جلد

پھرتیلا ۔ چست چالاک ۔ تیز دست +

جلدی ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ عجلت ۔ شتابی ۔ اتاولی ۔ سرعت ۔ تُرت پھرت ۔ چستی ۔ پھرتی + اضطرابی ۔ گھبراہٹ +

جلسہ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) نشست ۔ جلوس ۔ بیٹھک (۲) صحبت ۔ ملاقات (۳) مجمع ۔ مجلس ۔ بزم ۔ انجمن ۔ پنچایت (۴) مجمع ۔ جمگھٹا (۵) ضیافت ۔ دعوت ۔ مہمانی ۔ جیونار ۔ کھانا (۶) رقص ۔ رقص سرود ۔ ناچ رنگ ۔ رقص سرود (۷) نماز میں سجدہ کرکے اول مرتبہ بیٹھنے کو جلسہ دوسری دفعہ بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں +

جلق ۔ ع ۔ بفتح اول ۔ لق ۔ اسم مذکر (بفتح لام وسکون لام ہر دو درست) مٹھولا ۔ سپھرس ۔ مٹھی ہاتھ کی مدد سے انزال ہونا ۔ فارسی والے بسکون لام استعمال کرتے ہیں مثلاً

من چو زنم جلق کہ بے منت خلق تنگی و فراخیش بدستِ خویش است (نامعلوم)

جلق لگانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ مٹھولے مارنا ۔ سپھرس کرنا +

جلقی ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مٹھولے باز ۔ وہ شخص جسے مٹھولوں کی عادت ہو +

جل ککڑ ۔ ہ ۔ صفت (۱) مرغ سوختہ ۔ مرغ کباب شدہ (۲) جلاتن ۔ غصیل ۔ مغلوب الغضب ۔ ناک چڑھا ۔ وہ شخص جو ذرا اور اسی بات پر جل جائے +

جل مرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ عو ۔ رشک و حسد میں جل کر کباب ہو جانا ۔ کسی کی بھلائی نہ دیکھ سکنا ۔ حسد کرنا ۔ رشک سے مرنا +

جلن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) سوزش ۔ تپش ۔ تپن ۔ سوزنگی ۔ جلنے کی حالت ۔ تپک ۔ (۲) حسد ۔ رشک (۳) کینہ ۔ بیر ۔ دشمنی ۔ کپٹ ۔ لاگ ۔ عداوت + (۴) غصہ ۔ غیظ ۔ کرودھ ۔ جیسے تم بھی اپنی جلن نکال لو ۔ جلن کے مارے بنتا کام بگاڑ دیا +

جلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) بلنا ۔ آگ لگنا ۔ سُلگنا + روشن ہونا ۔ مشتعل ہونا (۲) بلنا ۔ جھلسنا ۔ بھنا + داغ لگنا (۳) خاکستر ہونا ۔ راکھ ہونا (۴) حسد کرنا ۔ رشک کرنا + ناراض ہونا ۔ عداوت کرنا (۵) سوزش ہونا ۔ جلن ہونا ۔ تپکنا (۶) مرچ یا تیز چیز سے زبان کا جھلجھلانا ۔ چرپراہٹ ہونا (۷) کبیدہ خاطر یا دل آزردہ ہونا ۔ رنج اٹھانا ۔ غم کھانا ۔ شکستہ دل ہونا ۔ رنج و غم میں گھلنا (۸) نباتات کا برف یا پالے وغیرہ سے کملا جانا ۔ سوکھ جانا ۔ جیسے ۔ ؎

گرمیِ عشق مانع نشو و نما ہوئی　　میں وہ درخت تھا کہ اگا اور جل گیا (میر تقی)

جلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔ خلط ملط ہونا (یہ لفظ اکیلا نہیں بولا جاتا ملنا جلنا (میل ملاپ ملا کر بولا جاتا ہے) +

جلندر ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ مرکب از (جل + اُودر) دیکھو (استسقا) +

جلو ۔ ت ۔ اسم مؤنث (۱) باگ ۔ لگام ۔ لغام (۲) کوتل گھوڑا ۔ وہ خالی گھوڑا جو سواری کے ساتھ صرف زینت کے لئے سجا کر لے جاتے ہیں (۳) زینت ۔ طمطراق ۔ ٹھاٹ ۔ تجمل ۔ تزک ۔ کر و فر ۔ حشم و خدم + سواری کے ساتھ کا ٹھاٹ جیسے ماہی مراتب ۔ باجا گاجا ۔ بھیڑ بھاڑ ۔ اہالی موالی وغیرہ ۔ ؎

سوار و پیادہ صغیر و کبیر　　جلو میں تمامی امیر و وزیر (میر حسن)

(۴) ہمراہی ۔ پارکابی ۔ ہمرکابی ۔ معیت ۔ مشایعت +

جلودار ۔ ت ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ مصاحب ۔ ہمنشین ۔ ہمراہی ۔ ہمرکابی ۔ ساتھی + نوکر چاکر ۔ خدمتگار ۔ خادم ۔ پارکاب ۔ حاضر باش +

جلوخانہ ۔ ت ۔ اسم مذکر ۔ صحن ۔ انگنائی ۔ آنگن ۔ چوک + ڈیوڑھی ۔ پیشطاق ۔ چھتا ۔ پیشگاہ ۔ وہ میدان جو شاہی دروازہ کے سامنے ہو ۔ ؎

زنداں ہمارے رہنے کو کاشانہ ہو گیا　　وحشتِ جنوں تمام جلوخانہ ہو گیا (ناسخ)

جلوس ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) نشست ۔ بیٹھک (۲) تخت نشینی ۔ راج گدی ۔ راج تلک ۔ (۳ ۔ ا) بمعنی جلو ۔ شاہانہ حشم ۔ بھیڑ بھڑکا ۔ کر و فر ۔ تجمل ۔ شان و شوکت ۔ تزک + امیروں اور بادشاہوں کی سواری +

جلوسی ۔ ع ۔ صفت ۔ منسوب بجلوس ۔ شاہی تخت نشینی سے منسوب جیسے سن جلوسی وغیرہ ۔ سامانِ جلوس ۔ وہ لوگ جو شاہی جلوس کے ملازم ہوں +

جلوہ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) کسی خاص طرز سے اپنے تئیں ظاہر کرنا ۔ اپنے تئیں لوگوں کو دکھانا ۔ نمودار ہونا + نظارہ ۔ دیدار + سامنے آنا (۲ ۔ ا) رونق ۔ تجلی ۔ نور (۳ ۔ ا) خرامِ معشوق (۴ ۔ ا) وداع کے روز دولھا دولہن کو آمنے سامنے بٹھا کر آرسی مصحف دکھانا ۔ رسمِ آرسی مصحف ۔ جیسے (مثل) ال گئی بل گئی جلوے کے وقت ٹل گئی +

جلوہ گر ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ نمودار ہونا ۔ نظارہ دکھانا ۔ ظاہر ہونا + رونق بخش ہونا ۔ زینت بخش ہونا ۔ بادشاہوں کا تشریف لانا +

جلی ۔ ع ۔ صفت (۱) روشن ۔ آشکارا ۔ ظاہر ۔ نمایاں ۔ عیاں ۔ واضح ۔ پرگھٹ ۔ (۲) بخلافِ خفی ۔ پرکار ۔ موٹا لکھا ہوا ۔ ممتاز +

جلیبیا ۔ ا ۔ اسم مذکر (۱) شہتوت ۔ توت (۲) بڑی جلیبی +

جلی بھنی باتیں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ عو ۔ رشک و حسد کی باتیں ۔ عداوت و عناد کی گفتگو ۔ رنجش آمیز گفتگو +

جلیبی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو کڑھائی میں تل کر شیرہ میں ڈبوئی جاتی ہے ۔ جلیچی +

جلے پاؤں کی بلی ۔ ہ ۔ محاورۂ عو ۔ وہ عورت جسے ایک جگہ قیام اور پھرنے کے سوا دوسرا کام نہ ہو ۔ ہرزہ گرد ۔ آوارہ گرد ۔ سگِ پا سوختہ + مضطرب + بیقرار ۔ ؎

ف داغ ؎ در و دیوار کا جلوہ نہیں دیکھا جاتا + ان کے آتے ہی بدل جاتی ہے گھر کی صورت ۔ مؤلف ؎ رگ رگ میں دوڑ جاتا ہے جلوہ خدائی کا + اس بت کے سامنے ہے مزہ جبہہ سائی کا

مُدیر: جوش ملیح آبادی

جلے

پڑی پھرتی ہوں جلے پاؤں کی بلی کی طرح دیکھوں اُس بن کٹے کس طرح شبِ ہجر ملال (رنگین)

جلے پر نمک چھڑکنا یا۔ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جلے کو جلانا۔ ستائے کو ستانا۔ مرے کو مارنا۔ غصے میں غصہ دلانا۔ رنج پر رنج دینا +

جلے پھپولے پھوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بدلہ لینا۔ رشک نکالنا۔ حسد نکالنا۔ عداوت نکالنا۔ دل کی حسرت نکالنا۔ بغض دلی کا ظاہر کرنا۔ عناد دلی ظاہر کرنا +

جلے تن۔ ا۔ صفت۔ عو۔ دیکھو (جلاتن) +

جلی کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ عو۔ رشک و حسد کی باتیں۔ دشمنی کی باتیں +

جلی کٹی رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ ان بن رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ عداوت رکھنا +

جلی کٹی کہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ برا کہنا۔ معاندانہ گفتگو کرنا۔ بد ی کرنا۔ کسی کے خلاف کہنا۔ مصرعہ۔ اُن سے ندیم کہتا ہے ہردم جلی کٹی +

جلیس۔ ع۔ اسم مذکر۔ ہمنشین۔ مصاحب۔ ساتھی۔ رفیق۔ ہمراہی۔ ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا۔ ندیم +

جلیل۔ ع۔ صفت۔ بزرگ۔ بڑا۔ کبیر۔ عظیم۔ کلاں + ا۔ اعلیٰ۔ افضل۔ برتر +

جلیل القدر۔ ع۔ صفت۔ عالی مرتبہ۔ بڑے رتبہ کا۔ معزز۔ ذوالاقدار +

جم۔ ف۔ اسم مذکر (۱) بادشاہِ بزرگ (۲) سلیمان علیہ السلام کا نام (۳) جمشید بادشاہِ ایران کا نام (۴) مفصل دیکھو (جمشید) +

جم جاہ۔ ف۔ اسم صفت۔ جمشید کے سے مرتبہ والا۔ بڑے رتبہ والا +

جم۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہندو (۱) دھرم راج۔ پتال کا راجہ۔ دِشا کا دیوتا (۲) ملک الموت۔ موت کا فرشتہ۔ قابضِ ارواح (۳) قضا۔ موت۔ اجل۔ فوت۔ مرگ۔ کال۔ جیسے بوہرے کی رام رام جم کا سندیسا (پیغام) (۴۔ عو) ناگوار طبع آدمی جو پاس سے نہ ٹلے جیسے قرضخواہ و دشمن وغیرہ (۵) توام۔ جڑواں۔ جوڑواں +

جم دوت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ملک الموت۔ فرشتۂ موت + قاصدِ اجل +

جم دیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جم دیوتا کے نام کا ایک چراغ جو کاتک بدی تیرس (تیرھویں) کو یعنی دیوالی سے دو دن پہلے جلایا جاتا ہے +

جم راج۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جم لوک کا بادشاہ۔ تحت الثریٰ کا بادشاہ۔ پاتال کا راجا +

جم کا سندیسا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پیغامِ اجل +

جم ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم + موت کی طرح نہ ٹلنا۔ بھوت یا جن کی مانند گرویدہ ہو جانا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ قضا سے مبرم بن جانا +

جماد۔ ع۔ اسم مذکر۔ غیر ذی روح شے۔ بے جان چیزیں جیسے دھات۔ پتھر۔ پہاڑ۔ زمین وغیرہ وغیرہ۔ وہ زمین جس پر پانی نہ برسے + سال خشک۔ قحط + وہ چیز جس میں نشو و نما نہو۔ بخیل۔ کنجوس۔ زمینِ سخت +

جما

جمادی الاول۔ ع۔ اسم مذکر۔ عربی پانچواں قمری مہینا تقریباً پھاگن یا مدار (لوند کی وجہ سے یہ مطابقت ہمیشہ درست نہیں رہتی) +

جمادی الآخر یا جمادی الثانی۔ ع۔ اسم مذکر۔ عربی چھٹا مہینا قمری مہینا تقریباً چیت یا خواجہ معین الدین +

جماع۔ ع۔ اسم مذکر۔ مباشرت۔ مجامعت۔ صحبت داری۔ بھوگ۔ بِشے +

جماعت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) گروہ۔ آدمیوں کا جتھا (۲) اجتماع۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ جمگھٹا۔ انبوہ (۳) فریق۔ فرقہ + (۴) غول۔ ٹولی۔ منڈلی (۵) سبھا۔ مجلس (۶) سلسلہ۔ گروہ۔ پنتھ۔ سپردا (۷) درجہ (۸) صفِ نماز۔ نمازیوں کی قطار (۹۔ ا) مرد۔ نماز جماعت جیسے جماعت ہو گئی یا نہیں +

جماگی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ جمع (جمعگی) جمعہ کے دن کا بچوں کا خرچ (پہلے زمانہ میں دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو اس نام سے کچھ ماہوار دیا کرتے تھے مگر اب بے لطافت سے پیدا ہوا ہے) جمعرات کو جو اطفالِ مکتب اُستاد کو دیا کر حجامت وغیرہ کا خرچ دیتے ہیں وہ بھی جمعگی ہے مگر یہ ہل نقد نہیں دیتے جیسے خرچ ہفتہ بھر کا خرچ +

جمال۔ ع۔ اسم مذکر۔ حسن۔ خوبصورتی۔ روپ۔ جوبن۔ ۔۔۔ اک تماشا ہے کہیں کارگہ حسن و جمال دل یہ کہتا ہے نگہ سے یہ تقدّم کو البدیہی عفو

جمال گوٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک نہایت دست آور پھل کا نام جو ۔۔۔ تک ورنہ چہارم میں +

جمالی۔ ع۔ صفت (۱) نشانِ رحمت کی تجلی۔ نوری۔ منسوب بہ جمالِ الٰہی (۲۔ اسم مذکر) ایک قسم کا سرِ دانہ دار پرہ (۳) صوفیوں کے نزدیک صفاتِ الٰہی جیسے رحمٰن وغیرہ چنانچہ ترکِ جمالی سے یہی مراد ہے +

جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھانا کھلانا۔ بھوجن کرانا +

جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) منجمد کرنا۔ بستہ کرنا۔ جیسے دہی جمانا (۲) ۔۔۔ گاڑنا۔ اکھاڑنا کے خلاف (۳) ترتیب سے لگانا۔ ڈھنگ سے رکھنا (۴) ۔۔۔ چسپاں کرنا۔ جوڑنا۔ پیوستہ کرنا (۵) آمادہ کرنا۔ راضی کرنا (۶) ۔۔۔ جیسے سلفہ جمانا (حقہ نوش) (۸) جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ فراہم کرنا۔ جیسے بھیڑ جمانا۔ محفل جمانا (۹) لگانا۔ شروع کرنا۔ جیسے کام جمانا (۱۰) ۔۔۔ جیسے کسی بات کو دل میں جمانا (۱۱) مستحکم کرنا۔ مضبوط کرنا (۱۲) جچانا۔ ذہن نشین کرنا (۱۳) رد و رکھنا۔ چنائی پر چنی چنائی کرنا (۱۴) ڈھیر لگانا۔ انبار کرنا +

جماؤ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بستگی۔ انجماد + جمنے کی قابلیت (۲) بھیڑ۔ ازدحام۔ ہجوم۔ انبوہ۔ جم غفیر۔ مجمع۔ جمگھٹا (۳) قیام۔ ٹھیراؤ (۴) پختگی۔ مضبوطی۔ استحکام (۵) چسپیدگی۔ لیس۔ چیپ +

جماہی یا جمہائی - ہ - اسم مؤنث - فاژہ (نسبت کاہلی کے اکثر خمار و بیداری سے منہ کھل کر سانس لینے کو کہتے ہیں۔ [illegible] انگڑائی میں بہت بڑا فرق ہے۔ بنگالی والے جماہی [illegible] بہت [illegible] میر تقی نے بھی ایک جگہ باندھا یعنی جماہی لینا باندھا ہے [illegible] کے علاوہ [illegible] بھی پایا جاتا ہے +

[illegible] (ناسخ)

جم جم - ا - تابع فعل - عو (۱) رفتہ رفتہ - ہمیشہ [illegible]
[illegible] آفریں ہے [illegible] (سودا)
(۲) سلامتی اور دولت و اقبال کے ساتھ۔ دیکھو [illegible] تو لیجئے (دو ر)
(۳) خدا نہ کرے۔ خدا کرے ایسا ہو ہو (۴) مجازاً ضرور۔ حقیقت صرف تاریخ نے لکھا ہے +

ہو چکی طفلی [illegible] جوانی [illegible] جام بادہ گلرنگ جم جم چاہئے (ناسخ)

جم ہی جم - ہ - صفت - بہت زیادہ - مراد تبیس +

جمدھر - ہ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کا خنجر کٹار - چھری (۲) ایک طرح کا باداسی کاغذ + [illegible] یعنی [illegible] وار ہتھیار جس سے موت یا فرشتہ وابستہ ہے) +

جمشید - ف - اسم مذکر (ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جس کا پہلے نام جم تھا مگر آذربائیجان کے جشن کے سبب لفظ شید جس کے معنے شعاع آفتاب ہیں اور زیادہ ہو گیا کہتے ہیں۔ کہ جب یہ بادشاہ سفر کرتا ہوا مقام مذکور پر پہنچا تو آفتاب کے نقطۂ حمل میں آنے کا دن تھا پس حسب الحکم شاہی اُس روز تخت مرصع بلند جگہ پر رکھا گیا۔ اور تاج مرصع زیب سر فرما کر تخت شاہی پر جلوس فرمایا۔ جب آفتاب نکلا تو اُس کا عکس اور شعاع تاج و تخت پر پڑنے سے نہایت روشنی ظاہر ہوئی۔ چونکہ پہلوی زبان میں شعاع کو شید کہتے ہیں۔ پس اُس روز سے جمشید مشہور ہو گیا۔ اور اُس روز کا نام نوروز رکھا گیا۔ نامۂ خسروان کا مؤرخ جمشید کا حال اس طرح رقم کرتا ہے۔ کہ یہ پیشدادیوں کا چوتھا بادشاہ ہے۔ چونکہ اُس کا چہرہ مثل شعاعِ آفتاب رخشاں و تاباں تھا اور شید بمعنی شعاع و پرتو مہر آیا ہے پس جم کو جمشید کہنے لگے۔ نیک طبع تھا نیک نہاد تھا۔ عالم جوانی میں بوڑھے تجربہ کاروں سے بڑھ گیا تھا تختِ جمشید نامی عمارت جس کے کھنڈرات اب تک باقی ہیں اُسی کے وقت کی یادگار ہے۔ جس وقت آفتاب موسم بہار کے اول گھر میں آیا اور رات دن برابر ہوا تو جمشید نے اس عالیشان عمارت میں جشنِ جمشیدی فرمایا۔ لوگوں کو زر و جواہر سے مالامال اور ارکانِ سلطنت کو نہال کر دیا۔ اور اس دن کا نام نوروز رکھا۔ چنانچہ یہ نوروز اب تک پارسیوں میں منایا جاتا ہے۔ حکیم فیثاغورس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو ستر برس پیشتر پیدا ہوا اُس کا ہمعصر تھا۔ حکیم مذکور نے ہی جمشید کے واسطے راگ اور ساز ایجاد کیا

شراب جس کا نام شاہ دارو رکھا گیا۔ اسی کے زمانہ میں تیار ہوئی۔ جس کا قصہ طویل ہے۔ جام جم اسی نے بنایا۔ پارسیوں کے چار فرقے۔ یعنی دینی و شرعی + ملکی و مالی + سپہ گری جنگ سازی + دکانداری و کاریگری اہل ہند کے چار برنوں کے موافق اس نے قرار دئے۔ کوس کا ایجاد بھی اسی کے وقت میں ہوا۔ چوبی ہتھیار نکواکر آہنی تیغ و نیزہ کا اس نے رواج دیا۔ کاشتکاری پارچہ بافی اس نے نکالی تیرائی کا بانی یہ ہوا غوطہ کا طریق ایجاد کر کے مروارید اس نے نکلوائے بعض اس کے وقت میں بہت کچھ ایجاد ہوا۔ گو اس نے اخیر میں خدائی کا دعوے کیا مگر پارسی اس کو پیغمبر مانتے اور سات سو برس تک سلطنت رانی خیال کرتے ہیں مؤلف جام جم نے حضرت سلیمان اسی کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب +

جمع - ع - اسم مذکر (۱) کُل تمام ہمہ مجموع - فراہم۔ اکٹھا - سب - سارا - جملہ (۲) گروہ جماعت مجمع (۳) میزان - جوڑ - چند رقموں کا مجموعہ (۴) اصل سرمایہ - پونجی - بضاعت - سرمایہ جو بنک میں رکھا جائے (۵) دھن - دولت - مال - زر نقد روکڑ (۶ - ا) لاگت - صرف + مول - خرچ - قیمت - دام (صرف ہندو بولتے ہیں) (۷) محاصل - پیداوار - آمدنی وہ - زر لگان - زر مطالبہ - مالگزاری (۸) مجرا - وصول آئے - جیسے بہی میں جمع کرنا (۹) زر یافتنی لینا - لینداری لہنا (۱۰) علم صرف میں ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں (۱۱) ایک صنعت کا نام جس میں شاعر چند چیزوں کو ایک صف میں اکٹھا کرے (۱۲) بہی کے صفحہ کا وہ حصہ جس میں رقم آمد لکھی جاتی ہے (۱۳) ذخیرہ گودام خزانہ (۱۴) اہل صرفہ اور اصل در حقیقت جیسے جمع میں لڑکا ہی [illegible]

جمع بندی - ع + ف - اسم مؤنث - نکاسی - مفرد لگان - تقسیم جمع +

جمع کرنا - ا - فعل متعدی (۱) اکٹھا کرنا - بٹورنا - سمیٹنا - ایک جگہ کرنا - فراہم کرنا - ڈھیر لگانا - جوڑنا + ذخیرہ کرنا - گودام میں رکھنا - بھرتی کرنا (۲) جوڑ لگانا - میزان دینا (۳) اگاہنا - وصول کرنا - تحصیل کرنا (۴) سپرد کرنا - حوالہ کرنا - سونپنا - دھر دینا - امانت رکھنا - تحویل میں دینا (۵) فرد حساب میں وصول لکھنا +

جمع والا - ا - اسم مذکر - دولت والا - پونجی والا - سرمایہ دار - مہاجن - ساہوکار - کوٹھی وال - سیٹھ +

جمع و خرچ - ع + ف - اسم مذکر (۱) آمد و صرف - آمد و خرچ - آمدنی و مصارف (۲ - ہندو) کلُّہم - تمام - بالکل +

جمع ہونا - ا - فعل لازم - اکٹھا ہونا - فراہم ہونا - سمٹنا - وصول ہونا - اگھنا +

جمعدار - ع + ف - اسم مذکر (۱) جماعت کا افسر - سردارِ جماعت + وہ سپاہی [illegible] جس کے ماتحت چند سپاہی ہوں - صوبہ دار کے نیچے کا ہندوستانی افسر (۲) سقّہ - بہشتی - ماشکی +

ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ

جمع

جمعداری۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث ۔ عہدۂ جمعدار ۔ جماعت یا گروہ کی افسری +

جمعرات۔ ا ۔ اسم مؤنث (جمعہ + رات) شب جمعہ ۔ پنجشنبہ ۔ برسپت ۔ یوم الخمیس +

جمعراتی۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ وہ پیسہ جو مکتبی ملا اپنے شاگردوں سے ہر جمعرات کو لیتے ہیں ۔ انشاء اللہ خاں نے اسے جگی لکھا ہے ۔ لیکن وہ لڑکوں کا جیب خرچ ہوتا ہے ۔ جو سودا کرنے کو جمعہ کو ملتا ہے ۔ پاٹ شالا کے پنڈت اتواری کے نام سے لیتے ہیں +

جمعراتی سید۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ بنے ہوئے سید ۔ جعلی سید ۔ وہ شخص جو جمعرات کو پیدا ہونے کے سبب اپنے آپ کو سید بیان کرے +

جمعگی۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (جُمگی) +

جمعہ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) پنجشنبہ کے بعد کا دن ۔ شکر ۔ یوم آدینہ ۔ وہ دن جسے مسلمان یوم الراحت سمجھتے اور بڑی مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں (۲)۔ (۱) نماز جمعہ جیسے جمعہ کہاں پڑھا (۳۔ ا) دنگل یا اکھاڑا جو جمعہ کے جمع ہوتا ہے ۔ خواہ پہلوانوں کا ہو خواہ پٹا بانک کا (۴۔ ا) یوم التعطیل ۔ چھٹی کا دن ۔ یوم الراحت ۔ مسلمانوں کی تعطیل کا ساتواں دن + ف

بچپن ہی بھی بچی پھری شادی مرے دم سے ۔ جمعہ کو بھی چھٹی تھی ہی ہفتے کے نم سے (معلوم)

جمعیت۔ ع ۔ اسم مؤنث (۱) فراہمی ۔ اکٹھا ہونا (۲) گروہ ۔ مجمع ۔ انبوہ ۔ جمگھٹا ۔ بھیڑ بھاڑ + فوج ۔ لشکر ۔ سپاہ ۔ سینا ۔ عسکر ۔ سینا (۳۔ ا) طمانیت ۔ اطمینان ۔ تسکین ۔ دلجمعی ۔ قرار ۔ تشفی ۔ تسلی +

جمعیت خاطر۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ تسلی ۔ تشفی ۔ دلجمعی ۔ آسودگیٔ خاطر ۔ اطمینان دل ۔ بے فکری ۔ طمانیت خاطر ۔ تسکین دل +

درس تدریس کے پیچھے جو رہیں گھر گھر جاری ۔ ہو نہ جمعیت خاطر ہی کی ہیں ناداری (آزاد)

جم غفیر۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مرکب از جم + غفیر ۔ انبوہ کثیر ۔ بڑا بھاری جمگھٹ ۔ ایسی بھیڑ بھاڑ کہ جس میں زمین نہ دکھائی دے ۔ آدمی ہی آدمی +

جمگھٹ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ مرکب از جم + گھٹ ۔ یعنی ایسی کثرت جہاں آدمی کا جسم آسانی سے نہ نکل سکے (۱) ٹھٹ ۔ بھیڑ ۔ بھیڑ بھڑکا ۔ انبوہ ۔ ہجوم ۔ مجمع ۔ ازدحام ۔ جماؤ ۔ انجمن + ف

ہجوم رکھتے ہیں جانبازیوں تمہارے آگے ۔ جواریوں کا دوالی کو جیسے جمگھٹ ہو (ناسخ)

(۲) دیوالی کی آخیر رات ۔ بڑی دیوالی کی پچھلی رات ۔ نیز جواریوں کا اس شب کو جمع ہونا ۔ ف

دوالی اس نے بھری جان پر پیچھے ہم ۔ چراغ گور ہمارا دیا ہے جمگھٹ کا (امداد علی بحر)

جمہ

جمگھٹا۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو (جمگھٹ) جماؤڑا +

جُمل۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ حروف ابجد کے اعداد کا حساب ۔ حساب ابجد جو اس قطعہ سے ظاہر ہے ۔ ف

تو ابجد سے حطی تک ایک ایک گن ۔ کلمن سعفص سے دس دس بڑھا
پھر آگے سے سو سو فزوں کر ہے یار ۔ یہ اپنا جمل ہے لے نادر چھڑا } (؟)

جملگی۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث (۱) ہمگی ۔ تمامی ۔ عمومیت (۲) صفت ۔ تمام ۔ سب ۔ کل ۔ میزان ۔ جملہ ۔ تمام ۔ سب کا سب ۔ مجموع +

جُملہ۔ ع ۔ صفت (۱) تمام ۔ سب ۔ کل + میزان کل ۔ ٹوٹل (۲) کلموں کا مجموعہ فقرہ کلام ۔ جملہ ہر ایک جملہ نحو میں مختلف صفات کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے جیسے جملۂ اسمیہ ۔ فعلیہ ۔ شرطیہ ۔ انشائیہ ۔ خبریہ ۔ قسمیہ ۔ ندائیہ ۔ مستانفہ اور معترضہ وغیرہ

جملۂ معترضہ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) وہ زائد فقرہ جو مبتدا خبر خواہ فعل اور فاعل یا شرط و جزا کے درمیان تحسین کلام تقویت یا دعا وغیرہ کے واسطے آتا ہے (۲۔ ا) بات میں بات ۔ ذکر میں ذکر + خارج از بحث ذکر +

جمنا۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) جمع ہونا ۔ اکٹھا ہونا ۔ بستہ ہونا جیسے دہی اور برف وغیرہ کا جمنا (۲) قایم ہونا ۔ ٹھہرنا جیسے پارہ جمنا (۳) بیج اگنا ۔ نمو ہونا ۔ زمین سے نکلنا ۔ اگنا ۔ کھڑا ہونا ۔ پھوٹنا جیسے بال یا پودے جمنا (۴) چپکنا ۔ چمٹنا ۔ بسنا (۵) پکا ہونا ۔ مستحکم ہونا ۔ مضبوط ہونا ۔ جڑ پکڑنا (۶) غیر متحرک یا اٹل ہونا ۔ ڈٹنا ۔ رکنا ۔ اڑنا ۔ ایک جگہ کھڑا ہونا ۔ اکھڑنے کا نقیض جیسے جم کر لڑنا (۷) مستقل ہونا ۔ قائم ہونا ۔ ٹکنا ۔ ٹھہرنا ۔ جیسے نظر جمنا (۸) ٹھیک آنا ۔ ٹھیک بیٹھنا ۔ تیار ہونا ۔ موزوں آنا جیسے ٹوپی جمنا (۹ ۔ بازاری) جماع کرنا ۔ جڑنا ۔ مباشرت کرنا (۱۰) تہ میں بیٹھنا ۔ نیچے بیٹھنا جیسے تلچھٹ وغیرہ کا جمنا (۱۱) لگنا ۔ پڑنا جیسے چانٹا جمنا (۱۲) ذہن نشین ہونا ۔ دلنشین ہونا + منقش ہونا ۔ موثر ہونا ۔ دل پر اثر کرنا (۱۳) مشق ہونا ۔ مشاق ہونا ۔ رواں ہونا ۔ بیٹھنا جیسے لکھنے پر ہاتھ جمنا (۱۴) انبوہ رہنا ۔ ازدحام رہنا جیسے میلہ جمنا (۱۵) اطمینان ہونا ۔ قریب بہ یقین ہونا ۔ کھٹکنا جیسے دل نہیں جمتا (۱۶ ۔ اسم مؤنث) ہندوؤں کے ایک مشہور اور متبرک دریا کا نام جس کے کنارہ پر دہلی ۔ متھرا ۔ آگرہ وغیرہ واقع ہیں +

جمَوٹ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (پورب) (۱) کنوے کی بنیاد (۲) کنوے کی بنیاد رکھنے کی رسم ۔ رسم بنیاد چاہ +

جمہور۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنی ریت کا ڈھیر ۔ اصطلاحی آدمیوں کا بھاری گروہ ۔ عام ۔ سب ۔ تمام + اُمرا ۔ وزرا +

ف ۔ مجموعہ کا جمع اور تم پر ہونا جمگھٹ اور ہم ۔ پہلو بہ پہلو انجمن ایک اس طرف ایک اس طرف +

نانکن میں شہر پناہ کے دروازے سے جمہوریہ چین کے دارالی
سی یوفس کے مدر کا نظارہ

جمہوری سلطنت - ع - اسمِ مؤنث - شخصی سلطنت کے برعکس - وہ سلطنت جس میں بادشاہ مطلق العنان نہ ہو بلکہ تمام رعایا کے عمائد وزرا تجار اور ہر قسم کے آدمی شریکِ سلطنت ہوں + غیر خود مختار سلطنت یا حکومت پنچایتی راج - وہ سلطنت جس میں کثرتِ رائے سے بندوبست ہو - زمانۂ حال کے موافق وہ سلطنت جس میں رعایا کے وکیل مدتِ مقررہ کے واسطے اپنے میں سے کسی شخص کو انتظامِ سلطنت کے لئے منتخب کرلیں اس شخص کو پریسیڈنٹ کہتے ہیں ایسی سلطنت میں بادشاہ بالکل نہیں ہوتا جیسے فرانس کی جمہوری سلطنت اضلاعِ متحدہ امریکہ کی جمہوری سلطنت +

جمیع - ع - صفت - سب - تمام - کل - ہر ایک - مجموع +

جمیل - ع - صفت - خوبصورت - حسین - شکیل - خوب - نیک - نیک +

جمیلہ - ع - صفت - حسینہ - شکیلہ + خوبصورت عورت - پری پیکر +

جن - ع - اسمِ مذکر (۱) دیو - بھوت - پریت + ملائکہ کی وہ قسم جو آتش سے پیدا کی گئی ہے + روح - بھوتنا - ہمزاد (۲) عو - غصہ - غضب - خشم - کرودھ - قہر جیسے اس پر تو جن سوار ہے (۳) مضبوط آدمی - سخت آدمی - کڑا اور پکا آدمی + مستقل مزاج آدمی - ثابت قدم آدمی (۴) ضدی آدمی - ہٹیلا آدمی - سر ہو جانیوالا آدمی + سرکش (۵) شہ زور آدمی - زور آور آدمی +

جن اتارنا - ا - فعلِ متعدی (۱) بھوت کو قابو کرنا + بھوت کسی کے اوپر سے دور کرنا - آسیب کو بھگانا (۲) کسی کے غصہ کو ٹھنڈا کرنا +

جن اترنا - ہ - فعلِ لازم (۱) آسیب دور ہونا - دیوانے یا سودائی کا ہوش میں آنا (۲) غصہ فرو ہونا - غصہ اترنا - رسائی میں آنا - دھیما ہونا + ؎

لے پری کم ہے کیا ضبط کہاں تک غصہ جان ہی میں نے مگر جن تمہارا اترا (برق)

جن چڑھنا - ا - فعلِ لازم - عو - غصہ چڑھنا - طیش آنا + آسیب کا اثر ہونا + ضد چڑھنا - ہٹ ہونا - پیچ پڑنا +

جن - ہ - اسمِ مذکر (۱) شخص - متنفس - آدمی - بشر - نفر - فرد (۲) جو - جس - جیسے جون - جونسا - جسے (۳) جین مت کے دیوتا جو تعداد میں ۲۴ ہیں - جین مت کے تیرتھنکر (۴) حرفِ نفی نہیں مت - جیسے جن جاؤ رسی سکھی گڈ میں ٹھاڈو سیام +

جنا - ہ - اسمِ مذکر - عو (۱) آدمی - شخص - متنفس جیسے ایک جنا آئے (۲) پیدا شدہ جنا ہوا - جنما ہوا - زائیدہ - نطفہ - تول جیسے حرام کا جنا - چمار اشراف یا اجلاف کا جنا وغیرہ

جننا - ہ - فعلِ متعدی (۱) بچہ دینا - بیانا - جسے فارسی میں زادن اور زائیدن کہتے ہیں - عربی ولادت +

جناب - ع - اسمِ مؤنث و مذکر (۱) درگاہ - آستانہ - چوکھٹ (۲) حضرت قبلہ - حضور - مہاراج - صاحب - خداوند (۳) خود بدولت - آپ روپ +

جنابِ اقدس - ع - اسمِ مذکر - حضور معلٰے - عالیجناب +

جنابِ عالی - ع - اسمِ مذکر - عالی جناب - خداوند نعمت - حضرت سلامت +

جنابت - ع - اسمِ مؤنث - آلودگی - نجاست - ناپاکی - گندہ پن - وہ ناپاکی جو مرد و عورت کی صحبت سے ہو یا احتلام سے - نجاستِ حکمی (حقیقی معنی دوری مجازی دوری از طہارت) +

جنات - ع - اسمِ مذکر - جن بمعنی دیو کی جمع مگر کتب میں اس طرح نہیں آیا +

جنازہ - ع - اسمِ مذکر (۱) لاش - لوتھ - مردہ جسم (۲) تابوتِ مردہ + تختۂ تابوت ارتھی - بیوان - نعش - بعض لغات والوں نے لکھا ہے کہ بمعنی لاش بکسر جیم عربی ہے مگر زیادہ اس طرف گئے ہیں کہ دونوں طرح درست ہے +

جنازہ دیکھے - ا - عو - قسم سخت یعنی ہمیں مرا ہوا دیکھے جو یہ بات کرے +

جنازۂ رواں - ع + ف - اسمِ مذکر - مراد آگھوڑا +

جنازہ نکلے - ا - عو - دعائے بد - مرے - مر جائے +

جنانا یا جنوانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) بچہ دلوانا (۲) پیدا کرانا - بچہ کو پیٹ سے نکالنا - دائی کا عورت کے پیٹ میں سے بچہ باہر نکالنا +

جنائی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) جنانے والی عورت - دائی - قابلہ (۲) جنانے کی اجرت پیدا کرائی کا حق - تولد کرانے کی مزدوری جو قابلہ کو دی جاتی ہے +

جنبش - ف - اسمِ مؤنث - لرزش - حرکت + چال - رفتار - گردش - ہلن ڈولن ہلنا جلنا - تحرک +

جنبش دینا - ا - فعلِ متعدی - ہلانا - حرکت دینا - جھنجھوڑنا +

جنت - ع - اسمِ مؤنث - باغ - بہشت - سرگ - بیکنٹھ - دوزخ کا نقیض +

جنت نصیب کرے - ا - دعائے عاقبت بخیر - بہشت ملے +

جنتر - س - اسمِ مذکر (۱) آلہ - کل - اوزار - راچھ - آلۂ جرِ ثقیل (۲) بین - ایک قسم کا باجا (۳) افسوں - ٹوٹکا - طلسماتی نقشہ - منتر + تعویذ - گنڈا (۴) ایک ظرف کا نام جس سے مُہوس روغن و عرق نکالتے ہیں - صحیح بسکونِ نون فوقانی +

جنتر منتر - س - اسمِ مذکر (۱) بازی گری - نظر بندی - ڈھٹ بندی - سحر سازی جادوگری - شعبدہ بازی - ٹوٹکا - فسوں سازی + مکاری - فریب بازی - دھوکا بازی (۲) رصدگاہ - اکاس لوچن - رصد - وہ اونچا مکان جس پر نجومی لوگ بیٹھ کر ستاروں کی گردش معلوم کرتے ہیں +

بنام قوت و حیات

کلیم

آئے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا
قدرت سے ملا ہے مجھکو صد حیف یہ حکم
آگے کئی صدیوں ہے فسانہ اپنا
بہروں کو سنائے جا ترانہ اپنا

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور، پٹیالہ و حیدرآباد (دکن)

سالانہ چندہ: چھ روپے
ششماہی چندہ: تین روپے آٹھ آنے
چندہ سہ ماہی: دو روپے
قیمت فی پرچہ: نو آنے

جلد ۵ | بابتہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

(جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ کلیم دریاگنج نمبر ۱ دہلی سے شائع کیا)

جَنتری - ہ - اسمِ مؤنث (۱) ایک اوزار کا نام جس میں بہت سے چھید ہوتے اور جس میں تار ڈال باریک یا لمبا کرتے ہیں - یہ اکثر تلوار کا ٹکڑا سا ہوتا ہے - وہ تلوار کا سوراخ دار ٹکڑا جس میں تار ڈال کر بار نکالتے ہیں (۲) - اسمِ مذکر) بھانمتی شعبدہ باز - جادوگر + تقویم - جبرا (۳) - اسمِ مؤنث) تقویم - پترا - حساب یک سالہ جس میں منجم ستاروں کی گردش و احوال مع تاریخ و سن درج کرتے ہیں +

جنتری میں کھنچنا - ہ - فعل - تار کے اوزار میں نکلنا + کَل نکلنا - ٹیڑھ نکلنا - سیدھا ہونا - سیدھا بننا - درست ہونا ...

رکھتے تھے مزاج میں بل تار کی طرح ۔ وہ لوگ جنتری میں کھینچے کو تُنہ سے (اسد اللہ)

جنتری میں کھینچنا - یا نکالنا - ہ - فعل متعدی (۱) کو جنتری کے ذریعے پتلا یا لمبا کرنا - تار بڑھانا (۲) سیدھا کرنا - کجی نکالنا - ٹیڑھ پن نکالنا - درست اور سیدھا بنانا - تکلے کے بل نکالنا +

جَنتُو - ہ - اسمِ مذکر (ہندو) ۱- جیو - جانور - پرانی - پشو - حیوان (۲) رینگنے والے جانور - کیڑے مکوڑے - حشرات الارض +

جَنَّتی - ع - صفت (۱) بہشتی - سُرگی - بیکنٹھی - جنت میں بسنے والا (۲-۱) مغفور - مرحوم - بیکنٹھ باشی (۳-۱) نیک آدمی - بھلا آدمی - اُپکاری + خدا ترس آدمی - رحم دل آدمی (۴-۱) بھولا آدمی - سیدھا آدمی + سادہ لوح - احمق - بھولا بھالا - گاؤدی - دنیا و مافیہا سے بےخبر +

جُنتی - ہ - اسمِ مؤنث - عو (۱) ماں - مادر - ماتا - اماں - والدہ - مہتاری (ہندو - عو) جَنتی (۲) تار کھینچنے کا اوزار - تلوار کا وہ سوراخ دار ٹکڑا جس کے اندر سے تار کا بار نکالتے ہیں +

جَنجال - ع - اسمِ مذکر (۱) بلا - آفت - مصیبت - وبال - عذاب - بپتا - دُکھ - تکلیف - ایذا (۲) مشکل - دقت - کشٹ - دشواری - سنکٹ - سختی - صعوبت (۳) حیرانی - پریشانی - سراسیمگی - انتشار (۴) بکھیڑا - جھگڑا - جھکندن - ناگوارِ خاطر (صحیح بفتح جیم مگر مستعمل بکسر جیم) +

جنجال میں پڑنا - یا پھنسنا - ہ - فعل لازم - مصیبت میں گرفتار ہونا - بلا میں مبتلا ہونا - مبتلائے آفت ہونا - بپتا بھگتنا - عذاب میں پڑنا - مشکل میں پڑنا - حیران و سرگرداں ہونا +

جِنجالی - ہ - اسمِ مذکر - بکھیڑیا - وبالی + جھگڑالو - حاج - مزاحم +

جَندرے ڈھیلے ہونا - ہ - فعل لازم - عو - لغوی معنی کل پُرزوں کا نکما ہونا - اصطلاحی سُست ہونا - کاہل ہونا جیسے کچھ گیہوں گیلے کچھ جندرے ڈھیلے (کہاوت) +

جِنڈری - ا - اسمِ مؤنث - عو + جان کی تصغیر یا تحقیر - جان - جیسے تیری جنڈری پر پڑے +

جَنڈ - ہ - اسمِ مذکر - ایک جنگلی درخت کا نام جسے سانگڑھی کہتے ہیں - اسکی پھلیوں کا اچار بہت عمدہ ہوتا اور صاحبان ہنود میں اکثر ڈالا جاتا ہے +

جِنس - ع - اسمِ مؤنث (۱) چیز - بست - شے - اسباب - سودا - اثاثہ - مال + سوداگری مال - سوداگری اسباب (۲) ذات - قماش - نوع - صنف - بات - اصطلاحِ منطق میں جس کے تحت میں کئی نوع مندرج ہوں جیسے جنس حیوان - انسان نوع اور حبشی و ہندی وغیرہ اصناف ہیں (۳) اناج - غلہ - اَن - دانہ (۴) زیور - گہنا - نوم - جواہر (۹) مذکر و تانیث +

جنس خانہ - ع + ف - اسمِ مذکر - گودام - گنجینہ - کوٹھری - بھنڈار - مودی خانہ - بالاگھر +

جنس وار - ع + ف - صفت (۱) قسم وار - تفصیل وار (۲) وہ نقشہ جسے پٹواری ہر فصل پر پھر کے تحصیل میں داخل کرتے ہیں - اس میں کاشت شدہ کی کیفیت ہوتی ہے +

جِنسیت - ع - اسمِ مؤنث - ہم قسم ہونا - ہم جنس ہونا - ایک میل ہونا - یکساں ہونا +

جُنتک - ہ - اسمِ مذکر - ٹھاٹھ - پنتار - انتظام - مجموعہ - مجموعۂ کتب - پنڈل +

جَنگ - ف - اسمِ مؤنث (۱) جدھ - رن - لڑائی - معرکہ - رزم - کارزار - بھارت - کار - جدل - نبرد - پیکار - حرب (۲) عداوت - کینہ - دشمنی - خصومت - بیر - پرخاش - مخالفت - مخاصمت +

جنگ آزمودہ - ف - صفت - لڑائی دیکھا ہوا - پیکار دیدہ + دلیر - نبرد آزما - لڑائی کی گھاتوں سے واقف +

جنگ آور - ف - صفت - لڑنے والا - لڑائی پر چڑھنے والا +

جنگ جو - ف - صفت - لڑاکا - جھگڑالو - جنگ خواہ - جنگی - تکراری - شوریدہ پشت +

جنگِ زرگری - ف - اسمِ مؤنث - جنگِ ساختہ - جھوٹ موٹ کی لڑائی - وہ مصلحت کی لڑائی جو دشمن کے دھوکا دینے کے واسطے بغیر از عداوت کریں - سازشی لڑائی جس طرح پتنگ بازی میں غیر علم تیار ہو یا کُشتی میں کمال ہوتا ہے +

جنگ کرنا - ا - فعل لازم - لڑنا - جھگڑنا - جُدھ ڈالنا +

جنگ و جدل - ف + ع - اسمِ مذکر - لڑائی بھڑائی - کھٹاپٹی - رگڑا جھگڑا - جھگڑا ٹنٹا - دنگہ وفساد - قتال و جدال +

جَنگل - ف - س - اسمِ مذکر (۱) جھاڑی - بن - کھنڈ - بن - نخلستان (۲) صحرا - بیابان

اشارات

مدیر

ہندوستان کی غلامی کے ذمہ دار

اسلامی حکومت کے زوال، اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے عروج کے اسباب وعلل پر میں کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتا ــــــ نہ یہ عرض کرنا ہی چاہتا ہوں کہ وہ کیا اسباب تھے، جن کی بنا پر ہندوستان کا سا ملک، ایک غلام ملک بن کر رہ گیا۔

اس وقت تو صرف اِس امر پر غور کرنا مقصود ہے کہ اِس بیسویں صدی میں، جب کہ تمام قومیں بیدار ہو چکی ہیں، وہ کونسی بنیادی شے ہے جو ہندوستان کو اُبھرنے کا موقع نہیں دیتی۔ اور بدستور اُسے مغلوب و محکوم بنائے ہوئے ہے؟

اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستان کو غلام بنائے ہوئے ہے، انگریز کا تدبر، انگریز کی حکمت عملی، انگریز کے جنگی جہاز، انگریز کی فوجیں، توپیں، اور مشین گنیں، یا انگریز کی وہ چیز جسے ہم اپنی ایشیاء اقبال کے وسیع المعنی لفظ سے منسوب کرتے ہیں، تو میں نہایت بلند آواز سے کہوں گا کہ یہ غلط، اور سراسر غلط ہے۔

بیشک انگریزی حکومت کا شعورِ حکمرانی، انگریزی حکومت کی بحری و بری و ہوائی قوت، اور انگریزی حکومت کا طنطنہ ایک بہت ہی ہیبت ناک اور مہیب چیز ہے، لیکن ہندوستان کے سے دیو پیکر و عظیم الشان براعظم کی طاقت کے سامنے، بشرطیکہ وہ اپنی طاقت کو استعمال کر سکے، بیچارہ انگلستان تو کیا چیز ہے، تمام یورپ کی تمام مجموعی قوتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔

لیکن اِس تمام عظمت و پہنائی کے باوجود ہندوستان آج ایک مغلوب و مفتوح ملک بنا ہوا ہے۔

آخر اِس کے اسباب کیا ہیں؟

ہر چند میں سیاسیات کا ماہر نہیں ہوں، اور اسی وجہ سے یہ بہت ممکن ہے کہ میری رائے سطحی، یا غلط ہو، مگر میں نے خلوص کے ساتھ جس چیز کا پتا چلایا ہے، اجازت دیجیے کہ اُسے آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

میرے نزدیک ہندوستان کو انگریز نہیں، بلکہ غلام بنائے ہوئے ہیں ہندو، اور مسلمان ــــــ جی ہاں، آپ کے کانوں کو دھوکا نہیں ہوا، میں نے یہی عرض کیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو غلام بنائے ہوئے ہیں، اُن کے مذاہب۔

مذاہب کا نام سُنکر آپ چونکئے نہیں۔ یہ ہم میں بڑا عیب ہے کہ اِدھر مذہب کا نام سُنا، اُدھر ہم کف در دہاں ہو کر حسبت وخیز کرنے لگے۔ حواس کو مجتمع کرکے میری بات سُنیئے ــــــ میں نفسِ مذہب پر کوئی حملہ نہیں کر رہا ہوں ــــ یہ میرا مدعا نہیں کہ ہندوؤں مسلمانوں کا مذہب ایسا ناقص ہے کہ وہ اُنھیں غلام بنائے ہوئے ہے۔

میں تو صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ ہندو، اور مسلمان، دونوں مذہب اور مفہومِ مذہب کو اِس غلط طور سے استعمال کر رہے ہیں کہ اُن میں مشترکہ قوم کی مجموعی قوت پیدا ہی نہیں ہونے پاتی، اور اِسی وجہ سے ہندوستان

اب تک آزادی سے محروم ہے۔

مذہب اور مفہوم مذہب کے غلط استعمال سے میری یہ مراد ہے کہ ہم مذہب کو زندگی کے ہر مسئلے میں اہمیت دیتے ہیں، اور حیات کے ہر چھوٹے بڑے شعبے کو مذہب، اور صرف مذہب ہی کی ترازو میں تولا کرتے ہیں، تمدن ہو کہ معاشرت، سیاست ہو کہ اقتصادیات، فنونِ لطیفہ ہوں کہ علوم ریاضی اور علم مجلسی ہو کہ تدبیر منزل، یہ تمام مسائل اُس وقت تک ہمارے نزدیک ہیچ و پوچ ہیں، جب تک کہ مذہب اُن پر مہر تصدیق ثبت نہ کر دے۔

ہندوستان کے علاوہ اس کرۂ ارض میں اور بھی بہت سے ملک ایسے ہیں جہاں متعدد مذاہب کا وجود پایا جاتا ہے، لیکن ہندوستان کی طرح وہاں یہ اندھیر نہیں ہے کہ مذہب کے بغیر قدم ہی نہ اُٹھایا جاتا ہو۔ ہزاروں ٹھوکریں کھانے، اور کثیر مقدار میں خون بہا چکنے کے بعد دیگر اقوام کی سمجھ میں یہ بات آ چکی ہے کہ مذہب نام ہے ایک ذاتی اور پرائیویٹ تصور کا۔ ایک ایسے ذاتی اور پرائیویٹ تصور کا جسے زندگی کے دیگر مسائل پر حاوی نہ ہونا چاہیئے، اور جس کی بنا پر انسان کو انسان سے نفرت کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہندوستان میں مشکل یہ آ پڑی ہے کہ یہاں مذہب کے بغیر سانس تک لینا حرام سمجھا جاتا ہے —— ذرا تصور کیجئے۔ اُس ملک کی بدبختی کا جہاں چھینک آتے ہی "الحمد للہ" کا نعرہ لگایا جاتا ہو، اور جہاں جماہی آتے ہی فوراً چٹکیاں بجنے لگتی ہوں —— اور جہاں غسل خانے میں داخل ہوتے ہی کان پر ڈورا لپیٹ لیا جاتا ہو ——

میں، جیسا کہ ابھی عرض کر چکا ہوں، مذہب کی تنقیص نہیں کرنا چاہتا، لیکن اتنا کہوں گا اور ضرور کہوں گا کہ مذہب لاکھ مقدس سہی، مگر اُس کے سبب سے وطنیت کے حقوق کو مجروح نہ کرنا چاہیئے ——

کیونکہ کسی چیز کو خواہ وہ کتنی ہی مقدس کیوں نہ ہو، عقلِ انسانی اِس کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ زندگی کے بنیادی اصول، اور اساسی مسائل کو تباہ کر دے۔

میں اِس قول کو بسر و چشم قبول کئے لیتا ہوں کہ مذہب ایک آسمانی چیز ہے، لیکن کسی کی مجال ہے کہ وہ اِس حقیقت سے انکار کر دے کہ مذہب ایک ایسی آسمانی چیز ہے، جسے آنِ واحد میں تبدیل کر دیا جا سکتا ہے، اور اس کے برخلاف وطنیت ایک ایسی ارضی شے ہے کہ کروڑوں صدیوں کی گردشِ پیہم کے بعد بھی تبدیل نہیں کی جا سکتی —— اس لئے آیئے، آج سے ہم یہ عہد کر لیں کہ ایک آنِ واحد میں تبدیل ہو سکنے والی چیز کو، خواہ وہ کتنی ہی مقدس کیوں نہ ہو، ہم اس قدر اقتدار و اختیار کبھی نہیں دیں گے کہ وہ اُس شے کو ٹھیس پہونچا دے جو کبھی، اور کسی حالت میں بھی تبدیل نہیں ہو سکتی ہے۔

اچھی طرح اسے ذہن نشین فرما لیا جائے کہ مشورہ یہ نہیں دیا جا رہا ہے کہ ہندو، ہندو نہ رہے اور مسلمان، مسلمان نہ رہے، اور یہ دونوں خدا نخواستہ اپنے اپنے مذہب کو ترک کر دیں —— ہندوؤں اور مسلمانوں کو کامل اختیار اور مکمل آزادی ہے کہ وہ صرف تمام عمر ہی نہیں، بلکہ حیات بعد الممات میں بھی ہندو اور مسلمان ہی رہیں۔ لیکن صرف اِسی قدر مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنی فلاح و بہبود کی خاطر اور اپنی آئندہ نسلوں پر رحم کھا کر ہندو اور مسلمان یہ تہیہ کر لیں کہ وہ

(۱) مذہب کو ایک شخصی، اور پرائیویٹ چیز سمجھیں گے۔

(۲) مذہب کی بنا پر ایک دوسرے کو آزار نہیں پہونچائیں گے۔

(۳) مذہب کی رُو سے اپنے کو علیحدہ علیحدہ دو قومیں نہیں سمجھیں گے

(۴) اپنے کو ایک قوم سمجھ کر، جیسا کہ درحقیقت ہے، زندگی کے تمام اُمور میں دوش بدوش جنگ کریں گے۔

(۵) اور پبلک میں اپنے کو "ہندو" اور "مسلمان" کہنے کے عوض خود کو "ہندوستانی" اور صرف "ہندوستانی" کہیں گے۔

(۶) اور اگر کوئی اُن سے اُن کے مذہب کے باب میں سوال کرے گا تو وہ اُسے اپنے وطنِ عزیز، اور اپنی متحدہ قومیت کا دشمن سمجھ نہایت درشتی کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ "تجھے ہمارے پرائیویٹ حالات، اور ہمارے سربستہ اسرار دریافت کرنے کا حق کہاں سے پہونچتا ہے" اور اُسی کے ساتھ ساتھ اُس سے یہ بھی کہیں گے کہ "تو ایک ایسا خطرناک جاسوس معلوم ہوتا ہے کہ خانہ تلاشی کے عوض ہماری ذہنی تلاشی، کی فکر میں لگا ہوا ہے —— جا اپنے گرُو تک یہ افسوسناک خبر پہونچا کہ ہم ہندوستانی اور صرف ہندوستانی ہیں، ہندوستانی کے سوا ہم اور کچھ نہیں ہیں۔

کسی کو یقین ہو کہ نہو —— مگر مجھے تو یقین، بلکہ کامل یقین ہے

جنم

جنم جلا } جنم جلی } صفت عو (۱) پیدائش کا بدنصیب۔ بدطالع۔ بداختر۔ بدبخت۔ کمبخت۔ منحوس۔ شوم طالع۔ نگوڑا جیسے تری نے یا جنم جلی نے کھایا جیب جلی۔ نہ سواد آیا (۲) بیچارہ۔ مصیبت زدہ (۳) قلیل۔ بہت ہی تھوڑا۔ بہت ہی کم۔ ذرا سا جیسے کیا جنم جلا سا دیا ہے +

جنم جنم - ھ - صفت (۱) ہمیشہ۔ مدام۔ سدا جیسے جنم جنم کا ساتھ چھوٹا جاتا ہے (۲) آواگون۔ تناسخ۔ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا +

جنم دِن - ھ - اسم مذکر (۱) یوم پیدائش۔ روز ولادت (۲) سالگرہ کا دن۔ برس گانٹھ کا دن جس میں عمر کی گنتی کے واسطے کلاوے میں گرہ لگانا ضروری ہے +

جنم روگی - ھ - صفت۔ دائم المرض۔ جنم کا دکھیا۔ عمر بھر کی بیماری والا +

جنم کنڈلی - ھ - اسم مؤنث (ہندو) چھوٹی جنم پتری۔ زائچہ۔ عمر بھر کا حال۔ لگن کنڈلی۔ یوم پیدائش کا مختصر زائچہ +

جنم لینا - ھ - فعل لازم (۱) پیدا ہونا۔ دنیا یا ہستی میں آنا (۲) عقائد ہنود کے موافق اپنی کرنی بھوگنے کے واسطے دوبارہ کسی گھر یا کسی اور قالب میں پیدا ہونا۔ تناسخ۔ آواگون + ھ

لے جتو ہم بھی تو جائیں کہ جنم لیتے ہیں تم میں سے کوئی صنم جان ہماری نہ بنا (امیر دہلوی)

جنم مرن - ھ - اسم مؤنث (ہندو عو) ہمیشہ کی موت۔ موت اور زندگی +

جنم میں تھوکنا - ھ - فعل متعدی - عو - دھبّہ لگانا - ذات میں بٹہ لگانا - ذلیل کرنا - نام دھرنا - عیب لگانا جیسے ان کو تمکو ہرکوئی آیا جنم میں تھوکیگا +

جننا - ھ - فعل متعدی - بچہ دینا - بیانا - زائیدن کا ترجمہ جیسے جنے کوئی گوبر کھائے کوئی - جننا اور مرنا برابر ہے +

جنواسا - ھ - اسم مذکر - دولہن کے گھر کی وہ جگہ جہاں دولہا اور برات ٹھیرتی ہے

جنوانا - ھ - متعدی المتعدی - بچہ دلوانا - بچہ نکلوانا - بچہ پیدا کرانا +

جنوانسا یا جواسا - ھ - اسم مذکر - ایک خار دار پودا جسے اکثر اونٹ کھاتا اور موسم گرما میں لوگ خس کی بجائے ٹٹیوں پر لگاتے ہیں +

جنوائی - ھ - اسم مذکر (۱) داماد - بیٹی کا خاوند - خویش (۲) عو - دشمن - آستین کا سانپ - دشمن اپنی جیسے بھلے کے بجائی برے کے جنوائی (کہاوت) (۳) بیٹی کی گالی جو نہایت سخت سمجھی جاتی ہے +

جنوب - ع - اسم مؤنث (۱) شمال کا نقیض سیدھے ہاتھ کی طرف - دکھن - دکن - قطب شمالی سے نیچے کی طرف کا ملک یا رخ (۲) دکھنی ہوا - جنوبی ہوا +

جنون - ع - اسم مذکر (۱) دیوانگی - سودا - پاگلپن - سڑی پن - باؤلاپن - خبط - مالیخولیا (۲) غصہ - غضب - طیش - خشم +

جنی

جنون آنا - ا - فعل لازم - غصہ آنا - حسرت و افسوس آنا + ھ

تکرار ہ کے پھیر آیا جنوں کیا یہ سمجھا تھا کیوں ادھر دیکھا (درد)
تمکو آتا ہے جنوں اسپہ کریا روپہ کا تیرے دیوانہ وہ سمجھا نہیں مجنوں اپنا (جرأت)

جنون چڑھنا - ا - فعل لازم (۱) پاگل ہونا - دیوانہ ہونا (۲) عو - غصہ چڑھنا - طیش آنا - غضبناک ہونا +

جنونی - ع - صفت (۱) پاگل - دیوانہ - باولا - خبطی - فاتر العقل - ناقص العقل - پنٹ - بجھی (۲) عو - غضبی - غصیلا - ظلمی - سفاک +

جنھیں - ھ - تابع فعل - جن کو - جس کسی کو - جن لوگوں کو +

جنّی - ع - اسم مذکر - تسخیر جن کا عمل رکھنے والا - بھوت پریت اتارنے والا - سیانا - عامل - اوجھا - بھوپا - جادوگر - ساحر +

جنّی یا جناتی خط - ا - اسم مذکر - بدخط - وہ خط جو اچھی طرح پڑھا نہ جائے - گھسیٹ - شکستہ خط +

جنی - ھ - اسم مؤنث (۱) عورت - گتائی - تریا - استری - زن - ناری (۲) خادمہ - ماما - چھوکری - لونڈی - باندی - کنیزک - چیلی (۳) دختر - بیٹی - لڑکی - بیٹیا - پتری (۴) صفت - زائیدہ - زادہ جیسے رام کی جنی - شیطان کی جنی (گالی) (۵) سہیلی - گوئیاں - آلی (اصطلاح) +

جنے - ھ - حرف شرط (استعمال) ہاں - کہیں (۱) گویا - جیسے یا تو فرض کرو جانے (۲) استفہام - عو - خدا جانے - نہ معلوم - خبر نہیں - معلوم نہیں - مثلاً جنے کہاں گرا +

جنیا - ا - جانی کی تصغیر - جانِ من + جتا +

جنیت - ھ - اسم مؤنث - ہندو - برات +

جنید - ع - اسم مذکر - ایک نہایت مشہور صوفی مشرب ولی کامل ساکن بغداد کا نام جو ۲۹۷ھ میں دو شنبہ کو رحلت عالم بقا ہوئے +

جنین - ع - اسم مذکر - وہ بچہ جو رحم مادر میں ہو - پیٹ کا بچہ - کچا بچہ - ادھورا بچہ - مضغہ - لوتھڑا +

جنیئو - ھ - اسم مذکر (۱) زنار - وہ بٹا ہوا دھاگا جسے اکثر برہمن لوگ حمائل یعنی سیہی کی طرح گلے میں ڈالے رہتے ہیں بلکہ کھتری اور بنیوں وغیرہ میں بھی اس کا دستور ہے مگر بنانے برہمن ہی ہیں (۲) جواہرات مثل عقیق وغیرہ کے اندر جو سفید یا سیاہ آڑی خواہ سیدھی لکیر یا بال ہو اسے بھی جنیئو کہتے ہیں - جرم سنگ (جنیئو ساون میں اکادشی کے دن برہمن منتر پڑھ کر بناتے ہیں) +

جنیئو کا ہاتھ - ھ - اسم مذکر - پٹا بازی یا تیغ بازی کی اس ضرب کا نام جو حمائل وار

جس روز ہم سب اپنے کو ہندوستانی صرف ہندوستانی، خالص ہندوستانی، ظاہر و باطن ہندوستانی اور اوّل و آخر ہندوستانی سمجھ لیں گے، تو اُس کی دوسری صبح کو جب آفتاب طالع ہوگا تو وہ آزاد ہندوستان کے اُفق سے طالع ہوگا۔

موت زندہ باد!

روزنامہ "پیام" حیدرآباد دکن مورخہ ۱۲ راکتوبر ۳۷ء کے ذریعے سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ حیدرآباد میں منشی پریم چند مرحوم کی برسی بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی اور حیدرآباد کے اکابر و ادبا نے اس میں سرگرم حصہ لیا۔ اور منشی صاحب مرحوم کے ادبی و قومی خدمات کو بڑے پُرجوش طریقے سے سراہا گیا۔

یہ وہی چیز ہے جس کے وقوع کی پہلے ہی سے توقع تھی۔ اور منشی صاحب کی وفات کے موقع پر "کلیم" میں جس کے متعلق اس طرح اظہار خیال کیا گیا تھا کہ:۔

"پریم چند! مبارک ہو کہ تو اس مایا کے جال، اور اس جھوٹے سنسار سے نکل گیا، جہاں دولت کے سوا کسی جوہر کی پرستش نہیں ہوتی، تو اس ہندوستان کی بھری محفل کے ویرانے سے اُٹھ گیا، جہاں اہل قلم کو رسوائی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔

اے ہندوستان کے مُردہ پرستو! آؤ، اب تمہاری جست و خیز کی باری ہے — پریم چند مر گیا، اب اخباروں میں مقالے لکھو، اُس کی تعریفوں کے پُل باندھ دو۔ اور اُس کی یادگار قائم کرنے کی، جھوٹے پلیٹ فارموں سے آوازیں بلند کرو۔ تاکہ دُنیا تمہاری معارف نوازی، اور علم دوستی پر ایمان لے آئے — ایسے زرّیں مواقع کہیں روز روز ملا کرتے ہیں — یہ خود نمائی کا دن تو کہیں برسوں ہی میں آتا ہے — مگر میں جانتا ہوں تم کیسے ہو — مجھے تمہاری علم دوستیاں خوب اچھی طرح معلوم ہیں۔

آج تم جس پر مقالے لکھ رہے ہو، اور لکھنے والے ہو، وہی پریم چند مجھ سے تمہاری بے التفاتیوں اور سرد مہریوں کا رونا آئے دن رویا کرتا تھا۔ اُسے تم نے ایک دن بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ وہ لاغر و نحیف انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ تلاش معاش میں گھبرایا گھبرایا پھرا کرتا تھا، مگر تم مُربیانِ علم و ادب میں نے اُسی کے مصائب کا احساس ایک بار بھی نہیں کیا۔

میں بآواز بلند کہتا ہوں، سُننے والے سُن لیں کہ پریم چند کو موت نے نہیں، ہندوستان کی ناقدریوں نے شہید کر ڈالا ہے"

آپ نے ملاحظہ فرمایا "کلیم" میں جو کچھ عرض کیا گیا تھا، وہ اُس طرح حرف بحرف پورا ہوا۔

ابھی کیا ہے، ابھی تو پریم چند کی موت کو صرف ایک ہی سال گزرا ہے کہ اُن کی برسی میں اکابر و ادبا شریک ہونے لگے ہیں، ذرا اُن کی موت کو اور مدت گزر جانے دیجئے۔ پھر دیکھئے ہندوستان کے مُردہ پرست کیا کیا شاندار سوانگ بھرا کریں گے، اور کتنے شہروں میں منشی جی کے اسٹیچو نصب کئے جائیں گے۔

اگر زندگی میں منشی پریم چند حیدرآباد جاتے اور کوشش کرتے کہ اُنھیں ملازم رکھ لیا جائے، یا کم سے کم اُن کی ادبی پنشن مقرر کر دی جائے تو یہی اکابر و ادبا اُن پر قہقہے مارتے۔ اُنھیں حقیر الفاظ سے یاد کرتے اور اُنھیں ممالک محروسہ سے خارج کرا دیتے۔ مگر چونکہ وہ آج دنیا میں موجود نہیں ہیں، اور ہمیں اس کا اطمینان ہو چکا ہے کہ اب ہمیں اُن کی کوئی امداد نہیں کرنا پڑے گی، اس لئے ہم چوڑے پڑ رہے ہیں، اور اُن کی تعریفوں کے پُل باندھ باندھ کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہم دنیا کے بزرگ ترین قدر شناسانِ علم و ادب میں سے ہیں۔

اگر اسی برسی کے موقع پر یکایک منشی جی کی بیوہ اسٹیج پر آ جائیں۔ اور اپنے مرحوم شوہر کے نام پر صرف اتنی سی درخواست کریں کہ مرحوم کے چند غیر مطبوعہ ناولوں کی اشاعت کے واسطے تھوڑے سے سرمائے کا انتظام کر دیا جائے، تو مجھے کامل یقین ہے کہ برسی منانے والوں میں سے کچھ تو کرسیوں کے نیچے چھپ جاتے، اور کچھ گھبرا کر بالا خانے کی کھڑکیوں سے سڑک کی طرف کود پڑتے۔ خواہ اس کود پڑنے سے اُن کی ٹانگیں ہی کیوں نہ ٹوٹ جائیں۔

یہ کچھ حیدرآباد ہی پر موقوف نہیں ہے (حیدرآباد میں تو پھر بھی اربابِ علم و فن کی نسبتہً بہت کچھ قدر دانی کی جاتی ہے) ہمارے تمام صوبوں ضلعوں، کمشنریوں، شہروں، اور قصبوں کا یہی حال ہے کہ ہم اپنے اربابِ جوہر کی زندگیوں کو نہایت ہی حقارت سے ٹھکراتے رہتے ہیں۔ لیکن اُن کے

جنتی

حریف کے سینہ پر لگاتے ہیں +

جنیوا لاطینی - اسم مذکر (۱) سوئٹزرلینڈ کے ایک بڑے شہر کا نام جہاں ... کی گھڑیاں کثرت سے بنتی ہیں (۲) ایک قسم کی گھڑیا گھڑی +

جو - ہ - اسم موصول (۱) ہر جس - ہر کہ - جون - جو کوئی - کسے باشد جیسے جو کرے وہ بھرے (۲) حرف شرط اگر - بشرطیکہ - بالفرض - جس صورت میں جس حال میں

جو جو - ہ - تابع فعل - جوں جوں - سارا ہر کوئی - ہر شخص - ہر چیز - جو چیز - جون +

جو کچھ - ہ - تابع فعل - جس قدر - جتنا - یہاں تک +

جو کوئی - ہ - تابع فعل - ہر ایک - ہر کوئی - جو چاہے - جسے منظور ہو +

جو کہ - ہ - حرف شرط - چونکہ - اگرچہ +

جو ہو - ہ - تابع فعل (۱) ہر چہ باد - جو کچھ ہو - کچھ ہی ہو (۲) جس قدر ہو - جتنا ہو جیسے جو ہو سو لے آؤ +

جو ہو سو ہو - ہ - تابع فعل - ہر چہ بادا باد - کچھ ہی کیوں نہ ہو جیسے بن ہوری کھیلے نہ جاؤنگی بنواری جو ہو سو ہو (گیت) +

جو ہیں - ہ - تابع فعل - جس وقت کہ - جبکہ - جس وقت - جس لمحہ - وہیں - فوراً +

جَو - ف - ہ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کا غلہ سفید و زردی مائل جسے اکثر غربا اور جانور کھاتے ہیں - شعیر (۲) مقدار قلیل - قدرے - ذرا + انچ کا تیسرا حصہ +

جو جو - ف - ہ - تابع فعل ذرا ذرا - رتی رتی - حبہ حبہ جیسے حساب جو جو بخشش سو سو +

جو فروش گندم نما - ف - صفت - دغاباز - وہ شخص جو گیہوں دکھا کر جو دیدے وہ شخص جو دکھائے کچھ اور دلوے کچھ - ریاکار - دکھاوے کی عبادت کرنیوالا +

جو کوب - ف - صفت - دردرا - موٹا موٹا کٹا ہوا +

جَوا - ہ - اسم مذکر (منسوب بہ جو) ایک قسم کی شکل جو بیتی جو کشیدے یا کارچوب یا ٹوپیوں وغیرہ پر کاڑھتے ہیں (۲) لہسن کی پوتھی کا ہر ایک حصہ - دانہ سیر (۳) ہندوؤں بہت چھوٹی چھوٹی سوتیاں جن کو عورتیں جوے بھی کہتی ہیں +

جواکھار - ہ - اسم مذکر - نمک جو - وہ شور کہ جو کو جلا کر اس کی خاک سے نکالیں +

جوا ہڑ - ہ - اسم مؤنث چھوٹی ہڑ - سیاہ ہڑ جو نہایت چھوٹی ہو +

جوالا - ہ - صفت - جو آمیز - وہ گیہوں جن میں جو ملے ہوئے ہوں + گوجرا +

جُوا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے - نباد - جغ جیسے مارا ہے جوے کے نام سے بیل (۲) قمار - شرط بازی - داؤں بازی جیسے پرائے برتے کھیلا جوا آج نہ واکل ہوا +

جُوا چور - ہ - اسم مذکر - وہ جواری جو اپنا داؤں جیت کر کھسک جائے +

جوا

جُوا کھیلنا - ہ - فعل لازم - قمار بازی کرنا - داؤں لگانا - پاسہ پھینکنا +

جَواب - ع - اسم مذکر (۱) سوال کا نقیض - بات کا اُتر - اُتر - پاسخ (۲) مقابل - جوڑ - ہمسر + مانند - نظیر - مثل - ثانی + ے

کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا   خلیل نے کہا کہ یہ کا یہ جواب بنا (امیر)

(۳ - عو) رد - تردید - رد کلام - بہتی اُتر (۴) عوض - بدل - جزا - پاداش - مکافات - تلافی جیسے اس کا خدا جواب دے (۵) معزولی - برطرفی - موقوفی - برخاستگی - علیحدگی (۶) جوڑا - جفت (۷) انکار - ناپسندی - نامنظوری جیسے شادی یا کسی چیز کے خریدنے کا جواب مثلاً نہیں دیتے تو جواب دیدو +

جواب الجواب - ع - اسم مذکر - جواب کا جواب +

جواب باصواب - ع - اسم مذکر - مناسب اور عمدہ جواب حسب مراد جواب - جواب معقول - بہتر جواب +

جواب پانا - ا - فعل لازم (۱) موقوف ہونا - برطرف ہونا (۲) سزا پانا - مکافات ملنا +

جواب پڑھنا - ا - فعل لازم - سوزخوانوں کی اصطلاح میں مرثیہ کے اول مصرعہ کو اعادہ کرنا - مصرعہ دہرانا +

جواب دعوے - ع - اسم مذکر (قانون) مدعی علیہ کا نوشتی جواب +

جواب دِہ - ع + ف - صفت (قانون) ذمہ دار - ضامن + مواخذہ طلب - حساب دہ + قابل بازپرس +

جواب دہی - ع + ف - اسم مؤنث (قانون) مواخذہ - ذمہ داری - کفالت - بازپرسی +

جواب دہی کرنا - ا - فعل لازم (قانون) دعوے کرنا - مواخذہ کرنا - بازپرس کرنا

جواب دینا - ا - فعل متعدی (۱) اُتر دینا - پاسخ دینا (۲) رد کلام کرنا - تردید کرنا - بات رد کرنا (۳) جواب دِہ ہونا - قابل بازپرس ہونا + کفیل ہونا - ذمہ دار ہونا جیسے تم کو اس بات کا جواب دینا پڑیگا یعنی تم ذمہ دار ہو گے (۴) موقوف کرنا - معزول کرنا - برطرف کرنا - خارج کرنا - نام کاٹنا (۵) تیاگنا - چھوڑنا - تجنا - ترک کرنا جیسے طاقت نے جواب دیدیا (۶) خلاف گفتگو کرنا - گستاخی یا بے ادبی سے بات کرنا جیسے غلام یا باندی وغیرہ کا اپنے آقا کو جواب دینا (۷) انکار کرنا - منظور نہ کرنا - نہ ماننا +

جواب دیدینا - ا - فعل متعدی (۱) بالکل انکار کر دینا - نٹ جانا (۲) موقوف کر دینا - برطرف کر دینا (۳) چھوڑ دینا - جیسے زندگی نے جواب دیدیا - طاقت نے جواب دیدیا - آنکھوں نے جواب دیدیا وغیرہ +

جواب سوال - ع - اسم مذکر - بحث - مباحثہ - حجت - تکرار + ردوکد - ذوفدح + بحثا بحثی + مناظرہ - گفت و شنید + کج بحثی +

لہ (۳) جس قدر چھنٹے ہیں گرمیرے اشک سرخ سے تنگ جنا ملے + جو چور کی سزا ہو وہ مجکو سزا ملے (۴) - جو لوگ ہیں کچھ - جو آدمی ہیں پس ماندگان قافلہ کا انتظار تھا + جو رہ گئے تھے راہ میں بیٹھے وہ آ ملے

مرنے ہی اُن کی قبروں کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہندوستان ایک مُردہ ملک، اور ہندوستانی ایک مُردہ قوم ہے ظاہر ہے کہ مُردوں کو زندوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوسکتی۔ زندہ ہی زندوں کو سمجھ سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب تک کوئی شخص زندہ رہتا ہے، ہندوستان کے مردے اُس سے بےخبر و بیگانہ رہتے ہیں۔ اور جب وہ مر کر اُن کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے تو تمام کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کے تحت یہ اُس کی قدر افزائی کرنے لگتے ہیں۔

وہ ارباب فکر جن کے قلوب ریڈیو کی طرح فضا سے آوازیں اور دلوں کے مضرات سنا کرتے ہیں، اُن کا بیان ہے کہ جب رات بھیگ جاتی ہے تو صبح تک یہ آوازیں آتی رہتی ہیں کہ اے ہندوستان کے پریشان حال ارباب ہنر تم سرنگوں اور آبدیدہ کیوں ہو ——— یہ کونسی دانشمندی ہے کہ تم زندہ ہو ——— تم آخر مر کیوں نہیں جاتے۔ تمہارے لباس بوسیدہ اور تمہارے معدے خالی ہیں محض اس جرم میں کہ تم زندہ ہو۔ تم سانس لے رہے ہو ——— اگر عقلمند ہو تو مر جاؤ۔ خدا کے لئے مر جاؤ۔ ہم تمہاری قوم کے افراد تمہاری خدمت گزاری کے شرف سے کب تک محروم رہیں گے ——— ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ جس روز تم مر جاؤ گے ہم تمہارے نام پر لنگر جاری کریں گے غریبوں کو کپڑے پہنائیں گے اور تمہاری قبر پر سونا چڑھا کر دنیا کو دکھا دینگے کہ ہم ہندوستانی اپنے مایۂ ناز افراد کی قدر دانی میں کسی قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

مر جاؤ، مر جاؤ، خدا کے لئے مر جاؤ، اور ہمارے
صبر کو دیر تک نہ آزماؤ!

میری مشاعروں کی شرکت

مجھے اس کا نہایت قلق ہے کہ دوسروں کی طرح، آخر کار میرے لئے بھی یہ دن آنا لازمی تھا جس دن انسان میں وہ چیز بیدار ہو جاتی ہے، جسے شعور سود و زیاں کا لقب دیا جاتا ہے۔

میں اب تک اس شعور سے بیگانہ رہا، بیگانہ ہی نہیں، بلکہ ناقہ—

مگر خیام کے اس قول کے مطابق کہ:

برموجب عقل، زندگانی کردن
شاید کردن، ولے بدالی کردن
اُستاد تو روزگار چابک دست است
چنداں لگدے زند کہ خوانی کردن

میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گیا کہ ایک میرے سے قلیل الوسائل شخص کے لئے جو خود بھی زندہ رہنا چاہتا ہے، اپنے اہل و عیال کو بھی زندہ رکھنا چاہتا ہے، اور کچھ نہ کچھ اپنے گرد و پیش کے لوگوں کی بھی مالی خدمت کرنا چاہتا ہے، یہ مناسب نہیں کہ وہ شعور سود و زیاں سے ناواقف رہے، اور اس سرد مہر دنیا میں ایک لاابالی انسان کی طرح زندگی بسر کر کے اپنے متعلقین کے حقوق کو کند چھری سے ذبح کر ڈالے۔

اسی لئے میں اپنے کو اس اعلان پر مجبور پاتا ہوں کہ اب میں اُس وقت تک کسی مشاعرے میں شریک نہیں ہوں گا، جب تک مقامی مشاعرے کی شرکت کے لئے مبلغ پچیس روپے اور بیرونی مقامات کے واسطے (ملازم سمیت) سیکنڈ کلاس کے کرایۂ آمد و رفت کے علاوہ، میرے دیگر ضروریات، اور "کلیم" کے اُس مالی نقصان کی خانہ پُری کے طور پر جو میری عدم موجودگی کے باعث ہمیشہ ہوتا رہتا ہے، مزید سو روپے وصول نہ ہو جائیں گے۔

آج سے دو برس پیشتر تک میں اسے ایک ننگ سمجھتا تھا کہ ارباب مشاعرہ سے کرایہ لوں۔ مشاعروں کی طرف سے جب کبھی کرایہ روانہ کرنے کے واسطے لکھا جاتا تھا تو میں اس قدر برافروختہ ہو جاتا تھا کہ انتقام کے طور پر اُس مشاعرے میں شریک نہیں ہوتا تھا ——— جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ ہر مشاعرے کے سلسلے میں کم سے کم میرے سو، سوا سو روپے صرف ہو جاتے تھے۔

لیکن اب حالات کی وہ نوعیت باقی نہیں رہی ہے۔ میری زندگی، ایک بہت بڑے مالی انقلاب سے دوچار ہو چکی ہے۔ اور اسی کے دوش بدوش دوسری مشکل یہ آ پڑی ہے کہ میری غیر حاضری کا "کلیم" کی انتظامی اور مالی حالت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے ——— اس لئے، ہر چند کہ اس اعلان سے میرے جمالیاتی شعور کو تو ضرور صدمہ پہونچ رہا ہے، مگر میرا ضمیر بالکل مطمئن ہے۔

یہ دنیا ہے ——— سرد و بے مہر دنیا ——— اس کے قوانین سے نہ انبیاء مستثنیٰ ہو سکتے ہیں نہ شاعر ——— ہم لطافت کے پروں پر اُڑتے ہوئے خواہ عرش و کرسی ہی سے کیوں نہ گزر جائیں، مگر یہ دنیا ہمیں ہماری تمام

جوا

جواب سوال کرنا - ا - فعل متعدی - مباحثہ کرنا - بحثنا - حجت کرنا - بیل کرنا - مناظرہ کرنا - تقریر کرنا - تکرار کرنا - معترض ہونا - مقابلہ کرنا - جھگڑنا +

جواب شافی - ع - اسم مذکر - تسکین بخش جواب - ٹھیک جواب - پورا جواب +

جواب صاف - ع - اسم مذکر - بالکل انکار - مطلق انکار ۔ ؎
صاف تھا جنگ جو اسیاف تمنا کے میں اب جو آنے لگا شاید آخر تنے لگا (نا معلوم)

جواب طلب - ع - صفت (۱) قابل باز پرس - قابل مواخذہ (۲) مشتبہ (۳) مشتبہ - مشکوک - قابل دریافت +

جواب طلب کرنا - ا - فعل متعدی - باز پرس کرنا - مواخذہ کرنا + وجہ دریافت کرنا - سبب پوچھنا - باعث دریافت کرنا +

جواب قطعی - ع - اسم مذکر (۱) پورا پورا جواب (۲) دیکھو (جواب صاف) +

جواب کرنا - ا - فعل لازم - صریح کرنا - منتفا لمہ کرنا - مباحثہ کرنا +

جواب ملنا - ا - فعل لازم (۱) انکار ہونا (۲) موقوف ہونا - برطرف ہونا (۳) مکافات ملنا - بدلہ ملنا - سزا یا پاداش ملنا +

جواب ہونا - ا - فعل لازم (۱) دیکھو (جواب ملنا) (۲) جوڑ ہونا - ہمسر ہونا - مقابل ہونا - جیسے کا تیسا ہونا +

جَوابی - ع - اسم مذکر (۱) وہ شخص جو سوز خوانی میں مرثیہ کا پہلا مصرعہ ہر بند کے تمام ہونے پر پڑھے (۲) مقابل - مثنیٰ - نظیر (۳) فریق ثانی - مدعا علیہ - طرف ثانی - مخالف (۴) صفت) جھگڑنے اور جواب سوال کرنے والا - حجتی - تکراری +

جُوآر - ہ - اسم مؤنث (۱) ایک قسم کا غلّہ (۲) سمندر کا اُتار - جزر - برخلاف مد +

جُوآر بھاٹا - اسم مذکر - جزر و مد - سمندر کا اُتار چڑھاؤ جو چاند کی کشش سے روز مرہ ہوتا ہے - سمندر کے پانی کا چڑھنا اُترنا +

جَوارِش - معرب - اسم مؤنث - اصل (گوارش) ایک مرکب دوا کا نام جو خوش ذائقہ اور ہاضم و مُقوّی معدہ ہوتی ہے بخلاف معجون ہے +

جُوارِی - ہ - اسم مذکر - قمار باز - جُوا کھیلنے والا - شرط لگانے والا اور ہار جیت کرنے والا - بازی بدنے والا +

جُواری دھنڈاری - ہ - اسم مذکر - عو گچّے - شہدا - بدمعاش - لُقّہ - پانچوں عیب شرعی - بدچلن - بد اطوار +

جَوارِی - ا - اسم مؤنث - ایک ڈورے کا نام جو ستار یا طنبورے کے اوپر بندھا ہوا ہوتا ہے اور سروں کا اونچا کرنا اسی پر موقوف ہے - ستار کی گھوڑی +

جَوالا - س - اسم موقوف (۱) شعلہ - لَو - لپٹ - بھبکا - جوت (۲) آگ - آتش - نار (۳) حدت - حرارت (۴) تندی - تیزی (۵) سوز محبت - آتش عشق (۶) دُرگا دیوی - دیبی - اُس دیوی کا نام جس کا استھان ضلع کانگڑا میں واقع ہے اور ہزاروں ہندو وہاں جاترا کو جاتے ہیں +

جوالا مکھی - ہ - صفت (۱) آتش دہاں (۲ - اسم مذکر) کوہِ آتش فشاں - وہ پہاڑ جہاں سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں +

جَوان - ف - صفت (۱) نو عمر - صغیر سن - خُرد سال - کم سن + نو خیز - بچہ - پٹھا - پاٹھا (۲ - ا) مضبوط - قوی (۳ - ا) نیا - تازہ (۴) بہادر - دلیر (۵ - اسم مذکر) برنا - گبرو + بالغ - سیانی - سیانا - بالغ + بالغ ہونے سے تیس برس تک کی عمر کا آدمی جیسے جوانوں کو چاہیے بڈھوں کو بیاہ کی پڑی (۶) بہادر سپاہی - پلٹن کا سپاہی (۷) لڑکا - چھوکرا - لونڈا - امرد - نے ریشہ +

جوان بخت - ف - صفت (۱) جوان نصیب - اقبالمند - کامران - بہرہ مند - مقصد ور - بختاور - خوش نصیب - بھاگوان - خوش قسمت - نیک اختر (۲) تیمور خاندان کے آخیر نشین بادشاہ کے بد طالع خفتہ بخت ولیعہد کا جو نواب زینت محل کے بطن سے تھا - غالب اور ذوق کی اسی کی شادی کے سہرے کی بابت نوک جھوک ہو گئی تھی ؎
اے جوان بخت مبارک تجھے سر پر سہرا آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا (ذوق)
خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا (غالب)

جوان صالح - ف + ع - اسم مذکر - نیک بخت جوان - جوانی کی عمر میں گناہ سے بچنے والا - نیک چلن - پرہیزگار - نیکوکار +

جوان مرد - ف - صفت (۱) سخی - کریم - داتا - فیاض - دھرماتما - فراخ دل (۲) عالی ہمت - اولو العزم - بلند حوصلہ - بلند ہمت - عالی منش (۳) شجاع - بہادر - سورما - غازی + جری - دلیر - دل چلا - من چلا - مبارز +

جوان مردی - ف - اسم مؤنث (۱) شجاعت - شیر مردی - بہادری - سورما پن - تہوّر (۲) عالی ہمتی - بلند حوصلگی (۳) بے باکی - جان بازی - دلیری - جرأت (۴) فیاض دلی - سخاوت - فیاضی +

جوان مرگ - یا - **جوانہ مرگ** - ف - صفت (۱) جوان موت مرنے والا - عالم شباب میں مرجانے والا - وقت سے پہلے مرجانے والا (۲) دعائے بد - جا نتیا - جا نہار - مرنے جوگا - جلد مرجانے کے قابل (عورتیں اس کا تلفظ جُوانا مرگ ادا کرتی ہیں) +

جوانہ مرگ مرنا - ا - فعل لازم - جوان موت مرنا - جلدی سے مرجانا - بڑھاپے سے پہلے مرنا +

جَوانی - ف - اسم مؤنث (۱) شباب - برنائی (۲) صغر سنی - اوائل عمری (۳) بلوغ - سیان پن - زور شباب ؎ جوانی دِوانی یہ مشہور ہے +

بلند پروازیوں کے باوصف آخر کار کائنات کے غاروں میں اُتار کر دم لیتی ہے کیونکہ :-

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی

ایک خط

"کفر" "الحاد" اور "دہریت" ایسے سستے اور چھچھلے الفاظ ہیں جنھیں ہم بڑی آسانی سے، اُن کا مفہوم متعین کئے بغیر بے دھڑک استعمال کرتے رہتے ہیں۔

ہندوستان میں ہر وہ چیز جو ہمارے روایاتِ کہن اور اوہامِ پارینہ کے خلاف ہو "کفر" "الحاد" اور دہریت کے نام سے منسوب کر دی جاتی ہے ــ اور یہ کیفیت یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ مذہبی عقائد سے گزر کر اُن تمام دیگر مسائل کو بھی مذہبی روشنی ہی میں دیکھا جاتا ہے، جن سے مذہب کو کوئی دُور کا بھی علاقہ نہیں ہوتا ــــــــ مثال کے طور پر کانگریس ہی کو لے لیجئے، مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ اس دورِ بیداری میں بھی موجود ہے جو کانگریس کو ہندوؤں کا ایک بُت، اور کانگریس کے ارکان کو بُت پرست سمجھتا ہے اور جو مسلمان کانگریس کی حمایت کرتا ہے، یہ خاصانِ خدا اُس پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں ــــــــ

سچ ہے مسلمانوں میں عقلی و مالی افلاس، اور کفر و الحاد سے زیادہ ارزاں کوئی جنس ہی نہیں ہے ــــــــ

ایک زمانہ تھا کہ بریلی کی دار الضرب میں کفر کے فتوے ڈھلا کرتے تھے، لیکن یہ وبا اب اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہر شہر اور ہر محلے میں کفر کے سکے ڈھالنے کی مشینیں لگا دی گئی ہیں۔

سب سے زیادہ عبرتناک بات یہ ہے کہ کارخانۂ عالم پر آزادی نے سا تھ سوچنا تک کفر میں داخل فرما لیا گیا ہے ــ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اب تک یہ شرمناک اعلان کر رہے ہیں کہ ہم صرف اپنے محلے کے "بڑے مولوی صاحب" ہی کے دماغ سے سوچیں گے، اور جو شخص ہمیں اس "بیگار" کا مشورہ دے گا کہ ہم اپنے ذاتی دماغ سے بھی سوچنے کا کام لیں تو ہم اُسے جھٹ سے کافر کہہ دیں گے۔

چنانچہ مندرجۂ ذیل خط جو مدراس سے دفتر "کلیم" میں شرفِ صدور لایا ہے، قارئینِ "کلیم" کی عبرت انگیزی کے واسطے لفظ بہ لفظ درج کیا جا رہا ہے جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ وہ اسلام جو دنیا میں غلامی اور وہم پرستی مٹانے کے واسطے آیا تھا، اب اُس کے فرزند غلامی و وہم پرستی کے کس قدر زبردست مبلغ بنے ہوئے ہیں ــــــــ اور وہ پیغمبرِ اعظم جس نے منافقوں تک کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں فرمایا تھا، اب اُس کی اُمت تالیفِ قلب اور رواداری کی دشمنی پر کس شدت سے تلی ہوئی ہے،

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا!

خط ملاحظہ ہو! ــــــــ

۷۸۶

چوک ترپلکھڑی مدراس
مورخہ ۲۸ راکتوبر ۳۷ء

مکرمی جناب منیجر صاحب رسالہ کلیم دہلی

آپ اگر جوش صاحب کے ہم عقیدہ ہیں تو خدا جانے کس بات کے مستحق ہیں۔ ورنہ سلام مسنون قبول فرمائیے ختم میعادِ خریداری کا اطلاع نامہ ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ، جواباً عرض ہے کہ اسلام، اہلِ اسلام اور تمدنِ اسلام کی بدترین دشمن کانگریس کا دبیت "کلیم" اردو زبان کی شدید ترین مخالف اور ہندو راج کی علمبردار کانگریس کا حامی "کلیم" اور الحاد و دہریت کے مضامین کا حامل "کلیم" ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی قوم پرست اور سچا مسلمان اس کا خریدار بنا تو درکنار اس کو دیکھنا تک گوارا کرے۔ صرف میری ہی نہیں بلکہ میرے ان تمام عزیز و احباب کی جنھوں نے گزشتہ بارہ مہینے "کلیم" کا مطالعہ کیا ہے یہی متفقہ رائے ہے۔ لہٰذا "کلیم" کی خریداری اس کے ہم مسلک اور ہم عقیدہ حضرات کو مبارک۔ مجھے وی۔ پی روانہ فرمانے کی زحمت نہ کیجئے۔ خدا حافظ۔ فقط

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

اگر ایک لمحے کے واسطے بھی مجھے یہ شک ہو جائے کہ کانگریس اسلام

جوا

جوانی اُبھرنا - ا - فعلِ لازم (۱) عنفوانِ شباب کا ظاہر ہونا - مدت میں بھرنا بلوغت کا نمایاں ہونا + قد نکالنا - تن توانا ہونا - بدن گدرانا +

جوانی اترنا - ا - فعلِ لازم - عالمِ شباب کا ڈھلنا - برنائی کا زوال پزیر ہونا - مستی کا کم ہونا +

جوانی اُٹھنا - ا - فعلِ لازم - شباب کا آغاز ہونا +

جوانی چڑھنا - ا - فعلِ لازم - شباب کا زوروں پر ہونا - مستی پر آنا - مد پر آنا - مداتی ہونا - سنِ بلوغت کو پہنچنا +

جوانی دیوانی - ا - کہاوت - جوانی کا عالم داناؤں کے نزدیک دیوانگی سے کم نہیں - جوانی میں آدمی دیوانہ ہوتا ہے یعنی کچھ نشیب و فراز نہیں سوچتا +

جوانی ڈھلنا - ا - فعلِ لازم - جوانی اترنا - شباب اترنا - جوانی کا زوال پزیر ہونا عمر سے اترنا - جوبن کا عالم نہ رہنا - جوبن بیٹھنا

جوانی کا پھل - ا - اسم مذکر - عو - جوانی کا چین - راحتِ شباب - نشاطِ شباب +

جوانی کا سکھ - ا - اسم مذکر - عو - جوانی کا چین - راحتِ شباب - نشاطِ شباب +

جوانی کا سکھ دیکھے - ا - دعائے نیک - عو - اپنی جوانی سے بارور ہو - جوانی کا عیش نصیب ہو +

جوانی کا زور - ا - اسم مذکر - شباب کی طاقت - زورِ شباب - قوتِ جوانی +

جوانی کا عالم - ا - اسم مذکر - موسمِ شباب - شباب کا وقت - حالتِ جوانی +

جوانی کی اُمنگ - ا - اسم مؤنث - ولولۂ جوانی - جوانی کی ترنگ - جوشِ جوانی +

جوانی کی نیند - ا - اسم مؤنث - خوابِ جوانی جو کثرت اور بے خبری کے ساتھ ہو +

جَواہر - ع - اسم مذکر - جوہر کی جمع - قیمتی پتھر - گوہر - جوہر - من - نگ - لعل - یاقوت ہیرا - پنا وغیرہ (اردو میں مفرد پر بھی اطلاق ہوتا ہے) +

جواہرات - ع - اسم مذکر - جمع الجمع جوہر مگر صرف اردو میں مستعمل ہے +

جواہر خانہ - ع + ف - اسم مذکر - وہ شاہی مکان جہاں شاہی جواہرات رکھے رہتے ہیں - توشہ خانہ - زیور خانہ +

جواہر نگار - ف - صفت (۱) مرصع - جڑاؤ (۲) خوش رقم - خوش تحریر - خوش خط

جوبَن - ہ - اسم مذکر (۱) بلوغ - بلوغت - سیان پن + شباب + ریعان - عنفوانِ جوانی آغازِ جوانی - اٹھتی جوانی - چڑھتی جوانی (۲) خوبصورتی - خوبی - رنگ روغن حسن و جمال جیسے چھب گھڑی میں جوبن رکابی میں (کہاوت)

خونِ عاشق کا ہے گلگونہ ترے عارض کو قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا (ظفر)

(۳) عالم - حالت - ہیئت - کیفیت + ــہ

جوب

چاہیے آغازِ خط ہو گل سے رخ پر یار کے دل کو لہراتا ہے جوبن سبزۂ نوخیز کا (آتش)

(۴) بہار - رونق + موج - لہر + پھبن + جیسے جوانی میں گدھے کے بچے پر بھی جوبن ہوتا ہے (۵) چھاتی - کچ - پستان - چوچی جیسے کدی کا جوبن چٹکیوں میں جائے + ــہ

میں کیسے کے نکسوں انگنواں مورا دیورا نہارے جوبنواں (گیت)

(۶) ہریاول - سبزہ + شادابی - طراوت - تازگی جیسے درختوں پر جوبن آرہا ہے یا کھیتی پر جوبن ہے +

جوبن اُمنڈنا یا اُبھرنا - ہ - فعلِ لازم - جوانی ابھرنا + چھاتیاں اٹھنا چوچیوں کا گدرانا - ــہ

کچھیں نمودار ہوئی ہیں کہ جوبن ابھرا نہیں پورا ابھی ہے دریائے حسن آدھا تو آہیں اٹھا حباب آدھا (نامعلوم)

جوبن پر آنا - ہ - فعلِ لازم - جوانی پر آنا + بہار پر آنا - پھولنا پھلنا - شگفتہ ہونا - سرسبز ہونا - رونق پر آنا + جوانی کا آغاز ہونا +

جوبن پھٹ پڑنا - ہ - فعلِ لازم - حسن و جمال کی افزونی اور کمالِ بلوغت ہونا +

جوبن ٹپکنا - ہ - فعلِ لازم - جوانی کا ظاہر ہونا - حسن کا نمایاں ہونا - جوانا ہونا - مد میں بھرنا + ــہ

دیکھ کیا آیا بھبھوکا سا وہ بن ٹھن اے صبا ہر روش ٹپکا پڑے ہے جس کا جوبن اے صبا (جرأت)

جوبن ڈھلنا - ہ - فعلِ لازم - حسن و جمال کا زوال پزیر ہونا - موسمِ شباب کا نکلنا رونق نہ رہنا - بہار کا عالم جاتا رہنا + ــہ

سر اِس قدر نہ کھینچ تو اے شمع بزم میں ٹک منہ پہ نور آتے ہی جوبن یہ ڈھل گیا (ممنون)

(۲) چھاتیوں کا ڈھیلا پڑ جانا - چوچیاں لٹک جانا +

جوبن سے ڈھلنا - ہ - فعلِ لازم - جوانی سے اترنا - عمر سے اترنا - بہار نہ رہنا - شباب نہ رہنا + ــہ

لے سر پہ بال اپنے نہ پروانے کا اے شمع تو اور بھی جوبن سے جو ڈھل جائے تو اچھا (شاہ نصیر)

جوبن کا - ہ - صفت (۱) بہار کا - رونق کا (۲) مزے کا - مزیدار - لذیذ - خوش ذائقہ +

جوبن کا ماتا - ہ - صفت - مستِ جوانی - مدماتا +

جوبن کی - ہ - صفت (۱) بہار کی - رونق کی - پُرلطف - پُرفضا (۲) مزہ کی مزیدار - لذیذ - خوشگوار +

جوبن کی ماتی - ہ - صفت - بدمست عورت - بدمست - سرشار - جوانی مستی میں بھری ہوئی - مدماتی +

جوبن لُٹنا - ہ - فعلِ متعدی - بہار لٹنا - حسن پر ہاتھ چلانا - ملاذی ہونا

"اہل اسلام" اور "تمدنِ اسلام" کی "بدترین دشمن" ہے، یا کانگریس "اردو زبان کی شدید ترین مخالف" اور "ہندو راج کی علمبردار" ہے تو میں ہندوستان کا وہ پہلا شخص ہوں گا جو کانگریس کے سر پر اپنے ہات کے تمام اعصاب کو پوری شدت کے ساتھ کھینچکر ایک ایسا زبردست گھونسا اور ایک اتنا ہولناک گرز ماروں گا کہ کانگریس کا بھیجا ناک کے راستے سے نکل جائے گا ——

مجھے میرے بھائی مذہبی نقطۂ نظر سے خواہ وہ ملحد سمجھیں یا مرتد۔ لیکن انھیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ میں مسلمان خاندان میں پیدا ہوا ہوں، مسلمانوں کا خون میری رگ و پئے میں گردش کر رہا ہے، اور مجھ سی زندگی میں مجھے قطعی طور پر اجنبیت محسوس نہیں ہوسکتی ہے تو وہ ہندوستان کے مسلمانوں کی جماعت اور ہندی مسلمانوں کا حلقہ ہے۔

میری معاشرت، اور میرا مزاج، میرا ادبی ذوق، اور میرے عادات تمام تر اسلامی ہیں ——— میرے دل سے کوئی قوت مسلمانوں کی محبت چھین نہیں سکتی ہے۔ اگر میں خود بھی کوشش کروں کہ میرا دل مسلمانوں کی محبت سے خالی ہو جائے تو بھی میں اس سعی میں تمام عمر کامیاب نہیں ہوسکتا ہوں۔ اس لئے کہ مسلمانوں سے محبت نہ کرنا میرے واسطے خود اپنی ذات سے محبت نہ کرنا ہے۔ اور کون ایسا ذی حیات ہے جسے اپنی ذات سے محبت نہ ہو۔

لیکن مجھ میں اور دوسرے غیر کانگریسی مسلمانوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ہندوؤں سے محبت کیسی، نفرت کرتے ہیں۔ اور اس نفرت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان متحدہ قومیت کے تمام برکات سے محروم ہے۔

میں ہرچند طبعاً مسلمانوں کی محبت پر مجبور ہوں، اسی طرح مجبور ہوں جیسے کوئی ہندو، ہندوؤں کی محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے — اور یہ محبت ایک ایسی فطری شے ہے جس پر صرف عقل کے اندھے ہی اعتراض کر سکتے ہیں، مگر اُسی کے ساتھ ساتھ میرا دل ہندوؤں کی محبت سے بھی خالی نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں اس قدر شقی واقع نہیں ہوا ہوں کہ اُس گروہ سے محبت نہ کرسکوں جو میرا پڑوسی، میرا ہموطن اور میرا بھائی ہے۔

مجھے صفائی کے ساتھ یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ نسلی، اور آبائی اثرات کی بنا پر اس محبت کے باوجود جو مجھے مسلمانوں سے ہے، اگر میں یہ دیکھوں گا کہ ہندوؤں، اور مسلمانوں میں جنگ ہو رہی ہے، اور مسلمان سرا سر برسرِ ناحق ہیں، تو میں ایک لمحے کے پس و پیش کے بغیر ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر حملہ آور ہو جاؤں گا۔

میرے دوستو! افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال پر چلنا بہت ہی سخت کام ہے، ہم صرف جذباتی حیوان ہی نہیں ہیں، قدرت نے ہم میں عقل و شعور اور عدل و انصاف کا بھی مادہ رکھا ہے، اور ہمارا یہ فرض ہے کہ جب عقل و شعور اور عدل و انصاف سے ہمارے جذبات ٹکرانے لگیں تو ہم جذبات کو ترک کرکے عدل و انصاف کا ساتھ دیں۔ اس لئے کہ اسی میں ہمارے واسطے برکت و سعادت ہے۔

میں نے اپنے سینے کے دونوں پٹ کھول کر اپنی پوری کیفیت دکھا دی ہے، اب آگے آپ کو اختیار ہے کہ مجھے مسلمانوں کا دشمن سمجھکر مجھ سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ یا میری طرف سے جو اشتباہ آپ کے دل میں پیدا ہوا تھا اس سے توبہ کرلیں۔

اگر یہ کوئی جُرم ہے کہ میرے نزدیک کانگریس ہی وہ جماعت ہے جو ہندو مسلم اتحاد کے ذریعے سے ملک کو آزاد کرا سکتی ہے تو بیشک میں مجرم ہوں۔ آپ جو سزا دینا چاہیں، میں اُسے قبول کرنے پر آمادہ ہوں۔

سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی!

———

پُرامن ہندوستان یا سنسان مقبرہ

"تمام ممالکِ یوروپ کے مقابلے میں ہندوستان غیر معمولی طور سے پُرامن ہے۔ بمبئی کے سے بڑے شہر میں کوئی ہوائی طیارہ نہیں، حالانکہ یورپ کا ایک شہر بھی ایسا نہیں ہے، جہاں کونسل کے اندر اندر پانسو تیار ہوائی طیارے ہر وقت موجود نہ رہتے ہوں، اور یہی وجہ ہے کہ میں ہندوستان میں اس قدر خوش ہوں جہاں ہر شے نہایت پُرامن، اور ہر منظر نہایت ہی خوشگوار ہے"

یہ ہیں وہ بظاہر شیریں، اور بباطن تلخ الفاظ جو ہمارے مربی و سرپرست حضور لارڈ لنلتھگو بہادر نے دوسری یا تیسری دسمبر ۳۷ء کو آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن بمبئی سے رات کے وقت براڈکاسٹ فرمائے تھے۔

شاید ہم سے اکثر بھولے بھالے ہندوستانی "لاٹ" صاحب بہادر کی اس شاطرانہ تقریر سے دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے ہوں گے کہ ہمارا

چھاتیوں کا ملا دلا جانا +

جوبن نکالنا - ہ - فعلِ متعدی - جوانی نکالنا - بلوغ کو پہنچنا - رونق پر آنا - بہار پر آنا - رونق پکڑنا - حسن و جمال پر آنا +

جوت - ہ - اسمِ مؤنث (۱) روشنی - اُجالا - لمعہ - چاندنی - تجلی - چمک - تابش - نور (۲) بینائیِ چشم - تیور - قوتِ باصرہ - نظر - نگاہ - بصارت - آنکھ کی روشنی (۳) رونق - جلو جیسے مورت کی جوت ہے (۴) شعلہ - لَو - لاٹ جیسے چوکھ جوت جگانا یعنی چاروں لَو کا روشن کرنا (۵) جھلک - چمک دمک (۶) چراغ - دیپک - دیوا - دیا (۷) دھن - دولت - زر - نقدی - مال (۸) روح - آتما - جی - پران - جان جیسے جوت میں جوت سمانا یعنی روح میں روح کا مل جانا (جوت بضم جیم تازی و واؤ مجہول) +

جوت بتی کرنا } **جوت چڑھانا** } - ہ - فعلِ لازم (ہندو) کسی دیا نے کا جوت جلا کر اپنے دیوتا کو بلانا - دیا بالنا - جوت جگانا (یہ سیانوں اور بھگتوں کی اصطلاح ہے) +

جوت جگانا - ہ - فعلِ لازم (۱) چراغ روشن کرنا - دیا بالنا (۲) کسی دیوی یا دیوتا کے نام کا دیا بالکر اُسے بلانا - مؤکلوں کی حاضرات کرنا +

جوت - ہ - اسمِ مؤنث (۱) قلبہ رانی - تردد - کاشت - کاشتکاری - کھیتی - زراعت - کھیتی باڑی (۲) مزروعہ قطع - جوتی ہوئی زمین - (۳) قبضۂ کاشتکار - پٹی + کاشتکار - کاشتکار ٹھوک (۴ - پورب) لگان جو کاشتکار دیتا ہو (۵) بیلوں کے گلے کا تسمہ جس سے جوا دبا رہتا ہے (۶) وہ رسّی جو آبپاشی کے ٹوکرے کی دستی کے پاس ہوتی ہے (۷ - پوربی) اسبابِ فروخت - دکان کا اسباب + ترازو کی ڈس (بضم جیم تازی واؤ مجہول)

جوت جمع - ا - اسمِ مؤنث - لگان - پڑتی - وہ روپیہ جو کاشتکار سرکار میں داخل کرے - محاصل +

جُوت - ہ - اسمِ مذکر - بڑا جوتا - جوتی - پیزار - جیسے جُوت چلنا یعنی لڑائی ہونا - جُوت پڑنا یا لگنا یعنی دعوے کے خلاف جواب پانا - یا احسان سر ہونا - جُوت برسنا یعنی جوتیاں پڑنا وغیرہ +

جُوتا - ہ - اسمِ مذکر - اسمِ فاعل (۱) مزارع - کاشتکار (۲) جوتو - قلبہ راں - ہلی - ہل جوتنا (۳) اسامی - کسان (۴ - بازاری) مباشر - ہمبستر ہونے والا (بواو مجہول)

جُوتا - ہ - اسمِ مذکر (۱) دیوار کی حدِ فاصل - تقسیمِ دیوار (۲) بیلوں کا تسمہ (۳) گردن کے پاس کے پٹھے (بضم جیم تازی و واؤ مجہول) +

جُوتا - ہ - اسمِ مذکر (۱) جفتِ پا - پاپوش - کفش - زیر پائی - پنہائی (۲) مجازاً نقصان - ٹوٹا - گھاٹا جیسے سو روپے کا جُوتا لگا (۳) بڑا بھاری احسان - سلوک - (طنزاً کہتے ہیں) +

جُوتا اُٹھانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) جوتا لے کر مقابلہ کرنا - جوتا مارنے کا ارادہ کرنا - گستاخی کرنا (۲) اطاعت کرنا - کفش برداری یا تابعداری کرنا +

جُوتا اچھلنا - یا - چلنا - فعلِ لازم (۱) جوتوں سے لڑنا - جوتی پیزار ہونا (۲) بدتہذیبی کی لڑائی ہونا +

جُوتا برسنا - ہ - فعلِ لازم - خوب جوتیاں پڑنا - جوتے لگنا - جوتیوں سے سلامی اُترنا - تڑاتڑ جوتیاں لگنا +

جوتا لگنا - ہ - فعلِ لازم (۱) ضربِ پاپوش (۲) نقصان ہونا - ٹوٹا آنا جیسے ہزار روپے کا جوتا لگا (۳) شرمندگی ہونا - خجالت ہونا - جیسا طعن کیا ویسا ہی جوتا لگا +

جُوتا مارنا - ہ - فعلِ متعدی - اوّل معلوم (۲) ملامت کرنا - طعنہ دینا - برا بھلا کہنا - احسان کرنا - سلوک کر کے شرمندہ کرنا +

جوتاؤ - ہ - صفت - بواؤ معدولہ (گنوار) جوتنے کے قابل - قابلِ کاشت - لائقِ تردد - وہ زمین کہ جتنے سے قابلِ کاشت ہو جائے +

جُوتے - ہ - اسمِ مذکر - جوتا کی جمع +

جوتے سے آنا - ہ - فعلِ لازم - جوتا لگانا یا مارنا - جوتیوں سے خبر لینا +

جوتے سے خبر لینا - ہ - فعلِ لازم - دیکھو (جوتے سے آنا) +

جوتے کا یار - ا - اسمِ مذکر - دبے کا دوست - زبردست کا یار جیسے چمار جوتے کا یار - وہ تو جوتے کا یار ہے +

جُوتی - ہ - اسمِ مؤنث - پیزار - کفش - پاپوش +

جُوتی پر جوتی چڑھنا - ہ - فعلِ لازم - جُوتی پر جوتی کا آجانا + سفر کا شگون نکلنا - سفر کی فال نکلنا +

جُوتی پر رکھ کر روٹی دینا - ہ - فعلِ متعدی - عو - حقارت سے روٹی دینا - نہایت ذلت اور بیتوقیری سے نان و نفقہ کا سلوک کرنا +

جُوتی پر - یا - جُوتی کی نوک پر مارنا - ہ - فعلِ لازم - عو - ٹھکرانا + خاطر میں نہ لانا - ذلیل و حقیر سمجھنا - کچھ نہ گننا - ناچیز یا ادنے خیال کرنا - نفرت ظاہر کرنا - پروا نہ کرنا - ہیچ سمجھنا +

جُوتی پہننا - ہ - فعلِ لازم (۱) پاؤں میں جُوتی ڈالنا (۲) بازار سے جُوتی خریدنا +

جُوتی پہنانا - ہ - فعلِ متعدی - جُوتی خرید کر دینا + دوسرے شخص کے

ہندوستان ماشاء اللہ چشم بد دور اس قدر پُرامن اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ اس درجہ "خوشگوار" واقع ہوا ہے کہ حضور لاٹ صاحب اُسے اپنے دیگر عزیز کے مقابلے میں زیادہ پسند فرماتے ہیں۔

اس میں کیا کافر کو شک ہے کہ لارڈ صاحب موصوف ہندوستان کے "پُرامن" اور "خوشگوار" ہونے سے نہایت ہی خوش ہیں۔ لیکن یہ شاید کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ ہندوستان کی "امنیت" و "خوشگواری" پر لارڈ صاحب بہادر کی یہ مسرت، اس قسم کی طمانیت آمیز مسرت ہے جو ایک ہوشیار آقا کے دل میں اُس وقت پیدا ہوتی ہے، جب وہ اپنے قوی غلام کے تیغ و کمان کا جائزہ لے کر اُس کی میان کو بے تلوار دیکھ کر اس نتیجے پر پہونچتا ہے کہ اب میری طاقت کے سامنے میرا غلام کلیۃً عاجز، اور قطعی بے دست و پا ہو چکا ہے۔

اس زمانے میں جب کہ دنیا کی ہر چھوٹی سے چھوٹی قوم اپنی بقا کی خاطر اپنے مقبوضات کی توسیع پر جان دئیے دے رہی ہے، اور ہر چھوٹے سے چھوٹا ملک ہی نہیں، ہر معمولی سے معمولی شہر اپنے جسم پر زرہ اور سر پر خود پہن چکا ہے۔ عین اس دورِ فتنہ و فساد میں ہندوستان کی عسکری روح کا مضمحل، اور ہندوستانی قوم کا غیر مسلح رہنا ایک ایسی شامتِ اعمال ہے جس پر خون کے آنسو بہا سکتی ہے ـــــ لیکن ہمارے لارڈ صاحب بہادر اس صورتِ حال پر ماتم کرنے کے عوض، اظہارِ مسرت فرماتے ہیں۔

واضح ہو کہ لارڈ صاحب کا یہ اظہارِ مسرت، کسی نوع کی سادہ لوحی، یا عصرِ حاضر کے مقتضیات سے بےخبری کا نتیجہ نہیں ـــ لارڈ صاحب، خدا انھیں سلامت رکھے، نہایت ہی ہوشیار واقع ہوئے ہیں، اس اظہارِ مسرت سے صاحب بہادر کا مقصود یہ ہے کہ ہم ہتھیاروں، اور طیاروں کی عدم موجودگی کو اپنے ملک کے واسطے ایک برکت و سعادت خیال کریں، اور جب ہم میں سے کوئی ہندوستانی شہروں، اور ہندوستانی قوم کو مسلح ہونے کا مشورہ دے، تو ہم اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں، اس وجہ سے انگلیاں دے لیں کہ ان "منحوس" اور "امن شکن" سامانِ حرب کی عدم موجودگی ہی وہ دولتِ بیدار ہے جس پر ہمارے امن پسند لاٹ صاحب اظہارِ مسرت فرما چکے ہیں ـــــ اور ظاہر ہے کہ لارڈ صاحب جس چیز کو بُرا سمجھتے ہیں، اُسے ہم کیونکر اچھا سمجھ سکتے ہیں۔

اس اظہارِ مسرت، یا افیون کی گولی میں ایک غیر ملفوظ اعلان یہ بھی ہے کہ اے ہندوستانیو، سجدۂ شکر بجا لاؤ، کہ ہم تمہارے ایسے شفیق حاکم ہیں کہ عین اس دورِ فتن میں، جب کہ خاکِ یورپ مشتعل ہو چکی ہے، اور مغرب کے ہر ذرّے سے لو نکل رہی ہے، ہم نے تمہارے گرد بساطِ تیغ کی ایک ایسی دیوار اٹھا دی ہے کہ تم ہر فتنے اور ہر ہلاکت سے بے خبر ہو کر چین سے زندگی بسر کر رہے ہو، اور عین اُس لمحے میں کہ بیدار یورپ میں آگ اور خون کا کھیل کھیلا جا رہا ہے، ہم نے تمہیں ایسی خاموش خوابگاہیں عنایت فرمائی ہیں کہ تم میٹھی نیند سو رہے ہو۔

اس میں لارڈ صاحب بہادر کا کوئی خاص قصور نہیں ـــــ دُنیا کے صیاد کا مزاج ایسا ہی واقع ہوا ہے ـــــ ہر صیاد قفس کے پاس آ کر یہی کہتا ہے کہ اے میری پیاری ہلکے پھلکے پروں والی چڑیو، تمہیں کیا معلوم کہ آزاد پرندوں پر زمین اور فضا میں کیا کیا مصیبتیں گزر رہی ہیں ـــ وہ دانے دانے کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، دشمنوں کے تعاقب، اور موسموں کے شدائد نے انھیں زندہ درگور کر رکھا ہے ـــ مبارک ہیں تمہاری ہستیاں کہ تمہارے گرد "پُرامن" سلاخیں ہیں، اور تمہارے آب و دانے کے فرائض میں نے اپنے ذمے کر رکھے ہیں۔ ـــــ

لارڈ صاحب ہندوستان کی جس چیز کو "امن" کے نام سے منسوب فرماتے ہیں، وہ دراصل ہندوستان کی ایک ایسی کمزوری ہے، جسے اب بہت زیادہ دیر تک برداشت نہ کرنا چاہیے۔

ظالم ہونا کوئی عیب ہو کہ نہ ہو، لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مظلوم ہونا عیب اور سب سے بڑا عیب ہے ـــــــ ظالم کی پشت پر وہ چیز ہوتی ہے، جسے **عظیم الشان طاقت** کہتے ہیں، اور **طاقت** دنیا کی سب سے بڑی **سعادت** ہے، لیکن مظلوم کے شاملِ حال وہ چیز ہوتی ہے جسے **ناطاقتی** کہتے ہیں، اور ناطاقتی اس کرۂ ارض کی سب سے بڑی **نحوست** ہے۔

لارڈ صاحب بہادر! ہماری نحوستوں کو "سعادت" ہماری کمزوریوں کو "طاقت" اور ہماری نزع کو "امن" کا خطاب دے کر ہمیں کب تک دھوکے میں رکھیے گا؟

لوگ کہتے ہیں صاحب نے ہندوستان کو صرف "پُرامن" ہی نہیں فرمایا ہے، اس بدبخت خطۂ ارض کو "خوشگوار" کا بھی خطاب دیا ہے۔

ہندوستان ـــ اور ـــ "خوشگوار"! سچ ہے:-

پاؤں میں جوتی ڈالنا +

جُوتی پیزار - ا - اِسم مؤنث - عو (۱) جُوت پتنگ جوتم جاتا - مارپیٹ + دَھول دھپا - مارکٹائی (۲) لڑائی دنگا جھگڑا - ٹنٹا - تکا فضیحتی + ؎

کہے جاتا ہے چار جوتی پیزار چاندخاں آج ٹرس یانثے کھلائی کیا ؟ (رنگ جان)

جوتی پیزار کرنا - ا - فعل متعدی - جوتیوں سے لڑنا - لڑائی جھگڑا کرنا +

جُوتی چُھپائی - ہ - اِسم مؤنث - عو + وہ نیگ جو دولہا کی سالیاں اُس کی جوتی بروداع کے وقت چھپا کر لیتی ہیں +

جُوتی خور - یا - جُوتی خورا - ا - صفت - عو - وہ شخص جس کی پٹنے کی عادت ہو - لات کے کھانیوالا + نیچ - پاجی - بے غیرت +

جُوتی سے - یا - جُوتی کی نوک سے - ہ - تابع فعل - عو + بلا سے - کچھ پروا نہیں (نہایت حقارت کے ساتھ انکار کرنے یا خاطر میں نہ لانے کے موقع پر عورتیں بولتی ہیں) +

جُوتی کاری - ا - اِسم مؤنث - مارپیٹ - جوتیوں سے خبر لینا یا مارنا +

جوتی کے برابر نہ سمجھنا - ا - فعل لازم - عو - کچھ نہ سمجھنا - ذرا خاطر میں نہ لانا - خطرے میں نہ لانا - ہیچ اور ناچیز سمجھنا +

جُوتیاں - ہ - اِسم مؤنث - جوتی کی جمع - بہت سی پاپوشیں +

جُوتیاں اُٹھانا - یا - سیدھی کرنا - ہ - فعل لازم - کسی کامل یا بڑے آدمی کی خدمت کرنا - زیر تربیت رہنا - نوکری بجانا +

جُوتیاں بغل میں دبانا - یا - مارنا - ا - فعل لازم (۱) جوتیوں کو بغل میں چھپانا (۲) جوتیوں کو آہٹ نہ ہونے کی غرض سے اُتار کر بھاگ جانا - کھسک جانا - دبک کر نکل جانا +

جُوتیاں چٹخاتے پھرنا - ا - فعل لازم - آوارہ گرد ہونا - کوچہ گردی کرنا - ہرزہ گردی کرنا - خاک چھانتے پھرنا - بادہوائی پھرنا - نکما پھرنا - خراب و خستہ اور ذلیل و رسوا پھرنا +

جُوتیاں سیدھی کرنا - ہ - فعل لازم - کمال عقیدت سے جُوتیوں کو سیدھا کر کے رکھنا - تعظیم بجالانا - عظمت کرنا - عزت کرنا + خدمت کرنا +

جوتیاں کھانا - ہ - فعل لازم - عو (۱) جُوتیوں سے پٹنا (۲) طعنے سہنا - طعن و تشنیع کی برداشت کرنا - لعنت و ملامت سُننا - سخت و سست کی برداشت کرنا - بُرا بھلا سُننا + خِفّت اُٹھانا +

جُوتیاں گانٹھنا - ہ - فعل متعدی (۱) جوتیوں کی مرمت کرنا - جوتیوں میں پیوند لگانا (۲) حقیر پیشہ کرنا - ذلیل کام کرنا (۳) بہت بُرا سینا - موٹی سلائی کرنا (اس معنی میں جوتیاں سی گانٹھنا سمجھنا چاہئے) +

جُوتیاں مارنا - ہ - فعل لازم - عو - اوّل معلوم (۲) ذلیل و رسوا کرنا + طعنہ مہنہ دینا +

جُوتیوں - ہ - اِسم مؤنث - جوتی کی جمع جو حروف مغیرہ کے آنے سے بن جاتی ہے +

جُوتیوں سمیت آنکھوں میں بیٹھنا - ہ - فعل لازم - کمال گستاخی اور ڈھٹائی سے کسی سچی بات کا انکار کرنا - زبردستی جھٹلانا - آنکھوں میں خاک ڈالنا +

جُوتیوں کا صدقہ - ا - محاورہ (۱) آپ کی جوتیوں کے طفیل آپ کی مروت (ایک انکسار کا کلمہ ہے جو احسان ماننے کے اظہار میں زبان پر لاتے ہیں) +

جُوتیوں میں دال بٹنا - ہ - فعل لازم - آپس میں پھوٹ پڑنا - لڑائی جھگڑا ہونا - دانتا کلکل ہونا + مارکٹائی ہونا + ؎

جو بزم غیر میں منہ کا تیرے اگال بٹے خدا کرے کہ وہاں جوتیوں میں دال بٹے (معروف)

جوتی - ہ - اِسم مؤنث (پورب) ترازو کی ڈوری - وہ رسّی جس میں پلڑے باندھے جاتے ہیں (۲) دیکھو (جوت نمبر ۵) +

جَوتری - ہ - اِسم مؤنث - جوتریا جائفل کا پھول +

جوتش - ہ - اِسم مؤنث (۱) علم نجوم - علم ہیئت - رمل (۲) گرہ اور نچھتر وغیرہ جاننے کا شاستر +

جوتشی - ہ - اِسم مؤنث - نجومی - ہیئت داں - منجّم - اختر شناس + رمال - بچار شگونیا + شانہ بین - سیدھانتی +

جوتنا - ہ - فعل لازم (۱) بیلوں کو گاڑی میں لگانا - بگھی میں گھوڑے کو جوڑنا - جوا رکھنا - ساز ڈالنا (۲) ساتھ لگانا - ہمراہ کرنا - مصروف کرنا جیسے کام میں جوتنا (۳) ہل چلانا - باہنا - دھرتی پھاڑنا - قلبہ رانی کرنا (۴) تردد کرنا - کاشت کرنا - بونا (۵ - عو) کرنا - مچانا - جیسے اُودھم جوتنا (۶) راضی کرنا - ڈھب پر لگانا - اپنی مرضی یا رائے پر لے آنا جیسے آج اُن کو بھی جوت لیا +

جوٹ - ہ - اِسم مؤنث - ہندو (۱) جوڑ - جُفت (۲) ہمسر - ہمتا - برابر کا - ہمچشم - ہم پلہ - مقابل - نظیر - ثانی (۳) ساتھی - سنگھاتی - ہمجولی - رفیق (۴) ہمقد - ہم جثہ - ہم شکل (۵) بیلوں کی جوڑی جو ہل میں جوتی جاتی ہے (۶) صفت - برابر +

جوٹ باندھنا - ہ - فعل متعدی - ہمقد یا ہم عمر سے جوڑ لگانا - جوڑ لگانا - ملانا +

جُوٹیا - ہ - اِسم مذکر (گنوار) ساتھی - مددگار - جوڑ +

جُوجھنا - ہ - فعل متعدی (۱) لڑنا - گتھ کر لڑنا - جدوجہد کرنا - محاربہ کرنا - جنگ کرنا - کارزار میں مصروف ہونا (۲) ہاتھا پائی کرنا - خانہ جنگی کرنا - دھپا دُھکی کرنا

خزاں ہے خادم کا، آقا کے گلستاں کی بہار

لارڈ صاحب آپ نے بالکل بجا فرمایا، ہندوستان نہایت ہی خوشگوار واقع ہوا ہے کیوں نہ ہو اگر ہندوستان کا سا جواں بخت و آزاد ملک خوشگوار نہ ہوگا تو پھر اور کون ہوگا ۔ ۔ ۔

ہاں وہ بلند اقبال ہندوستان، جہاں کا سونا ایک بہتے جاری رہنے والے آبشار کی طرح دوسرے ممالک کی طرف لگاتار بہتا چلا جارہا ہے، وہ خوش قسمت ہندوستان جس کا غلہ اور خام مال دوسروں کے خزانوں اور کارخانوں میں ہر روز داخل ہو رہا ہے۔ وہ بے نظیر ہندوستان جس کے نالوے فیصدی گرجویٹ پیٹ پکڑے پکڑے دفتروں میں صدائیں دیتے پھر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ وہ بھوکا ہندوستان جس کے اسی فیصدی فرزندوں کو بصد ہزار دشواری صرف ایک وقت غذا ملتی ہے، اور وہ بھی ناکافی ۔ ۔ ۔ وہ امن پسند ہندوستان جہاں "مسلم لیگ" اور "مہاسبھا" نے مداری، مسلمانوں اور ہندوؤں کو اپنی اپنی لکڑیوں پر نچا نچا کر خون ریز یاں کرا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ وہ ہندوستان جہاں مدح صحابہ کے سلسلے میں بڑے بڑے پڑھے لکھے حضرات وائسرائے کے پاس وفد لے جانے کی شرمناکیوں میں مبتلا ہیں ۔ ۔ ۔ وہ ہندوستان جہاں مطبع و منبر کا گلا گھٹتا رہتا ہے ۔ ۔ ۔ اور وہ ہندوستان جس کے گلے میں غلامی کا طوقِ لعنت پڑا ہوا ہے ۔ ۔ ۔ اگر خوشگوار نہ ہوگا تو اور کون ملک ہوگا؟

اگر جنت نشان ہندوستان "خوشگوار" نہیں ہے، تو پھر کیا امریکہ انگلستان، جرمنی، فرانس، اور اٹلی کو خوشگوار کہا جائے گا جن کی زندگی کشمکش، تو پوں کے دہانے کھولے ہوئے ہے؟

ہاں مرزا غالب نے خوب فرمایا ہے:۔

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے

پایندہ باد گوشۂ قفس

زندہ باد گوشۂ قبر!

"کلیم" کی دوسالہ زندگی پر

ایک نظر

جنوری ۱۹۳۸ء کے ساتھ "کلیم" ماشاءاللہ تیسرے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ بظاہر یہ کوئی خوشی کی تقریب نہیں ہوسکتی۔ اتنی سی مدت زندگی عمر دراز کیا معنی کم سنی بھی نہیں کہی جاسکتی! تاہم چونکہ ہندوستان "شیر خوارگی کے ایام کی ہلاکت عام" (Infantile mortality) کی سرزمین ہے۔ اس لئے کسی سفینۂ ادب کے لئے ابتدائی ۲۴ مہینوں کا محفوظ بحری سفر خاصی نادر خوش تقدیری کی بشارت ہے: ہماری ادبی کشتیوں کے اکثر حادثات ساحلی رہے ہیں۔ اس لئے سواحل کے قرب و جوار کی ان خلیجوں، آبناؤں، اور سخت انجر جٹانوں سے سلامت گزر جانا عملاً اک "ہفتخوان" کے طے ہوجانے کے ہم معنی سمجھا جاسکتا ہے! ؎

غافل مرو کہ تا دربیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت ا

تاہم ہم ان صدہا منازل و مراحل کی میزان کل کو محسوب کرنے سے انکار نہیں کررہے ہیں: ہمیں "دام کاہ حیات" کی اس لبریز خطرات کا پورا علم ہے جس کی پیمائش "زندان زندگی" کے کسی "دائم الحبس" نے کبھی اس طرح کی تھی کہ: ؎

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک؟

بایں ہمہ ہم مستقبل کی ذکر کو مستقبل ہی پر چھوڑ سکتے ہیں! ہم اک معلوم و مشہور مثل کی تقلید پر یہ کسی قدر اک نیا مقولہ بنا سکتے ہیں کہ "تم حال کا انتظام کرو، اور مستقبل اپنا انتظام خود کرے گا!" ۔ ۔ ۔ درحقیقت یہ اک وسیع و عمیق حکمتِ حیات ہے: وہ نہ صرف ساری زندگی پر حاوی ہے، بلکہ آخرت تک پر متجاوز ہے! اک محتاط جوانی اک محفوظ پیری کا بیمہ ہے، اور اک متقی حیاتِ ارضی اک بامراد عاقبت کی ضمانت! لاریب کہ ہم اپنے موجودہ طرزِ عمل سے اپنی آئندہ تقدیر کی کتابت کیا کرتے ہیں! ع

باشد ز نقشِ پا "رقم" سرنوشتِ ما!

(۳) لڑائی میں مارا جانا۔ قتل ہونا (۴) ہتھیار سنبھالنا۔ ہتھیار سنگوانا +

جُوجُو - ۱ - اِسم مذکر (لکھنؤ) مُہیب و ہیبتناک چیز جس سے بچّوں کو ڈراتے ہیں جیسے ہوّا۔ ہو۔ ہاؤ۔ بی شادی بیچا۔ اللہ میاں کی بھینس وغیرہ +

جُوْد - ع - اِسم مذکر۔ کرم بخشش۔ سخاوت +

جَوْدَت - ع - اِسم مؤنث۔ تیزی۔ تیز رفتاری۔ چنچلائی۔ چالاکی + ذکاوت تیز فہمی۔ ذہن کی تیزی۔ فراست +

جُودْھا - ہ - اِسم مذکر (ہندی) بہادر شجاع۔ غازی۔ سورما۔ پہلوان۔ سُورِیر جنگ آور۔ سوار (۲) اِسم صفت + سپاہی۔ لشکری (یودھا بھی) +

جوڈیشل - انگلش Judicial تابع عمل۔ عدالتی۔ حاکمانہ۔ حاکمی اِزراہِ تجویز۔ شاستری۔ شرعی + دیوانی و فوجداری +

جوڈیشل اختیارات - ا - اِسم مذکر۔ دیوانی و فوجداری اختیارات +

جوڈیشل کارروائی - ا - اِسم مؤنث۔ دیوانی و فوجداری کارروائی +

جَوْر - ع - اِسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔ تعدی۔ اَنیتی۔ تیزی۔ سختی۔ جبر۔ زبردستی + بیرحمی۔ خشونت۔ درشتی۔ بدخلقی +

جورُو - ہ - اِسم مؤنث (۱) زوجہ۔ بیوی۔ استری۔ تریا۔ لگائی۔ بہو۔ اہلیہ۔ حبیلہ (۲) ایک قسم کی گالی جیسے فلانے کی جورُو +

جورُو کا مزدور - ا - اِسم مذکر۔ زن مرید۔ غلام زن۔ زن پرست۔ بیوی کا بندہ۔ جورو کا تابعدار +

جورُو کا بھائی - ا - اِسم مذکر۔ سالا۔ خسر پورہ + ایک قسم کی گالی +

جُوڑی - ہ - اِسم مؤنث (ہندو) جاڑے کا بخار۔ تپ لرزہ + جُھرجُھری کپکپی۔ تھرتھری (آجکل جُھریا جُھری زیادہ بولتے ہیں) +

جُوری - انگلش Jury پنچ۔ ثالث (۲) پنچایت +

جُوڑ - ہ - اِسم مؤنث (۱) دیکھو (جوٹ نمبر ۱-۲-۳-۴) + ہے

ہوں تواں نہ کہ ستم سے لڑا مجھے پیدا ہماری اے فلکِ پیر جوڑ کر (میر)

(۲ - اِسم مذکر) بند۔ گرہ۔ گانٹھ۔ مفصل (۳ - اِسم مذکر) پور۔ پوری۔ عضو (۵۔ مذکر) پیوند۔ تھگلی + سیون۔ سلائی۔ جھال۔ ٹانکا (۶۔ مذکر) سنجوگ۔ لگن۔ قِران۔ سمبندھ (۷) میزان۔ ٹوٹل۔ کُل تعداد۔ کُل مقدار (۸) چھل فریب۔ داؤں پیچ۔ ہے

توڑ ڈالینگے یوں کہ پھر نہ ملے غیر سے وہ شوخ جس روز کوئی جوڑ ہمارا بھی چل گیا (نامعلوم)

(۹ مذکر) تہمت۔ بُہتان + ہے

عدو غیر نے تجکو دلبر بنایا کوئی جوڑ مجھ پر مقرر بنایا (برہان)

(۱۰ - مذکر) مثبت۔ منفی کے خلاف (۱۱ - مذکر) وہ ظروف جو ہم رنگ اور ہم سلسلہ ہوں جیسے تھالی جوڑ وغیرہ (۱۲ - مؤنث) مرغیہ خوانوں کی جماعت (۱۳ - مذکر) ایک قسم کی چھتی (۱۴ - مذکر) آمیزش۔ ملاپ جیسے میل (۱۵ - اِسم مذکر) فرضی قصّہ۔ افسانہ۔ گھڑی ہوئی کہانی۔ گھڑت (۱۶) ایک قسم کے چھلّے +

جوڑ باندھنا - ہ - فعل متعدی (پہلوان) کُشتی کے واسطے دو برابر کے پہلوانوں کو مقرر کرنا (۲) جوڑ بانا۔ کسی کام پر دو دو آدمیوں کو مقرر کرنا +

جوڑ بٹھانا - ہ - فعل متعدی۔ چُول بٹھانا۔ جوڑ ملانا۔ وصل کرنا +

جوڑ بند - ا - اِسم مذکر۔ بندش۔ جوڑ۔ عضو +

جوڑ بندھنا - ہ - فعل لازم۔ کسی کام پر دو آدمیوں کا مقرر ہونا۔ جوڑا بندھنا۔ دو پہلوانوں کا کُشتی کے واسطے تجویز ہونا +

جوڑ دار - ا - صفت۔ جُڑی ہوئی۔ جُڑا ہوا۔ پیوند لگا ہُوا + جوڑ والا +

جوڑ توڑ - ہ - اِسم مذکر (مُروّج توڑ جوڑ) ساز و باز + بُہتان۔ اُدھیڑ بُن۔ بے اصل بات + داؤں پیچ۔ بندش۔ حکمت۔ فطرت۔ فریب۔ چھل چال۔ دھوکا۔ تزویر۔ فند + ترکیب۔ تدبیر۔ چالاکی۔ جُگت +

جوڑ توڑ کرنا - ہ - فعل لازم (۱) تدبیر کرنا۔ اُپائے کرنا۔ جتن کرنا (۲) جُگت لگانا (۳) منصوبہ گانٹھنا۔ تجویز کرنا (۴) فریب کرنا۔ چھل بٹّا کرنا (۵) کسی کے برخلاف سازش کرنا۔ ساز باز کرنا (توڑ جوڑ کرنا زیادہ بولتے ہیں) +

جوڑ جوڑ - ہ - اِسم مذکر۔ ہر ایک جوڑ۔ ہر ایک بند۔ بند بند۔ اعضا اعضا +

جوڑ چلنا - ہ - فعل لازم۔ تہمت دھرنا۔ بہتان لگانا + داؤں پیچ کرنا +

جوڑ کا - ہ - صفت۔ برابر کا۔ ہمتا +

جوڑ کو جوڑ ملنا - ہ - فعل لازم۔ جیسے کو تیسا ملنا +

جوڑ لگانا - ہ - فعل متعدی (۱) جوڑا لگانا۔ جوڑ باندھنا (۲) میزان دینا۔ ٹوٹل لگانا۔ حساب جوڑنا (۳) پیوند لگانا۔ ملانا۔ تھگلی لگانا۔ گانٹھنا۔ جوڑنا۔ ٹانکنا +

جوڑ مارنا - ہ - فعل لازم (۱) چال چلنا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا (۲) بہتان دھرنا۔ تہمت لینا (۳) عیب لگانا +

جُوڑا - ہ - اِسم مذکر (۱) جُفت۔ زوج۔ دو + ہمسر۔ ہمتا (۲) میاں بیوی + نر مادہ (۳) مقابل۔ نظیر۔ برابر کا (۴) ہمجولی۔ ساتھی۔ رفیق۔ ہمراہی۔ ہم صحبت (۵) پوری پوشاک۔ لباس۔ پیراہن جیسے کپڑوں کا جوڑا + (۶) جُفتِ پا۔ جوتہ۔ پاپوش (۷) خلعت (۸) مُہوسوں کی اصطلاح میں نصف

مرحوم ماضی کے تبصرے اور حال کے تجزیے سے زیادہ نہ ہم پر کچھ
تشنیات ہیں نہ ہمارے کچھ امکانات! ہم اپنی حدود کی حد تک اپنا جائزہ
لیتے ہیں اور ——— اگر یہ کوئی خود ستائی یا خود فریبی ہو تو ———
یقیناً ہمیں شکایت ہے جن ان اسباب نہیں پاتے! جو کچھ ہم سے ہو سکا نا قابل
عفو نہیں کہا جا سکتا، اور جو نہ ہو سکا اُس کے لئے وہ ناگوں مواقع اور از
شمار مشکلات کافی ذمہ دار ہیں، جو ہندوستان کی ادبی صحافت میں
خاص معروف و بدنام ہیں! ہم اپنے معیار کی رفعت سے نا آشنا نہیں لیکن
اس صحرائے لق و دق میں "سالک" کی "راہ و رسمِ منزل سے باخبری" کچھ
برائے نام ہی تو رختِ سفر بہم پہنچا سکتی ہے! سنگین مشکلات کو محض خوش نظری
کہاں تک حل کر سکتی ہے!! ؎

م تو بھی ہم دکھائیں کہ مجنوں نے کیا کیا
فرصت کشاکشِ غمِ پنہاں سے گر ملے!

میں بارِ دگر یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ کلیم کی موجودہ دو سالہ
عمر میں میں اُس کے شبابِ مندر کی بعض شعاعیں اُس کی جبینِ صبیح پر درخشاں
پاتا ہوں ممکن ہے بعض حضرات میرے ہم نظر ہوں، لیکن مجھے تو اپنے اس حسن
مولود فکر و کاوش —— کلیم —— کی چشم و ابرو کی بعض اداؤں میں یہ کتبہ لکھا
نظر آتا ہے کہ ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

کم از کم اتنا کہنے میں تو مطلق کلام نہیں کہ میرا اک رسالے کا نکالنا جو میرے
جن مخلص ترین دوستوں کے لئے اک فرمائشی قہقہے کی دعوت بنا ہوا، یا جو
"لالچی دشمنوں" کے لئے مستقبل قریب کی اک یقینی "شماتتِ ہمسایہ" کی بشارت، اِن
ہر دو طائفوں کے ارکان کے خدشات و توہمات کی روشنی میں میرا اسے عقیقہ تک
کا اک بدیہی معرکہ سر کیا ہے! ؎

نومید ہم مباش کہ رندانِ جرعہ نوش
ناگہ بہ یک خروش بہ منزل رسیدہ اند

بہر حال کلیم کے مستقبل کے ممکنات و مقدرات کے متعلق اگر کچھ
اندازہ بھی لگایا جائے تب بھی اُس کی زندگی و سلامتی کے بارے میں
تمام سامعین کیلئے میری اتنی اطمینان دہی تو ہر شائبۂ شک سے بالاتر
ہی تسلیم کی جائے گی کہ ع

گزر گیا ہے وہ کوسوں دیارِ حرماں سے!

[illegible] آفتاب سب آ گیا
[illegible] سب آ گیا
[illegible]
[illegible] جب سے [illegible] آ گیا
چمن [illegible] نقاب [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوئے آؤ
[illegible] دل [illegible] ہوئے آؤ
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ہوئے آؤ

[illegible]

تانبا اور نصف چاندی ملاکر کھوٹی چاندی یا اسی طرح کا کھوٹا سونا (۱) صفت دوکا - دوسرا - ثانی +

جوڑا بنانا - ہ - فعل متعدی (۱) کھوٹی چاندی یا کھوٹا سونا بنانا - چاندی میں تانبا سنسبہ کرکے ملانا یا سونے میں تانبا یا چاندی ٹنگ کرنا یا تانبا صاف کرکے وزن بڑھانا (۲) پوری پوشاک تیار کرنا + جوتا بنانا + چوڑیاں تیار کرنا +

جوڑا بڑھانا - ہ - فعل متعدی - عو - پوشاک اتارنا - کپڑے اتار کر رکھنا +

جوڑا لگانا - ہ - فعل متعدی - باہمدگر جفت کرنا - نر و مادہ کو ملانا +

جُوڑا - ہ - اسم مذکر (۱) سر کے بالوں کا جُٹّا - بالوں کی وہ گانٹھ جو عورتیں اکھٹا کرکے سر کے پیچھے یعنی گدی پر دے لیتی ہیں +

بلا جوڑے کی بندش اور قیامت قد بالا
غضب چوٹی ستم مکھڑا ہے بن ٹھن میں بلا (جرات)

(۲) مونجھ کی بٹی ہوئی رسّی + اینڈوی جو پانی کے نیچے رکھی جاتی ہے لمبی لمبی گھانس کی اینٹھی یا بنی ہوئی رسّی (۳) بلبل کی چوٹی - کلغی یا طرّہ (۴) پگڑی کا پچھلا حصّہ +

جُوڑا باندھنا - ہ - فعل متعدی - بالوں کو اکھٹا کرکے سر کے پیچھے گرہ دے لینا + سد

رات بوری نظر آتی تھی کھلے بالوں سے
ہوگیا پچھلا پہر اس نے جو جوڑا باندھا (امداد علی بحر)

جوڑا کھولنا - ہ - فعل متعدی - بالوں کا جُٹّا کھولنا - سہ

دل پر عشاق کے کیونکر نہ بلا نازل ہو
تو نے اے شک پری شام کو جوڑا کھولا (شاہ نصیر)

جوڑنا - ہ - فعل متعدی (۱) ملانا - پیوستہ کرنا - چسپاں کرنا - پیوند لگانا - وصل کرنا ایک کرنا - گانٹھنا - سینا - چپکانا (۲) اکٹھا کرنا - بٹورنا - فراہم کرنا - جمع کرنا سکیڑنا - جیسے کُنبہ جوڑنا - روپیہ جوڑنا (۳) میزان دینا - ٹوٹل لگانا - جوڑ لگانا (۴) گِننا - شمار کرنا - پھیلانا - حساب لگانا (۵) پس انداز کرنا - جُگا کر رکھنا - بچا بچا کر رکھنا - تنگی و تُرشی سے پیسہ بچانا (۶) بنانا - تصنیف کرنا - شعر کہنا جیسے گیت جوڑنا - کہانی جوڑنا وغیرہ (۷) جوتنا - کندھے پر جوا رکھنا - سانڈ ڈالنا گاڑی میں بیل یا گھوڑے کو لگانا (۸) سلگانا - جلانا - بالنا - روشن کرنا جیسے آگ جوڑنا - دیا جوڑنا (۹) دوستی کرنا - یارانہ گانٹھنا جیسے ایک سے جوڑی ایک سے توڑی (۱۰) گرہ دینا - باندھنا (۱۱) تھما باندھنا - گردہ بنانا (۱۲) نتھی کرنا - منسلک کرنا + ملحق کرنا - متعلق کرنا - شامل کرنا (۱۳) لگانا - دھرنا - لازم کرنا جیسے بہتان جوڑنا - تہمت جوڑنا +

جوڑواں - ہ - اسم مذکر - توام - وہ بچہ جو ایک ساتھ پیدا ہوا ہو +

جوڑی - ہ - اسم مؤنث (۱) دیکھو (جوڑا نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۴) ۲ - دو گھوڑوں کی گاڑی (۳ - بازاری) دو جورویں جیسے جوڑی ہانکتا ہے یعنی دو بیویوں والا ہے (۴) منجیرا - تال - وہ منجیرے جو طبلے کے ساتھ بجائے جاتے ہیں (۵) مگدر +

جوڑی دار - ا - اسم مذکر - ساتھی - وہ دو شخص جو پہرا چوکی کے واسطے مقرر کئے جائیں اُن میں سے ہر ایک جوڑی دار کہلاتا ہے +

جوڑی والا - ہ - اسم مذکر - وہ شخص جو رنڈیوں کے پیچھے منجیرے بجاتا ہے +

جوڑی ہانکنا - ہ - فعل متعدی (۱) دو گھوڑوں کی گاڑی چلانا (۲ - ظرافتاً) دو بیویاں رکھنا - دو جورو والا ہونا +

جوڑی ہلانا - ہ - فعل متعدی - مگدر ہلانا - موگری ہلانا +

جَوز - ع - اسم مذکر - جائفل - جنگلان - اخروٹ + ناریل +

جَوزا - ع - اسم مذکر - دو پیکر - تیسرے آسمانی برج کا نام - جو دو ننگے پشت سے جُڑواں لڑکوں کی شکل کا ہے - متھن راس +

جوش - ف - اسم مذکر (۱) اُبال - اُبھان - کھد بد - کھدبدی (۲) ہیجان - تحریک - برانگیختگی - چھیڑ (۳) ولولہ - شورش - دُھن - حرارۃ - لہر - موج - ترنگ - اُچنگ (۴) حرارت - حدت - تیزی - تندی (۵) وفور - زیادتی - فرط - افراط - کثرت - زور + سہ

ہمارے رونے سے چمکیگا حُسن چہرۂ یار
جو مینہ برستا ہے جوشِ بہار ہوتا ہے (اسیر)

(۶) مدمستی - کام دیو - شہوت - جھل - آگ - باہ (۷) غضب - غصہ - جھانجھ - جھونجھل (۸) حمایت - پکشتی - مدد (۹) تعصب - مذہبی حرارت - دینی جوش (۱۰) سودائے عشق - دیوانگی - جنون (۱۱) سرگرمی - گرمجوشی - غلبہ + شوق - اشتیاق - جذبہ - جلال - محبت الٰہی کا جوش +

جوش آنا - ا - فعل لازم (۱) اُبال آنا - کھدبدانا (۲) غصہ آنا - جذبہ آنا (۳) موج آنا - ولولہ اُٹھنا - لہر آنا - شوق چرّانا +

جب اُس بے مہر کے لئے غضبِ دل کچھ جوش آتا ہے
مرے تو کی طرح کچھ بتائے آغوش آتا ہے (صبا)

جوشِ جوانی - ف - اسم مذکر - جوانی کا ولولہ جوانی کی ترنگ - جوانی کی تیزی حرارت جوانی + جوانی کی شگفتگی + جہل جوانی +

جوش و خروش - ف - اسم مذکر (۱) غل غپاڑا - غل شور - گونج - گرج - گرگراہٹ - کڑاک (۲) کرودھ - غصہ - غضب - طیش +

جوشِ خون - ف - اسم مذکر (۱) پدری و مادری محبت + برادرانہ جوش + ہم نسبی حرارت

مسلکِ جوش

کیا تجھ کو ہے یہ وہم کہ دشمن ہے ترا جوش؟ — افسوس کہ تو واقفِ اسرار نہیں ہے

آگاہ ہو آگاہ کہ اس جوش کے دل میں — بیہودگیٔ اندک و بسیار نہیں ہے

واللہ کہ یہ جوش، خراباتِ نشیں جوش — منجملۂ زہادِ ریاکار نہیں ہے!

وہ نشۂ صہبا کا ہے چڑھتا ہوا پارہ — ہاں زہد کی گرتی ہوئی دیوار نہیں ہے

ہو اس میں جو ہے ابر کی مستانہ خرامی — رکتی ہوئی نبضوں کی تو رفتار نہیں ہے

ہاں ہاں وہ نظر باز و قدح خوار ہے یعنی — توفیقِ الٰہی کا گنہگار نہیں ہے!

اس آدمِ خاکی کے ہوا خواہ کے دل میں — جز مہر و وفا اور کچھ آزار نہیں ہے!

ہاں اس کو مبارک ہو غم و غیظ و عداوت — جو زلفِ محبت کا گرفتار نہیں ہے!

دشنام و ملامت کا تو کیا ذکر کہ یہ شخص — یاروں کی شکایت پہ بھی طیار نہیں ہے

اس خلوتیٔ شاہدِ توحید کے دل میں — آشفتگیٔ سبحہ و زنار نہیں ہے!

جوش

(۲) نمایۂ خون - افراطِ خون +

جوشِ دہن - ف - اِسم مذکر - مُنہ آنا - مُنہ پھلنا +

جوش دینا - ۱ - فعل متعدی - اُبالنا - اَونٹانا - کھولانا - اُسنا +

جوش کھانا - یا - مارنا - ۲ - فعل لازم - اُبلنا - کھولنا - اونٹنا + وفور ہونا - زیادتی ہونا +

جوش میں آنا - ۱ - فعل لازم (۱) اُبلنا - کھدبدنا - بلبلے اٹھنا (۲) طغیانی پر آنا - چڑھاؤ پر آنا - چڑھنا (۳) پھول جانا - ورم ہو جانا - سوج جانا - آماس ہو جانا (۴) موج مارنا - موج زن ہونا - لہرانا (۵) غصہ میں آنا - غضب میں بھرنا - بھڑکنا + جذبہ میں آنا - علاوہ چڑھنا (۶) ولولہ اُٹھنا +

جوش میں لانا - ۱ - فعل متعدی - برانگیختہ کرنا - آگ بگولا کرنا - طیش میں لانا - غصہ دلانا + بھڑکانا - سنکارنا - چھیڑنا - اکسانا - اُبھارنا +

جوشاندہ - ف - اِسم مذکر - اَونٹی - کاڑھا - جوش دی ہوئی دوا جو نزلہ میں پلائی جاتی ہے (واؤ مجہول) +

جوشِش - ف - اِسم مونث - دیکھو (جوش) ۲ - ۵ +

جوشن - ف - اِسم مذکر (۱) زرہ - بکتر - چار آئینہ - جلتہ (۲) ایک قسم کا بازو کا زیور - بازو بند +

جَوف - ع - اِسم مذکر (۱) برچھی کا زخم جو پیٹ کے اندر لگے + غار - گڑھا - شگاف (۲) شکم - پیٹ + خلا - ہر ایک چیز کے درمیان کا خلو - اندرونی خلا - کھوکلاپن - ہر چیز کا خول +

جُوق - ت - اِسم مذکر - گروہ - انبوہ - فوج - بھیڑ + پرندوں کا پرا + آدمیوں کا جتھا (عوام بفتح جیم بولتے ہیں) جھنڈ - غول - پرندوں کی ٹکڑی +

جوق جوق - ت - تابع فعل - گروہ گروہ - بہت بہت سے - پرے کے پرے +

جوکھ - ہ - اِسم مونث (۱) پرکھ - شناخت - امتحان - جانچ - انداز + کسوٹی پر لگا کر دیکھنا (۲) تول - وزن - دھڑا - مقدار - بوجھ - بھار جیسے تول جوکھ +

جوکھنا - ہ - فعل متعدی - تولنا - وزن کرنا - جانچنا - امتحان کرنا - کسنا +

جوکھوں - یا - جوکھم - ہ - اِسم مونث (۱) خطرہ - اندیشہ - خدشہ - ڈر - خوف جیسے جان جوکھوں یعنی خطرۂ جان (۲) قیمتی اشیا جیسے زر و جواہر - روپیہ پیسا گہنا پاتا وغیرہ (۳) بیمہ (۴) نقصان - خسارہ - زیان - ضرر + آفت - بلا - مصیبت - شامت + ؎

آفات میں ہیں غنچۂ گل کے شوق سے جوکھوں میں ... ہیں جان پر (امیر نعتی)

جوگ

بکرِ عادتِ وصل کہہ بیٹھا پھر جدائی کی جوکھوں جو آئے دل پر بچی (مرزا)

جوکھوں اُٹھانا - ہ - فعل لازم - نقصان برداشت کرنا - خسارہ اُٹھانا - ٹوٹا اُٹھانا - گھاٹا بھرنا +

جوکھوں کا کام - ۱ - اِسم مذکر - خوف و اندیشہ کا کام + نقصان و ضرر کا کام +

جوکھوں میں پڑنا - ہ - فعل لازم - خطرہ میں پڑنا - معرضِ ہلاکت میں پڑنا - اندیشہ میں پڑنا - آفت میں پڑنا +

جوکھوں میں ڈالنا - ہ - فعل متعدی - خطرہ میں ڈالنا - آفت میں پھنسانا - مبتلائے بلا کرنا +

جوکنا - ہ - فعل متعدی - تولنا - جانچنا - وزن کرنا - اندازہ کرنا + آزمانا - امتحان کرنا - عوام جھوکنا بھی کہتے ہیں +

جوگ - اِسم مذکر (۱) ستاروں کا ملاپ - قِران - سنجوگ - لگن - سمبند + میل - جوڑ - ملاپ (۲) شبھ گھڑی - نیک ساعت - وقتِ مناسب - وقتِ سعید (۳) دھیان - پرمیشر کی طرف دل لگانا - تپ - تپسیا - نفس کشی - ریاضت - زہد - بیراگ - فقیری - رہبانیت - درویشی (۴) کفارہ - پرائشچت (۵) ایک دائرہ کے ستائیس ٹکڑے جو منطقۃ البروج سے ناپے جاتے ہیں (۶) وہ شخص جس کے نام کی ہنڈی کی جائے (۷) موقع - وقت - ساعت (۸) صفت - شایاں - لائق - زیبا - مناسب - قابل - جوگا + ٹھیک - درست (۹) تابع فعل - سمت - طرف - جانب - نامیں + منجانب - از روئے (بضم جیم و واؤ مجہول) +

جوگ سادھنا - ہ - فعل لازم (۱) دم کشی کرنا - حبسِ دم کرنا (۲) جیسی جوگی یا سنیاسی وغیرہ کی طرح عبادت و ریاضت میں عمر گزارنا +

جوگ لینا - ہ - فعل لازم - دنیا سے کنارہ کش ہونا - تارک الدنیا ہونا - فقیر ہونا - سنت بننا - جوگی بننا - بیراگ لینا +

جوگا - ہ - صفت - عو (۱) لائق - قابل - شایاں - مناسب - زیبا (۲) موزوں - موافق - مطابق - ٹھیک - درست (۳) بروقت - برمحل - حسبِ موقع - موقع کا - (۴ - اسم مذکر) افیون کا فضلہ جو کھو لینے کے بعد نکلتا ہے - تُفل +

جوکا جوگ - ہ - صفت (۱) برابر - ٹھیک ٹھیک - ٹھیکم ٹھیک - پورا پورا (۲) ہمسر - مقابل (۳) لائق - قابل - قابلیت والا +

جوگن - ہ - اِسم مونث - جوگی کی تانیث + جوگی کی بیوی + فقیرنی - سادھنی - تپسنی +

جوگنی - ہ - اِسم مونث (۱) بھوتنی (۲) دیبی - درگا - گوری - پاربتی - بھدر کالی وغیرہ ۶۴ جوگنیاں مشہور ہیں جو درگا دیوی کی سکھیاں کہلاتی ہیں (۳) وہ فقیر عورت

؎۵ - امانت رکھ نوں داغ محبت + مگر ڈرتا ہوں یہ جوکھوں بڑی ہے + (داغ)

اس واقفِ اضداد کی دنیائے نظر میں　　بیہودگیٔ کافر و دیندار نہیں ہے!

ہاں اُس کا یہ ایمان ہے اس باغِ جہاں میں　　ہر خار و خس اک گل ہے کوئی خار نہیں ہے!

اِس شخص کے سینے میں ہیں بیگانے بھی داخل　　یہ صرف یگانوں ہی کا غمخوار نہیں ہے

ہاں خانۂ دشمن کی بھی جاروب کشی میں　　واللہ کہ اس شخص کو کچھ عار نہیں ہے!

اس واقفِ احوال و وراثت کی نظر میں　　قاتل بھی ملامت کا سزاوار نہیں ہے!

آواز دو، آواز، کہ یہ رندِ قدح خوار　　کیا دوست کہ دشمن سے بھی بیزار نہیں ہے

اس محرمِ خودداریٔ عشاق کے نزدیک　　ابلیس بھی مردود و گنہگار نہیں ہے!

رکھے گا وہ، اور تجھ سے عداوت کا تعلق؟　　کونین سے کچھ جس کو سروکار نہیں ہے!

خود جنسِ دو عالم ہو تو ہو اُس کی خریدار

وہ جنسِ دو عالم کا خریدار نہیں ہے!

جوش ملیح آبادی

پروردۂ شیون ہے ترنم میرا
فریاد کی اک لے ہے تکلم [illegible]
مانے گا اسے کون کہ ہوتا ہے طلوع
آنسو کے افق سے ہر تبسم میرا

(جوش)

آغاز ہی آغاز ہے اور کچھ بھی نہیں
انجام میں اک راز ہے اور کچھ بھی نہیں
کہتی ہے جسے نغمۂ شادی دنیا
اک کرب کی آواز ہے اور کچھ بھی نہیں

(جوش)

جودیہ کی پوجا میں ہے (٤) نجوم او ۔ ۔ وہ جس کے اختیار میں اچھے اور بُرے وقت ہونے میں ۔ ۔ کا ۔ ۔ پہلی نویں سولھویں چوبیسویں کو مشرق میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو جنوب ۔ ۔ میں ٥ ۔ ١٣ ۔ ٢٠ ۔ ٢٨ کو جنوب میں ۔ ١٢ ۔ ١٩ ۔ ٢٧ کو جنوب و مغرب میں ۔ ٦ ۔ ١٣ ۔ ٢١ ۔ ٢٩ کو مغرب میں ٧ ۔ ١٥ ۔ ٢٢ کو شمال و مغرب میں ٢ ۔ ١٠ ۔ ١٧ ۔ ٢٥ کو شمال میں ٨ ۔ ٢٣ ۔ ٣٠ تاریخ کو شمال و مشرق میں ہوتا ہے (٥) یوگ کی جاننے والی عورت +

جوگی ۔ ہ ۔ اسم مذکر (١) دھیانی ۔ تپسّی ۔ سنت ۔ سنیاسی ۔ عابد ۔ زاہد ۔ جتی ۔ اتیت بیراگی ۔ رشی ۔ مُرتاض ۔ منی ۔ ہندو فقیر جیسے جوگی جگت جانے نہیں کپڑے رنگے تو کیا ہوا (٢) کیمیا گر ۔ مجاور (٣) جادوگر ۔ ساحر ۔ شعبدہ باز ۔ ٹونہایا +

جوگی کس کے مِیت ۔ ہ ۔ کہاوت (فقیر کسی کے دوست نہیں ہوتے +) ف

مسافر سے کرتا ہے کوئی بھی پیت مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت (میر حسن)

جوگیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (١) سُرخی مائل ۔ زرد رنگ ۔ گیروا رنگ ۔ اینٹ کھوا (٢) ایک راگنی کا نام (٣) ایک قسم کا کبوتر + ایک قسم کی قمری +

جولان ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ بیڑی ۔ زنجیر جو مجرم کے پیروں میں ڈالتے ہیں جیسے پا بجولان ۔ ہتھکڑی کا نقیض + (بضم جیم و واؤ مجہول) +

جَولان ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ کود پھاند ۔ گھوڑے کی دوڑ + (عربی میں بفتح واؤ مستعمل ہے)

جَولانی ۔ ع ۔ اسم مؤنث (١) گھوڑے کی دوڑ ۔ سپٹا یا سپاٹا (٢) تیزی ۔ چالاکی ۔ سرعت ۔ جلدی ۔ عجلت + تیز رفتاری + تیز روی ۔ چستی ۔ پُھرتی (٣) اُمنگ ۔ ولولہ ۔ جوشِ جوانی + تیزیِ طبع + طبیعت کی روانی ۔ تیز فہمی ۔ دقیقہ رسی ۔ فراست ۔ ذکاوت +

جَولانیوں پر آنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ زوروں پر آنا ۔ جوش میں آنا ۔ ولولے میں بھرنا ۔ تیزی پر آنا ۔ زور شور پر آنا +

جَولانیوں میں رہنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ زوروں پر رہنا ۔ جوش میں رہنا ۔ عمل شور میں مصروف رہنا + ف

زنجیر میں بھی نالۂ زنجیر کی طرح جوشِ جنوں سے رہتے ہیں جولانیوں میں ہم (ذوق)

جولاہا ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو (جلاہا) +

جُون ۔ انگلش ۔ June اسم مذکر ۔ انگریزی چھٹے مہینے کا نام جو تیس دن کا ہوتا ہے

جُوں ۔ ا ۔ حرفِ تشبیہ (متروک) مانند ۔ جیسے ۔ نظیر ۔ ہمتا ۔ مثل ف

رُخ ۔ ۔ ۔ بیں کا ہے سرخی سے یہ عالم جوں وقتِ غضب چہرۂ ترکانِ خطائی (ذوق)

(اصل میں بزبانِ سنسکرت جِم تھا اُس سے جُوں ہوا ۔ جوں سے جُوں اور جیوں بن گیا) +

جُوں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ سپیش ۔ چیلڑ ۔ وہ کیڑے جو بالوں یا کپڑوں میں عفونتِ

جسم یا میل کے سبب سے پڑ جاتے ہیں جیسے کوڑھی کے جوئیں نہیں پڑتیں +

جوں کی چال ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ نہایت سست رفتار ۔ بہت آہستہ چال +

جُوں مُونہا ۔ ہ ۔ صفت ۔ غریب صورت ۔ پُر فطرت یا گھنّا ۔ پڑ غل +

جَون ۔ ہ ۔ اسم ضمیر ۔ جس ۔ جو (ٹکسال باہر ہے) +

جَونسا ۔ ہ ۔ اسم ضمیر ۔ جو کوئی + جو شخص +

جُون ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (١) جنم ۔ پیدائش ۔ ولادت + برن (٢) حلول ۔ تناسخ ۔ آواگون (٣) زمانہ + وقت ۔ عرصہ ۔ کال (٤) بدنی جسمی + اہل ہند کا اعتقاد ہے کہ انسان چوراسی لاکھ قالب بدل کر اشرف المخلوقات کے جسم میں آتا ہے اس کے بعد اُس کی مکتی یعنی نجات ہوتی ہے ۔ بعض کا خیال ہے کہ انسان کی جون میں اگر اچھے کام کئے ہیں تو اچھی جون ورنہ بُری جنم لیکر نجات حاصل کریگا ورنہ ہر ایک مخلوق کی جون بھوگ کر پاک اور نجات یافتہ ہوگا +

جون بدلنا ۔ یا ۔ پلٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (١) چولا بدلنا ۔ کایا پلٹنا ۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا ۔ قالب بدلنا (٢) صورت بدلنا ۔ حالت بدلنا ۔ لاغر یا فربہ ہو جانا ۔ ترقی یا تنزل کرنا +

جُون پوری کرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ دن پورے کرنا ۔ زندگی بسر کرنا ۔ دن کاٹنا +

جُون ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ اصل میں ۔ ۔ ۔ تھا ۔ فرج ۔ قُبل ۔ بچہ پیدا ہونے کی جگہ + اندام نہانی ۔ عورت کی شرمگاہ + جنس ۔ فرع + چیز ۔ شے +

جُونا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ گھانس یا بان کی رسّی جو برتن مانجھنے کے کام آتی ہے اور نیز وہ گھانس کی رسّی جس سے لکڑیوں یا گھانس وغیرہ کا گٹھا باندھتے ہیں +

جَونار ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ دعوت ۔ ضیافت + ضیافتِ شادی ۔ ولیمۂ شادی +

جُوں توں ۔ ہ ۔ تابع فعل (١) بہر صورت ۔ جس طرح بنا ۔ جس طرح ہو سکا کسی نہ کسی طرح ۔ بہر طور ۔ بہر طوریکہ باشد (بضم جیم و واؤ مجہول و معروف ہر دو درست) ف

مرض تھا مصحفی کو صعب پر خوب وہ سمجھا کہ جوں توں آپ کو اُس نے ترے کوچہ میں لا ڈالا (مصحفی)

(٢) منت و سماجت ۔ خوشامد درآمد سے + ف

اُس وحشی کو پُھسلاتا ہوں اور دام میں جوں توں لاتا ہوں
نزدیک جب اُس کے جاتا ہوں ہے مجھ سے پھر وہ ویسا ہی (رنگین)

جُوں توں کر کے ۔ ہ ۔ تابع فعل (١) کسی نہ کسی طرح سے + جس طرح ہو سکا اُس طرح ۔ کسی طرح سے ۔ کسی ڈھب سے (٢) بمشکل تمام ۔ بدقت ۔ بڑی مشکل سے ۔ بدشواری ۔ بہ تشخواری ۔ خدا خدا کر کے +

جُوں جُوں ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ جس قدر ۔ جتنا جتنا ۔ جب تک + ف

جوں

اُس نے تلوار بڑھائی یاد پر جوش ہمیں ہو وہاں زخم سے کرنے لگے فریاد ہم (ناسخ)

جونک سن۔ اسم مؤنث (۱) کیڑی۔ زلو۔ دیوچہ۔ جلوکا وہ پانی کا کیڑا جو خون فاسد نکالنے کے واسطے آدمی کے جسم پر لگاتے ہیں۔ عربی میں اس کو علق کہتے ہیں (۲) بازاری رنڈی۔ کسبی عورت۔ استری۔ زن + زنِ فاحشہ۔ قحبہ

جونک ہو کے لپٹنا۔ یا چمٹنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ جونک کی طرح لپٹنا۔ اس طرح چمٹنا کہ پھر چھوٹنا مشکل ہو +

جُوں کا تُوں / جُوں کی تُوں ہ۔ تابع فعل (۱) جیسے کا ویسا ہی بجنسہٖ۔ برقرار۔ اصلی حالت اور اصلی ہیئت پر (۲) حقیقت تمام۔ پورا۔ کامل + اُتنا ہی ویسا ہی +

جونکیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ جونک بمعنی زلو کی جمع۔ کیڑیاں +

جونکیں لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی کیڑیاں چسپاں کرنا۔ زلو چسپانیدن کا ترجمہ +

جونکیں لگوانا۔ ہ۔ فعل متعدی المتعدی۔ کیڑیاں لگوانا کیڑیوں کے ذریعے سے خونِ فاسد نکلوانا +

جونہیں ۔ ہ۔ تابع فعل۔ جس وقت۔ فوراً۔ اسی وقت۔ عاجلاً۔ ترت + س

حسن کا اُس شعبدہ گر جو ادا سے یار کی کھل گیا بند جونہیں تو بس اثر در ہو گیا (ملا داؤد)

جوئیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث (جوں بمعنی شپش کی جمع) +

جوئیں دکھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ سر کے بالوں کی جوئیں چنوانا +

جوئیں دیکھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عموماً سر کے بالوں یا کپڑوں میں سے جوئیں چننا۔ شپش جستن کا ترجمہ +

جوئیں مارنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) جوؤں کو ناخن پر رکھ کر مارنا (۲) وقت ضائع کرنا۔ تضیعِ اوقات کرنا + دیر لگانا + نحوست پھیلانا +

جُوہار ۔ ہ۔ اسم مذکر (بواؤ معدولہ جُہار زیادہ بولتے ہیں چنانچہ رسم خط یہ ہے جوہار) ٹھاکروں کا سلام جیسے ہنود کی رام رام۔ جینیوں کا باہمی سلام۔ بلکہ چٹھی پتری میں عام ہے۔ مہاجن بھی بولتے اور لکھتے ہیں جیسے جُہار پہنچنا +

جَوہَر معرب گوہر۔ اسم مذکر (۱) من۔ نگ۔ قیمتی پتھر۔ جیسے لعل۔ زمرد۔ ہیرا وغیرہ (۲) اصلِ شے۔ خلاصہ۔ عطر۔ مادہ۔ ست۔ لُب لُباب۔ اجزاء لطیفہ (۳) عرض کا نقیض وہ چیز جو بذاتِ خود قائم ہو۔ قائم بالذات جیسے رنگ اور کپڑا یہاں کپڑا جوہر ہے اور رنگ عرض کیونکہ کپڑا بذاتِ خود قائم ہے اور رنگ کپڑے کے وجود سے قائم (۴) آبِ تیغ۔ تلوار یا فولاد کے وہ قدرتی نقوش جن سے اُس کی عمدگی ظاہر ہو۔ وہ باریک نشان جو چیونٹیوں کے پاؤں کے نشانوں کی مانند تلوار یا بندوق وغیرہ میں ہوتے ہیں

قتلِ عشاق سے اب نفرت ہے تیغِ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا (گویا)

(۵) خاصیت۔ گُن۔ سبھاؤ۔ صفت۔ عمدگی + خوبی + س

جوئے

میرا دم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہے جوہرِ اخلاص کا دونوں میں ہم یک سا ہے (ظفر)

(۶) ہنر۔ کمال۔ لیاقت۔ استعداد (۷) بھید۔ راز۔ پردہ۔ حقیقت جیسے جوہر کھلنا (۸) چالاکی۔ کاریستانی۔ چترائی +

جوہر دکھانا ۔ ا۔ فعل لازم (۱) ہنر دکھانا۔ گُن دکھانا۔ کرتب دکھانا۔ لیاقت اور فضیلت ظاہر کرنا + شرافت دکھانا (۲) چالاکی دکھانا۔ خباثتِ نفسی ظاہر کرنا۔ کوتک دکھانا +

جوہرِ فرد ۔ ت۔ اسم مذکر۔ جوہر یکتا۔ جزو لا یتجزیٰ + دہانِ محبوب +

جوہر کرنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ خودکشی کرنا۔ اپنے آپ کو مار ڈالنا۔ اپنی جان پر کھیل جانا

جان شیریں لب کی ہے کوہکن کی رائیگاں کٹنے میں شیریں نے آخر آپ کو جوہر کیا (ناسخ)

(۲) فعل متعدی (جان لینا۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا (جوہر کرنا اصل میں ہندی ہے جو ہر کا اردو میں آگیا ہے۔ کیونکہ جیو ہرنا بمعنی جان لینا ایک قدیمی رسم راجپوتوں میں تھی جب وہ دیکھتے کہ کوئی زبردست غنیم اُن پر چڑھ آیا ہے تو وہ اپنے بال بچوں کو خود قتل کر کے یا آگ میں جلا کے باہر قطع تعلق کرنے کے بعد جان توڑ کر لڑنے جاتے تھے اور وہیں جا کر مرتے یا فتح پا کر واپس آتے +

جوہر کھلنا۔ یا کھل جانا ۔ ا۔ فعل لازم (۱) ہنر ظاہر ہونا۔ لیاقت و استعداد معلوم ہونا۔ خوبی و عمدگی نمایاں ہونا + ت

ہمارے دل کے نہ جوہر کھلے یہ نوع ترے کبھی آئینہ دستِ نگار میں ہوتا (بحر)

(۲) حُسن و قبح معلوم ہو جانا۔ قلعی کھل جانا۔ بھید ظاہر ہو جانا۔ ظرف شرافت کھلنا

شراب بے سمجھے پینا خراب کرتا ہے مرے عالم کہیں نشہ میں کھلیں جو ہر ادھر ہمارے دھر تمہارے (جوہر)

جوہر کھولنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ حقیقت اور ہنر ظاہر کرنا۔ خوبی ظاہر کرنا۔ س

کھول دیتا ہے اگر جوہر شمشیر کہیں چھپ گیا تیر گئے بخت سے جوہر اپنا (ناسخ)

جَوہری ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) جوہر فروش (۲) پرکھیا۔ جانچو۔ پرکھنے والا + شناسا (۳) ہنر شناس۔ جیسے یہ بڑے جوہری ہیں +

جَوہَڑ ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بارانی تالاب۔ چھپر۔ جھیل۔ ڈابر + تال۔ آبگیر۔ غدیر + ڈبرا +

جوہنا ۔ ہ۔ فعل متعدی (گنوار) انتظار کرنا۔ راہ دیکھنا + ٹٹولنا۔ تھاہ لینا۔ جانچنا۔ ٹوہنا + ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا +

جُوہی ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) یاسمن دشتی۔ ایک قسم کی جنگلی چنبیلی (۲) ایک قسم کی آتشبازی جس میں بہت سے پھول نکلتے ہیں (۳) ایک قسم کا کیڑا جو کھیتی میں لگ جاتا ہے +

جوئے ۔ ہ۔ اسم مؤنث (گنوار) جورو۔ استری۔ گھر والی۔ زوجہ۔ بیوی۔ لگائی جیسے جولاہے کی جوتی۔ سپاہی کی جوئے۔ گھر میں آئی پڑی پرانی ہوئے گھر میں آئی جوئے ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہوئے +

مولانا ابوالکلام آزاد

جویا، جویاں، جوئندہ – ف – اِسم مذکر۔ کھوجی۔ تلاش کرنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔ متلاشی۔ جستجو کرنے والا۔ متفحص +

جوے خانہ – ۱ – اِسم مذکر۔ قمار خانہ۔ مکتب خانہ۔ پنڈت خانہ +

جھابا – ہ – اِسم مذکر (۱) کھی یا تیل رکھنے کا چرمی توتنی دار ظرف (۲) وہ گول چمڑے کا بنا ہوا خوان جس میں آٹا چھانتے ہیں۔ پنجاب میں اسے سفرہ بولتے ہیں (۳) پورب۔ جھاڑ جو روشنی کے واسطے مکانوں میں لٹکاتے ہیں (۴) تولا +

جھابر – ہ – اِسم مؤنث (گنوار) دلدل۔ وہ زمین جہاں دلدل ہو +

جھابڑ جھلا – ہ – صفت۔ ڈھیلا ڈھالا + بدنما۔ اور بدہیئت آدمی +

جہاد – ع – اِسم مذکر (۱) کوشش کرنا۔ جہد کرنا (۲) شرائع اسلام۔ مذکر جس سے کفار سے اثباتِ دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان اور مال سے لڑنا بشرطیکہ وہ بھی اہلِ اسلام سے ہتیار کے ساتھ لڑیں + بشرائط مذکورہ کافر کشی کرنا۔ حمایتِ دین کے لئے ہتیار اٹھانا +

جہادِ اصغر – ع – اِسم۔ باصطلاحِ صوفیان کافروں سے مقاتلہ +

جہادِ اکبر – ع – اِسم مذکر۔ باصطلاحِ صوفیان نفس کشی اور ریاضت شاقہ +

جھارا – ہ – اِسم مذکر (۱) جھنڈا۔ نتھرا ہوا پانی۔ نتھار۔ بسنت کا آبِ زلال جیسے پیوسے جھارا۔ جھنتار (۲) وہ چھاج یا چھاجا جس میں گیہوں وغیرہ چھان پھٹک کے علیحدہ کرتے ہیں +

جھارنا – ہ – فعل متعدی۔ چھاننا۔ رولنا +

جھاری – ہ – اِسم مؤنث۔ ایک قسم کی صراحی جس کی نال لمبی ہوتی ہے اور اس میں ایک ٹونٹی بھی لگا دیتے ہیں +

جھاڑ – ہ – اِسم مذکر (۱) جھنکاڑ۔ کانٹوں کے درخت + جھاڑی۔ جھڑبیری۔ جھڑبیری کا سوکھا ہوا درخت۔ وہ چھوٹا درخت جس میں کانٹے اور پتے بہت سے ہوں (۲) بلور یا آبگینہ کا فانوس جو امیروں کے مکانوں میں روشنی اور زیبائش کے واسطے لٹکایا جاتا ہے۔ ؎

بن بات نظر گر کسی کے دل کو رنج   گوشۂ دامن سے الجھا جھاڑ کب بلور کا (آتش)

(۳) ایک قسم کی آتشبازی (۴) پنج شاخہ۔ پنجی (۵) تار۔ سلسلہ + قطار۔ تسلسل +

جھاڑ باندھنا – ہ – فعل متعدی۔ تار باندھنا۔ لگاتار کچھ کیے جانا۔ سلسلہ باندھ دینا۔ جیسے گالیوں کا جھاڑ باندھ دیا + ؎

نہ جھاڑ غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا   مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تو نے بد زباں باندھا (ذوق)

جھاڑ بسانا – ہ – فعل متعدی (ہندو عو) لڑائی مول لینا۔ جھگڑا مول لینا +

جھاڑ پہاڑ – ہ – اِسم مذکر۔ لاطائل بات۔ خارج از بحث مضمون۔ بات کا بتنگڑ +

جھاڑ جھنکاڑ – ہ – اِسم مذکر (۱) نہایت گھنکا اور خار دار پودا۔ بہت سی شاخوں کا درخت۔ ببول کریل ہنیس اور جھاڑی وغیرہ کے درختوں کا جھنڈ (۲) گھسیٹ خط شکستہ خط (۳) لپٹو۔ لپٹنے والا۔ جھاڑ کا کانٹا۔ سر ہونے والا +

جھاڑ کا ازار بند – ا – اِسم مذکر (لکھنؤ) ایک قسم کا ازار بند جس کے بڑے بڑے پھندنے وغیرہ ہوتے ہیں +

جھاڑ کا کانٹا – ہ – اِسم مذکر۔ اوّل معلوم (۲) لڑاکا۔ جنگجو۔ بدخو۔ وہ شخص جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو + ؎

دامن دل سے تو چھوٹا یہ چھوٹا لے سرور   گل رخوں کا خارِ مژگاں جھاڑ کا کانٹا بنا (سرور)

جھاڑ ہو کر لپٹنا – ہ – فعل لازم۔ جھاڑی کی طرح لپٹنا۔ گرویدہ ہونا۔ چمچڑ ہونا۔ سر ہونا۔ جونک کی طرح چمٹنا۔ لپٹ ہونا + ؎

نہ جھاڑ غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا   مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تو نے بد زباں باندھا (ذوق)

جھاڑا – ہ – اِسم مذکر (۱) تلاشی۔ تجسس۔ تفتیش (۲) کوتا ... (۳) ... پیخانہ۔ جائے ضرور ... منتر پڑھ کر جو جھاڑتے ہیں اسے بھی جھاڑا کہتے ہیں +

جھاڑا پھرنا۔ یا۔ جھاڑے جانا – ہ – فعل متعدی (گنوار) پیخانہ پھرنا۔ ... براز کرنا۔ ہگنا + جائے ضرور جانا۔ بیت الخلا جانا۔ صحت خانہ میں جانا +

جھاڑا پھونکی – ہ – اِسم مؤنث (۱) منتر جنتر۔ افسون و افسانہ۔ دم کرنا اور کچھ پڑھ کر جھاڑنا۔ ہتھ پھیری + جادو۔ ٹوٹکا۔ منتر۔ ٹونا۔ سحر۔ گنڈا۔ تعویذ (۲) بازیگری۔ شعبدہ بازی۔ مکاری +

جھاڑا دینا – ہ – فعل لازم۔ تلاشی دینا۔ کپڑے لتے اتار کر دکھانا +

جھاڑا لینا – ہ – فعل متعدی۔ تلاشی لینا۔ کپڑے لتے اتروا کر دیکھنا +

جھاڑ پونچھ – ہ – اِسم مؤنث۔ جھاڑنا پونچھنا۔ صفائی +

جھاڑ باقی – ا – اِسم مؤنث۔ بالکل بے باق۔ بچا کچا۔ رہا سہا +

جھاڑ پھونک – ہ – اِسم مؤنث (۱) دیکھو (جھاڑا پھونکی) (۲) وہ دعا جس سے بیمار و اور آسیب کا دفعیہ کریں +

جھاڑ جانا – ہ – فعل متعدی (بازاری) کھا کر صاف کر دینا۔ سب اڑا جانا۔ چٹ کر جانا۔ پی گئے سب جو ساقیا تھا شراب سیب کی   جھاڑ گئے نشہ میں ہم قاب کی قاب سیب کی (انشاء اللہ)

جھاڑن – ہ – اِسم مذکر و مؤنث (۱) جھاڑنے کا کپڑا۔ تولیہ۔ صفائی کا رومال۔ دستمال

قرآن اور اُس کے مخالفوں میں بنارِ نزاع!

مولینا ابو الکلام آزاد

اب چند لمحوں کے لئے اُس نزاع پر غور کرو جو قرآن اور اُس کے مخالفوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ یہ مخالف کون تھے؟ پچھلے مذاہب کے پیرو تھے، جن میں سے بعض کے پاس کتاب تھی، بعض کے پاس نہ تھی۔

اچھا بنارِ نزاع کیا تھی؟

کیا یہ تھی کہ قرآن نے اُن کے بانیوں اور رہنماؤں کو جھٹلایا تھا، یا اُن کی مقدس کتابوں سے انکار کیا تھا؟ اور اس لئے وہ اس کی مخالفت میں کمربستہ ہو گئے تھے؟

کیا یہ تھی کہ اُس نے دعویٰ کیا تھا، خدا کی سچائی صرف میرے ہی حصہ میں آئی ہے، اور تمام پیروان مذاہب کو چاہیئے، اپنے اپنے مذہبوں کی دعوت سے برگشتہ ہو جائیں؟

یا پھر اُس نے دین کے نام سے کوئی ایسی چیز پیش کر دی تھی، جو پیروانِ مذاہب کے لئے بالکل نئی بات تھی، اور اس لئے قدرتی طور پر اُنہیں ماننے میں تامل تھا؟

قرآن کے صفحے کھلے ہوئے ہیں اور اُس کے نزول کی تاریخ بھی دنیا کے سامنے ہے۔ یہ دونوں ہمیں بتلاتے ہیں کہ ان تمام باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ تھی، اور نہ ہو سکتی تھی۔ اُس نے نہ صرف اُن تمام رہنماؤں کی تصدیق کی جن کے نام لیوا اُس کے سامنے تھے، بلکہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا، مجھ سے پہلے جتنے بھی رسول اور مذاہب کے بانی آچکے ہیں میں سب کی تصدیق کرتا ہوں، اور اُن میں سے کسی ایک کے انکار کو بھی خدا کی سچائی کا انکار سمجھتا ہوں۔

اُس نے کسی مذہب کے ماننے والے سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اپنے مذہب کی دعوت سے انکار کر دے۔ بلکہ جب کبھی مطالبہ کیا تو یہی کیا کہ اپنے اپنے مذہبوں کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ، کیونکہ تمام مذہبوں کی اصل تعلیم ایک ہی ہے۔ اُس نے نہ تو کوئی نیا اصول پیش کیا، نہ کوئی نیا عمل بتلایا۔ اُس نے ہمیشہ اُنہیں باتوں پر زور دیا جو دُنیا کے تمام مذاہب کی سب سے زیادہ جانی بوجھی ہوئی باتیں رہی ہیں، یعنی ایک پروردگارِ عالم کی پرستش، اور نیک عملی کی زندگی! اُس نے جب کبھی لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی ہے تو یہی کہا ہے، اپنے اپنے مذہبوں کی حقیقی تعلیم ازسرِ نو تازہ کر لو، تمہارا ایسا کرنا ہی مجھے قبول کر لینا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب قرآن کی دعوت کا یہ حال تھا تو پھر آخر اُس میں اور اُس کے مخالفوں میں وجہ نزاع کیا تھی؟ ایک شخص جو کسی کو بُرا نہیں کہتا، سب کو مانتا اور سب کی تعظیم کرتا ہے، اور ہمیشہ اُنہی باتوں کی تلقین کرتا ہے جو سب کے یہاں مانی ہوئی ہیں، کوئی اُس سے لڑے تو کیوں لڑے؟ اور کیوں لوگوں کو اُس کا ساتھ دینے سے انکار ہو؟

کہا جا سکتا ہے کہ قریشِ مکہ کی مخالفت اِس بنا پر تھی کہ قرآن نے بُت پرستی سے انکار کر دیا تھا اور وہ بُت پرستی کے طریقوں سے مالوف ہو چکے تھے، بلاشبہ ایک وجہ نزاع یہ بھی ہے، لیکن صرف یہی وجہ نزاع نہیں ہو سکتی۔ سوال یہ ہے کہ یہودیوں نے کیوں مخالفت کی جو بُت پرستی سے قطعاً کنارہ کش تھے، عیسائی کیوں برسرِ پیکار ہو گئے، جنھوں نے کبھی بُت پرستی کی حمایت کا دعویٰ نہیں کیا؟

صافی (۲) - اسمِ مؤنث ۔ چھلنی ۔ غربال (۳) کوڑا ۔ کرکٹ + ریزگاری ۔ ریزہ +
پوچھن + وہ چیز جو جھاڑنے سے نکلے ۔ جھڑن +

جھاڑن پوچھن - ہ - اسمِ مؤنث (۱) وہ چیز جو جھاڑنے پوچھنے سے نکلے
(۲) اخیر کا بچّہ ۔ وہ بچّہ جس کے بعد اور بچّہ پیدا نہ ہو +

جھاڑنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) صاف کرنا ۔ غبار و گرد صاف کرنا ۔ جھاڑو دینا ۔
بہارنا ۔ پونچھنا + درخت سے پھل گرانا ۔ توڑنا (۳) جھٹکنا ۔ پھٹکنا (۴) لگانا ۔
مارنا ۔ ہی کرنا ۔ جڑنا جیسے تلوار کا ہاتھ جھاڑنا (۵) چھوڑنا ۔ فیر کرنا ۔ داغنا
جیسے بندوق جھاڑنا (۶) کنگھی کرنا ۔ شانہ کرنا ۔ بال صاف کرنا جیسے سر جھاڑنا
(پورب میں بولتے ہیں) ۔ دم کرنا ۔ پھونکنا ۔ ہاتھ پھیری کرنا ۔ تعویذوں کو
منتر پڑھ پڑھ کر چھوانا + ف

محتسب کو گیا آسیب جو توڑا ہے خُم جو نہیں سے سکے آج سے اُسکو جھاڑا چاہئے (ناسخ)
(۸) آگ نکالنا ۔ چقماق سے آگ پیدا کرنا (۹) پر گرانا ۔ گرید کرنا (۱۰) سرزنش کرنا ۔ آڑے
ہاتھوں لینا ۔ تنبیہ کرنا ۔ ذلیل و خفیف کرنا ۔ لتّے لینا ۔ دھتکارنا

نہ جھاڑا غیر کو سر کر کے ہو کر جھاڑ لپنا تھا مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تُونے کیا باندھا (ذوق)

جھاڑنا جھٹکنا - ہ - فعلِ لازم ۔ جھاڑنا بہارنا ۔ گرد و غبار صاف کرنا ۔ ف
جھاڑ و جھٹکو گھر کی آرائش کرو اے باندیو آج ہیں بیگم کے آنے کی یہاں تیاریاں (رنگین)
(۲) جو کچھ کسی کے پاس ملے اُس سے لے لینا +

جھاڑو - ہ - اسمِ مؤنث (۱) جاروب ۔ بہاری ۔ سوہنی (۲) دُمدار ستارہ ۔ ستارۂ دنبالہ دار

جھاڑو پھرنا - ہ - فعلِ لازم ۔ صفایا ہونا ۔ بربادی ہونا ۔ کچھ نہ رہنا ۔ اُف ہو جانا
جیسے اُس کے گھر میں تو جھاڑو پھر گئی +

جھاڑو پھیرنا یا پھیر دینا - ہ - فعلِ متعدی ۔ صفایا کرنا ۔ کچھ باقی نہ رکھنا ۔ بالکل
چرا لینا (۲) اُجاڑنا ۔ تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ تنکا نہ رکھنا ۔ لوٹ لینا ۔ غارت کر دینا ۔ ف

آتے ہی باد خزاں نے ایسی جھاڑو پھیر دی جائے گل پتّا چمن میں باغباں کھاتا نہیں (صبا)
(جب صورت پر جھاڑو پھیر دینا کہینگے تو وہاں کمال نفرت کے باعث صورت نہ دیکھنے اور نام نہ لینے
سے مراد ہوگی جیسے میں ایسا جانتی تو اُس مُردار کی صورت پر جھاڑو پھیر دیتی) (عو) +

جھاڑو تارا - ہ - اسمِ مذکر ۔ دنبالہ دار ستارہ ۔ دُمدار ستارہ ۔ ذو ذنب +

جھاڑو دینا - ہ - فعلِ لازم (۱) بہارنا ۔ جاروب کشی کرنا (۲) صفایا کرنا ۔ لوٹ کر
لیجانا ۔ مُوس لینا ۔ دھڑی دھڑی کر کے لوٹ لینا (۳) سب چٹ کر جانا ۔ رکابی
یا طباق خالی کر دینا (۴) قدم بد و نحوست سے کسی کو تباہ و برباد کرنا +

جھاڑو کرنا - ہ - فعلِ متعدی (گنوار) دھمکانا ۔ سخت سُست کہنا + شرمندہ کرنا

ذلیل کرنا ۔ پست کرنا ۔ آڑے ہاتھوں لینا +

جھاڑو کی تیلی - ہ - اسمِ مؤنث (جھاڑو کی سینک جس کے لگانے سے عورتوں
کو خیال گزرتا ہے کہ اس کے مانند آدمی دبلا اور لاغر ہو جائیگا ۔ لیکن بعض عورتوں کا یہ بھی
اعتقاد ہے کہ جب عورت کو کسی بچّے کا نام سنتا ہے تو اُس کے گھر سے ایک جھاڑو کی تیلی
اُٹھا کر دریا پر لے جا کر نام لیکر پانی میں ڈبوتا ہے جس سے بچّہ بیمار ہو کر مر جاتا ہے چنانچہ
اسی کو وہ بچّے کا نام نہیں لیتیں اور اس کی بجائے ہنگو یا ہنگیا کہتی ہیں مگر یہ
ان توہمات سے ہے ۔

جھاڑو مارنا - ہ - فعلِ متعدی ۔ اوّل دوم (۲) تنفّر ظاہر کرنا جیسے اُس کے
نام پر جھاڑو مارو یعنی اُس کا نام نہ لو +

جھاڑی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) چھوٹے خاردار درخت جھڑبیری کے درخت (۲) بَن
جنگل صحرائے کوچک نخلستان ۔ خاردار درختوں کی جگہ +

جھاڑی بُوٹی کا بیر - ہ - اسمِ مذکر ۔ کنایۃً صحرائی جنگلی چھوٹے سُرخ بیر +

جہاز - ع - اسمِ مذکر (۱) لغوی معنی متاعِ خانہ و اسباب عروس مگر اصطلاحی اسباب
تجارت لادنے اور بحری سفر کرنے کی بہت بڑی ناؤ + ف

بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھواں بس جہازِ گنبدِ گردوں دخانی ہو گیا (امیر)
(۲) - ا - صفت ۔ بہت بڑا ۔ نہایت فراخ جیسے جہاز مکان یا جہاز کنکوا +

جہاز کا جہاز - ا - صفت ۔ بہت بڑا ۔ نہایت وسیع اور فراخ +

جہاز کا کوّا - ا - اسمِ مذکر ۔ وہ کوّا جو جہاز کے ساتھ چلا اور سمندر میں بیٹھنے کی
جگہ نہ ملنے کے سبب اُسی کے ارد گرد اُڑتا رہے + وہ شخص جسے ایک جگہ کے
سوا کہیں ٹھور ٹھکانا نہ ملے +

جہاز کے اُترنے کی جگہ - ا - اسمِ مؤنث ۔ بندرگاہ +

جہازی - ع - اسمِ مذکر (۱) خلاصی ۔ ملّاح جہاز ۔ جہاز چلانے والا (۲) جہاز کے سوار
جہاز میں بیٹھنے والے (۳) صفت بحری ۔ سمندری جیسے جہازی ملازم جہازی
فوج ۔ جہازی پولس ۔ جہازی تجارت وغیرہ +

جہازی ڈاکو - ا - اسمِ مذکر ۔ وہ لوگ جو اپنی کشتیاں یا جہاز لا کر مسافروں کے
جہاز کو لوٹ لیتے ہیں +

جہازی کُتّا - ا - اسمِ مذکر ۔ تاری کُتّا ۔ بڑا شکاری کُتّا +

جھاگ - ہ - اسمِ مذکر ۔ کف ۔ پھین (وہ سفید سفید بلبلے جو پانی کے زور یا پکنے
کے اُبال سے پیدا ہوتے ہیں مادہ نیز آدمی کے مُنہ سے بھی حالتِ غضب میں بعض مرض میں مبتلا ہونے پر) +

جھاگ لانا - ہ - فعلِ لازم ۔ کف لانا ۔ بھگیانا ۔ غصّے کے مارے مُنہ سے تھوک اُڑانا +

ف زندگی کا نہیں سامان سرِ سودا دل میں + مژدۂ یار نے کیا پھیر دی جھاڑو دل میں (داغ)

اصل یہ ہے کہ پیروانِ مذاہب کی مخالفت اس لئے نہ تھی کہ وہ انھیں جھٹلاتا کیوں ہے، بلکہ اس لئے تھی کہ جھٹلاتا کیوں نہیں؟ ہر مذہب کا پیرو چاہتا تھا کہ وہ صرف اُسی کو سچا کہے، باقی سب کو جھٹلائے، اور چونکہ وہ یکساں طور پر سب کی تصدیق کرتا تھا۔ اس لئے کوئی بھی اُس سے خوش نہیں ہو سکتا تھا، یہودی اس بات سے تو بہت خوش تھے کہ قرآن حضرت موسیٰ کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن وہ صرف اتنا ہی نہیں کرتا تھا، وہ حضرت مسیحؑ کی بھی تصدیق کرتا تھا۔ اور یہیں آکر اُس میں اور یہودیوں میں نزاع شروع ہو جاتی تھی۔ عیسائیوں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کی پاکی و صداقت کا اعلان کیا جائے؟ لیکن قرآن صرف اتنا ہی نہیں کرتا تھا، وہ یہ بھی کہتا تھا کہ نجات کا دارومدار عمل پر ہے نہ کفارہ اور اصطباغ پر، اور قانونِ نجات کی یہ عالمگیر وسعت عیسائی کلیسا کے لئے ناقابلِ برداشت تھی!

اسی طرح قریشِ مکہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دلخوش کُن صدا نہیں ہو سکتی تھی، کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بزرگی کا اعتراف کیا جائے، لیکن جب وہ دیکھتے تھے کہ قرآن جس طرح ان دونوں کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے۔ اُسی طرح یہودیوں کے پیغمبروں اور عیسائیوں کے داعی کا بھی معترف ہے، تو اُن کے نسلی اور جماعتی غرور کو ٹھیس لگتی تھی۔ وہ کہتے تھے، ایسے لوگ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے پیرو کیونکر ہو سکتے ہیں، جو اُن کی بزرگی اور صداقت کی صف میں دوسروں کو بھی لا کھڑا کرتے ہیں؟

مختصراً یوں سمجھنا چاہیئے کہ قرآن کے تین اصول ایسے تھے جو اُس میں اور تمام پیروانِ مذاہب میں وجہ نزاع ہو گئے:

(۱) وہ مذہبی گروہ بندی کی رُوح کا مخالف تھا، اور دین کی وحدت یعنی ایک ہونے کا اعلان کرتا تھا۔ اگر پیروانِ مذاہب یہ مان لیتے تو انھیں یہ تسلیم کر لینا پڑتا کہ دین کی سچائی کسی ایک ہی گروہ کے حصہ میں نہیں آئی ہے، سب کو یکساں طور پر ملی ہے۔ لیکن یہی ماننا اُن کی گروہ پرستی پر شاق گزرتا تھا۔

(۲) قرآن کہتا تھا، نجات اور سعادت کا دارومدار عمل پر ہے، نسل، قوم گروہ بندی اور ظاہری رسم ریت پر نہیں ہے، اگر یہ اصل وہ تسلیم کر لیتے تو پھر نجات کا دروازہ بلا امتیاز، تمام نوعِ انسانی پر کھل جاتا، اور کسی ایک مذہبی حلقہ کی ٹھیکیداری باقی نہ رہتی، لیکن اس بات کے لئے اُن میں سے کوئی بھی تیار نہ تھا۔

(۳) وہ کہتا تھا، اصل دین خدا پرستی ہے، اور خدا پرستی یہ ہے کہ ایک خدا کی براہِ راست پرستش کی جائے، لیکن دنیا کے تمام مذہبی گروہوں نے کسی نہ کسی شکل میں شرک و بُت پرستی کے طریقے اختیار کر لئے تھے، اور گو انھیں اس سے انکار نہ تھا کہ اصل دین خدا پرستی ہی ہے، اور خدا ایک ہی ہے، لیکن یہ بات شاق گزرتی تھی کہ اپنے مالوف و معتاد طریقوں سے دست بردار ہو جائیں۔

خلاصۂ بحث

متذکرۂ صدر تفصیلات کا ماحصل حسب ذیل دفعات میں بیان کیا جا سکتا ہے:

(۱) نزولِ قرآن کے وقت دنیا کا مذہبی تخیل اس سے زیادہ وسعت نہیں رکھتا تھا کہ نسلوں، خاندانوں، اور قبیلوں کی معاشرتی حد بندیوں کی طرح، مذہب کی بھی ایک خاص گروہ بندی کر لی گئی تھی یا ہر گروہ بندی کا آدمی سمجھتا تھا، دین کی سچائی صرف اُسی کے حصہ میں آئی ہے، جو انسان اس کی مذہبی حد بندی میں داخل ہے، نجات یافتہ ہے، جو داخل نہیں ہے، نجات سے محروم ہے۔

(۲) ہر گروہ کے نزدیک مذہب کی اصل و حقیقت محض اُس کے ظاہری اعمال و رسوم تھے، جونہی ایک انسان انھیں اختیار کر لیتا، یقین کیا جاتا کہ نجات و سعادت اُسے حاصل ہو گئی۔ مثلاً عبادت کی شکل و طریقہ، قربانیوں کے رسوم و عوائد، کسی خاص طعام کا کھانا یا نہ کھانا، کسی خاص وضع و قطع کا اختیار کرنا یا نہ کرنا۔

(۳) چونکہ یہ اعمال و رسوم ہر مذہب میں الگ الگ تھے۔ اس لئے ہر مذہب کا پیرو یقین کرتا تھا کہ دوسرا مذہب مذہبی صداقت سے خالی ہے، کیونکہ اُس کے اعمال و رسوم ویسے نہیں ہیں جیسے خود اُس نے اختیار کر رکھے ہیں۔

(۴) ہر مذہبی گروہ کا دعویٰ صرف یہی نہ تھا کہ وہ سچا ہے، بلکہ یہ بھی تھا کہ دوسرا جھوٹا ہے، نتیجہ یہ تھا کہ ہر گروہ صرف اتنے ہی پر قانع نہیں رہتا کہ اپنی سچائی کا اعلان کرے، بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا کہ دوسروں کے خلاف تعصب و نفرت پھیلائے، اس صورتِ حال نے نوعِ انسانی کو ایک دائمی جنگ و جدال کی حالت میں مبتلا کر رکھا تھا، مذہب اور خدا کے نام پر ہر گروہ دوسرے گروہ سے نفرت کرتا اور اُس کا خون بہانا جائز سمجھتا۔

(۵) لیکن قرآن نے نوعِ انسانی کے سامنے مذہب کی ... اصول پیش کیا۔

(الف) اُس نے نہ صرف یہی تبلایا کہ ہر مذہب میں سچائی

بلکہ صاف صاف کہدیا کہ تمام مذاہب سچے ہیں۔ اُس نے کہا کہ دین خدا کی عام بخشش ہے، اس لئے ممکن نہیں کہ کسی ایک قوم اور جماعت ہی کو دیا گیا ہو، اور دوسروں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو!

(ب) اُس نے کہا، خدا کے تمام قوانین فطرت کی طرح انسان کی روحانی سعادت کا قانون بھی ایک ہی ہے، اور سب کے لئے ہے۔ پس پیروانِ مذاہب کی سب سے بڑی گمراہی یہ ہے کہ اُنھوں نے دینِ الٰہی کی وحدت فراموش کر کے الگ الگ گروہ بندیاں کر لی ہیں۔ اور ہر گروہ بندی دوسری گروہ بندی سے لڑ رہی ہے۔

(ج) اُس نے بتلایا کہ خدا کا دین اس لئے تھا کہ نوعِ انسانی کا تفرقہ اور اختلاف دُور ہو، اس لئے نہ تھا کہ تفرقہ و نزاع کی ایک علت بن جائے۔ پس اس سے بڑھ کر گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو چیز تفرقہ دُور کرنے کے لئے آئی تھی، اُسی کو تفرقہ کی بنیاد بنا لیا ہے؟

(د) اُس نے بتلایا کہ ایک چیز دین ہے، ایک شرع و منہاج ہے، دین ایک ہی ہے، اور ایک ہی طرح پر سب کو دیا گیا ہے، البتہ شرع و منہاج میں اختلاف ہوا، اور یہ اختلاف ناگزیر تھا، کیوں ہر عہد اور ہر قوم کی حالت یکساں نہ تھی، اور ضروری تھا کہ جیسی جس کی حالت ہو ویسے ہی احکام و اعمال اُس کے لئے اختیار کئے جائیں، پس شرع و منہاج کے اختلاف سے اصل دین مختلف نہیں ہو جا سکتے۔ تم نے دین کی حقیقت تو فراموش کر دی ہے، محض شرع و منہاج کے اختلاف پر ایک دوسرے کو جھٹلا رہے ہو!

(ھ) اُس نے بتلایا کہ تمہاری مذہبی گروہ بندیوں اور اُن کے ظواہر و رسوم کو انسانی نجات و سعادت میں کوئی دخل نہیں! یہ گروہ بندیاں تمہاری بنائی ہوئی ہیں، ورنہ خدا کا ٹھہرایا ہوا دین تو ایک ہی ہے۔ وہ دین حقیقی کیا ہے؟ وہ کہتا ہے، ایک خدا کی پرستش اور نیک عملی کی زندگی، جو انسان بھی ایمان اور نیک عملی کی راہ اختیار کرے گا اُس کے لئے نجات ہے، خواہ وہ تمہاری گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو!

(و) اُس نے صاف صاف لفظوں میں اعلان کر دیا کہ اُس کی دعوت کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام مذاہب اپنی مشترک اور متفقہ سچائی پر جمع ہو جائیں، وہ کہتا ہے تمام مذاہب سچے ہیں۔ لیکن پیروانِ مذاہب سچائی سے منحرف ہو گئے ہیں! اگر وہ اپنی فراموش کردہ سچائی از سرِ نو اختیار کر لیں تو میرا کام پورا ہو گیا۔ اور انھوں نے مجھے قبول کر لیا، تمام مذاہب کی یہی مشترک اور متفقہ سچائی ہے، جسے وہ "الدّین" اور "الاسلام" کے نام سے پکارتا ہے!

(ز) وہ کہتا ہے، خدا کا دین اس لئے نہیں ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے، بلکہ اس لئے ہے ہر انسان دوسرے سے محبت کرے، اور سب ایک ہی پروردگار کے رشتۂ عبودیت میں بندھ کر ایک ہو جائیں، وہ کہتا ہے جب سب کا پروردگار ایک ہے، جب سب کا مقصود اُسی کی بندگی ہے، جب ہر انسان کے لئے وہی ہوتا ہے جیسا اُس کا عمل ہے تو پھر خدا اور مذہب کے نام پر یہ تمام جنگ و نزاع کیوں ہے؟

(۴) مذاہبِ عالم کا اختلاف صرف اختلاف ہی کی حد تک نہیں رہا ہے بلکہ باہمی نفرت و مخاصمت کا ذریعہ بن گیا ہے، سوال یہ ہے کہ یہ مخاصمت کیونکر دُور ہو؟ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام پیروانِ مذاہب اپنے دعوے میں سچے مان لئے جائیں، کیونکہ ہر مذہب کا پیرو صرف اسی بات کا مدعی نہیں ہے کہ وہ سچا ہے، بلکہ اس کا بھی مدعی ہے کہ دوسرے جھوٹے ہیں، پس اگر اُن کے دعاوی مان لئے جائیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہر مذہب بیک وقت سچا بھی ہے، اور جھوٹا بھی ہے، یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ سب کو جھوٹا قرار دیا جائے، کیونکہ اگر تمام مذاہب جھوٹے ہیں، تو پھر مذہب کی سچائی ہے کہاں؟ پس اگر کوئی صورت

رفع نزاع کی ہوسکتی ہے، تو وہ وہی ہے جس کی دعوت لے کر قرآن نمودار ہوا ہے، تمام مذاہب سچے ہیں، کیونکہ اصل دین ایک ہی ہے۔ اور وہ سب کو دیا گیا ہے، لیکن تمام پیروانِ مذاہب سچائی سے منحرف ہوگئے ہیں، کیونکہ انھوں نے دین کی حقیقت اور وحدت ضائع کردی ہے، اور اپنی گمراہیوں کی الگ الگ ٹولیاں بنالی ہیں، اگر ان گمراہیوں سے لوگ باز آجائیں، اور اپنے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہوجائیں تو مذاہب کی تمام نزاعات ختم ہوجائیں گی، ہر گروہ دیکھ لیگا کہ اُس کی راہ بھی اصلاً وہی ہے جو اور تمام گروہوں کی راہ ہے، قرآن کہتا ہے تمام مذاہب کی یہی مشترک اور متفقہ حقیقت "الدین" ہے، یعنی نوعِ انسانی کے لئے حقیقی دین، اور اسی کو وہ "الاسلام" کے نام سے پکارتا ہے۔

(۱) نوعِ انسانی کی باہمی یگانگت اور اتحاد کے جتنے رشتے بھی ہوسکتے تھے، سب انسان کے ہاتھوں ٹوٹ چکے، سب کی نسل ایک تھی، مگر ہزاروں نسلیں ہوگئیں، سب کی قومیت ایک تھی، مگر بے شمار قومیتیں بن گئیں، سب کی وطنیت ایک تھی، لیکن، لیکن سیکڑوں وطنیتوں میں بٹ گئے، سب کا درجہ ایک تھا، لیکن امیر و فقیر، شریف و وضیع، اور ادنیٰ و اعلیٰ کے بہت سے درجے ٹھہرا لئے گئے، ایسی حالت میں کونسا رشتہ ہے جو ان تمام تفرقوں پر غالب آسکتا ہے۔ اور تمام انسان ایک ہی صف میں کھڑے ہوجاسکتے ہیں؟ قرآن کہتا ہے کہ خدا پرستی کا رشتہ، یہی ایک رشتہ ہے جو انسانیت کا بچھڑا ہوا گھرانا پھر آباد کردے سکتا ہے، یہ اعتقاد کہ ہم سب کا پروردگار ایک ہی پروردگار ہے، اور ہم سب کے سر اُسی ایک چوکھٹ پر جھکے ہوئے ہیں، یک جہتی و یگانگت کا ایسا جذبہ پیدا کردیتا ہے کہ ممکن نہیں، انسان کے بنائے ہوئے تفرقے اُس پر غالب آسکیں۔

رفیقۂ حیات کے نام

میں اپنی طبع کی آوارگی سے خائف ہوں — کہ مجھکو پھر یہ ہوا و ہوس میں ڈال نہ دے

مرے لہو کو یہ وحشت سے ملتہب نہ کرے — سکونِ قلب کو ترغیبِ اشتعال نہ دے

تری نظر نے جو مجھکو کمال بخشا ہے — یہ اُس کمال کو خمیازۂ زوال نہ دے

ترے لئے یہ کہیں وجہِ غم نہ بن جائے — مجھے کہیں قلقِ شرم و انفعال نہ دے!

خدا کرے کہ مجھے فصلِ گُل کی رعنائی — تخیلاتِ ملوث بہ ابتذال نہ دے

مبادا اپنا مقامِ بلند کھو بیٹھوں

مری ہوس مجھے فردوس سے نکال نہ دے!

مجید ملک

جھپ کھانا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ پتنگ یا کنکوے کا جلد پیندی کے بل گر پڑنا +

جھپاکا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ عو ۔ جلدی سے کوئی کام کرنا ۔ جلدی ۔ شتابی +

جھپاکا مارنا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ عو ۔ جلدی سے کوئی کام کرنا ۔ جلدی سے [illegible] +

جھپاک سے ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ عو ۔ جلدی سے ۔ تُرت ۔ تُرت پُھرت +

جھپان ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ ایک قسم کی سواری نما پالکی جس کا پہاڑوں پر رواج ہے +

جھپانی ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ جھپان اٹھانیوالا کہار +

جھپٹ ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) زور ۔ جلدی کا حملہ ۔ دوڑ ۔ زقند ۔ چھلانگ ۔ جیسے چیتے یا [illegible] کی جھپیٹ (۲) جب جھپیں جھپٹ کہینگے تو وہاں اینچا کھینچی سے مراد ہوگی یعنی چھیننے اور جھپٹنے کے معنی ہونگے +

جھپٹ لینا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ اُچک لینا ۔ بیچ میں سے کوئی چیز لے لینا +

جھپٹا یا جھپیٹا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ سایہ جن و پری بھوت پریت وغیرہ کا اثر ۔ آسیب +

جھپٹا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ چیل یا شیر کا جلدی سے حملہ کرکے کسی چیز کو لے جانا ۔ چنگل مارنا ۔ حملہ ۔ جست +

جھپٹا مارنا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ چنگل مارنا ۔ چیل کا جلدی سے حملہ کرکے کسی چیز کو پنجوں میں لے جانا +

جھپٹانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ جلدی سے اُڑانا ۔ جلدی سے روانہ کرنا ۔ جیسے گھوڑا جھپٹانا ۔ آدمی کو کسی کام کے واسطے جھپٹانا +

جھپٹنا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم (۱) حملہ کرنا ۔ حربہ کرنا ۔ جیسے چیتے کا ہرن کی طرف جھپٹنا (۲) دوڑنا ۔ جلد جانا ۔ لپک جانا (۳) چھیننا ۔ زبردستی سے یا جلدی سے یکبارگی لے لینا ۔ اُچک لینا ۔ درمیان میں سے لینا ۔ جیسے کسی کو کوئی چیز بھیجی اور کسی نے جھپٹ لی ۔ ہاتھ مارنا +

جھپک ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) حیا ۔ شرم ۔ حجاب (۲) پلکوں کی برہم زدگی +

جھپکنا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم (۱) آنکھوں کا بند ہونا ۔ پلکوں کا باہم ٹکرانا (۲) شرمندہ ہونا ۔ کنیانا ۔ جھینپنا (۳) خوف کھانا ۔ ڈرنا +

جھپکی ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) نیند ۔ غنودگی + ؎

اک چشمک پیادہ ہے ساقی بہارِ عمر ۔ جھپکی لگی کہ دور آخر ہی ہوگیا (میر تقی)

(۲) ذرا کی ذرا صورت دکھانا ۔ ذرا سی دیر کو آنا ۔ جھلک +

جھپیٹ ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) دوڑ ۔ تاخت (۲) دھکا ۔ صدمہ (۳) سایۂ جن و پری ہوائے آسیب بھوت پریت کا سایہ +

جھپٹ میں آنا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ دوڑتے ہوئے کی ٹھوکر میں آنا ۔ دھکا لگنا ۔ صدمہ پہنچنا ۔ دھکے سے گرنا ۔ بھوت پریت سے ٹھکرایا جانا +

جھپیٹا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ جن کا خلل ۔ سایۂ آسیب ۔ جن و پری کا اثر + ؎

تنکے چنتا باغ سے نکلا میں دیوانوں کی طرح ۔ پون تھی بادِ خزاں مجھ کو جھپیٹا ہوگیا (امداد علی بحر)

جہت ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث (۱) طرف ۔ سُو ۔ ناحیہ ۔ جانب اور سمت (۲) وجہ ۔ سبب ۔ موجب ۔ واسطہ ۔ دلیل ۔ باعث ۔ جیسے کس جہت سے آپ یہ فرماتے ہیں +

جھٹ ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ دیکھو (جھپ) +

جھٹ پٹ ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ بہت جلد ۔ تُرت ہی ۔ جلد تر ۔ شتاب تر + ؎[1]

گلے سے آکے لگو یا مرا گلا کاٹو ۔ جو اس میں آپ کو منظور ہو وہ جھٹ پٹ ہو (ناسخ)

جھٹاس ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (پُورب) بوچھاڑ ۔ جھپاس +

جھٹلانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی (۱) جھٹلانا ۔ جھوٹا ثابت کرنا ۔ تکذیب کرنا ۔ جھوٹا بنانا (۲) کسی کھانے کی چیز کو چکھ کر یا کھا کر اچھوتا نہ رکھنا ۔ مستعمل کر دینا ۔ کام میں لے آنا + (جب منہ جھٹالنا کہینگے تو ناشتہ سے مراد ہوگی) +

جھٹ پٹا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ صبح یا شام کی تاریکی ۔ آفتاب کے غروب ہونے کا وقت ۔ علی الصباح کی تاریکی ۔ دونوں وقت ملنے کا ہنگام (زیادہ شام ہی کے بدلے بولتے ہیں) + ؎ جھٹپٹے وقت گھر چلے جانا ۔ دن بھی ہے گرم آفتاب بھی ہے (داغ)

یار آ نکلا تو تھا صورت دکھاتا میں کسے ۔ جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا (خواجہ آتش)

جھٹکا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) دھکا ۔ صدمہ ۔ ٹکر ۔ جنبش ۔ ؎

زلف کے ایک ہی جھٹکے میں کلیجا پھڑکا ۔ بہت اُٹھوب کرو عولے تھا شکیبائی کا (امداد علی بحر)

(۲) مصیبت ۔ آفت ۔ حادثہ (۳) وہ ذبیحہ جو شرائطِ اسلام کے خلاف ایک دم ہی تلوار کا ہاتھ مار کر کیا جائے جس طرح سکھوں گورکھوں اور جاٹوں میں دستور ہے ؎

نہ پایا امن مسلماں سے نہ کافر سے ۔ کہیں ہوا میں ذبیحہ کہیں ہوا جھٹکا (امداد علی بحر)

جھٹکا اُٹھانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی (۱) صدمہ اٹھانا ۔ مصیبت اٹھانا ۔ آفت جھیلنا ؎

اٹھاتا ہے یہی دل عشق میں جھٹکے پر اب جھٹکے ۔ کسی کی زلف نے سائے میں اپنے جسکو پالا ہے (نامعلوم)

(۲) خسارہ اٹھانا ۔ ضرر اٹھانا ۔ نقصان اٹھانا +

جھٹکا دینا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ صدمہ دینا ۔ جھٹکنا ۔ جھاڑنا ۔ جنبش دینا +

جھٹکا کھانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی (۱) صدمہ اٹھانا ۔ آفت رسیدہ ہونا ۔ مصیبت اٹھانا ؎

عمر بھر یاد رہیگا ہمیں او آفتِ جاں ۔ دل پھنسا کر تری گیسو میں جو جھٹکا کھایا (نامعلوم)

(۲) ٹکرانا ۔ باہم لڑ جانا ۔ ٹھوکر کھانا ۔ نقصان اٹھانا جیسے اگر جھٹکا کھاکر نہ سنبھل گیا تو پھر اپنا گھر ہے) +

[1] گیسوئے قتل کا ابرو سے اشارا جھٹ پٹ ۔ یہی تلوار کرے کام ہمارا جھٹ پٹ (داغ)

انسانی فرائض و حقوق کی بحث

جوزف میزنی کے خیالات

سید اختر علی تلہری

(گذشتہ سے پیوستہ)

اٹلی کے مزدورو!

میرے بھائیو، میری باتیں اچھے طریقے سے سمجھو۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ حقوق کے علم سے انسان اس قابل نہیں بنتا کہ وہ کوئی قابلِ مدح مستقل ترقی وجود میں لائے تو اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے حقوق ترک کردو۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ حقوق کا قیام فرائض کی تکمیل کے نتیجہ ہی کی شکل میں ہوسکتا ہے۔ حقوق کی منزلِ مقصود تک پہونچنے کے لئے ابتداءً فرائض کی انجام دہی کے جادہ پر چلنا لازمی ہے۔ اسی طرح میں جب یہ کہتا ہوں کہ خوشحالی و خوشوقتی و بہبودی یعنی مادی اغراض کو زندگی کا مقصد قرار دینے سے ہم ایسے لوگوں کی آفرینش کے خطرہ میں مبتلا ہوں گے جن میں انانیت و خودپسندی پورے طور سے موجود ہوگی تو اُس کا مدعا یہ نہیں ہے کہ تمہیں ان چیزوں کے حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ صرف مادی اغراض کے حاصل کرنے کی سعی کرنا اور اُنھیں کو اصل قرار دے لینا خوفناک نتائج پیدا کرنے کا سبب ہوسکتا ہے۔

جن ملکوں نے اپنے شہنشاہوں کے ماتحت سوائے مادی اغراض حاصل کرنے کے اور کسی چیز سے مطلب نہیں رکھا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ ایک ذلیل قوم بن گئے اور اپنے بادشاہوں کے سفاکانہ اور خونخوارانہ مظالم سہتے سہتے وحشی حملہ آور قوموں کی غلامی میں نہایت ذلیل طریقہ سے گرفتار ہوگئے۔ فرانس میں اور دوسرے مقامات میں معاشرتی ترقی کے دشمنوں نے مادی جد و جہد کو ترقی دے کر تخریب و فساد کی تخم ریزی کی اور تغیر و تبدل کے خیالات دوسری طرف موڑ دئے۔ کیا ہم دشمنوں کی مدد اپنے ہاتھ سے خود کریں گے؟ مادی ترقی ضروری ہے اور تمہیں اُس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے، لیکن اس لئے نہیں کہ ایک انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُسے "اچھا کھانا" اور "اچھا مکان" ملے بلکہ صرف اس لئے کہ کسی شخص میں "خودداری" اور "اخلاقی ترقی" کا احساس اُس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ خواہشوں اور ضرورتوں سے "مسلسل جنگ" میں مشغول ہے جیسی کہ آجکل حالت ہو رہی ہے۔ تم ہر روز دس یا بارہ گھنٹے کام کرتے ہو، تم کو اس کا وقت کہاں مل سکتا ہے کہ تم اپنے کو تعلیم دو۔ تمہاری بڑی تعداد مشکل سے اتنا کماتی ہے جو اُسے اور اُس کے متعلقین کے لئے کافی ہوسکے۔ ایسی صورت میں تمہارے پاس وہ ذرائع کہاں ہیں جن سے تم اپنے کو تعلیم دے سکو؟ کام کے یقینی نہ ہونے اور پھر اس میں متواتر وخنول کے پیدا ہونے سے یہ صورت ہوتی ہے کہ یا تو تم اپنا وقت کاہلی و سستی میں صرف کردو یا پھر بہت زیادہ

جھٹکنا - ہ - فعل متعدی (۱) جھاڑنا۔ کپڑے وغیرہ کو زور سے جنبش دینا (۲) دھکا دینا۔ صدمہ دینا (۳) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا +

کپڑے پھٹے جو نہیں تو دیکھا یہ اپنا حال دھجی سا ہو گیا بدن ایسا جھٹک گیا (امانت علی)

(۴) چھینا۔ ہاتھ مارنا۔ جیسے چوہے نے تمہ جھٹک لی +

جھٹکے کا مال - ا - اسم مذکر۔ چوری کا مال۔ چھینا جھپٹی کا مال۔ ڈاکے کا مال +

جھٹل - ہ - تابع فعل سچل کا نقیض۔ جھوٹ موٹ جیسے جھٹل کھیلنا +

جھٹلانا - ہ - فعل متعدی (۱) تکذیب کرنا۔ جھوٹا ثابت کرنا۔ باطل کرنا (۲) دیکھو (جھٹالنا نمبر ۲) +

جھٹیل - ہ - اسم مؤنث۔ عو۔ ایک کی جھبری کی ہوئی عورت۔ بدکار عورت۔ مستعمل۔ جیسے ہزاروں کی جھٹیل +

جھجاؤ - ہ - اسم مذکر۔ پہننے کے کپڑوں میں سے جو کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اسے جھجاؤ کہتے ہیں +

جھجر - ہ - اسم مذکر (۱) بڑی گلی صراحی۔ مٹی کا ایک صراحی نما ظرف جس میں پانی ڈال کر ٹھنڈا کرتے ہیں (۲) ایک قصبہ کا نام جو دہلی کے قریب ہے +

جھجک - ہ - اسم مؤنث (۱) بھڑک۔ چمک۔ چونک۔ رمیدگی۔ وحشت +

نو گرفتار قفس طائرِ دل ہے اپنا ابھی صیاد کو اس کی جھجک جاتی ہے (شاہ نصیر)

(۲) خوف و خطر۔ اندیشہ و وہم۔ خیالی دہشت و ہیبت +

گھڑی ایک میں جم جھجک مٹی تو کہاں بان ہی اجی ارے لوگو جلدی سے دوڑیو میرے بیقرار نے غش کیا (انشاء)

(۳۔ گنوار) روک۔ اٹک جیسے بولنے میں ذرا جھجک ہے +

جھجک نکلنا - ہ - فعل لازم۔ خوف و رمیدگی کا دور ہونا۔ مانوس ہونا۔ اُنس پکڑنا۔ رکاوٹ اور اٹک نکلنا + ف[1]

ہے جوں مرغ دست آموز رکھ قابو میں اے ظالم کہ جب تک طائر رنگ حنا کی ہاں جھجک نکلے (مسرور)

جھجکنا - ہ - فعل لازم (۱) بدکنا۔ چونکنا۔ رمیدہ ہونا۔ وحشت کرنا۔ بھڑکنا ف

جو آئینہ میں اپنی صورت کو دیکھ جھجکے یار و ہمارے دل سے پھر وہ دوچار کب ہو (مصحفی)

(۲) ڈرنا۔ خوف کھانا + وہم کرنا۔ شرم یا خوف سے آنکھ بند کرنا +

جھجک نہ او بُت بہت شوق سے کر نوش یہ کس زلف سے تیرا انہیں شراب میں سانپ (مسرت)

جھد - ع - اسم مؤنث۔ کوشش۔ سعی۔ طاقت +

جھنڈو - ہ - اسم مذکر۔ بطّال۔ بیکار۔ ناکارہ۔ مجہول۔ نکما + بیحیا۔ بیغیرت + بیوقوف۔ احمق۔ اُوت + تحقیراً جھڑوس۔ بوڑھا۔ بونگ +

جھر - ہ - اسم مؤنث (۱) کپڑے یا کاغذ کے دفعتہً پھٹنے کی آواز (۲) بچے کسی کو چڑانے کی موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے ٹلی لیلی جھر +

جھراٹا - ہ - اسم مذکر۔ دیکھو (جھر) +

جھر جھرا - ہ - صفت۔ جھونا۔ بہت باریک کپڑا جس کے تار فاصلے سے ہوں +

جھر جھری - ہ - اسم مؤنث۔ وہ کپکپی جو سردی کے ساتھ بخار چڑھنے سے پہلے محسوس ہو۔ قشعریرہ۔ لرزہ +

جھرمٹ - ہ - اسم مذکر (۱) بھیڑ۔ انبوہ (۲) گروہ۔ عورتوں کا حلقہ (۳) [illegible] یا دوشالے یا چادر میں سر سے پاؤں تک بدن چھپانے کو بھی کہتے ہیں +

لے کے ہلا دیے جنبش تیرے بالے کی ایک چاند سا چمکے ہے جھرمٹ میں دوشالے کی (نظیر)

(۴) گُرج۔ سڑک کوٹنے کا آلہ + درمٹ (پورب) [illegible]

جھرکٹ - ہ - صفت (۱) پژمردہ۔ کچھن جھڑا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ بے رونق + وہ آدمی جس کے چہرے کی رونق کثرتِ مباشرت یا کثرت کے باعث جاتی رہی (۲) جھاڑی کا تابع مہمل جیسے جھاڑی جھرکٹ +

جھرمٹ مارنا - ہ - فعل لازم (۱) حلقہ باندھ کر جانا۔ اکٹھا ہو کر جانا۔ جمع ہو جانا۔ جیسے جھرمٹ مار فوجیں نکسیں ٹھوکن کی ماری اہمولی ایام غدر [illegible]

(۲) چادر یا دوشالے وغیرہ سے منہ اور چہرہ چھپا لینا۔ تمام بدن ڈھک لینا + ف

رہ گئے مشتاق طالب جلوۂ دیدار کے مار ڈالا اس پری پیکر نے جھرمٹ مار کے (آتش)

(۳۔ پنجابی) بکل مارنا +

جھرنا - ہ - اسم مذکر (۱) آبشار۔ پانی کی چادر۔ ٹپکتے پانی کا چشمہ (۲) ایک قسم کی بڑی چھلنی جسے جھارا بھی کہتے ہیں۔ حلوائیوں کا سوراخ دار کفگیر۔ پانی صاف کرنے کی چھلنی +

جھرنا - ہ - فعل لازم۔ ٹپکنا۔ رسنا۔ چونا + بہنا۔ جاری ہونا +

جھرنا - ہ - فعل لازم۔ تنزل پکڑنا۔ زایل ہونا۔ زوال پاتا۔ مرجھانا۔ کمزور ہونا۔ پژمردہ ہونا۔ سوکھنا۔ دُبلا ہونا۔ رونق کا کم ہونا۔ گھٹنا۔ بیماری کے سبب زرد اور ناتواں ہو جانا۔ لٹنا (داتا پن کرے کنجوس جھر جھر مرے۔ مثل) +

جھروکا - ہ - اسم مذکر۔ کھڑکی۔ دریچہ۔ غرفہ۔ روشندان + وہ کھڑکیاں جو ایوان شاہی میں سیر و تماشا دیکھنے کے واسطے جانبِ پائیں باغ و طرفِ دریا واقع ہوتی ہیں جنہیں جھروکے درشن بھی کہتے ہیں + سیرگاہ۔ تماشاگاہ + ف

دیکھا جو حال زار جھروکوں سے جھانک کر گھر میں بلا لیا مجھے گھبرا کے سامنے (برق)

رام جھروکے بیٹھ کے سب کا مجرا لے جیسی جا کی چاکری ویسا واکو دے (دوہا)

جھری - ہ - اسم مؤنث (۱) درز۔ شگاف۔ دریڑا (۲) پانی کا گڑھا جس میں ادھر اُدھر سے رس کر پانی جمع ہو جائے +

[1] سہمے جاتے ہیں ڈرے جاتے ہیں وہ عاشق سے + کم سنی ہے ابھی اس سن میں جھجک ہوتی ہے +

کام کرو۔ اس صورت میں ترتیب اوقات پابندیٔ اوقات اور مسلسل سرگرمی کی عادت تم میں کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ کمائیوں کی کمی کی وجہ سے تم اتنا بچا بھی نہیں سکتے جو تمہارے بچوں کے یا عالم ضعیفی میں تمہارے کام آسکے۔ ایسی حالت میں تم کیونکر اپنے میں کفایت شعاری کی عادت پیدا کر سکتے ہو! افلاس کی وجہ سے تم میں سے بہتیرے اس پر مجبور رہیں کہ اپنے بچوں کو (یہ تو میں کہہ نہیں سکتا ماؤں کی پُر اہتمام تربیت سے کیونکہ غریب مزدوروں کی غریب بیویاں اپنے بچوں کو تربیت ہی کون سی دے سکتی ہیں، البتہ یہ کہوں گا کہ) ماؤں کی محبت بھری نگاہوں سے علیحدہ کر دیں، اور انھیں چند پیسوں کے لئے گھر سے باہر فیکٹریوں میں غیر صحت بخش محنتوں کے لئے بھیجدیں۔ ان صورتوں میں خاندانی محبت کے سوتے تمہارے دلوں سے کیونکر پھوٹ سکتے ہیں۔ اور اُن میں شرافت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ تمہیں شہریوں کے حقوق حاصل نہیں ہیں اور نہ انتخاب یا ووٹ کے ذریعے سے تم اُن قوانین کے بنانے میں کوئی شرکت رکھتے ہو جو تمہارے اعمال اور زندگی پر حاوی ہیں۔ ایسی صورت میں تم میں "شہریت" کا کونسا فخر یا حکومت کے متعلق کونسا جوش یا قوانین کا کونسا سچا خیال پیدا ہو سکتا ہے؟ دوسرے طبقوں کے ساتھ جو انصاف روا رکھا جاتا ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں۔ ایسی صورت میں عدل و انصاف کی محبت اور عزت تم میں کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ سوسائٹی تمہارے ساتھ بالکل ہمدردی کا برتاؤ نہیں کرتی۔ ایسی صورت میں سوسائٹی کے ساتھ ہمدردی کا سبق تمہیں کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے؟ ان اسباب کی بنا پر تمہیں اپنے مادی حالات کے بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ اخلاقی حیثیت سے تم ترقی کر سکو۔ تمہیں اس کی ضرورت ہے کہ محنت اور مزدوری کا کافی معاوضہ ملے تاکہ تم کچھ پس انداز کر سکو، مستقبل کی طرف سے مطمئن ہو جاؤ، اور اپنے نفوس کو اُن تمام جذباتِ انتقام و قصاص سے پاک کر لو جو اُن لوگوں کی طرف سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہیں جنھوں نے کبھی تمہارے ساتھ رحم کا برتاؤ نہیں کیا۔

اس تغیر کے لئے تمہیں کوشش کرنا چاہیئے اور اس طرح تم کامیاب بھی ہوگے۔ لیکن اس کے حصول کی کوشش تمہیں اسے ذریعہ و واسطہ سمجھکر کرنا چاہیئے۔ اُسے مقصد نہیں قرار دے لینا چاہیئے۔ نہ صرف حق سمجھکر بلکہ ایک فریضہ سمجھکر اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو، صرف مادی حیثیت سے اپنے خوشحال بنانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے بہتر بنانے کے لئے اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اگر یہ صورت نہیں ہے تو پھر تم میں اور تمہارے ظالموں میں کیا فرق ہوگا؟ وہ صرف اسی لئے تو ظالم کہلاتے ہیں کہ انھیں اپنی بہتری عیش اور طاقت کے سوا کسی اور بات کی پروا نہیں ہے۔

اپنے کو بہتر بنانا تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے۔ اپنی حالت کو ترقی ہی دے کر تم اپنے کو مستقل طور سے خوشحال بنا سکتے ہو۔ اگر تم صرف مادی اغراض کی خاطر یا کسی مخصوص جماعت کے نام سے جنگ کروگے تو ہزاروں ظالم تم میں پیدا ہو جائیں گے۔ اگر تم موجودہ پست و فرومایہ جذبات اور انانیت اپنے میں بدستور باقی رکھوگے تو "معاشرتی تنظیم" کے تبدل سے کوئی فرق نہیں پیدا ہوگا۔ یہ سوسائٹیاں یا جماعتیں مثل پودوں کے ہیں جو اپنے طریق استعمال کے لحاظ سے زہر یا تریاق پیدا کرتے ہیں۔ اچھے آدمی بُرے سماجوں اور بُری جماعتوں کو اچھا بنا دیتے ہیں اور بُرے آدمی اچھی جماعتوں کو بُرا۔ تمہیں اُن طبقوں کی جو اختیاری یا اضطراری طور سے تم پر آج ظلم کرتے ہیں اصلاح کرنا اور انھیں اُن کے فرائض جتانا ہیں، لیکن تم اس میں اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ امکانی حد تک اپنی حالت کے بہتر بنانے سے ابتدا نہیں کرتے۔

جب تم اُن لوگوں کو جو مکمل معاشرتی تبدیلی کی ضرورت کی تمہیں تلقین کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے سنو کہ وہ صرف تمہارے حقوق سے اپیل کرکے اس ضرورت کو پورا کر دیں گے تو اُن کی نیک نیتی کے تو شکر گزار ہو لیکن اُن کے پیش نظر نتیجہ پر اعتبار نہ کرو۔ غریب آدمیوں کی تکلیفیں اور مصیبتیں کم سے کم ایک حد تک امیر طبقہ کو معلوم ہیں۔ لیکن اُسے اس کا احساس نہیں ہے۔

ایک مشترکہ عقیدہ کے فقدان کی وجہ سے جو عام بے پروائی موجود ہے اور اتنے برسوں تک مادی بہتری و خوشحالی کی مسلسل تبلیغ و تلقین کے سبب سے جو انانیت پیدا ہو گئی ہے اُس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ لوگ جو ان صعوبتوں اور تکلیفوں سے الگ ہیں وہ رفتہ رفتہ اس خیال کے عادی ہو گئے ہیں کہ یہ تکلیفیں "معاشرتی تنظیم" کے رنجدہ لوازم میں سے ہیں۔ اور اسی لئے انھوں نے اُس کے درمان کی تلاش آئندہ نسلوں کے لئے چھوڑ دی ہے۔ اُن کو اس کا یقین دلانا دشوار نہیں ہے بلکہ دشواری جو کچھ ہے وہ اس میں کہ اُن کی اس بے عملی کی حالت کو اُن سے دور کیا جائے اور اُن کو اس کی ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے یقین پر عامل ہوتے ہوئے تمہارے سا

جھر

جُھرّی - ٥ - اسم مؤنث - وہ شکن اور سلوٹ جو حالتِ پیری میں بڑھاپے آدمیوں کی کھال پر پڑ جاتی ہے - چین - آژنگ + ٥

زار ہوں جیسے کی یہ فائدہ تدبیریں ہیں جُھرّیاں جلد بدن کی مجھے زنجیریں ہیں (اجلال)

جُھرّیاں - ٥ - اسم مؤنث (جھری کی جمع) شکنیں - سلوٹیں +

جُھرّیاں پڑنا - ٥ - فعل لازم - چین پڑنا - شکن پڑنا - سلوٹیں پڑنا - مرجھا کر نشان پڑنا - کسی چیز یا جسم کی کھال پر بہت سی پڑ جانا جیسے جھرّیاں پڑ ہوا آم یا چہرہ +

جَھڑ - ٥ - اسم مؤنث (۱) پیچ قفل - فرمارگی قفل کا پرزہ - قفل کا کھٹکا (۲) متواتر بارش - جھڑی (۳) جھانکڑ - جھاڑی +

جھڑ بدلی - ٥ - اسم مؤنث - وہ بدلی جو بہت سی جھڑی لگائے - جھڑی کے موسم کی بدلی - ساون کی بدلی +

جھڑبیری - ٥ - اسم مؤنث - وہ جھاڑی جس میں جنگلی بیر لگتے ہیں - جھاڑی بوٹی کا درخت - کنار دشتی - جنگلی بیری +

جھڑبیری کا کانٹا - ٥ - اسم مذکر - عو - لڑاکا - الجھنے والا آدمی - جھاڑ ہو کر لپٹنے والا آدمی (لغوی معنی خارِ کنارِ دشتی) +

جھڑا جھڑ - ٥ - تابع فعل متواتر متسلسل - پے در پے - لگاتار - بکثرت +

جَھڑاکا - ٥ - اسم مذکر (۱) جھپیٹ - جھڑپ - ہلکی سی لڑائی - قضیہ مٹا - دو دو چونچیں - دو دو ہاتھ + ٥

نظیر ہٹ جا پرے ہر جا مل لے صورت چھپائے ہوکر جو دیکھ لیویگا دستمگر تو یار ہوگا بڑا جھڑاکا (نظیر)

(۲) زور کی بارش - جھڑی +

جَھڑپ - ٥ - اسم مؤنث (۱) دیکھو (جھڑاکا نمبرا) (۲) صدمۂ باہمی - ایک چیز کو دوسری چیز کا صدمہ پہنچنا (۳) تندی - تیزی - جوش - گرمی - غصہ جیسے بس کبھی آپ کی جھڑپ (۴) لاٹ - لو - جوت - جوالا - شعلہ (پوربی) +

جَھڑپانا - ٥ - فعل متعدی (۱) پرندوں کو لڑانا - دو دو چونچیں کرانا (۲) دو آدمیوں کو باہم لڑوانا - دو دو ہاتھ کرانا +

جَھڑپکنا - ٥ - فعل لازم - یک کر جھڑ جانا - خزاں کو پہنچنا - بوڑھا ہو کر ناکارہ ہو جانا - اپنی عمر کو پہنچ جانا - بالکل بوڑھا ہو جانا +

جَھڑپنا - ٥ - فعل لازم - مرغوں کا باہم لڑنا - پرندوں کا آپس میں لڑانا + لڑنا جھگڑنا (عوام) +

جَھڑجَھڑانا - ٥ - فعل متعدی (۱) جھنجھوڑنا - ہلانا - پھڑپھڑانا - جنبش دینا (۲) آڑے ہاتھوں لینا - دھمکانا - خبر لینا - لتاڑنا +

جھک

جِھڑکنا - ٥ - فعل لازم - سرزنش کرنا - نکوہش کرنا - ملامت کرنا - دھتکارنا - لتاڑنا - دھمکانا - جھاڑنا - گھرکنا - برا بھلا کہنا - ڈانٹنا +

جِھڑکی - ٥ - اسم مؤنث - زجر - توبیخ - لعنت ملامت - نکوہش + گھرکی - دھمکی - ڈانٹ ڈپٹ - سخت بات[۱] +

جِھڑکی دینا - ٥ - فعل متعدی - سرزنش کرنا - زجر و توبیخ کرنا - گھرکی دینا +

جِھڑکیاں - ٥ - اسم مؤنث - جھڑکی کی جمع - گھرکیاں +

جھڑکیاں پڑنا - ٥ - فعل لازم - کسی کا مورد عتاب ہونا - دھتکار پڑنا - لتاڑ پڑنا

جُھڑن - ٥ - اسم مؤنث (۱) جھاڑنے کے بعد جو حاصل ہو + گھرچن - تلچھٹ (۲) نفع - سود - آمد جیسے روپیہ جوں کا توں ہے صرف جھڑن سے گزارا ہو رہا ہے

جَھڑنا - ٥ - فعل لازم (۱) گرنا - ٹپکنا (۲) بچنا - بچ رہنا - فائدہ ہونا جیسے ایک سودے میں دو چار روپے جھڑ رہتے ہیں (۳) گوڑا کرکٹ صاف ہونا - جھاڑو دیا جانا (۴) انزال ہونا - منی نکلنا - آنا (۵) دم ہونا - منتر پڑھ کر پھونکا جانا - سفلی یا علوی عمل پڑھ کر دم کرنا +

جَھڑوانا - ٥ - فعل متعدی (۱) گروانا - درخت سے پھل گروانا (۲) گرد و غبار صاف کرانا - خس و خاشاک نکلوانا (۳) دم کرانا - پھنکوانا + ٥

کوئی عامل جو ہو تو اس کو بلواؤ فلبستہ دوا سے جھڑواؤ پھنکواؤ (جرات)

(۴) انزال کرانا - منی نکلوانا (۵) بچوانا - بچت کرانا - فائدہ کروانا - نفع دلوانا +

جَھڑوس - ٥ - اسم مذکر - بڈھا - بوڑھا - بوبک + بے حمیت - بے غیرت + قرمساق - دیوث +

جَھڑولنا - ٥ - اسم مذکر (گنوار) نوزائیدہ بچہ - ترت کا جنا ہوا بچہ - ہولر +

جَھڑی - ٥ - اسم مؤنث - کم کم یا لگاتار بارش - وہ مینہ جو بجلی اور کڑک کے بغیر آہستہ آہستہ متواتر برسے +

جھڑی بندھنا - ٥ - فعل لازم - بارش کا تار بندھنا - بارش کا متصل ہونا

جھڑی لگنا - ٥ - فعل لازم - لگاتار مینہ برسنا - متواتر بارش ہونا +

جب میں روتا ہوں تو لگتی ہے جھڑی ساون کی جب دھواں سینے سے اٹھتا ہے گھٹا آتی ہے (اعلاء بحر)

جَھک - ٥ - صفت (۱) صاف - اجلا - نرمل (۲) زرق برق + چمکیلا - چمکدار - روشن - تاباں - منور - درخشاں (۳) - اسم مؤنث) جنون - دیوانگی - ہذیان - خفقان + اثر جنون - خبط - بڑ - بک بک - جھک جھک - زٹل - بکواس + ٥

باقی ہے ابھی اثر جنوں کا سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے (ہند)

(۴ - اسم مؤنث) زٹل - ہرزہ درائی - واہی تباہی - گفتگو - واہیات - بیہودہ لغویت (۵ - اسم مؤنث - بقال) جھکرانہ - کھتے کے غلہ کی سی بو (اسم مذکر)

[۱] جھڑکی تو مدتوں سے مساوات ہو گئی + گالی کبھی نہ دی تھی سو اب بات ہو گئی (نامعلوم)

متحد اور شریک ہو کر بھائیوں کی طرح ایسی معاشرتی ہئیت اجتماعیہ کے وجود میں لانے کے لئے جد و جہد کریں جو اُس حد تک جہاں تک کہ انسانی حالات اجازت دیں۔ تمہاری مصیبتوں اور اُن کے خوف کو مٹا دے مگر یہ بغیر عقیدہ کے نہیں ہو سکتا بغیر اُس عقیدہ کے جو انسان کو اُس مشن پر ہونا چاہئے جس کی تبلیغ کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے بغیر اُس عقیدہ کے جو اُس ذمہ داری پر ہو جسے انجام دئے بغیر ہر شخص ایک قسم کا بار محسوس کرے۔ بغیر اُس عقیدہ کے جو اُس فریضہ پر ہو جو ہر فرد کو صداقت کی خاطر "عمل مسلسل" اور قربانی پر مجبور کرتا ہے۔

حقوق اور مادی خوشحالی کے تمام نظرئے صرف اُن کوششوں تک منتہی ہو سکتے ہیں جو اگر جماعتی اور تنہا تمہاری قوت پر منحصر رہے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ البتہ بدترین قسم کے معاشرتی جرائم اور سوسائٹی کے مختلف طبقوں میں باہمی جنگ پیدا کر دیں گے۔

اٹلی کے مزدورو! میرے بھائیو!! جب مسیح کا ظہور ہوا تھا اور اُنھوں نے دنیا کی ظاہری حالت بدل دی تھی تو اُن کی طرف سے نہ تو کبھی امیروں کو "نظریۂ حقوق" کی تلقین کی گئی تھی (جن کے حاصل کرنے کی فی نفسہٖ اُنھیں ضرورت بھی نہ تھی) اور نہ کبھی غریبوں کو جو بہت ممکن تھا کہ امیروں کی نقل میں اُن سے ناجائز فائدے اُٹھاتے۔

جناب مسیح نے کبھی اپنے فائدے اور ذاتی اغراض پر نظر رکھنے کی تبلیغ اُس قوم کو نہیں کی جسے یہی چیزیں تباہ و برباد کر چکی تھیں۔ اُنھوں نے فرائض کی بجا آوری کی تلقین کی، محبت کی تلقین کی، قربانی کی تلقین کی، اعتقاد کی تلقین کی۔ اُنھوں نے یہی کہا کہ سب سے آگے والی جگہ وہی لوگ پائیں گے جنھوں نے دوسروں کے ساتھ سب سے زیادہ بھلائی کی ہے۔ ان خیالات نے اُس "سماج" کو جس میں زندگی کی کوئی چنگاری باقی نہیں رہی تھی پھر سے زندہ کیا۔ لاکھوں کو مغلوب کیا۔ دنیا پر فتح حاصل کی۔ اور انسانی جماعت کی تعلیم کو ترقی کے راستہ پر لگا دیا۔

اٹلی کے مزدورو۔ ہم بھی حضرت عیسیٰ کے سے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم بھی اسی "سماج" میں سانسیں لے رہے ہیں جو رومی سلطنت ہی کی طرح فاسد ہو چکی ہے۔

ہم اپنی روحوں میں یہ احساس رکھتے ہیں کہ اس سوسائٹی کو بالکل بدل دیں۔ اُس میں نئی روح پیدا کر دیں۔ اُس کے تمام افراد اور کام کرنے والوں کو ایک عقیدہ میں ایک قانون کے ماتحت ایک مقصد پر لگا دیں اور خدا نے اپنی مخلوق میں جو قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اُن کو آزادانہ اور صحیح نشو و نما دیں۔ ہم دنیا پر ویسی ہی بلکہ اُس سے کچھ بہتر طور پر خدا کی حکومت چاہتے ہیں جو آخرت میں ہوگی۔ تاکہ دنیا عقبیٰ کے لئے تیاری کی جگہ اور سوسائٹی کا قیام "یزدانی تصور" کی طرف رہنمائی کی کوشش بن سکے۔

حضرت عیسیٰ کا ہر عمل اُن کے اُس عقیدہ کا جس کی وہ تلقین کرتے تھے مظہر ہوتا تھا، اُن کے ارد گرد جو حواری جمع ہو گئے تھے اُن کے اعمال بھی اُسی عقیدے کے مظہر تھے جسے انھوں نے قبول کیا تھا۔ انہیں جیسے تم بھی ہو جاؤ۔ تم بھی مظفر و منصور رہو گے۔ اُن طبقوں کو جو تم سے بالاتر ہیں فرائض کی تلقین کرو اور جہاں تک ہو سکے اپنے فرائض پورے کرو۔ نیکی، قربانی اور محبت کی تعلیم دو۔ خود نیک، محبت کرنے والے اور قربانی کے لئے آمادہ اور مستعد بنو، جرأت کے ساتھ اپنی ضرورتوں اور اپنے خیالات کا اعلان کرو۔ لیکن اس میں غصہ نہو۔ انتقامی جذبہ نہو اور کوئی دھمکی نہو۔ سب میں زیادہ طاقتور دھمکی (اگر اس کی ضرورت کچھ لوگوں کو ہو) تو وہ تقریر ہوتی ہے جو عزم و ارادہ کی مالک ہو۔ وہ تقریر نہیں جو غیظ و غضب پر مشتمل ہو۔

جب کہ تم اپنے ساتھیوں میں اپنے مستقبل کے انجاموں کے تخیل اور ایک ایسی قوم کے تخیل کا پروپیگنڈا کرتے ہو جو تمہیں تعلیم۔ کافی مزدوری اور کام کے دوش بدوش خودداری اور مہارت عطا کر سکے اور اسی طرح جب کہ تم اُن کا جوش اس لئے اُبھارتے ہو کہ وہ کشمکش کے لئے اپنے کو آمادہ کر سکیں اور خراب و اجنبی حکومت کی طاقتوں کے باوجود وہ تمام چیزیں حاصل کر سکو تو یقیناً تمہیں چاہئے کہ اپنے کو بہتر بناؤ۔ اپنے فرائض اچھے طریقے سے سمجھو، اور اُن پر عمل کرو۔

اٹلی کے بڑے حصہ میں عوام کے لئے یہ کام ناممکن ہے، جمہور کے واسطے مفید تعلیم و تربیت اُس وقت تک وجود میں نہیں آسکتی، جب تک کہ لوگوں کی مادی حالت میں تغیر اور سیاسی فضا میں انقلاب نہ ہو۔ وہ لوگ جو کہ اپنے تئیں دھوکہ دے کر اس کے خلاف اُمید رکھتے ہیں اور آزادی کی تیاری کے لئے اسے ضروری سمجھکر اس کی تبلیغ کرتے ہیں وہ

جھلک

جھلت ۔ کرودھ ۔ ہیجان ۔ جوش ۔ جُھنشہ +

جھک مارنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ بکث زدن کا ترجمہ ۔ بیہودہ بکنا ۔ ہرزہ سرائی کرنا ۔ لغو باتیں کرنا ۔ پوچ و لاطائل گفتگو کرنا ۔ یاوہ گوئی کرنا ۔ ناژ خائی کرنا +

جھکا جھک ۔ ہ ۔ صفت ۔ خوب روشن ۔ تاباں ۔ چمکیلا ۔ درخشاں ۔ چکتا ہوا ۔ چمکدار ۔ مُنور ۔ چاندی یا سونے سے جھمک دینے والا + صاف اُجل ۔ خوب سفید ۔ مُصفا +

جھکانا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) اصطلاح چوب بازاں ۔ مغالطہ دینا ۔ جھکاوا دینا ۔ جھپکی دینا (لکھنؤ) (۲) پھرانا ۔ دکھانا جیسے گھر جھکانا ۔ بلی بچہ کو سات گھر جھکاتی ہے +

جھکانا ۔ فعل متعدی ۔ حیران کرنا ۔ ستانا ۔ ہیرا پھیری کرنا ۔ ٹالا بالا دینا ۔ رُلانا +

جُھکانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) خمیدہ کرنا ۔ خم کرنا ۔ دوتا کرنا ۔ نیچا کرنا ۔ سر جھکانا ۔ سرنگوں کرنا (۲) ہاتھ نیچا کرکے دینا ۔ مطلق دینا ۔ بے تکلفانہ دینا + ؎

جھکا ساقیا ایک اِدھر سبز جام جھلکتی ہو جس سے مئے لالہ فام (مؤلف)

(۳) نشست باندھنا ۔ نشانہ جمانا (بندوق) (۴) بات ڈالنا ۔ بات کا رُخ ڈالنا ۔ طعنہ دینا جیسے ایک اِدھر بھی جھکائی (۵) رشوت دینا ۔ گھوس دینا جیسے تِس روپے جھکاؤ تو سرخرو ہو جاؤ +

جُھکاؤ ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) جُھکاوٹ ۔ خمیدگی ۔ خم (۲) رجحان ۔ رُخ ۔ توجہ +

جُھکاوٹ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ خمیدگی ۔ جُھکاؤ +

جُھکائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ مغالطہ ۔ چوب بازاں ۔ جھپکی (لکھنؤ) +

جُھکائی دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ جھپکی دینا ۔ مغالطہ دینا ۔ دھوکا دینا +

جھک جھک ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) بک بک ۔ جک جک ۔ بکواس ۔ یاوہ گوئی ۔ ہرزہ سرائی (۲) ٹنٹا ۔ تکرار ۔ قضیہ ۔ حجت ۔ بکتا جھکتی ۔ راڑ ۔ جھگڑا ۔ دوبدو [۵۱]

جھک جھوری ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (گیتوں میں) دھینگا مشتی ۔ چھین جھپٹ ۔ ہاتھا پائی ۔ توڑا مروڑی ۔ نوچا کھسوٹی [۵۲] +

جُھک کر سلام کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) نہایت ادب سے گردن جھکا کر سلام کرنا [۵۳] ؎

اس کو دیوانہ بناؤں تو کروں جُھک کر سلام میں تو بھولا ہوں مگر دشمن بڑا فرزانہ ہے (داغ)

(۲) طنزاً سلام کرنا ۔ طعنہ کا سلام کرنا (۳) شرارت میں اُستاد ماننا +

جھکڑ ۔ ا ۔ اسم مذکر (جکر اس کا مُعرس ہے) ہوائے سخت ۔ باد تند ۔ اندھیاو ۔ طوفان باد +

جھکڑ چلنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ اندھیاو چلنا ۔ طوفان باد آنا ۔ ہوائے تند آنا +

جُھکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) خمیدہ ہونا ۔ خم ہونا ۔ نیچا ہونا ۔ مڑنا ۔ ٹیڑھا ہونا ۔ بل کھانا ۔ خم کھانا (۲) فروتن ہونا ۔ متواضع ہونا ۔ نیونا ۔ نیوہرنا + ؎

جُھکئے آپ سے اُس سے جُھک جائیے رُکے آپ سے اُس سے رُک جائیے (میر حسن)

جھنگ

(۳) بند ہونا ۔ میچنا ۔ جیسے نیند سے آنکھیں جھکی پڑتی ہیں (۴) متوجہ ہونا ۔ مصروف ہونا ۔ مشغول ہونا جیسے ہر کام میں جھک پڑنا (۵) دینا ۔ مسلوک ہونا ۔ سلوک کرنا ۔ خیرات کرنا (۶) صرف ہونا ۔ خرچ ہونا ۔ لگنا جیسے اس مکان کے بنانے میں سارا روپیہ جُھک گیا (۷) گرنا ۔ پڑنا ۔ داخل ہونا ۔ جیسے آگ میں جھکنا +

جِھکَندَن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ جھک جھک + تکرار + عذاب جان +

جھکور ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (پورب) (۱) جنبش باد ۔ ہوا کی لہر + ہلور (۲) نقصان ۔ ضرر ۔ خسارہ ۔ ٹوٹا (۳) شامت ۔ آفت ۔ وبال +

جھکولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱ ۔ ہندو) لہر ۔ ترنگ ۔ موج ۔ ہلپھا ۔ ہلکورا ۔ پانی کا زور سے آنا (۲) غوطہ ۔ ڈبکی جیسے پہلا جھکولا میرے رام کا جِن یہ سرشٹ اُپائی + دُوجا جھکولا میرے باپ کا جن منڈھا چھوایا (گنگا اشنان کا گیت) +

جھکولنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱ ۔ ہندو) پانی کھنگالنا ۔ پانی کو ہلانا ۔ جلبلانا ۔ ہلکورنا ۔ (۲) غوطہ لگانا ۔ ڈبکی مارنا (۳) دھونا ۔ پانی ڈالنا ۔ صاف کرنا +

جھکولے کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) غوطے کھانا ۔ کبھی پانی میں ڈوبنا ۔ کبھی اُبھرنا ۔ ڈوبنا اُچھلنا + ؎

کوئی میں نکلتا ہوں دریائے غم سے جھکولے ابھی میں کھانے بہت ہیں (مصحفی)

(۲) زمانے کا گرم و سرد آزمانا ۔ نرم و سخت زمانہ دیکھنا +

جھکولے لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ غوطہ کھانا ۔ ڈبکی لگانا (گیت) ؎

راد جمنا اُرے گنگا پہ سادر بیچ بہے ریا رادھا پیاری ہے لینا جھکولے اٹھتے نہر کے

جھکی ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) بکی ۔ بکواسی ۔ بیہودہ گو ۔ زٹلی ۔ ہرزہ سرا ۔ یاوہ گو (۲) تکراری ۔ حجتی ۔ ضدی ۔ ہٹیلا ۔ چخیا +

جھگڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) دنگا ۔ فساد ۔ ٹنٹا ۔ خصومت ۔ فتنہ ۔ نزاع ۔ کھٹا پٹی ۔ راڑ ۔ پرخاش ۔ تکرار (۲) قضیہ ۔ حجت ۔ بحث ؎

حشر تک ہے مرا ترا جھگڑا کیا ابھی انفصال ہوتا ہے (رمز)

(۳) بکھیڑا ۔ مخمصہ + ؎

گر فتنہ ہوں میں کا گشود آسمان کا اس دل نے سر پہ رکھا جھگڑا کہاں کہاں کا (مولانا قلق)

(۴) خرخشہ ۔ خلجان ۔ حرج +

جھگڑا پاک ہونا یا چکنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) رفع فساد ہونا ۔ نزاع دور ہونا (۲) فیصلہ ہونا ۔ تصفیہ ہونا ۔ انفصال ہونا (۳) مرجانا ۔ موت آجانا ۔ تعلقات دنیوی سے چھوٹ جانا +

جھگڑا چکانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) قضیہ فیصل کرنا ۔ فیصلہ کر لینا ۔ تصفیہ

[۵۱] سُنتا ہوں کہ ناصح کی زباں بند ہوئی ہے + ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا (داغ)
[۵۲] جن جاؤ ری سکھی گھر میں ٹھاڑو ہے بسیام + جھک جھوری کرت بار بار جوری کرت کرت بدنام + کھیلت کھیلت انگ چھوٹت ہے + دیکھت رہی آئی سگرو گرام (ٹھمری)
[۵۳] جُھک کر ملنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ فروتنی سے پیش آنا ۔ عجز و انکسار سے ملنا + ؎ دل خوش و خرم ہے ہم جُھک کے ملے + کچھ عجب عجز ملنسار ہے (داغ)

بے عملی کے علاوہ کسی دوسرے امر کی تعلیم نہیں دے رہے ہیں۔
اس کام کو ہمارے درمیان میں وہ لوگ انجام دے سکتے ہیں جن کے حالات کسی قدر اچھے ہیں اور جنھوں نے غیر ممالک میں قیام کی وجہ سے آزاد تعلیم حاصل کی ہے اُنھیں لوگوں کو یہ کام انجام دینا چاہیے۔

یہی چند افراد جیسے ہی ان میں وہ سچے اصول سرایت کر گئے جن پر ایک قوم کی واقعی تعلیم کا انحصار ہے انھیں ہزاروں آدمیوں میں منتشر کر دیں گے یہی اصول راستہ کے رہنما رہیں گے اور اُن مغالطوں اور باطل نظریوں سے تحفظ کا کام دیں گے جو صحیح اصولوں پر رہبری کے لئے راستہ میں ملتے ہیں۔

باغی شاعر

مظلوم کیتھلوی

وہ شاعر تھا، اس کی نظموں میں آزادی کا پیغام مضمر تھا، وطن کی حالت زار پر خاک میں تڑپنے والے آنسو پوشیدہ تھے، غریبوں کا خون چوسنے والے ظالموں کے خلاف اعلانِ جنگ کی تلقین تھی، ہر شعر دل میں اُتر جانے کی تاثیر رکھتا تھا، مظلوم، مغلوب اور مجبور لوگ اس کے اشعار پڑھ پڑھ کر جھومتے تھے، اس شاعر کا نام تھا مسحور ———

مسحور ایک ایسی ریاست میں رہتا تھا جس کا راجہ بدچلن تھا اور ظالم ——— وہ ہر وقت شراب میں غلطاں اور خوبصورت عورتوں کے حلقہ میں گھرا رہتا تھا، مگر اس عیش پسندی کے باوجود اُسے شہرت کی تمنا تھی۔ نام آوری کا جنون تھا، عظمت کی خواہش تھی۔

سورج طلوع ہو اور روشنی نہ پھیلے یہ ناممکن ہے، مسحور بھی آسمانِ ادب پر آفتاب بن کر چمک رہا تھا، راجہ کی عیش گاہوں میں اس آفتاب کی کرنیں پہنچیں۔ راجہ نے اُسے طلب کر کے کہا "ہماری شان میں قصیدہ لکھو شاعر!"

مسحور نے حیرت کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا "آپ کی شان میں؟" ——— وہ سوچ رہا تھا کہ ایک ظالم، شرابی اور اوباش کی شان میں کیا لکھا جا سکتا ہے؟

اسے ششش و پنج میں دیکھ کر راجہ نے کہا "ہم تمہیں خوش کریں گے شاعر! ——— زر و مال سے تمہاری جھولی بھر دیں گے!"

"لیکن حضور میں اپنے ضمیر کی قیمت مال و زر سے کہیں زیادہ سمجھتا ہوں" شاعر نے جواب دیا۔

اشارہ گو لطیف تھا، مگر راجہ فوراً سمجھ گیا، آنکھوں سے آگ برسنے لگی، بھویں خنجر کی طرح تن گئیں اور رعد کی طرح گرج کر بولا "اِسے جیل میں ٹھونس دو" شاید اُسے معلوم نہ تھا کہ آج کا باغی کل کا تاجدار بن سکتا ہے۔

راجہ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی، مسحور قید خانہ میں ڈال دیا گیا، بلبل پنجرے میں ٹھونس دی گئی، لوگوں نے یہ دیکھا اور خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے، راجہ کے حکم سے شاعر کا نام لینا جرم قرار دے دیا گیا۔ لوگ اس کی نظموں کو ترسنے لگے، راجہ کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا موت تھی، اور اسی خوف سے لوگ خاموش تھے، مگر راجہ سمجھتا تھا "میں نے باغی شاعر کی یاد لوگوں کے دلوں سے نکال دی ہے"

ایک روز جب سورج اپنے پورے جلال میں زمین پر آتشیں کرنیں برسا رہا تھا جیل کے بڑے پھاٹک سے ایک ارتھی باہر نکلی، یہ شاعر کی ارتھی تھی، ——— اس شاعر کی جو اپنا ضمیر فروخت کرنے کی بجائے موت سے ہم آغوش ہو گیا، ارتھی کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں راجہ کے خلاف نفرت و حقارت کا سمندر موجزن ہو گیا، راکھ میں دبی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی، ان کی نظر میں راجہ پہلے ظالم، بدچلن اور بے رحم ہی تھا مگر اب قاتل بھی بن گیا تھا ـ

دُور کرنا۔ رفعِ فساد کرنا + ۵

یا تو غیروں ہی کا ہو یا ہو وہ دلبر اپنا　　آج جھگڑا ہی چکا لیتے ہیں چل کر اپنا (نامعلوم)

(۲) قرضہ بیباق کرنا۔ قرض ادا کرنا (۳) جھگڑا نبٹانا + دُنیا کے تعلقات سے چھڑا دینا +

جھگڑا کرنا یا اٹھانا - ہ - فعلِ لازم (۱) فساد کھڑا کرنا۔ لڑنا۔ ٹنٹا کرنا۔ (۲) مزاحمت کرنا۔ معترض ہونا۔ دعوے دار بننا۔ مقدمہ لڑانا +

جھگڑا کھڑا کرنا - ہ - فعلِ لازم - دیکھو (جھگڑا کرنا) +

جھگڑالو - ہ - اسمِ مذکر - لڑاک۔ فسادی۔ دنگئی ۔ بد خاص ج + شریر۔ فتنی + حجتی۔ تکراری +

جھگڑنا - ہ - فعلِ لازم (۱) لڑنا۔ فساد کرنا۔ دنگا کرنا۔ راڑ کرنا۔ تضیہ کرنا (۲) بحثنا۔ بحث کرنا۔ دلیل کرنا۔ تکرار کرنا۔ تقریر کرنا۔ معترض ہونا۔ مباحثہ کرنا (۳) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ زیادہ مانگنا جیسے آج ہی تو میرے جھگڑنے کا دن ہے (عورتیں نحاد یا نیگ لینے کے موقع پر بولتی ہیں)

جھل - ہ - اسمِ مؤنث (۱) غصہ۔ خفگی۔ کرودھ۔ خشم۔ طیش۔ عتاب۔ نیما۔ جھونجل (۲) رشک۔ حسد۔ جلن۔ ڈاہ۔ بدخواہی (۳) خواہشِ جماع۔ آگ۔ حرارت۔ شہوت +

جھل ہائی - ہ - اسمِ مؤنث - عو۔ غصیل۔ بدمزاج + حاسد۔ رشک کرنے والی + جماع کی خواہش رکھنے والی۔ چھنال۔ پُرشہوت +

جہل - ع - اسمِ مؤنث (۱) نادانی۔ ناواقفیت۔ جہالت۔ اناڑی پن۔ لاعلمی + بیوقوفی (۲) جاہلانہ ہٹ۔ اُجھڑپن (۳) نزاعِ لفظی۔ تکرار +

جھلا - ہ - اسمِ مذکر (۱) بڑا ٹوکرا۔ جھلی کی تذکیر۔ چھیبا۔ جھابا۔ (۲ - صفت) مغلوب الغضب۔ غصیل۔ زودرنج۔ بدمزاج۔ تُندخو۔ غصہ ور۔ کرودھی۔ درشت طبع۔ خشونت کار۔ سخت گیر + بدخلق۔ کج اخلاق +

جھلا نور - ہ - صفت (۱ - پورب) زرق برق۔ تاباں۔ درخشاں۔ چمکتا۔ دمکتا۔ چمکیلا۔ چمکول۔ چمکدار۔ جگمگاتا (۲) طغیان۔ طوفان۔ چڑھاؤ +

جھلاجھل - ہ - صفت - چاندی سونے کی چمک دمک۔ جگمگ۔ روشنی۔ تابندگی۔ تاب و تابش۔ درخشندگی و رخشندگی +

جھلانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) جھونٹا دینا۔ جھولے میں بٹھا کر حرکت دینا۔ ہلانا۔ ڈلانا (۲) لیت و لعل کرنا۔ آجکل کرنا۔ کسی کام میں ڈھیل ڈالنا۔ کام لٹکائے رکھنا۔ لٹکا رکھنا۔ امروز فردا کرنا۔ ٹالنا۔ حیران کرنا۔ کام پڑا رکھنا۔ وعدہ خلافی کرنا۔ جھوٹی اُمید دلانا۔ اُمید میں رکھنا + ۵

جھوٹتے ہیں یہ جو جھولے میں کہتے ہیں مجھے　　اک عشوہ پہ مجھے برسوں جھلا سکتے ہیں (انشا)

جھلانا - ہ - فعلِ لازم (۱) غصہ ہونا۔ خشمگین ہونا۔ جلنا (۲) ٹیس مارنا۔ جلن ہونا۔ سوزش ہونا۔ تپکنا (۳) جھنجھنانا۔ کسی ضرب کا دیر تک صدمہ رہنا۔ سنسنانا +

جھلجھلاہٹ - ہ - اسمِ مؤنث - چرپراہٹ۔ چرمراہٹ۔ تیزی۔ سوزش۔ جلن۔ وہ کیفیت جو زخم پر نمک چھڑکنے یا تیز مرچ کھانے سے حاصل ہو جیسے ایک ذرا سی مرچ کھائی تھی جس کی ابتک جھلجھلاہٹ ہے +

جھلجھلانا - ہ - فعلِ لازم (۱) چرپرانا۔ سوزش کرنا۔ جلنا۔ چرمرانا۔ (۲) جھنانا۔ سنسنانا۔ دیر تک صدمہ رہنا (۳) چمکنا۔ دمکنا +

جھلڑ - ہ - اسمِ مذکر - پرندوں کا پرا۔ جتھا۔ گروہ۔ غول۔ جھنڈ۔ ٹکڑی +

جھلسا - اسمِ مذکر - عو (۱) لوکا۔ لکشا۔ آگ۔ شعلہ۔ لاٹ۔ جوالا +

جھلسا ہے اسکے منہ کو جو چاہنے کا نام لے　　اس دل کی آگ میں موئی کب تک جلا کرے (انشا)

(۲ - صفت) سوختہ۔ جلا ہوا۔ لو لگا ہوا (۳) موا۔ نگوڑا۔ کمبخت۔ بدنصیب۔ بختوں جلا جیسے دیکھو جھلسا مان جا۔ عو۔ دیکھو جھلسا مانتا نہیں +

جھلسا دینا / جھلسا لگانا } - ہ - فعلِ متعدی - عو۔ لوکا لگانا۔ جلانا۔ آگ لگانا۔ آگ دینا +

بن تمھارے آئے جو اوپر تو قاتل بادل　　ہے جھلسا ہی لگا دینے کے قابل بادل (رافت)

جھلسنا - ہ - فعلِ لازم - عو (۱) جلنا۔ جھلسنا۔ پھکنا۔ آگ لگنا (۲ - متعدی) جلانا۔ آگ لگانا۔ پھونکنا (۳) کچھ دیکر راضی کرنا۔ ٹالنا۔ رشوت دینا۔ ناراضی سے دینا۔ چٹانا (۴) بحالتِ ناراضی رخصت کرنا۔ بیاہنا۔ گھر سے نکالنا جیسے کوئی ہنر سیکھو جو کہیں تمہیں جھلسیں +

جھلک - ہ - اسمِ مؤنث (۱) روشنی۔ چمک۔ چمک دمک۔ نور۔ تلالاء۔ تجلی (۲) آب تاب۔ رونق۔ ساوپ روپ (۳) جلوہ۔ پرتو۔ عکس۔ جھمکی۔ جھلکی۔ جھانکی + ۵

وہ چھپ گئے اک جھلک دکھا کر　　ہم رہ گئے خشک ڈبڈبا کر [۱] (امداد علی بحر)

جھلکا - ہ - اسمِ مذکر - روشنی۔ پرتو۔ جلوہ۔ جھلک۔ عکس +

جھلکنا - ہ - فعلِ لازم - چمکنا۔ دمکنا۔ روشن ہونا۔ جھلملانا۔ چھچانا۔ کوندنا۔ کسی چیز کے اندر سے چمک دکھانا۔ جلوہ دکھانا۔ عکس ظاہر ہونا۔ جھمجھمانا +

جھلکی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) دیکھو (جھلک) (۲) اندک خودنمائی + ادھوری جھلک۔ نظارۂ اندک۔ جلوۂ ناتمام [۲] +

۵ دکھا کر جھلک کون چلتا ہوا + نظر ڈھونڈتی چار سو رہ گئی + جلوہ بے پردہ تو ہوتا ہے فقط ہوش ربا + وہ قیامت ہے جو چلمن کی جھلک ہوتی ہے (داغ)

[۱] موسے کو تو جب بھی نہ رہی تاب نظارہ + جھلکی تھی پئے طالبِ دیدار ذرا سی + (داغ)

دریا کی روانی رک سکتی ہے مگر جذبات کی روانی کو نہیں روکا جا سکتا۔ نفرت نے قہر و غضب کی صورت اختیار کر لی، راجہ اپنی زندگی خطرے میں دیکھ کر تخت و تاج چھوڑ کر بھاگ نکلا اور جنگلوں میں جا چھپا، لوگوں نے شاعر کا ایک طلائی بت تخت پر رکھ دیا، اور شہر کے بہترین دماغ اس کے نام پر حکومت کرنے لگے۔

اب سب آزاد تھے، ظالم اور بدچلن راجہ کا خوف مٹ چکا تھا، اور لوگ ہر طرف وہی نظمیں گانے لگے جن میں آزادی کا پیغام مضمر تھا، وطن کی حالتِ زار پر تڑپنے میں آنسو پوشیدہ تھے، غریبوں کا خون چوسنے والے ظالموں کے خلاف اعلانِ جنگ کی تلقین تھی۔

مقالاتِ زرّیں

— عالمِ شباب میں موت آنا، کہانی شروع ہوئی تھی کہ نیند آ گئی۔
وہ تبسم ہی نہیں، جس کی جلو میں آنسوؤں کا لشکر نہ ہو۔
خدا نہ کرے، خوشی درجۂ کمال تک پہونچ جائے۔
جس مرض کا علاج نہیں اُس سے مصالحت کر لو۔
— محبت، تلوار کے بغیر ذبح کرنے کی صناعی ہے۔
حسد کے محکمے میں کبھی تعطیل نہیں۔
سزا بھی وہی دے جو محبت کرتا ہے۔
صرف رقیق القلب ہی بہادر ہو سکتا ہے۔
تاریکی بھی ایک قسم ہے خواب کی۔
جوانی کی بے اعتدالیاں بار قرض ہیں، جنھیں پیری مع سود ادا کرے گی۔
خوبصورتی کا نازک ترین حصہ وہ ہوتا ہے جو تصویر میں نہ آ سکے۔
ہمارے دَور میں نیک آدمیوں کے سِوا سب شریک ہیں۔
— اے مغرور! کوئی ایسی ترکیب بھی ہے کہ تو قبر میں نہ لیٹے؟
— رواج بُری سے بُری چیز سے مصافحہ کرا دیتا ہے۔
— تمام دنیا کی بہترین عقلیں، شاعر کے ایک جنون کی قیمت نہیں دیتیں، لیکن اگر اتنے بڑے آدمی نہ ہوتے تو اس قدر اچھے وکیل بھی نہ ہوتے۔
سچّے شاعر کائنات کے اتالیق ہیں۔
— بہت سے استاد، شاگردوں کے بنائے ہوئے ہیں۔

بعض مر گئے اور زندہ ہیں، اور بعض زندہ ہیں اور مُردہ۔
ایک اچھا دل بہتر ہے دنیا کے تمام اچھے دماغوں سے۔
— صرف شہید ملک الموت کو شکست دیتا ہے۔
شباب کی آنکھوں کے سامنے کوئی بدصورت نہیں۔
بیماریاں کیا ہیں؟ اجل کے تقاضے — اور "صحت" اُن تقاضوں پر کامیاب معذرت کا نام ہے۔
خوشی کے پھول کو زیادہ پیار نہ کرو، ورنہ اُس کی نازک پنکھڑیوں سے غم کا عرق ٹپکنے لگے گا۔
— دولت کی کم وقعتی اسی سے ظاہر ہے کہ جب تک اُسے جدا نہ کیا جائے، راحت ممکن نہیں۔
میں آج کے مسرت خیز واقعات سے کیا خوش ہوں؟ جانتا ہوں کل یہی "واقعات" ایک "عبرت انگیز یاد" بن کر ستانے آئیں گے۔
— اے دنیا ہم فقیروں کو نہ تھپک، ہم شاعروں کو نہ لُبھا۔ بڈھے بچے بہلانے نہیں بہلائے جاتے۔
بیوقوفوں کی مہربانیاں بڑی بڑی بوندیں ہیں، جو یکایک پڑنے لگتی ہیں، اور چشم زدن میں غائب۔
تکیہ کلام ایک عصا ہے، جس کے سہارے ضعیف گویائی ٹٹولتی چلتی ہے۔

(جوش ملیح آبادی)

جھلکی دکھانا یا۔ جھلک دکھانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ جلوہ دکھانا
عکس دکھانا ۔ تجلی دکھانا ۔ جھانکی دکھانا +

جھلم ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث ۔ ایک زرہ کی طرح کی نقاب جو جنگی آدمی لڑائی کے وقت
مُنہ پر ڈال لیتے ہیں + ے

بن خود ایک دم نہیں رہتا سر حباب
ڈالے رہے ہے منہ پہ جھلم سن کی آبشار (سودا)

جھلمل ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث ۔ جگمگاہٹ ۔ پانی کی چمک ۔ چراغوں کے
پرعکس پڑنے کی کیفیت ۔ ستاروں کی کم کم چمک +

ندی کنارے میں کھڑی اور پانی جھلمل ہو
میں میلی پیا اُجلے مرا ملنا کس بدھ ہو (دوہا)

جھلملانا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ جھلکنا ۔ لہرانا ۔ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا ۔
دُھندلانا اور چمکنا + ے

بیٹھے جو وہ شب نقاب اُٹھا کر بُجھنے لگی شمع جھلملا کر (...)

جھلملی ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) چلمن ۔ چک ۔ جھری دار پردہ (۲) جھری دار
کواڑ یا کھڑکی جو اکثر سیج گاڑی یا کوٹھیوں کے دروازوں میں روشنی آنے کی غرض سے
لگا دیتے ہیں ۔ اور اُن میں کُھلنے اور بند ہونے کی ترکیب بھی ہوتی ہے (۳) کان
کے ایک زیور کا نام + (۴) کم و بیش روشنی ۔ دھیمی دھیمی چمک ۔
ملگجی چاندنی + ے

چودھویں تاریخ اک ابرِ تنک ساتھا جو رات
صحنِ گلشن میں عجائب سیر میں دیکھا کیا
جھلملی سی چادرِ مہتاب اوپر برق کا
وہ دوپٹہ بادلے کا ساجو ہیں لہرا گیا (...)

جھلنا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم (۱) پنکھا ہلانا ۔ پنکھا کرنا ۔ ہوا کرنا (۲) جُڑنا ۔
پیوستہ ہونا ۔ پیوند لگنا ۔ ٹانکا لگنا ۔ جیسے برتن کا جھلنا ۔ زیور کا
جھلنا وغیرہ (۳ ۔ متعدی) برف یا شورے میں ہلایا جانا ۔ برف میں
ٹھنڈا کرنا ۔ شورے میں لگانا + ے

شوربختی کی نوازش ہے مَیخواروں پہ شورے میں شیشۂ باندی کے جھلا کرتے ہیں (بحر)

(۴) مکھیاں اُڑانا ۔ مکھیاں ہلانا ۔ مگس رانی کرنا +

جھلنگا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) ٹوٹی پھوٹی چارپائی ۔ ایسی جھولا چارپائی جس کا
بان ٹوٹ ٹوٹ کر لٹک گیا ہو ۔ نیز وہ بان جو بنا کا بُنا چارپائی میں سے

نکال لیں (۲ ۔ صفت) لاغر ۔ دبلا ۔ بچھن جھڑا ہوا ۔ بلڑ جلڑ +

جھلوانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی (۱) پنکھا کرانا (۲) مکھیاں اُڑوانا (۳) ٹانکا
لگوانا ۔ ظرف مسی وغیرہ میں جوڑ لگوانا +

جھلی ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث ۔ غشا ۔ پیٹ کے اندر کا باریک چمڑا یا پوست (۲) بچہ
کا جالا (۳ ۔ صفت) باریک پتلا ۔ کاغذ سا +

جھلی سا ۔ ہ ۔ صفت ۔ بہت باریک ۔ کاغذ سا جھلی کی مانند +

جھلی ۔ ہ ۔ (۱) اسمِ مؤنث ۔ غصیل عورت ۔ خشمناک عورت ۔ بدمزاج عورت ۔
(۲ ۔ صفت) جیسے جھلی طبیعت +

جھلی ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث ۔ بڑا ٹوکرا ۔ جھینبا +

جھما جھم ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث (۱) مینہ کے برسنے کی آواز ۔ مینہ کے جھکے کی
آواز (۲) گوٹہ کناری کی چمک ۔ دمک (۳) چھما چھم ناچنے کی آواز (۴) بارش کی آواز +

جُھماکا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (پورب) ۱ ۔ دھڑاکا ۔ دھماکا (۲) مینہ کا کھاری جھلا (۳) چمک +

جھم جھم ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) مینہ کے برسنے کی آواز ۔ جھم جھم ۔ رم جھم (۲ ۔ صفت) چمکیلا ۔ جمکیلا +

جھم جھم کا ۔ ہ ۔ صفت (اطفال) چمک دمک کا ۔ گوٹا کناری کا ۔ چمکتا ہوا ۔ دمکتا
ہوا ۔ تاباں ۔ درخشاں ۔ جگمگاتا +

جھم جھم ہونا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ جگمگ جگمگ ہونا ۔ چمکنا جیسے سارا جوڑا کس
کام کا مصالحہ بھی تو کے جوڑ (جھم جھم ہو) +

جھم جھماتا ۔ ہ ۔ صفت ۔ چمکتا ۔ جگمگ جگمگ کرتا ۔ گوٹا کناری کا
جھلکتا +

جھم جھمانا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ چمکنا ۔ روشن ہونا ۔ جگمگانا ۔ جھلکنا ۔ جھلک مارنا +

جھمک ۔ ہ ۔ اسمِ مؤنث ۔ جھلک ۔ چمک +

جھمکا ۔ ہ ۔ صفت ۔ بھیڑ ۔ انبوہ ۔ جمگھٹا ۔ ٹھٹ (متروک) ے

اب جہاں دیکھو وہاں جھمکا ہے چور ہے ٹھگ ہے اور اچکا ہے (سودا)

جھمکانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ چمکانا ۔ جھلکانا +

جُھمکا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) گُچھا ۔ جُھنڈ ۔ خوشہ + پروین ۔ عقدِ ثریا ۔ وہ سات
ستارے جو آسمان پر اکھٹے نظر آتے ہیں (۲) کانوں کے ایک زیور کا نام

جھمکڑا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) کرّوفر ۔ تجمّل ۔ شان و شوکت ۔ جلو + ے

ساتھ ہیں شوخی و انداز و ادا جلوہ و ناز کس جھمکڑے سے شبِ وصل وہ محبوب آیا (نامعلوم)

(۲ ۔ صفت) چمک دمک ۔ رونق ۔ آب و تاب ۔ خوبصورتی ۔ جلوہ ۔ تجلی ۔
دیدارِ معشوق +

وطن کے نوجوانوں سے خطاب

توہی تو اے نوجواں تعبیرِ خوابِ قوم ہے!
قوتِ بازوئے ہستی ہے، شبابِ قوم ہے!

زندگانی کے قصیدے کی تو ہی تشبیب ہے
حریت کی تو وطن کے واسطے تقریب ہے

نوجواں یہ یاد رکھ تمہیدِ مستقبل ہے تو
قوم گویا جسم ہے۔ اُس کا دماغ و دل ہے تو

ہے عروسِ زندگی کا تو ہی سرتاج اور سہاگ
تو ربابِ ہستیٔ انساں کا ہے کلیان راگ

کیا فقط ماں باپ ہی کی آنکھ کا تارا ہے تو
ہے وطن کا نورِ چشم، اور قوم کا پیارا ہے تو

کارگاہِ دہر میں ہے تو اک ایسی خوردبیں
جس سے آئینہ ہو اسرارِ فلک۔ رازِ زمیں

طعن کی باتیں بھی سنتے ہیں جوانوں کے خلاف
کچھ کنایہ میں کہی جاتی ہیں تو کچھ صاف صاف

جا و بیجا لوگ کہہ اُٹھتے ہیں تم کو دیکھ کر
"تم میں نسوانی ادائیں آگئی ہیں بیشتر

بن سنور کر کالجوں کو اس طرح جاتے ہو تم
اپنی زیبائش سے دلہنوں کو بھی شرماتے ہو تم

وقت ٹائی اور برش کنگھے میں ہو جاتا ہے صرف
اس سے جو بچتا ہے پڑھ لیتے ہو اس میں چار حرف

زیب و زینت اور خود بینی کا ہے تم کو مرض
یہ بدیسی ہے کہ دیسی چیز؟ اس سے کیا غرض

دم سے چلتی ہیں تمہارے یہ دکانیں مال کی (دہلی سوداگر)
جان ہو تم ہی سنیما اور تھیٹر ہال کی

ہوسٹل، لکچر کے کمرے، کھیل کے میدان میں
بھول جائے حضرت یوسف کو دیکھے جو تمہیں

زیب و زینت کے ہو بندے، سادگی سے دور ہو
تم خود آرائی کے نشہ میں ہمیشہ چور رہو

پاس ہونے کی خوشی ہوتی نہیں اتنی تمہیں
جتنی کالج چھوڑ کر ہوتی ہے مایوسی تمہیں"

اور کچھ باتیں بھی ہیں کہہ جاتے ہیں جو نکتہ چیں
ذمہ داران کانگریس تم کو کہہ سکتا نہیں

تھوپے جاتے ہیں جو تم پر عیب یا ہیں واقعی
متہم اُن کے لئے تم ہو نہیں سکتے کبھی

جھم

جھمکنا - ہ - فعلِ لازم - چمکنا - جھلکنا +

جھموا - ہ - اسمِ مذکر (۱) بہت سے بالوں والا حیوان + ریچھ - خرس + وہ بچہ جس کے بہت سے بال ہوں (۲) ایک قوم کا بھورا ریچھ (۳) بھاری یا بھاری بھرکم لڑکے یا نازو وغیرہ کو اس خطاب سے مخاطب کیا کرتے ہیں - وہ ریچھ جو بازیگروں کے ساتھ رہتا ہے - تصغیر بالمحبت، پیار سے عام بچے کو بھی کہہ دیتے ہیں +

جھمیل - ہ - اسمِ مؤنث (۱) دھیرا - اٹکاؤ - بکھیڑا - جھگڑا - قضیہ (۲) آشنائی - دوستی - الیست +

جھمیلا - ہ - اسمِ مذکر - جھگڑا - بکھیڑا - ناحق کا فساد + لیند و زنام عموب اسباب +

جھمیلیا - ہ - اسمِ مذکر - بکھیڑیا - جھگڑالو - فسادی + مفسد +

جھن - ہ - اسمِ مؤنث - تھالی وغیرہ کے بجنے کی آواز - جھنکار - جھنک - تلوار کے گرنے کی آواز +

جھنجلانا - ہ - فعلِ لازم - خفا ہونا - پیچ و تاب کھانا - ناخوش ہونا - ناراض ہونا + چڑچڑانا - غضبناک ہونا +

جھنجوٹی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) ایک مشہور راگنی کا نام جس کا رواج پہاڑی قوموں میں زیادہ ہے (۲) باہمی تکرار جیسے آج تو کس کس میں جھنجوٹی ہوگئی (گنوار) +

جھنجوڑنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) کسی کے ہاتھ، پاؤں پکڑ کر جگانے کے واسطے خوب ہلانا - جگانا - بیدار کرنا (۲) ہوشیار کرنا - خبردار کرنا - ٹھوکنا - متنبہ کرنا +
نشۂ غفلت میں ہیں جو انکو جھنجوڑو اور نیند کے متوالے ہیں جو اُن کو جگاؤ (حالی)
(۳) دانتوں سے پکڑ کر جھٹکے دینا جیسے شکاری کتے وغیرہ کسی شکار کو پکڑ کر ہلا دیتے ہیں - جیسے کتے نے بلی کو ایسا جھنجھوڑا کر دم ہی نکال دیا +

جھنجھٹ - ہ - اسمِ مذکر (۱) جھگڑا - فساد - دنگا - ردوبدل - راڑ - ٹنٹا - (۲) قضیہ - حجت - بحث - تکرار - ہج (۳) حیرانی - دقت + بکھیڑا - الجھن - الجھیڑا

جھنجھٹ لانا - ہ - فعلِ لازم - فیل لانا - ٹنٹا کرنا - جھگڑا کرنا - ہج کرنا - قضیہ کرنا - فساد کرنا - بحثنا - تکرار کرنا - حجت کرنا +

جھنجھٹیا - ہ - صفت - لڑاکا - جھگڑالو - فسادی + تعدیع - تنک مزاج +

جھنجھری - ہ - اسمِ مؤنث - سوراخ دار توا یا آہنی جالی جو اکثر کوئیلوں کے چولھے میں اکھ چھن چھن کر گرنے کے واسطے لگا دیتے ہیں +

جھنجھن - ہ - اسمِ مؤنث (۱) دھاتی ظروف کے کھڑکنے کی آواز (۲) اسمِ مذکر - بازاری - اگو بر گنیش - بیوقوف - آواز دہیں جیسے تم بھی نرے جھنجھن ہی ہو +

جھن

جھنجھنا - ہ - اسمِ مذکر (۱) بچوں کے ایک کھلونے کا نام جو اکثر مدور و مجوف ہوتا ہے اور اُسکے اندر کنکر وغیرہ بجنے کے واسطے پڑے ہوئے ہوتے ہیں (۲ - بازاری) عضوِ تناسل - قضیب - ذکر - حشفہ +

جھنجھنانا - ہ - فعلِ لازم (۱) ٹنٹنانا - ٹھنٹھنانا - جھنکانا - بجنا (۲) سنسنانا +

جھنجھناہٹ - ہ - اسمِ مؤنث (۱) جھنکار (۲) سنسناہٹ +

جھنجھنی - ہ - اسمِ مؤنث - بیڑی - جولان +

جھنجھنیاں پہنانا - ہ - فعلِ متعدی - بیڑیاں ڈالنا - پا بجولان کرنا - قید کرنا - قید میں ڈالنا - جیلخانے پہنچانا +

جھنجھنیاں پہننا - ہ - فعلِ لازم - بیڑیاں پہننا - قید بھگتنا - جیلخانے جانا +

جھنجھی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) ٹوٹی کوڑی - پھوٹی کوڑی - وہ کوڑی جسمیں آرپار چھید ہو (۲) وہ عورت جس کی ناک میٹھی یا پچکی ہوئی ہو (۳) کھتریوں کے ایک فرقہ کا نام جو پنجابی یعنی باون ذاتی کا ایک جتھا ہے - انکا نکاس جھنگی وال نامی قصبہ سے ہے - جو دیپالپور کے پاس شہر لاہور سے پرے واقع ہے +

جھنڈ - ہ - اسمِ مذکر (۱) غول - گروہ - جانور کا پرا - گلہ - جمگھٹا - بھیڑ - انبوہ - جیسے پریوں کا جھنڈ (۲) تراکمِ اشجار - درختوں کی گنج - بہت سے درخت جو ایک جگہ لگے ہوئے ہوں (۳) گھانس کا پولا - گھانس کا مٹھا - بنڈل (۴) بڑے بڑے نوبڑھے ہوئے بال - گھنگے بال +

جھنڈ کے جھنڈ - ہ - اسمِ مذکر - غول کے غول - پرے کے پرے - بہت سے گروہ - بہت سے غول - ٹھٹ کے ٹھٹ +

جھنڈا - ہ - اسمِ مذکر - نشان - علم - بیرق - باؤٹا - پھریرا - نیزہ - دھجا - لوا +

جھنڈا کھڑا کرنا - ہ - فعلِ متعدی - لوگوں کے جمع کرنے یا فوج اکٹھا کرنے کے واسطے نشان گاڑنا + فریاد یا استغاثہ کے واسطے علم نصب کرنا - نشانِ فتح نصب کرنا - فتحیابی حاصل کرنا - فتح کرنا +

جھنڈا گاڑنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) دیکھو (جھنڈا کھڑا کرنا) (۲) اپنا عمل دخل کر لینا - اپنی حکومت میں لے آنا - کسی جگہ کو فتح کر لینا - قبضہ کرنا - سکہ بٹھانا +
دل کو اُس محبوب کے لئے دِل مسخر کیجئے عرش پر نالے کا جھنڈا آج گاڑا چاہئے (ناسخ)

جھنڈا گڑنا - ہ - فعلِ لازم - عمل دخل ہونا - سکہ بیٹھنا - حکومت ہونا +
ہمارے داغ کا سکہ ہے ہفت کشور میں گڑا ہے عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا (امداد علی بحر)

جھنڈولا - ہ - اسمِ مذکر - نوزائیدہ بچہ جسکے سر پر پیٹ کے بال ہوں - بالک جسکو نہیں آتا ہے +

جھنڈے - ہ - اسمِ مذکر - جھنڈا کی جمع - باوٹے - پھریرے - بہت سے نشان +

اس حقیقت سے مگر واقف نہیں ہیں خود وہ بھی
یہ سب اخلاق وراثت کے سوا کچھ بھی نہیں

مغربی یا مشرقی ہو کچھ بھی ان کی نوعیت
ان میں اسلاف اور بزرگوں کا عطیہ ہے بہت

ذمہ دار اس کے سلف ہیں، اک ہماری ذات ہے
ثمرہ ہے سوشل وراثت کا یہ سیدھی بات ہے

ان عوارض میں بہت رد عمل درکار ہے
یہ جو ہو جائے تو پھر اک دم میں بیڑا پار ہے

امر حق میں کچھ ضرورت استعارے کی نہیں
ہو جو نیت نیک تو حاجت اشارے کی نہیں

مجھ کو کہنا ہے یہ تجھ سے سن اسے اے نوجواں
تیری ہی جانب اٹھائے ہے نظر ہندوستاں

جو بڑے ہیں تجھ سے، لے انکے نقائص سے سبق
تو اولوالعزمی کا ان کوتاہیوں سے لے سبق

ہو وطن آزاد۔ اس کی لاکھ ہم باتیں کریں
ہے غلامی حاوی و ساری ہماری ذات میں

فرقہ بندی سے یہاں مجروح ہے حب وطن
جل رہا ہے تفرقے کی آگ میں سارا چمن

ہم اٹھاتے ہیں قدم تو پھونک کر اور تول کر
یہ ہماری چال نستعلیق اور لمبا سفر

تجزیہ ہو ذہنیت کا ان بزرگوں کی اگر
تو جگہ دی جائے اس کو اک صدی سے پیشتر

تجزیہ بدبختیوں، ناکامیوں کا ہے یہیں
آزمودہ کار ہیں ہم صبر میں اور شکر میں

سوچ کا اور فکر کا تو اب زمانہ ہو چکا
بس صبر و شکر کا اب کارخانہ ہو چکا

ہے ہماری عاقبت بینی کا یہ کچھ ماحصل
وقت آیا ہے کہ لو تم ہاتھ میں تیغ عمل

مصلحت اندیشیوں سے کام چلنے کا نہیں
یہ شجر آہوں کی گرمی سے تو پھلنے کا نہیں

کام وہ ہو جس سے نکھرے کچھ وطن کا رنگ روپ
اہل دنیا کو دکھا دو تم ہو بھارت کے سپوت

جو نہ آیا تھا کبھی وہ انقلاب آنے کو ہے
عالم تہذیب کو روز حساب آنے کو ہے

دیکھتے ہو کل جہاں کس کام پر تیار ہے
جانتے ہو تم کہ کیا اس عزم میں اسرار ہے

تم عصا ہو اے جوانو اپنی قوم پیر کا
رنگ بدلو اس کی تم بگڑی ہوئی تقدیر کا

قومیت اپنی جو ہے۔ اک ملیت کا نام ہے
ملیت بھی کیا، کہ اک فرقے سے ہے جو کام ہے

مغز فرسودہ میں ہے زعم بزرگی اس قدر
تیز چلنے میں نظر آتا ہے گرنے کا خطر

مدتوں صبر و سکوں کی شعبدہ بازی رہی
عقل کی ذوق عمل سے حیلہ پردازی رہی

جھن

جھنڈے پر چڑھانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) رسوائے عام کرنا - عیب لگانا - بدنام کرنا - برا لگانا - نام اُچھالنا (۲) مشہور کرنا - شہرت دینا +

جھنڈے پر چڑھنا - ہ - فعلِ لازم - رسوائے عام ہونا - مشتہر ہونا - مشہور ہونا - بانس پر چڑھنا - بدنام ہونا +

جھنڈے تلے کی دوستی - ا - اسم مؤنث - چند روزہ دوستی - اتفاقی دوستی - لشکر کی دوستی - رستہ کی جان پہچان - قہوہ خانہ کی دوستی - حمام کی ملاقات +

جھنڈی - ہ - اسم مؤنث - جھنڈے کی تصغیر - کپڑا لگی ہوئی چھڑی - چھوٹا سا نشان - نشانِ کوچک - چھوٹی دھجا - پتاکا +

جُھنڈی - ہ - اسم مؤنث (۱) وہ کھونٹی جو پودوں کے کاٹ لینے کے بعد کھیتوں میں کھڑی رہ جاتی ہے (۲) گنّے کی جڑ - مکئی یا جوار وغیرہ کے درخت کی جڑ (۳) گنڈے میں پڑا ہوا قُلّابہ - وہ گنڈے جن میں حلقے پڑے ہوئے ہوں جنھیں پہن اور بیرہ باندھنے کا قُلّابہ +

جھنک - ہ - اسم مؤنث - گھنگرو وغیرہ کی آواز - جھن جھن - جھنا کا - جھنکار - جھنکا +

جُھنکاٹ - ہ - اسم مذکر - موٹا پھونس +

جھنکار - ہ - اسم مؤنث - ظروفِ چینی و شیشہ وغیرہ کے ٹوٹنے کی آواز - کانسی کے برتن کی آواز - جھنک - تنوار - جھانجھ یا زنجیر کی آواز + ؎

نہیں کوئی مانتا ہے عبث آوازِ جرس ٭ سُننے والا ہے میری زنجیر کی جھنکار کا (ناسخ)

جِھنکار - ہ - اسم مؤنث (۱) چیخ - کوک (۲) نوبت کی آواز - نوبت کی ٹکور - جھولے کے گیتوں کی گونج - الاپ +

جِھنکارنا - ہ - فعلِ لازم (۱) کوکنا - مور یا جھینگر کا بولنا جیسے ندیا کنارے مُرلا جھنکارے (گیت کا ٹکڑا) (۲) میٹھے میٹھے سُروں میں گانا - خوش الحانی سے گانا - ترنم کرنا - نغمہ سرائی کرنا +

جَہَنَّم - ع - اسم مذکر (۱) گہرا کنواں - چاہِ عمیق + تحت الثریٰ (۲) دوزخ - نرک - وہ مقام جہاں گنہگار ہمیشہ آگ میں جلتے رہینگے - جحیم - سقر + ؎

ضرور حشر کے دن عاصیوں کی ہوگی تلاش ٭ نہونگے ہم تو جہنم جلائیگا پھر کیا (سرِند)

جہنم میں پڑے یا جائے - ا - عو - دعائے بد - نہایت تنفر اور بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں - چولھے میں جائے - دفان ہو + ؎

جائے ہے جی نجات کے غم میں ٭ ایسی جنت گئی جہنم میں (میرتقی)

جَہَنَّمی - ہ - صفت - دوزخی - دوزخ کے کام کرنے والا - ناری +

جھوت - ہ - اسم مؤنث - دو دیواروں کے بیچ کی تنگ گلی - جس میں دونو طرف کے پرنالے گرتے ہیں +

جھو

جھونٹرے - ہ - اسم مذکر - ٹنٹرا (گنوار) عوام سر کے بال - موئے سر - چونڈا جیسے کیوں جھونٹرے بڑھا رکھے ہیں +

جُھوٹ - ہ - اسم مذکر (۱) واقع کے خلاف - سچ کا نقیض - دروغ - ناراست - کذب - غلط (۲) چھل - دھوکا - بہانہ - مکر - فریب (۳) کھوٹ - غش - نمل +

جُھوٹ بنانا - ہ - فعلِ متعدی - اتہام رکھنا - تہمت دینا - دروغ تراشیدن کا ترجمہ - خلاف بات گھڑنا +

جُھوٹ بولنا - ہ - فعلِ لازم - دروغ گوئی کرنا - خلاف بیانی کرنا - غلط کہنا - خلاف واقع بیان کرنا -

جُھوٹ پکڑنا - ہ - فعلِ لازم - دروغ کا پتا لگانا - کذب دریافت کرنا - جھوٹ کی گرفت کرنا - جھوٹ ثابت کرنا +

جُھوٹ جاننا - ہ - فعلِ لازم - خلاف جاننا - اعتبار نہ کرنا - اعتقاد نہ کرنا - باور نہ کرنا ؎ جھوٹ ہی جانوں کلام اس بت نا مہربان کا ٭ ہیں کرتا رہے جو آئے اگر قرآن کا (ذوق)

جُھوٹ سچ - ہ - اسم مذکر - راست و دروغ - دروغ آمیز سچ - دروغ +

جھوٹ سچ لگانا - ہ - فعلِ متعدی - غیبت کرنا - برائی کرنا - بدگوئی کرنا - بدی کرنا - خلاف کہنا - جھوٹی سچی باتیں بنانا - لگانا - بدگمان کرنا - بدظن کرنا +

جُھوٹ کا پُتلا - ہ - اسم مذکر - دروغ مجسم - نرا جھوٹا - بہت جھوٹ بولنے والا - جھوٹ کی پوٹ - جھوٹ کا بنا ہوا +

جُھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے - ہ - کہاوت - جھوٹ کو قیام نہیں ہوتا - جھوٹ نہیں چلتا - جھوٹی بات مضبوط نہیں ہوتی ؎

کہتے ہیں لوگ جھوٹ نہیں پاؤں جھوٹ کے ٭ جھوٹے تو بیٹھتے کبھی نہیں پاؤں ٹوٹ کے (ذوق)

جُھوٹ کی پوٹ - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (جھوٹ کا پُتلا) +

جُھوٹ کے پُل باندھنا - ہ - فعلِ متعدی - نہایت جھوٹ بولنا - جھوٹ کے ڈھیر لگا دینا - جھوٹ پر جھوٹ بولنا +

جُھوٹ کے دفتر - ا - اسم مذکر - افسانے - داستانیں - جھوٹی کہانیاں +

جُھوٹ لگانا - ہ - فعلِ متعدی - بہتان لینا - غلط بیانی کرنا - تہمت دھرنا - بدگوئی کرنا - اتہام رکھنا - کان بھرنا - بدگمان کرنا +

جُھوٹ مُوٹ - ہ - تابع فعل - دروغ - غلط + یونہی - مذاق سے - ظرافتاً - ہنسی سے (موٹ تابع مہمل ہے) + [1]

جُھوٹ - ہ - اسم مؤنث (اس کا مادہ سنسکرت میں جُھٹ تھا) پس خوردہ -

[1] جھوٹ موٹ کے - ہ - تابع فعل - بناوٹ کے - بے اصل - ظاہرداری کے دکھاوے کے ؎ وہ بات رکھ کے سر پہ مرے کھاتے ہیں قسم ٭ ہوتے ہیں جھوٹ موٹ کے احساں کبھی کبھی (داغ)

دیکھتے ہیں جب جوانی کا کہیں جوش و خروش
تو یہ کہہ اُٹھتے ہیں، لو کھو بیٹھے وہ سب عقل و ہوش

میں نے مانا کام بے سوچے کوئی اچھا نہیں
سوچ ہی میں کاٹ دینا عمر بھی اچھا نہیں

کاٹ دی ہے سوچنے میں ہم نے جو عمرِ عزیز
استفادہ تم کرو اس سے کہ ہو صاحب تمیز

سادگی اطوار میں ہو، دل میں ہو حُبِّ وطن
اور ادائے فرضِ آئندہ کی ہو جی کو لگن

یہ جوانی تو نہیں بس خط اُٹھانے کے لئے
رکھو محفوظ اس کو آئندہ زمانے کے لئے

کُل سجاوٹ اور رونق باغ کی پھولوں سے ہے
غور سے دیکھو تو ہستی پھول کی کلیوں سے ہے

پھول تو کچھ دن میں مُرجھا اور کُمھلا جائیں گے
ہیں وہ غنچے ہی تو جو گلزار کو مہکائیں گے

تم سے آئے گی بہارِ بیخزاں گلزار میں
جلوہ گر ہوگا ارم اس وادیٔ پُرخار میں

تم وطن کے کام میں مصروف ہوگے جس گھڑی
خضر و نارد بن کے آئیں گے بہت سے آدمی

ہادیوں کے بھیس میں بہکانے والے آئیں گے
تم کو راہِ راست سے بھٹکانے والے آئیں گے

لے کے تسبیح اور سُمرن بھی بہت آئیں گے لوگ
ڈاڑھیوں اور چوٹیوں سے تم کو بہکائیں گے لوگ

اک بھیانک نرک اور دوزخ دکھایا جائیگا
محشرِ کبریٰ کا منظر آگے لایا جائے گا

ایک بھی اُن کی نہ سننا وہ ریاکاری ہے سب
وہ تو چادر اور تختہ کی اداکاری ہے سب

چل چکا صدیوں وہ جادو اُن کا اپنی قوم پر
اُن کی لوری کام دے سکتی نہیں وقتِ سحر

فتنہ پردازی سے اُن کی بچکے رہنا نوجواں!
آ پھنسے جو دام میں اُن کے تو آزادی کہاں

اُن کو ماضی جان کر مطلق نہ رکھو اُن سے کام
تم ہو مستقبل کرو آئندہ کا حسنِ نظام

ہے یہ میدانِ عمل! آجاؤ تم سر جوڑ کر!
اور وطن کے فرض کو انجام دو جی توڑ کر

اس قدر خود رفتہ ہو جاؤ طلب کی راہ میں
ہر قدم پر منزلِ مقصود خود ڈھونڈے تمہیں

جب تمہارا جذبۂ پنہاں عیاں ہو جائیگا
نوجوانو پھر وطن بھی نوجواں ہو جائیگا

(علامہ برجموہن دتاتریہ کیفی)

جھوٹن۔ بچا ہوا کھانا +

جھوٹ کُوٹ ۔ ہ۔ تابع فعل۔ پس خوردہ وغیرہ بچا بچایا (اس میں کوٹ تابع مہمل ہے) جھوٹا کوٹا۔ آگے کا اُٹھا ہُوا +

جھوٹ ۔ ہ۔ اسم مونث (گنوار) ہوا کے ساتھ زور کی بارش +

جھوٹا ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جُنبش جھوکا۔ دھکا جیسے جھولے کا جھوٹا (۲) عورتوں کے سر کے لمبے بال لٹیں (۳) بھینس کا بچہ + بھینس کا نر بھینسا بھینسوں کا سانڈ (۴) نیند کا ہچکولا۔ نیند کا دھکا۔ غنودگی کے باعث گر گر پڑنا۔ یا جھک جھک پڑنا (اول۔ دوم۔ چہارم معنی میں جھوٹا زیادہ بولتے ہیں) +

جھوٹا ۔ ہ۔ صفت (۱) دروغگو۔ کاذب (۲) سچا کے خلاف لپاٹی۔ لباڑیہ (۳) بے ایمان۔ بددیانت۔ اُدھرمی (۴) دغاباز۔ چھلیا۔ فریبی۔ مکار۔ دھوکے باز۔ مُتفنی (۵) کھرا کے خلاف۔ کھوٹا۔ ناقص (۶) اصل کے خلاف نقلی مصنوعی ساختہ۔ جیسے جھوٹا موتی جھوٹا نگینہ (۷) نکما۔ بیکار۔ جیسے ہاتھ یا پاؤں کا جھوٹا ہو جانا وغیرہ (۸) اچھوتا کا نقیض مستعمل۔ برتا ہُوا (۹) پس خوردہ۔ اُلش۔ بچا ہُوا کھانا + فضلہ +

جھوٹا بٹ ۔ یا۔ پیمانہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ کم وزن بٹ۔ کمتی پیمانہ +

جھوٹا بنانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دروغگو ٹھیرانا۔ مکرانا۔ جھٹلانا۔ تکذیب کرنا +

جھوٹا پڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دروغگو ٹھیرنا۔ وعدہ خلاف ہونا (۲) نکما ہونا۔ بیکار ہونا۔ کام سے جاتا رہنا۔ جیسے ہاتھ یا کل کا جھوٹا پڑ جانا +

جھوٹا جوڑا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کھوٹا جوڑا۔ چوڑیوں کا وہ جوڑا جسمیں کھوٹا کام بنے + تیرے یا گوٹے کے کام کا جوڑا خواہ دلہن کی پوشاک جس پر جھوٹا مصالح ٹکا ہُوا ہو +

جھوٹا کاغذ ۔ ا۔ اسم مذکر۔ جعلی دستاویز۔ بنایا ہوا تمسک +

جھوٹا کام ۔ ا۔ اسم مذکر۔ زردوزی وغیرہ کا کام جو کھوٹے مصالحہ سے بنایا جائے +

جھوٹا لپاٹی ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لباڑیا۔ گپی۔ نہایت کاذب۔ بڑا بھاری دروغگو + دغاباز۔ مکار۔ پُرفریب + وعدہ خلاف + ف

کس کا ہے کوئی عاشق جھوٹے ہیں لپاٹی ہیں کہتے ہو یہ تم صاحب بندے کے سُنانے کو (جُرأت)

جھوٹا موتی ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مصنوعی موتی + مومی موتی + ف

اشک نے تاثیر سے کہدو نہ ٹپکے آنکھ سے جھوٹے موتی کی طرح بے آبرو ہو جائیگا (منیٰ ذبح)

جھوٹا نگ ۔ یا۔ نگینہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کلچ کا نگ۔ نگینہ + نگینہ + نگین نعاجی۔ نقلی نگینہ۔ وہ نگینہ جو کان سے نکلا ہوا نہ ہو +

جھوٹا ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دروغگو ٹھیرنا۔ کاذب قرار پانا۔ وعدہ خلاف ہونا (۲) نکما ہونا۔ بیکار رہنا۔ کام سے جاتا رہنا + ف

بعدِ مُدت مُقر وعدہ خلافی وہ ہُوا کُھل گیا قفلِ دہن یار کا جھوٹا ہوکر (بحر)

جھوٹن ۔ اسم مونث۔ پس خوردہ۔ جھوٹ کوٹ۔ جھوٹا کوٹا +

جھوٹوں کا بادشاہ ۔ ا۔ اسم مذکر۔ بہت بڑا جھوٹا۔ جھوٹوں کا سردار +

جھوٹوں مُنہ نہ چھوانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نام کو نہ پوچھنا۔ ذرا پُرسانِ حال نہ ہونا۔ ذرا بات نہ پوچھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ ظاہرداری سے بھی کنارہ کرنا + ف

روٹھا جو تیب اُسے منانے آئے اور آئے بھی یوں کہ کوئی جانے آئے
اور ہم جو رُکے تو ہم سے بگڑے جھوٹوں بھی کبھی مُنہ نہ چھوانے آئے (نامعلوم)

جھوٹوں نہ پوچھنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ بھول کر نہ پوچھنا۔ ذرا خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پوچھنا۔ نام کو نہ پوچھنا۔ ظاہرداری یا دکھاوے کو بھی نہ پوچھنا +

جھوٹی خبر ۔ ا۔ اسم مونث۔ خبرِ غلط۔ افواہِ دروغ +

جھوٹی قسم ۔ ا۔ اسم مونث۔ سوگندِ دروغ۔ حلف دروغی + ف

کیا دوگے تو مصحفِ رُخسار کا مجھے جھوٹی قسم نہ کھاؤ کلامِ مجید کی (بحر)

جھوٹی گواہی ۔ ا۔ شہادتِ دروغ۔ حلف دروغی +

جھوٹے موٹ ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (جھوٹ موٹ) ف

سچ کو بھی میرے سمجھتا ہے وہ کیا جھوٹے موٹ جانا سچ سچ اگر اور وہ کہا جھوٹے موٹ (ظفر)

جھوٹی مہندی ۔ ہ۔ اسم مونث۔ ملی ہوئی مہندی۔ وہ مہندی کہ جسے اس کے طریق سے باندھا نہ ہو + ف

سیکڑوں خوں اس دستِ حنائی نے کئے دیتی ہے سچی گواہی جھوٹی مہندی آپکی (نامعلوم)

جھوٹی نالش ۔ ا۔ اسم مونث۔ خواہ مخواہ کی نالش۔ بے سبب نالش۔ جھوٹا دعوےٰ +

جھوٹے نوچنا ۔ یا۔ کھسوٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی + عورت کے سر کے بال نوچنا۔ بال کھسوٹنا +

جھوٹے وعدے ۔ ا۔ اسم مذکر۔ ایسے وعدے جو کبھی وفا نہ ہوں۔ وعدہ ہائے دروغ

جھوٹے ہاتھ سے کتا نہ مارنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ نہایت بخیل اور کنجوس ہونا۔ ممسک ہونا۔ لئیم الطبع ہونا۔ مکھی چوس ہونا +

جھوجھا ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) مسلمانوں کے ایک ادنےٰ فرقہ کا نام۔ (۲۔ پورب) عمدہ۔ اوجھ +

جھوجرا ۔ ہ۔ صفت شکستہ۔ ٹوٹا۔ پھوٹا۔ بال پڑا ہُوا۔ تخلخل +

جھوسیرو ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا جنگلی پودا۔ جسے

ف جھوٹا کوٹا۔ ہ۔ تابع فعل۔ پس خوردہ۔ اُلش۔ آگے کا بچا ہُوا کھانا۔ دوسرے کا استعمال شدہ۔ برتا برتایا +

معاشی قومیت

عبدالرحیم شبلی بی کام

"معاشی قومیت" وہ جذبہ یا اعتقاد ہے جو اپنے ملک کو اقتصادی طور پر خود مختار اور کافی بالذات بنانے کے لئے کسی گورنمنٹ میں پایا جائے، اُس کو قومی ترقی یا ملکی خوشحالی کے مُرادف سمجھنا غلطی ہے۔

تاریخی لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ "معاشی قومیت" اُنیسویں صدی کے حامیانِ تجارتیت کے خیالات کی مرہونِ منت تھی، کیونکہ اِن لوگوں کا خیال تھا کہ ہمیں اپنی برآمد کو درآمد سے محض اس لئے زیادہ رکھنا چاہیئے تاکہ زائد مخارج کے عوض میں سونا حاصل ہو، اور ملک کی خوشحالی بڑھے، پس یہ جذبہ حصولِ دولت اور معاشی اقتدار ہی "معاشی قومیت" کا باعث بنا۔

اُنیسویں صدی کے آخر میں آدم سمتھ نے "معاشی قومیت" کے نظریہ کی پُرزور مخالفت کی۔ علاوہ ازیں کچھ سیاسی و معاشی حالات میں بھی تغیر رونما ہوگیا۔ اس لئے قومیت کی بجائے "معاشی بین الاقوامیت" کے خیالات زور پکڑنے لگے۔

کچھ عرصہ کے بعد فریڈرک لسٹ نے پھر معاشی قومیت کی حمایت کرنا شروع کردی، اور اپنے خیالات کی موافقت میں ہیگل کے اِس فلسفہ کو پیش کیا، کہ حکومت کا اقتدار اور وقار ہی سب سے بڑا شعور اور "عقلیت منفردہ" ہے۔ پس اِس وقار اور اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک معاشی طور پر خود مختار اور کافی بالذات رہے۔

لیکن باوجود اس حمائتی پروپیگنڈے کے معاشی قومیت عرصۂ دراز تک ایک مجبور کردینے والی طاقت کی بجائے ایک محکوم قوت رہی اور اندر ہی اندر اُس نے معاشی سامراجیت کے خیالات کو فروغ دیا جو بعد کو محاربۂ عظیم کا باعث بنے۔ اس جنگ کے بعد سب سے بڑا سبق جو اقوامِ عالم نے سیکھا، یہ تھا کہ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معاشی تفوق بھی حاصل ہو، اور اس کے لئے اُنھوں نے معاشی خودمختاری اور تجارتی انقطاع کے اصول وضع کئے۔

پس اگرچہ تاریخی لحاظ سے معاشی قومیت کا ارتقا ثابت کیا جاسکتا ہے۔ لیکن معاشی طور پر اس کی حمایت میں کوئی دلیل پیش نہیں کی جاسکتی، دوسرے الفاظ میں تاریخ والوں کے نزدیک یہ نظریہ لابدی ہو تو ہو لیکن ایک ماہرِ معاشیات کے نزدیک یہ مطمحِ نظر قابلِ قبول نہیں۔ آیئے ہم اِس کی موافقت و مخالفت میں مختلف دلائل کا تفصیلی تجزیہ کریں۔

پہلی دلیل معاشی قومیت کی حمایت میں حیاتیات یا بیالوجی سے مُقتبس ہے: "قدرتی انتخاب" اور "بقائے اصلح" کے قوانین نے اجتماعیات تو کیا حیاتیات کے بارہ میں بھی انسانی خیالات کو تبدیل کردیا ہے۔ اِن کی رُو سے کمزور کو فنا ہو جانا چاہیئے۔ صرف اصلح کو باقی رہنے کا استحقاق ہے، پس اگر کوئی ملک یا قوم زندہ رہنا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے آپ کو سیاسی لحاظ سے مضبوط بنائے اور سیاسی لحاظ سے مضبوط بننے کے لئے ضروری ہے کہ معاشی طور پر خودمختاری حاصل کی جائے۔

جھو

اُونٹ اکثر خوشی سے کھاتے ہیں +

جھوجری آواز۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ٹوٹے ہوئے برتن کی سی آواز۔ ظرف گلی یا چینی کے ٹوٹے ہوئے برتن کی آواز +

جھوڑ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) جھاڑی۔ جھانکڑ۔ جھنڈ جیسے جھوڑ جھوڑ مجھے ڈوبن دے +

جھوڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) لڑائی۔ جھگڑا۔ تکرار۔ اڑ۔ حجت۔ قضیہ۔ بحث ردّوبدل +

جھوک۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) خمیدگی۔ کجی۔ خم۔ (۲) دھکا۔ ہچکولا۔ ریلا لچک (۳) پینک۔ غفلت جیسے نشہ کی جھونک (۴) گرانی یک پلہ ترازو۔ ترازو کے ایک پلڑے کا جھکنا (۵) تول۔ وزن +

جھوک سنبھالنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جُنبش کو تھامنا ہچکولے کو سہارنا کسی لمبی چھڑی یا بانس کی لچک کو روکنا +

جھوک مارنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کم تولنے کے واسطے ترازو کی ڈنڈی کو اُنگلیوں کی حرکت سے جھکا دینا ڈنڈی مارنا۔ کم تولنا +

جھوکا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ہوا کا ریلا۔ ہوا کا دھکا۔ ٹکر۔ ع
(ناسخ) دم بُلبلِ اسیر کا تن سے نکل گیا جھوکا نسیم کا جو نہیں سن سے نکل گیا
(۲) نیند کا ہچکولا۔ غنودگی کے باعث سر کا جُھک جُھک جانا۔ جھوٹا +

جھوکنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) ڈالنا۔ پھینکنا۔ کوڑا کرکٹ یا بُھس وغیرہ کا بھاڑ یا تنور میں ڈالنا۔ تنور گرم کرنا۔ بھاڑ گرم کرنا + (۲) برباد کرنا۔ اُڑانا صرف کرنا جیسے کسی کام میں سارا روپیہ جھوک دینا۔ (۳) بے پروائی سے پلے باندھنا۔ بُری جگہ شادی کر دینا جیسے انہوں نے بیٹی کو بُری جگہ جھوکا (۴) ہلاکت میں ڈالنا۔ خطرہ میں ڈالنا۔ جیسے جان جھوکنا (۵) تولنا۔ وزن کرنا جیسے تولنا جھوکنا (اکیلا نہیں بولا جاتا) :- (اس معنی میں صیح جوکھنا ہے۔ مگر عوام جھوکنا بول دیتے ہیں) :-

جھول۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ڈھیلا پن۔ چین۔ چرس۔ جھری۔ شکن۔ سلوٹ بیٹھے ہوئے کپڑے کی ناہمواری (۲) رفتارِ فیل کی ناہمواری۔ ہاتھی کا سیدھا نہ چلنا۔ (۳) مُلمع۔ گلٹ۔ خول (۴) ایک دفعہ جننا۔ ایک دفعہ کئی بچوں کا دینا مثلاً مرغی کا جھول۔ کُتیا کا جھول وغیرہ جیسے پہلے جھول کا بچہ دوسرے جھول کا بچہ وغیرہ (۵۔ ہندو) شوربا۔ یخنی آبِ گوشت۔ مرق +

جھول بٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مُرغی کے نیچے انڈے رکھنا۔ انڈے بٹھانا +

جھول جھال۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جھگڑا ٹنٹا۔ ردّوبدل بحث و تکرار (۲) دیر دار۔ ڈھیل ڈھال۔ التوا۔ توقف۔ وقفہ +

جھول نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بچے نکالنا۔ بچے دینا (مُرغی کے واسطے زیادہ بولتے ہیں) (۲) بچے دلوانا + (۳) جھولدار کپڑے کو درست کرنا +

جھول نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بچے نکلنا بچے پیدا ہونا +

جُھول۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) ہاتھی کے اُوپر ڈالنے کا کپڑا۔ جُل + پوشش حیوانات۔ بیلوں یا ہاتھیوں وغیرہ کے اُوپر ڈالنے کا کپڑا (۲) بڑا پوشاک +

جھولا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہنڈولا۔ وُہ رسّی جس پر بیٹھ کر جھولیں۔ درخت یا کھم میں پڑی ہوئی رسّی جس میں بیٹھ کر جھونٹے لیتے ہیں +

جُھولا جُھولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جھونٹے لینا جھولے پر بیٹھ کر جُنبش کرنا +

جُھولا ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جھولنے کے واسطے درخت وغیرہ میں رسّی باندھنا +

جھولا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ڈھیلا۔ تھیلا سا (۲) سنسنک۔ رعشہ۔ فالج۔ آدھے بدن کا ڈھیلا پڑ جانا + کمپ بائی۔ ادھرنگ (۳) ہاتھ کا اشارہ (۴) گرم ہوا یا لُو کے اثر سے جو پھلوں یا درختوں میں پژمردگی آجاتی ہے۔ جیسے آموں کو جھولا مار گیا (۵) غلافِ بانات خواہ چرم جس میں بندوق رکھتے ہیں۔ نیز وہ تھیلی جو پالکی کے پیچھے اسباب وغیرہ کے لئے باندھتے ہیں + (۶) کپڑے کا جامدانی نما تھیلا جس میں ہندو پوجا کا سامان رکھ کر اوپر سے باندھ لیتے ہیں + (۷) جب چرس تھامنے کے قریب آجاتا ہے تو بار لینے والا بیلوں کو روک دینے کے واسطے جتاتا اور اس طرح کہتا ہے بارا آ بُولا ل جھولو۔ (۸) جھُولنے کی رسّی +

جھولا مار جانا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) فالج ہو جانا۔ ادھرنگ ہو جانا جسم کا ڈھیلا پڑ جانا امداد علی بحر ع

پھنس کے ہم دامِ محبت میں نہ چھُوٹے لاعلاج
زُلف کے جھولے نے مارا دل شکن میں رہ گیا۔

(۲) غوشست ہو جانا۔ بیکار ہو جانا جیسے اسے تو جھولا مار گیا +

جھُولنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) جھونٹے لینا پینگ چڑھانا پینگ لینا (۲) لٹکنا آویزاں ہونا (۳) اُمیدوار رہنا۔ پڑا رہنا +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ غیر مساوی اجزا میں ارتباط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے معاشی عالمگیریت اور انحصار باہمی کے رشتہ میں منسلک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام اقوام و ملل یکساں طور پر مضبوط و مقتدر ہوں اور اس کے لئے معاشی قومیت ہی بہترین لائحہ عمل ہے۔

دلیل واضح ہے۔ لیکن ایک خطرہ۔ اگر یہ درست ہے کہ انسان کے بارہ میں "قدرتی انتخاب" کا اصول کارفرما ہے تو مجھے خطرہ ہے کہ یہ مصنوعی انتخاب ہے۔

لیکن اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ تنازع للبقا کے لئے مصنوعی انتخاب کے معرض عمل میں آنے کا کوئی امکان نہیں تو بھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اقتصادی انقطاع اور معاشی خود مختاری کمزور اقوام کو مضبوط اور طاقتور بنا دے گی۔ کمزور اقوام کو مضبوط بنانے کا طریق تو دوسروں سے اتحاد و ارتباط ہے نہ کہ انقطاع و خود مختاری۔ موخر الذکر طریق سے تو وسائل قدرت اور طاقت و قوت کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ اُن کے منفعت بخش رود بار میں رواں ہونے کی اُمید نہیں۔

دوسری دلیل جو معاشی قومیت کی حمایت میں پیش کی جاتی ہے متوازن معیشت ہے۔ یعنی ملک میں زراعت، صنعت و حرفت اور تجارت یکساں نسبت سے ترقی یافتہ ہونا چاہئیں تاکہ ملک تمام پہلوؤں کے لحاظ سے متوازن کہلا سکے۔

خیال اچھا ہے۔ لیکن متوازن معیشت کی برکات کو صرف ایک ملک تک ہی محدود کیوں رکھا جائے۔ اُن کو بین الاقوامی کیوں نہ بنایا جائے؟

کہا جاتا ہے کہ اگر معیشت غیر متوازن ہو تو جنگ کے دوران میں جب خارجی تجارت منقطع ہو جاتی ہے تو اُس وقت لوازم حیات کا ملنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اندریں حالات کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہر ملک کافی بالذات ہو۔

اس قسم کی دلائل کا پیش کرنا نیک فال نہیں ہے۔ اِن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم انسانی جماعتوں کو آپس میں متحارب دیکھنا پسند کرتے ہیں پھر یہ بات میری دلیل کو اور بھی زیادہ قوی کرتی ہے۔ اگر معاشی خود مختاری کے بغیر جنگیں کامیابی سے نہیں لڑی جا سکتیں تو یہ تو بہت مفید بات ہے

دوسرے الفاظ میں جنگوں کے انسداد کا بہترین طریق یہ ہے کہ کسی ملک کو معاشی طور پر خود مختار نہ ہونے دیا جائے۔

بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ جب دوسری اقوام اس اصول پر عمل نہیں کرتیں تو ہمیں دوسروں پر انحصار رکھ کر تکلیف اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ بظاہر یہ دلیل وزنی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا دوسروں کی تقلید کسی لائحہ عمل کو درست ثابت کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں تو یہ دلیل بالکل اُس دلیل کی طرح ہے کہ اسلحہ بڑھانے سے ہی اسلحہ کم ہو سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ اعتبار صرف اعتبار کرنے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ پس دوسروں کے دل سے شک و شبہ دور کرنے کے لئے کسی قدر قربانی کی ضرورت ہوگی۔

حال ہی میں معاشی قومیت کی حمایت میں عالمگیر کساد بازاری کی دلیل پیش کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ تجارتی زبوں حالی سے بچنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اقتصادی طور پر خود مختاری حاصل کی جائے۔ لیکن ایسا کہنے والے غالباً علت و معلول میں فرق نہیں کرسکتے۔

در اصل معاشی قومیت کی وجہ سے زر اندوزی کی مذموم عادت پیدا ہوتی ہے اور اِس وجہ سے تجارت میں تعطل پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں صنعتی زبوں حالی اور اقتصادی انحطاط کا ظہور ہوتا ہے۔ پس معاشی قومیت کو، جو ایک علت ہے، کساد بازاری کے، جو معلول ہے، علاج کے طور پر پیش کرنا یقیناً حیرت انگیز ہے

علاوہ ازیں آج کل کے پیچیدہ تمدن میں معاشی انقطاع [illegible] ناممکنات میں سے معلوم ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ معاہدۂ ورسائی سیاسی [illegible] ایک بڑی فتح تھی۔ لیکن اقتصادی نقطۂ نظر سے اس کی [illegible] اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اگرچہ سیاسی طور پر [illegible] تھا۔ لیکن اقتصادی طور پر اس کی وجہ سے تمام یورپ [illegible] نقصان ہوا۔

معاشی بین الاقوامیت کی موافقت میں سب سے [illegible] یہ ہے کہ قدرت نے ہر ملک کو مختلف صلاحیتوں سے [illegible] زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی خاطر، بہتر یہی ہے [illegible]

جھو

اُمیدِ وصل میں ہم جھُولتے ہیں برسوں سے
یہاں رقیبوں میں تیاریاں ہیں جھُولوں کی } (ناسخ)

(۴) ایک ہی کام میں پڑا رہنا۔ سستی کرنا۔ ڈھیل کرنا جیسے برسوں ہوگئے ابھی تک ایک ہی کتاب میں جھُول رہا ہے (۵۔ اسم مذکر) ایک قسم کی ہندی شاعری۔ ہندی گیت +

جھُولنا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) خُرجی۔ زنبیل۔ تھیلا۔ دامن کا جھولا۔ تھیلی۔ فقیروں کی وہ تھیلی جس میں سوئی اور آٹا مانگ کر رکھتے ہیں (۲) گوک کا گوشت گوشتِ پہلو +

جھُولی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) جھولا کی تانیث چھوٹا جھولا۔ توشہ دان مسافروں کی چوگوشہ سفر تھیلی فقیروں کی بغلی تھیلی۔ (۲) دامن کی گودی جو کسی چیز کے لینے کے واسطے پھیلائی جائے +

جھُولی چھوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بدن کا ڈھیلا پڑ کر دونوں پہلوؤں کا گوشت لٹک پڑنا۔ بڑھاپے کی علامت کا ظاہر ہونا +

جھولی ڈالنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ فقیری کا سامان کرنا۔ بھیک مانگنے کو کھڑا ہونا +

جھُوم جھُوم کر۔ ہ تابع فعل (۱) لہرا لہرا کر۔ ہل ہل کر۔ جھُول جھُول کر۔ ہچکولے لے کر (۲) گھٹ کر۔ خوب زور سے۔ گھر گھر کر جیسے جھُوم جھُوم مینہ برسنا (۳) غلبہ کے ساتھ۔ نہایت غنُودگی سے۔ جیسے پیا جھُوم جھُوم نند یا آئی رے (گیت کا ٹکڑا):۔

جھُومر۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ایک زیور کا نام جو ماتھے پر زینت کے واسطے لٹکایا جاتا ہے:۔

موے سر کو نہ سوا شبِ یلدا پُہنچے
اور نہ جھُومر کو ترے عقدِ ثریا پُہنچے } (احسان)

(۲) ایک قسم کا ناچ جس میں عورتیں ایک دُوسرے کا ہاتھ پکڑ اور حلقہ باندھ کر ناچتی ہیں (۳) ایک قسم کا عورتوں کے گانے کا گیت (۴) گروہ۔ جھُنڈ۔ مجمع۔ جھُرمٹ +

رس بھری آنکھ ہے محبُوب کی باشانِ عسل
گرد زنبُور کا مجمع ہے کہ جھُومر پلکیں } (بحر)

جھُومگا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (جھُمکا) +

جھُومنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) لٹکنا۔ آویزاں ہونا۔ جھکنا (۲) عالمِ مستی

جھو

یا غلبۂ نوم میں جھونٹے لینا۔ اُونگھنا۔ غنُودگی میں ہونا جیسے گیت۔
پیا جھُوم جھوم نند یا آئی رے

(۳) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا (۴) سر ہلانا سر اور تمام جسم کو جُنبش دینا (۵) ہاتھی کی سی چال چلنا (۶) اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا جیسے بادلوں کا جھومنا (جب گھر یا دروازے پر ہاتھی جھومنا کہیں گے تو وہاں اظہار امارت و دولت سے مراد ہوگی):۔

جھونا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کی باریک دھوتر۔ تارتر ننگا کپڑا۔ چھدرا چھدرا بنا ہوا کپڑا (۲) تابع مُہمل جو سونے کے ساتھ آتا ہے جیسے خُدا سونا جھونا پہننا نصیب کرے (۳) اوّل قسم کی چھالیہ۔ عُمدہ سُپاری (پُورب):۔

جھونٹا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عود (۱) بیان کرنا۔ دُکھڑا رونا جیسے قصہ جھونٹا (۲) شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ پیسنا شروع کرنا جیسے چکی جھونٹا (۳) لگانا۔ جڑنا۔ مارنا سہی کرنا جیسے ایک ہی لٹھ جھویا (گنوار) (۴۔ گنوار) ایک قسم کے حال +

جھونپڑا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چھپر کا گھر۔ پھونس کا گھر۔ کُٹی + چھوٹا سا مکان جیسے رہے جھونپڑے میں خواب دیکھے محلوں کا (۲) سر کے بال بڑے بڑے بال جیسے جھونپڑا بڑھا رکھا ہے (ہندو عو) +

جھونپڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چھپریا۔ وُہ چھوٹا سا چھپر جو جنگل یا سڑک کی چوکیوں پر سپاہیوں کے واسطے ڈال دیتے ہیں +

جھُونٹا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) پینگ۔ جھُولے کی جست جھُولے کی جُنبش (۲) عورت کے سر کے بال (۳) بھینس کا بچہ۔ (۴) بھینسا۔ نر بھینس:

جھونٹا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جھُلانا۔ جھُولے کو جُنبش دینا۔ دھکا دینا۔ ہلانا +

جھونٹا لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پینگ لینا۔ پینگ چڑھانا +

جھونٹے پکڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ حقارت کے ساتھ سر کے بال پکڑنا۔ بال نوچنا +

جھونٹے کھسوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سر کے بال نوچنا +

جھونج۔ ہ۔ اسم مؤنث (پُورب) گھونسلا۔ آشیانۂ مرغاں (۲۔ ہندو) کُھجلی۔ چُل۔ خارش۔ کھاج (۳۔ پ) خواہش۔ مزا۔ چسکا۔ چاٹ + بیا کا گھونسلا +

جھونج مارنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کُھجلی ہونا۔ خارشت ہونا۔ چُل ہونا +

ان اشیاء کی ساخت و پیدائش میں تخصیص کرے، جن کے لئے اُس کے قدرتی وسائل اور جغرافیائی حالات سازگار ہیں۔ مثلاً اگر کوئی ملک اپنے وسیع رقبات اور مخصوص آب و ہوا کے لحاظ سے صرف کاشتکاری کے اہل ہے تو اُسے چاہئے کہ صرف زراعت کی طرف ہی توجہ رکھے۔ لیکن اگر وہ صناعت و تجارت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے تو اُسے اسی شعبے کی ترقی و تہذیب کی طرف توجہ رہنا مفید رہے گا۔

لسٹ اس کے خلاف یہ کہتا ہے کہ عمل کی اس بین الاقوامی تقسیم
اور مبادلہ آزادانہ سے قوم کی تخلیقی قدر یا
ثروت شاید بڑھ جائے گی لیکن تخلیقی قوتوں
پر اس کا بہت ناخوشگوار اثر پڑے گا۔

لیکن میرا خیال ہے کہ "تخلیقی قوت" ایک مبہم اصطلاح ہے، اور لسٹ نے خود اس کے معنی صنعت کے علاوہ اخلاقی اور سیاسی ادارہ کے بھی کئے ہیں۔ لیکن بحیثیت معاشیات کے ایک طالب علم ہونے کے ہمیں اس کے معنی صرف صنعت و حرفت تک محدود رکھنے چاہئیں۔

پھر میرے نزدیک کسی قوم کی دولت آفرینی کے لئے تحسین کا ادراک کا کوئی مسئلہ معیار نہیں ہے۔ اور نہ ہی جملہ ممالک پیدائش دولت کے لئے مساویانہ اہل ہوتے ہیں۔

اگر ہم دولت آفرینی میں انسان کی قابلیت مساویانہ تسلیم کرلیں تو بھی آب و ہوا، معاشرت، اور جغرافیائی حالات یقیناً جدا جدا ہوں گے اور ظاہر ہے کہ ان چیزوں کا پیدائش دولت پر کم اثر نہیں ہوتا۔

پس چونکہ دولت آفرینی ایک اعتباری اور اضافی شے ہے اور ہر ملک کی قوتِ پیدائشِ دولت جداگانہ ہوتی ہے، اس لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہے کہ ہر ملک صرف اُن اشیاء کی ساخت و پیدائش میں تخصیص کرے جس کے لئے اُس کے قدرتی وسائل سازگار ہیں۔ اور باقی اشیاء بین الاقوامی مبادلہ کے ذریعے سے درآمد کرے۔

پھر معاشی قومیت سے اقتصادی ضیاع کا بھی خطرہ ہے۔ مثلاً اسی قومیت کے زمانہ میں ہر ملک جدا جدا جہاز بنانا ضروری سمجھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ طلب کے مقابلہ میں جہازوں کی بہم رسانی بقدر ۳۲ فیصدی زیادہ ہے۔ اگر تجارت آزادانہ ہو، اور سب ممالک مِل جُل کر کاروبار کریں تو اس رائیگاں جانے والے سرمایہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ یہی حال دیگر آلاتِ دولت آفرینی کا ہے۔

اب ہم اُن معاشی مسائل کو لیتے ہیں جو اس جذبۂ قومیت کی وجہ سے منصۂ شہود پر آگئے ہیں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف تو جرمنی کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے جنگی قرضجات اور تاوان کا تصفیہ کرے اور دوسری طرف تحفظاتِ تجارت کے ذریعہ سے اُس کے لئے جو ادائی کا واحد راستہ تھا وہ بند کر دیا گیا ہے۔

پھر معاشی قومیت کی وجہ سے سونے کو ایک طاقت تصور کیا جانے لگا ہے۔ اور ہر ملک زیادہ سے زیادہ سونا اپنے بنکوں میں جمع کرنے کی سعی کر رہا ہے۔ اس وقت دنیا کا ۹/۱۰ سونا فرانس اور امریکہ کے پاس ہے۔

علاوہ ازیں آبادی اور مزید رقبجات کے حصول کا مسئلہ بھی اسی جذبۂ قومیت کی تخلیق ہے۔

جنگِ عظیم کے بعد یورپ کو لاتعداد چھوٹی چھوٹی "جیبی ریاستوں" میں تقسیم کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ معاشی طور پر دیگر دنیا سے منقطع ہونے پر مجبور ہو گئے۔ اور آج اُس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ جرمنی اور اطالیہ ایسے ممالک جو حربی اور سیاسی لحاظ سے قدرے مضبوط ہیں اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث مزید رقبات کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ جنگ آزمائی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ حال ہی میں روما نے ابی سینیا کو پامال کیا ہے۔ اور مزید علاقہ جات پر دندانِ حرص و آز رکھتا ہے۔ جرمنی نے اپنے "غصب شدہ" ممالک کی واپسی کے لئے جمعیتہ اقوام والوں کو چیلنج دئے ہیں جس کا نتیجہ سوائے خون آشام محاربۂ عظیم کے اور کچھ نہ نکلے گا۔

یہ سب معاشی قومیت کی "برکات" ہیں!!

معاشی خرابیوں کے علاوہ اس جذبہ سے کئی دیگر برائیوں کے پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے۔ اگر یہ نظریہ قائم رہا تو لوگ روز بروز متعصب اور تنگ نظر ہوتے جائیں گے۔ اگر وہ انگلستان میں ہیں تو صرف انگریزی اشیاء کے استعمال پر مصر ہوں گے، حتیٰ کہ ایک دن وہ ردی سے ردی انگریزی فلم محض اس لئے دیکھیں گے کہ وہ قومی ہیں اور ام

جھو

جھوجھل - ہ - اسم مؤنث - عو - غصہ - خشم - عضب - کرودھ - تپہا - خفگی +

جھوجھل اُتارنا - ہ - فعل متعدی - عو - غصہ اُتارنا بغض نکالنا - جلکر بدلا لینا - عداوت نکالنا +

جھوجھل آنا - ہ - فعل لازم - عو - غصہ آنا - طبیعت جلنا - ناراض ہونا +

جھونک - ہ - اسم مؤنث (۱) جھکاؤ - خم - ترازو کے ایک پلڑے کا نیچا ہونا (۲) اُونگھ - غنودگی - جھونٹا (۳) بوجھ - گرانی - بھار - بار - بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کی بالوں کے ساتھ
جھونک زلفوں کا بھی اب بار کمر ہونے لگا (بحر)
(اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں) +

جھونکا - ہ - اسم مذکر - دیکھو (جھوکا) +

جھونکنا - ہ - فعل لازم - دیکھو (جھوکنا) +

جھونکنا - ہ - فعل لازم - بیل کا سینگ مارنا - بیل کا سینگ مارنے کے واسطے دوڑنا +

جھونکے آنا - ہ - فعل لازم - غلبۂ نیند کے باعث بار بار سر کا جھکنا - نیند میں جھونٹے لینا +

جھیپنا - ہ - فعل لازم - آنکھ چرانا - کنیانا - شرمانا - لجانا - لجیانا - لجیاں ہونا +

جھیرا - ہ - اسم مذکر - چشمہ - سوتا - منبع - دہانہ - کنواں - باؤلی (۲) گڑھا - غار - سوکھا کنواں جس میں اکثر کبوتر رہتے ہیں +

جھیر جھیر - ہ - صفت - پارہ پارہ - دھجی دھجی - ٹکڑے ٹکڑے - پرزے پرزے +

جھیر جھیر کرڈالنا - ہ - فعل متعدی - عو - دھجی دھجی کرڈالنا - لیر لیر کرڈالنا - پرزے پرزے کرڈالنا - پارچہ پارچہ کردینا +

جہیز - ع - اسم مذکر - اسباب - سامان - وہ سامان جو بیٹی کی شادی میں اُس کے ہمراہ کردیتے ہیں +

جہیز میں آنا - ہ - فعل لازم - عو - ماں باپ کے گھر سے آنا - وہ چیز جس پر اپنا دعوی ہو - جیسے یہ چیز تمہارے جہیز میں تو نہیں آئی جو دعوی کرتی ہو +

جھیل - ہ - اسم مؤنث (۱) تال - تالاب - ڈل - غدیر - ڈابر - اگمبیر پانی کا وہ قطعہ جو چاروں طرف خشکی سے محیط ہو (۲) دلدل - کیچڑ - چہلا (۳) نیچی زمین (۴) گیت کا وہ حصہ جو مدھم یا نرم آواز سے کہا جائے +

جے

جھیلنا - ہ - فعل متعدی (۱) برداشت کرنا - سہارنا - سنبھالنا - اُٹھانا جیسے بیماری یا مصیبت جھیلنا (۲) - لکھنؤ) پایاب ہوکر جانا - پانی گھونڈ کر جانا
نصف شب کو یار آیا ہے اگر برسات میں
جھیل کر ہم جائیں پانی تا کمر برسات میں (مرزا نواب جاہ)
(۳) پچانا - ہضم کرنا +

جھیلنی - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کا زری دار زیور جو کانوں کے زیور کا بوجھ سہارنے کے واسطے سر کے بالوں میں اٹکا لیتے ہیں اس کی شکل مثلثی ہوتی ہے +

جھیلی دینا - ہ - فعل متعدی - بچہ ہوتے وقت ایک خاص ترکیب سے زچہ کو جنبش دینا -
خوب جھیلی دی ترے صدقے گئی
آپ کے آسانی سے بچہ ہو گیا (نازنین)

جھینکنا - ہ - فعل لازم - عو - (۱) رونا - گریہ کرنا - زاری کرنا جیسے کیوں جھینکتی ہے - کیا رونا جھینکنا لگا رکھا ہے (۲) دکھڑا بیان کرنا - مصیبت دھرانا - بپتا کہنا (۳) افسوس کرنا - پچتانا + غم کرنا - رنج کرنا (۴) ماتم کرنا - پیٹنا +

جھینکنا - ہ - اسم مذکر - رونا - گریہ + گلہ - شکوہ + مصیبت - بپتا - قصہ - دکھڑا جیسے کیا جھینکنا جھینکتی ہے -
لوگ کیا اُن کا جھینکنا جھینکیں
بات کب کرنے دیتی ہیں جھینکیں (جرات)

جھینگا - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کی چھوٹی مچھلی +

جھینگر - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا بڑی بڑی مونچھوں والا کیڑا جو اکثر دیوار پر رہتا اور کپڑے وغیرہ کو چاٹ جاتا ہے - گھرگھرا - زنجیرہ - جندب +

جے - ہ - اسم مؤنث - (۱) فتح - نصرت - جیت - ظفر (۲) خوشی - خرمی - شادمانی - نشاط + سلامتی (۳) ترقی - بڑھوتری (۴) شاباش - مرحبا کیا کہنا ہے - کیا بات ہے +

جے پتر - ہ - اسم مذکر - فتحنامہ + فیصلہ - ڈگری +

جے جے کار یا **جے جے کارا** - ہ - اول اسم مؤنث - دوم مذکر

فلم کا محض اس لئے بائیکاٹ کر دیں گے کہ وہ خارجی ہے ۔ پھر بڑھتے بڑھتے یہ جذبہ کتابوں اور اخباروں کے بارہ میں بھی کارفرما ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ کونٹ ٹالسٹائی اور وکٹر ہیوگو کی کتابوں کا محض اس لئے مقاطعہ کر دیں کہ وہ خارجی مصنفین تھے۔

پس یہ جذبہ سوائے مجنونانہ حرکت کے اور کچھ نہیں، اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

نسیم اُن کو بھی ساتھ لانا

اگر کہیں ہو اُدھر بھی جانا
نسیم اُن کو بھی ساتھ لانا

سنبھل سنبھل کر قدم اُٹھانا — ذرا دبے پاؤں پاس جانا
ہٹانا آہستہ اُن کی زُلفیں — مگر اُنھیں ہاتھ مت لگانا
پیام بن کر جو دل میں اُترے — وہ مست نغمہ اُنھیں سُنانا
زیادہ اٹھکھیلیاں نہ کرنا — بہت متانت سے گدگدانا
بڑے ہی نازک مزاج ہیں وہ — نزاکتوں سے اُنھیں جگانا
اگر وہ پوچھیں کہ کس نے بھیجا — نہ کچھ بتانا پتا ٹھکانا
نہ آئیں گے گر ہوا بھی پالی — یہی ہے بہتر ہوا بتانا

بنا کے جھوٹا کوئی بہانا
نسیم، اُن کو بھی ساتھ لانا

بزم. لکھنؤ

جے

فتح و نصرت۔ خوشی و خرمی۔ سلامتی + ترقیٔ دولت + ترقیٔ اقبال +

جے کار۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جے کی آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں +

بجے جے کار رہیں۔ ہ۔ دُعا۔ اقبال بنا رہے۔ سلامت رہو۔ بول بالا رہے۔ فتح نصیب رہو۔ فتحمند رہو۔ بامراد و کامیاب رہو +

جیے۔ ہ۔ صفت۔ جس قدر۔ جتنے +

جتی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا چھوٹا جَو +

جی۔ ہ۔ تابع فعل (۱) حرف ایجاب۔ ہاں۔ بلے۔ آرے (۲) جناب۔ حضرت۔ صاحب جیسے جی کہو۔ جی کہلاؤ (۳) درست ہے۔ بجا ہے۔ اونٹ بلبلایا گئی تو ہانچی ہانچی کہئے (۴) ہندی میں ایک تعظیم کا کلمہ ہے جیسے پنڈت جی۔ شیخ جی وغیرہ +

جی۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جان۔ رُوح۔ پران۔ دم۔ سانس (راسخ)

دل بریں ہے جسم میں نہ جی ہے ۔ کچھ میری خبر تمہیں ابھی ہے

(۲) زیست۔ زندگی۔ حیات۔ عمر (۳) دل۔ ہردہ۔ ہیا۔ قلب + طبیعت۔ خواہش (۴) ذات۔ خود۔ آپ۔ نفس۔ شخصیت (۵) جرأت۔ دلیری۔ مردانگی (۶) جانور۔ حیوان۔ ذی رُوح (۷۔ صفت) سادہ لوح۔ بھولا بھالا۔ انبول۔ نرمُنہا۔ بے زبان۔ کم گو۔ بے سخن +

جی اُٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ محبت سے کنارہ کش ہونا۔ رغبت اُٹھانا۔ بیزار ہونا۔ توجہ اُٹھانا +

جی آجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل آجانا۔ عاشق ہوجانا۔ دل مائل ہوجانا +

(میر) آگیا جی کسی پہ جی ہی تو ہے
لگ گئی آنکھ آدمی ہی تو ہے

جی اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دل برداشتہ ہونا۔ دل اُچٹنا۔ دل بیزار ہونا۔ طبیعت نہ لگنا۔ (۲) جان پڑ جانا۔ زندہ ہوجانا +

(مؤلف) جی بھی اُٹھو کہ یار آتا ہے
دم یہ خاصا دیا مسیحا نے

(۳) سیر و تماشے یا کسی کام کے واسطے دل چلنا +

جی اُچٹ جانا۔ یا۔ **اُچٹنا**۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل کا برداشتہ و برگشتہ ہوجانا۔ کسی کام سے دل بیزار ہوجانا۔ کسی کام پر دل نہ لگنا

جیسے

جی

تصویر کے سے طائر خاموش رہتے ہیں ہم
جی کچھ اُچٹ گیا ہے اب نالہ و فغاں سے

جی اُداس ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل پریشان ہونا۔ دل نہ لگنا۔ افسردہ ہونا +

جی اُڑا جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل کا درہم برہم ہوا جانا۔ دل پریشان اور اُداس ہونا۔ دل گھبرانا +

جی اُکتا جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل بیزار ہوجانا۔ دل گھبرا جانا۔ دل برداشتہ ہوجانا جیسے کھاتے کھاتے جی اُکتا گیا +

جی اُلٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیوانہ ہوجانا۔ پاگل ہوجانا۔ باؤلا ہوجانا +

جی اُلٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل گھبرانا۔ دل پریشان ہونا۔ خاطر پراگندہ ہونا +

جی بٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دل بہلنا۔ دل پیچھے پڑنا (۲) دھیان بٹنا۔ خیال بٹنا (۳) محبت کا منقسم ہوجانا (۴) دل پریشان ہونا +

جی برا کرنا۔ ہ۔ فعل لازم (ع) قے کرنا۔ ڈالنا۔ اگلنا۔ رد کرنا (۲۔ متعدی) ناخوش کرنا۔ ناراض کرنا۔ رنجیدہ کرنا +

جی برا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) قے ہونا۔ رد ہونا (۲) دل بیزار ہونا۔ ناراض ہونا۔ نفرت ہونا +

جی بڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جرأت دینا۔ دلیری بخشنا۔ ہمت باندھنا۔ دلیر کرنا۔ دھیرج بندھانا۔ دلاسا دینا۔ مستعد کرنا۔ تعریف کر کے آمادۂ کار کرنا۔ خوش کرنا جس طرح پہلوان دانستہ پچھڑ کر اپنے شاگرد کا جی بڑھاتا ہے +

جی بڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوش و شادماں ہونا۔ جرأت بڑھنا۔ دلیری آنا۔ ہمت بڑھنا۔ دل تازہ ہونا +

جی بکھرنا۔ یا۔ **بکھرا جانا**۔ ہ۔ فعل لازم۔ حال دگرگوں ہونا۔ دل نڈھال ہونا۔ غش چلا آنا۔ دل بیٹھنا۔ پریشان ہونا +

جی بگڑا جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل متلانا۔ غثیان ہونا۔ جی مچلانا۔ متلی ہونا +

جی بند ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل رکنا۔ انقباض خاطر ہونا۔ کبیدہ ہونا +

وقت سے جنگ

مجید ملک ، بی اے ، ایل ایل بی
علیگ

بعض باتیں درست ہوتی ہیں اور بعض غلط لیکن دقت یہ ہے کہ ایک ہی بات کو کچھ لوگ درست بتاتے ہیں اور کچھ غیر درست۔

مثلاً ایک مرتبہ میں ایک لڑائی میں شریک ہوا۔ شریک کیا ہوا میں اکیلا ایک طرف تھا اور دوسری جانب ــــــــــ

لیکن بہتر یہ ہوگا کہ ابتدا سے قصہ بیان کردں۔

میں ایک بارہ پندرہ روپے کی گھڑی خریدنا چاہتا تھا۔ میرا خیال تھا اور ہے کہ بڑی دوکانوں پر پندرہ روپے کی گھڑی پچیس روپے میں ملتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے ہی بازار میں گھڑیوں کی جو چھوٹی سی، لیکن پرانی اور مشہور دوکان ہے اُسی سے گھڑی خریدوں گا۔

چنانچہ ایک دن دوپہر کے وقت میں اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے ایک بے رنگ وروغن دروازے سے ایک بوسیدہ سی چق ہٹا کر دوکان کے اندر داخل ہوا۔ باہر کی تیز دھوپ کے بعد دوکان کی دھیمی روشنی میں تین چار لمحوں کے لئے میری آنکھوں نے پوری طرح سے کام نہیں دیا۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ دوکان بالکل خالی ہے، دوکان کا مالک جس غیر معمولی طور پر اونچی کرسی پر بیٹھنے کا عادی تھا وہ کرسی یقیناً خالی تھی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد ایک کونے سے ایک آدمی نکلا اور میرے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔

میں نے کہا "مجھے ایک گھڑی چاہیئے"

اُس نے جواب دیا "معاف کیجئے، گھڑیوں کی قیمتیں مجھے معلوم نہیں، مالک دوکان باہر گئے ہیں، تھوڑی دیر میں آئیں گے"

میں نے دل ہی دل میں باہر کی کڑاکتی جھلاتی دھوپ کا دوکان کی خنک، دھیمی روشنی سے مقابلہ کیا، اور بادلِ ناخواستہ واپس چلا، لیکن اس آدمی نے کہا "اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو کچھ دیر انتظار کر لیجئے"

میں ایک آرام کرسی پر جو کچھ ایسی آرام دہ نہ تھی بیٹھ گیا، مختلف گھڑیوں کی متوازن ٹک ٹک اور بجلی کے پنکھے کی مسلسل سنسناہٹ کے علاوہ دیر تک میں نے اور کوئی آواز نہیں سنی، آہستہ آہستہ خنکی اور دھندلکے نے اپنا اثر کیا۔ میری آنکھیں وزنی ہوگئیں۔ باہر بازار میں دو آدمی باتیں کر رہے تھے، ایک نے کہا "میں اس کا غلام نہیں کہ ہر وقت ہاں میں ہاں ملاتا رہوں"، دوسرے نے کہا "جیسا وقت ہو ویسا ہی کرنا چاہیئے" پہلے نے کہا "وقت کی ایسی تیسی"

خدا جانے ان الفاظ میں کیا بات تھی کہ تمام گھڑیوں میں ایک خشونت ایک کرختگی پیدا ہوگئی۔ ٹک، ٹک، ٹک، ٹک، آوازیں بلند اور بلند تر ہوتی گئیں، اور انجام کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ گویا کوئی تنومند آہنگر ہتھوڑے کی چوٹیں لگا رہا ہے، بڑے بڑے کلاک اور معمر ٹائم پیسوں کی

آواز میں غیظ و غضب کے ساتھ تمکنت اور وقار بھی تھا۔ لیکن چھوٹی گھڑیوں کی آواز میں ایک مسلسل اور لامتناہی احتجاج کے سوا اور کچھ نہ تھا ——

سب سے بڑا کلاک مجھ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ معاً اس کے ان دو سوراخوں میں جن سے چابی دی جاتی ہے ایک حرکت، ایک چمک، ایک جان سی پیدا ہو گئی۔ اور اب جو دیکھتا ہوں تو وہ غضب آلودہ آنکھیں ہر چہار طرف دیکھ رہی ہیں۔ گھنٹوں اور منٹوں کی سوئیوں نے قوی بازوؤں کی صورت اختیار کر لی ہے، اور شاہ بلوط کا صد سالہ چوبیں فریم انسانی جسم کے حصۂ زیریں کی صورت میں مبدل ہو چکا ہے۔

میں نے اس ہیبت ناک منظر کو ایک ڈراونا خواب سمجھنے کی کوشش کی اور گھبرا کر اس بڑے کلاک سے نگاہ ہٹا لی۔ لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے کی تمام گھڑیاں انسانی پیکر اختیار کر چکی ہیں، ایسا انسانی پیکر جس میں ایک بدیہی قسم کی آہنیت اور چوبیت کے باوجود لچک اور جان ہے۔ بڑے بڑے کلاک اور ٹائم پیس اپنے اپنے کارنسوں سے یوں اتر رہے ہیں جس طرح کسی فاتح فوج کے قوی ہیکل، دیو پیکر، زرہ پوش سردار، ہزیمت خوردہ غنیم کے قلعہ کی فصیلوں سے اترتے ہیں، اور چھوٹی چھوٹی گھڑیاں نازنینانِ حرم کی طرح حریر و پرنیاں میں ملبوس مشرق و مغرب کے حسن کو ماند کرتی ہوئی اپنے حجلوں سے نکل کر یوں زمین پر قدم دھر رہی ہیں جس طرح آخرِ شب میں شبنم گلاب کی پتیوں پر گرتی ہے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ ان نازنینوں کے چہروں پر بھی عزم بلکہ خشونت اور خشم کے آثار موجود ہیں۔

بڑا کلاک تین چار قدم آگے بڑھ کر مالک دوکان کی اونچی کرسی پر بیٹھ گیا، اور بولا —— "میں اُس حق کی رُو سے جو مجھکو حاصل ہے اور جس کی تفصیلات کے اظہار کی ضرورت نہیں، اپنے آپ کو صدر نامزد کرتا ہوں۔ نامزد نہیں منتخب کرتا ہوں، اور میں حکم دیتا ہوں کہ آپ لوگ تقریریں کریں، اور ان تقریروں میں میرے خیالات کا اظہار کریں۔"

کمرے میں جتنے مردوزن یعنی کلاک، ٹائم پیس، اور چھوٹی بڑی گھڑیاں موجود تھیں، سب نے تالیاں بجائیں، جو زیادہ جوشیلے تھے اُنھوں نے نعرے بھی سر کئے۔ صدر نے ہاتھ اُٹھا کر کہا "خاموش"! اور ایک معمر کلاک کی طرف اشارہ کیا، اس معمر کلاک نے دو قدم آگے بڑھکر کہا — "خواتین و حضرات! انسان سمجھتا ہے ہم اس کی مخلوق ہیں، اس کی عقل و دانش اور صنعت کاری کا مظہر ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان ہمارا ادنیٰ غلام ہے، یہ غلام باغی ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس فکر میں ہے کہ ہمارے نظام سے نکل جائے، بلکہ انسانی جماعت کے وہ کج نگاہ و کج بیں افراد جو اپنی عقل کو عقلِ کل اور حاصلِ کائنات سمجھتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں غداری اور بغاوت کا زہر بدرجۂ اتم سرایت کر چکا ہے اس فکر میں ہیں کہ موجودہ نظام کو درہم برہم کر دیں، میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ انسان کو اس گستاخی کی قرار واقعی سزا دی جائے۔" سب نے یک زبان ہو کر کہا "بیشک، بیشک"۔ معمر کلاک بولا، "سزا کیا ہو؟" کسی نے کہا "سولی پر لٹکا دیا جائے"۔ ایک جوشیلے ٹائم پیس نے کہا "جس بجلی پر اسے بہت ناز ہے اور جس کے بل بوتے پر اسے زمان و مکان کی منزلیں طے کرنے کا خبط ہے اسی کی لہروں میں پھنسا کر اس کی زندگی ختم کر دی جائے۔" کسی نے کہا "دن کو طویل کر دیا جائے، یہاں تک کہ آفتاب کی گرمی سے تڑپ تڑپ کر مر جائے"! پچھلی قطاروں میں سے ایک آواز آئی "نہیں، ایک لامتناہی رات کی تاریکی میں اسے خود سر پھوڑ پھوڑ کر مرنے کا موقعہ دیا جائے"۔ اس آخری تجویز پر ہر طرف سے آفرین و تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں، اور میں نے سمجھا کہ یہی تجویز منظور ہو گئی۔

لیکن ایک نازنین آگے بڑھی، اور اُس نے کہا "میں موجودہ فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہوں، اور تجویز پیش کرتی ہوں کہ اُسے مسترد کیا جائے، اس لئے نہیں کہ یہ فیصلہ غلط ہے یہ فیصلہ صحیح اور بالکل صحیح ہے، لیکن اس کے باوجود یہ قابلِ استرداد ہے، کیوں؟ اس لئے کہ طبقۂ اناث کی رائے اس میں شامل نہیں۔"

میں نے دیکھا کہ معمر کلاکوں کی پیشانی پر کچھ بل سے پڑ گئے، لیکن نوجوانوں نے شریکِ آہنگ ہو کر کہا "بجا ہے، درست ہے، بالکل درست ہے، یہ فیصلہ قابلِ استرداد ہے"، صدر نے کہا "نہیں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ خواتین ایک علیحدہ مجلس قائم کر کے فیصلہ کریں۔" چنانچہ اسی وقت خواتین کا ایک علیحدہ جلسہ ہوا جس میں بار بار نئے نئے لباس پہن کر گرم گرم تقریریں کی گئیں، بہت سے آنسو بہائے گئے اور پونچھے گئے یہاں تک کہ بعض مقررین اور سامعین کی ساڑیوں کے آنچلوں پر عاصیوں کے

جی

نہایت خوش ہونا (۲) تسلی ہونا۔ تشفی ہونا۔ خاطر جمع ہونا۔ تشفی ہونا (۳) [illegible] +

جی جان سے فدا [illegible] **قربان** [illegible] **نثار ہونا** ۔ ہ۔ فعل لازم [illegible] جان چھڑکنا۔ [illegible] ہونا +

جی جانتا ہے۔ یا۔ جی سُنتا ہے ۔ ہ۔ جملہ۔ دل ہی کو خبر ہے۔ دل ہی [illegible] دل ہی پر صدمہ ہے [illegible]

اس کی ہر نگاہ بیت پُوچھیے جی ہی جانتا ہے دوست پوچھو

(۲) [illegible] ہے +

رستی کو مری ہے وہ جی جانے ہے
بدگماں مجھ سے وہ ایسا ہے کہ جی جانے ہے } (رنگین)

جی جلانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دل کو رنجیدہ کرنا + غم دینا۔ رنج دینا۔ دل میں آگ لگانا۔ غصّہ دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ (۲) حسد دلانا۔ رشک دلانا (۳) چھیڑنا۔ ستانا۔ کلپانا۔ آزار دینا +

جی جلنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) غصّہ آنا۔ آگ لگنا۔ کوفت ہونا۔ رنج ہونا۔ (۲) رشک و حسد ہونا +

جی جی اُٹھنا ۔ ہ۔ فعل لازم (دلتوار) باغ باغ ہونا۔ نہایت خوش ہونا +

جی چاہنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ خواہش طبع ہونا۔ دل للچانا۔ للسا ہونی۔ من چلنا۔ دل کا مائل و راغب ہونا۔ دل ڈھونڈھنا۔ مشتاق ہونا۔ آرزومند ہونا +

جی چاہے ۔ ہ۔ تابع فعل۔ گردل میں آئے اگر مرضی ہو۔ اگر منظور ہو +

جی چُرانا۔ یا۔ جی چھپانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دم چُرانا۔ اجتناب کرنا۔ پہلو تہی کرنا۔ کام سے بچنا۔ کنارہ کشی کرنا۔ کام سے چُھپنا۔ حیلہ جو ہونا۔ (۲) عاشق کے دِل کی چوری کرنا۔ عاشق کا دل لے لینا +

جی چلا ۔ ہ۔ صفت (۱) دلیر۔ بہادر۔ من چلا۔ سُور بیر۔ سُورما۔ دلاور۔ شجاع (۲) سخی۔ داتا۔ دھرماتما۔ دریا دل فیاض۔ عالی ہمت۔ بلند حوصلہ۔ (۳) دیوانہ دِل رفتہ۔ دِل اُلٹا ہوا مجنُون خفقانی +

جی چلانا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) رغبت کرنا دِل رجُوع کرنا۔ خواہش کرنا۔ (۲) جُرأت کرنا۔ ہمت کرنا + (اگرچہ متعدی ہے مگر لازم کے معنی میں بولا جاتا ہے) +

جی

بن بُلائے ہم تو اُس کوچہ میں جا سکتے نہیں
دل تو چلتا ہے بہت پر جی چلا سکتے نہیں } (معروف)

جی چلنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) خواہش ہونا۔ رغبت ہونا۔ دل میں [illegible] ارادہ ہونا +

جی چلا بوسہ پہ یاں ہم سے طلبگاروں کا
اُڑ گیا رنگ وہاں یار کے رُخساروں کا } (نصیر)

(۲) دل رفتہ ہونا۔ دِل اُلٹنا۔ جنون ہونا۔ دِل کا قابُو میں رہنا۔ بیخود ہونا

جی چلا جائے ہے پازیب کی جھنکار کے ساتھ
محشر فتنہ ہے اُس شوخ کی رفتار کے ساتھ } (جرأت)

جی چُھپانا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (جی چُرانا) (مصرعۂ میر) ؎

مدت ہوئی کہ تاب و تواں جی چھپا گئے

جی چُھوٹنا ۔ ہ۔ فعل لازم بیدل ہونا۔ بیدل ہونا۔ نااُمید ہونا۔ ہمت ٹوٹنا۔ (ذوق)

ہاتھ آکر دل وحشی جو کوئی چھوٹ گیا ہوس صید میں صیاد کا جی چھوٹ گیا

(۲) عاجز آنا۔ ہارنا۔ تھکنا۔ جیسے چلتے چلتے جی چھوٹ گیا (۳) جُبن چھانا۔ نشۂ مردمی جاتا رہنا نامردی آجانا۔ (مصرعۂ نکہت)

سینہ سپر ہرچند رہا دِل آخر کو جی چھوٹ گیا +

جی چھوڑ دینا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ نااُمید و عاجز ہونا +

پہلوانوں سے نہ ہو ہم ناتوانوں سے جو ہو
عِشق کا وُہ معرکہ ہے تہمتن جی چھوڑ دے } (ناسخ)

جی چھوڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ (ہندو) پران تجنا۔ مرنا۔ دم دینا۔ انتقال کرنا

جی دار ۔ ا۔ صفت (۱) من چلا۔ دِل چلا۔ بہادر۔ جیوٹ دار (۲) سخت۔ مضبوط۔ دم خم کا +

جی دان ۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) جان بخشی۔ حکم موت سے رہائی +

جی دُکھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ خفیہ رنج و آزار پہنچانا۔ تکلیف دینا۔ ستانا دُکھی کرنا۔ صدمہ پہنچانا +

جی دُکھی ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ (ہندو) دِل بیزار ہونا۔ دِل عاجز ہونا۔ دِق ہونا۔ تنگ ہونا۔ تکلیف ہونا۔ بیمار ہونا۔ علیل ہونا +

جی دوڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ جی چلنا۔ قصد ارادہ۔ عزم ہونا۔ میلان طبع و رغبت دِل ہونا۔ ؎

دامن تر کا شبہ ہونے لگا لیکن جذبات کا یہ تلاطم، سریلی آوازوں کا یہ زیر و بم، ملبوسات کا یہ رنگین تنوع نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا۔ اور مجلس کوئی رائے قائم نہ کرسکی۔ انجام کو سب نے مل کر صدر سے کہا ہم رائے قائم کرنے سے انکار کرتی ہیں، کیونکہ یہ انکار ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اور اس حق سے ہمیں کوئی محروم نہیں کرسکتا۔ آپ لوگوں کے جی میں جو آئے وہی کیجئے۔"

تعجب اس بات پر ہے کہ اس وقت تک مجھے کسی نے بھی نہ دیکھا تھا۔ میں خائف اور مبہوت اپنی کرسی پر سمٹ سمٹ کر دشمنوں کی نگاہوں سے چھپنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اس مرحلہ پر خوف مجھ پر اس قدر غالب آگیا کہ میں نے بھاگ نکلنے کی کوشش کی۔ یہی کوشش میرے لئے مصیبت کا باعث بن گئی۔ کیونکہ فوراً کسی نے کہا "دیکھو: پکڑو! باغی فرار ہوتا ہے" ایک ہی لمحے میں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ میں نے دل میں کہا "موت کا ایک دن مقرر ہے مردوں کی طرح جان دوں گا" چنانچہ دو قدم آگے بڑھ کر میں نے ایک جوان کلاک کے چہرے پر اس قدر زور سے گھونسا مارا کہ وہ چیخ مار کر زمین پر گرا اور پاش پاش ہوگیا۔ لیکن فوراً ہی دوسرا کلاک میرے اور نجات کے درمیان حائل ہوا، اور فرار کا راستہ پھر مسدود ہوگیا۔ اب میں مرنے اور مارنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔ خون میرے سر پر سوار تھا۔ میں دیوانوں کی طرح اپنے دشمنوں پر پل پڑا۔ آگے پیچھے دائیں بائیں، جہاں اور جس طرح ممکن ہوا، پینترے بدل بدل کر۔ موت سے بے خوف اور زندگی سے نا امید ہو کر میں نے پے در پے حملے کئے۔ میرے ہاتھ کانچ کی خراشوں سے لہولہان ہوگئے۔ لیکن میرے دشمن ہر چہار طرف زخمی ہو ہو کر گر رہے تھے اور میں آزادی کی امید سے مخمور اور فتحمندی کے احساس سے سرشار ہو کر انھیں موت کے گھاٹ اُتار رہا تھا۔

آخر کار مجھے فرار کا راستہ مل گیا اور میں بوڑھے صدر کے جو دروازے کے سامنے کھڑا تھا پیٹ میں ایک گھونسا مار کر بھاگ نکلا، بوڑھا صدر تڑاق سے نیچے گر کر چکنا چور ہوگیا، لیکن جب میں دروازے سے باہر نکلا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کمرے کے اندر سے قہقہوں کی آوازیں آرہی ہیں۔

میں رواں دواں، افتاں خیزاں، ہانپتا کانپتا دور نکل گیا، اور اُس وقت تک دم نہیں لیا جب تک مجھے یقین نہیں ہوگیا کہ تعاقب کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ ایک کھلے میدان میں پہونچ کر میں سستانے کے لئے بیٹھ گیا۔ میں نے گرد و پیش کے حالات پر غور کیا۔ اپنی نجات پر خدا کا شکر بجالایا۔ اپنی چوٹوں کا جائزہ لیا اور یہ دیکھ کر کہ کوئی شدید چوٹ نہیں آئی مطمئن ہوگیا۔ لیکن معاً مجھے احساس ہوا کہ میرے پاؤں میں ٹخنے کے پاس کوئی چیز مجھے تکلیف دے رہی ہے۔ میں نے پائینچہ اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بال برابر شے ٹخنے کے گرد لپٹی ہوئی ہے۔ میں نے اسے اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ بلکہ وہ اور بھی لپٹ گئی۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ میرا حلق خشک ہوگیا، کیونکہ میں نے دیکھا کہ یہ باریک تار درحقیقت ایک گھڑی کا اسپرنگ ہے۔ اور اس کا ایک سرا میرے ٹخنے پر ہے اور دوسرا سرا —— خدا جانے کہاں ہے۔ میں نے گھبرا کر —— سٹپٹا کر —— جھنجھلا کر —— ڈر کر —— کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس تار کو پاؤں پر سے نوچ کر پھینکنے کی کوشش کی۔ لیکن میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس باریک تار نے مجھے شکنجے کی طرح جکڑ لیا۔ مجھے بے دست و پا کر دیا —— اور اب کسی نادیدہ طاقت نے مجھے کھینچنا شروع کیا۔ میں تڑپا۔ اُٹھا۔ بھاگا۔ گرا۔ لیکن وہ باریک اسپرنگ نہیں ٹوٹا، اور میں کھنچتا، گھسٹتا، گرتا، پڑتا، لڑکھڑاتا اور سنبھلتا ہوا پھر اسی کمرے میں پہونچ گیا، جس سے میں جان بچا کر بھاگا تھا۔

اور جب میں اس کمرے میں پہنچا تو سب کلاک اور ٹائم پیس اپنی انسانی شکلوں میں زندہ و سالم موجود تھے۔ اور مجھ پر ہنس رہے تھے۔ نازنین جیسی گھڑیوں نے سریلی آوازوں میں اور معمر کلاکوں نے کھوکھلے۔ پھٹے ہوئے گلوں سے کھانس کھانس کر قہقہے لگائے۔۔۔۔

میرے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ میں نے ڈر کر کہا "اوہ میرے خدا" —— لیکن میرے سامنے دوکاندار کھڑا تھا، اس نے کہا، "آپ سو گئے۔ کہئے آپ کو کیسی گھڑی چاہیئے"

اس سے غرض نہیں کہ میں نے کیسی گھڑی خریدی، یا خریدی

بھی یا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ میں نے اس بھیانک خواب میں جو کچھ دیکھا وہ سچ ہے، اور حقیقت پر مبنی ہے، اور میرے احباب کہتے ہیں کہ اس کی بنا ولغویت پر ہے۔ سوال یہ ہے کہ سچا کون ہے؟

ریاکاری

ترے مخلص کدھر جائیں بتا اے ایزدِ باری
کہ بے دینی بھی اک فیشن ہے مذہب بھی ریاکاری

بنے بیٹھے ہیں سب معبود اپنے اپنے حلقوں میں
نمائش کا ہے تقویٰ اور تصنع کی ہے میخواری

ہیں کیفیات بھی سکر کی داخل دابِ مجلس میں
مثالِ گریہ صوفی یہ ہنسنا بھی ہے مکاری

ضروری جانکر روتا ہے بیٹا مرگِ مادر پر
مگر سمجھا ہے اس کو بھی محرم کی عزاداری

ملی جمعیتِ خاطر بھی صوفی کو تو محفل میں
گویّے نے اگر خلوت میں گائی بھی تو "درباری"

مٹے جاتے ہیں باہم عاشق و معشوق الفت میں
مگر اسٹیج پر جس طرح کرتے ہوں اداکاری

لئے پھرتا ہے شوقِ خودنمائی سر پہ شاعر کو
ابھی چلنا نہیں سیکھا ہے یہ فرزندِ بیکاری

بحمد اللہ مسلماں ہو گئے تنظیم کے خوگر
کہ اب بے انجمن کرتا نہیں ہے کوئی غداری

اسی میں عافیت ہے کیجئے تعظیم مُلّا کی
اگرچہ شہر پر روشن ہے مُلّا کی سیہ کاری

اسی میں مصلحت ہے مانئے ہر حکم لیڈر کا
اگرچہ کھل چکی ہے قوم پر لیڈر کی غداری

• غلط فہمی ہے دنیا کو مرے طرزِ تکلم سے
بیاں کرتا ہوں ورنہ میں تو میکش کی سیہ کاری

میکش اکبرآبادی

بھوکی آدمیت

التفات احمد خاں بی اے ملیح آباد

نہیں، ہماری زمین، ہزاروں انقلابات کے کرشمے دیکھ چکی ہے، اور یہ قانون قانونِ تغیر آج بھی جاری ہے، جو کل تھا وہ آج نہیں ہے، جو آج ہے وہ کل نہ رہے گا۔

دفترِ امروز میں، فردا و دوش کے نہ جانے کتنے صحیفے، حیاتِ انسانی کے نہ جانے کتنے دیوان، زیرِ ترتیب و تنقید ہیں۔ ہزاروں تغیرات، لاکھوں انقلابات ہو چکے ہیں۔ مگر آدمیت کی اشتہا، آج بھی اتنی ہی شدید ہے جتنی کبھی تھی، بھوکی آدمیت، گزشتہ شخصیت، آج بھی غیر آسودہ ہے، جو سوال کل تھا وہ آج بھی ہے، آدمیت کیا چاہتی ہے؟ آدمیت کا معدہ اتنا قوی ہے کہ علوم در علوم، اُس کی اشتہا کو ناکافی ہیں۔ مگر پھر بھی آدمیت، اپنی غذا کی نوعیت سے ناواقف نہیں، اپنی اشتہا کی اہمیت سے آگاہ ہے مسلسل جد و جہد جاری ہے۔ اور ہر قدم پر حرکت محسوس ہو رہی ہے۔

آدمیت کا عہدِ طفلی، طفلانہ حیرت و استعجاب میں صرف ہوا۔ یہ عظیم الشان کارخانۂ عالم، روحوں میں تھرتھری پیدا کر دینے والا کارخانۂ عالم، جاذبِ نظر بنا رہا۔ قوتِ متخیلہ کی بہترین پیداوار نظریۂ تخلیق اسی حیرت و استعجاب کا مرہونِ منت ہے۔

زمین کو نظامِ شمسی کا مرکز قرار دیا گیا اور آدمی "خالقِ کونین" کی محبوب مخلوق۔ خود نظامِ شمسی کا وجود آدمی کے وجود کا مرہونِ منت ہے۔

آدمی، اشرف المخلوقات ہے۔ روحِ آدم کل اسرارِ کائنات کا گنجینہ ہے جس نے روح کو پہچان لیا، خدا کو پہچان لیا۔ اس وقت آدمی کو اپنی زندگی کی ضروریات کے سلسلے میں جس عقیدے کی ضرورت تھی وہ نظریۂ تخلیق نے نہایت خوبصورت انداز میں بہم پہنچایا۔ اس عقیدے کی ذیل اور ضرورت پیش آئی، کہ اس اشرف المخلوقات کو اپنے روحانی سفر میں کچھ ایسے بھدے پہلو نظر آئے، جو روحانی تکملہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا ایک مکمل آئین کے تحت ——— مذہب نے اپنی رہنمائی شروع کی۔

ایک عظیم الشان ہمہ گیر "قوت" کا اقرار کیا گیا، جو رب العلمین ہے، خالقِ کونین ہے، پروردگارِ عالم ہے، ہر چیز پر قادر ہے، اُس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ اُس کی قدرت و عظمت کا مقابلہ، دنیا بھر کی قوتیں مل کر بھی نہیں کر سکتیں۔ وہ سورج سے زیادہ جلیل القدر، شہنشاہوں سے زیادہ واجب التعظیم ہے۔

مذہب نے جہاں چشمِ انسانی پر مظاہرِ عالم کا عقدہ وا کیا وہیں چند نفسیاتی ضروریات کی ترجمانی بھی کی۔ یتیم آدمیت کو ایک سرپرست کی ضرورت تھی۔ ایک عادل فرمانروا کی ضرورت تھی، وہ مذہب نے پوری کی۔ قہر کے پہلو بہ پہلو رحم کی ضرورت تھی، لہٰذا خدا رحیم بھی ہے، کریم بھی، وہ رزاق ہے، رزق دیتا ہے، یتیموں کی فریاد سنتا ہے، شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔

جی

جی میں جلجانا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دِل میں رشک وحسد یا غصّہ کے باعث پیچ وتاب کھانا حسد کرنا ؎

جو تیرے عِذار کو دیکھے شمع پانی ہو پگل جاوے
بھلے دیکھے اگر پروانہ اپنے جی میں جلجاوے

جی میں جی آنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دم میں دم آنا۔ جان میں جان آنا۔ تسلی ہونا۔ تسکینِ خاطر ہونا۔ تشفّی ہونا + زیست کی اُمید ہونا۔ جان بچنے کی اُمید بندھنا ؎

اِس قدر دِل سے گھبرایا موت آئی تو جی میں جی آیا (محشر)

جی میں جی ڈالنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی۔ کسی کے دِل کو اپنا سا دِل بنانا۔ یقین دلانا۔ اپنی بات دُوسرے کے دِل میں سچے طور سے بٹھانا۔ تصدیق دلانا۔ دِلنشین کرنا۔ نقشے کرانا +

جی میں ڈالنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی۔ دِل میں اُتارنا۔ ذہن میں اُتار دِل میں خیال پیدا کرنا +

جی میں رکھنا۔ ہ۔ فعلِ لازم (۱) خُفیہ رکھنا۔ پوشیدہ رکھنا (۲) کسی بات کو دِل میں رکھنا۔ کسی بات کا دِل میں خیال رکھنا + بغض رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ کینہ رکھنا۔ گِیت رکھنا (۳) اِرادہ رکھنا۔ قبضہ رکھنا۔

جی میں گُھسنا۔ یا۔ گُڑنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دیکھو (جی میں پیٹھنا)

جی میں گھر کرنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دیکھو (جی میں بیٹھنا)

جی نِڈھال ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دِل مُضمحل ہونا دِل کا بکھرنا۔ دِل پریشان ہونا۔ افسردگیِ خاطر ہونا +

جی نکلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم (۱) دم نکلنا۔ مرنا۔ رُوح پرواز کرنا۔ ہلاک ہونا (۲) فریفتہ ہونا۔ مفتُون ہونا۔ عاشق ہونا (۳) نہایت خوف ہونا۔ نہایت ڈرلگنا +

جی ہارنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ جی چھوڑنا۔ کسی کام سے عاجز ہوکر باز رہنا۔ نامردی کے باعث کسی کام کی جُرأت نکرنا۔ ہمت ہارنا ؎

عشق بازی میں کیا ہوگئے ہیں میر آگے ہی جی اُنھوں نے ہار اتھا (میر تقی)

جی ہاتھ میں رکھنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی۔ خوش رکھنا۔ دِل میلا ہونے دینا +

جی ہاتھ میں لینا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی۔ تسلّی دینا۔ خوش رکھنا۔ دِل میلا نہونے دینا +

جی ہٹجانا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دِل مُتنفّر ہوجانا۔ دِل بیزار ہوجانا۔ رغبت ہٹجانا +

جیب

جی ہلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دِل کا خوف یا ترس یا ترحم سے کانپنا +

جی ہوا ہوجانا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دم فنا ہوجانا۔ رُوح کا قالب سے نکلجانا +

صبر رُخصت ہوا نگاہ کے ساتھ جی ہوا ہوگیا اِک آہ کے ساتھ (میر تقی)

جی ہَوا ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دم نکلنا۔ جان نکلنا ؎

کیونکر نہ جی ہَوا ہو کیونکر نہ دم فنا ہو آرام جاں خفا ہے دو چار دن سے اپنا (جرأت)

جی ہی جی میں باتیں کرنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ دِل ہی دِل میں خیال پکانا۔ آپ ہی آپ باتیں کرنا +

جِیَا۔ ہ۔ (تصغیرِ جی، عودا) جان۔ دِل۔ پران (گیت) آج جو میں مورے بس گئی سانوریا کی چُلبُلی چال (۲) اِسمِ مذکّر۔ جانی۔ پیارا۔ محبوب۔ عزیز از جان (۳) اِسمِ مؤنّث۔ دایہ۔ دَوا۔ یعنی وہ عورت جسکو دایہ کی بجائے تصوّر کریں (اب یہ لفظ دِلّی میں کم بولا جاتا ہے)

غیرت کرتی ہے وہ گانا تو جیا کیسو اسطے ایک ادا میں میں دامنوں سے ہوا کیسو اسطے (رنگین)

جَیْب (ع) اِسم مذکّر (۱) گریبان۔ سینہ۔ پیرہن (۲) اِسم مؤنث۔ وہ تھیلی جا بل عرب گریبان کے نیچے لگاتے ہیں لیکن اُردو میں اُس تھیلی پر اطلاق ہوتا ہے جو دامن کے چاک میں لگاتے تھے اور اُسے عوام النّاس بکسر جیم بولتے ہیں۔ کیسہ۔ دامن۔ گوجا۔ ڈب جیسے جیب میں نہیں دھیلی کی ڈلی۔ چھیلا پھرے گلی گلی (۳) قبضہ۔ دخل۔ قابو۔ تحت جیسے اُن کا مال تو ہماری جیب میں ہے +

جیب خرچ۔ ف۔ اِسمِ مذکّر۔ وہ بالائی خرچ جو روزمرّہ کے واسطے رکھا جائے۔ پاکٹ منی +

جیب کترا۔ ا۔ اسمِ مذکّر۔ کیسہ بُر۔ اُچکّا۔ عیّار۔ وہ بدمعاش جو جیب کتر دام نکال لے ؎

جو نظر باز اُس کا چِترا ہے خُوب دیکھا تو جیب کترا ہے (جودا)

جیب گھڑی۔ ہ۔ اِسمِ مؤنّث۔ چھوٹی گھڑی جو جیب میں رکھی جائے +

جیب میں پڑا ہونا۔ ا۔ فعلِ متعدّی۔ قابو میں ہونا۔ چنگلوں میں پڑا ہونا +

جِیبْ یا جِیبھ۔ ہ۔ اِسمِ مؤنّث۔ زبان۔ لِسان۔ رِسنو +

جیب چلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ زبان چلنا۔ مُنہ چلنا۔ کھایا جانا جیسے جیب چلے ستّر بلا ٹلے +

جِیب نِکالنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی (۱) زبان نکالنا + زبان کھینچنا (۲) گلا پھاڑنا۔ مُنہ پھاڑنا۔ بیہودہ پنے سے بات کرنا جیسے کیوں جیب نکالے ہے (۳) گرمی کے مارے زبان باہر کرنا +

دعائیں سنتا ہے۔ ظالموں سے خفا ہوتا ہے، اور جن نقصانات کی تلافی جمعیت انسانی نہ کر سکے اُن کا اجر عقبیٰ میں دیتا ہے، خدا صابروں کے ساتھ ہے، جو لوگ نیک ہیں اُن پر رحمتیں نازل کرتا ہے وغیرہ۔

اس تصور سے تنظیم جمعیت میں بے حد و حساب مدد ملی، جس کے ہلکے اثرات بیسویں صدی میں بھی محسوس کئے جاتے ہیں، مگر ان تصورات سے اُن لوگوں کو بہت فائدہ ہوا، جو انیسویں صدی کے فارغ البال گوشوں میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ جمعیت انسانی فرمانِ الٰہی کے مطابق ہے، جو جہاں ہے وہی اُس کا مقام ہے، اور وہی تقدیر ہے۔ اس جمعیت سے انحراف، خدا سے انحراف ہے، لہٰذا منحرف ہر جبر و تشدد کا مستحق، ہندوؤں میں ذات پات کا طوق اسی لوہے سے بنایا گیا ہے۔ پیغمبروں نے اکثر جمعیت وقت سے انحراف کیا، مگر صرف اس عذر پر کہ وہ فرمانِ الٰہی کے مطابق نہیں ہے، اس روحانی تحریک کو "حیوانیت" سے اس قدر سوئے ظن تھا کہ مادیات اور روحانیات میں ایک وسیع خلیج پیدا کر دی۔ عیسائیت نے اس میں سب سے زیادہ غلو سے کام لیا۔ مگر مثل مشہور ہے، ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر پھوٹتی ہے، چنانچہ "پوپ" اور "قیصر کی روحانی "ہاتھا پائی" زندگی کے دنگل میں ہزاروں شکوک کا سبب بن گئی۔ اس ہاتھا پائی میں قیصر نے پوپ کو جیت کیا۔ کیونکہ آدمی نے اپنے کو مادیات سے زیادہ قریب پایا، وقتی طور پر اسلام نے وحدانیت کے بل بوتے پر اس قوت کا مقابلہ کیا مگر رفتہ رفتہ روحانیت اور مادیت کا تضاد روشن ہوتا گیا، اور روحانیت، مادیت کو اپنا سرخ و حریف تصور کرنے لگی۔

بلاشبہ اسلام نے آدمیت کو وہ مراعات بخشیں جس میں دوسرے مذاہب نے دماغی بخل سے کام لیا تھا، مگر بہت جلد خود اسلامی اداروں کے سینے میں خلفشار پیدا ہوا اور متعدد فرقوں نے پیغامِ رسالت کی مختلف تاویلیں کیں، جب اسلامی سلطنتوں پر زوال آیا اور پوپ نے قومیت کی آرزو میں پوپ اور قیصر دونوں سے انحراف کیا، روحانیت بُری طرح زخمی ہوئی۔ قومیت کی تحریک نے آزادانہ تنقید و تحقیق کا سلسلہ شروع کیا۔ انقلابِ فرانس نے ان شعلوں کو اور تیز کیا، سائنس اور فلسفہ نے دینیات کے فرائض ترک کرکے، پوری جد و جہد جاری کی ——

اس کشمکش میں ڈاروِن اور دیگر مفکرین پیدا ہوئے۔ یہ قطعی طور پر غلط ثابت ہوگیا کہ زمین نظامِ شمسی کا مرکز ہے، بلکہ آفتاب ہے، کونین آدمی کے لئے خلق نہیں کی گئی ہے، بلکہ زندگی کا سلسلہ ارتقائی صورت سے قانونِ فطرت کی ضرورت کے مطابق آدمی کی شکل میں اختتام پر پہونچا ہے۔

آدمی حیوان ہے، حیوان کی آخری صورت ہے۔ حیوانی دنیا سے الگ، کوئی مخصوص مخلوق نہیں، وہی سلسلہ ہے، آدمی بطنِ ارتقائی آخری اولاد ہے۔

زندگی کے اس تصور نے کایا پلٹ کر دی۔ آدمی کی خود ساختہ عظمت "خداداد" وقار، گھبرا اُٹھا، مذہبی روایات کو شدید دھکا پہنچا، اور آدمی کی برہنگی، آسمان سے زمین کی طرف رجوع ہونے لگی، جمعیت کے ہر طبقہ پر اس کا اثر پڑا، انقلاب و بغاوت کی چنگاریاں، تصورات سے اُڑنے لگیں اور کبھو کی آدمیت نے مذیدوں کی طرح زنا گی۔ کہ اس پہلو پر منہ ڈالا۔ مگر ہم کو بے لوثی سے ہر حقیقت کا اعتراف کرنا چاہیئے، خواہ کسی سمت سے کیوں نہ آئے، یہ انتہائی طفلانہ خیال ہے کہ حقیقت صرف اُس ماضی کا حق ہے جو مذہب کے دَورِ کامرانی میں منکشف ہوئی، حقیقت کسی لباس، کسی بھیس میں آئے، اُس سے ہمکنار ہونا حق پرستی کی شان ہے، میں سمجھتا ہوں کہ صحیفۂ حقیقت کا تکملہ ابھی نہیں ہوا، ہزاروں اسرار ابھی اوجھل ہیں۔

"نظریۂ ارتقا" نے دفترِ حقیقت میں بیش بہا اوراق کا اضافہ کیا ہے جس سے مستقبل و حال کو ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے، مذہبی لوگ ہر وہ نیا تصور جو اُنھیں حال میں شکلِ ماضی نظر نہیں آتا، الحاد قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ کونسی دیانت داری ہے کہ ہم ایک حقیقت کا محض اس عذر پر انکار کر دیں کہ وہ ہمارے بزرگوں کی نظر سے اوجھل تھی، میں نہیں کہتا کہ نظریۂ ارتقا، سلسلۂ حقیقت کی آخری کڑی ہے، ہاں یہ کہوں گا کہ حقیقت کی ایک اہم کڑی ضرور ہے۔

نظریۂ ارتقا نے آدمی کی "بنیادی حیوانیت" کا صحیح اندازہ کیا، اور اُس کے دماغ کو رسوم سے بڑی حد تک آزاد کر دیا، جنھوں نے ابتک نہ جانے کتنے دماغوں کو تاریکی کے غار میں جھونک دیا ہے، اور مذہب کے پردے میں نہ جانے کتنے شخصی و قومی جوہر چوس لئے۔ کیا حیوانیت سے صرف اس وجہ سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ خوشنما ارادوں کے سلسلے میں

جیب کرنا - ہ - فعلِ متعدی (گنوار) زبان کرنا - زبان درازی کرنا - جواب دینا - بیہودہ بات کرنا +

جیب کے تلے جیب ہونا - ہ - فعل لازم (گنوار) زبان کے نیچے زبان ہونا - دو زبان ہونا (فصلی) باتیں کرنا - ایک بات پر قائم نہ رہنا +

جیبی - ت - صفت - جیب سے تعلق رکھنے والا (۱) چھوٹا جیسے جیبی گھڑی وغیرہ +

جیبی رومال - ف - اسم مذکر - چھوٹا رومال +

جیبی کتا - ا - اسم مذکر - بہت چھوٹی قسم کا کتا - پستہ +

جیبی - یا جیبھی - ہ - اسم مؤنث (۱) زبان صاف کرنے کا آلہ (۲) لگام کا ایک حصہ +

جیت - ہ - اسم مؤنث (۱) ہار کا نقیض - فتح - ظفرمندی - کامیابی (۲) نفع - فائدہ - ...بیشی جیسے ... کی جیت ... (۳) غلبہ - فوقیت - برتری - چڑھتی -

جیت ہونا - ہ - فعل لازم (۱) فتح ہونا (۲) غلبہ ہونا (۳) نفع ہونا - ...وت ہونا +

جیت گڑھ - ہ - اسم مذکر (گنوار) فتح گڑھ - وہ قلعہ یا مقام جس جگہ سے کسی شہر کو فتح کیا +

جیتا - ہ - صفت (۱) زندہ - حیات والا - مردہ کے خلاف (۲) جاندار (۳) زیادہ - بیش جیسے ذرا جیتا کپڑا پھاڑو +

جیتا جاگتا - ہ - صفت - زندہ و سلامت + صحیح و تندرست +

جیتا چنواتا - ہ - فعل متعدی - بیرحمی کے زمانہ کی سزا - زندہ آدمی کو دیوار میں چنوا کرنا ف

کبھی دیکھا ہو نظر بھر کے جو پیشانی کو　بھلا چنوا ئیے جیتا زرافشان کی طرح (ظالم)

جیتا رہنا - ہ - فعل لازم - زندہ و سلامت رہنا +

جیتا گاڑنا - ہ - فعل متعدی - زندہ درگور کرنا - جیتے کو قبر میں دبانا +

جیتا لہو - ہ - اسم مذکر - وہ تازہ خون جو جسم سے نکلا ہو -

جیتنا ہ - فعلِ متعدی (۱) فتح کرنا - سر کرنا - شکست دینا - غالب آنا - زیر کرنا + بازی لینا +

جیتے جی - ہ - تابع فعل (۱) تا بزندگی - تا بحیات - حین حیات - عمر بھر - تمام عمر (۲) حالت زندگی میں - ہوتے ہوئے - موجودگی میں + ف

ناتوانی سے مارے جیتے جی　خانۂ زنجیر سونا ہوگیا (ناسخ)

جیتے جی مرجانا - ہ - فعل لازم - تباہ ہوجانا - برباد ہوجانا - حالت زندگی میں موت کا مزا چکھنا جیسے ہم تو اس چوری سے جیتے جی مرگئے +

جیتی مکھی نگلنا - یا - کھانا - ہ - فعل متعدی (۱) جان بوجھ کر آفت میں پڑنا - دانستہ اذیت سہنا - دیدہ و دانستہ دام بلا و مصیبت میں پھنسنا + ف

بوسہ خال لب شیریں ترا دل نے لیا　جیتی مکھی کس طرح سے اُس نے کھائی دیکھ کر

(۲) صراصر بے ایمانی کرنا - جان بوجھ کر بے ایمانی کرنا - بے انصافی کرنا -

جیٹھ - یا جیٹ - ہ - اسم مذکر (۱) خاوند کا بڑا بھائی جیسے جیٹھ کے بھروسے پیٹ (۲) ہندی دوسرے مہینے کا نام جو مئی اور جون کے بیچ میں ہوتا ہے (۳) روٹیوں کی تھئی - بہت سی اوپر تلے رکھی ہوئی روٹیاں + ہندو جیٹ بولتے ہیں (۴) برتنوں کی جیٹھ - تلے اوپر رکھے ہوئے برتن (۵) آغوش +

جیٹھ کی جیٹھ یا جیٹ کی جیٹ - ہ - تابع فعل - تھئی کی تھئی - بہت سی روٹیاں - ساری روٹیاں جیسے جیٹھ کی جیٹھ کھا گیا +

جیٹھا - ہ - صفت - ہندو (۱) سب سے بلند - سب سے اونچا + سب سے بڑا (۲) پہلوٹھی کا - وہ بچہ جو سب سے پہلے پیدا ہوا ہو (۳) جیٹھ کے مہینے کی پیدائش جیسے جیٹھے بچے کی شادی اور جیٹھ میں ؟

جیٹھانی - ہ - اسم مؤنث - جیٹھ کی بیوی - بڑے دیور کی بیوی -

جیجا - ہ - اسم مذکر (ہندو) بہنوئی - بہن کا خاوند +

جیجی - ہ - اسم مؤنث (۱) بہن - ہمشیرہ - خواہر جیسے جیجی کے کاج اور میرے کمشٹا (۲ - عو) چوچی - پستان - چھاتی + (بچوں سے بولتے ہیں)

جیجی پینا - ہ - فعل متعدی - دودھ پینا +

جیّد - ع - صفت (۱) خوب - کھرا - نیک (۲ - عو) مضبوط - طاقتور - زورآور - زبردست + (۳) بھاری -

جیسا - ہ - تابع فعل - ویسا کا نقیض - جسطرح + جسطرح کا - جس صورت کا - جس ڈھنگ کا (کہاوت) جیسا تیرا نون پانی ویسا میرا کام جانی!

جیسا تیسا - ہ - تابع فعل - جسطرح کا - جس قسم کا +

جیسا چاہو - ہ - تابع فعل - جس قسم کا مطلوب ہو + جیسی خواہش - حسب دلخواہ - حسب مرضی +

جیسا چاہیے - ہ - تابع فعل (۱) دیکھو (جیسا چاہو) ۲ - قابل تعریف - جو ہونے کی شرط ہے (۳) بخوبی - من مانتا - قرار واقعی +

جیسا کہ - ہ - تابع فعل - جسطرح کہ + بموجب - مطابق

دہر ہوئی۔

نظریۂ ارتقا نے زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جس کی بدولت بیسویں صدی ایک جگمگاتی ہوئی صدی ہے۔ اکثر لوگ پیش بینی کرتے ہیں کہ ان تجربوں سے آدمی مادیات سے قریب تر ہو گیا۔ مگر میرا ذاتی خیال ہے کہ مادیت سے اتنا حسنِ ظن بطور ردِ عمل خود مذہب کی شدت سے پیدا ہوا اور یہ مادہ پرستی، روحانیت کی پیداوار ہے، لوگ اسے قبول نہ کریں گے، مگر مجھے ایسا ہی نظر آتا ہے۔ آج مادی کشمکش کی مایوسیاں روحانیت کے حق میں مفید ثابت ہو جائیں تو عجب نہیں مگر درحقیقت یہ بین الاقوامی تنظیم کی بے ضابطگی کی شہادت ہے، قومیں بے نظام ہو رہی ہیں، بے احساس نہیں، مذہبی جماعت منظم ضرور رکھتی مگر بے اساس تھی، اور صرف ایک نفسیاتی کمزوری پر قائم تھی یعنی خوف، لہٰذا بے احساس بھی تھی، غیر مستقل بھی، آج اگر کوئی جماعت مذہبی روایات پر منظم ہونا چاہتی ہے تو سائنس کے اثاثے کے بغیر ایک منٹ بھی سانس نہیں لے سکتی۔

نظریۂ ارتقا نے بہت بڑا فائدہ تاریخی قدر و قیمت کو پہنچایا ہے، جن سے عہدِ ماضی کی اکثر تنظیمیں پوری توضیح سے اپنے سینے کے راز کھول دیتی ہیں۔ جو اصول عالمِ حیوانی میں کارفرما محسوس کیا گیا وہی جمعیتِ انسانی کا بھی رہا ہے، یعنی فرد کی طرح اُس کی بھی ایک عمر ہوتی ہے۔ بچپن، شباب اور پیری کے دور اُس پر بھی آتے ہیں، اگرچہ فرد و جماعت کی نوعیت میں ضرور فرق ہے، نظریۂ ارتقا کو الحاد سے کوئی تعلق نہیں، ہاں تجزیے نے یہ ضرور بتایا کہ مذہب آدمیت کے ارتقائی سفر میں ایک خاص منزل پر ظاہر ہوا، جس نے اُس وقت آدمیت کی اشتہا کو آسودہ کیا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر منزل کو پیادہ پا رہرو کی پوری تھکن اور سفر کا پابند ہونا پڑے گا۔ ہر منزل کا ایک مقام ہے جہاں پہنچکر مسافر وہ نہیں رہتا جو ایک منزل قبل تھا، مذہب بھی جمعیتِ انسانی کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

مذہب کے اُس حصے کا فیصلہ جو خدا کے وجود سے متعلق ہے ہنوز ناتمام ہے۔ ممکن ہے اس نظامِ عالم کی پشت پر ویسی ہی ہمہ گیر و ہمہ ساعت بیدار قوت ہو جیسی مذاہب نے تصور کی ہے۔ مگر پھر بھی تحکمانہ اقرار اور اقرار پر اُس کی تبلیغ محض روحانی معصومیت ہے، خدا کا اقرار بھی سفرِ ارتقا کی ایک منزل ہے، جیسے بیسویں صدی میں یوں کہتے ہیں کہ خدا خالق نہیں آدمی کے ذہن کی مخلوق ہے۔ مگر میں اس خیال سے متفق ہونے کی کوئی دلیل نہیں رکھتا، میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ نہ اقرار ممکن ہے نہ انکار۔

جہاں تک معاشی و معاشرتی پہلو حیات کا ہے مذہب بُری طرح سے ذہنی افلاس میں مبتلا ہے اس افلاس کے اسباب سے آگہی کے قبل پہلے یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اس وقت آدمیت کے کیا مطالبات ہیں؟ وہ کس قسم کی غذا چاہتی ہے؟ اس وقت زندگی کے ہر گوشہ پر آفتابِ تحقیق کی شعاعیں پڑ رہی ہیں، جو چہرہ توہمات کا کھچا ہوا ہو کر سامنے آئے گا وہ جھلس جائے گا۔ ضروری ہے کہ ہر پہلو کو بہ خوبی ٹٹولا جائے۔

فرد اور فرد کے ساتھ جماعت دونوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور ہر تصور آج نیا سا محسوس ہو رہا ہے، اُنیسویں صدی نے دو زبردست شخصیتیں پیدا کیں، جنھوں نے فرد کی نفسیات اور جماعت کے تجزیے میں بہت بیباکانہ اقدام سے کام لیا۔ اور ایک حد تک مسائلِ حیات کی نوعیت بدل دی۔

میرا اشارہ ڈاکٹر فرائڈ اور کارل مارکس کی طرف ہے۔ میں اُن کے دلائل کی صداقتِ کُلی کا نہیں، اہمیت کا ضرور قائل ہوں۔ طوالت کے خوف سے مختصر تذکرہ دونوں کا ضروری ہے۔

ڈاکٹر فرائڈ نے اپنی تحقیق کا مرکز "فرد" کی نفسیاتی زندگی قرار دیا۔ فرائڈ نے اعلان کیا کہ محض "شعور" سے نفسِ انسانی کی توضیح نہیں ہوتی، شعور کی پشت پر ایک نیم شعوری دماغ ہے، جہاں ہزاروں غلبوں اور خواہشوں کا تلاطم ہوتا رہتا ہے، سیکڑوں تمنائیں، ہزاروں آرزوئیں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ جو بہت کم اپنے اصلی رنگ میں "شعور" کی آنکھوں کے سامنے آتی ہیں، تہذیب و تمدن کی پابندیاں اُن فطری خواہشوں پر "بربریت" کا لیبل لگا کر روکتی ہیں۔ ضمیر کی بیداری، تہذیب و تمدن کی دخترِ حقیقی اُن پر نقاب ڈالتی ہے، اور ان کو دھکیل کر تحت الشعور کے حجرے میں مقفل کر دیتی ہے جہاں ایک دوسرے سے جو فی پیزار ہوتی ہے، اور شعور کی بزم میں وہی خواہش بار پا سکتی ہے جو ضمیر کی بیداری اور اُس کے پدرِ بزرگوار تمدن، کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جائے۔

ڈاکٹر فرائڈ کے نزدیک فرد فطرتاً باغی ہے۔ تہذیب و تمدن سے باغی، تمدن اُس کی فطری خواہشوں کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے، یہ خواہشیں

جیسا کہ چاہیئے - ہ - تابع فعل - دیکھو (جیسا چاہیے)

جیسے - ہ - تابع فعل - دیکھو (جیسا) جیسے کنٹھا گھر رہے ویسے رہے بن +

جیسے بنے - ہ - تابع فعل - جسطرح ممکن ہو - جسطرح ہو سکے -

جیسے کا تیسا - ہ - تابع فعل (۱) بعینہ - جوں کا توں - ہو بہو (۲) جیسا باپ ویسا بچہ +

جیسے کو تیسا - ہ - تابع فعل - ہر ڈھونٹے راستہ سے -

جیسی - ہ - تابع فعل - بحالت تانیث - جس طرح - جس طرح کی - جس ڈھنگ کی - جس نوع کی +

جیسی رُوح ویسے فرشتے - ا - (کہاوت) کہتے ہیں جس طرح کا آدمی ہوتا ہے ویسے ہی فرشتے نزع کے وقت اس کے روبرو آتے ہیں یعنی اگر نیک ہے تو اسے بھی صورت کے فرشتے دکھائی دینگے اور بد ہے تو نہیب صورت نظر آئینگے۔ پس اس مثل کا اطلاق جیسا قصد ویسی بات جیسی صحبت ویسا اثر جیسی نیت ویسا پھل پر ہونے لگا +

جیغہ - ت - اسم مذکر - ایک مرصع زیور کا نام جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے +

جیگڑ یا جیگھڑ - ہ - اسم مؤنث (ہندو عو) (۱) ٹھلیا - سُرچہ - پانی کا گھڑا پانی کے بھرے ہوئے مٹکے پر جو لوٹا یا ہنڈیا رکھ دیتے ہیں اسے جیگڑ کہتے ہیں مٹکے کے اُوپر کی چھوٹی گھڑیا (۲) وہ کٹی پانی کی بھری ہوئی ٹھلیاں جو بیاہ ہونے والی عورت بیاہ سے پیشتر گھر میں بھر کر اس نذر سے لاتی ہے کہ ہمارے بال بچے ہونگے + بلکہ جب کوئی سفر کو جائے اور کہار کندھے پر جیگڑا یکدم سامنے آجائے تو سب ہی فال نیک سمجھے اور اس ہنڈیا میں کچھ ڈالدیتے ہیں -

جیگڑ بھری جانا - ہ - فعل متعدی (۱) - دیگمات قلعہ میں مشہور ہے کہ جب انکے ہاں کوئی بچہ روزہ رکھتا یا بیاہ ہوتا ہے تو کوری ٹھلیا میں شربت اور بعضی میں دودھ بھر کر سہرا باندھتی اور سپیر شاہ میاں کی نیاز دلاتی ہیں) - (۲) (ہندو) عورتیں جیٹھ کے مہینے میں جو پیاؤ یا برہمنوں کے گھر جا کر ثواب کے لئے پانی بھرتی ہیں اسے بھی جیگھڑ بھرنا کہتے ہیں

جیل - ہ - اسم مؤنث (۱) قطار - صف - پرا - تانتا - لار - ڈار (۲ - ا) قیدیوں کی قطار جو ایک زنجیر میں بندھے ہوئے ہوں + (۲) ہولی کے دنوں میں جو گوبر کی چپڑیاں سی بنا کر رکھتے اور اُسے ہولی کی آگ میں ڈالتے ہیں تیں کے لفظ سے موسوم کرتے ہیں -

جیل - انگلش - اسم مذکر Jail قیدخانہ - محبس - زندان -

جیل خانہ - ا - اسم مذکر - قیدخانہ - زندان +

جیلی - ہ - اسم مؤنث (۱) گھاس اکٹھی کرنے کا آلہ - ایک لکڑی میں تین

شاخیں لگا لیتے ہیں تاکہ گھاس وغیرہ آسانی سے سرکایا جاوے (۲) قصاب اوجھڑے او پر کی چربی (۳) جھلی +

جیمنا - ہ - فعل متعدی (ہندو) (۱) کھانا - نوش کرنا - تناول فرمانا (۲) رشوت لینا - گھوس لینا +

جین - س - اسم مذکر - ہندو (۱) بوڑھا آدمی - بڈھا آدمی (۲) - اُن لوگوں کے مت کا نام جو بید ویدوں کو نہیں مانتے + (۳) جین مت کا ماننے والا +

جینا - ہ - فعل لازم (۱) زندہ رہنا - جیتے رہنا (۲) خوشی منانا - مزے اڑانا جیسے اپنی خوشی جیتا ہے (۳) زندگی بسر کرنا - عمر کاٹنا جیسے نکما جیا برے احوال +

جینا - ہ - اسم مذکر (۱) زندگی - زیست - حیات جیسے جینا دشوار ہوگیا - مرنا جینا سب کے ساتھ ہے (۲ - عو) زندہ و سلامت - عمر والا جیسے خدا جینا جاگتا بیٹا دے -

جینی - ہ - اسم مذکر - جین مت والا - سراؤگی +

جیئو - ہ - اسم مذکر - دیکھو (جی نمبر ۲)

جیو آتما - ہ - اسم مؤنث - جان - روح - پران (ہندوؤں کے مذہب بموجب ایشور کے سوا کل جانداروں کو جیو آتما کہتے ہیں - ذی روح) +

جیوٹ - ہ - صفت - جی دار - بہادر - دلیر - شجاع - مردانہ - جری + سہ
نہ بدلی لگ گئی بستر سے کروٹ اس کو کہتے ہیں
رہے جیتے شب فرقت میں جیوٹ اسکو کہتے ہیں　　(نکہت)

جیوڑا - ہ - اسم مذکر - عو - (۱) جی کی تصغیر - جی + دل (۲) جان - پران سہ
گیا ہو جب اپنا ہی جیوڑا نکل　کہاں کی رباعی کہاں کی غزل (میر حسن)
(۳) معشوق - دلبر - جانی (۴) پیارے جی کو کہتے ہیں - جیسے کہو تو جیوڑا کیسا ہے (۵) وہ اناج جو کسان فصل پر کمینوں اور کمیروں کو دیا کرتے ہیں +

جیوڑا - ہ - اسم مذکر (گنوار) رسّا - طناب - ریسماں +

جیوڑی - ہ - اسم مؤنث (گنوار) رسّی - ریجو +

جیونار - ہ - اسم مذکر - ضیافت - دعوت +

جے ہو - ہ - دعا (ہندو) فتح ہو + بول بالا ہو +

جیشٹھا - ہ - اسم مذکر (۱) چاند کا اٹھارھواں نچھتر جسمیں تین ستارے شامل ہیں (۲) بیچ کی انگلی +

یہ زور شعور رد ہو جاتی ہیں مگر فنا نہیں ہوتیں۔ تحت الشعور میں اُتر کر غدود کی ایسی کھلبلی ڈالتی ہیں جو اکثر صحیح ہدایت کی محرومی کے باعث فرد کی شخصیت کو معطل کر دیتی ہیں، نفس کی بنیاد ہل کر رہ جاتی ہے اور فرد اگر کافی بیدار نہیں تو غیر فطری ہیجانات کے گرداب میں پھنس جاتا ہے۔

ممکن ہے ڈاکٹر فرائڈ کا نظریہ غلط ثابت ہو، اور جہاں تک ان خواہشوں یا مرکزی خواہش کا تعلق ہے اُس نے ضرور غلو سے کام لیا ہے تاہم ان خیالات کے بادلوں میں ایک خاص قسم کی چمک ہے۔ جن غلبوں کو ہم "شیطانی" غلبے کہتے ہیں ان کی اہمیت اور ہلاکت خیز نتائج کی نزاکت دوچند ہو جاتی ہے جس سے والدین اور استاد کی سرپرستی اور زیادہ توجہ کی محتاج ہے۔ یہ شیطانی غلبے بھی ویسے ہی فطری ہیں جیسے "روحانی جذبے" اور یہ کہ فرد کی نفسیاتی زندگی نہایت نازک ہے جس پر ہر وقت بہترین توجہ کی ضرورت ہے۔ فرد کی اصلاح روایات کی کورانہ عقیدت میں ان غلبوں کو قوت سے دبانے پر ممکن نہیں، بلکہ پورے پورے اظہار کا موقعہ دینا چاہیے، اس سے یہ مطلب نہیں کہ انسان اخلاق کی ہر قید سے آزاد ہو جائے بلکہ ان غلبوں کو صحیح راہ دکھا کر خواہشوں کو شخصیت کے لئے مفید بنانا چاہیے۔

مجھے اپنے ایک نہایت گہرے دوست کا تجربہ ہے۔ جس کا ہر دور زندگی میری آنکھوں نے دیکھا تھا جس کی بیمار شخصیت نے عین عنفوانِ شباب میں، روایات کے منبر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے دی۔ تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا، اور آج ملیح آباد کا ہر فرد اُس جوان کی موت پر کڑھتا ہے۔ مگر خود اُس کے والد کے "عقائد" میں تزلزل نہیں آیا، اُف عقیدہ بھی کس قدر سفاک ہوتا ہے۔

کارل مارکس نے اپنی تحقیقات کا مرکز جماعت کو قرار دیا، اور معاشی و معاشری زاویۂ نگاہ سے تجزیہ کیا۔ سماج کی ذہنی رگ پکڑی۔ آج سرمایہ و محنت کی معرکہ آرائیاں اُس کی نگاہ نے دیکھی تھیں۔ جب مارکس دورِ طالب علمی سے گزر رہا تھا جرمنی میں ہیگل کا سکہ دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیگل کا فلسفہ جرمنی کے جزو کل پر چھایا ہوا تھا۔ فلسفہ روحانی فلسفہ۔

ہیگل اپنے عہد کے مفکرین سے اس خصوصیت کی وجہ سے ممتاز ہے کہ اُس نے مادی کشمکش کی اہمیت کو برقرار رکھا، مگر بہ حیثیت ایک فرض ثانوی کے ہیگل کے نزدیک عالمِ آدمیت ایک ذاتِ مطلق کی تلاش میں ہنگامہ آرا ہے اور سلسلۂ اضداد سے رفتہ رفتہ وہ ذاتِ مطلق اپنے کو تدریجی ارتقا میں ظاہر کرتی جا رہی ہے۔

ہر عہد کی ایک اسپرٹ ہے، اور یہی مخصوص اسپرٹ ذاتِ مطلق کا عکس ہے، اس فلسفے سے حکومتِ وقت کی حقانیت تسلیم کر لی گئی، کارل مارکس نے اس متحرک "خیال" پر نظر دوڑائی، اداروں کے "روحانی" فریضوں کا اثر قبول کیا، مسحور ہو کر رہ گیا، وہ خود ہیگل کا شاگرد تھا مگر اُس کی ذہنیت ہندوستان کے "مذہبی عالم" کی نہ تھی جو صرف اُس صداقت کا قائل ہو جائے، جو کاغذ کے پرزے پر خطِ عربی ثبت ہو، قدرت نے اُسے دل بھی دیا تھا، دماغ بھی، اُس نے بہت جلد اس "بیرونی فلسفے" کو تاڑ لیا کہ مادی کشمکش کے بھونڈے جسم پر یہ محض خوبصورت، نرم و نازک لباس ہے اور کچھ نہیں۔

اگر وہ مخصوص اسپرٹ ہر ادارۂ قومی کو حرکت میں لاتی ہے تو خود اُس اسپرٹ کو متحرک کرنے والا کونسا عقدہ ہے؟ اس سوال نے ہیگل کی صوفیت کو ایک پھونک میں اُڑا دیا۔ مارکس نے ہیگل کا اصول "اضداد" (Dialectics) ترک نہیں کیا۔ مگر اس نے اُس کا عکس نہیں اصلی رُخ دیکھا، خیال کے باہر مادی کشمکش کو دیکھا اور "خیال" کو اُس کا عکس قرار دیا۔ ہیگل کی کشمکش اضداد سماج میں طبقاتی جنگ و فساد کی پیداوار ہے جو اپنی حفاظت کے لئے "خیال" کی نقاب ڈال لیتی ہے۔ سماج کو اُس نے دو بڑے اقتصادی طبقوں میں منقسم کیا اول وہ کہ جن کے ہاتھ میں قوم کی پیداوار و ذرائع پیداوار ہیں جو اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لئے ذہنی استحکام بھی کرتے ہیں، مذہب، فلسفہ، اخلاقیات اور قانون ان سے حسبِ مدعا مدد لیتے ہیں۔ دوم وہ گروہ ہے جس کی روزی صرف اُس کی محنت ہے، قوت و اقتدار سے محروم ہے۔ جب پیداوار، ذرائع پیداوار اور تقسیم پیداوار کے بدلنے پر سماج و حکومت کا جامہ تنگ ہو جاتا ہے، بےچینی پیدا ہوتی ہے۔ تغیرات و انقلابات رونما ہوتے ہیں۔ محروم طبقہ اپنے حقوق کے لئے جنگ کرتا ہے۔

ان طبقوں میں اُس وقت تک کشمکش رہے گی، جب تک جمعیت کی تنظیم طبقوں کے فرق و مراتب پر قائم رہے گی۔ آدمیت اُس دن سکون پائے گی، جب سماج میں صرف ایک طبقہ رہ جائے گا وہ طبقہ آدمیت کا طبقہ ہوگا جمعیت کی تنظیم طبقوں کے مفاد پر نہیں آدمیت کی فلاح پر ہوگی۔

کارل مارکس نے خصوصیت کے ساتھ نظامِ سرمایہ داری کا تجزیہ کیا اور دکھایا کہ کس طرح یہ پیرزن فریاد سے ہمدردی دکھا کر چالیں چل رہی ہے نظامِ سرمایہ داری جمعیت میں صرف سرمایہ دار طبقے کے لئے ہے یا ان انجمنا

چاپ

چ

چ - ف - اِسمِ مؤنّث (۱) فارسی مرکّب الف بے تے کا ساتواں اور اُردو کا تیسواں ہندی وسنسکرت کا چھٹا حرف (۲) حسابِ جمل میں اِس کے عدد ۳ اور جیم کے برابر ہیں (۳) یہ حرف کبھی کاف عربی کبھی زای فارسی کبھی سین مہملہ و معجمہ سے بدلا کرتا ہے +

چاپ - ہ - اِسمِ مؤنّث (ہندو عو) ۱ - ہندؤں کے ہاں ایک رسم جس میں بچّہ پیدا ہونے پر عزیز و اقارب کی عورتیں گاتی بجاتی پوتڑے وغیرہ لیکر آتی ہیں (۲) جنم اشٹمی یا رادھا اشٹمی کو جو سٹھالی پکوان میوہ - ترترکاری وغیرہ باجے گاجے سے لیکر مندر میں جائیں اُسے بھی چاپ کہتے ہیں (۳) بندوق کی چانپ (۴) توس - کمان - دھنش (۵) لکھنو) پاؤں کی آہٹ - آواز پا -

چابُک - ف - اِسمِ مذکّر (۱) کوڑا - تازیانہ - سانٹا - قمچی - ہنٹر (۲) صفت چُست و چالاک - تیز - پھرتیلا - پھرتی باز +

چابُک دست - ف - صفت - چالاک دست - وُہ شخص جو ہاتھ کے کام میں چالاک ہو +

چابُک سوار - ف - اِسمِ مذکّر (۱) گھوڑا پھیرنے اور درست کرنے والا گھوڑے پر خوب چڑھنے والا (۲) گھوڑوں کا سوداگر +

چابُک سواری - ف - اِسمِ مؤنّث - گھوڑا پھیرنے کا ہُنر یا پیشہ +

چابنا - ہ - فعلِ لازم (گنوار) خائیدن و جاویدن کا ترجمہ - کسی چیز کو دانتوں سے کُچلنا یا پیسنا + جُگالی کرنا (۲) دانتوں سے کترنا (۳) کھانا - بھوجن کرنا (چنوں کی نسبت زیادہ بولتے ہیں) +

چابی - ہ - اِسمِ مؤنّث (پُرتگیز) کنجی - تالی - کلید - مفتاح -

چاپلوسی - ف - اِسمِ مؤنّث - خوشامد - شیریں زبانی اور چرب زبانی سے فریفتہ کرنا - جھوٹی باتوں میں تعریف کرنا - تعریف بیجا +

چابیٹ - ہ - اِسمِ مؤنّث - وہ غلّہ کے ٹکڑے جو پیسنے سے رہ جائیں پسے ہوئے اناج کی بھوسی وہ چوکر بھوسی - بُر +

چاتُر - ہ - صفت (۱) تیز - چالاک - ہوشیار - عیّار - حیلہ باز (۲) مکّار - فریبی چھلیا - متفنّی (۳) بہادر جری (۴) دانا - عقلمند - دانشمند - تجربہ کار - واقفکار -

چاتر تو بری بلا ہو کہ بھلا ندیست ۔ سادہ گُنتائی تا کریں نامُنہ کے سے پیت (دوہا)

(۵) ہُنرمند - باسلیقہ - ذہین (۶) چار - اربع +

چاٹ

چاٹ - ہ - اِسمِ مؤنّث (۱) کسی چٹپٹی اور مزیدار چیز کے چاٹنے کا مزہ + ذائقہ چسکا - مزہ - ذوق (۲) عادت - لپکا - لت - دھت + شوق (۳) گزک وہ مزیدار چیز جو زبان کا ذائقہ درست کرنے کے واسطے کھائیں - ؎

سُناتے ہیں ساقی کو ہیزار ڈھب کی ۔ کہ ہو چاٹ کوئی مزیدار ڈھب کی (ظفر)

چاٹ لگنا - ہ - فعلِ لازم (۱) مزہ پڑنا - چسکا پڑنا - ؎

یہ لگی چاٹ مرے زخموں کو سیری نہوئی ۔ ہو گئے کتنے ہی قاتل کے نمکداں خالی (؟)

(۲) عادت پڑنا - شوق لگنا - لت لگنا +

چاٹ ہے بارہ مصالحہ کی
چاٹ ہے دہی کے میوے کی
چاٹ ہے نیبو کے رس کی

۱ - کابلی چنے اور دہی بڑے والے کی آواز - دہی بڑے بیچنے کی آواز - کچالو بیچنے کی آواز -

چاٹنا - ہ - فعلِ لازم - لیسیدن کا ترجمہ - کسی رقیق چیز کو زبان سے اُٹھانا - زبان سے پونچھنا + بلّی کی طرح چپڑ چپڑ کرنا + کھانا چٹ کرنا - جیسے اِسکا چاٹا ہوا درخت نہیں رہا +

چاچا - ہ - اِسمِ مذکّر (گنوار) چچا - عمّو - باپ کا بھائی -

چاچا جی - ہ - اِسمِ مذکّر (ہندو) برادرِ خُسر - سسرے کا بھائی - پتیسرا - ساس کا دیور -

چاچی - ہ - اِسمِ مؤنّث (ہندو یا گنوار) چچی - چچا کی بیوی - زوجۂ عمّو +

چاچی جی - ہ - اِسمِ مؤنّث (ہندو) ساس کی دیورانی - پتیسرے کی جورو

چادَر - ف - اِسمِ مؤنّث (۱) ردا - بڑا اوڑھنا دوپٹا اوڑھنا جیسی اوڑھی چادر ہوئی برابر میں بھی شاہ کی خالہوں (کہاوت) ۲ - پھولوں کی وہ ردا جو مزاروں پر چڑھائی جاتی ہے - ؎

خُوب روندا اپنے گُلگوں کو تباہی قبر کو ۔ چادرِ گُل نقش پائے یار نے تیار کی (وزیر)

(۳) پانی کی چوڑی دھار - لوہے وغیرہ کے چوڑے چوڑے پترے +

چادر اُتارنا - ہ - فعلِ متعدّی - عورت کا برقع اُتارنا - عورت کو بے پردا کرنا - عزّت اُتارنا (عورت کا برقع پر مرد کے واسطے پگڑی اُتارنا بولتے ہیں اسی پر عورت کے لیے چادر اُتارنا) +

چادر جوڑا - ہ - اِسمِ مذکّر - دوہری شال - دوشالہ -

...ے لئے جو سرمایہ داری کی ہم آہنگی میں سازشیں کر رہی ہیں، محروم طبقہ عوام کا
...ہد، اُس سے قوت چھین لینے کا حق رکھتا ہے کیونکہ کل دولت، کل پیداوار اُسی
...محنت کا ثمرہ ہے۔ سرمایہ داری کو اُس سے مستفید ہونے کا حق نہیں۔

کارل مارکس کے اس مطالبے نے روحانی اور مادی دنیا میں کھلبلی
ڈال دی۔ مجلس، دعا بیان، اور محفل سرمایہ داران دونوں سرد پڑ گئیں۔ فرائڈ
نے دلوں کو ان تند و تیز غلبوں سے آگاہ کیا جو سیکڑوں معصوم افراد کو کچل
چکے ہیں۔ مارکس نے محروم طبقے کو سیاسی قزاقوں سے متنبہ کیا جو آدمیت
تہذیب، تمدن کے نام پر اُس کا خون چوس رہے ہیں۔ چنانچہ آج سرمایہ د
ذہنیت پر بیکار رہیا، رزینتا سرمایہ پر مسلسل زلزلوں کے جھٹکے آ رہے ہیں۔ عنقریب
نیا نظام ہو جانے کو ہے۔ مارکس کا اثر سیاستِ حاضرہ پر بے حد و حساب
پڑا ہے۔ رفتارِ وقت بدل گئی، محاذ بدل گئے۔

بالخصوص روس نے اُس کی تعلیم ترجمانی کرکے سرمایہ دار قوتوں کو چونکا
دیا ہے۔ فرزانوں کو خبر ہو گئی ہے کہ آدمیت کا گھر آسانی سے نہیں لوٹا جا سکتا،
گھر والے جاگ پڑے ہیں۔ بالشویزم جو مارکس کی محنتوں کا پہلا ثمرہ ہے، اُسے
آسانی سے گھر لوٹنے نہ دے گا۔

اب سرمایہ داری کے پاس صرف دو ذرائع ہیں (۱) شہید ہو جائے یا
(۲) شہید کر دے۔

اول تو ممکن نہیں، دوم ہی ممکن ہے، لہٰذا سرمایہ دار قوتیں قومیت
و نیشنلزم کے پردے میں (جیسے پردہ یہ کبھی نہیں آتیں) "فاشیزم" کا علم
بلند کر رہی ہیں۔ جھنجھلا جھنجھلا کر علم بلند کر رہی ہیں۔ سرمایہ داری آج زندگی
کے رن میں ہانپ رہی ہے۔ حکومتیں، سرمایہ دار حکومتیں آخری سانسیں لے
رہی ہیں، اکھڑی اُکھڑی سانسیں لے رہی ہیں۔ آخری زور آزمائی کے لئے
فاشیزم کا دودھ پی پی کر سرمایہ داری خم ٹھونک رہی ہے۔ اُس کے سعادتمند
فرزند مسولینی اور ہٹلر، دودھ کا حق ادا کر رہے ہیں۔ یہ جھنجھلائی ہوئی
فاشیزم گویا ادھم میں پھولی ہوئی فاشیزم، یورپ کے دنگل میں کود رہی
ہے اور ایک عالمگیر جنگ کا خواب دیکھ رہی ہے۔ مگر شاید لبِ بارک حاشئے
سے اُتر گیا ہے۔

محکوم و غلام ممالک، اٹلی، جرمنی اور جاپان (اور برطانیہ؟) پرغاکی
درندگی کے الزام رکھ رہے ہیں، کیونکہ اُن کے سامنے اٹلی نے حبش کو نگل لیا،
اسپین کی وہ بغاوت جو اٹلی و جرمنی کے ایما سے ہزاروں معصوموں کا لہو پی چکی
ہے، اُن کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ چین کے کراہنے کی صدا، جاپان کی ڈکار
کی آواز اُن کے کانوں میں آ رہی ہے۔ مگر ان سفاکیوں پر اتنا استعجاب
کیوں ہے؟ کیا اُنھیں خبر نہیں کہ حفظِ خودی کے غلبے وہ شدید غلبے ہیں،
کہ جب زخمی ہو جاتے ہیں، آدمی پوری درندگی سے مقابل ہو جاتا ہے،
درندگی کے علاوہ اور توقع ہی کیا ہے؟ کیا سرمایہ داری خوشی سے اپنا
گلا آپ گھونٹ لے؟ خودکشی وہ حماقت (یا نیکی؟) ہے جو صرف فرد سے
سرزد ہو سکتی ہے، لیکن جماعت اُمید کے آخری لمحے تک ہنگامہ آرا رہیگی۔
یہ درندگی بالکل فطری ہے۔

یہ ہیں اس وقت مجموعی آدمیت کے مطالبات۔ مذہب کا افلاس
یہیں سے ظاہر ہو جاتا ہے: دو ہی طریق کار ممکن ہیں، مذہب یا تو غیر جانبدار
رہے یا ان متضاد ارادوں میں سے ایک کا معاون بنے۔ حالاتِ موجودہ
میں اول طریق کار محض دھوکا ہے، غیر جانبداری ناممکن ہے، اور جہاں
تک حالات کی روشنی کام دیتی ہے، اغلب ہے کہ مذہب، استعماریت
کا بوڑھا مذہب، سرمایہ دار قوتوں کا ساتھ دے گا۔ اگرچہ اُس کا افلاس
خود بہت ہی پُر ہول ہے۔

اس افلاس کے کیا اسباب ہیں؟ مذہب بیسویں صدی میں ایک
رجعت پسند ذہنی رجحان ہے، جو معاشی دقتوں سے گھبرایا ہوا ہے۔ مذہب
نے اپنے اوائلِ عمر میں آدمی کی صرف روحانی "اصلاح" کرنا چاہی، اور
افراد کو بہ حیثیت افراد کے دیکھا، جمعیت انسانی سے قدرے بے نیازی
دکھاتے ہوئے معاشی و معاشرتی مشکلات کو حل کرنے کے عوض اُن سے
گریز کیا۔ مثلاً میرے دو چھوٹے بھائیوں میں آم کے پیڑ پر جھگڑا ہو گیا
ہو، اب اگر میں یوں اسے حل کروں کہ یہ یہ باتیں دونوں مانیں، ورنہ
جب گھر پلٹ کر آئیں گے تو ایک کو رسّی پر لٹکا دوں گا اور ایک کو آگ
میں جلا دوں گا، تو میں نے اس مسئلے کو حل کیا یا اُس سے گریز کیا؟ اگر
میں اپنی ہٹ دھرمی سے اسی کو "حل" کہوں، "بہترین حل" تو مجھے یہ بھی
یقین کر لینا چاہیئے کہ جب میرے دونوں بھائیوں کو اس "بہترین" سے
بہتر کوئی حل مل جائے گا تو دونوں نہایت حقارت و تنفر سے میرے
"الہامی" حل کو جو بزعم بزرگی میں نے صادر کیا تھا ٹھکرا دیں گے۔ کیا

کہتے ہیں اس مسئلے کے بیچ میں خواجہ حسن نظامی یا مولانا عبدالماجد دریابادی صاحبان۔

مذہب نے معاشی معاملات کا کیا حل پیش کیا ہے؟ میرے دماغ ناقص میں کچھ نہیں آتا۔ اخلاقیات کے کچھ اصول ضرور وضع کئے مگر وہ بھی اتنے مبہم (غالباً متضاد) جو بیک وقت "آہنی" اور "چور" دونوں کے ہم آہنگ ہوں یا جس کو جیسی قوت ہو، مذہب نے اس حیوان کو جسے اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ اپنے مشتبہ وعدوں پر فرشتہ بنانا چاہا جو مایوسی کے لمحوں میں اکثر و بیشتر شیطان پر زیادہ اعتبار رکھتا ہے۔ پولیس کی لاٹھی اور دوزخ کی آگ سے نیکی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی، اور نیکی بھی کیا، جمعیت وقت کی حمایت۔ ظاہر ہے غنیم دو ہی طرح پر فتح کیا جاسکتا ہے یا اپنی قوت سے یا خود اُس کی کمزوری سے، اس غنیم، تمدن کے پیدائشی باغی کو بھی انھیں حربوں سے فتح کرنے کی کوشش کی گئی، پولیس کی لاٹھی نے فاتح کی قوت کا مظاہرہ کیا، دوزخ کی آگ نے غنیم کو اُس کی کمزوری کا احساس دلایا۔

آج بیسویں صدی میں فرد اور سماج اپنے حقوق اور اپنے مقاصد سے بہت کچھ واقف ہیں لہٰذا اس دور میں دوزخ کی آگ کا حربہ زنگ آلود ہوگیا ہے، اب صرف پولیس کی لاٹھی سے کام لیا جاسکتا ہے لیکن اگر ایک طرف پولیس کی لاٹھی ہے تو دوسری طرف دہقان کا ڈنڈا، اب مذہب لاٹھی کا ساتھ دے گا یا ڈنڈے کا؟ دوسرے الفاظ میں یہ کہئے کہ مذہب اب سرمایہ دار استبداد کی حمایت کرے گا یا بھوکی آدمیت کا مونس و غمخوار ہوگا۔؟ مذہبی ادارے نے اب تک اس دنیا سے بہت کم دلچسپی کا اظہار کیا ہے (عملی نہیں) "خدا" سے اتنا شغف بڑھا رہا کہ "بندے" کے اُداس چہرے پر نظر ہی نہ گئی، اور اگر کبھی مادی ضروریات نے مجبور کیا تو ماضی کے منبر پر شعلہ افشانی کرکے افراد سے مطلب برآری کرلی۔ مذہب نے معاشیات، مادیات میں کبھی انقلاب پیدا کرنے کی تمنا ہی نہیں کی، کبھی بنیاد کو چھوا ہی نہیں۔ تقدیر سے رشوت لے کر ہر عہد کے فرمانروا کی تائید کی۔

چند افراد ضرور حیات کے اہم فریضوں کی طرف رجوع کرتے رہے۔

مگر مذہب نے بحیثیت ادارے کے بعد ختم نبوت کبھی انقلابی جدوجہد کی حمایت نہیں کی۔ بہت کچھ اس وجہ سے کہ مادیات کو حیوانیت کی بنیاد فرض کرتے ہوئے اُسے ہمیشہ روحانیت کے منافی سمجھا۔

مگر کیا کسی میں اتنی ہمت ہے کہ مادیات سے بے نیاز ہو جائے؟ کیا آدمی محض روحانیت سے آدمیت کو آسودہ کرسکتا ہے؟ کیا یہ "حیوانِ مہذب" یعنی —— آدمی —— صرف اخلاقی فتووں سے صلح کار بن سکتا ہے؟ اور کیا انفرادی تکمیل روحانی کی کج شعاری، جماعت سے بے نیازی کو اخلاقاً مستحسن قرار دے سکتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں، لاکھ بار نہیں اور اگر اس پر بھی کوئی سرپھرا کہے "ہاں" تو میں اتنا کہوں گا (بقول جوش صاحب) "اخاہ رے مادّے"!

مذہب نے اس خوف سے کہ آدمی مادیات میں پھنس نہ جائے جس کی لازمی شکل روحانیت سے انحراف ہوگی، اُسے اور مادیت سے قریب تر کردیا، آدمی جس پر کبھی عقلی شباب نہیں آتا، جو ہمیشہ بچہ ہی بنا ہے۔ اوامر و نواہی کا اُلٹا ہی اثر قبول کرتا ہے۔ نتیجہ کیا ہوا، وہ مادیات پر اور زیادہ فریفتہ ہوگیا، اور اپنی عقیدت کا اظہار عالمگیر جنگوں میں کر رہا ہے، کیا یہ کہنا غلط ہے کہ جو دن حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا تھا، وہی سال ۱۹۱۴ء تھا؟

ماہرین نفسیات نے اس طریق کار کا ذہنی افلاس پوری طرح سے روشن کردیا، بیسویں صدی کا پیغمبر روحانی پیغمبر نہ ہوگا، اُس کا صحیفہ بھوکی آدمیت کے لئے ہوگا۔ معاشی حل کا صحیفہ ہوگا، معاشری استحکام کا صحیفہ ہوگا، آسمان نہیں زمین کا صحیفہ ہوگا، نفسیاتی کمزوریوں کا نہیں قوتوں کا صحیفہ ہوگا، وہ پیغمبر حال و مستقبل کا پیغمبر ہوگا آدمیت کا پیغمبر ہوگا، اُس کی اُمت میں نہ تاجدار ہوں گے نہ گدا، نہ امیر ہوں گے نہ غریب، اُس کے سایۂ عاطفت میں آدمیت کو فروغ ہوگا، آدمیت پہلی بار کھلی ہوا میں سانس لے گی۔ آسمان بڈھا ہوچکا، اب زمین جوان ہوگی۔ زمین پر شباب آئے گا، اور آدمی آزاد ہوگا آزاد۔

ضروری نوٹ

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔

چار

خم آجانا - چارپائی کا اُونچا نیچا ہو جانا - سہ

ہوئی ہے یہ تقوے سے زاہد کی صورت کسی چارپائی کے جوں کان نکلے (انشا)

چار پیر - ف - اسم مذکر - سلسلۂ زہاد میں جنکے پیر و عبادات الٰہی اور تزکیہ نفس میں مشغول رہتے ہیں یہ چار پیر مانے گئے ہیں جنکو علم معنی میں حقیقت و معرفت کی تعلیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی - امام حسن علیہ السلام - امام حسین علیہ السلام - حسن بصری - حسن بصرہ - کمیل ابن زیاد - ان سے چودہ خانوادے چلے جنکا ذکر اسی لفظ میں ملے گا +

چار پیسے - ا - اسم مذکر - زر - دولت - جیسے چار پیسے کے سارے کھیل ہیں +

چار تار - ا - اسم مذکر - عو (۱) چار جوڑے چار کپڑے (۲) چار گہنے چار زیور +

چار تال - ا - اسم مذکر - چوتالہ - چار ضربت - طبلہ بجانے میں ایک تال کا نام ہے +

چار تخم - ف - اسم مذکر - تخم ریحاں - اسپغول بالنگو اور خرفہ سے مراد ہے +

چار تکبیر - ف - ع - اسم مؤنث - نماز جنازہ جو مسلمان مُردے پر پڑھی جاتی ہے +

چار ٹوک - ا - اسم مذکر - چار ٹکڑے والا چوکھنڈا - چار پھانک +

چار جامہ - ف - اسم مذکر - زین - وہ پوشش جسے گھوڑے پر ڈال کر سوار ہوتے ہیں +

چار چالے - ا - اسم مذکر - عو - ایک مہمانی کی رسم ہے جو بیاہ کے بعد دولہن کے چار رشتہ دار دولہا دلھن کو ایک ایک مرتبہ مہمان بلاتے اور کچھ نقدی و طعام وغیرہ ساتھ کر دیتے ہیں +

چار چاند لگانا - ا - فعل لازم - عو - مرتبہ اور عزت بڑھانا - آنکھوں پر بٹھانا - چوگنی زینت بخشنا - دوبالا رونق دینا - سہ

گر جائے آنکھ سے جو ہو تجھ سے دو چار چاند چار ابروؤں نے تجکو لگائے ہیں چار چاند (بحر)

چار چاند لگنا - ا - فعل لازم - عو - عزت بڑھنا - عالی مرتبہ ہونا - توقیر بڑھنا - چوگنی عزت اور زینت ہوتا - حُسن کا دوبالا ہونا - سہ

نظر آئے اتنے جو ایکبار چاند زمانے کے منہ کو لگے چار چاند (نکہت)

چار چشم - ا - صفت (۱) بے مروت - بے وفا - طوطا چشم - بیدید - سہ

رکھ نہ بوسہ لینے کی اس شوخ سے تمنا چشم بیمروت بیوفا بیدید وبے رُخ چار چشم (نکہت)

(۲ - ف) کمال مشتاق - نہایت آرزومند +

چار چوٹ کی مار - ا - اسم مؤنث - عو - ضرب شدید لات کی اور لکڑی وغیرہ سے مارنا +

چار حرف بھیجنا - ا - فعل متعدی - لعنت کرنا - لعنت بھیجنا +

چار

چار خانہ - ف - اسم مذکر - ایک قسم کا چار چار خانہ دار کپڑا - خانہ دار کپڑا +

چار دانت - ا - اسم مذکر - جب بکرا بکری کی نسبت کہتے ہیں تو پوری عمر سے مراد ہوتی ہے یعنی چار سال اور چوپایہ کی نسبت کہیں گے تو وہاں اس کے شباب سے مراد ہوتی ہے +

چار دانگ - ف - صفت - مجازاً تمام عالم - تمام دنیا - ساتوں ولایتیں دنیا کی چاروں سمتیں - شش جہت عالم میں سے چار جہت یعنی تحت جس سے مراد تحت الثریٰ ہے اور فوق جس سے مراد آسمان ہے چھوڑ کر باقی تمام عالم - (فرہنگ نویس چار دانگ اسی چیز سے مراد لیتے ہیں جو اپنی دیگر ہم جنس چیزوں سے دو چند ہو کیونکہ دینار چھٹے دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دینار کا چھٹا حصہ ہے پس چار دانگ دو دانگوں کی نسبت زیادہ ہونے لہذا کثرت سے منسوب کئے گئے اور اس سے تمام عالم کو قیاس کیا - ہماری رائے میں چونکہ دنیا کو شش جہت مانا ہے پس تحت اور فوق کو نکال کر جسپر انسان کا قابو نہیں چل سکتا ربع مسکون سے استعارہ کیا یہ ہیں بسوجہ چار دانگ دنیا کی ہر چہار سمت سے مراد ہوئی یعنی تمام روے زمین بعض اوقات ہندوستان سے بھی مراد لی گئی ہے جسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ چونکہ ہندوستان کا عرض طول اکثر بلاد عالم سے زیادہ ہے یا یہ کہو کہ اس کی آبادی اور آمدنی دیگر ولایات سے بڑھی ہوئی ہے پس تمام عالم کو ایک دینار فرض کر کے ہندوستان کو چار دانگ قرار دیا یا یہ کہ ہندوستان چونکہ چار اقلیموں میں پھیلا ہوا ہے اس سے چار دانگ مراد لی -)

چار دن - ا - صفت - چند روز - تھوڑے دن - پنجروزہ -

چار دن کی بہار - ا - اسم مؤنث - رونق چند روزہ - حُسن ناپائیدار - انبساط دوروزہ +

چار دن کی چاندنی - ا - اسم مؤنث - عیش چند روزہ - چند دن کی دولت - ثروت و حُسن ناپائیدار - سریع الزوال شان و شوکت - سہ

چار دن کی چاندنی اس میکدے میں عیش ہے
ساقیٔ شب کا بھی آخر دور ساغر ہو گیا (بحر)

چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ - ا - کہاوت - چند روزہ عیش ہے اور پھر وہی تکلیف - چند روزہ آؤ بھگت اور پھر وہی بیقدری +

چار دیواری - ا - اسم مؤنث - شہر پناہ - فصیل - گھر کا احاطہ +

چار زانو بیٹھنا - ہ - فعل لازم - آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - امیرانہ نشست سے بیٹھنا +

چار سال - ف - اسم مذکر - چار برس کا بوڑھا جانور - چار دانت +

جوانی

کیا شرح کروں جوش، جب آتی ہے جوانی ۔۔۔ سینے میں عجب دھوم مچاتی ہے جوانی
اک آگ سی پہلو میں لگاتی ہے جوانی ۔۔۔ اُس آگ میں پھر دل کو تپاتی ہے جوانی
یوں خاک کو اکسیر بناتی ہے جوانی

اللہ رے جذب و کشش رنگ ہر زیبا ۔۔۔ احساس میں آتا ہے وہ طوفان کہ توبہ
پہلو میں کچھ اس طرح مچلتی ہے تمنّا ۔۔۔ آغوش میں بے جائے ہوئے بن نہیں پڑتا
اس طرح اشاروں سے بُلاتی ہے جوانی

ہر روز قیامت کے نظر آتے ہیں ساماں ۔۔۔ ہر صبح سُناتی ہے حدیثِ رُخِ تاباں
ہر شام دکھاتی ہے خمِ کاکلِ پیچاں ۔۔۔ ہر رات کو، وا کرکے درِ خانۂ خوباں
پہلو میں حسینوں کے بٹھاتی ہے جوانی

ہر آنکھ میں پلکیں ہیں سنبھالے ہوئے بھالے ۔۔۔ اک کھیل ہے، جو سامنے آئے، وہ اُٹھا لے
ہر راہ میں معشوق ہیں، گورے ہوں، کہ کالے ۔۔۔ ہر گام پہ موجود ہیں دل چھیننے والے
ہر بام پہ سو طُور دکھاتی ہے جوانی!

ہر شے پہ عجب حُسن ہے، کیا دل کو سجائیں ۔۔۔ ہر ذرۂ عالم پہ برستی ہیں ادائیں
ہر سنگ سے اصنام کی آتی ہیں صدائیں ۔۔۔ الفاظ ہی ملتے نہیں، کیا تجھ سے بتائیں
ہر چیز کو کیا کرکے دکھاتی ہے جوانی

اللہ رے خمِ کاکل و رنگ لب و رخسار ۔۔۔ جو سامنے آیا، وہ ہوا دل سے خریدار
زنجیر میں گیسو کی دو عالم ہے گرفتار ۔۔۔ صوفی ہو کہ مے نوش، گدا گر ہو کہ زردار
دیکھو جسے، کھینچے لئے جاتی ہے جوانی

چار

چارشنبہ - ف - اسم مذکر - چہارشنبہ - بدھ - بدھ وار +

چارضرب - ف + ع - اسم مذکر (۱) صوفیہ کرام کے ایک شغل کا نام جس میں ذکر نفی اثبات کے وقت دل - جگر - دماغ اور سینہ پر اِلاَّ اللہ کے لفظ کی ضرب نوبت بنوبت زور سے لگاتے ہیں تصفیۂ قلب کے واسطے یہ عمل مجرب ہے - (۲) رقص چوتالہ جو رقاص لوگ نلیتے ہیں (۳) چار ابرو کا صفایا جو قلندر بوقت بیعت کرانے میں یعنی ڈاڑھی - مونچھوں - سر اور بھوؤں کا صفاچٹ کرانا +

چارطرف - ا - تابع فعل (۱) چاروں - چاروں اور - چاروانگ - چاروں دشا (۲) ہر طرف - ہر جانب -

چارطوفان - ف + ع - اسم مذکر - وہ چار مشہور طوفان جو چار پیغمبروں کی بددعا سے اُن کی نافرمان اُمت پر وارد ہوئے مثلاً طوفان نوح یعنی طوفانِ آب جو حضرت نوح کی اُمت پر آیا - طوفان ہوا جو قوم ہود پر آیا - طوفانِ آتش جو قوم لوط پر آیا - طوفانِ خاک جو قوم حضرت صالح پر نازل ہوا +

چارعنصر - ف + ع - اسم مذکر - خاک - باد - آب - آتش (وہ چاروں اصلی جز جن سے موجودات کی ظاہری صورت نمایاں ہوئی یعنی آگ - پانی - مٹی - ہوا) +

چارقل - ف + ع - اسم مذکر - قرآن شریف کے اخیر سپارہ کی چار سورتیں قُلْ یٰاَیُّہَا - قُلْ ہُوَ اللہُ - قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ - قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ - جو اکثر دفعیہ چشم زخم یا فاتحہ کے واسطے پڑھتے ہیں +

چارکھونٹ - ا - اسم مؤنث (۱) دیکھو (چارطرف) (۲) دنیا کے چاروں اطراف - چار دانگ (۳) تمام دنیا - تمام عالم - ہمہ آفاق +

چارگنا - ا - صفت - چارچند - چوگنا - چارضرب چار (۴×۴)

چارکانے - ا - اسم مذکر - چوسر بازوں کی اصطلاح میں ایک داؤ کا نام ہے یعنی جب وہ نردبازی کے تینوں پاسوں کو پھینکتے ہیں اور تینوں پاسوں میں چار نقطے اس طرح پر آتے ہیں کہ ایک پاسے میں نو دو اور ایک ایک باقی کے دونوں قرعوں میں ہوں تو اُسے چارکانے کہتے ہیں +

چار کے کاندھے پر جانا - یا چڑھنا - ا - فعل لازم - مرکر تابوت میں جانا - ارتھی پر نکلنا - چار آدمیوں کے کندھے پر مرنے کے بعد چڑھکر جانا +

چارگام - یا - چارگامہ - ف - اسم مذکر - تیز چلنے والا گھوڑا - اسپ بادرفتار - رہوار تیز رفتار +

چارمذہب - ف + ع - اسم مذکر - اہل سنت وجماعت کے چار مذہب یعنی حنفی - حنبلی - شافعی - مالکی +

چارمغز - ف - اسم مذکر - اخروٹ - گردگان +

چارمنزل - ف + ع - اسم مؤنث - شریعت - طریقت - حقیقت - معرفت +

چارمیخا کرنا - ا - فعل متعدی - اوندھا یا چت ڈالکر چاروں ہاتھ پاؤں میخ سے باندھکر سزا دینا - یا دونوں ہاتھوں دونوں پیروں میں میخیں ٹھونک کر سزا دینا - جو جیسا کرنا ہی ہوتے ہیں

چاردا - ا - اسم مذکر - کما گدھے کو کہتے ہیں چوپایا + بیل - اونٹ - ہاتھی گھوڑا وغیرہ +

چار ہاتھ پاؤں - ا - اسم مذکر - دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں چلنے پھرنے کام کاج کرنے کے قابل اعضا جیسے خدا نے چار ہاتھ پاؤں سب کو دئے ہیں -

چاریار - ف - (۱) رسول مقبول کے چار مصاحب یعنی حضرت **ابوبکر** صدیق حضرت **عمر** فاروق - حضرت **عثمان** غنی - حضرت **علی** کرم اللہ وجہہ - (۲) چند دوست - چند احباب +

چاریاری - ف - اسم مذکر (۱) مسلمانوں کا وہ بڑا اور اول فرقہ جو رسول مقبول کے چاروں یاروں کو درجہ میں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا سُنّی اہل سنت وجماعت (۲ - ا) کلمہ کا روپیہ - چوکھونٹا روپیہ جو اکثر برکت کے خیال سے روپیوں کی تھیلی میں رکھا کرتے ہیں یہ روپیہ اکبر اور جہانگیر کے وقت میں بنا تھا +

چارا - ہ - اسم مذکر - علف - گھانس - کڑبی - چری وغیرہ جو چوپایوں کو دی جاتی ہے برخلاف دانہ +

چارناچار - ف - تابع فعل - مجبوراً - قہراً جبراً - زبردستی +

چاروں - ہ - صفت - ہر چار - چار کے چار جیسے چاروں بھائی - چاروں رستے موکلے +

چاروں خانے چت گرنا - ہ - فعل لازم (اصل میں چارشانہ گرنا تھا) (۱) اس طرح پر چت گرنا کہ دونوں ہاتھ دونوں پاؤں برابر پھیل جائیں - (۲) حیران وہکا بکا ہو جانا - جواب نہ بن پڑنا - حواس باختہ ہو جانا - مات کھانا +

چارہ - ف - اسم مذکر - علاج - تدبیر - گزیر - مدد - درستی - سرانجام +

چارہ جوئی - ف - اسم مؤنث - علاج چاہنا - بہتری - بھلائی - فریاد -

اوروں کا کوئی ناز لبھاتا ہی نہیں ہے جز اپنے، کوئی دل میں سماتا ہی نہیں ہے
جلوہ ہو کوئی، رنگ جماتا ہی نہیں ہے اپنا کوئی ثانی نظر آتا ہی نہیں ہے
اس ناز سے آئینہ دکھاتی ہے جوانی

خوں ریز و دل آرام ہے کمبخت کی چتون ظالم کی ہر اک آن ہے تمکین کی دشمن
ممکن نہیں جلنے سے بچالے کوئی دامن ہم کیا ہیں، رسولوں کے سلگ اٹھتے ہیں خرمن!
بجلی وہ تبسم سے گراتی ہے جوانی!

اللہ ری خواب آوری لحنِ خدا ساز تاروں کا دریچہ کوئی رہتا ہی نہیں باز
یکسوئی وہ ہوتی ہے کہ آتی ہے بصد ناز مژگانِ دو عالم کے جھپک جانے کی آواز
جب پچھلے پہر ساز اٹھاتی ہے جوانی

اللہ ری خوبانِ مجازی کی حکومت معشوقِ حقیقی کو بھی ہو جاتی ہے حیرت!
منہ ڈھانپنے لگتا ہے بہ افراطِ ندامت پیرانِ کہن سال کا پندارِ عبادت
اصنام کے یوں ناز اٹھاتی ہے جوانی

ذروں میں دمکتے ہیں دُرِ صاعقہ پرور قطروں سے ابلتے ہیں شرابوں کے سمندر!
خاشاک کے سینے میں جھلکتے ہیں گلِ تر! آئینوں کے اندر نظر آتا ہے سکندر!
ہر بت کو خدا کر کے دکھاتی ہے جوانی

ہر خار میں اک پھول ہے، ہر پھول میں گلزار ہر برگ میں اک رنگ ہے، ہر رنگ میں گلزار
ہر موج میں اک رقص ہے، ہر رقص میں جھنکار ہر شاخ میں اک لوچ ہے، ہر لوچ میں تلوار
تصویر پہ تصویر بناتی ہے جوانی

کیا کفر کی قوت ہے کہ دب جاتا ہے ایمان اسلام کے سینے میں لرز اٹھتا ہے قرآن!
اڑ جاتے ہیں مسجد میں موذن کے بھی اوسان! گھبرا کے نکل آتے ہیں کعبے کے نگہبان!
یوں دیر کی زنجیر ہلاتی ہے جوانی!

جوش ملیح آبادی

نالش - استغاثہ - چارہ سازی۔ علاج طلبی۔ علاج خواہی +

چارہ ساز - ف - صفت - کام بنانے اور درست کرنیوالا - خدا تعالیٰ +

چارہ سازی یا چارہ گری - ف - اسم مؤنث - علاجِ - معالجہ - یاری - مدد - معاونت +

چارہ گر - ف - اسم مذکر - حکیم - طبیب - معالج - بید -

چاشت - ف - اسم مذکر (۱) پہر دن چڑھے کا وقت - چوتھائی دن گزرے کا وقت - سورج نکلنے اور دوپہر کے درمیان کا وقت (۲) حاضری صبح کا کھانا - طعام صبح - ناشتہ - نہاری - صبح کا پانی - نقرصباحی -

چاشنی - ف - اسم مؤنث (۱) طعام یا شراب کا بقدر ذائقہ نمونہ (۲) مزہ - ذائقہ (۳) پت - شربت وغیرہ کے پکنے کا اندازہ - شربت کا تار (۴) تھوڑی سی آمیزش - پھنکار - جیسے سادے تماکو میں خمیرے کی چاشنی (۵) چکھنے کے قابل چیز - بقدر ذائقہ کوئی چیز (۶) سونے کی اصلیت کا امتحان جو کسوٹی پر ہو (۷) ذرا سی شیرینی - قدرے حلاوت (۸) مٹھاس کے اندر کی کھٹاس (۹) ایک ظرف کا نام جس میں گنے کا رس پکاتے ہیں - کڑھایا - کڑھائی +

چاشنی گیر - ف - اسم مذکر - بر بکاول - باورچی خانہ کا افسر - خانساماں - داروغہ - باورچی خانہ -

چاق - ت - صفت - مضبوط - تندرست - چست و چالاک - ہوشیار +

چاق چوبند - ا - صفت (۱) چاروں گانٹھ مضبوط - توانا - زورآور - مسٹنڈا - موٹا تازہ (۲) تندرست - بھلا چنگا - نروگا (۳) چست - چالاک - پھرتی باز - پھرتیلا - ترتریا ؎

چاق چوبند سینہ زوری ہیں   پھول رکھے ہوئے کٹوری میں (شوق)

چاقو - ت - اسم مذکر - چاکو - قلم تراش - کاردِ خورد -

چاک - ف - صفت - تراشیدہ - کٹا ہوا - دریدہ - پھٹا ہوا جیسے سینہ چاک وغیرہ ؎

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو   سوزنِ تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے -

(۲) - اسم مذکر، آستین یا دامن کا کھلا ہوا حصہ +

چاک دینا - ا - فعل متعدی - (پرانا محاورہ ہے) پھاڑنا - چیرنا - ٹکڑے کرنا ؎

[illegible] میں گرا کیے گریباں میرا   چاک وہ دیجے کہ تا دامنِ محشر پہنچے (مصحفی)

[illegible]رنا - ا - فعل متعدی - پھاڑنا - چیرنا - پرزے کرنا - چیتھڑے اڑانا +

[illegible] ہونا - ا - فعل لازم - پھٹنا - چرنا - دریدہ ہونا -

چاک - ہ - اسم مذکر (۱) کمھار کا پہیا جسے پھرا کر برتن بناتے ہیں - چرخ کوزہ گر

خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ   جو میری خاک سے تیار اس نے چاک کیا (ناسخ)

(۲) گھنگھرو کی چرخی - وہ پہیا جس پر گھنگھرو کا رسا رہتا ہے (۳) وہ گول گونڈا جس میں مصری یا قند جماتے ہیں (۴) کواڑ کی درز - کواڑ کی جھری یا دراڑ ؎

زخمِ دل میرا نہیں جو ہو نہ ہرگز التیام   ایک دن بند اس پری کا چاک در ہو جائیگا (ناسخ)

(۵) ٹھاپا - وہ چیز جس سے کھلیان پر چھاپ لگاتے ہیں +

چاک کی طرح پھرنا - ا - فعل لازم - چرخ کی طرح گردش کرنا - گھومنا - چکر کھانا +

چاک - انگلش Chalk اسم مؤنث - کھریا - کھریا مٹی +

چاکر - ف - اسم مذکر (۱) نوکر - ملازم - خادم - خدمتگار - اہلکار (۲) نواب کا نوکر +

چاکری - ف - اسم مؤنث - ملازمت - نوکری - خدمتگاری - ٹہل - سیوا +

چاکسو - ہ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کے کالے بیج جو پیس کر آنکھوں میں ڈالے جاتے ہیں (چونکہ چکشش یا چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں اس سبب سے یہ نام رکھا گیا) +

چاکو - ا - اسم مذکر - دیکھو (چاقو) -

چاکی - ہ - اسم مؤنث (۱) پٹہ بازوں کی اصطلاح میں اس ضرب کا نام ہے جو حریف کے سر پر گنکا پھرا کر جہاں خالی پاتے ہیں وہیں مارتے ہیں - (۲) گنوار) چکی - آسیا - جاتا - ؎

چلتی چاکی دیکھ کے دیا کبیرا روے   دو پاٹن میں آئیکے ثابت رہا نہ کوے

چال - ہ - اسم مؤنث (۱) رفتار - حرکت - طرزِ رفتار - اندازِ رفتار - ؎

چلتے ہیں ناز سے جب ٹھوکر لگے ہے دلکو   آتیں نہیں سمجھ میں ان دلبروں کی چالیں (میر تقی)

(۲) روش - رویہ (۳) طور و طریق - طرز (۴) عادت - سبھاؤ (۵) گھوڑے کی رفتار (۶) شطرنج کے مہرے یا چوسر کی نرد کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لیجانے کو بھی چال کہتے ہیں ؎

یہ چوسر عشقبازی کی ہے اے دل   نہ چلنا چال وہ جس سے ہو گھر بند (بحر)

(۷) مکر و فریب - دم جھانسا - دھوکا - چھل بل -

اُن کی رفتار نازاُڑا لینا   کبک کیا ہے تو نے چال کی ہوتی (صبا)

چال پڑنا - یا - پڑ جانا - ہ - فعل لازم - داؤ چل جانا - فریب یا دھوکہ کارگر ہو جانا - تدبیر بن پڑنا +

چال چلن - ہ - اسم مذکر - طور و طریقہ - ڈھنگ - ڈھنگ - طریق معاشرت - روزمرہ برتاؤ - روش - رویہ - عادت - خصلت - اخلاق +

چال چلنا - ہ - فعل لازم (۱) برتاؤ - پیش آنا (۲) دم دینا - فریب دینا -

قلم اور قدم

مترجمہ اسرائیل احمد خاں

"قلم اور قدم" ـــــــ یا اقوال و افعال ـــــــ عظیم فرانسیسی رومان نویس اور انقلاب نگار، وکٹر ہیوگو کی پبلک زندگی، خطبات اور مکتوبات کا جریدہ ہے، جو ۱۸۷۵ء اور ۱۸۷۶ء کے دوران میں شائع ہوا۔ اس تصنیف میں وکٹر ہیوگو نے فلسفۂ سیاسی و معاشی کے متعلق اپنے مسلک و مشرب کو بے نقاب کیا ہے۔ یہ کتاب متعدد جلدوں پر مشتمل ہے: پہلی جلد ۱۸۴۱ء الی ۱۸۵۱ء کے وقائع کو بیان کرتی ہے۔ دوسری، اُس کے سنینِ جلاوطنی کے واقعات و واردات کی ترجمان ہے، اور تیسری اور چوتھی جلد ۱۸۷۰ء کے حوادث و سوانح پر حاوی ہے! آخر الذکر سال اِس آفتابِ فکر اور شہابِ مجاہدہ "کا سنہ غروب" ہے! ڈاکٹر برانڈ کا تاریخی فیصلہ یہ ہے کہ: وکٹر ہیوگو کی زندگی اُنیسویں صدی کے نیمۂ اول میں سرزمینِ فرانس کی ساری تحریکات کی آئینہ دار واقع ہوئی ہے! ـــــ "قلم و قدم" میں بہ حیثیتِ مجموعی انقلاب پرستی سے غداری پر اک صدائے احتجاج ثبت جریدہ کی گئی ہے! ہیوگو کا معرکہ آرا کارنامہ ہے! وہ نپولین کو لوئی چہاردہم کا "اوتار" سمجھتا ہے! اُس کے دادا نے نپولین کے خلاف سازش کرنے کی پاداش میں تختۂ دار کا خیر مقدم کیا تھا! اپنے جدِ محترم کی یہ وصیت

ہیوگو کے کانوں میں ہمیشہ گونجتی رہی کہ "جانِ پدر! اعلانِ حق اور قیامِ عدل مقدم ترین وظیفۂ انسانی ہے! تمام اسباقِ تعلیم کا یہی عنوانِ جلی ہے!" ـــــــ وکٹر ہیوگو لاریب کہ اک نادرۂ روزگار شخصیت گزرا ہے: وہ بیک وقت حکیم، شاعر، اور مجاہد واقع ہوا تھا! وہ بالفاظِ خویش "عورت کے دل کی نرمی اور غازی کے جگر کی گرمی" سے بنا تھا! ـــــــ برگِ گل اور پارۂ خارا کا نادر الوجود امتزاج! قوسِ قزح اور ـــــ موجِ خون کی اَنہونی ہم آغوشی! ـــــ ایسے انسان خود اپنے خالق کے لئے موجبِ دلچسپی ہوتے ہیں! ع

خدا ہم در تلاشِ آدمے ہست!

وکٹر ہیوگو کی سوانح عمری کے اس خاص میں ایک چیز قابلِ غور ہے! آپ دیکھیں گے کہ ایک خاص "جماعتِ خوف" کا ذکر کرتا ہے! واقعہ یہ ہے کہ جماعتِ خوف، اقوام کی زندگی میں اک مستقل تاریخی مظہر ہے۔ ہر عہد کے ختم ہونے اور اک دوسرے دور کے نوخیز ولادت کے ماحول میں اک ناگزیر بشت و وحشت آغاز پذیر بابِ تاریخ کے متعلق محسوس کی جاتی ہے! یہ عموماً تو

چال

دھوکا دینا +

چال دکھانا - ہ - فعل متعدی (۱) گھوڑے کا قدم دکھانا - رفتار دکھانا (۲) روانہ ہونا - چلتا بنا - جانا - سدھارنا جیسے چال دکھاؤ یعنی جاؤ +

چال ڈھال - ہ - اسم مؤنث - رفتار - گفتار - طرز و روش - طور و طریقہ انداز خرام کرتی ہے سیکڑوں قلم تلوار چل رہی ہے نئی چال ڈھال ہے (اسیر)

چالا - ہ - اسم مذکر (۱) روانگی - رخصت - کوچ (۲) نئی دلہن کا سسرال سے شادی کے بعد اول چار مرتبے میکے جانا ؎

نوعروس باغ کی شادی مجھے ماتم ہوئی پاؤں پھیلے باغ میں گلچیں کے گھر چالا ہوا (بحر)

(۳) روانگی کا مہورت - سفر کرنے کا روز مسعود - دساسول (دہبال نجیب) کو پشت یا بائیں ہاتھ پر چھوڑ کر جانا - چنانچہ پورب کو ہفتے اور پیر کے دن نہیں جاتے اور جمعہ و یکشنبہ کو پچھم کی جانب سفر نہیں کرتے اسی طرح منگل اور بدھ کو شمال کی سمت اور جمعرات کو دکن کی طرف جانا منحوس خیال کرتے ہیں ؎

جیتے رہے فراق میں سے جان وصل میں اُس دن چلے یہاں سے کہ چالا نکل گیا (میرزا برق)

چالا دیکھنا - ہ - فعل لازم - مہورت دیکھنا - وقت سفر حسب نجوم قرار دینا +

چالاک - ف - صفت (۱) چابک - کام کرنے میں چست - پھرتی باز - ہوشیار - ذہین - زیرک - تیز (۲) تیز رفتار - زود رو - (۳) عیار - مکار - فریبی - فتنہ پرداز +

چالاکی سے - ہ - تابع فعل - از روئے فریب - دھوکے سے +

چالاکی کرنا - ہ - فعل متعدی - دھوکا دینا - ہتکھنڈا کرنا + بددیانتی و خیانت کرنا - عیاری کرنا +

چالان - ہ - اسم مذکر (۱) بیجک - اشیائے فرستادہ کی فہرست (۲) رسید - رسید (۳) ملزم کی عدالت کو روانگی - ملزم کو سرکاری ملازموں کے ساتھ مجسٹریٹ کے ہاں بھیجنا (۴) پروانہ راہداری + راہداری یا نکاسی کی چٹھی - رونہ - (۵) ایک محکمہ سے دوسرے محکمہ کو روانگی -

چالیا - ہ - صفت - چال باز - چاتر - فریبی - دھوکے باز - وہ شخص جس کی عادت میں دغابازی ہو - ؎

رفتار کی روش سے غضب دل لُبھا لئے چھوٹے سے سن میں یار بڑے تم ہو چالیے (امانت)

چالیس - ہ - صفت - چہل - اربعین - ۴۰ -

چالیس سیر - ہ - اسم مذکر - ایک من +

چالیس سیرا - ہ - صفت - پورا - من کی پوری تول + پورا - ٹھیک +

چالیس سیرا اُوت - ہ - صفت - پورا احمق - نہایت بیوقوف +

چان

چالیس سیری تول - ہ - اسم مؤنث - پوری تول - من کی پوری تول +

چالیسا - ہ - اسم مذکر (۱) چالیس برس کی عمر کا آدمی (۲) وہ پہلوان جسنے چالیس آدمیوں کو پچھاڑا ہو - چالیس آدمیوں سے مقابلہ کرنے یا چالیس آدمیوں کو مار ڈالنے والا بہادر (۳) سمت ۴۰ کا قحط جو آجتک لوگوں سے ہوش کہتا ہے (۴) ایک مشہور چورن کا نام جس میں چالیس چیزیں پڑتی ہیں

چالیسواں - ہ - صفت (۱) وہ چیز جس سے چالیس کی گنتی پوری ہو - چالیس سے نسبت رکھنے والا (۲) اسم مذکر - چہلم - فاتحہ چہلم - مردے کی سوا مہینے کی فاتحہ +

چام - ہ - اسم مذکر - چمڑا - کھال جیسے چام پیارا نہیں کام پیارا ہے +

چام کے دام - ا - اسم مذکر - چمڑے کا روپیہ - (وہ چمڑے کا گول روپیہ جس میں نظام نامی سقے نے ہمایوں بادشاہ کے عہد میں اپنی خیرخواہی کے صلے میں نصف روز کی بادشاہی لیکر سونے کی کیل جڑ کر چلایا تھا تاکہ میرا نام یادگار زمانہ رہے) دیکھو

چام کے دام چلانا - ہ - فعل متعدی - نہایت رعب داب اور حکومت سے کام لینا - جوتے کے زور سے کام لینا - جبرًا کام لینا +

چانپ - ہ - اسم مؤنث - بندوق کا وہ پرزہ جس کے ذریعہ سے کندہ اور نال باہم جڑے رہتے ہیں +

چانٹا - ہ - اسم مذکر - دھپا - تھپڑ - ریپٹا - دھول - تماچہ +

چاند - ہ - اسم مذکر (۱) قمر - ماہ - ماہتاب - چندرماں (۲) مہینے کا اخیر دن - ہندی تاریخ (۳) مہینا - تیس یا انتیس دن کا زمانہ ؎

ہلال دیکھ کے اُس رشک ماہ کا منہ دیکھ
خوشی سے تجکو امانت کٹے گا سارا چاند (امانت)

(۴) ڈھال کا آہنی یا برنجی پھول - ڈھال کی پھلی ؎

تیغ اُسکی معرکے میں جو چمکی ہلال دار شرمندہ ہوکے چاند سپر سے نکل گیا (امانت)

(۵) جانداروں کی پیشانی کا سفید ٹیکا (۶) ایک زیور کا نام جو ہلال نما ہوتا ہے (۷) نشانہ - ہدف - وہ گول نشان جو چاند ماری کے واسطے لگایا جاتا ہے (۸) تاج - افسر - مکٹ (۹ - ۱۰) خوبصورت بیٹا - پیارا بیٹا - بیٹا جیسے میرا چاند کہاں گیا تھا (۱۱) - اسم مؤنث - کھوپری - چندیا - کلہ +

چاند پر خاک ڈالے نہیں پڑتی - ہ - کہاوت - بھلے برے نہیں ہو سکتے - اچھوں کو عیب نہیں لگ سکتا - ہنر چھپائے نہیں چھپتا -

---

ؒ **چالاکی** - ف - اسم مؤنث - (۱) چستی - پھرتی - تیزی - (۲) ہوشیاری - زیرکی - (۳) عیاری - مکاری - دست - رد +

صرف ناآشنائی کی خوف زدگی ہوا کرتی ہے جس میں عوام و خواص سبھی کم و بیش مبتلا ہوتے ہیں، لیکن جو ایک خاص جماعت اس دا ہمے کو اپنا "دولت" بنا لیتی ہے اور جس کی بنا پر ایک سیاسی پارٹی میں ڈھل جاتی ہے، وہ مخلصانہ جذبات سے زیادہ ایک ارادی خود غرضی کا شکار ہوا کرتی ہے! ہم اُسے خوف سے یکسر خالی نہیں سمجھ سکتے ——— اور سچ تو یہ ہے کہ ایسا ہونا ہی ہوا کرتا ہے کہ دل کی کسی کجی کے ساتھ دماغ کی کوئی تاریکی ہمرشتہ ہو: دل و دماغ اسی طرح یکساں شریک فساد ہوا کرتے ہیں، جس طرح کہ معدہ و جگر بیک وقت گرفتار سوئے ہضم سے ہوتے ہیں! ——— تاہم غالب اور فیصلہ کن عنصر اس کی نفسیت میں لوث ہوا کرتی ہے، نہ کہ فکری معذوری! لیکن یہ بات ضرور ہے کہ وہ پبلک کے سامنے خوفناک مستقبل کی ایک لرزاں و ترساں وعید ہی بن کر آتے ہیں! اس لئے کہ عوام جاہل ہوتے ہیں، اور اُن کے کانوں میں ہم جو چاہیں پھونک سکتے ہیں! اس طرح خوف چونکہ "اُنکا سارا معدن بخشش" ہوتا ہے، اس لئے "جماعتِ خوف" کا تسمیہ اگر اُن کا طغرائے امتیاز قرار دیا جائے تو بیجا نہیں، تاہم یاد رہے کہ اُن کے خوف کا تعلق اس قدر خود اُن سے نہیں ہوتا جس قدر کہ ان کے سامعین سے ہوتا ہے "جماعتِ خوف" دراصل دوسروں کے خوف کی حامل یا محرک ہوا کرتی ہے! وہ اتنی ڈرتی نہیں جتنی کہ ڈراتی ہے! بہرحال، خوف و اندیشہ چونکہ اُس کا تکیہ کلام ہوتا ہے اس لئے اُسے اِسی وصف سے متصف اور معروف ہونا چاہیئے۔

جدید العہد ہندوستان میں اس قسم کی دُہائیاں کہ "اسلام خطرے میں" "تہذیبِ اسلامی خطرے میں" "نظامِ ملی خطرے میں" اسی ذہنیت کی نوائیں ہیں! حقیقتہً ان میں سے کوئی چیز بھی خطرے میں نہیں ہے ——— اور اگر ہے تو محرم کے ان کرائے کے پیٹنے والوں کو مطلقاً اُس کا غم نہیں! ——— جو چیز خطرے میں ہے وہ مروجہ مجالسی و معاشی نظام میں اُن کی مفت خوریوں اور کامجوئیوں کا منصب ہے! (ہاں اس تقریب سے ہم براہِ راست بھی اس گروہ کو "جماعتِ خوف" کہہ سکتے ہیں) تاہم یہ بندگانِ غرض اپنے ہی تحفظ کی مدافعت کے لئے اپنی جانیں بلکہ خود اپنی راحتیں بھی، خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتے! اپنے معاملے کو "دوسروں کا مقدمہ" بنا دینا اُن کے ہتھکنڈوں کا کرتب ہوتا ہے! اس کے لئے اپنے مخاطبین کی زیادہ سے زیادہ تخویف و ترہیب اُن کا مسلسل و مستقل شغل ہوا کرتا ہے۔ خوف و تخویف کی یہ مخوص دعوت اُن کی پیشانیوں پر "جماعتِ خوف" کا سیاہ کتبہ کندہ کر دیتی ہے!

ہم ہندوستانی انقلاب منتظرہ کے اس ماقبل مرحلے پر یہ مقالہ اس لئے بھی شائع کر رہے ہیں کہ وطن کا نوجوان طبقہ عہد حاضر کی "جماعتِ خوف" کو پہچانے! اور اُن کی مرگ نوائیوں کو "انقلاب زندہ باد" کے نعروں میں دفن کر دے! ع

مردانہ وار سے کن، دستے بدہ عالم زن!

---

(۱)

حق و باطل!

نسلِ آدم کا سارا دفترِ فصاحت و بلاغت ——— تمامی اقوامِ عالم کا، اور جمیع قرونِ تاریخ میں فراہم ہونے والا! ——— سب کا لُبِّ لُباب یہ ہے کہ وہ ایک ضخیم مسلسل مقدمہ ہے "نزاعِ حق و باطل" کی! ——— لیکن حق و باطل کی اِس آویزش کی تاریخی رفتار یہ رہی ہے کہ اُس کی حرارت و حدت مسلسل کم ہوتی رہی ہے! ——— یہی کمی، مقیاس رہی ہے انسانی ترقی کی! جس شامِ عظم میں یہ معرکہ ختم ہو جائے گا، اُسی کے بعد کی صبحِ سعادت کو بشری تہذیب کا آفتابِ عالم تاب طلوع ہوگا! ("جاء الحق وزھق الباطل! اِن الباطل کان زھوقا!" ——— قرآنِ حکیم) وہ چیز "جو ہونی چاہیئے تھی" ہم آہنگ ہو جائے گی اُس شے سے "جو ہے"! (سہ

آنچہ بود است و نباید، زمیاں خواہد رفت

وانچہ بایست و نبود است، ہماں خواہد بود ——— اقبال)

حوادث و سوانح کا سلسلہ ختم ہو جائے گا! ——— اور گویا "واقعات و انقلابات" ہی کے ظہور کا ایک تعطل عمل میں آئے گا!!

(محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی!)

ہاں زمین پر انسان کی "مصنوعی تاریخ" کا ممتت بالخیر ہو جائے گا! اور معشرِ بشری

چان

چاند کے اُوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک ٭ مُنہ تو دیکھیں لیکے یُوسف کے برادر آئینہ (آتش)

چاند تارا - ہ - اِسمِ مذکر - ایک قسم کی باریک ململ جسپر چاند اور تارے کی بُوٹیاں کڑھی ہوئی ہوتی ہیں - پھولدار ململ - ع

چاند تارے کا جو مَلمَل تُونے پہنا ہے صنم ٭ ایک ماہ نو نظر آتا ہے ہر اختر کے پاس (داغ)

(۲) ایک قسم کا کنکوا جسمیں رنگین کاغذ کا چاند اور ستارے بناکر چپکا دیتے ہیں

کاغذوں گھسے ہیں ذہ جسم پڑھاتے ہیں پتنگ ٭ چاند تاروں پر تھا یا چاند تارا ڈور پہ (امداد علی بحر)

عکس خال ابروے خمدار سے اے مہوشو ٭ کاغذِ بادی ہوا پر چاند تارا ہوگیا (برق)

چاند چڑھنا - ہ - فعلِ لازم (۱) چاند کا اُونچا ہونا - چاند کا بلند ہونا (۲) مہینا پورا ہونا - اخیر چاند دکھائی دینا - غُرّہ نظر آنا - اوّل روز کا چاند دکھائی دینا

جُھومر کا نظر سر پہ ترے اب تو پڑا ایسا ٭ تھا عید چڑھے چاند کا لا بوسہ چڑھا چاند (ذوق)

(۳) مہینے کی تنخواہ چڑھنا - مہینا چڑھنا (۴ - عو) ایامِ حیض کا ٹل جانا - معمولی وقت پر حیض نہ آنا - حیض کا مہینا گُزر جانا - حمل ٹھیرنے کی علامت کا ظاہر ہونا ٭

چاند دیکھنا - ہ - فعلِ متعدی - ماہِ نو دیکھنا -

چاند دیکھے - ہ - تابع فعل - پہلی تاریخ کو جیسے چاند دیکھے آنا ٭

چاند رات - ہ - اِسمِ مؤنث - شبِ ہلال - دُوج - نیا چاند نکلنے کی تاریخ - ٭

چاند سا مکھڑا }
چاند سی صُورت } ا - صفت - چاند جیسا خوبصورت چہرا - چاند سا مُنہ ٭

چاند سُورج - ہ - اِسمِ مذکر - ایک طلائی - خواہ نقرئی زیور کا نام جو مہرو ماہ کی صُورت پر بنا ہوا عورتوں کی چوٹی میں لٹکا کرتا ہے (حضراتِ لکھنؤ کا ایجاد ہے)

بنتے کسکا زیور چاند سُورج ٭ گھڑا کرتے ہیں زرگر چاند سورج (آتش)

چاند کا ٹکڑا - ہ - اِسمِ مذکر - ماہ پارہ - نہایت خوبصورت اور حسین آدمی - ع

تُو ہے ایسا چاند کا ٹکڑا کہ ہوتے چاند کے ٭ کرتے تھے تارے تری جانب اشارے آنکھ (ناسخ)

چاند کا کُنڈل بیٹھنا - ہ - فعلِ لازم - ماہ کا ہالہ نشین ہونا - چاند کا اپنے گرد دائرہ بنانا ٭

چاند کا کھیت کرنا - ہ - فعلِ لازم - چاند نکلنا - چاند کی شہابی نظر پڑنا - ماہ کا طلوع کرنا - چاند کا اُفق یا آسمان سے نمودار ہونا - چاند اُبھرنا - ع

یوں ترے رُخ سے عیاں ہے تیرے تن میں ماہتاب
کھیت جس صُورت سے کرتا ہے چمن میں ماہتاب (برق)

چاند کو گہن لگنا - ہ - فعلِ لازم - اوّل معلوم (۲) حُسن کو عیب لگنا خوبصورت کا بدصورت سے پالا پڑنا (۳) بہت سی خوبیوں کے ہوتے ایک آدھ عیب بھی ہونا ٭

چان

چاند گرھن - یا - **چاند گہن** - ہ - اِسمِ مذکر - گرفتگی ماہ - خسوف - (جب حالتِ بدر میں چاند کا رُخ روشن زمین کے سامنے آجاتا ہے اور زمین آفتاب کی روشنی اُسپر نہیں پڑنے دیتی یعنی زمین کا سایہ اُسے تاریک کردیتا ہے تو اُسکو چاند گہن کہتے ہیں - سال بھر میں کم از کم دو گرہن اور زیادہ سے زیادہ سات اور اکثر چار ہوا کرتے ہیں)

تیرے مُنہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے مُنہ ٭ مجھکو اے رشکِ قمر چاند گہن یاد آیا (امانت)

چاند ماری - ہ - اِسمِ مؤنث - نشانہ بازی - نشانہ بازی کی مشق جو سامنے گول سا نشان بناکر دیوار وغیرہ پر گولیاں لگاتے ہیں ٭

چاندنا - یا - **چاننا** - ہ - اِسمِ مذکر (۱) اُجالا - روشنی (۲) رونق - زیبائش (۳) اُجالا پاکھ - سُدی (۴) سفید بازو یا پروں والا کبوتر ٭

گھر مرا تاریک ہے ایسا کہ بیکر خطِ یار ٭ چاندنا آیا تو وہ کالا کبوتر ہوگیا (ناسخ)

چاندنا - یا - **چاننا ہوجانا** - ہ - فعلِ لازم (۱) روشنی کا نمودار ہوجانا - دِن نکل آنا - پو پھٹنا (۲) خیرگیٔ چشم ہوجانا - صدمۂ دماغی سے آنکھوں کے آگے تارے سے چھوٹنے لگنا (۳) صفایا ہوجانا - بالکل گھر لُٹ جانا - ایسی چوری ہونا کہ کچھ باقی نہ رہنا (۴) رونق ہوجانا - زیبائش ہوجانا - جیسے معشوق کے آنے سے چاننا ہوگیا ٭

چاندنی - یا - **چاننی** - ہ - اِسمِ مؤنث (۱) چاند کی روشنی - چاند کی جوت - مہتاب ٭ ع

افسُردہ دِل کیواسطے کیا چاندنی کا لُطف ٭ لپٹا پڑا ہے مُردہ سا گویا کفن کے ساتھ (ذوق)

(۲) ایک قسم کا سفید پھول جسے گُلِ چاندنی بھی کہتے اور خفقانی آدمی کو اکثر کھلاتے ہیں (۳) سفید فرش - وہ سفید چادر جو دری کے اُوپر بچھاتے ہیں ٭

اے ماہ مرے کفن کے قابل ٭ تیری محفل کی چاندنی ہے (ناسخ)

چاندنی چوک - ہ - اِسمِ مذکر - دہلی کے ایک مشہور اور بارونق بازار کا نام ٭

چاندنی چھٹکنا - ہ - فعلِ لازم (ہندو) چاندنی کھلنا - چاندنی کا پھیلنا اور پراگندہ ہونا ٭ ع

وُہ حُسن ہے جو کبھی شب کو تُم نکلتے ہو ٭ زمیں پہ سائے کی جا چاند چھٹکتی ہے (بحر)

(دہلی کے مسلمان چاندنی چھٹنا یا چٹکنا زیادہ بولتے ہیں)

چاندنی دیکھنا - ہ - فعلِ متعدی - شبِ ماہ کی سیر کرنا - چاندنی رات میں باغ کی یا کشتیوں میں سوار ہوکر دریا کی سیر کو نکلنا ٭

چاندنی رات - ہ - اِسمِ مؤنث - شبِ ماہتاب - سُدی - وہ رات جسمیں

کا مولود، مادرِ فطرت کی آغوش میں پروان چڑھنا شروع ہوگا!

اِس دَورِ نو میں نہ نزاعات ہوں گے، نہ خصومات، اور اُن کے فیصلے و تصفیہ کے لئے نہ قوانین ہوں گے: آئین! ——— صرف ایک ناموسِ فطرت ہوگا، جو قانون کی طرح "وضع" نہ کیا جائے گا، الہامِ رَبّانی کی حیثیت سے "منکشف" کیا جائے گا! ایک علیم و حکیم تعلیم تمام "دفتر جنگ" کو منسوخ کر دے گا! اور ایک ہمہ گیر و دور رس نئے ذریعے قومِ آدم کے لئے ایک "پارلیمانِ ذہن" کا انتخاب عمل میں آئے گا!!

(زمیں ہم رہ گردبار خشم بر دارش!)

اس شانِ عہد و نو میں کوئی "سرمایہ داریِ بیکار" نہ ہوں گے ——— صرف "اربابِ کار" ہوں گے! ——— "خالقین" کہہ کامین!! "فنونِ حرب" کا تمدن ختم ہو جائے گا، اور "دعبدانِ حیوانی" کا عمران اُس کا درست ہے! اس دور کی دنیا کے "تو اشیع عظیم" "صرف ادبیات" اور "فنونِ لطیفہ" کے "اعلیٰ احاطۂ خالقہ" ہوں گے!!

ملکوں کی "سرحدات" معدوم ہو جائیں گے! "انقلابِ فرانس" کا مخلوق "فرانسیسی شہید" کی موت مرے گا، اور پھر زمان از غیب جان "بیکرِ مست" کے اعجازِ مسیحائی کے تحت پھر اٹھے گا، اور اس کی یہ "نشاۃ ثانیہ" ایک آل یورپ حریت کے پیکرِ عظیم میں نمایاں ہوگی! انقلابِ فرانس تاریخِ عالم میں "بشریت کی رُستاخیز" کا عنوانِ جلی اختیار کرے گا!

فرانس نے یہ بے پایاں عرق ریزی تنہا اپنے ہی لئے نہیں کی ہے، اُس نے ماتنیر اُمیدوں کو اپنی شورش کے اندر ایک "پیامِ قُم" سنایا ہے، اپنے "حریت، مساوات، اخوت، عدالت" والے نعرۂ جلیل میں وہ تمامی بشریت کا ترجمان بنا ہے "

"حق اور قانون" وہ دو قوتیں ہیں جن کی ہم آہنگی سارے نظم و امن کے مولودِ سعادت کی ولدیت واقع ہوئی ہے، لیکن جن کی اَن بَن جملہ مصائبِ تاریخی کا شجرِ خبیث رہی ہے: "حق" ملکوتی صداقت" ہے، اور "قانون" ارضی حقیقتِ نفس الامری"! "حق" "لبرٹی" ہے، اور "قانون" "سوسائٹی"! گویا اس جنگاہِ عالم میں وہ "ایوانِ عدل" ہیں: ایک "اہلِ واقعات" کا، اور ایک "اربابِ خیالات" کا! ——— ان دو قطبِ شمالی اور قطبِ جنوبی کے درمیان بیشتر افرادِ بشری کی ضمیر میں کبھی نہیں ہے! ——— حق اور قانون ایک غیر مختتم آویزش کے حریف ہیں!

حق کے پرچم کے سائے میں انسانی جان، امن، اور آزادی کی حرمت ہے، اِنہی کے پہلو بہ پہلو ہر وہ چیز ایستادہ نظر آتی ہے جو ناقابلِ انفساخ ہے، ناقابلِ رجوع ہے، اور ناقابلِ "لا فی"! ——— قانون کے جھنڈے کے نیچے "تختۂ دار" کھڑا ہے، تیغِ جلاد لٹکی ہوئی ہے، اور عصائے شاہی علم ہے! ——— تمام سلب و نہب، اور جملہ جدال و قتال یہیں قیام پذیر ہیں! نیز ہر قسم کا طوقِ لعنت، ناقابلِ طلاق شادی کے اغلال و سلاسل سے لے کر محاصرۂ شہر کی شہر آشوبیوں تک! حق کی رخصتِ مطلقہ کے ذریعہ عام خلقت کی آزاد آمد و رفت، خرید و فروخت، مبادلہ و تجارت انجام پاتی ہے، قانون اپنی سرحدوں کی فصیلیں کھڑی کرتا ہے، اور بندرگاہوں کی حراست گاہیں قائم کرتا ہے! حق کا فرمان ہے، "لازمی مفت تعلیم" ——— جس کی فیس میں بچوں کی معصوم عمریں صرف نہیں کی جاتیں؛ قانون، جاہل و جامد راہبوں کو مسندِ درس پر بٹھاتا ہے! حق، "حریتِ اعتقاد" کا روح پرور پیام دیتا ہے، قانون "سرکاری مذہب" قائم کرتا ہے! عام و غیر مشروط حقِ ووٹ، حق کا عطیہ ہے، محدود و مخصوص حقوقِ شہریت قانون کی ایجادِ بندہ ہیں!! ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا!

اصلاح و تطہیرِ ہیئتِ اجتماعیہ کے سارے "جہاد باللسان" کا حلقوم اُس گوشے میں واقع ہے جو قانون کی "راج ہٹ" کے مقابلے میں حق کی "استقامت" کا میدان ہے: میری زندگی کا مقولہ رہا ہے حق جو انسانوں کو بناتا ہے، نہ کہ "قانون" جسے انسان بناتے ہیں! میرا ایمان ہے کہ حریت، حق کا رفیع ترین مظہر ہے، نیز یہ کہ جمہوریت کے کلماتِ طیبات ——— حریت، مساوات، اخوت ——— آخری اتمامِ شریعتِ سیاسی کی بشارت ہیں!! اس لئے کہ حریت حق ہے، مساوات ایک حقیقت ہے، اور اخوت ایک فرضِ عین!! یہ انسانِ کامل کے جملہ عناصرِ ضروری ہیں، ہم صحنِ حیات کے اندر کھیلنے والے ہمجولی بھائی ہیں، مادرِ انسانیت کی آغوش کے اندر یکساں پستانوں سے دودھ پینے والے توام بچے ہیں: کنارِ لحد کے اندر یکساں عرض و طول کے بستر پر لیٹنے والے ہم چشم ہیں!

چان

شب بھر چاندنی رہے جیسے ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ ویں شب +

چاندنی کا اثر ہونا - ا - فعلِ لازم - زخم کا اچھا نہ ہونا - زخم کا ہرا رہنا۔
آگیا عارات کیا وہ ماہ کابل خواب میں　　چاندنی کا ہے اثر زخمِ دلِ بیتاب میں (ناسخ)

چاندنی کا کھیت - ہ - اسم مذکر - پرتوِ ماہ جو زمین کے چاروں طرف پڑا ہوا
نظر آئے - چادرِ مہتاب - چھٹکی ہوئی چاندنی۔ ؎
[illegible] چاندنی کا کھیت [illegible] (ناسخ)

چاندنی کا کھیت کرنا - ہ - فعلِ لازم - چاندنی کا زمین پر [illegible]
چادرِ مہتاب کا بچھنا - یا - ہر طرف چاندنی کھلنا ؎
گیو نہ تھا اچھرہ روشن سے ہٹ گیا　　اد چاندنی نے کھیت کیا [illegible]

چاندنی کھلنا - ہ - فعلِ لازم - ماہ کا نور افشاں ہونا - چاند نکلنا - چاند کا
طلوع ہونا - چاندنی پھیلنا - چادرِ مہتاب کا پیوستہ ہونا +

چاندنی کو سونپنا - ہ - فعلِ متعدی (اطبا، [illegible]) [illegible] کہ جب
کسی کو زخم پہنچتا یا کسی کی فصد کھلتی جونکیں لگتی یا عورت کے بچہ ہوتا ہے اور اسے کسی ایسے
مقام پر جہاں دھوپ کی طرح چاندنی آجاتی ہے اٹھا نا منظور نہیں ہوتا تو ٹوٹکے کے طور
پر سات پولے جلا کر ایک آدمی کو گواہ کرتے اور چاندنی کا [illegible] کے لئے یہ کہتے ہیں
کہ ہم نے اس زخمی کو تیرے سپرد کیا دوسرا آدمی کہتا ہے میں اس بات کا گواہ ہوگیا وجہ
یہ ہے کہ زخم کے حق میں چاندنی مرطوب مزاج ہونے کے باعث مضر ہوتی ہے جس سے
زخم دیر میں اندمال پذیر ہوا کرتا ہے +)

چاندنی مارنا - یا - مارجانا - ہ - فعلِ لازم - چاندنی کا اثر ہوجانا - (کہتے ہیں
آدمی یا گھوڑا جب زخمی ہوجاتا ہے یا جل جاتا ہے تو چاندنی سے رگ اور پٹھے اینٹھ کر تشنج
ہونے لگتا ہے اور اس تکلیف سے اکثر کوئی جانبر نہیں ہوتا اور نیز چاندنی کے مرطوب اثر
سے زخم ہمیشہ ہرا رہتا یا بہت دنوں میں اچھا ہوتا ہے لیکن بعض محققوں سے معلوم ہوا
کہ فالج ہوجانے جھولا مار جانے کو بھی کہتے ہیں) ؎
چاندنی مار گئی جو دلِ زخمی کو رات　　عکس انداز یہ کس کا دل پر نور ہوا (ممنون)
دلِ زخمی پہ مت ہو پرتو افگن سوئے روشن سے　　کہ جس کو چاندنی مارے وہ جانبر ہو نہیں سکتا (شاہ نصیر)

چاندہ - ہ - اسم مذکر (۱) پیمائش کا وہ خاص مقام جس کے فاصلہ کے وسیلہ
سے حدود بندی ہوتی ہے (۲) چھپر کا چاندہ - چھپر کا پاکھا (۳) ممالک
متوسط کے ایک شہر کا نام +

چاندی - ہ - اسم مؤنث (۱) روپا - نقرہ - سیم - فضہ - ایک سفید کانی جوہر
کا نام جو مزاجاً دوسرے درجہ میں سرد و خشک ہے اور اکثر اسکا زیور اور

چاو

روپیہ بنایا جاتا ہے (۲) مال - دولت - مبلغ - دام - لچھمی - دھن -
(۳) کامیابی - گہرے - نفع - فائدہ ؎
[illegible] سے یہ گھر ہے　　ہر طرح عاشقوں کی چاندی ہے (ناسلوم)

چاندی خانہ - ا - اسم مذکر - وہ مقام جہاں سنار لوگ امیروں کے
مکان پر جا کر زیور بنایا کرتے ہیں +

چاندی کا پہرا - ہ - اسم مذکر - اقبالمندی کا زمانہ - دولتمندی کا زمانہ
[illegible] اس وقت بچہ پیدا ہو اس وقت کے نچھتر کا پہلا دوسرا
تیسرا یا چوتھا حصہ دیکھ کر جوتشی بتا دیا کرتا ہے کہ یہ بچہ چاندی یا تانبے یا سونے کے پہرے
پیدا ہوا ہے یس اول کو سعد اکبر دوم کو متوسط سوم کو نحس چہارم کو نحس اکبر خیال کرتے ہیں

چاندی کا تار - ا - اسم مذکر - [illegible] زیور نقرہ جیسے اس کے ہاتھ
میں چاندی کا تار تک نہیں۔

چاندی کا جوتا - یا - جوتی مارنا - ہ - فعلِ لازم - کسی شخص پر احسان
زر کر کے اسے [illegible] کرنا - روپیہ کے زور سے شرمندہ کرنا +

چاندی کا ورق - ا - اسم مذکر - (چاندی کا بہت باریک پتر جسے اکثر دوا
میں کھاتے اور خوبصورتی کے واسطے خوردنی اشیا پر لگاتے ہیں) +

چاندی کردینا - ہ - فعلِ لازم - کیمیا کو کا جلا کر راکھ کر دینا - ایسا دم
لگانا کہ سلفہ جلکر راکھ ہوجائے -

چاندی ہونا - ہ - فعلِ لازم (۱) جلکر راکھ ہوجانا (۲) کامیابی ہونا -
بن آنا - فائدہ ہونا - گہرے ہونا -

چانک - ہ - اسم مذکر (۱) تھاپ - چاک - وہ کاٹ کی تھاپی جس پر حروف
کھدے ہوئے ہوتے ہیں اور اس سے کھلیان پر ٹھپا لگا دیتے ہیں (۲)
جھاڑ پھونک کرنے کے واسطے درد کے چاروں طرف حلقہ کھینچ دینا -

چانگلا - ہ - صفت (۱) تندرست - بھلا چنگا - توانا - طاقتور (۲) تیز - ہوشیار -
چالاک (۳) خوش حال - کھاتا پیتا (۴) گھوڑوں کا ایک رنگ +

چانوں - یا - چاول - ہ - اسم مذکر - (۱) برنج ایک سفید غلہ کا نام
(۲) نیز وہ زیرہ یا گری جو کسی نباتات یا اور غلہ سے نکالا جائے جیسے
چرونجی کے چاول - کنگنی کے چاول - دھنئے کے چاول وغیرہ (۳) رتی
کا آٹھواں حصہ +

چاول چبوانا - ہ - فعلِ متعدی - جس شخص پر چوری کا احتمال ہو اسے چاول
پہ عزیمت پڑھکر چبوانا تاکہ اگر واقع میں چور ہے تو اسکے منہ سے خون نکل آئے [illegible]

اور فضائے آزادی میں ہماری روحیں طیورِ جنت کی طرح غیر رشتہ بر پا ہیں! ؎

(ما پرتوِ آفتابِ حُسنِ ازلیم
فرزندِ نہ ایم آدم و حوّا را!)

(۲)

ایامِ طفولیت

اس انیسویں صدی کے سرِ آغاز میں اک بچہ تھا، جو اک پُرشوکت قصر میں رہتا تھا! قصر مذکور اک خانۂ باغ کے آغوش میں تھا، لیکن یہ طلسم زارِ عشرت و معیشت شہر پیرس کے اک ایسے حصے میں اپنی جائے وقوع رکھتا تھا، جہاں عام ساکنینِ آبادی کی آمد و شد سب سے کم نظر آتی تھی! یہاں اُس کا رہنا سہنا اپنی ماں، دو بھائیوں، اور اک بزرگ سِن و فاضل پادری کی معیت و صحبت میں تھا۔ آخرالذکر بزرگ اس بچے کا مُعلّم و اتالیق بھی تھا، جس نے اپنے اس اِس شاگرد کو بہت سی لاطینی پڑھائی، تھوڑی سی یونانی، لیکن تاریخ مطلقاً کچھ نہیں!——

پیرس کا یہ موقع تھا، اور فرانس کی "سلطنتِ اولیٰ" کا زمانہ، کہ یہ تینوں بچے کھیلتے تھے اور کام کرتے تھے۔ آسمان پر بادلوں کا تماشا دیکھتے تھے، اور درختوں پر چڑیوں کے گیت سُنتے تھے،—— اپنی ماں کے تبسم کی تاثیرِ شیریں کے تحت!

اس بچے کی یہ بدقسمتی تھی—— اگرچہ کسی کا اِس میں کوئی قصور نہ تھا ——کہ اپنی تعلیم و تربیت میں اُسے اک پادری سے سابقہ پڑا! اِس سے زیادہ ہولناک بات کیا ہو سکتی ہے کہ جھوٹ کا اک نظام تعمیر کیا جائے، اور اُس کی "محرابِ بطالت" میں "سجدہائے عقیدت" نذر کئے جائیں؟! اک پادری کی مسندِ درس کی حقیقت ایسی ہی واقع ہوئی ہے! وہ خرافات کی تعلیم دیتا ہے، اپنی جہل نوازی سے بالکل معصوم ہوتا ہے، اور یکسر اِس ماجرے کی اک نظیر کہ ؎

آں کس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہلِ مرکب ابدالدہر بماند!

ایسا اُستاد اپنے بدبخت شاگرد کے لئے جو کچھ دماغ سوزی کرتا ہے وہ بجائے ذہنی تعمیر کے ذہنی تخریب کا کام انجام دیا کرتی ہے۔ ہر اُس ریشۂ دماغی کو جسے فطرت نے درست بنایا، وہ اک "زلیخ قلبی" میں تبدیل کر دیتا ہے! وہ اک معصوم کی رُوح کو مسموم کر دیتا ہے! وہ اک کمسن کے سینے کو کبیر السن تعصبات سے پاٹ دیتا ہے! وہ سپیدۂ سحر کی ناصیۂ جمال پر غروبِ آفتاب کی نقاب ڈال دیتا ہے!

(روزے کہ شود اذا السماء انشقت
واں دم کہ بود اذا النجوم انکدرت
من دامنِ تو بگیرم اندر عرصات
پرسم شیخا! بای ذنب قتلت۔)

وہ قدیم و عُزلت گزین مکان اور باغ، جو اپنے سابق زمانے میں اک خانقاہ رہا تھا اور بعد ازاں اس بچے کی مہدگاہ بنا تھا، آج اس کی شامِ پیری میں بھی اُس کے لئے اک حرمِ محترم کی حیثیت رکھتا ہے!——

اگرچہ اُس کا مقدس موقع اب اک جدید العہد سڑک سے ناپاک کیا جا رہا ہے، اُس کا شامہ یہاں اک کیف انگیز فضا کو سونگھتا ہے۔ جہاں شعاعہائے آفتاب اور شگوفہائے گلاب کے درمیان اُس کا غنچۂ رُوح کبھی کھلا تھا! اس مکان کے دیوان خانوں۔ یا اس خانقاہ کے حجروں میں کیسا دیدنی سکوت گوشہ گیر واقع ہوا تھا، صرف طویل وقفوں کے ساتھ اِس قصرِ خاموش کی مُہرِ سکوت ٹوٹا کرتی تھی! یہ وہ موقعے ہوا کرتے تھے کہ اک شمشیر در کمر اور پُرشرخاب در کلاہ سر جنرل نزولِ اجلال فرمایا کرتا تھا،——یہ جنرل اس بچے کا باپ تھا، جو معرکہ محاربہ سے شبستانِ خلوت کی طرف اپنی عنانِ توجہ موڑا کرتا تھا!—— اُس کا بچہ اب سِنِ تمیز کو پہونچ رہا تھا۔

یہ بچہ مَیں تھا!

ایک رات کا ذکر ہے—— "سلطنتِ فرانس" کے یہ کسی بڑے جشن کی تقریب تھی!—— سارا پیرس چراغاں سے مطلع الانوار بنا ہوا تھا! میری ماں اِسی خانۂ باغ میں محوِ خرام تھی! میرے باپ کے تین نوواردِ رفقائے جنگ کے جُھرمٹ میں! میں بھی اِسی جماعت کا اک مقتدی تھا!—— ناگہاں درختوں کی تاریکی میں اک طویل القامت پیکر پر میری نظر پڑی!——

یہ اُن ایام کا نامور باغی، "وکٹر ڈی لیہاری" تھا!—— میرا دادا!

یہ اُس مہیب بار وقت میں بھی قیامِ آزادی کی راہ میں جبّار و قہار نیپولین کے نو ظہور استبداد کے انہدام کے لئے مصروفِ سازش تھا! ——مستقبل قریب ہی میں وہ تختۂ دار پر سرافراز ہوا۔

(چوں حرفِ حق بلند شود دار می شود!)

مجھے اپنے جدِّ ذوالمجد کے کلماتِ جلیل یاد ہیں!—— "اگر روم اپنے

یہ صرف ایک دھمکی ہے جسکے ڈر سے اکثر کچے چور چُرائی ہوئی چیز ڈال دیتے ہیں۔)

چاؤ - ہ - اسم مذکر (۱) ولولہ۔ خواہش جوش ہے۔ ارمان (۲) شوق۔ ذوق۔ آرزو۔ تمنا (۳) ناز و نخرہ۔ لاڈ جیسے چاؤ میں آئی لڑکیکے پاسے ساتھ ہی لائی +

چاؤ چوچلا - ہ - اسم مذکر۔ ہو۔ ناز و نخرہ۔ لاڈ پیار۔

چاؤ نکالنا - ہ - فعل متعدی۔ ارمان نکالنا۔ حسرت پوری کرنا۔ اُمنگ پوری کرنا +

چاؤں چاؤں - ا - اسم مؤنث - عو - (اصل میں فارسی چاؤ چاؤ سے لیا گیا ہے) چائیں چائیں۔ کائیں کائیں۔ شور بیفائدہ +

چڑیوں کی وہ آواز جو دہشت کے سبب یا انکا بچہ پکڑنے کے وقت (۱) ملائی بچانے نکلتی ہے) +

چاؤں چاؤں کرکے پیچھے پڑنا - ہ - فعل لازم۔ غل و شور مچاکر درپے ہو جانا +

چاہ - ف - اسم مذکر۔ کنواں۔ کوپ۔ کوا۔ غار گڑھا۔ جیسے چاہ ذقن -

چاہِ بابل - ف - اسم مذکر۔ وہ کنواں جسمیں ہاروت و ماروت دو فرشتے قید ہیں کہتے ہیں جادو وہیں سے حاصل ہوتا ہے -

چاہِ رستم - ف - اسم مذکر - وہ کنواں جسمیں رستم کے بھائی شغاد نے اسکو کرا در فریب سے گراکر قتل کردیا تھا اگرچہ رستم کے گھوڑے رخش نے باہر نکلنے کے واسطے بہتیری جست کی مگر نہیں نکل سکا بلکہ اُس کنوے میں جو بھالے اور برچھے گڑے ہوئے تھے وہ رخش اور رستم دونوں کے جسم میں گھس گھس گئے ہ

چو رستم کہ پایاں روزی بخورد　شغاد از نہاد دشس برآورد گرد (سعدی)

چاہِ نخشب - ف - اسم مذکر - وہ کنواں جس میں سے حکیم عطا ابن مقنع نے سحر و طلسم سے چاند نکالا تھا۔ نخشب ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے - کہتے ہیں اُس نے یہ کنواں شہر کش کے باہر بنایا تھا اُسیں سے ہر ایک اندھیری رات میں ایک چاند نکلکر ہوا میں قائم ہوجاتا اور چار فرسنگ تک اپنی روشنی پہنچاتا تھا +

چاہِ یوسف - ف - ع - اسم مذکر وہ کنواں جسمیں حضرت یوسف علیہ السلام کو اُنکے بھائیوں نے ڈال دیا تھا یہ کنواں ابتک نواح شام میں طبریہ کے قریب واقع اور اُسپر ایک گنبد بنا ہوا ہے +

چاہِ ذقن یا زنخدان - ف - ع - اسم مؤنث۔ ٹھوڑی کا گڑھا +ہ

جان شیریں سے بھرے دل کو تمنا ہے یہی (آتش)
آب شیریں کے عوض چاہ زنخداں تیرا

چاہ - ہ - اسم مؤنث (۱) خواہش۔ ضرورت۔ چاہنا۔ طلب (۲) اشتیاق آرزو (۳) دوستی۔ محبت۔ اُلفت۔ عشق ہ

اتنا تو جذب عشق نے بارے اثر کیا　میری طرح سے اُنکو مری چاہ ہوگئی (اسیر)

چاہت - ہ - اسم مؤنث۔ خواہش۔ رغبت۔ طلب۔ خواستگاری۔ دوستی عشق۔ محبت۔ پیار۔ اُلفت +

چاہنا - ہ - فعل متعدی (۱) مانگنا۔ درخواست کرنا۔ خواہش کرنا۔ طلب کرنا (۲) پیار کرنا۔ عشق کرنا۔ محبت کرنا۔ دوستی کا خواستگار ہونا (۳) پسند کرنا۔ قبول کرنا (۴) میل کرنا۔ مائل ہونا۔ رغبت کرنا۔ میلان کرنا +

چاہنا - ہ - اسم مؤنث۔ ڈھونڈ۔ خواہش۔ ضرورت۔ طلب جیسے میں کی چاہنا نہیں ہے +

چاہو - ہ - استفہام۔ اگر مرضی میں آئے۔ تمہارا دل چاہے۔ خواہ ہ

تمہیں ہے عاشق بیدل سے لینا دل کا کیا مشکل
کہ تم دغا باز ہو جس وقت چاہو یکے دم لے لو (ظفر)

چاہے - ہ - استفہام۔ خواہ۔ خواہی جیسے چاہے یہ لو چاہے وہ لو +

چاہی - ف - اسم مؤنث۔ بارانی کے خلاف۔ کنوے کی زمین +

چاہے سو ہو - ہ - ندا۔ ہرچہ بادا باد۔ کچھ ہی ہو۔ جو ہو سو ہو +

چاہیتا - ہ - صفت۔ لاڈلا۔ محبوب۔ وہ شخص جس سے بہت محبت ہو پیارا۔ دلپسند +

چاہیتی - ہ - صفت۔ پیاری۔ لاڈلی۔ دلپسند۔ عزیزہ -

چاہیے - ہ - حرف (۱) باید۔ شاید (۲) مناسب۔ واجب (۳) مطلوب ہے۔ ضرور ہے (۴) واجب ہے۔ لازم ہے ہ

عاشق ہونے میں آپ بھی ایکا ز شخص ہیں　آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیئے (غالب)

چائے - ف - اسم مؤنث۔ ایک قسم کی پتی ہے جسے قہوہ کی طرح جوش دیکر پیتے ہیں عربی (رصائے۔ یا شائے) مزاجاً دوم درجہ میں گرم و تر چائے ختائی زبان کا لفظ ہے جسکو فرنگستان کی زبانوں میں کسی قدر تغیر کے ساتھ ٹی کہتے ہیں اس غلطی کی وجہ یہ ہے کہ سرزمین ختا کے بعض اُن پرگنوں کے باشندے جو سمندر کے کنارے پر آباد ہیں غلطی یا دیہاتی پن کے سبب چاہ کو ٹا کہتے ہیں۔ فرنگیوں کی راہ و رسم اوّل اوّل انہیں لوگوں سے ہوئی اور اس وجہ سے یہ غلط لفظ اُنکی زبانوں پر بھی چڑھگیا اور رفتہ رفتہ فرنگستان تک پہنچا اور وہاں اول خاص و عام میں ٹا اور پھر کثرت استعمال سے صورت

شاہوں کو برابر تاجپوش رکھتا، تو رومۃ الکبریٰ کے عنوانِ جلی سے وہ کبھی سرِ تاجِ عالم نہ بن سکتا!"

پھر وہ عظمتِ مجسم میری طرف متوجہ ہوا! اُس کی وصیت اُس سکوتِ شب میں اِن الفاظ کی جھنکار میں گونجی: "میرے بچے! آزادی کو ہر شے پر مقدم رکھیو!"

یہ چند کلمات میری مدت العمر کے تمام خطباتِ تقریر پر غالب ہو کر رہ گئے!

(۳)

جلاوطنی سے قبل

جب تک کہ ۱۸۴۸ء میں میں نے تمام اعدائے حریت ذی سکب سبقت کی کامرانی کامل اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لی، اُس وقت تک اپنے اعماقِ قلب میں مجھے اس حقیقتِ سنگین کا احساس ہوا کہ میرا تعلق صفِ فاتحین سے نہیں ہے، بلکہ میں زمرۂ مغلوبین میں داخل ہوں!

فرانسیسی جمہوریہ اک نعشِ بیجان کی طرح پڑی ہوئی تھی! تاہم جب میں نے اُس پیکرِ ناز کو گھور کر دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ وہی معشوقۂ حُریّت تھی! یہ بات اک راز فاش تھی کہ اِس جاں بحق تسلیم ہو جانے والی "ملکۂ دِلبہا" کی روحِ پاک سے کسی عقیدت کا اظہار میری جلاوطنی اور خانماں بربادی کا بخیطاپیش خیمہ ہوگا، لیکن اِس کے قطعاً علی الرغم میں نے اس مرحومہ کے سنگِ مزار ہی کو اپنی سجدہ گاہ بنایا! ؎

مرا عہدیست باجاناں کہ تا جاں در بدن دارم
ہوا داریِ کویش را چو جانِ خویشتن دارم

۱۵ جون ۱۸۴۸ء کی فیصلہ کُن تاریخ کو ایوانِ عدل سے میں نے اپنا نعرۂ احتجاج بلند کیا! اور اُس دن کے بعد سے میں نے حریت اور جمہوریہ کی راہ میں بےشمار معرکے لڑے! —— یکے بعد دیگرے مسلسل و غیر متزلزل عزم بالجزم کے ساتھ!! اور پھر ۲ دسمبر ۱۸۵۱ء کے روزِ مسعود کو مجھے ان سب کاوشوں کا وہ صلہ بھی مل گیا جو اک نعمتِ منتظرہ تھی! —— جلاوطنی! بیس سال کی!!

(نالہ جز حُسنِ طلب اے ستم ایجاد نہیں! ہے تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہیں!)

یہ وہ سرگزشت ہے جس کا عنوانِ نادر رکھا گیا: "وکٹر ہیوگو کا سیاسی ارتداد"!

(دادری دارم، ولے یارب کرا داور کنم؟!)

جلاوطنی سے قبل جو حیرت خیز ماہ و سال گزرے، اُس کی ایک ایک صبح و شام میں ماضی کا ہولناک سایۂ عفریتی مجھ پر چھایا رہا! ان ایام میں کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس پر مناظرانہ معرکہ آرائی نہ ہوئی! —— استقلالِ قومی، حقِ کار، حقِ سکونت، مادرِ وطن، بخلاف جلاوطنی! —— حقِ حیات، بخلاف قانونِ تعزیر، مباحثِ تفریق مابین کلیسا و ایوانِ حکومت، اتلاف یورپ و نسخ سرحداتِ ممالکِ برِّ اعظم، تعطلِ گمرک خانجات، —— اِن جملہ تنقیحات و مذاکرات کو آزادانہ تختۂ مشقِ ذکر و فکر بنایا گیا، اور بعض کو اُن کے منطقی سرانجام کو بھی پہنچا گیا!

اِن تمام یادگار ذکر و اذکار میں میں نے شرکت بھی کی اور اپنا فرض بھی ادا کیا! نیز اِس ادائے فرض کی قرار واقعی داد بھی پائی! —— لعن و طعن!

(سخنِ حق کی داد لوں کس سے
سُن چکا ہوں فسانۂ منصور!)

مجھے یاد ہے کہ جب عہدِ سابق کے لال بجھکڑ "عقوقِ والدین" پر وعظ فرمایا کرتے تھے تو بعض "بے وحدت" ایسے بھی ہوتے تھے جو یہ بے ادب، "بےتہذیب" کلمہ کہہ دیا کرتے تھے کہ "بچوں کے بھی کچھ حقوق ہیں"!

(ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں!
کاش پوچھو کہ ماجرا کیا ہے!)

میں وہ دیدنی لمحے بھی نہیں بھولا ہوں، جبکہ لوگوں کو یہ کہہ کر میں غرقِ حیرت کر دیا کرتا تھا کہ "معشرِ بشری سے اُس کی ازلی نکبت و فلاکت کو ختم کر دینا دائرۂ امکان سے خارج نہیں"!

۱۷ جولائی ۱۸۵۱ء کی آتشین تاریخ تھی کہ میں نے "لوئی بونا پارٹ" کی سازش بخلافِ "انقلاب" کو بابانگِ دہل نشانۂ ملامت بنایا! اور اُس کے اِس منصوبۂ مشؤمہ کو بے نقاب کر دیا کہ "وہ پریزیڈنٹی کے پردۂ ریاکاری کے پیچھے قبائے ملوکیت زیبِ تن کر رہا ہے"!

اک دوسرے عدیم النظیر دن کے روزِ روشن میں "ایوانِ عدل" کے منبر سے میں نے چند ایسے کلمات کا تلفظ کیا جو اس سے پہلے فرنگستان کی فضا

چاے

انگریزی مشہور ہوگیا +

چائے پانی - ا - اسم مذکر - انگریزوں کی صبح کے وقت کی ضیافت - ہلکی ضیافت +

چائے پوچی - ا - اسم مؤنث - چائے دانی - چائے رکھنے کا برتن - چاے دان +

چائیں چائیں - ہ - اسم مؤنث - بیہودہ غل شور - چڑیوں کی آواز - چڑیوں کی طرح چاؤں چاؤں - کائیں کائیں - بکواس +

چبا چبا کر باتیں کرنا - ہ - فعل لازم - بتکلف باتیں کرنا - بیدردانہ یا دبدبہ طنز آمیز گفتگو کرنا - میٹھا میٹھا کر باتیں کرنا + ع

یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو ۔ مہرباں بات ہے یہ بات نہیں (داغ)

اک تمہ بیان ہی سلاسل خواں کی جان ۔ پھبتی میں اسکو باتیں کریں چبا چبا کر (میر تقی)

چبانا - ہ - فعل متعدی - دانتوں میں پیسنا - دانتوں سے کچلنا - نگل لینا - کچر کچر اتا کچلنا - خائیدن کا ترجمہ +

چبانا - ہ - فعل متعدی - چبھونا - کسی نوکدار چیز کو جسم کے اندر گڑونا +

چبڑ چبڑ - ہ - اسم مؤنث - بک بک - بکواس +

چبک - ہ - اسم مؤنث - تپک - ٹیس - درد - ہول - پیڑ - کھولن +

چبکنا - ہ - فعل لازم - ٹیسیں مارنا - ہولیں اٹھنا - زخم کا درد کرنا +

چبلا - ہ - صفت - چھچھورا - سفلہ - بے تمیز - طفلانہ باتیں کرنے والا - مسخرا - بلا - نہایت کم عقل اور بے لیاقت آدمی +

چبلا پن - ہ - اسم مذکر (۱) چھچھوراپن - سفلہ پن - طفل مزاجی ع

عجب کچھ چبلے پنے سے چلے ہے ۔ ہمنکروں کا نانی وار جوتا (رنگین)

(۲) مسخراپن - بلاپن +

چبنا - ہ - فعل لازم (۱) خلیدہ ہونا - چھدنا - گڑنا (۲) کھٹکنا - خلش ہونا - ناگوار گزرنا (۳) دل کو لگنا - دل پر اثر کرنا +

چبنی ہنڈی - ہ - اسم مؤنث - کرکری ہنڈی - وہ ہنڈی جو بھربھری اور پتلی ہو +

چبونا - ہ - فعل متعدی - دیکھو (چبانا) +

چبوترا - ہ - اسم مذکر (۱) چوترا - مربع یا مستطیل اونچی بنائی ہوئی جگہ جس پہ لوگ بیٹھتے اٹھتے ہیں (۲) کوتوالی - بڑا تھانہ +

چبوڑ - ہ - اسم مؤنث - (گنوار) بیہودہ بکواس - چبڑ چبڑ +

چبینا } ہ - اسم مذکر - بھنا ہوا اناج - چابنے کے قابل اناج +

چبینی } ہ - اسم مؤنث - وہ خشک خوراک جیسے تلی دال - اور

چپ

شکر پارے مٹھائی وغیرہ جو ہندؤں میں براتیوں کی طرف سے بطور ناشتہ دیجاتی ہے

چپ - ف - صفت (۱) بائیں طرف - یمین - الٹے ہاتھ کی طرف - (۲) بایاں - الٹا - کھبا (۳ - ا) دو رنگا - آدھا اور رنگ - آدھا اور رنگ - دو رنگ کا - جیسے چپ کوئی یا کنکوا (۴ - اسم مذکر) بایاں ہاتھ - کھبا ہاتھ +

چپ غلط دینا - ا - فعل لازم - دوڑ میں دائیں بائیں ہوجانا تاکہ حریف جو تعاقب کرتا ہے عاجز ہوجائے +

چپ و راست - ف - اسم مذکر - دائیں بائیں - زیر و بالا - ادھر ادھر

چپ - ہ - اسم مؤنث (۱) خاموشی - کم گوئی - سکوت جیسے ایک چپ سو کو ہرادے (۲ - صفت) خاموش - ساکت - خموش - گنگ - صم - وہ شخص جو منہ سے نہ بولے +

چپ چاپ - ہ - تابع فعل - خاموشی سے - خموشی سے - آہستہ سے - چپکے چپکے - چپ چپاتے - چھپے چھپے - چپ چھپاؤں - خفیہ +

چپ چپ - ہ - صفت (۱) دم بستہ - خاموش - نقش دیوار - بت - کم گو - چپکا (۲) چپ کرنے کی ایک تاکیدی صورت جیسے خاموش رہ - خاموش رہ - بول مت +

چپ چپاتے - ہ - تابع فعل - دیکھو (چپ چاپ)

چپ چھنال - ہ - صفت - خفیہ چھنالا کرنے والی - غریب صورت حرامزادہ - چھپا رستم +

چپ سادھنا - ہ - فعل لازم - خاموشی اختیار کرنا - گھنی سادھنا +

چپ کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) خاموش کرنا - بولنے سے روکنا (۲ - بیج) چپ ہونا - خاموش ہونا +

چپ لگانا - ہ - فعل لازم (۱) خاموش رہنا - سکوت اختیار کرنا - گنگ صم ہونا - ساکت رہنا (۲ - فعل متعدی) دم بستہ کرنا - بت بنانا - خاموشی لگا دینا - گنگ صم کر دینا - ع

پردے سے اک آواز خوش آئی ۔ جسنے یہ چپ ہے مجھکو لگائی (مومن)

چپ ناندھنا - ہ - فعل لازم - عو - خاموشی اختیار کرنا - گنگ صم ہونا - ساکت ہونا - دم بند ہونا ع

نہ کچھ بولتے نہ جاتے ہیں ۔ غصہ چپ ناندھ کے نکالتے ہیں (انشا)

چپ ہونا - ہ - فعل لازم (۱) خاموش ہونا - دم بند ہونا (۲) جواب نہ بن پڑنا - نہ بول سکنا +

چپا

چپّا - ہ - اسم مذکر (۱) چار انگل جگہ - (۲) چار بالشت - چوڑی جگہ - ذرا سی جگہ +

چپّا بھر - ہ - تابع فعل - ذرا سی جگہ بھر +

[illegible] دنیا ہے سی گزشتہ [illegible] خالی آدم سے چپا بھر نہیں نکلے (ذوق)

چپّا چپّا - ہ - [illegible] ذرا [illegible] جگہ [illegible] کوچہ بکوچہ +

چپاتی - [illegible] اسم مؤنث - وہ پتلی روٹی جو ہاتھ سے [illegible] بڑھائی اور پکائی [illegible] چپاتی [illegible] آتا ہے +

چپاتی سا پیٹ - ہ - اسم مذکر [illegible] وہ پیٹ خواہ فاقہ کشی [illegible] خواہ نزاکت کے سبب +

چپانا - ہ - فعل متعدی [illegible] شرمندہ [illegible] +

چپت - ہ - اسم مذکر - [illegible] (جو سر پر لگائی جاتی ہے)

چپت گاہ - ہ - اسم مؤنث [illegible] چپت کی جگہ +

چپت دھرنا - لگانا - مارنا - ہ - فعل متعدی - [illegible] لگانا چانٹا جڑنا +

چپٹا - ہ - صفت - چوڑا - [illegible] چپکا - [illegible] - چوڑے پیندے کا پچکا ہوا +

چپٹ باز - ا - اسم مؤنث - طبق زن - فرج سے فرج لڑانے والی عورت +

چپٹی - ہ - صفت (۱) چوڑی چپٹی - بیٹھی ہوئی - پچکی ہوئی جیسے چپٹی ناک (۲) طبق زنی - سحق - مساحقت +

چپٹی لڑنا - یا کھیلنا - ہ - فعل لازم - طبق زنی کرنا - مساحقہ کرنا - فرج سے فرج گھسنا جیسے آؤ پڑوسن چپٹی کھیلیں بیٹھے سے بیگار بھلی +

چپچپانا - ہ - فعل لازم - چپکنا - لیس دار ہونا +

چپچپاہٹ - ہ - اسم مؤنث - لیس - لزوجت - چیپ +

چپڑا - ہ - صفت (۱) گنوار - اکڑ جانے والا - مکر جانے والا - انکار کر جانے والا (۲) خواہ مخواہ دھینگا دھینگی سے زبردستی - جیسے دیکھا بھالا نوچی چپڑا سیدھے

چپراس - ف - اسم مؤنث (۱) ایک سپاہی ہونے کا تمغہ جو پیٹی یا پٹکے میں پیتل کا کھدا ہوا لگایا جاتا ہے - در اصل میں چپ و راس تھا یعنی وہ لوگ جو امیروں کے دائیں بائیں چلتے ہیں اور ان کے گلے میں پٹہ پڑا ہوا ہوتا ہے (۲) چوڑی دھجی جو کرتے میں مونڈھے پر ڈالی جاتی ہے +

چپراسی - ا - اسم مذکر - ہرکارہ - سپاہی - پیادہ - [illegible] - وہ شخص جس کے چپراس پڑی ہوئی ہو +

چپڑانا - ہ - فعل متعدی (گنوار) جھٹلانا - [illegible] جھوٹا بنانا - جھوٹا کرنا +

چپڑنا - ہ - فعل لازم (گنوار) چلا جانا - بھاگ جانا - [illegible] ہو جانا خفیہ چلا

چپک

پوشیدہ ہو جانا +

چپڑا - ہ - اسم مؤنث - صاف کی ہوئی لاکھ - ٹک - عمدہ لاکھ + لک مغسول +

چپڑا - ہ - اسم مذکر - چندھا - پلک چپٹا - سبل کی بیماری والا +

چپڑ چپڑ - ہ - اسم مؤنث - کتے کی طرح کھانے یا پینے کی آواز - وہ آواز جو کتے کے پانی پینے میں نکلتی ہے جیسے چپڑ چپڑ چاٹنا +

چپڑ قناتی - ا - اسم مؤنث - ہرزہ گرد اور بازاری عورت - سفلی عورت +

چپڑ غٹو - ا - صفت (بازاری) سیر پلا - گرفتار آفت (۲) غٹ پٹ - گتھم گتھا +

چپڑ قناتیا - ا - اسم مذکر بصفت - کمینہ - سفلہ - بیہودہ + بے زر عشقی - عاشق بے زر +

چپڑنا - ہ - فعل متعدی (۱) چرب کرنا - گھی لگانا - چکنا نا (۲) پالش کرنا - روغن کرنا (۳) عیب پوشی کرنا - عیب کو لیپنا (۴) خوشامد کرنا - چاپلوسی کرنا +

چپڑی - ہ - صفت (۱) چربیدہ - گھی لگائی ہوئی - مرغن (۲) وہ روٹی جس پر گھی چپڑا ہو +

چپڑی اور دو دو - ا - محاورہ - اچھی بھی اور بہت سی - عمدہ اور پھر دو - کامیابی اور پھر عمدگی کے ساتھ +

چپقلش - ت - اسم مؤنث (۱) لڑائی جھگڑا - ٹنٹنا - تکرار - راڑ - ردوبدل - قضیہ (۲ - ا) بکبک (۳ - ا) جگہ کی تنگی - انبوہ - بھیڑ بھاڑ +

چپکا - ہ - صفت (۱) خاموش - چپ - ساکت + انبول - گونگ - صم (۲) مکار - فریبی +

چپکانا - ہ - فعل متعدی - لئی سے جوڑنا - چسپیدہ کرنا - چمٹانا - چسپاں کرنا (۲) نوکری سے لگانا - کسی کام میں اٹکا دینا - تعلق پیدا کر دینا +

چپکن - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کی قبا - خدمتگاروں کا سا سینہ کشادہ بالابر کا انگرکھا +

چپکنا - ہ - فعل لازم (۱) جڑنا - لسنا - چسپیدہ ہونا - چپٹنا - چمٹنا - چسپاں ہونا (۲) الجھنا - پھنسنا - آنکھ لگنا - اٹکنا - عورت کا مرد سے یا مرد کا عورت سے تعلق پیدا ہونا (۳) روزگار سے لگنا - نوکر ہونا +

چپکی - ہ - اسم مؤنث - خاموشی - سکوت - گھنی +

چپکی سادھنا - ہ - فعل لازم - خاموشی اختیار کرنا - چپ نادھنا - گھنی سادھنا

چپکی لگ جانا - ہ - فعل لازم - زبان بند ہو جانا - عالم خاموشی کا

کثرت میں پائے جائیں گے، وہاں جمہوریت بھی صورتِ نگر نظر آئے گی ـــــ پھر چاہے اُس پر ملوکیت ہی کا طغری کیوں نہ منقوش ہو! ـــــ اسی طرح جہاں اِن مقاصدِ جلیل سے خیانت کی جاتی ہے۔ اُن کی راہ میں مزاحمت پیش کی جاتی ہے۔ یا اُن کی گلوگیری و زبان بندی کی جاتی ہے، تو سمجھئے وہاں ملوکیت ہی کی ہے، ـــــ اگرچہ جمہوریہ کے تسمیہ سے اُس کی اک نظر فریب نمائش کی جاتی ہو!

آخر الذکر صورتِ حالات میں ہم وہ ہولناک منظرِ سیاست دیکھتے ہیں، جب کہ اک حکومت کو خود اُس کے "امین" دغا دیتے ہیں؛ ایسی ما یہ شگفت ہے جسے دیکھکر بڑے بڑے راسخ الایمان قلوب، انقلاب سے بددل ہو جاتے ہیں! انقلابات عبارت ہیں ناپید اکنار، شتر بیہار تحریکات سے جو بحرِ ظلمات سے عظیم ترین و عمیق ترین حقائق کے جواہر نکالتی ہیں۔ اور سفلہ ترین انسانوں کو سطحِ بالائی کے منظرِ عام پر لے آتی ہیں۔

(ہر کسے از ظنِ خود شد یارِ من ـــــ وز درونِ من نہ جست اسرارِ من!
سِرِّ من از نالۂ من دور نیست ـــــ لیک کس را فہم آں منظور نیست)

جب ہم دیکھتے ہیں کہ انقلاب کی جلو میں کیسے جلیل الشان اصول معرضِ ظہور میں آتے ہیں تو ہم اُس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن جب ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اِس ہنگامے میں کیسے کیسے ناشدنی انسان اپنی سینہ زوری سے صفِ اول میں آجاتے ہیں تو بادلِ ناخواستہ ہمیں انقلابات کو "حادثات" کا نام دینا پڑتا ہے! (کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ!
ـــــ قرآنِ حکیم)

ہمیں یہ حقیقت کبھی فراموش نہ کرنی چاہئے کہ جمہوریہ کے مُصرحۂ بالا اعضائے رئیسہ اک جسمِ واحد کی صورت میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں! یہ تینوں باہم خواجہ تاش واقع ہوئے ہیں؛ وہ قیام و انہدام دونوں میں ساتھ ساتھ رہتے ہیں! وہ ہجوم و دفاع ہر دو حالتوں میں رفقائے جنگ نظر آتے ہیں! مثلاً اگر پریس کی آزادی خطرے سے دوچار ہوتی ہے تو رائے عامہ اُٹھتی ہے اور اُس کی پشت پناہی کرتی ہے! اور اگر حقوقِ شہریت کو دھمکی دی جاتی ہے تو پریس اُنھیں اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیتا ہے، اِن دونوں میں سے کسی کے خلاف اگر کوئی اقدام کیا جائے گا تو اُس میں قوم کے اقتدارِ اعلیٰ کے خلاف اک غداری متصور ہوگی۔

اس عظیم انیسویں صدی کی جد و جہد کسی ایک قوم کی تحریک نہ شمار کی جانی چاہئے، وہ تمام اقوامِ عالم کا اک ہمہ گیر جہادِ عام ہے! اس جلوسِ انسانیت میں فرانس میر کارواں واقع ہوا ہے، اور باقی اقوام اُس کے پیام "قُم" پہ اُٹھ اُٹھ کر اُس کے نقشِ قدم پر آرہی ہیں! ہم عہدِ قدیم کو خیرباد کہہ کر عہدِ جدید میں داخل ہو رہے ہیں! اور ہمارے حکامِ عالی مقام اور ہمارے قوانینِ واجب الاحترام کی کوئی کاوش ساعتِ وقت کی سوئیوں کو اُلٹا چلنے پر مجبور نہیں کر سکتی؛ قافلۂ بشریت اسو ع

گزر گیا ہے وہ کوسوں دیارِ حرماں سے!

فرانس اور سارے یوروپ میں اس وقت ایک جماعت موجود ہے جو جبریلِ اُمید کی نہیں "ابلیسِ ہراس" کی ہمہمہ واقع ہوئی ہے: یہ لوگ کسی سرزمین میں خضرِ راہ نہیں بن سکتے! باہمی عناد و پرخاش کی اِس فضا میں جو سوال اک غیر مختتم تسلسل سے پوچھا جا رہا ہے وہ یہ ہے...۔ "کون ملزم ہے؟" جس نازک دَور سے ہم گزر رہے ہیں ـــــ اگرچہ یہ دَور اپنی ساری نزاکت کے باوجود بجز خیر کے کسی اور انجام کا پیش خیمہ نہ بنے گا ـــــ ہر شخص موجودہ خوفناک اخلاقی انارکی اور مجلسی خطرۂ اختلاط پر وحشت زدہ و فریاد کناں ہے! اچھا تو کون بانیٔ کار ہے اِن مظالم و جرائم میں؟ سارے برِ اعظم یوروپ میں "جماعتِ خوف" کا جواب ہے: "فرانس!" سارے فرانس میں اسی کا جواب ہے: "پیرس" سارے پیرس میں جس چیز کی طرف اُنگلی اٹھائی جاتی ہے وہ ہے "پریس" لیکن ساری اغواءِ عام کے علی الزعم جو چیز بانی و مبانی ہے وہ ہے: "روحِ انسان"!

(توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام!
دوریٔ جنت میں روتی چشمِ آدم کب تلک!)

ہاں لاریب کہ یہ "روحِ انسان" ہی ہے جس نے اقوامِ عالم کو اپنی معلوم ماہیت و حیثیت بخشی ہے! صبحِ آفرینش سے لے کر اس وقت تک، بے پایاں بحث و مذاکرہ اور نامتناہی رَدّ و قدح کے دشوار گزار خارزار سے عبور و مرور کرتے ہوئے، اس رُوحِ انسان نے برابر یہی کوشش و کاوش کی ہے کہ اُس عقدۂ لاینحل کو حل کرے جو ازل سے اُس کے خالق نے اُس کی راہ کا سنگِ راہ بنایا ہے! ـــــ یہ رُوحِ انسان ہی ہے جو عہد بعہد تاریخ کے تمامی انقلابات کے بارِ عظیم کی بارکش بنی ہے! اُس کے مظاہر

طاری ہوجانا۔ چُپ لگ جانا + ؎

لگ گئی چپکی سی کیوں تجکو غضنفر یک بیک ٭ اُٹھکے چُپکے سے کوئی کیا اپنے گھر جانے لگا (غضنفر)

چپنا - ۵۔ فعل لازم (۱) شرمندہ ہونا۔ مُجل ہونا۔ اپنے عیب سے شرمانا۔ جھینپنا۔ کھسیانا۔ نیچا دیکھنا (۲) خاموش ہونا۔ چُپ ہونا (۳) پامال ہونا۔ برباد ہونا + (فصیح نہیں بولتے) +

چپنی - ۵۔ اسم مونث (۱) ہنڈی کا ڈھکنا۔ سرپوش۔ ڈھکنی۔ ڈھکن (۲) گھٹنے کی ہڈی۔ کا سۂ زانو (آئینۂ زانو) فارسی میں کہتے ہیں +

چپنی بھر پانی میں ڈوب مرنا - ۵۔ فعل لازم (۱) کمال منفعل و شرمندہ ہونا (میرزا رفیع سودا و شیخ ابراہیم ذوق یا مومن خاں) ؎

بیٹھنے روے زمین پہ تھے تو سُنے ٭ چپنی بھر پانی میں کے ڈوب موئے (سودا)

(۲) اکثر غیرت اور شرم دلانے کے واسطے بولتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر کنواں نہیں ملتا تو چپنی بھر پانی ہی میں ڈوب مرو +

چپنی چاٹ کر گزران کرنا - ۵۔ فعل لازم۔ نہایت قناعت اور صبر سے گزارا کرنا جو مل جائے اُسی میں کام نکالنا۔ کفایت کر لینا +

بابکے گھر میں چاٹ کر چپنی ٭ کرو گزران یار تم اپنی (سودا)

چپو ۵۔ اسم مذکر۔ ناؤ چلانے کی ڈانڈ۔ (پنجاب) +

چپوٹی ۵۔ اسم مونث۔ عوام چھوٹی سی ٹوپی ٹپو۔ پرانی ٹوپی۔ ادنیٰ ٹوپی کمت کی ٹوپی جیسے پاؤں میں جوتی نہ سر پہ چپوٹی +

چپی - ۵۔ اسم مونث۔ چُپ۔ خاموشی +

چپی - ۵۔ اسم مونث۔ مشت مال۔ آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں دبانا۔ مالش اعضا +

چپی کرنا - ۵۔ فعل متعدی۔ دبانا۔ مالش کرنا۔ مشت مال کرنا + ؎

اُنکی خدمت میں سب دن گزار دیتے ٭ چپی کرتے کبھی بیٹھے کبھی پنکھا کھینچا (دبیر)

چپیٹ - ۵۔ اسم مونث (عوام) چوٹ۔ ضرب۔ دھکا۔ تھپڑ۔ دھول صدمہ۔ زد۔ دباؤ (۲) بلائے ناگہانی۔ آفت ناگہانی (۳) ٹوٹا۔ نقصان +

چپیکنا - ۵۔ فعل متعدی (۱) چپکانا۔ چمٹانا۔ چپٹانا (۲) بہ کراہ سر منڈھنا۔ سر ڈالنا۔ گلے ڈالنا (۳) روزگار سے لگا دینا۔ باوجود عدم لیاقت نوکر کرا دینا۔

چت - ۵۔ صفت۔ پٹ کا نقیض۔ پُشت کے بل۔ اوندھے کے خلاف۔ سینہ کے رُخ +

چت پٹ - ۵۔ اسم مونث (ایک قسم کی شرط جس میں کسی چیز کے چت یا پٹ یعنی اُلٹی یا سیدھی گرنے پر بازی لگائی جاتی اور بازی جیت ہوتی ہے مثلاً کوڑی یا جوتی کو اُچھالا کر شرط

لگانا) ۲۔ کُشتی کا کھیل +

چت گرنا - ۵۔ فعل متعدی (۱) پچھاڑنا۔ پیٹھ کے بل گرانا (۲) بازی لینا۔ ہرانا +

چت لیٹنا - ۵۔ فعل لازم۔ پیٹھ کے بل پڑنا +

چت ہونا - ۵۔ فعل لازم (۱) پچھڑنا۔ پُشت کے بل پڑنا۔ لیٹ جانا (۲) مر جانا۔ جان سے جاتا رہنا (۳) نشہ میں بیہوش ہو جانا +

چت - ۵۔ اسم مونث (۱) نظر۔ چتون (۲) خیال۔ دھیان۔ توجہ (۳) دل۔ جی۔ من (۴) بُدھ۔ سمجھ۔ عقل۔ کیاست۔ ہوش۔ حس۔ شعور۔ ادراک۔ ذہن۔ حافظہ۔ قوت مدرکہ۔ یاد داشت۔ یاد +

چت بٹانا - ۵۔ فعل متعدی۔ خیال ہٹانا۔ دھیان بٹانا۔ توجہ ہٹانا دل ڈانواں ڈول کرنا۔

چت بھنگ ہونا - ۵۔ فعل لازم۔ اوسان گم ہونا۔ عقل کا جاتا رہنا ست پٹا جانا +

چت پر چڑھنا - ۵۔ فعل لازم۔ دھیان پر چڑھنا۔ تصور میں جمنا۔ خیال میں آنا۔ ذہن نشین ہونا۔ نظر پر چڑھنا۔ دل میں کُھبنا ؎

یہ کون تیرے چت پہ چڑھا ہے بتا مجھے ٭ جرأت کچھ ان دنوں ترا مُنہ سا اُتر گیا (جرأت)

چت چڑھنا - ۵۔ فعل لازم۔ دھیان میں آنا۔ تصور میں آنا۔ خیال میں آنا۔ دل میں بیٹھنا۔ ؎

کیا لعل لب کسی کے اے میر چت چڑھے ہیں (امیر)
چہرے پہ تیرے ہر دم بہتا رہے ہے خوناب

چت چور - ۵۔ اسم مذکر۔ دلربا۔ من موہن +

چت دھرنا - ۵۔ فعل لازم۔ خیال کرنا۔ توجہ دینا۔ دھیان کرنا۔ یاد رکھنا۔ خیال رکھنا +

چت سے اُترنا - ۵۔ فعل لازم (۱) دھیان سے اُترنا۔ خیال سے رہنا۔ یاد نہ رہنا (۲) دل سے اُترنا۔ دل سے گرنا۔ بیقدر اور بے وقر ہونا۔ نظروں میں حقیر ہونا +

چت میں بیٹھنا - ۵۔ فعل متعدی۔ دل میں بیٹھنا۔ گھٹ میں بیٹھنا۔ نظروں پر چڑھنا۔ تصور میں جمنا۔ خاطر میں آجانا +

چتا - ۵۔ اسم مونث۔ (ہندو) وہ لکڑیوں کا ڈھیر جو لاش کے نیچے اور اوپر چاروں طرف چنا گیا ہو +

رہی باری سے، ــــ اور کبھی بیک وقت ــــ رہے ہیں غلطی، خطا، فریبِ نظر، ارتداد، نفاق و شقاق، نعرہ احتجاج، اور گلبانگِ حق! ــــ رُوحِ انسان ہی تمام نسلہائے بشری کی عظیم الشان "شبان" رہی ہے! اُسے کتنے ہی گوناگوں منازل و مراحل پیش آئے ہوں، لیکن اُس کا شُتر رِحال ہمیشہ قبلۂ حق اور کعبۂ عدل ہی کی سمت میں رہا ہے؛ اُس سے بیشمار لغزشیں اور لاتعداد کجرویاں سرزد ہوئی ہوں، تاہم اُس کی عام شاہراہِ حق جُستن، تنویرِ خلق اللہ، ارتفاعِ ارواح، تقربِ مابین انسان و اللہ کے رُخ ہی پر رہی ہے۔

فرنگستان کی "جماعتِ خوف" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو مہم عظیم اُنھوں نے اپنے نازک شانوں پر اُٹھائی ہے وہ سچ مچ بہت ہی عظیم ہے، اُنھوں نے قبل ازیں "پرشیا" کو تباہ کر دیا ہے، لیکن یاد رہے کہ یہ اُن کی فتح کا تکملہ نہیں! ــــ "پرشیا" کے بعد ابھی اُنھیں "پیرس" کو بھی تباہ کرنا ہے، قبل اس کے کہ اُن کی یہ مُہم اتمام کو پہنچے! لیکن "پیرس" کی تباہی کے بعد "فرانس" موجود ہے! اور "فرانس" بھی آخری خطِ مدافعت نہیں! ــــ آخری حصارِ حُرّیت و قلعۂ جمہوریت خود "رُوحِ انسان" ہے!

اور یہ "رُوحِ انسان" وہ شئ عجیب ہے جو ناقابلِ مَس ہے "نور" کی طرح! اور بالائے دسترس ہے "آفتاب" کی طرح!! (یریدون لیطفئو نور اللہِ بافواھھم! واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون ــــ قرآنِ عظیم)

(۵)

عالمِ جلاوطنی میں!

کوئی چیز جلاوطنی سے بڑھ کر زہرہ گداز نہیں! میں یہ نہیں کہتا کہ جلاوطنی کا یہ قاتل اثر جلاوطن ہی پر ہوتا ہے! نہیں، بلکہ اس کا نشانہ وہ دیوِ استبداد بھی ہوتا ہے جس کے فرمان سے وہ صادر و نافذ ہوا کرتی ہے! ــــ ایک یکہ و تنہا پیکر ہوتا ہے، جو کسی دور دراز ساحلِ بحر پر سرنگوں خراماں نظر آتا ہے، یا صبح کے وقت اُٹھتا ہے تو اپنی زبان پر یہ کلمات جاری پاتا ہے:

سہ چیز است آنچہ پایانے ندارد
شبِ من، دردِ من، افسانۂ من!

یا گوشہائے کوہستان اور کُنجہائے اشجار میں خدا کو پکارتا ہے:

کس پردے میں ہے آئینہ پردازِ اے خدا!
رحمت کہ عُذر خواہِ لبِ بے سوال ہے!

آہ کہ اُس کے بال کالے سے بھُورے ہو جاتے ہیں، اور بھورے سے سفید! ماہ و سال، شب و روز، صبح و شام کس صبر آزما گراں گامی سے گزرتے ہیں، ہیہات کہ وطن اور گھر نہیں ملتا، اور تا خاتمۂ عمر منزلِ فنات دوچار ہونے لگتا ہے؛ اُف! اُس کی قسمت کیسی سوہانِ رُوح ہوتی ہے! ــــ بایں ہمہ اُس کی معصومی، و ناکردہ گناہی اک مستقل چیلنج ہوتی ہے اُس "تاج پوشِ باطل کوش" کے لئے۔ ع۔ نہ سر کوہ و بیاباں تو دادہ مارا ۱۸۵۲ء سے لیکر ۱۸۷۰ء تک مجھ پر یہی روزِ حشر طاری رہا، ع آہ! ماہ و سال ہائے "آنبائے انگریزی" کے وہ جزائر کتنے بہشت سواد واقع ہوئے ہیں! ــــ اور محبوب فرانس کے کتنے دلکش! جزیرہ "جرسی" شاید گرن سی سے بھی زیادہ دل رُبا ہے! اُس کا حُسن عزور آخرالذکر سے بڑھ کر ہے، اگرچہ وہ اتنا پُرشوکت نہ ہو! جرسی کی گلزمین میں نخلستان اک چمنستان بن گیا ہے! سارا جزیرہ اک گلدستہ نظر آتا ہے؛ جو شہر لندن کی قد و قامت کا ہوگا! ــــ یہ گویا اک نگینۂ لعلیں ہے جو بحر محیط کی انگشتری میں جڑ دیا گیا ہے:

جلاوطن پر جلد اک خاص حقیقت کا انکشاف ہونے لگتا ہے: ــــ وہ یہ کہ اگرچہ وہ اک دور دست جگہ میں پھینک دیا گیا ہے، تاہم ظالم کی دست درازی نے اُس پر سے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی ہے! اِس دور اُفتادۂ وطن کے لئے کتنے جال ہوتے ہیں، اور کیسے کیسے شاطرانہ! مثلاً اِس عالمِ جلاوطنی میں اک "شہزادہ" تم سے ملنے کو آتا ہے، لیکن اگرچہ بلاشبہ وہ خاندانِ شاہی کا اک رکن ہے، تاہم وہ سررشتۂ پولیس کا اک "جاسوس" بھی ہے! اک ثقہ و متقیع پردہ تمہارے ہاں چند روز قیام کرتا ہے۔ اور تم ایک دن یہ دیکھکر حیران رہ جاتے ہو کہ اپنی "معلومات عامہ" میں اضافہ کرنے کے لئے وہ تمہارے کاغذات کا مطالعہ کر رہا ہے! تمہارے خلاف ہر بات مُباح ہے! اِس لئے کہ تم "باغی" ہو! ــــ امانِ قانون سے باہر! دائرۂ حقوقِ انسانی سے خارج! اِن "کراماً کاتبین" میں سے بعضے ایسے آئیں گے،

چتا

چتا منڈ۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) چاول اور دودھ کا پنڈ جسے نوشۂ عاقبت [illegible] کرنے کے پیچھے [illegible] بناتے ہیں۔ نیز جو کے آٹے کا پنڈ جوارتھی [illegible] کر دیتے ہیں۔

چتا [illegible] [illegible] جلانے کے واسطے لکڑیوں کا ڈھیر لگانا ❊

چتا [illegible] [illegible] فعل لازم ستی ہونا [illegible] جیسے لکڑیوں کے ڈھیر میں [illegible] ❊

چتانا [illegible] فعل متعدی (ہندی) جتانا [illegible] عبرت دلانا ❊

چتر [illegible] اسم مذکر (۱) چھاتا۔ چھتر۔ چتری [illegible]

[illegible] انگڑائی کا [illegible]

(۲) [illegible] چھوٹے چھوٹے بال ❊

چتر۔ چتیرا [illegible] صفت۔ دیکھو [illegible]

چترائی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ تیزی۔ چالاکی۔ ہوشیاری۔ حیلہ بازی۔ ہوشیاری۔ دانائی۔ چابکدستی۔ ہنرمندی۔ خوش اسلوبی۔ گیت ؎

کبھو دیکھو رے بلم چترائی [illegible] [illegible] سودے کرائیں رے

چترنگ ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) وہ فوج جس میں ہاتھی گھوڑے رتھ اور سوار پیادے شامل ہوں چارنگ کی فوج (۲) شطرنج کا قدیمی ہندی نام (۳) ایک قسم کا گیت ❊

چتکبرا۔ ہ۔ صفت۔ ابلق۔ کرڑا۔ سفید اور کالے رنگ کا۔ داغدار۔ چتلا ❊

چتلا۔ ہ۔ صفت۔ داغدار۔ دھبے دار۔ کالا اور سفید رنگ کا ❊

چتون۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ نظر۔ تیوری۔ نگاہ۔ درشت ؎

ہمیں یہ نہ تھی تم سے چشم امید کہ دو دن میں چتون بدل جائیگی (درد)

چتون چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ تیوری چڑھانا۔ چشم قہر آلود سے دیکھنا غضب کی نظر ڈالنا ❊ ؎

[illegible] بیباک کے نزدیک گر دور سے وہ دیکھ کے چتون نہ چڑھا (جرأت)

چتون کہے دیتی ہے۔ ہ۔ محاورہ۔ یعنی طرز نظر اور انداز نگاہ سے ظاہر ہے حاجت تقریر نہیں۔ ؎

چتون کہے دیتی ہے مفصل خبر چشم تو لاکھ نگہ فاش نہ ہو پردۂ در چشم (انشا)

چتھا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ زخمی اور پھٹا ہوا بٹیر جسے دوسرے بٹیر نے جو بڑ کیا ہو ❊

چتھارنا ہ۔ فعل متعدی۔ (عو) پھاڑنا۔ چیرنا۔ چیتھڑے [illegible] دھجی دھجی کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ خبر لینا۔ پرزے اڑانا۔ ٹھیک بنانا ❊

چت

ذلیل و رسوا کرنا ❊

چتھڑا۔ یا چیتھڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پرانے کپڑے کا ٹکڑا۔ گودڑ۔ دھجی۔ لیرا۔ لوگرا۔ لیر ❊

چتھڑے لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیوند پر پیوند لگانا۔ پھٹے کپڑے پہنے پھرنا۔ گودڑیا فقیر بنا پھرنا۔ [illegible] زدہ حال رہنا ❊

چتھل۔ ہ۔ صفت (بیگمات قلعہ) ٹھٹھے باز۔ ٹھٹولیا۔ ظریف۔ خوش مسخرہ ❊ مثال دیکھو لفظ چھیل میں قطعۂ رنگین۔

چتھل بازی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ٹھٹھے بازی۔ ہنسی۔ مزاح۔ بیہودہ ہنسی۔ مسخرہ ❊ ؎

[illegible] ہے مجھے یہ تیری چتھل بازی یاں ترے آنے سے باجی مجھے پہچان گئی (رنگین)

چتھل پنا دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مذاق کچھ کہنا۔ ہنسی اڑانا ٹھٹھا اڑانا۔ ٹھٹھے میں اڑانا۔ منہ آنا۔ آوازہ کسنا۔ آوازہ نوازہ پھینکنا ❊ ؎

کبھی وہ مجھے چتھل پنے دکھاتی ہے کبھی چیل مجھے کہتی ہے کیوں ہے آنکھ میں نیند (رنگین)

چتی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ بندکی۔ دھبا۔ داغ ❊

چتی پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ روٹی کا سکنا۔ روٹی پر پک جانے کی علامت کا ظاہر ہونا۔ سرخ نشان پڑنا۔ لال لال بندکیاں پڑ جانا ❊

چتی دار۔ ا۔ صفت۔ داغدار ❊

چٹ۔ ہ۔ تابع فعل (۱) فوراً۔ اسی وقت۔ ترت۔ اسی دم۔ اسی گھڑی۔ فی الحال جیسے چٹ منگنی پٹ بیاہ۔ چٹ روٹی پٹ دال (۲) زخم آتشک زخم۔ وہ نشان جو آتشک سے جسم پر رہ جاتے ہیں ❊ رگڑ (۳) کسی سخت چیز کے دفعتہ ٹوٹنے کی آواز جیسے چوڑی چٹ سے ٹوٹ گئی ❊

چٹ پٹ۔ ہ۔ صفت (۱) فی الفور۔ بہت جلد۔ ترت۔ ستاد (۲) یکایک۔ یک بیک۔ ناگاہ۔ دفعتہ ❊

چٹ پٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ جلدی سے مرجانا۔ ناگہانی موت ہو جانا جیسے دم بھر میں بچہ چٹ پٹ ہوگیا ❊

چٹ چٹ۔ ہ۔ تابع فعل۔ انگلیوں کے چٹخنے یا سپند یعنی کالے دانے وغیرہ کے جلنے کی آواز ؎

تری بلائیں مری طرح یہ بھی لیتا ہے نہ کیونکر آگ میں اسپند کی یہ چٹ چٹ ہو (ناسخ)

چٹ چٹ بلائیں لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ (دونوں ہاتھوں) سے اس طرح بلا گردان ہونا کہ انگلیوں میں سے [illegible] متواتر آواز نکلے جیسے کمال

جو تم سے باہمی گفتگو کو شائع کرنے کی اجازت لے لیں گے، اور پھر تمہارے وہ الفاظ نقل کریں گے، جن سے تمہارے ہونٹ کبھی مَس نہیں ہوئے! ہاں جلا وطنی میں کبھی کسی دوست یا عزیز کو کوئی خط نہ لکھنا! ہر مکتوب کے مکتوب الیہ یہ سرکاری مخبر خود بن جاتے ہیں! اُن ذاتہائے شریف سے ہوشیار رہنا جو جلا وطنی میں تمہیں دلسوز خط لکھا کرتے ہیں! یہی بزرگ پیرس میں پیچھے تمہاری جڑیں کاٹ رہے ہیں!

تم اک جُذامی کی طرح الگ تھلگ کر دئے گئے ہو، لیکن ہر لحظہ لوگ تمہارے گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں، ایک پُراسرار اجنبی آتا ہے اور محرمانہ سرگوشی کرتا ہے: کہو تو بونا پارٹ کو قتل کر دوں؟!"——— یہ بونا پارٹ ہی! بونا پارٹ کے قتل کی پیشکش کر رہا ہے!

ہر طلوعِ صبح اک نیا فتنہ لاتا ہے، اور ہر غروبِ آفتاب اک نئے فتنہ پر پردہ ڈالتا ہے!

صرف ایک ہی عالم کی پہنائیاں جلا وطن پر کھلی ہوئی ہوتی ہیں!——— علمی و فلسفیانہ فکر کی دنیا!

یہاں کم از کم وہ بحرِ اعظم کا ہم نشین ضرور ہوتا ہے——— جو اُسے وسیع الظرف، عمیق الفکر، اور غواصِ حکمت بنانے کے لئے کافی ہے: وہ ابدی تصادم، امواجِ طوفان کا سواحل سے، اور اُن کی سرکوبی و پسپائی اِن سواحل پشتہہائے سنگِ خارا سے، گویا پورشیں ہوتی ہیں، باطل کوش استبداد کی، اعلان و اعلائے کلمۂ حق پر! ظلم و کذب کا طغیان و تلاطم صبح و شام و آتش ہوتا ہے! کف در دہاں دریائے شور کیا اِس رعب انداز شور اشوری سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا! ساحلِ خارا کیا اِس سے شکستہ و فرسودہ ہو جاتا ہے؟ نہیں، بلکہ اُس کی اور شستہ و شو ہو جاتی ہے، اور آفتاب عالمتاب کی تجلی میں اور بر تاب ہو جاتا ہے!

جلا وطنی کا ایک فیضان نہایت عظیم ہوتا ہے!——— اِس حالت میں ایک انسان تفکر، تخیل اور شدائدِ حیات سے تنہا نبٹنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے! یکہ و تنہا ہونا اور پھر بھی اس عالمِ ہُو میں یہ محسوس کرنا کہ میں ساری بشریت کے ساتھ "من تو شدم تو من شدی" کے مقام میں ہوں! "شہر بدر" ہونا اور اِس کے علی الرغم مملکتِ انسانیت کا "شہری" بن جانا، سارے مراکزِ تمدن سے خارج البلد ہو جانا، اور اِس کے باوجود اپنے بازوئے ہمت پر نظر ڈالنا اور اپنے ہی لئے قوتِ لایموت بہم پہنچانا! یہ خواب دیکھنے کیلئے یکسو ہو جانا کہ خیر و عدل کیا ہے، اور پھر اِس منصوبے کے لئے فارغ ہو جانا کہ اِس خواب کی عملی تعبیر کیونکر حاصل ہو: خلق اللہ کے مفاد کے معاملے میں مجسم جلالِ حق ہو جانا، لیکن اپنے ذاتی عنود و کاوش پر ضبط کے معاملے میں یکسر اک نفس کُش راہب بن جانا! عزلت صحرا کے بسیط کرۂ بادیں سانس لینا اور روحِ بے پایاں ہو جانا! اک عمیق غیظ و غضب کو اک عمیق تر طمانیت و سکینت سے سمو دینا!———

رہانیدی مرا از ستر ہستی
چہ بیہودی پیاپے جامِ مے را!

چنانچہ جلا وطنی کے اِس وحشت زا دَیر میں بھی میں اکثر اپنے سے کہا کرتا تھا کہ

اگر تسلط یافتہ موجودہ ملوکیت و دَورِ استبداد کے
خلاف اک کامیاب جوابی انقلابِ جمہوریت ظہور میں آئے
اور بونا پارٹ اپنی جان لے کر بھاگے اور میرے کلبۂ احزاں
پر آ کر دستک دے تو واللہ کہ مجھے یہ نعرۂ میزبانی بلند کرنا
چاہئے کہ ع
قدم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست!

ہاں! ؎

کہیں کیا دل کی وسعت اپنی ہم، اللہ ری وسعت
اگر "نُہ آسماں" ہوں تو "اک خالِ سویدا" ہو!

ہاں لاریب کہ اک مقہور و مُنظر و جلا وطن اک عاشقِ فطرت مُحبِ عالم بن جاتا ہے! وہ گلاب کے پھولوں پر آنکھیں سینکتا ہے! چڑیوں کے گھونسلوں کے آشیانۂ امن کے نظارے سے آسودگیٔ دلی پاتا ہے! تتلیوں کی پروازِ رنگ سے اک اہتزازِ رُوح حاصل کرتا ہے! وہ وحوش و طیور کی محفلِ فطرت سے خلا ملا پیدا کر لیتا ہے، اور جلوہ زارِ عالم کے پیچھے اک دیدنی مہر و نوازش کو جُنباں پاتا ہے! اس جولاں و جُنباں حقیقت پر اُس کے سینۂ عرفاں میں اک غیر متزلزل ایمان بالغیب پیدا ہو جاتا ہے! نیستان کے کُنج اُس کی چیدہ خلوتگاہیں ہوتے ہیں! اُس کے سالِ عمر میں اک مستقل ماہِ اَرْدی بہشت رہا کرتا ہے! وہ گھاس کے ایک فرشِ زمردیں لیٹا ہوا اک "برگِ درخت" پر معرفتِ کردگار کا اک ورق "دفتر" تلاوت کیا کرتا ہے! ایک ایک شاخِ گُل میں وہ گویا ایک ننھی سی "ہری بھری ریاستِ جمہوری" دیکھتا

محبت کی علامت خیال کیا جاتا ہے) ۵

توسانوں پریوں کا نگاہ لاڈ اٹھانی کہ تیری لیتی ہیں چٹ چٹ بلائیں ہیم۔ رنگین

چٹ چٹ چوڑیاں ٹوٹنا - ہ۔ فعل لازم۔ متواتر آوازوں سے ساتھ چوڑیوں کا ٹوٹنا۔ پے درپے چوڑیاں ٹوٹنا۔

چٹ - ہ۔ اسم مؤنث۔ لیبل۔ کاغذ کی دھجی۔ کاغذ کا پرچہ جو چھٹی ہوتا ہوں یا دواؤں کے شیشوں وغیرہ پر نام لکھکر لگائی جاتی ہے۔ جا۔ وغیرہ کا ڈولانی ٹیڑا جو بہت کم چوڑا ہوتا ہے۔

چٹا - ہ۔ صفت (۱) سفید۔ اجلا۔ دھولا۔ گورا۔ صبیح۔ برف کی مانند (۲) اسم مذکر۔ روپیہ۔ چاندی کا سکہ۔

چٹا - ہ۔ اسم مذکر (۱) چیلا۔ شاگرد۔ گرگا۔ پاٹ شالا کا طالب علم (بعضے ہیم نارسی جوڑا۔ بڑی جوتی۔ پر بندھی ہوئی)

چٹا بٹی - ہ۔ اسم مؤنث (۱) پھرتا پھرتی۔ مارا مار۔ (بعض دفعہ کثرت کے واسطے بولتے ہیں) ۲۔ مرگ عام۔ وبا۔ موت۔

چٹا چٹ - ہ۔ اسم مؤنث (۱) پے درپے انگلیوں کے چٹخنے کی آواز۔ چٹ چٹ (۲) تابع فعل۔ متواتر۔ پے درپے۔ لگاتار مارنے کی آواز جیسے چٹا چٹ مارا۔

چٹا چٹ بلائیں لینا - ہ۔ فعل متعدی۔ دیکھو چٹ چٹ بلائیں لینا۔

چٹاخ - یا **چٹاک** - ا۔ اسم مؤنث۔ چاٹنے یا لکڑی کے ٹوٹنے یا انگلی کے چٹخنے کی آواز۔

چٹاخ پٹاخ - ا۔ تابع فعل۔ تڑاق پڑاق۔ تڑا تڑ۔

چٹاخا - یا **چٹاکا** - ا۔ اسم مذکر (۱) وہ آواز جو نرم لکڑی کے ٹوٹنے یا بلائیں لینے سے ظاہر ہو (۲) صفت۔ شدت۔ کثرت جیسے چٹاخے کی گرمی چٹاخے کی پیاس وغیرہ

چٹان - ہ۔ اسم مؤنث (۱) بڑی سل۔ بڑا اور چوڑا پتھر۔ خرسنگ۔ صخرہ۔ (۲) پتھریلی زمین۔

چٹانا - ہ۔ فعل متعدی (۱) چاٹنے کا متعدی۔ لیسانیدن کا ترجمہ۔ بچے یا بیمار کو شہد وغیرہ ذرا ذرا کرکے کھلانا (۲) رشوت دینا۔ گھوس دینا جیسے جو چٹائے گا سو ہی جیت کر آئے گا۔

چٹائی - ہ۔ اسم مؤنث (دیوب) بوریا۔ صف۔ حصیر۔ گھاس یا کھجور کے پتوں کا فرش۔

چٹ پٹ - ہ۔ اسم مؤنث۔ عو۔ خرچ متفرق چھوٹی چھوٹی چیزوں کا

خرچ۔ متفرقات۔

چٹ پٹا - ہ۔ صفت۔ خو۔ نمک مرچ اور کھٹائی پڑا ہوا۔ مزیدار۔ چٹکیلا۔

چٹخارا - ا۔ اسم مذکر۔ وہ آواز جو زبان اور تالو سے کسی خوش ذائقہ چیز کے مزا لینے سے نکلتی ہے۔

چٹخارے بھرنا - ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ کسی خوش ذائقہ چیز کا مزا لینا۔ زبان چاٹنا۔ مونھ چاٹنا۔ خوب مزے لینا۔

چٹخارے کا بھتا - ا۔ اسم مذکر۔ تیز نمک مرچ کا بھتا۔ چٹ پٹا بھرتا۔

چٹخارے کا سالن - ا۔ اسم مذکر۔ مزیدار سالن۔ خوب نمک مرچ پڑا ہوا سالن۔ چٹ پٹا سالن۔ ۵

مجھے بھاتا ہے چٹخارے کا سالن یا لبتہ چھوڑی نہوں زباں کی۔ رنگین

چٹخانا - یا **چٹکانا** - ہ۔ فعل متعدی (۱) انگلیوں کی یا اور کسی چیز کی آواز نکالنا (۲) کسی چیز کو پھینکنا یا دیوار پر مار کر چٹانا جیسے گیند چٹخانا (۳) الگ کرنا۔ جدا کرنا۔ رفو چکر بنانا۔ چھوڑنا۔ قطع کرنا۔ ترک کرنا جیسے نوکری چٹخا دی۔

چٹخنا - ہ۔ فعل لازم۔ سخت چیز کا گر کر چٹنا۔ آگ پر کسی چیز کا جلکر آواز دینا۔ کڑکنا۔ آزردہ ہونا۔ خفا ہونا۔ تڑقنا۔ بگڑنا۔ علیحدگی اختیار کرنا۔ چلدینا۔ پھول کھلنا۔ کلی کھلنا۔

چٹخ بات کرنا - یا **بولنا** - ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ تڑخکر بولنا۔ بگڑکر بات کرنا۔ خفا ہوکر بولنا۔

چٹخنا - ا۔ اسم مذکر۔ چانٹا۔ دھپا۔ تھپڑ۔ دھول (لگا یا ایسا کیساتھ ہے)

چٹک - ہ۔ اسم مؤنث (۱) ٹوٹنے کی آواز۔ چٹ (۲) پھرتی۔ جلدی۔ تیزی (۳) چمک۔ دمک۔ بھڑک۔ آرایش۔

چٹک جانا - ہ۔ فعل لازم۔ تڑخ جانا۔ ٹوٹ جانا۔

چٹک مٹک - ہ۔ اسم مؤنث۔ طمطراق۔ کروفر۔ شان وشوکت۔ بھڑک۔ تمکنت۔ تکلف۔ بناوٹ۔ غرور۔ نخوت۔ ناز ونخرہ۔

چٹک مٹک سے بیٹھنا - ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ بن سنور کے بیٹھنا۔ ناز وانداز سے بیٹھنا۔

چٹک مٹک سے چلنا - ہ۔ فعل لازم۔ اترا کر چلنا۔ ناز وانداز سے چلنا۔

چٹاکا - ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (چٹاخا)۔

۵ل ترتیب سے چنی ہوئی لکڑیوں یا اینٹوں کا ڈھیر جو اکثر جالیس کی غرض سے لگایا جاتا ہے۔

دیکھتا ہے؛ وہ چڑیوں کو اُن کے چہچہوں سے ایسا پہچاننے لگتا ہے جیسا کہ ہم اپنے دوست آشناؤں کی شناخت اُن کے لب و لہجے سے کر لیتے ہیں! وہ نادار بچوں کو برہنہ پا ساحلِ بحر کی کنار ریگزار میں کھیلتا دیکھتا ہے، اور خود بھی، باریش و بنش، مادرِ فطرت کی آغوش میں مچل جانا چاہتا ہے۔

یہ ہے وہ خطرناک انسان جس کے شرِ دفتنے کو پابزنجیر کرنے کے لئے حکومتیں اور سلطنتیں اپنی "طاقتِ خداداد" کا سارا زور صرف کر دیتی ہیں! رحمت مآب حضرت علیا ملکۂ معظمہ وکٹوریہ، فرانسیسی مہاجرینِ انقلاب کو سرکارِ دولت مدارِ فرانس کے حوالے کر دینے کی پیشکش فرماتی ہیں! اور مجرمینِ اشتراکی اِن دو کمیں گاہوں ——— تختِ انگلستان و فرانس ——— کے درمیان "من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" والا ماجرا پیش آتا ہے! ع

مدارِ روزگارِ سفلہ پرور را تماشا کُن!

مگر یہ "حسابِ دوستاں در دل" کی دادوستد عملاً ظہور میں نہ آئی! برطانیہ کے شاہ پرست پریس نے تو اِس پر صدائے تحسین و مرحبا بلند کی، لیکن قلبِ انگلستان ——— لندن ——— کی بیباک اِس شرمناکی کی رواداری نہ ہوئی! اس عظیم الشان شہر کے آسمان کے مکدّر مطلعے پر احتجاج کی بلند گرج سُنائی دی، اور اِس مجوزہ ناشدنی حرکت پر مُہر ہو کر رہ گئی؛ "ملوکیت، ملبوس بہ شرافت" ——— یہ ہے انگریزی قوم کی سیرت!

الغرض اس نیک سرشت اور غیور قوم کو جلال آگیا! اور عالی جناب پامرسٹن اور اعلیٰحضرت بوناپارٹ کے درمیان اس سے زیادہ ہدایا و تحائف کا مبادلہ عمل میں نہ آیا کہ جلاوطنوں کا بس باہمی اخراج ہو گیا!

اپنی غیبت و جلاوطنی کی بست سالہ طویل شبِ دیجور میں "قمرِ پیرس" ایک لمحے کے لئے میری آنکھوں سے اوجھل نہوا۔ جب کہ فرانس، بلکہ سارا یورپ، گہن میں آگیا، پیرس کا مطلعِ روشن بدستور میرے مُشتاق نظارے کے سامنے رہا! ؎

گو میں رہا رہینِ ستمہائے روزگار!
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا!

اِس کی وجہ یہ ہے کہ پیرس مُلکِ مستقبل کی سرحد ہے! ——— غیرمعلوم عالَمِ نَو کا مشہود آستانہ! پیرس کل کے روزِ روشن کی "شبِ آبستن" ہے! منزلِ نَو رَہ کو جانے والے جتنے مسافر ہیں اُن کی نزول گاہِ اوّل پیرس ہے!

اِس لئے کہ پیرس اک "ستونِ روشنی" ہے! ع

مباد ایں جمع را یارب غم از بادِ پریشانی!

(۶)

جلاوطنی کے بعد

میری زندگی کے یہ "ابوابِ ثلاثہ" ——— "ماقبل جلاوطنی، دورانِ جلاوطنی، مابعد جلاوطنی" ——— اس قدر میری کارفرمائی نہیں جس قدر رکّ "نپولین ثالث" کی کارستانی ہے: اُسی نے میری حیاتِ ارضی کی توحید کو اِس "تثلیث بالاکراہ" میں تبدیل کر دیا۔ اِس میں اُس نے میری رُوح کے ارتقار کے "مراتبِ سگانہ" ——— خام بدم، پختہ شدم، سوختم ——— کو پیرا ایورا ملحوظ رکھا!

۵ ستمبر ۱۸۷۰ء کو جب بیس طویل سالوں کے بعد میرا دوبارہ معانقہ اپنے وطنِ مالوف سے ہُوا تو میں نے اِس زمین کے آسمان کو اور بھی زیادہ تاریک و ابر آلود پایا، جس کی تنویر و تطہیر کے لئے میں نے محسوس کیا کہ میرے "شعلۂ فریاد" کی اک پہلے سے بھی بڑھ کر "برقِ خاطف" کی ضرورت ہے!

آہ! وطنِ مقدس کو خیرباد کہنا کون کہتا ہے کہ شاق نہیں! لیکن اس حالتِ ناشدنی میں اُس کی طرف مُراجعت کرنا بمراحل شاق تر ہے! واللہ کہ اک فرانسیسی تازِیست جلاوطنی کا خیر مقدم کرے گا، بمقابلہ اِس کے کہ فرانس کو پرشیا کی ایڑھی کے نیچے اِس طرح پامال اور گھایل پائے! وہ سرزمینِ وطن میں اِس عالم میں لَوٹے کہ میٹز اور اسٹراسبرگ کے "اعضائے جگر" اس کے پہلوئے مجروح سے کاٹ لئے گئے ہوں۔

(نہ خواہم زمانے کہ ایں نوعروس!
بیفتد بزیرِ جوانِ "پروس[1]!")

تمدن زارِ فرانس پر یہ بالکل دحوش و بربریہ کی اک یورش تھی! لیکن اِسی مصیبت کی جلو میں اک دوسری بدتر افتاد بھی تھی! ——— میرا "انشاز الیہ"،

---

[1] پروشیا یا پروسیا سے "پروس"، جس طرح روسیا سے "روس"! ——— اصل شعر نامور شہید ایرانی شاعر و انقلابی، آقا کرمانی، کا ہے، جس کے دوسرے مصرعے میں "پروس" کے بجائے "روس" ہے اور روسیا، جرمن وطن اور جرمن مسلکِ حریت کا خاص ترجمان خط!

چٹک

چٹکا - ہ - اسم مذکر (لکھنؤ) چاٹ - مزا - وہ ذائقہ جس کا زبان کو مزا پڑا ہو - چٹخارا +

علاج ہی نہیں کچھ تیرے نام کی رٹ کا ۔ چھڑا رہے سے نہیں چھٹتا زبان کا چٹکا (آتش)

چٹکا - ہ - اسم مذکر (۱) لب بھر لگا - لب بھر کے (۲) چٹکی +

چٹکارا - ہ - اسم مذکر - دیکھو (چٹخارا) +

چٹکانا - ہ - فعل متعدی - دیکھو (چٹخانا) +

چٹ کر جانا - ہ - فعل لازم - کھا جانا - اڑا جانا - نگل جانا +

چٹ کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) کھانا - اڑانا - نگلنا (۲) تباہ و برباد کرنا +

ہوا داغوں سے بے خود کیا چٹ سب عشق نے گھر مرا ۔ کہا کھا کے نت جگر ورا یہ کباب کیا مر بیدار تھا (منتظر)

چٹکلا - ہ - اسم مذکر (۱) لطیفہ - دلچسپ فقرہ - سخن مختصر و پر تکلف وغیرہ (۲) نسخہ - چھوٹی سی پر تاثیر دوا - طلسم حیرت (۳) نادر - بدیع عجیب چیز +

چٹکلا چھوڑنا - ہ - فعل لازم - شگوفہ چھوڑنا - عجیب بات بیان کرنا - طلسم دکھانا - نئی بات بیان کرنا +

چٹکلا سا - ہ - صفت - دلچسپ - دلپسند +

چٹکنا - ہ - فعل لازم (۱) سانپ کا کاٹنا - ڈسنا - چٹکی بھرنا (۲) اوپر اوپر سے توڑنا - ساگ یا پھول توڑنا +

چٹکنا - ہ - فعل لازم (دیکھو چٹخنا) ۱ - ٹوٹنا - تڑقنا - پھٹنا - رنگ اڑنا - پھیکا پڑنا

عبث رقیب کو ہے فکر آتش افروزی ۔ جہاں کہ رنگ ہمارا جمانہ پھر چٹکا (بحر)

(۲) ناراض ہو کر بات کرنا - بگڑنا - خفا ہونا - جھنجلانا - ف

چٹک کر بولتے ہیں جسے غنچے بھی گلستاں میں ۔ لب خاموش تک اے باغباں باتیں بناتے ہیں

(۳) کالے دانے یا کوئلہ کا آگ پر آواز دینا + ف

کیا دل میں نے شکوہ کیا ہجراں میں ۔ چٹکا کبھی نہ آگ سے دانہ سپند کا (بحر)

(۴) انگلیوں کا بلائیں لیتے وقت یا موڑتے اور خمیدہ کرتے وقت آواز دینا

(۵) غنچہ کا کھلنا - کلی کا کھلنا و شگفتہ ہونا - ف

انگلیاں تیری جو چٹکیں کبھی اے شاخ چمن ۔ مجھکو غنچوں کے چٹکنے کی صدائیں آئیں

چٹکنی - ہ - اسم مؤنث - دروازے کے روکنے کی چیز + وہ کل جو پنجرے میں پرند پکڑنے کے واسطے لگاتے ہیں +

چٹکی - ہ - اسم مؤنث (۱) دو انگلیوں سے پکڑ کر گوشت مسلنے کو چٹکی کہتے ہیں - چٹکا (۲) مٹھی بھر آٹا - مٹھی بھر چیز - چٹکا (۳) گوکھرو - گوٹے اور پٹھے کو موڑ کر جو کنگرے دار بناتے ہیں اسے چٹکی کہتے ہیں اور کبھی یہ چٹکی کشتی نما بھی ہوتی ہے جیسے کشتی کی چٹکی کہتے ہیں (۴) بندوق کے پیالہ کا سرپوش (۵) کٹار دار گلبدن و مشروع (۶) پاؤں کا ایک زیور جو انگلیوں میں پہنا جاتا ہے اور وہ اصل میں چوڑے چوڑے چھلے ہوتے ہیں بلکہ ہاتھوں کی چٹکیاں بھی بننے لگی ہیں (۷) دو سیر غلہ جو بطور رواج ہندو میں کر کمین وغیرہ کو دیا جاتا ہے (۸) کپڑا چھاپنے کا طریقہ (۹) انگشت کو انگشت وسطی کے ساتھ ملا کر آواز نکالنا +

چٹکی بجاتے میں - ہ - تابع فعل - ذرا سی دیر میں - طرفۃ العین میں - آن کی آن میں - پلک مارتے میں جیسے چٹکی بجانے میں ساری ثروت خاک میں مل گئی +

چٹکی بجانا - ہ - فعل لازم (۱) انگوٹھے کو بیچ کی انگلی سے ملا کر آواز نکالنا - فارسی میں فترک و انگشتک زدن کہتے ہیں (۲) ہندوؤں میں ایک رسم ہے کہ جس وقت جمائی آتی ہے تو فوراً چٹکیاں بجاتے ہیں - ف

لی جمائی اس بت بیخواب نے جب باغ میں ۔ چٹکیاں غنچے بجانے لگ گئے سب باغ میں (جرات)

چٹکی بھرنا - ہ - فعل متعدی (۱) دو انگلیوں سے گوشت پکڑ کر مسلنا (۲) دماغ میں کاٹنا - چبھتی ہوئی بات کہنا +

چٹکی لگانا - ہ - فعل متعدی (بزاز) ۱ - کپڑے کو انگلیوں سے پھاڑنا - نیا کپڑا تھان سے اتارنا (۲) جیب کترنا - کیسہ بری کرنا - بدمعاشی سے جیب کاٹنا (۳) دونا بنانا - پتے کو موڑ کر اس میں انگلی سے بندش لگانا - پتے کا پیالہ بنانا +

چٹکی لینا - ہ - فعل متعدی (۱) دیکھو (چٹکی بھرنا)

لے لی کس زور سے ہم نے چٹکی ۔ پڑے اس اختلاط پر چٹکی + (شوق)

(۲) آزار پہنچانا - چبھتی ہوئی بات کہنا - دماغ میں کاٹنا (۳) کسی بات کو پوشیدہ منع کرنا - چٹکی کے اشارے سے کسی بات کو روکنا + ف

میں نالہ کرتے کرتے قیامت میں بکا ۔ چٹکی دو لی کسی نے داد خواہ میں (داغ)

چٹکیوں میں اڑانا - ہ - فعل لازم - خاطر میں نہ لانا - ہنسی میں ٹالنا - باتوں میں اڑانا - ٹھٹھے میں اڑانا - ذلیل و خوار کرنا + ف

تالیاں بجتی ہیں بازار میں پیچھے پیچھے ۔ چٹکیوں میں وہی اغیار اڑاتے ہیں مجھے (تسلیم)

مجھے گلشن میں آتے دیکھ وہ غنچہ دہن بولا ۔ ذرا آنے دو اسکو چٹکیوں میں کیا اڑاتا ہوں (داغ)

جگر کے آبلے جو پھوڑتے ہو حضرت عشق ۔ ہماری چٹکیوں میں ہمکو تم اڑاتے ہو (ذوق)

چٹکیوں میں کام کرنا - ہ - فعل لازم - آناً فاناً میں کام کرنا - بہت

فرانس پر بحرِ ظلمات کا اک طوفان! اُنیسویں صدی کے مطلع الانوار پر قرونِ تاریک کی رجعتِ قہقری! "شہنشاہِ فرانس" کی مفقودی کے بعد "پاپائے روم" کی سبز قدمی! برٹن والی گردن زنی کے بعد روم والی گلوگیری! "شمشیر" کی قتالی کے بعد "شبِ دیجور" کا حبسِ نظر! ---- اِس لئے کہ تمدن کے ماہتاب کی قندیلی لو، دو آندھیاں بجھا سکتی ہیں ---- ایک فوجی حملہ، دوسرے استبدادِ دینی کا اک محاصرہ! اول الذکر مادرِ فرانس کے لئے اک خطرہ ہے، آخر الذکر مولودِ مستقبل کا گلا گھونٹ دینے کی اک دھمکی ہے!!

دو حرمتیں ہیں جو اک مہذب قوم کی قیمتی ترین متاع ہیں ---- اُس کا وطنی حصارِ ارضی، اور اُس کا اندرونی حرمِ ضمیر! حملہ آور عسکری پہلی چیز میں مداخلت کرتا ہے، اور سنگھ پادری دوسری کی بے احترامی کرتا ہے! لیکن اِن کاروبار میں عسکری "مارشل لا" کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اور پادری اپنے "بے رُوح کلماتِ دینی" کی! اِس طرح آخر کار دو ہی ہستیاں رہ جاتی ہیں جن کی گردن پر سارا بارِ جرم واقع ہوتا ہے! ایک "قیصرِ قاتل" دوسرا "پیرِ باطل"! (استکبارا فی الارض ومکر السیئ! ---- القرآن)

متعارف ادیان و مذاہب میں کوئی ایسا نہیں جس کا حرم، رُوحِ انسانی کے لئے اک محبس نہ بن گیا ہو! فرانس آج اِسی گردش میں گرفتار ہے!

ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی تعلیم و تلقین کے مدرسے میں دو مسند ہائے درس واقع ہوئی ہیں۔ ایک کی انگشتِ قبلہ نما مستقبل کی طرف اُٹھی ہوئی ہے، دوسری کی انگلی ماضی کی طرف اک اشارۂ معکوس کر رہی ہے! تمدنِ انسانی کی تقدیر آج اِنہی دونوں قوتوں کی کشاکش میں معلق ہے! اول الذکر مدرسۂ "پیرس" کہلاتا ہے، اور آخر الذکر کا نام "روم" ہے! یہ ہر دو مدارس یا معابد اپنا اپنا ایک ایک صحیفۂ دینی رکھتے ہیں؛ پہلے کے صحیفے کا نام "اعلانِ حقوقِ انسان" ہے، دوسرے کا "پاپائی تورۂ چنگیز خاں"!! پہلا "ترقی" کو کہتا ہے "خوش آمدی"! دوسرے کا پیام ہے "کاش کہ بازگشتی"! ان دو متضاد لواؤں میں کلمۂ حق دخل دیتا ہے، اور پہلی کو پروانۂ راہداری بخشتا ہے! ---- لاریب کہ "ترقی و تقدم" خود خدائے قدوس کا "نقشِ قدم" ہے!!

"پیرس" کے مجمع "اخوان الصفا" کے ارکان ہیں، منٹین، ربلائے، پاسکل، کارنیل، مولیر، مانٹسکیو، دیدرو، روسو، والٹیر، میرابو، اور ڈینٹن! "روم" کے جتھے میں داخل ہیں، پوپ الوسینٹ سوم، پوپ پائس پنجم، اسکندر ششم، اربن ہشتم، آربیوز، سسٹراس، لینیز، گلانڈس، اور اگنیشس!

لوگوں کو تعلیم دینا اُن پر حکومت کرنے کا دوسرا نام ہے! مسندِ درس، ایوانِ حکومت کی ہم اقتدار ہے! پس اک دفتری تعلیم کے اجرار کے معنی اک دفتری حکمرانی کے قیام کے ہیں! اس قسمِ حکومت کا سنگِ بنیاد "دبدبا" ہوتا ہے، اور قلّۂ آخرین استبداد و شخصیت!

روم کے پنجۂ قہر میں بلجیم پہلے ہی آ چکا ہے، اور پیرس اُس کی گرفت کی دوسری زد میں آنے والا ہے! ہم اک موت و حیات کے معرکے کے تماشبیں بن رہے ہیں: ہمارے خلاف صف آرا ہے وہ قرن الشیطان والی قوت جس کا سرچشمہ چاہِ ماضی ہے! ---- تاریکی کی یہ ذُرّیات ہیں۔ عفریتِ ملوکیت، عصبیت، فوجی بارک، دینی خانقاہ، جن کی اخواتِ طریقت ہیں بزدلی، دیدہ دلیری، بےحیائی، خوفزدگی، شک گزیدگی!

ہمارا تنہا حلیف اس معرکہ آرا مقابلے میں علم و نُور ہے!

یہی وجہ ہے کہ فتح ہماری ہو گی، ہمارا حربۂ جنگ روشنی ہے! روشنی، زنجیرِ غلامی کے آہن کو تحلیل کر ڈالے گی! لیکن حقیقی صالح آزادی، ذمہ داری کی اک "پازیب" اپنے ساتھ لاتی ہے! آزادی سے بڑھکر کوئی چیز سنگین و نازک نہیں! وارستہ مزاج حریت کے دوش پر بھی بڑے بڑے بار واقع ہوئے ہیں! وہ انسانی جسم کے اعضا و جوارح سے جتنے بند کاٹتی ہے اتنی ہی قیدیں انسانی ضمیر پر عاید کر دیتی ہے! ہم محرومیوں کی حق تلفیوں کو ختم کر کے حقوق حاصل کرتے ہیں، لیکن دوسرے ہی قدم پر ہمارے یہ حقوق ہماری "ذمہ داریاں" بن جاتے ہیں! ع

خود بخود آزاد بودی، خود گرفتار آمدی!

پس ہم کو بڑے احتسابِ نفس کی ضرورت ہے! ہم ماضی کے مصلح ہیں، اور مستقبل کے امین! اس ۱۹۳۸ء میں اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم شورِ بہار غوغا کو اک خوش عنان فرہِ مراعات میں تبدیل کر دیں! انسانی تہذیب کی شاہ گام رفتار ایسی ہی ہونی چاہئیے! ترقی کے معنی ہیں اک خاموش انقلاب کی شتاب روی!

پس اے واضعانِ قوانین اور اے شہریانِ ریاست! آؤ اک سینۂ بے کینہ پیدا کریں! آؤ سارے زخموں کو مندمل کریں! ہر آتشِ عداوت

جلدی کوئی کام کرنا ✦

چٹکیوں میں کام ہونا - ہ - فعل لازم - بہت جلد کام ہونا۔ طرفۃ العین میں کام ہونا ✦

چٹکیلا - ہ - صفت (۱) بھڑک دار - چمک دار - بھڑکیلا - شوخ رنگ (۲) خوش ذائقہ - چٹ پٹا - خوب نمک مرچ پڑا ہوا ✦

چٹکیلی دھوپ - ہ - اسم مونث - کڑی اور تیز دھوپ - چلچلاتی دھوپ ✦
کب تلک بارے یہ رتوت بے چیلی دھوپ یا الٰہی حل ہے کیونکر چٹکیلی دھوپ (انشا)

چٹلا - ہ - اسم مذکر (ہندو عو) (۱) سونے یا چاندی کا گچھا سا جو چوٹی سے پیچھے ہندو عورتیں لگا لیتی ہیں جیسے چوٹ - چونک - پنجاب میں کہتے ہیں - (۲) وہ بٹے ہوئے بالوں کا چٹا جو سر میں لگا لیتے ہیں ✦

چٹنی - ہ - اسم مونث (۱) چاٹنے کے قابل چیز - چٹنی - (۲) وہ کھٹی چیز جس میں ہرا دھنیا پودینہ نمک مرچ وغیرہ ڈالکر پیستے ہیں سرکہ کی چٹنی بھی کہلاتی ہے جیسے دستر خوان پر چٹنی پنجاب میں چٹنی -

چٹنی کرنا - یا - کر ڈالنا - ہ - فعل متعدی - چٹنی کی طرح چاٹ لینا - جھٹ پٹ کھا ڈالنا ✦ جلدی سے مار ڈالنا ✦

چٹنی ہونا - ہ - فعل لازم - جلدی ختم ہو جانا - جلدی سے کھا جانا ✦ کھانے کا ناکافی ہونا ✦

چٹوانا - ہ - فعل متعدی (۱) چاٹنے کا متعدی (۲) سان دھروانا - دھار نکلوانا - باڑھ رکھوانا - اسمیں تلوار ہو یا گھر یا وغیرہ ✦

چٹورا - ہ - صفت - وہ شخص جسے زبان کا مزا ہو - کھاؤ - اڑاؤ - چاٹو - چٹو ✦
ز بے صفات مجھکو بد معاش احباب کہتے ہیں لٹوا اپنا یہ نہیں تو گنا جاؤں چٹوروں میں (بحر)

چٹوراپن - یا - چٹوڑپن - ہ - اسم مذکر - زبان کا مزہ - اڑاؤپن - چٹوروں کی سی عادت ✦

چٹھا - ہ - اسم مذکر - وہ داغ جو بدن کی جلد پر خون کے احتراق و جوش سے نمایاں ہو ✦

چٹھا پڑنا - ہ - فعل لازم - خون کے بگاڑ سے سرخ یا سیاہ دھبا پڑنا ✦

چٹھا - ہ - اسم مذکر (۱) چندے یا روزنامچے کی کتاب - فرد (۲) تنخواہ کی کتاب فہرست تنخواہ - قبض الوصول (۳) وہ روپیہ جو روز مرہ یا ماہ بماہ کسی کام کی اجرت یا تنخواہ میں تقسیم کیا جائے (۴) حساب جمع خرچ لین دین کی کتاب ✦

چٹھا بانٹنا - ہ - فعل متعدی - تنخواہ یا مزدوری تقسیم کرنا ✦

چٹھا باندھنا - ہ - فعل متعدی - بل بنانا - فرد تیار کرنا - فہرست درست کرنا - جمع خرچ کی فہرست تیار کرنا - لین دین اور موجودہ اسباب کی فرد بنانا ✦

چٹھا بٹنا - ہ - فعل لازم - تنخواہ یا مزدوری تقسیم ہونا ✦

چٹھی - ہ - اسم مونث (۱) خط - پتری - مراسلہ - رقعہ - شُقہ (۲) سرٹیفکٹ - سند - کارگزاری و نیکنامی کا پرچہ (۳) چیٹ - وہ کاغذ کا ٹکڑا جو کسی چیز پر یادداشت کے واسطے لکھکر لگا دیتے ہیں - تھان وغیرہ کے اوپر کا خوشنما کاغذ جس میں کارخانے کا نام وغیرہ ہوتا ہے (۴) ہنڈوی کاغذ زر - چک ✦

چٹھی پڑنا - یا - ڈالنا - ہ - فعل لازم - کسی چیز پر قیمت لگا کر قرعہ پڑنا - لاٹری پڑنا ✦

چٹھی ڈالنا - ہ - فعل متعدی - لاٹری ڈالنا - لاٹری میں شریک ہونا - قرعہ بازی میں چندہ دینا ✦

چٹھی رساں - ا - اسم مذکر - ڈاکیا - ہرکارہ - قاصد - خط بانٹنے والا - پیک - ہرکارہ ✦

چٹھی کرنا - ہ - فعل متعدی - کسی کے نام پر ہنڈی کرنا - ہنڈی لکھنا - کسی کے نام پروانہ کر دینا ✦ ۵
خویں مجھے کیونکر نہ ملیں حکم الٰہی جبرئیل نے کردی مری جنوان چٹھی (انشا)

چٹھی نویس - ا - (۱) اسم مذکر - چٹھی لکھنے والا کسی چیز کے منگانے کی چٹھی کرنے والا (۲) اسم مونث) وہ لکھنے والی عورت جو امیروں کے محل میں نوکر ہوتی ہے - چنانچہ دہلی میں جو راجے بہادر لالہ رام کشن کا اس باغ میں ایک عالیشان عمارت ہے اُسکا نام بھی چٹھی نویس اسیواسطے ہے -

چٹخے مٹھوں کا مزا پڑنا - ہ - فعل متعدی - عو - زبان کا مزا پڑنا - دونوں کی چاٹ لگنا - کھٹے میٹھے کا مزا پڑنا ✦

چٹی - ہ - اسم مونث - عو - (۱) دھونس - کر - ڈنڈ - ٹیکس - جرمانہ - تاوان (۲) نقصان - ضرر - ٹوٹا - خسارہ (۳) خرچ - صرف - اُٹھاؤ ✦

چٹی بھرنا - ہ - فعل لازم - عو - (۱) تاوان دینا - ڈنڈ بھگتنا (۲) نقصان اُٹھانا - ضرر اُٹھانا - جرمانہ دینا ✦

چٹی دھرنا - ہ - فعل لازم - ڈنڈ ڈالنا - تاوان بھرنا ✦

چٹو - ہ - اسم مونث (۱) لال کی مادین - مادہ لال - منیا (۲) گوری ✦ دھولی سفید (اصل معنی میں چٹی صحیح ہے) ✦

کو سمجھا دیں؛، باہمی نفرت و عناد پر غالب آکر ہی ہم جنگ کو پا بزنجیر کر سکتے ہیں!
آؤ ہر ممکن حادثے کو بر ممکن پیش بندی سے روکیں! مستقبل کے غیر مشہود عالم میں ہمارا داخلہ ان مکروہات کے بغیر ہی کچھ کم دُشوار نہیں ہے! میں اُن لوگوں میں ہوں جو غیر معلوم مستقبل پر ایمان بالغیب رکھتے ہیں! لیکن اِس شرطِ ناگزیر کے ساتھ کہ ہم اِس دَورِ زرّیں کے مہمانِ عزیز کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنے صحنِ دل کی رُفت و روب کریں!

آؤ اپنے انسانی جمال و جلال کی ایک ایک رگ کو جُنبش میں لے آئیں!!
آؤ، قوموں کے مشتعل جذبات پر صلح و آشتی کا مرہم تبرید رکھیں!
آؤ، قلوبِ انسانی کو اخوت کے پیام کی زُلفِ گرہ گیر کا اسیر کر لیں۔
آؤ، اِس حقیقت کو اپنے اُفقِ قلب سے کبھی اوجھل نہ ہونے دیں کہ ہم اک عظیم ماضی اور اک عظیم تر مستقبل کے مابین اک "برزخ" واقع ہوئے ہیں، پہلی چیز "انقلابِ فرانس" ہے، دوسری چیز "انقلابِ یوروپ"!

کب آئے گا؟

"وعدہ خلافِ وعدۂ فردا" کب آئے گا! — یارب وہ میرا اُٹھو لینے والا کب آئے گا؟
وہ منتہائے ذوقِ تمنا کب آئے گا! — فردوسِ دل بہشتِ نظارہ کب آئے گا!
جانِ ادا و نازِ سراپا کب آئے گا؟ — میری طرف نہ دیکھنے والا کب آئے گا!
وہ جس کے پاس بیٹھنا فردوس ہے مجھے — وہ مجھ سے دُور بیٹھنے والا کب آئے گا!
دل ہے بُجھا بُجھا سا، تمنا اداس، اُداس — وہ جانِ دل، وہ جانِ تمنا کب آئے گا؟
کب تک رہے گا سلسلۂ اشک متصل — اِن آنسوؤں کا پونچھنے والا کب آئے گا!
ہنس ہنس کے لوگ دیکھیں گے کب تک مری طرف — وہ مسکرا کے دیکھنے والا کب آئے گا؟
آتا ہے جس سے دل میں زمانہ بہار کا — یارب بہار کا وہ زمانہ کب آئے گا؟
کاندھے پہ زلفِ ناز کی موجیں لئے ہوئے — وہ سروِ گلستانِ تمنا کب آئے گا!
وہ جس کا ہر نشانِ قدم صد بہارِ خلد — وہ پیکرِ بہارِ سراپا کب آئے گا!
اس میری جانکنی کی قسم ہے تجھے صبا — اُس جانِ انتظار سے کہنا کب آئے گا؟

بسمل، پھر آئے گا وہ ضرور آئے گا، مگر!
اب اُس کو یاد "وعدۂ فردا" کب آئے گا!

بسمل سعیدی جوشی، ٹونک راج

چٹی

چٹیا - ہ - اسم مؤنث - عو (۱) چوٹی کی تصغیر بالتحقیر - چونڈا (۲) وہ چند بال جو بچے کے سر پر منت مان کر جاہل مسلمان اور عام ہندو رکھتے ہیں +

چٹیانا - ہ - فعل متعدی - زخم دینا - کاٹنا - ڈسنا - زخمی کرنا - گھائل کرنا - چھیلنا +
گھر سے باہر وہ تو کل بھی آیا ہے وہیں دو چار کو چٹیا کے چلا جاتا ہے (معروف)

چٹیایا ہوا - ہ - صفت - زخم رسیدہ - جراحت دیدہ - خستہ - زخمی - گھائل - مجروح - چھلا ہوا + ∞
چشم سے آنسو رواں ہے یہ کہ میں آیا ہوا ناوک آہ و بکا ہے جو بدن چٹیایا ہوا (نکہت)

چٹے بٹے - ہ - اسم مذکر (۱) چھوٹے بچوں کے ایک قسم کے کھلونے جس میں چھنے اور لٹو بڑے چھوٹے ہوتے ہیں (۲) وہ چھوٹے چھوٹے گولے اور گولیاں جو مداری تماشے میں دکھا کر دھوکا دیتے ہیں +

چٹے بٹے لڑانا - ہ - فعل متعدی - شعبدہ بازی دکھانا - جھوٹے سچے شگوفے چھوڑنا - لڑائی جھگڑا کرانا - جیسے تمہیں تو خوب چٹے بٹے لڑانے آتے ہیں

چٹیل - ہ - صفت - وہ میدان جہاں کوئی سایہ دار درخت نہ ہو - صاف میدان - کف دست میدان - ہموار یکساں میدان +

چٹیل میدان - ا - اسم مذکر دیکھو (چٹیل) +

چٹیل - ہ - صفت (لکھنؤ) ضرب رسیدہ - خستہ - زخم رسیدہ - مجروح +

چٹیلا - ہ - صفت - دیکھو (چٹیایا ہوا) +

چٹیلنا - ہ - فعل متعدی - زخمی کرنا - دیکھو (چٹیانا)

چچا - ہ - اسم مذکر - باپ کا بھائی - عمو - عم - چاچا +

چچا بنا کے - یا - کر کے چھوڑنا - ہ - فعل متعدی - معقول سزا دے کے چھوڑنا - خوب برا بھلا کہنا - ٹھیک بنا کے دم لینا -
ہم معشوق سے کہتے ہیں گروہ عشاق جس نے کہ دیا کوئی گھڑی درد و الم
آپ مت کو چٹ پوچ جیسے سے لینگے ہم چچا کر کے تمہیں چھوڑینگے یا حضرت غم (بیان)

چچا بنانا - ہ - فعل متعدی - ٹھیک بنانا - درست کرنا - بدلا لینا - معقول سزا دینا +

چچازاد بھائی - ا - اسم مذکر - چچیرا بھائی - چچا کا بیٹا - بھائی - باپ کے بھائی کا بیٹا

چچڑی - ہ - اسم مؤنث - کلنی - کیک - مکھی (ایک قسم کے خون پینے والے کیڑے کا نام جو اکثر کتے بکری گائے بھینس وغیرہ کے جسم پر چپٹا رہتا ہے) +

چچڑی ہو کر چمٹنا - ہ - فعل لازم - چچڑی ہونا - سر ہو جانا - پیچھا نہ چھوڑنا - جونک ہو کر لپٹنا +

چچوڑنا - ہ - فعل متعدی - چوسنا - سڑکنا - سڑپنا - بچے کا چھاتیوں پر چوسنا +

چڈہ

چچی - ہ - اسم مؤنث - زوجہ عم - چچا کی بیوی +

چچیا ساس - ہ - اسم مؤنث - خاوند کے چچا کی بیوی - بیوی کے چچا کی بیوی +

چچیا سسرا - ہ - اسم مذکر - پتیسرا - خاوند کا چچا - بیوی کا چچا +

چچیرا - ہ - اسم مذکر - عموزاد - چچازاد +

چچینڈا - ہ - اسم مذکر - ایک ککڑی کی شکل لمبی ترکاری کا نام +

چخ - ف - اسم مؤنث (۱) چخ - جھگڑا - تکرار - راڑ - ٹنٹا - دنگا - قضیہ - حجت - بحث (۲) بک بک - جھک جھک - بڑبکواس - غل و شور و غوغا +

چخ چخ - ا - تابع فعل - لفظی تکرار - بک بک - جھک جھک - کائیں کائیں - شور و غوغا +

چخے - ا - تابع فعل - عو - کلمۂ نفرت - چل دور ہو - پرے ہٹ - بانئیں دینا - دیکھو کبھی اختلاط کبھی عتاب کبھی ناز کبھی انکار بمنزل اقرار کے موقع پر بولا جاتا ہے ∞
چل ہٹے دور ہو دکھلا منہ اے شب ہجر تیرا کالا منہ (مومن)

چچیا - ہ - اسم مذکر - بچیا - تکراری - جھگڑالو - بکی - بکواسی +

چداس - ہ - اسم مؤنث - خواہش جماع جو عورت کو ہوتی ہے - شہوت - کام دیو +

چدانا - ہ - فعل متعدی - جماع کرانا - لگوانا -

چدر - ا - اسم مؤنث - چادر کا مخفف +

چدریا - ا - اسم مؤنث - چادر کی تصغیر بالتحقیر +

چدنا - ہ - فعل لازم - مجامعت ہونا +

چدوانا - ہ - فعل متعدی المتعدی - کسی عورت کو کسی مرد سے مجامعت کرا دینا - لگوا دینا - جماع کروا دینا +

چڈا - ہ - اسم مذکر (۱) بن ران - جانگھ کی جڑ - بیغولہ ران - جھنگا سا (۲) مسخرہ آدمی - بھڑسان - ماٹھو - چوتیا +

چڈا گھیرو - ا - صفت - نقل مجلس - مسخرہ - ماٹھو - چوتیا - احمق - بھڑسان +

چڈو - ہ - صفت - کلمۂ دشنام خاص عورتوں کے واسطے - حرامزادی - مردار - قطامہ - خندی + فاحشہ - قحبہ - چھنال +

چڈھی - ہ - اسم مؤنث - پیٹھ کی سواری - سواری پشت +

چڈھی توڑنا - ہ - فعل متعدی - پشت کی سواری لینا - پشت پر چڑھنا +

چڈھی چڑھانا - ہ - فعل متعدی - پیٹھ پر لینا - پیٹھ کی سواری دینا +

افواہیں!

مصلح الدین احمد، اسیر

(مسٹر ہیرم اینڈ اسکیرم کے مینیجر مسٹر تھامس بورسل اپنے دفتر سے ذرا دیر سے گھر پہونچتے ہیں، اُن کی بیوی اُن کی دیر رسی پر باز پرس کرتی ہے وہ اُس کے جواب میں مسکرا کر چپ ہو جاتے ہیں)

بیوی - پیارے! آج تم غیر معمولی تاخیر سے آئے؟

بورسل - ہاں پیاری،

بیوی - کیوں؟

بورسل - کوئی خاص بات نہیں، دفتر ہی میں دیر لگ گئی،

بیوی - (ذرا جھنجھلاہٹ سے) آخر اس کی کوئی وجہ بھی ہوگی؟

بورسل - (ذرا بے صبری سے) چونکہ آج مہتمم کو ایک نوخیز لڑکی سے ملاقات کرنا تھی، اس لئے میں بھی بیٹھا رہا۔

بیوی، نوخیز لڑکی؟

بورسل، ہاں، وہ اُس کے ہمراہ دیر تک رہی اور میں مہتمم سے پیشتر کسی صورت دفتر سے اُٹھ ہی نہ سکا۔

بیوی، (اپنے ہونٹ پھُلا کر) میرا خیال تھا کہ تمہارا دفتر ایک مہذب ادارہ ہے، آخر وہاں مہتمم کو ایک لڑکی سے کیا تعلق؟

بورسل، مجھے کچھ خبر نہیں، غالباً وہ اس کو رکھنا چاہتا ہے، کیونکہ ہمارے محرر منشی کے متعلق کچھ شکایتیں پہونچی ہیں، لیکن میں ٹھیک طور پر ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا،

بیوی، لیکن تمہارا مہتمم تو شادی شدہ ہے؟

بورسل، تو اس سے کیا ہوتا ہے ــــــ مگر پیاری ڈارس یہ ایک دفتری راز ہے اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

(دونوں اندر چلے جاتے ہیں)

(۲)

(مسز ڈارس بورسل، اپنے بالاخانہ پر کھڑی ہوئی اپنی پڑوسن مسز اسنیپٹ سے باتیں کر رہی ہیں)

ڈارس، کیا تم میرے شوہر کے مہتمم مسٹر ہیسٹن سے واقف ہو؟

اسنیپٹ، ہاں، کیوں کیا بات ہے؟

ڈارس، دراصل مجھے تم سے یہ بات نہ کہنی چاہیئے مگر مجھے تم پر اعتبار ہے کہ تم اس کو راز رکھوگی،

اسنیپٹ، (اشتیاق سے) ہاں، ہاں قطعی، کیا معاملہ ہے؟

ڈارس، وہ منسوب ہو گیا ہے، وہ لڑکی اُس کی محرر منشی ہونیوالی ہے۔

اسنیپٹ، تم ایسا مت کہو، وہ تو شادی شدہ ہے،

ڈارس، تو اس سے کیا ہوتا ہے، مگر دیکھو قطعی اس کو راز رکھنا،

اسنیپٹ، ہاں ہاں عزیز من قطعی۔

(۳)

(مسز اسنیپٹ، مسز ہارورس اسٹفت بیک سے راستہ میں ملتی ہے)

چڈھی چڑھنا - ہ - فعلِ لازم - پشت کی سواری لینا +

چڈھی دینا - ہ - فعلِ متعدی (۱) پیٹھ کی سواری دینا (۲) - بازاری) اغلام کرانا - لواطت کرانا +

چڈھی لینا - ہ - فعلِ متعدی - پیٹھ کی سواری لینا +

چَر - ہ - اسم مؤنث - کسی چیز کے پھٹنے کی آواز - بھر +

چُر - ہ - اسم مؤنث - سوکھے ہوئے پتوں کے مڑنے یا فعۂ ٹوٹنے کی آواز +

چُرمُر ہونا - ہ - فعلِ لازم - سوکھی ہوئی چیز کا ٹوٹنا - اکڑ کر چور چور ہوجانا - مُرجھا کر چھوٹا سا ہوجانا - جھریاں پڑجانا +

چراغ - ف - اسم مذکر (۱) وہ ظرف جس میں تیل اور بتی ڈال کر روشن کریں

شعر: چراغ میں بتی پڑی اللہ رکھی تخت چڑھی (کہاوت) (۲) - دیپک - دیا - لیمپ - شمع - بتی + ہ

شعر: بجھتا ہے تو شمع سے داغ او شعلہ زن - کیا چراغ تھا یہ کبھی گل ہو سکا (مومن)

(۳) - لڑکا - بیٹا - فرزند - لال (۴) صفت - روشن - روشنی - ضیا +

چراغ بتی کرنا - ۱ - فعلِ متعدی - روشنی کا سامان کرنا - روشنی کرنا - چراغ جلانا +

چراغ بتی کا وقت - ۱ - اسم مذکر - مغرب کا وقت - شام کا وقت - سانجھ +

چراغ بڑھانا - یا - بجھانا - چراغ ٹھنڈا کرنا - یا خاموش کرنا - چراغ گل کرنا - یا چراغ کو ہاتھ دینا } ۱ - فعلِ لازم - روشنی کو بند کرنا - چراغ کو پھونک مارنا - اندھیرا کرنا - یا بجھانا -

شعر: لگے جو مرنے تو یوں دل کے داغ بستے گئے - کہ وقت خواب کوئی جیسے بڑھائے چراغ (ناسخ)

شعر: حسرت فلک نے کور میں دل جو نکو خوب - ٹھنڈا کیا چراغ ہمارے مزار کا

چراغ بجھنا - یا - بڑھنا - ۱ - فعلِ لازم - چراغ کا خاموش ہونا + ہ

شعر: جی لیتی ہے وہ زلفِ سیہ فام ہمارا - بجھتا ہے چراغ آج سرِ شام ہمارا (ناسخ)

شعر: کیا صبا لائی ہے مژدہ آمدِ محبوب کا - ناگہاں میرا چراغ داغِ ہجراں بڑھ گیا (ناسخ)

چراغ پا ہونا - ۱ - فعلِ لازم (۱) گھوڑے کا الف ہونا - گھوڑے کا سیدھا کھڑا ہوجانا - گھوڑے کا پچھلے پیروں پر کھڑا ہوجانا (۲) - عوام) اکھڑنا - نہ جمنا - کھڑا نہ رہنا - خفا ہونا جیسے اُن کی باتوں سے کیوں چراغ پا ہوگئے

چراغ جلانا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) چراغ روشن کرنا - دیا بالنا (۲) دیوالہ نکالنا

چراغ جلنا - ۱ - فعلِ لازم (۱) روشن ہونا - چراغ کا افروختہ ہونا - دیا بلنا + شام ہونا (۲) فروغ ہونا - فروغ پانا جیسے کالے کے آگے چراغ

نہیں جلتا یا زبردست کے آگے +

چراغ جلے - ۱ - ظرف زمان - بوقت شام - سورج چھپے یا دیا چراغ میں بتی پڑے جھٹ پٹے کے وقت + ہ

شعر: وہ کہتے ہیں کہ نکلے ہو چراغ جلے - تمام رات چراغوں سے اپنے داغ جلے (داغ)

چراغ دان - ف - اسم مذکر - فتیل سوز - دیوٹ - چراغ پایہ - چراغ رکھنے کی چیز +

چراغ دکھانا - ۱ - فعلِ متعدی - روشنی دکھانا - راستے پر روشنی دکھانا +

چراغ رخصت ہونا - ۱ - فعلِ لازم - چراغ بجھنا - چراغ خاموش ہونا +

چراغ روشن کرنا - ۱ - فعلِ متعدی - دیا بالنا +

چراغ روشن مراد حاصل - ف - دعا - بامراد - خانہ آباد +

چراغ سحر - ف + ع - صفت (۱) چراغ صبح + قریب الزوال +

چراغ سحری - ف + ع - صفت - چراغ صبح - قریب مرگ - آفتاب لب بام - آفتاب کوہ - قریب الزوال + ہ

شعر: ہم میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے - کیا یار بھروسا ہے چراغ سحری کا (میر)

چراغ سحری ہونا - ۱ - فعلِ لازم - کوئی دم کا مہمان ہونا - مرنے کے قریب ہونا - قریب الزوال ہونا - اخیر وقت ہونا +

چراغ سے پھول جھڑنا - ۱ - فعلِ لازم - چراغ کا گل افشاں ہونا - چراغ کا شرر افشاں ہونا - جس وقت چراغ میں سے جلتا ہوا تیل ٹپکتا ہے اسی کو پھول جھڑنا کہتے ہیں اور اس سے شادی یا کوئی خوشی ہونے کا شگون لیتے ہیں + ہ

شعر: پھول جھڑتے ہیں چراغ شب فرقت سے مرے - شادی وصل صنم ہوگی ہمارے گھر میں (اکلق)

چراغ سے چراغ جلنا - ۱ - فعلِ لازم - ایک کو دوسرے سے فیض پہنچنا - ولی سے ولی اور کامل سے کامل ہونا + ہ

شعر: داغ جگر کو دیں ہو دل سے داغ سے - آفاق میں چراغ ہے جلتا چراغ سے (نامعلوم)

چراغ صبح - ف + ع - صفت - دیکھو (چراغ سحری)

شعر: ہم آفتاب بام ہیں یا ہیں چراغ صبح - کیا اعتبار شب مرگئے یا سحر گئے (سید محمد خاں رند)

چراغ کا ہنسنا - ۱ - فعلِ لازم - دیکھو (چراغ سے پھول جھڑنا) +

شعر: میں جو شہید ہوں سب خندان یار کا - کیا کیا چراغ ہنستا ہے میرے مزار کا (ذوق)

شعر: اس شمع رو کو کیا ہے مرے رنج کی خوشی - ہنستا ہی دیکھتا ہوں چراغ مزار کو (ناسخ)

چراغ کے نیچے اندھیرا ہونا - ۱ - فعلِ لازم - منصف حاکم کے قریب میں ظلم ہونا - دانشمندوں سے نکمی کا وقوع میں آنا - اور دوں کو

اسٹیپٹ، عزیزہ صبح بخیر،

ہاولر، واسٹف بیک، صبح بخیر مسز اسٹیپٹ،

اسٹیپٹ، تم لوگوں سے آج بہت دنوں کے بعد ملاقات ہوئی۔

ہاولر، تم بھی تو عید کا چاند ہو گئیں ـــــ کوئی تازہ خبر؟

اسٹیپٹ، کوئی خاص بات نہیں صرف ـــــ لیکن مجھے تم سے نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ مجھے تم سے نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ میں نے اُسے راز رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

اسٹف بیک، اللہ، اللہ، مسز اسٹیپٹ،

ہاولر، آخر وہ ایسا کیا عجیب راز ہے؟

اسٹیپٹ، نہیں کوئی عجیب راز تو نہیں ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اس معاملے میں مجھے تم پر اعتبار کرنا چاہئے، آہ آئیوی بیٹن۔

ہاولر، عزیزمن، کیوں وہ کس حال میں ہے؟

اسٹیپٹ، مسٹر بیٹن اس کے شوہر نے ایک خاتون رکھ لی ہے، اس کا ارادہ ہے کہ آئیوی کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شادی کرلے، فی الحال تو وہ اس کی محرر منشی کی حیثیت سے کام کرتی ہے ـ ـ لیکن دیکھو اس کو قطعی کسی کو نہ کہنا۔

ہاولر، واسٹف بیک، ایک دم، آہ دنیا کا بھی عجیب رنگ ہے،

اسٹیپٹ، دیکھو کسی سے کہنا نہیں کہ یہ بات تم کو مجھ سے معلوم ہوئی۔

ہاولر، نہیں۔

اسٹف بیک، قطعی نہیں،

(وہ دونوں مختلف شاہراہوں پر روانہ ہوجاتی ہیں)

(۴)

(مس اسٹف بیک "مسز براڈ کاسٹ" سے ملتی ہے، دونوں آخرالذکر کے یہاں بیٹھی ہیں، کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد مس اسٹف معنی خیز ہنسی ہنستی ہے)

براڈ کاسٹ، عزیزم یہ بے وجہ ہنسی کیسی؟

اسٹف بیک، نہیں کچھ نہیں، مجھے صرف دنیا پر ہنسی آتی ہے۔

براڈ کاسٹ، کیا دنیا نے تمہیں بھی کوئی چرکا دیا؟

اسٹف بیک، مجھے؟ نہیں لیکن میں جانتی ہوں کہ مرد کس قدر مکار ہوتے ہیں، مجھے تو غریب آئیوی کے حال پر ترس آتا ہے۔

براڈ کاسٹ، تو یہ کہو کہ تم بھی اس راز سے واقف ہو، مسز لورسل، اور ڈنیری اسٹیپٹ، سے مجھے بھی معلوم ہوا تھا، مگر خبر نہیں کہ طلاق کی کارروائی کا کیا حشر ہوا؟

اسٹف بیک، تو اس کے یہ معنی ہیں کہ تم کل قصہ سے واقف نہیں ہو، مجھے تو اندرونی حالات بھی معلوم ہوئے ہیں کہ طلاق منظور ہو چکی ہے۔

براڈ کاسٹ، اس قدر جلدی؟ افسوس غریب آئیوی، اب کیا کرے گی۔

اسٹف بیک، یقیناً اس کی بسر اوقات کے لئے کچھ گزارہ مقرر کرا دیا جائے گا۔

(مس اسٹف بیک رخصت ہوتی ہے)

(۵)

(زنانہ دار التفریح میں چند خواتین آپس میں گفتگو کر رہی ہیں، مسز آئیوی بیٹن کے آتے ہی سب کی سب بیک دفعہ خاموش ہوجاتی ہیں، وہ سب کو سلام کرتی ہے اور کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

ایک خاتون (دوسری خاتون کی جانب آنکھ مارتے ہوئے) آہ مسز بیٹن کہو تم یہاں سے کب رخصت ہو رہی ہو؟ ہم لوگ ابھی تمہاری ہی مشکلات کا ذکر کر رہے تھے،

بیٹن، میرے مشکلات کیسے؟ میں تو ان دنوں کہیں باہر نہیں جا رہی ہوں،

دوسری خاتون، ہاں، مگر ہم لوگوں نے خیال کیا کہ اب تم بیچاری شاید اپنے باپ کے پاس شیفیلڈ ہی چلی جاؤ گی۔

بیٹن، کیوں خیریت ہے؟ میں شیفیلڈ کیوں جانے لگی، میں تو یہاں خدا کے فضل سے بہت مزے میں ہوں۔

تیسری خاتون، بہت مزے میں، اس واقعے کے بعد بھی؟ جو ابھی ابھی ہم لوگوں نے سنا ہے،

بیٹن، کیا تم لوگوں نے سنا ہے آخر کچھ میں بھی تو سنوں؟

پہلی خاتون، یہی تمہاری تکالیف کے متعلق۔ افسوس عزیزہ آئیوی، ہم لوگ سب تمہارے غم میں شریک ہیں،

بیٹن، میری سمجھ میں تو مطلق نہ آیا کہ تم کیا پہیلیاں بجھا رہی ہو،

چوتھی خاتون، ہم لوگوں کو معاف کرو۔ ہم لوگوں نے سنا ہے کہ تمہارے شوہر نے تم کو طلاق دیدی ہے اور اُنھوں نے اپنی محرر منشی خاتون کے ساتھ

فائدہ پہنچانا اور اپنوں کو محروم رکھنا +

چراغ گل پگڑی غائب - ا - کہاوت - موقع پا اور مال مارا - [illegible] غافل پایا اور مال اُڑا لیا +

چراغ گل کرنا - ا - فعل متعدی (۱) دیکھو چراغ بڑھانا (۲) نیست و نابود کرنا - معدوم کرنا (۳) رونق کھونا +

چراغ گل ہونا - ا - فعل لازم (۱) چراغ بجھنا - اندھیرا ہونا (۲) زوال ہونا - فروغ نہ رہنا - بے رونق ہونا - رونق نہ رہنا + ۵

[illegible] گل ہو گیا (آتش)

(۳) خاندان کا نیست و نابود ہونا - لاولد ہونا +

چراغ گور - ف - اسم مذکر - چراغ مزار - وُہ چراغ جو قبر پر جلایا جائے

[illegible] چراغ گور تھا روشن [illegible] (وحید)

چراغ لیکر ڈھونڈنا - ا - فعل لازم - کمال محنت اور تجسس سے تلاش کرنا - کسی کی نہایت جستجو کرنا + ۵

مجھ سا مشتاق جمال ایک نہ پاؤ گے کبھی　　گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رُخ زیبا لیکر (ذوق)

چراغ میں بتی پڑنا - ا - فعل لازم - شام کا وقت ہونا - چراغ جلنا - چراغ روشن ہونا - دیا جلنا + ۵

ابھی چراغ میں بتی پڑی نہ تھی لئے ہجر　　شب وصال کے مشکل کو تازیانہ ہوا (ہجر)

چراغ ہنسنا - ا - فعل لازم - دیکھو (چراغ سے پھول جھڑنا) +

چراغ ہو جانا - ا - فعل لازم - چراغ بجھ جانا - آدمی کا سرد ہو جانا یا مر جانا + ۵

بنا چراغ عُمر سر شام ہو گیا　　جلنے کا اُسکے کام نہ پہنچا سحر تلک (مصحفی)

چراغا - ا - اسم مذکر - نذرانہ - پیسہ - بھینٹی بچہ (اصطلاح آزاداں و فقیراں) +

چراغاں - ف - اسم مذکر - روشنی - دیپ مالا - بہت سے چراغوں کا روشن کرنا +

شمعیں دو نوری جلاتے تھے سوائی گور پر　　دیدۂ غُول بیاباں سے چراغاں ہو گیا (داغ)

چراغی - ا - اسم مؤنث (۱) نذرانہ - بھینٹ - نذر - پیشکش (وہ نقدی جو کسی مزار پر یا کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ دیتے وقت کسی چیز پر رکھکر چراغ کے نیچے رکھ دیتے ہیں) (۲) مزار پر چراغ جلانے کے واسطے جو نقدی دی جائے +

چراغی چڑھانا - ا - فعل متعدی - بھینٹ چڑھانا - نذر دینا - فاتحہ کے واسطے نقدی چڑھانا + مزار پر نقدی چڑھانا +

چراگاہ - ف - اسم مؤنث - ڈھوروں کے چرنے کی جگہ - گھاس کی جگہ -

جنگل - سبزہ زار +

چَرانا - ہ - فعل متعدی (۱) گھاس کھلانا - جانوروں کو جنگل میں لیجاکر سبزہ کھلانا (۲) فریب دینا - دھوکا دینا - احمق بنانا - اُلّو بنانا + ۵

فریب دیتی ہیں کیا مجکو یار کی آنکھیں　　[illegible] ہرن ہیں یہ چرائے ہوئے (اللاعلم)

چَرّانا - ہ - فعل لازم - زخم کا تڑخنا - زخم کا پھٹنا - زخم کا خشک ہوتے وقت درد کرنا +

چُرانا - ہ - فعل متعدی (۱) چوری کرنا - دُزدی کرنا - سرقہ کرنا (۲) چھپانا - بچانا + اغماض کرنا جیسے آنکھ چُرانا - دل چُرانا (۳) عوام - چُوسنا - جذب کرنا - سوکھنا جیسے بوند چُرانا بمعنی نطفہ جذب کرلینا +

چَرائند - ہ - اسم مؤنث - چمڑے یا بال یا روغن اور ہڈی وغیرہ کے جلنے کی بُو

چَرائندا - ہ - صفت - چرائند کا بسا ہوا - بدبو کا - بدمزاج - تنک مزاج +

چرائند امزاج - ا - اسم مذکر - چڑچڑا مزاج - بیمار کا مزاج - ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے والا مزاج +

چرائندا ہونا - ا - فعل لازم - بدمزاج ہونا - ناراض ہونا - خفا ہونا - ذرا ذرا سی بات پر بگڑنا +

چِراؤ - ہ - اسم مذکر - پھٹاؤ - درز - شگاف - وہ نشان جو لکڑی چرنے سے ظاہر ہوتا ہے +

چَرائی - ہ - اسم مؤنث (۱) مویشیوں کو گھاس کھلانے کے واسطے جنگل بھیجنا (۲) چرانے کی اُجرت - چروائی +

چرائیتا - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کی کڑوی لکڑیاں جو مصفّی خون اور قاطع بخار سوداوی ہوتی ہیں +

چَرب - ف - صفت (۱) فربہ - موٹا - لحیم - شحیم - جسیم (۲) چکنا - مرغن (۳) غالب - وَر - تیز - زبر - زیادہ جیسے نمک چرب ہونا +

چرب زبان - ف - صفت - چکنی چپڑی باتیں کرنے والا - تیز زبان - گویا - لسان - خوشامدی - چاپلوسی کرنیوالا - چالاک - فریبیا +

چَربانک - یا - **چَربانک** - ا - صفت - چو - چالاک - عیارہ - عیار - شوخ - دلیر - نڈر - بے باک - تیز - ہوشیار +

چربانک دیدہ - ا - صفت - نڈر عورت - دیدہ دلیل - شوخ چشم حرّاف - تیز - ہوشیار - دیدہ دلیر -

چرترباک - ا - صفت (گنوار) دیکھو (چربانک) +

عقد کر لیا ہے،

تیسری خاتون، ہم لوگوں کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ یہ خبر صحیح نہیں ہے۔

بٹین، (دانت پیس کر) تم لوگ سب اوندھی عقل کی ہو، طلاق بھی کیا کوئی کھیل ہے۔ میرے شوہر کی ہستی میں کوئی خاتون نہیں ہے، تم سبھوں کی ملی بھگت ہے،

(اور غصہ میں اٹھ کر چل دیتی ہے)

(۷)

(مسٹر بٹین جب دفتر سے گھر واپس آتے ہیں) تو دروازہ پر بیوی کو معمولی استقبال کرتے ہوئے نہ پا کر عجلت کے ساتھ بالاخانے پر جاتے ہیں جہاں اُن کو بیوی اپنے آرام کمرے میں روتی ہوئی ملتی ہے،)

بٹین، پیاری تم کو کیا تکلیف ہے!

بیوی، ہٹ مکار،

بٹین، (پریشان ہو کر) آئیں میں نے کیا کیا؟

(بیوی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے، اور جو کچھ اُسے دارالتفریح میں پیش آیا تھا سب رو رو کر اپنے شوہر کو سناتی ہے)

بٹین، (جھنجھلا کر) لغو، دارالتفریح کی وہ مردارین یقیناً ذبح کر دینے کے قابل ہیں، اس میں ذرا بھی حقیقت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کیونکر یہ قصہ بنا گیا ہے۔ سر دفتر نے مس ڈاکٹ کو ہماری شاخ میں نئی ایجنسی کے قیام کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کل وہ کلکتے رخصت ہو رہی تھیں، میں اُن کو اُن کے ہوٹل تک پہونچانے کے لئے بیشک گیا تھا، اُفوہ! کس قدر غلط افواہیں اڑادی جاتی ہیں،

(مسز بٹین آنسو پونچھتی ہوئی اُٹھ کر اپنے شوہر کے ساتھ اُن کے دارالمطالعہ میں جاتی ہیں، جہاں نئی ایجنسی سے متعلق وہ کل پوشیدہ خط و کتابت دیکھ کر اپنا اطمینان کرتی ہیں)

بیوی، اے میرے پیارے کس خوفناک دنیا میں ہم نے جنم لیا ہے،

مسٹر بٹین، بیشک کچھ عجیب دنیا ہے، تم کو چاہیئے کہ جو کچھ سنو اُس پر مطلق اعتبار نہ کرو، اور جو کچھ دیکھو اُسے آدھا ہی تسلیم کرو۔

تجاہلِ عارفانہ

کیوں صبح یوں عرق میں نہائے ہوئے ہو تم — شاید کسی خلش کے جگائے ہوئے ہو تم

الجھا ہوا ہے کرب سے ہر رشتۂ نفس — گو دیکھنے میں زلف بنائے ہوئے ہو تم

جن مشغلوں سے کھیلتی رہتی تھی کم سنی — اُن مشغلوں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہو تم

شاید یہ اہتمام ہو اخفائے راز کا — ہمجولیوں سے آنکھ چرائے ہوئے ہو تم

خود کو لئے ہوئے ہو مگر کہہ رہے ہیں طور — سینے میں ایک حشر چھپائے ہوئے ہو تم

کیا جوشؔ نامراد کو دیکھا ہے خواب میں
یوں صبح کو جو شام بنائے ہوئے ہو تم

جوشؔ ملیح آبادی

چَربَہ - ف - اسم مذکر (۱) خاکا - کاغذ خواہ پوست آہو کو چرب کرکے کسی چیز کے نقش یا تصویر پر رکھکر ہوبہو اُس کی نقل اُتارنا (۲) بودھے کے اوپر کی ملائی - یا - بالائی ۰ (فارسی میں سرشیر) ۔

چربہ اُتارنا - ۔ فعل لازم - ہُوبہو نقل اُتارنا - خاکا اُٹھانا - کسی نقش یا تصویر پر باریک کاغذ رکھکر اُس کی ہُوبہو نقل کرنا (۲) کسی کا تازہ انداز اپنے میں پیدا کرنا - انداز اُڑانا - نقشہ سیکھنا +

چَربی - ف - اسم مؤنث - جسم کی چکنائی - پیہ - روغن - چکنائی - روا - شحم - ایک سفید مادّہ جو خون اور رطوبت سے پیدا ہوتا ہے ۰ ۰

چَرپَرا - ۔ صفت - تیز - تُند - چٹ پٹا - چٹخارے کا - اُم - وزاں ۰

چَرپَرانا - ۔ فعل لازم - ٹیس مارنا - زخم کا خشکی کے باعث تڑتڑنا - تیزی کرنا - مرچیں لگنا +

چَرپَراہٹ - ۔ اسم مؤنث (۱) تیزی - جلن - سوزش (۲) مرچ کی جھل جھال - (۳) گنوار (دشمنی) وحسد +

چَرپُور - ت - صفت - نغو - بیہودہ - لچر + بیوقوف - بیبہ - بفد + ادنی ؛

چَرِتَّر - س - اسم مذکر - چلتر - چال چلن - طور طریقہ - عادت - مزاج + قصہ کہانی - افسانہ - تاریخ - فن - کرتب - مُنتر گُن - داؤ - فطرت - چالاکی

چُرتی - ۔ اسم مؤنث - (ہندو) برتی کا نقیض - برت نہ رکھنے والا - تارک الصوم -

چَرچا - اسم مذکر (۱) ذکر - اذکار - افواہ - تذکرہ - گفتگو (۲) شُہرہ - منادی - (۳) بحث - تکرار +

چرچا کرنا - ۔ فعل لازم - کسی کا ذکر کرنا - کسی چیز کا جابجا ذکر کرنا - باہم ذکر کرنا - تذکرہ کرنا +

چرچا ہونا - ۔ فعل لازم - افواہ ہونا - شُہرہ ہونا - بات پھیلنا - ذکر اذکار ہونا - بُرائی کے ساتھ ذکر ہونا +

چرچِٹا - ۔ اسم مذکر (ایک) خاردار پودے کا نام جس کی بالیں اکثر چمٹ جاتی ہیں اسکا نمک ریشہ دار چیزوں کو گلا دیتا ہے اور بچھو کے کاٹے کو بہت فائدہ بخشتا ہے اس کی جڑ دردِ زہ کے وقت کمر میں باندھنے سے بچہ آسانی کے ساتھ ہوجاتا ہے - اس کے چاول بھوک کو بند کردیتے ہیں یہانتک کہ بیس بیس روز تک آدمی بن خوراک رہ سکتا ہے) +

چَرچَر - ۔ اسم مؤنث - نئی جوتی کی سی آواز +

چرچرانا - ۔ فعل لازم - درد کرنا - زخم کا سوزش کرنا +

چرچراہٹ - ۔ اسم مؤنث - درد - زخم - ترقیدگی +

چَرخ - ف - اسم مذکر (۱) پھرنے والا + پیّا - چرخی - چاک (۲) آسمان - فلک - گردون گردان (۳) گردش - چکر - پھیر جیسے چرخ میں آنا (۴) ایک آلہ کا نام جیسپر مس گر ظروف مسی وغیرہ کو چڑھاکر صاف کرتے ہیں - وہ لکڑی جسپر کشمیری اونی کپڑے کو چڑھاکر درست کرتے ہیں (۵) چرخ ایک قسم کا شکرہ (۶) فقیروں کا راگ کے وقت چکر کھانا (۷) منجنیق جسمیں پتھر رکھکر پھینکتے ہیں (۸) کمہار کا چاک (۹) ایک درندے جانور کا نام جو کتوں کو کھا جاتا ہے - لکڑ بگھا - تیندوا +

چرخ پُوجا - ۔ اسم مؤنث - پُورب کے ایک مشہور تماشے اور رسم کا نام ہے جس میں زمین پر ایک کھمبا گاڑ کر کے اُس میں ایک رسّی لٹکاتے اور پوجا کرنے والے آدمی کی پیٹھ میں لوہے کے کانٹے لگا کر اُس رسّی میں باندھکر خوب چرخ دیتے اور پھراتے ہیں + ۔

نثر ۔ یہ چرخ دونی رکھتے ہیں جو گردش میں چرخ پُوجا کا دکھاتے ہیں تماشا مجکو (راسخ)

چرخ چڑھانا - ۔ فعل متعدی (۱) ظروف مسی وغیرہ کو خراد چڑھانا (۲) سان چڑھانا - سان پر رکھنا +

چرخ چڑھنا - ۔ فعل متعدی - خراد چڑھنا +

چرخ کھانا - ۔ فعل لازم (۱) گردش کرنا - گھومنا (۲) تاؤ کھانا - دھات پگھل کر پانی ہوجانا +

چرخ چُوں - ۔ اسم مؤنث - گاڑی یا کنوے یا چرخے وغیرہ کے چلنے کی آواز جیسے چل میرے چرخے چرخ چوں کہاں کی بڑھیا کہاں کا توں +

چَرخَہ - ف - اسم مذکر (۱) سُوت کاتنے کا آلہ - ڈھیرا (۲) ایک قسم کا ناچ (۳) صفت (وہ مرد یا عورت جس کے بڑھاپے کے باعث انجر پنجر ڈھیلے ہوگئے ہوں - فرتوت - بڈھا پھونس (۳) بُرانی اور کمزور گاڑی +

چرخہ پونی - ۔ اسم مؤنث (۱) چرخا اور اُسکے کاتنے کا سامان جیسے دن بھر اونی اونی رات کو چرخہ پونی (۲) عورت ذات کا ہنر - عورت کا کام

چرخہ کاتنا - ۔ فعل متعدی - سُوت کاتنا - چرخے کے ذریعہ سے تاگے بنانا - چرخہ کا کام کرنا +

چرخہ ہوجانا - ۔ فعل لازم - ضعیف اور فرتوت ہوجانا - پیرو نحیف ہوجانا +

چَرخی - ف - اسم مؤنث (۱) اوٹنی - روئی کو بنولوں سے صاف کرنے کا اوزار (۲) ایک قسم کی آتشبازی + ۔

بلاکش بحر

ایک خلوت پسند انسان

وکٹر ہیوگو

گلیٹ گرنیز کا ایک باشندہ تھا، جس سے اُس کی خلوت پسندی وفطرت پرستی کے باعث جسے بالعموم شیطانی چیز سمجھا جاتا ہے، لوگ محترز رہا کرتے تھے، ایک دن یہ مچھلی کے شکار سے واپس آرہا تھا۔ سمندر کی موجیں چڑھ رہی تھیں کہ یکایک اسے سامنے سمندر میں ایک چٹان پر کسی انسانی سائے کا دھوکہ ہوا۔

گلیٹ اس منظر کو دلچسپی سے دیکھنے لگا، ایسی جگہ اسے نہایت مرغوب تھی، پہاڑ کی بلند چٹانوں کے درمیان قدرت کی تراشی ہوئی ایک ایسی نشستگاہ جہاں سمندر کے دلکش مناظر بلا روک عدود نظر میں آسکیں، یہ ایسی جگہ تھی جہاں ایک قیدِ منزل سے آزاد مسافر ساحل سے ہوتا ہوا مسرت کے ساتھ مناظر کے کھلے ہوئے دریچے میں بیٹھ جائے اور محویت کے عالم میں سمندر کی چڑھتی ہوئی موجوں کے خطرہ کو بھی بھول جائے، یہاں تک کہ سلامتی کا دروازہ اس پر بند ہو جائے، اس خاموش شیطانی کرسی سے چیخ پکار کی رسائی کسی انسانی کان تک ناممکن تھی۔

گلیٹ اپنی کشتی اس چٹان کے قریب لے گیا، اس نے دیکھا کہ چٹان پر یہ سایہ واقعی ایک انسان کا تھا،

اب سمندر کافی چڑھاؤ پر تھا، چٹان کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا، گلیٹ اور زیادہ قریب ہو گیا، اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی سو رہا ہے، وہ سیاہ لباس میں ملبوس ایک پادری معلوم ہوتا تھا، جس کو گلیٹ نے اس سے پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا، گلیٹ چٹان کے دامن کے ارد گرد چکر لگاتا ہوا چوٹی کے اس قدر قریب پہونچ گیا کہ وہ اپنی کشتی پر کھڑا ہو کر اس مصروفِ خواب انسان کے پاؤں کو چھو سکتا تھا، چنانچہ وہ اُس کو جگانے میں کامیاب ہو گیا۔

وہ آدمی اٹھا اُس نے آہستہ سے کہا "میں جستجو میں تھا"۔

گلیٹ نے اسے اپنی کشتی میں کود پڑنے کا اشارہ کیا، جب وہ اس انسان کو جو کسی قدر نسائی بناوٹ کا جسم اور شفاف آنکھیں رکھتا تھا، ساحل پر اُتار چکا تو گلیٹ نے دیکھا کہ وہ نہایت گورے ہاتھ سے ایک ساورن پیش کر رہا ہے، گلیٹ نے نرمی کے ساتھ اس کا ہاتھ پیچھے ہٹا دیا ایک لمحہ کے سکوت کے بعد وہ نوجوان سلام کرتا ہوا چلا گیا۔

گلیٹ اس اجنبی شخص کو بالکل بھول چکا تھا کہ کسی آواز نے اس کا خیر مقدم کیا، یہ اسی کے گاؤں کا ایک باشندہ تھا، جو جلدی جلدی اُس کی طرف آرہا تھا،

"گلیٹ! پرویز پر ایک ہنگامہ ہو رہا ہے" اُس نے ہانپتے ہوئے کہا،

آہ سوزاں کی ہوائی نہ گئی تا بفلک — چرخ چرخی کی طرح سے شرر افشاں ہوا (بحر)

(۴) چاک۔ گھرنی۔ پانی کھینچنے کا پہیا۔ دولاب (۵) کھاڑی۔ ڈوریا بادلہ بیلنے کا اوزار (۶) پھرکی۔

چَرَس۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بڑا ڈول۔ لاؤ کا ڈول جو چمڑے کا ہوتا ہے ڈولکاں (۲) ایک قسم کا نشہ جسکو تمباکو کی طرح پیتے ہیں۔

چُرَس۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ شکن۔ سلوٹ۔ بٹ۔ چنت۔ چین۔ فرش یا کپڑے کی شکن۔

چَرسا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بھینس یا گائے بیل کا چمڑا۔ دھوڑی۔ ادیم (۲) ڈھور کی کھال (۳) دیکھو (چرس نمبر ۱)

چرسا بھر زمین۔ ا۔ اسم مؤنث۔ بھینس یا گائے کے بیٹھنے کے قابل زمین۔ تھوڑی سی زمین۔

چَرسی۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بار لینے والا۔ چرس کو کنوے میں ڈالنے اور نکالنے والا (۲) چرس کا نشہ باز۔ چرس پینے والا جیسے چرسی یار کس کے دم لگایا اور کھسکے۔

چَرسیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (چرسی نمبر ۱)

چَرغ۔ اسم مذکر (۱) ایک درندے کا نام جسے تیندوا یا لگڑ بگا بھی کہتے ہیں (۲) ایک شکاری پرند مثل شکرہ و باز جسے عربی میں صقر لکھتے ہیں۔ صحیح یہی معنی ہیں مگر اردو والے اول نمبر کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

چُرغم چُرغم کرنا۔ ا۔ فعل متعدی ع۔ چخ چخ کرنا۔ بک بک کرنا۔ کھسر پھسر کرنا جیسے اب ذرا آپس میں چرغم چرغم نہ کرو۔ کہانی سنو (فقرہ)

چُرغینا۔ ا۔ اسم مذکر۔ کمینہ آدمی۔ سفلہ آدمی۔ ادنیٰ آدمی۔ نیچ آدمی۔ چرپوز۔

چِرک۔ ف۔ اسم مذکر۔ پیپ۔ ریم۔ میل۔ چیکٹ۔ میل کچیل۔ کیٹ۔ لید۔ گوبر۔ براز۔ غلاظت۔ آلایش۔

چرکا۔ ا۔ اسم مذکر (۱) زخم۔ گھاؤ۔ زخم خفیف۔ چیرا۔ خط۔

مزا آتا نہیں وہ قتل میں اب — ترے چرکوں میں جو لذت کبھی تھی

(یہ لفظ گو فارسی چرک ہے مگر اردو والوں نے چرکا بنا لیا ہے)

چرکے سے بھی کیا نہ کبھی ہم کو سرفراز — قاتل کی تیغ میں یہ تواضع کا خم ہوا (آتش)

(۲) داغ کسی آہنی چیز کو گرم کرکے اُس سے جلانا (۳) نقصان

چرکا دینا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) زخم دینا (۲) داغ دینا (۳) نقصان پہنچانا۔

چرکا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) زخم پہنچانا۔ زخم دینا (۲) نقصان پہنچانا (۳) جلانا۔ داغ دینا۔

ایک دستہ رس سے ترے حالی بچا ہوتا — اُسکے بھی دل پہ آخر چرکا لگا کے چھوڑا (حالی)

چَرکٹا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ہاتھی کا چارہ لانے والا۔ ہاتھی کا چارہ کاٹنے والا (۲) فیلبانوں کا پیشکار۔ فیلبانوں کا پیش خدمت (۳) کمینہ۔ ادنیٰ۔

چرک دھانس۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) بیماری کا کچھ نہ کچھ عمل۔ ہر روز کی بیماری۔ آئے دن کا روگ (۲) لڑائی جھگڑا۔ راڑ منٹا۔

چَرَکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ذرا سا براز نکلنا۔ ذرا سا ہگنا۔

چَرَکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بولنا چہچہانا۔ ریز کرنا۔ (حقارتاً بولتے ہیں)

چرکین۔ ف۔ صفت۔ غلیظ۔ میلا۔ نجس۔ … (۲) ایک مشہور لکھنؤ کے غلیظ گو شاعر شیخ باقر علی نامی کا تخلص۔

چَرم۔ ف۔ اسم مذکر۔ چمڑا۔ کھال۔ جام۔

چُرمُر۔ ہ۔ صفت۔ مرجھایا ہوا۔ پژمردہ۔ سوکھا۔ چورا کیا ہوا۔ لاغر۔ دبلا۔ بوڑھا۔ منڈا۔

چُرمُر ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سوکھ کر منڈا ہونا۔

چَرَن۔ س۔ اسم مذکر (۱) قدم۔ پاؤں (۲۔ مجازاً) پاپوش (۳) ہندی سرکے ہر ایک حصہ کے دو چرن ہوتے ہیں جنہیں رکن کہنا چاہیے۔

چرن بردار۔ ا۔ اسم مذکر۔ امیروں کی جوتیاں اٹھانے والا۔ خادم۔ کفش بردار۔

چرن چھونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ قدم لینا۔ پیروں پڑنا۔

چرن لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ قدم لینا۔ پیروں پڑنا۔ قدم کو ہاتھ لگانا۔

چَرنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چرنے کا ترجمہ گھاس کھانا۔ چگنا۔ پرورش پانا۔ کھانا (۲) اسم مذکر۔ گھٹنا۔ چھوٹا، اونچا پاجامہ جو اکثر ہندو عورتیں و بچوں کو پہناتے ہیں (لکھنؤ)

چِرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پھٹنا۔ دریدہ ہونا۔ ترقنا۔ لکڑی کا دو پارہ

چُرنا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو چنونا) وہ باریک سُوت سے کیڑے جو بچوں کے پیٹ میں معدے کی خرابی کی وجہ سے پڑجاتے ہیں۔

چرند / چرندہ — ف۔ اسم مذکر۔ حیوان۔ چوپایہ۔ چرنے والا۔ چگنے والا۔

چَرْوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چوری کرانا۔

"کیا معاملہ ہے؟"

میں جلدی میں بیان نہیں کرسکتا۔ جلدی واپس جاؤ، تمہیں سب علم ہو جائے گا۔

پرویز لیتھری کے مکان کا نام تھا جس نے گرنیز اور نارمنڈی کے سواحل کے درمیان پہلی دفعہ سٹیم کے جہاز کا سلسلہ جاری کرکے اپنی مالی حالت کو مستحکم بنا لیا تھا، اُس نے اپنے جہاز کا نام لاڈ یورینڈر رکھا تھا، دیہات کے باشندوں نے جو اس مہیب شے کو شیطانی ایجاد تصور کرتے تھے، یہ جہاز شیطانی کشتی کے نام سے مشہور تھا لیکن ڈیورینڈ ان دونوں بندرگاہوں کے درمیان بلا خوف و خطر آتا جاتا رہا جس سے لیتھری کی امارت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ اُسے تمام دنیا میں اس جہاز سے زیادہ کوئی شے عزیز نہ تھی، البتہ اس کے بعد وہ اپنی بھانجی ڈراوچیٹ کو عزیز رکھتا تھا جو اُس کے گھر کی منتظمہ تھی۔

ایک دن گلیٹ برف سے ڈھکی ہوئی سڑکوں پر ٹہل رہا تھا، ڈراوچیٹ دوسری چٹان پر اس کے سر کی بلندی پر تھی، وہ ایک لمحہ کے لئے رک گئی اس نے جھک کر اپنی انگلی سے برف پر کچھ لکھا اور چلی گئی، جب یہ ماہی گیر وہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس ننھی سی شوخ جان نے اسی کا نام لکھا تھا، اس لمحہ کے بعد گلیٹ اپنی زندگی کی گہری خلوتوں میں ہمیشہ ڈراوچیٹ کے خیال میں محو رہنے لگا۔

اب پرویز پر ہنگامے کی خبر سنتے ہی اس خلوت پسند انسان نے لیتھری کے مکان کا رُخ کیا جو ڈراوچیٹ کا آشیانہ تھا۔ ہنگامے کی تشریح بہت جلد کر دی گئی۔ ڈیورینڈ سمندر کے بادلوں میں خوفناک چٹانوں کے ساتھ ٹکر کھا کر تباہ ہو گیا تھا، البتہ اس کا انجن ابھی تک شکستگی سے محفوظ تھا، اب اگرچہ تمام جہاز کو بچا لینا تو ناممکن تھا، لیکن انجن کو بچا لینا ممکن ہو سکتا تھا۔ یہ انجن بے نظیر تھا، اسی قسم کا دوسرا تیار کرانا روپیہ کا دریا بہانا تھا، اور پھر اُس کے معمار کی تلاش اس سے بھی زیادہ مشکل تھی، اس کا معمار مر چکا تھا، اور مشینری دو ہزار پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی تھی، اب اگر کوئی ناقابلِ عمل اور خلوت پسند خیال دماغ میں آسکتا تھا تو وہ انجن کو بچانے کا تھا، جو اس وقت ڈوریز کی چٹانوں میں پھنسا ہوا پڑا تھا، ان چٹانوں پر کسی ملاح کو کام کرنے کے خیال سے بھیجنا فضول تھا، یہ بحری طوفانوں کا موسم تھا، علاوہ ازیں سمندر کے درمیان چٹان کی بلند ترین چوٹی پر بمشکل ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ تھی، لہٰذا جہاز کو بچانے کے لئے صرف ایک آدمی ڈوریز پر جا سکتا تھا، جہاں وہ سمندر کے درمیان ساحل سے پانچ میل کے فاصلے پر ہفتوں تنہا رہ کر کام کرے، بالکل تنہا، اس ہیبت ناک خطہ میں ہر طرح کے خطروں کے مقابلہ کے لئے۔ بھوک اور عریانی کی صورت میں بالکل ناچار، جہاں اس کا موت کے سوا دوسرا کوئی ساتھی نہ ہو۔

ایک ملاح نے ایستادہ ہو کر فیصلہ سنایا۔

"نہیں اب کام تمام ہو چکا ہے، اس وقت وہ آدمی زندہ نہیں ہے، جو وہاں جاکر ڈیورینڈ کے انجن کو بچا سکے"

"اگر میں نہیں جاتا" ڈیورینڈ کے انجینئر نے کہا "تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اب یہ کام انسانی طاقت سے باہر ہے،

"اگر ایسا شخص زندہ ہو ———" ملاح نے اپنی تقریر کو پھر جاری کیا۔

ڈراوچیٹ نے فوراً اس طرف رُخ کرکے ملاح کی بات کو کاٹ دیا،

"تو میں اس سے شادی کر لوں" اس نے معصومانہ انداز سے کہا پھر ایک سکوت طاری ہو گیا، ایک آدمی مجمع کو چیرتا ہوا اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا، لیکن زرد اور متفکر "تم اس سے شادی کر لوگی ڈراوچیٹ!"

اس نے شوق سے پوچھا، یہ گلیٹ تھا، سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، لیتھری نے بھی اُسے دیکھا، اس کی آنکھیں محبت سے چمک رہی تھیں۔ اس نے اپنی جری ٹوپی کو اُتار کر فرش پر رکھ دیا، پھر استقلال کے ساتھ سامنے دیکھا اور مجمع کا خیال نہ کرتے ہوئے کہنے لگا، "تو ڈراوچیٹ اس کی ہوگی:

"میں اس کام کا بیڑا اُٹھاتا ہوں۔

چٹانوں کی دو عمودی دیواروں میں تباہ شدہ جہاز کا باقی حصہ دروازے کی ڈاٹ کے مانند سختی سے پھنسا ہوا تھا، اس کا وحشت انگیز حصہ شفاف آسمان کے نیچے بالکل صاف نظر آرہا تھا، جب گلیٹ اپنی دخانی کشتی میں وہاں پہنچا۔

یہ چٹانیں اپنے شکار کو دبوچے ہوئے نہایت ہیبت ناک نظر آتی تھیں، ان کی وضع میں ایک دھمکی کا انداز تھا، وہ اپنے وقت کی نگران نظر

چرو

چِرْوانا - ہ - فعل متعدّی - لکڑیاں دو پارہ کرانا +

چَرْوانا ہ - فعل متعدّی - چرائی پہ بھیجنا +

چَرْوَاہا - یا **چَرْوایا** - ہ - اسم مذکر - گلّہ بان - چوپان - گڈریا - گوآلا - محافظ چارپایان - چرانے والا +

چِرَوْنجی - ہ - اسم مؤنث - ایک مشہور میوے کا نام جسے فارسی میں نُقلِ خواجہ عربی میں حبّ السّمنہ کہتے ہیں مزاجاً بعض کے نزدیک دوم درجہ میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک گرم مائل بانرک رطوبت +

چَرِی - ہ - اسم مؤنث (۱) کڑبی - خوید - جوار - باجرے یا مکی کے ہرے درخت (۲) [illegible] چرنا - چرائی کرنا + ہ

بیرہ مری تربت کا اب جو ہوے ایسے ہیں [illegible] تیر تو مت سے چرتا (آتش)

چِڑ یا **چِڑْھ** - ہ - اسم مؤنث - کھج - ناگوار خاطر - چیراں - کھاوٹ - چھو غصہ - ناخوشی - نفرت جیسے جو تمہاری چڑ وہی ہمارے رکھو +

چِڑ نِکالنا - ہ - فعل متعدّی - چھیڑ نکالنا - نفرت کی بات کرنا - کھجانا - غصہ دلانا +

چُڑ - ہ - اسم مؤنث - فرج - قُبل - کُس +

چُڑ مرانی - ہ - اسم مؤنث - ایک گالی جیسے گانڈ مرانی - قحبہ - کسبی وغیرہ +

چَڑ - ہ - اسم مؤنث - چٹخنے کی آواز - لکڑی وغیرہ کے پھٹنے کی آواز - چٹ +

چِڑا - ہ - اسم مذکر - گنجشک نر - گوریا - چڑیا کا نر +

چِڑانا - ہ - فعل متعدّی - کسی بات کی نقل کرکے غصہ دلانا - طبیعت جلانا - کھجانا - منہ ہونٹھ اور ٹھوڑی کو بگاڑ کر نقل کرنا - چھیڑنا +

چَڑ بَڑ چَڑ بَڑ کَرنا - ہ - فعل لازم - بکبک کرنا - بڑبڑانا - بکواس لگانا +

چَڑ چَڑ - ہ - اسم مؤنث (۱) چٹخنے کی آواز - چٹ چٹ - کڑکڑ (۲) بک بک +

چِڑْچِڑا - ہ - صفت - بدخو - تنک مزاج - بد اخلاق - بد مزاج - کج اخلاق - وہ شخص جسکا مزاج بیماری یا مفلسی یا کسی اور باعث سے بگڑا ہوا ہو +

چَڑْچَڑانا - ہ - فعل لازم - چڑچڑ آواز دینا - جلتے ہوئے تیل یا روغن میں سے جو پانی پڑ کر آواز نکلتی ہے اُسکو چڑچڑانا کہتے ہیں + ہ

جو ضبط اشک سے داغ جگر ہے گرم فغان چراغ پانی کے پڑنے سے چڑچڑاتا ہے (نکہت)

نمک دو نمکے ہیں ملنے سے تفتہ دل بیزار کہ جیسے تیل کے پڑنے سے چڑچڑائے چراغ (مؤلف)

چِڑنا - ہ - فعل لازم - بگڑنا - خفا ہونا - ناراض ہونا - کھجنا - کسی بات یا کسی چیز سے ترش و ناخوش ہونا +

چڑھ

چِڑْھوے - ہ - اسم مذکر - کٹے ہوئے چاول جن کو بھون کر دو سمت کے دنوں میں اکثر کھاتے ہیں +

چَڑھانا - ہ - فعل متعدّی - نیچے سے اوپر لیجانا + لادنا (۲) سوار کرانا (۳) پینا - نوش کرنا - دم میں [illegible] شراب یا پانی کو نگل کر ٹپ جانا + ہ

دو تقاضے [illegible] مدوں کے [illegible] جس نے کہ ایک جام چڑھایا وہ جم ہوا (بحر)

(۴) بلند کرنا - اونچا کرنا جیسے کنکوا چڑھانا - آستین چڑھانا - اٹھانا کا نقیض - (۵) نذر کرنا - نیاز دینا - شیرینی وغیرہ کسی بزرگ کے مزار پر لاکر رکھنا + ہ

[illegible] مجنوں [illegible] چڑھاؤں گا حباب کے خیمے [illegible] (ذوق)

(۶) لگانا - جوڑنا [illegible] جیسے پیوند چڑھانا - آستین پر کپڑا چڑھانا (۷) ذمہ لینا - اوپر لینا - بڑھانا - زیادہ کرنا جیسے قرض چڑھانا - سانس چڑھانا +

چَڑھاؤ - ہ - اسم مذکر (۱) طغیانی - جوش (۲) عروج - صعود (۳) ترقی - زیادتی (۴) دریا کا وہ رخ جدھر سے پانی آتا ہو + ہ

کتاب ضبط انکو ہے بہنا آنکھ سے پیراک ہے یہی کہ چڑھے جو چڑھاؤ پر (للاعلم)

(۵) پیشگی - باقی - وہ روپیہ جو اپنے کام [illegible] پر چڑھتا رکھیں +

چَڑھاوا - ہ - اسم مذکر (۱) نذر - بھینٹ - نیچاپا (۲) وہ زیور جو منگنی یا برات کے روز دلہن کو دولہا والوں کی طرف سے پہنایا جائے (۳) بڑھاوا - دم (۴) ہندو وہ کپڑا - زیور - مٹھائی - ترکاری اور کھاونے وغیرہ جو سسرال والوں کی طرف سے قبل از شادی بھیجے جایا کرتے ہیں +

چَڑھاوا بڑھاوا دینا - ہ - فعل متعدّی - دم دلاسا دینا + اونچ نیچ سمجھانا - نشیب و فراز سمجھانا - خوشامد کرکے پھسلانا +

چَڑھائی - ہ - اسم مؤنث (۱) بلندی - اونچائی (۲) حملہ - دھاوا - تاخت - یورش +

پہنچا ملک لشکر یاراں سے ہے یہ زور [illegible] کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی (ذوق)

چَڑھتا - ہ - صفت - بڑھتا - ترقی کرتا ہوا - عروج کرتا ہوا - زوروں پر آتا ہوا - جوش پر آتا ہوا جیسے چڑھتا چاند - چڑھتی جوانی وغیرہ +

چَڑھتا چاند - ہ - اسم مذکر - بڑھتا چاند - عروج ماہ +

چَڑھ بَنا - ہ - فعل لازم - بن آنا - حسب مراد ہونا +

چَڑھنا - ہ - فعل لازم (۱) پستی سے بلندی پر جانا - نیچے سے اوپر جانا - چوٹی پر جانا - بلندی پر صعود کرنا - اٹھنا - ابھرنا (۳) بڑھنا - ترقی کرنا - (۴) اڑنا - پرواز کرنا جیسے کبوتر کا چڑھنا (۵) طغیانی پر آنا - چڑھاؤ پر آنا (۶) حملہ کرنا - یورش کرنا - دھاوا کرنا (۷) گراں ہونا - مہنگا ہونا (۸)

آتی تھیں، اس سے زیادہ غرور اور تکبر کے منظر کا تخیل پیدا نہیں ہو سکتا تھا،

شکست خوردہ جہاز، فتمند عمیق خلیج ــــ گزشتہ روز کے طوفان کے باعث دونوں چٹانوں سے دھارے اس طرح اُبل رہے تھے، جیسے دو پہلوانوں کے جسم سے پسینہ بہ رہا ہو جو ابھی ابھی پیکار سے فارغ ہوئے ہوں۔ ، ماغ انھیں پانی سے باہر نکلے ہوئے دو شیطانی بازو تصور کرتا تھا، جو سمندر کے طوفانوں کو تباہ شدہ جہاز کا مشاہدہ کرا رہے ہوں، اگر گلیٹ کو جہاز کی تباہی کی وجہ معلوم ہوتی تو وہ اس ہیبتناک منظر سے اور بھی زیادہ متاثر ہوتا، تباہی کی وجہ ایک حادثہ کے باوجود ارادہ پر مبنی تھی۔

کلین یعنی اس جہاز کے عیار کپتان نے جہاز سے روپیہ اُڑا لیا۔ اب اسکی پیٹی میں تین ہزار پونڈ تھے، اس کا ارادہ تھا کہ وہ ساحل سے ایک میل کے فاصلہ پر جہاز ہینو یز میں ڈال کر غرق کردے اور جب مسافر کشتیوں کے ذریعے ساحل پر چلے جائیں تو یہ جہاز کے ساتھ ہی ڈوبنے کا ارادہ ظاہر کرکے کچھ دیر ڈیو رینڈ میں توقف کرے اور بعد میں تیر کر ساحل پر پہونچ جائے، جہاں سے کشتی لے کر مشرق کی جانب فرار ہو جائے، اس کے مختصر ڈرامہ کے عمل کی تکمیل ہو چکی تھی، ہر ایک کپتان کلین کے ایثار کی تعریف کرتا ہوا چلا گیا ــــ جب ڈھندلکا صاف ہو گیا تو کلین کے خوف کی انتہا نہ رہی، اس نے دیکھا کہ وہ ہینو یز کی بجائے ڈاور یز پر تھا، جہاں سے ساحل ایک میل نہیں بلکہ پورے پانچ میل تھا،

کلین نے دور سے ایک جہاز کو دیکھا، اس نے تیر کر دوسری چٹان پر پہنچنے کا ارادہ کیا، جہاں سے وہ جہاز والوں کو نظر آ سکے، اس نے اپنے چمڑے کی پیٹی کے سوا تمام کپڑے اتار کر عرشۂ جہاز پر رکھ دئے اور سر کے بل سمندر میں کود پڑا، چونکہ وہ بلندی سے گرا تھا وہ پانی کی تہ تک پہونچ گیا، اس نے سمندر کی تہ کو محسوس کیا، ایک لمحہ کے لئے وہ زیر آب چٹانوں کے گرد پھرا، پھر دوبارہ سطح آب پر آ گیا، اسی وقت اس نے محسوس کیا کہ اس کا ایک پاؤں کسی چیز کے پنجے میں ہے،

لیکن جب گلیٹ ڈوریز پر پہونچا تو وہ اس حقیقت سے مطلق آگاہ نہ تھا، وہ تباہ شدہ جہاز کے منظر کو دیکھکر حیرت میں تھا، اس نے دیکھا کہ ڈیو رینڈ کی مشینری بالکل محفوظ تھی، جس کو سمندر نے آہستہ آہستہ منہدم کرنے کے لئے بچا لیا تھا جس طرح ایک بلی اپنے شکار سے کھیلتی ہے

یہ بحری امواج کی وحشیانہ دل لگی کے لئے ایک کھلونا بنا ہوا تھا، اب کوئی صورت نہ تھی، مشینری کا بلاک جو بیک وقت وزنی اور نازک بھی تھا اپنے بوجھ سے دو چٹانوں کے درمیان پھنس چکا تھا، اور اُسے اس عالم سکوت سے نکال کر ساحل تک لے جانے کا خیال بھی دیوانگی معلوم ہوتا تھا،

گلیٹ نے اپنے بدن کا جائزہ لیا۔

جب وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ بنا چکا تھا اُسے معلوم ہوا کہ وہ اپنی خوراک کی ٹوکری کھو چکا ہے، اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی،

ڈیو رینڈ کے انجن کو چٹانوں سے نکالنے کے لئے جن میں وہ تین چوتھائی سے زیادہ دھنس چکا تھا، ایک پورے لشکر کی ضرورت تھی اور گلیٹ بالکل تنہا تھا، یہاں بڑھئی کے پورے ہتھیار اور انجینیر کے پورے اوزار درکار تھے، لیکن گلیٹ کے پاس صرف آری چھینی، کلہاڑی اور ایک ہتھوڑا تھا، اس کو ایک پورے ورکشاپ کی ضرورت تھی، لیکن وہاں رہنے کے لئے چھت بھی نہ تھی، اس خشک چٹان پر خوراک بھی ضروری تھی، لیکن اس کے پاس سوکھی روٹی تک نہ تھی،

پہلا ہفتہ اس نے شکستہ جہاز کے کارآمد منتشر ٹکڑوں کو فراہم کرنے میں گزارا، وہ ہر ایک چٹان پر پھرا اور ہر وہ چیز سمندر کی موجوں نے چٹانوں پر پھینکی تھی اکٹھا کرتا رہا، گلے ہوئے کپڑوں کی دھجیاں، لوہے کے ٹکڑے، چولوں کے پرزے، منتشر تختے، ٹوٹی ہوئی سلاخیں، کہیں سے زنجیر کہیں سے چرخی، الغرض جو کچھ ملا اکٹھا کرتا رہا، اس نے سیپوں کے کیڑوں اور پانی پر گزارا کیا، وہ چنگھاڑتے ہوئے بحری شیروں اور اُڑتے ہوئے اژدہوں کے نرغے میں گھرا ہوا تھا، شوریدہ موجوں کی آواز اس کے کانوں سے کبھی جدا نہیں ہوئی، وہ دن کو دھوپ کی بھٹی میں تپتا اور رات کو سمندر کی یخ کر دینے والی سردی سے سُن ہو جاتا، اور ہر وقت بھوکا پیاسا رہتا تھا۔

ایک دن چٹان کے گوشوں میں پھرتا ہوا گلیٹ ایک غار میں پہنچ گیا جو بحری پھولوں سے لدی ہوئی سمندر کی دیوی کی خلوت گاہ معلوم ہوتی تھی، یہاں سیپیاں جواہر کی طرح چمک رہی تھیں۔ پانی میں چاند کی روشنی مرتعش تھی، اکثر پھول سبزے کی مانند تھے، ایک عمیق گڑھے کے کنارے لگے ہوئے شفاف پانی میں گلیٹ نے اچانک ایک طلسمی چیز کو بڑھتے ہوئے

آواز کا بلند ہونا (۹) کسا جانا کھچ جانا۔ تن جانا۔ تنا جیسے ڈھول یا طاسہ چڑھنا (۱۰) پھولنا [illegible] جیسے سانس چڑھنا (۱۱) قربانی ہونا۔ ذبح ہونا۔ کسی دیوی یا دیوتا پہ بلدان کیا جانا (۱۲) نذر ہونا۔ بھینٹ ہونا (۱۳) سوار ہونا۔ سواری لینا (۱۴) [illegible] جیسے سر اوچڑھنا (۱۵) عشق ہونا۔ محابت ہونا جیسے [illegible] چڑھنا (۱۶) گزر جانا۔ بہت ہو جانا۔ [illegible] ہو جانا جیسے مہینا چڑھنا۔ دن چڑھنا (۱۷) [illegible] ہونا۔ درج ہونا۔ [illegible] ہونا۔ لکھا جانا جیسے نام چڑھنا (۱۸) [illegible] جیسے زردا یا میا کو چڑھنا (۱۹) [illegible] ہونا جیسے نقشہ چڑھنا (۲۰) [illegible] چڑھنا (۲۱) چولھے پہ رکھا جانا۔ پکنے کو رکھا جانا جیسے ہانڈی چڑھنا (۲۲) کچہری میں جانا۔ عدالت میں جانا۔ جیسے [illegible] پولس چڑھنا (۲۳) چپکنا۔ جمنا جیسے نظر چڑھنا (۲۴) [illegible]

[illegible]

چڑھواں۔ ہ۔ صفت۔ [illegible] کی جوتی۔ مردانہ جوتی۔ [illegible]

چڑھوانا۔ ہ۔ چڑھانے کا متعدی المتعدی ٭

چڑھیت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سوار۔ سواری لینے والا۔ چڑھنے والا۔ مالوں کا قاتل

چڑھیتا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بارگیر۔ وہ شخص جو دوسرے کے گھوڑے پر نوکر ہو (۲) دیکھو (چڑھیت) +

چڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ لات۔ وہ لات جو کسی بھاگتے کے ماری جائے۔ اُچھلکر لات مارنا +

چڑی مارنا۔ یا۔ چڑی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ لات مارنا۔ اُچھلکر لات مارنا +

چڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (گنوار) چڑیا۔ پرند +

چڑی مار۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پرند پکڑنیوالا۔ چڑیا پکڑنے والا۔ کنجشک گیر۔ صیاد +

چڑی مار ٹولا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چوک۔ گزری۔ وہ جگہ جہاں طرح طرح کے جانور بکتے ہیں جیسے چڑی مار ٹولا بھانت بھانت کا جانور بولا +

چڑیا۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) پرند۔ کنجشک مادہ۔ گوریا۔ عصفور (۲) انگیا کی وہ سیون جس سے کٹوریاں ملی رہتی ہیں

قہر ہے ربط جو ٹوٹ جائے یہ چڑیا کمبخت تسپہ ڈوری ہے عجب ڈھب کی نکی مغلائی (رنگین)

(۳) چھپر کے ستون یا کھاروں کی لاٹھی پہ جو سہارے کے واسطے ایک لکڑی کا آڑا ٹکڑا شہ راخ کر کے لگا دیتے ہیں جیسے یہ ہے T (۴) نیفہ۔ ازار بند رہنے

کی جگہ (لکھنؤ) +

چڑیا چودن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جلدی سے انزال ہونا۔ جماع خفیف +

چڑیا خانہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ چڑیا گھر۔ وہ مکان جہاں امیروں کے طیور اور طرح طرح کے پرند رہتے ہیں +

چڑیا کا۔ یا۔ چڑیا والا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (گالی) احمق +

چڑیا کا دودھ۔ ہ۔ عنقا چیز۔ ناممکن بات +

چڑیا کے پھندے میں پکڑا جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مفت کی آفت اور بلائے ناگہانی میں گرفتار ہونا۔ ناحق کی مصیبت اور عذاب میں پڑنا +

چڑیا نوچن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کھسوٹ۔ تکا بوٹی۔ عذاب۔ تکلیف۔ بوٹیاں توڑنا جیسے سب کو تھوڑا تھوڑا روپیہ دیکر چڑیا نوچن سے جان بچائی +

چڑیل۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) بھتنی۔ چھلبائی۔ ادھ غول + ڈائن۔ پلید عورت۔ خبیث عورت۔ میلی کچیلی عورت (۲) بدصورت۔ زشت صورت +

چڑیوں کے جھنڈ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چڑیوں کے غول۔ جھلڑ۔ بہت سی چڑیوں کا اکٹھا ہو کر اڑنا +

چسانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چچوڑوانا + پلانا جیسے دودھ چسانا +

چسپاں۔ ف۔ صفت (۱) چسپیدہ۔ چپکا ہوا (۲) موزوں۔ ٹھیک۔ بجا

چسپاں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ چپکانا۔ لگانا جیسے اشتہار چسپاں کرنا +

چست۔ ف۔ صفت (۱) چالاک۔ پھرتیلا۔ پھرتی باز۔ تیز طرار (۲) تنگ۔ کھچا ہوا (۳) ٹھیک۔ موزوں۔ درست (۴) مضبوط۔ محکم۔ استوار +

چستہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پنیرمایہ۔ بکری کے بچے کا معدہ جس میں پیا ہوا دودھ رہتا ہے +

چستی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) چالاکی۔ پھرتی۔ تیزی (۲) تنگی۔ کھچاوٹ۔ (۳) مضبوطی۔ استحکام (۴) جرأت۔ دلیری۔ جسارت +

چسک۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) درد۔ میٹھا میٹھا درد۔ خفیف درد۔ کسک (۲) سنجاف یا مغزی کے آگے جو گوٹے یا اطلس و دارائی وغیرہ کی گوٹ سی لگا لیتے ہیں

چسکا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) مزہ۔ چاٹ۔ چٹورپن + ہ

بوسہ طلب کیا تو دیا ہنسکے یہ جواب منہ کی کھلائے گا تجھے چسکا زبان کا (برق)

(۲) عادت۔ لت۔ دھت۔ ہ

بیٹھے بیٹھے آپ سے کیوں بیٹھتا ہوں مجھ گناہ پاؤں پڑنے کا ہے تجھ سے مجکو چسکا ہو گیا (جرأت)

(۳) ذوق۔ شوق +

دیکھا۔ ایک گول گول شے جھومتی ہوئی موجوں میں حرکت کر رہی تھی، یہ تیرتی نہیں تھی، بلکہ پھلانگ رہی تھی، اس وقت یہ ایک مقصد کے ساتھ ایک طرف تندی سے بڑھ رہی تھی، اس کی مشابہت ایک کھلونے کے مانند تھی جس کی لڑکھڑاتی ہوئی شاخیں موجوں میں روانہ ہو رہی تھیں، یہ کیچڑ سے اس طرح ڈھکی ہوئی نظر آتی تھی، جس پر پانی کا مطلق اثر نہ ہو سکے وہ غار کے تاریک ترین پہلو تلاش کر رہی تھی، جہاں وہ بالآخر غائب ہو گئی۔

گلیٹ اپنے کام پر واپس آ گیا۔ لیکن اس کے دل پر یہ ہیبت ناک منظر ہر وقت تازہ رہتا۔ انتہائی جانفشانی کے بعد شکستہ کشتی میں اتارنے کے لئے تیار ہو گئی۔ گلیٹ نے ایک کنارا اختیار کیا، اس کی اول مشقت کامیابی سے بدل چکی تھی، اب دوسرے روز وہ گرنیز کو لوٹ جانے والا تھا۔ لیکن نہیں اس نے انتظار کیا، کہ جب کشتی کو آویزاں انجن کے قریب ترین سے آئیں، وہ بھیڑ کی کھال اوڑھ کر سو گیا۔

جب وہ اٹھا تو طوفان کی آمد آمد تھی۔ اب اس کھاڑی کو چڑھتی ہوئی موجوں سے بچانے کے لئے ایک فصیل ضروری تھی، اس نے ڈیورینڈ کی ساگوان، ٹوٹے ہوئے تختوں کو اکٹھا کر کے خدائی غضب سے بچاؤ کا سامان کیا —

جب غضبناک طوفان کا چڑھاؤ کم ہو گیا گلیٹ بھوک سے دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے اتری ہوئی موجوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مچھلی کی تلاش میں نکلنے کا ارادہ کیا۔ وہ نیم عریانی کی حالت میں دانتوں میں چھرا دبائے ہوئے ایک ایک چٹان پر بھاگ رہا تھا، اچانک اس نے اپنے آپ کو دوبارہ اسی غار میں پایا جو جواہر کے مانند چمکتے ہوئے پھولوں سے لدی ہوئی تھی، اس نے پانی کی سطح پر ایک شگاف میں ایک مچھلی کو دیکھا۔ اس نے فوراً اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا اور تاریکی میں زیر آب ٹٹولنے لگا، دفعتہً اس نے اپنے بازو کو کسی چیز کے پنجے میں جکڑا ہوا محسوس کیا۔ اس پر ایک عجیب ہیبت طاری ہو گئی۔

ایک باریک کھردری چپٹی سی ٹھنڈی اور لیسدار چیز اس کے بازو پر لپٹ چکی تھی جو اس کے سینے کی طرف رینگتی جاتی تھی، اس کا دباؤ ایک تسمے کے مانند تھا، اور اس کا متواتر بڑھتے جانا جسم پر ایک برمے کی طرح محسوس ہوتا تھا، ایک لمحے کے اندر اندر یہ بل کھاتی ہوئی چیز اس کی کلائی اور کہنی سے گزر کر شانے تک پہونچ چکی تھی اور ایک تیز نوک سی اس کی بغل میں کھب گئی، گلیٹ لرز گیا۔ لیکن اس کو ہلنے کی تاب نہ تھی، وہ اسی جگہ پر گڑ گیا، اس نے اپنے بائیں ہاتھ سے جو ابھی تک آزاد تھا چھرا پکڑ کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی، لیکن بحری بلا نے اپنا قبضہ اور بھی مضبوط کر لیا، یہ چمڑے کی مانند نرم لوہے کی مانند مضبوط اور رات کی مانند ٹھنڈی تھی۔

ایک دوسری شکل، تیز اور سکڑی ہوئی شگاف سے اس طرح برآمد ہوئی جیسے ایک اژدہے کے منہ سے زبان پہلے وہ اس کے ننگے جسم کو چاٹتی ہوئی محسوس ہوئی پھر یکایک باریک اور طویل ہو کر اس کے جسم کے گرد لپٹ گئی، شدید درد کی وجہ سے گلیٹ کے جسم کے تمام پٹھے سکڑ گئے، اس نے اپنے جسم پر کئی نشتر چبھتے ہوئے محسوس کئے، اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کئی ہزار جونکیں اس کے جسم پر چمٹ کر اس کا خون چوس رہی ہوں۔

ایک تیسری لمبی متحرک شے سوراخ سے باہر آئی، اور اس کے بدن کو ٹٹولتی ہوئی اس کی پسلیوں کے گرد رسی کی مانند مضبوطی سے لپٹ گئی گلیٹ ان تمام اشکال کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا —— ایک اور چیز تیر کی طرح تیزی سے اس کے پیٹ پر حملہ آور ہوئی۔

یہ جاندار چیزیں جو اس کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی تھیں، اس نے دباؤ کے مقامات پر خون چوستے ہوئے جبڑوں کو محسوس کیا، جو ہر لحظہ اپنی جگہ بدلتے تھے۔

پھر ایک بھاری لیسدار چپٹی سی شکل پانی سے نمودار ہوئی، یہ ایک وسطی حصہ تھا جس کے اطراف پر کئی تسمہ نما زبانیں آویزاں تھیں، اس نے اس لیسدار ڈھیر کے وسط میں دو چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھیں۔

اب گلیٹ نے شیطانی مچھلی کو پہچان لیا۔

اس کے پاس صرف ایک ہی ہتھیار یعنی چاقو تھا۔

وہ جانتا تھا کہ یہ خوفناک عجیب الخلقت بلائیں صرف ایک مقام سے زخم پذیر ہو سکتی ہیں، اس کے جسم کا ایک ایک مقام اس سنگین گرفت میں مضروب اور مجروح ہو رہا تھا، گلیٹ نے شیطانی مچھلی کی آنکھوں کو دیکھا اور شیطانی مچھلی گلیٹ کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔

شیطانی مچھلی کے مقابلے میں بیل کے مقابلے کی طرح ایک انسان

چسکنا - ہ - فعل لازم - میٹھا میٹھا درد ہونا - کسکنا - کبھی کی چوٹ کا ابھرنا +

چسکی - ہ - اسم مؤنث (۱) کش - سُرک - گھونٹ - جرعہ (۲) افیون کا گھونٹ جو خلاف معمول پیا جائے +

چسکی لگانا - ہ - فعل متعدی - پی جانا - سُڑک جانا - سُڑ پینا - اُتار جانا - گٹک جانا - افیون پینا +

چُسنا - ہ - فعل لازم - چوما جانا - پیا جانا - عرق نکل جانا - طاقت کا زائل ہونا - نچڑ جانا +

چُسنی - ہ - اسم مؤنث (۱) بچوں کے چوسنے کا کھلونا (۲) دودھ پلانے کی شیشی +

چشم - ف - اسم مؤنث (۱) آنکھ - نین - دیدہ - نینا - لوچن (۲) آس - امید +

چشم بد دور - ف - جملہ معترضہ - (ایک کلمہ جو دفع چشم زخم کے واسطے کسی چیز کی تعریف کے پیشتر زبان پر لاتے ہیں) نظر بد دور - [illegible] +

چشم پوشی - ف - اسم مؤنث - اغماض - آنکھ چرانا - دیکھا ٹال جانا +

چشم نمائی - ف - اسم مؤنث - دھمکی - ڈراوا - تنبیہ - سرزنش - ملامت - جھڑکی +

چشم نمائی کرنا - ا - فعل متعدی - تنبیہ کرنا - سرزنش کرنا - دھمکانا - آنکھ کی دھمکی دینا +

چشم و چراغ - ف - اسم مذکر - قرۃ العین - روشنی چشم - نور چشم - آنکھ کی پتلی - نہایت عزیز اور پیارا +

چشنک - ا - اسم مؤنث - وہ کھانا جو بادشاہی تقریبوں کے موقعوں پر اپنے واسطے بطور حصہ ڈونے میں بھر کر صاحب تقریب کے گھر سے لیجاتے ہیں -

آتش ہمیشہ سیر ہوا خوان حُسن سے ؎ نیت کو رکھئے بوسۂ لب کی چشنک بھرا (آتش)

چشمک - ف - اسم مؤنث (۱) اشارۂ چشم - جھپکی - رمز - کنایہ - چھانولی - غمزہ (۲) شکر رنجی - رنجش - رکاؤ - انقباض (۳) عینک - چشمہ +

چشمک زنی کرنا - ا - فعل متعدی - طعنہ زنی کرنا - آوازہ کسنا - چھیڑنا

لطف یہ ہے کہ تاب حسن کہ اس کا در بدر ہی ؎ چشمک زنی کرے ہے [illegible] کے ساتھ (ذوق)

چشمہ - ف - اسم مذکر (۱) پانی کی سوت - منبع - پانی بہنے یا نکلنے کی جگہ - غدیر - تالاب (۲) عینک +

چُغد - ف - اسم مذکر - اُلو - بوم - ایک قسم کا چھوٹا اُلو +

چُغل - ف - اسم مذکر (۱) غماز - لُترا - سخن چیں - نمام (۲) گٹی - کنکر جو چلم میں رکھکر اوپر سے تمباکو رکھا جاتا ہے +

چغل خور - ا - اسم مذکر - غماز - لُترا - نمام +

چغل خوری - ا - اسم مؤنث - غمازی - لُترا پن - نمامی +

چُغلی - ف - اسم مؤنث - کسی کی برائی - بدی - غمازی - سخن چینی - لُتراپن - غیبت +

چغلی کھانا - ا - فعل متعدی - بدی کرنا - برائی کرنا - غیبت کرنا - غمازی کرنا +

چُغتی - ا - اسم مؤنث - چپٹی لکڑی جس کے سہارے سے سیدھی لکیریں کھینچتے ہیں - چوبی مسطر - چپٹا رول +

چِق - ت - اسم مؤنث - چلون - چلمن - چک - بانس یا سرکنڈے کی تیلیوں کا پردہ +

چُقر - ف - اسم مذکر - جوہڑ - چشمہ - ڈابر +

چقماق یا **چقمق** - ت - اسم مؤنث - آگ نکالنے کی پتھری جو اکثر بندوق وغیرہ پر لگائی جاتی ہے +

چُقندر - ف - اسم مذکر - ایک جڑ کا نام جو نہایت سرخ اور شلغم کے قسم میں سے ہے

چَک - ہ - اسم مذکر (۱) پٹی - کاشت - قطعۂ زمین (۲) چشمک - جھگڑا - تنازعہ - زمین کا جھگڑا (۳) کھٹیک - ہندو قصاب (۴ ع) پھیر - جماؤ +

چک بندی - ا - اسم مؤنث - زمین کی حد بندی - حدبست + کشتوار - پیمائش کی سہولت کے واسطے حدبست کے نقشہ کے اندر کئی مناسب حصے کرنا یہ نقشہ و شجرہ جدا جدا رہتا ہے +

چک بندھنا - ہ - فعل متعدی - ع + پھیر پڑنا - کسی چیز کا افراط سے ہونا جیسے اب کر کے خرچ کا چک بندھا ہے +

چِک - ہ - اسم مؤنث (۱) چکا - دھچکا - لچک - جھٹکا + درد کمر (۲ - ا) چق - چلمن (۳) انگلش (Cheque) ہنڈی کا غذ - نقدی ملنے کا پرچہ

چک آنا - ہ - فعل لازم - جھٹکا آنا - چکا آنا - کمر میں دھچکا آنا -

جانصاحب کمر میں آئی ہے چک ؎ لیکے ڈولی جو کل کہار گرے (جانصاحب)

چکا - ہ - اسم مذکر (۱) گول چیز + مربع + پتھروں کا مپت کے واسطے فیت کے حساب سے ڈھیر - اینٹوں وغیرہ کا ڈھیر جو مپت کے واسطے لگایا جائے (۲ صفت) جما ہوا - منجمد جیسے دہی چکا (کھوس کی آواز) .

چکا باندھنا - ہ - فعل متعدی - چوکور اور اونچا مپت کے واسطے اینٹوں یا پتھروں کا ڈھیر لگانا +

چکاچک - ہ - اسم مؤنث (۱) چقاچاق - تلواروں کے متواتر جسم پر پڑنے کی آواز (۲ - ع - صفت) تر بتر - تیل یا گھی میں ڈوبا ہوا - چور - لتھ پت + شور بور +

ہوتا ہے جب اُن پر قابو پالینا چاہیئے، یہ موقعہ اس وقت ہوتا ہے جب بیل اپنا سر نیچا کرے اور شیطانی مچھلی اپنا سر اٹھائے، یہ موقعہ نہایت قلیل ہوتا ہے۔ اور جو فریق اُسے کھو دے وہی تباہ ہو جاتا ہے،

یکایک شیطانی مچھلی نے ایک اور شاخ چٹان سے باہر نکالی، اور اس سے گلیٹ کا بایاں بازو بھی پکڑ لیا اور ساتھ ہی اپنا سر آگے بڑھایا۔

جتنا ہی یہ موقعہ مختصر تھا گلیٹ نے اتنی ہی تیزی سے تمام کوشش کے ساتھ اپنا خنجر اس نرم نرم لیسدار چیز میں گھونپ کر فوراً اس کی آنکھوں کے گرد ایک زخم کا حلقہ بنا دیا۔

تمام جونکیں بیک وقت گر گئیں اور تمام کا تمام ڈھیر پانی کی تہ میں غائب ہو گیا۔

گلیٹ زخموں سے چور ہو چکا تھا اس نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ اس کی نظریں ایک گوشے کی جانب پہونچیں وہ قریب گیا۔ یہ کیا چیز تھی ـــ ایک انسانی پنجر جس میں سفید ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ تھا، ـــ ہاں ایک چیز ـــ ایک چمڑے کی پیٹی اور تباکو کا ڈبہ۔ پیٹی پر گلیٹ نے کلبن کا نام پڑھا، پھر اس نے تباکو کے ڈبے کو چاقو سے کھول کر دیکھا، اس میں تین ہزار اشرفیاں تھیں،

جب گلیٹ اس ڈبے اور پیٹی کو لے کر اپنی کشتی کی جانب پلٹا تو اس کے خوف کی کوئی حد نہ رہی۔ اس نے دیکھا کہ کشتی میں پانی بھر رہا ہے۔ اگر وہ ایک گھنٹہ اور دیر سے آتا تو اسے پانی کی سطح پر کچھ نہ ملتا۔ اس نے زنجیر کے ساتھ ایک ترپال کشتی میں لپیٹ کر سوراخ بند کر دیا۔ اور کشتی میں پانی آنا بند ہو گیا۔ گلیٹ نے اپنے تمام کپڑے سوراخ کے منہ میں پھنسا دئے۔

اس تنہا خاموش چٹان پر گلیٹ کو لاتعداد اذیتیں پہنچیں، وہ تنہائی، بھوک، پیاس مشقت اور نیند پر فتح پا چکا تھا، لیکن ایک مایوس کن چیز کا مقابلہ ابھی باقی تھا۔ گلیٹ کی چٹان کی چوٹی پر چڑھ گیا، اور دور دور نظر دوڑانے لگا، اس کے پاس کوئی لباس نہ تھا، اور وہ اس بے

پایاں سمندر کے وسط میں بالکل عریاں کھڑا تھا،

ان طوفان خیز امواج کی گونج میں جہاں اس کے نیچے بحر بے پایاں

اور سر پر سپید آسمان تھا، اس نے تمام جد و جہد چھوڑ دی، وہ ایک چٹان پر لیٹ گیا، اس نے نہایت آزردگی اور عاجزی سے اپنے ہاتھ اُٹھائے، اس کی زبان کی بے ربط جنبشوں میں رحم، رحم کی پکار تھی،

جب وہ اس بے خودی کے عالم سے بیدار ہوا، تو سورج کافی بلند ہو چکا تھا، وہ دوبارہ تازگی سے کھڑا ہو گیا، اس نے ہمت باندھی ایک دن کی محنت سے کشتی کا سوراخ بند کیا، دوسرے روز وہ فراہم کردہ چیتھڑوں سے ملبوس ڈاریز سے ساحل کی جانب چل پڑا۔

قسمت کی آخری ضرب

گلیٹ اپنے چیتھڑوں میں ملبوس رات کے وقت ساحل پر پہنچا، اور لیتھری کے مکان کی تاریکی میں کچھ دیر تک اِدھر اُدھر پھرتا رہا، پھر اُس نے ملحقہ باغ کا رُخ کیا، وہ گھاس پر بیٹھ گیا، اور ارد گرد دیکھنے لگا، باغ کے پھول پتیاں اور مکان اس کی نظر میں تھے، اُس نے ڈراوچیٹ کے کمرے کی کھڑکیوں کو دیکھا، اس کا تنفس بھی ایک رکاوٹ کے ساتھ جاری تھا، ان کھڑکیوں میں ایک عجیب کشش تھی، جن میں دیکھتے رہنا اس کے لئے دائمی مسرت کا شغل تھا۔

اچانک اس کی نظر ڈراوچیٹ پر پڑی،

وہ قریب آ رہی تھی، کچھ فاصلے پر وہ کھڑی ہو گئی پھر چند قدم پیچھے ہٹ کر ایک لمحہ کے لئے ٹھہر گئی اور ایک لکڑی کی بینچ پر جا کر بیٹھ گئی، چاند درختوں کی آڑ میں تھا، زرد زرد ستاروں میں بادل کے چند ٹکڑے تیر رہے تھے، سمندر کی موجیں زیر لب گنگنا رہی تھیں،

گلیٹ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی، وہ اس وقت اپنے آپ کو انتہائی بدبخت اور بدرجہا خوش نصیب محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس مخمصہ میں تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ دیدار کی خوشی سے اس پر سرسام کی حالت طاری تھی، اس نے ڈراوچیٹ کی گردن اور سنہری بالوں کو غور سے دیکھا۔

اچانک ایک آہٹ نے دونوں کو ہشیار کر دیا۔ کوئی شخص باغ میں ٹہل رہا تھا، ڈراوچیٹ نے اپنی آنکھ اُٹھائی، وہ شخص قریب ہوتا گیا، اب درختوں کی شاخیں درمیان میں اس طرح حائل تھیں کہ ڈراوچیٹ تو نووارد کو دیکھ سکتی تھی، لیکن گلیٹ نہیں دیکھ سکتا تھا، اُس نے ڈراوچیٹ کی طرف دیکھا۔

وہ بالکل زرد ہو رہی تھی، اس کے نیم وا لب ایک حیرانی کی چیخ روکے

چکا چوند۔ یا۔ چکا چوندی - ہ - اسم مؤنث (۱) خیرگیٔ چشم۔ آنکھ کا روشنی کے باعث جھپکنا + تیرگیٔ چشم (؟) امیر

سوئے شمع لو پھر چکا چوند ہو گئی … ذرا جو دماغ سے بھایا اٹھا لیا (سحر)

(۲) تعجب۔ حیرت +

چکا چوندی لگنا یا آنا - ہ - فعل لازم۔ آنکھوں کے آگے روشنی کے باعث اندھیرا آنا۔ تاب نظارہ نہ لانا۔

کیونکہ نہ جھلملا دیدۂ … دیکھا بھی ہے کسی نے نظاہر کیا حجاب (فخر)

چکارا - ہ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کا چھوٹا نہایت چالاک اور نازک ہرن۔ مرگ

خشم کردہ جو دیکھی آنکھ اس صیاد کی … میرا آہو ہوگیا آہو چکارا ہوگیا (ناسخ)

(۲) بھوپی سارنگی ایک قسم کا دو تارا +

چکانا - ہ - فعل متعدی (۱) قیمت ٹھہرانا۔ مول کرنا۔ نرخ قرار دینا۔ بھاؤ کرنا (۲) فیصلہ کرنا۔ تصفیہ کرنا۔ انفصال کرنا + ۔

میدان انصاف چکا خلق کا اسے داور حشر … پھر قیامت ہے جو وہ شوخ ستمگر آیا (شعبدی)

(۳) نپٹانا۔ نمٹانا۔ چکتا کرنا۔ بے باق کرنا + ختم کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔ پورا کرنا +

چکائی دینا - ہ - فعل متعدی (پرانا محاورہ ہے) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ نظر لگانا ۔

شب جو جاتے رہے تم دے کے چکائی مجھ کو … صبح تک ایک پلک نیند نہ آئی مجھ کو (آشنا)

(شاہ نصیر نے بھی اس لفظ کو باندھا ہے) +

چک بچک - ہ - صفت۔ جو تیل یا گھی میں تربتر۔ لتھاپت۔ شوربور۔ چور۔ ڈوبا ہوا۔ لتھڑا ہوا +

چکپھیری - ہ - اسم مؤنث۔ چکر باندھ کر پھرنا۔ دائرہ میں گردش کرنا + وہ پھیرت جو چکر باندھ کر پھریں۔ وہ گردش جو دائرے میں ہو +

چکپھیری پھرنا - ہ - فعل لازم۔ چکر میں پھرنا۔ دائرہ میں گردش کرنا +

چکت مارنا - ہ - فعل متعدی۔ بکٹا مارنا۔ منہ سے بوٹی بھر لینا۔ دانتوں سے کاٹ کھانا۔ منہ مارنا۔ دانت مارنا ۔

چکتا - ہ - اسم مذکر (۱) گول نشان۔ گول دھبا۔ بڑا اور گول دھبا (۲) کاٹے کا نشان۔ دانتوں کا نشان (۳) لال خواہ نیلا داغ۔ دھبا جو فساد خون سے ہو جاتا ہے (۴) اُپیا۔ گوشت کا ٹکڑا + قاش +

چکتا بھرنا - ہ - فعل متعدی۔ دانتوں سے کاٹنا۔ منہ مار کر گوشت اتار لینا +

چکتا ڈالنا - ہ - فعل متعدی۔ دانتوں سے کاٹ کر نشان ڈال دینا +

چکتا مارنا - ہ - فعل متعدی۔ دانتوں سے کاٹنا +

بانہہ پہ میری چکتا مارے … ایسی بھی تو یہ نہیں لکڑی گلی (شوق)

چکتی - ہ - اسم مؤنث (۱) ٹکیا۔ قرص۔ گردہ۔ گول یا دور چیز (۲) دنبہ کی گول دم۔ دنبہ کی چوڑی دم +

چکٹ - ہ - صفت۔ نہایت میلا۔ از حد چکٹا ہوا۔ چیکٹ کی مانند میلا کچیلا

چکٹا - ہ - اسم مذکر۔ مٹھی بھر۔ پچہ بھر +

چکٹنا - ہ - فعل لازم (۱) چکنا ہو کر چپچپانے لگنا جیسے سر چکٹنا (۲) میلا ہونا۔ کثیف ہونا۔ غلیظ ہونا + ۔

آلودگی کے واسطے رہنا بنا تھا … نکھرے یہ ہم کہ جامۂ ہستی چکٹ گیا (سحر)

چکچکی - ہ - اسم مؤنث۔ دو چپٹی لکڑیوں کی جوڑی جو اکثر جوگی ایک ایک ہاتھ میں جوڑی ملا کر بجاتے ہیں۔

چکچک لونڈے کھانا۔ یا۔ چکھنا - ہ - فعل متعدی ہو۔ تر تراتے اور گھی میں تر بتر نوالے کھانا +

چکر - ہ - اسم مذکر (۱) حلقہ۔ گردہ۔ دائرہ۔ پیا (۲) پھیر۔ محیط۔ احاطہ (۳) بھنور۔ گرداب (۴) گول سڑک (۵) غش۔ غشی۔ گھمیری۔ گردش (۶) … حلقۂ آہنی۔ ایک گول ہتیار کا نام جو اکثر لوگوں کی پگڑی میں رہتا ہے۔ سند دیکھا ہیں۔

قسں ہو جاؤں جو آنکھ اس کی پھرے میری طرف … نگہ ناز کی گردش مجھے چکر ہو جائے (دلاعلم)

(۷) سری کشن جی مہاراج کا ایک ہتیار جیسے سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم۔ عارفی آپ کی تعریف میں کہا کرتے ہیں۔

چکر آنا - ہ - فعل لازم۔ سر گھومنا + غش آنا + ۔

پیچ دینے نہیں وہ زلف معنبر کیا کیا … گردش چشم سے آتے نہیں چکر کیا کیا (آتش)

چکر باندھنا - ہ - فعل متعدی۔ اس طرح گردش دینا کہ دائرہ بندھ جائے۔ جلد جلد گردش کر کے دائرہ کی شکل پیدا کر دینا +

چکر کھانا - ہ - فعل لازم۔ گردش کرنا۔ پھرنا۔ گھومنا۔

چکر کی سڑک - ہ - اسم مؤنث۔ گول سڑک۔ پھیر کی سڑک۔ مدور سڑک +

چکر لانا - ہ - فعل متعدی۔ شرارت کرنا۔ فیل لانا۔ فساد اٹھانا۔ شیخ کی لبیہ…

اُسکا انصاف پکارے ہوئے یہ کہتا ہے … چرخ سے کہہ دو کہ اب لائے نہ کوئی چکر (…)

چکر لگانا - ہ - فعل متعدی۔ گرد پھرنا۔ گھومنا + پھیرے کرنا + منڈلانا۔ گردش کرنا جیسے دن بھر چکر لگاتا ہے +

ہوئے معلوم ہوتے تھے،

نووارد جو صرف گلبیٹ کے لئے اجنبی تھا، مصروفِ گفتگو ہوا، درختوں کے درمیان ایک آواز سنائی دی جو نسوانی لہجہ سے زیادہ نرم تھی، گلبیٹ ایک طویل گفتگو سنتا رہا، اس کے بعد

"اے خوبصورت دوشیزہ تم غریب ہو، میں آج صبح سے امیر ہوں، کیا تم مجھے اپنا خاوند قبول کروگی، میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ خدا نے انسان کا دل خاموش رہنے کے لئے نہیں بنایا، اُس نے اس سے حیاتِ ابدی کا وعدہ اس لئے کیا ہے کہ یہ اکیلا نہ رہے، میرے لئے روئے زمین پر صرف ایک خاتون ہے اور وہ تم ہو، میرا ایمان خدا پر ہے اور امید تم پر"

گلبیٹ نے اس کو گفتگو کرتے ہوئے سنا، وہ اس سے محبت کرتا تھا، اُس کا سایہ راستے کی پٹڑی پر پڑ رہا تھا، پھر اُس نے اسی آدمی کو کہتے ہوئے سنا "دوشیزہ تم خاموش رہو میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں"

"میری آواز خدا سن چکا ہے" ڈرادبیٹ نے جواب دیا۔

پھر وہ آگے بڑھی، اب پٹڑی پر دونوں سائے نظر آ رہے تھے، دونوں سائے مل گئے، گلبیٹ نے دونوں کے عکس کو ہم آغوش ہوتے ہوئے دیکھا۔

اچانک دور سے چیخ پکار کا شور سنائی دیا "مدد۔ مدد" ساتھ ہی بندرگاہ کی گھنٹی بجنے لگی،

یہ لیتھری تھا، اس نے ڈیورینڈ کے فنل کو ساحل پر دیکھ لیا تھا، اس کے نظارے نے اُسے خوشی سے دیوانہ بنا دیا تھا، اور وہ مدد مدد پکارتا ہوا باہر بھاگ آیا، یک دم وہ ٹھہر گیا، اُس نے ایک آدمی کو ابھی گھاٹ سے مڑتا ہوا دیکھا، یہ گلبیٹ تھا، لیتھری لپک کر اُس سے بغلگیر ہو گیا، اور پیار کرتے ہوئے بر ویز کے زیریں کمرے میں کھینچ کر لے گیا۔

"مجھے یقین دلاؤ کہ میں دیوانہ تو نہیں"، وہ کہتا جاتا تھا "یہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ انجن کا ایک ایک پن سلامت ہے، یہ کس قدر عجیب ہے، اب صرف تیل دینے کی ضرورت ہے، تم میرے عزیز بچے ہو، بہادر بچے، تم سمندر کے وسط میں اپنی جان پر کھیل کر میرے عزیز ترین جہاز کو چٹانوں سے سلامتی کے ساتھ واپس لے آئے، میں نے اپنی زندگی میں کئی عجیب واقعات دیکھے لیکن اتنا عجیب واقعہ کبھی نہیں دیکھا۔

گلبیٹ نے گلبن کی پیٹی اور ٹین کا ڈبہ جس میں تین ہزار پونڈ تھے، لیتھری کو پیش کر دیا، دوبارہ لیتھری بحرِ حیرت میں غرق تھا "کیا کسی نے گلبیٹ کا سا شریف آدمی دیکھا ہے" اس نے کہا "میں خاک میں مل گیا تھا اور بالکل تباہ ہو چکا تھا، تم نے میری حالت کو دوبارہ سنبھال دیا، ہاں تو عزیز کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہیں ڈرادبیٹ سے شادی کرنا ہے۔

گلبیٹ دیوار سے اپنی کمر ٹیک کر کھڑا ہو گیا، اس نے نہایت دھیمے لیکن صاف آواز میں کہا "نہیں"

لیتھری چونک اٹھا "کیسے نہیں"

"میں اس سے محبت نہیں کرتا"

لیتھری نے اس کے خیال پر نفرت آمیز قہقہہ مارا، وہ خوشی سے دیوانہ ہو رہا تھا، گلبیٹ اور صرف گلبیٹ ہی ڈرادبیٹ سے شادی کرے گا۔

اب بہت سے لوگ گھنٹی کی آواز سنکر اکٹھا ہو گئے تھے، تمام کمرہ بھر گیا تھا، اب ڈرادبیٹ بھی کمرے میں داخل ہوئی، لیتھری نے اُسے دیکھا اور ہجوم میں اسے خبر سنائی ——— "ہم دوبارہ امیر ہیں، اور تم اس بہادر سے شادی کروگی، جس کے سر پر کامیابی کا سہرا لہرا رہا ہے" ——— اس کی نظریں ایک دوسرے آدمی پر پڑیں، جو ڈرادبیٹ کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوا، یہ وہی نوجوان پادری تھا، جس کو گلبیٹ نے سمندر کے وسط میں چٹان سے بچایا تھا،

"کیا آپ بھی یہاں ہیں" بوڑھے لیتھری نے کہا "آپ ان دونوں کا نکاح پڑھ دیجئے" اس نے ڈرادبیٹ اور گلبیٹ کی طرف اشارہ کیا،

گلبیٹ کا چہرہ اس وقت ڈراؤنا معلوم ہو رہا تھا وہ ابھی تک اُنہیں چیتھڑوں میں ملبوس تھا، جن کے ساتھ وہ ڈوریز کی چٹانوں سے چلا تھا، اسکی ننگی کہنیاں، لٹکتی ہوئی دھجیاں، پریشان بال، خون آلود آنکھیں۔ اس کے بدن پر جا بجا ناسور، اس کے خراشوں اور زخموں سے بھرے ہوئے ہاتھ ——— الغرض وہ ایک عجیب حالت میں تھا،

"یہی میرا داماد ہے" لیتھری نے چلا کر کہا "اس نے سمندر کے ساتھ کشتی مقابلہ کیا ہے، وہ چیتھڑوں میں ملبوس ہے، اس کے شانے اور ہاتھ قابلِ تعریف ہیں، یہ ایک بہت بڑا انسان ہے"

لیکن گلبیٹ لیتھری کی آنکھ بچا کر کمرے سے باہر نکل چکا تھا، اس نے

چکر میں آنا - ہ - فعل لازم - گردش میں آنا - پھیر میں آنا - مصیبت میں پھنسنا
چکر میں ڈالنا - ہ - فعل متعدی (۱) مصیبت اور سختی میں مبتلا کرنا - مخمصہ میں پھنسانا (۲) ہوش بھلانا حواس باختہ کرنا (۳) راستہ بھلانا +

چکرانا - ہ - فعل لازم (۱) چکر کھانا - گردش کرنا - سر گھومنا - سر گھمانا (۲) گھبرا سے پٹانا - حیران و ششدر رہنا - ہکا بکا رہنا

یہ صورت دیکھ چکرا گئے نقاش چین تو نہ ارژنگ فانوس خیالی ہو گیا (بحر)

(۳) غش کھانا - شورِ جو الفت میں آنا (۴) مصیبت میں پڑنا - تکلیف میں ہونا +

چکر تک - ا - اسم مذکر (۱) شکری (۲) دغا و فریب - حیلہ - حوالہ - بہانہ - دم بازی +

چکریا - ہ - اسم مذکر - شکری (نوکر) پیشہ +

چکڑیا - یا چقندریا - ہ - اسم مذکر (عوام) جھگڑا - بکھیڑا - چیقلش - مخمصہ - وغیرہ +

چکڑی - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کی زرد لکڑی جس کی اکثر انگھیاں بنتی ہیں +

چکس - ف - اسم مذکر (صحیح غیر مشدد) نشیمن باز و جرہ و شاہین وغیرہ - بلبل کا اڈا - پرندوں کے بٹھانے کی لکڑی یا کوہ +

چکل - ہ - اسم مذکر (گنوار) کسی پودے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی سمیت اُٹھانا +

چکلا - ہ - صفت - چوڑا - عریض + فراخ - گول +

چکلا - ہ - اسم مذکر (۱) دانا دلنے کی چکی - بغیر گرند کی چکی - ہلکی چکی (۲) چکی کا پاٹ - گول پتھر جس پر اکثر ہندو لوگ مصالحہ پیستے یا پوریاں بیلتے ہیں + لکڑی کا گول تختہ (۳) جاگیر - ضلع - پرگنہ - علاقہ - صوبہ - ملک کا حصہ + ضلع کا کوئی حصہ (۴) کسبی خانہ - اربابِ نشاط کے رہنے کا مقام - رنڈیوں کا محلہ +

چکلا بندی - ا - اسم مؤنث - حد بست - حد بندی - ڈھولا بندی +

چکلانا - ہ - فعل متعدی - چکل اُٹھانا - کسی پودے کو مٹی سمیت اُٹھانا +

چکلے دار - ا - اسم مذکر (۱) صوبہ دار - ناظم علاقہ - جاگیردار - پرگنہ کا حاکم (۲) محلدار - بھڑوا - قرمساق - کسبی خانہ کا داروغہ +

چکلی - ہ - (۱) گھرنی - چرخی (۲) چکلا کی تانیث ہے ہندو ہرساجی کہتے ہیں اسپر صندل رگڑا جاتا ہے

چکما - ہ - اسم مذکر (۱) فریب - دھوکا - چھل - دم (۲) ضرر - نقصان (۳) ایک قسم کا کمبل +

چکما اُٹھانا - ہ - فعل لازم (۱) نقصان اُٹھانا - خسارہ بھگتنا - ٹوٹا بھرنا (۲) صدمہ اُٹھانا - ٹکر کھانا (۳) چھل کھانا - دھوکا کھانا +

چکما دینا - ہ - فعل متعدی (۱) دھوکا دینا - فریب دینا - نقصان دینا - ضرر پہنچانا (۲) کنکیفہ بازی کی ایک اصطلاح جسمیں حریف کو اُس پتے سے دھوکا دیتے ہیں جس سے وہ واقف ہوتا ہے + ہ

کسکو معلوم نہیں گنجفہ بازی تیری کونسا فرد بشر ہے جسے چکما نہ دیا

چکما کھانا - ہ - فعل متعدی - حریف سے دھوکا کھانا - فریب میں آجانا +

چکن - ف - اسم مؤنث - (صحیح بہ سکون) ایک قسم کا کشیدہ + سوزن (۲) سوئی کا کام + بیل بوٹے کا کپڑا +

چکن دوز - ف - اسم مذکر - چکن کار - کپڑے پر چکن بنانے والا +

چکن - انگریزی (Chicken) اسم مذکر - چوزہ مرغی کا بچہ + چینگا +

چکنا - ہ - صفت (۱) چرب + تیلیا (۲) روغن + مرغن (۳) چربی دار موٹا - فربہ - رواجدار (۴) پھسلنا - پھسلواں - رپٹواں (۵) صاف - ستھرا - چکنا + روغن کیا ہوا - وارنش کیا ہوا (۶) بیحیا - بے غیرت (۷) خوبصورت - رُوپدار - رونق دار جیسے دلّی کے دلوالی مُنہ چکنا پیٹ خالی +

چکنا چپڑا - ہ - صفت - خوش پوش - خوش لباس - چھیل چھبیلا - بنا ٹھنا - صاف ستھرا +

چکنا دیکھ پھسل پڑے - ہ - کہاوت - دولت دیکھ کے بہک گئے - خوبصورت دیکھ کے ریجھ گئے +

چکنا گھڑا - ہ - اسم مذکر - بیحیا - بے غیرت - بے شرم -

چکنا مُنہ پیٹ خالی - ا - کہاوت - مُنہ پر رونق پیٹ کا اللہ ہی بیلی +

چکنا - ہ - فعل لازم (۱) ختم ہونا - کمنا - خرچ ہو جانا - نبڑنا (۲) بھاؤ ٹھیرنا - قیمت کوتاہ ہونا (۳) بیباق ہونا - حساب پاک ہونا (۴) جھگڑا فیصلہ ہونا - قضیہ رفع ہونا (۵) (پنجاب) اُٹھانا +

چکنا چُور - ہ - صفت (۱) ریزہ ریزہ - ٹکڑے ٹکڑے - پارہ پارہ (۲) تھکا ہوا - مضمحل - ماندہ (۳) تیل میں ڈوبا ہوا - تیل میں لتھ پتھ +

چکنا چُور کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) بڑے گڑے توڑ چُور چُور کرنا - ٹکڑے ٹکڑے کرنا + ہ

خدا جانے کہ ماتھا پائی کریں ہے نزی کو کا کہ حضرت پیڑیاں کیں اپنی چکنا چُور جیسے میں دنگیں (۲) تھکا مارنا - مضمحل کر دینا (۳) تیل میں چپ چپ کر دینا

چکنا چُور ہونا - ہ - فعل لازم (۱) چُور چُور ہونا - ٹکڑے ٹکڑے ہونا

خود ڈرا، جیٹ اور پادری کی شادی کا انتظام کیا اور ان کے سفر کے لئے ایک جہاز میں انتظام کیا، جو انگلینڈ کو روانہ ہو رہا تھا،

یہ تمام انتظام کرکے گلیٹ نے سمندر میں اسی چٹان کی راہ لی، اور وہاں انتظار میں بیٹھ گیا، تاکہ صبح سے جہاز کو نکلتا ہوا دیکھے، یہاں تک کہ وہ حدِ نظر سے بعید ہو جائے۔

جہاز نہایت سرعت رفتار سے نکلا، گلیٹ نے اُسے دیکھا، اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی، اس نے سر جھکا لیا، سمندر چڑھ رہا تھا، اور پانی اُس کے پاؤں تک آچکا تھا۔

اُس نے نگاہیں جھکا لیں، پھر اوپر دیکھا، اب جہاز چٹان کے مقابل آچکا تھا، اس کے سیاہ مستول سمندر میں نہایت خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اونچے اونچے بادبان ایک لمحہ کے لئے سورج کی شعاعوں سے منور ہو گئے، پانی کا شور جہاز کے چلنے سے زیادہ ہو گیا تھا۔

گلیٹ عرشۂ جہاز پر زندگی کی چہل پہل کا نظارہ کر رہا تھا، یہ اس قدر صاف نظر آرہا تھا جیسے گلیٹ اسی میں سوار ہو، اُس نے عروس اور دولہا کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا، ان دو معصوم چہروں پر سادی نور تھا، اور خاموشی میں ایک بہشتی سکوت مضمر تھا۔

جہاز گزر گیا، گلیٹ کی نگاہیں اس پر ہوئی تھیں، یہاں تک کہ بادبان آہستہ آہستہ دور ہوتے ہوتے شفق پر ایک سفید دھبہ کے برابر نظر آنے لگے، اُس نے محسوس کیا کہ پانی اس کی کمر تک پہنچ گیا ہے۔

جہاز متواتر دُور ہوتا گیا،

چٹان کے گرد جہاں گلیٹ بیٹھا ہوا تھا، کوئی جھاگ نہ تھا، اُس کے اطراف کوئی شوریدہ موج نہیں ٹکراتی تھی، پانی نہایت سکون سے چڑھ رہا تھا، اب یہ گلیٹ کے شانوں تک آچکا تھا۔

چیختے ہوئے پرندے اس کے سر پر پھڑپھڑا رہے تھے، اب صرف اس کا سر پانی سے باہر رہ گیا تھا۔

طوفان اپنے پورے زور پر تھا، شام قریب آرہی تھی، گلیٹ کی آنکھیں شفق کی جانب جہاز پر جمی ہوئی تھیں، اس وقت میں غم خیز گہرائیاں تھیں، ان میں مایوس امیدوں کی تسکین تھی، اُس پر ایک خاموش، لیکن مغموم طریق سے اپنے انجام کو قبول کرنے کا جذبہ، جو اُس کی اُمیدوں کے بالکل برعکس تھا، طاری ہو گیا۔

رفتہ رفتہ شام کی ہلکی ظلمت پھیلنے لگی، لیکن گلیٹ کی آنکھیں اسی طرف جمی ہوئی تھیں، رفتہ رفتہ شام کی دیوی نے آنکھیں موند لیں، اور سمندر کی چڑھتی ہوئی تند موجوں نے گلیٹ کی آنکھوں کو بند کر دیا۔

عین اُس وقت جب جہاز نگاہوں سے اوجھل ہوا، گلیٹ کا سر غائب ہو گیا، اب سطح آب پر پانی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

(منتظر)

اے خالقِ نوبہار! کچھ پی کے چل
پیشِ نظر ہے لالہ زار! کچھ پی کے چل
غفلت سے ہے ناجوازِ دیں
اے موجۂ آبشار! کچھ پی کے چل

([illegible] اکبرآبادی)

دنیا کی بہار سے چھپانا ہو تو
تنہا کبھی ہے اک زمانا ہو تو
بڑھ کے ہے زیادہ مستیٔ ہستیٔ ذات
افسوس اسی کو کچھ نہ جانا ہو تو

([illegible] اکبرآبادی)

چکن

سنہک ہے یہ سبی کسکی چشم مست سے　　غنچۂ گل کی گلابی تک جو چکنا چور ہے (ناسخ)

(۲) تھک کر چور ہونا۔ مضمحل ہونا (۳) ہیل میں تر بتر ہونا۔ چک بچک ہونا +

چکناوٹ۔ یا چکناہٹ ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چکنائی صفائی۔ چمک۔ خوبصورتی +

چکنائی ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چربی + دسومت۔ تیل۔ گھی۔ روغن +

چکنی ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چکنی چیڑی۔ مدغن۔ چربی دار (۲) پھسلنی۔ ایسا جیسے چکنی مٹی (۳) ایک قسم کی چھالیہ۔ ڈلی +

چکنی باتیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کلمات خوشامد۔ دلفریب باتیں۔ پُرلطف اور بامزہ باتیں +

چکنی چپڑی باتیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ دیکھو چکنی باتیں +

چکنی چپڑی باتیں بنانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ دلفریب باتیں بنانا +

چکنی ڈلی ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی چھالیا ہے جسکو دودھ میں پکاتے ہیں +

چکنی مٹی ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی مٹی جو لیپنے کے کام آتی ہے۔ گل چیپاں۔ لیسدار مٹی +

چکنیا ۔ ہ۔ صفت۔ بانکا۔ چھیل۔ چھیلا (پورب)

چکو ۔ ا۔ اسم مذکر۔ چاکو کا مخفف۔ چھوٹا چاقو +

چکوا چکوی ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چکوا چکئی۔ سرخاب۔ ججھنک۔ چکاوک۔ (دو آبی پرندوں کے نام جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں۔ دن بھر تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے۔ رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک جُدا جُدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعروں نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام پر ان کا حوالہ دیا ہے)

چکوا چکوی دو جنے ان مت مارو کوے　　یہ مارے کرتار کے رین بچھویا ہوے (دوہا)

چکوتا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ فیصلہ۔ تقرر نرخ۔ چکتا۔ بے باق +

چکوتا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک مرض کا نام جو اکثر گھٹنے کے نیچے پھنسیوں کی شکل میں نمایاں ہوتا ہے اور اس سے تمام ٹانگ پھٹتی چلی جاتی ہے +

چکوترا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک پھل کا نام جو ترنج اور نارنج سے پیوند دیکر بنایا گیا ہے +

چکور ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مؤنث۔ کبک۔ پہاڑی تیتر۔ مرغ آتشخوار (ایک خوشنما تیتر کے قسم کا پرند جس کے پنجے سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے۔ ہندی شاعروں نے اسے چاند کا عاشق باندھا ہے چنانچہ چاندنے دنوں میں اسکو پالنے والے اسے نہیں نکالتے اگر کوئی جانور کھا جاتا ہے۔

بالائے بام آج وہ دیکھیں گے چاندنی　　بھاری ہے چاند چودھویں شب کا چکور پر (شعر)

چکی

چکھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) چشانیدن کا ترجمہ۔ چاشنی دکھانا۔ ذائقہ دکھانا۔ سواد دلانا (۲) کھلانا۔ نوش کرانا +

چکھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) مزہ لینا۔ چاشنی دیکھنا۔ لذت اٹھانا۔ ذائقہ دیکھنا۔ چشیدن کا ترجمہ (۲) کھانا۔ نوش کرنا جیسے اپنا رکھ پرایا چکھ +

چکھ ڈالنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھا ڈالنا۔ اڑا ڈالنا۔ بالکل کھا جانا۔ جیسے

؎ چکھ ڈال مال دھن کو کوڑی نہ رکھ کفن کو +

چکھوتیاں ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ مزیدار کھانے۔ لذیذ کھانے۔ چٹخارے۔ چٹورپن۔ چکھی +

چکھی ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چاٹ۔ چکھوتی (۲) بٹیروں کا دانہ کھانا +

چکی ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) آسیا۔ جانتا۔ چکلا۔ چاکی۔ آٹا پیسنے یا دانہ دلنے کا آلہ (۲۔ پورب) گھٹنے کی ہڈی بعض لغات والوں نے بجلی کو بھی لکھا ہے

چکی پیسنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چکی چلانا۔ آٹا پیسنا (۲) مصیبت بھگتنا۔ پاپڑ بیلنا +

چکی چھونا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چکی چلانا۔ آٹا پیسنا۔ چکی شروع کرنا۔ آٹا پیسنا شروع کرنا (۲) قصہ باندھنا۔ دکھڑا بیان کرنا۔ مصیبت دہرانا اپنی بپتا کہنا۔ اپنی بیتی کہنا +

چکی چلانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چکی شروع کرنا +

چکی چلنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ غلہ پسنا۔ چکی کا گردش کرنا

چکی رہا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چکی کو اوزار سے گود کر پیسنے کے قابل بنانے والا۔ آسیابان +

چکی رہانا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چکی کو گودنا۔ چکی کو کھردرا کرنا +

چکی کا پاٹ ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چکی کا ہر ایک حصہ۔ پرۂ آسیا +

چکی کا کھونٹا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہتا۔ دستۂ آسیا۔ چکی چلانے کا ڈنڈا +

چکی کی مانی ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ میخ آسیا۔ وہ کیل جس پر چکی پھرتی ہے۔ قطب۔ دھرو تارا +

چکیثی ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) پھرکی۔ ایک لکڑی کا گول کھلونا جسے بچے اکثر پھراتے ہیں

دفعۃً پھر گئی وہ آنکھ چکیثی کی صورت　　سُرمے کا پچۂ مژگاں نے جو ڈورا کھینچا (بحر)

عورتوں کی لڑائی

کوثر چاندپوری

بوا سلام!

سکینہ نے اپنے کوٹھے کی دیوار سے سر نکال کر رضیہ کو مخاطب کر کے کہا جو مکان کے صحن میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھی۔ اس نے اپنی سفید، سفید بھویں سکیڑ کر بے دلی نگاہوں سے اوپر کو دیکھا، اور بے رخی سے کہا،

پڑے خاک ایسے سلام پے!

کیا ہوا بوا، آج کیوں منہ سُجائے بیٹھی ہو؟

چل پرے، لمبی بن، آئی وہاں سے بوا کی لاڈلی۔

بوا کیا ہو گیا تمہیں، کیوں تمہارے سر پر سنیچر سوار ہے آج؟

سنیچر سوار ہو تیرے سر پر، دیکھ سکینہ میرے منہ مت لگیو!

بوا کیا باؤلے کتے نے کاٹ کھایا تمہیں، جو کاٹ کھانے کو دوڑتی پڑتی ہو،

کتا کاٹے تجھے، تیرے پیاروں کو، اللہ نہ کرے جو مجھے کاٹے باؤلا کتا!

بوا، دیکھو میرے پیاروں کا نام لیا تو چٹیا کی خیر نہیں، ذرا منہ سنبھال کر بات کرو،

منہ وہ سنبھالے جو تیری دبی لسی رہتی ہو، تیرا دیا کھاتی ہو، مجھ پر تیرا کیا دباؤ ہے، جو میں سنبھالوں منہ کو،

دیکھ سکینہ منہ میں لوکا دیدوں گی، جو میرے بوڑھے چونڈے کا نام لیا!

بوا تمہارا تو دماغ چل گیا ہے، زبردستی جیب چلانے کو بیٹھ گئیں تم، میں نے بھلا کیا کہا تھا، تمہیں سیدھے سبھاؤ سلام کرنے کو چلی آئی تھی، مجھے کیا خبر تھی، یوں جلی بھنی بیٹھی ہو،

جلے تو، بھنے بھی تو، میں کیوں جلتی، جیب جلانے کو مجھے تیرا کیا ڈر پڑا ہے!

ہے کیسی لگائی، باز ہی نہیں آتی، بالکل سر بے ہی چڑھی جا رہی ہے، ہم تو بڑھاپے کا خیال کر رہے ہیں، آپ ہیں کہ آپے ہی سے باہر ہوئی جا رہی ہیں،

آئی وہاں سے بیچاری بڑھاپے کا خیال کرنے والی، بڑھاپے کا خیال کرتی تو مردوں میں بیٹھکر میری صورت میں کیڑے ہی تو ڈالتی، ارے میرے منہ میں دانت نہیں رہا، آنکھوں سے پانی بہتا ہے، تو تیرے باوا کا کیا نقصان ہے، یہ تو اللہ کی قدرت ہے جس کو چاہے جیسا بنا دے، مگر بندے کو کسی بات پے گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔

بوا، ذرا دوسرے کی بھی سنا کرو، تم تو اپنی ہی کہے جا رہی ہو، کون کہتا ہے میں نے تمہاری صورت میں کیڑے ڈالے، بوا جھوٹ بولنے کی میری عادت نہیں، دیکھو، ایسے طوفان مت اٹھاؤ تم مجھ پر، کوئی سنے گا تو کیا کہے گا، میرے ہی جسم میں تھوکے گا کہ ضرور اس نے بوا کو کچھ کہا ہوگا،

اس گھر میں رہتے رہتے میرے بال سفید ہو گئے، آج تک کوئی کہہ تو دے، میں نے کس پر طوفان اٹھائے ہیں، کس پر تہمت لگائی ہے، اکیلی تم ہی تو رہتی ہو، محلے میں کوئی اور تو رہتا ہی نہیں، ایک تم پر ہی طوفان توڑ رہی ہوں، میں!

اور رونا کی میں کیا جانوں بُوا، میں تو اپنی کہتی ہوں، خدا اپنا دیدار اور محمدؐ کی شفاعت نصیب نہ کرے، جو میں نے کسی کے سامنے تمہیں کچھ کہا ہو!

خدا کے خوف سے ڈر سکینہ!

اب اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں کہ ان ہونی بات کو تم میرے سر تھوپ دو، کوئی بیچ میں ہو تو اس کا نام لو، میں ایک ایک کی تھوڑی دے کر پوچھوں کس کے آگے کہا میں نے بُوا کو بُرا بھلا!

سکینہ یوں باتوں میں مت اُڑاؤ مجھے، میں نے دھوپ میں یہ بال سفید نہیں کئے۔

بُوا تم نے دھوپ میں سفید کئے ہوں بال یا سایہ میں، مجھے اس سے واسطہ نہیں میں تو یہ کہتی ہوں نہ اُس بندی کا نام بتاؤ جس کے سامنے میں نے تمہیں بُرا بھلا کہا، جب جھوٹ سچ کھلے گا۔ بُوا اللہ کرے میں اتنی ہی بڑی مر جاؤں۔ جو میں نے ایک حرف بھی زبان سے نکالا ہو۔

کس کس کا نام بتاؤں سکینہ، کوئی ڈھکی چھپی بات ہو تو میں نام بھی بتاؤں، کسی کا بھرے مجمع میں بیٹھکر تم نے اُس دن نیم والے گھر میں مجھے اندھا بنایا، منحوس کہا، آنسو ڈھال کہا، تم نے کہا صبح صبح کوئی اس کی صورت بھی نہ دیکھے جس دن میں ان کا منہ دیکھ لیتی ہوں شام تک چین نہیں ملتا،

توبہ کرو بوا توبہ! دیکھو ایسا طوفان مت اُٹھاؤ، اللہ، کیسے بہتان باندھ رہی ہو۔ خدا جانے آسمان کس کے بھاگوں کھڑا ہے۔

اچھا قسم کھاؤ۔ تم نے نہیں کہا،

بوا تمہارے سر کی قسم۔ اپنے بچے کی سوں، جو میں نے تمہارا نام بھی لیا ہو، پڑے خاک جھوٹ بولنے والے کی صورت پے، بچے سے زیادہ دنیا میں مجھے اور کیا ہے؟ ہاں اتنی بات تو ہوئی تھی، بوا، دیکھو میں سچی سچی بتاؤں تمہیں کہ بلّو دھوبن کا ذکر آگیا تھا۔ تو میں یوں بولی کہ اب تو اُسے سُوجھتا بھی نہیں، اور منہ پے تو پھٹکروں نُور برستا ہے، جس دن سویرے ہی سویرے صورت دکھا جاتی ہے، روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی، اور کچھ نہیں تو کُتا ہی ہنڈیا میں منہ ڈال جاتا ہے، بوا لو یہ بات تو ضرور میں نے کہی تھی، تمہارا تو نام بھی نہیں لیا، نہ معلوم بڑھاپے میں تمہاری عقل چرنے چلی گئی ہے کیا، پہلے بات کا انجام سوچ لیا کرو، پھر منہ سے کچھ نکالا کرو، وہ تو اچھا ہوا میں چلی آئی اس وقت، نہیں تو تمہارے دل میں یہ میل بھرا ہی رہتا۔

سکینہ اللہ تیرا کلیجہ ٹھنڈا رکھے۔ بچی! سے میری کیا خطا ہے، مجھ سے تو جیسا کسی نے کہہ دیا، میں نے یقین کر لیا، میں آپ تو کچھ سننے گئی نہیں تھی، مجھے کیا خبر کہ بلّو دھوبن کا قصہ تھا، میں تو یہی سمجھی کہ تو مجھی کو کہہ رہی ہوگی، سکینہ میرا دل تو اندر سے گواہی دے رہا تھا کہ زمین آسمان ٹل جائے اپنی جگہ سے، مگر سکینہ میرے لئے ایسے بول منہ سے نہیں نکال سکتی، اور انھیں باتوں کی بدولت تو رات دن تیرے لئے دعائیں نکلتی رہتی ہیں، میرے بدن کے روئیں روئیں سے!

مگر بوا اتنے کچے کان بھی کس کام کے آج تو یہ ہوا کل کو اور کچھ کہہ دیا کسی نے تم سے، تو میں کیا بگاڑ لوں گی، اس کا یا تمہارا۔

یوں کہنے سے کیا ہوتا ہے سکینہ! ایسی میں بالکل سڑی تھوڑا ہی ہوں۔ جو ہر کسی کے کہنے سے یقین کر لوں گی، اب سے اتنی بات تو کہنے والے نے بھی جھوٹی نہیں کہی، کسی کا ذکر تو تھا، تم خود ہی کہتی ہو۔ بلّو دھوبن کو کہہ رہی تھیں۔ ہاں اتنی بات اور بڑھ گئی، کہ اس کی جگہ میرا نام لے دیا۔

یہی تو کرتوت ہیں بوا ڈھونوں کے ہیں تمہاری ہی جان کی قسم کھا کر کہتی ہوں بلّو دھوبن کو کہہ رہی تھی، تمہیں کیا معلوم نہیں اس کی صورت دیکھ لو صبح صبح تو روٹی نہیں ملتی، سارے دن بھوکا رہنا پڑتا ہے، بھائی خدا کی قسم میں نے تو جس روز اس مردار کی صورت دیکھی، مجھے سورج ڈوبنے تک چین نصیب ہوا نہیں،

کیا کہہ رہی ہو سیدانی، بلّو دھوبن کا دم نہ ہوتا تو جھینک جھینک کر مر جاتیں تم، یہ میں ہی تھی کہ جب ٹانگیں پھیلائے پلنگ پر پڑی تھیں تم اور کوئی پانی پلانے والا بھی پاس نہ تھا تو اپنے بچوں کو بلکتا چھوڑ کر تمہاری پٹی نیچے آ بیٹھی تھی، پیر میں نے دبائے تمہارے، منہ ہاتھ میں نے دھلوایا، روٹی میں نے پکا کے کھلائی سارے کنبے کو۔ اور آج تم کہتی ہو بلّو منحوس ہے، اس کی صورت دیکھنے سے روٹی نہیں ملتی، وہ دن بھول گئیں کیا جب بلّو کے سوا تمہیں کوئی پانی پوچھنے والا بھی نہ تھا، سچ کہا ہے کسی نے نیکی کر اور کنوئیں میں ڈال

سکینہ بلّو کو دیکھتے ہی چونک گئی اس کے بدن میں کاٹو تو لہو کی بوند نہیں اسے سان گمان بھی نہ تھا کہ بلّو دیوار کے پیچھے کھڑی

(۵) گھسیڑنا۔ اندر کرنا جیسے لکڑی چلانا (۶) ہلانا۔ ڈلانا۔ حرکت دینا جیسے ڈوئی چلانا (۷) مسکانا۔ کھسکانا۔ پھاڑنا۔ کپڑے کے تاروں کو جُدا کر دینا (۸) پھیلانا۔ یا دکھا رکھنا۔ بڑھانا جیسے دم چلانا (۹) سَو دیر دینا۔ بیاج پر دینا (۱۰) استعمال کرنا۔ کام میں لانا جیسے کھوٹا روپیہ چلانا (۱۱) نکالنا۔ باہر کرنا۔ رخصت کرنا +

(دل لب ہونے کی حالت میں اس لفظ کے بہت سے معنی آتے ہیں مثلاً ہاتھ چلانا ہاتھ اُٹھانا یا لگانا یعنی مارنا۔ زبان چلانا یعنی بولنا۔ دل چلانا یعنی خواہش کرنا) +

چُلاؤ - ف - اسم مذکر (صحیح چِلاؤ) بن گوشت کا پلاؤ۔ نمکین خُشکہ +

چَل بچل - ہ - صفت (۱) بے جگہ۔ بے ٹھور۔ بیموقع۔ اپنی جگہ سے الگ + سہ

گر ہو خدانخواستہ ایک کل بھی چل بچل پھر نے خوشی نہ عیش نہ کچھ رنگ کا پھل (نظیر)

(۲) اسم مؤنث) غلطی۔ چُوک۔ خطا (۳) اسم مؤنث) علیحدگی۔ جنبش۔ حرکت +

چل بچل ہونا - ہ - فعل لازم۔ بے ٹھور ہونا۔ ابتر ہونا۔ بگڑنا۔ خراب ہونا + سہ

دیکھے میرے غیر کی اُس سے نگاہ لڑ گئی کاہے چل بچل ہوا بات ہی سب بگڑ گئی (قائم)

چُلبُلا - ا - صفت (ف۔ چُلبُل) بے کل۔ بے چین۔ نچلا نہ رہنے والا۔ بے آرام۔ ایک جگہ نہ ٹھہرنے والا۔ بیاکُل۔ تھر نہ رہنے والا۔ اچپل۔ کھلاڑی۔ زندہ دل + شوخ مزاج۔ سہ

عشق نے مجھ پہ اُٹھایا اور تازہ اشغلا لیگیا دل چھین اک سیلا گٹھیلا چُلبُلا (انشا)

چَلتا - ہ - صفت (۱) بہتا۔ رواں۔ جاری (۲) مروّج۔ رواجی (۳) چالاک۔ ہُشیار (۴) بھاگتا ہوا (کہاوت) چلتے چور لنگوٹی لابھ (۵) کارگر۔ پُراثر۔ جیسے چلتا تعویذ +

چلتا پُرزہ - ا - اسم مذکر۔ بڑا چالاک اور مُتفنّی آدمی +

چَلت پھرت - ہ - اسم مؤنث - پُھرتی اور چالاکی رفتار۔ جُنبش۔ گردش۔ حرکات۔ رقص۔ ہالن ڈولن +

چَلتَر - ہ - اسم مذکر۔ دیکھو (چرتر) فریب۔ مکر۔ چال چھل۔ چھل بَل +

چلتر بازی - ا - اسم مؤنث - چالاکی۔ فریب۔ دھوکا بازی +

چِلتَہ - ف - اسم مذکر۔ زرہ بکتر۔ ایک قسم کی لڑائی کے وقت کی پوشاک +

چلتے پھرتے نظر آؤ - ا - محاورہ۔ رُخصت ہو چال دکھاتے نظر آؤ +

چلتی یا ڈھلتی پھرتی چھاؤں - ہ - کہاوت (دُنیا کی دولت ناپائدار اور جاہ و مراتب چند روزہ سے مُراد ہے جو کبھی اس کے پاس اور کبھی اس کے پاس ہے) سہ

ہم پر بھی پڑ گئی نظر دہر یار کی اِس چلتی پھرتی چھاؤں کا ہے اعتبار کیا (لا اعلم)

چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا - ہ - فعل متعدی۔ ہوتے ہواتے کام میں خلل ڈالنا۔ چلتے ہوئے کام میں مزاحم ہونا۔ چلتے ہوئے کام میں مخل ہونا۔ چلتے ہوئے کام کو روکنا + سہ

نالہ جب دل سے چلا سینے میں پھندا اٹکا چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا (ذوق)

چلتی ہوا سے لڑنا - ا - فعل لازم۔ عو۔ نہایت بدمزاج ہونا۔ بات بات پر لڑنا۔ خواہ مخواہ لڑائی کرنا +

چِلچِل - ہ - اسم مؤنث۔ بھوڈل۔ ابرق۔ ابرک۔ ایک کانی جو سرجا اکثر بجری میں چمکتا ہوا نکلتا اور پرت دار ہوتا ہے۔ اسکو عربی میں طلق کہتے ہیں +

چل چلاؤ - ہ - اسم مذکر (۱) رواروی۔ چلا چلی سہ

ساقیا لوگ رہا ہے چل چلاؤ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے (درد)

(۲) سفر۔ کوچ سہ

اتنا نہ اپنے جامے سے باہر نکل کے چل دُنیا ہے چل چلاؤ کا رستہ سنبھل کے چل

چِلغَز - ہ - اسم مذکر (گنوار) جُوں۔ ڈینگر۔ سُپش۔ چلغوزہ کا مخفف +

چِلغوزہ - ف - اسم مذکر۔ ایک قسم کا میوہ جو مقوّی دماغ ہے۔ درخت صنوبر کا پھل +

چَلَک - ہ - اسم مؤنث۔ چمک۔ جھلک۔ تابش۔ تاب۔ دمک۔ روشنی +

چَلَکا - ہ - اسم مذکر (لکھنؤ) چاندی کا سکہ۔ روپیہ +

روشن ہو کیوں نہ داغ کے سکوں سے نام عشق
چلکے خدا نے جس کو دیے وہ چمک گیا (بحر)

چلکتا ہوا - ہ - صفت۔ چمکتا ہوا۔ چلوّل جیسے چلکتا ہوا روپیہ +

چلکنا - ہ - فعل لازم۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ دمکنا۔ تاباں ہونا +

چِلَم - ف ہ - اسم مؤنث - سرقلیان (آگ اور تمباکو رکھنے کا ظرف جسے حُقّے کے نَے پر رکھکر دم لگاتے ہیں فارسی ہونے کی حالت میں بکسر تین صحیح ہے) +

چلم بردار - ف - اسم مذکر۔ بھنڈے بردار۔ حُقّہ پلانے والا مُلازم +

چلم پینا - ا - فعل لازم (ہندو) (۱) حقہ پینا۔ حُقّہ سے چلم اتار کر عیہ گوت ہونے کے سبب پینا۔ تمباکو پینا سہ

حور دش ساقی کے آگے کیوں نہ جاوے دل مچل
پیتے ہی اُسکی چلم یہاں کرتی ہے پرواز روح (نادر)

(۲) سُلفہ پینا۔ چرس پینا۔ چرس یا گانجھے کا دم لگانا +

چلم تمباکو - ا - اسم مذکر۔ تھوڑا سا تمباکو۔ ایک سُلفہ +

چلم چٹ - ا - اسم مذکر (بازاری) چلم تک پی جانے کا ارادہ رکھنے والا

کھڑی سب کچھ سُن رہی ہے، وہ بہت ہی گھبرائی، بلّو نے سارا قصہ اپنے کانوں سے سُن لیا تھا، اب اس کی تردید ہی کیا ہوسکتی تھی، بُوا کو تو اُس نے سمجھا سمجھا کر ٹھنڈا کر دیا تھا۔ وہ پُرانے وقتوں کی نیک دل بیوی تھیں، مگر بلّو باہر پھرنے والی بیباک عورت، اس کی زبان کسی کے سامنے رُکنے والی نہ تھی، مگر سکینہ نے ہمت کر کے کہا،

بلّو کیوں آپے سے باہر ہوئی جا رہی ہے۔ میں تو مذاق کر رہی تھی، بُوا کو معلوم کیا ہو گیا تھا، ایک دم سے مجھ پہ برس ہی تو پڑیں، اُن کا غصہ ٹھنڈا کرنے کو میں نے تیرا نام لے دیا تھا۔ تیرے بچّے کی قسم کوئی اور بات تھوڑا ہی تھی، پوچھ لے بُوا سے میں نے کوئی گالی دی ہو تجھے تو:

گالی تم کیا دیتیں سیدانی، میں تو اچھے اچھوں کی نہیں سُنتی، تم تو بیچاری ہو ہی کیا، تمہارے منہ لگ رہی ہوں، اور گالی دینے میں تو نے کیا کسر رکھی ہے، منحوس تم نے کہا، اندھی تم نے کہا، اور کیا۔ تو کیا بھلا کہنے کو ہے سیدانی مجھے تمہارے یہ گُن معلوم نہ تھے، ہائیں تو کبھی بھی تھی بھی نہیں، تمہارے منہ آ گئے اور اب دیکھو اُنگے گر۔

بلّو معلوم ہوتا ہے تو بھی جنگ پی کے آئی ہے۔ میں نے تو کبھی منحوس اور اندھا نہیں کہا تجھے، پوچھ لے بُوا سے!

آنکھوں میں انگلیاں مت کرو سیدانی، میں بہری تو ہوں نہیں، اللہ رکھے میرے کان ابھی سلامت ہیں، میں یہیں بیٹھی سب کچھ سُن رہی تھی، کوئی اور ہوتا تو اینٹ مار کے یہیں سے سر پھوڑ دیتی، اللہ کی سوں! وہ تو معلوم کس بات کا خیال آ گیا، اور بُوا سے کیا پوچھ لوں یہ تو تم سب کی کہی بدی ہے، تم سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہو، پھر بُوا کاہے کو کہیں گی؟

بلّو دیکھو میں اور قسم کی عورت ہوں، سکینہ بھی سے منہ بلا جا، میرا نام لیا تو ہشیار نہیں!

کس قسم کی عورت ہو تم بُوا، میرا بھلا کیا کر لو گی، جیسا کہو گی، ویسا سنو گی، میں کب تمہاری دی ہوئی روٹی کھاتی ہوں جو دبوں گی! دبے گی کیسے نہیں ـــــ کمینوں کو منہ لگانے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ سکینہ دیکھو ہماری برابر بیٹھتے بیٹھتے آج بلّو کا یہ حوصلہ ہو گیا کہ وہ کہتی ہے جیسا کہو گی ویسا سنو گی، بلّو اچھی طرح سن لے کان کھول کر میں تیری برابری کی نہیں ہوں،

زمین پہ پاؤں رکھ کے چلو بوا زمین پہ!

اب کیا تیرے سر پہ رکھ کے چل رہی ہوں۔

میرے سر پہ تم کیا پیر رکھو گی بچاری، چرخہ کاتتے کاتتے تمہاری عمر گزر گئی، ایک دن چرخہ اوپر نیچے رکھ کے نہ بیٹھو تو اگلے دن کھانے کو روٹی نہ ہو، تم میرے سر پہ کیا پاؤں رکھو گی؟

بلّو، [illegible] چڑیلیں ہیں کی آئی وہاں سے باتیں بنانے ایران توران کی:

بوا عمر کا خیال کرو [illegible] سفید بالوں سے اللہ میاں کو بھی شرم آتی ہے نہیں تو وہ بے [illegible] کے سر پہ بیٹھی تم بنا۔

[illegible] ـــــ تیرے بھی سر پہ [illegible]

میں چوٹ [illegible] بڑھی مارنے والی کا!

کاٹ [illegible] چپ نہیں ہوتی، کمینی!

تم ہزار [illegible]:

[illegible] اس [illegible] کی باتیں تم،

ہاں بوا [illegible] اگر کیا [illegible] نہیں چلتے۔

وہ کیا [illegible] اس کے والے دیکھنے ہیں، تم تو ویسے ہی بیچ میں ٹانگ اڑا بیٹھیں، جھگڑا تو سیدانی سے ہو رہا تھا،

میرے [illegible] دیکھنے کی چڑیلیا؟

سیدانی [illegible] نہیں تو منہ نوچ لوں گی، بالوں میں آگ لگا دوں گی،

میں تیری [illegible] لوں گی:

میں تیرے [illegible] کا خون پی لوں گی:

ارے تیرے منہ [illegible] خون پی اپنے پیاروں کا۔

سیدانی اللہ کرے تو مجھ سی ہی ہو جا!

خدا نہ کرے مجھے تجھ سا،

تیرے مریں نیچے سیدانی! مجھے منحوس کہنے والی

بلّو دیکھو زبان قابو میں رکھو، کیسا منہ بھر بھر کے کوس رہی ہے، نمک حرام:

آدمی۔ حقّے کا لتیا +

چلموں پر آگ رکھنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ چلمیں بھرنا۔ بھر بھر کر حقّہ پلانا۔ حقّہ پلانے کی خدمت کرنا۔ ٹہل کرنا۔ خدمت کرنا + ہ

کہتا ہے دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے　　دوزخ بھی ہو تو اُن کی چلموں پر آگ رکھے　(ذوق)

چلمیں بھرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دیکھو (چلموں پر آگ رکھنا) حقّے پلانا + ہ

سوزِ دل سے کس طرح خالی ہوا اپنا کوئی شعر　　مختسِر کیسے مُدّتوں چلمیں بھریں اُستاد کی　(اسیر)

چلمچی۔ ت۔ اسمِ مؤنث (سلفچی۔ سلپچی بقول صاحب غیاث چلپچی مگر غالباً چلمچو ہند ترکی) طشت۔ ہاتھ مُنہ دھونے کا ظرف جو ایک خاص وضع پر بنایا جاتا اور اُسکے سرپوش میں چھید بنے جاتے ہیں +

چلمن۔ ف۔ اسمِ مؤنث۔ چک۔ تیلیوں کا بُنا ہُوا پردہ۔ چق۔ چلون۔

مجھ سے منظور اُسے پردہ ہے تو اپنے آگے　　پیکے میرے دل صدچاک کی چلمن ڈالے　(علم)

(باندھنا۔ لٹکانا + ڈالنا۔ چھوڑنا کے ساتھ آتی ہے) +

چلن۔ ہ۔ اسمِ مذکر (۱) چال۔ رفتار ہ

بلند ہی سے ہے شعلہ قدم اُس شکِ پری کا　　پاپوش سے دیکھا ہے چلن کبک دری کا　(ناسخ)

(۲) روش۔ رویّہ۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ + (۳) ریت۔ رسم۔ رواج (۴) روپے پیسے کا دستور۔ سکّۂ سیم وزر کا رواج ہ

سکّۂ داغِ جگر اِک دن مرے کام آئینگے　　عشق کے بازار میں اُن کا چلن ہو جائیگا　(آتش)

(۵) عادت۔ سبھاؤ۔ برتاؤ ہ

ساقی وہ پلائے کہ دو عالم ہوں فراموش　　ہو جائے خدائی سے نرالا چلن اپنا　(نسیم)

(۶) کفایت شعاری۔ جزرسی۔ جیسے چلن کا آدمی بمعنی کفایت شعار آدمی +

چلن سے چلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ متوسط درجہ کا خرچ اختیار کرنا۔ فضول خرچی نکرنا۔ کفایت شعاری سے گزران کرنا۔ نیک معاش رہنا۔ بھلمنسائی سے بسر کرنا +

چلن ہار۔ ہ۔ صفت۔ رفتنی۔ گزشتنی۔ مرنے جوگا۔ مرن ہار۔ فنا پذیر۔ فنا ہونے والا۔ پا در رکاب۔ مسافر۔ کوچ کو تیار +

چلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم (۱) حرکت کرنا۔ جنبش کرنا۔ جیسے ہوا یا چکّی یا نبض چلنا (۲) جانا۔ کوچ کرنا۔ روانہ ہونا۔ سدھارنا۔ رخصت ہونا (۳) رواج پانا۔ رائج ہونا۔ سکّۂ سیم وزر کا مقبول سرکار و عام ہونا (۴) سفر کرنا۔ جاترا کرنا (۵) رواں ہونا۔ جاری ہونا۔ بہنا جیسے ہ

ساون بھادوں بہت چلے اور ماہ پوس میں تھوڑی　　امیر خسرو یوں کہیں تو بوجھ پہیلی موری

(۶) گزرنا۔ عبور کرنا۔ اُترنا۔ پار ہونا (۷) ترقی کرنا۔ آگے بڑھنا (۸) چھپنا۔ قائم رہنا۔ مشہور ہونا جیسے بیٹے سے نام چلتا ہے (۹) اُبھرنا۔ بڑا ہونا۔ جیسے اب یہ پودا بھی چلا یعنی اونچا ہوا (۱۰) نکلنا۔ زرت آنا۔ بازار میں آنا۔ بکنا شروع ہونا جیسے آم بھی چل گئے ہ

برشکال آتی ہے گھٹا دھوم سے نکلی ہے　　آج ہم دشت میں ہیں شہر میں انگور چلے　(ناسخ)

(۱۱) مسکنا۔ پھٹنا۔ دریدہ ہونا جیسے انگرکھا مونڈھے پر سے چلگیا (۱۲) سڑنا۔ بسنا جیسے سالن چل گیا۔ دال چل گئی (۱۳) پھسلنا۔ گرنا (۱۴) مدہوش ہونا۔ نشہ ہونا (جیسے اب یہ بھی چلے شرابی کی نسبت نشہ ہونے کے وقت کہتے ہیں) (۱۵) دُنیا سے جانا۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ رحلت کرنا۔ دوہا

چلتا ہے رہنا نہیں چلنا ہے سب بیں　　ایسے سہج سہاگ پر کون گندھاوے سیس

(۱۶) لڑائی ہونا۔ فساد ہونا۔ رنجش ہونا جیسے اُنکی اُنکی چل رہی ہے (۱۷) دم دینا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا جیسے ہم سے بھی چلنے لگے (۱۸) گرم بازاری ہونا۔ بکری ہونا۔ ترقی ہونا۔ رونق ہونا جیسے دُوکان چلنا۔ کام چلنا (۱۹) شروع ہونا۔ چھڑنا۔ جیسے ذکر چلنا۔ بات چلنا (۲۰) اُٹھنا۔ پڑھا جانا۔ پڑھنے میں آنا جیسے اِس سے کتاب تو چلتی ہی نہیں (۲۱) رواں ہونا۔ خوب کام دینا۔ جیسے قلم یا سیاہی کا چلنا (۲۲) ٹہلنا۔ خرام کرنا۔ چہل قدمی کرنا (۲۳) بندوق یا توپ چھوٹنا۔ بندوق سر ہونا (۲۴) تیر و تیغ و خنجر وغیرہ کا رواں ہونا (۲۵) مدتوں قائم رہنا۔ خوب کام دینا۔ جیسے یہ کپڑا تو گھس گھس کر چلا ہ

نہیں رختِ ہستی کو ہرگز ثبات　　گلے میں یہ پوشاک چلتی نہیں　(برق)

(۲۶) کارگر ہونا۔ اثر کرنا جیسے جادو یا تعویذ کا چلنا ہ

کیا پوچھتا ہے تو گلِ بغض و محبت　　چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقشِ درم کو　(ذوق)

(۲۷) گردشِ جام و ساغر۔ پیا جانا۔ نوش ہونا ہ

شراب کیوں نہ پلے فصلِ گل میں اے زاہد　　کہ نہریں جاری ہوئیں موسمِ بہار آیا　(برق)

چُلّو۔ ہ۔ اسمِ مذکر۔ ہاتھ کی اِس طرح کی مٹھی کہ جس میں پانی یا کوئی اور رقیق چیز رکھ لیں۔ کفِ آب وغیرہ + ہ

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں　　کیا ڈیڑھ چلّو پانی میں ایمان بہ گیا　(ذوق)

چلّو بھر۔ ہ۔ تابع فعل۔ چلّو کی مقدار۔ تھوڑا سا +

چلّو میں اُلّو ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ ذرا سی تند شراب یا تیز بھنگ میں مدہوش ہو جانا (شراب یا بھنگ کی تندی و تیزی کی تعریف میں بولتے ہیں جیسے چلّو میں اُلّو ہوئے میں غرقاب) +

چلّو میں سمندر نہ سماتا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کوزے میں سمندر [illegible]

تیرے مریں نال۔

خدا کی سنے

تیرا لٹے سہاگ۔

تیرا مرے خ[illegible]

تیرا نکلے جنازہ۔

بلو، تیرے منہ میں [illegible] پڑے۔

تیرے منہ میں نکلے کالا دانہ

بوا خدا کے سے اس کی بیب بھر لو

سیدانی۔ تو اتنی ہی بڑی ہو جائے اللہ کرے، تجھے شام ہونی نصیب نہ ہو۔۔۔۔ اور بوا ذاتی کون ہوتی ہے تو بیب کرنے والی۔

بلو میں بیٹھے کہہ چکی ہوں میرے منہ مت لگ تو،

تو میرا کیا بگاڑ سکے گی۔

میں تیرا کلیجہ نکال لوں گی

میں تیرے منہ پہ خاک ڈال دوں گی!

نکل چڑیل میرے گھر سے!

بوا دیکھو مجھے ہاتھ لگایا تو جان کی خیر نہیں، میں تو مرنے کو جی رہی ہوں، کل کی مرتی آج مر جاؤں، مجھے پروا نہیں، مگر تم پھنسو گی زمانے بھر میں۔

بوا اور بلو کو الجھا کر، سکینہ دبے پاؤں کوٹھے سے [illegible] کواڑوں کی زنجیر لگا دی، تھوڑی دیر تو بلو بوا کو [illegible] کا [illegible] برابر جواب دیتی رہی، اتنے میں [illegible] کیا، اور بوا [illegible] ہوگئیں، بلو نے فرصت پا کر ادھر دیکھا تو سکینہ غائب! اس نے غصہ میں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر داہنے ہاتھ کو کھڑا کر کے زور سے مارا، اور دانت کچکچا کے بولی، تیرے کھوؤں نتنے! تو آگ لگا کر چل دی، چڑیلیں کی، مجھے بوا سے لڑا دیا، اور آپ کھسک گئی۔ ——

آزادیٔ تحریر

افسوس کہ اب تک یہ خطرناک حقیقت
پوشیدہ ہے اس ملک کے ارباب حشم سے

افراد کو دیوانہ بنا دیتے ہیں یکسر
آزاد ہوں جذبات اگر قید ستم سے

لاکھ ان کو دبائے کوئی یہ دب نہیں سکتے
آہوں کو کوئی روک نہیں سکتا ہے رم سے

جس خار سے خونبار رگ جان وطن ہے
وہ خار نکل سکتا ہے بس نوک قلم سے

ہاں اور نہیں کوئی مداوائے غلامی
زنجیر کٹے گی یہ اسی تیغ دو دم سے

جس قوم سے چھینی گئی آزادیٔ تحریر
نام اس کا مٹا صفحۂ تاریخ امم سے

جینا ہے تو حاصل کرو آزادیٔ تحریر
آزادیٔ تحریر کے قبضے میں ہے شمشیر

حضرت ہوش یارپوری ایم اے

ظرف والے سے بڑا کام نہ ہو سکنا - کم حوصلہ آدمی سے بڑے کام کا انجام نہ ہونا ؎

اس بحر میں تو نام بزرگ آئے سو کیونکر — چلو میں سمندر نہیں آتا ہے کسی رنگ (سودا)

چلوانا - ہ - چلانے کا متعدی المتعدی +

چِلوانا - ہ - چِلانے کا متعدی المتعدی +

چلواہٹ - ہ - اسم مؤنث - چلاہٹ (بچے کی) چلاہٹ جو ام الصبیان میں مرنے سے پیشتر شروع ہو جاتی ہے +

چلوان - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (چلن) +

چلوؤں رونا - ہ - فعل لازم - عو - کثرت سے رونا - زار و قطار رونا - زار زار رونا +

چلوؤں لہو پینا - ہ - فعل متعدی - عو - بہت سا لہو پینا - خوب مارنا - اچھی طرح تیغ کرنے کا لہو پینا - خوب ستانا - خوب پیٹنا +

چلہ - ف - اسم مذکر (چہل کا مخفف ہے) (۱) چالیس دن کا عرصہ - چالیس دن کا زمانہ - چالیس دن کی گوشہ نشینی اور وظیفہ خوانی (۲) چالیس روز کا عمل (۳) وہ مکان جس میں کسی بزرگ نے چلہ کشی کی ہو (۴) وہ کلاوہ یا ڈوریا جو حصول مطالب کے واسطے کسی ولی اللہ کے مزار یا مقدس درخت یا علم و منبر وغیرہ پر اکثر ضعیف الاعتقاد لوگ باندھا کرتے ہیں ؎

یا الٰہی برآئی [illegible] دل کی مراد — تیری درگاہ میں باندھا تھا نہ کھولا چلا (مسرور)

(۵) زچہ کا چالیسویں دن کا نہان - غسل نفاس زچہ کا سوا مہینے کا نہان (۶) چالیس دن کا جاڑا جو پوس سے شروع ہو کر سوا مہینے تک خوب زور سے پڑتا ہے جیسے (دلہن کے پندرہ دن تک پچیس چلے کے دن میں چالیس (کہاوت) (۷) زہ کمان - کمان کا چڑھاؤ کمان کی تانت +

چلہ باندھنا - ہ - فعل متعدی - مراد ماننا - منت ماننا (کسی بزرگ کے مزار یا مقام مقدس وغیرہ میں کلاوہ اس نیت سے باندھنا کہ ہماری مراد پوری ہوگی تو اسے کھول دینگے) ؎

[illegible] اور بعد زیب قد — باندھا ہے یعنی سر پہ چلا بہار نے (حکمت)

چلہ بندھنا - ہ - فعل لازم - مراد کا ڈورا یا کلاوہ کسی مقدس مقام پر بندھنا + ؎

[illegible] دل ناامید پر — چلے بندھے ہوئے ہیں مزار شہید پر

چلہ چڑھانا - ہ - فعل متعدی - کمان کو زہ کرنا + تیر کو تانت میں رکھنا تانت کو تانکر کمان کے اوپر لگانا +

چلہ کھولنا - ہ - فعل متعدی - منت کا ڈورا حصول مراد کے بعد جہاں باندھا تھا وہاں جا کر کھول لینا +

چلہ کھینچنا - ہ - فعل متعدی (۱) چالیس روز تک کوئی عمل یا وظیفہ گوشہ میں بیٹھکر پڑھنا - چالیس روز تک نیت کرکے کچھ پڑھنا - معتکف ہونا - گوشہ نشین ہونا + ؎

مارکر جھک وہ تاپ ہوسے سفاکی سے — معتکف تیغ ہوئی تیر نے چلا کھینچا (...)

چلیپا - ف - اسم مؤنث - صلیب - دار - سولی (دیکھو شکل + جو اکثر گرجاؤں وغیرہ پر عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کی یادگار میں بناتے ہیں شاعروں نے زلف کو اکثر اس شکل سے تشبیہ دی ہے (۲) نیز ایک قسم کی ضرب جو آڑی لکیریں کھینچکر دی جاتی ہے)

چلی چلی بی ماں کھو آئیں - ہ - (کہاوت - عو) پھیلتے پھیلتے یہانتک بات پھیلی + لڑکوں کا ایک کھیل +

چلے چلنا - ہ - فعل لازم (۱) برابر چلے جانا - کہیں نہ ٹھیرنا (۲) چلتے چلتے سفر کرتے کرتے جیسے کہاوت چلی چلی کہاں گئی سوت کے پھیر +

چم - ف - اسم مذکر - چام کا مخفف - چمڑا - چرم +

چمار - ہ - اسم مذکر - (چرم + کار) چمڑا + بنانے والا (۱) موچی - چرم دوز - چرم ساز - دباغ - چرم فروش - چمڑا بیچنے یا جوتیاں سینے اور گانٹھنے والا (۲) صفت) کمینہ - سفلہ - پنچ - میلہ کچیلا +

چمار چودس - ہ - اسم مؤنث (۱) چماروں کی عید - چماروں کا بڑا تہوار + مجمع نالائقاں (۲) کمینہ خوشحالی - کم ظرفی کے باعث چندروزہ خوشحالی پر اترانا +

چماروں کو عرش پر بھی بیگار - ا - غریب کی ہر جگہ کمبختی ہے (کہاوت ہے) +

چماری - ہ - اسم مؤنث (۱) چمار کی جورو - چمار کی تانیث (۲) کنول گٹے کا وہ پھول جس کے اندر کا زیرہ اپنی اصلی رنگت سے گرا ہوا بدرنگ ہوجاتا ہے +

چمبک - ہ - اسم مذکر (پورب) مقناطیس - آہن ربا +

چمپا - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا درخت جسکا پھول سفیدی لئے ہوئے زرد اور نہایت مست خوشبو کا ہوتا ہے +

چمپاکلی - ہ - اسم مؤنث - گلے کے ایک زیور کا نام جس کے دانے چمپا کے پھول سے مشابہ ہوتے ہیں +

چمپت بنا - ہ - فعل لازم - چلا جانا - رفو چکر ہونا - غائب ہونا - جلدی سے چلا جانا +

شاعری اور تنقیدِ جدید

رامیش نارائن ماتھر ایم اے آگرہ

"شاعری اور تنقید سے عامۃ الناس کو کوئی تعلق نہیں، یہ صرف بیکاروں کا شغل ہے، جو اپنے خلوت خانے میں لکھتے اور پڑھتے ہیں۔" اس طرح پوپ نے شاعری و تنقید کے متعلق ۱۷۱۱ء میں لکھتے ہوئے اس بات کا احساس کیا تھا کہ شاعری و تنقید کا ذوق محض چند تعلیم یافتہ بیکار لوگوں کی مختصر جماعت تک محدود ہے، لوگوں کا بالکل یہی خیال آج بھی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ شاعری کے اصلی مقصد، ماہیت کو کہ وہ حقیقت میں کیا ہے، اور ہمارے لئے کیا کر سکتی ہے غلط سمجھے ہوئے ہیں، نقادوں نے سمجھانے کی ہر چند کوشش کی، لیکن لفاظی سے مطالب کو خبط کر دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ تنقیدوں سے لوگوں کا یہ اعتقاد ہو گیا کہ شاعری مصنوعی لطافت و دلآویزی کا دوسرا نام ہے، وہ محض تقلید اور اطاعتِ فن کا نتیجہ ہے اور تضیعِ اوقات ہے، اس میں پاک و لطیف جذبات کا سراسر فقدان نظر آتا ہے، اس میں تصنع و تکلف، دور از کار تشبیہات و مرصع سازی ہے اس کا زندگی سے کچھ تعلق نہیں ہے، آتش کا شعر اس خیال پر صادق آتا ہے،

کھینچ دیتا ہے شبیہِ شعر کا خاکہ خیال — عقلِ رنگیں کام اُس پر کرتی ہے پرواز کا
جنبشِ الفاظ جڑنے سے نگیں کے کم نہیں — شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا

بہت سے لوگوں کے نزدیک حکمت اور شاعری میں یہ فرق ہے کہ حکمت میں امرِ حقیقی کا انکشاف ہوتا ہے۔ برعکس اس کے شاعری میں خیالی نکات سے بحث ہوتی ہے، حکمت اُن امور پر دلالت کرتی ہے جو زندگی میں کارآمد اور مفید ہوں، شاعری محض وہم و قیاس ہے، اور وہ خیالی پلاؤ پکانے کے سوا کسی اور بات میں امداد نہیں کر سکتی ہے۔

عملی زندگی میں شاعری کی تائید میں کچھ کہنا امر لازمی ہے، یہ اکثر پوچھا جاتا ہے کہ "شاعری کے مطالعے سے کیا فائدہ ہے اور وہ کیا ہے"؟ لیکن جب غلط فہمیاں جو لوگوں کو اس کے بارے میں ہو گئی ہیں دور ہو جائیں گی، اور جب یہ بات منکشف ہو جائے گی کہ بہترین شاعری کیا چیز ہے اور وہ کیا کر سکتی ہے تو اس بات کی مطلق ضرورت باقی نہیں رہے گی، کہ اس کے پڑھنے کے فائدے بیان کئے جائیں، حکمت پر اُس کی فوقیت دکھائی جائے،

ہم کسی پس و پیش کے بغیر کہہ سکتے ہیں کہ شاعری سے ہر شخص اور ہر فرد کو دلچسپی نہیں ہو سکتی، لیکن ہمیں قوی امید ہے کہ ہم عاقلانہ تنقید سے شاعری کے حدود بڑھا سکتے ہیں، اور اس کے دامنِ عاطفت سے لوگوں کی ایک کثیر تعداد کو مستفیض کر سکتے ہیں، افلاطون نے جب شعرا کے خلاف الزام عاید کیا اور اُن کو اپنی مخصوص جمہوریت میں داخل ہونے سے محروم رکھا تو اس نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا تھا جس کے خلاف کوئی اپیل نہ ہو سکتی ہو۔ اگر شاعری کی عذرداری میں منصفانہ دلائل پیش کی جاتیں تو پھر اس کو جلاوطنی سے واپس ہونے کی اجازت مل جاتی، اور اس کا خوشی سے استقبال کیا جاتا، چنانچہ حضرتِ افلاطون خود فرماتے ہیں "اور شاعری کے تائید کرنے والوں میں سے جو خود شاعر نہیں ہیں، لیکن شاعری کے شیدائی ہیں، میں خیال کرتا ہوں،

ان کا اختیار ہے کہ وہ شاعری کی بابت نثر میں لکھیں، اور یہ بات ثابت کریں کہ شاعری خوشگوار ہی نہیں بلکہ امورِ سلطنت اور انسانیت کے لئے مفید ہے، اگر یہ مسئلہ طے ہو جائے تو ہم کو دوگنی فائدہ ہوگا کہ شاعری مفید بھی ہے اور فرحت بخش بھی "

اس زمانے میں نقاد کا بھی یہی فرض ہے۔ اس کو دکھانا ہے کہ شاعری زندگی کے لئے فرحت افزا ہی نہیں بلکہ مفید بھی ہے "

ہمارا شاعری پر اسی وجہ سے اعتقاد ہے کہ دنیا کی شاعری میں بڑے بڑے حکماء و عقلا نے اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے اور شاعری کو زندگی سے تعلق ہے۔

شاعری زندگی سے وابستہ ہے، رومن لوگوں نے شاعری میں اخلاقی پہلو کو بڑی اہمیت دی تھی، اس یقینِ واثق پر کہ شاعری میں یہ قوت موجود ہے، کہ وہ انسان کو شائستہ بنائے، اس کے اخلاق کو درست اور اس کو نیک امور کے لئے آمادہ کرے، رومن لوگوں نے اس کو اپنا ذریعۂ تعلیم بنایا تھا، ان کے یہاں تعلیم کا اہم مقصد شعرا کے کلام کا مطالعہ تھا، شعرا لوگوں کو بہادر اور دلیر بناتے تھے، اُن کو خطیب اور مقرر بناتے تھے، اور اُن کو موزونیت بخشتے تھے، ہوریس کا قول ہے " شاعر بچے کی نامکمل اور لکنت زدہ زبان کو سنوارتا ہے، اور اس کے کانوں کو واہیات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو زندگی کے راز سکھاتا ہے۔ اس کے دل کے سانچے کو ڈھالتا ہے، اُس کے ناپاکیزہ خیالات کی اصلاح کرتا ہے، اسے عنفوانِ شباب میں کارنامۂ عظیم سناتا ہے، اور اعلیٰ مثالیں پیش کرتا ہے، جس سے اُس کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں۔

نشاۃ ثانیہ کے لوگ بھی شاعری کے اخلاقی پہلو سے بہت متاثر ہوئے۔ اس زمانے کے لوگ خیال کرتے تھے کہ لوگوں کو بہتر بنانے کے لئے سب سے قوی تر شے شاعری ہے، اسی خیال سے متاثر ہو کر سڈنی نے لکھا ہے، اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بن جونسن نے وعظ سنایا ہے، اور یہی شے ملٹن میں ہے جو شاعری کی اخلاقی پہلو کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔

اٹھارہویں صدی کے شعرا کا مزاج اور نقطۂ نظر مختلف تھا، اور وہ دنیاوی تھا، تاہم اس دور کے شعرا بھی شاعری کا اہم ترین مقصد زندگی کو شائستہ کرنا اور اخلاق اور سیرت کی تعلیم دینا سمجھتے تھے، یہی عقیدہ انیسویں صدی کے رومانٹک کے ورثہ میں آتا ہے۔ ہم بائرن کو ناصح کبھی خیال نہیں کرتے، لیکن وہ بھی یہی کہتا ہے " بہترین شاعری اخلاقی ہے، کیونکہ اخلاقی امور سب اشیا سے اعلیٰ تر ہیں "

یہ کہنا کہ ایک بڑے مصنف کا فرض نصیحت کرنا نہیں ہے، بعید از قیاس بات ہے، شاعرانہ دلائل میں درحقیقت مسائلِ زندگی کا انکشاف ہوتا ہے، شاعری میں جذبات کا جو اظہار کیا جاتا ہے تو وہ جذباتِ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں، جس سے ہمارے اخلاق کا گہرا تعلق ہے، اس لئے وہ نقاد جو اخلاق اور شاعری میں ایک حدِ فاصل قائم کرنا چاہتے ہیں، سخت غلطی پر ہیں۔

اخلاق، انسان کا اہم ترین قابلِ غور مسئلہ ہے — ہم اس بات کا احساس کرتے ہیں کہ بذاتِ خود اخلاق بے لطف و ناخوشگوار چیز ہے، اور ہم اخلاقی دلائل سے اور بھی منحرف اس لئے ہوتے ہیں کہ ہمارے مذہبی اعتقادات میں بھی فرق آگیا ہے، اس لئے شاعری کی نہایت ضرورت ہے کہ وہ ان ناخوشگوار چیزوں کی جو مذہب اور فلسفے سے تعبیر کی جاتی ہیں، قائم مقام بنے۔

اپنے موضوع کی تائید میں کہ فنِ لطیف اور شاعری تفسیرِ حیات ہے، میں شاعری، ڈرامہ اور فنِ مصوری و معماری کے گذشتہ تجربات کے نتائج ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔

کسی ملک میں کوئی مشہور زمانہ فنِ لطیف یا صنفِ شاعری کا لے لیجئے، اور آپ کو واضح ہو جائے گا کہ شاعر کا مقصد زندگی کے نکات اور رموز کا انکشاف کرنا ہے، فنِ لطیف شمعِ حیات کا کام دیتا ہے، فنِ نقاشی یا شاعری میں جو حسن ہے بذاتِ خود وہ بے معنی و مہمل ہے، اگر وہ کسی خیال یا دلی آرزو یا دماغی کیفیت کا اظہار نہیں کرتا ہے۔

قدیم یونان اور قدیم ہند میں فنِ نقاشی کا کوئی شاہکار نہیں ہے، جو اس زمانے کے لوگوں کے عقائد اور دلی جذبات اور احساسات کا اظہار نہ کرتا ہو۔ قدیم ہندوستان، یا قدیم یونان کا کوئی ڈرامہ یا شاعرانہ کام نہیں ہے جو اس دَور کے طرزِ زندگی اور سوسائٹی کی حالت کا بعینہٖ نقشہ نہ کھینچتا ہو، اکبری بادشاہوں کے نقاشی کے شہ پاروں سے اُس زمانہ کی صحیح رفتار کا اندازہ ہو جاتا ہے، سانچی اور امراوتی کی نقاشی اور مصوری

چمکوّل - ہ - صفت - چمکتا ہوا - پلکتا ہوا - چمکدار - روشن - درخشاں +

چمکی - ہ - اسم مؤنث - جھوٹا مقیش - جھوٹا کام جیسے چمکی کا جوتا +

چمگادڑ - ہ - اسم مؤنث - شپرہ - خفاش (ایک اندھیرا پسند پرند کا نام جو اکثر چھتوں میں الٹا لٹکا رہتا اور رات کو اڑا کرتا ہے) +

چمن - ف - اسم مذکر (۱) سبزکیاری - چھوٹا سا باغیچہ جو گھر کے اندر لگا لیتے ہیں - بستان سرا + پھولوں کا باغیچہ ؎

جو یہ دے بیابوں سے ہر اک داغ تن اپنا　پامال خزاں آپ کیا ہے چمن اپنا (نسیم)

(۲) نہایت آباد شہر - غنچۂ شہر +

چمّو - ہ - اسم مؤنث - امیر خسرو کے وقت کی ایک بھٹیارن کا نام جس کی تعریف میں خسرو کا یہ شعر مشہور ہے + ؎

اوروں کی چوپہر دیا ست چمّو کی آٹھ پہری　باہر ہ کرئی ... آٹھ پہری

چموّرانی - ہ - اسم مؤنث - بچوں کے ایک کھیل کا نام جسے پہلا دہلا اور سات سمندر بھی کہتے ہیں +

چمونیا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ چمڑے کا ٹکڑا جس پر نائی استرہ صاف کرتے ہیں - (۲) بازاری) بیوقوف +

چموٹی - ہ - اسم مؤنث - وہ چمڑا جو قیدیوں کے پیروں میں زنجیر کی رگڑ سے بچنے کے واسطے لگا دیتے ہیں +

چنا - ہ - اسم مذکر (۱) نخود - بونٹ - حمّص جیسے کھالے چنا رہے بنا (۲) - عو - اولاد - بچہ جیسے جب دانت تھے تو چنے نہ تھے اب چنے ہوئے تو دانت نہیں یعنی جب پیسا تھا تو اولاد نہ تھی اب اولاد ہوئی تو دولت نہیں +

چُنّا - ہ - فعل متعدی (۱) اکٹھا کرنا - جمع کرنا - بینا - سمیٹنا - سکیڑنا (۲) انتخاب کرنا - چھانٹنا - پسند کرنا - اخذ کرنا - استنباط کرنا - مستثنیٰ کرنا - لینا (۳) تعمیر کرنا - عمارت اٹھانا - دیوار بنانا + ردّہ رکھنا (۴) لگانا - مرتّب کرنا - ترتیب دینا - سجانا - سلیقہ سے رکھنا جیسے دسترخوان پر کھانا چنّا (۵) چگنا - دانہ اٹھانا (۶) کپڑوں کو کھرے سے یا چٹکی سے چنّا - چنّت ڈالنا (۷) پھٹکنا بنانا - اکونا کرنا +

چنار - ف - اسم مذکر - ا - (ولایت کے ایک بہت بڑے درخت کا نام جس کی پتیاں سرخ اور پنجۂ انسان کے مشابہ ہوتی ہیں اگرچہ اس میں پھل نہیں لگتا مگر لکڑیاں نہایت جوہردار ہوتی ہیں اور اکثر اوقات از خود آگ بھی لگ جایا کرتی ہے پنجۂ معشوق کو اس کے پتّے سے اکثر تشبیہ دیا کرتے ہیں - اوّل مذ جیں　بارد دوم میں یابس ہے ؎

تری سواری میں کب پنج شاخے ہیں ہمد　جلو میں صحن گلستاں سے ہے چنار آیا (ناسخ)

(۲) ایک مہندی لگانے کی طرز جس سے ہاتھوں میں قلمیں سی چھوڑ دیتے ہیں

چُنارنا - ہ - فعل متعدی - (گنوار) با ترتیب اوپر تلے رکھنا - ترتیب وار چنّا +

چُناں و چُنیں - ف - (چوں آں + چوں ایں) اسم مؤنث (۱) ایسا ویسا - یوں ووں - اس طرح - اس طرح ؎

خط میں نوبت اُسنے چناں او چنیں لکھی　پر بات اک چھپی ہوئی اب تک نہیں لکھی (ظفر)

(۲) لغت تراشی - لسانی جیسے ان کو تو بڑی چناں چنیں آتی ہے (۳) بین میکھ - نکتہ چینی - قباحت - نقص - عیب (۴) چرچا - ذکر اذکار - بحثا بحثی ؎

کبھی تو نے افشاں بنائے مہ جبیں ہے　ستاروں میں کیا کیا چناں اور چنیں ہے (ذوق)

چُنانچہ - ف - تابع فعل - جیسا کہ - مثلاً - جس طرح پر - اسطور سے - اس طرح سے +

چُنائی - ہ - اسم مؤنث (۱) تعمیر - عمارت - عمارت کی بناوٹ اور ساخت (۲) چننے کی مزدوری +

چنبر - ف - اسم مذکر (۱) سرپوش - گردہ - حلقہ - گھیرا - محیط آسمان کا دور - (۳) چلم کا سرپوش - چلم کا ڈھکنا ؎

مگر و اسقدر نہوں جو قلیاں کا شوق ہو　گرداب کی چلم ہو تو چنبر حباب کا (اسیر)

(۴) گردن کی ہنسلی + ؎

دم قلیاں کشی اس ترک کو کیونکر پسند آئے　نہ سونے کا نہ چاندی کا ہے چنبر سری گردن کا (اسیر)

چنبل - ہ - اسم مؤنث - ایک مشہور ندی کا نام جو دھولپور اور آگرہ وغیرہ سے گزرتی ہوئی جمنا میں گرتی ہے +

چنبل - ف - اسم مذکر (اصل میں چپنل فارسی میں گدائی کو کہتے ہیں) کاسۂ گدائی بھیک کا پیالہ (۲) حقّہ کا سرپوش (۳) - ہ - اسم مؤنث) گوالیار اور دھولپور کے درمیان ایک مشہور ندی کا نام جس کا برساتی چڑھاؤ اور تاریخی واقعہ مشہور ہے +

چنبلی - یا چپلی - ف - اسم مؤنث - ایک قسم کا چوڑا پیالہ جو لگنی سے مشابہ ہوتا ہے (یہ لفظ فارسی چنبلی بمعنی گدا سے ماخوذ ہے چونکہ اکثر فقیر لوگ اس قسم کا پیالہ رکھتے ہیں اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا) +

چنبیلی - ہ - اسم مؤنث (ایک مشہور خوشبودار پھول کا نام جسے فارسی میں یاسمن کہتے ہیں - یہ پھول زرد اور سفید دو قسم کا ہوتا ہے زرد میں خوشبو نہیں ہوتی) (۲) لونڈیوں باندیوں کے نام (۳) فرضی نام جو گستاخ اور بے ادب اور بد مزاج عورت کے حق میں بولتے ہیں + جیسے چنبیلی جاؤ میں آئی بختیارا ریوڑیاں بانٹنے +

ہم کو بدھ مت کی زندگی سے آگاہ کرتی ہے۔

خواہ آپ مہابھارت کا ذکر کریں، یا کالی داس کے بڑے ڈراموں پر غور کریں، یا یونانی ٹریجڈی یا دائم الحیات شکسپیرین ڈرامہ، یا مغل سلطنت کی مصوری کا، یا گپتا دور کی بہترین و لطیف نقاشی کا، یا شمالی ہند کے بادشاہوں کی قدیم موسیقی کا، یہ سب کے سب زندگی کے مختلف پہلوؤں پر دلالت کرتے ہیں۔

اس لئے شاعری کا زندگی سے گہرا تعلق ہے، وہ زندگی کے مختلف اصول پر نظرِ عمیق ڈالتی ہے، ہم کو زندگی کا مقصد سمجھاتی ہے، اور ہماری زندگی کو فرحت بخش بنا دیتی ہے، شاعری تفسیرِ حیات ہے — بہترین شاعری وہی ہے جو واقعیت و اصلیت پر مبنی ہو، ایسی شاعری جو بظاہر دلآویز ہے، لیکن زندگی سے قطعی تعلق نہیں رکھتی، چند روزہ ہے، اور ایسی شاعری کا ہرگز قبولِ عام کا شرف حاصل نہیں کر سکتی۔ بہترین شاعری وہی ہے جو زندگی سے تعلق رکھتی ہے، وہ دائم الحیات ہے اور دلچسپ ہے، اور مقبولِ عام رہے گی۔

اے کاش ....!

بیباک خطائیں ہیں، افسردہ سزائیں ہیں   مقبول دُعائیں ہیں، مجبور قضائیں ہیں

بیتاب وفائیں ہیں، شرمندہ جفائیں ہیں   مخمور ادائیں ہیں، سرشار نوائیں ہیں

پُر کیف صدائیں ہیں، بدمست فضائیں ہیں   گلپاش ہوائیں ہیں، مے بار گھٹائیں ہیں

اے کاش کہ ایسے میں اک لمحہ کو آ جاؤ!

اس دُھوم سے گُلشن میں کچھ موسمِ گُل آیا   ہر ذرّۂ بے حس پر اک جوشِ نمو چھایا

پتوں نے بجو مِل مِل کر اک گیت نیا گایا   لی سبزے نے انگڑائی، کلیوں کو بھی ہوش آیا

اے کاش کہ دم بھر کو ایسے میں تم آ جاؤ!

کاندھے پہ لئے بادل سامانِ بہار آیا   ہر قطرہ لئے دل میں طوفانِ بہار آیا

ہر بُوٹہ رکھے سر پر بُستانِ بہار آیا   پڑھتا ہوا ہر پتّہ قُرآنِ بہار آیا

ہر غنچے کے ہونٹوں پر عنوانِ بہار آیا   ہر پھُول لئے دل میں عرفانِ بہار آیا

اے کاش کہ تم خود بھی اک روز چلے آؤ!

(اعظم خسروی، بے پوری)

چنبیلی چاؤمیں آئی لڑکے بالے ساتھ ہی لائی +

چُنَّٹ - ہ - اسم مؤنث - سلوٹ - اٹو - شکن جامہ - چین جامہ و نیز سبز زمینی مقعد +

چِنتا - ہ - اسم مؤنث - ہندو - فکر - اندیشہ - تشویش - ڈر - خوف - خطرہ +

چنچل - ہ - صفت - اچپل - شوخ - شوخ مزاج - گرم - چُست و چالاک - تُرتُریا + قرار نہ رہنے والا - نچلا نہ بیٹھنے والا - بے چین + ؎

چنچل ساہ کون رُو بردہے دل ہر میں کچھو نہیں کچھو ہے (جرأت)

چُنچنا - ہ - صفت - بدمزاج - روتا - بات بات پر ٹھنکنے والا - چیں چیں کرنیوالا - چڑچڑا (بدمزاج لڑکے کے حق میں بولتے ہیں) +

چُنچناتا - ہ - فعل لازم - ٹھنکنا - چیں چیں کرنا - رونا - بدمزاج ہونا (کم عمر بچوں کے حق میں بولتے ہیں) +

چُنن چُنن کے نام رکھنا - ہ - فعل متعدی - بات بات پر ٹوکنا - چھانٹ چھانٹ کر نام رکھنا - ہر بات پر طعنہ دینا + ؎

دیکھا جو مرا سینۂ صد چاک تو بولی چُن چُن کے لگی رکھنے بہت نام قفس پر (نصیر)

چنچنے - ہ - اسم مذکر - وہ سوت سے کیڑے جو بچوں کی مقعد میں پیٹ کے بگاڑ سے پڑجاتے ہیں - چُرنے - کرم شکم - دیدان شکم +

چُنچنے لگنا - ہ - فعل لازم - ناگوار گزرنا - مرچیں لگنا - کانٹا چلنا +

چند - ف - صفت (۱) کسقدر - کتنے - کئی - کچھ - قلیل - محدود - معدود +

چندبار - ا - تابع فعل - کئی بار - کئی مرتبہ +

چندروزہ - ف - صفت - پنجروزہ - عارضی - فانی - ناپائیدار - بےثبات

چَند - ہ - اسم مذکر - چاند کا مخفف +

چَندا - ہ - اسم مذکر (۱) چاند - مہتاب - ماہ - چاند کی تصغیر بالمحبت (۲) مور کی دُم کا چاند +

چندا ماموں - ہ - اسم مذکر (بچے چاند کو کہتے ہیں اور زنیز ماں باپ بھی اس نام سے چاند دکھاکر انکو بہلاتے ہیں اور ایک کھیل کا نام بھی ہے جس کے یہ فقرے ہیں چندا ماموں دُور کے - بڑے پکاویں بُور کے آپ کھاویں تھالی میں ہمکو دیویں پیالی میں پیالی گئی ٹوٹ چندا ماموں گئے رُوٹھ پیالی آئی اور چندا ماموں آئے دوڑ) +

چَنداں - ف - تابع فعل - اِسقدر - اتنی - ایسی جیسے رُوپے کی چنداں ضرورت نہیں مگر آدمی کی حاجت ہے +

چَندر - س - اسم مذکر - چاند - ماہ - مہتاب + گیت ؎

بنے مُکھ دیکھ تیری بنو ہے سہاگ بھری تاروں بھینی رات رہے - رہیو جیسے چندر کی کرن کھڑی

چَندربنسی - ہ - اسم مذکر - ایک مشہور خاندان کا نام جس میں پانڈے اور کورو ہوئے ہیں +

چندرکلا - ہ - اسم مذکر (۱) چاند کے قطر کا سولھواں حصہ (۲) ایک زیور کا نام جو خاصکر مدراس کی عورتوں کے سر پر بندھتا ہے +

چندرما - ہ - اسم مذکر - چاند - ماہ - ماہتاب +

چندرہار - ہ - اسم مذکر - گلے کا ایک زیور جس میں چاند سے بڑے ہوئے ہوتے ہیں +

چَندرانا - ہ - فعل متعدی (۱) اترانا - جھلانا - بترانا (۲) جان بوجھکر کوئی بات پوچھنا - تجاہل عارفانہ کرنا +

چندراول - ہ - اسم مذکر (۱) مضافات دہلی سے جمنا کے کنارے ایک قصبہ ہے (۲) ایک مشہور گوجری کا نام جسکا قصہ مشہور ہے +

چَندن - س - اسم مذکر - صندل - صندل کی لکڑی (ایک قسم کی خوشبودار لکڑی جو سُرخ سفید اور زرد تین قسم کی ہوا کرتی ہے دُوسرے درجہ میں سرد و خشک ہے) +

چَندوا - ہ - اسم مذکر - ٹوپی کے اُوپر کا حصہ - گول ٹوپی کے اُوپر کا گردہ +

چَندہ - ف - اسم مذکر - بہری - بانٹ - حصّہ - وُہ روپیہ جو مختلف آدمیوں سے لیکر کسی کام کے واسطے جمع کیا جائے +

چُندھا - ہ - صفت - وُہ شخص جس کی آنکھیں روشنی نہ دیکھ سکیں سبل کی بیماری والا - ماش کھایا - پلک بیٹا - پلک جھڑا - تیرہ چشم +

چِندی - ہ - اسم مؤنث - ٹکڑا - بھاگ - حصّہ + ذرا ذرا معنی (معنی جیسے ہندی کی چندی سمجھانا) +

چَندیا - ہ - اسم مؤنث - عو (چاند بمعنی کھوپری کی تصغیر) ۱ - سر - کھوپری (۲) چھوٹی سی روٹی + بچے ہوئے آٹے کی ٹکیا - مثلاً پچھلی چندیا کھائی پچھلی مت آئی (۳) روٹی کے بیچ میں جو ٹکیا بڑھاتے وقت رہ جاتی ہے +

چندیا پر بال نہ چھوڑنا - ہ - فعل لازم - عو - سر کے بال تک نہ رکھنا - مُفلس اور قلاش بنا دینا - لُوٹ لُوٹ کر کھاجانا - کورے اُسترے سے سر مونڈنا +

چندیا سے پرے سرک - ہ - محاورہ عو - پاس سے ہٹ مرے کے اُوپر سے الگ جاکھڑا ہو +

چندیا مُونڈنا - ہ - فعل متعدی - عو - سر مونڈنا + لُوٹ کر کھانا - دغا سے روپیہ لینا + سزا سے سخت دینا +

چندیا کھانا - ہ - فعل متعدی - عو - لُوٹ کر کھانا - مُفلس بنانا +

حُبِّ وطن اور مُسلمان!

ظرف، اور اِس حد کا تنگ اے حامیٔ دینِ مُبیں حیف اے ناآشنائے "رحمۃ للعالمیں"!

اختلافِ مذہب و ملت پہ، اور اتنا جلال؟ بھائیوں کے خونِ ناحق کو سمجھتا ہے حلال!

حیف اے دیوار کے پابند، اے دَر کے اسیر اپنے حجرے، اپنے گنبد، اپنے منبر کے اسیر!

دل پہ تیرے نقش ہے وہ فلسفہ ادیان کا کاٹتا ہے رشتہ جو انسان سے انسان کا!

چھین لیتا ہے جو لطفِ باہمی کے قہقہے قلب میں پھُنکارنے لگتے ہیں جس سے اژدہے!

مجلسی اخلاق کے جذبے کو ٹھکراتا ہے جو آدمی کو آدمی کا گوشت کھلواتا ہے جو!

مجھ سے کیا کرتا ہے ہندو کے تعصب کا گلہ؟ مجھ سے کیوں کہتا ہے ہندو کی جفا کا ماجرا؟

تنگ فکر و تنگ داماں، تنگ ظرف و تنگ جیب مان بھی لوں میں کہ ہندو عیب ہے، اور زندہ عیب

فرض بھی کر لوں کہ ہندو، ہند کی رسوائی ہے لیکن اِس کو کیا کروں، پھر بھی وہ میرا بھائی ہے!

مرد اگر ہوں بھائیوں کا خُون پی سکتا نہیں! بھائیوں کا خون اگر پی لوں تو جی سکتا نہیں!

باز آیا میں تو ایسے مذہبی طاعون سے بھائیوں کا ہاتھ تر ہو بھائیوں کے خون سے!

سُبحہ و زُنّار کی لہروں ہی پر بہتا ہے تُو اور اِس تنگی پہ مجھ کو کم نظر کہتا ہے تُو؟

چندیا گھمانا - ہ - فعل لازم - عو - سر گھمانا - جوتیاں کھانے کو جی چاہنا + شامت آنا جیسے چندیا تو نہیں گھمائی +

چندے آفتاب چندے مہتاب - ف - محاورہ عو - خوبصورتی کی تعریف میں کہا کرتے ہیں یہ لفظاً آتا ہے یعنی چمک دمک میں چاند اور سورج سے بڑھکر ہو +

چنڈال - ہ - صفت (۱) ہیچ - کمینہ - فرومایہ - ادنیٰ ذات کا ہندو - دوغلا ہندو (۲) بدنصیب - بدبخت (۳) بخیل - کنجوس - خسیس - ممسک + (چنڈال کشمیری زبان میں یکساں رکھتے ہیں چونکہ ہندی زبان میں اس کے معنی فرومایہ ترین مردم ہیں اور یہ لوگ اکثر گاؤں کی مالگزاری وصول کرنے یا دیہات کی حیلہ داری کے موسلے مقرر ہوا کرتے تھے اس سبب یہ نام پڑگیا لیکن اصل میں ان کا کام شور پالنا اور اس کا گوشت بیچنا ہے یہ لوگ امرائے سلاطین ہند کے دروازوں پر رہنے لگے تو خدمتی کے نام سے موسوم ہوئے - کہتے ہیں جلال الدین اکبر کے وقت سے دربانی کی خدمت ان کے سپرد ہوئی اور شراب فروشی کی خدمت ایک دوسرے درجہ کے لوگوں کو دی گئی جن کا نام کلال پڑگیا - کہ کسی زمانہ میں فرقۂ اول گوشت فروش اور دوم شراب بیچا رہا لیکن اس کے بعد جو بادشاہ ہوئے انہوں نے کتوں کی خدمت چنڈال قوم کے سپرد کی اس امر کی تفصیل تاریخ بدایونی میں بخوبی موجود ہے واللہ اعلم بالصواب) +

چنڈال بال - ہ - اسم مذکر - وہ ایک بڑا بال جو بچے کے سر پر ہو جاتا اور اسے منحوس جانتے ہیں +

چنڈالنی - ہ - اسم مؤنث - کمینی - سفلی - حرامزادی - لے لوٹ - سر ہو جانے والی چنڈن +

چنڈاول - ہ - اسم مذکر (۱) لشکر کی آخری فوج - ہراول کا نقیض (۲) سنتری چوکیدار پاسبان - پہرے والا - ناظر - بہادر سپاہی +

چنڈو - ہ - اسم مذکر - چانڈو - ایک قسم کا نشہ جو افیون پانی میں پکا کر بنایا جاتا اور حقہ کی طرح پیا جاتا ہے اسکا رواج چین سے ہندوستان کی فوج لیکر آئی تھی

چنڈو باز - ا - اسم مذکر (۱) چنڈو کا نشہ کرنے والا - چنڈو پینے والا (۲) زرد رنگ اور مرزقی آدمی +

چنڈول - ہ - اسم مذکر (۱) سکھپال - محافہ - ڈولا - ایک زنانہ سواری جسے کہار اٹھاتے ہیں (۲) ایک مٹی کا کھلونا جسے جو گھڑا بھی کہتے ہیں اس معنی میں در اصل جو ڈول تھا +

چنڈول - ہ - اسم مذکر - ایک خوش آواز چڑیا سے بڑے تا جدار پرند کا نام جس کو عربی میں قُبَّرہ فارسی میں چکاوک کہتے ہیں (۲) بدحیثیت اور بے ہنگم آدمی جسے پرانا چنڈول بھی کہتے ہیں +

چُنڑی - ہ - اسم مؤنث - گنواری رنگ برنگ کا دوپٹا - چُونری - چُونر +

چنگ - ہ - اسم مؤنث (۱) قسم کی بٹیر جو گرمی کے موسم میں نکلتی ہے (۲) (ہندو) کمر کی چک - کمر کا جھلکا +

چنگ - ا - اسم مؤنث (۱) ایک قسم کا کنکوا جسکو رات میں غبارہ کی طرح ایک گیند روشن کرکے اڑاتے ہیں ؎

ہوا بلند فلک پہ میرا شعلۂ آہ ... سمجھا یہ چنگ نہیں بلکہ یہ چراغ اڑی (ظفر)

(۲) گنجفہ کی ایک بازی کا نام (۳ - ہندو) چینک - سوزش مثانہ - ایک مرض کا نام جس میں پیشاب تکلیف سے اترتا ہے +

چنگ - ف - اسم مؤنث - ایک قسم کا باجا +

چنگا - ہ - صفت (۱) اچھا - تندرست جیسے سن چنگا تو کٹھوتی میں گنگا (۲) توانا - طاقتور (پنجاب میں یہ لفظ تنہا بھی بولا جاتا ہے مگر دہلی میں آجکل بھلا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے بھلا چنگا مرگیا) +

چنگاری - ہ - اسم مؤنث (۱) انگاری - آگ کا پتنگا - اخگر - آتشپارہ - شرارہ (۲) ایسی بات جو لوگوں کی سوختگی اور رنجش کا باعث ہو +

چنگاری چھوڑنا - ہ - فعل متعدی - ایسی بات کرنا جس سے لوگوں کو رنج اور سوختگی ہو - فتنہ انگیزی کرنا - آگ لگانا - لڑائی کرانا +

چنگاری - یا - چنگی ڈالنا - ہ - فعل متعدی (۱) آگ لگانا (۲) فساد کرانا - جھگڑا اٹھانا جیسے بھس میں چنگی ڈال جالو دور کھڑی +

چنگاریاں چھوٹنا - ہ - فعل لازم (۱) آگ کے شرارے نکلنا - آگ کی لپٹیں اٹھنا (۲) کمال جلال اور غضب کی ظاہر ہونا - خشونت طبع نمایاں ہونا - خونخواری برسنا - اس معنی میں موچھوں سے چنگاریاں چھوٹنا زیادہ بولتے ہیں اور یہ لفظ نہایت غصیل اور بہادر مگر خونخوار آدمی کی تعریف میں بولتے ہیں +

چنگل - ف - اسم مذکر (چنگال کا مخفف) ا - آدمی یا جانور کا پنجہ جیسے شیر و باز وغیرہ کا (۲) مٹھی - ہاتھ - جیسے چنگل بھر آٹا (کتب لغت سے چنگل بفتح اول وضم سوم معلوم ہوتا ہے) +

چنگھاڑ مارنا - ہ - فعل لازم - مہیب آواز نکالنا - ہاتھی یا دیو کا چیخنا +

چنگھاڑنا - ہ - فعل لازم (۱) ہاتھی کا گرجنا - ہاتھی کا چیخ مارنا - دھاڑنا - مہیب آواز نکالنا (۲) مور کا جھنگارنا - مور کا بولنا ؎

تیری ہستی تنگنائے کفر و ایماں کے لئے		میں بنا ہوں آب و رنگِ نوعِ انساں کے لئے!

گو سنجتی ہیں قصرِ آفاقی میں آوازیں مری		کفر و ایماں سے بہت بالا ہیں پروازیں مری!

لیکن اس کے ساتھ ہی اے مبتلائے کفر و دیں		دولتِ حبِّ وطن کو چھوڑنا ممکن نہیں!

حصہ ہے سب سے مقدم زندگی میں خویش کا		خویش سے بچ جائے تو پھر مال ہے درویش کا

سعی کرنا چاہیئے پہلے تو گھر کے واسطے		گھر سے فرصت ہو تو پھر نوعِ بشر کے واسطے!

تیرے لب پر ہے عراق و شام و مصر و روم و چیں		لیکن اپنے ہی وطن کے نام سے واقف نہیں!

کون کہتا ہے زمین و آسماں تیرا نہیں؟		کُل جہاں تیرا، مگر ہندوستاں تیرا نہیں؟

مردِ حق کو قعرِ باطل سے اُبھرنا چاہیئے		کعبۂ حبِّ وطن میں سجدہ کرنا چاہیئے!

سب سے پہلے مردبن ہندوستاں کے واسطے

ہند جاگ اُٹھے تو پھر سارے جہاں کے واسطے

جوشؔ ملیح آبادی

خسروؔ کا فیضان

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت محبوب الہیؒ ایک روز بانکی ٹوپی پہنے بیٹھے تھے کہ خسروؔ آگئے۔ حضرت محبوب الہیؒ نے یہ مصرع پڑھا۔ ؂

ہر دین راست راہے، ہر قوم قبلہ گاہے!

یہ مصرع سنتے ہی خسروؔ نے اپنے پیر پر نظر جما کر فوراً یہ دوسرا مصرع پڑھا۔ ؂

من قبلہ راست کردم برطرف کجکلاہے

کل رات کو اس شعر نے دل پر ایک وجد کی سی کیفیت پیدا کر دی، اور اُس کیفیت سے ذیل کا شعر پیدا کر دیا۔ ملاحظہ ہو۔

ایں نکتہ را نداند ہر کس کہ نیست عاشق

صد عشرت و وساد. یک فرصت نگاہے!

جوشؔ

چنگ

وہ ابرِ گہرفشاں کا اِک شور چنگھاڑ ہے تھے ہاتف مور (لکھنؤ)

ہی بعض شاعروں نے شیر کے دہاڑنے او بادل کے گرجنے اور دیو کے چلّانے کو بھی باندھا ہے ؎

سُن صدائے نعرہ اپنا ہے صدو تو چیز کیا کہ کے دہشت بھگ جاؤ دیو بھی چنگھاڑ کر (انشا)

چنگلی - ہ - اسم مؤنث (۱) چنگلی - چٹکی بھر - چنگل بھر (۲) شہر کی مخنّثوں جو بابہر سے مال آسنے پر لگایا جاتا ہے - چنگی - محصول - چُنگی +

چنگیر - ہ - اسم مؤنث (۱) پھول رکھنے کا برتن - پھولوں کی ٹوکری - پھول ڈال (۲) خوان کا سرپوش - تورہ پوش +

چنگیری - ہ - اسم مؤنث - روٹیوں کی ٹوکری ایک قسم کی چپٹی نیچی بیضاوی دار ٹوکری +

چُنیدہ - ا - اسم مذکر - چیدہ - منتخب - چُنا ہوا - عمدہ - چھنٹا ہوا - چوٹی کا - اچھے سے اچھا (عوام) +

چنک - ہ - اسم مؤنث - پیشاب کی سوزش - سوزش بول - موت میں جلن ہونا +

چُنواں - ہ - صفت - دیکھو (چیدہ) چھنٹواں +

چُنوانا - ہ - فعل متعدی - چُنوانا - اکٹھا کرانا - سمٹوانا +

چنور - ہ - اسم مذکر - مگس راں - چوری - مورچھل - چونری - سُراگائے کی دُم جو مکھیاں اُڑانے کے واسطے امیروں کے ملازموں کے پاس رہتی ہے اور نیز گھوڑے کی دُم کی بھی ہوتی ہے ؎

ہو گئی تیمور پاسے حرص جب توڑا وزیر ہاتھ اُٹھایا جاہ سے سر پہ چنور ہونے لگا (وزیر)

چہنہ - ہ - اسم مؤنث - نشان - علامت - دھبّہ - تِل - سِلوٹ - اشارہ - کنایہ - خطّ و خال - شناخت - پہچان +

چُنّی - ہ - اسم مؤنث - سُرخ چھوٹا سا نگ جو اکثر تھ کے موتیوں کے درمیان ڈالتے ہیں - لالڑی - یاقوت کا ٹکڑا +

چُنیا گوند - ہ - اسم مذکر - ڈھاک کا گوند +

چِنے کا مارا مرنا - ہ - فعل لازم - ذراسی چوٹ سے مرنا جیسے آدمی چنے کا مارا مرتا ہے +

چَو - ہ - اسم عدد - چار - چہار - اربع +

چوآ - ہ - اسم مذکر (۱) گنجفہ کا وہ ورق جس پر چار نقطے ہوتے ہیں (۲) چار چیزوں کا ڈھیر یا چار ڈھیریاں +

چوب

چوآ - ہ - اسم مذکر (ہندو) ملی خوشبو کی چیز - پانی کی سوت جیسا پانی کا چھلکا

چوالیس - ہ - صفت - چار اوپر چالیس - چہل و چار - ۴۴ -

چوانا - ہ - فعل متعدی - ٹپکانا - نچوڑنا - جیسے منہ میں پانی چوانا +

چواؤ - ہ - اسم مذکر - چواؤ - ٹپکاؤ - چکیدگی +

چوب - ف - اسم مؤنث (۱) لکڑی - کندہ - سونٹا - شاخ - ڈنڈا (۲) نقارہ کی چوٹ - نقارہ کی ضرب (۳) شامیانہ یا ڈیرے کی لکڑی (۴) باجہ بجانے کی لکڑی - ڈنڈا +

چوبا - ہ - اسم مذکر (۱) بیج - تھونٹا کیل (۲) ایک قسم کے چھینکے جن میں میوہ وغیرہ لٹکا کر بادی میں رکھتے ہیں - شکار +

ٹیکہ سا جن تیرے گلے میں اتنی چوبا ہوں بیاں آج تمہاری ہے چوری کرو (زٹلین)

چوبا - ہ - اسم مذکر - چترویدی - چار ویدوں کا عالم برہمن - متھرا کے برہمنوں کی ایک قوم جو بہت سا کھانا کھانے میں مشہور ہیں اور ہندو ان کی بہت بڑی عزت کرتے ہیں +

چوبارا - ہ - اسم مذکر - کوٹھا - مکان کے اوپر کا وہ کمرہ جس کے چار دروازے یا چاروں طرف کھڑکیاں ہوتی ہیں

چوبائی - ہ - اسم مؤنث - چوطرفی ہوا - چاروں طرف کی ہوا +

چوبچہ - ا - اسم مذکر (چاہ + بچہ) چھوٹا حوض - ہودا - حوضہ - گندے پانی کا گڑھا +

چوب چینی - ف - اسم مؤنث - ایک مشہور دوا کا نام - گُل عباسی کی جڑ +

چوبدار - ف - اسم مذکر - سونٹا بردار - چوبکی - سرہنگ - نقیب - عصابردار (وہ نوکر جو سونے یا چاندی کا خول چڑھا ہوا سونٹا لیکر امیروں کے آگے چلتا ہے) +

چوبدستی - ف - اسم مؤنث - ہاتھ کی لکڑی - چھڑی - بانڈی +

چوبرسی - ہ - اسم مؤنث - مُردہ کی ایک رسم جو چار سال بعد اکثر ہندوؤں میں ادا کی جاتی ہے +

چوبغلا - ا - اسم مذکر - چوغے یا انگرکھے کے بغل کے نیچے کا حصہ +

چوبندی - ہ - اسم مؤنث - نعلبندی - خراج +

چوبولا - ہ - اسم مذکر - ہندی زبان کے گیت - چار مصرعوں کا گیت +

چوبی - ف - صفت - لکڑی کا بنا ہوا +

چوبیس - ہ - صفت - چار اوپر بیس - بست و چار - ۲۴ +

چوبیسا - ہ - اسم مذکر (۱) چوبیس گاؤں کا پرگنہ (۲) ایک قسم کا جنتر یعنی

مادرِ ہند سے!

اسمٰعیل امرتسری

ماں تو اغیار کی آماجگاہ

تیری مقدس سرزمین اجنبیوں کے لئے ایک مسلسل قمار خانہ

باہر کے لوگ تیری دولت پر ڈاکہ زن

------ مہذب بنانا تیرے سینے کو چیرتے پھر رہے

ماں تجھ پر یہ عالمِ دوزخ ---- تو آبرد باختہ، شائستہ قوموں کی نظروں میں۔

تیرا جوبن پژمردہ پھول کی پتیوں کی طرح ---- یہ سب کیوں

ہم ہی تیرے سپوت، تیرے نام لیواؤں کے باہمی نفاق کی وجہ سے،

~~~

ماں، تیرے یہ فلک بوس پہاڑ، قابلِ فخر حکایات کے آئینہ دار

رب العزت سے دست بدعا ہیں،

تیرے یہ ترنم ریز دریا پتھروں سے سر پٹکتے ہیں۔

یہ وسیع میداں سوگوار، یہ شاداب مرغزار خزاں دیدہ

یہ سونا اُگلنے والی زمین زلزلہ بدوش

یہ کیوں ..... ماں ..... آہ ..... مجکوی ..... ناقابلِ معافی گناہ

~~~

بوڑھی ماں، تیری آنکھیں اشکبار، تو رو رہی ہے،

ہم تجھے اپنا رہے ہیں، اپنا کر چھوڑیں گے،

تیرے غلامی سے ملوث دامن داغدار نہ رہنے دیں گے۔

یہ غلام آباد گود آزادی سے بھری ہوگی

تب یہ ہمارا دیش ایک نئی دنیا ہوگا، ماں

باہمی افتراق سے کوسوں دُور، اتحاد کا منظم مرکز

اور ہم تیرے سپوت ایک دوسرے سے ہم کنار

گنگا جمنا کے سنگم کی طرح

محبت

سحاب وحید

رات زیادہ گزر چکی تھی، مگر میں جاگ رہا تھا، کمرے میں میٹھے تیل کا چراغ روشن تھا، اس کی ہلکی ہلکی روشنی میرے کمرے کو منور کر رہی تھی، میرا دل محبت کے جذبات سے لبریز تھا، مگر میں محبت کی حقیقت کو جاننا چاہتا تھا، غور کرتے کرتے میرا دماغ چکرانے لگا، میں نہیں جانتا تھا کہ میں ان جذبات کو اپنے دل سے کیونکر دور کروں، میں نے کوشش کی مگر ناکام رہا۔ میں اُٹھ کر بیٹھ گیا، مجھے پیاس معلوم ہو رہی تھی، حلق میں کانٹے پڑ گئے تھے، میں نے تھوڑا پانی پیا اور پھر لیٹ گیا۔

ہوا قدرے تیز ہو چکی تھی، رات کی پریاں رقص میں محو تھیں، میرے کانوں میں کبھی کبھی ہوا کے گھنگروں کی آواز بھی آ جاتی تھی ---- تارے ایک دوسرے کے شانے پر سر رکھے میٹھی نیند سو رہے تھے۔ کہ یکایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے چراغ گل کر دیا۔ ——

چراغ گل ہوتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ میرا دل حقیقتِ محبت سے جگمگا رہا ہے، —— سچ ہے حقائق تاریکی ہی میں روشن ہو سکتے ہیں۔

~~~

قطعہ

وصل کی راتوں میں اب اہلِ طرب سے آتا ہے

ہجر کے عہدِ زبوں کا گریۂ صبحِ وطن

جیسے آتی نیند میں کروٹ بدلتے شبِ جوبن

سماں میں آتی ہے کوئی ہلکی سی موجِ باراں کی صدا

(رونق)
~~~

تعویذ چومیں کا نقش +

چوپایا۔ ا۔ اسم مذکر۔ گنوار۔ چوپایا۔ چارپایہ۔ چارپاؤں کا جانور۔ گدھا گھوڑا + حیوان مطلق +

چوپایہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ دیکھو چوپایا +

چوپال۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) بیٹھک نشست گاہ۔ گاؤں کا وہ پنچایتی مکان جس میں پنچ ملکر بیٹھتے یا مسافر ٹھہرتے ہیں (۲) چوپہل کا بگڑا ہوا لفظ جیسے چوپال بیٹ +

چوپالی۔ یا چوپئی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندی چار مصرعوں کی نظم +

چوپٹ۔ ہ۔ صفت (۱) چاروں دروازے کھلے ہوئے۔ کھلا ہوا + فراخ کشادہ جیسے چوپٹ کھلے پڑے ہیں (۲) نابینا۔ اندھا + کورا دراز + امّی۔ کورا۔ جاہل مطلق (۳) ویران۔ برباد۔ تباہ۔ خراب +

چوپٹ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ اجاڑنا۔ برباد کرنا۔ ویران کرنا + لوٹنا۔ غارت کرنا + ؎

اپنے دروازے آگے ٹٹ کھٹ لئے ہیں اس سے گھر کے گھر چوپٹ (سودا)

چوپٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ [illegible] ہونا۔ ویران ہونا +

چوپڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چوسر۔ پچیسی۔ نرد بازی (۲) بساط چوسر جو چار سر اور [illegible] کا وہ بیڑا جسپر گوٹیں رکھتے ہیں +

چوپڑ دنا۔ ہ۔ صفت۔ چوپال ہونا۔ نہایت موٹا جس کے ہاتھ اور پاؤں میں تمیز نہو۔ سنڈ مسنڈ۔ ڈھلکا۔ موٹا تازہ +

چوپڑ کا بازار۔ ا۔ اسم مذکر۔ چار راستوں کا بازار۔ وہ بازار جس کے چاروں طرف دوکانیں ہوں۔ چارسو۔ چار بازار +

چوپہلا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ڈولا۔ محافہ +

چوپہلا۔ ہ۔ صفت۔ چارپہل کا۔ وہ چاقو جسمیں چار کار دھوں +

چوپہل۔ ہ۔ صفت (۱) چارپہلو کی۔ مربع۔ چارپہلو (۲) اسم مؤنث۔ چوڑی اینٹ

چوت۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ فرج۔ قُبل۔ عورت کا اندام نہانی۔ شرمگاہ زن +

چوت مرانی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ گالی۔ کُس مرانی۔ فاحشہ۔ قحبہ۔ زانیہ +

چوتارا۔ ا۔ اسم مذکر۔ چار تار کا بنا ہوا کپڑا۔ باجے کے ایک اوزار کا نام + ایک باجے کا نام +

چوتالا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چار ضرب۔ طبلہ کے بجانے کا ایک طریق (۲) ایک قسم کا گیان +

چوترا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو چبوترا +

چوترا بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دگھواں مسمار کرنا۔ ڈھانا۔ اینٹ سے اینٹ بجانا +

چوتڑ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سرین۔ کفل۔ کولا۔ پُٹھا۔ پُڑا +

چوتڑ بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ خوش ہونا۔ خوشی کی علامت ظاہر کرنا۔ بغلیں بجانا +

چوتڑ دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیٹھ دکھانا۔ پُشت دکھانا۔ بے شرمی سے بھاگنا +

چوتڑوں پر پیاز کترنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ سامنے دھوکا دینا۔ روبرو فریب دینا +

اہل مطبخ کی جب سنوا واز کترین آتا کے چوتڑوں پر پیاز (سودا)

چوتڑوں پر پیاز کتروانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (عوام) روبرو فریب کھانا۔ چکما کھانا۔ چونا لگوانا +

چوتڑوں پر کھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ نہایت بیغیرتی اور بے عزتی سے شکست کھانا۔ بے غیرتی کی لات کھانا +

چوتڑوں کا لہو مرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ چوتڑوں کے خون کی حرکت بند ہو کر اس قابل ہونا کہ بیٹھنے کے بعد اُٹھنے کو جی نہ چاہے۔ جمکر بیٹھنے کے قابل ہونا +

چوتھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چوتھا حصہ۔ ہر ایک پاکھ کی چوتھی تاریخ۔ ایک قسم کا خراج جو مرہٹوں نے مقرر کیا تھا جس میں ایک چوتھائی آمدنی لے لی جاتی تھی۔ چہاریک۔ رُبع۔ سرکاری مالگذاری کا چوتھا حصہ +

چوتھا۔ ہ۔ صفت (۱) چہارم۔ رابع (۲) پنجاب۔ ہندو، چاؤتھا۔ اُٹھاؤنی میت کے چوتھے یا تیسرے دن کی رسم۔ سوم۔ تیجا +

چوتھائی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چہارم۔ چوتھا حصہ۔ رُبع +

چوتھی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چوتھا کی تانیث (۲) بیاہ کی ایک رسم جو ساچق کے چوتھے روز ہوتی ہے مگر آجکل تیسرے ہی روز ہو جاتی ہے +

چوتھی کا جوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ بھاری جوڑا جو ساچق کے دن چوتھی کے نام سے دیا جاتا ہے جسکو دُلہن چوتھی کے دن پہنتی ہے +

چوتھی کھیلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چوتھی کے روز دُلہن کے گھر جاکر چھڑیوں اور سبز ترکاری اور میووں سے لڑنا یا ان چیزوں کو ایک کا دوسرے پر پھینکنا +

چوتھے پانچویں۔ ہ۔ تابع فعل۔ گاہ بگاہ۔ گاہے ماہے۔ کبھی کبھی بھولے چوکے

رفتارِ وقت!

ادارۂ کلیم

منبرِ سیاست سے اک فتوائے کفر!

پچھلے مہینے مظفر پور (بہار) کے اک پبلک جلسے میں اک لیگی "مولوی نذیر احمد" نے مولینا ابو الکلام آزاد کے متعلق فرمایا کہ وہ "کانگریس نواز ہیں، ہندو پرست ہیں، اور کافرِ اعظم ہیں" ع

بدم گفتی و خورسندم، عفاک اللہ نکو گفتی!

کیا مولینا ابو الکلام کی بالغ نظرِ حکمتِ اسلامی، اور ژرف نگاہ تدبرِ سیاسی کی یہی "دادِ بیداد" ہے؟ کیا چونکہ مولینا آزاد نے ننگِ وجودِ مسلم لیگ" کی طفلانہ زار نالی اور شرمناک زبوں کاری کو سرپائے استحقارت ٹھکرا دیا، اس لئے وہ (نعوذ باللہ من ذالک) کافر قرار پائے؟!

ہمیں مسلم لیگ کے "دار الافتار" کا معیارِ تفقہ اور اصل الاصولِ کفر و ایمان اچھی طرح معلوم ہے! یعنی ع

ہر کو نہ خر است کافرش میخوانند!

ہم اپنے سامعۂ تخیل میں عظیم الشان ابو الکلام کی زبانِ نادر الکلام کا یہ اعلانِ اذعان گوش زد ہوتا ہوا محسوس کرتے ہیں:

کفر چو منے و گزاف آساں نشود! محکم تر از ایمانِ من، ایماں نشود!
در دہر چو من یکے، و آں ہم کافر؟ پس در دو جہاں یکے مسلماں نشود؟

(ا-ا-خ)

جنرل نیل کا مجسمۂ عبرت!

جنرل نیل، جو غدر ۱۸۵۷ء کے اک برطانوی ہیرو تھے، کا نگریسی دورِ ۱۹۳۷ء تک ماؤنٹ روڈ، مدراس، کی اک عام گزرگاہ اور نمایاں نظرگاہ پر گویا اہلِ شہر کی چھاتی پر سوار رہتے، اب خیر سے اُن کی سنگی نعش "گورستانِ عجائب خانہ" میں منتقل ہو گئی ہے، جہاں اُن کی ہشتاد سالہ روشناسئ کوچہ و بازار اب تا قیامت اک گوشۂ گمنامی کی خمیازہ کش بنے گی! ؎

بس کُن ز کبر و ناز کہ دیدہ است روزگار چینِ قبائے قیصر و طرفِ کلاہِ کَے!

جنگی خود نمائی، سیاسی اشتہار بازی، اور قوم پرستانہ لنترانی کے اور جتنے مظاہر و مناظر، خدا کی پاک زمین کو ہنوز بدنما کر رہے ہیں، غالباً ایک مزید عشرۂ سنین کے اندر، جنرلِ نیل کے بُت کی طرح، لحدِ کسمپرسی میں پہنچ جانے والے ہیں، افسانۂ بزم و انجمن چیزوں کا چند روزہ نمود و نمائش کے بعد اِس انداز سے اک سوختہ کھچڑی میں خاکستر ہو جانا کیسی دیدنی عبرت ہے! اللہ اللہ، جنرلِ نیل کا گرانڈیل جرنیلی پیکر، اور آثارِ قدیمہ کے قبرستان میں اک گوشۂ لحد کا دریوزہ گر؟! ؎

دیکھنا اے اہلِ عبرت! انتقامِ آسماں بنتے ہیں جامِ گدا خاکِ سرِ فغفور سے!

(ا-ا-خ)

کانفرنس عجائب خانجات!

کانفرنس عجائب خانجاتِ ہند کا اجلاسِ دہلی، گزشتہ ماہ کا اک قابلِ ذکر واقعہ ہے۔ کانفرنس مذکور کا سابق اجتماع یادش بخیر ایک ربع صدی اُدھر ۱۹۱۲ء میں بمقام مدراس عمل میں آیا تھا! ایک پوری قرن

بلتے تھے چ تھے پانچویں تو وقت ہوگیا اب یہ کہ چار پانچ مہینے پہ مرت ہے (انشا)

چوتہی - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کا سوتی بستر جسکو چار تہ کر کے بچھاتے ہیں - ایک قسم کا دو چترا یا دوسوتی وغیرہ +

چوتھیا - ہ - اسم مذکر (۱) چوتھے روز کا بخار - تپ ربع (۲) مبروار - مینا +

چوتیا - ہ - اسم مذکر - احمق - بیوقوف - گاؤدی - مودھو - بھوندو +

چوٹ - ہ - اسم مؤنث (۱) ضرب - مار - کرب - کوفت - صدمہ - دکھ - تکلیف (۲) حربہ - حملہ - ... یا موذی جانور کا حملہ ؎

منہدی ملکے چوٹ جان ... ہاتھ لانا لگا کر کیا کہنا (صبا)

(۳) طعن - تشنیع جیسے چوٹ چلانا (۴) صدمۂ عشق و محبت ؎

چوٹ پر چوٹ لگی دل پہ نئے عشق میں اور شام کو اور لگی وقت سحر اور لگی (نظیر)

(۵) خواہش - آرزو - چینک (۶) جوڑ - جوٹ - مقابل ؎

ہائے نالہ پرشور و شور سر فغال ہے چوٹ سے دل ... (ظفر)

(۷) داؤں گھات - وار - چال - پیچ ؎

جو چوٹ ہے دل تری خالی نہیں جاتی آنکھ کو تیری کی جو سنبھالی نہیں جاتی (نسیم)

(۸) نقصان - ضرر +

چوٹ آنا - ا - فعل لازم (۱) ضرب آنا - صدمہ پہنچنا (۲) منہ آنا - آوازہ کسنا - طنز و طعن کی بات کہنا - طعن مارنا +

چوٹ اُبھرنا - ا - فعل لازم - لگی ہوئی ضرب کا ظاہر ہونا - کسی تکلیف کا ہوا یا مرطوب کے باعث از سرِ نو پیدا ہونا - درد کا دوبارہ ظاہر ہونا +

چوٹ بچانا - ہ - فعل متعدی - خالی دینا - حریف کی ضرب سے بچنا +

چوٹ پڑنا - ا - فعل لازم - ضرب یا صدمہ پہنچنا - دھکا لگنا +

چوٹ پھیٹ / **چوٹ چپیٹ** - ہ - اسم مؤنث - ضرب و صدمہ +

چوٹ چلنا - ہ - فعل لازم (۱) وار چلنا - وار کرنا - حملہ کرنا (۲) منہ آنا - طعنہ دینا - آوازہ پھینکنا - طنز کرنا (۳) دو حریفوں کا باہم وار چلنا - دو حریفوں کا لڑنا - داؤں کرنا +

چوٹ خالی جانا - ہ - فعل لازم - وار خالی جانا - ہاتھ بہکنا - نشانہ چوکنا - نشانہ خالی جانا +

چوٹ روکنا - ہ - فعل متعدی - حریف کی ضرب کو سپر پر روکنا - حریف کی ضرب کو رد کرنا +

چوٹ کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) منہ مارنا - کاٹنا - ... ضرب پہنچانا (۲) وار کرنا - حملہ کرنا - داؤں کرنا - پیچ کھیلنا - دھوکا دینا (۳) منہ ... طعنہ دینا - طنز کرنا +

چوٹ کھانا - ہ - فعل لازم (۱) زخمی ہونا - صدمہ اٹھانا (۲) نقصان کا برداشت کرنا (۳) ... کھانا - پٹنا +

چوٹ لگنا - ہ - فعل لازم (۱) صدمہ پہنچنا - ضرب لگنا - درد ہونا - اثر ہونا (۲) عشق ہونا (۳) پھانس لگنا - کھٹکا لگنا +

چوٹا - ہ - اسم مذکر - چور - دزد - اٹھائی گیرا - سارق - اچکا - کیسہ بُر +

چوٹی - ہ - اسم مؤنث (۱) جعد - جوڑا - سر کے بال جو موباف سے گندھے ہوئے ہیں - لمبے بال - چٹیا - گندھے ہوئے بال - عورتوں کے سر کے بال (۲) قلۂ کوہ - چوٹی کوہ - تیغ کوہ - سرِ کوہ - پہاڑ کی سب سے اونچی جگہ (۳) وہ پر جو پرندوں کے سر پر ابھرے ہوتے ہیں - کلغی - طرّہ - جیسے بلبل کی چوٹی - (۴ - عو) سردار - سرغنہ - استاد جیسے یہ سب کی چوٹی ہے (۵ - صفت) اونچا - بلند - بڑھ کا چوٹی کا مضمون (۶ - صفت) چیدہ - عمدہ - منتخب - سب سے اوّل +

چوٹی رکھنا - ا - فعل لازم - منت کے بال سر پر چھوڑنا +

چوٹی کا - ہ - صفت - بڑھیا - عمدہ - اوّل درجہ کا - چیدہ - چنندہ - چھٹا ہوا جیسے چوٹی کا پھل +

چوٹی کرنا - یا - **کنگھی چوٹی کرنا** - ہ - فعل متعدی - بال گوندھنا - بال سنوارنا +

چوٹی گوندھنا - ا - فعل متعدی - دیکھو (چوٹی کرنا) +

چوٹی والا - ہ - اسم مذکر - بھتنا - بھوت - ہمزاد - سایہ - بلا +

چوٹی ہاتھ ہونا - ا - فعل لازم - تابو و اختیار ہونا دکنے ہیں جب بھتنے کی چوٹی ہاتھ آجاتی ہے تو وہ بے بس ہو کے قابو ہو جاتا ہے پس اس خیال سے یہ اصطلاح ہو گئی

زیر دست شانہ زور پر دے کہ ہے چوٹی پری کی ہاتھ اس کے (جرأت)

چوتی کا - ہ - صفت - دگالی) حرامی - حرامی موت - حرامزادی کا - قحبہ کا - قطامہ کا - چاڑدکا +

چوتی والا - ہ - صفت - دگالی) حرامی - حرامی موت - حرامزادی کا +

چوچرا - ہ - اسم مذکر (ہندو) ا - بیوقوف - مودھو - بھوندو (۲) کم دودھ دینے والی گائے +

چوچلا - یا - **چونچلا** - ہ - اسم مذکر - ناز - نخرہ - لاڈ - پیار - اخلاص -

چوچلا بگھارنا - ا - فعل لازم - ناز کرنا - نخرہ کرنا +

میں بیداری کی تعلیم چار کردئیں لینا، اس میں شک نہیں کہ کلید برداران آثار قدیمہ اور مجاورانِ عجائب خانہ کے شایانِ شان ضرور ہے! لیکن جدید العہد ہندوستان کی نشاۃِ ثانیہ کے مقتضیات کے لئے یاس انگیز بھی بدرجۂ غایت ہے! تاہم اب یہ شکر خوابی اور گرانگوشی زیادہ ممکن نہیں۔ ایک طرف خاکِ وطن کا ایک ایک ذرہ انگڑائی لے رہا ہے دوسری طرف خود مادرِ وطن اپنے بطن کے اسرار و آثارِ تاریخی کو اُچھال رہی ہے، ہمارا روئے سخن ہڑپا اور موہنجو دڑو کے لاثانی انکشافات کی طرف ہے! —— جو چالیس قرون قبل کے ماضیٔ بعید کے ہندوستانی تمدن و عمران کا ایک ہوشربا منظر دکھاتے ہیں! نیز ہندوستان کی تہذیب کو عراق و بابل کی یادگار شائستگی سے ہمعصر و ہم آغوش ہونے کی حیثیت کذائی سے پیش کرتے ہیں! الغرض اب ہمارے ہندوستانی عجائب خانوں کے خوابیدہ فرش، بیداری و سرگرمی کی اک رستخیز سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے! اب تک ہمارے "میوزم" تو اور کہنہ کے مردہ "نعش خانوں" سے کچھ ہی بہتر رہے ہیں! —— جہاں کبھی کبھی زرعی حوالیٔ شہر کے دہقانی مویشی کے اک بہکے ہوئے گلّے کی طرح آ گھستے تھے، جنھیں مہتمم عجائب خانہ اپنے بجان متی کے کنبے کی نمائش سے مبہوت کردیا کرتا تھا! عجائب خانے اپنے اصلی تمدنی معرف و منصب کے لحاظ سے ملک کی تاریخ و ثقافت کے مراکزِ تعلیم واقع ہوئے ہیں: ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے قدیم، تاریخی اور لبریزِ مآثرِ علمی وطن کے عجائب خانے اپنا یہ موقف جلد از جلد حاصل کرنے کی جد و جہد کریں گے، اور پایۂ تخت کی محولہ بالا "موزیم کانفرنس" اس مطلوبہ عہد نو کا فتح باب ثابت ہوگی! ع

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا!

(ا۔ ا۔ خ)

نیشنل کانگریس اور ہندوستانی سوشلسٹ جماعت

انڈین نیشنل کانگریس کے شکمِ مادری میں ایک عرصے سے اک مولودِ نَو کی ولادت کا شدید دَرد و زِہ اپنے سارے تشنج کے ساتھ نمایاں نظر آتا ہے! ایک معنی کرکے اس بچے کا وضعِ حمل عمل میں بھی آچکا ہے، اور کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی صورت میں یہ طفلِ نوزائیدہ ہمارا کافی روشناس بھی ہوچکا ہے!

لیکن قسمت کی ستم ظریفی اور مادرانہ شفقت کی بوالعجبی یہ ہے کہ خود مادرِ کانگریس اُسے ہنوز اپنا نجیب الطرفین جگر گوشہ نہیں سمجھتی: وہ اپنے اِس (بہ خیالِ خویش) مجہول النسب بچے سے اپنی گود خالی کرنے کے درپے نظر آتی ہے! اور شاید عہد قدیم کی فراموش شدہ رسم دُختر کُشی کو تازہ کرنا چاہتی ہے! —— ہم کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی دُخترِ کمسن کو زبانِ حال سے یہ تلخ نواشکوہ سنجی کرتے ہوئے پاتے ہیں۔

روزے کہ شود اذا السماء انشقت — واں دم کہ بود اذا النجوم انکدرت
من دامنِ تو بگیرم اندر عرصات — پرسم، صنما! بای ذنب قتلت؟

لطف یہ ہے کہ مسلسل دو سال سے کانگریس مہا مائی جن نوجوان ہدایت و معراج کی زوجیتِ صدارت میں ہیں —— ہمارے مشارٌ الیہ راشٹر پتی جواہر لال نہرو ہیں! —— اُنھوں نے کانگریس سوشلسٹ پارٹی کو اپنی چہیتی اندرا کی طرح گود بھی لے لیا، تب بھی اس مادرِ مشفقہ نے اُسے "اچھوت کنیا" ہی سمجھا! بڑے بڑے برہمنانِ کانگریس اُسے کانگریس پنڈال کے "چوکے" میں ایک نظر دیکھنا نہیں چاہتے!

تاہم یاد رہے کہ بزرگانِ کانگریس کی یہ بہبری و دیر آشنائی اپنا قدرتی دَور ختم کرچکی ہے! یہ کسی بعید مستقبل کی بات نہیں کہ کانگریس مہارانی کو اپنی راج گدی اپنی اس "منجلی راجکماری" —— کانگریس سوشلسٹ پارٹی —— کے لئے خالی کرنی پڑے گی! اور وہ ہندوستان کی مجلسی تاریخ میں سوتیلی ماں کے بیہودہ حیلے کی اک افسوسناک نظیر چھوڑ جائے گی! ؎

ہوشیار، اپنی متاعِ رہبری سے ہوشیار — اے خلشِ ناآشنا پیری و شیب سر زہ کار!
اُڑ گیا روئے نگار آسماں سے رنگِ خواب — جھلملاتی شمع! رخصت ہو کہ اُبھرا آفتاب!
کام ہے میرا "تغیر" نام ہے میرا شباب — میرا نعرہ، انقلاب و انقلاب و انقلاب!

بایں ہمہ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ نیشنل کانگریس اور سوشلسٹ پارٹی کی باہمی آویزش مزید کاوش اختیار کرے، بقول پنڈت جواہر لال کے بالفعل ملک کی عام و منظم و کار آزمودہ جنگجو فوج کانگریس ہی ہے، اور جب تک کہ اُس کے ہاتھ میں پیکار آزمائی کا یہ پرچم ہے، نوجوان گروہ کو بھی اس کی متابعت نیز بیعت سے عار نہ ہونی چاہیئے! لیکن ایک حقیقت ہماری اِس سیاسی جدّۂ ماجدہ کے بھی گوش گزار رہے، کہ ہندوستان کی نجات کا مسئلہ اک "دوگونہ معرکہ" واقع ہوا ہے! —— ایک ہندوستانی مقہوروں اور برطانوی قیصریت پرستوں کے درمیان، دوسرا ہندوستانی محروموں اور ہندوستانی ہی

چوچل ہائی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ نخرے بھری۔ نازک مزاج۔ اترانے والی +

چوچل ہایا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ نوخرہ بابا۔ نازک لاڈلا +

چوچند۔ ا۔ صفت۔ چار چند۔ چوگنا +

چوچی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پستان۔ چھاتی۔ بھٹی۔ تھن +

چوچی پیتا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دودھ پیتا۔ شیر خوار۔ ناسمجھ +

چوچی پینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دودھ پینا۔ آنچل منہ میں لینا +

چودانی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک کان کے زیور کا نام جس میں موتی کے چار دانے لگے ہوئے ہوتے ہیں +

چودس۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چاند کی چودھویں تاریخ۔ ہندی مہینے کے ہر ایک پاکھ کی چودھویں تاریخ +

چودنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جماع کرنا۔ ٹھنا۔ مجامعت کرنا (یہ لفظ بازاری بولتے ہیں) +

چودو۔ ہ۔ صفت (بازاری) بہت ٹھنے والا۔ ٹگو +

چودہ۔ ہ۔ صفت۔ چار اور دس۔ چہاردہ۔ ۱۴ +

چودہ بدیا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندی چودہ علم یعنی چار وید۔ چھے انگ۔ دھرم۔ میمانسا۔ نیائے۔ پُران +

چودہ بدیا ندھان۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چودہ علموں کا عالم۔ بڑا بھاری فاضل (۲) پختہ کار۔ تجربہ کار۔ آٹھوں گانٹھ کُمیت +

چودہ خانوادے۔ ا۔ اسم مذکر۔ سلسلہ زہاد کے چودہ خاندان جو چار پیروں کے سلسلہ سے نکلے ہیں۔ چاروں پیروں کے نام لفظ چار میں دیکھو خاندانوں کے نام یہ ہیں +

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے **عبد الواحد زید** اور حبیب عجمی نے تلقین پائی۔ عبد الواحد سے پانچ خانوادوں کا ظہور ہوا۔ اوّل زیدیاں منسوب بہ عبد الواحد بن زید جنکا سلسلہ خلیفہ حسن بصری سے چلا ہے دوم **عیاضیاں** منسوب بفضیل عیاض جنکا سلسلہ خلیفہ عبد الواحد بن زید سے نکلا ہے سوم **ادہمیان** جنکا سلسلہ ابراہیم ادہم سے منسوب اور خلیفہ فضیل عیاض سے چلا ہے۔ چہارم **ہبیریاں** جنکا سلسلہ ہبیرہ بصری سے جو دو واسطہ سے خلیفہ ابراہیم ادہم تھے چلا ہے۔ پنجم **چشتیاں** جنکا سلسلہ خواجہ اسحاق سے چلا ہے۔ خواجہ حبیب عجمی سے نو خانوادوں کا نکاس ہوا ہے جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ اوّل **عجمیاں** منسوب بہ حبیب عجمی جو حسن بصری کے خلیفہ تھے۔ دوم **طیفوریاں** منسوب بہ یزید بسطامی جن کا نام طیفور اور وہ حبیب عجمی کے خلیفہ تھے۔ سوم **کرخیاں** منسوب بہ معروف کرخی۔ چہارم **سقطیاں** جو سری سقطی خلیفہ معروف کرخی سے منسوب ہے۔ پنجم **جنیدیاں** منسوب بہ جنید بغدادی جو سری سقطی کے خلیفہ تھے۔ ششم **گازرونیاں** منسوب بہ ابو اسحاق گازرونی جو دو واسطہ سے جنید بغدادی کے خلیفہ تھے۔ ہفتم **طوسیاں** منسوب بہ علاء الدین طوسی جو پانچ واسطہ سے خلیفہ عجمی تھے۔ ہشتم **سہروردیاں** منسوب بہ نجیب سہروردی جو پانچ واسطہ سے خلیفہ حبیب عجمی تھے۔ نہم **فردوسیاں**۔ جو نجم الدین سہروردی خلیفہ ابو النجیب سہروردی سے منسوب ہے۔ پس پانچ اور نو ملکر چودہ ہوئے۔ چونکہ جاہل فقرا ان ناموں کے یاد کرنے پر بڑا فخر کرتے اور اسی کو محک امتحان قرار دیتے ہیں اسلئے مختصر لکھدیا +

چودھرات۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چودھری پن۔ چودھری کا عہدہ۔ نمبرداری۔ سرداری ۔ چودھری پنے کا حق یا فیس +

چودھری۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ہم پیشہ لوگوں کا سرگروہ۔ نمبردار۔ مقدم۔ گانو کا سردار۔ میر محلہ۔ میر بازار (۲) بنگال کے زمینداروں کا ایک خطاب +

چودھویں۔ ہ۔ صفت۔ چہاردہم۔ چودہ سے نسبت رکھنے والی۔ چتر دشی۔ چتردس +

چودھویں رات۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چاند کی وہ شب جس میں چاند پورا ہوجاتا ہے۔ شب چہاردہم +

چودھویں رات کا چاند۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) پورنماسی کا چاند۔ ماہ کامل۔ ماہ تمام۔ بدر (۲ صفت) نہایت خوبصورت۔ قمر طلعت +

چور۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) دزد۔ سارق۔ چوٹّا (۲) ناسور۔ گُپت گھاو۔ زخم کے اندر کا پیپ جو ہمیشہ باقی رہے اور اوپر سے اچھا ہو جائے

گشتہ ہونہیں اُس ناوک دزدیدہ نظر کا　　جاتا کہیں چور ہے زخم جگر کا (ذوق)

(۳) خفیہ در۔ پوشیدہ سوراخ جیسے چھت کا چور وغیرہ (۴) دزد حنا۔ مہندی کا چور۔ وہ سفیدی جو مہندی لگانے کے بعد رہ جائے (۵) شمع کے ایک طرف سے کُھل جانے کو بھی چور کہتے ہیں۔ شمع کی ایک جانب سے گُل اٹھکی +

داغ چیچک دیکھ جا جس کہتی ہی نہ ذوق　　کیا تماشا ہے کہ شمع اُس میں بھی چور رہے (برق)

(۶) بدگمانی۔ بدظنی۔ بُرائی ۔

ادھر تو دل میں زنانے کے چور بیٹھا ہے　　اُدھر کو دل سے دوگانا کا دم بدم وہم (رنگین)

(۷) دُبکا۔ اندیشہ۔ خوف۔ خطر ۔

بے سبب کھنچتیں نہیں مجھسے چُراتا وہ صنم　　کچھ نہ کچھ میری طرف سے اُسکے دل میں چور ہے (ناسخ)

(۸) گنجیفہ بازوں کی اصطلاح میں وہ پتا جسے کھلاڑی سے چھپائے رکھتے ہیں

سرمایہ داروں کے مابین! نوجوان گروہ کا شکوہ وشبہ یہ ہے کہ قدامت نواز بزرگانِ کانگریس، ہندوستانی جنگِ حریت کو دوسرے خطِ جنگ تک متجاوز ہونے دینا اپنے ذوقِ رجعت کے لئے کچھ زیادہ خوشگوار نہیں پاتے؛ اس طرح انکا جو کچھ مطمح نظر ہے وہ برطانوی "خداوندوں" اور ہندوستانی "بندگانِ عالی" کے درمیان اک انتقالِ اقتدار سے زیادہ نہیں ٹھہرتا! اپنی فطری ماہیت کے تقاضے سے یہ ماجرا ان فریقین کے درمیان "شرکتِ مالِ غنیمت" کا بن جاتا ہے! ــــ درآنحالیکہ ہندوستانی قوم کا سوادِ اعظم ــــ کاشتکاران و مزدوران و عام غربا و مساکین ــــ خارج البلد ہو جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بدبخت ہندوستان صرف "آقاؤں کے صیاد بدلنے" کے لئے لڑا تھا؟! اگر تنقیح یہی اور اتنی ہی تھی تو اس کے معنی نہ صرف یہ ہوئے کہ اصلی خلق اللہ کے کچھ ہاتھ نہ آیا، بلکہ اس نے دوسروں کی تاج پوشی کے لئے، اشکارِ ابلہ فریبی بن کر، یہ سارا عرق ریز اور خون سوز مجاہدۂ عظیم انجام دیا! ؎

کٹ مرا نادان خیالی دیوتاؤں کے لئے
شکر کی لذت میں تو لٹوا گیا نقدِ حیات!

تاہم ہمیں مستقبل کے مقدرات سے یہ خوف نہیں! انقلاب، عوام کے لئے آتا ہے نہ کہ خواص کے لئے! مانسون کی طوفانی بارشوں کو اگر امراء اپنے صحن خانوں کے حوضوں میں مقید کرنا چاہیں گے تو صرف اپنے ان تنک ظرف آبدار خانوں کو دریا برد کریں گے! مناسب یہی ہوگا کہ ہمارے عمر رسیدہ و جہاندیدہ اکابرِ کانگریس، "مہاجنی" کے خط وخال کی شکنیں اپنی "جبینِ دولت" پر زیادہ نمایاں نہ کریں! اور ملک کی ممکن الاحتراز "مدنی جنگ" (Civil War) کو وطن کے بیرونی معرکے سے پہلے دعوت نہ دیں!

"سوشیلسٹ پارٹی" کو بھی نہ خود کبیدہ خاطر ہونے کی ضرورت ہے، نہ راسخ الاعتقاد اربابِ کانگریس کو اُن کے وجود کو مخل کار یا مخرب تعمیر سمجھنے کا موقع! ہماری کانگریسی "حزب الاشتراکیین" بحالتِ موجودہ کانگریسی وزراء کی بہترین محتسب ہے، کانگریسی صوبجاتی حکومتوں کے اصلاحی و معاشی مہمات کے لئے اک مسلسل تازیانہ ہے، اور ڈکٹیٹر گورنروں اور منتخب وزیرِ اعظموں کے درمیان جمود کو روکنے کا اک بے خطا آلہ! ــــــ "سوشیلسٹ پارٹی" کی منتظر موقع موجودگی میں کانگریسی حاملین وزارت و حکومت سے برطانوی تیغریت کا بگاڑ اک خونریز انقلاب" کی دعوت کے ہم معنی ہوگا! یا وش بخیر "ٹائمز آف انڈیا" جو کانگریسی وزراء کے فضائل و مناقب میں یوں رطب اللسان ہے، وہ اِس قدر "لحُبِّ علی" نہیں ہے جس قدر کہ "لبغضِ المعاویہ"! ؎

گرچہ ہوں دیوانہ، پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب
آستیں میں دشنہ پنہاں، ہاتھ میں خنجر کھلا!

(ا ۔ ا ۔ خ)

پریزیڈینٹ کا دورۂ آسام!

پنڈت جواہر لال نہرو، صدر انڈین نیشنل کانگریس نے گزشتہ ماہ ہندوستان کے منتہائے مشرق وشمال کے گوشۂ آسام کا دورہ کیا۔ کانگریس کے اِس صدر نے اپنی سابقہ دو سالہ صدارت کے دوران میں کانگریس پنڈال کے اندر معلوم صدر نشینی زیادہ کی ہے، یا برِ اعظم ہند کے میدان وکوہستان میں گرداوری زیادہ! کانگریس نے صرف چند روز کے لئے جواہر لال کو اپنی مسندِ صدارت کی عزت بخشی، لیکن خود جواہر لال کی فرہاد صفت کوہکنیوں اور قیس مثال صحرا گردیوں نے اِس مسند کو اک ابدی شہ نشینِ عظمت وجلالت بنا دیا! آج وسیع وعریض ہندوستان کے دشت ودمن کا چپہ چپہ جواہر لال کے دائمًا گردش کناں قدموں کے مَس سے گونج رہا ہے! ؎

سعیٔ پیہم ہے نشانِ قیس وشانِ کوہکن
عشق نے آباد کر ڈالے ہیں دشت وکوہسار

اس نازک بدن، لیکن حقیقتہً "روئیں تن" مردِ جوان کے اِس زمین آسمان کے قُلابے ملانے کی کوئی حد ہے، ہمارا یقین ہے کہ اگر مستقبلِ قریب میں کوئی "آل ایشیا یونین" کا خواب بارآورِ تعبیر ہوا تو اُس کی سرکردگی و کارواں سالاری بھی ہمارا جواہر لال اتنی ہی چابکدستی وسبک پائی سے انجام دے لے گا، جس سے اُس نے کبھی شہر الٰہ آباد کی میونسپل کارپوریشن کے کاروبار کی سربراہی کی تھی! ؎

نگاہ روبرواے رُوحِ عظمتِ داریں
بہوش باش کہ یزداں شکار ہیں ہم لوگ!

چو

کھل تو دیکھو وہ نکھاتا ہے لیکر ہاتھ میں دل چھپا کر بغل میں گویا کہ کچھ ہے (رند)

(۵) صفت) پوشیدہ۔ خفیہ۔ درپردہ (۱۰) صفت) کھوٹا۔ دروغگو۔ دغاباز۔ فریبیا +

چور بالو - ہ - اسم مذکر۔ دلدل۔ چہلا۔ بالوریت۔ سراب +

چوربدن - ا - اسم مذکر۔ وہ جسم جس کی موٹائی معلوم نہ دے۔ پوشیدہ فربہی فربہی نامعلوم +

چور بیٹھنا - ہ - فعل لازم۔ بدگمانی ہونا۔ کھٹکا ہونا۔ خوف ہونا۔ [illegible] +

چور پر مور پڑنا - ہ - فعل لازم۔ ٹھگوں کو ٹھگنا۔ بدمعاش سے بدمعاشی کرنا۔ چور کے گھر میں خود چوری ہونا +

چور پیٹ - ہ - صفت۔ ہ (۱) وہ حمل جو دکھائی نہ دے۔ وہ پیٹ جس میں حمل مدت تک نہ ظاہر ہو (۲) وہ دو پٹیا پیٹ جس کا اندر کا حصہ مداری تماشا کرتے وقت بالائی سے ایک رخ خالی اور دوسرا بھرا دکھاتے ہیں۔ بازیگروں کا وہ تاش جس میں مختلف قسم کی چیزیں کھولنے اور بند کرنے سے دکھاتے ہیں +

چور پیسا - ہ - اسم مذکر۔ ڈبل پیسا جو خاک میں گر کر مشکل سے پایا جاتا ہے +

چور تالا - ہ - اسم مذکر۔ بے معلوم قفل +

چور لیک - ہ - اسم مؤنث۔ خفیہ راستہ۔ چور راستہ +

چور وچتر - ہ - اسم مذکر۔ ہم عشق وہم قند۔ خود ہی چور خود ہی ساہ + ؎

ہم چور و چتر سنتے تھے سو آپ کو دیکھا   دیں گالیاں اور فصیحہ ہوئے آپ ہی برہم [illegible]

چور چکار - ہ - اسم مذکر۔ چور اچکا۔ چور بدمعاش۔ چور و ور۔ چور اور گٹھ کٹ +

چور خانہ - ا - اسم مذکر (۱) صندوقچہ کا پوشیدہ خانہ (۲) پنجرے کے اندر کا خانہ جو دوسرے خانہ میں ہو (۳) خلوت خانہ۔ خلوت گاہ +

چور دروازہ - ا - اسم مذکر۔ غیر معلوم دروازہ۔ وہ راستہ جو عام لوگوں کو معلوم نہ ہو

چور راستہ - ہ - اسم مذکر۔ غیر متعارف راستہ +

چور زمین - ا - اسم مؤنث۔ دلدل۔ دھساؤ۔ دھسان پانک +

چور کچہری - ا - اسم مؤنث۔ عدالت خفیہ۔ وہ محکمہ جو بدمعاشوں اور راہ ماروں کی سراغ رسانی کرے۔ خفیہ پولس محکمہ ٹھگی +

چور کھڑکی - ہ - اسم مؤنث۔ پوشیدہ دریچہ۔ غرفہ نامعلوم +

چور کی ڈاڑھی میں تنکا - ہ - کہاوت۔ یعنی جہاں کھوٹ ہوتا ہے وہاں پانی مرتا ہے چور چوری کی بات کو اپنے اوپر لے جاتا ہے۔ اصل میں یہ ایک قاضی کے فیصلہ کی تلمیح ہے جس نے مشتبہ آدمیوں کو کھڑا کر کے اپنے پیارے سے کہا کہ جس کی طرف میں اشارہ کروں اُسے گرفتار کر لینا۔ پس یہ کہتے ہی کہا کہ دیکھ چور کی ڈاڑھی میں تنکا ہے چور کے دل میں

چور

کھٹکا تھا اُسنے فوراً ڈاڑھی پر ہاتھ ڈالا اور اسی حرکت سے وہ شناخت کر کے پکڑا گیا +

چور گلی - ہ - اسم مؤنث (۱) کوچۂ خفیہ (۲) میانی۔ پاجامہ کا وہ کپڑا جو رانوں کے بیچ میں رہتا ہے +

چور محل - ا - اسم مؤنث۔ حرم۔ سُریت۔ وہ بیوی جو بیاہتا نہ ہو۔ اصلی بیوی کے خلاف +

چور مونگ - یا - اُردو - ہ - اسم مذکر۔ وہ چھوٹے چھوٹے سخت مونگ جو [illegible] گلنے سے رہ جاتے ہیں۔ کُھرکوا۔ یا مونگ

چور ہٹیا - ہ - اسم مذکر۔ [illegible] ہٹ یعنی ہاٹ یعنی دوکان) وہ دوکاندار جو چوروں سے مال خریدے۔ یہ لفظ اکثر اُس شخص کی نسبت بولا جاتا ہے جو اُچکّوں بدمعاشوں سے چوری کا مال کوڑیوں کے مول لیتا اور بکھیڑے خرید کر لیتا ہے۔ چکارے [illegible] چور ہٹیا بنتے ہیں +

چُور - ہ - اسم مذکر (۱) ریزہ ریزہ۔ پارہ پارہ ؎

[illegible] نہیں [illegible] ہیں تمام شیشہ کا (لا اعلم)

(۲) صفت۔ [illegible] مخمور۔ متوالا۔ بے ہوش۔ سرشار جیسے نشے میں چُور +

چُورا - ہ - اسم مذکر۔ برادہ۔ بھوسا۔ کوٹا۔ ریزہ +

چُورا کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پیسنا۔ کوٹنا۔ ریزہ ریزہ کرنا (۲) مجازاً) خوب مار مارنا۔ کاری کرنا۔ بخوبی تادیب کرنا +

چَوراسی - ہ - صفت (۱) چار اوپر اسی۔ ہشتاد و چہار۔ ۸۴ - (۲) ایک قسم کا زیور۔ پا برنجن۔ کھنکال۔ جھانجن ؎

جسے کہ دجانگی محفل کسی کے رقص سے   لوہے کے چھتے ہیں چوراسی کے اندر بولتے (رند)

(۳) گھنگروں کا ہار جو تیلیوں کے بیلوں کی گردن یا اُس کے ڈنڈ میں باندھتے ہیں

چَوراسیا - ہ - صفت (۱) چوراسی برس کا۔ ہشتاد و چہار سالہ (۲) اسم مذکر۔ [illegible] کی ایک قوم کا نام +

چَورانوے - یا - **چَورانویں** - ہ - صفت - چار اوپر نوے۔ چھ کم سو۔ نود و چہار۔ ۹۴ +

چَوراہا - ہ - اسم مذکر۔ وہ جگہ جہاں سے ہر چہار طرف کو ایک راستہ جاتا ہو ؎

گر ہے کوئی بتلا اُس بت کافر کے صدقے کا   کہ چوراہے کو اکثر پوجتے ہندو نکلتے ہیں (بحر)

چَورس - ہ - صفت۔ ہموار۔ مسطح۔ مربع۔ چوکور +

چَورسانا - ہ - فعل متعدی۔ ہموار کرنا۔ مسطح کرنا۔ مربع بنانا۔ چوکور کرنا۔ صاف کرنا +

چَورسائی - ہ - اسم مؤنث۔ ہمواری۔ برابری +

چور پہرہ - ہ - اسم مذکر۔ خفیہ پہرہ۔ پوشیدہ پاسبانی +

ہم حیران ہیں کہ جواہر لال، بال ہوا پر پرّاں ہے یا دوشِ برق پر سوار!
—— وہ آج آسام میں ہے تو کل صوبہ سرحد، شمال و مغرب میں تھا، اور پرسوں برما و ملایا میں! وہ سچ مچ ہمارا "مخدوم جہانیانِ جہانگشت" ہے! ——
ایسی شمعِ محفل: یہ سوز و گداز تن و جاں!! اور ایسی شبل جام گردشِ مدام! ~

فیضیؔ: احسنت ازیں عشق کہ دوراں امروز
گرم دارد ز تو ہنگامۂ رسوائی را!

ہمارا دعویٰ ہے کہ جواہر نے تنِ تنہا مغرب کے سارے ڈکٹیٹروں کو سرگرمی و گرم گامی، اضطراب و اضطرار، ناشکیبائی و برق وشی کے میدان میں بمراحل پیچھے چھوڑ دیا ہے! ~

ہم ہیں وہ گرم روِ راہِ وفا جوں خورشید
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہم کو!

کانگریس پریزیڈنٹ کا موضوعِ ذکر دورۂ آسام بعض معنی خیز اور انقلاب انگیز منظا ہر و مناظر رکھتا ہے! باوجود غیر کانگریسی صوبہ ہونے کے آسام میں اُن کا استقبال کانگریسی قلمروؤں سے بھی کچھ زیادہ شاندار ہوا۔ سرزمینِ ہند کے اس بعید گوشے میں اُن کا خیر مقدم سچ مچ وطن کے "بے تاج کے بادشاہ" کی طرح ہوا! اُنھیں ریلوے اسٹیشنوں، پبلک مقاموں اور اُن کی نجی فرودگاہوں میں "خوش آمدی" کہنے والوں میں، بلا تفریق غیر سرکاری و سرکاری لوگ، ہندو و مسلمان فرقے، ہندوستانی و یوروپین طبقے، اور مرد و زن کے صنفین یکساں شریک تھے! ~

دو عالم نقدِ جاں بر دست دارند
ببازارے کہ سودائے تو باشد!

لُطف یہ ہے کہ سرکاری اسکولوں اور کالجوں کی ذہنی طور پر "پردہ نشین" آبادیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے، اُن سے براہِ راست خطاب و کلام کرنے کی اجازت بلکہ دعوت اس مردِ حق و حریت کو دی گئی! پھر نہ صرف لوگوں نے اپنے چشم و گوش اُن کے پیامِ جاں نواز اور اُن رُوئے عشق خیز پر نثار کئے، بلکہ گراں قدر رقوم کی تھیلیاں اُن کے مجرے میں دیں! آسام کے مسلمان بھی اپنے تن من دھن کے ساتھ اس ہجومِ عاشقاں میں شریک تھے! ع
کرشمے کہ عشق دارد نگذارد ت بدنیاں

(ا-ا-خ)

مَطلعِ عالم!

ڈاکٹر سید حسین نے رامجس کالج ہال، دریا گنج، دہلی میں "اسٹوڈنٹس فیڈریشن" (جمعیۃ الطلبہ) کے زیرِ اہتمام اک اجتماع کی تقریب سے ۲۹ دسمبر گزشتہ کو اپنی اک برق پاش تقریر میں لمحۂ حال کے سیاسی مطلعِ عالم پر سیر حاصل روشنی ڈالی! لیکچر کا ماحصل حسبِ ذیل ہے:

"دنیا پر جنگ و پیکار، اضطراب و عدمِ اعتماد کی اک مزمن بیماری مستولی ہوگئی ہے! جنگِ عظیم (۱۹۱۴-۱۹۱۸ء) کی خونی و آتشیں روشنائی سے لکھے ہوئے سبق یکسر فراموش ہوگئے ہیں! انگلستان کے سالیقہ چند روزہ قیام و گشت کے دوران میں یہ تحیر انگیز منظر دیکھنے میں آیا کہ شہروں کے کوچہ و بازار نوجوان آبادی سے تمام و کمال ویران ہوگئے ہیں! پُر امن ممالکِ عالم میں بھی اک نفسیاتی حالتِ جنگ کی فضا طاری ہے، اور ایک ایک نوخیز برَودوش مسلح کیمپوں سے پا بزنجیر ہے! اس وقت خطرے کے تین منطقے ہیں:-

(۱) **اسپین**:- جہاں اِسماً و رسماً تو اک "مدنی جنگ" جاری ہے، لیکن جو عملاً اک "بین الیوروپی محاربہ" بلکہ اک "بین الاقوامی معرکے" کا میدانِ کارزار بنا ہوا ہے! فضائے عالم میں اک سنگین تمدنی نزاع درپیش ہے —— کمیونزم یا فاسزم؟ ایک لاکھ اطالوی سپاہی اسپین میں موجود ہیں! اور جرمن عساکر اس پر مستزاد ہیں! دوسری طرف روسی سرفروش اور آئرش جانباز اور مختلف اقوامِ عالم کے رضاکار جمہوریہ ہسپانیہ کے معروف عام "محاذِ خلق" پر سینہ سپر ہیں! اک قیامت کی رستخیز خونریز برپا ہے، جو روزِ قیامت ہی کی طرح طولانی و غیر مختتم ہے۔

(۲) **اٹلی** اور **جرمنی**: مسولینی اور ہٹلر بلاشبہ بڑی قہار و جبار ہستیاں واقع ہوئی ہیں، تاہم اُن کی آمرانہ نادر شاہی شہ نشینیں بڑی نازک اور متزلزل پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ قیصر جولیس کے خلف الصدق، سینار مسولینی اپنی "بینیٔ مبارک" ہی ان شب و روز کی اُفتادوں کی نذر فرما چکے ہیں! جلیل القدر ہر ہٹلر ماشاء اللہ ۲۰۰ ارکانِ باڈی گارڈ کے حصارِ حراست میں رہتے ہیں اور ساری نقل و حرکت، خطرناک زمین سے بالا بالا کرۂ ہوائی میں بذریعۂ طیارہ عمل میں آیا کرتی ہے! یہ دونوں فرنگستانی آتش زن خاص

چَورما - س - اسم مذکر دہی و اَلیدہ وغیرہ +

چَورَان - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سفوف جو بدہضمی کے واسطے بنایا جاتا ہے۔ پاچک - جنی - چھنی +

چورنا - ہ - مصدر متعدی - آٹے کا ٹیٹ سے گھی دودھ یا کسی اور رقیق چیز میں ملونا جیسے روٹی چورنا +

چورنگ - ہ - اسم مذکر - شمشیر کا امتحان - ضرب شمشیر کی ایک قسم تلوار کی شکل ... جو تلوار کا قصد صاف کرے (۱)

نگاہ یار یوں الہیہ سے ... جیسے چورنگ ... تلوار چڑھی ہے ... (۲) ایک وار میں تلوار سے چار ٹکڑے کرنا —

قاتل نے ایک ہی ہاتھ میں چو ... کردیں ... سینہ نہیں ... ہیں اور دست وپا کہیں

(۳) تلوار کا وار - تلوار کا ہاتھ - تلوار کی ضرب + —

آسماں سے تا زمیں ... امتحاں گر کیجئے اس کا تو ایک چورنگ ہے (سودا)

چورنگ کاٹنا - ہ - فعل متعدی - تلوار کے ایک ہاتھ میں چار ٹکڑے کرنا - تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا - ضرب شمشیر سے برابر دو ٹوک کرنا +

وقت جنگجو چورنگ کو ... کہ امتحان صفائے تیغ ہو منظور

رنگ طائر بسمل زمین پر ... ادھر کو ... کا سایا ادھر کو صبح کا نور (بیتاب)

چَوری - ہ - اسم مؤنث - دزدی - سرقہ +

چوری اور چتراتی - ہ - محاورہ - ایک تو چوری کرنا دوسرے حیلہ بازی دکھانا +

چوری اور سرزوری } ا - کہاوت - سرکشی کے ساتھ چوری کرنا - اپنے قصور پر نادم نہ ہوکر الٹا دوسرے کو قصوروار ٹھیرانا +
چوری اور سینہ زوری }

چوری چوری - ہ - تابع فعل - چھپے چھپے - درپردہ + —

شوخی اُس چشم مست کی دیکھو چوری چوری حیا سے لڑتی ہے

چوری چھپے - ہ - تابع فعل - درپردہ - خُفیہ + چُھپواں - پوشیدہ و پنہاں - چُھپکے سے - بیخبری کی حالت میں + —

رات کو چوری چھپے پہنچا جو میں غل مچایا اُس نے دوڑ دو چور ہے (جرأت)

چوری سے - ہ - تابع فعل (۱) دُزدی اور سرقہ سے (۲) چھپاکر خفیہ طور پر (۳) چپکے سے - بیخبری سے +

چوری سے دیکھنا - ہ - فعل متعدی - دُزدیدہ نگاہ سے دیکھنا چھپ کر دیکھنا نظر بچاکر دیکھنا +

چوری کا گڑ میٹھا - ہ - کہاوت - مفت کا مال سب کو پیارا لگتا ہے +

چَوڑا - ہ - صفت - چکلا - فراخ - کشادہ - وسیع + پہن - عریض - پہناور +

چُوڑا - ہ - اسم مذکر (۱) ہاتھی دانت یا لاکھ وغیرہ کی چوڑیوں کا جوڑا (۲) ایک قسم کا زیور (۳) پورب (دیکھو چوڑا) (۴) گنوار) خاکروب - حلال خور - مہتر بھنگی - چوہڑا +

چوڑا کردینا - ہ - فعل متعدی - عو - گیلا کردینا - بھگو دینا - چلا کردینا جیسے موت موت کر نا لیچے چوڑا کردئے +

چَوڑان - ہ - اسم مؤنث - چوڑائی - عرض - پہنائی - فراخی - وسعت +

چوڑانا - ہ - فعل متعدی - عریض کرنا - پھیلانا - فراخ کرنا - کشادہ کرنا +

چوڑاؤ - ہ - اسم مذکر - پھیلاؤ - پاٹ - عرض وسعت +

چوڑائی - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (چوڑان) +

چُوڑی - ہ - اسم مؤنث (۱) حلقۂ دست - دست برنجن - لاکھ کانچ یا سونے چاندی وغیرہ کے حلقے جو سہاگن عورتیں اکثر ہاتھ میں پہنا کرتی ہیں (۲) پیچ وہ پیچ جو کسی پرزے میں کٹے ہوئے ہوں اُن میں سے ہر ایک کو چوڑی کہتے ہیں (۳ - گنوار) مہترانی - خاکروبن - بھنگن - چوہڑی (۴ - صفت عو) نازک - بودی - وہ چیز جو ادنیٰ سی ضرب سے ٹوٹ جائے - اِس جگہ کانچ کی چوڑی سے مراد لیکر یہ معنی عورتوں نے لگائے ہیں +

چوڑی کی مثال - یا - مانند - ا - صفت - نہایت نازک بودا +

چُوڑیا - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا دھاری دار کپڑا +

چُوڑی دار پائجامہ - ا - اسم مذکر - وہ تنگ پائجامہ جس کی موریاں لمبی ہونے سے ٹخنوں پر سلوٹیں پڑتی ہیں +

چُوڑیان - ہ - اسم مؤنث - چوڑی کی جمع +

چوڑیاں بڑھانا - ہ - فعل متعدی - عو - چوڑیاں اُتارنا - چُوڑیاں اتار رکھنا

چُوڑیاں پہننا - ہ - فعل لازم (۱) ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالنا (۲) عورت بنکر پردہ میں بیٹھنا - عورت بننا - عورت کا پیشہ لینا - نامردی اختیار کرنا (طنز) جیسے چوڑیاں پہنکر گھر میں بیٹھ جاؤ یا چوڑیاں پہن لو (۳ - عوام ہندو) شادی کرنا جیسے دیور پر چوڑیاں پہن لیں + دیہ دوسری ہندوؤں کے ہاں دستور ہے جو برہمن بنیوں اور کھتریوں کے علاوہ ہیں) +

چُوڑیاں پہنانا - ہ - فعل متعدی - (ہندو - عو) معنی معلوم (۲) بیوہ عورت کی شادی کرنا +

چوڑا - ہ - اسم مذکر - مویشی کے گوبر پیشاب وغیرہ سے تر بتر بھیگی ہوئی کیچڑ (۲ - صفت) گیلا - بھیگا ہوا +

ڈائنامیٹ کے انبار لگا رہے ہیں، جنھیں صرف ایک چنگاری جبالِ نارمیں منتقل کر دے سکتی ہے، ذیلی طور پر مشرقِ قریب کا بھی ذکر کیا جا سکتا ہے، جہاں بعد جنگ کے اک یکسر مصنوعی و استبدادانہ کوششِ نظم ونسق نے انبیاء و رسل کی خنک سرزمین، فلسطین، کو اک جوش زن "دیگِ آتشیں" بنا رکھا ہے! ؎

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی
فتنۂ شورِ قیامت کس کے آب و گِل میں ہے؟!

(۳) **چین**: یہاں شاید بلا استعارہ اک قیامتِ کُبریٰ گرم ہے: عظیم چین، ۴۰ کرور خلق اللہ کی ہم آہنگ تنہا جامعۂ بشری ہے! چند لاکھ چینیوں کے مقتول یا چند چینی علاقوں کے مفتوح ہو جانے سے یہ ظلمات ناپیدا کنار عبور نہیں کیا جا سکتا! پس مشرقِ بعیدہ کا چینی عرصۂ محشر غالباً مدّتِ دراز تک لالہ زار بنا رہے گا! جاپان کو جوع الارض کا موذی مرض بُری طرح عارضِ حال ہے! تاہم ستم ظریفی یہ ہے کہ ؎

تیغِ او خود بسرو سینۂ یاراں نشست!

دوسری طرف مشرق کا دوسرا عظیم مُلک ——— ہندوستان ——— ہنوز برطانوی دولتِ مشترکۂ اقوام کے "شاہی زندان" کا محبوس اور امپیریلزم کے دام کا اسیر ہے۔

یا دش بخیر برطانیۂ عظمیٰ جنگِ عظیم سے قبل کے تاریخی دَور میں دُنیا کی عظیم ترین بحری، بّری، وسائلی، مالی، صرافی، اور اخلاقی قوت تھی، لیکن صرف دو عشراتِ سنین میں جو دیدنی انقلاب ظہور میں آگیا ہے، اُس کا نقشہ یہ ہے کہ انگلستان آج امریکہ کا مقروض ہے ——— اور اک نادہندہ مقروض"! بحری قوائے جنگی کے اعتبار سے انگریزی "مَلکۂ بحر" تو دولت امریکہ کے ساتھ ہم نشینی کی پستی انگیز کر چکی ہے! پھر جنوبی امریکہ و مشرقِ بعیدہ کی عظیم و زرریز تجارت گاہیں ریاستہائے متحدہ اور جاپان کے "ملوک التجار" کے نام "داخل خارج" ہو چکی ہیں: وادیٔ نیل اور وادیٔ گنگ کی کاہہائے تجارتی بھی جزوتو انگلستانی "فرہادِ تجارت" کے تیشے کی زد سے پرے نکل چکی ہیں! مشرقِ ادنیٰ کے منطقۂ سیاسی میں برطانیہ کا زوالِ اقتدار تو اک عبرت آموز ماجرا ہے! براعظم یورپ میں انگلستانِ اعظم کی جو ہوا خیزی ہوئی ہے وہ اب اک طشت از بام رسوائی ہے، وہ نوخیز اٹلی اور اعادۂ شباب یافتہ جرمنی کی مسلسل لگد کوبی کی ہدف اک نعشِ بےحِس بنا ہوا ہے! ؎

عظمت و جبروتِ یزداں را ببیں   انقلابِ روم و المان را ببیں!

تاہم معذور و معزول انگلستان کے معنی اک آزاد و تاجپوش ہندوستان کے نہیں! یہاں اک صدائے غفلت شکن رسید کرنے کی ضرورت ہے! بہترینِ بیرونی و بین الاقوامی نقشۂ بساطِ سیاست بھی ہمارے لئے کوئی "زرین موقع" نہیں ہو سکتا! شاید یہاں "لسان الغیب غالب" ہمارا خضرِ راہ ہے، جب کہ وہ کہتا ہے کہ ؎

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو!   (ا-ا-خ)

جنگِ چین!

فی الحال تو چینی افواج، جاپانی چنگیزیوں کی یلغار کے سیلِ بے پناہ کے سامنے خس و خاشاک ہو کر بہہ گئی ہیں! ——— اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ موجودہ آویزش پہلا موقع ہے کہ جمود و سکوت کے افیون نوش چینیوں نے حربیت و عسکریت کی شرابِ دو آتشہ سے بدمست جاپانیوں کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے متعدد معرکوں میں سامنا کیا، مارشل چیانگ کائی شیک کے روح پرور وجود کے نانکنگ سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی پایۂ تخت کے حصار کے قلعہ بند چینی لشکر نے مسلسل ایک ہفتے تک شبانہ روز حملہ آور غنیم کی اژدرِ دم توپوں اور بلائے آسمانی طیاروں کی برپا کی ہوئی قیامت میں جو آتش و خون کا غسل کیا ہے، وہ "جدید چین" کے شاندار رزمیہ کا عنوانِ جلی ہے! آئندہ کے متعلق بھی چینی سرعسکر، مارشل چیانگ، کے اعلان کی رو سے چینی شطرنجِ جنگ کی بساط کا مجوزہ نقشہ یہ ہے کہ وہ شہروں اور متمدن مرکزوں کے بجائے دیہات و مضافات کے کھلے میدانوں میں قزاقی جنگ کے منصوبے رکھتے ہیں! ——— جبکہ جاپانی افواج وسیع مفتوحہ علاقوں میں منقسم و منتشر ہو جائیں گی، اور اپنے خطوطِ مواصلات کی حفاظت اور اپنے غیر کم گشتا لشکر کے راتب کی بہم رسانی میں مخصوص دشواریوں سے دوچار ہوں گی، چین کی "سُرخ" سپاہ اِسی موقعے پر خون کی اک ہولی کھیلنے کی منتظر ہے۔

پھر جنگِ چین و جاپان میں اُس وقت تک متعدد بیرونی مداخلتوں کا بھی احتمال ہے: اپنے جہازوں پر حال میں جاپانی دست درازی ہونے پر امریکی اور برطانوی حکومتوں نے جو تحکمانہ نوٹ ٹوکیو کو رسید کئے ہیں،

چوڑیاں ٹھنڈی کرنا - ہ - فعل متعدی - چوڑیاں توڑنا - (۱) موقع پر بولتے ہیں ایک تو لڑائی جھگڑے یا غصے کی حالت میں جب عورتیں خود توڑ ڈالتی ہیں دوسرے جس وقت عورت بیوہ ہو کر سہاگ بڑھاتی ہے اُس حالت میں چوڑیاں توڑنا کہتے ہیں مگر اور موقع پر یہ لفظ زبان پر لانا فال بد خیال کیا جاتا ہے - (۲) بعض ہندوؤں میں رسم ہے۔

چوڑیاں ٹھنڈی ہونا - ہ - فعل لازم - چوڑیاں ٹوٹنا - کسی صدمہ یا ضرب سے چوڑیوں کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا +

چوزہ - ا - اسم مذکر (دلی والے عموماً چوجہ بولتے ہیں) (۱) مرغی کا بچہ - پٹھا - بچہ (۲) نو عمر اور خورد سال آدمی + پٹھیا - جوان لڑکی +

چوزہ باز - ا - اسم مؤنث (بازاری) کسبی جو بچوں سے زیادہ رغبت رکھے۔ لونڈوں باز - لونڈوں سے فعل بد کرانے والی +

چوسٹھ یا چونسٹھ - ہ - صفت - چار اوپر ساٹھ - تین بیسی اور چار - شصت و چہار - ۶۴ +

چوسر - ہ - اسم مؤنث (۱) نرد بازی - پچیسی - چوسر اور پچیسی میں اتنا فرق ہے کہ یہ پانسوں سے کھیلی جاتی ہے اور وہ کوڑیوں سے (۲) بساط جس پہ گوٹیں رکھی جاتی ہیں مثلاً چوسر بچھانا +

چوسر باز - ا - اسم مذکر - چوسر کا کھلاڑی - نرد باز + ے

رنگ تو کیا کٹ گئے ہیں دیکھنے والوں کے سر تیغ سی ہے چال اس محبوب چوسر باز کی (ناسخ)

چوسنا - ہ - فعل متعدی (۱) مکیدن کا ترجمہ - نچوڑنا - جذب کرنا - سوکھنا - پینا + دودھ پینا (۲) نچوڑنا - عرق نکال لینا +

چوغہ - ت - اسم مذکر - عبا - لبادا - جُبہ - ایک قسم کا مہذب لباس +

چوک - ہ - اسم مؤنث (۱) بھول - خطا - سہو - قصور - فراموشی (۲) ایک قسم کے کھٹے ساگ کا نام + ایک کھٹی چیز کا نام جو لیموں سے بنتی ہے (۳) ترش - نہایت کھٹا + ے

لائی ہے دوا تو مری خاطر جو بنا کر کھائی نہیں جاتی ہے یہ وہ چوک ہے دائی (رنگین)

چوک - ہ - اسم مذکر (۱) مربع - مربع میدان (۲) صحن وسیع - انگنائی (۳) وہ بڑا بازار جس کے چار راستے ہوں - چارسو - (۴) سامنے کے چار دانتوں کی لڑی - ہمیں اوپر کے ہوں خواہ نیچے کے جن کو چوکا بھی کہتے ہیں +

چوکا - ہ - اسم مذکر (۱) اگلے چار دانتوں کی لڑی (۲) سنگ مرمر کی مربع سِل مربع پتھر - چوکور سِل (۳) ہندوؤں کے روٹی پکانے اور کھانے کا مقام (۴) چار یکساں چیزیں جو باہم پیوستہ اور برابر کی ہوں جیسے چوکیوں کا چوکا وغیرہ۔

(۵) ایک قسم کا موٹا کپڑا جس سے مکان کا فرش بناتے ہیں (۶) ایک قسم کا برتن (۷) ایک بیماری کا نام +

چوکا - د - اسم مذکر - ایک قسم کے کھٹے ساگ کا نام +

چوکھ - د - اسم مؤنث - زیب - بھونسی - چوکھ +

چوکھ - د - صفت - اچھا - نادر - عمدہ +

چوکڑی - د - اسم مؤنث (۱) جست - آہو - ہرن کی کلانچ - زقند - پھلانگ - کُد آہو (۲) چار گھوڑوں کی گھمی (۳) ایک زیور کا نام (۴) صدمہ - چوٹ +

چوکڑی بھرنا - ہ - فعل متعدی - ہرن کا کلانچیں مارنا - زقند لگانا - پھلانگ مارنا - کودنا - اُچھلنا - کُدنا +

چوکڑی بھول جانا - ہ - فعل لازم - بدحواس ہو جانا - گھبرا جانا - حواس باختہ ہو جانا - ہوش نہ رہنا + ے

واہ کیا ہوش ربا ہیں تری آنکھیں صیاد چوکڑی کیا کہ ہرن راہ ختن بھول گئے (ناسخ)

چوکس - ہ - صفت (۱) ہوشیار - خبردار - سُرتا - محتاط - چوکنا (۲) تول میں پورا ٹھیک - کامل الوزن (۳) سپرد - حوالہ +

چوکس رہنا - ہ - فعل لازم - خبردار رہنا - ہوشیار رہنا - بیدار رہنا - آگاہ رہنا +

چوکسی - ہ - اسم مؤنث - خبرداری - ہوشیاری - پاسبانی - نگہبانی - احتیاط - چوکیداری

چوکنا - ہ - فعل لازم (۱) بھولنا - غلطی کرنا - خطا کرنا - سہو ہونا جیسے چوک گیا (۲) باز آنا - باز رہنا جیسے وہ بڑوں کے سامنے بھی نہیں چوکتا (۳) نشانہ پر نہ بیٹھنا - نشانہ نہ لگنا +

چوکنا یا چونکنا - ہ - فعل لازم - ڈرنا - خوف کھانا - متوحش ہونا - نیند میں اچھل پڑنا + بدکنا - بھڑکنا (اہلِ دہلی نونِ غنّہ کے ساتھ بولتے ہیں) +

چوکنا - ہ - صفت - (چو + کنّا) ہوشیار - خبردار - سُرتا + بیدار مغز - باخبر دور اندیش - چوکس +

چوکنا ہونا - ہ - فعل لازم - ہوشیار ہونا - چونکنا - بیدار ہونا + بھڑکنا - بدکنا + تیز ہونا +

چوکور - ہ - صفت (۱) مربع - چوگوشہ - چورس (۲) خرانٹا (فربہ اندام - نہایت موٹا آدمی +

چوکھا - ہ - صفت (۱) خالص - کھرا - بے غش - بے میل - اصل - صاف (۲) اچھا - خوب (۳) عمدہ - نادر - پسندیدہ +

چوکھٹ - ہ - اسم مؤنث - چوب آستانہ - دروازہ کی چار لکڑیاں جن میں پٹ

اُن میں اپنی زور آزمائی کے لئے اک حیلہ جوئی مُضمر پائی جا سکتی ہے۔ آگے جا کے چینی "پائنیوں" میں اس قسم کے مزید "خونی" حوادث پیش آسکتے ہیں، اور انگریزی، امریکی جاپانی مُثلثی تصادم کے آثار کو قریب تر کر دے سکتے ہیں۔ سرزمینِ چین میں اپنے گوناگوں تجارتی و تمدنی منافع و مصالح کے تحفظ کے لئے یہ آخری مُہلت ہے! چین کا لقمۂ تر ہنوز جاپان کے حلق ہی میں ہے، لیکن بہت جلد وہ "چین کے" ڈریگن" کے معدۂ ہیبت میں ہضم ہو جائے گا! سوویٹ روس کی قسمت آزمائی بھی شاید ان خیالات میں اپنے تذبذب کو ترک کر دے! چینی جاپانی پیکار میں اُس کی اُنگلیاں آلودہ تو روزِ اول ہی سے ہیں، حال میں کثیر التعداد مزید طیاروں کی چینی کارزار میں اِرسال، نیز ماسکو کی شہ پر چینی شیرازۂ حکومت و سیاست کی ترتیب جدید ـــــ جس میں قوم کے سوادِ اعظم کے اغراض و مقاصد کی رعایت اُس کی خصوصیتِ خاصہ ہوگی ـــــ اک معنی خیز اقدام کے پیامبر کی طرح سموسا ہوتی ہے! چین کے اندر روسی پیام کمیونزم کی راہ میں چیانگ کائی شیک کی غالی قوم پرستی مُدتوں سنگِ راہ رہی ہے! اب بعدِ خرابیٔ بسیار وہ چینی ولدادگانِ سوشلزم کو ملت کا اک جزوِ لاینفک تسلیم کرنے کے آمادہ ہوا ہے! شاید یہ رو براہی بعد از وقت ہو، تاہم یہ تاخیرِ صلاح کار بھی غنیمت ہے،

ابھی تک انگلستان و فرانس، بحرالروم اور اسپین کے معلومہ حالات میں گرفتار رہے ہیں، روس اپنے داخلی "فتنۂ بیدار" سے پریشان رہا ہے! نیز جرمنی و اٹلی کی طرف سے اک بیرونی حملے کی تہدید کی خبر گرم سے حیران! "روما و برلن کا خطِ سیاسی" جو آناً فاناً ٹوکیو تک وسعت پذیر ہو گیا ہے، اُس نے اِن تمام ایام میں سُوویٹ روس کو لرزہ براندام اور اُس کا خواب و خور حرام رکھا ہے! تاہم انگلستان و امریکہ کی شرکت کے بعد بساطِ سیاست اُلٹ جائے گی! اُس وقت مسولینی و ہٹلر کی تیس مار خانیاں انگشتِ حیرت در دہاں رہ جائیں گی! پھر یہ بھی ناممکن نہیں کہ سُرخ روس کا ایک ہی احمرین چھینٹا جاپانی چہرے کو فق کر دے۔

پس کھیل ابھی ختم نہیں ہوا ہے! اگرچہ جاپان کی مخفی آرزو یہی ہے! فتح نانکنگ کے بعد جاپانی افواج کا جشن و جُلوسِ کمر کُشائی، نیز جرمنی کی جانب سے بحیثیت "وسیط" کے فریقین کو پیشکشِ صلح، اِن سب باتوں میں یہی عندیہ مرکوزِ خاطر نظر آتا ہے! جرمنی، چینی، جاپانی ڈرامے میں شاید وہی "رول" کھیلنا چاہتا ہے جو حبش کے اسٹیج پر موسیو لاویل نے کھیلا تھا، اور جس جنگِ زرگری میں برطانوی نظارتِ خارجہ کو بھی شریکِ سازش کر کے، پیرس کی بدنام "ہور لاویل تجاویز" معرضِ تشکیل میں آئی تھیں! ـــــ اور جن کا منشا یہ تھا کہ "اب جبکہ مالِ مسروقہ خانۂ رہزن کو منتقل ہو گیا ہے تو پھر محتسب را درونِ خانہ چہ کار؟!"

ہاں، چین، حبش کی طرح نہ حقیر و ناچیز ہے، نہ منقطع و گوشہ گیر، نہ بے وسیلۂ دسترس، نہ محرومِ حکومتِ نیابتی، نہ آشنائے عزمِ قومی! قبل اس کے کہ ہم چین کا آخری انجام دیکھیں، ہمیں بہت کچھ دیکھنا ہے! ؎

صورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ اور خاموش رہ!
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ!

(ا-ا-خ)

پُھول مُٹھی میں اگر کچھ دیر تک رہتے ہیں بند
ہات میں ہوتی ہے پیدا اک مُعطّر سی نمی
یُونہیں جب کچھ دیر کرتا ہوں تصورِ حُسن کا
سانس میں ہوتی ہے خوشبو، اور آنکھوں میں تری
اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ جاناں نے مجھے
بھینچ کر آغوش میں تا دیر چھوڑا ہے ابھی

(جوش)

نکالے جاتے ہیں۔ (دلپذیر عقد) +

چوکھٹا ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ ایک کا گھر۔ وہ چار لکڑیاں جنہیں آئینہ جڑا جاتا ہے۔ ڈھانچا۔ تصویر یا نقشہ وغیرہ کا فریم +

چوکھونٹ ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) چاروں طرف۔ چودیس (۲) دُنیا۔ عالم۔ آفاق (۳) تابع فعل۔ ہر طرف۔ ہر سمت +

چوکھونٹا ۔ ہ ۔ صفت۔ چارگوشہ۔ چارپہلو۔ مربع +

چوکی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) چھوٹا تخت۔ کرسی (۲) پہرا۔ پاسبانی (۳) اسٹیشن۔ پڑاؤ (۴) باری۔ اوسر۔ وار جیسے آج بادشاہ کے ہاں اُن کی چوکی ہے (۵) نشست۔ کسی کا صاحب لوگوں یا امیروں کے پاس شب باشی کو جانا (۶) خدمت سیوا۔ نوکری (۷) نیاز۔ نذر۔ فاتحہ۔ بھینٹ (۸) مؤکل۔ بیر۔ جادو۔ ٹونا (۹) قوالوں کا گروہ (۱۰۔ ہندو) گلے کے ایک طلائی زیور کا نام جسے پٹری بھی کہتے ہیں یہ زیور ہنگلی سے مقابلہ کم چوڑا ہوتا ہے +

چوکی بٹھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) پہرا بٹھانا + حراست میں کرنا۔ نگہبانی کرنا۔ محافظ بٹھانا ۔ ص

یاں سے جاتے ہو جو گھر کو تو دل پر مرے ایک بیتابی کی چوکی کو بٹھا جاتے ہو (جرأت)

(۲) جادو کرنا + بیر بٹھانا۔ مؤکل بٹھانا +

چوکی بھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم۔ عو۔ (۱) باری باری سے پہرا دینا۔ اپنے اپنے وار سے جاگنا (۲) دیوی دیوتا کے استھان پر جاکر بھینٹ چڑھانا۔ اولیاء اللہ یا شہیدوں کے مزار پر نوچندی جمعرات کو جاکر عقدہ کشائی کی مدد مانگنا۔ نیاز دلوانا + ص

گزری محفلِ عشرت میں گزرتا عاشق چوکیاں جاکے نہ درگاہوں میں بھرتا عاشق (حکمت)

چوکی پر جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم۔ نیگانہ جانا۔ صحبت خانہ میں جانا (امیروں کے واسطے بولتے ہیں)

چوکی جانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی۔ خرچی جانا۔ خرچی پر جانا + ص

چوکیاں جاتی ہے وہ جبکہ تو ایسا ہوگیا تف تری ڈاڑھی پہ تو جوڑو کا بھڑوا ہوگیا (راحت)

چوکی خانہ ۔ ا ۔ اسم مذکر۔ وہ مکان جہاں اُمرا کے درباری اور حضار اپنی اپنی حاضرباشی پر موجود ہوکر بیٹھتے ہیں +

چوکی دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) پہرا دینا۔ پاسبانی کرنا۔ نگہبانی کرنا (۲) کرسی دینا۔ کرسی پر بٹھانا +

چوکیدار ۔ ا ۔ اسم مذکر۔ پاسبان۔ نگہبان۔ محافظ۔ نگراں۔ پہریدار۔ پہرائی +

چوکیدارا ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ حق پاسبانی۔ چوکیداروں کا ٹیکس +

چوکیداری ۔ ا ۔ اسم مؤنث (۱) پاسبانی۔ نگہبانی۔ محافظت (۲) چوکیداری کی بابت کا ٹیکس + حق پاسبانی۔ وہ چندہ جو نگہبانی کی بابت لیا جائے (۳) محافظت کا کام + چوکیداری کا کام +

چوگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ پرندوں کی غذا۔ دانہ +

چوگا بدلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم۔ دانہ بدلی کرنا۔ خوراک بدلنا۔ دانہ بدلنا +

چوگان۔ یا چوغان ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) گیند کا بلا۔ گلی کا ڈنڈا۔ وہ ڈنڈا جو سرے کی طرف سے کج ہو۔ چوب نقارہ۔ فولادی گیند اُچھالنے کا سرکج بلا کوکبہ (۲) ایک قسم کا گیند کا کھیل۔ گھوڑے پر چڑھ کر دوڑنے کی کھیل۔ پولو +

چوگان کھیلنا ۔ ا ۔ فعل لازم۔ گیند بلا کھیلنا۔ گھوڑے پر چڑھ کر دوڑانے کا کھیل۔ پولو +

چوگڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) وہ مقام جہاں چار گاؤں کی حدیں ملیں (۲) چار لنگڑوں کا گچھا۔ عام چار چیزوں کا میل +

چوگڈی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث۔ بانس کی پتلی کھپچیوں سے جو جانور پکڑنے کی ایک قسم کی کل بناتے ہیں اُسے چوگڈی کہتے ہیں +

چوگرد ۔ ا ۔ تابع فعل۔ گرداگرد۔ چاروں طرف۔ آس پاس +

چوگلا ۔ ا ۔ اسم مذکر۔ گلِ چار برگ۔ چار پنکھڑی کا پھول + ص

بہارِ عالمِ امکاں نہایت بے حقیقت ہے عنا سمجھ اک چوگلا ہے باغِ فانی کا (بحر)

چوگنا ۔ ہ ۔ صفت (چو + گنا) چار چند +

چوگوشیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) چارگوشہ کی ٹوپی (۲) ترکی گھوڑا +

چوگھڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) چارخانوں کا سونے یا چاندی خواہ تانبے وغیرہ کا بکس (۲) بچوں کے کھیلنے کا ایک چار کُلیوں کا ظرف جو اکثر دیوالی میں بکتا ہے (۳) ساچق کی آرایش کی وہ ٹھلیاں جو ایک ایک ٹٹی پر چار چار میوے وغیرہ سے بھری ہوئی رکھی جاتی ہیں (۴) سفید بڑی الاچی۔ چوبیل چھوٹی الائچی +

چول ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) وہ چھید جس میں کواڑ پھرتا ہے + وہ چھید جس میں دوسری لکڑی ملائی جائے (۲) پاشنہ در۔ لکڑی کا وہ سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے (۳) جوڑ۔ تعلق۔ بند جیسے پھرتے پھرتے چولیں ڈھیلی ہوگئیں

چولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) جسم۔ قالب۔ دیہ (۲) ایک قسم کی پوشاک جو دولہن کو برات کے روز پہناتے ہیں (۳) چولی۔ انگرکھے کا بالائی حصہ +

چولا بدلنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (ہندو) قالب بدلنا۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا۔ ایک جسم سے دوسرے جسم میں حلول کرنا + یہ ایک بڑی

نقد و نظر!

ادارۂ کلیم

(۱) گُل فروش، دہلی

پایۂ تخت کے اس مصوّر سیاسی و ادبی ہفتہ وار پر عرصہ ہوا ہم نے اک سرسری ریویو کیا تھا، صرف یہی نہیں کہ وہ سطحی نظر اک عمیق تر جائزے سے بدلی جانیکی طالب ہے، بلکہ گزشتہ دو تین مہینے کے دوران میں اخبار مذکور کی ظاہری و معنوی حیثیت میں اک نہایت خوشگوار تغیر ظہور میں آیا ہے جو اک نظرِ ثانی کا متقاضی ہے! ہم گلفروش کے صیغۂ ادارت و اہتمام کو مستحقِ مبارکباد سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے ماضیٔ قریب میں اک معتدبہ ترقی و بہتری کی چھوٹی سی مُہم سر کی ہے، ہمارے ملک کی علمی و ذہنی فضا ادبی صحافت کے لئے سازگار نہیں ہے، پس اس ہمت شکن ماحول کے علی الرغم اگر کوئی ہندوستانی رسالہ یا اخبار محض اُفتاں و خیزاں جاری بھی رہے تب بھی کافی داد کا مستحق ہے! اور اس ریگزار خشک و گرم میں ترقی و سرسبزی کے کسی "نخلستان" کو نشو و نما دے لینا تو اک "جوئے شیر" لانے سے کم نہیں! ہم "گُل فروش" کی تازہ "نشاۃِ ثانیہ" کو کچھ ایسی ہی "کوہ کنی" سمجھتے ہیں! جناب محمود مورّخ صاحب بی اے، عملۂ ادارت کے "میر کارواں" ہیں، اور گلفروش کا موجودہ دَورِ جدید بیشتر اُنہی کی کاوشوں اور عرق ریزیوں کا ثمرہ ہے! ہم اپنے مجوزہ مفصل نقد کو اب بھی ملتوی کرتے ہیں، عنقریب "گلفروش" اپنے اک اسپیشل نمبر کی صورت میں "تازہ گُل" کھلانے والا ہے، ہم اُس کے "گلِ حُسنِ بسیار" سے اپنے "دامانِ نگاہ" کو اُسی وقت گُل بدامن بنائینگے! یار زندہ صحبت باقی! (ا-ا-خ)

(۲) (ماہنامہ) "تنویر" بمبئی

چوڑا رسالجاتی سائز۔ ضخامت ۸۰ صفحات، کتابت و طباعت، و کاغذ بدرجۂ اوسط، لوح مصوّر و رنگین مع دو تین تصاویر آرٹ پیپر۔ زیرِ ادارت "سحر" صاحب، چندہ ۳ سالانہ۔ مرکزِ اشاعت، ۱۸ عبد اللہ بلڈنگ، کھتر ڈ سانگلی اسٹریٹ، بمبئی ۸۔

یہ اک نو اشاعت زنانہ ادبی و اصلاحی رسالہ ہے، جو اردو زبان کے کسی قدر سنگلاخ خطے، مغربی ہند سے شائع ہوا ہے، ہمارے سامنے (بغرض ریویو) اُس کا تیسرا نمبر ہے۔

تنویر اس معاملے میں خوش قسمت ہے کہ اُس کو ادبی ہندوستان کی بعض ممتاز شخصیتوں کے مبارکبادنامے نصیب ہوئے ہیں، پھر "شاعرِ انقلاب" کا منظوم پیامِ تہنیت، جو زیرِ نظر اشاعت کے صفحۂ اول کی زینت ہے، بلاشبہ اک مایۂ نازشِ فخر ہے! صنفِ لطیف کا عنصر، اجتماعی سحر تحریکات کے اسلحہ خانہ میں جو ڈائنامیٹ کی چٹکی اور جو دوگونہ رزم و بزم بہم پہنچاتا ہے اُس کا "سحر بیان" دو ایک شعروں میں ملاحظہ فرمائیے!

ہاں یہ عورت ہی میں قوت ہے کہ وہ چاہے اگر
بطنِ شبنم سے شرر پیدا ہوں، آہن سے گُہر!
رقص کرتا ہے زمانہ عورتوں کے ساز پر
کارواں چلتے ہیں اُن کے شعلۂ آواز پر!

تنویر کے صفحات میں اک خاص جان و جولانی کروٹیں لیتی محسوس ہوتی ہے۔ جوشؔ صاحب کے اس شعر میں شاید جائز شاعرانہ جوشِ بیان سے برائے نام ہی کچھ زیادہ مُبالغہ ہوگا کہ: ؎

اس کے ہر اک حرف میں غلطاں ہے ذہنی انقلاب
دوش پر اُس کے ہے روشن عصرِ نو کا آفتاب!

جواں ہمت سحر صاحبہ کی جد و جہد کا یہ کرشمہ قابلِ ذکر ہے کہ تنویر کے تحریری حلقۂ معاونین میں حضرت آزاد انصاری، حضرت فراق گورکھپوری، حضرت محمود اسرائیلی، حضرت جگر مراد آبادی، حضرت ساغر نظامی وغیرہم

کرامت ہے جو مرتاضوں کو حاصل ہوتی ہے +

چولا چھوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ قالب چھوڑنا + پران چھوڑنا۔ مرنا۔ انتقال کرنا +

چَولائی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا ساگ جو سُرخ یا سبز ہوتا ہے۔ لال ساگ +

چولہا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ دیگپا۔ اجاغ۔ آتشدان۔ آگ کے رہنے کی جگہ +

چولہا پھونکنا۔ ہ۔ فعل متعدی (حقارتاً یا غصہ سے) چولہا گرم کرنا۔ آگ سُلگا کر روٹی پکانا + روٹی پکانا +

چولہے آگ نہ گھڑے پانی۔ ہ۔ (کہاوت) اُس نہایت مفلس کے حق میں بولتے ہیں جسے کھانے پینے کو میسر نہ ہو +

چولہے میں پڑے | **چولہے میں جائے** — محاورہ ہ۔ (۱) آگ لگے۔ خاک میں ملے اُجڑ جائے (۲) ہمیں اُس سے کچھ سروکار نہیں۔ پروا ندارم۔ بلا سے +

چُولی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) انگرکھے کے دامن سے اوپر کا حصہ۔ اوپر کے دھڑ کا حصہ (۲۔ گنوار) انگیا +

چولی دامن کا ساتھ۔ ا۔ محاورہ۔ لازم ملزوم۔ ندیمی ساتھ۔ وہ آدمی یا دو چیزیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں +

چُولیں ڈِھیلی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ زیادہ کام کرنے یا چلنے پھرنے سے تھک کر چُور چُور ہو جانا +

چُوما۔ ہ۔ اسم مذکر (گنوار) بوسہ + چُمّو۔ مِٹھی + بتی +

چُوما چاٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ بوس و کنار۔ اختلاط۔ ناز و نیاز۔ رنگ رس +

چَوماسا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ برسات کے چار مہینے۔ برسات۔ برکھا۔ برشکال +

چُوم چاٹ کے چھوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) اپنے قابو اور تصرف سے باہر چیز کو بوسہ دیکر اُسکے خیال سے باز آنا۔ سلام کرنا۔ ہاتھ اُٹھانا ؎

ہلکے پھلکے جو ہلے دیر کے روڑے پتھر چوم اور چاٹ کے ہیں کعبہ کے چھوڑے پتھر (انشا)

(۲) کام نکال کر چھوڑنا +

چَومکھہ۔ ہ۔ اسم مؤنث (صحیح چومکھ، ہندی) چار بتی کا چراغ۔ وہ چراغ جسکے چار طرف بتی روشن کریں اِس میں آٹے کا ہو یا دھات کا +

چومکھہ جلانا۔ ہ۔ فعل متعدی منّت کا چراغ جلانا۔ صدقہ یا نیاز کا چراغ جلانا +

چَومکھا۔ ہ۔ صفت (۱) چار مُنہ کا (۲۔ اسم مذکر) چار بتی کا چراغ (۳) پٹا بازی کا وہ ہاتھ جو چاروں طرف اِسطرح پھیرا جائے کہ کسی طرف سے حریف کا ہاتھ نہ آنے پائے (۴) وہ پھکیت بازی جو ایک اکیلا چار کو جواب دے +

چَونکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندوؤں کی ایک دیبی کا نام + ایک درخت کا نام

چُومنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بوسہ دینا۔ کسی بزرگ کے مزار کو ادباً مُنہ لگانا (۲) بوسہ لینا۔ چُمّی لینا + پیار کرنا۔ پُچکارنا۔ چمکارنا (۳) ادباً تعظیم دینا +

چُومنا چاٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چُوما چاٹی کرنا۔ بوس و کنار کرنا۔ پیار کرنا (۲) خوشامد درآمد کرنا۔ اللو پتّو کرنا +

چَومنزلا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چار منزل کا مکان۔ وہ اونچا مکان جس کے اوپر تک چار چھتیں ہوں +

چَومیخا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چت یا اوندھا ڈالکر چاروں ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھکر سزا دینا۔ چار میخ کردن کا ترجمہ +

چَون۔ ہ۔ اسم مذکر (گنوار) آٹا۔ آرد + چُونہ +

چُوں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ آواز گوز + چڑے وغیرہ کی آواز +

چُوں نکرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جواب نہ نکالنا۔ اُف نکرنا۔ کچھ نہ بولنا۔ بات نکالنا۔ چُپ چاپ کوئی کام کر دینا۔ انکار نہ کرنا +

چَوَن۔ ہ۔ صفت۔ چار اوپر پچاس۔ پنجاہ و چہار۔ ۵۴ +

چُونا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) آہک۔ کلس۔ قلعی۔ سفیدی۔ وہ پتھر یا کنکر جو کوئلوں میں پکا لیا جائے (۲۔ صفت) تیز۔ تُند۔ مگر کھٹاس کی تیزی پر اطلاق ہوتا ہے جیسے کھٹّا چُونا +

چونا لگانا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) زک دینا۔ ذلیل و خفیف کرنا۔ چکمہ دینا (۲) عورتوں میں دستور ہے کہ جب کسی کی چیز جاتی رہتی ہے تو وہ مسجد میں چونا لگا دیتی ہے تاکہ لینے والا اندھا ہو جائے +

چَونپ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) شوق۔ چاؤ۔ خواہش۔ اُمنگ۔ اچھا دہ (۲) پھلوا (۳) سونے کی کیل جو اکثر ہندو دانتوں میں نجات کی غرض سے لگاتے ہیں (۴) ضد۔ ہٹ +

چَونپ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بڑھاوا دینا + کسی کام پر آمادہ اور مستعد ہونا ؎

وہ جو میرے چھیڑنے کو تکیا کر چونپ دے دُم سے نہ باندھ اُسکے جاننی کو سونپ دے (انشا)

چَونترا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہندو۔ دیکھو (چبوترا) +

چَونتیس۔ ہ۔ صفت۔ چار اوپر تیس۔ سی و چہار۔ ۳۴ +

چُونچ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) منقار۔ پرندوں کا مُنہ (۲) نوک۔ سِرا (۳) زبان تلوے جیسا دھار کا بولتے ہیں۔ جیسے چونچ سنبھالو یعنی بد زبانی کرو۔ دکھو اس۔ حرف + باتوں کی طراری + تابع لفظی جیسے دو دو چونچیں ہو گئیں +

ایسے خواص و اکابر ابھی سے شریک ہیں؛ خود شہر بمبئی کے اندر تنویر وہاں کے بہترین ادبی قلمکاروں کی توجہات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ چنانچہ حصۂ نثر میں جناب عبدالحق صاحب "ودیارتھی" اور جناب مہر محمد خان شہاب مالیر کوٹلوی کے علمی و ادبی مقالے ممتاز چیزیں ہیں۔ خود سحر صاحبہ کی "ضوفشاں" نگارشیں اک "ادبی سرجوی" کی برق دم نشتر کاریاں ہوتی ہیں! "نائب مُدیرہ" کے ترجمے اور شذرے "رنگ و روشنی" کے دلچسپ مُرکب واقع ہوئے ہیں! ہم تنویر کا خیر مقدم پوری گرمجوشی سے کرتے ہیں، اور اُس کی درازیٔ عمر کے لئے دُعاگو ہیں!

(ا-ا-خ)

(۳) پیمانہ، میرٹھ

درمیانی کتابی قامت، کاغذ و کتابت و طباعت پاکیزہ ضخامت ۵۰ صفحات، مع متعدد تصاویر آرٹ پیپر چندہ سالانہ ۔۔۔۔ شائع شدہ ادبی مرکز، میرٹھ۔

جناب صہبا کی براہِ راست ادارت میں، اور حضرت ساغر کی سیاسی سیادت میں، یا دش بخیر "میخانۂ اکبرآباد" کا سابق "پیمانہ" اب "ادبی مرکز، میرٹھ کی بزم رندان کے اندر دوبارہ "گردش" میں آیا ہے، پیمانہ پر بہت سی گردشیں آئیں، لیکن اُس کا "دورِ جام" اور سرشارِ شعر و ادب ساغر کا صحافتی "شربِ مُدام" ہمیشہ یہی وِرد کرتا رہا کہ ع

جب تلک بس چل سکے "ساغر" چلے!

"ساغر" کی سرمستیاں "صہبا" کے ہاتھ میں "دو آتشہ" کی شرر افگنیوں کے مناظر رکھتی ہیں! "پیمانہ" کے "شذراتی جرعات" اور "یارانِ میکدہ" کی "خرابات" "دورِ اول" سے بھی کچھ زیادہ شرابور ہے! بعض "چھینٹے" تو سینوں میں نہائی دیتے ہیں! تاہم حضرت "سیماب" کو اب زیادہ "ماہیٔ بے آب" بنانے سے کیا فائدہ؟! پیمانہ کا نثری حصہ بھی عمومی ادبیات کے تمام معروف و متداول شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے، یہاں ہم رنگ و بُو، اور ذائقہ و تغذیہ دونوں پاتے ہیں!

(ا-ا-خ)

(۴) شاہکار گورکھپور

ضخامت ۵۰ صفحات، کاغذ و کتابت و طباعت، درجۂ دوم کی، مُصوّر و رنگین لوحِ منقوش مُرقّع سابق اساطینِ ادب نثر اُردو، چندہ ۃ سالانہ۔

شاہکار خاصا متین و مُفید رسالہ ہے، اُس کے مضمون نگار، کم و بیش بلا استثنا اک مسلمہ پایۂ ادبی رکھتے ہیں، اور موضوعات تحریر بھی عموماً اہم و وقیع پائے جاتے ہیں!

شعرا میں حضرت فطرت واسطی کامیاب نیچرل شاعر ہیں! شبلی نعمانی مرحوم پر گوری سرن لال صاحب جوہر بی اے، کا مختصر مقالہ بلاشبہ اک اجتہادی لب و لہجہ رکھتا ہے، تاہم شبلی کے شاعرانہ مرتبے کے متعلق اُن کا نظریہ محلِ نظر ہے! اسی طرح مولانا حسین احمد صاحب کی اک فرضی سیاسی قلابازی پر حکیم عارف صاحب کا احتساب اک نیم حکیمانہ "تشخیص" سے زیادہ معلوم نہیں ہوتا! "جانشینِ شیخ الہند" ہر ممکن شبہ و واہمہ سے بالاتر اک زبردست "مجاہدِ حق" اور "مجتہدِ فکر" واقع ہوئے ہیں! "عارف" صاحب کو ذرا بہتر "معرفتِ حقیقت" کا ثبوت دینے کی ضرورت تھی!

(ا-ا-خ)

(۵) ہندوستان (ہفتہ وار)

اوسط اخباری سائز، ۱۶ صفحے ضخامت، کاغذ و عام گیٹ اپ وغیرہ پاکیزہ، چندہ سالانہ ۃ، دفتر ہندوستان، نیل رد، لکھنؤ

ہندوستان اک جدید الاشاعت سیاسی و معاشی پرچہ ہے، اس کا مخاطب غربا، و عوام الناس کا طبقہ معلوم ہوتا ہے! تاہم وہ اک عام نظریے کا بھی ہر دل عزیز سیاسی آرگن کہا جا سکتا ہے! عملۂ ادارت اور حلقۂ مضمون نگاران کی اکثریت، یو.پی کے مسلم کانگریس مین اور مسلم سوشلسٹ ہیں، جن کے سامعین اُصولاً و عموماً مسلمان غربا، و محرومین ہیں! "ہندوستان" یو، پی میں کانگریسی تحریک دربارۂ قیامِ "رابطۂ عوامِ مسلمین" کا علمبردار ہے! اپنی زبان و بیان، انتخابِ موضوعات، اخذ و تلخیصِ اخبار و معلومات وغیرہ وغیرہ کے اعتبار سے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہوتا نظر آتا ہے! خدا ہمچنیں کُناد! زیرِ نظر نمبر میں معین احسن جذبی کی نظم "ہلالِ عید" اشتراکی ادب کا اچھا پارہ ہے!

(ا-ا-خ)

(۶) کاروان پٹنہ

ضخامت ۳۴ صفحات، کاغذ و کتابت و طباعت خاصی خوب۔

چندہ ؏ سالانہ، پتہ۔ کاروان بکڈپو۔ دفتر کاروان، بانکی پور۔ پٹنہ

کاروان اک خاصا کم خرچ بالانشین ماہنامہ معلوم ہوتا ہے! مضمون نویسوں یا افسانہ نگاروں میں جناب ایم اسلم صاحب، جناب عبدالباقی صاحب بی اے (علیگ) اور جناب اختر قادری بی اے (آنرز) قابلِ ذکر ہیں! کاروان کا یہ عین افتتاحی نمبر ہے! "شامِ انقلاب" کی اک عمیق فلسفیانہ نظم ہے "راہِ تلاش" کی اسمیں اشاعت، کاروان کے مرحلۂ اول کو طے کرنے کا اک ایسا طریق ہے جو سالکانِ آشنائی راہ و رسمِ منزل

چون

چونچ سنبھالو - ہ - (محاورۂ عوام) زبان روکو۔ للو سنبھالو۔ بدزبانی نکرو +

چونچ مارنا - ہ - فعل متعدی۔ ٹھونگ مارنا۔ منقار زنی کرنا (۲) بیہودہ بکنا۔ واہی تباہی زبان سے نکالنا +

چونچال - ہ - صفت (۱) ہوشیار۔ چالاک۔ مستعد۔ چست جیسے نڈھال پڑی تھی وہیں ہی چونچال ہوگئی (۲) توانا + سیانا۔ سمجھدار جیسے بچہ دن بدن چونچال ہوتا گیا +

چونچلا - ہ - اسم مذکر۔ ناز و نخرہ۔ غنج و دلال۔ ناز و کرشمہ +

چوں چوں - ہ - اسم مؤنث (۱) چڑیوں کی آواز ؎

سانجھ سویرے چڑیاں جوں چوں چوں چوں کرتی ہیں
چڑیاں چوں چوں کیا ہی چڑیوں کی چوں کرتی ہیں (نظیر)

(۲) گاڑی کے چلنے کی آواز۔ نئے جوتے کی آواز (۳) بک بک کرنے کا نام جو بیٹھے سے اس طرح کی آواز نکلا کرے +

چوندھ - ہ - اسم مؤنث۔ خیرگی +

چوندھیانا - ہ - فعل لازم۔ ترمرانا۔ چکاچوند ہونا۔ خیرہ چشم ہونا چمکدار یا اجالا دار چیز کو دیکھکر آنکھوں کا جھپک جانا ؎

چوندھیا گیا ہے گھرنے میں فلک پیرتا ۔۔۔ کیوں بدن پر فلاک کرتے ہو عرباں اپنا (ناسخ)

(۲) حیرت زدہ ہونا۔ ششدر ہونا (۳) گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہوجانا +

چونڈا - ہ - اسم مذکر۔ علو (۱) سر۔ موُنڈ۔ منڈیا (۲) چوٹی۔ جوڑا۔ وہ بالوں کا گچھا جو عورتیں پسِ سر لاکر باندھ لیتی ہیں (۳) پرندوں کی چوٹی وہ جیت پر جو پرندوں کے سر پر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں (۴) کچا کنواں +

چونڈے پر ڈولا اٹھانا - ہ - فعل لازم۔ سوکن بنکر آنا۔ سوکن بنا (یہ اصطلاح خاص لکھنؤ میں بولی جاتی ہے اس لفظ کے معنی ہیں کہ نئی جورو کا ڈولا پہلی جورو کے سر پر رکھنا یعنی پہلی بیوی کے ہوتے دوسری بیوی کا نکاح میں آنا جیسے ان بیوی کا بھی ایک دفعہ میرے چونڈے پر ڈولا اٹھا چکا ہے یعنی میری سوکن بن چکی ہیں) +

چونڈر - ہ - اسم مؤنث۔ گلناری رنگ رنگ کا رنگا ہوا دوپٹہ چنری چونڈر +

چونڑی - ہ - اسم مؤنث۔ مونگیل + گس ران +

چونری - ہ - اسم مؤنث۔ دیکھو (چنری) +

چونسٹھ - ہ - صفت۔ چار اوپر ساٹھ۔ شصت و چار۔ ۶۴ +

چونسٹھ کھمبا - ہ - اسم مذکر۔ دہلی کی دو مشہور عمارتوں کا نام جن میں سے ایک نظام الدین میں ہے کہ اندر مرزا عزیز کوکلتاش خاں کا مدفن ہے سنگ مرمر کی بنی ہوئی ۶۴ ستونوں پر موجود ہے اسکی تعمیر ۱۰۳۲ ہجری میں ہوئی دوسری عمارت خراب حالت میں ترکمان دروازہ کے باہر ہے +

چوہ

چونک - ہ - اسم مؤنث۔ رمیدگی۔ وحشت۔ بھڑک۔ چمک۔ جھجک +

چونک اٹھنا - ہ - فعل لازم۔ (۱) دفعۃً گھبرا کر جاگ اٹھنا۔ سوتے سوتے اچھل پڑنا (۲) چوکنا ہوجانا۔ ہوشیار ہوجانا۔ بدک جانا + گھبرا جانا۔ متعجب ہوجانا +

چونک پڑنا - ہ - فعل لازم۔ دیکھو (چونک اٹھنا) +

چونکنا - ہ - فعل لازم (۱) سوتے سوتے جاگ پڑنا (۲) بدکنا۔ بھڑکنا۔ رمیدہ ہونا۔ کودنا (۳) ہوشیار ہونا۔ جاگنا۔ بیدار ہونا۔ چوکنا ہونا (۴) گھبرانا۔ ہکا بکا ہونا۔ حیرت میں ہونا +

چونکہ - ف - حرف شرط۔ کیونکہ۔ اسلیے کہ۔ اسواسطے کہ +

چونگا - ہ - اسم مذکر (پورب) ۱۔ خوشامد درآمد۔ للو پتو۔ چاپلوسی + چرب زبانی۔ فریب (۲) بانس کا نلوا۔ نلوا +

چون و چرا - ف - اسم مذکر۔ حیل و حجت۔ بحث و تکرار۔ رد و بدل۔ رد و کد۔ جرح و قدح +

چونی - ہ - اسم مؤنث۔ دال کا برادہ۔ وہ موٹا موٹا آٹا جو دال دلنے میں نکلتا ہے +

چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ - ہ - کہاوت (یعنی ادنی آدمی بھی بڑوں کی برابری کرنے لگا۔ لیاقت سے بڑھکر تعظیم کا طالب ہونا۔ نااہل ہوکر اہل میں داخل ہونا) +

چونی - ہ - اسم مؤنث۔ پاؤلا۔ روپیہ کا چوتھا حصہ۔ چار آنے۔ وہ چاندی کا سکہ جو چوتھائی روپیہ میں چلے (۲) چوتھا حصہ۔ چارم جیسے چونی کا شریک +

چونے والیاں - ہ - اسم مؤنث۔ ایک قسم کی ڈومنیاں جو بچہ پیدا ہونے میں نلیچہ گانے آتی اور بدھائی لیکر چلی جاتی ہیں +

چوہا - ہ - اسم مذکر (۱) موسا۔ موش۔ فار + گھوس (۲) ناک کا سوکھا ہوا رینٹ۔ ناک کا میل +

چوہا سے کپڑے - ہ - اسم مذکر۔ نہایت میلے کپڑے۔ میلے کچیلے کپڑے +

چوہان - ہ - اسم مذکر۔ راجپوتوں کی ایک ذات +

چوہرا - ہ - اسم مذکر۔ چارہ۔ چارتا +

چوہتر - ہ - صفت۔ چار اوپر ستر۔ ہفتاد و چار۔ ۷۴ +

شاعر کی راتیں

شاعرِ انقلاب نے چند راتوں کی مختلف کیفیتوں کو اپنے خاص وجد آفریں اور کیف آور انداز میں بیان کیا ہے، جنھیں پڑھکر ہر شخص اپنے آپ کو اسی ماحول میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ راتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مست رات   بدمست رات ۔ راز و نیاز کی رات ۔ انتظار کی رات

اندھیری رات ۔ چاندنی رات ۔ جوانی کی رات ۔ تصورات کی رات

التفات کی رات ۔ جدائی کی رات   اشکوں کی رات   برسات کی رات

ربودگی کی رات   بیخودی کی رات   سرشار رات   بھیگی ہوئی رات

تصورات کی رات   بیچین رات   پیا بن ناگن کالی رات

قیمت صرف آٹھ آنے

کلیم بک ڈپو، جنیتی نواس نمبر ۴۔ دریا گنج، دہلی

پیغامِ اسلام

خواجۂ دوجہاں سرورِ کائنات آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور رسالت پر شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی کا وہ غیر فانی شہ پارہ جس کی رفعت و عظمت کے سامنے قصرِ کفر سرنگوں ہوتا ہے۔ ثبوتِ پیغمبری کے باب میں اس لافانی شاہکار کے انوکھے استدلال دل میں تیر کی طرح اُترتے چلے جاتے ہیں اس کے ازلی الہامات سے دماغ میں یزدانی نور سرایت کر جاتا ہے۔ اس کے دلائل قاطع کے سامنے ادراک منطق حیا غٹا بھول جاتا ہے —— شاعرِ انقلاب پر جب ایک سرشاریت کا عالم طاری ہوا اُسی وقت اُنھوں نے یہ نظم کہنا شروع کردی، عالمِ بیخودی میں چار روز کی ریاضتِ شاقہ اور یکسوئی قلب سے جو کچھ حاصل ہوا صرف وہی صفحۂ قرطاس پر تحریر کیا گیا۔ جب تک یہ نظم مکمل نہ ہوئی حضرتِ جوش نے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ خلوت سے باہر تشریف لائے قیمت صرف ۸ر

کلیم بک ڈپو۔ جنیتی نواس نمبر ۴۔ دریا گنج۔ دہلی

شاعرِ انقلاب حضرتِ جوش ملیح آبادی

کی

چار پرانی تصانیف

حضرتِ جوش نے ایک مدت ہوئی چار چھوٹے چھوٹے رسائل طبع کرائے تھے، لیکن اُن کی شاعرانہ بے نیازی نے اس کی اجازت نہ دی کہ اُنھیں شائع کرتے اتفاق سے یہ چیزیں میری نظر سے گزریں تو مناسب معلوم ہوا کہ اُن کی قیمت غیر معمولی طور پر کم کرکے اُنھیں شائقین کے ہاتھوں تک پہنچا دیا جائے۔

(۱) جذباتِ فطرت } حضرتِ جوش کی وہ معرکۃ آرا نظم ہے جس میں مظاہر قدرت کی طرف سے شعرائے اردو کی خدمت میں یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ پرانی روش کو ترک کردیں۔ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

(۲) اوراقِ سحر } یہ حضرتِ جوش کے اُن لطیف چھوٹے چھوٹے جملوں کا مجموعہ ہے جس میں سحر خیزی کے محاسن بہت لطیف پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں قیمت ۵ر رعایتی ۲ر

(۳) آوازۂ حق } یعنی معرکۂ تسلیم و رضا کے سب سے زبردست اور عدیم المثال ہیرو اور جنگِ حق و باطل کے سب سے بڑے ساونت حسینؑ ابن علیؑ کے خونِ ناحق اور صبر و استقلال کا ایک عظیم الشان مرقع اور آپ کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کا ایک نہایت درخشاں آئینہ ہے۔ قیمت ۸ر رعایتی ۳ر

(۴) مقالاتِ زریں } یہ حضرتِ جوش کے نادر کلمات فلسفیانہ اقوال اور ادبی لطائف کا دلچسپ اور کارآمد مجموعہ ہے، قیمت ۱۱ر رعایتی ۴ر

پورے سٹ کی رعایتی قیمت ۱۰ر محصول ڈاک ۳ر وی، پی منگانے کی زحمت نہ فرمائیں۔ بلکہ ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

کلیم بک ڈپو جنیتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی

پچھا

چھاتی پر پتھر رکھنا - ہ - فعلِ لازم - عو - سخت دلی اختیار کرنا - دل سخت کرنا - صبر کرنا +

چھاتی پر پھرنا - ہ - فعلِ لازم - عو - ہر وقت سینہ پر پھرنا - ہر وقت یاد آنا - جب کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا ہے اور اُس کی باتیں بار بار یاد آتا ہے تو اس موقع پر یہ لفظ بولتی ہیں +

چھاتی پر چڑھ کر (چھاتی) چلو لہو پینا - فعلِ متعدی - عو - سخت سزا دینا - جان سے مار ڈالنا - نہایت غصہ کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر آتا ہے اور کبھی نوچلو بھی کہتے ہیں

چھاتی پر دھر کر لیجانا - ہ - فعلِ متعدی - عو - مال و دولت کو اپنے ساتھ قبر میں لیجانا جیسے چھاتی پر دھر کر کوئی نہیں لیجاتا (کہاوت) +

چھاتی پر سانپ پھر جانا - ہ - فعلِ لازم - عو - رشک آنا - رشک گزرنا

تو بھنے پہ کسی کے جو نہ ہوبات چھرے سانپ چھاتی پہ مرے کیونکہ نہ دن رات پھرے (نکہت)

(۲) افسوس آنا - ملول گزرنا - حسرت ہونا ؎

رکھ اسے مہ پارہ سینہ عاشق محزوں کی چھاتی پر
پھرے آکاشاں سے سانپ شب گردوں کی چھاتی پر (نکہت)

(۳) ملال ہونا - رنج گزرنا - صدمہ پہنچنا

بلا کے زلف نہیں کی تھی کس نے بوسہ پر جو پھر گیا مری چھاتی پہ اُس نہیں کا سانپ (انشا)

چھاتی پر سانپ لوٹنا - ہ - فعلِ لازم - عو (۱) افسوس آنا - ملول آنا - حسرت آنا (۲) رنج و صدمہ گزرنا ؎

غیر سے سینہ بسینہ ہوئے تم سانپ چھاتی پہ یہاں لوٹ گیا (للا علم)

(۳) رشک آنا - حسد ہونا - رباعی

یا ایک پری سے وصل تھا آٹھ پہر یا دیتے ہیں رنج مجھکو چین شام وسحر
یا کاکُلِ دلدا سے تھا ربط مُدام یا لوٹتے ہیں سانپ مری چھاتی پر (رنگین)

چھاتی پر مونگ دلنا - ہ - فعلِ متعدی - عو (۱) رشک دلانا - آتشِ غیرت سے جلانا (بہ محاورہ اکثر عورتیں ایسے موقع پر بولتی ہیں کہ جب خاوندان کے سر پر کسی سوکن کو لاتا یا خود عورت اپنے خاوند کے ہو کے اور سے اخلاص رکھتی ہے مثلاً خاوند کی چھاتی پر مونگ دلنا کہیگی تو وہاں غرض ہوگی کہ اُس کی ضد سے اسکے سامنے ناشائستہ حرکت کرنا اور جب کہینگے کہ خاوند بیوی کی چھاتی پر مونگ دلتا ہے تو اس سے غرض ہوگی کہ غیر عورتوں کو لاکر رکھتا اور بیوی کو جلاتا ہے اس کے علاوہ آپس میں ایک دوسری کو جلانے کی نسبت بھی بولتی ہیں جیسے تیری چھاتی پر مونگ دلوں اور یہی چیز نوں تو سہی

سرِ نانے کا جو نہلانے میں لئے بیٹھی مونگ چھاتی پہ وہ گانا ہرے دلنے بیٹھی (رنگین)

(۲) عذاب دینا - تعزیر دینا - سزا دینا ؎

نہیں کم آیا سے گردش اس چرخ پرانجم کی کہ اس عالم کی چھاتی پر یہ ظالم مونگ دلتا ہے (ظفر)

پچھا

چھاتی پک جانا - ہ - فعلِ لازم - عو - چوچی میں زخم ہوجانا (۲) عاجز ہوجانا - جان سے بہ تنگ ہوجانا - غم کھاتے کھاتے اکتا جانا - تکلیف سہتے سہتے عاجز آجانا +

چھاتی پکڑ کر رہ جانا - ہ - فعلِ لازم - عو - دل مسوس کر رہجانا - دل ہی دل میں غم و افسوس کرکے بیٹھ رہنا + کسی رنج پر اُف نکرنا +

چھاتی پکڑنا - ہ - فعلِ لازم - چھاتی پر ہاتھ ڈالنا +

چھاتی پھٹنا - ہ - فعلِ لازم - عو - (۱) سینہ کا شق ہونا - دل پر صدمۂ عظیم گزرنا - دل بے قابو ہونا + ؎

کونسی شب ہے جو رو رو کے نہیں کٹتی ہے شام ہوتی ہے اُدھر چھاتی اِدھر پھٹتی ہے (آتش)

(۲) کسی کی دولت دیکھکر رشک ہونا - آنکھیں پھرانا - جلنا - حسد کرنا +

چھاتی پیٹنا - ہ - فعلِ لازم (۱) سینہ کوبی کرنا - سینہ زنی کرنا (۲) ماتم کرنا - رونا - پیٹنا (۳) غصہ ظاہر کرنا - غصہ میں سینہ پیٹنا (۴) کسی کی دولت کر ہونسنا - حسد ظاہر کرنا +

چھاتی پر بال ہونا - ہ - فعلِ لازم - شجاعت رحمدلی اور دریادلی کی علامت ہونا - مردمی اور مروّت کا نشان ہونا +

چھاتی تلے رکھنا - ہ - فعلِ لازم - عو - پاس رکھنا + جان کے برابر رکھنا - آنکھوں سے دُور نہونے دینا - اپنی بغل میں رکھنا جیسے اپنا بچہ اور اپنا مال چھاتی تلے اچھا +

چھاتی تلے رہنا - ہ - فعلِ لازم - پاس رہنا - آنکھوں کے سامنے رہنا +

چھاتی ٹھکنا - ہ - فعلِ لازم - اطمینان ہونا - طمانیت ہونا - تسلی ہونا +

چھاتی ٹھنڈی کرنا - ہ - فعلِ متعدی - عو - (۱) دل خوش کرنا (۲) اپنی دشمنی نکالکر خوش ہونا - دل ٹھنڈا ہونا + ارمان نکالنا + بغض نکالنا +

چھاتی ٹھنڈی ہونا - ہ - فعلِ لازم - عو - دل خوش ہونا - دل ٹھنڈا ہونا + ارمان نکلنا - حسرت نکلنا +

چھاتی ٹھوکنا - ہ - فعلِ متعدی - عو (۱) اطمینان کرنا (۲) دل مضبوط کرنا جیسے اپنی چھاتی ٹھوک کر وہاں جانا +

چھاتی جلانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) دل جلانا - دل میں سوزش پیدا کرنا - رنج دینا - صدمہ دینا ؎

گلے اُس مہ نے لگ کر ایک دو رات مہینوں تک مری چھاتی جلائی (میر تقی)

(۲) رشک دلانا - حسد دلانا +

چھاتی جلنا - ہ - فعلِ لازم - عو (۱) سینہ میں سوزش ہونا (۲) غم یا حسد یا رشک سے دل جلنا +

چھاتی چھننا یا چھلنی ہو جانا - ہ - فعلِ لازم - عو - غم یا صدموں کے باعث سینہ کا پُر داغ اور دل کا پاش پاش ہو جانا +

چھاتی دھڑکنا - ہ - فعلِ لازم - عو (۱) دل کانپنا - دل لرزنا (۲) خوف کھانا (۳) دل دُکھنا - دل پر صدمہ گزرنا جیسے روپیہ دیکھکر تمہاری کیوں چھاتی دھڑکی

چھاتی دینا - ہ - فعلِ متعدی بچے کو دودھ پلانا - بچے کے منہ میں چھاتی دینا +

چھاتی سراہنا - ہ - فعلِ لازم - عو - (۱) تاب و تحمل کی تعریف کرنا - برداشت اور بُردباری کی واہ واہ کرنا ؎

اے لالۂ گو خلق نے دیئے تجکو ہزار داغ ۔ چھاتی مری سراہ کہ اک دل ہزار داغ (سودا)

(۲) تحسین و آفرین کرنا - شاباشی دینا - کیکی بہادری کا معترف ہونا - صد رحمت کہنا

لگا کر اس سے دل چپ سے جو کوئی اُسکا چاہیگا ۔ تو اے رنگین بقین ہے وہ مری چھاتی سراہیگا (رنگین)

چھاتی سے لگا کر رکھنا - ہ - فعلِ لازم - عو - بہت پیار سے اپنے پاس رکھنا - جان کے برابر رکھنا - آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دینا +

چھاتی سے لگانا - ہ - فعلِ متعدی - عو - فرطِ محبت یا اخلاص کے باعث سینے سے چمٹانا - گلے سے لگانا - پیار کرنا - انگ لگانا (۲) تسلی دینا - دلاسا دینا - چمکارنا - پُچکارنا +

چھاتی سے پتھر ٹلنا - ہ - فعلِ لازم (۱) دل کا بوجھ دور ہونا - بارِ خاطر کا دور ہونا (۲) بیٹی کا بیاہا جانا +

چھاتی کا اُبھار - ہ - اسمِ مذکر - نموئے پستان - کچوں کا اوپر کو اُبھر آنا - عورت کی چھاتیوں کا بباعثِ بلوغت نمایاں ہو جانا - علامتِ بلوغتِ زن ؎

دباؤ ہے آب و دال کا ہزار ۔ مگر چھاتیوں کا نہیں کم ابھار (خاک)

چھاتی کا پتھر یا پہاڑ - ہ - صفت (۱) گرانیِ دل - بارِ خاطر - سنگِ سینہ - ناگوارِ خاطر - مخالفِ طبع ؎

کوئی کہے ہے کہ ہم ایسے چھاتی کے ہیں پہاڑ ۔ تو چاہیے کہ ہمیں شب کو زہر دیجے گھول (سودا)

(۲) بارِ غم - بارِ الم - اندوہِ خاطر - سوہانِ روح ؎

پیا غم محبوب نے جینک کبھی ہم ۔ یہ چھاتی کا پتھر نہ سرکنا تھا نہ سرکا (ذوق)

(۳) جوان بن بیاہی یا رانڈ بیٹی جسکا خرچ ماں باپ کے سر ہو +

چھاتی کا پھوڑا - ہ - اسمِ مذکر - زخمِ جگر - سوہانِ روح - وبالِ جان - وبالِ گردن - اپنی طبیعت کے مخالف آدمی +

چھاتی کا جم - ہ - اسمِ مذکر (۱) قابض الارواح - فرشتۂ موت ؎

تھا یا غیر کو محفل سے تو نے کیا عاشق ۔ بغیر زہر جان لئے ہرگز یہ چھاتی کا جم جاتا (ظفر)

(۲) ناگوارِ خاطر - بارِ خاطر - سنگِ سینہ - سوہانِ روح ؎

مجھے دوزخ ہے بن تیرے اگر محفل ارم ہووے ۔ جو وہ ہنگام جم ہووے مری چھاتی پہ جم ہووے (نکہت)

(۳) وہ ناگوار طبع آدمی جو پاس سے نہ ٹلے - ہر وقت چھاتی پر موجود رہنے والا - ڈھیٹ

کبھی دل رکنے لگتا ہے کبھی گلا ہے رکتا ہے ۔ غم ہجراں میں چھاتی کے ہمارے جم ہیں یہ دونوں (میر)

چھاتی کوٹنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) سینہ کوبی کرنا - ماتم کرنا (۲) کسیکی دولت دیکھکر کُڑھنا - رشک کے مارے چھاتی پیٹنا کہ ہے ہے اسکے پاس اس قدر دولت +

چھاتی کی سل - ہ - اسمِ مؤنث - عو - دیکھو چھاتی کا پتھر + ؎

روتے ہی سوتے خونِ جگر دم نکل گیا ۔ چھاتی کی سل یہ عشق کا آزار ہو گیا (بحر)

چھاتی کے کواڑ - ہ - اسمِ مذکر - جانبِ راست و چپ سینہ - سینے کے دونوں پہلو +

چھاتی کے کواڑ کھلنا - ہ - فعلِ لازم (۱) سینہ شق ہونا - سینہ کا دو پارہ اور چاک ہونا ۔ قطعہ نکہت

پرخانۂ دل ہے نقدِ جاں سے ۔ ہو واقف کار کُھل رہے ہیں
اے دزدِ نگاہ مژدہ بادا ۔ چھاتی کے کواڑ کھل رہے ہیں

(۲) عو ایک دفعہ ہی چیخ نکلنا - زور کی آواز نکلنا - بے تحاشا چیخ پڑنا جیسے کمبخت ایسی کیا آفت آئی کہ تیری چھاتی کے کواڑ کھل گئے دایسے موقع پر پھٹنا بھی کہہ دیتے ہیں) (۳) سینہ کا زنگِ کدورت اور دل کا دنیوی کلفت سے صاف و پاک ہونا + شاہدِ معنی کی صورت کا دل میں جلوہ گر ہونا ؎

کتنا شگفتہ رو ہے کہ مانند آرسی ۔ چھاتی کے جسکے سامنے کھلجاتے ہیں کواڑ +

چھاتی کے کواڑ کھولنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) سینہ چاک کرنا - سینہ کو دو پارہ کرنا ؎

تیغِ قاتل نے جو کھولے مری چھاتی کے کواڑ ۔ حسرتِ دل کی نکلنے کو عجب در ہو گیا (داغ)

(۲) آئینۂ دل کو زنگِ کدورت سے پاک کرنا +

چھاتی مسلنا - ہ - فعلِ متعدی - چھاتی مروڑنا - چھاتی دابنا - چھاتی ملنا

چھاتی مسوسنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) افسوس کرنا - دل پکڑ کر رہجانا - صدمہ اُٹھانا (۲) صدمہ دینا - دل دُکھانا - رنج دینا +

چھاتی نکال کر چلنا - ہ - فعلِ لازم - سینہ اُبھار کر چلنا - سینہ تانکر چلنا - اکڑ کر چلنا - اترا کر چلنا - اینٹھکر چلنا - پہلوانوں کی چال چلنا +

چھاتیوں کا اُبھار - ہ - اسمِ مذکر - نموئے پستان - چوچیوں کی اُٹھان +

چھاتیاں اُبھرنا - ہ - فعل لازم - چھاتیوں کا نمو ہونا - چھاتیوں کا اُٹھنا - پستانوں کا بلند ہونا - بلوغت کی علامت کا ظاہر ہونا +

چھاج - ہ - اسم مذکر (۱) سوپ - غلہ فشاں - غلہ پھٹکنے کا اوزار (۲) گھوڑے کے آگے کا وہ حصہ جس کے نیچے کوچوان کے پاؤں اور اوپر گھوڑے کی راس رہتی ہے +

چھاج سی ڈاڑھی - ہ - اسم مؤنث - بڑی اور چوڑی ڈاڑھی +

چھاجوں مینہ برسنا - ہ - فعل لازم - کثرت سے بارش ہونا - موسلا دھار پانی پڑنا
اندھیری رات ہے ساون کی چھاجوں مینہ برستا - اگر اس وقت تم گھر جاؤگے تو کیا ہوگا (رنگین)

چھاچھ - ہ - اسم مؤنث (۱) مٹھا - چھاچھ - مہری - بلویا ہوا یا گھی نکالا ہوا دودھ خواہ دہی (۲) وہ ترش سفید دودھ جو گھی تاتے میں نیچے بیٹھ جاتا ہے +

چھاڈنا - ہ - فعل متعدی - دگنا کرنا - رد کرنا - اُلٹی کرنا +

چھاڈنا یا **چھاڑنا** - ہ - فعل متعدی (۱) کھونا - چھوڑنا جیسے چھاڈ مورا چیرا انچل میں گاری (گالی) دوگی (۲) ترک کرنا - تیاگنا +

چہار - ف - صفت - چار - اربع - گنڈا - ۴ +

چہار چند - ف - صفت - دیکھو (چوگنا) +

چہار شنبہ - ف - اسم مذکر - بدھ - بدھ کا دن - اتوار سے چوتھا دن +

چہارم - ف - صفت - چوتھا - چوتھائی +

چھاڑ - ہ - اسم مؤنث (۱ - پورب) دریا کا کنارا - کراڑا (۲) پتھر یا ڈھیلے کا بڑا ٹکڑا +

چھاک - ہ - اسم مذکر (ہندو) میدے کے بڑے بڑے سہال جو شادی میں بنتے ہیں

چھاگل - ہ - اسم مؤنث (۱) مشکیزہ - چھوٹی سی مشک - پکھال ✧
نکلی زبان خشک ہر اک خار دشت کی - پہنچا جو آبلوں کی میں چھاگل بھرے ہوئے (ناسخ)
(۲) مٹی کا وہ برتن جس میں اکثر مسافر پانی بھر لیتے ہیں (۳) جھانجن - خلخال - پاسرنجن - پیروں کے ایک زیور کا نام + ✧
نظر ڈالے جو زیور پر اسے پامال کر ڈالو - یہی آواز آتی ہے دم رفتار چھاگل سے (بحر)

چھال - ہ - اسم مؤنث - پوست - بکل - درخت کے اوپر کا پوست +

چھالا - ہ - اسم مذکر (۱) آبلہ - پھلکا - پھولا - تبخالہ (۲) وہ داغ جو تلوار کے لوہے یا شیشے وغیرہ میں ہو جاتا ہے +

چھالا پڑنا یا ہونا - ہ - فعل لازم - آبلہ کا نمودار ہونا - پھولا پڑنا - تبخالہ ہونا +

چھالیا - ہ - اسم مؤنث - سپاری - چھال - کسیلی - فوفل + ✧
تعریف اسکی جیب زبانی کی کیا کروں - کہاں جو چھالیہ تو چکنی ڈلی ہوئی (اسیر)

چھاں - ہ - اسم مؤنث (ہندو) سایہ - چھاؤں - ظل - پرچھائیں (۲) چھپر +

وہ صافی جس سے شربت چھانا جائے +

چھاتا - ہ - فعل متعدی (۱) پاٹنا - چھاجنا - پھونس لکڑی کی پوشش کرنا (۲) اندھیرا کرنا - سایہ کرنا - پرچھاواں ڈالنا (۳) بادلوں کا چھا جانا ... آسمان ہونا (۴) غالب ہونا - طاری ہونا جیسے رعب چھانا - فکر چھانا (۵) گھرنا - محیط ہونا جیسے غم چھانا +

چھان بین یا **چھان بنان** - ہ - اسم مؤنث - تحقیق - تجسس - دریافت - کھوج +

چھانٹ - ہ - اسم مؤنث (۱) فضلہ (۲) ریزگی - چیچھڑے جو گوشت صاف کرنے کے بعد رہ جاتے ہیں (۳) کترنیں - کترن - ریزہ (۴) انتخاب کتر بیونت - قطع و برید + قطع وضع - انداز - تراش - طرز +

چھانٹ لینا - ہ - فعل متعدی (۱) چن لینا - منتخب کر لینا - انتخاب کر لینا (۲) قطع کر لینا - تراش لینا (۳) پسند کر لینا - اختیار کر لینا (۴) کتر لینا کاٹ لینا درخت وغیرہ کے واسطے بولتے ہیں -

چھانٹن یا **چھنٹن** - ہ - اسم مؤنث - وہ چیز جو چھانٹنے سے بچ رہے - کترن - فضلہ - ریزگی - جھاڑن - افشاندہ - چھانٹا ہوا +

چھانٹنا - ہ - فعل متعدی (۱) چننا - انتخاب کرنا - استنباط کرنا - اخذ کرنا - مستثنیٰ کرنا (۲) پسند کرنا - اختیار کرنا (۳) کاٹنا - تراشنا - بیونتنا - قطع کرنا (۴) قلم کرنا - درخت کی شاخیں تراشنا - سر کے بال کترنا (۵) صاف کرنا - پاک کرنا جیسے کنواں چھانٹنا (۶) تنقیہ کرنا - مواد نکالنا - مواد اخراج کرنا - جیسے اس دوا نے خوب پیٹ چھانٹا (۷) اختصار کرنا - مختصر کرنا (۸) بنانا - طنز کرنا جیسے باتیں چھانٹنا (۹) گوشت کے پارچے کرنا - ٹکڑے کرنا (۱۰) الگ کرنا - چھوڑنا جیسے اتنے آدمی چھانٹ دو (۱۱) قتل کرنا - تلوار سے سر اُڑانا (۱۲ - پورب) قے کرنا - استفراغ کرنا - اُلٹی کرنا - زمین دیکھنا (۱۳) چلی بھاڑنا - شہیرنا +

چھانڈ - ہ - اسم مؤنث - ٹیکا - اناکوڑی - پچھاڑی - پائنگ - نیانا +

چھانڈا - ہ - اسم مذکر (فقیر) حصہ - بخرہ - بھاجی +

چھانش - ہ - اسم مؤنث - (ہندو) چھنن - بھوسی - بور + کوٹنا - مثار دانہ

چھان ڈالنا } **چھان مارنا** } فعل لازم (۱) ڈھونڈ ڈالنا - کمال تلاش اور جستجو کرنا - دیکھ ڈالنا - تلاش کر لینا - چھیر لینا جیسے سارا شہر چھان مارا - کسی کی ہر طرف جستجو کر لینا ✧

چھا

یکسر سو پر دلِ گم گشتہ کا پایا نہ کھوج ۔ چھان مارا شمۂ شانے سے کوئے زلف کو (ذکیؔ)

(۲) سوزن زدہ کرنا۔ بیندھ ڈالنا۔ مشبک کردینا۔ چھلنی کر دینا + ف

دُنبلوں کی برہمی سے سارا جہان مارا ۔ پلکوں کی کاوشوں نے سینے کو چھان ڈالا (مصحفیؔ)

چھاننا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) چھلنی سے آٹا نکالنا۔ رولنا۔ جھاڑنا۔ بیختن کا ترجمہ (۲) صاف کرنا۔ نتھارنا۔ نتارنا جیسے پانی بیچ چھانکر پیجے جان کے (۳) جانچنا۔ پڑتالنا۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔ پرکھنا (۴) دیکھنا۔ دیکھ بھال ڈالنا

یا ہوجھی کا ل تاروں کو چھان ڈالا ۔ سورج گہن بچا چندر گہن نکالا (نظیرؔ)

(۵) تحقیقات کرنا۔ دریافت کرنا۔ کھوج لگانا۔ تحقیق و تدقیق کرنا (۶) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا خوب جستجو کرنا + ف

اُنکے ملنے سے کرے ہے منع مجکو تو ۔ یک پایا ہے جسے سارے جہاں کو چھان کر (جرأتؔ)

چھاؤں۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) سایہ۔ پرچھاں۔ ظل۔ ف

جنوں پسند ہے چھاؤں ہے ببولوں کی ۔ عجب بہار ہے ان زرد زرد پھولوں کی (ناسخؔ)

(۲) اندک مشابہت۔ شبیہ۔ کیف ف

ہمارے دل کی طرح سے جہان ہے روشن ۔ ذرا سی چھاؤں تمہاری جو آفتاب میں ہے (لا اعلم)

(۳) پرتو۔ پرتوا۔ پرچھانواں۔ کرن۔ روشنی جیسے ستاروں کی چھاؤں +

چھاؤنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چھاؤں کرنے کی چیز۔ چھپر۔ خس پوش۔ سفالہ پوش۔ کھپریل (۲) لشکرگاہ۔ کیمپ۔ سپاہیوں کی بارکیں + ف

ہے یادِ صفِ مژہ جو دل میں ۔ گویا پلٹن کی چھاؤنی ہے (ناسخؔ)

چھاؤنی چھانا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چھپر یا کھپریل ڈالنا (۲) مقام کرنا۔ مسکن بنانا۔ رہ پڑنا ف

لی نکہ عدم کی راہ دل نے ۔ واں یار نے چھاؤنی جو چھائی (جرأتؔ)

(۳) لشکرگاہ بنانا۔ کیمپ ڈالنا۔ فوج رکھنا +

چھاؤنی ڈالنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (چھاؤنی چھانا) +

چھائیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کلف۔ وُہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑجاتے اور جن کو جھائیاں بھی کہتے ہیں + ف

کبھی وہ اس رُخِ روشن پہ چھائیاں دیکھیں ۔ کمشائیں چاند پہ سوا چھائیاں دیکھیں (نصیرؔ)

ابر تنک کا آنا کیا چاند پر خوش آوے ۔ جسکی تہ میں اُسکے مکھڑے کی چھائیاں ہوں (انشاؔ)

چھائیں پھوئیں۔ ہ۔ تابع فعل۔ عو (۱) فوج خدا نکرے۔ خدا بچائے۔ خدا پرے ہی رکھے (۲) جن پری۔ بھوت۔ پریت +

چھائیں مائیں۔ ہ۔ اسم مؤنث (اطفال دہلی کے) بچے چکپھیری پھر کر یہ فقرہ کہتے

چھب

ہیں کہ چھائیں مائیں کوؤں کی برات آئی۔ مگر پورب میں کہتے ہیں چھائیں مائیں گھول گھال راجہ کے گھر بیٹا ہوا۔ غرض ایک کھیل ہے جو چکر کھا کر کھیلا جاتا اور فقرہ بالا اس میں زبان پر لائے جاتے ہیں پہلے فقرے کے معنی ہیں کہ ہم چاروں طرف پھر کر اپنے خوشی مناتے ہیں کہ کوؤں کی برات آئی ہے۔ دوسرے فقرے کے معنی ہیں ہم چاروں طرف چکر بنا کر اس لئے گھومتے ہیں کہ راجہ کے گھر بیٹا ہوا ہے) ہ

چھایا۔ ہ۔ اسم مؤنث (سنسکرت) سایہ۔ چھاؤں +

چھب۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) آرایش۔ زیبایش۔ زیب۔ زینت (جیسے چھب گنڈی میں صورت طباق میں یعنی زیبایش جسم کپڑے سے اور رونق چہرہ خوش خوراکی سے ہے) (۲) ناز و انداز۔ معشوقانہ انداز ف

خوش چھب تو ہزاروں ہی جہاں میں ہیں پر اے گبر ۔ حق یہ ہے کہ گات ایسی کسی کی بھی نہیں ہے (جرأتؔ)

(۳) خوبصورتی۔ تناسب اعضا۔ اعضا کی بناوٹ۔ انداز جسم۔ جسامت۔ گات

تختی تیری اگر بھلی ہے ۔ تو سانچے میں چھب بری ڈھلی ہے (رنگینؔ)

چھب تختی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ عو۔ سینے اور جسم کی خوبصورتی۔ گات اور چہاتی کی خوش وضعی۔ زیب سراپا ف

اگرچہ سرو کو تشبیہ تیرے قد سے ہے لیکن ۔ تری سی اُسنے چھب تختی و رعنائی کہاں پائی (تاباںؔ)

وہ چھب تختی اُسکی قیامت نژاد ۔ چمن زار قدرت میں نخلِ مراد (میر حسنؔ)

(اگرچہ تمام شعرا نے چھب تختی باندھا ہے اور بول چال میں بھی یہی ہے مگر صحیح چھپ تختی ہے کیونکہ تقطیع بمعنی قطع وضع اس معنی میں شعرائے فارس نے باندھا ہے) +

چھبڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ٹوکرا۔ چھیبا۔ جھلّی +

چھبی۔ ہ۔ اسم مؤنث (دلال) پیسہ۔ فلوس +

چھبیلا کیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک زہریلے جانور کا نام جسکی پشت پر چھبندکیاں ہوتی ہیں اور اُسکا کاٹا سانپ سے بھی جلد مرتا ہے پورب میں اُسے چھبندا بولتے ہیں چنانچہ امداد علی بحر نے یہی باندھا ہے ف

چڑھتا ہے زہر ایسا افعیٔ گیسوئے جاناں کا ۔ یہ چھبندا ستی ہیں آنکھیں جو جا آنسو ٹپکتے ہیں (بحرؔ)

چھبیس۔ ہ۔ صفت۔ چھے اور بیس۔ بست و شش۔ ۲۶ +

چھبیلا۔ ہ۔ صفت۔ چھب والا۔ خوش وضع۔ وجیہ۔ شکیل۔ خوش انداز۔ خوش اندام۔ رنگیلا +

چھپ۔ ہ۔ اسم مؤنث پانی کی آواز +

چھپ چھپ۔ ہ۔ اسم مؤنث پانی پر ہاتھ مارنے کی آواز۔ پانی کی مٹ پر ڈالنے کی آواز +

چھپا - ھ - اسم مذکر - پوشیدہ - مخفی - گپت - نامعلوم +

چھپا رستم - ھ - اسم مذکر (۱) وہ شخص جو اپنے ہنر اور کمال میں پورا ہو لیکن لوگوں میں ظاہر نہ ہو - پوشیدہ کامل فن (۲) خبیث بدمعاش - چھپا بدذات - بڑا بھاری شریر +

چھپاکا - ھ - اسم مذکر (۱) پانی کے منہ پر ڈالنے کی آواز (۲) چھپکا - تڑیڑا - چھینٹا

چھپانا - ھ - فعل متعدی - ڈھانپنا - پوشیدہ کرنا - مخفی کرنا - ڈھانکنا - گپت کرنا - الوپ کرنا +

چھپائی - ھ - اسم مؤنث (۱) چھاپنے کی اجرت - طبع کرائی کی مزدوری (۲) چھاپا

چھپٹی - ھ - اسم مؤنث - ریزۂ چوب - چوب ریزہ - وہ لکڑی کی چھیلن جو کچھ کام بنانے میں نکلتی ہے (۲ - صفت) پتلا - دبلا - لاغر +

چھپٹی سا - ھ - صفت - دبلا پتلا - چھپٹی کی مانند - بھلنگا آدمی +

چھپر - ھ - اسم مذکر (۱) وہ سائبان جو پھونس سے ڈالا جائے - پھونس کی چھت (۲) بوجھ - بھار - بار (۳) ڈابر - پوکھر - وہ برساتی پانی جو اکثر گڑھوں میں بھر جاتا اور اُسمیں اکثر سنگھاڑے یا کنول گٹے بویا کرتے ہیں یہ لفظ پنجاب میں زیادہ بولا جاتا ہے +

چھپر بند - ھ - اسم مذکر - گھرامی - سائبان چھانے والا - چھپر بنانے والا +

چھپر پر پھونس نہ ہونا - ھ - فعل لازم - نہایت مفلس ہونا - قلاش ہونا - تنگ حال اور تنگدست ہونا - تنگی سے گزارا کرنا جیسے چھپر پر پھونس نہیں ڈیوڑھی پر نقارہ

چھپر پر رکھنا - ھ - فعل متعدی - الگ کرنا - الگ دھرنا - ترک کرنا - چھوڑ دینا + خاطر میں نہ لانا - طاق پر رکھنا +

چھپر پھاڑ کر دینا - ھ - فعل متعدی - ازغیب سے دینا - گھر بیٹھے دولت دینا - بے محنت کچھ دینا +

چھپر چھانا - ھ - فعل متعدی - چھپر ڈالنا - چھانا +

چھپر رکھنا - ھ - فعل متعدی (۱) احسان رکھنا - بڑا بھاری احسان کرنا (۲) بوجھ رکھنا - الزام رکھنا +

چھپر کھٹ - ھ - اسم مذکر - مسہری - وہ پلنگ جس کے اوپر چھتری اور پوشش ہو + دلہن کا چھتری دار پلنگ - امیروں کے سونے کا پلنگ + ع

جو ترے کوچہ میں سویا خاک پر آرام سے ترک اُس نے اپنے سونے کا چھپرکھٹ کو دیا (ظفر)

چھپکا - ھ - اسم مذکر (۱) پانی کا بڑا چھینٹا - چھینٹا - تریڑا - جیسے جی میں آیا تو ایک آدھ پانی کا چھپکا سوتے اشکر منہ پر ڈال دیا (۲) ایک قسم کا چھوٹا سا جال اور دو لکڑیوں میں لگا ہوا ہوتا ہے اور اُس سے کبوتر باز صیدی کے کبوتر پکڑتے ہیں - ایک (۳)

زیور کا نام جو عورتیں جھومر کی طرح بالوں میں باندھ کر ماتھے پر لٹکاتی ہیں (۴) پگلائی ہوئی رانگ کا چوڑا ٹکڑا (۵) صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی میں آکر اُسے بند کر دیتا ہے

چھپکلی - ھ - اسم مؤنث (۱) چلپاسہ - کرلس - دمدار - وہ جانور جو اکثر دیواروں پر رہتا اور مکھیاں کھاتا ہے (۲) پنجاب میں اُس کان کے زیور کو بھی کہتے ہیں جسے یہاں مگر کہتے ہیں (۳) دُبلی پتلی عورت +

چھپن - ھ - صفت - چھے اوپر پچاس - پنجاہ وشش - ۵۶ +

چھپنا - ھ - فعل لازم (۱) پوشیدہ ہونا - پنہاں ہونا - گپت ہونا - الوپ ہونا - مخفی ہونا (۲) بچنا - آنکھ بچانا - دبکنا (۳) غروب ہونا - ڈوبنا - غائب ہونا - جیسے چاند یا سورج کا چھپنا (۴) دیوار وغیرہ پر مٹی چڑھنا - لپھنا (۵) پردا کرنا - اوٹ کرنا جیسے وہ اُن سے چھپتی ہے +

چھپنا - ھ - فعل لازم - طبع ہونا + مہر لگنا - نقش ونگار بننا + عکس اُترنا +

چھت - ھ - اسم مؤنث (۱) سقف - پٹاؤ - سائبان (۲) کوٹھا - بام (۳) چھت گیر - چادر چھت +

چھت بندھنا - ھ - فعل لازم - ابر کا گھرا رہنا +

چھت پٹنا }
چھت پڑنا } ھ - سائبان یا سقف کا مکان کے اوپر چھا جانا +

چھتا - ھ - اسم مذکر (۱) پٹا ہوا راستہ - دور تک کا پٹا ہوا راستہ (۲) مہال کی مکھیوں یا بھڑوں وغیرہ کا گھر - خانۂ زنبور - آشیانۂ زنبور (۳) گروہ - انبوہ - ٹھٹ (۴) دادیا پھنسیاں جو پاس پاس ایک ہی جگہ گچھا بنالیں (۵) گھانس کا پھیلاؤ جس کی جڑ ایک ہی ہو +

چھتر - ھ - اسم مذکر (۱) بڑا چھاتا - چتر - بادشاہ کے سر کی چھتری (۲) شامیانہ - نمگیرا (۳) پناہ گاہ - ماسن - ملجا وماوا +

چھتراؤ - ھ - اسم مذکر (ہندی) انتشار - پراگندگی - تتر بتر ہونا +

چھتری - ھ - اسم مؤنث (۱) چھوٹا چھاتا - آفتاب گیر - دھوپ اور بارش کے بچاؤ کی چیز جو سر پر لگا لیتے ہیں (۲) کبوتروں کے بیٹھنے کا ایک ٹھٹر جو بلی میں باندھ کر گاڑ دیتے ہیں (۳) ایک قسم کا گنبددار محل (۴) ڈولی کے اوپر کا ٹھٹر (۵) ہندوؤں کی ایک قوم کا نام (۶ - عو) سر کے بڑے بڑے اور گھلے بال (۷) وہ مکان جس میں کسی ہندو فقیر - مہاجن - جوگی یا راجہ وغیرہ کی ہڈیاں دفن ہوں - سماد - مقبرہ +

ایک نفیس مزاج مہارانی

نے اپنے صدرِ اعظم سے کہا، دنیا کے ہر چہار جانب قاصد روانہ کرو کہ وہ ہر قسم کے پھول لائیں، تاکہ میں اپنے لئے بہترین خوشبو منتخب کرسکوں تعمیلِ حکم کے لیے فردوس مثال کشمیر جنت نظیر سوئزرلینڈ، شباب انگیز تسمانیہ کے گلپاش مرغزاروں میں گل چینی کی گئی، جب سب پھول دور دراز سفر کے بعد مہارانی کے حضور میں پیش کیے گئے تو بیشتر اپنی خوشبو کھو چکے تھے، اور باقی اس قدر مرجھائے ہوئے تھے کہ مہارانی کی حسن شناس نگاہوں کو تکلیف ہوئی۔ مہارانی اس خواہش کے پورا نہ ہونے سے ملول رہنے لگی، کھانا پینا ترک کردیا، مہاراجہ کو فکر دامنگیر ہوا اور وزراء سے مشورہ طلب کیا، مہتمم توشہ خانہ نے اصغر علی محمد علی سے عطر منگوانے کو کہا، رائے معقول تھی، فوراً عمل کیا گیا۔ جب عطر آیا تو

— مہارانی کا شباب رفتہ ایک بار پھر اپنی پوری بہاریں ساتھ لئے واپس آگیا —

اصغر علی محمد علی تاجر عطر، لکھنؤ (یو-پی)

چھت گیری - ا - اسم مؤنث - پوشش سقف - وہ کپڑا جو چھت کے نیچے خاک وغیرہ کے نہ گرنے کی غرض سے لگا دیتے ہیں +

چھتیانا - ہ - فعل متعدی - بندوق کی نشست باندھنا +

چھتیس - ہ - صفت - چھے اوپر تیس - سی و شش - ۳۶ +

چھتیسا - ہ - صفت - جو چھتیس ہنر جانے والا ہو - آفت روزگار - چھٹا ہوا - نہایت تجربہ کار - پورا عیاش - جملہ عیب و ہنر سے واقف +

چھتیساپن - ہ - اسم مذکر - عیاری - مکاری - چالاکی - ہوشیاری - عیاری +

چھتیسی - ہ - صفت - جو تمام عیب و ہنر سے واقف - چالاک - عیارہ - آفت روزگار - فتنہ زمانہ - مکار - [illegible] تجربہ کار [illegible] نہایت [illegible]

تعالیٰ مکر [illegible] کا کی [illegible] چھتیسی ہوئے [illegible]

چھُٹ - ہ - حرف استثنا - چھوٹا ہوا - برگزیدہ - علیحدہ - [illegible] +

تو بہت [illegible] چھٹ [illegible]

چھُٹ - ہ - اسم مذکر - چھوٹا کا مخفف +

چھٹ بھیا - ہ - اسم مذکر - کم رتبہ - ادنے درجہ کا - نیچ قوم کا - ادنیٰ درجہ کا +

چھٹ پن - یا - پنا - ہ - اسم مذکر - خردی - بچپن - لڑکپن - صغر سنی - بالاپن +

چھٹ - ہ - اسم مؤنث (ہندی) ہر پاکھ کی چھٹی تاریخ جسے چھٹھ بھی کہتے ہیں - [illegible] مہینے کی پکھواڑے کی چھٹی تاریخ +

چھٹا - ہ - صفت - چھے سے نسبت رکھنے والا - چھواں - ششم - سادس +

چھٹانک - ہ - اسم مؤنث (۱) سیر کا سولھواں حصہ - پانچ تولہ - دو اونس (۲) پانچ تولہ کا بٹ - چھٹنکی +

چھُٹکا - ہ - صفت (پوربی) - چھوٹا - خورد - کہتر +

چھٹکا - ہ - اسم مذکر - [illegible] ہیس کا رنگین و منقش پردہ +

لوگ کیا بچھڑے [illegible] یمن [illegible] نونے بینس کا جو چھٹکا لب دریا اٹھا (رشک)

چھٹکارا - ہ - اسم مذکر - رہائی - خلاصی - مخلص + فرصت - مہلت +

چھٹکارا پانا - یا - ہونا - ہ - فعل لازم - آزاد ہونا - رہائی پانا - خلاص ہونا - چھٹی پانا - فرصت

چھٹکارا دینا - ہ - فعل متعدی - رہا کرنا - چھوڑ دینا - فرصت دینا + موقوف کرنا - برطرف کرنا

چھٹکنا - ہ - فعل لازم (۱) (ہندو) بکھرنا - پراگندہ ہونا - پھیلنا - تتر بتر ہونا - منتشر ہونا (۲) تاروں کا کھلنا - تاروں کا چمکنا + روشنی ہونا - چمکنا جیسے چاندنی یا تاروں کا چھٹکنا (۳) فوطہ یا بیضہ کا جھٹکا کھا کر بڑھ جانا +

چھٹنا - ہ - فعل لازم (۱) صاف ہونا - موٹا یا ملبہ نکلنا جیسے پیٹ یا کنواں چھٹنا (۲) ہلکا

ہونا کم ہونا گھٹنا - لاغر ہونا جیسے بدن چھٹنا (۳) منتخب ہونا - چنا جانا جیسے ترکاری چھٹنا (۴) قلم ہونا - ترشنا + قطع ہونا جیسے درخت یا کپڑے کا چھٹنا (۵) علیحدہ ہونا جدا ہونا جیسے ساتھ سے خصیوں کا چھٹنا +

چھُٹنا - ہ - فعل لازم (۱) رہا ہونا - آزاد ہونا - مخلصی پانا - واگزاشت ہونا (۲) پیٹ جاری ہونا - پیٹ چلنا - دست آنا (اس معنی میں پیٹ کے ساتھ آتا ہے) (۳) برطرف ہونا - موقوف ہونا (۴) بچنا - باقی رہنا جیسے جو اُنکے منہ سے چھٹے سو ہی غنیمت ہے (۵) وصیلا نسست ہونا جیسے نبض چھٹنا (۶) بکھرنا - [illegible] منتشر ہونا (۷) نکلنا - جاری ہونا - چلنا جیسے فوارہ چھٹنا (۸) دغنا - سر ہونا جیسے بندوق یا توپ یا آتشبازی چھٹنا (۹) علیحدہ ہونا جدا ہونا جیسے گھر چھٹنا - وطن چھٹنا [illegible] (۱۰) چلنا - روانہ ہونا جیسے ریل چھٹنا

چھٹوانا - ہ - فعل متعدی - آزاد کرانا - رہائی کرانا - برطرف کرانا - موقوف کرانا - دغوانا - واگزاشت کرانا -

چھٹوتی - ہ - اسم مؤنث (پوربی) رعایت - تخفیف - کمی +

چھٹی - ہ - صفت (۱) چھٹے سے نسبت رکھنے والی - ششم (۲) اسم مؤنث - تاریخ ششم (۳) بچہ پیدا ہونے کے چھ روز بعد کی رسم جس میں مہمان جمع ہوتے اور عمدہ عمدہ کھانے پکتے ہیں (۴) وہ چیزیں جو زچہ اور اُسکے بچے کے واسطے ننھیال سے چھٹی کے دن آتی ہیں جیسے کھلونے - جوڑا - مرغ - [illegible] - چھپری - طشت - چوکی وغیرہ +

چھٹی کا دودھ یاد آنا - ہ - فعل لازم - مصیبت میں آرام عیش گزشتہ کا یاد آنا - مصیبت پڑنا - جب نہایت رنج و مصیبت پہنچتی ہے تو ایسے موقع پر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں -

جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا [illegible] چھٹی کا جو تمہیں یاد آیا (اسیر)

چھٹی کا رچا - ہ - اسم مذکر - پوتڑوں کا امیر - خاندانی امیر - ہمیشہ سے دولتمند و آسودہ حال (۲) ہا میں وہ شخص جسکی چھٹی ننہال کے گھر سے [illegible] دولتمند کے زیر چھٹی ہو

چھٹی کا کھانا - ہ - فعل متعدی - وہ کھانا جو ولادت کے چھ روز بعد پکایا جاتا ہے اور زچہ کا عمدہ کھانا جیسے گوند - شھورا - اچھوانی وغیرہ +

چھٹی کا کھایا نکلنا - ہ - فعل لازم - سارا عیش و آرام تلخ ہو جانا گزشتہ آرام اور راحت کی کسر نکل جانا +

چھٹی - ہ - اسم مؤنث (۱) تعطیل - یوم الراحت - رخصت - فرصت - اجازت (۲) موقوفی - برطرفی (۳) چھوٹے چھوٹے لطیفے جو نقال کہتے ہیں - مثلاً دو چار چھٹیاں کہہ لو پھر رخصت (۴) مرنا +

چھٹی دینا - ہ - فعل لازم (۱) رخصت دینا - اجازت دینا (۲) موقوف کرنا برطرف کرنا (۳) بچوں کو مکتب سے چھوڑنا یا تعطیل دینا +

چھٹی ملنا - ہ - فعل لازم - فراغت پانا - رخصت ملنا + موقوف ہونا - برخاست

REG.NO.3694.L.

شاعرِ انقلاب حضرت جوشؔ ملیح آبادی

(کی)

تازہ ترین تصنیف

جُنُون و حِکمت

(یعنی)

مجموعۂ رُباعیات

رُباعی تمام اصنافِ سُخن میں وہ تنہا رنگین، عمیق اور فلسفیانہ صنف ہے، جو عظیم شعرائے مشاق کے نقطۂ کمال پر جلوہ گر ہوا کرتی ہے، اور کسی شاعر کو اُس وقت تک حقیقی رُباعی گو شاعر کا پُرشکوہ خطاب نہیں مل سکتا، جب تک کہ اُس کی بے پناہ جنون پرور تخیلی قوت بلند ہوتے ہوتے حکمت و بصیرت کے آسمان سے ہمدوش نہیں ہوجاتی، بدبخت ہندوستان میں تمام دوسری چیزوں کی طرح رُباعی بھی "ہرچہ گیرد علتی علت شود" کے زمرے میں داخل ہو کر ذلیل و رسوا ہو چکی ہے، یارانِ طریقت نے بزعم خود، یہ سمجھ رکھا ہے کہ رُباعی نام ہے رُباعی کی بحروں میں چار مصرعے موزوں کر دینے کا، اور بس —— حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رباعی شاعرانہ مطالعے، شاعرانہ تفکر، شاعرانہ بصیرت، شاعرانہ رنگینیٔ خیال اور شاعرانہ حکمت کا ایک جوہر ہے کہ اگر اُس کے ایک حرف کی بھی تفصیل کر دی جائے تو دفتر کے دفتر رنگین ہو جائیں۔

اگر آپ کے دل میں اکثر یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ کاش ہندوستان میں بھی کوئی خیام پیدا ہوا ہوتا تو آپ کا یہ اولین فرض ہے کہ پہلی فرصت میں "جنون و حکمت" کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھ لیں کہ فیاضِ قدرت نے آخرکار آپ کے ہندوستان میں ایک خیام پیدا کر دیا ہے، اور یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ آپ اُس کی قدر نہ فرمائیں، —— آپ کے اور ایران کے خیام میں فرق اتنا ہے کہ ایران کے خیام کو ایک "فیٹز جیرلڈ" مل گیا تھا جس نے اُسے ایک زندہ قوم سے روشناس کرا دیا تھا، لیکن آپ کا خیام ایک ایسے ملک میں پیدا ہوا ہے جو مردہ اور غلام ہے، اور غلامی کو صرف یہی نہیں کہ کوئی "فیٹز جیرلڈ" نہیں ملا کرتا، بلکہ خود اُس کی قوم بھی اُس کی قدرشناسی کے واسطے آسانی سے تیار نہیں ہوا کرتی۔

جُنُون و حکمت مندرجۂ ذیل ابواب پر منقسم ہے (۱) معارف (۲) خرابات (۳) حسن و عشق (۴) پیرانِ سالوس (۵) متفرقات

قیمت صرف تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

منیجر کلیم بک ڈپو، جینتی نواس، دریا گنج، دھلی

چھٹ

ہونا + تعطیل ملنا +

چھٹی ملی - ہ - محاورہ - جلد فراغت پائی - خوب چھوٹے +

چھٹے چھماہے - ہ - تابع فعل - گاہ گاہ - گاہے گاہے + کبھی کبھی - بھولے چوکے - شاذ و نادر

چھٹیاں - ہ - اسم مؤنث - نقالوں کے چٹکلے اور لطیفے - مطائبہ +

چھجا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ آگے بڑھا ہوا چھت کا حصہ جو کڑیوں یا سلوں کا ہوتا اور بارش کی حفاظت کے واسطے یا دھوپ کے بچاؤ کے لیے لگایا جاتا ہے - دہ دالان - ایوان - بارجہ - برآمدہ + انگریزی ٹوپی کا اگلا حصہ جو دھوپ کے بچاؤ کے واسطے ہوتا ہے +

چھجانا - ہ - فعل متعدی - چھجنے کا متعدی +

چھچھڑا - ہ - اسم مذکر (۱) چھیچھڑا کا مخفف - گوشت کا نکما اور ریشہ دار حصہ - غشا - ریزہ - غدود (۲) صفت - لجلجا - لژپڑا +

چھچھکارنا - ہ - فعل متعدی (ہندو) کتے کو لشکارنا - کتے کو پیچھے لگانا + ملامت کرنا +

چھجے دار پگڑی - ا - اسم مؤنث - کھڑکی دار پگڑی - وہ پگڑی جسکے آگے چھجا سا نکلا ہو

چہچہا - ا - اسم مذکر - خوش الحانی - خوش آوازی - پرندوں کا شوق میں آکر بولنا (جمع کے ساتھ بولتے ہیں) یہ لفظ فارسی چہچہہ بوزن قہقہہ سے لیا گیا ہے جس کے معنی بلبل وغیرہ چڑیوں کے چہکنے اور بولنے کی آواز کے ہیں - ع

خواہش کب تک کبک دری کے قہقہے کب تک   خیاباں میں رہیں گے بلبلوں کے چہچہے کب تک (احمدی)

چہچہا - ہ - صفت - نہایت شوخ اور سرخ رنگ + ع

ہزار بچہ مژگاں کا چہچہا ہو رنگ   وہ دلربائی دست حنائی مشکل ہے (آتش)

چہچہانا - ہ - فعل لازم (۱) نغمہ سرائی کرنا - بلبل کی طرح خوش الحانی کرنا - چہکنا - پرندوں کا نواسنجی کرنا (۲) خوشی میں آکر بولنا - خوش آوازی سے باتیں کرنا

چہچہاتا - ہ - فعل لازم - سرخی ٹپکنا - شوخی برسنا +

چہچہاہٹ - ہ - اسم مؤنث - نغمہ سرائی - نواسنجی - چہچہہ - صفیر بلبلاں +

چھچھورا - ہ - صفت - بچوں کی سی بری عادت والا - سبک وضع - سبک حرکات کمینہ - سفلہ - اوچھا - چھلا - سفلہ مزاج + لترا - پیٹ کا ہلکا - کمظرف +

چھچھوراپن - یا - **چھچھورپن** - ہ - اسم مذکر - سفلہ پن - کمینہ پن - کمینگی - سفلہ مزاجی +

چھچھورمت - ہ - اسم مؤنث - چھچھوروں کی سمجھ - سفلانہ عقل +

چھچھوندر - ہ - اسم مؤنث (۱) موشک - موش کور - ایک قسم کا چوہا جو رات کو نکلتا ہے اور اسکے جسم سے مشک سے ملتی ہوئی بدبو آتی ہے (۲) ایک قسم کی آتشبازی (۳) وہ عورت جو ادھر ادھر لڑائی کرواتی پھرتی ہے +

چھر

چھچھوندر چھوڑنا - ہ - فعل متعدی - آتشبازی کی چھچھوندر کو آگ لگانا - + شگوفہ چھوڑنا - نئی بات اختراع کرکے بیان کرنا +

چھدّا - ہ - اسم مذکر (۱) الزام - تہمت - بہتان - دوش (۲) گلہ - شکوہ (۳) بار احسان - (ہندو چھدّا بھی بولتے ہیں) +

چھدّا اتارنا - ہ - فعل متعدی - عو - گلہ اتارنا - شکوہ اتارنا - سر سے بوجھ اتارنا - بار احسان اتارنا + جلدی آکر چلا جانا - آگ لینے آنا جیسے کیا چھدّا اتارنے آئی ہیں

چھدّا دھرنا - یا - **رکھنا** - ہ - فعل متعدی - الزام لگانا - بہتان لینا +

چھدرا - ہ - اسم مذکر - چھدر چھدرا + چھیدر دار + فرق فرق سے +

چھدرا کر چلنا - ہ - فعل لازم - ٹانگیں کھول کر چلنا - ٹانگوں کو دور دور سے رکھکر چلنا - مخنوں یا آتشک والے کی طرح چلنا +

چھدام - ہ - اسم مذکر (پوربی) دمڑی - پیسہ کا چوتھا حصہ +

چھدنا - ہ - فعل لازم (۱) سوراخ ہونا - بندھنا (۲) چھپنا - خلیدہ ہونا (۳) زخمی ہونا - مجروح ہونا +

چھدقے مدقے - ہ - اسم مذکر - عو - ایک پیار کا کلمہ ہے جو ماں ننھے بچے سے خوش ہو کر صدقے قربان کی جگہ کہتی ہے اور اصل میں صدقے ہی سے یہ لفظ بگڑا ہے +

چھرّا - ہ - اسم مذکر (۱) چھوٹی چھوٹی ڈلیاں - ریزہ آہن یا سرب جو بندوق میں بھر کر چھوڑتے ہیں - سنگریزہ - چھن (۲) دانے جو گھنگروؤں وغیرہ میں ڈالتے ہیں +

چھرّا چلنا - ہ - فعل لازم - سنگریزوں کی بوچھاڑ ہونا + گالیوں اور آوازوں توازوں کا متواتر پڑنا - تبرا کرنا +

چھرا - ہ - اسم مذکر - بڑا چاقو - دشنہ - سالو - چھوٹی تلوار - بغدا +

چہرہ - ف - اسم مذکر (۱) صورت - رخسارہ - منہ - مکھڑا (۲) سامنے کا رخ - مہرا (۳) حلیہ - ملازموں کے خال و خط جو دفتر ملازمت میں لکھے جائیں +

چہرہ اترنا - ا - فعل لازم - منہ اترنا - رخساروں کا پچکنا - صورت کا مرجھانا - پژمردگی چہرہ کا ظاہر ہونا +

چہرہ بگاڑنا - ا - فعل لازم - صورت مسخ کر دینا - بدصورت بنا دینا - ایسا مارنا کہ شکل پہچانی نہ جاوے +

چہرہ بنانا - ا - فعل لازم - منہ بنانا - چہرے کی لینا - منہ چڑانا +

چہرہ تمتمانا - ا - فعل لازم - چہرہ کا گرمی یا بخار سے سرخ ہو جانا +

چہرہ شاہی روپیہ - ا - اسم مذکر - سرکاری سکہ جس پر ملکہ معظمہ کا چہرہ بنا ہوا ہے - چہرہ دار روپیہ +

چہرہ مہرہ - ا - اسم مذکر - صورت شکل - خط و خال +

مدیر — جوش ملیح آبادی

چھر

چھرہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ فوج میں نام لکھا جانا +

چھری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کزلک۔ لمبا چاکو جو بند نہ ہوسکے۔ چھوٹا چھرا +

چھری بند بھائی۔ ا۔ اسم مذکر۔ قصائی۔ بوچڑ + ہم قوم۔ ہم پیشہ +

چھری بھلی نہ کٹاری۔ ہ۔ کہاوت۔ کوئی صحبت اچھی نہیں + دشمن دشمن سب برابر +

چھری بھونکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چھری گھسیڑنا۔ چھری مارنا +

چھری پھیرنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) ذبح کرنا۔ قتل کرنا۔ گلا کاٹنا۔ حلال کرنا۔ جان سے مارنا (۲) تکلیف دینا۔ آزار پہنچانا۔ رنج دینا۔ ظلم کرنا ؎

تقدیر چھری پھیرے تو پیوں سے نہ ٹیلیں　　زخمی کو دیا آپ [illegible] (جرأت)

چھری تلے دم لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ تکلیف سہنا۔ مصیبت برداشت کرنا + صبر و قرار لینا + پھیرنا۔ تامل کرنا

چھری تیز رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ ظلم و ستم رہنا۔ [illegible] رہنا +

دن سے دن نگہ تیز [illegible]　　[illegible] چھری [illegible] (ذوق)

چھری تیز کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) چھری پر دھار لگانا۔ چھری پر باڑ چڑھانا (۲) لوہا تیز کرنا۔ دھمکانا۔ سزا دینا۔ بس چلانا۔ قابو چلانا +

چھری تیز ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ قابو ہونا۔ بس چلنا۔ زور چلنا۔ لوہا تیز ہونا

سچ ہے چھری غریب پہ ہوتی ہے سب کی تیز　　چھیڑا صبا نے زلف کو مجھ پر عتاب ہے (بیدل)

چھری چلنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چھریوں سے مار کٹائی ہونا (۲) کٹا چھٹی رہنا۔ ان بن رہنا (۳) رنج پہنچنا۔ کسی کو صدمہ پہنچنا +

چھری دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ چھری پھیرنا۔ مار ڈالنا۔ قتل کرنا

چیلیں مری نثرایاں میں بی دو　　خدا کے لئے کوئی ان کو چھری دو (رنگین)

(۲) جانور کو شریعت کے بموجب ذبح کرنا ؎

صیاد قفس میں تنگ ہوں میں　　اب مجھکو چھری دے۔ یار ناکر (جرأت)

چھری کٹاری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ عو۔ وہ مکرا جس میں ہتیاروں کی نوبت پہنچے + باہمی مخاصمت۔ جانی دشمنی + کٹا چھٹی۔ ان بن + لڑائی جھگڑا جیسے ساس بہو سے چھری کٹاری +

چھری کٹاری بتانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مستعد جنگ و آمادہ پیکار ہونا۔ دھمکانا۔ ڈرانا

نگاہ ہیں دو تیغ ابرو وہ زخم کاری دل و جگر کو
بتا رہی ہیں نگاہ و مژگاں چھری کٹاری دل و جگر کو (نکہت)

چھری کٹاری رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ باہم لڑتے جھگڑتے رہنا۔ ان بن رکھنا۔ کٹا چھٹی رہنا +

چھڑ

چھری کٹاری ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سخت دشمنی ہونا۔ مخاصمانہ گفتگو ہونا۔ لڑائی جھگڑے کی باتیں ہونا۔ لڑائی جھگڑا +

بس کی [illegible] کا تھا جہاں [illegible]　　بات میں واں چھری کٹاری تھی (جرأت)

چھری مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو (۱) چھری بھونکنا۔ خنجر مارنا۔ زخمی کرنا۔ گھائل کرنا (۲) بری بات کہنا۔ ناگوار بات کہنا +

چھریاں بھونکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ بجا تمام جسم کے اندر چھریوں سے زخم دینا۔ سخت تکلیف دینا۔ ایذا پہنچانا +

چھریاں کٹاون پٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو (۱) زہر مار ہونا۔ نگلنا۔ [illegible] [illegible] جیسے [illegible] چھریاں [illegible] (۲) [illegible] انتی مار ہونا۔ لڑائی مار ہونا +

چھریرا۔ ہ۔ صفت۔ دبلا پتلا۔ لاغر۔ ہلکا پھلکا جیسے چھریرا بدن۔ اکہرا بدن۔ [illegible]

[illegible] سے [illegible] ہے

چھریوں کا غسل دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عو۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ چھریاں مارنا + بھاری سزا دینا + نو دلہان کرتا ہے کوئی چھریوں کا غسل دے تو جب [illegible] +

چھڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پتلا اور لمبا بانس۔ نیزہ۔ چوب نیزہ و نشان و علم وغیرہ +

چھڑا۔ ہ۔ صفت (۱) تنہا۔ اکیلا ؎

فرماتے ہیں ساتھ تھے سب کب کے چل لئے　　دیکھیں [illegible] جواب ہم چھڑے رہے (میر)

(۲۔ اسم مذکر) ایک قسم کا پاؤں کا کڑا۔ پاؤں کی چوڑی ؎

وہ جوبن کو اپنے دکھاتی چلی　　چھڑے کو کڑے سے لڑاتی چلی (میر حسن)

(۳) کان کا ایک موتیوں کا زیور +

چھڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) چھوڑنے کا متعدی۔ رہا کرانا۔ چھٹوانا۔ آزاد کرانا۔ جدا کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ ہٹانا جیسے زنگ چھڑانا (۲) ترک کرانا۔ موقوف کرانا جیسے دودھ چھڑانا یا نوکری چھڑانا (۳) کھولنا۔ وا کرنا جیسے پھندا چھڑانا +

چھڑائی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رہائی کا عوضانہ۔ جرمانہ یا رہائی چھڑانے کی اجرت (۲) وہ دام جو صیدی اپنے کبوتر کے عوض دیکر لیجاتا ہے (۳۔ کنکوؤں) دریائی کنکوا اڑانے کے واسطے دوسرے کے ہاتھ سے چھڑوانا (۴) وہ نقدی جو چڑیمار کو دے کر پرندوں کے چھوڑ دینے کی اجازت دی جائے +

چھڑکاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ آبپاشی۔ پانی وغیرہ کا زمین پر چھڑکنا ؎

یہ کسکے واسطے کرتی ہے چشم تر چھڑکاؤ　　کہ آئینہ کا نہیں چاہتا ہے گھر چھڑکاؤ (شاہ نصیر)

دقدمائے اسے چھڑکاب باندھا ہے چنانچہ میر تقی اور سودا وغیرہ تک کے کلام میں موجود ہے ؎

شاعرِ انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا

تازہ ترین شاہکار

فکر و نشاط

نقش ونگار اور شعلہ وشبنم کے بعد یہ شاعرِ انقلاب کا تیسرا مجموعۂ کلام ہے جس میں بالکل نئی نظمیں شامل کی گئی ہیں، یہ تمام نظمیں نباضِ فطرت اور حساس شاعر کے زبردست غور وفکر اور طویل مطالعہ ومشاہدہ کا نتیجہ ہیں، ایک ایک شعر میں مسائلِ حیات اور دنیا کے رنگارنگ واقعات پر ایسا رنگین تبصرہ کیا ہے جس کی تشریح وتفسیر دفتروں میں نہیں سماسکتی اور بیان کی شگفتگی وشادابی پر ہزاروں چمن نثار ہیں، شاعرِ انقلاب نے اپنے پیام کے ذریعے اپنے مخاطب کو فکر کی پیچ در پیچ گھاٹیوں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ نہیں دیا ہے، بلکہ اسے نشاط کی سرسبز وادیوں کی بھی سیر کرائی ہے، دماغ کو الجھنوں میں نہیں ڈالا ہے، بلکہ سازِ دل کے تاروں کو بھی چھیڑا ہے اور ان سے وہ موسیقی پیدا کی ہے کہ پڑھنے والے پر عالمِ وجد طاری ہوجاتا ہے۔

کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ ہے، سائز بڑا، صفحات ۱۲۵ سرورق خوشنما رنگین، کتاب مجلد ہے، اور

قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

منیجر کلیم بک ڈپو جینتی نواس دریاگنج، دہلی

آنکھیں میں اشک ریزی سے میری چھڑکاؤ ہے ... جو روؤں میں جاؤں جھیل ہوتا آب ہے (میر)

سو اندر کا صدقہ کر کے جواب　　صحن چمن میں کیجئے چھڑکاب (سودا)

اسی طرح شاہ نصیر اور بعض ... کے کلام میں بھی پایا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ انہوں نے چھڑکا اور آب ... مرکب ... اور قاعدہ ... بدل کر فصیح اور عمدہ بنالیا ہے مگر حقیقت چھڑکا مصدر سے حاصل بالمصدر ہے جس طرح ... سے ... وغیرہ +

چھڑکائی - ۵ - اسم مؤنث (ہندی) چھڑکوائی - چھڑکنے کی اجرت (۲) ہندوؤں میں رسم ہے کہ برات وغیرہ کے موقع پر سمدھیوں کے ملنے کے وقت ... کپڑوں پر چھڑکتا ہے اس کا نیگ جو ملتا ہے وہ چھڑکائی کہلاتا ہے نیز ... یعنی (۱) جو گلاب پاش سے گلاب پاشی کرتا ... الگ لیتا ہے اسے بھی چھڑکائی کہتے ہیں

چھڑکنا - ۵ - فعل متعدی (۱) آب پاشی کرنا چھڑکاؤ کرنا - زمین پر خیرہ میں تھوڑا تھوڑا پانی ڈالکر اسے تر کرنا پاشیدن کا ترجمہ (۲) نثار کرنا تصدق کرنا جیسے جان چھڑکنا عو (۳) نمک پاشی کرنا - نمک ڈالنا -

چھڑکوانا - ۵ - چھڑکنے کا متعدی +

چھڑنا - ۵ - فعل لازم شروع ہونا - آغاز ہونا جیسے تار چھڑنا ذکر چھڑنا + بجنا +

چھڑنا - ۵ - فعل متعدی موسل سے غلہ کوٹ کر صاف کرنا - اوکھلی میں غلہ کوٹنا +

چھڑوانا - ۵ - فعل متعدی چڑوانا - آوازہ توازہ پھنکوانا + غصہ دلوانا - چھیڑخانی کرانا +

چھڑوانا - ۵ - فعل متعدی - رہائی کرانا + جدا کرانا +

چھڑی - ۵ - اسم مؤنث (۱) پتلی لکڑی - چوب دستی - بید - قمچی (۲) وہ جھنڈی جو کسی بزرگ کے نام کی بنائی جائے جیسے مدار اور میراں جی کی چھڑیاں (۳) چوتھی کھیلنے کی پھولوں کی قمچی (۴) گوکھرو اور چنگی وغیرہ کی سیدھی ٹکن جو عورتیں اکثر پیجامے وغیرہ میں ٹانکتی ہیں (۵ - صفت) تنہا - اکیلی - (رباعی امداد علی بحر)

جس وقت چلی یہ جاں پیاری اپنی　　یاروں کو ہوئی دریغ یاری اپنی
دو گام دیا نہ جو بدستی نے ساتھ　　دنیا سے چلی چھڑی سواری اپنی (بحر)

چھڑی سواری - ا - اسم مذکر - جریدہ - یک بینی و دو گوش - تنہا +

چھڑی چھٹانک - ۵ - صفت - دم نقد - جریدہ - تنہا + سبک - سبکبار - سبکسار - سبک روش +

چھڑیوں کا میلا - ۵ - اسم مذکر - وہ میلا جو کسی بزرگ کی جھنڈیوں کے نام سے کیا جاتا ہے جیسے مدار کی چھڑیاں - میراں جی کی چھڑیاں - ظاہر پیر کی چھڑیاں - پیر جی جی کی چھڑیاں جو چیت اور اسوج میں پنجمی کو ہندوؤں میں پوجی جاتی ہیں اور ظاہر پیر کی بھی ساونوں کے دن + ہ

میری آہوں نے جو گاڑے چرخ پر اپنے نشاں
تارے سمجھے سیر کو چھڑیوں کا میلا ہوگیا (للا علم)

چھکا - ۵ - اسم مذکر (۱) اینٹوں اور پتھروں وغیرہ کا فرش جو اکثر چھتوں یا صحن خانہ میں لگایا جاتا ہے (۲) داغ - چرکا - لوکا - جھلسا مثلاً جلتی ہوئی لکڑی کا چھکا لگا دیا +

چھکا دینا - یا - لگانا - ۵ - فعل متعدی (۱) اینٹوں کا فرش جمانا (۲) آگ سے جلا دینا - لوکا - یا لکا لگا دینا +

چھکا - ۵ - اسم مذکر چھے سے نسبت رکھنے والا گنجفے یا تاش کا وہ پتا جس پر چھے نقطے یا علامتیں ہوں اور قماربازی میں وہ داؤں جس میں پاسہ پھینکنے سے چھے کے عدد یا نقاط کا پہلو پڑے چنانچہ پو چھکا بہت بولتے ہیں +

چھکا چھک - ۵ - تابع فعل (۱) بھر اگھایا (۲) بدمست - سرشار - سیہ مست - نشہ میں چور +

چھکا دینا - ۵ - فعل متعدی - سیر کر دینا - اگھا دینا - غنی اور بے پروا کر دینا +
ساقی تری نگاہ نے ایسا چھکا دیا + غم دو جہاں کا بس ترے یک جام سے گیا (منتظر)

چھکانا - ۵ - فعل لازم - (لکھنؤ) پچھتانا - جھجک کرنا +

چھکانا - ۵ - فعل متعدی - سیر کرنا - پیٹ بھرنا - اگھانا - مستغنی کرنا + ع

چھکاؤں میں تجھے بند نکو تو چھکا دے مجھ کو　　یہی ہے کام سے ہمدم کلام سننے کا (ناسخ)

چھکڑا - ۵ - اسم مذکر (۱) گڈا - چھے بیلوں کی گاڑی - ارابہ - اسباب لادنے کی بڑی گاڑی (۲ - صفت) وہ چیز جس کے انجر پنجر ڈھیلے ہوں - وہ چیز جو کام دیتے دیتے بیکار ہو جائے - زن فرتوت +

چھکنا - ۵ - فعل لازم - سیر ہونا - دل بھرنا - اگھانا - مستغنی ہونا - بے پروا ہونا +

چہکنا - ۵ - فعل لازم - نواسنجی کرنا - چہچہانا - خوش الحانی کرنا +

چھکے چھوٹنا - ۵ - فعل لازم حواس باختہ ہونا - عقل زائل ہونا - بے اوسان ہونا - گھبرا جانا (اصل میں چوسر بازوں کی اصطلاح تھی)

تختہ نرد عشق دل کھیلا جو حسن یار سے　　چھٹ گئے ایسے مرے چھکے کہ رشیدا ہو گیا (آتش)

چھل - ۵ - اسم مؤنث (۱) دیوار کا کوئی ٹکڑا جو گر پڑا ہو - دیوار کی چند گری ہوئی اینٹیں (۲ - اسم مذکر) مکر - فریب - دھوکا - چھند - چلتر - عیاری - چھل بل - پاکھنڈ - دم +

چھل بٹا - یا - بٹے - ۵ - اسم مذکر - فن - فریب - مکر و خدع - دم اور دھوکا (جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) +

چھل بل - ۵ - اسم مذکر (۱) دیکھو چھل بٹا (۲) شوخی - چالاکی +

ایک برطانی تجارتی جہاز پر جاپانی ہوائی جہازوں کی بمباری

تم اس سرکی ہوں میں سیدھی سادھی نہیں آتا مجھے چھل بل سے اخلاص
جو تم بھوکے ہو چھل بل کے تو رنگیں کر و جا کر کسی چنچل سے اخلاص

چھل بل کرنا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ دم دینا ۔ فریب دینا ۔ دھوکا دینا ۔ جیسے
ہم سے کرکے چھل بل سیاں سوتن گھر گئے گئے (گیت) ۔

چھل کرنا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ دھوکا دینا ۔ چالاکی کرنا ۔ عیاری کرنا ۔ حیلہ کرنا ۔
فریب دینا ۔ جیسے بل کرے چھل کرے ۔

چُہل ۔ ہ ۔ اسمِ مونث ۔ ہنسی ۔ مزاح ۔ خوش طبعی ۔ دل لگی ۔ مسخراپن ۔ زندہ
دلی ۔ خوش مزاجی ۔

چُہل باز ۔ ف ۔ صفت ۔ ظریف ۔ خوش طبع ۔ مسخرا ۔ زندہ دل ۔ خوش مزاج ۔
ٹھٹھے باز ۔ ٹھٹھول ۔

چِہل یا چِہِل ۔ ف ۔ صفت ۔ چالیس ۔

چہل ابدال ۔ ف ۔ ع ۔ (وہ چالیس ۔۔۔ جن کی برکت سے ۔۔۔ صوفیہ اہل
اسلام خداوند کریم نے عالم کو قائم کیا ہے ۔ ۔۔۔ ایک ۔۔۔ مرتے ہیں ۔۔۔ قائم مقام) ۔

چہل چراغ ۔ ف ۔ اسمِ مذکر ۔ ایک قسم کے برنجی جھاڑ کا نام جس میں چالیس چراغ
ہوتے ہیں ۔ اور وہ فرش پر رکھا جاتا ہے ۔

ہو سوزِ عشق سے میں ہر کے داغ داغ جلا تب جسے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا (ظفر)

چہل قدمی کرنا ۔ ف ۔ فعلِ لازم (۱) ٹہلنا ۔ چالیس قدم تک پھرنا ۔ ہوا کھانا ۔
سیر گشت کرنا ۔ تفریحِ طبع کے واسطے مشی کرنا ۔

خانۂ ہستی کا اپنے صحن ہے دشتِ عدم روز کریجے چہل قدمی مگر فرصت نہیں (ذوق)

چہلا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) پورب ۔ خلاب ۔ خلاص ۔ وہ زمین جو پانی اور دلدل سے پُر
ہو ۔ کیچڑ کی زمین چنانچہ چہلے کی بھینس ۔ سرور نے بھی فسانۂ عجائب میں
لکھا ہے (یہ لفظ صاحب فرہنگِ جہانگیری نے چہلہ مگر زبانِ زدِ عوام چہلا درج فرمایا
ہے) ۲ ۔ صفت ۔ گیلا ۔ چوڑا جیسے بچے نے موت موت کر بچھونا چہلا کر دیا ۔

چھلا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) حلقہ ۔ لڈلی ۔ قلابہ ۔ کڑا (۲) مُندری ۔ انگشتری ۔ سونے
چاندی یا اور دھات کا بن نگینہ کا حلقہ جو ہاتھ یا پاؤں کی اُنگلیوں میں پہنا
جاتا ہے (۳) نیچے کے وہ نشان جو کلابتوں یا ریشم کے گول گول ڈالے
جاتے ہیں (۴) ایک قسم کا پنجابی گیت اور نیز وہ تکرار فقرے جو ہیجڑے
دیوالی دسہرہ میں گا کر مانگتے پھرتے ہیں (۵) گھر کی وہ دیوار جو ایک رُخ
سے پختہ اور دوسری جانب سے کچی ہو (بحر) خرابی لائیگا اک دن فراق
اُس یار جانی کا ہمارے قصرِ تن میں چاہئے چھلا نشانی کا (۶) وہ نیل

کے چند قطرے جو کسی بوتل میں نیبو وغیرہ کا عرق بھر کر ہوا سے بچانے اور
اُسکے محفوظ رکھنے کے واسطے ڈالتے ہیں ۔ اس سے تازہ عرق بگڑنے نہیں پاتا ۔

چھلا دھو کر اُٹھانا ۔ ہ ۔ فعلِ متعدی ۔ عو ۔ منت کا چھلا پاک کر کے رکھنا لگ
کامیابی پر لا تہ دیا جائے ۔ عورتیں اپنی مراد کے واسطے ایسا کرتی ہیں ۔

رنگیں ہے یہ ارماں میں نے روکر چھلا دکھلاؤنگی کیا منہ اُسے کھو کر چھلا
پاؤں جو وہ چھلا تو دوا ۔۔۔ منت کا اُٹھاتی ہوں یہ دھو کر چھلا (رنگین)

چھلا چھپول ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر ۔ شوخ طبع لوگوں کا ایک کھیل ہے کہ ہاتھ کا چھلا
اُتار کر کسی مٹھی میں چھپا دونوں مٹھیاں بند کر لیتے ہیں جو شخص چھلے والی
مٹھی پکڑ لیتا یا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے اسی کا چھلا ہو جاتا ہے بعض عاشق
دو معشوق ساکر بھی کھیلتے ہیں ۔

چھلا نشانی کا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (نشانی کا چھلا زیادہ بہتے ہیں) وہ سونے یا چاندی کا
حلقہ جو اپنے ہاتھ سے اُتار دوسرے شخص کو بطور یادگار دیں یا دوسرے
سے لیں لیکن اکثر محبوبوں کے ساتھ یہ امر ہوا کرتا ہے ۔

ملک میں کیا مال ہو تیغ انہ اپنی ناتوانی کا بنا طوقِ گراں گردن میں وہ چھلا نشانی کا (ناسخ)

چھلانگ ۔ ہ ۔ اسمِ مونث ۔ زقند ۔ جست ۔ چوکڑی ۔ کلانچ ۔ پھلانگ ۔ پھاند ۔

چھلانگ مارنا یا چھلانگنا ۔ ہ ۔ فعلِ لازم ۔ جست لگانا ۔ اچھل جانا ۔ کود
جانا ۔ پھاند جانا ۔

چھلاوا ۔ ہ ۔ اسمِ مذکر (۱) لغوی معنی چھل دینے والا ۔ اصطلاحی آسیب ۔ غول
بیابانی ۔ شہابہ ۔ آگیا بیتال (وہ فاس فورس یعنی پرانی ہڈیوں کا روشن مادہ جو اکثر برسات
میں پانی کے ۔۔۔ بار پڑنے قبرستان وغیرہ میں ۔۔۔ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ۔ اور اپنی ۔۔۔
کے باعث ہوا کے ساتھ اُڑتا پھرتا ہے بلکہ جب کوئی آدمی اسکے پاس سے نکل جاتا ہے تو اُس
ہوا کے خلا میں جو اسکے چلنے سے پیدا ہوتا ہے وہ ساتھ ساتھ چلا آتا ہے ۔ جاہل لوگ اسی کو
بھوت پریت خیال کر کے ڈر جاتے اور اکثر بیمار پڑ جاتے ہیں بلکہ بعض کہتے ہیں کہ مختلف صورتوں
میں روپ دکھاتا ہے (محبت) چھلاوے کی نمط ہیں دل کو چھل کر ۔ ہوا یکبار وہ دلدار چلتا ۔
(۲) صفت ۔ شوخ و طرار ۔ معشوق ۔ چلبلا آدمی ۔ وہ شخص جو گھڑی کہیں اور
گھڑی کہیں ہو ۔ بجلی کی طرح ایک جگہ نہ ٹھہرنے والا آدمی ۔

دم میں آنکھوں سے ہو غائب نظر آجائے معاً صاف بجلی کی سی چھل بل ہے چھلاوا تن (نکہت)

(۳) شعبدہ باز ۔ طلسم دکھانے والا ۔ اندرجال کرنے والا ۔

چھلاوا سا ۔ ہ ۔ صفت ۔ تتریا سا ۔ چالاک سا ۔ طرار سا ۔ برق سا ۔ شوخ سا ۔
شہابہ کی مانند ۔ شعبدہ باز سا ۔

حکومت چین کی مرکزی نگرانی کمیٹی کا شاندار دفتر

چھل

جھوٹے نہیں سچے ہو مِس پرِ ملے یاد ✦ مجھکو بھی چھلاوا سا ایکبار نظر آیا (مصحفی)

چھلاوا سا پھرنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ (۱) کُھلا پھرنا۔ شوخی دکھلانا۔ انداز معشوقانہ کے ساتھ پھرتیلوں کی طرح پھرنا۔ طرارے بھرنا ✦

چھلاوا کھیلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ بھلاوے کا دوڑا دوڑا پھرنا۔ شہابہ کا کبھی اِدھر کبھی اُدھر چمکنا۔ ؎

لالہ خود رو یہ انگارا سا صحرا میں ہے ✦ یا کہ لے مجنوں چھلاوا کھیلتا صحرا میں ہے (ظفر)

چھلبدار۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پرائی۔ ایک قسم کے ڈوم جو اکثر زانترہ بجا کر پریوں کے گیت گاتے ہیں اگرچہ کلسے کلاتے عمر گذر جاتی ہے مگر ان لوگوں کو گانا نہیں آتا

چھل پلانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ بازار میں کھڑے ہوکر ساسوں کو کٹورے بجا بجا کر پانی پلانا۔ ؎

کہاں چھل پلانا تھا سقا سبیل ✦ کہ تھا دوش پر مشک سے رود نیل (نکہت)

چھل بہل۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) گہما گہمی۔ رونق۔ آبادی۔ گرمی ہنگامہ۔ ادادانی جیسے پنلیاں ٹھنڈی ری میں چھل پہل ہورہی ہے ؎ رونق وہ بزم تھا وہ جب تک اکیا گھر ہیں مرے پہل پہل تھی۔ (۲) خوشی۔ خرمی۔ زندہ دلی۔ مزاح دخوش طبعی۔ ہنسی ٹھٹھا (اسکی اصل چہل بمعنی مذاق ہے)

چھلچھلانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) پانی چھوڑنا۔ چھل چھل موتنا ✦ پیشاب کرنے کی آواز۔ (۲۔ گنوار) اِترانا ✦

چھل چھل موتنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ عورت کے موتنے کی آواز۔ ڈر یا خوف کے مارے دھل دھل کرکے موتنا ✦

چھلکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پوست۔ چھال۔ قشر۔ کھال۔ بکل ✦

چھلکا اُتارنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ چھیلنا۔ پوست جُدا کرنا۔ کھال اتارنا۔ بکل دُور کرنا۔ پوست کشیدن کا ترجمہ ✦

چھلکانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ لبالب بھر کر گرا دینا۔ گرانا۔ ڈھلکانا۔ لبریز چیز کو جُنبش دیکر گرانا۔ لبالب بھر دینا ✦

چھلکتا ہُوا۔ ہ۔ صفت۔ لبریز۔ لبالب۔ بھرا ہوا ✦

چھلکنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ لبریز ہوکر ٹپکنا۔ ڈھلکنا۔ نیچے گرنا۔ اُبلنا۔ باہر نکلنا۔ رقیق چیز کا لبالب ہوکر بہنا (گیت) رنگ کی گاگر یا چھلک دی موری۔ بھر دلبر توسے ساری لونگی۔ چھاڈو مورا اجرا ہیں گاری دونگی۔ (برق) بادۂ دولت دنیا سے بہک جاتا ہے ✦ جام کمظرفی کم ظرف چھلک جاتا ہے) (۲) کمہاروں کی اصطلاح میں کسی قدر خالی ظرف کو بھر کر پورا کر دینا۔ مثلاً اُن کا کلہ کسی قدر خالی رہ جائے تو کہیں گے کہ اسے چھلکادو

چھل

اور اگر زیادہ بھرا ہوا ہو تو وہاں غرض ہوگی کچھ خالی کردو ✦

چُھلکنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ عورت کا موتنا۔ پانی چھوڑنا بغیر ارادہ تھوڑا سا پیشاب خواہ خوف کے باعث یا کسی اور وجہ سے نکل جانا ✦

چھلکیوں موتنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ عو۔ چُلّوؤں موتنا۔ بہت سا موتنا۔ ڈر کے مارے بہت سا پیشاب نکلنا۔ جیسے ذرا آنکھ بھر کے دیکھا اور چھلکیوں موت دیا۔ نہایت ڈرنا۔ زہد رعب میں آنا ✦

چہلم۔ ف۔ صفت (۱) چالیسواں۔ چالیس سے نسبت رکھنے والا (۲)۔ اسم مذکر۔ وہ رسم جو میت کے سوا مہینے بعد ادا کی جاتی ہے۔ شہدائے کربلا کا چالیسواں جو ہر محرم کے چالیس روز بعد کیا جاتا ہے ✦

چھلنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ جُل دینا۔ دم دینا۔ پُھسلانا (۲) بڑی چھلنی۔ غربال تارہ۔ ہانگی۔ چھارا ✦

چھلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ خراشیدہ ہونا۔ کسی چیز کا پوست اُتر جانا۔ چمڑا اُکھڑنا۔ کھال اُدھڑنا۔ رگڑ لگنا۔ چینٹ آنا۔ کھرنچ لگنا ✦

چھلنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) غربال۔ چھاننے کا آلہ۔ چھنی۔ چھلنی ✦

چھلنی میں ڈال چھاج میں اُڑانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ عو۔ رسوا کرنا۔ الم نشرح کرنا۔ ڈھنڈی پیٹنا۔ بات کا بتنگڑ بنانا۔ سوزرا سی بُرائی کو بڑھا کر بیان کرنا جیسے ساس نندیں ایک بُرائی ہو تو چھلنی میں ڈال چھاج میں اُڑائیں ✦

چھلنی ہوجانا۔ ہ۔ فعلِ لازم (لکھنؤ) سوزن زدہ ہوجانا۔ سوراخ سوراخ ہوجانا۔ تیروں سے بندھ جانا۔ ؎

کاوشِ مژگاں سے چھلنی ہوگئے پائے نظر ✦ سوزنِ عیسٰے زبانِ خار صحرا ہوگئی (برق)

چھلوری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ وہ چھالا جو انگلی یا کبھی ناخن کے اندر ہوجاتا اور بغیر چیر دیئے اچھا نہیں ہوتا۔ اِسکی نسبت لوگوں کا گمان ہے کہ یہ اُس مٹی کے ہاتھ میں لگ جانے سے پیدا ہوتا ہے جس پر سانپ کی مستی کے جھاگ گرتے ہیں۔ اُنگل بڑا ✦

چھلے کا گل۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ داغ جو معشوق کا چھلا لال کرکے محبت جتانے کی غرض سے اپنے جسم پر کھاتے ہیں۔ ؎

گل کھائے ہیں معشوق کے چھلوں کے یہاں تک
ہاتھوں پہ گماں ہے مرے طاؤس کے پر کا۔ ؎

چھلا نہیں تو چھلے کا گل اے نگار دے ✦ کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے (لاعلم)

چھلیا۔ ہ۔ صفت۔ فریبی۔ شعبدہ باز۔ جُل باز۔ دمباز۔ دھوکے باز۔

بنام قوت وحیا

کلیم

آئے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا
قدرت سے ملا ہے مجھکو صدحیف یہ حکم

آگے لی صدیوں ہے فسانہ اپنا
بہروں کو سنائے جا ترانہ اپنا

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور، پٹیالہ و حیدرآباد (دکن)

سالانہ چندہ، چھ روپے
ششماہی چندہ، تین روپے آٹھ آنے

چندہ سہ ماہی، دو روپے
قیمت فی پرچہ، نو آنے

جلد ۵ | بابتہ ماہ فروری ۳۸ء | نمبر ۲

(جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ کلیم جینی تراس نمبر ۹ دریا گنج دہلی سے شائع کیا)

چھما۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) عفو۔ لغوی معنے معافی۔ درگزر۔ خطا بخشی۔ مہربانی۔ کرپا۔ رحم۔ ترحم +

چھما کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) مہربانی کرنا۔ کرپا کرنا۔ دیا کرنا۔ رحم کرنا۔ معاف کرنا۔ درگزر کرنا۔ سزا دینے سے باز رہنا +

چھم چھم۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رم جھم۔ مینہ کے آہستہ آہستہ برسنے کی آواز۔ ٹھماکا ٹھسکا + (ٹھمری)

چھم چھم چھم چھم مینہا برسے لوبے مہارا جیارا

...... (illegible)

(۲) گھنگھرو کی آواز۔ گھنگھروں کی آواز۔ جھنکار (ہندو اس کو بھی پاؤں میں استعمال کرتے ہیں)

چھ نیکو بیاں۔ (۔ اسم مؤنث۔ طعن تعریض۔ نکتہ چینیاں۔ ...... کی ...... لاڈ پیار کی باتیں۔ ناز و نخرے کی باتیں۔ نخرے +

چھن۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) کسی جلتی ہوئی چیز جیسے توے وغیرہ پر پانی پڑنے کی آواز۔ ...... کی آواز۔ گھنگھرو کی آواز (۳) سنگریزہ۔ جیسے چھوٹے کنکر بجری (۳۔ ہندو) کنگن۔ کڑی۔ ۔ ہ زیور جو ہاتھ میں چوڑیوں کے درمیان پہنتے ہیں (۴) ایک قسم کے تک جو دولہا سسرال میں سنا کر انعام لیتا ہے جیسے چھن پکائی چھن پکے کاکھرما + تیری بیٹی ایسی رکھوں آنکھوں میں کا سُرما۔ (یہ صرف ہندوؤں میں دستور ہے)

چھُن۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) تلنے کی آواز۔ کڑکڑاتے تیل میں کوئی چیز پڑ جانے کی آواز۔ (۲) گھنگھروؤں کی آواز۔ پائل یا کسی اور خولدار زیور کی آواز جس میں گھونگرو پڑے ہوئے ہوں +

چھن۔ ت۔ اسم مؤنث۔ پل۔ لمحہ۔ ثانیہ۔ سیکنڈ +

چھَنا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بڑی چھلنی۔ غربالِ کلاں +

چھَنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) کسی چیز کا چھلنی سے نکلنا۔ چھانا جانا (۲) تیروں یا گولیوں سے بدن کا بندھ جانا۔ مشبک ہونا (۳) سوراخ سوراخ ہونا۔ چھید چھید ہونا جیسے کپڑا چھن جانا (۴) لڑائی ہونا۔ بگاڑ ہونا۔ آپس میں چلنا جیسے روس روم میں چھن رہی ہے (۵) تحقیقات ہونا۔ تجسس ہونا جیسے مقدمہ کا چھنا (۶) روشنی شمع نور ماہ یا آفتاب وغیرہ کا باہر نکلنا +

چھناکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جھنکار۔ کھناکا۔ ٹھناکا۔ روپیہ کی آواز۔ دولت کی آواز +

چھنال۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ خراب عورت۔ بدعورت۔ اوباش اور بد وضع عورت۔ بدکار عورت۔ فاحشہ۔ فاجرہ۔ زانیہ۔ قحبہ (۲) شہوت پرست۔ جلمانی جھلو

(۳) شوخ۔ بیباک۔ بے شرم۔ بیحیا۔ ؎

سر تا پا شرم وہ پری ہے + لیکن ہیں بڑی چھنال آنکھیں (ناسخ)

(۴) عیارہ۔ مکارہ۔ چالاک۔ ہوشیار۔ بدذات۔ شریر +

چھنال پن / **چھنال پنہ** } ہ۔ اسم مذکر۔ اوباشی۔ بدوضعی۔ زناکاری۔ بدکاری۔ شہوت پرستی۔ شوخ پن۔ شرارت۔ حرمزدگی۔ بے شرمی۔ بیحیائی۔ بے باکی۔ عیاری۔ مکاری۔ کیادی +

چھنالا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بدکاری۔ زناکاری۔ حرام کاری +

چھنالا کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ حرام کرنا۔ حرام کاری کرنا۔ بدکاری کرنا۔ زنا کرنا۔ عیاری پن کرنا۔ قحبہ پن کرنا۔ قحبہ بننا۔ کسب ...... +

چھناؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ...... چھننا +

چھنٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) الگ ہونا۔ جدا ہونا۔ انتخاب ہونا۔ جیسے دس میں سے پانچ چھنٹنا (۲) کم ہونا۔ دبلا ہونا جیسے بدن چھنٹنا (۳) صاف ہونا جیسے غلہ جیسے گیہوں چھنٹنا وغیرہ باقی معنی دیکھو (چھٹنا) +

چھنچھنانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چھن چھن کی آواز نکلنا۔ جھنکار ہونا +

چھند۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) دوسرے کی تصنیف کو اپنی تصنیف ظاہر کرنا۔ (۲) عو۔ مکروفریب۔ چھل چھپل (۳) نظم۔ اشلوک۔ ایک خاص قسم کے اشعار۔ (۴) وزن۔ بحر۔ لے۔ سُر (۵) معنی بیان۔ مطالب +

چھند بند۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو۔ فند۔ فریب۔ چالاکی۔ عیاری +

چھند چور۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) تصنیف چورا +

چھند ماترا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ تقطیع۔ اوزانِ بحور +

چھنرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پورب (۱) زانی۔ زناکار۔ بدکار۔ اوباش۔ عیاش۔ چھنالا کرنے والا (۲) شہدا۔ لچہ۔ رند۔ شرابی +

چھنگا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) (۱) چھے انگلیوں والا آدمی (۲) صفت۔ چھے انگلیوں والا

چھنگلی۔ یا چھنگلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہاتھ یا پاؤں کی سب سے چھوٹی انگلی۔ من انگلی۔ کمک۔ خنصر +

چھنلا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (چھنرا) +

چھن من۔ یا چھنن منن۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ بگھرنے یا تلے جانے کی آواز +

چھنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھیننا کا متعدی +

چھنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھاننے کا متعدی +

چھنو۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) (۱) پیار۔ محبت (۲) رحم۔ الطاف۔ مہربانی (۳) غصہ۔ خفگی

11.3.49

اشارا

مُدیر

سال نامہ

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ "کلیم" کا سال نامہ کیوں نہیں نکالا گیا، حالانکہ شکایت یہ کرنا چاہئے تھی کہ سوگ نامہ کیوں نہیں نکالا گیا۔

سالنامہ وہ نکالے جس کا ملک آزاد، اور جس کی قوم آسودہ حال ہو ــــ سال نامہ وہ نکالے جس کا ہر نوروز اُس کے ملک اور اُس کی قوم کے لئے ایک تازہ بشارت لاتا، اور ایک نئے فتح باب کا مژدہ سناتا ہو۔

میں حیران ہوں، اور اپنی قوم کے جذبۂ غیرت کی افسردگی پر شرمندہ بھی کہ ہمارے مدیر کس منہ سے سالنامے نکالنے کا ارتکاب کیا کرتے ہیں۔

اوّل تو عیسوی سال سے ہم ہندوستانیوں کو محکومی کے علاوہ، کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں کہ ہم اُس کی پہلی جنوری کو یوم جشن قرار دیں،ــــ اِس کے علاوہ ہمارے سیاسی اور اُسی کے نتیجے میں اقتصادی حالات اس ہولناک حد تک تاریک اور ڈراؤنے ہیں کہ ہمیں نوروز کے موقع پر شادیانے بجانے کے عوض ماتم کرنا چاہیئے، ماتم کرنا چاہیئے اس بات کا کہ ہم اب تک علیل و ذلیل ہیں۔

اُن لوگوں کو جو سالہا سال سے بیمار ہیں، تہوار دن کے موقع پر آنسو بہاتے ہی دیکھا جاتا ہے کہ افسوس یہ سا تہوار بھی بیماری ہی میں گزر گیا، اور اُن بدبختوں کو جو مدتوں سے نامراد چلے آرہے ہیں، ہر فصل گُل کے زمانے میں یہی ماتم کرتے دیکھا جاتا ہے کہ ع

اب کی بھی دن بہار کے یونہیں گزر گئے

لیکن خدا جانے ہماری صحافتی برادری کو پہلی جنوری کو کیا دولت بیدا مل جاتی ہے کہ وہ بڑے بڑے پیمانوں پر سالنامے نکال کر جشن مناتے ہیں اور اپنے قلیل وسائلِ معاش کو بُری طرح مجروح کر کے مفلس سے مفلس تر بنتے چلے جاتے ہیں۔

کیا نوروز کے موقعے پر کسی پُرانے بیمار کو کبھی یہ نعرۂ مسرت بلند کرتے دیکھا گیا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ آج میرے مرض کا بارہواں سال شروع ہوا ہے؟ اور کیا یہ ایک حقیقتِ مسلمہ نہیں ہے کہ محکومی، دنیا کے تمام مہلک امراض کی ماں ہے؟ اور کیا جنوری کی ہر پہلی تاریخ یہ اعلان نہیں کرتی کہ اے ہندوستانیو آگاہ ہو کہ تمہاری غلامی کی عمر میں آج ایک سال کا مزید اضافہ ہو گیا ہے؟ اور کیا اس موقعے پر ہمارا جشن مناناگویا بہ الفاظِ دیگر یہ اعلان کرنا نہیں ہے کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اب تک غلامی میں گرفتار اور غلامی کی جمیع ذلتوں سے ہمکنار ہیں؟

جس طرح جرائم پیشہ بچوں کی ماں، کوتوال کا نام سُن کر کانپنے لگتی ہے، بالکل اسی طرح جب دسمبر کی اکتیسویں کی رات کو میں بستر پر دراز ہوتا ہوں تو انتہائی پشیمانی کے ساتھ غور کرتا رہتا ہوں کہ کل صبح کو جس وقت آزاد قوموں پر چمکنے والا آفتاب مشرق سے طالع ہو گا، تو میں کیا منہ لے کر اُس کے سامنے جاؤں گا ـــــ اسی اُدھیڑبُن میں کروٹیں لیتے لیتے جب سو یا یوں کہئے بیہوش ہو جاتا ہوں تو ایسے ایسے ڈراونے خواب دکھائی دینے لگتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ گو شہر گنگا کے دھارے، نیولے اور سانپ کی طرح ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ہیں پاجامے، اور دھوتیاں دونوں

چھو

چھو ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (ہندو) خفا ہونا۔ جھنجلانا +

چھُو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کچھ پڑھکر پھونکنے کی آواز + جادو۔ فسوں۔ منتر + دم + دُعا۔

چھو بن جانا۔ ہو جانا۔ فعل لازم۔ ہوا ہونا۔ رخصت ہونا۔ چلتا بننا۔ ہوا بتا +

جلدیتا۔ کافور ہونا۔ چپت ہونا۔ غائب ہونا۔ دم نہ میں جانا۔

چھو چھو بتانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (چھو بتا) +

چھو چھو بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ احمق بنانا +

چھو کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دم کرنا۔ دعا پڑھکر پھونکنا +

چھُو منتر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جادو یا افسوں پڑھکر پھونکنے کو چھو منتر کہتے ہیں کیونکہ۔

منتر کے معنی سحر اور چھو کے معنی دم آیا ہے۔ ؎

پڑھکے چھو منتر جو لیتا تھا کسی کے منہ پر + سو وہ اب آپ ہے منتر منہ پہ اپنے نہ پڑا (جرأت)

چھُو ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ غائب ہونا۔ رفو چکر ہونا۔ نا پید ہونا۔ کافور ہونا +

چھو اچھُو۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ دھوبیوں کے کپڑا دھونے کی آواز +

چھُوارا۔ یا۔ چھُہارا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خرما۔ تمر۔ ایک قسم کی بڑی سوکھی کھجور +

چھُوارا بیر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سُرخ اور شیریں لمبا اور بڑا کار بیر +

چھُوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھُونا کا متعدی۔ لگانا۔ مس کرنا +

چھُوپنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گیلی مٹی سے سوراخ دیوار وغیرہ کا بھرنا۔ مٹی تھوپنا۔

مٹی چڑھانا۔ کچی دیوار کی مرمت کرنا۔ کچی دیوار میں مٹی لگانا +

چھُوت۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) چھُواؤ۔ مس (۲) ناپاک آدمی کا سایہ۔ پلید کا

پرچھاواں۔ پرتو۔ سایہ (۳) ناپاکی۔ پلیدی۔ نجاست +

چھُوت اُتارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نجس آدمی کے سایہ کا دفعیہ کرنا۔ پرچھاویں

کا علاج کرنا۔ منتر سے اچھا کرنا +

چھُوت جھاڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دیکھو (چھوت اُتارنا) (ہندو بواو مجہول

بروزن ہوت بولتے ہیں)

چھُوٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) رہائی۔ آزادی۔ مخلصی (۲) فرصت۔ مہلت۔ چھُٹکارا ؎

جام ہے ہاتھ میں اور شیشۂ مے زیر بغل + نہیں عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ (عیاش)

(۳) تخفیف۔ کمی۔ چھُٹوتی (۴) بنیٹ پھکیت یا بکیت کا اس طرح بیقاعدہ ہو کر

باہم مقابلہ کرنا کہ حریف کو اجازت ہو کہ جہاں خالی دیکھے باشوق مارے۔ ؎

لڑ گیا رشک قمر رات کو اس گھات سے چھوٹ + گئی خورشید درخشاں کی سپر ہاتھ سے چھوٹ (نصیر)

(۵) بے تکلفانہ مزاح۔ گالی گفتار۔ گالی گلوج۔ پھکڑ۔ مُغلظات (۶) ایک

صاحب اسکے معنی بے ساختہ اور خوبصورتی کے بھی لکھتے ہیں (۷) طلاق مُستغنی۔

چھو

یہ معنی بھی گو قرین قیاس ہیں مگر سننے میں نہیں آئے۔ دیگر لغات سے

معلوم ہوئے ہیں (۸) کبوتر بازوں کی اصطلاح میں وہ مقام جہاں سے کبوتر کے

کے چھوڑنے کی شرط ہو +

چھُوٹ لڑنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) کسی فن چوب بازی کے کامل فن سے بہت سے آدمی

کا ہتیاروں کے ساتھ مقابلہ ہونا اور اُس کا سب کو جواب دینا۔ دو فن سپہ گری کے

کاملوں کا اس طرح پر لڑنا کہ باہم جس کا جی چاہے جہاں چوٹ مارے۔ ؎

نگہ ناز اُسکے عاشق سے + چھُوٹ کس کس ادا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۲) گالی گلوج لڑنا۔ پھکڑ لڑنا +

چھُوٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) فرصت ہونا۔ وقت ملنا (۲) پھکڑ ہونا۔ بے

تکلفانہ مزاح ہونا (۳) چوب بازی میں بے قید ہو کر ہری گدکوں سے لڑنا +

چھُوٹا۔ ہ۔ صفت (۱) کوتہ + اوچھا + تنگ (۲) صغیر۔ کوچک۔ خرد۔ اصغر +

قد میں یا عمر میں کم (۳) کمتر۔ کہتر۔ گھٹکا۔ تھوڑا (۴) کمینہ۔ ہیچ (۵) کم۔

تھوڑا۔ قلیل (۶) ادنےٰ۔ اعلےٰ کا نقیض + ارزل +

چھوٹا چلّا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دسواں بیسواں اور مہینے کا غسل جو زچہ کو دیا جاتا

ہے۔ (چونکہ اس میں بھی چلّے کی رسمیں مختصراً ادا کی جاتی ہیں اسوجہ سے یہ نام کمی میں)

چھوٹا صاحب۔ ا۔ اسم مذکر۔ جج۔ جنٹ مجسٹریٹ۔ ڈپٹی کمشنر سے کم درجہ کا حاکم۔

ڈپٹی کمشنر کا نائب۔ رجسٹرار۔ عدالت خفیفہ کا چھوٹا منصف۔ کم درجہ کا جج +

چھوٹا کپڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ انگیا۔ سینہ بند زنان۔ فارسی ساماخچہ۔ ساماکچہ۔

شاماخچہ۔ شاماکچہ +

چھوٹا مُنہ بڑی بات۔ ہ۔ کہاوت۔ اپنی لیاقت سے زیادہ بات کہنی

حوصلہ سے بڑھکر بات۔ بڑوں کی عیب گیری + کم رُتبہ اور بے حقیقت کا اپنے

حوصلہ سے زیادہ کام۔ ؎

شب غم کا بیان کیا کیجے + ہے بڑی بات اور چھوٹا مُنہ (ممنون)

چھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دیکھو۔ چھُٹنا نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔

(۲) کُھلنا۔ رسّی تڑانا جیسے گھوڑے کا چھُوٹنا (۳) اسپ نر کا اسپ مادہ

سے مجامعت کرنا۔ جیسے گھوڑا اُس گھوڑی پر دوبار چھُوٹا +

چھوٹی اِلاچی۔ ا۔ مؤنث۔ سفید الاچی۔ ہیل خورد +

چھُوٹی اُمّت۔ ا۔ اسم مؤنث (۱) اخیر زمانہ کی اولاد۔ حال کی اولاد۔

موجودہ زمانہ کی پیدائش (۲) کمینے آدمی۔ کم ذات۔ نیچ قوم۔ فرومایہ۔ ذلیل

آدمی جیسے چھوٹی امت کے لوگ +

ہاتا پائی کر رہے ہیں، تسبیحوں اور زُنّاروں میں رسّہ کشی ہو رہی ہے، اذانیں اور ناقوس ایک دوسرے کا مُنھ نوچ رہے ہیں اور داڑھیاں اور چُٹیاں ایک دوسرے کی ناکوں پر حملے کر رہی ہیں، مندر دانت نکالے ہوئے غرّا رہے ہیں، مسجدیں کاندھوں پر ڈنڈے رکھے چنگھاڑ رہی ہیں اور ان دونوں کے پیچھے کوڑھیوں کا ایک گروہ ہے جو تھوڑے فاصلے پر دبکا ہوا قہقہے مار رہا ہے ------

------ کہ یکایک گھبرا کر میری آنکھ کھُل جاتی ہے، اور آنکھ کھُلتے ہی میرے کان میں نوروز کے آفتاب کی یہ آواز گونجنے لگتی ہے کہ میں ہوں آزاد قوموں کا قدر شناس آفتاب، اے ہندوستانیو! بتاؤ تم زندگی کی کس منزل میں ہو ---- میں نے اپنی گردش کے سلسلے میں تمھیں دس بیس، سو دو سو نہیں، بلکہ کامل تین سو پینسٹھ موقعے دیئے، کیا واقعی تم نے میرے دیے ہوئے ان سیکڑوں نیاضانہ مواقعے میں سے کسی ایک موقعے سے بھی اب تک کوئی فائدہ نہیں اٹھایا؟ تم کس قسم کے انسان ہو؟ آفتاب کا یہ نعرہ سُنتے ہی میں کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہوں، اور چھت کے نیچے سے نکلنے کی جرأت نہیں کرتا۔

ایک دوسرا خط

یاد ہوگا کہ جنوری ۳۸ء کے "کلیم" میں ایک صاحب کا خط مع جواب شائع کیا گیا تھا، اب انھیں صاحب نے میرا جواب الجواب روانہ فرمایا ہے، جو جواب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ---- ممکن ہے قارئینِ "کلیم" اس سے کچھ حاصل کر سکیں۔

مکرمی جوش صاحب تسلیم! آپ کا دعویٰ باطل، فیصلہ یحییٰ کا تب خط بنام آپ نے مدراس کے خریدار کا خط شائع فرما کر اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہیں، گویا کہ خط شائع کر کے آپ نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ آپ سیاست کے ایسے ماہر ہیں کہ خط میں جو وجوہات بیان کئے گئے ہیں وہ سب لغو ہیں، اور آپ نے جو رائے قائم کی ہے وہ صرف وہی ماننے کے قابل۔ حضرت آپ مدہوش ہیں کانگریس کے نشے میں، اور یہ نشہ بغیر تُرشی کے نہیں اتر سکتا۔ وقت آ رہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ آپ جیسے منافق راہ راست کو تسلیم کر لیں گے۔ میں بہ بانگِ دہل آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کانگریس "اسلام" "اہلِ اسلام" اور تمدنِ اسلام" دشمن ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ایسے زبردست عالی شان رئیس ہیں۔ یا رئیس بننا چاہتے ہیں جو اپنی غریب رعایا کی حالت سے بالکل بے خبر ہے۔ جناب مہربانی فرما کر اپنی کھال میں رہیے جس طرح آپ اپنی رائے کی مالک ہیں، اسی طرح ہر شخص مختار ہے۔ روایاتِ کہن یعنی اسلامی روایاتِ کہن کا آپ اپنی نئی تہذیب سے مقابلہ کر کے اپنی بالغ نظری کا ثبوت پیش کر رہے ہیں، حالانکہ نئی تہذیب اس قدر عریاں ہے کہ اب اس کے پرستار بھی دہائی دے رہے ہیں ... ست اگر تم اس جوشِ جنوں میں کپڑے پھاڑ کر اپنے عشرت کدے سے نکل آؤ تو تمھیں معلوم ہو کہ برادرانِ وطن کا غریبوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہے، مگر اب تو تم نے اپنی نیت بہت بڑھالی ہے۔ پچیس روپیہ فیس، سیکنڈ کلاس کا کرایہ۔ بہر حال مختصر یہ ہے کہ اس خط کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ پر بھی صادق آتا ہے، اور اب آپ سمجھ لیجئے کہ وہ آپ نے اپنے لئے لکھا ہے۔ فقط

آپ کی رائے کو تسلیم نہ کرنے والا

مکرمی! یادآوری کا شکریہ ---- سب سے پہلی توجہ کا مستحق ہے جناب کے مکتوبِ گرامی کا لفافہ جس کے چاروں گوشوں پر آپ نے ایک مصرعہ تحریر فرمایا ہے، جو اس وقت یاد نہیں، لیکن اس مصرعے میں مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تو خاک کا پُتلا ہے، اس قدر مغرور نہ ہو۔

اجازت دیجئے کہ مذاح المومنین کے طور پر میں آپ کے اس نصیحت آمیز، اور عبرت انگیز مصرعے پر مختصراً کچھ اظہارِ خیال کروں۔ آپ نے مجھے اس "مخفی حقیقت" سے آگاہ فرمایا ہے کہ میں "خاک کا پتلا" ہوں۔ اس اطلاع رسانی، یا کشفِ راز پر میں آپ کا دل سے شکر گزار ہوں۔ میں آج تک اپنے کو پیتل کا پتلا سمجھے ہوئے تھا۔ اب آپ کی عنایت سے معلوم ہوا کہ پیتل کا نہیں، میں "خاک" کا پتلا ہوں ----

کیا آپ براہِ کرم مجھے مطلع فرمائیں گے کہ آپ کس چیز کے پُتلے ہیں؟ خاک کے، پیتل کے یا کسی اور دھات کے؟

اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ اے خاک کے پُتلے مغرور نہ ہو۔ یعنی آپ کے نزدیک اگر میں پیتل، یا لوہے کا پتلا ہوتا تو مغرور

چھو

چھوچک - ۱- اسم مؤنث - زچہ خانہ کی ایک رسم کا نام - چھٹی +

چھوچھو - ۱- اسم مؤنث - عو - بچوں کی چھی چھی دھونے والی عورت - پوتڑے دھونے والی + دایہ - کھلائی وہ لڑکی جو لڑکیوں کی خدمت کے واسطے مقرر ہوتی ہے + ؎

ننھے سے کلیجے کو کیا اُسکے ہوا لوگو + کچھ ان دنوں رہتی ہے دلگیر مری چھوچھو (رنگین)

چھوڑنا - ۵- فعل متعدی (۱) ترک کرنا - تیاگنا - رد کرنا - (۲) رہا کرنا - آزاد کرنا - نجات دینا - (۳) بخشنا - معاف کرنا - جیسے سود چھوڑنا (۴) فیر کرنا - بندوق چلانا - بندوق خالی کرنا - توپ سر کرنا (۵) بچانا - محفوظ رکھنا - شمار کرنا - چھوڑ کر کاٹنا (۶) واگذاشت کرنا (۷) استعفا دینا - نوکری سے علیحدگی اختیار کرنا (۸) طلاق دینا - قطع تعلق کرنا (۹) ہجرت کرنا - (۱۰) اپنی جگہ جا رہنا (۱۰) چھپٹنا - دوڑانا جیسے کتے یا کسی شکاری پرندہ کو شکار پر چھوڑنا - (۱۱) جھٹکنا - علیحدہ کرنا جیسے ہاتھ سے چھوڑنا - (۱۲) تخلیہ کرنا - علیحدہ ہونا - (۱۳) مکان خالی کرنا - اُٹھنا جیسے گھر چھوڑنا (۱۴) باقی رکھنا - بچا رکھنا (۱۵) لُڑھکانا - غلطاں کرنا (۱۶) جاری کرنا - پانی بہانا (۱۷) اسپ نر کو اسپ مادہ پر چڑھانا +

چھوکرا - ۸- (۱) اسم مذکر (۱) لڑکا - امرد - سادہ رو (۲) غلام - چیلا - داس (۳) صفت) نادان - ناتجربہ کار +

چھوکری - ۸- اسم مؤنث (۱) چھوری - لڑکی - صبیہ - دختر کوچک (۲) باندی - چیری - لونڈی - کنیز - کنیزک +

چھولداری - ۵- اسم مؤنث - سپاہیوں کے رہنے کا چھوٹا سا ڈیرہ - پال - راؤٹی (یہ لفظ انگریزی سولجر soldior بمعنی سپاہی سے بنایا گیا ہے)

چھَوں - ۵- صفت - چاروں - ہر طرف - چاروں طرف +

چھونا - ۵- فعل متعدی (۱) مس کرنا - ہاتھ لگانا (۲) چھیڑنا - ٹٹولنا +

چھونا - ۵- اسم مذکر (پوربی) بچہ - لڑکا - طفل - جانور کا بچہ +

چھونک - ۵- اسم مذکر (ہندی) بگھار - داغ +

چھونکنا - ۵- فعل متعدی (ہندی) بگھارنا - گھی داغ کرنا +

چھوئی موئی - ۵- اسم مؤنث (۱) لجالو - لجونی - ایک قسم کی بوٹی جس کے پتوں میں یہ خاصیت ہے کہ آدمی کے ہاتھ لگانے سے بلکہ سایہ تک سے مرجھا جاتے ہیں (۲) نہایت نازک - موم کی مریم - مرزا پھویا - کانچ بھوجو +

چھہتر - ۵- صفت - چھ اوپر ستر - ہفتاد و شش - ۷۶ +

چھی

چھپے - ۵- اسم مؤنث - (ہندی) بربادی - نقصان - شکست جیسے رام کی جے راون کی چھپے +

چھی - ۵- اسم مؤنث - حرف تنفر (۱) تُف - تھو تھو - آخ تھو (۲) بُرا - خراب - نکما - گندا - (۳) اسم مؤنث) چھینکنے کی آواز - چھینک کی نقل +

چھی چھی - ۵- کلمۂ تنفر بتاکید (۱) برا برا - خراب خراب - نکما نکما (۲) اسم مؤنث) بچے کا گوہ - پیخانہ - براز جیسے گوہ نہیں لالا کی چھی چھی +

چھی چھی بھرنا - فعل متعدی - بچے کا پیخانہ بھرنا -

چھی چھی کرنا - ۵- فعل متعدی (۱) بچے کا ہگنا (۲) جیسے بُری باتوں سے چھی چھی کر کے کالے کوسوں بھاگے - (۳) برا کہنا +

چھیاسٹھ - ۵- صفت - چھ اوپر ساٹھ - شصت و شش ۶۶ +

چھیاسی - ۵- صفت - چھ اوپر اسی - ہشتاد و شش ۸۶ +

چھیالیس - ۵- صفت - چھ اوپر چالیس - چہل و شش ۴۶ +

چھیانوے - ۵- صفت - چھ اوپر نوے - نود و شش ۹۶

چھیپ - ۵- اسم مؤنث (۱) چھائیں - دھبا - داغ - بہق ابیض سفید دھبے جو اکثر منہ یا جسم پر خون کے فساد سے ہو جاتے ہیں (۲) قسم کا سیوہ (۳) ڈگن - مچھلیاں پکڑنے کی چھڑی (۴) چھاپے کا نشانہ +

چھیپی - ۵- اسم مؤنث (۱) چھیپا - کپڑا چھاپنے والا (۲) وہ کپڑا بندھی ہوئی چھڑی جس سے کبوتر اڑاتے ہیں +

چھیتا - ۵- اسم مذکر - (ہندو عورتیں) باپ یا خاوند کے گھر جانے کی تاریخ -

چھیتا - ۵- اسم مذکر - عو - چاہیتا - پیارا - محبوب - عزیز - جانی - معشوق +

چھیتنا - ۵- فعل متعدی - (ہندی) مارنا - کوٹنا - پیٹنا (۲) ڈنک مارنا - کاٹنا +

چھیتی - ۵- اسم مؤنث - عو - چاہیتی - پیاری - عزیزہ - جان - معشوقہ +

چھیج - ۵- اسم مؤنث (۱) کمی - گھٹی - نقصان - زوال - کسی چیز کے بار بار تولنے جوکھنے اٹھانے رکھنے سوکھنے سکھانے سے جو کمی ہوتی ہے اُسے چھیج کہتے ہیں +

چھیج جانا - ۵- فعل لازم - چھید کا بہ جانا - چھید کا پھٹ جانا جیسے کان چھج گئے یعنی کان کے چھید جن میں زیور پہننے تھی بہ گئے - (ہندو بیاہ حرف بولتے ہیں)

چھیجنا - ۵- فعل لازم (۱) کم ہونا - گھٹنا - زوال ہونا - (۲) مرنا - جان سے

ہونے کا لائسنس مجھے دیا جا سکتا تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ خاک کو نہایت ہی حقیر عنصر سمجھتے ہیں — معلوم نہیں آپ نے خاک کو کس علمی تحقیقات، یا کس روحانی مکاشفے کی بنا پر اِس قدر حقیر سمجھ رکھا ہے۔

اسلامی روایات کی رُو سے ہمارے جدِ امجد حضرۃ آدمؑ بھی "خاک کے پُتلے" تھے، اور اِسی وجہ سے جب شیطان کو سجدۂ آدم کا حکم دیا گیا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ (آدم) مٹی سے بنا ہے، اور میں آگ سے، میں اِس سے اشرف ہوں، اور کوئی اشرف، ادنیٰ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔

خاک کی حقارت کے متعلق آپ میں، اور ابلیس میں کس قدر وحدتِ خیال ہے۔ اِس پر غور فرمائیے۔

اب رہی آپ کی یہ نصیحت کہ میں مغرور نہ ہوں۔ سو میری سمجھ میں یہ بات کسی طرح نہیں آتی کہ آپ مجھے کس بنا پر مغرور تصور فرماتے ہیں۔ جو چیز آپ کے مشاہدے میں کبھی نہیں آئی ہے، آپ اُسے تسلیم کیونکر کر سکتے ہیں، اور جب سرے سے کسی بات کے تسلیم کر لینے ہی کا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے تو تو اُس بات کے باب میں پند و نصائح کا دروازہ کیونکر کھولا جا سکتا ہے؟

میرے مدراسی دوست، آپ کے اُس نصیحت آمیز و عبرت انگیز مصرعے سے مجھے وہ لطف حاصل ہوا جو صرف اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب "شاہ صاحب" یا "سائیں جی" جہلا کو عذابِ قبر اور موت سے دھمکا دھمکا کر بجبر خیرات وصول فرماتے ہیں۔ پہلے تو نعرہ لگایا جاتا ہے ع

"خاک کا پتلا ہے تو، کل خاک میں مل جائے گا"

"خاک کا پُتلا ہے تُو، کل خاک میں مل جائے گا" اور پھر "یا مولا تیرا بھلا کرے" اور آخر میں "کچھ اللہ کے نام پر"

معاف فرمائیگا، آپ کا لفافہ دیکھتے ہی میں خط کا "مضمون" بھانپ گیا تھا، اور اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے کاتب صاحب کس ذہنیت کے بزرگ ہیں، چنانچہ لفافہ چاک کرتے ہی جب اِس "عرائض نویسانہ" "فقرے" آپ کا دعویٰ باطل، فیصلہ بحق کاتب خطِ مدراس" پر نظر پڑی تو میرے اندازے کی پوری پوری تصدیق ہو گئی — اور پھر جتنا جتنا میں آپ کے مکتوبِ گرامی کو پڑھتا گیا۔ میرے اندازے کی تصدیق پر تصدیق ہوتی چلی گئی۔

سب سے پہلے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ نے مدراس کا خریدار کا خط شائع فرما کر اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہیں، گویا کہ خط شائع کر کے آپ نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ آپ سیاسیات کے ایسے ماہر ہیں کہ خط میں جو وجوہات بیان کئے گئے ہیں وہ سب لغو ہیں، اور آپ نے جو رائے قائم کی ہے وہ ضرور ہی ماننے کے قابل ہے۔"

میں اُس کے جواب میں آپ سے تو نہیں، قارئینِ "کلیم" کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی فرما کر جنوری ۳۸ء کے "کلیم" کو ملاحظہ فرمائیں، جس میں دونوں خط شائع کئے گئے ہیں، اور رائے قائم فرمائیں کہ مندرجۂ بالا عبارت آرائی کس نوع کے منطقی کانٹے پر تولی جا سکتی ہے، اور اسے میرے جواب سے کیا ارضی یا آسمانی تعلق ہو سکتا ہے۔

میرے مدراسی شاتم دوست، اگر آپ بُرا نہ مانیں تو اِس مندرجۂ بالا عبارت میں آپ نے جو دو علمی غلطیاں کی ہیں اُن سے بھی آپ کو آگاہ کر دوں۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے "گویا کہ" حالانکہ "گویا" کے بعد کافِ بیانیہ کی ضرورت نہیں، اِس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے "وجوہات" حالانکہ "وجہ" کی جمع "وجوہات" نہیں، بلکہ "وجوہ" ہے۔

اِس کے بعد آپ مہربانی فرما کر تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت آپ مدہوش ہیں کانگریس کے نشے میں اور یہ نشہ بغیر ترشی کے نہیں اُتر سکتا" میں اِس کے متعلق اِس سے زیادہ کچھ اور عرض نہیں کروں گا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں، اور دھمکیاں دینا مردوں کا شیوہ نہیں۔

پھر آپ نے تحریر فرمایا ہے "وقت آ رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ جیسے منافق راہِ راست کو تسلیم کر لیں گے" اس جملے میں آپ نے پھر مجھے دھمکایا ہے، اور اُسی کے دوش بدوش، اسلام کے مقدس پیغمبرؐ کی روش کے خلاف، جو حقیقی منافقوں کے واسطے بھی منافق کا لفظ استعمال نہیں فرماتے تھے، آپ نے بے دھڑک مجھے منافق کہدیا ہے — آپ اسلام کے مدّعی بھی ہیں، اور سُنّت سے اِس طرح گریز فرماتے ہیں، کیا یہ عبرت و حیرت کا محل نہیں؟

آپ نے منافق کہہ کر مجھے سب سے ذلیل قسم کی گالی دی ہے، لیکن میں اس کے جواب میں آپ کی شان کے خلاف ایک حرف بھی نکالنا پسند نہیں کرتا، میں آپ کی نظر میں "ملحد" ہوں، اور آپ اپنی نظر میں "مومن" ہیں، ایک "ملحد" اور ایک "مومن" کے معیارِ اخلاق کا یہ بیّن فرق عصرِ حاضر

چھی

جانا جیسے دس آدمی روز بھٹتے ہیں (۲) خراب ہونا۔ ضایع ہونا۔ تلف ہونا [illegible] سے کھینا +

چھیبہ [illegible] سال (۲) گڑھا۔ بل بنگاہ [illegible] کون + [illegible]

[illegible]

چھیچھڑا [illegible] ۔ ٥ ۔ اسم مذکر [illegible] (چھیچھڑا)

چھیچھیڑ ۔ ٥ ۔ اسم مونث [illegible] کثرت واجبوہ آدمیوں [illegible] ہجوم کا زوال +

چھیڑ ۔ ٥ ۔ اسم مونث (۱) چھوٹ ۔ پرسنگ + مساس (۲) ہنسی ٹھٹھا ۔ مخول یا چھیڑ خانی ۔ دل لگی ۔ نوک جھوک ۔ ع

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد + گو نہیں وصل تو حسرت ہی سہی (غالب)

(۳) کاوش ۔ رنج ۔ آزاردہی ۔ مخالفت ۔ فساد ۔ ع

دل نہ دے جنبش لب مژگاں دلبر + مرے کچھ شرے نے خود لگا چھیڑ سیدا کی نشتر

(۴) چڑ ۔ چڑانے کی بات ۔ اشتعال طبع جیسے یہی کچھ چھیڑ مقرر کی ہے (۵) نشتر زنی (۶) کسی باجے کی حرکت مضراب زنی ۔ ع

ساز کی طرح رنا کرتے ہیں عاشق نالاں + چھیڑ سے طرفہ تجھے وہ بہ جو آتی ہے (آتش)

چھیڑ چھاڑ ۔ ٥ ۔ اسم مونث ۔ ہنسی ۔ مذاق + نوک جھوک ۔ طعن التعرض + بات چیت + تحریک + خط و کتابت ۔ لڑائی بھڑائی +

چھیڑ خانی ۔ ٥ ۔ اسم مونث ۔ دیکھو چھیڑ نمبر ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔

چھیڑ لگانا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ چڑ لگانا +

چھیڑنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی (۱) چھونا ۔ ہاتھ لگانا ۔ مس کرنا (۲) گدگدانا ۔ سہلانا ۔ گدگدی کرنا (۳) خفا کرنا ۔ بے سبب شور و شر لانا ۔ چڑانا ۔ بھڑکانا ۔ رنجیدہ کرنا ۔ اشتعال دینا ۔ ع

سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم + کس مزے سے عتاب کی باتیں (ذوق)

(۴) مہمیز کرنا ۔ ٹھوکر لگانا ۔ گرم رفتار کرنا ۔ گھوڑا دوڑانا ۔ ع

یہ زمیں اے رشک سے بے رونقی ہوئی + توسن طبع رواں اس پہ نہ چھیڑ (رشک)

(۵) مذاق کرنا ۔ ہنسی کرنا ۔ ٹھٹھا کرنا ۔ دل لگی کرنا ۔ (۶) ذکر کرنا ۔ بات چیت کرنا ۔ گفتگو کرنا ۔ ذکر چلانا ۔ کسی بات کا ذکر چلا کر آزردہ کرنا ۔ کوئی بات یاد دلانا ۔ ع

ہوں سراپا ساز آہنگ شکایت کچھ نہ پوچھ + ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے (غالب)

چھی

(۷) آزار دینا ۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ (۸) ٹھوکنا ۔ جتانا ۔ آگاہ کرنا ۔ تحریک کرنا ۔ ع

بزنگ آبلہ ہم پھوٹ پھوٹ کر روئے + ہمیں تو چھیڑ کے کچھ پوچھنا بھی نشتر تھا (؟) ؎

(۹) نشتر لگانا ۔ نشتر چبھونا ۔ نشتر مارنا ۔ زخم کو چیرا لگانا ؎

تیری ہر اک بات ہے نشتر نہ چھیڑ + پکا پھوڑا ہوں میں اے دلبر نہ چھیڑ (بحر)

(۱۰) باجا بجانا ۔ ساز نوازی کرنا ؎

تیری آہیں یار کو نا ساز ہیں + ساز اپنا اے دل مضطر نہ چھیڑ (بحر)

آغاز کرنا ۔ ابتدا کرنا ۔ شروع کرنا ۔ ع (آتش)

کہتے ہیں ذکر لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے + چپ بیٹھیے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے

(۱۲) گانا ۔ الاپنا جیسے کوئی ٹھمری ہی چھیڑو +

چھینک ۔ ٥ ۔ اسم مذکر (ہندو) دیکھو چھید +

چھیل ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ چھیلا کا مخفف ۔ خوش پوشاک آدمی ۔ خوش وضع جوان ۔ بانکا جوان ۔ البیلا جوان ۔ چکنیا ۔ رسیا آدمی ۔ رنگیلا آدمی +

چھیل پن ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ بانک پن ۔ رنگیلا پن +

چھیل چکنیا ۔ ٥ ۔ اسم مذکر (پورب) بانکا ترچھا ۔ رنگیلا +

چھیلا ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو ۔ چھیل ۔ جیب میں نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی +

چھیلا چھبیلا ۔ ٥ ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کی خوشبودار گھاس جس سے گری کے کپڑے رنگتے وقت ڈال کر خوشبودار بنائے جاتے ہیں (۲) رنگیلا آدمی چھیلا +

چھیلنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی (۱) خراشیدن کا ترجمہ ۔ پوست اتارنا ۔ کھرچنا ۔ (۲) خراش کرنا ۔ کھجلی کرنا جیسے کسی تیز چیز کا گلے کو چھیلنا (۳) حرف اڑانا ۔ حک کرنا +

چھیلی ۔ یا چھیری ۔ ٥ ۔ اسم مونث ۔ (گنوار) بکری ۔ گوسفند ۔ بز +

چھیمی ۔ ٥ ۔ اسم مونث (پورب) پھلی +

چھینا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ سوراخ کا بنجانا ۔ سوراخ کا پھٹ جانا +

چھینا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی (۱) زبردستی لینا ۔ اچکنا ۔ جھٹک لینا ۔ جھپٹنا (۲) غضب کرنا ۔ دولت یا جایداد کو مار لینا ۔ حق رکھ لینا +

چھینا جھپٹی ۔ ٥ ۔ اسم مونث ۔ زبردستی چھینا اور جھپٹنا ۔ نوچا کھسوٹی ۔ کش مکش +

کے "الحاد" و "ایمان" کا ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔

کاش آپ کو محسوس ہوسکتا ـــــ کاش آپ غور فرماسکتے۔

اس کے بعد آپ مجھ سے "بہ انگِ دُہل" "عرض" فرماتے ہیں کہ "کانگریس اسلام - اہلِ اسلام، اور تمدّن اسلام کی دشمن ہے" میں اس کے متعلق صرف اس قدر عرض کروں گا کہ کانگریس ایک خالص سیاسی جماعت ہے، اسے کفر و اسلام سے کوئی واسطہ نہیں، اور نہ ہو ہی سکتا ہے ـــــ پھر بھی چونکہ آپ دعوے کرتے ہیں کہ کانگریس دشمنِ اسلام ہے، اس لئے بارِ ثبوت آپ کے ذمے ہے۔

اگر آپ بہ دلائلِ قوی کانگریس کی اسلام دشمنی ثابت فرما دیں گے تو کم سے کم میں تو ضرور ہی آپ کی سیاسی بیعت کر لوں گا۔

اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں "جناب مہربانی فرما کر اپنی کھال میں رہئیے" شاید یہ آپ کے صوبے کا کوئی محاورہ ہے، اور غالباً اُس طبقے کا محاورہ ہے جسے عُرفِ عام میں بازاری، یا سُوقی کہتے ہیں۔

کیا آپ کے سے تعلیم یافتہ، مُہذب اور سوسائٹی کے طبقۂ اعلیٰ سے تعلق رکھنے والے فرد کے واسطے یہ رکاکت ایک لمحے کے واسطے بھی جائز ہوسکتی ہے کہ وہ سُوقیانہ بول چال، اور بازاری بولی ٹھولی کو اپنی زبان پر جاری کرے؟

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب کوئی طبقۂ اعلیٰ کا رُکن، بازاری بول چال کا ارتکاب کرتا ہے تو اُس کے متعلق سیرتِ انسانی کے نبّاضوں کو یہ رائے قائم کرنا پڑتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں شرفاء کے حلقے سے دُور، اور بازاری حلقے سے قریب رہنے کے باعث سیرت کی اُن حسرتناک اور رِندی خامیوں میں مبتلا ہو چکا ہے، جن سے تا دمِ مرگ اُسے نجات حاصل نہیں ہوسکتی۔

اس کے بعد تو آپ نے اور بھی غضب کر دیا، اور بہت کھُل کر سامنے آگئے، یعنی آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "دوست" اگر تم اس جوشِ جنوں میں کپڑے پھاڑ کر اپنے عشرت کدے سے نکل آؤ" معاذ اللہ، شرافت کی زبان پر اس قسم کے کلمے کیونکر چڑھ سکتے ہیں؟ حیران ہوں کہ آپ کے بارے میں کیا رائے قائم کروں ـــــ یہ آپ کے لہجے سے کس چیز کی بُو آرہی ہے؟

اس کے بعد آپ نے میری "فیس" اور میری قیمت کی گرانی پر طنز فرمایا ہے، جس کا جواب نہ دینا ہی انسانیت معلوم ہوتا ہے۔

اور سب سے آخر میں آپ نے یوں گوہر افشانی فرمائی ہے کہ "بہرحال مختصر یہ ہے کہ اُس خط کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ بھی صادق آتا ہے۔ اور اب آپ سمجھ لیجئے کہ وہ آپ نے اپنے لئے لکھا ہے" آپ نے مجھے بچوں کی لڑائی یاد دلا دی، آپ کا لب و لہجہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ اُس بچے کا ہوتا ہے جو نزاعِ لفظی سے تنگ آکر آخرکار اپنے حریف سے یہ کہنے لگتا ہے کہ تو نے جو کچھ مجھے کہا ہے اللہ کرے تجھی پر پلٹے۔

اب اپنے مکتوبِ گرامی کا تجزیہ چند سطروں میں سن لیجئے۔

مجھے "منافق" کہہ کر آپ نے اپنی غیر اسلامی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے، "کھال میں رہئیے" اور "اگر تم ..... نکل آؤ" لکھ کر آپ نے بازاریت و سُوقیت کا مظاہرہ کیا ہے، اور "اب آپ سمجھ لیجئے کہ وہ آپ نے اپنے لئے لکھا ہے" تحریر فرما کر آپ نے ایک تھکے ہوئے غیظ آلود بچے کی ذہنیت پیش فرمائی ہے۔

شرافت و بصیرت، اور قوّت و حیات کی قسم میں اس بات پر سخت حیران ہوں کہ ایک اعلیٰ طبقے کے تعلیم یافتہ اور بالغ انسان کی ذات میں یہ "عیوبِ سہ گانہ" کیونکر اور کس صورت سے جمع ہوسکتے ہیں؟

آپ مُدعیٔ توحید بھی ہیں، اور آپ کے دعوئے توحید کی موجودگی میں یہ حیرت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ "توحید" کے آغوش میں عیوب کی یہ "تثلیث" پیدا ہوئی تو کیونکر!

میں یہ جواب انتقاماً تحریر نہیں کر رہا ہوں، کیونکہ انتقام میری شریعت میں حرام ہے، انتقام کو میں شرارت، جہالت اور حماقت کا مجموعہ سمجھتا ہوں، میرا اس تمام خامہ فرسائی سے صرف اس قدر مُدعا ہے کہ آپ اپنے لہجے اور اپنے طرزِ بیان پر نظرِ ثانی فرمائیں، بے سمجھے بُوجھے کسی کو گالی دے بیٹھنے کی عادت کی قباحت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں، اور مُقدمات کو غلط طور سے ترتیب دے کر غلط نتائج نکالنے کے رجحان کو ترک کرنے کی خوبیوں پر نگاہ کریں۔

آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اگر میں آپ کے مکتوبِ گرامی کے جواب میں آپ کو بھی خدانخواستہ "منافق" یا "کافر" یا "غدار" کے لفظ سے مخاطب کرتا تو آپ کے قلب کو کس قدر تکلیف پہونچتی ـــــ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جو شخص کسی کو گالی دیتا ہے، وہ گویا غیر ملفوظ طور سے اس کا اعلان کر دیتا ہے

چھی

چھینٹا چھٹائی - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (چھینٹا چھٹی)

چھینٹ - ہ - اسم مؤنث (۱) بوند - چھینٹا - ترشح - کسی رقیق چیز کا ایک دوسری چیز پر پڑنا - ؎

[illegible] دامن قاتل پہ دیکھا ہے بسمل + [illegible] چھینٹ [illegible] قوت [illegible]
(۲) ایک [illegible] کا بوٹے کا کپڑا [illegible] رنگین چھپا ہوا [illegible]

چھینٹا - ہ - اسم مذکر (۱) پانی ہاتھ چلو بھر کر جو کسی چیز پر پھینکا جائے [illegible] (۲) ہلکی بارش - خفیف سا مینہ (۳) بڑھاوا - فریب - دھوکا [illegible] (۴) چھینٹوں کا [illegible] دم - مدک کا دم - چانڈو کی ایک مقدار (۵) طعنہ - نوک جھونک - آواز [illegible]

چھینٹا پڑنا - یا ہونا - ہ - فعل لازم - ہلکی سی بارش ہونا - تھوڑا سا مینہ پڑنا

چھینٹا دینا - ہ - فعل متعدی (۱) کسی پر چلو بھر کر پانی وغیرہ چھڑکنا یا پھینکنا
چھینک کے زمانہ [illegible] پسو سے کے پانی کا نچے پر چھڑکنا (۲) فریب دینا - دم دینا
لالچ دینا - طمع دینا +

چھینٹے چلنا - ہ - فعل لازم (۱) چھینٹا بازی ہونا - دریا تالاب حوض کے کنارے
چھینٹا چھڑکر دو شخصوں کا باہم پانی سے لڑنا (۲) متعدی - طعنے دینا - نوک
چونک کرنا - آوازے توازے پھینکنا (۳) بد صورتی کے دینا - دم دینا - فریب دینا

چھینٹے لڑنا - ہ - فعل متعدی (۱) آنکھ سے آنکھ ملا کر دو آدمیوں کا اس طرح پانی
کے چھینٹوں سے لڑنا کہ ذرا آنکھ نہ جھپکے کہ سرخ ہو جائے ؎
چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے + پڑ گئے سینکڑوں بن بیچ گھڑے پانی کے (جرات)
(۲) گہار لڑنا - دو بدو سوال و جواب کرنا - نوک جھونک کرنا - باہم مقابلہ کرنا - ؎
تیری شمشیر خوں کے چھینٹوں سے + چھینٹے آب بقا سے لڑتی ہے (ذوق)

چھینٹن چھینٹ - ہ - اسم مؤنث دیکھو (چھینٹا چھپٹی)

چھینک - ہ - اسم مؤنث - عطسہ - وہ آواز جو ناک سے کسی خلط کے دفع کرنے
کے واسطے حالت زکام یا کسی سلسلاہٹ وغیرہ کے باعث صادر ہو +

چھینک آنا - ہ - فعل لازم - عطسہ آنا +

چھینک ہونا - ہ - فعل لازم - اول معلوم (۲) شگون بد ہونا کیونکہ ہندو لوگ
اور عام جاہلوں میں اس کو مانتے اور یہ کہتے ہیں کہ ؎
چھینکت نہائے چھینکت کھائے چھینکت رہئے سوئے -
چھینکت پر گھر نجائے چاہے سرب سونیکی ہوئے
ست جاؤ شیار اس سے ملاقات نہ ہوگی + ہوتی ہے جبھی چھینک جبھی گھر سے نکلو میں (نثار)

چھینکا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ جالی یا لٹکن جو کھانا وغیرہ رکھنے کے واسطے چھت

چیت

میں لٹکا دیتے ہیں (۲) وہ جالی جو چوپایوں کے منہ میں کھیتی پیڑ کے کھانے سے
روکنے کے واسطے لگا دیتے اور اسے منہ چھینکا بھی کہتے ہیں +

چھینکے ٹوٹی ناک کٹی - ہ - کہاوت یعنی [illegible] ہوتے ہی نقصان
ہوا - [illegible] +

چھینکنا - ہ - فعل لازم - ناک سے [illegible] سے آواز نکالنا جیسے چھینکتے [illegible]
[illegible] +

چھینکیں لینا - ہ - فعل متعدی - [illegible] ہاتھی وغیرہ کے ذریعے سے چھینکنا یا
از خود چھینک آنا +

چھینے لینا - ہ - فعل متعدی - چھیپٹ لینا - زبردستی سے لینا - غصب کر لینا
- دبا بیٹھنا - مار لینا +

چھینی - ہ - اسم مؤنث - ٹانکی - رکھانی - لوہا کاٹنے کا اوزار +

چیپال - ہ - اسم مذکر - انگیل کا بیج - تخم تمر ہندی -

چیپال سا یا چیپال سی - ہ - صفت - بہت چھوٹا سا - بہت چھوٹی سی
ذرا سی +

چیپ - ہ - اسم مذکر - لیس - لاسا - چپکنے والی چیز - زخم کی پیپ - رطوبت لزجہ
جو اکثر پکے ہوئے آموں وغیرہ سے نکلتی ہے +

چیپ دار - ہ - صفت - لیسدار - چپچپا - چپکتا ہوا +

چیپڑ - ہ - اسم مذکر - معبد - چمک چشم - آنکھ کا میل کچیل - وہ رطوبت جو آنکھ سے
نکل کر گوشہ چشم میں جم جائے +

چیپڑ بہنا - ہ - فعل لازم - آنکھوں سے چیپڑ کا رواں رہنا +

چیپنا - ہ - فعل متعدی (ہندو) (۱) چپکانا - جوڑنا (۲) سر منڈھنا - سر ڈالنا - سر
کرنا - (۳) کسی کام سے لگا دینا - ٹوکر کھا دینا +

چیپی - ہ - اسم مؤنث (۱) کاغذ کی دھجی جو چپکائی جائے - پیوند کاغذ (۲) مابون -
میلا +

چیت - ہ - اسم مذکر (۱) ہندوؤں کا بارھواں قمری مہینا جو مارچ اور اپریل میں
آ کر پڑتا ہے - پہلا مہینا (۲) چیت کے گیت +

چیتا - ہ - اسم مذکر - عو (۱) - ذہن - حافظہ - یاد - فہم - عقل - سمجھ - خیال (۲ -
ہندو) گیان دینے والا - جتلانے والا (۳ - ہندو) آرزو - تمنا - شوق - خواہش +

چیتا - ہ - اسم مذکر - یوز - ایک درندے جانور کا نام جس کی کمر نہایت پتلی اور
جسم پر چتیاں ہوتی ہیں +

کہ میں گالی کھانے پر آمادہ ہوں ؟

برادرِ من ، عرض کرتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ میرے متعلق لکھا ہے وہ سب درست ہے ، اور میں واقعی سخت گمراہ و منافق انسان ہوں ۔ لیکن اُن تمام عیوب کے باوجود ، جو میری ذات میں ہیں ، پھر بھی میں آپ کا بھائی ہوں ۔ کیا آپ اپنے بھائی کو گالیاں دینا پسند فرماتے ہیں ؟

اگر میں غلط راستے پر ہوں تو مجھے راہِ راست پر لائیے گالیوں سے نہیں ، محبّت سے ، سختی سے نہیں نرمی سے ، اور نفرت سے نہیں بلکہ دلجوئی و تالیفِ قلب سے ۔

آپ کے سامنے ایک ایسے شخص کی تابناک سیرت موجود ہے ، جس سے بہتر انسان پر آج تک آفتاب نہیں چمکا ہے ، یعنی صحرائے عرب کا لافانی فلسفی اور اسلام کا مقدس پیغمبر ـــــ وہ پیغمبر جس کی زبان اور جس کے ہات سے کسی کافر تک کو کبھی کوئی معمولی سا صدمہ بھی نہیں پہونچا ۔ جو دشمنوں کے واسطے دعائیں کرتا تھا ، اور خاطیوں کو معاف کر دیتا تھا ۔ اور جس کی مبارک ہستی صرف مسلمین کے واسطے نہیں ، بلکہ " عالمین " کے واسطے رحمت تھی ـــــ آپ ایک ایسے سراپا رحمت ہیرو کے مقلّد ہوتے ہوئے یہ کیونکر گوارا فرما سکتے ہیں کہ آپ کے کسی خیال یا فعل سے کسی کے دل کو آزار پہونچے ؟

میرے بھائی ، اگر میرے کسی لفظ یا جملے سے آپ کو تکلیف پہونچی ہو تو میں دست بستہ معافی چاہتا ہوں ، میرا دل بغض و عناد سے پاک ہے میں نے جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی سے لکھا ہے ،

مجھے اس کا اعتراف ہے کہ میرے خط کے بعض حصوں میں تلخی کا عنصر آگیا ہے ، مگر یقین فرمائیے کہ یہ عنصرِ تلخی ، ایک " شُحن گسترانہ بات " کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں رکھتا ، اور اسے " ترکِ محبت " سے دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں ۔

چونکہ تمام اعمال کی بنیاد ہوتی ہے نیّت پر ، اور میں جانتا ہوں کہ میری نیت بخیر ہے ، اِس لئے مجھے اس کا یقین ہے کہ آپ میرے اس جواب سے ہرگز کوئی بُرا اثر نہ لیں گے ۔

آخر میں آپ کی آگاہی ، اور اپنے ضمیر کی تسکین کی خاطر میں اِس قدر اور عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کے لب و لہجے سے میرے شعورِ شائستگی کو جو صدمہ پہونچا ہے ، میں اُسے سچے دل سے معاف کرتا ہوں ۔

آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ میں نے معاف کر کے کوئی بڑا کارنامہ انجام دیا ہے ، یا نعوذ باللہ آپ پر کوئی احسان کیا ہے ، بلکہ اِسے یوں سمجھئے کہ میں معاف کر دینے پر مجبور تھا ـــــ ماحول و وراثت کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے درد مند انسان کو معاف کر دینے کے سوا اور چارۂ کار ہی کیا ہے ؟

یقین فرمائیے اگر کوئی مجھ پر قاتلانہ حملہ بھی کرے ، اور اگر میں اتفاق یا سخت جانی سے بچ جاؤں ، تو اِس حالت میں بھی نہایت خندہ پیشانی سے اُسے معاف کر دوں گا ، اور معاف کر دینے کے بعد یہ خیال نہیں کروں گا کہ میں نے خاطی پر کوئی احسان کیا ہے ، یا یہ کہ میں نے کوئی معرکۂ اخلاقی سر فرمایا ہے ، بلکہ میں یہ سمجھوں گا ، اور میرا یہ سمجھنا قطعی درست ہوگا کہ میں نے مجبور انسانیت کے ساتھ انصاف کیا ہے ، اور انصاف سے زیادہ کچھ نہیں کیا ۔

میں ہوں جناب کا نیاز مند

جوش

وہ جوش جو ہر ہدایت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے کو روحِ انسانی کی سعادت سمجھتا ہے ۔

قطعہ

[illegible]

جوش

قطعہ

[illegible]

جوش

چیتیل - ہ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کا جنگلی شکار جو ہرن کی قسم سے ہے (۲) ایک قسم کا ابلق موٹا سانپ +

چیتنا - ہ - فعل متعدی (ہندی) (۱) ہوشیار ہونا - متنبہ ہونا - جاگنا - سنبھلنا - سمجھ میں آنا - یاد کرنا - خیال کرنا (۳) چونکنا +

چیتنا - ہ - فعل متعدی (۱) چھپیاں ڈالنا - زیور یا برتن پر نقش کرنا (۲) کاغذ کو خوب بیٹنا - بہت سا لکھ کر کاغذ سیاہ کر دینا - گھسیٹنا - کاغذ بھرنا - تھیڑنا - (۳ - عو) خواہش کرنا - چاہنا جیسے جو کوئی کسی کا برا چیتے گا خدا اس کا برا کرے گا +

چیتھڑا - ہ - اسم مذکر - پھٹا - کپڑے کا ٹکڑا - لتہ +

چیتھڑے لگنا - ہ - فعل لازم - عو - نزدہ حال ہونا - مفلسی کے مارے ثابت کپڑے نہ پہن سکنا جیسے زمانہ کے آگے چیتھڑے لگ گئے +

چیٹک - ہ - اسم مؤنث - عو (۱) لو - لگن لاگ (۲) دھن سے (۳) شوق - چوپ - لاگ - تعشق +

چیٹک لگنا - ہ - فعل لازم - (۱) دل لگنا - لگن لگنا - لاگ ہونا - دلبستگی ہونا (۲) دھن لگنا - لے لگنا - (۳) لاگ لگنا - شوق ہونا - تعشق ہونا +

چیٹک ہونا - ہ - فعل لازم - لگن ہونا - دھن ہونا - چوپ ہونا - شوق ہونا - لاگ ہونا - تعشق ہونا - دلبستگی ہونا جیسے اسے پڑھنے کی بڑی چیٹک ہے +

چیچا - ہ - اسم مذکر - ٹنا - برج کے اندر کا ابھرا ہوا گوشت +

چیچک - ف - اسم مؤنث - سیتلا - ٹھنڈی ماتا +

چیچک رُو - صفت - سیتلا منہ داغ - آبلہ رو وہ شخص جس کے چہرے پر چیچک کے نشان ہوں +

چیخ - ہ - اسم مؤنث - شور - فریاد جو حالت خوف یا تکلیف میں زبان سے نکلے - چنگھاڑ - کوک - زور کی آواز - تیس - آواز سخت - چلاہٹ - درد کی آواز - نعرہ +

چیخ اٹھنا - ہ - فعل لازم (۱) چلا اٹھنا - چلا پڑنا (۲) بول جانا - گھبرا جانا - رو پڑنا - بول اٹھنا - جیسے بول جانا - عاجز آجانا +

چیخ پڑنا - ہ - فعل لازم - دیکھو (چیخ اٹھنا) +

چیخ مارنا - ہ - فعل متعدی - شور مچانا - چلانا - غل مچانا - ہنگامہ برپا کرنا +

چیخ مچانا - ہ - فعل لازم - غل و شور کرنا - ہنگامہ برپا کرنا - گھر سر پر اٹھانا - ۵

جب مچائی ہے اسنے چمن میں چیخ ✦ دیکھا اسکو ہو گیا ہے ہر ایک گل کا رنگ فق (مصحفی)

چیخ چاخ مچنا - ہ - فعل لازم - عو - غل و شور پڑنا - دھوم ہونا - پکار پڑنا - رولا ہونا +

چیخم دھاڑ مچانا - ہ - فعل لازم - ہنگامہ برپا کرنا - دھوم مچانا - رولا ڈالنا +

چیخنا - ہ - فعل لازم - چلانا - غل مچانا - شور کرنا - پکارنا - فریاد کرنا - دھاڑنا - کلکاری مارنا +

چیدہ - ف - صفت - چنیدہ - چنا ہوا - انتخاب کیا ہوا - پسندیدہ - چھانٹا ہوا - عمدہ - منتخب - برگزیدہ - مستثنیٰ +

چیدہ چیدہ - ف - صفت - اچھے اچھے - عمدہ - منتخب +

چیر - ہ - اسم مؤنث (۱) شگاف - زخم - درز (۲) دھجی - لیر - کپڑے کی پٹی - کترن (۳) دوپٹہ +

چیر آنا - فعل لازم - عو - شگاف ہو جانا - چر جانا - زخم آجانا - شق ہو جانا +

چیرا - ہ - اسم مذکر - (۱) شگاف - زخم - شگاف نشتر (۲) ایک قسم کی منقش پگڑی - بعض فارس کے شعرا نے بھی چیرہ باندھا ہے (۳) بکارت - دوشیزگی - بکر +

چیرا اُتارنا - ہ - فعل متعدی (۱) کسبیوں کی اصطلاح میں ازالہ بکارت کرنا - بکارت توڑنا (۲) بے عزت کرنا - آبرو لینا - عزت لینا +

چیرا بند - ہ - صفت (۱) دوشیزہ - باکرہ - کنواری - انچھیڑ (۲) چیرا باندھنے والا - دستار بند +

چیرا توڑنا - ہ - فعل متعدی - دیکھو (چیرا اتارنا) +

چیرا دینا - یا - لگانا - ہ - فعل متعدی - شگاف دینا - زخم لگانا - نشتر مارنا +

چیر پھاڑ - ہ - اسم مؤنث - جراحی عمل - کاٹ کوٹ - کاٹ چھانٹ - فن تشریح

چیرنا - ہ - فعل لازم (۱) پھاڑنا - ٹکڑے کرنا - شگاف دینا - شق کرنا (۲) چھڑانا - لینا جیسے مال چیرنا (۳) تراشنا - کاٹنا جیسے تختے چیرنا +

چیرو - ہ - اسم مذکر - سرخ رنگ کا کچا سوت جو ولایت سے آتا ہے +

چیرہ - ہ - اسم مذکر - دیکھو (چیرا نمبر ۲)

چیری - ہ - اسم مؤنث - باندی - کنیز - چھوکری - لونڈی +

چیرے بند - ہ - اسم مؤنث - باکرہ - دوشیزہ - کنواری - انچھیڑ - وہ عورت جو مرد کے پاس نہ گئی ہو +

چیرے والا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ شخص جو چیرا باندھے پگڑی والا اسی لئے ری چیرے والا موسے ایڈوہی ڈوے (گیت) ۲ - (بیگمات) حکیم - طبیب - بید - معالج +

چیڑ - ہ - اسم مذکر - درخت صنوبر - ایک درخت کا نام جس کے صندوق

وفاقِ ہند!

(سلسلۂ رفتارِ وقت)

قانونِ ہند ۳۵ء کی دستاویزِ عظمیٰ کا بابِ "وفاق" ماشاءاللہ اس سیاسی شہپارے کا "بیت الغزل" واقع ہوا ہے! —— جسے برطانوی سیاست و تدبر کے ساز نوازان اب مستقبلِ قریب میں اپنے فسوں گرانہ لہجہ و آہنگ میں پڑھنا چاہتے ہیں، اور اپنی ایک ایک تان سے ذوق آشنایانِ موسیقیِ انگلستان پر وجد و رقص طاری کر دینا چاہتے ہیں! —— لارڈ لوتھین اور لارڈ سیموئیل (عرشِ لندن کے تازہ نزیلانِ فرشِ ہندوستان!) اسی مجوزہ تماشائے قیصریت کے اسٹیج کے نصب کرنے، اور اس متکلم و مترنم فلم کے متوقع تماشایانِ وستائین کے شمار و اشتیاق کی پیمائش کرنے کے لئے ہمارے ملک میں تشریف فرما ہوئے ہیں! ع

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما!

لارڈ لوتھین ادام اللہ تدبرہم نے ایک پبلک خطاب میں فرمایا کہ "انھیں آج تک ایک ہندوستانی بھی ایسا نہیں ملا جو وفاق کے اصول کا مخالف ہو!"

—— صدقت یا لارڈ صاحب! بس اسی طرح ہمیں بھی آج تک ایک برطانوی ایسا نہیں ملا جو "مقبول اصولِ وفاق" اور "مردود و رسوائے عالم نظامِ ہندوستانی وفاق" کو، فرہنگِ سیاسی کے دو "مترادفات" سمجھتا ہو! ؎

مرحبا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے!

کیا لارڈ لوتھین کے جیب و دامن میں اس سے زیادہ نظر فریب کوئی سیاسی پھلجھڑیاں نہیں! —— ہم حیران ہیں کہ ان طفل تسلیوں کے نتیجے کے ساتھ جب ہمارے محوِ خوابِ خرگوش لارڈ صاحب بالقابہ، پنڈت جواہر لال نہرو اور پنڈت پنت ایسے سامری شکن جغادریوں سے ملاقی ہوئے ہوں گے تو کیسے چراغ پا ہوئے ہوں گے! ؎

برو ایں دام بر مرغِ دگر نہ کہ عنقا را بلند است آشیانہ!

اگرچہ در پردہ ایسے ایسے عقابوں اور شہبازوں پر ڈورے ڈالنے کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں، تاہم ان عیارانِ شاطر کا پیامِ اطمینان یہ ہے کہ "ہم کسی سیاسی مشن کے سفیر بن کر نہیں آئے ہیں!" —— اجی استغفراللہ! لیکن ع

تنگے ہیں بھلا کیسے یہ ریشِ مبارک ہیں!

"وفاق" برطانوی دسیسہ کاری کا وہ قاتل حربہ "نفاق و شقاق" ہے جس پر ہماری نرم ترین شکوہ سنجی یہ ہو سکتی ہے کہ ؎

تو برائے "وصل" کردن آمدی؟ یا برائے "فصل" کردن آمدی!

دور بینانِ کانگریس مدت سے جانتے تھے کہ مفرورِ برطانوی ہندی "قومیت کا آخری خطِ دفاع" دیسی ریاستیں ہوں گی! ایوانِ والیانِ ہند اس شاہانہ سدِ سکندری کا گویا سنگِ بنیاد تھا! یہ "خشتِ اول" بھی چنداں راست نہ رکھی گئی! تاہم برطانوی دولتِ مشترکۂ اقوام کے خانوادۂ سلطانی کے قصر کا معمار اب اس "دیوار قہقہہ" کو تکمیل کے اوجِ ثریا تک پہنچانے کے درپے ہے! مگر ؎

ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل!

خوش فہم مدبرینِ انگلستان نے شاید سمجھا کہ کانگریس کی "ماہیٔ بے عقل" نام نہاد صوبجاتی آزادی کی شست کے چوگے کو مع کانٹے کے نگل گئی! پس اب وقت ہے کہ "فیڈریشن" کا دامِ سخت بھی جنبش میں لایا جائے، اور حریت کے "سوزِ دلِ پروانہ" کو خوگرِ "اصلاح" ذہنیت ("Reformist mentality") کی "ہوسِ مگس" کے اندر سرد کر دیا جائے! ع

دلم بہ پاکیٔ دامانِ غنچہ می لرزد!

مگر برطانوی ماہرینِ سیاسیات و معاشیات کو معلوم ہونا چاہیے کہ "صوبجات" کا تجربہ "قانونِ ہند" کا آخری ثمرِ شیریں تھا، جس کے بعد اس شجرِ اصلاحات کو اور ہلانے سے جو پھل جھڑے گا اس پر اقتضیات کا "قانونِ تقلیلِ حاصل" عائد ہوگا! پھر جبر و تحکم کا استعمال، جانبازانِ ملک کے لئے انکا عین مطلوبہ پیامِ جنگ ہوگا! ع

عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا!

"فیڈریشن" عبارت ہے ہندو مسلم مسابقت کے منقضی المیعاد کھیل کے بعد، برطانوی ہندوستان اور ہندوستانی ہندوستان کے درمیان رقابت کے ایک دورِ پُرفتن کے افتتاح سے! ستم ظریفی یہ ہے کہ اس پنجہ کشی و کشتی کا نام رکھا گیا ہے "مصافحہ و معانقہ"! ع

خون می ریزند و خوں بہا می خواہند!

فیڈریشن کا نظام اپنے مجوزہ شرائط و ضوابط کی بلیغ زبانِ حال میں، ایک قلعہ بندی ہے، ایک طرف برطانوی شطرنجی شہ، والیانِ ریاست کے دقیانوسی استبداد، تعلقہ داران و زمینداران کی دہشت انگیزی، برطانوی سرمایہ داری و ہندوستانی مہاجنی کی گلوگیری، انکا شاید مانچسٹر اور بمبئی

چیڑ

وغیرہ بنتے ہیں۔ دیار۔ ایک دیوداری قسم کا درخت جو برفانی پہاڑوں پر ہوتا ہے۔

چیڑ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جوتی کا ابھرا صاف کرنا (موچی بولتے ہیں) +

چیز۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) شئے۔ بست۔ بستو۔ پدارتھ۔ اسباب۔ جنس جیسے چیز نہ رکھے اپنی اور چوروں کو گالی دے (کہاوت) (۲) زیور۔ جواہر۔ گہنا پاتا۔ (۳) گیت۔ راگ۔ ٹھمری۔ ٹپہ۔ غزل وغیرہ (۴) حقیقت۔ اصل جیسے اُس کے آگے یہ کیا چیز ہے (۵) مٹھائی۔ شیرینی جو بچوں کو دیجائے۔ (۶) امانت۔ دھروڑ (۷) جب بڑی چیز کہینگے تو قرآن شریف سے مراد ہوگی۔ جیسے بڑی چیز کی قسم کھاجا۔ بڑی چیز پر ہاتھ دھرجا۔

چیز بست۔ ا۔ اسم مؤنث۔ اسباب۔ اثاثہ۔ اثالہ +

چیزی۔ ا۔ اسم مؤنث (اطفال) مٹھائی۔ شیرینی +

چیں۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) ٹیس۔ درد +

چیسا۔ ہ۔ صفت۔ خوش وضع امرد۔ گبرو جوان (لوطی) +

چیسی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ خوش وضع عورت۔ خوش اندام عورت۔ گرما گرم عورت۔ وضعدار عورت +

چیستان۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پہیلی۔ بجھول۔ بجھارت۔ شعر معما کسی قسم کا ناپتا خواہ نظم میں خواہ نثر میں بناکر اُس چیز کا نام دریافت کرنے کو چیستان یا پہیلی کہتے ہیں۔ مثلاً ہندی کی پہیلی ہے صندوق کا دیا سر پر یعنی چاند۔ فارسی کی چیستان ہے۔ ؎

نرگسش چو رنگ زعفران بریان چو جان عاشقاں
پا دارد و پر ہم بداں جاناں بگو ایں چیستاں (دیا پڑ)

ایضاً۔ قطعہ

یک جفت کبوتران ابلق + ہستند جدا جدا معلق
پرواز بآسمان نمایند + از خانہ خود بروں نیایند　(چشم)

غرض اس قسم کی بہت سی چیستان موجود ہیں +

چیف۔ انگلش (Chief) صفت (۱) اعلےٰ۔ افضل۔ بڑا (۲) ہیڈ۔ افسر محکمہ کا اعلےٰ عہدہ دار +

چیف جسٹس۔ انگلش (Chief Justice) اسم مذکر۔ صدر الصدور اعلےٰ جج۔ عدالت عالیہ کا حاکم +

چیف کورٹ۔ انگلش (Chief Court) اسم مذکر۔ عدالت عالیہ۔ بڑی عدالت +

چیکٹ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چراغ کی گاد۔ تیل کی گاد۔ وہ مٹی جو تیل کے

چیل

باعث سیاہ اور چکنی ہوجائے (۲) صفت) سیاہ۔ کالا۔ کلوٹا +

چیل۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ غلیواز۔ زغن۔ ایک مردار خوار پرندے کا نام۔ ؎

ہوئے بیسرت ہیں مردان گمنام و ممتاز + ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل (ذوق)

چیل انڈا چھوڑتی ہے۔ ہ۔ محاورہ۔ یعنی ایسی گرمی ہے کہ اُس کی تاب نہ لاکر چیل انڈا چھوڑ کر سیتے سیتے کھڑی ہوجاتی ہے (جن دنوں میں زمین نہایت تپتی اور خوب لوئیں چلتی ہیں تو مبالغہ یہ فقرہ کہتے ہیں۔ نیز انڈا نکل پڑنے سے بھی مراد ہے) قطعہ

نکلا سینہ سوزاں سے میرے + جو آہ دل سفر را چھوڑتی ہے
کہ ہے بعض آتش پر قفس + زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہے

چیل جھپٹا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) کسی چیز کا اِس طرح پر لیجانا جس طرح چیل جھپٹ مار کر لیجاتی ہے۔ چیل کا جھپٹ (۲) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں ایک لڑکے کو اُس کے ہاتھ میں رسّی دیکر بٹھا دیتے ہیں اور دوسرا لڑکا اُس رسّی کو پکڑ کر چکر لگاتا ہے۔ باقی لڑکے داؤں بچا بچا کر اُس بیٹھے ہوئے لڑکے کے سر پر چانٹے لگاتے ہیں۔ جس پر چانٹا لگانے والے کو چکر پھرنے والا لڑکا چھوتا ہے پھر وہی بٹھایا جاتا اور چانٹے کھانے والا لڑکا اُس پہلے لڑکے کی بجائے رسّی تھام کر چاروں طرف پھرتا ہے۔ جو لڑکا رسّی تھام کر بیٹھتا ہے اُسے چیل اور چکر لگانے والے کو جھپٹا کہتے ہیں)

چیل جھپٹا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بے کا دی کرنا۔ چھین لینا۔ لُوٹ ڈالنا۔ چھینا جھپٹی کرنا۔ زبردستی چھین جھپٹ کرنا۔ کوئی چیز اُچک کرلیجانا +

چیل چلو۔ اسم مؤنث (۱) چیل کو بلاکر گوشت کھلانے کی آواز۔ چیل کے بلانے کی آواز (۲) بچوں کے ایک کھیل کا نام جسے گیل کانٹا اور لیرم لیرا بھی کہتے ہیں۔ اسمیں لڑکوں کے دو غول ہو کر علیحدہ علیحدہ لکیریں کاڑھ کاڑھ کر چھپاتے پھرتے ہیں جب وقت معینہ پورا ہوجاتا ہے تو ہر ایک گروہ اپنی اپنی طرف کی لکیریں گنواتا ہے جس گروہ کی لکیریں زیادہ ہوجاتی ہیں وہ ہی اسیقدر ہاتھوں پر دو انگلیوں سے ضرب لگاتا ہے جسے چونٹیاں کہتے ہیں) گنوار اور ہندو چینیٹی بولتے ہیں +

چیل کا پٹھا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چیل کا بچہ (۲) احمق بیوقوف۔ اُلو کا پٹھا +

چیل کا موت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عنقا چیز۔ ناپید چیز۔ نایاب چیز جسکا حاصل ہونا امکان سے دور ہو۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ ہ۔ کہاوت۔ فضول خرچ یا اخراج کے پاس روپیہ کہاں۔ جسکا جو کھاجا یعنی خوراک ہوتی ہے وہ اُسے کھانے بغیر نہیں رہتا۔ علےٰ ہذا اخراج خرچ کئے بغیر نہیں رہتا۔ ؎

درم و دام اپنے پاس کہاں - چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں (نامعلوم)

چیلا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) جلانے کی لکڑی کا ٹکڑا +

چیلا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) دیکھو (چلا نمبر ۲) +

واجد آباد کی شیخی حرفت کی زنجیر افگنی۔ —— اور دوسری طرف قومی بیداری و نظر بازی، غلامانِ ریاستہائے ہند کی زنجیر جنبانی۔ ——

- -

- - - —— کاشتکاران و مزارعین کی جرأت نمائی و استقامت پیشگی، ہندوستانی محرومین و مقروضین کی قوتِ لایموت طلبی، جھونپڑیوں کی دستکاری کی بحالی و کاوشِ جانبری —— کے درمیان!! ع

ہشدار کہ سیلاب فنا در پیش است!

پھر "پرنسیز اینڈ پراونسیز" کے باہم یہ ویدئی "قران السعدین" اس قسم کی "سیاسی شادی" ہوگی جس میں "دلہن خیر سے" برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن "کی تصویر جمال ہے، اور جنابِ نوشہ، چشمِ بد دور، ہیں اک نوّد سالہ پیرِ فرتوت کے پیکرِ جلال! ع

مبارک مبارک، سلامت سلامت!

لارڈ لوتھین، "ازدواجِ سیاست" کی نکاح خوانی کے کتنی ہی خوش الحان قاضی" کیوں نہ ہوں، ۱۵ اور ۹۰ کے درمیان کی خلیج مہیب عملاً ناقابلِ پُل بندی ہے! ؎

نخواہم زمانے کہ ایں حورِ وشیش بیفتد بہ سرپنجۂ شستِ ریش!

ہمارا خیال ہے کہ اس مطلعے کو اتنا تاریک دیکھ کر ہی شاید لارڈ لوتھین نے پریاگ کے "گنگا جمنا کے سنگم" کے اک "سادھو" مہاراج سے دو دو شبد بول کر، اپنا غم غلط کرنا چاہا! سادھو جی پورے "اہلِ جنت" معلوم ہوتے ہیں! آپ نے روشن ترین بیسویں صدی کی مبارک ترین ہندوستانی تحریک "ہریجن" کو "کلجگ" کا سیاہ ترین فتنہ قرار دیا! ہمارے دیوتا سروپ سادھو جی پر اگر اتنی "بیخودی" نہ طاری ہوتی تو کلجگ کے سب سے کالے کلنک کے ٹیکے کی نشاندہی میں وہ اپنی اس غالی تاریک خیالی کے مقدم حق کو فراموش نہ کر جاتے! ؎

فتنے سب سچ ہی قیامت کے لیکن آگے تمہاری قامت کے؟!

لارڈ لوتھین کے ہم سیاحت لارڈ سیموئیل کا ورودِ مسعود بھی اک خاص مذاکرے کی بنا پر قابلِ ذکر ہے! مسٹر سی، وائی، چنتامنی نے لارڈ موصوف دیکھے ازار کانِ رکین "شکلِ لبرلزم" نا کی موجودگی میں انگلستانی لبرلزم کی جو تعریف بیان فرمائی اُس میں "شخصی ملکیت" کو اس مذہبِ سیاسی کا "اول کلمۂ طیب" بتایا! مگر یہ شاید ہندوستانی "لچھمی دیوی" ہی کے مندر کا سنگِ بنیاد تھا! چنانچہ لبرل لارڈ سیموئیل نے بقالِ فطرت چنتامنی جی کو فوراً لقمہ دیا، اور اس اہم حقیقت کو بے نقاب کیا کہ "انگلستان کا جدید العہد لبرلزم اس زر پرستانہ خودکامی کو اک لعنت یقین کرتا ہے! بجائے اس کے وہ تشکیل ہیئتِ اجتماعیہ میں معاشی توازن و مجلسی مساوات کا قائل ہے"! لارڈ موصوف نے مزید فرمایا کہ "لبرلزم کے عصری نظریئے کی رُو سے امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ کا جہاد بخلافِ اکابرِ سرمایہ بھی "لبرلزم" ہی کا اک روشن فکر جلوہ ہے!"

یہ سب کچھ کیا ہے اگر سوشلزم و کمیونزم کی، زیرِ نقابِ حیلۂ شرعی، اک "بیعتِ رضوان" نہیں ہے؟! —— سیاسیات و اقتصادیات کی دنیا میں سوشلزم وہ مقبول و محبوب مشرب بنتا جاتا ہے جو "لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ" کا پرچم اُڑانے والا ہے! اکابرِ برطانیہ پھر کس منہ سے "سوویٹ روس" پر تبرّیٰ کرتے ہیں؟! ع

منکرِ مے بودن و ہم رنگِ مستاں زیستن!

~~~~~~~~~~~~~~

قطعہ

جیسے موٹر کی گریزاں روشنی سے راہ میں
نصف لمحے کے لئے ظلمت پہ چھا جاتا ہے نور
سرمدی آلام کے مارے ہوئے انسان کو
یوں نہیں چھو جاتی ہے دم بھر کے لئے موجِ سرور

(جوش ملیح آبادی)
~~~~~~~~~~~~~~

چیل

چیلا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بندہ۔ غلام۔ داس (۲) شاگرد۔ چٹا۔ تلمیذ (۳) مُرید۔ گرگا پیرو جیسے من بلے تو سر ایسجیے تن سلے تو چیلا (۴) خدمتی۔ شہدا۔ خدمتگار درویشوں کی خدمت کرنے والا (۵) بندہ خاص۔ شاہی غلام۔ راجاگوں کے خدمتی۔ چیلے چیلیوں کی اولاد۔ پیرزادہ خانہ زادہ +

چیلا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مُرید ہونا۔ پیرو بننا۔ پیر یا گرو بنانا +

چیلاٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (کنایۃً) نظری ہونے کی علامت کا لگایا جانا اسم یا شعر یا کسی لفظ کے نام ہونے پر ایک نشان کر دینا۔ ؎

بے بہرے ہوں معانی کہ سے دفتر نہ خدا میں

ہمارا نام ہو جائے تو ابرو سے چیلاٹ ہو (دبیر)

چیلو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ زرد آلو۔ ایک پہاڑی میوے کا نام جو آڑو سے مشابہ ہے +

چیلوں کو دینا۔ فعل متعدی۔ عو۔ نہایت غصے یا خفگی کے باعث مُجرم کا گوشت کاٹ کاٹ کر چیلوں کو کھلانا۔ نہایت غصہ ظاہر کرنا۔ بوٹیاں کاٹ کر چیلوں کو دینا۔ جیسے میرا بس چلے تو تیری بوٹیاں کاٹ کر چیلوں کو دوں +

چین (انگلش Chain) اسم مؤنث۔ زنجیر۔ گھڑی کی زنجیر۔ لڑی +

چَین۔ ہ۔ اسم مذکر۔ راحت۔ آرام۔ سکھ۔ کل۔ آسودگی۔ اطمینان۔ عیش۔ آسائش

چَین آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آرام آنا۔ عیش ہونا۔ دل ہونا۔ شکھ ہونا۔ تکلیف کا دور ہونا۔ اطمینان ہونا۔ سکھ ہونا +

چَین پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کل پڑنا۔ اطمینان ہونا۔ سکھ ہونا۔ ٹھنڈک پڑنا +

چَین سے۔ ہ۔ تابع فعل۔ آرام سے۔ بےفکری سے۔ بےخلل و غش +

چَین سے کٹنا۔ یا۔ گزرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عیش سے بسر ہونا۔ بےخلل و غش اوقات بسر ہونا۔ ؎

واقف نہ کبھی عشق کے جب نام سے ہم تھے + کیا چین سے کٹتی تھی کس آرام سے ہم تھے (بیگم)

چَین کرنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) مزے اڑانا۔ عیش کرنا۔ گلچھرے اڑانا (۲) فرصت ہونا۔ چھٹی ملنا جیسے جاؤ چین کرو +

چَین نہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) آرام نہ پڑنا۔ بیاکل رہنا۔ بےتاب و مضطرب رہنا۔ اطمینان نہ ہونا۔ (۲) عو۔ نچلا نہ بیٹھنا۔ تھر نہ رہنا۔ جیسے اس لڑکے کو ذرا چین نہیں کیا چنچل ہے +

چِین۔ ف۔ اسم مؤنث۔ شکن۔ بل۔ چُنت۔ سلوٹ۔ سِٹ۔ جُھرّی۔ ؎

خود بخود کچھ دل شیدا کو ہے اندوہ و ملال + کس جبیں سے ترکا ہے چینِ رُخ دی وی آتش (آتش)

چِین ابرو ہونا۔ چین بہ جبیں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ترش رو ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ تیوری پر بل ڈالنا۔ ناراض ہونا +

چین

چیں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چڑیا کی آواز +

چیں بولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ہار ماننا۔ مات کھانا۔ عاجز آنا۔ عجز اختیار کرنا۔ دہلی کے لڑکوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی کمزور لڑکے کو دیکھ لیتے ہیں تو اُس سے مار کر بغیظ چیں بلواتے ہیں اور اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ لڑکا ہمارا ادنیٰ اور ذلیل ہے جس سے ہنسنے چڑیا کی بولی بولی۔

چیں چپڑ کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ قیل لانا۔ جھگڑا کرنا۔ تکرار کرنا +

چیں چیں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چوں چوں۔ غل۔ شور۔ چاؤ۔ چاؤ (۲) لفظی تکرار۔ لفظی بحث (۳) جس وقت کوئی شکاری جانور چڑیا کو یا اسکے بچے پکڑ لیتا ہے تو اس وقت اُسکی یہ آواز نکلتی ہے اور اسی سے رونا۔ چلّانا۔ گریہ کرنا یہ معنی لئے گئے ہیں +

چیں چیں کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چوں چوں کرنا۔ غل مچانا۔ رونا۔ تکرار کرنا +

چیں ماننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (چیں بولنا) + ؎

بے شرم سے نیل پانی پانی + موج عمّاں نے چین مالی (مومن)

چینا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے چھوٹے غلہ کا نام۔ ارزن۔ وفن +

چینا۔ ہ۔ فعل لازم (پورب) شناخت کرنا۔ پہچاننا جیسے "ایسے کٹھر بھئے بنا چینت ناہیں" (گیت) +

چینٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کھرینچ۔ رگڑ لگنا۔ چھل جانا +

چینٹ آنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھرینچ لگنا۔ رگڑ لگنا۔ چھل جانا +

چینٹا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) مورِ کلاں۔ بڑی چیونٹی۔ چیونٹا +

چینٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) چیونٹی۔ مور۔ کیڑی +

چینچلا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) پرند کا وہ بچہ جس کے پر نہ نکلے ہوں۔ (۲) اُلجھا ہوا سوت + ٹوٹی ہوئی ٹکڑی +

چینڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ بدمعاملگی۔ حق تلفی۔ بے ایمانی۔ رونٹ۔ بکھیڑ +

چینڈ بازی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ بدمعاملگی۔ بے ایمانی۔ گڑبڑ۔ بکھیڑ۔

چینڈ کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بے ایمانی کرنا۔ بکھیڑا کرنا۔ بدمعاملگی کرنا۔ حق تلفی و ناانصافی کرنا۔ کھیل میں امر واجبی کو چھپانا + ؎

بازیٔ عشق میں ایسے لگے لینے جاں + خیر بچائیے پر چینڈ یہ سرکار نے کی (معروف)

چینڈ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بکھیڑ ہونا۔ گڑبڑ ہونا۔ بے ایمانی اور حق تلفی ہونا۔ بدمعاملگی ہونا۔ ہٹ دھرمی ہونا۔ رولا پڑنا + ؎

تاکہ اس کھیل میں پیچ چینڈ نہ ہو + اس کے لکھنا ہوں میں قواعد کو (انشا)

۱۹۳۷ء کی سیاستِ عالم

عبدالرحیم شبلی، بی۔ کام

زمانے کی چکی تیزی سے گھوم رہی ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح ۱۹۳۷ء بھی گزر گیا۔ لیکن اپنے پیچھے بعض ایسی یادداشتیں چھوڑ گیا ہے جو "وقت کی ریت" پر نہایت گہرا اثر ڈالیں گی۔

اس مضمون سے جہاں میرا مقصود ۱۹۳۷ء کے واقعات عالم کا ملخص بیان کرنا ہے وہاں اس سے میری یہ بھی غرض ہے کہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ سیاستِ عالم کس مرحلہ تک پہونچ چکی ہے، تاکہ اُن کے لئے موجودہ خلفشار اور عالمی اضطراب کے عوامل کا تجزیہ کرنا آسان ہو۔

مخاصمتِ چین وجاپان

۱۹۳۷ء میں جاپان نے اپنے اِس پروگرام کو تقریباً مکمل کر لیا کہ شمالی چین کے پانچ صوبوں یعنی چاہار۔ سوئی یوآن، شان سی، شان ٹنگ اور ہوپیی کو نانکن کی حکومت سے آزاد کرکے یا تو براہِ راست اپنے قبضے میں کر لیا جائے اور یا اُن کو خودمختاری دے کر اپنی کٹ پتلی بنا لیا جائے۔

دراصل چین اور جاپان کی مخاصمت کوئی نئی نہیں ہے، سب سے پہلے ۱۸۹۴-۹۵ء میں جاپان نے کوریا کو متنازعہ فیہ علاقہ بنا کر چین پر ایک مکمل فتح حاصل کی۔ پھر ۱۹۳۱ء میں ساؤتھ منچورین ریلوے پر ایک بہانہ بنا کر منچوریا میں اپنے اقدامات وسیع کئے۔ اور اب شمالی چین پر پورا تسلط جما لیا ہے۔

چین پر جاپان کے اس جارحانہ اقدام کی وجوہات تلاش کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ جاپان کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے لیکن وسائلِ خوراک اُسی نسبت سے ترقی نہیں پاتے، اِس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ جاپان میں طریقۂ فلاحت ہندوستان کی طرح تاحال دقیانوسی ہے۔ اور اکتشافات عصریہ سے بالکل روشناس نہیں ہوا۔ اور دوسرے یہ کہ جاپان کے لوگ ضرورت سے زیادہ قومیت پسند واقع ہوئے ہیں۔ اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اُن کو کسی وقت "غیر ملکی چاول" کھانا پڑ جائیں، کوشش کی گئی تھی کہ میکسیکو وغیرہ کے چاول جاپان بھیجے جائیں، لیکن اُن کا خیر مقدم نہ کیا گیا۔

بہرحال جاپان کی آبادی ۱۸۶۸ء (آغازِ عصرِ جدید) سے اس وقت تک سہ گنہ ہو چکی ہے، لیکن وسائلِ خوراک تاحال وہی ہیں، اِس وجہ سے جاپان کو ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اپنی مملکت کو وسیع کرے، اور کوئی قریب ترین علاقہ اپنے ساتھ ملحق کرے تاکہ ایک طرف تو اُس کی بڑھتی ہوئی آبادی کی کھپت ہو جائے اور دوسری طرف اُس کو اپنی مصنوعات کے لئے ایک نفع بخش منڈی مل جائے۔

اسی خیال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جاپان کی یہ خواہش عرصے سے تھی کہ کسی طرح منچوریا کے علاقے پر قبضہ حاصل کر لیا جائے۔ یہ علاقہ زراعت کے

ؔ اس مضمون کے لئے اگرچہ میں نے زیادہ تر انگریزی اخباروں اور امریکی اور برطانوی رسائل وجرائد پر انحصار رکھا ہے لیکن رسالہ جامعہ دہلی اور پرتاپ لاہور کے بعض نہایت قابلِ قدر شذرات بھی میری رہنمائی کے لئے کم مفید ثابت نہیں ہوئے۔　　شبلی

چنڈ باز۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چنڈ باز۔ بے ایمان۔ گز بڑیا +

چینگا بوٹی۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) چڑیا کے چھوٹے چھوٹے بچے جنکے پر و بال نکلے ہوں +

چینگی بوٹے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چڑیا کے چھوٹے چھوٹے بچے۔ بال بچے +

چیونٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مور کلاں۔ مور سوار۔ نمل۔ چینٹا +

چیونٹی۔ ہ۔ اسم مونث۔ چینٹی۔ مور +

چیونٹی کی آواز عرش تک۔ (کہاوت) غریب و مظلوم کی آہ خدا تک پہنچتی ہے۔ غریب کی پہنچ دور تک ہے۔ غریب جیسے وسید نہ سمجھو +

چیونٹے کو پر لگنا | **چیونٹے کے پر نکلنا** | فعل لازم۔ شامت کے دن۔ موت کا وقت قریب آنا۔ اجل رسیدہ ہونا۔ جو کہ جہاں چیونٹے کے پر نکلے وہ اڑا اور چڑیا نے چٹ کیا۔ قطعہ

زیب ہے ریختی ایسی دہ نگلیں + اسی خاطر سے تہا کرتا ہے آخر

ہوا انشا بھی اب کہنے لگا ہے + یہ خوش اس کا چیونٹے کو بھی لگے پر (رنگین)

ع کمر نازک ہے میری کیوں اٹھاتا بار خنجر ہے

میاں چیونٹے کے حق میں کب اڑنا پر کا بہتر ہے (شاہ نصیر)

چیونٹے کی گرہ پیٹ میں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت کم خوراک ہونا۔ پھول سونگھ کر رہنا (کہتے ہیں کہ چیونٹا کھاتا نہیں صرف سونگھ کر رہتا ہے)

چیونٹوں بھرا کباب۔ ا۔ ع۔ اسم مذکر۔ جھگڑے کی چیز + آل و اولاد و الامرد + مصیبت کا گھر +

(جب کسی عورت کی شادی بال بچے دار مرد سے ٹھہرتی ہے تو اسکی خیر خواہ عورتیں اس مرد کو چیونٹیوں بھرا کباب سے تعبیر کرتی ہیں)

چینی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) کھانڈ۔ بورا۔ شکر سفید (۲) چین کی مٹی کا برتن۔ ایک قسم کی روغن دار مٹی (۳۔ اسم مذکر) باشندہ چین۔ چین کا رہنے والا +

ح

ح۔ ع۔ اسم مونث۔ عربی کا چھٹا فارسی آٹھواں اردو کا نواں حرف ہائے حطّی۔ (۲) حساب جمل میں اس کے آٹھ عدد فرض کئے گئے ہیں +

حاتم۔ ع۔ اسم مذکر (۱) اسی کو حاتم طائی بھی کہتے ہیں اس کی کنیت ابو سفانہ اور نام حاتم بن عبداللہ بن سعد طائی یمنی ہے بعض مورخ کہتے ہیں کہ طائی کوئی ولی بزرگ یمن میں تھے ان کے نام سے بطور منت یہ نام رکھا گیا تھا غرض یہ شخص کاملان عرب میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ فنون جنگ فن عروض اقسام سخن سے خوب واقف تھا۔ اس نے سخاوت میں یہانتک

نام پایا کہ شاعروں اور افسانہ نگاروں نے دیگر سخیوں کے قصے بھی اسی کی طرف منسوب کر دیئے۔ اس کی سخاوت میں کس کو کلام ہے گویا جیسا کہ نام ہے حاتم سنہ ہجری میں موجود تھا کہتے ہیں ظہور اسلام کی تحقیق خبر اس کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی۔ ورنہ وہ ضرور مسلمان ہو جاتا چنانچہ اسکا بیٹا **عدی** نامی مسلمان ہو ہی گیا۔ شعرائے فارس نے بفتح فوقانی بروزن خاتم باندھا ہے۔ اس کے فیاضانہ مشہور قصوں میں سے ایک قصہ بھی مشہور ہے کہ (فیاضی اور سخاوت کا شہرہ سنکر اُس زمانہ کے نوفل نامی بادشاہ عرب کو اس سے حسد ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ جو شخص اُسے پکڑ لائیگا بڑا بھاری انعام پائیگا۔ انہیں دنوں ایک بوڑھا اور بڑھیا کسی جنگل میں جہاں حاتم بھی چھپا ہوا تھا لکڑیاں کاٹ رہے تھے لکڑیاں کاٹتے کاٹتے بڑھیا نے اپنی بدنصیبی کی شکایت کرکے بڑے میاں سے کہا کہ آج کو حاتم ہی مل جاتا تو اسے بادشاہ کے پاس لیجاکر نہال اور مالا مال ہو جاتے اور اس مصیبت سے عمر بھر کو نجات پاتے حاتم نے جو نہیں سُنا اس کی فیاضی نے جوش مارا فوراً آن موجود ہوا کہ لو میں ہی حاتم ہوں مجھے لے چلو اور انعام و اکرام پاؤ کار دو +

(۲۔ صفت) سخی۔ کریم۔ فیاض۔ داتا۔ بلند حوصلہ۔ دل والا۔ جیسے حاتم طائی۔ حاتم باوا (فقیر یہ کہتے ہیں) +

حاتم کی گور پر لات مارنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ حالت افلاس میں سخاوت کرنا۔ بخیل سے اتفاقیہ سخاوت ہو جانا +

حاجت۔ ع۔ اسم مونث (۱) خواہش۔ چاہ۔ ضرورت۔ غرض۔ مطلب۔ (۲) آرزو۔ اُمید۔ مُراد (۳) التجا۔ نیازمندی (۴۔ پورب) حوالات۔ نظر بندی۔ سپردگی (اُردو والے اکثر بکسر جیم استعمال کرتے ہیں) +

حاجت رفع کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) مطلب نکالنا۔ کار براری کرنا۔ حاجت روائی کرنا۔ کام نکالنا۔ ضرورت پوری کرنا (۲) قضائے حاجت کرنا۔ بیت الخلا جانا۔ پیخانہ جانا +

حاجت رواں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کسی کا مطلب نکالنا۔ مقصد بر لانا۔ کام نکالنا۔ (بہت کم بولتے ہیں بلکہ شاذ و نادر) +

حاجتمند۔ ع۔ صفت (۱) غرضمند۔ مُراد مند۔ خواہشمند (۲) محتاج۔ درماندہ۔ تنگ دست۔ تنگ حال۔ مُفلس۔ قلاش +

حاجتی۔ ا۔ اسم مونث (۱) وہ ظرف جس میں بیمار چارپائی پر پڑے پڑے پیشاب کر لیتے ہیں یا امیروں کے پلنگ کے پاس بوقت شب رکھی جاتی ہے (۲) ضرورتمند۔ مُراد خواہ۔ غرضمند

حاجی۔ ع۔ اسم مذکر۔ حج کرنے والا۔ وہ شخص جو کعبۃ اللہ کا حج کر آیا ہو +

لحاظ سے نہایت اُمید افزا ہے، ابھی تک اس میں صرف آٹھ کروڑ ایکڑ زمین زیر کاشت ہے، اور قریباً چھ کروڑ ایکڑ ایسے غیر مزروعہ موجود ہیں جن میں نہایت عمدہ کاشت ہوسکتی ہے،

اس علاقہ کی سب سے اہم پیداوار مٹر ہے جس کی مختلف اقسام تمام یورپ میں انسان اور حیوان کی خوراک اور چارے کے لئے مستعمل ہوئی ہیں، ۱۹۳۰ء میں چودہ کروڑ من غلہ یہاں پیدا ہوا۔ جو بہر حیثیت کاشت کے لحاظ سے منچوریا کے زمیندار کا رہین منت ہے، لیکن اُس کی عمدگی اور فروختگی کا باعث جاپان کی تجارتی اور کیمیاوی تدابیر تھیں۔

گیہوں، آلو اور چاول اس جگہ کی دیگر زرعی پیداواریں ہیں، جو اگر کوشش کی جائے تو زیادہ مقدار میں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ شمال میں ایک وسیع علاقہ ایسا ہے جو جنگل ہی جنگل ہے اور چوب کا بہترین مخزن ثابت ہوسکتا ہے،

دوسرے یہ علاقہ معدنیات کے لحاظ سے بھی بُرا نہیں، اس وقت جاپان اپنی تیل کی ضروریات ریاستہائے متحدہ امریکہ اور ڈچ ایسٹ انڈیز سے پورا کرتا ہے، اور مشینری وغیرہ بھی امریکہ اور برطانیہ سے منگواتا ہے، لیکن اگر وہ یہ تمام اشیاء منچوریا اور شمالی چین سے حاصل کرسکے تو دولِ یورپ کے مقاطعہ کا اُسے ڈر باقی نہیں رہتا۔

اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ منچوریا اور شمالی چین کے ساتھ جاپان کی دلچسپی بجائے فوجی ہونے کے زیادہ تر تجارتی و صنعتی ہے، اگر آج ہندوستان اپنی روئی کی برآمد جاپان میں بند کردے، یا آسٹریلیا سے وہاں ذرہ بھر بھی اُون نہ جائے یا ملایا ربڑ دینے سے انکار کردے، یا امریکہ اقتصادی لحاظ سے قطع تعلق کرلے تو جاپان بالکل بے دست و پا ہوجائے؛ اسی خطرے کے ازالہ کے لئے جاپان اپنی مملکت کو وسیع کرنا چاہتا ہے، تاکہ جہاں تک ممکن ہوسکے وہ کافی بالذات رہے۔

جاپان کے خطرے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے اور وہ ایشیا میں روسی طاقت کا ازسرِ نو اقتدار پذیر ہونا ہے، روس نے ۱۹۲۸ء میں ایک اقتصادی پنجسالہ پروگرام بنایا تھا جس کی رُو سے وہ اپنے چیدہ چیدہ شعبہ جات ملکی کو یک دم بامِ رفعت تک پہونچانا چاہتا تھا، اور اس طرح اُس کی خواہش تھی کہ وہ نہ صرف اقتصادی طور پر خود مختار ہوجائے بلکہ اُس کے ذریعے وہ سیاسی اقتدار بھی حاصل کرے۔ یہ اسکیم ۱۹۳۲ء میں مکمل ہوئی، اور اربابِ سیاست کا خیال ہے کہ روس اب اس قدر مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہوچکا ہے کہ اگر ساری دنیا بھی اُس کا مقابلہ کرنا چاہے تو اُس کو نقصان نہیں ہوسکتا۔ سب سے نزدیکی حکومت جس کو روس کی بڑھتی ہوئی طاقت کا خطرہ ہوسکتا ہے وہ جاپان ہے۔ روس نے بعد ازاں دوسرا پروگرام شروع کیا تھا، جو ۱۹۳۶ء کے آخر میں ختم ہوا ہے، اور جس کی حیرت انگیز ترقی جاپان کے لئے سوہانِ روح ثابت ہو رہی ہے، اُدھر روس نے ٹرانس سائبیرین ریلوے کی پٹری دوہری بنالی ہے، اس لئے جاپان کو ہر دم یہی فکر لگ رہی ہے کہ اگر روس کی تمام تجاویز مکمل ہوگئیں تو اُس کا کیا حشر ہوگا۔

مزید برآں جاپان کے ایک طبقے کا خیال ہے کہ جاپان کو مشرقِ بعید میں وہی امتیازات حاصل ہونا چاہیئے جو جنوبی امریکہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کو حاصل ہیں، یعنی جس طرح دولِ یورپ نئی دنیا کے کسی علاقے پر بغیر متحدہ امریکہ کی رضامندی کے قابض نہیں ہوسکتا، اور نہ وہاں آراضی خرید سکتا ہے، اسی طرح حکومتِ جاپان کو بھی یہ اختیار مل جائے کہ وہ مشرقِ بعید کے کسی علاقے میں یورپی طاقت کو داخل نہ ہونے دے۔ شمالی چین کی فتح بھی اِس اقتدار کو حاصل کرنے کی ایک تمہید ہے،

اُدھر چین کی طاقت دو جماعتوں میں بٹی ہوئی تھی جو اب ایک مشترک دشمن کے مقابلے میں محاذ قائم کررہی ہیں۔ ایک چینی اشتراکی جماعت ہے، اور دوسری چیانگ کائی شک کی جماعت "کومن تانگ"۔ پہلے تو یہ دونوں جماعتیں ایک ہی تھیں اور سن یاٹ سین نے چینی ہئیتِ اجتماعی کے لئے "جمہوریت، قومیت، اور اشتراکیت" کے جو اصولِ سہ گانہ مرتب کئے تھے وہ اِن دونوں کا دستور العمل تھے، ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۷ء تک یہ دونوں عناصر ہم آہنگ رہے، لیکن ۱۹۲۷ء میں اُن کے ایک سربرآوردہ قائد چیانگ کائی شک نے شنگھائی کے ساہوکاروں سے ساز باز کرکے نانکن میں اپنی حکومت قائم کرلی، اور کمیونزم کو یکسر ختم کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ کمیونسٹ جماعت بہت کچھ دب گئی۔ مگر کچھ دن بعد پھر اُبھری، اور فوکیان اور کیانگ سی کے صوبوں میں اپنی سوویٹ حکومت قائم کرلی، اور اپنے زیرِ اثر کافی وسیع علاقہ کرلیا۔ حتیٰ کہ وہ نانکن کی حریف حکومت سمجھی جانے لگی۔

حاجیُ الحرمین۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو مکے اور مدینے کے حج میں شریک ہوا ہو۔ مکے مدینے کا حاجی۔ پورا حاجی +

حادِث۔ ع۔ صفت۔ قدیم کا نقیض۔ نیا۔ نوپیداشدہ۔ نئی چیز جو پہلے نہ ہو۔ زوال قبول کرنے والا۔ فنا ہونے والا۔ مخلوق سے مراد ہے +

حادِثہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی نئی بات۔ اصطلاحی وقوعہ۔ رنج آمیز واقعہ۔ واردات۔ صدمہ۔ سانحہ +

حادّہ۔ ع۔ صفت (اقلیدس) سکڑا۔ جب زاویہ حادہ کہینگے تو سکڑے کونے سے مراد ہوگی جو منفرجہ کا نقیض ہوگا +

حاذِق۔ ع۔ صفت۔ زیرک۔ دانا۔ ماہر۔ کامل۔ کامل الفن۔ اپنے فن میں یکتا۔ استاد۔ تجربہ کار۔ کثیر المعلومات۔ دانا (حکیم کی تعریف میں آتا ہے)

حار۔ ع۔ صفت۔ حرارت رکھنے والا۔ گرمی کرنے والا + بارد کے خلاف ہیں۔

حارُونی۔ ا۔ صفت۔ ع۔ سرکش۔ سرزور۔ دنگئی۔ نافرمان۔ بحکم عدول + چاہیئے۔ شریر۔ (یہ لفظ حرون یعنی اسپ سرکش سے لیا گیا ہے (مثال) دیکھئے یہ موا حارونی کب سیدھا ہوتا ہے) دیکھ موئے حارونی اب بھی مان (ماں بیٹے کو کہتی ہے) +

حارِج۔ ع۔ اسم مذکر۔ حرج کرنے والا۔ مزاحم۔ متعرض۔ سدّراہ ہونے والا +

حاسِد۔ ع۔ اسم مذکر۔ حسد کرنے والا۔ ابیر کھار رکھنے والا۔ سرکش۔ کینہ توز۔ بدخواہ۔ دشمن +

حاشا۔ ع۔ حرف تردید (۱) پناہ۔ ہرگز نہیں (۲)۔ استثنا) مگر۔ سوا +

حاشا للہ یا۔ **حاشا رحمان**۔ ع۔ کلمۂ تردید لغوی معنی خدا اُس کام سے پاک اور دور ہے۔ اصطلاحی خدا کی پناہ۔ کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنے اور قسم کھانے اور لاعلمی ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ خدا نہ کرے ہرگز نہیں + ہم بالکل واقف نہیں + ہرگز اس بات کے پاس نہیں۔ ہم کبھی یہ بات نہیں کرینگے +

حاشا وکلّا۔ ع۔ حرف تردید۔ پہلی بات کی رد کرنے یا قسمیہ انکار کرنے کے واسطے بولتے ہیں یعنی ہرگز ہوا ہے نہ ہوگا۔ لاعلمی کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں +

حاشِیہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) کنارہ۔ گوٹ۔ سنجاف۔ کور۔ لب (۲) شرح و یادداشت جو کسی کتاب کے متن سے باہر لکھی جائے۔ نوٹ + فٹ نوٹ +

حاشیہ چڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) گوٹ لگانا۔ نئے سرے سے سنجاف لگانا (۲) کسی کتاب پر شرح یا تفسیر چڑھانا (۳) بات بڑھانا۔ نمک مرچ

لگانا۔ اپنی طرف سے کسی بات میں ایجاد کرکے بیان کرنا +

حاشیہ چھوڑنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کنارہ چھوڑنا۔ چاروں طرف سے کاغذ چھوڑ کر لکھنا۔ گردہ چھوڑنا۔ متن کے چاروں طرف زیادہ گنجائش رکھنا +

حاصِل۔ ع۔ اسم مذکر (۱) کسی چیز کا بقیہ (۲) نقدی + محصل۔ آمدنی۔ بکری (۳) پیداواری (۴) منافع۔ فائدہ۔ پیدا (۵) نتیجہ۔ پھل (۶) مطلب خلاصہ (۷) پیداوار۔ فصل کی پیداوار۔ زراعت +

حاصِل تفریق۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ رقم جو منہائی کے بعد باقی رہے۔ رہتا۔

حاصِل تقسیم۔ ع۔ اسم مذکر۔ خارج قسمت۔ وہ عدد جو مقسوم کو مقسوم علیہ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو۔ حصّہ +

حاصِل جمع۔ ع۔ اسم مذکر۔ میزان۔ ٹوٹل۔ مجموعہ۔ جملہ +

حاصِل ضرب۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ رقم جو ضرب دینے سے حاصل ہو +

حاصِل کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) بہم پہنچانا۔ پانا (۲) کمانا۔ گھٹنا پیدا کرنا (۳) جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا +

حاصِل کلام۔ ع۔ تابع فعل۔ القصہ۔ الغرض۔ خلاصہ کلام۔ خلاصہ مطلب +

حاصِل نہ حصول۔ ا۔ اسم مذکر۔ بیفائدہ۔ مطلب نہ غرض۔ کام نہ کاج +

حاصِل ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) وصول ہونا۔ پانا (۲) بہم پہنچنا۔ ہاتھ لگنا۔ (۳) فائدہ ہونا۔ مطلب نکلنا جیسے تمہیں اس بات سے کیا حاصل ہوا

حاضِر۔ ع۔ صفت موجود۔ طیار۔ آمادہ۔ سامنے۔ سنمکھ +

حاضِر باش۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ موجود رہنے والا +

حاضِر باشی۔ ع + ف۔ اسم مونث۔ موجودگی۔ حاضری +

حاضِر جواب۔ ع۔ صفت۔ فوراً اور بلا تامل جواب دینے والا۔ فی البدیہ جواب دینے والا۔ کسی بات میں نہ رکنے والا۔ بات سنتے ہی معقول جواب موجود کر دینے والا +

حاضِر رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ موجود رہنا۔ پاس رہنا۔ کھڑا رہنا +

حاضِر ضامنی۔ ا۔ اسم مونث۔ کسی شخص کو موجود کر دینے کی کفالت +

حاضِر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) موجود کرنا۔ بلا کر لانا۔ پیش کرنا (۲) سامنے دھرنا۔ نذر پکڑنا۔ دینا +

حاضِر میں حجت نہیں غیب کی تلاش نہیں۔ کہاوت۔ جو موجود ہے نذر ہے لا کر دینے کا اقرار نہیں +

حاضِر ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ موجود ہونا۔ پیش ہونا۔ آنا۔ سامنے ہونا +

حاضِرات۔ ع۔ اسم مونث۔ جن بھوت پریت اور بدروحوں سکو جمع کرنیکا

باوجود اِس رقابت کے جب ۱۹۳۱ء میں جاپان نے منچوریا پر یورش کی تو کمیونسٹ جماعت نے اتحادِ قومی پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر نانکن کی حکومت اپنی قوت کو برابر اُن کی گوشمالی اور بمباری میں صرف کرتی رہی۔ یہ "سُرخ فوجیں" قومی عزت کی خاطر جاپان سے اپنے طور پر لڑتی رہیں، لیکن نانکن گورنمنٹ اُن کے منصوبوں کو خاک میں ملانے پر تُلی ہوئی تھی، چنانچہ ۱۹۳۶ء میں اُس نے کمیونسٹ سردار فانگ کو گرفتار کر کے قتل بھی کر دیا۔

بعد ازاں کمیونسٹوں نے نانکن گورنمنٹ پر جاپان کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے بہت زور دیا۔ اور تقریباً تمام چینی نوجوان اور طالب علم بھی اس اتحاد کے پرزور حامی تھے، چیانگ کائی شیک نے طالب علموں کے مظاہروں کو بڑی سختی سے دبانے کی کوشش کی، لیکن اس سے غیر جانبدار لوگ اور بھی تحریکِ اتحاد کے حامی ہو گئے۔

آہستہ آہستہ یہ تحریک بہت پھیل گئی۔ اور جنرل کائی شک کے حامی، کومن ٹانگ، بھی اُس کی موافقت میں نظر آنے لگے، اور بالآخر ۱۹۳۶ء میں جاپان کے خلاف سب ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔

جاپان کے کاروباری آدمی چین سے اُلجھنا نہ چاہتے تھے، اور اسی وجہ سے اُنھوں نے ۱۹۳۷ء کے ناگہانی انتخاب میں جنرل ہیاشی کی حکومت کو جو فوجی اقتدار کی نمائندہ تھی شکست دیدی۔ لیکن پھر بھی نئی وزارت میں فوجی عنصر کافی بااثر رہا۔ اور چونکہ برطانیہ یورپی سیاست کے جھمیلوں میں پھنسا ہوا تھا اور امریکہ کے لئے اکیلے میدانِ جنگ میں کودنا آسان نہ تھا، اِس لئے جاپان نے سوچا کہ شمالی چین پر قبضہ کرنے کا یہی بہترین وقت ہے

اُدھر اتفاق سے، ۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو ایک معمولی سا حادثہ پیش آگیا، اور وہ یہ تھا کہ ہینکاؤ کی بین الاقوامی آبادی کے اندر تین جاپانی ملاحوں پر آٹھ مرتبہ گولیاں چلائی گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جاپانی مرگیا اور دو زخمی ہوئے۔ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا فیصلہ مخالف ملک پر قبضہ کرنے اور دنیا کو جنگ کی خونریزیوں میں مبتلا کرنے سے ہی ہو سکتا تھا۔ لیکن ملوکیت پرستی اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے بہانے ہی ڈھونڈا کرتی ہے، چنانچہ جاپان جو پہلے ہی بپھرا ہوا تھا اس حادثے کو اصل سبب بنا کر شمالی چین پر حملہ آور ہوا۔ اور ایک جاپانی فوج پی پنگ کے شمال مغرب کی طرف۔ ایک جنوب مغرب کی طرف اور ایک جنوب کی طرف بڑھی، مقصد یہ تھا کہ شمالی چین کے پانچ صوبوں پر جن کا مجموعی رقبہ چار لاکھ مربع میل اور آبادی ساڑھے سات کروڑ ہے اُس کا قبضہ ہو جائے۔ یہ علاقہ مندرجہ صفحہ ۱۰۰ نقشہ سے واضح ہو سکتا ہے۔

اس جنگ کو روکنے کے لئے حسبِ معمول دیگر اقوام نے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کئے، لیکن "کفن دزدانِ جنیوا" کی جمعیتہ سے زیادہ کی توقع کیسے ہو سکتی تھی، "نو دولِ متحدہ" کی کانفرنس کی گئی جس میں چند مدبر اکٹھے ہوئے ریزولیشنز پاس کئے گئے، لیکن نتیجہ وہی۔ ع

ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشید!

جاپان نے اِس کانفرنس کا مقاطعہ کیا اور اعلان کر دیا کہ وہ کسی صورت میں بھی غیر ملکی مداخلت برداشت نہ کرے گا۔

آخر اُسے اپنے مقاصد میں کامیابی ہوئی، اور اس وقت اُس کے قبضہ میں شمالی چین کے پانچ صوبے آگئے ہیں۔ جو چین کی کل اراضی کا ⅕ حصہ ہیں، اس علاقہ میں چین کی ریلوں کا ۴۰ فیصدی، غیر آباد زمینوں کا ۸۵ فیصدی، لوہے کی کانوں کا ۸۰ فیصدی، جنگلوں کا ۳۷ فیصدی، اور تجارت کا ۴۰ فیصدی حصہ ہے۔ علاوہ ازیں اُس نے شمالی چین کا دارالخلافہ نانکن بھی فتح کر لیا ہے، اور ابھی معلوم نہیں کہ اُس کی گرسنگی ہوسناکی کہاں کہاں جاکر ختم ہو!

جاپان نے چین کے اردگرد کے جزیروں پر فوج بٹھا کر باہر سے آنے والی امداد کو روک دیا، جس کی وجہ سے چین جاپان کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کر سکا۔

علاوہ ازیں جاپان نے شنگھائی کے بین الاقوامی علاقہ پر بھی تسلط جما لیا ہے، جس کے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ شنگھائی کی بندرگاہ جو اس وقت دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے جاپان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی وہ محصولِ چنگی جو یہاں سے حاصل ہوا کرتا تھا اب جاپان کو ملے گا۔

انگریز پہلے تو خاموش تھے، لیکن اب چونکہ اُن کے مالی مفاد معرضِ خطر میں پڑ گئے، اس لئے اُنھوں نے بھی احتجاج میں حصہ لیا، دراصل بات یہ ہے کہ انگلستان نے چین کو کروڑوں پونڈ قرضے پر دئے ہوئے ہیں، اور اُن کو

کا جلسہ جو اکثر سیانے لوگ دم دینے کو کیا کرتے ہیں +

حاضرات کرنا - ہ - فعل متعدی - بھوت پریت اور جنوں کو جمع کرکے پوشیدہ حال دریافت کرنا +

حاضری - ع - اسم مونث (۱) موجودگی (۲) بھتی - کڑدی کھچڑی - وہ کھانا جو میت والوں کو رشتہ داروں کی طرف سے دیا جائے (۳) ریزہ ریزہ روٹی جو مُردے کے ساتھ جانے والوں اور مہمانوں کو کھلائی جائے + وہ نقد روپیہ جو میت والے کو دیا جائے (۴) صاحب لوگوں کا صبح کا کھانا - ناشتہ (۵) کباب شیرمال - بیانہ - پنیر - پودینہ وحلوا وغیرہ جس پر شہدائے کربلا یا حضرت عباس کی فاتحہ دیتے ہیں +

حاضری پکارنا - ہ - فعل لازم - موجودات لینا - شمار کرنا کہ کس قدر موجود ہیں +

حاضری دینا - ہ - فعل متعدی (۱) موجودات دینا (۲) میت کے گھر کھانا - یا اُس کی بجائے کچھ نقدی دینا (۳) صاحب لوگوں کو صبح کا کھانا کھلانا +

حاضری کھانا - ہ - فعل متعدی (۱) میت کا کھانا کھانا - حلوائے مرگ کھانا (۲) ناشتا کرنا - صبح کا کھانا کھانا (انگریز)

حاضری لگانا - ہ - فعل لازم (۱) موجودہ اشخاص کے نام کے سامنے موجودگی کا نشان کرنا - (۲) موجودگی میں شمار کرنا +

حاضری لینا - ہ - فعل متعدی - موجودات لینا - گنتی کرنا - نام پکارنا +

حافظ - ع - اسم مذکر (۱) نگہبان - محافظ - حفاظت کرنے والا - پاسبان خبر گیراں جیسے اللہ حافظ - اللہ نگہبان (۲) وہ شخص جسے قرآن شریف ازبر یاد ہو - قرآن مجید کو محفوظ رکھنے والا (۳) اندھوں کا لقب - سورداس - اندھا +

حافظ حقیقی - ع - اسم مذکر - اصلی محافظ - خدا تعالےٰ +

حافظہ - ع - اسم مذکر - وہ قوت جو حواسِ ظاہری و باطنی کے افعال کو دماغ میں محفوظ رکھتی ہے - یاد رکھنے کی قوت - یاد - چیتا +

حاکم - ع - اسم مذکر (۱) حکومت کرنے والا - سردار - عامل - ناظم (۲) فرمانروا - بادشاہ - راجا (۳) آقا - مالک (۴) زمیندار - مقدم - نمبردار +

حاکم بالا - ع + ف - اسم مذکر (۱) خدا - خداوند تعالیٰ (۲) افسرِ اعلےٰ - بڑا حاکم +

حاکمِ اعلےٰ - ع - اسم مذکر - دیکھو (حاکم بالا نمبر ۲)

حاکمِ وقت - ع - اسم مذکر - حاکم موجودہ - اِس وقت کا حاکم - فرمانروائے حال +

حاکمانہ - ع + ف - صفت - حاکم کے طور پر - حاکم کی مانند جیسے حاکمانہ طرز نہ برتو +

حاکمی - ہ - اسم مونث (۱ - گنوار) حکومت - فرمانروائی (۲) سرداری - چودھرات - نمبرداری +

حال - ع - اسم مذکر (۱) زمانۂ موجودہ - ماضی اور استقبال کے درمیان کا زمانہ (۲) حالت - گت - گتی - کیفیت ؎

کیسے یہ بات جبیں رونے لگا + اور ہی حال مرا ہونے لگا (مومن)

(۳) حیثیت - طور - طریق - اسلوب (۴) مشایخ لوگوں کا وجد - رقت - جذبہ - محبت الٰہی کا جوش - قال کا نقیض (۵) ذکر - احوال - سرگزشت - (۶) دم - طاقت - تاب و توان جیسے اب بچے میں کچھ حال نہیں رہا (۷) صفت - اب - مُن - اس وقت - اس گھڑی - (پورب میں بولتے ہیں جیسے حال آیا (۸) تابع فعل - عنقریب - فی الحال - ابھی جیسے حال میں نکلا ہے +

حال آنا - ہ - فعل لازم - راگ سنکر وجد آنا - رقت ہونا - کیفیت ہونا (مشایخ)

کسی کی نغمہ سرائی کا جب خیال آیا + رہے نہ ہوش میں صوفی کی طرح حال آیا

حال آنکہ - ع + ف - تابع فعل - باوجودیکہ - درحالیکہ +

حال بحال ہونا - ہ - فعل لازم - اچھی حالت سے بُری حالت ہونا - حیثیت بگڑنا + لچھن جھڑنا +

حال کھل جانا - ہ - فعل لازم (۱) آگاہی ہو جانا - بھید ظاہر ہو جانا (۲) حقیقت کھل جانا - قلعی کھل جانا (۳) گت بنجانا - سزا کو پہنچنا +

حال کھیلنا - ہ - فعل لازم - وجد لانا - وجد میں آنا - راگ سنکر ہو حق کرنا - لوٹنا لوٹ پھرنا +

حال گیا احوال گیا دل کا خیال نہ گیا - ہ - کہاوت - تباہ و برباد ہو گئے مگر عادت بد نہ گئی +

حال لانا - ہ - فعل لازم - وجد میں آنا +

حالات - ع - اسم مذکر - حال کی جمع +

حالا سے - ہ - تابع فعل - گِتا سے - چوڑے چکلے بڑے بڑے جیسے حالا سے چار روپیہ لگ گیا (یہ املا غلط ہے ہائے ہوز سے لکھنا چاہئے - کیونکہ حالہ چاند کے کنڈل کو کہتے ہیں اور اس سے عورتوں نے یہ خیال لیا ہے حرف روپیہ کے ساتھ یہ لفظ بولا جاتا ہے)

حالت - ع - اسم مونث (۱) گت - گتی - درجہ (۲) دم - جان - طاقت جیسے

وصول کرنے کے لئے وہ چنگی کی رقم کا ۵ فیصدی حصہ لیا کرتا تھا، اب شنگھائی پر جاپانی قبضے کے صاف معنی یہ ہیں کہ چنگی کی رقم بجائے انگلستان کے جاپان کو جایا کرے گی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ انگلستان کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

برطانوی سفیر نے اس باب میں پرزور احتجاج کیا، لیکن جاپان نے صاف کہہ دیا کہ اگر دوسرے ممالک شرافت سے ہماری بات نہ مانیں گے تو بین الاقوامی

اور جب سے چین پر منگولوں کا مختصر سا تسلط چودھویں صدی عیسوی میں ختم ہوا، اس پر ایک سناٹا سا چھا رہا ہے۔ خانہ بدوشوں کی سی زندگی ہے، مگر مہذب دنیا کی نظر اس جانگلو علاقہ پر بھی تھی، ایک طرف روس نے اگر اس کو ہڑپ کرنا چاہا تو دوسری طرف چین کے دندان آز اس پر تیز تھے، آخر کار جب ۱۹۱۱ء میں چین نے روس کو شکست دی تو اس نے اپنے

رقبہ کے معاملے میں ہمیں زور آزمائی کرنا پڑے گی، جب یہ حالت ہو تو بیچارہ بوڑھا انگلستان کیا کر سکتا تھا!

چین و جاپان کی مخاصمت ۱۹۳۱ء کے دوران میں ایک اور اہم واقعہ یہ ہوا کہ اندرونی منگولیا میں ایک خود مختار حکومت قائم ہو گئی۔

منگولیا کا موجودہ علاقہ چنگیز خاں کی وسیع سلطنت کا بچا کھچا حصہ ہے

بہت سے آدمی اس علاقے میں لا بسائے، اور علی الخصوص اندرونی منگولیا کو چینی صوبوں میں اس ڈھب سے شامل کر لیا گیا کہ اس کے باشندے سیاسی اقلیت بن کر رہ گئے۔ نیز چینی تاجروں نے یہاں سود پر روپیہ پھیلایا اور قرض کے جال میں غریب منگولوں کو پھانس لیا۔

چینی مظالم سے گھبرا کر منگولوں نے روس سے تعلقات بڑھائے،

حال

سب کپڑے ہیں حالت نہیں رہی (۲) چگونگی ۔ کیفیت +

حالتِ موجودہ ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ آج کی کیفیت ۔ اس وقت کی حقیقت ۔ وجود حیثیت +

حالتِ نزع ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ جان کنی کا عالم ۔ دم توڑنے کی کیفیت ۔ کیفیت نزع +

حالی ۔ ع ۔ صفت ۔ حال کا ۔ جناب مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب مدظلہ العالی خلف الصدق خواجہ ایزد بخش رئیس پانی پت کا تخلص جنہوں نے اردو زبان کی نیچرل شاعری میں ایجاد ہونے کا نمونہ پیش کر کے ایک غیر معمولی خوب اخلاق رنگ کو بالکل بدل دیا ۔ آپ کو اسداللہ خاں غالب سے تلمذ حاصل ہے عربی ۔ فارسی ۔ اردو تینوں زبانوں میں خوب شعر کہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں حیات سعدی ۔ حیات جاوید ۔ یادگار غالب مسدس مد و جزر اسلام وغیرہ آپ کی بہت سی مقبول عام کتابیں ہیں فرہنگ آصفیہ کے قدر دان اور تقریظ نگار ہیں +

حامل ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ بوجھ اٹھانے والا + لادنے والا ۔ کوئی چیز اٹھانے یا لیجانے والا ۔ جیسے حامل رقعہ +

حاملہ ۔ ع ۔ صفت ۔ پیٹ والی ۔ دن بھری ۔ وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو +

حاملہ ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ پیٹ سے ہونا ۔ گربھ سے ہونا ۔ پیٹ رہنا ۔ حمل قرار پکڑنا +

حامی ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ حمایتی ۔ مددگار ۔ معاون ۔ طرفدار ۔ نگہبان +

حامی بھرنا ۔ ف ۔ فعل لازم (۱) ہمت کرنا ۔ ارادہ کرنا ۔ ع

ہر اک کے آگے انہیں چھاتیوں سے لگنے ہی ۔ ناتکی کسکے حامی ناکوئی بھر کے اٹھے (معروف)

(۲) اقرار کرنا ۔ ہاں کرنا ۔ ع

کیا مرے قتل پہ حامی کوئی جلاد بھرے ۔ وہ حبیب دیکھ کے کہتے نہ ستم ایجاد بھرے (مومن)

(اس معنی میں یہ لفظ ہی بمعنی ہاں سے نکلا ہے لیکن چونکہ اس کا روز مرہ اس طرح پڑگیا ۔ اور اساتذہ نے بھی خیال نہیں کیا لہذا ہم نے بھی اسی جگہ درج کر دیا) +

(۳) ہمت بندھانا ۔ ڈھارس بندھانا ۔ دلاسا دینا ۔ جرأت دینا (جرأت)

آہیں مست بھرا کسے ہے آتے نہیں + اتنی امامی نہیں بھرتا کوئی

حامی کار ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ حامی کار ۔ کسی کام کی حمایت کرنے والا ۔ معاون مددگار ۔ پشت پناہ ۔ والی ۔ حمایتی + دکھ میں شریک ۔ اقرار کرنے والا +

حبس

حاوی ۔ ع ۔ صفت (۱) گھیرنے والا ۔ محیط ہونے والا ۔ احاطہ کرنے والا + چھایا ہوا ۔ غالب ۔ محیط جیسے وہ اس کے مزاج پر حاوی ہے (۲) متصرف قابو کرنے والا + کسی فن میں کامل ۔ ماہر +

حائل ۔ ع ۔ صفت ۔ بیچ میں آنے والا ۔ مزاحم ۔ باز رکھنے والا ۔ مانع ۔ ستر راہ آڑ ۔ روک ۔ (عورتیں جو حائل کرنا بمعنی ہلاک کرنا استعمال کرتی ہیں وہ ما بعد سے ہمزہ سے لکھنا چاہئے اگرچہ اس کے معنی بھی ہولناک ہیں یہ نہیں ہیں لیکن یہ خیال اسی لفظ سے پیدا ہوا ہے

حُبّ ۔ ع ۔ اسم مونث (۱) محبت ۔ الفت ۔ پریم ۔ موہ ۔ انس ۔ پیار ۔ پریت (۲ ۔ ۱) دوستی ۔ آشنائی ۔ (۳ ۔ ۱) شوق ۔ چاہ ۔ آرزو (۴ ۔ ۱) توفیق ۔ مرضی ۔ اچھا جیسے جو تیری حب ہو سو دے جا +

حُبّ الوطن ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ وطن کی محبت ۔ مولد کی الفت ۔ جیسے حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر +

حُبّ کا عمل ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ موہنی منتر ۔ وہ دعا یا عمل جسکے ذریعے سے باہم محبت و الفت پیدا ہو ۔ ع

ذوق کہتا تھا کر لگا جس کو حب کا عمل + کوئی اس کو یاد دلوا دے ہوا وہ دل کہہ (ذوق)

حَبّ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) گولی + دانہ + بیج ۔ تخم +

حُباب ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) پانی کا بلبلا ۔ گنبد آب (۲ ۔ ۱) ایک زیور کا نام جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے + روشنی کے باریک زجاجی کنول + شیشے کے گولے جو مکانوں میں آرائش کے لئے لگاتے یا بچوں کے کھیلنے کے واسطے بناتے اور اس میں رنگ بھرتے ہیں +

حباب سا ۔ ف ۔ صفت (۱) باریک ۔ پتلا ۔ ہوا سا (۲) تاؤ بھاؤ ۔ ذرا سا جیسے حباب سا چونہ لگانا +

حَبس ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) بند ۔ قید (۲) قید خانہ ۔ محبس (۲) گھٹاؤ ۔ انقباض گھٹن ۔ امس ۔ گھمس +

حبس بیجا ۔ ع + ف ۔ تابع فعل ۔ حبس ناجائز ۔ زبردستی کسی شخص کو مکان وغیرہ میں بند کر دینا جو قانوناً منع ہے ۔

حبس دم ۔ ع + ف اسم مذکر (۱) ضیق النفس ۔ دمہ ۔ سانگ (۲) دم روکنا سانس کو قابو کرنا ۔ ہندو فقیروں کا ایک عمل ہے کہ جس سے وہ سانس روکنے کی اس قدر مشق کرتے ہیں کہ سیکڑوں برس زندہ رہ سکتے ہیں ۔ جیسے پرنا یام یا پرانایام کرنا ۔ سانس کو دماغ میں لیجا کر روکنا اور اس حالت میں خدا کا خیال باندھنا +

روس اور چین کے درمیان منگولیا کے متعلق یہ کھینچ تان جاری تھی کہ ۱۹۰۵ء کی فتح کے بعد جاپان نے بھی وہاں اپنا حق جتانا شروع کر دیا۔ آخر کار فیصلہ یہ ہوا کہ جاپان بیرونی منگولیا پر اور روس مغربی منچوریا پر قابض رہے،

جب جاپان نے بعد ازاں اپنے ہاتھ پاؤں پھیلانا شروع کئے۔ تو چین نے منگولیا کی آزادی میں معتد بہ کمی واقع کرنا شروع کر دی اور قبائلی علاقوں کو اپنے باضابطہ صوبوں میں ہضم کر لیا۔ لیکن چونکہ منگولیا کی آزادی سے جاپان کو بہت فائدہ پہنچ سکتا تھا، اس لئے وہ منگولوں کو آزادی حاصل کرنے کی برابر ترغیب دیتا رہا۔ بالآخر ۱۹۳۷ء میں موقع پا کر اندرونی منگولیا نے اعلان کر دیا کہ وہ جاپان کے زیر سایہ ایک "خود مختار ریاست" بن کر رہے گا۔ اس سے جاپان کو کوئلہ، لوہا اور تیل حاصل کرنے میں آسانی ہوئی وہاں اس سے اُس کو یہ فائدہ بھی ہوا کہ وہ چین کے بالکل سر پر پہنچ گیا، اور روس کی یورش سے پناہ لینے کے لئے ایک درمیانی علاقہ ہاتھ آ گیا ہے۔

ہندوستان نے چین کے مظلوم ملک سے ہمدردی کی خاطر چاہا کہ جاپانی مال کا مقاطعہ کیا جائے، لیکن ہندوستانی روئی کے جوابی مقاطعہ کے خوف سے یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔

دراصل مقاطعہ کی خاطر ضروری تھا کہ تمام ممالک اس پروگرام پر عمل کرتے، لیکن افسوس ہے کہ قومی خود غرضیوں نے اس تجویز کو زیر عمل نہ لانے دیا۔ جاپان اپنی دولت کے لئے سرتاسر غیر ملکی تجارت پر انحصار رکھتا ہے۔ پس اگر اقوام عالم متحدہ طور پر جاپان کا تجارتی مقاطعہ کرتے تو اُس کو گھٹنوں کے بل گرانا چنداں مشکل نہ تھا۔

اسپین کی خانہ جنگی

اسپین میں پہلے شاہی حکومت تھی، لیکن جمہوریت پسندوں کے بے پناہ جذبہ کے تحت شاہ الفانسو کو تخت سے اُتر جانے پر مجبور کیا گیا اور ملک میں "لوگوں کی، لوگوں کے ذریعہ، لوگوں کے لئے" حکومت قائم کر دی گئی۔ لیکن جب سے اشتراکی پارٹی برسر اقتدار آئی ہے ملک میں ایک خونچکاں دور شروع ہو گیا ہے،

اشتراکی پارٹی نے مزدوروں کے اوقات کار کم کرنے اور اُجرتیں بڑھانے وغیرہ کے پروگرام پر عمل کیا، لیکن اس کا چونکہ سرمایہ داروں کے منافع پر اثر ہوا، اس لئے وہ برافروختہ ہو گئے اور جنرل مولا اور جنرل فرانکو کی سرکردگی میں اُنھوں نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔

اب چونکہ ایک طرف مزدور تھے اور دوسری طرف سرمایہ دار اس لئے فاشسٹ (اٹلی۔ جرمنی) اور سوشلسٹ (روس، فرانس) حکومتوں نے بھی اُن کی ہمدردی کرنا شروع کی۔ اور اپنے اپنے "والنٹیر" اسپین میں بھیج دیے۔ اور اس طرح پر یہ مبارزت محض "خانہ جنگی" نہ رہی، بلکہ "بین الاقوامی محاربہ" بن گیا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اسپین میں بہت سی وہ چیزیں مل سکتی ہیں جو جنگ کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس مقدار میں مل سکتی ہیں کہ نہ اٹلی کو میسر ہیں نہ جرمنی کو اپنی نو آبادیوں میں ملتی تھیں۔ مثلاً لوہا کثرت سے اویڈو کے قریب، ویگو کے نواح میں اور باسک کے صوبہ میں دستیاب ہوتا ہے۔ صوبہ ہویلا میں یورپ کی سب سے اچھی تانبے کی کانیں ہیں، المدن میں پارہ ملتا ہے، اور اُس کے قریب ہی بہت اچھا سیسہ۔ ان کے علاوہ بہت سی اور معدنیات اس جزیرہ نما میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ نقشہ حسب ذیل ہے۔

اویڈو (لوہا)
باسک (لوہا)
پرتگال
میڈرڈ
کارتاگینا
قرطبہ (پارہ)
اشبیلیہ
ہویلا (سیسہ)
لوہا تانبہ سیسہ گنک ملاگا

حبس

حَبَش۔ ع۔ اسم مذکر۔ حبشیوں کا ملک۔ شیدیوں کا دیس۔ زنگبار۔ سوڈان
افریقہ۔ ابیسینیا وغیرہ +

حَبشَن۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) شیدن۔ حبش کی رہنے والی عورت (۲) شاہی
محل کی چوکیدارنی۔ اردابیگنی۔ قلماقنی (۳) کالی کلوٹی (دیکھئے باندی کی قسمیں)

حَبَشی۔ ع۔ اسم مذکر (۱) باشندہ حبش۔ شیدی۔ زنگباری (۲) کالا آدمی۔
کالا غلام (۳) صفت۔ سیاہ۔ کالا کلوٹا +

حبشی حلواسوہن۔ ف۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سیاہ حلواسوہن +

حُبُوب۔ ع۔ اسم مذکر۔ حب بمعنی دانہ کی جمع +

حَبَّہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) دانہ۔ غلہ کا دانہ (۲) رتی۔ مقدار قلیل۔ ذرہ ذرا جیسے
حبہ حبہ وصول پایا +

حبہ بھر۔ ف۔ صفت۔ رتی بھر۔ ذرا سا۔ جاول بھر +

حَبِیب۔ ع۔ اسم مذکر۔ دوست۔ پیارا۔ محبوب۔ محب۔ معشوق۔ پریتم +

حَتّٰی۔ ع۔ حرف عطف وانتہا۔ یہانتک۔ یہاںتک۔ اس قدر۔ جب
تک۔ جہانتک۔ جس قدر +

حتی الامکان۔ ع۔ تابع فعل۔ تا بمقدور۔ مقدور بھر۔ جہاں تک ہوسکے
جس قدر ممکن ہو +

حتی المقدور۔ ع۔ تابع فعل۔ (دیکھو حتی الامکان)

حَجّ۔ ع۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی ارادہ کرنا اصطلاح میں کعبہ کے طواف کا عبادت
کی نیت سے قصد کرنا اور اس کا بجالانا۔ مادہ تقرب خدا ہے۔ جس میں ارکان او
شرایط عبادت ادا کرنا۔ مقام عرفات میں نویں ذی الحجہ کو پہنچنا +

حج اصغر۔ ع۔ اسم مذکر۔ چھوٹا حج۔ معمولی حج جو جمعہ کے علاوہ دنوں میں
واقع ہو۔ صوفیوں کی اصطلاح میں عام حج +

حج اکبر۔ ع۔ اسم مذکر۔ بڑا حج۔ بہت بڑے ثواب کا حج۔ وہ حج جو جمعہ کے
روز آکر پڑے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں جذب قلوب +

حج خریدنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ حج کا ثواب مول لینا +

حج کرانا۔ ف۔ فعل متعدی (۱) کسی کو کچھ دیکر اپنی طرف سے حج کو بھیجنا (۲)
ارکان حج ادا کرانا +

حج کرنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ کعبہ کا طواف کرنا کعبہ کے گرد شرائط مقررہ کے
ساتھ پھیرا کرنا +

حِجَاب۔ ع۔ اسم مذکر (۱) پردہ۔ اوٹ۔ آڑ۔ چک۔ چلمن (۲) حیا۔ شرم
لاج۔ لحاظ۔ ؎
نہیں دنیا کا سب حجاب ملا + ہمیں قسمت سے اضطراب ملا (معروف)

حجاب اٹھنا۔ ف۔ فعل لازم (۱) پردہ اٹھنا۔ روک نہ رہنا (۲) لاج نہ رہنا۔
غیرت کا جاتا رہنا +

حجاب آنا۔ ف۔ فعل لازم۔ لحاظ آنا۔ شرم آنا +

حجاب ٹوٹنا۔ ف۔ فعل لازم۔ شرم دور ہونا۔ کھلنا۔ ؎
گویا کروں میں بھیر مقصد سے بیاں + جب تک حجاب تیرا یہ دوشیزہ ٹوٹے (جرأت)

حَجَّام۔ ع۔ اسم مذکر۔ نائی۔ موتراش۔ حمامی۔ تراش۔ نائی۔ استاد۔ خلیفہ۔ بال
مونڈنے والا۔ [illegible]
کلام میں موجود ہے)

حَجَامَت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) مونڈن۔ سر مونڈنا (۲) صفائی۔ درستی (ہدایت
[illegible] عربی میں اس کے معنی پچھنے لگانے وخون نکالنے
کے ہیں +

حجامت بنانا۔ ف۔ فعل متعدی (۱) سر مونڈنا۔ ؎
حجامت بنانے کو آیا تھا نائی + حجامت بناتے ہی اسکی رضائی
تو فوراً مجھے یہ مثل یاد آئی + کہ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی (لا علم)
(۲) مونڈنا۔ لوٹنا۔ ٹھگانا +

حجامت بننا۔ ف۔ فعل لازم (۱) سر منڈنا (۲) لٹنا۔ ٹھگا جانا جیسے۔ ؎
کسی کا مونڈنے تھے مریاں حجام بنے + شوخ کے کوچے میں انکی بھی حجامت بنگئی +

حَجَّامی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پیشہ موتراشی۔ سر مونڈنے کا کام +

حُجَّت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) دلیل۔ برہان (۲) بحث۔ تکرار۔ جھگڑا۔ ٹنٹا +

حجت کرنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ تکرار کرنا۔ بحث کرنا۔ بحثنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔
نزاع کرنا +

حجت نکالنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ اعتراض کرنا +

حُجَّتی۔ ف۔ صفت۔ تکراری۔ جھگڑالو +

حَجَر۔ ع۔ اسم مذکر۔ پتھر۔ سنگ +

حجر اسود۔ ع۔ اسم مذکر۔ سنگ سیاہ جو حرم یعنی مکہ شریف کی دیوار میں
لگا ہوا ہے اسے تمام اہل اسلام بوسہ دیتے اور موجب ازالہ معاصی
جانتے ہیں +

حُجْرَہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) کوٹھری۔ مسجد کی کوٹھری۔ وہ خلوتخانہ جس میں بیٹھکر

۱۹۳۶ء میں جرمنی اور اٹلی کی ایک مشترکہ کمیٹی نے ان ذخائر سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اُن دونوں حکومت سرمایہ داروں کی تھی چنانچہ اٹلی اور جرمنی کو خوب مراعات دی گئیں۔ حتیٰ کہ فیصلہ کیا گیا کہ اسپین میں جرمن آب دوزوں اور ہوائی جہازوں کے لئے کیمیائی طریق سے تیل بنایا جائے اور اُن کے مستقر بھی وہیں قائم کئے جائیں۔

لیکن آخر سیاسیات کا رُخ پلٹا اور اسپین میں انقلابی جماعت کو اقتدار حاصل ہوا، چونکہ جرمنی اور اٹلی کو خطرہ پیدا ہوا کہ اس تبدیلی سے اُن کا پروگرام کھٹائی میں پڑ جائے گا۔ اس لئے اُنھوں نے ملک میں بغاوت پھیلانے کی کوشش کی اور وہ بہت حد تک اس میں کامیاب ہوئے،

چونکہ جرمنی کو اسپینی مراکش میں کچھ مراعات حاصل تھیں اس لئے جب جنرل فرینکو نے بغاوت کھڑی کی تو شروع ہی میں اعلان کر دیا کہ مراکش کی تمام کانوں پر ہمارا قبضہ ہے۔ پُرانی مراعات سب منسوخ کی جاتی ہیں، اور اشبیلیہ میں ایک اسپینی نام کی کمیٹی قائم کی جو دراصل جرمنی ہی تھی اور مراکش کی تمام کانوں کا اُسے اجارہ دیدیا، جرمنی نے ان کانوں سے بہت فائدہ اُٹھایا اور وہاں سے کچّا لوہا لے جاکر اُس نے اسپین کو دھڑادھڑ اسلحہ مہیا کئے، اور خود بھی اسلحہ سازی میں ترقی کی۔

علاوہ ازیں جرمنی نے گلیسیا کے ٹین اور ویگو کے لوہے پر بھی اپنا حق جما لیا، اور ابھی ٹنگسٹن اور ونا ڈیم کی کانوں پر نظر ہی تھی کہ اطالیہ کے رضاکار بھی اسپین پہونچے، اور ان کانوں کے علاوہ بعض دیگر کانوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

دیگر ممالک نے اسپین کے معاملے میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا اور وہاں رضاکاروں کی برآمد کو روکنے کے لئے ایک "عدم مداخلت کمیٹی" قائم کی جو اسپین کے سواحل کی نگرانی کرتی رہی اور جس نے اٹلی اور جرمنی کو مجبور کیا کہ وہ اپنے رضاکار واپس بلالیں۔

پہلے پہل تو مسولینی نے عدم مداخلت کمیٹی کے فیصلہ کی پروا نہ کی۔ لیکن جب فرانس نے دھمکی دی کہ اگر مسولینی رضاکاروں کی واپسی کے مسئلہ کو آسان نہ بنا دے گا تو اُسے اپنی پیرینیز کی سرحد کھولنا پڑیگی، جس سے اسپین کی سرکار کو مالی اور مسلح امداد حاصل ہو سکے گی، اور جنرل فرینکو کی کامیابی معرض خطر میں پڑ جائے گی، تو اُس نے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ اسپین میں کوئی رضاکار نہ بھیجے گا۔ اور اس فیصلے کے سوا اُس کے پاس کوئی چارہ بھی نہ تھا، کیونکہ اگر وہ فرانس کی دھمکی کی پروا نہ کرتا تو اسپین کی حکومت کو فرانسیسی امداد کا مقابلہ کرنے کے لئے اُسے باغیوں کو مالی امداد دینا پڑتی۔ لیکن اس کے لئے اُس کے پاس گنجائش نہ تھی، حبش کی جنگ نے اُس کا پہلے ہی کچومر نکال دیا ہے، اور اب اُسے بجٹ میں پے در پے خسارے ہو رہے ہیں، گزشتہ سال (۱۹۳۷ء) اُس نے دس فیصدی نیا ٹیکس بھی لگایا تھا، اور گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے دیگر ذرائع سوچے جارہے ہیں، اندریں حالات مسولینی باغیوں کی امداد کیسے کر سکتا تھا، اور "نان انٹروینشن کمیٹی" کے فیصلے کو ماننے کے سوا اُس کے پاس کیا چارہ تھا؟

عدم مداخلت کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ اسپین میں ایک کمیشن بھیجا جائے جو رضاکاروں کی صحیح تعداد معلوم کرے، مسولینی نے اس تجویز کو بھی تسلیم کر لیا۔ لیکن جنرل فرینکو نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا، مگر اس پر بھی دباؤ ڈالا گیا۔ اور مسولینی کی رضامندی کے بعد وہ زیادہ دیر تک اس تجویز کی مخالفت نہ کر سکا۔

عام خیال یہ ہے کہ دونوں کی مخالفت کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ یہ کہ جتنی جلدی ہو سکے اسپین کے زیادہ سے زیادہ علاقے پر قبضہ کر لیا جائے، چنانچہ اس مقصد میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

تادم تحریر (وسط دسمبر ۱۹۳۷ء) یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسپین میں غیر ملکی رضاکاروں کی صحیح تعداد کتنی ہے، لیکن جو کچھ اخباروں وغیرہ کی رپورٹوں سے ثابت ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت اسپین میں اطالیہ، جرمنی اور پرتگال کے سپاہی لڑ رہے ہیں، لیکن اُن کو کسی طور سے بھی "والنٹیر" یا رضاکار نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ وہ باقاعدہ طور پر فوجی ہیں، ہاں اصلی والنٹیر اگر آئے ہیں تو آئرلینڈ سے، وہ جنرل اوڈفی کے ماتحت لڑ رہے ہیں، اور اُن کی تعداد تین ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے، جرمنی کے قریباً چالیس ہزار آدمی اسپین میں باغیوں کو امداد دے رہے ہیں، اطالیہ کی صحیح تعداد معلوم نہیں، لیکن روم کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ اس وقت اسپین میں اٹلی کے چالیس ہزار "والنٹیر" لڑ رہے ہیں،

گیوڈالجرا کے مقام پر لڑائی میں جو کاغذات ہاتھ آئے اُن سے

عبادت کریں (۲) بعض ہندوستانی ریاستوں میں خوجوں کو بھی حُجرہ کہتے ہیں یعنی ملازمان خلوت وجلوت محرم کار (۳) حظیرہ +

حَدّ ع - اسم مونث (۱) کنارہ - افق - سرحد (۲) انتہا جیسے حد ہوئی (۳) دفعہ قانونی تعریف - اقلیدس کے مقررہ اصول (۴) وہ سزا جو شریعت اسلامی کے موافق دی جائے (۵) مقام - روانہ ہونے کی جگہ - (۶) لحاظ - بگڑ - باڑا (۷) - ا - بہت - بسیار - نہایت جیسے حد برا معلوم ہوتا ہے +

حد باندھنا - ا - فعل متعدی - سرحد مقرر کرنا - حد بستہ کرنا - حد تعین کرنا +

حد بندھنا - ا - فعل لازم - سرحد مقرر ہونا - حد بستہ ہونا - حد بندی ہونا +

حد بست کرنا - ا - فعل متعدی - سرحد باندھنا - حد بندی کرنا +

حد بلوغ - ع - اسم مونث - بالغ ہونے کی انتہا - زمانۂ بلوغت - سیان پن +

حد بلوغ کو پہنچنا - ا - فعل لازم - بالغ ہونا - جوان ہونا +

حد سے بڑھنا - ا - فعل لازم - اپنی جگہ سے باہر قدم رکھنا - بساط سے باہر پاؤں رکھنا +

حد سے زیادہ - ا - صفت - ات گت - نہایت - از حد

حد کا درجہ - ا - اسم مذکر - انتہا درجہ - آخرالامر جیسے دو سے چلنا حد کا درجہ دس روپے دینا +

حد کرنا - ا - فعل متعدی - ایسی بات کرنی کہ اس سے آگے ناممکن ہو +

حد کے اندر - ا - تابع فعل - احاطہ میں - بگڑ میں - سرحد میں +

حد نہ رہنا - ا - فعل لازم - انتہا نہ رہنا - ؎

نالہ فلک ستم سے گزرا + کچھ حد نہ رہی مرے الم کی (مومن)

حُدُود - ع - اسم مونث - حد کی جمع +

حدود اربعہ - ع - اسم مونث - چاروں سمت - چاروں دشا + مشرق و مغرب شمال وجنوب +

حَدِیث - ع - اسم مونث (۱) نئی بات + بات (۲) رسول مقبول کے قول اور ان کے فعل کی خبر (۳) بیان - ذکر - حکایت - ؎

رد کے حدیث شوق ادا کی + آگ پہ روغن تھی تمنا کی (مومن)

(۴) خبر - سندیسا - پاتی + تواریخ +

حدیث کھینچنا - ا - فعل لازم - عو - قسم کھانا - عہد کرنا - توبہ کرنا - باز آنا - تارک ہونا +

حَدِیقَہ - ع - اسم مذکر - چاردیواری کا باغ +

حَذَر - ع - اسم مذکر - پرہیز - اجتناب - انکار +

حَذْف - ع - اسم مذکر - دور کرنا - الگ کرنا - نکالنا - جیسے کسی حرف کا حذف کرنا بمعنی کم کرنا +

حَرَارَت - ع - اسم مونث (۱) گرمی - حدت + تبخیر - جوش - جُثّہ (۲) کرودھ - غصہ (۳) بخار - تپ - ہلکا بخار - تبخیر +

حرارت دین - اسم مونث - مذہبی جوش +

حرارت غریزی - ع - اسم مونث - اصلی حرارت - فطرتی گرمی - وہ حرارت جس پر آدمی کی زندگانی کا مدار ہے +

حَرَارَہ - ع - اسم مذکر - جوش - جُثّہ - گرمی - غلبۂ شوق یا غضب - غصہ - تیزی - تندی - ؎

کچھ سوز دل اپنا کسی دلسوز کے آگے + فرصت ہو تپ غم کے حراروں سے تو کہئے (ذوق)

حرارہ لانا - ا - فعل متعدی - غصہ دکھانا - تندی کرنا - خنگی کرنا + بل لانا - زور دکھانا - جوش ظاہر کرنا - برافروختہ ہونا - گرم ہونا - تیز ہونا - ؎

کیجئے برق تجلی کو اشارا اپنا + لا چکے حسن جہاں سوز حرارا اپنا (آتش)

حرارہ لینا - ا - فعل متعدی - جُثّہ دکھانا - جوش دکھانا - جذبہ دکھانا - تیزی دکھانا + ؎

نہ کیونکہ شیخ کو پھر کہئے شیخ سدو آج + دیا جو راگ کسی نے تو کیا حرارے لئے (جرأت)

حَرَاسَت - ع - اسم مونث - نگرانی - نگہبانی - سپردگی - حوالات +

حَرَّاف - ع - صفت (۱) حرفت باز - مکار - چالاک - فریبی (۲) شوخ دیدہ - طرار - عیار - ؎

دلفریبی کا نہیں کونسا انداز آتا + چھوڑتا جان کو عاشق کی وہ حراف نہیں (آتش)

(یہ لفظ عربی لغات میں نہیں پایا گیا اگرچہ قاعدے کے موافق ٹھیک مبالغہ کا صیغہ ہے)

حَرَام - ع - صفت (۱) ناروا - ناجائز - ناشایستہ - خلاف شرع - حلال کا نقیض - غیر مباح (۲) ناپاک - نجس - پلید (۳) افعال شنیعہ + زنا - بدکاری - چھنالا +

حرام خور - ع + ف - اسم مذکر (۱) مردار خوار - رشوت خوار (۲) نمک حرام - کورنمک + مفت خورا + بے مروت - بے وفا - بے دید +

حرام خوری - ع + ف - اسم مونث - نمک حرامی - کورنمکی + بدذاتی - بے وفائی

حرامزادہ - ع + ف - اسم مذکر (۱) وَلَدُ الزِّنَا - زنا زادہ - وہ شخص جو بے نکاح پیدا ہوا ہو (۲) صفت - شریر - بدذات - ڈنگٹی - فتنہ پرداز - پاجی

معلوم ہوتا ہے کہ فاشسٹ گرینڈ کونسل نے پچاس ہزار والنٹیر اسپین بھیجے، اخباروں کے نمائندوں کی رپورٹ ہے کہ اطالوی فوج کی تعداد دو لاکھ سے کم نہیں۔ حکومتِ اسپین کا یہ کہنا ہے کہ وہاں اس وقت کم از کم اسّی ہزار اطالوی سپاہی ہیں اس سے

اب ہم کو دیکھنا ہے کہ اسپین میں حکومت کی طرف سے کتنے غیر ملکی رضا کار لڑ رہے ہیں، باغیوں کے اعلان کے مطابق وہاں کم از کم اڑتیس ہزار غیر ملکی ہیں، لیکن "ٹائمز" کے نمائندہ نے کہا تھا کہ وہاں بیس اور پینتیس ہزار کے درمیان اشخاص ہیں۔ فرانس کے سرحدی افسروں کا بیان ہے کہ جب سے اسپین کی خانہ جنگی شروع ہوئی ہے، وہاں سے بارہ ہزار والنٹیر گزرے ہیں، اِس کے علاوہ اگر فرض کر لیا جائے کہ تین چار ہزار آدمی بحری راستہ سے وہاں گئے اور دو ایک ہزار چھپ چھپا کر پہونچ گئے تو بھی یہ تعداد بیس ہزار سے زیادہ نہیں بنتی۔

اب سوال یہ ہے کہ اِن غیر ملکی والنٹیروں کو واپس کیسے بلایا جائے؟ اِس کا فیصلہ عدم مداخلت کمیٹی کا مجوزہ کمیشن ہی کرے گا۔ لیکن فی الحال جھگڑا اِس بات پر ہے کہ آیا فریقین کے برابر برابر کے آدمی واپس کئے جائیں یا اگر باغیوں کے پانچ حامی واپس کئے جائیں تو سرکار کا صرف ایک، جرمنی اور اٹلی اول الذکر تجویز کے حامی ہیں، اور روس دوسری کا۔ اور دراصل سارے کے سارے غیر ملکی واپس بلانے کا صرف یہی طریق ہے کہ دوسری تجویز پر عمل کیا جائے۔

بیرونی امداد کی دوسری صورتوں کو روکنے کا سوال ہے، اِس کے فیصلے کے لئے بھی کمیشن کے فیصلے کا انتظار ہے۔

دراصل جب تک کمیشن کا فیصلہ صادر ہوگا اسپین کے تابوت میں آخری میخ گاڑی جا چکی ہوگی، دولِ عالم زیادہ تر باغیوں کی ہی حامی معلوم ہوتی ہے۔ جرمنی اور اٹلی نے تو جنرل فرینکو کی حکومت کو پہلے ہی منظور کر لیا تھا، اب انگلستان نے بھی فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ مفتوحہ علاقہ میں تجارتی سفیر مقرر کئے جائیں گے۔ جاپان اور دو تین چھوٹے چھوٹے یورپی ممالک نے بھی جنرل فرینکو کی حکومت کو منظور کر لیا ہے۔

بحرِ روم کا میدانِ کارزار

جب سے ایطالیہ نے حبش کو فتح کیا ہے، اُس کی بحیرۂ روم میں طاقت بڑھ گئی ہے، جو برطانیہ کے لئے سوہانِ روح ثابت ہو رہی ہے کیونکہ سمندر اُس کے لئے شہ رگ کا حکم رکھتا ہے۔ مالٹا کا برطانوی مستعمرہ سسلی سے صرف ۷۵ میل دُور ہے، اور اس فاصلے کو ایطالیہ کے گولوں سے لدے ہوئے ہوائی جہاز صرف بیس منٹ میں طے کر سکتے ہیں۔ مالٹا کی بندرگاہ کا دہانہ بہت تنگ ہے۔ اس میں جہاز آسانی کے ساتھ آ جا نہیں سکتے۔ بندرگاہ کے اندر اُن پر دشمن کا ہوائی بیڑہ بڑی آسانی سے حملہ آور ہو سکتا ہے، چنانچہ جنگِ حبش کے موقع پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ برطانیہ مالٹا میں اپنا بیڑہ نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے وہ اسکندریہ چلا گیا، جہاں وہ اطالوی ہوائی جہازوں کی پہونچ سے مقابلتاً باہر ہوگا۔

یہ خطرہ ابھی تک ذہن میں ہی تھا کہ بحیرۂ روم میں آنے جانے والے جہازوں پر حملے ہونے لگے۔ صرف برطانیہ کے کوئی تیس جہاز اِن حملوں کا شکار ہوئے۔ فرانس اِس بحری قزاقی سے گھبرا اُٹھا، اور روس کا بھی ایک جہاز ترکی ساحل کے قریب ایک آب دوز کشتی کا نشانہ بن گیا، ترکی حکومت نے بیان کیا کہ کچھ دنوں سے ساحل کے آس پاس ایک آبدوز کشتی دیکھی جا رہی ہے لیکن اصل حملہ آور کا پتہ نہیں،

عدم مداخلت کانفرنس کی قراردادوں کی رُو سے کسی مشکوک جہاز سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی اجازت نہ تھی، بلکہ اِس کی اطلاع کانفرنس کو دینا پڑتی تھی۔

فرانس اور برطانیہ اپنے جہازوں کو خطرے میں دیکھ کر کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ چنانچہ اُنھوں نے فوراً ایک کانفرنس بلانے کی تجویز کی، جو نیوَن (سوئٹزرلینڈ) کے مقام پر ہوئی، اور نیون کانفرنس کے نام سے موسوم ہے، ابھی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام ہو رہا تھا کہ روس کے ساتھ مندرجہ واقعہ پیش آیا، روس نے ایطالیہ کو موردِ الزام ٹھہرایا، ایطالیہ نے انکار کیا، روس نے اور زیادہ شد و مد سے الزام کو پیش کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایطالیہ ناراض ہو گیا، اور اپنے حلیف جرمنی سمیت کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ سمندری راستوں کی نگرانی کی جائے اور جنگی جہازوں کو اس امر کی اجازت دی گئی کہ وہ حملے کا جواب حملے سے دیں، اٹلی علیحدہ رہا۔ صرف فرانس اور برطانیہ نے دیکھ بھال کا تمام بار اپنے ذمہ

فتنہ انگیز۔ فسادی +

حرامزادی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ وہ عورت جو زنا سے پیدا ہوئی ہو (۲) شریر۔ چالاک۔ فتنہ پرداز +

حرام کا۔ ا۔ صفت۔ بن باپ کا۔ وہ شخص جو بغیر نکاح پیدا ہوا ہو۔ جیسے جس کے ماں باپ جیتے ہوں وہ حرام کا نہیں کہلاتا +

حرام کار۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ زانی۔ جار۔ بدکار +

حرام کاری۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ زنا۔ بدکاری +

حرام کا مال۔ ا۔ اسم مذکر۔ غیر مباح یا ناجائز دولت۔ رشوت یا حرام کی کمائی۔ مال مفت +

حرام کردینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عو۔ تلخ کردینا۔ بدمزہ کردینا۔ ناگوار کردینا جیسے نیند حرام کردی۔ زندگی حرام کردی وغیرہ وغیرہ +

حرام کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ زنا کرنا۔ بدکاری کرنا +

حرام کھانا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دیکھو (حرام خوار) +

حرام کھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ رشوت کھانا۔ ناجائز کمائی کھانا +

حرام مغز۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ وہ گودا جو ریڑھ کی ہڈی یا مہرہ ہائے پشت میں ہوتا ہے۔ چونکہ اس کا کھانا جائز نہیں۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے +

حرام موت مرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ خودکشی کرنا۔ زہر یا کسی اور مہلک چیز سے اپنی جان دینا۔ بن آئے مرنا +

حَرامی۔ ع۔ اسم مذکر (۱) چور۔ دزد۔ سارق (۲ صفت) شریر۔ بدذات۔ (۳۔ ا) بیسوا پتر۔ ولدالزنا۔ حرام کا جنا +

حرامی پلا۔ ا۔ اسم مذکر۔ حرام کا بچہ۔ حرام کا جنا + بدذات۔ شریر۔ لنگی +

حرامی موت۔ ا۔ اسم مذکر۔ نطفۂ حرام۔ ولدالزنا + شریر۔ لنگی +

حَربَہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) لڑائی کا ہتھیار (۲) حملہ۔ چڑھائی۔ دھاوا۔ (۳) جست۔ جھپٹا +

حربہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ حملہ کرنا۔ مارنے کا ارادہ کرنا + چوٹ کرنا +

حَربے ضَربے۔ ا۔ تابع فعل۔ عو۔ ہر حربہ اور ہر ضرب پر + ہر گھڑی۔ ہر حملہ پر۔ ہر دفعہ۔ گھڑی گھڑی۔ بار بار۔ ہر ستے (فقرہ) حربے ضربے ہم ہی پر آفت آتی ہے +

حَرَج۔ ع۔ اسم مذکر (۱) تنگی۔ سختی (۲۔ ا) نقصان۔ ضرر + تضیع اوقات + دیر۔ کمی۔ وقفہ +

حرج مرج۔ ع۔ اسم مذکر (۱) دنگا فساد (۲۔ ا) دیر دار۔ اویر سویر۔ نفع نقصان۔ حرجہ روک ٹوک۔ بکھیڑا۔ بلوہ۔ ہنگامہ +

حِرز۔ ع۔ اسم مذکر (۱) پناہ گاہ۔ مامن (۲) تعویذ۔ جنتر +

حِرص۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) طمع۔ لالچ۔ آز۔ لوبھ۔ لالسا۔

عشق میں کام کچھ نہیں آتا ‌ ‌ گر نہ کی حرص مال و جاہ نہ کی (مومن)

(۲) چاہ۔ خواہش۔ ہوس۔ رغبت۔ اچھا +

حرص کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ دیکھا دیکھی لالچ کرنا۔ طمع کرنا۔ غبطہ کرنا۔ ہسکا کرنا +

حِرصا حِرصی۔ ا۔ تابع فعل۔ دیکھا دیکھی۔ اوروں کو دیکھ کر خود بھی وہی کام کرنے لگنا +

حَریصی۔ ا۔ اسم مذکر۔ حریص۔ لالچی۔ طامع۔ لوبھی +

حَرف۔ ع۔ اسم مذکر (۱) لغوی معنی دھار۔ طرف۔ کنارہ۔ قلہ۔ پہاڑ کی چوٹی (۲) انچھر۔ اکشر۔ کسی زبان کے وہ حروف جن سے الفاظ بنیں۔ حروف تہجی +

آدمی میں آدمی تم کیوں نہ وابستہ ہو آ ‌ ‌ حرف کو دیکھو کہ یک ہم جنس سے ملتا ہوا (ناسخ)

(۳) بات۔ سخن۔ کلمہ۔ شبد۔ لفظ۔

زباں کٹ گئے دانتوں سے ملگئی نعزیر ‌ ‌ کبھی جو لب پہ مرے حرف آرزو آیا (وزیر)

(۴) نقص۔ عیب۔ طنز۔ (۵۔ علم صرف) وہ کلمہ جس کے معنی دوسرے لفظ کے ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل ذیل قسمیں ہیں +

حرف اختصاص۔ جو خصوصیت پیدا کرنے کے واسطے آئے +

" **استثنا**۔ جو اپنے مستثنیٰ منہ کو خاص یا جدا کردے +

" **استدراک**۔ جو پہلے جملے کے شبہ کو دور کرے +

" **اضافت**۔ جو ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ لگاؤ بتائے +

" **تردید**۔ جو ایک بات کو رد کرکے اسکی بجائے دوسری بات لائے +

" **تشبیہ**۔ جو مشابہت اور نظیر کے واسطے آئے +

" **تنبیہ**۔ جو تاکید کے واسطے آئے +

" **جر**۔ جو اسم کو فعل یا شبہ فعل سے رابطہ دے +

" **جزا**۔ جو حرف شرط کے جواب میں جزا سے پہلے آئے +

" **جواب**۔ جو استفہام کے جواب میں آئے +

" **شرط**۔ جو کسی بات کی شرط کے واسطے آئے۔

" **عطف** یا **وصل**۔ جو اپنے ماقبل کو مابعد سے ملائے +

" **ندا**۔ جو بلانے یا پکارنے کا کام دے +

لے لیا۔ اور فیصلہ کیا کہ اگر اٹلی شریک ہونا چاہے تو اُس کو ہر وقت اجازت ہے۔
بحیرۂ روم کا مسئلہ حل کرنے کے لئے برطانیہ سرعت کے ساتھ اپنے جنگی پروگرام کو مکمل کر رہا ہے۔ لیکن اِس کے بالمقابل اطالیہ بھی غافل نہیں ہے — وہ بھی اپنے بحری بیڑے کو دوگنا بلکہ تگنا کر چکا ہے۔
برطانیہ کو یہ بھی خیال ہے کہ اگر بفرضِ محال بحیرۂ روم سے اُس کا اقتدار اُٹھ گیا تو وہ افریقہ کے نیچے سے ہو کر پرانا بحری راستہ اختیار کر لے گا۔ اِس طرح اُس کا خیال ہے کہ خرچ بھی زیادہ نہ ہوگا۔ کیونکہ نہر سوئز کے محاصل جو اب دینا پڑتے ہیں، اُس راستہ پر دینا نہ پڑیں گے۔ دوسرے فاصلے کی کمی رفتار زیادہ کرکے پوری کی جا سکتی ہے۔ تیسرے جنگ کے زمانہ میں بیمہ کی جو رقم چڑھ جاتی ہے وہ بھی بچ جائے گی۔ الغرض برطانیہ جہاں بحیرۂ روم میں اپنا اقتدار برقرار رکھنے کی پوری کوشش کر رہا ہے، وہاں اُس کے ذہن میں متبادل راستے بھی ہیں۔

سیاسی ملاقاتیں

۱۹۳۷ء میں یوروپ کے اکثر ممتاز سیاستدان ادھر اُدھر باہمی ملاقاتوں پُراسرار گفتگوؤں اور مبہم اعلانات کرنے میں مصروف رہے۔ اِن میں سے اہم ملاقاتیں ایک طرف مسولینی اور ہٹلر اور دوسری طرف لارڈ ہیلی فیکس اور ہٹلر کی تھیں۔
مسولینی اور ہٹلر پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ کیونکہ ہٹلر جرمن ازم میں یقین رکھتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اُن تمام ممالک کو جن میں جرمنی کے لوگ رہائش پذیر ہیں پرشیا کے سائے تلے لانا چاہتا ہے، لیکن مسولینی یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اِسی وجہ سے ہٹلر اور مسولینی کا آپس میں تیل اور آگ کا تعلق تھا۔ لیکن واقعات کے موجودہ رجحان نے اِن متخاصم ذہنیت کے مالک ڈکٹیٹروں میں اتحاد و یگانگت کی روح پیدا کر دی ہے اور اِسی وجہ سے ۱۹۳۴ء میں ہر ہٹلر سولینی سے ملاقات کرنے کے لئے روکا گیا، اور گزشتہ سال ستمبر میں مسولینی ہر ہٹلر سے ملنے آیا۔
ملاقات کی نوعیت کو پوشیدہ رکھا گیا ہے، لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں روما اور برلن کے درمیان ایک معاہدہ قرار پایا ہے جس کی رُو سے یوروپ میں بولشوزم کا قلع قمع کیا جائے گا، اور اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اسپین اور فرانس کی اشتراکی حکومتیں صفحۂ یورپ سے ناپید کر دی جائیں گی۔ اور بہت جلد یہ ڈکٹیٹر روس کی بڑھتی ہوئی طاقت کے خلاف صف آرا ہو جائیں گے۔
ایک خیال یہ بھی ہے کہ مسولینی، ہر ہٹلر سے انگریزوں کے خلاف امداد کا طالب تھا، لیکن ہر ہٹلر نے انکار کر دیا۔
بادی النظر میں یہ بات کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ وہ جرمنی جس کی سلطنت کا بیشتر حصہ انگریزوں نے لے لیا اور تجارتی لحاظ سے بھی اُس کو نقصان پہونچایا آج کس طرح انگریزوں کی حمایت پر کمر بستہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم یہ جان لیں کہ جرمنی جس طرح بھی ہو سکے فرانس سے اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہتا ہے اور انگریز خود بھی فرانس کی روز افزوں ترقی سے خائف ہیں تو ہمیں یہ سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی کہ انگریز آج کیوں جرمنی کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں اور جرمنی کیوں اُن کی دوستی کا دم بھرتا ہے،
اسی عمل کے پیشِ نظر لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ ارون وائسرائے ہند) نے ہر ہٹلر سے ملاقات کی، اگرچہ اس ملاقات کو بھی "ذاتی" اور "نجی" قرار دیا گیا، لیکن تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں، سمجھدار طبقہ جانتا ہے کہ اس ملاقات کے پس پشت بھی اینگلو جرمن اتحاد کا نظریہ تھا، جو فرانس کی طاقت کو دبانے کے لئے اب ضروری ہو گیا ہے۔
پھر یہ قیاس آرائی بھی کی جاتی ہے کہ جرمنی "معاہدۂ لوکارنو" کی بجائے ایک نیا معاہدہ چاہتا ہے، اور وہ بھی انگلستان کے ساتھ۔ دراصل جرمنی کا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ زیادہ ملکوں کے درمیان معاہدے ہوں بہتر ہے کہ صرف دو ملک آپس میں عہد و پیمان کر لیا کریں تاکہ نپٹنے میں آسانی رہے۔

مواعید و مواثیق

سیاسی ملاقاتوں کے علاوہ ۱۹۳۷ء میں بعض مواثیق و مواعید بھی کئے گئے جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔
۶ نومبر کو ہر وان ربن ٹراپ (جرمنی) کاؤنٹ کیانو (اطالیہ) اور مسٹر ہیروٹا (جاپان) کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کا مقصد یہ تھا

حرف نفی۔ جو انکار کے واسطے آئے +

حرف اٹھانا۔ و۔ فعل متعدی (۱) [illegible] حرف کو اس طرح چھیلنا [illegible] نشان باقی نہ رہے۔ حرف [illegible] دُور کر لینا (۲) پڑھنا۔ پڑھنے [illegible] ایسے [illegible] کتاب کا حرف بھی نہیں اُٹھنا [illegible] اُٹھنے لگا +

حرف اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) حرف دُور ہونا۔ اس طرح پر حرف کا اُلٹ کر کاغذ پر نشان نہ رہے۔

ہر داغ معاصی مرا [illegible] جوں حرف سر [illegible] ہم اُٹھ نہیں سکتا (ذوق)

(۲) پڑھا جانا۔ پڑھنے میں آنا۔ شناخت میں آنا +

حرف آنا۔ و۔ فعل لازم (۱) کچھ لکھنا پڑھنا آنا۔ حرف شناسی ہونا۔ حرفوں کا معلوم ہونا (۲) الزام آنا۔ عیب لگنا۔ داغ لگنا۔

وضع پر حرف نہ آئے دیا وحشت نے بھی

نقطۂ معنی کی طرح میں کبھی عُریاں نہ ہوا (بحر)

حرف بحرف۔ ع۔ تابع فعل۔ حرفاً حرفاً۔ بالاستیعاب۔ لفظ بلفظ۔ ایک ایک حرف جیسے حرف بحرف پڑھنا +

حرف بنانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) حرفوں کو درست کرنا۔ حرف کو باقاعدہ بنانا۔ خط درست کرنا (۲) نستعلیق لکھنا + چھاپہ کے پتھر پر حرف درست کرنا (۳) حرف کھودنا (۴) جعل کرنا۔ خط میں خط ملانا۔ دستاویز کے اصل حرف اُڑا کر دوسرا حرف چسپاں کرنا +

حرف پکڑنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ غلطی پکڑنا۔ ٹوکنا۔ اعتراض کرنا۔ زبان پکڑنا۔ حرف گیری کرنا۔ مزاحم ہونا۔ عیب پکڑنا۔ نکتہ چینی کرنا +

حرف پہچاننا۔ و۔ فعل متعدی۔ حرف شناسی بہم پہنچانا۔ الف بے تے کو ذہن نشین کرنا +

حرف شناس۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر۔ ابجد خوان +

حرف گیری۔ ع۔ ف۔ اسم مونث۔ عیب گیری۔ نکتہ چینی +

حرف لانا۔ و۔ فعل متعدی۔ عیب رکھنا۔ نقص نکالنا۔ الزام دھرنا۔ کلنک لگانا +

حرف نہ اُٹھ سکنا۔ و۔ فعل لازم۔ پڑھا نہ جانا۔ پڑھنے میں نہ آنا۔ پڑھ نہ سکنا۔

ناتوانی کا مرے مضمون کم از منقا نہیں گر کوئی پڑھنے کو بیٹھے حرف اُٹھ سکتا نہیں (نکہت)

حِرفت۔ ع۔ اسم مونث (۱) کسب۔ پیشہ۔ کاریگری۔ حرفہ۔ دستکاری (۲) ہُنر۔ گُن۔ علم (۳۔ عو) چالاکی۔ عیاری۔ مکاری۔ ہتکھنڈا +

حرفت باز۔ و۔ صفت۔ عو۔ چالاک۔ عیار۔ عیارہ۔ مکارہ۔

تو دو ایک سے اللہ لی حرفت باز قادری مانگی تھی تو دو کی لائی پشواز (رنگین)

حِرفہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ پیشہ۔ کسب + ہُنر۔ دستکاری۔ کاریگری۔ صنعت +

حَرَکت۔ ع۔ اسم مونث (۱) جُنبش۔ چال۔ رفتار۔ گردش۔ ہل چل۔ دھڑکن۔ تڑپ۔ اضطراب (۲) اعراب۔ زیر و زبر و پیش۔ ماترا (۳۔ ا) کام فعل + ارتکاب + کرتب۔ کردار۔ کرنی۔ عمل (۴۔ و) ناپسند بات۔ بیجا کام۔ ناشائستہ امر (۵۔ و) تقصیر۔ قصور۔ خطا۔ جُرم۔ جرم صغیرہ + بد اطواری (۶۔ و) پاپ۔ گناہ۔ اپرادھ۔ کھٹ (۷۔ ہندو) حرجہ۔ حرج۔ نقصان۔ ضرر۔ زیان + دیر۔ وقفہ۔ روک اوبر (۸۔ ا) سفر۔ کوچ۔ آمد و رفت۔ پلٹ پھرت جیسے حرکت میں برکت (۹) جماع۔ صحبت داری +

حرکت دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ہلانا۔ ڈلانا۔ متحرک کرنا۔ جُنبش دینا۔ گردش دینا +

حرکت کرنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) ہلنا۔ جنبش کرنا۔ چلنا (۲) ناشائستہ امر کرنا + تصور کرنا۔ خطا کرنا۔ (۳) حرج کرنا۔ نقصان کرنا + دیر کرنا + وقفہ کرنا + جماع کرنا +

حرکت ہونا۔ و۔ فعل لازم (۱) جُنبش ہونا۔ ہلنا (۲) قصور ہونا۔ خطا ہونا (۳) دیر ہونا۔ عرصہ لگنا۔ حرجہ ہونا (۴) کسل ہونا۔ ہلکا سا بُخار ہونا +

حَرَم۔ ع۔ اسم مذکر (۱) کعبہ کی چار دیواری۔ احاطہ (۲) اندرون خانہ۔ اشرافوں کے گھر کی عورتیں۔ گھر کی بیوی (۳۔ مونث) منکوحہ۔ گھر میں ڈالی ہوئی باندی۔ وُہ کنیز جس سے صُحبت کی ہو۔

گھر کرو لونڈی کے دل میں حج کی کیا حاجت تمہیں

ہے حرم گھر میں میاں کعبہ نہ جانا چاہیے (نازنین)

(۴۔ مونث) لونڈی۔ باندی۔ سُریت۔ خادمہ۔

پھرے کیونکر نہ اہلی گہلی بانکی دوگانا ہے حرم ننھے میاں کی (رنگین)

(ننھے میاں۔ زین خاں۔ شاہ دریا وغیرہ یہ سب فرضی جنوں کے نام ہیں)

کہ آئندہ یہ تینوں ممالک مل کر دنیا سے روسی کیمونزم کو ناپید کرنے کی کوشش کریں گے۔ دراصل اس مطلب کا ایک عہدنامہ ۱۹۳۶ء میں جاپان اور جرمنی کے درمیان ہوا تھا۔ لیکن اب ایطالیہ نے بھی اس میں شامل ہونا منظو کر لیا ہے۔

جس دن یہ معاہدہ ہوا اُسی دن سانز گانڈی (اطالوی سفیر لندن) نے ایطالیہ کے ایک اخبار میں لکھا تھا کہ اِس معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بیس کرور آدمی اور بیس لاکھ ٹن کے بحری بیڑے موجود ہیں۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ تینوں ممالک پُرامن نہیں رہنا چاہتے، بلکہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے وہ گولے اور بارود کا استعمال بھی بُرا نہیں سمجھیں گے۔

ایک اور معاہدہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان ہوا، جس کی رو سے قرار پایا کہ وہ ایک دوسرے کے ملک کی اقلیتوں کے تمدن اور اخلاق کو کوئی نقصان نہ پہونچائیں گے۔ اِس معاہدے کے ذریعہ جرمنی اپنے اور حریفوں۔ روس اور زیکوسلوواکیا۔ کے درمیان ایک دیوار کھڑی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ پولینڈ کی ایک سرحد پر روس ہے اور دوسری پر زیکوسلوواکیا۔ اور بہت ممکن تھا کہ روس زیکوسلوواکیا سے جرمنی کے خلاف کوئی ساز باز کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اب یہ امکان بھی جاتا رہا۔

جرمنی اور پولینڈ کے اتحاد کی تہ میں ایک اور راز بھی ہے اور وہ یہ کہ عہدنامہ ورسائی کی رُو سے جو نئی ریاستیں بنائی گئی تھیں اُن میں ایک پولینڈ بھی ہے۔ اب جہاں پولینڈ کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اُن کی آزادی برقرار رہے وہاں فرانس کی بھی یہی مرضی تھی، اور اس سلسلے میں اُس کی کچھ مالی امداد بھی کرتا رہا۔ لیکن جب ہر ہٹلر برسر اقتدار آیا تو اُس نے تاوان دینا بند کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس پولینڈ کی مالی امداد نہ کر سکا۔ اس سے پولینڈ کے لوگ برافروختہ ہو گئے اور کچھ اُنھوں نے سوچا کہ ہٹلر کے مقابلہ میں فرانس کی دوستی اُنھیں مہنگی پڑے گی۔ چنانچہ اُنھوں نے فرانس کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدل لیا۔ اور ہٹلر سے معاہدہ کر لیا۔ اس وقت فرانس کے ساتھ اُن کا تجارتی معاہدہ ہے، لیکن وہ بھی برائے نام، کیونکہ ۳۶ء کے معاہدہ نے اُسے بھی ناکارہ کر دیا ہے۔

ایک معاہدہ ایطالیہ اور یوگوسلاویا کے درمیان ہوا۔ اگرچہ ایطالیہ کا یوگوسلاویا کے ساتھ وہی تعلق تھا جو جرمنی کا پولینڈ کے ساتھ۔ لیکن روس کے مقابلے میں اپنی قوت کو محفوظ کرنے اور وسطی یورپ میں اپنی سیاست کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کی غرض سے سولینی کو یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑا۔ دراصل مسولینی بحیرۂ ایڈریاٹک پر جو ایطالیہ اور یوگوسلاویا کے درمیان ہی اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے، اسی غرض کے لئے اُس نے بعض بندرگاہوں پر قبضہ جمایا اور البانیہ کو اپنے سایۂ عاطفت میں لیا۔ اور اب اسی لئے یوگوسلاویا سے اُس نے ایک معاہدہ کیا ہے۔ اِس کا فائدہ یہ ہوگا کہ برطانیہ وسطی یوروپ میں ایطالیہ کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور ریاست بلقان میں جرمنی کا بڑھتا ہوا اثر اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

وسطی یوروپ میں اقتدار بڑھانے کے لئے مسولینی کی نظر عربی ممالک پر بھی ہے۔ چنانچہ اُس نے یمن پر نگاہِ التفات ڈالنا شروع کر دی ہے، اور "اسلام نوازی" اور "مسلم پرلوزی" کے ڈھونگ کے سایہ تلے اس سے پینگیں بڑھا رہا ہے۔

پیش آمدہ جنگ کے خوف سے اسلامی ممالک بھی آپس میں رشتۂ اتحاد جوڑ رہے ہیں، چنانچہ "معاہدۂ سعد آباد" اِسی کا ایک شاخسانہ تھا۔ ترکی۔ افغانستان، ایران اور عراق نے آپس میں عہد کیا ہے کہ وہ سیاسی خطرات کے وقت ایک دوسرے کے دست راست ہوں گے۔ برطانیہ اس معاہدہ سے خوش ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مسلم ممالک ایطالیہ کے نرغے میں نہ آئیں گے۔ بلکہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ کا ہی ساتھ دیں گے، اور یہی چیز ہے جس کی اُسے آجکل تلاش ہے۔

پھر جاپان نے بھی ایطالیہ سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ حبش سے روئی لینے کی اجازت دے گا، اور اس کے بدلے میں وہ اُس کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ وسط دسمبر میں ایطالیہ نے یہ بھی فیصلہ کر لیا کہ لیگ آف نیشنز کا مقاطعہ کیا جائے، اور پرتگال، بلغاریہ، البانیہ، جاپان اور جرمنی کی مدد سے ایک علیحدہ فیصلائی لیگ قائم کی جائے۔

حرم سرائے - ع - اِسم مؤنث - اندرُونِ خانہ اُمرا + بیگموں اور حرموں کے رہنے کا مکان - زنانخانہ +

حُرمت - ع - اِسم مؤنث (۱) عزت - آبرو - پت - عظمت - بڑائی - وقر - آدر (۲) مذہبی کتابوں میں حرام ہونا حلال ہونے کے خلاف جیسے حلت و حرمت +

حُرمت اُتارنا - ۱ - فعل متعدی - عو - دیکھو آبرو اتارنا صفحہ (۱) +

حُرمت بنانا - ۱ - فعل متعدی - عو - دیکھو آبرو بنانا صفحہ (۱) +

حُرمت جانا - ۱ - فعل لازم (۱) عزت جانا - وقر نہ رہنا (۲) عظمت اور عصمت میں فرق آنا +

حُرمت کا لاگو ہونا - ۱ - فعل متعدی - عو - دیکھو آبرو کا لاگو ہونا صفحہ (۱)

حُرمت کرنا - ۱ - فعل متعدی - عزت کرنا - توقیر کرنا - آدر کرنا - تعظیم و تکریم سے پیش آنا - آبرو کا لحاظ کرنا +

حُرمت لینا - ۱ - فعل متعدی - دیکھو آبرو لینا +

حُرمت والا - ۱ - صفت - عزت والا - صاحب آبرو - معزز - عزت دار - ذی عزت - شریف + ساکھ والا معتبر - دیانتدار + رئیس +

حرمزدگی - ۱ - اِسم مؤنث - شرارت - بدذاتی - فتنہ انگیزی + شوخی +

حُرُوف - ع - اِسم مذکر - حرف کی جمع +

حریر - ع - اِسم مذکر - ریشم - ریشمی کپڑا +

حریرہ - ع - اِسم مذکر - ایک میٹھی پینے کی چیز کا نام جو میدہ کو کھانڈ میں گھول کر پتلی پکائی جاتی ہے +

حریری - ع - صفت (۱) ریشمی - ریشم کا (۲) باریک - پتلا - مہین جیسے حریری کاغذ (۳) دُبلا پتلا آدمی - نحیف آدمی +

حریص - ع - صفت (۱) لالچی - لوبھی - لالچ خورا (۲) حاسد - حسد کرنیوالا (۳) پیٹو - کھاؤ (۴) دیکھا دیکھی کوئی مقابلہ کرنیوالا - حرصی - مقلد +

حریف - ع - اِسم مذکر (۱) ہم پیشہ - ہمکار (۲) دشمن - بدخواہ (۳) چالاک ہوشیار - حراف (۴) جب دو شخص باہم لڑیں تو ایک دوسرے کا حریف کہلائیگا - ہم نبرد + ہمتا - ہمسر +

حُزن - ع - اِسم مذکر - غم و اندوہ - رنج و ملال +

حِس - ع - اِسم مؤنث - حواسوں میں سے کسی حواس کے ذریعہ سے جاننا - (۲) جُنبش - حرکت +

حِسّ مُشترک - ع - اِسم مؤنث - اُس قوت کا نام ہے جو تمام صورِ محسوسات کو جو حواس خمسہ ظاہری میں منقوش اور مرتسم ہوتے ہیں - قبول کر لیتی ہے - پس حس مشترک کو ایک حوض اور پانچوں ظاہری حواس کو اُس میں پانی پہنچانے والی نہریں تصور کرنا چاہیئے - اِس کا مقام پیشانی کے جوف میں ہے - مجازاً عام عقل +

حساب - ع - اِسم مذکر (۱) گنتی - شمار (۲) علم ریاضی - سیاق (۳ - ۱) نرخ - بھاؤ - قیمت جیسے کس حساب سے دو گے (۴ - ۱) قاعدہ - ڈھنگ - طور - طرح جیسے یہ کیا حساب ہے (۵ - ۱) لین دین جیسے اُنکا اُن کا حساب ہے (۶ - ۱) نزدیک - رائے - سمجھ - لیکھے -

ب دو تم ہوئے مری چشم تر آب سے || لاکھوں برس گذر گئے اپنے حساب سے (مؤلف)

(۷) جمع - میزان - جوڑ (۸) حال - کیفیت - حالت - گت (۹) چلن - کفایت شعاری - رویہ - برتاؤ (۱۰) آشنائی - ایسٹ - ملاقات + مخفی محبت (۱۱) پڑت - پھیلاوٹ - پڑتی +

حساب بے باق کرنا - ۱ - فعل متعدی - حساب چکانا - لین دین کا فیصلہ کرنا - قرض ادا کرنا - کھاتا پاک کرنا - اگلا پچھلا دیکر فارغ ہونا +

حساب بے باق ہونا - ۱ - فعل لازم - حساب پاک ہونا - فیصلہ ہونا - قرضہ چکنا +

حساب جو جو بخشش سو سو - ۱ - کہاوت - معاملہ ذرا ذرا دیکھا جائے اور انعام کا اختیار ہے چاہے جسقدر دیدو +

حساب جوڑنا - ۱ - فعل متعدی - میزان دینا - جمع کرنا - اکٹھا کرنا - ٹوٹل دینا - متفرق رقموں کو یک جا کرنا +

حساب دار - ۱ - اِسم مذکر - بنیک میں روپیہ جمع کرنے والا (قانون) +

حساب دینا - ۱ - فعل متعدی (۱) حساب سمجھانا - حساب سپرد کرنا - چارج دینا - (۲) ذمہ داری ہونا - ذمہ پڑنا جیسے اسکا حساب دینا آئیگا +

حساب رکھنا - ۱ - فعل متعدی (۱) لین دین رکھنا - خرچ اُٹھانا (۲) درج فہرست کرنا - دفتر میں درج کرنا (۳) السیٹ رکھنا - میل رکھنا - آشنائی رکھنا - ربط رکھنا +

حساب سے - ۱ - تابع فعل - لیکھے - حسابوں - نزدیک +

حساب سے باہر - ۱ - تابع فعل - بیشمار - لاانتہا - بیحد +

حساب کتاب - ع - اِسم مذکر (۱) لیکھا جوکھا - لین دین + جمع واصل باقی - حساب مالگذاری (۲) ربط - ضبط - میل ملاپ +

حساب کرنا - ۱ - فعل متعدی - بیباقی کرنا - حساب سمجھانا - قرض چکانا +

تقسیم فلسطین

ہر ہٹلر نے برسر اقتدار آتے ہی جرمنی سے یہودیوں کو نکالنا شروع کر دیا۔ اب اُن کو کہیں سر چھپانے کی جگہ درکار تھی۔ مجبوراً وہ اپنے پرانے وطن فلسطین کی طرف راغب ہوئے۔ کچھ استعمار پسند انگلستان نے اُن کی مدد کی۔ عرب پہلے ہی برطانوی انتداب سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ اُن کو دبانے کے لئے یہودیوں کو اُن پر مسلط کر دینے سے بہتر کوئی تجویز نہ تھی، لارڈ بالفور نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ فلسطین یہودیوں کا گھر ہے، اور وہ یہاں آ کر آباد ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہودی دھڑا دھڑ فلسطین میں آنے لگے، عربوں نے جب دیکھا کہ اُن کی قومیت پر کلہاڑا چل رہا ہے تو اُنھوں نے صدائے احتجاج بلند کی، معاملہ معرضِ تعویق میں ڈالنے کی غرض سے برطانیہ نے ایک شاہی کمیشن مقرر کر دیا جس کی وسط ۱۹۳۶ء میں پورے ایک سال بعد رپورٹ شائع ہوئی۔

اس رپورٹ کی رُو سے فلسطین کا زرخیز اور اہم ترین ساحلی علاقہ یہودیوں کو دیا گیا۔ عرب معمولی سے بنجر علاقہ کی طرف دھکیل دئے گئے اور بیت المقدس خود سفیر برطانیہ کی تحویل میں رہا۔

عربوں پر یہ کیا کم ستم تھا کہ اُن کے ملک کے اس طرح سے حصے بخرے کر دئے جائیں۔ لیکن غضب بالائے غضب یہ ہے کہ ساحل کا تمام عمدہ علاقہ ساری زرخیز زمینیں اور پھر خود قبلۂ اولیٰ بیت المقدس کا شہر اُن سے چھین لیا گیا۔ یہ ہے عرب کی اُن وفاکیشیوں کا صلہ جو اُنھوں نے اپنوں کو چھوڑ کر غیروں سے روا رکھیں۔ خود شاہی کمیشن کا اعتراف ہے کہ جنگِ عظیم میں اتحادیوں کی کامیابی کو عرب اپنی مکمل آزادی سمجھے ہوئے تھے، اور یہی ولولہ اُن کو جنگ میں ہمت دلا رہا تھا۔“

اور حق یہ ہے کہ برطانیہ نے سر ہنری میکموہن کے ذریعہ شریف حسین سے یہ پختہ معاہدہ کیا تھا کہ جنگ کے بعد عربی ممالک کی جس میں نجد و حجاز، عراق و شام شامل تھے آزادی تسلیم کر لی جائے گی۔ فلسطین ترکی حکومت میں شامل تھا اس لئے لازماً اس کے معنی یہ تھے کہ فلسطین بھی آزاد ہوگا، لیکن افسوس کہ استعمار پسندوں کی پرانی سیاست کام آئی اور معاہدات حوالۂ طاقِ نسیاں کر دئے گئے۔

شریف حسین کو جزیرۂ عرب کی مکمل آزادی کا یقین دلانے کے بعد برطانیہ اور فرانس کے درمیان کچھ عہد و پیمان ہوئے، اور اُنھوں نے شمالی عرب یعنی شام و عراق کا علاقہ خفیہ خفیہ اپنے درمیان تقسیم کر لیا۔ بیت المقدس کے متعلق طے ہوا کہ وہ ترکی حکومت سے علیحدہ کر کے آپس میں سے کسی ایک (یعنی فرانس، برطانیہ یا روس) کو دیدیا جائے۔

۱۹۱۷ء تک کسی کو اس معاہدہ کی اور خصوصاً حصہ دوم کی کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ لیکن آخر گھر کے بھیدی روس نے لنکا ڈھا دیا۔

انہی دنوں یعنی نومبر ۱۹۱۷ء میں برطانیہ نے یہودیوں سے بات چیت شروع کی، اور اس کا نتیجہ اعلانِ بالفور کی شکل میں رونما ہوا جس میں فلسطین کو یہودیوں کا ”قومی گھر“ تسلیم کیا گیا اور وعدہ کیا کہ انگریز اُن کو وہاں آباد ہونے میں ہر ممکن امداد دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی فلسطین کی غیر یہود آبادی کو یہ یقین دلایا گیا کہ اُن کے ”مذہبی اور معاشرتی حقوق بالکل محفوظ ہوں گے۔“

حیفہ
ناصرہ
نابلس
تل ابیب
یافہ
بیت المقدس
غزہ
ہبرن
برشبہ

یہودی آبادیاں
ریلیں

حسا

حساب کی رُو سے۔ ا۔ تابع فعل۔ از روئے حساب۔ حساب بموجب +

حساب لڑنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) بازاری آشنائی ہونا۔ آنکھ لڑنا۔ ربط ہونا +

حساب لگانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) حساب پھیلانا۔ گُرت پھیلانا (۲) بازاری آشنائی کرنا۔ تعلق۔ رشتہ پیدا کرنا (۳) چاکری نوکری کرنا۔ ٹھکانا لگانا +

حساب لینا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) جمع خرچ جانچنا۔ پڑتال کرنا۔ جائزہ لینا (۲) بازپرس ہونا۔ مواخذہ ہونا +

حساب میں جمع کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بہی میں درج کرنا۔ کھاتے میں چڑھانا +

حساب میں لگانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ حساب میں شامل کرنا۔ نام لکھنا۔ ذمہ ڈالنا +

حسابی۔ ا۔ صفت (۱) حساب دان۔ ماہر حساب (۲) اسم مؤنث) حساب کی بات۔ قاعدے کی بات۔ معمولی بات +

حسب۔ ع۔ تابع فعل۔ بموجب۔ موافق۔ مطابق +

حسب اتفاق۔ ع۔ اتفاقاً۔ اتفاق سے۔ ناگہاں۔ ناگاہ۔ اچانچک +

حسب ارشاد۔ ا۔ تابع فعل۔ حکم بموجب۔ حسب الحکم۔ فرمانے بموجب۔ حسب الامر +

حسب توفیق۔ ع۔ تابع فعل۔ رضا کے موافق۔ خدا کی ہدایت کے موافق +

حسب حال۔ ع۔ تابع فعل۔ حال کے موافق۔ ٹھیک موقع سے +

حسب ذیل۔ ع۔ تابع فعل۔ نیچے لکھے بموجب۔ تفصیل زیرین کے موافق +

حسب قاعدہ۔ ع۔ تابع فعل۔ حسب ضابطہ +

حسب مراد۔ ع۔ تابع فعل۔ حسب منشا۔ خواہش اور آرزو کے موافق جیسا دل چاہتا ہے +

حسب معمول۔ ع۔ دستور کے موافق +

حسب مقدور۔ ع۔ تابع فعل۔ مقدور بھر۔ تابہ امکان۔ اپنی بساط اور حیثیت کے موافق +

حسب منشا۔ ع۔ تابع فعل۔ حسب خواہش اپنے ارادے کے موافق +

حَسَب۔ ع۔ اسم مذکر۔ نسل۔ سلسلہ خاندان۔ نسب کا نقیض۔ ماں کی طرف کا سلسلہ + مال وجاہ کا شرف۔ دینی بزرگی +

حسب نسب۔ ع۔ اسم مذکر۔ ماں باپ کا خاندانی سلسلہ۔ نانا دادا کا خاندان +

حسن

حَسَد۔ ع۔ اسم مذکر۔ ڈاہ۔ جلن + رشک + ایرکھا۔ کسی کی نعمت کا زوال چاہنا + عداوت۔ بُغض۔ کینہ۔

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں   اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (ذوق)

حسد رکھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ جلن رکھنا۔ جلنا۔ کسی کے مال و دولت کو دیکھ کر خوش نہ ہونا + دشمنی رکھنا۔ بیر رکھنا + کینہ رکھنا +

حَسرت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) افسوس۔ تاسف۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس۔ دریغ۔ پشیمانی۔ ھ

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(۲) آرزو۔ ارمان۔ شوق۔ تمنا۔ ہوس

آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا

ہے حسرت پابوس نکل جائے تو اچھا (ذوق)

حسرت آنا۔ ا۔ فعل لازم۔ افسوس آنا۔ ملول آنا۔

کیا کیا اُسے دیکھ آتی ہے حسرت ہمیں جرأت

پھر آئے ہے واں سے جو کوئی نامہ بر اپنا (جرأت)

حسرت برسنا یا ٹپکنا۔ ا۔ فعل لازم۔ آثار حسرت و افسوس کا نمایاں ہونا +

حسرت بھرا۔ ا۔ اسم مذکر۔ پُرارمان۔ پُرشوق۔

ترے کشتہ کا لاشہ بعد مُردن کیوں نہ بھاری ہو

گیا حسرت بھرا جیسے وہ سو اُمید واروں میں (جرأت)

حَسَن۔ ع۔ صفت (۱) خوب۔ نیک۔ اچھا۔ بھلا (۲) اسم خوبی۔ نیکی۔ عمدگی۔ بھلائی + خوبصورتی۔ خوشنمائی (۳) اسم مذکر) جناب شہادت مآب ابو محمد امام دوم کا اسم گرامی جن کا لقب زکی۔ تاریخ تولد ۱۵۔ رمضان المبارک سنہ ۲ھ یوم سہ شنبہ ہے۔ آپ ۲۸ صفر سنہ ۴۷ھ روز پنجشنبہ کو ۴۷ برس زندہ رہکر پانی میں زہر دیئے جانے سے شہید ہوئے۔ بروایت اہل شیعہ کل ۸ برس چار مہینے اور معتبر مورخین کی روایت سے صرف چھ مہینے خلافت فرمائی۔ جنة البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور والدہ محترمہ جناب

مسٹر لائڈ جارج نے بھی جو اُس وقت برطانیہ کے وزیر اعظم تھے، اب کمیشن کے روبرو تسلیم کیا کہ یہودی رہناؤں نے برطانیہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اتحادی فلسطین میں یہودیوں کے قومی وطن بنانے میں خاطر خواہ مدد کریں تو وہ اپنی تمام ترکوشش اتحادیوں کی حمایت میں صرف کریں گے۔"

بہرحال اگر فلسطین کی موجودہ تقسیم کی گئی ہے تو وہ برطانیہ کے اُن مواعید و مواثیق کی بناء پر ہے جو جنگِ عظیم کے دوران میں یہودیوں سے کئے گئے۔ لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ انگریزوں نے یہودیوں کے معاہدات تو پورے کر دیئے لیکن عربوں کے مواثیق کو درخورِ اعتنار نہ سمجھا تو اس کی وجہ ہم سوائے اِس کے کچھ نہیں بتا سکتے کہ ملوکیت خواہی کا یہی تقاضا تھا۔

دراصل فلسطین کا ساحل بحیرۂ روم کی ایک زبردست دیوار ہے جس سے برطانیہ کسی صورت میں بھی دست کش نہیں ہو سکتا۔ حیفہ یہاں کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے، اور روز بروز اِس کی اہمیت بڑھ رہی ہے، عراق سے تیل کے پائپ کی جو لائن فلسطین سے گزرتی ہے اُس کا مخرج بھی یہیں ہے، اور یہ فلسطین کی ریلوں کا مرکز بھی ہے۔ علاوہ ازیں برطانیہ نے ایک ہوائی مستقر تو لُدّ میں بنا رکھا ہے اور دوسرا حیفہ کی سرزمین پر قائم کیا جائے گا۔

الغرض فلسطین کی عسکری سیاسی اور اقتصادی اہمیت ایسی ہے کہ برطانیہ اُس سے اپنا انتداب ہرگز اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہوگا، اور علی الخصوص اب جبکہ بحیرۂ روم میں اُس کے اقتدار کو ضعف پہونچ رہا ہے فلسطین کا ساحل اُس کی اُمیدوں کا آخری سہارا ہوگا۔

شاہی کمیشن کی رپورٹ سے عربوں میں قدرتاً ہیجان پیدا ہوا۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ یہودیوں اور انگریزوں کا مقابلہ کرنے لگے، حتیٰ کہ مسٹر اینڈریوز بھی اُن کے حملے سے محفوظ نہ رہ سکے، لیکن برطانیہ نے فیصلہ کیا کہ عربوں کی "اشتعال انگیزی" کو نہایت سختی سے دبا دیا جائے، چنانچہ گورہ فوج نے اپنی طاقت استعمال کی۔ تمام فلسطین پر فوجی قبضہ ہو گیا مجلس اعلیٰ توڑ دی گئی، اور اُس کے ارکان قید و بند کی نذر ہوئے، ہر رہ گذر کی جامہ تلاشی لی جانے لگی، جس کے قبضہ سے آتشیں ہتھیار نکلتا اُس کو فوراً حوالۂ دار کر دیا جاتا، اسی کشمکش میں مفتیٔ فلسطین کو بھاگنا پڑا۔ وہ فرانس میں پناہ گزین ہوا تو برطانیہ کے اشارہ پر نظربند کر دیا گیا۔

ایک طرف فلسطین میں قتل و غارت کا بازار گرم ہے تو دوسری طرف جزیرۂ عرب، شرق اردن، شام اور عراق میں برطانیہ کی اس حکمت عملی کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ برطانیہ کب تک گولہ و بارود کے ذریعہ عربوں کو شاہی کمیشن کا فیصلہ ماننے پر اصرار کرتی ہے،

معاہدۂ مصر و برطانیہ اور اُسکے بعد

۱۹۳۷ء میں مانٹرو کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق غیر اقوام کو مصر میں جو مراعات حاصل تھیں وہ منسوخ کر دی گئیں۔ انگریزوں سے ایک معاہدہ ہوا جس کی رُو سے وہ نہر سوئز پر کم از کم بیس برس تک مع اپنی فوج کے مسلط رہیں گے اور مصر کو جمعیۃ الاقوام کا ایک باقاعدہ رکن تسلیم کر لیا گیا۔ اس تغیر کو کما حقہٗ ذہن نشین کرنے کے لئے ہمیں مصر کی تاریخِ مراعات کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔

مراعاتی نظام کی ابتدا ترکی خلفاء کے عہد میں ہوئی، جنھوں نے مخصوص عیسائی حکومتوں کو اپنے ملک میں بعض داخلی آزادیاں نوازش فرمائیں، پہلے تو یہ نوازشیں صرف تجارت تک محدود تھیں، لیکن جب عثمانی سلطنت کمزور ہو گئی تو اِن حقوق کی نوعیت بدل گئی۔ ترکوں کی ہر شکست کے بعد ہر فاتح قوم مراعات میں اپنے لئے ایک نئی دفعہ کا اضافہ کر دیتی تھی، اور حکومت کو اُسے مجبوراً منظور کرنا پڑتا۔

بعد کو یہ حقوق صرف تجارتی نہ رہے بلکہ عدالتی اُمور پر بھی حاوی ہو گئے۔ غیر ملکی لوگ اپنے مقدمات کے فیصلے کے لئے علیحدہ علیحدہ عدالتوں کا مطالبہ کرنے لگے، اور اُن کی پشت پر اُن کی حکومتیں ہوتی تھیں۔ اگر کوئی عثمانی حکومت کا فرد کسی غیر ملکی پر ہاتھ بھی اُٹھاتا تو اُس کی حکومت کے بیڑے بابِ عالی پر دباؤ ڈالنے کے لئے آپہونچتے تھے۔ اِس کے علاوہ عثمانی حکومت غیر ملکیوں کی رضامندی کے بغیر نہ تو کوئی نئی اقتصادی پالیسی اختیار کر سکتی اور نہ کوئی ریل گاڑی تک بنا سکتی تھی۔

جنگِ عظیم کے بعد خود ترکیہ میں تو یہ مراعات منسوخ کر دی گئیں لیکن چونکہ مصر اب ترکیہ سے علیحدہ تھا۔ اس لئے برطانوی اقتدار کے طفیل "نیل کا یہ فیضان" بڑی فیاضی کے ساتھ جاری رہا۔ بلکہ ۱۹۳۶ء میں ایک معاہدہ کے ذریعہ اِن مراعات کی مدت غیر محدود عرصہ کے لئے بڑھا دی گئی۔

مصر میں ایک طبقہ اِن غیر ملکی ہتھکنڈوں کے خلاف تھا، لیکن فرمانروا

فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یہ شہادت بادشاہ وقت کی بخود عنا نہ کوشش اور سماۃ جعدہ بنت اشعث کے پانی میں ریزہ الماس پلا دینے سے ظہور پذیر ہوئی۔ ماہ محرم میں آپکا ماتم اور سوگ بھی آپ کے چھوٹے بھائی سید الشہدا امام حسین کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (اسکے بعد دیکھو نمبر ۲)

حُسن ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) خوبی ۔ محاسن ۔ عمدگی ۔ نیکی ۔ بھلائی ۔ لطف (۲) خوشنمائی ۔ دلبری ۔ دلربائی (۳) جمال ۔ خوبصورتی ۔ روپ ۔ سندرپن ۔ تناسب اعضا و خوشنمائی رنگ (۴) رونق ۔ بہار ۔ جوبن ۔ ؎

مدنوجگئے سم ہول شعلہ ہائے صدائی ہے ۔ کہاں تک دیکھئے وحسن زانو فزوں ہوگا (مومن)

حسن انتظام ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ خوبی انتظام ۔ خوش انتظامی ۔

حسن تدبیر ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ خوش تدبیری ۔

حُسن طلب ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ عمدہ اشارات ۔ پاکیزہ کنایات سے کسی چیز کا مانگنا مثلاً کسی کی لکڑی پسند آئے تو یہ کہنا کہ کیا خوب لکڑی ہے ۔

حُسن ظن ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ گمان نیک ۔

حُسن محفل ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ حقہ ۔ قلیاں ۔ پیچوان ۔ ؎

مشہور کیا ہے حُسن محفل ۔ قلیاں کو اپنے منہ لگا کر (بجر)

حُسن مطلع ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ عروض ۔ غزل یا قصیدے کے مطلع کے بعد کا شعر ۔ دوسرا شعر یا دوسری بیت ۔

حُسن دان ۔ و ۔ اسم مذکر ۔ آرام دان ۔ چھوٹا سا گنگی دار پاندان ۔ ننھی سی پٹاری ۔

(نمبر۲) **حَسَن** ۔ ع ۔ صفت (۱) نیک ۔ اچھا ۔ خوبصورت (۲) سید غلام حسین خلف میر غلام حسین صاحب دہلوی کا تخلص ۔ ان کے اشعار پُرمزہ اور مثنوی بدرمنیر لاجواب ہے ۔ شیرین زبانی ان پر ختم ۔ روزمرہ دہلی ان کا حصہ تھا ۔ ۱۲۰۱ھ میں وفات پائی ۔ شیریں زبان تاریخ فوت کسی نے اچھی نکالی ہے ۔

حَسِین ۔ ع ۔ صفت ۔ حُسن والا ۔ خوبصورت ۔ سندر ۔ شکیل ۔ جمیل ۔ شکیلہ ۔ جمیلہ ۔ وجیہ ۔ موہنی صورت ۔ من موہن ۔

حُسَین بند ۔ و ۔ اسم مذکر ۔ (اہل تشیع) چاندی کی وہ بن نگینہ کی دو انگوٹھیاں جو روز عاشورہ کو بچوں کے ہاتھ میں پہناتے ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں چاندی کی زنجیر بھی ہوا کرتی ہے ۔ ؎

شب وصال ہوئی مجھکو روز عاشورا ۔ شہید دیکھ کے اس کا حسین بند ہوا (خواجہ وزیر)

حُسَین ۔ ع ۔ (۱) تصغیر حَسَن (۲) ۔ اسم مذکر ۔ جناب شہادت انتساب ابو عبداللہ امام سوم کا نام مبارک جن کا لقب شریف رشید و سید الشہدا ہے ۔ تاریخ ولادت آخر ربیع الاول ۴ھ مقام تولد مدینہ منورہ ایام امامت گیارہ سال گیارہ ماہ تین یوم ۔ آپ کی شہادت بحکم یزید پلید علیہ اللعنۃ ابن معاویہ بکوشش عبیداللہ ابن زیاد دسویں ماہ محرم الحرام ۶۱ھ روز جمعہ کو بمقام کربلا غم افزائے اہل اسلام ہوئی اور اسی جگہ مدفون ہوئے عمر شریف ۵۶ سال تین مہینے اور دس روز تھی ۔ والدہ ماجدہ بی بی فاطمۃ الزہرا اور والد ماجد وصی علی مرتضے علیہ السلام تھے ۔

حشاش بشاش ۔ ع ۔ صفت ۔ نہایت خوش و مسرور ۔ شاد ۔ شادان و فرحان ۔ خندان ۔ اردو ۔ حشاش حائے حطی سے لکھنے کا دستور ہو گیا ہے اس کو ہائے ہوز سے لکھنا چاہئے اس کے معنے خندان اردو میں شکسپیر (نام مولف لغات اردو ہندی) نے بھی اس لفظ کو لکھا ہے ۔ کاش صراح دیکھ لیتا ۔

حشر ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) برانگیختگی ۔ اٹھانا ۔ برپا کرنا ۔ دگرگون کرنا ۔ ہلاک کرنا ۔ قیامت ۔ روز حساب ۔ ؎

حساب آب و دانہ حشر میں ہوگا تو کہدونگا
پیا ہے عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہے (امانت)

(۲) شور و غل ۔ غوغا ۔

حشر برپا کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ عو ۔ آفت ڈھانا ۔ فساد اٹھانا ۔ کہرام مچانا ۔

حشر توڑنا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ عو ۔ آفت ڈھانا ۔ نہایت خفا ہونا ۔ شور کرنا ۔ خفا ہونا ۔ جھنجلانا ۔

حشر ٹوٹنا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ عو ۔ آفت ٹوٹنا ۔ خفگی ہونا ۔

حشر ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ عو ۔ قیامت ہونا ۔ آفت ٹوٹنا ۔ کہرام مچنا ۔ غل شور ہونا ۔

حَشَرات ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اکثر زمین میں سوراخ کرکے رہتے یا برسات میں پیدا ہو جاتے ہیں (۲) غل شور غوغا ۔ ہنگامہ ۔ مصیبت و خوف ۔

حشرات الارض ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ زمینی کیڑے ۔ کیڑے مکوڑے ۔ زمین میں بل بنا کر رہنے والے کیڑے جیسے سانپ ۔ نیولا ۔ چوہا ۔ گوہ ۔ گرگٹ وغیرہ ۔ برساتی کیڑے ۔ زمین کے موذی کیڑے ۔ ہوام

قوت کے سامنے کسی کو دم مارنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ آخر اتفاق سے حبش اور اطالیہ کی آپس میں چھڑ گئی۔ مصر نے اس نازک وقت سے فائدہ اُٹھایا۔ ملک میں ہڑتالیں ہوئیں۔ طلباء نے مدارس چھوڑ دیے۔ گولی چلی، چند ایک مرے، نتیجہ یہ نکلا کہ انگریزوں نے مصری جوشیلوں کو رام کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۳۰ء سے قبل والا دستور بحال ہو گیا۔ وفد پارٹی برسرِ اقتدار آ گئی۔ برطانیہ سے معاہدہ ہوا۔ معاہدہ کے بعد یورپی مراعات کا خاتمہ کر دیا گیا۔ برطانوی دخل اندازی بہت حد تک کمزور ہو گئی۔ اور مصر کو جمعیۃ اقوام کا ممبر بنا دیا گیا۔

معاہدہ مصر و برطانیہ کے روحِ رواں نحاس پاشا وفد پارٹی کے لیڈر ہیں۔ لیکن ملک کے اکثر لوگ (خصوصاً طلبہ) اُن سے برافروختہ ہیں کہ کیوں اُنھوں نے برطانیہ سے معاہدہ کیا۔ مکمل آزادی حاصل کیوں نہیں کی، چنانچہ وفد پارٹی کے خلاف شورش کر رہے ہیں۔ اوائل دسمبر میں نحاس پاشا پر سبز پوشوں نے جو معاہدہ کے خلاف ہیں حملہ بھی کیا تھا۔ اور عام خیال یہ ہے کہ وفد پارٹی اب زیادہ دیر تک برسرِ اقتدار نہیں رہ سکتی۔

شاہ فاروق جو اب مصر میں حکمران ہیں عوام میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ نحاس پاشا کو اُن کی یہ ہر دلعزیزی ایک آنکھ نہیں بھاتی، شاید وہ مسولینی اور ہٹلر کی طرح ڈکٹیٹر بننا چاہتا ہے، لیکن بادشاہ اور عوام اُسے یہ اختیار دینے کے خلاف ہیں۔

الغرض مصر اگرچہ اب برطانیہ کا کٹھ پتلی نہیں رہا۔ لیکن آپس کے جھگڑوں سے غیر اقوام کو طعنہ زنی کا موقع دے رہا ہے

اُدھر مسولینی لبیا پر اپنی فوجیں اکٹھی کر رہا ہے۔ وادی نیل پر قبضہ کرنے کی خواہش مسولینی کے دماغ میں اس قدر جاگزیں ہے کہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ مصر کا بھی کہیں وہی حشر نہ ہو جو آج سے ایک سال قبل حبش کا ہو چکا ہے اور اس طرح پر وہ آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک جائے۔

فرانسیسی نو آبادیات میں شورش

جب سے مسولینی نے حبش کو فتح کیا ہے شمالی افریقہ کے عربوں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا ہے، اور وہ آزادی کے لئے ہات پاؤں مار رہے ہیں۔

فرانس کے شمالی افریقہ میں مراکش اور الجزائر دو مشہور مقبوضات ہیں۔ الجزائر پر اُس کا سو برس سے زیادہ عرصے سے قبضہ ہے۔ اس طویل مدت میں فرانس کی حکمتِ عملی یہ رہی ہے کہ اہلِ جزائر کو اپنی زبان، مذہب قومیت اور تمدن سے بیگانہ کر کے اُنھیں حقیقی معنوں میں فرانس کا غلام بنا دیا جائے۔

اس تجویز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اُس نے عربی زبان کی ترویج و تدریس پر پابندیاں عائد کر دیں۔ نام نہاد "علماء" اور "صوفیا" کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تاکہ "روشن خیال" نوجوان اپنے مسخ شدہ مذہب سے متنفر ہو جائیں اور نئی نسلیں مذہب سے عاری اور فرانسیسی تمدن کی دلدادہ بن کر نکلیں۔ جزائری عربوں کی قومیت کو فنا کرنے کے لئے یہ چال چلی کہ جو جزائری اپنی قومیت کو چھوڑ کر فرانسیسی قومیت اختیار کرتا اُس کے ساتھ خاص رعایتیں ملحوظ رکھی جاتیں، جس کے دوسرے معنی یہ ہوتے کہ اب وہ بجائے اسلامی شریعت کا پابند ہونے کے فرانسیسی قوانین کے ماتحت آ گیا ہے۔ اور اس طرح پر فرانس کا خیال تھا کہ اسلامی ثقافت اور عربی تمدن بالکل نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اہلِ جزائر کو فرانسیسی بنانے کے لئے عیسائی مشنریوں سے کام لیا جانے لگا۔ اور جہاں اسلام کی تبلیغ کو روک دیا گیا وہاں عیسائیت کی ترویج کی گئی۔

اگر معاملہ یہاں تک ہی رہتا تو شاید الجزائر میں آج اتنی بے اطمینانی نہ پھیلتی۔ لیکن اس کے علاوہ فرانس نے ساحل کی زرخیز زمینیں عربوں سے چھین کر فرانسیسی آبادکاروں کو دے دیں۔ تجارت صنعت و حرفت اور دولت آفرینی کے تمام ذرائع پر یہودی اور فرانسیسی قابض کر دیئے۔ اور جزائری ایک مزدور بن کر رہ گیا۔ اِن سب باتوں کا ردِ عمل ضروری تھا جو اب "شورش" کی صورت میں رونما ہو رہا ہے۔

اسی طرح مراکش میں بھی ۱۹۱۲ء سے فرانسیسی اقتدار قائم ہے، وہاں اگرچہ "سلطانِ مراکش" نام کو باقی ہے۔ لیکن دراصل سب کچھ فرانسیسی ہائی کمشنر کے ہات میں ہے۔

جنگِ عظیم کے بعد اہلِ مراکش نے آزادی کے لئے کوشش کی۔ لیکن اُن کو آپس میں لڑا کر اِس تحریک کو سختی سے کچل دیا گیا۔

مراکش میں دو نسلوں کے مسلمان آباد ہیں، ایک تو عرب ہیں

حشر

حَشَرِی باغی - ہ - اسمِ مذکر - وہ باغی جو اوروں کی دیکھا دیکھی بغاوت کرنے لگے ہو جاویں - درمیانی باغی - اتفاقی سرکش +

حَشَرِی گھوڑا - ہ - اسمِ مذکر - وہ گھوڑا جو اور گھوڑوں کے ساتھ مل کر رہے (لگی گھوڑا - حرامزادہ گھوڑا) + سب سرکش حرُون +

حَشَفَہ - ع - اسمِ مذکر - سرِ ذکر - قضیب کی ٹوپی - ختان (اردو والے اس کا تلفظ حشفہ کرتے ہیں) +

حَشمَت - ع - اسمِ مونث (۱) نوکر چاکر خدمتگاروں اور خادموں کا انبوہ (۲) تکبر - خود بینی - بزرگی - مرتبہ - عظمت (۳) دبدبہ - شان و شوکت (۴) سامانِ لشکر - اسبابِ فوج - سواری - جلو - ساز و سامان و لوازمہ وغیرہ

حِصَار - ع - اسمِ مذکر (۱) احاطہ - گھیرا - گھیر - چار دیواری + شہر پناہ (۲) قلعہ - گڑھ - کوٹ + ہ

شاد ہے دل قیدیِ زلف بتِ بے پیر کا + ہاتھ آیا ہے حصارِ عافیت زنجیر کا (اسیر)

حصار باندھنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) قلعہ باندھنا + چاروں طرف سے گھیر ڈالنا + چار دیواری کھڑی کرنا (۲) کسی دعا یا افسون کے ذریعہ سے چاروں طرف کی روک کر دینا +

حُصُول - ع - اسمِ مذکر - حاصل - فائدہ +

حِصَّہ - ع - اسمِ مذکر - (۱) ٹکڑا - (۲) بانٹ - تقسیم (۳) بخرہ - بھاجی (۴) درجہ - کمرہ - کونہ (۵) جزوِ کتاب (۶) علاقہ - صیغہ - سررشتہ (قانون)

حِصّہ بخرہ - ہ - اسمِ مذکر - عو (۱) کھانے پینے کی چیز کا حصّہ - بھاجی (۲) میل ملاپ - آپس کے کھانے پینے کا لینا دینا - جیسے اِن کا اُن کا مدّت سے حصّہ بخرہ ہے +

حصّہ داری - ہ - اسمِ مونث (زمیندار) زمین کشت کی شراکت - زمین کی پتّی +

حِصّہ رسد - ع + ف - تابعِ فعل - جتنا جتنا حصّے میں آئے - تقسیم کے موافق - بانٹ کے موافق +

حصہ کرنا - ہ - فعلِ متعدی - تقسیم کرنا - بانٹنا + ٹکڑے کرنا +

حصہ لگانا - ہ - فعلِ متعدی (۱) تقسیم کرنا - بانٹنا - باہم پتی کرنا - (۲) ڈھیریاں لگانا +

حصے دار - ہ - اسمِ مذکر - شریک - شریکِ کشت - باشریک دہ +

حصیر - ع - اسمِ مذکر - بوریہ - چٹائی +

حظ

حَضرَت - ع - اسمِ مذکر (۱) قرب - نزدیکی + درگاہ (۲) جناب - حضور - قبلہ - ایک تعظیم و عزت کا لقب جو بزرگوں بادشاہوں وغیرہ کی نسبت بولا جاتا ہے) + (۳) رسولِ مقبول - نبیِ برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم - (۴ - ہ) بجائے تسلیم - آداب - سلام علیک جیسے سر جھکا کر یا ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ حضرت + وعلیکم السلام یا جواب سلام پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور جب کسی کام یا چیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں تب بھی لفظ حضرت شکرگزاری کی بجائے زبان پر لاتے ہیں) صفت شریر - بدذات - چالاک - چلتے ہوئے - ذاتِ شریف - بیڈھب جیسے تم بھی حضرت ہی ہو!

حضرت سلامت - ع - اسمِ مذکر (یہ لفظ تعظیمی بھی ہے اور برابر والوں کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے) + حضورِ عالی - جنابِ عالی - قبلہ - میاں - یار - دوست - یار جی + ہ

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت + پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت (غالب)

حضرت فاطمہ کی جھاڑو پھرے - ہ - دعائے بد - عو - تباہ ہو جائے برباد ہو جائے - صفایا ہو جائے - کوئی نہ رہے - کچھ نہ رہے +

حَضَرَات - ع - اسمِ مذکر - حضرت کی جمع - بزرگ - مخدوم +

حُضُور - ع - اسمِ مذکر - (۱) غیبت کا نقیض - حاضری - موجودگی - حاضر باشی (۲) جناب - حضرت - جنابِ عالی - خداوند - قبلہ - مخدوم - بندہ (۳) دربار - مجلس + اجلاس (۴) روبرو - سامنے - منہ در منہ (یہ لفظ تعظیمی کلمہ خطاب کے معنی میں اردو خیال کیا جاتا ہے کیونکہ کلام عرب و فارس میں صرف حاضر ہونے کے معنی میں آیا ہے) +

حضور میں - ہ - تابعِ فعل (۱) حاکم یا کسی بزرگ کے سامنے - روبرو + برسرِ اجلاس (۲) خدمت میں - جناب میں (۳) درگاہ یا دربار میں +

حضور والا - ع - اسمِ مذکر - جنابِ عالی - حضورِ اقدس +

حُضُوری - ع - اسمِ مونث (۱) دوری کا نقیض - حاضری - قربت - نزدیکی (۲) (صفت) بادشاہی دربار یا اجلاس +

حَظّ - ع - اسمِ مذکر (۱) نصیب - بہرہ - بخت + بہرہ مندی - بختیاری - بختاوری (۲ - ہ) خوشی - انبساط - آنند (۳ - ہ) لطف - مزہ (۴ - ہ) لذت ذائقہ - حلاوت +

حظ اٹھانا - ہ - فعلِ متعدی - مزہ اڑانا - لطف اٹھانا - لذت پانا - عیش کرنا - موج مارنا - مزے لوٹنا - خوشی منانا + ہ

جو زیادہ تر ساحلی علاقوں میں اقامت گزیں ہیں اور دوسرے بربر ہیں جو اندرونِ ملک اور پہاڑوں میں رہتے ہیں۔

عرب بیشتر تعلیم یافتہ ہیں، عربی اُن کی مادری زبان ہے۔ لیکن بربر عربی زبان اور اسلامی ثقافت سے ایک حد تک بیگانہ ہیں، فرانس نے بربروں کو عربوں کے خلاف اُکسایا اور اُنھیں عربی زبان، اور اسلامی تمدن سے بالکل علیحدہ کرنے کے لئے اُن میں "بربری قومیت" کا خیال پیدا کیا۔ اُن کی آبادی میں عربی زبان کی درسگاہیں بند کر دی گئیں اور مسلمان واعظوں اور مدرسوں کو بربروں تک پہونچنے سے روک دیا گیا۔ اب تک بربر اسلامی شریعت کے تابع تھے، لیکن فرانس نے شرعی عدالتیں منسوخ کر کے فرانسیسی قانون نافذ کیا، اور جزائر کی طرح عیسائیوں کو ملک بھر میں پھیلا دیا۔

ان سب اقدامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہلِ مراکش میں بے چینی بڑھ گئی، ان "اصلاحات" کو نہ صرف عرب بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ خود بربر بھی اُن کے خلاف ہیں۔

مراکش کی اس صورتِ حال نے اسپین کی خانہ جنگی کی وجہ سے اور بھی نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ مراکشی عرب دیکھتے ہیں کہ اُن کے پڑوسی اسپینی مراکش کے باشندے فرانکو کی فوج میں دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ ہنوز فرانسیسی غلامی کی زنجیروں میں مقید ہیں، اُدھر مسولینی عربوں پر خاص عنایات و نوازشات کی بارش کر رہا ہے جس سے مراکش کے عربوں کو اور زیادہ شہ ملی ہے۔ شمالی افریقہ کے عرب ہٹلر سے بھی متفق ہیں، کیونکہ وہ یہودیوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں، اور ہٹلر کی یہود دشمنی زبان زدِ خلائق ہے۔

یہ ہل چل صرف مراکش اور الجزائر تک محدود نہیں، بلکہ اس کا اثر ٹیونس میں بھی ہے۔ وہاں کا مشہور رہنما عبد العزیز الثعالبی ایک عرصے کی جلاوطنی کے بعد واپس ٹیونس پہونچ چکا ہے اور ملک کی مردہ تحریک میں از سر نو جان پڑ گئی ہے۔

فرانسیسی حکومت نے ان جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک کانفرنس بلائی ہے۔

فرانس میں بادشاہت کے لئے بے چینی

نپولین کی گرفتاری کے بعد فرانس میں جمہوریت قائم ہو گئی تھی۔ مگر وہ چند ہی سال رہی۔ اس کے بعد نپولین سوئم آیا۔ اُس نے تمام دنیا کو فتح کر کے نپولین اول کی طرزِ حکومت بحال کرنا چاہی۔ لیکن بدقسمتی سے اُن دنوں جرمنی میں بسمارک چانسلر تھا۔ جو نپولین سوئم سے کہیں زیادہ مدبر اور سیاست داں تھا۔ چنانچہ ۱۸۷۰ء میں نپولین سوئم کے خواب پریشان ہو گئے اور وہ انگلستان جا کر فوت ہو گیا۔

اس کے بعد حکومتِ جمہوری کا آغاز ہوا۔ جو آج تک قائم ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہاں ایسے اشخاص پیدا ہو جاتے ہیں جو اپنے آپ کو نپولین کی اولاد کہتے ہیں۔ اور تخت و تاج واپس مانگتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء میں فرانس کے ڈیوک ڈی گائی نے اعلان کیا کہ وہ فرانس کے اصلی بادشاہ لوئی کے خاندان میں سے ہے۔ اس لئے تخت و تاج اُسے واپس ملنا چاہئے۔

علاوہ ازیں فرانس میں آج کل عام بے چینی بہت بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ سیاسی اور اقتصادی دونوں ہیں ۱۹۳۴ء میں سٹیوسکی کے غبن کا واقعہ ہوا جس میں کئی وزرا بھی شامل تھے۔ آخر جب سازش کا انکشاف ہوا تو وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اُس وقت فرانس میں مسٹر باٹمپس وزیر اعظم تھے۔ پہلے تو اُنھوں نے اس معاملہ کو دبانے کی کوشش کی۔ مگر یہ اتنا اہم تھا کہ دب نہ سکا۔ چنانچہ دوسری وزارت آئی۔ لیکن فاشسٹوں نے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا، اور جی بھر کر سرکار کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ بدقسمتی سے وہ حکومت پر قابض نہ ہو سکے۔ اُس وقت سے لے کر حزب الاختلاف اور حزب المطابقین میں خوب لے دے ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حالات نے بھی اپنا اثر کیا اور ان دونوں پارٹیوں کے اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی۔

آج یہ حالت ہے کہ ایک سوشلسٹ حکومت برسرِ اقتدار ہے، مگر فاشسٹ برابر اُس کو ناکام بنانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس سال ایک سازش کا جو فاشسٹوں کی طرف سے کی جا رہی تھی انکشاف ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے لئے کئی ماہ سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ غیر ملکی امداد

حظ

جو کچھ اٹھاتا ہے   پھر کہاں یہ شباب کی باتیں (مولف)

حظِ نفسانی - ع - اسم مونث - حیوانی خوشی +

حفاظت - ع - اسم مونث (۱) نگرانی چوکسی - پاسبانی - محافظت - (۲) بچاؤ - سلامتی +

حفاظت کرنا - ا - فعل متعدی - نگہبانی کرنا - بچاؤ کرنا -

حفظ - ع - تابع فعل (۱) ازبر - زبانی - کنٹھ - یاد - برزبان (۲) حفاظت محافظت (۳) پاس - لحاظ - ادب +

حفظ پڑھنا - ا - فعل متعدی - یاد کرنا - ازبر کرنا - بن دیکھے پڑھنا +

حفظ صحت - ع - اسم مذکر - تندرستی کی محافظت - صحت کا قیام اور بقا +

حفظ کرنا - ا - فعل متعدی - یاد کرنا - ازبر کرنا +

حفظ ماتقدم - ع - اسم مذکر - پہلے سے کسی امر کی پیش بندی کرنی - وہ بچاؤ جو پہلے سے کیا جائے +

حفظ مراتب - ع - اسم مذکر - ادب کا پاس - مرتبہ کا لحاظ - درجہ کی رعایت

حف نظر - ا - ع - چشم بد دور - نظر بد ادھر رہے - جیسے حف بری نظر اس طرح بچے کو ہوتی ہے (۲) جب کسی بات کی تعریف کرتے ہیں تو پہلے یہ لفظ زبان پر لے آتے ہیں تاکہ نظر بد نہ لگے + ؎

حف نظر کو کا جو میری تھی جوان چوتھی کے بعد
پیٹ اُسے جب رہ گیا تب دو ہرا اچھا لا گیا (رنگین)

(حف عربی میں لوٹنے پھرنے واپس ہونے کے معنے ہیں یعنی تیری نظر بد جو آتی ہے وہ پھر جائے)

حق - ع - اسم مذکر (۱) خدا - اللہ (۲) سچ - راست - راستی - صدق (۳) لائق - واجب - سزاوار + (۴) درست - بجا - ٹھیک - (۵) ثابت - قایم (۶) وہ کام جو ضرور واقع ہو - (۷) - ف (جس وقت جان کے ساتھ کہہ گئے تو وہاں مرنے کے معنے ہونگے جیسے جان بحق ہونا (۸) - و) شان - نسبت بابت - لئے - واسطہ - جیسے تمہارے حق میں ہمارے حق میں وغیرہ (۹) - ا) فرض - ڈیوٹی - ذمہ داری - جیسے اپنا حق ادا کر دیا (۱۰) - ا) دعوے - استحقاق - جیسے تمہارا حق نہیں پہنچتا (۱۱) - ا) جایز - درست مباح - حسب شرع - جیسے حق کر حلال کر ایک دن میں ... (۱۲) انصاف - نیاؤ (۱۳) - ا) صلہ - بدلہ - عوضنہ - جیسے حق خدمت یا حق نمک مراد کارگذاری (۱۴) - ا) حصّہ - جیسے شعر کہنا انہیں کا حق ہے (۱۵) ماہوارہ - مزدوری - جیسے اپنا حق چھوڑو نہ زیادہ لو (۱۶) انعام - نیگ جیسے

حق

بہن کا حق جو شادی میں دیا جائے (... بولتے ہیں)

حق ادا کرنا - ا - فعل متعدی (۱) فرض ادا کرنا (۲) نوکری یا خدمت یا کوئی کام بجالانا +

حق اللہ پاک ذات اللہ - ا - جملہ - خدا برحق ہے اور اس کی ذات پاک ہے (یہ جملہ اکثر طوطے کو یاد کراتے یا خدا تعالےٰ کی تعریف کے موقع پر بولتے ہیں)

حق پرست - ع + ف - اسم مذکر - خدا پرست - خدا کی پرستش اور عبادت کرنے والا - خدا کو ماننے والا - ؎

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے - حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے (ذوق)

حق پر لڑنا - ا - فعل متعدی - سچ پر لڑنا - استحقاق پر جھگڑا کرنا +

حق تعالےٰ - ع - اسم مذکر - خدائے بزرگ - خدائے بلند +

حق تلفی - ع - اسم مونث - بے انصافی - حق مارنا +

حق ثابت کرنا - ا - فعل لازم - دعوے کا ثبوت پہنچانا + استحقاق کا تسلیم کرانا +

حق حق کرنا - ا - فعل لازم (۱) خدا کا نام لینا (۲) انصاف کرنا - عدل کرنا - منصفی کرنا - نیاؤ کرنا +

حق رسی - ع + ف - اسم مونث - انصاف - عدل - نیاؤ -

حق سرکار - ع + ف - اسم مذکر - زرلگان - خراج - مالگذاری +

حق شفعہ - ع - اسم مذکر - ملحق جایداد کے خریدنے کا استحقاق - پڑوس کا حق ہمسائگی +

حق شناس - ع + ف صفت - قدردان - جوہر شناس - منصف خدمت شناس +

حق شناسی - ع + ف - اسم مونث - خدا شناسی + حق خدمت سے واقف ہونا - قدردانی - جوہر شناسی +

حق کو پہنچنا - ا - فعل لازم - انصاف کو پہنچنا - انصاف پانا + سچ کو دریافت کرنا +

حق لینا - ا - فعل متعدی (۱) ورثہ یا مخفانہ یا واجبی حصہ پانا (۲) مال مارنا جایداد دبانا +

حق میں - ا - تابع فعل - درباب - بہ نسبت +

حق ناحق - و - تابع فعل - عو - ناحق - بےسبب - خواہ مخواہ - بلاوجہ + یونہیں +

بھی مہیا ہوتی نظر آتی ہے۔ اس سلسلہ میں کئی جگہ تلاشیاں ہوئیں اور بم، پستول، مشین گن وغیرہ بہت سا جنگ کا سامان برآمد ہوا ہے۔ ایک نقشہ مسٹر بلم سابق وزیر اعظم کے گھر کا بھی دستیاب ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ملی تھیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ سازش ایک وسیع پیمانے پر مرتب کی گئی تھی۔

اس سازش میں حصہ لینے والوں کو لیگرو رڈز یا (نقاب پوش) کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی گرفتاریاں ہوئیں، جن میں منجملہ دیگر ملزمین کے فاشسٹوں کا لیڈر کرنل ڈی ولاک بھی تھا۔ اس شخص نے فرانس میں بعض خفیہ سوسائیٹیاں بنائیں جن میں سے

اور

مشہور ہیں۔ ان کا کام بادشاہت کو واپس لانے کی کوشش کرنا ہے۔

فرانس میں مخالفین اشتراکیت کی بہت سی انجمنیں ہیں۔ لیکن باوجود کوشش کے یہ اب تک مجتمع نہیں ہو سکیں۔ ورنہ شاید اُن کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جاتی۔

جرمنی کا نو آبادیات کے لئے مطالبہ

جرمنی کئی سال سے زمانۂ جنگ کی چھینی ہوئی نو آبادیات کی واپسی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ لیکن جس شد و مد سے اُس نے یہ معاملہ ۱۹۳۷ء میں اٹھایا اُس کی مثال شاید کسی پہلے سال میں نہ مل سکے گی۔

آج سے پانچ سال قبل جرمنی کے سابق چانسلر وان پاپن نے کہا تھا کہ معاہدۂ ورسائی پر بہر صورت نظر ثانی کی جائے گی۔ اور اس میں یہ ترمیم ضرور ہوگی کہ جرمنی کی نو آبادیات واپس کی جائیں۔

اِس کے دو سال بعد ہر ہٹلر نے کہنا شروع کیا کہ عالمگیر امن کے لئے ضروری ہے کہ جرمنی کی نو آبادیات واپس کی جائیں۔ اُس وقت کسی نے بھی خیال نہ کیا کہ معاملہ کس حد تک پہونچنے والا ہے۔ لیکن ہر ہٹلر اور اُس کے رفقا کی تقاریر کا موجودہ رجحان اقوام عالم کے لئے یقیناً فکر انگیز ہے۔

۱۹۳۶ء میں ہر ہٹلر نے ایک تقریر کی جس میں صاف طور پر کہہ دیا کہ ہم اپنی نو آبادیات کی واپسی کا مطالبہ کبھی بند نہیں کر سکتے۔ ہم اُسے ہر سال بلند سے بلند تر آواز میں پیش کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ دول عالم اُس کو سننے پر مجبور ہو جائیں۔ پھر اُس نے کہا "ایک سال کے بعد لوگ ہماری بات سننے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ دو سال کے بعد ہماری بات پر غور کرنے لگ جائیں گے۔ تین سال کے بعد وہ یہ بھی سوچنے لگ جائیں گے کہ اِس مطالبہ کو کیسے پورا کیا جائے۔"

جو لوگ ہر ہٹلر کی طبیعت کو سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر ہٹلر خالی باتیں بنانے والا نہیں بلکہ وہ نہایت عملی آدمی ہے۔ اُس نے اپنے ملک میں خاص اِسی غرض کے لئے ایک محکمہ بنایا ہے۔ جس کا انچارج برطانیہ کا جرمن سفیر وان ربن ٹراپ ہوگا۔ اس محکمہ کا مقصد صرف نو آبادیات کی واپسی ہوگا۔ اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہر ہٹلر یا مسولینی اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے کیا ذریعہ اختیار کیا کرتے ہیں۔

اس وقت کئی ممالک میں جو جرمنی کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں، اٹلی اور جاپان تو پہلے ہی اُس کے ہم آہنگ ہیں۔ فرانس کے فاشسٹ بھی اُس کے مطالبہ سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ بلجیم کی ڈیگرل پارٹی اُس کے ساتھ ہوگی۔ پرتگال، آدھا اسپین اور پولینڈ کا کافی حصہ اُسے امداد دیگا۔ اب افریقہ میں بھی اُس کے حامی پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً ساؤتھ افریقہ کی حکومت کے وزیر مسٹر ڈی والٹر نے اِس مطلب کا ایک اعلان بھی کیا تھا۔ پس جب بہت سے ممالک اور لوگ جرمنی کی پشت پر ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنا مطالبہ نہایت زور سے پیش نہ کرے۔

سنا جاتا ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس نے ہر ہٹلر سے ملاقات کے وقت انگلستان کی طرف سے کہا کہ اگر جرمنی دس سال تک اپنی نو آبادیات کا مطالبہ نہ کرے تو اُس کے عوض انگلستان اسے مرکزی یوروپ میں اپنی پہلی ملکیتیں مانگنے میں کوئی رکاوٹ حایل نہ کرے گا۔ اس سے فرانس اور مرکزی یورپ میں قدرتاً تشویش بڑھ گئی، فرانس کے دو وزرا انگلستان گئے اور برطانوی وزرا سے ملاقی ہوئے۔ ملاقات کے بعد اعلان کیا گیا کہ دونوں ممالک کے مفاد یکساں ہیں۔ جس سے غلط فہمی بہت حد تک دور ہو گئی۔

بلجیم کی غیر جانبداری

۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہر ہٹلر نے بلجیم سے یہ وعدہ کیا کہ وہ آئندہ اُس کی غیر جانبداری کی قدر کرے گا۔ بلکہ اگر کسی اور ملک نے اس پر حملہ کیا تو

حق نام اللہ کا - ا - محاورہ - سچا نام خدا کا +

حق نمک ادا ہونا - ا - فعل لازم - نمک خواری اور ملازمت کا فرض ادا ہونا

وا رہیں جس سے ملک سے دعا گو لب زخم + بہتر ادا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہے مومن

حق ہونا - ا - فعل لازم (۱) مرنا - جہان سے گزرنا (۲) سچ ہونا - راست ہونا جیسے حق حق ہے ناحق ناحق ہے (۳) انصاف ہونا - نیاؤ ہونا جیسے حق کا پلہ بھاری ہے +

حَقَارَت - ع - اسم مونث - خفت - سبکی - اہانت - ذلت - خواری - بے عزتی +

حقارت کی نظر سے دیکھنا - ا - فعل لازم - دوسرے کو ذلیل و خوار سمجھ کر کم توجہی کرنا - خاطر میں نہ لانا - ذلیل سمجھنا +

حَق دَق رَہ جانا - ا - فعل لازم - عو - صحیح دنگ دک رہ جانا - بھچک رہ جانا - متحیر ہو جانا - حیرت میں رہنا - ہکا بکا ہو جانا - گھبرا جانا - سٹ پٹا جانا - ہوش و حواس نہ رہنا - حواس باختہ ہو جانا +

حُقنَہ - ع - اسم مذکر - پچکاری + عمل طاہرہ + شیاف کسی دوا کی بتی یا پچکاری جو پیخانہ آنے کے واسطے مقعد میں چڑھائی جائے +

حقنہ کرنا - ا - فعل متعدی - مقعد میں پچکاری یا بتی چڑھانا جس سے پیخانہ آجائے +

حُقُوق - ع - اسم مذکر - حق کی جمع +

حُقَّہ - ع - اسم مذکر (۱) درج - ڈبا - جواہرات رکھنے کی ڈبیا (۲) - ا - قلیان - پنچوں کا پیالہ - بھبند +

حقہ باز - ع + ف - اسم مذکر (۱) بھان متی - بازیگر - مداری (۲) - ا - بہت حقہ پینے والا +

حقہ بجانا - ا - فعل متعدی - حقہ پینا - کثرت سے حقہ پینا - حقہ بلونا +

حقہ بردار - ع + ف - اسم مذکر - بھبند سے بردار - حقہ اٹھانے والا - حقہ ساتھ لے چلنے والا - حقہ بھرنے والا +

حقہ بھرنا - ا - فعل متعدی - چلم پر آگ رکھ کر حقہ تیار کرنا - حقہ پر آگ رکھنا جیسے حقہ بھر کے رکھو جب سلگے تب آپ پیجے +

حقہ پینا - ا - فعل متعدی - قلیان نوش کرنا - قلیان کشیدن کا ترجمہ +

حقہ تازہ کرنا - ا - فعل متعدی - حقہ کا پانی بدلنا اور نیچے وغیرہ کو تر کرنا +

حَقِیَّت - ع - اسم مونث - حق - حقداری - ملکیت +

حَقِیر - ع - صفت - (۱) چھوٹا - ادنے (۲) دبلا - لاغر - پتلا - نحیف (۳) ذلیل خوار - خفیف - خسیس - اوچھا - بے قدر +

حقیر جاننا - ا - فعل متعدی - ذلیل سمجھنا - کمینہ جاننا - بے قدر سمجھنا - خوار سمجھنا +

حَقِیقَت - ع - اسم مونث (۱) اصلیت - ماہیت (۲) اصل جڑ - بنیاد (۳) کیفیت - چگونگی - حال + ہے

ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن + دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے (غالب)

(۴) صداقت - ست - سچ (۵) بساط - حیثیت جیسے تمہاری کیا حقیقت ہے (۶) ماجرا - سرگذشت +

حقیقت کھل جانا - ا - فعل لازم (۱) قلعی کھل جانا - بھید ظاہر ہو جانا - حال کھل جانا (۲) ہزا آجانا - کیفیت معلوم ہو جانا + ہے

شب وصل عدو کیا کیا جلا ہوں + حقیقت کھل گئی روز جزا کی +

حقیقت میں - ا - تابع فعل - واقع میں - دراصل - اصل میں - نفس الامر میں +

حَقِیقی - ع - صفت (۱) اصلی (۲) سگا - اپنا + سگی - اپنی +

حقیقی بھائی - ا - اسم مذکر - برادر عینی - سگا بھائی - ایک ماں باپ سے دوسرا یا تیسرا بیٹا +

حَکّ - ع - اسم مذکر - کھرچنا - چھیلنا - دور کرنا +

حَکَّاک - ع - اسم مذکر - مہر کن - حرف کھودنے والا - ہے

حکاک کا پسر بھی سپہر سے کم نہیں + فیروزہ ہو وے مردہ تو دیتا ہے یہ جلا (نا معلوم)

حُکَّام - ع - اسم مذکر - حاکم کی جمع +

حِکَایَت - ع - اسم مونث - کہانی - قصہ - داستان + بات + حدیث +

حِکَایَتاً - ع - تابع فعل - برسبیل تذکرہ - بطور ذکر +

حَکَم - ع - اسم مذکر - ثالث - سرپنچ + پنچ - حکم کرنے والا - منصف - جج - فیصلہ کرنے والا +

حُکم - ع - اسم مذکر (۱) فرمان - ارشاد - اگیا (۲) فتوی - فیصلہ شرعی (۳) منطق کسی ایسی بات کا ثابت کرنا کہ جس پر قائل کا سکوت صحیح ہو (۴) حکومت فرمانروائی - سرداری جیسے آپکا حکم بنا رہے - حکم نشانی بہشت کی جو ملکے سو پائے (کہاوت) (۵) اجازت پروانگی (۶) تاش یا گنجفہ کا وہ پتا جو سب سے پہلے پھینکا جائے جیسے آفتاب مہر (۷) فیصلہ جھگڑے کا نپٹاؤ

وہ اُس کی مخالفت کرے گا۔

سیاسیات یورپ میں بلجیم کی حیثیت کو سمجھنے کے لئے یہ جاننا چاہئے کہ یہ ملک فرانس اور جرمنی کے درمیان واقع ہے۔ بدیں وجہ جب کبھی بھی فرانس اور جرمنی کے درمیان جھگڑا اُٹھتا ہے تو اس کا نقصان بلجیم کو ضرور پہونچتا ہے۔

بلجیم کوئلے۔ لوہے اور فولاد کا مشہور مخزن ہے۔ علاوہ ازیں یہاں سکہ۔ شیشہ۔ جست اور روئی بھی کافی مل جاتی ہے۔

یہ اُس کی اس اہمیت کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کی اکثر بڑی بڑی لڑائیاں اس کے میدانوں میں لڑی گئیں۔ چنانچہ واٹرلو۔ بوومنیں۔ کورٹرائی۔ بلین ہیم، اور پیرس کی جنگیں اِسی جگہ پر ہوئی تھیں۔ پس اگر بلجیم کو ہندوستان کا پانی پت کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

۱۸۳۹ء کے صلح نامہ کے مطابق بلجیم کو آزادی حاصل ہوئی۔ وہاں کے رہنے والوں نے اپنی نازک پوزیشن کو جانچ لیا۔ اور اُنہیں محسوس ہو گیا کہ وہ دو زبردست ملکوں کے درمیان ہیں۔ اس لئے خیر اِسی میں ہے کہ وہ غیر جانبدار رہیں۔ اِسی نظریہ کے مطابق ۱۹۱۴ء تک وہ کسی جنگ میں شریک نہ ہوئے۔

چونکہ بلجیم کے انگلستان وغیرہ کے ساتھ معاہدات تھے کہ وہ اُسکی غیر جانبداری کی قدر کریں گے، اس لئے جنگ عظیم کے موقع پر انگلستان نے فرانس اور جرمنی سے قول مانگا کہ وہ بلجیم پر چڑھائی نہ کریں گے۔ فرانس نے تو جھٹ وعدہ کر دیا۔ لیکن جرمنی نے صاف انکار کر دیا۔ کیونکہ اُس کی اصل غرض بلجیم کے راستے فرانس پر حملہ کرنا تھا۔ جب موقعہ آیا تو بلجیم نے جرمن نوجوں کو اپنے ملک میں سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی نے بلجیم پر دھاوا بولدیا۔ اور اُس کی حفاظت کے لئے انگلستان بھی جرمنی کے خلاف ہو گیا۔

جنگ کے بعد بلجیم نے پھر اپنی غیر جانبداری کے لئے دیگر ممالک سے اقرار لیا۔ لیکن جب سے ہر ہٹلر برسر اقتدار آیا ہے بلجیم کے خطرات اور بھی بڑھ گئے ہیں، اِسی لئے اس نے ہر ہٹلر سے اپنی غیر جانبداری کی قدر کرنے کا معاہدہ کروانا چاہا اور وہ اس مقصد میں بہت حد تک کامیاب ہوا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہر ہٹلر ایسا ڈکٹیٹر اپنے وعدہ پر قائم رہے گا؟

بلجیم میں اس وقت جمہوری حکومت ہے، اور نومبر سے پہلے اُس کا وزیر اعظم مسٹر وینزی لینڈ تھا۔ اس جمہوریت میں ایک فاشسٹی پارٹی بھی ہے، جس کا لیڈر ڈیگرل ہے۔ یہ وینزی لینڈ کا سخت دشمن ہے، اور ہر وقت اُس کو گرانے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔ یہاں تک نوبت آئی کہ مسٹر وینزی لینڈ نے اُس کے ساتھ ایک آخری فیصلہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ انتخابات ہوئے۔ جس میں ڈیگرل کو بری طرح شکست ہوئی۔ لیکن ڈیگرل نے ہمت نہ ہاری، اور وینزی لینڈ پر یہ الزام لگایا کہ وہ اپنی وزارت کے ایام میں نیشنل بنک سے ۲۰۰۰ پونڈ سالانہ حاصل کرتا رہا ہے۔ پارلیمنٹ میں عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی۔ لیکن ڈیگرل کو صرف ۶۹ ووٹ ملے، اور وینزی لینڈ کو ۱۳۴۔

اگرچہ وینزی لینڈ کو بھاری اعتماد حاصل ہوا۔ لیکن اُس نے ایسے ذمہ دار عہدہ پر قائم رہنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ اُس نے اپنا استعفٰی داخل کر دیا۔

استعفے کے بعد بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ نے وین ڈر ویلڈ کو دعوت دی کہ وہ وزارت مرتب کرے۔ لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ پھر ہینری ڈی مان کو جو ایک اشتراکی ہے اور گزشتہ وزارت میں وزیر مالیات رہ چکا ہے۔ یہ عہدہ دیا گیا۔ لیکن لبرلوں نے اُس کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے اُس کی وزارت زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ بعد ازاں یہ کام ہیوبرٹ پائرلاٹ وزیر زراعت کے سپرد کیا گیا۔ لیکن وہ بھی ناکام رہا۔ لہٰذا تجویز کی گئی کہ ایک مشترکہ وزارت قائم ہو لیکن یہ بھی نہ ہو سکا۔ بعد ازاں مسٹر سپاک کو جو برسلز کانفرنس کا صدر تھا وزیر اعظم بنایا گیا۔ لیکن اُسے بھی کامیابی نہ ہوئی۔

اِس کے بعد شاہ لیوپولڈ نے سوچا کہ بہتر ہوگا اگر چند دن تک اس مسئلہ کو نہ چھیڑا جائے تاکہ لوگ اطمینان سے اِس پر غور کر سکیں۔ چنانچہ وہ پانچ روز کے لئے انگلستان چلا گیا۔ وہاں سے واپس آکر اُس نے سابق لبرل وزیر مسٹر پال جانسن کو ترتیب وزارت کا کام سپرد کیا۔ لیکن وہ بھی اپنی چند دن کی کوشش کے بعد ہار تھک کر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اشتراکیوں نے اُس کی مخالفت کی۔

اِن حالات سے ظاہر ہے کہ بلجیم میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ (ونز ملینیڈ)

(۸-۱) سختی - جبر - سیاست +

حکم اٹھانا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) حکم ماننا - فرمان بجالانا (۲) گنجیفہ میں سر کے پتہ لینے کے واسطے حکم کا پتا ڈالنا +

حکم اخیر - ع - اسم مذکر - اخیر فیصلہ - حکم ناطق - قطعی حکم +

حکم انداز - ع + ف - اسم مذکر - کہہ کر نشانہ لگانے والا - وہ کامل تیرانداز جس کا نشانہ خطا نہ کرے - قدر انداز +

حکم بجانا - ۱ - فعلِ متعدی - تعمیل ارشاد کرنا - کہا کرنا +

حکم بردار - ع + ف - صفت - فرماں بردار - حکم ماننے والا - نمک حلال

حکم برداری - ع + ف - اسم مونث - فرمانبرداری - اطاعت - آگیا کاری - تابعداری +

حکم بھیجنا - ۱ - فعلِ متعدی - سرکاری طور پر اطلاع دینا - فرمان بھیجنا +

حکم توڑنا - ۱ - فعلِ متعدی - حکم عدولی کرنا - نافرمانی کرنا - نہ ماننا +

حکم جاری کرنا - ۱ - فعلِ متعدی - حکم صادر فرمانا - اشتہار دینا - ڈونڈی پھروانا +

حکم چلانا - ۱ - فعلِ متعدی - حکم دینا - حکومت کرنا - بیٹھے بیٹھے کام فرمائے جانا + سختی کرنا - جبر کرنا +

حکم دینا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) ارشاد فرمانا + کام فرمانا - اگیا دینا (۲) فتویٰ دینا (۳) فیصلہ کرنا (۴) اشتہار دینا (۵) اجازت دینا +

حکم رانی - ع + ف - اسم مونث - فرمانروائی - حکومت - سلطنت - بادشاہی +

حکم رانی کرنا - ۱ - فعلِ متعدی - سلطنت کرنا - فرمانروائی کرنا - بادشاہی کرنا +

حکم سے بلانا - ۱ - فعلِ متعدی - جبراً بلانا - زبردستی بلانا - سمن بھیجنا +

حکم ظہری - ع - اسم مذکر - وہ حکم جو کسی رپورٹ یا کاغذ کی پشت پر لکھا جائے - پشتی حکم +

حکم قطعی - ع - اسم مذکر - دیکھو (حکم اخیر)

حکم کرنا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) حکم چلانا - حکم دینا - اگیا کرنا - فرمانا - ارشاد کرنا (۲) اجازت دینا - پروانگی دینا (۳) سختی کرنا - جبر کرنا +

حکم گشتی - ع + ف - اسم مذکر - وہ حکم جو سب جگہ پھرایا جاوے - سرکلر - وہ حکم جو اکثر جگہ بھیجا جاوے +

حکم لگانا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) پختہ رائے ظاہر کرنا + دعوے جمانا (۲) دفعہ لگانا - حد لگانا +

حکم مطلق - ع - اسم مذکر (۱) حکم قطعی (۲) عام حکم +

حکم نامہ - ع + ف - اسم مذکر - تحریری حکم - فرمان - وہ حکم جو جج کی طرف سے لکھا جائے +

حکمت - ع - اسم مونث (۱) عقل - دانش - دانائی + درست گفتاری و راستکرداری (۲) ہر چیز کی حقیقت دریافت کرنے کا علم - وہ علم جس میں اشیائے موجودات خارجہ کے احوال سے بحث کی جائے - اس کی تین قسمیں ہیں - اوّل **طبیعی** جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو تعقل اور وجود خارجی میں مادہ کی محتاج ہوں جیسے آب و ہوا وغیرہ اجسام بسیط و مرکب - دوئم **ریاضی** جس میں صرف ان امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی میں مادہ کی محتاج ہوں جیسے مقدار و عدد - سوم **الٰہی** جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو تعقل اور وجود خارجی میں مادہ کی محتاج نہ ہوں جیسے عقول عشرہ و باری تعالے + بعض لوگوں نے اس کی دو قسمیں **علمی** اور **عملی** لکھکر - ایک کو کئی کئی قسم پر منقسم کیا ہے جن کی کیفیت عربی و فارسی کے بڑے بڑے لغات میں لکھی ہے - صاحب قاموس نے عدل علم حلم نبوۃ معرفت قرآن و انجیل کو حکمت قرار دیا ہے (۳) - تدبیر - اپائے - ترکیب (۴) - ۱ - طبابت - علاج - معالجہ - بید کی (۵) - ۱ - اگوں - ڈھنگ - مطلب - غرض جیسے اپنی حکمت سے چلتا ہے +

حکمت سے - ۱ - تابع فعل - احتیاط سے - عاقبت اندیشی سے - دانائی سے - تدبیر سے - ہوشیاری سے - ترکیب سے - تدبیر سے +

حکمت عملی - ع - اسم مونث (معاش و معاد کے انتظام کا بخوبی احوال جاننا) - تدبیر منازل - تہذیب اخلاق اور سیاست مدن کی واقفیت + تدبیر - چالاکی - فطرت - ہوشیاری + پالسی - ملکی مصلحت - ملکی تدبیر - دور اندیشی - فطانت - توڑ جوڑ - چھل بل +

حکمت کرنا - ۱ - فعلِ متعدی (۱) طبابت کرنا - علاج معالجہ کرنا - پیشہ طبابت کرنا یا ڈاکٹری کرنا (۲) دانائی کرنا - تدبیر کرنا +

حکمت مدنی - ع - اسم مونث - شہری انتظام کے قوانین - انتظام شہری +

حکمتی - ۱ - صفت (۱) فلسفی - فیلسوف (۲) چاتر - چالاک - ہوشیار -

حکومت - ع - اسم مونث (۱) فرمانروائی - حکمرانی - راج - سلطنت (۲ - ۱) سختی - جبر - تعدی - زبردستی جیسے حکومت سے کام لینا (۳)

ایک ہر دلعزیز آدمی تھا۔ لیکن وہ اپنے وقار کی خاطر مستعفی ہوچکا ہے۔
ڈیگرل کا خیال ہے کہ وہ خود وزیرِ اعظم بنے گا۔ کیونکہ غالباً وہ جرمنی کی شہ پر ناچ رہا ہے، لیکن سوال یہ ہے کیا اشتراکی فرانس کے "فرنٹ پاپولر" کی امداد حاصل نہ کر سکیں گے؟

اسٹیلن کی ٹراٹسکی دشمنی

۱۹۳۷ء میں ہم ہر روز اخباروں میں پڑھتے رہے ہیں کہ روس میں آج اتنے آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا، اور آج اتنے آدمی پھانسی کے تختہ پر لٹکا دئے گئے۔

بات دراصل یوں ہے کہ روس کا موجودہ ڈکٹیٹر جوزف اسٹیلن لینن کے دستِ راست ٹراٹسکی کے سخت خلاف ہوچکا ہے۔ اور ملک میں جو کوئی بھی اس کا حامی نظر آتا ہے اُس کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے،

کہتے ہیں مرنے سے پہلے لینن نے اپنی بیوی کروپسکایا سے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ میری وفات کے بعد اسٹیلن کو روس کا ڈکٹیٹر نہ بننے دینا۔ اسٹیلن اُس وقت کمیونسٹ پارٹی کا سیکرٹری تھا، جب اُسے اس بات کا علم ہوا تو اُس نے کروپسکایا کو کسی طرح ورغلا کر تمام کاغذات چھین لئے۔ اور لینن کی وفات کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اُس کے حامیوں کو چُن چُن کر اپنے ملک سے باہر نکالنا شروع کر دیا۔ ٹراٹسکی اُس کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ علاوہ ذاتی عناد کے اُن کے درمیان اصولی اختلاف بھی تھا۔ چنانچہ جب اسٹیلن برسرِ اقتدار آیا تو اُس نے ٹراٹسکی کو نہ صرف غدار قرار دیا بلکہ جلاوطن بھی کر دیا۔ اُس کے تمام اصولوں کو خلافِ قانون قرار دے دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ٹراٹسکی کے حامی بھی روس میں زندہ نہیں رہ سکتے۔

ٹراٹسکی کوئی معمولی آدمی نہ تھا۔ روس کا انقلاب زیادہ تر اسی شخص کا مرہونِ منت ہے۔ چنانچہ اُس کے حامی بھی کم نہ تھے۔ لیکن اسٹیلن نے اُن کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر باہر نکالدیا اور فوراً تختہ دار پر چڑھا دیا۔

اسٹیلن اور ٹراٹسکی کے درمیان اصولی اختلاف یہ ہے کہ یہ چاہتا ہے کہ انقلاب عالمگیر ہو اور تمام ممالک بیک وقت اشتمالیت پسند بنا دئے جائیں۔ لیکن وہ پہلے روس کو کمیونزم کا مکمل نمونہ بنانا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ تعمیری پروگرام کا حامی ہے۔ چنانچہ اُس نے پانچسالہ اقتصادی پروگرام اسی غرض کے بنائے ہیں۔

روس میں "موجودہ دورِ دہشت" کے خلاف عام بے چینی پھیل رہی ہے اور لوگ آمریت سے اُکتا گئے ہیں۔ اُن کا مطالبہ ازسرِ نو جمہوریت قائم کرنے کا ہے، اور کوئی بعید نہیں کہ کسی وقت موجودہ حکومت کو عامۃ الناس کے اسی مطالبہ کے سامنے جھکنا ہی پڑے۔

آئرلینڈ کا نیا دستور

آئرلینڈ مدت سے اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہے۔ بدیں وجہ وہاں کے واقعات ہندوستان کے لئے علی الخصوص وجہِ دلچسپی ہیں۔

جولائی ۱۹۳۷ء میں آئرلینڈ کے عام انتخابات ہوئے۔ ڈی ولیرا اور اُن کی گذشتہ وزارت کے اکثر اراکین پھر منتخب ہو گئے۔ لیکن افسوس یہ رہا کہ ڈی ولیرا کی سیاسی جماعت "فیانا فیل" کو اتنی اکثریت حاصل نہ ہوسکی کہ وہ بغیر کسی دوسری جماعت کی امداد کے حکومت کا کاروبار چلا سکے۔

کل ۱۳۸ نشستیں تھیں، جن میں سے ۶۹ ڈی ولیرا کی پارٹی کو ملیں، اور باقی ۶۹ دیگر پارٹیوں کو۔ ڈی ولیرا کو اپنی وزارت قائم کرنے کے لئے کسی دوسری جماعت کے نمائندوں کو ساتھ ملانا ضروری تھا۔ اور ایسی جماعت حسبِ معمول مزدور پارٹی ہی ہوسکتی ہے۔ لیکن حسرت یہ رہی کہ پارٹی کو سیاسیات سے قطعاً کوئی شغف نہیں ہے، بدیں وجہ شاید ڈی ولیرا کی پارٹی زیادہ دیر تک برسرِ اقتدار نہ رہ سکے۔ اور دوبارہ چناؤ لڑنا پڑے۔

عام انتخابات کے ساتھ ساتھ آئرلینڈ میں نئے دستورِ اساسی پر قوم کی رائے حاصل کی گئی تھی۔ اور قوم نے بڑی بھاری اکثریت کے ساتھ اسے منظور کیا۔

اِس دستور کا سب سے بڑا خاصہ یہ ہے کہ اس میں بادشاہ یا سلطنتِ برطانیہ کا نام تک نہیں لیا گیا۔ اس دستور کی اہم دفعات کا خلاصہ یہ ہے۔

ملک کا نام EIVE ہوگا۔ ریاست کا حاکمِ اعلیٰ "صدر" کہلائیگا۔

[illegible] مقد[illegible] جیسے الہی کی حکومت ہے؟

حکومت جتانا - ہ - [illegible] رعب داب دکھانا - [illegible] دکھانا + [illegible] [illegible] کرنا +

حکومت کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) راج کرنا - فرمانروائی کرنا (۲) دبانا - [illegible] سختی کرنا +

حکمی - ع - صفت (۱) [illegible] بے خطا - مصیب - [illegible] (۲) - (۳) دائم ہمیشہ [illegible] (۳) شرطی - ضروری - فرضی [illegible] دار - فرمان پذیر محکوم +

حکمی دوا - [illegible] - اسم مونث - تیر بہدف دوا - [illegible] اثر دوا - مجرب دوا -

حکمی بندہ - [illegible] - اسم مذکر - فرمانبردار - تابعدار بندہ +

حکیم - ع - اسم مذکر (۱) دانا - عقلمند - ہوشیار - فیلسوف - فلسفی (۲) محقق واقف حقائق (۳) طبیب - بید - ڈاکٹر جیسے حکیم دوا اور قارورہ [illegible] +

حکیمی - [illegible] - صفت - طبابت - ڈاکٹری +

حل - ع - اسم مذکر (۱) کشائش - انکشاف - کھولنا - واکرنا - سلجھاؤ - عقدہ کشائی - مشکل کام کو آسان کرنا (۲) تحلیل - گھلنا - ملانا - پسنا - گھٹائی بسائی (۳) [illegible] کا سوال نکالنا - سوال کو پوری منزل پر پہنچانا - اصل میں [illegible] ہے

حل کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) سمجھانا - کھولنا - انکشاف کرنا - پیچیدگی رفع کرنا - عقدہ کشائی کرنا - آسان کرنا (۲) اجزا علیحدہ کرنا - تجزیہ کرنا (۳) پینا گھول کرنا + گھولنا - ملانا (۴) حساب کا سوال نکالنا - سوال کا عمل کرنا +

حل ہونا - ہ - فعل لازم (۱) کھلنا - سلجھنا + عقدہ کشائی ہونا - آسان ہونا +

اگر عقدہ مرا ایسے برنگ اشک کیا غم ہے
مری افتادگی کے ہاتھ حل ہونا ہے مشکل کا (وزیر)

(۲) اجزا کا علیحدہ ہونا (۳) تحلیل ہونا - گھلنا (۴) پسنا - سائیدہ ہونا (۵) سوال نکلنا +

حلال - ع - صفت (۱) حرام کا نقیض - مباح - جایز - روا - درست - شدہ حق (۲) ذبیحہ - ذبح کیا ہوا (۳) حسب شرع - حسب قانون - شرعاً جایز

حلال خور - ہ - اسم مذکر (۱) حق حلال کی اجرت کھانے والا + مباح چیز کھانے والا - (۲) خاکروب - مہتر - بھنگی - چوہڑا - یہ نام جلال الدین اکبر نے

کھاتا +

حلال کا - ہ - صفت - حرام کا کے برعکس - وہ بچہ جو نکاح سے پیدا ہو - ولد الحلال + مباح - جایز +

حلال کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) ذبح کرنا - شریعت کے موافق چھری پھیرنا (۲ - عو) کاٹنا - قتل کرنا (۳ - عو) مارنا - کوٹنا - پیٹنا جیسے آؤ سہی کیسا حلال کرتی ہوں +

حلال کر کے کھانا - ہ - فعل متعدی - محنت کر کے کھانا - مفت (حرام) سے نہ لینا +

حلال میں خرکت حرام میں برکت - ہ - کہاوت - الٹی بات زمانہ کی نیرنگی +

حلاوت - ع - اسم مونث (۱) مٹھاس - شیرینی جیسے پھل کی مٹھاس (۲ - ل) لذت - مزہ + ذائقہ (۳ - ہ - عو) راحت - آرام - سکھ چین جیسے اس کے گھر میں آکر کچھ حلاوت نہیں پائی +

حلف - ع - اسم مذکر - قسم - سوگند + عہد و پیمان + قرآن +

حلف اٹھانا - ہ - فعل متعدی - قسم کھانا + قرآن اٹھانا - مذہبی کتاب کی قسم کھانا - گنگا جلی اٹھانا +

حلف دروغی - ہ - اسم مونث - جھوٹی قسم کھانا - جھوٹا قرآن اٹھانا +

حلف دینا - ہ - فعل متعدی - قسم دینا - سوگند دینا - قرآن یا گنگا جلی اٹھوانا +

حلفاً - ع - صفت - از روئے قسم - قسمیہ - سوگند سے +

حلق - ع - اسم مذکر (۱) گلا - گلو - نائے - ٹیٹوا (۲ - ہ) نرخرہ - گردن (۳ - ہ) منہ - زبان جیسے خلق کا حلق کس نے پکڑا ہے + حلق سے نکلی خلق میں پڑی +

حلق بند کرنا - ہ - فعل متعدی - خاموش کرنا - منہ پکڑنا - زبان بندی کرنا +

حلق پر چھری پھیرنا - ہ - فعل متعدی (۱) ذبح کرنا - حلال کرنا - گردن کاٹنا (۲) ظلم کرنا - جبر کرنا - ستم کرنا - تعدی کرنا +

حلق دبانا - ہ - فعل متعدی - گلا دبانا - گلا گھونٹنا + ٹیٹوا دبانا - [illegible] کرنے سے روکنا - بات سے باز رکھنا +

حلق کا دربان - ہ - اسم مذکر - عو - وہ شخص جو کھانے پینے کا [illegible]

اُسے قوم براہِ راست سات برس کے لئے منتخب کیا کرے گی۔ یہ صدر ڈیل DEIL یعنی دارالمندوبین کے اجلاس طلب کرے گا۔ اُسے برخواست کر سکے گا۔ قوانین پر دستخط کرنے، سزاؤں کا معاف یا کم کرنا نیشنل آرمی کی اعلیٰ کمان اپنے ہات میں رکھنا وغیرہ بھی اُس کے فرائض ہوں گے۔

ڈیل کا انتخاب متناسب نمائندگی کے اصول پر براہِ راست ہوگا۔ ہر عاقل بالغ کو حقِ رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ سینٹ (یا ایوانِ اعلیٰ کے ساٹھ رکن ہوں گے وغیرہ ذالک۔

ہندوستان میں آئینِ جدید کا تجزیہ

۱۹۳۷ء میں غیر ممالک میں اور بھی بہت کچھ ہوا۔ لیکن چونکہ وہ بین الاقوامی اہمیت یا عام دلچسپی کا نہیں ہے، اس لئے ہم اُسے چھوڑتے ہیں اور اپنے دیس کی طرف آتے ہیں۔

اپریل ۱۹۳۷ء سے ہندوستان میں نیا دستورِ اساسی نافذ کر دیا گیا۔ چونکہ انتخابات میں کانگریسی کثیر تعداد میں کامیاب ہو کر آئے تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر سوال یہ پیدا ہوا کہ آیا اُنھیں وزارتیں قبول کرنا چاہئیں یا نہیں۔

اشتراکیت پسندوں کا خیال تھا کہ عہدے قبول کرنے سے ہم امپیریلزم مشنیری کے کل پرزے بن جائیں گے۔ اور اسی طرح پر گورنمنٹ سے ہماری جنگ کا اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

دوسری طرف اعتدال پسند یہ کہتے تھے کہ بالکل نہ ہونے سے کچھ تو بہتر ہے۔ ہمیں اپنے دیس کی خدمت کا جس قدر بھی موقع مل سکے اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ نیز اگر ہم عہدے قبول کر لیں گے تو عوام کو کانگریس کی طرف زیادہ مائل کر سکیں گے۔ اور آئندہ ہمیں آئینِ جدید کے شعبۂ فیڈریشن کو مسترد کرنے میں آسانی رہے گی۔

بہرحال اس جھگڑے کے تصفیہ کے لئے کانگریس کا ایک خاص اجلاس بمقام دہلی منعقد ہوا۔ اور بہت کچھ لے دے کے بعد مہاتما گاندھی کا یہ اصول منظور ہوا کہ عہدے صرف اُسی صورت میں قبول کئے جائیں۔ اگر گورنر کانگریسی وزرار کے لائحہ عمل میں "عدم مداخلت" کا یقین دلا دیں۔

گورنروں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن آخر وائسرائے ہند نے کچھ گول مول سی تقریر کی۔ اور کچھ مہاتما گاندھی جھکے۔ اور آخر کار عہدے قبول کر لئے گئے۔

جدید دستورِ اساسی کے پہلے تین ماہ میں چونکہ کانگریسیوں نے عہدے قبول نہ کئے تھے۔ اس لئے رجعت پسندوں کی عارضی وزارتیں قائم کی گئیں۔ جنھوں نے کانگریسی پروگرام کی نقلیں اتارنا چاہیں۔ لیکن "قومیت پسندی" کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب میں اُن کی بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ اور جب کانگریسیوں نے قبولِ وزارت کا فیصلہ کر لیا تو اُنھیں مستعفی ہونا پڑا۔

پہلے کانگریسی منسٹری صرف چھ صوبجات میں بن سکی۔ لیکن بالآخر صوبہ سرحد میں بھی قائم ہو گئی۔ گویا ۱۹۳۷ء میں کانگریس سات صوبجات میں برسرِ اقتدار رہی۔

کانگریسی وزارتوں کے سامنے بہت سا کام پڑا ہے۔ جس کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں ہی اُن کی کامیابی یا ناکامی کا راز مضمر ہے۔ مثلاً بیکاری کو دُور کرنا۔ تعلیم پھیلانا۔ شہری حقوق کی حفاظت۔ قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی۔ رعایا اور راعی کے درمیان بہتر تعلقات۔ گاؤں اور شہر کے درمیان بہتر حمل و نقل کے ذرائع۔ زمینداروں اور کسانوں کا بوجھ ہلکا کرنا۔ دیہات سدھار۔ ترکِ مسکرات۔ اور صنعتی، تجارتی و زرعی ترقی کے وسائل سوچنا، وغیرہ

ظاہر ہے کہ ان سب کاموں کے لئے کثیر مقدار میں روپیہ درکار ہے۔ لیکن زرگری اور محاصل وغیرہ کے شعبہ جات۔ مرکزی گورنمنٹ کے ہات میں ہیں۔ اسی طرح فوج اور بڑے بڑے افسروں کی تنخواہوں میں کاٹ کر کے جو بچت ہو سکتی تھی وہ بھی کانگریسی وزیروں کے اختیار میں نہیں ہے۔ اگر وہ قرضہ اُٹھائیں تو اُس کے لئے بھی اول تو واپسی کا طریق مدِ نظر رکھنا ہوگا اور دوسرے اس باب میں بھی گورنروں اور گورنر جنرل کی خوشنودی شرط ہے۔

اِس بیکسی اور بے بسی کے باوجود کانگریسی وزرار نے بہت کچھ کیا ہے اور اُس کی قدر نہ کرنا محض تعصب داری ہے۔ مثلاً کانگریسی صوبجات میں سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اخباروں اور تقریروں پر سے پابندیاں اُٹھالی گئی ہیں۔ ابتدائی تعلیم اکثر جگہ لازمی کر دی گئی ہے۔ ترکِ منشیات کے قوانین پاس ہو رہے ہیں۔ آنریری مجسٹریٹوں

وہ بچہ جہاں کو کوئی چیز نہ کھانے دے اور ہر چیز کے کھاتے وقت موجود ہو جائے ÷ ع

عشاق لریں گر لب سُے تو کہے وہ ÷ کمبخت یہ ہیں حلق کے دربان ہم آکر جراُت) پینے دیتے ہیں کسے خون جگر ÷ نالے دربان مرے حلق کے ہیں (مصحفی)

حلق کا نہ تالو کا یہ مال میاں لالو کا - ا - کہاوت یعنی کھایا نہ پیا نو نیر، کنوؤں کو دیکہ ضایع کیا ÷

حلق میں نوالہ پھنسنا - ا - فعل لازم - عو - کسی عمدہ چیز کھاتے وقت اپنے بچے یا دوست کا یاد آنا ÷

حُلقُوم - ع - اسم مذکر - حلق - کلہ - حنجرہ - نائی - ٹینٹوا - مقدمے ... گلے کے بیچ کا گڑھا - گلے کا گھنگرو ÷

حلقہ - ع - اسم مذکر (۱) گھیرا - احاطہ (۲) منڈلی - مجلس (۳) ... لوہے یا لکڑی وغیرہ کا گول کنڈا (۴) گھنڈی کا گھر - تمہ (۵) ملاقہ - شریع ÷

حلقہ باندھنا - ا - فعل متعدی - چاروں طرف کھڑا ہونا - گھیر بندی - گھیرا ڈالنا - ڈیرہ بنانا - حصار باندھنا ÷

حلقہ بگوش - ع + ف - اسم مذکر - غلام - فرمان بردار - وہ شخص جس کے کان میں غلامی کا حلقہ ہو ÷

حلقہ ڈالنا - ا - فعل متعدی - گھیرا ڈالنا - حصار باندھنا - چاروں طرف سے روک لینا ÷

حلقہ کرنا - ا - فعل متعدی - گھیرا کرنا - گھیرنا ÷

حِلم - ع - اسم مذکر - کسی کی سزا میں آہستگی کرنا (۲) سمائی - بردباری - برداشت - تحمل (۳) - ا - نرمی - نرم دلی - نرم خوئی ÷

حَلوا - ع - اسم مذکر (۱) میٹھا - میٹھی چیز - دہن بھوگ - نرم شیرینی (۲) نرم چیز - ملایم چیز - نرم مال ÷

حَلواخاتون - ع - اسم مونث - حلواخور بیگم ÷ وہ کاٹھ کی تیلیاں جنہیں فقیر لباس پہنا کر بچوں کے آگے انگلیوں سے نچاتے اور رلاتے پھرتے ہیں - اختو بختو ÷

حلوا سمجھنا - ا - فعل متعدی (۱) کسی شخص کو حلوے کے مانند نہایت نرم سمجھنا - ضعیف تصور کرنا - نرم چارہ خیال کرنا ÷ ع

میں جو نرمی کی تو دونا سر چڑھا وہ بدمعاش
کھانے ہی کو دوڑتا ہے اب مجھے حلوا سمجھ (میر تقی)

(۲) آسان سمجھنا - سہل جاننا ÷

حلوا سوہن - و - اسم مذکر - صحیح (حلوا سوہان) ایک قسم کی مشہور مٹھائی جو اکثر موسم سرما میں تیار کی جاتی ہے یہ نام ابتدا میں اس کی سختی کے باعث رکھا گیا تھا بعد میں ملایم کو بھی اسی نام سے تعبیر کرنے لگے ÷

حلوا کھائیے - ا - قسم سخت - عو - ہمیں مردہ دیکھے ہمیں ہے ہے کرے ہمیں مرا ہوا پائے - ہماری بھتی کھائے - حاضری کھائے جیسے ہمارا حلوا کھائے جو وہاں جائے ÷

حلوا نکل جانا - و - فعل لازم (لکھنو) نہایت سختی سے بدحال ہو جانا - بلا تصور نکل جانا - بیٹھا جاتا ہو جانا ÷

حلوائے بے دود - ع + ف - اسم مذکر (۱) پیڑ کا ایک میوہ - قدرتی حلوا (۲) - ا - نرم چارہ - ملایم مال ÷

حلوائے پیرک - ع + ف - اسم مذکر - بھتی - کڑوی کھچڑی - موت کا حلوا - حاضری ÷

حلوائے مقراضی - ع - اسم مذکر - ایک قسم کا حلوا جس میں بہت باریک میوہ کتر کر ڈالتے ہیں ÷

حلوائے مغزی - ع + ف - اسم مذکر - ایک قسم کا حلوا جس میں کثرت سے مغز بادام اور پستے ڈالتے ہیں ÷

حَلوان - ا - اسم مذکر (یہ لفظ عربی میں حلان و حلام تھا) (۱) بچہ گوسفند - بکری کا بچہ - بھیڑ کا بچہ جو صرف دودھ پیتا ہو (۲ - ا) ملایم گوشت - نرم گوشت جو جلد گل جائے ÷

حَلوائی - ع - اسم مذکر - حلوا فروش - حلواگر - مٹھائی بیچنے اور بنانے والا - قنادی ÷

حلوائی کی دوکان اور دادا جی کی فاتحہ - ا - کہاوت) پرائے مال کو اپنا سمجھ کر صرف میں لانے یا غیر کا مال بیدریغ صرف کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ÷

حَلوے مانڈے سے کام رکھنا - ا - فعل متعدی (اپنا بھلا چاہنا کوئی مرے یا جلے جیسے مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام ÷

حَلیم - ع - صفت (۱) بردبار - فروتن - دھیما - گمبھیر - متحمل مزاج - نرم - ملایم - (۲ - ا) ایک قسم کا کھانا جو گندم چنے کی دال گوشت اور گرم مصالحہ وغیرہ ڈالکر اکثر ماہ محرم میں شہدائے کربلا کے فاتحہ کے واسطے پکایا جاتا ہے - اصل میں یہ لفظ ہلیم تھا ...

کے عہدے اُڑا دیئے گئے ہیں۔ وزراء اور اراکینِ اسمبلی کی تنخواہوں اور معاوضوں میں گرانقدر کمی واقع کی گئی ہے۔ اور اُن کا شعار سادگی اور خوش اخلاقی قرار پایا ہے۔ مزید برآں پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ پبلک کے ساتھ مخدومانہ کی بجائے خادمانہ سلوک کر دیں۔ نیز صنعتی، زراعتی اور بیکاری کو دور کرنے کا پروگرام زیرِ عمل لایا جا رہا ہے جس کو پہنچنے کے لئے ظاہر ہے کہ ابھی ایک عرصہ درکار ہوگا۔

الغرض کانگرسی صوبجات میں کافی کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ کے لئے تجاویز زیرِ غور ہیں۔ اُن کی حالت کم از کم پنجاب، بنگال اور سندھ ایسے رجعت پسند صوبوں سے بہتر ہے۔ جہاں ابھی وزارتوں کا نشہ اس قدر غالب ہے کہ وزراء ملک اور عامۃ الناس کی طرف توجہ نہیں کر سکے۔

آئینِ جدید کے نفاذ کے بعد ایک اور ضروری مسئلہ جو عوام کے سامنے لایا گیا ہے یہ ہے کہ آیا مسلمانوں کو کانگرس کے ساتھ اتحادِ عمل کرنا چاہیئے یا مسلم لیگ کے ساتھ۔

یہ تو ایک "رائے" کا سوال ہے۔ اس لئے اس مضمون میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اسلامیانِ ہند کے سامنے یہ مسئلہ بار بار رکھا جا رہا ہے۔ اور ستم ظریفی یہ کہ "مولویوں" سے بھی اس کے متعلق فتوے پوچھے جا رہے ہیں کہ شاید بھول چوک کر کہیں کانگرس اور مسلم لیگ کا قرآن مجید اور احادیث و تفاسیر میں ذکر آیا ہو!

اکتوبر میں مسلم لیگ کا ایک سالانہ اجلاس مسٹر جناح کی زیرِ صدارت لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا جس میں ایک تو نصب العین تبدیل کیا گیا۔ اور دوسرے وفاق کی سخت مخالفت کی گئی۔

دونوں عندیئے اپنی ذات میں نہایت خوب تھے، لیکن کانگرس میں شمولیت کے راستے میں کیا چیز مانع ہے، اس کا جواب اربابِ مسلم لیگ نے سوائے اظہارِ ذاتی پرخاش اور عناد کے تا حال کچھ نہیں دیا۔ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کے حقوق "کے استحفاظ اور اندفاع کا خیال ہے۔ لیکن یہ بات ابھی قابلِ تصفیہ ہے کہ کانگرس کی اکثریت اگر بفرضِ محال" اسلامی حقوق" پر چھاپہ مار بھی دے تو مسلم لیگ علیحدہ رہ کر انہیں محفوظ کیسے رکھ سکیگی؟

مسلمانوں کے رہبر

وہ آتے ہیں مسلمانوں کے رہبر　　نہ طاقت ہے نہ ہمت ہے نہ ایماں
جنوں پروردۂ علمِ فرنگی　　سیاست زادۂ سرمایہ داراں
اُسی منزل پہ یہ پیدا ہوئے ہیں　　جہاں ٹکرائے ہیں انجیل و قرآں
امارت جن کی بے رایاتِ حق ہے　　سیاست جن کی بے آیاتِ فرقاں
سمجھئے معنئ توحید اِن سے　　ذرا پڑھوائیے دو حرفِ قرآں
ذرا کہوائیے حق بات اِن سے　　کریں گے تازہ یہ آئینِ سلماں!
کبھی انگریز کی خدمت میں عرضی　　کبھی ہندو سے ہیں دست و گریباں
نہ نکلیں عمر بھر کوٹھی سے اپنی　　جو دیکھیں خواب میں بھی تیغِ عریاں
یہی ہیں رہبرانِ قومِ حیدرؓ　　یہی ہیں پیروِ فاروقِؓ ذیشاں

یہی ہیں گر مسلمانوں کے رہبر
ہے کافر جو رہے اب بھی مسلماں

میکش اکبرآبادی

اس کھانے کا جزو اعظم گوشت ہوتا ہے اور باقی چیزیں مرد۔ بڑھانے اور پھیلانے کے واسطے ڈالتے ہیں۔ گو غلط العام ہونے کے باعث حلیم مشہور ہو گیا کھچڑ۔

حُلْیَہ - ع - اسم مذکر (۱) زیور۔ گہنا (۲) ہیئت۔ عادتی پوشاک (۳) صورت۔ چہرہ + خط و خال جو شناخت کے واسطے لکھے جائیں +

حلیہ ہونا - ا - فعل لازم - چہرہ لکھا جانا۔ نام لکھا جانا +

حَمَاقَتْ - ع - اسم مونث - نادانی - بیوقوفی - حمق - حموپن +

حَمَّال - ع - اسم مذکر - بوجھ اٹھانے والا - [illegible] - مزدور - باربردار +

حَمَّام - ع - اسم مذکر - گرمابہ - نہانے کی جگہ + ؎

بیگم یہ ٹھنڈی سانسیں ہیں کس کے واسطے
حس خانے سے سوا جو یہ حمام گرم ہے (جان)

حمام کرنا - ا - فعل متعدی - نہانا - غسل کرنا - امیروں کا نہانا +

حمام کی لنگی - ا - اسم مونث - عام کارروائی کی چیز - وہ چیز جو ہر شخص کے استعمال میں آئے + کسبی - رنڈی - بیسوا - بازاری عورت +

حمام ہونا - ا - فعل لازم - اشنان ہونا - غسل ہونا - امیروں کا اشنان ہونا +

حَمَّامِی - ع - اسم مذکر - نہلانے والا - غسل کرانے والا - حجام - دلاک +

حِمَایَت - ع - اسم مونث (۱) طرفداری - پشتی - مدد - پرچک - حامی - (۲) نگہبانی - سایہ - محافظت - ظل - جیسے کسی کی حمایت میں آنا +

حمایت کرنا یا لینا - ا - فعل متعدی - طرفداری کرنا - پشتی لینا - حامی بننا

حِمَایَتی - ع - اسم مذکر - طرفدار - معاون - مددگار - حامی - پشتیبان +

حمایتی کا ٹٹو - ا - صفت - دوسرے کے بل پر کودنے والا - کسی کی مدد پر کام کرنے والا +

حمایتی کی گھوڑی عراقی کے لات مارتی ہے - ا - کہاوت جس کا کوئی مددگار ہوتا ہے وہ ادنےٰ ہو کر بھی بڑوں کا سامنا کر بیٹھتا ہے

حَمَایِل - ع - اسم مونث (۱) گلے میں ترچھا پر تلا ڈالنا - دوال شمشیر - پرتلا (۲) گلے میں ڈالنے کی چیز (۳) بدھی - جنیئو (۴) چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف جسے گلے میں ڈال سکیں + ؎

خدا حافظ و ناصر ان کی کمر کا + سنا ہے گلے میں حمایل پڑیگی (رند)

حَمْد - ع - اسم مونث - خدا کی تعریف +

حُمْق - ع - اسم مذکر - نادانی - بیوقوفی - احمق پن +

حَمْل - ع - اسم مذکر (۱) بوجھ - بار - بارِیہ (۲) گیابھ - پیٹ - گربھ (۳) - بفتح اگر ان بھرم - قیاس - مگر اس معنی میں فارسی میں ہی آتا ہے (۴) بفتحتین آسمان کا پہلا برج جو مینڈھے کی شکل کا ہے + میکھ +

حمل اسقاط ہونا - ا - فعل لازم - پیٹ گرنا - تو ہجانا +

حمل رہنا - ا - فعل لازم - پیٹ میں بچہ پڑنا - پیٹ رہنا +

حمل گرانا - ا - فعل متعدی - پیٹ گرانا - اسقاط کرنا +

حمل گرنا - ا - فعل لازم - دیکھو (حمل اسقاط ہونا)

حَمْلَہ - ع - اسم مذکر (۱) چڑھائی - دھاوا - ہلا - یورش (۲) حربہ - وار + چوٹ +

حملہ آور - ع + ف - اسم مذکر - چڑھ کر آنے والا +

حملہ کرنا - ا - فعل متعدی - دھاوا کرنا - چڑھنا - یورش کرنا + حربہ کرنا وار چلانا + چوٹ کرنا

حِنَا - ع - اسم مونث - مہندی +

حنا بندی - ع - ف - اسم مونث - مسلمانوں کی ایک رسم جو ساچق سے ایک روز پیشتر عمل میں آتی اور جسے مہندی کہتے ہیں +

حِنَائی - ف - اسم صفت - گیروا - زردی لئے ہوئے سرخ رنگ - مہندی کے رنگ کا - مہندی لگا ہوا + ؎

سرد ے حنا پہنچے ہے عاشق کے جگر تک
معشوق کا گر ہاتھ میں ہے دست حنائی (ذوق)

حَنْظَل - ع - اسم مذکر - اندراین کا پھل - پھر سیند وا +

حَوَّا - ع - اسم مونث - باوا آدم کی بیوی کا نام - سب آدمیوں کی ماں - بنی آدم کی اماں (۲) - ا - اسم مذکر - کالے ڈراونے ہونٹوں والا - جھو [illegible] والا - (اس معنی میں ہوا بائے ہوز سے چاہئے یہ رسم الخط غلط ہے مفصل کیفیت [illegible])

حَوَارِی - ع - اسم مذکر - حضرت عیسے علیہ السلام کے اصحاب - [illegible] دوست +

حَوَاس - ع - اسم مذکر - حاسہ کی جمع (۱) اندری مدرکہ قوتیں - [illegible] قوت جو حس کرتی ہے (حواس گنتی میں دس ہیں پانچ ظاہری جیسے قوت باصرہ - سامعہ - شامہ - لامسہ - ذائقہ اور پانچ باطنی جیسے حس مشترک - خیال - وہم - حافظہ - متصرفہ) (۲) - ہوش - اوسان + عقل - سمجھ - فہم - بدھ +

گاندھی ازم اور سوشلزم

پنڈت جواہر لال نہرو

گاندھی جی ایک عجیب مجموعۂ اضداد ہیں، اور میرا خیال ہے کہ سب بڑی شخصیتیں کسی حد تک ایسی ہی ہوتی ہیں، سالہا سال سے میں اس الجھن میں ہوں کہ آخر اس تمام محبت اور تعلق کے باوجود جو اُنھیں غریبوں کے ساتھ ہے وہ کیوں ایسے نظام کی حمایت کرتے ہیں جو خود ہی لوگوں کو مفلس بناتا ہے اور پھر اُنھیں کچلتا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ عدم تشدد کی اس قدر جوش و خروش سے تلقین کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ ایک ایسے سیاسی اور معاشری نظام کے حامی ہیں جس کی بنیاد جبر و تشدد پر ہے۔ لیکن شاید یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ وہ اس نظام کے حامی ہیں۔ اصل میں وہ ایک قسم کے نراجی فلسفے کے قائل ہیں۔ لیکن چونکہ نراجی ریاست کا قیام ابھی بہت دُور ہے اور اس کا آسانی سے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ چار و ناچار موجودہ نظام کو قبول کرتے ہیں۔ میرے خیال میں سماجی نظام کو تشدد کے ذریعے سے بدلنے پر اُنھیں جو اعتراض ہے وہ محض وسائل تک محدود نہیں ہے۔ اس لئے کہ وسائل سے قطع نظر کرکے اس نظام کو بدلنے کا ایک ایسا نصب العین مقرر کیا جا سکتا ہے جو مستقبل قریب میں حاصل ہو سکے۔

کبھی کبھی وہ اپنے آپ کو اشتراکی کہتے ہیں۔ لیکن وہ اس لفظ کو ایک خاص معنی میں استعمال کرتے ہیں جو اُنھیں کے ذہن میں ہیں، اور اُن کی اشتراکیت کو سوسائٹی کے اس معاشی نظام سے کوئی تعلق نہیں، جو بالعموم اشتراکیت کے نام سے مشہور ہے، اُن کی تقلید میں بہت سے ممتاز کانگریسیوں نے بھی اس لفظ کا استعمال شروع کر دیا ہے، اور اس سے اُن کی مراد ایک قسم کی انسانی ہمدردی ہے۔ سیاسی اصطلاحوں کا یہ مبہم استعمال انھیں حضرات کے لئے مخصوص نہیں، بلکہ بہت بڑے بڑے آدمی اُن کے سامنے برطانیہ کی نیشنل گورنمنٹ[۱] کے وزیر اعظم کی مثال موجود ہے، میں جانتا ہوں گاندھی جی اس موضوع سے ناواقف نہیں ہیں۔ اُنھوں نے معاشیات، اشتراکیت، بلکہ مارکس کے فلسفے پر بھی متعدد کتابیں پڑھی ہیں، اور اس پر دوسروں سے بحث اور تبادلۂ خیال کر چکے ہیں۔ لیکن میرا روز بروز یہ خیال ہوتا جاتا ہے کہ اہم معاملات میں عقل و دماغ بجائے خود ہماری کچھ زیادہ رہنمائی نہیں کر سکتے۔ ولیم جیمس نے لکھا ہے "اگر تمہارا دل نہ چاہے تو یقیناً تمہارا دماغ تمہیں کبھی قائل نہیں کر سکتا۔" جذبات ہمارے تصورِ زندگی پر حاوی ہیں اور دماغ پر حکومت کرتے ہیں، ہماری گفتگو خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی یا معاشی، اصل میں جذبات اور وجدان پر مبنی ہوتی ہے، جیسا کہ

---

[۱] اپنے ایک پیام میں، جو قدامت پسند اور اتحادی پارٹی کی متحدہ انجمن کو جس کا جلسہ جنوری ۱۹۳۵ء میں اڈنبرگ میں ہوا بھیجا گیا تھا۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ فرماتے ہیں "زمانے کی مشکلات ہر قوم کو متحد ہونے اور ایک مرکز پر جمع ہونے پر مجبور کر رہی ہیں۔ یہی حقیقی اشتراکیت ہے۔ یہی حقیقی قومیت بھی ہے۔ بلکہ یہی حقیقی انفرادیت بھی ہے"

شوپنہار نے کہا ہے "انسان جو ارادہ کرے وہ کر سکتا ہے۔ مگر ارادہ اُس کے اختیار میں نہیں"۔

جنوبی افریقہ کے ابتدائی دَور میں گاندھی جی کے خیالات میں ایک عظیم الشان تبدیلی واقع ہوئی جس نے اُنھیں بیحد متاثر کیا اور اُن کا سارا تصورِ زندگی بدل دیا۔ اس وقت سے اُن کے خیالات ایک خاص بنیاد پر قایم ہوگئے ہیں، اور اُن کا دماغ نئی باتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو لوگ نئی تجویزیں پیش کرتے ہیں اُن کی باتوں کو وہ بہت صبر و سکون اور توجہ سے سنتے ہیں، لیکن اس دلچسپی کے باوجود جو وہ اخلاقاً ظاہر کرتے ہیں، کہنے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص سے گفتگو کر رہا ہے جس کے دل کا دروازہ بند ہے، وہ اس مضبوطی سے بعض خیالات پر قائم ہیں کہ ان کے علاوہ اور تمام باتیں اُن کو غیر اہم معلوم ہوتی ہیں۔ دوسرے ضمنی معاملات پر زور دینے سے اس بڑے کام میں خلل پڑتا ہے جو اُن کے پیش نظر ہے۔ جب انسان ایک بنیادی خیال پر رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے مسائل خود بخود ہم آہنگ ہو جائیں گے، اگر مقدمات صحیح ہیں تو نتیجہ یقیناً صحیح ہوگا۔

یہ میرے نزدیک اُن کے خیالات کی اصل بنیاد ہے، وہ اشتراکیت خصوصاً مارکسیت کو شبہے کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تحریکیں تشدد سے وابستہ ہیں "طبقوں کی جنگ" کے الفاظ ہی سے اُن کو تشدد اور لڑائی کی بُو آتی ہے۔ اور اس لئے اُنھیں اِس سے نفرت ہے۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ عام لوگوں کا معیارِ زندگی ایک مقررہ حد سے بڑھنے پائے۔ اس لئے کہ بلند معیارِ زندگی اور فرصت سے اندیشہ ہے کہ لوگ عیش پرستی اور گناہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہی کیا کم بُرا ہے کہ تھوڑے سے خوش حال لوگ عیش پرست بن گئے ہیں۔ یہ اور بھی بُرا ہوگا، کہ اُن کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۲۶ء میں اُنھوں نے ایک خط لکھا تھا جس سے اس قسم کے نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک خط کا جواب تھا جو کوئلے کی بڑی ہڑتال کے زمانے میں اُن کے پاس انگلستان سے خط آیا تھا۔ لکھنے والے نے لکھا تھا کہ اس معاملے میں مزدوروں کو شکست ہوگی کیونکہ اُن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور اُنھیں چاہیئے کہ ضبطِ تولید کا طریقہ استعمال کرکے اپنی تعداد کو کم کریں۔ گاندھی جی نے اپنے جواب کے سلسلے میں لکھا تھا کہ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر کانوں کے مالک حق پر نہ ہونے کے باوجود جیت جائیں تو اس کا سبب یہ نہیں ہوگا کہ مزدوروں کے حد سے زیادہ اولاد ہوتی ہے۔ بلکہ یہ کہ مزدور کسی چیز میں بھی ضبطِ نفس سے کام نہیں لیتے۔ اگر مزدوروں کے اولاد نہ ہوتی تو اُن کے لئے ترقی کا کوئی محرک نہ رہتا۔ اور وہ مزدوری بڑھانے کے لئے کوئی ایسی دلیل نہ پیش کر سکتے جس کا ثبوت آسان ہو۔ کیا اُن کے لئے شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ تمباکو پینا ضروری ہے؟ یہ کوئی جواب نہیں کہ کانوں کے مالک بھی یہی سب حرکتیں کرتے ہیں، اور پھر بھی غالب رہتے ہیں۔ اگر مزدور سرمایہ داروں سے بہتر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے تو اُنھیں دنیا کی ہمدردی چاہنے کا کیا حق ہے؟ یہی کہ سرمایہ داروں کی تعداد میں اور اضافہ ہو۔ اور سرمایہ داری کو اور قوت حاصل ہو جائے؟ ہم سے کہا جاتا ہے کہ جمہوریت کی حمایت کرو، اس لئے کہ جب اس کا دور دورہ ہوگا تو دنیا کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ یہ نہ ہو کہ ہم اُنھیں برائیوں کو جو سرمایہ دار اور سرمایہ داری کی طرف منسوب کی جاتی ہیں بہت بڑے پیمانے پر پیدا کر دیں"۔[1]

جب میں اس کو پڑھ رہا تھا تو فاقہ کش انگریز کان کنوں، اُن کی بیویوں اور بچوں کے اُترے ہوئے چہرے میری آنکھوں میں پھر گئے۔ جن کو میں نے ۱۹۲۶ء کی گرمیوں میں بے بسی کی حالت میں ایک ایسے خوفناک نظام کا مقابلہ کرتے دیکھا تھا جو اُنھیں کچلے ڈالتا تھا۔ گاندھی کے بیان کردہ واقعات بھی صحیح نہیں ہیں۔ اس لئے کہ کان کن مزدوری میں اضافے کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ اس لئے لڑ رہے تھے کہ اُن کی مزدوری کم کر دی گئی تھی۔ اور وہ کام کرنے سے ہٹا دئے گئے تھے۔ بہر حال اس وقت ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں اور نہ اس سے غرض ہے کہ کان کن مزدور ضبطِ تولید کے طریقے استعمال کریں یا نہ کریں۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ صنعتی جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے یہ ایک غیر معمولی تجویز ہے۔

میں نے گاندھی جی کے جواب سے یہ ٹکڑا اس لئے نقل کیا ہے کہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مزدوروں کے مسائل اور اُن کے معیارِ زندگی کو بڑھانے کے بارے میں اُن کا نقطۂ نظر کیا ہے۔ یہ نقطۂ نظر اشتراکیت بلکہ سرمایہ داری

---

[1] ضبطِ نفس اور نفس پرستی مصنفہ ایم کے گاندھی سے یہ ٹکڑا نقل کیا گیا ہے۔

حی

ہوئی عزت + ساکھ ۔ اعتبار [illegible]) +

حیران ۔ ع ۔ صفت ۔ [illegible] ۔ دنگ ۔ ہکا بکا ۔ حیرت زدہ ۔ پریشان [illegible]

حیران کرنا ۔ ف ۔ فعل [illegible] ۔ پریشان [illegible] ۔ خراب کرنا ۔ پھرانا ۔ [illegible] [illegible] کرنا +

حیرانی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ حیرت ۔ پریشانی ۔ تعجب +

حیرانی حیرانی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ [illegible] ۔ [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] کرنا چاہئے اور [illegible] تو [illegible] سے [illegible]) +

حیرت ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ اچنبا ۔ اچرج ۔ تعجب ۔ تحیر ۔ حیرانی ۔ سکتے کی حالت ۔ بھونچک رہنا +

حیص بیص ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ جنگ و دنگا ۔ لڑائی جھگڑا ۔ بحث ۔ سختی ۔ رد و بدل ۔ تکرار ۔ تنازعہ ۔ رد و قدح (حیص بمعنی اگرچہ بیص بمعنی سختی و تنگی عربی میں آیا ہے) +

حیض ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ خون جو عورتوں کو ہر مہینے آتا ہے ۔ کپڑے ۔ ایام ۔ طمث +

حیض کالتہ ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) حیض کی گدی ۔ وہ کپڑا جس سے حیض کو صاف کریں (۲) نہایت حقیر ۔ از حد ذلیل ۔ قابل نفرت ۔ دو دو کوڑی کی چیز

حیضی ۔ یا حیضی بچہ ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) حرامی ۔ حرام کا ۔ ولد الزنا (۲) شریر ۔ دنگئی ۔ حرامزادہ +

حیف ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) دریغ ۔ افسوس ۔ ہائے (۲) ظلم ۔ ستم ۔ جبر ۔ تعدی +

حیلہ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) بہانہ ۔ مکر ۔ فریب ۔ کید ۔ دھوکا (۲) روزگار ۔ کام ۔ نوکری +

حیلہ باز ۔ حیلہ گر ۔ حیلہ ساز ۔ ع + ف ۔ صفت ۔ مکار ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ متفنی +

حیلہ بازی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ مکاری ۔ دم بازی ۔ بہانہ بازی ۔ کیاد بازی +

حیلہ حوالہ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ ٹال مٹول ۔ لیت و لعل ۔ ہیر پھیر ۔ آلا بالا

حیلہ رزق بہانہ موت ۔ (کہاوت) رزق اور موت کسی نہ کسی بہانے اور سبب سے ہوتی ہے ۔ ہر حیلہ رزق ہر بہانہ موت بھی بولتے ہیں +

حیو

حیلہ کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدی (۱) بہانہ کرنا ۔ فریب کرنا (۲) روزگار کرنا ۔ پیشہ کرنا +

حین ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وقت ۔ ہنگامہ ۔ بیلا ۔ زمانہ ۔ عرصہ ۔ آن ۔ ویلا +

حین حیات ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ جیتے جی ۔ تا بزندگی + تا عمر ۔ عمر بھر ۔ جنم بھر کو +

حیوان ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) لغوی معنی زندگانی + مجازی جاندار ۔ ذی روح ۔ جانور (۲) بہائم (۳) نادان ۔ بیوقوف ۔ وحشی + جانگلو ۔ گستاخ ۔ انگر (۱) اردو قاعدہ میں یائے ساکن مستعمل ہے)

حیوان مطلق ۔ ع ۔ صفت ۔ حیوان آزاد ۔ جانور ۔ بے سلیقہ ۔ حیوان یا جانور ۔ پشو +

حیوان ناطق ۔ ع ۔ صفت ۔ نطق والا حیوان ۔ گویا حیوان + آدمی ۔ انسان +

حیوان ناہق ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ گدھا ۔ خر +

حیوانی ۔ ع ۔ صفت (۱) انسانی کے خلاف (۲) بہیمی ۔ شہوانی ۔ نفسانی (۳) عامل لوگ گوشت کھانے اور جو کچھ حیوان سے نکلی دودھ دہی وغیرہ نکلے ایک کام میں لانے سے مراد رکھتے ہیں +

حیوانیت ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ رسیدگی ۔ وحشت ۔ وحشی پن ۔ بے شرمی ۔ بے حیائی + نادانی ۔ بیوقوفی + گستاخی ۔ انگری ۔ جانگلو پن (یہ مصدر اردو میں بنا لیا ہے) +

خ

خ ۔ ع ۔ اسم مونث (۱) عربی کا ساتواں فارسی کا نواں اردو کا دسواں حرف جس کی آواز تالو کے اوپر سے نکلتی اور خائے معجمہ منقوطہ یا شخز کے نام سے لکھی اور بولی جاتی ہے (۲) حساب جمل میں اس کے ۶۰۰ عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف جیم ۔ عربی سین معجمہ غین منقوطہ قاف کاف عربی اور ہائے ہوز سے بدلتا ہے ۔ لیکن ماضی یا مصدر میں جو خ واقع ہوتی ہے وہ اکثر زائے عربی سے بدل جایا کرتی ہے چنانچہ دوختن ۔ ریختن ۔ سوختن ۔ تاختن ۔ باختن ۔ ساختن ۔ آموختن ۔ آمیختن وغیرہ مصدر کے مضارع سے معلوم ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کبھی سین مہملہ اور شین معجمہ سے بھی ایسے موقع پر بدل ہو جاتا ہے جیسا کہ شناختن اور

کے نقطۂ نظر سے بھی کوسوں دور ہے۔ یہ اگر کہا جائے کہ سائنس اور صنعتی تنظیم آج ہر شخص کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کا معقول بندوبست کرسکتی ہے، اور اُن کے معیارِ زندگی کو بہت بلند کرسکتی ہے۔ بشرطیکہ مستقل حقوق رکھنے والے اس میں مداخلت نہ کریں، تو اُس سے اُنھیں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ لوگوں کے معیارِ زندگی کو ایک خاص حد سے آگے بڑھانے کے قائل ہی نہیں۔ چنانچہ اشتراکیت سے جو امیدیں ہیں وہ اُن کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں۔ بلکہ اُن کے نزدیک سرمایہ داری پھر بھی ایک حد تک قابلِ برداشت ہے۔ اس لئے کہ وہ عیش پرستی کے گناہ کو ایک چھوٹے سے دائرے میں محدود رکھتی ہے۔ انھیں ان دونوں میں سے ایک بھی پسند نہیں۔ لیکن فی الحال وہ سرمایہ داری سے نبھا رہے ہیں، اس لئے کہ یہ اُتنی بُری نہیں۔ اور پھر یہ ایک امرِ واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ممکن ہے کہ میں یہ خیالات اُن کی طرف منسوب کرنے میں غلطی کرتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اُن کے ذہن کا عام رجحان یہی ہے۔ اور اُن کی تقریر و تحریر میں بھی جو اُلجھن اور پیچیدگی نظر آتی ہے اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ اُن کے خیال کی بنیاد ہی دوسری ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ لوگ روزافزوں آرام و آسائش اور فرصت کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیں، بلکہ اُن کی تعلیم یہ ہے کہ ہم اپنی اخلاقی زندگی کو سدھارنے کی فکر کریں۔ بُری عادتوں کو ترک کریں، خواہشات کو کم کرتے رہیں۔ اور اس طریقے سے اپنی انفرادی اور روحانی اصلاح کریں۔ اور جو لوگ عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اُن کا کام یہ نہیں ہے کہ اُن کی مادّی زندگی کی سطح کو بلند کریں۔ بلکہ خود اُن کی سطح پر اُتر آئیں۔ اور مساوی حیثیت سے اُن کے ساتھ میل جول پیدا کریں۔ اگر ایسا کیا گیا تو لازمی طور پر عام لوگوں کی سطحِ زندگی کسی قدر بلند ہوجائے گی۔ یہی گاندھی جی کے نزدیک حقیقی جمہوریت ہے۔ اُس بیان میں جو اُنھوں نے ۸ دسمبر ۳۸ء کو شائع کیا تھا، وہ لکھتے ہیں کہ "بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میری مخالفت کرنا بے کار ہے۔ اس لئے کہ میرے آگے کسی کی نہیں چلتی۔ میرے جیسے پیدائشی جمہوریت پسند کے لئے یہ انکشاف باعثِ شرم ہے، اگر وہ شخص جس نے اپنے آپ کو غریب سے غریب لوگوں میں کھپا دیا ہے، جس کی یہ آرزو ہے کہ اُنھیں کی سی زندگی بسر کرے اور اسی کے ساتھ پوری کوشش کرتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے اس کی سطح پر پہونچ جائے، جمہوریت پسندی کا دعویٰ کرسکتا ہے تو میں یہ دعویٰ کرتا ہوں۔"

اس استدلال سے غالباً موجودہ زمانے کا کوئی جمہوریت پسند یا سرمایہ دار یا اشتراکی اتفاق نہیں کرے گا۔ بجز اس کے کہ یہ بات معیوب اور نامناسب ہے کہ ہم عام لوگوں سے اپنا رشتہ بالکل منقطع کرلیں، اور اپنے تعیشات اور بلند تر معیارِ زندگی کی نمائش ان بے شمار آدمیوں کے سامنے کریں، جو ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت کی چیزوں کے بھی محتاج ہیں۔ البتہ ایک ایسا شخص جو قدیم مذہبی نقطۂ نظر رکھتا ہے شاید کسی حد تک اس سے متفق ہو، اس لئے کہ یہ دونوں اپنے جذبات کے اعتبار سے ماضی سے وابستہ ہیں، اور ہر چیز کو ماضی کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں اُنھیں اس کی زیادہ فکر ہے کہ کیا ہوچکا ہے، بہ نسبت اس کے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے، ان لوگوں میں جو نفسیاتی حیثیت سے ماضی سے وابستہ ہیں، اور اُن میں جو مستقبل پر نظر رکھتے ہیں زمین آسمان کا فرق ہے، قدیم زمانے میں عام لوگوں کی معاشی سطح کو بلند کرنے کا خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ غریبوں کا وجود لازمی تھا۔ مُٹھی بھر دولت مند آدمی اُس زمانے میں سماج کے رُوحِ رواں تھے، اور اُن کا ہونا نظامِ دولت آفرینی کے لئے ضروری تھا۔ اس لئے اخلاقی معلموں، مصلحوں اور اہلِ دل نے اُن کے وجود کو جائز رکھا لیکن اسی کے ساتھ اُنھیں یہ تلقین کرتے رہے کہ اُن کے حاجتمند بھائیوں کا بھی اُن پر کچھ حق ہے، وہ غریبوں کے امانت دار ہیں، اُنھیں خیرات کرنا چاہئے چنانچہ خیرات کا شمار ان بڑی نیکیوں میں ہونے لگا جن کی مذہب نے تاکید کی ہے، گاندھی جی بھی ہمیشہ اس نظریئے پر زور دیتے ہیں کہ راجہ مہاراجہ بڑے بڑے زمیندار اور سرمایہ دار غریبوں کے امانتدار ہیں، اُن سے پہلے بہت سے مذہبی آدمی بھی کہتے آئے ہیں۔ پاپائے اعظم نے یہ اعلان کیا ہے "امیروں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ خدا کی طرف سے خدمتِ خلق پر مامور ہیں۔ اور اس کی دولت کے خازن اور قاسم ہیں اور خود حضرت مسیح نے غریبوں کی قسمت اُن کے سپرد کی ہے" ہندو دھرم اور اسلام کا عام عقیدہ بھی یہی ہے۔ یہ دونوں امیروں کو خیرات کی تاکید کرتے ہیں جس کی تعمیل میں یہ حضرات مندر مسجد۔ دھرم شالے بنواتے ہیں، اپنی وافر دولت

فروحتن کے مضارع سے ظاہر ہوتا ہے +

خاتم - ع - اسم مذکر (۱) ختم کرنے والا - اخیر یا انجام کو پہنچانے والا - (۲) اسم مونث، انگوٹھی - انگشتری + مُہر چھاپ + ۵

ارر و پتھی کہ تیرے ہاتھ کا چھلا ہاتا + خاتم دست سلیماں مجھے درکار بھی (اسیر)

(ان میں اتے فوقانی ہی درست ہے)

خاتم الانبیا - ع - اسم مذکر - تمام نبیوں کی نبوت ختم کرنے والے - اخیر پیغمبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم محمد مصطفیٰ - رسول مقبول - احمد مختار +

خاتم بندی - یا کاری - ع + ف - اسم مونث - ہاتھی دانت - مونث کی بچی یا لکڑی وغیرہ کی گلکاری جو اکثر امیروں کی چھت وغیرہ میں ہوتی ہے + جڑاو نت کا کام - ترشت کا کام - تختہ بندی +

خاتمہ - ع - اسم مذکر (۱) انجام - عاقبت - اخیر - نتیجہ (۲) - انتقال - رحلت موت (۳) وہ عبارت جو تمام کتاب کے آخر میں لکھی جائے +

خاتمہ بالخیر - ع - تابع فعل - انجام بخیر - اخیر وقت ایمان کی سلامتی اور دینداری کے ساتھ گزرنے کی دعا - حسن خاتمہ کی دعا +

خاتمہ ہونا - ا - فعل لازم - انجام کو پہنچنا - تمام ہونا - ہو چکنا + مرجانا - گزر جانا +

خاتون - ت - اسم مونث - امیر گھر کی عورتوں کا لقب - امیرزادی - شہزادی - بیگم - لیڈی - ملکہ - رانی + نواب زادی + بی بی - بیوی (عربی والوں نے تصرف کر کے اس کی جمع خواتین زامین کی طرح بنالی ہے جس سے بعض لغات والوں نے دھوکا کھا کر عربی قرار دے لیا ہے)

خاتونِ جنت - ت + ع - اسم مونث - جنت کی شہزادی - حضرت فاطمہ علیہا السلام کا لقب جو رسول مقبول کی پیاری اور چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے پیدا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیوی اور امامین حسنین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں +

خادم - ع - اسم مذکر (۱) خدمت کرنے والا - نوکر - چاکر - سیوک - ٹہلوا خدمتگار (۲) - (۱) کسی درگاہ یا مسجد کی خدمت کرنے والا - مجاور +

خادم درگاہ - ع + ف - اسم مذکر - مجاور + ملازم درگاہ - ملازم آستانہ +

خار - ف - اسم مذکر (۱) کانٹا - سول + پھانس + ۵

کانٹا سا کھٹکتا ہے کلیجے میں غم ہجر + یہ خار نہیں دل سے گل اندام نکلتا (مومن)

(۲ - ۱) مرغ کے پاؤں کا کانٹا جو ٹخنے کے اوپر ہوتا ہے (۳ - ۱) حسد - جلن - سوختگی - رشک (۴ - ۱) داڑھی کے بال - داڑھی +

خارپشت - ف - اسم مذکر (۱) سیہی - سیہہ - ایک قسم کا کانٹے دار جانور جو اکثر جنگل میں رہتا ہے + جنگلی - خاردار چوپایہ (۲) پیٹھ میں لگا آہنی چیز +

خار خار - ف - صفت - بہت بہت - کثرت - زیادتی (۲) حسد یا رشک وغیرہ کے موقع پر [illegible] +

خاردار - ف - صفت (۱) کانٹے دار - کانٹوں والا (۲ - ۱) داڑھی والا - وہ لڑکا جس کی داڑھی نکل آئی ہو -

خار کھانا - ا - فعل متعدی - عو - حسد کرنا - رشک کرنا - جلنا - دشمنی کرنا جیسی بیاہی جاتی پر ساس نندیں ہمیشہ خار کھایا کرتی ہیں +

خار گزرنا - یا - لگنا - ا - فعل لازم - عو (۱) ناگوار گزرنا - برا لگنا - کھٹکنا - (۲) رشک آنا - حسد ہونا - جلن ہونا -

خار وخس - یا - خاشاک - ف - اسم مذکر - کوڑا - کرکٹ - تارو رات کچرہ +

خار ہونا - ا - فعل لازم (۱) ناگوار گزرنا - برا معلوم دینا - کھٹکنا (۲) حسد ہونا - رشک ہونا - جلن ہونا + ۵

چمن میں جب مرے ہمراہ وہ نگار رہا + گلوں کو داغ ہوا بلبلوں کو خار رہا (صبا)

خارا - ف - اسم مذکر - سخت پتھر - نیلا پتھر - سنگ خارا +

خارج - ع - صفت - باہر - نکالا ہوا - مخرج - مردود - نکالا ہوا + دور - علیحدہ + علاوہ +

خارج از بحث - ع + ف - تابع فعل - حد سماعت سے باہر - سننے کے ناقابل +

خارج از عقل - ع + ف - اسم مذکر - احمق - کاودی +

خارج قسمت - ع - اسم مذکر - وہ عدد جو مقسوم کو مقسوم علیہ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو - حاصل قسمت +

خارج کرنا - ا - فعل متعدی (۱) نکالنا - باہر کرنا + جدا کرنا - علیحدہ کرنا - (۲) - قانون، مقدمہ ڈسمس کرنا - مقدمہ کو قابل سماعت نہ سمجھنا +

خارج ہونا - ا - فعل لازم (۱) نکلنا - باہر ہونا + جدا ہونا (۲) مقدمہ کا ڈسمس ہونا +

میں سے تانبے کے پیسے اور چاندی کے روپئے غریبوں کو خیرات کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے نیک اور دین دار ہیں۔

دنیائے قدیم کے مذہبی نقطۂ نظر کی ایک نمایاں مثال پاپائے اعظم لیو سیزدہم کا مشہور فرمان "ریرم نوارم" ہے، جو مئی ۱۸۹۱ء میں جاری کیا گیا تھا۔ وہ جدید صنعتی حالات کا استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں "غرض مصیبت سہنا اور تکلیف اُٹھانا نوعِ انسانی کی قسمت میں لکھا ہے، انسان چاہے جتنی کوشش کرے۔ کوئی طاقت اور کوئی تدبیر انسانی زندگی کو اس درد و الم سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چونکہ اُسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، جو لوگ اس کے خلاف دعوی کرتے ہیں اور مصیبت زدوں کو یہ اُمید دلاتے ہیں کہ اُنھیں رنج و الم سے نجات مل جائے گی، اور دائمی راحت و عشرت نصیب ہوگی۔ دھوکا دے رہے ہیں، اور سبز باغ دکھا رہے ہیں، اور اُن کے یہ جھوٹے وعدے اور زیادہ ابتری پیدا کر دیں گے۔ انسان کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ دنیا کو اُس کی اصلی حالت میں دیکھے، اور ان مصیبتوں کا علاج کہیں اور تلاش کرے۔"

آگے چل کر بتایا جاتا ہے کہ یہ کہیں اور کا اشارہ کدھر ہے "اس دنیا کو نہ تو ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں اور نہ اُس کی صحیح قدر کر سکتے ہیں۔ جب تک اس زندگی کا لحاظ نہ رکھیں جو آنے والی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ جس حقیقتِ عظمیٰ کا سبق خود فطرت ہمیں دیتی ہے وہی عیسائی مذہب کا عظیم الشان عقیدہ ہے جس پر مذہب کی بنیاد قائم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری اصلی زندگی اُس وقت شروع ہوگی جب موجودہ زندگی ختم ہو جائے گی۔ خدا نے ہمیں اس دنیا کی آنی جانی چیزوں کے لئے نہیں پیدا کیا ہے بلکہ اُن آسمانی چیزوں کے لئے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں، اُس نے اِس دنیا کو ہمارے لئے عارضی جلا وطنی کی جگہ بنایا ہے، نہ کہ ہمارا حقیقی وطن، روپیہ، پیسہ اور دوسری چیزیں، جنھیں لوگ اچھا اور پسندیدہ سمجھتے ہیں، خواہ ہمارے پاس افراط سے ہوں یا بالکل نہ ہوں، جہاں تک ہماری ابدی راحت و مسرت کا تعلق ہے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں....."

یہ مذہبی طرزِ خیال اُس قدیم زمانے سے وابستہ ہے جب موجودہ مصیبتوں سے نجات پانے کا صرف یہی ایک راستہ تھا کہ آنے والی زندگی کا سہارا ڈھونڈھا جائے۔ لیکن باوجود اس کے کہ حالات بدل گئے، اور انسان کی مادی خوش حالی کی سطح اتنی بلند ہو گئی جو زمانۂ قدیم میں انسان کے خواب و خیال میں بھی نہ آسکتی تھی۔ لیکن ماضی کے خیالات اب بھی ہم پر مسلط ہیں، البتہ اب زیادہ تر زور چند مبہم روحانی قدروں پر دیا جاتا ہے۔ جن کے جانچنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔ کیتھولک عیسائی ہمیشہ بارہویں اور تیرہویں صدی کے خیال میں مگن رہتے ہیں (یہ وہی زمانہ ہے جسے لوگ عہدِ مظلمہ کہتے ہیں۔) اور اُسے عیسائیت کا عہدِ زریں سمجھتے ہیں۔ جب اولیا کا دور دورہ تھا۔ عیسائی شہزادے صلیبی لڑائیاں لڑنے کو جایا کرتے تھے۔ اور گوتھک طرز کے بڑے بڑے گرجے تعمیر ہو رہے تھے۔ اُن کے خیال میں یہ زمانہ "سچی عیسائی جمہوریت کا تھا۔ جو پیشہ وروں کی انجمنوں کے ماتحت ترقی کے اس درجے پر پہونچ گئی تھی جس پر نہ صرف اس سے پہلے کبھی پہونچ سکی اور نہ اس کے بعد"

مسلمان بڑی حسرت سے ابتدائی عہدِ خلافت کی "اسلامی جمہوریت" اور اس دور کی حیرت انگیز فتوحات کو یاد کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی ویدوں کے عہد اور رامائن اور مہابھارت کے زمانے کی دُھن میں رہتے ہیں اور "رام راج" کا خواب دیکھا کرتے ہیں۔ مگر تاریخ ہمیں یہی بتلاتی ہے کہ اس عہدِ ماضی میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد انتہائی مصیبت کی حالت میں زندگی بسر کرتی تھی، اور اُسے پیٹ بھر کھانا اور زندگی کی ادنیٰ ترین ضروریات بھی میسر نہ تھیں۔ ممکن ہے کہ چھوٹے سے حکمراں طبقہ کو، فرصت اور فراغت حاصل ہو۔ لیکن جہاں تک زندگی کا لطف اُٹھانے سے اور لوگوں کا تعلق ہے یہ تصور کرنا دشوار ہے کہ وہ سوائے قوتِ لایموت کی جد و جہد میں لگے رہنے کے اور بھی کچھ کر سکتے تھے۔ اُس شخص کے لئے جو بھوکوں مر رہا ہو کسی قسم کی تمدنی اور روحانی ترقی ممکن نہیں۔ اُسے تو بس ایک ہی فکر ہوگی۔ کہ کسی طرح کھانے کو روٹی مل جائے۔

صنعتی دور اپنے ساتھ بہت سی بُرائیاں لایا ہے۔ جن پر فوراً ہماری نظر پڑتی ہے۔ لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ مجموعی طور پر دنیا میں خصوصاً ان حصوں میں جہاں صنعت کو سب سے زیادہ فروغ ہوا ہے اُس نے مادی خوش حالی کی ایک ایسی بنیاد قائم کر دی ہے، جس سے لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے لئے تمدنی اور روحانی ترقی آسان ہو گئی ہے۔ ہندوستان اور دوسرے محکوم ملکوں میں ہمیں اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے اس لئے

خارجہ - ع - اسم مذکر - داخلہ کا نقیض - باہر کا - خارج شدہ جیسے زاویہ خارجہ +

خارجی - ع - اسم مذکر (۱) خارجی [illegible] - بے ایمان - دین اسلام سے [illegible] مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علی [illegible] کو خلیفۂ برحق نہیں مانا اور ان سے باغی ہو کر لڑا +

خارش - یا - خارشت - ف - اسم مؤنث (۱) کھجلی - چل - کھاج - بجاج (۲) ایک سوداوی مرض کا نام جس سے [illegible] پھل جاتا اور کھجلاتا ہے + حکہ +

خاشاک - ف - اسم مذکر - کوڑا کرکٹ +

خارشتی - ف - صفت - کھجلی والا - کھجلی بھرا +

خارشتی کتیا مخمل کی جھول - ا - کہاوت - بدصورت خوش پوشاک آدمی - وہ شخص جو جامہ زیب نہ ہو اس کہاوت کا مصداق ہے +

خاص - ع - صفت (۱) عام کا نقیض - مخصوص - نج کا - ذاتی - ذات کا اپنا (۲-۱) صرف - فقط جیسے خاص آپ ہی کی پرورش ہے (۳-۱) عمدہ - منتخب - چیدہ (۴-۱) ٹھیک + ٹھیٹ جیسے خاص اردو یا خاص دہلی کا محاورہ (۵-۱) منظور نظر - مقبول - مرغوب - پیارا - جیا مینیا +

خاص بازار - ع + ف - اسم مذکر (۱) شاہی بازار - وہ بازار جو بادشاہ کے در دولت کے سامنے ہو - وہ بازار جس سے بادشاہ کی اکثر سواری نکلتی ہو (۲) دہلی کے ایک بازار کا نام جو قلعہ معلے کے دہلی دروازے کی سڑک اور جامع مسجد کا شاہی راستہ تھا +

خاص بردار - ع + ف - اسم مذکر - ایک قسم کے سپاہی جو بادشاہ یا امیروں کی سواری کے آگے کندھوں پر بندوقیں رکھ کر چلتے ہیں + بندوقچی سپاہی - تفنگچی +

خاص تحصیل - ع - اسم مؤنث - حضور تحصیل - وہ تحصیل جو حاکم ضلع کے قریب ہو +

خاص تراش - ع + ف - اسم مذکر - امیروں کا حجام - بادشاہ اور امیروں کی حجامت بنانے والا نائی +

خاص خاص لوگ - ا - اسم مذکر - ذی عزت اور رئیس آدمی - چیدہ چیدہ اشخاص - منتخب اشخاص +

خاصکر - ا - تابع فعل - علی الخصوص - بالخصوص - خصوصاً - اولاً - مقدم +

خاص نویس - ع + ف - اسم مذکر - پرائیوٹ سکرٹری - ذاتی منشی - نج کا منشی +

خاص و عام - ع - صفت - چھوٹے بڑے - امیر و غریب - وضیع و شریف - تمام - سب +

خاصا - ا - اسم مذکر (۱) خوب - اچھا - بہت ٹھیک جیسے تو تمنی دور سے خاصا آیا (۲) اچھا بھلا - بیچ کی راس - متوسط جیسے خیر خاصا بات (۳) موزوں - سڈول - خوشنما +

خاصا رہا - ا - صفت - خوب رہا - اچھا نکلا +

خاصہ - ا - صفت - عادت - خصلت - خو - بان +

خاصہ - ع - صفت (۱) بادشاہوں یا امیروں کا کھانا + ع

مرا خاصہ جو دھرا ہے وہی کر نوش جاں

آ دسے کب گھر سے خدا جانئے کھانا تیرا (رنگین)

(۲) امیروں کی سواری کا گھوڑا - بادشاہ کی سواری کا گھوڑا (۳) ایک قسم کے کپڑے کا نام جو سفید سوت کا ہوتا ہے + متوسط کپڑا +

خاصدان - ا - اسم مذکر - گلوریوں کے رکھنے کا ظرف جو گنبد نما ہوتا ہے - گلوری دان +

خاصی - ا - صفت (۱) اچھی - عمدہ - بھلی - ع

ہے اجی میری دوگانا کی سجاوٹ خاصی

چمپئی رنگ غضب تس پہ کھچاوٹ خاصی (رنگین)

(۲) بیچ کی راس - بُری نہ بھلی - متوسط درجہ کی (۳) امیروں کی بندوق ع

خاصی پیاری - ا - اسم مؤنث - زنخہ - زنانہ - وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکات و سکنات کرے - جان صاحب - بی جی - بھوجی - گریالی - بنو جان +

خاصیت - ع - اسم مؤنث (۱) مزاج - طبیعت - اثر - خو - بان - سیرت - خصلت - عادت (۲) وصف - صفت - گن

خاطر - ع - اسم مؤنث (۱) وہ جو خطور کرے (۲) دل - ہردہ - ہیا - من (۳-۱) جگر - کلیجہ (۴-۱) چت - دھیان - خیال (۵-۱) قصد و ارادہ (۶-۱) مرضی - خوشی + پاس - لحاظ جیسے تمہاری خاطر (۷-۱) مدارات - تواضع - آؤ بھگت (۸-۱) طبیعت - مزاج +

کر ہمیں صنعتی ترقی سے فائدے کی جگہ نقصان پہونچا ہے۔ ہمیں تو صنعتی نظام نے خوب لوٹا ہے، اور ہر لحاظ سے یعنی مادی اعتبار سے بھی۔ اور اس سے زیادہ تمدنی اور روحانی اعتبار سے ہماری حالت پہلے سے بھی بدتر کر دی ہے۔ لیکن قصور صنعتی نظام کا نہیں بلکہ بدیسی حکومت کا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان میں نام نہاد مغربیت نے اس وقت تو نظام جاگیرداری کو اور مستحکم کر دیا ہے، اور ہماری دشواریوں کو حل کرنے کے بجائے انھیں اور زیادہ مشکل بنا دیا ہے۔

لیکن یہ ہماری بدنصیبی ہے اور اس سے متاثر ہو کر ہمیں آج کل کی دنیا کے دیکھنے اور سمجھنے میں غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ موجودہ حالات میں امیروں کا وجود سماج کے نظام دولت آفرینی کے لئے ضروری اور مناسب نہیں رہا۔ امرا کا طبقہ بالکل بیکار ہے۔ اور اکثر اس کی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح مذہبی پیشواؤں کا یہ پرانا مشغلہ بھی اب بالکل بے معنی ہو گیا ہے کہ امیروں کو خیرات کی تلقین کی جائے، اور غریبوں کو قناعت کی، صبر و شکر کی، کفایت شعاری اور نیک چلنی کی۔ انسان کے وسائل اور ذرائع اس قدر وسیع ہو گئے ہیں کہ وہ دنیا کے مسائل سے اچھی طرح نبٹ سکتا ہے۔ امیروں میں سے بہت سے لوگ صریحی طور پر طفیلی بن گئے ہیں اور ایک طفیلی طبقے کا وجود نہ صرف ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے، بلکہ اس کی وجہ سے وسائل دولت ضائع ہوتے ہیں۔ یہ طبقہ اور وہ نظام جو اسے پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے، کام کو اور دولت آفرینی کو روکتا ہے، اور دو طرح سے بیکاری کو بڑھاتا ہے، یعنی ایک تو اُن لوگوں کی ہمت افزائی کرتا ہے جو اوروں کی محنت پر بسر کرتے ہیں، دوسرے بہت سے مزدوروں کو کام سے محروم رکھتا ہے، اور فاقے کرنے پر مجبور کرتا ہے، خود گاندھی جی نے کچھ عرصہ گزرا لکھا تھا "ان لوگوں کے سامنے جو بھوکوں مرتے ہیں اور بے کار ہیں، خدا صرف ایک ہی شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے، یعنی کام کی اور روٹی کی شکل میں۔ خدا نے انسان کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ محنت کر کے روٹی کمائے اور یہ کہا تھا کہ جو لوگ بغیر محنت کے کھاتے ہیں وہ چور ہیں"

دنیائے جدید کے پیچیدہ مسائل کو سمجھنے کے لئے اُس وقت کے قدیم طریقوں اور اصولوں سے کام لینا جب ان مسائل ہی کا وجود نہ تھا اور ان کا ذکر دقیانوسی الفاظ میں کرنا محض اُلجھن پیدا کرتا ہے، اور اس سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ خود ذاتی ملکیت کا تخیل جو بعض لوگوں کے نزدیک دنیا کے بنیادی تخیلات میں ہے، ہمیشہ تبدیل ہوتا رہا ہے، ایک زمانے میں غلام بھی املاک میں شامل تھے، اور یہی حال عورتوں اور بچوں کا تھا، اس کے علاوہ جاگیردار ہر دلہن کی شب عروسی کا، سڑکوں، مندروں، کشتیوں، پلوں، مفاد عامہ کی چیزوں کا، زمین اور ہوا کا مالک تھا۔ جانور آج بھی پالنے والوں کی ملک سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ بعض ملکوں میں ملکیت کے حقوق قانوناً محدود کر دیئے گئے ہیں، جنگ کے زمانے میں برابر حقوقِ ملکیت میں دست اندازی کی جاتی ہے۔ املاک روز بروز غیر مرئی صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔ مثلاً کمپنی کے حصے، اعتبار وغیرہ، جیسے جیسے ملکیت کا تصور تبدیل ہوتا جاتا ہے۔ حکومت کی مداخلت بڑھتی جاتی ہے، رائے عامہ برابر جائداد والوں کے لامحدود حقوق کو محدود کرنے کا مطالبہ کرتی رہتی ہے، اور قانون اس مطالبے کو پورا کرتا رہتا ہے۔ طرح طرح کے بڑے بڑے محصول لگائے جاتے ہیں، جنھیں ایک طرح کی ضبطی سمجھنا چاہیئے اور اس طرح مفاد عامہ کی خاطر حقوقِ ملکیت کم ہوتے جاتے ہیں۔ مفاد عامہ کا خیال پبلک پالیسی کی بنیاد بنتا جاتا ہے۔ اور کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ مفاد عامہ کے خلاف کوئی کام کرے۔ خواہ اُس کی غرض اپنے حقوقِ ملکیت کا تحفظ ہو۔ اور پُرانے زمانے میں تو اکثر لوگ حقوقِ ملکیت سے محروم بلکہ خود دوسروں کی ملکیت تھے۔ آج بھی یہ حقوق صرف تھوڑے لوگوں کو حاصل ہیں، ہم "مستقل حقوق" کا ذکر بہت سُنتے آئے ہیں۔ لیکن آج کل ایک نیا "مستقل حق" اور تسلیم کر لیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہر مرد اور ہر عورت کو یہ حق ہے کہ زندہ رہے، محنت کرے۔ اور اپنی محنت کا پھل پائے، ان نئے نظریوں کی رو سے املاک اور سرمائے معدوم نہیں ہو جاتے۔ بلکہ بہت سے لوگوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، اور اُن کے چند اشخاص کے ہاتھ میں جمع ہو جانے سے اُن اشخاص کو دوسروں پر جو اقتدار حاصل ہو گیا تھا اُسے سماج اُن سے واپس لے لیتی ہے،

گاندھی جی کے پیش نظر افراد کی باطنی، اخلاقی اور روحانی اصلاح ہے۔ اور اس کے ذریعے سے وہ خارجی ماحول کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، اُنکی تعلیم یہ ہے کہ لوگ بُری عادتوں اور لذتوں کو ترک کریں۔ اور پاکباز بن جائیں۔ وہ اس پر بھی زور دیتے ہیں کہ مجامعت اور شراب اور تمباکو کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔ ممکن ہے اس بارے میں اختلاف رائے ہو کہ

ان میں کون چیز زیادہ بری ہے اور کون کم۔ کیا اس میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے کہ انفرادی نقطۂ نظر سے بھی، اور اس سے زیادہ سماجی نقطۂ نظر سے ان ذاتی کمزوریوں سے بدرجہا بدتر، لالچ، خود غرضی، زرپرستی، افراد کا ذاتی نفع کے لئے جھگڑنا، طبقوں اور جماعتوں کی وحشیانہ کش مکش، ایک طبقے کا دوسرے کو بے دردی سے لوٹنا اور کچلنا۔ قوموں کی ہولناک لڑائیاں ہیں۔ ظاہر ہے کہ گاندھی جی ان تمام ذلت آفریں جھگڑوں سے اور ہر قسم کے تشدد سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ چیزیں آج کل کی زبردست سماج کی فطرت میں داخل نہیں ہیں۔ جس کا قانون یہ ہے کہ زبردست کمزور کو ستائے۔ اور جس کا عمل اس پرانے مقولے پر ہے "جس میں طاقت ہو وہ چھین لے۔ اور جو رکھ سکے وہ رکھے۔" نفع کی خواہش آج کل لازمی طور پر لڑائی جھگڑا پیدا کرتی ہے۔ اور سارا نظام انسان کی غارتگرانہ جبلتوں کی سرپرستی کرتا ہے، اور اُسے اُن سے کام لینے کا پورا پورا موقع دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بعض پسندیدہ جذبات کو بھی اُبھارتا ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ انسان کے کمینے جذبات کو وہ تقویت دیتا ہے، کامیابی کے معنی یہ سمجھے جاتے ہیں کہ دوسروں کو نیچے گرا کر اُن کی جگہ لے لی جائے، جب ہماری سماج ایسے ارادوں اور حوصلوں کی ہمت افزائی کرتی ہے، ہمارے بہترین آدمی اُن کی طرف کھنچ جاتے ہیں، تو کیا گاندھی جی یہ اُمید کرسکتے ہیں کہ اس ماحول میں انسان کی اخلاقی تکمیل کا مقصد حاصل کرلیں گے؟ وہ لوگوں میں خدمت کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چند افراد کو متاثر کرنے میں اُنھیں ضرور کامیابی ہوگی۔ لیکن جب تک سماج ان لوگوں کو جو دوسروں کو لوٹ کر ترقی کرتے ہیں کامیابی کا نمونہ بنا کر پیش کرے گی۔ اور ذاتی نفع کی خواہش کو عمل کا محرک قرار دے گی۔ اُس وقت تک بہت بڑی اکثریت اسی راہ پر چلتی رہے گی۔

لیکن یہ مسئلہ محض اخلاق اور فلسفۂ اخلاق کا نہیں ہے۔ بلکہ آج کل کے عملی اور ضروری مسائل میں سے ہے۔ دنیا سخت مشکل میں گرفتار ہے، اور اس مشکل کو کسی نہ کسی طرح حل کرنا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ڈکنس کے مکابر کی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ ہو ہی رہے گا اور نہ منفیانہ طرز اختیار کرنے سے کام چل سکتا ہے کہ سرمایہ داری، اشتراکیت، اور اشتمالیت وغیرہ کے خراب پہلوؤں کی نکتہ چینی کرتے رہیں۔ اور اس دھندلی سی امید کا سہارا لیں کہ کوئی بہترین درمیانی طریقہ خود بخود نکل آئے گا۔ جس میں ماضی اور حال کے سب طریقوں کی خوبیاں جمع ہوں گی۔ ضرورت اس کی ہے کہ مرض کی تشخیص کی جائے۔ علاج تجویز کیا جائے۔ اور اسے عمل میں لانے کی کوشش کی جائے۔ بالکل یقینی بات ہے کہ قومی اور بین الاقوامی حیثیت سے ہم موجودہ حالت پر قائم نہیں رہ سکتے۔ یا تو ہمیں پیچھے ہٹنا ہے یا آگے بڑھنا ہے۔ بلکہ سچ پوچھئے تو پیچھے ہٹنے کا تو اب کوئی سوال ہی نہیں ہے،

بلکہ گاندھی جی کی اکثر کارروائیوں سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہمیں اُس محدود قومی معیشت کی طرف واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ جس میں نہ صرف قوم اور قوموں سے بلکہ ہر گاؤں اور گاؤں سے معاشی حیثیت سے بے نیاز ہو۔ بس قدیم زمانے کی سماج میں ہر گاؤں ایک مستقل معاشی حیثیت رکھتا تھا۔ اپنا کھانا کپڑا اور دوسری ضرورت کی چیزیں خود ہی پیدا کرتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں معیارِ زندگی بہت ہی پست ہوتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ گاندھی جی یہ حالت صرف عارضی طور پر چاہتے ہیں۔ کیونکہ مستقل طور پر تو یہ چل ہی نہیں سکتی۔ بعض ملکوں کی بڑی بڑی آبادیوں کا اس صورت میں زندہ رہنا دشوار ہوجائے گا۔ اور وہ یہ ہرگز گوارا نہ کریں گی کہ عسرت اور فاقے کی زندگی کی طرف لوٹیں۔ ممکن ہے کہ ہندستان جیسے زراعتی ملک میں جہاں ہمارا موجودہ معیارِ زندگی بیحد پست ہے۔ بعض صنعتوں کی ترقی سے عام لوگوں کی حالت کسی قدر بہتر ہوجائے۔ لیکن اور دنیا کی طرح ہم بھی دنیا کے دوسرے ملکوں سے وابستہ ہیں اور میرے خیال میں اُن سے قطع تعلق کرنا بالکل ناممکن ہے۔ اس لئے ہمیں ان مسائل پر ساری دنیا کے نقطۂ نظر سے محدود قومی معیشت کا کوئی سوال ہی نہیں، اور میں تو ذاتی طور پر اُسے ہر پہلو سے ناپسند کرتا ہوں۔

پھر پھر کر ہم اسی چیز پر پہونچ جاتے ہیں جس کے سوا اس مسئلے کا اور کوئی حل نہیں۔ یعنی ایک اشتراکی نظام کا قیام۔ پہلے قومی دائرے کے اندر اور پھر ساری دنیا میں۔ جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم ریاست کی نگرانی میں مفادِ عامہ کے لحاظ سے کی جائے۔ یہ انقلاب کس طریقے سے ہونا چاہیئے۔ یہ ایک جداگانہ سوال ہے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس چیز میں ایک پوری قوم بلکہ نوعِ انسانی کی بھلائی ہو وہ محض اس وجہ سے نہیں روکی جاسکتی کہ کچھ لوگ جو موجودہ نظام سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس تبدیلی کے مخالف

خاک

خیال نہ کرنا۔ عیب پوشی کرنا + ؎

کب تعجب ہے چھپالے جو کفن جدبن تک + خاک شاید مرے اعمال پہ مدفن ہوا ہے

خاک سر پر اڑانا۔ یا۔ ڈالنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ ماتم کرنا۔ رونا پیٹنا + افسوس کرنا +

خاک شفا۔ ف+ع۔ اسم مونث۔ شفا بخشنے اور تندرست کر دینے والی خاک + شہدائے کربلا کے مدفن کی خاک + ؎

آ سکتے ہیں لحد میں فرشتے عذاب کے + دیکھیں جب ہے کفن میں خاک شفا لگی (زندہ)

خاک سیاہ ہو جانا۔ ۱۔ فعل لازم۔ جل کر خاک ہو جانا۔ راکھ ہو جانا۔ تباہ برباد ہو جانا۔ پتا نہ رہنا +

خاک کا پتلا۔ ۱۔ اسم مذکر۔ آدمی۔ مشت خاک + ؎

خاک کا پتلا ہے انسان خاک پر ہے (مصرع)

خاک کا پیوند ہونا۔ ۱۔ فعل لازم۔ زمین میں دفن ہونا۔ خاک میں ملنا۔ مرنا +

خاک کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ جلا کر راکھ کرنا + اجاڑنا۔ تباہ کرنا + کچھ نکرنا جیسے تم نے کیا خاک کیا۔ تم کیا خاک کروگے یعنی کچھ نہ کروگے +

خاک لے ڈالنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ بار بار جانا۔ دروازے کی مٹی اڑا دینا۔ کسی کے گھر کے بہت سے پھیرے کرنا + ؎

سید سے کی خاک تک لے ڈالے + دل میں ہے

کس جدا باقی کی مٹی اپنی آب وگل میں ہے (للاعلم)

خاک ملا۔ ۱۔ صفت۔ خومری لیا۔ خانہ خراب۔ خاکسار۔ تباہ حال +

خاک میں ملانا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ اجاڑنا۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا۔ (۲) مٹانا۔ ناپید کرنا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ پامال کرنا۔ بے سپر کرنا جیسے تجھے خاک میں ملاؤں؟ (نفو) +

خاک میں ملجائے۔ ۱۔ کوسنا۔ غارت ہوجائے۔ گڑ جائے۔ دفن ہو جائے +

خاک میں ملنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ برباد و بے نشان اور ناپید ہونا + ؎

دخاک میں ملنے تو ملے لیکن لئے پر + اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا (میر)

خاک نہیں۔ ۱۔ صفت۔ کچھ نہیں۔ ذرا نہیں۔ بالکل نہیں + ؎

خاک ... سے اجتناب لیا + ایک دن غیر خاک نہیں (ناسخ)

خاک بھی نہیں۔ ۱۔ صفت۔ کچھ نہیں۔ ذرا نہیں +

خاک

خاک ہو جانا۔ ۱۔ فعل لازم۔ گل کر مٹی ہو جانا۔ بوسیدہ ہو جانا + ؎

ہمنے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن + خاک ہو جائینگے ہم تمکو خبر ہونے تک (غالب)

خاکا۔ ۱۔ اسم مذکر (۱) گردہ نقاشاں (۲) خاک کے ذریعہ سے نقشہ وغیرہ کا نشان ڈالنا۔ ڈھانچا۔ نقشہ۔ چربہ +

خاکا اتارنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ کچا نقشہ بنانا۔ مسودہ کرنا۔ حدود وغیرہ کے خطوط کا نشان ڈالنا +

خاکا اڑانا۔ ۱۔ فعل لازم (۱) نقل اڑانا۔ نقشہ کھینچنا (۲) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ نام نکالنا (۳) کسی کی روش اور انداز کو اپنے میں پیدا کرنا۔ ڈھنگ اڑانا۔ طور سیکھنا۔ ؎

پھرے تیرے سودے میں سرگشتہ سر + بگولوں کا فے یار خاکا اڑایا + (للاعلم)

خاکا کرنا۔ یا۔ بنانا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ نقشہ وغیرہ کا نشان ڈالنا۔ مسودہ کرنا +

خاکا کھینچنا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ نشان ڈالنا۔ مسودہ کرنا۔ خاکا اتارنا +

خاکروب۔ ف۔ اسم مذکر۔ جاروب کش۔ مہتر۔ چوڑھا۔ کناس۔ بھنگی۔ حلال خور +

خاکسار۔ ف۔ اسم مذکر۔ مثل خاک + فروتن۔ عاجز۔ پاخاک۔ آدھین +

خاکساری۔ ف۔ اسم مونث۔ عجز و انکسار۔ فروتنی۔ عاجزی۔ غریبی +

خاکستر۔ ف۔ اسم مونث۔ راکھ۔ جلی ہوئی چیز کی بھبوت + ؎

دل جلوں کی ہوتی بربادی نہ قسمت میں تو کیوں

بکھرتی یہ دل جلنے کی خاکستر سحر اڑتی ہوئی (ظفر)

خاکسی۔ ۱۔ اسم مونث۔ خوبکلاں۔ خبہ۔ ایک نہایت باریک تخم کا نام جو اکثر بخار میں نہار منہ پھانکا کرتے ہیں۔ مزاجاً گرم تر (یہ لفظ اصل میں خاکشی تھا کیونکہ فارسی میں اسے خاکشی خاکشو اور خاکشیر کہتے ہیں)

خاکنائے۔ ف۔ اسم مونث۔ خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو دو بڑے خشکی کے قطعات کو ملائے جیسے خاکنائے پانامہ یا کرا (یہ لفظ نائے بمعنے گردن اور خاک بمعنے زمین سے مرکب ہے)۔

خاکی۔ ف۔ صفت (۱) خاک کا۔ خاک کی پیدایش + خاک آلودہ۔ گرد آلود (۲) خاک کے رنگ کا۔ مٹیالا۔ مٹیلا (۳)۔ اسم مذکر) وہ پنجابی فوج کے سپاہی جنکو ۱۸۵۷ء کے غدر میں خاکی وردی ملی تھی۔ کھلکے۔ (۴) فقیروں کا ایک فرقہ جو خاکی شاہ کا پیرو ہے +

دنیا کا سب سے بڑا ریشم کا کیڑہ جو دریائے یاس کی وادی میں
پایا گیا ہے۔ اسکی لمبائی بارہ فٹ ہے۔

خاکی انڈا - ۱ - اسم مذکر - وہ انڈا جو مرغی جفتی کے بغیر خاک میں لوٹ کر دے اس انڈے کا بچہ نہیں نکل سکتا ہے (۲ - صفت) حرامی - حرام کا بن باپ کا - حرامی موت - حرامی تکا - حرامی پلّا +

خاگینہ - ف - اسم مذکر (اصل میں خایہ گینہ تھا گر بڑا - لنے خگ میں یا ملا کہاتے) پکے ہوئے انڈے - انڈوں کا سالن + تلے ہوئے انڈے اور کنز ا ہڈا پیاز ملا کر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن +

خال - ع - اسم مذکر (۱) چہرے یا جسم کا خلقی تل وہ قدرتی سیاہ نقطہ جو اکثر جسم پر ہوتا ہے + سے

تا نہیں نظر سے تو دہ وہ دہن + گویا کہ ہے وہ خال رخ آفتاب کا (وزیر)

(۲ - ۱) دو رنگا کبوتر سفیدی کے ساتھ اور رنگ ملا ہوا کبوتر (۳ - ۱) کاجل کا وہ نشان جو مشوق لوگ خوبصورتی یا نظر بد کے دفع کے واسطے چہرے پر لگا لیتے ہیں +

خال خال - ۱ - تابع فعل - کم کم - اکا دکا - بعض بعض - شاذ - اندک - کوئی کوئی

خالص - ع - صفت - نرمل - صاف - بے ملاو + اصل + بے غش + کھرا +

خالصہ - ع - صفت (۱) جو کسی سے ملا ہوا نہ ہو وہ سرکاری ملک یا زمین جس میں کسی اور کا حق نہ ہو - سرکاری زمین - سرکاری جایداد (۲ - پنجاب) ذی عزت سکھ - سردار - عام سکھ - سکھوں کے زمانہ میں سکھوں کی فوج سے مراد تھی - حکومت سکھاں جیسے واگرو دا خالصہ - واگرو دی فتح +

خالصے لگانا - ۱ - فعل متعدی - عو - اڑانا - برباد کرنا - بیخ کھوج ڈالنا - اُڑ کر دینا - خاک سیاہ کر دینا +

خالصے لگنا - ۱ - فعل لازم - عو - (۱) ضبط ہونا بے وارثا قرار پاکر سرکاری ملکیت میں داخل ہونا (۲) رایگاں جانا - تلف ہونا - ضایع ہونا - برباد ہونا +

خالق - ع - اسم مذکر - پیدا کرنے والا - کرتار - سرجن ہار +

خالو - ۱ - اسم مذکر - خالہ کا خاوند - ماں کی بہن کا میاں (اصل میں خال عربی زبان میں ماموں کو کہتے ہیں +

خالہ - ع - اسم مونث - ماں کی بہن - ماؤسی +

خالہ جایا - ۱ - اسم مذکر - خالہ کا بیٹا - موسیرا +

خالہ زاد بھائی - ۱ - اسم مذکر - خالہ کا بیٹا بھائی - خالہ جایا +

خالہ زاد بہن - ۱ - اسم مونث - خالہ کی بیٹی بہن - خالہ جائی +

خالہ جی کا گھر - ۱ - صفت - کار آسان و سہل - اس قلعہ کا فتح کرنا خالہ جی کا گھر نہیں +

خالہ کا گھر - ۱ - اسم مذکر (۱) وہ مکان جس پر دعوے ہو سکے - دعوے کا مقام -

نہیں خالہ کا گھر اس میں آئے جس کا جی چاہے (مصرع)

(۲) کار آسان و سہل +

خالہ کی خلل بچی - ۱ - اسم مونث (طنزاً یا حقارتاً) خالہ کی بیٹی - خالہ جائی +

خالہ کی مہمانی ہاتھ ڈال بچتائی - ۱ - کہاوت (غیر جگہ کی دست اندازی میں افسوس ہی افسوس ہوتا ہے +

خالی - ع - صفت (۱) بھرا کا نقیض - ریتیا - تہی + کھوکھلا - مجوف (۲ - ۱) صرف فقط - اکیلا - تنہا - (۳ - ۱) بیکار - نکما - جیسے خالی پھرتا ہے (۴ - ۱) بے روزگار + معطل (۵) بیدخل - غیر مقبوضہ + غیر آباد - سونا (۶) - اسم مذکر - عو - ذی قعدہ - مسلمان عورتوں کے چاند کا گیارھواں مہینا - سے

کر گیا ہے مری آغوش کو جاناں خالی + اس مہینے کو جو کہتے ہیں نساں خالی (ناسخ)

(چونکہ ذی قعدہ کے معنے صاحب قیام ہے اور اہل عرب اس مہینے کو جنگ و جدل سے خالی رکھکر اپنے گھروں میں بیٹھ جایا کرتے تھے اس مناسبت سے ترجمان نے اسکا نام خالی رکھ دیا اور رفتہ رفتہ اس لفظ کا اثر یہ ہوا کہ اس مہینے میں شادی کی رسمیں بھی ادا ہونی موقوف ہو گئیں اور اسے منحوس خیال کرنے لگے) +

خالی خریطہ پوری فضیحتی - ۱ - کہاوت - جب آدمی کی جیب میں کچھ نہیں ہوتا تو جھگڑا ہی رہتا ہے +

خالی جانا - ۱ - فعل لازم - نشانہ پر نہ بیٹھنا - حربے کا بیکار جانا - حریف کے گد کا نہ لگنا + بندوق کا خطا کرنا - گولی نہ لگنا + سے

خالی گئی جو یار کی بندوق صید پر + شیروں نے نیستاں سے ہزاروں رفل چلے (بحر)

خالی دینا - ۱ - فعل متعدی - حریف کی ضرب نہ کھانا - حریف کے حربہ یا وار کو بچا جانا - توڑ کرنا +

خالی کا چاند - یا - مہینا - ۱ - اسم مذکر - عو - ماہ ذیقعدہ قمری گیارھواں مہینا +

خالی کرنا - ۱ - فعل متعدی (۱) ریتا کرنا - انڈیلنا - نکالنا - اُجھیلنا - تہی کرنا - (۲) بندوق چھوڑنا (۳) مکان سے قبضہ یا اسباب اُٹھانا +

خالی ہاتھ - ۱ - صفت (۱) مفلس - نادار - تہیدست (۲) بن چیز لئے - ریتا

بغیر تعلیم سا جیسے اگر خالی ہاتھ گیا جاؤں ✦

خام - ف - صفت - (۱) کچا - ناپختہ ✦ کچا ہمڑا (۲) خالص ✦ کھرا جیسے عنبر خام

جیسے خام ریشم (۳) بودا - کمزور (۴) ناتجربہ کار - پختہ کار کے خلاف جیسے

خام کار (۵) ملمی لیتا ہے - (۶) بنا ہوا جیسے خام کرنا ✦

خام پارہ یا **خام پارہ** - ف - صفت (۱) کچی ٹوٹی ہوئی چیز ✦ جھلمائی جھلو

(۲) ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے گرنال اور ہتنال بھی کہتے ہیں ✦

خام خیالی - ف - اسم مونث - گمان غلط - غلط خیال - جھوٹا خیال - وہم ✦

خام کرنا - اردو - مصدر متعدی - بند کرنا - آٹا لگا کر ہانڈی کا منہ بند کرنا ✦

خاموش - ف - صفت - چپ - ساکت - بے زبان ✦

خاموشی - ف - اسم مونث - سکوت - چپ ✦

خامہ - ف - اسم مذکر - قلم - کلک - لیکھنی ✦

خامی - ف - اسم مونث - کچا پن - ناپختگی ✦ ناتجربہ کاری - نقص - کمی ✦

خان - ف - اسم مذکر (۱) چنگیز خاں تاتار کا لقب تھا مگر اب ہر ایک

سردار میں اور امیر کا لقب ہو گیا (۲) پٹھانوں کا لقب ✦ ڈوم اور

خانساماں کا خطاب ✦

خان بہادر - ف - صفت - وہ عزت کا خطاب جو گورنمنٹ کی طرف سے

کسی صلہ میں یا عہدہ کے لئے دیا جائے ✦

خانخاناں - ت - اسم مذکر - صحیح خان خاناں (۱) سرداروں کا سردار -

امیروں کا امیر (۲) عبدالرحیم بن بیرم خاں بن سیف الدین علی خاں

کا خطابی عرف - یہ خطاب ان کے باپ دادا سے چلا آتا ہے کچھ آج کا

نہیں ہے - جس طرح ان کے باپ بیرم خاں نے ہمایوں اور اکبر کے

وقت میں جاں نثاریاں دکھا کر خطاب خانخاناں حاصل کیا تھا اسی

طرح ان کے جد امجد نے جنہیں شاہ اسمعیل نے ماوراء النہر کی لڑائی میں

بابر بادشاہ کی کمک کو بھیجا تھا یہ بڑا خطاب بہم پہنچایا تھا ✦

عبدالرحیم خان خاناں قوم کے ترکمان - دل کے فیاض علوم

مختلفہ کے ماہر [illegible] تھے - ۱۴ صفر ۹۶۴ھ میں بمقام لاہور پیدا ہوئے

۲۱ سنہ جلوس جہانگیری مطابق ۱۰۳۶ھ میں اس دنیائے ناپائدار

کی ۷۲ برس ہو کر نیک نامی کے ساتھ رہگرائے عالم بقا ہوئے اور

اپنی بیوی کے مقبرہ میں جو جمنا کے پاس جانب جنوب اب تک گنجی

گنبد کے نام سے مشہور ہے دفن کئے گئے - ان کے والد بیرم خاں خانخاناں

کو ہمایوں کے عہد میں بہت بڑا عروج تھا تمام مہمات سلطنت کے

وہی مدار المہام تھے - عبدالرحیم خاں خانخاناں اکبر کے وقت میں بہت

معزز رہے - سپہ سالاری اور صدارت کے مرتبہ تک پہنچے جہانگیر کے

عہد میں کبھی عزت سے کبھی ذلت سے بسر ہوئی - قابلیت اور استعداد

میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے - انہیں علوم عقلی و نقلی سے بہ کافی او نصیبہ

وافی حاصل تھا - عربی - ترکی - فارسی - سنسکرت - ہندی و سنسکرت

میں بہت بڑا دخل رکھتے تھے ترک بابری کا فارسی ترجمہ عبدالرحیم خاں

خانخاناں ہی نے کیا ہے - پانچوں زبانوں میں شعر بھی خاصہ کہتے تھے اور

رحیم تخلص کرتے تھے - سنسکرت کے اشلوک اب تک پنڈتوں کی زبان

پر بطور تمثیل فخریہ چڑھے ہوئے ہیں سنسکرت سے گیتا کا فارسی ترجمہ

آپ ہی نے کیا ہے - شجاعت و مروت کو ان کی ذات پر ختم تھا - ان کے

خاندان کا نام روشن ہے تاریخی جوہری ان کی ہیں - ہمایوں اور اکبر جیسے

کی سلطنت انہیں دونوں باپ بیٹوں کی بدولت قائم ہوئی - دونوں

کے دونوں اپنے زمانہ کے اسفندیار اور رستم ثانی تھے - عبدالرحیم خاں

خلق اللہ کی حاجت روائی اور جود و سخا میں مشہور زمانہ حاتم سے

کسی طرح کم نہ تھے جس وقت ان کے پدر بزرگوار احمد آباد گجرات میں شہید

ہوئے اس وقت اس یتیم کی عمر صرف چار برس کی تھی - [illegible]

حاکم گجرات نے اس یتیم کو بحفاظت تمام اکبر بادشاہ کے حضور میں

پہنچا دیا - اکبر نے ان کے والد کی خدمات پر خیال فرما کر عبدالرحیم خاں

کی تعلیم و تربیت میں کچھ کسر باقی نہ رکھی - انہوں نے بھی وہ ترقی کی کہ فن

جنگ میں شہزادہ سلیم کے اتالیق مقرر ہوئے ✦

عبدالرحیم خاں جو خود بھی شاعر تھے اور ارباب سخن اور اہل کمال کی

قدر بھی حد سے زیادہ کرتے تھے ان کی قدر دانی نے ایران کے اکثر اہل

کمال کو ادھر کھسیٹا جو آیا وہی خانخاناں کی سرکار میں بھرتی

ہو گیا ✦

رؤسائے ملک اور وزرائے سلطنت کیا کہ سلاطین ہند کے پاس

بھی اس قدر اہل جوہر مجتمع نہ تھے ✦

خانخاناں نے جس شاعر کو انعام دیا بورے اور گونیں بھر بھر کر دیا

توڑوں اور تھیلیوں کا نام تک نہ کرتے دیا چنانچہ فیضی نے اس حیرت ناک

فیاضی کو دیکھ کر خانخاناں کی شان میں یہ قطعہ موزوں کیا ✦

ہیں۔ اگر سیاسی یا سماجی ادارے اس تبدیلی کی راہ میں حائل ہیں تو اُن کو مٹا دینا چاہیے۔ ان چیزوں کی خاطر ایسے مفید اور پسندیدہ مقصد کو قربان کرنا بہت بڑی غداری ہوگی۔ ممکن ہے کہ دنیا کے عام واقعات کسی حد تک اس قسم کی تبدیلی پیدا کرنے میں، یا اس کی رفتار کو تیز کرنے میں مدد دیں، لیکن جب تک ملک کے لوگوں کی بہت بڑی اکثریت راضی نہ ہو جائے یہ انقلاب مشکل ہی سے ہو سکے گا۔ اس لئے اُن لوگوں کو سمجھا کر اپنا ہم خیال بنانا ہے۔ ایک چھوٹی سی جماعت کی سازش اور تشدد سے کام نہیں چل سکتا۔ ظاہر ہے کہ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے، کہ ان لوگوں کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیں۔ جو موجودہ نظام سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مگر یہ بہت بعید از قیاس ہے کہ ہم ان میں سے کچھ زیادہ لوگوں کو قائل کر سکیں گے،

کھادی کی تحریک، یعنی ہاتھ سے کاتنا اور بننا جس سے گاندھی جی کو خاص شوق ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو دولت آفرینی کے انفرادی طریقے کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اور ہمیں قبل صنعتی عہد کی طرف واپس لے جاتی ہے۔ اور ہمیں قبل صنعتی عہد کی طرف واپس لے جاتی ہے، آج کل کے کسی اہم مسئلہ کو ان طریقوں سے حل کرنا ممکن نہیں ہے، بلکہ ان سے ایک ایسی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے جو ترقی کی صحیح راہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ پھر بھی میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ایک وقتی اور عارضی تدبیر کی حیثیت سے اس تحریک سے بہت فائدہ پہنچا ہے، آئندہ بھی اس وقت تک پہنچا رہیگا۔ جب تک خود حکومت زرعی اور صنعتی مسائل کا کوئی معقول حل نہ تلاش کرے گی، جو وسیع پیمانے پر سارے ملک میں جاری کیا جا سکے۔ ہندوستان میں اس وقت لاکھوں کروروں بے روزگار ہیں، جن کا کوئی ریکارڈ نہیں، اور اس سے بھی زیادہ کثرت سے وہ لوگ ہیں جو دیہاتی علاقوں میں سال کے ایک حصے میں بیکار رہتے ہیں، حکومت نے بے روزگاری کو دور کرنے یا بے روزگاروں کی مدد کرنے کی کوئی کوشش اب تک شروع نہیں کی ہے، اس لئے معاشی حیثیت سے کھادی کی تحریک نے ان لوگوں کی تھوڑی بہت مدد کی جو بالکل بے روزگار ہیں، یا جو کچھ عرصے بیکار رہا کرتے ہیں، چونکہ یہ ترقی خود اپنی کوشش سے ہوئی ہے، اس لئے ان لوگوں کی خودداری بڑھ گئی، اور ان میں خود اعتمادی کا احساس پیدا ہو گیا ہے، مگر اصل میں جو نمایاں تبدیلی ان لوگوں میں پیدا ہوئی ہے، وہ نفسیاتی تبدیلی ہے، کھادی نے کسی حد تک اس فصل کو دور کیا جو شہر اور دیہات میں پیدا ہو گیا تھا، اس نے اوسط طبقے کے تعلیم یافتہ لوگوں کو کسانوں کے قریب تر کر دیا۔ اس لباس کا پہننے والوں اور دیکھنے والوں پر بہت گہرا نفسیاتی اثر پڑتا ہے، اوسط طبقے میں کھادی کے رواج سے سادگی آگئی ہے، نمود و نمائش اور بد مذاقی کم ہو گئی ہے، اور عام لوگوں سے میل جول کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اوسط طبقے کے لوگ اب نہ تو لباس کے معاملے میں امیروں کی نقالی کی کوشش کرتے ہیں، اور نہ سستی پوشاک پہننے میں ذلت اور شرم محسوس کرتے ہیں، بلکہ سچ پوچھئے تو یہ لوگ کھادی کے لباس کو خاصا باوقار سمجھتے ہیں، اور اُن لوگوں کے مقابلے میں جو اب بھی ریشم اور ساٹن پہن کر اتراتے ہیں، اپنی فوقیت کا احساس رکھتے ہیں۔ غریب سے غریب لوگوں میں بھی یہ خودداری اور وقار کا احساس پیدا ہو گیا ہے، کھادی پہننے والوں کے بڑے مجمعوں میں یہ پہچاننا مشکل ہو گیا ہے کہ کون غریب ہے اور کون امیر، اور اس سے برادری کے جذبے کو ترقی ہوئی۔ اس میں بھی شبہ نہیں کہ عام لوگوں تک پہونچنے میں کانگریس کو کھادی سے بڑی مدد ملی۔ اس کو لوگ قومی آزادی کی وردی سمجھنے لگے۔

ملوں کے مالکوں کے اس رجحان کو بھی کہ اپنے مال کی قیمت بڑھاتے چلے جائیں۔ کھادی ہی نے روکا ورنہ پہلے اُن کی روک تھام صرف بدیسی اور خصوصاً لنکاشائر کے مقابلے کی وجہ سے ہوا کرتی تھی۔ اور جب کبھی یہ مقابلہ بند ہوا مثلاً جنگ عظیم کے زمانے میں تو کپڑے کی قیمتیں ہندوستان بھر میں غیر معمولی طور پر بڑھ گئیں، اور ہندوستانی ملوں نے کروروں روپیہ کمایا۔ سودیشی کی تحریک اور بدیشی مال کے بائیکاٹ کی تحریک سے آگے چل کر اِن ملوں کو بڑی مدد ملی، لیکن کھادی کی تحریک کا یہ اثر ہوا ہے کہ قیمتیں اب اتنی زیادہ نہیں بڑھ سکتیں۔ اِن ملوں نے (اور جاپان نے بھی) کھادی کی ہر دلعزیزی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ اس قسم کا موٹا کپڑا تیار کیا کہ اس میں اور ہاتھ کے کتے اور ہاتھ کے بنے کپڑے میں تمیز کرنا مشکل تھا۔ اگر اب کوئی غیر معمولی صورت پیدا ہو جائے، مثلاً جنگ چھڑ جائے، جس سے بدیسی کپڑے کی درآمد بند ہو جائے تو غالباً ہندوستان کے ملوں کے مالک خریداروں کو اتنا نہیں لوٹ سکیں گے جتنا کہ ۱۹۱۴ء سے کئی سال تک لوٹتے رہے، کھادی کی تحریک اس کو روکے گی۔ اور کھادی کی تنظیم میں اتنی گنجائش

خانخاناں عہد کا نعامش + طبع را رخصت شگفتن داد (فیضی)
داشت چوں اعتماد بر شعرا + صلہ پیش از طمع گفتن داد

کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک قصیدے کے صلہ میں ملا حیاتی کو خزانہ میں لیجاکر کھڑا کر دیا اور کہا کہ جس قدر اشرفیاں اٹھا سکو پوٹ باندھ کر لے جاؤ چنانچہ جس قدر وہ اٹھا سکا گٹھڑی باندھ کر لے گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ ملا عرفی کو ایک قصیدے کے صلہ میں ہزار روپیہ مرحمت فرمائے غرض حیاتی، عرفی، ظہوری، ملک قمی، شکیبی، میر قلی، میر بخش، ملا قانی، ملا محمد رضا، ملا محمد ومن، ملا نظیری وغیرہ میں سے کوئی ایسا نہیں جس نے انعام واکرام نہ پایا ہو +

عبدالرحیم خاں جس وقت وضو شریف کو تشریف لے جاتے تھے تو دست بستہ اس کے گرد کھڑے رہتے اور جب پلاؤ زردہ کھینچے تو پلاؤ کے قابوں میں سفید نیند جیسی نورانی کے چشے اور زردہ کے طباقوں میں زرد بال بھر دیتے اصل غرض یہ تھی کہ اوپر چاول اور اندر دولت ہوتی تھی۔ چنانچہ آج تک مشہور ہے کہ نواب خانخاناں جن کے کھانے میں بطانہ[1] ایک دو نہیں بلکہ ان کا داروغہ فہیم جو ایک خانہ زاد تھا وہ بھی دریا دل اور بڑا نیک نہاد تھا چنانچہ اس کی نسبت بھی اب تک زبان زد خلایق ہے کہ کماویں میاں خانخاناں اڑاویں میاں فہیم۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ کوئی شخص نہایت پریشانی و حیرانی کی حالت میں آپ ہی آپ دل سے باتیں کرتا اور ہائے رے تقدیر کا نعرہ مارتا چلا جاتا تھا۔ اثنائے راہ میں ایک اس کا دوست مل گیا جس نے اس حیرانی و پریشانی کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ یار کیا پوچھتے ہو۔ درد بے درماں نے مار لیا سچ ہے۔ چوں نیست عشق ٹیں ٹیں۔ ایک مہ پارہ پر دل آگیا منہ سے نکل گیا ہے۔ اس کا باپ ایک لاکھ کا طالب ہے ہم اس بے زری کے ہاتھوں مغلوب اور وہ غالب ہے۔ اس دنیا میں اپنا رہنا نظر نہیں آتا اس کے دوست نے کہا کیوں گھبراتا ہے اگر تجھ میں ذرا بھی عقل اور قابلیت ہے تو اس عقدہ کا مشکل کشا موجود ہے۔ اس درد کی دوا جیسی مشکل ہے ویسی ہی آسان بھی ہو سکتی ہے ترکیب میں بتائے دیتا ہوں عمل کرنا تیرا کام ہے آپ کچھ نظم کچھ نثر جمع کر کے نواب خانخاناں کے پاس پہنچیں جو کچھ بیت رہی ہے ان کو سنا راست راست کہدیں اگر کام نہ بنے تو ہمارا ذمہ۔ وہ سرکاری پاؤں پیدل بنا کر جھٹ پہنچا۔ اپنا تمام حال بیان کر کے خاتمہ پر یہ مقطع کا شعر پڑھ دیا + ؎ گر جان طلبد مضایقہ نیست + زر میطلبد

سخن در این است + خانخاناں مسکرائے اور پوچھا ایسا کتنا روپیہ مانگتی ہے اس نے عرض کیا جی حضرت ایک لاکھ جو میری پشتوں میں بھی کسی نے نہ دیکھا ہو گا۔ اس کے ساتھ روپیہ کا لفظ اس کا باپ نہ لگا تا تو دم بھر میں سیروں لاکھ کر دیتا حکم دیا کہ ایک لاکھ وہ جو اس کے خسر کے گھر چلے جائیگے اور چھپے ہزار اور اس عاشق زار کے ارمان نکالنے کے واسطے ہماری طرف سے دیدو۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ خاصہ نوش فرما رہے تھے ایک فلک وہ امیرزادہ جو کھانا کھلانے پر نوکر تھا اپنا اگلا وقت یاد کر کے آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ خانخاناں نے دیکھ لیا پوچھا جان دماں کی خیر تو ہے اس لفظ سے وہ دیکھی قابو سے باہر ہو گیا اور عرض کیا کہ حضور کبھی ہم بھی اپنے گھر کے امیر تھے۔ اسی طرح ہمارا بھی دستر خوان بچھا کرتا تھا۔ وہ زمانہ آنکھوں کے آگے پھر گیا۔ صرف یہی وجہ آنسو بھر لانے کی تھی۔ خانخاناں نے منحانا دریافت کیا بھلا بھلی میں کیا چیز مرغوب رہے اسنے جواب دیا پوست ماہی پھر خانخاناں نے کہا مرغ میں گزارش کیا وہی پوست مرغ۔ اس نے پہچان لیا کہ در حقیقت امیرزادہ ہے اس قدر دیا کہ پھر اپنی اصلی حالت پر آگیا۔ ایک دوسرے خدمتگار نے جو دیکھا کہ ہمارا ساتھی اس ترکیب سے مالا مال ہو گیا تو وہ بھی ایک روز اس سے زیادہ رو پڑا اور وہی کیفیت بیان کی خانخاناں تاڑ گیا کہ یہ فریبی ہے پوچھا بھینس میں کیا چیز مزے کی ہوتی ہے اس نے کہا کہ حضور اس کا چمڑا۔ خانخاناں نے کہا اور گائے میں جواب دیا وہی تو گاؤ۔ نواب صاحب نے فرمایا ؎ بس جی بس معلوم شد بافندگی اوسے کچھ بھی نہ دیا۔ صرف روٹیاں کھاتا تنخواہ پاتا اور دل بہلاتا رہا۔ اسی طرح ایک گھٹکے کا قصہ مشہور ہے جسے بخوف طوالت قلم انداز کیا جاتا ہے ملا عبدالباقی نے ایک کتاب ماثر رحیمی نواب ممدوح کے مناقب میں لکھی ہے اور اچھی لکھی ہے گویا حق نمک ادا کر دیا ہے۔ اس خانخاناں کے دیوان خانہ میں سیکڑوں من گلاب روز چھڑکا جاتا تھا یا آج اس کے قبر پر گائے بھینسوں کے بندھنے سے تعفن کے مارے ناک نہیں دی جاتی زمانہ کا انقلاب اور حیات مستعار کا سراب قابل عبرت ہے +

خاندان۔ ف۔ اسم مذکر (۱) گوت گھرانا۔ نسب۔ پریوار۔ نسل۔ ؎
گو خاکسار خلق ہیں رتبہ بلند ہے + سید ہیں خاندان ہمارا بلند ہے (رند)
(۲) کنبہ۔ قبیلہ +

[1] بطانہ۔ بطن سے ماخوذ ہے چنانچہ پگڑی کا بطانہ وہ ہے جو پگڑی کے پیٹ میں رہتا ہے اس کا ٹھیک ترجمہ ہیٹو ہے +

ہے کہ تھوڑی سی مدت کے اندر بہت پھیل جائے۔

ان تمام فوائد کے باوجود جو اس وقت ہندوستان کو کھادی
کی تحریک سے حاصل ہیں میرے خیال میں یہ محض عارضی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ
بعد میں بھی ایک ضمنی تحریک کی حیثیت سے باقی رہے، تاکہ اس مدت
میں جو ایک اعلیٰ معاشی نظام کے اختیار کرنے میں لگ جائے گی، اس سے
کام چلتا رہے، لیکن آئندہ ہماری اصل کوشش یہ ہوگی کہ زراعتی نظام کی
از سر نو تنظیم کی جائے۔ اور صنعت کو ترقی دی جائے۔ اس سے کوئی فائدہ
نہیں کہ آراضی کے نظام میں دفع الوقتی کے لئے چھوٹی موٹی تبدیلیاں کی
جائیں، اور طرح طرح کے کمیشن مقرر ہوں، جن پر لاکھوں روپیہ صرف ہو
اور وہ چھوٹی بڑی چیزوں کی اصلاح کر دیں۔ ہمارا نظام اراضی دیکھتے
ہی دیکھتے بیٹھ رہا ہے اور موجودہ صورت میں دولت کی پیدائش اور تقسیم
بڑے پیمانے پر معقول طریقے سے کام کرنے میں حائل ہے، جدید عہد کے
حالات کے لحاظ سے بغیر اس بنیادی تبدیلی کے کام نہیں چل سکتا چھوٹی
چھوٹی زمینیں اسامیوں کو بانٹنے کا طریقہ ختم کر دیا جائے۔ اور اس کی
جگہ منظم طور پر امداد باہمی کے اصول کے مطابق اجتماعی کاشت شروع کی جائے
تاکہ کم محنت سے زیادہ پیداوار ہو سکے۔ زراعت ہماری ساری آبادی
کبھی نہیں کھپا سکتی۔ بڑے پیمانے پر کاشت کرنے سے (جیسا کہ گاندھی جی
کو اندیشہ ہے) زراعت کا کام کرنے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی، باقی
لوگوں میں سے شاید چھوٹی گھریلو صنعتوں میں کھپ جائیں۔ مگر ان کی بہت
بڑی تعداد کو بڑے پیمانے کی اشتراکی صنعتوں اور سماجی خدمت کے کاموں
میں لگانا پڑے گا۔

یقیناً بعض علاقوں کو کھادی کی تحریک سے تھوڑی بہت مدد ملی ہے
لیکن اسی کامیابی میں جو اس کو حاصل ہوئی ہے خطرے کا بھی عنصر موجود ہے،
یعنی یہ تحریک ایک زوال پذیر نظام آراضی کو سہارا دے رہی ہے، اور
اسی حد تک ایک بہتر نظام کے قیام میں تاخیر پیدا کر رہی ہے۔ اس کا اثر
اتنا زیادہ نہیں کہ اس سے کوئی نمایاں فرق پیدا ہو۔ لیکن یہ رجحان اس میں
بہرحال موجود ہے۔ کسانوں یا کاشتکار زمینداروں کو زمین کی پیداوار
کا جو حصہ ملتا ہے، وہ اس کے لئے بھی کافی نہیں کہ جس پست ترین سطح پر وہ
پہونچ گئے ہیں اسی پر قائم رہ سکیں۔ اس لئے اُن کو اپنی قلیل آمدنی میں
اضافے کی اور صورتیں تلاش کرنی پڑتی ہیں، ورنہ لگان یا مالگزاری کی ادائگی
کے لئے اور قرض لینا پڑتا ہے، اگر انفرادی طور پر بعض کاشتکاروں کی
آمدنی میں اضافہ ہو جائے تو اس سے زمیندار یا حکومت کو اپنا مطالبہ وصول
کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جو شاید معمولی حالت میں نہ وصول ہو سکتا۔ اگر یہ اوپر
کی آمدنی کچھ زیادہ ہو تو لگان اتنا ہی اور بڑھا دیا جاتا ہے۔ موجودہ نظام کے
ماتحت کاشتکاروں کی زائد محنت اور کفایت شعاری کی کوشش سے اصل
فائدہ زمین کے مالک ہی کو پہنچتا ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، ہنری
جارج نے اپنی کتاب "ترقی اور غربت" میں اس مسئلے پر بھی بحث کی ہے اور
بہت سی مثالیں دی ہیں۔ جو زیادہ تر آئرستان کی ہیں۔

دیہی صنعتوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی جو کوشش گاندھی جی کر رہے
ہیں وہ اصل میں کھادی کے پروگرام ہی کی توسیع ہے۔ اس سے فوری طور پر
ضرور فائدہ ہوگا، جس میں سے کچھ کم و بیش مستقل ہوگا۔ مگر زیادہ تر محض وقتی۔
اس سے دیہاتیوں کی موجودہ تکلیفوں میں کچھ کمی ہو جائے گی اور ہماری تہذیب
کے بعض خوشنما نمونے جو مٹ رہے تھے، محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن یہاں تک
کہ اس کا مقصد کلوں کی اور صنعتی نظام کی مخالفت ہے۔ اس میں یہ تحریک کامیاب
نہیں ہو سکتی۔ گاندھی جی نے حال میں "ہریجن" میں دیہی صنعتوں پر ایک مضمون
لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں "کلوں کو رواج دینا اُس وقت مفید ہوتا
ہے جب کام بہت ہو، اور کرنے والے تھوڑے ہوں۔ لیکن جب ضرورت
سے زیادہ آدمی کام کرنے کے لئے موجود ہوں، جیسا کہ ہندوستان میں
ہے، تو یہ چیز مضر ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے سامنے یہ مسئلہ نہیں ہے کہ لاکھوں
کروڑوں آدمیوں کے لئے جو دیہات میں رہتے ہیں، فرصت کا وقت نکالا
جائے، سوال یہ ہے کہ اُن کے خالی وقت کو جو سال میں چھ مہینے سے کم نہیں
کس طرح کام میں لگایا جائے"۔ یہ اعتراض کچھ فرق کے ساتھ ان تمام ملکوں
پر وارد ہوتا ہے جو بے روزگاری میں مبتلا ہیں۔ لیکن اصل میں وقت کام کی
کمی کا نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ منافع حاصل کرنے کے موجودہ نظام کے ماتحت
آجروں کو کام میں خاطر خواہ نفع نہیں ہوتا۔ کثرت سے ایسے کام موجود ہیں
جو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں کرو۔ مثلاً سڑکوں اور مکانوں کی
تعمیر، آبپاشی کی اسکیم، حفظان صحت، طبی وسائل، صنعت و حرفت اور برقی
قوت کی ترقی۔ سماجی اور تمدنی خدمات۔ تعلیم اور اُن بیسیوں ضروری اشیا

خاندانی - ف - صفت - نسبی - حسبی - عمدہ نسل کا - اچھے پروانے کا - قدیمی شریف - قدیمی رئیس ✦

خانساماں - ف - اسم مذکر - (۱) گھر کا سامان کرنے والا - داروغۂ میر ساماں ✦ ناظر بیوتات (۲) صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا - خدمتگار - میز لگانے اور میز پر چنے والا ✦

خانقاہ - معرب - اسم مونث - (مرکب از خانہ + گاہ) درویشوں اور مشائخ کے رہنے کی جگہ ✦ امام باڑا ✦ سے

آیا نہ لطف نشۂ مے کچھ مگر کہیں ✦ ہم رات بھر یہ سمجھے کوئی خانقاہ تھی (سالک)

خانگی - ف - صفت (۱) متعلق بہ خانہ - گھریلو - گھر کا (۲ - ذ) نج کا - ذاتی - خاص - اپنا - (۳ - ا) چھپواں کسب کرانے والی پردہ نشین عورت جو گھر بیٹھے کسب کرائے ✦ سے

دنیا سی خانگی کوئی ہوگی نہ بیسوا ✦ شوہر سے اپنے رہتے نہ دیکھی یہ زن (آتش)

خانگی جھگڑا - ا - اسم مذکر - خاندانی فساد - اندرون خانہ کی ناچاقی - آپس کا جھگڑا - آپس کی تکرار ✦

خانم - ف - اسم مونث - (۱) اعلیٰ خاندان کی عورتوں کا لقب - امیرزادی بیگم - بیوی ✦ تانیث خان (۲ - ہ) وہ عورت جو قوم کی پٹھانی ہو ✦

خانماں - ف - اسم مذکر - مرکب از (خان + ماں) گھر کا اسباب - اثاث البیت - اثالا ✦

خانماں خراب - ف - صفت - تباہ - برباد ✦

خانوادہ - ف - اسم مذکر - مرکب از (خان + وادہ) خاندان - مشائخ یا درویشوں کا وہ خاندان جس سے ان کو توسل ہو - فقرا کا سلسلہ - ایک گھر کے لوگ - ایک بزرگ کی اولاد - ایک خاندان کے آدمی ✦

خانہ - ف - اسم مذکر (۱) گھر - مکان - حویلی (۲ - ذ) کبوتروں یا مرغیوں کے رہنے کا ڈربا - کابک ✦ آشیانہ - گھونسلا (۳ - ا) صندوقچے کے اندر کا گھر ✦ شطرنج یا چوسر وغیرہ کا وہ مربع نشان جس میں مہرہ یا نرد کو بٹھاتے ہیں - مہرہ کا گھر - نرد کا مقام (۴ - ا - ع) پیٹ - شکم - (جیسے خانہ کا حق یعنی کا مالک ہونا یعنی ماں کے پیٹ کا فرق یا ایک شکم کی اولاد ہونا) ۵ - کویہ شریفہ وغیرہ کے اندر کا گھر (۶) کسی چیز کے رکھنے کا گھر جیسے گھڑی کا خانہ - آئینہ کا خانہ وغیرہ ✦

خانہ آباد - ف - کلمۂ دعا (۱) بھرا پرا گھر - معمور گھر ✦ گھر بھرا رہے جیسے خانہ آباد دولت زیاد (۲) خوش - آنند - مسرور ✦

خانہ آباد دولت زیادہ - ف - دعا - دولت وافر اور گھر معمور ✦ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش ✦

خانہ باغ - ف - اسم مذکر - حدیقہ - بستان سرا - وہ باغ جو چار دیواری اندر ہو - سے

دل پہ داغ کی یہی ہے بہار ✦ دیکھئے خانہ باغ کس کا ہے (صبا)

خانہ بدوش - ف - صفت - آوارہ - پریشان - وہ شخص جو ایک جگہ گھر بسا کر نہ رہے - بادیہ گرد - گھر کو ساتھ لئے پھرنے والا - وہ قوم یا آدمی جس کا کوئی خاص ٹھکانا نہ ہو جیسے کنجر - سپیرے یا تاتار کی بعض قومیں جیسے قلماق - گرجی وغیرہ ✦

خانہ بربادی - ف - اسم مونث - گھر یا خاندان کی تباہی (کسی سرپرست یا بیوی کے مرجانے پر زیادہ کہتے ہیں) ✦

خانہ پری - ا - اسم مونث - نقشہ بھرنا - سرکاری مقررہ نقشوں کو پر کرنا جیسے پولیس کی کارروائی صرف خانہ پری پر موقوف ہے ✦

خانہ جنگ - ف - اسم مذکر - وہ شخص جو ادنےٰ ادنےٰ باتوں پر آپس میں لڑنے اور فساد کرنے کھڑا ہو جائے - گھر میں لڑائی رکھنے والا ✦

خانہ جنگی - ف - اسم مونث - ذرا ذرا بات کی باہمی لڑائی - دنگا - فساد - جھگڑا گھر کی لڑائی - آپس کی لڑائی ✦

خانہ خانہ - ف - تابع فعل - ڈربے ڈربے - مرغیوں یا کبوتروں کو اس آواز سے بند کیا کرتے ہیں ✦

خانہ خدا - ف - اسم مذکر - معبد - عبادتگاہ - صومعہ - مسجد - مندر - شوالا ✦

خانہ خراب - ف - اسم مذکر (۱) آوارہ گرد - ہرجائی - ڈانواں ڈول پھرنے والا - بدوضع - خانہ سیاہ (۲) اجڑا - تباہ - ویران - نشٹ - خراب خستہ - برباد ✦

خانہ خرابی - ف - اسم مونث - ناس - ستیاناس - تخریب - خانہ ویرانی - بربادی ✦ سے

خانہ خرابیاں دل بیمار غم کی دیکھ ✦ وہ ہی دوا خراب ہے جو خانہ ساز ہے (ذوق)

خانہ خمار - ف + ع - اسم مذکر - شراب خانہ - مے خانہ - بھٹی - خرابات

خانہ داری - ف - اسم مونث - گھر کے معاملات - انتظام خانہ - گھر بار کا کام کاج ✦

کی فراہمی جس کی لوگوں کو سخت ضرورت ہے۔ ہمارے یہ کروڑوں آدمی آئندہ پچاس سال تک سخت محنت کرتے رہیں۔ تب بھی کام ختم نہ ہوگا۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کام کی محرک نفع کی خواہش نہیں بلکہ سماجی ترقی کی خواہش ہو۔ اور سماج کی تنظیم مفادِ عامہ کو پیش نظر رکھ کر کی جائے۔ روس کی سوویٹ یونین میں اور چاہے جو نقائص ہوں۔ لیکن وہاں بے روزگاری بالکل نہیں ہے۔ ہمارے یہاں لوگ کام نہ ہونے کی وجہ سے بے کار نہیں ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اُن کے لئے کام کرنے کی اور تمدنی اصلاح و ترقی کی کوئی سہولتیں فراہم نہیں کی جاتیں۔ اگر بچوں سے کام لینا بند کر دیا جائے ایک معقول عمر تک لازمی تعلیم کا بندوبست ہو جائے تو لڑکے مزدوروں اور بے روزگاروں کے زمرے سے خارج ہو جائیں گے۔ اور مزدوروں کی منڈی کئی کروڑ آدمیوں کے بوجھ سے ہلکی ہو جائے گی۔

گاندھی جی نے اس بات کی کوشش کسی قدر کامیابی کے ساتھ کی ہے کہ چرخے اور تکلی میں اصلاح اور ترمیم کی جائے اور اُن کی قوت پیداوار بڑھائی جائے۔ یہ بھی تو اوزار اور کل کو ترقی دینے کی کوشش ہے۔ اور اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی (بہت ممکن ہے گھریلو صنعتوں میں بھی بجلی کی قوت سے کام لیا جانے لگے۔) تو منافع کی خواہش پھر نمودار ہو جائے۔ اور اس کی وجہ سے وہی چیز پیدا ہوگی جس کو ضرورت سے زیادہ پیداوار اور بے روزگاری کہتے ہیں۔ اگر دیہی صنعتوں میں جدید صنعتی طریقوں سے کام نہ لیا گیا تو وہ اُن ضروری مادی اور تمدنی اشیاء کو بھی تیار نہیں کر سکتیں، جو ہمیں اس وقت درکار ہیں۔ اور پھر وہ کلوں کے ساتھ مقابلہ کیوں کر کریں گی؟ کیا ہندوستان میں بڑی بڑی کلوں کے رواج کو روکنا مفید ہے۔ اور فرض کیجئے کہ مفید ہو تو کیا یہ ممکن بھی ہے؟ گاندھی جی نے بار بار یہ کہا ہے کہ وہ سرے سے کلوں کے مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ اُن کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کے لئے ان کا استعمال موزوں نہیں۔ پھر میں یہ سوچتا ہوں کہ کیا بنیادی صنعتیں مثلاً لوہے اور فولاد کی صنعت یا اس سے کم درجے کی صنعتیں جو پہلے سے موجود ہیں مٹائی جا سکتی ہیں؟

یہ بات صریحی طور پر ناممکن ہے، جب ہمارے یہاں ریلیں۔ پل، نقل و حمل کے وسائل وغیرہ موجود ہیں، تو یا تو ہم یہ چیزیں خود پیدا کریں یا دوسروں کے محتاج رہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی حفاظت اور مدافعت کے وسائل ہمارے پاس ہوں تو ہمیں نہ صرف بنیادی صنعتوں کی بلکہ ایک نہایت ترقی یافتہ صنعتی نظام کی ضرورت ہے۔ آج کوئی ملک جو صنعتی حیثیت سے ترقی یافتہ نہیں ہے۔ نہ حقیقی معنوں میں آزاد ہے۔ اور نہ بیرونی حملے کی مدافعت کر سکتا ہے۔ اب مشکل یہ ہے کہ ایک بنیادی صنعت کی مدد اور تکمیل کے لئے دوسری بنیادی صنعتیں درکار ہیں، اور پھر کلیں بنانے کی صنعت ضروری ہو جاتی ہے۔ جب یہ بنیادی صنعتیں قائم ہو جائیں تو پھر لازمی طور پر دوسری صنعتیں بھی پھیل جاتی ہیں۔ غرض یہ سلسلہ کسی طرح روکا نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ نہ صرف ہماری مادی اور تمدنی ترقی بلکہ ہماری آزادی کا بھی اسی پر انحصار ہے۔ جوں جوں بڑے پیمانے کی صنعت پھیلتی جائے گی چھوٹی چھوٹی دیہاتی صنعتوں کو اس کا مقابلہ کرنا دشوار ہوتا جائے گا۔ اشتراکی نظام میں تو اُن کے لئے پھر بھی کچھ موقع ہے۔ مگر نظام سرمایہ داری میں اُن کی مطلق گنجائش نہیں۔ اشتراکی ریاست میں بھی وہ گھریلو صنعتوں کی حیثیت سے باقی رہ سکتی ہیں، جن میں وہ چیزیں تیار ہوتی ہیں جو بڑے پیمانے پر تیار نہ کی جا سکیں۔

کانگریس کے بعض لیڈر صنعت کی ترقی سے خوف زدہ ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صنعتی ممالک کی تمام موجودہ مشکلات اور پریشانیاں بڑے پیمانے پر مال تیار کرنے کی وجہ سے ہیں۔ لیکن یہ صورت حال کے متعلق ایک عجیب غلط فہمی ہے[1]۔ اگر عام لوگوں کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس میں کیا برائی ہے، کہ وہ کافی مقدار میں تیار کی جائے؟ کیا لوگ اس کو ترجیح دیں گے کہ خواہ اُن کی ضرورت پوری نہ ہو۔ لیکن بڑے پیمانے پر چیزیں تیار نہ کی جائیں؟ واقعہ یہ ہے کہ دولت آفرینی کے طریقے میں کوئی خرابی نہیں بلکہ تقسیم دولت کا موجودہ نظام بہت ناقص اور مہمل ہے،

ایک اور مشکل جس کا دیہی صنعت کے حامیوں کو سامنا کرنا ہے یہ ہے کہ ہماری زراعت دنیا کی منڈی کی پابند ہے۔ کسان اس پر مجبور ہے کہ انہی چیزوں کی کاشت کرے جن کی بازار میں مانگ ہے، اور وہی قیمتیں

---

[1] ۔ ۵ جنوری ۳۸ء کو سردار ولبھ بھائی پٹیل نے احمد آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "حقیقی اشتراکیت دیہاتی صنعتوں کی ترقی پر موقوف ہے۔ ہم اپنے ملک میں وہ ابتری پیدا کرنا نہیں چاہتے جو مغربی ملکوں میں بڑے پیمانے کی پیداوار کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے"

خان

خانہ داماد - ف - اسم مذکر - گھر داماد - داماد کو فرزندی میں لیکر اپنے ہی گھر رکھنا +

خانہ زاد - ف - اسم مذکر - گھر کا پیدا شدہ غلام لونڈی کا بچہ + پرستار زادہ +

خانہ ساز - ف - صفت (۱) مکان بنانے والا - معمار (۲) گھر کی بنی ہوئی دوا +

خانہ شماری - ف - اسم مؤنث - گھروں اور مکانوں یا آدمیوں کا شمار کرنا - مردم شماری +

خانہ نشین - ف - صفت (۱) گھر بیٹھنے والا - گوشہ نشین - پردہ نشین - (۲) بیکار - معطل - بے نوکر +

خَاوَنْد - ف - اسم مذکر - آقا - مالک + صاحب + صاحب خانہ + میاں خصم - شوہر - گھر والا +

خاوند سلامت - ف + ع - کلمۂ دعا - خداوند نعمت - جناب عالی - حضرت سلامت +

خاوند کرنا - ۱ - فعل متعدی - عورت کا اپنے آپ شوہر کر لینا - نکاح کرنا - اوڑھنا ڈلوانا +

خَاوَنْدِی - ف - اسم مؤنث - بندہ نوازی - بندہ پروری - پرورش مہربان - عنایت +

خَائِف - ع - اسم مذکر - ترساں - ڈرنے والا - ڈرپوک - اندیشہ کرنے والا -

خَائِن - ع - اسم مذکر - بد دیانت - خیانت کرنے والا +

خَایَہ - ف - اسم مذکر (۱) بیضہ - انڈا (۲) خصیہ - فوط - آنڈ - (۳) عضو تناسل - ذکر - قضیب (گالی کے موقعہ پر اس معنی میں بولتے ہیں)

خایہ باشد ہونا - ۱ - فعل لازم (بازاری) خاک میں ملجانا - برباد ہوجانا - جاتا رہنا + غایب ہوجانا - چلدینا +

خایہ بردار - ۱ - اسم مذکر (بازاری) خوشامدی - چاپلوس - للو پتو کرنے والا - خصیے سہلانے والا +

خُبَاثَت - ع - اسم مؤنث (۱) پلیدی - ناپاکی + گندا پن - گندگی (۲) بدباطنی - شرارت +

خُبْث - ع - اسم مذکر - پلیدی - گندگی - بدباطنی +

خَبَر - ع - اسم مؤنث (۱) آگاہی - واقفیت - اطلاع (۲) سندیسا - پاتی +

خبر

پیغام - پیام (۳) افواہ - شہرت (۴) حدیث نبوی (۵ - ۱) پتا - نشان - سراغ جیسے اس کی بھی کہیں خبر ہے - ؎

میں ہی کچھ ڈوبا نہیں دریائے مے میں ساقیا
گھٹتے گئے ہیں ہی جو خبر لینے گئی ہے شتاہ کی (ناسخ)

(۶ - ۱) سنائونی - خبر مرگ - ناعی (۷ - ۱) ہوش - اوسان + سمجھ - عقل - سُدھ بدھ جیسے اُسے اپنی بھی خبر نہیں + ع

کس کی خبر کہوں مجھے اپنی خبر نہیں

خبر پڑنا - ۱ - فعل لازم - معلوم پڑنا - حقیقت کھلنا - اصلیت ظاہر ہونا - سمجھ میں آنا - مفہوم ہونا +

خبر آنا - ۱ - فعل لازم - اطلاع آنا - سنائونی آنا +

خبر اڑانا - ۱ - فعل متعدی - افواہ اڑانا - جھوٹی بات مشہور کرنا - ادائی اُڑانا +

خبر اڑنا - ۱ - فعل لازم - افواہ ہونا - شہرت ہونا - بات پھیلنا - چرچا ہونا +

خبر پہنچانا - ۱ - فعل متعدی - اطلاع کرنا - مطلع کر دینا - آگاہی بخشنا +

خبر جانا - ۱ - فعل لازم - اطلاع جانا - تار جانا +

خبردار - ف - صفت (۱) واقف حال - واقفکار - آگاہ (۲) ہوشیار - چوکس - چوکنا (۳) - اسم مذکر (خبر رساں - مخبر - جاسوس (۴) حرف تنبیہ) زنہار - ہرگز جیسے خبردار یہ کام نہ کرنا +

خبردار کرنا - ۱ - فعل متعدی - جتانا - مطلع کرنا +

خبردار ہونا - ۱ - فعل لازم - واقف ہونا - ہوشیار ہونا +

خبرداری - ف - اسم مؤنث - نگہبانی - ہوشیاری - احتیاط + حزم +

خبرداری کرنا - ۱ - فعل متعدی - احتیاط کرنا - نگرانی کرنا - حفاظت کرنا

خبردہندہ - ف - اسم مذکر - جاسوس - مخبر +

خبر دینا - ۱ - فعل متعدی - اطلاع دینا - آگاہ کرنا +

خبر رساں - ۱ - اسم مذکر - قاصد - دوت - پیغامبر - نامہ بر - پیامبر - سندیسا لیجانے والا - ہرکارہ - پیک +

خبر رکھنا - ۱ - فعل لازم - واقف ہونا + خیال رکھنا +

خبر کو بھیجنا - ۱ - فعل متعدی - بیمار پرسی - یا مزاج پرسی کے واسطے بھیجنا + ؎

رکھے جو اور ملکوں میں ہیں قیمتیں گھٹتی بڑھتی ہیں۔ اور اس کا اپنا مقررہ لگان یا مالگذاری نقد کی صورت میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کسی نہ کسی طرح اس کو یہ روپیہ فراہم کرنا پڑتا ہے یا کم سے کم وہ اس کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ اس لئے وہ ایسی چیز بوتا ہے جو اس کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قیمت میں فروخت ہوگی۔ وہ ان چیزوں کی کاشت نہیں کرسکتا جن کی اس کو خود ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اور اُس کے بال بچے کم سے کم کھانے کے معاملے میں دوسرے کے محتاج نہ رہیں۔

حال میں اجناسِ خوردنی اور دوسری چیزوں کی زرعی قیمتیں یکبارگی گر جانے کی وجہ سے لاکھوں کسانوں کو خصوصاً صوبہ متحدہ اور بہار میں مجبوراً گنے کی کاشت کرنی پڑی۔ باہر کی شکر پر محصول لگ جانے کی وجہ سے شکر کے کارخانے برساتی مینڈکوں کی طرح پیدا ہو گئے، اور گنے کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ لیکن بہت جلد رسد طلب سے کہیں زیادہ ہو گئی۔ کارخانوں کے مالکوں نے بڑی بے رحمی سے کسانوں کو لوٹنا شروع کر دیا، اور گنے کی قیمت گر گئی۔

ان تمام امور اور ان کے علاوہ اور بہت سی باتوں کی وجہ سے نہ یہ مناسب ہے اور نہ ممکن ہے کہ ہمارے زرعی اور صنعتی مسائل محدود ملکی مصلحتوں کے مطابق حل کئے جاسکیں، اور یہی صورت ہماری قومی زندگی کے ہر پہلو کی ہے۔ ہم مبہم اور جذبات انگیز فقروں میں پناہ نہیں لے سکتے، بلکہ ہمیں زندگی کے واقعات کا سامنا کرنا ہے اور اِن سے اور اُن سے مطابقت پیدا کرنا ہے۔ تاکہ ہم تاریخ کی بساط کے شاطر بنیں۔ اس کے مہرے بن کر نہ رہ جائیں۔ پھر مجھے اُس مجموعۂ اضداد یعنی گاندھی جی کا خیال آجاتا ہے[1]، باوجود اپنی تیز فہمی اور مظلوموں کے جوشِ حمایت کے وہ کیوں اس زوال پذیر نظام کی حمایت کرتے ہیں۔ جو موجودہ مصیبت اور اسراف کا ذمہ دار ہے، یہ صحیح ہے کہ وہ اس مصیبت سے نجات پانے کی راہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔ لیکن کیا ماضی کی راہ قطعاً مسدود نہیں ہو چکی ہے؟ ایک طرف تو وہ راہ کی تلاش میں مصروف ہیں اور دوسری طرف پُرانے نظام کے بچے کھچے آثار جو ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دیسی ریاستیں، بڑی بڑی زمینداریاں اور تعلقہ داریاں اور موجودہ سرمایہ داری کا نظام۔ ان سب پر اپنا دستِ شفقت رکھے ہوئے ہیں۔ کیا "امانتداری" کے اِس نظریئے کو عقل تسلیم کرسکتی ہے کہ ایک فرد کو غیر محدود دولت اور اختیارات دے دیئے جائیں۔ اور پھر اسی سے یہ توقع کی جائے کہ وہ اس کو مفادِ عامہ کے لئے استعمال کرے گا؟ کیا ہم میں سے بہتر سے بہتر لوگ بھی اخلاقی تکمیل کے اِس درجے پر پہونچ گئے ہیں کہ ان پر اس طریقے سے اعتماد کیا جاسکے؟ افلاطون کے فلسفی بادشاہ بھی مشکل ہی سے اس بوجھ کو اُٹھانے کے اہل ثابت ہوتے، اِس کے علاوہ کیا دوسروں کے لئے یہ اچھا ہوگا کہ یہ شفیق مافوق الانسان اِن پر مسلط کر دئے جائیں۔ لیکن دنیا میں نہ تو کوئی مافوق الانسان ہے نہ کوئی فلسفی بادشاہ، یہاں تو ناقص انسان بستے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے ذاتی مفاد میں اور اُن کے خیالات کے پھیلنے میں ساری قوم کا بھلا ہے۔ اِس خیال کی بدولت خاندانی شرافت اور دولت کا اقتدار ہمیشہ کے لئے قائم ہو جاتا ہے، جس کے نتائج ہر طرح مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ اس وقت میں اس مسئلے پر غور نہیں کر رہا ہوں کہ سماجی نظام کی تبدیلی کس طرح عمل میں آئے، اور اُس کی راہ میں جو رکاوٹیں ہیں وہ کیونکر دُور کی جائیں۔ جبر سے یا خیالات پر اثر ڈالنے کے ذریعے سے تشدد سے یا عدم تشدد سے، اس پہلو سے میں بعد میں بحث کروں گا۔ بہرحال تبدیلی کی ضرورت کو تسلیم کرلینا چاہیئے، اور اس کو صاف الفاظ میں بیان کر دینا چاہیئے۔ جب تک سیاسی اور ذہنی رہنما اِس بات کو وضاحت کے ساتھ نہیں سمجھتے اور صاف صاف بیان

---

[1] ۱۹۳۱ء میں لندن کی گول میز کانفرنس کے جلسے میں گاندھی جی نے فرمایا تھا: "سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کانگریس اپنے اصل مقصد کے لحاظ سے ہندوستان کے کروڑوں بے زبان نیم فاقہ کش غریبوں کی نمائندہ ہے، جو ملک کے طول و عرض میں سات لاکھ گاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چاہے وہ برطانوی ہند کے ہوں یا "ہندی ہند" کے۔ جن جن گروہوں کی اغراض کانگریس کے نزدیک قابلِ حمایت ہیں۔ ان میں سب پر مقدم اُن بے زبانوں کی فلاح ہے۔ اکثر یہ اغراض ایک دوسرے سے ٹکراتی نظر آتی ہیں۔ اگر سچ مچ ایسا ہو کہ مختلف گروہوں کی اغراض ٹکرا جائیں تو میں بے دھڑک کہتا ہوں کہ کانگریس ہر گروہ کی اغراض کو ان کروڑوں بے زبانوں کی فلاح پر قربان کر دے گی"۔

خبر کو زنانخ کے بھیجا تھا جینے　گیا اور کے گھر دوانا رونا رنگین

خبرگیر - ف - اسم مذکر (۱) سپاہی - جاسوس (۲) نگہبان - محافظ (۳) سلوک کرنے والا - داتا پانی بھخیال رکھنے والا + دستگیر - معاون +

خبرگیری - ا - اسم مونث (۱) دیکھو خبرداری (۲) دستگیری - مدد - معاونت - سلوک +

خبر لانا - ا - فعل متعدی - پتا لگانا - سراغ نکالنا +

خبر لگانا - ا - فعل متعدی - پتا لگانا - سراغ لگانا - ٹھکانا دریافت کرنا +

خبر لینا - ا - فعل متعدی (۱) دستگیری کرنا - سلوک ہونا (۲) پوچھنا - حال پرسی کرنا - دریافت کرنا (۳) دیکھنا - نظر رکھنا - نگرانی کرنا (۴) مارنا - پیٹنا - سزا دینا - بدلا لینا - ٹھیک بنانا - درست کرنا - مرا چکھانا ~

معلوم نہیں کل مری تقدیر میں کیا ہے + لے نالۂ دل عالم بالا کی خبر آج (نامعلوم)

خبر لینے والا - ا - اسم مذکر (۱) پتا لگانے والا - (۲) حامی - مددگار - دستگیر +

خبر نہ ہونا - ا - فعل لازم (۱) اطلاع کا نہ ہونا + واقف نہ ہونا (۲) خاموش رہنا - گھنی سادھنا - چپ لگانا (۳) پروا نکرنا - خیال نکرنا - دلپر نہ لانا - (۴) ہوش نہ آنا - غوطہ میں رہنا +

خبر ہونا - ا - فعل لازم - معلوم ہونا - واقف ہونا + اطلاع ہونا - شہرت ہونا +

خبیر - ع - صفت (۱) خبر دینے والا - اطلاع پہنچانے والا (۲) واقف - جاننے والا - دانا - (۳) خدا تعالے کا صفاتی نام - علیم - عالم الغیب +

خبط - ع - اسم مذکر - لغوی معنی عقل کا جنوں کے ساتھ آمیز ہونا - جنون - سڑپن - دیوانگی - سودا +

خبط اچھلنا - ا - فعل لازم - خفقان ہونا - جنون ہونا - سودا ہونا - دل چل جانا +

خبطی - ع - اسم مذکر - دیوانہ - مجنوں - پاگل - باؤلا - سودائی + بیوقوف + حواس باختہ - بدحواس +

خبیث - ع - اسم مذکر (۱) پلید - ناپاک - نجس - گندا (۲ - ا) شریر - بدباطن +

ختنگ - ا - اسم مذکر - ختکا کی تصغیر (۱) سونٹا - ڈلوا - گدکا (۲ - ا) انگوٹھا ٹھینگا (ظاہر اً لنکا میں تصرف کر لیا ہے) +

ختکا - ا - اسم مذکر - سونٹا - ڈلوا - گدکا (۲ - ا) انگوٹھا - ٹھینگا + (لنکا میں تصرف کر لیا ہے)

ختم - ع - اسم مذکر (۱) انت - اخیر - انجام - انتہا - تمام - مکمل - اتمام (۲) قرآن شریف کے تمام ہونے کی رسم (۳) فاتحہ - قل - نذر - نیاز +

ختم کرنا - ا - فعل متعدی (۱) تمام کرنا - پورا کرنا - انجام کو پہنچانا + نبیڑنا - سمیٹنا - نمٹانا (۲) فاتحہ دلوانا - نیاز دلوانا (۳) قرآن شریف کو تمام کرنا +

ختم ہونا - ا - فعل لازم - ہو چکنا - تمام ہونا - انجام کو پہنچنا - نبڑنا + فاتحہ ہونا - نیاز ہونا - قرآن شریف پورا ہونا +

ختنہ - ع - اسم مذکر - سنت - مسلمانوں کی ایک رسم جس میں بچہ کے عضو تناسل کا زاید چمڑا کاٹا جاتا ہے +

خجالت - ع - اسم مونث - شرمندگی - حیا - لاج - شرم - ندامت - انفعال - تشویر - غیرت +

خجستہ - ف - صفت - مبارک - فرخندہ - ہمایوں +

خچر - ھ - اسم مذکر - استر - وہ دوغلا جانور جو خر نر اور اسپ مادہ سے پیدا ہو +

خدا - ف - اسم مذکر - خود ہی آنے اور موجود ہونے والا - واجب الوجود - الہٰ - اللہ - خداوند - مالک - صاحب - آقا - بھگوان - پرمیشر - نارائن - جگدیس +

خدا اٹھالے - ا - دعائے بد - خدا فنا کرے - موت آجائے - خدا مار ڈالے +

خدا اس کا سہرا دکھائے - ا - دعا - خدا اس کا بیاہ دکھائے - خدا اسکو دولہا بنا کر دکھائے +

خدا بخشے - ا - دعائے مغفرت - جب کسی مردہ کا ذکر کرتے ہیں تو پہلے یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں + ~

خدا بخشے وہ کیسے مجھکو اکثر یاد کرتے ہیں + دعائے مغفرت میرے لئے جلا د کرتے ہیں (آتش)

خدا پر چھوڑ دینا - ا - فعل متعدی - خدا پر بھروسا کر کے بیمار کا علاج ترک کر دینا - توکل پر بیٹھنا +

خدا پر رہنا - ا - فعل لازم - توکل پر رہنا - خدا کا بھروسا کرنا + خدا کی صفات پر تکیہ کرنا +

نہیں کرتے۔ اس وقت تک وہ یہ توقع کیسے کرسکتے ہیں کہ کسی شخص کو اپنا ہم خیال بنا سکیں گے۔ یا لوگوں میں وہ ذہنیت پیدا کرسکیں گے جس کی ضرورت ہے، اس میں شک نہیں کہ واقعات خود سب سے بہتر معلّم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان واقعات کی صحیح اہمیت کو ظاہر کرنا ہے اور اُن سے مناسب کام لینا ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ ہم خود اُنھیں سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔

کبھی کبھی میرے احباب اور رفقا، میری باتوں سے چڑ کر پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے کبھی کوئی کریم النفس رئیس، مخیر زمیندار، نیک نیت اور بامروت سرمایہ دار اب تک نہیں دیکھا؟ بیشک میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں، بلکہ میں خود اُس طبقے سے ہوں جو زمینداروں اور دولتمندوں سے میل جول رکھتا ہے۔ میں خود ایک نمونے کا "بورژوا"[1] ہوں۔ اسی ماحول میں میری تربیت ہوئی، اور اسی کے خیالات نے ابتدا میں مجھے متاثر کیا۔ بعض اشتمالیوں نے مجھے "پیٹی بورژوا"[2] کہا تھا، اور بالکل ٹھیک کہا تھا، غالباً اب وہ مجھے "اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا بورژوا" کہیں گے۔ لیکن یہاں اس سے کچھ بحث نہیں کہ میں کیا ہوں۔ یہ بالکل مہمل بات ہے کہ قومی، بین الاقوامی، معاشی اور سماجی مسائل پر غور کرتے وقت افراد کی ذاتی حیثیت کو اہمیت دی جائے، وہی احباب جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں برابر یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ ہمارا جھگڑا گناہ سے ہے نہ کہ گنہگار سے، میں اتنا بڑا دعویٰ نہیں کرسکتا، میں تو یہ کہتا ہوں کہ میرا جھگڑا ایک نظام سے ہے نہ کہ افراد سے۔ مگر ہر نظام بڑی حد تک افراد اور جماعتوں سے وابستہ ہوتا ہے، اور جو شخص نظام کو بدلنا چاہتا ہے اُسے اُن افراد اور جماعتوں سے لڑنا ہے یا اُنھیں ہم خیال بنانا ہے، اگر کوئی نظام اب ہمارے لئے مفید نہیں رہا اور ترقی کی راہ میں حایل ہے تو وہ سٹ کر رہے گا۔ اور جو طبقے اور جماعتیں اس سے وابستہ ہیں اُن کو بھی اپنی کایا پلٹ کرنی پڑے گی۔ اس عمل تغیر میں جہاں تک ہوسکے تکلیف کے عنصر کو کم کرنا چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے صورت ہی ایسی ہے کہ لوگوں کو تکلیف پہنچانا اور معاملات کا درہم برہم ہونا ناگزیر ہے۔ بہرحال یہ تو ہم کر نہیں سکتے کہ اتنی بڑی بُرائی کو اس ڈر سے برداشت کرتے رہیں کہ کہیں چھوٹی چھوٹی بُرائیاں نہ اُٹھ کھڑی ہوں، یہ برائیاں تو پیدا ہوتی ہی ہیں اور اُن کا روکنا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔

---

[1] اوسط طبقے کا شہری

[2] نیچے اوسط طبقے کا شہری

دُعا

جنوں فتنہ ساماں و بیباک دے
الٰہی گریبانِ صد چاک دے

یہ دشت و جبل تنگ و تاریک ہیں
اِنھیں وسعتِ ہفت افلاک دے

مجھے ماہ و انجم کا ہمراز کر
نظامِ محبت کا ادراک دے

جو سو پردوں میں حُسن کو دیکھ لے
نظر پاک دے اور بیباک دے

ہر اک صید کو یہ سعادت کہاں
جسے چاہے وہ عیشِ فتراک دے

مجید ملک

خداپرست - ف - صفت - زاہد - عابد - بھگت - خدا کو پوجنے والا - حق پرست +

خداترس - ف - صفت - رحمدل - دیاونت +

خداجانے - ا - تابع فعل - کچھ معلوم نہیں - مجھے خبر نہیں - خدا کو خبر ہے - الغیب عند اللہ - واللہ اعلم + س

بتاؤں کیا تجھے کیونکر بتاؤں + خدا جانے وہ سرتا پا کہاں ہے - ع

دل اک بت پہ شیدا ہوا چاہتا ہے + خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے (ناسخ)

خداجواب دے - ا - فقرہ - خدا سمجھے - خدا سزا دے +

خداچاہے - ا - انشاء اللہ تعالیٰ - خدا کی مرضی ہو تو - خدا کی رضا ہو تو +

خداحافظ - ف - ع - ایک کلمہ دعا جو رخصت کے وقت بولتے ہیں یعنی خدا کی حفاظت میں تم کو چھوڑا - اللہ نگہبان - اللہ بیلی - فی امان اللہ - فی عین اللہ +

خداخدا کرکے - ا - تابع فعل - بمشکل - بدقت - س

لائے اس بت کو التجا کرکے + کفر توڑا خدا خدا کرکے (مومن)

خداخدا کرنا - ا - فعل متعدی (۱) خدا کا نام لینا - عبادت کرنا - اللہ اللہ کرنا + س

غور کرنے لگے زاہد و عبادت پر + خودی سما گئی آخر خدا خدا کرتے

(۲) توبہ توبہ کرنا - اجتناب کرنا - توبہ کرنا - باز آنا - ترک کرنا + ع

خلیل کعبے میں بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

خداخدا کرو - ا - محاورہ - جھوٹ نہ بولو - خدا کا نام لو - خدا سے ڈرو - توبہ توبہ کرو +

خداداد - ف - صفت - وہبی - عطیہ آلہی - امداد غیبی - وہ چیز جو خدا نے دوسرے کی مدد بغیر بخشی ہو - جیسے دولت خداداد - ملک خداداد - جوہر خداداد +

خدادکھائی دینا - ا - فعل متعدی - خدا کا خوف آنا - خدا نظر آنا +

خداراس لائے - ا - دعا - خدا موافق کرے - خدا سازگار کرے +

خدارکھتے ہیں - ا - محاورہ - ہمارا بھی خدا ہے - سچ کہتے ہیں - خدا کو جانتے ہیں - حق شناسی اور خوف خدا رکھتے ہیں + س

سچ تو یہ ہے کہ نہیں دوسرا تجھ سا کوئی + اے صنم جھوٹ نہ بولینگے خدا رکھتے ہیں (آتش)

خدارکھے - ا - کلمہ دعا - جو جب کسی زندہ بچے کا ذکر کرتے یا کسی اپنے حبیب کا نیک نیت میں کسی سے بیان کرتے تو اول یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں یعنی خدا اسے زندہ رکھے جیسے خدا رکھے اب بھی اس کے بیاہ رچتے ہیں

خداسلامت رکھے - ا - دعا - خدا جیتا رکھے (عورتیں) یہ موقع پر بھی یہ لفظ کہا جاتا ہے جہاں کسی کی برائی منظور ہو اور سامع کی بات ناگوار یا خلاف طبع ہو جیسے اس اکبر آلہ (یعنی) - بارک اللہ - حمد اللہ (وغیرہ) +

خداسمجھے - ا - دعائے بد - خدا اس کو سزا دے - خدا اس کا بدلا لے + س

ہم کو تم کرم سمجھے ہوا کو ہم وفا سمجھے + ہوا پر بھی نہ سمجھے وہ تو اب ہے خدا سمجھے (ذوق)

کچھ سمجھتے نہیں ہمارا حال + تم سے بھی اسے بت تو خدا سمجھے (میر)

خداسے ڈرو - ا - ندا - خدا کا خوف کرو - جھوٹ نہ بولو - بہتان نہ لگاؤ - سختی نہ کرو - ظلم نہ کرو - سیر چشمی اچھی نہیں (ان موقعوں پر بولتے ہیں) +

خداسے کام پڑنا - ا - فعل لازم - کسی کام کا تدبیر سے گزر جانا +

خداسے کیا پانا - ا - فعل لازم - بدی کی مکافات ملنا - خدا کا قہر نازل ہونا - خدا کے ہاں سے سزا ملنا + س

نکلے ابھی جہاں سے تمہارے + خدا ہی سے اپنا کیا پاؤ سارے لگے تم کو ایسی ہی گولی کہار (رنگین)

خداسے لڑنا - ا - فعل متعدی - زبردست سے مقابلہ کرنا - اپنی شامت آپ لانا + س

قسمت اس بت سے جا لڑی اپنی + دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے (ذوق)

خداسے لو لگنا - ا - فعل لازم (۱) خدا کا دھیان بندھنا - خدا کی طرف متوجہ ہونا (۲) حالت نزع میں ہونا - حالت غرغرہ کی ہونا - گھگی لگنا +

خداسے ملانا - ا - فعل متعدی - خدا رسیدہ بنانا - خدا سے سرخرو کرانا - جیسے اولاد کیا خدا سے ملائیگی - س

گھر والے بگڑ جائیں بگڑنے دو بلا سے + کیا تم سے جدا کرکے ملائینگے خدا سے (نصیبن)

خداشکرخورے کو شکر ہی دیتا ہے - ا - کہاوت - خدا ہر شخص کو اس کے حوصلے اور خرچ کے موافق دیتا ہے +

خداغارت کرے - ا - دعائے بد - خدا نا پید کرے - خدا کھو دے +

خداکا دیا سر پر - ا - کہاوت (۱) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اسے تسلیم کرنا چاہئے - ہر ایک آفت کو جھیلنا لازم ہے (۲) پہیلی ہے جس کے معنے ہیں کہ خدا کا چراغ سر پر یعنی چاند +

خداکا قہر ٹوٹے - ا - دعائے بد - عو - خدا کا غضب نازل ہو - آسمانی

سرمایہ داروں سے خطاب

اے غلامِ عیش و عشرت سود خواری تا بکے
اے کرم ناآشنا سرمایہ داری تا بکے

آ گئی تجھ میں بتا کیونکر درندوں کی یہ خو
لگ گیا ہے تیرے منہ مظلوم انساں کا لہو

دیکھ غافل بند ہونے ہی کو ہے بابِ حیات
زندگی محبوب ہے تو سیکھ آدابِ حیات

نغمہائے کیف بھر دے ظلم پرور ساز میں
لوچ پیدا کر خدا کے واسطے آواز میں

کچھ غریبوں کی بھی حالت کا تجھے احساس ہے
فاقہ کش اہلِ وطن کا بھی تجھے کچھ پاس ہے

چین سے سوتا ہے تو بستر پہ چادر تان کر
یہ ہے کس عالم میں تجھ کو کیا بھلا اس کی خبر

اس کی عسرت نے بنایا ہے تجھے سرمایہ دار
تو زمینداری کا مالک اور یہ مفلس کاشتکار

کوششیں کرتا ہے کیا کیا دانے دانے کے لئے
ہر نفس روتا ہے دم بھر مسکرانے کے لئے

یہ ہے وہ سلطاں جو مٹی سے لیتا ہے خراج
کھیت اس کا ملک ہے اس کا خزانہ ہے اناج

اس نے دامن کو زمیں کے موتیوں سے بھر دیا
تخم ریزی کر کے قدرت کے حوالے کر دیا

ایک تو ہے نشۂ فرعونیت میں چُور ہے
ایک یہ بھائی ترا عسرت زدہ مزدور ہے

تو ہے دولت مند اور یہ مفلس و نادار ہے
صاحبِ عزت ہے تو اور یہ ذلیل و خوار ہے

تیرے ارمانوں کے گلشن میں بہار آیا کرے
اس کی کشتِ آرزو کیا یوں ہی مرجھایا کرے

اس کی آنکھوں میں ہیں آنسو تیرے ہونٹوں پر ہنسی
تیرے چہرے پر مسرت، اس کے رخ پر بیکسی

وہ ترا رنگیں محل اور اس کا یہ چھپر کا گھر
تیرا قصرِ پُرتکلف اس کا بوسیدہ کھنڈر

سرنگوں عسرت سے یہ، دولت پہ تو مغرور ہے
یہ مصیبت آشنا تو رنج و غم سے دور ہے

تیرے گھر میں روشنی بجلی کی آتی ہے نظر
کام تاریکی میں دیتا ہے اسے داغِ جگر

کھا رہا ہے مست ہو کر تو پہاڑوں کی ہوا
مر رہا ہے ایک مفلس دیکھ بے آب و غذا

پاک صورت ہے تو کیا سیرت اگر ناپاک ہے
تف ہے اس جینے پہ ایسی زندگی پر خاک ہے

محسن اعظم گڈھی

خدا

بنانا کردو +

خدا کا گھر ۔ ا۔ اسم مذکر۔ خانۂ خدا۔ مسجد۔ معبد +

خدا کا نام لو ۔ ا۔ خدا خدا کرو۔ سچ بولو۔ انصاف کرو۔ عدل کرو +

خدا کا نام لینا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ اللہ اللہ کرنا۔ تسبیح پڑھنا۔ نماز پڑھنا۔ کلمہ پڑھنا +

خدا کرے ۔ ا۔ دعا۔ خدا سے کمال تمنا اور آرزو کے وقت میں کہتے ہیں۔ ف

تک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ ۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی (غالب)

خدا کو سونپنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ کوئی کام خدا کے سپرد کرنا۔ خدا پر چھوڑنا۔ خدا کی حفاظت میں دینا۔ توکل اختیار کرنا +

خدا کو مان ۔ ا۔ قسم عو۔ یہ کام نہ کر۔ تجھے خدا کی قسم۔ خدا کی قسم کا خیال کر +

خدا کو مان کر ۔ ا۔ تابع فعل۔ ازبہر خدا۔ برائے خدا۔ خدا کے لئے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر۔ خدا کا پاس کر کے +

خدا کو ماننا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ خدا کو برحق جاننا۔ پاس خدا کرنا۔ خدا کا منکر نہ ہونا + ف

نہ پوج سنگ کو اے شیخ اس صدا کو مان
مرے صنم کی پرستش کر آ خدا کو مان (سودا)

خدا کو یاد کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ مصیبت میں خدا کی طرف توجہ کرنا۔ خدا کا نام لینا۔ خدا سے توقع رکھنا۔ خدا سے امیدوار ہونا + ف

جو درد ہجر بتاں سے تیرے لبوں پہ دم ہے تو کیا الم ہے
خدا کو کر اپنے یاد جرأت کہ ایک دم میں ہزار دم ہے (جرأت)

خدا کھوئے ۔ ا۔ دعائے بد۔ دیکھو (خدا غارت کرے) +

خدا کی باتیں خدا ہی جانے ۔ ا (کہاوت) خدا کی حکمت خدا ہی کو خوب معلوم ہے۔ خدا کے گھر کی کسی کو خبر نہیں +

خدا کے پاس جانا ۔ ا۔ فعل لازم۔ مرنا۔ انتقال کرنا +

خدا کی پناہ ۔ ا۔ کلمۂ عبرت (۱) معاذ اللہ۔ خدا بچائے۔ خدا امن میں رکھے (۲) مبالغے کے موقع پر بھی بولتے ہیں جیسے اتنی خلقت تھی کہ خدا کی پناہ +

خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری ۔ ا۔ کہاوت) جب خدا سے پردہ نہیں تو بندے سے کیا پردہ + ف

نہیں ہے آنکھ نہ ہم کو کسی سے لاگ ہوئی + خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری (ذوق)

خدا

خدا کی دین ۔ ا۔ اسم مونث۔ عطیہ و بخشش خدا۔ خدا کی عنایت + ف

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال + کہ آگ لینے کو جائے پیمبری ہو جائے

خدا کی راہ کا سودا ۔ ا۔ اسم مذکر۔ کار ثواب للہ کوئی کام کر دینے کی نسبت بولتے ہیں + ف

دل اسیر زلف ہے اک بندۂ اللہ کا + کیجئے آزاد سودا ہے خدا کی راہ کا +

خدا کی سنوار ۔ ا۔ دعا (عو) خدا تجھے درست کرے۔ خدا تجھے ہدایت دے۔ خدا سمجھے۔ خدا کا غضب پڑے۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ خدا کی مار +

خدا کی شان۔ یا۔ قدرت ۔ ا۔ اسم مونث۔ کلمۂ استعجاب۔ حکمت خدا۔ صنعت خدا +

خدا کے گھر جانا ۔ ا۔ فعل لازم۔ مرنا۔ اس جہان کو سدھارنا۔ سفر آخرت کرنا +

خدا کے گھر سے پھرنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ مر کر بچنا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ نئے سرے سے زندگی پانا۔ سخت اور مہلک بیماری سے نجات ہونا۔ ہلاکت سے بچنا +

خدا کے ہاں سے پھر کر آنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ دیکھو خدا کے گھر سے پھرنا + ف

کعبے میں جاں بلب تھے ہم دوری بتاں سے
آئے ہیں پھر کے یارو اب کے خدا کے ہاں سے (میر)

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی ۔ ا۔ (کہاوت) غیب کی سزا لگ کر نہیں آتی۔ خدا ناگہانی سزا دیتا ہے +

خدا کی مار ۔ ا۔ دعائے بد عو۔ خدا کا غضب۔ ازغیب کی سزا (جب کسی کو کچھ تکلیف یا ضرر پہنچتا ہے تو عورتیں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں)

خدا کی مار پڑنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ خدا کا غضب نازل ہونا۔ ناگہانی آفت آنا۔ عذاب خدا نازل ہونا +

خدا کی ماری ۔ ا۔ اسم مونث۔ آفت زدہ۔ مصیبت زدہ +

خدا گنجے کو ناخن نہ دے ۔ ا (کہاوت) خدا کم حوصلہ او کمینہ آدمی کو ذی اختیار نہ کرے۔ خدا غبی کو مقدرت نہ دے +

خدا لڑائی رات کرے بچھڑنی نہ کرے ۔ ا (کہاوت) لڑائی بھڑائی کا ڈر نہیں مگر خدا فراق کی مصیبت نہ دے

خدا لگتی کہنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ انصاف کی کہنا۔ حق کہنا۔ سچ کہنا۔ طرفداری نہ کرنا + ف

تلاشِ معاش

پھول چند

جب دیہات میں کوئی ذریعہ معاش نہ نکلا تو رفیق نے بزرگوں کی رائے سے مجبور ہو کر شہر کا رُخ کرنے کا ارادہ کیا۔ بیوی کی جدائی شاق گزرتی تھی۔ مگر ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے طعنے سننے کی تاب نہ رہی تھی۔ آخر ایک صبح سورج نکلنے سے پہلے ہی وہ گاؤں کے ایک چھوٹے سے اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسٹیشن اُس کے گھر سے ڈھائی تین میل کے فاصلے پر تھا۔ راستے میں اُسے کئی ہم وطن ملے۔ اور ہر ایک نے اُس سے "کہاں؟" کا سوال کیا۔ جس کے جواب میں وہ کبھی تو چُپ رہ جاتا اور کبھی "قسمت آزمانے" کہہ کر جلدی سے آگے بڑھ جاتا۔ اُس کے چہرے پر حسرت برس رہی تھی۔ اور اُس کا دل ڈوب رہا تھا۔ اس کے باوجود اُسے اُمید کی ایک موہوم سی کرن دکھائی دے جاتی۔ وہ سوچتا کہ تھوڑی کوشش سے مجھکو کسی کارخانے میں جگہ مل جائے گی۔ اور چند مہینوں کے بعد میں گھر والوں کو منہ دکھانے کے قابل ہو جاؤں گا۔ یہی خیال تھا جس کے سہارے اُس کے قدم اُٹھتے چلے جا رہے تھے۔

اُس کا دماغ اُس کے مستقبل پر روشنی ڈال رہا تھا۔ اس کے پَیر اس کو اسٹیشن سے قریب تر کئے چلے جا رہے تھے۔ آخرکار اس کے خیالات کو منتشر ہو جانا پڑا۔ وہ ٹکٹ گھر کی کھڑکی پر کھڑا ہو گیا۔ گاڑی ابھی نہیں آئی تھی۔ ٹکٹ بابو رجسٹر پر سر جھکائے کچھ لکھ رہے تھے۔ اس کی جھلک دیکھ کر ان کی نظریں اوپر اُٹھیں۔ وہ مرعوب نہ ہوئے۔ دس منٹ انتظار کرانے کے بعد وہ کھڑکی تک آئے — "کہاں جاؤ گے؟" — "کانپور" — "ڈیڑھ روپیہ" — رفیق نے ایک پُرحسرت نظر ڈال کر دام بڑھا دئے — کاش اس کا یہ قرض جلد ادا ہو جاتا۔ اس نے طے کر لیا کہ اپنی مزدوری کے پہلے تین روپیوں میں سے چچا کا قرض ادا کر دے گا۔

"گاڑی آنے میں ابھی دیر تھی۔ وہ بنچ پر بیٹھ کر پھر خیالات میں غرق ہو گیا۔ رات کو انھیں خیالات نے اُسے دیر تک جگائے رکھا تھا اس وقت وہی اُسے تھپکیاں دے کر سو جانے پر مائل کرنے لگے۔ اسٹیشن کا سکون مدد کر رہا تھا۔ آخر اُس نے آنکھیں بند کیں اور بیٹھے ہی بیٹھے ایک جھپکی لینے لگا۔

اس کے کانوں میں گھنٹی کی آواز پہونچی۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ گاڑی آرہی تھی وہ کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا۔ دُور۔ بہت دُور!! پٹریوں پر انجن اُس نے ایک قوی ہیکل دیو کی طرح تیزی سے آتا دکھائی دیا۔

گاڑی رُکی۔ وہ ایک ڈبے میں داخل ہو گیا۔ ڈبے کے اکثر مسافر بنچوں پر آنکھیں بند کئے دراز تھے۔ کون جانتا ہے کہ وہ سوتے تھے یا جاگ رہے تھے، کیونکہ یہ وقت سونے کا تو تھا نہیں۔ گرمیوں کا زمانہ! سات بجے دیر ہو چکی تھی۔ سورج کی کرنیں بہتوں کو گرم کر رہی تھیں۔ ڈبہ بھی گرم ہو چلا تھا۔ خدا جانے یہ مسافر کیوں زیادہ سے زیادہ جگہ اپنے قبضے میں رکھنا چاہتے تھے...... اُسے جب کوئی جگہ نہ ملی تو مجبوراً کھڑا رہا۔ بعض آدمی تو ضرورت سے چوگنی جگہ لیں اور ایک کو کھڑے رہنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑے ...... یہ اندھیر تو کسی

بتوں کے جرم الفت پر ہمیں زجر و ملامت ہے
مسلماں بھی خدا لگتی نہیں کہتے قیامت ہے

خدا مارے یا چھوڑے۔ اُ۔ محاورہ۔ ہرچہ بادا باد کچھ ہی ہو اس میں خدا بخشے یا نہ بخشے ◆

خدا مہربان تو جگ مہربان } اُ۔ کہاوت۔ خدا کی عنایت ہو تو سب
خدا مہربان تو کل مہربان } خیر خواہ بن جاتے ہیں۔ جدھر رب اُدھر سب ◆

خدا نخواستہ۔ ف۔ تابع فعل۔ خدا نہ کرے۔ خدا نہ کرد۔ ایسا نہ ہو۔ نوج۔ مبادا ◆

خدا نہ کرے۔ اُ۔ تابع فعل۔ دیکھو (خدا نخواستہ) ◆

خدا واسطے کا بیر یا دشمنی۔ اُ۔ اسم مونث۔ بغض للہ۔ ناحق کی دشمنی۔ بیجا عداوت ◆

خدا ہی ہو۔ اُ۔ محاورہ۔ خدا سے دور نہیں ورنہ مشکل ہے۔ امید نہیں ناممکن ہے۔ شاید ہی جیسے خدا ہی ہو جو رہ پیٹ ◆

خدایا۔ ف۔ ندا۔ اے خدا۔ یا الٰہی ◆

خدا یاد آنا۔ اُ۔ فعل لازم۔ کمال مصیبت میں گرفتار ہونا یا شانِ خدا کا جلوہ نظر آنا ◆ ؎

ناگہ جو وہ صنم ستم ایجاد آ گیا ◆ دیکھے سے اسکے مجھکو خدا یاد آ گیا (میر تقی)

خُداوَنْد۔ ف۔ اسم مذکر۔ صاحب۔ مالک۔ آقا ◆

خدائے مجازی۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ مراد بادشاہ وقت۔ حاکم وقت

خُدائی۔ ف۔ اسم مونث (۱) کردگاری۔ صاحبی۔ خاوندی ◆ شان عظمت خدا (۲-۱) دنیا۔ جہان ◆ ؎

یں تیرے واری نصیحت نکر مجھے باجی ◆ تجھے بھی یاد ہے بکواس سب خدائی کی (رنگین)

خلقت۔ خلق اللہ ◆ ؎

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹا ◆ وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا (ذوق)

خدائی خراب۔ اُ۔ اسم مذکر (۱) آوارہ۔ آوارہ گرد۔ سرگشتہ خراباتی۔ خانہ خراب ◆ ؎

خانہ آباد کعبہ میں تھا میں ◆ کیا خدائی خراب ہے وہ بھی (میر)

(۲) خراب و خستہ۔ ذلیل و رسوا۔ واہی تباہی ◆ ؎

تیری طرف اگر تیرے اعمال نیک ہیں ◆ زاہد خدا ہے مجھ سے خدائی خراب کا ◆

خدائی خوار۔ اُ۔ اسم مذکر (۱) دیکھو (خدائی خراب) جیسے خدائی خوار گدھے سوار (کہاوت) ◆

خدائی رات۔ اُ۔ اسم مونث۔ رتجگا ◆

خدائی کا جھوٹا۔ اُ۔ اسم مذکر۔ زمانہ کا جھوٹا۔ نہایت دروغ گو ◆ فریبی۔ دغاباز ◆

خدائی کا مارا۔ اُ۔ اسم مذکر۔ خراش ◆ اندیشہ۔ فکر۔ ڈر ◆

خُدْشَہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ خراش ◆ اندیشہ۔ فکر۔ ڈر۔ دبدھا۔ خوف خطرہ شک۔ شبہ۔ خلش۔ تردد ◆

خدشے میں ڈالنا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ خطرہ میں ڈالنا۔ فکر میں مبتلا کرنا شبہ میں ڈالنا ◆

خُدْکا۔ اُ۔ اسم مذکر (۱) دیکھو (تنکا) (۲) بھنگ گھوٹنے کا سونٹا۔ ؎

ہے کشمکش شراب کو جب کھینچے نظر ◆ جس وقت دیکھے توڑ دے خدکوں کے نیچے تنگ (سودا)

خِدْمَت۔ ع۔ اسم مونث (۱) نوکری۔ چاکری ◆ سیوا۔ ٹہل (۲) کام متعلقہ۔ کام کاج ◆

خدمت سے عظمت ہے۔ اُ۔ (کہاوت) مالک کو خوش رکھنے سے بڑائی اور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ محنت و مشقت سے کامیابی ہوا کرتی ہے ◆

خدمت کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی (۱) ٹہل کرنا۔ سیوا کرنا ◆ نوکری بجا لانا (۲) خبر لینا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ گت بنانا ◆

خدمتگار۔ ع+ف۔ اسم مذکر۔ ٹہلوا۔ سیوک۔ خادم۔ خدمتی۔ چاکر

خدمتگاری۔ ع+ف۔ اسم مونث۔ ٹہل۔ نوکری۔ سیوا۔ پیشہ ملازمت

خدمت گزار۔ ف۔ اسم مذکر۔ خدمت ادا کرنے والا۔ کارگزار ملازم۔ اہلکار ◆

خِدْمات۔ ع۔ اسم مونث (خدمت کی جمع) کارگزاریاں ◆

خِدْمَتی۔ ف۔ اسم مذکر۔ ٹہلوا۔ سیوک۔ نوکر۔ چاکر ◆

خَدَنْگ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک مضبوط درخت کا نام جس کی لکڑی اکثر تیروں میں لگاتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے تیر کے معنے میں مستعمل ہو گیا (۲) ایک قسم کا چھوٹا تیر۔ مطلق تیر ◆

خَدِیُو۔ ف۔ اسم مذکر۔ خداوند۔ مصر کے بادشاہ کا لقب ◆ مطلق بادشاہ صاحب جیسے گیہان خدیو ◆

نے سوچا نہیں، اور اگر سوچا بھی ہو تو صرف سوچا ہی۔

گاڑی چلی۔ دیر تک وہ کھڑکی سے جھانکتا رہا۔ پرانی یادیں امڈی چلی آرہی تھیں ——— "اگر میں کبھی واپس نہ آسکا ——— یہ خیال پیدا ہوتے ہی اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اتنے میں کسی نے اُسے مخاطب کر کے کہا "بھیا کھڑے کیوں ہو۔ آؤ بیٹھ جاؤ" اس نے دیکھا تو پاس ہی بیٹھا ہوا ایک بڈھا اس کے لئے جگہ خالی کر رہا تھا۔ اُس نے آنسو روکے، اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔

"کہاں جاؤ گے بابو" بڈھے نے سوال کیا۔

"کانپور" یہ کہہ کر وہ تھوڑی دیر چپ رہا جیسے بڈھے کی طرف سے کسی سوال کا منتظر ہو۔ بڈھا چپ رہا تو اُس نے کہا "اور تم؟ بابا"

"بھیا ہمیں تو فتحپور اترنا ہے" بڈھا یہ کہہ کر اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا "ارے بابو یہ آنسو کیسے؟ کیا گھر چھوڑتے بُرا معلوم ہوتا ہے؟ بھگوان تم کو جلد واپس لائیں۔ میں بھی جب پہلے پہل نوکری کرنے نکلا تو بڑا دکھ معلوم ہوا۔ گھر والی کو روتا دیکھ کر میں بھی رو دیا۔ پر جی کڑا کرکے گھر سے نکل پڑا۔ دو سال بعد کوئی دو سو روپے کما کر لوٹا۔ گاؤں والے دیکھ کر نہال ہوگئے۔ گھر والی تو مارے خوشی کے رو پڑی۔ تب سے کھیتی باڑی کرتا ہوں۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ کرپا ہے بھگوان کی آنند سے دن بیت رہے ہیں۔ کانپور کیا نوکری کرنے جا رہے ہو؟

"ہاں بابا"

"محنت اور صبر سے کام کروگے تو انت میں آنند ہی آنند رہے گا۔ پہلے بڑے دکھ جھیلنے پڑیں گے۔ وہاں کوئی گھر دوار ہے یا بس پرماتما ہی کے سہارے جا رہے ہو؟

"کوئی نہیں۔ بس اللہ مالک ہے۔"

"تو میں بتاؤں کسی مسجد میں ٹھہرنا۔ وہاں کے ملا کی کچھ خدمت کرتے رہنا۔ پڑ رہنے بھر کی جگہ دیدیں گے۔"

یہ سوال رفیق کے لئے کہ میں اپنی راتیں کہاں بسر کروں گا، بہت ٹیڑھا تھا، اپنے بوڑھے ہم سفر کی رائے اُسے بہت پسند آئی، وہ اُچھل پڑا۔ اس نے شکریہ ادا کرنا چاہا۔ مگر الفاظ نہ ملے، زبان نے ساتھ نہ دیا۔ کچھ کہنا چاہتا مگر اٹک اٹک کر رُک جاتا۔ بڑی کوششوں کے بعد اس کے منہ سے صرف اتنا نکل سکا "یہ تو ٹھیک ہے۔"

وہ دیر تک چپ رہا۔ بڈھا کچھ سوچ رہا تھا، اور وہ بھی، وہ اب پہلے کی طرح نااُمید نہ تھا۔ اُس کا دل اُمنگوں سے بھر گیا تھا۔ اُس کے دماغ نے اس کے سامنے خیالی تصویریں پیش کرنی شروع کر دیں۔ پہلی تصویر میں اُس نے اپنے آپ کو دیکھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ایک مسجد میں بیٹھا وظیفہ پڑھ رہا ہے۔ لوگ ایک ایک کرکے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ وظیفہ جلدی سے ختم کرکے وہ پیش نماز صاحب کے قریب پہونچتا ہے۔ اُن کو سلام کرکے کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہے، جو وہ بخوشی دے دیتے ہیں۔ وہ اُن سے کہتا ہے کہ قبلہ میں یہاں "تلاشِ معاش" کے سلسلے میں دور دراز کا سفر طے کرکے آیا ہوں۔ میرے لئے جائے قیام کا کوئی بندوبست نہیں۔ میری مالی حالت بہت ابتر ہے۔ اگر جناب اجازت دیں تو اس مسجد میں قیام کروں۔ جناب کی وقتاً فوقتاً خدمت کرتا رہوں گا، اور آپ کا احسان کبھی نہ بھولوں گا۔

وہ اُسے بہت خندہ پیشانی سے اجازت دیدیتے ہیں۔ رات کا کھانا بھی اپنے ہی ساتھ کھلاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے اور وہ مسجد سے نماز پڑھکر برآمد ہوتا ہے۔

دوسری تصویر جو اُس کی آنکھوں کے سامنے پیش ہوتی ہے ایک مل کی ہے کہ وہاں وہ ایک بھیڑ میں کھڑا ہے۔ بھیڑ کم ہوتی ہے اور خود کو ایک کوٹ پتلون پہنے ہندوستانی "صاحب" کے سامنے پاتا ہے، اُن سے وہ کسی مزدور کی جگہ کی درخواست کرتا ہے، اور وہ بخوشی قبول کی جاتی ہے۔ شام کو اُسے دن بھر کی مزدوری ملتی ہے۔ وہ شاداں و فرحاں مسجد میں پہونچ کر مولوی صاحب کے آگے سرِ عقیدت جھکا دیتا ہے۔ وہ تحسین و آفرین کہہ کر اُس کا دل بڑھاتے ہیں۔

وہ آنکھیں بند کرکے اسی طرح کے خیالات کی خوابوں میں تشکیل کرنے لگا یہاں تک کہ فتحپور کے اسٹیشن پر اس کا ہمدرد بڈھا بغیر اس کے شانے ہلائے اُسے خیرباد کہہ گیا۔ اس کی آنکھیں پھر بھی نہ کھلیں۔ غنودگی زیادہ طاری ہوئی اور وہ بڈھے کی خالی کی ہوئی جگہ پر قابض ہو گیا۔ اب تک وہ بیٹھ کر سو رہا تھا، اب کچھ لیٹ کر اور کچھ بیٹھ کر سونے لگا۔ گاڑی چلدی۔ وہ اب بھی سو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کو کبھی کبھی کھل جانا پڑتا، پھر بھی اُسے سونے میں مزا آرہا تھا۔

خَرف ۔ اسم مذکر۔ (۱) گدھا۔ حمار۔ گھوڑا (۲) کلاں۔ بڑا۔ عظیم جیسے خرگاہ بڑا خیمہ۔ خرمہرہ بڑی کوڑی۔ خرمن۔ کھلیان۔ وغیرہ

خرِ دجّال ۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر۔ دجال کی سواری کا گدھا ٭

خر دماغ ۔ ف۔ صفت۔ سفیہانہ دماغ والا۔ مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی ٭

خر دماغی ۔ ف۔ اسم مونث۔ غرور۔ تکبر۔ گھمنڈ ٭ ف

مناسب کب ہے یہ حکم بندہ ٭ بنے مالک کا نافرمان دماغی
متعجب ہے تعجب ہے تعجب ٭ اگر ہو آدمی سے خر دماغی (قطعہ)

خرِ عیسیٰ ۔ ع۔ اسم مذکر۔ حضرت عیسیٰ کی سواری کا گدھا ٭

خرمستی ۔ ف۔ اسم مونث۔ گدھے کی سی مستی۔ بدمستی۔ شہوت پرستی ٭

خَراب ۔ ع۔ صفت (۱) ویران۔ تباہ۔ برباد۔ اُجڑا ہوا۔ اوجڑ (۲) ضایع۔ اکارت (۳) برا۔ نکما (۴) خستہ۔ پریشان جیسے خراب حالت ٭

خراب حال ۔ ع۔ صفت۔ پریشان احوال۔ خستہ حالت ٭

خراب کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی (۱) برباد کرنا۔ ویران کرنا۔ اُجاڑنا (۲) بگاڑنا۔ نکما کرنا۔ حیران کرنا۔ پریشان کرنا (۳) زنا کرنا۔ حرام کرنا۔ بدفعلی کرنا۔ کسی غیر عورت سے کالا منہ کرنا ٭

خراب ہونا ۔ ف۔ فعل لازم (۱) برباد ہونا۔ اُجڑنا۔ ویران ہونا (۲) نکما ہونا۔ بگڑنا (۳) حیران ہونا۔ پریشان ہونا (۴) کسی کے ساتھ بدفعل ہونا۔ جیسے فلاں عورت فلاں مرد سے خراب ہے (۵) مشقت کا سفر کرنا۔ (۶) آوارہ ہونا۔ بدچلن ہونا۔ بدراہ ہونا ٭

خرابات ۔ ع۔ اسم مونث۔ خراب کی جمع (۱) دیکھو خراب (۲) جوئے خانہ شراب خانہ ٭ ف

نکلینگے خانقاہ سے جو وقت پھر وہی ٭ ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوویگی (ظفر)

خراباتی ۔ ف۔ اسم مذکر۔ شرابخور ٭ جواری ٭

خرابہ ۔ ع۔ اسم مذکر۔ ویران مکان۔ اوجڑ مکان۔ کھنڈر ٭ ف

اب خرابہ ہوا جہاں آباد ٭ ورنہ ہر اک قدم پہ یاں گھر تھا (میر)

خرابی ۔ ف۔ اسم مونث (۱) تباہی۔ بربادی (۲) مشکل۔ دقت (۳) برائی۔ بدی (۴) بگاڑ۔ اوگن ٭

خرابی میں پڑنا ۔ ف۔ فعل لازم۔ آفت میں پڑنا۔ مصیبت میں آنا ٭

خرابی میں ڈالنا ۔ ف۔ فعل متعدی۔ مصیبت میں ڈالنا۔ بپتا میں پھنسانا۔ آفت میں ڈالنا ٭

خرّاٹا ۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب۔ غطیط۔ خرخر ٭

خرّاٹے لینا ۔ ف۔ فعل لازم۔ سوتے میں خرخر کرنا۔ بے خبر ہو کر سونا۔ ف

سُنے وہ نالہ عاشق جو کوئی کم جاگے ٭ اسے تو شام سے خراٹے تا سحر لینا (بحر)

خَراج ۔ ع۔ اسم مذکر۔ باج۔ ملک کی آمدنی۔ مالگزاری۔ کر۔ محصول۔ محاصل۔ مداخل۔ لگان۔ نغلبندی ٭

خراج گزار ۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر (۱) باجگزار۔ نغلبندی یا بھیٹ دینے والا (۲) ماتحت بادشاہ یا رئیس ٭

خَراد ۔ ف۔ اسم مذکر (اصل میں عربی خراط سے لیا ہے) ایک آلہ کا نام جس سے لکڑی کو چھیل کر درست صاف اور گول بناتے ہیں۔ نجرط ٭

خراد چڑھنا۔ یا۔ اترنا ۔ ف۔ فعل لازم۔ درست ہونا۔ سڈول ہونا۔ ٹکسالی ہونا۔ تجربہ کار ہونا۔ زمانہ کا سرد گرم دیکھنا۔ نشیب و فراز آزمانا ٭

خرادی ۔ ف۔ اسم مذکر۔ خراد کرنے والا کاریگر۔ خراشندہ چوب۔ درودگر۔ خراط ٭ ف

نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خراد میں خرادی سے (برق)

خَراش ۔ ف۔ اسم مونث۔ رگڑ۔ چھیلن۔ کھجلی ٭

خرادی مرادی ۔ ف۔ صفت۔ خود غرض۔ اپنے مطلب اور اپنے کھانے پینے سے غرض رکھنے والا ٭

خُرافات ۔ ع۔ اسم مونث۔ جمع خرافت بیہودہ باتیں۔ یاوہ گوئی۔ ہرزہ درائی۔ ہزل ہنسی کی باتیں۔ گالی گلوج ٭

خرافات بکنا ۔ ف۔ فعل متعدی۔ گالی گلوج کرنا۔ مغلظات بکنا۔ واہی تباہی بکنا۔ مسخراپن کرنا ٭

خِرام ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ناز و انداز کی ملایم اور نرم چال۔ رفتار ناز۔ مٹک چال۔ الّہڑ چال۔ رفتار ٭ ف

ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن ٭ نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا

خراماں خراماں چلنا ۔ ف۔ فعل لازم۔ مٹک مٹک کر چلنا۔ ناز و انداز سے قدم رکھنا ٭

خرانٹ ۔ ف۔ صفت۔ گرگ کہن۔ پیر جہاندیدہ۔ تجربہ کار۔ بوڑھا آدمی۔

ایک چھوٹے اسٹیشن پر گاڑی رُکی۔ اس کی نیند میں ایک آواز خلل انداز ہوئی، کوئی کہہ رہا تھا ــــ مولی صاحب اُٹھئے۔ سونے کا وقت نہیں ــــ۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو ایک موٹے سے کالے "صاحب" کو کھڑا پایا۔ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھ بیٹھا۔ اُن کے لئے جگہ خالی کی، اور خود ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گیا۔ "صاحب" کے لئے اتنی جگہ کافی نہ ہوئی، وہ کھسکتے گئے اور وہ دبکتا گیا۔ دو آدمیوں کی اس قدر مختصر جگہ کی اتنی نامناسب تقسیم دیکھ کر ایک تیسرے مسافر نے رفیق کو اپنے پاس جگہ دے دی۔ گو وہ کافی نہ ہوئی پھر بھی غنیمت تھی۔ وہ حیران تھا کہ یہ ہیں تو "صاحب" مگر تیسرے درجے میں بیٹھ رہے ہیں! سوچتے سوچتے اس کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ "پیچھے صاحب" ایسے ہی "صاحبوں" کا خطاب ہے۔ معلوم نہیں اُس کا خیال کہاں تک درست تھا۔

اب تک تو وہ سو رہا تھا، اب اُس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرے، منزلِ مقصود کے لئے اُس کا دل بے چین ہونے لگا۔ وقت کاٹنے کے لئے اُس نے قدرتی مناظر سے لطف اُٹھانے کی کوشش کی، مگر بے سود۔ زمین بنجر اور سوکھی پڑی تھی۔ آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا، لطف آتا تو کس چیز کے دیکھنے میں۔

بے صبری بڑھتی جاتی تھی، وہ جلد از جلد کانپور کے اسٹیشن کی شکل دیکھنا چاہتا تھا۔ جب کبھی گاڑی کی رفتار کم ہوتی تو وہ ڈرتے ہوئے سر نکال کر دیکھنے لگتا۔ گاڑی کسی چھوٹے اسٹیشن پر رُک جاتی۔ اُسے بہت جھنجھلاہٹ معلوم ہوتی۔ کانپور پہونچنے کے لئے وہ اپنے کسی ہم سفر سے کم بے تاب نہ تھا۔

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ مسافروں میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں کہ "کانپور آگیا: کانپور آگیا"۔ رفیق نے محسوس کیا کہ اس کا دل دھڑک رہا ہے۔ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ دھڑکن تیز ہوگئی، گاڑی اسٹیشن میں داخل ہوئی۔ پلیٹ فارم سامنے آیا۔ اور گاڑی رُک بھی گئی۔ اُس کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ سب اُترنے والے اُتر گئے۔ وہ مبہوت سا بیٹھا تھا۔ آخر اُس کے بغل والے نے کہا "تم کو یہیں اُترنا ہے؟"

"ہاں" اس نے چونک کر جواب دیا "جاتا ہوں"

ڈگمگائے ہوئے قدموں سے وہ نیچے اُترا، اور جانے والوں کے ساتھ ہولیا۔ دروازے پر پہونچ کر باوجود اوروں کو ٹکٹ دیتا دیکھ کر وہ ٹکٹ دینا بھولا جا رہا تھا۔ ٹکٹ کلکٹر نے جب ہاتھ پکڑ کر "ٹکٹ؟" کہا تب اُسے ہوش آیا اور اس نے جیبیں ٹٹولنا شروع کیں۔ جس قدر جلد نکالنے کی کوشش کرتا اتنی ہی دیر ہوتی۔ کئی بار ٹکٹ ہاتھ میں آآکر چھوٹ گیا۔ بہت پریشان ہونے کے بعد ٹکٹ دے کر پیچھا چھڑایا۔

اسٹیشن سے باہر نکل کر وہ ایک طرف کو چل دیا۔

بغیر کسی ارادے کے وہ دیر تک چلتا رہا۔ دوکانوں پر باوجود دوپہر کی تیز گرمی کے اچھی خاصی بھیڑ تھی۔ اُس نے ان سربفلک عمارتوں، ان دوکانوں اور ان خریداروں میں خدا جانے کیا عجیب بات دیکھی کہ اپنے مقصد کو بھول کر دیر تک بازار میں چکر لگاتا رہا۔

دفعتاً اس کے کانوں میں اذان کی آواز آئی۔ اس نے نظر اُٹھا کر دیکھا کچھ دور پر ایک مسجد تھی۔ ظہر کی اذان ہو رہی تھی۔ نماز کے ساتھ ہی اسے اپنے بوڑھے ہم سفر کا خیال آیا۔ مسجد میں داخل ہوگیا۔

مسجد کچھ اَپ ٹو ڈیٹ قسم کی تھی، وضو کے لئے نل لگے ہوئے تھے۔ وضو کر کے وہ ایک بجلی کے پنکھے کے نیچے آبیٹھا۔ کچھ دیر ہوا کھائی، سنتیں پڑھیں، فرض میں شریک ہوا۔ نماز ختم کر کے ایک بزرگ کا بتایا ہوا وظیفہ صرف وقت گزارنے کے لئے پڑھنا شروع کر دیا۔

جب دو ایک نمازیوں اور پیش نماز صاحب کے علاوہ سب چلے گئے تب اُس نے اپنا وظیفہ ختم کیا۔ مولوی صاحب کا وظیفہ ابھی جاری تھا، وہ انتظار کرنے لگا۔

بہت دیر ہوگئی، مگر مولوی صاحب مصلے سے نہ اُٹھنا تھے نہ اُٹھے، جب انتظار کی تاب نہ رہی تو اُٹھ کر باہر چلا "مغرب کی نماز کے بعد ممکن ہے اُن کو جلد فرصت ہو جائے" اس نے سوچا "بہتر ہوگا کہ اسی وقت کہوں"

شام تک شہر کی سیر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مغرب کا وقت آگیا، عصر کا وقت اسی سیر سپاٹے میں جاتا رہا۔ مغرب کا وقت بھی نہ چلا جائے یہ سوچ کر اُس نے دن کی مسجد تو تلاش نہ کی، بلکہ ایک رہ گذر سے قریب کی مسجد کا پتہ پوچھ کر وہاں پہونچ گیا۔ وقت ہو چکا تھا۔

نماز پڑھ چکا تو یہاں بھی انتظار کا منہ دیکھنا پڑا۔ مگر زیادہ دیر نہ لگی، مولوی صاحب مصلے سے اُٹھے ہی تھے کہ قریب بیٹھے ہوئے دو

آٹھوں گانٹھ کُمَیت + مضبوط۔ سخت۔ قوی آدمی +

خَربُزہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مرکب از خر بمعنی کلاں و بزہ [illegible] ایک مشہور خوشبودار اور شیریں پھل کا نام۔ سردہ۔ بطّیخ (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ خربمعنی خورشید ازبزہ بمعنی پختہ سے مرکب ہے یعنی آفتاب سے پختہ ہونے والا پھل [illegible] منتخب اللغات سے ثابت ہوتا ہے کہ خر بمعنی کلاں و بزہ بمعنی میوہ یعنی بڑا خوشبودار [illegible] صاحب نفائس کی رائے ہے کہ [illegible] بار و خر بمعنی کلاں سے مرکب بھی بعض بیان کرتے ہیں۔ دیکھو فرہنگ رشیدی۔ موید الفضلا۔ مدار الافاضل۔ سراج اللغات۔ فرہنگ سروری [illegible] غیاث وغیرہ)

خربزہ چھری پر گرے تو خربزہ کا ضرر [illegible] **پر گرے تو خربزے کا ضرر** [illegible] شامت ہے +

خربزے کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے [illegible] آدمی کو دیکھکر آدمی ڈھنگ اختیار [illegible] صحبت کا اثر ہوتا ہے +

خُرُوج۔ ع۔ اسم مذکر۔ باہر نکلنا۔ صرف ہونا۔ صرف خرچ۔ [illegible] آمد۔ اٹھاو + لاگت +

خُرجی۔ ف۔ اسم مونث۔ خرجین۔ خرج۔ جھولا۔ جھولی۔ بیگ۔ زنبیل۔ وہ تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب وغیرہ کیواسطے باندھ دیتے ہیں +

خَرچ۔ ا۔ اسم مذکر (۱) دیکھو خرج (۲) روپیہ۔ زر۔ ؏ مرد درویش ہوں تکیہ ہے توکل میرا + خرچ ہر روز ہے یاں آمد بالائی کا

خرچ اٹھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ حساب کتاب لکھنا۔ روپیہ صرف کرنا۔ برتنا +

خرچ بالائی۔ ا۔ اسم مذکر۔ روپیہ کا خرچ۔ مقررہ خرچ سے زیادہ۔ معمولی خرچ کے علاوہ +

خرچ بردار۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ نوکر جو تمام خرچ اٹھائے۔ داروغہ + دفتر کا سودا خریدنے والا +

خرچ خانہ داری۔ ا۔ اسم مونث۔ گھر کا خرچ +

خرچ دینا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) صرف کے واسطے پیشگی دینا (۲) روزینہ تقسیم کرنا۔ مزدوری دینا +

خرچ روزمرہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ روزانہ خرچ۔ روز کا حساب +

خرچ معمولی۔ ا۔ اسم مذکر۔ بندھا ہوا خرچ۔ مقررہ صرف +

خرچ میں ڈالنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کسی رقم کو ذیل صرف میں درج کرنا +

خرچ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ اٹھانا۔ صرف کرنا +

خرچ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ اٹھنا۔ صرف ہونا۔ ہو چکنا۔ برتاؤ میں آنا +

خرچنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) صرف کرنا۔ اٹھانا۔ خرچ کرنا + بیاہ شادی میں دینا۔ (۲) برتنا۔ کام میں لانا۔ استعمال کرنا (۳) چلانا +

خرچہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ مقدمہ کا صرف + لاگت۔ صرف۔ اٹھاؤ + انصراف۔ زر صرف شدہ +

خرچہ دلانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ از روے انصاف مدعی یا مدعا علیہ کو اس کا صرف جو قانوناً چاہئے دلایا جانا جیسے اسٹامپ وکیل اور خوراک گواہان وغیرہ +

خرچہ عدالت۔ ا۔ اسم مذکر۔ مقدمہ کا صرف +

خَرچی۔ ا۔ اسم مونث۔ اجرت زنا۔ چرمہ۔ حرام کرائی کی مزدوری +

خرچی پر چلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کسب کمانا۔ زنا کرانے جانا +

خرچی جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ کسب کمانے جانا۔ زنا کاری کے واسطے عورت کا جانا +

خرخر۔ ا۔ اسم مونث۔ خراٹے کی آواز۔ گھر گھر وہ آواز جو سوتے میں آدمی کے منہ سے نکلتی ہے +

خُرخُر۔ ا۔ اسم مونث۔ بلی کی آواز جو اکثر از خود نکلتی رہتی ہے اور یہ اس کی خوشامد کی علامت ہے +

خرخشہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مجادلہ۔ لڑائی جھگڑا +

خُرد۔ ف۔ صفت۔ ضد بزرگ۔ چھوٹا۔ کم عمر + کم قدر۔ کم جثہ۔ کم جسامت +

خردبین۔ ف۔ اسم مونث۔ وہ آلہ جس سے پاس کی ادنیٰ ادنیٰ اور باریک چیز تک دکھائی دے۔ بڑا دکھانے والا آلہ۔ شیشہ +

آدمیوں نے گفتگو شروع کر دی۔ وہ سمجھا کوئی مسئلہ مسئلہ پوچھ رہے ہوں گے جلد ہی چلے جائیں گے۔ یہ سوچ کر دور بیٹھا رہا۔ مگر وہ دیر تک نہ ہٹے۔ یہ دیکھ کر وہ آگے کھسکا کر قریب بیٹھے۔ مولوی صاحب نے چونک کر کہا "کہئے آپ کو کوئی ضروری کام ہے؟" وہ نرٹ پٹا گیا۔ "مجھے!۔۔۔۔ ضروری کام" اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا، "تو نہیں ۔۔۔۔ یونہی کچھ عرض کرنا تھا۔"

"فرمائیے!۔۔۔۔ جلدی بولئے۔ فرصت کم ہے۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے کہنا شروع کیا "مسافر ہوں، اس شہر میں نوکری کی تلاش میں آیا ہوں۔۔۔۔"

"چاہتے کیا ہیں آپ؟" مولوی صاحب کے ہم نشینوں میں سے ایک نے کہا۔

"رہنے کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو رات کی رات (؟) مسجد میں پڑ رہوں۔"

"چہ خوش، مسجد کوئی مسافر خانہ تو ہے نہیں۔ کسی سرائے میں تشریف لے جائیے۔"

اس جواب کی اُسے کبھی خواب میں بھی امید نہ تھی۔ یہ سُنکر جیسے اس پر بجلی گر پڑی۔ خانۂ خدا میں اور ایک رات کی پناہ نہ ملے! وہ کچھ نہ کہہ سکا، اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور نظریں ان تینوں پر جم گئیں۔ وہ اپنی جگہ سے ہلنے کے قابل بھی نہ رہا۔

ایک وہ شخص جو اب تک خاموش تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر بولا "آپ کوئی دوسرا انتظام کریں۔"

"بہتر" کہہ کر وہ اُٹھا اور "سلام علیکم" کہہ کر باہر نکلنے لگا تو کانوں میں آواز آئی "ہنہ! مسافر!!"

ان الفاظ نے مجروح کے زخموں پر نمک پاشی کی۔ اور دل چکنا چور ہو کر آنکھوں سے بہ نکلا۔ دنیا اس کے حق میں کس قدر ظالم تھی۔ جہاں وہ اتنی اُمیدیں لے کر آیا تھا۔ وہاں کی پہلی ہی منزل نے اُس کے قدم اُکھاڑ دیئے۔

۔۔۔۔۔ "آہ یہ مولوی جو رات بھر چارپائی پر تن کے آرام سے سوئے گا۔ مجھے زمین پر پڑ رہنے کی بھی اجازت نہ دے سکتا تھا۔۔۔۔۔ اُچکا سمجھا۔۔۔۔ بدمعاش سمجھا۔۔۔۔۔ دنیا والے کتنے بدگمان ہیں۔۔۔۔۔ مسجد میں سوا بدھنوں کے اور رہے ہی کیا، جس کی چوری کا ڈر ہو۔۔۔۔۔ یہ ہیں دین کے کھمبے!۔۔۔۔ ایک مسلمان کو اپنے گھر میں پناہ دینا تو درگذر، خدا کے گھر میں بھی پناہ لینے سے محروم رکھتے ہیں۔ اگر کہیں غلطی سے کوئی ان کے گھر پر چلا جاتا تو شاید جوتوں یا ڈنڈوں سے خاطر کرتے۔۔۔۔۔ خدا غارت کرے ان موذیوں کو۔"

اُسے اپنے اردگرد کی ساری چیزیں اپنے خلاف نظر آ رہی تھیں۔ ساری دنیا اُسے دشمن معلوم ہو رہی تھی۔ سڑک پر چلتے چلتے لڑکھڑاتا تو سڑک بنانے والوں کو کوستا۔ کسی کھمبے سے ٹکرا جاتا تو اُسے گھونسے مارتا۔ اس کی حالت بالکل چڑچڑے بچوں کی سی ہو رہی تھی۔ اگر کوئی قسمت کا مارا اس وقت اس سے ہمدردی کا اظہار کرتا۔ تو وہ اُسی پر برس پڑتا۔ اسی وقت اس نے سوچا کہ یہ ساری آفت اس بڈھے کی رائے کی لائی ہوئی ہے۔ کچھ بُرا بھلا بھی اُسے کہا مگر معاً خیال آیا کہ اُس نے تو میری بھلائی ہی کے لئے کہا تھا اس میں اُس کی کیا خطا تھی۔ اسے اپنی یہ حرکت بہت بُری معلوم ہوئی، اپنے اوپر لعنتیں بھیجیں۔

انھیں خیالات میں محو وہ دیر تک چلتا رہا۔ جب بازاروں سے نکل کر وہ ذرا تاریک حصوں میں پہنچا تب اُسے ہوش آیا۔ سوچنے لگا اب کیا کروں۔ سامنے اک پارک تھا۔ خیال آیا کیوں نہ اسی میں لیٹ رہوں، بیکار اس مُلّا کی باتیں سنیں۔ یہ بات پہلے ہی دماغ میں کیوں نہ آئی۔

پارک کی ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس بہت آرام دہ معلوم ہوئی۔ لیٹ گیا، کچھ دیر تک لیٹا رہا۔ خیال آیا کچھ کھایا نہیں۔ بھوک معلوم ہونے لگی۔ اُٹھا تو ہر طرف ہُو کا عالم تھا۔ کسی آدمی کی شکل نہ دکھائی دی۔ کچھ گھبراہٹ معلوم ہوئی۔ آبادی کی طرف چلا۔ تھوڑی دور گیا تھا کہ خیال آیا، اگر اس وقت کھانے کو کچھ نہ ملا اور سونے کو کوئی جگہ نہ ملی تو رات بھر یونہی مارا مارا پھروں گا۔ بہتر ہے کھانا نہ کھاؤں۔ یہیں سو رہوں۔ پیسے بھی بچ رہیں گے، واپس آ کر پھر لیٹ رہا۔ آنکھیں بند کر لیں۔ تھکا تو تھا ہی۔ جلد نیند آ گئی۔

صبح جب سورج نے ستایا، اور دھوپ ناقابل برداشت ہو چلی تو مجبوراً آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا۔ کچھ دُور چل کر ایک نل پر منہ ہاتھ دھویا۔ ایک آدمی سے مل کا راستہ پوچھ کر اُدھر چل پڑا۔

بھولتا، بھٹکتا، لوگوں سے پوچھتا، آخر کار مل تک پہونچ ہی گیا۔ اتنی اونچی اور مضبوط دیواریں، اور اتنی عظیم الشان عمارت، اس نے

خرد سال - ف - صفت - کم عمر - کم سن - صغیر سن - بالا - طفل - بچہ +

خرد سالی - ف - اسم مونث - کم سنی - بچپن - لڑکپن +

خرد - ف - اسم مونث - عقل - دانائی - دانش - سمجھ - فطانت - بوجھ - ڈھب +

خرد مند - ف - صفت - دانشمند - دانا - عاقل - سمجھ دار - بدھوان +

خردمندی - ف - اسم مونث - دانائی - دانشمندی - بدھ وانی - سمجھ داری +

خرزہ ماغ - ف - اسم مذکر - دیکھو (مشتقات ح) +

خردہ - ف - اسم مذکر (۱) ٹکڑا - پارچہ - جزو (۲) چھیچھٹرن - چھیچھڑان (۳) ریزہ - ریزگاری - روپے کے حصے جیسے دونی چوانی فلوس وغیرہ (۴) بیع فروخت (۵ - ف) نکتہ - باریکی - عیب +

خردہ بین - ف - اسم مذکر - عیب جو - نکتہ چین - برائی دیکھنے اور نکالنے والا + باریک بیں +

خردہ بینی - ف - اسم مونث - عیب جوئی - نکتہ چینی - باریک بینی +

خردہ فروش - ف - اسم مذکر - تھوک فروش کا نقیض - بساطی - بکس والا + بیرچوپیا + پھیری پھر کر بیچنے والا +

خردہ کرانا - ا - فعل متعدی (۱) روپیہ بھنانا - ریزگاری منگانا - (۲) بکوانا - فروخت کرانا +

خردہ کرنا - ا - فعل لازم (۱) روپیہ بھنانا - روپیہ یا پیسا تڑانا جیسے شعر کیا دل گردہ پیسا کیا خردہ (۲) بیچنا - فروخت کرنا - بیع کرنا +

خردہ گیری - ف - اسم مونث - عیب گیری - نکتہ چینی - عیب جوئی +

خردی - ف - اسم مونث - بزرگی کا نقیض - کہتری - چھوٹاپن - چھٹائی +

خرفہ - ع - اسم مذکر - ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی میں گھلتے اور اسکا ساگ پکاتے ہیں یہ ساگ ذائقہ میں ترش اور مزاج اُسکا درجۂ دوم میں سرد تر - بقلۃ الحمقا +

خرقہ - ع - اسم مذکر - پرانا جامہ - پیوند لگا ہوا کپڑا - گدڑی + درویشوں کا لباس + چیتھڑا +

خرقہ پوش - ع + ف - اسم مذکر - درویش - صوفی +

خرگوش - ف - اسم مذکر - گدھے کے سے کان والا جانور جسکا سا یا ایک بلی کی برابر تیز رفتار جانور کا نام +

خرم - ف - صفت (۱) شادمان - خوش - آنند - شاد - پرسنجور (۲) شاداب - سرسبز - تروتازہ - آفتاب سے دور رہنے والا +

خرما - ف - اسم مذکر (۱) چھوہارا + کھجور (۲) بالوشاہی - ایک قسم کی مٹھائی +

خرمست - ف - اسم مذکر (۱) بدمست - سیاہ مست - متوالا (۲) بے پرواہ - فاقہ مست +

خرمستی - ف - اسم مونث - بدمستی - بے پروائی +

خرمن - ف - اسم مذکر - کھلیاں - انبار غلہ - وہ غلہ کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نہ نکالا ہو +

خرمہرہ - ف - اسم مذکر (۱) ادنیٰ سکہ + کوڑی - پشیز (۲) کوڑا - سنکھ - ناقوس - نافور +

خرمی - ف - اسم مونث - خوشی - شادمانی - طرب - فرحت - خرسندی +

خروج - ع - اسم مذکر (۱) نکاس - برآمد - اخراج - باہر نکلنا (۲) حملہ - شورش - فتنہ +

خروس - ف - اسم مذکر - مرغ - ککڑ - مرغا +

خروش - ف - اسم مذکر - شور - غل - غوغا - غباڑا +

خریج - ع - اسم مونث (دقبال) متفرقات - مختلف - جیسے خریج میں اتنا اٹھا + (عوام کھرچ بولتے ہیں)

خرید - ف - اسم مونث (۱) مول - قیمت (۲) خریدی ہوئی - مول لی ہوئی - خرید کردہ + (صفت ہیں)

خرید و فروخت - ف - اسم مونث - لین دین - بیع و شرا - لینا بیچنا +

خرید کے مول - ا - اسم مذکر - خرید کی خرید - اصل قیمت یا لاگت پر

خریدار - ف - اسم مذکر (۱) گاہک - مول لینے والا - مشتری (۲) خواہاں - طلبگار +

خریداری - ف - اسم مونث - گاہکی + بکری

خریدنا - ا - فعل متعدی - مول لینا - بیسانا +

پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ دیر تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُسے دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ لوگ آتے ہیں اور ایک طرف کو چلے جاتے ہیں۔ قیافہ کہتا ہے کہ یہ مزدور ہیں، اور اسی کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اس نے ان سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن زبان نے ساتھ نہ دیا۔ دیر تک یوں ہی کھڑا رہا۔ اتنے میں ایک سمع خراش سیٹی بجنے لگی۔ غالبًا اسی کارخانے میں۔ اس نے لوگوں کو جلدی جلدی بڑھتے ہوئے دیکھا۔ شاید یہ کام پر پہونچ جانے کی سیٹی تھی۔

اس نے دیکھا کہ موقعہ نکلا جا رہا ہے جرأت کر کے اوروں کے ساتھ ہو لیا۔ ایک دروازہ دکھائی دیا کہ جانے والے اسی پر ٹھہرے تھے۔ قریب پہونچ کر اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہر آدمی سے ایک ٹکٹ طلب کرتا ہے۔ اور اُسے لے کر اُسے اندر جانے دیتا ہے۔ مجبورًا وہ رُک گیا جب سب اندر داخل ہو چکے تو اس سے پوچھا۔ کیا ہمیں یہاں نوکری مل سکتی ہے؟

"مزدوری کیجئے گا؟"

"جو بھی ملے"

چوکیدار نے اپنے ساتھی سے کہا "انھیں بابو جی کے پاس پہنچا دو"

ساتھی نے سوچا کہ پتہ بتا دینا بہتر ہے، اور بولا "ادھر چلے جایئے۔ وہاں دفتر ہے، بابو اسی میں بیٹھے ہیں"

وہ بتائے ہوئے راستے پر ہو لیا۔ دفتر کے سامنے پہونچ کر کھڑا ہو گیا۔ بابو — جن کی خیالی تصویر اس نے ایک ہندوستانی "صاحب" کی بنائی تھی۔ بشکل "پنڈت" دھوتی باندھے کُرسی پر بیٹھے تھے۔ اُسے دیکھ کر بولے "کیا چاہئیے؟"

"نوکری کی تلاش میں آیا ہوں"

"معاف کیجئے آپ کے لائق ہمارے پاس کوئی کام نہیں" یہ کہہ کر وہ کچھ لکھنے لگے۔

رفیق حیرت سے اُن کا منہ تک رہا تھا وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہے۔ کچھ کہنے کے لئے لب ہلے ہی تھے کہ "پنڈت نما بابو" نے اُسے گھورا — جیسے پولیس والا کسی مشتبہ ملزم کو — اور وہ سر جھکائے جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا گیا —

اور شام کو اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ گنگا میں ڈوب کر ایک نوجوان نے خودکشی کر لی۔

یادِ دوست

زمیں سے آسماں تک ظلمتوں کی حکمرانی ہے
لٹیں شانوں پہ ڈالے لیلئ شب کی جوانی ہے
فضائے دہر میں تاریکیاں کروٹ بدلتی ہیں
ہوائے تُند میں خاموشیاں پیہم مچلتی ہیں
سیہ ناگن کے آگے گُل چراغِ بزمِ عالم ہے
تجلّی کا اک سر بسر مصروفِ ماتم ہے
ہر اک برگ و شجر پر سنسناہٹ کا تسلّط ہے
صدائیں جھینگروں کی جھنجھناہٹ کا تسلط ہے
بسا طِ آب و گِل پر اک جمودِ کیف طاری ہے
جہاں میں نیند کی دیوی کا فیضِ عام جاری ہے
مگر تو ہے کہ ایسے میں بھی مجھکو یاد آتا ہے
سرور و کیف بن کر میرے دل پر چھائے جاتا ہے

مری بزمِ تخیل میں تری تصویر رقصاں ہے
مری تاریک دُنیا تیرے جلوؤں سے فروزاں ہے

ساحر قدوائی ایڈیٹر شاہد برا

خریطہ - ع - اسم مذکر (۱) تھیلی - کیسہ (۲) وہ لفافہ جس میں رئیسوں یا امیروں کے نام شقہ جائے - سرکاری حکم جو امیروں کے نام جائے +

خریطی - و - اسم مونث - عو - تھیلی جیسے خالی خریطی پوری نصیحتی +

خریف - ع - اسم مونث - ساکھی - وہ فصل جس میں جوار - مکئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے - اساڑھ [illegible] کا [illegible] +

خزاں - ف - اسم مونث (۱) پت جھڑ - بہار کا نقیض - فصل خریف وہ موسم جس میں درختوں کے پتے جھڑ کر گر پڑتے ہیں - آفتاب کے میزان عقرب اور قوس میں رہنے کا زمانہ یعنی اکتوبر - نومبر - دسمبر (۲) بے رونقی - بربادی + زوال ع

افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجے + وہ کونسی بہار تھی جس کو خزاں نہ تھی (آتش)

یہ لفظ خز اور آن سے مرکب ہے جس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک ایسی کا زمانہ جس میں حشرات الارض اکثر زمین کے اندر گھس جاتے ہیں اس صورت میں لفظ خز امر کا صیغہ خزیدن مصدر سے اور آن نسبت کا ہے - دوسرے خز لفظ آن جامہ پشمین و پوستین یعنی گرم کپڑے پہننے کا زمانہ اس حالت میں [illegible] چاہیے مگر لغات والوں نے دونوں طرح درست رکھا ہے ۔

خزاں آنا - و - فعل لازم - موسم بہار کا جانا - بے رونقی کا ظہور ہونا - زوال آنا - جھڑ لگنا - حسن [illegible] ۔

خزانچی - ف - اسم مذکر - خازن - گنجینہ دار - تحویلدار - فوطہ دار - روکڑیا - خزینہ دار +

خزانہ - ع - اسم مذکر (۱) گنجینہ - گنج - کنز - مال گھر - مخزن - وہ جگہ جہاں روپیہ جمع رہے - فوطہ خانہ - بینک (۲) ذخیرہ - گودام - انبار خانہ - کوٹھا - کوٹھیار - کھتا - گولا - بکھار (۳) پانی کا ذخیرہ رکھنے کی جگہ جیسے حوض وغیرہ کا خزانہ (۴) مجازاً روپیہ - مال - دولت - نقدی (مشہور بفتح خا اور صحیح بکسر خا ہے)

خس - ف - اسم مونث و مذکر (۱) سوکھی گھانس + کوڑا کرکٹ - پھوس + خاشاک (۲) ایک خاص قسم کی خوشبودار گھانس کی جڑ جو دریا کے کنارے ہوتی ہے اور اس کی ٹٹیاں وغیرہ بناتے ہیں - ریشہ گیاہ خاص +

خس خانہ - ف - اسم مذکر - سرد خانہ - وہ مکان جو خس کی ٹٹیوں

سے گرمی کے موسم میں امیر لوگ بنا یا کرتے ہیں - خس کی راوٹی +

خس کم جہاں پاک - ف - (کہاوت) جب کوئی نالائق مر جاتا ہے تو کہتے ہیں اچھی جہان سے کوڑا اٹھا تو اور صفائی ہو گئی +

خس و خاشاک - ف - اسم مذکر - کوڑا کرکٹ - رطب و یابس - برا بھلا +

خسارہ - ع - اسم مذکر - ٹوٹا - نقصان - ضرر - گھاٹا (اگرچہ صحیح بفتح [illegible] ہے مگر بول چال میں بکسر مستعمل ہے)

خسارہ اٹھانا - ا - فعل متعدی - دیکھو (ٹوٹا اٹھانا) ع

الغرض سب جانتے ہیں جو خسارے کیا کیا اٹھا چکے ہیں
وہ صفت دیکھو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں (مؤلف)

خسارہ دینا - و - فعل متعدی - ٹوٹا بھرنا - گھاٹا اٹھانا - تاوان بھرنا - ٹوٹی بھگتنا +

خساندہ - ف - اسم مذکر - خشاندہ کے برعکس - بھیگی دوا کا آب زلال - نقوع +

خست - ع - اسم مونث (۱) کمینگی - فرومائگی (۲) بخل - بخیلی - کنجوسی - کنگال پن ع

کل کے لیے کر آج نہ خست شراب میں
یہ سوئے ظن ہے ساقی کوثر کے باب میں (غالب)

خستگی - ف - اسم مونث (۱) شکستگی - شکستہ حالی - زخمی پن (۲) دلگیری - رنج - کلفت - (۳) بھربھراہٹ - خستہ پن (۴) مفلسی - افلاس - ناداری - تنگدستی +

خستہ - ف - صفت (۱) زخمی - شکستہ - گھایل (۲) رنجیدہ - دلگیر (۳) بھربھرا + کرکرا - مرمرا (۴) خراب - زدہ - بدحال - پریشان - ذلیل - جیسے خراب خستہ اناج سستا (۵) مفلس - نادار - تنگدست (۶) - اسم مذکر - خوبانی کی گری جو مغز بادام کے دھوکے میں فروخت ہوتی ہے + بادام کی گری +

خستہ حال - و - صفت - زدہ حال - خراب حالت میں بیٹھے حال - پریشان احوال +

خستہ دل - ف - صفت - دل شکستہ - دل افسردہ + عاشق +

خسر - ف - اسم مذکر - سسرا - سسر - شوہر یا خصم کا باپ - پدر

لہ ٹا - دو میں آیا کیا کرنا حساب میں لگانا کے معنے میں بولتے ہیں +

تلقینِ قفس

ہم قفس رو نہ بہت شکوۂ صیاد نہ کر — آبروئے عصائے ضبط کی برباد نہ کر
میں سمجھتا ہوں کہ تو عیشِ گلستاں سے ہے دور — تجھ کو اس قیدِ بلا سے ہے رہائی منظور
پچھلی آزادیوں کا دھیان جب آتا ہے تجھے — ہجرِ احبابِ چمن سخت ستاتا ہے تجھے
پیچھے یاد جب آتے ہیں گلستاں کے تجھے — خواب آتے ہیں نظر سنبل و ریحاں کے تجھے
تھا کبھی پھولوں کے جھرمٹ میں نشیمن تیرا — اور اب خانۂ صیاد ہے مسکن تیرا
شاخِ گل پر کبھی کٹتی تھی جوانی تیری — اب ہے محبوسِ قفس زمزمہ خوانی تیری
سب یہ سچ، سب یہ بجا، سب یہ سہی، سب یہ درست — پھر بھی بیکار ہے اس طرح سے رہنا تیرا سست
میں نے مانا کہ قفس تیرے لئے ہے جنجال — پھر بھی جو امن یہاں ہے وہ ہے گلشن میں محال
زندگی خاک تری باغ میں ہوتی تھی بسر — نت نیا رنج، نیا غم تھا تجھے آٹھ پہر
روز پڑتا تھا تجھے اک نہ اک افتاد سے کام — جورِ گلچیں سے، کبھی فطرتِ صیاد سے کام
خوفِ شاہیں سے نکلتی تھی نہ آواز تری — ہر گھڑی تاک میں تھا چنگلِ شہباز تری
کسی گوشے میں لگائے تھا کوئی جال کہیں — کوئی بیٹھا تھا کترنے کو پر و بال کہیں
آشیانہ تھا ترا وقف اُجڑنے کے لئے — جسمِ نازک یہ ترے تیر تھے پڑنے کے لئے
کبھی صرصر کبھی آندھی سے تھا پالا تجھکو — کوئی جز برق نہ تھا پوچھنے والا تجھکو
پیٹ کی فکر میں عالم تھا پریشانی کا — کبھی دانے کا تھا خلجان کبھی پانی کا
رات دن کام تھا محنت سے مشقت سے تجھے — کوئی مطلب ہی نہ تھا عیشِ فراغت سے تجھے
غور کر غور کہ یہ بھی کوئی آزادی ہے — مجھے حیرت ہے کہ تو کس لئے فریادی ہے
اب یہاں دیکھ کہ ہے کس قدر آرام سے تو — مطمئن کلفتِ صیاد و غمِ دام سے تو
نہ یہاں برق کا کھٹکا نہ خزاں کی کاہش — چین سے گوشۂ عزلت میں ہے بے رنج خلش
باد و باراں کے مصائب کی تجھے فکر نہیں — صرصر و خار کے آلام کا یاں ذکر نہیں
نہ یہاں جال کا دھڑکا ہے نہ شہباز کا ڈر — نہ یہاں تیر و کماں و قدر انداز کا ڈر
دانے دانے کے لئے اب نہیں زحمت تجھکو — بن گیا ہے قفس اک آیۂ رحمت تجھکو
نہ مشقت ہے نہ محنت ہے نہ حیرانی ہے — پھر بھی نالاں ہے جو تو یہ تری نادانی ہے

شکر کر میری طرح کاٹ دے آرام سے دن
ورنہ گزریں گے بہت کلفت و آلام سے دن

مداحؔ (احمق) پھپھوندوی

خسر

مشہور تھا۔ پدر زنان ۔

خسر پورہ ... اسم مذکر ... سالا۔ جورو کا بھائی۔ برادر زنسبتی ۔

خسرو ... اسم مذکر ... حضرت ... کسریٰ یا خوشرو ۔ (۱) خوبرو۔ خوبصورت ... بادشاہ ... (۳) مجازاً ۔ ایک بادشاہ۔ (۴) ... بن امیر سیف الدین محمود لاچین عرف ... ملقب بہ طوطی ہند کا پیرا تخلص ... وہ فرد زمانہ موجد غزلیات عاشقانہ و عاشقانہ سوالات ... کی پہیلیوں کہہ مکرنیوں۔ دوسخنوں۔ سنبوں اور آخر زمانہ کی ریختہ کے سبب ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کوئی شہری اور گنواری عورت ایسی نہ ہوگی جو سر دست نام اور ان کی جبلی طبیعت سے واقف نہ ہو۔ فارسی نظم و نثر کی ننانویں کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں۔ پانچ ہزار اشعار کا دیوان آپ نے لکھا۔ قصاید کا بھاری مجموعہ آپ نے تیار کیا جس کا ایک پانچ یا چھے ہزار اشعار کا دیوان قصاید نواب ضیاءالدین احمد خان صاحب رئیس لوہارو کے کتب خانہ میں اب تک موجود ہے۔ نظامی کے خمسہ کے جواب میں خمسہ آپ کا معروف۔ ناصرالدین بغراخان اور سلطان معزالدین کیقباد دونوں باپ بیٹوں کی ملاقات کے بیان میں قران السعدین مشہور ہے۔ اعجاز خسروی کتاب سپہر تغلق نامہ اور اس کے علاوہ حالات دہلی میں بھی ایک کتاب آپ نے لکھی۔ فن موسیقی میں وہ مہارت پیدا کی کہ موجد کے درجہ کو پہنچے۔ نائک کہلائے۔ راگ راگنیاں ایجاد کیں۔ ستار بنایا۔ قوال اور بڑے بڑے گویّے آج تک آپ کا نام سنکر کان پکڑتے ہیں۔ آپ نے سات بادشاہوں[1] کا عہد دیکھا۔ ہر ایک سلطنت میں معزز عہدوں پر یا مصاحب خاص رہے۔ علاءالدین خلجی آپ کے اوصاف حمیدہ اور لیاقت پسندیدہ کا گرویدہ تھا۔ دس ہزار سکہ رائج الوقت جسے تنگہ کہتے تھے۔ بطور مشاہرہ ماہوار دیا کرتا تھا۔ اردو زبان کی اصل بنا آپ ہی نے ڈالی۔ ہندی بھاکھا کو فارسی و عربی کی چاشنی

خسرو

سے مزیدار مرتّی بنایا۔ کبھی ہندی کے الفاظ فارسی میں لے گئے کبھی فارسی کے ہندی میں لے آئے۔ اور اس ترکیب سے ایک خوشگوار مصالحہ تیار کیا۔ یہاں تک کہ بعض مصادر جیسے چلنے سے چلیدن وغیرہ بناکر فارسی زبان میں رائج کر دئے بلکہ بعض فارسی اشعار میں عربی زبان کے ایسے الفاظ مصطلح بفارسی لائے کہ ہندی جاننے والے ان پر غش ہو ہو گئے۔ اور انھوں نے جانا کہ خاص ہندی کا لفظ عربی خواہ فارسی میں چلا گیا ہے۔ مثلاً اس شعر کو ملاحظہ فرمایئے۔ ؎

بیچارہ خسرو خستہ اخوں ریختن فرمودہ است
خلقے بمنت بگذرد وان شوخ تنہا یک طرف ۔

حالانکہ فاضل عرب جانتا ہے کہ منت عربی میں احسان کرنے یا ممنون ہونے کے معنے میں آیا ہے۔ اور اہل فارس نے بعض موقع پر عاجزی کے معنے میں مستعمل کر لیا ہے۔ لیکن عالم ہندی کہتا ہے کہ نہیں یہ لفظ منتی سے منت بنا ہے۔ اور وہی معنے اس جگہ لطف دیتے ہیں۔ حاصل اس موقع پر منت کا لفظ جو کچھ ہندوستانیوں کے دلوں پر اثر کرتا ہے ان کے دل سے پوچھا چاہئے۔ درحقیقت بانی اور معنی ایک ہی ہے گیتوں میں اکثر سنا ہوگا۔ ؎

منتی کرت ہوں پرت تورے پیاں ۔ اچھے سیاں پھاڑ دے موری بیاں

قصہ مختصر ہندی اور فارسی کو شیر و شکر کرنے والے اس میں نئے نئے انداز اور جوچلے پیدا کرنے والے سب سے پہلے آپ ہی بزرگوار ہیں۔ آپ کی فارسی ہندی پر معنے غزلوں سے جو وجد ہوتا ہے اسے صاحب حال اور صاحب مذاق ہی خوب جانتا ہے درحقیقت آپ شہرستان سخن کے بادشاہ۔ مملکت عرفان کے طاؤس خوشخرام تھے۔ جناب ولایت مآب سلطان المشایخ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی سے آپ کو دلی ارادت اور ذاتی عقیدت تھی۔ یہاں تک کہ آپ محبوب الٰہی کے خود محبوب بن گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ممدوح بھی آپ کی محبت اور مرشدانہ الفت کا دم بھرنے لگے تھے۔ حضرت امیر اپنے مرشد کا ہر طرح سے دل رکھتے اور جس رنگ میں ان کو

[1] غیاث الدین بلبن۔ سلطان محمد قاآن۔ سلطان معزالدین کیقباد۔ سلطان جلال الدین فیروز شاہ۔ سلطان علاءالدین۔ سلطان قطب الدین۔ سلطان غیاث الدین تغلق۔ سلطان محمد تغلق

افسانے کی تشکیل

مولینا امداد صابری

تشکیل: افسانہ تعمیر کی جزئیات متعین کرنے کا نام ہے۔ افسانے کے حسن اور پختگی کا جتنا دارومدار پلاٹ کی عمدگی پر ہے اتنا ہی تشکیل کی خوبی پر بھی ہے۔ جس طرح پلاٹ میں معمولی سی خامی رہ جانے پر تمام افسانہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تشکیل میں نقص باقی رہ جائے تو افسانے کے اجزا کی مناسب اور اس کے وقار میں فرق آجاتا ہے۔ خاکہ تیار کرنا اگر ایک فن جمیل ہے تو خاکے میں جزئیات آرائی کرنا بھی ایک آرٹ ہے۔ تشکیل افسانہ کے خاکے میں جزئیات کی جگہ متعین کرنے کا دوسرا نام ہے۔ اس میں افسانہ کی جزوی باتوں کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ موسم۔ کمرے کے دروازے۔ کھڑکیاں وغیرہ بہت ہی معمولی معمولی چیزیں تشکیل کے وقت زیر غور آتی ہیں۔ تشکیل کو محض آخر یا عمل جلا سمجھنا درست نہیں بلکہ لکھنے سے قبل افسانے کے پلاٹ میں جن معمولی معمولی باتوں کو دخل کرنا ضروری ہوتا ہے اُن کے تعین کو تشکیل کہا جاتا ہے، ہر جزوی بات کے وجود کے جواز میں وجہ ڈھونڈی جاتی ہے۔ ہر فقرہ، ہر حادثہ یا ہر واقعہ، ہر کردار۔ ہر بیان۔ ہر قول کے متعلق یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا وحدت تاثر سے ہم آہنگ ہے؟ اور آیا اُس کو وہ مناسب جگہ مل گئی ہے یا نہیں، جہاں وہ زیادہ سے زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ اجزا اس طرح ملائے جاتے ہیں کہ افسانہ کی عمارت میں بھدا پن پیدا نہیں ہونے پاتا ہر جزو اتنا ضروری اور برمحل معلوم ہونے لگتا ہے کہ اگر اُسے اس کی جگہ سے ہٹا لیا جائے تو افسانے میں کسی بات کی کمی نظر آنے لگے۔ تشکیل میں معاون واقعات کے تاثر کا خیال رکھا جاتا ہے۔ کرداروں کی مناسبت، افسانے کے اجزا کے تناسب، واقعات کے مناصب و مدارج، اور "زاویہ بیان" سب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

عمل تشکیل کے دوران میں افسانہ نگار کو یہ امر ہر وقت اپنے سامنے رکھنا پڑتا ہے کہ "افسانے کا مقصد اعلیٰ، کم سے کم ذرائع سے واحد تاثر پیدا کرنا ہے" اس اصول کے پیش نظر وہ ہر اس جزوی چیز کو جو پلاٹ میں شامل کی جاتی ہے۔ پہلے خوب اچھی طرح بنظر امتحان دیکھتا ہے کہ آیا یہ افسانے کے لئے ضروری ہے یا نہیں؟ آیا اس سے افسانے میں کوئی حقیقی اضافہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اور آیا اس جگہ کے لئے بالکل مناسب رہے گا یا نہیں جو اس کے واسطے افسانے کے پلاٹ میں نکالی گئی ہے۔

ہم نے اوپر "کم سے کم ذرائع" کی ترکیب استعمال کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افسانہ نگار افسانے میں کم سے کم ضروری کردار رکھے۔ کم سے کم واقعات دکھائے اور کم سے کم وقت اور زیادہ سے زیادہ محدود جگہ میں افسانہ تیار کردے۔ اگر دو کرداروں سے کام چل سکتا ہے تو تین کردار استعمال کرنا بے ضرورت ہے۔ اگر تاثر کی تخلیق کے لئے صرف ایک واقعہ درکار ہے تو افسانہ نگار کو اسی ایک واقعہ تک رہنا چاہیئے۔ اگر ایک ہی مقام پر افسانہ تمام ہو سکتا ہے تو اُسے کئی مقامات پر پھیلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر حالات، کردار، واقعات وغیرہ میں زیادہ سے

خسرو

رنگا ہوا پاتے آپ بھی ڈوب جاتے۔ ہر طرح سے اپنے پیر کو خوش رکھنا ملحوظ فرمانا آپ کا فرض تھا جس وقت تک امیر خسرو حاضر درگاہ رہتے آپ کو کوئی فکر کوئی رنج لاحق حال نہ ہوتا حضرت امیر کو آخر وقت میں ریختے یعنی اردو کا شوق ہوا اُسے بھی نباہ دیا۔ اور وہ کیا جو کسی سے نہ ہو سکتا۔ میر تقی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے بہت سے ریختے ہیں۔ بیشک ہم نے بھی قوالی کے موقع پر ایک آدھ ریختہ سنا ہے۔ نیز یہ بھی درج تذکرہ ہے کہ خسرو نے اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ حج بھی پاپیادہ کئے ہیں لیکن ہمیں کسی اور کتاب سے اس کا ثبوت نہیں ملا۔ بلکہ ہم کو تو معلوم ہے کہ سلطان جی صاحب نے ہندوستان سے باہر قدم ہی نہیں رکھا۔ ہاں روحانی حج آپ نے بیشک کیا ہے اور اس کا ذکر جس کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ لوگوں نے آپ کو حج میں بھی دیکھا اور یہاں بھی اسی تاریخ میں موجود دیکھا۔ محبوب الٰہی آپ کو ترک اللہ یعنی خدا کا سپاہی اور کبھی عرف ترک فرمایا کرتے تھے جس کے معنے کسی صاحب دل سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اکثر بار ارشاد ہوا کہ بروز قیامت جب مجھ سے پوچھینگے کہ میاں نظام الدین تم ہمارے واسطے دنیا سے کیا تحفہ لائے تو میری زبان سے بیساختہ یہی نکلے گا کہ سوز سینہ ترک اللہ۔ کہتے ہیں کہ آپ کا سینہ سوز عشق اللہ سے ہر وقت بھڑکتا رہتا تھا بلکہ بعض اوقات عبائے ترکی کا پردہ جل اٹھتا تھا۔ تذکرہ دولت شاہی میں آپ کے سچے اور پاکیزہ عشق کی عجیب حکایت لکھی ہے جسے بخوف طوالت قلم انداز کیا جاتا ہے۔ بعض ارباب تاریخ و سیر نے۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سے آپ کی ملاقات ہونا بھی لکھا ہے۔ اور یہاں تک زور دیا ہے کہ سعدی ایران سے ان کے حسن صورت۔ حسن سیرت۔ اور حسن کلام کو سنکر ہند میں آئے۔ چنانچہ ان ایام میں جو خسرو نے شعر کہا ہے وہ یہ ہے۔ ؎

خسرو سرمست اندر ساغر معنے بریخت
شیرہ از خمخانۂ مستے کہ از شیراز بود

بیشک یہ شعر حضرت کا ہے اور اس سے گمان گزرتا ہے کہ شاید تشریف لائے ہوں۔ مگر معتبر اور مبسوط تاریخوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ سلطان محمد قاآن ناظم ملتان ولیعہد سلطان غیاث الدین بلبن نے جسکی جاگیر میں ملک سندھ و ملتان ملا ہوا تھا۔ اور جو صفات حمیدہ و اخلاق پسندیدہ کے ساتھ ہی متصف نہیں بلکہ علما و فضلا کا بھی دلدادہ تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ امیر خسرو دہلوی اور امیر حسن دہلوی کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ جب شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے فضل و کمال کا شہرہ سنا۔ تو دو مرتبہ ملتان سے شیخ کے بلانے کے واسطے بہت بہت سا زر نقد و دیگر تحائف شیراز کو روانہ کیا اور شیخ کے واسطے ملتان میں خانقاہ بنا دینے اور اس کے مصارف کے لئے مواضعات وقف کر دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن شیخ نے ضعف پیری کا عذر کر کے ایک مرتبہ اپنے مختلف اشعار کی بیاض اور دوسری دفعہ کتاب گلستان و بوستان نامی اپنے ہاتھ سے لکھکر شہزادہ کے پاس بھیجدی اور اپنی بجائے امیر خسرو کی سفارش کی۔ اور لکھا کہ مجھے بڑھاپے کی ناتوانی اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیتی۔ موت قریب ہے اور شیراز سا وطن عزیز ۔

سعدی اور امیر حسن دہلوی آپ کے ہم عصر شعرا میں تھے حضرت امیر خسرو کے آبا و اجداد چنگیز خاں کے ظلم سے تنگ آکر ماوراء النہر سے ہند میں چلے آئے تھے۔ تغلق شاہ نے خسرو کے والد کو فوجی خدمت دیدی تھی جس میں وہ شہید ہوئے۔ خسرو نے اخیر عمر میں امرا کی مدح سرائی سے توبہ کی۔ اور جس قدر قصاید لکھے تھے سب کو دواوین سے نکال دیا۔ مدح باری عز اسمہ کے سوا کچھ نہ رکھا۔ آپ ہجری چھٹی اور عیسوی تیرھویں صدی میں بمقام مومن آباد عرف پٹیالی ضلع ایٹہ میں پیدا ہوئے تھے۔ جس وقت آپ کے پیر و مرشد محبوب الٰہی نے ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ ہجری مطابق ۱۳۲۴ عیسوی میں نقل مکان فرمایا تو اُس وقت آپ سلطان غیاث الدین تغلق کے ساتھ لکھنوتی مضافات بنگالہ میں تشریف رکھتے تھے۔ جب وہاں سے آئے تو سارا مال و اسباب لٹا دیا۔ منہ کالا اور جامہ پارہ پارہ کر کے

زیادہ کفایت شعاری برتتے وقت ایک بات فراموش نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ بات یہ ہے کہ افسانہ کی غایت زیادہ سے زیادہ موثر طریق پر پڑھنے کے لئے ذہن نشین ہو جانی چاہیئے اگر تاثیر کے حصول کے لئے کفایت شعاری سے دست بردار ہونا پڑتا ہے تو افسانہ نگار کو چاہیئے کہ بے تکلف اس سے دست کش ہو جائے۔ تشکیل کے معاملہ میں ایک بڑا اہم حل طلب مسئلہ افسانہ نگار کے سامنے یہ ہوتا ہے کہ حصولِ تاثیر اور کفایتی ذرائع کے درمیان توازن کیونکر قائم کیا جائے۔

ہر افسانہ میں چند کردار ایسے ضرور ہوتے ہیں جو پلاٹ کی حرکت کے لئے ضروری نہیں ہوتے۔ مگر تشکیل کے لئے ضروری عناصر کا حکم رکھتے ہیں انھیں معاون کردار کہتے ہیں کیونکہ ان سے پلاٹ کو نشو و نما دے کر افسانے کو تکمیل تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔ اکثر انھیں تقابل کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ مرکزی کردار کی بعض اچھی یا بری خصوصیات اور بھی اجاگر ہو جائیں ——

اگر مرکزی کردار غیر معمولی کیرکٹر کا مالک ہوتا ہے تو امدادی کردار عام رجحانات کے حامل دکھائے جاتے ہیں تاکہ مرکزی کردار کی غیر معمولیت اور بھی زیادہ نظر آئے۔ اگر مرکزی کردار کے کیرکٹر میں بدخصالی زیادہ ہوتی ہے تو اس کے مقابل نیک امدادی کردار رکھ کر اس کی طینت کی خرابی کو اور بھی چمکا دیا جاتا ہے۔

بعض اوقات ایک کردار کو دوسرے کردار کی فضائے بعید یا اس کا پس منظر اپنے مقابل کے کردار کی خصوصیات کو اگر وہ روشن ہیں تو روشن تر اور اگر تاریک ہیں تو تاریک تر کر کے دکھاتے ہیں۔ کبھی اس پس منظر کے مقابل ایک کردار کو صرف نمایاں کیا جاتا ہے۔ یوں بلند ترین روشنیاں اور عمیق ترین تاریکیاں پڑھنے والے کے سامنے لائی جاتی ہیں۔

تاہم کرداروں کا تنہا مصرف تقابل ہی نہیں ہے یہ اصول کہ زیادہ سے زیادہ کفایتی ذرائع برتے جائیں، اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ وہ اور طریقوں سے بھی ایک دوسرے سے اس طرح پیوست کئے جائیں جیسے کپڑے کے تار ایک دوسرے سے چسپاں کر دئے جاتے ہیں، کیونکہ ان کی پیوستگی سے افسانہ کی تشکیل کا عمل تکمیل پذیر ہوتا ہے۔

بعض اوقات معاون کرداروں میں انفرادیت بالکل نہیں ہوتی، وہ صرف پس منظر کا کام دینے یا فضا پیدا کرنے کے واسطے پیدا کئے جاتے ہیں ایسی صورتوں میں ان کی تخلیق اور تعمیر پر کوئی خاص توجہ صرف نہیں ہوتی۔ یا تو ان کی ایک ہلکی سی جھلک دکھا دی جاتی ہے، یا صرف اوپری طور سے تذکرہ کر دیا جاتا ہے یا اُن کا ایک ہلکا سا عکس دکھا دیا جاتا ہے۔ بعض افسانوں میں اضافی کردار صرف جزئیات کی تکمیل کے لئے لائے جاتے ہیں۔ کبھی ایک کہانی بیان کرنے والے کی ضرورت ہوتی ہے جس کا خود کہانی کے واقعات میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ غرض صدہا طریقوں سے امدادی کرداروں سے کام لیا جاتا ہے۔ ہر افسانہ کی جداگانہ ضروریات ہوتی ہیں۔

بعض اوقات افسانے میں ایک معاون کردار کا اس لئے بھی اضافہ کر دیتے ہیں کہ اس سے نفسِ مضمون کو تقویت پہنچتی ہے، مثلاً مرکزی رابعہ کی خصلتوں کو واضح تر کرنے کے لئے مولٰنا نیاز فتحپوری نے "شہید آزادی" میں حیدر رضا کا کردار پیش کیا ہے۔

کرداروں کا واقعات سے قریبی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اب ہمیں افسانے کے وقوعات کی طرف توجہ کا رُخ پھیرنا چاہیئے۔ افسانے کا یہ اصول ہے کہ ہر جزو کسی نہ کسی طرح افسانے کے عمل اور اس کی حرکت کو آگے بڑھاتا ہے اور افسانے کو اُس کے متعینہ انجام سے قریب تر کر دیتا ہے۔ اس سے ایسی جزئیات مہیا ہوتی ہیں جن سے افسانہ مکمل ہوتا ہے۔ انہی جزئیات کے صحیح انتخاب اور مناسب استعمال پر بڑی حد تک افسانہ کے تاثر کا دارومدار ہوتا ہے۔

وقوعات کے تین مصرف ہیں۔ مثال سے کسی چیز کو واضح تر کرنا عمل میں تیزی پیدا کرنا۔ اور جذبات کی اُکساہٹ کا سامان مہیا کرنا۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک افسانہ میں وقوعات کا ایک مصرف ظاہر ہو۔ ہر کہانی میں عمل اور جذبات ایک ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ اس لئے عمل کے وقوعات اور جذباتی وقوعات اکثر پہلو بہ پہلو یا ایک دوسرے سے وابستہ دیکھے جاتے ہیں۔

مثالی وقوعات بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں اور وہ افسانہ کے لئے بنیادی طور پر ضروری بھی نہیں ہوتے وقوعاتِ عمل البتہ افسانے کے لئے "جان" کا حکم رکھتے ہیں۔ جذباتی وقوعات کو اس طرح ترتیب

دروازہ حظیرہ پر بقول شخصے۔ ؎

جاسدراں چشم چکاں خون دل ماں

حاضر ہوئے اور باواز بلند کہا کہ اے مسلمانوں میں کون ہوں اور میری حقیقت کیا ہے کہ میں ایسے بڑے شیخ کے واسطے دو آنسو بہاؤں۔ میں تو اپنے واسطے روتا ہوں کہ میرا بھی وقت قریب آگیا۔ غرض پورے چھ مہینے کے بعد ۲۹ ذیقعد سنہ مذکور کو عالم ارواح میں اپنے عاشق حقیقی سے جا ملے۔ کہتے ہیں جس وقت آپ کا وصال ہوا یہ دوہا فرمایا۔ ؎

گوری سووے سیج پر اور مکھ پہ ڈالے کیس

چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھی چو ندیس

یعنی میرا معشوق پلنگ پر اس حالت میں سوتا ہے کہ چہرے کو اس کے لمبے لمبے بالوں نے ڈھانک لیا ہے۔ جب اس کا دیدار ہی میسر نہیں تو خسرو اپنے اصلی گھر کو چلو۔ کیونکہ چاروں طرف شام ہوگئی ہے اندھیرے میں نہ تم کسی کو دیکھو گے اور نہ کوئی تمہارا قدردان بنکر تمہارے اوپر نظر محبت ڈالے گا ✦

کہتے ہیں نو برس کی عمر میں امیر خسرو کے والد کا سایہ ان کے سر سے اٹھ گیا تھا چنانچہ آپ نے اس وقت یہ شعر کہا۔

سیف از سرم گذشت دل من دو نیم شد ✦ دریائے من رواں شدہ در یتیم ملند

آپ کے کلام میں نمکینی اور شیرینی دونوں کیفیتیں اپنے اپنے موقع پر موجود ہیں۔ خزانہ عامرہ میں لکھا ہے کہ آپ ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے امیرزادے تھے نواب عماد الملک بہادر کی بیٹی جو اس زمانہ کے امرائے عصر میں سے تھے آپ کی والدہ ماجدہ تھیں آپ انہیں کے بطن سے پٹیالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد امیر سیف الدین ایک کپڑے میں لپیٹ کر آپ کو ایک مجذوب کے پاس لے گئے جس وقت اس درویش باخبر و بے خبر کی نظر حضرت پر پڑی فرمایا کہ آپ ایسے شخص کو میرے پاس لائے ہیں جو خاقانی سے دو قدم آگے جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اس یتیمی کی حالت میں بھی وہ کمال حاصل کیا کہ شاذ و نادر ہی اس کمال کے آدمی ہوتے ہیں۔ جب سن تمیز کو پہنچے تو آپ سلطان جی کے مرید ہوگئے ✦

ایک مرتبہ آپ نے حضرت کی مدح لکھکر سنائی سلطان المشائخ کو پسند آئی فرمایا کہ اس کا کیا صلہ چاہتے ہو۔ آپ نے دست بستہ عرض کیا کہ اپنے کلام کی شیرینی چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ہماری چارپائی کے نیچے شکر کا بھرا ہوا طباق رکھا ہے اسے اٹھا لاؤ اور اپنے سر کے اوپر سے نثار کر دو بلکہ ذرا سی تم بھی کھا لو۔ حضرت امیر اٹھا لائے چنانچہ خسرو کے کلام کی شیرینی نے سب کے مذاق کو شیریں کر دیا۔ ایک دفعہ سلطان جی صاحب نے فرمایا کہ اے ترک اصفہانیوں کی طرز پر شعر کہا کر۔ لوگوں نے اصفہانیوں کی طرز سے عشق انگیز و زلف و خال آمیز اشعار سے مراد لی ہے واللہ اعلم حضرت کی اس سے کیا غرض تھی۔ ہمارے ایک دوست نے جو صاحبزادگان درگاہ محبوب الہی میں سے ایک لائق مولوی اور ہونہار جوان ہیں حضرت امیر خسرو کے متعلق ایک عجیب حکایت ہشت سالہ عمر کی بیان کی یعنی آٹھ یا ساڑھے آٹھ برس کی عمر تھی کہ ان کے والد خواجہ ابوالحسن امیر خسرو اور ان کے بڑے بھائی امیر اعز الدین علی شاہ صاحب کو لیکر سلطان جی کی خدمت میں حاضر ہوئے جب خانقاہ کے دروازہ پر پہنچے تو امیر خسرو کچھ سوچ کر ٹھٹک رہے اور اپنے والد صاحب سے کہا کہ میں تو اندر نہیں جانا ہرچند امیر سیف الدین نے اصرار کیا مگر یہ نہ مانے اور وہیں کھڑے کھڑے ایک قطعہ موزون کیا جس سے غرض یہ تھی کہ اگر سلطان جی صاحب کشف ہیں تو اس بات کو سمجھ لینگے اور جواب بھی مرحمت فرمائینگے ورنہ جیسے اور درویش ہیں ویسے ہی یہ بھی نام کے ہوں گے۔ قطعہ یہ ہے ؎

تو آں شاہی کہ بر بالاے قصرت ✦ کبوتر گر نشیند باز گردد ✦

غریبے مستمندے بر در آمد ✦ بیاید اندروں یا باز گردد ✦

سلطان جی نے اپنے کسی مرید سے فرمایا دیکھو باہر اس شکل و شباہت کا کوئی لڑکا کھڑا ہے۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور یہ شعر امیر خسرو سے سنکر آیا آپ نے جواب میں یہ قطعہ بھیجدیا۔ ؎

بیاید اندروں مرد حقیقت ✦ کہ با ما یک نفس ہمراز گردد

اگر ابلہ بود آں مرد ناداں ✦ ازاں راہے کہ آمد باز گردد

آپ یہ جواب سنکر اندر گئے اور قدموں پر گر پڑے ✦

آپ نے کتاب نُہ سپہر سلطان قطب الدین ابن سلطان

دینے سے کہ وہ وقوعات کے درمیان آجائے، افسانہ کے مسلسل کن تسلسل کو توڑا جاسکتا ہے۔ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ اس طرح بار بار دلچسپی کو اکسانے اور مدہم کر دینے سے آیا افسانے کے وحدتِ تاثر کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ——— ؟

ایک معمولی سی مثال سے اس سوال کا تشفی بخش جواب دیا جاسکتا ہے۔ فرض کرو ایک شخص پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ وہ منظر جو پہاڑ کی چوٹی سے نظر آسکتا ہے اس کو اُسی وقت نظر آئے گا جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ جائے گا۔ مگر اس دوران میں بھی تو جب وہ اوپر کی طرف گامزن ہے جہاں تہاں اُسے ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو اُس کی نظروں کے لئے "جنتِ نظارہ" ثابت ہوں گی، بالکل یہی صورت افسانہ کی ہے، جذبات کی ہر تازہ اُکساہٹ ذاویہ نظر کو وسعت دیتی ہے۔ مگر حالات کا پورا نظارہ افسانہ کے نقطۂ عروج پر پہنچنے کے بعد ہی نصیب ہوتا ہے، عمل کے لحاظ سے افسانہ برابر اپنے ارتقائی منازل طے کرتا رہتا ہے۔ اتمامِ منازل نقطۂ عروج ہی پر ہوتا ہے۔ درمیانی نازک لمحات شاہراہِ ارتقا پر سنگہائے راہ بن جاتے ہیں۔ ہر نازک لمحہ اپنے پیشرو کی بہ نسبت کسی قدر بلند تر سطح پر ہوتا ہے۔

افسانے کے ان نازک لمحات کے درمیان دلچسپی میں کوئی کمی واقع نہیں ہونی چاہیئے، کیونکہ (تلازمہ قائم رکھتے ہوئے) یہ ضروری نہیں کہ ہر بار کسی بلندی پر پہنچنے سے قبل ایک شخص کسی وادی میں اُترے۔

دوسرے ٹائپ کا وقوعہ یعنی مثالی وقوعہ بھی ذہن ہی سے اپیل کرتا ہے۔ تصریحی مثالوں سے افسانہ کی چمک دمک بڑھ جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مثالی وقوعات سے صرف افسانہ کے واقعات کی گہرائی تک پڑھنے والے کے ذہن کو لیجانا مقصود ہوتا ہے۔ واقعات کو مجسم کر کے وہ انھیں زیادہ واضح شکل دیدیتے ہیں، اکثر اس طرح کسی کردار کی بھی تشریح کر دی جاتی ہے۔ کبھی کبھی افسانہ کے موضوع پر بھی مثالی وقوعات سے نئی روشنی پڑجاتی ہے۔ ان کے ذریعے پڑھنے والا موضوع تک بالکل ایک نئے راستے سے پہنچتا ہے۔ اس طرح ایک اضافی واقعہ کے علم میں آجانے سے تاثیرِ واثر میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

جذباتی وقوعات بلا واسطہ افسانہ کے عمل کو ترقی دیتے ہیں، وہ افسانہ کی فضا بناتے ہیں، اُسے ایک مخصوص رنگ دیتے ہیں اور پڑھنے والے میں جذبۂ ہمدردی برانگیختہ کرتے ہیں۔ اُن سے کیفیات کی تخلیق بھی کی جاتی ہے۔ کبھی کبھی ان سے کہانی میں فوری مزاج کی چمک پیدا ہوجاتی ہے۔ مگر ان وقوعات کا مصرف کچھ بھی ہو اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں تک وحدتِ تاثر کا تعلق ہے یہ اسے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ ہر چند جذباتی وقوعات تنہا بھی وجود پذیر ہوسکتے ہیں۔ مگر عموماً وہ عمل یا مثالی کے وقوعات سے منسلک کر دئے جاتے ہیں۔

افسانے کی تشکیل کے دوران میں یہ بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ عمل کردار اور فضا کو متناسب اثر بخشا جائے۔ مگر اس میں شدت نہو۔ کسی وقوعہ کے بیان، یا کسی کردار کی تصویر کھینچنے میں بہت سی جزوی اور غیر اہم تفصیلات دی جاسکتی ہیں۔ اُن کا مصرف صرف یہی ہوتا ہے کہ تاثیر میں گہرائی پیدا ہو۔ مولانا نیاز فتحپوری نے "داستانِ حسن و عشق کے خونی ورق" میں جو تھیو فائل گاٹیر سے ماخوذ ہے قلوبطرہ کا کردار پیش کرتے وقت درجنوں جزوی اور غیر اہم تفصیلات پیش کی ہیں اسی طرح قلوبطرہ کے محل کی فضا بڑی مرصع پیش کی ہے، شاید اس سے مصنف کی غرض قلوبطرہ کا شاہانہ پس منظر پیش کرنا ہے۔ برخلاف اس کے "رادھا" میں کردار نگاری کو بہت کم گنجائش دی گئی ہے، یہاں عمل پر زیادہ زور ہے اور جس حد تک ضروری ہے کردار کی تصویر بھی عمل کی جھانکیوں میں ہی سے دکھائی گئی ہے۔ کبھی کبھی نمایاں کردار یا عمل اور بھی زیادہ نمایاں بنانے کا یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے کہ افسانہ نگار صرف چند تصریحی الفاظ لکھ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔ عین اُس وقت جب پڑھنے والا تفصیلات کا متوقع ہو، بیانی اختصار سے پڑھنے والے کی توجہ فوراً کردار یا عمل پر مرکوز ہوجاتی ہے۔

تخلیقِ اثر کے لئے بعض اور ذرائع بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا محفلِ سماع میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی کو کسی خاص شعر یا مصرعہ پر وجد آجاتا ہے تو موسیقار اُسی کو بار بار دوھراتے ہیں، اور اس کے اثر میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، ہر بار جب پسندیدہ شعر یا مصرعہ دوہرایا جاتا ہے صاحبِ وجد کے دل و جگر میں ہوک سی اُٹھتی ہے۔ بعض افسانوں میں بھی یہی کھٹکا استعمال کیا جاتا ہے۔ امریکن افسانہ نگار "ایڈگر ایلن پو" جو افسانہ نگاری کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے اس ترکیب کا بڑا دلدادہ اور بہت خوگر تھا۔ مختلف افسانوں میں یہ ترکیب مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہے بعض دفعہ نفسِ موضوع پر زور دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات وہی اشارات

خسرو

علاءالدین خلجی کے نام پر نظم کی تھی جس کے صلہ میں ہاتھی کے ہموزن سونا عطا ہوا تھا چنانچہ حسن دہلوی نے اس کتاب میں اس انعام کی تصریح کی ہے اور اس کے چند شعار خزانہ عامرہ کے مولف نے بھی نقل کئے ہیں اس کتاب میں ساٹھ برس سے زیادہ اپنی عمر بیان کی ہے اور اس وقت تک چار بادشاہوں کی خدمتگزاری کا فخر پایا ہے اور اس انعام کو ان سے بڑھکر بتایا ہے +

امیر خسرو ایک دفعہ پکڑے بھی گئے تھے جس وقت سلطان محمد قاآن کو ملتان کی نظامت کرتے ہوئے پانچ برس ہوئے تو کفار تتار نے ملتان پر حملہ کر کے ۶۸۴ھ میں سلطان محمد کو شہید کر دیا اور امیر خسرو کو قید کر کے بلخ میں لے گئے۔ آپ دو برس کے بعد رہائی پا کر سلطان بلبن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خان شہید کے مرثیہ میں جو ایک نہایت پر درد و پر اثر رقت انگیز معنے خیز قصیدہ لکھا تھا پڑھکر سنایا۔ حاضرین مجلس میں کہرام پڑ گیا۔ ہائے ہائے کے سوا دوسری آواز کان میں نہیں آتی تھی۔ بادشاہ کو روتے روتے بخار چڑھ آیا اور تھوڑے ہی دنوں بعد اُسی بخار میں چل بسا۔ سلطان غیاث الدین تغلق سے بھی امیر خسرو کو بہت کچھ فایدہ ہوا۔ تغلق نامہ اسی کی شان میں نظم کیا۔ سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں تو آپ نے چھے سات مہینے سے زیادہ دنیا کی سیر نہیں کی سب کچھ چھوڑ چھاڑ اپنے مرشد کی روح پر فتوح سے جا ملے +

(۵) پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان کا نام جس نے شیریں پر عاشق ہو کر شعرا کی دنیا میں بہت کچھ شہرت پائی چونکہ خسرو پرویز بلکہ صرف خسرو کے نام کے ساتھ بھی شیریں فرہاد کا ذکر لانا مناسبت شعری کے لئے شاعرانہ فرض اور سخن گسترانہ لازمہ قرار پایا ہے لہذا ہم بھی اسی جگہ خسرو پرویز اور ایسے متعلقات کا ذکر کر دینا مناسب جانتے اور مختصراً سارے واقعات کا لب لباب لکھ دیتے ہیں +

لفظ پرویز کے لغوی معنے مختلف فرہنگ نویسوں نے مختلف طرح سے بیان کئے ہیں۔ کسی نے مظفر۔ فتحمند اور بزرگ سے مراد لی ہے۔ کسی نے عزیز اور پیارے سے نسبت دی ہے کسی نے مچھلی پہ انحصار کیا اور ماہی دوست قرار دیا ہے چونکہ مچھلی اس کو از حد مرغوب اور اس کا شکار اس کے دل کا بہلاوا تھا لہذا اس لقب سے ملقب ہو گیا +

پرویز شاہان ایران میں رعب داب۔ مال متاع استقلال طبع۔ استحکام عزم۔ اور کارہائے مردانہ میں اول اول نہایت مشہور رہا۔ اس نے تخت شاہی پر جلوس فرماتے ہی سلطنت کی شان و شوکت چمکا دی مگر اخیر میں اپنی بدچلنی فرعون مزاجی اور ظلم ناروا کے سبب ایسا گرا کہ پھر سنبھالے نہ سنبھلا۔ نجومیوں کی رائے پر چلکر ساری اولاد کو قید کر دیا نوزائیدہ معصوم بچوں کو چھریوں سے حلال کرا دیا اور آپ عیش و عشرت میں ایسا ڈوبا کہ اپنے ساتھ اوروں کو بھی لے ڈوبا جب تک روزانہ ایک نت نیا معشوق بغل میں اور رنگ برنگی شراب جام میں ہوتی چین نہ پڑتا۔ رات دن معشوق ہی اوڑھنا معشوق ہی بچھونا معشوق ہی تکیہ معشوق ہی پائنتی اور معشوق ہی سرہانا تھا۔ عالم مستی میں ایسے ایسے خلاف عقل لغو اور پوچ احکام صادر کرتا کہ بچہ بھی سنکر نہیں دیتا تھا۔ رعیت عاجز تھی ارکان سلطنت۔ اعیان دولت تنگ اور مجبور۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۶۲۸ء میں امرا و وزرائے سلطنت نے متفق ہو کر اسے قید کر اس کے بیٹے شیرویہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔ شیرویہ نے بھی موقع پا کر باپ کو خوابگاہ میں قتل کرا دیا اور کہا کہ فتنہ خوابیدہ کو ہمیشہ کے واسطے سلا دینے سے بہتر کوئی نیک بات نہیں۔ ۳۸ برس حکومت کی۔ ہندوستان میں راجہ آنند پور والئے قنوج اس کا ہم عصر تھا +

پرویز کے وقت کی چند چیزیں مشہور ہیں ایک عجیب و غریب تخت جس کا نام طاقدیس تھا اور وہ فریدوں سے اس کے ورثہ میں آیا تھا اس تخت کا طول ۱۸۰ گز اور عرض ۱۲۰ گز اور تمام جواہرات بیش قیمت سے مرصع تھا جس میں آسمانی بارہ برجوں اور ساتوں سیاروں کو اس حکمت سے بنایا تھا کہ تمام فلکی اور نجومی احوال اس سے معلوم ہوتا رہتا تھا اس کے پاس اکٹھے سو خزانے تھے جنمیں سے آٹھ نہایت مشہور ہیں اس کے شبستان میں بارہ ہزار پریزادیں تھیں جنمیں سے ایک شیریں بھی ہے جس پر یہ از حد فریفتہ اور دلدادہ تھا۔ پچاس ہزار خاص سواری کے گھوڑے تھے جن میں ایک نہایت تیز رفتار باد پیما مشکی گھوڑا بھی تھا جسے شبدیز

آغاز افسانہ میں رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جن پر آگے چل کر افسانہ کے نقطۂ عروج کی بنا رکھی جاتی ہے یا جو افسانہ کی غائت کے آئینہ داری کرتے ہیں، بعض افسانوں میں ایک دو فقرے بار بار دوہرائے جاتے ہیں۔ غرض ڈھنگ کچھ بھی ہو۔ ترکیب یہ ہوتی ہے کہ اثرات زیادہ عمیق ہوتے چلے جائیں ـــــ نیاز کے افسانہ "ایک شاعر کا انجام" (جالستان) میں اشارات اتنے واضح اور نمایاں نہیں ہیں۔ مگر موجود ضرور ہیں ـــــ

افزائش اثر کے سلسلہ میں جب ان پر زور دیا جاتا ہے جو اس کے سخق ہیں تو ان وقوعات کی باقاعدہ ترتیب کی طرف بھی توجہ کی جاتی ہے، جو افسانہ کے لئے ضروری ہیں۔ یہ کام خار شمار ہے۔ بعض لوگوں کی رائے کسی افسانہ کے واقعات اسی ترتیب سے بیان کر دینا جس ترتیب سے وہ وقوع پذیر ہوئے ہیں شاذ ہی ممکن ہے۔ وہ اس کی دلیل دیتے ہیں کہ اس صورت میں افسانہ بہت پیچھے سے شروع کرنا پڑے گا اور بہت سی غیر اہم تفصیلات کو بھی راہ دینی ہوگی اور افسانہ کی حرکت بھی بہت سست رہے گی۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ افسانہ کے واقعات بجنسہٖ اسی طرح سے بیان کر دینے چاہئیں جس طرح وہ وقوع پذیر ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ افسانہ میں جو ضروری مداخلتیں ممکن ہیں اس طرح ان کا دفعیہ ہو جائیگا۔

یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ ان دونوں آرا میں کونسی درست ہے اور کونسی غلط۔ غائر نظر ڈالنے سے البتہ اتنا پتہ چلتا ہے کہ اپنی اپنی جگہ یہ دونوں فریق صحیح ہیں۔ اصل میں معاملے کا بہت کچھ انحصار خود افسانے پر ہے، اور بہت کچھ افسانہ نگار کے سلیقہ پر۔ یہ مسلم ہے کہ وہ افسانہ نگار جو اپنے کام کی پوری مہارت رکھتا ہے افسانہ کو بے مطلب تفصیلات سے گرانبار نہیں کرے گا۔ تاہم ہر افسانہ میں چند تفریحی فقرے ضرور رکھنے پڑتے ہیں۔ اور وہ ضروری بھی ہوتے ہیں۔ تاہم افسانہ کے آغاز سے پہلے جو کچھ گزر چکا ہے اس تمام کو بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اسکی چنداں ضرورت ہے کہ افسانہ کے آغاز ہی میں ان سب سابقہ واقعات کا انبار لگا دیا جائے واقعات افسانہ میں جا بجا منتشر کئے جا سکتے ہیں، اور اس طرح منتشر کئے جا سکتے ہیں کہ ترتیب کی باقاعدگی کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔ یہ طرز عمل یقیناً دماغی پھوہڑپن پر دلالت کرتا ہے کہ کسی ایک مرحلہ تک واقعات بیان کرنے کے بعد افسانہ نگار پھر ماضی کی طرف پلٹ پڑے اور کہنے لگے، "یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اب سے چار ماہ قبل جب اسلم کالج سے تازہ تازہ نکلا تھا ...... وغیرہ وغیرہ اس قسم کے واقعات کسی مکالمہ میں یا ایسے موقعہ پر جب کردار غرق فکر ہو بآسانی ظاہر کئے جا سکتے ہیں۔

قدرتاً کام اس وقت ذرا دشوار ہو جاتا ہے، جب گزشتہ واقعات کے متعلق یا کردار کے تعارف کے طور پر کافی طول طویل بیان کے مرحلہ سے گزرنا ہو۔ مظہر انصاری کے افسانہ "ملاپ کا فرشتہ" میں مصنف کو سلیمہ اور اسکے شوہر صادق کے بگاڑ کی تفصیلات ابتدا میں بتانی ضروری تھیں، اور اسی سلسلہ میں لاپرواہ اور ضدی کیرکٹر پر بھی روشنی ڈالنی تھی، تاکہ آگے چل کر جو زبردست انقلاب اس کی حالت میں پیدا ہونے والا ہے، اس کا تاثر اپنی جگہ خوب گہرا ہو جائے۔ سیدھا سادھا راستہ یہ تھا کہ افسانہ نگار سلیمہ اور اُس کے شوہر کے بگاڑ کی تفصیلات ہی سے افسانہ شروع کر دیتا، مگر یہ راستہ مصنف کے ذہنی پھوہڑپن پر دلالت کرتا ہے۔ اس نے ایک زیادہ سلیقہ مندانہ اور فنکارانہ طریقہ اختیار کیا۔ سلیمہ اور اس کی سہیلی کی گفتگو سے افسانہ کا آغاز کیا ہے؛ (واضح ہو کہ سہیلیوں کی سیکھ ماننے کے معاملہ ہی پر میاں بیوی میں اَن بَن ہے) سلیمہ سہیلی کے ساتھ کہیں جانے کے لئے تیاری کر رہی ہے، اور پوچھتی ہے "بس یا اور کچھ اور بھی پہن لوں"۔ سہیلی جواب دیتی ہے "خالی ابرن اچھے نہیں معلوم ہوتے۔ بُندے اور پہن لو"۔ اور اُس کے بعد (یعنی ایک جھلک دکھانے کے بعد) فوراً میاں بیوی کے اس بگاڑ کی تفصیل شروع کر دی جاتی ہے جو افسانہ شروع ہونے سے پہلے وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

افسانہ سے پہلے ہی گزشتہ واقعات کو ظاہر کرنے کے اور بھی متعدد طریقے ہیں۔ اکثر مرکزی کردار اپنے آپ سے گفتگو کرنے لگتا ہے اور اپنے گزشتہ زندگی کی تمام ضروری تفصیلات پیش کر دیتا ہے۔ کبھی مکالموں میں گزشتہ حالات بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ ان صورتوں میں گزشتہ واقعات افسانہ کی حرکت کو روکتے نہیں بلکہ اس کی رفتار میں اضافہ کرتے ہیں۔

ایک دشواری اور ہے جو اس سلسلہ میں اکثر پیش آتی ہے۔ وہ واقعات جو بیک وقت وقوع پذیر ہوئے ہیں اُنھیں کس ترتیب سے بیان کیا جائے؟ ایسی

خسرو

کہا کرتے تھے۔ شب مجاز سیاہ دیز یعنی رنگ جس کے ترکیبی معنے
سیاہ شب رنگ ہوئے۔ گھوڑا دیز کے تمام گھوڑوں سے چار بالشت
بلند بیان کیا جاتا تھا پرویز جو آپ کھاتا وہی اس کو بھی کھلاتا
تھا جب وہ مرگیا تو خسرو نے اُسے نہایت عزت کے ساتھ اسی
طرح دفن کیا جس طرح سکندر اعظم نے اپنی سواری کا گھوڑا مع
لنبہ و سکہ ہائے مروجہ خود راولپنڈی کے میدان میں دفن کرکے
اس کا مقبرہ بنا دیا تھا۔ باربد اسی کا مطرب و شبدیز تھا جس کا
حال اسی لغت میں لکھا گیا۔ شیریں اسی کی معشوقہ تھی جس کا مختصر
ذکر یہ ہے کہ ملک ارمن میں ایک خاتون مسماۃ شمیرا یا مہین
بانو فرمان روا تھی اور اس کا دار الخلافہ شہر بردع تھا۔ مہین بانو
کی ایک نہایت شکیلہ و جمیلہ بھتیجی شیریں نامی تھی جسے اس کی
میٹھی میٹھی باتوں کے سبب مہین بانو شیریں شیریں کہکر پکارتی
اور اسی کو اپنے تخت و تاج کا وارث گردانتی تھی۔ حسن و جمال
میں یکتائے روزگار۔ رفتار و گفتار میں کبک و طوطی شکر خوار
سے کم نہ تھی۔ ہر کہ و مہ اس کے کردار پر جان نثار۔ اور ادائے
معشوقانہ پر بیقرار تھا۔ غرض دلبری اور دلربائی میں آفت ہر
شہر و دیار تھی۔ اس زمانے میں جب تک چالیس مخصوص صفتیں
حسینہ میں موجود نہ ہوتیں اسے حسین و مہ جبین نہیں کہ سکتے تھے
خدا کی شان شیریں میں یہ سب کی سب موجود تھیں۔ اور اسی سبب
سے اس کا شہرہ اور بھی دور دور ہو گیا تھا۔ جب شیریں دوشیزگی
کی عمر کو پہنچی۔ اس کے حسن نے طفلی سے باہر قدم نکالا اور کسی شاعر
کا یہ کہنا مصداق آیا + ؎

بہ طفلی دایہ دستش میگرفت و زیر لب میگفت
کہ ایں سر پنجہ از خون کساں گلگوں شود روزے

تو اس وقت شاپور خسرو پرویز کے مصاحب کو بھی جو فن مصوری
میں ید طولے رکھتا تھا یہ خیال آیا کہ اپنے آقا شہزادہ پرویز کو بھی
جس کے گھٹی میں مہ جبینوں کا عشق پڑا ہوا اور حسن کا ناز و انداز
اس کی رگ رگ میں بسا ہوا ہے شیریں کا حال سنائے گو ابھی
شہزادگی کا زمانہ ہے مگر وہ حسن پر پریوں کا دیوانہ ہے اپنا
مطلب نکالے بغیر نہیں رہیگا چنانچہ ایک روز اس کے حسن و

خسرو

جمال کا ذکر چھیڑ ہی دیا۔ شہزادہ کو تو مزا پڑا ہوا تھا ہی یہ بات سنکر
اور چیٹک لگ گئی شاپور سے کہا کہ یار تم نے ہتو عشق کا دیو میری
گردن پر سوار کر دیا یا تو اس کے اتارنے کی تدبیر کرو ورنہ میری
اور تمہاری گردن مروڑ کر رکھ دیگا۔ مجھے بھی اب یہی دھن ہے کہ
یا تو شیریں میری ہم بستر ہو ورنہ یہ خسرو اُس کے عشق کی آگ میں جلکر
خاکستر ہو۔ شاپور نے شہزادے کو تسلی دی اور کہا کہ میرے دم
میں دم ہے تو ایک روز آپکی بغل میں اُسے دکھا دونگا۔ اس کے بعد
شہزادہ پرویز کی مختلف اوقات کی تصویریں بنانی شروع کیں
ایک تو شہزادہ عالم جوانی کے سبب خود ہی خوش وضع اور خوبصورت
تھا اس نے اپنی سنگ آمیزی سے اُسے اور بھی چار چاند لگا دئے
اور ایک ایک تصویر ایسی بنائی کہ جو دیکھے غش کھا جائے۔ ان
کو احتیاط سے ساتھ لے شہر بردع میں جا دھمکا۔ اتفاقاً یہ موسم
بہار تھا۔ پھولوں کا جوبن دیکھنے اپنی نازک بدنی دکھلانے کی
شیریں جان بھی شش ہمجولیوں اور بہت سے سہیلیوں کو ساتھ لے
باغ کی سیر کو آئی تھیں۔ شاپور بھی باغبانوں سے گٹھ کر باغ میں جا
براجا۔ اور شہزادہ پرویز کی شبیہ ایک پودے کی شاخ میں لٹکا
دی اور آپ کسی کونے میں چھپکر کھڑا ہو گیا۔ شیریں بھی سیر کرتی
ہوئی بوٹا سا قد لئے اس درخت کے پاس آنکلی۔ تصویر کو دیکھتے
ہی غش ہو گئی۔ یہ بات دیکھ کر اس کی سہیلیوں کا ماتھا ٹھنکا۔
مگر تیر نشانہ پر لگ چکا تھا۔ شاپور نے موقع تاک دوسری
روش پر جا پرویز کی دوسری تصویر کو ایک اور درخت پر آویزاں
کر دیا۔ چونکہ ادھر تو پرویز حسن و جوانی میں یوسف ثانی بنا ہوا
تھا اور اُدھر شیریں بھی سرمست جوانی تھی دوبارہ دیکھتے ہی صاحب
تصویر کی خواہش و جستجو میں بیتاب ملکہ پر از اضطراب ہو گئی اسی
حالت میں اس کی نظر شاپور پر جا پڑی جو فقیرانہ لباس پہنے ہوئے
باغ کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا انتظار میں تاڑ رہا تھا۔ شیریں چونکہ
از خود رفتہ اور بیقرار ہو گئی تھی کسی نہ کسی بہانہ سے اس کے پاس
چلی آئی اور پوچھا کہ شاہ صاحب یہ تصویر کس آفت جان کی ہے
شاپور نے عرض کیا کہ حضور شہزادہ پرویز کی ہے۔ آپ تصویر کو
کیا دیکھتی ہیں جو منہ سے نہ بولے نہ سر سے کھیلے جس کی تصویر ہے

صورتوں میں ترتیب وقوع توڑ دی جاتی ہے اور افسانہ نگار اپنے اوپر اُنھیں ترتیب دیتا ہے۔ کسی واقعہ کو جو ترتیب وقوع کے لحاظ سے آگے ہونا چاہئے تھا پیچھے کر دیتا ہے اور کسی کو جو پیچھے دکھانا چاہتا ہے آگے لے آتا ہے۔ تاہم اکثر و بیشتر افسانوں میں ترتیب وقوع کے مطابق واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

اکثر افسانوں کو ابواب میں تقسیم کر دیا جاتا ہے یا تو ایک طویل سطر کھینچ کر یا ایک حصہ کو دوسرے حصے سے جدا کر دیتے ہیں یا نقطے یا پھول وغیرہ درمیان میں لا کر فاصلہ پیدا کر دیا جاتا ہے یا (۱) (۲) (۳) وغیرہ سے فرق ڈال دیتے ہیں۔ ہر چند بعض مستند افسانہ نگاروں کے افسانوں میں اس وضع کی تقسیم نظر آتی ہے۔ مگر فنی اعتبار سے اس تقسیم کی معقولیت کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس صورت میں جب منظر میں مکمل تبدیلی یا سلسلہ خیالات میں مکمل انقطاع ہو اس قسم کی تقسیم قابلِ درگذر ہے۔ ایسی جگہوں پر فرق ڈالنے سے افسانہ کی "مجموعیت" پر بُرا اثر نہیں پڑتا۔ برخلاف اس کے اگر اس تقسیم سے مقصود صرف مختلف زمانوں کو جدا جدا کر کے دکھانا ہو تو ظاہر ہے کہ اس سے افسانہ کی حرکت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور اس وقت یہ تقسیم نہ صرف بیکار بلکہ خلاف قاعدہ بھی ہوتی ہے۔

مختلف زمانوں کے وقفوں کا عام طور پر ایک فقرے یا چند الفاظ سے بخوبی ظاہر کیا جا سکتا ہے اور اکثر افسانوں میں اس کی بھی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ وقفوں کا فرق ظاہر کرنا ضروری ہی نہیں معلوم ہوتا۔ اگر کوئی افسانہ ابواب پر تقسیم ہوئے بغیر ہی تعمیر ہو سکتا ہے تو اُسے ابواب میں تقسیم کرنا سخت غلطی ہے بلکہ دیکھا تو یہ گیا ہے کہ جن کہانیوں میں وقفہ ظاہر عرض معلوم نظر آتا ہے وہ بھی ایسا کرنے سے باعتبار حرکت کمزور پڑ جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ پڑھنے والے کے ذہن کو "دم لینے" پر مائل کرتی ہیں۔ اگر افسانہ خود تیز رفتار واقعات کا فاصلہ طے کرنے پر مصر نہیں ہے تو وہ پڑھنے میں گھبراہٹ کیوں مچائیں یوں افسانہ پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو افسانہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پڑھا جائے وہ وحدتِ تاثر کا حامل نہیں ہو سکتا اور نہ پڑھنے والے کے ذہن پر واحد تاثر مرتسم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اگر افسانہ نگار کے سامنے یہ بھی ایک حل طلب سوال ہوا کرتا ہے کہ افسانہ کو کیا شکل دی جائے یعنی کس قسم کا بیانی زاویہ لیا جائے۔ فہم اور سلیقہ اس منزل میں بہترین رہنما ہوتے ہیں۔ عموماً ذیل کے "بیانی زاویوں" میں سے کوئی ایک زاویہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(۱) ایک ایسا شخص جس کا افسانہ سے قریب یا دور کا تعلق نہیں ہے افسانہ بیان کرتا ہے۔ یہ ڈھنگ بہت قدیم سے مروج ہے۔ اس میں چند خامیاں ضرور ہیں۔ یعنی بعض اوقات بیان اور اصلیت کے معاملہ میں افسانہ میں جھجک آ جاتی ہے مگر اس ڈھنگ سے پڑھنے والوں کو ایک بڑی آسانی یہ رہتی ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں جو مختلف مقامات پر اور مختلف اوقات میں ہو رہا ہے اس ڈھنگ سے وہ دلوں میں چھپے ہوئے خیالات اور پوشیدہ رجحانات سے بھی باخبر ہو جاتے ہیں، اور کسی صورتِ حال یا کردار کا تجزیہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس بیانی زاویہ سے یہ آسان ہو جاتا ہے کہ ہر کردار کو بے لاگ اور غیر جانبدارانہ طور پر پیش کیا جا سکے۔ پڑھنے والا اس زاویہ سے بیان کئے ہوئے افسانوں میں اپنی تمام توجہ واقعات پر مرکوز کر دیتا ہے، اور بیان کرنے کے وجود کو بالکل فراموش کر جاتا ہے۔ بعض افسانوں کے لئے یہ غیر جانبدارانہ زاویہ بیان ناگزیر اور لابدی ہوتا ہے، وہ اس ڈھنگ کے سوا اور کسی ڈھنگ سے بیان ہی نہیں کئے جا سکتے۔

(۲) کوئی ایسا شخص افسانہ بیان کرتا ہے جو خود واقعات میں حصہ دار رہ چکا ہے یا جس نے افسانہ کو وقوع پذیر ہوتے دیکھا ہے، اس ڈھنگ سے واقعات کے بیان میں بہت صفائی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ فطرتِ انسانی کا خاصہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی زبان سے کسی واقعہ کو سننا زیادہ پسند کرتے ہیں جو یا تو حادثہ میں شریک تھے یا اس وقت جبکہ حادثہ وقوع پذیر ہوا ہو وہاں موجود تھے۔ اس صورت میں افسانہ بیان کرنے والا ہمارے ایک واقف کار کی سی حیثیت حاصل کر لیتا ہے اور افسانہ اصل معلوم ہونے لگتا ہے بالخصوص ایڈونچر (   ) کے افسانہ مرکزی کرداروں کی زبان سے بیان کر ڈالے جاتے ہیں تو بہت ہی زیادہ لبریز اصلیت معلوم ہونے لگتے ہیں۔ البتہ ان صورتوں میں جب ایڈونچر کا انجام حزنیہ ہو یا ایڈونچر کا انجام ہیرو کی موت پر ہوتا ہو۔ یہ ڈھنگ بیکار ہو جاتا ہے۔

افسانۂ عمل میں یہ ڈھنگ زیادہ کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ مگر افسانۂ کردار کے لئے یہ بہت غیر موزوں اور نامناسب ثابت ہوتا ہے

خسر

اسے دیکھیں کہ خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور نہایت فرصت میں بیٹھ کر دل سے بنایا ہے۔ میں کیا عرض کروں خدا نے شہزادہ میں حسن تو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ یوں تو ماشاء اللہ چشم بد دور آپ کا حسن بھی پھٹ پڑا ہے مگر وہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے خدا اس جوڑی کو سلامت رکھے۔ یہ ساز گاری دکھائے تو دنیا کا لطف دونوں کو زندگی بھر کا مزہ آجائے۔ خدا کی قدرت دیکھو مرتبہ میں دونوں یکساں حسن و جمال میں ایک کو چھپا و دوسرے کو نکالو وہی مثال ہے نادیدہ دیوسف ناشنیدہ عزیز بنا ہے۔ ...وہ بیمہر نہانی کہ مطلوب کو طالب اور طالب کو مطلوب بنا دیا۔ ...سے یہاں تک آنے کی ساری کیفیت بھی راست راست ...وکاست سنا دی بلکہ ...ہی یہ پٹی بھی پڑھا دی کہ اگر آپ ... اپنی چچی مہین بانو سے شکار کا بہانہ کرکے مداین چلی آئیں تو سارے کام بن جائیں اور وہ اعتراض جاتا رہے کہ شیریں ... دیو شیریں نے یہ بات منظور کی اور حسب تمنا ... کرکے مداین پہنچی۔ اتفاق سے اسی موقع پر شہزادہ پرویز باپ کے خوف سے بھاگ کر مہین بانو کے پاس چلا آیا۔ یہاں آ کر شیریں کے مداین جانے اور اس کے خود مائل ہو جانے کی خبر سنکر شاپور کو فوراً مداین بھیجا تاکہ اُسے بروع میں واپس لے آئے۔ ہنوز شیریں بروع میں داخل نہ ہوئی تھی کہ پرویز کو اپنے باپ پر مصیبت کا آسمان ٹوٹ پڑنے کی خبر لگی اور بیتابانہ اسی دم مداین کو سوار ہو گیا اور بہرام چوبین سے جو ایران پر غالب ہو گیا تھا جا بھڑا۔ چونکہ دل پہلے ہی ہار بیٹھا تھا لڑائی بھی ہار گیا۔ چار و ناچار پھر بروع میں وارد ہوا۔ اس وقت نادیدہ عاشق اور شنیدہ معشوق دونوں دوچار ہوئے۔ ایک نے دوسرے کو دیکھ کر آہ سرد بھری آنکھوں ہی آنکھوں میں کام بن گیا۔ چونکہ مہین بانو ایک جہاں دیدہ اور عاقلہ عورت تھی وہ ان محبت بھری نظروں کو تاڑ گئی اور بہانہ سے شیریں کو ایک گوشہ میں لیجا کر سمجھایا کہ بٹی جان تمہیں دنیا جہان کی خبر بھی ہے۔ کہیں اس الھڑپن میں اپنی جان کو روگ نہ لگا بیٹھنا۔ پرویز کے محل میں اب بھی دس ہزار حسینہ و جمیلہ پریزادیں موجود ہیں۔ وہ ایک دو روز سے زیادہ کسی کی محبت

خسر

نہیں پالتا میری جان تمہیں اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کرنا مناسب نہیں۔ جو کچھ کہ ناحق حلال کرنا عصمت میں بڑی عظمت ہے آگے تم جانو اور تمہارا کام۔ یہ کہہ ژند و پاژند دونوں کتابیں اسکے ہاتھ پر رکھ شرعی قسم لے لی۔

ایک روز پرویز و شیریں میں شراب کا دور چل رہا تھا۔ پرویز پر اضطراب غالب ہوا۔ محبت شیریں کی بغل میں ہاتھ ڈال دیا اور اس قدر مجبور کیا کہ اسے قسم کے لالے پڑ گئے۔ جب سارے جتن کر چکی تو اس نے خسرو کو اس طرح شرمندہ کیا کہ تمہاری عقل اور تمہاری ہمت پر رونا چاہئے کہ ملک تو ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے اور تم عیش و عشرت کرتے۔ آبائی سلطنت اور رہی سہی عزت کو رہا سہا کھوئے دیتے ہو۔ جس وقت پردہ نشینان حرم سرائے پر ہاتھ پڑیگا۔ بادشاہ مارا جائیگا۔ رعیت ذلت اور تباہی اوٹھائیگی اس وقت آپ کی محبت کہاں جائیگی۔ اے جوان مرد اگر تو ایسا ہی مدہوش رہا تو ایک تیرا سر بھی تجھ کو وبال دوش ہو جائیگا۔ یہ باتیں سنکر ہمت و غیرت شاہی نے جوش مارا۔ بروع سے نکل قسطنطنیہ کی ٹھہرائی۔ قیصر نے پرویز کے آنے کو غنیمت جانا۔ اپنی بیٹی مریم کو اس کے نکاح میں دیکر لشکر جرار ہمراہ کر دیا چنانچہ خسرو بہرام چوبین کو شکست دے اپنے موروثی ملک پر قابض ہو گیا۔ اس عرصہ میں مہین بانو بھی وہاں پہنچی جہاں ایک دن سب کو جانا ہے۔ شیریں نے سلطنت کی پروا نہ کی سب کو چھوڑ چھاڑ مداین چلی آئی۔ شہر کے باہر ایک محل تیار کرا کر اسی میں رہنے اور شب و روز درد فراق میں بسر کرنے لگی۔ کیونکہ مریم دختر قیصر کو یہ گوارا نہ ہوا کہ شیریں اس کے ہوتے ہوئے خسرو کا پہلو بسائے۔ مشہور ہے کہ سیج کی نکھی بھی بری ہوتی ہے اور یہ تو سوکن اور سوکن بھی کیسی کہ عشق و محبت کے جال میں مچھلی بنکر پھنسی ہوئی اسے کس طرح گوارا ہو سکتی تھی۔ شیریں بھی کچھ ایسی ویسی عورت نہ تھی آخر افراسیاب کی نسل سے تھی مریم سے آنکھ نیچی کرنا اسے بھی منظور نہ ہوا۔ غیرت کو کام فرما کر پرویز جیسے شہریار سے بیزار ہو گئی۔ لیکن کیا کرتی نہ تو رہتے ہی بنتی تھی اور نہ نکلتے ہی بن آتی تھی۔ جہاں تک بنا برابر صبر اور طبیعت پر جبر کیا اس عرصہ میں خدا نے اس کی سن لی اور

چونکہ مرکزی کردار اپنی ذاتی صفات اور خصوصیات کو خود اپنی ہی زبان سے واضح کرتا ہوا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا، اور جب ایک کردار اپنی گفتگو اور اپنے عمل سے ظاہر ہو افسانہ بے لطف رہتا ہے۔ اس لئے اگر افسانہ کردار میں بیان کا یہ ڈھنگ اختیار بھی کیا جاتا ہے تو اس طرح مرکزی کرداروں کی جگہ معاون کردار کی زبان سے افسانہ بیان کرایا جاتا ہے۔ اس طرح کردار نگاری کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے اور واقعات کی وضاحت کا بھی۔

(۳) بعض اوقات ان لوگوں سے جو افسانہ کے واقعات میں حصہ دار رہے ہیں خطوط کے ذریعے افسانہ بیان کرایا جاتا ہے یا ڈائری میں واقعات کے اندراج سے افسانہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ یہ طریق بہت کم استعمال ہوتا دیکھا گیا ہے، اور اس کا استعمال بہت دشوار بھی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ خطوط میں عموماً جہاں تہاں کی درجنوں باتیں ہوتی ہیں اگر مخاطب اور صاحب مکتوب میں بے تکلفی ہے یا دوسرے لفظوں میں فنی احتساب اُن کی اس وضع کی آزادی سلب کر لیتا ہے۔ ان خطوط میں کوئی ایسی بات درج نہیں ہو سکتی جو کسی نہ کسی اعتبار سے افسانے کا جز بننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو، اور پھر اس پابندی کے ساتھ ہی خطوط میں اصلیت کی جھلک بھی ہونی چاہیئے۔ خطوط کے ذریعے افسانہ بیان کرنے میں ایک مزید دشواری یہ ہے کہ افسانے کی تدریجی ترقی اور دلچسپی قائم رکھنی مشکل ہوتی ہے۔ اگر کل خطوط ایک ہی شخص نے لکھے ہیں تو ہر خط میں یہ بھی ظاہر کیا جانا ضروری ہوتا ہے کہ گذشتہ خط کا مخاطب نے کیا جواب دیا۔

ڈائری کا یہ طریقہ بھی اسی قسم کی مشکلات کا حامل ہے، خطوط تو بہر حال کسی نہ کسی مخاطب کو خطاب کر کے لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان میں ضرور کچھ نہ کچھ دلچسپی ہوتی ہے۔ مگر ڈائری کا طریق اس لحاظ سے اور بھی زیادہ غیر دلچسپ ہوتا ہے، کیونکہ تنہا ایک ہی شخص ڈائری لکھتا ہے، اور جو کچھ لکھتا ہے کسی کو خطاب کر کے نہیں لکھتا۔

(۴) ایسی صورت میں جب افسانہ بیان کرنے والے نے افسانہ کسی دوسرے سے سنا ہو تو وہ افسانہ در افسانہ ہو جاتا ہے۔ پہلے دو تین پیرو میں ایک قسم کا بیانیہ تعارف ہوتا ہے اور پھر یہ دکھایا جاتا ہے کہ ایک شخص (عام طور پر بہت اصرار کے بعد) ایک کہانی شروع کرتا ہے جو اس نے اپنی جگہ کسی سے سن رکھی ہے یا جس کے واقعات اس کی موجودگی میں وقوع پذیر ہوئے ہیں یا جس میں وہ خود بھی بطور معاون کردار یا مرکزی کردار شریک رہا ہے یہ طریق اور بھی کئی طریق سے استعمال ہوتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ طریق بیان بہت ہی قدیم ہے۔ اطالوی زبان میں "بوکاسیو" کے درجنوں افسانے اس طریق پر ہیں۔ انگریزی زبان میں "چاسر" نے اس طریق کو کئی کئی طرح استعمال کیا ہے۔ ہماری اردو زبان میں "میر امن دہلوی" نے چہار درویش اسی پیرائے میں لکھا ہے۔

یہ کہنا ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ افسانہ کا کمال یہ ہے کہ پڑھنے والا اُسے اصل سمجھے۔ تشکیل کی تمام جزئیات کو اس طرح آراستہ کرنا چاہیئے کہ وہ مبنی بر اصلیت معلوم ہوں۔ اثر اسی وقت ہوتا ہے جب یہ پڑھنے والا افسانے کو اس قدر اصل سمجھنے لگے کہ اُسے شبہ ہو جائے کہ یا تو یہ واقعہ کہیں ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔ اگر پڑھنے والے کو افسانہ پڑھتے وقت یہ محسوس ہونے لگے کہ اُسے "ابلہ فریبی" کا شکار بنایا جا رہا ہے تو وہ متنفر ہو کر افسانہ ہاتھ سے رکھدے گا۔ بعض اوقات اپنی دلچسپی کی بنا پر دیو پری کے افسانے بھی اصل معلوم ہونے لگتے ہیں، اُن میں بعض خصوصیات ایسی ہوتی ہیں کہ قوتِ متخیلہ ان لوٹ ہو جاتی ہے، اور بندہ وڑ غلاموں کی طرح اُن کی رفتار کے ساتھ ساتھ چلنے لگتی ہے۔ پختہ عمر کے لوگ طبعاً دیو پری کے افسانوں میں اتنی دلچسپی نہیں پاتے جتنے بچے۔ اس کی ایک صریح وجہ ہے، ٹھوس حقیقتوں کی سنگین دنیا سے تادیر تعلق رکھنے کی وجہ سے پختہ عمر کے لوگوں کی قوتِ متخیلہ کند ہو جاتی ہے۔ خیالی دنیاؤں میں پہنچ جانے کی قوت اُن میں نہیں رہتی۔ انھیں دیوؤں کی لڑائیوں۔ اژدہوں کے مارے جانے، اور دیوزادوں کے زیر کئے جانے میں چنداں لطف نہیں آتا۔ کیونکہ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اس حقیقی دنیا کے دیوؤں کا جن سے دن رات واسطہ پڑتا ہے اسی دنیا کے آدمیوں کے ہاتھوں مارا جانا ہمارے لئے زیادہ مفید اور باعثِ دلچسپی ہے۔ پختہ عمروں کے مرد اور عورتیں دونوں اپنی اس قابلیت پر فخر کرتے ہیں کہ وہ غلط اور صحیح میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کہ ایک ہوائی قالین آیا اور وہ شہزادے کو اُڑا کر پریوں کی حسین سرزمین کی طرف لے گیا، اُنھیں مجہول اور بے معنی معلوم ہوتی ہیں، جب تک اُنھیں یہ خیال رہے گا کہ افسانہ خیالی واقعات پر مبنی

خسرو

اس کی بیوی مریم مکانی کو آنجہانی بنا دیا لیکن شیریں کے عتاب اور اس کی کدورت میں ذرا فرق نہ آیا۔ مگر مثل مشہور ہے کہ بادشاہوں کا عشق بھی گھات سے خالی نہیں ہوتا۔ دن کو رات اور رات کو دن بنا کر دکھا دیتا ہے۔ غریب شیریں کے جلانے اور رشک دلانے کی غرض سے ایک اور معشوقہ کو دام فریب میں لانا چاہا۔ اس کا خیال آنا تھا کہ شکر نامی معشوقہ اصفہانی کا ہاتھ آنا وہی مثل ہوئی کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے۔ لیکن شیریں کے عشق کا شعلہ بھی ایسا نہ تھا کہ وہ یونہیں بجھ جاتا۔ خسرو کے حق میں یہ اور تو سے پہ پانی بلکہ روسین تیل ہو گیا۔ پھر اپنے یار شاپور کو یاد کیا غرض شاپور گیا اور طرح طرح سے آنار چڑھاؤ دیکر شیریں کو شیشے میں اتار لیا آخر پھر عورت ذات تھی دونوں کا دل ہاتھ سے گیا ہوا تھا۔ راضی ہونا ہی پڑا۔ پرویز نے اس خوشی میں بڑا بھاری جشن کیا اور زردشت کی شریعت کے موافق شیریں سے عقد کر لیا۔ جب تک زندہ رہا عیش و کامرانی کے ساتھ بسر کرتا رہا۔ کہتے ہیں بیٹے نے باپ کو قتل کرنے کے بعد اس کی بیوی شیریں پر نظر بد ڈالی چونکہ شیریں ایک پاکدامن اور باعصمت عورت تھی اُسے یہ بات منظور نہ ہوئی سیدھی پرویز کی قبر پر چلی گئی اور خنجر سے اپنا کام تمام کر کے اس دلارام کے پاس جا سوئی؂ شیریں کے چاہنے والوں میں صرف خسرو پرویز یا ان کے صاحبزادہ شیرویہ ہی نہ تھے بلکہ فرہاد سنگتراش بھی خسرو کی زندگی سے اس کے عشق کا دم بھرتا اور ان آئی مرتا تھا جس کا سچا قصہ یہ ہے کہ شیریں کو شیر تازہ سے نہایت رغبت تھی لیکن جب سے راج پاٹ چھوڑ مداین میں آگئی تھی اس کی مرضی کے موافق تر ت کا دوہیا دودھ میسر نہ ہوتا تھا۔ شیریں نے شاپور سے جو اس کا دیرینہ ہمراز بنا ہوا تھا اس کے انتظام کو کہا۔ وہ فرہاد نام ایک شخص کو جو علم ہندسہ اور فن بت تراشی میں استاد کامل۔ نیز شاپور کا ہم مکتب رہ چکا تھا لے آیا۔ شیریں نے پردہ میں بیٹھکر اپنے دل کی بات اس سے کہی۔ فرہاد نے ایسی شیریں کلامی کہاں دیکھی تھی۔ اس کی میٹھی میٹھی باتوں پر لٹو ہو گیا۔ دل و جان۔ دین و ایمان۔ زر و مال۔ عقل و ہوش۔ علم و ہنر جو کچھ اس کے پلے تھا

خسرو

سب نذر کر دینے پر آمادہ ہو گیا۔ اور آج ہی سے اپنے آپ کو عاشق اُسے معشوق قرار دیکر اس کی خدمت بجا آوری احکام میں مستعد رہنے لگا۔ ایک ہی مہینے میں اس کے محل کے نیچے ایک نہایت عمدہ صاف شفاف حوض تیار کر دیا اور فراز کوہ سے جس کے نیچے چراگاہ تھی ایک نہر بھی لاکر اسی حوض میں ڈال دی۔ چراگاہ میں سے گایوں کا تازہ تازہ دودھ لیتا اور اسی نہر کے ذریعہ سے حوض شیریں میں پہنچاتا۔ چونکہ عشق اور رشک چھپا نہیں رہتا شیریں کے دل پر بھی اس کی شیفتگی و فریفتگی کھل گئی وہ اس محبت زدہ کی ہر طرح سے دلداری کرتی اور ہر بہانہ سے انعام و اکرام مرحمت فرماتی۔ القصہ اس عشق کا چرچا تمام شہر میں پھیل گیا کوئی گلی اور کوئی کوچہ ایسا نہ تھا جہاں فرہاد و شیریں کا ذکر نہ ہو۔ پرویز کے کانوں تک بھی یہ خبر پہنچی وہ فرہاد کی جان کا لاگو ہو گیا عجیب شان کبریائی ہے کہ اس نے شاہ و گدا کی باہمی رقابت ٹھیرائی ہے۔ اگرچہ پرویز نے کوہ کن کو پکڑ بلایا مگر بے گناہ کا قتل کر دینا اپنی بدنامی اور رسوائی کا سبب سمجھکر ایک اور تدبیر سے اس کی جان کے درپے ہوا۔ فرہاد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج آپ کی کوہکنی کا امتحان ہے آپ جانتے ہیں کہ کوہ بیستون جو عین شاہ راہ میں واقع ہوا ہے لوگوں کی آمد و رفت میں کس قدر ہرج کرتا اور تکلیف دیتا ہے اگر آپ شیریں کے نام کی برکت سے اس کا پاپ کاٹ دیں تو شیریں تمہیں اور تم شیریں کو مبارک ہمیں کچھ تعرض نہیں۔ اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں اس نے جھٹ اس امر کا بیڑا اٹھا لیا۔ اور کہا کہ میرے دم میں دم ہے تو اس سد راہ کو اُکھاڑ کر رہونگا۔ ؎

عشق کھچواتا ہے عشاق جفاکش سے بزور
بار صد کوہ الم بے عمل جبر ثقیل

دیوانہ دار اس کٹھن میں ایک امید موہوم پر مصروف ہو گیا۔ نہایت مشقت اور مصیبت اُٹھا کر ایفائے وعدہ کے قریب پہنچا تھا کہ پرویز نے بات بنا کر فرہاد کے پاس ایک آدمی بھیجا جس نے جا کر یہ سندیسا سنایا کہ آپ کی شیریں نے جان شیریں خدائے جان آفرین کو سونپ دی اب آپ کا انتظار کر رہی ہے وصال کی تیاری کیجئے۔ اور اس خبر کو مژدہ راحت فزا سمجھئے۔ فرہاد اس پیغام کو پیغام موت سمجھکر ہائے

ہے اور اس کا سنگین حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اس دلچسپی کے ساتھ کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ (اور یہ بھی اس وقت جب وہ پڑھنے پر آمادہ ہوں) چنانچہ حقیقت پسند افسانہ نگار صرف انہی واقعات پر اپنے افسانوں کی بنیا دیں رکھتے ہیں جو نہ صرف حقیقی معلوم ہوں بلکہ کسی بحث کے حقیقی تسلیم بھی کرلئے جائیں۔

مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ افسانہ ہو بہو زندگی کا چربہ ہونا چاہئے جو بکدست سنگتراش جس طرح اپنے تخیل سے پتھر کے ایک ٹکڑے کو ایک دل کش اور حسین صورت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک ماہر فن افسانہ نگار ایک حقیقی واقعہ کو زبان اور خیال کے رنگ دے کر کچھ بنا دیتا ہے وہ واقعات کو حقائق کے ہجوم میں سے جدا کرکے ان پر اپنے تخیل کا جادو کرتا ہے اور دیکھتے دیکھتے یہی سنگین، بے برگ و گیاہ اور خشک واقعات سچائی اور حسن کے ایک دل آویز مرقع کی صورت اختیار کرلیتے ہیں۔

کبھی کسی شخص کے کیرکٹر کے کسی قابل غور پہلو کو اہمیت دے کر اتنا بلند کر دیا جاتا ہے کہ پڑھنے والا ایک لمحہ کے لئے گہری سوچ میں پڑجاتا ہے کہ اتنی سی غیر اہم خصوصیت کردار کو بھی اس قدر سبق آموز بنایا جاسکتا ہے۔ کبھی کسی ایک واقعہ کو اس کے جزوی علائق سے علیحدہ کرکے کچھ اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ جو لوگ اس پر غور کرتے ہیں۔ ان کے دلوں پر چوٹ سی لگتی ہے۔ غرض کسی چیز کو دبایا جاتا ہے کسی کو اُبھارا جاتا ہے اور حقیقی واقعات کو حقیقی رکھتے ہوئے بھی ایسا بنا سنوار کر پڑھنے والوں کے آگے پیش کر دیا جاتا ہے کہ اُنھیں افسانہ نگار کی ژرف نگاہ اور علوئے تخیل کا معترف ہونا پڑتا ہے۔

مگر یاد رہے کہ حقائق پر تخیل کا ضرورت سے زیادہ گہرا رنگ چڑھانے سے ان کے اثر میں کمی ہو جاتی ہے۔ حقائق اپنی سچائی کے اعتبار سے اول آخر حقائق ہی رہتے ہیں۔ مگر وہ موثر نہیں ہوتے۔ انھیں تاثیر کا حامل بنانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کا رشتہ و پیوند کسی ایک چیز سے لگایا جائے جو عام انسانی تجربہ سے ڈانڈے ملائے ہوئے ہو وہ کوئی ایسی چیز ہونی چاہئے جس سے عام انسان واقفیت رکھتے ہوں۔

افسانہ میں اصلیت کی جھلک پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ افسانہ نگار خود کو وقوعات اور طول طویل بیان کا پابند کرے۔ ایسی جزئیات بھی جو افسانہ میں جابجا منتشر کر دی گئی ہوں موثر ہوتی ہوں۔ جائے وقوع اور وقت کے جزوی اشارات سے بھی افسانہ میں اصلیت کی جھلک پیدا ہوتی ہے۔ کردار کے منہ میں بھی ایسے فقرے رکھے جاسکتے ہیں۔ جو افسانہ کو واقعیت کا رنگ دیدیں جقیقی واقعات یا ہنگامی سانحات کی طرف کبھی کبھار ہلکا سا اشارہ کر دینے سے بھی اصلیت جھلکنے لگتی ہے۔

ہُو

نہ میکشوں کا وہ گلشن رہا، نہ لالہ رہا — نہ زاہدوں کا وہ زُہد ہزار سالہ رہا
نہ کوئی دفترِ آداب کا رہا نسخہ — نہ کوئی مُصحفِ انداز کا رسالہ رہا
نہ سوز و ساز کا قائم رہا مقولہ کوئی — نہ علم و عقل کا باقی کوئی مقالہ رہا
نہ اہلِ عیش کے وہ دلفریب لحن رہے — نہ اہلِ درد کا وہ جانگداز نالہ رہا

حریم کیف میں تاریخ رفتگاں بن کر
رہا تو حضرتِ ساقی کا اک پیالہ رہا

جوش ملیح آبادی

شیریں ہائے شیریں کہنے اور اس طرح اپنی جان کھونے لگا یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جان بحق ہوگیا۔ ؎

ہوگیا کشتۂ ناز کا بسمل ٹھنڈا ✦ بے ہوا تیغ کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا

کہتے ہیں فرہاد کو شیریں کا اس قدر عشق تھا کہ اس نے پہاڑ تراشنے کی حالت میں بھی اس کے خیال سے دور نہ ہونے کی غرض سے ایک پیکر سنگین نہایت خوشنما اسی کوہ بیستون میں تراش لیا تھی جسے دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دیا اور اک ایک دو دن کا شگون لیا رہتا تھا۔ یہ بت سنگین دل اب تک کوہ بیستون پر موجود ہے سیاح عالم جاتے اور اسے دیکھ کر فرہاد و شیریں کے زمانہ کا لطف اٹھاتے ہیں۔ غرض یہی خسرو۔ یہی شیریں۔ یہی فرہاد۔ یہی کوہ بیستون اور یاد گویا ہے جس کے ذکر سے عاشقانہ اشعار و حزنیہ کہانیاں رنگی جاتی ہیں۔ افسوس نہ اب فرہاد جان باز ہی باقی ہے نہ شیریں سا ساقیٔ دلنواز۔ سب کے سب پیوند خاک ہوگئے یہی دن ہمارے واسطے دہ رہتے۔ اللہ اللہ اس زمین کے تنعازل میں بھی کیسے حور شمائل و فرشتہ خصائل مزے کی نیند سوتے ہیں کہ اٹھنے کا نام تک نہیں لیتے ✦

خَسرہ ۔ ا ۔ اسم مذکر۔ کھیت بہی۔ گاؤں کے کھیتوں کی فہرست نقشۂ دیہہ کی فہرست ✦

خُسُوف ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) زمیں دھسنا۔ (۲) دیکھو (چاند گرہن)

خَسِیس ۔ ع ۔ صفت (۱) کمینہ ۔ فرو مایہ (۲) بخیل تنگدل ۔ کنجوس۔ زبون ۔ نالایق ✦

خِشت ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ اینٹ ✦

خُشتک ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ چوبغلا ✦ میانی ۔ پیجامہ کا رومال۔ ؎

بھا سنجا اس کا جو انی سے ہے اب گدرایا
جس کی خالہ پھرے نغی گلیوں میں بھاڑ کر خشتک (سودا)

خَشخَاش ۔ ف ۔ اسم مونث (۱) پوست کے دانے خشخش ۔ تخم افیون (۲) چاول کا آٹھواں حصّہ ✦

خَشخَنت ۔ ا ۔ اسم مونث ۔ عوام الناس نے خشتک کو بگاڑ لیا ہے ✦

خَشخَش ۔ ا ۔ اسم مونث ۔ خشخاش کا مخفف ✦

خشخش برابر ۔ ا ۔ صفت ۔ ذراسا ۔ ننھے برابر ✦

خُشک ۔ ف ۔ صفت (۱) سوکھا ۔ تر کے خلاف (۲) روکھا ✦ کج اخلاق (۳) بغیر روٹی کے ۔ بن روٹی ۔ جیسے خشک تنخواہ (۴) صرف ۔ فقط ۔ تنہا جیسے خشک دس ہد پے ملتے ہیں (۵) بے مغزا ۔ کوڑھ ۔ ناسمجھ ✦

خشک دماغ یا **مغز** ۔ ف ۔ صفت ۔ مجنون ۔ دیوانہ ۔ سودائی ۔ پاگل ۔ کوڑھ مغز ۔ سادہ لوح ۔ کندۂ ناتراش ۔ گاؤدی ۔ بے مغزا ✦

خشک دماغی ۔ یا **مغزی** ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ دیوانگی ۔ جنون سودا ۔ باؤلاپن ۔ گاؤدی پن ۔ کوڑھ مغزی ✦

خشک سالی ۔ ف ۔ اسم مونث (۱) قحط ۔ کال ۔ اکال ۔ سوکھا (۲) وہ موسم جس میں حسب معمول بارش نہ ہوئی ہو ✦ قحط زدگی ✦

خشک ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) سوکھنا (۲) مرجھانا ۔ مُرجھانا ✦ کھڑنک ہونا ۔ رطوبت جذب ہونا ✦

خُشکہ ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ ابالے ہوئے چاول ۔ بھات ۔ بھتا ۔ پھیکے اُبلے چاول ✦

خشکہ کھاؤ ۔ ا ۔ (محاورہ) جب کوئی شخص کسی نامعلوم کام میں مداخلت کرتا یا بیموقع جواب دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جاؤ رخصت ہو اپنے گھر خوش رہو ۔ خوشی خوشی سدھارو ۔ چلو چلتو ہو ۔ ؎

چل ۔ راست چھوڑ بس ہے کون دوسلا تو کھا۔
اس کی خاطر میں دھڑی گھری جماؤں ڈر پار (رنگین)

خشکہ کھاؤ پنیر کے ساتھ ۔ ا (محاورہ) اپنا راستہ لو ۔ چلو مٹو ۔ مرو ۔ رخصت ہو ۔ چمپت بنو ۔ خود کماؤ ۔ خود مزے سے کھاؤ (چونکہ بے محل بات کا یہ جواب ہوتا ہے اس سبب سے پنیر اور خشکہ ایک بے میل چیز کا نام لیا گیا) ✦

خُشکی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ یبوست ۔ سکھاوٹ ۔ سوکھا پن (۲) روکھا پن (۳) کال ۔ قحط (۴) پلیتھن وہ باریک سوکھا آٹا جو روٹی کے پیڑے میں اس غرض سے لگاتے ہیں کہ گیلا آٹا ہاتھ کو نہ چپکے ✦

خَصلَت ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ خو ۔ عادت ۔ سبھاؤ ۔ بان ✦

خَصم ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) بیری ۔ دشمن ۔ بدخواہ ۔ عدو ۔ حریف ۔ مخالف ۔ مقابل (۲) مالک ۔ آقا ۔ خداوند (۳) شوہر ۔ میاں ۔

اے نیند بس اب آجا

مفلس کی کمائی ہے، قیدی کی رہائی ہے کچھ وصل نہیں ظالم - یہ شامِ جدائی ہے
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

جلتی ہیں مری آنکھیں، پلکیں ہیں شرر گویا اُٹھتا ہے دھواں دل سے، ہے آنچ نظر گویا
اے نیند بس اب آجا۔ اے نیند بس اب آجا

یکساں ہے کرم تیرا۔ جب سارے زمانے پر پھر کیوں اُتر آئی ہے۔ اک میرے ستانے پر
اے نیند بس اب آجا۔ اے نیند بس اب آجا

ہر سانس کے پہلو میں پیکاں ہے کھٹکتا ہے ہر لحظہ کھٹکتا ہے۔ ہر آن کھٹکتا ہے
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

حرماں کا یہ عالم ہے، خاک اُڑتی ہے سینے میں جینا ہے جو نام اِس کا، کیا لطف ہے جینے میں
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

تکلیف ذرا فرما، احسان ترا ہو گا ہوں بند مری آنکھیں - افسانہ سنا ایسا
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

تو بالش و بستر لے، میں خاک پہ سوؤں گا آرام تجھے دوں گا، انعام تجھے دوں گا
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

ہے میرے شبستاں میں، خاموشی و تاریکی ساماں ہے راحت کا، اور سیج ہے پھولوں کی
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

اب بھی جو نہیں آتی، آ، تجھ کو دکھا دوں گا ہے عکس مرے دل میں، جس "چاند کے ٹکڑے" کا
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

آرام کا دشمن ہے، اور جانِ تمنا ہے میں جس کا ستایا ہوں، دل جس نے ستایا ہے
اے نیند بس اب آجا، اے نیند بس اب آجا

آثر لکھنوی

خاوند۔ گھروالا۔ سوامی۔ پتی۔ دھنی۔ بھرتار۔ کنتھ۔ بالم۔ پی۔
جیسے خصم کا کھائے بھیا جی کا گیت گائے یعنی کوئی دے اور کسی کا
نام ہو ✦
خصم روئی۔ یا۔ **خصم پٹی۔** ف۔ اسم مونث۔ عو۔ رانڈ۔ بیوہ۔ بدھوا
(۲) ایک قسم کا کوسنا جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ تو اپنے خاوند
کا ماتم کرے ✦
خصم کرنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ اپنے آپ کو بیاہ کرنا۔ خود خاوند بنانا جو
عیب میں داخل ہے جیسے خصم کیا سکھ سینے کو پانی تک کے رونے کو ✦
تیلی خصم کیا اور پھر بھی روکھا کھایا ✦
خصم والی۔ ف۔ اسم مونث۔ بیاہتا۔ بیاہی تھیا ہی۔ خاوند والی۔
میاں والی۔ گھر باری ✦
خصموں پٹی۔ ف۔ اسم مونث۔ دیکھو (خصم روئی)
خصموں جلی۔ ف۔ اسم مونث۔ وہ عورت جو خاوند کا سکھ نہ دیکھے
مصیبت کی ماری۔ برہ کی ماری۔ شوہر سے نالاں ✦
خصوص۔ ع۔ اسم مذکر۔ خاص ✦ خاص کر ✦
خصوصاً۔ ع فعل۔ خاص کر۔ علے الخصوص۔ بتخصیص کر کے ✦
مقدم۔ اولاً ✦
خصوصیت۔ ع۔ اسم مونث۔ خاص کرنا۔ خاص ہونا ✦ خاص
صفت۔ خاص بات۔ ذاتی تعلق۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ دوستی
اخلاص۔ اختلاط ✦
خصومت۔ ع۔ اسم مونث (۱) دشمنی۔ عداوت۔ بغض۔ کینہ۔
بیر (۲) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ فساد ✦
خصی۔ ع۔ اسم مذکر۔ خصیے نکالا ہوا جانور۔ اختہ۔ بدھیا (۲) نامرد
زنخہ۔ ہیجڑا ✦ ہیز۔ ہیجڑا۔ مخنث۔ عنین۔ خواجہ سرا۔ وہ شخص جس
کو رجولیت نہ ہو ✦
خصی پرنالہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ جنگی پرنالے کا نقیض وہ پرنالہ جس
کا پانی دور جا کر نہ پڑے۔ دیوار کے اندر کا پرنالہ۔ جنگی پرنالہ
کے خلاف ✦
خصیہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ انڈ۔ فوطہ۔ بیضہ۔ پیلڑ۔ خایہ ✦
خضاب۔ ع۔ اسم مذکر (۱) عموماً ہر ایک رنگ و گلگونہ (۲) خصوصاً

وسمہ مہندی اور نیل کا رنگ۔ ف
وہ بادہ نوش تھے پیری میں بھی نہ توبہ کی
شراب خم میں رہی شیشے میں خضاب رہا (صبا)
خضاب کرنا۔ یا۔ **لگانا۔** ف۔ فعل متعدی۔ وسمہ لگانا۔ وسمہ کرنا۔
بالوں کو نیل وغیرہ لگانا۔ بال رنگنا۔ بال سیاہ کرنا ✦
خضر۔ ع۔ اسم مذکر۔ یہ لفظ بکسر اول وسکون دوم یا بفتح اول وسکون ثانی
اساتذہ فارس کے کلام میں وبکسر اول وفتح دوم بعض متاخرین فارس واردو کے
اشعار اور عوام الناس اردودان کی بول چال میں پایا جاتا ہے لیکن شعرائے اردو نے
اکثر متقدمین فارس کا تتبع کیا ہے چنانچہ ایک شعر قاآنی کا جو متاخرین فارس سے ہے
اور جس نے نظر اثر شجر وغیرہ پر بنائے قافیہ رکھی ہے۔ تمثیلاً اردو کے درج
لغات کئے جاتے ہیں ✦ ف
صد مرتبہ گرد و بتر از زہر ہلاہل ✦ گرز انکہ فتد عکس تو در آب خضر بر (قاآنی)
عمر خضر سے اس کی زیادہ ہو زندگی ✦ دھوؤں پیئے جو یار کی زلف دراز کا (آتش)
وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناس خلق اے خضر ✦ نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے (غالب)
ملے گر عمر بھر ہم کو گزاریں بادہ خواری میں ✦ خضر کی طرح کیوں پھر پھر کے ہستی رائگاں کیجے (عارف)
(۱) ایک پیغمبر کا نام جن کا معجزہ یہ تھا کہ جہاں بیٹھتے وہاں سبزہ نمودار ہو جاتا یا جس
جگہ سے گزر جاتے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی چنانچہ اسی وجہ سے یہ لقب پڑ
گیا کیونکہ خضر بمعنی سبز و سبزہ کلام عرب میں آتا ہے ایشیائی لوگ ان کو دریا اور
صحرا کا پیغمبر مانتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ سکندر کو آب حیات تک یہی لے
گئے تھے جس کے پینے سے ان کو عمر جاوداں نصیب ہوئی مگر سکندر محروم رہا ✦ ف
کیا کیا خضر نے سکندر سے۔ اب کسے رہنما کرے کوئی ✦ سمندر دریا جنگل
بیابان وغیرہ کا ان کو راہبر خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ
بتانا ان کا کام ہے۔ ایک انگریزی مورخ کا بیان ہے کہ خضر ایران کے شاہان
قدیم میں سے ایک بادشاہ کا وزیر تھا جسے سکندر اعظم یا کیقباد کہتے تھے مگر یہ سکندر
مقدونیہ والا سکندر جسے سکندر رومی بھی کہتے ہیں نہیں ہے اکثر لوگوں کا خیال
ہے کہ اس کو آب حیات کا چشمہ ملا اور اس نے اس کا پانی پی کر عمر جاودانی پائی۔ بعض
ان کو حضرت الیاس بھی قرار دیتے ہیں چنانچہ اہل انگلینڈ انہیں خضر الیاس کے
نام سے ملقب کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کی حیات بدستور خیال کی جاتی ہے۔ سیر
المتاخرین نے خضر کا اصل نام بلیان یا ورکلیان بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن
نوح لکھا ہے اور وجہ خضر یہ بیان کی ہے کہ ایک دفعہ آپ پوستین سفید پر جو بیٹھے

پیام اقبال اور کشاف

رازی

جون۔ جولائی ۳۸ء کے کلیم میں جناب کشاف کا ایک مضمون بعنوان "اقبال اور پیام اقبال" شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے علامہ اقبال کے خلاف یہ جرم عظیم عاید کیا ہے کہ انھوں نے اپنے شاہین تخیل کو وطن پرستی کے قفس سے نکال کر عالمگیر انسانیت کی فضائے بسیط میں بال کشا ہونے کی اجازت کیوں دی ہے۔ صاحب مضمون نے واوین کی کثرت سے جس طنز آمیز لب ولہجہ اور طعن وتشنیع کی بھرمار سے جس رکاکت کا ثبوت دیا ہے، وہ کسی طرح بھی اس متین موضوع کے شایانِ شان نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب فنِ تنقید نگاری کے مبادیات سے بھی ناآشنا ہیں، اور ان میں ہنوز نفسِ موضوع اور ذاتی جذبات کو الگ الگ رکھنے کی صلاحیت بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لحاظ سے تو یہ مضمون چنداں التفات کے قابل نہ تھا، لیکن چونکہ انھوں نے مسئلہ ایسا چھیڑا ہے جو آج اسلامی نقطۂ نگاہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ جناب کشاف نہیں، تو کم از کم کلیم کے حلقہ میں جن لوگوں کی بصیرت تعصب کی نذر نہیں ہو چکی اُن کے سامنے حقیقت بے نقاب کرکے رکھدی جائے۔ تاکہ سعید روحیں اس قسم کی ابلہ فریبیوں کے شکار ہونے سے بچ سکیں، چونکہ جناب کشاف کا مضمون علامہ اقبال کی شاعری کے متعلق نہیں بلکہ اس پیغام کے متعلق ہے جو وہ ملتِ اسلامیہ کے نام دے رہے ہیں اس لئے اس مضمون کے جواب میں بھی علامہ موصوف کی شاعری نہیں، بلکہ ان کے پیغام سے ہی بحث کی جائیگی،

اس ضمن میں چونکہ بعض واقعات کا ذکر ضروری ہوگا، اور واقعات میں نام لینا ناگزیر ہوجاتا ہے۔ اس لئے ان مقامات میں کسی شخص کی ذاتی مخالفت مقصود نہیں، موافقت ہے تو اصولی، اور مخالفت ہے تو اصولی ہے

جناب کشاف کو شکایت ہے کہ "اسلام کی وابستگی سے اُن کے (علامہ اقبال کے) مشرب میں مزید وسیع دامانی پیدا ہونی چاہئے تھی، اور برادرانِ وطن کی طرف سے بجائے شکایت ہائے رنگین کے پُرجوش ترخراجِ تحسین وصول ہونے کے اسباب پیدا ہونے زیبا تھے"؛ لیکن گذارش یہ ہے کہ علامہ (یا ایک مسلمان) کی یہ وسیع دامانی ہی تو برادرانِ وطن کے لئے شکایت ہائے رنگین کا باعث بنتی ہے۔ آپ جب تک اپنی نگاہوں کو بھارت ماتا کے مندر کی چار دیواری تک مقید رکھئے۔ جب تک آپ اس کنوئیں کے مینڈک بنے رہئے، برادرانِ وطن آپ سے راضی، آپ کے خدا سے راضی۔ لیکن جونہی آپ نے نگاہوں کو وسعت دی اور اس کنوئیں کے باہر خدا کی مخلوق کو بھی انسانیت کا درجہ دیا۔ یہ منہ بسور کے بیٹھ گئے، اور اس میں دراصل اُن کا قصور بھی نہیں، جو قوم نوعِ انسانی کو چار ورنوں میں تقسیم کر چکی ہو اور ان چار ورنوں کے باہر کے انسان اُن کے نزدیک ملیکش ہوں، جو قوم اپنے ملک کی چار دیواری کو ہی اقصائے عالم کے حدود ثغور سمجھتی ہو، جس قوم کو اپنے ملک سے باہر ایک انسان بھی ایسا نہ ملے جو زبان۔ مذہب۔ تہذیب، تمدن۔ معاشرت میں ان سے مماثلت رکھتا ہو۔ اس قوم میں وسعتِ نظر پیدا کیسے ہوسکتی ہے۔

تو آپ کے قدم مبارک کی برکت سے وہ سبز ہو گیا ۔ شیراز سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر
ودلے علیہ السلام کے عہد میں پیدا ہوئے اور بعض مورخ عہد ابراہیم علیہ السلام میں
آپ کی پیدایش بیان کرتے ہیں ۔ تاریخ جہان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسے
آپ سے مجمع البحرین میں بحکم خدا جا کر ملے ۔ اٹھارہ روز معاشرہ و مصاحب رہے ۔ اور
ان کی خدمت سے ایک خاص تعلیم بوسیلۂ سفر حاصل کی (۲) رہبر ۔ رہنما ۔
بھولے بھٹکے کو راستہ بتانے والا ۔ ؎

گر مسیحا دشمن جاں ہو تو ہو کیونکر علاج
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے +

خضر ملے ۔ ا ۔ محاورہ ۔ مراد حاصل ہوئی ۔ پورے ہو گئے
کام بن گیا ۔ امید بندھ گئی ۔ ؎

خوشی کے مارے کہوں آج مجکو خضر ملے
جو راہ کوچۂ جاناں کا راہبر مل جائے (راسخ)

خط ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) نوشتہ ۔ لکھت ۔ تحریر ۔ نوشت ۔ ؎

ستر اُنسے پہ چھپنے نہیں دیتا ہے بجا
محو دیندار سے کیونکر خطِ قرآں ہونا (ناسخ)

(۲) دستاویز ۔ تمسک ۔ سند ۔ قبالہ (۳) لکیر ۔ لائیں ۔ دھاری
ڈنڈیر ۔ ؎

بے مے کسے ہے طاقت آشوبِ آگہی
کھینچا ہے عجز حوصلہ نے خطِ ایاغ کا (غالب)

(۴) اقلیدس ۔ وہ لکیر جس کا طول ہی طول ہو اور عرض و عمق
مطلقاً نہو (۵ ۔ ا) نامہ ۔ مکتوب ۔ چٹھی ۔ شقہ ۔ پتری ۔ رقعہ ۔ ؎

آگے اک نامۂ دلدار دیا + خطِ مشکیں نے ہم یار رو یا (مومن)

(۶) ڈاڑھی ۔ ریش ۔ سبزۂ رخسار + ؎

کم ہوا خطِ شعاعی سے فروغِ آفتاب
کچھ نہیں غم گر خطِ رخسارِ جاناں بڑھ گیا (ناسخ)

(۷) ہاتھ کا لکھا ۔ نستعلیق ۔ دستخط (۸) نشان ۔ علامت (۹)
حجامت ۔ اصلاح +

خط آزادی ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر ۔ وہ نوشتہ جو غلام کو آزاد کرتے
وقت لکھ دیتے ہیں مفصل دیکھو (آزادی کا خط)

خط آنا ۔ یا ۔ نکلنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) سبزہ آغاز ہونا ۔ رخسارہ پر ڈاڑھی

کا نمودار ہونا (۲) نامہ آنا ۔ چٹھی آنا +

خط استوا ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ فرضی خط جو زمین کے دو برابر حصے کرتا
اور اسپر آفتاب پہنچنے سے رات دن مساوی ہو جاتا ہے مجازاً معدل
النہار کو بھی کہتے ہیں + یہ خط مشرق سے مغرب تک فرض کیا
گیا ہے +

خط بگڑ جانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ بدخط لکھنے لگنا ۔ دستخط کی شان میں
فرق آنا ۔ خوشخط نہ رہنا +

خط بنانا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) حجامت بنانا ۔ رخسار کے بال
لینا ۔ اصلاح بنانا (۲) خوشخطی کی مشق کرنا ۔ خط درست کرنا +

خط بنوانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ اصلاح بنوانا ۔ رخسار کے بال بنوانا +

خط جدی ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ لکیر ۔ ریکھا ۔ وہ خط جو خط استوا سے ۲۳½
درجہ جانب جنوب واقع ہے جب آفتاب اسپر پہنچتا ہے تو
شمال کی طرف دن بڑا رات چھوٹی ہوتی اور وہاں سردی
زیادہ پڑنے لگتی ہے جنوب کی طرف خطِ جدی اور شمال کی طرف
خطِ سرطان سے آفتاب آگے نہیں بڑھتا +

خطدار ۔ ا ۔ صفت ۔ دھاری دار +

خط سرطان ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ کرک ریکھا ۔ وہ خط جو خطِ استوا سے
۲۳½ درجہ جانب شمال واقع ہے جب آفتاب اُدھر جاتا
ہے تو وہاں گرمی اور خط جدی کی طرف سردی ہو جاتی
ہے +

خط سنورنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ دستخط کا درست ہونا ۔ خوشخطی آنا
خط میں شگفتگی آنا +

خط عمود ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ کھڑی لکیر جو دو برابر کے زاویے پیدا
کرے ۔ سیدھا خط +

خط کا پکڑا جانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ خفیہ خط کا فاش ہو جانا +

خط کتابت ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ مراسلت ۔ چٹھی ۔ پتری ۔
لکھت پڑھت +

خط متوازی ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ بیچ برابر لکیر ۔ وہ دو خطوط کہ
جن کو جہاں تک چاہیں کھینچتے چلے جائیں مگر وہ آپس میں
نہ ملیں +

اور چونکہ وہ خود ایسے تنگ نظر واقع ہوئے ہیں اس لئے وہ انہی لوگوں سے خوش ہوتے ہیں جو خود ان جیسے تنگ نظر ہوں۔ اقبال یا ہر وہ مسلمان جس کی نگاہ کے سامنے قرآن ہو۔ ان حضرات سے خراج تحسین کیسے حاصل کرسکتا ہے۔ وہ قرآن جو اُسے یہ پیغام دے کہ "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"۔ اور جو فطرت کی عالمگیر وحدت کو یوں بے نقاب دیکھے کہ "لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں"۔ باقی رہا یہ کہ اقبال نے وہ طریقِ عمل کیوں نہ اختیار کیا جس سے برادرانِ وطن کی تحسین حاصل ہوتی، تو معاف فرمائیے۔ ایسے طرزِ عمل کی اقبال (یا کسی سچے مسلمان) سے توقع نہ کیجیے کہ وہ برادرانِ وطن، یا دنیا میں کسی انسان کی مدح و تحسین کی خاطر ایمان فروشی کردے۔

برو ایں دام برمرغِ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

جنابِ اکشاف پھر فرماتے ہیں کہ اقبال نے اپنی اس وسیع المشربی کو اپنے داعیات کا رنگ دے کر اسلام کے نام سے پیش کردیا۔ مجھے علم نہیں کہ کشاف صاحب مسلمان ہیں یا غیرمسلم۔ جس انداز سے اُنھوں نے اولیاءِ عظام اور انبیاءِ کرام (علیہم السلام) کے نام لکھے ہیں اس سے تو وہ مسلمان ہی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر وہ مسلمان ہیں تو اسلام سے اس قدر ناواقفیت موجبِ تاسف ہے۔ اُنھیں اتنا بھی علم نہیں کہ جو پیغام علامہ اقبال دے رہے ہیں وہ یکسر قرآن کی تفسیر ہے۔ ان کے اپنے داعیاتِ قلب اور ذہنی رجحانات نہیں ہیں۔ اس کے متعلق ذرا وضاحت سے آخر میں عرض کیا جائے گا۔

پھر فرماتے ہیں کہ اقبال نے جو کہا ہے کہ "ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے + جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے" وہ یورپ کی جارحانہ قوم پرستی کو تو ایسا کہہ سکتے ہیں جس کا صحیح نام قیصریت اور جہانگیری ہے، ہندوستان کی قوم پرستی کے خلاف انھیں ہرگز ایسا نہیں کہنا چاہیے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جس قوم کے منصوبے یہ ہوں کہ ہندوستان کی نو کروڑ آبادی کو یا تو ان کے اندر جذب ہو کر رہنا ہوگا یا کہیں ہجرت کر جانا ہوگا۔ جو اس قدر کثیر آبادی کے مخصوص تمدن، کلچر (ثقافت) تہذیب کو یکسر مٹا دینے کا تہیہ کرچکی ہو۔ جو قوم ایک اچھی خاصی رائج الوقت زبان کو محض اس لئے بدل دینے پر مصر ہو کہ وہ زبان قرآن کے رسم الخط میں لکھی جاتی ہے، اور جس کے لئے تحریکِ آزادی کا قائدِ اعظم۔ پورانیہ سوراج وغیرہ کے منصوبے چھوڑ کر محض اس بات کو اپنا نصب العینِ حیات بنالے کہ اردو کی جگہ ہندی۔ ہندوستانی، ملک کی زبان ہوجائے، پھر جس قوم کے قلوب کا ترجمان مسلمانوں کے تمدن۔۔۔ ثقافت کے متعلق اس قسم کے حقارت آمیز الفاظ استعمال کرے کہ یہ "پھندنے دار ٹوپی اور لمبے پاجامے" کے سوا اور ہے ہی کیا، تو فرمائیے کہ اس قوم کا استیلاء جارحانہ قوم پرستی یا قیصریت نہیں تو اور کیا ہے۔ ذرا ان اہنسا کے پجاریوں کے بازوؤں میں قوت آجانے دیجیے، پھر دیکھئے کہ یہ قوم پرستی کیسا بہروپ بدلتی ہے۔

پھر اقبال کے خلاف یہ سنگین جرم عائد ہوتا ہے کہ وہ یہ آرزو کیوں رکھتا ہے کہ میں حجاز میں مروں۔

بس یہ ہے اصل سبب اقبال کے خلاف بغض و عناد کا۔ ان کو یہ گلہ نہیں کہ اقبال کو ہندوستان سے محبت کیوں نہیں، بلکہ یہ احساس چین نہیں لینے دیتا کہ اُسے حجاز سے محبت کیوں ہے۔ اقبال کے خلاف "حُبِّ علیؓ نہیں بلکہ بغضِ معاویہ" کام کر رہا ہے۔ اقبال حجاز میں مرنا چاہتا ہے کہ اس کے نزدیک حجاز ہی وہ خطۂ زمین ہے جہاں کسی کو نوعِ انسانی کی چیرہ دستیوں سے پناہ مل سکتی ہے اور جہاں کی خاک کے ذرّوں میں آسودہ ہونے سے اضطراب و تپش میں سکون پیدا ہوجاتا ہے۔ باقی رہا یہ کہ "اس خاکِ پاک (ہندوستان) میں اتنے اتنے بڑے اکابرِ اسلام استراحت فرما رہے ہیں" تو فرصت کے وقت کبھی اُن بزرگانِ اسلام کے حالات پڑھئے اور دیکھئے کہ انھیں خاکِ حجاز سے کس درجہ عشق تھا، باقی رہا دل کا معاملہ، سو یہاں پہنچکر مجھے پھر شبہ ہونے لگا کہ جناب کشاف شاید غیرمسلم ہیں، کیونکہ یہ باور کرنے کے لئے دل مانتا ہی نہیں کہ اقبال کے خلاف لاکھ اعتراض کئے جاتے۔ لیکن ایک مسلمان اُن کے اس جذبہ کی تحقیر کس طرح کرسکتا ہے کہ "آرزو دارم کہ میرم در حجاز" جس شخص کو دشتِ حجاز سے اس قدر نفرت ہو۔ خدا نہ کرے کہ وہ پردہ اُٹھ جانے کے بعد مسلمان نظر آئے۔ اقبال اور ان کے ساتھ ہر ایک مسلمان کا قلب ریگستانِ عرب کے ذرّوں سے وابستہ ہے، اور یہ محض جذباتی چیز نہیں بلکہ عقلاً بھی یہی ہونا چاہیے، کہ جو قوم اپنے مرکز سے چھوٹ جاتی ہے، فنا ہوجاتی ہے۔

خط مستقیم - ع - اسم مذکر - سیدھا خط - سیدھی لکیر +

خط منحنی - ع - اسم مذکر - ٹیڑھا خط - سیدھے خط کا نقیض +

خط نسخ - ع - اسم مذکر - چھے خطوں میں سے ایک عربی خط جسے خواجہ عماد الدین نے اختراع کرکے اس سے پیشتر کے خطوں کو اس کی خوبی کے آگے منسوخ کر دیا تھا +

خط نستعلیق - ع - اسم مذکر - وہ ایرانی خط جو خط نسخ اور تعلیق سے ملاکر نکالا گیا ہے کثرت استعمال سے خائے معجمہ کو حذف کر دیا +

خطا - ع - اسم مونث - صواب کا نقیض قصور - بھول چوک - تقصیر - گناہ - جرم - غلطی - سہو جیسے بیوی خطا کرے باندی پکڑی جائے +

خطا کرنا - ا - فعل متعدی - قصور کرنا - قصور وار ہونا - گناہگار ہونا +

خطاوار - ع - ف - صفت - قصوروار - تقصیر وار گنہگار - مجرم - سد

خفا گرچہ ناحق بھی پاتے ہیں ہم + خطاوار بنکر مناتے ہیں ہم (مؤلف)

خطا ہونا - ا - فعل لازم (۱) بھول ہونا - غلطی یا سہو ہونا - قصور ہونا - جرم ہونا - سد

تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا + خطا مجھسے اتنی تو قاتل ہوئی (رند)

(۲) نکلنا - خروج کرنا جیسے پیشاب یا پیخانہ خطا ہونا +

خطاب - ع - اسم مذکر (۱) کسی کے روبرو متوجہ ہوکر کلام کرنا - کلام - گفتگو (۲) تعریفی لقب - عزت کا توصیفی نام جو حکام کی طرف سے رکھا جائے (۳) ضد غیبت - غیر حضوری (۴) [illegible] - عتاب +

خطاب دینا - ا - فعل متعدی - توصیفی نام رکھنا - خواہ حکام کی طرف سے یہ لقب دیا جائے خواہ ساس اپنی بہو کا کوئی عمدہ نام رکھے - طنزاً برا نام رکھنے کو بھی کہتے ہیں +

خطامہ - ع - اسم مونث - غلط العوام - دیکھو (قطامہ)

خطبہ - ع - اسم مذکر (۱) وہ تعریف یا حمد و نعت خواہ وعظ و نصیحت جو لوگوں کو مخاطب کرکے سنائی جائے (۲) کتاب کا دیباچہ - کتاب کا دیباچہ - کتاب کا مقدمہ - سبب تالیف وغیرہ (۳) نماز جمعہ و عیدین میں خدا و رسول کی حمد و نعت اور بادشاہ وقت کی تعریف سنانا +

خطبہ پڑھا جانا - ا - فعل لازم - اول معلوم - دوم کسی بادشاہ کا نام اس کی حکومت کو تسلیم کرکے خطبہ میں داخل کرنا - بادشاہ مانا جانا جیسے نادر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا یعنی اس کی بادشاہی تسلیم ہوئی +

خطر - ع - اسم مذکر - خوف - اندیشہ - آفت - دشواری +

خطرا - ا - اسم مذکر - عو - خاطر کی تصغیر یا تحقیر جیسے وہ اب کسی کو خطرے میں نہیں لاتی +

خطرہ - ع - اسم مذکر - خوف - اندیشہ - خدشہ - جوکھوں - وسوسہ - ڈر - سندیہ - وسواس - فزع - توزع +

خطرے میں ڈالنا - ا - فعل متعدی - جوکھوں میں ڈالنا - ہلاکت میں ڈالنا - آفت میں پھنسانا +

خطرے میں نہ لانا - ا - فعل لازم - عو - خاطر میں نہ لانا - حقیر سمجھنا + بات نہ ماننا - کہا نہ ماننا - کسی امر کا خیال نہ کرنا - کچھ بھی وقعت نہ جاننا +

خطمی - ع - اسم مونث - گل خیرو +

خطہ - ع - اسم مذکر - وہ قطعۂ زمین جس کے گرداگرد عمارت کے واسطے خط کھینچ دیں - زمین کا گھرا ہوا حصہ - ملک کا قطعہ - شہر کلاں - ملک - سرزمین +

خطیب - ع - اسم مذکر - خطبہ پڑھنے والا - وعظ سنانے والا - مخاطب کرنے والا - وہ عہدہ دار جو بادشاہ کو کسی شخص یا کسی بات کی طرف دعا دیکر متوجہ کرے +

خطیر - ع - صفت - بڑا - کثیر - بہت - نہایت +

خفا - ا - صفت - غضبناک - ناخوش - برہم - ناراض - آزردہ - (یہ لفظ فارسی خبہ بمعنی گلو فشردن سے نکلا ہے)

خفا کرنا - ا - فعل متعدی - ناراض کرنا - برہم کرنا - غصہ دلانا - رنجیدہ کرنا - آزردہ کرنا +

خفا ہونا - ا - فعل لازم - ناراض ہونا - آزردہ ہونا - کبیدہ ہونا - برہم ہونا +

خفت - ع - اسم مونث (۱) سبکی - ہلکاپن - اوچھاپن (۲) ذلت

اور پھر کیا میں جناب کشاف سے پوچھ سکتا ہوں کہ بھارت ماتا کا مندر بنانے کے لئے بنارس ہی کیوں تجویز کیا گیا ہے؟ بمبئی یا پشاور میں یہ مندر کیوں نہ تعمیر ہوا۔ یہ ہندوستان کی متحدہ قومیت کا دیوی دوارہ ویدوں کے استھان میں جا کر کیوں بنا۔ یہ سب کچھ جناب کشاف کے نزدیک عین ایمان، اور دشت حجاز سے محبت کفر۔۔۔

میری نگاہ شوق پر اس درجہ سختیاں
اپنی نگاہ شوخ کی کچھ بھی سزا نہیں؟

پھر فرماتے ہیں کہ "ہاں یہ وہی حب وطن تھا جو محمدؐ عربی کی زبان پر من الایمان تھا" کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ "حب الوطن من الایمان" حدیث کی کونسی کتاب میں آیا ہے۔ جائیے اور اپنے ساتھ تمام وطن پرست علماء کو بھی ملا لیجئے اور پھر ثابت کیجئے کہ یہ کوئی حدیث ہے فاتو برھانکم ان کنتم صادقین، جس شخص کی مذہبی واقفیت کا یہ عالم ہو کہ وہ ایک عربی کے مقولے کو حدیث سمجھ بیٹھے، اس کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہا جائے کہ تا مرد سخن نگفتہ باشد۔۔۔۔۔۔ ہاں، ایک بات جناب کشاف نے البتہ پتے کی کہی۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے شب ہجرت میں فرمایا تھا کہ "اے مکہ مجھے تو بڑا عزیز تھا۔ لیکن کیا کروں تیرے فرزند مجھے تیرے دامن میں رہنے نہیں دیتے" اقبال کو کب ہندوستان عزیز نہیں۔ وہی ہندوستان جس کے متعلق وہ ۱۹۰۷ء میں نہیں۔ بلکہ ۱۹۳۷ء میں کہتا ہے کہ۔

خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز ۔۔۔ اقبال کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب
چشم مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن ۔۔۔ یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ دُرناب

لیکن بایں ہمہ اگر وہ آج ہندوستان کی خاک کے بجائے دشت حجاز میں پناہ ڈھونڈتے ہیں تو یہی کہتے ہوئے کہ "اے بھارت ماتا مجھے تو بہت عزیز ہے، لیکن تیرے سورما سپوت یہاں کسی ملیکش کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے"؛ اگر جناب کشاف واقعات کو اپنی رنگین عینک سے نہ دیکھتے تو اس واقعۂ ہجرت میں، جسے وہ وطن پرستی کی تائید میں پیش کر رہے ہیں۔ وطن اور دین کی صحیح صحیح پوزیشن نظر آجاتی۔ واقعۂ ہجرت ہی نے تو بتایا ہے کہ اگر کبھی تمہارے دین اور وطن میں آویزش ہو جائے۔ اگر وطن کی سنہری زنجیریں تمہارے دین کی آزادی چھیننے پر آمادہ ہوں، تو اس وقت اگر تم اپنے دین، یعنی اپنے مخصوص تمدن۔ مخصوص تہذیب کے تحفظ کا پارانہ رکھتے ہو تو بجائے اس کے کہ وہاں یہ کہہ کر کہ ہمارا کوئی مخصوص تمدن، کوئی مخصوص تہذیب نہیں۔ یہ کہہ کر کہ ہاں حضور! جیسا آپ فرماتے ہیں ہم پہلے ہندی اور اور بعد میں مسلمان ہیں۔ ذلت کی زندگی بسر مت کرو۔ اس وقت قرآن تم پر فرض کر دیتا ہے کہ ایسے وطن کی خاک کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر اللہ کی وسیع زمین میں نکل جاؤ کہ ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست۔ اگر کشاف صاحب کے سامنے کہیں "تلاش حق" کی بجائے قرآن کریم ہوتا تو اُن کو نظر آجاتا کہ اس وقت جب کہ قرآن کریم نے ہجرت کا حکم دے رکھا تھا جس مسلمان نے اُس وطن مالوف کو نہ چھوڑا اُس کے متعلق کیسی کیسی سخت وعیدیں آگئیں، مسلمانوں کو کس طرح حکم دیا گیا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہارا کوئی واسطہ نہیں جن پر شاید وطن کی محبت دین کی عزت کے مقابلہ میں غالب آگئی ہے۔ یہ ہے جناب کشاف! قرآن کریم کی تعلیم۔ اب خود فرمائیے کہ اس تعلیم کے حامل جناب نبی اکرمؐ۔ کیا یہ ارشاد فرما سکتے تھے کہ "حب الوطن من الایمان"؟

اس کے بعد ارشاد ہے کہ "اقبال کو یہ نہ سمجھو کہ وہ ایک بے خطر شاعر ہے، نہیں، وہ ایک عظیم الشان خطرہ ہے"۔

اس میں شبہ نہیں کہ اقبال (یعنی وہ پیغام جو اقبال مسلمانوں کو دے رہا ہے، اور جسے دوسرے لفظوں میں قرآن کہا جاتا ہے) ایک عظیم الشان خطرہ ہے۔ آج ہی خطرہ نہیں، ازل سے خطرہ چلا آرہا ہے، اور ابد تک خطرہ رہے گا۔ لیکن یہ خطرہ ہمیشہ کسی بولہب و بوجہل کے لئے ہے کسی صدیقؓ و فاروقؓ کے لئے تو کوئی خطرہ نہیں۔ پتہ نہیں جناب کشاف یہ خطرے کی گھنٹی کن کی طرف سے بجا رہے ہیں۔ ذرا کھل کر بات کیوں نہیں کرتے۔ اقبالؒ واقعی ایک بڑا خطرہ ہے، ایسا خطرہ جیسا دربار فرعون کے ساحروں کے لئے عصائے کلیم خطرہ تھا، یا جیسے بتکدۂ نمرود کے لئے تیشۂ خلیلؑ خطرہ تھا۔

پھر اپنے دعوے کے ثبوت میں کشاف صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھ لو یہ اتنا خطرناک ساحر ہے کہ مولانا محمد علی مرحوم جیسے قوم پرست کا ایمان زندگی کے آخری لمحوں میں چھین کر لے گیا۔ اور آج مسٹر محمد علی جناح کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے بھی اپنے پیچھے لگا لیا۔ غنیمت ہے کہ آپ نے اتنا تو مان لیا کہ اقبال جو یہ کہتا ہے کہ۔

در دشت جنون من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور، اے ہمت مردانہ

شرم۔ خجالت +

خفت اٹھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ شرمندہ ہونا۔ خجالت اٹھانا انفعال پانا +

خفقان۔ ع۔ اسم مذکر۔ تپاکِ قلب۔ دھڑکن۔ دل کا دھڑکنا۔ دل اچھلنا۔ ایک بیماری کا نام جس میں دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے۔ مالیخولیا کا ایک مقدمہ ہے

گھر کے دروازے میں زنجیر لگی رہتی ہے
میری وحشت سے ہے خفقان پتا (صبا)

(۲) جنون۔ سودا۔ گھبراہٹ۔ مالیخولیا۔ خیالات باطلہ۔ توہمات وحشت +

خفقان ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل دھڑکنا + دل گھبرانا۔ جنون ہونا۔ سودا ہونا۔ وحشت ہونا +

خفگی۔ ا۔ اسم مونث۔ آزردگی۔ ناراضگی۔ ناراضی۔ ناخوشی۔ غضب۔ غصہ +

خفی۔ ع۔ صفت (۱) جلی کا نقیض۔ باریک خط جیسے خط (۲) پوشیدہ۔ مخفی۔ اوپ۔ (۳) دہلی کی ایک شاعرہ کا تخلص جو حضرت داغ کی شاگرد اور رہن ہیں +

خفیف۔ ع۔ صفت (۱) ہلکا۔ سبک (۲) اوچھا۔ کمظرف۔ (۳۔ ا) ذلیل۔ رسوا (۴۔ ا) بیقدر۔ بےحقیقت (۵۔ ا) کم۔ تھوڑا جیسے خفیف بخار ہونا +

خفیف سا۔ ا۔ صفت (۱) ہلکا۔ کم۔ بہت تھوڑا۔ حباب سا۔ جیسے خفیف سا چونہ لگانا (۲) ذلیل سا۔ بےحقیقت سا +

خفیف ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) ذلیل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا حقیر ہونا (۲) کم ہونا۔ ہلکا ہونا +

خفیفہ۔ ع۔ اسم مونث۔ منسوب بخفیف۔ چھوٹا۔ خورد محکمہ جی۔

خفیفہ عدالت۔ ع۔ اسم مونث۔ وہ عدالت جس میں زر نقد کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ ہو۔ جی۔ جج صاحب کی کچہری +

خفیہ۔ ع۔ صفت۔ پوشیدہ۔ درپردہ۔ چھپواں۔ چھپا ہوا۔ گپت +

خفیہ پولس۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ جاسوسوں کا محکمہ جسے درپردہ خبر لگانے اور رپورٹ کرنے کا کام سپرد ہے +

خفیہ خبر۔ ع۔ اسم مونث۔ مخفی خبر۔ پوشیدہ خبر +

خفیہ کارروائی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ چھپے چھپے کام کرنا۔ درپردہ کارروائی کرنا +

خفیہ نویس۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر۔ جاسوس۔ مخبر۔ پوشیدہ خبر دینے والا۔ خبر نویس۔ دُوت +

خفیہ نویسی۔ ا۔ اسم مونث۔ درپردہ تحریر کرنا۔ مخبری۔ جاسوسی

خلا۔ ع۔ اسم مذکر۔ ملا کا نقیض۔ خالی۔ جوف۔ خلوت۔ حکما کا قول ہے کہ خلا محال ہے جو چیز ہے وہ کسی نہ کسی چیز سے پُر ہے اور کچھ نہیں تو اس میں ہوا ہی ہے۔ س

سنے یوں ہی ترک ہوا کو اگر لطف + ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو دیا بکاہ (ناسخ)

خلا ملا۔ ع۔ صفت (۱) خالی اور بھرا (۲) خلط ملط۔ ملا جلا۔ ربط ضبط رکھنے والا۔ مخلوط + گھلا ملا۔ خلوت اور جلوت کا شریک نہایت دوستی اور ارتباط کے موقع پر بولتے ہیں اس معنے میں یہ لفظ میری رائے میں اردو اور خلط ملط سے بگڑا ہوا ہے کیونکہ لغوی معنی بےتکلف اس موقع پر چسپاں ہو سکتے ہیں جیسے یہ تو ہر دم اُن سے خلا ملا ہیں۔ بعض دوستوں کی رائے ہے کہ خلط ملط سے خلا ملا بن گیا ہے لیکن اس صورت میں خلوت اور جلوت کی شرکت نکل جاتی ہے +

خلاص۔ ع۔ اسم مذکر (۱) رہا۔ آزاد۔ وارستہ۔ چھوٹا ہوا (۲۔ ا) فارغ۔ انزال +

خلاصہ۔ ع۔ صفت (۱) فراخ۔ کشادہ۔ وسیع۔ چوڑا۔ متخلخل ڈھیلا (۲۔ ا۔ تابع فعل) دور دور۔ فاصلے سے۔ جدا جدا (۳) چیدہ۔ برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا + پاک صاف۔ (۴) مجمل۔ مختصر۔ منتخب (۵) اصل۔ ست۔ لب لباب۔ عطر۔ ست (۶) اختصار۔ انتصار۔ سنکشیپ +

خلاصہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) کھولنا۔ کشادہ کرنا۔ ڈھیلا کرنا فراخ کرنا (۲) اختصار کرنا۔ کم کرنا (۳) چھانٹنا۔ انتخاب کرنا (۴) وانشگاف کہنا۔ ظاہر کرنا +

خلاصہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) فراخ ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔ کھلنا

وہ کابیوں کے بیکار لونڈوں کو اشتراکیت کی مزعومہ جنت کے چھلاوے دکھا کر پیچھے نہیں لگاتا۔ شیر کبھی چوہوں کا شکار نہیں کرتا۔

پھر ارشاد ہے کہ "اقبال میں ایک غالی قسم کا ثقافتی تعصب پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ اگر اسلام، مسلم، ملت اسلامیہ، اسلامی تمدن وغیرہ پر لکھتا ہے تو جذبۂ تعصب کے ماتحت لکھتا ہے۔ کون سمجھائے کہ حضور! تعصب اور عصبیت میں بڑا فرق ہے۔ اقبال جو کچھ لکھتا ہے اسلامی عصبیت کے ماتحت لکھتا ہے جو عینِ اسلام ہے، روحِ اسلام ہے، ایک قابلِ فخر جذبہ ہے۔

تعصب اسے کہتے ہیں کہ جس میں عدل کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اور دوسرے پر ظلم روا رکھا جائے۔ اور جو اقبال قرآن میں یہ کچھ پڑھتا ہے کہ:۔

لا یجرمنکم شناٰن قوم | کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے
الا تعدلو۔ اعدلو | کہ تم عدل کو ہاتھ سے چھوڑ دو۔ ہمیشہ عدل کرو

وہ تعصب کے کبھی قریب بھی آ سکتا ہے؟

اس کے بعد کشاف صاحب ذرا کھل کھیلے ہیں، اور اپنے اصلی رنگ میں آنا شروع کیا ہے۔ فرماتے ہیں "شاعر مکلف ہے کہ دو چیزوں میں سے ایک کو ضرور خیرباد کہہ دے۔ یا اپنے مذہب کو یا اپنے مسلکِ شاعری کو۔ دونوں سے وابستہ رہنا خلوص و منافقت کا ایک نہایت غیر شاعرانہ نیز ایک نہایت غیر دیندارانہ معجون مرکب ہوگا۔"

اب بات ہوئی نا ٹھیک۔ اب پتہ چلا نا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی شاعری جو مذہب کی قیمت پر خریدی جائے جنابِ کشاف اور اُن کے ہم نواؤں کو مبارک، جنھیں پتہ ہی نہیں کہ مذہب کہتے کس کو ہیں۔ اقبال نے تو دنیا کو دکھا دیا کہ ایک مسلمان جب روحِ اسلام کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے تو کس طرح ادب، شعر، فلسفہ، حکمت، سیاست، اس کے پاؤں چومتی ہے۔

اس کے بعد پھر ایک دلچسپ بحث آتی ہے، جس میں نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اعلان ہوتا ہے کہ اقبال جب ملتِ اسلامیہ کو تحفظ کا پیغام دیتا ہے تو وہ دوسروں کی قوتوں سے ڈرتا ہے۔ وہ جب اپنے کلچر کو الگ رکھنے کی تجویزیں کرتا ہے تو اس لئے کہ اُسے خوف ہے کہ دوسروں سے مل کر یہ کمزور کلچر فنا ہو جائے گا اگر وہ اپنے اسلامی کلچر کو مضبوط سمجھتا تو پھر ایسے اختلاط سے ڈرتا کیوں!

جناب کا ناصحانہ مشورہ سر آنکھوں پر۔ غالب ایسے ہی موقعہ کے لئے کہہ گیا ہے کہ ؎

ہوئے تم دوست جس کے اسکا دشمن آسماں کیوں ہو

بندہ نواز! اقبال اپنے تمدن، کلچر، مذہب کو اس لئے الگ نہیں رکھنا چاہتا کہ اُسے ڈر ہے کہ یہ مقابلہ میں آ کر بچھڑ جائے گا۔ بقاء للاصلح کے قانون کے ماتحت طاقتور سے دب کر فنا ہو جائے گا۔ وہ تو اس تمدن کو خدا کا آخری پیغام قرار دیتا ہے کہ جب تک اس کا خدا زندہ ہے یہ تمدن بھی زندہ رہے گا۔ وہ تو اس تمدن کو سخت سے سخت چٹان کے ساتھ ٹکرا دینے کے لئے تیار ہے۔ نہیں! وہ تو زندگی ہی اس ٹکرا دینے میں سمجھتا ہے، اس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

میارا بزم بر ساحل کہ آنجا | نوائے زندگانی نرم خیز است
بدریا غلط و با موجش در آویز | حیاتِ جاوداں اندر ستیز است

لیکن اُسے ڈر اس بات کا ہے کہ جو سینے آج اس تمدن و تہذیب کے حامل ہیں اُن کے قلوب میں وہ جذبۂ ایمان نہیں ہے جو اس تمدن کی حفاظت کے لئے سر کٹانے کے لئے اُنھیں تیار کر دے۔ تہذیب و تمدن کی حفاظت ان کے حاملین کی قوتِ ایمانی کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ وہ ڈرتا اس لئے ہے کہ اس تہذیب و تمدن کا مدعی روٹی کے ٹکڑے کے عوض شہرت کے چند نعروں کے عوض، برادرانِ وطن کی تحسین و مدح کی خاطر، اپنی اس متاعِ گراں بہا کو بلا دریغ بیچتا جا رہا ہے۔ وہ اس لئے ڈرتا ہے۔ نہ کہ اپنی متاع کے کمزور و کاسد ہونے کی وجہ سے ڈرتا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ "پھر اگر ہم میں کچھ جان ہے تو دوسروں کے ساتھ گھلنا ملنا نقصان دہ نہیں ہو سکتا۔" بالکل بجا ارشاد ہے۔ لیکن رونا تو اسی کا ہے کہ ہم میں وہ جان نہیں رہی جس سے اس تمدن کی حفاظت کر سکیں۔ جان ہوتی تو "پہلے ہندی بعد میں مسلمان" کا ہندو نواز نعرہ بلند کیوں ہوتا۔ جان ہوتی تو اچھا بھلا سلام علیکم چھوڑ کر یہ ہاتھ باندھ کر ڈنڈوت کیوں کیا جاتا۔ اقبال بھی جان پیدا کرنا چاہتا ہے، اور جب تک جان پیدا نہیں ہوتی خطرہ کی آگ میں کودنے سے روکتا ہے۔ دل میں خلیل کا سا ایمان پیدا کیجئے پھر دیکھئے یہی اقبال آپ کو نمرود کی آگ میں اپنے ہاتھوں دھکیل دیتا ہے یا نہیں۔

بالکل بجا کہ آج کثیر تعداد ہند، "ترجمان القرآن" کو اپنے محبوب و محترم

(۲) ظاہر ہونا۔ علاحدہ ہونا (۳) اختصار ہونا (۴) انتخاب ہونا (۵) صاف ہونا +

خلاصہ یہ ہے کہ۔ ا۔ محاورہ۔ اختصار مطلب یہ ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ الغرض۔ القصہ۔ مختصر یہ ہے کہ +

خَلاصی۔ ع۔ اسم مونث (۱) رہائی۔ نجات۔ آزادی۔ رستگاری۔ چھٹکارا (۲) اسم مذکر۔ ا۔ توپخانے یا جہاز کے کارخانے ... خیمہ ایستادہ کرنے والے (اس معنے میں لوگ بلا تشدید ... بولتے ہیں اور معنے میں بھی غلط مشہور ہے اگرچہ بعضے لوگوں نے اسے ایک قسم کا تصرف فارسیان قرار دیا ہے لیکن جس حالت میں خلاص خود مصدر ہے تو پھر یائے مصدری لگانی خلاف عقل ہے)

خلاصی پانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ رہائی پانا۔ چھٹکارا پانا۔ قید سے چھوٹنا۔ آزاد ہونا +

خِلاف۔ ع۔ صفت (۱) لغوی معنے پیچھے مشکر کھڑا ہونا۔ موافق کا نقیض الٹا۔ ناسازگار۔ ناموافق۔ برعکس۔ برخلاف۔ نقیض (۲) اسم مذکر۔ جھوٹ۔ دروغ (۳) مدمقابل۔ حریف۔ دشمن۔

خلاف بیانی۔ ا۔ اسم مونث۔ جھوٹ بیان کرنا۔ دروغگوئی۔ حلف دروغی +

خلاف دستور۔ ع + ف۔ صفت۔ رواج کے برخلاف۔ بے ضابطہ۔ بے قاعدہ +

خلاف سررشتہ۔ یا ضابطہ۔ ع + ف۔ صفت دیکھو (خلاف دستور)

خلاف سمجھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ جھوٹ خیال کرنا۔ برعکس سمجھنا +

خلاف شرع۔ ع۔ تابع فعل۔ قانون محمدی کے خلاف۔ شریعت کے برعکس +

خلاف طبع۔ ع۔ تابع فعل۔ طبیعت کے برعکس۔ مزاج کے برخلاف +

خلاف عقل۔ ع۔ تابع فعل۔ بعید العقل۔ دانشمندی کے برعکس

خلافِ قیاس۔ ع۔ تابع فعل۔ ناممکن +

خلاف کہنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ جھوٹ بولنا۔ طبیعت کے ناموافق

بات کہنا +

خلافِ وضع۔ ع۔ تابع فعل۔ طریقے اور عادات کے برعکس

خلاف ہونا۔ فعل لازم۔ ا۔ مخالف ہونا۔ برعکس ہونا۔ دشمن ہونا۔ مدعی بننا۔ دعوے دار ہونا +

خِلافت۔ ع۔ اسم مونث۔ ولیعہدی۔ جانشینی۔ نیابت۔ خلیفہ کا عہدہ (درویش یا مشایخ یا بادشاہ یا بانی کے قایم مقام ہونے کی نسبت بولتے ہیں)

خِلال۔ ع۔ اسم مذکر (۱) درمیان۔ مجازاً دانت کریدنے کا تنکا۔ دانت کریدنے کا آلہ (۲)۔ ا۔ مات۔ گنجیفہ میں بازی دینا +

خلال دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ مات دینا۔ بازی دینا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ گنجیفہ کی بازی دینا +

خلال کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) دانت کریدنا۔ دانتوں کے اندر سے ریشہ وغیرہ نکالنا (۲) مات دینا +

خلال لینا۔ ا۔ فعل لازم۔ مات لینا۔ ہار ماننا +

خَلایق۔ ع۔ اسم مونث۔ جمع خلق۔ خلقت۔ پرجا۔ پرتھمی۔ مخلوقات۔ آفرینش +

خَلجان۔ ع۔ اسم مذکر۔ خلش۔ تردد۔ تفکر۔ وسواس۔ فکر۔ اندیشہ۔ چنتا۔ حرج۔ سندیہ +

خَلخال۔ ع۔ اسم مذکر۔ پازیب۔ پابرنجن۔ گوجری۔ ؎

اس قدر رو دیا میں آنکھیں مل کے اسکے پاؤں پر
یار کی خلخال بھی گرداب دریا ہوگئی (اسیر)

خَلخلہ۔ ا۔ صفت۔ متخلخل۔ ڈھیل ڈھالا +

خُلد۔ ع۔ اسم مونث۔ جنت۔ بہشت۔ فردوس +

خلد بریں۔ ع + ف۔ اسم مونث۔ فردوس اعلےٰ +

خَلِش۔ ف۔ اسم مونث (۱) خلیدگی۔ چبن۔ کھٹک ؎

بھولتی آنکھیں نہیں اکدم تجھے اے شہسوار
یاد تیری دل سے رکھتی ہے خلش مہمیز کی (آتش)

ترے تیر نیمکش کو کوئی میرے دل سے پوچھے
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا (غالب)

(۲) خصومت۔ جھگڑا۔ مناقشہ +

مطالعے کی چیز بنائے ہوئے ہیں"

لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ۱۹۱۳ء کا الہلال بھی تو اسی ابوالکلام کا لکھا ہوا ہے، کسی ہندو کے گھر سے اس کا بھی تو کوئی پرچہ نکال کر بتائیے۔ "ترجمان القرآن" کو ہندو محض پڑھتے ہی نہیں بلکہ اس کے اقتباسات کے ترجمے بھی اپنی زبانوں میں شائع کرتے ہیں۔ اگر آپ نے بات چھیڑی ہے تو آیئے یہ داستان بھی سنتے جائیے کہ یہ کس جذبے کے ماتحت ہوتا ہے۔ مولانا آزاد نے اپنے "ترجمان القرآن" میں سارا زور اس بات کے ثابت کرنے میں صرف کر دیا ہے کہ نجات و سعادت محض اسلام کے ساتھ ہی وابستہ نہیں بلکہ ہر ایک مذہب کا پرستار خدا پرستی اور نیک عملی کی زندگی سے ایسے ہی نجات حاصل کر سکتا ہے جیسے کوئی دوسرے مذہب والا۔ ترجمان القرآن جلد اول کی اشاعت کے تھوڑے عرصے بعد مہاتما گاندھی جی نے دہلی کے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ہال میں لکچر دیا اور اس میں فرمایا کہ میں ایک عرصے سے خیال کرتا تھا کہ اسلام نجات کو محض اپنے تک ہی محدود نہیں رکھتا ہوگا، بلکہ دوسرے مذاہب کے اتباع میں بھی نجات کا قائل ہوگا۔ لیکن مجھے اس خیال کی تائید نہ ملتی تھی اب جو مولانا آزاد نے ترجمان القرآن لکھا تو اس سے میرے خیال کی زبردست تائید ہو گئی۔ چنانچہ ہم نے اُن کی اس کتاب کے ضروری حصوں کا ترجمہ گجراتی میں بھی شائع کیا ہے"۔ اور اس کہنے کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان جب غیر مذاہب میں تبلیغِ اسلام کرتا ہے تو اس بنا پر کرتا ہے کہ انہیں نجات کا راستہ بتائیں۔ حالانکہ نجات تمام مذاہب میں یکساں ملتی ہے۔ لہٰذا مسلمان کی تبلیغ محض ایک آڑ ہے۔ ورنہ وہ دراصل اس پہلنے اپنی تعداد بڑھانا چاہتا ہے، اور یہ یکسر سیاسی غرض ہے۔

اب سمجھے آپ کہ مولانا آزاد کے ترجمان القرآن کو کیوں ہندو اپنے محبوب و محترم مطالعے کی چیز بنائے ہوئے ہیں۔ اس سے وہ ثابت یہ کرتے ہیں کہ مسلمان تبلیغ میں مذہب کی آڑ لیتا ہے، ورنہ اس کا مقصد محض سیاسی ہے۔ ہندو اگر اپنا تمام زور اس بات میں صرف کر دیں کہ کسی طرح اچھوت اقوام مردم شماری کے رجسٹر میں اپنا نام ہندوؤں کے خانے میں لکھوائیں تو یہ تمام مساعی مذہب اور انسانیت کی ہمدردی کہلائیں۔ اور اگر مسلمان دوسروں کو صراطِ مستقیم کی طرف لانا چاہے تو یکسر سیاسی غرض قرار دی جائے۔ یہ ہیں آپ کی وطنیت و قومیت کے مظاہر ہے۔[۱۲۲]

آپ کو خالد بن ولیدؓ کا یہ قول تو یاد رہا کہ اگر میرے گھوڑے کے سم ذرا درست ہوتے تو میں اور تماشا دکھاتا۔ لیکن یہ واقعہ آپ کو کیوں یاد رہنے لگا تھا کہ جب یہی خالدؓ حضرت عمرؓ کے سامنے شامیوں کے لباس میں آئے تو اتنے عظیم الشان فاتح اعظم، بطلِ حریت کے علوِ مرتبت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کہدیا کہ خالد ابھی سے اپنے شعائرِ ملت کو ترک کر کے غیروں کی وضع قطع اختیار کر لی۔ اور اُس وقت تک ان سے بات نہیں کی جب تک وہ عربی لباس میں سامنے نہیں آئے۔ کیا خیال ہے آپ کا کہ اس "ہندستانی ٹوپی، اور کھڑے پاجامے" کے تسخر کا، کہ جسے آپ کے قوم پرست ایسے فخر سے اُچھالتے پھرتے ہیں، حضرت عمرؓ کی بارگاہ سے کیا جواب تھا! یا اگر خالدؓ "گاندھی ٹوپی پہنے، ہاتھ باندھ کر نمسکار کرتے ہوئے سامنے آتے تو ان سے کیا سلوک ہوتا؟[۱۲۱]

اس کے بعد اقبال پر اعتراض ہے کہ وہ کمیونزم کا مخالف کیوں ہے حالانکہ یہ وہ نظریہ ہے جس کے "زیرِ عاطفت فرشِ زمین پر پہلی جنتِ ارضی قائم ہوئی"

اشتراکیت دنیا میں ایک عرصے سے موجود تھی، کسی قوم پرست مسلمان کو خیال تک نہ آیا کہ اس جنتِ ارضی، اس فردوسِ گم گشتہ سے جہنم زارِ ہند کو متعارف ہی کرا دیں، لیکن اب جو عدر کانگریس بیکار نوجوانوں کے بہلانے کا ایک کھلونہ روس سے لے آئے تو یہ حضرات بھی لگے اشتراکیت کا گیت گانے۔ اقبال کو اشتراکیت پر اعتراض یہ ہے کہ "مساواتِ شکم دار داستاں" اس کے جواب میں جنابِ کشاف کی تحقیق انیق سنئے اور جی بھر کر داد دیجئے، فرماتے ہیں کہ اگر یہی طعن ہے تو یہ تیر دراصل سنگین تر صورت میں جنابِ صدیق اکبرؓ کے مسلک پر پڑتا ہے" کیوں کہ اُنھوں نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کیا تھا۔

کہتے ہیں کہ عقل کی کوئی نہ کوئی آخری حد ضرور ہوتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جہالت کی کوئی آخری حد نہیں ہو سکتی۔ اور جناب صدیق اکبرؓ کے اس عمل سے اشتراکیت کی سند لانا اس کی زندہ دلیل ہے۔ فرماتے ہیں کہ "وہاں سارا نظامِ اسلام ہی زکوٰۃ ـــــ شکم ـــــ پر معلق تھا" زکوٰۃ اور شکم کو مرادف سمجھنا یا تو اس بات کا آئینہ دار ہے کہ جنابِ کشافِ اقبال کے "مساواتِ شکم" کے ٹکڑے کو سمجھے ہی نہیں، یا انھیں پتہ ہی نہیں کہ زکوٰۃ

خِلط - ع - اسم مذکر (۱) آمیزش - سرشت + ملی ہوئی چیز - مرکب چیز (۲) اخلاطِ اربعہ یعنی صفرا - سودا - خون - بلغم میں سے ایک چیز +

خلط ملط - ع - صفت - خلا ملا - ملا جلا - مختلط - گڈ مڈ - گھال میل - گھلا ملا +

خلطہ - ف - اسم مذکر - خریطہ کا بگڑا ہوا لفظ - تھیلی +

خلعت - ع - اسم مذکر (۱) اپنا لباس اتار کر دوسرے کو بخشنا - لباس - جوڑا - کپڑا - جو انعام میں بادشاہوں یا امیروں کے ہاں سے دیا جائے کم از کم تین پارچہ کا عطیہ (۲) - وہ عبا جو استاد خوشخطی کی اصلاح دیتے وقت عمدہ اور پاکیزہ حروف پر لگا دیتے ہیں +

خلعت پہنانا - یا - دینا - ف - فعل متعدی - عطیہ - پوشاک دینا - عزت بڑھانا - پوشاک عطا فرمانا + انعام دینا +

خلعت پانا - ف - فعل لازم - پوشاک یا لباس کا انعام ملنا - انعام ملنا + ہ

ہر اس کے داغ دل سے محشر میں ملا یا جائیگا

ہر روز ایک خورشید کو ملتا ہے خلعت نور کا (آتش)

خلف - ع - اسم مذکر (۱) فرزند نیک - فرزند صالح - سعادتمند بیٹا - فرزند - بیٹا - ابن - ولد (۲) وارث - جانشین - مستحق - مقتدا +

خُلفا - ع - اسم مذکر - خلیفہ کی جمع +

خُلق - ع - اسم مذکر - خو - عادت - خصلت - مروت - خوش مزاجی - انساری - نیک عادت +

خلق والا - ف - اسم مذکر - بااخلاق - خوش خو - خوش خلق - ملنسار +

خَلق - ع - اسم مونث (۱) آفرینش - آفریدہ - مخلوق آفریدگان (۲) خلقت - دنیا - بنی آدم - آدم زاد - نوع انسان - لوگ - ہ

اک نظر بام پہ لے بت نظر آجایا کر

دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آتی ہے (رند)

خِلقت - ع - اسم مونث - پیدائش - آفرینش - فطرت - سرشت - تمیز +

خَلقت - ع - اسم مونث - دیکھو خلق یعنی بنی آدم۔

بت خانہ میں بھری ہوئی خلقت خدا کی ہے

بت بھی خدائی کرتے ہیں قدرت خدا کی ہے

خَلَل - ع - اسم مذکر (۱) رخنہ - سوراخ - دراڑ - درز (۲-۱) فتور - بگاڑ - اختلال - اختلال - پراگندگی - انتشار - ابتری (۳-۱) نقصان - ضرر - خسارہ - ٹوٹا - حرج (۴-۱) بدہضمی - پیٹ کا بگاڑ - (۵-۱) جن و پری کا اثر - آسیب - بھوت پریت کا آجھپٹا جیسے اوپری خلل (۲-۱) بیماری - دکھ - علالت - روگ۔

خلل آنا - ف - فعل لازم - فتور پڑنا - انتشار ہونا - فرق آنا - رخنہ پڑنا +

(انتخاب تاریخ وفات مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی)

انتخاب نسخۂ دین مولوی عبدالعزیز

بسکہ بود بے نظیر و بے مثال و بے مثل

حاسد ملک عدم تشریف فرما کیوں ہوئے

آگیا تھا کیا بعید مردوں کے ایماں میں خلل

خواہ رہرو آفریں تعزیت یہ بس بھی تھا

جب پڑھی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل

دست بیداد اجل سے بے سروپا ہوگئے

فقر و دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل (قطعۂ مومن)

۱۲ ۳

خلل انداز - ع + ف - اسم مذکر - رخنہ انداز - فسادی - جھگڑالو - فتنہ پرداز - مزاحم - سد راہ +

خلل انداز ہونا - ف - فعل لازم - رخنہ انداز ہونا - جھگڑا ڈالنا - مزاحم ہونا - سد راہ ہونا +

خلل دماغ - ع + ف - اسم مذکر - فتور دماغ - مالیخولیا - سودا - دیوانگی - جنون +

خلل کرنا - ف - فعل متعدی (۱) حرج کرنا - مزاحم ہونا - مخل ہونا - مداخلت کرنا (۲) نقصان کرنا - ضرر کرنا - (۳) درد کرنا - بدہضمی کرنا +

کیا ہوتی ہے۔ ورنہ زکوٰۃ کو مساواتِ شکم کہنا اگر قرآن کا مضحکہ اُڑانا نہیں تو اور کیا ہے۔ حضور! زکوٰۃ کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کی جائداد اور اموال کو اس کی ذاتی ملکیت سمجھا جائے۔ اور اس ملکیت میں اختلافِ مدارج کو جائز رکھا جائے اور اس کے بعد ان مالکانِ جائداد و اموال سے زرِ زکوٰۃ بطور ٹیکس وصول کیا جائے۔ یہ ہے اسلامی نظریۂ زکوٰۃ۔ بھلا فرمائیے کہ اس کو روس کی اشتراکیت یعنی "مساواتِ شکم" سے کیا تعلق ہے؟

اب آئیے آپ کو ایک جھلک اس اقبال کی دکھاؤں جس کے خلاف جناب کشاف نے اس قدر زہر اگلا ہے۔ کشاف صاحب ہندوستان کی تحریکِ آزادی کے مداحوں میں سے نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ تحریک وہ ہے جس کے متعلق ابھی تک یہی فیصلہ نہیں ہو سکا کہ اس کا بالآخر نصب العین کیا ہے۔ آج تک کوئی شخص سوراج کے معنی بھی متعین نہیں کر سکا۔ اس کے برعکس اقبال کو دیکھئے کہ کس قدر واضح الفاظ میں غلامی کی لعنت کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

اقبال سب سے بڑا شکوہ جو خدا سے کرتا ہے وہ یہ ہے، ع

لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند

پھر وہ محکوم و آزاد کا فرق کس قدر دلنشین لیکن پُرزور الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال ۔۔۔ کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات
آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیت ۔۔۔ محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات
آزاد کا اندیشہ حقیقت سے منور ۔۔۔ محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خرافات

وہ ایسے مذہب اور ایسے مدعیانِ مذہب کو جو مسلمانوں کو غلامی پر رضامند بناتے ہیں، دور سے سلام کرتے ہیں، وہ لوگ جو

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

دوسری جگہ لکھتے ہیں

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں قوموں کو غلامی کے طریق

دیکھئے وہ کس حسرت و تاسف سے یہ گلہ کرتے ہیں کہ

یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

وہ محکوم کے الہام کو بھی درست نہیں سمجھتے۔

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

حتیٰ کہ

ہو اگر قوتِ فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیمِ اللّٰہی

اب ظاہر ہے کہ جب علامہ اقبال آزادی کا ایسا کھلا کھلا درس دے رہے ہیں تو وہ ہندوستان کو کیسے غلام دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان آزاد ہو جائیں اور ہندوستان غلام رہے۔ لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہندوستان آزاد ہو جائے اور مسلمان غلام کا غلام رہے، اور جو تیور برادرانِ وطن کے ہمارے سامنے ہیں اُن سے یہ شبہ یقین کی حد تک پہونچ رہا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان کے آقا کا نام بدل جائے، اور اس جدید غلامی میں اس کی یہ حالت ہو جائے کہ اپنے مخصوص تمدن و مذہب کی الگ حیثیت بھی قائم نہ رکھ سکے۔ علامہ اقبال یہ نہیں دیکھ سکتے۔ وہ ایسی آزادی کے تخیل کو دامِ فریب سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ وہ آج بھی برملا کہتے ہیں کہ

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

وہ ہندوستان میں صرف سجدے کی آزادی نہیں چاہتے، بلکہ اسلام کی آزادی چاہتے ہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ اسلام کی آزادی اس روش سے تو حاصل نہیں ہو سکتی جس پر آپ کی قومیت پرستی تحریک آزادی کے علمبرداروں کے جلو میں بہے چلی جا رہی ہے۔

یہ تو تھا جناب کشاف کی غلط فہمیوں کا ازالہ! لیکن میں تو اس قصے کو بہت مختصر کر دینا چاہتا ہوں۔ میں نے جہاں جہاں اقبال لکھا ہے اُس سے مفہوم پیامِ اقبال ہے، اور میرے نزدیک یہی پیامِ اسلام ہے! تو اب مسئلۂ ما بہ النزاع یہ رہا کہ آیا اسلام، یعنی قرآن، موجودہ قومیت پرستی اور اشتراکیت کا مؤید ہے یا مخالف؟ اس کے لئے میں جناب کشاف

خَلوَت - ع - اسم مونث (۱) جلوت کا نقیض - تنہائی - علیحدگی - گوشہ نشینی (۲) مکان کا غیر سے خالی ہونا (۳) خالی جگہ - تنہائی کی جگہ (۴) خوابگاہ - سونے کا کمرہ (۳-۱) پوشیدگی جیسے خلوت میں یہ بات کہی +

خلوت کرنا - ا - فعل لازم (۱) مکان خالی کرنا - مکان غیر سے خالی کرنا - تنہا ہونا (۲) عورت سے ہم صحبت ہونا - خلوت صحیحہ سے مراد ہے +

خلوت کے وقت - ا - تابع فعل (۱) تنہائی میں پوشیدگی میں - علیحدگی میں (۲) ہم صحبت ہونے کے وقت - بوقت ملاقات +

خُلُوص - ع - اسم مذکر (۱) سادگی - صفائی - پاکی (۲) اسم مذکر خالص دوستی - صادق دوستی - سچی دوستی - دوستی - اخلاص محبت (۳) صداقت - راستی - راستبازی - وفاداری - سچائی صفائی +

خلوص نیت - ع - اسم مونث - خالص نیت - پاک نیتی صاف دردلی - صفائی ارادہ +

خَلیج - ع - اسم مونث - راس کا نقیض - شاخ دریا - نہر - ندی - باصطلاح جغرافیہ کھاڑی یا خلیج وہ قطعہ آب جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ +

خَلیا ساس - ا - اسم مونث - ساس کی بہن - جسے ہندو موسی - موسی - ماسی جی کہتے ہیں +

خَلیرا بھائی - ا - اسم مذکر - خالہ جایا - خالہ کا بیٹا - موسیرا - ماں کی بہن کا لڑکا - ماسی کا بیٹا +

خَلیطہ - ا - اسم مذکر - (صحیح خریطہ) تھیلا - تھیلی +

خَلیطی - ا - اسم مونث (۱) خریطی (۲ - عوام) گھر والی - جورو - زن - زوجہ +

خَلیفہ - ع - اسم مذکر (۱) کسی کے بعد آنے والا - ولیعہد - ٹیکا - قایم مقام - جانشین + نائب + بادشاہ (۲-۱) مانیٹر - استاد کا نائب - سب لڑکوں سے زیادہ پڑھا ہوا لڑکا یا استاد کا بیٹا خواہ بیٹی (۳-۱) حجام - نائی + درزی وغیرہ ادنے

پیشہ کرنے والے آدمیوں کو ان کے خوش کرنے کی غرض سے کہتے ہیں +

خَلِیق - ع - صفت - صاحب خلق - خوش خلق - اچھے سبھاؤ والا - خوش مزاج - ملنسار - خندہ پیشانی +

خَم - ف - اسم مذکر (۱) ٹیڑھ - کجی - ترچھاپن + جھکاؤ - ؎

ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب سے عیاں
دال حیدر کی تواضع پر ہے خم تلوار کا (ناسخ)

(۲) پیچ - تاب زلف وغیرہ - ؎

شاید کہ دست غیر ساراست شانہ کش
اُس زلف تابدادہ میں کچھ آج خم نہ تھا (مومن)

خم ٹھوکنا - ا - فعل متعدی - ڈنڑوں یا بازوں پر اس طرح ہاتھ مارنا کہ حریف جان لے کہ اب یہ کشتی کو تیار ہے - پٹھے ٹھوکنا - ڈنڑ بجانا - دست بابازو زدن - دست فرو کوفتن + لڑنے یا کشتی کرنے کو مستعد ہو جانا +

خَم و چَم - ف - اسم مذکر - رفتار ناز - خرام ناز - خرام معشوق + محبوب کی ٹھسک چال +

خَمدار - ف - صفت - ٹیڑھا - ترچھا - بانکا - کج - پیچدار - پیچیدہ - پیچاں + خمیدہ +

خُم - ف - اسم مذکر (۱) شراب کا مٹکا - امرت بان - ناندی - سبوچہ - ؎

لڑکھڑا اُٹھا عروج نشہ میں تو دیکھنا
ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خم گردوں ہوا (ناسخ)

(۲) خمیر - جوش - اُبھان +

خُم اٹھنا - ا - فعل لازم - خمیر اٹھنا - سڑ کر جوش آجانا +

خُم خانہ - ع + ف - اسم مذکر - شراب خانہ - مے خانہ - بھٹی - خرابات - خانۂ خمار +

خُمار - ع - اسم مذکر (۱) نشہ - سرور - شراب کی مستی - ہنگر - ؎

شکست پائی ہے توبہ کی طرح اُسنے بھی
ہمارے پاس جو آئے مے کشو خمار آیا (ناسخ)

(۲) نشہ اترنے کا کسل - کسل شراب + بقیۂ مستی (۳-۱)

کو، اور اُن کے ساتھ اُن کے تمام مسلمان قوم پرست حضرات کو کھلا کھلا چیلنج دیتا ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی آگے بڑھے، اور قرآن کریم سے یہ ثابت کر دکھائے کہ یہ دونوں تحریکیں، یا انمیں سے کوئی ایک، قرآن کریم کے مطابق ہے؟ اور میں ثابت کروں گا کہ یہ دونوں تحریکیں یکسر قرآن کریم کے مخالف ہیں! اک مسلمان کے لئے قرآن سے بڑھکر اور کوئی حجت نہیں ہو سکتی اور اگر آپ حضرات قرآن کے مطابق فیصلے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر سمجھ لیجئے کہ آپ کو مسلمان کہلانے کا کس حد تک حق پہنچتا ہے؟ دو لفظوں میں بات ختم ہو جائیگی، اور خود پتہ چل جائے گا کہ کون راستی پر ہے اور کون فریب میں مبتلا ہے؟ ورنہ یوں اقبال کا نام لے لیکر ملت اسلامیہ کا مضحکہ اڑانا کہاں کا اسلام ہے؟ میں منتظر ہوں کہ وطنیت کے حامیوں میں سے کون یہ چیلنج قبول کرتا ہے؟ وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صادقين!

استدراک منجانب "کشاف"

جناب "رازی" کا منقولہ بالا مضمون کسی قدر تاخیر سے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے دوسرے مضامین تھے جن کا حق اشاعت از روئے ترتیب وصول مقدم تھا! خود ہم اقبال پر اپنی تنقید کو انہی ناگزیر مداخلتوں کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکے، اگرچہ زیر بحث افتتاحی قسط میں اس کے آئندہ اجزاء کے بہ تسلسل نکالنے کا وعدہ کیا گیا تھا! اب جب کہ خود ہم کو بھی اس موضوع کی طرف بازگشت کرنے کی غالباً فرصت ملنے والی ہے، ہم حضرت "رازی" کے مضمون کو اشاعت کیلئے "رہا" (release) کرکے اپنے اس متروک مذاکرے کا دوبارہ آغاز کرنا چاہتے ہیں! زیر استدراک مضمون کے متن میں جابجا نمبر لگا دیئے گئے ہیں، اور انہی کے حوالے سے ہم "رازی" صاحب کے شکوک کا دفعیہ، ---- یا بالقصد غلط تعبیری اور کج فہمی کا ازالہ! ---- کرتے ہیں۔

(۱) یہ کس درجہ قابل رحم بات ہے کہ کشاف کے اعتراضات کا جواب بجز اس کے ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اُس کے نقطۂ نظر کو پہلے درہم برہم کرلیں، اور پھر اس متغیر شدہ خیال کو ہدف مضحکہ بنائیں! ہم نے کہیں نہ اقبال کے "شاہین تخیل" ایسی کوئی "بے پرکی" اُڑائی ہے نہ اُن کے "بال جبریل" کی کسی "کائنات پیمائی" کی شکایت کی ہے! ہماری عرض و معروض تو صرف اتنی تھی کہ:

> تیرے لب پر ہے حدیث شام و مصر و روم و چین
> لیکن اپنے ہی وطن کے نام سے واقف نہیں!
> کون کہتا ہے زمین و آسماں تیرا نہیں سب جہاں تیرا مگر ہندوستاں تیرا نہیں؟

یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ "دادین" طنز و طعن کے "تیر و سنان" کیونکر بن جا سکتے ہیں! البتہ اپنی ہی ریش مبارک کے "تنکوں" کی خلش کے لئے تو اپنا ہی مرہون منت ہونا چاہیئے! ---- ہاں کشاف کسی ایسے "فن تنقید نگاری" سے یقیناً آشنا نہیں جس کا کلمۂ اول "يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ" ہو!

جناب "رازی" اپنے مقالے کی شان امتیاز کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس میں "موافقت ہے تو اُصولی، اور مخالفت ہے تو اصولی"! ---- غالباً یہ اُسی مُلّایانہ خودستائی کی آواز ہے کہ "البغض فی اللہ والحب فی اللہ" ---- کیوں نہ ہو: ان پاکباز ان تقویٰ و طہارت کے "بغض" کے لئے بھی خدا ہی ذمہ دار ہے! مبارک ہو ان بزرگوں کو اپنا "بغض للہی"!

(۳) عبارت ما تامہ کے کلمۂ محبت و عقیدت کا طعن بیہودہ ہے! آپ کی "ارض مقدس" اور "بیت المقدس" اسی "حب دینی" و "وطنی" کے "عربی جامے" نہیں ہیں تو کیا ہیں؟ پھر "کنویں کے مینڈکوں" کی آپ کے ہاں بھی کمی نہیں: "لسان العصر" کہتے ہیں:

> حال دنیا سے بے خبر ہیں آپ گو تقدس مآب بیشک ہیں!
> "شیخ جی" پر یہ قول صادق ہے "چاہ زمزم" کے آپ "مینڈک" ہیں!

اقوام کی عام بیماریوں کو کسی ایک قوم سے وابستہ کر دینا خود اک بیماری ہے! ---- لايسخر قوم من قوم، عسى ان يكونوا خيرا منهم!

علامہ اقبال کی ستارہ شناسی، افلاک و سماوات کی حدود و ثغور پیمائی، قلب ذرہ کی "سرحری" وغیرہ وغیرہ پر اگر ہماری زبان نہ کھلوائی جائے تو اچھا ہے! ---- أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ، وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ!

نیند کا زور۔ اونگھ۔ غنودگی (۴) نشہ کا آثار +

خمار آلودہ ۔ع+ف۔ صفت۔ متوالا۔ مست۔ سرشار۔ نشہ میں چور۔ مخمور + اُنیدا +

خُمارَہ ۔ ا۔ صفت۔ مخفف خام پارہ +

خمزا ۔ ا۔ اسم مذکر۔ مسلمان فقیروں کے ایک فرقہ کا نام جس کا پیشہ اکثر تکیوں میں بیٹھنا یا میلے تماشوں میں مانگنا ہے (یہ لفظ قنبر سے بگڑ کر قنبرا ہوا، پھر خمرا ہو گیا۔ قنبر حضرت علی رضہ کے غلام کا نام تھا چونکہ اس نام سے وہ اپنا فخر سمجھتے ہیں اس وجہ سے انہوں نے بھی لقب اختیار کر لیا بعض لوگ ان کو اس کی اولاد میں سے خیال کرتے ہیں واللہ اعلم) +

خمریاں ۔ ا۔ اسم مونث۔ خمروں کی عورتیں جو اکثر میلوں تماشوں پر مانگا کرتی ہیں "خیرات بی خیرات" ان کی آواز ہوتی ہے ایک کہتی ہے تیرے بچے میں پیسہ دھرا ہے دوہرا ہے" باقی سب کہتی ہیں وہ ملیگا ملیگا۔ غرض یہی طرح تک بندی کرتی چلی جاتی ہیں اور گروہ بنکر مانگا کرتی ہیں)

خُمس ۔ع۔ صفت۔ پانچ۔ پنج +

خُمُس ۔ع۔ صفت۔ پانچواں حصہ۔ پنجم +

خَمْسَہ ۔ع۔ صفت (۱) پانچ سے نسبت رکھنے والا جیسے حواس خمسہ وغیرہ (۲) ۔اسم مذکر) وہ نظم جسمیں پانچ پانچ مصرعوں کا بند ہو + پانچ منظوم رسالوں کا مجموعہ جیسے خمسہ نظامی و خسرو وغیرہ +

خَمیازَہ ۔ف۔ اسم مذکر۔ انگڑائی۔ غلبۂ خواب یا کاہلی سے ہاتھوں کو اونچا کرکے بدن کو تاننا (۲) خمازہ۔ جمہائی۔ (۳۔ا) مکافات۔ بدلہ + تاوان (۴۔ا) رنج۔ تکلیف۔ پشیمانی۔ افسوس وغیرہ (خمیازہ یوں کہا کہ اعضا کو خم کرنا پڑتا ہے) کیونکہ یازہ بمعنی حرکت دینا آتا ہے)

خمیازہ اٹھانا ۔ یا۔ بھرنا۔ یا بھگتنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) ڈنڈ بھرنا۔ تاوان دینا + نقصان اٹھانا۔ ضرر اٹھانا (۲) مکافات اٹھانا۔ پاداش جھیلنا۔ قصور کی سزا بھوگنا۔ معاوضہ دینا۔ (۳) مصیبت بھرنا۔ رنج و تکلیف اٹھانا (۴) پچھتانا۔ پشیمان ہونا +

خمیازہ حسرت ۔ف+ع۔ اسم مذکر۔ وہ خمیازہ جو حالت افسوس

یا ناامیدی اور مایوسی میں لیا جائے۔ ؎

اے صنم پیشہ میرے بعد کہاں نشۂ عشق

دیکھ خمیازۂ حسرت ہے یہ شمشیر نہ کھینچ (مومن)

خمیازہ کھینچنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ تکلیف اٹھانا۔ رنج اٹھانا + پشیمان ہونا۔ پچھتانا۔ افسوس کرنا +

خَمِیدہ ۔ف۔ صفت۔ ٹیڑھا۔ جھکا ہوا۔ کبڑا +

خَمِیر ۔ع۔ اسم مذکر۔ فطیر کا نقیض (۱) گندھے ہوئے آٹے کو سڑا کر پھلانا۔ سڑا ہوا آٹا یا کوئی اور شے جس میں جوش و خم پیدا ہو جائے۔ مایہ آرد + مایۂ پنیر + جوش۔ اُبال (۲) سرشت۔ خلقت۔ فطرت۔ ترکیب۔ آمیزش۔ مزاج۔ طبیعت۔ ترکیب عناصر (۳) مٹی۔ جسم کی مٹی جیسے جہاں کا خمیر تھا وہیں دفن ہوا +

خمیر اٹھانا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ سڑانا۔ خم اٹھانا۔ جوش پیدا کرنا۔ ابال اٹھانا۔ جھاگ اٹھانا +

خمیر اٹھنا ۔ ا۔ فعل لازم (۱) سڑنا۔ جوش میں آنا۔ ابلنے لگنا۔ خمیر تیار ہونا +

کمال حسن کا نوالہ نہیں ہے بی نعمت

خمیر چینی کا بارہ برس میں اٹھتا ہے (امیر علی)

(۲) خمیری آٹے کا روٹی پکانے کے قابل تیار ہو جانا۔ پھول جانا۔ چھنگیا جانا +

خمیر بگڑنا ۔ ا۔ فعل لازم۔ سرشت میں فرق آنا + ترکیب میں تفاوت ہو جانا + شامت آنا +

خمیر کھٹا ہونا ۔ ا۔ فعل لازم۔ خمیر بگڑ جانا۔ خمیر کا ترشی پر آ جانا۔ آٹے کا زیادہ کھٹا ہو جانا +

خَمِیرَہ ۔ع۔ اسم مذکر (۱) خمیر اٹھا کر تیار کیا ہوا + چینی میں پکائی ہوئی دوا جیسے خمیرہ بنفشہ و گاؤزبان وغیرہ (۲) ایک قسم کا خوشبودار پینے کا تمباکو جو سیب وغیرہ سڑا کر بنتا ہے

خَمِیرِی ۔ع۔ اسم مونث۔ خمیر اٹھائی ہوئی۔ فطیری کے خلاف۔ وہ روٹی جو خمیر اٹھا کر پکاتے ہیں +

خَنَا ۔ع۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی فحش و بیہودہ۔ دماغ۔ مغز۔ تکبر۔

(۳) جنابِ "رازی" کو باوجود "صاحب الاسرار" ہونے کے معلوم نہیں کہ کشاف مسلمان ہیں یا غیر مسلم؟ ——— لیکن ہو تو کیونکر ہو؟ اس کے لئے ضرورت تھی کشاف کے نام کے اعلان کی، اور اُس کی ترکیب ہجا میں "عربی" یا کم از کم "فارسی" الفاظ کی! بیسویں صدی کا مسلمان تو "نام" سے پہچانا جاتا ہے، نہ کہ "کام" سے! حضرتِ "رازی" کو یہ رمز کون "غیر مسلم" بتا سکتا ہے کہ "مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِلَّا اَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ، مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ"!

(۴) جنابِ "رازی" کی اگر اِن ساری روایتوں اور تعبیروں کو قابلِ اعتماد فرض بھی کر لیا جائے تب بھی غالب اور فیصلہ کن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ہندوؤں کی "تخویف" ہے یا مسلمانوں کی "خوفزدگی"؟ جذب کر لینے یا ہجرت کر جانے کا مطالبہ کرنے کا معاملہ اس قدر مکروہ و شنیع نہیں جس قدر کہ جذب ہو جانے یا ہجرت پر مجبور ہونے کا اندیشہ شرمناک ہے! ———

راز آشنایانِ "حقیقت" کا اسلام، اور ایسا لرزہ براندام؟! ———

آپ جوابًا ہندوؤں کو اِس سے خوفناک تر چیلنج کر سکتے ہیں، لیکن مردمی و مردانگی آپ کو اپنی ہی صلب و سینہ سے بہم پہنچانی پڑے گی! ؎

گر خدا داری، ز غم آزاد شو ازخیالِ بیش و کم آزاد شو!
ہر کہ "رمزِ مصطفٰے" فہمیدہ است شرک را در "خوف" مضمر دیدہ است!

(۵) "رازی" صاحب افسوس ہے کہ بالکل طفلانہ جذبات اور "دین الحجاز" کی رَو میں بہہ گئے! خانہ سازِ "رمز و راز" کا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تھا! اچھا فرمائیے جناب، کیا یہ "خاکِ حجاز" ہی نہ تھی جس کی افتاد یہ تھی کہ:

"ابلجی" در دشتِ خویش از راہ رفت از دمِ او سوزِ الا اللہ رفت!

پھر کیا یہ "کفرزار خاکِ تتار" ہی نہ تھی جس کی ایمان پروری کا یہ ماجرا تھا کہ ؎

حرم رُسوا ہوا پیرِ حرم کی کم نگاہی سے!
جوانانِ تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے!

غیر ہندوستان کش عشقِ حجاز سے کس کو پرخاش ہو سکتی ہے؟ خود "محبوبِ عرب" کی "الفتِ ہند" کیا ہم کو فراموش ہی ہو گئی؟! ؎

"میرِ عرب" کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے!

حجاز و حرمین کی عقیدت میں "حاجیانہ" "رطب اللسانی" نہیں خوف ہے کہ بڑا ارزاں اسلام ہے ؎

حاجی بہ رہِ کعبہ رواں، کیں رہِ دین است
خوش میرود، اما رہِ مقصود نہ این است!

"بُتوں کے استھان" پر کیا طعن ہے، جبکہ آپ کے ہاں بھی "ارض القرآن" والا ایسا ہی اک کلمۂ سحر موجود ہے! کشاف، اقبال کی آرزوئے شہادت فی الحجاز کے ساتھ اتنی غیر ہمدردی کرنا نہیں چاہتا جتنی کہ خود اقبال مدفونیتِ ہند کو "تا قیامت زنجیریٔ بت خانہ" سے تعبیر کر کے بے شمار اولیاء و انبیائے آسودۂ خاکِ ہند کی ارواحِ جلیل کی ناقابلِ برداشت بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے! شاید ہم "رازی" صاحب کو یہ بات نہیں سمجھا سکتے کہ کوئی خاکِ لحد کسی میت کی "شفیع" نہیں ہو سکتی، بلکہ خود مدفن، مدفونوں کے تقدس سے مقدس ہوا کرتے ہیں! ؎

بنائے کعبہ پڑتی ہے جہاں ہم خشتِ خُم رکھ دیں
جہاں ساغر ٹپک دیں چشمۂ زمزم نکلتا ہے!

"رازی" پر کشاف کے ایمان و اسلام کے بارے میں بار بار "ظن المومنین خیرا" کی کیفیت کا نزول ہوتا ہے! کس کو خبر ہے کہ جس دن "رازی" صاحب کشاف کے اسلام پر ایمان لائیں گے خود کشاف اپنے ایمان سے مشکوک ہو جائے گا!:

کرتے ہیں "فقیہہ" اگر مذمت تیری کر شکر کہ ثابت ہوئی عصمت تیری
پر مدح کریں وہ، گر نصیبِ اعدا! رکھ یاد کہ حالت نہیں اچھی تیری!

(۶) یہاں حضرتِ "رازی" نے اک "محدث" کی قبا اوڑھ لی ہے! ہمیں اس نزاعِ لفظی میں کوئی اصرار نہیں کہ "حب الوطن من الایمان" کوئی حدیثِ نبوی ہے یا نہیں، تاہم اتنا ضرور ہے کہ جنابِ "رازی" اگر اس معاملہ میں کوئی ثقہ راوی ہیں تو ہمارے اِس تسامح میں بعض اکابرِ علم و ادب، تاکہ شریک ہیں! مسدسِ حالیؔ کا یہ شعر قابلِ حوالہ ہے کہ ؎

یہ تفاوت لو پاک حصہ انھیں کا
کہ حب الوطن ہے نشانِ مومنیں کا"

تاہم جب آنحضرتؐ کی زبانِ صدق سے "کو وطنِ عزیز" فرماتی ہے تو خود یہی کیا کم معنی خیز ہے؟! خود "رازی" صاحب اِس کو اک "بچے کی بات" سمجھیں

خنا

[illegible] وجوش میں مشتد دکھاتے)
[illegible] تکبر کرنا +
[illegible] ہونا۔ متکبر اور مغرور
[illegible]

خنّاس - ع - اسم مذکر (۱) [illegible] شیطان رجیم - روح بد - (۲) صفت۔ وسوسہ ڈالنے اور بہکانے والا۔ مردود۔ شریر۔ حرامزادہ +

خُناق - ع - اسم مذکر - ایک گلے کی بیماری کا نام +

خُنثیٰ - ع - اسم مذکر - وہ شخص جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامات پائی جائیں - مرد نہ عورت - وہ شخص جو چھ مہینے مرد اور چھ مہینے عورت رہے + نپنسک - ہیجڑا - نہ آدہ مردان نہ آدے زناں - خوجہ - مخنث +

خنجر - ف - اسم مذکر - ایک مشہور ہتیار کا نام + جمدھر - بچھوا + تلوار + ایک قسم کا چھرا - کٹار +

خنجر بیک - ف - اسم مذکر - ایک مہلک پھوڑے کا نام جو اکثر پشت پر ہوتا اور مریض کو اپنے ساتھ لیکر جاتا ہے - اڈیٹھ پھوڑا - اُڈیٹھ پھوڑا - وہ پھوڑا جو پیٹھ کے پیچھے ہونے کے سبب دکھائی نہ دے +

خنجری - ا - اسم مونث (۱) وہ کپڑا جس پر کٹار کی سی بناوٹ ہو - ایک ریشمی کپڑے کا نام (یہ لفظ بنون غنہ و ساکن دونوں طرح بولا جاتا ہے) + ہ

بے تیغ ذبح ہم تو ہوتے ہیں دیکھکر وہ + رانیں بھری بھری اور شلوار خنجری کی (جرأت)

(۲) ڈفلی - ڈھپلی - ایک چھوٹے سے ساز کا نام جو اکثر جوگی فقیر بجاتے پھرتے ہیں +

خندق - معرب کندہ - اسم مونث (۱) کھائی - وہ کھدی ہوئی زمین جو شہر کے چاروں طرف ہوتی ہے (۲) غار - گڑھا - کھوہ -

خندہ رُو - یا پیشانی - ف - صفت - ہنسمکھ + کھلیا +

خندی - ا - اسم مونث - بیہودہ ہنسنے والی عورت + بیحیا - بیغیرت (۲) قحبہ - فاحشہ +

خنزیر - ع - اسم مذکر - جنگلی سؤر - سور - براہل +

خوا

خُنُک - ف (نیز بفتحتین) صفت - سرد - ٹھنڈا + یخ - برف - برد +

خُنکی - ف - اسم مونث - سردی - ٹھنڈ + برودت +

خِنگ - ف - اسم مذکر - نقرا گھوڑا +

خنگ سوار - ف - اسم مذکر - سید حسین شہید کا لقب جنکا مزار تارا گڑھ واقع اجمیر میں ہے +

خُنگا - ا - صفت - عو - ٹنڈ منڈ - جو پڑ دنا - موٹا - تازہ - فربہ اندام - سٹنڈا - ہٹا کٹا +

خِنگرا - ا - اسم مذکر - عو - خنگا کی تصغیر +

خُنیا - ف - اسم مذکر (۱) راگ نغمہ سرود (۲) - ا - اسم مونث) ڈومنی میراثن جیسے بجاوے خنیا ڈھولکی میاں خیر سے آئے یعنی نکھٹو کے آنے کا شادیانہ بجاوے +

خُو - ف - اسم مونث - بان - عادت - خصلت - سیرت - سبھاو

خو پڑنا - ا - فعل متعدی (۱) بان پڑنا - عادت پڑنا - لت پڑنا دھت لگانا +

خو ڈالنا - ا - فعل متعدی - عادت اختیار کرنا - عادی ہونا - لت لگانا + ہ

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے + بے نیازی تری عادت ہی سہی (غالب)

خواب - ف - اسم مذکر (۱) سپنا - وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے رویا (۲) نیند - نوم - بیداری کا نقیض - نندیا - ہ

قسم مجھے انہیں آنکھوں کی جھپکی ہو جو پلک
شب فراق میں کس کو نصیب خواب ہوا (آباد)

(۳) خیال - تصور - وہم - گمان جیسے خواب وخیال (۴) واقعہ ماجرا - سرگزشت - واردات - بات - روئداد - ہ

نوجوانی کا نہ پیری میں کبھی ہوش ہوا
خواب کیا تھا جو شب صبح فراموش ہوا (اسیر)

خواب آلودہ - ف - صفت - نیند میں بھرا ہوا - خمار میں بھرا ہوا - انیدا +

خواب پریشان یا آشفتہ - ف - اسم مذکر - ڈراونا سپنا - خواب متوحش +

کیا بقولِ اقبال "وطن کا صنم کبیر" حبیبِ خدا کو "بہت ہی محبوب" ہو سکتا تھا ؟!
ہمارا خیال ہے کہ "حب الوطن من الایمان" اسی حقیقت کا اک دوسرا
پیرایۂ اظہار ہے : جب اسلام میں "ہمسائے" کے حقوق کی وسیع دامانی و دُور
رسی کا یہ حال ہے کہ بروایتِ صحابۂ کرام "ہمسائے" کے مثل رکنِ خاندان "
وراثت میں شریک کر دئے جانے کی توقع تنزیلِ شریعتہ کے دوران میں
کی جا رہی تھی ، تو وسیع وطن کی ہمسائگیٔ کبریٰ کے ، خالص اسلامی مقتضیات
کیا کچھ کم نہ ہونے چاہئیں ؟! آخر یہ اسلامی ثقافت کی فضا ہی تو تھی جس
میں "حب الوطن من الایمان" کا مقولہ خود رو پیدا ہو گیا ! ایسے اہم و مقدم
معاملے کو ملّا یانہ "روایت و درایت" کے بچاک میں پھنسا دینا حضرت
"رازی" ہی کی طرح کے کسی "غیر محرم مقیم حرم" کا "شغلِ جدل" ہو سکتا ہے !؟

از خطیب و دیلمی گفتارِ او

با ضعیف و شاذ و مرسل کارِ او ! (اقبال)

پھر سرزمینِ وطن میں اگر کچھ خطرات ہوں بھی تو خود یہ خطرات قابلِ
احتراز ہونے چاہئیں ، نہ کہ خود "وطنِ مالوف" مستوجبِ پرہیز ہو جائے !
اس اندیشہ و الفت میں اک توازن ملحوظ رہنے کی ضرورت ہے ، ایسا نہیں یا
ہو سکتا کہ ادھر پردیس میں پتا کھڑکا ، اور آمادۂ ہجرت مسلمان اپنے اہل و
عیال کو چھوڑ دیوار پھاند "مہاجر فی سبیل اللہ" ہو گیا ! نظامِ اسلام کا ادارۂ
ہجرت ایسے ہولِ دل کا مسلکِ ترک و فرار نہیں ! مہماتِ مسائلِ دینی سے
ایسا طفلانہ لعب "رازیوں" ہی کے لئے اک وجہ تفریح ہو سکتا ہے ،
کسی مردِ مسلمان کے لئے قابلِ فخر نہیں ! ؎

گردن منہ گر خصم بود رستمِ زال !

منت منہ گر دوست بود حاتمِ طے !

ہم اس سے انکار کرتے ہیں کہ خدا نخواستہ ہندوستان میں
اسلام کو ایسا کوئی لرزہ برانداز خطرہ درپیش [illegible] "رازی" صاحب
تو اسلام کے خطرے اور دُور افتادۂ اسلام مسلما[illegible] کی ذاتی بزدلی
میں فرق کرنا چاہئے ! اگر آٹھ کرور مسلمانانِ ہند [illegible] دے چند ہندو
مسلم فسادات سے ایسے وحشت زدہ ہوں گے [illegible] یاں بڑا اڑا کے
ایران و ترکستان میں جا کر دم لیں گے ، اور سحر [illegible] شے بنے ہوئے
فلسطین و حجاز میں ایک ایک گوشۂ قبر مانگیں [illegible] تو خوف ہے کہ

سارے ارضِ مقدس اور جزیرۃ العرب ان "بھگوڑوں" کو پناہ دینے
سے اپنا دامن تنگ پائیں گے ! عرب و شام و فلسطین آج سر سے کفن
باندھے ہوئے مجاہدینِ اسلام کی لالہ زار جہاد گاہیں ہیں ، وہ جنابِ رازی "
کی سرکردگی میں ہندوستان سے فرار کرنے والی ہندی مسلمانوں کی
"فوجِ ظفر موج" کا خیر مقدم کرنے سے اپنے کو معذور پائیں گے ! اللہ اللہ
مسلمان مہاجرین کے "عساکرِ قاہرہ" کا جلوسِ شجاعت مانوس ! ؎

جو میداں سے بھاگوں بعد احتشام !

تو رستم ہو آ کر مقابل نہ سام !

پھر اس ذہنی خیرگی اور قلبی دہشت زدگی میں یہ حقیقت فراموش
ہو کہ ہجرت ، اسلام میں غایت درجہ فوق العادت "ایمرجنسی اسٹیٹ "
کا اک چارۂ کار ہے ، اپنے ہولِ دل کے مظاہرے کی کوئی دینی تفریح
نہیں ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ، با صد ہزار دلِ ناخواستہ ، وطنِ
عزیز کو تحریکِ ہجرت کے سلسلے میں خیرباد کہہ دینے کا فقہی استنباط اگر یہی
ہے کہ یہ وطن "متروک ہونے کے ساتھ ساتھ "مردود" بھی ہو گیا ۔ تو داعیٔ اسلام
کو تو مکۂ معظمہ کے علاوہ خانۂ کعبہ بھی چھوڑنا پڑا تھا ، اب اسی بے پناہ تفقہ
فی الدین کے تحت اگر یہ مسئلہ بھی استخراج لیا جائے تو کونسا منطق مانع ہے
کہ وطن کے قیام کے تکلیف دہ ہونے کی صورت میں "بیت اللہ" کو بھی دُور
سے سلام اک سنتِ پیغمبرِ اسلام ہے ! ــــــ کیا جنابِ "رازی" اک مسلمان
سے یہ بھی سعادت انجام دلوا کر ، علامہ اقبال کی زبان میں اُسے یہ دعوتِ حقہ
دیں گے کہ ؎

دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی ؟!

"رازی" بن جانے اور "رازآشنائے حقائقِ اسلامی" ہونے
میں بڑا فرق ہے ! ؎

رازِ درونِ پردہ زکشافِ مست پرس

کیں حال نیست "رازی" عالی مقام را !

(۷) "رازی" صاحب یہاں اقبال کے پیام کا "طبل بلند بانگ"
بڑے زور سے پیٹتے ہیں ! معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت خاتم النبیین کے
الہامی "اسمہٗ احمد" (مذکورِ صحفِ سابقہ) پر جناب مرزا صاحب قادیانی
نے ڈاکا ڈالا ۔ اسی طرح مولینا جلال الدین رومی کی مثنوی معنوی کے لقب

خواب خرگوش - ف - اسم مذکر - خواب غفلت - تغافل + مدہوشی بیخبری +

خواب دیکھنا - یا - ہونا - ۔ فعل متعدی - سپنا دیکھنا - سوتے میں کسی بات کو دیکھنا +

خواب کی باتیں - ا - اسم مونث - بے اصل باتیں - خیالی باتیں موہوم باتیں + ۔

وقت پیری شباب کی باتیں + ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں (ذوق)

خوابگاہ - ف - اسم مونث - سونے کا کمرہ - پلنگ کا کمرہ - خلوت گاہ +

خواب وخیال - ف + ع - اسم مذکر - سپنے کی مایہ - بھولی ہوئی بات +

خواجہ - ف - اسم مذکر (۱) خداوند - صاحب - مالک - خانہ + سردار آقا (۲) توران میں سادات کا لقب اور ہندوستان میں وہ شخص جسکی ماں سیدانی اور باپ شیخ ہو (۳) خصی غلام - خوجہ - ہیجڑا - نپنسک (۴) وہ شخص جو اصل خلقت سے عضو تناسل نہ رکھتا ہو

خواجہ زادہ - ف اسم مذکر - وہ شخص جو ماں کی طرف سے سید ہو اور باپ کیطرف سے شیخ +

خواجہ سرا - ف - اسم مذکر (۱) وہ خصی غلام جو گھر میں آجا سکے ناظر (۲) ہیجڑا - نامرد - اس لفظ کے لغوی معنے صاحب خانہ اصطلاحی یعنی گھر سے تعلق رکھنے والا مجازاً وہ عضو بریدہ اشخاص جو امرا وزرا - سلاطین اور رؤسا وغیرہ کے محلسراؤں میں بطور دربان یا چوبدار حاضرباش رہتے اور احکام رسانی کی خدمت بجالاتے ہیں - بعض شاہی محلوں میں قلماقنیاں - حبشنیں کشمیرنیں - اردابیگنیاں وغیرہ ان خدمتوں پر اب بھی مامور ہوا کرتی ہیں +

اصل میں ہیجڑے کا اعزازی نام خواجہ سرا قرار پایا تھا - جنکا ذکر قدیم یونانی اور رومی تاریخوں یا پیغمبری حدیثوں میں شاذونادر آیا ہے مگر جمیس کارکرن صاحب نے اپنی تاریخ چین میں اسکا کچھ ذکر لکھا ہے - چونکہ ہمارے ہندوستان میں یہ رسم شمالی بادشاہ یعنی تورانی - ایرانی - ترکستانی وغیرہ اپنے ساتھ لائے اور اس کی ابتدا خاص ملک خطا سے ہوئی ہے اس لئے ہم مناسب جانتے ہیں کہ کچھ انتخاب اپنی ذاتی معلومات کے ساتھ یہاں بھی لکھدیں +

ایک زمانہ ایسا بھی ہو گذرا ہے کہ جس میں خواجہ سراؤں کا دور دورہ خطا وختن میں مدت تک رہا اور ان کے اقبال کا ستارہ ایسا چمکا کہ مورخوں کو ان کے حالات لکھنے کی ضرورت پڑی +

ساڑھے چار ہزار برس کے قریب عرصہ گذرا کہ ملک خطا میں زانی اور سرکش خطاداروں کے لئے یہ سزا تھی کہ اس کا عضو تناسل کاٹ کر قطع نسل کر دیا کرتے تھے اول تو اس تکلیف سے اکثر جانبر ہی نہیں ہوا کرتے تھے اور اگر بالفرض کوئی سخت جان بچ جاتا تھا وہ تو شاہی محلسراؤں میں جھاڑو دینے یا دربانی کرنے کی ذلیل خدمت پر مقرر کیا جاتا تھا ابتدا تو اس کی یہ تھی مگر چونکہ دنیا کی چیز پائمال مشہور ہے اور بادشاہی افعال کو اگرچہ وہ برے ہی کیوں نہ ہوں لوگ فخریہ اپنا معمول علیہ بنا لیتے ہیں پس امرا ایسے لوگوں کو جس طرح اب لاوارثوں کو نیکر پال لیا کرتے ہیں اس وقت کی گورنمنٹ سے مانگ کر دربانوں میں رکھنے لگے چونکہ امیروں اور بادشاہوں کی قربت کا ہر ایک خواستگار ہوا کرتا ہے اور اس خدمت سے بڑے بڑے کام نکلنے اور دولت کمانیکا ایک عمدہ وسیلہ ہاتھ آجاتا ہے اکثر خودغرض از خود بھی بچوں کو خواجہ سرا بنانے اور اس باعظمت خدمت پر پہنچانے لگے بلکہ بعض اوقات شرفا نے بھی اس حرکت کو ننگ خاندان نہیں خیال فرمایا لیکن بعض بادشا قدرتی خنثوں اور ہیجڑوں کو ایسے لوگوں پر ہمیشہ ترجیح دیتے رہے +

غرض اس ذلیل اور ناپاک فرقہ کی ابتدا تو یہ تھی مگر جس سبب سے اس نے ملک خطا میں ترقی پائی اسے بھی بیان کر دینا خلاف مصلحت نہیں +

حضرت عیسے علیہ السلام سے ۸۱۷ برس پیشتر جب فغفور یون مین یعنی بادشاہ خطا سریر آرائے سلطنت ہوا تو ایک اتفاقیہ امر پیش آنے سے اس فرقہ کی تقدیر کا تپا اقبال کے ہولکے جھونکے سے اڑ کر پرے جا پڑا جس کے ہٹتے ہی خوش نصیبی کا ستارہ جگمگانے لگا فغفور مذکور اپنی ملکہ کا دل سے مطیع و فرماں بردار تھا لیکن اس کی ایک نہایت چالاک حرم مسماۃ پوسی کو یہ امر نہایت ناگوار گذرتا اور وہ رشک کی آگ میں جلا کرتی تھی اس کا قول تھا کہ مجھے

"قرآن در زبانِ پہلوی" ـــــ پرستارانِ اقبال دستبرد کرنا چاہتے ہیں، اور اس جامۂ بزرگ کو اقبال کی "اسرارِ خودی" و "رموزِ بیخودی" کی "قامتِ کہتر" پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں! ـــــ ہم ان "گواہانِ چست" کو کچھ "مدعیٔ سُست" کا "اقبال و اعتراف" بھی سُنانا چاہتے ہیں: "ملّا جلال" اور "ڈاکٹر اقبال" کے تقابل پر خود اقبال کا اعلان گوشگذار فرمائیے:

باز بر خوانم ز فیضِ "پیرِ روم" دفترِ سربستۂ اسرارِ علوم
جانِ او از شعلہا سرمایہ دار من فروغِ یک نفس مثلِ شرار!

باایں ہمہ جناب "رازی" کے ادعا میں اقبال کے منہ پر یہ شعر بھی کُھلتا ہے کہ ؎

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور اے ہمتِ مردانہ!

اقبال کے "عصائے کلیم" اور "تیشۂ خلیل" کو "رازی" صاحب اگر اقبال ہی کی زبان سے سُن لیتے تو اچھا تھا! اقبال شاید اپنے اپنی "تحسین گوئے ناشناس" سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوِ سامری، تو قتیلِ شیوۂ آذری!
مرا عیش غم، مرا شہد سم، مری بود ہمنفسِ عدم
ترا دل حرم، گرو عجم، ترا دین خریدۂ کافری!

یہ دل و دماغ، بوجہل و بولہب کے لئے بھلا کیا خطرے کا باعث ہوسکتا ہے! اور اس کے اندر حضرات صدیقؓ و فاروقؓ کی خوش نظری کے لئے کون سی ادائے جمال و شانِ جلال موجود ہے؟! ع

جامیؔ! چہ لاف میزنی از پاکدامنی؟!

جناب "رازی" کی "گوناگوں" کو اب شاید معلوم ہوا ہوگا کہ "کشاف" کیسی "دانشگاف" گفتگو کرنے کا اہل ہے، اگر اُسے "پورست کندہ گوئی" کی خطرناک تحدی کی جائے!! ع

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من!

"اشتراکیت کی مزعومہ جنت" اور "کالجوں کے بیکار لونڈوں" کے بد مذاق وارزاں طعن ممکن کیا، واقعہ ہے کہ "کالج کے کبھی کے نکالے ہوئے پیرانِ نابالغ" کو پروپگنڈا بازانہ قلم فرسائی کی فتوحات کی "جنتِ نقد" بخشنے میں بڑے فاتحکار ثابت ہوئے ہوں، لیکن "مطمئن شکم اور گلفشاں زبانیں" اب زیادہ دن اپنے لئے یہ کامجوئیاں مقدر نہیں رکھتیں! ؎

ہے تو کچھ اُکھڑا ہوا بزمِ حریفاں کا رنگ
اب یہ شراب و کباب دیکھئے کب تک رہے!

(۸) تعصب ہو یا "عصبیت" "اک شاعرِ بشریت اور اک ترجمان القرآن" کو ہر دو سے بالا و برتر ہونا چاہیئے ہمارے امام "رازی" صاحب مناسب ہو کہ اس حدیثِ نبوی کی تفسیر فرمائیں کہ "لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَی الْعَصَبِیَّۃ"! علامۂ اقبال کی زبان پر آیاتِ قرآن کی مسلسل تلاوت کے مفروضہ فیضان کو "رازی" صاحب نے کچھ ایسے لہجۂ ادعا میں بیان کیا ہے کہ گویا اُن کی زود اعتقادی حضرتِ اقبال کے متعلق بھی یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن" الغرض عصبیت، اور اسلامی؟! قرآن میں بجائے اس کے "حمیۃ الجاہلیہ" کی ترکیب آئی ہے!

(۹) "کشاف ہمیشہ سے کُھلا ہوا" ہے، پردہ داری و راز داری اگر ہوگی تو "رازی" میں! ہاں کوئی شاعری کو "مذہب کی قیمت میں" نہ خریدے، لیکن مذہب بھی شاعری کی قیمت میں خریدا نہیں جاسکتا! اقبال کا موقف یہاں ایسا پایا جاتا ہے کہ "مذبذبین بین ذٰلک! لا اِلٰی ھٰؤُلاءِ ولا اِلٰی ھٰؤُلاءِ"! ـــــ پھر عہدِ جدید کی ارتقا یافتہ شاعری تو عین وسیع المشرب دین الفطرۃ، اسلام، ہی کی ہمصفیر واقع ہوئی ہے! سچ یہ کہ اقبال جب "دوسروں کو مایوس کرتا ہے" تو "شعرِ اسلام" کی غلط تعبیری پیش کرتا ہے، آخر ٹیگور بیک وقت ایک بین الاقوامی شاعر اور ہندو مذہب کی "وشوا بھارتی" (حکمتِ آفاق) کا عالمگیر مفسر کس طرح ہے؟ اعلیٰ شاعری اور اک دینِ حق کا پیام ہم آہنگ ہو جاتے ہیں! "اِنَّ من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا"!

(۱۰) "رازی" صاحب اس "سرِ مخفی" کو فاش کرتے ہیں کہ "جب تک خدائے اسلام زندہ ہے، تمدنِ اسلام پائندہ رہے گا" تاہم چند ہی سطروں کے بعد یہ "فقدانِ حافظہ" عارضِ حال ہوتا ہے کہ فرماتے ہیں کہ تہذیب و تمدن کی حفاظت اُن کے حاملین کی قوتِ ایمان کے مطابق ہوا کرتی ہے! ـــــ ہمارا مشورہ ہے کہ پہلے "رازی" صاحب، بمعیتِ علامۂ اقبال اسلام کی بقا کے فریضے کو خدا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کے

پیچ کی مکھی بھی سوکن سے کم جلایا نہیں دیتی۔ یہ ہمیشہ اس کا رتبہ گھٹانے اور اپنا رسوخ بڑھانے کی فکر میں رہا کرتی تھی مگر کوئی صورت نہیں پڑتی تھی۔

حسب اتفاق ایک خواجہ سرا اپنی چرب زبانی اور خوشامد کی سہنگ لگا کر بادشاہ کے مزاج میں اس قدر دخیل ہو گیا کہ اس کا محرم راز ملکہ یار غار بن گیا۔

پوسی نے اسے گانٹھ کر بیگم کی طرف سے بادشاہ کے کان بھروانے شروع کئے اور وعدہ کر لیا کہ میں تجھے نہال اور مالا مال کر دونگی۔ غرض اس لالچی اور عیار خواجہ سرا نے بیگم کی طرف سے بادشاہ کا دل پھیر ہی نہیں دیا بلکہ اسے برہم بھی کر دیا یہاں تک کہ بادشاہ نے اصلی بیگم کو طلاق دے دی اور پوسی کو بیگم بنا لیا وہی مثل صادق آگئی کہ باندی تھی سو رانی ہوئی اور رانی تھی سو باندی ہوئی جب یہ ملکہ کے مرتبہ پر پہنچی تو اس نے حسب وعدہ اسے مالا مال ہی نہیں کیا بلکہ شاہی محلوں کا کامل اختیار دلوا دیا۔ کیا تو صرف خواجہ سرا کیا تو اب ناظر جنگ بہادر کہلانے لگے خیر اگر اسی کمبخت تک یہ عہدہ قایم رہتا تو خطا پر ایسی ناگہانی بلائیں تو نازل نہ ہوتیں لیکن اس علامہ بیگم کی بدولت سلطنت کی یہ نوبت پہنچی کہ خواجہ سراؤں کو تمام بڑے بڑے ملکی عہدے مل گئے اور یہاں تک ان لوگوں کا زور ہوا کہ فغفور صرف بادشاہ شطرنج رہ گیا۔

اس گروہ کی ترقی و کامیابی دیکھ کر اکثر دنیا پرستوں نے قطع عضو کو طالع کی یاوری سمجھ لیا اور رفتہ رفتہ اس ملک میں یہ رسم جاری ہو گئی کہ لوگ لڑکوں کو خریدنے اور انہیں خواجہ سرا بنا کر فغفور کی سرکار میں داخل کرنے لگے یہاں تک کہ آخر کو امرا نے بھی اپنے بچوں کو خواجہ سرا بنا کر فغفور کی نذر کرنا شروع کر دیا تاکہ اپنا آدمی ہر وقت مشیر سلطنت رہے اور بادشاہ سے یہ تعلق وقت بے وقت کام دے۔

اس فرقہ کو یہاں تک ترقی نصیب ہوئی کہ وزارت اعظم کا عہدہ خاص خواجہ سراؤں کے واسطے مخصوص ہو گیا اور رفتہ رفتہ فغفور گر بن گئے جا جسے تخت پر بٹھا دیا اور جا جسے اتار دیا جس وقت تک اہل خطا کی حکومت کا نام رہا یہ لوگ بھی برابر قایم رہے۔ ہاں جب تاتاریوں نے اہل خطا پر فتح پائی تو یہ لوگ ان عہدوں سے معزول کئے گئے اور پھر اپنی اصل خدمت پر مقرر ہونے لگے بعض بادشاہوں نے ان عہدوں پر بھی عورتوں کو مقرر کیا اور قلماقنیاں دربانی کے کام کو انجام دینے لگیں۔ لیکن جب اس سے دقتیں پیش آئیں تو مجبور یہ لوگ پھر محلسراؤں میں دخلیاب ہوئے لیکن صرف اسی قدر کہ محلات کی خدمت میں مصروف رہیں۔ اگرچہ ان کی بنیاد ایسی ہل گئی ہے کہ اب دوبارہ سرسبز ہونے کی امید نہیں رہی مگر مورخ لکھتا ہے کہ اس وقت بھی چھ سات ہزار خواجہ سرا سے کم وہاں موجود نہیں ہیں البتہ صرف یہی چند خدمتیں ان کے سپرد ہیں مثلاً بادشاہ اور اس کے عزیزوں کے باغات اور گورستان کی داروغگی۔ محلات کی دربانی۔ محلسراؤں میں احکام رسانی اور باقی خیر صلا۔ لیکن بعض بعض ان میں بھی سربرآوردہ اور منہ چڑھے ضرور ہیں۔ اور وزرائے سلطنت ان کے ملائے رکھنے میں اپنی خیر سمجھتے ہیں اس جاہلانہ حرکت میں اہل خطا سے ہی یہ خطا سرزد نہیں ہوئی بلکہ ہندوستان کے بادشاہ سلطان علاء الدین خلجی کے عہد میں بھی ملک کافور خواجہ سرا کو ہمارے ہندوستان میں شاہان خطا کے زمانہ سے کم اقتدار اور مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ ملک کافور سلطنت کے ایک اعلےٰ ارکان میں تھا اس سے بڑے بڑے کارنمایاں ظہور میں آئے تھے یہ شخص چار مرتبہ تسخیر دکن کے واسطے بھیجا گیا۔ راجہ رام دیو کو اسی نے قید کر کے دہلی روانہ کیا۔ دوارا کے راجگان کو اسی نے مغلوب کیا۔ وارنگل کے راجہ کو اسی نے باجگذار بنایا تمام دکن کو گولکنڈہ تک تہ و بالا کر کے وہاں ایک مسجد مسلمانوں کے عہد سلطنت کی یادگار تعمیر کی غرض ہندوستان کی تیرھویں عیسوی صدی بھی خواجہ سراؤں کی تاریخ کے واسطے ایک قابل عزصدی ہوئی ہے۔

دہلی کے اخیر برائے نام بادشاہ ابوظفر سراج الدین کے زمانہ میں بھی نواب محبوب علی خاں خواجہ سرا نے اس زمانہ کے موافق اچھا رتبہ پایا تھا مگر افسوس کہ ۵۷ء نے دونوں کا خاتمہ کر دیا غدر سے چند روز پیشتر نواب صاحب دنیا سے رخصت ہوئے اور بادشاہ تخت سے اتارے گئے جنہوں نے تین برس بعد

کسی ریاضیاتی اُصولِ تناسب کو متعین فرمالیں! بصورتِ ابہامِ حقوق و فرائض، ممکن ہے خدا اِس ذمہ داری کو مسلمانوں کو تفویض فرمانے، اور "مسلمان" بجوائے "عطائے تو بہ لقائے تو"، اِس عطیۂ الہٰی کو "بنامِ اللہ جلّ شانہ" واپس ہبہ" کردیں! —— ہمیں مرزا غالبؔ مرحوم کا وہ واقعہ یاد آرہا ہے کہ جب وہ اک دفعہ ریاست رامپور گئے تو تین چار روز تک تو نواب صاحب نے التفات نہ فرمایا، اور اُس کے بعد شاہانہ شکار کے لئے خیمہ و خرگاہ تیار ہونے شروع ہوئے! نواب صاحب نے روانگی کے وقت میرزا صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "اچھا میرزا صاحب، فی امان اللہ سپرد بخدا!" —— غریب غالبؔ کی زبان نے اس ستم ظریفی کی یوں داد دی: "جو حضور کی مرضی! مگر خدا نے تو مجھے آپ کے حوالے کیا تھا، آپ اُلٹا مجھے خدا کے حوالے فرماتے ہیں!" ع

گماں برند کہ ایں بندہ را خدائے نیست!

"جذبۂ ایمان سے ویران" اسلامی سینوں کے علی الرغم "ثقافتِ اسلامی" عجائب خانوں اور قبرستانوں میں اِسی شان سے "زندہ و پائندہ" رہ سکتی ہے کہ "مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب!" —— پھر یہ معما سمجھ میں نہ آیا کہ ہندوستان کے "فرزندانِ توحید" کی "تجدیدِ ایمان" کی رسمِ سعید میں ہندو کس طرح حائل ہیں؟! ؎

"رازی" از دستِ غیر نالہ کند

"سعدی" از دستِ خویشتن فریاد!

(۱۱) "رازی" صاحب چیلنج فرماتے ہیں کہ "۱۲-۱۹۱۱ء کا الہلال بھی تو کسی ہندو کے گھر سے نکال دیجئے!" —— ہم نہایت ناچار و مغموم ہوکر جواب دیتے ہیں کہ "جب "رازی" صاحب نے پہلے ہی سے ۲۵ کروڑ ہنود ہندوستان کے ایک ایک گھر کی "خانہ تلاشی" لے لی ہے، اور الہلال کے دَورِ اوّل کا اک پُرزہ کہیں نہ پایا تو اب ہمیں اس جستجوئے مکرر کی بے سود زحمت میں کیوں ڈالتے ہیں؟! مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس عظیم الشان کمیشنِ تحقیقات میں جو حکومتِ ہند کی سی، آئی، ڈی، نے شاید "رازی" صاحب ہی کی سرکردگی میں انجام دیا، ہم آپ سے وہ "مصدقہ سرٹیفکیٹ خانہ تلاشی" طلب کر بیٹھیں! "فاتوا برھانکم، ان کنتم صادقین"!
—— واللہ، یہ اسلام کی کتنی بڑی بدبختی ہے کہ مہاتما گاندھی کو اُس کی کسی وسیع المشربی کا انکشاف و اعتراف ہو! اور مولانا ابوالکلام کی تفسیر القرآن کے اجزاء کا ترجمہ و اشاعت گجراتی زبان و علاقے میں کیا جائے! اگر دنیا محض "خدا پرستی و نیک عملی کی زندگی" پر قانع ہو جائے گی تو پھر میر غلام بھیک "نیرنگ" وغیرہم کے شغلِ تبلیغ کے لئے کیا رہ جائے گا؟! کیسی مصیبت ہے کہ اب لوگ "صرف خدا کے پرستار اور نیکوکار" ہوا کریں گے، اور "مسلمان" نہوں گے؟! اللہ اللہ! "ربانیت اور عملِ صالح" میں ایک طرف، اور "رازی" و "نیرنگ" کے "اسلام" میں دوسری طرف، کتنا لا علاج "تضاد" واقع ہوا ہے!! "رازی" صاحب! "خدا پرستی و نیک عملی" پر مستزاد آپ کونسی پُراسرار "ناگفتہ بہ" چیز بصیغۂ راز اپنے "دارالتبلیغوں" میں "سینہ بہ سینہ" اِن نو مسلموں کو تلقین فرمائیں گے، جس کا ذکر ابوالکلام کی تفسیرِ اسلام میں نہیں ہے؟
—— کیا ہم اِس پر اتنے فقرے کا اضافہ کریں کہ "ولو کرہ المومنون"؟

(۱۲) چشمِ ما روشن و دلِ ماشاد! آپ "مسلمانوں" کو "خالد بن الولیدؓ" بننے دیجئے، آپ کی پھندنے دار ٹوپی" اور آپ کے "ٹنگے پائجامے" کے تحفظ کی ضمانت ہم کرتے ہیں! بشرطیکہ آپ اِسی پر مصر ہیں کہ:

جو کھلونا مجھے دکھلایا تھا لُوں گی تو وہی!

(۱۳) ہم نے بارہا یہ تماشا دیکھا ہے کہ جو خوش عقیدہ بزرگ اقبالؔ کے "قرآنِ زبانِ پہلوی وہندی" پڑھے ہوئے ہیں، وہی اُس کی اہم ترین "سورتوں اور آیتوں" سے بے خبر ہیں! آئیے اِس ساری نزاع میں قولِ فیصل اقبالؔ ہی کی ایک نظم کو بنائیں! "ضربِ کلیم" کے اِس "صدمے" کو "رازی" جگر تھام کے سہیں۔

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سود نہیں روس کی یہ گرمیٔ افکار

اندیشہ ہوا شوخیٔ افکار پہ مجبور
فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا بیزار

انساں کی ہوس نے جنھیں رکھا تھا چھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار!

قرآں میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھکو عطا جدتِ کردار

جو حرفِ "قل العفو" میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

آپ نے دیکھا "مساواتِ شکم" کا جو کلمۂ تنقیص اقبالؔ نے کارل مارکس کی "شریعتِ معاشی" کے متعلق اپنی "شاعرانہ معراج" کی روایت —— جاوید نامہ —— میں استعمال کیا تھا اُس کا خمیازہ کتنے مغلوبانہ اعتراف سے کھینچنا پڑا؟! ؎ اندکے اندک عشق در کار آورد بیگانہ را!

رنگوں میں وفات پائی +

خواجہ معین الدین کا چاند - یا - مہینا - و - اسم مذکر - عو - عورتوں کا چھٹا قمری مہینا - جمادی الآخر +

خوار - ف - صفت + آوارہ - سرگردان - پریشان - ذلیل - رسوا بے اعتبار +

خوار کرنا - ا - فعل متعدی - ذلیل و رسوا کرنا + ستانا - حیران کرنا - دق کرنا +

خواری - ف - اسم مونث - آوارگی - پریشانی - سرگردانی + ذلت - رسوائی - فضیحتی - فضیحت +

خواری کرنا - ا - فعل متعدی - بے عزتی کرنا - رسوائی کرنا + لڑائی جھگڑا کرنا +

خواستگار - ف - اسم مذکر - خواہان - امیدوار - طلبگار - خواہشمند - متمنی - طالب - درخواست کرنیوالا +

خواستگاری - ف - اسم مونث - درخواست - خواہش - تمنا - طلبگاری + نسبت کی درخواست - مناکحت کا پیام - پیغام شادی +

خواص - ع - اسم مذکر (١) خاص کی جمع - عوام کا نقیض - اردو میں مفرد مستعمل ہے (٢ - ا) خاصیت - اثر - عادت

ٹھہرتے ہی نہیں ہیں آنچ پر سوز محبت کی
رکھے ہیں اس زمانے میں خواص احباب پارے کا (ظفر)

(٣) جمع خاصہ - ممتاز نوکر - اعلےٰ درجہ کے خدمتگار - پرستار - ممتاز (٤) مصاحب - ہمصحبت - جلیس (دوم سوم معنی میں صرف ہندوستان کی اصطلاح ہے)

خواص - ا - اسم مذکر - عادت - سبھاؤ - اثر - طبیعت - مزاج - خاصہ (اردو میں یہ لفظ خصایص کی بجائے خواص مستعمل ہوگیا بلکہ مفرد بولنے لگے - مثال دیکھو شعر ظفر - خواص عربی بمعنی پارہ ہیں) +

خواصی - ع - اسم مونث (١) خدمتگاری - ملازمت (٢) مصاحبت - ہمنشینی (٣ - ا) ہودج کے پیچھے کی وہ جگہ جہاں امیروں یا رئیسوں سواری کے وقت اعلےٰ درجہ کا ملازم بیٹھتا ہے - عماری کی پچھلی بیٹھک (٤ - ا عو) انگیا کا وہ جوڑ جو بغل کی طرف ہوتا ہے - انگیا کے ایک حصہ کا نام +

خواصی میں بیٹھنا - ا - فعل لازم - کسی بادشاہ یا امیر کے پیچھے سواری میں بیٹھنا +

خواصیں - ا - اسم مونث - وہ ملازمہ یا مصاحب عورتیں جو امیرزادیوں کے ساتھ رہتی ہیں - سہیلیاں - ہمجولیاں - ع

اکیلا دخت ہی میں جانا اُسے + خواصوں کو بالا بتانا اُسے (میرحسن)

خوان - ف - اسم مذکر (١) سینی - خوان - کشتی - کھانا لانے اور لیجانے کا ظرف - چنگیر - طباق - تھال - طشت - ع

نقل ہو قزاق یاریں کس کس کا دیکھئے
تاروں کے نقل سے ہے یہ خوان فلک بھرا (آتش)

(٢) دستر خوان - سفرہ +

خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا
خوان پاک خوان پوش پاک کھول کے دیکھو تو خاک ہی خاک

د - کہاوت - ظاہر آراستہ باطن خراب - اونچی دکان پھیکا پکوان - باوجود استطاعت کم ہمتی +

خوان پوش - ف - اسم مذکر - خوان کے ڈھکنے کا کپڑا +

خوانچہ - ف - اسم مذکر (١) چھوٹا خوان یا سینی تھال (٢) وہ گلی رکابی جس میں فرنی جمائی جاتی ہے +

خوانچہ اٹھانا - یا - لگانا - ا - فعل متعدی - تھال میں رکھ کر بیچتے پھرنا +

خواندہ - ف - صفت (١) پڑھا ہوا - تعلیم یافتہ - پڑھا لکھا (٢) بلایا ہوا - طلبیدہ +

خوان سامان - ف - اسم مذکر - کھانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا + خدمتگار - انگریزوں کو کھانا کھلانے والا + میر بکاول - میر سامان +

خواہ - ف - حرف عطف (١) یا - یا تو - چاہے - چاہو (٢) خواہش - درخواست - چاہ +

خواہان - ف - اسم مذکر - چاہنے والا - طالب - خواستگار - خواہشمند - متمنی - آرزومند - طلبگار +

خواہ مخواہ - د - تابع فعل - لابد - لاجرم - ناچار - زبردستی - مجبوراً

شریعت میں ۲½ فیصد کی شرح زکوٰۃ اس قدر ایمانیات کی تکمیل کا معیار نہیں جس قدر کہ کفر سے بچنے کا کمترین حیلہ ہے! یہ گویا ۴۰ فیصد "پاسنگ مارکس" کا تھرڈ کلاس ہے۔ ۸۰۔۹۰ فیصد والا "آنرز اسکور" نہیں! چالیسؔ روپیہ میں ایک روپیہ "اضعف الایمان" کی بس ایک اشک شوئی ہے۔ معاشی مقام سبقت و عزیمت کے نشانہ، حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ و علیؓ، عبد الرحمٰن بن عوفؓ و ابو ذر غفاریؓ کے ہی تاریخی اسوہ ہائے حسنہ ہیں! ادنیٰ ترین مذاہب میں بھی خود کامانہ "شخصی ملکیت" ایک ننگ سمجھی گئی ہے! دینی تعلیمات معاشی میں کم از کم "امانت داری" کا تصور پایا جاتا ہے! آج "مساجد و منادر و کنائس" یکساں اس کے منکر ہیں۔ اور اشتراکیت اسی بین الادیانی فتنۂ ارتداد کا عین قدرتی ردِ عمل ہے! اپنے مرشد، اقبال ہی کی زبانی اس المیہ کو سنیئے:

خواجہ از خونِ رگِ مزدور سازد لعلِ ناب ٭ از جفائے دہ خدایاں کشتِ دہقاناں خراب

انقلاب! انقلاب اے انقلاب!

شیخِ شہر از رشتۂ تسبیح صد مومن بدام ٭ کافراں سادہ دل را برہمن زنار تاب

انقلاب! انقلاب اے انقلاب!

در کلیسا ابنِ مریمؑ را بدار آویختند ٭ مصطفیٰؐ از کعبہ ہجرت کردہ با اُم الکتاب

انقلاب! انقلاب اے انقلاب!

(۱۴) ممکن ہے انڈین نیشنل کانگریس نے کوئی شاعرانہ "فلسفۂ انقلاب" نہ تراشا ہو لیکن اس کا نصف قرن سے زیادہ کا مجاہدۂ آزادی و قربانی، بدون کسی سیاسی و معاشی و مجلسی نظریئے کی اساس کے نہیں ہو سکتا! باقی رہی یہ بات کہ کانگریس نے اتنی "سخن فروشی" نہیں کی جتنی کہ ایک "شکم سیر و بور ژوا" شاعر کے لئے ممکن ہے تو اس راز کا حل شاید جناب "رازی" کو ایک سچے قرآنی شاعر (حمید الدین فراہیؒ) کے اس شعر میں مل سکے:

خروش و جوش کہ بینی بہ وعظِ مفتیٔ شہر

ز مستی است کہ در لقمہائے اوقاف است!

ہندوستان کے جہادِ آزادی کو بالفعل تو "خونِ سرخ" کی ضرورت ہے۔ قبل اس کے کہ اس "سیاہ روشنائی" کے رشحات کا وقت آئے جو "ہندوستانی انقلاب" کا مستقبل کا مفصل لائحۂ عمل معرضِ تحریر میں لائے!

آں راز کہ در سینہ نہاں است نہ وعظ است

"بر دار" تواں گفت، بہ "منبر" نتواں گفت!

ہم حیران ہیں کہ غلامی کی سیاسی زندگی کے سایۂ تاریک میں کوئی ملت یا اُمت اپنی حقیقی، آزاد، "تخلیقی کلچر" کا خواب بھی کس طرح دیکھ سکتی ہے؟!

مُلا کو جو ہے ہند میں "سجدے" کی اجازت

"نادان" سمجھتا ہے کہ اسلام ہے "آزاد"!

ثقافت و تمدن کا کیا ذکر، غلام کی تو "وحی و الہام" بھی ایک قابلِ استغفار وسوسۂ شیطانی ہے!

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے

غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز!

اقبال کے "کھلے کھلے درسِ آزادی" کی "چھپی چھپی اخلاقی زبونی" خود اُنہی کی زبانی سنیئے:

اقبال بڑا اُپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے

"گفتار" کا وہ غازی تو بنا "کردار" کا غازی بن نہ سکا

(۱۵) "رازی" صاحب کے ہاں "چیلنجوں" کی کوئی کمی نظر نہیں آتی! "دماغی نابالغی" کی یہ چیخ پکار بہت بدنام ہے! اگر "آزادی" "قوم پرستی" اور "اشتراکیت" قرآن سے ناقابلِ اثبات ہیں، تو غالباً "قرآن" غلامی و ملت فروشی، سرمایہ داریت اور "قارونیت" کا پیامبر و علمبردار ہوگا! ——— بلاشبہ قرآن سے بڑھ کر کوئی حجت نہیں۔ لیکن یہ امر ابھی تصدیق طلب ہے کہ آیا واقعی حضرتِ "رازی" چودھویں صدی کے "قرآنِ ناطق" واقع ہوئے ہیں؟! "رازی" صاحب پوچھتے ہیں کہ "آپ کو مسلمان کہلانے کا کس حد تک حق پہنچتا ہے؟!" ——— غرض یہ ہے کہ جب دل سے مسلمانیت کے انتساب کا حق جنابِ "رازی" وداشا ہم کو پہونچا، ہم خود بطیبِ خاطر اس تسمیۂ و حق سے دستبردار ہوگئے!

سخن کوتہ مرا ہم دل بہ تقویٰ مائل است اما

زِ ننگِ زاہد "افتادم بکافر ماجرا اینہا"!

(کشاف)

خوا

چار ناچار۔ بزور۔ ناگزیر۔ قہراً جبراً +

خواہ نخواہ۔ ف۔ تابع فعل۔ دیکھو (خواہ مخواہ)

خواہر۔ ف۔ اسم مونث۔ بہن۔ ہمشیرہ۔ بھینا +

خواہش۔ ف۔ اسم مونث۔ آرزو۔ تمنا۔ ارمان۔ چاہ۔ چاؤ۔ (۱) اسا۔ کامنا۔ رغبت۔ شوق (۲) اچھا۔ مرضی (۳) مطلب۔ مقصد۔ مدعا۔ مراد +

خواہشمند۔ ف۔ صفت۔ آرزومند۔ شایق۔ طالب۔ خواہاں۔ متمنی +

خواہی نخواہی۔ ا۔ تابع فعل۔ دیکھو (خواہ مخواہ)

خوب۔ ف۔ صفت (۱) زشت کا نقیض۔ عمدہ۔ اچھا۔ بھلا (۲) خوبصورت۔ سندر۔ سوہنی۔ سہاونا۔ سہاونی۔ ملوک۔ شکیل۔ حسین۔ قبول صورت۔ (۳) کومل۔ نفیس (۴) زیبا۔ پسندیدہ (۵) ہر دلعزیز۔ من بھاونا۔ پیارا + معشوق +

خوب رو۔ ف۔ شکیل۔ سہی چہرہ۔ ملوک۔ سندر

خوبصورت ف+ع۔ صفت۔ سندر۔ ملوک +

خوبصورتی ف+ع۔ اسم مونث۔ حسن و جمال۔ ملوک پن۔ سندرپن۔ خوش اندامی +

خوبانی۔ ف۔ اسم مونث۔ زردآلو۔ ایک میوے کا نام جو مزاجاً درجہ دوم میں سرد و تر ہے +

خوبکلان۔ ا۔ اسم مونث۔ دیکھو (خاکسی)

خو بو۔ ا۔ اسم مونث۔ عادت۔ خصلت + سبھاؤ + برتاؤ۔ رویہ۔ چال چلن۔ رنگ ڈھنگ +

خوبی۔ ف۔ اسم مونث۔ عمدگی۔ بھلائی۔ خوبصورتی۔ حسن۔ لطف۔ بڑائی + برتری۔ بزرگی۔ شان۔ شرف۔ ترجیح۔ فوقیت + جوہر۔ گن +

خوجہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ خصی غلام۔ ہیجڑا۔ نپنسک۔ زنانہ۔ زنخہ +

خود۔ ف۔ اسم مذکر۔ لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہن لیتے ہیں۔ (لیکن واو معروف بروزن زود صحیح ہے)

خود۔ ف۔ تابع فعل۔ آپ۔ بذات خاص + ذات۔ نفس۔ آتما +

خود

خود آرائی۔ ف۔ اسم مونث۔ اپنے تئیں بنانا۔ سنوارنا۔ خود نمائی۔ بناؤ سنگار +

خود بخود۔ ف۔ تابع فعل۔ از خود۔ آپ ہی آپ + بے کہے + بن چھیڑے + بن بلائے +

خود بدولت۔ ف۔ تابع فعل۔ آپ روپ۔ حضور۔ عالی جناب آپ۔ بذات خاص +

خود بین۔ ف۔ صفت۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ متکبر۔ ابھمانی۔ پندار نما

خود بینی۔ ف۔ اسم مونث۔ غرور۔ تکبر۔ ابھمان۔ گرب۔ عجب۔ فخر۔ گھمنڈ +

خود پرست۔ ف۔ صفت۔ مغرور۔ متکبر +

خود پرستی۔ ف۔ اسم مونث۔ خود بینی۔ خود رائی + غرور۔ تکبر +

خود پسند۔ ف۔ صفت۔ اپنی کرنے والا۔ دوسرے کی رائے پر نہ چلنے والا + خود رائے + مغرور۔ متکبر +

خود پسندی۔ ف۔ اسم مونث۔ خود رائی۔ سرکشی۔ مغروری۔

خود رائے۔ ف۔ صفت۔ اپنی رائے پر چلنے والا۔ کسی کی نہ ماننے والا۔ خود مختار +

خود رائی سے۔ ا۔ تابع فعل۔ خودسری سے۔ سرکشی سے۔ اپنی عقل سے۔ اپنے آپ سے +

خود رفتہ۔ ا۔ صفت (صحیح۔ ف۔ از خود رفتہ) آپے سے باہر۔ بیخود۔ بیخبر۔

خود رفتگی۔ ا۔ اسم مونث (صحیح ف۔ از خود رفتگی) بیخودی۔ مدہوشی۔ بیخبری +

خود رو۔ ف۔ صفت۔ اپنے آپ اگا ہوا +

خود ستائی۔ ف۔ اسم مونث۔ اپنی آپ تعریف اپنے منہ میاں مٹھو +

خود سر۔ ف۔ صفت۔ سرکش۔ ضدی۔ ہٹی۔ ہٹیلا۔ خود رائے کہا نہ ماننے والا + خود پسند +

خود سری۔ ف۔ اسم مونث۔ سرکشی + ضد۔ ہٹ۔ آتم بدھ۔ خود رائی۔ خود پسندی۔ تکبر۔ استغنا +

خود غرض ف+ع۔ صفت۔ خود مراد۔ خود کام۔ خود مطلبیا۔ آپ سوارتھی۔ وہ شخص جو اپنی غرض پر تو محبت اور آشنائی کا دم بھرے

ہندوستانی قومیت

نعمان شاغل بھوپالی

اقوامِ عالم کے زوال و عروج کی تاریخ ہم کو بتلاتی ہے کہ ارتقاء سیاسی نام ہے اتحادِ قومی کا، یعنی جب تک عوام کی فرسودہ ذہنیتوں کو بدل کر ان میں سیاسی شعور نہ پیدا کیا جائے۔ قومیت کی روح پھونک کر ان کے سینوں کو نہ گرمایا جائے، انقلاب کے دروازے کھٹکھٹائے نہیں جاتے، اور نہ غلامی کی زنجیریں ٹوٹ سکتی ہیں۔

جنگِ آزادی کی راہ میں ہندوستان کی مجلسِ قومی (کانگریس) کی لازوال قربانیاں اور عوام سے براہِ راست رابطۂ اتحاد پیدا کرنے کی اَن تھک کوششیں اس وقت عوام کے جمودِ غفلت کو دور کرکے ملک میں بیداری کی فضا ہموار کر چکی ہیں، لیکن فرقہ پرستی ہندوستانی قومیت کی راہ کا بھاری پتھر بنی ہوئی ہے۔ ہندوستان کا موجودہ دَور صرف عوام کے سیاسی شعور کی بیداری کا دور ہے، جس میں اطمینان بخش مرکزیت نہیں پائی جاتی۔ لیکن مستقبل اپنے آغوش میں ایک ایسے زرّیں عہد کی پرورش کر رہا ہے، جو "قومیت" کا عنوان پائے گا۔ کیونکہ موسم کی تبدیلی بتلا رہی ہے کہ افتراق و انتشار کی یہ بدلیاں بھی بہت جلد چھٹ جانے والی ہیں، اور قومی اتحاد و یگانگی کے آفتاب کی ضیا پاش کرنیں نمودار ہو کر آزادی کے خوش انجام انقلاب کا دامن جگمگا دینے والی ہیں۔

اس صحبت میں ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے موانع ہیں جو ہندوستانی قومیت کی تعمیر میں حائل ہو رہے ہیں؛ لیکن یہ بحث یہاں سے شروع نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے سے قبل ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "قوم کس طرح بنتی ہے؟ اور قومیت کیا ہے؟" لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مختصر طریقہ پر پہلے اس کو سمجھ لیا جائے۔

اجزائے قومیت

بعض علمائے سیاست کا خیال ہے کہ، قیامِ قومیت کے لئے چند اجزاء بہت ضروری ہیں، مثلاً وحدتِ زبان۔ وحدتِ نسل، اور وحدتِ مذہب وغیرہ، لیکن دنیا کی موجودہ تاریخِ قومیت کا جواب اس کے برعکس ہے، یعنی ان تمام باتوں میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں ہے جو تعمیرِ قومیت کے لئے لازمی اور اساسی کہی جاسکے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اور اسی قسم کے تمام امور کسی گروہ یا ملک کے لئے قیامِ قومیت میں زیادہ سے زیادہ معاون ہو جائیں۔ لیکن حقیقت و اصلیت سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔

کیا متمدن دنیا میں کوئی ایک جگہ بھی ایسی ہے جہاں صرف ایک نسل کے لوگ آباد ہوں؟ ان کی زبان ایک ہو؟ اور مذہب وغیرہ بھی ایک ہی رکھتے ہوں؟ اور کیا ایسے ہی مختلف اجزاء کے ساتھ قریب قریب تمام ممالک "قوم" نہیں بن چکے ہیں؟ اگر کہیں زبان ایک ہے تو مذہب میں اختلاف ہے، کہیں مذہب ایک ہے تو زبانیں ایک سے زیادہ ہیں اور کسی جگہ یہ دونوں باتیں ہیں تو نسل ایک نہیں ہے۔

اور دوسرے کے مطلب پر بے پروائی و بے اعتنائی ظاہر کرے + اکل کھرا۔ نفس پرور۔ ابن الغرض +

خود غرضی۔ ف + ع۔ اسم مونث۔ آپا دھاپی۔ خود مطلبی +

خود کاشت۔ ف۔ اسم مونث (۱) وہ زمین جسے مالک خود بوئے جوتے (۲) وہ شخص جو اپنی زمین آپ ہی بوئے +

خودکشی۔ ف۔ اسم مونث۔ اپنے تئیں آپ مار ڈالنا۔ آتم گھات آپ گھات۔ قتل نفس +

خودکشی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ اپنے تئیں آپ ہلاک کرنا +

خودمختار۔ ف + ع۔ صفت (۱) آزاد۔ خود رائے۔ خود سر (۲) بااختیار ذی اختیار۔ مطلق العنان +

خودمختاری۔ ف۔ اسم مونث (۱) آزادی۔ خود رائی۔ خود سری (۲) بااختیاری۔ ذی اختیاری +

خودمطلبی۔ ا۔ صفت۔ دیکھو (خود غرضی)

خودمنڈا۔ ا۔ اسم مذکر۔ بے پیرا۔ بے استادا۔ وہ شخص جو کسی پیر کا مرید یا استاد کا شاگرد نہ ہو +

خودنما۔ ف۔ صفت۔ مغرور۔ متکبر۔ اسمانی +

خودنمائی۔ ف۔ اسم مونث۔ نمود۔ شیخی۔ شکوہ۔ نمایش۔ طمطراق۔ خودبینی۔ غرور۔ تکبر۔ گربھ۔ خودپسندی۔ زعم۔ ابھمان + اوچھا پن۔ کمظرفی +

خودی۔ ف۔ اسم مونث (۱) آپا۔ اپنا + ذات۔ نفس۔ آتما۔ (۲) خودمختاری۔ خودسری۔ خود رائی (۳) خود غرضی۔ خود کامی۔ خودمرادی (۴) خودپسندی۔ خودبینی۔ غرور۔ نخوت۔ تکبر۔ گربھ۔ نمود۔ خودستائی۔ انانیت جیسے خودی اور خدائی میں بیر ہے

خودی میں نہ رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دیکھو (آپے میں نہ رہنا) +

خرخر۔ ا۔ اسم مذکر۔ بلی بیکھہ خرگوش وغیرہ کی آواز (دیکھو خراٹے کی آواز)

خور و نوش۔ ف۔ اسم مونث۔ کھانا پینا + دانہ پانی +

خوراک۔ ف۔ اسم مونث۔ کھانے کی چیز۔ خورش۔ کھانا۔ غذا بھوجن۔ ادھار۔ اہار (۲) روزینہ۔ راتبہ۔ رتیبہ۔ راتب پیٹیا (۳) کھاجا۔ چارہ۔ جانوروں کی خاص غذا جیسے چوہا بلی کا کھاجا ہے (۴) بھتا۔ سفرخرچ۔ رسد (یہ لفظ خود بمعنی خورش اداک کلمہ نسبت ہے) +

خوراکی۔ ا۔ اسم مونث (لشکری) پیٹیا۔ روزینہ۔ راتبہ۔ وظیفہ کھانے پینے کی چیز جو انگریزی سوداگر ساختہ ولایت بیچتے ہیں +

خورد برد۔ ف۔ اسم مونث۔ کھانا اڑانا۔ غبن۔ خیانت۔ بددیانتی۔ ہاتھا چھانٹی۔ بالائی یافت۔ دست برد۔ تغلب بیجا تصرف۔ رشوت +

خورد برد کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کھانا اڑانا۔ غبن کرنا۔ تغلب کرنا۔ کھاجانا +

خورش۔ ف۔ اسم مونث۔ دیکھو (خوراک نمبر ۱)

خورشید۔ ف۔ اسم مذکر۔ سورج۔ مہر۔ آفتاب۔ شمس۔ آدت۔ سورج +

خورندہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ کھاؤ۔ کھانے والا۔ پیٹو۔ چاٹو۔ اڑاؤ۔ فضول خرچ +

خوش۔ ف۔ صفت (۱) پرسنن۔ مگن۔ خورسند۔ مسرور۔ آنند۔ خرم۔ شادان۔ شادمان (۲۔ ف) چنگا۔ تندرست۔ راضی (۳۔ ف) تروتازہ۔ شاداب۔ سرسبز (۴۔ ف) مقصدور۔ بامراد۔ مرادونت (۵۔ ف) عمدہ۔ اچھا جیسے خوش مزاج خوش وضع وغیرہ +

خوش اسلوب۔ ف + ع۔ صفت۔ خوش وضع۔ خوش طرز خوش قطع۔ عمدہ۔ خوبصورت۔ کومل۔ دلپسند خوب + خوش انتظام + خوش طریق۔ باوضع +

خوش اقبال۔ ف + ع۔ صفت۔ اقبالمند۔ خوش نصیب بامراد +

خوش الحان۔ ف + ع۔ صفت۔ اچھی آواز والا۔ خوش گلو۔ سریلا خوش آہنگ +

خوش الحانی۔ ف + ع۔ اسم مونث۔ خوش گلو ہونا۔ خوش آوازی۔ نغمہ سرائی +

خوش انتظامی۔ ف۔ اسم مونث۔ عمدہ بندوبست۔ خوش نظمی +

خوش باش۔ ف۔ اپنی خوشی سے رہنے والا۔ اپنی مرضی سے سکونت رکھنے والا + بطور خود آباد ہونے والا + عارضی

مصر و یورپ وغیرہ میں مختلف مذاہب کے پیرو مل کر اپنی قومیت بنا چکے ہیں، انگلستان اور امریکہ میں زبان انگریزی استعمال کی جاتی ہے، حالانکہ وہ دونوں الگ الگ دو قومیں ہیں، اور نسل و مذہب کے مختلف اجزا سے مرکب ہیں۔ پھر سوئیٹزر لینڈ میں جرمن، فرنچ اور اٹلی تین زبانیں بولی جاتی ہیں، اور نسل بھی ایک نہیں ہے۔ لیکن کیا اس بنا پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ سوئیٹزر لینڈ کے باشندے ایک قوم نہیں ہیں؟ اسی طرح یوگوسلاویکیا، کناڈا اور مشرقی یورپ وغیرہ میں متعدد جگہ اختلاف نسل و مذہب پایا جاتا ہے۔ جدید ترکی قومیت کی زبان ایک ہے، اور مذہب و نسل ایک سے زیادہ ہیں۔ مگر کیا یہ اختلافات اُن کی قومیت کا راستہ روکے ہوئے ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ تمام امور جزوی اور فروعی ہیں، اور حقیقت و اصلیت ان کے علاوہ کچھ اور ہی ہے۔

اصلیت و حقیقت

پھر وہ اصلیت کیا ہے جس کے بغیر کسی جگہ کا کوئی گروہ "قوم" نہیں بن سکتا؟ وہ اہم اور بنیادی اصلیت اتحادِ خیال اور اشتراکِ مقصد ہے۔ جس کو واضح الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ کسی ملک کے لوگوں کا ایک دوسرے کو ہم قوم سمجھنا اور سیاسی مقاصد میں ایک ہو جانا ہی قوم بنجاتا ہے، خواہ وہ مذہب، زبان اور نسل وغیرہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں؟

یہ وحدتِ قومی زیادہ تر اُس وقت اُبھرتی ہے جب ملک کے تمام باشندوں کے لئے خطرہ مشترک ہو، کیونکہ یہ اصول ہے کہ جب سیلاب آتا ہے یا کوئی اور بلا نازل ہوتی ہے تو جنگل کے تمام جانور اس کے دفعیہ اور اپنی پناہ کے لئے تمام درندگی و بہیمیت کو بھول کر ایک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی ملک کے لئے خطرہ مشترک ہو تو اس کے دفاع کی خاطر تمام داخلی نزاعات ختم ہو جاتے ہیں، ملک کا انتشار و اختلاف سمٹ کر ایک مرکز پر آجاتا ہے، سیاسی مفاد و قومی نصب العین میں اشتراک و اتحاد پیدا ہو جاتا ہے، اور کل افراد اپنے کو قوم کا ایک جزو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ وحدتِ قومی کے نشے سے سرشار ہو کر کسی قیمت پر اس متفقہ طاقت کو توڑنا گوارا نہیں کرتے، زبان و مذہب وغیرہ میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی قومیت کا رشتہ سب سے زیادہ مقدس رشتہ سمجھا جانے لگتا ہے، اور یہی چیز آگے چل کر ان کی سیاسی، تمدنی، اقتصادی و معاشرتی ترقیوں کے لئے سنگِ میل بنتی جاتی ہے۔

جرمنی اور امریکہ کی قومیتیں

انیسویں صدی عیسوی سے پہلے جرمن قوم کیا تھی؟ تمام ملک چھوٹی چھوٹی متعدد ریاستوں میں منقسم تھا، جن میں کوئی وحدتِ قومی نہیں پائی جاتی تھی، اور آپس میں چشمک بھی رہتی تھی، ان ریاستوں میں سب سے زیادہ طاقتور ریاست پرشیا تھی، جرمن قوم کی ترقی کا کوسٹس اول پرنس بسمارک اس انتشار کو اجتماع میں بدل دینے کا سب سے زیادہ آرزو مند تھا، ان مختلف گروہوں کو ایک مرکز پر لانے کا خواب ایک مدت سے دیکھ رہا تھا، اس کی دوربین نظروں کے سامنے آنے والی ہلاکت و تباہی پوری عریانیوں کے ساتھ کھڑی تھی، اور وہ جانتا تھا کہ ملک کا یہ انتشار و داخلی نزاع جرمنی کو کمزور کر کے کسی دوسری طاقتور قوم کو ان پر مسلط کر دے گا، اس لئے وہ چاہتا تھا کہ یہ مختلف کڑیاں کسی تیز بھٹی میں تپ کر ایک مضبوط زنجیر بن جائیں اور اس کے نزدیک جرمنی کے اس داخلی اتحاد و تنظیم کی صحیح تعبیر جنگ تھی، چنانچہ اس نے مختلف طریقوں سے فرانس کو بھڑکا کر جنگ کے امکانات پیدا کر لئے اور ۱۸۷۰ء میں پوری جرمن قوم کے لئے جنگ کا مشترک خطرہ سامنے آگیا، جس کے دفعیہ کے لئے پورا ملک ایک اشتراکِ خیال و وحدتِ مقصد کے زیر اثر تنظیم کی ایک صف میں آگیا، جرمنی کے نظامِ اجتماعی و ارتقاء مدنی میں آج جو اتحادِ قومیت نظر آرہا ہے وہ نتیجہ ہے اسی ۱۸۷۰ء کی جنگ کا جو صرف داہیہ سیاست بسمارک کی پیدا کردہ تھی، امریکہ نے جب تک اپنی قومیت کا جھنڈا بلند نہیں کیا، کسی طرح برطانوی غلامی سے نجات نہیں پائی۔ لیکن جب اُس نے قومیت کا ہتھیار سنبھالا تو غلامی کی تمام کڑیاں ایک ایک کر کے کاٹ کر رکھ دیں۔

تعمیرِ قومیت کی دو بنیادیں

غرض قومیت، دفاع و حفاظت کا دوسرا نام ہے جو کسی دشمن...

سکونت پذیر +

خوش بُو - ف - اسم مونث - سگند - مہک - اچھی باس +

خوشبودار - ف - صفت - عمدہ خوشبو والا - سگندھ والا - سگندھی -

خوش بیان - ف + ع - صفت - خوش تقریر - خوش کلام - شیریں گفتار - شیریں دہن +

خوش بیانی - ف - اسم مونث - وضاحت - خوش لسانی - طلاقت لسانی +

خوش پوشاک - ف - صفت - خوش لباس - عمدہ پوشاک پہننے والا - سفید پوش +

خوش تقریر - ف + ع - صفت - گویا - عمدہ تقریر کرنیوالا - خوش بیان - خوش گفتار - شیریں زبان - شیریں کلام - منھ بولا -

خوش حال - ف + ع - صفت - خوش قسمت - خوش نصیب - اچھے حال سے رہنے والا + امیر - تونگر - پیٹ بھرا - مالدار + مرفہ حال - آسودہ +

خوش خبری - ف + ع - اسم مونث - مژدہ - نوید - بشارت - خبر خوش +

خوش خبری دینا - یا - سنانا - ا - فعل متعدی - بشارت دینا - مژدہ سنانا +

خوش خرام - ف - صفت - خوش رفتار - اچھا چلنے والا - آہستہ چلنے والا + ـہ

خیمے میں جبکہ آیا وہ گھوڑا امام کا + ماتھا لہو سے سرخ تھا اُس خوش خرام کا

خوش خط - ف + ع - صفت (۱) عمدہ لکھا ہوا (۲) اسم مذکر - خوشنویس - عمدہ لکھنے والا - خوش رقم +

خوش خلق - ف + ع - صفت - اچھے سبھاؤ کا - خلیق - صاحب اخلاق - بامروت +

خوش خوان - ف - اسم مذکر - وہ طالب علم جو وظیفہ خوار نہ ہو +

خوش خوراک - ف - صفت - عمدہ ولطیف کھانا کھانے والا - خوش غذا - لذیذ کھانا کھانے والا - خوش گزران +

خوش خیال - ف + ع - صفت - ناثر وناظم - شاعر خوش فکر عمدہ خیالات والا مصنف -

خوش دامن - ا - اسم مونث - ساس - مادر زن یا شوہر +

خوش دل - ف - صفت - شادمان - خوش خاطر - مگن - بشاش شادان وفرحان - غمناک رہتے والا +

خوش ذائقہ - ف + ع - صفت - لذیذ - خوش مزہ - مزیدار - خوشگوار خوش کیفیت +

خوش رفتار - ف - صفت - خوش خرام - خوش رو - سبک رفتار - نازک خرام +

خوش رنگ - ف - صفت - اچھا اور چمکیلا رنگ - شوخ رنگ - سوہاؤنا رنگ +

خوش زبانی - ف - اسم مونث - خوش تقریری - خوش بیانی خوش کلامی +

خوش سلیقہ - ف + ع - صفت - سگھڑ - اچھے سلیقہ والا - مہذب - ترتیب یافتہ - تعلیم یافتہ - صاحب جوہر - صاحب ہنر - گن والا - خوش سیرت - نیک خصلت +

خوش طالع - ف + ع - صفت - نیک نصیب - قسمت کا دھنی - اچھی تقدیر والا +

خوش طبع - ف + ع - صفت - ظریف - ٹھٹے باز - ہنسی باز - دل لگی باز - زندہ دل - خوش رہنے والا - صاحب مذاق +

خوش طبعی - ف + ع - اسم مونث - ظرافت - مزاح - دل لگی - ہنسی - مذاق - چہلی - ٹھٹا +

خوش عنان - ف + ع - صفت - مطیع وفرماں بردار - گھوڑا جو اشارہ کے ساتھ کام دے - خوش لگام - بے شر گھوڑا - اصیل گھوڑا

خوش غلاف - ف - صفت (۱) وہ تلوار جو ذرا سے اشارے میں غلاف سے نکل آئے (۲ - ا) وہ عورت جسے کسی سے انکار نہ ہو - ازار بند کی ڈھیلی - (۳) وہ تلوار جو خود بخود میان سے نکل نکل پڑے +

خوش قد - ف + ع - صفت - خوش قامت - خوش اندام - بوٹا قد +

خوش قطع - ف + ع - صفت - خوش وضع - خوش انداز - خوش ہیئت - خوش لباس +

میں وجود میں آتی ہے، یا تو خطرۂ جنگ کے دفعیہ کے لئے اور یا اجنبی حکمرانوں کے پنجۂ استبداد سے رہائی پانے کے لئے جس کی بہترین مثال جرمنی، امریکہ، فرانس، اٹلی اور پولینڈ وغیرہ ہیں۔ بغیر قوم بنائے کسی ملک نے نہ تو ترقی کی ہے اور نہ غلامی سے نجات پائی ہے، اور تخلیق قومیت کے لئے نہ کسی طرح کی فلسفیانہ موشگافی کی ضرورت ہے، نہ قومیت کی نفسیاتی تحلیل کی بلکہ غلامی کی ذلت اور پستی کے ادبار کا احساس ہی تعمیر قومیت کا سنگ بنیاد بن جاتا ہے۔

ہندوستانی غلامیت اور قومیت

ہندوستان غلام ہے، اور جب کسی ملک کی غلامی پر ایک طویل مدت گزر جاتی ہے تو لوگوں کے دلوں سے احساس قومیت فنا ہو جاتا ہے۔ اور علمبرداران حریت کے لئے احساس قومی کی بیداری میں سخت مشکلات ہو جاتی ہیں، کیونکہ ملک کے باشندے فرقہ پرستی کی لعنت میں مبتلا ہو کر پنجۂ استبداد کی گیرائی کو زیادہ سے زیادہ طاقتور بناتے رہتے ہیں، بالواسطہ معاونت کے خوگر ہو جاتے ہیں۔

اجنبی اقتدار اپنے مقبوضات کے لئے سب کچھ گوارا کر سکتا ہے لیکن اُس کو کسی عنوان برداشت نہیں کر سکتا کہ غلاموں میں قومیت کے عناصر تشکیل پائیں، چنانچہ مختلف طریقوں سے ملک کے داخلی اتحاد پر کاری ضربیں لگائی جاتی ہیں، جس سے فرقہ وارانہ فسادات کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں، اور قومیت، جو ملک کے لئے بمنزلۂ ریڑھ کی ہڈی کے ہے، ہر جگہ سر پیٹتی رہ جاتی ہے۔ اجنبی اقتدار کے زہر سے غلاموں کی ذہنیت اس درجہ مسموم ہو جاتی ہے کہ وہ فرقہ پرستی کو ہی اپنی بقائے حیات کا ضامن سمجھنے لگتے ہیں، اپنے سیاسی، معاشری، اقتصادی، مذہبی اور تمدنی غرض تمام مسائل حیات کا تصفیہ فرقہ وارانہ اصول پر کرنے لگتے ہیں، اور ملک و قوم کی یہی تخریب، قوائے استبداد کی تعمیر بن جاتی ہے۔

غلام ذہنیت اتحاد قومی کے مفاد سے تو منکر نہیں ہوتی لیکن اپنے لئے یہی چیز اس کو سب سے زیادہ ناممکن نظر آتی ہے، اس کو حب بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے تو وہ خود بخود اپنے لئے بعید از قیاس مشکلات گھڑ کر خوفزدہ ہو جاتی ہے "وطنیت" "قومیت" "داخلی اتحاد" "قومی اتفاق" یہ تمام الفاظ محکوم فرقہ پرستوں کو سفید کاغذ پر چھپے ہوئے بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں، لیکن اُن کی دنیائے عمل میں ان الفاظ کی کوئی قیمت نہیں رہتی، گویا قومیت کا راگ ان کے نزدیک ایک قسم کی رومانی شاعری ہوتا ہے جس سے صرف تفریح طبع اور گرمیٔ محفل کا کام لیا جا سکتا ہے۔ پھر ان خود غرض سیاسی رہنماؤں، ریاکار اخلاقی مصلحوں اور جاہل مذہبی مسند نشینوں کی اس شوم نصیبی اور اخلاقی موت پر تو ماتم کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی جبکہ وہ تشکیل قومیت کو "اصول انسانیت" "قواعد اخلاق" اور "تعلیم مذہب" کے بھی خلاف بتلا کر اس پر بحث و عمل کو "انسانی" "اخلاقی" اور "مذہبی جرم" قرار دیتے ہیں۔

ہندوستان بھی برطانوی اقتدار کے زیر اثر، افتراق و انتشار کے ایسے ہی دور سے گزر رہا ہے۔ مجلس قومی کی سعی قیام قومیت کو، غلامانہ ذہنیت ہندوستانی حالات کے منافی خیال کرتی ہے۔ کیونکہ اس سرزمین پر آرین منگول، افغان، عرب وغیرہ مختلف نسل کے لوگ آباد ہیں، مختلف معاشرتیں ہیں، متعدد مذاہب ہیں اور اردو، ہندی، گجراتی، بنگالی، سندھی، پنجابی وغیرہ لاتعداد زبانیں بولی جاتی ہیں، حالانکہ میں اوپر بتا چکا ہوں کہ دنیا کے اندر ان میں سے کوئی ایک چیز کسی حیثیت سے بھی، تعمیر قومیت میں حائل نہیں ہوتی، اس موقعہ پر یہ بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ روس بھی مذہب و معاشرت اور زبان و نسل کی بوقلمونی کے لحاظ سے ہندوستان ہی کا نمونہ ہے، کیونکہ وہاں اسلام، عیسویت، بدھ مت وغیرہ مذاہب ہیں، منگولین، چینی، عربی روسی وغیرہ نسلیں آباد ہیں، اور عربی، روسی، فارسی، ترکی، چینی وغیرہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جب یہ تمام اختلافات روس میں قومیت کے اجزاء بن سکتے ہیں تو ہندوستان میں اجزاء قومیت کیوں نہیں بن سکتے؟

مذہبی تعصب

پھر وہ کونسی رکاوٹ ہے جو ہندی قومیت کو اُبھرنے سے روکتی ہے؟ ادنیٰ تدبر سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ وہ سب سے بڑی رکاوٹ ہندوستان کا "مذہبی تعصب" ہے! میں نفس مذہب پر حملہ نہیں کر رہا ہوں بلکہ میری مراد مذہبی تعصب و تنگ نظری سے ہے، یہاں کے باشندوں

خوش قلم - ف - ع - صفت (۱) عمدہ لکھنے والا - خوشنویس - (۲) وہ کاغذ جس پر اس کی صفائی کے سبب خوب اور اچھا لکھا جائے +

خوش کرنا - ا - فعل متعدی (۱) راضی کرنا - مسرور کرنا - محظوظ کرنا - آنند کرنا - مگن کرنا (۲) تسلی دینا - تسکین کرنا - تشفی کر دینا +

خوش گام - ف - صفت - خوش رفتار - تیز رو - اکثر سواری کے گھوڑے کی نسبت بولتے ہیں

خوش گپ - ف - صفت - خوش گفتار - چرب زبان - زٹل باز - لسان +

خوش گزران - ف - صفت - اچھی طرح گزر اوقات کرنے والا - مزے سے زندگی بسر کرنے والا +

خوش گفتار - ف - صفت - خوش تقریر - خوش کلام - خوش بیان - اچھی گفتگو کرنے والا +

خوش گلو - ف - صفت - دیکھو (خوش الحان)

خوش گوار - ف - صفت (۱) خوش ذائقہ - مزیدار - لذیذ - پسند - دل پذیر - مرغوب الطبع - وہ چیز جسکے کھانے سے طبیعت خوش ہو - شیریں +

خوش لباس - ف - ع - صفت - دیکھو (خوش پوشاک)

خوش لگام - ف - صفت - خوش عنان - فرماں بردار گھوڑا - اشارہ پر کام کرنے والا گھوڑا +

خوش نصیب - ف - ع - صفت - طالع ور - صاحب نصیب - خوش قسمت - مرادوند - بھاگوان - بہرہ مند - مقصد ور - بختاور - خوش اقبال +

خوش نصیبی - ف - ع - اسم مونث - خوش قسمتی - بہرہ مندی - خوش اقبالی + حسن اتفاق - سنجوگ +

خوش نما - ف - صفت - موزون - دلچسپ - خوش منظر - زیبا - مزین +

خوش نمائی - ف - اسم مونث - موزونیت - دلچسپی - زیبائش - زیب و زینت - بھڑک +

خوش نویس - ف - صفت (۱) عمدہ لکھنے والا (۲) خوشخط - خوش رقم - نستعلیق لکھوانے والا استاد +

خوش نیت - ف - ع - صفت - نیک نیت - دیانت دار - متدین - امانت دار +

خوش نیتی - ف - اسم مونث - نیک نیتی - دیانت داری +

خوش و خرم - ف - صفت - شاد - شادماں - دلشاد - آنند - مگن +

خوش وقت - ف - ع - صفت - خوشحال - آنند - خرسند - کامران +

خوش وقتی - ف - اسم مونث - خوشی - شادمانی - خوش حالی - آرام - چین چاں - کامرانی - خوش نصیبی +

خوش ہونا - ا - فعل لازم (۱) آنند ہونا - مگن ہونا - شاد ہونا - خرسند ہونا (۲) مسکرانا - کھلنا +

خوشامد - ف - اسم مونث - چاپلوسی - للو پتو - چڑھاوا - بڑھاوا - بھٹئی - جھوٹی تعریف جیسے خوشامد سے آمد ہے +

خوشامدی - ف - اسم مونث - چاپلوس - چپڑ قناتیا - للو پتو کرنے والا - خوشامدگو

خوشنودی - ف - اسم مونث (قلب خوشوندی) خوشی - مرضی - خرسندی + رضامندی +

خوشہ - ف - اسم مذکر - گچھا + سٹا + بال - سنبلہ - بھٹا +

خوشی - ف - اسم مونث - شادمانی - خرسندی - سرور - انبساط - نشاط - شادی - طرب +

خوشی خوشی / خوشی سے } - ا - تابع فعل - امنگ اور چاؤ سے - نہایت اشتیاق کے ساتھ - مشتاقانہ +

خوشی کرنا / خوشی منانا } - ا - فعل لازم - خوش ہونا - شادی منانا - جشن کرنا +

خوض - ع - اسم مذکر - فکر - سوچ (اصل میں اس کے معنے غوطہ لگانا اندر گھسنا ہے)

خوف - ع - اسم مذکر - ڈر - اندیشہ - ہول - بھے - دہشت - ہراس - ہیبت +

پر غلط طریقے پر مذہبی رنگ بہت چھایا ہوا ہے اور جیسا کہ یہاں کے بعض قوم پرست علمار سیاست کا خیال ہے: اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہندوستانی عوام کی ذہنی تربیت اب تک بجائے قومی اور سیاسی بنیادوں کے ہر فرقے کے متعصب و تنگ نظر مذہبی پیشواؤں کے زیر اثر ہوتی رہی ہے، اور وہ ہر چیز کو اسی عینک کے دھندلے شیشوں کی مدد سے دیکھنے کے عادی ہوگئے ہیں، خلافت اور سنگٹھن، تبلیغ ارشدھی، گائے اور باجہ، مسجد و مندر، اذان و ناقوس، اس قسم کی تحریکیں خالص مذہبی ہونے کے باعث عوام کے تعصب و "جوشِ مذہبی" کو جس قدر جلد برانگیختہ کر دیتی ہیں اس جوش و دلچسپی کا عشر عشیر بھی قومی تحریکوں میں نظر نہیں آتا۔ "اسلامیت" "ہندویت" "مسلم کلچر" "ہندو تہذیب" "اردو زبان" "ہندی زبان" یہ اور اسی قسم کے تمام مسائل جو اس وقت ہندوستان میں قیامِ قومیت کے اہم موانع سمجھے جا رہے ہیں، درحقیقت بالکل فرعی و غیر اہم ہیں، اور اصل محرک صرف مذہبی تعصب ہے، جس کے زیر اثر یہ تمام سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ زبان کا مسئلہ جو اس وقت سب سے اہم بنا ہوا ہے اور جس سے ہندوستانی قومیت پر کاری ضرب لگ رہی ہے، یہ بھی بآسانی طے ہو سکتا ہے، اگر مذہبی عصبیت کا پردہ چاک کر دیا جائے۔

جاہ پسند و فرقہ پرست لیڈروں اور تنگ نظر و متعصب مذہبی پیشواؤں نے اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر عوام کو مختلف حلقوں میں تقسیم کرکے ہر گروہ کو دوسرے سے بیگانہ ہی نہیں بنایا، بلکہ بیگانگت کے علاوہ مذہب کے نام پر ان کے مابین نفرت و عداوت کی خلیج بھی حائل کر دی ہے، حالانکہ تعصب و تنگ نظری اور نفرت و عداوت کو روحِ مذہب سے کوئی واسطہ نہیں، اور کوئی مذہب بجز وسیع القلبی، خدمتِ خلق، اور تہذیبِ نفس کے، وحشت و بہیمیت، درندگی و خونخواری کی تعلیم نہیں دیتا۔

جب مختلف مذہبی فرقوں کا سیاسی، اقتصادی، معاشری، ہر طرح کا مفاد ایک ہی سرزمین سے وابستہ ہے تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ مذہبی رواداری کے علاوہ ان میں قومی اور وطنی ارتباط کے رشتے کو بھی بہت زیادہ اہمیت و استواری حاصل ہوتی، لیکن وا حسرتا! کہ یہاں نہ مذہبی رواداری ہے، نہ قومی و وطنی ارتباط کا علاقہ۔

اسلامیانِ ہند اور وقت کی ضرورت

سب سے زیادہ حیرت و تعجب تو اسلامیانِ ہند پر ہے، جن کے مذہب نے نہ صرف اہلِ وطن سے حسنِ سلوک اور حبِ وطن کی بار بار تاکید کی ہے بلکہ انسانیت اور وطنیت کا وہ بلند ترین نصب العین پیش کیا ہے جو دنیا کے تمام مذاہب و اقوام کے لئے تقلید و عمل کا نمونہ ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے بہ حیثیتِ انسان ہونے کے تمام کرۂ ارضی وطن ہے اور دنیا کے تمام باشندے اُس کے اہلِ وطن، لیکن انسانیت و اخلاق کا یہی سب سے بڑا علمبردار جب سرزمینِ ہند پر نمودار ہوتا ہے تو بجز نماز و روزہ کے انسانیت، حبِ وطن اور بین الاقوامی اخلاق کے تمام مذہبی اصول فراموش کر دیتا ہے، جو مذہب کے غایتِ اصلی اور ایمان کی بنیادیں ہیں۔ افسوس! ہندی مسلمان نے چند رسوم کے ادا کرنے کے بعد "مسلمان" ہونا تو جان لیا، لیکن "انسان" ہونا نہیں جانا۔ حالانکہ اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "اسلامیت" و "انسانیت" دو جداگانہ چیزیں نہیں ہیں، اسلام دنیا کو چند رسوم کا پابند بنانے کے لئے نہیں آیا، بلکہ انسان بنا دینے کے لئے آیا تھا۔

مذہبی تنگ نظری و عصبیت نے ہر جگہ قومیت کی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں، ترکی جب تک تنگ نظر ملّاؤں اور جاہل صوفیوں کے ہاتھ میں کھیلتا رہا اس کی قومیت کے رخنے بڑھتے گئے، ہر اصلاح و تجدد کے خلاف بغاوت کی جاتی رہی۔ ہندی قومیت بھی فی الحال اسی جہل و عصبیت کا شکار ہو رہی ہے اور ترکی کی طرح ہندوستان کو بھی اب خود ساختہ و جاہل مذہبی رہنماؤں کے اقتدار کو جلد از جلد ختم کر دینے کے لئے ایک مصطفیٰ کمال کی ضرورت ہے تاکہ مذہبی تعصب و تنگ نظری کی اس چٹان کو کاری ضرب سے پاش پاش کرکے قومیت کو اُبھرنے کا موقعہ دیا جائے۔ جس کے بعد انقلاب اور آزادی کی منزل کچھ زیادہ دور نہیں رہ جاتی۔

اطلاع

چونکہ رسالہ کلیم ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہو جاتا ہے، اس لئے رسالہ نہ پہونچنے کی اطلاع ۱۰ تاریخ تک بھیج دینی چاہیئے ورنہ بعد میں تعمیل نہیں کی جا سکتی۔

خوف کا مکان - ا - اسم مذکر - عوام وحشت ناک مکان - منحوس مکان - وہ مکان جس میں بھوت پریت رہتے ہیں +

خوف کرنا - ا - فعل لازم (۱) ڈرنا - اندیشہ کرنا (۲) رحم کھانا - ترس کھانا + عبرت پکڑنا +

خوفناک - ف - صفت - ڈر کا بھرا ہوا - بھیانک - ڈراونا - ہیبت ناک - اندیشہ ناک - مہیب - خطرناک +

خوک - ف - اسم مذکر - سور - خنزیر +

خوگر - ف - صفت - عادی - جس کو کسی بات کی خو پڑی ہو - ہیتا ہیتا - خوگرفتہ +

خوگیر - ف - اسم مذکر (۱) نمدہ - نمدزین - گھوڑے کی وہ گدی جو کاٹھی کے نیچے پسینا جذب کرنے اور اس کی پیٹھ نہ چھلنے کی غرض سے رکھتے ہیں (دراصل خوے گیر تھا) - یعنی جاذب عرق +

خوگیر کی بھرتی - ا - اسم مونث - اسباب واشیائے بیکار - زاید اسباب - نکما اسباب - آخور - کوڑا کرکٹ - خراب چیزیں ناکس - فرومایہ - نالایق - آدمیوں کا ہجوم - بیکار اور نکمے آدمی + ؎

ہیں اب کے زمانہ کے سوار ایسے کہ سب زین

خوگیر کی بھرتی ہیں لگا تنگ میں کس نذر جرأت ،

خول - ا - صفت (۱) خلا + کھوکھلا + پولا (۲) اسم مذکر چھلکا - اوپر کا غلاف +

خول چڑھانا - ا - فعل متعدی - غلاف چڑھانا - پترا چڑھانا لفافہ کرنا +

خُولُمَّدْ - ا - اسم مذکر - (عوام) بیوقوف آدمی - خبطی آدمی +

خولنجان - ف - اسم مونث - پان کی جڑ - کلیجن +

خون - ا - اسم مذکر (عوام) دیکھو (خوان)

خُون - ف - اسم مذکر (۱) رکت - لہو - رودھر (۲) قتل - خونریزی کشت وخون + رنج - ہلاکت + ؎

جنا وہ ملتے میں اتنا کوئی نہیں کہتا -

کہ خون عاشق شیدا حضور ہوتا ہے (اسیر)

خون آلودہ - ف - صفت - لہو میں لتھڑا ہوا - خون میں بھرا ہوا - لہولہان +

خون آنکھوں میں اترنا - ا - فعل لازم - غصے کے مارے آنکھوں کا سُرخ ہو جانا - غصہ آنا - کسی کو دیکھ کر غضبناک ہو جانا +

خون بگڑنا - ا - فعل لازم (۱) خون میں فساد آنا - خون کا خراب ہو جانا + کوڑھ یا جذام ہونا (۲ - عوام) شامت آنا - بدنصیبی کا سامنا ہونا جیسے تیرا خون تو نہیں بگڑا جو اس کے سر ہوتا ہے

خون بہا - ف - اسم مذکر - دیت - وہ نقدی - جو مقتول کے وارث بعوض خون لیں +

خون بہانا - ا - فعل متعدی (۱) خون رواں کرنا - خون گرانا - خون نکالنا (۲) کشت وخون کرنا - قتل و قمع کرنا +

خون بہنا - ا - فعل لازم - خون جاری ہونا - خون نکلنا - قتل ہونا - کشت وخون ہونا +

خون بیٹھنا - ا - فعل لازم - خون کا نیچے کی طرف رجوع کرنا - مقعد سے خون آنا - بواسیری خون نکلنا +

خون پینا - ا - فعل متعدی (۱) خون چوسنا - لہو نوش کرنا (۲ - عوام) مارنا - ذبح کرنا - قتل کرنا جیسے یہاں آیا تو تیرا خون پی جاؤں گا (۳ - عوام) ستا مارنا - تنگ کر دینا - جان سے ڈالنا - جیسے ہمارا تو وہ خون پی گیا +

خون جگر پینا - یا - کھانا - ا - فعل لازم (۱) غصہ کھانا - پیچ وتاب کھانا - کلفت اٹھانا - رنج اُٹھانا (۳) محنتِ شاقہ کرنا سخت محنت کرنا +

خون چلانا - ا - فعل متعدی - دیکھو (خون بہانا)

خون خرابا - ا - اسم مذکر - کشت خون - خونریزی + مار دھاڑ +

خون خشک ہونا - ا - فعل لازم - دم خشک ہونا - خوف چھانا +

خوں خوار - ف - اسم مذکر - خون آشام - ظالم - جلاد - غضبی +

خون دل پینا - ا - فعل متعدی - غم میں گھٹنا - رنج اٹھانا - غصہ

آج کچھ کھایا نہیں

شام آئی، واں کھلے بابِ حرم و رہائے دیر
نکلے یاں افسردہ طبعانِ معیشت بہرِ سیر
تازگی سے روح کی کلفت بدلنے کے لئے
نکلے مستانِ متمول بھی ٹہلنے کے لئے
جانفزا برسات، بادِ سرد اٹھلائی ہوئی
ہر طرف منظر پہ اک رومانیت چھائی ہوئی
آسمانِ نیلگوں پر کالی کالی بدلیاں
رقص کرتی پھر رہی تھیں کارواں در کارواں
بخششِ موسم سے تھی نمناک بادِ برشگال
دل سے دھلتے جا رہے تھے کلفت و رنج و ملال
گلرخانِ سیمبر تھے موٹروں میں یوں رواں
جیسے اُڑتی پھر رہی ہوں بوستاں میں تتلیاں
اہلِ زر تھے قیمتی ملبوس میں لپٹے ہوئے
چشم و ابرو میں غرورِ دولت و عزت لئے
ہوٹلوں میں ہر طرف اک شورِ ناؤ نوش تھا
ذرہ ذرہ سرخوشی میں میکدہ بردوش تھا

الغرض ہر شے میں تھی اک دلکشی اک زندگی
تھی زمیں سے آسماں تک تازگی ہی تازگی

ناگہاں اک ناتواں مزدور آیا سامنے
زندگی کے تلملانا سور آیا سامنے
ملگجے کپڑے شکستہ ولولے، چہرہ اداس
لب پہ خشکی قلب میں اندوہ آنکھوں میں ہراس
دست و پا شل، چشم و ابرو ضعف میں ڈوبے ہوئے
جا رہا تھا اپنے سر پر ٹوکرا رکھے ہوئے
دفعتاً کانپا، رکا، ٹھہرا، ٹھہر کر گر پڑا
ضعف کا مارا زمیں پر آہ بھر کر گر پڑا
سر میں چوٹ آئی، لہو زخموں سے جاری ہوگیا
بیکسی کا ایک عالم دل پہ طاری ہوگیا
یہ تماشا دیکھنے دو چار بے فکرے بڑھے
اُس کی حالت پر خیال آرائیاں کرنے لگے
کوئی یہ کہنے لگا یہ ہے شرابی کی سزا
مل گیا حد سے سوا پینے کا بالآخر مزا
کوئی کہتا تھا کہ شاید یہ ہے مرگی کا اثر
کوئی کہتا تھا اسے شاید کم آتا ہے نظر
چند لمحوں تک وہ بیہوشی کے عالم میں رہا
رفتہ رفتہ پھر ہوئے ہوش و حواس اُسکے بجا

"یہ ہوا کیا؟" ایک نے پوچھا جو بیٹھا تھا قریں
وہ نقاہت سے یہ بولا "آج کچھ کھایا نہیں"

رضا نقوی

کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج ضبط کرنا۔ نہایت ناگوار گزرنا۔

یاد کرکے لب پان خوردہ کی تیرے شوخی
خونِ دل آج پیا ہے کئی چلو اپنے دردمند
صاف جاتا ہے سرودِ نالۂ پرشور کا۔ خونِ دل پیتا ہے یہ کھانا مجھے سینہ تلک (ذوق)

خون ریزی - ف - اسم مذکر - جدال و قتال - جنگ - جدل - کشت و خون - گھمسان - جوجھ - جنگ - جدھ - یدھ - جنگ - لڑائی۔

خون سر چڑھنا - یا - سر پہ سوار ہونا - ا - فعل لازم - کسی کے مارنے اور قتل کرنے پر آمادہ ہونا - خونی کا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر دوسرے کے پیچھے پڑنا - جیسے خون سر پہ سوار تھا یہ چھپتا تھوڑا ہی (فسانۂ آزاد)۔

خون سفید ہونا - ا - فعل لازم - بے مہری ظاہر ہونا - الفت اور محبت نہ رہنا جیسے دنیا کے خون سفید ہو گئے یعنی دنیا سے محبت اٹھ گئی۔

خون سوکھ جانا - ا - فعل لازم جسم میں خون کا خشک ہو جانا۔ خوف کے مارے خون کی حرکت کا بند ہو جانا۔ دہشت زدہ ہو جانا کسی سے ڈرنا - خوف کھانا - خوف چھا جانا۔

خون کا پیاسا - ا - اسم مذکر - تشنۂ خون - جان کا خواہاں - جان کا لاگو - جانی دشمن - کسی کی ہلاکت کا آرزومند۔

خون کا جوش - ا - اسم مذکر - خاندانی محبت - عصبیت خویشاوندی کا زور طبع۔

خون کا دورا - ا - اسم مذکر - خون کا چکر - خون کا جسم کے اندر گردش کرنا - سیرانِ خون۔

خون کا عوض - ا - اسم مذکر - قصاص - جان کی عوض جان جیو کے بدلے جیو - انتقام از قاتل۔

خون کبوتر - ف - صفت - نہایت سرخ - کبوتر کے خون کی مانند لال - چہچہا - شراب سرخ۔

خون کرنا - ا - فعل متعدی - مارنا - قتل کرنا - جان لینا۔

خون کی بو آنا - ا - فعل لازم - دشمنی کی علامت کا ظاہر ہونا - جانی دشمنی پائی جانی۔

خون گردن پہ سوار ہونا - ا - فعل لازم دیکھو خون سر

چڑھنا یا سوار ہونا) ؎

کج رکھ کے وہ کلاہ جو چڑھتے ہیں اسپ پر
گردن پہ ان کے خون ہمارا سوار ہو (آتش)

خون گرفتہ - ف - اسم مذکر - اجل رسیدہ - اجل گرفتہ۔

خون لینا - ا - فعل متعدی - فصد کھولنا - رگ زدن کا ترجمہ - خون کم ہونا۔

خون نکلوانا - ا - فعل متعدی - فصد کھلوانا - فصد لوانا - خون کم کرانا۔

خون ہونا - ا - فعل لازم (۱) قتل ہونا - تلوار سے مارا جانا - جان جانا - (۲) زخمی ہونا - مجروح ہونا - دکھنا - رنجیدہ ہونا - جیسے دل خون ہونا۔

خُونَاب - ف - اسم مذکر (۱) خون کے آنسو - پانی ملا ہوا خون۔

رنگ آمیزیاں کسی میں کسکا ذرے دیکھو تو
مجھے تو کچھ نظر آتا ہے یہ خوناب اپنا سا (مومن)

(۲) لال - سرخ - خون خالص - خون ناب (۳) وہ خون جو حالت غم و رنج یا محنت و مشقت میں آنکھوں کے رستے آنسو ہو کر یا مسامات سے پسینہ بنا ٹپکے - عموماً رنج و غم محنت و مشقت۔

خُونی - ف - اسم مذکر (۱) قاتل - گھاتک - ہتیارا - سفاک - خونریز وہ شخص جس نے کسی کو مار ڈالا ہو (۲) - صفت - جلاد - ظلمی ظالم - انیائی۔

خونی دست - ا - اسم مذکر - لہو کے دست - خونی پیچا - آنا سہال خونی پیچش۔

خُونِین - ف - صفت - خون آلودہ - سرخ - لال - خون سے نسبت رکھنے والا۔

خونیں جامہ پہننا - ا - فعل لازم - قتل کا حکم دینے یا غصہ ظاہر کرنے کے واسطے بادشاہ کا سرخ جامہ پہننا۔

خَوِید - ف - اسم مونث - سبز کھیتی ہے جو۔

خِویش - ف - ضمیر (۱) خود - آپ (۲) صفت - قریب کا - اپنا - رشتہ کا - رشتہ دار (۲) ا - اسم مذکر - داماد - بیٹی کا خاوند - جنوائی۔

گستاخ شیطان

وجاہت علی سندیلوی بی اے

صبح کا سہانا وقت تھا، رات کی گرمی سے دیر تک جاگی ہوئی دنیا ابھی خاموش تھی اور سورج کی پہلی کرنیں شرماتی لجاتی ہر بلندی کی پیشانی چوم رہی تھیں۔ نماز اور تلاوت سے فارغ ہو کر مولوی ابن القدوس صاحب اپنے مکان کے کشادہ صحن میں ایک قالین پر بیٹھے ہوئے گاؤ تکیہ کا سہارا لئے حقّے کے میٹھے میٹھے کش کھینچ رہے تھے، اپنے معبود کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے بعد وہ ایک عجیب سکون و کیف سے سرشار تھے، اس وقت دنیا کی ہر فکر سے بے نیاز وہ اپنے سینے میں کچھ ایسی ٹھنڈک محسوس کر رہے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں دل کے عوض ایک برف کا ڈھیلا دھڑک رہا ہے، حقے کے میٹھے میٹھے خوشگوار کش مولوی صاحب کی آنکھیں بند کئے دیتے اور وہ کچھ ایسا لطف محسوس کرتے گویا جنت میں حوریں اُن کے ہاتھ پیر اور سر دبا رہی ہیں۔

آہٹ ہوئی۔ مولوی صاحب نے سر جو اُٹھایا تو ایک بڈھا سفید ڈاڑھی والا معتقد جس کے معصوم چہرے سے خشوع و خضوع کی شعاعیں نکل رہی تھیں، نہایت مودبانہ ایک روپیہ نذر لئے ہوئے کھڑا تھا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے" کہہ کر مولوی صاحب نے ازراہِ غربا پروری نذر قبول کر لی۔ اور روپے کو تکیے کے نیچے رکھ لیا۔ معتقد نے مولوی صاحب کے ہاتھ پیر چومے اور اُن کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا۔

مولوی صاحب۔ کیوں کیسے آئے کیا کام ہے تمہارا۔

معتقد۔ حضور میں بہت ہی گنہگار ہوں، اور بہت ہی غریب آدمی ہوں، آپ دعا کریں۔

مولوی صاحب۔ انشاء اللہ۔

معتقد۔ حضور اب تو فاقے کرتے کرتے جان پر بن آئی ہے، اب آپ ہی کچھ زور لگا دیں۔

مولوی صاحب۔ (ہاتھ اُٹھا کر) رازق تم پر اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔

معتقد۔ حضور میں نے خود خدا سے بجد دعا مانگی، بہت نذر و نیاز کی، لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔

مولوی صاحب۔ واسطے کی ضرورت ہے۔ اُس معبودِ حقیقی کی بارگاہ عالی تک ہر کہ و مہ کی تھوڑی ہی رسائی ہے (بارگاہ کی عظمت و جلالت کے خیال سے مولوی صاحب کو ایک جھرجھری معلوم ہوئی) جل جلالہٗ،

معتقد۔ میں نے سمجھا کہ شاید خدا صرف امیروں کی دعا سنتا ہے جو پلاؤ زردے پر نذر و نیاز دلا سکیں۔ جو اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے بزرگوں کے وسیلے حاصل کر سکیں۔

مولوی صاحب۔ (تیز ہو کر) خاموش، یہ کیا کفر بکتے ہو۔ خدا تو ہر ایک کے لئے ہے، خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

معتقد۔ پھر وہ غریبوں کی سنتا کیوں نہیں؟

مولوی صاحب۔ دیکھو تم دائرۂ ایمان سے خارج ہوتے جا رہے ہو۔ اُس کی مشیت میں چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ اُس نے ہر ایک [illegible]

خیارُ ع۔ اسم مذکر۔ کھیرا۔ ککڑی۔

خیارَین ع۔ اسم مذکر۔ کھیرا۔ ککڑی۔

خَیّاط ع۔ اسم مذکر۔ درزی۔ کپڑا سینے والا۔ جامہ دوز۔

خِیاطہ ع۔ اسم مذکر۔ تاگا۔ دھاگا۔ ریشم کا تار۔

خیال ع۔ اسم مذکر (۱) تصور۔ وہم۔ پندار۔ گمان۔ زعم۔ وہ قوت جو اس چیز کو محفوظ رکھتی ہے جسے حس مشترک نے قبول کیا ہے وہ صورت جو آدمی بیداری میں تصور کرے یا خواب میں دیکھے (۲) فکر۔ اندیشہ۔ ادھیڑ بن۔ کتر بیونت۔ سوچ بچار۔ غوص غور (۳-ا) سمجھ۔ سوجھ۔ فہمید۔ رائے (۴-ا) مضمون۔ معنی۔ عبارت (۵-ا) منشا۔ ارادہ۔ منصوبہ۔ دھیان۔ چت۔ توجہ۔ التفات (۶-و) لہر۔ موج۔ ترنگ (۷-و) شبہ جنون (۸-و) ایک راگ کا نام (۹-ا) ایک قسم کے گیت۔ مرہٹی تک۔ لاؤنی۔ ہندی شاعری کی ایک قسم۔

خیال باطل ع۔ اسم مذکر۔ جھوٹا خیال۔ غیر ممکن الوقوع بانکا خیال۔

خیال باندھنا ا۔ فعل متعدی۔ وہم پکانا۔ تصور باندھنا۔ دل ہی دل میں کوئی بات پیدا کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔

خیال بندھنا ا۔ فعل لازم۔ تصور بندھنا۔ کسی بات کا خیال جم جانا۔ متواتر سوچنا۔ کسی منصوبہ کا ڈورا بندھنا۔

بندھا رہے کمر یار کا خیال دلا ✽ نہ مثل ڈر رخف ہو یہ بال بال جدا ✽ (ناسخ)

خیال بندی ا۔ اسم مونث۔ خیالات کا سلسلہ۔ خیالی تصویر۔

خیال پر چڑھنا ا۔ فعل لازم۔ یاد آنا۔ کسی بات کا یاد رہنا۔ سمجھ میں آنا۔ ذہن نشین ہونا۔

خیال پڑنا و۔ فعل لازم۔ خیال ہونا۔ یاد آنا۔ شبہ گزرنا۔

خیال خام ع۔ ف۔ اسم مذکر۔ کچا خیال۔ بیہودہ خیال۔ خیال ناقص۔ وہ خیال جس کے پورے ہونے کی امید نہ ہو۔

خیال خام ہیں لپٹے کہ یہ ارمان نکلیں گے
ہوا معلوم نکلیں گے تو لیکر جان نکلیں گے

خیال رکھنا و۔ فعل متعدی۔ یاد رکھنا۔ ملحوظ رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ کسی کام کا فکر رکھنا۔

خیال سے اتر جانا ا۔ فعل متعدی۔ یاد سے اتر جانا۔ چت سے اتر جانا۔ خیال نہ رہنا۔

خیال سے باہر ا۔ صفت۔ سمجھ سے دور۔ تصور سے باہر۔ دور از خیال۔

خیال فاسد ع۔ اسم مذکر۔ برا خیال۔ فتنہ برپا کرنے والا خیال۔ نکما خیال۔ ناقص خیال۔ بیہودہ خیال

خیال کرنا ا۔ فعل متعدی (۱) سوچنا۔ بچارنا۔ فکر کرنا (۲) تصور کرنا۔ قیاس کرنا۔ دھیان کرنا۔ منصوبہ باندھنا (۳) تجویز کرنا۔ مضمون گانٹھنا یا تراشنا (۴) لحاظ کرنا۔ رعایت کرنا۔ توجہ کرنا (۵) تصور کرنا۔

خیال میں آنا ا۔ فعل متعدی۔ تصور میں لانا۔ سمجھنا۔ لحاظ کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔

خیال میں لانا ا۔ فعل متعدی۔ تصور میں لانا۔ سمجھنا۔ لحاظ کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔

خیال میں نہ لانا ا۔ فعل متعدی۔ توجہ نہ کرنا۔ لحاظ نہ کرنا۔ داد نہ دینا۔ کچھ نہ سمجھنا۔ دھیان میں نہ لانا۔

خیال نہ رکھنا ا۔ فعل لازم۔ یاد نہ رکھنا۔ فراموش کرنا۔ توجہ نہ رکھنا۔ لحاظ نہ کرنا۔ دھیان نہ رکھنا۔

خیال نہ رہنا ا۔ فعل لازم۔ یاد نہ رہنا۔ دھیان نہ رہنا۔ بسرنا۔ بھولنا۔ فراموش ہونا۔

خیالات ع۔ اسم مذکر۔ خیال کی جمع۔ تصورات۔

خیالی ع۔ صفت۔ تصوری۔ خوابی۔ وہمی۔ طلسمی۔ گمانی۔ قیاسی۔ ظنی۔

خیالی پلاؤ پکانا ا۔ فعل متعدی۔ ایسی باتیں تصور کرنا جو ممکن الوقوع نہ ہوں۔ من کے لڈو پھوڑنا۔ خیال خام کرنا۔

خیانت ع۔ اسم مونث (۱) دخل و فصل۔ ناراستی۔ دغا (۲) غبن۔ تغلب۔ امانت میں چوری۔ بے ایمانی۔ بددیانتی۔ چوری۔

خیانت کرنا ا۔ فعل متعدی۔ غبن کرنا۔ چرانا۔ مال مارنا۔ تغلب کرنا۔ ہاتھ مارنا۔

خیانت مجرمانہ ع۔ اسم مونث۔ قانون کے خلاف خیانت

تقدیر بنائی ہے، اور اُسے ہر ایک کا جدا جدا امتحان مقصود ہے،

معتقد۔ تو پھر جو کچھ تقدیر میں ہے وہ پلٹ نہیں سکتا۔

مولوی صاحب۔ (جوش عقیدت سے اپنی داڑھی پکڑ کر) نہیں کبھی نہیں۔

معتقد۔ تو پھر آپ لوگ دعائیں کیوں مانگتے ہیں۔

مولوی صاحب۔ (خفا ہوکر) تم جاہل ہو اسے سمجھ نہیں سکتے!

معتقد۔ انسان وہی کرتا ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے؟

مولوی صاحب۔ بیشک خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ تک ہل نہیں سکتا۔

معتقد۔ تو پھر یہ ہمارے گناہ پہلے ہی سے ہماری قسمت میں لکھے ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب۔ بیشک

معتقد۔ اور جو کچھ ہماری قسمت میں لکھا ہوا ہے اگر وہ ہم نہ کریں تو ہم خدا کی حکم عدولی کرتے۔

مولوی صاحب۔ حکم عدولی کے کیا معنی۔ خدا نے حکم بغیر ہم کچھ کر ہی نہیں سکتے۔

معتقد۔ پھر ہمارے گناہوں کی سزا کس کو ملے گی؟

مولوی صاحب۔ تم کو اور کس کو؟

معتقد۔ میں نے تو جتنے گناہ کئے ہمیشہ مجبور و ناچار ہو کر کئے۔

مولوی صاحب۔ (خفا ہو کر) چپ رہو تم۔ بڑے آئے وہاں سے مجبور و ناچار ہو کر گناہ کرنے والے۔

معتقد۔ پھر آخر کیا فاقے کرتے کرتے مر جائیں، مذہب روٹی دیگا۔

مولوی صاحب۔ روٹی خدا دیتا ہے۔ صبر کرو، شکر کرو۔ ہر حال میں اس کے سامنے سرِ تسلیم خم رکھو۔ ہر بات میں اُس کی مشیت پر قانع رہو۔

معتقد۔ (غصے میں) مرے کو سب ہی مارتے ہیں۔ مذہب غریبوں کو یہی سکھاتا ہے کہ بس صبر کرو، شکر کرو۔ مذہب امیروں کو کیا سکھاتا ہے؟

مولوی صاحب۔ یہی کہ صبر کرو، شکر کرو۔ غریبوں سے ہمدردی کرو۔

معتقد۔ تو بس مذہب امیروں کے لئے ہے، جو صبر شکر کر سکتے ہیں

مولوی صاحب۔ لعنت اللہ، کیا بکتے ہو تم۔ مذہب تمام خلق اللہ کے لئے ہے۔

معتقد۔ غریب کا مذہب تو روٹی ہے، آپ کے قانون میں چوری ناجائز اور بھوکے کے قانون میں چوری جائز ہے، آپ کے قانون میں صبر و شکر اور بھوکے کے قانون میں چھین جھپٹ۔

مولوی صاحب۔ مذہب سب کے لئے ایک ہے۔

معتقد۔ اور یہی اس کی کمزوری ہے۔

مولوی صاحب۔ (خفا ہوکر) دور ہو تم شیطان۔ بہکانے چلے ہو مجھکو، تدبر و تفکر شیطانی مشغلے ہیں، جن سے مذہب کی طرف سے شک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ دور نکلو یہاں سے!

معتقد۔ (طنز سے) جی نہیں آپ تقلید و تعصب سے اپنی مذہبی بنیادیں مضبوط کرتے رہئے!

معتقد نے بڑے خطرناک طریقے سے مولوی صاحب کی ڈاڑھی کو گھورا۔ مولوی صاحب کچھ سمجھ گئے اور فوراً چیخ اٹھے۔ آنکھ کھل گئی، سارے صحن میں دھوپ پھیلی ہوئی تھی، حقہ جل چکا تھا۔ مولوی صاحب آنکھ ملتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کمبخت شیطان ورغلانے چلا تھا ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم رہا۔

مولوی صاحب نے احتیاطاً تکیہ اٹھا کر دیکھا کہ شاید نذر کا روپیہ اس کے نیچے ہو، لیکن وہ گستاخ شیطان اپنے ساتھ ہی لیتا چلا گیا تھا۔

دیکھی نہ آپ نے بے ایمانی!!

قطعہ

[illegible]

کرنا۔ وہ خیانت جو سرکاری جرم میں داخل ہو۔ سرکاری غبن
سرکاری تغلب (قانون)
خیر ع۔ اسم مونث (۱) نیکی۔ بھلائی۔ بہتری (۲-و) مرادف برکت
بڑھوتری جیسے خیر برکت نہیں + (۳-و) ایجاب کے واسطے
بجائے ہاں۔ اچھا۔ بھلا (۴-و) ٹھیک۔ بجا۔ درست۔
(۵-و) بڑا نہ بھلا۔ متوسط (۶-و) سلامتی۔ تندرستی
عافیت +
خیر اندیش۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ خیر خواہ۔ وہ شخص جو کسی کی بھلائی
چاہتا رہے۔ بھلائی چاہنے والا۔ نیک خواہ +
خیر باد۔ ع + ف۔ اسم مونث۔ ایک کلمہ ہے جو رخصت سفر
وغیرہ کے وقت کہتے ہیں جیسے فی امان اللہ۔ خدا حافظ
وناصر۔ اللہ بیلی +
خیر باشد۔ و۔ تابع فعل۔ خیر تو ہے۔ خیر ہے؟ (استبعاد یا رفع عادت وغیرہ کا
دستانہ کے موقع پر بھی بولتے ہیں)
خیر باشد کدھر کرم کیا۔ و۔ محاورہ۔ کیونکر آنا ہوا۔ خلاف عادت
آنیکا سبب کیا ہے۔ خیر تو ہے۔ کیونکر آئے کیا رستہ بھول گئے
(دوست سے ملاقات کے وقت اسکے نہ آنے کے شکوے و اظہار اشتیاق میں بطور
طنز یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں)
خیر برکت۔ و۔ اسم مونث۔ عو۔ برکت شے۔ ستے جیسے ماما ہاتھ
کی خیر برکت کون لے گیا۔ اس چیز میں ذرا خیر برکت نہیں +
خیر خبر۔ و۔ اسم مونث۔ عو۔ خیریت۔ خیر و عافیت۔ خیر سلا۔ خبر اثر
اچھی خبر۔ عمدہ خبر۔ خبر نیک۔ ٹھور ٹھکانا۔ اتا پتا +
خیر چاہنا۔ و۔ فعل لازم۔ عافیت چاہنا۔ بھلائی یا سلامتی چاہنا
جیسے خیر چاہتا ہے تو چلا جا +
خیر خواہ۔ ع + ف اسم مذکر۔ بہی خواہ۔ دیکھو (خیر اندیش)
خیر خواہی۔ ع + ف۔ اسم مونث۔ بھلائی۔ خیر اندیشی۔ بہتری۔
نمک حلالی +
خیر سلا۔ و۔ اسم مونث۔ عو۔ (صحیح خیر و صلاح) کھیم کسل۔ خیر و
عافیت + مزاج پرسی +
خیر سے رات کٹنا۔ یا۔ گزرنا۔ و۔ فعل لازم۔ شب کا سلامتی
سے بسر ہونا +
خیر سے گھر کو سدھارو۔ و۔ محاورہ۔ اتنا نہ لگ چلو۔ زیادہ
مصاحب نہ بنو۔ (زبان عدہ از او رب لوب آدمی کی نسبت یا بیتے تکلف
دوست کے حق میں ازراہ خوش اختلاطی زبان پر لاتے ہیں)
خیر گزرنا۔ یا۔ ہونا۔ و۔ فعل لازم۔ آفت سے بچنا۔ ناگہانی صدمہ
یا حادثہ سے جان بچنا +
خیر محض۔ ع۔ صفت۔ سرتاسر خیر۔ ہمہ تن خیر۔ سراپا نیکی۔ بالکل
نیکی۔ ازسرتاپا بھلائی +
خیر مانگنا۔ و۔ فعل لازم (۱) سلامتی چاہنا۔ امن چاہنا۔ بھلائی چاہنا
بچاؤ چاہنا + سے
اللہ رے بھیڑ کنا اسیران تازہ کا + صیاد خیر مانگتا ہے اپنے دام کی (آتش)
(۲) توبہ کرنا۔ مغفرت چاہنا جیسے خیر مانگو ہوش میں آؤ اتنا تو
جھوٹ نہ بولو +
خیر مقدم۔ ع۔ اسم مذکر۔ خیر باد کا نقیض۔ وہ کلمہ جو کسی بزرگ یا عالی
مرتبہ کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے ویلکم +
خیر منانا۔ و۔ فعل لازم۔ بھلائی چاہنا۔ عافیت چاہنا۔ سلامتی
چاہنا + دعائے نیک کرنا۔ دعا دینا جیسے ہم تو نمک پروردہ ہیں
ہر دم تمہاری خیر مناتے ہیں +
خیر و عافیت۔ ع۔ اسم مونث۔ خیر سلا۔ کھیم کسل۔ خیریت
سلامتی۔ تندرستی +
خیر ہے۔ ہ۔ و۔ کلمہ تعجب (جب کوئی شخص کسی ایسے کام کا بارادہ کرے
جو اُس کے لائق نہ ہو یا بعید از قیاس ہو تو کہتے ہیں خیر ہے یعنی یہ کام نہ کر دیا یہ امر
غیر واقعی ہے) +
خیرات۔ ع۔ اسم مونث (خیر کی جمع) (۱) نیکیاں۔ بھلائیاں +
اعمال نیک (۲-و) دان پن۔ للہ۔ خدا رہ + زکوٰۃ + تصدق
صدقہ +
خیرات خانہ۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ محتاج خانہ۔ لنگر خانہ۔ دھرم
سالہ۔ سدابرت بٹنے کی جگہ +
خیرات داخل۔ و۔ محاورہ۔ خرچ ناحق۔ خرچ بیجا۔ مثل مفت
مثل تصدق +

طوائف سے خطاب

اے طوائف! اے حسین رازِ طلسم رنگ و بُو
ہیں گنہ کی لذتیں تیرے لبِ مے نوش میں
تو کہ ہے، تاریک دھبہ دامنِ آفاق پر
معصیت کے ولولے پنہاں اداؤں میں تری
بے حجابانہ کبھی تو جلوہ گر ہے بام پر
اور کبھی تاریک خلوت میں نظر افروز ہے

کس قدر بیزار ہے اپنی نسائیت سے تو
سیکڑوں فتنے مچلتے ہیں تری آغوش میں
برق بن کر کوندتی ہے خرمنِ اخلاق پر
بیوفائی کی جفا کاری وفاؤں میں تری
برق ہنس ہنس کر گراتی ہے دلِ ناکام پر
جس جگہ ہے تو غرض اک برقِ عالم سوز ہے

دل کو دامِ گیسوئے پیچاں میں کس لیتی ہے تو
یہ تری ناز آفرینی قہر کی تمہید ہے
قابلِ لعنت ہے تیرا غم بھی تیرا عیش بھی
شاہکار، ابلیس کی صنعت کا تیری ہست و بود
او جہنم کی حسیں دیوی نظر پرور چڑیل
راج ہے ظلم و ستمگاری کا تیرے دیس میں

بے وفا ناگن گلے مل مل کے ڈس لیتی ہے تو
شام جس کی شامِ غم ہے، تو وہ صبحِ عید ہے
نوش آمیں اپنے چھپا رکھے ہیں تو نے نیش بھی
عالمِ انسانیت کو ننگ ہے تیرا وجود
نوجوانی سیکڑوں کی مٹ گئی تیرے طفیل
موت کی رہبر ہے گویا زندگی کے بھیس میں

بیچتی ہے تو سرِ بازار اپنی زندگی
زلفِ مشکیں کی سیاہی، عارضِ زیبا کا نور
آنکھ کی مستی، مژہ کی تیغ، ابرو کی کمان
ہمکناری کی تمنا، خود نمائی کی ترنگ
بیچتی ہے اپنا جوبن، بیچتی ہے اپنا راز
جذبۂ انسانیت کی عصمت و پاکیزگی

زندگی، یعنی شباب و شوق کی تابندگی
قد کی رعنائی لبوں کا رس، محبت کا سرور
جسمِ نازک کی لچک، کیف آفریں انگڑائیاں
کمسنی کی شوخیاں، اٹھتی جوانی کی امنگ
اپنی فطرت کی بلندی، اپنے دل کا سوز و ساز
اور نسائیت کا جوہر روح کی دوشیزگی

تیری فطرت خود ہی تجھ سے برسرِ پیکار ہے
رحم کر اپنی طبیعت پر کہ وہ بیزار ہے

یکتہ حقانی امروہوی

خیرات دینا - ا - فعل متعدی - [illegible] دینا - خدا کی راہ پر دینا +
[illegible] دینا + تصدق کرنا - صدقہ دینا +

خیراتی - [illegible] خیرات [illegible] للّٰہ کی - وقف کی دان
[illegible] خیراتی مال - خیراتی استعمال
[illegible] دبیں گے - کوئی [illegible] داتا دینگے -
[illegible] کے [illegible] لکھے دینگے
[illegible] +

خیرگی - ف - اسم مونث - [illegible] چکاچوند - آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانے کی کیفیت - نگاہ کا جھپنا + تعجب - حیرت + بیحیائی - ڈھٹائی +

خیرو - ف - اسم مذکر - خطمی (اردو والے بفتح خائے معجمہ بولتے ہیں) +

خیریت - ع - اسم مونث (۱) نیکی - بھلائی (۲) تندرستی - سلامتی - عافیت - صحت +

خیراد - ا - اسم مونث - دیکھو (خراد) +

خیزی - ف - اسم مونث - ایستادگی ذکر - نعوظ +

خیلا - ا - صفت - عو - لغو - بیہودہ - پھوہڑ - احمق - بیوقوف - (اس لفظ کی اصل یوں خیال میں آتی ہے کہ اول میں یہ محاورہ خیالہ ماخوذ از خیال سے بنا ہو یعنی وہ عورت جسے اپنے وہم وخیال کی مصروفیت کے آگے اپنا ہوش نہ ہو)

خیلا پاینچا - ا - اسم مونث - عو - لغو اور بیہودہ عورت - وہ عورت جسے اپنی سدھ نہ ہو +

خیلاپن - ا - اسم مذکر - پھوہڑپن - احمق پن - بے سلیقگی - بیوقوفی -

خیلا جان بلا - ا - اسم مونث - عو - دیکھو (خیلا پاینچا)

خیمہ - ع - اسم مذکر - ڈیرہ - تنبو - خرگاہ +

خیمہ دوز - ع + ف - اسم مذکر - ڈیرہ سینے اور بنانے والا

خیمہ گاہ - ع + ف ظرف مکان - خیام کیمپ - کیمپ - لشکرگاہ - اردو - مضرب - خیام - مخیم +

د

د - ع - اسم مونث (۱) عربی کا آٹھواں فارسی کا دسواں اردو کا گیارھواں

ہندی کا اٹھارھواں حرف ہے (۲) حساب جمل میں اس کے چار عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف فارسی و ہندی میں اپنے اپنے موقع پر ب ت ج ذ ز س ش گ ل ن ہ سے بدلتا ہے

داب - ہ - اسم مونث (۱) دباؤ - بوجھ - زور (۲) اہل مطابع کی اصطلاح میں ایک رخے متلو کاغذ خواہ وہ چو ورقے ہوں خواہ اس سے زیادہ دکم جیسے چار آنے داب - دو آنے داب - تین آنے داب - پانچ آنے داب کی مزدوری (۳) پیچ گھماؤ - ایک فقرہ کل سے نکالنا +

داب چوک - ا - اسم مونث (جب چھاپتے وقت کسی کاغذ کا کوئی حصہ پتھر کے اوپر پورا پیچ نہ بیٹھنے سے خالی رہ جاتا ہے تو اسے داب چوک کہتے ہیں)

داب - ع - اسم مذکر (۱) طور - طریق - طرز - ڈھنگ (۲) خو - خصلت - عادت (۳ - ف) کر و فر - رعب - دبدبہ (از جہانگیری)

داب سلطنت - ع - اسم مذکر - آداب حکومت - طریق سلطنت - قواعد سلطنت +

داب صحبت - ع - اسم مذکر - علم مجلس + تہذیب - شائستگی + حقوق دوستی +

دابا دینا - ا - فعل متعدی (۱) بخار کی حالت میں اس غرض سے لحاف اڑھانا کہ بیمار کو پسینے آجائیں - سیت کے موقع پر گرمی پہنچانے کی غرض سے گرم کپڑا یا کمبل اڑھانا - (۲) بیل وغیرہ کو دبانا کہ اس میں جڑ نکل آئے تو دوسری جگہ کاٹکر لگادیں +

داب بیٹھنا - ا - فعل متعدی (۱) چڑھ بیٹھنا - سواری کسنا - دبوچ لینا (۲) مال مارلینا - ملک یا جائداد غصب کرلینا - کسی کا حق نہ دینا +

داب دینا - ا - فعل متعدی - دفن کردینا - گاڑ دینا - دفنانا - زمین میں دبادینا + چھپادینا - مخفی کردینا +

داب رکھنا - ا - فعل متعدی (۱) دبوچ رکھنا - پکڑ رکھنا (۲) مار رکھنا - روپیہ مار لینا (۳) کسی چیز کو روک رکھنا - روپیہ روک رکھنا -

داب لینا - ا - فعل متعدی (۱) دبوچنا - بھینچ لینا + کولی بھرلینا قابو میں لے آنا - قابض ہوجانا (۲) زیر کرنا - مغلوب کرنا - مجبور کرنا - عاجز کرنا (۳) مارلینا - غصب کرلینا - مال مارلینا -

رفتارِ وقت

اداۂ کلیم

کانگریس اور لیگ!

نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان بہتر تعلقات کی بحالی کی پھر اک سلسلہ جنبانی ہوئی ہے اور حسبِ معمولِ سابق، اس مرتبہ بھی پیامِ صلح کے ابلاغ کا سہرا پنڈت جواہر لال نہرو ہی کے سر ہے۔ نزاع پسند و جدل شیوہ مسٹر جناح کو یہ فتح، اور عالی ظرف و آشتی طلب نہرو کو یہ شکست، مبارک ہو! ع

بیا کہ ما سپر انداختیم گر جنگ ست!

جواہر لال ماشاء اللہ رزم کا جری قلب مرد میدان ہے، اور بزم کی دل گداختہ شمع محفل! ؎

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر　　شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا!

الغرض ملک و وطن کی بین الملل کشیدہ تعلقات کی فضا میں چنگاریوں کے ساتھ اگر کچھ کلیاں بھی چٹکیں تو وہ بھی لعل و جواہر ہی کے پنجۂ مرجان کی گلریزی ہے! ع

حلِ ایں عقدہ ہم از روئے نگار آخر شد!

نواب صاحب چھتاری اور نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب اور متعدد دیگر اکابر مسلم لیگ نے کانگریس پریسیڈنٹ کی اس شاخِ زیتون کو اسی طرح قبول کیا جیسا کہ "ھل جزاء الاحسان الا الاحسان" کا شیریں تقاضا تھا! ؎

رہا نیدی مرا از شستِ لیگی　　چو پیمودی پیاپے جام مے را!

لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ہر دو موصوف الصدر نواب صاحبان مسلم لیگ کی سیاسیات کے مخفی گوشوں سے واقف ہیں نہ لیگ پریزیڈنٹ کے دکیلانہ ہتھکنڈوں میں رواں! چنانچہ اول الذکر بزرگوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے پیامِ محبت و اخوت کا جواب اس کی قدرتی صدائے بازگشت کی صورت میں دیدیا، اور مسٹر جناح کے "فن گریز" سے کام نہ لیا جس کا اک شاہکار خود "پیر مغاں" نے اپنے بیانِ کج مج زبان میں پیش کیا ہے! ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی!

چنانچہ مسٹر جناح نے سراسیمہ ہو کر سب سے پہلے اک مہلت کی ضرورت کا اعلان کیا، اور دوسرے بمبئی پہونچ جانیکی اک شرطِ ماقبل کا! کیا سچ مچ ہم ایسے ہی بہادر واقع ہوئے ہیں کہ اگر ناگہانی طور پر ہم سے کوئی ہمارے مطالبات پوچھ بیٹھے تو ہم اپنے حواس بجا کرنے کے لئے اک پورے ہفتہ عشرے کا وقت مانگیں اور اک "تصحیحِ نفس و ثباتِ عقل" جواب دینے کے لئے پہلے اپنے گھر پہونچ جانا ضروری قرار دیں؟! کیا مسٹر جناح اپنے مشہور ہندوستان نہ نکات اسی طرح بھول گئے جس طرح کہ پریزیڈنٹ ولسن اپنے شہرۂ آفاق (Fourteen points) نذرِ قصرِ وارسائی کر چکے تھے؟! ہم لیگ پریزیڈنٹ اور بمبئی کے رجز خوانِ کارزارِ عدالت و کچہری کو اُن کی حاضر دماغی اور بدیہہ گوئی پر مبارکباد دیتے ہیں! ع

پسینا پونچھئے اپنی جبیں سے!

کیا آل انڈیا مسلم لیگ کا سالارِ کارواں اور اسلامی ہندوستان کے سیاسی و ثقافتی مستقبل کا محافظ و صورتگر اُس مضحکہ خیز و قابلِ رحم خود فراموشی کی نظیر واقع ہوا ہے جس کا انگریزی پیرایۂ اظہار یہ پایا جاتا ہے کہ "وہ خود نہیں جانتا کہ وہ۔۔۔ کیا چاہتا ہے!" ـــ حضرت جناح کے لئے اب شاید یہ مقامِ فنا و خود فراموشی کچھ زیادہ دور نہیں کہ ؎

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی　　کچھ ہماری خبر نہیں آتی!

قربان جایئے مسٹر محمد علی جناح کے اس قول کے کہ "کانگریس ہی بتائے کہ وہ مسلمانوں کو کیا دینا چاہتی ہے؟" گویا خود ہمارا کوئی مطالبہ یا تقاضا نہیں جو کچھ ہے آپ کے عطیہ و داد کا معاملہ ہے! بالفاظِ دیگر راضی برضا سائلین کے حصے کا تعین معطی کی فیاضی کا "ظرف" ہے! کیا یہی ہے حشر نو کروڑ مسلمانانِ ہند کے اُن عظیم الشان و بلند بانگ مطالبات و تحفظات کا، جن کی تکرار و تشہیر سے سارا برِ اعظمِ ہند گونج رہا ہے، اور جن کے دردسے مسٹر جناح کا سینۂ اسلام آئینہ "آتشکدہ" بنا رہا ہے؟! ؎

جائداد اینٹھ لینا بے ایمانی سے کسی چیز کو اپنا کر لینا ٭

دابنا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) کسی چیز کو ہاتھوں کے زور سے نیچے بٹھانا دبانا (۲) چپی کرنا ۔ مٹھیاں بھرنا ۔ جسم دبانا (۳) گاڑنا ۔ دفن کرنا (۴) بھینچنا ۔ دبوچنا ٭

داتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) دینے والا ۔ جواد ۔ سخی ۔ فیاض ۔ [illegible] داتا پن کرے کنجوس بچہ جھو مرے رن ۔ رزاق ۔ رازق ۔ رزق دہندہ ٭ خدا ۔ بھگوان داتا کے تین گن دے دلا دے دیکھ چھین لے ٭ (۳) درولیش ۔ نقیر ۔ سائیں ۔ بابا جی ۔ ؎ ننگے کو آگے بڑھا لیجئے ٭ کرامات داتا چھپا لیجئے (شوق)

داخل ۔ ع ۔ صفت ۔ خارج کا نقیض (۱) اندر آنے والا ۔ پہنچنے والا (۲) شامل ۔ ملحق ٭ اندر پہنچا ہوا ۔ گھسا ہوا (۳) ۔ ا ۔ (تابع فعل) اندر ۔ بھیتر (۴) برابر ۔ مقابل جیسے ان کے روپے دیئے داخل ہیں (ہندو)

داخل خارج ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ ایک شخص کا نام ملکیت سے خارج ہو کر دوسرے کا نام سرکاری دفتر میں چڑھنا ۔ پہلے شخص کی جگہ دوسرا مالک قرار دیا جانا ٭

داخل دفتر کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی (قانون) شامل مثل کرنا ۔ شامل کرنا ۔ منسلک کرنا ۔ نتھی کرنا ٭ کارروائی کے بغیر کسی کاغذ کو دفتر کے سپرد کر دینا (۲) رفع دفع کرنا ۔ کسی بات کو دبا دینا ٭

داخل دفتر ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم (قانون) (۱) شامل مثل ہونا ۔ منسلک ہونا ۔ نتھی ہونا ٭ دفتر میں رکھا جانا کارروائی کے بغیر کسی کاغذ کا سپرد ہونا (۲) رفع دفع ہونا ۔ کسی بات کا دب جانا ٭

داخل کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) اندر کرنا ۔ دخول کرنا ۔ گھسیڑنا (۲) شامل کرنا ۔ ملانا ۔ ملحق کرنا (۳) سپرد کرنا ۔ سونپنا ۔ حوالہ کرنا ۔ روپیہ پہنچانا ۔ سرکاری خزانہ میں روپیہ جمع کرنا ۔ تحویل کرنا (۴) نام لکھوانا ۔ درج کرانا جیسے مدرسہ میں داخل کرنا یعنی بٹھانا (۵) نام لکھنا ۔ نام درج کرنا ۔ رجسٹر پر چڑھانا (۶) بھرتی کرنا ۔ نوکر رکھنا

داخل ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) اندر آنا ۔ اندر گھسنا ۔ پیٹھنا ۔ بیٹھنا (۲) شامل ہونا ۔ ملحق ہونا ٭ شریک ہونا (۳) سپرد ہونا ۔ حوالہ ہونا جمع ہونا جیسے روپیہ داخل ہونا (۴) لکھا جانا ۔ درج ہونا ۔ چڑھنا

جیسے نام داخل ہونا (۵) پہنچنا ۔ درآمد ہونا ٭

داخلہ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) سپردگی ۔ حوالگی ۔ تفویض (۲) روپیہ کی رسید مالگزاری کی رسید ٭ محصول یا چنگی کی رسید (۳) باریابی ۔ گزر ۔ دخل ۔ رسائی ۔ پہنچ ۔ دخلیابی (۴) داخل کرنے کی فیس ۔ اجرت سپردگی ٭

داخلی ۔ ع ۔ اسم مونث (۱) باریابی ٭ کسی مقدس جگہ یا مقبرہ وغیرہ میں داخل ہونے کا اذن (۲) ۔ ا ۔ صفت ۔ مشمولہ ۔ ملحقہ ۔ شامل داخل ٭

داد ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) وہ پھنسیوں کے چھتے جو فساد خون سے جسم پر ہو جاتے اور نہایت کھجلاتے ہیں ۔ قوبا (۲) گنج (یہ لفظ فرہنگ جہانگیری نے بھی فارسی قرار پایا ہے)

داد ۔ ف ۔ اسم مونث (۱) عدل ۔ انصاف ۔ نیاؤ (۲) عطا ۔ بخشش (۳) ۔ ا ۔ آفرین ۔ واہ وا ۔ تحسین (۴) ۔ ا ۔ فریاد ۔ نالش جیسے اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مارے بٹھیگا (۵) ۔ ا ۔ سزا ۔ پاداش جیسے اس کی داد خدا دے ٭

داد پانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ انصاف کو پہنچنا ٭ تعریف کا مستحق ہونا ۔ تحسین حاصل کرنا ٭

داد چاہنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) انصاف کا خواہاں ہونا ۔ نیاؤ چاہنا (۲) تحسین چاہنا ۔ تعریف چاہنا ۔ جیسے شعر سنا کر اسکی داد کا منتظر ہونا ٭

دادخواہ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ فریادی ۔ مستغیث ۔ نالشی ٭ دعویدار ٭ مدعی ٭

دادخواہی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ استغاثہ ۔ نالش ۔ فریاد ۔ دعوے ۔

داد دہش ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ سخا و کرم ۔ جود و عطا ۔ خیر خیرات فیاضی ۔ سخاوت ۔ دان پن ٭

داد دینا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) انصاف کرنا ۔ عدل کرنا ۔ نیاؤ کرنا ٭ ؎ ہے روز جزا کے آنے میں دیر ٭ اب کون دے داد اس ستم کی (مومن)
(۲) تحسین و آفرین کرنا ٭

دادرسی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ فریادرسی ۔ انصاف ۔ نیاؤ ۔ چارہ سازی ۔ حق رسی ۔ دادخواہی ٭

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا!

کہا جا سکتا ہے کہ خود پنڈت نہرو و ارباب کانگریس کے لئے بھی تو مسلم لیگ کے مطالبات و شکایات اسی طرح اظہر من الشمس ہو سکتے تھے؟" لیکن اُدھر سے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ نیشنل کانگریس نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدۂ کراچی ۱۹۳۱ء میں ان سب چیزوں کی، مع شے زائد کے، اپنے مشہور و معروف "اعلانِ حقوقِ اساسی" میں تسلیم و ضمانت کر دی ہے۔ —— جس کے بعد بقول پنڈت جواہر لال نہرو کے اک شخص یہ سمجھنے سے اپنے کو قاصر و عاجز پاتا ہے کہ اب کیا رہ گیا ہے۔ جس کے بارے میں اک "جدید میثاق" کی گفتگو ہے؟! —— لطف یہ ہے کہ پنڈت نہرو کی طرح غضبناک و غمناک، تشنہ و گرسنہ مسٹر جناح کے لئے بھی آخر کار یہ اک رازِ سربستہ ہی ثابت ہوا کہ لیگی مسلمان کیا چاہتے ہیں! —— اور جس پر وہ مہاتما گاندھی سے اپنے حافظے کے تازہ کئے جانے کے لئے استمداد کرتے ہیں! —— بڑا مزہ ہو اگر گاندھی جی، مسٹر جناح کے دماغ کی "لوحِ سادہ" کے سامنے اپنا کبھی کا "بلینک چیک" پیش کر دیں!

غریب جناح کو اس پر کالۂ آفت جواہر نے آخر کس شش و پنج میں گرفتار کر دیا! ؎

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے کوئی بتلاؤ، کہ ہم بتلائیں کیا؟!

تاہم کانگریس پریزیڈنٹ کا یہی اصرار ہے کہ "ہاں مسٹر! بتائیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟" جناح بالآخر اک دور کی کوڑی لاتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ "اگرچہ کانگریس کے بظاہر مُسکن قلب بیانات مجھ پر پوشیدہ نہیں، لیکن میں اس موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں کہ کانگریس کو وہ شہ نشین حاصل ہو گئی ہے کہ وہ اس قسم کے ترحم خسروانہ کے سے اعلانات کو اقلیتوں کے سامنے اُن کے لئے "منشور ہائے آزادی" کی شان سے پیش کر سکے! —— کیا ہی دوگونہ رنج و عذاب ہے! بیوقار و آبرو باختہ ہندو مہاسبھا کا کوئی حقیر و ناچیز رُکن اگر کبھی کوئی گوزِ شتر کی نوع کا متعصبانہ کلمہ کہہ دیتا ہے تو بھر و اِن چند بیہودہ و دُور از کار حروف کے تلفظ کے اسلامی ہندوستان کا سارا مہیب مستقبل متزلزل ہو جاتا ہے! لیکن جب ملک و وطن کی عظیم ترین سیاسی ترجمان، اور پورے سات صوبجات سلطنتِ ہند کی فرمانروا قومی جماعت انتہائی ممکن متانت و احساسِ اہمیت کے ساتھ اک ہمہ گیر اعلانِ حقوقِ شہریانِ کانگریسی ہندوستان کرتی ہے تو وہ اک پرِ پشہ کے برابر وقعت نہیں رکھتا! —— گویا تم بحیثیت دشمن کے ہولناک تو ہو، لیکن بطور دوست کے پشت پناہ قطعاً نہیں! ع

حیران ہوں مریضِ مسلماں کو کیا ہوا!

مشکل یہ ہے کہ بصورتِ معاہدہ کانگریس ہی قوم ہند کی طرف سے مجوزہ صلحنامہ پر دستخط ثبت کرے گی، لیکن اگر مسٹر جناح "بارایٹ لا" کے دار العمل قانون میں ایسی ہی "مردود الشہادت" واقع ہوئی ہے تو اُس کا اک تحریری میثاق بھی کس کام آئے گا؟! —— ابھی تک مسٹر جناح یہی فرمایا کرتے تھے کہ برطانوی حکومت اور کانگریسی جماعت کے علاوہ مسلم لیگ بھی سیاسیاتِ ہند کا اک عنصر ہے، لیکن شاید اُن کی "لا رپورٹ" کی تازہ ترین "نظیر" یہ ہے کہ مسلم لیگ کو "ہیچ مادیگرے" نظر نہیں آتا! —— اللہ اللہ، لمن الملک الیوم؟! للہِ الواحد القہار!

کانگریس پریزیڈنٹ اس قسم کی "باخود گرفتاریوں" اور رَجز خوانیوں اور "بلند بانگ لبل لنزانیوں" پر بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہے کہ ع

رَو تو خوش باش کہ ما گوش بہ احمق ندہیم!

مسٹر جناح نے تاناشاہی کانوں سے پنڈت جواہر لال کے پیامِ الفت کی سماعت کی ہے! پنڈت جی کے الفاظ آغاز خطاب ہی میں یہ ہیں کہ "ہم اقلیتوں کے قلوب میں نفوذِ اعتماد کی خاطر حدودِ عدل سے متجاوز بھی ہو جانے کے لئے تیار ہیں!" —— تاہم جناح کو نہرو کی اس جگرداری و دلداری کی مطلق قدر نہیں ہوتی، بجائے اس کے وہ پنڈت کے متعلق "توبہ و انابت" کی گفتگو کر کے اک تسقیانہ لذتِ نفس حاصل کرنے کے درپے نظر آتے ہیں! ہم بمبئی کے اِن حضرتِ "ذو الجناح" کے کرشمۂ مقلب القلوبی پر ایمان لاتے ہیں، لیکن اِن "سر پرستانِ اتقا و اصلاح" سے بادب پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ع

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند؟

پنڈت نہرو نے اک نہایت دردمندانہ "شکوۂ رنگین" کیا تھا کہ "مسٹر جناح کی روش میں اور جو چاہے ہو، لیکن کوئی دوستانہ ادا تو نہیں ہے!" —— عربدہ جو جناح کو دیکھئے کہ اتنی سی بات پر تنک گئے! فرماتے ہیں کہ "یہ کلمہ کہکر کانگریس پریزیڈنٹ نے اپنے سارے بیان کو خراب کر لیا!" —— اللہ اللہ یہ نازک مزاجی اور زود رنجی! ہم پنڈت جی کو مشورہ دیں گے کہ وہ جلد جلد اس شعر کی تکرار کریں کہ: ؎

از شکوہ بس کنم کہ دلِ یار نازک است خوئے کرشمہ نازک و لب یار نازک است!

مسٹر جناح کو پنڈت جواہر لال کا پیامِ مصالحت و مفاہمت سنتے ہی اپنا گھر یاد آیا، —— گویا اُن کو یہ گلبانگِ بزم اک اعلانِ جنگ کی طرح مسموع ہوئی!

داد سِتَد ف ۔ اسم مونث ۔ لین دین ۔ باہمی حساب و کتاب معاملہ۔

داد فریاد ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ عدل و انصاف ✦ واویلا ۔ دہائی تہائی استغاثہ ۔ نالش ✦

داد و فریاد کرنا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ غل مچانا ۔ واویلا کرنا ۔ ظلم یا بے انصافی سے چلّانا ۔ دہائی مچانا ۔ دہائی دینا ✦

داد کو پہنچنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) انصاف ۔ انصاف ہونا ۔ داد پانا (۲) دوسرے کا انصاف کرنا ۔ فریاد سننا ✦ ؎

عبث نالاں ہے اس گلشن میں تو اے بلبل نالاں

نہیں یہ رسم یاں کوئی کسی کی داد کو پہنچے (سودا)

(۳) اپنے ہنر یا کمال کی تعریف سنکر خوش ہونا محنت کا صلہ ملنا۔ واہ واہ ہونا ۔ سراہا جانا ✦

داد لینا ۔ ا ۔ فعل لازم کسی سے اپنے کمال یا ہنر کی تعریف کرانا انصاف چاہنا ✦

داد نہ فریاد ۔ ا ۔ محاورہ ۔ اندھیر ۔ ظلم ۔ ناشنوائی ۔ پرسان حال نہ ہونا ✦ عدم توجہی ✦ اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھیگا

دادا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) باپ کا باپ ۔ پدر پدر ۔ جد ۔ پتامہ (۲) بنگالی برادر کلان کو دادا کہتے ہیں اور جاٹ گوجر برہمن کو (۳) گنوار کبیر بڑی عمر والا ۔ بوڑھا ۔ بڑے صاحب بڑے میاں (یہ معنی فارسی میں بھی پائے جاتے ہیں اور تنگ کے معنے میں بھی آیا ہے یعنی جس شخص کو کسی مردنے پالا اور خدمت کی ہو تو وہ پالنے والا بھی دادا کہلاتا ہے ۔ چنانچہ صاحب فرہنگ جہانگیری نے شاہ داعی شیرازی کی سند بھی دی ہے ۔ (۴) (بیگمات قلعہ) دادی ۔ جدہ ۔ جیسے دادا حضرت بجائے دادی جان ✦

دادس ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ددیا ساس ۔ خوشدامن کی ساس ۔ ددیس ✦

دادسرا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ددیا خسر ۔ سسرے کا باپ ۔ ددہورہ ✦

دادنی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ پیشگی ۔ باقی ۔ قرض ۔ وہ روپیہ جو کسی کام کے واسطے پیشگی دیا جائے ✦

دادی ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) جدہ ۔ والد کی ماں ۔ باپ کی والدہ ۔ مادر پدر ۔ ہندوں میں والدہ کی ساس کو بھی دادی کہتے ہیں (۲) تعظیماً ہر ایک بڑھیا عورت ✦

دادر ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ مینڈک ۔ غوک ۔ ضفدع ۔ مگر کہ اگیتوں میں آتا ہے)

دادرا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کی چلتی لے کا گیت جو اکثر پورب کی عورتیں گایا کرتی ہیں ۔ ✦ ٹکما ۔ گدرا ✦

داؤد ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ایک مشہور فقیر کا نام جس نے داؤد پنتھ نکالا تھا ۔ یہ شخص ذات کا دھنیا اور احمد آباد گجرات کا رہنے والا تھا اس نے اول کبیر پنتھ اختیار کیا اور کبیر پنتھیوں کے گادیوں میں سے ایک گادی کا چیلا بنا ۔ یہ اس کے چیلوں میں پانچویں پشت کا چیلا تھا جن ترتیب وار نام یہ ہیں ۔ کمال ۔ جمال ۔ بیمل ۔ بدھن ۔ داؤد یہ شخص بارہ برس کی عمر میں نکل کھڑا ہوا اول سانبھر واقع اجمیر میں پھر کلیان پور وہاں سے نرائن میں جو سانبھر سے چار کوس اور جے پور سے بیس کوس ہے جا کر رہا اس وقت اس کی ۳۰ برس کی عمر ہوگئی تھی وہاں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنکر اپنی زندگی راہ مذہب میں سونپ فقیری اختیار کی اس وقت وہ یہاں سے بھی چل دیا اور بھیرانہ پہاڑ پر جو نرینا سے پانچ کوس ہے مقیم ہوگیا اور ایک عرصہ کے بعد وہاں سے بالکل غائب ہو گیا ۔ داؤد پنتھ اسی نے نکالا جو رامانندیوں کی ایک شاخ اور روشنا ورگی شریک بدعت ہے ۔ اس کے پنتھ والے یقین کرتے ہیں کہ وہ نور الٰہی میں مجذوب ہوگیا ۔ یہ واقعہ ۱۶۰۰ء کے درمیان اکبر کے اخیر اور جہانگیر کے شروع عہد میں پیش آیا نرینا میں جو داؤد پنتھی کی عبادت گاہ ہے اب تک اس کی اصل چارپائی اور اصل کتاب کا متن جس کی وہ لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں جوں کی توں موجود ہے جس جگہ سے وہ غائب ہوا اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا دیا گیا ہے ۔ اس کے اقوال اور اس کی تحقیقات موحدانہ طرز پر کبیر سے بہت مشابہ ہے ۔ داؤد کی بانی پڑھنے والے اس کا تصفیہ کر سکتے ہیں یہ کتاب جیپوری مارواڑی زبان میں ہے لسے داؤد پنتھی گرنتھ کہتے ہیں ۔ داؤد کے اقوال اس قسم کے ہیں ✦ ؎

داؤد دنیا باوڑی بھر بھر مانگے سون

لکھن ہارا لکھ گیا سو میٹن ہارا کون (دوہا)

دار ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ سولی ۔ وہ نوکدار لکڑی جسے زمین میں میخ کی طرح گاڑ کر مجرم کی جان لیا کرتے تھے اردو میں عموماً پھانسی

مگر خیر پنڈت نہرو نے اپنے ہول زدہ حریف کے "تابخانہ باید درسانید" کا اتمامِ حجت بھی قبول کیا! لیکن بمبئی پہنچکر بھی جنابِ جناح کے ہوش و حواس بجا نہوئے! "سمجھوتے کے چیلنج" کا پہلا جواب جو اُنھوں نے دیا اُس کی غایت یہ معلوم ہوتی ہے کہ معاملہ صاف صاف گفتگو کے کھلے میدان سے سازشی راز و نیاز کے مخفی گوشوں میں منتقل ہو جائے! مسٹر جناح کا فرمودہ ہے کہ ہندو مسلم مسئلے کی عصمت اخبارات و جرائد کے کوچہ و بازار میں رُسوا کی جانے کی چیز نہیں، جناح کی پردہ نشینی اور جواہر کی میدان داری میں کتنا تفاوتِ راہ واقع ہوا ہے! ؎

بنازِ حسن کہ بندد نقاب درخلوت — بہ رہ زِ عشق کہ آید برہنہ در بازار!

بزمِ خاص کی اِس سینہ بہ سینہ گفت و شنید کے آخر معنی کیا ہیں؟ یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ مسٹر جناح انگریزی کی اِس اخلاقی مثل سے واقف ہوں گے کہ "کوئی ایسا کام نہ کرو جسے تم چھپانا چاہو!" ——— "ہاں گلیاں میں گڑ پھوڑنا" مردانِ بیباک کا شیوہ نہیں! کیا مسٹر جناح کو یہ اندیشہ عارضِ حال ہے کہ اگر مذاکراتِ صلح، سرِ میدان ہوئے تو مسلم پبلک اِس بات کے احتساب کا موقع پائے گی کہ مسٹر جناح عامۂ مسلمین کے کیا مطالبات و مقاصد پیش کرتے ہیں، اور کسمپرس غربائے ملت کے حقوق کی وکالت سے کس طرح عہدہ برآ ہوتے ہیں: ظاہر ہے کہ اِن محرومانِ ازلی کے لئے کاونسل کی نشستوں، اعلیٰ سرکاری مناصب کی تقسیموں، صوبجاتی وزارتوں کی شرکتوں کے قضیہائے نامرضیہ کوئی درمانِ درد نہیں ہیں، لیکن اُن کے جو مطلوبات و ضروریات ہیں وہ خواہی قوم کی دولت و ریاست کے لئے جانستان ہیں ——— پھر عین یہ وہی چیزیں ہیں کہ نیشنل کانگریس جن کی علمبردار ہے: اب مبغوض و مطعون ہندو کانگریسیوں کی طرف سے عام ہندوستانی خلق اللہ کی سیاسی و معاشی نجات کی حرف و حکایت کا چھڑنا، اور جناح و چھتاری کی بارگاہوں سے وزارتوں کی داد و ستد کے مول تول ہونا، ایسے عبرت انگیز ماجرے ہوں گے جن کا بے نقاب تماشا مسلم عوام پر شدید ترین خطرات سے لبریز ہوگا! پس یہ امر ناگزیر ہے کہ پلیٹ فارم کے گرجنے والے، اسلامی حقوق کے وکلائے مطلق، اپنے شرمناک رازہائے درونِ پردہ پر اک گہری نقاب پڑی رکھنا پسند کریں! ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند — چوں بہ خلوت می روند آں کارِ دیگر می کنند

پس کیا تعجب ہے کہ جب پنڈت نہرو نے "رازہائے سینہ گداز" کے حامل جناح "اینڈ کو" کو للکارا کہ "بولو! کیا مانگتے ہو؟" تو اُن کی لکنت زدہ زبانیں اک پُر اسرار تخلیہ طلب کرنے لگیں! ؎

عقل بہانہ جو سپر افگند و رم گرفت — در معرکہ کہ عشق عَلَم کرد راستے!

مہاتما گاندھی کی طرف سے تجاویز پیش کئے جانے کا استحسان، جس کی اثر آفرینی مسٹر جناح نے کی ہے، یہ بھی اک دلچسپ مافی الضمیر کی غماز نظر آتی ہے! کیا یہ گاندھی جی کے ہاتھ سے اُن کا موعودہ "بلینک چیک" ہتھیانے کی اک آسان پسند آرزو ہے؟! ع

بر منا ہائے عرفی خندہ می آید مرا!

بہر حال مسٹر جناح کے "نقاطِ چہار دگانہ" کا سارا ضخیم دفتر اک "لوحِ سادہ" بن کر رہ گیا ہے! اُنھیں مطلق یاد نہیں رہا، کہ وہ کیا چاہتے ہیں، وہ ہر "راہگیر" سے چاہتے ہیں کہ اُن کا حافظہ تازہ کر دے! بالآخر وہ گاندھی جی سے اپنی آرزو وابستہ کرتے ہیں، اور بے تکلف کہتے ہیں کہ ؎

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما — مرحبا بر قوتِ بازوئے تو!

مسٹر جناح کی ایک شکایت واللہ کہ بڑی قابلِ ہمدردی ہے: یعنی صوبجاتی حکومتوں کی کانگریسی وزارتوں میں مسلم لیگی اُمرار و عمائد کا نہ لیا جانا! جہاں جہاں ارکانِ لیگ وزراء بنائے گئے ہیں وہاں "فقہائے لیگ" کے فتوے کی رُو سے اُنھیں اک "سیاسی ارتداد" پر مجبور کیا گیا ہے! "میثاقِ کانگریس" پر دستخط کرنے کی یہی تعبیر حکمائے لیگ کرتے ہیں! لیکن کانگریسی کابینائے وزارت کا تعمیری و اصلاحی و تخلیقی پروگرام "خدمتِ خلق" کا مبارک عنوان رکھتا ہے! اگر اس کی تائید او تعاون بھی کوئی سیاسی معصیت ہے تو اہلِ کانگریس کو لذابانِ دراجگانِ مسلم لیگ کی پاک دامانیوں کی مطلق ضرورت نہیں! ع

ازاں گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک؟!

سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے یہ امر شرمناک ہونا چاہئیے کہ وہ "کانگریس پلیج" کو قبول کرنے کے معاملے میں کسی ترغیب و تلقین کے ضرورتمند ہوں: کانگریسی حکومتوں کا لائحۂ عملِ خدمتِ خلق، اک "ضالۃ المومن" (گمشدہ متاعِ مومن) ہے، جس پر اُسے بیک نظر لبیک کہنی چاہئیے! کیا اصلاحِ دیہات، تعمیرِ شوارع، چاہ کنی، دستگیریِ قرضداران، پشت پناہیِ کاشتکاران، تعلیمِ بالغان، انسدادِ مسکرات وغیرہ وغیرہ ایسی ناشدنی ضلالتیں ہیں جن کے ساتھ وابستہ ہمدردی و امداد رسانی ہونا، ناقابلِ بخشش الحاد ہے؟! گویا اک مسلم لیگی

کو کہنے لگے ہیں + ست

دل کو اُس زلف چلیپا میں جو لٹکا دیکھا نظر آیا مجھے منصور نیا دار تئی (ناسخ)

دار پر چڑھانا - سُولی پر چڑھانا ـ سُولی دینا ـ بر دار کشیدن کا ترجمہ +

دارُ - ع - اسم مذکر - خانہ ـ گھر ـ محلہ ـ سرا ـ جگہ ـ مقام +

دارالامارت - ع - اسم مذکر - راجدھانی - دارالخلافہ ـ تختگاہ ـ پایۂ تخت + صدر مقام ـ کسی بادشاہ یا امیر یا حاکم اعلےٰ کے رہنے کا مقام +

دارالامن - ع - اسم مذکر - امن کا گھر + وہ ملک جہاں چین اور آرام سے گزرینگے علاوہ مذہب میں دست اندازی نہ ہو۔

دارالبقا - یا - **آخرت** - ع - اسم مذکر - قائم رہنے والا گھر ـ عالم بالا ـ دوسرا جہان +

دارالحرب - ع - اسم مذکر - مقام جنگ ـ کافروں کا ملک ـ ان لوگوں کا مقام جو مطیع اسلام نہ ہوں ـ قابل غزا مذہب ـ وہ ملک جہاں مسلمان مذہبی ارکان ادا کرنے نہ پاتے ہوں +

دارالحکومت
دارالخلافہ
دارالسلطنت
دارالملک
} ع - دیکھو (دارالامارت)

دارالشفا - ع - اسم مذکر - ہوسپٹل ـ شفاخانہ ـ بیمارخانہ ـ صحت حاصل کرنیکا گھر +

دارالضرب - ع - اسم مونث - ٹکسال +

دارالمکافات - ع - اسم مذکر - مقام جزا و سزا + بدلا ملنے کا گھر ـ قصاص گھر + دنیا +

دارا - ف - اسم مذکر - ایک مشہور بادشاہ ایران کا نام جسے دارائے اکبر اور داراب بھی کہتے ہیں ـ سکندر کے زمانہ میں یہی مارا گیا ـ دارائے اصغر اسکے بیٹے کا نام تھا + ع

دارا و جم سکندر بڑھ کر ہوا تو پھر کیا

دارائی - ف - اسم مونث - ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسے اُردو میں دریائی کہتے ہیں +

دارچینی - ف - اسم مونث - ایک درخت اور اس کی چھال کا نام جسے تج بھی کہتے ہیں +

دارُو - ف - اسم (۱) دوا - اوکھد (۲ - ف) بارود (۳ - ہندو) شراب ـ مے +

دارُوئے بیہوشی - ف - اسم مونث - وہ دوا جسے سونگھا کر بیہوش کر دیتے ہیں ـ کلوروفورم +

دارو درمان - ف - اسم مذکر - علاج ـ معالجہ ـ

داروغہ - ف - اسم مذکر - محافظ ـ نگران ـ منصرم ـ کسی کام کا اہتمام کرنے والا + کوتوال ـ انسپکٹر پولیس ـ تھانہ دار + کسی جماعت کا سردار ـ صدر ـ دیوان ـ خان + سپاہیوں کا افسر +

داروغہ آبکاری - ا - اسم مذکر - مسکرات کا داروغہ ـ نشہ کی اشیا کی نگرانی و خبرداری رکھنے والا ـ نیز وہ عہدہ دار +

داروغہ پولیس - ا - اسم مذکر - کوتوال ـ وہ اعلےٰ درجہ کا سارجنٹ جسے کوتوالی کا کام اور شہر کا انتظام سپرد ہو +

داروغہ توپخانہ - ف - اسم مذکر - میر آتش ـ توپخانہ کا افسر +

داروغہ جیلخانہ - ا - اسم مذکر - نگران بندی خانہ ـ قیدخانہ کا افسر ـ جیلر ـ افسر محلس +

داروغہ دیوانخانہ - ف - اسم مذکر - میر بار ـ وہ شخص جو امیدوں کے پاس دیوانخانہ میں جانے کی اجازت دے +

داروغہ گھاٹ - ا - اسم مذکر - دریا کے پلوں کا محصول لینے اور انتظام کرنے والا ـ عہدہ دار ـ میر بحری +

داروغائی - ا - اسم مونث - محافظت ـ نگہبانی ـ انتظام ـ انصرام ـ اہتمام + حکومت ـ افسری ـ سرداری +

دارومدار - ف - اسم مذکر (۱) صلح و مصالح ـ بیچ بچاؤ ـ تصفیہ ـ انفصال ـ صفائی ـ فیصلہ (۲) انحصار ـ ٹھیراؤ ـ اقرار ـ موقوف ـ قرارداد +

داری - ہ - اسم مونث (ہندو) باندی ـ لونڈی وہ کنیز جسے لڑائی میں جیت کر لائے ہوں ـ حرم +

داری جارہ - ہ - اسم مذکر (پورب) پرستار زادہ ـ لونڈی بچہ ـ خانہ زاد +

داس - ہ - اسم مذکر (۱) شودر ـ خدمتی + غلام ـ چیلا + خادم ـ نوکر ـ چاکر +

رُکنِ اسمبلی کا یہ اک اُلمناک حشر ہے کہ وہ ایسے مقاصدِ شوم و مکار و بارِ لغوش میں اک فریق بنے!! ؎

ببیں کہ از کہ بُریدی و باکہ پیوستی؟!

ارکان و اعیانِ مسلم لیگ، اور عوام کا انعام سے یہ ذلت آفرین ہمرشتگی؟! عامۃ الناس کی خدمت ہم کریں گے تو سینکڑوں روپیہ ماہوار کرائے کی کوٹھیوں اور لاکھوں روپے کے مصارفِ تعمیر سے بنے ہوئے قصور و محلات کے حرماں آشنا کے اندر داد عیش دے کر "ثقافتِ اسلامی" کے نمونوں کی بقا کا اہتمام کون کرے گا!؟ ؎

تیرے امیر مال مست، تیرے فقیر حال مست! بندہ ہے کوچہ گرد ابھی، خواجہ بلند بام ابھی!

عوام؟ — استغفراللہ! ان کو کون اشراف منہ لگا سکتا ہے؟! پھر بتایئے کہ کانگریسی مغویوں کی یہ گمراہ گری کیوں کر معاف کی جا سکتی ہے کہ مسلمان عوام الناس میں بیداری و حقوق طلبی کی تحریک کا پرچم کھول چکے ہیں؟! یہ نا شدنی کمینے جب جاگ جائیں گے تو جناح و محمود آباد کے صیدزبوں کیسے رہیں گے؟! پس کانگریس کا نوافتتاح "شعبۂ رابطۂ عامۂ مسلمین" ارکانِ لیگ کے لئے اک سازِ موت، بلکہ اک "نفخِ صور" سے کم نہیں! لہٰذا اس شعبے کا اقفال، مسلم لیگ کے ساتھ فتح بابِ گفت و شنید کی اک شرطِ عظیم ہے! علمبردارِ عوام کانگریس اپنے درد و سوز کو شکم سیر و خلش ناآشنا اربابِ لیگ کے سامنے بجز اس رجزِ اقبال کے اور کن کلمات میں بے نقاب کر سکتی ہے:

خواجہ از خونِ رگِ مزدور سازد لعلِ ناب
وز جفائے دہ خدایاں کشتِ دہقاناں خراب!

انقلاب! انقلاب اے انقلاب!!

حکومت پرست اصحابِ لیگ کو وزارتوں میں داخل ہونے کا کتنا شوق ہے، اور ؎

آں ہم بسعیِ غمزۂ مردم شکارِ دوست!

تاہم کانگریسی جماعتِ وزرار کے ساتھ اک جدید ہندوستان کی تعمیر کا سنگِ بنیاد رکھنے کے کام میں ہاتھ بٹانا کم سے کم اقتضائے آئینِ و شرافت تھا جس کی توقع شرکائے مسلم لیگ سے کی جا سکتی تھی۔ مگر نہیں، یہ بزرگ نواب صاحب چھتاری اور نواب محمد یوسف بالقابہ بن کر قصرِ وزارت میں "سریر آرائے حکومت" ہونا چاہتے ہیں؟ یا بد مذاق پنڈت پنت اور رہبان مزاج راجہ گوپال چاریہ کی طرح "دوشِ وزارت پر بھی چارانہ بیگار" کی ازلی بدبختی کی رُسوائی پیش کرنا چاہتے ہیں!! ؎

ما پرتوِ آفتابِ حُسنِ ازلیم
فرزندِ ایم آدم و حوا نہ ایم!

ایسی خارج از آہنگ صدا بن کر یہ حضرات کانگریسی "سازِ وزارت" کے پردوں میں گھسنا چاہتے ہیں! تاکہ موجودہ فضائے ملک کی گلبانگِ سعادت کو اک سامعہ خراش شورشِ تخریب میں منتقل کر دیں! — لیکن ؎

مباد این جمع را یا رب غم از بادِ پریشانی!

پنڈت نہرو نے مسٹر جناح کے بے سروپا بیان پر فرمایا کہ "لیگ پریزیڈنٹ کا موقف ناقابلِ فہم ہے!" — لیکن اس مشکل آفرینی کے لئے پنڈت جی کو اپنا ہی ممنونِ ذوق ہونا چاہیئے! سوال یہ ہے کہ آخر ہر چیز قرینِ عقل اور مطابقِ منطق کیوں ہو؟! فرقہ پرست ذہنیت، اختلالِ دماغی کی بدترین قسم ہے! دراصل ان لوگوں کے دل بدنیت ہوتے ہیں! اس بد اندیشی کو نبھانے کے لئے انھیں اپنے دماغ کو لامحالہ نامعقول بنانا پڑتا ہے! ؎

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اُسے تنہا بھی چھوڑ دے!

تاہم یاد رہے کہ فرقہ پرست، فرقہ پرست بھی نہیں ہوا کرتے: بقول پنڈت جواہر لال کے "مخلصانہ فرقہ پرستی کی تسکین ممکن ہے! بلکہ فرقہ پرستی کے منتشر اجزا کو ہم آہنگ و مطمئن کر کے ہم اک مربوط و مضبوط قومیت کا پیکر ڈھال سکتے ہیں!" — لیکن ہیہات کہ متعارف فرقہ پرستی اتنی ہی بُرائی پر قانع نہیں، حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ ہمارے متعارف فرقہ پرست دراصل "خود پرست" واقع ہوئے ہیں! جب رازِ درونِ پردہ یہ ہے تو آپ اُن کی آڑی ترچھی چالوں کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟! وہ ملت پروری کی عبا و قبا پہنکر ہمارے سامنے آتے ہیں، اور ہم اس بہروپ سے دھوکا کھا کر اُن کے نقاب کی پرفریب بافت ہی کو اُن کے روئے زیبا کے اصلی خط و خال فرض کر لیتے ہیں! لیکن پھر سوائے اس برائے نام نمائش کے کوئی دوسری چیز اُن کے ادعا سے مطابقت نہیں کرتی، اور ہم ان بہروپیوں کے ایک ایک سوانگ پر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں! اُن کے سانپ کے سے پیچ ہماری گرفتِ ذہن میں آتے ہی نہیں! اُن کا ایک ایک قول و فعل اک چیستانِ جانستان ہے! ؎

بلائے جاں ہے غالب اُس کی ہر بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا!

ہمیں معلوم ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس نے مسلمانوں اور وطن کی تمام دوسری اقلیتوں کے حقوق و مصالح کی بیش از بیش ضمانت اپنے "منشورِ حقوق" میں کر دی ہے۔ مگر یہ تو ان جماعتوں کی دادرسی ہوئی، ان جماعتوں کے

داسا - یا - داسہ - ہ - اسم مذکر - وہ لکڑی کا ٹکڑا یا لمبی سل جسے دیوار پر رکھ کر اوپر سے کڑیاں ڈالتے یا ستونوں کے نیچے خواہ اوپر دُھرا دَھر لگاتے ہیں +

داستان - ف - اسم مونث - قصہ - کہانی - حکایت - روایت - ذکر - نقل - لازم ہے حجاب عاشق سے نافلو + کیا داستان سنی نہیں قوم شود کی (اسیر) (۲) طویل قصہ - سرگزشت +

داستان گو - ف - اسم مذکر - وہ شخص جس کا پیشہ ہمیشہ قصہ سنانے کا ہو + قصہ خوان +

داستانہ - ف - اسم مذکر - دستانہ - ہاتھ کی ایک قسم کی پوشش کا نام - دستکی - وہ چمڑا جسے میر شکار اپنے ہاتھ میں شکاری پرند کے بٹھانے کیواسطے پہن لیتے ہیں تاکہ اُسکے پنجے یا خار ہاتھ میں نہ چُبھیں +

داعیہ - ع - اسم مونث (۱) دعوے کرنیوالی عورت - دعویدار عورت (۲) - ا - نالش - دعوے - استغاثہ - درخواست (عوام بولتے ہیں)

داغ - ف - اسم مذکر - (۱) دھبا + نشان + چتی - چھائیں (۲) - ا - کلنک - عیب - کلنک کا ٹیکا - (۳) - ا - جلے کا نشان - گل - جلا ہوا نشان - (۴) - ا - زخم - گھاؤ - جراحت + ناسور (۵) - ا - رنج - صدمہ (۶) - ا - کسی عزیز کے مرنے کا غم (۷) - ا - رشک - حسد (۸) پورب) فصیح الملک نواب مرزا دہلوی شاگرد ذوق استاد حضور نظام والا مقام کا تخلص جنکے چار دیوان چار دانگ عالم میں مشہور - زبان پر اثر - معاملہ بندی ان پر ختم ہے - ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں دنیا سے رحلت کی مصرعہ تاریخ وفات - داغ نواب میرزا گفتا -

داغ اٹھانا - ا - فعل لازم - رنج وصدمہ اٹھانا +

داغ بیل - ا - اسم مونث - وہ نشان جو سڑک یا روش کھودنے کیواسطے بیلچہ یعنی پھاوڑے سے ڈالتے ہیں اور یہ نشان عمارت جو معمار زمین پر لگاتے اور عمارت کے حدود قایم کرتے ہیں +

داغ پر داغ - ا - تابع فعل - صدمہ پر صدمہ - مصیبت پر مصیبت - آفت پر آفت - رنج کے بعد رنج +

داغ جگر - ف - اسم مذکر - زخم جگر - زخم دل -

داغ دار - ف - صفت - داغی - وہ چیز جس میں دھبے ہوں - وہ پھل جو کہیں کہیں سے گل گیا ہو جیسے داغدار سیب یا آم وغیرہ +

داغ دکھانا - ا - فعل متعدی - رنج دینا - صدمہ دینا -

داغ دینا - ا - فعل متعدی (۱) رنج دینا - صدمہ دینا (۲) جلانا - جھلسا دینا - لو کا لگانا - داغنا - گل دینا - کسی چیز کو گرم کر کے اسکا نشان ڈالنا (۳) (ہندو) مردے کو داہ دینا +

داغ کرنا - ا - فعل متعدی (۱) گرم کرنا - کڑکڑانا - پگھلانا (۲) جلانا - گل دینا +

داغ کھانا - ا - فعل لازم - صدمہ اٹھانا - رنج اٹھانا + گل کھانا - معیوب ہو جانا +

داغ لگانا - ا - فعل متعدی (۱) جلانا + گل دینا (۲) عیب لگانا - کلنک لگانا - بدنام کرنا +

داغ لگنا - ا - فعل لازم - جلنا - جل جانا - دیگچی وغیرہ میں کھانا جل جانا جیسے کھچڑی میں داغ لگ گیا + ع -

اُس بادہ کش کی آج ضیافت ہے آہ گرم
دل کو لگے نہ داغ کہ ہو گا کباب تلخ (جرأت)

(۲) عیب لگنا - دھبا لگنا - بدنامی آنا + معیوب دار ہونا +

برہنہ آیا تھا یاں عدم سے برہنہ یاں سے چلا عدم کو
نہ بوئے کافور بینے سونگھی نہ داغ تجکو لگا کفن کا (آتش)

(۳) کپڑے یا کاغذ وغیرہ پر چلنے سے نشان یا سیاہی کا اُس جا کالا ہو جانا +

داغ نکلے - ا - قسم سخت - دعو پھوٹ کر نکلے - جلکر نکلے - جلے - جیسے ہمارے پاس روپیہ ہو تو داغ نکلے +

داغ ہوکر نکلنا - ا - فعل لازم - جلکر نمایاں ہونا - پھوٹ کر نکلنا جیسے ہمارا کھایا پیا داغ ہو کر نکلے (ع)

داغ ہونا - ا - فعل لازم - بگھرنا - جھونک لگنا +

داغا جانا - ا - فعل متعدی - جلایا جانا - لوہا جلا کر چرکا دیا جانا جیسے اونٹ داغے جاتے تھے مکوڑے نے بھی ٹانگ پھیلائی کہ مجھے بھی داغو +

داغنا - ا - فعل متعدی (۱) چرکا دینا - جلا کر گل دینا - گرم لوہے سے نشان ڈالنا (۲) توپ یا بندوق چھوڑنا - توپ سر کرنا + توپ کو بتی دکھانا - فیر کرنا +

خود ساختہ لیڈروں کو کیا ملا؟!ــــ جب تک آپ اِن ڈالروں "کو اُن کی "دستوری" نہ دیں گے وہ یہ سودا نہ بننے دیں گے! پولٹیکل خانقاہوں کے بھی مُلّا ہوتے ہیں، اور وہ بھی اتنے ہی خود غرض و بیدرد ہوتے ہیں جتنے کہ مسجد کے مُلّا، ــــ جنھیں صرف اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے، مردہ جنت میں جائے کہ دوزخ میں!"

"راجندر جناح میثاق" کی طرف، ایک ممکن و مستحسن اساسِ مفاہمت کی حیثیت سے، دعوت دئے جانے پر، مسٹر محمد علی جناح نے جو ارشاد فرمایا وہ بھی "عدالتی منلق" کا اک دلچسپ نمونہ ہے! جنابِ "قانون پناہی" فرماتے ہیں کہ "یہ اک بہتانِ عظیم ہے کہ میں نے کبھی اِس مجوزہ معاہدے کو قبول کیا! میں نے اُس کے شرائط کو مسلم لیگ کے سامنے پیش کر دینے کا صرف وعدہ کیا تھا، بشرطیکہ دوسری طرف وکلائے کانگریس عام ہندوؤں اور سکھوں کو اُسے منظور کر لینے کے لئے رو براہ کر لیں، جو وہ نہ کر سکے!"

یہ کتنی سرد مہر اور گریز آمیز گفتگو ہے! جو لوگ اہم ترین و نازک ترین مہماتِ قوم و وطن کے ساتھ یہ سلوک روا رکھ سکتے ہیں، اُن سے اِن مشکلات میں کسی دستگیری کے بہم پہنچنے کی آرزو ہم نے وابستہ کی ہے؟ ؎

ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!

خدا شاہد ہے کہ یہ مقدسین اپنے اعماقِ قلب میں اِس اُلٹے وظیفے کا ورد کیا کرتے ہیں کہ "خدا نہ کرے کہ فریقِ مقابل کبھی آمادۂ صلح ہو!ــــ اِس سے مسلمانوں کا کام تو ہو جائے گا، لیکن ہمارا؟! مقدمے کا "راضی نامہ" اک نزاع پیشہ اور گرسنہ خوانِ فیس وکیل کے لئے حکمِ "سزائے موت" سے کم نہیں! حضرتِ جوشؔ نے چند ہی روز اُدھر بہرہ 'اشارات' میں لکھا تھا کہ "اگر کانگریس کے اربابِ حل و عقد نے کبھی امتحاناً ہی اِن "لیگیوں" سے کہہ دیا کہ جو ممکن مطالبات و تحفظات چاہے لے لیجئے، اور پورا اطمینانِ دل حاصل کر کے مشترک میدانِ جنگِ آزادی میں ہمارے دوش بدوش آ اُترئیے تو آخر الذکر بزرگ نہ بغلیں جھانکنے لگیں تو میرا ذمہ!"ــــ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "مردانِ لیگ" کی آزمائش کا وہی روزِ بد آ گیا! پنڈت جواہر لال لاکھ کہا کریں کہ "ہم مسلمانانِ ہند کی اقلیت کے قلوب میں اعتماد و نفوذ کرنے کے لئے حدودِ عدل سے بھی آگے جانے کے لئے تیار ہیں" لیکن لیڈران کو اس سے کیا؟! اُن لئے اول الذکر "وعدہ" اتنا خوش آئند نہیں جتنی کہ ثانی الذکر "وعید" (درہا رہا شرکتِ متحدہ محاذ بخلافِ برٹش امپیریلزم!) وحشت خیز ہے! ؎

وہ نہیں ہم کہ چلے جائیں حرم کو اے شیخ ساتھ حجاج کے اکثر کئی منزل آئے!

نواب صاحب محمود آباد و نواب صاحب چھتاری، اور برطانوی قیصریت کی صفِ مخالفین میں آ ملیں گے؟! ؎

منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو؟ ناصحا آگ لگے اِس ترے سمجھانے کو!

چنانچہ کانگریس پریزیڈنٹ کے آخری ممکن اتمامِ حجت کی پیش بندی بھی یار لوگوں نے جلدی جلدی کر لی۔ حضرت "ظفر الملۃ" کی تیغِ ذوالفقار ــ اخبار زمیندار ــــ لکھتا ہے کہ "مسٹر جناح کے سارے نقاطِ چہار دگانہ" پر بھی اگر مُہرِ تصدیق و توثیق ثبت کر دی جائے تب بھی مسلمان کے درد کا درماں نہیں ہوتا!ــــ جب تک کہ ہندوؤں کے دلوں میں اُن کی بد خواہی موجود ہے، اور اُن کی زبانوں پر "بندے ماترم" کا نعرہ!"

آپ سمجھے؟ اب یہ موذی مرض، مالیخولیائی وہم کی زبوُنی تک متجاوز ہو رہا ہے، جس کی دوا، مشہور طبی مقولے کے مطابق "افلاطون کے دار الشفا میں بھی نہیں!"ــــ اللہ اللہ! اِن فرزندانِ حیدرؓ و جگر گوشگانِ خالدؓ کا بودا دل! اِدھر کسی کانگریسی نے حالتِ کیف میں آ کر "بندے ماترم" (اسلام علیٰ ام الہند!) کی گلبانگِ محبت و عقیدتِ فرزندی بلند کی، اور ان اخلافِ محمودِ غزنوی و نادر شاہِ افشار نے ایران و توران میں جا کر دم لیا!ــــ ذرا شرم کرو اے مسلمانانِ ہند! ؎

جس باپ کے بیٹے ہو بڑا نام ہے اُس کا
کہلاتے ہو دُنیا میں تم "اسلام" کے فرزند!

ہمیں خوف ہے کہ اب چند ہی دن جاتے ہیں کہ "مسلم ثقافت" کے یہ امانت داران اہلِ کانگریس سے یہ فرمائش کریں گے کہ للہ ہمیں استنجا و آبدست لوا دیا کیجئے، اس لئے کہ مہاسبھائی ہندوؤں نے جو کیسر مسلم کُش و اسلام سوز فضا پیدا کر رکھی ہے اُس میں ہم علمبردارانِ تمدنِ اسلامی کے نازک دست و بازو کے لئے اِن شعارِ شریعت کا بلا امداد انجام دینا دشوار ہو رہا ہے! ؎

تُف بہ جمعیتِ تو، تُف بہ پریشانیٔ تو!
اُف کند غیر تبسم بہ مسلمانیٔ تو! (ا-ا-غ)

بیرونِ ہند!

(۱) رومانیہ، یورپ میں فاسسٹ مشربِ سیاست کا تازہ مُرید بنا ہے، اور اپنے عقدِ بیعت کے ساتھ ہی، اِس سلسلۂ عالیہ کے شجرۂ خبیثہ کے سارے اغلال وسلاسل اس کے اندرونی نظم ونسق کے ایک ایک شعبے اور سررشتے کو پابزنجیر کر رہے ہیں! "فاسزم" کا خروج، جدید انعہدِ سیاسیاتِ عالم میں قومی زندگی کی ایک خاص منزل سے گزرنے کی موڑ کی افتادہ بد ہے: جمہوریت جب تک امراء و خواص کی بہتر تنظیم وتعلیم اور عامتہ الناس کی پسماندگی و خود فراموشی کے نتیجے میں، اول الذکر طائفۂ شریفہ کی "خاندانی جاگیر" بنی رہی، وہ اس جمہوریت سے، تقریباً ملوکیت وامارت ہی کی طرح، لطف بھی اُٹھاتے رہے، اور "سیاسی فیاضی" کی نیک نامی سے بھی بہرہ ور رہے! گویا ع

وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا!

تاہم بالآخر عوام پرسے پردۂ غفلت اُٹھنا تھا! لیکن اِس لمحے کے ظہور کے یہ معنی تھے کہ اہلِ دولت وریاست کے تخت وتاج، نیز اُن کی تاخت وتاراج میددولوں خدائیاں بیک گردشِ ایام تہ وبالا ہوجائیں! اس ہیبت انگیز انقلاب کی وہ بآسانی تاب نہ لاسکتے تھے! وہ گویا اپنی جان بچانے کی سنگینی سے دوچار تھے، اور گھبراکر ہر ممکن تدبیر، جائز و ناجائز، پر اُتر آئے، سارے نظامِ نیابتی کا تعطل، پارلیمان وبلدیات کا عزل، تمامی شہری آزادی کی معطلی وغیرہ وغیرہ وہ تعدیاں ہیں جو خوگرِ حکومت ولذت طبقۂ خواص اس مرحلۂ نازک پر عامۂ قوم پر توڑ دیتا ہے! ——— اور یہی ہے شانِ نزولِ فاسزم کی! رومانیہ کو فاسزم کے یہ سارے علمیات وبرکات آنا فانا مل گئے ہیں، اور ع

گر نستانی بستم میرسد!

لیکن واضح رہے کہ فاسزم، خواص وامراء کی قوت کی کوئی نمائش نہیں ہے، اُنکی کمزوری کی غمازی ہے! اس مصنوعی نظامِ قہر وجبر کے یہ معنی ہیں کہ ملک کے جمہور کے آزاد ووٹ کے ایوانِ عدل سے یہ لوگ معزول ہوچکے ہیں! اور اب سیاسیاتِ ملکی سے خارج البلد ہوتے ہوئے، سرحدِ ملک پر دوبارہ دراندازی کے لئے دھینگا مُشتی کر رہے ہیں! مگر یہ سینہ زوری کب تک؟ سارے ملک کو میدانِ جنگ میں تبدیل کر دینا، اور سالہاسال تک زمانۂ امن کے پُرسکون نظم ونسق کو اک دَورِ مارشل لا میں منقلب کر دینا ——— اِس عذاب کی تاب خود فاسسٹ ڈکٹیٹروں کے آہنی اعصاب بھی کب تک لاسکیں گے؟ ع

گرم تا کے ماند ایں بازار؟!

"فاسزم" عبارت ہے دیوِ استبداد کی اُس آخری ہاکو بی سے جس کے بعد ہی وہ ہاتھ پاؤں چھوڑ دے گا۔ اور عصائے حکومت علمبردارانِ جمہوریت معاشی کے سپرد کر دے گا! ع

خوش بُود کہ ایں آمدہ خوش بود کہ آں رفت!

(۲) **فلسطین**:۔ اس ملک پر برطانوی سیاست کی دسیسہ کاری اک اور افسون پڑھنے کی قسمت آزمائی کر رہی ہے۔ سابقہ مامور کردہ کمیشن کی بلند بانگ رُوئداد کے تقویمِ پارینہ ہوجانے کے بعد، خیر سے اک اور کمیشن مزید مطالعۂ حالات اور بہتر "تدبیرِ امر" کے لئے بھیجا گیا ہے! کیوں نہو! قیصریت کا کُبقچہ مکروفریب کہیں خالی ہوسکتا ہے! ——— تاہم یاد رہے کہ نوخیز وآتش ریز مجاہدینِ "ارضِ صلاح الدین" جھوٹ کی اس پوٹ کو بھی اپنی بے پناہ سنگینوں سے پارہ پارہ کرکے رہیں گے، اور فلسطین کے مسئلے کا آخری حل یہی ہوگا کہ برطانوی "علمبرداری" اور یہودی "دراندازی" بیک بینی و دوگوش اس ارضِ مقدس سے رخصت ہوجائیں، نکہ اُن کا کمیشن پرکمیشن، مہمانِ ناخواندہ کی طرح، اِس خاکِ پاک پر نازل ہوتا رہے! ع

مرا بخیر تو اُمید نیست، شر مرساں!

(۳) **چین وجاپان**:۔ چین اگر جاپان کے سیلابِ عسکریت کو روک نہیں سکا ہے، تو جاپان کے لئے بھی یہ ممکن نہیں ہوا ہے کہ وہ عظیم چین کے پیکرِ مہیب کو بیک لُقمہ نگل جائے، اور بیک گردشِ معدہ اُسے ہضم وجزوِ جسم بنالے! یہ معرکہ بہ تمام آثار، ظاہر اک طولانی آویزش بنتا نظر آتا ہے! چین نے اپنی وسیع دامانی کے ساتھ، اپنے دست وبازو کی بھی تھوڑی بہت صلابت کا ثبوت دیا ہے۔ ماضی قریب کے متعدد میدانوں میں اُس نے نہ صرف خاصی استقامت پیش کی ہے بلکہ بعض مفتوحہ مقامات واستحکامات کی بازیافت کا کارنامۂ نادر بھی انجام دیا ہے، جاپان اس قضیۂ نامرضیہ کی بلائے بیدرماں کو محسوس کر رہا ہے، وہ اس جنگ کو کم از کم ۱۹۳۹ء کے اختتام تک طوالت پذیر ہوتا دیکھتا ہے! پھر جنگ

دقت یار ہیں اب دیدۂ تر کی دولت

دینے آئے مجھے عالم کے در و بام کے دام (ہاشم)

دام کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کوڑیاں کرنا۔ بیچنا۔ فروخت کر ڈالنا۔ ٥

گردش چشم ہے تیری وہ آشوب جہاں

تیرے نظروں میں گئے گردش ایام کے دام (ہاشم)

دام کھڑے کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ قیمت اٹھانا۔ لاگت وصول کرنا۔ بیچکر نقدی کر لینا +

دام۔ ف۔ اسم مذکر (۱) جال۔ پھندا۔ ٥

نالۂ جوش نفس چھیڑ چلی جاتی ہے تو

جھٹر جائینگے قفس دام نہ ہوگا (مومن)

(۲) گھانس کھانے والے صحرائی چوپائے جانور جیسے ہرن بارہ سنگا وغیرہ کا نقیض (۳) سلاطین سلف بالخصوص سلاطین ہند کے مناصب وجراح ملک میں روپیہ کے چالیسویں حصہ سے مراد ہوا کرتی تھی اور نیز پیسے کے پچیسویں حصے کو بھی دام کہتے ہیں (۴) دو تولہ تول میں پختہ دام ۸ ماشہ کا اور خام ۲ ماشہ کا ہوتا ہے بعض لوگوں نے ۱۲ ماشہ کا بھی مانا ہے +

دام میں لانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ جال میں پھنسانا۔ پھندے میں لانا۔ قالو میں لانا۔ بس میں کرنا + مکر فریب میں لانا۔ تزویر میں لانا +

داماد۔ ف۔ اسم مذکر (لغوی) نوکدخدا۔ نیا دولہا۔ (اصطلاحی) جنوائی شوہر دختر۔ خویش۔ بیٹی کا خاوند (بعض اہل لغات کا خیال ہے کہ اخیر معنی میں یہ لفظ اردو ہے فارسی نہیں مگر حکیم سنائی نے خود منقبت میں لکھا ہے ؎ ہم نبی را اوصی وہم داماد و روح پیغمبر از جمالش شاد و البتہ اس کے مادہ میں ہم متفق ہیں کہ اصل یہ لفظ دایم آباد ہوگا اور بطریق دعائے نیک یہ نام رکھا گیا)

دامان۔ ف۔ اسم مذکر (۱) دامن۔ انگرکھے یا قبا کا وہ حصہ جو نیچے لٹکتا رہتا ہے۔ ذیل۔ انچل۔ ٥

آتش گل سے کیا ہے میری طینت کو خمیر

دامن باد بہاری مجھے جھٹکا تا ہے (آتش)

(۲) کور۔ کنارہ۔ لب۔ حاشیہ (۳) تلیٹی۔ پہاڑ کے نیچے کی زمین پائین کوہ کی صحرا +

دامن۔ یا۔ **دامان**۔ ف۔ اسم مذکر (۱) دیکھو (دامان نمبر ۱۔۲۔۳)

۲۔ جہاز کا پال +

دامن اٹھا کر چلنا یا۔ اٹھا لینا۔ ا۔ فعل لازم۔ آنچل سنبھالکر چلنا دامن سمیٹ کر چلنا۔ آنچل اونچا کرنا + ٥

خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریباں کو

ادا سے اس کا چلنے میں اٹھا لینا یہ داماں کو (جرات)

دامن پکڑنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) متقاضی ہونا۔ مانگنا۔ متعرض ہونا روکنا + باز رکھنا۔ مزاحم ہونا۔ دامنگیر ہونا۔ سر ہونا۔ آنچل پکڑنا (۲) پناہ لینا۔ حمایت میں آنا۔ نگراں ہونا۔ حفاظت کرنا +

دامن پھیلانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) گودی پھیلانا۔ آنچل پھیلانا (۲) دعا مانگنا۔ خدا سے التجا کرنا۔ بھیک مانگنا۔ آرزو کرنا +

دامن تلے چھپانا۔ یا۔ ڈھانکنا۔ یا۔ ڈھکنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) اپنی پناہ میں لینا۔ اپنے ظل حمایت میں لینا۔ سایہ میں لینا۔ آنچل سے ڈھانکنا (۲) عیب پوشی کرنا (۳) بیٹی دینا۔ بیٹی کا بیاہ کر دینا (جب کسی سے بیٹی لینے کی درخواست کرتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے دامن تلے ڈھانک لیں) ۴۔ پرورش کرنا۔ پالنا۔ حفاظت کرنا +

دامن جھاڑ کر اٹھنا۔ یا کھڑا ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ پاک و آزاد بنکر کھڑا ہونا۔ کسی بات کے محاسبہ یا تلاشی سے نجات پانا۔ دنیوی تعلقات سے آزاد ہونا۔ ٥

پھر بہار آئی نکلئے گھر سے دامن جھاڑ کر

سوئے صحرا لے جنوں چلئے گریباں پھاڑ کر (ناسخ)

دامن جھٹک لینا۔ ا۔ فعل لازم۔ دامن چھڑا لینا آنچل کو جھٹکا دیکر ہاتھ سے چھڑا لینا۔ انکار کرنا۔ قبول یا منظور نکرنا۔ الگ ہو جانا۔ ہٹ جانا۔ سرک جانا۔ پیچھا چھڑا لینا۔ عقب گزاری کرا لینا

دامن چھڑانا۔ ا۔ فعل لازم۔ پیچھا چھڑانا۔ گریز کرنا۔ بھاگنا۔ کافور ہونا۔ محفوظ رہنا +

دامن سے لگنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کسی کے سایہ میں ہونا۔ حمایت میں آنا بھروسے پہ ہونا۔ آسرے پر ہونا +

دامن کوہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا +

دامنگیر۔ ف۔ اسم مذکر۔ مزاحم۔ متعرض۔ سر ہونے والا۔ بگڑنے والا دعویدار۔ مدعی۔ دادخواہ +

کے ایک ایک شب و روز کا بارِ مصارف جیسا کمر شکن بننے والا ہے اُس کا اندازہ کچھ اس بات سے کیجئے کہ تازہ جاپانی میزانیہ میں صرف مطالباتِ جنگ کی مد گزشتہ سالوں کے پورے پورے بجٹ کی میزانِ کل کے برابر واقع ہوئی ہے! ع

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا!

ایک چیز اس ڈرامے میں اسٹیج کی نئی تعمیر و ترتیب کی بنا پر بن کر آئی ہے: چین کے جدید عارضی مستقر حکومت، چیونگ کینگ سے، براہِ چینی ترکستان، روسی علاقہ ملحقہ تک ۲½ ہزار میل طویل اک اہم ریلوے لائن تا ممکن سرعت و عجلت کے ساتھ تعمیر ہونی تجویز ہوئی ہے! یہ گویا "الیسٹرن چائینیز ریلوے" کا نعم البدل ہو گی، اور موت و حیات کے اس معرکے میں چین کی نا در پشت پناہ ثابت ہو گی! بہر حال چین کا پیامِ رزم و بزم جاپان کو یہ ہے: ؎

اگر صلح خواہی، نخواہیم جنگ
وگر جنگ جوئی، نہ بینی درنگ

(ا-ا-خ)

شاعر

محبت کی نظر ہوں میں، حدیثِ معتبر ہوں میں
فغاں ہوں میں اثر ہوں میں، اثر مجھ سے فغاں مجھ سے

سکوتِ شام صحرا میں، تلاطم زارِ دریا میں
لیا کرتی ہے فطرت ہر جگہ کارِ زباں مجھ سے

میں اک شوریدہ سر ہوں، مست ہے روحِ ازل مجھ میں
میں اک بے چین دل ہوں، تیز ہے نبضِ جہاں مجھ سے

مری جادو بیانی آنکھ کے جادو جگاتی ہے
نگاہِ نازِ جاناں سیکھتی ہے شوخیاں مجھ سے

سکھاتا ہوں مزاجِ عشق کو آئینِ خودداری
متاعِ دل ہے بازارِ محبت میں گراں مجھ سے

میں اک آتشکدہ ہوں، زندگی کے سوزِ پنہاں کا
ہوا جب تیز چلتی ہے تو اٹھتا ہے دھواں مجھ سے

میں اک بانگِ درائے کارواں ہوں یعنی شاعر ہوں
بہت پیچھے رہا کرتا ہے، میرا کارواں مجھ سے

بتائیدِ نظر ہوں، ترجمانِ حالِ دل طرزی
زباندانِ محبت، مانگ لیں میری زباں مجھسے

محمود طرزی۔ کلکتہ

دامن گیر ہونا - ا - فعل لازم - مزاحم و متعرض ہونا - سر ہونا - پیچھا کرنا - درپے ہونا - پیچھے پڑنا - گرویدہ ہونا - دعوے کرنا - دعویدار ہونا - مدعی بننا - دادخواہ ہونا + ؎

ہو نہ دامنگیر کوئی جانکر قاتل تجھے

تو بھی روتا چل جنازے کو جو آرد یکھا

(۲) تنگ کرنا - ستانا - عاجز کرنا - تکلیف دینا - دکھ دینا +

دامنی - ف - اسم مونث (۱) وہ چوڑا کپڑا جو گھوڑے کے پیچھے پر دامنوں کو پسینے سے بچانے کے واسطے پڑا رہتا ہے - زین پوش (۲) ایک پاٹ کی باریک چادر جو عورت کے ... پر ڈالتے ہیں - اوڑھنی +

دامنی - ہ - اسم مونث (گیتوں میں) بجلی ... +

(۲) - اسم مذکر (شاعرہ) ... +

دان - ہ - اسم مذکر (۱) زکواۃ - خیرات - ... صدقہ - ...

تند شب رنگ یہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو

ہے اجی چاند گہن لو - کوئی دان کرو (ناسخ)

(۲) بھیک - بھکشا (۳) جہیز - دہیز - دایجا (۴) بخشش - عطا - موہبت - جود +

دان پن - ہ - اسم مذکر (۱) خیر خیرات - صدقہ - سلا (۲) لنگر - سدابرت +

دان دتار - ہ - صفت - ع و سخی - فیاض - دریا دل - جواد فیض رسان - لکھ لٹ - لکھ بخش +

دان دتاری - ہ - اسم مونث - ع و سخاوت - فیاضی - دریا دلی

دان دہیز - ا - اسم مذکر (صحیح - دان جہیز) ع و - وہ سامان جو دلہن کو ماں کے گھر سے دیا جاے - جہیز +

دان - ف - کلمۂ ظرف (مرکبات میں) گھر - جگہ - مکان - مقام - خانہ جیسے قلمدان - آتشدان - شمعدان - نمکدان وغیرہ +

دانا - ف - صفت (۱) عالم - دانندہ + حکیم - دانشمند - عاقل - زیرک ہوشمند - گیانی - بدھ وان + چتر - ہوشیار - سیانا (۲) عمر رسیدہ - پیر جہاندیدہ +

دانا بینا - ف - صفت - عاقل و ہوشیار - کار آزمودہ و تجربہ کار -

زمانہ دیکھا بھالا - سنجیدہ و فہمیدہ +

دانا - ہ - اسم مذکر - (ہندی) (۱) چھیمی - پھلی (۲) جن - بھوت - پریت - دیو - عفریت +

دانائی - ف - اسم مونث - عقلمندی - ہوشیاری - دانشمندی - چترائی - زیرکی - تیزفہمی - شعور +

دانایان فرنگ - ا - اسم مذکر - عقلائے یورپ +

دانت - ہ - اسم مذکر (۱) دندان - دسن - ڈاڑھ - چبانے یا کاٹنے کا خدائی اوزار جو خدا تعالے نے انسان و حیوان کے منہ میں پیدا کیا ہے (۲) میل - رغبت - میلان طبع - خواہش - قصد - ارادہ جیسے ہمارا مدت سے اس پر دانت ہے (۳) دندانہ - دانتا +

دانت اکھاڑنا - یا - اکھیڑنا - ہ - فعل متعدی - دندان کشیدن و بر آوردن کا ترجمہ - دانتوں کو مسوڑوں میں سے نکال لینا یا توڑنا - دانتوں کی سزا دینا - عاجز کرنا +

دانت بجانا - ہ - فعل متعدی دانتوں سے آواز نکالنا - (عورتیں اس حرکت کو منحوس خیال کرتی ہیں ان کے نزدیک یہ لڑائی ہونے اور رزق اٹھنے کی علامت ہے) +

دانت بجنا - ہ - فعل لازم - دانت کڑکڑانا - دانتوں کا نہایت سردی کے باعث باہم ٹکرا کر آواز دینا +

دانت بنانا - ہ - فعل متعدی - ہڈی یا سیپ کے دانت گھڑنا - دانت درست کرنا - مصنوعی دانت لگانا +

دانت بندھوانا - ہ - فعل متعدی - ہلتے ہوئے دانتوں کو تار سے جکڑوانا - دانتوں کو کسوانا +

دانت بنوانا - ہ - فعل متعدی - مصنوعی دانت لگوانا +

دانت بھینچنا ہ - فعل لازم - دانت دبانا - دانت پیسنا +

دانت بیٹھنا - یا - بیٹھ جانا - ہ - فعل لازم دنداں بدنداں نشستن کا ترجمہ - حالت غشی یا مرض صرع میں دانتوں کا جکڑ جانا - دانت بستہ ہو جانا - دانت بچی ہو جانا +

دانت پر رکھنا - فعل متعدی (ہندی) چکھنا - منہ پر رکھنا - زبان پر رکھنا +

دانت پہ نہ رکھا جانا - ہ - فعل متعدی (ہندی) ترشی کی

یہ نظر کس کے لئے ہے؟

اے نرگسِ جاناں! یہ نظر کس کے لئے ہے؟
یہ شعلہ، یہ بجلی، یہ شرر کس کے لئے ہے؟

اے زہرہ جبینوں کے لئے پیکِ ہزیمت!
پیغامبرِ فتح و ظفر کس کے لئے ہے؟

اے تجھ کو ملے عمر مری شامِ بلا کی
یہ زُلفِ رسا تا بہ کمر کس کے لئے ہے؟

اے سایۂ کاکل میں چمکتے ہوئے عارض
ظُلمات میں یہ آبِ خضر کس کے لئے ہے؟

اے قامتِ بالا و بلند، اے قدِ موزوں
یہ سرو، یہ شاخِ گُلِ تر کس کے لئے ہے؟

اے دیدۂ مے پرور و اے نرگسِ مخمور!
چھلکا ہوا یہ ساغرِ زر کس کے لئے ہے؟

اے عارضِ ناشستہ و رُوئے عرق آلود!
یہ شہد، یہ شبنم، یہ شکر، کس کے لئے ہے؟

اے تجھ پہ فدا چشمکِ خورشیدِ جہاں تاب
رُخ پر یہ تبسم کا اثر کس کے لئے ہے؟

اے زانوئے کونین کی دیرینہ تمنا!
قرباں تری زلفوں کے یہ سر کس کے لئے ہے؟

اے حُسنِ رُخِ روشن و اے جلوۂ کاکل!
یہ ہوش ربا شام و سحر کس کے لئے ہے؟

اے تیرے قدم پر سرِ خُوبانِ سرافراز
یہ ناز، یہ دزدیدہ نظر کس کے لئے ہے؟

اے گیسوئے آشفتہ و اے کاکلِ برہم
یہ عمرِ مسیحا و خضر کس کے لئے ہے؟

اے خود سے اُلجھتی ہوئی بدمست جوانی
ہر سانس میں یوں زیر و زبر کس کے لئے ہے؟

اے شوخ! کبھی جوشؔ سے اِس نظم کی ضد پر
یہ پُوچھ کہ تو خاک بسر کس کے لئے ہے؟

جوش ملیح آبادی

زیادتی کے سبب دانت کو ناگوار گزرنا +

دانت پر میل نہ ہونا - ہ - فعل لازم - نہایت مفلس اور قلاش ہونا - کوڑی پاس نہ ہونا - بھکڑ ہونا - تہی دست ہونا +

دانت پیسنا - ہ - فعل لازم (۱) چبانا - دانت کچکچانا (۲) نہایت غصے میں ہونا - جھلانا - (۳) کسی کو ذلت دینے کا ارادہ کرنا - غصہ دکھانا + س

جب دیکھتا ہے یار تو سے دانت پیستا
ڈر ہے تو زکا میں ڈبوئیگا آب گہر سمجھے (آتش)

دانت تلے انگلی دبانا - ہ - فعل متعدی - انگشت بدنداں گرفتن کا ترجمہ - افسوس کرنا - تاسف کرنا + حیرت میں ہونا - تعجب میں ہونا +

دانت توڑنا - ہ - فعل متعدی (۱) دانت نکالنا - دانت اکھاڑنا (۲) عاجز کرنا - کام کا نہ رکھنا - مغلوب کرنا - س

زہر گیسو کا مبت ہے اور تھوڑا سانپ کا
تیری کنگھی نے صنم سر دانت توڑا سانپ کا (...)

دانت تھے تو چنے نہ پائے چنے آئے تو دانت گنوائے - ہ - کہاوت - دولت تھی تو اولاد نہ تھی اب جو اولاد ہوئی تو دولت نہیں - بے اختیاری کے وقت آرزو برآنا +

دانت ٹوٹنا - ہ - فعل لازم (۱) دانت کا گر جانا یا شکستہ ہو جانا (۲) دودھ کے دانت گرنا - دودھ کے دانت نکل جانا (۳) بڑھاپے سے دانت جھڑنا - پوپلا ہونا +

دانت ٹوٹے کھر گھسے پیٹھ بوجھ نہ لے
ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے (دوہا)

دانت جھاڑنا - ہ - فعل متعدی - دانت توڑنا - دانت نکالنا دانتوں کی سزا دینا جیسے اب کے بولا تو دانت جھاڑ دونگا +

دانت جھڑنا - ہ - فعل لازم - دانت گرنا یا ٹوٹنا +

دانت دکھانا - ہ - فعل متعدی (ہندو) (۱) ڈرانا - (۲) عظمت ظاہر کرنا +

دانت دیکھنا - ہ - فعل لازم - عمر کی شناخت کرنا حیوانات کی نسبت مستعمل ہے +

دانت رکھنا - ہ - فعل متعدی (۱) ارادہ رکھنا - قصد رکھنا گھات میں رہنا +

زیست کرتا ہوں اس بھروسے پہ + دانت رکھتا ہوں اسکے بوسے پر (اثر)

(۲) بدلا لینے کو آمادہ رہنا - عوض لینے کا ارادہ رکھنا + س

نہیں ہو جو تیرا خندۂ دنداں نما ہرگز
کسی کے تو لہو پینے کو یعنی دانت رکھتا ہے (ناجی)

دانت سلسلانا - ہ - فعل لازم - دانت دکھنا - دانتوں کا درد کرنا یا چپکنا - دانتوں میں گلن ہونا - دانت گلنا +

دانت سے دانت بجنا - ہ - فعل لازم - نہایت سردی کے باعث بدن میں لرزہ پڑکر دانتوں کا باہم ٹکرانا - شدت سے جاڑا پڑنا یا جاڑے کا بخار چڑھنا - نہایت جاڑا لگنا -

بج رہے ہیں اب اس کے دانت سے دانت
اور بدن ہو گیا ہے سوکھ کے تانت (جرأت)

دانت سے کاٹ کھانا - ہ - فعل لازم - بدنداں گزیدن کا ترجمہ - منہ مارنا - دانت مارنا - بھنبوڑنا - چبا جانا -

دانت سے کاٹنا - ہ - فعل متعدی - دانتوں سے کترنا - کترنا - دانت مارنا - دانت سے زخم پہنچانا -

دانت کاٹی روٹی - ہ - اسم مونث - نہایت اتحاد وارتباط غایت درجہ کی محبت - ایسی الفت کہ ایک نوالہ میں آدھا وہ کھائے آدھا یہ +

دانت کاٹی روٹی کھانا - ہ - فعل متعدی - نہایت الفت و اتحاد رکھنا - ناک کا بال ہونا - ایک جان دو قالب ہونا جیسے ایسے دوستدار بنے ہیں کہ دانت کاٹی روٹی کھاتے ہیں +

دانت کٹکٹانا - ہ - فعل لازم (پورب) دیکھو (دانت پیسنا)

دانت کچکچانا - ہ - فعل لازم - دیکھو (دانت پیسنا)

دانت کرکرے ہونا - ہ - فعل لازم - اول معنے کرکراہٹ کے سبب دانتوں کا کام نہ دینا - دوسرے عاجز ہونا - ہار ماننا زک اٹھانا +

دانت کریدنے کو تنکا نہ رہنا - ہ - فعل لازم - دھڑی دھڑی کرکے لٹنا - بالکل لٹ جانا - چوری سے گھر کا صفایا ہو جانا +

مل اسباب پر جھاڑو پھر جانا +

دانت کڑکڑانا - ۵ - فعل لازم - دیکھو (دانت بجنا) +

دانت کھٹے کرنا - ۵ - فعل متعدی (۱) دانت کند کرنا - دانتوں کو کسی قابل نہ رکھنا (۲) عاجز کرنا - ستانا - تھکانا - جی چھڑانا چین بلوانا - رخ پھیر دینا - جھکا دینا - مات کرنا - سہ

میرے دانتوں نے باغ میں لے گا
دانت کھٹے کیے اناروں کے +

دانت کھٹے ہو جانا - ۵ - فعل لازم (۱) دانت کند ہو جانا - دانتوں کا ترشی کے باعث کام نہ دے سکنا (۲) مات ہو جانا - عاجز ہو جانا - ہار جانا - دل چھوٹ جانا - جی چھوٹ جانا +

دانت گھنگنی - ۵ - اسم مونث - حتحاش کی میٹھی گھنگنیاں جو بچے کا پہلا دانت نکلنے میں تقسیم ہوتی ہیں +

دانت لگانا - ۵ - فعل متعدی (۱) منہ مارنا - دانت کا زخم پہنچانا - کاٹنا (۲) دانت چھوانا - دانت سے مس کرنا (۳) (لکھنؤ) میلان کرنا - رغبت کرنا - کسی چیز کی خواہش کرنا +

دانت لگنا - ۵ - فعل لازم - دل معلوم - دوم جبڑا بند ہو جانا +

دانت مارنا - ۵ - فعل متعدی (۱) کاٹنا - بھنبوڑنا - بڑکی بھرنا (۲) کسی چیز کا حاصل کر لینا - قابو میں لے آنا +

دانت نکال دینا - ۵ - فعل متعدی (۱) دانت پھاڑ دینا - منہ پھاڑ دینا - دانت کھول کر ہنسنا - کھسیانی ہنسی ہنسنا - سہ

نکال دیں ترے ہنستے ہی کیوں نہ تارے دانت
خدا نے عرش سے یہ نور کے اتارے دانت (ناسخ)

(۲) تار تار انگا ہو جانا - ادھڑ جانا - ٹانکے کھل جانا - پھونسڑے پھونسڑے نکل آنا (جوتی یا کپڑے کی نسبت بولتے ہیں) (۳) خوف کے مارے دانت کھلے رہ جانا - عاجز ہو کر منہ پھاڑ دینا + سہ

نہیں نکال دئے دانت چرخ نے
دہشت ہے اس قدر مرے شہاب تار کی (ناسخ)

(۴) دانت توڑ دینا - منہ میں دانت نہ رکھنا +

دانت نکالنا - ۵ - فعل متعدی (۱) دانت اکھاڑنا (۲) پھونسڑے نکل آنا (۳) بچے کا دانت نمایاں ہونا - دانت ابھارنا - دانت

لے آنا (۴) خوف یا دہشت سے منہ پھاڑ دینا - عجز ظاہر کرنا - ناک گھسانا - منت سماجت کرنا + سہ

زلفوں کے جب الجھتے ہیں اس ساتھ آ کے بال
دیتا ہے شانہ عاجزی سے دانت تب نکال (میر سجاد)

(۵) بیہودہ ہنسنا - بیہودہ طرح سے ہنسنا - کھسیانی ہنسی ہنسنا +

مستزاد میر سوز

سن رہ زعیش نہ بہکے جو ان ہو گا خوبوں کا جمال
دل زلف میں الجھیگا پریشان ہوگا مت لے یہ وبال
یہ چال بری ہے تجھے بیٹھنے کی نہیں آمان کہا
ہنستا ہے کیا بہت پشیمان ہوگا مت دانت نکال

دانت نکلنا - ۵ - فعل لازم - دانت نکالنے کا لازم -

دانت نکوسنا - ۵ - فعل متعدی - دیکھو (دانت نکالنا)

دانت نہ لگانا - ۵ - فعل متعدی - یونہی نگل جانا - ہپ کر جانا - ہتک جانا - غٹک جانا - کسی چیز کو بہت حقیر اور کم سمجھ کر حلق میں اتار جانا - ثابت نگل جانا +

دانت ہونا - ۵ - فعل لازم (۱) قصد ہونا - ارادہ ہونا - میلان طبع و رغبت ہونا + سہ

ایک عالم ہے کشتہ اس لب کا + الغرض اس پہ دانت ہے سب کا (سودا)

(۲) گھات ہونا - گھات لگنا - دل ہونا -

دانتوں پہ اس کے دانت ہے سارے جہان کا
کہتے ہیں لوگ چاٹ کے ہونٹ نکوسے دانت (میر برق)

(۳) عداوت ہونا - دشمنی ہونا - جان کا لاگو ہونا - تدبیر قتل ہونا - ہلاکت کا ارادہ ہونا -

اس نے اک دن خاتمہ ہے عاشق مہجور کا
ناتواں پر دانت ہے فیل شب دیجور کا (بحر)

(۴) ذلیل کرنے کا ارادہ ہونا - درپئے تذلیل ہونا +

دانتا - ۵ - اسم مذکر - دندانہ + خار +

دانتا پڑنا - ۵ فعل لازم - دندانہ پڑنا - دھار کا گر جانا -

دانتا کلکل - ۵ - اسم مونث (۱) آئے دن کا جھگڑا - آئے دن کی تکرار - ہر وقت کی لڑائی اور فساد - روز روز کا ٹنٹا - قصہ - قضیہ - منا قشہ

شورہ تو بی ۔ ونگہ نسادہ ۔ ف

درد [illegible] مثل ہے ۔ [illegible] رتھ میں دانت کلکا نکہت
[illegible] بات پر گرفت حرفگیری
عیب جوئی +

داتون یا دتون ۔ ٥ ۔ اسم مونث (ہندی) مسواک ۔ دانت صاف کرنے کی لکڑی

دانتو ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ بڑے بڑے دانتوں والا ۔ بڑ دنتا ۔ دراز دنداں +

دانتو ۔ ٥ ۔ اسم مونث ۔ بڑے بڑے دانتوں والی ۔ بڑ دنتی ۔ وہ عورت جس کے دانت آگے نکلے ہوئے ہوں +

دانتوں ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ دانت کی جمع +

دانتوں انگلی کاٹنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ افسوس کرنا تاسف کرنا + متحیر ہونا متعجب ہونا +

دانتوں پہ میل نہ ہونا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ دیکھو (دانت پہ میل نہ ہونا) + ف

نحلو میں لعل و گوہر یاں نہیں دانتوں پہ میل
میں گدا اس طور کا تو شاہ اس دستور کا
کیجئے بندہ پہ فرمائش ولیکن اس قدر
جسقدر مقدور ہو وے تجھ سے ہمقدور کا [illegible]

دانتوں پر ہونا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ بچے کے دانت نکلنے کو ہونا ۔ بچہ کا دانت نکالنے کے واسطے آمادہ ہونا دانت نکلنے کے قریب ہونا +

دانتوں پسینا آنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ کسی دشوار کام کے کرنے سے عاجز آجانا ۔ چیں بول جانا تھک جانا +

دانتوں چڑھنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ عو ۔ ہونٹوں میں آنا ۔ ٹوک میں آنا + نظر لگنا +

دانتوں زمین پکڑ کے ۔ ٥ ۔ تابع فعل ۔ بمشکل تمام نہایت عسرت اور تنگی سے ۔ کمال کفایت شعاری اور کنجوسی سے جیسے دانتوں زمین پکڑ کر ان روپیوں میں مہینا پورا کیا +

دانتوں زمین پکڑنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ مضبوط گرفت کرنا ۔ نہایت مضبوطی سے پکڑنا ۔ نہایت عسرت اور تنگدستی سے گزارا کرنا ۔ بمشکل مصیبت و صعوبت کاٹنا + ف

دیکھ اس کوہ تنی سب کی دم سے گئی اکڑ کر
ٹھیری ہے آرسی بھی دانتوں میں پکڑ کر (میر تقی)

دانتوں سے اٹھانا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ دانتوں سے چننا ۔ نہایت قدر کے ساتھ اٹھانا جیسے یہ کوڑی گرے تو دانتوں سے اٹھائے +

دانتوں سے ہاتھ کاٹنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ اپنا غصہ رفع کرنے کے واسطے اپنا ہاتھ کاٹکر آپ ہی اُسکا دفعیہ کرنا ۔ ہاتھ پر بھبوکل اتارنا ۔ (۲) نہایت افسوس کرنا ۔ کمال تاسف کرنا (۳) کسیکو چڑانے کے واسطے ہاتھ منہ میں دباکر کھاجانیکا اشارہ ظاہر کرنا +

دانتوں میں انگلی دبانا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی (۱) نہایت افسوس ظاہر کرنا ۔ متاسف ہونا ۔ ف

کل ڈالی جو ہیں اپنے گریبان میں [illegible]
تو نے دبائی وہیں دنداں میں انگلی (صنعت)

(۲) منع کرنا ۔ روکنا ۔ کسی کام سے باز رکھنا ۔ ف

کچھ اُس سے اشارے میں کہتا ہوں تو کہتا ہے
دانتوں میں دبا انگلی اے وائے یہ رسوائی (صادق)

(۳) متعجب ہونا ۔ متحیر ہونا ۔ اچنبہ میں ہونا +

دانتوں میں تنکا لینا یا پکڑنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدی ۔ ہا ہا کھانا ۔ گڑگڑانا ۔ عجز و زاری کرنا + جان کی پناہ اور امان چاہنا ۔ ف

خوف مانا اس قدر زلفوں کی کالی رات نے
کہکشاں سے لے لیا دانتوں میں تنکا رات نے (منیر)

دانتوں میں جیب یا زبان ہونا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ دشمنوں کے ہجوم یا نرغہ میں رہکر سلامت رہنا + دشمنوں کے بیچ میں گھرا رہنا +

دانتی ۔ ٥ ۔ اسم مونث (ہندو) ۔ بتیسی ۔ دانتوں کا چوکا (۲) درانتی گھانس کاٹنے کا آلہ ۔ ہنسیا +

دانتی لگنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم ۔ جبڑا بند ہونا ۔ دانت بھچ جانا ۔ دنداں بدنداں نشستن کا ترجمہ +

دانتیا ۔ ٥ ۔ اسم مذکر ۔ ریہ کا تنک جو اکثر پینے کا تمباکو تیز کرنے کے واسطے دغاباز دوکاندار کام میں لاتے ہیں +

دانِسْت ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ دانش ۔ واقفیت + شناخت + رائے

سمجھ - بدھ - ادراک +

دانستہ - ف - تابع فعل - جان بوجھکر - سمجھ بوجھکر +

دانشمند - ف - صفت - عالم - عقل مند - ہوشیار - گیانی - بدھوان - سمجھدار - زیرک +

دانش - ف - اسم مونث - علم - عقل - دانائی - سمجھ - بوجھ +

دانشمندی - ف - اسم مونث - دانائی - عقل - فہم - فراست - حکمت

دانگ - ف - اسم مونث - (۱) چھے رتی کا وزن - مثقال یا درہم کا چوتھا حصہ (۲) اطراف - سمت - جانب (۳) کسی چیز کا چھٹا حصہ (۴) حصہ - ٹکڑا +

دانون - ہ - اسم مذکر - دیکھو داؤں - باری - وار +

دانہ - ف - اسم مذکر (۱) اناج - غلہ - بیج - تخم (۲) ... اظہار افراد کے واسطے جیسے آم کا دانہ - سیب کا دانہ - انگور کا دانہ وغیرہ +

دانہ اگلنا - ا - فعل متعدی - پرندوں یا کبوتروں کا منہ سے دانہ نکالنا - کھایا ہوا دانہ پوٹہ سے باہر لانا +

دانہ بدلنا - ا - فعل متعدی - پرندوں کا آپس میں ایک دوسرے کو اپنے منہ کا دانہ کھلانا +

دانہ بدلی - ا - اسم مونث - کبوتروں کا باہم ایک دوسرے کو دانہ کھلانا + نہایت محبت کی علامت ظاہر کرنا +

دانہ بندی - ا - اسم مونث - کنکوتی - کھڑی کھیتی کو آنکنا یا کوتنا + کچی پیمایش +

دانہ بھرانا - ا - فعل متعدی - پرندوں کا اپنے بچوں کے منہ میں چوگا ڈالنا +

دانہ پانی - ا - اسم مذکر (۱) ان جل - آب ودانہ - آب وخورش +

کھینچ لاتا ہے قفس تک ہمیں دانہ پانی
دیکھئے دانہ فلک بند کرے یا پانی (اسیر)

(۲) مجازاً بود و باش - اقامت +

دانہ دار - ف - صفت - رویے دار - دانہ دار - جیسے دانہ دار گھی یا قلاقند وغیرہ +

دانہ دانہ پر مہر ہونا - ا - فعل لازم - جو دانہ جسکی قسمت کا ہونا اُس کو ملنا جہاں کا رزق تقدیر میں لکھا ہونا وہیں جاکر ملنا +

دانہ ڈنکا - ا - اسم مذکر - ایک آدھ دانہ - ٹکڑا ٹیرا +

دانہ دینا یا ڈالنا - ا - فعل متعدی - دانہ کھلانا - کبوتروں کو دانہ کھلانا - ... گھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے +

دانہ زد - ا - اسم مذکر - وہ شخص جو ایک ایک دانہ پر بخل کرے - نہایت کنجوس - بخیل - کنجوس +

داؤ - ا - اسم مذکر (۱) شطرنج کی چال + ڈک - وار - داؤں - نوبت - باری (۲) - مکر - فریب - حیلہ - دھوکا +

داؤ - ہ - اسم مذکر (سنسکرت) (۱) بڑا بھائی (۲) تاؤ + (۳) کرشن جی کے بڑے بھائی کا نام +

داوا - ہ - اسم مذکر (لکھنو) دھا - شور بپا یہ - لگا - آنا کا خاوند - دھاوڑ +

داود - ع - اسم مذکر (۱) اصل عبرانی داؤد بمعنی محبوب وعزیز یعنی محبوب الہی (۲) ایک مشہور ومعروف پیغمبر کا نام جو بادشاہ اور نبی اللہ دونوں تھے - انکے والد بزرگوار کا نام ایشا تھا - کتاب زبور یعنی وثیقہ صدیہ آپ ہی پر نازل ہوئی - آپ اس درجہ خوش الحان تھے کہ بوقت زبور کے زمزموں میں حمد باری ادا فرماتے تو خلقت کیا حیوانات کا ہجوم ہو جاتا تھا - چنانچہ حاسدوں کو رجوع خلق سے اس قدر رشک پیدا ہوا کہ انہوں نے اسی زمانہ میں بربط - مزامیر - لحن - سرود وغیرہ بہت سے ساز ایجاد کر لئے لیکن وہ تاثیر نہ پائی - یہ ساز خوش کن بیشک تھے مگر وجد آوری سے کوسوں دور - آپ نہایت متقی - پرہیزگار اور خلق خدا پر جان نثار تھے آپ کے دعوے پارسائی نے ہی بحکم خدا ایک مرتبہ لغزش دلائی - آپ کا معمول تھا کہ راتوں کو گلیوں کوچوں میں گشت لگاتے - رعیت کا حال بچشم خود دیکھتے اور اجنبی بنکر پوچھتے کہ داؤد مخلوق سے کس طرح پیش آتا ہے - اس کا طریق معاشرت کیا ہے - معلوم ہوا کہ ساری باتیں اچھی ہیں مگر یہ بات ضرور ہے کہ اپنا ذاتی خرچ بیت المال سے چلاتا ہے - آپ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی کہ الہی مجھے کوئی ایسا ہنر سکھا کہ میں اپنا خرچ اس سے نکالا کروں - اور بیت المال سے ایک کوڑی نہ لوں - خدا تعالے کو ان کی یہ بات پسند آئی - حکم ہوا کہ زرہ بنا کر

ہمایوں

(۱) ہمایوں۔ اتنا پابندِ وقت ہے کہ جنوری ۱۹۲۲ء سے لے کر (جب یہ جاری ہوا تھا) آج تک کبھی اس کی اشاعت میں ایک دن کی تاخیر بھی واقع نہیں ہوئی اردو صحافت میں اس سے قبل ایسی باقاعدہ مثال نہیں مل سکتی۔

(۲) ہمایوں۔ آنریبل جسٹس میاں محمد شاہدین صاحب ہمایوں مرحوم جج ہائیکورٹ پنجاب کی یادگار کے طور پر ایک مستقل سرمایہ سے جاری ہے۔ اس لئے اس کے ظاہری و معنوی حسن کو برقرار رکھنے کے لئے کسی قسم کی کاروباری مصلحت مدنظر نہیں رکھی جاتی۔

(۳) ہمایوں۔ کا اخلاقی معیار اس قدر بلند ہے کہ ملک کا کوئی ادبی رسالہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس میں فحش اشتہارات۔ عریاں تصاویر، اور مخربِ اخلاق مضامین اور نظموں کے لئے قطعاً گنجائش نہیں، یہ رسالہ بلاخطر خواتین کے ہاتھوں میں دیا جاسکتا ہے۔

(۴) ہمایوں کی ادارت جناب میاں بشیر احمد صاحب بی اے (آکسن) بیرسٹرایٹ لا کے قابل ہاتھوں میں ہے اس کی ترتیب میں مضامین کے محض بلند معیار ہی کا خیال نہیں رکھا جاتا، بلکہ تنوع کا بھی اتنا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہمایوں کا ہر پرچہ مختلف قسم کے مذاق کے لوگوں کے لئے یکساں جاذبِ توجہ ہوتا ہے۔

(۵) ہمایوں کے مضامین محض پُر از معلومات ہی نہیں ہوتے، بلکہ انتہا درجے کے دلچسپ بھی ہوتے ہیں، اس لحاظ سے ہمایوں آپ اپنی نظیر ہے،

(۶) ہمایوں۔ صحتِ زبان کے لحاظ سے نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر کے مستند ترین رسائل کی صفِ اول میں شمار ہوتا ہے۔

(۷) ہمایوں میں علمی و ادبی، تاریخی و تمدنی مضامین، دلکش افسانے اور ڈرامے، پاکیزہ نظمیں۔ مزاحیہ مقالے، مشرقی و مغربی رسائل کے دلچسپ اقتباسات اور ملک کی موجودہ ادبی تحریکات کے متعلق نہایت بیش قیمت اطلاعات شائع کی جاتی ہیں۔

(۸) ہمایوں۔ ملک کے محکمۂ تعلیم کی طرف سے منظور شدہ ہے، ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں بے انتہا مقبول ہے۔

(۹) ہمایوں کے کاغذ، کتابت، طباعت، اور تصاویر وغیرہ پر دل کھول کر روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔

(۱۰) ہمایوں کے سالگرہ نمبر اور دیگر خاص نمبروں کے لئے کوئی زائد قیمت نہیں لی جاتی۔

چندہ سالانہ پانچ روپے چھ آنے، ششماہی تین روپے مع محصول ہے

خاکسار۔ منیجر رسالہ ہمایوں لاہور

اپنا پیٹ پالا کرو - ہم نے تمکو یہ معجزہ دیا کہ لوہا تمہارے ہاتھ میں
مثل موم ملائم اور نرم ہو جایا کرے لیکن حکما کا بیان ہے
کہ جس وقت آپ کو یہ خیال آیا تو آپ نے چونکہ
علم کیمیا کا ہنر بھی حاصل کر رکھا تھا اُس کے ذریعہ سے
نہایت آسانی کے ساتھ زرہ بنانی شروع کی اور اُس سے
اپنا گزارہ کرنے لگے - بیت المال سے لینے کی توبہ کی +
آپ نے اپنی اوقات کو اس طرح تقسیم کر رکھا تھا ایک روز
پند و نصایح میں صرف فرماتے - ایک روز گوشۂ عبادت میں
معتکف بیٹھتے - ایک روز امور خانگی میں مصروف رہتے - باقی
ایام مہام سلطنت و داد خلایق میں بسر کرتے - آپ کا رعب بھی
بدرجہ غایت تھا - اُوریا کی بیوی کو اُسے شہید کرا کر اپنے نکاح
میں لانے کا دھبہ ان پر لگا تھا لیکن یہ امر ربانی تھا تاکہ ان کا
غرور یا رسائی ملوّث ہو جب آپ اپنی لغزش پر متنبہ ہوئے تو ایسے
روئے ایسے روئے کہ چہرے مبارک کے گرداگرد آنسوؤں
کی تری سے جس زمین پر پڑے رہے تھے گھانس پھوٹ
آئی - جب خدا تعالےٰ نے ان کی زبان سے کہلوا لیا کہ بیشک
داؤد خاطی غالی ہے تو اس کا تصور تو بھی معاف کر دیا اور
اُوریا کی قبر پر پہنچ کر اس سے بھی معافی دلوا دی - ایک دفعہ
قوم بنی اسرائیل نے وہ سر اٹھایا کہ ان کی سلطنت اور تمام رعایا
کو تہلکہ میں ڈال دیا - خدا تعالےٰ نے حضرت داؤد کی دعا سے
ان کے واسطے تین سزائیں تجویز کیں اور حکم دیا کہ جس سزا کو وہ
وہ منظور کریں وہی دی جائے سب نے مشورہ کر کے طاعون
کی وبا کو پسند کیا چنانچہ پانچ پہر میں ایک لاکھ ستر ہزار بنی اسرائیل
فوت ہوئے جب آپ کی دعا سے یہ بلا دفع ہوئی تو آپ نے
اس کے شکریہ میں ان سے مسجد اقصٰے کی بنیاد ڈلوائی اور قد آدم
ہوا کر حسب الحکم باری باقی عمارت اپنے فرزند رشید حضرت سلیمان
علیہ السلام کے واسطے چھوڑ دی - آپ کی عمر سو یا ایک سو بیس
برس کی ہوئی - جس وقت آپ کا جنازہ اُٹھا تو عوام الناس کے
علاوہ چالیس ہزار رہبان شریک مشایعت تھے +

داؤدی - ہ - ایک زرد و سفید رنگ پھول کا نام جسے گل داؤدی
بھی کہتے ہیں +

داؤدی - یا - داؤد خانی - ہ - صفت - منسوب بہ داؤد خاں -
سفید گیہوں (وہ سفید گیہوں جن کو بادشاہی امیروں میں سے ایک شخص داؤد خاں
نامی شاہ عالم کے عہد میں مصر یا عرب سے لایا تھا)

داؤن - ہ - اسم مذکر - ہنیا - ڈولس گھگری - جنبیہ (ایک قسم کا چھرا
جو اکثر پہاڑیوں گورکھوں اور ہندوں کے پاس ہوتا ہے)

داؤں - یا - دانوں - ہ - اسم مذکر (۱) باری - وار - دک - نوبت (۲)
گھات - کمین - موقع - قابو - بس (۳) بازی + چال + حیلہ - مکر -
فریب (۵) بند کشتی - کشتی کا پیچ (۶) پاسہ - قرعہ +

داؤں آنا - ہ - فعل لازم (۱) جوئے میں حسب مُراد پاسہ پڑنا -
(۲) دار آنا - نوبت آنا +

داؤں پر چڑھانا - فعل متعدی (۱) پیچ پر چڑھانا - داؤ بھر لینا
(۲) قابو میں لانا - بس میں لانا +

داؤں پر چڑھنا - ہ - فعل لازم - قابو پر چڑھنا - بس میں آنا +
پیچ پر چڑھنا +

داؤں پر رکھنا - ہ - فعل متعدی (۱) بازی پر لگانا - شرط پر رکھنا - اُٹھانا -
لگانا - (۲) کشتی کے پیچ پر بھرنا +

داؤں پڑنا - ہ - فعل لازم - حسب مراد پاسہ پڑنا - بازی آنا +

داؤں پھینکنا - ہ - فعل متعدی - پاسہ پھینکنا - پاسہ ڈالنا - بازی
کی کوڑیاں پھینکنا یا اُچھالنا +

داؤں پیچ - ہ - اسم مذکر (۱) داؤں گھات - مکر و فریب - دم جھانسا
چال (۲) کشتی یا بازی کے ڈھنگ اور قاعدے - کشتی
کے بند +

داؤں تاکنا - یا - لگانا - ہ - فعل لازم - گھات لگانا - موقع
دیکھنا - گھات میں بیٹھنا - گھات میں رہنا - تاک
لگانا +

داؤں دینا - ہ - فعل متعدی - دم دینا - فریب دینا - دھوکا
دینا - جُل دینا - چھل کرنا - ٹھگنا +

داؤں کرنا - ہ - فعل متعدی - پیچ کرنا - پیچ کھیلنا + چھل کرنا +
گھات لگانا - شکاری کا گھات میں بیٹھنا +

رسالہ کلیم کے لئے ہر جگہ دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

داؤں کھانا - ۱- فعل لازم (دہلی) لواطت کرانا +

داؤں کھیلنا - ۱- فعل لازم - پیچ کھیلنا - جُل دینا - دھوکا دینا - گھات لگانا +

داؤں لگانا - ۱- فعل لازم (۱) گھات لگانا - موقع دیکھنا - قابو پانا - (۲) بازی لگانا - اڑنا - شرط بدنا - شرط لگانا +

داؤں میں آنا - ۵- فعل لازم - فریب سے قابو میں آنا - ڈھب پر [illegible]

آتا نہیں ہے وہ تو کسی ڈھب [illegible]

بنتی نہیں ہے ملنے کی [illegible]

داؤنا - ۵- فعل متعدی (پورب) دائیں چلانا - گاہنا - خرمن کو بیدنا

داہنا - ۵- سیدھا - یمین - راست +

داہنا ہاتھ - ۵- اسم مذکر - سیدھا ہاتھ - دستِ یمین +

داہنے ہاتھ کا کھایا حرام ہے - ۱- عو - نصیحت یعنی اگر تم اس بات کو نہ کرو تو تم نے جو کچھ اپنے سیدھے ہاتھ سے کھایا پکایا وہ حرام ہی ہوگا +

داہنے ہاتھ کو - ۵- تابع فعل - اشارت - کو راستہ بتانے میں یہ لفظ زیادہ مستعمل ہے یعنی داہنے ہاتھ کی طرف جا +

دائی - ۱- اسم مونث (۱) دایہ - جنائی - قابلہ - جنانے کا پیشہ کرنے والی عورت (۲) انا - بلائی - دودھ پلانے والی (۳) - (پورب) خادمہ - ملازمہ - ماما - (۴) آنکھ مچولی میں چور کی آنکھیں بند کرنے والا شخص (۵) - ۵- صفت - (ہندو) دینے والا - دور کرنے والا جیسے سُکھ دائی - دُکھ دائی +

دائی پلائی - ۱- اسم مونث (۱) انا - دودھ پلانے والی عورت - دھایا +

دائی جانے اپنی بائی - ۱- (کہاوت) دائی کو جننے والی کی کیفیت نہیں معلوم ہوتی - ہر شخص دوسرے کا اپنا سا حال جانتا ہے +

دائی جنائی - ۱- اسم مونث - قابلہ - دایہ +

دائی چنبیلی کے مرزا موگرا - ۱- کہاوت - جو شخص کمینے گھر میں پیدا ہو کر اپنے کو عالی خاندان ظاہر کرے اس کی

نسبت طنزاً یہ کلمہ بولتے ہیں +

دائی دائی تیرے ساتوں بھائی - ۱- (کھیل کا فقرہ) جب بچے آنکھ مچولی کھیلتے ہیں اس شخص کو جو چور کی آنکھیں بند کرتا ہے صحیح سلامت آکر چھو لیتے ہیں تو یہ دعائیہ فقرہ کہتے ہیں یعنی دائی تیرے ساتوں بھائی جئیں ہمنے تجھکو بے چور ہے آکر چھو لیا) +

دائی دوا والے - ۱- اسم مذکر - وہ لوگ جو دائی دوا کے وسیلہ سے روزی حاصل کریں - وہ لوگ جن کی ماں یا جورو یا بہن دائی دوا کا پیشہ کر کے روٹی کھلائے - کمینے اونے سفلے +

دائی سے پیٹ چھپانا - ۱- فعل متعدی - واقف الحال یا واقف راز سے کسی بات کو [illegible] کر کے جھوٹا بننا +

دائی سے پیٹ نہیں چھپتا - ۱- کہاوت یعنی محرم راز دان اور آگاہ واقف کار سے اسرار یا بھید مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا + ع

رقیب کیوں نہ ہو محرم تمہارے راز کا اب
مثل ہے پیٹ کوئی چھپ سکے ہے دائی سے (جرأت)

دائی کو سونپنا - ۱- فعل متعدی - عو - دایہ کے حوالہ کرنا - بچے کو انکے سپرد کرنا - پالنے کے واسطے بچہ کو دائی کے گھر دینا +

دائی کو میری کوستی ہے - ۱- محاورہ عو یعنی میرے واسطے [illegible] کرتی ہے - میرا برا چاہتی ہے +

دائی کھلائی - ۱- اسم مونث - وہ دایہ جو بچوں کو کھلائے پلائے بارکھ

دائی کے آگے پیٹ نہیں چھپتا - ۱- (کہاوت) دیکھو دائی سے پیٹ نہیں چھپتا +

دائی کے سر پھول پان - ۱- کہاوت یعنی نیکی و بدی سب دائی کے سر - ہر ملا و بہتان بیچارے غریب و بے زبان آدمی پر پڑتا ہے +

دائی گیری - ۱- اسم مونث - دایہ گری - جنائی کا کام یا پیشہ کرنے والی +

دایاں - ۵- اسم مذکر - دیکھو (داہنا)

دایاں بولنا - ۵- فعل لازم - تیتر کا دائیں ہاتھ کی طرف چوری کو جاتے ہوئے بولنا جو شگون نیک خیال کیا جاتا ہے - بد چوریا

نقش و نگار

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

کی وجد آفرین نظموں کا مجموعہ جو مندرجۂ ذیل ابواب پر منقسم ہے

(۱) نگار خانہ (۲) خمریات (۳) تاثرات (۴) مطالعہ و نظر (۵) نشیب

ہر نظم اپنی جگہ مکمل، مرصع اور کیفیات شعری میں ڈوبی ہوئی ہے، اور اس کے مسحور کن نغمے، دل و دماغ کے لئے ایک مستقل سکون اور روح کے لئے ایک خاص سرور کا باعث ہوتے ہیں

لکھائی، چھپائی نفیس اور دیدہ زیب ہے

قیمت

غیر مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸) مجلد دو روپے (عہ۲)

کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی سے منگائیے

شاعر کی راتیں

شاعر انقلاب نے چند راتوں کی مختلف کیفیتوں کو اپنے خاص وجد آفرین اور کیف آور انداز میں بیان کیا ہے، جنھیں پڑھکر ہر شخص اپنے آپ کو اسی ماحول میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ راتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مست رات — بدمست رات — راز و نیاز کی رات — انتظار کی رات
اندھیری رات — چاندنی رات — جوانی کی رات — تصورات کی رات
التفات کی رات — جدائی کی رات — اشکوں کی رات — برسات کی رات
ربودگی کی رات — بیخودی کی رات — سرشار رات — بھیگی ہوئی رات
تصورات کی رات — بیچین رات — پیابن ناگن کالی رات

قیمت صرف آٹھ آنے

کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴۔ دریا گنج دہلی سے منگائیے

شعلہ و شبنم

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

(کی)

پر جوش اور کیف آور نظموں کا مجموعہ

جو آپ کو آتشکدے کی شعلہ افشانیوں، اسلامی شان و حریت کے خون کھولا دینے والے واقعات، بادۂ سر جوش کی سرمستیوں اور گلبانگ فطرت کے روح پرور نغموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیگا

شاعر انقلاب کا یہ لافانی شاہکار غیر مطبوعہ کلام سے مرصع ہے

کتاب مجلد ہے اور نہایت، خوشنما گرد پوش سے آراستہ ہے

قیمت صرف تین روپے (عہ۳)

کلیم بک ڈپو جینتی نواس دریا گنج نمبر ۴ دہلی سے منگائیے

سو شعر

حضرت جوش ملیح آبادی کے تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام سے منتخب کرکے

سو شعر

دئے گئے ہیں، ساتھ ہی سوانح حالات اور کلام پر مختصر تبصرہ کیا گیا ہے

باوجود اختلاف مذاق کے نصف سے زیادہ اشعار آپ کو

اپنی پسند کے ملیں گے

جیبی سائز، کاغذ، کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ سرورق خوشنما

ہر شاعر کی تصویر بھی ہے

قیمت صرف چار آنے

مینیجر کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج۔ دہلی

(۸) نقصان دینا۔ خسارہ دینا جیسے اُسنے دس روپیہ کو دبا لیا اور پھر نہ بولا۔ (۹) کسی چیز کو زور سے اندر بھرنا۔ اماٹا۔ بھرنا۔ ہاتھ کے زور سے یا انگلیوں سے کسی چیز کو برتن کے اندر ٹھونسنا (۱۰) چھپانا مخفی کرنا۔ اخفا کرنا جیسے بات دبانا۔ واردات کا دبانا۔ اٹانا +

دباؤ۔ ہ۔ صفت (۱) بوجھ۔ غلبہ۔ زور۔ بھار۔ داب جیسے گاڑی کا دباؤ (۲) ڈھونا۔ ... کے خلاف (۳) خوف۔ دہشت ڈر۔ ڈری۔ اندیشہ + سے

یہ تو بتلا مجھے گر اس ... نہیں تجھکو دباؤ
غیر کے سامنے کیوں اتنا دبا جاتا ہے۔ معروف

(۴) جبر۔ سختی۔ تعدی جیسے اُن کے دباؤ سے یہ کام کیا (۵) رعب۔ داب۔ سے

پاؤں کیوں دابے نہیں دیتے
گر کسی کا تمہیں دباؤ ہے (جرأت)

(۶) حکم۔ حکم۔ زور۔ حکومت + اختیار (۷) لحاظ۔ خیال +

دباؤ ڈالنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ زور ڈالنا۔ بوجھ ڈالنا۔ عاجز کرنا +

دباؤ ماننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوف ماننا۔ ڈر ماننا۔ حکم ماننا

دَبدَبہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے ڈھول یا ٹاپ کی سی آواز۔ ٹیپ ٹاپ۔ طمطراق۔ کر و فر۔ رعب داب۔ شان و شوکت +

دبّو دبّو کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کسی بات کو دبانا۔ کسی معاملہ کو چھپا دینا۔ سنی اَن سنی کر دینا +

دُبدھا۔ ہ۔ اسم مونث۔ تذبذب۔ شک۔ شبہ۔ پس و پیش۔ کشمکش و پیچ۔ ہیر پھیر جیسے دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام (عوماً اور علی الخصوص مستورات دُگدھا بولتی ہیں اصل میں (دو + بدھا) سے مرکب ہے یعنی دو طرح۔ یا دو طرح کی مت)

دبدھا کرنا۔ فعل لازم۔ شک کرنا۔ شبہ کرنا۔ تذبذب میں رہنا۔ آگا پیچھا سوچنا۔ ہیر پھیر کرنا۔ بدظنی و بدگمانی کرنا + تردد کرنا۔ وسوسہ کرنا +

دُبُر۔ ع۔ اسم مونث۔ پشت۔ پیچھا۔ مجازاً مقعد۔ مسفرہ۔ گانڈ۔ گانڈو۔ گنڈ۔ بنڈ۔ کون۔ مبرز +

دُبُر و گھسّو۔ ہ۔ صفت۔ ڈرپوک۔ بزدلا۔ بودا۔ کم ہمت۔

دُبکانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھپانا۔ لگانا۔ کپڑے میں چھپانا جیسے بچے کو رضائی میں۔ دبکانا +

دُبکنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔ مخفی ہونا۔ روپوش ہونا۔ دبکی مارنا (۲) ڈرنا۔ خوف کھانا۔ خوف کرنا۔ ... چھپنا (۳)۔ متعدی) چاندی سونے کے تار دبکی ... کر ... کرنا +

دبک بیٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھپ بیٹھنا۔ مخفی یا روپوش ہو جانا دبکی لگا جانا۔ زمین سے پیٹ لگا کر بیٹھ جانا جیسے جانور بیٹھ جاتے ہیں +

دبک جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چھپ جانا۔ دبکی مار جانا۔ روپوش ہو جانا۔ پیلدینا۔ غائب ہو جانا +

دُبکی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) روپوشی کسی جانور کا زمین میں چھپ جانا جیسے چیتے کا دبکی لگانا (۲) داؤں گھات +

دبکی لگانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چھپنا۔ غائب ہونا + گھات لگانا۔ گھات میں بیٹھنا +

دُبکیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ تار دبکنے والا۔ بادلہ بنانیوالا۔ تار کوٹکر جوڑ کر بنانیوالا۔ تار چپٹا کرنے والا +

دُبگر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سپر ساز۔ ڈھال بنانے والا۔ آجکل کپّا بنانے والے کو کہتے ہیں +

دُبلا۔ ہ۔ صفت۔ فربہ کا نقیض۔ پتلا۔ لاغر۔ نحیف۔ ... کمزور کم گوشت +

دبلاپا۔ یا۔ **دُبلاپن**۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لاغری۔ نحافت۔ کمزوری۔ ماڑاپن +

دبلا پتلا۔ ہ۔ صفت۔ چھریرا۔ ہلکے بدن کا۔ ہلکا پھلکا +

دَبنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) بوجھ کے نیچے آنا (۲) ... گڑنا۔ (۳) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا (۴) زیر ہونا۔ مغلوب ہونا (۵) ... سکڑنا۔ سمٹنا (۶) ہٹنا۔ بچنا۔ راستہ دینا (۷) رکنا جیسے تنخواہ دبنا (۸) عجز و انکسار کرنا لحاظ کرنا جیسے جتنا دبنے میں تم سر چڑھتے ہو (۹) ... بیٹھنا جیسے چوٹ میں ہاتھ دبنا وغیرہ (۱۰) کینانا۔ ... (۱۱) کسی چیز کے اجزا کا ... ہو جانا (۱۲) نیچے آنا۔ اندر آنا جیسے کوٹ یا شکنجے کا دبنا (۱۳)

دو ہونا - رفع ہونا جیسے جھگڑا دبنا +

دَبَنگ - ا - صفت - قوی ہیکل - فربہ - تنومند - مشٹنڈا - موٹا تازہ - ہٹا کٹا + زبردست - زورآور - پرزور - توانا - س

چوک کے بازار میں تھا اک دبنگ

عار راحت و طبابت کا ننگ (سودا)

(۲) لکھنؤ - سخت دل - کٹر - بے رحم +

دَبنگا - ا - اسم مذکر - ہٹا کٹا آدمی - مسٹنڈا - پرزور اور طاقتور آدمی +

دَبنگی - ا - اسم مونث - مسٹنڈی - موٹی تازی - ہٹی کٹی عورت - زورآور عورت + س

ڈر دہشت کی دھوم دھام سے تم

وہ تو ایک دیوانی دبنگی ہے (انشا)

دَبوچنا - ہ - فعل متعدی - دبانا - بھینچنا - گرفت کرنا - اس طرح دبانا جس طرح بلی چوہے کو دباتی ہے + قابو میں لانا - قابو میں کرنا +

دُبَّہ - ہ - اسم مذکر - کپا + چرمی ظرف + (متروک)

دُبھاسیا - ہ - اسم مذکر - ترجمان - مترجم (ہندو) (دو + آبھیاس - بمعنی ربط سے یہ لفظ بنا ہے)

دُبِے - ہ - اسم مذکر - دو وید جاننے والے برہمنوں کا لقب +

دَبی بلی چوہوں سے کان کٹواتی ہے - ہ - کہاوت - زبردست دبے پر اپنے زیردست کا بھی حکم بجالاتا ہے +

دَبے پاؤں - ہ - تابع فعل - (۱) آہستہ آہستہ - سج سج آہٹ کے بغیر - چپکے چپکے - دھیمے دھیمے - س (نصیر)

دبے پاؤں طواف خانۂ لیلی کرلے مجنوں

مبادا جاگ اٹھے سنکے زبان غل سلاسل کا

(۲) چپکے سے - چوری سے - س

حسد سے جل کے دبے پاؤں اڑ گئے اغیار

ہمارے نالوں نے جب کار برق و بلو کیا (آتش)

دبے پاؤں آنا - ہ - فعل لازم - چپکے سے آنا - اس طرح آنا کہ پاؤں کی آہٹ نہ ہو +

دبے پاؤں جانا - یا - **چلنا** - ہ - فعل لازم - زمین پر آہستہ قدم رکھکر جانا تاکہ آہٹ نہ ہو - چپکے چپکے جانا + سج سج پورے پاؤں سے چلنا +

دبے پاؤں نکل جانا - ہ - فعل لازم - چپکے سے چلا جانا - کان دباکر نکل جانا + س

کوچے میں جو اس کے کل گئے ہم + کیا پاؤں دبے نکل گئے ہم (عباسی)

دبے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے - ہ - کہاوت - تنگ آکر ناتوان بھی حملہ کر بیٹھتا ہے +

دَبیر - ف - اسم مذکر - کاتب - نویسندہ + منشی + انشاء پرداز - مضمون نگار (۲)

دَبیرِ فلک - ف - ع - اسم مذکر - عطارد ستارہ - بدھ +

دَبیز - ف - صفت (۱) موٹا - گاڑھا - غفص - سنگین - گندہ - دل دار - (۲) مرزا سلامت علی مرثیہ گو ولد میاں غلام حسین لکھنوی شاگرد مظفر حسین ضمیر کا تخلص انکے مرثیوں میں نازک خیالی - عالی دماغی اور آورد پائی جاتی ہے - اور انکے ہم عصر میر انیس کے کلام میں آمد +

دبی زبان سے کچھ کہنا - ا - فعل لازم - آہستگی یا مری زبان سے کچھ اقرار کرنا - کم توجہی سے بات کہنا - غیر مستقل ہو کر کچھ کہنا - شرما شرمی کچھ اقرار کرنا - گرمجوشی سے نہ کہنا +

دَبیل - ہ - صفت (۱) زیردست - مغلوب - دبنے والا + ماتحت - زیر حکم - فرمان بردار - رعیت + کمزور - بودا (۲) کھونڈا - عیب دار - وہ شخص جو اپنے عیبوں کے باعث لوگوں سے دبتا اور رکتا رہے + س

نہ سے دبا ؤکسیکا نہ ہو کسی کے دبیل

پھر ہم سے بزم میں کیوں کان تم دباتے ہو (ذوق)

دُت - ہ - کلمۂ حقارت (۱) کتے کو ہنکانے کی آواز (۲) ہٹ دور ہو - الگ ہٹ

دُت تیرے کی - ہ - کلمۂ حقارت - ہٹ تیرے کی +

دُتکار - ہ - اسم مونث - دھتکار - لعنت ملامت - جھڑکی - زجر و توبیخ +

دُتکارنا - ہ - فعل متعدی - جھڑکنا - دھتکارنا - گھر کنا - کتے یا نالائق آدمی کو نکالنا - لعنت ملامت کرنا +

دَتون - یا - **داتون** - ہ - اسم مونث - مسواک +

ایک نفیس مزاج مہارانی

نے اپنے صدر اعظم سے کہا، دنیا کے ہر چہار جانب قاصد روانہ کرو کہ وہ ہر قسم کے پھول لائیں، تاکہ میں اپنے لئے بہترین خوشبو منتخب کرسکوں، تعمیل حکم کے لئے فردوس شمال کشمیر، جنت نظیر سوئزرلینڈ، شباب انگیز تسمانیہ کے گلپاش مرغزاروں میں گل چینی کی گئی، جب سب پھول دور دراز سفر کے بعد مہارانی کے حضور میں پیش کئے گئے تو بیشتر اپنی خوشبو کھو چکے تھے، اور باقی اس قدر مرجھائے ہوئے تھے، کہ مہارانی کی حسن شناس نگاہوں کو تکلیف ہوئی، مہارانی اس خواہش کے پورا نہ ہونے سے ملول رہنے لگی، کھانا پینا ترک کردیا، مہاراجہ کو فکر دامنگیر ہوا اور وزراء سے مشورہ طلب کیا،

مہتمم توشہ خانہ نے **اصغر علی محمد علی** سے عطر منگوانے کو کہا، رائے معقول تھی، فوراً عمل کیا گیا۔ جب عطر آیا تو مہارانی کا شباب رفتہ

ایک بار پھر اپنی پوری بہاریں ساتھ لئے واپس آگیا

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ

دَجّال - ع - اسمِ مذکر - (۱) صیغہ مُبالغہ ہے یعنی دریائے دجلہ سے پیدا ہونیوالا - اہلِ اسلام کے عقائد کے موافق یہ شخص قیامت کے کچھ عرصہ پہلے دریائے مذکور سے پیدا ہوکر اصفہان سے ظہور کریگا - ایک آنکھ سے کانا اور بڑا اَلْکڑ ہوگا - ماتھے کر اُس کے ماتھے پر بھی لفظِ کافر لکھا ہوا خاص اہلِ ایمان کو بوجہ نُورِ ایمان نظر پڑیگا - اور وہ اُلوہیت کا مدعی ہو کر بہت سے خرقِ عادات مثل احیاءِ اموات یا اماتتِ احیاء اور کھیتیوں باغوں کو بار آور کرنا وغیرہ وغیرہ بطورِ استدراج دکھا کر بہت آدمیوں کو اپنی الوہیت کا معتقد کرلیگا - تین روز کے عرصہ میں تمام عالم پر قابض ہو کر ... پھیلائیگا اس کی یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عیسیٰ آسمان سے اور امام مہدی آخر الزمان ... رے نامی غار سے تشریف لاکر ہلاک کرینگے - ظہور سے چالیس دن ہلاک ہوگا جس میں پہلا دن ایک سال کے برابر دُوسرا ایک ماہ اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا - باقی سینتیس روز ایام معہود کے برابر ہونگے - چونکہ وہ ایک آنکھ سے کانا اور بڑا بھاری کافر ہوگا اس وجہ سے اس کانے کو بھی کہتے ہیں جو نہایت شریر اور بد ذات ہوتا ہے - (۲) جھوٹا کاذب مکار - بطّال - بہت جھوٹ بولنے والا - ایک بہت بڑے جھوٹے یہودی کا لقب جو اخیر زمانے میں پیدا ہوگا - مخالف مہدی و عیسیٰ علیہما السلام (۳) طلا - سونا - زر - ذہب (۴) تیغ جوہردار -

دَچھنا - ہ - اسمِ مؤنث - (ہندو) دکشنا (۱) ہدیہ - تحفہ - سوغات (۲) نذر - بھینٹ - نذرانہ (۳) شکرانہ - محنتانہ - مزد - انعام -

دُخان - ع - اسمِ مذکر - دُھواں - دُود - بُخار - بھاپ -

دُخانی - ع - صفت - دُھوئیں کا - وہ چیز جو بھاپ یا دُھوئیں کے زور سے چلے جیسے دُخانی جہاز یا کل وغیرہ -

دُخت - ف - اسمِ مؤنث - دُختر کا مخفف -

دُختر - ف - اسمِ مؤنث - لڑکی - صبیہ - بیٹی - دُھی -

دُخترِ ربیبہ - ف + ع - اسمِ مؤنث - گیلڑ لڑکی - سوتیلی لڑکی -

دُخترِ رَز - ف - اسمِ مؤنث - انگوری شراب - شراب - (ذوق)

لے ذوق دیکھ دخترِ رز کو نہ منہ لگا چھُٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

دَخل - ع - اسمِ مذکر - (۱) آمد - پیداوار - آمدنی - اندر آنا - داخلہ - درآمد ہونا - اہل - رسائی - پہنچ - قبضہ - (۳) - و (۱) امکان - ممکن جیسے کیا دخل جو وہ یہاں تک آجائیں (۴) - و - دست اندازی - مزاحمت (۵) - و (۱) مہارت شُدبُد - واقفیت - دسترس جیسے انہیں انگریزی میں بھی کچھ دخل ہے -

دَخل بیجا - ع + ف - اسمِ مذکر (قانون) مداخلت ناجائز - بے اجازت کسی کے مکان میں چلا جانا -

دَخل پانا - اُ - فعل لازم (۱) گزر ہونا - آمد و رفت ہونا - راہ پانا - رسائی ہونا - پہنچ ہونا - باریاب ہونا (۲) زمین پر دخل پانا - زمین پر قبضہ پانا - قابض ہونا - قبضہ پانا -

دَخل در معقولات - ع + ف - اسمِ مذکر - کسی بات میں خواہ نخواہ دخل دینا - لوگوں کی بات میں مداخلت کرنا - بیچ میں بولنا - معقولات میں دخل دینا - اپنے تئیں پانچوں سواروں میں سمجھنا -

دَخل دہانی - ا - اسمِ مؤنث - (قانون) قبضہ دلانا - قابض کرانا -

دَخل دینا - اُ - فعل لازم - دخل دینا - بیچ میں پڑنا - بیچ میں بولنا - دست اندازی کرنا - سدِ راہ ہونا -

دَخل کرنا - اُ - فعل متعدی - قبضہ کرنا - قابض ہونا - اختیار میں لانا - متصرف ہونا - دست اندازی کرنا - دبا لینا - غصب کرلینا -

دَخل میں رکھنا - اُ - فعل متعدی - قابو میں رکھنا - قبضہ میں رکھنا - تصرف میں لانا -

دَخل نامہ - ع + ف - اسمِ مذکر - (قانون) قبضہ کی سند یا حکم - قابض ہونے کا سرکاری حکم پروانہ دخلیابی -

دَخل یابی - ع + ف - اسمِ مؤنث (۱) باریابی گزر - پہنچ - رسائی (۲) قبضہ - تصرف -

دُخول - ع - اسمِ مذکر - خروج کا نقیض - درآمد - بار - دخل - گزر - رسائی - پہنچ - گھسنا - داخل ہونا - گھسنا -

دُخول کرنا - اُ - فعل متعدی - گھسیڑنا - اندر کرنا - داخل کرنا - پیعنا - چبھونا -

دُخول ہونا - اُ - فعل لازم - گھسیڑنا - گھسنا - داخل ہونا - اندر جانا -

دَخیل - ع - صفت (۱) دخل دینے والا - باریاب - کسی کے کاروبار میں دخل دینے والا - (۲) قابض - متصرف -

دَخیل کار - ع + ف - صفت - کاروبار میں دخل دینے والا - سربراہ کار - قابض - متصرف -

REG. NO. 3694. L

شاعرِ انقلاب حضرت جوشؔ ملیح آبادی

کی

تازہ ترین تصنیف

جنون و حکمت

شائع ہو گئی

یعنی مجموعۂ رباعیات

رُباعی ، تمام اصنافِ سخن میں وہ تنہا رنگین، عمیق اور فلسفیانہ صنف ہے جو عظیم شعراء کی مشاقی کے نقطۂ کمال پر جلوہ گر ہوا کرتی ہے۔ اور کسی شاعر کو اُس وقت تک حقیقی رُباعی گو شاعر کا پُرشکوہ خطاب نہیں مل سکتا، جب تک کہ اُس کی بے پناہ جنون پرور تخئیلی قوت بلند ہوتے ہوتے حکمت و بصیرت کے آسمان سے ہمدوش نہیں ہو جاتی، بدبخت ہندوستان میں تمام دوسری چیزوں کی طرح رباعی بھی ہرچہ گیرد علتی علت شود کے زمرے میں داخل ہو کر ذلیل و رسوا ہو چکی ہے، یارانِ طریقت نے بزعم خود، یہ سمجھ رکھا ہے کہ رُباعی نام ہے رباعی کی بحروں میں چار مصرعے موزوں کر دینے کا، اور بس —— حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رُباعی شاعرانہ مطالعے شاعرانہ تفکر، شاعرانہ بصیرت، شاعرانہ رنگینیٔ خیال اور شاعرانہ حکمت کا ایک جوہر ہے کہ اگر اس کے ایک حرف کی بھی تفصیل کر دی جائے تو دفتر کے دفتر رنگین ہو جائیں۔

اگر آپ کے دل میں اکثر یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ کاش ہندوستان میں بھی کوئی خیام پیدا ہوا ہوتا تو آپ کا یہ اولین فرض ہے کہ پہلی فرصت میں جنون و حکمت کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھ لیں کہ فیاض قدرت نے آخرکار آپ کے ہندوستان میں ایک خیام پیدا کر دیا ہے ، اور یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ آپ اُس کی قدر نہ فرمائیں —— آپ کے اور ایران کے خیام میں فرق اتنا ہے کہ ایران کے خیام کو ایک "فیٹز جیرلڈ" مل گیا تھا جس نے اُسے ایک زندہ قوم سے روشناس کرا دیا تھا لیکن آپ کا خیام ایک ایسے ملک میں پیدا ہوا ہے جو مردہ اور غلام ہے ، اور غلامی کو صرف یہی نہیں کہ کوئی "فیٹز جیرلڈ" نہیں ملا کرتا ، بلکہ خود اس کی قوم بھی اُس کی قدرشناسی کے واسطے آسانی سے تیار نہیں ہوا کرتی۔

جُنون و حکمت مندرجہ ذیل ابواب پر منقسم ہے، (۱) معارف (۲) خرابات (۳) حسن و عشق (۴) پیرانِ سالوس (۵) متفرقات

قیمت صرف تین روپے —— علاوہ محصول ڈاک

منیجر کلیم بک ڈپو، جنیتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی

دد

دخیل ہونا - ا- فعل لازم- کسی کے کاروبار یا مزاج پر قابو رکھنا- سر رشتہ دار ہونا- مصاحب ہونا- شریک الرسم ہونا +

دد - ف- اسم مذکر- درندہ- پھاڑنے والا جانور جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ +

ددا - ا- اسم مؤنث- (لڑکی میں ددا یا ددا کہتا ہے) وہ عورت جو بچوں کی پرورش کے واسطے نوکر ہو- کھلائی- بچوں کو پالنے اور رکھنے والی باندی +

ددوڑا - ہ- اسم مذکر- وہ چھوٹے دانے جو مچھروں کے کاٹنے یا جوتے کی رگڑ سے جلد پر نمایاں ہوں اُن میں سے ہر ایک ددوڑا کہلاتا ہے- (اصل میں داد کی تصغیر ہے) +

ددہ - ہ- اسم مذکر (گیتوں میں) دہی- دودھ+ دودھ- شیر- (الحمد) ڈگر چلت موسے کینی اڑ دہیۃ بیچن میں ناچا ڈنگی -

ددھی - ہ- اسم مؤنث (۱) شیر گیاہ- ایک بوٹی کا نام جس کے توڑنے سے دودھ نکلتا ہے- (پُورب کی ہندو عورتیں اکثر خوبصورتی کے واسطے جسم پر اس کا دودھ لگا دیتی ہیں اور اُس سے وہ جگہ نیلی ہو جاتی ہے + (۲) ایک قسم کا سفید اور سُرخ پرت دار پتھر جس کی سلیں کانوں میں لگتی ہیں (۳) چوچی- پستان- چھاتی (اس معنی میں دُدّھی زیادہ بولتے ہیں) +

ددھیل - ہ- صفت- دودھ دینے والی- دودھار جیسے دُدھیل گائے کی دولاتیں بھی بھلی +

ددیا خسر - ا- اسم مذکر- بیوی کا دادا+ خصم کا دادا- دادسُرا +

دُر - ا- کلمۂ تحقیر و تنفر (۱) دُور ہو+ چپ بن اپنا رستہ لے چلدے+ بہت سرک نکل

سچ ہے کہ آبرو تری موتی کی آب ہے
تم نے کہا جو دُر میری عزت بگڑ گئی

دُردُر پھٹ پھٹ - ہ- اسم مؤنث- کلمۂ تنفر- لعنت ملامت- دھتکار- دھرکا- تھُڑی تھُڑی +

دُردُر پھٹ پھٹ کرنا - ا- فعل متعدی (۱) نکالنا- دھتکارنا- ہٹانا- (کہ مکری)

دُر دُر کروں تو دوڑا آوے کمن آنگن کمن باہر جاوے
دہیل چھوڑ کہیں نہیں ٹُتا کیوں سکھی ساجن نا سکھی کُتا

(۲) چھی چھی کرنا- نفرت کرنا- پھٹ پھٹ کرنا جیسے اُسے سب دُر دُر کرتے ہیں +

دُر

دُتو دُر ہونا - ا- فعل لازم- دھتکار پڑنا- نکالا جانا- نفرت ہونا-

(دوہا) یہ کُتا در در پھرے اور در در دُر دُر ہوئے
ایک ہی در کا ہو رہے تو دُر دُر کرے نہ کوئے

دُر موئے - ا- کلمۂ تنفر- عو- مرنے جوگے دُور ہو- ہٹ کمبخت- ہشت+ دُر +

دُر - ع- اسم مذکر (۱) موتی مروارید کلاں- گوہر جوہر (۲) ایک موتی کا گوشوارہ

وہ شعر تری مدح میں وصف دُر گوش میں پڑھوں
(اسیر) سیپی اُتار دے مجھے دُر اپنے گوش کا

(عربی میں مُشدّد اور فارسی میں دونوں طرح بولا جاتا ہے) +

دُر افشانی - ف- اسم مؤنث- دُر ریزی- موتی بکھیرنے+ خوش کلامی- خوش بیانی- گوہر افشانی- فصاحت +

دُر بچہ - ا- اسم مذکر- گوشوارہ کو چک جس میں ایک موتی ہوتا ہے+ مرکی +

دُرِ خوش آب - ف- اسم مذکر- نہایت آبدار موتی یا عمدہ شعر

دُرِ خوش آب مضامیں سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوق ثنا گر سہرا

دُرِ شہوار - ف- اسم مذکر- بادشاہوں کے قابل موتی- بہت بڑا موتی +

دُرِ ناسُفتہ - ف- اسم مذکر- (۱) اَن بندھا موتی- بن چھید کا موتی (۲)- صفت) دوشیزہ- کنواری- اچھوتی +

دُرِ نجف - ف- اسم مذکر (۱) سفید و شفاف مانند بلور پتھر کا نام جس میں کچھ سیاہ بال معلوم ہوتے ہیں- چنانچہ ان بالوں کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب کر کے اُس کی تعظیم بجا لاتے ہیں- (۲)- ا- عو) نجیب- شریف- صحیح النسب- نجیب الطرفین+ اصل نسل سید- سندی سید +

دُرِ یتیم - ع- صفت- دُرِ یکتا- وہ موتی کا بڑا دانہ جو سیپی کے اندر سے اکیلا ہی نکلے+ قیمتی موتی +

دُرِ یکتا - ع+ ف- صفت- دیکھو (دُرِ یتیم) +

دُز - س- صفت (۱) بد- خراب- بُرا- نکما- زبون+ نحس- منحوس (۲) سخت- مشکل- دشوار +

مارچ ۳۸ء

مدیر: جوش ملیح آبادی

دُربچن - ہ - اسم مذکر - (ہندو) (۱) کھوٹی بات - بُری بات - بدکلامی بدزبانی (۲) بدلگام - مُنہ پھٹ - مُنہ کا پھوڑا - دریدہ دہن ۔

دُربل - س - صفت (ہندو) - کمزور - غریب - ناتواں ۔

دُرجن - س - اسم مذکر - (ہندو) بدآدمی - بُرا آدمی - دشمن - بدخواہ - شریر ۔

دُرگت - ہ - اسم مؤنث - (ہندو) بدحالی - بُرا حوال - پتلا حال - بدانجام ۔

دُرگت کرنا - یا - بنانا - ہ - فعل متعدی - بُری گت بنانا - بُرا برتاؤ کرنا - بُرا لکھا کرنا - پتلا حال کرنا ۔

دُرگند - ہ - صفت - (ہندو) سُگند کا نقیض - بُو - بدبُو - عفونت ۔

دُرلب - س - صفت - ناممکن - جو شے مشکل سے ہاتھ لگے - اصل میں دُرلبھ تھا ۔

دُرمتی - ہ - صفت - کورمغز - بیوقوف - ناداں - احمق - بُری سمجھ کا ۔

دَر - ہ - اسم مؤنث - (۱) نرخ - قیمت - بھاؤ - مول - جیسے سو روپے کی (۲) کاسہ (۳) قدر - عزت - آبرو - وقر - توقیر - جیسے اُنکے ہاں یہاں کی کچھ در نہیں ۔

دَر - ف - اسم مذکر - (۱) دروازہ - دوار - چوکھٹ ۔

وحشتِ دل کا تقاضا ہے نکل چلنے کا (آتش)
تنگ ہوں گنبدِ گردوں کا نہیں در ملتا

(۲) حرف جار - بیچ - اندر - بجتہ - میں - درمیان (۳) زائد بھی آتا ہے بجز تحسین کلام کے واسطے خیال کرنا چاہئے جیسے درگزر ۔

دربدر - ف - تابع فعل (۱) دیکھو دردر (۲) صفت (۱) آوارہ - سرگشتہ - کوچہ گرد ۔

دربدر پھرنا - ا - فعل لازم - آوارہ پھرنا - ڈانواں ڈول پھرنا - بھیک مانگتے پھرنا - کوچہ گردی کرنا ۔

دربدر خاک بسر - ا - صفت - آوارہ و سرگرداں ۔

دردر - ف - تابع فعل - دربدر - گھر گھر - ہر ایک کے دروازے اور گھر پر جیسے اپنے دام کھوٹے کے در در مانگے بھیک ۔

دردر مارا پھرنا - یا - دربدر مارا پھرنا - ا - فعل لازم - آوارہ و سرگرداں پھرنا - تباہ و برباد پھرنا - خراب و خستہ پھرنا ۔

دردر مانگنا - ا - فعل متعدی - ہر ایک گھر پر بھیک مانگنا - ہر ایک دروازے پر سوال کرنا ۔

دراڑ - یا - دَرار - ہ - اسم مؤنث - درز - شگاف - جھری - بال - تریڑ - رخنہ

جھانکنے کے لئے ہوں جسمیں دراڑیں رخنے (ناسخ)
اے پری رو ہے مجھے ایسی ہی دیوار پسند

دراز - ف - صفت - لمبا - طویل ۔

درازقد - ف + ع - صفت - طویل القامت - لمبے قد کا - قدآور - چھ ہاتھ بالشت (بلند) ۔

درازگوش - ف - صفت (۱) بڑکنا - بڑے بڑے کانوں والا (۲) مذکر - خرگوش - گدھا ۔

دراز ہونا - ا - فعل لازم - لمبا ہونا - لیٹنا - سونا - پاؤں پھیلانا - استراحت فرمانا ۔

دراز - ا - (۱) انگلش Drawer ڈراور (۲) اسم مؤنث - الماری یا میز کا کھینچنا ہوا خانہ ۔

درازی - ف - اسم مؤنث - لمبائی - طوالت ۔

درآمد ہونا - ا - فعل لازم - داخل ہونا - اندر آنا ۔

درآمد برآمد - ف - اسم مؤنث - آمد و رفت - آنا جانا ۔

درآمد برآمد کے دن - ا - اسم مذکر - موسم بدلنے کے دن - تبدیل موسم ۔

درآنا - ا - فعل لازم - گھسنا - داخل ہونا - کسی چیز کا کسی چیز کے اندر سمانا - اٹنا ۔

دَرّانا - ا - صفت - نڈر - بے دھڑک - بے خوف و خطر - مُنہ اُٹھائے - سیدھا - بن پوچھے - بلا اجازت جیسے کسی کے گھر میں درّانا چلا جانا ۔

دُرانا - ہ - فعل متعدی (ہندو) چھپانا - پوشیدہ رکھنا - دُرا کرنا ۔

دَرانتی - ہ - اسم مؤنث - ہنسیا - گھانس کاٹنے کا قوس نما اوزار ۔

درانتی پڑنا - ہ - فعل لازم - کھیتوں میں کٹائی شروع ہونا ۔

دَرانداز - ف - اسم مذکر - دو آدمیوں میں لڑائی کرا دینے والا - لُترا - غماز - چغلخور - غیبت کرنیوالا - بدگوئی کرنیوالا - بدگو ۔

صحبت آخر کو بگڑتی ہے سخن سازی سے (میر)
کیا دراندازی بھی اک بات بنا لیتے ہیں

پابوس کو ہر روز گیا یار کے گھر میں (آتش)
پٹکا کئے سر کو پس دیوار دراندا ز

دَراندازی - ف - اسم مؤنث - غمازی - بدگوئی - چغلخوری - لُتراپن

دُرّانی - ف اسم مذکر - احمد شاہ دُرّانی کی قوم پٹھانوں کے ایک فرقہ کا نام - ابدالیوں کا فرقہ - کان میں موتی پہننے والا پٹھانوں کا جرگہ ۔

دُراؤ - ا - اسم مذکر - غو - دوئی - جُدائی - بیگانگی - نفاق - جیسے تم تو ہم سے دُراؤ رکھتے ہو ۔

دِرب - س - اسم مؤنث - روکڑ - نقدی ۔

دَرباب - ف - اسم مذکر - بابت - دربارہ - نسبت ۔ مُقدمہ - معاملہ ۔ کارن - سبب - باعث ۔

دَربار - ف - اسم مذکر - درگاہ - بارگاہ - آستانہ - (۲) (۱) امرائے عظام و شاہانِ ذوالکرام کی مجلس - شاہی عدالت - کچہری - اِجلاس ۔ جشن (۳) (۱) رجواڑوں میں راجہ کو بھی دربار کہتے ہیں - (۴) (۱) حاضری - حاضر باشی - حضوری - خدمت -

عِشق کا قصّہ کہیں گے ہم حضُورِ شاہِ حُسن (آتش)
وقتِ شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا

(۵) (۱) امرتسر کا مشہور مکان جس میں گرنتھ رکھا ہوا ہے ۔

دربار باندھنا - ا - فعل متعدی - رشوت مُقرر کرنا - گھوس دینا - منہ بھرائی دینا - مُنہ بھرنا - چٹاتے رہنا ۔

دربار برخاست ہونا - ا - فعل لازم - شاہی مجلس کے حُضّار اور اُمرا کا رُخصت ہونا - کچہری اُٹھنا ۔

دربارِ خاص - ف + ع - اسم مذکر - وہ دربار جس میں عام لوگوں کی اجازت نہو - خلوتی مجلس - اجلاس خاص ۔

درباداری - ا - اسم مؤنث - حاضر باشی - کسی امیر یا حاکم خواہ بادشاہ کے ہاں روزانہ حاضر ہونا ۔

دربارداری کرنا - ا - فعل لازم - کسی امیر کے ہاں روز حاضر ہونا - دیگر پر خوشامد کرنے جانا ۔

دربارِ عام - ف + ع - اسم مذکر - وہ اجلاس جس میں تمام لوگ حاضر ہوسکیں عام لوگوں کے واسطے اجلاس فرمانا - عدالتِ عام ۔

دربار کرنا - ا - فعل متعدی - بادشاہوں کا جلوت میں بیٹھ کر امیروں اُمرا کا مجرا و سلام لینا ۔ کچہری کرنا - عدالت کرنا - اِجلاس فرمانا ۔

دربار لگنا - ا - فعل لازم - (۱) مُلازموں اور مجرائی لوگوں کا مجلس شاہی میں اکٹھا ہونا (۲) مجمع ہونا - ہجوم ہونا - بھیڑ لگنا -

کہئے کیونکر نہ اُسے بادشہِ کشورِ حُسن (جرأت)
کہ جہاں جاکے وہ بیٹھا وہیں دربار لگا

دربار معمور ہونا - ا - فعل لازم - مجلس شاہی کا حاضرین سے بھر جانا

دَربارہ - ف - تابع فعل - دیکھو (درباب) ۔

دَرباری - ف - اسم مذکر (۱) مُلازمانِ حضوری - مجرائی لوگ - سلام کرنے والے - امتیازی ۔ ندیم - مُصاحب - ہمنشیں - خواص - (۲) صفت) منسُوب بہ دربار - دربار سے نسبت رکھنے والا ۔

درباری پوشاک - ف - اسم مؤنث - (۱) شاہی مجلس میں پہنکر جانیکا لباس - وہ خاص کپڑے جو شاہی دربار کے دستور کے مُوافق وہاں پہنکر جاتے ہیں - رخت سلامی (۲) مُکلف یا تکلُف کے کپڑے ۔

درباری زبان - ف - اسم مؤنث - عدالت کی بول چال ۔ وہ زبان جو شاہی مجلس میں بولے جاتے ہیں - شاہی زبان - اُردوئے مُعلّٰی ۔

دَربان - ف - اسم مذکر - حاجب - ڈیوڑھی بان - مُلازم دروازہ ۔ چوکیدار پہرے دار - سنتری - بلّواب - پردہ دار - دروازہ کا نگہبان ۔

دَربست یا دَرو بست - ف - تابع فعل (۱) بالکل - تمام - غیر کے دخل اور تصرُّف کے بغیر (۲) محفوظ - حفاظت میں ۔

دَربَہرہ - ہ - اسم مذکر - جو کی شراب - بیئر شراب - غلّہ کی شراب ۔ صحیح دڑبہرہ ہے مگر بول چال میں یا تزک جہانگیری وغیرہ میں دال مہملہ آیا ہے ۔

دَربہشت - ا - اسم مؤنث - ایک قسم کی شیرینی جو اکثر پنجاب میں بنتی ہے ۔

غمخانہ تیری یاد میں ہے [illegible] بہشت (ناسخ)
زہرِ غمِ فراق مزے میں ہے دربہشت

دَرپردہ - ف - صفت (۱) پوشیدہ - چھپے - غائبانہ (۲) - تابع فعل - خفیہ پوشیدہ مخفی مُبہم ۔ اشارۃً کنایۃً بالکنایہ ۔

دَرپن - س - اسم مذکر - (ہندی) شیشہ - آئینہ - آرسی - جیسے تیرے دریا دھرم نہیں من میں ۔ مکھڑا کیا دیکھے درپن مایں (کبیر) ۔

دَرپے - ف - تابع فعل - پیچھے - عقب میں - آہٹ پر ۔ پیروی یا تلاش میں - تفتیش میں - لاگو - خواہاں ۔

درپے آزار رہنا - ا - فعل لازم - ستانے کی گھات میں رہنا - تکلیف

دینے یا ضرر پہنچانے کی فکر میں رہنا۔

درپے تضحیک ہونا۔ یا۔ رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ عزت کا لاگو ہونا۔ ذلت دلانے کی گھات میں رہنا۔ رسوا کرنے پر آمادہ رہنا۔

درپے جان ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ جان کا لاگو ہونا۔ جان کے پیچھے پڑنا۔ دشمن جان ہوجانا۔

درپے ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ پیچھا کرنا۔ تعاقب کرنا۔ لاگو ہونا۔ سراغ لگانے کی گھات میں رہنا۔ سر ہونا۔

درپیش۔ ف۔ حرف ربط۔ آگے۔ سامنے۔ روبرو۔ واقع۔ پیش ہیں۔

درپیش کرنا۔ فعل متعدی۔ سامنے کرنا۔ آگے رکھنا۔ پیش کرنا۔

درپیش ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ سامنے ہونا۔ آگے ہونا۔ پیش ہونا۔ واقع ہونا۔

درج کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ داخل کرنا۔ کسی رجسٹر میں چڑھانا۔ لکھنا۔ فہرست میں داخل کرنا۔

درجن۔ ا۔ انگلش Dozen ڈزن۔ اسم مؤنث۔ ڈزن۔ بارہ کا اکٹھ۔ بارہ۔ دوازدہ۔ ۱۲۔

درجہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ (اُردو میں درجہ بولا جاتا ہے) ۱۔ لغوی معنی سیڑھی کا سب سے اوپر کا ڈنڈا۔ اوپر کی سیڑھی۔ زینہ۔ سیڑھی۔ سیڑھی کا پایہ۔ (اس معنی میں درجہ بھی آجاتا ہے) ۲۔ پایہ۔ مرتبہ۔ پایگاہ۔ منزلت (۳) عہدہ۔ منصب۔ (۴) منزل۔ بہشت کی منزل۔ مرحلہ۔ حصہ۔ کھنڈ۔ کمن۔ کمرہ۔ کوٹھڑی۔ آسمان یا کرہ کا تین سو ساٹھواں حصہ۔ بلپ۔ منٹ۔ ثانیہ۔ دقیقہ (۶) بار۔ نوبت۔ دفعہ (۷) جماعت۔ زمرہ۔ کلاس (۸) گت۔ حالت۔ کیفیت۔ جیسے تم نے اپنا کیا درجہ کر رکھا ہے (۹) عزت۔ وقر۔ جیسے اپنا درجہ آپ کھو کھا ہے۔

درجہ بدرجہ۔ ع۔ تابع فعل۔ سیڑھی بہ سیڑھی۔ بتدریج۔ رفتہ رفتہ۔ علیٰ قدر مراتب۔ حسب رتبہ۔

درجہ توڑنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عہدہ گھٹانا۔ رتبہ کم کرنا۔ تنزل کرنا۔

درجہ وار۔ ع + ف۔ تابع فعل۔ سلسلہ وار۔ جماعت وار۔ رتبہ کے موافق۔ حسب رتبہ۔

درحقیقت۔ ف + ع۔ تابع فعل۔ فی الواقع۔ واقع میں۔ حقیقت میں۔ بے شک۔ بے شبہ۔ دراصل۔ اصل میں۔

درخت۔ ف۔ اسم مذکر۔ رُوکھ۔ پیڑ۔ شجر۔ بِروا۔ ترور۔ ع

وہ کون سے جسے نعم البدل نہیں ملتا
درخت میں نہ رہے گل تو میوہ دار ہوا (اسیر)

درخشاں۔ ف۔ صفت۔ روشن۔ چمکدار۔ چمکیلا۔ تاباں۔ جھلکتا ہوا۔

درخواست۔ ف۔ اسم مؤنث۔ خواہش۔ التماس۔ عرضداشت۔ سوال۔ عرضی۔ التماس۔ گذارش۔ عرض۔ آرزو۔ تمنا۔

درخواست دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عرضی دینا۔ سوال دینا۔ کسی چیز کے لینے کی تمنا ظاہر کرنا۔

درخواست کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ دیکھو درخواست دینا۔

دُرد۔ ف۔ اسم مؤنث۔ گاد۔ تلچھٹ۔

درد۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) دُکھ۔ پیڑ۔ پیڑا۔ تکلیف۔ ع

اس نے صندل لگایا ماتھے پر
درد دونا ہوا مرے سر کا (گویا)

(۲۔ ۹) رحم۔ ترس۔ دیا۔ ع

درد دل سے لوٹتا ہوں کس کو میرا درد ہے
ہوں میں حرف درد جس پہلو سے اُلٹو درد ہے (ذوق)

(۳) (۱) دریغ۔ افسوس۔ ملولا جیسے اس کو بیسہ کا درد نہیں (۴) ہوک ٹیس۔ چبک۔ (۵) سوز و گداز۔ (۶) حضرت خواجہ میر دہلوی ولد خواجہ ناصر عندلیب کا تخلص جو ایک صوفی مشرب اور درحقیقت پُر درد اشعار کہنے والے تھے۔ دیوان درد۔ نالۂ درد۔ آہ درد۔ سوز دل۔ شمع محفل وغیرہ آپ ہی کی تصنیف سے ہیں۔ ۱۱۹۹ھ میں انتقال فرمایا۔

درد اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ ہوک اُٹھنا۔ پیڑ ہونا۔ چبک مارنا۔

درد آمیز۔ ف۔ صفت۔ دردناک۔ سوز و گداز سے بھرا ہوا۔ موثر۔ جگرسوز۔ رِقت انگیز۔

درد آنا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) افسوس ہونا۔ دریغ ہونا۔ ملال آنا جیسے روپیہ صرف کرتے درد آتا ہے (۲) ترس آنا۔ رحم آنا۔

درد انگیز۔ ف۔ صفت۔ رِقت انگیز۔ جگرسوز۔ جاں گداز۔ دل پر اثر کرنیوالا۔ جیسے درد انگیز مضمون۔

درد دل۔ ف۔ اسم مذکر۔ غم و رنج۔ دُکھ اور تکلیف۔ دلی صدمہ۔ صدمۂ دل۔ ع

درد

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

دردِ زِہ - ف - اسمِ مذکّر - جننے کا درد - درد حمل - بچہ ہونے کا درد +

دردِ سر - ف - اسمِ مذکّر (۱) سر کا درد - دردِ سر (۲) تکلیف - عذاب +

...خت ہے

دردِ سر کے واسطے صندل لگانا چاہئے
اس کا گھسنا اور لگانا دردِ سر یہ بھی تو ہے

دردِ سر لینا یا دردِ سر مول لینا - ا - فعل لازم - عذاب سہنا - پاپ خریدنا - تکلیف مول لینا +

دردِ سری - ا - اسمِ مؤنّث - تکلیف - مشکل - دقت - زحمت - کٹی - جفاکشی +

دردِ شریک - ا - صفت - شریک درد - ہمدرد - دردمند - دکھ کا ساتھی - ہم شریک رنج و غم - غمخوار - غمگسار +

درد کرنا - ا - فعل متعدی (۱) کسی کی چیز کا پاس کرنا - افسوس کرنا (۲) تکلیف دینا - دکھ دینا - جسکنا - کسکنا +

درد کھاتا - ا - فعل متعدی (۱) دردزدہ ہونا - دردگنا (۲) رحم کرنا - ترس کھانا (۳) افسوس کرنا - غم کھانا +

درد کھا کر جنا - ا - فعل متعدی - عوتکلیف اٹھا کر جنا - درد اٹھا کر بچہ جننا جیسے اُسنے کیا درد کھا کر نہیں جنا تھا +

درد لگنا - ا - فعل لازم - درد دینا - بچہ جننے کا درد شروع ہونا +

دردمند - ف - صفت (۱) دکھی - دکھیا - تکلیف زدہ - مصیبت زدہ - دکھیا مارا (۲) غمخوار - ہمدرد - شریکِ غم - وہ شخص جس کے دل کو لگی ہو - یا اگر سے تو نمنی پائے دردمند (۳) رحمدل - دیاونت +

دردمندی - ف - اسمِ مؤنّث - غمخواری - رحمدلی - ترس - خوفِ خدا +

دَرْدَرا - ہ - صفت - نیمکوفتہ - نیمکوب - موٹا موٹا پسا یا کٹا ہوا - دلا ہوا - دانہ دار - جوکوب جیسے درد را قیمہ یا دوا +

دَرْز - ا - اسمِ مؤنّث - دراڑ - شگاف - باریک - جھری - فرجہ +

دَرْزَن - ا - اسمِ مؤنّث (۱) کپڑا سینے والی - معلانی (۲) درزی کی بیوی +

دَرْزی - ف - اسمِ مذکّر - خیاط - سینے والا +

درزی کی سوئی - ا - اسمِ مؤنّث - مردِ ہرکارہ - ہر کام کا آدمی - سختی نرمی دکھ درد نے اعلیٰ کام میں شریک ہو جانے والا آدمی جیسے درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی تاش میں - یار وہ تو درزی کی سوئی ہے سب ہی کام میں موجود دیکھ لو +

درف

دَرْس - ع - اسمِ مذکّر (۱) سبق - پاٹ - لیکسن ؎

عبود اللہ نے اُس کو دیا ہے علم باطن پر
لیا ہر چند ظاہر میں نہ درس اک حرفِ ابجد کا (ناسخ)

(۲) وعظ - پند - مذہبی لکچر - کتھا +

درس دینا - ا - فعل متعدی - پڑھانا - سبق دینا +

درس کہنا - ا - فعل لازم - وعظ سنانا - نصیحت کرنا - کتھا کہنا +

درس و تدریس - ع - اسمِ مذکّر - پڑھنا - پڑھانا +

دَرَس - ہ - اسمِ مذکّر - درشن - نظارہ - دیدار - (دوہا)

کاگا نین نکاس دوں اور پیا پاس لے جا
پہلے درس دکھائے کے پاچھے لیجو کھا

دُرُسْت - ف - صفت (۱) ٹھیک - بجا - صحیح - راست - (۲) موزون چست (۳) تندرست - چنگا +

درست کرنا - ا - فعل متعدی - ٹھیک بنانا + سدھارنا - سنوارنا - ادب دینا - گوشمالی کرنا - تادیب کرنا +

دُرُسْتی - ف - اسمِ مؤنّث (۱) ترتیب - اصلاح - مرمت - ترمیم (۲-۱) گوشمالی +

دُرُشْتی - ف - اسمِ مؤنّث - سختی - بیرحمی - بدخلقی +

دَرِشْٹ - س - اسمِ مؤنّث - نظر - ڈیٹھ - نگاہ +

دَرِشْٹانْت - س - اسمِ مذکّر - مثال - نظیر - تمثیل + نمونہ - بانگی +

دُرَفْشِ کاوِیانی - ف - اسمِ مذکّر - وہ ریشمی سہ گوشہ طلائی کام کیا ہوا کپڑا جو عموماً جھنڈے کے سرے پر لگایا جاتا ہے چونکہ درفشیدن بمعنے لرزیدن آتا ہے اور یہ کپڑا ہوا کے جھونکے سے اُڑتا اور لہرا تا رہتا ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوگیا + نیز ایک ستالی کو بھی کہتے ہیں جس کے چمڑے میں سوراخ کیا کرتے ہیں - بعض فرہنگ نویسوں نے اول کے معنے میں بفتحتین اور پھریرے یا باوٹے کے معنی میں بضم اول و فتح ثانی صحیح قرار دیا ہے مگر فرہنگ جہانگیری میں ہر دو معنی کے واسطے بہ فتحتین اور بعض نے بکسر اول و فتح ثانی بھی بیان کیا ہے - مگر زیادہ تر مشہور بضم اول و فتح ثانی ہے - کاوہ ایک آہنگر یا لُہار کا نام ہے

بنام قوت و حیات

کلیم

آئے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا
قیمت سے ملا ہے مجھکو صد حیف یہ حکم

آگے کئی صدیوں ہے فسانہ اپنا
بہروں کو سنائے جا ترانہ اپنا

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور، پٹیالہ و حیدرآباد دکن

سالانہ چندہ چھ روپے
ششماہی چندہ تین روپے آٹھ آنے
سہ ماہی چندہ، دو روپے
قیمت فی پرچہ، نو آنے

جلد ۵ | نمبر ۳

فہرست مضامین بابتہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

(جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ کلیم دریا گنج نمبر ۳ سے شائع کیا)

جس نے ضحاک جیسے ظالم بیرحم پر چڑھائی کرکے فریدوں کو اُس کے باپ کا تخت اس غاصب سلطنت سے دلوا دیا تھا (کاویانی) حرف نسبت ہے یعنے وہ جھنڈا مع پھریرا جو کاوہ آہنگر سے نسبت رکھتا ہے ؛

اب ہم اس کا مختصر ذکر بھی سنائے دیتے ہیں تاکہ ہمارے زمانہ کے اختصار پسند شعرا کو زیادہ دقت اُٹھانی نہ پڑے۔ ہوشنگ پیشدادیان کی سلطنت کے زمانہ میں ضحاک ابن علوان جس نے جمشید کی حکومت پر ہاتھ مار کر اُسے قتل کرا دیا تھا پانچواں بادشاہ تھا۔ تاریخی کتابوں اور روایتوں کو چھوڑ کر اصلی مطلب کی طرف رجوع کی جاتی ہے۔ اگرچہ ظالم تو یہ اوّل ہی سے پیدا ہوا تھا مگر اس کی اس کیفیت نے جس کا ہم آگے ذکر کرتے ہیں اظلم اُسے حد سے بڑھا دیا تھا۔ اس کی عیاشی۔ بدکرداری اور بے اعتدالی کے سبب اس کے جسم میں ایک ایسا خراب مادہ پیدا ہو گیا کہ اُس سے اس کے دونوں شانوں سے رسولی کی طرح دو گوشت کے لوتھڑے نمایاں کر دئے۔ چونکہ وہ نہایت بدنما معلوم ہوتے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے۔ اُس نے ان کو کٹوا ڈالا۔ غرض اس بدگوشت کا جسم سے جدا کرنا تھا کہ سخت درد کا اُٹھ کھڑا ہونا۔ حکمائے حاذق اور بڑے بڑے جراحوں نے ہرچند کوشش کی مگر درد ہی بڑھتا گیا۔ تب ناچار ہو کر ایک ایسا مرہم تجویز کیا گیا جس میں کم سے کم دو آدمیوں کا بھیجا چربی کی بجائے ڈالا جاتا تھا۔ جب تک وہ مرہم موجود رہتا درد میں تخفیف اور ذرا تسکین رہتی جہاں وہ خشک ہو جاتا پھر وہی تکلیف شروع ہو جاتی۔ بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ اُس نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس سرطانی مادہ کا یہی علاج ہے۔ غرض اس درد کی خاطر اس نے اوّل تو قیدیوں اور مجرموں کے دماغ نکلوانے شروع کئے۔ جب جیلخانہ خالی ہو گیا تو بستی میں سے کبھی دو کبھی چار آدمیوں کو فی محلہ منگوانا اور انہیں ذبح کرکے اُن کے بھیجے سے تسکین پاتا۔ اس درد سے ایسا عاجز آ گیا تھا کہ اگر تمام کے تمام آدمی قتل کر دئے جاتے تو اُسکو افسوس نہ آتا۔ جب اس طرح ظلم کرتے ہوئے مدت گذر گئی اور خلق اللہ کا ناک میں دم آ گیا تو کاوہ نام لوہار ساکن اصفہان جس کے چار بیٹے اس بیرحمی کی نذر ہو چکے تھے دکان کو قفل لگا شانے پر کمر باندھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور جس چمڑے کو اہرن کے نیچے بچھایا کرتا تھا اُسکا پھریرا بنا ایک لکڑی پر لٹکا ڈھول بجاتا اور ضحاک کے ظلم کا راگ گاتا ہوا۔ گلی کوچوں میں چکر لگانے لگا۔ سینکڑوں ظلم رسیدہ اُس کے ساتھ ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ سارا اصفہان اسکا ساتھی ہو گیا اور سب نے جان لیا کہ یہ خدائی طلسم ہے جو کاوہ کے ذریعہ سے جہاد کے واسطے کھڑا کیا گیا ہے۔ چھوٹتے ہی اوّل حاکم اصفہان کو جہنم واصل کر شہر پر قبضہ کیا۔ پھر ضحاک کے لشکر کو متواتر کئی شکستیں دیں۔ اصفہان سے نکل اُس کے اکثر شہروں پر قابض ہوا۔ اور اس چمڑے کو تبرک و علامت فتح خیال کرکے جواہرات بیش بہا سے مرصع اور مثل خورشید چمکدار بنا دیا۔ اور اُس وقت سے اس جھنڈے کا نام درفش کاویانی قرار پایا۔ جب کاوہ اسے لیکر ہر طرف سے ضحاک کی فوج و حکومت کا صفایا کرتا ہوا دارالسلطنت میں پہنچا تو وہاں تمام اعیان و ارکان کو جمع کرکے ضحاک کی جانشینی کے متعلق مشورہ کیا۔ سب نے بالاتفاق ضحاک کی جانشینی اور کاوہ کی جہانبانی کا فتویٰ دیا۔ مگر کاوہ نے ملک رانی سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے اس عظیم الشان کام کا استحقاق نہیں ہے فریدوں ابن جمشید اس سلطنت کا وارث اور مستحق ہے۔ چنانچہ فریدوں کی تلاش ہوئی۔ وہ بھی ملک کے ملک ہی میں ملگیا۔ اسکو لاتے ہی تخت پر بٹھا دیا۔ اور ضحاک کو قتل کرکے اُسکے ظلم اور غصب سلطنت کا مزہ چکھا دیا۔ کاوہ نے بیس برس تک فریدوں کا ساتھ دیا۔ اور ملک در ملک چھین کر چین۔ ہند۔ ترکستان اور روم تک کا اُسے بادشاہ بنا دیا۔ جتنی لڑائیاں ہوئیں درفش کاویانی اُن سب میں ساتھ رہا۔ اور اُس کی برکت سے ان فتحمندیوں کو منسوب کیا۔ ہر میدان جنگ میں تیمنًا و تبرکًا یہی جھنڈا نصب کیا جاتا۔ اور جو کچھ مال غنیمت سے ہاتھ آتا اُس کا ایک حصہ درفش کاویانی پر چڑھا دیا جاتا۔ جب کاوہ دنیا سے چل بسا تو فریدوں نے وہ جھنڈا اپنے قبضہ میں کر لیا اور اپنا عروج اُسی کی طفیل سے سمجھ کر اُسے نہایت بیش قیمت جواہرات سے اور بھی مرصّع اور مزیّن کر دیا۔ فریدوں کے بعد اُس کی نسل سے جس قدر بادشاہ ہوئے ہر ایک کچھ نہ کچھ بڑھاتا گیا۔ بادشاہوں کے دلوں میں اس جھنڈے کی وہ دھاک بیٹھ گئی کہ باوجود کثرت لشکر جب سنتے کہ شاہی فوج درفش کاویانی لیکر آئی ہے بے تردد مطیع و فرماں بردار ہو جاتے۔ یہ جھنڈا برابر ایران کے اخیر بادشاہ کے زمانہ تک اُسکے قبضہ میں رہا۔ اور اس قدر بیش قیمت ہو گیا کہ جس [illegible]

اشارے

مدیر

جماعت ہائے خوف

انسان قرائن و علامات سے اُن باتوں کا پتا چلا لیتا ہے جو اُس کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہیں۔

تفکّر کے معنی ہی یہی ہیں کہ دو یا دو سے زائد اُمورِ معلوم کو اس طور سے مرتب کر لیا جائے کہ تیسری غیر معلوم چیز کا علم خود بخود حاصل ہو جائے۔

جب ہم کسی کے دروازے پر راکھ کا ایک بہت بڑا انبار دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ یا تو اُس شخص کے وہاں کوئی دعوت تھی، یا لنگر جاری کیا گیا تھا، یا وہ ایک بہت بڑے خاندان کی روزی کا کفیل ہے۔

اِسی طرح جب ہم کسی مقام پر گھونسوں اور چوہوں کا ہجوم دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ کہیں قریب ہی کوئی غلے کا گودام ضرور موجود ہوگا۔ یا جس وقت ہم کہیں مچھروں وغیرہ کی کثرت دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ مقام گندہ اور مرطوب ہوگا۔

یا جب ہم پولیس کے ایک دستے یا آگ بجھانے والے انجن کو بسرعت تمام کسی طرف جاتے دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ کسی جگہ بدامنی، اور آتش زدگی کا فتنہ ضرور برپا ہو گیا ہے۔

بالکل اِسی طرح جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کسی مقام پر نوابوں رائے بہادروں، جاگیرداروں، خان بہادروں، سروں اور رائٹ آنریبلوں کا اجتماع ہو رہا ہے تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ مُلک سیاسیات میں عنقریب کوئی نہ کوئی وطن فروشی و برادرکشی کا نیا فتنہ برپا کیا جانے والا ہے۔

بعینہٖ یہی حال "ہندو مہاسبھا" اور "مسلم لیگ" کا ہے ―――― اِن دونوں جماعتوں میں جن میں حکومت نواز طبقہ کا رواں در کارواں داخل ہو رہا ہے، حکمرانی کے حقوق حاصل ہیں، نوابوں اور رائٹ آنریبلوں کو ―― اور اِن دونوں جماعتوں کی رُوحِ رواں ہیں، وہ حضرات جو مُلک کی مجموعی قوّت کو توڑ کر خود اُبھرنا چاہتے ہیں،

یہ دونوں جماعتیں "مذہب" اور "تمدّن" کا نام لیکر ہندوؤں اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے خوف و نفرت کے جذبات مشتعل کرتی رہتی ہیں ――

خدا جانے ہم ہندوستانیوں کی عقلوں کو کس کی نظر کھا گئی ہے کہ ہم موٹی موٹی باتیں بھی نہیں سمجھتے۔

یہ بات دس ہزار باتیوں اور بیس ہزار مشائخ اور پانڈوں سے زیادہ اُجلی ہے کہ ہندوستان کی خطاب یافتہ جماعت اگر دنیا میں کسی سرزمین سے محبت نہیں کر سکتی ہے تو وہ وطن اور صرف وطن کی سرزمین ہے۔

اور یہ حقیقت دس ہزار آفتابوں اور بیس ہزار ماہتابوں سے زیادہ روشن ہے کہ کوئی راعی، اپنی رعیت کے کسی فرد کو اُس وقت تک خطاب نہیں دے سکتا جب تک کہ خود بینی مطالعے کے بعد اُسے حق الیقین کی حد تک اس کا علم نہیں ہو جاتا کہ جس شخص کو خطاب دیا جا رہا ہے وہ شخص پرلے درجے کا وطن فروش، اور مادر زاد غدار ہے، اور اِس حد تک وطن فروش

اُس کی تشخیص قیمت سے عاجز آگئے۔ جڑاؤ جواہرات سے چھپکر بوسیدہ اور نظروں سے پوشیدہ ہو گیا۔ چار ہزار برس تک یہ جھنڈا قائم رہا مگر سنہ ہجری میں اس کی بھی قضا آگئی۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے عہد میں جب لشکرِ اسلام نے مملکت ایران پر تسلط پایا اور درفش کاویانی ان کے ہاتھ آیا تو خلیفہ موصوف نے اس کے جواہرات تمام سپاہ پر تقسیم کر دئے اور اُس چمڑے کو جلا کر خاکستر کر دیا اور کہا کہ دیکھو کوئی چیز خدا سے لاشریک کے سوا یہ طاقت نہیں رکھتی کہ انسان کی مدد و حمایت کر سکے۔ جو شخص کاوہ لُہار کے جھنڈے کو بھاری جانتے وہ لُہار کے لوہے سے ہی قتل کر دیا جائے۔ یہ وہی قصّہ کاوہ ہے جس نے شاہنامہ کو رونق دی۔ قصہ خوانوں کو اس کا افسانہ بنا دیا ✦

درشن - س - اسم مذکر (ہندو) (۱) دیکھو درس معنی نظارہ (۲) زیارت ✦ ملاقات (۳) حکمائے ہند کے چھ مشہور درشنوں (میں سے ہر ایک درشن) شاستر کا نام جیسے سانکھ شاستر۔ جوگ شاستر۔ نیائے شاستر۔ ویسیشک شاستر۔ پوروا میمانسا۔ اوتر میمانسا ✦

درشن دینا - ہ - فعل لازم - دیدار دکھانا۔ ملنا۔ ملاقات کرنا۔ سامنے آنا۔ صورت دکھانا ✦

درشن کرنا - ا - فعل متعدی - زیارت کرنا ✦ دیدار سے مشرف ہونا۔ ملنا۔ ملاقات کرنا

درشنی ہنڈی - ہ - اسم مؤنث - (۱) وہ ہنڈی جس کا روپیہ فوراً دیکھتے ہی مل جائے۔ (۲) بازاری (نہایت خوبصورت عورت جسے دیکھتے ہی آدمی فریفتہ ہو جائے ✦

درصورت - ف + ع - تابع فعل - درحالت - درآں حالت ✦

درعہ - ا - اسم عربی ذراع (اسم مذکر) کپڑا یا زمین ماپنے کا آلہ ✦ گز ✦

درک - ع - اسم مذکر - (۱) دریافت - معلومات - واقفیت ✦ عقل - سمجھ (۲) تمیز - دخل - مداخلت ✦

درک دینا - ا - فعل متعدی - دخل دینا - بیچ میں بولنا یا پڑنا ✦ دست اندازی یا مزاحمت کرنا ✦

درکار - ف - صفت - ضرور - مطلوب - حاجت - خواہش ✦

درکنا - ہ - فعل لازم (ہندو) تڑقنا - پھٹنا ✦ مسکنا ✦ شگاف پڑنا ✦ چرنا ✦ جدائی ہونا - نفاق ہونا جیسے چھاتی درکنا ✦

درکنار - ف - تابع فعل - ایک طرف - علیحدہ - جدا - الگ - علاوہ - سوا ✦

درگا - ہ - اسم مؤنث (ہندو) بھوانی کالکا - کالی ✦ ایک دیبی کا نام جسنے

درگ راکشس کو مارا تھا ✦

درگاہ - ف - اسم مؤنث (۱) چوکھٹ - آستانہ - (۲) دربار شاہی - دربار - کچہری - بارگاہ ✦ محل - ایوانِ شاہی (۳-۱) خانقاہ ✦ کسی بزرگ کا مزار - روضہ - مقبرہ ✦ زیارتگاہ ✦ مٹھ - مندر ✦ عبادتگاہ ✦

درگزر کرنا - ا - فعل متعدی - اغماض کرنا - ٹالنا - چشم پوشی کرنا - باز آنا - معاف رکھنا - چھوڑنا - بھلانا - بسرانا ✦

درگزرنا - ا - فعل لازم - باز آنا - معاف کرنا - چھوڑنا ✦

درگند - ہ - صفت (ہندو) بدبو - بری بو - عفونت ✦

درگور - ا - دعائے بد و کلمۂ تنفر - عو - (۱) قبر میں جائے - مرے - مر جائے - غارت ہو - ناپید ہو - اُجڑ جائے ؎

درگور یہ پیری ہو ضعیفی کے میں قرباں
(بحر)
جینے کا مزہ خاک ہے دنیا کا مزہ خاک

(۲) نوج - خدا نہ کرے جیسے درگور وہ میرا جینا کیوں ہو۔ مے لگا (۳) دور ہو - سرک - منہ نہ دکھا ؎

چل دور ہو درگور یہ کس ڈھونڈے پنے سے
(رنگین)
دیتی ہے لگا کر تو مجھے پان دوگانا

بعد مردن آنچلے رونے کو سنا گور دور
(ذوق)
جیتے جی ہی کہتے ہو صورت تیری درگور دور

درم - یا - **درہم** - اسم مذکر (درم مخفف درہم ہے) ایک چاندی کے سکے کا نام مثل چونّی ؎

نشانہ تیر تہمت کا ہے میرا اخترِ طالع
(آتش)
اُٹھاؤں داغ میں تو آسماں سمجھے درم پایا

دیتا ہے دورِ چرخ کسے فرصتِ نشاط
(ذوق)
درہم کی شکل صورتِ درہم سے کم نہیں

(۲) ۳½ ماشہ کا وزن (۳ - فقہ) ہتیلی کے گہراؤ برابر چوڑا (عربی درہم سے اہلِ فارس نے اُس کا مخفف درم کر لیا ہے) ✦

درمان - ف - اسم مذکر - علاج - چارہ - معالجہ - دوا دارو - اوکھد ؎

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ و پے میں ساری
(مومن)
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا

درماندگی - ف - اسم مؤنث - ناچاری - مجبوری - عاجزی

غدّار ہے کہ حکومت کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر اپنی تمام قوم، اپنے تمام خاندان، اور اپنے تمام بال بچوں کو تہ تیغ کرکے بھی پچھتا نہیں سکتا، اور پچھتانا تو بڑی بات ہے وہ حکومت پر تمام گھربار قربان کرکے فخر محسوس کرسکتا ہے ——— اور کیا آپ کو معلوم نہیں کہ "ہندو مہاسبھا" اور "مسلم لیگ" میں انھیں خطاب یافتہ "شرفا" کو اقتدار حاصل ہے؟ اور کیا آپ ان کمشنروں اور گورنروں کے لاڈلوں، ان ڈپٹی کمشنروں اور ڈپٹی کلکٹروں کے چہیتوں، ان تحصیلداروں اور تھانیداروں کے جگر گوشوں، اور ان ہیڈ کانسٹبلوں اور چپراسیوں کی آنکھوں کے تاروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ اغراض کے بندے، یہ تن آسانیوں کے غلام، اور یہ موٹروں، مسہریوں میں کروٹیں بدلنے والے گورنٹ کے سانس لیتے ہوئے سڑے لوتھڑے اپنے ملک کے واسطے کوئی قربانی کرسکیں گے، اور آزادی کی جنگ میں آپ کا ہاتھ بٹانے کا خواب تک دیکھ سکیں گے؟

اگر آپ کے دل میں ان خطاب یافتہ حضرات اور ان خطاب یافتہ حضرات کی بنائی ہوئی "ہندو سبھا" اور "مسلم لیگ" کی طرف سے ادنیٰ سا بھی حسن ظن موجود ہے تو میں آپ کو مژدہ سناتا ہوں کہ مندرجۂ ذیل دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہی آپ کے اندر موجود ہے، یعنی یا تو آپ کے دل میں کھوٹ ہے، یا آپ کی عقل میں فتور ہے۔

اگر نصیب دشمناں آپ کے دل میں کھوٹ ہے، تو میں بیچارہ کیا ہستی رکھتا ہوں، اگر آسمانوں سے بھی آوازیں آنے لگیں گی کہ "ہندو مہاسبھا" اور "مسلم لیگ" ایک سراب و فریب ہے، پھر بھی آپ نہیں مانیں گے، روح غداری کی قسم کہ پھر بھی آپ نہیں مانیں گے ———

اور اگر آپ کی عقل میں فتور ہے، لیکن کامل فتور نہیں ہے تو میں آپ سے مایوس نہیں ہوں ——— کیونکہ ان دونوں جماعتوں کا فریب اتنا کھلا ہوا ہے، اور ان دونوں جماعتوں کے مداری اس درجہ برہنہ ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے آج نہیں تو کل ضرور ہی اتفاق فرمائیں گے۔

لگے ہاتھوں ایک جلوس کا حال سن لیجئے، جس کے دیکھنے کا ایک ہفتہ ہوا کہ مجھے شرف حاصل ہوا تھا ——— یہ جلوس چونکہ لیگ کے "قائد اعظم" اور لیگی مسلمانوں کے "فخر ملت" حضرۃ جناح کا تھا ——— اسی وجہ سے میں اس موقع پر اس کا تذکرہ نامناسب نہیں سمجھتا ہوں۔

میں یو۔ پی کے ایک شہر میں رات کے وقت پہونچا، جہاں یہ معلوم ہوا کہ کل مسٹر جناح کا جلوس نکلنے والا ہے، چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اُس سڑک پر پہونچ گیا، جدھر سے جلوس نکلنے والا تھا۔

وہاں پہونچ کر سب سے پہلے تو میں نے یہ دیکھا کہ ہندوؤں کی دوکانیں بند ہیں، اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ہندوؤں نے محض اس خوف سے دوکانیں نہیں کھولی ہیں کہ کہیں اربابِ جلوس اُن پر حملہ کرکے اُن کی دوکانیں نہ لوٹ لیں، اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ہندو مسلمان سے، اور مسلمان ہندو سے کس درجہ خوفزدہ بنا دیا گیا ہے۔ —

ظاہر ہے کہ آدمی جس سے ڈرجاتا ہے، اُس سے محبت نہیں کرسکتا، اور اسی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سبھائیوں اور لیگیوں نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دہشت زدہ بنا دیا ہے تاکہ اُن کے درمیان محبت کے پیدا ہونے کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے ———

میں ابھی اس مسئلے پر غور ہی کر رہا تھا کہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان سے پکار کر کہا کہ آج جواہر لال اور ضیقہ مر گیا ہے، اُن کی لاشیں تھوڑی دیر میں گزرنے والی ہیں۔

یہ سنکر مجھے جس قدر صدمہ ہوا اُس کی شرح نہیں کرسکتا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ لیگ نے مسلمانوں کے پاک نُطفوں کو کس قدر جی بھر کے مکدر بنا دیا ہے اور ایک جوانمرد اور بہادر قوم کو زیادہ بہادر بنانے کے عوض، اُنھیں بیکس عورتوں کی طرح بُرا بھلا کہنے اور کوسنے کی عادت میں کس چالاکی کے ساتھ مبتلا کر دیا ہے۔

اس حقیقت سے آپ مجھ سے کہیں زیادہ واقف ہوں گے کہ کوسنے والے کی ذہنیت کیا ہوتی ہے، اور کوسنے والا طاقت سے کس درجہ محروم ہوا کرتا ہے۔ اور کوستا وہی ہے جو اپنے میں شدّت کے ساتھ بیچارگی و ناطاقتی محسوس کرتا ہے ——— بہادر آدمی تلوار کے ذریعے سے دشمن کا کام تمام کر دیتا ہے، اور بزدل چونکہ تلوار پکڑ نہیں سکتا، اس لئے کوس کوس کر ہی اپنا جی ٹھنڈا کرلیتا ہے۔

خدارا حضرۃ اقبال کو خبر دو کہ مسلم لیگ نے اُن کے "شاہین بچے" کو اب اس قدر بزدل بنا دیا ہے کہ "زاغ" پر حملہ کرنے کے عوض، اب اُسے بددعائیں دینے لگا ہے، حالانکہ شکار اُس کی سب سے بڑی عبادت ہے۔

آفت۔ شامت ۰

درماندہ۔ ف صفت۔ عاجز۔ مجبور۔ ناچار۔ بیکس۔ آدمین جیسے پیر آپ درماندے شفاعت کس کی کریں ۰

درماہہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مہینا۔ تنخواہ۔ مشاہرہ۔ ماہوار۔ طلب۔ ماہانہ ۰

درمن۔ ا۔ اسم مذکر۔ مخفف درمان علاج۔ مداوا (درکر کے دوا دمن لیتے ہیں) ۰

درمیان۔ ف۔ اسم مذکر (۱) بیچ۔ وسط۔ منجھ (۲) بیچ میں [illegible] جیسے [illegible] آمین ۰

درمیان دینا یا لانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بیچ میں ڈالنا۔ ضامن [illegible] کرنا جیسے خدا کو درمیان دیکر کہتا ہوں ۰

درمیانی۔ ا۔ صفت۔ بیچ کا۔ متوسط۔ اندرونی۔ بچولیا ۰

درندہ۔ ف۔ صفت۔ پھاڑنے والا۔ چیرنے والا [illegible] اسم مذکر۔ پھاڑ کھانے والا جانور۔ درندہ خونخوار یا خون آشام جانور جیسے شیر۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ چیتا۔ تیندوا وغیرہ ۰

درنگ۔ ف۔ اسم مؤنث۔ دیر۔ تامل۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ تاخیر۔ توقف۔ آسائش

دروازہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ڈیوڑھی۔ دوار۔ در۔ باب۔ پٹ۔ پھاٹک۔ مدخل ۰

دروازہ بند کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ پٹ بھیڑنا۔ کنڈی لگانا۔ کواڑ بند کرنا ۰

[illegible] یکہ [illegible] ظالم خدا سے ڈر کہ در تو باز ہے (ذوق)

دروازہ بھیڑنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ پٹ بند کرنا۔ کنڈی دینا ۰

دروازہ معمور کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ تعظیماً دروازہ بند کرنا ۰

دروازہ معمور ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ کواڑ مُنڈنا۔ کنڈی لگنا۔ دروازہ بند ہونا ۰

[illegible] آتا ہے تو آرات چلی جاتی ہے   لوگ سب سو گئے دروازے بھی بند ہو گئے (جرأت)

دروازہ کھولنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کواڑ کھولنا۔ کنڈی کھولنا۔ درباز [illegible] کا ترجمہ ۰

دروازے کی مٹی لے ڈالنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بہت سے پھیرے [illegible] بار بار آنا۔ اس کثرت سے گھر پر آنا کہ دہلیز کی مٹی [illegible] جیسے میاں تم نے تو دروازے کی مٹی لے ڈالی ۰

[illegible] صفت۔ دیکھو (درلیست) ۰

درود۔ ف۔ اسم مؤنث۔ صلوٰۃ۔ اگر خدا کی طرف سے ہو تو رحمت اور برکت کے معنے ہیں اور جو ملائکہ کی طرف سے تو استغفار اور اگر مسلمانوں کی طرف سے ہو تو دعا سلام تحفہ حمد کے اور بہائم وطیور کی طرف سے تسبیح کے ۰

درود بھیجنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ پیغمبر کی تعریف کرنا۔ کسی خوبصورت کو دیکھ کر خدا کو یاد کرنا۔ خوشبو سونگھکر پیغمبر کی تعریف کرنا ۰

دروغ۔ ف۔ اسم مذکر۔ جھوٹ۔ کذب۔ بہتان جیسے دروغ کو فروغ نہیں ۰

دروغ حلفی۔ ا۔ اسم مؤنث (قانون) حلف دروغی جھوٹی قسم قانون کے خلاف جھوٹ بولنا ۰

دروغ گو۔ ف۔ اسم مذکر۔ جھوٹا۔ کاذب۔ لپاٹی۔ لپاڑیا ۰

دروغ گوئی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ کذب۔ جھوٹ کہنا ۰

درویش۔ ف۔ اسم مذکر (اصل میں درآویز تھا) فقیر۔ گدا۔ بھکاری۔ سائل (۲) خدا رسیدہ۔ سالک (۳) غریب۔ مسکین ۰

درویشانہ۔ ف۔ صفت۔ فقیرانہ۔ غریبانہ جیسے درویشانہ گذران یا مزاج ۰

درویشی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ فقیری۔ گدائی۔ مسکینی۔ غریبی ۰

دِرّہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ معروف دُرّہ۔ چمڑے کا چابک۔ تازیانہ۔ وہ چمڑے کا تسمہ جس سے شرعی محتسب حد مارتے ہیں ۰

درّہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ گھاٹی۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ۔ شعب۔ دو پہاڑوں کے درمیان کی فراخی یا وسعت ۰

درہم۔ ع۔ اسم مذکر۔ دیکھو (درم) ۰

درہم۔ ف صفت۔ تہ و بالا۔ تتر بتر۔ الٹ پلٹ۔ خراب۔ گڈ مڈ۔ گڈنڈ

درہم برہم۔ ف۔ صفت (۱) تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ (۲) خفا۔ ناراض ۰

درہم برہم کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ تہ و بالا اور تتر بتر کرنا۔ خفا کرنا۔ ناراض کرنا۔ بیمزہ کرنا ۰

درہم برہم ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) تہ و بالا ہونا۔ تتر بتر ہونا۔ الٹ پلٹ اور بے ترتیب ہونا (۲) خفا ہونا۔ برافروختہ ہونا ۰

درہم کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) بگاڑنا۔ خراب کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔ الٹ پلٹ

کلیم دہلی ۱۸۰ مارچ ۳۸ء

کرشن سنگھ اِن کا واسطہ کر جناب مونجے کو کوئی اطلاع دو کہ مہاسبھا نے اُن کی ذہنیت سیواجی کو اِس قدر بزدل بنا دیا ہے کہ اب وہ آلِ اورنگ زیب کے خوف سے وہ کمانیں نہیں کھول سکتی ہے۔۔ حالانکہ وہ کمانداری اُس کا سب سے بڑا ایمان تھا۔

جب کسی ملک میں انقلاب ہونے والا ہوتا ہے تو تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اُس موقعے پر وہاں انقلاب کی آخری ضرب سے پہلے ایک جماعت رُونما ہوتی ہے جس کے اعمال و اقوال ایسے ہوتے ہیں کہ بجا طور سے اُسے جماعتِ خوف کا لقب دیا جاسکتا ہے، اور جیسا کہ انقلابِ فرانس کے موقعے پر ہوچکا ہے۔ اس جماعتِ خوف کا نے... کے صرف یہی کام ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو انقلاب کے نتائج سے ڈراتی، اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے خوف دلاکر پھوٹ ڈال دیا کرتی ہے ———— چنانچہ بحمداللہ کہ ہمارے دورِ انقلاب میں بھی "سبھا" اور "لیگ" دو "جماعتہائے خوف" پیدا ہوچکی ہیں، جن کا یہ واحد فریضہ ہے کہ وہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے، اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے ڈراتی رہیں ———— اور ایک دوسرے کو تاقیامت متحد نہ ہونے دیں۔ تاکہ غلامی کی عمر دراز سے درازتر ہوتی چلی جائے،

ہاں تو میں جلوس کا ذکر کر رہا تھا ———— کوئی دس یا گیارہ بجے مسٹر جناح کا جلوس جن کی پشت پر برہنہ تلواروں کا پہرا تھا، چوراہے پر آکر رُکا، جہاں متعدد انجمنوں نے اُن کی خدمت میں ایڈریس پڑھکر سُنائے۔

ہر ایڈریس میں مسٹر جناح کا شکریہ ادا کیا گیا تھا کہ اُنھوں نے عین اُس وقت جب کہ برادرانِ وطن ہمیں ہضم کر جانے والے تھے، ہم کو موت کے پنجے سے چھُڑا لیا۔

مسلمانوں کی سی برقِ آتش سے کھیلنے والی سُورما قوم اور یہ کہے کہ شبِ ہندو نگل جانے والا تھا! اور اُن کے ساتھ شکریہ ادا کرے مسٹر جناح کا کہ اُنھوں نے اُسے موت کے جبڑے کے اندر سے کھینچ لیا!

مسلمان، اور مسلمان کو موت سے بچا لینے والے کون؟ مسٹر جناح:

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

اس کے بعد مسٹر جناح، جو "خان بہادروں" اور "خان صاحبوں" کے حلقے میں مرکزِ ثقل بنے ہوئے تھے۔ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے، اور عبرت کدہ کانوں سے یہ خبر سُنی جائے گی کہ "قائدِ اعظم" کی زبانِ مبارک سے جو پہلا لفظ نکلا وہ "خان بہادر" تھا۔ یعنی اُنھوں نے اپنی عزت افزائی کے سلسلے میں ایک "خان بہادر" کا سب سے پہلے شکریہ ادا کیا، اور اُس کے بعد فرمایا "مسلمان بھائیو!"

یہ ترتیب بہت اچھی تھی، یعنی "خان بہادر" پہلے اور "مسلمان بھائیو" بعد کو ——— کیونکہ لیگ میں اسلام کی حفاظت کے لئے لکڑی ہوئی ہے، وہ اسلام "خان بہادروں" ہی کے ذریعے سے اُس تک پہونچا ہے ————

اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہ لیگ والا اسلام جو "خان بہادروں کی وساطت سے لیگ تک پہونچا ہے، اِن "خان بہادروں" پر کہاں سے نازل ہوا ہے؟

مدینۂ منورہ سے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ پھر کہاں سے؟ وہائٹ ہال سے!!

لیکن پریشان و مایوس ہونے کے عوض، "ہندو سبھا" اور "مسلم لیگ" کو دیکھکر ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ، جیسا کہ اوپر عرض کیا جاچکا ہے، ہر دورِ انقلاب میں ایک "جماعتِ خوف" کا رُونما ہونا ایک طرف تو ایک لازمی اور قدرتی امر ہے، اور دوسری طرف اِس بات کی روشن دلیل ہے کہ اب انقلاب کی کمانی پُورے طور سے کھُلنے کے قریب آچکی ہے۔

ہر دورِ انقلاب میں جب اغیار کا اقتدار اپنی بقا کی تمام تدبیروں سے مایوس ہوکر گھبراہٹ کے عالم میں ہاتھ پاؤں مارنا شروع کرتا ہے تو اُس کی اِس حرکتِ مذبوحی سے ایسے افراد اور ایسی انجمنیں پیدا ہوجاتی ہیں جو اغیار کے قدم جمانے کی خاطر ملک کے طول و عرض میں اپنے اپنے مذہب و تمدن کی آڑ پکڑ کر باہمی خوف و نفرت پیدا کردینے کو سلطنت کی سب سے بڑی نمک حلالی اور خدا کی سب سے بڑی عبادت سمجھتی ہیں۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی جماعتیں دیر تک زندہ نہیں رہا کرتیں ——— اِن کی اُچھل کُود آنی و فانی ہوا کرتی ہے۔ یہ تھوڑی دیر اپنا قدرتی پارٹ ادا کرکے ہمیشہ کے لئے فنا ہوجاتی ہیں،

دوستو! گھبراؤ نہیں، یہ جماعتیں ہمارے سیاسی اُفق پر ایک پل بھر رہنے والا غبار ہیں ———— اِس وقت ہندوستان کی دُنیائے سیاست میں رات کے تین بج چکے ہیں ——— تاریکیاں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں کہ نُور کو فضا میں داخل نہ ہونے دیں ——— مگر آفتابِ آزادی ہے کہ اُبھرتا ہی چلا آرہا ہے، اور تاریکیوں کے چہرے فق ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

کرنا۔ برباد کرنا۔ ابتر کرنا (۲) خفا کرنا۔ ناراض کرنا۔ بیزہ کرنا ●

درہم ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔ برافروختہ ہونا۔ غضب ہونا ●

دُرِی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ دو کا تیایا پانسہ ●

دَرِی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ شطرنجی۔ ایک موٹے سوتی کپڑے کا فرش ●

دَرِی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ فارسی کی سات زبانوں میں سے ایک زبان کا نام جو درۂ کوہ سے منسوب اور خالص بولی ہے ●

دَرِیَا۔ ف۔ اسم مذکر۔ بحر۔ ندی۔ دریاؤ۔ بڑا نالہ جو بارہ مہینے بہے۔ جیحوں۔ رود۔ پانی کی وہ دھار جو پہاڑ یا جھیل سے نکلکر خشکی پر بہتی ہوئی سمندر میں جا ملے۔ رَو۔ سیلاب ؎

دم بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا (مومن)

دریا اُترنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دریا چڑھنے کا نقیض۔ دریا کا گھٹنا۔ دریا کا پانی کم ہونا ●

دریا برآمد۔ ا۔ اسم مؤنث۔ وہ زمین جو دریا ہٹ جانے سے نکل آئی ہو دیارا۔ کرشی۔ وہ زمین کا بڑا چک جو دریا سے نکل آئے یا دریا کا پانی جسے کاٹ کر ہٹ جائے ●

دریا بُرد۔ ا۔ اسم مؤنث۔ وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے ڈوب گئی یا کٹ گئی ہو ●

دریا بُرد ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ دریا میں ڈوب جانا ● کسی زمین کو دریا کا بہا لے جانا ●

دریا چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دریا اُترنا کا نقیض۔ دریا کا طغیانی پر آنا۔ چڑھاؤ ہونا ●

دریا دل۔ ف۔ صفت۔ سخی۔ فیاض۔ دان دتار۔ جواد ●

دریا دلی۔ ع۔ اسم مؤنث۔ سخاوت۔ فیاضی۔ دان دتاری۔ جوادی ●

دریا کو کوزے میں بند کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کسی بہت بڑے بیان کو تھوڑے سے لفظوں میں بیان کر دینا۔ چھوٹی سی کتاب میں بہت سی باتیں لکھ دینا۔ ناممکن یا محال کام کو کرنا ●

دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔ ا۔ کہاوت۔ افسر یا حاکم یا سرگروہ کے ساتھ بگاڑ رکھنا۔ جہاں رہنا وہیں کے لوگوں سے بگاڑنا ؎

ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر رہیں دریا میں اور مگر سے بیر (ذوق)

دَرِیَائے شور۔ ف۔ اسم مذکر۔ سمندر۔ کالا پانی ●

دَرِیَائی۔ ف۔ صفت۔ منسوب بہ دریا۔ دریا کا۔ دریا کی (سمری آبی) (۲) ایک قسم کی [illegible]

دریائی آدمی۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) جل مانس۔ آدمی کی صورت کا بحری جانور۔ (۲) دریا میں رہنے والا آدمی۔ مانجھی۔ مچھوا ●

دریائی گھوڑا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دریا میں رہنے والا گھوڑے کی شکل کا جانور ●

دریائی نارجیل۔ ا۔ اسم مذکر۔ سمندری ناریل۔ ایک دوا کا نام جو اکثر ہیضہ میں گھس کر پلاتے ہیں ●

دَرِیَائی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ (۱) جھولی۔ پتنگ کو دُور لیجا کر ہوا میں چھوڑنا۔ (۲) ایک ریشمی کپڑے کا نام۔ ساٹن ●

دریائی دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ پتنگ کو جھولی دینا۔ کنکوے کو دُور لیجا کر ہاتھوں سے چھوڑنا ؎

گو مرے خط کو اُڑایا آپ نے مثلِ پتنگ لیک دستِ غیر سے لینا تھا دریائی کا کیا نکت (

دَرِیَافت۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پہچان۔ جانچ ● تحقیق۔ استفسار۔ جستجو۔ پوچھ گچھ۔ ٹوہ۔ تفتیش ●

دریافت کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ تحقیق کرنا۔ معلوم کرنا۔ پتا لگانا۔ کھوج لگانا۔ استفسار کرنا۔ پوچھنا ●

دریافت ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ تحقیق ہونا۔ معلوم ہونا۔ پتا لگنا۔ کھوج نکلنا۔ استفسار ہونا ●

دَرِیَاؤ۔ ا۔ اسم مذکر۔ دیکھو (دریا) ●

دَرِیبَا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پانوں کا بازار۔ پنواڑیوں کا محلہ ●

دَرِیچَہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ کھڑکی۔ چھوٹا دروازہ۔ غرفہ۔ موکھا ●

دَرِیدَہ۔ ف۔ صفت۔ پھٹا ہوا ●

دریدہ دہن۔ ف۔ صفت۔ منہ پھٹ۔ زبان دراز۔ بے لگام۔ منہ کا پھوہڑ۔ بدزبان ●

دَرِیز۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی باریک چھینٹ جس کے اکثر دوپٹے بناتے ہیں ●

دَرِیس۔ ا۔ تابع فعل (لشکری) لیس۔ تیار۔ آراستہ و پیراستہ۔ مرتب ● باترتیب۔ باقاعدہ۔ ہموار۔ سطح مسطح۔ سیدھا۔ چوکس۔ ہوشیار کیل کانٹے اور وردی سے درست (یہ لفظ انگریزی dress سے لیا گیا ہے) ●

دَرِیسی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (لشکری) ہموار کرنا۔ زمین کو برابر کرنا ●

افسوس ہے ہمارے بزرگوں پر کہ وہ سیاسی رات کے بارہ بجے ہی دُنیا سے رُخصت ہو گئے اور خوش قسمت ہیں ہم، کہ ہماری رات ڈھل چکی ہے، اور سحری کا کانٹا رات کے تین بجا کر آگے کی طرف گُزر چکا ہے اور بھیگی ہوئی رات کی دبے پاؤں چلنے والی خُنک ہوائیں گنگنا رہی ہیں کہ:

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاسِ خوشش بُوئے کسے می آید

شامِ رُخصت

تجھ سے رُخصت کی وہ شام اشک افشاں ہائے ہائے — وہ اُداسی، وہ فضائے گریہ ساماں ہائے ہائے
وہ مرے سینے میں سیلِ آب و آتش، الاماں — وہ ترے چہرے پہ موجِ برق و باراں، ہائے ہائے
وہ مرا عشقِ گُل افشاں، رشتہ برپا حیف حیف — وہ ترا حُسنِ جواں، سر در گریباں، ہائے ہائے
وہ تپِ غم سے مری آنکھوں میں سُرخی، الغیاث — وہ پسینے سے ترے رُخ پر چراغاں، ہائے ہائے
وہ مرے اطوار میں اندازِ سیلِ بے پناہ — وہ تری آواز میں آثارِ طوفاں، ہائے ہائے
وہ جُدائی کی ہوا کے تُند جھونکے، وائے غم — وہ جوانی کا چراغِ زیرِ داماں، ہائے ہائے
اِس طرف اُلجھی ہوئی مَوجِ حیاتِ یک نفس — اُس طرف بکھرے ہوئے گیسوئے تاباں، ہائے ہائے
اِس طرف تاریکیٔ شامِ مریضانِ کُہَن — اُس طرف اندوہِ صُبحِ سوگواراں، ہائے ہائے
یاں چمکنے ہی پہ برقِ نالۂ درد آفریں — واں برسنے ہی پر ابرِ چشمِ حیراں، ہائے ہائے

دریغ - ف - اسم مذکر - افسوس - حسرت - غم - پشیمانی - پچھتاوا ٭

دریغ کرنا - ا - فعل متعدی - افسوس کرنا - کنجوسی کرنا ٭

وہ جو آوے مرے گھر میں تو مجھے جاوے لوٹ
جاؤں گھر اُس کے تو وہ مجھ سے کرے پان دریغ (رنگین)

دریوزہ - ف - اسم مذکر - بھیک - گدائی ٭

دریوزہ گری - ف - اسم مؤنث - بھیک مانگنا - گدائی کرنا ٭

دڑاڑ - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (دراڑ)

دڑبا - ہ - اسم مذکر - کابک - کبوتروں یا مرغیوں کا گھر ٭

دڑبڑانا - ہ - فعل متعدی - عو - (۱) جھوٹا ٹھیرانا - ڈرا کر گھبرا دینا - خوف دلانا - دھمکانا - جھڑکنا - گھرکنا (۲) دبانا - مغلوب کرنا جیسے سب نے دڑبڑا کر شادی کا اقرار لیلیا ٭

دڑبے دڑبے کرنا - ا - فعل متعدی - مرغیوں کو خانہ خانہ کٹہڑے میں بند کرنا ٭

دڑکنا - ہ - فعل لازم (عوام) کھانا - ڈکارنا - نوش کرنا - بہت کرنا - (۲) بھکنا - بہت کھانا ٭

دڑبہرہ - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (دربہرہ) جو کی شراب - بیرشراب ٭

دُڑنگے لگانا - ا - فعل متعدی - عو - کودنا - کُدکڑے لگانا جیسے بیٹی تجے وہ سارے میں دُڑنگے لگاتی کُدکڑے مارتی پھرتی ہے ٭

دڑوکنا - ہ - فعل لازم - دھاڑنا - گرجنا - شیر کا بولنا - چنگھاڑنا ٭ سانڈ یا بجار کا بولنا ٭

دڑیڑا - ہ - اسم مذکر - (لکھنؤ) مینہ کا جھالا - زور کا مینہ - دریا کے بہاؤ کا زور - زور کی رو ؎

کہیں تنکے نے بھی روکا ہے دریا کے دڑیڑے کو بہا لیجائیگا مجکو پسینا ناتوانی کا (ہجر)

دزد - ف - اسم مذکر - چور - سارق ٭

دزدحنا - ف + ع - اسم مذکر - وہ سفیدی جو مہندی لگانے میں چھوٹ جاتی ہے - مہندی کا چور ٭

دزدی - ف - اسم مؤنث - چوری - سرقہ ٭

دس - ہ - صفت - دہ - عشرہ ٭

دس گز - یا - دس ہاتھ کی زبان - ا - اسم مؤنث - نہایت زبان دراز - بدزبان جیسے اُس کی تو دس گز کی زبان ہے ٭

دسا - یا - دِشا - ہ - اسم مؤنث (ہندو) (۱) طرف - جانب - سمت جیسے پورب دسا - دکھن دسا وغیرہ (۲) فراغت - باہر - ٹٹی - پیخانہ - جنگل جیسے دسا جانا ٭

دسا جانا - ہ - فعل لازم - (ہندو) ٹٹی جانا - پیخانہ جانا - جھاڑے جانا ٭

دَسا - ہ - اسم مؤنث - (ہندو) حالت - کیفیت ٭

دَسا - ہ - اسم مذکر - ویشیوں کی ایک ادنیٰ قوم کا نام - بنیوں کی ایک قوم جو داس سے پیدا ہوئی - باپ اصل ماں غیر ٭

دُسا - یا - دُسہ - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا اُونی گرم کپڑا - ایک قسم کی چادر پشمینہ جیسے کابلی یا کشمیری دُسا وغیرہ ٭

دساتیر - ع - اسم مذکر - جمع دستور - (۱) قاعدے - طریقے - قانون - آئین رسمیں - طرزیں - روشیں (۲) امیر - وزیر - مشیر - صاحب مسند - گدی نشین - ارکانِ دولت (۳) رخصت - اجازت (۴) ف - اسم مذکر - پارسیوں کی وہ مذہبی کتاب جو اُن کے سب سے بڑے پیغمبر یعنی فرزآباد وخشور و خشوران پر آسمان سے آسمانی زبان میں نازل ہوئیں - یا یوں کہو کہ وہ کتاب جو مہ آباد یعنی آبادیوں کے سب سے بڑے پیغمبر پر زبان فارسی میں نازل ہوئی (۵) زرتشتیوں کے پیشوا

دُساد - ہ - اسم مذکر - ہندوؤں کی ایک نیچ ذات جو سُور پالتی ہے ٭

دِساسُول - ہ - اسم مذکر - رجال الغیب - مردانِ غیب - وہ فرضی اور غائب وجود جو دنیا کے دائرہ میں حرکت کرتا رہتا ہے یا یُوں کہو کہ آسمان کے وہ نشان کہ جس طرف وہ واقع ہوں اُدھر اُن دِنوں میں احکام نجوم کے موافق سفر کرنا منحوس ہے - چنانچہ فارسی کے اس شعر سے اُن کی سمتیں بخوبی ظاہر ہیں کہ اس اس جانب ان دِنوں میں سفر نہ کرے ؎

شرق و شنبہ و دوشنبہ جمعہ یکشنبہ غروب سہ چہار اندر شمال پنجشنبہ در جنوب

رقعوں اہل نجوم انکا شہرہ روزانہ علی الخصوص ڈیڑھ گھڑی تین گھنٹے ۳۶ منٹ تک ان کے غروب ہونے وقت رہا کرتا ہے - اِس صورت میں جس طرف یہ ہو سفر کرنا باعثِ نقصان ہے - ہاں اگر بائیں طرف ہو تو مضائقہ نہیں پُشت پر ہونا نہایت مناسب ہے - لیکن سامنے پڑنا یا دائیں ہاتھ پر ہونا از حد منحوس خیال کیا جاتا ہے ٭

دِساوَر - ہ - اسم مؤنث - (۱) پردیس و غیر دیس کو جانے والا مال - باہر کا سوداگری مال (۲) آب و ہوا - رُت - موسم (۳) مُلک - اقلیم - ولایت (۴) وہ جگہ جہاں ہر ایک جنس بافراط فروخت کرنے کیواسطے جمع کریں ٭

ہائے ہر اک تارِ نظر، زنجیرِ پائے عافیت　　واں ہر اک موجِ نفس، دیوارِ زنداں، ہائے ہائے

یاں لبوں پر جُنبشِ آہِ تنک جاں، وا نصیب　　واں مژہ میں لرزشِ اشکِ گریزاں، ہائے ہائے

حسرتِ دیدار، یاں ہر آن بیتاب و شدید　　فرصتِ نظارہ، واں پیہم پَرافشاں، ہائے ہائے

یاں لرزتا ساغرِ ورِعزم و ہمت، الحذر　　واں چھلکتی سی نگاہِ فتنہ ساماں، ہائے ہائے

یاں کفِ پا چوم لینے کی بِچی سی آرزو　　واں بغل گیری کا شرمایا سا ارماں، ہائے ہائے

میں سراپا سازِ عشرت، اور رہینِ بزمِ غم　　تُو مجسّم نازکی، اور بارِ حرماں، ہائے ہائے

تمتماتے ولولوں کی آگ، اور تیرا جگر　　سنسناتی آنچ، اور تیرا گُلستاں، ہائے ہائے

کاکلوں کی چھاؤں میں اور رُوئے رنگیں، الاماں　　ظلمتوں کے دام میں، اور آبِ حیواں، ہائے ہائے

وہ مری نظروں میں کچھ کہنے کی حسرت، وائے شوق　　وہ تری آنکھوں میں کچھ سُننے کا ارماں، ہائے ہائے

اللہ اللہ آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ کہنا ترا　　"جوشؔ میرا دل ہوا جاتا ہے ویراں"، ہائے ہائے

اے فُغاں برلب ترنُّم، اے خزاں برکف بہار!
جوشؔ تیرے دل کی ویرانی کے قُرباں، ہائے ہائے

جوشؔ ملیح آبادی

دسا

دِساور آنا - ہ - فعل لازم - باہر کا سوداگری مال کسی شہر یا مُلک میں داخل ہونا ٭

دِساور چڑھنا - ہ - فعل متعدی - سوداگری مال کا دُوسرے مُلک کو جہاں اُس کی کھپت یا مانگ ہو روانہ ہونا - دساور کو مال لادنا - مال بھرنا ٭

دِساوَری - ہ - صفت (۱) ایک قسم کا عمدہ پان (۲) باہر جانے والا مال - پردیس میں جانے والا مال - پردیس میں جانے والا سوداگری اسباب - (۳) ایک قسم کا کبوتر ٭

دساوری مال - ہ - اسم مذکر - باہر جانے والا سوداگری مال - بھرتی کا مال ٭

دَسپَنا - ۱ - اسم مذکر - بیچ (دست پناہ) چمٹا - آگ پکڑنے کا آلہ - آتش کش - آتش گیر ٭

دَسْت - ف - اسم مذکر (۱) ہاتھ - ید - کر - پنجہ ؎

دامن اُس کا جو ہے دراز تو ہو دستِ عاشق رسا نہیں ہوتا (مومن)

(۲) قدرت - طاقت - قابو - غلبہ - نصرت - فتح (۳) نوبت - کرت - دفعہ - (۴) اطبائے ہند کی اصطلاح میں اجابت طبیعت یعنی مادہ ثفل کے بار بار دفع ہونے سے مُراد ہے - پتلا پاخانہ - اِسہال - (۵) عدد - تعداد مُرغانِ شکاری کے واسطے جیسے یکدست جُرہ و باز وغیرہ (۶) تمام - بالکل - پُوری چیز ٭

دست آنا - ۱ - فعل لازم - اِسہال آنا - جُلاب لگنا - ستک رہنی - بدہضمی - پیٹ چلنا ٭

دست انداز - ف - صفت - مُخل - خلل انداز - مزاحم ٭

دست اندازی - ف - اسم مؤنث - ہاتھ ڈالنا - مداخلت - مُزاحمت - ہاتھا چھانٹی - دخل ٭

دست اندازی کرنا - ۱ - فعل متعدی - مداخلت کرنا - تعرّض کرنا - مُخالفت کرنا ٭

دست آموز - ف - صفت - دست پرورده - ہاتھوں سدھایا ہُوا - ہلایا ہُوا - پالتو - گھریلو - جیسے مُرغ دست آموز ٭

دست آور - ف - صفت - دست لانے والی دوا - مُسہل - جُلاب ٭

دست آویز - ف - اسم مؤنث - تمسّک - قبالہ - وثیقہ - سند - نوشتہ - اقرارنامہ - عہدنامہ - اپنا دعویٰ ثابت کرنے کا نوشتہ ٭

دست

دست بخیر - ف + ع - کلمۂ دُعا - جب کسی دوست کے مرض کو اپنے یا کسی دوست کے ہاتھ میں اُس کی جگہ بتلاتے ہیں تو اوّل یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں - جیسے دست بخیر اُنکے بھی اسی جگہ درد تھا یعنی ہماری اس نظیر سے خُدا تعالیٰ اِس ہاتھ کو سلامت رکھے - اُن کا ہاتھ اِس جگہ سے درد کرتا تھا ٭ دستم بخیر بھی کہدیتے ہیں مگر کم ٭

دست بدست - ف - تابع فعل - ہاتھوں ہاتھ - جلدی - شتابی ٭ نظیر نے دست بدستی بھی باندھا ہے جیسے ؎

اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

دست بدست آنا - ۱ - فعل لازم - ہاتھوں ہاتھ آنا - پُشت بہ پُشت پہنچنا ٭

دست بدست ملنا - ۱ - فعل لازم - ہاتھ بہ ہاتھ حاصل ہونا - ہاتھوں ہاتھ ملنا ٭

دست بُرد - ف - اسم مؤنث - غبن - تغلّب - خیانت - تصرّف بیجا - چُوری - لُوٹ - مالِ غارت ٭ بازی - غلبہ - قُدرت - تسلّط ٭

دست بُرد کرنا - ۱ - فعل متعدی - غبن کرنا - چُرانا - اُڑانا - ہاتھ مارنا - مال مارنا ٭

دست بردار ہونا - ۱ - فعل لازم - ہاتھ اُٹھانا - باز آنا - چھوڑنا - تیاگنا - تجنا - ترک کرنا ٭

دست بستہ - ف - تابع فعل - ہاتھ باندھ کر - ہاتھ جوڑ کر جیسے دست بستہ عرض کرنا ٭

دست بُقچہ - ف + ت - اسم مذکر - بُقچی ٭ چھوٹی سی بُقچی جو ہر وقت ساتھ رہے - کپڑوں یا سینے پرونے کی گٹھڑی ٭

دست بندھک - ۱ - اسم مؤنث - امانت - دھروڑ - گرو - رہن [illegible]

دست بوس ہونا - ۱ - فعل لازم - تسلیم بجالانا - ہاتھ چُومنا ٭

دست بوسی کرنا - ۱ - فعل متعدی - ہاتھ چُومنا - ہاتھوں کو بوسہ دینا - بوسۂ تحیت دینا ٭

دست بیع ہونا - ۱ - فعل لازم - ہاتھوں بکنا - مُرید ہونا - چیلا ہونا - کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنا ٭

دست پاک - ف - اسم مذکر - رُومال - وہ کپڑا جس سے کھانا کھا کر ہاتھ پُونچھتے ہیں ٭ تولیا - انگوچھا ٭

دست پناہ - ۱ - اسم مذکر - دیکھو (دسپنا) ٭

سرشار تب

اُٹھا ساغر، کہ انساں کُشتۂ آلام ہے ساقی
یہ بر لبِ طب ہے، یہ مے، آگے خدا کا نام ہے ساقی

نہ جانے نوعِ انساں کیوں اجل سے خوف کھاتی ہے
اجل کہتے ہیں جس کو زحمتِ یک گام ہے ساقی

حقیقت کیا سمجھ میں آسکے اشیائے عالم کی
فقط اک شکل ہے ساقی، فقط اک نام ہے ساقی

سُناؤں سازِ حکمت کے ترانے کس توقع پر
کہ اب تک نوعِ انساں بندۂ اوہام ہے ساقی

صداقت آج بھی پوشیدہ ہے اولادِ آدم سے
دروغِ مصلحت آمیز اب بھی عام ہے ساقی

اُدھر یہ قول، ہم نے شرح کر دی ہے حقائق کی
اِدھر اب تک وہی ابہام کا ابہام ہے ساقی

اُدھر "تکمیلِ دیں" کا ہو چکا ہے دعویٔ محکم
اِدھر ایماں تھا جیسا خام، ابتک خام ہے ساقی

اُدھر شدّت کے ساتھ اعلان ہے "اتمامِ نعمت" کا
اِدھر ہر سانس اب تک زہر کا اک جام ہے ساقی

کہا جاتا ہے مجھ سے زندگی انعامِ قدرت ہے
سزا کیا ہوگی اُس کی، جس کا یہ انعام ہے ساقی

شکایت کیا کسی خوں ریز چنگیز و ہلاکو کی
خود اپنا دل ہی جب خوں ریز و خوں آشام ہے ساقی

عمل کا رشتہ ہے جب دستِ احول و وراثت میں
تو پھر کیوں آدمیت موردِ الزام ہے ساقی

دست

دست چالاک۔ ا۔ صفت۔ ہاتھ چالاک۔ چور۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ آنکھ بچا کر چرا لینے والا۔

دست چالاکی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ہاتھ چالاکی۔ چوری۔ داؤں کرنے کی پھرتی۔

دست خط / **دستخط** } ف + ع۔ (۱) اسم مذکر (۲) اسم مؤنث۔ اپنے ہاتھ کا لکھا۔ السبد۔ اپنے ہاتھ کی علامت یا نشان۔

دست خطی / **دستخطی** } ا۔ صفت۔ ہاتھ کا لکھا ہوا۔ ہاتھ کے دستخط کئے ہوئے۔ الدستخط شدہ۔

دست دراز۔ ف۔ صفت۔ (۱) ہاتھ چالاک۔ ہاتھ لپک (۲)۔ ا۔ ہاتھ چھوٹ۔ مار بیٹھنے کی عادت رکھنے والا (۳)۔ ا۔ چور۔ ہاتھ چالاک۔

دست درازی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) ہاتھ چالاکی (۲) مار پیٹ۔ مار کوٹ (۳) مداخلت بیجا۔ زیادتی۔ عہد شکنی۔ غصب۔

دست درازی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ لوٹنا۔ ہاتھ ڈالنا۔ زیادتی کرنا۔ بدسلوکی کرنا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ دبانا۔ غبن کرنا۔ غصب کرنا۔

دست رس / **دسترس** } ف۔ اسم مؤنث۔ پہنچ۔ رسائی۔ قدرت۔ طاقت۔ توانگری۔ مقدور۔ بساط۔ حیثیت۔ دست برد۔

دسترس سے تیری حالی بچا ہوا تھا۔ آخر کو دل کو اس کے چرکا لگا کے چھوڑا (حالی)

دست رسی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (دسترس)۔

دست شفا۔ ف + ع۔ صفت۔ صحت بخشنے والا ہاتھ۔ اجب کسی حکیم کے ہاتھ سے بہت سے آدمی صحت پاتے ہیں تو اس کی نسبت کہتے ہیں)۔

دست قدرت۔ ف + ع۔ صفت۔ طاقت۔ قدرت۔ شکتی۔ سامرتھ۔ بس۔ قابو۔ اختیار۔ مقدور (اصل میں یہ استعارہ ہے قدرت کو ایک آدمی فرض کرکے اس کے ہاتھ سے مراد لی ہے)۔

دست قلم۔ یا۔ **دست و قلم**۔ ف + ع۔ صفت۔ عو۔ خواندہ۔ لکھا پڑھا۔ علم یافتہ۔ عالم۔ فاضل۔

دست کار / **دستکار** } ف۔ اسم مذکر۔ ہاتھ کا کاریگر۔ وہ شخص جس کے ہاتھ میں کوئی ہنر ہو۔

دست کاری / **دستکاری** } ف۔ اسم مؤنث۔ کاریگری۔ ہاتھ کی کاریگری۔ ہاتھ کا کام۔

دست گرداں۔ ف۔ متابع فعل۔ بازارو چیز۔ سر راہ بکتی ہوئی چیز۔ وہ چیز جو دوکان سے نہ خریدی جائے۔ غرضمند کا بکاؤ مال۔ ہاتھ اٹھا قرض۔ مستعار۔

دست

دست گرداں دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ قرض یا مستعار دینا۔

دست گرداں لینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ قرض یا مستعار لینا۔

دست گرفتہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ دستگیری کیا گیا۔

دست گیر / **دستگیر** } ف۔ اسم مذکر۔ معاون۔ مددگار۔ فریادرس۔

دست گیری / **دستگیری** } ف۔ اسم مؤنث۔ معاونت۔ مدد۔ حمایت۔ پناہ۔ سہارا۔

دست لگنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دست چھوٹنا۔ اسہال جاری ہونا۔ متواتر دست آنا۔

دست مال۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہاتھ کا رومال۔ جیبی رومال۔

دست نگر۔ ف۔ صفت۔ ہاتھ تکنے والا۔ محتاج۔ حاجتمند۔ مفلس۔ تنگدست۔

دست و گریباں ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ گتھم گتھا ہونا۔ گٹ پٹ ہونا۔ چمٹ جانا۔ لڑنا۔ گتھ جانا۔ لپٹ جانا۔ دھینگا مشتی کرنا۔

دستا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (لکھنؤ) استجاف۔ حاشیہ۔ توئی۔ چہراس۔

نگاہ پڑتی ہے کسی کی اے فلک پیر ستاروں پہ قبائے یار میں جس دن سے ٹنکی کا۔ (ناسخ)

(۲۔ ہ) ایک قسم کی دھات۔ جست۔

دستار۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پگڑی۔ عمامہ۔ لپڑی۔ پھینٹا۔ چیرا۔ منڈاسا۔ سرپیچ۔

دستار بند۔ ف۔ اسم مذکر۔ پگڑی باندھنے والا۔ چیرابند۔

دستار فضیلت۔ ف + ع۔ اسم مؤنث۔ فاضل ہو جانے کی پگڑی۔ عمامۂ فضیلت۔

دستانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) ہاتھ میں پہننے کا بنا ہوا کپڑا۔ ہاتھ کا موزہ۔ (۲) وہ بڑی کرچ یا سیف جس میں ہاتھ پر چڑھتی ہوئی لوہے کی موٹھ ہوتی ہے۔

دسترخوان۔ ا۔ اسم مذکر۔ سفرہ۔ کھانا کھانے کی چادر یا کپڑا۔ میز کی چادر۔ (یہ لفظ ہندوستان کے فارسی دانوں کا بنایا ہوا ہے)۔

دسترخوان بڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ دسترخوان اٹھانا یا سمیٹنا۔

دسترخوان کا توبہ توبہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عو۔ جب دسترخوان پر کھانا چنا رکھا ہو اور کھانے کو کوئی نہ بیٹھے تو اس وقت یہ کہتے ہیں

جسے کہتے ہیں عُرفِ عام میں تخلیقِ انسانی — یہ کس آغاز کی سعیٔ زبُوں انجام ہے ساقی

وہاں بخشا گیا ہے میرے دل کو ذوقِ آزادی — جہاں موجِ ہوا تک مُرغِ زیرِ دام ہے ساقی

تبسّم اک بڑی دولت ہے، میں بھی اس کا قائل ہوں — مگر یہ آنسوؤں کا ایک شیریں نام ہے ساقی

جسے اربابِ مذہب بادۂ توحید کہتے ہیں — وہ آبِ صاف بھی افشردۂ اصنام ہے ساقی

خروشِ گر یہ ہی حال نہیں غمہائے پنہاں کا — یہاں تو ساز کے پردے میں بھی کہرام ہے ساقی

لڑکپن ضد میں روتا تھا، جوانی دل کو روتی ہے — نہ جب آرام تھا ساقی، نہ اب آرام ہے ساقی

تمنائیں جگاتی ہیں، ناکامی سُلاتی ہے — نہ اپنی صُبح ہے ساقی، نہ اپنی شام ہے ساقی

بڑی دریا دلی کے ساتھ ہر خوں ریز طاقت کو — مشیّت کی طرف سے اِذنِ قتلِ عام ہے ساقی

یہ کس کی مُہرِ ہیبت ثبت ہے گیتی کے سینے پر — کہ ہر ذرّہ ازل سے لرزہ براندام ہے ساقی

ادب کر اس خراباتی کا جس کو جوشؔ کہتے ہیں
کہ یہ اپنی صدی کا حافظؔ و خیّامؔ ہے ساقی

جوشؔ ملیح آبادی

جیسے ہاتھ لئے بیٹھے ہیں۔ دسترخوان تو بہ نو بہ کر رہا ہے ۔

دسترخوان کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ بزرگان دین کی نذر و نیاز کرنا۔ شہدائے کربلا کی فاتحہ کا کھانا کھلانا۔ ع

یار نے مجھ کو کھلایا ہے بہت ساتھ ... اب گھر چلیں کے دسترخوان کر (بحر)

دسترخوان کی بلی ۔ ا۔ اسم مؤنث۔ وہ بلی جو کھانا کھانے کے وقت آ موجود ہو۔ طعام تلاش آدمی۔ کام چور۔ لالچی آدمی۔ ہری چگ آدمی ۔

دسترخوان کی مکھی ۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ہری چگ۔ ہر دفعہ دسترخوان پر شریک ہو کر کھانے والا۔ طفیلیہ۔ طعام تلاش۔ خوشامدی جیسے وہ ہری چگ تو دسترخوان کی مکھی تھی ہری کی مصیبت آتے ہی الگ ہو گئی ۔

دستک ۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) تالی۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ کواڑ پر ہاتھ مارنا۔ مجازاً زنجیر در کھٹکھٹانا۔ بلانا (۲۔ ا) دھونس کرسمن ٹکیس ۔ (۳۔ ا) پروانہ راہداری۔ محاصل کی چھٹی ۔

دستک پیادہ یا سوار ۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ چپراسی یا سوار جو گزاری وصول کرنے کے واسطے جائے ۔

دستک دینا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ تالی بجانا۔ کنڈی کھٹکھٹانا۔ پکارنا بلانا ع

منہ کرکے ظفر کو پوچھے ہو غیروں سے کس نے مرے پہ دی دستک بتاؤ کون ہے (ظفر)

در جلا دی جا کے جو بیٹھے دستک موت لوٹی کہ ٹھہر جا ابھی آرام میں ہیں (سودا)

دستک یا دھونس باندھنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ خرچ باندھنا۔ ناحق کا خرچ بڑھانا ۔

دستک لگانا ۔ ا۔ فعل لازم۔ کر لگانا۔ ٹیکس لگانا۔ محصول لگانا ۔

دستکی ۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پاکٹ بک۔ یادداشت کی چھوٹی سی کتاب۔ جو ہر وقت پاس رہے۔ شکرے باز کا دستانہ ۔

دستگاہ ۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) قدرت۔ طاقت مقدور۔ دسترسی۔ (۲۔ ف) مال۔ اسباب ۔

دستگل ۔ ا۔ اسم مؤنث۔ وہ تسمہ جو قبضۂ شمشیر سے لٹکتا رہتا ہے۔ تلوار کا بندھا ۔

دستور ۔ ف۔ اسم مذکر۔ رسم۔ طور۔ طریقہ۔ آئین طرز۔ روش۔ عادت۔ ڈھنگ۔ رواج ۔ قاعدہ۔ معمول۔ قانون ۔

دستورالعمل ۔ ف + ع۔ اسم مذکر۔ قانون۔ قاعدہ۔ معمول۔ طریقہ۔

ہدایت نامہ ع

کیوں کسی استاد کے دیوان کو دیکھیں وقت فکر
حاکم مردہ کا دستورالعمل پایا تو کیا (اسیر)

(۲) وزیر۔ منتری۔ مدارالمہام۔ دیوان اعلیٰ ۔

دستور باندھنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ قاعدہ مقرر کرنا۔ قانون ٹھہرانا۔ عادت ڈالنا۔ معمول باندھنا ۔

دستور جاری کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ قاعدہ نکالنا۔ طریقہ مقرر کرنا۔ رواج ڈالنا ۔

دستوری ۔ ا۔ اسم مؤنث (۱) وہ حق جو ملازم اپنے آقا کی خریداری کی بابت فروشندہ سے پیسہ روپیہ یا دو پیسے روپیہ لے (۲۔ ف) اجازت۔ رخصت ۔ وزارت ۔

دستہ ۔ ف۔ اسم مذکر (۱) چھری یا تلوار وغیرہ کا قبضہ۔ موٹھ۔ بینٹا (۲) آدمیوں کا گروہ۔ فوج کا ایک حصہ ۔ گارد (۳) گلدستہ۔ پھولوں کا بنا ہوا گچھا (۴) ایک قسم کی گھنڈیاں جو اکثر قبا پر لگاتے ہیں ۔ چپراس۔ سنجاف وغیرہ (۵۔ ا) کاغذ کے چوبیس تختوں کا ایک دستہ کہلاتا ہے۔ رم کا بیسواں حصہ (۶۔ ا) سونٹا۔ ڈنکا۔ ڈنڈا ۔

دستی ۔ ا۔ صفت۔ (۱) منسوب بہ دست جیسے ایک دستی خلال (۲) دستی خلال وغیرہ (۲) مشعل۔ فلیتہ۔ ہاتھ کا شمعدان ع

ید بیضا کی دستی آگے آگے لیکے موسیٰ شب معراج کو روشن ہوا حال انکی عظمت کا (بحر)

(۳) کشتی کے ایک داؤں کا نام جو ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے یکدستی دو دستی وغیرہ (۴) چھوٹا دستہ۔ چھوٹا سا قبضہ۔ موٹھ۔ مٹھیا (۵) چھوٹا سا قلمدان جو ہر وقت ہاتھ میں رہے (۶) وہ تحفہ یا ہدیہ جو راجہ لوگ دسہرے کے دن سرداروں اور عہدہ داروں کو دیتے ہیں ۔

دستیاب ۔ ف۔ صفت۔ ہم پہنچنے والا۔ میسر۔ حاصل۔ وصول موصول ۔

دستیاب ہونا ۔ ا۔ فعل متعدی۔ ہم پہنچنا۔ حاصل ہونا۔ میسر ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ملنا۔ پانا ۔

دسمال ۔ ا۔ اسم مذکر۔ (صحیح دست مال) عو۔ برتن صاف کرنے کی صافی نہایت میلی صافی یا کپڑا جس سے برتن پونچھتے ہیں ۔

دسمبر ۔ انگلش December (ڈسمبر) اسم مذکر۔ انگریزی ۳۱ دن کا بارھواں مہینہ

مذہب اور اُس کے اجتماعی اور انفرادی اثرات

ناظر

مذہب کا تعلق جہاں تک اخلاق سے ہے وہ بالکل انفرادی شے ہے لیکن محض اخلاقیات کا نام مذہب نہیں ہے۔ علاوہ اخلاق کے مذہب میں مخصوص معتقدات اور رسومات بھی شامل ہیں۔ ان معتقدات اور رسومات کے متعلق ہم آگے چل کر بحث کریں گے۔ سردست ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان معتقدات اور رسومات کی مختلف لوگوں میں یکسانیت اُن کی اجتماعی قوت کا باعث سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ مذہب کی یکسانیت اتحاد اور اشتراکِ مقاصد کی ایک صورت ہوتی ہے یعنی مذہب مشترکہ مقاصد کی ایسی تشکیل ہے، جو تمام ملکی اور نسلی امتیازات سے بالاتر ہوتی ہے اور مذہبی برادری کا دائرہ وسیع اور ہمہ گیر ہوتا ہے (خصوصاً تبلیغی مذاہب کی صورت میں) اور اس لحاظ سے خیالی طور پر یہ دائرہ مادی تعصبات سے بری ہوتا ہے۔ ہندوستان میں مذہب ہمارے کلچر کا جزوِ اعظم ہے۔ چنانچہ مذہب کا فنا ہونا ہماری قومی زندگی کی فنا کے مرادف خیال کیا جاتا ہے۔ اور اہلِ مذہب کا خیال ہے کہ ہماری اجتماعی قوت کا انحطاط مذہب کے انحطاط کا نتیجہ ہے۔ ہم آج اسی خیال کو تنقیدی نظر سے جانچنا چاہتے۔ قومی زندگی کے انحطاط اور ضعف کا سبب زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ افراد میں اجتماعی مقاصد کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ فنا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ مذہبی بے اعتنائی نہیں ہوتی، کیونکہ مذہب کا تعلق زیادہ تر معتقدات اور عبادات سے سمجھا جاتا ہے۔

مذہب خالص منقولی شے ہے، اس میں شیرازہ بندی کی قوت یا صلاحیت اسی وقت تک ہے جب تک لوگوں کی خیالی آزادی کو مقید رکھا جاسکے۔ مذہب کی مرکزیت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی دائمی صورت کو بجنسہٖ قائم رکھا جائے، اور معقولات کو دخل نہ دیا جائے۔ اس کے تمام خلافِ عقل توہمات پر ایمان کامل ہو، اور اس لئے ضروری ہے کہ مذہب کی پشت پر حکومت بھی ہو، جب مذہب کے ساتھ حکومت باقی نہیں رہتی تو مذہب میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ مذہب میں اصلاح کے نام سے۔ تختے پڑنے لگتے ہیں اور ہر شخص اپنے اپنے خیالات کے مطابق بلا روک ٹوک نئے نئے فرقے پیدا کرتا رہتا ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ مذہب کی پابندی ہوتے ہوئے حکومت ہاتھ سے نہیں جاسکتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کے عروج و زوال کا سبب ہمیشہ مذہبی ترقی یا انحطاط نہیں ہوتا۔ اور اگر بالفرض حکومت مذہب کا ساتھ دیتی بھی رہے، تب بھی آزادیِ رائے کو کب تک مسلوب رکھا جاسکتا ہے۔ آمد و رفت کے ذرائع کی توسیع، دوسری قوموں کے ساتھ میل جول، دنیا میں علوم و فنون کی ترقی، یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ بتدریج ذہن و فکر کو روایات کے بار سے سبکدوش کرتی رہتی ہیں۔ اور منقولیت کا طلسم بالآخر ٹوٹ کر

دسوٹھن - ہ - اسم مؤنث (گنوار) وہ دعوت جو لڑکا پیدا ہونے کی خوشی میں دی جائے۔

دسنا - ہ - فعل متعدی (پرانی اردو) دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ سوجھنا۔ ولی گجراتی نے بہت جگہ باندھا ہے پنجاب میں اب بھی بولتے ہیں۔

دسواں - ہ - صفت - دس سے منسوب - دہم - حصۂ دہم - عشر۔ فاتحۂ دہم - دسائی۔

دسوں - ہ - تابع فعل - ہر دہ - ہر ایک دس - کل دس - دس کے دس۔

دسوں انگلیاں دسوں چراغ - ا - محاورہ عو - ایک ایک انگلی ایک ایک ہنر سے روشن - بڑی ہنرمند اور سلیقہ لڑکی - لیاقت - اہلیت - سلیقہ والی بی بی۔

دسوں دشا - ہ - اسم مؤنث (ہندو) جہات عشرہ یعنی مشرق - مغرب - شمال - جنوب - تحت - فوق - اور چاروں گوشے یعنی اگن (گوشۂ جنوب و مشرق) نیرت (گوشۂ جنوب و مغرب) بایت (گوشۂ شمال و مغرب) ایشان (گوشۂ شمال و مشرق)۔

دسوں دوار - یا - دوارہ - ہ - اسم مذکر - منافذ عشرہ جو آدمی کے جسم میں ہیں جیسے دونوں آنکھیں دونوں کان دونوں نتھنے منہ ناف یا کپال مقعد پیشاب گاہ۔

دسویں - ہ - اسم مؤنث - دہم - دس تاریخ - منسوب بہ دہ۔

دسوٹھن - ہ - اسم مذکر (ہندو عو) دسواں چلہ - بچہ پیدا ہونے کے بعد دسویں روز کا نہان۔

دسہرا - ہ - اسم مذکر - (۱) جیٹھ کے مہینے کی سدی کی دسویں تاریخ جس میں گنگا اشنان کرنے سے صاحبان ہنود کے اعتقاد کے موافق گناہ دھل جاتے ہیں (۲) اسوج کے مہینے کی سدی کی دسویں تاریخ کا بڑا بھاری تہوار جس میں نوروز پہلے سے پوجا وغیرہ کرتے اور اخیر دن دیوی کی مورتی ٹیسو - جاجمی سانجھی وغیرہ کو دریا میں ڈالتے ہیں اور چونکہ رامچندر جی نے انہیں دنوں میں راون پر چڑھائی کرکے فتح پائی تھی ان کی لیلا رچاتے اور بہت بڑی خوشی مناتے ہیں۔

دشا - س - اسم مؤنث - دیکھو دسا (بمعنی طرف وغیرہ)۔

دشت - ف - اسم مذکر - صحرا - جنگل - بیابان - بادیہ - میدان۔

دشت نوردی - ف - اسم مؤنث - صحرا نوردی - جنگل اور بیابان در

بیابان پھرنا۔

دشٹ - س - صفت (ہندو) برا - خراب - چنڈال - بدذات - بد - شریر - سنگین دل - بے رحم - ظالم - پاپی۔ بکارہ - کھوٹا۔

دشمن - ف - اسم مذکر (دش + من) مخالف - بیری - بدخواہ - عدو (۲) حریف - رقیب (۳) عو - بیگمات قلعہ - دوستی کا رشتہ جو عورتیں آپس میں بدلتی ہیں جیسے جان من - زناخی - دل ملا وغیرہ۔

دشمن جانی - ف - اسم مذکر - جان کا لاگو - جان لیوا - دشمن قاتل۔

دشمن زیرپا - ا - کلمۂ دعا - جب تحت نئی جوتی پہنتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ ع

دوستو کیونکر نہ تاب دل سنگ نقش پا ـــ ہے پری آیا ہے سیا تجکو دشمن زیر پا (ناسخ)

دشمن سوئے نہ سونے دے - ا - کہاوت (دشمن آپ بھی نہیں سوتا ہے نہ دوسرے کو سونے دیتا ہے۔ دشمن سے ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔

دشمن کہاں؟ بغل میں - ا - کہاوت - دشمن پاس ہی کے آدمی ہوا کرتے ہیں - اپنا ہی دشمنی کرتا ہے۔

دشمنوں - ف - اسم مذکر - دشمن کی جمع۔

دشمنوں کو - یا - کے - ا - محاورہ عو - اسکو - اسکے وغیرہ - جب کسی اپنے حبیب کی بیماری کا بیان یا کسی اور کراہت سے نسبت دی جاتی ہے تو عورتیں اس کی بجائے اس کے دشمنوں سے منسوب کرتی ہیں جیسے اس کے دشمنوں کو بخار ہے یا اس کے دشمنوں کے چوٹ لگ گئی یعنی اسے بخار ہے۔ اس کے چوٹ لگ گئی۔

دشمنوں کے من کا چیتا ہوا - ا - محاورہ عو - دشمنوں کی مراد بر آئی۔

دشمنوں میں ایسے رہئے جیسے بتیس دانتوں میں زبان - ا - کہاوت - یعنی دشمنوں میں ملا ہوا اور پھر الگ اور بچا ہوا رہے۔

دشمنی - ف - اسم مؤنث - بیر - بدخواہی - عداوت - لاگ - مخالفت - مخاصمت - خصومت۔

دشنام - ف - اسم مؤنث (مرکب از دش + نام) گالی - گالی گلوچ - گالی گفتار۔

دشوار - ف - صفت - مرکب از دش + وار (کلمۂ نسبت) مشکل - دوبھر - کٹھن - درشت۔

رہتا ہے۔ اور مذہب کی اجتماعی قوت اس کی منقولیت ہی میں مضمر ہے، انسان کو خیالی آزادی ملی اور مذہب میں انتشار پڑا۔ پھر مذہب بجائے لوگوں کو متحد کرنے اور ایک مرکز پر لانے کے انتشار اور فساد کا باعث ہوجاتا ہے، اور اس کی اجتماعی حیثیت فنا ہوجاتی ہے۔

ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ مذہب مخصوص معتقدات اور رسومات سے عبارت ہے۔ ان معتقدات میں سب سے اہم اور بنیادی عقیدہ خدا کا ہے، دوسرے حیات بعد الممات کا عقیدہ اور نیکی کی سزا اور جزا۔ ان عقائد کے ماتحت مختلف قسم کی عبادتیں اور رسومات ہیں۔

ہم سب سے پہلے معتقدات کو لیتے ہیں۔ پہلا عقیدہ خدا کا ہے۔ یعنی ایک ایسی عظیم الشان اور فوق العادت ہستی کا وجود جو کائنات سے ماوری ہے۔ ایسی ہستی کے اثبات کا مسئلہ ہنوز عقدہ لاینحل ہے، کہا جاتا ہے کہ سائنس کے ذریعہ اس کا ثبوت بہم پہنچانا عبث ہے، کیونکہ سائنس عالم ظاہری ہی سے سروکار رکھتی ہے، لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا عالم باطنی جو حواس اور ادراک سے ماورا ہو، اس کا وجود سوائے ایک مفروضے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ جو ذرائع فطرت نے ادراک کے عطا کئے ہیں اور ان کی وساطت سے جو کچھ ہم معلوم کرسکتے ہیں اس کے علاوہ کسی چیز کا فرض کرنا اگر باطنیت ہے تو باطنیت محض ایک واہمہ ہے۔

ظاہر اور باطن کا امتیاز غلط فہمیوں کا موجب رہا ہے۔ سائنس ہر اس چیز سے سروکار رکھتی ہے جس کی اثر اندازی کا کسی طرح سے اندازہ ہوسکے، اور یہی وجود کے معنی ہیں۔ سائنس وجود کی ظاہری اور باطنی کیفیات کی تحقیق کرتی ہے۔ چنانچہ ذرہ کی اندرونی ساخت کا جو اس نے حال میں پتا لگایا ہے وہ یقیناً اس کی باطنی تحقیقات ہی ہے۔ مثلاً ذرہ میں مراکز اور ان کے گرد برق پاروں کی مختلف فاصلوں پر گردش اور اس میں خلا کا ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اگر باطنیت سے مطلب ایسی شے ہے جس کا ادراک حواس کے ذریعہ نہیں بلکہ عقل کے ذریعہ ہو، تو ظاہر ہے کہ جو کچھ بھی اس ترقی یافتہ زمانے میں سائنس کے ذریعے علمی انکشافات ہوئے ہیں وہ سب عقل ہی کی رہبری کا نتیجہ ہیں ورنہ محض حواس کے ذریعے جو کچھ معلوم ہوسکتا ہے وہ وہی ہے جو قدیم زمانے کے لوگوں کو معلوم تھا اور آج بھی بے علم لوگوں کا علم حواس ہی تک محدود ہے، ہمارے نزدیک

ظاہری اور باطنی کا سب سے بڑا فرق یہی ہے۔ ایک اور مثال سائنس کے باطنی تعلق کی علم النفس ہے۔ یعنی دماغ کے ظاہری افعال کے باطنی پہلو۔ غرض تجربہ اور مشاہدہ موجودات کے علم کے لئے ناگزیر ہے، اور اگر کوئی ایسا وجود ہے جو عالم محسوس سے ماوراء ہے تو اس کے وجود ہونے کا معنیٰ کم از کم انسان کے علم و فہم سے بالاتر ہے، جس کو بجا طور پر ناقابل علم کہا گیا ہے

سائنس کسی بات میں قطعیت کی مدعی نہیں ہے۔ اور جس طرح کسی بات کا قطعی انکار غیر سائنٹفک چیز ہے۔ اسی طرح بغیر کافی ثبوت کے اس کو تسلیم کرلینا بھی ویسا ہی غیر معقول مسلک ہے۔ جو سائنس کی نظر میں ایک نادا[illegible] تحکم سے کم نہیں۔

ایک قدیم اور عامیانہ طریقۂ استدلال اس باب میں یہ چلا آرہا ہے کہ مصنوعی چیزوں میں سے کسی شے کی مثال دے کر یہ سمجھایا جاتا ہے کہ جس طرح لازمی طور پر اس کا کوئی صانع ہے، اسی طرح کائنات کا بھی کوئی صانع ضروری ہے۔ لیکن مصنوعات کی مثال قدرتی چیزوں پر منطبق نہیں ہوتی [illegible] دونوں طرح کی چیزیں جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ اپنے مفہوم میں بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف بلکہ متضاد ہیں، اور اس لئے جو بات ایک کے متعلق کہی جاسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ دوسری کے متعلق بھی صادق آئے، مصنوعی چیزوں میں بنائے جانے کا مفہوم اور تصور لازمی طور پر [illegible] ہے۔ قدرتی چیزوں کو مصنوعی مان لینا گویا عین اسی بات کو فرض کرلینا ہے جو معرض بحث میں ہے۔ صنعت میں محض صورت گری ہوتی ہے۔ مادہ [illegible] بنایا جاتا۔ یہ بھی مسلم ہے کہ کوئی چیز در اصل فنا نہیں ہوتی۔ [illegible] کی صورت و شکل تبدیل ہوجاتی ہے۔ یعنی اس کی مخصوص افادیت [illegible] ہے۔ اس لئے اصل کائنات حادث نہیں ہے۔ اور اس [illegible] کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کسی چیز کی توجیہہ اگر فوق العادت ہستی یا [illegible] مداخلت کے ذریعے کی جائے تو عقل سلیم اس کو باور نہیں کر[illegible] قدرتی چیزوں کی توجیہہ قدرت ہی کے ذریعے ہونی چاہیے، مثلاً [illegible] سیب ٹوٹ کر زمین پر گرتا ہے۔ اگر اس کی توجیہہ یہ کی جائے کہ [illegible] یا پری توڑ کر زمین پر پھینک دیتے ہیں تو یہ عقل سلیم کے نزدیک [illegible] نہیں۔ البتہ اگر کشش ثقل کے ذریعے اس کی توجیہہ کی جائے تو اطمینان ہوجاتا ہے۔ قدرتی چیزوں کے متعلق یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ فلاں [illegible]

دُشواری - ف - اسم مؤنث (۱) مشکل - دِقّت - سختی - صعوبت - حسرت (۲ - عو) ناگوار - بارِ خاطر ۔

دُعا - ع - اسم مؤنث - (۱) حاجت - درخواست - التجا - استدعا - التماس [illegible] مانگنا (۲) منتر - افسون - وظیفہ - (۳) [illegible] کی طلب [illegible]

[illegible] قبول [illegible] کے سرو دعا الٹی آتش (۴) [illegible] بھلائی [illegible] اسیس - آشیرباد ۔

دُعا دینا - ۱ - فعل متعدی - اسیس دینا - اشیرباد دینا - خدا تعالیٰ سے کسی کے واسطے بھلائی چاہنا ۔

دُعا کرنا - ۱ - فعل متعدی (۱) بھلائی چاہنا - نیکی چاہنا - خدا سے التجا کرنا (۲) جب کوئی شخص کسی کا مزاج پوچھتا ہے تو اُس کے جواب میں یہ بھی کہتے ہیں کہ دعا کرتا ہوں یعنی آپ کے حق میں دعا مانگتا رہتا ہوں ۔

دُعا لگنا - ۱ - فعل متعدی - دعا کا اثر کرنا - مراد بر آنا ۔

دُعا لینا - ۱ - فعل متعدی - بھلائی لینا - کسی کو خوش کرکے اُس کی اسیس لینا ۔

دُعا مانگنا - ۱ - فعل متعدی - خدا سے بھلائی چاہنا - خدا سے التجا کرنا - مراد مانگنا - حاجت چاہنا ۔

دُعائے خیر - ع - اسم مؤنث - (۱) دعائے عافیت - کسی کی بھلائی اور نیکخواہی کی خدا تعالیٰ سے التجا کرنا - (۲) نکاح - فاتحہ - ایصال ثواب ۔

دُعائے دولت - ع - اسم مؤنث - کسی کی ترقی دولت یا اقبالمندی کی خدا تعالیٰ سے مراد مانگنا ۔

دُعائیہ - ع - صفت - منسوب بہ دعا ۔

دَعوت - ع - اسم مؤنث - کھانے کے واسطے بلانا - ضیافت - جیونار - بلاوا - طلبی ۔

دعوتِ اسلام کرنا - ۱ - فعل متعدی - اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست کرنا - اچھی نصیحت کے وسیلے سے مسلمان ہونے کو کہنا ۔ موعظت اور حکمت سے خدا کی راہ کی طرف بلانا - گمراہی سے راہِ راست کی جانب بلانا ۔

دَعوتِ جنگ - ع + ف - اسم مؤنث - لڑنے کی درخواست - منادیٔ جنگ - اشتہارِ جنگ ۔

دَعوتِ سمرقندی - ع + ف - اسم مؤنث - صلائے سمرقندی - وہ

دعوت جو تہ دل اور حُبِ باطن سے نہ ہو - ظاہر صلاح - منہ جھٹالنا (باقی دیکھو - صلائے سمرقندی) ۔

دعوتِ شیراز - ع + ف - اسم مؤنث - بے تکلفی کی دعوت - جو حاضر اور موجود ہو وہ کھلا دینے کی دعوت - اِس کی نسبت سعدی کی ایک حکایت بھی مشہور ہے جیسا ہے دعوتِ شیراز ۔

دعوت قبول کرنا - ۱ - فعل متعدی - ضیافت منظور کرنا ۔

دعوت کرنا - ۱ - فعل متعدی - ضیافت کرنا - کھانا کھانے کو بلانا ۔

دعوتِ ولیمہ - ع - اسم مؤنث - وہ ضیافت جو بعد از نکاح کی جائے - ضیافت شادی ۔

دَعویٰ - ع - اسم مذکر - درخواست - خواہش - مطالبہ - طلبگاری - مانگ - استغاثہ - نالش - حق - استحقاق ۔

دعویٰ باندھنا - ۱ - فعل لازم - دعوے کرنا - شرطیہ کوئی کام کرنے کا ادعا کرنا ۔

دعویٰ جانا - ۱ - فعل متعدی - مقدمہ جانا - دلیل قائم کرنا - ملکیت ظاہر کرنا - قبضہ جتانا ۔

دعویدار - ۱ - اسم مذکر - مدعی - نالشی - مستغیث - فریادی - (۱) دعوے خواہ - حق طلب (۲) دشمن - رقیب ۔

دعویٰ کرنا - ۱ - فعل متعدی - مطالبہ کرنا - بازپرس کرنا - نالش کرنا - استغاثہ کرنا - حق چاہنا - درخواست کرنا ۔

دعوئ مہر - ع - اسم مذکر - کابین کا دعوے - اُس روپے کا دعوےٰ جو عورت کا نکاح بندھتے وقت قرار پاتا ہے ۔

دَغا - ف - اسم مؤنث - فریب - دھوکا - دم - جھانسا - بتا - چھل ۔

دغاباز - ف - اسم مذکر - دھوکا دینے والا - مکار - دمباز - چھلیا - جعلساز - فریبی - ٹھگ ۔

دغابازی - ف - اسم مؤنث - مکاری - دمبازی - جعلسازی - بے ایمانی ۔

دغا دینا - یا - کرنا - ۱ - فعل متعدی - دھوکا دینا - بتا دینا - دم دینا ۔

دیا علم و ہنر حسرت کسی کو فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی (مومن)

دغا کھانا - ۱ - فعل متعدی - دھوکا کھانا - فریب میں آنا - جعل میں پھنسنا ۔

دغدغا - ۱ - اسم مذکر (۱) دگدگا - قمقمہ - ایک قسم کی چھوٹی قندیل - کنول

ہوتی ہے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ اس کو کون کرتا ہے۔ کشش ثقل یا کہربائی یا برقی قوت کے متعلق یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ان کو کس نے بنایا یا پیدا کیا۔ یہ سوال مصنوعات ہی کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ جو چیز فنا نہیں ہوتی اُس کے پیدا ہونے کا بھی سوال نہیں ہوتا۔ وہ خود بخود ہے جس طرح خدا کے ماننے والے خدا کے متعلق کہتے ہیں۔

غرض زیادہ سے زیادہ جو بات خدا کے وجود کے متعلق کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک عالمگیر قوت کائنات میں کام کر رہی ہے جو اصلِ کائنات ہے، اور اسی کا نام خدا ہے۔ مگر اس صورت میں اس کا کائنات سے علیحدہ یا ماورا ہونا متصور نہیں ہو سکتا۔ کہا جا سکتا ہے کہ قوت کائنات میں شامل ہے۔ وہ ذات جس کی قوت ہے، کائنات سے ماورا ہے۔ مگر ذات سے مراد ایسا وجود ہے، جو صفات یا کیفیات کا محل یا قوت کا ماخذ ہو۔ یعنی کوئی (Concrete) چیز ہو جو عارضی یا مستقل طور پر از خود قائم رہ سکے۔ دوسرے الفاظ میں ذات لازمی طور پر کوئی مادی چیز ہونی چاہئے، کیونکہ ذات اور صفات کا اصلی فرق مادی اور غیر مادی کا ہوتا ہے۔ بعض لوگ روح کو بھی محل قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ بات خود متنازعہ فیہ ہے کہ روح کوئی علیحدہ وجود ہے یا نہیں۔ جس کی بحث ابھی آگے آنے والی ہے، اور جو چیز متنازعہ فیہ ہو اس کو مثال کے طور پر یا دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ غرض ذات کے تصور میں مادہ کا عنصر ہونا ضروری ہے۔ اور وہ کائنات سے ماورا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے میں مختلف قوتوں کو جن مختلف ذاتوں سے منسوب کیا جاتا تھا، وہ دیوتا مختلف مادی پیکر رکھتے تھے۔ کسی کے متعدد سر ہوتے تھے، اور کسی کے بیشمار ہاتھ پاؤں، وغیرہ وغیرہ۔ یہ چیز چاہے دوسرے نقطۂ نظر سے کتنی ہی مضحکہ خیز معلوم ہو مگر اس میں خیالی مطابقت ضرور تھی۔ ذات کا ایسا تصور جو غیر مادی ہو اس عام تخیل کے منافی ہے۔ جو ذات کے تصور پر مجبور کرتا ہے صفات کے لئے ذات کو اسی لئے ماننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ صفات غیر مادی ہونے کی وجہ سے از خود قائم نہیں ہیں، اور ایک مادی وجود کو بطور محل کے چاہتی ہیں، اور اگر ذات بھی کوئی ایسی ہی غیر مادی چیز ہو تو ذات کا اقتضا پورا نہیں ہوتا۔ پھر صفات کے درجے سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ چنانچہ قوت کو کسی ذات سے منسوب کرنے کا تخیل اور اس کی شخصیت کا تصور بہت قدیم ہے، جو کئی ہزار دیوتاؤں کی صورت میں اب تک چلا آ رہا ہے، اور سب سے بڑے ایک دیوتا کا تصور بھی اسی ذہنیت کی ارتقائی صورت ہے۔

اس زمانے میں جب کہ علمی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ قوت اور مادہ دو علیحدہ علیحدہ اور غیر منفک چیزیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا بلکہ وہ ایک دوسرے میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تو ایسی صورت میں قوت کے محل کے لئے کسی ذات کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ قوت خود اپنا محل آپ ہے، بہر حال کائنات سے ماورا خدا کا تصور بے معنی ہے۔

خدا کی تصور کی ابتدا انسان کے اس دور سے ہوئی جب کہ ذہن انسانی عالم طفولیت میں تھا۔ وہ فطرت کے عظیم الشان مظاہر کی توجیہہ نہ کر سکتا تھا سوائے اس کے کہ ان کو فوق العادت ہستی سے منسوب کرے ہیبتناک جنگل، پہاڑ اور دریا اس کو مرعوب کرتے تھے، اور اس کی بیچارگی اور عجز کا اعتراف پرستش کی صورت اختیار کرتا تھا۔ چنانچہ آج تک بھی قدیم مذاہب میں درخت، پتھر اور دریا کی پوجا ہوتی ہے۔ فطرت کے یہ ہولناک مناظر گرم ممالک میں عام تھے۔ اس لئے مذہب کا چرچا ان ہی ممالک میں زیادہ رہا۔ مذہب کا توہم پرستی کے ساتھ تعلق ہونے کا مزید ثبوت یہ ہے کہ آجتک بھی جہاں جہالت زیادہ اور علم کی روشنی کم ہے، وہاں مذہب کا دور دورہ زیادہ ہے۔ مذہب ایک غیبی چیز ہے اور غیبی چیزوں کو تاریکی میں زیادہ فروغ ہوتا ہے، کیونکہ تصورات کے لئے اس حالت میں زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔

دوسرا عقیدہ حیات بعد الممات کا ہے۔ اس عقیدے کا انحصار بھی اس مفروضہ پر ہے کہ رُوح جسم سے کوئی علیحدہ چیز ہے جو عارضی طور پر جسم سے مل جاتی ہے اور اس کے فنا ہو جانے پر خود باقی رہتی ہے، لیکن جس چیز کو رُوح یا حیات کہا جاتا ہے۔ وہ جسم ہی کی ایک مخصوص امتزاجی کیفیت یا حالت کا نام ہے جو خاص حالات میں رونما ہوتی ہے۔ یہ طبعی چیز ہے، چنانچہ وہ مادی اثرات سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً تازی ہوا، عمدہ غذا وغیرہ سے وہ خوش ہوتی ہے اور برعکس چیزوں سے وہ منغض ہوتی ہے۔ رُوح کا مزاج جب خراب ہو جاتا ہے تو ادویات سے اس کی اصلاح کی جاتی ہے۔

(۲-صفت) روشن-تاباں-دمکتا ہُوا-چمکتا ہُوا-دہکتا ہُوا ۔

دَغدَغانا - ا- فعل لازم- دگدگانا-دمکنا-چمکنا-روشن ہونا-سُرخ ہونا ۔

دَغدَغاہٹ - ا-اسم مؤنث-چمک-دمک-مہک-سُرخی-لالی-تمتماہٹ-لہ ۔

دَغدَغہ - ع-اسم مذکر-خوف-اندیشہ-ڈر-تشویش-خاطر-کھٹکا-خدشہ-کھٹکا ۔ ؎

وصل کی رات رہتا ہے ہردم دغدغہ سحر ہونے کا

دَغنا - ا-فعل لازم-(۱) چھوٹنا-سر ہونا-بندوق یا توپ کا چلنا (۲) چیز کا لگنا-کسی چیز کو گرم کر کے نشان دینا-داغنا-چھاپ لگنا-گُل دیا جانا جیسے اونٹ تو دغتے تھے گدھے بھی دغنے آئے ۔

دُغیلا - ا-صفت-(۱) داغدار-دھبہ دار-گہنایا-دھبہ لگا ہوا یا گرا ہوا پھل-سڑا ہُوا پھل (۲) عیب دار-کھوٹا-دھبہ کھایا ہُوا ۔

دَف - ع-اسم مذکر-دُف-ڈفلی-بڑی ڈھپڑی-دائرہ-ایک چوبی حلقہ جس کا منہ ایک طرف کھال سے منڈھا ہو-ڈفلا ۔

دَف - ا-اسم مذکر-زہر-جوش-چڑھاؤ-زور-تیزی-غُصّہ-پتّا ۔

دف مَرنا - ا-فعل لازم-زہر کا دُور ہونا-جوش کم ہونا-تیزی دفع ہونا-غُصّہ رفع ہونا-پتّا مرنا ۔

دَفاتِر - ف-دفتر کی جمع-فرامین کی طرح بطور عربی جمع بنالی ہے ۔

دَفالی - ا-اسم مذکر-(۱) ڈفالی-دُف بجانے والا-دھپڑی بجانیوالا-ڈفالچی (۲) ایک فرقہ کا نام جس کا پیشہ دف بجانے کا ہے-پیرائی ۔

دَفان - ع-اسم مذکر-عو-دفع-دُور-دفعان ۔

دفان ہونا - ا-فعل لازم-عو-دُور ہونا-دفع ہونا-نکلنا-منہ کالا کرنا-جیسے چلو دفان ہو ۔

دَفتَر - ف-اسم مذکر-(۱) مجموعۂ حساب وغیرہ-کتاب کاغذات-کچہری کے کاغذات کا مجموعہ ۔ ؎

اب لگ کس حساب میں ہے خط کا دَور ہے سرکارِ حُسن یار کا دفتر بدل گیا (صبا)

(۲-ا) طومار-بڑا بھاری خط ۔ ؎

پڑا ہی مرنا بس اب تو ہم کو کہ اُس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے کہا کہ گر سچ یہ حال ہوتا تو دفتر اتنا رقم نہ ہوتا (مومن)

(۳-ا) طویل کہانی-طویل قصہ یا رپورٹ ۔ ؎

ہم تو سمجھے تھے لکھیگا تو کوئی حرف اے میر پر ترا نامہ تو اک شوق کا دفتر نکلا (میر تقی)

(۴-ا) محکمہ-آفس ۔

دَفتَری - ف-اسم مذکر-دفتر کے کاغذات درست کرنے جلد وغیرہ بنانے اور رول کرنے والا ۔

دَفتی - ا-اسم مؤنث-صحیح دفتین-کاغذ رکھنے کا پٹھا-کتاب کا پٹھا-مقوّی ۔

دِفتَین - ع-اسم مؤنث-دیکھو دفتی ۔

دَدقلیہ - ا-اسم مذکر-ڈھب ڈھب قلیہ-خراب پکا ہُوا قلیہ-اعربی میں دق کہتے ہیں بُرے ہوئے طعام اور خراب چیز کو کہتے ہیں ۔

دَفع - ع-اسم مؤنث (۱) دُور کرنا-ہٹانا-کھدیڑنا-نکالنا-دُور کرنا-دفان

دفع الوقتی - ا-اسم مؤنث-وقت گذاری-رفع ضرورت-ایّام گذاری-ٹال مٹول ۔

دفع دفان ہونا - ا-فعل لازم-عو-رفع دفع ہونا-رخصت ہونا-چلا جانا-(تسقر آمیز بولتے ہیں) ۔

دفع کرنا - ا-فعل متعدی-ہٹانا-کھدیڑنا-نکالنا-دُور کرنا-زائل کرنا جیسے مرض دفع کرنا ۔

دفع ہونا - ا-فعل لازم-دُور ہونا-جاتا رہنا-چلا جانا-رخصت ہونا-نکلنا ۔

دَفعَتاً - ع-تابع فعل-یکایک-یکبارگی-اچانک-اچانچک-ناگاہ-فوراً-ناگہاں ۔

دَفعَہ - ع-اسم مؤنث (۱) ایکبار-باری-نوبت-بار-بیر (۲) حد-قانون کا فقرہ-نمبر مضمون (۳) درجہ-زمرہ-جماعت-لڑکوں کی ہم سبق جماعت ۔

دفعہ دار - ا-اسم مذکر-جماعت کا افسر-سپاہیوں کے چھوٹے گروہ کا سردار ۔

دَفعِیَّہ - ع-اسم مذکر-بارگ-علاج-تدبیر-اُپاے-توڑ-دفع کرنیکی تدبیر-برائی روکنے کے وسائل ۔

دَفن - ع-اسم مذکر-زمین میں چھپانا-گاڑنا-تجہیز و تکفین-گرنت ۔

دفن کرنا - ا-فعل متعدی-زمین میں دابنا-گاڑنا-دفنانا-قبر میں رکھنا-تجہیز و تکفین کرنا ۔

حیات کی مخصوص شان جو اس کو غیر ذی روح چیزوں سے ممتاز کرتی ہے نمو یا بالیدگی ہے، اور کون نہیں جانتا کہ بالیدگی کے لئے غذا درکار ہے، چنانچہ مسلسل فاقہ کشی کی حالت میں روح ختم ہو جاتی ہے۔

اگر روح کوئی فرضی چیز نہیں ہے اور وہ وہی چیز ہے جو اجسام میں پائی جاتی ہے۔ تو روح کا جسم سے علیحدہ تصور مہمل ہے۔ جس طرح کیفیات غیر مادی ہونے کی وجہ سے اپنے وجود کے لئے ایک محل چاہتی ہیں، جس طرح صفات کے لئے ذات کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح روح کے لئے جسم کا ہونا ضروری ہے۔ جان کے ساتھ جاندار کا تصور لازمی ہے۔ اگر کہا جائے کہ روح محض زندگی کا نام نہیں ہے، بلکہ وہ اس سے کچھ زیادہ چیز ہے تو وہ زیادہ چیز نفس یا ذہن کا عنصر ہے، جو دماغ کی مخصوص ساخت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ موجودہ بحث میں روح سے مراد وہ شے ہے جو جاندار کو بے جان سے تمیز کرتی ہے، جو انسان، حیوان اور نباتات میں مشترک ہے، اور یہ لازمی طور پر طبعی چیز ہے یعنی ایک امتزاجی کیفیت جو جسم ہی سے متعلق ہوتی ہے، اگر جسم کے تلوار سے یک آن ٹکڑے کر دئے جائیں تو وہ بھی ختم ہو جاتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ متفرق ٹکڑے اپنی اپنی جگہ پھڑکتے ہیں روح کا رونما ہونا اور زائل ہو جانا طبعی نظام کی صلاحیت یا تخریب کا نتیجہ ہے۔

اگر وہ جسم سے کوئی علیحدہ چیز ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ دو ایسی چیزوں میں یگانگت اور اتفاق۔ اتحاد اور اتصال کیونکر ہو سکتا ہے، جو مختلف الجنس ہوں، جو بنیادی اور اساسی طور پر مختلف ہوں۔ جن میں کوئی شے اصلاً جزو مشترک نہ ہو۔ بلکہ بعد المشرقین ہو۔ کیا کوئی ایسی مثال اس دنیا میں موجود ہے جہاں دو چیزوں کا اختلاف اصلی اور حقیقی ہو اور اُن میں اتحاد یا اتصال پایا جائے۔ جو چیزیں بھی مثال کے طور پر پیش کی جا سکیں گی، ان میں یہ بات ضرور مشترک ہوگی کہ وہ مادّی ہیں۔

بے جان مادّے اور جاندار اجسام کی قدیم تفریق یا organa اور (in-organa) کی حد فاصل جدید علمی تحقیقات کی رُو سے زائل ہو چکی ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ مادہ اور حیات ایک ہی چیز کی ارتقائی منزلیں ہیں، اور نہ صرف یہ بلکہ اغلب ہے کہ نفس بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، یعنی انسانی زندگی نباتی زندگی اور حیوانی زندگی کے سلسلے کی ترقی یافتہ صورت ہے، اس کے قوائے عقلی اس کے مادّی دماغ کی مخصوص ساخت اور ترکیب کا نتیجہ ہیں، اور یہ دماغ خود حیوانی دماغ کا ارتقا ہے، اور یہ تمام سلسلہ قرینِ قیاس بھی ہے، ورنہ کائنات کی بدایت کے لئے بے شمار مختلف چیزیں ماننی پڑیں گی، اور اس کثرت و ہجوم سے عقلِ سلیم گریز کرتی ہے۔ اس خاص مسئلے کے متعلق ہم کلیم کی دسمبر کی اشاعت میں "مسئلۂ جبر و اختیار" کے تحت میں مفصل بحث کر چکے ہیں، جس کا اعادہ یہاں ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

تیسرا عقیدہ عاقبت کی سزا اور جزا کا ہے۔ یہ حیات بعد الممات کے عقیدے کے ساتھ وابستہ ہے، اس لئے اس کی علیحدہ بحث کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض مذاہب میں سزا اور جزا کے عقیدے کی توجیہہ تناسخ کے ذریعے کی گئی ہے، اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر خاموشی سے گزر جانا ایک ناگوار کوتاہی ہے۔ تناسخ کے بموجب ہر انسان کو متعدد بار جنم لینا پڑتا ہے اور بے شمار زندگیوں میں سے گزرنا ہوتا ہے، اور ہر آئندہ زندگی کی نوعیت گزشتہ زندگی کے اعمال کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ گویا ہر ایک آتما اپنے کرموں کی سزا اور جزا بھگتنے کے لئے متعدد جسم اور دنیاوی زندگی اختیار کرتی رہتی ہے، تا آنکہ نجات حاصل ہو جائے۔

اس نظریئے کی واقفیت ہمیشہ تشنۂ ثبوت رہے گی، کیونکہ عام طور پر انسانوں کو اپنی گزشتہ زندگیوں کی یاد مطلق باقی نہیں رہتی۔ شاذ و نادر جو کبھی کوئی مثال اس قسم کی سننے میں آتی ہے تو وہ نہ تو قطعی طور پر قابل وثوق اور نہ اس مسئلہ کی حمایت کے لئے کافی۔ کیونکہ ایک دو آدمیوں کو نہیں بلکہ تمام انسانوں کو بلا استثنا گزشتہ زندگی کی یاد ہونی چاہیئے خصوصاً جب کہ نفس یا روح فنا نہیں ہوتی، یہ کہنا کہ چند در چند وجوہات سے ہر انتقال کے بعد گزشتہ یاد باقی نہیں رہتی، ایک ایسا عذر ہے، جس کو خوش عقیدگی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس سے مسئلہ کی صداقت میں فرق نہیں آتا تو ہم کہتے ہیں کہ آخر اس صداقت کا اور ثبوت ہی کیا ہے، بظاہر یہ مسئلہ بنی نوع انسان کی طبعی عدم مساوات کی اخلاقی توجیہہ کے طور پر اختراع کیا گیا ہے، کیونکہ انصافاً فطرت کی یہ عدم مساوات ناروا ہے۔ مگر اول تو طبعی قوانین کے عمل کی اخلاقی توجیہہ تلاش کرنا مذہبی تعصب ہے۔ دوسرے خود اس توجیہہ میں بھی ناانصافی باقی رہتی ہے۔ کیونکہ کسی کو ایسے اعمال کی سزا دینا جن کے ارتکاب کا

دفن ہونا - ا - فعل لازم - قبر میں رکھا جانا - گڑنا - دبنا ۔

دَفِینَہ - ع - اسم مذکر - گڑا ہُؤا - چُھپا ہُؤا خزانہ - گڑا ہُؤا مال - دبا ہُؤا مال

دِق - ع - اسم مؤنث - (۱) باریک - دُبلا - پتلا (۲) تپ کُہنہ - وہ لندوفی ہر وقت کا بخار جس سے آدمی دُبلا ہوتا چلا جاتا ہے اور اخیر کو اُسی میں گُھل کر مر جاتا ہے (۳) - صفت (تنگ - عاجز - ناراض - آزردہ - ناخوش

دِق کرنا - ا - فعل متعدی - چھیڑنا - ستانا - تنگ کرنا - تکلیف دینا - حیران کرنا ۔

دِق ہونا - ا - فعل لازم (۱) مرض دِق کا شروع ہونا - تپ کُہنہ میں مُبتلا ہونا - بخار پیچھے لگنا (۲) تنگ ہونا - عاجز ہونا - حیران ہونا - گھبرانا - ناراض ہونا ۔

دِقّت - ع - اسم مؤنث - لغوی معنی - باریکی - مُشکل - دُشواری - صعوبت - تکلیف - عُسرت - تنگی - عذاب ۔

دِقّت پڑنا - ا - فعل لازم - مُشکل پیش آنا - دُشوار ہونا ۔

دِقّت میں پڑنا - ا - فعل لازم - مُشکل یا صعوبت میں گرفتار ہونا - مُصیبت میں پھنسنا ۔

دقیانوس - ع - اسم مؤنث - (۱) ایک ظالم اور بُت پرست - جابر اور بہت پُرانے بادشاہ فارس و عرب کا نام جس کے خوف سے اصحاب کہف اپنا شہر چھوڑ کر پہاڑ کے غار میں جا چُھپے تھے - پہلے صرف فارس اس کے قبضہ میں تھا مگر بعد میں روم - مداین - بابل اور شہر انوس وغیرہ پر بھی اس کا قبضہ ہوگیا - یہ بادشاہ حضرت عیسیٰ اور جالینوس کا ہمعصر بیان کیا جاتا ہے - (۲) - ف - صفت (نہایت پُرانا - پراچین - عتیق - اگلے وقت کا - اگلے زمانہ کا - کُہنہ - (۳) - ا - صفت (نہایت بُوڑھا - بوڑھا پھونس - بہت بڑی عمر والا ۔

دقیانوسی - ع + ف - صفت (۱) دقیانوس سے نسبت رکھنے والا - (۲) بہت پُرانا - پراچین - پُرانے زمانہ کا - (۳) عہدِ عتیق کا ۔

دقیانوسی خیال - ا - اسم مذکر - پُرانا خیال - پُرانی روشنی - حال کے تجربہ اور تحقیق کے برخلاف - ٹکسال باہر والے ۔

دَقِیق - ع - لغوی معنی باریک آٹا - میدا - اصطلاحی - باریک - نازک - کومل - چیز اندک - ذراسی چیز - مُشکل - کٹھن ۔

دَقِیقَہ - ع - اسم مذکر - (۱) باریکی - نکتہ (۲) منٹ - لحظہ - گھنٹے کا ساٹھواں حصّہ - مجازاً ثانیہ ۔

دقیقہ رس - ع + ف - صفت - نکتہ رس - زُود فہم - باریک بین - زیرک - تیز طبع ۔

دُکان - ف - اسم مؤنث - ہٹّی - ہاٹ - سودا بیچنے کی جگہ - کوٹھی - کارخانہ - بِکری کا مکان (عربی میں بتشدید کاف آیا ہے) ۔ ۵

بند ہو جائے در توبہ تو زاہد غم نہیں ہو قیامت بند گر دکیسوں دُکانِ حُسن کی (زائغ)

دُکان اُٹھانا - ا - فعل متعدی (۱) دُکان کا اسباب اُٹھانا - دُکان بند کرنا - بازار سے اپنی ہاٹ کا اسباب لے آنا - دُکان چھوڑنا ۔

دُکان بڑھانا - ا - فعل متعدی - دُکان بند کرنا ۔

دُکان چلنا - ا - فعل متعدی - خُوب بِکری ہونا - گرم بازاری ہونا - خریداری ہونا - ع

ہم نے چلتے ہوئے دیکھی ہے دُکانِ دہلی

دُکان کھولنا - یا - کرنا - ا - فعل متعدی (۱) دُکان کرنا - کارخانہ جاری کرنا (۲) بند کرنے کا نقیض - دُکان لگانا - بیچنے کی چیزیں لگانا ۔

دُکان لگانا - ا - فعل متعدی - (۱) دیکھو (دُکان کھولنا) (۲) چیزوں کو پھیلا کر بیٹھنا - چیزیں پھیلا دینا ۔

دُکڑا - ہ - اسم مذکر (پُورب) دمڑی - چھدام ۔

دُکڑی - ہ - اسم مؤنث (۱) دُکّی - دو کا پتّا - دُری (۲) دو گھوڑوں کی بگھی - جوڑی جیسے دُکڑی ہانکنا - اصل دوکڑی ہے ۔

دُکھ - ہ - اسم مذکر (۱) درد - پیڑا - تکلیف (۲) پاپ - رنج - عذاب جیسے یہ تو ہماری جان کو بڑا دُکھ لگا - (۳) مرض - بیماری (۴) مُصیبت - بلا - آفت ۔

دُکھ اُٹھانا - ہ - فعل لازم - تکلیف اُٹھانا - مُصیبت بھرنا - بیماری بُھگتنا - ایذا پانا ۔

دُکھ بٹانا - ہ - فعل متعدی - شریکِ غم ہونا - شریکِ رنج ہونا - غمخواری کرنا ۔ سہ

ہمیں کیا جو کسی کا دُکھ بٹاویں کِسی کے واسطے دُنیا سے جاویں (جرأت)

دُکھ بسرانا - ہ - فعل متعدی - رنج بُھلانا - غم بُھلانا ۔

دُکھ بھرنا یا بُھگتنا - ہ - فعل لازم - مُصیبت اُٹھانا - رنج واندوہ میں بسر کرنا - پیٹا پیٹنا - تکلیف سہنا - خونِ جگر پینا جیسے دُکھ بھریں بی فاختہ

اُسے مطلق علم نہیں، نہ تو اخلاقاً اور انصافاً روا ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ، کیونکہ ہم اپنے گناہ کی نوعیت سے مطلع ہی نہیں ہوتے۔ یہ کہنا کہ لاعلمی کی بنا پر اعمال کے لازمی نتائج سے بچ نہیں سکتے۔ سراسر ہٹ دھرمی ہے، کیونکہ جس چیز کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے اُسی کو فرض کیا جا رہا ہے۔ سوال اصل میں اعمال کے کرنے یا نہ کرنے کا ہے، ان کے نتائج کا نہیں ہے۔ تناسخ کے مسئلہ میں جو اندھی مکافات مضمر ہے وہ فطرت کے طبعی قوانین کے عمل کے مقابلے میں کوئی بہتر حل پیش نہیں کرتی، اور اس لئے طبعی قوانین کے ہوتے ہوئے اس سے قانون کے اختراع کی کیا ضرورت ہے، جب کہ ہماری دشواری بدستور باقی رہتی ہے۔

عقائد کے بعد مذہب میں عبادات کا درجہ ہے، عبادت کا تعلق خدا کے بنیادی عقیدے سے ہے، اور اس عقیدے کے بطلان کی صورت میں عبادت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبادت بہرحال اچھی چیز ہے۔ اگر خدا نہیں ہے تو ہمارا اس سے کیا حرج ہے، اور اگر خدا ہے تو یہ چیز آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہے، اور اس لئے اس کے نہ کرنے سے کرنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی ایک روائتی خوش عقیدگی ہے، ورنہ یہ ظاہر ہے کہ اگر خدا ہے بھی تو ہماری عبادت سے اس کو کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

اہلِ مذہب میں عام طور پر یہ عقیدہ ہے کہ خدا ہماری عبادت اور قربانی سے راضی ہوتا ہے ورنہ اس کا قہر نازل ہوتا ہے، ہم دعاؤں کے ذریعے ہونے والی باتوں کو روک سکتے ہیں، اور عبادت کے ذریعہ خدا کو راضی کرکے اپنی کاربراری کرسکتے ہیں۔ گویا عبادت ایک قسم کی خوشامد ہے۔ اور قربانی ایک قسم کی رشوت، جس کے ذریعے خدا کو بہلایا اور پھسلایا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان چیزوں میں اگر کوئی مفاد متصور تھا تو اس کا تعلق انسان ہی سے تھا، یعنی عبادت سے فروتنی پیدا ہو، اور قربانی سے ایثار کا جذبہ پرورش پائے، اور ان اخلاقی صفات سے ابنائے جنس کو فائدہ پہنچے۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ نتائج کے لحاظ سے بجائے فائدے کے اکثر اور بیشتر نقصان پہنچتا ہے۔ عبادت کرنے والوں میں بجائے رواداری کے ابنائے جنس کے ساتھ تعصب پایا جاتا ہے، اور جو شخص جس قدر مذہبی جوش رکھتا ہے اس میں اُسی قدر تنگ نظری دیکھنے میں آتی ہے۔ اِلا ماشاءاللہ۔ عبادت کے طریقوں میں خفیف سے اختلافات پر آپس میں کٹ مرنا عام بات ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی ذہنیت کے آدمیوں میں آزادیٔ فکر مفقود ہوتی ہے یورپ میں جب تک حکومت میں کلیسا کا اقتدار رہا، ترقی نصیب نہیں ہوئی، ہر ایک علمی تحقیق جو بائیبل کی تعلیم سے اختلاف رکھتی تھی گردن زدنی تھی۔ علوم و فنون کی ترقی کے لئے آزادیٔ خیال لازمی شے ہے۔ مگر مذہب اس کو ایک خاص نقطۂ نظر سے ہٹنے نہیں دیتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ مذہب کو کماحقہ قائم رکھنے کے لئے حکومت درکار رہے، اور اگرچہ اس طرح اس کی مرکزیت قائم رہتی ہے اور اجتماعی قوت ضائع نہیں ہونے پاتی۔ مگر حکومت کے فنا ہوتے ہی اجتماعیت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ جس اجتماعیت کی بنیاد لوگوں کی آزادیٔ رائے کو سلب کرکے رکھی جائے وہ کب تک قائم رہے گی۔ ہمارا مقصد اس تمام بحث سے یہ بتانا تھا کہ مذہب کے دونوں پہلو یعنی اجتماعی قوت اور انفرادی اصلاح یا اخلاقی حالت قابلِ اطمینان نہیں۔ نہ اس کی مرکزیت موثر اور دیرپا ہے، نہ اس کے ماتحت انسانی اخلاق صحیح معنوں میں اخلاق کہلانے کا مستحق ہے۔

اشتراکِ مقاصد کی بنیاد کسی ایسے اصول پر ہونی چاہئے جو کسی حالت میں شکست نہ ہوسکے۔ اور ایسی چیز کسی گروہ کی اقتصادی ضروریات ہیں، مگر ظاہر ہے کہ مذہب کو اقتصادیات سے ازلی مخالفت ہے، مختلف مذہبی توہمات ہمیشہ اقتصادی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔ اقتصادیات کا تعلق انسان کی مادی ضرورتوں سے ہے اور مذہب کا تعلق (بہام بہاد) روحانی ضرورتوں سے، جن کی تشریح کی جاچکی ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ مذہب ابتدائی طور پر جن ممالک میں شروع ہوا، وہاں قدرت کی فیاضی سے پیٹ اور تن کی ضروریات اور زندگی کی عام کشمکش شدید نہ تھی۔ مثلاً ہندوستان میں گنگا اور جمنا کا علاقہ اپنی سرسبزی و شادابی کے باعث جنت نشان تھا اور یہی مذہب کا گہوارہ تھا۔ جن ممالک میں زندگی کی کشمکش زیادہ ہے وہاں مذہب برائے نام ہے۔

مذہب کی حمایت میں اس کی انفرادی حیثیت کے متعلق ایک بات یہ کہی جاسکتی ہے کہ حکومت کے قوانین اور ضابطے انسان کی پرائیویٹ زندگی کی اصلاح سے ہمیشہ قاصر رہے ہیں۔ یعنی اس کی اخلاق کی درستی کا ذمہ نہیں لے سکتے، اور اس لئے تہذیب اخلاق کا ذریعہ مذہب ہی ہوسکتا ہے اس کے

کوتا میوے کھائے ہ

کہیں ہجائے وصال آہ بلا سے چھوڑوں ہجر کا دکھ کوئی کب تک الٰہی اٹھا وے ہجر (مومن)

دکھ پانا - ہ - فعل متعدی - تکلیف اُٹھانا - مصیبت بھرنا - رنج پانا ہ

کھو دیا مفت میں دل دینے کو دکھ ہی پایا تعلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا (مومن)

دکھ دائی - ہ - صفت (ہندو) تکلیف دِہ - آزار دِہ - آزار رساں ۔

دکھ درد کا شریک - (۱) اسم مذکر - ہ - رنج و غم کا ساتھی - شریک رنج و درد ۔

دکھ درد میں شریک ہونا - ا - فعل لازم - رنج و غم کا ساتھ دینا دکھ بٹانا ۔

دکھ دینا - ہ - فعل متعدی - تکلیف پہنچانا - ستانا - آزار دینا - ایذا پہنچانا ۔

دکھ سکھ - ہ - اسم مذکر - رنج و راحت - غم و شادی ۔

دکھ کا مارا - ہ - صفت مصیبت زدہ - آفت زدہ - رنج دیدہ - فلک زدہ

دکھ کی پوٹ - ہ - صفت - سرتاپا دکھ - نرا دکھ ہی دکھ - مجسّم درد و غم - دکھ کا گھر - دائم المرض - سدا روگی ۔

دکھ لگنا - ہ - فعل لازم - (۱) روگ لگنا - روگی ہونا (۲) مصیبت پڑنا - بپتا پڑنا ۔

دکھ ہرتا - ہ - صفت (ہندو) غم دور کرنے والا - مصیبت ہٹانیوالا ۔

دکھ ہرن - ہ - صفت (ہندو) غم دور کرنے والا - مصیبت ہٹانیوالا ۔

دکھاؤ - ہ - اسم مذکر - (۱) دور کی چیز کا نظر آنا - سامنا ہونا ہ

ہے بہت جلوہ گاہ یار بلند دیکھیں کیا یاں سے کچھ دکھاؤ نہیں (جرأت)

(۲) بواو معروف بمعنی دیدارُو - خوشنما ۔

دکھاوا - ہ - اسم مذکر - نمود - نمائش - تکلّف - تصنّع - بناوٹ - ظاہری ٹیپ ٹاپ - ظاہر ہونا - معلوم دینا - نمودار ہونا ۔

دکھاوٹ - ہ - اسم مؤنث - ظاہرداری - نمائش ۔

دکھائی - ہ - اسم مؤنث - نمائش - کسبیوں کا مرض دیکھنا ۔

دکھائی دینا - ہ - فعل متعدی - نظر آنا - دیکھنے میں آنا ۔

دکھتی کہنا - ہ - فعل متعدی - چبھتی کہنا - ایسی بات کہنا جو دل پر گراں اور تلخ گذرے - رنج دہ بات کہنا ہ

تم تو ہر بات میں ہو دل کو دکھاتے میرے کیا ہوا اپنے بھی گر دکھتی کہی تھوڑی سی ([illegible])

دکھڑا - ہ - اسم مذکر - عو - دکھ کی تصغیر بالتحقیر (۱) مصیبت غریبوں کا کام - بپتا - آفت - بلا - (۲) روگ - مرض - بیماری - جیسے دکھڑا لگنا (۳) محنت - مزدوری - سخت مشقت (۴) بیانِ اندوہ و افسانۂ درد آمیز ۔

دکھڑا پڑنا - ہ - فعل لازم - ہندو و عو - (۱) مصیبت زدہ ہونا - رنج اٹھانا (۲) رانڈ ہو جانا - بیوہ ہو جانا ۔

دکھڑا پیٹنا - ہ - فعل لازم - عو - سخت محنت و مشقت کرنا - مصیبت بھرنا - مشکل سے گذارا کرنا - عسرت سے بسر کرنا ۔

دکھڑا رونا - ہ - فعل لازم - مصیبت دُہرانا - اپنی بیتی کہنا - غم کی کہانی سنانا ۔

دکھلانا - ہ - فعل متعدی (۱) دکھانا - نظر کرانا - ظاہر کرانا - درس دینا ملاحظہ کرانا - معائنہ کرانا (۲) جتانا - آگاہ کرنا (۳) پیش کرنا - روبرو کرنا کھولنا (۴) رہنمائی کرنا - راستہ بتانا ۔

دکھلاوا - ہ - اسم مذکر - دیکھو دکھاوا ۔

دکھن یا دکن - ہ - اسم مذکر - دکشن - جنوب جیسے دکھن گئے شاہ ہری رہے چندیری چھا ۔

دکھنا - ہ - اسم مؤنث - جنوبی ہوا ۔

دُکھنا - ہ - فعل لازم - درد ہونا - درد کرنا - پیڑنا - ٹیسنا - چسکنا - کسکنا (دُکھانا اس کا متعدی ہے) ۔

دکھنی - ہ - صفت - دکھن کا - جنوبی ۔

دکھنی مرچ - ہ - اسم مؤنث - سفید گول مرچ - سفید مرچ جو سیاہ مرچ کی قسم سے ہوتی ہے ۔

دُکھی - ہ - صفت (۱) مصیبت زدہ - آفت رسیدہ - رنج رسیدہ - دردمند - درد رسیدہ - رنجیدہ - نالاں (۲) بیمار - مریض - روگی ۔

دُکھی ہونا - ہ - فعل لازم (۱) رنجیدہ ہونا - عاجز آنا - نہایت تکلیف میں ہونا - ضیق میں ہونا - بیزار ہونا (۲) بیمار ہونا - مریض ہونا - روگی ہونا ۔

دکھیا - ہ - اسم مؤنث - آفت کی ماری - آفت زدہ عورت - دردمند عورت - رانڈ - بیوہ ۔

دکھیارا - ہ - صفت (۱) دردرسیدہ - مصیبت زدہ - آفت کا مارا (۲) بیمار - علیل - مریض - روگی ۔

معنی یہ ہیں کہ جب تک دنیاوی حکومت اور سیاست کے علاوہ ہر جگہ حاضر و ناظر معبود، اور اس کے سامنے آئندہ زندگی میں اپنے خفیف ترین اعمال بلکہ نیتوں اور ارادوں کی جوابدہی اور اس کی عقوبت پر اعتقاد نہ ہو۔ انسان کی پرائیویٹ زندگی کو درست نہیں کیا جا سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ بیشک انسان کے ابتدائی دَور اور قرونِ وسطیٰ میں مذہب کی اہمیت اور اس کی خدمات و کارگزاری کا اعتراف ناگزیر ہے اور قدرت کے ارتقائی عمل نے اسی واسطے مذہب کو اس وقت رونما کیا۔ اس زمانے کے لوگوں کا ان باتوں پر صدقِ دل سے اعتقاد بھی تھا اور اُن کو ایسے محرکات کی ضرورت بھی تھی۔ لیکن جہاں جہاں انسان پر انفرادی حیثیت سے وہ دَور گزر چکا اور تہذیب و تمدن جب اس درجہ پر پہنچ گیا جہاں نیکی کا ارتکاب یا بدی سے اجتناب کے لئے تحریص یا تخویف کے محرکات سے انسان بے نیاز ہو جائے۔ اور نیکی کو نیکی کی خاطر اختیار کیا جائے اور بدی سے انسان کی مہذب فطرت خود بخود متنفر ہو، اور مدنیت کے بڑھ جانے سے انفرادی اعمال کی اچھائی اور بُرائی کا معیار اُن کی سوشل اہمیت کی بنا پر قرار پائے تو ایسے دَور میں مذہب قدرۃً ماضی کی ایک یادگار اور سلف کا تبرک بن کر رہ جاتا ہے، کیونکہ وہ اپنا کام کر چکتا ہے، اور اس کا دَور ختم ہو لیتا ہے۔

یہ واضح رہے کہ کسی دَور میں کسی جماعت کے تمام افراد کی حالت تہذیب کے لحاظ سے مساوی درجہ کی نہیں ہوتی۔ اس لئے مذہب کی ضرورت یا عدمِ ضرورت کا سوال اجتماعی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ انفرادی ہونا چاہیئے۔ تمام افراد کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کرنا ایک خبط ہے۔ مذہب کو اجتماعی سرگرمیوں کے لئے مرکز بنانا کوئی مستحکم اور محفوظ پالیسی نہیں ہے، جب زندگی کی کشمکش زیادہ شدید ہو تو مذہب کا وعظ کہنا ایک بے وقت کی راگنی ہے۔ اگر کہا جائے کہ مذہب خاص طور پر ایسے ہی وقت کام آنے والی چیز ہے، وہ عسرت اور تنگی مصائب اور آلام کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرنے کے قابل بناتا ہے اور مادی یا دنیاوی احتیاج کو حقیر اور عارضی سمجھ کر اس کی طرف سے استغنا پیدا کر کے ایک اعلیٰ اور مستقل روحانی نعم البدل کے لئے راضی کر کے دنیا اور اس کی آسائشوں کو ٹھکرانے کے قابل بنا دیتا ہے۔ لیکن سوال اس حالت کے برداشت کرنے کا نہیں ہے، بلکہ اس کو رفع کرنے اور بہتر بنانے کا ہے، اور مذہب جیسا کہ بتایا جا چکا ہے دنیاوی امور سے دلچسپی اور سروکار نہیں رکھتا، بلکہ رکاوٹ ہی پیدا کرتا ہے۔ اس کے بیشمار ممنوعات و نواہی، اس کے توہمات اور سب سے زیادہ اس کا آزادیٔ فکر و خیال کو مقید رکھنا یہ سب چیزیں اقتصادی ترقی کی راہ میں حائل ہیں آزادیٔ فکر کے بغیر علوم و فنون کی ترقی معلوم، یورپ میں صنعت و حرفت کی ترقی مشینوں کے دَور سے شروع ہوئی۔ اور مشینوں کا دَور اُن علوم و فنون کا نتیجہ تھا جو نشاۃ الثانیہ سے شروع ہوا جب کہ کلیسا کی گرفت سے آزادی ملی۔ آج بھی دنیا میں وہ ممالک جہاں مذہبیت زیادہ ہے، یعنی اقتصادی، سیاسی اور تمام دیگر مقاصد پر مذہب مقدم سمجھا جاتا ہے، وہاں جہالت زیادہ ہے اور صنعتی ترقی مفقود ہے، ایسے ممالک عموماً زراعت پیشہ ہیں یا (pastoral pursuits یعنی مویشی پالنے کا شغل۔ رکھتے ہیں، اُن کی تجارت بھی خام اشیا ہی تک محدود ہوتی ہے۔ وہ صنعتی ممالک کے لئے ایک لقمہ ہیں اور جو تھوڑی بہت دولت پیدا کر سکتے ہیں، وہ دیگر ممالک کی نذر کر دیتے ہیں، مگر اس مفلسی میں بھی اپنے مذہب کے خیال میں مگن ہیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود جو کہی جا چکی ہیں ہندوستان جیسے ملک میں ہم مذہب کو ترک کرنے کی صلاح نہیں دیتے، کیونکہ مذہب یہاں کی آب و ہوا میں ہے اور علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کی ترقی کے لحاظ سے یہ ملک بہت پیچھے ہے۔ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذہب کو اجتماعی حیثیت نہ دی جائے، اس کو خالص انفرادی یا شخصی چیز سمجھنا چاہیئے، اس طرح اس کی پبلک حیثیت رفع ہو کر خالص پرائیویٹ یا نجی حیثیت باقی رہیگی، اور اس حیثیت میں بھی جہاں تک ہو سکے اس کے عبادت اور پرستش کے پہلو پر زیادہ زور نہ دیا جائے، بلکہ تہذیبِ اخلاق کے پہلو پر زور دیا جائے جو کام کی چیز ہے، اگرچہ خیالی طور پر عبادت گذاری تہذیب اخلاق کے منافی نہیں ہے بلکہ اس کی ممد و معاون ہے، اور شاید اخلاق ہی کے استحکام کے لئے مصلحتاً عبادت پر ابتداءً زور دیا گیا ہو، اور عبادت کو قائم کرنے کے لئے حیات بعد الممات اور آخرت کی سزا اور جزا اور ایک بزرگ و برتر ہستی کے سامنے جوابدہی کے عقائد کی تعلیم دی گئی ہو، لیکن اول تو جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، ان چیزوں کی کوئی "عقلی اساس" (rational basis) نہیں۔ دوسرے یہ کہ عقائد و عبادت کے

دکھ

دُکھیاری - ہ - اسم مؤنث - دیکھو - دکھیا ۔

دُگاڑا - ہ - اسم مذکر - دونالی بندوق - دوہری گولی - دو گولیاں بھر کر مارنا ۔

دُگانا - ہ - اسم مؤنث - ہمعصر عورتوں کا ایک رشتہ جو دو مغز کا بادام کھا کر جوڑا جاتا ہے - بہناپا ۔

گر دوگانا دہنیں کری ہر دم تو یہ پھر چھیڑتی ہے تجھے کیوں نجے کس کو کا انگین

دُگانہ - ف - اسم مذکر - مخفف دوگانہ (۱) جُڑواں یا دوہری چیز جیسے دوگانہ بادام یا سنگھاڑا اور آم وغیرہ (اگر کھو ... اس قسم کی چیز مذاق میں دیدیں اور کوئی دوست سیدھے ہاتھ میں لے لے تو اس کے حسب دستور یا بہت سی وہی چیز دینی پڑتی ہے اور جو کہ دے گیا ہے تو کچھ نہیں دینا پڑتا) (۲) نماز کی دو رکعت - شکرانہ کی دو رکعت جیسے دوگانہ ادا کرنا ۔

دُگدگا - ہ - صفت (عوام) روشن - تاباں - دغدغاتا ہوا (۲) ایک قسم کی قندیل جسے قمقمہ بھی کہتے ہیں (مسلمانوں نے اسے دغدغا کر لیا ہے ۔

دُگدگانا - ہ - فعل لازم - دیکھو دغدغانا ۔

دُگدگاہٹ - ہ - اسم مؤنث - دیکھو دغدغاہٹ

دُگدھا - ہ - اسم مؤنث - عوام - دیکھو دُبدھا

دُگدُگی یا - دُھکدُکی - یا - دُھکدُگی - ہ - اسم مؤنث (۱) حلقوم - سینہ اور گلے کے بیچ کا گڑھا - ترکسی حلق - گلا (۲) جگنی - ایک گلے کے زیور کا نام جو سینہ سے اوپر لٹکتا رہتا ہے - (۳) سینہ کی ہڈی - ہانس ۔

دُگدُگی میں دم ہونا - ا - فعل لازم - صرف گلے میں سانس ہونا - سینہ میں دم ہونا - گھنگھرو بولنا - دم نکلنے کا اخیر وقت ہونا ۔

دِگر - ف - صفت - دیگر - دوسرا - عو جیسے جگر جگر ہے دگر دگر ہے ۔

دگرگوں ہونا - ا - فعل لازم - رنگ بدلنا - تغیّر و تبدّل ہونا - تہ و بالا ہونا - اُلٹ پلٹ ہونا ۔

دگڑا - ہ - اسم مذکر (گنوار) راستہ - پگڈنڈی - راہ - سڑک شارع عام

دگلا - ہ - اسم مذکر - لبادہ - روئی دار انگرکھا ۔

دگن - ہ - اسم مؤنث - باجے کی دُگنی آواز - دوسرے درجہ کی آواز - دُون ۔

دل

دُگنا - ہ - صفت - دُونا - دوچند - دوہرا - ڈبل مضاعف ۔

دَل - ہ - اسم مذکر (۱) جسامت - سطبری - مُٹائی جیسے پھوڑے یا آئینہ کا دل (۲) فوج - لشکر - انبوہ - جیسے ٹڈی دل - چیونٹی دل - بادل وادل (۳) پتا - برگ جیسے تُلسی دل ۔

دل بادل - ہ - صفت (۱) بہت سی فوج ۔ و فوراً بر (۲) درباری خیمہ - بڑا خیمہ - خرگاہ - شاہجہانی خیمہ کا نام - ہاتھی کا نام بھی تھا ۔

دَل دار / دلدار - ا - صفت - موٹا - دبیز - جیسے دلدار پان یا تختہ وغیرہ ۔

دل وال - ہ - اسم مذکر (ہندو) سپہ سالار - کمانڈر انچیف - جنگی لاٹ - میر عسکر - امیر فوج ۔

دِل - ف - اسم مذکر (۱) ایک صنوبری شکل کے اندرونی عضو کا نام - قلب - ہردا - فواد - ہیا - من - خاطر - ضمیر (۲ - ا) کلیجہ - جگر - جگرا (۳ - ا) سخاوت - فیاضی جیسے بڑا دل کیا (۴ - ا) ہمت - شجاعت - دلیری - جرأت جیسے دل والا (۵ - ا) رغبت - خواہش (۶ - ا) باطن - اندرونہ - اندروالا (۷) توجہ - رُخ ۔

غم نہیں گر دلبری دل کو لیجاتا ہے وہ پاس میرے تب آتا ہے جو دل پاتا ہے (نظیر)

دل اٹکانا - ا - فعل متعدی - دل پھنسانا - عشق کرنا - دل اُلجھانا - دل لگانا - عاشق بنانا ۔

اے ستم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بمقدور کا (ذوق)

کسی سے دل نہ اس وحشت سرا میں میں نے اٹکا نہ اُلجھا خار سے دامن کبھی میرے بیاباں کا (ناسخ)

دل اٹکنا - ا - فعل لازم - دل اُلجھنا - دل پھنسنا - دل آنا - عاشق ہونا - محبت ہونا ۔

دل اُٹھانا - ا - فعل متعدی - قطع تعلق کرنا - دل نہ لگانا ۔

اُٹھایا کوہ رستم نے اگر تو سخت دل آہے اُٹھاتا دل کو دنیا سے عجب بڑا بنایاں ہے (سودا)

دل اُٹھ جانا - یا - اُٹھنا - ا - فعل لازم - (۱) خاطر برداشتہ ہو جانا - جی اُچٹ جانا - جی نہ لگنا ۔

کیوں صبا جو ہو وے گذر یار کی طرف دل سب طرف سے آپکے جانے سے اُٹھ گیا (جرأت)

(۲) سیر و تماشے کو دل چلنا - سیر کو جی چاہنا - جی ہرا ہونا - دل تازہ ہونا ۔

ناتوانی سے غم ہجر کے ایسے بیٹھے اُٹھتے دنیا سے مگر دل نہ ہمارا اُٹھا (برق)

دل اُچاٹ ہونا - ا - فعل لازم - جی اُکتانا - دل برداشتہ ہونا ۔

حریفوں میں اختلافات کا ہونا ناگزیر ہے۔ اور یہی اختلافات آپس میں تعصب کا باعث بن جاتے ہیں۔ اور مذہبی ذہنیت ایک خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔

اس لئے مذہب کی ان رسمی چیزوں پر زیادہ زور دینے کی بجائے تہذیب اخلاق پر زور دیا جائے، جو مذہب کی اصلی غرض و غایت ہے، اور اس غرض کے لئے عمدہ تعلیم کی ضرورت ہے۔

ایک خط

ہاشمی موتیہاروی

میں یہ کیونکر کہوں کہ تمہیں وہ زمانہ یاد نہ ہوگا جب میں نے اول اول اپنے ننھے سے معصوم دل میں تمہاری تڑپ محسوس کی۔ میں تم سے دور تھا، اس حال میں کہ اگر نامعلوم کشش کو اپنے سینہ میں لئے کہ تمہارے لطیف تصورات پر اپنے آنسوؤں کا آخری نذرانہ پیش کر کے کائنات کو ہمیشہ کے لئے الوداع بھی کہہ دیتا تو شاید تمہیں میری اس سانحۂ موت سے اثر لینے کے لئے اطلاع بھی نہ ہوتی۔ ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت میں کمسن تھا، اور اس نوعیت کی مجہول خلش کو سمجھنے سے قاصر! لیکن یہ کیوں کر کہوں کہ دل بھی آشنائے تمنا نہ تھا۔ اور اگر تھا تو تمنائے غیر معلوم! ــــ میری تنہائیاں ہمیشہ تمہارے خوابوں سے معمور ہوا کرتیں اور دل اُن کی رنگینیوں کا واحد راز داں ــــ دل ــــ وہ دل جس کے متعلق اگر میں بہت زیادہ جانتا تھا تو صرف یہ کہ دھڑکنا ہی اس کا واحد فریضہ ہے ــــ اور بس! میں شور و شغب سے علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اپنے اوپر خاموشی طاری کر لیتا اور پھر تمہاری میٹھی میٹھی باتوں میں کھو جاتا۔ یہ شغلہ میرے لئے بہت زیادہ مسرور کن تھا۔ لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ کیوں؟

میرے لئے یہ محبت کتنی زیادہ حیرت انگیز ہے۔ میں تمہیں پیار کرتا تھا، لیکن کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھی۔ وہ صورت جس کے متعلق میں اپنے تخیلات کے اعلیٰ ترین ارتقا کو بھی ناقص سمجھتا تھا اور یقین تھا کہ تم اس سے بھی زیادہ حسین ہو۔ میں نے کبھی تمہاری آواز نہیں سنی تھی، وہ آواز جس کے متعلق میں لطیف ترین موسیقیت سے بھی بدرجہا سامعہ نواز ہونے کا تصور کرتا تھا، اور وہ بھی اس خیال کے تحت کہ تمہاری آواز بھی کچھ ایسی ہی سریلی ہوگی۔ مگر اس سے زیادہ کیف آور، تمہارا وہ ناآشنا اندازِ رفتار ایک قیامت تھی جس کا تصور نہ ہو سکے۔ تم میرے رنگین تخیلات پر اپنے قدموں کے ہلکے ہلکے سے نشانات چھوڑ کر چلی جاتیں جو تھوڑی دیر کے لئے میرے دل و دماغ کو اُن کی حنائی عطریت سے مسحور کر جاتے۔ اور فضا کو بھینی بھینی خوشبو سے نکہت بیز۔

کبھی کبھی میں تم سے ملاقات کرنے کی خواہش کرتا اور وہ بھی صرف اس لئے کہ تم میرے اچھے سے قلم کی تعریف کرو اور میں خوش ہو کر تمہیں دیدوں، پھر تم مجھ سے میری دوات مانگو اور اُسے بھی میں مسکراتا ہوا تمہارے ہاتھ میں رکھدوں، تم اپنے متبسم لبوں سے اس کی تعریف کرو، اور میں فرطِ انبساط سے بے خود ہو کر اپنی ہر اچھی چیز تمہیں نذر کرنے پر آمادہ ہو جاؤں، آہ وہ معصوم محبت کی پیشکش اور بے خودی کے دن!

کبھی کبھی جب میری بےچینیاں زیادہ ہوتیں تو آنکھوں سے آنسو ڈھلنے لگتے، اور میں تمہیں یہ سمجھ کر خط لکھنے بیٹھ جاتا کہ نفسِ الفاظ میں میری پریشان تمنائیں تمہارے نازک مگر محبت بھرے دل پر اپنا گہرا نقش پیدا کریں گی۔ اور تم بھی میری ہی طرح بےچین ہو کر اپنی دوشیزگی کی چند پُرکیف تنہائیاں میری یاد کے لئے مخصوص کر دوگی۔ اگر جی چاہتا تو موزونیت کے لحاظ سے چند اشعار بھی کہہ لیتا، آہ! اشعار کے ساتھ وہ خطوط اب بھی موجود ہیں۔ لیکن میں نے تم کو کبھی نہیں دکھائے، اس لئے کہ تم دیکھوگی اور ہنس دوگی، تمہارا وہ حسین پیکر جسے میری معصومیت نے تیار کیا تھا، میرے ذوق نے دل کشی بخشی تھی، میری مشتاق نگاہوں نے شرم عطا کی تھی، اور اضطراب نے اس کی سوئی ہوئی نسائیت کو بیدار کر دیا تھا ــــ پیشِ نظر رکھکر

جی نہ لگنا۔ دل بیزار ہونا یا اُکتانا ۔

دل اُچٹنا۔ ا۔ فعل لازم۔ جی اُکھڑنا۔ خاطر کا برداشتہ ہونا۔ دل گھبرانا ۔

دل آرام۔ ف۔ اسم مذکر۔ دل کو آرام دینے والا۔ پیارا محبوب۔ منموہن معشوق ۔

دل آزار۔ ف۔ صفت۔ دل دکھانے والا۔ ظالم۔ تکلیف دہ۔ دکھدائی اذیت رساں ۔

دل آزاری۔ ف۔ اسم مؤنث۔ ظلم ستم۔ اذیت رسانی۔ ایذا رسانی آزار دہی ۔

دل آزردہ۔ ف۔ صفت۔ افسردہ خاطر۔ رنجیدہ۔ ناخوش۔ ناراض ۔

دل آزردہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ افسردہ خاطر ہونا۔ ناراض یا ناخوش ہونا ۔

دل اُکتانا۔ ا۔ فعل لازم۔ جی بیزار ہونا۔ جی اُچٹنا ۔

دل الٹنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) دیوانہ ہونا۔ پاگل ہونا۔ سودائی ہونا۔ (۲) دل گھبرانا۔ خفقان ہونا۔ دل ہولانا ۔

دل اُمنڈنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل بھر آنا۔ قریب گریہ ہونا ۔

دل آنا۔ یا۔ **آجانا**۔ ا۔ فعل لازم۔ دل مائل ہونا۔ عاشق ہونا۔ داغ لگا ہونا۔ مفتون ہونا۔ ع

دل گیا ہاتھ سے لوگوں نے کہا دل آیا

دل باغ باغ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ نہایت دل خوش ہونا۔ شاد شاد ہونا ۔

دل بجھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل افسردہ ہونا۔ دل کا پژمردہ ہونا۔ دل مرنا۔ طبیعت کا افسردہ ہونا ؎

شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے   دل ہوا ہے چراغ مفلس کا (میر)

بے داغ عشق کیوں نہ میرا دل بجھا رہے
اندھیر ہے چراغ نہیں جس کنول میں ہے (آتش)

دل برا ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل ناراض ہونا۔ جی کھٹا ہونا (جو لوگ تنگ ہونے کے معنے لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں [illegible] برا کہا ہونا آتا ہے)

دل برداشتہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ د[illegible] ہونا۔ دل اچٹنا ۔

دل بڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) ہمت [illegible] کرنا۔ جرأت دینا ؎

تیغ تا ادھر بھی پڑے ہی تھی گر پڑے ہم آپ سے   دل کو [illegible] (ذوق)

(۲) خوش کرنا۔ خوشنود کرنا۔ شاباشی دینا جیسے پیارا اخلاص سے اُسکا دل بڑھایا (۳) بڑھاوا دینا۔ واہ واہ کرنا ؎

گھٹانا حوصلے کا حضرت ناصح کو آتا ہے   کہ مردہ کوئی بیچ جو عاشقوں کا دل بڑھائے

(۴) کسی کو بہادر کہنا تاکہ لڑائی میں داد وی دکھائے ۔

دل بڑھنا۔ یا۔ **بڑھ جانا**۔ ا۔ فعل لازم۔ خوش ہو جانا۔ باغ باغ ہو جانا۔ شاد شاد ہونا ؎

وہ بت ترسا جو آیا دل ہمارا بڑھ گیا   گھٹ گیا ایمان کعبے سے کلیسا بڑھ گیا

دل بند ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ انقباض خاطر ہونا۔ دل رکنا۔ گھٹنا ۔

دل بھاری کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ غم کرنا۔ رنج کرنا۔ آزردہ ہونا۔ ملول ہونا۔ اندوہگین ہونا ۔

دل بھاری ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ ملول خاطر و اندوہگین ہونا ۔

دل بھٹکنا۔ (ا) فعل متعدی۔ دیکھو جی بھٹکنا ۔

دل بھر آنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل اُمنڈ آنا۔ اندوہگین اور دیدہ پرآب ہونا۔ کسی کا دکھ سنکر رونے لگنا ؎

خوش تھا رستی ہی آنکھیں ہونکیں بہہ کہ بس آ گئی   کیوں بھر آئے میرا دل شیشہ خالی ہو گیا (ناسخ)

دل بہلانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ دل کا رنج بھلانا۔ دل کو سیر و تماشے میں مصروف کرنا۔ دل چٹپٹے ڈالنا۔ دل خوش کرنا۔ وحشت دور کرنا ۔

دل بہلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل کا کسی کام میں مشغول ہونا۔ دل پیچھے پڑنا۔ توحش رفع ہونا ۔

دل بیٹھ جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ ہمت ٹوٹ جانا۔ شوق نہ رہنا۔ دل مرجانا۔ خوشی نہ رہنا۔ امنگ نہ ہونا۔ خاطر کا افسردہ اور پژمردہ ہو جانا ؎

قطع جب سے ہوئی امید وصال جاناں   ایسا بیٹھ گیا دل کہ اٹھایا نہ گیا (بحر)

دل بیکل ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل مضطرب ہونا۔ دل کا بے چین ہونا۔ دل کا بے آرام ہونا ۔

دل پانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عندیہ معلوم کرنا۔ منشا دریافت کرنا۔ توجہ دیکھنا۔ رُخ دیکھنا جیسے دل پاتے ہیں تو ہم بھی تمہارے پاس چلے آتے ہیں ۔

دل پر سانپ لوٹنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) افسوس آنا۔ ملول ہونا۔ پچھتاوا آنا (۲) رنج و صدمہ گزرنا (۳) رشک ہونا۔ حسد ہونا۔ جلنا ۔

دل پر میل آنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل میں کدورت آنا۔ دل پر خیال

رکھ کر میں نہایت درد آمیز لہجے میں محبت کے معصوم نغمے سنایا کرتا۔ اس حال میں کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے۔ ہچکیاں بندھ جاتیں، اور آواز رُک جاتی۔

〰〰〰

اس سرزمینِ حسن و عشق میں اپنا زخموں سے فگار و خونبار دل لے کر پہونچا۔ میں تم سے قریب تھا اور بہت قریب۔ لیکن اُف اے شوق کی کار فرمائیاں: میرا ننھا سا دل دھڑکنے لگا۔ اور دماغ معطل، میں اس وقت چاہتا تھا کہ اپنی پیشانی تمہارے قدموں پر جھکا دوں، اور نہایت مسرت کے ساتھ اس دنیا کو آخری بار خیرباد کہدوں۔ لیکن اف یہ ہونا تھا نہ ہو سکا، اس سے زیادہ اور کچھ نہ ہو سکا۔ کہ آنسو کے قطرے میرے افسانۂ محبت کو مکمل کریں، اور میں اپنی تمناؤں کی ویرانی پر آنسو بہانے کے لئے چھوڑ دیا جاؤں۔ میں وہاں تین روز ٹھیرا آہ! یہ مجھ سے پوچھو کہ موسمِ بہار میں جب گلشن میں کسی بلبل کے قفس پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

مجھے معلوم تھا کہ وہ سنگِ در جس کا شوق زیارت کوسوں دور میری ہر سانس کے ساتھ قلب کو بے چین حیات بخش رہا تھا۔ اب صرف چند قدم کے فاصلے پر آگیا ہے۔ کہ میں اپنی خموشِ الفت کا اعلیٰ ترین ہدیہ تمہاری بارگاہِ ناز میں پیش کروں، اور پھر اختیار ہے کہ اسے لے کر تم جو چاہو، کرو۔ میں اپنے اندر مسرت کی ایک بے پناہ لہر پیدا کر کے صرفِ رقص ہو جاؤں، اور پھر کبھی زندہ رہنے کی تمنا نہ کروں، لیکن اف رے جمالِ یار کی سحر آفرینیاں! میں جا جا کر لوٹ آیا، آرزوئیں مچل مچل کر رہ گئیں، آنسو اُمڈ اُمڈ کر آئے اور میرے رُخسار پر نشان چھوڑ گئے۔ دل کی کلی کھلی اور پھر مرجھا بھی گئی۔ اب میں وہاں سے واپس آنے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔ اس حال میں کہ تمہارے دید کی بے تاب تمناؤں کو شوق کی حد سے گزر کر حسرت آلود بنا لوں۔ میں وہاں سے واپس آیا، آہ یہ اب پوچھتی ہو کہ دن کیونکر گزرے، اف وہ میرا بچپن کا مبارک زمانہ جب کہ میں نے یہ اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا تھا کہ نفس کی آمد و شد تمہاری یاد ہی تک قائم ہے تمہاری یاد ہی تک اور تم حیات کے لئے واحد مقصد۔

〰〰〰

اتنی طویل مدت اور اس قدر صبر آزما! مجھ سے پوچھو کہ صبح و شام کی دلفریب کیفیات، روز و شب کے جذبات انگیز لمحات تمہاری محبت کی دوشیزگی کو کس طرح چھیڑا کرتے تھے۔ کالی کالی گھٹائیں جس وقت کائنات کی ہر شے کو شرابور کرتی تھیں تو میری نگاہ کس دادخواہی بے چارگی کے ساتھ کلیوں کی آغوش میں تمہاری طلعت ڈھونڈھنے میں مصروف رہتی تھی، یہ بچپن مصروفیت آہ ممکن ہے تمہیں یاد نہ ہو، میرے لئے کتنی مبارک تھی۔

وہ پیاری پیاری شکائتیں ———— دوری کے بارے جب میری روح دبی جاتی تھی تو دل میں خدا معلوم کتنی معصوم بدگمانیاں پیدا ہوتی تھیں، تمہیں تصور میں سامنے رکھ کر اپنے گلہ آشنا لبوں سے اپنی بےچینیوں کی داستان کہتا۔ تم مسکرا دیتیں اور میں روٹھ جاتا ———— ممکن ہے قدرت کے لئے یہ ایک تماشا ہو۔ لیکن میری شبہائے دراز تو اسی میں کھوئی ہوئی ہیں ———— جی چاہتا ہے، کاش وہی دن پھر واپس آجائیں، اور میرے جذبات تمہاری بے قرار تمناؤں سے عہد و پیمان لیتے رہیں ———— اُف رے تخیلات کی رومان آفرینیاں!

〰〰〰

وہ دن نہ رہے، وہ حکایتیں نہ رہیں۔ لیکن آج بھی اگر تمہاری تحریر آنے میں دیر ہوتی ہے تو میں وہ تصویر جو سامنے والی میز پر چوکھٹے میں رہتی ہے، اُٹھا کر دیکھتا ہوں، تاکہ تمہارا وہ صبیح چہرہ جو تھوڑی دیر کے لئے کسی کو ہر شے بھول جانے پر مجبور کر دے، میرے دل میں کوئی بدگمانی پیدا نہ ہونے دے۔ اور میں وہ سب کچھ بھول جاتا ہوں جو کبھی یاد نہ رکھنے کے لائق ہے۔

〰〰〰

روبرو اُس کے گیا میں اس قدر مدت کے بعد
اس کا کیا غم اُس نے ادنیٰ سی عنایت کبھی نہ کی
مجھ کو تو صرف اس کا شکوہ ہے کہ اُس نے مجھ سے جوشؔ
اتنے دن تک دُور رہنے کی شکایت کبھی نہ کی

(جوشؔ)

دل

گزرنا۔ دل پر رنج آنا۔

دل پر میل نہ لانا - ا۔ فعل متعدی۔ خیال نہ کرنا۔ دل پر رنج نہ لانا۔ کدر نہ ہونا۔

دل پر نقش ہونا - ا۔ فعل لازم۔ کسی بات کا دل میں جم جانا۔ دل میں بیٹھ جانا۔ نقش کا نجر ہو جانا۔

دل پر ہاتھ رکھے پھرنا - ا۔ فعل لازم۔ بیتابانہ پھرنا۔ مضطرب پھرنا۔ بےچین پھرنا۔ دل پکڑے پھرنا۔

دل پسیجنا - ا۔ فعل لازم (۱) دل نرم ہونا۔ رحم آنا۔ رحم کرنا۔ ترس کرنا جیسے جب نرمی اور دلسوزی سے کہا تو دل پسیجا ؎

آتش جوشش دل نہ پسیجیگا یار کا ۔ ہمیں نہ ہے مصرع موزوں آہ کا (آتش)

(۲) سخاوت پر آمادہ ہونا۔ سلوک کرنا۔

دل پک جانا - ا۔ فعل لازم۔ دل کا آزار رسیدہ ہو جانا۔ صدموں یا سخت کلامیوں سے دل اُکتا جانا۔ ؎

بُتوں کے ناز سے دُکھ دُکھ کے پک گئے ہیں دل
وہ کون ہے کہ خدا سے جو داد خواہ نہیں (آتش)

دل پکڑا جانا - ا۔ فعل لازم۔ دلمیں کشمکش گزرنا۔

دل پکڑ کر۔ یا۔ تھام کر بیٹھ جانا - ا۔ فعل لازم۔ دل مسوس کر رہ جانا۔ ہائے کر کے بیٹھ جانا۔ صدمہ کے مارے بول نہ سکنا۔

دل پکڑ لینا - ا۔ فعل متعدی۔ کسی کے صدمہ یا رنج کی تاب نہ لانا۔ بیتاب ہو جانا ؎

کس کو درد اپنا سُناؤں کون لا سکتا ہے تاب ۔ دل پکڑ لیتی ہے بُلبل بھی مری فریاد سے

دل پکڑے پھرنا - ا۔ فعل لازم۔ عو۔ بےتابانہ اور مضطربانہ پھرنا۔ ماتا کے مارے بےچین رہنا۔

دل پھٹنا - ا۔ فعل لازم۔ دل بیزار ہونا۔ طبیعت کا متنفر ہونا۔ طبیعت ہٹ جانا ؎

کبھی نہ اُنسے ملے ہم جُدا ہوئے جب سے ۔ پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا (ہجر)

دل پھرنا - ا۔ فعل لازم (۱) دل بیزار ہونا۔ متنفر ہونا۔ دل کا کراہت کرنا ؎

کوئی دل پھرتا ہے اپنا گو کریں خوباں جفا ۔ عشق خلقت میں ہماری ان ستمگاروں کا ہے (جرأت)

(۲) سیر ہونا۔ اگھانا۔ طبیعت بھرنا۔ چھکنا۔

دل

دل پھیرنا - (۱) فعل متعدی (۱) دل بیزار کرنا۔ رُوگرداں کرنا۔ نفرت دلانا۔ بیرُخ کر دینا۔ (۲) سیر کرنا۔ چھکانا۔

دل پھیکا ہو جانا - ا۔ فعل لازم (لکھنو) کسی چیز سے دل ہٹ جانا۔ توجہ نہ رہنا۔ خیال جاتا رہنا۔ ؎

پھر بُو تیر آرائش ہی کیوں دل ہو گیا پھیکا ۔ نہ وہ لب پر لکھوٹا ہے نہ وہ ہاتھ پر افشاں ہے

دل پیچھے پڑنا - ا۔ فعل لازم۔ دل کا دوسری طرف متوجہ ہونا۔ دل بہلنا۔ دل بٹنا۔ کسی چیز کی یاد بھولنا۔ غم غلط ہونا ؎

ہمنشیں بہر خدا کامل ہی کا کر اسکے لئے ۔ تیری باتوں سے ذرا دل تو مرا پیچھے پڑے (مصحفی)

دل تڑپنا - ا۔ فعل لازم۔ دل لوٹنا۔ دل کا اشتیاق کے مارے مضطرب اور بیتاب رہنا۔ دل ڈھونڈھنا۔ دل بیقرار رہنا ؎

دل تڑپے ہے کچھ بن مرا آج ہے آج گا نا ۔ رہ جا میرے گھر آج تو مہمان گانا (رنگین)

دل توڑنا - ا۔ فعل متعدی۔ ہمت توڑنا۔ رنجیدہ کرنا۔ مایوس کرنا۔ ناامید کرنا۔ بیدل کرنا۔ دل شکستہ کرنا۔ دل افسردہ کرنا۔

دل ٹوٹنا - ا۔ فعل لازم۔ شکستہ خاطر ہونا۔ ہمت ٹوٹنا۔ مایوس ہونا۔ افسردہ ہونا۔ دل بیٹھنا۔ دل پر صدمہ گذرنا ؎

دل مرا ٹوٹ گیا یاد جو آیا ساقی ۔ شیشۂ مے کو شب ہجر میں پتھر سمجھا (ناسخ)

دل ٹھکانے لگانا - ا۔ فعل متعدی۔ دل کو تسکین بخشنا۔ اطمینان خاطر عطا فرمانا۔ اضطراب دل کھونا۔ دل کو قرار دینا ؎

ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا ۔ نہیں تو مرا دل ٹھکانے لگا (میرحسن)

دل ٹھکانے لگنا۔ یا۔ ہونا - ا۔ فعل لازم۔ دل ٹھیرنا۔ تسکین خاطر ہونا۔ اطمینان ہونا۔ تسلی ہونا۔ تقویت ہونا۔ ڈھارس ہونا۔

دل ٹھکنا - ا۔ فعل لازم۔ اطمینان خاطر ہونا۔ دلجمعی ہونا۔

دل ٹھوکنا - ا۔ فعل متعدی۔ دلجمعی کرنا۔ اطمینان خاطر کرنا جیسے جب تک انسان اپنا دل ٹھوک نہ لے کیونکر نسبت کی ہامی بھر لے۔

دل جان - ا۔ اسم مؤنث۔ وہ رشتہ جو سہیلیاں آپس میں مقرر کر لیتی ہیں جیسے [illegible]۔ دل ملا۔ برخلاف وغیرہ (بیگمات قلعہ)۔

دل جلا - [illegible] دل سوختہ۔ عاشق۔ دلدادہ۔ فریفتہ ؎

کیا تاب دل جلوں [illegible] ۔ دوزخ بھی ہو تو انکی جلوں پہ آگ کھیچے (ذوق)

دل جلانا - [illegible] رنج دینا۔ دل سوختہ کرنا۔ رشک

ہندی اُردو کے سُوال کا محدود نظریہ

اور شمالی ہند کی اصلی زبان

(جو ترقی پسند اردو ہندی کی دوسری کانفرنس منعقدہ الہ آباد میں ۱۴؍نومبر ۳۸ء کو پڑھا گیا)

تمام ہندوستان میں چند سال سے ایک ایسی تڑپ پیدا ہوئی ہے جس کی مثال پچھلے سو سال میں نہیں ملتی۔ ملک کی یہ تڑپ چونکہ غیر ملکی استعمار سے نکلنے کے لئے ہے، اس لئے ہندوستان کی تاریخ میں یہ دور اپنی مثال آپ ہے، ایک طرف آزادی خواہوں کی ولولہ انگیز کوششیں ہیں کہ ملک کو آزاد کرائیں، دوسری طرف غیر ملکی استعمار اور اُس کے لاتعداد حلیف ہیں، جو ایسی ہر ممکن رکاوٹ پیدا کرنا چاہتے ہیں، جس سے آزادی خواہوں کو اپنے مقصد میں ناکامی ہو، اور وہ ایسے مختلف فیہ مسائل پیدا کرتے ہیں جس میں لوگ اُلجھ کر رہ جائیں۔ کہیں حقوق کے تصفیے کا سوال ہے، کہیں مذہبی تحفظ کا غل ہے، انہی مختلف سوالات میں سے ایک سوال کچھ عرصے سے زبان کے متعلق چھڑ گیا ہے، کہ ملک کی زبان اردو ہوگی یا ہندی؟ رفع شر کے طور پر زبان کے لئے ایک مشترکہ نام یعنی ہندوستانی اختیار کیا گیا۔ لیکن مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ بہت سے رجعت پسندوں کو ہندی ادب کی ہستی خطرے میں نظر آئی اور نعرہ لگایا گیا کہ ہندوستانی کے معنی ہی ہندی کے ہیں جس پر اردو زبان کے بہی خواہ ایک ساتھ چلا اُٹھے کہ "اردو زبان کو فنا کرنے کی یہ سازش ہے"۔ اور پھر ہندی اور اردو کی بحث چھڑ گئی، جس کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس بحث اور اُس کے ہنگامے میں بڑے بڑے مستند وطن پرست بہتے ہوئے صاف صاف نظر آئے۔

زبان کے مسئلے پر آج تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، اور گو یہ مضمون بھی خالصتاً مسئلۂ زبان پر ہی ہے۔ لیکن اس مضمون میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زبان کا مسئلہ عوام کا مسئلہ ہے، خواص کا نہیں ہے، اور وہ ادبی زبانیں جو اردو اور ہندی کہلاتی ہیں شاید ہی کبھی انہیں سے کوئی زبان عوام کی زبان بن سکے۔ لیکن اس وقت تک دونوں نہیں ہیں، بلکہ عوام کی زبان وہ زبان ہے جو دریائے ستلج اور دریائے نربدا کے درمیانی ملک کے اُن دیہات میں بولی جاتی ہے جو صوبہ جات پنجاب آگرہ واودھ، متوسط، بہار اور راجپوتانہ میں واقع ہیں، اور یہ وہ زبان ہے جو اپنے متصلہ علاقوں کی زبانوں یعنی گجراتی، پنجابی اور مرہٹی سے بھی بالکل غیر مانوس نہیں ہے، چونکہ اس کے بولنے والے زیادہ تر دیہات میں ہی رہتے ہیں، اس لئے اُسے شمالی ہند کی دیہاتی زبان کہنا چاہیئے، گو شہروں کے رہنے والے اُسے گنواری یا "گنوروا" کہتے ہیں۔

اس زبان کی طرف اگرچہ آج تک کسی نے بھول کر بھی توجہ نہیں کی ہے، لیکن وہ از خود ادبی شان آہستہ آہستہ پیدا کرتی رہی ہے، ہزاروں کتابیں اس زبان میں لکھی گئی ہیں، جن میں دیہاتی گیت، منظوم قصے، بھجن وغیرہ

دل

دِلانا۔ ناراض کرنا۔ ناخوش کرنا + ناخوش ہونا۔ جلنا۔ صدمہ اُٹھانا ۔۹
کسی کی آرزو میں ہم جگر پر داغ کھاتے ہیں ۔ نہیں معلوم دل سوزا پنے دلگو کیوں جلاتے ہیں

دل جلنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل سوختہ ہونا۔ ناراض ہونا۔ ناخوش ہونا۔ رنج ہونا + حسد ہونا۔ رشک ہونا۔ بُرا لگنا۔ ناگوار گزرنا +

دِل جمعی۔ ا۔ اسمِ مؤنث۔ بیفکری۔ اطمینان۔ تسلّی۔ ڈھارس +

دل جمعی رکھنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ خاطر جمع رکھنا۔ مطمئن رہنا۔ اطمینان رکھنا +

دِل جمعی کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ خاطر جمع کرنا۔ مطمئن کرنا۔ طمانیت بخشنا + تسلّی دینا +

دِل جمنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل لگنا۔ جی لگنا۔ توجہ ہونا۔ کسی کام سے دِل نہ اُکتانا +

دل جوئی۔ ف۔ اسمِ مؤنث۔ دِلداری۔ تسلّی۔ تسکین۔ تالیفِ قلوب +

دل جوئی کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ تالیفِ قلوب کرنا۔ دلداری کرنا۔ دل ہاتھ میں لانا +

دِل چُرانا۔ ا۔ فعلِ متعدی (۱) کسی کام میں طرح دینا۔ جی چھپانا۔ کسی کام سے خواہ نامردی کے باعث یا دور اندیشی وغیرہ کے سبب پہلو تہی کرنا ؎
پڑھ کے جب مُفسد ول پہ جاتا ہوں ۔ وقت پر میں بھی دِل چراتا ہوں (سودا)
(۲) دل لینا۔ دل چھینا۔ دل پر قابض ہونا + ؎
دلبرو دل چُراتے ہو ہر دم ۔ یُوں کہیں اعتبار رہتا ہے

دِل چسپ۔ ف۔ صفت۔ دِلپسند۔ خوبصورت۔ خوشنما۔ دل لبھانے والا۔ سُہانا۔ من بھاؤنا۔ مرغوب الطبع +

دل چلا۔ ا۔ صفت۔ (۱) دلیر۔ بہادر۔ جری۔ شیر ببر۔ نڈر۔ بے باک۔ دِلاور۔ جوانمرد۔ (۲) فیّاض۔ سخی۔ داتا۔ لکھ لٹ + فضول خرچ۔ خرّاج (۳) ذی ہمت (۴) دیوانہ۔ پاگل۔ باولا +

دل چلانا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ کسی چیز کی طرف رغبت کرنا۔ دل دوڑانا۔

دل چلنا۔ ا۔ فعلِ لازم (۱) رغبت ہونا۔ خواہش ہونا۔ دل مائل ہونا۔ (۲) دل بہکنا۔ دیوانہ یا پاگل ہونا۔ سودائی ہونا +

دِل چور۔ ا۔ صفت (متروک) (۱) غافل۔ بیخبر۔ بیفکر۔ بے پروا۔ لاابالی (۲) کام سے بچنے اور ٹالم ٹول کرنے والا۔ کام چور۔ جیسے ایک تو دل چور دُوسرے کُتّے کو کھی ہضم نہیں ہوتا (فسانۂ آزاد) +

دل

دل حاضر ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ طبیعت کا درست ہونا۔ دل قابو میں ہونا۔ اوسان درست ہونا۔ دل ٹھکانے ہونا +

دل خراش۔ ف۔ صفت۔ دلخراش۔ دل شگاف۔ دل شکن۔ جانکاہ (یہ لفظ صدمہ یا غم کی تعریف میں آتا ہے)

دل خستہ۔ ف۔ صفت۔ رنجیدہ۔ غم رسیدہ۔ آفت زدہ۔ دُکھیا۔ رنج آلودہ + مُصیبت زدہ +

دل خواہ۔ ف۔ صفت۔ مرضی کے موافق۔ دلپسند۔ مرغوب + خاطر خواہ + پسندیدہ +

دل خوش کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دل کو رجھانا۔ آنند کرنا۔ خوشوقت کرنا۔ راضی کرنا +

دِل دادہ۔ ف۔ صفت۔ عاشق۔ مفتون۔ فریفتہ +

دِل دار۔ ف۔ (۱) اسمِ مذکر۔ پیارا۔ من بھاون۔ دِلبر۔ محبوب۔ معشوق۔ جانی۔ (۲) صفت۔ تسلّی بخش۔ تسکین دہ +
دِلدار

دِلداری۔ ف۔ اسمِ مؤنث۔ تسلّی۔ تسکین۔ تشفّی۔ رفاقت۔ ہمدردی وفاداری۔ تالیفِ قلوب +

دل دریاؤ۔ ا۔ صفت۔ (۱) نہایت سخی۔ نہایت فیّاض۔ فیّاض دل۔ دریا دِل۔ داتا۔ مُخیّر۔ جیسے لٹایا پرایا مال باندی کا دل دریاؤ۔ (۲) نہایت اندوہگین۔ دردناک۔ غمناک۔ جیسے اک نہ دینی سر کو رے گنگھی بابل میرا دل دریاؤ رے (منڈھا) اگر بابل کی صفت کہیں تو پہلے معنی

دِل دُکھانا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ رنج دینا۔ صدمہ پہنچانا۔ اندرونی غم دینا۔ اندرونی آزار پہنچانا۔ دِل کُڑھانا +

دِل دُکھنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دِل کُڑھنا۔ غم ہونا۔ افسوس ہونا۔ جیسے روپیہ دیتے ہوئے دل دُکھتا ہے +

دِل دھڑکنا۔ ا۔ فعلِ لازم (۱) دل لرزنا۔ دِل ہلنا۔ دل تھرانا۔ دل کانپنا۔ دل کا لرزاں اور تپاں ہونا (۲) افسوس ہونا۔ ملولا آنا۔ دل کُڑھنا +

دل دھک دھک ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دیکھو دل دھڑکنا ؎
کھٹک ہے آنکھوں میں میری ابتک دل اُسکا بھی ہو رہا ہے دھک دھک
عدو یہ محمد کو ہوئی مبارک ۔ وہ اُس کو سنگار راس آیا

دل دھکڑ پکڑ کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دل کا اندیشہ کرنا۔ دل کا پیچ پیچ کرنا۔ دل کا تذبذب میں ہونا +

ہیں، یہ کتابیں زیادہ تعداد میں دیوناگری خط میں چھپی ہیں، فارسی رسم الخط میں بھی چھپی ہیں، مگر نسبتاً کم۔ اب تک دیہاتی شاعری زیادہ تر مذہبی قصوں قومی سُورماؤں کی داستانوں اور عشق و محبت کے قصص تک محدود تھی لیکن جب سے سیاسیات نے دیہات کا رُخ کیا ہے، دیہاتی گیتوں اور بھجنوں نے بھی انقلابی اثرات کو قبول کیا ہے، روزمرّہ کی تکلیف وہ زندگی میں تبدیلی کی آرزو جدید دیہاتی شاعری میں صاف صاف جھلکتی نظر آتی ہے، بالخصوص وہ بارہ ماسے، قومی آلہا، اور بھجن جو گذشتہ انتخابات میں دیہات میں بنائے گئے، اُن کو سُنکر ہمیں بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے کہ دیہاتی شاعری جس انداز سے آگے بڑھ رہی ہے وہ نہ کبھی اردو کو نصیب ہوا، اور نہ ہندی کو۔

دیہاتی زبان کی مشہور کتابوں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ سب کی سب سوائے چند کے شاعروں کے کلام یا سانگ وغیرہ کی صورت میں ملتی ہیں اور نثر کا حصہ کلیتہً بمنزلہ صفر کے ہے، لیکن یہ صاف معلوم ہو رہا ہے کہ جس قدر دیہات کے باشندوں میں نئی زندگی پیدا ہو رہی ہے، اس کمی کا احساس کیا جا رہا ہے اور اگر ہم ملک کے حالات اور مقتضیات کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ یہ "کُنوروا" زبان قطعی ایک روشن مستقبل کی مالک ہونے والی ہے،

اس زبان کی سب سے نمایاں خصوصیت جو اُس کے روشن مستقبل کی طرف اشارہ کر رہی ہے یہ ہے کہ اس میں تمام وہ فارسی اور عربی الفاظ مستعمل ہوتے ہیں، جن کو ہندی ادیب جان بُوجھکر ترک کر رہے ہیں، اور اسی طرح تمام وہ ہندی الفاظ بھی بکثرت ملتے ہیں جن کو میر و حالی کی جانشینی کے مُدعی اکثر اردو زبان سے خارج کر چکے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اس استدلال کے ثبوت میں ہم ذیل میں چند نمونے پیش کریں۔

منقول از قصّہ نہال دے

راج کنور نہال دے اپنی ماں سے چمپا باغ میں جاکر جھولنے کی اجازت لیتی ہے۔

ون[۱] تیجوں کا آیا اُس دِنا[۲]　　محلوں میں بولی کنور نہال
ماتا آج تیجوں کا رُوج[۳] ہے　　میں تو جھولن جاؤں گی چمپے باگ[۴]

ماتا بولے بیٹی سے کیسا کہے　　مری ایک سُنے نا بیٹی ری بات
جھولہ پڑ رہا مہارے[۵] محل میں　　گھر جھولو لاڈو راج کنوار
اُوا بلائے سب سکھین کو　　تم مل کر لاڈو گاؤ ملہار
باہر بیٹی جھولن مت ناجائیو　　مہارے دشمن لگ رہے بے شمار
لے جائے توئے[۶] مہاری[۷] نیچی ہووے　　تیرے پتا کی پاگ میں پڑجائے کھاک[۸]
بہت سمجھائی کنور مانی نہیں　　ماتا نے دینا حکم سنائے

پہنچنا چمپے باغ میں

چار گھڑی کے بھائی بیچ میں　　کوئی چمپے باغ میں پہنچی جائے
چمن باغ دیکھو کھِل رہا　　اس میں پھول کھلے ہیں بے شمار
جوئی، چمپا، موتیا، موگرا　　گل شبو گل لالوں[۹] پر کھلی بہار
جب تو مالن کو بلائے کنور نہال دے　　مری ایک سُنے نا مالن بات
جھول نکال دے بہنا مری ریشمی　　بی بی جھولہ پیڑ پے دیجے ڈال
چاروں طرف باگ میں جھولا پڑ گئے　　جب جھولن گئیں سہیلیوں جات
کوئی گادے اپنے بھائی بیر کو　　کوئی بارہ ماسہ کی جھنکار
کوئی کامن[۱۰] چلتی ٹھمری گائے رہی　　کوئی گاوے پیارے میگھ ملہار
ایک اُور[۱۱] جھولیں بنئے باسنی　　کوئی ایک لگ جھولیں گوجر جاٹ
ایک لگ جھولیں کاسنہ[۱۲] کھتری　　کوئی ایک لگ جھولیں چھینیوں جات
بیچ بیچ[۱۳] جھولا کنور نہال کا　　کوئی اودا جھوٹا رہی لگائے
طرح طرح کی بالی[۱۴] پنچھی بولتی　　کامن کوئیل سی رہیں جھنکار
یہ ہار[۱۵] رکھتا بھائی اب یہاں رہا　　سُلطان کا اب تم سنو حوال[۱۶]
مرگا[۱۷] چھپ گیا لوٹ پڑا سلطان سنگھ　　کیلہ گڈھ کو لینی سُرت[۱۸] لگائے
جب جا پہنچا چمپے باغ میں　　گھوڑا سلطان نے دیا بڑھائے
دروازے پہ گیا بیٹا رجپوت کا　　پھاٹک دینا بند دکھائے
ایڑ لگا دی نرسلطان نے　　گھوڑے نے کودی اچٹ[۱۹] دیوار
اُٹھی اندھیا ری بادلی[۲۰]　　بھائی گرجن لاگا جب آسمان
آندھی سا آیا مینہ جھک پڑا　　ننھی پڑن لگی پھوار
گھور اندھیرا ہو گیا چمپے باگ میں　　بجنے دن کی رہے دِن کی ہو گئی رات

[۱] ایک ہندو تہوار [۲] دن [۳] روز [۴] باغ [۵] ہمارے [۶] تجھے [۷] ہماری [۸] خاک [۹] گل لالہ [۱۰] حسینہ [۱۱] طرف [۱۲] ذات [۱۳] بیچوں بیچ [۱۴] راگنی، گاسے [۱۵] تفصیلی تذکرہ [۱۶] احوال [۱۷] ہرن [۱۸] دُھن لگائے۔ [۱۹] اُدھر ہو کر [۲۰] صاف [۲۱] بدلی۔

دل

دِل دُھکڑ پُکڑ ہونا - اُ - فعل لازم - دل ڈرنا - دل کا خوف کھانا - متزلزل ہونا ٭

دِل دہلانا - اُ - فعل متعدی - خوف دلانا - دہشت سے یا کسی صدمہ کی خبر سے دل کو تھرا دینا ٭

دِل دہلنا - اُ - فعل لازم - خوف کھانا - ڈرنا - دل دھڑکنا جیسے بچے کا دل دہل گیا ٭

دِل دہی - ف - اسم مؤنث - تسلی - تشفی - تالیف قلب - دلجوئی - دلاسا - آنسو پونچھنا - ڈھارس - توجہ - دھیان ٭

دِل دیکھنا - اُ - فعل متعدی - کسی کے دل کا بھید یا اس کا امتحان کرنا - دل آزمانا ٭ بھاؤ یا بھید معلوم کرنا - استمزاج کرنا - عندیہ لینا - منشا دریافت کرنا ٭ مرضی ٹٹولنا ٭

جگر کرچاک قاتل دیکھتا تھا ٭ تو پوچھے ہیں کیا دل دیکھتا تھا (جعفر علی حسرت)

دل دینا - اُ - فعل لازم - فریفتہ ہونا - عاشق ہونا - مفتون ہونا - دل پھنسانا ٭ سہ

دل دیکھے آگیا یہ ترے قابو میں اے صنم ٭ میں اپنے اختیار سے مجبور ہو گیا (ناسخ)

دل ڈوبنا - اُ - فعل لازم - دل بیٹھنا - غشی طاری ہونا - ضعف یا ناتوانی کے مارے دل کا گرا پڑنا جیسے ناتوانی سے دل ڈوبا جاتا ہے ؎

اے عزیزو آج میرا دل ڈوبا جائے کیوں ٭ اپنے یوسف کا مجھے چاہ ذقن یاد آگیا (ناسخ)

دِل رُبا - ف - اسم مذکر - دلبر - معشوق - دل لیجانے والا - من ہرن - دل لبھانے والا ٭

دِل رُبائی - ف - اسم مؤنث - دلبری - معشوقی - موہ - محبت - نیہ ٭

دل رُکنا - اُ - فعل لازم - منقبض ہونا - دل بھنچنا ٭ دل نہ ملنا ٭ دل کا آزردہ ہونا - دل رنجیدہ ہونا ٭

دِل رکھ لینا - } اُ - فعل متعدی - دلداری اور پاس خاطر کرنا - بات مان لینا - ارمان یا آرزو پوری کرنا - امید برلانا - تسلی دینا - تسکین بخشنا - تشفی کرنا ٭ دلاسا دینا ٭ خوش رکھنا ٭
دل رکھنا -

دِل زدہ - اُ - صفت - غم زدہ - غم رسیدہ - دل مردہ - دل افسردہ - دل پژمردہ ٭

دل سنبھالنا - اُ - فعل متعدی - دل کو قابو میں لانا - دل کو تسلی دینا - دل قابو میں رکھنا ٭

دل

دِل سوختہ - ف - صفت - دیکھو (دل جلا) ٭

دلسوز - ف - اسم مذکر (۱) دردمند - ہمدرد - خیر خواہ - غمخوار ٭ دوست - شفیق - رفیق (۲) دردانگیز - رقت انگیز - دل گداز ٭

دِلسوزی - ف - اسم مؤنث - دردمندی - ہمدردی - غمخواری - خیر خواہی ٭

دِل سے اُترنا - یا - گرنا - اُ - فعل متعدی - ناپسند ہونا - نامرغوب ہو جانا - دل کو نہ بھانا ٭ توجہ نہ رہنا ٭ نظروں سے گرنا - حقیر ہونا - بیقدر ہونا ٭

دل سے دُھواں اُٹھنا - اُ - فعل لازم - دل سے آہ نکلنا ؎

دل سے اُٹھتا ہے دھواں خاک ہے جینا اپنا ٭ آتش غم سے پھنکا جاتا ہے سینہ اپنا (برات)

دل سے کچھ کرنا - اُ - فعل متعدی - از خود کوئی کام کرنا - اپنے دل سے کوئی بات کرنا ٭

دل سے کرنا - اُ - فعل متعدی - شوق سے کرنا - رغبت سے کرنا - دل لگا کر کرنا - توجہ سے کرنا ٭

دِل شاد - ف - صفت - خوش - آنند - مگن - بشاش - باغ باغ - خوش و خرم ٭

دِل شاد کرنا - اُ - فعل متعدی - خوش کرنا - انند کرنا - مسرور و محظوظ کرنا ٭

دل شاد ہونا - اُ - فعل لازم - خوش ہونا - باغ باغ ہونا ٭

دِل شکستہ - ف - دل خستہ - رنجیدہ - دل آزردہ - ہنانا - دل افسردہ

دل شکنی - اُ - اسم مؤنث - دل آزردگی - کسی کے دل کو آزردہ اور ناراض کرنا - دل توڑنا - امید کے برخلاف کرنا ٭

دل فریب - ف - صفت - دل کو فریب دینے والا - چت چور - دل فریفتہ کرنے والا - من موہن - من ہرن ٭ فسوں ساز ٭

دِل کا بادشاہ - اُ - صفت - خود مختار - آزاد - من موجی - لہری - فعل مختار ٭

دِل کا بُخار نکلنا - اُ - فعل متعدی - رنج پنہانی کا رفع ہونا - جوش دل کا فرو ہو جانا ؎

چشم سے خوں ہزار نکلیگا ٭ کوئی دل کا بخار نکلیگا (امیر)

دل کا غبار نکلنا - اُ - فعل متعدی - ملال خاطر و کدورت دل کا

پہلے برسیں ننھی بوندیاں پھر برسن لاگا گولا دھار
سب ری سکھیاں واں سے بھاگ گئیں سب نے لینی جھول اُتار[1]
اِک ناسٹھیری چھپے باغ میں واں اِکلی رہ گئی کنور نہال
گھوڑے سے اُترا بٹیا رجپوت کا اور رانی نہال پہ پہنچا جائے
دیکھ شرمائی[2] کنور نہال وے جب سر پر رکھدی[3] پچھر نگی ڈھال
گھونگٹ کھولے سبز کمان سے ہنس ہنس کے پوچھن لاگے بات
مت گھبرا دے گوری اکلی باغ میں کہوں پیاری ہیں یہ دھرم کی بات
کس راجا کی ہو تم بیٹری پیاری ہم کو دے سکے بھید بتائے
کئے بیاہی گئے کنواری ہو تم بھلا تب لوٹ کے بولی کنور نہال
کنواری ہوں مجھے[5] مت چھیڑ لو مرے تن سے مت نا لگیو[6] ہات
اتنی سُنکر کنور کیا سہے مری ایک سنو نا کان بات
اتنی بڑی تو کنواری کیوں رہی پیاری سچ سچ دیجو حال بتائے
کے تیرا بتا کنگال ہے نہیں کئے تھا اِدھی اوچھی تن سال
کیا کہیں بٹ تم کو لگ گیا رانی سچ سچ موہے دیجو بتلائے

(ماخوذ از آلہا مصنفہ بنسی دھر لال ساکن ضلع میرٹھ)

بچھراج اور گجراجہ کی لڑائی

جہاں پر ڈیرے پڑے چندیلے کے واں گجراجہ ٹھیرا جائے
بھاری راجہ گڈھ کا لنو کا جس کی کوئی برابر نائے
اِنگھے[8] فوج پڑی موہبہ کی اُنگھے[9] پڑے بنگیلے رائے
بولا راجا کالنو والا اور بچھراج سے کہا سنائے
کون دیس کے تم راجا ہو اپنا حال دیجو بتلائے
بچھراج بولا راجا سے اب تم سنو بنگیلے رائے
گڑھ مہبے کا راجہ سمجھی جس کا نام چندیلے رائے
اتنی بات سُنی راجہ نے سُرخی[10] گئی بدن میں چھائے
بولا راجہ جب للکارا ہاتھ میں لی تلوار سنبھال
نگر مہبہ اِک بستی ہے جہاں گذران[11] کرے پرمال
کب سے راجا ہوا چندیلہ کب سے ہو گیا گدی دار
نوکر ہے راجا جے چند کا دو چار بیٹن کا سردار
کھائے کمائے[12] ٹکڑے گڈھ قنوج کے وہ آپے میں نہیں سمائے
پڑے برابر وہ راجہ کے دہشت کرے ہماری نائے

راجہ پرمال کی بہادری

بولا راجہ بچھراج سے اب تم سنو بنا بھل رائے
بھاری راجہ ہے کالنو کا تم پروار نہ جھیلا جائے
ہاتھ پئی میں ناحق ڈالا سوتے ناگ کو دیا جگائے
جُلم[13] گجارے[14] گنگا پر اب رہا ٹھکانا نا سے
تھوڑا لشکر ہے مہبے کا اور دشمن کا بہت سوائے
گجراجہ کی چھپٹوں میں زندہ ایک بچیگا نائے
اتنی سُنکر چندیلے سے بچھراج نے کہا پکار
دھرم نہیں ہے رجپوتوں کا جو لڑنے سے کریں انکار
سیس[15] بنا رہے گا کندھے پر لوہا کرتا رہے سہائے[16]
کھیت چھوڑ کر نہیں بھاگوں گا چاہے جان رہے یا جائے
کھانڈا لے لیا اندر والا جس پر چھ اُنگل کی دھار
چھوڑا اسرا جُند گانی[17] کا دونوں ہاتھ لئیں تلوار
واں سے چل کر رَن میں آیا اور چھتری کا سنو بیان
جہاں پہ ہاتھی گج راجہ کا بچھراج وہاں پہونچا آن
ایڑھ لگائی جب گھوڑے کو اور ہاتھی سے دیا ملائے
پچھلی ٹاپ رہیں دھرتی میں دو ہودے پر پہونچیں جائے

(ماخوذ از سوانگ چھبیلی بھٹیاری مصنفہ نتھو داس میرانپور (مظفر نگر))

جواب رنگا چار

دوہا

اکبر شاہ دہلی بسے تخت بڑا گلزار[18] اس کے دھورے[19] باولی جہاں اک چنچل رہتی نار[20]

---

۱ لی ۲ شرمائی ۳ رکھدی ۴ کیا؟ ۵ مجھے ۶ لگائیو ۷ تمہاری ۸ اِدھر ۹ اُدھر ۱۰ سُرخی ۱۱ گزران۔گزارہ ۱۲ کی کیا کر ۱۳ ظلم ۱۴ گزر ۱۵ سر ۱۶ مغافلت ۱۷ زندگانی ۱۸ گلزار ۱۹ قریب ۲۰ عورت۔حسینہ

رفع ہونا۔ صفائی ہونا ؎

نکلا غبارِ دل سے صفائی تو ہو گئی اچھا ہوا جو خاک میں تم نے ملا دیا (برق)

دل کا کنول کھلنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ شگفتہ خاطر ہونا۔

دل کا مالک اللہ ہے۔ ا۔ کہاوت۔ خدا ہی دل پھیر سکتا ہے۔ دل کی خبر خدا ہی کو ہے۔

دل کباب ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل جلنا۔ دل کا سوختہ ہونا۔

دل کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ ہمت کرنا۔ جرأت کرنا۔ فیاضی کرنا۔ سخاوت کرنا۔ بہادری کرنا۔

دل کڑا کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دل مضبوط یا سخت کرنا۔ ہمت کرنا۔ ہمت باندھنا۔

دل کڑوا کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دل مضبوط یا سخت کرنا۔

دل کڑھانا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دل رنجیدہ کرنا۔ غم کھانا۔ افسوس کرنا۔

دل کڑھنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ غم ہونا۔ افسوس ہونا۔ رنج ہونا۔ ملال ہونا۔

دِل کش۔ ف۔ صفت۔ دل پسند۔ خوشنما۔ دل لبھانے والا۔ پسندیدہ۔ مرغوب الطبع۔

دِل کُشا۔ ف۔ صفت۔ روشن۔ کھلا ہوا۔ وسیع۔ فراخ۔ دل شگفتہ کرنے والا۔ فرحت افزا جیسے دل کشا مکان یا باغ وغیرہ۔

دل کملانا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل مرنا۔ دل مرجھانا۔ دل کا پژمردہ اور افسردہ ہونا۔ دل مغموم ہونا۔

دل کو دل سے راہ ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ جانبین سے محبت ہونا۔ طرفین سے الفت ہونا۔

دل کو قرار ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ اطمینانِ خاطر ہونا۔ دلجمعی ہونا۔ دل کو یکسوئی ہونا۔ فارغِ خاطر ہونا جیسے دل کو ہو قرار تو سوجھیں سب تہوار۔

دل کو لگنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ (۱) دل پر اثر ہونا۔ دل پر بیتنا۔ دل پر واقع ہونا جیسے جو ماں کے دل کو لگیگی وہ کسی کے دل کو کب لگیگی (۲) دل میں کھبنا۔ دل کو یقین ہونا جیسے یہ بات تو دل کو بھی لگتی ہے (۳) دل پر چوٹ ہونا۔ دل پر صدمہ گزرنا۔ چینٹک ہونا ؎

تڑپنے لوٹنے رونے کا باعث تجھ پہ کھلتا تھا ترے دل کو بھی میری ہی اگر لے ہو نا لگتی (مومن)

(۴) دل میں جوش پیدا ہونا۔ غصہ آنا۔ ناگوار گزرنا۔

دل کو سونتنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ بیتابی اور بیقراری کے وقت دل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبانا۔ دل کو تھام کر اسے تسلی دینا ؎

بیٹھے ہیں ہم تو دل کو سونتے ہوئے میاں تو جان اُسکی دیکھ تجھے جسنے غش کیا (انشاء)

دل کھٹا ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل بیزار ہونا۔ دل کا متنفر ہونا۔ دل ناراض ہونا۔

دل کھٹکنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل کا متنبہ ہو جانا۔ دل میں شبہ گزرنا۔

دل کھلنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ (۱) دل کا حجاب اٹھنا (۲) دل کی جھجک مٹنا۔ ہیاؤ کھلنا۔ دل کا خوف اٹھنا۔ رفعِ انقباض ہونا۔ انقباضِ خاطر کا دور ہونا۔ انبساطِ طبع حاصل ہونا ؎

بند سا کچھ ہو رہا تھا دل جو مدت سے سو آج
لگتے ہی سینہ پر اُس کی ایک ٹھوکر کھل گیا (جرأت)

دل کھلنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ شگفتگیِ خاطر کا حاصل ہونا۔ نشاطِ طبع ہونا۔

دل کھول کے۔ ا۔ تابعِ فعل۔ خاطر خواہ۔ حسبِ دلخواہ۔ بخوبی۔ بے دھڑک ہو کے۔

دل کی پھانس۔ ا۔ اسمِ مؤنث۔ کلفتِ خاطر۔ دردِ دل کی تکلیف۔ رنج۔ خلشِ دل ؎

کھٹکتی ہے جو دل کی پھانس دل کو چین آتا ہے
کراہی کو نہیں تکلیف ہوتی خارِ ماہی سے

دل کے پھپولے پھوٹنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دل کی حسرت نکلنا۔ طعنہ مہنہ اور اشارے کنایہ سے اپنا دل ٹھنڈا کرنا۔ غصہ اُتارنا ؎

بے مہر یار کا نہ گلہ ہم سے ہو سکا پھوٹے نہ تھے جو دل پہ پھپولے پڑے ہوئے (آتش)

دل کے پھپولے پھوڑنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ آبلہ دل شکستن کا ترجمہ۔ جلن نکالنا۔ آتشِ دل کو تسکین دینا۔ غصہ نکالنا۔ بدلا لینا۔ زہر اُگلنا۔ برا بھلا کہہ کر اپنا دل ٹھنڈا کرنا۔ حسرت نکالنا ؎

دل کے سارے پھپولے پھوڑوں میں نکتہ ساقی کوئی نہ چھوڑوں میں (ذوق)

میخانے پہنچ جاکے شیشے تمام توڑے زاہد نے آج اپنے دل کے پھپولے پھوڑے (خان آرزو)

چوبولہ

جہاں چنچل اک رہتی نار، جات بھٹیاری، نام چھبیلی
جوبن میں سرشار، نار کی دونوں آنکھ کٹیلی
جمن شہزادہ اُس نے موہا، بولی بول رسیلی
ہر دم پاس راکھتی اپنے نہیں جانے دیتی دہلی

ٹکتالی

کھبر مجبرت پہ آئی۔ سبھی دہلی دکھوائی
پایا نہ جمن شہزادہ۔ اہلکار سردار بلاکر کیا تکاوہ

جواب نائی کا

دوہا

کھلت سنہرے مل گئے دہن میری سرکار
تیگ دیگ رہیو فتح سدا حکم گلجبار

چوبولہ

سدا حکم گلجبار، پھلے گی پوتوں پتائی
حاکم ہو سردار دوار پر پڑیو روز بدھائی
سلطنت ہزاروں کوس میں تیری رہیو تیغ سوائی
دُھر درگاہ تک راج رہے یوں کہتا سمن نائی

(ماخوذ از سوانگ پورن مل مصنفہ رام لعل ساکن نواح دہلی)

سوال پنڈت کا دربان سے

دوہا

ہم پنڈت رہے دیس کے دیکھا شہر استھان کس راجہ کا راج ہے سن تو ڈیوڑھی بان
کس رانی کے محل ہیں ہم کو نام بتانا گرہ مہورت گھڑی لا جو کچھ یہاں پہ آنا

جواب دربان کا پنڈت سے

سیالکوٹ یہ شہر ہے اس سلوٹی کا راج ان اولادے کے محل ہیں سن پیر مہاراج

دوہا

سنو پیر مہاراج رہے ڈیوڑھی پر پہرا بن رانی کے حکم کام نہیں بھیتر تیرا
میں اب آؤں بوجھ ذرا اتنے رہ ٹھیرا باندی لوں بلوائے حال سب کہدوں تیرا

جواب رنگا چار کا

دوہا

رانی چڑھ محلن میں دیکھن لگی بہار اتنے میں پورن آ گیا گھوڑے پر اسوار

چوبولہ

گھوڑے پر اسوار دیکھ رانی مرجھائی ہوکے گری بیہوش گری دھرتی پچھائی
اُڑ گیا سارا رنگ زردی چہرے پہ چھائی ہوکے بیچین تبھی باندی کو بلوائی

جواب رانی کا باندی سے

دوہا

باندی تو سن لیجئے کون ہے یہ اسوار ذرا مت نا کرے دیر تو جلدی لاؤ پکار

چوبولہ

جلدی لاؤ پکار ذرا مت دیر لگاوے راجہ ہے یہ کون مرے من صورت بھاوے
بن دیکھے نہیں چین جیا مرا للچاوے باندی مت دیر کرے بلا کر کیوں نہیں لاوے

(ماخوذ از سانگ نل دمن مصنفہ علی بخش ساکن منڈاور ریاست الور)

جواب راجہ کا رانی سے

چوبولہ

سجن بھگوت نے دیا کہ مچھری ندی پر پائی
رانی تجھے ترسی دیکھ اس مالک نے بھجوائی
تم ان دونوں بھون لو میں بنا کر آجاؤں یہیں
چلو صبر کرو من سونچ کے ہمارے ایک ایک بٹ آئی

شیر

دکھیا سنو دمن دلجان لگا کے پرمیشر سے دھیان

جواب رانی کا

چوبولہ

ایک ایک بٹ آوتی تو کروں بھون کے تیار
ندی پہ مردہ جل رہا سو دہک رہی انگار
کیا کروں اسی میں بھون لوں میں بنا آگ لاچار میں ان کو بھونتی تم جلدی آجاؤ سردار

---

۱ ذات ۲ شہزادہ زمن ۳ خبر ۴ حضرت ۵ تمامہ ۶ خلعت ۷ تیغ ۸ نسل ۹ شادمانی خوشی ۱۰ جگہ ۱۱ نام رانی کا ۱۲ سپاہی ۱۳ ڈیوڑھی دروازۂ محل ۱۴ اندر ۱۵ نزدیک ۱۶ پڑھنا ۱۷ آتی ہے یا آئی ہے

دل کی دل میں رہنا - ا- فعل متعدی. تمنا - دل کا پورا نہ ہونا - آرزو - دل کا بر نہ آنا - حسرت رہنا - ارمان رہنا ؎

کسکی دستی نہی تماشے کی محفل میں	رہگئی ایک فقط یہ ہی دل کی دل میں

دل کی سادگی - ا- صفت - ع- بھولا - سادہ لوح - بے کپٹ - صاف دل - فند فریب سے پاک +

دل کی کنجی - ا- اسم مؤنث - ع- ہمراز - صلاحکار - مشیر +

دل کی لاگ - ا- اسم مؤنث - عاشقی - عشق - محبت - لگن ؎

دل کی لاگ بری ہوتی ہے رو نہ سکی ٹک ہنسنے بھی
آئے بیٹھے اُٹھ بھی گئے بیتاب ہوئے پھر آئے بھی (میر)

دل گردہ - ف- اسم مذکر - (۱) جگر - زہرہ - تاب و طاقت - جرأت - بہادری - دلاوری - ہمت ؎

[illegible] (ذوق)

(۲) صبر - تحمل - بردباری - برداشت - سمائی ؎

رات دن دھڑکے عذاب حشر کے	زاہدا تیرا ہی یہ دل گردہ ہے (ناسخ)

دل گیر - ف- صفت - مغموم - اندوہگین - دل گرفتہ - اُداس - ناخوش - سوگوار +

دل گیر ہونا - ا- فعل لازم - ناراض ہونا - خفا ہونا - کبیدہ خاطر ہونا - رنجیدہ ہونا - مغموم ہونا +

دل لگانا - ا- فعل متعدی - تعلق خاطر پیدا کرنا - دل بستن کا ترجمہ + عشق کرنا - محبت کرنا + توجہ سے کوئی کام کرنا - دل جمانا - مشغول کرنا +

دل لگنا - ا- فعل لازم (۱) دل مشغول ہونا - دل مصروف ہونا - طبیعت کا متوجہ ہونا - جیسے کام پر دل لگنا (۲) تعلق خاطر ہونا - عشق ہونا - اُلفت ہونا - محبت ہونا - عاشق ہونا - فریفتہ ہونا + ؎

دل کے لگجانے کو ناز و ادا ہی نہیں	وہ ستمگار فقط ایک طرحدار ہے کیا (جرأت)

دل لگی - ا- اسم مؤنث (۱) خوشطبعی - ہنسی - مزاح - مذاق - چہل - ٹھٹھا ؎

کھانا بے دل لگی نہ پچتا تھا	میلا ٹھیلا کوئی نہ بچتا تھا (شوق)

(۲) لگاؤ - محبت - دوستی - آشنائی جیسے فلاں مرد کی فلاں کسبی سے دل لگی ہے - (۳) شغل - مشغلہ - دل بہلاؤ ؎

کرتے ہو تم رقیبوں سے اپنی تم دل لگی	کچھ فکر ہے مرے بھی دل بیقرار کی (ناسخ)

دل لگی باز - ا- اسم مذکر - ظریف - چلبل - خوشطبع - ٹھٹھے باز - مسخرہ +

دل لینا - ا- فعل متعدی (۱) کسی کا دل اپنی طرف مائل کرلینا - موہ لینا - فریفتہ کرلینا - عاشق بنا لینا ؎

دل لے لیا تو عین عنایت ہے یار کی	کیونکہ یہ چیزیں تو گئیں بار بار کی (لااعلم)

(۲) مافی الضمیر دریافت کرنا - عندیہ لینا - مرضی ٹٹولنا - منشاء دریافت کرنا + ؎

چل کے اُس نا آشنا کا آج پھر دل لیجئے	پائیے ایسا اگر کچھ بھی گلے مل لیجئے (لااعلم)

دل لوٹنا - ا- فعل لازم - (۱) دل کا مضطرب اور بیتاب رہنا - دل تڑپنا - دل بیقرار ہونا جیسے ع

دل لوٹتا ہے سینہ کے اندر تمام رات

(۲) دل ڈھونڈھنا + دل کا کسی چیز کی آرزو یا اشتیاق میں بےچین رہنا - دل پھڑکنا جیسے اُس کے دیکھنے کو دل لوٹتا ہے +

دل مارنا - یا - **دل کو مارنا** - ا- فعل متعدی - نفسانی خواہشوں سے دل کو روکنا - ہوس دبانا - طبیعت کو کسی شوق یا لذت سے باز رکھنا +

دل مرجانا - ا- فعل لازم - دل کا جوش و خروش جاتا رہنا - دل کا مردہ ہوجانا - تمام خواہشوں سے دل اُٹھ جانا - شوق و ولولہ جاتا رہنا ؎

اسے چھوڑ کر تو اگر جائیگا	یہ دل مفت میں یار مرجائیگا (جرأت)

دل مسوس کر رہ جانا - ا- فعل لازم - دل پکڑ کر رہ جانا - کسی صدمہ یا چوری کے باعث چپ کا چپ رہ جانا +

دل مسوسنا - ا- فعل متعدی - دیکھو (دل کو مسوسنا)

دل ملا - ا- اسم مذکر (بیگمات قلعہ) بہنا پا - وہ باہمی رشتہ جو سہیلیاں آپس میں جوڑ لیتی ہیں جیسے کسی سے جان من کسی سے دشمن - کسی سے دل ملا کا رشتہ بدا جاتا ہے (سنگھ سہیلی)

دل ملنا - ا- فعل لازم - دل کا موافق ہونا - یک جان و دو قالب ہونا - دل میں صفائی ہونا ؎

راگنی رانی کے چھیلی بھوننے کی

چھیلی خاصا بھونے رہی　　ارج دکھیا کی سنیو رہی
چھیلی بھوننے چلی نہ کوئی میرے ساتھ
نا جانوں کیسے بجھنے پٹ پرمیشر کے ہاتھ
چھیلی خاصا بھونے رہی　　ارج دکھیا کی سنیو رہی
چھیلی گیرتی آگ میں میں نے مرگھٹ کے پاس
پڑی چتا میں بھن رہی تو مجھے نہ کھانے کی آس
چھیلی خاصا بھونے رہی　　ارج دکھیا کی سنیو رہی

چوبولہ جنگل کے راجہ کا

مت گھبرائے من میں ہم لوکھوت ترے من کی بات　　نا کھوئی بات بچاروں تو سن لے ہماری بات
تو چلی یہ رے شہر میں میں کہتا سچی بات　　کون تہارو نام ہے کون تہاری جات

ٹیپ

پیاری ہم جنگل کے راؤ، دکھیا اپنا درد بتاؤ

جواب رانی کا

چوبولہ

بات پات مٹی میں ملی رہا نہیں جڑ مول　　میں اشبر بلکی دھرتی جھیلی گیو گسیاں بھول
اس جنگل بیابان میں ڈولوں ڈانوا ڈول　　وارث میرا ہے نہیں تو بھوں دھرتی کی دھول

ٹیپ

میری سن پردیسی بات، کیسے چلوں تہارے ساتھ

(ماخوذ از سات پالی ایک گنڈاسا)

جواب کوئی کا

دوہا

ایک ہریانے دیس میں بڑا ہے جہری بول
سات پالیوں کا پیار تھا، چلے گھر سے ڈانگر کھول

چوبولہ

چلے گھر سے ڈانگر کھول جنگل میں اودھم مچاتے
آتے جاتے مانس چھیڑیں نہیں وہ وحشت کھاتے
جو کوئی پکڑے اُن کو جا، نہیں ہاتھ کسی کے آتے
چھیڑ کریں ہیں مردو بیٹرے راگ عشق کے گاتے

کمال

ایب سنیو ان کا راستا، چلا گھر سے اپنے ایک گنڈاسا

جواب گنڈاسے کا

لئی درانتی ہاتھ میں کرچ کی پینی دھار　　شیشہ آگے دھر لیا پھر کر لیا سنگھار

ٹیک

جب چلی کھیت پے نار تھی جوبن میں متوالی
جس کا سارا بدن ہا گرہا، ڈانڈے ہنسلی بالی جھالرا
پھر ہوئی پہر کے تیار، سیاہی انکھیاں میں گھالی
تھی جوبن میں متوالی
جو کوئی اُس کی طرف لکھاوے، عاشق بن مارا مرجاوے
جب نکلی گھر سے باہر ناگنی جوں لمبی سے چالی
تھی جوبن میں متوالی
جب پیالی تھی بن ٹھن کے، بیٹھے سب پیر دھرے گن گن کے
کر رہے آپس میں تکرار، پھٹ گئے رستے میں پالی
تھی جوبن میں متوالی
پالین نے آ گا گھیر لیا رے، کیوں ہم سے مُنہ پھیر لیا رے
ایک بڑنے دھا دا بول دیا رے ہینکڑوں چلانے لگی
جب چلی کھیت سے نار تھی جوبن میں متوالی

جواب پالیوں کا

دوہا

آسا کر کے آ گئے چاہے چھایا گیر چاہے دھوپ　　بیشک چالی جائے تیں ایک دفعہ جا دکھا کر روپ

وطن، عزت، ڈالی، کھانے، پوچھتے ہیں، راجہ یا سردار، بنیاد، آسمان، زمین، شوہر، مالک، بے چین، بے راہ، گڈریہ، گوالیا، چرواہا، مراد حسینہ، تھا، حسن، زہری
مویشی، آدمی، عورت، اب، حملہ، جھگڑا، لڑنا، لی، تیز، بل رہا، یاد، ...، جھوم، پہن کر، ڈالی، لگائی، دیکھے، ٹکرا گئے، مل گئے، جب پالی کی، گوالیے، ساتھی
ڈال، تو، دفعہ

دل

گنجلک نہیں لتی جو کلیجے میں پڑی ہے — دل تجھ سے کسی طرح سے دلبر نہیں ملتا (رند)

دِل مِلنا - ۲- فعل متعدی - دل موسنا - دل موڑنا ہ

جب سے عشق کیا ہے ہم نے دل کو کوئی ملتا ہے
اشک کی سرخی زردیٔ چہرہ کیا کیا رنگ بدلتا ہے (میر تقی)

دل میلا کرنا - ۱- فعل متعدی - ع و - دل بھاری کرنا - دل کو غمگین اور اندوہگین بنانا - دل پر غم یا کلفت لانا - رنج اُٹھانا - دل اُداس کرنا - دل کو متنفر کرنا ٭

دِل میلا نہ ہونے دینا - ۱- فعل متعدی - دل پر کدورت نہ آنے دینا - دل پر رنج و کلفت کا نہ آنے دینا ٭

دِل میں آنا - ۱- فعل لازم - خیال گزرنا - دل میں کسی بات کا تصور کرنا ٭

دل میں بل ڈالنا - ۱- فعل متعدی - دل میں فرق ڈالنا - دل میں گنجلک ڈالنا - بہکانا جیسے بہنے تو مردوے کے بیری طرف سے کان بھرے اور اُس کے دل میں بل ڈالے اب بہو بگڑ رہا لے کرتے ہیں (از سنگھ سہیلی) ٭

دل میں پاپ لانا - ۱- فعل لازم رہندو - دل میں شک لانا - دل کو وہم میں ڈالنا - تذبذب میں پڑنا - بدگمانی کرنا - بدگمان ہونا - بدظن ہونا ٭

دل میں پھپھولے پڑنا - ہ - فعل لازم - سوزشِ غم یا سوزشِ عشق سے دل میں آبلے ہو جانا ہ

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے — اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے (نامعلوم)

دل میں تو سمجھو - ۱- فقرہ - کبھی شرایا تو کرو - دل میں قائل تو ہو

دل میں جگہ کرنا - ۱- فعل متعدی - دل میں گھر کرنا - دل میں بیٹھنا - خصوصیت پیدا کرنا - دل میں بسنا - دل میں رسائی کرنا ہ

کیا اگر پائی کسی نے کسی محفل میں جگہ — آدمی عرش نشیں ہے جو کرے دل میں جگہ (بحر)

دل میں چبنا - ۱- فعل لازم - دل پر اثر کرنا - دل میں سرایت کرنا - دل میں بیٹھنا - دل میں کھبنا - نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا ہ

چبھ گئی ہے وہ مژہ دل میں جیوں یا نہ جیوں
جان کانٹے کی انی پر ہے بھروسا کیا ہے (بحر)

دل

دل میں چٹکیاں لینا - ۱- فعل متعدی (۱) دل میں طعنے کی برچھیاں مارنا - طعنے دینا - درپردہ آزار پہنچانا - اشارۃً و کنایۃً دل دُکھانا (۲) دل میں چبھنا - دل میں بیٹھنا ہ

بلبلو ایسا اثر پیدا کرو فریاد میں — چاہیے منقار چٹکی لے دلِ صیاد میں (ناسخ)

دل میں چور بیٹھنا - ۱- فعل لازم - ع و - بدگمانی ہونا - بدظنی ہونا - دل میں فرق پڑنا ہ

ادھر تو دل میں نظر آنے کے چور بیٹھا ہے — ادھر کو دل ہے دگانا کا درہم برہم (رنگین)

دل میں دل ڈالنا - ۱- فعل متعدی - ع و - دوسرے کا اپنا سا دل بنانا - کسی کے دل پر اپنے دل کا اثر ڈالنا - اپنے دل کی بات کا دوسرے کے دل کو یقین دلانا - دل ملانا ہ

ڈالا کرو تم بھی دل میں دل ہمارا یاد رہے — یہ ستم یہ ہے کہ ظالم تو ہمارے لیے ہے (ارشاد)

دل میں ڈالنا - ۱- فعل متعدی - کسی بات کا دل میں پیدا کرنا - خدا کی طرف سے الہام ہونا - القا ہونا ٭

دل میں راہ کرنا - ۱- فعل متعدی - دل میں جگہ کرنا - کسی کے دل میں رسائی پیدا کرنا - دل میں بیٹھنا - گھٹ میں بیٹھنا ہ

کعبہ سو بار وہ گیا تو کیا — جس نے یاں ایک دل میں راہ نہ کی (میر)

دل میں رکھنا - ۱- فعل لازم (۱) پوشیدہ رکھنا - ظاہر نہ کرنا - مخفی رکھنا جیسے اس بات کو دل ہی میں رکھنا (۲) کینہ توز ہونا - کپٹ رکھنا - برائی کی گرہ باندھنا (۳) دل میں خیال رکھنا - دل کی نہ کہنا ٭

دل میں فرق آنا - ۱- فعل لازم (۱) دل میں شبہ پڑنا - گمان گزرنا - دل سے اعتبار اُٹھنا (۲) شکر رنجی ہونا - دل میں بل پڑنا - گنجلک پڑنا ٭

دل میں کانٹا سا کھٹکنا - ۱- فعل لازم - ناگوارِ طبع ہونا - گرانِ خاطر ہونا - ناگوار گزرنا ٭

دل میں کڑھنا - ۱- فعل لازم - دل میں افسوس کرنا - دل میں رنج کرنا ٭

دل میں کھبنا - ۱- فعل لازم - دل میں بیٹھنا - دل میں اثر کرنا - دل میں سرایت کرنا - دل میں گھسنا - دل کے اندر بیٹھنا ٭

ٹیک

تری نرم کلائی بیٹے، اری گال گورے انگلی چڑماں
بتا کس جات کی پتری ۔ ہم نے تو لگے شستھری
نار نا عمر میں اتری، رہے لگا تنے برس پندرہ راں
گال گورے انگی چڑماں
ترے پہ عاشق ہو رہے، اوٹ ہم پالی چھوڑ رہے
ہاتھ تیرے گورے گو رے، رے انکھیاں میں کمال لیا تیں نے ماں
گال گورے انگلی چڑماں
نار دیکھی جب تیں آتی نے، ارے دیکھ ت ایب چھاتی نے
مار دیا جیا بجن نجر پاتی نے، تیرے لہنگے کے پھول کتر دیا
گال گورے انگلی چڑماں

جواب گنڈاسے کا

دوہا

پرناری ہول سیں بری مت اِن سے کر لیو پیار
عشق بڑا اس جگت میں جھٹ جیا ن سیں گھر بار

ٹیک

مت کریئے بات پنواڑے
گنڈاسا:۔ ہو وے بری عشق کی مار، مت کرو میرے سے تم پیار
شول پینچ میں دھار کٹارے کی
مت کریئے بات پنواڑے کی
پالی:۔ میں مرجیا نگا گل گھوٹ، کرلے منہ اوپر کی اوٹ
تیں ماری سے چوٹ وگاڑے گی
مت کریئے بات پنواڑے کی
گنڈاسا:۔ مت کرو میرے سے میل، عشق ہوتا ہے بڑا کھیل
شول کچیا بیل سنگھاڑے کی
مت کریئے بات پنواڑے کی

(ماخوذ از سانگ سیلونت مصنفہ عیسیٰ خاں ساکن فرخ نگر، ضلع گوڑگانوہ)

دوہا

مالک تجھے مناؤں دھر کے تیرا دھیان راؤ رسالو گڈھ بتی ان کا کروں بیان
مالک میں تجھے دہاوتا تو ہی زبجن کاز سیلا کی میں لیلا کتھوں ہتا جو سا ہو کاز
کارج میرے سار یو نیا مری منجدھار ہے تو ہی کرے گا پار۔ تو کرتا رسرجن ہار ہے

راگنی

منا کے سرجن، سار دا، تجھکو دھاروں جی
ہر دے آن بھرا دے بھائی، بھر دنگل میں تجھے منائی تو ہی آخ مرے من بھائی
من کی سنکٹ کاٹ چرن میں سیس نواؤں جی
جس نے تیرا سمرن کینا، جبھی پہنچکر پرچا دینا، میں نے آکر آسرہ تیرا لینا
کارج دیکھو سار، سدا تیرے گن گاؤں جی
ہر ساحر کو تیرا سہارا، عیسیٰ خاں نے بچن اُچارا، کھلے سانگ بھرپور رہا تارا
فرخ نگر میں بیٹھ بھوانی تجھے مناؤں جی

بھجن

اُٹھ گیا باغن کا مالی کون کرے رکھوالی
چھوڑ بگیچہ گیا من مالی، نا جانوں کس دیس باغ خاک میں مل گیا نا چلی کسی کی پیش
وہ تو نا توڑن دیتا ڈالی، کون کرے رکھوالی گیا باغن کا مالی
جلا کیوڑہ، موتیا جب سے گیا وہ ملوک بن رکھوالی من مالی کے گئے رو کو رب شوک
چنبیلی کا یا بہت دکھوں نے پالی کون کرے رکھوالی گیا باغ کا مالی

مندرجۂ بالا نمونوں کے پیش کرنے سے ہمارا ایک مقصد تو وہی ہے کہ اس زبان میں فارسی عربی و ہندی کے الفاظ بہت کثرت سے ہیں، یہ اور بات ہے کہ تلفظ سے اُن کی شکلیں بدل جائیں، جیسے پنجاب کے ادیب اپنے کلام اور مضامین وغیرہ میں وہ عربی و فارسی الفاظ اسی طرح لکھدیں جس طرح وہ بولتے ہیں تو بعینہٖ اسی طرح اُن کی شکلیں بھی بدلی نظر آئیں گی اس صورت میں اُنھیں تعلق کو "تعلاک" اور محفل کو "مافل" لکھنا پڑے گا

---

[1] چھ [2] نرم، نازک [3] بیٹی [4] تُو [5] بے وقوف [6] لڑکے [7] سہرہ [8] آتی ہوئی [9] چھاتی کو [10] نجر (نظر) [11] پاتی (تحریر) [12] پرائی عورت [13] ہوتی ہیں [14] جاتے ہیں [15] فساد [16] مرجاؤں گا [17] گلہ [18] آڑا پردہ [19] ہے [20] دونالی [21] ہوں [22] کچی [23] سنبھالیو، پورے کیجو [24] وہم نکال کر شبہ دور کرکے۔ گندگی ہٹا کر [25] قدم [26] ٹھکانا [27] نتیجہ دیا [28] سہارا [29] لیا [30] شاعر [31] نگرانی [32] باغیچہ [33] خوبصورت، حسین [34] درخت۔

دل میں گرہ پڑنا - ا- فعلِ مُتعدی - دل میں گُنجلک پڑنا - دِل میں فرق آنا - کسی کی طرف سے رنج بیٹھنا ؎
پڑگئی تھی جو تیرے دلمیں گرہ وا نہوئی سعی ہر چند مرے ناخنِ تدبیر نے کی

دل میں گڑ جانا - ا- فعلِ لازم - دل میں بیٹھ جانا - دل پر منقش ہوجانا - بھا جانا - پسند آجانا - ع
گڑ جاتی ہے دل میں ہمارے آنکھ اُس کی شرمائی ہوئی (میر)

دل میں گھر کرنا - ا- فعلِ مُتعدی (۱) پیٹ میں گھسنا - پچھوں میں گھسنا + دل میں بیٹھنا - دل میں گھسنا ؎
کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے انساں وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے (ذوق)
(۲) خصوصیت پیدا کرنا - اخلاص ہم پہنچانا ؎
یارب سپہر انتی تواب در گزر کرے کوئی خانماں خراب کسی دلمیں گھر کرے (درد)
(۳) راہ و رسم پیدا کرنا - محبت بڑھانا - ربط بڑھانا - دوست بنانا - ہمدرد اور غمخوار بنالینا ؎
کون ہے جسکو نہیں اُس صاحبِ عصمت کی یاد + گھر میں بیٹھے بیٹھے اک عالم کے دلمیں گھر کیا (ناسخ)
گھر کرو لونڈی کے دلمیں حج کی کیا حاجت نہیں + ہے حرم گھر میں میاں کعبہ جانا چاہئے (نازنین)

دِل میں گھر ہونا - ا- فعلِ لازم - دل میں جگہ ہونا - دل میں خصوصیت پیدا ہونا ؎
ہمسے تو دلمیں آپکے ابتک گھر ہؤا کرلیتے ہیں دلوں میں کسطرح آپ (قلق)

دِلنشین کرنا - ا- فعلِ مُتعدی - دل میں بٹھانا - ذہن نشین کرنا - دل پر نقش کرنا - تہ نشین کرنا - دل میں جمانا - خاطر نشاں کرنا +

دِلنشین ہونا - ا- فعلِ لازم - دل میں جمنا - دل میں بیٹھنا - دل میں منقش ہونا +

دل نہ ملنا - ا- فعلِ لازم - دل کا جُگت نہ کھانا - میزان نہ پٹنا - دل کا مُوافق نہ آنا - دل صاف نہ ہونا ؎
آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا (ناسخ)

دل والا - ا- اسم مُذکر - سخی - فیاض + بہادر - دلیر - جری + سُورما باہمت +

دل وجان سے - ا- تابعِ فعل (۱) بسر و چشم - سر آنکھوں سے - بطیبِ خاطر - نہایت خُوشی سے - کمال تن دہی سے - دل لگاکر - شوق سے - (۲) بخُوبی - نہایت - از حد - کمال ؎
دل وجاں سے مجھے بھائی ہیں ادائیں تیری
پاس لا چاند سا مُنہ لُوں میں بلائیں تیری (امانت)

دل و دماغ کا - ا- صفت - صاحبِ فہم و اولوالعزم عالی دماغ و عالی حوصلہ +

دل ہاتھ میں رکھنا - ا- فعلِ مُتعدی - کسی کو خُوش و راضی رکھنا دل میلا نہ ہونے دینا - کسی کی طبیعت پر رنج نہ آنے دینا + تسلّی دیتے رہنا +

دل ہاتھ میں لینا - ا- فعلِ مُتعدی - خُوش و راضی رکھنا + اپنا مُطیع و فرمانبردار بنانا - تسلّی دینا ؎
دل لے فقیر کا بھی ہاتھ نہیں وہ لیتی آجانے سے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ (میر تقی)

دل ہٹ جانا - ا- فعلِ لازم - دل کا بیزار اور متنفر ہوجانا - طبیعت کا ناراض ہوجانا + کراہت آجانا - رغبت نہ رہنا ؎
جبتک کہ پاس تھا مجھے دل اُنسے ہٹ گیا سینے کا غبار گرد کدورت سے پٹ گیا (بحر)

دل ہلنا - یا - ہلجانا - ا- فعلِ لازم - خوف یا دہشت یا رحم سے دل کا کانپ اُٹھنا - دل لرز جانا ؎
کوئی سنگدل بھی جرأت تیرا سنے جو قصہ یکبار اُسکا دل بھی یہ داستاں ہلادے (جرأت)

دل ہی دل میں - ا- تابعِ فعل - اندر ہی اندر - دل کے اندر چُھپکے چُھپکے +

دل ہی دل میں کہنا - ا- فعلِ مُتعدی - دل کے اندر خیال کرنا - چُھپکے چُھپکے کہنا +

دُلار - ہ- اِسم مذکر - پیار - لاڈ - ناز - محبت +

دُلارا - ہ- صفت - پیارا - عزیز - لاڈلا +

دُلاری - ہ- اسم مؤنث - پیاری - لاڈلی - نازو - ناجو +

دِلاسا - ا- اسم مذکر - تسلّی - تشفّی - تسکین - طمانیت + دھیرج - تقویت - استمالت +

دلاسا دینا - ا- فعلِ متعدی - تسلّی دینا - تشفّی دینا - طمانیت بخشنا + ہمت بندھانا - دھیرج بندھانا - جی بڑھانا + پُچکارنا - چُمکارنا +

دَلّال - ع- اسم مذکر - (۱) رہنا - بچولیا - سودا کرانے والا - بائع اور مُشتری میں واسطہ ہوکر خرید و فروخت کرانے والا آڑتیا (۲-۱) بھڑوا - کٹنا + قلتبان +

اور بھوپال والے "یہاں" کو "ہیاں" حیدر آباد والے "قیمہ" کو "خیمہ" لکھیں گے، اسی طرح باغ کو "باگ" شمار کو "شمار" عاشق کو "عاشک" دیہات والے بولتے ہیں، صرف فرق یہ ہے کہ وہ جو بولتے ہیں وہی لکھتے بھی ہیں، اور دوسرے ایسا نہیں کرتے۔ بہرنوع اُن الفاظ کی کثرت جو برج بھاشا میں مل کر اس کو اُردو زبان کہلواتے ہیں، اس دیہاتی میں بھی اسی طرح ہے، جس طرح روزمرّہ کی بولی جانے والی زبان اردو میں ہے۔

آزادیٔ وطن کے تصور کو عام اور راسخ کرنے کے لئے ہمارے ملک میں آج بڑی جد وجہد ہو رہی ہے، اور تمام اہل الرائے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ جب تک ہندوستان کے دیہات اس جد و جہد میں سرگرم حصہ نہ لیں گے۔ ملک میں جس انقلاب کے برپا کرنے کے وہ آرزومند ہیں نہ ہو سکے گا۔ نیز یہ کہ وہ اس جد وجہد میں اس وقت تک حصہ نہ لیں گے جب تک وہ ہندوستان کے ملکی استعمار اور اس کے اقتصادی و سماجی مسائل کو نہ سمجھ لیں گے اور اُن کی حقیقت سے پوری طرح آشنا نہ ہو جائیں گے۔ اس لئے انقلاب پسند، مصلحین، اور ہر قسم کے ترقی پسند خیالات کے لوگ، مجبور ہیں اور آئندہ اور زیادہ مجبور ہوں گے کہ دیہاتوں میں پہونچ کر ان مسائل، اور ان مسائل سے سیدھا سادہ دیہات کا تعلق ان پہ واضح کیا جائے، اُس وقت اُن کو یہ حقیقت معلوم ہو گی کہ دیہات والے جو زبان بولتے ہیں، اس کو وہ نہیں جانتے یا بہت کم سمجھتے ہیں، لیکن وہ خود جو زبان بولتے اور لکھتے ہیں خواہ وہ اردو ہو یا ہندی، اس کو اہلِ دیہات سمجھنے سے قاصر ہیں، اس کا علاج ہو سکتا ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ تمام شمالی ہند کے دیہاتیوں کو ہندی یا اردو پڑھنا اور سمجھنا سکھانے کا پہلے کام کیا جائے۔ تاکہ وہ ہمارے ادیبوں کی زبان سمجھ لیں، لیکن ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں اس علاج سے جلد کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ممکن ہے اور سو دو سو سال کی کوشش کے بعد ہم اس کوشش میں کامیاب ہو سکیں۔ مگر اوّل تو یہ اندیشہ ہے کہ اس وقت تک ہماری موجودہ ادبی زبانیں یعنی اردو و ہندی کہاں تک اور ناقابلِ فہم بن چکی ہوں گی، دوسرے ملک کے جو اقتصادی اور سیاسی حالات آج کل ہیں، ---------------- اُن کا یہ اقتضا بالکل نہیں ہے کہ یہ ملک اور سو بلکہ پچاس برس بھی غیر ملکی استعمار کے پنجے میں جکڑا رہ سکے ہندنا انقلاب، یا غیر منظم بغاوتیں اور خانہ جنگیاں، موجودہ حالات کا لازمی نتیجہ صاف صاف یہی نکلتا نظر آرہا ہے، انقلاب جو لوگ ملک میں برپا کریں گے اور اُن کے دل اور بادل دیہات سے اُمنڈیں گے اُن کی زبان یہی دیہاتی ہو گی، اور یہی دیہاتی اردو اور ہندی کے وقت ضائع کرنے والے نیز ملک میں فتنے برپا کرنے والے مہمل مباحث کا خاتمہ کر دے گی۔

جہاں تک ہندی زبان کا تعلق ہے ہم اس کام کو کسی دوسرے اپنے ہندی ادیب بھائی کے لئے چھوڑتے ہوئے اردو کے متعلق یہ غور کرنا اور جانچنا چاہتے ہیں کہ میر و حالی کی زبان سے دیہاتی زبان کو کس قدر قربت یا دوری حاصل ہے، اس بات کی جانچ کے لئے مندرجۂ ذیل میر کے اشعار ضرور ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے　　　یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا کیا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

جھمکی کچھ کہ دل میں چھپی کبھی، ہلی ٹک کہ دل میں کھبی کبھی
یہ جو لاگ پلکوں میں اکی ہے، نہ چھری میں ہے نہ کٹار میں

گئے دن ٹکٹکی کے باندھنے کے　　　اب آنکھیں رہتی ہیں دوپہر بند

میں نہ آتا تھا باغ میں اس بن　　　مجھکو بلبل پکار لائی ہے

عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے، صبح ہوئی آرام کیا

ہو گئی شہر شہر رسوائی　　　اے مری موت تو بھلی آئی

دل وہ نگر نہیں کہ پھر آباد ہو سکے　　　پچھتاؤ گے سنو ہو یہ بستی اجاڑ کر

یونہی میر شب بھر رو رو تا رہے گا　　　تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا۔

حالی کے مشہور زمانہ مسدس کے چند بند بھی یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

بُرے اُن پہ وقت آکے پڑنے لگے اب　　　وہ دنیا میں بس کر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُن کے میلے اُجڑنے لگے اب　　　بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھُل گئی ایک عالم پہ چھا کر

دلالت - ع - اسم مؤنث - (۱) ہدایت - راہنمائی (۲) نشان - علامت - پتا - سُراغ (۳) دلیل - برہان - ثبوت (۴) کسی چیز کا اس حیثیت پر ہونا کہ اُس کی واقفیت سے دُوسری اور چیز کی واقفیت حاصل ہو جیسے مصنوع سے صانع کا علم ہوتا ہے (۵) رُعب - عظمت - شان شوکت جیسے اُسکے چہرے پر دلالت نہیں رہتی +

دلالت برسنا - ف - فعل لازم - رُعب داب ظاہر ہونا - شان وشوکت کا نمایاں ہونا +

دلالت کرنا - ف - فعل متعدی - مانند ہونا - ثابت ہونا - دلیل ہونا - وثوق ہونا - جیسے تمہارا قول اس کے بطلان پر دلالت کرتا ہے +

دلالہ - ع - اسم مؤنث - کٹنی - مشاطہ - دوتی - فرافتنی +

دلالی - ف - اسم مؤنث - (۱) دلال پیشے کا کام - آڑہت (۲) دلالوں کی بکوائی کا حق جیسے کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے +

دلانا - ہ - فعل متعدی - (۱) دلوانا - عنایت کرانا (جیسے کشتی دلانا یا بکرا دلانا کہینگے تو وہاں پچھاڑنے سے مُراد ہوگی) (۲) مات کرنا - نیچا دکھانا - مغلوب کرنا - جیتنا - فتح پانا جیسے ؎

علم و ادب نے ہیں ڈبلے ترے ہمیشہ ہر معرکہ میں تُو نے ان کو دلا کے چھوڑا (حالی)

دلاور - ف - صفت - بہادر - شجیع - سُورما - سُور بیر - جوانمرد - مرداں - دل چلا +

دلاوری - ف - اسم مؤنث - (۱) شجاعت - بہادری - جوانمردی - سُورماپن (۲) جرأت - دلیری +

دلاویز - ف - صفت - دلپسند - دل کو بھانے والا +

دُلائی - ف - اسم مؤنث - (دو + لا) دوہری تہ کی چادر - دوہری ابرہ روئی کی رضائی (رضائی) دوہر +

دلائل - ع - اسم مؤنث - دلیل کی جمع +

دلبا - ہ - اسم مذکر (۱) وہ لڑائی کا پرند جسے پٹھو پٹھا کر اور پرندوں کو دلیر بناتے ہیں + وہ کمزور لال جو کسی لال کا مول بڑھانے کے واسطے لڑانے سے پہلے اس لال کے مقابل کریں (۲) پٹیل - دو بیل +

دلبر - ف - اسم مذکر - سجن - معشوق - دلربا - من موہن - پیارا - محبوب - حبیب - پریتم +

دلپذیر - ف - صفت - دیکھو دلاویز +

دلپسند - ف - صفت - مرغوب الطبع - من بھاتا +

دلتی - ہ - اسم مؤنث - جانور کا پچھلی دونوں لاتیں اٹھا کر مارنا +

دلتی چلانا یا مارنا - ہ - فعل متعدی - لات مارنا - لات چلانا - پچھلی دونوں لاتوں کو اٹھا کر ضرب پہنچانا +

دلدا پیشگیر - ہ - اسم مذکر - چھوٹا سا گھیرا جو پلنگ یا چھپرکھٹ کے آگے لٹکا رہتا ہے +

دلدر - ہ - اسم مذکر (۱) جمع دلدر - افلاس - محتاجی - تنگدستی (۲) نحوست - تنگ حالی (۳) نحس چیز - منحوس چیز (۴) میلا آدمی - گندہ آدمی - بدبخت آدمی - منحوس آدمی (دلدر زیادہ بولتے ہیں) +

دلدر بھاگنا - ہ - فعل لازم - افلاس دُور ہونا - نحوست ٹلنا - نصیبا جاگنا جیسے تیشور آئے دلدر جاوے +

دلدر پار رہونا - ہ - فعل لازم - دیکھو (دلدر بھاگنا) +

دلدر جانا - ہ - فعل لازم - دیکھو (دلدر بھاگنا) +

دلدر دُور ہونا - ہ - فعل لازم - افلاس یا نحوست کا جاتا رہنا - تنگ حالی کا خوشحالی سے بدل جانا +

دلدر نکالنا - ہ - فعل متعدی (ہندو) (۱) ہندوؤں میں ایک رسم ہے کہ دیوالی کی صبح کو گوردھن کے دن علی الصباح رات کا کوڑا سمیٹ اور پرانا چراغ جلا اپنے گھر کے آگے گلی میں رکھ دیتے اور اس کے آگے ایک پتے پر تھوڑے سے کھیل بتاسے ڈال دیتے اور یہ کہتے جاتے ہیں کہ ایشر آوے دلدر جاوے - (۲) گھر صاف کرنا - پُرانے چراغ کو پھینک کر نئے رکھنا +

دلدری - ہ - اسم مذکر - (۱) مفلس اور غریب آدمی - منحوس آدمی (۲) گھوری آدمی - میلا کچیلا آدمی - وہ شخص جو اپنے کپڑے اور جسم کو صاف نہ رکھے (۳) صفت - میلا - کچیلا (۴) صفت - غریب - کنگال - محتاج - مُفلس - نادار (۵) منحوس - بدطالع +

دُلدُل - ع - اسم مذکر مگر صحیح اسم مؤنث - وہ سفید مائل بہ سیاہی خچری جو حاکم اسکندریہ نے رسول مقبول کو نذر میں دی تھی اور آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمائی تھی (ہند میں یہ لفظ مذکر بولتے ہیں اس لحاظ کہ عام لوگ اسے گھوڑا یا خچر سمجھتے ہیں) +

سے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا　　　کہ آتی ہو واں سے نظر ساری دنیا
چڑھے اس پہ پھر اک خردمند دانا　　　کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قوموں میں فرق اس قدر پائے گا وہ
کہ عالم کو زیر و زبر پائے گا وہ

وہ دیکھے گا ہر سو ہزاروں چمن واں　　　بہت تازہ تر صورتِ باغِ رضواں
بہت اُن سے کمتر پہ سرسبز خنداں　　　بہت خشک اور بے طراوت مگر ہاں
نہیں لائے گو برگ و بار اُن کے پودے
نظر آتے ہیں ہونہار اُن کے پودے

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر　　　جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جن پر　　　ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جن کی جل کر
نہیں پھول پھل جن میں آنے کے قابل
ہوئے رُوکھ جس کے جلانے کے قابل

جہاں آگ کا کام کرتا ہے باراں　　　جہاں آکے دیتا ہے رُو ابرِ نیساں
تر و تازہ جو اور رہتا ہے ویراں　　　نہیں راس جس کو خزاں اور بہاراں
یہ آوازِ پیہم وہاں آرہی ہے
کہ اسلام کا باغِ ویراں یہی ہے

اگر کان دھر کر سنیں اہلِ عبرت　　　تو سیلوں سے لے تا بہ کشمیر و تبت
زمیں، رُوکھ، بَن، پھول، ریت اور پربت　　　یہ فریاد سب کر رہے ہیں بحسرت
کہ کل فخر تھا جن سے اہلِ جہاں کو
لگا اُن سے عیب آج ہندوستاں کو

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا　　　کہ بھیڑوں کی ہر دم ہے رکھوال کرتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتے کا کھٹکا　　　تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
جو انصاف کیجے تو ہے ہم سے بہتر
کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

ایک غزل کے یہ دو شعر بھی سُنئے۔

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اُٹھتی جوانیاں ہیں
علم و ہنر بڑوں کے گر تم میں ہوں تو جانیں
گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں ہیں

یقیناً اِن اشعار سے ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ دیہاتی شاعری کے پہلے بیان کئے ہوئے نمونوں اور میرؔ و حالیؔ کے اشعار میں زبان کے لحاظ سے صرف اِس قدر فرق ہے کہ جو ایک دیہاتی اور شہری کی روزمرہ میں آج بھی ہے، لیکن وہ ایسا فرق نہیں جس سے کوئی یہ کہہ سکے کہ یہ دو مختلف زبانوں کا کلام ہے۔ مگر گیا اقبالؔ اور دوسرے شعرا کے کلام کو دیہاتی زبان سے وہی نسبت باقی رہ گئی ہے جو میرؔ و حالیؔ کے کلام کو ہے۔ چنانچہ چند اشعار حضرتِ اقبالؔ کے بھی ملاحظہ ہوں۔

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں
تجھے کیا بتائیے ہم نشیں ہمیں موت میں جو مزا ملا
نہ ملا مسیح و خضر کو بھی وہ نشاطِ عمرِ دراز میں

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا
دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہوگا

محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے　　　تصدق جس پہ حیرت خانۂ سینا و فارابی
فضائے عشق میں تعمیر کی اُس نے نوا ایسی　　　میسر جن سے آنکھوں کو ہیں اب تک اشک عنابی
فغانِ نیم شب شاعر کی بار گوش ہوتی ہے　　　گراں ہے شب پرستوں کو سحر کی آسماں تابی
دکھاتا کیا ہوں کہ وہ پیک جہاں پیما خضر　　　جس کی پیری میں ہے مانندِ سحر رنگِ شباب
کہہ رہا ہے مجھ سے اے جویائے اسرار ازل　　　چشمِ دل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالم بے حجاب

حضرتِ اقبالؔ کے اِن اشعار سے ہم فوراً اِس نتیجے پر پہنچیں گے کہ شاعر کوشش کر رہا ہے کہ عام فہم سلیس زبان میں اظہارِ خیال کر کے خود عوام کی زبان کو شستہ اور پاکیزہ بنانے کے بجائے طبقۂ خواص کی زبان کو بھی (جو عوام سے بالکل دُور ایک علیحدہ طبقہ بن گیا ہے) عوام کی زبان سے دور کیا جائے۔ لیکن یہ کوششیں ہرگز خوش آئند نہیں ہیں، وہ وقت بہت جلد آئے گا جب عوام و خواص میں اقتصادی یک رنگی کے سبب معاشرتی برتری اور تفوق کا خاتمہ ہو جائے گا، تو اس وقت طبقۂ خواص کی وہ سب یادگاریں بھی فنا ہو جائیں گی جو عوام سے اُن کو دور کئے ہوئے ہیں۔

دُلدُل سوار - ع + ف - اسم مذکر - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب +

دُلدُل نکالنا - ا - فعل متعدی - (۱) اہل تشیعہ میں دستور ہے کہ [illegible] محرم [illegible] اور نوریں [illegible] علیہ السلام کے نام کا [illegible] سواری نہیں [illegible] حضرت علی کے ساتھ [illegible] کرتے ہوئے نکالتے [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] کا سوار شہید ہوا [illegible] اپنے گھر آیا +

دَلدَل - ہ - اسم مؤنث - کیچڑ - گارا - جھیل - دھسان - ت

شعر - [illegible] صفا سے تیغ قاتل سے
(امانت)
زمین شعر میں دلدل ہوئی ہے آب آہن کی

دلدل میں پھنسنا - ہ - فعل لازم - کیچڑ میں پھنسنا + مشکل یا دِقت میں پڑنا +

دَلدَلا - ہ - صفت - دَلدل دار - دلدل والا +

دُلڑا - ہ - صفت - دو لڑکا - دوہرا - دُبلا +

دُلڑی - ہ - اسم مؤنث - دو لڑی زنجیر یا توڑا جو عورتیں گلے میں ڈالتی ہیں +

دُلق - ع - اسم مؤنث - گدڑی - پشمینہ کا لباس جو اکثر صوفی درویش پہنتے ہیں +

دلق پوش - ع + ف - اسم مذکر - گدڑی پہننے والا - گدڑی پوش + درویش - صوفی +

دُلک - ہ - اسم مؤنث - (۱) تصادم - جنبش - دھمک - دھمکا - لرزش وہ حرکت جو کسی صدمہ سے پیدا ہو - جیسے ڈھولک کی دلک یا پانی بھری ہوئی مشک پر ہاتھ مارنے سے جو جنبش پیدا ہو وہ دلک (۲) پورب ا چمک - دیک - ٹیس - ضربان +

دَلکنا - ہ - فعل لازم - (۱) ہلنا - تصادم ہونا - جنبش ہونا - لرزنا - (۲) چمکنا - دمکنا +

دُلکھنا - ہ - فعل متعدی - بات کاٹنا - اعتراض کرنا + روکنا - منع کرنا + انکار کرنا - نامنظور کرنا - نافرمانی کرنا + اُلٹ کر کہنا -

برخلاف کہنا - بات کی گرفت کرنا +

دُلکی - ہ - اسم مؤنث - گھوڑے کی تیز چال - پویہ رفتار سے کم چال جس میں گھوڑا اچھل اچھل کر چلتا ہے - کُودکر چال +

دلکی جانا یا چلنا - ہ - فعل لازم - کُود کر چال جانا - دُلکی چال سے دوڑنا +

دُلمہ - ت - اسم مذکر - [illegible] میں اس کے لغوی معنی لکھے ہیں پنیر یا [illegible] جو [illegible] ایک قسم کا سالن جو قیمہ اور بینگن یا کدو وغیرہ کے اندر بھر کر پکاتے ہیں - اس صورت میں ہم خیال کر سکتے ہیں کہ یہ لفظ دُنبیاں بمعنی بھیلی سے نکالا گیا ہے - کیونکہ بینگن یا کدو کو اندر سے خالی کر کے بھرا تو دُنبی کی مانند ہوگیا +

دَلنا - ہ - فعل متعدی - موٹا موٹا پیسنا - دردرانا - دال بنانا - تخم یا غلّہ کو چکّی کے ذریعہ سے نصف نصف کرنا +

دل مارنا - ہ - فعل متعدی - پیس ڈالنا - مسل ڈالنا - روند ڈالنا - پامال کردینا + ستا مارنا - تباہ کر دینا +

دَلو - ع - اسم مذکر - لغوی معنی ڈول - اصطلاحی فلک کا گیارھواں بُرج - کُنبھ +

دِلّوالی - ہ - اسم مذکر - گنوار - دلّی وال - دہلی کا باشندہ - دہلوی - جیسے دلّی کے دلوالی مُنہ چکنا پیٹ خالی +

دُلّون - ہ - اسم مؤنث - وہ گولی جو بال پھیکتے وقت سر یعنی اول گولی سے دوسرے درجے پر او رچوٹوں سے پیچھے رہے +

دَلوانا - ہ - فعل متعدی - موٹا موٹا پسوانا - دانہ کرانا - دردرانا - نصف نصف کرانا +

دِلوانا - ہ - فعل متعدی المتعدی - بتانا + عطا کرانا + سپرد کرانا + قرض نکلوا دینا +

دَلوائی - ہ - اسم مؤنث - دلوانے کی اُجرت +

دُلہا - ہ - اسم مذکر - (پورب ا) نوشہ - بنّا - دُولہا - بنڑا - بر (۲) پیارا - جانی (اکثر عورتیں اپنے چھوٹی عمر کے لڑکے کو کہکر پکارتی ہیں) +

دُلہن - ہ - اسم مؤنث (۱) عروس - بنّی - بنڑی - بانو (۲) پیاری - عزیزہ - دلکی کور +

دُلہنڈی - ہ - اسم مؤنث (ہندو) چیت کے مہینے کا پہلا اور

ہمارے ادیب خواہ وہ اردو کے ہوں یا ہندی کے اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ اُن کا پیدا کردہ ادب بڑی حد تک ماضی میں بادشاہوں راجاؤں اور غیر ملکی استعمار کے مقرر کردہ عہدہ داروں کی چوکھٹوں پر سجدے کرتا رہا ہے اور زمانہ حال میں بھی وہ بہت بڑی حد تک اِنہی کا خادم ہے۔ لیکن شہنشاہی اور سرمایہ داری نظام کی قوت فوراً کم ہونی شروع ہوجاتی ہے جب عوام میں سیاسی قوت پیدا ہونا اور بڑھنا شروع ہوتی ہے ہمارے ملک کے عوام میں قوت پیدا ہونی شروع ہوگئی ہے، اور وہ دن دور نہیں جبکہ وہ اپنے کمال کو پہونچے گی، اور شہنشاہیت اور اُس کے سارے خوشہ چیں حرفِ غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔

اِس لئے اگر ہمیں اپنے ادب سے محبت ہے تو ہمیں لامحالہ اپنے ادب کو عوام سے قریب لانا چاہئیے جس کا میرے خیال میں صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہم اِس دیہاتی زبان کو اچھی طرح پڑھیں سمجھیں اور خود سہل زبان میں لکھیں جب اِس ادب کا تعلق عوام کے مسائلِ زندگی سے ہوگا تو کوئی وجہ نہیں کہ دیہاتی زبان میں خود بخود ایسی سلاست اور شستگی پیدا ہو جس سے اس کا بھدا پن دُور ہو جائے، اور ہمارے اردو و ہندی کے جنگ آزما حریفوں کا جھگڑا بھی نہ نمٹ جائے۔

یہ بھی تو ہمارے اردو ہندی ادیب ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ جو ادب اُنھوں نے پیدا کیا ہے وہ صرف ہندوستان کے ۳۔۴ فیصدی متمدن انسانوں ہی کے لئے ہے، اور پھر اس ادب میں جس فلسفے پر بار بار خیال آرائی کی جاتی ہے، وہ ممکن ہے کہ کوئی باطنی حقیقت ہو۔ لیکن اس زندگی کی ظاہری حقیقتوں سے اس کا دور بھی واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً تصوف وغیرہ اور پھر ان کے متعلق استعارے اور تشبیہیں سبھی اُن خیالی مفروضات یا آنے والی زندگی کے حقائق کی اولادیں ہیں،

ظاہر ہے کہ ۹۷ فیصدی اُن عوام کا جن کو ہر گھنٹے بھوک مفلسی، بیماری اور مشقت کے متعلق فکر کرنے اور سوچنے میں گزرتی ہے، آنے والی زندگی جنت، دوزخ، لوک، پرلوک کے متعلق سوچنے کے لئے ایک لمحہ بھی فرصت کا نہیں ملتا، اُن کا اس ادب سے قطع نظر زبان کی اجنبیت کے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہوسکتا۔ البتہ یہ ادب نمائندہ ہے اُن انسانوں کا جو عوام سے دُور معلق آسمانوں میں آج تک رہے ہیں، اور ہمیشہ رہنا چاہتے ہیں، انھیں دیہات میں دُکھ بھری زندگی گزارنے والی اور موجودہ تمدن کی چکی کے پاٹوں میں پس جانے والی مخلوق کی زندگی سے کسی قسم کا ہمدردانہ تعلق نہیں ہے، اسی لئے ہمارا ادب زندگی کی حقیقتوں سے دُور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا، جب وہ کسی آتے جاتے کی زبان سے وہ مصائب جو دیہاتی اور مزدور شہری آبادی میں گزرتے ہیں سُن لیتے ہیں، تو وہ اب اپنے ادب کی شان کو قائم رکھتے ہوئے اُسے اپنے ادب میں داخل کرنا چاہتے یعنی نظم یا فسانے کی صورت میں اُس کو لکھتے ہیں، اور اس طرح جس ادب کی بنیادیں تصنع اور فرضی باتوں یا حیات مابعد ممات کے فلسفے پر رکھی گئی ہیں اُس میں ڈھالنا چاہتے ہیں، مگر نہیں ڈھال پاتے۔

بہت ممکن ہے کہ ہمارے اکثر ادیب کہیں کہ سہل نگاری اُن کے بس کی بات نہیں ہے اوّل تو عادتاً دوسرے اس لئے کہ اُن کے اعلیٰ خیالات کو ادا کرنے کے لئے دیہاتی سے ملتی جلتی سہل زبان میں گنجائش ہی نہیں ہے، اور اُن کی بلند خیالی کے لئے یہ زمین و آسمان بالکل تنگ ہیں۔ لیکن یہ دونوں اعتراض قطعاً جاہلانہ ہیں، وہ ذرا ظفر کا مندرجۂ ذیل بھجن کا مطالعہ کریں۔

یہ دنیا ہے اوگھٹ گھاٹی پگ نہ بہت پھیلاؤ جی
اتنے ہی پھیلاؤ کہ جس کے سُکھ سے دُکھ نہ پاؤ جی
اِس دنیا کے جتنے دھندے، سگرے گورکھ دھندے ہیں
اُن کے پھندے جان پڑو تم یا میں من نہ اُلجھاؤ جی
جس کارج کا کرنا کٹھن تم من میں اپنے جانتے ہو
اُس کی دیا سے سہج وہ سمجھو اِتنا نا گھبراؤ جی
سُدھ بُدھ دی کرتار نے تم کو سوچ سمجھ کر نا کچھ
ایسی کرنی مت کرنا جو کر کر پھر پچھتاؤ جی
کہیے بھولا نہ اُس کو ظفر جو صبح کا بھولا سانجھ کو آئے
چھوڑ کے سب یہ جھگڑے اپنا رب سے دھیان لگاؤ جی

اگر بہادر شاہ بادشاہ کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اس زبان میں شعر کہہ سکیں جن کی روزمرّہ اُس سے قطعاً مختلف تھی۔ نیز اُس زمانے کے مسلمانوں کی زبان پر آج سے کہیں زیادہ فارسی اور عربی زبان اور تخیل کا اثر تھا اور پھر اُنھوں نے ملکی زبان میں شعر کہنے کی کوشش کی اور بہت حد تک

دلی

ہولی کا دوسرا دن جس میں رنگ سے کھیلتے اور خوب خاک دھول اُڑاتے ہیں۔ دھول اڑان یعنی دھول اُڑانا سے دلہنڈی کہلایا۔

دِلّی - ہ۔ اسم مؤنث۔ دہلی ایک مشہور شہر کا نام جسے راجہ دِلّو نے بسایا تھا اور اسے ہندوستان کا دل یا دارالخلافہ ہونے کی وجہ سے [illegible] کہا جاتا ہے۔

دِلّی - ہ۔ صفت۔ جاتی۔ چکری۔ [illegible] دِلی دوست [illegible]۔

دِلیا - ہ۔ اسم مذکر۔ دلا ہوا اناج خواہ پکا ہوا خواہ کچا جیسے دال [illegible] تو دلیا سب ہی ہو رہیگا۔

دَلے پنج - ہ۔ اسم مذکر۔ گھوڑے کے آگے کے دانت یا دو چار دانت جو [illegible] تک شمار کئے جاتے ہیں۔ عمر سے [illegible] گھوڑا۔ گھوڑے کی عمر کا تیسرا درجہ۔ عوام اسکو پنچ کہتے ہیں۔

دِلیر - ف۔ صفت۔ نڈر۔ بیخوف۔ جری۔ بہادر۔ [illegible] شیر مرد۔ دل چلا۔ چالاک۔

دِلیرانہ - ف۔ تابع فعل۔ بیباکانہ۔ بہادرانہ۔ جوانمردی سے۔ جرأت سے۔ درانہ۔ گستاخانہ۔ بیجابا۔

دِلیری - ف۔ اسم مؤنث۔ بیباکی۔ بیخوفی۔ نڈرپن۔ شجاعت۔ بہادری۔ دلاوری۔ جرأت۔ چالاکی۔ مضبوطی۔ استحکام۔

دَلیل - ع۔ اسم مؤنث۔ حجت۔ وجہ ثبوت۔ وجہ۔ وہ بات جسکے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آوے۔

دلیل لانا۔ یا۔ کرنا - ہ۔ فعل متعدی۔ حجت پیش کرنا۔ وجہ ثبوت دینا۔ مناظرہ کرنا۔ بحث کرنا۔

دلیلِ کامل - ع۔ اسم مؤنث۔ پوری دلیل۔ پورا ثبوت۔ دلیل بیّن۔

دلیلِ ناقص - ع۔ اسم مؤنث۔ بودی بات۔ کچا ثبوت۔

دَلیل - انگلش۔ ڈرل Drill اسم مؤنث۔ فوجی سپاہیوں کی وہ سزا جس میں اُن کا اسباب اور ہتیار کمر پر باندھ کر کچھ وقت تک ٹہلاتے یا قواعد کراتے ہیں۔

دَلیل بولنا - ہ۔ فعل متعدی۔ کھڑا رہنے یا ٹہلنے یا قواعد کرنے کی سزا دینا۔

دم

دَم - ع۔ اسم مذکر۔ [illegible] لغوی [illegible] (۲) جان۔ روح۔ زندگی۔ حیات۔ جی۔ [illegible]۔

دَمُ الاخوین - ع۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی دو بھائیوں کا خون [illegible] ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر [illegible] کے کام آتا ہے۔

دَم - ف۔ اسم مذکر۔ سانس۔ نفس۔ [illegible] (۲) [illegible] بڑھ کر [illegible] (۳) دھوکا۔ فریب۔ مکر۔ حیلہ [illegible] تلوار کی باڑھ جیسے دم شمشیر۔ دم خنجر۔

مرا قاتل [illegible] دم شمشیر قاتل پر [illegible]

(۵) روح۔ جان۔ پران جیسے دم کا کیا بھروسا ہے۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا جھونکا نسیم کا جو ہمیں سے نکل گیا (ناسخ)

(۶) ذات۔ نفس جیسے وہ اپنے دم سے اچھا ہے۔ (۷) حقے کا کش۔ حقے کا گھونٹ یا دھواں۔ (۸) [illegible] منٹ۔ لحظہ (۹) [illegible] دم گھٹت۔

دَم اٹک کر رہ جانا - ہ۔ فعل متعدی۔ سانس کا سینہ میں رک کر رہ جانا۔ سانس کا نزع کے وقت آنکھوں میں آکر ٹھیر رہنا۔

نزع میں [illegible] وہ میں سر پٹک کر رہ گیا [illegible] دم اٹک کر رہ گیا (للاعلم)

دم الٹنا - ہ۔ فعل لازم (۱) دم گھبرانا۔ دل گھبرانا۔ طبیعت کا متوحش ہونا۔ سانس رکنا۔

جاتا ہے ہر قدم پہ [illegible] پردہ نقاب [illegible] الٹ (رقم)

(۲) نزع کے وقت سانس کا اکھڑنے لگنا۔ کسی صدمہ سے سانس اُلٹ لینا۔

نہ جانا یہ جانے [illegible] کیونکر جلیگا وہ کہ جسکا دم الٹ جاتا تھا [illegible] (جرأت)

دم اُلجھنا - ہ۔ فعل متعدی۔ جی گھبرانا۔ جی اُکتانا۔

دم باز - ف۔ اسم مذکر (۱) فریبی۔ چھانسیا۔ دھوکے باز۔ مکار۔ چھلیا۔

کیا کیا [illegible] دم اُسنے باتیں بنا بنا کر دم باز کے تصدق اس گفتگو کے صدقے (جرأت)

(۲) صفت۔ حیلہ ساز۔ ہتھکنڈے باز۔ حیلہ گر۔

دلکو اُس دشمن جانی سے لگانا ہی نہ تھا باتوں پر اُس بت دم باز کے آنا ہی نہ تھا (مومن)

دم بازی - ہ۔ اسم مؤنث۔ مکاری۔ دھوکا دہی۔ چھل بٹا۔ حیلہ بازی

اس میں کامیابی ہوئی تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آج اس سے بہتر زبان میں شعر نہ کہا جاسکے جس میں فارسی عربی الفاظ کی بھی آمیزش ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ دیہاتی زبان سے ملتی جلتی صاف زبان میں بلند پروازی کی گنجائش نہیں۔ اس کا جواب ہم چند دیہاتی زبان کے بلند خیال شعرا کے مندرجۂ ذیل کلام سے دیتے ہیں۔

شہنشاہِ اکبر کے عہد کا میواتی شاعر سعد اللہ جو موضع اکیڑہ ضلع گوڑگانوہ کا باشندہ ہے۔ اپنے ممدوح چاک مل میو کے جود و کرم کی کس انداز میں ستائش کرتا ہے۔

دوہا

اِندر کی اور چاک مل کی نت نت کیجے آس
اِندر برسے چار مہینے چاک مل برسے بارہ ماس

شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں دو سخی ہیں اِندر بارش کا دیوتا اور دوسرا چاک مل جن سے ہر دم اُمید رکھنی چاہیئے۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ اِندر صرف چار مہینے برستا ہے اور چاک مل کی بارش جود و کرم بارہ مہینے رہتی ہے۔

عیوض میو ضلع گوڑگانوہ کا دوسرا میواتی شاعر ہے جس نے ڈھولا کو نظم کیا ہے۔ ڈھولا جی نل کے بیٹے کی شادی پیدائش سے پہلے ہی پنگل دیس کے راجہ کی لڑکی مارو سے ہو چکی تھی مگر ابھی گونا (یعنی وداع) کی نوبت نہ آئی تھی کہ ایک مالی کی لڑکی ریوے سے عشق ہوا اور بڑی خوشامدوں اور قول وقرار کے بعد شادی بھی ہوئی۔ ریوے کے عشق میں مدتوں ڈھولا جی اپنی اصلی مانگ کو بھولے رہے۔ آخر جب دھیان آیا تو ریوے سے چھپ کر پنگل دیس کی راہ لی۔ ریوے جو خود ڈھولا جی پر فریفتہ تھی ڈھولا جی کے تعاقب میں اُن کے اونٹ کے نقش پا پر روانہ ہوئی، شدت کی گرمی نے آخر ہمت پست کر دی، اب شاعر اُس کے مُنہ سے یہ دوہا کہلواتا ہے۔

دوہا

ٹیروُں تو سُن سے نہیں، روؤں تو لاج بھی مَروں
پیا پیارے کے کھوج کی میں چُن چُن گود ہی بھروں

"یعنی چلاؤں تو وہ سُن نہیں سکتے۔ روؤں تو شرم آتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ پیا پیارے کے نقش پا کی مٹی سے ہی چُن چُن کر گود بھر لوں۔"

اس کے بعد جذبۂ شوق پھر ہمت بندھاتا ہے، اور وہ پھر چل پڑتی ہے اور آخر کار اس کا مطلوب جھونکڑے کے درخت کے نیچے اُسے سوتا ہوا پایا جاتا ہے۔ جھونکڑا درخت ریگستانی علاقوں میں ببول سے ملتا جلتا ہوتا ہے جو کال میں بہت پھلتا ہے، اب ریوے جھونکڑے سے مخاطب ہو کر ایک دوہا کہتی ہے:۔

دوہا

جنگل کے رے جھونکڑا تری جڑ جائیو پاتال
تو نیچے ڈھولا ملا، تو پھلیو کال دو کال

"یعنی اے جنگل کے جھونکڑا تیری جڑیں پاتال تک جائیں نصیب ہوں تیرے نیچے ڈھولا جی مل گئے۔ خدا تجھے ہمیشہ قحط و بے قحط پھلنا پھولنا نصیب کرے۔"

میوات کا تیسرا شاعر گھکتے موضع کیرا کا ضلع گوڑگانوہ کا رہنے والا ایک المیہ شاعر ہے۔ لیکن اس کا کلام بالکل ہمارے المیہ شعرا سے مختلف ہے۔ اپنے باپ اور بھائی کے مرنے کے بعد کہتا ہے۔

دوہا

بھائی مرے تو بل گھٹے، پتا مرے پت جائے
مندر سونا جانیو رے گھکتے جا دن مر جائے مائے

"یعنی اگر بھائی مرتا ہے تو خاندان کا زور ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر باپ مرتا ہے تو خاندان کی آبرو کم ہو جاتی ہے، لیکن اے گھکتے جس دن ماں مر جائے تو ساری دنیا سنسان سمجھیو۔"

بیٹا عالم سکرات میں ہے بے قرار باپ کس طرح اس کا اظہار کرتا ہے۔

دوہا

تختہ تو ڈھیلے ہوئے چوکھٹ لاگی کھیل
گڈھ کے گھیرا ہو گئے رے گھکتے کوئی پہر دو پہر کے ہے کھیل

کہتا ہے کہ تختہ یعنی جسم تو ڈھیلا ہو چکا اور کیلیں ڈھیلی ہو کر بولنے لگی ہیں (یہ اشارہ سانس کی آواز کی طرف ہے) اے گھکتے قلعہ گھر چکا ہے اور پہر دو پہر میں سر ہونے والا ہے۔"

آخر قلعہ سر ہو جاتا ہے۔

تختی تو سیلی پڑی، ٹھنڈے پڑے انگار اہرن میں کھٹکا نہیں بنئے کد کے گئے لہار

دم

[illegible] قوت [illegible] جلی +

دم بخود ۔ [illegible] خاموش ۔ سکوت ۔ صامت ۔ چپ ۔ دنگ ۔ [illegible] ششدر [illegible] ہکا بکا +

دم بخود رہ جانا ۔ [illegible] فعل لازم (۱) ہکا بکا رہنا ۔ ششدر رہ جانا ۔ (۲) چپ رہنا ۔ خاموش رہنا +

دم بخود ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ دیکھو دم بخود رہنا +

دم بدم ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ گھڑی بہ گھڑی ۔ گھڑی گھڑی ۔ لمحہ لمحہ ۔ ہر وقت ۔ ہر گھڑی ۔ [illegible] برابر ۔ علی الاتصال ۔ متوالی ۔ ہر لحظہ +

دم بند کرنا ۔ ۔ فعل متعدی (۱) خاموش کرنا ۔ چپ کرنا ۔ بات نہ کرنے دینا ۔ [illegible] خوف کے مارے بات نہ نکلنے دینا ۔ (۲) سانس روکنا ۔ دم روکنا ؎

[illegible] خواب دیکھوں اگر ہوں دیدۂ بیدار بند (آتش)

دم بند ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) خاموش ہونا ۔ چپ رہنا ۔ خوف یا دہشت کے مارے بات نہ کر سکنا ؎

[illegible] قائل ناحق ہے عالم تری خونبائی کا (ناسخ)

(۲) دم گھٹنا ۔ سانس رکنا ۔ جی گھبرانا +

دم بھر ۔ [illegible] تابع فعل ۔ ذرا ۔ لمحہ بھر ۔ پل بھر ۔ ایک لحظہ ۔ جیسے دم بھر آرام نہیں ؎

دم بھر یہ بزم عیش غنیمت ہے ساقیا [illegible] میں جام حباب آنا ہے (ناسخ)

دم بھر کو ۔ ا ۔ تابع فعل ۔ ذرا سی دیر کے واسطے ۔ لمحہ بھر کو ۔ ایک لحظہ ۔ ایک پل +

دم بھر میں ۔ ا ۔ تابع فعل ۔ کھڑے کھڑے ۔ ذرا سی دیر میں ۔ ایک پل میں ۔ ایک لحظہ میں +

دم بھرانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ پہلوانوں کا شاگردوں کے ساتھ زور کرکے ان کو تھکانا (۲) کبوتر کے پوٹے میں ہوا بھرنا +

دم بھرنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) سانس پھولنا ۔ سانس چڑھنا ۔ تھکنا ۔ ہارنا جیسے لڑتے لڑتے دم بھر گیا (۲) محبت کا دعوے کرنا ۔ کسی کی ہر وقت یاد رکھنا ۔ کسی کی ہر وقت صفت و ثنا کرنا ؎

یہ صدائے شہادت ہے [illegible] قاتل تری تلوار کا [illegible] (آتش)

دم

دم پخت ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ دیگ کی بھاپ روک کر یا منہ بند کرکے پکایا ہوا کھانا ۔ وہ چیز جو پتیلی کا منہ تمام کرکے پکائی جائے [illegible] دیگ ۔ مرغ کے پیٹ میں جو کوئی چیز بھر کر پکاتے [illegible] بھی دم پخت کہتے ہیں +

دم پر آنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ طعام کا تیاری پر آنا ۔ بھاپ [illegible] نکلنے کے قریب ہونا ۔ پک جانے کے قریب ہونا جیسے کھچڑی یا پلاؤ کا دم پر آنا +

دم پر بن جانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ جان پر آن بننا ۔ ہلاکت کے قریب پہنچنا +

دم بدم ۔ [illegible] تابع فعل ۔ دیکھو دم بدم +

دم پھڑکنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) بیتاب اور مضطرب ہونا (۲) جی پھڑکنا ۔ جی لوٹ ہو جانا ۔ فریفتہ ہونا ؎

ذبح وہ کرتا تو بیٹھے پر چڑھتے مرغ دل دم پھڑک جاتے تڑپنا دیکھ کر صیاد کا (ناسخ) ؎

لئے رہتا ہے زر مٹھی میں میرے مول لینے کو
وہ بلبل ہوں کہ طفل غنچہ کا مجھ پر ہے دم پھڑ کا (آتش)

دم پھولنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ سانس چڑھنا ۔ سانس نہ سمانا +

دم پھونکنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ روح ڈالنا ۔ سانس ڈالنا ۔ جسم میں جان ڈالنا +

دم توڑنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) جان کنی ہونا ۔ اخیر سانس لینا ۔ سانس اکھڑنا ؎

ساربان تو لیلی کو نہ دوڑا اتنا تھک کے دم قیس حزیں نے پس محمل توڑا (اسیر)

(۲) مرنا ۔ جان دینا ؎

صبح شب صال ہے دم توڑتا ہوں نہیں نالاں ہیں مرغ سحر ہیں مؤذن اذان نہیں (ناسخ)

دم ٹوٹنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) سانس اکھڑنا ۔ دم دینا ۔ جان دینا ۔ مرنا ۔ انتقال کرنا ۔ وفات پانا (۲) تیراک کا حبس دم پر قادر نہ ہونا ۔ سانس نہ رکنا ۔ دم کا بھر جانا ؎

ہائے جب بحر محبت میں دم اپنا ٹوٹا تب مقابل ہوئی تقدیر بری پانی کی (جرأت)

دم ٹھیرنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ سانس جمنا ۔ سانس کا ٹھکانے سے ہونا ۔ سانس کا قرار پکڑنا +

دم جھانسا دینا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ مِتّا دینا ۔ دھوکا دینا ۔ فریب

کہتا ہے کہ بھٹی یعنی جسم سرد ہو چکا، اور وہ آگ جو اُسے گرم رکھتی تھی بجھ چکی ہے، اہرن (یعنی نبض) میں اب کسی قسم کی کھٹ کھٹ کی آواز نہیں آرہی ہے۔ خدا جانے لوہار کتنے عرصے سے جا چکے ہیں۔

حسنو کھتولی ضلع مظفر نگر کا شاعر جس کی کنڈلیاں بہت مشہور ہیں، دلی آکر حقہ خریدتا ہے۔ جمناجی میں تازہ کرتا ہے، اب ذرا اُس کی واردات سُنئے،

دِلّی شہر سے حقہ لینا پیسے دینے مُنھ مانگی بھر
جمناجی میں گوطا دیا حقہ نیچا دو لڑیاں ہر
آگ ڈھاک کے کوئلے بنائے ڈھکّن اُٹھی جے نیلو پھر
حسنو کہے کھدّا مرا جانے اب کے حقہ پھیرے بھر

دوسری کُنڈلی سُنیئے۔

آدھی رات نگر پر آئی بوڑھی بیتی جاتی ہے
حسنو کہے کھدا مرا جانے موت سبھی کو آنی ہے

برج کا شاعر گردھر کب رائے حقے کو بُرا سمجھتا ہے اس کی وجہ وہ بیان کرکے افسوس کرتا ہے کہ چھوٹ نہیں سکتا۔

حقے سے حرمت گئی تو نیم دھرم گئے چھوٹ
ناج بیچ تمباکو لینا گئی بیٹے کی پھوٹ
گئی بیٹے کی پھوٹ آگ کو گھر گھر ڈولے
جا گھر جاوے وہی نار بیٹھا کر بولے
کہیں گردھر کب رائے کرم کے پھوٹا
جان جائے تو جائے جبھی چھوٹے حقّا

یہی شاعر ایک اور کنڈلی میں بیان کرتا ہے، کہ خواہشات کی غلامی موت کی نشانی ہے۔

آگ لگی تن جوان میں تو دوں لاگی بجھائے دوں لاگی بجھائے تو جلے جیسے کانچ کی ہنی
جوں مانس جل جائے رہے پنجر کی ٹٹی کہیں گردھر کب رائے ارے نل میرے متا
وہ نل کیسے جیویں جن کو نت بیاپے چِنتا

کہتا ہے کہ تن جوان (وہ درخت جس کی لکڑی آگ کو بہت جلد پکڑتی ہے) میں اگر آگ لگ جائے تو بجھا لوں، لیکن خواہشات کی آگ کس طرح بجھاؤں، جو گوشت پوست جل جانے کے بعد بھی رہتی ہے، اے میرے دوست وہ آدمی کیسے جیتے ہیں، جن کے دل میں ہر وقت خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔

موضع انگھیر لوہاج دہلی کا شاعر امنت لال مندرجۂ ذیل بھجن میں شاعرانہ استعارات سے کسانوں کے دردناک مصائب بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ پرمیشر کے متعلق یہ خیال کہ وہ ہماری ان مصائب سے خلاصی کرے گا اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہمیں مایوسی ہر طرف سے ہو جاتی ہے، اور کسان اس وقت بھی مُشتبہ ہی رہتا ہے

بھجن

ٹیک۔ مرے ہم کیوں نا دکھیا دین کسان

جب چوطرفے دکھ کے بادل چھائے اوپر اُمنڈ رہے
کوئی ہوا نہیں جو انھیں ہٹا دے، اُمنڈ اُمنڈ کر گھمنڈ رہے
گرج گرج کر شور مچا ویں سن سن کر ہم ڈرن لگے
دکھ روپی اولوں نے بچنے سے بنا موت ہم مرن لگے
جب کوئی نہیں سہارا دیکھے، دھیان ہری کا دھرن لگے
شاید رکھشا کرے ہمارے دین بندھو بھگوان
مرے ہم کیوں نا دکھیا مرے دین کسان

اس کلام سے جو نتیجے اخذ ہوا ہے، ہمارے ادیب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سہل نگاری بلند خیالی کے لئے روک نہیں بن سکتی آخر میر و حالی کے لئے بھی تو وہ روک نہ بن سکی۔ ہمیں یہ مکرر عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو ادب طبقۂ خواص کے لئے مخصوص کیا جا رہا ہے اندیشہ ہے کہ اس کا حشر بھی وہی نہ ہو جو قصبات کے ڈوم ڈھاڑیوں کا ہوا ہے کہ آج جب دولت اُن کے مجبالوں کے ہاں سے رخصت ہوگئی ہے اور وہ غریب ہوگئے ہیں تو وہ بچارے بھی بھیک مانگتے دربدر پھر رہے ہیں اور کوئی اُن کا پرسان حال نہیں۔

سید مطلبی فریدآبادی

منی آرڈر بھیجنے والے اصحاب اپنا پورا نام و پتہ منی آرڈر فارم کی کوپن پر ضرور لکھدیا کریں۔

---

۱ غوطہ ۲ شعلہ ۳ جس طرح ۴ مثال ۵ نیلوفر ۶ خدا ۷ ڈھلنے پر ۸ یہ بھی ۹ حقّے ۱۰ پھرے ۱۱ ٹراکر۔ ۱۲ گزکر ۱۳ بدنصیب۔

دم

دینا۔ چال کرنا۔

دم چرانا۔ ا۔ فعلِ متعدی (۱) اپنے تئیں مُردہ ظاہر کرنے کے واسطے سانس روک لینا۔ جھوٹ موٹ مُردہ ظاہر کرنا۔ مرجانیکا دم دینا موت کا فریب کرنا ؎

دم چرایا تیغ نے کیا اُسنے را ۔ بجا سا ہی ہے ہم میں ضیا دا امانت

دم چڑھنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ سانس چڑھنا۔ سانس پھولنا۔ ہانپنا۔ نلات معمول سانس کا کثرت کے ساتھ آنا ؎

کوچے قاتل میں پہنچا کر بہتوا مجھ کو وبال ۔ بوجھ اُترنے کی جگہ دم چڑھ آیا دوکا (داغ)

دم چھوڑ دینا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ سانس چھوڑ دینا۔ مرنا۔ جان دینا۔ دم دینا۔ سانس اُلٹے ہونا۔ چوکنا۔

دم خشک ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دم سوکھنا۔ دم بند ہونا۔ خوف کھانا۔ نہایت ڈرنا۔ خون کی حرکت بند ہونا۔ رعب غالب ہونا۔ خوف سے دم فنا ہونا۔ جان نکلنا جیسے اُس کے سامنے اِس کا دم خشک ہوتا ہے۔

دم خفا ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ انقباض نفس ہونا۔ دم گھٹنا۔ سانس رکنا ؎

عشق سے ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے ۔ گھونٹتا ہے جو کوئی سست گلا مینا کا (ناسخ)

دم خم۔ ا۔ اسم مذکر (۱) تاب وطاقت۔ زور وقوت۔ استواری۔ مضبوطی۔ ٹھاٹھ (۲) تلوار کی دھار اور خمیدگی جیسے یہ تلوار دم خم کی اچھی ہے (۳) اوسان۔ حواس۔ ہوش۔

دم دار۔ ا۔ صفت (۱) جاندار۔ مضبوط۔ اُستوار۔ طاقت ور۔ زور آور۔ مدتوں رہنے اور چلنے والی چیز (۲) باڑھ دار۔ دھاردار۔ تیز۔ بُرّاں۔

دم دلاسا۔ ا۔ اسم مذکر۔ اُمید و فریب۔ آسرا۔ آسا۔ دم جھانسا۔ بہلاوا۔ پھسلاوا۔ دھوکا۔ للّو پتّو۔ خوشامد درآمد۔

دم دلاسا دینا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دم جھانسا دینا۔ پھسلانا۔ بہلانا۔ فریب دینا۔ چمکارنا۔ پچکارنا۔

دم دھاگا۔ ا۔ اسم مذکر (لکھنؤ) دھوکا۔ فریب۔ جھانسا۔ بُتا۔ حیلہ و حوالہ۔

دم دینا۔ ا۔ فعلِ متعدی (۱) فریب دینا۔ بہکانا۔ بُتا دینا۔

دم

دھوکا دینا۔ دم میں لانا ؎

وعدہ کرکے لو وہ تیار تھے پتے دل سے ۔ مٹنے کمبخت جانا مجھے دم دیتے ہیں (داغ)

یا تو دم دیتا تھا وہ یا نامہ بر بکتا تھا ۔ تھے غلط پیغام سا ہے کہ اِن تا تک تنہا تھا (مومن)

(۲) مرجانا۔ جان دینا۔ جان کا نکل جانا۔ پران چھوڑ دینا۔ چولا چھوڑنا۔ گزرنا جیسے رات کے دو بجے بچے نے دم دیا ؎

جیسے وہ کہتے ہیں پتنگے کو دیا تو نے ۔ دیکھ یوں جلتے ہیں اس طرح سے دم دیتے ہیں (داغ)

(۳) عاشق ہونا۔ مفتون ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ مرنا۔ فدا ہونا۔ جان دینا ؎

بے التفاتی تھی تو وہ کب تیرا دیتے دم تمہیں ۔ کہ مجھ کو دیکھ اب دشمن کلیجہ تھام لیتا ہے (مومن)

تو وفا کر تجی جو اے عمر رواں کیا ہوتا ۔ بیوفائی پہ تری سیکڑوں دم دیتے ہیں (داغ)

(۴) بلاؤ پکانا۔ چاول پکانا۔ دم پخت پکانا۔ کھچڑی کو بھاپ پر چھوڑنا۔

دم رکنا۔ ا۔ فعلِ متعدی (۱) دم گھٹنا۔ سانس کا منقبض یا گرفتہ ہونا ؎

درد دل کی اب یہ شدت ہے کہ آہ ۔ دم رکا جاتا ہے جی کیا کیجئے (جرأت)

(۲) دل گھبرانا۔ جی گھبرانا۔ دم اُلٹنا۔ تنگ آنا۔ عاجز آنا ؎

یاں سو کیا دنیا سے اٹھ جاؤں اگر کہتے ہو تم ۔ رک گیا میرا بھی دم کیوں استقدر کہتے ہو آپ (مومن)

رکتا ہے دم نفاق عجب جسم و جاں کے بیچ ۔ کیوں لے فراق دوست جھگڑے کہاں کے بیچ

دم سادھنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ سانس روکنا۔ حبس دم کرنا۔ نفس کا ضبط کرنا۔ سانس کا دماغ میں چڑھانا۔

دم ساز۔ ف۔ اسم مذکر (۱) ہمدم۔ رازدار۔ ہمراز۔ دوست۔ محب۔ محرم (۲) دم کش۔ گانے یا نفیری وغیرہ میں ساتھ گا کر آس دینے والا۔

دم سوکھنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ دیکھو (دم خشک ہونا)۔

دم سے ٹالنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ حیلہ سے ہٹانا۔ دھوکے سے رخصت کرنا۔ ہنسی یا مذاق سے الگ کرنا۔

دم غنیمت ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم (۱) دم نعمت کی بجائے ہونا۔ متبرک ہونا۔ قابلِ قدر ہونا۔ جیسے اس زمانہ میں اُنکا دم غنیمت ہے ؎

ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہے ۔ بھروسا کچھ نہیں دم کا عزیزو دم غنیمت ہے (نظیر)

دم فنا ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم (۱) جان نکلنا۔ جان جانا جیسے دام دیتے ہوئے دم فنا ہوتا ہے ؎

قاصد کا کام تجھ سے اے صبا ہو جائیگا ۔ یاد جس دم اپنا فنا ہو جائیگا (ناسخ)

(۲) ڈرنا۔ خوف کھانا۔ رعب غالب ہونا جیسے اُستاد کی آواز سے

اے چاند!

اے چاند تیرا چہرہ کیسا اُتر رہا ہے؟ — تجھ پر بھی کوئی شاید بیداد کر رہا ہے

ماندے تھکے مسافر، عازم ہے تو کہاں کا — سنسان راستوں سے تنہا گزر رہا ہے

نقشِ قدم نہیں ہے، یہ رنگِ ناتوانی: — ہے آفریں کہ پھر بھی گرمِ سفر رہا ہے

کرنیں نہیں ہیں تیری، ہیں آنسوؤں کی لڑیاں — بکھرا رہا ہے موتی اور دل بکھر رہا ہے

بے خواب تیری آنکھیں ہیں منتظر کسی کی — محوِ خبر رہا ہے گو بے خبر رہا ہے

خاموشیوں میں تیری گفتار کا ہے عالم — کس کا جمالِ رعنا پیشِ نظر رہا ہے

عاشق ہے تو بھی شاید میری طرح کسی پر — محزون و دل گرفتہ جو رات بھر رہا ہے

آ، تیرا غم بٹاؤں، مجھ سے نہ بدگماں ہو
میں تیرا رازداں ہوں، تو میرا رازداں ہو

تیرے دیار میں بھی کیا جرم ہے محبت — وہ جان کے ہیں دشمن جو دل کا مدعا ہیں

معدوم ہے وہاں بھی کیا رسمِ دلنوازی — آزار کے ہیں درپے جتنے بھی دلربا ہیں

خواہش تو یہ کہ اُن سے کوئی کرے محبت — دل لے چکے تو ہر دم آمادۂ جفا ہیں

ابرو کا یہ اشارہ، ہم تیرے، تو ہمارا — آنکھیں نہ پھر ملائیں، اس درجہ بے وفا ہیں

یا شوخیاں کہ جن سے شوخی پناہ مانگے — یا مثلِ غنچہ یکسر اک پیکرِ حیا ہیں

دیکھو تو اُن کو دیکھو، چاہو تو اُن کو چاہو — خوش چشم و خوش ادا ہیں، پر قہر ہیں بلا ہیں

سمجھے ہوئے ہیں خوبی، عاشق کا دل دکھانا — اس طرزِ اس ادا کے تیرے بھی آشنا ہیں

غم آشنائے دل ہے، سن لے مرا فسانہ
دکھ درد کی کہانی، بیداد کا فسانہ

آثر لکھنوی

اے چاند تیرا چہرہ کیسا اُتر رہا ہے!

دم قدم [illegible] رہتا ہے ٭

دم قدم [illegible] حیات [illegible] کی سلامتی [illegible]

[illegible] ہو [illegible] تو [illegible] یہ دم قدم کی برکت ہے ٭

[illegible] سب کچھ [illegible] دنیا کا سب کچھ ہے (انشا)

دم قدم کی خیر [illegible] جان کی سلامتی

دم کرنا - ا - فعل متعدی (۱) [illegible] جیسے [illegible] دم کردو - (۲) [illegible] چھوڑنا - [illegible] یا منتر پڑھ کر [illegible] پھونکنا ٭

[illegible] حیا [illegible] نام [illegible] چپ سے وہ کر دیا [illegible]

دم کوٹے رہنا - لیکر بیٹھے رہنا - ا - فعل لازم - سانس نہ لینا - دم نہ مارنا - خاموش رہنا - چپ ہو جانا - ٹال جانا - [illegible] کرنا ٭

دم کھانا - ا - فعل متعدی (۱) جان کھانا - دماغ چاٹنا - بکواس کرنا ٭ (۲) بار بار تقاضا کرنا یا بولنا - دق کرنا (۳) خاموش رہنا - چپ رہنا - دم نہ مارنا - گھنی سادھنا ٭

مرغان باغ سے شوخی میری دلکشی نالہ کو سنکے وقت سحر دم ہی کھا رہے (میر)

(۴) چپ رہنا - صبر کرنا - تحمل کرنا - دم لینا - ٹھیرنا جیسے ذرا دم کھاؤ - دیتے ہیں (۵) بھاپ پر ہونا - کوئلوں پر دبی آنچ میں پخت ہونا (۶) فریب میں آنا - دھوکے میں آجانا ٭

دم کھنچنا - ا - فعل لازم - نزع کے وقت سانس کا اوپر کو چڑھنا - دم [illegible] - دم اکھڑنا ٭

[illegible] تا ہوں [illegible] کی طرح کھنچ رہا ہے دم کوئی تیغ قاتل کی طرح

دم کھینچنا - ا - فعل متعدی (۱) چپ اختیار کرنا - خاموش رہنا - گھنی سادھنا - سونٹھ سونگھنا - (۲) کش لگانا - حقہ کا گھونٹ لینا ٭

دم کے دم - ا - تابع فعل - ساعت بھر - ایک لحظہ - ذرا کی ذرا - لمحہ کی لمحہ ٭ طرفۃ العین ٭

دم کے دم میں - ا - تابع فعل - ذرا سی دیر میں - لمحہ بھر میں - پل بھر میں - لحظہ میں ٭

دم گھٹنا - ا - فعل لازم - سانس رکنا - انقباض نفس ہونا - دم بند ہونا - جی گھبرانا - دم رکنا ٭

زلفیں ہیں جو یار کی بہم تمام شب گھٹتا رہا گھٹوں ہی میرا دم تمام شب (بحر)

دم گھونٹ گھونٹ کر رکھنا - ا - فعل متعدی - مرضی کے برخلاف اور بزبردستی رکھنا - تنگی میں رکھنا - تضییق میں رکھنا ٭

دم گھونٹ گھونٹ کر مارنا - ا - فعل متعدی - جلا جلا کر مارنا - نہایت تنگ کرنا - نفس تنگ کرنا - تضییق میں رکھنا - تاؤ دینا ٭

دم لگانا - ا - فعل متعدی - کش کھینچنا - حقہ پینا - حقّے کا گھونٹ لینا - چرس اڑانا ٭

دم لگنا - ا - فعل لازم - حقّہ کا دھواں دماغ کو چڑھ جانا - [illegible]

دم لینا - ا - فعل لازم (۱) سانس لینا (۲) آرام لینا - ٹھیرنا - توقف کرنا - قیام کرنا ٭

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز پھر ترا وقت سفر یاد آیا (غالب)

(۳) ہانپنا - باز آنا - چھٹکارا رہنا ٭

ہم بھی خالق نے بے داد لٹو دم لینگے ستم ایجاد جو آمادہ ہے بیداد وں پر (نا معلوم)

دم مارنا - ا - فعل لازم (۱) بولنا - بات کرنا - جواب دینا - اقرار کرنا - منہ سے اف نکالنا - منہ سے بھاپ نکالنا ٭

ہم جو رچشم یار سے دم مارتے نہیں یعنی روا ہے کب دل بیمار توڑیے (ناسخ)

(۲) شیخی مارنا - دعویٰ کرنا ٭

آتش یہ کسکی چاہ کا دم مارتے ہو تم وہ دلربا ہے دشمن جاں دوستدار کا (آتش)

(۳) دخل دینا - مزاحم ہونا ٭

دم مارنے کی بات نہیں - ا - محاورہ - یعنی خاموشی و صبر اختیار کرنے کی جائے ہے ٭

آہ کرنے کی بھی طاقت ہمیں یہاں نہیں آہ کیا کیجئے دم مارنے کی بات نہیں (جرأت)

دم مارنے والا - ا - اسم مذکر - دخل دینے والا - بولنے والا - منہ سے بات نکالنے والا جیسے وہ جسے چاہے ذلت دے اور جسے چاہے عزت کون دم مارنے والا ہے ٭

دم میں - ا - تابع فعل - لحظہ میں - لمحہ بھر میں - پل میں - ابھی - فی الفور - ترت ٭

سخت جانی نے مری پھیر دیا منہ دم میں دل کڑا کر کے اگر خنجر فولاد آیا (امانت)

دم میں آنا - ا - فعل لازم - فریب کھانا - دھوکے میں آنا ٭

دم میں دم آنا - ا - فعل لازم - جان میں جان آنا ٭ زندگی کی

شیطانی حکومت

م ۔ ح

شیطانی دربار سجا ہوا تھا۔ یورپ و ایشیا، امریکہ و افریقہ، روم و شام، چین، ماچین، ہر جگہ، ہر ملک اور ہر خطے کے ابلیسوں اور طاغوتوں کے عمائد و اکابر، وزراء و امراء، لیڈر اور گورنر کرسئ زرنگار پر بڑی رعونت و تجبر سے متمکن تھے، کسی کا چہرہ ہاتھی کا سا تھا تو کسی کا سور کا سا اور کسی کا بھالو کا سا تھا تو کسی کا گدھے کا سا۔ مگر باین شکل و صورت ہر ایک مرغ زریں بنا تھا، اطلس و حریر زیب جسم، الماس و گہر زینت دست و گلو!

ان سے تھوڑی بلندی پر، مگر بالکل مقابل حسین سے حسین مہ جبینوں کی قطار در قطار بیٹھی تھی، ہر ایک کی آنکھوں میں بلا کی لگاوٹ، ہر ایک کے لبوں پر سحور کن مسکراہٹ اور ہر ایک کی بوٹی بوٹی پھڑکتی ہوئی، غمزہ و ادا پس پشت کھڑی مروحہ جنبانی کر رہی تھیں، اور نفسانیت و بوالہوسی بغل میں استادہ عطر پاشی میں مشغول تھیں۔

نیچے بیٹھے ہوئے طاغوت انہیں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے اور اشاروں ہی اشاروں میں جاں نثاری کا یقین دلاتے تھے۔ مگر وہ ان کا ہیولیٰ دیکھکر کبھی طنز سے ہنستی، کبھی شوخی سے آنکھیں مارتی اور کبھی حقارت سے اپنا سیمیں ٹھینگا دکھا دیتی تھیں!

اتنے میں بیچ میں سب سے بلندی پر رکھے ہوئے سونے کے مرصع تخت کے پیچھے کا زرتار پردہ ہلا۔ حاجب نے تین بار مینا کار رنگا رنگی فرش پر عصا مارا۔ پھر آواز دی "نگاہ روبرو! خداوند زمین و زماں حضور شاہ عالیجاہ!" سارا مجمع سرو قد تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پردہ ہٹا اور ام الخبائث، شیطان تاج کیانی سر پر رکھے موتیوں میں گندھی ہوئی ردا دوش پر ڈالے نمودار ہوا۔ طاغوت نظریں جھکائے، جھکی ہوئی کمانوں کی طرح دوہرے ہو گئے۔ چھپکلیاں، گھینگھرے، ساریاں، پائینچے اور گاؤں گھٹنوں کے پاس سے دونوں ہاتھوں کے سہارے پھیلا کر انڈے پر بیٹھنے والی مرغیوں کی طرح، زمیں دوز ہوئیں، اور شہنشاہ کے گردن ہلا کر سلام لینے پر سنبھل کر کھڑی ہو گئیں۔ ام الخبائث نے تخت پر بیٹھے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے سب کو بیٹھ جانے کا حکم دیا، اور سب گردن جھکائے، اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔

طاغوتوں میں سے ایک جس کے چہرے بھر پر بال ہی بال تھے، مگر جس کی چند یا سیکڑوں برس کے مردے کی کھوپڑی کی طرح سپید و صاف تھی، اٹھکر کھڑا ہو گیا،

شہنشاہ نے پوچھا "وزیر اعظم، کیا تمام ممالک کے عمائد و اکابر و حکام آگئے؟"

اس نے دست بستہ عرض کی "جہاں تباہ! سب حاضر ہیں!"

شاہی حکم ہوا کہ ایک ایک کرکے رپورٹیں پیش کی جائیں۔

وزیر نے سب سے قریب والے ابلیس کی طرف دیکھا، اس نے اپنی جگہ سے علیحدہ ہو کر پہلے تو شہنشاہ کو ایک سجدۂ تعظیمی کیا، پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

لب خسروی کو جنبش ہوئی "کہو تمہارے ممالک کی کیا حالت ہے، لارڈ ڈیول!"

لارڈ ڈیول نے معمولی انداز سے گلا صاف کرکے کہا "جہاں تباہ! مجھے خوف ہے کہ جو خبریں سنانے والا ہوں، اسے جہاں تباہ مسرت سے نہ سن سکیں گے"

ضلالت مآب کے چہرے پر ہلکی سی شکن پڑ گئی، سارے دربار کی ہر چیز پر سیاہی

اُمید ہونا۔ تسلی ہونا۔ اطمینان حاصل ہونا ﮯ

تیرے آتے ہی دم میں دم آیا ہوگئی یاس اُمیدواری آج (مومن)

دم میں دم رہنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ حیات رہنا۔ زندگی رہنا۔ جیتا رہنا جیسے اگر دم میں دم رہا تو سمجھ لوں گا۔

دم میں دم ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ جینا۔ حیات ہونا۔ زندگی ہونا ﮯ

دیدِ مشتاق کو منظور تو عالم میں ہے دم ترا بھرتے ہیں جب تک کہ دم میں دم باقی

دم میں لانا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ فریب دینا۔ بہکانا۔ دھوکہ دینا۔ جھانسا دینا۔ جل دینا۔ دام فریب میں لانا +

دم ناک میں آنا۔ یا۔ ناک میں دم آنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے بیزار ہونا۔ بیزار ہونا۔ نہایت تکلیف میں ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا +

دم ناک میں کرنا۔ یا۔ ناک میں دم کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ عاجز و تنگ کرنا۔ ستانا۔ تکلیف دینا +

دم ناک میں لانا۔ یا۔ ناک میں دم لانا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ دیکھو دم ناک میں کرنا ﮯ

زلفِ مشکیں مکھڑے پر کر دلا جاتی ہے یا لائی ہے اب نکہت گل کیوں مرا دم ناک میں (ناسخ)

دمِ نقد۔ ف + ع۔ صفت۔ بریدہ۔ تنہا۔ اکیلا۔ یک بینی و دو گوش۔ چھڑی سواری +

دم نکلنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ (۱) جان نکلنا۔ جان فنا ہونا۔ روح نکلنا۔ مرنا۔ پران چھوڑنا جیسے ناک پکڑنے سے دم نکلتا ہے (۲) نزع میں ہونا۔ آخیر سانس لینا (۳) کسی پر دم دینا۔ عاشق ہونا۔ نہایت فریفتہ و مفتون ہونا ﮯ

دم نکلتا ہے ترے ہونٹوں پر جانِ عاشق لبوں پر آئی ہے (برق)

دم نہ مارنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ مُنہ سے بھاپ نہ نکالنا۔ اُف نہ کرنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ چپ رہنا ﮯ

ہنسا بولا کیا غیروں سے تو نے نہ کی اُف تک
تری محفل میں دم پر آ بنی لیکن نہ دم مارا

دم ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ (۱) پلاؤ پکنا۔ چاول پکنا +

دم ہی دم میں رکھنا۔ ا۔ فعلِ متعدی۔ ٹال ٹول کرنا۔ حیلہ حوالہ بتانا۔ دھوکے میں رکھنا۔ بیت و لعل کرنا ﮯ

ہمیں دم ہی دم میں کہاں تک رکھے گا کوئی دم تو وعدہ وفا کیجیئے گا (ظہیر)

دُم۔ ف۔ اسمِ مؤنث۔ (۱) پونچھ۔ ذنب۔ دنب + دُنبالہ (۲) پچھلا حصہ۔ انت۔ انجام + تھوڑا سا کام جیسے ہاتھی نکل گیا دُم باقی ہے (۳) پچھاگو۔ پچھاڑا۔ پیر +

دُم چھلا۔ یا۔ پچھلا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دُنبالہ۔ پچھالا۔ جھبّا۔ لیری + پُچھڑی +

دُم دار۔ ف۔ صفت۔ پونچھ والا۔ ذوذنب۔ دُنبالہ دار۔ پونچھڑی والا۔ پونچھل +

دُم دار تارا۔ ا۔ اسم مذکر۔ پونچھل تارا۔ جھاڑو تارا +

دُم دبا کر۔ ا۔ تابع فعل۔ دُم چھپا کر۔ چپکے سے۔ دبکر +

دُم دبا کر بھاگنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دبکر بھاگنا۔ ڈر کے مارے دُم چھپا کر بھاگنا۔ ذلیل کتے کی طرح بھاگنا +

دُم دبانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ چوپائے کا اپنی دُم کو دونوں ٹانگوں کے بیچ میں چھپا لینا۔ کتے کا دُم کو دونوں پاؤں میں دبا لینا + دبنا۔ کھسیانا۔ مغلوب ہونا +

دُم دبا جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ بھاگ جانا۔ چمپت بننا +

دُم سُم۔ ا۔ صفت۔ نہایت فربہ۔ چوپڑ دتا۔ جسیم۔ گول متھول۔ دُم سے سُم تک یکساں +

دُم کے پیچھے پھرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ ساتھ ساتھ لگا پھرنا۔ پیچھے پیچھے پھرنا۔ ساتھ رہنا جیسے میں عورت ذات کہاں کہاں اس کی دُم کے پیچھے پھروں +

دُم میں گھسنا۔ ا۔ فعل لازم۔ گانڑ میں گھسنا۔ خوشامد میں رہنا۔ پیچھے لگا رہنا۔ چمٹنا۔ لپٹنا + خوشامد کے مارے ساتھ رہنا +

دُم میں نمدا یا رسا باندھنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ (بازاری) پکڑ کر باندھنا۔ حیوانوں کی طرح اگاڑی پچھاڑی باندھنا +

دُم ہلانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) کتے کا خوشامد کی علامت ظاہر کرنا۔ خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔ دُم لابہ (۲) جھاڑ دینا۔ جھاڑنا۔ صاف جیسے کتا بھی دُم ہلا کر بیٹھتا ہے +

سی دوڑ گئی، حکم ہوا "تم بیان کرو لارڈ ڈیول، اپنے عزور کی قسم میں ناخوش ہونگا"
لارڈ ڈیول نے عرض کیا، اور اُس کی لرزتی ہوئی آواز اس کے دل کی دھڑکن کا پتہ دے رہی تھی "جہاں تباہ! ان ممالک محروسہ سرکاری میں جن کی نگرانی ضلالت مآب نے مجھے عطا فرمائی ہے، یعنی انگلستان و فرانس وسوئٹزرلینڈ وسویڈن وڈنمارک میں ہمدردی و اخوت کا مادہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، سرمایہ دار اور مزدور کی جنگ کم ہوتی جاتی ہے، اور ان میں ایک خاص خواہش امان وسلامتی کی پیدا ہو گئی ہے، اُن کے جمہور کا یہ خیال ہوتا جا رہا ہے کہ صلح و آشتی ہی میں فلاح و بہبود ہے، چنانچہ یہ لچر اور لغو خیالات و رجحانات اس قدر تیزی سے پھیلتے جاتے ہیں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوانوں کو اس طرح امن عامہ کا خواہشمند بناتے جا رہے ہیں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور کی وہ قسم جو ضلالت مآب نے اغوائے بنی آدم کے بارے میں ابد الآباد تک کے لئے کھائی تھی، آجکل کے زمانے میں کیونکر پوری کی جاسکے گی۔ عالیجاہا! آپ کا یہ گرگِ باراں دیدہ نمکخوار یہ عرض کرنے میں اپنی سُبکی نہیں سمجھتا کہ فضا کی ناموافقت کی وجہ سے اُس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے!"

شیطان کا آتشیں چہرہ غصے سے سیاہ ہو گیا، کمرے بھر میں تاریکی پھیل گئی اور ساری بُھتنیاں خوف سے بھنبھنانے لگیں، مہ جبینوں میں سے ایک صاعقہ کی طرح چمکی وہ لارڈ ڈیول کے پاس شہابِ ثاقب کی طرح آ کر گری۔ اُب الخبائث نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا، آنکھوں میں چمک، لبوں پر مسکراہٹ پیدا ہوئی۔ ہال میں روشنی پھیل گئی۔

وہ تعظیماً جھک کر بولی "عالیجاہ! لارڈ ڈیول واقعی بوڑھے ہوئے، اب یہ بچوں کی طرح ذرا ذرا سی باتوں سے ڈرنے لگے ہیں، اُن کے دماغ سے سوچنے کا مادہ اور سمجھنے کی صلاحیت بالکل اسی طرح غائب ہو گئی ہے، جس طرح سوڈا واٹر کی کھلی ہوئی بوتل سے جھاگ کافور ہو جاتی ہے۔ مگر جہاں تباہ! میں فرانس میں موجود ہوں، اور جب تک وہ خطۂ مینو سواد میری نگرانی میں ہے میں اس مُلک کے باشندوں کو کبھی بھی یکدل ہو کر کام نہ کرنے دونگی۔ ایک تو عیش ونشاط کا وہ بازار گرم رہے گا کہ وہاں کے مرد و عورت کبھی زندگی کے مسائل پر سنجیدگی سے غور ہی نہ کر سکیں گے، دوسرے ان کے جذبات ہمیشہ اتنے برانگیختہ رہیں گے کہ وہ آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا ہی نہیں پیدا کر سکیں گے! عالیجاہا! میں نے اب کچھ انتظام کر رکھا ہے کہ وہاں کے مدبرین لاکھ کوششیں کریں، مگر اُن کی کابینہ کی اوسط عمر تین چار ماہ سے زائد نہ ہو سکے گی! بھلا وہ لوگ جو آئے دن اپنی سلطنت کے سر پر طرح طرح کی ٹوپیاں پہناتے اور اُتارتے ہوں اُن سے مایوس ہو جانا کوئی عقلمندی ہے!"

ایک اور پری اپنی جگہ سے اُٹھ کر تختِ شاہی کے سامنے اٹھلاتی ہوئی آئی اور بڑے دلربایانہ انداز سے بندگی کر کے بولی "عالیجاہ! خاص انگلستان کی نگرانی میرے ذمہ ہے۔ میں بھی اپنی بہن عقل کی دیوی کی رائے سے اتفاق کلی رکھتی ہوں۔ فرانس تو فرانس، ہمیں انگلستان سے بھی مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اس کے پاس ایک چوتھائی دنیا ہے، اور اس میں بہت سے ایسے حصے شامل ہیں جہاں ہمارے ہی منشا کے مطابق حکومت ہوتی ہے! خود انگلستان میں قدامت پسندوں کا دور دورہ ہے، اور یہ جماعت کالے گورے مشرقی اور مغربی کے امتیازات سے باز نہیں رہ سکتی؛ اس لئے اس سے مایوس ہونا نہ تو قرین عقل ہے اور نہ نتیجۂ فہم و فراست! بس سرکارِ عالی اس سے سمجھ لیں کہ چار ہی دن ہوئے کہ اُنھوں نے اپنے محبوب ترین بادشاہ کو محض اس بنا پر تخت سے اُتار دیا کہ وہ ایک مطلقہ سے شادی کرنا چاہتا تھا، جب تک اسی طرح کی قدامت پسندی انگلستان میں باقی ہے اُس وقت تک انگریز ہمارے پنجۂ فولادی سے نہیں نکل سکتا!"

شیطان مسکرا کر بولا "شاباش، مرحبا! تم دونوں نے تصویر کا دوسرا رُخ پیش کر کے ذرا اُمید دلائی کہ مابدولت کے نمکخواروں میں اب بھی سُوجھ بُوجھ کے لوگ موجود ہیں۔ ورنہ تمہارے افسر لارڈ ڈیول نے تو بالکل مایوس ہی کر دیا تھا"

لیڈی تبلی ذی ہٹ بولیں "جہاں تباہ! اسی لئے تو بہن عقل کی دیوی نے اُن کو بوڑھا کہا۔۔۔۔" لارڈ ڈیول پیچ و تاب کھا کر بات کاٹ کر بولا "ضلالت پناہ! یہ چھوکریاں معمولی سطحی باتوں پر جاتی ہیں، یہ صحیح نتائج نہیں کر سکتی ہیں! میں نے جہاں تباہ سے بالکل صحیح عرض کیا ہے کہ بڑا خطرہ ہے! حضور میں دو اُمور کی طرف سرکاری توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ایک تو یہ کہ انگلستان میں وہ جماعت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جو نو آبادیات ومقبوضات کو حکومت خود اختیاری دینا پسند کرتی ہے، چنانچہ عالی جاہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ڈومینین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، کناڈا،

دما

دِماغ - ع - اسم مذکر - (۱) مغز - بھیجا - سر کا گودا + گودا (۲) - ف - غرور - تکبر - گھمنڈ - تمکنت (۳) - (عقل - دانائی - سمجھ - فہم جیسے عالی دماغ یعنی عالی فہم (۴) - تاب - برداشت - ہمت - سہار

غم الفت میں تکلیف سر داغ نہ دو مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا (غالب)

(۵) - ہوش - حواس - اوسان +

دماغ پریشان کرنا - ا - فعل متعدی (۱) حواس باختہ کرنا - اوسان پراگندہ کرنا - اوسان اُڑانا (۲) طبیعت مکدر کرنا - دل بگاڑنا +

دماغ چڑھنا - ا - فعل لازم - مغرور ہونا - گھمنڈ نکلنا +

دماغ چاٹنا - ا - فعل متعدی - مغز کھانا - بکواس کرنا - بکنا - کاؤں کاؤں کرنا - ژق ژق کرنا +

دماغ چٹ - ا - اسم مذکر - بکواسی - بکواری - بکی

دماغ چلنا یا آسمان پر ہونا - ا - فعل لازم - اترانا - غرور رہنا - گھمنڈ ہونا - خود بین ہونا +

دماغ چوٹیا - وصفت - مدمّغ - مغرور - متکبر - خود پسند - گھمنڈی + دماغ چلا

دماغ چوٹی - اصفت - اترانے والی - دماغ دار - متکبر - مغرور - مدمّغ - سیدھے منہ بات نہ کرنے والی - خود پسند - اجتر +

دماغ خالی کرنا - ا - فعل متعدی - مغز خالی کرنا - دماغ کھوکلا کرنا - مغز پچی کرنا +

دماغ دار - ف صفت - دیکھو (دماغ چوٹیا) +

دماغ رکھنا - ا - فعل لازم - مغرور ہونا - متکبر ہونا - اترانا - تمکنت کرنا +

دماغ روشن - ا - اسم مؤنث - ناس - ہلاس - نسوار +

دماغ کرنا - ا - فعل متعدی - اترانا - غرور کرنا - تمکنت کرنا - خاطر میں نہ لانا +

دماغ میں خلل ہونا - ا - فعل لازم - دماغ میں فرق آنا - عقل میں فتور پڑنا - مالیخولیا ہونا - سودا ہونا - جنون ہونا - سڑی ہونا +

دماغ نہ پایا جانا - یا - نہ ملنا - ا - فعل لازم - نہایت متکبر ہونا - مدمّغ ہونا

نکہت گل جب سے آئی ہے نہیں ملتا ہمیں دماغ اپنا (ناسخ)

دماغ ہونا - ا - فعل لازم - غرور ہونا - تمکنت ہونا +

دمادم - ف - تابع فعل - پے در پے - متواتر +

دماغی - ا - صفت - عوام - دیکھو (دماغدار) +

دمامہ - ف - اسم مذکر - نقارہ - دھونسا +

دمچی - ف - اسم مؤنث - ساز کا وہ تسمہ جو گھوڑے کے دُم کے نیچے رہتا ہے

دمک

لید خورا - پارہ دُم +

دَمدَمہ - ف - اسم مذکر - مصنوعی قلعہ - مورچہ - مورچال - دُھس - وہ قلعہ جو لڑائی کے وقت ہتھیلیوں میں خاک بھر کر بنا لیتے ہیں +

دمدمہ باندھنا - ا - فعل متعدی - قلعہ باندھنا - مورچہ بندی کرنا - دُھس بنانا

دَمرک / دمرکا - ہ - اسم مذکر - چمڑے کا وہ گول ٹکڑا جو ٹکلے میں لگاتے ہیں - ہندو دمکڑا بھی کہتے ہیں +

دُمریز / دُمریزی - ا - صفت - وہ پھل جو درخت میں موسم کے بعد یا پھل توڑنے کے پیچھے آئے جیسے دُمریزی نارنگی و امرود وغیرہ +

دَمڑی - ہ - اسم مؤنث - (۱) پیسہ کا چوتھا حصہ - چھدام (پورب میں ادھی کو کہتے ہیں) (۲) چوتھا حصہ - چوتھائی (۳) کچے ۵ ہیگو کو بھی دمڑی کہتے ہیں +

دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی - ہ - مثل - اصلی قیمت کم اور خرچ زیادہ - وہ چیز جس کے اوپر قیمت سے زیادہ خرچ بیٹھے +

دمڑی کے تین تین - ا - کہاوت - نہایت ارزاں - کوڑیوں کے مول +

دمڑی کی دال تو اپتلی نہ ہو - ہ - کہاوت - کنجوس عورت کی ہجو میں کہتے ہیں +

دمڑی کی ہانڈی لیتے ہیں تو اُسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں - ہ - کہاوت - ہر ایک کام نہایت اطمینان اور سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے +

دمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی - ہ - کہاوت - گو کسی قدر نقصان ہوا مگر آدمی کو آزما لیا +

دَمڑے - ہ - اسم مذکر - حقارتاً - دام - روپے +

دمڑے خرچنا - ا - فعل متعدی - دام لگا کر مول لینا - زر خرید کرنا - جیسے کونسے تم نے مجھ پر دمڑے خرچے تھے +

دمڑے کرنا - ہ - فعل متعدی - کوڑے کرنا - بیچ کر دام بندھانا - کمتی بڑھتی فروخت کر دینا +

دَم طمانچہ - ا - اسم مذکر - ہندی چھوٹی اور موٹی تلوار - تیغہ - پیش قبض - تیغچہ

جان جائیگی دریچہ اُنکا تیغہ ہو گیا شوقِ نظارہ میں ہر دم دم طمانچہ ہو گیا (خواجہ زیر)

دَمک - ہ - اسم مؤنث - چمک - درخشندگی - تابش - تابندگی - تمتماہٹ - چہرے یا سونے کی چمک +

دَمکلا - ہ - اسم مذکر - پانی چڑھانے کی کل + پچکاری + دمکش + دُخانی کل + گوپیا - منجنیق +

آسٹریلیا، نیوزیلینڈ اور افریقہ تو پہلے سے آزاد تھے۔ آئرلینڈ جہاں صدیوں سے ہمارے اصولوں پر حکومت ہوتی تھی، وہ بھی جمہوری سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا اور ہندوستان بھی اسی شاہراہ پر گامزن ہے!"

لیڈی بلیذی بب چمک کر طنز سے بولی بھی بالکل سچ ہے! جیسے وہاں ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کا وجود ہی نہیں!۔۔۔۔۔"

لارڈ ڈیول نے جھڑک کر کہا "پھر وہی سطحی باتیں! یہاں جمہور کی ذہنیت کے بدلنے کا سوال ہے نہ کہ چند خود غرض اور خود ساختہ لیڈروں کے شور و شغب کا۔ جب تم ان باتوں میں فرق نہیں کرسکتیں تو بہتر ہوگا کہ تم شہنشاہ کے روبرو خاموش ہی رہنے کی کوشش کرو۔۔۔۔"

لارڈ ڈیول کی اس ڈانٹ پر لیڈی بلیذی بب کی غزالی آنکھیں پُرآب ہوگئیں۔

شیطان کے چہرے پر شکنیں پڑیں، اور پھر تاریکی پھیلنے لگی، وہ گرجکر بولا "خاموش رہو لارڈ ڈیول! مابدولت کو مایوسی کی باتیں نہیں پسند ہیں۔ کیا تم یہ بھول گئے کہ مابدولت اکیلے پوری خدائی کا مقابلہ کرنے نکلے ہیں اور کبھی ہراساں نہیں ہوئے، ذرا سوچو تو تنہا مری ذات کے مقابلے پر کیسی کیسی طاقتیں ہیں۔ ملائکۂ ارض و سما اتنے کہ جنکی صحیح تعداد آدم کے خدا کو بھی شاید ہی یاد ہو!"

سارا مجمع مسکرا دیا۔۔۔ "پھر انبیاء و اولیا، اصفیا و اتقیا، صلحا و زہدا مگر مابدولت و اقبال نے جس کام میں ہاتھ ڈالا آج تک کبھی ناکامیاب نہیں ہوئے۔ نہ اس جانب نے شکست مانی، نہ کبھی ہارے یا مایوس ہوئے! کان کھولکر سُن لو لارڈ ڈیول! خواہ فضا موافق ہو یا مخالف، مگر ان ممالک کو میری ہی خواہش کے مطابق اور میرے ہی اصولوں پر چلنا پڑے گا، ہاں اگر تم سے یہ کام نہیں سنبھلتا تو بہتر ہوگا کہ وزیر اعظم کے مشورے سے اُن ممالک کا چارج کسی اور کو دے دو، مگر مابدولت کے سامنے اس طرح کی باتیں نہ کرو جن سے تمہارے چھوٹے سے دل کے دھڑکنے کی صدا آرہی ہو!"

سارے مجمع میں ایک اضطراب کی لہر دوڑگئی، اہرمن ہی خیر کرے! جب انگلستان و فرانس کی رپورٹ پر یہ غصہ ہے تو دیگر ممالک کے حالات و واقعات سننے کے بعد کیا کیفیت ہوگی، پھر اگر سب سے جہاں دیدہ، سب سے معتمد اور سب سے بااثر طاغوت کی بھرے دربار میں یہ رسوائی ہوئی تو وہ جو چھوٹے ہیں، جن کا مرتبہ نسبتہً کم ہے ان کی کیا گت بنے گی!

اسی حالت انتشار میں لارڈ ڈیول نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کمر میں لگی ہوئی تلوار کھول کر تخت کے سامنے رکھدی اور ہاتھ جوڑ کر کہا "ضلالت انتساب! ہمارا کام سچ اور صحیح حالات و واقعات کا گوش گزار کرنا ہے، نہ کہ سرکار کے سامنے اپنے کارنامے بیان کرنا! عقل نے ہمیشہ یہ رائے دی ہے کہ دشمن کو کبھی کمزور نہ سمجھو، تاکہ تم اُس کے مقابلے کے لئے بہتر سے بہتر طریقے پر تیار ہوسکو۔ اگر عالی جاہ یہ خیال فرماتے ہیں کہ صحیح حالات کا عرض کردینا ہی کمزوری کی دلیل ہے تو لیڈی بلیذی بب کو میرے ممالک کا چارج دلوادیا جائے، میں واقعی بوڑھا ہوا، مجھے ہر لمحہ انسانی دنیا کے بہترین دماغوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے، اور میں سوچتے سوچتے تھک جایا کرتا ہوں، میرے لئے آدم کے خدا کی بنائی ہوئی جنت سے کہیں زیادہ اس میں راحت و مسرت کے سامان ہیں کہ میں اپنے آقا اور ولی نعمت کے قدموں سے لگا بیٹھا رہوں!"

شیطان پر آخری فقرے کے خلوص کا بڑا اثر ہوا، اس نے سوالیہ انداز سے وزیر پُرتدبیر کی طرف دیکھا، اس نے سر ہلا دیا۔

شیطان کھڑا ہوگیا، وہ خسروانہ تمکنت سے آہستہ آہستہ آگے بڑھا، اس نے جُھک کر تلوار اُٹھائی، اُسے لارڈ ڈیول کو واپس دے کر وہ بولا۔

"میرے سب سے معتمد گرزر! میں تمہاری قابلیت، تمہاری جفاکشی اور تمہارے خلوص کا قائل ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جو ممالک تمہیں سپرد ہیں ان کا انتظام و انصرام تم سے بہتر کوئی نہیں کرسکتا۔ میں خوش ہوں کہ تم نے وہاں کے سچے حالات سے مجھے آگاہ کردیا۔ اب ان خرابیوں کے دور کرنے کی صورتیں تم خود ہی سوچو اور خود ہی ان تدبیروں پر عمل پیرا ہو۔ مجھے تمہاری فراست سے اس امر کا یقین ہے کہ تمہاری تدبیریں کامیاب ہوں گی، اور ابھی صدیوں ان ممالک میں جیت ہماری ہی رہے گی!"

لارڈ ڈیول نے جُھک کر جس ہاتھ سے تلوار ملی تھی اُس کو چوم لیا، پھر وہ بولا "میں ضلالت انتساب کے اس اعتماد کا صد درجہ ممنون ہوں اور حضور عالی کو یقین دلاتا ہوں کہ شیطانی قدرت میں جتنی تدبیریں، چالیں، عیاریاں اور مکاریاں ہیں میں اُن سے کام لینے سے اپنے ممالک میں باز نہ آؤں گا!"

شیطان مسکرایا، اس نے گرزر کے جھکے ہوئے سر پر ہاتھ رکھدیا، پھر لارڈ ڈیول پیچھے ہٹ کر اپنی کرسی پر، اور شیطان اپنے تخت پر بیٹھ گیا۔

ڈمکنا - ہ۔ فعل لازم۔ چمکنا۔ جھلکنا۔ درخشاں ہونا۔ تاباں ہونا۔

دُمُنہا - ہ۔ صفت۔ دو مُنہ کا۔ دو مُنہ کا سانپ۔

دَموی - ع۔ صفت۔ خُونی۔ خُون کا۔ منسُوب بخُون۔

دموی مزاج - ع۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس میں خون کا غلبہ زیادہ ہو۔

دَمہ - ف۔ اسم مذکر (۱) دھونکنی۔ (۲) سانس کا روگ۔ ضیق النّفس۔

دَمی - ف۔ اسم مؤنث۔ چھوٹی سی گڑگڑی۔ ایک قسم کا چھوٹا حقہ۔

دِن - س۔ اسم مذکر (۱) روز۔ یوم۔ دیوس۔ (۲) صبح سے شام تک کا وقت۔ (۳) زمانہ۔ دور۔ وقت۔ گھڑی۔ پل۔ جیسے وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ مارتے تھے (۴) اوقات (۵) طالع۔ بخت۔ نصیب۔

کب تلک ہوگی ملاقات مری تو پوچھوں اس / ذرا تو دیکھ نجم ہیں سے ستارے دن (جرأت)

دن آنا - ہ۔ فعل لازم (۱) موسم آنا۔ رُت آنا (۲) وقت آنا۔ وقت مقررہ کا آنا۔ موت کا وقت آنا (۳) ایام آنا جیسے آنا (۴) شامت آنا۔ بُرے دن آنا (ہندو)

دن بدن - ہ۔ تابع فعل۔ روز بروز۔ آئے دن۔ ہر روز۔ روز مرہ۔ رفتہ رفتہ۔ شدہ شدہ۔

دن بھر - ہ۔ تابع فعل۔ تمام دن۔ تمام روز۔

دن بھاری ہونا یا رہنا - ہ۔ فعل لازم۔ سختی کے دن آنا۔ تنگدستی ہونا۔ بخت برگشتہ ہونا۔

جو ہوا عالم میں ان سنگیں دلوں پر مبتلا / ہم نے یہ دیکھا ہمیشہ اس کے دن بھاری رہے (معروف)

دن بھاری محبت میں جو شاہ ہوئے ہیں / کٹتے ہی نہیں ہائے غضب آہ ہر دیکاے (ناسلوم)

دن بھرنا - ہ۔ فعل لازم۔ مصیبت کے دن پورے کرنا۔ مصیبت میں بسر کرنا۔ زندگی کا رنج واندوہ میں بسر کرنا۔ عمر کے دن پورے کرنا۔

کچھ طرح ہو کہ بے طرح ہو حال / عمر کے دن کسی طرح بھر لو (امیر)

جسی آغوش کو تم بھرتے نہیں / زندگانی کے وہ دن بھرتے ہیں (ناسخ)

دن پڑنا - ہ۔ فعل لازم (ہندو) مصیبت آنا۔ بُرا وقت آنا (۲) رانڈ ہونا۔ بیوہ ہونا۔

دن پورے کرنا - ہ۔ فعل متعدی۔ جُوں توں بھوگنا۔ مصیبت کے دن کاٹنا۔ عمر کو جُوں توں کر کے پُورا کرنا۔

دن پھرنا - فعل لازم۔ دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ نصیب پھرنا۔ نصیبا جاگنا۔ ایام

سعید کا آنا۔ نحوست اور تنگی کا دُور ہونا۔ اختر کا یاور ہونا۔ خورشید اقبال کا کسوف زوال سے نکلنا۔ مصیبت کے بعد راحت ہونا۔ ایام بد و منحوس کا ٹلنا۔

جی میں ہے آئے گر اب کے ملاقات کو تو / دن پھریں تیرے اگر آن پھرے تو (ظفر)

دن پھیرنا - ہ۔ فعل متعدی۔ ایام بد و منحوس کا دور کرنا۔ مصیبت کھونا جیسے اللہ نے اُن کے دن پھیرے۔ ایسے ہمارے تمہارے بھی پھیرے (کہانی کا فقرہ)

دن ٹلنا - ہ۔ فعل لازم۔ حیض کا نہ آنا۔ معمول کے دن گزر جانا۔ پیٹ رہ جانے کی علامت ظاہر ہونا۔

دن جانا - ہ۔ فعل لازم۔ دن گزرنا۔ ایام دولت و کامرانی کا خاتمہ ہونا۔

دن چڑھانا - ہ۔ فعل متعدی۔ دیر کرنا۔ صبح کا وقت گزار دینا۔

دن چڑھنا - ہ۔ فعل لازم۔ صبح کا وقت گزرنا۔

(۲) دیکھو دن نکلنا۔

دن چڑھے - ہ۔ تابع فعل۔ سورج نکلے۔ آفتاب کے بلند ہو جانے پر۔

واہ دم صبح کو نکلے آئے / دن چڑھے کیسے دن ڈھلے آئے (ظفر)

دن دونا رات چوگنا - ہ۔ تابع فعل۔ کسی امر میں نہایت ترقی کرنے کی نسبت کہتے ہیں جیسے اس کا اقبال دن دونا رات چوگنا ہے۔

دن چھپنا - ہ۔ فعل لازم۔ دن غروب ہونا۔ سورج ڈوبنا۔ شام ہونا۔

دن دہاڑے، دن دھولے، دن دوپہر، دن دیے - ہ۔ تابع فعل۔ دن میں۔ سب کے سامنے۔ کھلے خزانے۔ علانیہ۔ روز روشن میں۔

دن دہاڑے جو چلی آئی تو گھر میں میرے / تو دوگانا ترے آنے سے مجھے شور پڑا (رنگین)

شب بازی زلف سیاہ یار کو دیکھ / دن دیے روز دکھائی ہے شب مجھے (احسان)

دن ڈھلنا - ہ۔ فعل لازم۔ دن گزرنا۔ زوال آفتاب ہونا۔ آفتاب کا نقطۂ نصف النہار سے گزرنا۔ دن گھٹنا۔

وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر / اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا (ذوق)

دن ڈھلے - ہ۔ تابع فعل۔ دوپہر پیچھے۔

دن سن - ہ۔ اسم مذکر۔ دن کے ساتھ سن و سال۔

کہا ابھی دن سن ہیں اس محبوب کے نام خدا

دن سے - ہ۔ تابع فعل۔ قبل از غروب۔ دن چھپنے سے پہلے۔ سر شام۔

وزیر نے آواز دی "ہز اکسیلنسی کیپٹن فورسٹ!"

- عالی جاہ! سالِ رواں میں ممالکِ محروسہ اطالیہ، جرمنی و اسپین، میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے ہمیں کسی قسم کی کوئی مایوسی ہو۔ اطالیہ میں آزادی معدوم ہے۔ حبشہ کے ساتھ بہیمانہ سلوک میں کوئی کمی نہیں، اور جب تک ہمارے دوست فیسشوں کی حکومت ہے، ہر لحہ ہمیں نئی طرح کی کامیابیوں کی اُمید ہے۔ اسپین کی خانہ جنگی اور خانماں بربادی پورے زور شور سے جاری ہے۔ نسلِ انسانی کے انقطاع اور انسانیت کے مٹانے کی کوشش روز افزوں ہیں، خونِ انسانی سے برابر ہولی کھیلی جارہی ہے، اور ہماری ہر طرح سرخروئی ہے! اب رہا جرمنی تو وہاں کے باشندوں کے آپس کے اتحاد و اتفاق، نیز علم و عقل سے بڑا خطرہ تھا، مگر وہاں یہودی و آریہ کے سوال نے ہماری کامیابی کے بہت سے امکانات پیدا کردئے، اور ہم نے ان مواقع سے خوب خوب فائدے اُٹھائے، چنانچہ تمام ایسے لوگوں کو جو اقلیمِ علم و ادب پر حکمرانی کر رہے تھے ملک سے جلاوطن کرادیا، اور جرمنی کو ہمارے خاص ممالک، اطالیہ اور جاپان کا حلیف بننے پر مجبور کردیا، میں شاہِ جم جاہ کو اپنے ممالک کی طرف سے اطمینانِ کلی دلاتا ہوں، آدم کا خدا لاکھ چاہے مگر ابھی صدیوں تک ان ممالک کی ارواح ہماری ملکیتِ خاص رہیں گی!"

شیطان نے خوش ہو کر کہا "مرحبا! مرحبا! ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند!"

وزیر اعظم نے پھر کھڑے ہو کر آواز دی "کامریڈ سٹینسکی!"

ایک سوکھا سا عفریت جس کے چہرے کی قطع بالکل روسی بھالو سے ملتی تھی اُٹھ کر کھڑا ہوا، اور کانپتی ہوئی آواز میں بولا "جہاں تباہ! مجھے خطرہ ہے کہ میری رپورٹ لارڈ ڈیول کی رپورٹ سے بھی زیادہ ناپسند کی جائیگی۔ میں عالی جاہ کی طرف سے ممالکِ روس، سائبیریا، ترکستان و بلقان وغیرہا میں نمائندہ ہوں۔ مگر سرکار والا تبار میں کوئی دل خوش کن خبر گوش گزار کرنے سے معذور ہوں۔ سرکاری ملکیت کے اس خطے کے سب سے بڑے حصے میں سرمایہ داری اور امارت کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔ اور انسانی دماغوں نے ہمیں شکست دینے کی ہر صورت اور ہر تدبیر اختیار کرلی ہے، مذہب ظاہری جو ہمارا سب سے مضبوط اور مستحکم قلعہ تھا اور جس کے اندر چھپ کر ہم نے آجتک بڑے سے بڑے دشمن کا مقابلہ کیا ہے وہ روس میں بالکل مسمار کردیا گیا، ان میں آپس کی مروت، اخوت و خلوص روز افزوں ترقی پر ہے مساوات کا خیال اس قدر خطرناک طور پر پھیل گیا ہے کہ مجھے بھی اپنے نام سے شہزادے کا شاندار لقب نکال دینا پڑا اور اُس کی جگہ پر کامریڈ کا سا حقیر و ذلیل لفظ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر یہی حالات رہے تو مستقبل قریب میں یہ تمام ممالک ہمارے ہاتھ سے بالکل نکل جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

شیطان نے گھبرا کر پوچھا "تو تم نے اُس کے انسداد کی کوئی تدبیر نہ کی؟"

کامریڈ نے کہا "جہاں تباہ! مجھ سے جو کچھ ہوسکتا ہے میں کر رہا ہوں اور میں عالی جاہ کے سامنے اس کا اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی اسکیموں میں کپتان فورسٹ سے بہت کچھ مدد مل رہی ہے۔" یہ کہتے کہتے وہ کپتان کی طرف دیکھ کر ذرا سا جھک گیا، کپتان نے بھی نصف قد سے کھڑے ہو کر اس تعظیم کا جواب دیا۔

کامریڈ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "مگر ضلالت انتساب! میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر غور و فکر کے لئے کابینہ کا ایک خاص جلسہ حضور کی ذاتی صدارت میں جلد سے جلد منعقد کیا جائے۔ تاکہ تمام پہلوؤں پر بحث کرکے حریت و مساوات کی اس لہر کو روکنے کے لئے کوئی موثر اقدام کیا جاسکے۔"

شیطان نے وزیر اعظم کی طرف دیکھکر کہا "اچھا آج بارہ بجے کابینہ کا جلسہ بلالو۔"

وزیر اعظم تعظیماً جھکا اور اُس نے ایک کاغذ پر یہ حکم نوٹ کرلیا۔

پھر وزیر اعظم نے باآواز بلند پکارا "مسٹر ڈالر!"

ایک لمبا سوکھا سا عفریت کھڑا ہوا، اور اُس نے تخت کے سامنے تعظیماً جھکنے کے بعد کہنا شروع کیا: "جہاں تباہ! کامریڈ سٹینسکی کی رپورٹ کے بعد غالباً میری رپورٹ حضور کے لئے حد درجہ خوش کن ہوگی، حضور کے اس ادنیٰ ترین خادم نے ممالکِ امریکہ کے دلوں پر اس طرح قبضہ کر رکھا ہے کہ چاہے دنیا کے سارے ممالک سرتابی و روگردانی کی جسارت کر بیٹھیں، مگر جو ممالک اس غلام کو سپرد کئے گئے ہیں ان کو اس طرح کی سرتابی کا خیال تک نہیں ہوسکتا، ہم نے ان ممالک کے ہر شعبۂ زندگی کو ہوسِ زر میں رنگ دیا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے آدمیوں سے لے کر بڑے سے بڑے قائدین تک ہر ایک میری ہی خدمت اور میری ہی محبت میں

دِن سیدھے ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوش طالعی و فرخندہ فالی ہونا۔ اقبال سا... ہونا۔ ... کا موافق ہونا۔ ؎
اُلٹے ... [illegible] ... پہنچتے ہیں دشمن...

دِن عید رات شب برات ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ رات دِن عیش و نشاط میں گزرنا۔ دِن کو عید کی سی خوشی اور رات کو شب برات کا سا جلسہ رہنا۔

دِن پُورے کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مصیبت ... [illegible] ... دِن کاٹنا۔ دِن پورے کرنا۔ دنوں کو ... [illegible]۔

دِن کٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دِن بسر ہونا۔ دِن گزرنا۔ ؎
دِن کس ... [illegible] ... رات ... [illegible]

دِن کو اُوتی اُوتی رات کو چرخہ پُونی۔ کہاوت۔ بے وقت اور بے موقع کام کرنے کی نسبت کہتے ہیں۔

دِن کو تارے دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ صدمہ ... دماغ پہنچانا جس سے آنکھوں کے آگے ترمرے سے آجائیں۔

دِن کو دِن رات کو رات نہ جاننا۔ یا۔ نہ سمجھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی کام میں رات یا دن کی پرواہ نہ کرنا۔ آرام سے کام نہ رکھنا جیسے اُسکی ماں نے دِن کو دن رات کو رات نہ جانا تب پال پوس کر بڑا کیا۔

دِن گنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بیہودہ وقت کھونا۔ وقت ضائع کرنا۔ عمر گزارنا۔

دِن گیا کہ رات۔ ہ۔ کہاوت۔ یعنی نہ تو دُنیا سے دِن کا ہونا جاتا رہا اور نہ رات کا آنا ہر وقت موقع حاصل ہے۔

دِن گئے۔ ا۔ محاورہ۔ وہ زمانہ لد گیا۔ وہ موقع گزر گیا۔ دولت و کامرانی اور خوش اقبالی کا وقت نہیں رہا۔ ؎
گئے دِن کنگھی کے باندھنے کے ۔ اب آنکھیں رہتی ہیں دو دو پہر بند (میر)
گئے وہ دِن کہ صحبت یار سے تھی اتنی مجکو ۔ کوئی اب غل عشرت میں اسکی بار پاتا ہوں
کبھی جو جی تڑپتا ہے بہت تو دور سے وہ در ۔ کھڑا ہو کے کن انکھیوں سے دیکھ آتا ہوں

دِن اُلنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) ... گھمنڈ ہونا۔ سفلے کو دولت ملنا۔ نخوت وغرور پیدا ہونا۔ بڑھکر چلنا (۲) عرصہ دراز ہونا۔ عرصہ لگنا۔

دِن مان۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دن کا بڑھنا گھٹنا۔ دِن کا اندازہ۔ (دنماں سے یہ مراد ہے کہ رات دن کی جو ساٹھ گھڑیاں مقرر ہیں اُن میں آفتاب اپنا روزمرہ دورہ پورا کرتا ہے اور اُترائین دکھشائین ہونے کے باعث دن کی اور رات کی گھڑیوں میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے پس اس کمی بیشی کی تعداد جو از روے حساب لکھی جاتی ہے اُسے دنماں کہتے ہیں۔ تمام مہورتوں لگنوں اور سعد نحس ساعتوں کے دریافت کرنے میں اس سے بڑا کام پڑتا ہے)۔

دِن نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سورج نکلنا۔ سورج اُدے ہونا۔ صبح ہونا۔ پو پھٹنا۔ صبح ہونا۔

دَنّا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) موٹا۔ مضبوط۔ لمبا۔ دراز۔ بڑا۔ کلاں۔ (۲) موٹی گیڑی۔ دنچو۔

دُنّاب۔ ہ۔ صفت۔ موٹا۔ سوجا ہوا۔ پھولا ہوا۔ فربہ۔ کُپا۔ ستہ مُستہ۔

دُنّاب ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سوجکر کُپا ہونا۔ نہایت فربہ ہونا۔ ازحد ...

دَنادَن۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) توپوں کی متواتر آواز۔ (۲) ضرب یا صدمہ کی پے درپے آواز۔

دَنادَنی کا تیل۔ ہ۔ اسم مذکر۔ طلا جو ذکر کو سخت کرتا اور شہوت کو بڑھاتا ہے۔ سانڈے کا تیل (جو لوگ سانڈے کا تیل بیچتے ہیں یہ اُنکی آواز ہے)۔

دُنبالہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ دُم۔ پیچھا۔ آنکھ کا کویا۔ وہ سُرمہ کی لکیر جو آنکھ کے کویہ سے آگے تک بڑھی ہوئی خوبصورتی کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ پتوار۔ کشتی یا جہاز کا پچھلا حصہ۔

دُنبالہ دار۔ ف۔ صفت۔ دُمدار۔ گچھے دار۔ پچھلے دار۔

دُنبل۔ ف۔ اسم مذکر۔ پھوڑا۔ دلدار پھوڑا۔

دُنبہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مینڈھا۔

دَنت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دانت کا مخفف۔

دَنتو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسکے دانت آگے کے بہت بڑے بڑے ہوں۔ دانتو۔

دَنتیلا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بڑے دانت والا آدمی۔ دانتو۔ بڑے دانت کا ہاتھی۔ دندانہ دار۔

دَنچو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (دنّا نمبر ۲)۔

دُند۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بڑا نقارہ۔ دھونسا۔ دمامہ۔ (۲) غل۔ شور۔ (۳) اندھیر۔ ظلم۔ ستم۔

دُند مچانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) شور و غل مچانا۔ (۲) اندھیر کرنا۔ ظلم اٹھانا۔

دَندان۔ ف۔ اسم مذکر۔ دانت۔

دندان شکن جواب دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ایسا جواب دینا کہ جسکا جواب نہ بن پڑے۔ مُنہ توڑ جواب دینا۔ کلّہ شکن جواب دینا۔

سرشار ہے۔ کہنے کے لئے ان ممالک میں حریت و آزادی، اخوت و مساوات سب کچھ ہے۔ مگر میں سرکار کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سب میری محبت کے تابع ہیں۔ اِس دعوے کے ثبوت میں صرف دو باتیں مثالاً پیش ہیں۔ ان ممالکِ محروسہ میں صرف دو شہروں کی عام زندگی پر غور کرنا کافی ہوگا۔ ایک تو شکاگو، دوسرے سین فرانسسکو۔ اگر ان دونوں شہروں کے واقعاتِ قتل کی فہرست تیار کی جائے تو یہ امر واضح ہو جائے گا، کہ حصول زر کی ہوس میں جتنے خون امریکہ کے ان دو معمولی شہروں میں ایک سال کے اندر کئے جاتے ہیں اتنے اِس مدت میں مشرق و مغرب کے اکثر پورے پورے ممالک میں نہیں واقع ہوتے۔ دوسری بات جو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنے والا ہوں وہ ان ممالک کے حبشیوں کی حالت ہے۔ حضور سے پوشیدہ نہیں کہ ایک زمانہ میں ہمارے گروہ کا ایک بہت بڑا دشمن اس نام نہاد جمہوریت کا صدر ہو گیا تھا اور اس نے غلامی کے سے زریں مسلک کا خاتمہ کرنا چاہا، اول تو حضور کے اقبال سے ہم نے ایک خانہ جنگی کے ذریعہ اس مسئلہ کو اتنی طوالت دی کہ لاکھوں جانیں گئیں، اور پھر جب ہمیں شکست ہو گئی تو ہم نے سفید فاموں کے دلوں میں جذبۂ عناد و حقارت کو اس طرح مشتعل کیا کہ وہ ایک خفیہ انجمن "کلو کلو کلاں" کے نام سے قائم کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضور کے خادم کو اس بات کا فخر ہے کہ وہ انجمن اب تک اپنی پوری طاقت کے ساتھ قائم ہے۔ گو حبشی غلام کے لفظ سے نہیں یاد کئے جاتے مگر حقیقت میں سفید فام قومیں اُنھیں غلاموں سے بدتر سمجھتی ہیں، اور "کلو کلو کلاں" والے ان سے بالکل اسی طرح کا سلوک کرتے ہیں جس طرح کا سلوک شکاری جنگلی جانور کے ساتھ کرتے ہیں، یہاں تباہ! میں زیادہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ مگر سرکار کو اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب تک اس ناچیز کا سکہ ان ممالک والوں کے دلوں پر ہے اُس وقت تک آدم کے خدا کی ساری قوتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں!"

لارڈ ڈیول نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر لرزتی ہوئی آواز میں کہا "حضورِ عالی مجھے افسوس ہے کہ میرے دوست مسٹر ڈالر نے غالباً اس دربار کی فضا سے متاثر ہو کر تصویر کا صرف ایک ہی رُخ پیش کیا ہے وہ اس عام جذبۂ ہمدردی و انسانیت و مساوات کو نظر انداز کر گئے جو جدید امریکہ میں روز بڑھتا جاتا ہے اور جس سے اسی طرح کے خطرات پیدا ہوتے جاتے ہیں جن کا ذکر حقیر نے اپنے ممالک کے سلسلے میں کیا ہے"۔

مسٹر ڈالر کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ کوئی جواب دیں کامریڈ سٹینسکی اُٹھ کھڑا ہوا، اور کہنے لگا "عالی جاہ! مجھے ڈالر کے خیالات سے اتفاق ہے لارڈ ڈیول نے جس خطرے کا اظہار کیا ہے وہ یقینی امریکہ میں موجود ہے۔ مگر میرے لائق دوست مسٹر ڈالر نے اس طرح دلوں پر سکہ جما رکھا ہے کہ سارے جذبات اخوت و مساوات و حریت بجائے ہمیں نقصان پہنچانے کے خاص ہمارے آلۂ کار بن کر رہ گئے ہیں۔ اور حضور اس کا یقین رکھیں کہ مستقبل قریب میں ہی نہیں بلکہ مستقبل بعید میں بھی امریکہ کی ساری جنگیں محض تجارتی جنگیں ہونگی اور اس کا مقصد انسانیت کا فروغ نہ ہوگا۔ بلکہ صرف حصولِ زر اور اپنے لئے منڈیاں بنانا" کامریڈ اپنی جگہ پر مسکرا کر اور لارڈ ڈیول خجل اور منفعل ہو کر بیٹھ ہو گئے۔

مسٹر ڈالر نے جوش سے کہا "حضور! کامریڈ کی تقریر کے بعد مجھے کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ممالکِ امریکہ میں سرکاری فتح کا ذمہ دار میں ہوں اور حضور کے اقبال سے ابھی صدیوں ہماری ہی فتح ہو کر رہے گی"!

شیطان نے خوش ہو کر کہا "شاباش! شاباش! مجھکو یہی جیتنے والے تیور پسند ہیں"۔

مسٹر ڈالر نے جھک کر سلام کیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

وزیر اعظم نے کھڑے ہو کر آواز دی "ہز اکسیلنسی معصیت پاشا"!

ایک عفریت اُٹھ کر کھڑا ہوا، جس کی صورت بالکل بلڈاگ کتے کی سی تھی، اُس نے تعظیم سے دُہرے ہو کر کہا "اب الشیاطین! میں حضور کی پرورش سے مغربی ایشیا کا حاکم ہوں، سالِ رواں کی رپورٹ میں سوائے افسوسناک حادثات کے بیان کے اور میں کچھ نہیں پیش کر سکتا۔ میں بہت خائف ہوں کہ میں سوائے ایک خاص امید کی جھلک کے، جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا اور کوئی امید اپنے مقاصد کی تبلیغ کی نہیں پاتا ترکی میں مصطفےٰ کمال کی پالیسی، ایران میں رضا شاہ پہلوی کی پالیسی، مصر میں نحاس پاشا کی پالیسی ہمارے اقتدار کا سراسر خاتمہ کر رہی ہے۔ پھر یہ جو اسلامی ممالک میں اتحاد و اتفاق کے میثاق و معاہدے ہو گئے ہیں اُنھوں نے ہماری کارروائیوں پر ضرب کاری لگا دی ہے، اخوتِ اسلامیہ اور عام ہمدردی کا خیال بڑھتا جا رہا ہے، اکثر مذہبی پیشوا جو ہمارے خاص آلۂ کار رہے ہیں، روز بروز ان تمام ممالک میں شک کی نظروں سے دیکھے جانے

دند

دندانِ مصری - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کی ولایتی مٹھائی جسکی شاخیں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں ۔

دندناتا ہوا آنا - ہ - فعل لازم (عوام) خوشی سے اچھلتا کودتا آنا - خوشی کیساتھ آنا - بے دھڑک آنا ۔

دندنانا - ہ - فعل لازم (عوام) خوشی منانا - مزا اڑانا - عیش کرنا ۔

دندانہ - ف - اسم مذکر - آرے کا خار - دانتا ۔

دُنکا - ہ - اسم مذکر - تحقیراً دانہ - اناج کا دانہ ۔

دنگ - ف - صفت - حیران - متحیر - متعجب - ششدر - ہکا بکا - بھچکا - بے حس و حرکت ۔

دنگ رہنا - ہ - فعل لازم - حیران رہنا - متحیر ہونا - متعجب ہونا - بے حس و حرکت ہو جانا ۔

دنگ ہونا - ہ - فعل لازم - تعجب میں ہونا - حیران ہونا - ششدر ہونا ۔

دنگا - ہ - اسم مذکر - (۱) لڑائی - جھگڑا - فساد - فتنہ - ۔۔۔ - بدنہادی (۲) بلوہ - ہنگامہ - شور - رولا - بلڈ - غلغلہ - بغاوت (۳) شرارت - بدذاتی ۔

دنگا کرنا - ہ - فعل متعدی - جھگڑا کرنا - فساد کرنا - شرارت کرنا - شور و غل کرنا - بغاوت کرنا ۔

دنگل - ف - اسم مذکر - (۱) کشتی کرنیکی جگہ - اکھاڑا (۲) بھیڑ - مجمع - انبوہ - ازدحام ۔

دنگل باندھنا یا جمانا - ہ - فعل متعدی - لوگوں کا حلقہ باندھنا - کشتی کے واسطے مجمع کرنا ۔

دنگل میں اُترنا - ہ - فعل لازم - اکھاڑے یا مجمع میں کشتی یا چوب بازی کیواسطے آنا ۔

دنگئی - ہ - صفت - لڑاکا - جنگجو - شریر - بدذات - فتنہ پرداز ۔

دِنوں - ہ - اسم مذکر - دن کی جمع (۱) ایام (۲) گھوڑے یا چوپایہ کی عمر ۔

دنوں سے اُتر جانا - ہ - فعل لازم - عمر سے ڈھلنا - جوانی کا گزرنا ؎

کیا جلد ان حسینوں کا جاتا رہا شباب گزری تھی ایک شب کہ دنوں سے اُتر گئے

دنوں کو دغا دینا } ہ - فعل لازم - مصیبت کے دنوں کو ٹالنا - زندگی
دنوں کو دھکّے دینا } بھگتنا - شاد و ناشاد جینا ۔

دِنونْدا - ہ - اسم مذکر - رتوندا کا نقیض - ایک مرض کا نام جس میں دن کو کم دکھائی دیتا ہے ۔

دُنیا - ع - اسم مؤنث (۱) جگ - سنسار - جہان - جگت - پرتھوی - عالم - دہر (۲) دنیا کے لوگ - دنیادار (۳) دولت - روپیہ پیسہ - لالچ جیسے دنیا بری بلا ہے ۔

دُنیادار - ع + ف - اسم مذکر - دیندار کا نقیض - تعلقات دنیوی میں گھرا ہوا آدمی - چالاک آدمی - ہنسمار آدمی - ظاہری اخلاق کا آدمی ۔

دو

دُنیاداری - ع + ف - اسم مؤنث - تعلقات - ملنساری - کنبہ - رشتہ - بال بچے - گرستی پن - خانہ داری - صحبت - جماعت ۔

دُنیا عجب جگہ ہے - کہاوت یعنی دنیا عجب تماشاگاہ اور انوکھی جگہ ہے ؎

[illegible] مکان و مسکن ملیں کو سب جاہیے یکوں کو جا نہیں ہے دنیا عجب جگہ ہے

دُنیا کے پردے سے اُٹھ جانا - ہ - فعل لازم - جہان سے گزر جانا - دنیا سے چلا جانا ۔

دُنیا کی ہوا لگنا - ہ - فعل لازم - دنیا کا اثر ہونا - دنیا کا رنگ پڑنا - دنیا میں آ جانا ؎

[illegible] دنیا کی ہوا حال میرے اصحاب سیاہ بادکا [illegible]

دُنیا ہو اور تم ہو - کہاوت - جب تک دنیا ہے تم رہو ؎

[illegible] دنیا ہو یا رب اور مرا بادشاہ ہو (غالب)

دُنیا ہے اور خوشامد ہے - کہاوت یعنی دنیا میں خوشامد سے کام چلتا ہے - دنیا کے لوگ خوشامد کو پسند کرتے ہیں ۔

دُنیوی - ع - صفت - دینی کا نقیض - دنیا سے منسوب - متعلق بہ دنیا - دنیا کا ۔

دو - ف - صفت (۱) ایک اور ایک کا مجموعہ - جفت - جوڑا - اثنین - دو - [illegible] جیسے ایک سے دو بھلے - دونوں کے بھی [illegible] (۲) پسند ۔

دو آتشہ - ف - صفت - دہری کشید کی - دو دفعہ کھنچی ہوئی - تند و تیز ۔

دو آبہ - ف - اسم مذکر - دو دریا کے بیچ کی زمین جو آخر کار مل جائیں ۔

دوازدہ امام - ف + ع - اسم مذکر - اثنا عشریہ کے بارہ امام - حضرت علیؑ - امام حسنؑ - امام حسینؑ - امام زین العابدینؑ - امام محمد باقرؑ - امام جعفر صادقؑ - امام موسیٰ کاظمؑ - امام علی ابن موسیٰ الرضا - امام محمد تقی - امام علی نقی - امام حسن عسکری - امام محمد مہدی قرب قیامت میں ظہور فرمائیں گے ۔

دواسپہ - ف - اسم مذکر (۱) وہ شخص جس کے ذاتی دو گھوڑے ہوں - وہ شخص جس کے دو گھوڑے رسالہ میں نوکر ہوں (۲) صفت - دو گھوڑوں کی ڈاک سے - جلد - فوراً ۔

دو آشیانہ - ف - اسم مذکر - ایک قسم کا دو درجہ کا خیمہ - دو کمروں کا ڈیرا - دو ہرا خیمہ ۔

دو اُنگل کی بچی - ہ - اسم مؤنث - ننھی سی جان - چھوٹی عمر کی لڑکی - دودھ پیتی بچی - (تحقیراً بولتے ہیں) ۔

دو اُنگلیاں مسّی لگانا - ہ - فعل متعدی - ذرا سی مسّی ملنا ۔

دوادوش - ف - اسم مؤنث - دوڑ دھوپ - کوشش و سعی - پیروی - پیر دوڑی ۔

دو آنسو ڈالنا - ہ - فعل متعدی - تھوڑا سا رونا ؎

شمع روتے قبر پر گل رو بہانے واسطے حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے (معروف)

گئے ہیں اور حریت و آزادی کے نعروں نے ہماری آوازوں کو دبا دیا ہے...."

شیطان نے گرج کر پوچھا "ارے میاں کوئی اچھی خبر بھی سناؤ گے یا شروع سے آخر تک روتے ہی جاؤ گے!" پاشا سہم کر پیچھے ہٹ گیا، اس کے زرد چہرے سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے، وہ کانپتی ہوئی آواز سے بولا "نہیں جہاں پناہ! امید کی ایک جھلک ضرور ہے، ابھی تک باوجود کوششوں کے یہ تمام ممالک یورپین ممالک کے اثر و نفوذ سے باہر نہیں ہیں، نہ تو مصر آزاد ہے، نہ حجاز آزاد ہے، نہ شرق اردن اور نہ عراق ویمن، ہر جگہ ہمارے آدمی کام کر رہے ہیں، اور لارڈ ڈیول اور کپتان فوسٹ کی مدد سے ہمیں اب تک بڑی بڑی امیدیں ہیں، مصر میں ابھی ہم نے نحاس پاشا کا تختہ اُلٹ دیا ہے، ہم نے فلسطین میں ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے، انسان مچھر اور کھٹمل کی طرح مارے جا رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر سرکاری اقبال ہمارے شاملِ حال رہا تو بہت ہی جلد ہم عرب کے ریگستانوں کو انسانی خون سے سینچ کر ایسا سرسبز و شاداب مزرعہ تیار کریں گے جس میں طاغوتیت و عفریتیت ہی کی کھیتی لہلہائے گی!"

شیطان بولا "خیر تم نے اشک شوئی کی صورت تو سوچی! تم اطمینان رکھو کہ مابدولت و اقبال کی پوری طاقت و قدرت تمہاری سرپرستی اور تمہاری اسکیم کو کامیابی کا جامہ پہنانے کے لئے موجود ہے!"

پاشا نے جھک کر سلام کیا، اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

وزیرِ اعظم نے آواز دی "مہابلی پنڈت راون جی!"

ایک دیو سیاہ کھڑا ہوا، چہرہ اس کا بالکل ہاتھی کا سا تھا، ہاتھ بالکل جاپانی کھلونوں کے سے اور پاؤں چینی عورتوں کے سے۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اور تختِ شاہی کے سامنے سجدہ میں گر پڑا، پھر اٹھ کر چار زانو ہو کر بیٹھ گیا، منمنا کر بولا۔

"راون کے اَن داتا! ہماری رپورٹ سرکاری اقبال سے فتح ہی فتح کی ہے۔ ہمارے پوربی ایشیا میں سرکار ہی کا راج ہے، ہم نے چین میں آگ لگا رکھی ہے۔ روزانہ کئی ہزار آدمی مارے جاتے ہیں، جوان عورتیں، بیوہ اور چھوٹے بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ کر رہے ہیں جن کا مذہب ہے "اہنسا پرمو دھرما" تبت میں آج تک سب سے بڑا لاما طے نہیں ہو سکا ہے، آپس کی رسّہ کشی جاری ہے، اور ایشیا کا تاج ہندوستان تو خاص اپنا گھر ہے، وہاں کی سرکار تو ہماری اسکیم کی پابند ہی ہے۔ البتہ کچھ خطرہ ایک شوشے سے بننے سے

اور اُس کی ایک جماعت سے جس کو لوگ کانگریس کہتے ہیں، کسی حد تک ہو چلا تھا، مگر ہم نے اس کی توڑ میں چھوت اور اچھوت کا سوال پیدا کر دیا ہے، ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کی سی دو متعصب جماعتیں کھڑی کر دیں، پھر ان کانگریسیوں کو بھی ایسا پھنسا دیا ہے کہ اُنھوں نے حکومت کے لالچ میں وزارتیں قبول کر لیں، اب وہ بھی کسی طرح بس ہی نہیں سکتے۔ پھر حضور کی دعا سے اس ملک کے اکثر ہندو پنڈت اور مسلمان مولوی ہمارے خاص آلۂ کار ہیں۔ جب کہئے مسجد کے سامنے باجہ بجانے اور بکرے کی جگہ گائے کی قربانی پر گھر جلا دئے جائیں، عورتیں بے عصمت کر دی جائیں اور بچوں کی ٹانگیں پکڑ کر انھیں پتھروں پر بالکل اسی طرح مار دیا جائے، جس طرح دھوبی اپنے پٹے پر کپڑے دھو دیتے ہیں، اَن داتا یقین رکھیں جب تک ہمارے دیش میں پنڈت اور مولوی موجود ہے اس وقت تک ہم کو آدم کا خدا زیر نہیں کر سکتا۔ ہم اُن میں آپس میں دوستی ہونے دیں گے اور نہ بھائی چارہ، وہ ہمیشہ ایک دوسرے کو کافر اور ملیچھ ہی سمجھیں گے! اور ہمیشہ بندگانِ حضور ہی کی جیت ہوگی۔"

شیطان مارے خوشی کے تخت سے اُچھل پڑا۔ سارا محل اس طرح ہلنے لگا کہ جیسے زلزلہ آیا ہو ——— میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب مجھے جھنجھوڑ کر جگا رہے ہیں کہ "اُٹھو نماز پڑھو" ——— میں نے کہا "لاحول ولا قوۃ" ——— اور وہ کمرے سے جلدی سے بھاگے۔ اور پائپ کے نیچے جا کر وضو کرنے لگے!

قطعہ

کھیلتی ہیں مچھلیاں کسی کی خوشیوں سے جس طرح
سطحِ تالاب میں پڑتے ہیں حلقے بار بار
پڑتی ہیں دل کی لرزشیں پیہم کسی کے ہاتھوں ہر نفس
ہستی میں ہے بے ثباتی بے قرار

ادیب

دو

دو آنسو گرانا۔ یا۔ بہانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عو۔ دیکھو (دو آنسو ڈالنا) ؎
وہ آخر ہمیں یاد آؤ گے تو کیا ہو گا میاں اب تم دو آنسو بہاؤ گے تو کیا ہو گا (جرأت)

دوانی۔ [illegible] روپے کا آٹھواں حصہ۔

دو ایک۔ [illegible] چند۔ دو چار۔ دو تین۔

دوبارہ۔ [illegible] دوسری [illegible] دوسری دفعہ [illegible]

دوبازو۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ کبوتر [illegible] کے دونوں بازوؤں کے پر سفید ہوں۔ وہ [illegible] [illegible] ہوں۔

دوبالا۔ ف۔ صفت۔ [illegible] دوچند۔ دگنا [illegible] دوبالا رونق ہو گئی۔

دوبلدا۔ ا۔ اسم [illegible] دو بیلوں کا چھکڑا [illegible]

دوبلدی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ دو بیلوں کی گاڑی [illegible]

دو بول پڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ نکاح پڑھانا۔ لڑکی کا عقد [illegible] نکاح کر دینا۔ پیلے ہاتھ کر دینا۔

دو بول پڑھوانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ نکاح پڑھوانا۔ عقد کرانا۔ ازدواج کرنا۔

دوبھاشیا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دو بھاشا کا جاننے والا۔ مترجم۔ ترجمان۔ وہ شخص جو ایک زبان سے دوسری زبان میں سمجھا وے۔

دوبھیسیا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دورُخہ۔ منافق۔ دوزو۔ دو رنگا۔ رکابی مذہب۔ (اصل میں دوبھیسیا [illegible] جو دو ابھیاسیا سے بگڑ کر دوبھیسیا ہو گیا عوام نے اس کو دو بھیس سے خیال کر کے دوبھیسیا بنا لیا)۔

دوپارہ۔ ف۔ صفت۔ دو ٹوک۔ پھٹا ہوا۔ پارہ شدہ۔

دو پائے پر چڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ڈاڑھی کے دونوں پاکھوں کو دونوں رخساروں کی طرف چڑھانا۔ سپاہیوں کی طرح ڈاڑھی چڑھانا۔

دو پائی کا نقش۔ یا۔ تعویذ۔ ا۔ اسم مذکر۔ ایک نو خانہ کا مثلثی نقش جسے اول نیچے کے تین خانوں کو بھر کر پھر دو دو خانے بھرتے اور ایک ایک چھوڑتے جاتے ہیں ؎
[illegible] اکسیر سے سوا تعویذ پہلے اگر وہ چھیتیں دو پائی کا تعویذ (بحر)

دوپایہ۔ ف۔ صفت۔ دو ٹانگوں کا۔ دو پایوں کا۔

دوپٹہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ (دو + پاٹ) (۱) لغوی معنی دو پاٹ کا چادرا۔ رو پٹہ۔ اوڑھنا۔ اوڑھنی (۲) پٹکا۔ کمربند۔

دوپٹہ بدلنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ اوڑھنی بدلنا۔ بہنا یا جوڑنا۔ سہیلی بنانا۔

دوپٹہ تان کے سونا۔ ا۔ فعل لازم۔ بے فکری سے سونا۔ موت کی نیند سونا۔ [illegible] کے سونا۔

دوپٹہ ہلانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ صلح کرنے کی علامت ظاہر کرنے کے واسطے حالت جنگ میں چادر کو ہلانا تاکہ مخالف لڑائی بند کر دے۔ مغلوب ہونے یا پناہ میں آنے کی علامت ظاہر کرنا۔

دو پشتہ۔ ف۔ صفت۔ دو رُخہ۔ دو طرفہ۔ دونوں رُخ کا چھپا ہوا۔

دو پشتہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کاغذ کو ایک رُخ سے چھاپ کر دوسرے رُخ سے چھاپنا۔ دو رُخا بنانا۔

دوپلڑی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ دو پلڑوں کی ٹوپی۔

دوپلکا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کا توام نگینہ ؎
اے جان جہاں کم سخنی ختم ہے تم پر لب بستہ دہن ہے کہ نگینہ ہے دوپلکا (بحر)
(۲) ایک قسم کا کبوتر۔

دوپنچی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ عو۔ ایک وضع کی دُہرے خانے کی جالی جس کی عورتیں اکثر کرتیاں بناتی ہیں۔

دوپہر۔ ا۔ اسم مؤنث۔ نیم روز۔ دن کے بارہ بجے کا وقت۔ وہ وقت جبکہ آفتاب نصف النہار پر ہو۔

دوپہر بجنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دوپہر کی توپ چلنا یا گھنٹہ بجنا۔ دوپہر ہونا۔ آدھا دن آنا ؎
اے روز فراق نیم جاں ہوں تیری ابھی دوپہر بجی ہے (رنا سخ)

دوپہر ڈھلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ زوال کا وقت ہونا۔ دن ڈھلنا۔ آفتاب کا نصف النہار سے ہٹنا۔ سہ پہر ہونا ؎
یار سے وعدۂ ملاقات کا ہے بعد زوال دوپہر آج کسی طرح نہیں ڈھلنے کی (رند)

دوپہریا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کا پھول جو اکثر دوپہر کو کھلا کرتا ہے۔ (۲) صفت۔ دوپہر کے نطفہ کا۔ دوپہر کی پیدائش۔ حرامزادہ اور شریر۔ بدذات۔ دگلی۔

دوپیازہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہن کاری کا گوشت جس میں دو مرتبہ پیاز سے کام لیا جاتا ہے۔

دوتارا۔ ا۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی چھوٹی سی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں۔

دوتئی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا کپڑا جو بستر کی بجائے دوہرا بچھایا جاتا اور پنجاب میں اکثر بنا جاتا ہے۔

دوٹوک۔ ا۔ صفت۔ دوپارہ۔ القطع۔

دوٹوک جواب دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ صاف انکار کر دینا۔ صاف جواب دیدینا۔

دوٹوک کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ فیصلہ کرنا۔ دوستی کو القطع کرنا۔ قطع محبت کرنا۔ رشتہ توڑنا۔

دوٹوک ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ بالکل دوستی القطع ہونا۔

خیام

مدن مراری لال سکسینہ

جناب عطاء اللہ صاحب پالوی کا مضمون جو رباعیات خیام کے ترجموں کے متعلق کلیم کے اگست ۳۶ء نمبر میں شائع ہوا ہے میری نظر سے گذرا۔ مضمون کا خاص مقصد جناب آغا ظفر علی بیگ قزلباش شاعر دہلوی کے رباعیات خیام کے اردو ترجمے کی تعریف ہے۔ جناب آغا شاعر کے ترجمے کی خوبیوں سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا اور یہ بھی ممکن ہے جیسا کہ جناب عطاء اللہ صاحب کا خیال ہے کہ وہ رباعیاتِ خیام کے سب سے بڑے مترجم کہے جانے کے مستحق ہوں کیونکہ ظاہر ہے کہ جتنا ہر اعتبار سے اچھا ترجمہ ایک فارسی شعر کا اردو زبان میں ہوسکتا ہے اُتنا اچھا کسی دوسری زبان میں نہیں ہوسکتا، لیکن ایسی حالت میں کہ جب دنیا کی تمام زبانوں میں متعدد ترجمے رباعیاتِ خیام کے ہوچکے ہیں بغیر کسی تحقیق کے جناب آغا شاعر کو رباعیاتِ خیام کا سب سے بڑا مترجم کہنا انصاف کی بات نہیں ہے۔ جناب عطاء اللہ صاحب نے شاید اتنا کافی سمجھا کہ اگر وہ فٹز جیرلڈ کے انگریزی ترجمے اور جناب کاشی پرباگی کے اردو ترجمے کو گرا کر دکھا دیں تو جناب آغا شاعر کا سب سے بڑا مترجم ہونا ثابت ہو جائے گا۔ جناب کاشی پرباگی کا اردو ترجمہ جس کے متعلق جناب عطاء اللہ صاحب کا خیال ہے کہ "وہ بہت مشہور ہے" میری نظر سے ابھی تک نہیں گزرا، لہٰذا کوئی رائے زنی نہیں کرسکتا، البتہ اُن کی دو رباعیاں جو جناب عطاء اللہ صاحب نے اپنے مضمون میں نقل کی ہیں اُن سے جناب کاشی پرباگی کے ترجمے کے ناقص ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

اب رہا فٹز جیرلڈ کا انگریزی ترجمہ اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب عطاء اللہ صاحب نے شاید بہت ہی سطحی نظر سے اس کو دیکھا ہے ورنہ وہ اس قدر سخت الفاظ کہ "جیرلڈ کا ترجمہ سب سے زیادہ مہمل اور ناقص ہے" استعمال نہ کرتے، حیرت تو یہ ہے کہ وہ جیرلڈ کے ترجمے کے مہمل ہونے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ "جیرلڈ نے ترجمہ نہیں کیا ہے بلکہ خیام کے خیال کو اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے" وہ شاید نہیں جانتے ہیں کہ ایک زبان کی تصنیف کے ترجمے دوسری زبان میں جو کامیاب ہوئے ہیں، وہ ترجمے کے اسی بڑے اصول کے ماتحت کہ مترجم مصنف کے خیال کو اپنی زبان میں ادا کرے۔ اور یہ اصول اس وقت تو بالکل ناگزیر ہوتا ہے جب مترجم کو ایک غیر زبان کے شعر کو اپنی زبان کے شعر میں ترجمہ کرنا منظور رہتا ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ فارسی زبان کے شعر کا ترجمہ صرف اردو زبان ہی کے شعر میں ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ لفظی بھی ہو اور اصل شعر کے اثر کو بھی قائم رکھے۔ اس لفظی ترجمے کے سخت اصول کو دوسری زبانوں کے مترجمین پر عائد کرنا غلطی ہے، جناب عطاء اللہ صاحب کا یہ کہنا ایک حد تک صحیح ہے کہ "یہی وجہ ہے کہ یورپ نے خیام کو خوش آمدید کہا، ورنہ اگر صحیح معنی میں ترجمہ ہوتا تو شاید اُسے وہ مقبولیت نہ حاصل ہوتی جو اس وقت ہے" مگر اُن کے کہنے کا انداز یہ ہے کہ گویا فٹز جیرلڈ نے خیام کے ساتھ بڑی بے انصافی کی جو اس کو ایک مانوس شکل میں اپنے وطن والوں کے سامنے پیش کر دیا، اگر جناب عطاء اللہ صاحب کا یہ خیال کہ فٹز جیرلڈ نے خیام

انفصال ہونا۔ فیصلہ ہونا۔

دُوجِیا۔ و۔ صفت۔ عو۔ دوجی والی۔ حاملہ۔ پیٹ والی۔ پیٹ سے باردار۔

دُوجی سے ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ حاملہ ہونا۔ پیٹ سے ہونا ؎

اے دوگانا نذر کی میری تری مرضی سے ہے

لاکھ جی صدقے ترے اک جی پہ تو دوجی سے ہے (بیگم)

دُوچار۔ ا۔ تابع فعل۔ چند۔ دو ایک۔ دو تین ؎

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند

دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا (ذوق)

دوچار ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ سنمکھ ہونا۔ مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ چار آنکھیں ہونا ؎

شب کو دلوں میں واہ وا زور زوں کے تار تھے

ہم سے دوچار یار تھا یار سے ہم دوچار تھے (نخچہ)

دُوچند۔ ف۔ صفت۔ دونا۔ دگنا۔ دہرا۔ ڈبل۔

دُوچوبہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ دو چوب کا خیمہ۔

دُو چھرئیوں کا ایک میان میں نہ رہنا۔ و۔ فعل لازم۔ دو بی بیوں کا ایک گھر میں یا دو کسبیوں کا ایک کسبی کے ہاں رہنا دشوار ہونا۔

دوحرف بھیجنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ لعنت بھیجنا۔ لعنت کرنا ؎

بھیجتی ہوں میں دوگانا کی اکڑ پر دو حرف

اتنے جا کر مجھے صورت بھی نہ دکھلائی پھر (رنگین)

دُوخصمی۔ ا۔ اسم مونث۔ وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو۔ دوہاجو۔ دو خصم والی۔

دُودستہ خلال۔ و۔ اسم مونث (تاش) دوطرفہ خلال۔ دو آدمیوں کو ایک بازی میں خلال دینا۔

دُودستی۔ و۔ اسم مونث۔ کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں دونوں ہاتھوں کے ذریعہ سے حریف کو گھسیٹ لاتے ہیں۔

دُودِلہ۔ ا۔ صفت۔ شکی۔ وہمی۔ وسواسی۔ دھکڑ پکڑ میں رہنے والا۔ مذبذب۔ دُوچِتّا۔

دُودن کا مہمان۔ ا۔ صفت۔ مہمان چند روزہ۔ چند روزہ۔

عارضی۔ فانی۔ ناپائیدار۔

دودل راضی تو کیا کریگا قاضی۔ ا۔ کہاوت۔ فریقین کی رضامندی میں زبردست کی بھی نہیں چلتی۔ فریقین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا۔ جانبین کی رضا پر متوسط کی کچھ حاجت نہیں۔

دودن کی چاندنی۔ ا۔ صفت۔ حسن چند روزہ۔ دولت بے ثبات۔ کمال زوال پذیر۔ بے اعتبار۔

دو دو باتیں۔ ا۔ اسم مونث۔ مختصر سوال و جواب۔

دُو دُو دانے کو پھرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ ایک ایک ٹکڑے کو محتاج پھرنا۔ بھیک مانگتے پھرنا۔ جیسے دُعا ہے سمدھیانے کو نہیں پھرتی دو دو دانے کو۔

دو دو ہاتھ اچھلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ نہایت بیتاب و بیقرار ہونا۔ مضطرب الحال ہونا۔ تڑپنا جیسے دو دو ہاتھ کلیجہ اچھلنے لگا ؎

تڑپے ہے جبکہ سینے میں اچھلے ہے دو دو ہاتھ

گر دل یہی ہے میر تو آرام ہو چکا (میر)

دُودَھارا۔ ہ۔ صفت (۱) تیغ دو دم۔ دُہری باڑ کا خنجر۔ دُہری دھار کی تلوار (۲۔ اسم مذکر) وہ جگہ جہاں سے دریا کی دو شاخیں ملیں (۳۔ اسم مذکر) ایک قسم کا تھوہڑ جس کی دُہری شاخ ہوتی ہے۔ زقوم۔

دُودَھاری۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ سیدھی تلوار جس کی دونوں طرف باڑ ہو۔ سیف۔

دُوراؤ۔ ا۔ اسم مذکر۔ دوردئی۔ نفاق۔ فرق۔ جیسے اگر ایک سمجھتے ہو تو پھر کیوں جی میں دُوراؤ رکھتے ہو (عو)

دُوراہا۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ راستہ جو دو طرف کو گیا ہو۔ یا جہاں دو راستے ملے ہوں۔

دُورُخا۔ ا۔ صفت (۱) دو رُویہ۔ دو بھیسیا (۲) دو رنگا۔ منافق وہ شخص جو دونوں طرف ہو۔

دُورَسا۔ ا۔ اسم مذکر۔ خمیرہ ملا ہوا تمباکو۔ دو قسم کا ملا ہوا تمباکو۔

دُورَگا۔ یا۔ دُوگِنا۔ ا۔ اسم مذکر (عوام) سوتیلا۔ وہ آدمی جس کے ماں باپ دو قوم کے ہوں (اصل میں دو رگہ تھا)

دُورَنگا۔ ا۔ صفت۔ دو رنگ کا۔ دو بھیسیا۔ یکرنگ کے خلاف۔

کو ایک بگڑی ہوئی شکل میں پیش کیا ہے تو مجھے اُن سے اتفاق نہیں ہے،

اس وقت میرے سامنے سٹرو کٹنیش ماد ھو داتار ڈپٹی فائننشل سکرٹری ایچ ای ایچ نظام گورنمنٹ کا ہندی زبان میں ترجمۂ رباعیاتِ خیام کا موجود ہے، اس میں مترجم نے خیام کو خالص ہندی لباس میں پیش کیا ہے۔ مثلاً جہاں خیام دنیا والوں کو اے دوست تخاطب کرتا ہے وہاں مترجم خیام کی بات کو کرشن کے مُنہ سے اُدھو کو سُناتا ہے، جناب عطاء اللہ صاحب شاید اس قسم کے ترجمے سے تو نفرت ہی کریں گے۔ کیونکہ داتار صاحب فیٹز جیرلڈ سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ گئے ہیں، میرے خیال میں اِن دونوں مترجمین نے اپنی اپنی زبان کے لئے بڑی خدمت کی ہے، اُنھوں نے ترجمے کی غرض کو سمجھ کر کام کیا ہے۔

ان تمام باتوں سے قطع نظر جناب عطاء اللہ صاحب کا یہ خیال بھی تو غلط ہے کہ "جیرلڈ کی ایک رباعی بھی ایسی نہیں ملے گی جسے خیام کی رباعی کا صحیح ترجمہ کہا جاسکے"۔ انگلستان کے مشہور محقق ایڈورڈ ہیرن ایلن نے فٹز جیرلڈ کی رباعیوں کا خیام کی رباعیوں سے مقابلہ کرکے یہ بات طے کی ہے کہ "فیٹز جیرلڈ کی ۱۰۱ رباعیوں میں سے ۴۹ رباعیاں خیام کی رُباعیوں کا لفظی ترجمہ ہیں، ۴۴ رباعیاں ایسی ہیں جن میں خیام کی ایک سے زیادہ رباعیوں کا مفہوم شامل ہے۔ ۲ رباعیاں خیام کی اُن رباعیوں سے متاثر ہو کر کہی گئی ہیں جو صرف نکلسن کے ایڈیشن میں موجود ہیں ۲ رباعیوں میں خیام کی جھلک پائی جاتی ہے، ۳ رباعیاں عطار کی رباعیوں کا ترجمہ ہیں، اور ۲ رباعیاں خیام کی رباعیوں سے متاثر ہو کر کہی گئی ہیں، مگر حافظ کا رنگ غالب ہے۔

جناب عطاء اللہ صاحب ایک رباعی کے متعلق جس کا ترجمہ فٹز جیرلڈ نے کیا ہے لکھتے ہیں کہ جیرلڈ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ رباعی خیام کی نہیں، بلکہ کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مولانا رومؒ کی رباعیات میں پائی جاتی ہے تاہم یہ نہیں کہتے کہ اس رباعی کا مولانا رومؒ کی طرف منسوب ہونا ممکن ہے۔ مگر جناب عطاء اللہ صاحب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ فٹز جیرلڈ نے اپنے ترجمے کے واسطے ایک قدیم رباعیاتِ خیام کے نسخے کی مدد لی تھی جس کی تاریخ کتابت ۸۶۵ھ ہے، اور جو ایک مدت سے آکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس نسخے میں یہ رباعی نمبر ۱۲۱ پر پائی جاتی ہے، اس کے علاوہ یہ رباعی دو اور رباعیاتِ خیام کے قدیم نسخوں میں موجود ہے، جو پیرس کے کتب خانے میں محفوظ ہیں، اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی قابلِ غور ہے کہ خیام کی کسی رباعی کا کسی دوسرے شاعر کی رباعیوں میں مخلوط پایا جانا ہی محض اس امر کی کافی دلیل کس طرح ہوسکتی ہے کہ وہ خیام کی رباعی نہیں ہے؟!

سرود و رقص

غضب ہے آج بھی اپنے مُفتیانِ جلیل
سرود و رقص کو مسلم پہ کر رہے ہیں حرام

خبر نہیں ہے بچاروں کو اس حقیقت کی
علومِ دیں میں ہیں ہر چند وہ بلند مقام

یہ چیزیں شرع میں جائز نہ تھیں مگر اس وقت
جہاں میں جبکہ مسلماں کو تھے ہزاروں کام

کبھی تھی قلعہ کشائی کبھی صف آرائی
کبھی تھا غور طلبِ صلح و آشتی کا پیام

کبھی تھی کام روائی کبھی تھی عدل گری
کبھی تھی فکرِ مداوائے خاطرِ ایتام

ولیکن اب کہ وہ مردِ جہاں کُشا و عظیم
ہے انقلابِ زمانہ سے دشمنوں کا غلام

سرود و رقص سے دل کو اگر نہ بہلائے
تو کاٹے کیسے غلامی کے تلخ و سست ایام؟

شہید ابنِ علی

برزخ +

دُورنگی - ا - اسم مونث - دوئی - مغائرت - بیگانگی - دورُوئی - ... کاری + سے

دو رنگی چھوڑ دے یکرنگ ہو جا + سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا (لاعلم)

دُورُخیہ - ا - صفت (۱) دو رُخا - دو رنگا (۲ - تابع فعل) دو طرفہ - دونو جانب سے جیسے دو رویہ سیاہ کھڑی ہے (۳) منافق - لگانہ رکھنے والا +

دُو زانو بیٹھنا - ا - فعل لازم گھٹنوں کے بل بیٹھنا - ادب کی بیٹھک بیٹھنا - مودّبانہ بیٹھنا +

دُوسالہ - ا - اسم مونث (۱) وہ زمین جو دو برس بوئی جوتی گئی ہو - (۲) صفت) دو برس کا - دو برس کی عمر کا +

دوسوتی - ا - اسم مونث - دوہرے سوت کا بُنا ہوا ایک قسم کا کپڑا جو اکثر خیموں یا فرش وغیرہ میں لگاتے ہیں +

دُوسیری - ا - اسم مونث - دو سیر کا بٹ +

دُوشاخہ - ا - اسم مذکر (۱) دو شاخوں کی لکڑی یا درخت یا شمعدان (۲) دونوں ٹانگیں +

دُوشالہ - ف - اسم مذکر - چادر جوڑا - دو شال کا جوڑا - سے

کچھ مال دُوشالہ نہیں کمّل کے اگاڑی

یہ مول میں بھاری ہے تو وہ تول میں بھاری

دُوشالہ پوش - ف - اسم مذکر - اول معلوم (۲) خوش لباس - امیر خوش پوشاک +

دوشالہ میں لپیٹ کر لگانا - ا - فعل متعدی - در پردہ ذلیل کرنا - عمدہ الفاظ میں ہجو کرنا - ہجو ملیح کرنا -

دُوشیزہ - ف - اسم مونث - باکرہ - کواری لڑکی - نابالغہ - زن نارسیدہ - کنیا - اچھیڑ +

دُوطرفہ - ف + ع - صفت - دو رُویہ - دونوں طرف - دونوں جانب - جانبین + طرفین + باہمی +

دُوعملہ - ا - اسم مذکر - وہ چیز یا مکان جو دو آدمیوں کی ملکیت میں ہو

دُوعملی - ا - اسم مونث - دو حکومتیں - دو حکومتوں کے مختلف قاعدے - بد انتظامی - اختلاف رائے +

دوفصلی - ا - اسم مونث (۱) دو موسمی - دو رُتی - وہ درخت جس میں فصل میں دو بار پھل لگے یا وہ زمین جو سال میں دو بار بوئی جائے (۲) دو غلی جیسے دو فصلی باتیں +

دُوکرنا - ا - فعل متعدی - دو ٹوک کرنا - دو حصے کرنا - برابر دو ٹکڑے کرنا +

دُوکوڑی کی بات - یا آبرو کر دینا - ا - فعل متعدی - ذلیل کر دینا - عزت بگاڑ دینا - عزت گھٹا دینا - وقعت اٹھا دینا - پت کھو دینا +

دوگاڑا - ا - اسم مذکر - دونالی بندوق - وہ بندوق جس میں دو گولیاں بھری جاتی ہیں - ایک دفعہ میں دو گولیاں بھرنے کو بھی دوگاڑا کہتے ہیں +

دوگاڑا مارنا - ا - فعل متعدی - دونالی بندوق لگانا - ایک دفعہ میں دو گولیاں بھر کر چلانا + سے

خال روزن سے دکھائے نہیں ناگہ مجکو

بھر کے قاتل نے تپنچے سے دوگاڑا مارا (برق)

دُوگانا - ا - اسم مونث - دیکھو (دوگانا بمعنی سہیلی)

دُوگانہ - ف - اسم مذکر (دیکھو ڈُگانہ)

دوگھڑی کا تڑکا - ا - اسم مذکر - صبح کاذب - آفتاب نکلنے سے پہلے کا وقت +

دُولتی - ا - اسم مونث - چوپایہ کا دونوں ٹانگیں اٹھا کر لات مارنا - جفتہ زدن - جفتہ +

دُولتی پھینکنا - ا - فعل متعدی - لات مارنا - لات چلانا

دولتی جھاڑنا - ا - فعل متعدی - لات مارنا - لات چلانا +

دُولڑا - ا - اسم مذکر - دولڑ کا ہار - دوہرا بٹا ہوا تاگا - یا رسی - دُولڑی کا تار +

دولھڑا - ا - اسم مذکر - ایک قسم کا موٹا فرشی کپڑا - جسے گنوار دوھڑا کہتے ہیں +

دومحلہ - ا - صفت - دو منزلہ - دو کھنڈ کا مکان - دو درجے کا مکان +

دومعنی - ا - اسم مونث - دو ارتھی - وہ بات جس کے دو معنی

پشیمانی

وجاہت سندیلوی، بی اے

جاڑوں کی شام کی بڑھتی ہوئی تاریکی تھی۔ سامنے چمن میں درختوں پر عجیب سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بڑھتی ہوئی سیاہی میں وہ بھوت معلوم ہوتے۔ کھلی ہوئی کھڑکی میں طلعت ایک سبز چادر اوڑھے کھڑی ہوئی تھی۔ کمرے میں بجلی کی روشنی حُسن کے اس شاہکار کے قدم چوم رہی تھی۔ اور کمرے کی بہت سی قیمتی اور خوبصورت اشیا اور سامان چکا چک کر اس کو بطور نذرِ عقیدت پیش کر رہی تھی، طلعت تنہا تھی، اور اپنے خیالات میں غلطاں!

وہ سوچ رہی تھی، گنجان باغیچے کی بڑھتی ہوئی تاریکی زیادہ سیاہ تھی. یا وہ تاریکی۔۔۔۔۔۔ جو اس کے سینے میں مخفی تھی!!! آج نسیم کیا کہہ رہی تھی، وہی پان والی کا قصہ، کیا اُسے معلوم ہے۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔ وہ مجھے بنا رہی تھی؟ امی نے مجھے کیوں گھُڑکی دی۔ وہ پہلے تو کبھی اس طرح بات بات پر خفا نہ ہوتی تھیں؟ لیکن اُنھیں کیا معلوم، کسی کو کیا معلوم؟ یہ میرا خوف ہے، میں بہادر بنوں گی، میرے راز سے کوئی نہیں واقف؟ کوئی کیوں واقف ہونے لگا؛ کیا اُس نے کسی سے کہدیا؟ کیا یہ ممکن ہے؟ نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا یہ راز صرف میرے ہی سینے میں محفوظ رہے گا! اگر وہ خود کسی سے کہدے؟ تو کیا میں انکار نہیں کرسکتی؟ لیکن ایسا نہیں ہوسکتا۔ آسمان پھٹ پڑے، زمین شق ہوجائے، سمندر اُمنڈ پڑیں، لیکن ایسا نہیں ہوسکتا، وہ میرا ہے، بالکل میرا! اس کا کاروبار دو مہینے میں ختم ہو جائے گا۔ پھر وہ میرے پاس آجائے گا۔ آجائیگا! آجائیگا! آجائیگا! پھر میرا شباب اس کے آغوش میں مچلے گا! وہ میرا ہوگا میرا! ہم اندھی سوسائٹی کو دکھانے کے لئے شادی کرلیں گے بس پھر یہ چڑیل ہم لوگوں کی دوستی اور محبت کو اپنی منحوس تیکھی نگاہوں سے نہ دیکھ سکے گی، کیا ایسا نہ ہوگا؟ نہیں ضرور ہوگا ضرور، ابھی میری زندگی کے، جوانی کے، بہت سے چمکیلے دن اور سہانی راتیں باقی ہیں۔

طلعت نے اطمینان کی ایک سانس لی۔ اور انگڑائی لیتے ہوئے پاس ہی ایک صوفہ پر بیٹھ گئی، اُس نے اپنے ننھے سرخ ریشمی رومال سے اپنی پیشانی کا پسینہ پونچھا اور آنکھیں پھاڑ کر ان کو روشن بنانے کی کوشش کی۔

اب مجھے کیا فکر ہے؟ کچھ نہیں، لیکن۔۔۔۔۔۔ میں پریشان کیوں ہوں. میرا دل دھڑکتا کیوں ہے۔ میں اس کی دھڑکن روکوں گی۔ میں قہقہہ لگاؤں گی، میں پیانو بجاؤں گی۔ میں گاؤں گی مجھے فکر کیا ہے؟ کیا میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے۔ کیا میں اپنی کمزوری پر نادم ہوں! شاید ہاں! لیکن! لیکن! اس رومانی چاندنی رات کی داستان تو میری کتابِ زندگی میں سنہرے الفاظ سے لکھی ہوئی ہے. شباب کے مست لمحات کی اُس یاد کو تو میں اب بھی اپنا سب سے زیادہ عزیز خزانہ سمجھتی ہوں، کیا میں ان۔۔۔۔۔۔ لمحات کو واپس حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ کیا میں نادم ہوں، نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ کیا میرا ضمیر مجھکو ملامت کرتا ہے! ان فردوسی عیش کے لمحات کے لئے تو میرا دل مچلا جاتا ہے! پھر میں کیوں پریشان ہوں. پھر کیوں میرا دل دھڑکتا ہے! کیا گناہ کے خوف سے؟ کیا میں نے گناہ کیا؟ نہیں میں نے گناہ نہیں کیا! میں نے قربانی کی؛ میں نے کس کا گناہ کیا! میرے گناہ سے کسی کو کیا نقصان پہونچا؟ میں نے قربانی کی، قربانی اُس کے لئے! آہ کاش کہ میں اس کے لئے

ہوں - پہلودار بات - دو پہلو کی بات +

دو مُلّا میں مرغی حرام - ا - کہاوت - معنے میں حلال چیز بھی حرام کا فتوےٰ لگ جاتا ہے - دو ہم دعوےٰ اور ہم پیشہ آدمیوں میں کام بگڑ جاتا ہے +

دو مُنہا - ا - اسم مذکر - دو مُنہ کا سانپ - دُومُنہی -

دو مُنہ ہنس لینا - ا - فعل لازم - عو - ذرا ہنس لینا - قدرے ہنسنا - ے

چاہیں بیٹھ کے ہنس لیتی ہوں دو مُنہ میں بھی
جی میں خوش ہوتی ہوں - دم کی ملاقات سے کم (رنگین)

دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا - ا - کہاوت - ساتھ آدمی کا بھلا - دو سے تیسرا آدمی ناگوار ہوتا ہے +

دونوں - ا - حرف عطف - ہر دو +

دونوں باگیں کسنا - ا - فعل لازم - تلوار کا دونوں جانب سے خمیدہ ہونا - ے

نیک و بد سب سے جھک کے ملتی ہے
دونوں باگیں یہ تیغ کستی ہے (برق)

دونوں ٹانگوں میں سر دینا - ا - فعل متعدی - سزا دینا - ٹھیک بنانا +

دونوں جہان سے کھونا - ا - فعل متعدی - دین کا رکھنا نہ دنیا کا +

دونوں طرف - ا - صفت - ہر دو جانب +

دونوں وقت ملے - ا - تابع فعل - شام کے وقت جھٹ پٹے میں - مغرب کے وقت +

دونوں وقت ملنا - ا - فعل لازم - رات اور دن کا ملنا - شام ہونا - سورج ڈوبنا - آفتاب چھپنا - ے

ہوا سے بال زلفوں کے جو رخساروں پہ ہلتے ہیں
دل بیمار اٹھ بیٹھو کہ دونوں وقت ملتے ہیں (اعلیٰ)

عورتیں اس وقت لیٹے رہنا منحوس خیال کرتی ہیں +

دونوں ہاتھ تالی بجنا - ا - فعل لازم - دونوں طرف سے لڑائی ہونا - دوستی سے دوستی عداوت سے عداوت ہونا -

ہر دو جانب سے جھگڑا ہونا +

یہ سچ ہے بجتی ہے بس دونوں ہاتھ سے تالی
جو وہ نہ آوے تو میں بھی نہیں بلانے کی (رنگین)

دونوں ہاتھوں سے سلام کرنا - ا - فعل متعدی - نہایت نفرت اور بُعد ظاہر کرنا - شرارت یا بدی میں استاد ماننا - کسی کی چالاکی کو مان جانا +

دوورقی - ا - اسم مونث (۱) دو ورق کی کتاب - چھوٹی سی کتاب - (۲) قسم تقبیل قُلّانی (عوام)

دوورقی کا سبق پڑھنا - ا - فعل لازم (بازاری) صحبت داری میں مشغول رہنا - عیاشی کرنا +

دوہاجو - ہ - صفت - دوسری عورت والا خاوند - وہ شخص یا وہ عورت جس نے دوسری شادی کی ہو - ایسی عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں +

دوہتّڑ - ہ - اسم مذکر - دونوں ہاتھوں سے ضرب جو اکثر عورتیں بچوں کے سر یا پیٹھ پر زور سے مارتی ہیں - ایک ساتھ دونوں ہاتھ سے پیٹنا - ے

کیا کہا پیغامبر نے یہ مرے مشتاق سے
مر گیا بس دل پہ اپنے خود دوہتّڑ مار کے (جرأت)

دوہتی - ہ - صفت - دونوں ہاتھوں کی - دونوں ہاتھوں سے

دوہتی تالی بجنا - ا - فعل لازم - دیکھو دونوں ہاتھ تالی بجنا

دو ہی دن میں - ا - تابع فعل - عرصۂ قلیل اور کم دنوں میں - ت

اپنے منصب کی کیا پڑھی ایک ورمومن نے غزل
دو ہی دن میں یہ تو گویا ماہر فن ہو گیا (مومن)

دُوا - ہ - اسم مذکر (۱) دُوجا - دوسرا (۲) تاش کا وہ پتّا جس میں دو نشان ہوں - دُکی (۳) جوئے کے ایک داؤں کا نام جو چوک کے برخلاف ہے +

دَوا - ع - اسم مونث - اوکھد - دارو - درمان - دوائی - علاج معالجہ +

دواخانہ - ف - اسم مذکر - شفاخانہ - وہ کمرہ یا الماری جس میں دوائیں رہتی ہیں +

اور بھی قربانی کرتی: گناہ سے میں نہیں ڈرتی۔ لیکن، لیکن، ہاں شاید میں اس چڑیل سوسائٹی سے ڈرتی ہوں، اس کی کیسی کیسی معنی خیز اشتباہ آمیز نگاہیں مجھ پر پڑتی ہیں۔ کیا اُسے میرا راز معلوم ہے! میں اُسی سے ڈرتی ہوں، اُسی بدصورت چڑیل سے!!

آخر میں اس سے کیوں اس قدر ڈرتی ہوں، اپنے گناہ کے باعث! لیکن میرا گناہ ہی کیا ہے؟ کیا جیسا میں نے کیا ویسا سوسائٹی کی کوئی اور لڑکی نہ کرتی۔ وہ سہانی رات اور وہ تنہائی! وہ کتنا خوبصورت تھا۔ اس نے کیسے میرے منہ پر اپنا منہ رکھدیا، اور اپنے آغوش میں مجھے کھینچ لیا، کھینچ لیا، بھینچ لیا، اُف اُس کے گرم خوبصورت خوشبو دار سینے سے میں کس اطمینان سے چمٹ گئی۔ میں نے ساری دنیا ٹھکرا دی، اور اپنا سب کچھ ان چند لمحاتِ عیش پر تج دیا۔۔۔۔۔ پھر کیا ہوا؟ کوئی اور کیا کرتا! کیا دنیا کی کوئی عورت اس وقت اس کو ٹھکرا سکتی تھی!

ابا جان، دورے پر گئے تھے۔ امی اور سب نیچے تھیں، میں نے اپنا کوٹھا اندر سے بند کر لیا وہ پاس ہی کے دروازے سے باہر سے آگیا!

تنہائی، جوانی، چاندنی رات!!

گناہ! میں نے ہرگز گناہ نہیں کیا۔ میں ہرگز نادم نہیں، میں پھر وہی کرنے کو تیار ہوں۔ میرے پسینہ کیوں نکلتا ہے۔ میرے ہاتھ پیر کیوں ٹھنڈے ہونے لگتے ہیں۔ میں ڈرتی ہوں، اُس بُڈھی کھوسٹ بدصورت کوڑھی چڑیل سے جس کو سب سوسائٹی کہتے ہیں، جو صرف بنی ہی ہے اس لئے کہ کمزوروں کو ڈرائے دھمکائے، اور طاقتوروں سے عصمت فروشی کرے!!

عصمت! کیا میں عصمت فروش نہیں؟ عصمت ہے کیا؟ صرف کنوارا پن، یا خیالات کی پاکیزگی۔ میں کنواری نہیں رہی؟ لیکن کیا میں نے اپنی عصمت کھو دی، لیکن کیا میں نے سمجھ بوجھ کر ایسا کیا؟ یا میرے اللہ میں کیا کروں!

میرا دل کیوں گھبراتا ہے؟ میرا سینہ لرزتا کیوں ہے؟ میں کیوں نہ حلق پھاڑ پھاڑ کر سوسائٹی سے کہدوں، مجھے اُس سے محبت تھی، وہ میرے لئے دیوانہ تھا۔ ہم لوگوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے میں فنا کر دیا۔ ہماری جوانی دوانی شادی کے ڈھکوسلے کا انتظار نہ کر سکی، ہم ایک ہو گئے ایک!!! اور زندگی بھر ایک ہی رہیں گے، فسادی چڑیل سوسائٹی کو جو کچھ کرنا ہو کر لے! وہ میرا کیا کر سکتی ہے؟ کچھ نہیں۔ میں اس کی پُر حماقت انگشت نمائی سے کیوں جھینپوں۔ میں اُس کی کانا پھوسی سے کیوں؟ کیوں؟ اپنا چہرہ زرد کر لوں۔ میں اُس کے بے معنی تمسخر سے کیوں مُنہ چھپاؤں۔ میرا دل کہتا ہے کہ میں نے ٹھیک کیا! اچھا کیا! خوب کیا! پھر میں کیوں چور بنوں، کیوں نہ بہانگِ دہل اعلان کر دوں، میں نے ایسا کیا! اور خوب کیا، اچھا کیا! لیکن، لیکن میں جانتی ہوں میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔ آہ! میں کیا کروں!

چار ماہ گزر گئے!

وہ نہیں آیا! کیوں نہیں آیا؟ اُس نے لکھا ہے وہ جلد آئے گا، لیکن کب؟ آہ اُسے نہیں معلوم میں عنقریب ایک معصوم گنہگار کی ماں بننے والی ہوں۔ آہ پھر کیا ہو گا؟ سب مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں اس قدر دُبلی کیوں ہو گئی ہوں۔ مغموم کیوں رہتی ہوں نسیم پوچھتی تھی کہ میں نے پیٹ پر یہ کیا باندھ رکھا ہے! آہ جب اُن کو معلوم ہو گا تو پھر!! کیا ہو گا! بتاؤ! بتاؤ! میں کیا کروں گی!! طلعت چیخ اُٹھی۔

میں کیوں نہ کہدوں، سب سے کہدوں، چیخ چیخ کر کہدوں، کوٹھے پر چڑھ کر کہدوں! لیکن کیا میں کہہ سکوں گی۔ آہ! یہ میرے گلے میں کیا گھُسا جاتا ہے۔ میرا دل کیوں تھرتھراتا ہے، میں کانپتی کیوں ہوں!!

"میں آخری دفعہ اُس کی تصویر تو سینے سے چپٹا لوں" یہ کہہ کر طلعت نے ایک تصویر اپنے سینے سے چپٹالی، اُسے آنکھوں سے لگایا، اور ایک پُر جوش بوسہ دیا۔

اسٹول پر کھڑے ہو کر چھت سے لٹکا ہوا پھندا اُس نے اپنے گلے میں پہن لیا اور پیر سے اسٹول زمین پر گرا دیا۔

چند سکنڈ میں اس کا نازک خوبصورت جسم تڑپنے لگا۔ جوانی کی موت کی تڑپ اور حسین آنکھوں کا حیرت بھرا تبسم!!

طلعت کے دماغ میں آخری خیال یہ تھا "کاش کہ میں سوسائٹی سے نہ ڈرتی!!"

ضروری اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر خریداری ضرور لکھدیا کیجیے۔ (منیجر)

دَوَا دَارُو - ہ - اسم مونث - علاج مُعالجہ - تیمار داری +

دَوَا دَرمَن - ہ - اسم مونث - دوا دارو - درمان - علاج معالجہ +

دَوَا کو نہ مِلنا - ہ - فعل لازم - کسی چیز کا بالکل دستیاب نہ ہونا - ذرا نہ ملنا - گھِس لگانے کو نہ ملنا +

دَوَاب - ع - اسم مذکر - چوپائے - حیوان - مویشی جیسے گھوڑے گدھے اونٹ وغیرہ +

دُوَابہ - ف - اسم مذکر - دو دریا کے بیچ کی زمین جو آگے جاکر مل جائیں - دیارا +

دُوَاپَر - س - اسم مذکر - ہندوؤں کا تیسرا جُگ جو ۸۶۴۰۰۰ برس کا ہوتا ہے - پُرجُگ کے پیچھے کا جُگ +

دَوَات - ع - اسم مونث - سیاہی رکھنے کا ظرف - مسی دان +

دُوَادَشی - ہ - اسم مونث - ہندو مہینے کے ہر پاکھ کی بارھویں تاریخ +

دَوَادَوش - ف - اسم مونث - دوڑ دھوپ - تگ و دو - کوشش سعی - مجاہدت +

دوآر - ہ - اسم مذکر - دروازہ - ڈیوڑھی - بار - پَوَلی - راستہ - گذر (۲) وسیلہ - ذریعہ - دگنوارہ (۳) - آستانہ - چوکھٹ - عتبہ +

دُوَآرا - ہ - اسم مذکر - دیکھو (دوآر) ۲ - آستانہ - چوکھٹ - جگہ - استھان مقام جیسے ٹھاکر دوآرا - گرو دوآرا وغیرہ +

دُوَال - ف - اسم مونث - تسمہ - رکاب کا تسمہ (اردو والے غلطی سے بکسر دال بولتے ہیں)

دِوَال - ہ - صفت (۱) دینے والا - دینوالی (۲) - غلط العوام) دیوار - جیسے سیاکھا +

دِوَال نہیں ہے - ہ - محاورۂ ہندو - نادہند ہے - لے لوٹ ہے - ؎

وہ تو یہی ہے کہ رکھتے ہیں سب تیرے طور پر + ورنہ پری کو جان کے کب ہیں دوال ہم (میر)

دِوَالا - ہ - اسم مذکر - (اصل میں دِیوا - بالا - تھا) ۱ - خسارہ ٹوٹا - ناداری - مفلسی - تہی الشا - (پہلے دستور تھا کہ جب کسی شخص کو ٹوٹا آتا تھا تو وہ دن کو اپنی دوکان میں چراغ جلا دیتا اور دوکان کا تختہ الٹ دیتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے ہاں چاننا ہو گیا اب کچھ نہیں رہا) ۲ - ادائے قرض کی بیمقدوری +

دوالا نکالنا - ہ - فعل متعدی - ناداری کا اظہار کرنا - تہی الشا سرکار میں مفلسی کا ثبوت دینا - قرضہ ادا نہ کر سکنا +

دِوَالی - ہ - اسم مونث (۱) چمڑے کا تسمہ - پٹا - چپڑاس - پیٹی (۲) بادلہ کا

چوڑا تار جو ہمیک کے بیچ میں ہوتا ہے (اول معنی میں صحیح دُوآلی ہے)

دِوَالی - ہ - اسم مونث - مرکب از (دیوا + بالنا) دیپ مالا - دِیوؤں کی قطار - چراغان - ہندوؤں کا ایک مشہور تہوار جس میں لکشمی کی پوجا ہوتی اور بہت سی روشنی کی جاتی ہے - یہ تہوار کاتک کی پندرہ تاریخ کو ہوتا ہے اس میں ہندو کثرت سے جوا کھیلتے اور چور چوری کو نکلتے ہیں ان کے اعتقاد میں آج کی جیت سے برس روز تک جیت رہتی ہے (اصل دیپالی تھا اس سے دِوالی بنا لیا کیونکہ پ کا واؤ سے بدل جاتا ہے یا یوں کہو کہ دیپ دیوا + آلی قطار یعنی دیوؤں کی قطار) +

دِوَالِیَن - ہ - اسم مونث - عو - انگیا کی کٹوریوں کے نیچے کے ٹکڑے (غلط العوام) جمع دیوار +

دِوَالِیَہ - ہ - اسم مذکر - ٹٹ پونجیا - نادار - مفلس - وہ شخص جس کا دوالہ نکل جانے کے سبب کاروبار بند ہو گیا ہو +

دَوَام - ع - اسم مذکر (۱) ہمیشگی - دائمی - مُدامی (۲) - تابع فعل) ہمیشہ سدا - نت - مدام +

دَوَامی بندوبست - ع + ف - اسم مذکر - وہ زمین کا انتظام جو ہمیشہ کے واسطے ایک ہی دفعہ کر دیا جائے +

دَوَان - ف - حال - دوڑتا ہوا - بھاگتا ہوا - حیران و سرگردان جیسے رواں دواں پھرنا +

دِوَانَہ - ہ - اسم مذکر (صحیح - ف - دیوانہ) مخفف دیوانہ (۱) سڑی - سودائی - پاگل - باؤلا - مجنون (۲) احمق - بیوقوف +

دَوَائِر - ع - اسم مذکر - دائرہ کی جمع +

دُوب - ہ - اسم مونث - ایک قسم کی باریک نرم اور عمدہ گھاس - ؎

بدل گئے تو خط ہزاروں خاک میں
جا بجا ہو کیوں نہ سبزہ دُوب کا (ناسخ)

دُوبَدُو - ہ - تابع فعل - سنمکھ - رُوبرو - سامنے - مقابل - منہ درمنہ - بالمواجہہ - بالمشافہ +

دُوبَدُو ہونا - ہ - فعل لازم - روکش ہونا - مقابل ہونا - ؎

اُٹھائے ہاتھ کو فلک ہمارے کینے سے
کیسے دماغ کہ ہو دُوبَدُو کمینے سے (میر درد)

دُوبَھر - ہ - صفت - ۱ - مشکل - دشوار - سخت (۲) اجیرن - ناگوار

تعلیمِ دیہات[1]

محمد ضیاء الاسلام بی، ایس، سی، پی، سی، ایس

تعلیمِ دیہات کا مسئلہ ہماری ترقی کے نقطۂ نگاہ سے اتنا ضروری ہو گیا ہے اور روز بروز ہوتا جاتا ہے کہ اس پر ہر اس شخص کی توجہ ہونی چاہیئے جو دیہات میں اس تاریکی کو جو عام لوگوں پر طاری ہے دور کرنا چاہتا ہے اور اس طرح ہمارے دیہات کے بھائیوں کو قومی زندگی میں وہ حصّہ دینا چاہتا ہے جس کے وہ مستحق ہیں، اور جو ملک کا قانون اُن کو دے چکا ہے، لیکن جس کو وہ شاید ابھی تک صحیح طور پر استعمال کرنا نہیں جانتے۔

آج کل معمولی گاؤں میں عموماً پرائمری درجہ چار تک کے اسکول ہیں، اور بڑے گاؤں میں مڈل اسکول ہیں جو ڈسٹرکٹ بورڈس کے زیر انتظام ہیں۔ ان مدرسوں میں، ہندی، اردو اور جغرافیہ پڑھایا جاتا ہے، کہیں کہیں ورزش اور کچھ کھیل مثلاً فٹ بال یا ہاکی بھی رائج ہیں نیچر اسٹڈی بھی کسی کسی مدرسہ میں داخلِ نصاب ہے، تعلیم کتابوں کے ذریعہ دی جاتی ہے، جو تقریباً ہر سال بدلتی رہتی ہیں، اور جن کے چناؤ میں عموماً ذاتی اغراض و مقاصد اور ذاتی تعلقات بڑا حصّہ رکھتے ہیں۔ دستکاری، زراعتی تعلیم اور فارمنگ وغیرہ ایک فیصدی اسکولوں میں بھی داخلِ نصاب نہیں ہیں، دیہات میں جو تعلیم عموماً دی جاتی ہے اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ وہ زندگی کے شعبوں میں کارآمد نہیں ہوتی، اور نہ دیہاتی زندگی کے شعبۂ نصابِ تعلیم میں داخل ہیں۔ اس طرح جو خلیج درمیان میں حائل ہے وہ بہت وسیع اور خطرناک ہے پھر موجودہ تعلیم سے بچوں میں تعلیمی دلچسپی پیدا نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے ایک بڑی تعداد درجہ چار تک بھی نہیں پہونچتی اور درمیان میں ہی مدرسہ چھوڑ کر گھر بیٹھ جاتی ہے۔ طرزِ تعلیم کے غیر دلچسپ ہونے کا دوسرا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکول سے نکلنے اور دیہاتی زندگی میں داخل ہونے کے بعد مدرسوں میں جو پڑھا لکھا تھا وہ رفتہ رفتہ دماغ سے زائل ہو جاتا ہے، اس کی ذمہ داری کچھ تو طرزِ تعلیم پر ہے اور کچھ ان ذرائع کے میسر نہ ہونے پر جن کی وجہ سے جو تعلیم مدرسوں میں ملتی ہے اس کی تکمیل گھر پر ہو سکے۔ گاؤں میں نہ کتب خانے ہیں نہ اخبار مل سکتے ہیں، اس لئے ان لوگوں کی دیہاتی زندگی اور تعلیم میں کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کم از کم ۲۰ فیصدی ایسے لوگ جنھوں نے درجہ چار بھی پاس کر لیا تھا دس بارہ سال بعد حساب تک نہیں لکھ سکتے اور اپنے لگان وغیرہ کا حساب بھی پٹواری یا اسکول کے ماسٹر صاحب سے لکھواتے ہیں۔

گاؤں کے مدرسوں کے استاد بدقسمتی سے بہت معمولی قابلیت کے ہوتے ہیں۔ اس میں ان بیچاروں کا تو کوئی قصور نہیں، لیکن ان کا اثر ہماری دیہاتی زندگی پر خاطر خواہ طور پر اچھا نہیں پڑتا، اُن کی دماغی نشو و نما اگر ہوتی بھی ہے تو بہت معمولی، ان میں عام طور پر نہ ولولہ ہوتا ہے نہ جوش جس فضا میں وہ رہتے ہیں وہ اس کی ذمہ دار ہے، نہ ان میں قوتِ عمل ہوتی ہے نہ جولانیٔ خیال جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے گاؤں کے مدرسہ جن میں زندگی کی تڑپ پائی جانی

---

[1] اس مضمون کا کچھ حصہ آل انڈیا ریڈیو دہلی اسٹیشن سے ۱۰ر نومبر ۳۷ء کو نشر کیا گیا تھا۔

گِران۔ خاطر۔ بارِ خاطر + سہ

چین اس بچے کے رونے سے نہیں دم بھر مجھے
کھوٹیڑے پیٹے نے جینا کر دیا دُوبھر مجھے (راحت)

دُوبَر بھی بول دیتے ہیں۔ سہ نہ بھیجوں گی سسرال میں بکر خانم + سینہ مجھکو دُوبَر ہے کھانا نہ (آدکم)

دُوت۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) قاصد۔ پیک۔ ایلچی۔ وکیل۔ سفیر (۲) نائب۔ پیشکار۔ متصدی۔ مختار (۳) جمع دُوت۔ فرشتۂ موت۔ قابض الارواح۔ عزرائیل (۴) چغل خور۔ غماز۔ لگائی بجھائی کرنے والا +

دُوت پن۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جاسوسی۔ وکالت۔ ایلچی گری (۲) چغلی۔ غمازی +

دُوت۔ ہ۔ اسم مونث۔ کتے کو ہنکانے کی آواز جیسے دُور ست۔ کتے دُور ست +

دُوتا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (دیکھو دُوت) (ہندو)

دُوت دِیک۔ ہ۔ اسم مونث۔ دور دُیک۔ پھٹکار۔ لعنت ملامت دھتکار۔ آثار (ایک بدنما کارے ہے جو نے لوگوں کا [illegible] کے واسطے زبان پر لاتا ہے) سودا کی بعض پھبتی کی زبان میں اسکے کسی کو شبہ ہے کہتا کسی کو دوت دیک +

دُوتی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) جاسوس عورت۔ ایلچن (۲) چغلخور عورت۔ سخن چین عورت۔ لتری جیسے ساس بری دوتی نند موری بیرن (گیت) +

دُوج۔ ہ۔ اسم مونث (سنسکرت) قمری مہینے کی دوسری اور سترھویں تاریخ +

دُوجا۔ ہ۔ صفت۔ دوسرا۔ ثانی۔ دوم +

دُوخت۔ ف۔ اسم مونث۔ سلائی۔ سیوں +

دُود۔ ف۔ اسم مذکر۔ دھواں۔ دُخان + بھاپ +

دُودھ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) شیر۔ لبن۔ ہلک (۲) درخت یا کسی چیز کا سفید عرق +

دودھ اترنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دودھ پلانے وقت چھاتیوں میں دودھ بھر آنا + دودھ کا چھاتیوں یا گائے بھینس وغیرہ کے تھنوں میں آجانا +

دودھ اچھالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دودھ کو دھار باندھکر ٹھنڈا کرنا

دودھ کو لٹیا سے کلھڑے میں دھار باندھ کر ٹھنڈا کرنا تاکہ پینے کے لائق ہو جائے۔ دودھ ٹھنڈا کرنا +

دودھ اگلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بچے کا دودھ ڈالنا۔ دودھ کی قے کرنا + سہ

یوں دہنِ غنچہ سے قطرۂ شبنم گرے
دودھ اگلنے لگے جیسے کوئی شیرخوار (بادی لکھنوی)

دودھ آدھاری۔ ہ۔ صفت (ہندو) صرف دودھ پر رہنے والا۔ وہ شخص جس نے ان تیاگ کر دودھ پر اپنا گزارہ ٹھیرا لیا ہو۔

دودھ بڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دودھ چھڑانا۔ بچے کو دودھ پینے سے باز رکھنا +

دودھ بڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دودھ زیادہ ہونا (۲) دودھ چھوٹنا دودھ سے باز رہنا +

دودھ بھائی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ برادر رضاعی۔ دودھ شریک بھائی۔ کوکا۔ دھا بھائی۔

دودھ بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بچے کی مامتا یا محبت کے باعث چھاتیوں میں دودھ اتر آنا۔ مادری محبت کا جوش ہونا +

دودھ بھری کٹوریاں۔ ہ۔ اسم مونث (اطفال) دودھ بھری چھاتیاں پستان پر از شیر۔ جیسے اللہ اللہ لوریاں دودھ بھری کٹوریاں۔ نتا آئے دوروں سے گھوڑا باندھوں کھجوروں سے (بچوں کے کھلانے کا فقرہ)

دودھ بہن۔ ہ۔ اسم مونث۔ کوکہ۔ وہ لڑکی جس کی ماں کا دودھ پیا ہو۔ انا کی بیٹی۔ رضاعی بہن +

دودھ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ اناج میں رس پڑنا +

دودھ پلانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بچے کو شیر دینا۔ دودھ چسانا چھاتی منہ میں دینا +

دودھ پلائی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) دایہ۔ انا۔ مرضعہ (۲) وہ نقدی جو دولہا کو دلہن کے گھر سے ساچق کے روز آتی یا اپنے رشتہ دار اس نام سے دیتے ہیں (۳) (ہندو) وہ نقدی جو دولہا گھر چڑھی کے وقت اپنی ماں کو دودھ پلانے کے عوض میں دیتا ہے یہ ایک رسم ہے

چاہیے ان میں نیم مُردہ دماغ ملتے ہیں۔ پچاس مدرسوں میں شاید ایک پُرجوش اُستاد مل سکے۔ ٹرینڈ استادوں کا اب نمبر بڑھ رہا ہے، لیکن ٹرینڈ استادوں میں بھی وہ بات نہیں پائی جاتی جو دیہاتی تعلیم کے لئے ضروری ہے، یعنی جوشِ عمل، اور تخیل۔ جو ٹریننگ ان کو ملتی ہے وہ ان کو کتابیں پڑھانے کے لئے شاید زیادہ موزوں کر دیتی ہو، ورنہ اس کے علاوہ اس کا کوئی اثر ان پر نہیں ہوتا۔

ہم تعلیمِ بالغان کی طرف تو کبھی متوجہ ہی نہیں ہوتے اور اگر ہوئے بھی تو مشکلات ایسی حائل رہیں کہ تعلیمِ بالغان کی کوئی اسکیم قابلِ عمل نہیں ہو سکی۔ دیہات میں لڑکیوں کی تعلیم پر کوئی توجہ دینا بھی بالکل غیر ضروری سمجھا جاتا ہے، لیکن ترقیٔ دیہات کی ہر اسکیم میں اس مسئلہ کو جو ممتاز حیثیت حاصل ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ چھوٹی لڑکیاں بچوں کے ساتھ اسکول جاتی ہیں، لیکن تھوڑے ہی دنوں میں وہ مدرسہ چھوڑ دیتی ہیں، اور اس کے بعد ان کو تعلیم جاری رکھنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہتا۔

انتظامی معاملات میں بھی وہ ترتیب نہیں ہے جو ہونی چاہیئے۔ مثلاً استادوں کا تقرر ظاہر میں کسی خاص اصولوں پر ہو لیکن عموماً اس میں سفارش، ذاتی تعلقات اور مذہبی تعصب کو بہت دخل ہوتا ہے، استاد بھی لوکل بورڈ کی سیاسیات کا شکار ہوتے رہتے ہیں اور پارٹیوں کے آلۂ کار بنائے جاتے ہیں۔ تبادلہ کی تلوار ان کے سر پر ہمیشہ لٹکتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے نہ تو کوئی اسکیم پورے طور پر کارگر ہو سکتی ہے اور نہ اسکولوں میں ذاتی اثر جس کی مدرسوں میں ضرورت ہے، کام میں لایا جا سکتا ہے۔ پھر دیہاتی اسکولوں کی تعلیمی پالیسی عموماً ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو خود اس کی ضروریات سے ناواقف ہیں۔ اور جو لوگ اس سے واقف ہیں ان سے تعاونِ عمل کے خواہشمند نہیں۔ اس پالیسی کا جو نتیجہ ہُوا وہ ظاہر ہے کہ تعلیم پر باوجود لاکھوں روپیہ صرف ہونے کے دیہات میں جو حالت دس سال قبل تھی اب بھی صورتِ حال اس سے زیادہ دل خوش کن نہیں ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کیا جائے کہ ترقی و اصلاحِ دیہات صحیح معنوں میں ہو سکے اور ہمارے بھائی جو دیہات میں رہتے ہیں اور ہمارے لئے اتنی محنت سے کاشتکاری جیسا صبر آزما کام کرتے ہیں ان کو بھی ہماری طرح معاملات سمجھنے اور ان کو حل کرنے میں رائے دینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے، اور وہ بھی اپنی تعلیم سے اپنی زندگی کو بہتر اور زیادہ کارآمد بنا سکیں۔

اس کے لئے ہم کو طرزِ تعلیم میں تبدیلی کرنی لازمی ہے، نصابِ تعلیم میں تبدیلی ضروری ہے، اور استاد بدلنے بھی اتنے ہی ضروری ہیں جتنا طرزِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کی تبدیلی۔

پہلا قدم لڑکے لڑکیوں اور بالغوں کے لئے ایک ابتدائی تعلیم کا لازمی قرار دیا جانا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ترقی دیہاتی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ہو تو ہم کو بالغوں کو بھی تعلیم دینا اور اُن کو گاؤں کا کارآمد رکن بنانا لازمی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم پر بھی زور دینا گویا ترقیٔ دیہات کے سلسلے میں ایک خاص خدمت انجام دینا ہے۔ لڑکے لڑکیوں اور بالغوں کے لئے ابتدائی تعلیم کو ضروری بنانے کے واسطے کافی ہمت کی ضرورت ہے، لیکن یہ دیکھتے ہوئے کہ ترقی و اصلاحِ دیہات کا کوئی پروگرام بغیر ابتدائی تعلیم کے جبریہ اور لازمی قرار دیئے جانے کے ممکن ہی نہیں ہے، امید ہے کہ جو صوبے بھی گرام سدھار کو ایک زندہ اور کارآمد اسکیم کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں ان کو ہمت کر کے یہ کام کرنا بالکل ناگزیر ہے۔ ممکن ہے کہ لوگ اسباب کو ناپسند کریں، لیکن مخالفت اگر ہوگی تو وقتی ہوگی اور تھوڑے عرصے میں ختم ہو جائے گی۔ یہ کام جتنا بڑا اور عظیم الشان ہے اُس کو دیکھتے ہوئے ابتدائی جبریہ تعلیم کو کوئی دشوار یا دقت طلب امر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

تعلیم ہندوستانی میں یا اُس زبان میں جو ملک کے علیحدہ علیحدہ حصوں میں بولی جاتی اور سمجھی جاتی ہو دیئے جانے کے متعلق تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس موضوع پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مادری زبان میں تعلیم ابتدائی دیئے جانے کے خلاف شاید ہی کبھی کوئی آواز بلند کی گئی ہے۔

طرزِ تعلیم میں — Practical Direct methods کی بڑی کمی محسوس کی جاتی ہے، اگرام سدھار کی تعلیمی اسکیم میں Practical اور Direct methods کے علاوہ کوئی اور طرز ہی استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ہر سرکل میں اسکول کے ساتھ ایک چھوٹا سا فارم بیل اور گائے ہونے سے عملی تعلیم دی جا سکے گی، اور تعلیم کے عملی اور پریکٹیکل اصول کام میں لائے جا سکیں گے۔ جس سے تعلیم کی بنیادیں مضبوط اور پائدار ہو سکیں گی۔

بالغوں کے لئے چھ چھ ہفتہ کی تجاویز خواندگی بنانا ماہرینِ تعلیم کا فرض ہے الہ آباد میں ایک صاحب جن کا نام مسٹر اگروال ہے، اور پنجاب میں موگا میں

دودھ پوت - ھ - اسم مذکر - دھن دولت - مال اولاد + آل اولاد +

دودھ پوت والی - ھ - اسم مونث - آل اولاد اور دھن دولت والی - صاحب نصیب +

دودھ پھاڑنا - ھ - فعل متعدی - دودھ کے اجزا جدا کرنا کسی دوا کے ذریعہ سے دودھ کا پانی علیحدہ کردینا +

دودھ پھٹنا - ھ - فعل لازم - دودھ کا پانی اور اسکی دہنیت کا علیحدہ ہوجانا - دودھ کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا +

دودھ پیتا بچہ - ھ - اسم مذکر (۱) گود کا بچہ - ننھا بچہ - شیر خوار - شیر خوارہ (۲) صفت - بھولا - ناتجربہ کار - ناسمجھ - نادان +

دودھ پیتے روپے - ھ - اسم مذکر - کھرے کھرے روپے - بے جوکھوں روپے - امانت موجود اور کھرے روپے + نقد روپے +

دودھ پینا - ھ - فعل لازم - چوچی پینا - چوچی چچوڑنا - شیر نوشیدن کا ترجمہ +

دودھ توڑنا - ھ - فعل متعدی - دیگ گرم دودھ کو اوپر نیچے کرنا +

دودھ چُرانا - ھ - فعل لازم - دودھ چڑھا جانا - دودھ چھپا لینا - (جب گائے بھینس دودھ دوہتے وقت تھنوں میں سے اوپر کو چڑھا جاتی ہے تو یہ کہتے ہیں) +

دودھ چڑھانا - ھ - فعل متعدی (۱) دیکھو (دودھ چرانا) (۲) کسی دیوتا پر نذر کے طور پر دودھ کی دھار چڑھانا یا ڈالنا +

دودھ چڑھنا - ھ - فعل لازم (۱) دودھ خشک ہونا - دودھ جذب ہونا (۲) دودھ کا چھاتیوں میں کثرت سے جمع ہوجانا جس طرح بچے کے مرجانے یا دودھ چھڑا دینے کے بعد چھاتیاں حسب عادت دودھ جمع ہو ہو کر تنا جاتی ہیں +

دودھ چھٹانا - یا - **چھڑانا** - ھ - فعل متعدی - دیکھو (دودھ بڑھانا) +

دودھ چھٹی کا یاد آنا - ھ - فعل لازم - دیکھو (چھٹی کا دودھ یاد آنا) عافیت اور آرام کی حقیقت کھلنا - مصیبت پڑنا + ؎
جانب میکدہ کیا وہ صنم ایجاد آیا + سیکڑوں دودھ چھٹی کا جو تمہیں یاد آیا (اسیر)

دودھ دُہنا - ھ - فعل متعدی - دودھ نکالنا - دھار نکالنا +

دودھ دیکھنا - ھ - فعل متعدی - دودھ کی آزمایش کرنا - دودھ کی برائی بھلائی جانچنا +

دودھ دینا - ھ - فعل متعدی (۱) دُدھیل ہونا - دودھ والی ہونا - شیر دادن کا ترجمہ (۲) دودھ پلانا - شیر خورانیدن کا ترجمہ جیسے دو گھنٹے سے بچے کو دودھ نہیں دیا (۳) دودھ فروخت کرنا - دودھ بیچنا جیسے یہ گھوسن فلاں شخص کے ہاں دودھ دیتی ہے +

دودھ ڈُلنا - ھ - فعل متعدی - دیکھو (دودھ اُگلنا)

دودھ سا - ھ - صفت - مانند شیر - نہایت سفید + کھری چاندی +

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے - ھ - کہاوت - ایک چیز سے ڈرا ہوا اس کی ہم شکل ہر چیز سے ڈرتا ہے - دفعۃً بالنقصان پایا ہوا آدمی ادنےٰ کام بھی سمجھ سوچ کر کرتا اور دفعۃً ہاتھ نہیں ڈالتا ہے - مارگزیدہ از ریسمان میترسد کے مطابق ہے +

دودھ کا دودھ پانی کا پانی - ھ - کہاوت - پورا پورا انصاف - ٹھیک انصاف + ایک ایک جنس علیحدہ علیحدہ + ؎
غیر اس سے شکر و شیر نہ ہونے پائے
دودھ کا دودھ ہو پانی کا خدا یا پانی (اسیر)

دودھ کا سا اُبال - ھ - اسم مذکر - کڑھی کا سا اُبال جلد فرو ہوجانے والا جوش - وہ غصہ جو ایک دفعہ ہی آکر اُتر جائے جیسے دودھ کا سا اُبال آیا چلا گیا +

دودھ کی بو منہ سے آنا - ھ - فعل لازم - ہنوز طفل ہونا - ابھی تک بچہ اور ناتجربہ کار ہونا +

دودھ کے دانت - ھ - اسم مذکر - وہ ملایم دانت جو شیر خوارگی کے زمانہ میں نکلتے ہیں +

دودھ کے دانت نہ ٹوٹنا - ھ - فعل لازم - ابھی کم عمر و صغیر سن ہونا - ناپختہ اور نادان بچہ ہونا +

دودھ کی سی مکھی نکال کر پھینک دینا - ھ - فعل متعدی - کسی شخص کا دخیل یا قرابتی ہونے کے باوجود بالکل اپنے ہاں سے خارج اور بے دخل کر دینا - محض بے دخل و بے تعلق کر دینا - گھٹا دیا کر دینا +

دودھ کی مکھی - ھ - اسم مونث - وہ مکھی جو دودھ میں گر پڑے اور اُسے نکال کر پھینک دیں +

اور سی پی میں بیشتر یا میں اس قسم کی اسکیمیں وضع کی جا رہی ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی مکمل تر ایسی اسکیم ایسی بن چکی ہے جو عام طور پر رائج ہو سکے، لیکن جو کام اب تک کیا جا چکا ہے وہ کافی امید افزا ہے، اب ہمارے ماہرین تعلیم کو بجائے علمی مضامین پر کتابیں لکھنے اور تعلیم کے پیچ در پیچ مسائل پر بحث کرنے کے چند چھ ہفتہ کی ایسی اسکیمیں وضع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی تمام تر توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے ماہرین تعلیم اس طرف توجہ کریں تو ایسی اسکیمیں بن سکتی ہیں جو دیہات میں ابتدائی تعلیم کی صورت میں بالغوں تک پہونچائی جائیں، تاکہ ان کو معمولی لکھنا پڑھنا اور حساب وغیرہ رکھنا آجائے، ایسی اسکیموں کی ضرورت اس لئے ہے کہ گاؤں کے بالغ مرد اور عورت تھوڑے ہی عرصہ میں اس قابل ہو جائیں کہ ان کو زراعتی معاملات کی تعلیم دی جا سکے۔

بالغوں کے مدرسوں میں تفریح اور تعلیم دونوں ہونے چاہئیں تاکہ بالغ مرد اور عورتیں آسانی سے ابتدائی تعلیم کے مراحل طے کر سکیں، ان کو مدرسہ جانا عذاب نہ معلوم ہو بلکہ شوق سے شام کو مدرسوں میں جا کر تعلیم بھی حاصل کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی تفریح بھی ہوتی رہے۔

یہ سوال باقی رہتا ہے کہ استاد کہاں سے ملیں گے، اور یہ سوال اپنی خاص نوعیت کی وجہ سے بہت ہی اہم ہے، اگر اسکیم صوبہ میں بھی رائج کی جائے تو ہزاروں استادوں کی ضرورت پڑے گی، آج کل تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت لوگوں کو پریشانی ہے، اس اسکیم کے چلانے کے لئے استاد اس طبقہ سے لئے جائیں گے۔ اس سے بیکاری بھی کم ہوگی اور ترقی دیہات کے لئے ہم گاؤں کو تیار بھی کر سکیں گے۔ کیونکہ جب تک گاؤں والے یہ نہ سمجھیں کہ گرام سدھار کی اسکیموں کا کیا مطلب ہے تب تک وہ ان پر عمل نہیں کریں گے اور اگر بادل ناخواستہ انھوں نے اس پر عمل کیا بھی تو وہ جوش اور ولولہ اس میں نہ ہوگا جس کے بغیر ترقی دیہات کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔

تعلیم یافتہ لوگوں کا دیہات کے مدرسوں میں کام کرنے سے ایک طرف تو گاؤں والوں کا حوصلہ بڑھے گا، وہ اس بات کو سمجھ سکیں گے کہ ان کے شہروں کا رہنے والا بھائی ان کے ساتھ دلی ہمدردی کرنا چاہتا ہے اور دوسری جانب تعلیم کا تمام ماحول بدل جائے گا۔ تعلیم یافتہ بیکار لوگوں کو اس اسکیم میں کام کرنے سے قربانی کرنی پڑے گی۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ گورنمنٹ ان لوگوں کو کچھ تنخواہ تو دے گی ہی، اس کے علاوہ گاؤں والوں سے بھی امداد کی ضرورت ہوگی۔ استادوں کو رہنے کے لئے مکان گاؤں والوں کو خوشی سے دینا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو گاؤں میں ایسے استاد بھیجے جائیں جو خود تو بالغوں اور لڑکوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور ان کی بیویاں عورتوں اور لڑکیوں کو پڑھائیں اس طرح روپیہ بھی کم خرچ ہوگا، اور استادوں کو آسانیاں بھی میسر آسکینگی۔

عورتوں کی تعلیم میں ضلع کے حکام کی تعلیم یافتہ بیویاں بہت کچھ حصہ لے سکتی ہیں، اسی طرح سیدھی سادی ہندوستانی میں لکھی ہوئی پُر اثر نظمیں شاعروں سے مدرسوں میں پڑھوائی جا سکتی ہیں، اور لوگوں میں اس طرح جوش عمل پھیلایا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم کو استادوں کی زیادہ عزت کرنا ضروری ہے، استادوں کو نیچی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے، بلکہ اُن کا احترام کرنا چاہیئے، اور اس طرح ان کا رتبہ جس کے وہ ہماری قومی زندگی میں جائز طور پر حقدار ہیں ان کو دینا چاہیئے۔ اس سے بہتر طبقہ کے لوگ کام کرنے کے لئے آمادہ ہوں گے، اور اخلاق کی صحیح تعلیم اسکول کے علاوہ لوگوں کو اُن سے مل سکے گی۔ نصاب تعلیم ایسا بنانا چاہیئے جس سے دیہاتی لوگوں کو فائدہ پہونچ سکے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ اچھے کاشتکار اور اچھے گاؤں والے بن سکیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم ایک خاص عمر تک تو ساتھ ہی ہو سکتی ہے اور اس کے بعد علیحدہ علیحدہ۔

لڑکیوں کے اسکول میں ہندوستانی زبان، حساب، جغرافیہ پڑھانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ دستکاری، صحت، صفائی، مویشیوں کی نگہداشت، تیمارداری بیماراں اور علاج، کھاد اور کھیتی کے متعلق معلومات، ڈیری فارمنگ، فرسٹ ایڈ، قانون اراضی وغیرہ نصاب میں داخل ہونا چاہیئے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک دم لڑکوں پر اتنا بار ڈال دیا جائے۔ نصاب تعلیم جب تیار کیا جائے تو ہمیں یہ تمام مضامین اور اس قسم کے دیگر مضامین جن سے گاؤں والوں کو فائدہ پہونچ سکے ضرور سکھانے چاہئیں۔ تاکہ اسکول سے فارغ ہو کر وہ کھیتی بہتر طریقہ سے کر سکیں، اور اس طرح زندگی اپنے باپ دادا سے بہتر اور زیادہ آرام سے گزار سکیں۔ لڑکوں کی عمر اور درجے کے مطابق یہ مضامین ان کو پڑھائے جائیں اور جوں جوں وہ بڑے درجے میں پہنچتے

دودھ مان - ہ - اسم مونث - (ہندو) انّا -

دودھ مُسَہری - ا - اسم مونث - ایک قسم کا ریشمی کپڑا +

دودھ مُوت کرنا - ہ - فعل متعدی (پورب) بچّے کی پرورش اور خدمت کرنا - گوہ موت کرنا +

دودھ والی - ہ - اسم مونث (۱) گوالن - شیر فروش - گھوسن (۲) وہ عورت جو بچّے کو دودھ پلاتی ہو - زچہ +

دُودُھا بھاتی - ہ - اسم مونث (۱) دودھ چاول جیسے چھَٹی چھِلّے چھوچھک پچھی کو کھلائے دودھا بھاتی نہ کھائے + (بچّے کے منہ دھلانے کا نام ہے) ۲- چوتھی کی ایک رسم جس میں دولہا کو کھیر کھلاتے ہیں - ہندوؤں کی ایک رسم ہے جو دولہا دلہن کے ساتھ بٹھا کر کے ادا کی جاتی ہے +

دُودُھاری - ہ - اسم مونث (پورب) (۱) بہت دودھ دینے والی + دُودھیل + (۲) عوام دودھاری اپنی دودھاری والی تلوار یا خنجر کو بھی اسی طرح بولتے ہیں)

دُودُھوں نہاؤ پُوتوں پَھلو - ہ - دعا - دودھ نہایئے دولت اور اولاد میں رہو - دھن دولت آل اولاد سے خوش رہو خدا اولاد ہو - مال و دولت کی فراوانی ہو + قطعہ

بیگما نے جو کیا جھک کے سلام آتو کو
آغا مینا نے سنائی اُسے یوں ہے آواز
پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز (انشاء)

دُودھی - ہ - اسم مونث (۱) پستان - چوچی - چھاتی (۲) ایک بوٹی کا نام جس میں سے توڑنے کے ساتھ دودھ نکلتا ہے اور نیز ایک قسم کا پتھر (اس معنی میں دودھی زیادہ بولتے ہیں)

دُودھیا - ہ - صفت (۱) دودھ کا - پراز شیر + رسیلا رس سے بھرا ہوا (۲) سفید - دھولا - چٹّا (۳) کچّا - ہرا - سبز جیسے دودھیا سنگھاڑا (۴) اسم مذکر ایک قسم کا پتھر (۵) اسم مذکر) ایک قسم کا نرم حلوا سوہن جس میں دودھ زیادہ ڈالکر ملائم کر لیتے ہیں +

دُودھیل - ہ - صفت - بہت دودھ دینے والی بسیار شیر دہندہ - جیسے دودھیل گائے کی دولاتیں بھی بھلی +

دَوْر - ع - اسم مذکر (۱) گرداگرد پھرنا - چرخ - گردش - چکّر - ؎

دیتا ہے دَورِ چرخ کسے فرصت نشاط
ہو جس کے پاس جام وہ اب جم سے کم نہیں (ذوق)

(۲) کسی چیز کا دورہ کرتے کرتے اپنی ہی ذات پر پھرنا - (۳ - ا) چال رفتار - روش (۴ - ا) حکومت - راج - سلطنت - عمل - ؎

اے قیس عمل داورِ وحشت سے اُٹھا لے
تھا پیش ازیں دور ترا اب ہے ہمارا (اسیر)

(۵ - ا) گردش ساغر - ؎

ہجر میں مے سے بجائے نشہ ہوتا ہے خمار
باعث دوران سر ہے دورِ میرے جام کا (ناسخ)

(۶ - ا) حاشیہ - کنارہ + حلقہ - گردہ - گھیرا جیسے شال کا دور (۷ - ا) باری - نوبت - وار - مذ جیسے سبق قرآن شریف کی دور (اس معنی میں مونث بولتے ہیں) (۸ - ا) اسم مذکر - گرداگرد - چاروں طرف - ارد گرد - (۹ - ا) زمانہ - عرصہ - مدت (۱۰ - ا) انقلاب - زمانہ کا الٹ پلٹ الٹا پلٹی - تغیر و تبدل +

دَور - دَور - ف - اسم مذکر - راج - عمل دخل - حکومت + اقبالمندی چلتی + ؎

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دَور دَور
کچھ آج سے زمانہ میں دَورِ قمر نہیں (ناسخ)

فصل گل میں اس قدر ہے میکشوں کا دَور دَور
سُبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی (؟)

دَور دَورا - ا - اسم مذکر - حکومت + اقبال + چلتی - راج - عمل - دخل +

دَور کرنا - ا - فعل متعدی - دو شخصوں کا مل کر باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن سنانا +

دُور - ف - صفت (۱) بعید - فاصلہ - بُعد (۲ - ا) علیحدہ - جدا - الگ پرے (۳ - ا) کلمۂ نفرت بمعنی ہٹ - سرک - چل ہٹ (۴ - ا) دانشمند - دوراندیش +

دُور اُس سے - ا - تابع فعل - نصیب اعدا - خدا نا کردہ ؎

آپ میں ہم نہیں تو کیا ہے عجب + دور اس سے رہا ہے کیا ہم ... (الاعلم)

جائیں زیادہ معلومات ان کو دی جاسکتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم میں کچھ تو اوپر کے
مضامین اور ان کے علاوہ کچھ اور

Domestic economy
Hygine
Domestic Science
First Aid
Maternity and Child-care.

بھی ہونے چاہئیں جس کی ضرورت پر کچھ لکھنا لاحاصل معلوم ہوتا ہے۔

Domestic Economy, Hygine,
Domestic Science, First Aid,
Maternity اور Child-Care.

جس جس گاؤں کو مرکز بنا کر ہر مرکز پر ایک ایک ماہ رہ سکتے ہیں اور وہاں ان
شعبوں میں تعلیم دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بالغوں کی تعلیم کا انتظام کرنا اتنا ہی
ضروری ہے جتنا کہ لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کا۔ ہم یہ تو چاہتے ہی ہیں کہ یہ لڑکے
اور لڑکیاں مرد اور عورت ہو کر بہتر اور زیادہ کارآمد زندگی بسر کریں۔ لیکن
اس کے ساتھ ہی ہم موجودہ پود کو بغیر پانی کے نہیں چھوڑ سکتے۔ تعلیم بالغان کے
سائنٹیفک اصولوں پر ہم کو کاربند ہونا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔
اول تو ایسی اسکیم تمام بالغ مردوں اور عورتوں کے مدرسہ میں عمل میں لائی جائیں اور
اس کے بعد اوپر کا کورس آہستہ آہستہ ان کو پڑھایا جائے۔ یہ ایک دن کا
کام نہیں ہے۔ لیکن طرز تعلیم کو زیادہ موثر اور دلچسپ بنانے سے لوگ خود بخود
ان مدرسوں میں آئیں گے اور تعلیم حاصل کریں گے۔ بالغوں کے مدرسے رات
کو ہونے چاہئیں اور ان میں ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر لگا کر دن بھر کی خبریں،
موسم کا حال اور زراعت کے متعلق کارآمد باتیں ان کو بتلائی جاتی چاہئیں
جس سے ان کی عمومی تعلیم بھی ہوتی رہے گی اور ان کا دائرۂ معلومات وسیع
ہوتا جائے گا۔

تعلیم دیہات کی اسکیم کو جتنا سستا بنایا جا سکے اتنا ہی اس سے زیادہ
فائدہ ہو سکتا ہے۔ کچھ روپیہ تو گورنمنٹ سے ہمیشہ ملتا رہے گا اور کچھ روپیہ
لوکل بورڈوں سے۔ روپیہ ملنے کے یہ دو ذریعہ ہی ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ
ہم چاہتے ہیں کہ مغلوں کے زمانہ کا پرانا دستور جس سے مسجدوں اور مندروں
کو زمینیں دی جاتی تھیں وہ دوبارہ رائج کر دیا جائے اور ہر سرکل میں کچھ
زمین بطور معافی اس سرکل کی تعلیم دیہات کے کام کے لئے دیدی جائے۔ اس
کی تمام آمدنی سرکل کے مدرسوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ دستکاری کے مدرسوں کی بنائی ہوئی چیزیں گورنمنٹ
کو لازمی طور پر خریدنی چاہئیں، اور یہ روپیہ مدرسوں میں تعلیم کے لئے دینا
چاہئے۔ ان چیزوں کو بازاروں میں بیچنے کا کام گورنمنٹ ایجنسیاں کر سکتی
ہیں، اور یہ کوئی مشکل امر معلوم نہیں ہوتا۔

یہ ایک مختصر سا خاکہ تعلیم دیہات کی اسکیم کا ہے جس پر عمل کرنے سے
ہمارے گاؤں والے اپنی بھلائی اور برائی کی باتیں سمجھ سکتے ہیں، اور ایک
بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ یہ کام آسان نہیں ہے۔ لیکن کرنے کے قابل ضرور
ہے۔

قطعہ

رباعی

دور اندیش - ف - صفت - دور بین - انجام بین - عاقبت اندیش - ہوشیار - آگا پیچھا دیکھنے والا +

دور اندیشی - ف - اسم مؤنث - دور بینی - عاقبت اندیشی - عقلمندی - دانائی - دور کی سوچ - بچاؤ سوچنا +

دور بھاگنا - ف - فعل لازم - نفرت کرنا - متنفر ہونا - الگ رہنا - پاس نہ پھٹکنا - وحشت پکڑنا +

دوربین - ف - اسم مؤنث (۱) دور کی چیز دیکھنے کا آلہ ۔

کس طرح محروم نظارہ سے رہ جاتے ہیں ہم
بام پر آتے ہیں وہ تو دوربیں ملتی نہیں (اسیر)

(۲) صفت - دور اندیش + دور یا فاصلہ کی چیز دیکھنے والا +

دوربین کا ایجاد اس طرح ہوا کہ ایک روز شہر مڈلبرگ واقع ہیدرلینڈ کا ایک عینک ساز اپنی دکان میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا اور اس کے لڑکے بالے وہیں آس پاس بیٹھے ہوئے کھیل رہے تھے کہ دفعتہ اس کی چھوٹی لڑکی چلا اٹھی کہ ابا دیکھنا مینار کتنا پاس آگیا عینک ساز اس کی حیرت کا سبب دریافت کرنے کی غرض سے قریب آیا دیکھا تو لڑکی دو لینس شیشے جن سے بڑی چیز معلوم ہوتی ہے ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے ان میں سے ایک اس کی آنکھ کے قریب ہے اور دوسرا ہاتھ بھر کے فاصلہ پر یہ بھی اس کے پہلو میں بیٹھ گیا اور دیکھا کہ جو شیشہ اس کی آنکھ کے قریب ہے وہ ایک مجوف سطح پر تھا۔ اور جو دور ہے وہ ابھری ہوئی یعنی قبہ دار محدب سطح پر اس نے بھی ان دونوں شیشوں کو ہاتھ میں لے لیا اور جس طرح لڑکی دیکھ رہی تھی اسی طرح دیکھنے لگا تب سے ثابت ہوگیا کہ حسن اتفاق سے لڑکی نے دونوں لینس شیشوں کو مناسب سیدھ میں قایم کر لیا تھا اور اسی سبب سے اس کو عجیب و غریب کیفیت نظر آئی تھی - جسکے کرشمہ سے وہ چلا اٹھی - چونکہ عینک ساز ایک طبیعت دار آدمی تھا اس نے اپنی تیزی عقل سے محدب و مقعر شیشوں کے خواص جنکا کام عینک کے تالوں میں بھی نظروں کی تفاوت کے سبب پڑتا رہتا تھا اور بھی زیادہ معلوم کر لئے اور اس عجیب و غریب تجربہ کو بخوبی ذہن نشین کر لیا اور لینس شیشوں کے استعمال کا جو نیا طریقہ معلوم ہوا فوراً کام میں لانا شروع کر دیا عینک ساز نے اس موقع سے بہت پیشتر دھلی کا ایک چونگا بھی طیار کیا تھا اب اس نے اس چونگا میں مناسب فاصلہ پر شیشے لگا کر دوربین تیار کر لی اور بعد میں ان کی اصلاح ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہنچی کہ چاند کے فاصلہ کو بھی قریب کر کے دیکھنے کی تدبیر نکال لی گئی - محدب اور مقعر شیشے کے خواص کی کیفیت دوربین کے الٹے اور سیدھے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاتی ہے کہ ایک رخ سے فاصلہ بڑھ جاتا اور دوسرے سے گھٹ جاتا ہے +)

دُور پار - ا - کلمہ نفرت - عو - (۱) دور باد - خدا نہ کرے - بغیب اعدا - نوج (۲) زنخہ - زنانہ + ہیجڑا +

دور پہنچنا - ا - فعل لازم (۱) دور نکل جانا - دور چلا جانا (۲) دور کی کہنا اور بلند خیالی پر پہنچنا - بلند پروازی کرنا (۳) بڑوں تک پہنچنا - بڑوں کی گالی دینا +

دور تک پہنچنا - ا - فعل لازم (۱) بڑوں تک جانا - بڑوں کی گالی دینا (۲) فاصلہ تک چلا جانا +

دور دبک بتانا - یا - کرنا - ا - فعل متعدی - دھتکارنا - کھدیڑ نکالنا - بتارنا + کاڑھنا +

دُور دراز - ف - صفت - کالے کوسوں - بہت فاصلہ پر - مسافت بعیدہ پر +

دور دست - ف - صفت - وہ جگہ جہاں پہنچنا دشوار ہو + کالے کوسوں - نہایت دور +

دُور دُور - ا - ندا - عو - کلمہ نفرت و انکار - پرے پرے - ہٹ ہٹ - سرک - پرے ہو +

بوسے کا سائل ہوں کیوں مجکو نہ کہوے دور دور
قدر کیا محتاج کی حاجت روا کے سامنے (ناسخ)

دُور دُور پہنچنا - ا - فعل لازم - اول معلوم - دوم بلند پروازی کرنا - بالغ نظر ہونا - غائر نظر ہونا + ہ

اک جام پی کے کرتے ہیں ہفت آسمان کی سیر
مینخانے سے پہنچنے لگے دُور دُور ہم

دُور دُور کرنا - ا - فعل متعدی - عو - کسی کو پاس نہ آنے دینا - نہایت نفرت اور بیزاری ظاہر کرنا +

دور رہنا - ا - فعل لازم - الگ رہنا - جدا رہنا +

دور کا ناتا - یا - رشتہ - ا - اسم مذکر - رشتۂ بعید - قرابت بعیدہ - پرے کا واسطہ +

دور کرنا - ا - فعل متعدی (۱) الگ کرنا - القط کرنا - الگ کانا - جدا کرنا - خارج کرنا - ہٹانا - درگزرنا - باز آنا - ہ

جو شکوہ دل نالاں حضور کرتے ہیں +
ہم اس فساد کو پہلو سے دور کرتے ہیں (رشک)

محبت اور جسمانی لذت

مصنف "موپاساں"

مترجم صادق الخیری، ایم اے

فاتی اگر اگریم۔ جہاں برہم : نم

"نہیں میرے دوست، اس کا ذکر نہ کرو، تم مجھ سے جس چیز کے طالب ہو مجھے اس سے نفرت اور کراہت ہے، یہ تو ایسی ہے گویا خدا ــــــــ کیونکہ خدا پر میں ایمان رکھتی ہوں ــ ــــــ ہر نفیس شے کے ساتھ ایک زبوں چیز کا تعلق پیدا کرکے اُسے ستیاناس نہ کر دینا چاہیئے، خدا نے ہمیں محبت عطا کی جو دنیا کی مقدس ترین شے ہے، لیکن یہ دیکھ کر کہ وہ ہمارے لئے ضرورت سے زیادہ حسین اور عمدہ ہے، اُسے ہماری گھناؤنی، شرمناک حیوانی بغاوت پر آمادہ کر دینے والی حسیات کا خیال آگیا، چنانچہ اس نے اُنھیں طنزیہ طور پر پیدا کر دیا کہ ہماری جسمانی ناپاکیاں اُن کے ذریعے سے خارج ہو سکیں، اس نے ان حسیات کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ ہم محبت کا ذکر بھی شرمندہ ہوئے بغیر نہیں کرسکتے اور محبت کی باتیں کرنی چاہیں تو وہ سرگوشی کے لہجے میں کی پڑتی ہیں۔ اور وہ جو دہشت ناک حرکت ہم کر بیٹھتے ہیں وہ شرم و حیا کی لوٹ ہے۔ اور چاہے یہ چھپی ہی رہے، لیکن یہ ہماری روحوں میں منافرت پیدا کر دیتی ہے اور آنکھوں کو ندامت سے جھکا دیتی ہے، اخلاق اسے حقارت سے دیکھے، قانون اس کی مذمت کرے، پر یہ اپنی تکمیل تاریکی ہی میں کرتی ہے گویا یہ کوئی مجرم ہے۔

مجھ سے ایسی بات پھر کبھی نہ کہنا! ہرگز نہ کہنا!

مجھے نہیں معلوم میں تم سے محبت کرتی ہوں یا نہیں، ہاں اتنا جانتی ہوں کہ تمہارا قریب مجھے مسرور کرتا ہے، تمہاری نگاہیں مجھ پر اثر کرتی ہیں اور تمہاری آواز میرا قلب پیار سے جھنکارتی ہے۔ جس دن بھی میں نے اپنا جسم تمہاری خواہش کے مطابق تمہارے حوالے کر دیا۔ تم میرے لئے مجسمۂ نفرت بن جاؤ گے اور وہ نازک زنجیر جو ہم دونوں کو جکڑے ہوئے ہے ٹوٹ جائے گی۔ علاوہ ازیں رسوائی کی ایک وسیع خلیج بھی ہمارے درمیان حائل ہو جائے گی۔

آؤ، ہم ایسے ہی رہیں جیسا کہ اب تک رہ چکے ہیں، اور ....

اگر تم چاہو تو مجھ سے محبت کئے جاؤ، میں تمہیں اجازت دیتی ہوں۔

تمہاری رفیق جینی ونو

"محترمہ، مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں آپ سے صاف صاف الفاظ میں کچھ کہہ سکوں، یعنی میں اپنے ایک ایسے دوست سے بغیر تصنع کے گفتگو کروں گا۔

مجھے بھی نہیں معلوم کہ میں آپ کو چاہتا ہوں یا نہیں۔ مجھے تو اس کا یقین صرف اُس چیز کے بعد ہوگا جس سے آپ کو کراہت ہے۔

انتہائی تنفر اور دہشت کا احساس تو صرف اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ ہمارے خون کی دیوانگی نے ہمیں وقتی ہیجان کی ڈگر پر لا ڈالا ہو، لیکن اگر وہ عورت ایک ایسی ہستی ہے جسے ہم نے ہزاروں میں سے منتخب کیا ہے وہ بے حد دلکش ہونے کے علاوہ اس قابل ہے کہ اس کے حاصل کرنے کی آرزو کی جائے (جیسا کہ آپ میرے لئے ہیں) تو پھر محبت کی جسمانی لذت لابدی ہو جاتی ہے، مکمل، اور غیر محدود مسرت کا سرچشمہ۔

یہ جسمانی لذت، اے خاتون، محبت کا ثبوت ہے، اگر یہ جذبہ پُرجوش

(۲) غایب کرنا۔ پوشیدہ کرنا۔ آنکھوں سے علیحدہ کرنا (۳) موقوف کرنا۔ جواب دینا۔ نوکری سے برطرف کرنا۔ برخاست کرنا (۴) رد کرنا۔ کاٹنا۔ منسوخ کرنا۔ بیچنا۔ فروخت کرنا۔ پاس نہ رکھنا۔ جیسے اس چیز کو دُور کرو +

دور کھنچنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کشیدہ رہنا۔ الگ رہنا + نخوت و غرور کرنا + ع

کھنچنے دو دور یار کو ماہ تمام سے
ہمت بلند چاہئے دو نا نہ بام ... ہے (آتش)

دور کھینچنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ نخوت کرنا۔ غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ دماغ کرنا۔ ع

وہ رہتا آپ کو کھینچے ہے ... خونخوار کھینچ
ایک دن اس سے تو مرے قتل کو تلوار کھینچ (ناسخ)

دُور کی بات۔ ا۔ اسم مونث۔ پیچ کی بات۔ گہرا خیال۔ نکتہ۔ باریکی۔ سمجھ کی بات +

دُور کی سُنانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ باپ دادا تک جانا۔ بُردوں کو گالیاں سنانا + پتّا۔ بکھانا۔ اکٹنا +

دور کی سوجھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ گہرا خیال آنا۔ فکر بلند و خیال تازہ ذہن میں گزرنا۔ باریک و نادر بات خیال میں آنا + دور بین، دور اندیش ہونا + ع

اس پری رخسار پر پھبتی کہی ہے حور کی
سچ تو یہ ہے سوجھتی ہے کیا ہی مجھکو دُور کی (ناسخ)

دور کی کٹوری لانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بڑا کام کرنا۔ بڑا تیر مارنا۔ قابل فخر کام کرنا۔ طنزاً بولتے ہیں چونکہ بٹے وغیرہ پرندوں کو چھلّا یا کٹوری لانا سدھایا جاتا ہے اور یہ کام اس کی بساط سے باہر ہوتا ہے لہذا یہ محاورہ اس سے لیا گیا ہے +

دور کی کہنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ نہایت سمجھ کی بات کہنا۔ عرفانی کہنا۔ حد بشریت سے بڑھکر کہنا۔ سمجھ سے باہر بات کہنا +

دور کی ہانکنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ گپ لگانا۔ شیخی مارنا۔ ہوت سے زیادہ ظاہر کرنا۔ لیاقت سے بڑھکر دعوے کرنا +

دور ہو۔ ا۔ کلمہ نفرت۔ ہٹ۔ سرک۔ منہ نہ دکھا۔ بھگئے۔ چل ہٹ۔

دفع ہو +

دور ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) علیحدہ ہونا۔ جدا ہونا۔ جاتا رہنا۔ جیسے بیماری کا دور ہونا (۲) فاصلہ پر ہونا۔ کالے کوسوں ہونا (۳) نہایت سنجیدہ اور سمجھدار ہونا + نہایت شریر اور بدذات ہونا (۴) ہٹنا۔ سرکنا۔ پرے ہونا۔ نظر سے غائب ہونا + ع

جب دُور تم ہوئے مری چشم پر آب سے
لاکھوں برس گزر گئے اپنے حساب سے (مولف)

دَوَران۔ ف۔ اسم مذکر (۱) گردش کرنے والا۔ دوّار (۲) زمانہ۔ وقت۔ فلک (۳) عمر۔ ادنہا (۴) گردش۔ چکر۔ دورہ۔ انقلاب +

دوران سر۔ ف۔ اسم مذکر۔ سر گھومنا۔ سر کا چکر۔ دردسر۔ گھمیری۔ ع

بادہ گلگوں میں افیوں کا اثر ہو جائیگا
دور مے سے یا رب دوران سر ہو جائیگا (رند)

دَورہ۔ ا۔ اسم مذکر (۱) گردش۔ چکر (۲) باری۔ نوبت (۳) گشت۔ پھیرا۔ حکام یا افسروں کا اپنے علاقہ کو دیکھنا +

دورہ سپرد کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (قانون) فوجداری کے سنگین مقدمہ کو تجویز کے لئے سشن جج کے سپرد کرنا۔ عدالت کے سپرد کرنا +

دورہ سپرد ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ فوجداری عدالت کے سپرد ہونا۔ مقدمہ کا سشن جج کے متعلق ہونا +

دورہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ چکر لگانا۔ گشت کرنا۔ حکام کا اپنے ضلع اور علاقہ کے دیکھنے کے واسطے اُٹھنا +

دُوری۔ ف۔ اسم مونث۔ بعد۔ فاصلہ + تفاوت۔ فرق۔ جدائی۔ مفارقت۔ ہجر +

دَوڑ۔ ہ۔ اسم مونث (۱) تاخت + دوش + حملہ۔ دھاوا۔ چڑھائی۔ دشمنوں یا مجرموں کی گرفتاری کے واسطے شتاب روی (۲) پہنچ۔ رسائی۔ جیسے ملا کی دوڑ مسجد تک (۳) کوشش۔ سعی۔ پیروی۔ جد و جہد جیسے بیمار کی دوڑ ہوتی تو بچ جاتا +

دوڑ دوڑ۔ یا۔ دوڑ دوڑ کے جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ گھڑی گھڑی جانا۔ جلد جلد جانا۔ دمبدم جانا۔ ع

گرجائے زلف سے کہیں یہ الجھ کے دل + جاتا ہے دوڑ دوڑ کے چاہ ذقن کے پاس (مولف)

ہم آغوشی کے بعد فنا ہو جائے تو بیشک ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے رہے ہیں لیکن اگر یہ اور زیادہ ہو جائے تو ہماری محبت یقیناً سچی ہے!

ایک فلسفی نے جو اپنے اصول پر خود کاربند نہیں، ہمیں فطرت کے اس دام سے خبردار کیا ہے۔ اس کا قول ہے کہ فطرت زندگی میں تنوع چاہتی ہے اور اس لئے کہ وہ ہم کو نت نئی زندگی پیدا کرنے کے لئے مجبور کرتی رہے اور ہم اس کے دام میں پھنسے رہیں، اس نے محبت اور لذت کا جوگا اس میں لگا دیا ہے وہ کہتا ہے جیسے ہی ہم اپنے آپ کو اس کے سپرد کر بیٹھتے ہیں اور وقتی جنون سر سے اتر جاتا ہے، ہم پر قنوطیت چھا جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اُس جال کو جس نے ہمیں پھانس لیا تھا سمجھ جاتے ہیں اور اُس مستور اُکسانے والے راز کو جان لیتے ہیں، جس نے باوجود ہماری فرزانگی کے، ہمیں اُس لمحے میں عقل و ہوش سے محروم کر دیا تھا۔

اور یہ سچ ہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے، بعد میں ہم خود ہی نفرت کرتے ہیں۔ مگر فطرت نے تو فتح پا لی اور ہمیں ہماری مرضی کے خلاف اُس فعل پر آمادہ کر لیا جو فطرت چاہتی تھی۔

ہاں، میں اُن سرد وحشیانہ بوسوں سے واقف ہوں جو اجنبی لبوں پر دیئے جاتے ہیں اور جذبات سے مملو اُن نگاہوں سے بھی جو کسی نے نہ اس سے پہلے دیکھیں اور نہ بعد میں دیکھ سکیگا۔ المختصر میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو ہمارے دلوں پر چرکہ لگا دیتا ہے۔

لیکن اگر محبت کے سحاب نے دو انسانی ہستیوں کو گھیر لیا ہو، اس طرح کہ وہ مدت دراز تک بلکہ ہمیشہ ایک دوسرے کا تصور کرتے رہتے ہوں، اگر جدائی اُن کو شب و روز تڑپاتی رہتی ہو، محبوب کی چاہت اور اس کی مسکراہٹ ہر وقت اُس کے پیش نظر رہتی ہو، اگر تنہائی میں وہ ایک دوسرے کے سوا کچھ اور سوچ تک نہ سکتے ہوں تو کیا پھر بھی یہ قدرتی نہیں کہ آخر کار آغوشیں وا ہو جائیں، لب ایک ہو جائیں اور جسم واصل جائیں؟

کیا تمہیں پیار کرنے کی آرزو کبھی نہیں ہوئی؟ مجھے بتاؤ، کیا لب لبوں کو نہیں پکارتے اور کیا وہ نظریں جو ہماری رگوں تک میں سرایت کر جاتی ہیں انتہائی اور ناقابل ضبط آرزو مندیاں برانگیختہ نہیں کر دیتیں؟

تم جو کہتی ہو کہ یہ ایک جال ہے۔ شرمناک جال! چلو یہ سچ ہی ——
لیکن اس میں حرج کیا ہے؟ —— میں بھی یہ جانتا ہوں، مگر اسے بُرا نہیں سمجھتا، فطرت نے اپنی عیاری چھپانے کے لئے ہمیں محبت عطا کر دی ہے تاکہ ہم —— اپنی مرضی کے خلاف بھی —— افزائش نسل پر مجبور ہو جائیں۔ اگر تم پسند کرو تو آؤ ہم اس محبت کو اپنا کر ذرا بہتر بنا لیں۔ علوی اور مثالی! بلکہ جتنا کچھ فطرت ہم کو سکھا سکتی ہے اُس سے ذرا زیادہ ہی کر گزریں۔ یاد رکھنا محبت کا لمس ایک جیش بہا دھات کی طرح ہے جو ابھی ابھی کان سے نکالی گئی ہو۔ آؤ! اس پر محنت کر کے ہم اس کو مجلّی کر دیں۔ اُس ہستی کی چھپی ہوئی مرضی کو دھیان میں لائے بغیر جسے تم خدا کہتی ہو۔ آؤ خاتون، ہم اسے اس کی تمام حیوانیت، ناپاکی اور اس کے کریہہ سے کریہہ تخیل سمیت مثالی بنا دیں۔

آؤ عشق کی اُس جسمانی لذت سے، جو ہم میں سنسنی پیدا کر دیتی ہے، ہم اس طرح محبت کریں جیسے ہم پرانی شراب اور خوشبودار پھولوں سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں جسم سے یقیناً محبت کرنی چاہیئے، کیونکہ یہ خوبصورت ہوتا ہے، گورا، سڈول، شیریں! لبوں اور ہاتھوں کے لئے باعث لذت!

محترمہ۔ شرم کا سبق معلم اخلاق کے لئے اور احتیاط کا سبق ڈاکٹروں کے لئے چھوڑ دیجئے، اور اُن جھوٹے شاعروں کی بھی پروا نہ کیجئے، جو فریب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے روحوں کے پاک اتحاد اور روحانی مسرت کے گیت گاتے ہیں، اور نہ اُن مُلّاؤں کا کچھ خیال کرنے کی ضرورت ہے جو احکام و اوامر کی دھمکیاں سناتے رہتے ہیں، آئیے ہم محبت کی اس جسمانی لذت کی قدر کریں جو ہمیں مدہوش کر دیتی ہے، دیوانہ بنا دیتی ہے۔ کمزور کر دیتی ہے، تھکا دیتی ہے اور شادابی بھی بخشتی ہے، جو خوشبو سے زیادہ سرور آگیں، نسیم سے زیادہ ہلکی اور زخموں سے زیادہ تیز ہے، جو مردوں کو سربسجود کرا دیتی ہے اور جس کی بدولت وہ بہادرانہ فعل کر گزرتے ہیں۔

آؤ ہم محبت کریں —— لیکن قانع، مناسب اور جائز نہیں بلکہ ایسی جو طوفانی ہو، جذباتی ہو، اور قید و بند سے آزاد۔ آؤ ہم بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی جستجو کریں اور اسی میں اپنی زندگی ختم کر دیں۔

محترمہ۔ لیجئے میں آپ کو ایک ایسی حقیقت سے آگاہ کئے دیتا ہوں جو آپ کو کتابوں میں نہیں ملے گی —— اس دنیا میں خوش و خرم عورتیں صرف وہی ہیں جن کے گرد و پیش محبت کی جسمانی لذت کی کمی نہیں، ان کی زندگی میں تفکرات اور تکلیف دہ خیالات نہیں ہیں۔ ان کو کسی شے کی آرزو ہی نہیں ہوتی، ایک اور بوسے کے سوا جو ایسا ہی شیریں اور تسلی بخش ہو جیسا کہ پہلا۔

دوڑ چلنا - ہ - فعل لازم - بڑھکر چلنا - اپنی حد سے باہر قدم رکھنا بے سوچے کوئی کام کرنا جیسے دوڑ چلنے نہ گر پڑے +

دوڑ دھپاڑ - ہ - اسم مونث - دیکھو (دوڑ دھوپ) قطعہ

جب فلک تو سکے دو ہانا جان + سمجھے اپنی طرف سے دوڑ دھپاڑ
آگے [illegible] قسمت + جو بدا ہو سنوار کے لگاڑ (انشاء)

دوڑ دھوپ - ہ - اسم مونث - سعی و کوشش - تلاش و جستجو - تگ و پو - نہایت پیروی - دوا دوش + محنت و مشقت +

دوڑ دھوپ کرنا - ہ - فعل متعدی - نہایت کوشش و پیروی کرنا +

دوڑ کر چلنا - ہ - فعل لازم (۱) بھاگ کر چلنا - تیزی اور سرعت سے چلنا (۲) بڑھکر چلنا - انبساط سے باہر قدم رکھنا - بے سوچے کوئی کام جلد کرنے پر مستعد ہو جانا +

دوڑ مارنا - ہ - فعل لازم (۱) تاخت و تاراج کرنا - بیخبری میں دشمن پر چھاپہ مارنا + یکایک حملہ آور ہونا - دھاوا کرنا - چڑھ جانا (۲) لمبا سفر کرنا + دراز مسافت طے کرنا (۳) مشکل کام کا انجام پر پہنچانا (۴) نہایت کوشش اور دوا دوش کرنا +

دوڑا دوڑی - ہ - اسم مونث - بھاگ دوڑ + بھاگا بھاگ + دوا دوی +

دوڑانا - ہ - فعل متعدی (۱) بھگانا - لپکانا - جلدی جلدی چلانا - ڈپٹانا (۲) جلد قاصد روانہ کرنا - جلد بھیجنا (۳) لگانا - چپکانا - نان پاؤ پکانا جیسے تنور میں روٹیاں دوڑانا - (۴) پھیلانا - بچھانا - (۵) محنت کرانا - تھکانا - مشقت لینا - حیران کرنا - پھرانا +

دوڑ دوڑ آنا - ہ - فعل لازم - گھڑی گھڑی آنا - جلد جلد آنا - بار بار آنا +

دوڑنا - ہ - فعل لازم (۱) بھاگنا - لپکنا - ڈپٹنا - دویدن کا ترجمہ (۲) جلدی جانا - جلدی چلنا (۳) پھیلنا - بچھنا (۴) محنت و سعی کرنا - پیروی کرنا (۵) حیران ہونا - پھرنا (۶) حملہ کرنا - دھاوا کرنا - تاخت کرنا +

دوڑنا دھوپنا - ہ - فعل لازم - تگ و دو کرنا - کوشش و سعی کرنا پیروی کرنا +

دوزخ - ف - اسم مونث (مگر بول چال میں مذکر زیادہ بولتے ہیں) (۱) جہنم نرک + جم لوک - وہ ساتوں طبقے جو تحت الثریٰ میں گناہگاروں کی سزا کے واسطے خیال کئے گئے ہیں +

ہوا مسلماں میں اور ڈر سے نہ درس واعظ کو سنکے مومن
بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا (مومن)

(۲) - ا) پیٹ - شکم جیسے دوزخ بری بلا ہے - رباعی

پیدا کرے ہر چند تقدس بندہ + مشکل ہے حرص سے ہو دل بر کند
جنت میں بھی آدم نہ رہے کب ہے نجات + دوزخ کا بہشت میں بھی ہوگا دھندا (میر درد)

دوزخی - ف - صفت - جہنمی - پاپی - اپرادھی +

دوس - ہ - اسم مذکر - دوش - الزام + خطا - قصور - جرم + عیب نقص + پاپ - گناہ +

دوس دینا - ہ - فعل متعدی - الزام لگانا - خطاوار ٹھیرانا - برائی سے یاد کرنا - قصوروار قرار دینا - عیب لگانا - گلہ مند و شاکی ہونا - شکوہ و شکایت کرنا + سے

دوس دوں کس کو نہیں اس میں کسی کی تقصیر
آفتیں سر پہ مرے میری ہی لائیں آنکھیں (احسن)

دوسار ہونا - ہ - فعل لازم - تیر کا ترازو ہونا - تیر کا آرپار نکلکر لٹک رہنا - تیر یا نیزہ کا بدن سے پار ہو جانا + سے

سینہ پر دو نیزے کھائے تب اک تیر دوسار ہوا
ہاتھوں کو کیا چومتے ہو دل پر بھی کرتے اثر اس کو (نصیر)

دوساہی یا **دوساکھی** - ہ - صفت - دو فصلی - وہ زمین جس میں دو فصلیں ہوں - نیز وہ زمین جسکے نیچے سخت زمین اور اوپر ریتا ہو +

دوست - ف - اسم مذکر - لغوی معنی چسپاں و پیوستہ (۱) نقیض دشمن - یار - آشنا - مشفق - ایک جاں دو قالب - متر - حبیب - محب - سنیہی - خیر خواہ (۲) معشوق - محبوب - صنم - پریتم +

دوست بنانا - ہ - فعل متعدی - یار بنانا - گانٹھنا - ملانا + سازش کرنا + ہمراز بنانا + طرفدار بنانا +

دوست رکھنا - ہ - فعل متعدی - پسند کرنا - عزیز رکھنا - پیار کرنا - چاہنا مرغوب سمجھنا +

اور وہ عورتیں جن کی زندگی میں جسمانی لذت اوسط درجے کی ہے، اور یا ایسی جس سے اُن کی تسلی نہیں ہوتی، ان کو دکھ اور پریشانیاں ہر وقت گھیرے رہتی ہیں۔

لیکن وہ عورتیں جن کے لیے یہ لذت کافی و وافی ہے، وہ کسی شے کی محتاج نہیں، انھیں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے نہ رنج۔ وہ سرزمینِ خواب میں رہتی ہیں، مطمئن! مسکراتی ہوئی، انھیں شاذ و نادر ہی ان چیزوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو دوسروں کے لئے ناقابلِ تلافی تباہیوں کا باعث ہیں، کیونکہ لذتِ محبت انھیں سب کچھ دے دیتی ہے اور اُن کے زخموں پر پھایا رکھتی ہے، ——— میں اس سے بھی زیادہ لکھ سکتی تھی۔"........

عنبری

یہ دونوں خطوط، جو جاپانی چاول کے کاغذ پر لکھے ہوئے تھے، ایک چھوٹی سی بھی کتاب میں رکھے ہوئے کل اتوار کو ہاتھ آئے!

نوائے بےحسی

وہ بے دلی سی محبت میں دل پہ چھائی ہے — کہ شوقِ وصل، نہ اب کاہشِ جدائی ہے

نہ اب ملالِ ستم ہے نہ اب خیالِ کرم — خدا ہی جانے مرے دل میں کیا سمائی ہے

مذاقِ کوچہ نشینی نہ آستان بوسی — وہ ذوقِ دید نہ اب شوقِ جبہ سائی ہے

نہ وہ جنونِ محبت ہے اور نہ رسوائی — نہ اب وہ گریۂ پیہم نہ جگ ہنسائی ہے

کہاں وہ ذوقِ تصور کہاں وہ لطفِ خیال — دلِ خراب نے اب "یاد" بھی بھلائی ہے

نہ آہِ نیم شبی ہے نہ گریۂ سحری — وہ دل کا ظلم، یہ آنکھوں کی بے وفائی ہے

اب اضطرابِ تمنا سے ہے سکوں دل کو — سکون بن کے مرے دل کو موت آئی ہے!

مرے خیال میں توہین ہے جوانی کی — اگر کسی کی جوانی میں پارسائی ہے

گناہِ شوق کی توفیق دے خدائے عشق! — خدائے عشق! دُہائی تری دُہائی ہے!

نکال مجھ کو نہ اپنی خدائی سے باہر — اگر جہاں میں محبت تری خدائی ہے!

کچھ ایسے عالمِ بیگانگی میں ہوں بسمل
کہ جیسے جان بھی اپنی نہیں پرائی ہے!

بسمل سعیدی ٹونکی

دوستانہ - ا - اسم مذکر - یاری - دوستی - محبت - یارانہ +

دوستانہ میں - ا - تابع فعل - یارانہ میں - دوستی میں + مفت - بلاقیمت +

دوستدار - و - صفت - عو - خیرخواہ - دلسوز + ہمراز - مشفق + ملا پدار +

دوستداری - ا - اسم مونث - خیرخواہی - دوستی - دلسوزی +

دوستی - ف - اسم مونث - یارانہ - روشنانہ - یاری - پیار - محبت - آشنائی - رابطہ - (تم) و +

دوستی روٹی - ا - اسم مونث - (پورب) ایک قسم کی روٹی جو گھی کی لاگ سے دو پڑے بنا کر پکائی جاتی اور پکنے میں ایک کی دو کر لی جاتی ہیں - جڑواں روٹی +

دوستی کا دم بھرنا - یا - مارنا - ا - فعل متعدی - دوستی کا دعویٰ کرنا - دوست ہونے کا بیڑا اٹھانا - دوستی کا نقش جمانا +

دوسرا - و - صفت (۱) دوم - ثانی - اور - دیگر (۲) اجنبی (۳) غیر - اجنبی (۴) مقابل کا - برابر کا +

دوسرا تیسرا کر - ا - تابع فعل - دوسری اور تیسری دفعہ - بار بار - کبھی کبھی بار (دیکھو دوسرا تیسرا)

دوسری - ۵ - اسم مونث - دیگر - ثانی - اور +

دوسری حالت - یا صورت پکڑنا - ا - فعل لازم - تغیر پذیر ہونا - استحالہ قبول کرنا - منقلب ہونا +

دوسری ماں - ۵ - اسم مونث - سونتیلی ماں +

دوش - س - اسم مذکر - دیکھو (دوس)

دوش - ف - اسم مذکر - کندھا - مونڈھا - شانہ (۲) تابع فعل - گزری ہوئی رات - شب گزشتہ +

دوشالہ - ا - اسم مذکر - چادر جوڑا - الوان کی دوہر - پشمینہ کی چادر کا جوڑا +

دوشاخہ - ف - اسم مذکر - ایک قسم کا شمعدان جس میں دو ٹہنیاں ہوتی ہیں + بنگ چھاننے کی لکڑی جس کی دو شاخیں ہوتی ہیں +

دوشنبہ - ف - اسم مذکر - یکشنبہ کے بعد کا دن - پیر - سوموار +

دوشیزگی - ف - اسم مونث - کوارپن - چیرا بند ہونا - بکارت +

دوشیزہ - ف - اسم مونث - چیرابند - کواری - باکرہ - بن بیاہی - کنیا - اچھیڑ - نابالغ لڑکی +

دوعملہ - ا - اسم مذکر - وہ چیز - یا وہ مکان جس میں دو شریک ہوں

دوعملی - ا - اسم مونث - حکومت مشترکہ + بدانتظامی - بدنظمی +

دوغلا - ا - صفت (اصل میں دوغلہ) دونسلا - دوبھبیا - وہ شخص جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں + گھاگس - جو دھڑا - کم اصل - کمینہ - کمذات +

دوغلی - ا - اسم مونث (۱) دونسلی - میل کی - وہ عورت جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہوں (۲) منافق - دورُو + نفاختی + بےکالی مذہب +

دوغلی بات - ا - اسم مونث - دوفصلی بات - وہ بات جو صاف اور ایک طرفی نہو + دورخی بات +

دوکان - ا - اسم مونث - دیکھو (دکان)

دوکھ - ۵ - اسم مذکر - دیکھو (دوس + دوش)

دوکھنا - ۵ - فعل متعدی (۱) دوش لگانا - دوش دینا - عیب لگانا - نام رکھنا - طعنہ دینا - ع

محکو دکھا جو کسی نے تو وہ بولے اے دلے
ایک میرا ہے وہ لاکھوں کی برابر عاشق (انشاء)

(۲) بہتان لینا - الزام دھرنا (۳) پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا (۴) برا کہنا - حرف رکھنا - ع

دوکھے کوئی جو ہمکو تو ہم مانیں کیوں برا
اس عہد میں خراب ہیں اہل ہنر درست (مصحفی)

(۵) بات کاٹنا - قطع کلام کرنا +

دوگاڑا - ۵ - اسم مذکر - دونالی بندوق

دوگانہ - ف - صفت - دیکھو (دگانہ + لفظ دو کے مشتقات میں دوگانہ) +

دولار - ۵ - اسم مذکر - دیکھو (دُلار)

دولارا - ۵ - اسم مذکر - دیکھو (دُلارا) +

دولاری - ۵ - اسم مونث - دیکھو (دُلاری) +

الفریڈ لارڈ ٹینیسن!

علیم الدین خاں اعظمی

شیکسپیئر اور ملٹن کے ( ) نام سے ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ واقف ہے، لیکن ٹینیسن کے نام سے ابھی ہمارے کان زیادہ آشنا نہیں ہیں، ہندی میں تو اس کا مختصر سا تذکرہ موجود ہے۔ لیکن اُردو زبان میں ابھی اس کی کمی ہے، میرے کہنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ اُردو میں اس کا نام و نشان نہیں ہے۔ ہے لیکن دھندلا، اس لئے میں اس مختصر سے مضمون میں ٹینیسن کی زندگی کا ایسا خاکہ کھینچنا چاہتا ہوں کہ ناظرین کے سامنے ایک تصویر آجائے)

الفریڈ لارڈ ٹینیسن، انیسویں صدی کا ممتاز انگریزی شاعر لنکو ن شائر کے ایک گاؤں سامرس بائی ( ) میں ۶ اگست ۱۸۰۹ء کو پیدا ہوا۔ اس کا تعلق ٹینیسن کے اس خاندان سے تھا جو ابتدا میں ڈینش ( ) تھے، اور انگلینڈ کے شمالی حصہ میں سکونت پذیر تھے۔ اس کا باپ ڈاکٹر جارج کلیٹن ٹینیسن ( ) سامرس بائی کا پادری تھا، اور اس کی ماں لوتھ ( ) کے پادری کی لڑکی تھی۔ ۱۸۱۵ء میں ٹینیسن لوتھ کے گرامر اسکول میں ابتدائی تعلیم کی غرض سے بھیج دیا گیا۔ لیکن تین سال کے بعد اسکول کی سخت زندگی سے تنگ آکر گھر واپس آیا اور اپنے والد بزرگوار سے جو روشن خیال اور تعلیم یافتہ آدمی تھے سات سال تک تعلیم حاصل کی۔ فروری ۱۸۲۸ء میں اس کا داخلہ ٹرنیٹی کالج ( ) کیمبرج میں ہو گیا، جہاں اس نے تین سال تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ یونیورسٹی کی تعلیم سے اُسے خاص دلچسپی نہ تھی، وہ سکون اور مسرت کا جویا تھا، لیکن اُسے درس کی کتابوں میں نہ پاسکا۔ اس کی ذہانت سے ہر شخص کو یہی اُمید تھی کہ وہ یونیورسٹی کا ایک ہونہار طالب علم ہوگا، لیکن سوائے ایک سنہرے تمغے کے جو اس نے ٹمبکٹو ( ) پر نظم لکھنے میں یونیورسٹی کے چانسلر سے بطور انعام حاصل کیا تھا، اور کوئی امتیازی خصوصیت نہ حاصل کرسکا۔ لیکن اس کی زندگی کا قیمتی زیور اور اس کی شاعرانہ زندگی کے ساز کا درست کرنے والا اسی کیمبرج کی چہار دیواری میں ملا۔ اس کی تعلیم کا ماحصل آرتھر ہنری ہیلم ( ) کے دوستانہ تعلق ہی میں پنہاں تھا، ان کے دوستانہ تعلقات کو ابھی پانچ سال ہوئے تھے کہ ہیلم ( ) کو موت کی خاموش نیند سونا پڑا۔ اس سنہرے زمانے کے ختم ہوتے ہی ٹینیسن کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب آیا۔ اس کی رگ رگ سے پُر درد نغمے جاری ہوگئے۔ ان کے دوستانہ تعلقات کافی مضبوط تھے، اور ۱۸۲۹ء میں ٹینیسن کی چھوٹی بہن ایملی ( ) ہیلم سے منسوب ہو گئی۔ ۱۸۳۰ء میں دونوں نے یورپ کا سفر کیا۔ دوسرے ممالک کے تمدن، تہذیب اور قدرتی مناظر کا جو گہرا اثر ٹینیسن پر پڑا اس کی شاعری سے نمایاں ہے۔ فروری ۱۸۳۱ء میں اس کا باپ سخت بیمار پڑا اور ٹینیسن کو سفر سے واپس بلالیا، اسی سال ماہ مارچ میں اس کے والد کا انتقال ہو گیا اور ٹینیسن کو کیمبرج سے قطع تعلق کرنا پڑا۔

دُولائی - ھ - اسم مونث (دیکھو دُلائی)

دَولت - ع - اسم مونث (۱) بخت - اقبال - نصیبا - ظفر - نعمتمندی
(۲) دھن - درب - مال - زر - لچھمی - نقدی - ع
مہراب کو ٹیلوں پہ ہونے لگی + دولت حسن حبب لٹا بیٹھے (رند)
(۳) سلطنت - حکومت - طاقت جیسے دولت ایران - دولت
روم وغیرہ (۴) ع - اولاد - بیٹا بیٹی (۵) ھ - لونڈی - باندیوں کا نام
(۶) [illegible] بدولت - طفیل +

دولت خانہ - یا - **دولت سرا** - ع - ف - اسم مذکر - اسم مونث - غریب خانہ
کا نقیض - محلسرا - تعظیماً مسکن - [illegible] کا گھر + ع
بچے نہ غافلو بیل حوادث سے نہیں ممکن
گرد باد [illegible] دولت سرا تعمیر ہونے کی (ناسخ)

دولت قدم - ع - اسم مونث - لونڈی - باندیوں کے نام جو اچھا شگون
سمجھ کر رکھتے ہیں - مبارک قدم +

دولتمند - ع + ف - صفت - مالدار - دھنی - روپے پیسے والا
امیر - صاحب زر - تونگر +

دولتمندی - ع + ف - اسم مونث - امیری - تونگری -
مالداری +

دُولَتی - ھ - اسم مونث - دیکھو (مشتقات دو میں) جفتہ +

دُولہا - ھ - اسم مذکر - دیکھو (دُلہا)

دولہا بھائی - ھ - اسم مذکر - بہنوئی - بہن کا دولہا +

دولہا دُلہن مل گئے جھوٹی پڑی برات - ھ - کہاوت - دوست
دوست ایک ہو گئے درانداز مفت بُرے بنے +

دولہا کے ساتھ برات - یا - **دولہا کے سر سہرا** - ھ - کہاوت
سردار کے ساتھ ملازم ہیں + قطعہ
آپ کو چشم فہم سے ٹک دیکھ + ہے تجھ ہی سے یہ کائنات تمام
اپنی ہستی تلک ہے کون و مکاں + ساتھ دولہا کے ہے برات تمام (ذکا)

دُولہن - ھ - اسم مونث - دیکھو دُلہن

دُوُم - ف - صفت - دوسرا + دیگر - ثانی +

دُودُن - ھ - اسم مونث (مرکبات میں) ۱ - گھاٹی - درہ کوہ + پہاڑ کی
تلیٹی - دامن کوہ جیسے ڈیرہ دون وغیرہ (یہ لفظ شاید عربی دون بمعنی زیر

مقابل فوق سے اس معنی میں مستعمل ہو گیا ہے) (۲) ھ - اسم مونث) لاف و گزاف
شیخی - ڈینگ - تعلّی (۳) ھ - اسم مونث) گلے میں آدلو کار وچند
کرنا - الاپ - اونچے سر کی آواز - دُگن - دوسرے تیسرے معنی میں
اس کی اصل دونا ہے)

دون کی لینا - ھ - فعل متعدی - ڈینگ مارنا - تعلّی کرنا - شیخی بگھارنا +
اترانا - خودستائی کرنا + ع
دون کی آپکے وہ ساز بجا لیتے ہیں
لحن داؤد کو تالوں میں دبا لیتے ہیں

دُون - ع - صفت (مرکبات میں) ۱ - حقیر - کمینہ - ادنےٰ - پاجی - سفلہ
کم - ہیچ جیسے دون ہمت بمعنی کم ہمت (۲) سوائے - غیر - جز - مگر اس
معنی میں ایک بائے موحدہ زیادہ کر کے بولتے ہیں جیسے بدون
(۳) زیر - مقابل - فوق - نیچے - تلیٹی +

دُوں - ھ - اسم مونث (۱) آگ - آتش - اگنی + شعلہ - لو - آگ کا شدت
کے ساتھ مشتعل ہونا - آنچ - ع
شعلے بھڑک رہے ہیں یوں اپنے تن کے اندر
دوں لگ رہی ہو جیسے گرمی میں بن کے اندر (انشا)
(۲) پیاس - تشنگی - عطش (۳) گرمی - حدّت + حرارت (۴)
سوزش - جلن - سوز - حرقت (۵) ھیل - خواہش - جماع +
جوش - دُلوگنہ +

دُوں لگنا - ھ - فعل لازم (۱) آگ لگنا - آگ کا مشتعل ہونا (۲)
پیاس لگنا - تشنگی غالب ہونا - (۳) سوز محبت ہونا - آتش عشق
کا بھڑکنا + ع
ہر دے اندر دوں لگی دھواں نہ پرگھٹ ہوئے
جا تن لاگے سو لکھے کہ جا لکھے نہ کوئے (دوہا)

دُونا - ھ - صفت (۱) دُگنا - دوچند - المضاعف - ع
بہرا ہوں میں تو چاہیئے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر (غالب)
(۲) دوبالا - افزوں - بیش - زیادہ - ع
کہوں سرو چمن کو کس روش میں تجھ سے دونا ہے
ترا تو قامت بالا قیامت کا نمونہ ہے (شوق)

والد کے انتقال پر لوگوں نے اسے ایک گرجا کا پادری مقرر کردیا ستمبر ۱۸۳۳ء میں ویناسے اس کے دوست ہیلم کے موت کی خبر آئی، اس غمناک واقعہ سے اسے بڑی تکلیف ہوئی، جس سے وہ قریب دس سال تک بالکل خاموش رہا، لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید اس کے شاعرانہ جذبات بالکل فنا ہوگئے، لیکن اس دلگداز واقعہ سے اس کے ذہنی قوت کی پرورش غم کے دامن میں برابر ہوتی رہی، اور اپنے خیالات کو قلمبند کرتا رہا جس میں غم کے پردرد نغموں کے ساتھ مسرت اور امید کا بھی ترانہ موجود تھا، آنسوؤں کی وہ قیمتی لڑیاں جو اس نے "ماتم یار" میں پروئی تھیں، ۱۸۵۰ء میں "ان میموریم" کے نام سے انگریزی ادب کے حوالہ کیا، جو انگریزی شاعری میں صداقت اور محبت کا ایک مایۂ ناز شہپارہ ہے ۱۸۵۰ء صرف اس کی شاعرانہ زندگی کے لئے اہم نہ تھا، بلکہ اس کی شادی بھی اسی سال ہوئی تھی اور ورڈسورتھ (   ) کی موت پر ملک الشعرا کا سہرا بھی اسی کے سر رہا۔ ۱۸۵۱ء میں اس نے ٹیوکنہم میں سکونت اختیار کی اور ملک الشعراء کی حیثیت سے ملکی خدمت میں بھی حصہ لینے لگا۔ قوم پرستی اور حب الوطنی کے میٹھے راگ وہ ہمیشہ سناتا رہا۔ حب الوطنی پر اس نے جو نظمیں کہی ہیں اس میں ڈیوک آف ویلنگٹن کی موت پر جو نظم لکھی گئی اور ۱۸۵۲ء میں شائع ہوئی سب سے زیادہ ممتاز ہے۔

اسی زمانہ میں اس کی زندگی میں ایک نیا انقلاب ہوا اور وہ دنیاوی ہنگاموں سے گھبرانے لگا، پرسکون زندگی کی تلاش میں ماہ نومبر ۱۸۵۳ء میں فیرنگ فورڈ میں جو جزیرہ وائٹ پر واقع ہے چلا گیا، وہاں جانے سے اس کا یہ منشا نہ تھا کہ وہ دنیا سے قطع تعلق کرلے اور اپنی قیمتی خدمتوں سے ملک اور ادب کو محروم کردے بلکہ اس کا یہ خیال تھا کہ تبدیل آب وہوا اور دیہات کی زندگی سے اس کے جذبات شگفتہ ہوں گے اور ملاقاتیوں سے چھٹکارا پاکر شاعری کی خوبصورت پھلواری کو محنت کے ساتھ رنگ برنگ کے پھولوں سے آراستہ کرسکے گا۔ ۱۸۵۵ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے اسے ڈاکٹری کی ڈگری دی۔ اور اسی سال ماؤڈ (   ) شائع ہوئی۔ ۱۸۵۶ء میں (   ) آئیڈلس آف دی کنگ کا پہلا حصہ لکھنا شروع کیا جو ۱۸۵۹ء میں شائع ہوکر ملک میں بہت زیادہ مقبول ہوا۔ اینک آرڈن (   ) جو ٹینیسن کی سب سے زیادہ مقبول نظم ہے، ۱۸۶۴ء میں شائع ہوئی، جس کو اس نے صرف دو ہفتہ میں لکھا تھا، اس کی شہرت ملک میں اس قدر پھیلی کہ چاروں طرف سے لوگ اس کی ملاقات کو آتے، ان لوگوں سے بچنے کے لئے اس نے ایک قطعہ زمین ۱۸۶۸ء میں بمقام ہسیر (   ) خرید لیا اور ایک مکان بنوا کر موسم گرما میں وہاں رہا کرتا۔ ۱۸۸۰ء میں وہ گٹھیا کے مرض میں مبتلا ہوگیا اور اس کی صحت خراب ہوتی گئی۔ نئی نظموں کی ترتیب اور نئے بحور میں اشعار کہنے کی اس نے کافی کوشش کی لیکن صحت اتنی خراب ہوچکی تھی کہ اس سے محنت نہ ہوسکتی تھی اور آخرکار ۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء میں اس دارفانی سے رخصت ہوگیا۔

ٹینیسن کی اندرونی زندگی

لوگوں کا عام خیال ہے کہ شعرا کی زندگی عوام سے مختلف ہوتی ہے یعنی ان میں چند اخلاقی خامیاں، جنون، پریشانی، وحشت یا اس قسم کی لغو چیزیں ہوتی ہیں۔ کسی حد تک تو یہ خیال صحیح ہے لیکن ٹینیسن کی زندگی عوام کے اس خیال سے بالکل آزاد ہے۔ اس کی شاعری اس کی زندگی کا سچا آئینہ ہے، جس میں اس کے اندرونی جذبات کا صحیح عکس پڑتا ہے۔ ایک شخص کی بیرونی زندگی اتنی دلچسپ نہیں ہوتی جتنی کہ اس کی اندرونی زندگی کا مطالعہ ہوتا ہے، کیونکہ ایک انسان کا کیریکٹر اس کے تمام اوصاف اور خامیوں کا راز اس کے جذبات میں پنہاں ہوتا ہے، ٹینیسن کی بیرونی اور اندرونی زندگی میں ایک خاص مطابقت ہے یا یوں تصور کیجئے کہ دو ساز ہیں جن میں سے ایک ہی قسم کا نغمہ نکلتا ہے، اس کی پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ اس مطابقت میں فرق نظر آتا ہے اور وہ لمحہ ہیلم کی موت ہے، اس کے علاوہ اس کی تمام عمر ایک سچے انسان کی صحیح تصویر ہے۔

اس کے اخلاق کی سب سے بڑی خوبی صداقت تھی، اس کی گفتگو اور عمل اس کے ضمیر کی سچی ترجمانی کرتے تھے، تصنع سے اسے سخت نفرت تھی، وہ بہت ہی باحس اور کم سخن آدمی تھا، اس کا دل بچوں کی طرح دنیا کی آلائشوں سے پاک تھا، اس کی طبیعت خلوت پسند تھی اور خاص خاص احباب سے

(۲) دوہرا۔ ڈبل +

دونا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ زیادہ زیادہ ہونا جیسے جُوں جُوں منع کرو دوں فعل دونا ہوتا ہے +

دُونا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) پتوں کا پیالہ۔ پتّل (۲) مٹھائی کی شیرینی جو پتوں میں لائی جاتی ہے + بازاری چٹوروں کی چیزیں جو دونوں میں دی جاتی ہیں یا جن طرف سے [illegible] مستعمل ہے +

دونا چڑھانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پھول اور شیرینی کا دونا مزار وغیرہ پر چڑھانا +

دونا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عموماً عورتوں کا [illegible] علیہ السلام [illegible] علیہ السلام کی نیاز دینا جس وقت [illegible] [illegible] [illegible] دونگی میں [illegible] +

دونا ماننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عورتوں کا دونا دینے کا عہد کرنا۔ نیاز ماننا۔ نذر ماننا۔ شیرینی ماننا +

دونا ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (لکھنؤ) تلوار کا دوہرا ہو جانا۔ تیغ کا خمیدہ ہو جانا۔ تلوار جھک جانا +

بجلی سا جوہر یہ ہم سے کس سختی سے دی
تیغ قاتل کا دونا ہو گیا (صبا)

دونا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی خوشبودار بڑے پھول کی گھانس [illegible]

دونگڑا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) برسات کے شروع کی وہ بارش جو خوب زور سے ہو (۲) ہندو۔ چھینٹا۔ نگیں۔ سلاکڑے +

دونوں۔ ہ۔ صفت۔ ہر دو +

دونوں بالیں کسنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ لکھنؤ۔ تیغ کا ہر دو جانب سے خمیدہ ہو جانا + ہ

[illegible] ملتی ہے
دونوں بالیں یہ تیغ کستی ہے (امیر برق)

دونوں، دونوں ہاتھوں سے۔ یا۔ دونوں ہاتھوں سے سلام کرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ عموماً نہایت تعظیم بجا لانا۔ استاد یا قابل تعظیم خیال کرنا + کسی بڑی بات یا جھوٹ اور مغالطہ وغیرہ میں کامل ماننا + دور سے سلام کرنا +

دونوں وقت ملنا۔ ا۔ فعل لازم۔ دن اور رات کا ملنا۔ شام ہونا۔ دن کا جانا اور رات کا آنا + ہ

سوا سے بال زلفوں کے رخ روشن پہ ہلتے ہیں
دل بیمار تک اٹھ بیٹھ دونوں وقت ملتے ہیں (جرات)

دونوں کی چاٹ پڑنا۔ یا۔ لگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بازار کے سودوں کا مزا پڑنا۔ چٹورپن ہونا +

دوہا۔ یا۔ دوہرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جوڑا۔ بیت۔ فرد۔ دو مصرعوں کا ہندی شعر +

دوہاجو۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) وہ مرد جس کی پہلی بیوی مر گئی ہو اور دوسری سے نکاح کر لیا ہو (۲) اسم مونث) وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرے کے عقد میں آئی ہو۔ دو خصمی۔ ہ

دوالہ بری کا نہ کھا کوندے کو ست پھوکو کا
بھول مت جا ہوے تو تو دوہاجو کا (رنگین)

دُوہائی۔ یا۔ دُہائی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) فریاد۔ دادخواہی۔ داد و انصاف چاہنا۔ استغاثہ۔ نالش (۲) پناہ۔ بچاؤ۔ امن خواہی۔ الغیاث (۳) شور و غل (۴) قسم۔ واسطہ۔ سوگند۔ حلف۔ عہد۔ ہ

میرے گھر چلئے اسی میں ہے بھلائی آپکی
آج میں ہرگز نہ چھوڑونگا دہائی آپ کی (رنگین)

(۵) منادی۔ ڈونڈی۔ ڈھنڈورا۔ اعلان (۶) گلہ۔ شکایت۔ شکوہ +

دہائی پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ منادی ہونا۔ ڈھنڈورا پٹنا۔ اعلان ہونا۔ ڈونڈی پٹنا۔ ہ

بولنے کی شہر میں ہم سے دوہائی پھر گئی
تیرے پھر جاتے ہی بس ساری خدائی پھر گئی (رنگین)

دہائی پھرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ منادی کرانا۔ ڈونڈی پٹوانا۔ اشتہار کرانا۔ اعلان دینا +

دہائی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) مظلوموں کا فریاد کرنا۔ داد چاہنا۔ دادخواہی کرنا۔ پناہ مانگنا۔ مدد مانگنا (۲) قسم دینا۔ واسطہ دینا۔

نہایت اخلاق سے ملتا تھا، اس کا دل بہت ہی نازک اور پر درد تھا، غیبت اور شکایت سے اسے سخت الجھن ہوتی تھی "زندگی" اور "انسان" سے اسے بڑی دلچسپی تھی اور وہ ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ انسان اپنی زندگی مسرت اور آرام سے گزار دیتے وہ اپنی نظموں کے ذریعے سے خوبصورت زندگی کا نقشہ برابر پیش کرتا رہا۔

ہر انسان میں کسی نہ کسی قسم کی خامی ضرور ہوتی ہے، ٹینیسن بھی انسان ہی تھا اس میں بھی چند خامیوں کا پایا جانا ضروری تھا، نقادوں سے وہ بہت خوفزدہ رہتا تھا، اکثر وہ متفکر اور غمزدہ رہتا، اس کے دل میں طرح طرح کے مبہم خیالات اُٹھتے جس سے وہ خود پریشان ہو جاتا، لیکن اس کے غم اور تفکر میں بھی اُمید کی جھلک رہتی۔

ٹینیسن اور مذہب

ٹینیسن کی زندگی، خیالات اور کارناموں پر سب سے زیادہ اثر مذہب کا پڑا، اس کی ہر نظم میں مذہب کا پَرتو ضرور نظر آتا ہے اور اس لحاظ سے اُسے ایک مذہبی شاعر بھی کہہ سکتے ہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ کسی مذہبی ابہر یا پادری کی طرح مذہب کے دقیق مسائل پر لکچر دیتا تھا یا مذہبی جھگڑوں میں حصہ لیتا تھا بلکہ اس کی شاعری اور جذبات میں مذہب کا جوش اور عقیدت موجود تھی، یہ جوش اور عقیدت اس کی شاعری میں مضامین کے تابع ہوتے تھے، جس قسم کا مضمون ہوتا ویسا ہی مذہبی جوش یا رنگ رہتا۔ اس کی شاعری مذہبی جھگڑوں سے پاک ہے اور یہ ایک ایسی صفت ہے جو اس کی شاعری کو ممتاز کر دیتی ہے۔ فنِ شاعری میں اگر معمولی جھگڑوں اور مذہبی تعصب سے کام لیا جائے تو وہ فن اور (   ) آرٹ نہیں کہا جا سکتا۔ شاعری کا فن (   ) محبت، صداقت، حُسن، مسرت، اور اُمید میں پنہاں ہوتا ہے نہ کہ مذہب کے معمولی جھگڑوں میں، صحیح معنوں میں ٹینیسن کسی خاص مذہب کا پیرو کار نہ تھا، لیکن خدا کا معتقد تھا اور خالق و مخلوق کے راز سے بھی واقف تھا۔

ٹینیسن کا سیاسی نقطۂ نظر

ہر شاعر اپنے زمانے کا مصور ہوتا ہے اور جو رنگ اس کے ماحول کا ہوتا ہے وہ خود اختیار کرتا ہے اور اپنے شاعرانہ انداز میں لوگوں کو سناتا ہے ٹینیسن اُنیسویں صدی کا شاعر تھا، جب کہ انگلینڈ میں طرح طرح کے انقلاب ہو رہے تھے، ٹینیسن کو بھی ملکی کاموں میں حصہ لینا پڑا، لیکن وہ اپنی تعلیم کو عملی جامہ نہ پہنا تا بلکہ ملک کی ضرورت، آزادی، فلاحت، حب الوطنی اور عورتوں کے حقوق کو اپنی نظموں کے ذریعے سے لوگوں کو سناتا رہا۔ وہ ترقی کا خواہاں تھا لیکن انہیں اگر اس نے خود حصہ نہیں لیا تو بھی لوگوں کو ترقی کے راستے دکھلاتا رہا، اس کی حب الوطنی انگلینڈ کی بہادری اور ملکی فتوحات ہی تک محدود رہی، وہ ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ انگلینڈ کی فوج کافی مضبوط ہو اور دوسرے ملکوں کو فتح کر سکے۔

اس کو سلطنتِ جمہوریہ سے زیادہ دلچسپی نہ تھی، وہ ہمیشہ امراء کی سلطنت (   ) کا خواہاں تھا۔ غربت کا نقشہ اس نے اپنی نظموں میں بہت کم کھینچا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے غریبوں کا زیادہ خیال نہیں کیا۔ عورتوں کے حقوق، ان کی تعلیم کا اس نے کافی چرچا کیا، جس کی شہادت نظم "شاہزادی" (   ) سے ملتی ہے۔

ٹینیسن بحیثیت شاعر

ٹینیسن فطرت، حقیقت اور انسان کا سچا مترجم تھا اس کے خیالات اور تصور کی پاکیزگی قابلِ تحسین ہے، اس کی نکتہ شناس نگاہوں نے فطرت اور زندگی کا ہر پہلو سے گہرا مطالعہ کیا تھا، جس کی جھلک اُس کی شاعری میں نمایاں ہے، بچوں کی بھولی بھالی زندگی سے اسے بڑی دلچسپی تھی۔ اینک آرڈن (   ) میں بچپن اور زندگی کے ہر زینہ کو اس تسلسل سے دکھلایا ہے جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

اسلوبِ بیان

کسی شاعر کے کلام کا مطالعہ دو طرح سے کیا جا سکتا ہے ایک تو اُس کے کلام کی ترتیب اور دوئم "مواد" مواد میں غیر فانی صداقت اور ترتیب میں موزونیت کا ہونا ضروری ہے، ٹینیسن میں یہ دونوں خوبیاں بیک وقت پائی جاتی ہیں، اس کے کلام میں محاورہ اور الفاظ کے ساتھ ساتھ واقعات اور جذبات کا پہلو بھی مدنظر رکھا گیا ہے، اگر وہ روزمرہ پر زیادہ زور دیتا ہے تو دوسری طرف انسان کی ہستی اور زمانہ کی نیرنگیوں کا بھی خیال ہے اس کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت "سادگی" تھی جو اس کے طرز اور مواد دونوں میں پائی جاتی ہے، دقیق اور مبہم موضوع سے وہ ہمیشہ پرہیز کرتا، تشبیہہ و استعارہ سے بھی کام لیتا ہے، لیکن اسی حد تک کہ موزونیت، صداقت

(۳) شور کرنا - غل مچانا۔ ؎

نالہ اس شور سے کیوں میرا دہائی دیتا
اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا (ذوق)

(۴) منادی کرنا +

دہائی ہے - ۂ - محاورہ - فریاد ہے - الغیاث ہے - پناہ ہے +
الامان - الحفیظ + قطعہ

اگر جنگل میں لٹ جاوے کوئی تو کیا تعجب ہے
مگر تحقیق ہو تو چور کی مشکل رہائی ہے
مری تنخواہ لوٹی ان لٹیروں نے حویلی میں
بہادر شاہ غازی کی دہائی ہے دہائی ہے

دُوہتّڑ - ۂ - اسم مونث - دو دستہ ضرب - دونوں ہاتھوں سے کیبارگی
منہ یا سینے یا پیٹھ یا زمین پر ضرب لگانا +

دُوہر - ۂ - اسم مونث (۱) دولائی - دوہری چادر (۲) دریا کی پرانی
تہ (۳) دوفصلی +

دُوہرا - ۂ - صفت (۱) دوتہ - دولا جیسے دوہرا کپڑا (۲) ڈبل - دوچند -
جیسے دوہرا حصّہ (۳) موٹا - فربہ - جیسے دوہرا بدن - ؎

بلبے شوخی دیکھتے ہیں جب مراقد دوتا
ہنسکے کہتے ہیں بدن کیا ان کا دوہرا ہوگیا (وزیر)

دوسرا تہرا - ۂ - صفت - دوچند سہ چند +

دُوہرانا - ۂ - فعل لازم (۱) دوہرا کرنا - دوتہ کرنا (۲) پھیرنا - دوسری
دفعہ پڑھنا یا کہنا - آموختہ پڑھنا (۳) ذکر کرنا - روایت کرنا - بیان
کرنا (۴) کوئی کام دوسری مرتبہ کرنا - اعادہ کرنا +

دُوہنا - ۂ - فعل متعدی - دودھ نکالنا +

دُوہنی - ۂ - اسم مونث - دودھ دوہنے کا برتن +

دُوئی - ف - اسم مونث (۱) وحدت کی ضد - نقیض توحید -
دو سمجھنا - شرک + ؎

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا (غالب)

(۲) علیحدگی - جدائی - فرق - دُورائی +

دِہ - ۂ - اسم مونث - (مخفف دیہ) جسم - بدن - تن - کایا - کالبد -
وجود شخصی - شبح +

دِہ دھارنا - ۂ - فعل لازم (ہندو) جسم اختیار کرنا - پیدا ہونا - جنم
لینا - قالب بشری میں آنا +

دِہ دھرے کا ڈنڈ - ۂ - اسم مذکر (ہندو) قالب بشری اختیار کرنے
یا دنیا میں آنیکا خمیازہ +

دِہ ڈنڈ - ۂ - اسم مذکر (ہندو) جسمی سزا - بدنی سزا - قدرتی سزا +

دَہ - ۂ - اسم مونث (ہندو) ندی - نالہ - جو جیسے کالی دہ (۲) بہت
گہرا پانی - آب عمیق + تعر - گہرائی تہ + گرداب - ورطہ -
بھنور +

دِہ - ف - اسم مذکر - گرام - گام - گانو - قریہ - موضع - پنڈ - پری -
بستی - کھیڑا - نگری - آبادی (بعض موقع پر دیہ بھی صحیح ہے)

دِہ بندی - ف - اسم مونث - حلقہ بندی - تفصیل بندی +
نقشہ مفصلات +

دَہ - ف - صفت - دس - عشر - ۱۰ - ع ؎ +

دہ چند - ف - صفت - دس گنا - دس حصّے +

دہ در دنیا ستّر در آخرت - ا - کہاوت - یعنی اگر دنیا میں ایک
حصّہ دو گے تو آخرت میں اسکا ستّر گنا ملیگا +

دہ در دہ - ف - صفت - دس گز شرعی مربع دس ہاتھ سے
دس ہاتھ (دس گز مربع اور بالشت بھر گہرا پانی جو اہل اسلام کے ہاں
پاک ہے) +

دہ یک - ف - اسم مذکر - ملک کی آمدنی کا دسواں حصّہ وہ خراج
جو ایک دسواں لیا جاتا ہے +

دَہا - ا - اسم مذکر - عو - ماہ محرّم - ہجری سنہ شروع ہونیکا مہینا - قمری
مہینوں کا پہلا مہینا +

دَھا - ۂ - اسم مذکر (۱) آہنگ - ترانہ - لے - چھٹا سُر - ہندی راگ
کا چھٹا جز جیسے - سا - رے - گا - ما - پا - دھا - نی (۲) دائی -
انا - دودھ پلانے والی +

دھا بھائی - ۂ - اسم مذکر - کوکا - دودھ بھائی - برادر رضاعی -

دَھابا - ۂ - اسم مذکر کچی چھت - کچا کوٹھا یا مکان - اٹاری + وہ
مکان جو اناڑیوں نے چنا ہو - (۲) ہندو) عام رسوئی گھر ہندوؤں کے

چینیوں نے پسپائی کے وقت نانکن کے جس پل کو اڑا دیا تھا اسے بعجلت تمام درست کرکے جاپانی فوج شہر میں داخل ہو رہی ہے۔

باورچی کی دوکان۔ لانگری کی دکان +

دکھاکے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندی) اناکے سپرد کرنا +

دھاپ۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ طولانی پیمایش جو انسان کے ایک سانس دوڑنے کی مقدار سے کی جاتی ہے۔ میل بھر +

دھاپنا۔ ہ۔ فعل لازم (گنوار) رجنا۔ سیر ہونا۔ چھکنا۔ اگھانا (۲) تھکنا۔ ہارنا۔ عاجز آنا +

دھات۔ ہ۔ اسم مونث (۱) وہ کانی جوہر جس میں پگھلنے کی صلاحیت ہو۔ فلز۔ جیسے سونا۔ رانگ۔ تانبا۔ چاندی۔ سونا۔ سیسہ۔ جست۔ پارہ۔ حال میں پلاٹینم۔ ٹین وغیرہ اور بھی دھاتیں دریافت ہوئی ہیں (۲) منی۔ آب پشت۔ وہ سفید پانی جس سے نطفہ قرار پاتا ہے۔ مذی۔ ودی +

دھات چھن۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) جریان۔ سیلان منی۔ دھات بہنا +

دہات۔ یا۔ دیہات۔ ف۔ اسم مذکر۔ مقابلہ عمدہ عربی۔ دہ بمعنی قریہ کی جمع جسے اہل زبان معیوب خیال کرتے ہیں +

دہاتی۔ یا۔ دیہاتی۔ ف۔ صفت۔ گنوار۔ گانوں کا رہنے والا۔ روستائی۔ متعلق بدہ +

دھاتو۔ س۔ اسم مونث (ہندی) حرفوں کا مادہ۔ حرفوں کی اصل۔ مصدر +

دہاجو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مخفف۔ دوہاجو +

دھار۔ ہ۔ اسم مونث (۱) خط۔ لکیر (۲) کسی رقیق چیز کی تلّی۔ فوارہ جیسے خون کی دھار۔ پیشاب کی دھار وغیرہ۔ ؎

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہوگیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے (ناسخ)

(۳) دم شمشیر و خنجر وغیرہ۔ باڑھ۔ آب۔ ؎

تیغ ابرو کے مضامین ابھی کرنے ہیں تلاش
راہ چلنی ہے مجھے دھار پہ تلواروں کی (رند)

(۴) پانی کا بہاؤ۔ دریا کی وہ جگہ جہاں پانی زور کے ساتھ بہتا ہو۔ چشمہ آب (۵) دودھ کی دھار۔ تار شیر۔ شخبہ۔ دودھ جیسے گائے کی دھار نکال لی (۶) تھوڑی دھار یا شاخ جیسے دودھارا مقصد یا تد دھارا +

دھار باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ سحر یا افسون کے زور سے تلوار وغیرہ کی دھار کو کند کر دینا۔ جادو کے زور سے ہتیار کو نکما کر دینا + ؎

نہیں کرتی جو تیغ اسکی اثر کچھ جسم پر میرے
فسونگر ہے کوئی دشمن کہ اسکی دھار باندھی ہے (جرات)

دھار پر مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیشاب کی دھار پر مارنا۔ کسی چیز پر پیشاب کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ حقیر جاننا۔ خیال میں نہ لانا۔ محض بے حقیقت ناچیز اور نالایق سمجھنا۔ کچھ پرواہ نہ کرنا + ؎

بجا ہے طعن جو ابر بہار پر مارے
یہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پر مارے (الہام)

نگہ وہ شوخ کہ طعنہ کٹار پر مارے
مژہ وہ تند کہ خنجر کو دھار پر مارے (جرات)

دھار چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) عموماً گنگا یا جمنا جی پر منت مان کر دودھ کی دھار ڈالنا +

دھار دار۔ ہ۔ صفت۔ باڑھ دار۔ تیز۔ بران +

دھار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (گنوار) دودھ دینا۔ مفید کام کرنا جیسے یہاں بیٹھا کیا دھار دے رہے ہے +

دھار رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ تیز کرنا۔ باڑھ رکھنا۔ صیقل کرنا۔ چھری کو پتھر چٹانا +

دھار کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کند ہونا۔ کھنڈا ہونا۔ دانتے پڑنا۔ دھار نہ رہنا +

دھار لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ تھنوں سے منہ لگا کر دودھ پینا + منہ میں دودھ کی دھار چھوڑنا +

دھار مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیشاب کرنا۔ موتنا۔ دھار لگانا + مرد کا زور سے پیشاب کی پچکاری چھوڑنا +

دھار نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دودھ دوہنا۔ دودھ نکالنا۔ دودھ کاڑھنا۔ دوشیدن کا ترجمہ +

دھارا۔ ہ۔ اسم مونث (مذکر) (۱) چشمہ۔ دہانہ۔ بہاؤ۔ سوتا۔ سوت۔ منبع آبشار۔ جھرنا۔ پانی بہنے کی جگہ۔ ؎

یاد کشتی میں جو آیا وہ در دریائے حسن

...سادگی قائم رہے اور حسنِ کلام کو نقصان نہ پہونچے، وہ اپنے کلام کو طرح طرح کے زیورات اور رنگ برنگ کے پھولوں سے مزین کرتا، لیکن شوخی کے پہلو سے بالکل دور رہتا تھا، اس کے کلام میں اتنی صفائی ہے کہ زندگی کے ہر پہلو پر غور کرتے ہوئے بھی کسی کو خیالات کے تسلسل سے بھٹکنا نہیں پڑتا۔ انسان اور فطرت کے عمومی جذبات کی سچی تصویر اس خوبی سے کھینچی ہے کہ گویا کسی عمومی چیز کو سمجھایا جاتا ہو اور ... اور تصنع کا کہیں نام تک نہیں، قدرتی مناظر کے پیش کرنے میں اُسے ید طولیٰ حاصل تھا، اُس کی تحریر میں ایک خاص شان پائی جاتی ہے، جو ملٹن (   ) سے کسی طرح کم نہیں، اور یہ شان ایسی ہے جس سے اُس کے قلب کی صفائی، اُس کے کلام کی صداقت، اُس کے خیالات کی بلندی کا اظہار ہوتا ہے۔

بہادرو بڑھے چلو!

بہادرو بڑھے چلو		کبھی نہ پیچھے تم ہٹو		رہے یہ بات دھیان میں		نہ فرق آئے شان میں
وطن میں رہ کے قید ہو		چلو چلو بڑھے بڑھو		بڑے بنو جہان میں		کمی نہ آئے آن میں

بہادرو بڑھے چلو		بہادرو بڑھے چلو
وطن پر اپنی جان دو		وطن پر اپنی جان دو

بہادر اور مرد ہو		کمی نہ جہد میں کرو		نہ آنے پائے دل میں غم		خدا کا تم پہ ہے کرم
دکھا دو اپنے جوش کو		بگڑ گئے ہو اب بنو		کہ تم ہو اشرف الامم		صلہ میں پاؤ گے ارم

بہادرو بڑھے چلو		بہادرو بڑھے چلو
وطن پر اپنی جان دو		وطن پر اپنی جان دو

یہ نظم قوم ہے کھری		نہیں ہے محض شاعری
سکھاتا ہے بہادری		دکھا دو شانِ حیدری
بہادرو بڑھے چلو		وطن پر اپنی جان دو

قوم مچھلی شہری

دَھاگا - ہ - اسم مذکر (۱) دیکھو تاگا (۲) دم - فریب - دھوکا +

دھاگا باندھنا - ہ - فعل متعدی - تاگا باندھنا - نشانی باندھنا - نشان کرنا +

دھاگا پرونا - ہ - فعل متعدی سوئی کے ناکے میں تاگا ڈالنا + دخول کرنا +

دھاگا دینا - ہ - فعل متعدی - لکھنو - دھوکا دینا - فریب دینا - دم دینا - ؎

ہے بند و بست حسن خط و زلف عارضی
دھاگا نہ دیجئے ہمیں دام و کمند سے (رشک)
یہ چاہنے والے چاہتے تھے گلے کا ہار اپنے کر کے رکھئے
دیا نہ کس کس نے اسکو دھاگا نہ دم میں وہ گلبدن آیا (بحر)

دَھاگا ڈالنا - ہ - فعل متعدی (ہندو) انگ سے ڈالنا +

دَھام - ہ - اسم مذکر - گھر - جگہ - استھان (ہندی) ہندو بولتے ہیں جیسے چار دھام یعنی دوارکا - بدرکا آشرم - رامیشور - جگناتھ یا پوری

دَھامَن - ہ - اسم مونث (۱) ایک قسم کا لمبا سانپ جو اکثر گائے بھینس کی ٹانگوں کو جکڑ کر دودھ پی جاتا ہے (۲) ایک قسم کا بانس جس کی کمان اور غلیل وغیرہ بناتے ہیں (۳) ایک قسم کی عمدہ گھانس (۴) قاصد - ہرکارہ - دُوت - اس معنی میں دھاون بھی آیا ہے +

دَھان - ہ - اسم مذکر - توپ کی آواز - بڑی آواز +

دَھان - ہ - اسم مذکر (۱) شالی - مع پوست چاول - چھلکوں سمیت چاول (۲) چاولوں کا پودا +

دَھان پان - ہ - صفت - لغوی معنی دھان کے پتے اور پان کے مانند نازک - دُبلا پتلا - لاغر - نازک اندام - ؎

عالم ہے نازکی سے یہ اس دھان پان کا
جسم لطیف نام ہے عاشق کی جان کا (ابرق)

دَہان - ف - اسم مذکر (۱) منہ - دھن - مکھ (۲) روزن - سوراخ - چھید - شگاف - زخم +

دَھانا - ہ - فعل لازم (ہندو) دوڑنا - بھاگنا - روانہ ہونا - جلد پہنا (۲) کوشش کرنا - سعی کرنا - دوڑ دھوپ کرنا جیسے دھاؤ دھاؤ کرم کا لکھا سو پاؤ (کہاوت) (۳) عبادت کرنا - ڈنڈوت کرنا -

یا دخدا کرنا - رٹنا - جپنا جیسے دھا دے سو پادے +

دَہانا - ہ - فعل متعدی (ہندو - پورب) جلانا - پھونکنا - سوختہ کرنا - داہ دینا - چتا میں رکھنا جیسے مردے کو دہانا +

دَھاندَل - ہ - اسم مونث (۱) چھند - بے ایمانی - مکر - فریب - حیلہ (۲) جھگڑا - ٹنٹا - تکرار - حجت +

دھاندل باز - ہ - اسم مذکر - چھندیا - بے ایمان - دغا باز - مکار - جھگڑالو - تکراری - حجتی +

دھاندل کرنا - ہ - فعل متعدی - چھند کرنا - بے ایمانی کرنا + دغا کرنا - فریب کرنا - جھگڑا ٹنٹا کرنا - تکرار و حجت کرنا +

دھاندل لانا - ہ - فعل متعدی - چکر لانا - چھند کرنا - جھگڑا مچانا - فیل لانا - تکرار کرنا - حجت کرنا +

دھاندلی - ہ - اسم مونث - چھندیا - مکار - جھگڑالو - تکراری - حجتی +

دَھانس - ہ - اسم مونث (۱) سوکھے تمباکو یا مرچ وغیرہ کی تیز بو جس سے کھانسی اٹھنے لگتی ہے (۲) خفیف کھانسی - کم کم سرفہ +

دھانسنا - ہ - فعل لازم گھوڑے کا کھانسنا - کھوکنا - کھانسنا +

دُھانسی - ہ - اسم مونث گھوڑے کی کھانسی +

دَھانک - ہ - اسم مذکر - کماندار - تیر انداز + وہ چوکیدار جو تیر و کمان سے مسلح رہے + ایک پہاڑی قوم کا نام جو پورب میں اکثر پائی جاتی اور بھیلوں کی طرح تیر کمان ہتھیار رکھتی ہے +

دَھانگر - ہ - اسم مذکر - ایک قوم کا نام جس کا کام اکثر کنوئے اور تالاب کھودنے کا ہے +

دَہانہ - ف - اسم مذکر (۱) منہ - دہن - مکھ (۲) موہانہ دریا کے جا کر گرنے یا ختم ہونے کا مقام (۳) مشک کا منہ (۴) نالی - موری - بدررو (۵) لگام کا وہ آہنی حصہ جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے - لگام - لجام +

دہانہ کھولنا - ہ - فعل متعدی (عوام) مشک کا منہ کھولنا - پانی چھوڑنا - پیشاب کرنا +

دَھانی - ہ - اسم مونث (۱) زردی لئے ہوئے سبز رنگ - ہلکا سبز رنگ (۲) ایک قسم کے چاول (۳) دھان - بونے کے قابل زمین +

دھوکا؟

محمد حسام الدین خاں غوری

مُنّی اس کا نام تھا، اس میں ایک ایسی کشش تھی جو دیکھنے والوں کو زبردستی اس کی طرف کھینچ لیتی تھی، ایک مرتبہ اس پر نظر پڑ جاتی تو بار بار دیکھنے کو جی چاہتا، اور بار بار دیکھکر بھی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کس لحاظ سے حسین ہے، سانولا رنگ، کتابی چہرہ، دراز ناک، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں جن میں صدیوں کا غم پوشیدہ معلوم ہوتا تھا، پتلے ہونٹ، کشادہ پیشانی اور لاغر جسم جو شاید کبھی گداز ہوگا۔

اس پر قتل کا مقدمہ چلایا گیا تھا، لوگوں کا خیال ہے کہ مُنّی نے حالتِ جنون میں ڈاکٹر دینا ناتھ کے سینے میں چھرا بھونک کر اُنھیں ہلاک کر ڈالا۔

تین سال ہوتے ہیں کہ دینا ناتھ کا تبادلہ الٰہ آباد میں ہوا۔ وہ ایک کامیاب اور تجربہ کار ڈاکٹر تھے، انھوں نے اس قلیل مدت میں جو شہرت و ناموری حاصل کی وہ شاید ہی کسی ڈاکٹر کو نصیب ہوئی ہوگی۔ وہ غریبوں کے سچے ہمدرد و شریف اور نیک نفس انسان تھے، مجھے بھی دو چار مرتبہ ان سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا، ان کی باتوں میں کچھ ایسی صداقت اور حلاوت ہوتی جو مخاطب کے دل کو مسخر کر لیتی تھی، انھوں نے شادی نہیں کی تھی، اور یہ عجیب بات تھی کہ جب کوئی اُن سے شادی کا تذکرہ کرتا تو وہ نہایت افسردہ و ملول ہو جاتے تھے۔ گذشتہ وبا میں اُنھوں نے غریب کسانوں کا جس قدر دلچسپی کے ساتھ مفت علاج کیا تھا اس سے ہر شخص کو ان سے دلی عقیدت پیدا ہو گئی تھی۔ شہر کا بچہ بچہ اُن کے نام سے واقف تھا، ان کی موت پر سارے شہر میں غم کی ایک لہر دوڑ گئی اور جب جنازہ نکلا تو کون بے درد تھا جس کی آنکھوں میں آنسو نہیں چمک رہے تھے۔ دینا ناتھ نہایت ہی رقیق القلب تھے، وہ کسی کی آنکھ میں آنسو دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ آہ! آج ہزارہا غریب ان کے لئے رو رہے تھے، آنکھوں سے عقیدت و محبت کا دریا بہہ رہا تھا، لیکن دینا ناتھ کو اس کی پروا نہ تھی۔

دینا ناتھ کا قتل ایک معمّا تھا، سب حیران تھے، اور ان کے قتل کئے جانے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی، پولیس کی تحقیقات میں صرف اتنا ثابت ہوا کہ دینا ناتھ کے قتل سے کوئی ایک ہفتہ پہلے مُنّی الٰہ آباد میں آئی۔ وہ دیوانوں کی طرح بہکی بہکی باتیں کیا کرتی تھی، اس کی معصوم اور دلکش صورت اور قابلِ رحم حالت پر لوگوں کو ترس آجاتا تھا، کوئی کھانا کھلا دیتا، کوئی پیسہ دو پیسے دے دیتا، اسی طرح اس کی زندگی بسر ہو رہی تھی۔

دینا ناتھ کے قتل سے ایک دن پہلے زمیندار کی بیٹی پربھا کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس نے مُنّی کی ساڑی جو تار تار ہو چکی تھی بدلوا دی، وہی نیلی ساری قید میں بھی اس کے جسم پر تھی، اس سے زیادہ کوئی بات معلوم نہ ہوئی، مُنّی کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ اس نے دینا ناتھ کو کیوں قتل کیا؟ یہ ساری باتیں کوئی نہیں جانتا تھا، گو اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ مُنّی دیوانی ہے۔ اور اس نے حالتِ دیوانگی میں یہ حرکت کی، لیکن تعجب ہے ڈاکٹروں نے عدالت میں بیان دیا کہ "اس کے حواس بالکل درست ہیں"

دَھاوا - ہ - اسم مذکر - ہلا - یورش - چڑھائی - دوڑ - بڑا ہلّہ + گرداوری چکّر +

دھاوا کرنا - ہ - فعل متعدی - چڑھائی کرنا - یورش کرنا - حملہ کرنا چڑھ کر جانا +

دھاوا مارنا - ہ - فعل متعدی - بڑا لمبا سفر طے کرنا - دور تک یورش کرنا - چڑھتے چلے جانا - شہر یا مکان کی گرداوری کرنا - چکر لگانا +

دَھاوا - ہ - اسم مذکر - ایک درخت کا نام جو رنگنے کے کام آتا ہے +

دَھاہ - ہ - اسم مونث (ہندی) غل شور - چیخ +

دَھائے - ہ - اسم مونث (ہندی) دایہ + انا - دودھ پلانے والی عورت - پلائی +

دھائے کے دینا - ہ - فعل متعدی (ہندو) انا کے سپرد کرنا - دودھ پلانے کو دینا +

دھائے بھائی - ہ - اسم مذکر - دودھ بھائی - کوکہ - برادر رضاعی +

دِہائی - ہ - اسم مونث - دس کے عدد کا مرتبہ +

دُہائی - ہ - اسم مونث - دیکھو دوہائی +

دھائے پوجنا - ہ - فعل لازم - عوام - باز آنا - سو سلام کرنا - دور سے ڈنڈوت کرنا جیسے دھائے پوجے ہم اس نوکری سے +

دَھائیں - ہ - اسم مونث - دھان - توپ کی آواز - دُھوں +

دھائیں دھائیں - ہ - اسم مونث - توپوں کی متواتر آواز - دھاں دھاں - دُھوں دُھوں +

دھائیں دھائیں کرنا - ہ - فعل متعدی - چائیں چائیں کرنا - شور مچانا - اپنا راگ گانا جیسے اپنی دھائیں دھائیں کئے جاتے ہو دوسرے کی بھی سنو +

دھائیں سے - ہ - تابع فعل - دھن سے - دھوں سے - دھائیں سے - دن سے جیسے اتنے میں دھائیں سے توپ چلی صبح ہوئی +

دھبّا - ہ - اسم مذکر (۱) داغ - نشان - ٹیکا (۲) عیب - کلنک - کلف +

دھبّا پڑنا - ہ - فعل متعدی - داغ لگنا - نشان پڑنا +

دھبّا لگانا - ہ - فعل متعدی - داغ لگانا + عیب لگانا - کلنک لگانا کالک لگانا + ؎

سیہ داغ ہونے نے رخ پر نور یار کے
داغ جبیں کا ماہ کو دھبّا لگا دیا (آتش)

دھبّا لگنا - ہ - فعل لازم - داغ لگنا + عیب لگنا - کلنک لگنا - کالک لگنا - داغی ہونا +

دَھب دَھب - ہ - اسم مونث - بھدّے آدمی کے پیروں کی آواز - موٹے آدمی کے رستے یا زمین پر چلنے کی آواز +

دَھبلا - ہ - اسم مذکر - عورتوں کا ڈھیلا ڈھالا تہ بند لہنگا - گھگرا - بے قطع ڈھیلا پیجامہ جیسے تیرے دھبلے میں خاک +

دَھپ - ہ - اسم مذکر - تھپڑ - سر دھک - چانٹا - دھول + طمانچہ - طپانچہ - تھپڑ +

دھپ دینا - یا - مارنا - ہ - فعل متعدی - دھول - جڑنا - چانٹا لگانا +

دَھپّا - ہ - اسم مذکر (۱) دیکھو دھپ (۲) نقصان - خسارہ - ضرر - ٹوٹا - گھاٹا - چوٹ +

دھپّا لگنا - ہ - فعل لازم - اول معلوم - دوم نقصان ہونا - ضرب لگنا گھاٹا ہونا - خسارہ ہونا -

دھپّا مارنا - ہ - فعل متعدی - اوّل معلوم - دوم نقصان دینا - دوسرے کا روپیہ لیجانا +

دَھپاڑ - ہ - اسم مونث (مرکبات میں) دوڑ +

دِھپانا - ہ - فعل متعدی (گنوار) رجانا - سیر کرنا +

دُھت - ہ - اسم مونث (۱) لت - بان - عادت + خراب عادت دُھن (۲) ہاتھی کے چلانے اور ہمت دلانے کی آواز جیسے بری بری دھت دھت +

دھت پڑنا - یا - لگنا - ہ - فعل لازم - عادت پڑنا - لت لگنا + بان پڑنا +

دُھت - یا - دُت - ہ - صفت (۱) نشہ میں چور - بت - سیہ مست - بدمست + (۲) دھتا - دھتکار +

دَھتّا - ہ - اسم مذکر (بازاری) ٹال مٹول - دھتکار - دور دبک حیلہ اخراج + مکر - فریب - دھوکا +

جب مُنّی کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو عدالت میں تماشائیوں کی کثرت سے تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ سارا شہر اُمنڈ آیا تھا۔ مُنّی عدالت میں لائی گئی۔ تماشائیوں نے اس کو حیرت سے دیکھا۔ وہی دلربا چہرہ تھا۔ لیکن اس سے کسی کو ہمدردی نہ تھی، اس کے معصوم دلکش چہرے میں دنیا بھر کا خون جھلک رہا تھا۔ لوگ اُس کی طرف دیکھکر نفرت سے منہ پھیر لیتے تھے اس پر آوازے کسے جا رہے تھے۔ ہر طرف سے لعنت و ملامت کی بوچھار ہو رہی تھی، لیکن مُنّی گویا بے حس تھی، اس نے عدالت کے روبرو اقبال جرم کر لیا، لیکن وجوہ کے متعلق کسی قسم کا بیان دینے سے صاف انکار کر دیا۔ شہادتیں پیش ہوئیں، کافی ثبوت موجود تھا۔ پھانسی کی سزا یقینی تھی۔ فیصلہ کے لئے تاریخ پیشی مقرر ہوئی۔ لوگ مُنّی کو پھانسی پر دیکھنے کے منتظر تھے۔ لیکن عدالت میں مُنّی کے طرز عمل اور ان حالات کی وجہ سے جو مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ظاہر ہوئے مجھے اس سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی۔ میں نے اس سے ملنے کی اجازت حاصل کر لی پہلے تو اس نے میرے ساتھ بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن بالآخر میرے اصرار پر اپنی داستانِ حیات سنانے پر راضی ہو گئی۔

"اچھا تو سنو" مُنّی نے کہنا شروع کیا: "میرے پاپ کی کہانی! ......

میں سری نگر میں رہتی تھی، میرا شوہر مل میں معمولی آسامی پر مامور تھا۔ ہم غریب تھے اور عسرت میں اپنی زندگی گزار رہے تھے۔ مجھے اپنے شوہر سے محبت تھی۔ میں انھیں دیکھکر خوشی سے پھولی نہ سماتی، جی چاہتا کہ ایک پل کے لئے بھی ان کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دوں، ان کو خوش رکھنے کے لئے اپنی امکانی کوششیں صرف کر دیتی۔ مختصر یہ کہ ان کو اپنے دل کے مندر کا دیوتا بنا کر پوجنے لگی۔ اسی طرح دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں تبدیل ہوتے رہے زمانہ گزرتا گیا۔

لیکن یہ بات عجیب تھی کہ میں جس قدر اُنھیں پیار کرتی تھی، اسی قدر وہ مجھ سے دور رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ عرصہ تک میں نے اپنے دل کو اس بات سے تسلی دیتی رہی کہ آدمی ہر چیز اپنی خواہش کے مطابق حاصل نہیں کر سکتا پھر بھی اُن کی سرد مہری بعض وقت میرے لئے پریشان کُن ثابت ہوتی لیکن جب مجھے احساس ہوا کہ میں ایک بچّے کی ماں بننے والی ہوں تو میں سب کچھ بھول گئی اور اس وقت کے خواب دیکھنے لگی جب بچہ گود میں ہوگا اور اُن کی طرف سے محبت کی جو کمی ہے وہ پوری کر دے گا۔

لیل و نہار گزرتے رہے، میری امیدوں کی دنیا نہایت وسیع ہو گئی تھی بالآخر میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا، اور میں کچھ عرصے تک مسرت و انبساط میں ڈوبی دنیا سے بے خبر رہی۔ اس عرصہ میں وہ گھر سے بالکل بے پروا ہو گئے تھے، اس لئے مجھے خود محنت مزدوری کرنی پڑتی تھی، مل سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک بدبخت آوارہ گرد کی طرح گلیوں میں گھومنا اور شراب پی کر سڑکوں پر سونا ان کا مشغلہ تھا۔ کبھی بھولے بھٹکے گھر آتے تو شراب کے لئے مجھ ہی سے پیسے مانگتے۔ اگر کبھی میرے پاس ہوتے تو میں اُنھیں دیتی ورنہ مجبوراً انکار کرنا پڑتا، مجھے ان کی حالت پر رحم آتا تھا، وہ کبھی کبھی جب میں پیسے دینے سے انکار کر دیتی تو مار پیٹ بھی کرتے تھے، یہ بات اب مجھے بالکل یاد نہیں رہی کہ کتنا زمانہ اس طرح گزرا۔

ہمارے پڑوس میں ایک ڈاکٹر صاحب بھی رہتے تھے ان کا نام معلوم نہیں کیا تھا۔ جوان اور خوبصورت تھے۔ ہر روز شام کو میرے گھر پر سے گزرتے، اس وقت میں مزدوری سے واپس آکر یا تو رات کا کھانا پکاتی رہتی یا بچہ کو سلانے میں مصروف رہتی۔ وہ میری طرف ہمدردی کے انداز دیکھتے ہوئے گزر جاتے۔ دو تین مرتبہ میرے بچہ کو شاید اُنھوں نے مٹھائیاں بھی لادیں۔ لیکن چند روز بعد اُن کی نیت خراب ہو گئی۔ مجھے ان کا ایک خاص انداز میں دیکھنا اور مسکرانا زہر لگتا تھا۔ اس لئے میں نے اُن کی مٹھائیاں لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ میری طرف دیکھتے نہ تھے اور شاید ہی کبھی میرے گھر پر سے گزرے ہوں گے۔ بہر حال مجھے اُن کے اس طرز عمل سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

ایک مرتبہ میرے شوہر مسلسل تین مہینے لاپتہ رہے بالآخر ایک شب جب وہ گھر واپس آئے تو اُنھیں شدت کا بخار تھا۔ میرے خدا! ان کی صورت کس قدر ہیبت ناک ہو گئی تھی بیان نہیں کر سکتی۔ تین دن بیہوش رہے انھیں اس حالت میں چھوڑ کر میں مزدوری کو نہ جا سکتی تھی، تیسرے دن انکی حالت ذرا سنبھلی، اُنھوں نے روٹی مانگی۔ لیکن میرے پاس ایک پائی نہ تھی، آٹا کہاں سے لاتی، خود مجھے متواتر تین دن سے فاقہ کرنا پڑا تھا، آج بچہ بھی صبح سے دودھ کے لئے بلبلا رہا تھا۔ لیکن دودھ کہاں سے آتا؟

رات کو بچہ کی طبیعت یکایک خراب ہو گئی۔ وہ شدت بخار میں کراہنے لگا، اس کا جسم آگ کی طرح تپ رہا تھا، اس کی یہ حالت دیکھکر میرے ہوش گم ہو گئے، کچھ سجھائی نہ دیتا تھا، کیا کروں کیا نہ کروں۔ میرے شوہر نے

دھتا بتانا - ۷ - فعل لازم - دھوکا دینا - جُل دینا - فریب دینا -
(دھتا دینا آجکل صرف ہندو بولتے اور بالعموم بولتے ہیں) + ے
عنبر دل اپنی کے بکنے کا کہوں کیا سودا
مفت بر لیلئے سب دیکھ دھتا خاک کے مول (سودا)

دُھتکارنا - ہ - فعل متعدی - نکالنا - لعنت ملامت کرنا -
ہنکانا - بڈارنا +

دُھتُورا - ہ - اسم مذکر - ایک خاردار زہریلے پودے اور اُس کے
پھل کا نام جس کے بیج سے آدمی تنکے چننے لگتا ہے - مزاج چوتھے
درجہ میں سرد وخشک - تاتورہ - جوز ماثل +

دُھتوریا - ہ - اسم مذکر - ٹھگوں کا وہ فرقہ جو مسافروں کو دھتورا کھلا
کر لوٹ لیتا ہے +

دُھتیا - ہ - اسم مذکر - لتیا - عادی +

دِھینگڑ - ہ - صفت - دھینگ - دھینگڑا - گنوار کا لٹھ - تن توانا
موٹا تازہ + حرام کا - حرامی +

دِھینگڑا - ہ - اسم مذکر - چونڈا تا آدمی - موٹا تازہ آدمی + حرام کا لڑکا
حرامی لوگ +

دھج - ۷ - اسم مونث و مذکر (۱) طرز - روش - انداز - وضع - قطع -
ڈھنگ - صورت - شکل + ے
قدم اس دھج سے پڑتا تھا کل اس غارتگر جاں کا
کہ دل ہر ہر قدم پہ لوٹ تھا گبر و مسلماں کا (مصحفی)

دَھجا - ۷ - اسم مونث (۱) پھریرا - جھنڈے کا کپڑا - بیرق - باؤٹا -
(۲) جھنڈا - علم - نشان - لوا (۳) روپ (۴) دھجی - کترن -
چیر +

دھجی - ہ - اسم مونث - لیر - لیری - کپڑے کی لمبی پٹی - چیتھڑا + کترن
لکڑی کے تختے کی پتلی اور لمبی لمبی پٹی +

دھجی کی دیوار - ہ - اسم مونث - وہ دیوار جو آڑی ترچھی لکڑیاں لگا کر
چنی اور گارے سے بھری جائے +

دھجی ہو جانا - ہ - فعل لازم - نہایت کمزور اور لاغر ہو جانا + بیماری
کے باعث زرد یا سفید رنگ نکل آنا +

دَھجیاں - ہ - اسم مونث - دھجی کی جمع +

دھجیاں اڑانا - ہ - فعل متعدی (۱) پارہ پارہ کرنا - پاش پاش کرنا
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ٹکڑے اُڑانا (۲) ذلیل و رسوا کرنا خوب
خبر لینا + شرمندہ کرنا + عیب چینی کرنا - اعتراض کرنا +

دھجیاں اُڑنا - ہ - فعل لازم - پارہ پارہ ہونا ٹکڑے ٹکڑے ہونا
پرزے پرزے ہونا + ے
جیب لیا دامان محشر کی اڑینگی دھجیاں
ہے یہی عالم جو اپنے پنجہ چالاک کا (ناسخ)

دھجیاں لگنا - ہ - فعل لازم - چیتھڑے لٹنا - غریبی و مفلسی کے
باعث کپڑے پھٹ جانا - نہایت غریب و مفلوک ہو جانا +

دھجیاں لینا - ہ - فعل متعدی (دیکھو دھجیاں اڑانا)
شرمندہ و محجوب کرنا + ے قطعہ
ننگ آتا ہے مجھے عالم کو + کس حقارت سے نام لیتے ہیں
کیوں اڑاؤں نہ جیب کے ٹکڑے + دھجیاں خاص و عام لیتے ہیں (برق)
ے پھاڑتا اپنا گریباں ہر کے آگے وہ اگر
دھجیاں قیس کی میں چاک گریباں لیتا

دَھجیلا - ہ - صفت - خوش اندام - وضعدار - سجیلا - مشتین - جامہ زیب
خوش قطع +

دَھچکا - ہ - اسم مذکر - ہچکولا - صدمہ - دھکا - جھٹکا +
نہ چھپے قدم کے پٹے کل جو قدا سکا لچکا
پہنچا تلے زمین کے مردوں کے لکو دھچکا (مصحفی)

دھچکا اٹھانا یا - لگنا - ہ - فعل لازم - صدمہ اٹھانا - نقصان اُٹھانا
ضرر اٹھانا +

دَہر - ع - اسم مذکر - زمانہ + وقت - کال - جگ - سمان +

دَہر - ہ - حرف اختصاص - یہ لفظ اردو میں انحصار اور انفراغ کے
معنی دیتا ہے جیسے دھر گھسیٹنا - دھر لپکنا - یعنی سامنے کا مونگو - دھر
دھچوڑ کر لپک جانا - یا گھسیٹ لینا +

دُھر - ہ - اسم مذکر (۱) ازل + ابتدا - شروع - سرا - جیسے دھر کی
ساری ہے تو آپ ہی لوٹ پیٹ کر اچھا ہو جائیگا (۲) ابد +
انتہائے بُعد - حد - خاص جیسے دُھر لندن سے حکم آیا + ے
تلاش کعبۂ مقصد میں کیا کیا ٹھوکریں کھائیں +

پریشانی کو دیکھکر کہا۔

"تم جاکر اپنے پڑوس کے ڈاکٹر کو بُلالو، میں بچے کو سنبھالتا ہوں"

یہ سنکر میں ڈاکٹر کے پاس دوڑی گئی، اس وقت شاید رات کے دس بج چکے تھے۔ راستہ بالکل سنسان تھا، جب میں ڈاکٹر کے دروازے پر پہونچی تو ڈاکٹر صاحب برآمدے میں بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میں کچھ کہے بغیر سیڑھیوں پر چڑھ گئی۔ میری آہٹ پاکر وہ چونکے اور پھر حیرت سے مجھے دیکھکر بولے "کیوں مُنّی! تم یہاں، اتنی رات گئے، کیا بات ہے؟"

میرا نام اُن کو کس طرح معلوم ہوا تھا، میں نہیں جانتی اور نہ اس وقت مجھے ان کی زبان سے اپنا نام سنکر کوئی تعجب ہوا۔ شاید میں نے اس پر غور ہی نہیں کیا۔ میں جواب دینا چاہتی تھی، لیکن آواز حلق میں پھنس رہی تھی۔

"میرا بچہ، ڈاکٹر صاحب میرا بچہ بیمار ہے، ذرا آپ چل کر دیکھئے" میں اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکی۔ وہ تھوڑی دیر تک میری طرف دیکھکر کچھ سوچتے رہے۔ پھر اُٹھکر اندر کمرے میں چلے گئے اس وقت شاید مکان میں کوئی نہ تھا، وہ اکیلے تھے، وہ اپنے کمرے کے اندر ہی سے بولے۔

"ہاں تو مُنّی تمہارے بچے کو کیا ہو گیا ہے"؟

"کچھ معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب اس کا جسم کوئلہ کی طرح دھک رہا ہے"

میں نے غم سے تھرّائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اچھا میں ابھی چلتا ہوں، آج سردی بہت ہے، تم اِدھر اندر آجاؤ" میں کمرے میں چلی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ کو کچھ ایسی نظروں سے دیکھا کہ میرا دل دھڑکنے لگا، اُن کی آنکھوں سے شہوانیت ٹپک رہی تھی۔ میں وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی کہ ڈاکٹر نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اس وقت میری روح کانپ گئی، شدتِ خوف سے میرے حواس معطل ہو گئے، کچھ کہہ نہیں سکتی، اس کے بعد کیا واقعات پیش آئے اور میں کب تک ڈاکٹر کے کمرہ میں رہی کچھ یاد نہیں لیکن جب کمرے سے باہر نکل آئی تو معلوم ہوا کہ میں گناہ کی دنیا میں دھکیل دی گئی ہوں، ایک غریب عورت کے پاس اس کی عصمت ہی سب سے زیادہ قیمتی شئے ہوتی ہے جس کے سہارے وہ زندہ رہتی ہے جب وہی اُس سے چھن جائے تو پھر اس کے پاس کیا رہ جاتا ہے۔ آہ اسی گناہ کی رات کو میری زندگی برباد ہو گئی۔

جس وقت میں کمرے سے باہر نکلی تو میرے شوہر بچہ کو لیئے دروازہ پر کھڑے تھے۔ ان کا سارا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اُنھوں نے مجھے دیکھکر کہا،

"اس وقت کیا کر رہی تھی مُنّی۔ ننھا بے ہوش ہو گیا تو میں گھبرا کر یہیں لے آیا ہوں"

میں چاہتی تھی کہ اپنے بچہ کو گود میں لے لوں، لیکن ایسا معلوم ہوا کوئی پیچھے سے کھینچ رہا ہے اور کہہ رہا ہے "گنہگار عورت اس معصوم کو ہاتھ نہ لگا" میرے منہ سے ایک چیخ نکل گئی، اور میں دیوانوں کی طرح بھاگی، میں بھاگ رہی تھی اور میرے کانوں میں آواز آرہی تھی "مُنّی! مُنّی!!" جیسے جیسے آواز آتی تھی میں اور زور سے بھاگتی جاتی تھی۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہیں کیا ہوا۔ کہاں کہاں بھٹکتی پھری، لیکن جب یہاں پہونچی تو ایک دن وہی ڈاکٹر مجھے نظر آیا جس نے میری زندگی کو برباد کر ڈالا تھا، میرا خون کھولنے لگا اور میں نے اسی وقت قصائی کا چھُرا لیکر ڈاکٹر کے سینے میں بھونک دیا، بس اس کے بعد جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اور جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا"

یہ کہتے ہوئے مُنّی کے چہرے پر ایک لمحہ کے لئے فاتحانہ مسرت کھیل گئی لیکن بہت جلد پھر افسردگی غالب آگئی۔

میں نے کہا "لیکن تمہارے لئے اپیل دائر کی جائے تو امید ہے کہ تم بچ جاؤگی"

مُنّی نے اعتراضاً کہا "لیکن قید میں سسک سسک کر مرنے سے پھانسی کے تختہ پر مرنا کہیں بہتر ہے"

مجھے اس کا کوئی جواب نہ سوجھا۔ مُنّی یکایک سر اُٹھا کر بولی۔

"صرف ایک بات مجھے دُکھ دے رہی ہے، ممکن ہے میری آنکھوں کو دھوکا ہوا ہو اور یہ ڈاکٹر جس کو میں نے قتل کیا وہ ڈاکٹر نہ ہو جس نے میری زندگی برباد کر دی"

کلیم کا مطالعہ

آزادی، وحُرّیت ومساوات کا جذبہ پیدا کرتا ہے

گئے دو دو قدم پہ ہم ارزہ باندھ کر ڈھر کہ (صبا)

ڈھر سے ڈھر تک۔ ہ۔ تابع فعل۔ ابتدا سے انتہا تک +

ڈھری۔ ہ۔ اسم مونث۔ عورت کی تقدیر کی۔ خدا کے گھر کی +

اس مورت سے جیتے ہے بس کہلا اے لوگو

جوڑی نہیں جاتی ہے ٹوٹی ہوا کر ڈھری (رنگین)

ڈھری ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ زندگی کا منقطع ہونا۔ رشتہ حیات کا تقدیر سے ٹوٹنا +

ڈھرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈھری کی تذکیر۔ محور۔ جو۔ زمین کا وہ فرضی اور وہمی خط جو زمین کے مرکز سے گزر کر قطبین تک پہنچا ہے اور زمین اس کے گرد حرکت کرتی ہے۔

ڈھر اُدھر۔ ہ۔ تابع فعل۔ اس سرے سے اس سرے تک۔ از اوّل تا آخر +

دِہرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ بتخانہ۔ بتکدہ +

دَھرا جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پکڑا جانا۔ گرفتار ہونا۔ قید ہونا +

دَھرا ڈھکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رکھا رکھایا۔ سجا کچا +

دَھرا رہتا ہے۔ ہ۔ (محاورہ) کسی کام نہیں۔ محض بیجا یا بیکار اور نکما ہے جیسے ایسا غصہ دھرا ہی رہتا ہے +

دِہرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔ سه

درد دل کہنا مرا شاید کہ اس نے سن لیا

ورنہ کیوں مجکو دھراتا ہے بھلا اچھا کیا (جرأت)

دُہرانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) دوبارہ کہنا۔ پھر بیان کرنا۔ روایت کرنا۔ ذکر چلانا (۲) دوہرا کرنا۔ دوہرا لپیٹنا (۳) پھیرنا۔ دور کرنا۔ آموختہ کہنا +

دھرا رہیگا۔ یا۔ دَھرا ہی رہے۔ ہ۔ (محاورہ) کسی کام نہ آئے کچھ کام نہ دیگا۔ سه

پنجہ مرجان کا دھرا ہی رہے + ہاتھ خوں میں مرے ڈبو لو تم (میر)

دُھرپد۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک قسم کا ہندی راگ۔ ترانہ اور خیال کے مطابق۔ وہ ہندی بحر جس کے ہر مصرعہ میں ۴۳ رکن ہوتے ہیں +

دُھرتا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) کشوتی۔ ہنڈاون۔ متی کاٹا۔ بٹا۔ سہائی کمیشن۔ ڈسکونٹ +

دَھرتی۔ ہ۔ اسم مونث (گنوار) ارض۔ زمین۔ دنیا۔ جہان۔ پرتھی۔ پرتھمی +

دَھرتی باہنا۔ ہ۔ فعل لازم (گنوار) ہل چلانا۔ زمین جوتنا۔ تردد کرنا۔ فلاحت کرنا +

دھرتی کا پھول۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) کھمبی۔ ککن دھول۔ سانپ کی ٹوپی۔ کلاہ باران۔ وہ پرانی لکڑی کا ٹکڑا جو اکثر زمین پر برسات کے دنوں میں پھوٹ آتا ہے۔ سماروغ (۲) نیا نواب۔ نو دولت۔ (۳) امینڈک۔ غوک۔ شزغ +

دَہر دَہر جلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی چیز کا آگ لگ جانے سے شعلہ زن ہونا۔ شعلہ افروز ہونا۔ سه

تھا وہ بھی اک زمانہ جب نالے آتشیں تھے

چاروں طرف سے جنگل جلتا دہر دہر تھا (میر)

دَھر دھمکنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) آن موجود ہونا۔ جلد چلے آنا۔ آن پہنچنا (۲) لپکنا۔ دوڑنا۔ دھر لپکنا۔ دھر چھپٹنا۔ سه

دھر دھمکا واں سے لڑتا ہوا شہر کی طرف

القصہ اس نے گھر میں کیا آنکر قرار (سودا)

دَھر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ رکھ چھوڑنا۔ چھپا رکھنا + پکڑ رکھنا تھام لینا۔ روک لینا +

دُھرکار۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) لعنت۔ ملامت +

دَھرم۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) (۱) ایمان۔ عقیدہ۔ اعتقاد + فرض حق۔ ادھکار (۲) نیکی + نیاؤ۔ انصاف۔ راستی۔ راستبازی (۳) مشق + دستور۔ کام + قاعدہ (۴) کارنیک (۵) پنتھ۔ مذہب مت (۶) جم راج۔ دھرم راج +

دَھرم اپدیش۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) مذہبی وعظ۔ دینی نصائح۔ اخلاق۔ ادب۔ تہذیب +

دھرم آتما۔ ہ۔ صفت۔ سخی۔ مخیر۔ فیاض +

دھرم ارتھ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مال وقف +

دھرم اوتار۔ ہ۔ صفت۔ مقدس۔ پاک۔ پوتر۔ جنتی۔ بھگت معصوم صفت + مبرا +

دھرم بگاڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دین کھونا۔ ایمان کھونا +

"سعیٔ نامشکور"

عطاء اللہ پالوی

ذیل کا مضمون کسی قدر سخن؟ تراش پہلو لئے ہوئے ہے۔ مگر اس سے میری مراد حاشا وکلا جناب رضا قاسم صاحب کی تنقیص نہیں بلکہ اس کے ذریعہ محض یہ اصلاح مدنظر ہے کہ (۱) اردو زبان کے مقتدر جرائد و رسائل کو وہ مضامین نہ عنایت فرمائے جائیں جو ایک مرتبہ کسی دوسرے رسالے میں شائع ہو چکے ہوں کیونکہ اس سے رسالے کی قدر و قیمت کم ہو جانے کا اندیشہ ہے (۲) لفظ "مشکور" کو بمعنی "شکر گزار" یا کسی "غلط العوام" لفظ کو صحیح و مستند تسلیم کرانے کی ضد کرکے زبان کو مجروح نہ کیا جائے۔ عطاء اللہ پالوی

رسالہ "کلیم" (دہلی) کے "نومبر نمبر" میں مظفرپور کے مشہور اہلِ قلم جناب رضا قاسم صاحب مختار کا ایک مضمون بعنوان "تحقیقِ اصلاح" شائع ہوا ہے، جو اردو زبان سے متعلق ہونے کی وجہ سے خاص طور پر قابلِ ذکر اور لائق مطالعہ ہے۔ صاحبِ موصوف کا یہ مضمون سب سے پہلے رسالہ "ندیم" (گیا) کے اپریل نمبر ۱۹۳۵ء میں میری نظر سے گزرا تھا۔ اب اس مرتبہ "کلیم" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض مفید مضامین ایسے ہوتے ہیں، جن کی افادی حیثیت یا غیر معمولی پسندیدگی اُسے کئی بار شائع کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور وہ ہر مرتبہ شائع ہو کر کچھ نہ کچھ فائدہ بھی پہونچاتے ہیں۔ مگر جہاں تک میں نے غور کیا "تحقیقِ اصلاح" میں کوئی ایسی خوبی نظر نہیں آئی جو اس کی مکرر اشاعت کو قابلِ تحسین قرار دے۔ بجز اس کے کہ صاحبِ موصوف لفظ "مشکور" کو "شکر گزار" کے معنی میں زبردستی تسلیم کرا کر ایک "غلط العوام"[1] لفظ کو "غلط العام"[2] کی صف میں لا کر حضرت شوق نیموی کے اس قول پر مہرِ توثیق ثبت کرنا چاہتے ہیں کہ

"کسانیکہ غلط العام فصیح را در جواز غلط العوام آرند و فرقے در ہر دو قسم نہ انکارند از بے خبری "غلط العام" و "غلط العوام" را متحد المعنی پندارند"

اس بات کا مزید ثبوت یہ ہے کہ آپ نے "تحقیقِ اصلاح" مطبوعہ ندیم (گیا) کے ختم ہوتے ہی ایک اعلان شائع فرمایا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ

"جون، اکتوبر، نومبر ۱۹۳۱ء اور اگست ۳۲ء کے ندیم کی ضرورت ہے، اگر کسی صاحب کے پاس یہ چاروں نسخے یا ان میں کوئی بھی ہو اور اسے وہ برادرانہ طور پر یا قیمتاً دینا چاہیں تو مجھ کو اطلاع دیں نہایت "مشکور" ہوں گا"

بہرکیف اُردو زبان میں لفظ "مشکور" کے بمعنی شکر گزار مستعمل ہونے کے متعلق حضرت رضا قاسم نے مختلف قسم کی بحثیں کی ہیں، سب سے پہلے رسالہ اردو

---

[1] "غلط العوام" اُس غلطی کو کہتے ہیں جو عوام اپنی جہالت و بے علمی کے سبب کرتے ہیں، اور اُن کی وہ بات قابلِ سند نہیں خیال کی جاتی، مثلاً "شاکر" کے معنی میں "مشکور" "زہریلے" کے معنی میں "مسموم" شبہ کرنے والے کے معنی میں "مشکوک" "سالک" کے معنی میں "سلوک" وغیرہ وغیرہ (عطاء اللہ)

[2] "غلط العام" اُس غلطی کو کہتے ہیں جو عام لوگ جان کر کے بھی کرتے ہیں یا با لفاظ دیگر وہ غلطی جسے بالاتفاق تمام زبان دانوں اور مستند ادیبوں نے اپنے کلام میں استعمال کیا ہو۔ مثلاً "ادائیگی" "خفگی" "ناراضگی" وغیرہ وغیرہ (عطاء اللہ)

دھ

دھرم اَوتاری - ہ - صفت - دھرمی - دھرم والا - نیک - صالح - نکوکار - نیک بخت - نیک طینت - دیندار - پاکدامن - پارسا - عفیف +

دھرم دھکا - ہ - اسم مذکر - وہ صدمہ جو دین کے باعث پہنچے - دینی تکلیف - خواہ مخواہ کی تکلیف - ناحق کا دکھ +

دھرم راج - ہ - اسم مذکر (۱) عادل (۲) صفت بادشاہ (۳) وہ سلطنت جس میں بخوبی انصاف ہو (۴) یم راج +

دھرم ریت - ہ - اسم مونث - مذہبی رسم - رسم مذہب +

دھرم سالا - ہ - اسم مذکر - مسافر خانہ + خانقاہ + عدالت گاہ - عدالت +

دھرم سبھا یا سماج - ہ - اسم مونث - انجمن دینی - مذہبی مجلس

دھرم سے - ہ - تابع فعل - ایمانًا حق حق - حق الامر

دھرم شاستر - ہ - اسم مذکر - فقہ ہنود +

دھرم کرنا - ہ - فعل لازم - نیکی کرنا - خیرات کرنا

دھرم کمانا - ہ - فعل لازم - نیکی اور ثواب حاصل کرنا +

دھرم گیانی - ہ - اسم مذکر - عالم دین - فقیہ +

دھرم لگتی کہنا - ہ - فعل متعدی - خدا لگتی کہنا - انصاف کی کہنا - ایمان کی کہنا +

دھرم مورت - ہ - اسم مذکر - ایمان مجسم - مجسم انصاف (بجمنوں جادوں اور وشنو کا القاب)

دھرم مول - ہ - اسم مذکر - اصول مذہب +

دھرما دھرمی - ہ - اسم مونث - قسما قسمی - عہد پیمان +

دھرن - ہ - اسم مونث (۱) دھرتی - زمین - ارض (۲) بچہ دان - گرب استھان - بچہ رہنے کی جگہ - حمل رہنے کی جگہ (۳) شہتیر - بلّی آواز کا اتار چڑھاؤ (۵) ناف - نلا +

دھرن ٹلنا - یا - ڈگنا - ہ - فعل لازم - بچہ دان کا کسی صدمہ کے باعث اپنی جگہ سے ہٹ جانا +

دھرنا - ہ - فعل متعدی (۱) رکھنا - نہادن کا ترجمہ - قایم کرنا - ٹکانا ٹھہرانا - جمانا - جگہ قرار دینا (۲) سپرد کرنا - تحویل کرنا - ودیعت کرنا (۳) گرو رکھنا - مرہون کرنا - مکفول کرنا + ضمانت میں

دھر

دینا + امانت رکھنا (۴) قبضہ کرنا (۵) - اسم مذکر - دھرنی - دستک +

دھرنا دینا - ہ - فعل لازم - دھرنی دینا - جم کر بیٹھنا - قرضخواہ کی طرح جم جانا + دستک دینا +

دھرو - ہ - اسم مذکر - قطب - قطب تارا - زمین کا وہ نقطہ جو شمال و جنوب پر ساکن ہے + مانی - کیلی - وہ کیل جس پر چکی پھرتی ہے +

دھروہر - یا - دھروہر - ہ - اسم مونث - امانت - تحویل - ودیعت

لیتا ہوں اپنے پاس سے اپنا یہ لال داغ
مدت ہوئی ہے تیری دھروہر دھرے ہوئے (بحر)

دھری - ہ - اسم مونث - لوہے کی وہ سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے - کیلی - مانی +

دھرے اڑانا / دھریاں اڑانا - فعل متعدی - عو - زد و کوب کرنا - دھتے لگانا - چابک مارنا - بید لگانا (۲) ذلیل و خوار کرنا - ذلیل و رسوا کرنا - (اصل دُرّہ تھا)

دُہری بات - ہ - اسم مونث - پہلو دار بات +

دہر سے جانا - ہ - فعل لازم - کسی آفت میں مبتلا ہونا - گرفتار ہونا - پکڑا جانا - قید ہونا ـــ

اسیر ہم ہوئے سودا ہوا ہے آتش
دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے

دَہریہ - ع - اسم مذکر - خدا کی ذات کا منکر - وجود صانع کا قایل نہ ہونے والا - زمانہ ہی کو خدا تصور کرنے والا - وہ شخص جو زمانے کو قدیم مانے اور حادث نہ جانے - ملحد - لامذہب +

منکر ہیں ذات صانع قدرت کے دہریے
نافہموں کا عمل ہے فقط لا الٰہ پہ (آتش)

دَھڑ - ہ - اسم مذکر - جسم بے سر - بدن - جسم - جسد - پیکر - لوتھ - نعش - لاشہ - لاش ـــ

تیغے پشیمانہ کوچہ قاتل سے اپنا پاؤں
سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا (آتش)

دھڑ لڈّا - ہ - اسم مذکر - کبڑا - کوز پشت - کمر لوٹا +

دھڑ رہ جانا - ہ - فعل لازم - فالج ہو جانا - جسم کا حرکت نہ کرسکنا

بابت ماہ جنوری ۱۹۴۴ء کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے ثبوت میں خاطر، تواضع، حقہ، قارورہ اور رتیل وغیرہ کی مثالیں پیش کی ہیں، اور آتش مرحوم کی اُس بحث کو پیش کیا ہے جو "المضاعف" اور "بیگم" وغیرہ کے متعلق "آب حیات" سے نکل کر سینکڑوں جگہ نقل ہو چکی ہے، اور ان سب کے بعد مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی وہ عبارت نقل کی ہے جس میں مولانا مرحوم نے "شکر گزار" کی جگہ "مشکور" لکھکر لفظ "مشکور" پر بحث کرنے والوں کے لئے ایک شاہراہ تیار کر دی ہے، لہٰذا آیئے اِن دلائل کا تجزیہ کرکے دیکھا جائے کہ حضرت رضا قاسم کے دلائل کس حد تک درست ہیں۔

حضرت رضا قاسم صاحب کی بحث کے تین اجزا حسب ذیل ہیں، اور ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ان تینوں کا تجزیہ ہمیں کس نتیجے پر پہونچاتا ہے۔

(۱) اردو زبان میں اکثر و بیشتر ایسے الفاظ نظر آتے ہیں جو اپنی زبان سے علیحدہ ہوکر اُردو میں بالکل دوسرے معنوں میں مستعمل ہیں اور وہ صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں۔

(۲) لفظ "مشکور" بھی اُن ہی الفاظ کی طرح اردو میں "شکر گزار" کے معنی میں مستعمل ہو گیا ہے، اس لئے اُسے غلط سمجھنا غلطی ہے۔

(۳) مولانا شبلی نعمانی مرحوم نے اسے اسی معنی میں استعمال کیا ہے۔

پہلی بحث

اردو زبان نام ہے ایک ایسی زبان کا جو تمام زبانوں کے مختلف الفاظ سے مل کر بنی ہے۔ لیکن جب ہم دوسری زبانوں کی تحقیق کرتے ہیں تو اُن میں بھی غیر زبانوں کے بیشمار الفاظ ایسے ملتے ہیں جو مفہوم، تلفظ اور ہجا کے ساتھ ساتھ صورت شکل میں بھی بدل گئے ہیں۔ اس لئے اردو زبان میں بھی جو الفاظ دوسری زبانوں کے آئے ہیں، وہ یقینی بدل گئے ہیں اور یہ بھی قطعی درست ہے کہ اکثر و بیشتر الفاظ محض غلط طریقے پر اردو میں مستعمل ہو گئے ہیں۔ مگر الفاظ الفاظ میں فرق ہے، چنانچہ خود مختار صاحب موصوف نے اپنے مضمون "ہماری زبان" میں "لطافتِ زبان" کے تحت فرمایا ہے کہ

> "جن الفاظ کو خواہ وہ کسی زبان کے ہوں اُردو نے اپنا لیا ہے وہ صحیح مانے جاتے ہیں، اسی کا نام ٹکسالی زبان ہے جس کو پرکھنے کے لئے دہلی اور لکھنؤ کی زبان مستند مانی جاتی ہے۔"

ایسی صورت میں مختار صاحب موصوف کا صرف غلط الفاظ کی چند مثالیں پیش کرکے یہ کہنا کہ جس طرح وہ صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں اُسی طرح ہر وہ غلط لفظ صحیح ہے جو اردو زبان میں رائج ہو گیا ہے، صحیح اور تشفی بخش نہیں ہے۔ صاحب موصوف نے تو صرف چار پانچ ہی مثالیں پیش کی ہیں، حالانکہ اردو زبان سے ہزاروں الفاظ ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں جو اصل زبان سے علیحدہ ہوکر اُردو میں بالکل دوسرے معنوں میں مستعمل ہیں۔ مگر چونکہ اُن کا شمار "غلط العام" میں ہے لہٰذا وہ اُن الفاظ کے مقابلے میں نہیں پیش کئے جا سکتے جو "غلط العوام" کے تحت میں آتے ہیں۔ بلکہ بقول پروفیسر تاجور "فصحا اور مستند ادبا کا استعمال سندِ صحت و فصاحت ہے"۔ جو لفظ ماہرینِ زبان کے لٹریچر میں استعمال ہوا ہے، وہ صحیح ہے اور جو لفظ استعمال نہیں ہوا وہ بہر حال غلط رہے گا چاہے اُس کی صحت میں آسمان و زمین کے قلابے ہی کیوں نہ ملا ڈالے جائیں۔

دوسری بحث

مختار صاحب موصوف کی دوسری بحث یہ ہے کہ لفظ "مشکور" بھی اور غلط الفاظ کی طرح اردو میں بمعنی "شکر گزار" استعمال ہوتا ہے لہٰذا وہ اس معنی میں اب عربی نہ رہا، بلکہ اُردو بن گیا اور وہ اس معنی میں صحیح ہے جو اردو زبان میں رائج ہو چکا ہے"۔ پھر آگے چل کر عبد الاحد پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

> "تعجب ہے کہ قابلِ اصلاح کار نے نہ معلوم کن اصولوں کی بنا پر لفظ مشکور کا استعمال زبانِ اردو میں احسانمند کے معنی پر غلط ٹھیرایا ہے"

لہٰذا بہتر ہو گا کہ اُن اصولوں کو بتانے کے عوض اردو زبان کے نامور شاعر و ادیب حضرت علامہ عیش امروہوی کا وہ قول نقل کر دوں جو رسالہ شاعر (آگرہ) کے دسمبر نمبر ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے اور جس میں بتایا گیا ہے کہ لفظ "مشکور" کا استعمال "شکر گزار" اور "شاکر" کے معنوں میں کیوں اور کس طرح غلط ہے۔ وہو ہذا:-

> "ایک صاحب جو ادب اردو میں نمایاں مرتبہ رکھتے ہیں انہوں نے ایک خط میں مشکور بمعنی شکر گزار استعمال کیا، اس پر جناب

ادھڑ بگ ہوجانا +

دھڑ میں تارنا۔ یا۔ ڈالنا ۔ ہ۔ فعل لازم (بازاری) کھانا۔ پیٹ میں [illegible] +

دھڑا ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) گروہ۔ جتھا۔ غول۔ (۲) وزن۔ بوجھ + پاسنگ برابر کرنے کا وزن۔ سنگ ترازو (۳) پانچ سیر کا وزن۔ دھڑی۔ زرگری زبان میں [illegible] کی آواز لگاتے ہیں مثلاً پیسہ سیر کا دھڑا لگیا [illegible] ٹکے سیر کا دھڑا بول دیا +

دھڑا اٹھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی (بقال) تولنا۔ وزن کرنا +

دھڑا باندھنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) جتھا باندھنا + ٹولی بنانا [illegible] (۲) تہمت لگانا۔ الزام دھرنا (۳) پاسنگ یا کسی چیز کا وزن برابر کرنا +

دھڑا کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ترازو کے دونوں پلڑوں کو [illegible] وزن سے برابر کرنا۔ اگر خالی برتن کو پہلے تولیں پھر اس میں کوئی چیز ڈالکر وزن کریں تو پہلے فعل کو دھڑا کرنا کہیں گے +

دھڑا دھڑ ۔ ہ۔ تابع فعل۔ تصادم متواتر۔ کسی چیز کے برابر گرنے یا پیٹنے کی آواز + ماتم کی آواز + پے درپے۔ متواتر جیسے دھڑ دھڑ پیٹنا یا مینہ برسنا یا کنڈی مارنا + سہ

بن ترے دیکھے ہے سب دہر کو اوجڑ عاشق
کیوں نہ سر اپنا بھلا پیٹے دھڑا دھڑ عاشق (انشاء)

صاف بارش کی صدا میں ہے صدائے ماتم
فرقت یار میں پڑتا ہے دھڑا دھڑ پانی (جلال لکھنوی)

دھڑاکا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھماکا + آواز گونج جو زور سے سرزد ہو + آواز بندوق زور کے مینہ کی آواز۔ زور کی بارش جیسے برسو رام دھڑاکے سے تونبا بھر دو آٹے سے +

جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا
سنئے جدھر اُدھر کو دھڑاکے کی ہے صدا (نظیر)

دھڑاکے سے ۔ ہ۔ تابع فعل۔ پھرتی سے۔ جلدی سے جیسے دھڑاکے سے یہ کام بھی کر ڈالو + (عوام)

دھڑام ۔ ہ۔ اسم مونث۔ کسی بھاری چیز کے پانی میں گرنے کی آواز۔ پانی میں کودنے کی آواز جیسے دھڑام سے باولی میں کود پڑا +

دھڑ دھڑ ۔ ہ۔ اسم مونث۔ کواڑوں کے متواتر پیٹنے یا کنڈی کھڑکھڑانے کی آواز۔ دل کے دھڑکنے کی آواز۔ دھک دھک +

دھڑ دھڑ کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) کنڈی کھٹکھٹانا (۲) نقارہ بجانا (۳) دھک دھک کرنا۔ دھڑکنا +

دھڑک ۔ ہ۔ اسم مونث۔ تڑپ۔ تپاک۔ دھڑکن۔ بیقراری۔ اضطراب ڈر۔ خوف۔ دہشت +

دھڑکا ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) تپاک قلب۔ دل کی دھڑکن۔ ہول دل۔ اختلاج قلب۔ خفقان۔ سہ

ہجراں میں مار گیا غیر کے دل کا دھڑکا
کی مرے [illegible] نے خاصیت درمل پیدا (ناسخ)

(۲) خوف۔ اندیشہ۔ خدشہ۔ بیم و ترس۔ سہ

تجھ سے ظالم سے ذرا دیکھیو ٹھہرا ہی دل
کبھی دھڑکا نہ لیا اب بے جگر دارہ دل (سلیمان)

دھڑکن ۔ ہ۔ اسم مونث۔ عو۔ تڑپ۔ بیقراری۔ اضطرابی۔ دھک دھک ہول دل۔ اختلاج قلب +

دھڑکنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) تڑپنا۔ بیقرار ہونا۔ دھک دھک کرنا۔ دل کا اچھلنا۔ پھڑکنا (۲) دہلنا۔ خوف کھانا۔ اندیشہ کرنا۔ ڈرنا + سہ

پیغام بر سے دیر لگائی تو [illegible]
دھڑکے ہے دل کہ یہ نہ کہے رات ہوگئی (سودا)

دھڑلا ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) انبوہ کثیر۔ ازدحام۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ جمع خلایق۔ گروہ +

وحشت کی فوج کے جو دھڑلے نظر پڑے
فرہاد و قیس دونوں چیلے نظر پڑے (انشاء)

(۲) علانیہ کوئی کام کرنا۔ باعلان تمام کوئی بات کرنا۔ بیباکانہ یا کھلم کھلا کوئی کام کرنا +

دھڑی ۔ ہ۔ اسم مونث (۱) پنسیری۔ پانچ سیر کا بٹہ۔ سہ

مستی کسی کے پان لب پر جو تل گئی
سوسن کا رتبہ ایک دھڑی آج کم ہوا (بحر)

(۲) پانچ سو روپے (۳) مسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں

سیماب اکبرآبادی نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کے جواب میں انھوں نے وجوہ ذیل پیش فرمائے۔

(۱) مشکور یعنی شکرگزار اردو زبان کا تصرف ہے۔ اس کے اصل معنی تو ہیں وہ جس کا شکر ادا کیا جائے۔ مگر اردو زبان میں آکر معنوی تغیر ہو گیا ہے جیسے:-

الف۔ تعویذ کہ عربی میں تو اس کے معنی کچھ اور ہیں مگر اردو میں قبر کا تعویذ اور یہی معنی پر مشتمل ہے۔

ب:- حقہ عربی میں ڈبے کے معنی پر ہے، اردو میں قلیان کو کہتے ہیں۔

ج۔ سرور عربی میں خوشی کے معنے میں ہے اردو میں نشے کے معنی میں

د۔ ریل انگریزی میں پڑی کو کہتے ہیں۔ اردو میں پٹری پر چلنے والی گاڑی کو۔

جس طرح ان تمام الفاظ میں اردو نے معنوی تغیر کر لیا ہے اسی طرح مشکور یعنی شکرگزار کو بھی سمجھنا چاہیئے۔

(۲) ممنون و مرہون یہی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر مشکور سے بہت پہلے ارباب علم و اہل قلم نے ان کا استعمال فاعلی معنی میں کر لیا ہے اور اب کسی کو اس سے اجنبیت نہیں رہی۔

(۳) "خطوط شبلی" مرتبہ محمد امین صاحب زبیری مطبوعہ آگرہ خط نمبر ۸۴ میں ہے: "آپ کی تکلیف فرمائی کا بہت مشکور ہوں" غرض یہ تین[1] باتیں ہیں جن سے مشکور کو یعنی شاکر اردو میں صحیح ٹھیرایا گیا ہے۔

میری[2] گذارش

نمبر ۲ میں ممنون اور مرہون کو۔ فرمانا کہ مشکور سے بھی پہلے اہل علم نے انھیں فاعلی معنی میں استعمال کیا ہے۔ بالکل بے بنیاد بات ہے، اگر کوئی ممنون کے معنی منت گزار سمجھ لے تو یہ اس کی سمجھ کی غلطی ہے۔ مرہون کے معنی بھی گرو کرنے والے کے آج تک کبھی اردو میں مستعمل نہیں ہوئے۔ لوگوں نے اسی غلط قیاس سے دھوکا کھایا کہ جب یوں کہنا صحیح ہے کہ میں آپ کا ممنون ہوں تو یوں کہنا بھی صحیح ہوگا کہ میں آپ کا مشکور ہوں۔ حالانکہ اول فقرے کے معنی ہیں "میں وہ ہوں جس پر آپ کا احسان ہے" اس میں معنوی مراد و مطلب صحیح رہتا ہے۔ مگر دوسرے میں معنی خلاف مراد ہو جاتے ہیں۔

تصرف کی بحث

اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا لفظ مشکور بمعنے شکرگزار اردو زبان کا تصرف ہے؛ یعنی اس کو اردو سمجھ لینا چاہیئے یا نہیں اور اس پر تصرف یافتہ ہونے کے شرائط کا انطباق ہوتا ہے یا نہیں، کیونکہ آئمۂ لغت نے غلط اور متصرف فیہ کو پہچاننے کے لئے چند باتیں مقرر فرمائی ہیں تصرف یافتہ لفظ کی شناخت یہ ہے۔

(۱) کہ اُسے قبول عام حاصل ہو۔ یعنی عام لوگ بھی استعمال کرتے ہوں اور خاص لوگ بھی۔ کسی کو اس سے احتراز نہ ہو۔ عام لوگوں سے مراد خواندہ اشخاص ہیں اور خاص لوگوں سے مراد صاحبان علم و فضل۔

(۲) اُس کی تغلیط منقول نہ ہو۔ یعنی کسی نے اس کو غلط نہ ٹھیرایا ہو۔ بہت سے اہل علم بھی کسی قاعدے سے ذہول، غفلت یا اور کسی فریب کھا جانے کی وجہ سے کسی لفظ کا اشتقاق غلط کر بیٹھتے ہیں، یا کسی لفظ کو اس کے معنے سے متجاوز کر کے استعمال کر لیتے ہیں۔ جیسے لفظ ثقاہت کہ ثقہ کو دیکھ کر بنا لیا، اور اس بات سے ذہول ہو گیا کہ ثقہ عربی میں کوئی مادہ نہیں ہے، ثقہ تو وثق کی ایک معلل ہیئت ہے۔ عرب "وثق" کے وزن کے لفظوں میں اول کی واؤ کو آخر میں ت بنا کر لگا دیتے ہیں ثقہ کو مادہ سمجھ کر ثقاہت مصدر گڑھنا ذہول کی وجہ سے ہے علامہ شبلی بھی "ثقاہت"[1] لکھ گئے ہیں۔ بھول سے اُنھوں نے مشکور بھی لکھ

---

[1] ثبوت میں وہی سب مثالیں دی گئی ہیں جو حضرت رضا قاسم نے پیش کی ہیں، اس لئے عجیب و غریب مماثلت کہ جن سے بعض اوقات شبہ ہوتا ہے کہ کیا حضرت رضا قاسم صاحب ہی نے سیماب صاحب کو جواب دیا تھا؟ ممکن ہے کہ اور کوئی صاحب ہوں، اور یہ صرف اتفاق ہو (عطاء اللہ)

[2] "میری" سے مراد علامہ عیش ہیں۔ احتیاطاً عرض کیا گیا۔ (عطاء اللہ)

[1] اس میں شبہ نہیں کہ "ثقاہت" "ثقہ" سے بنایا گیا ہے اور از روئے قاعدہ غلط ہے مگر شبلی کے علاوہ بھی اکثر لوگوں نے لکھا ہے۔ مثلاً جگر مراد آبادی فرماتے ہیں۔ ع

عشق معصوم صفت حسن ثقاہت دشمن

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے

عدو کو منہ لگانے کا اثر ہے ٭ نہ مچھوہونٹ پر اُس کے دھڑی ہے (طالب)

؎ بہ روئے کہ شرمندہ کرے اددی گھٹا کو
دیکھے جو نہ دم بھر تری مسّی کی دھڑی آنکھ (ناسخ)

(۴) ریکھا۔ لکیر۔ خط ٭

دھڑی بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (بقال) وزن کرنا۔ تولنا۔ جیسے دھڑی بھرلو ٭

دھڑی جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ ہونٹوں پر مسّی کی دھڑی جمانا۔ مسّی ملنا۔ مسّی لگانا۔ ؎

غدا ہو نے ابھی ہے خون پر کس کس کے دانت اُس کا
دھڑی ہونٹوں پہ جمنے دو نہ پائے پر ابھی تبی (رنگین)

دھڑی دھڑی کرکے لٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ذرا ذرا لٹنا۔ بالکل مال متاع کا غارت و تاراج ہونا۔ جھاڑو پھرنا۔ صفایا ہونا۔ تنکا نہ بچنا ٭ ؎

لٹیں نہ کیوں دل عاشق دھڑی دھڑی کرکے
دکھاؤ جب لب پان خوردہ کی دھڑی اپنی (ظفر)

دھڑی دھڑی کرکے لوٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بالکل تاراج و غارت کرنا۔ جھاڑو پھیرنا۔ صفایا کرنا۔ تمام مال و متاع لوٹ لینا۔ برباد کرنا۔ تنکا نہ چھوڑنا ٭ ؎

ہمارا خانۂ دل تو نے مدعی لوٹا
دھڑی مسی کی دکھا کر دھڑی دھڑی لوٹا (احسان)

دھڑیوں۔ ہ۔ صفت۔ عو۔ بہت۔ بکثرت۔ بافراط جیسے دھڑیوں خون گیا ٭ بجولی تمام ٭ ؎

اٹھائے لطف بہلا کر اسے گھڑیوں مزے لوٹے
مسی مالیدہ لب کے ہنسے بھی دھڑیوں مزے لوٹے (نکہت)

دُھُس۔ ہ۔ اسم مذکر۔ قلعہ۔ گڑھ ٭ پشتہ۔ قلعہ کے گرد کا پشتہ یا مٹی جو چاروں طرف چڑھا دیتے ہیں ٭ دمدمہ۔ گڈھی ٭

دُھُسّا۔ ہ۔ اسم مذکر (دُسا) شال۔ طوس ٭ (عوام)

دَھَسان۔ ہ۔ اسم مونث۔ دھنسنے کی جگہ۔ دلدل۔ کیچڑ۔ کیچ۔ پھنساؤ۔ چہلا ٭

دَھَسانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ اندر گھسانا۔ گھیڑ۔ یا دلدل میں پھنسانا۔ گھسیڑنا۔ بھرنا۔ ٹھونسنا ٭

دَھَسک۔ ہ۔ اسم مونث۔ کھانسی۔ خفیف کھانسی ٭ دھانس۔ ٹھسو ٭

دَھَسکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کھانسی۔ دھانس ٭

دُھُسن۔ ہ۔ اسم مونث۔ دیکھو (دھسان)

دَھَسنا یا دھنسنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پھنسنا۔ دلدل میں گھسنا۔ نیچے بیٹھنا ٭ ڈوبنا ٭ داخل ہونا ٭ دخیل ہونا ٭

دہشت۔ ف۔ اسم مونث۔ ڈر۔ خوف۔ بھے۔ خطر ٭

دہشت انگیز۔ ف۔ صفت۔ ڈراؤنا۔ خوفناک۔ مہیب۔ خطرناک۔ ہیبتناک ٭ بھیانک ٭

دہشت زدہ۔ ف۔ صفت۔ خوف کا مارا۔ ڈرا ہوا۔ خوفناک۔ ہیبت زدہ۔ سہما ہوا ٭

دہشت کھانا۔ ا۔ فعل لازم۔ ڈرنا۔ خوف کھانا۔ رعب میں آنا۔ دہلنا ٭

دہشتناک۔ ف۔ صفت۔ بھیانک۔ ڈراونا ٭

دِہقان۔ معرب۔ (اسم مذکر۔ گنوار) مالک دِہ۔ زمیندار۔ ساکن دِہ۔ دہاتی۔ روستا (اصل میں دہگان تھا)

دہقانی۔ معرب۔ صفت (۱) گنواری۔ دیہاتی۔ روستائی ٭ اجڈ۔ جانگلو (۲)۔ اسم مذکر) گنوار۔ دہقان ٭

دَھُک۔ ہ۔ اسم مونث (۱) چھوٹی جوں۔ لیکھ سے بڑی جوں (۲) حیرت ٭ دل کی ناگہانی دھڑکن ٭

دِہک۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) شرم۔ حیا ٭

دَھکّا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) صدمہ۔ جھکولا۔ ریلا۔ جنبش (۲) نقصان۔ ٹوٹا (۳) آفت۔ بلا۔ حادثہ ٭

دھکّا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) جھکولا دینا۔ ڈھکیلنا ٭ صدمہ پہنچانا (۲) شامت لانا۔ آفت لانا جیسے کیا تیرے دنوں نے دھکا دیا ہے ٭

دھکّا شیطان کا۔ ا۔ اسم مذکر۔ شیطان کا ورغلا کر خراب کرنا اور دوزخ میں ڈلوانا۔ شیطان کی مار ٭ ؎

کوئی کچی ہے گنے ہر بات کا لکا تجھے۔

دیا ہوگا جیسے کہ فارسی لفظ "پیشوا" جس کے معنی رہبر و رہنما کے ہیں، ذوق نے ان معنوں سے تجاوز کر کے استقبال کے معنی پر استعمال کر لیا ہے

ع "پیشوا اپنے کو جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے" غرض کہ ذہول اور غفلت کی وجہ سے اگر کوئی کچھ لکھ جائے تو اس کو حشو تصور کریں گے۔

(۳) جس لفظ کی تغلیط کی گئی ہو اور اس زمانے کے فصحا و اُدبا نے خاموش رہ کر اسے تسلیم کر لیا ہو، یا بعض نے قول سے اس کی تائید کر دی ہو۔ تو اب اس لفظ کے غلط ہونے پر گویا اجماع ہو گیا وہ ہمیشہ غلط ہی رہے گا۔

لفظ مشکور پر یہ تینوں باتیں منطبق ہیں

(۱) اسے قبول عام حاصل نہیں، خواص اس سے ہمیشہ محترز رہے ہیں۔ مستند شعرا کے دواوین و تصانیف ان معنی میں استعمال کئے جانے سے خالی ہیں۔

(۲) اس کی تغلیط منقول ہے۔ اغلاط زبان پر جس قدر کتابیں لکھی گئیں سب میں اس کی تغلیط ہوئی۔ نورالغات تک میں یہ تغلیط منقول ہے۔ گویا ہر زمانے کے لوگ بالاتفاق اسے غلط مانتے چلے آتے ہیں۔

(۳) جلال مرحوم کے زمانے میں ان کی طرف سے اس کی تغلیط کا اچھا اعلان ہوا۔ اُن کے تمام معاصرین نے اسے تسلیم کیا۔ نیز ان کے معاندین نے بھی جو ان کی جائز باتوں میں بخیہ نکالنے لگے تھے۔ اس امر میں اُن کی تائید کی، ملاحظہ ہو، ازالۃ الاغلاط شوق نیموی، داغ امیر، تسلیم وغیرہم اس زمانے کے اہل کمال و اہل زبان نے اسے غلط تسلیم کیا، کیونکہ جن کتابوں میں یہ بحثیں ہیں (دستور الفصحا وغیرہ) ان پر ان کی تقریظیں اور تاریخیں لکھی ہوئی ہیں۔ لہٰذا "مشکور" بمعنی "شکر گزار" کے غلط ہونے پر سب کی مہر ہے، اور اس زمانے کے تمام فصحائے زبانِ اردو کا اس کی تغلیط پر اجماع ہے۔ اب یہ لفظ تصرف یافتہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اس کے بعد اگر کوئی اہلِ قلم لکھے گا تو اس کی بھول چوک سمجھی جائیگی۔ قبر کا تعویذ، حقہ، سرور اور ریل کو میں اور آپ خاص و عام سب نئے معنوں میں بولتے ہیں۔ کسی کو بھی ان کے بولنے میں تامل و احتراز نہیں۔ کلامِ اساتذۂ اردو زبان میں بھی موجود ہیں، نہ کبھی ان کی تغلیط ہوئی، اسی لئے یہ جنابِ اردو لفظ بن گئے ہیں۔ "مشکور" کو ان سے کوئی نسبت نہیں، اس پر تصرف یافتہ لفظ کی شرطیں بھی پوری نہیں اُترتیں۔ بہر حال! میں نے زبان کو آشوبِ غلط سے بچانے کے لئے یہ چند سطریں عرض کر دی ہیں۔

یہ وہ خیالات ہیں جو اردو زبان کے ایک مستند ادیب اور شاعر نے ظاہر فرمائے ہیں، اور لطف یہ کہ یہ "چند سطریں" شائع ہوئی ہیں، اکبر آباد کے اُس جریدہ میں جس کے ایڈیٹر اُس وقت جناب سیماب اکبر آبادی بقول حضرت تاجور نجیب آبادی "اردوئے معلّٰی کے مالک" تھے۔ دہلی کا مستند رسالہ "ساقی" عرصے سے میرے پیشِ نظر ہے، اور اُس میں تمام مایۂ ناز دہلوی اصحاب کے مضامین نثر و نظم شائع ہوتے ہیں، مگر کسی دہلوی اہلِ قلم نے "مشکور" بمعنی "شکر گزار" استعمال نہیں کیا، البتہ ایک مرتبہ مسٹر پریم چند بکینٹھ باشی نے ساقی میں لفظ "مشکور" بمعنی "شکر گزار" لکھا تھا۔ منشی پریم چند بلند پایہ افسانہ نگار کے لحاظ سے چاہے کچھ بھی ہوں مگر وہ نہ تو مستند اہلِ قلم کہے جا سکتے ہیں اور نہ اہلِ زبان۔ پھر بھی قرینہ غالب ہے کہ منشی صاحب موصوف نے بھی بھول ہی سے لکھا ہوگا، ورنہ "پریم چند" کے تقریباً سارے کارنامے میری نظر سے گزر چکے ہیں۔ بجز ایک مرتبہ کے اور کبھی میں نے مشکور بمعنی شکر گزار نہیں دیکھا۔ لاہور اور لکھنؤ کے بھی رسالے میری نظر سے برابر گزرتے ہیں، مگر کسی جگہ لفظ "مشکور" بمعنی "شکر گزار" میری نظر سے نہیں گزرا۔ ایسی صورت میں بقولِ خود حضرت رضا قاسم صاحب کہ "دہلی اور لکھنؤ کی زبان مستند مانی جاتی ہے" لفظ مشکور کی صحت میں نہ لکھنؤ کی مثال ملتی ہے نہ دہلی کی، اور اس لئے خود ان کے الفاظ میں لفظ "مشکور" بالکل غیر مستند ہے۔

تیسری بحث

تیسری بحث یہ ہے کہ مولانا شبلی نعمانی نے اسے اسی معنی میں استعمال

(بقیہ حاشیہ پچھلا صفحہ) اس کے علاوہ جناب خواجہ عبدالمجید صاحب بی اے مولف "جامع اللغات" نے بھی "ثقاہت" کی صحت کو مان لیا ہے، خیال آتا ہے کہ حضرت عبدالباری آسی نے بھی کسی جگہ "ثقاہت" لکھا ہے۔ ایسی صورت میں اگر "ثقاہت" کو صحیح نہ بھی باور کیا جائے تو بھی وہ اس قدر غلط نہیں ہے کہ اُسے "مشکور" کے سے غلط لفظ کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ (عطاء اللہ)

کیا ہے تو اس کے متعلق اوپر ہی بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے مزید ضرورت نہیں۔ البتہ اس قدر ضرور کہنا ہے کہ مولانا موصوف کو بھول چوک سے سراسر پاک سمجھنا بڑی نادانی ہے۔ شبلی مرحوم نے اپنے ان ہی خطوط میں "اب کے" کو اکثر موقعوں پر "ابکی" لکھا ہے جو قطعاً غلط اور خلافِ اتفاقِ جمہور ہے۔ اس لئے "شکور" بھی اس موقع پر یقیناً غلطی سے لکھا گیا، ورنہ سارے خطوط میں یہی ایک جگہ کی تخصیص کیوں ہے؟ بہرکیف آخر میں صرف اسی قدر کہنا ہے کہ "شکور" کو بمعنیٰ "شکرگزار" صحیح تسلیم کرانے یا باور کرانے کی سعیٔ نامشکور اردو ادب کے لئے حد درجہ نقصان دہ ہے۔

یہی دنیا

عشق بِکتا ہے جہاں خوں نابۂ دل کے ایاغ
آنسوؤں کے تیل سے جلتا ہے الفت کا چراغ

جس جگہ لکھی گئی ہیں حسن کی تقدیر میں
اہلِ دولت کی غلامی، جھڑکیاں اور ذلتیں

جس جگہ روٹی کے ٹکڑے کو ترستے ہیں مدام
"سیم و زر کے دیوتاؤں" کے سیہ قسمت غلام

جس جگہ حق بات کہنے والے مردانِ خدا
موت کی پاتے ہیں شیدایانِ باطل سے سزا

گھورتے ہیں جس جگہ ظالم کٹاریں سونت کر
لفظ "آزادی" جو آتا ہے کسی کے ہونٹ پر

جس جگہ حُبِّ وطن کے جذبے سے ہو کر طپاں
سولی کی رسّی کو ہنس کر چومتے ہیں نوجواں

جس جگہ انسان ہے وہ پیکرِ بے عقل و ہوش
نوچ کر کھاتے ہیں جس کی بوٹیاں مذہب فروش

جس جگہ یوں جمع ہیں تہذیب کے پروردگار
جس طرح سڑتے ہوئے مردار پر مردار خوار

جس جگہ اُٹھتی ہے یوں مزدور کے دل سے فغاں
فیکٹری کی چمنیوں سے جس طرح نکلے دھواں

جس جگہ سرما کی ٹھنڈی شب میں ٹھٹھرے ہونٹ سے
چومتی ہے رو کے بیوہ گال سوتے لال کے

جس جگہ اشکوں سے تر رہتی ہیں معصوم انکھڑیاں
جس جگہ کانٹوں سے زخمی ہیں گلوں کی پنکھڑیاں

جس جگہ دہقاں کو رنجِ محنت و کوشش ملے
اور نوابوں کے کتّوں کو حسیں پوشش ملے

تیرے شاعر کو یقیں آتا نہیں، ربّ العُلا!
جس پہ تو نازاں ہے اتنا وہ یہی دنیا ہے کیا؟

مجید المجد، بی اے

مطابق چار ہزار ایک برس پیشتر اندرپت آباد ہوا۔ لیکن راجہ جدھشٹر سے لے کر راجہ نمی عرف دسنواں تک آٹھ راجا اسی ہستناپور کو زینت بخشتے رہے۔ مگر جب کہ راجہ نمی کے عہد میں دریا کی طغیانی سے ہستناپور پانی ہی پانی ہو گیا تو اندرپت مستقل طور پر تختگاہ قرار پایا ۱۲۰۰ قبل از سنہ عیسوی۔ بعد ازاں تا زمان راجہ دہلو اس شہر کو اندرپت یا اندرپرست ہی کہتے رہے چنانچہ پٹواریوں و بندوبست کے کاغذات میں پرانے قلعہ کہنہ کے قریب کی زمین اب اندرپت ہی کے نام سے پائی جاتی ہے۔ [illegible] کا بعض فریق تو اس طرف ہے کہ دہلی کو راجہ دہلو نے آباد کیا بعض کہتے ہیں کہ دہلی ایک زمیندار تھا اس نے اپنے نام پر ایک گاؤں دہلی بسایا تھا بعض کا بیان ہے کہ [illegible] نرم زمین کو کہتے ہیں اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ آئین اکبری اور خلاصۃ التواریخ کے مولف کا قول ہے کہ راجہ اننگ پال تونور نے قلعہ کہنہ بنایا تھا اس وجہ سے اس قلعہ کے قریب جو شہر بسایا گیا ہوگا وہ دہلی کہلاتا ہوگا مگر بعض مورخ اس کے بھی برخلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ اننگ پال سے پیشتر بھی اس سرزمین کو دہلی ہی کہا کرتے تھے مولف تاریخ فرشتہ و مرآۃ آفتاب نما وغیرہ لکھتے ہیں کہ دہلی کو راجہ دہلو والیٔ قنوج نے (یا راجہ تنگ سین دھج والیٔ اندرپت نے جو بکرماجیت سے تین برس پیشتر فرمان روا تھا) اپنے نام پر آباد کیا۔ اصل نام اس کا دہلوئی تھا رفتہ رفتہ کثرت مزاولت سے دہلی ہو گیا۔ چنانچہ حضرت امیر خسرو دہلوی و میر حسن دہلوی نے جو زمانہ تغلق میں موجود تھے اپنے اشعار میں دہلوئی باندھا ہے۔ راجہ دہلو کی تخت نشینی مورخان ہنود کے حساب سے ۲۸۲۱ جدہشٹری اور سنہ سکندری بیان کی جاتی ہے ہمارے نزدیک بھی یہی صحیح۔ متحقق۔ قرین قیاس اور متفق علیہ ہے کہ راجہ دہلو نے اسے آباد کیا۔ راجہ دہلو سے رائے پتھورا کے زمانے تک پرانی دہلی میں جہاں رائے پتھورا کا مندر اور قطب کی لاٹ واقع ہے مہاراجگان سند براجتے رہے مگر ۱۱۹۱ء سے شہاب الدین غوری نے اس ملک کو فتح کر کے سلطنت اسلام کا دار الخلافہ بنا دیا۔ مشہور تو یہ ہے کہ اسی دایرہ میں نو جگہ دہلی آباد

ہوئی اور اجڑی چنانچہ ایک ہندی کہاوت چلی آتی ہے۔ نو دلی دس بادلی چھٹا جہاں آباد۔ یعنی نو دفعہ دلی دس دفعہ بادلی اور چھٹے مرتبہ شاہجہان آباد ویران و آباد ہوگا قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش اسی قلعہ رائے پتھورا میں سکونت پذیر رہے ان کے بعد معز الدین کیقباد نے ۱۲۸۶ء میں مقبرۂ ہمایون کے قریب کیلو کھڑی شہر آباد کیا۔ علاؤ الدین خلجی نے قلعۂ علائی اس کے بیٹے [illegible]الدین نے قصر ہزار ستون۔ غیاث الدین تغلق نے قلعہ تغلق آباد مع شہر و قصبہ غیاث پور تعمیر و آباد کیا۔ بعد ازاں فیروز شاہ تغلق کے سالار رجب نے شہر فیروز آباد اور فیروز پور کوٹلہ بسایا۔ ہمایون بادشاہ نے پرانے قلعہ کی مرمت اور نئے مکانات تعمیر کر کے اس کا نام دین پناہ رکھا۔ شیر شاہ نے ہمایونی عمارت کو اپنی بہ زیر کر کے شیر گڈھ نام رکھا سلیم شاہ فرزند شیر شاہ نے دریائے جمنا کے کنارے پر سلیم گڈھ بنایا نور الدین جہانگیر نے اس کا نام نور گڈھ رکھ دیا لیکن یہ نام اسی کے عہد تک رہا۔ یہ سب شہر گر گر کر کھنڈر ہو گئے بعض عمارتیں عبرت دلانے کے واسطے ابھی تک بے ہمارے کھڑی ہیں۔ ان شہروں کے قیام تک بھی اس خطہ کا نام دہلی ہی مشہور رہا گو اس کے بانیوں نے جدا جدا نام رکھے۔ نور الدین جہانگیر کے عہد تک اکثر سلاطین تیموریہ اکبرآباد ہی میں رہے تا کہ گوالیار پر دباؤ رہے۔ مگر جب شاہجہان بادشاہ ہوا تو اس نے بشوق تعمیر اپنے نام پر ایک شہر اور قلعہ مع مسجد جامع تعمیر کرایا۔ ۱۶۳۹ء میں قلعہ کی تعمیر کا حکم صادر ہوا نو برس میں تیار ہوا اور ۱۶۵[illegible]ء میں شہر شاہجہان آباد بن گیا اب اس کو ہی دہلی کہتے ہیں۔ یہ شہر ہر صدی میں بستا اور ویران ہوتا آیا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی رونق اور دلربائی۔ علوم و فنون کی ترقی میں فرق نہیں آیا۔ لیکن اب علم و فن کی طرف سے اسنے ہمت ہار دی اور تجارتی منڈی بن گیا +

دُھلیا مٹیا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی۔ کسی جھگڑے پر خاک ڈالنا جھگڑا دبا دینا۔ بات دبانا +

دہلیز ۔ ف ۔ اسم مونث۔ دیکھو (دہلی نمبر۱)۔ ؎

توبہ کبھی نہ بھولکے بھی سجدہ کیجئے + دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپکی (رند)

دیوارِ چین پر ایک طائرانہ نظر

انوار اللہ غمگین ہشتنگری

دیوارِ چین دنیا کے سات عجائبات میں سے کیوں نہیں ہے؟

یہ ایک سوال ہے جس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ بہتیرے مورخوں نے بال کی کھال نکال کر اِس رازِ سربستہ کے کھولنے کی کوشش کی ہے اور اس نیتجے پر پہنچے ہیں کہ چونکہ اس انتخاب کا سہرا عہدِ متوسط کے اُس گروہ کے سر ہے۔ جو مغرب کے دامن میں پلے تھے، اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اپنے دیس کی چیزوں پر دوسرے دیس کو ترجیح دینا انسانی خاصہ کے خلاف سمجھا ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ ہر فردِ نوعِ انسان اپنے دیس کے خار کو بھی پرائے دیس کے گلزار پر ترجیح دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ ایک معقول وجہ اور بھی ہوسکتی ہے ممکن ہے کہ ان حضرات نے اپنے انتخاب کا معیار مشاہدہ پر رکھا ہو۔ اور دُوری کی وجہ سے دیوارِ چین کا تذکرہ ہی بالکل چھوڑ دیا ہو۔

الغرض یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ دیوارِ چین کی شان اور عظمت اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ اسے بھی دنیا کے سات عجائبات میں شمار کیا جاوے، ورنہ اِس حقیقت سے انکار کرنا آفتاب پر خاک اُڑانے مصداق ہوگا۔

چین بہت قدیم زمانے سے تہذیب کا گہوارہ رہ چکا ہے، اِس کے دامن میں وہ صاحبقراں پلے ہوے، جن کے سامنے بڑوں بڑوں کی دال نہیں گلی، اِن میں سے ایک نامور تاجدار "شی ہنگٹی" گزرا ہے، یہ چین کا وہ حکمراں ہے جس کے سر پر اولیت کا تاج رکھا گیا اور جس نے ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ڈالی کہ دو ہزار برس کے دوران میں کوئی بھی اس کا ایک بال بیکا نہ کرسکا۔ اُس کے شاندار دَور کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس کو شاہِ ہفت اقلیم و ہفت کشور کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ سکندر اور دارا کو اُس کے در کا دربان ٹھیرائیں تو انصاف پروری سے بعید نہ ہوگا۔ مورخین اِس شاہِ نامدار کی تعریف میں ایسے رطب اللسان ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے شاندار دَور کا ذکر کئے بغیر دنیا کی تاریخ غیر مکمل رہ جاتی، بلکہ اُس کی ناک ہی کٹ جاتی۔

القصہ باوجود اِس شان و شوکت جاہ و منصب اور کر و فر کے اِس شاہِ بلند اختر کو یہ خیال دامنگیر ہوا۔ کہ انسان آخر کہاں سے آیا کس لئے آیا اور اُس کا انجام کیا ہوگا؟ اِن تصوّرات میں ہمہ تن محو ہوا، آخر کار جب کچھ بن نہ آئی تو دنیا بھر کے منجموں کے جمع کرنے کا حکم دیا، ایک جمِ غفیر نجومیوں کا حاضرِ دربار ہوا یہ مسئلہ اُن کے سامنے پیش کیا گیا، کئی دن تک غور و خوض ہوتا رہا۔ تاریخوں کا ورق ورق دیکھا گیا۔ گزشتہ انسانوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا گیا، اور آخر کار اس نیتجے پر پہونچے کہ دنیا ایک سراب ہے۔ انسان فانی ہے، اِس دنیائے دوں میں کوئی انسان کتنا ہی بلند اقبال کیوں نہ ہو ایک دن موت کا مزہ ضرور چکھے گا۔ یہ سُنکر بادشاہ کے حواس باختہ ہوگئے اور بے ساختہ پوچھنے لگا کہ میرا کیا حشر ہوگا؟ تمام منجموں نے یک زبان ہوکر کہا کہ شاہِ عالی منزلت! تیری موت قومِ ھُنْ کے ہاتھوں ہوگی۔ یہ اُس وقت چین کی شمالی سرحد پر رہتی تھی۔

دہلیز کا کتّا - ل - اسم مذکر - وہ کتّا جو ہر وقت دروازے پر بیٹھا رہے - گھر کا کتا + طفیلی - طفیلیا - گرد گھا - چپلکو + مترصدہ

دہلیز کی مٹی لے ڈالنا - ل - فعل متعدی - کثرت سے آنا بمتواتر گھر پر آکر تقاضا کرنا - بہت سے پھیرے کرنا - پھیرے پر پھیرے کرنا +

دہلیز کے بکے سے پیر نہیں جاتا - ل - (ک) عادت یا ناشائستہ حرکتوں سے رنج دفع نہیں ہوتا +

دہلیز نہ جھانکنا - ل - فعل متعدی - دروازے تک پر آکر نہ پھرنا کبھی گھر پر نہ جانا +

دہم - یا - دہم - ہ - صفت - افسردگی - آگ کا بجھنا - کملانا + حیرت زدہ - بھچک +

دہم رہ جانا - ہ - فعل لازم - حیران و دم بخود رہ جانا +

دہم ہونا - ہ - فعل لازم (۱) آگ بجھنا - گل ہونا (۲) ٹھٹھرنا - افسردہ اور پژمردہ ہونا جیسے بچہ دہم ہو گیا (۳) حیران و دم بخود ہونا - بھچک رہنا + ف

کیا اپنے دل دھڑکنے سے ہوں میں بھی دم بخود
جو دیکھتا ہے میرے تئیں سو دہم ہے کچھ (میر)

دھم - ہ - اسم مونث - گرنے کی آواز - گد - گداکا - دھماکا کودنے کی آواز - دھمکا +

دھم سے کودنا - یا - گرنا - ہ - فعل لازم - گد سے گرنا - زور سے زمین پر کودنا یا گرنا + ف

یہ غل ہوا کہ اس کی خبر سب کو ہو گئی
کودے ہم اس کے گھر میں جو شب دھم سے بےخبر (معروف)

قطعہ - دھم سے ہم دونوں گرے فرش پہ اس وقت پہ رات
رہ گیا ان کا دوپٹہ بھی جو چھپر کھٹ سے لپٹ
چوٹ کھا کر لگی کہنے کہ اگر ایسی ہی
ہو کلا کھیلنی تجھ کو تو کسی نٹ سے لپٹ (انشا)

دھما چوکڑی - ہ - اسم مونث - کود پھاند - اچھل کود + ہنگامہ - شورش - غل غپاڑا - دھوم - اودھم - شور و غوغا + بچوں کا کودنا اچھلنا دھینگا مشتی +

دھما چوکڑی مچانا - ہ - اودھم مچانا - دھوم ڈالنا - شور و غوغا کرنا اچھلنا - کودنا - دھینگا مشتی کرنا + ف

کیا دھما چوکڑی مچائی ہے + تیری بختاوری کچھ آئی ہے (ذوق)

دھما چوکڑی مچنا - ہ - فعل لازم - کود پھاند ہونا - دھینگا مشتی ہونا کشتم کشتا اور غل غپاڑا ہونا - ف

جو مجھ میں اور ان میں دھما چوکڑی مچی
فراش بولے یہ تو ہوئی روز جنگ فرش (انشا)

دھما دھم - ہ - اسم مونث - کودنے اور برابر گرنے کی آواز - دھول دھول مارنے کی آواز - متواتر پیٹنے کی آواز - پیہم ضرب و شلاق کی آواز - متواتر گھونسے اور مکے کی آواز + ف

یاس و امید و شادی و غم نے دھوم اٹھائی سینے میں
خوب مچی ہے آج دھما دھم مار کٹائی سینے میں (انشا)

دھماکا - ہ - اسم مذکر (۱) بندوق کی آواز - ٹھاں (۲) کودنے کی آواز گداکا (۳) صدمہ - آواز تصادم (۴) پتھر کلا بندوق (۵) ہاتھی پر لادنے کی توپ +

دھمال - ہ - اسم مونث (۱) کود پھاند - اچھل کود - قلندرانہ جست و خیز - قلندر فقیروں کا کودنا + تصادم - ف

ضعف دل سے کیا پوچھو ہوا تو ہم میں حال نہیں
آتا ہے کہ تپش سے دل کی سر پردہ دھمال نہیں (امیر)

(۲) شور و غل - دھما چوکڑی - دھوم (۳) ایک قسم کا راگ (۴) دلہنڈی کے دن کا گیت +

دھمال کرنا - ہ - فعل متعدی - قلندروں کا ایک خاص وضع کے ساتھ کودنا + دھما چوکڑی مچانا - غل شور کرنا + فقیروں کا آگ میں کودنا +

دھمال کھیلنا - ل - فعل متعدی - قلندرانہ اچھل کود کرنا - اچھلنا کودنا + ف

اے فلک یہ کی تمنا اور رہی کچھ شان سے
کھیلے ہے دھمال ترے عاشقوں کی میدان (انشا)

دھمالیا - ہ - اسم مذکر - دھمال کرنے والا فقیر - آگ میں کودنے والا فقیر +

یہ سنتے ہی بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ شمالی سرحد کو قوم ہُو سے خالی کرا یا جائے، اور اُن کے جو جو افراد ملکِ چین میں ملیں اُن کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ ملکِ چین کے چاروں طرف حصار بندی کی جاوے تاکہ کسی بنی نوعِ انسان کو چین پر دھاوا کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

فرمانِ شاہی بجالا یا گیا۔ ہزاروں افراد قوم ہُو کے بڑی بے دردی اور بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ بڑے بڑے گھرانے ماتم کدے بن گئے۔ گلی کوچوں میں خون کے دریا بہنے لگے۔ ایک جان کو بچانے کے لئے نہ معلوم کتنی جانیں لی گئیں۔ جب قوم ہُو کا ایک فرد بھی زندہ نہ بچا تو فصیل کی تعمیر شروع ہوئی۔ ملکِ چین کی ۵۰ فیصدی آبادی نے اس کے بنوانے میں حصہ لیا، جنھوں نے انکار کیا، اُن کی ہڈیاں فصیل کے اندر چُن دی گئیں۔ خاندان برباد کئے گئے۔ اُن کے بچوں کو تہ تیغ کیا گیا۔ الغرض ایک کوہ پیکر دیوار تیار ہوئی جس کی اینٹ اینٹ انسانوں کے خون سے جمی ہوئی ہے۔ جس کی بنیاد ان گنت انسانوں کی خوابگاہ بن چکی ہے، ایک جان کو بچانے کیلئے لاتعداد جانوں کا خون کرنا کہاں کی انسانیت ہے۔ ایک کشت زار کو سرسبز کرانے کے لئے ہزاروں کا پامال کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ ایک نخلِ تمنا کو بارآور کرانے کے لئے ہزاروں کو بجلی کے نذر کرنا کہاں کی شرافت ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ دیوار مجسم مرقع ہے اُن انسانیت کش اور دلخراش واقعات کا جنھیں سن سن کر دنیا خون کے آنسو رو چکی ہے۔

یہ دیوار بحرِ چین کے قریب سے شروع ہو کر وسطِ ایشیا تک پہنچی ہے۔ اس کی کل لمبائی ڈیڑھ ہزار میل اونچائی بیس فٹ اور موٹائی اٹھارہ فٹ انچ چھ گز ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے سو سو گز کے فاصلے پر ایک ایک برج بنا یا گیا ہے، اس دیوار کی اونچائی نشیب و فراز، دریاؤں اور پہاڑوں پر یکساں رکھی گئی ہے۔

بادشاہ نے موت کے ڈر سے نہ صرف یہ کام کیا بلکہ اپنے بچاؤ کے لئے فوراً ایک عظیم الشان عمارت کے بنوانے کا حکم دیا۔ سات لاکھ مزدور روزانہ کام میں لگے رہے۔ چند دن کے اندر اندر ایک شاندار محل تیار ہو گیا۔ جس میں بے شمار کمرے تھے، بادشاہ روزانہ جدا جدا کمروں میں سکونت رکھتا۔ اس خیال سے کہ کسی طرح بھی موت کے فرشتے کو میری قیامگاہ کا پتہ نہ چلے۔

قسمت کا پلٹا دیکھئے کہ جب اُس کی موت کا وقت آتا ہے، تو خود اس کا بھائی دورانِ سفر میں اُس کو قتل کرتا ہے، وہ موت کا شکار ہوتا ہے۔ دیکھتا ہے مگر دنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ انسان کی زندگی کیا ہے، پانی کا ایک بلبلہ ہے۔ ہوا کا ایک ہلکا سا جھونکا آیا اور غائب۔ سچ ہے اور بالکل سچ کہا ہے کہ "اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ"

بادشاہ کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اُس نے اپنے والد کی موت پر وہ وہ کام کئے کہ اگر انھیں مجنونانہ انداز سے تعبیر کریں تو بیجا نہ ہوگا۔

بادشاہ مقتول نے اپنی موت سے پہلے زمین کے نیچے ایک بہت بڑا تہ خانہ بنا یا تھا۔ عام ہیئت بالکل زمین کی طرح تھے۔ یعنی کہیں پہاڑ اور کہیں دریا بنا لئے تھے۔ چھت آسمان کی طرح بالکل نیلے رنگ کی بنائی تھی، اور اس میں ایک ترکیب سے ستارے ٹنکے تھے۔ جن میں قدرتی ستاروں کی طرح چمک دمک موجود تھی۔ کہیں کہیں موم بتیاں نصب کی گئی تھیں، سنا ہے ان کی روشنی سو برس کے لئے کافی تھی۔

بادشاہ کے جانشین نے کافی مال و زر بادشاہ مرحوم کے ساتھ قبر میں دفن کیا، اور اپنے والد مرحوم کی روح کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

ہاں ایک تعجب انگیز بات رہ گئی، وہ یہ کہ جب بھی کوئی آدمی اس تہ خانے کے اندر جاتا۔ اُس کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ اس مصلحت سے کہ اس کا راز کسی پر افشا نہ ہو۔ یہ دیوارِ چین کی مختصر داستان تھی جو کہ آج دنیا کے لئے عبرت ہے۔

ضروری اطلاع

ہر شہر میں رسالہ کلیم کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دھمک - ہ - اسم مونث (۱) پیروں کی آواز - آہٹ - دھمکا - صدمہ وہ صدمہ جو سخت آواز سے دل ودماغ کو پہنچے (۲) صدائے خفیف ہلکی آواز ۔ ع

اس قدر ہے وہ سبک رو کہ کبھی چلنے وقت
پاؤں کی لے سکے دل مور کو پہنچے نہ دھمک (سودا)

دھمکا - ہ - اسم مذکر (۱) دیکھو دھماکا نمبر ۲ - ۳ (۲) حدت شدت کی گرمی (پورب)

دھمکانا - ہ - فعل متعدی (۱) ڈرانا - خوف دلانا (۲) ڈانٹنا - سرزنش کرنا - گھرکنا - تہدید کرنا +

دھمکنا - ہ - فعل لازم - درد ہونا - سر میں ہونیں اٹھنا - دھڑکنا - ہوک اٹھنا - ٹیس ہونا +

دھمکی - ہ - اسم مونث - دہشت - خوف - ڈانٹ - ڈپٹ - گھرکی - تخویف - تہدید - ترہیب - ڈراوا - وعید - بیم وترس +

دھمکی دینا - ہ - فعل متعدی - ڈرانا - تہدید کرنا - ڈراوا دکھانا - خوف دلانا +

دھمکی میں آنا - ہ - فعل لازم - ڈر جانا - خوف مان جانا +

دھموکا - ہ - اسم مذکر - عو - صدمہ - مکا - گھونسا - ڈک +

دھن - ہ - اسم مونث (۱) ہوا - لہون - باد (۲) آواز - سر - لے - راگ کی آواز + راگ - گیت + ع

شرارت سے جلایا کی صفت جب بینے کا نیکی
اتاری دفعتہً دیک میں دھن اسنے ترانے کی (امانت)

(۳) دھیان - خیال - تصور - توجہ (۴) شوق - اشتیاق - لو - لگن + گرمجوشی - سرگرمی - للک - ع

لے آئی ہے اسکو محبت کی دھن + جیا ہے فقط تیرے ملنے کی من (میرحسن)

(۵) لت - دھت - بان (۶) مدہوشی کا درد +

دھن باندھنا - ہ - فعل متعدی - تصور باندھنا - خیال جمانا - لو لگانا +

دھن بندھنا - ہ - فعل لازم - خیال بندھنا - تصور جمنا - لگن لگنا - ٹھننا +

دھن لگنا - ہ - فعل متعدی - دھیان لگنا - لو لگنا - لگن لگنا +

لت لگنا - دھت ہونا +

دہن - ف - اسم مذکر مخفف دہان - منہ - مکھ +

دھن - ہ - اسم مذکر (۱) مویشی - چوپائے - گائے - بھینس (۲) نصیبا - بخت (۳) مال - دولت + جایداد + (۴) منطقۃ البروج - راس - ہکر - راس منڈل (۵) توپ کی آواز (۶) برج قوس (۷) شاباش صد رحمت جیسے دھن کے دھنیا تیرا بیاجینیا خصم دھرتی بیچ دیا

دھن بھاگ - ہ - نصیب - ا - ندا (۱) خوش نصیبی خوش قسمتی خوش اقبالی + شاباش - صد رحمت - مرحبا (۲) طنزاً بدنصیبی کم نصیبی +

دھن سے - ہ - تابع فعل زور سے جیسے دھن سے توپ چلی +

دھنا - ہ - فعل متعدی - دیکھو دھننا

دھنا - ہ - صفت - دیکھو دلہنا (۲) دھسنا بیٹھنا +

دھننا - ہ - فعل متعدی (۱) روئی پیٹنا - روئی صاف کرنا - دھنکنا (۲) بجوڑنا - پیٹنا جیسے استاد نے شاگرد کو خوب دھنا (۳) بجانا ضرب لگانا (بازاری بولتے ہیں) (۴) ہیکنا - دے دے مارنا جیسے سر دھننا (۵) نصیحت دینا +

دھنا - ہ - اسم مذکر (عوام) ندان - دھنیا - روئی دھنکنے والا - قطان +

دھنا دینا - ہ - فعل لازم - دیکھو دھنا دینا

دھناسری - ہ - اسم مونث - مالکوس کی ایک راگنی کا نام +

دھنا سیٹھ - ہ - صفت - نہایت دولتمند - دھنی - مکت سیٹھ مالدار + کھرا (۲) مفسد - سرکش - سرزور +

دھنتر - ہ - اسم مذکر (۱) دولتمند - مالدار - امیر (۲) زبردست - تیس مارخاں - رستم (۳) سرکش (۴) ایک حکیم کا نام جو اندر کے دربار میں تھا (۵) ایک قسم کا پودا +

دھند - ہ - اسم مونث (۱) کم نظری - تاریکئی بصر - دھندلاپن - ایک مرض کا نام جس سے آنکھوں کی روشنی میں فرق آجاتا ہے (۲) کہر +

دھندکار - ہ - اسم مذکر - اندھیر تاریکی +

دھندلا - ہ - صفت - اندھا کا مرادف +

الطاف مشہدی کی شاعری پر ایک نظر

خلیق قریشی، منشی فاضل، لائلپور

شاعری فی الاصل "دل کا غم" دل کی زبان سے بیان کرنے کا نام ہے۔ جسے قدرت اس قوت سے متصف کرے وہ "شاعر" کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور چونکہ شاعر دل کی کیفیات کا ترجمان ہوتا ہے، اس لیے اُسے عام آدمیوں سے عزت وقار اور تعظیم کے مدارج میں مختص کر لیا جاتا ہے۔ کسی قوم کے تمدن، اخلاق اور ادب کے ارتقا میں شاعر کی مساعی کو بہت زیادہ دخل ہے، بلکہ بیشتر شاعر اس تعمیر کا معمار ہوتا ہے، اور اس کا کلام وہ بنیادیں ہیں جن پر قومیت کا عظیم الشان قصر تعمیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ انہی اثرات کے زیر نظر حضرت جوش ملیح آبادی فرماتے ہیں کہ "شاعر اپنی صدی کی بہترین تصنیف ہے" شاعر کا کلام اپنے زمانے کا بہترین آئینہ ہوتا ہے جس میں دنیا اور واقعات عالم کا انعکاس پوری آب و تاب سے چمکتا ہے، اور حقیقت بین آنکھ اُس آئینہ میں سے "تاریخ عالم" اور "تعمیر آدم" کے مآخذ کا تجزیہ کر سکتی ہے۔

اس کے علاوہ شاعری بذات خود تخیلات اور احساسات کی زبان ہوتی ہے۔ چنانچہ ہزلٹ کا مقولہ ہے کہ "شاعری تخیل و جذبات کی زبان ہے" بظاہر تو یہ ایک چھوٹا سا جملہ ہے، لیکن معنوی اعتبار سے اس کی جامعیت میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چار لفظوں کا مجموعہ ایک ایسا بلیغ جملہ ہے جسے شاعری کی تشریح، پر حاوی سمجھنا چاہیئے، کیونکہ الفاظ جب جذبات اور تخیلات کے ترجمان بن کر شعر کی صورت میں شاعر کی زبان سے نکلتے ہیں، تو وہ واقعتہً سامع کے دل پر نقش ہو جاتے ہیں، اور یہی شاعری کی جامع تعریف ہے۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر انسان اپنی گوناگوں قوتوں کی وجہ سے ممتاز اور ربیز رہا ہے۔ انسانی فکر کی بلندیٔ پرواز سے ہزارہا اختراعات کتم عدم سے عالم وجود میں آئیں۔ لاکھوں محیر العقول کارنامے انسانی دست و بازو کے مرہونِ احسان ہوئے اور کروروں ایجادات نے ذہن آدم کے لامحدود تفوق پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔ علی الخصوص عہدِ حاضرہ، دماغ انسانی، کی جولانیوں کا اکمل مرقع ہے۔ آج عناصر آدمی کے غلام ہیں، بے پر و بال انسان نہایت شان و شوکت سے ہوا میں پرواز کرتا ہوا نظر آتا ہے، سمندروں کے سینوں کو چیرتا ہوا اُن کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ دقت نظری اور بلوغ فکری کا یہ عالم ہے کہ پھلوں، پتیوں اور پھولوں کی ہیئت کیمیائی و ترکیبی معلوم کی جاتی ہے۔ مگر بالآخر ایک نقطہ ایسا آجاتا ہے جہاں سائنس اور فلسفہ کی کوششیں لاحاصل اور بے سود نظر آتی ہیں۔ ایک سائنسداں یہ دیکھ سکتا ہے کہ پھول کی تخلیق اور اسکی تدریجی نشو و نما میں کون کون سی قوتیں کام کرتی ہیں؟ فلسفی مادہ اور ترکیب عالم پر سیر حاصل بحث کر سکتا ہے، لیکن گل کی نکہت اور بہار عالم کی دلآویزی کو محسوس کرنا یا اُس سے محظوظ ہونا یہ سائنسداں اور فلسفی کے بس کا روگ نہیں۔ اس منزل پر عقلِ انسانی، اور ادراک بشری کو رُک جانا ہوتا ہے، اس سے آگے لامکاں کی منزلوں میں قدرت کے اندرونِ دل میں جانے کے لئے، شوق فضول و جرأتِ رندانہ چاہیئے۔ جو شاعر میں مضمر ہوتی ہے۔ اگر سائنس اور فلسفہ ہمیں صفحۂ عالم کے نقوش ظاہری کو دیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ تو شاعر کا

دھندا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) کام کاج۔ کاروبار (۲) مشغولی مصروفیت (۳) پیشہ۔ ہنر +

دھندلا۔ ہ۔ صفت (۱) تاریک۔ اندھیرا (۲) بے نور۔ اندھا۔ تیرہ۔ غیر شفاف۔ نامصفا۔ گدلا (۳) ماند۔ کم چمک کا۔ مندلا دھواں سا۔ ع

دھندلے سے کچھ نشاں ہیں ذرے کے ٹٹ جانیں (حالی)

دھندلا دکھائی دینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ صاف نظر نہ آنا۔ کم نظر آنا

دھندلکا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندی) منہ اندھیرا۔ علی الصباح۔ بھور۔ تڑکا۔ تاریکا (۲) سواد شام۔ مغرب کی سیاہی +

دھندے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو۔ مکر و فریب۔ کید۔ حیلے۔ دھوکے چھند چوپٹ بازیاں +

دھندے کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ مکر کرنا۔ فریب کرنا۔ بھیٹ بازی کرنا۔ حیلہ سازی کرنا +

دھندے باز ہیں۔ ا۔ محاورہ عو۔ بڑے حیلے اور فریب باز ہیں نہایت مکار اور حیلہ ساز ہے +

دھندے کا وقت۔ ا۔ اسم مذکر (۱) سواد شام۔ شام کی سیاہی (۲) صبح کاذب +

دھنک۔ ہ۔ اسم مونث (۱) دھنش۔ قوس۔ کمان (۲) قوس قزح۔ کمان شیطان یا رستم (۳) پتلا گوٹا (۴) ایک قسم کی اوڑھنی +

دھنک دھاری۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندی) تیر و کمان سے مسلح آدمی۔ کماندار +

دھن کٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھان کوٹنے والا +

دھن کٹی۔ ہ۔ اسم مونث۔ دھان کوٹنے کا آلہ۔ دھانوں کی اوکھلی اور موسل +

دھن کٹی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) دھان چھڑنا۔ دھانوں کو کوٹ کر چاول نکالنا (۲) خوب زد و کوب کرنا۔ بلپتھن نکالنا۔ بھرکس نکالنا۔ کچومر کرنا۔ خوب پیٹنا +

دھنکنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دیکھو دھنا نمبر اول۔

دھنکی۔ ہ۔ اسم مونث۔ روئی دھنکنے کی کمان۔ روئی صاف کرنے کا محراب دار آلہ +

دھنگتا۔ ہ۔ اسم مونث (گنوار) دھینگا دھینگی۔ زبردستی۔ زورا زوری +

دھنی۔ ہ۔ صفت (۱) مالدار۔ دولتمند۔ دھن والا۔ صاحب اقبال۔ خوش نصیب (۲) کامل استاد۔ کسی فن میں پوری پوری دستگاہ رکھنے والا۔ ع

مارا ابرو سے سیکڑوں کو + قاتل تلوار کا دھنی ہے (ناسخ)

(۳) (ہندو) اسم مذکر۔ خاوند۔ مالک۔ آقا جیسے جو نکلے سوہاگ دھنی کے (۴) (ہندو) اسم مذکر۔ شوہر۔ پتی۔ خصم۔ میاں۔ گھر والا۔ کدخدا +

دھنیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کشنیز۔ کوتمیر +

دھنیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (دھنا بمعنی نداف)

دہنیت۔ ع۔ اسم مونث۔ روغن۔ چکنائی۔ چکناہٹ۔ چربی۔ پیہ۔ شحم +

دھنیے کی کھوپری میں پانی پلانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ تنگ و عاجز کرنا۔ سخت سزا دینا۔ پیاسا مارنا یعنی دھنیے کے چھلکے کی مقدار بموجب پانی دینا۔ نہایت ستانا۔ از حد دق کرنا۔ نہایت تکلیف پہنچانا۔ ترسانا۔ ع

جس غنچہ سے پانی پیتے تھے ہم اُنے
دھنیے کی کھوپری میں پانی ہمیں پلایا (سودا)

ع دریا دلوں کے لکو کرے ہے کباب چرخ
دھنیے کی کھوپری میں پلاتا ہے آب چرخ (زنگت)

دہنے ہاتھ کا کھایا حرام ہے۔ ا۔ محاورہ۔ عو۔ قسم سخت۔ یعنی اگر تم یہ کام نہ کرو تو تم نے جو کچھ سیدھے ہاتھ سے کھایا ہے وہ تم کو حرام ہے +

جب تک حلال کرے نہ مجھ بیگناہ کو
قاتل کو دہنے ہاتھ کا کھایا حرام ہے (آتش)

دھنو۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کے درخت کا نام جس کی لکڑی اکثر جلانے کے کام آتی ہے (۲) لوہے کا حلقہ جو پیوں پر چڑھایا جاتا ہے +

ہماری توجہ کو بزمِ عالم کی اصل خوبصورتی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ چنانچہ ایک پتے کی رنگت، پھول کی نکہت اور نزاکت، پھل کی لطافت، حسین اور متبسم چہرہ کی ملاحت، یہ سب ایسی چیزیں ہیں، جو دماغ کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں۔ یہی دنیا ہے، جہاں شاعر اور صرف شاعر پہنچ سکتا ہے، اور حقیقت یہ ہو کہ جہاں مباحثِ علمی۔ اور تحقیقِ فلسفہ و سائنس میں دماغ کی کامرانی ہے۔ وہاں غم و الم، عشق و محبت، سرور و انبساط کے لطیف جذبات محض شاعری کے ذریعہ ظاہر ہوسکتے ہیں۔"

چنانچہ انہی امور کے ماتحت میں قائدِ شباب جناب الطاف مشہدی کے کلام پر دو نظریوں کے تحت روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔

الف:۔ شاعر کی تخئیلی اور جذباتی دنیا۔

ب:۔ شاعر کی قومی اور وطنی شاعری۔

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ شاعر جو کچھ کہتا ہے۔ واقعی جذبات سے متاثر ہوکر کہتا ہے۔ یا تقلید اور تتبع ہی میں اپنا فرض پورا کر رہا ہے۔ دورِ حاضرہ میں "غزل" کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے، اور چونکہ قومی انحطاط انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ اس لئے لوگ عموماً "جذباتی شاعر" کے نہیں بلکہ "عملی پیغمبر" کے منتظر ہیں۔ لیکن بایں ہمہ غزل ہی ایک ایسی چیز ہے، جو روحِ انسانی کے آخری اور خوابیدہ تاروں کو لرزا دیتی ہے، جو حسّیاتِ لطیفہ کو بیدار کرتی ہے، جو دل کو برماتی ہے، اور روح کو تڑپاتی ہے، اس کے علاوہ اساتذۂ متقدمین نے اس میدان میں وہ وہ جولانیاں دکھائی ہیں کہ کسی نوجوان شاعر کا اس پامال زمین میں قدم رکھنا بظاہر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور نظر آتا ہے۔ مگر جو طبیعتیں فطرتاً بیدار اور حساس جذبات کی مالک ہوں وہ لازماً اس میدان میں رخشِ طبع کو دوڑاتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے نوجوان شاعر حضرتِ الطاف مشہدی بھی غزلیں کہتے ہیں، اور اُن کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جذبات و احساسات کا ایک مواج دریا ہے جو شاعر کے قلم سے اشعار کی صورت میں بہے چلا جاتا ہے۔ شوخی بے ساختگی، عشق کی خودداریاں، جو ان عشق کے لوازم لابدی ہیں، جو الطاف صاحب کے کلام میں بدرجۂ اُتم موجود ہیں۔

شاعر حقیقت میں "بہت کچھ" ہی نہیں "سبھی کچھ" ہے، اور اپنی ان قوتوں کا اُسے احساس بھی ہے۔ چنانچہ الطاف صاحب کہتے ہیں ؎

نظر میں تڑپتے ہیں جلوے ہزاروں　　میں چاہوں تو ہر کوہ کو طور کردوں

اور ہماری دنیا وسیع تر سہی، لیکن شاعر کی نگاہیں نہ صرف اس دنیا کو محصور کئے ہوئے ہیں۔ بلکہ ایک علیحدہ عالم بنا رہی ہیں۔ مگر اُن کا تمام جوشِ عمل "اُن" تک محدود ہے۔ ان بلند بانگ دعاوی کے بعد منتہائے مقصود کو ان الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ؎

بتا کر تمہیں دل کی شانِ محبت　　ابھی پیار کرنے پہ مجبور کردوں!

محبت کی شان، اور اُس کے نتیجے میں یہ بے ساختہ "خود اعتمادی" شاعری کی منزل کو بہت رفیع کر رہی ہے، ہاں اُس شاعری کو جس کا عشق سفلی اور خاکی ہوتا تھا، ایک اور جگہ فرماتے ہیں، اور خوب فرماتے ہیں ؎

گرمیٔ بازارِ محشر ہے ہمارے چنگ میں　　محفلِ عالم کو تڑپائیں گے اپنے رنگ میں

واقعی "شاعر" کی ہستی سے سبھی کچھ ممکن ہے۔ شاعر قوم کا دیدۂ بینا، اور زبان گویا ہے۔ قوم کا جسم تمام و کمال اس کے قبضۂ اختیار میں ہے، محفلِ عالم کو جس طرح چاہے تڑپائے اس کے لئے جائز ہے۔

توبہ اور توبہ شکنی، اکثر و بیشتر شعرا کا موضوع کلام رہا ہے۔ اساتذہ سے لے کر مبتدیوں تک نے اور متقدمین کے عہد سے لے کر آج تک ہر اُس شخص نے جس پر "شاعر" ہونے کا الزام لگایا گیا۔ ضرور اس مضمون پر طبع آزمائی کی، لیکن جس بے ساختگی اور لاأبالیانہ انداز سے الطاف صاحب نے اپنے اکثر اشعار میں اس مضمون کو نبھایا ہے۔ وہ کچھ انھیں کا حصہ ہے، کہتے ہیں ؎

درِ پیرِ مغاں پر ڈھونڈتا ہوں　　مری ٹوٹی ہوئی توبہ کہاں ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض شعرا نے اس مضمون میں کافی وقتِ خیال اور ندرتِ فکر سے کام لیا ہے۔ لیکن جنابِ الطاف کا یہ شعر بھی واقعتہً پوری کیفیات کا حامل ہے، ٹوٹی ہوئی توبہ کو ڈھونڈھنا اور وہ بھی "درِ پیرِ مغاں پر" اس تجاہلِ شاعرانہ کے صدقے۔

ابتدا سے آج تک سنتے آئے ہیں کہ شاعر اپنے "اُن" سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں، اور بعض اوقات مواقع بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر جرأتِ سخن سکوتِ مطلق اختیار کر جاتی ہے۔ اور پھر بیچارگی کا اعتراف کر دیتے ہیں بعض حضرات اس حقیقتِ نفس الامری کو پہلے ہی پا جاتے ہیں۔ چنانچہ میر تقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

کہتے تو ہو یہ کہتے وہ کہتے جو وہ آتا　　سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

مگر الطاف اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بھی اس بیچارگی کا اعتراف کرتے

دُھواں - ہ - اسم مذکر (۱) دُود - دخان - دودِ آتش - بخار ہوائی - وہ
کثیف بخارات جو کسی چیز کے جلانے سے بہ رنگ سیاہ اوپر کو صعود
کرتے ہیں - ع

تیرے فروغِ حسن نے صورتِ غبار خط
روشن ہوئی جو آگ تو غائب دھواں ہوا (اسیر)

(۲) صفت (کالا - سیاہ - کبود - نیلا + ع

آنکھیں تو بن رہی ہیں دھواں تنگ سرمہ سے
ظالم نگہ کو باڑ نہ دے سنگ سرمہ سے (انشا)

(۳) صفت (کلمۂ تعریف جیسے غضب - ستم - آفت - بلا - ع

بچے کس طرح سے انشا کوئی ہو کر دوچار کس سے
مژہ آفت نگہ جادو بلا آنکھیں دھواں سرمے (انشا)

ع دونوں زلفیں دھواں ہیں خال پری
ساری نک سک درست چال پری (رنگین)

(۴) صفت (بڑائے کثرت - زور - نہایت - اندھ - ع

انشا کی گفتگو وہ دھواں گرم ہے کہ آج
آکر بہار اس کے گلے سے لپٹ گئی (انشا)

(قطعہ) کہا رنگین نے ہے دھواں تیری
گورے پاؤں میں نیلی بیڑی دیکھ
پہلے کچھ بڑبڑا کے ہونٹوں میں
کہا مینے کہ اپنی ایڑی دیکھ (رنگین)

(۵) آراستہ و پیراستہ - مزین - مُزَیَّب + پری - حور - خوبصورت ع

مسی کاجل لگائے ہو ایسے تم دھواں بنکر
خدا نے آج منہ کالا کیا ہے شام ہجراں کا (عالی)

ع چلا ہے بنکے کہاں شوخ اس پھبن سے دھواں
کہ جائے آہ نکلتا ہے یہاں دہن سے دھواں (سرور)

دھواں اٹھنا - ہ - فعل لازم (۱) دود از آتش برخاستن کا ترجمہ
دخان نکلنا - دھواں صعود کرنا - ع

ندی کنارے دھواں اٹھت ہے میں جانوں کچھ ہوئے
جا کارن جوگن بھئی وہی نہ جلتا ہوئے (دوہا)

(۲) آہ نکلنا +

دھواں چھوڑنا - ہ - فعل متعدی - حقہ پیکر دوسرے کی طرف
دود قلیان چھوڑنا - حقہ پیکر معشوقانہ چھیڑ کرنا + ع

گر بھی اشک آئیں تو جانوں کہ عشق ہے
حقہ کا منہ سے غیر کی جانب دھواں نہ چھوڑ (مومن)

دھواں دھار - ہ - صفت (۱) پر دود - دود آلودہ - دخانی (۲)
نہایت سیاہ - تیرہ و تار - نہایت کالا - ع

مسی تری ہے اگر نمودار + تو میری دھڑی بھی ہے دھواں دھار (رنگین)

(۳) چمکیلا - بھڑکدار - فوق البھڑک - چمکتا ہوا - دمکتا ہوا - ع

مجھے چاہیے ہے دھواں دھار جوتا
کوئی لا دے اتا طرحدار جوتا (رنگین)

(۴) آفت خیز - فتنہ انگیز - فتنہ زا - غضب - ستم - ع

ابر دھیں جھڑی بکھرے ہیں بال اُبھری ہوئی گات
سج دھج دیکھیو کیا اس نے دھواں دھار نکالی (جرأت)

(۵) تیز - طرار - چالاک - ہوشیار - ع

ایسے ویسے کا وہاں کام نہیں ہے مطلق
جاوے رنگین کے بلانے کو دھواں دھار اصیل (رنگین)

(۶) بھبوکا - نہایت خوبصورت - جان چیاخار (۷) بہت - بے شمار
بے انداز - نہایت - بے حد (۸) غضبناک - برہم - غصہ میں بھرا ہوا -
غصیل - جوش و خروش سے پُر +

دھواں دھار برسنا - ہ - فعل لازم - زور شور سے برسنا -
دھڑتے سے برسنا - چھاجوں مینہ پڑنا +

دھواں دھار گھٹا - ہ - اسم مونث - کالی گھٹا - زور شور کی
گھٹا - گہری گھٹا - ع

دودِ آہ دلِ سوزاں ہے دھواں دھار گھٹا
چاہیے پانی کے بدلے ہو شرر بار گھٹا (ناسخ)

دھواں دھار ہونا - ہ - فعل لازم - نہایت تاریکی چھا جانا
اندھیرا گھپ ہو جانا +

دھواں دینا - ہ - فعل متعدی - کسی چیز کے جلنے سے دھواں
نکلنا جیسے یہ تیل دھواں دیتا ہے یعنی صاف نہیں ہے - اس
سے دھواں زیادہ پیدا ہوتا ہے +

ہوئے یہ یقین رکھتے ہیں کہ شاعر کی خاموشی نے وہ سب کچھ اُن سے کہدیا ہے جو کہا جانا چاہیئے تھا ؎

مجھے کہنا ہے جو کچھ اُن سے الطافؔ   وہ میری خامشی سے خود عیاں ہے

حُسن کو بے نقاب کرنے میں شاعروں کو بہت سی تکالیف اور مصائب کا خوف دامنگیر رہتا ہے، بجلیاں چمکتی ہیں۔ آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں، مگر الطافؔ کے تاثرات ان سب سے نرالے اور بے نظیر ہیں۔ اُن کا محبوب اپنی بے حجابی میں دنیا بھر کی تباہی کا سامان نہیں رکھتا، ہاں اُن کے لئے بہت کچھ رکھتا ہے۔ کہتے ہیں ؎

حُسن کو بے نقاب کون کرے   دل کی دنیا خراب کون کرے

اہلِ نظر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شاعر کے احساسات کس قدر پاکیزہ اور نازک ہیں: "دل کی دنیا خراب کون کرے" کس قدر صحیح اور واقعاتی کیفیات کا حامل مصرعہ ہے۔

اور ایک دعا کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

دعائیں مضطرب ہیں عاشقِ مضطر کی آہوں میں
دعائیں کروٹیں لیتی ہیں شاعر کی نگاہوں میں

آہیں تو اکثر آسمان پر زلزلے بپا کرتی رہی ہیں لیکن شاعر کی نگاہوں میں دعاؤں کا کروٹیں لینا ندرتِ خیال کی انتہا ہے۔

جفاؤں اور وفاؤں کی ماہیت پر شعرائے زمانہ نے سیر حاصل بحثیں کی ہیں اور کوئی پہلو ایسا نہیں چھوڑا، جو تعریف سے بچا ہو۔ لیکن ہمارے نوجوان شاعر نے بھی اپنے آزاد رنگ میں اُن کے متعلق ایک شعر کہا ہے۔ اور حقیقت ہے کہ کافی کہا ہے۔ ؎

ان کی معزور اداؤں کو جفا کہتا ہوں   گستاخ ارادوں کو وفا کہتا ہوں

اُن کی معزور ادائیں تو حقیقتاً ایسی ہی ہوں، مگر عشقِ جوان کی وفاؤں کو واقعی گستاخ ارادے کہنا چاہیئے۔

ایک غزل کے چند اشعار ہیں۔

وہ آئیں گے، امید ہے، پھر پرستش   نگاہوں میں اشکوں کی شمعیں جلا دیں

نہ جانے وہ کس راہ سے ہو کے نکلیں   دیارِ محبت میں سجدے بچھا دیں

ہر ایک شعر بجائے خود جامع اور مکمل ہے۔ علی الخصوص پہلا شعر شاعر کی امید اور اُس پر بیکسی کا کتنا صحیح نقشہ ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر کی لطیف کیفیات کا اندازہ کچھ اہلِ دل ہی خوب لگا سکتے ہیں۔ "دیارِ محبت میں سجدے بچھا دیں" بولتا ہوا مصرعہ ہے۔ ؎

وفورِ دردسے جب ہچکیاں سی آنے لگیں   ہر ایک زخم کے لب پر مرا فسانہ تھا

داستانِ محبت کی ہمہ گیری اور روداد الفت کی عالم نمائی کا کیا دلفریب لیکن پُراثر طریقہ ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے الطاف صاحب ماشاء اللہ ایک نوجوان شاعر ہیں، اور غزل میں براہِ راست اپنے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اُن کے اشعار میں ہزار شوخی سہی۔ لیکن محبت کی تقدیس سے نابلد نہیں ہیں، انھیں اس امر کا خوب احساس ہے، کہ محبت کی پاکیزگی اہم ترین چیز ہے، اس پر انھیں فخر ہے ، اور بجا فخر ہے، کہتے ہیں ؎

فرشتوں کی فطرت سے پاکیزہ تر ہے   تبسم کسی کا ہماری جوانی

اپنی جوانی اور کسی کے تبسم کی تعریف کتنی لطیف اور عدیم المثال جامعیت کی حامل ہے۔ اسی غزل کا ایک اور شعر ہے ؎

زباں تھک گئی تو محبت کا قصہ   سنانا پڑا آنسوؤں کی زبانی

واقعی محبت کا قصہ، زبان اور صرف زبان کی قوتِ بیانیہ کے بس کی بات نہیں۔ یہ آنسوؤں کی زبان کے ذریعہ ہی اختتام پذیر ہو سکتا ہے،

پسینہ آگیا کالی گھٹاؤں کی جبینوں پر!
جواں شانوں پہ لی زُلفوں نے متوالی سی انگڑائی

کالی گھٹاؤں، اور زُلفوں، کا تعلق مشہور اور عام ہے، مگر اس عام خیال کے اظہار میں بھی جس ندرت اور ارفع تخیل کا اظہار الطاف صاحب نے فرمایا ہے۔ وہ یقیناً قابلِ صد داد ہے۔ شعر کیا ہے الفاظ میں جان بھر دی ہے، زُلفوں کی متوالی انگڑائی ـــــ سبحان اللہ۔ بے نظیر ٹکڑا ہے اور کالی گھٹاؤں کی جبینوں پر پسینہ اپنی خوبصورتیوں کا خود ہی بیان ہے۔ کلام کی خوبصورتی میں تشبیہہ اور تمثیل کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان سے شاعر کے علوِ تخیل اور عمقِ احساس کا پتہ چلتا ہے، چنانچہ متقدمین کے کلام میں التزاماً ان اصنافِ سخن کو جگہ دی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک شاعر نے اس میدان میں اپنے ہمعصروں سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کی ہے، اور دورِ حاضرہ میں چونکہ ادبِ اردو کے دامن میں ہر ایک خطے اور ہر ایک چمن کے گلہائے شگفتہ سما گئے ہیں۔ جامِ مشرق میں بادۂ مغرب

دھو

دُھواں رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دھواں بھرنا۔ دھواں پھیلنا۔ دھواں گھُٹنا +

دُھواں [illegible] پیک۔ ہ۔ اسم مذکر۔ حقہ کی لو پر دوڑنے والا آدمی۔ نہایت کثرت سے حقہ پینے والا۔ طفیلیا۔ مفت خوار۔ دوسروں کے حقہ [illegible] والا آدمی +

دھواں لگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سلگنا۔ جلنا۔ دھواں اٹھنا +

دُھوانسا۔ یا۔ دُھوانٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ کھانا جس میں دھواں رچ گیا ہو + دود آلودہ +

دھوانسا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دھوئیں میں رچ جانا۔ دھوئیں میں بس جانا +

دُھوب۔ ہ۔ اسم مذکر۔ شوپ۔ دھلاوٹ۔

دُھوب پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ شوب پڑنا۔ دھویا جانا۔

دھوبن۔ ہ۔ اسم مونث (۱) دھوبی کی بیوی + کپڑے دھونے والی عورت (۲) ایک چڑیا کا نام +

دھوبی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کپڑے دھونے والا۔ برینٹھا +

دھوبی پاٹ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں حریف کو کمر پر لاد کر دے مارتے ہیں۔ (۲) کپڑا دھونے کی سل یا تختہ +

دھوبی کا چھیلا۔ ہ۔ صفت۔ پرائے مال پر اترانے والا۔ دو رنگا نا موزوں لباس والا +

دھوبی کا کتا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اَللّذی نہ اُلتّذی۔ ادھر نہ ادھر یعنی [illegible] آدمی۔ یعنی نکما اور بیکار آدمی۔ آوارہ گرد جیسے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

دُھوپ۔ ہ۔ اسم مونث (۱) گھام۔ سورج کی روشنی۔ آفتاب (۲) ایک قسم کی خوشبو کا نام جو ہندو پوجا کے وقت جلاتے ہیں +

دھوپ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آفتاب تپنا دن کا ترجمہ۔ تیز دھوپ ہونا [illegible] گرمی ہونا +

[illegible] فعل لازم (۱) دن چڑھنا۔ سورج نکلنا (۲) [illegible] دھوپ آنا۔ ع

ہمکو بھی [illegible] نہ زوال تب غم
دھوپ دیوار سے جب چڑھکے اتر جاتی ہے (اسیر)

دھو

دھوپ چھاں۔ یا۔ چھاؤں۔ ہ۔ اسم مونث۔ روشنی اور سایہ (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں سایہ پڑتا ہے +

دھوپ دانی۔ یا۔ دھوپ دان۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ ظرف جس میں ہندو دھوپ رکھکر جلاتے ہیں جیسے اگرسوز مگرداں وغیرہ۔ دھوپ دینے کا برتن جس میں آگ رکھکر اس پر خوشبودار چیزیں ڈال کر جلاتے ہیں +

دھوپ دینا۔ یا۔ دکھانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دھوپ میں سکھانا یا خشک کرنا۔ دھوپ میں رکھنا۔ دھوپ لگانا۔

دھوپ کھانا۔ یا۔ لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دھوپ میں نکلنا دھوپ میں گرم ہونا۔ تابش آفتاب میں بیٹھنا۔ ع

دیکھکر تار رخط خور کو کہے ہے بادہ نوش
مرغ زریں دھوپ یہ لیتا ہے پر کھولے ہوئے (مرد)

دھوپ میں بال۔ یا۔ سر۔ یا۔ چونڈا سفید کرنا۔ ا۔ نا تجربہ کاری اور ناکردہ کاری میں بوڑھا ہو جانا۔ جہالت میں زندگی کا گزار دینا۔ ع

رہ کے زلفوں میں نظارہ رخ تاباں کا کیا
دھوپ میں اس دل نادان نے کئے بال سفید

دھوپ میں کھڑا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دھوپ میں کھڑا رہنے کی سزا دینا۔ (اکثر ملا بچوں کو یہ سزا دیا کرتے ہیں) +

دھوپ نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آفتاب کا افق یا ابر سے نمایاں ہونا۔ سورج نکلنا +

جلوۂ رخسار جاناں سے نکل آتی ہے دھوپ
وصل کی شب سحر کے ویرانے میں ہو جاتی ہے چھوٹ (ناسخ)

دُھوت۔ ہ۔ ندا۔ کتے کے ہنکانے کی آواز جیسے کتے دھوت یعنی دور ہو۔ بھاگ۔ ہٹ۔ سرک +

دھوتر۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک ہندوستانی موٹا چدرا کپڑا +

دُھوتو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بھونپو۔ ترم۔ بگل۔ ترئی۔ نرسنگھ وغیرہ جو منہ سے بجاتے ہیں +

دھوتی۔ ہ۔ اسم مونث۔ تہبند۔ ساڑھی۔ دھبلا۔

دھوتی بند۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھوتی باندھنے والا۔ ہندو بنیا

بھی موجود ہے۔ لٹریچر کے اختلاط کی وجہ سے خیالات میں ہم آہنگی بھی پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے خیالات کے طریقِ اظہار میں وسعت اور طرزِ تحریر میں جدت متذکرہ امور کا لازمی نتیجہ ہیں۔ چنانچہ عہدِ حاضر کے شعرا کے کلام میں یہ رنگ نہایت نمایاں اور واضح ہے۔ اب تشبیہات کی دنیا اُنھیں فرسودہ اور کہنہ بناؤں پر آباد نہیں، بلکہ وسعتِ مطالعہ اور اختلاطِ خیالات کی وجہ سے اس چمن میں نئی نئی گلکاریاں کی جاتی ہیں۔ حضرتِ جوش ملیح آبادی۔ جگر مرادآبادی، فانی بدایونی ایسے حضرات کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید شاعری میں تشبیہات وتمثیلات نے بالکل نئے اور نہایت دلآویز طور سے جگہ حاصل کی ہے۔ جنابِ الطاف نے اس صنفِ سخن میں خوب طبع آزمائی کی ہے۔ اور ایسی ایسی نادر تشبیہیں پیدا کی ہیں کہ شاعر کی قوتِ مشاہدہ کا ہر صاحبِ ذوق کو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر میں جناب الطاف کے کلام میں سے چند ایک قطعات پیش کرتا ہوں۔ اہلِ نظر اُن کے محاسن کو خود دیکھ لیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ مزید تشریح کی کوشش میں اُن کی اصل دلآویزی کے ضائع ہونے کا باعث بنوں۔ فرماتے ہیں۔ ؎

سایہ افگن ہے فضا پر آج دیوالی کی شب
جگمگاتے ہیں درو دیوار پر زریں چراغ
رات کے پچھلے پہر جیسے وطن کی یاد سے
مسکراتے ہیں کسی مہجور کے سینے کے داغ

گا رہی ہے ایک ٹیلے پر کوئی آتش نوا زمزموں سے پڑ رہی ہیں یوں ہوا میں سلوٹیں
بسترِ ناکامِ الفت کو وفورِ درد سے جس طرح کردیں شکن آلود شب کو کروٹیں

آرہی ہیں یادِ غربت میں وطن کی صحبتیں گر رہے ہیں اشک میری آنکھ سے بے اختیار
دفعتہً جیسے ٹپک پڑتے ہیں چشمِ ابر سے بجلیوں کے ہاتھ سے گوندھے ہوئے اشکوں کے ہار

دوشیزۂ صحرا کے نغموں سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں ؎

دلنشیں تانوں سے یوں معمور ہے ٹھنڈی ہوا
جیسے کچی نیند میں ہلکی سی بارش کی صدا

اب میں حضرتِ الطاف مشہدی کے کلام کے اُس مختص موضوع کی طرف آتا ہوں جس نے اُنھیں عصرِ حاضر کے دوسرے شعرا سے ممیز کیا ہے۔ آج اقتصادی عالم میں سرمایہ اور مزدوری کی ایک حشر زا جنگ چھڑی ہوئی ہے، سرمایہ داروں نے ایک ایسا متحدہ محاذ قائم کر لیا ہے جو شب و روز بالواسطہ یا بلاواسطہ مشرق اور مغرب میں غریب اور مزدور کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ آج دنیا کی ہر طاقت اپنی مخالف اور متحارب قوتوں کو پیس دینے کے لئے کار پیرا ہے۔۔۔ گردشِ افلاک اب صرف ستم رسیدہ عشاق اور غمزدہ مہجوروں کے لئے ہی بلائے جان نہیں۔ بلکہ ہر وہ ہستی جو اپنے اِبقا اور احیا کے لئے سرگرمِ عمل نہیں، یقیناً زود یا بدیر اس چرخ کے نیچے مٹ جانے والی ہے۔ مغربی ممالک میں چونکہ یہ دونوں قوتیں یعنی سرمایہ داری اور مزدوری بالمقابل اور بلاواسطہ صف آرا تھیں۔ اس لئے اُنھیں جلد ہی اس اٹل صداقت اور روشن حقیقت کا احساس ہوگیا کہ اگر قومیت اور وطن کے لئے کوئی نئی اور عظیم الشان بنیاد رکھی جا سکتی ہے تو وہ لازماً ان دونوں ہستیوں میں سے ایک ہستی کی تباہ شدہ بنیادوں پر کھڑی کی جاسکے گی، چنانچہ متخاصم ہستیاں میدانِ عمل میں اُتر آئیں، اور اس کا نتیجہ وہ عالمگیر اقتصادی اور مجلسی جنگ ہے جس کے بے پناہ شعلوں سے آج ہر خطہ کے دامنِ امن کو اپنی لپیٹوں میں لے لیا ہے۔ ہندوستان محکوم ملک تھا اسے اپنی تباہی اور سرمایہ داری کی خوفناک تجاویز کا ایک مدت کے بعد علم ہوا، کیونکہ ؎

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

مگر بالآخر ہندوستانِ مظلوم کے خوابیدہ قسمت اور خفتہ بخت انسانوں کو بھی اس تلخ حقیقت کا احساس ہوا کہ سرمایہ دارانہ نظامِ تمدن کا قیام محض غریبوں کی شکستہ ہڈیوں کی بنیادوں پر ہی ہو سکتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بے کس انسان نے فرطِ الم اور کثرتِ رنج سے دردناک چیخ ماری، اور ہندوستان بھر کے غربت کدوں سے الاماں، الاماں، کی صدائیں بلند ہونی شروع ہوگئیں، مزدور کے اس دردِ تلملانے والا کون شخص تھا، ہاں! یہ وہ انسان تھا، جس کے دل میں قدرت نے "سارے جہاں کا درد" مضمر کیا ہوا ہے ۔۔۔ اور وہ شاعر ہے۔ شاعر کی دوربیں اور حقیقت شناس نگاہوں پر سب سے پہلے یہ صداقت واضح ہوئی، اور اُس نے بیتاب ہو کر اپنے مظلوم لیکن بے حس بھائیوں کو جھنجھوڑنا شروع کیا چنانچہ نوجوان شعراء کا ایک طبقہ قدرت نے ایسا

بقال۔ غلہ فروش وغیرہ ؎
وہ مغنی نہ رہا اور وہ ساقی نہ رہا
دھوتی بندوں کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہا (آزردہ)

دھوڑے ۔ ہ ۔ تابع فعل (گنوار) قریب ۔ نزدیک ۔ پاس ۔ نیڑے ۔ متصل +

دھوڑے دھاڑے ۔ ہ ۔ تابع فعل (گنوار) آس پاس قرب وجوار +

دھونسنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (پورب) (۱) ٹھونسنا ۔ ٹھانسنا ۔ داب کر بھرنا ۔ (۲) سینگوں سے ٹکر مارنا ۔ (۳ ۔ گنوار) پیٹنا ۔ مارنا (۴ ۔ عو) برتنا ۔ استعمال کرنا ۔ لانا جیسے برس روز سے یہ رضائی دھونس رہی ہوں ۔

دھوک ۔ ہ ۔ اسم مونث (دوک کا بگڑا ہوا ہے) کلابتوں بٹنے کی سلائی +

دھوکا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) بتا ۔ فریب ۔ حیلہ ۔ مکر ۔ دغا ۔ چھل ۔ جھکل (۲) غلط فہمی ۔ مغالطہ ۔ اشتباہ ۔

دھوکا دھڑی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ مغالطہ ۔ چھل بتا ۔ مکر و فریب +

دھوکا دہی ۔ ہ ۔ اسم مونث (قانون) فریب دہی ۔ فریب بازی حلف دروغی +

دھوکا دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ فریب دینا ۔ مغالطہ میں ڈالنا چھل کرنا ۔ بتا دینا +

دھوکا کھانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ فریب میں آنا ۔ غلطی میں پڑنا ۔ مغالطہ ہونا + چوکنا ۔ خطا کرنا +

دھوکا ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ مغالطہ ہونا ۔ شبہ ہونا ۔ چوک پڑنا ۔ غلطی ہونا ۔ سہو ہونا ۔ دم یا فریب میں آنا +

دھوکر چھلا ۔ یا ۔ **پیسہ اٹھانا** ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ عود مراد یا منت مانتے وقت نیاز دلانے کے واسطے چھلے یا پیسہ کو پاک کر کے رکھنا تاکہ کامیابی کے وقت اس کی شیرینی تقسیم کی جائے ۔ منت ماننا ۔ نیاز ماننا ۔ نذر ماننا ۔ شیرینی یا دونا ماننا ۔ ؎ رباعی
رنگیں سے لیا تھا میں نے رو کر چھلا + دکھلاؤنگی کیا منہ اسے کھو کر چھلا
پاؤں جو وہ چھلا تو دو ابٹھکے دوں + منت کا اٹھاتی ہوں میں دھو کر چھلا (رنگین)

دھوکے ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) دھوکا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے یائے مجہول کے ساتھ تبدیلی کی حالت +

دھوکے باز ۔ ہ ۔ صفت ۔ فریبی ۔ دمباز ۔ چھلیا ۔ مکار ۔ دغا باز +

دھوکے کی ٹٹی ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) وہ ٹٹی جس کی اوٹ میں شکاری شکار کھیلتے ہیں ۔ ؎
خدا لگتے بڑھی گو ہو میں جیسے مرغ نظر + دھوکے کی ٹٹی تیرے عاشق کا سہرا ہو گیا
یہ محاورہ شکاریوں سے لیا گیا ہے جو ٹٹی کے آڑ میں گھات لگاتے ہیں +
(۲) فریب میں لانے والی چیز ۔ دکھاوے کی چیز ۔ مغالطہ میں ڈالنے والی چیز ۔ ؎
تکلیں جو دیکھتا ہے یہ جا بجا کہیں عیاں
سب کچھ ترے لئے ہیں یہ دھوکے کی ٹٹیاں (ناظم)
(۳) کچا جو دھوکا جو چیز ۔ نازک چیز ۔ بودی چیز +

دھوکے میں رکھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ جھوٹی امید میں رکھنا ۔ جھوٹا وعدہ کرنا + مغالطہ دینا ۔ دم دینا +

دھول ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ گرد ۔ خاک ۔ ریت + ریگ + راکھ ۔ خاکستر +

دھول اڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) گرد اڑانا ۔ (۲) رسوا کرنا ۔ بدنام کرنا ۔ (۳) آوارہ پھرنا ۔ خراب خستہ پھرنا جیسے یونہی دھول اڑاتا پھرتا ہے +

دھول اڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) خاک اڑنا ۔ گرد اڑنا ۔ (۲) بدنامی اور رسوائی ہونا (۳) برباد ہونا ۔ تباہ ہونا ۔ جیسے اُس کے ہاں دھول اُڑ گئی +

دھول جھاڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) خاک جھاڑنا (۲) پیٹنا جوتے سے خبر لینا ۔ بے حیا کو مارنا ۔ زدوکوب کرنا ۔ شلاق کرنا +

دھول جھڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ گرد دور ہونا ۔ گت بنا ۔ سزا ملنا +

دھول کی رسی بٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (ہندو) بنیاد ۔ محنت کرنا ناممکن بات کی کوشش کرنا +

پیدا کر دیا جس کے ہاتھوں شاید مزدور کی تباہ قسمت کا احیا خدائے تعالیٰ کو منظور ہے۔ ان شاعروں نے مزدوروں کی بے نوا زندگی کا تجزیہ کیا، اور دنیا کے سامنے اُن مناظر کو پیش کیا۔ اُن واقعات کا اعادہ کیا، جن کے ذریعے سے سرمایہ دار اپنی بے پناہ اور ہمہ گیر قوتوں سے غریبوں کی خانماں خراب بنیادوں پر اپنے محلوں کی تعمیر کر رہے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ یہ تمام شاعر سرمست نوجوان ہی نہیں، بلکہ اُن میں سے اکثر و بیشتر شعراء رئیس ابن رئیس ہیں، اس ضمن میں اگر حضرت جوش ملیح آبادی کا نام گرامی پیش کیا جا سکتا ہے تو پنجاب کے مایۂ ناز نوجوان شاعر حضرت الطاف مشہدی بھی خاندانی رئیس اور ایک مرفہ الحال سادات کنبہ کے رکن ہیں۔ بلند معاشرتی اور مجلسی حیثیت کے مالک ہیں۔ اس کے باوجود اُنھوں نے مزدور اور غریب کی زندگی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ کچھ اس درجہ حقائق پر مبنی ہے کہ شاعر کی قوتِ احساس اور مشاہدہ کی داد دینا پڑتی ہے۔

"شریکِ زندگی کے نام آخری پیغام" آپ کی ایک نظم ہے۔ ابتدا ہی میں بیمار شوہر کی غریب الوطنی اور بے چارگی کا نقشہ کچھ اس دردانگیز انداز سے کھینچتے ہیں کہ پڑھنے والا بے قرار ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اے شریکِ زندگی، اے واقفِ رنج و الم آج وہ شوہر ترا غربت میں ہے وقفِ ستم
جس کے تلوؤں کو گلوں کی پتیاں زخمی کریں ریشمی بستر کی جس کو سلوٹیں سونے نہ دیں
آج وہ بیکس زمانے کا گلہ کرتا ہوا جا رہا ہے سوئے منزل سسکیاں بھرتا ہوا

اس کے بعد آپ بہارِ عالم کی خزاں انجامی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

تجھ کو تیری کمسنی میں بیوگی کا واسطہ بیکسی [illegible]، بیچارگی کا واسطہ
حسن کی معصوم آہوں کی قسم دیتا ہوں میں عشق کی پُرہول راہوں کی قسم دیتا ہوں میں
بھول جانا مجھ کو بس یہ آخری پیغام ہے اس حیاتِ [illegible] روزہ کا یہی انجام ہے

یہ کتابِ ہستیٔ فانی کی اک تفسیر ہے
خواب جو دیکھا ہے میں نے اسکی یہ تعبیر ہے

شاعری اور مصوری ادبِ لطیف کی اہم ترین علمبردار ہیں، شاعر کا مقام نسبتہً بلند ہے، وہ الفاظ میں رنگ ہی نہیں، جان پیدا کرتا ہے، الفاظ کی ترکیب اور بندش ہی سے وہ کام لیتا ہے کہ دل و دماغ مناظر و مشاہدے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ حضرت الطاف کے کلام میں یہ خصوصیت ہے کہ واقعہ اور منظر کو اس دلآویز طور پر پیش کرتے ہیں کہ سننے والا بے اختیار ہو جاتا ہے، آپ کی ایک بڑی مشہور نظم "وصیت" ہے۔ نظم میں کیسے کہوں، اور اس کے علاوہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا، شاعرانہ لوازمات کے لحاظ سے ایک اکمل نظم ہے۔ واقعاتی اور عملی دنیا میں "کوسِ رحیل" جو پکار پکار کر اہلِ کارواں کو دعوت دے رہی ہے کہ زندگی اور اس کا حظ مسلسل حرکت اور پیہم عمل کا نام ہے، الطاف صاحب نے اس نظم میں سرمایہ دار کے عفریت منظر چہرہ سے اس طرح نقاب کشائی کی ہے کہ سرمایہ داری اپنی پوری نفرت آفریں اور کراہت خیز شکل میں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے، اس کے علاوہ مزدوری اور غربت، بے چارگی اور بے کسی کی ترجمانی کرنے کا حق بھی کامل طور پر ادا کیا ہے۔ نظم میں ایک مزدور کے گھر اس کی تصویر کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ؎

چشمِ عبرت! آ دکھاؤں میں تجھے وہ سرزمیں چومتی ہے جس کی چوکھٹ کو فرشتوں کی جبیں
خشک ٹکڑا بھی جہاں مزدور کو حاصل نہیں ہے لہو سے جس کے رنگیں اہلِ زر کی آستیں
آہ! یہ اُس شیر دل مزدور کی تصویر ہے جس کے ہاتھوں رحمتوں کے باب کی زنجیر ہے

دنیائے عمل میں مزدور کی اس سے جامع تعریف کیا ہو سکتی ہے؟ "جس کے ہاتھوں رحمتوں کے باب کی زنجیر ہے"۔ اس کے بعد غریب الوطن مزدور کی بیوی کو بستر علالت پر دکھایا گیا ہے۔ ؎

موسم سرما کی شب سہمی ہوئی ہے کائنات سو رہا ہے خامشی کی گود میں سازِ حیات
اک جمیلہ جس کا شوہر گھر سے کوسوں دور ہے اپنے بیکس لاڈلوں کو دیکھ کر رنجور ہے
چہرہ افسردہ تنِ نازک علالت کا شکار دم لبوں پر اور آنکھوں میں کسی کا انتظار
مشعلِ راہِ عدم ہیں سینۂ بریاں کے داغ ہچکیوں پر آ رہا ہے زیست کا دھندلا چراغ

اس کے غم انگیز واقعات بیان کرتے ہوئے "مزدور جمیلہ کی وصیت" تحریر فرماتے ہیں جو اشعار کے پردے میں مظالم کی زندہ تفسیر ہے۔ جمیلہ کی زبان سے سرمایہ اور غربت کی روح فرسا باہم آویزی بیان کی گئی ہے، اور دلِ مزدور کی جس طرح ترجمانی کی گئی ہے وہ کچھ الطاف صاحب ہی کا حصہ ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اے ہوا! اے تیرگی بخت! اے پُرنم فضا جب سنبھالیں ہوش یہ معصوم دل نامِ خدا
ان سے کہنا کر گئی ہے یہ وصیت ماں تمہیں اہلِ دولت نے ملایا خاکِ ذلت میں ہمیں

زورِ بازو سے بدل دو گردشِ ایام کو نوچ لو زر لعنت میں لپٹے ہوئے اصنام کو

دَھُول - ہ - اسم مونث (۱) دھپا - چانٹا - تھپڑ - سرچنگ - دھپ (۲) نقصان - ٹوٹا - خسارہ (۳) جوار کا ہرا چھلکا جسے گنّے کی طرح چوستے ہیں +

دھول جڑنا - ہ - فعل متعدی - دھپا لگانا - تھپڑ مارنا +

دھول دھپا ... ہ

دھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایکدن (غالب)

دھول کھانا - ہ - فعل لازم - چانٹا کھانا - دھپا کھانا - سرچنگ خوردن +

دھول لگانا - یا - مارنا - ہ - فعل متعدی - دھپا لگانا - چانٹا سہی کرنا - سرچنگے زدن کا ترجمہ +

دھول لگنا - ہ - فعل لازم - چانٹا لگنا - خسارہ ہونا - ٹوٹا ہونا - نقصان ہونا +

دَھُولَا - ہ - صفت (گنوار) سفید - ابیض - چٹا +

دھولا پڑنا - ہ - فعل لازم (گنوار) سفید پڑنا - خوف کے مارے یا کسی صدمہ سے زرد پڑ جانا +

دُھولیا پیر - ہ - اسم مذکر - لڑکوں کا ایک فرضی پیر +

دُھولیا پیر کی قسم
دُھولیا قسم } - ہ - اسم مذکر - (ایک طرح کی قسم جو بچے اس طرح پر کھلواتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کی رپ میں خاک بھر کر اسپر ایک تنکا کھڑا کر دیتے ہیں اور قسم کھانے والے سے کہتے ہیں کہ تو اس تنکے کو منہ سے اٹھا جب وہ منہ کے سامنے لاتا ہے تو اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ سے اس طرح اچھال دیتے ہیں کہ ساری خاک اس کے منہ پر جا پڑتی ہے اور پھر خوب ہنستے ہیں - ہ

دھولیا مجکو کھلائے کو قسم آج اگر + انجمن میں وہ بت انجمن آرا اُٹھے
تو الٰہی پڑے اُس شخص کے سینہ میں گڑا + جو کہے یہ ترے دانتوں سے تنکا اٹھے (الخیر)

دُھوم - ہ - اسم مونث (۱) شور - غل + ہنگامہ - غل - غپاڑا - ہ

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے (فدوی)

(۲) آوازہ - غلغلہ - شہرت - شہرہ - دھاک - ہ

دھوم ہے آفاق میں تیرے عذار صاف کی
اپنا آئینہ نہیں کرتا ہے سکندر پسند (ناسخ)

(۴) افواہ - خبر - اڑائی +

دھوم دھام - ہ - اسم مونث (۱) شان و شوکت - طمطراق - شکوہ - بھیڑ بھڑکا - کرّوفر - احتشام - نمود - ٹھاٹ باٹ - دبدبہ - بھیڑ بھٹّا (۲) زور شور - ریل پیل - ہ

دنبال ہر نگاہ ہے صدر کارواں سرشک
برسے ہے ابر چشم بڑی دھوم دھام سے (میر)

(۳) غل شور - آوازہ - غلغلہ - دھاک - شہرہ - ہنگامہ آرائی - ہ

ولولے تھے شباب تک اپنے + اب ہماری وہ دھوم دھام نہیں (یار بحر)

دھوم دھڑکا - ہ - اسم مذکر - ہنگامہ - غل غپاڑا - شور و غلغلہ ناٹے ہو + ہ

پرسہ دینے کو مرے لوگ چلے آتے ہیں
گھر میں تو دھوم دھڑکا ہے لحد سونی ہے (بحر)

دھوم ڈالنا - ہ - فعل لازم - عو - ہنگامہ برپا کرنا - غل مچانا - شور کرنا +

دھوم سے - ہ - تابع فعل - کرّوفر سے - بھیڑ بھڑکے سے - شور و غل سے - باجے گاجے سے + تزک و احتشام سے +

دھوم مچانا - ہ - فعل لازم (۱) غل شور کرنا - غل مچانا - ہنگامہ برپا کرنا - چلّانا - ہ

راتدن دھوم مچائیں جو مرے طفل سرشک
سچ ہے پھر خواب کا کیونکر ہو گزر آنکھوں میں (ناسخ)

(۲) دہائی دینا - فریاد کرنا - واویلا مچانا +

دھوم مچنا - یا - پڑنا - یا - ہونا - ہ - فعل لازم ہنگامہ برپا ہونا - چیخ دھاڑ پڑنا - دھاک بندھنا - شہرت ہونا +

دُھونمک دَھیّا - ہ - اسم مونث - عو - غل شور - واویلا ہنگامہ

دُھوں - ہ - اسم مونث - توپ کی آواز +

دھوں دھوں - ہ - اسم صوت - توپوں کی متواتر آواز +

دھوں دھوں کار - ہ - صفت - نہایت زور کی بارش یا بخار کے موقع پر بولتے ہیں جیسے دھوں دھونکار مینہ برسنا یا دھوں دھونکار بخار چڑھنا +

دھُوں - ہ - اسم مذکر - بیس سیر کا وزن + بیس سیر آدھا من (صحیح)

کھینچ لو ان معصیت کاروں کی بینائی کا نور　　توڑ کر رکھ دو زر و دولت کے بندوں کا غرور
ٹھوکروں سے سیم و زر کے بُت ملا دو خاک میں　　تب مسرت کی چمک ہو دیدۂ نمناک میں
کہنے پائی تھی یہیں تک وہ کہ شمعِ زندگی　　موت کے سموم جھونکوں سے اُلجھ کر رہ گئی

بہت طویل نظم ہے۔ میں اسے یہیں ختم کرتا ہوں۔

شاعر فطرۃً آزاد ہے، اور مادرِ وطن کو آزاد دیکھنے کا آرزومند۔ اُس کی تلوار اُس کے نغمے ہیں۔ جو مردہ اجسام میں روحِ حیات پھونک دیتے ہیں۔ الطاف ہندی مزدور اور محکوم کو دعوت دیتے ہیں کہ ؎

ہوش میں آ! توڑ کر رکھ دے غلامی کی کمند　　ڈال آزادی کے میدان میں ترقی کا سمند
آ، بدل دیں اُٹھ کے بندی کی غلامانہ روش　　آ کچل دیں زر کے بندوں کو کہ مٹ جائے خلش
آ، کہ سفاکانہ فطرت ہی کو کر دیں ختم آج
آ، کہ دنیا سے مٹا ڈالیں جفاؤں کا رواج

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

یہی ہوگا نتیجہ بے کسوں کی آہ و زاری کا　　کہ ٹکڑے ہو کے رہ جائے گا بُت سرمایہ داری کا

ماتمی جلوس دیکھتے ہیں۔ دل کے غم و اندوہ کے ساتھ ساتھ اُسوۂ حسین علیہ السلام پیش نظر ہے۔ مسلمانوں کی بے حسی اور ریاکاری کو دیکھ کر تڑپ اُٹھتے ہیں۔ برملا کہتے ہیں ؎

لب پر حسینؑ! طوقِ غلامی گلے کی زیب　　اسلامیو! خدا کو بھی دینے لگے فریب؟
مذہب تمہارا خام ہے، ایمان خام تر　　رونا تمہیں حرام ہے، ہنسنا حرام تر

"شاعری جزویست از پیغمبری" صحیح نہیں اتنا ہے۔ چنانچہ الطاف خود ایک نظم "تعارف" میں تحریر فرماتے ہیں۔ ؎

سُننے والے عظمتِ شاعر سے تو واقف نہیں　　تیری آنکھوں میں جبھی یہ تمکنت ہے بالیقیں
میری تحریروں میں بجلی آگ کا طوفان ہے　　زر کے بندوں کے لئے جو موت کا سامان ہے
نور کا جوبن مرے افکار کی قندیل میں　　قدسیوں کا رقص میری محفلِ تخئیل میں
معصیت زادے اکڑ کر ترے تو زر دیکھا میں　　ٹھوکروں سے سیم و زر کے بت کا سر پھوڑ دیکھا میں

اس نوجوانی ہی میں الطاف کے کلام کو مقبولیتِ عام کے بلند مدارج حاصل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مدت سے ملک کے ممتاز جرائد، شاہکار۔ زمانہ، کلیم، معارف، رومان، ہمایوں، ادبِ لطیف میں اُن کا کلام ہمیشہ التزام سے شائع ہوتا ہے۔

مجھے علمِ عروض، اور اُس کے نظریات میں اپنی ہمیانگی اور بیچارگی کا کما حقہٗ احساس ہے، اور معترف ہوں کہ جنابِ الطاف کا کلام میں نے تنقید کی اس روشنی میں دیکھنے سے پہلو تہی کی ہے۔ مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جو پیغام پنجاب کا نوجوان شاعر اپنے اشعار میں ہمیں دے رہا ہے، اُس پر قومیت اور وطنیت کی بلند ترین عمارات کو قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور وقت آنے والا ہے کہ الطاف کا کلام نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہوگا جس کی روشنی میں ملک اپنے پاکیزہ مقاصد اور منازلِ مقصود تک پہونچ سکے گا۔

انتظار

جس طرح اے حُسنِ خوبیں نبضِ کاہ و روحِ کوہ　　روز و شب اک لرزشِ پیہم سے رہتے ہیں دوچار
کاہ کے دل میں مچلتا ہے بفکرِ رنگ و بُو　　تابشِ خورشید و موجِ بادوباراں کا شرار
کوہ میں فرطِ خوشی سے ناتراشیدہ صنم　　ڈھونڈتے ہیں بُت تراشوں کی نظر دیوانہ وار!
یُوں ہیں میرے مضمحل جوہر، مرے افسردہ عزم
تیرے ہلکے سے تبسم کے لئے ہیں بے قرار!

جوش

(دھوان ہے)

دُھونا - ہ - اسم مذکر (پورب) رال - ایک قسم کا گوند جو آگ کو بہت جلد قبول کرتا ہے +

دھونا - ہ - فعل متعدی (۱) پانی سے صاف کرنا - پاک کرنا [illegible] کا ترجمہ (۲) دور کرنا - زائل کرنا جیسے دل سے بات دھونا +

دَھونتال - ہ - صفت - عو - کام [illegible] مضبوط - قوی - دلیر +

دَھونس - ہ - اسم مونث (۱) استحصال [illegible] وصول کرنے کی بابت زمیندار سے دلوایا جائے (۲) دھمکی - تخویف - تہدید (۳) دم - جھانسا - پٹی - فریب - دھوکا +

دَھونس باندھنا - ہ - فعل لازم - [illegible] باندھنا - زائد مصارف اختیار کرنا +

دَھونس پٹی - ہ - اسم مونث - دم جھانسا - دم دلاسا +

دَھونس دینا - ہ - فعل متعدی - دم دینا - جھانسا دینا + دھمکی دینا + فریب دینا +

دھونسا - ہ - اسم مذکر - دمامہ - نقارہ کلاں - بڑا نقارہ +

دھونسا کھانا - ہ - فعل لازم - شامت آنا +

دھونسنا - ہ - فعل لازم - عوام (۱) ٹھونسنا - دبانا (۲) [illegible] مارنا +

دھونسیا - ہ - اسم مذکر (۱) دمباز - مکار - فریبی - جھانسیا (۲) وہ شخص جو بالگزاری وصول کرنے کے واسطے جائے اور اپنا خرچ بالگزار سے لے +

دُھونکنا - ہ - فعل متعدی - آگ پھونکنا + آگ جلانا +

دھونکنی - ہ - اسم مونث - دم کش - آگ پھونکنے کا آلہ وہ کھال جس سے لوہار آگ دھونکتے ہیں +

دھونکنی لگنا - ہ - فعل لازم - سانس چڑھنا - دم پھولنا - ہانپنا -

دُھونی - ہ - اسم مونث - دھواں - کسی چیز کو جلا کر بخور لینا - بخور + تپسیوں یا ہندو فقیروں کی آگ کا ڈھیر جس کے سامنے وہ بیٹھے رہتے ہیں +

دھونی جگانا - ہ - فعل متعدی - ہندو - آگ جلانا - تپسیوں کا آگ کے

سامنے بیٹھ کر تپ کرنا - دھونی رمانا -

دھونی دینا - ہ - فعل متعدی - بخور دینا - دھواں دینا - دھواں سنگھانا +

دھونی رمانا - ہ - فعل لازم - کسی جگہ آگ جلا کر جوگیوں کی طرح ہو بیٹھنا - جاگزین ہونا - فقیر ہو کر بیٹھنا - فقیری لینا - ؎

رمائے بیٹھے ہو دھونی جوان کے در پر تم
ہوا ہے کیا تمہیں سید بھلا سنو تو سہی (مولف)

دھونی لگانا - ہ - فعل متعدی - آگ جلانا - جاگزین ہونا - جم کر بیٹھنا - دنیا کو ترک کر کے فقیری اختیار کر لینا - کا - دنیا [illegible] کو تج دینا - ؎

گھر میں جا سکتے نہیں اس عشوہ گر کے سامنے
دل میں ہے دھونی لگا دیں اس کے در کے سامنے (معروف)

دھونی لینا - ہ - فعل لازم - بخور لینا - دھواں چڑھانا - دھواں لینا +

دھوون - ہ - اسم مذکر - دُھلی ہوئی چیز کا پانی + وہ پانی جس میں کوئی چیز دھوئی گئی ہو - ؎

عمر خضر سے اس کی زیادہ ہو زندگی
دھوون پئے جو یار کی زلف دراز کا (آتش)

دھویا دھایا - ہ - اسم مذکر - بے غیرت - بے شرم - سادہ لوح - پاک صاف - شستہ وصاف +

دھویا دیدہ - ا - صفت - عو - بے لحاظ - بے شرم - بے حیا + بیدید - شوخ چشم + بے غیرت +

دُھوئیں - ہ - اسم مذکر - دھواں کی جمع +

دھوئیں اڑانا - ہ - فعل متعدی (۱) دھجیاں اڑانا - پرزے اڑانا - اکھاڑ پھینکنا + ؎

نالہ اک دم میں اڑا دیوے دھوئیں
چرخ کیا اور چرخ کی بنیاد کیا (مومن)

آہ نے دل کے کیا اٹھائے دھوئیں
چاہ بابل سے بھی اڑائے دھوئیں (؟)

(۲) جلا کر خاک سیاہ کرنا - تباہ و برباد کرنا - پراگندہ و پریشان کرنا

شہیدِ محبت!

مرزا محمد اشرف تاتاری

معنون بہ نام نامی مخلص محب سید محمود علی طرزی

ستی مرکب ہے ست اور آتی سے۔ ست سے مراد ساتھ اور آتی سے مراد یہ یا اس کی۔

گویا ستی ہونے والی یہ کہتی ہے کہ یہ میری محبت کا مرکز۔ میری زندگی کا ملجا و ماوا۔ میرے تخیل کا مسکن۔ صرف یہ رہا ہے اور یہ میرے ساتھ اور میں اس کے ساتھ ابداً الآباد تک رہیں گے۔

"ستی سچی محبت کی یادگار ہے"

اس کے بعد زمانے نے اس کو خودغرضی سے جاری رکھا۔ عورت نرم دل اور محبت والی ہستی ہے۔ عورت کو اکثر سچی اور ناقابلِ برداشت محبت ہوا کرتی ہے۔

عورت کو قدرت نے جو مادہ سچی اور مستحکم محبت کا دیا ہے وہ مردوں میں کم پایا جاتا ہے۔

عورت محبت کی بھوکی۔ محبت کرنے والی۔ محبت کی غلام اور سب کچھ یہاں تک کہ خود اپنے کو محبت کی خاطر فنا کر دینے والی ہے۔

جب سے "ستی" کی رسم جاری ہوئی آج تک کبھی نہیں سنا کہ مرد بھی اپنی اُس لطیف ہستی کے ساتھ جسے وہ نہ صرف ہر چیز سے بلکہ خود اپنے سے اعلیٰ اور برتر کہتا رہا ہے۔ "ستی ہوا ہو"

محبت کے انتہائی شریف جذبے سے متاثر ہو کر بہت سی پاکبازانِ محبت نے اپنے کو اپنے محبوب کے ساتھ ختم کر دیا ہے۔ مگر۔ اس کے بعد اس شریف جذبے کو خودغرض مردوں نے رسم بنا لیا۔

اس رسم کی تکمیل کے ساتھ ایک طرف تو اپنی اور اپنے خاندان کی فرضی عزت وابستہ تھی، اور دوسری طرف مظلوم بیوہ سے نجات پانے کا جذبہ بھی کارفرما تھا۔

اس رسم کو جبراً بھی ادا کرایا جاتا تھا۔ اگر ادا نہ کی جاتی تھی تو اُس مظلوم کو ایسی حالت۔ ایسی صورت۔ ایسی زندگی اور ایسی طرزِ معاشرت میں رکھا جاتا تھا کہ وہ اور اُس کی دیکھنے والیاں اُس زندگی پر موت کو ترجیح دیتی تھیں۔ شادی اور خوشی کے مواقع پر اُس کی شرکت تو کجا اُس کا نظر پڑ جانا تک منحوس خیال کیا جاتا تھا، ۲۴ گھنٹے صرف ایک وقت اُبلا ہوا کھانا اُس کو دیا جاتا تھا، کسی خوشی کا خیال کیسا، ہنسنا تک اُس کے واسطے ممنوع تھا، بال جو عورت کی محبوب زینت ہوتے ہیں، جڑ سے کاٹ دئے جاتے تھے۔ موٹے جھوٹے معمولی ایک دو کپڑے سال بھر کے لئے اُس کو دیدئے جاتے تھے کہ خود دھو کر پہن لیا کرے۔ کسی بچے کو اُس کے پاس جانے کی اجازت نہ ہوتی کہ ایسا نہ ہو کہ اُس کی بڑی قسمت کا پرتو اس بچے کی آئندہ زندگی کو تباہ کر ڈالے۔

اس طرح اس کی دیکھنے والیاں اس زندگی سے خوف کھاتیں، اور وقت پر ستی ہو جانا بہتر جانتیں۔

الغرض ستی کا شریف جذبہ رفتہ رفتہ خالص محبت کے اظہار سے

خراب و خستہ کرنا + س

بس اے تپِ محبت کب تک یہ شعلہ خیزی
تو نے دھوئیں اڑائے آخر جلا جلا کر (ممنون)

دھوئیں بکھیرنا - ۵ - فعلِ لازم (۱) نکتہ چینی کرنا - خوب خبر لینا - بحث میں ہرانا (۲) دیکھو دھوئیں اڑانا +

دھوئیں کے بادل اڑانا - ۵ - فعلِ متعدی بے بنیاد اور بے سرو پا بات بیان کرنا +

دَہَنے - ۵ - اسم مذکر - عو - محرم کے دس دن - ماہ محرم جیسے دہے کا مہینا (پنجابی تعزیہ کو بھی کہتے ہیں)

دِھی - ۵ - اسم مونث (ہندو) بیٹی - دختر +

دہی - ۵ - اسم مذکر - جما ہوا دودھ - جغرات (ہندو مونث بولتے ہیں)

دِھیان - ۵ - اسم مذکر - خیال - تصور + توجہ + سوچ بچار + مراقبہ - لحاظ - التفات +

دھیان آنا - ۵ - فعلِ لازم - یاد آنا - خیال آنا +

دھیان بٹانا - ۵ - فعلِ متعدی - اور طرف توجہ کرنا - تصور کا دوسری طرف لگانا - س

ہمنشیں مت ہو خفا گر نہ سنوں بات تری
اک تصور ہے کہ وہ دھیان بٹا دیتا ہے (جرأت)

دھیان بٹنا - ۵ - فعلِ لازم - ایک طرف سے دوسری طرف توجہ ہونا - خیال بٹنا + تصور کا اور طرف ہونا - س

نصیحت کرنے سے ناصح ہٹے گا
نہ دھیان اپنا بٹا ہے نے بٹے گا (جرأت)

دھیان بندھنا - ۵ - فعلِ لازم - خیال بندھنا - تصور ہونا - کسی کا خیال آنا + س

سارے عالم ہی سے بیزار وہ کچھ بیٹھا ہے
آج جرأت کو خدا جانے یہ کیا دھیان بندھا (جرأت)

دھیان پر چڑھنا - ۵ - فعلِ لازم - ذہن پہ چڑھنا کسی بات کا بخوبی خیال میں آجانا +

دھیان چڑھنا - ۵ - فعلِ لازم - ذہن نشین ہونا + یاد آنا - خیال آنا +

دھیان دینا - یا - لگانا - ۵ - فعلِ لازم - توجہ کرنا - کان لگانا - خیال سے سننا - کسی کام کا اندیشہ و فکر کرنا +

دھیان رہنا - ۵ - فعلِ لازم - خیال رہنا - توجہ رہنا - س

دھیان رہنا شرط ہے اس دلبرِ مغرور کا
فکر سے نزدیک ہو جاتا ہے مضمون دور کا (آتش)

دھیان سے - ۵ - تابع فعل - توجہ سے - خیال سے +

دھیان سے اترنا - ۵ - فعلِ لازم - خیال سے اترنا - یاد نہ رہنا - بھول جانا - سہو ہونا -

دھیان لگنا - ۵ - فعلِ لازم - خیال ہونا - توجہ ہونا +

دھیان کرنا - ۵ - فعلِ لازم - توجہ کرنا - خیال کرنا - سوچنا - سمجھنا - فکر کرنا +

دھیان میں آنا - ۵ - فعلِ لازم - خیال میں آنا - ذہن پر چڑھنا -

دھیانا - ۵ - اسم مذکر (ہندو) (۱) داماد یا بمنزل داماد جیسے بھتیجا بھانجا (۲) بیٹی یا بہن کی اولادِ نرینہ +

دھیان میں نہ لانا - ۵ - فعلِ لازم - خیال میں نہ لانا - توجہ نہ کرنا - لحاظ نہ کرنا +

دِھیانگی - ۵ - اسم مونث (۱) دن بھر کی مزدوری - یومیہ دہاڑی (۲) ایک دن کی اجرت - ایک دن کا کام +

دِھیانی - ۵ - صفت (ہندو) خدا سے لو لگانے والا - صاحبِ تصور جیسے گیانی دھیانی + (۲) بیٹی بھتیجی وغیرہ جیسے دھی دھیا کا لاگ دیدو - نیز بیٹی یا بہن کی اولاد +

دِھیر - ۵ - اسم مونث (ہندو) (۱) صبر - تحمل - استقلال (۲) ہمت جرأت - دلیری +

دھیر بندھانا - ۵ - فعلِ متعدی - ہمت بندھانا - جرأت دلانا

دِھیرا - ۵ - صفت (پورب) دھیما - متحمل - نرم - ملایم - صابر +

دِھیرج - ۵ (ہندی) اسم مونث (۱) دیکھو (دھیر) (۲) مستعدی مضبوطی +

دھیرج دھرنا - ۵ - فعلِ لازم (ہندو) صبر کرنا - تحمل کرنا - تھاوس کرنا +

دھیرج کی پہاڑی - ۵ - اسم مونث - مضافاتِ دہلی کی ایک

کوسوں دور ہو گیا، اور خود غرضی کی شکار گاہ بن کر رہ گیا۔

شہنشاہ اکبر نے اس رسم کو ایک حد تک روکا، اس کے بعد برٹش گورنمنٹ نے اس کو قانوناً بند کر دیا۔ اچھا کیا، اور بہت اچھا کیا۔ کیونکہ یہ فعل اب جذبۂ محبت کا فعل شاذ ہی رہ گیا تھا، ورنہ مجبوری کا فعل تھا۔ مگر اچھی چیز فنا نہیں ہو سکتی۔ اُس پر چاہے کتنا ہی گرد و غبار یا خود غرضی کی کیچڑ ڈال دی جاوے مگر کبھی نہ کبھی جب صحیح جذبات کا زور ہوتا ہے تو نمایاں ہو ہی جاتی ہے۔

کلکتہ میں ۲۰ یا ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء کا واقعہ محبت کے دربار میں ذرّیں اسی پر ہمیشہ رونق افروز نظر آیا کرے گا۔ اس خیال سے کہ پسماندگان کے اخلاقی نقطۂ نظر سے اُن کے نام لینا مناسب نہیں، نام اور جگہ بدل کر واقعہ مِن و عَن لکھا جاتا ہے۔ رامیش کی بیوی رام دیوی کا واقعہ بھلایا نہیں جا سکتا۔

رامیش چند۔ ڈھاکے کا رہنے والا ایف اے پاس پولیس میں بھرتی ہو گیا، ۲۴ سال کی عمر تھی کہ راما (راما دیبی) سے جس کی عمر ۲۰ سال تھی شادی ہو گئی۔ راما کی تعلیم یوں تو زیادہ نہ تھی مگر گھر کے کام کاج خط پتر لکھنے، اخبار، قصہ، کہانی کی کتابیں پڑھ لینے کے لئے کافی تھی۔ فسانہ اکثر پڑھتی۔ اُس میں سعدی اور حافظ کے اشعار کا ترجمہ پڑھا، ان کا چسکہ لگا اور بنگلے میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر اُن کے کلام کا ترجمہ پڑھتی اور لطف لیتی۔

شادی کے بارے میں اُس کا تخیل اُس زندگی کا تھا جس کی فضا میں اُس کا خیالی شوہر اُس کے خیالات کی ترجمانی کرے، جو خیالات اور جذبات اُس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں پیدا ہوں وہ اُن کا ذکر کیا کرے۔ رامیش کا زمانہ ابتدائی زندگی میں ذرا عاشقانہ گزرا تھا۔ اُس کے دوستوں میں ہری شنکر، یعقوب علی اور رام لال خصوصیت رکھتے تھے، ان تینوں کی رنگین طبیعت نے رامیش کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا اور ان چاروں کی محبت کا اصلی رنگ جب یہ سب جمع ہوتے تب معلوم ہوتا۔ رامیش ایک فرم میں اُس وقت نوکر تھا اور ایک جگہ پڑھایا کرتا اس طرح اسّی روپیہ کے قریب کما لیتا۔ اور اس ظاہری محبت کی ٹیپ ٹاپ میں خرچ کر دیتا۔

رامیش کی قسمت اچھی تھی کہ وہ اپنی داشتہ پر ہر طرح اعتبار کرتا تھا اور اُس کو وفا کا پُتلا اور خلوص کا مجسمہ جانتا تھا۔ مختصر یہ کہ ایک دن اُس نے جب وہ خلاف وقت کمرے پر چلا گیا، اور اپنے ایک دوست کے ساتھ اپنی داشتہ کو مصروفِ اختلاط دیکھ لیا۔ اُٹھتی جوانی، جوانی کا غرور۔ اس پر ہر طرح کا اعتبار، اس واقعے سے رامیش پر بہت اثر ہوا، اور عورتوں کی طرف سے بدظن ہو گیا۔

مگر اُس کے بعض مخلص احباب نے سمجھایا اور کہا کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرے۔ رامیش کا وہاں اُس کی امید کے خلاف خیر مقدم ہوا تو اُس کے احساسات میں حرکت ہوئی اور اُسے اب محسوس ہوا کہ اُس کی شریکِ زندگی اور اُس کے بد اخلاقی کے زمانے میں بھی اُس کی ایسی ہی منتظر رہتی تھی جیسی آج ہے۔ اُس کو یاد آیا کہ وہ اگر کبھی رات کو ۲ یا ۲ بجے گھر گیا ہے تو اُس کی بیوی نے ہنس کر اُس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور بغیر کسی طعن یا شکایت کے اُس کو آرام پہونچایا ہے۔

اُس کو اب خیال ہوا کہ اگر وہ ساری رات گھر سے باہر رہا ہے اور صبح کو خود نادم سا آیا ہے جب بھی اُس کی بیوی خندہ پیشانی سے پیش آئی ہے اور ہر ممکن خدمت کی ہے۔

ان خیالات کا اثر اُس پر روز بروز بڑھتا گیا، اگرچہ مردانہ تکبّر اور شوہرانہ برتری کا یقین اپنے قصور کے بعد بھی ندامت کی مشکل سے اجازت دیا کرتا ہے۔ مگر ایک دن جب وہ پلنگ پر لیٹا ہوا اپنے سلوک اور اس نیک بیوی کے برتاؤ پر غور کر رہا تھا کہ اُس کی بیوی آئی اور یہ کہہ کر کہ آج آپ تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں" پیر دبانے لگی۔ شریف جذبات کا جام لبریز ہو چکا تھا، اُس میں حرکت ہوئی اور چھلک گیا، اُٹھا اور بیوی کو برابر پلنگ پر بٹھایا اور روتی ہوئی آنکھوں سے اُس کو دیکھا، اور ہاتھ جوڑ کر کہا "میری محبت کی دیبی مجھے معاف کر دے"

راما: یہ آپ کیا کرتے ہیں، آپ نے میرا کیا قصور کیا، یہ تو میرے کرموں کا پھل تھا کہ اتنے دن اور رات مجھے آپ کے انتظار میں رہنا پڑا۔ آپ تو جو آج ہیں وہی پہلے بھی تھے۔

رامیش۔ نہیں میری دیبی نہیں، میں نے تم پر بہت ظلم کیا ہے۔ آج تمہارا صبر تمہاری محبت مجھے نادم کر رہے ہیں۔

راما۔ اس داسی کی بھی یہی آرزو ہے کہ آپ اپنے چرنوں میں رکھیں،

ہے پرمیشور میری کریاکرم ان کے ہاتھوں ہو۔

رامیش۔ ایسا نہ کہو۔ تم کون ہو۔ مجھے اب خبر ہوئی گھر کے سونے کو میں نے مٹی میں ڈال رکھا تھا۔ اور نہیں پہچانا تھا۔ رامیش اب تمہارا ہے اور ہمیشہ تمہارا ہی رہے گا۔

راما۔ یہ میرے بھاگ۔ اس سے زیادہ اور کوئی نعمت میرے لئے نہیں ہوسکتی۔

غرض دونوں گلے مل گئے۔

راما کے یوں تو کئی بچے ہوئے۔ مگر زندہ کوئی نہ رہا۔

رامیش پولس میں نوکر ہوگیا تھا، اُس کا تبادلہ مظفر پور میں ہوگیا، جہاں کئی سال تک دونوں خوش وخرّم رہے۔

رامیش کو ایک دفعہ سرکاری کام سے دور ایک دیہات میں جانا پڑا اور وہاں دس روز رہا۔ پانی وہاں کا بہت خراب تھا، رامیش بخار لے کر آیا، ضروری علاج کیا گیا۔ رامیش کو آرام تو ہوگیا مگر بخار آٹھویں دسویں آہی جاتا تھا۔ اس دوران میں پھر رامیش کو ایک رات دن جنگل میں رہنا پڑا۔ جہاں پانی میں بھیگ گیا، اور سردی لگ گئی۔ اور بخار پھر آنے لگا۔ اس مرتبہ ۲۲ روز برابر بخار رہا اور رامانے ہر ممکن خدمت کی۔ خدا خدا کرکے رامیش کو آرام ہوا اور رامانے کتھا کرائی اور برہمن کھلوائے۔

یوں دیکھنے میں تو رامیش اچھا تھا۔ مگر حرارت اُس کو آتی رہتی تھی اور مہینے میں ایک دو مرتبہ بخار بھی ہوجاتا تھا۔ کمزور بھی ہوگیا تھا، اور بھوک بھی کم ہوگئی تھی۔ مگر کام کی زیادتی کے سبب اُس کو فرصت نہیں ملتی تھی۔

آخر مجبور ہوکر رامیش نے چھٹی لی اور گھر جاکر علاج کیا اور بظاہر ہر طرح اچھا ہوگیا۔ اب رامیش کا تبادلہ میدنی پور کے قریب ایک قصبے میں ہوا۔ وہاں کی بھی آب وہوا خراب تھی۔ اگرچہ رامانے بہت احتیاط کی۔ اور پانی گرم کرکے پلاتی۔ مگر رامیش اچھا نہیں رہتا۔ اور کوئی نہ کوئی تکلیف محسوس کرتا رہتا تھا، اس طرح دو سال سے زیادہ ہوگئے اور رامیش کم وبیش بیمار ہی رہا کرتا تھا اور جب ذرا زیادہ محنت کام میں کرتا زیادہ بیمار پڑجاتا تھا۔

آخر مجبور ہوکر پھر چھٹی لی اور ڈھاکے جاکر علاج کیا۔ اگرچہ کم وبیش چار مہینے ہوگئے مگر آرام نہوا۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہوگئی، سب کی صلاح سے رامیش اور راما اور رامیش کی ماں ایک بہن اور بھائی کلکتے گئے کہ وہاں جاکر علاج کریں۔

راما اگرچہ بیمار نہ تھی۔ مگر بالکل سفید ہوگئی تھی اور ہر لمحہ رامیش کے پاس رہتی۔ اور خدمت کرتی تھی۔

کلکتے میں اگرچہ دو ماہ مختلف علاج کئے۔ مگر مرض میں بجائے کمی زیادتی ہی ہوتی گئی۔

آخر ایک روز کلکتے کے بڑے ڈاکٹروں کو بلایا اور اُن سے مشورہ کیا۔ ڈاکٹروں نے بخوبی اور بغور معائنہ کیا۔ اور متفقاً یہ کہا کہ مریض کا ایک طرف کا پھیپھڑا گل گیا ہے اور دوسرا زخمی ہے۔ علاج کرو اور احتیاط رکھو۔ ممکن ہے کہ آرام ہوجاوے، اور ایک نسخہ تجویز کردیا، جس کا استعمال کیا گیا، مگر مریض کو فائدہ نہوا۔

پھر ایک ماہ کے بعد دوبارہ اور دو بڑے ڈاکٹر بلائے گئے اور اُنھوں نے بخوبی دیکھ بھال کر مرض کو لاعلاج بتایا، اگرچہ اِس کی احتیاط کی گئی کہ ڈاکٹروں کا فیصلہ راما کو نہ معلوم ہو۔ مگر کسی نہ کسی طرح اُس نے بھی سن لیا۔ راما کی حالت خود ہی گری ہوئی تھی اور وہ ہر وقت رامیش کی خدمت کرتی تھی۔ یہ سنکر اُس کی حالت اور بھی خراب ہوگئی۔

راما چند روز چپ چاپ رہی اور کھانا اور سونا اور کم ہوگیا۔ راما کو رات کے کسی حصے میں شوہر سے بات چیت کرنے کا موقع مل جاتا تھا۔

ایک شب جب سب سو رہے تھے اور اُس روز رامیش ظاہرا بہت بہتر معلوم ہوتا تھا، بیوی میاں میں اس طرح گفتگو ہوئی۔

راما۔ اس وقت ہم سے چھوٹنے والے سنسار میں مجکو یہ وقت ملا ہے کہ میں تم سے دل کی باتیں کرلوں۔ میرے جسم اور جان کے مالک اس دنیا میں تمہارا میرا ساتھ جلد ختم ہوجاوے گا۔ پرمیشر سے ہم دونوں دعا کریں کہ اگلے جنم میں پھر آپ کو اور مجھکو ایک دوسرے سے ملا ہوا رکھے۔

رامیش۔ ہاں مجھے اپنی زندگی کی اب امید بہت کم ہے، میرے بعد میں جانتا ہوں کہ تم کو بہت تکلیف ہوگی۔

راما۔ راما کی زندگی تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ راما اُس وقت کے لئے زندہ نہوگی کہ آپ کو اپنے سامنے جاتے ہوئے دیکھے۔ راما کے مالک راما کی نظر میں فقط آپ ہیں۔ سُن لیجئے کہ راما میں یہ طاقت نہیں کہ اُس وقت کو اپنی نظر سے دیکھ سکے۔ جب آپ اُسے چھوڑ کر جارہے ہوں گے اور

صادق + امین +

دیانت داری - ع + ف - اسم مونث - ایمانداری - صداقت
امانت داری +

دیانت داری سے - اُ - تابع فعل - ایمانداری سے - راستی
دھرم سے +

دیباچہ ع } اسم مذکر - روئے کتاب - سرنامہ - مقدمہ کتاب
دیباچہ ف } تمہید - خطبۂ کتاب +

دیبی - ہ - اسم مونث (ہندو) (۱) ملکہ - رانی (۲) درگا - کالکا - دیوتا
کی تانیث - دیو بالی ستری - بھوانی + دیوی +

دیبی کھیلنا - ہ - فعل لازم (ہندو) دیبی کا سر پہ آنا +

دیپ - ہ - اسم مذکر (۱) جزیرہ - ٹاپو + برّاعظم (۲) - س (۱) چراغ -
روشنی - چمک - آتش (۳) چھوٹی دیوالی - (۴) ہندوؤں کی ایک رسم
... رشتہ دار کے مرجانے پر دس روز تک پیپل یا کسی درخت پر چراغ جلا کر
... ہیں تاکہ متوفی کی روح کو جم پوری کی تاریک راہ پر روشنی پہنچے - (۵)
ایک راگ کا نام جسے دیپک بھی کہتے ہیں (۶) وہ زمین جو دریا کے
کنارے پر ہمیشوں کو اس نظر سے دی جائے کہ اسکے کنارے کا شہر طغیانی سے
محفوظ رہے) +

دیپ مالا - ہ - اسم مذکر - چراغوں کی قطار +

دیپک - س - اسم مذکر (۱) روشنی - چراغ - شمع (۲) ایک راگ
کا نام جس کی تاثیر سے کہتے ہیں کہ آگ لگ جاتی ہے (۳) ایک
قسم کی آتشبازی +

دید - ف - اسم مونث - دیدار - نظارہ + نگاہ - نظر +

دید نہ شنید - ف - صفت - دیکھا نہ سنا - عجیب الخوبہ - انوکھا
نادر - نایاب +

دیدار - ف - اسم مذکر - جلوہ - درشن - نظارہ + صورت -
چہرہ - ؎

عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی
مرتے دم شکر ہے دیدار ترا دیکھا (رند)

دیدار بازی - ف - اسم مونث - گھورا گھاری - نظارہ بازی
تاک جھانک جیسے دیدار بازی خدا راضی - مقولۂ عوام +

دیدارُو - اُ - صفت - شکیل - وجیہ - صورت شکل کا اچھا + تن و توش
کا - وہ شخص جسپر دلالت برسے +

دیدناسا - اُ - صفت - عو - ذراسا - بہت کم +

دیدوں - اُ - اسم مذکر - دیدہ کی جمع +

دیدوں کی صفائی - اُ - اسم مونث - عو - بے باکی - نڈرپن -
بے غیرتی - بے شرمی - بے حیائی +

دیدوں کی قسم - اُ - اسم مونث - عو - سوگند دیدہ - آنکھوں کی
قسم +

دیدوں گھٹنوں کے آگے آنا - یا - پانا - اُ - فعل لازم - عو -
کسی کی بدی کی پاداش میں اندھا یا لنگڑا ہو جانا - کسی کے ستانے
کی سزا میں خدا کی طرف سے اندھا یا لنگڑا ہو جانا (دعائے بد)

دیدہ - ف - اسم مذکر (۱) آنکھ - چشم - نیتر (۲) عو - دلیری - جرأت
بیباکی - ؎

ہوئی اس بات میں مشہور یوسف سا جوان ناکا
بوا ہم عورتوں میں تھا بڑا دیدہ زلیخا کا - (نازنین)

دیدہ پھٹی - اُ - صفت - بڑی بڑی ہو قع آنکھوں والی +

دیدہ درائی - اُ - اسم مونث - عو - دلیری - جرأت - بیباکی
شوخ چشمی +

دیدہ دلیل - اُ - صفت - شوخ چشم - بیباک - نڈر - دلیر +
جری +

دیدہ دلیلی - اُ - اسم مونث - شوخ چشمی - بیباکی - دلیری -
جرأت - نڈرپن +

دیدہ دھولی - اُ - صفت - شوخ دیدہ - شوخ چشم - دلیر
بیباک + بیحیا - سفاک - بغیرت +

دیدہ ریزی - اُ - اسم مونث - باریک کام جس میں آنکھوں پر زور
ڈالنا پڑتا ہے + میناکاری +

دیدہ ریزی کرنا - اُ - فعل لازم - آنکھوں کا تیل نکالنا - باریک
کام کرنا +

دیدہ نہ لگنا } اُ - فعل لازم - توجہ نکرنا - کسی کا پر دھیان نہ دھرنا
دیدہ نہ ٹکنا } نظر نہ جمانا - دل نہ لگانا +

آپ کی واپسی کی مجھے اُمید نہ ہوگی۔

رامیش۔ یہ سب دنیا کا معمول ہے۔ میں اگر تم سے پہلے جا رہا ہوں تو تم میرے بعد آؤ گی۔ میں تمہارا وہاں انتظار کروں گا۔

راما۔ نہیں۔ میرے پربھو۔ یہ نہیں ہوگا، بلکہ میں تم سے پہلے جاؤں گی، اور تمہارا وہاں انتظار کروں گی۔

رامیش۔ ایسا خیال کرنا گناہ ہے اور گناہ کرنے سے ہم دونوں بچھڑ جاویں گے۔

راما۔ پرمیشر دل کا حال جانتے ہیں۔ دل اُنھوں نے دیا ہے، اور اُس دل میں تمہارا دِیا (چراغ) جلا دیا ہے، اُس کی روشنی میں میں زندہ ہوں۔ اگر وہ روشنی بجھ جاوے گی تو میں اندھی ہو جاؤں گی۔ تم کو نہیں دیکھ سکوں گی، اور جب تم کو نہیں دیکھ سکوں گی، میرا صبر، میرا قرار، میرے ہوش، میرے حواس کچھ نہ رہیں گے، اور اس طرح رہ کر سانس لینا یا نہ لینا میرے لئے دونوں برابر ہیں۔ میرا دل کمزور ہے۔ میں اتنے بڑے صدمے کی برداشت نہیں کر سکتی۔ (روتے ہوئے) پیارے، میرے دل، روح! میں نے جو تمہارے قصور کئے ہیں اُن کو معاف کر دیجیے تاکہ اُن کی سزا بھگتنے کے لئے تھوڑے دن بھی میں تم سے الگ نہ رہوں۔

رامیش۔ پیاری راما، یہ کیا کہہ رہی ہو۔

راما۔ پیارے وہی جو میرا دل کہلا رہا ہے۔

رامیش۔ پیاری راما۔ ایسی باتیں نہ کرو جس سے تم کو اور مجھکو تکلیف پہونچے۔

راما۔ آج باوجود آپ کے منع کرنے کے میں اُن جذبات کو جنھوں نے مجھ میں تلاطم برپا کر رکھا ہے، روک نہیں سکتی۔ میں جانتی ہوں کہ میری اس گفتگو سے صدمہ پہونچے گا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اب کوئی صدمہ آپ کی زندگی پر اس موجودہ مرض سے زیادہ بُرا اثر نہیں کر سکتا۔ بس میرے پیارے اس سے پہلے کہ ہم دونوں اس دنیا میں ایک دوسرے سے الگ ہوں، میرے دل کے احساسات جو آج تک آپ کی محبت اور محبت بھرے برتاؤ سے پرورش پاتے رہے ہیں، اُن کو سنا لینے دو۔ میں نے آپ کو رنجیدہ کیا ہے، دکھ دیا ہے، تکلیف پہونچائی ہے، اور آپ نے اُن کو صبر سے برداشت کیا، اپنی لونڈی۔ اپنی داسی کی یہ آخری تھوڑی سی محبت بھری تکلیف بھی برداشت کرلو۔

رامیش۔ راما، میری راما، جو تجھے کہنا ہو کہہ لے، کہ تیری آواز محبت بھرے سورگ سے آئے ہوئے میٹھے میٹھے سُر ہوا کرتے ہیں۔ محبت کی دیبی، رامیش کی زندگی، میں بھی اس آخری منزل میں تیرے سُریلے نغموں کے سُننے کا مشتاق ہوں۔ کہو!

راما۔ تمہارے چرنوں میں پرنام کرنے سے پہلے، میں تمہارا سُپنا دیکھا کرتی تھی۔ جب میں تنہائی کی راتوں میں اپنے ہونے والے مالک کا تصور کرتی تو مجھے یہ نظر آتا کہ ہرے بھرے جنگل میں جس میں، میں تنہا ہوں اور اپنے پریتم کا انتظار کر رہی ہوں پیچھے سے تم آجاتے اور مجھکو پکڑ کر ستاتے گدگداتے اور اپنی پریم بھری آواز سے مجھے بے چین کر دیا کرتے۔ میں جہاں جاتی تم ساتھ ساتھ رہتے، جہاں کہیں گڑھا یا اونچا نیچا راستہ پڑ جاتا تم مجھے پار کر دیا کرتے۔

تم مجھ سے کہا کرتے کہ میں دل کا گیت گاؤں۔ میں گاتی، تم میری آواز اور الفاظ سے مُتاثر ہوتے۔ کبھی خود روتے، کبھی مجھے بھی رُلاتے۔ تم جب اپنے کام پر چلے جاتے میں تمہیں دیکھا کرتی۔ دن دن بھر میں پریم کا رس پی پی کر گزار دیتی۔ اور جب تم آجاتے تو ہم تم ساتھ کھانا کھاتے۔ میں تمہارے غصے سے اس طرح ڈرتی جیسے کوئی دیوتاؤں کے جلال سے ڈرتا ہو۔ مگر نہیں، میری پریم کی دنیا! تم نے تو مجھ پر کبھی غصہ ہی نہیں کیا، جب میں تم کو غور سے دیکھتی تم میں اپنے کو دلہن بنے اور ہنستے ہوئے پاتی۔ میں دیکھتی تھی تم اس ہرے بھرے باغ میں مجھ سے دُور ہو جاتے، اور جب مجھکو بلاتے تو میں دوڑ کر کبھی ٹھیر ٹھیر کر کبھی تیز کبھی آہستہ جاتی۔ تم مجھکو گلے سے لگا لیتے، اور میں اپنے کو تمہارے دل میں پاتی، کیسا اچھا دل۔ کیسے آرام کی جگہ۔ میں اُس نرم نرم بچھونے پر سرور بخش غنودگی میں پڑی رہتی، میں تم میں جذب ہو کر بھی تم کو اپنے اندر پاتی۔

یہ سب امیدوں کے خواب تھے، میں جب ہوش میں آتی تو ڈرتی گھبراتی، کہ ایسا نہ ہو کہ یہ خواب خواب ہی ہو کر رہ جاویں۔ مگر نہیں۔ میرے پریم جب تم مجھکو لینے آئے تو میرے لئے وہی تحفہ لائے جس کو میں خواب میں دیکھا کرتی تھی۔ تم نے آکر میری تخیل کی زندگی کو عملی بنا دیا۔ دو برس تک تم نے مجھے وہ پریم کے رس بھرے گھونٹ پلائے کہ مجھے ہر چیز میں پریم ہی پریم نظر آنے لگا۔ اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ ہم پریم کی شانت دنیا میں رہتے ہیں،

دیدہ ہوائی ہونا - ا - فعل لازم - شوخ چشم و بالاک ہونا - سے

نکلتے ہی مرے سینے سے لوگرد دواں پہ جا چمکی

یہ برق آہ کا بھی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے (داغ)

دیدہ و دانستہ - ف - تابع فعل - جان بوجھ کر - دانستہ معلوم ہونے کے باوجود ❊

دِیدے - ا - اسم مذکر - دیدہ کی جمع ❊

دیدے پٹم ہونا - ا - فعل لازم - عو - اندھا ہونا - بد دعا کے طور پر کہنا - دعائے بد ❊

دیدے پھاڑ کر دیکھنا - یا - گھورنا - ا - فعل لازم - گھور کر دیکھنا - خوب آنکھیں کھول کر دیکھنا - غور سے دیکھنا - ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا ❊ سے

ایک تو شکل ڈرانی ہے بڑی بجا سی

لیتی ہوں پھاڑ کے دیدے مجھے ست گھورو نہیں

دیدے کا پانی ڈھل جانا - ا - فعل لازم - بے حیا و بے غیرت ہو جانا ❊

دیدے کی صفائی - ا - اسم مونث - بیباکی - شوخ چشمی - دیدہ دلیری - بے حیائی - بے غیرتی - بے شرمی ❊

دیدے مٹکانا - ا - فعل لازم - آنکھیں چمکانا - آنکھیں پھرانا ❊

دیدے نکالنا - ا - فعل لازم (۱) خشمگین آنکھوں سے دیکھنا - غضبناک نظروں سے دیکھنا - آنکھیں نیلی پیلی کرنا - غصہ کرنا (۲) متعدی) چشم برکندن کا ترجمہ - آنکھوں کو حدقہ سے نکالنا ❊

دے ڈالنا - ہ - فعل متعدی - دیدینا - بخشدینا - عطا کرنا - معاف کردینا ❊

دَیر - ف - اسم مذکر - بتکدہ - بتخانہ - مندر ❊

دِیر - ف - اسم مونث - درنگ - وقفہ - عرصہ - اویر - توقف - مدت ❊

دیر پا - ف - صفت - پایدار - مستحکم - مضبوط - قیام پذیر -

دیر آئے درست آئے - ا - کہاوت - جو کام دیر میں یعنی

سہولت میں ہوتا ہے وہ عمدہ اور درست ہوتا ہے ❊

دیر تک - ا - تابع فعل - مدت تک - عرصہ تک ❊

دیر سے - ا - تابع فعل - عرصہ سے ❊

دیر کرنا - ا - فعل لازم - عرصہ لگانا - وقت گزارنا -

دیر لگانا - ا - فعل لازم - توقف کرنا - عرصہ لگانا - وقفہ ڈالنا - ڈھیل ڈالنا - تاخیر کرنا ❊

دیر ہونا - ا - فعل لازم - توقف ہونا - عرصہ ہونا ❊ وقت گزار کر آنا - اوپر لے آنا ❊

دِیرَک - س - صفت - خوش صورت - خوبصورت - بدصورت کا نقیض -

دَیرَہ - یا - دِیہرہ - ہ - اسم مذکر - سکھوں کا مندر ❊

دیرینہ - ف - صفت (از دیر) قدیمی - پرانا - کہنہ ❊ گرگ کہن - تجربہ کار - خرانٹ - آٹھوں گانٹھ کمیت ❊ بزرگ - پراتم - بوڑھا - بڈھا ❊

دیڑ - ہ - اسم مذکر (۱) ایک مشہور خوش الحان پرند کا نام جسے شام دیڑ بھی کہتے ہیں - (۲) ایک قسم کا کبوتر ❊

دیس - ہ - اسم مذکر (۱) ملک - ولایت - لوک - اقلیم ❊ صوبہ ضلع - استھان (۲) وطن - جائے سکونت - مولد - زاد بوم جیسے دیس چوری پردیس بھیک (کہاوت) ۳ - ایک راگ کا نام جو آدھی رات کو گایا جاتا ہے ❊ سے

اسے معنی سُن مرے نالے ذرا پردیس میں

درد سے ایسا بھلا کا ہے کو تیرے دیس میں (ناسخ)

(۴) - طرف - جانب - کھونٹ - دشا - جیسے پورب دیس پچھم دیس - اس معنی میں لفظ دشا یا دساسے مشتق خیال کرنا چاہئے - سے

گوری سووے سیج پر اور مکھ پر ڈالے کیس

چل خسرو گھر اپنے سانج بھئی چو ندیس

یعنی چاروں طرف - ہر چہار سو ❊

دیس بدیس پھرنا - ہ - فعل لازم - ملک در ملک پھرنا - سیر و سیاحت کرنا - شہر بشہر پھرنا - مارا مارا پھرنا ❊

دیس بھاشا - یا - بھاکا - ہ - اسم مونث - دیسی زبان - دیسی

اور یہ دنیا کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں۔ پریم کی دنیا جس میں میں رہتی تھی، مجھے میری ملکیت نظر آنے لگی، اور میں اپنے کو وہاں کی ملکہ جاننے لگی۔ پرنتا کو میرا غرور نہیں بھایا۔ اور مجھے آگاہ کرنے کو تم سے تھوڑے دن کو الگ کر دیا، آپ مجھکو بھول گئے۔ مگر میرے ہردے میں آپ بسے رہے، میں آپ کو اپنے پاس دیکھتی اور آپ سے باتیں کیا کرتی، پھر چونک جاتی اور یہ معلوم ہوتا کہ آپ مجھ سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ میں روتی اور پرماتما سے آپ کے آ جانے کی منتی کرتی۔ بہت کو من میں بسا کر جب پتم دور رہا اُس کا مزہ بے چین سطف میں بھی مل گیا۔ میرے مالک جب پھر آپ اس لونڈی کے پاس آئے تو میں نے اپنے میں پہلے سے زیادہ پریم پایا۔ ہاں سچ ہے خوشی کا مزا رنج کے بعد، ملاپ کا مزا جدا رہنے کے بعد، پریم پریمی سے الگ ہو کر پھر اپنے اصلی رنگ میں آ جاتے ہیں، اور پھر مجھے سرور اور شانتی ملا کی۔

تمہاری بیماری کو میں بیماری نہیں سمجھی تھی، میں تو یہ جانتی رہی کہ پرماتما دیکھ رہے ہیں کہ میں تم سے کتنا پریم کرتی ہوں۔

جب کلکتے آنے لگے تو مجھے وہم اور وسواس نے ستانا شروع کیا، میرا دل کمزور ہوتا گیا۔ مجھے سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی۔ میرے ہاتھ پیر مجھے جواب دینے لگے، اور ہر وقت مجھے خوف رہنے لگا۔ میں یہ کس سے کہتی، آپ کے علاج اور اُس کے نتیجے سے میں مایوس ہوتی گئی۔ میری ماں سپنے میں میرے پاس آئیں اور مجھے بہت تسلی دی اور کہا کہ بیٹیا تو رنج نکر تو اور تیرا پتی ساتھ رہیں گے۔

راما کی امید، میں اس سپنے سے اور گھبرائی اور کچھ نہ سمجھی کہ اب کے جو ڈاکٹر لوگ آئے اور جب جانے لگے تو دروازے کے پاس بھیا سے کہا کہ علاج بیکار ہے اور رامیش بہت سے بہت ایک ہفتے کا مہمان ہے جو مانگے سو دو۔ دوا ہم لکھ دیتے ہیں یہ پلاتے رہنا۔

یہ سب میں نے دروازے کے برابر کی کوٹھری میں کھڑے ہو کر سنا۔ میں جانتی تھی کہ ڈاکٹروں سے دروازے کے پاس اصل اصل حال پوچھا کرتے ہیں۔ مجھسے سب نے چھپایا اور کہتے ہیں کہ اچھے ہو جائیں گے۔

میرے سوامی میری سب امیدیں اب ختم ہو گئی ہیں۔ آپ اُس بجھنے والے چراغ کی مانند ہیں جو مجھکو روشنی دے رہا ہے۔ میری زندگی کے چراغ تمہارا دیا (چراغ) بجھ جاوے گا۔ تم جو آج ایسے ہوشیار ہو، یہ مرض کا زور ہے اس کے بعد پھر تم نہیں سنبھلو گے، تمہارا یہ دیا بجھ کر میرے ہردے کو کال کوٹھری بنا دے گا۔ میری روشنی اب بھی کم ہو گئی ہے، اور کم ہو رہی ہے۔ میں اس کم روشنی میں بھی تم کو اپنے سے جدا ہوتے نہیں دیکھ سکوں گی، ماتا نے سچ کہا ہے کہ ہم دونوں ساتھ رہیں گے۔

راما نے اتنا کہا اور رامیش کے پیر پکڑ لئے اور کہا کہ اس اپنی داسی کے گناہ معاف کر دیجئے کہ میں آپ سے دور نہ ہو جاؤں، اور پیر دبانے لگی۔

رامیش۔ راما، میری راما۔ میں ضرور مروں گا، اور ہم تم پرلوک میں بھی ساتھ رہیں گے، مگر آج تو میں اچھا ہوں۔ اگر اس طرح اچھا رہا تو جلدی ہم ڈھاکے چلے جائیں گے۔

راما۔ پرماتما کرے کہ آپ جلدی اچھے ہو جاویں۔ مگر ڈاکٹر لوگ بھی پرمیشر سے انسان کی زندگی کا علم لے کر آتے ہیں۔ سب نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے، اور مجھے جو کچھ کرنا ہے اب کر لوں۔ مجھے کرنا ہی کیا ہے، آج رات ان اندھی ہونے والی آنکھوں سے آپ کو جی بھر کے دیکھنا۔ اپنے گناہ اور قصور معاف کرانا، اس کے بعد آپ کا انتظار کرنا، میرے مالک، کہو کہ اپنی اس داسی کے قصور معاف کر دئے؟

رامیش، قصور میں نے کئے یا میری راما تو نے، اچھا میں نے بھی کئے اور تو نے بھی۔ میں دل سے اپنے پرمیشر کے سامنے معاف کرتا ہوں اور تو بھی مجھے معاف کر دے۔

راما۔ ایسا نہ کہو، داسی کے مالک، لونڈی کے آقا، اس راما کے حاکم آپ نے جو بھی کیا درست کیا، آپ کو اُس کا حق تھا، آپ مالک تھے، آج بھی ہیں، اور آئندہ بھی ہوں گے، آپ کا کوئی فعل قصور یا شکایت نہیں ہو سکتا، ہاں مجھ داسی کی لغزش، قصور ہو وہ معاف کر دیجے۔

رامیش۔ میں جو بھی تھا یا ہوں اس کا ذکر نہیں، تیری زندگی میں سمایا ہوا ہیں، اور میری زندگی میں بسی ہوئی تو راما۔ زبان سے کہہ کہ تو نے بھی معاف کیا۔

راما۔ میرے مالک، داسی حکم کی بندی ہے، آپ کا حکم ہے نہ میں کہوں کہ میں نے بھی معاف کیا، یہ آپ کے حکم، آپ کے اشارے، آپ کی مرضی کی منتظر، آپ کے پریم میں خوش راما، عرض کرتی ہے کہ یہ

سرتاپا۔ میری خوشی کے سرچشمے۔ میرے پریم کے سوتے "معاف کیا، معاف کیا"
یہ کہہ کر راما رامیش سے لپٹ جاتی ہے، اور دونوں اس قدر روتے ہیں کہ غشی سی طاری ہو جاتی ہے۔ محبت، سچی محبت، سچے پریم کے جذبات دونوں کے ہونٹوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔
راما یہ کہتی ہوئی کہ میرے رام میں اپنے پریمی رام کا انتظار کروں گی، نیچے بیٹھ جاتی ہے۔
رامیش کی ماں آ جاتی ہے اور دیکھتی ہے کہ رامیش کی آنکھیں سُرخ ہیں،
ماں۔ کیوں بیٹا، طبیعت کیسی ہے،
رامیش، اچھی تھی اور اچھی ہے۔
ماں۔ بہو: اب تو صبح ہو رہی ہے، رات بھر جاگی ہو، جاؤ تم بھی ذرا ہاتھ پیر سیدھے کر لو۔
ماتا۔ جو حکم۔ اُٹھی، رامیش کو آنسو بھری آنکھوں سے دیکھا اور چلی گئی۔ دن معمولی طرح گزرتا رہا۔ دوپہر کا کھانا سب نے کھایا، اور رامیش بھی کل سے بہتر رہا۔
کھانے کے بعد راما آئی۔ رامیش کے سامنے کھڑی ہوئی، موقع پاکر ہاتھ جوڑے، آنسو آنکھوں سے گرے، اور لبوں سے بوسہ بہ پیغام دیا اور چلی گئی۔

ستی!

تھوڑی دیر کے بعد سامنے کی بند کوٹھری سے دھواں نکلتا نظر آیا۔ سب اوس طرف دوڑ پڑے۔ معلوم ہوا کہ دروازہ اندر سے بند ہے، دروازہ توڑا تو دیکھا کہ
راما نیم جان پڑی دم توڑ رہی ہے۔ کپڑے سب جل چکے ہیں۔ تیل جو بدن پر جا بجا رہ گیا تھا اب بھی جل رہا ہے۔
بس ایک کہرام مچ گیا، مرتی ہوئی راما کو کپڑا اُڑھایا اور اُٹھا کر رامیش کے برابر کمرے میں لے جا رہے تھے کہ رامیش اُٹھ بیٹھا، اور اس ماتم کا سبب پوچھا، پہلے نہ بتایا، پھر مجبوراً بتانا پڑا۔ رامیش مصر ہوا کہ اُس کو ستی ہونے والی کے درشن کرا دو، جب نہ مانے تو ضد کی اور کہا کہ وہ خود کھسکتا ہوا جا پہنچے گا۔ مجبوراً دم توڑتی ہوئی راما کو اُس کے پلنگ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔
پریم بھری نگاہیں پریم سے مل گئیں، اور راما نے دم توڑ دیا۔
رامیش نے مرنے والی کو غور سے دیکھا، رویا، ایک چیخ ماری، پلنگ پر اُچھلا، راما کے پاس گرا، عزیز و اقربا دوڑے۔
رامیش مر چکا تھا۔
یہ خبر بجلی کی طرح سارے کلکتے میں دوڑ گئی۔
رامیش پولیس سب انسپکٹر ایک نامعلوم ہستی جو کلکتے میں علاج کرانے آئی تھی، اُس کے دروازہ پر شہر کے معززین کا مجمع ہے۔
راما کی لاش کو پوسٹ مارٹم سے معاف کرا لیا گیا۔
ایک ارتھی پر دو لاشیں، ایک دوسرے کے پہلو میں ایک کا سر دوسرے کے سامنے لئے جا رہی ہیں، جو سنتا ہے ساتھ ہو لیتا ہے۔
گھاٹ پر ہزاروں آدمیوں کا مجمع سینکڑوں موٹریں، سینکڑوں گاڑیاں کھڑی ہیں۔
دریا کے کنارے صندل کی لکڑیوں میں جلتی ہوئی ارتھی دکھائی دے رہی ہے، جس پر ایک محبت کا شیدائی، دوسری پریم کی دیوانی، شعلوں اور دھویں میں ایک دوسرے سے لپٹے اُڑتے ہوئے دوسری دنیا میں چلے گئے!

قطعہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

نان و ایمان

نان کی مضراب سے ہے وجد میں سازِ حیات
نان کی تنویر سے روشن ہے بزمِ کائنات

نان کی قوت سکھاتی ہے جوانی کو غرور
نان سے انسان کو آتا ہے جینے کا شعور

نان دیتی ہے ہوا غیرت کی دبی آگ کو
نان کی جانب موڑتی ہے جرأتوں کی باگ کو

نان دیتی ہے سبق قوم و وطن کی چاہ کا
نان دیتی ہے پتہ انسانیت کی راہ کا

نان کی صہبا سے ہوتا ہے جوانوں کو سرور
مسکرا کر آگ کے دریا کو کرتے ہیں عبور

نان سینوں کو عطا کرتی ہے ایسی زندگی
سنناتی گولیوں کو جس سے ہو شرمندگی

نان سے ہوتی ہیں روشن مشعلیں ایثار کی
نان دیتی ہے جوانوں کو خودی تلوار کی

نان ہی رخ پھیرتی ہے گردشِ افلاک کا
حادثاتِ زندگی کی جرأتِ بیباک کا

نان اعضا کو عطا کرتی ہے وہ رنگیں شباب
ہو چٹانوں کی صلابت جس کے آگے آب آب

نان دیتی ہے جوانی کو وہ پُرشوکت وقار
جس کے آگے دم بخود ہو جائے فطرت کا ستار

الغرض لازم ہے اتنی نان جینے کے لئے
جس قدر ملاح لازم اک سفینے کے لئے

اور ایماں نام ہے اُس قوتِ موہوم کا
چھینتی ہے جو متاعِ زندگی معصوم کا!

جو بنا دیتی ہے انسانوں کو اس درجہ حقیر
بیچتے ہیں سیم و زر کے چند ٹکڑوں پر ضمیر

جو چھپا کر پیٹ کے بندوں کو اپنی آڑ میں
رات دن رکھتی ہے مزدوروں کے خوں[۱] کی تاڑ میں

جو بدل کر راہبر کا روپ دیتی ہے فریب
بن کے بجلی پھونکتی ہے خرمنِ صبر و شکیب

جو پہن کر لیڈری کا معصیت آلودہ جبیں
بیچتی ہے مغربی زردار کے ہاتھوں میں دیں!

پھانستی ہے جو غریبوں کو خدا کے نام پر
چٹپٹے الفاظ کے دانے بچھا کر دام پر

چھین لے جو نوجوانوں سے جوانی کا خمار
سادہ لوحوں کو بنائے مولویت کا شکار!

سورماؤں سے کرے جو بزدلی کو ہمکنار
جو جوانی کی امنگوں کو بنائے سوگوار

گردنوں کو جو جھکائے سیم و زر کے پاؤں میں
خونِ دہقاں سے نہائے ڈاڑھیوں کی چھاؤں میں!

ایسے ایماں کو ہمارے دور سے لاکھوں سلام
ہو رہی ہو جس سے اپنی زندگانی تک حرام!

ف
الطاف مشہدی

[۱] مزدور کی کمائی

دیندار - ف - اسم مذکر - قرضدار - مقروض ۔

دیندار - ع + ف - صفت - متقی - پرہیزگار - پابند شرع ۔ دھرمی - دھرم آتما ۔

دینداری - ع + ف - اسم مونث - تقوا - پرہیزگاری - پابندی شرع ۔

دینی - ع + ف - صفت - دین سے نسبت رکھنے والا - دین کا - مذہبی - مذہب کا - جیسے دینی بھائی ، دینی بہن وغیرہ ۔

دینی باپ - ف - اسم مذکر (۱) وہ شخص جس کو اپنا ہم مذہب ہونے اور بزرگی کے سبب باپ بنا کر اس کے ساتھ فرزندانہ برتاؤ کریں (۲) عیسائیوں کے ہاں اصطباغ کے وقت ایک شخص دینی باپ بنانا ضروری ہے ۔

دینی بھائی - ف - اسم مذکر - وہ شخص جسے ہم مذہب ہونے کے سبب بھائی بنا لیا جائے - یا ایک قسم کا بھائی چارہ ہے ۔

دینی بہن - ف - اسم مونث - عورت - وہ عورت جس کو ہم مذہب ہونے کے سبب بہن بنا لیا جائے - یا ایک قسم کا بہناپا یا رشتہ جوڑنا ہے ۔

دیو - ف - اسم مذکر (۱) جن - بھوت - راکشس - پریت - شیطان - خناس - پریوں کے مرد - سنگدل - قوم (۲) قوی ہیکل مرد - پہلوان - نہایت لمبا تڑنگا اور موٹا تازہ آدمی - ۔

میں نے لیا بغل میں پری وش کو رات کو
دیو فراق کشتی میں مجھ سے پچھڑ گیا (آتش)

دیو زاد - ف - اسم مذکر - دیو کا جنا - قوی ہیکل ۔

دیو کا دیو - ا - صفت - نہایت بڑا - بہت بڑا ۔

دیو - ہ - اسم مذکر - دیوتا - بزرگ - مقدس - پاک - پرمیشر - برہمنوں کا لقب - قابل پرستش ۔

دیو اٹھانا - ہ - فعل متعدی - دیو جگانا ۔

دیو اٹھنی اکادشی - یا - دیو اٹھان - ہ - اسم مونث - صاحبان ہنود کاتک سدی اکادشی کو دیو اٹھنی اکادشی کہتے ہیں - وجہ یہ ہے کہ اس تاریخ کو چار مہینے کے سوتے ہوئے وشنو کو جگاتے ہیں جس کی کیفیت یہ ہے کہ ایک معین جگہ کو لیپ پوت کر کھریا اور گیرو سے اسپر نقش و نگار بناتے

اور وہاں بجا بجا کر اسے تھالی یا پرات سے ڈھک دیتے ہیں گھر کی عورتیں اور ایک برہمنی ہاتھوں سے اس تھالی کو بجاتی جاتی اور یہ کہکر کہ اٹھو دیو اٹھوان کی تعریف کے فقرے گاتی اور گویا جگاتی ہیں ۔

دیو بانی - ہ - اسم مونث - ہندو - دیوتاؤں کی مقدس زبان ۔ سنسکرت ۔

دیو لوک - ہ - اسم مذکر - دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ - عالم ملکوت - عالم قدس - جنت - بیکنٹھ - فردوس - بہشت ۔

دیو ناگری - ہ - اسم مونث - ناگری زبان یا حروف - ہندی زبان اور سنسکرت کے حروف ہیں ۔

دیوا - ہ - اسم مذکر - دینے والا - سخی - داد و دہش کرنیوالا ۔

دیوا - ہ - ی - اسم مذکر (گنوار) چراغ - دیا ۔

دیوار - ف - اسم مونث - بھیت - جدار - اوٹ - پردہ - مثل جیسے دیوار بھی کان رکھتی ہے ۔

دیوار اٹھانا - یا چنا - ا - فعل لازم - دیوار بنانا - یا دیوار کھڑی کرنا - دیوار بلند کرنا ۔

دیوار چین یا ختا - ف - اسم مونث - ایک مشہور دیوار کا نام جو تاتار اور ختائی سرحد پر واقع ہے - اسکے طول کی نسبت مختلف روایتیں ہیں کہیں آٹھ سو کوس لمبی لکھی ہے کسی نے تین ہزار میل کسی نے ساڑھے بارہ سو میل مگر ہم سے آٹھ سو کوس پر اتفاق کرنا چاہئے - باعث تعمیر یہ ہے کہ جب تاتاریوں نے بار بار چڑھائی کر کے ختائیوں کو نہایت تنگ اور عاجز کر دیا اور انہیں بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ بن پڑی تو فغفور چینگ واٹی نے سنہ عیسوی سے دو سو چالیس برس پیشتر اسکی بنیاد ڈالی باوجودیکہ آٹھ سو کوس کی مسافت ہے مگر صرف پانچ برس کی مدت قلیل میں تیار کر لی - اس بعید و اصلہ میں نہ تو بلند اور دشوار گزار پہاڑ حارج ہوئے نہ عظیم الشان دریاؤں سے مزاحمت کی اگر کی بھی ہو تو اس کے بانی کسی خطرے کو خیال میں نہ لائے - یہ دیوار کئی مقام پر آدھ آدھ کوس کے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنتی چلی گئی ہے اور اکثر جگہ دریاؤں پر اسکی وجہ سے بڑے بڑے پل باندھے گئے جو اس وقت بجائے خود حیرت انگیز ہیں - سمندر کے موقع پر سینکڑوں جہاز پتھر کے بھرے ہوئے ڈبو ڈبو کر ان پر چنائی کی گئی ہے - آٹھ سو کوس تک برابر تیس گز بلند چلی گئی ہے اور چوڑی بھی اس قدر ہے

رفتارِ وقت

خطبۂ صدارت صدرِ کانگریس

بابو سبھاش چندر بوس کا پریذیڈنشل، بنگالی ذہانت، و ادبیت، جوانانہ جوش و ولولہ، پامردانہ عظمت و استقامت، مجتہدانہ فکر و بصیرت، سیاحانہ وسیع المشربی و بالغ نظری، نظربندانہ رَدِّ سحر و پختگیٔ نظر، بلاکشانہ وعوبتِ ابتلاء و استقبالِ آزمائش، کا اک دلنواز آمیزہ ہے، ہم اِس تاریخی نطقِ سیاسی کا ملخص و مجمل، صفحاتِ کلیم پر وطن کے بہادرِ آزادی کے آئندہ مورخ کے لئے ثبت کئے دیتے ہیں،

سبھاش بابو نے اپنے انتخاب کو ملک کے نوجوان طبقے کی خدمات کو اک خراجِ تحسین کی پیشکش سے تعبیر کیا، اور دعا کی کہ کاش وہ اِس منصبِ منیف کی سنگین ہمہ گیر مقتضیات سے عہدہ برآ ہو سکیں! اُنھوں نے آغازِ گفتگو شریمتی سروپ رانی نہرو، مسٹر جگدیش چندر بوس، ڈاکٹر سرت چندر چٹرجی، اور شری یت ہریندرناتھ منشی (شہید مقاطعہ جوئی) کی وفاتِ حسرت آیات پر قوم کی طرف سے اظہارِ درد و تعزیت کیا۔ موخر الذکر فرزندِ وطن کے متعلق صدر کانگریس کا یہ جملہ کتنا بصیرت افروز اور رقت آور تھا کہ وہ کیسی رحمت آب حکومت ہے جس کے سایۂ عاطفت میں اس سرزمین کے بہترین دل و دماغ موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں!!"

اِس کے بعد اس نوجوان و مثلِ پیرانِ سختہ کار خطیب نے رومۃ الکبریٰ، خلافتِ عظمیٰ عثمانیہ، سلطنتِ مغلیہ، مملکتِ سوریا کے عبرت انگیز عروج و غروب کا اک نظارۂ طائرہ پیش کیا، اور "لایزال و لم یزل" ہونے کا زعمِ باطل رکھنے والی "برٹش ایمپائر" اور اُس کے مداحوں اور مفتونوں کو اک صدائے تغافل شکن رسید کی! بہ پیرایۂ: ؎

بس کُن ز کبر و ناز کہ دیدست روزگار   چینِ قبائے قیصر و طرفِ کلاہِ کَے!

مقرر نے اب مخصوص طور پر نام نہاد "برطانوی دولتِ مشترکہ اقوام" کی ساخت بافت کی طرف اپنی نظرِ جائزہ مرکوز کی۔ اُنھوں نے اُس پر

ادارہ

"بھان متی کے کُنبے" کی پھبتی چُست کی، اور بتایا کہ وہ اس درجہ اک اجتماعِ ضدین واقع ہوئی ہے، نیز اُس کے گرد مشکلات و خطرات کا اک ایسا جانستان حلقۂ محاصرہ زن ہے کہ اُس نے مستقبلِ قریب میں اس "مثیلِ رومائے عظمیٰ" کے سقوط و انقراض کو اک تقدیرِ مبرم بنا دیا ہے! نجات کی تنہا ممکن سبیل یہی ہے کہ برطانیہ اپنے اندرون خانہ "سوشیلسٹ" بنجائے، اور سواحلِ انگلستان سے باہر کی وسیع تر حدودِ سلطنت میں "اقوامِ آزاد کا اک رضاکارانہ وفاق" بن جائے! اس صورت میں انگلستان کے طبقہائے امارت و سرمایہ و حرفت کو اپنی فرعونیت و قارونیت کو خیرباد کہنی پڑے گی! سوال یہ ہے کہ "خداوندانِ لندن" اِس "ذبحِ عظیم" کی تاب لاسکیں گے؟! ؎

ترکِ صنم بھی کم نہیں سوزِ جحیم سے   مومن، غمِ مآل کا آغاز دیکھنا!

"پھوٹ ڈالو اور راج کرو" کے سامراجی حربے کے استعمال میں برطانوی قیصریت نے تاریخی طور پر اک عدیم النظیر یدِ طولیٰ کا ثبوت دیا ہے! تاہم جو موجودہ نقشہ بساطِ شطرنجِ سیاست کا ہے، اُس کی بنا پر اب منظر یہ پیشِ نظر ہے کہ ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں   لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا!

ہندوستان میں ہندو و مسلمان، فلسطین میں عرب و یہودی، مصر میں فاروق و وفد، اسپین میں سلیمنکا و میڈرڈ، یوروپ میں فرانس و جرمنی، مشرقِ بعید میں چین و جاپان، ہندوستانی وفاق میں والیانِ ریاست و علمبردارانِ کانگریس کی متقابل و متضاد جماعتوں کے درمیان انتخاب اس کے لئے اک دوگونہ رنج و عذاب بن گیا ہے! اس ہمہ گیر عقدۂ لاینحل کا حل اک معجزہ سے کم نہ ہوگا! بصورتِ دیگر وہ مہیب مملکت گرد بن کر ہوا میں اڑ جائے گی جس پر ماشاءاللہ آفتاب غروب نہیں ہوتا!"

آئرلینڈ، بحرالروم، مصر، فلسطین، ہندوستان اور بحیرۂ چین سلطنتِ برطانیہ کے خطرے کے نقاط ہیں! آج قدیم انگلستان کی "ملکۂ بحر" کو جدید اٹلی کے "سلیمانِ ہوا" نے اک اندیشۂ غرقابی سے لرزہ براندام کر رکھا ہے!

اور چھ گھوڑے پہلو بہ پہلو فراغت کے ساتھ اس پر دوڑ سکتے ہیں ہر جگہ سو
سو قدم پر دو منزلہ سہ منزلہ برج بنے ہوئے ہیں تاتاری حکومت کے
قبل ان پر سینکڑوں توپیں چڑھی رہتی تھیں اور دس لاکھ فوج ان
برجوں میں پڑی رہتی تھی لیکن جب سے تاتاری لوگ خود قابض
ہوئے تو یہ فوج ہٹا لی گئی اور دیوار کی مرمت بھی موقوف کر دی
گئی۔ زمانہ کا انقلاب اسے کہتے ہیں۔ یہی دیوار ہے جو دنیا کے سات
عجائبات میں شمار ہوتی ہے۔ یہی دیوار ہے جس پر ختائیوں کی علمیت
عملی اور مستقل مزاجی و صناعی ختم ہے ان لوگوں نے اونچے اونچے پہاڑوں
کے بلند پہاڑوں پر اس آسانی سے بڑی بڑی سلیں پہنچائی ہیں کہ عقل
دنگ ہو جاتی ہے۔ سیدھے پہاڑوں پر گزوں لمبی سلوں کا چڑھانا
کچھ آسان کام نہیں ہے۔ بعض موقع تو ایسے ہیں کہ وہاں پرندہ کے
سوا انسان کا جانا ہی تعجبات سے ہے۔ اگر علم جر ثقیل سے یہ بات
آسان کر بھی لی جائے تو جہاں بجز غاریں تھاہ گہراؤ یا پانی کا جوش و خروش
بہت زیادہ رہتا ہے وہاں کیا جواب بن سکتا ہے۔ دو ہزار برس
سے زیادہ زمانہ گزر گیا لیکن نہ دیوار نے ہی جنبش کھائی۔ نہ
طوفان نے ستایا۔ نہ بارشوں نے گرایا۔ پانچ برس تک اس
ملک کے آدھے باشندے حکماً اس دیوار کی تعمیر پر لگے رہے
اس سے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ جہاں جہاں سے یہ دیوار
گزری وہاں کہسار، ریگستان اور ویرانہ کے سوا کچھ نہیں اس لئے
اتنے آدمیوں کی رسد کا انتظام بھی ناممکن ہے غرض ختائیوں کی ثابت
قدمی اور حکمت نے سب مشکلوں کو آسان کر دیا۔ سچ پوچھو تو دیوار
قہقہہ اگر ہے تو یہی ہے ورنہ سب باتیں قہقہہ لگانے کے قابل
ہیں +

دیوار قہقہہ۔ ف۔ اسم مونث (۱) ایک مذہبیا مانی ہوئی دیوار جس کو سد سکندری
کہتے ہیں اسکی نسبت اعتقاد کیا جاتا ہے کہ جب سکندر ذوالقرنین مشرق و مغرب تک اپنی سلطنت
قایم کر چکا تو شمال کی طرف بڑھا جب انتہائے دنیا پر پہنچا تو وہاں پر دو پہاڑ دیکھے جو دیوار
کی مانند کنارہ عالم پر واقع ہیں ان دونوں کے بیچ میں ایک درہ ہے۔ ایک قوم جو دامن
دو کوہ میں بستی تھی اس نے ذوالقرنین کا جاہ و حشم دیکھ کر جان لیا کہ بادشاہ عالم یہی ہے مگر ذوالقرنین
اس قوم کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ قوم نے ذوالقرنین سے اشاروں کے ساتھ فریاد کی کہ ان پہاڑوں کے
دوسری طرف دو قومیں یاجوج و ماجوج نامی آباد ہیں وہ اس درہ کی راہ سے نکل کر حملہ کر کے
پھیلاتے اور برباد کر جاتے ہیں ہمارے لئے کوئی سڑک اور بنیاد اس قوم کی شرارت سے بچنے
کے لئے بنا دے۔ پس سکندر نے لوہے کی تختیاں اینٹوں کی بجائے تیار کر کے ایک ساتھ
کھڑی جوڑ دیں اور دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند کر دی اور پگھلا ہوا تانبا گارے کی
بجائے کام میں لایا گیا۔ اس دیوار سے ان مفسد قوموں کی راہ بند ہو گئی۔ اب وہ مفسد
قومیں اس دیوار کو ہمیشہ کھودتی رہتی ہیں جب قریب انہدام کے پہنچ جاتی ہے خدائے تعالےٰ
ان کو نیند غالب کر دیتا ہے وہ سو جاتی ہیں اور دیوار قدرت الٰہی سے پھر درست ہو جاتی
ہے شبانہ روز یہی دستور جاری ہے۔ قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ دونوں
قومیں درہ کی راہ سے نکل کر ٹڈی کی مانند عالم میں پھیل کر اہل زمین کو تاراج و برباد کریں گی
(۲) عوام کا یہ خیال ہے کہ اسکے پرے کا کوئی شخص حال نہیں بیان کر سکتا جو شخص اوپر چڑھ جاتا
ہے وہ دیکھ کر ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ ہنستے ہنستے مر جاتا اور وہاں کی کیفیت نہیں
کہہ سکتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اسی خیال سے اس دیوار کا نام عوام نے دیوار قہقہہ
رکھ لیا ہے (۳) بہت بڑی دیوار۔ بہت لمبی دیوار جیسے دیوار ملک چین +

دیوار کھینچنا۔ ف۔ فعل لازم۔ کسی جگہ یا کسی مکان کے درمیان دیوار
بنانا۔ پردہ حائل کرنا۔ آڑ کرنا۔ ٹٹی کھڑی کرنا۔

بھر رہا ہے کیا ہی ظالم تری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے تیرے بیچ میں دیوار کھینچ (ناسخ)

دیوارگیری۔ ف۔ اسم مونث (۱) وہ خوشنما کپڑا جو دیواروں پر خوشنمائی کیواسطے
لگا دیتے ہیں اور نیز کپڑے کی منڈھی ہوئی دیوار یا وہ کپڑا جو دوکاندار پشت کی حفاظت
کے واسطے دکان کی دیوار پر لگا دیتے ہیں۔ حد فاصل (۲) دیوار میں لگانے کا لیمپ۔ شاخ دیوار

دیوال۔ ف۔ اسم مونث (عوام) دیکھو (دیوار)

دِیوان۔ ف۔ (معرب) اسم مذکر (۱) دربار شاہی۔ دار المعدلت۔ عدالت
کچہری (۲) وزیر۔ رکن سلطنت۔ منتری + وزیر مال۔ محکمہ مال کا
بڑا افسر (۳) مقام دربار۔ مقام اجلاس۔ آدمیوں کے جمع ہونے
کی جگہ + دفتر محاسبہ + بادشاہوں کی نشستگاہ (۴) غزلوں کی کتاب جو

ہر بیت میں اک شاہد معنی کی تصویر ہے + ناسخ ہے مرقع نہیں دیوان ہمارا (ناسخ)

دیوان اعلیٰ۔ ف + ع۔ اسم مذکر۔ وزیر اعظم +

دیوان تن۔ ف۔ اسم مذکر۔ دیوان تنخواہ کا مخفف۔ بخشی +

دیوان خاص۔ ف + ع۔ اسم مذکر۔ دربار خاص + اجلاس خلوت
خاص لوگوں کا دربار۔ شاہی خلوت خانہ +

دیوان خالصہ۔ ف + ع۔ اسم مذکر۔ سلطانی مہر کا محافظ۔ وہ شخص جو

برطانیۂ عظمیٰ کا طلسم قوت وہیبت اک قصۂ ماضی بن رہا ہے!

ہمارا وطن ہندوستان بھی اپنی فربہیٔ تن اور اپنی ناپید اکنارہ ۳۵ کروڑ سے بھی متجاوز آبادی سے اپنے ہی لئے اک کمرشکن بارِ عظیم بنا ہوا ہے! تاہم اگر اس صحرائے لق و دق کے بیرون از شمار منتشر ذرّے آپس میں متصل ومتحد ہو جائیں تو وہ اک بے پناہ "ہمالہ" بنجا سکتا ہے! انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا! برطانوی ہندوستان اور "ہندوستانی ہندوستان" کی مصنوعی حدِ فاصل ہمارے سیلابِ عزم سے جلد منہدم ہو جائے گی! اور ع

اُلیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک!

"اقلیتوں کے مسئلے" کا نیشنل کانگریس نے قرار واقعی حل کر دیا ہے، کراچی کا "اعلانِ حقوق" اک شایانِ اعتماد و اطمینان "منشورِ آزادی" ہے! "فرقہ وارانہ تقسیم نامۂ حقوق" کو کانگریس ہنگامی طور پر گوارا کرتی ہے. لیکن خالص قومی وجمہوری خطوط پر، جملہ فرقہائے متعلقہ کی رائے ورضا سے، وہ اِس داخلی وطنی قضیے کے اک جامع ومانع حل کے لئے برابر کوشاں رہے گی! مسلمانوں کے معلومہ مسئلے کو اس کی نظر میں قرار واقعی اہمیت حاصل ہے! بہرحال کانگریس کی طرف سے کسی وطنی اقلیت کے دل میں کوئی واہمۂ خوف نہ رہنا چاہئیے! بعدِ حصولِ آزادی، ملک میں جس سوشیلسٹ نظامِ حکومت کا بر روئے کار آنا اغلب نظر آتا ہے، وہ مظلوم ومفلوک الحال اقلیتوں کے لئے اک نعمتِ غیر مترقبہ ہوگا! اچھوتوں کی مقہوریت اور سوختہ بختی بھی مستقبل قریب میں اک فراموش شدہ خوابِ خوفناک بن جانے والی ہے! ع

کر و صبر آتا ہے اچھا زمانہ!

معرکۂ حریت کا یہ مخلوط طریقۂ جنگ قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ حصار دفتریت سے الگ رہ کر اک آرپار لڑائی لڑی جائے، اور ساتھ ہی وقتاً فوقتاً قلعۂ حکومت پر عارضی دخل پا پا کر عوام کی، انقلاب کے لئے تربیت وتقویت کی جاتی رہے!

"برطانوی تعلق" کے متعلق یہ ہے کہ ایک دفعہ تو ہماری ضرباتِ حریت طلبی سے یہ ایسا کٹے گا کہ تسمہ لگا نہ رہے گا! لیکن پھر جب مغرور انگلستان کا تنقیۂ دماغ ہو جائے گا تو ہم آئرلینڈ کی طرح اُسے دعوتِ مصالحت ومساوات دیں گے! سہ

اگر جنگ جوئی، نہ بینی درنگ وگر صلح خواہی، نخواہیم جنگ!

کانگریس ہندوستان کی موجودہ ومستقبل کی سیاسی، تنظیمی، تعمیری، اور مستقل نظم ونسق کی تاریخ کا اک دائم وقائم ادارہ رہے گی! وہ امریکن کانگریس کا مثنیٰ بنے گی! تاہم وہ سوویٹ روس کی بالشویک ڈکٹیٹرشپ کی صورت نہ اختیار کرے گی! اُس کی مسلمہ جمہوریت پسندی اور پارٹیانہ رواداری اِس نشوونما کے خلاف کافی ضمانت ہوگی. بعدِ فتحِ جنگِ آزادی ملک کی ملکیت وحکومت کا بار اُسی کے دوش پر پڑے گا! وہ صوبوں اور مختلف تمدنی خطوں کی مقامی آزادی اور معلومہ مذہبی فرقوں کے شخصی قانون وآزادیٔ ضمیر کی کافی گنجائش وحاشیۂ حفاظت رکھ کر، اک مضبوط ومربوط مرکزی حکومت قائم کرے گی، ملک کی بیرونی مدافعت کا قرار واقعی بندوبست کرے گی، اک عام روح پرور قومی نظامِ تعلیم کے قیام اور اک مشترک رسم الخط کے اجراء سے، اور ہوائی جہاز، ٹیلیفون، ریڈیو، فلم، اور ٹیلیویژن کے یکسانیت آور آلات ووسائل کی تمام ممکن خدمات سے فائدہ اُٹھا کر سارے ہندوستان کو اک متحد، متفق، یکرنگ، ہم آہنگ، "بنیانٌ مرصوص" میں منقلب کر دیا جائے گا۔

قومی زبان کے متعلق شسجاش بابو نے فرمایا کہ متعارف "ہندوستانی" نے وطن کی "لسانِ عمومی" کا منصب حاصل کر لیا ہے، اردو اور ہندی اسی نطقِ قومی کے دو لب ولہجے ہیں، اور فارسی خط اور ناگری اکچھر اُس کے دو مختلف الوضع پیراہن! تاہم اگر اُردو اور ہندی دونوں کو خیرباد کہہ کر لاطینی رسم الخط کو اختیار کر لیا جائے تو بین الاقوامی بشری تعلیم وتعلم، تبادلۂ خیالات، اور اک مشترک آفاقی تمدن وثقافت کی نشوونما کا وہ بڑا بے بدل آلہ ہوگا! ترکی کا اقدام اس بارے میں بڑا مجتہدانہ اور دلیرانہ ہے، اور وہ ہم سے داد وتقلید دونوں کا طالب ہے! لاطینی کی اجنبیت کا عذر بڑا خود فراموشانہ تسلیم کرنا پڑے گا، اس لئے کہ موجودہ جہالتِ عام کی صورت میں ملک کی حجمِ غفیر آبادی کا سوادِ اعظم خود اردو اور ہندی سے بھی عملاً اُتنا ہی ناواقف ہے جتنا کہ لاطینی سے ناآشنا! اور اک جدید رسم الخط کی موزونیت وافادیت کا معیار اِنہی عوام الناس کی آسانی یا دشواری ہے.

ہندوستانِ "جنت نشان" کی آبادی اک بحرِ ذخار ودریائے مواج

پاس شاہی مُہر رہتی ہے۔ معتمد الدولہ ۔

دیوان خانہ ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ امیروں کی نشستگاہ ۔ بیٹھک ۔ ملاقات کا کمرہ

دیوان عام ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ [illegible] خاص دربار سے دربار ۔ یا عام دربار کا مکان ۔

دیوانا پن ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) دیوانہ پن ۔ جنون ۔ سودا ۔ سڑپن ۔ وحشت

دیوانگی (۲) نادانی ۔ بیوقوفی ۔ [illegible] پن ۔

دیوانہ ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ مجنون ۔ پاگل ۔ سڑی ۔ خبطی ۔ سودائی ۔ باؤلا ۔ سے

مجنوں سے [illegible] پھرتے ہیں لوہ دشت میں سید

کہتا ہے نہیں سنا یہ دیوانہ کسی کا (مولف)

دیوانہ پن ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (دیوانا پن) ۔ سے

[illegible] وحشت [illegible] دیوانہ پن کیسا تھا ۔ اب جو سنے اپنی بات سو دیوانہ پن بساتہ (ذوق)

دیوانہ ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم (۱) پاگل و مجنون ہونا (۲) عاشق و فریفتہ ہونا ۔

دیوانہ ہونا ۔ سے

[illegible] صورت کا وہ دیوانہ نہ ہوتا تو کیوں

پاؤں میں سلسلۂ گیسوئے جاناں ہوتا ۔ (ناسخ)

دیوانی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ پگلی ۔ سڑن ۔ خبطن ۔ مجنونہ ۔ باولی ۔ شلو ۔ خیلا

جانی بیلی ۔

دیوانی ہانڈی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ بے ترتیب اور بے ڈھنگی ہانڈی

وہ ہانڈی جس میں مختلف ترکاریاں میل بے میل ڈالکر پکائیں ۔

بے قرینہ سالن ۔

دیوانی ۔ ف ۔ اسم مونث (۱) دیوان کا عہدہ ۔ وزارت (۲) وہ عدالت

جس میں مقدمات مال و جائداد وغیرہ فیصل ہوں ۔ ججی ۔ عدالت خفیفہ ۔

فوجداری کا نقیض ۔

دیوتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ہندو (۱) فرشتہ ۔ پرمیشر ۔ بھگوان ۔ اوتار ۔ نبی ۔ پیغمبر

مرسل ۔ بزرگ ۔ مقدس ۔

نہ جا [illegible] دریا نہانے کو جھی ہے آگ پانی پر

کہ سورج دیوتا گاتے ہیں دیپک راگ پانی پر (انشاء)

(۲) معصوم صفت ۔ بھولا بھالا ۔ سادہ لوح (۳) بڑے مکار ۔ شریر ۔

منفنی ۔ حضرت (۴) سانپ ۔ ناگ ۔

دیوٹ ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) چراغدان ۔ شمعدان (۲) کالا آدمی ۔ کالا کلوٹا ۔ کالا بھجنگ

دیوث ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) بے حمیت ۔ بے غیرت ۔ بے حیا ۔ بے شرم (۲) [illegible]

قلتبان ۔ بھڑوا ۔ قرمساق ۔ وہ شخص جو اپنی عورت کے افعال قبیحہ پر واقف

ہو کر چشم پوشی اور اغماض کرے ۔ وہ آدمی جو اپنی اہل پر حیا نہ کرے ۔

دیودار ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ کیلو کا درخت ۔ ایک قسم کا درخت ۔ صنوبر ۔

دیور ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ خاوند کا چھوٹا بھائی ۔ خاوند کا بھائی ۔

دیورانی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ دیور کی بیوی ۔ خاوند کے چھوٹے بھائی

کی بیوی جیسے تو دیورانی میں جٹھانی تیرے آگ نہ میرے پانی ۔

دِیولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ چھوٹا سا چراغ ۔ دیا ۔ ننھا سا چراغ ۔

دیونی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ دیو کی عورت ۔ بڑی موٹی لمبی تڑنگی عورت

بھوتنی ۔ جناتنی ۔

دیوی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ رانی ۔ دیوتا کی تانیث دیکھو (دیبی) ۔ کنیاں

کنواری ۔

دیہ ۔ یا ۔ دیہی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ جسم ۔ تن ۔ بدن ۔ قالب ۔ خاکی ۔

چولا ۔ وجود ۔ سریر ۔ کایا ۔ انگ ۔ جُثّہ ۔

دیہیم ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ شاہی تاج ۔ تور ۔ مکٹ ۔ افسر ۔ جیغہ ۔ کلغی ۔

ڈ

ڈ ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ اردو الف بے تے کا بارھواں ہندی کا تیرھواں

مذکر حرف ہے جسے دال ثقیلہ بھی کہتے ہیں یہ حرف عربی اور فارسی

زبان میں نہیں آتا البتہ انگریزی میں اسکی آواز ڈی کے مطابق ہے

یہ حرف کبھی جیم کبھی تائے ثقیلہ یعنی ٹ اور کبھی رائے ثقیلہ یعنی

ڑ اور کبھی کاف فارسی وغیرہ سے بدلتا ہے ۔ حساب جمل میں اس کے

عدد دال کی برابر چار لئے جاتے ہیں ۔

ڈا ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ستار کی گت کا ایک توڑا ۔ ڈا ۔ ڈر ۔

ڈاب ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کی لمبی گھاس جسکا بان بٹا جاتا ہے

(۲ ۔ پورب) پرتلا ۔ (۳ ۔ پورب) کچا ناریل (۵) صاحب دیباچہ

لطافت نے کمر بندھی لکھا ہے جسکی ہمیں تصدیق نہیں ہوئی ۔

ڈابر ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) جھیل ۔ جوہڑ ۔ نشیب جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے

چھوٹا تالاب ۔ غدیر (۲ ۔ پورب) ہاتھ دھونے کا برتن ۔ سیلابچی

ڈابک ۔ ہ ۔ اسم مذکر (پورب) کنوئے کا تازہ پانی ۔ ڈبکے کا پانی ۔

ڈاٹ ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ گٹا ۔ بھینٹی ۔ میخ ۔ کیل ۔ سوراخ روکنے

واقع ہوئی ہے! اور ہر دس سال کے بعد اِس انسانی "دقیانوس" میں ۳ کروڑ نفوس کے اضافے کی "مد" کی موج اُٹھتی رہتی ہے! اور ہند کی بد نام خواری (وبیاری) کے ساتھ ساتھ یہ "برخورداری" اِک ناقابلِ رشک برکت ہے!

ملک میں مروجہ زمینداری کا نظام فرسودہ، بعد از وقت، اور مصیبت آفرین ہے! زمین اصولاً بچگان زمین و خدام زمین (کاشتکاروں) کو تفویض کر دینا چاہیئے، اور کھیتی باڑی کو بَل پُل سے گلو خلاص کرا کے علمی و عملی ترقی اصول و وسائل کے سپرد ہو جانا چاہیئے!

وسیع تر اور عمیق تر اقتصادی مسئلۂ ملک کا حل یہ ہونا چاہیئے کہ اک اعلیٰ فنی کمیشن تحقیقات کی قرار واقعی تفتیش و کاوش کے بعد، اک آل انڈیا اساس پر، قومی حکومت کے اک ارتقا پسند محکمۂ زراعت و فلاحت و حرفت کی سربراہی میں، اک اہم تعمیر و پیدا وار کا عَلَم کھولا جائے! یہ جامع و تخلیقی اسکیم روس کی پنجسالہ اور دہ سالہ تجویزوں کے نہج پر ہونی چاہیئے۔ اِس میں مقامی اور ذیلی اور وقتی طور پر دیہاتی حرفتوں کے احیا، اور اُن سے استفادے کی کافی گنجائش ہوگی۔ البتہ مستقبل کا مستقل منصوبہ بندئ نظامِ حرفت "بڑی مشین" ہی کے محور پر اور اُسی کی کار فرمائی سے قائم ہو سکے گا، اور سر انجام پا سکے گا!

کانگریسی سررشتہائے نظم و نسق کو "پولیس اسٹیٹ" کے شرمناک تصور اور تعامل سے بالاتر ہونا چاہیئے! "سرکاری حکام" حقیقی مفہوم میں "پبلک خدام" بنیں!

نیشنل کانگریس کی "مجلسِ عاملہ" اِس وقت کے جاری معرکۂ آزادی کا "جنگی اسٹاف" ہے، اور مستقبل کے ہندوستان کی وطنی حکومت کی "معمار وزراء"! اُسے اپنے ہر اقدام اور منصوبے میں اپنا یہی منصب جلیل مدنظر رکھنا چاہیئے! ڈی ویلیرا کی سابقہ متوازی حکومت کی مرکزی تنظیم اور مستعدی "وفد پارٹی" کی جمعیتہ تنفید یہ کی نظیریں ہمارے لئے شمع راہ ہونی چاہئیں!

مجوزہ "فیڈریشن" کو کانگریس اک یکسر قاطع و ناطق انداز میں مسترد کر چکی ہے! کانگریسی نصب العین میں اُس کا نعم البدل "نمائندہ اسمبلی" ہے! صوبجاتی حکومتوں میں قبول مناصب، غنیم کے بعض مورچوں پر قبضہ کر لینے کی قبیل سے تھا، لیکن آئین ہند کا باب وفاق اک "بابِ نفاق" ثابت ہوگا! یہ "پرنسیز اور پراونسیز" کو باہم دست و گریبان کرنے کا اک منصوبۂ مشئومہ ہے، وہ ذرہ ای کا اک شمہ بھی نہیں رکھتا، وہ ہندوستان کے دو حصوں کے درمیان اک داخلی مدنی جنگ "کو چھیڑنے کا فتنہ بیدار ہوگا، اور برطانوی قیصریت و سرمایہ داری و حرفت و تجارت کے دام سخت کو گلو گیر تر کرنے کی ریشہ دوانی! اُس میں والیانِ ریاست کو اُن کے حصۂ رسدی حق سے کہیں زیادہ از ۳۳ تا ۴۰ فیصدی کی متحد و ہم آہنگ نیابت ــــــ عملاً اک حاکمانہ و آمرانہ اکثریت ــــــ دی گئی ہے! برطانوی مصالح سیاسی اور منافع تجارتی پوری طرح قلعہ بند ہیں! اور ہندوستان کی ہر جست آزادی اور معاشی تعمیر کی ہر جنبش پر اک قدغن عائد: وہ مرکز کے موجود الوقت آئین سے بھی زیادہ تنگ دامن ہے، اور تمام و کمال اک قدم معکوس ہے!

سلطنتِ ہند کا فوجی بجٹ عملاً ۷۵ سے لے کر ۸۰ فیصد حصۂ خزانۂ عامرہ پر حاوی ہے! ریلوے آمد و خرچ اور ریزرو بنک کے نام سے چند اور محفوظ مالی قلعے ہیں جو وفاقی اقتدار سے خارج کر دیئے گئے ہیں! حکومت خود اختیاری کا قلب، مالیات واقع ہوا ہے! "فیڈریشن" نے اپنے مجوزہ آئین کے سینے سے یہی قلب نکال لیا ہے! "وفاق" کی جو تدابیر امر لی گئی ہے اُس میں تقسیم حقوق کا وہ فیاضانہ اصول صرف کیا گیا ہے جو کبھی اَسَاس بنا تھا، اِس "خانگی بٹوارے" کا کہ ؎

از صحنِ خانہ تا لبِ بام از آنِ من   و ز سقفِ خانہ تا بہ ثریا از آنِ تو!

آئندہ تربیتِ سیاسی و تنظیم جماعتی کے متعلق جدید صدر کانگریس نے یہ قیمتی مشورہ دیا ہے کہ عام پبلک، مزدوروں، اور کسانوں کے دَل بادَل جلسوں کے اہتمام و انتظام کے لئے تربیت یافتہ والنٹیروں کا اک زبردست لشکر نا کیپ ہونا چاہیئے، خود قومی رہنماؤں کی برآورد کے لئے مستعد دل و دماغ اور دست و بازو کے ہونہار نوجوان بھی، اگر موزوں سالکانِ طریق کے سامنے زانوئے ادب تہ کریں، تب بھی اک اہم قومی ضرورت کی فراہمی عمل میں آئے گی!

مزدوروں اور کسانوں وغیرہ کی جماعتیں اگر نیشنل کانگریس کے عظیم حاوی بر کل آرگنائزیشن کے زیر سایہ لیلی جائیں تو بہت مبارک اور قرینِ مصلحت ہوگا۔ انھیں کانگریس کے اقتصادی دست و بازو ہونا چاہیئے، در آنحالیکہ کانگریس اِن سارے اعضاء و جوارح کے لئے اک مشترک دل و دماغ بن جائے، بہرحال موجودہ برخود غلط "حریف" جلد از جلد باہم حلیف"

یا بند کرنیکی چیز ۔ کاک ✦ محراب کی روک ۔ مرغول کا ڈھولا ۔ لداؤ
کی روک ۔ بھرتی ✦ محراب ✦

ڈاٹ لگانا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ روکنا ۔ بند کرنا ۔ میخ ٹھوکنا ۔ لداؤ کی چھت
کے نیچے اُسکے تھامنے کیلئے عارضی کچی عمارت چنا ۔ لداؤ کا ڈھولا کرنا ۔

ڈاٹ کر بھرنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ ٹھونس کر بھرنا ۔ کھچا کھچ بھرنا ۔
داب داب کر بھرنا ✦

ڈاٹنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ ڈاٹ لگانا ۔ بند کرنا ۔ روکنا ۔ بھرنا ۔ ٹھونسنا ۔
بھرنا ۔ جیسے سالفہ ڈاٹنا ✦

ڈاڑ ۔ ۵ ۔ اسم مونث ۔ ہرنوں کی قطار ۔ پرندوں کا پرا ۔ جانوروں کا جھنڈ

ڈاڑم ۔ پانی ۔ اسم مذکر ۔ انار ۔ ڈاڑو ✦

ڈاڑھ ۔ ۵ ۔ اسم مونث ۔ جبڑے کا دانت جس سے غذا چبائی جاتی ہے ✦

ڈاڑھ گرم ہونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ کلہ گرم ہونا ۔ کھانا کھانے میں آنا ۔
ڈاڑھ چلنا ۔

ڈاڑھ نہ لگانا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ بن چبائے نگل جانا ✦

ڈاڑھ مار کر رونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ اس طرح رونا کہ ڈاڑھ تک سے
آواز نکلے ۔ زار زار رونا ۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا ۔ چلا کر رونا ۔ نہایت آہ و
بکا کرنا ۔ جزع و فزع کرنا ۔ ع

داماں کو دیں جو میں ڈاڑھ مار رویا ۔ اک ابر اولس سے نکھر کے [illegible]

ڈاڑھی ۔ ۵ ۔ اسم مونث (۱) ریش ۔ لحیہ ۔ ٹھوڑی اور رخساروں کے
بال (۲) لٹکنے والی جڑیں جیسے بڑ یا پیپل کی ڈاڑھی ✦

ڈاڑھی پھٹکارنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ ہاتھ سے ڈاڑھی صاف کرنا
ڈاڑھی میں کنگھی کرنا ۔ ڈاڑھی کے بالوں کو ہاتھ سے جھٹکنا ۔
ڈاڑھی چڑھانا ۔ جیسے پٹھان لڑائی مارنے میں بیٹے ڈاڑھی جھٹکا دیں

ڈاڑھی پیشاب سے منڈوانا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی (۱) نہایت ذلت
دینا ۔ عزت لینا ۔ بےعزتی کرنا (۲) ۔ لازم ۔ ذلت اختیار کرنا ۔ ذلیل
ہونا ۔ قائل ہونا ۔ معقول ہونا ✦

ڈاڑھی پیٹ میں ہونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ چھوٹی عمر میں بڑوں
کی سی باتیں کرنا ۔ کم سنی میں عقلمند ہونا ۔

ڈاڑھی چھوڑنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ ڈاڑھی بڑھانا ۔ ڈاڑھی نیچی کرنا
ڈاڑھی کتروانے یا منڈوانے کو ترک کرنا ✦

ڈاڑھی رکھنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ ڈاڑھی منڈوانے یا کترانے کو
ترک کرنا ✦

ڈاڑھی کا ایک ایک بال کرنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ خوب ڈاڑھی
نوچنا ۔ ڈاڑھی کھسوٹنا ۔ عزت بگاڑنا ۔ عزت کرکری کرنا ۔

ڈاڑھی کو کلپ لگانا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی (اول) معلوم (دوم) بوڑھے
آدمی یا سفید ڈاڑھی کو عیب لگانا ۔ داغ لگانا ۔ کلنک لگانا ۔
رسوا کرنا ۔ بدنام کرنا ✦

ڈاڑھیں مار کر ۔ یا ۔ مار مار کر رونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ آواز
بلند کرکے وزاری کرنا ۔ ہچکیاں لے لیکر رونا ۔ زار و قطار رونا ۔

بیٹھے ہیں سر کو ہم دودے ہیں زلف یار کے
عشق میں دانتوں کے [illegible] روتے ہیں ڈاڑھیں مار کے (ناسخ)
گلشن عمر میں ترے ڈاڑھیں ۔ روتے ہم آبشار کی مانند (رشک)

ڈاک ۔ ۵ ۔ اسم مونث ۔ چٹھی رسانی کا محکمہ ۔ ٹپال ۔ پوسٹ آفس
چٹھی کا بکس (۲) گھوڑے یا پالکی وغیرہ کی چوکی ۔ جا بجا انتظام سواری
بھاگوں کا اس قدر کرنا [illegible]
رواں علی الاتصال [illegible]

روح ہے ہر جسم میں مشتاق ابنار اجل
اس لئے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے (ناسخ)

(۵) نگینہ کے نیچے سنہری یا روپہلی ورق جو زیبائش چمک یا رنگ کیواسطے
رکھ دیتے ہیں ۔ قوت ۔ ع

خط زیر لب نہیں ہے یہ ترے رشک ماہ سبز
کیا ہے نگین سرخ تلے ڈاک واہ سبز (نصیر)

(۶) متے ۔ الٹی ۔ استفراغ ✦

ڈاک آنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ خط خطوط آنا ✦ متواتر خبر آنا ۔ ع

مرے اشکوں کی ڈاک ایسے چشمہ تر سے تیری آتی ہے
[illegible] دل کی خبر تیری آتی ہے

ڈاک بٹھانا ۔ یا ۔ بٹھلانا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ چوکی بٹھانا ۔ جلد جانے
آنے کا انتظام کرنا یا ہرکاروں کی آمد و رفت کا برابر سلسلہ جاری کر دینا ۔

ع ۔ نہ روکو قاصد اشک رواں کو [illegible]
خبر کو دل کی بٹھلائی ہے ہم نے ڈاک سینے میں (نصیر)

بن جائیں! روسی تاریخ کا سبق غایت درجہ قیمتی ہے! ۱۹۱۷ء کے اکتوبر والے "بالشویکی انقلاب" کو مزدوروں، کاشتکاروں، اور سپاہیوں کے متحدہ محاذ نے ہی ممکن بنایا تھا!!

ہمارے بین الاقوامی تعلقات بیحد اہم اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں: مصر کی موجودہ آزادی، احرار مصر کی صرف اُس نظر بازی و دیدہ دری کا عطیہ ہے جس سے اُنھوں نے بحر الروم کی برطانوی ایطالوی کشیدگی کو بھانپا، اور ایک گولی چلائے بغیر موجودہ انگریزی مصری معاہدے کی فتوحات حاصل کیں! اہلِ آئرلینڈ کا یہ مُدبّرانہ مقولہ مشہور ہے کہ "انگلستان کی ایک سنگین مشکل آئرستان کا اک زرّیں موقع ہے"!

جائز پروپیگنڈا ابھی نہایت ضروری ہے۔ ممالکِ غیر میں ہندوستان کے ہمدردوں، ہوا خواہ اخباروں، ہندوستانی طالب علموں اور تاجروں، ہندوستانی تاریخ وتمدن کی ترجمان ہندوستانی فلموں اور ہندوستانی آرٹ کی نمائشوں کے ذریعے بین الاقوامی دُنیا کی تعلیم یافتہ رائے عامہ میں اک انقلاب پیدا کیا جاسکتا ہے، یہ اِس دروغ کو بھی بے فروغ کر دے گا کہ ہندوستانی لوگ نیم وحشیوں کی اک منتشر قوم ہیں، اور انگریزوں کا وہاں قیام ازبس ضروری ہے!— بیرونِ ہند ہمارا اولین حلقۂ آشنائی وشناسائی افغانستان، ایران، چین، نیپال، برما، اور سیلون ہونا چاہیئے، دُور تر ممالک میں یورپ وامریکہ کے بعد وسطی وجنوبی امریکہ بھی خاص توجہ کے مستحق ہیں! خود انگلستان کی جدید نسل اور طالب علموں کا طبقہ عموماً ہندوستان کے طرفدار کی سی شان رکھتا ہے!

ہمارے سیاسی اسیروں کا معاملہ اک بے پناہ اپیل اپنے اندر رکھتا ہے! پُرارمان شباب اور تروتازہ رعنائی کے کتنے گُل سر سبد ہیں جو تازیست بند یخانوں کی رُوح کُش تاریکیوں کے لئے وقف ہو گئے! جو لوگ رہا ہوئے ہیں اُن کی حالت بھی کم حسرت ناک نہیں۔ وہ تپِ دق کی گرفت میں پھنسے ہوئے اپنے زندانوں سے نکلے ہیں، جن کا خیر مقدم اُن کے عزیز واقارب نے دل گداز آنسوؤں سے کیا ہے! کیا ہم اُنھیں یہ شکوہ رنگیں کرنے کا موقع دیں گے کہ ؎

مری تربت پہ سب روئے، نہ رویا اک وہ سنگیں دل
قیامت ہے کہ دو آنسو نہ چشمِ یار میں آئے!

دوستو! آل انڈیا نیشنل کانگریس ہی ہمارا آخری کار ملجا وماویٰ ہے، کانگریس کے اندر دایاں بازو اور بایاں بازو ہو سکتا ہے، لیکن قوم کے سارے حریت طلب جنگجو عناصر کا وہ تاریخی طور پر "قلبِ لشکر" رہی ہے! آج حالات کا اک ناگہانی پلٹا اپنے چشم وابرو سے اُسے پھر میدانِ کارزار کی طرف دعوت دے رہا ہے! مادرِ وطن کا کوئی غیور فرزند و دُختر اِس لمحۂ نازک میں اُس سے یقیناً بیوفائی کا مجرم نہ بنے گا! ہماری جنگ ہندوستان کی آزادی ہی کے لئے نہیں ہے، ہمارے جہاد کا مقصودِ اعلیٰ تمامی بشریت کی حریت وسعادت ہے!— بندے ماترم!!"

چین

جاپانی حملے نے اپنی عنانِ توجہ اب "جنوبی چین" کی طرف موڑی ہے! اس خطّے کا سیاسی وحیاتی مرکز کینٹن ہے! اہلِ کینٹن چینی تجارت کے سربراہکار ہیں، اپنے سواحل پر مشرق ومغرب کی بحری وسیاسی طاقتوں کے اختلاط سے وہ سیاسیات کی دسیسہ کاریوں سے خوب آشنا ہو گئے ہیں! ان میں جنگی قابلیت واستقامت کی بھی معتدبہ تربیت ہوئی ہے!

جدید العہد چین کے دل و دماغ کا سینہ وسر کینٹن ہی واقع ہوا ہے! سن یاٹ سین (چین کا گاندھی!) کو ولادت کینٹن ہی کی خاکِ پاک نے بخشی! ۱۹۱۱ء کے انقلابِ چین کا پرچم اسی جگہ سے بلند کیا گیا! پھر کینٹن ہی مارشل چیانگ کائی شیک کے عساکر کا مستقر بنا۔ جب کہ اُنھوں نے جنوبی چین پر یلغار کی اور وسطی چین میں بمقام نانکنگ اپنا پایۂ تخت قائم کیا، کینٹن اک کم وبیش آزاد ریاست کا دار الصدر رہا ہے، اور آج تک سن یاٹ سین کی "سنگوئنہ تحریکِ جمہوریت ومساوات وقومیت" کے باقیات الصالحات کی تبرک گاہ سمجھا جاتا ہے، اب جاپان اِسی کینٹن کو اپنے جنگی عزائم کا مطمحِ نظر بنا کر گویا چینی سیاسی زندگی کے آخری سرچشمے کو خشک کر دینا چاہتا ہے۔ امریکہ وبرطانیہ وفرانس یا دم بخود ہیں، یا دور از کار ٹائیں ٹائیں کر رہے ہیں! (ا۔ا۔خ)

یوروپ

یورپ میں جو سیاسی صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے وہ پوستکندہ

ڈاک

ڈاک بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جابجا سواری یا ہرکارے وغیرہ کا متعین ہونا
ڈاک چوکی۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ جگہ جہاں چٹھیوں کا تھیلا ایک ہرکارہ دوسرے ہرکارے کو دے یا گھوڑوں کی بدلی ہو +
ڈاک خانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ڈاک گھر۔ پوسٹ آفس۔ خطوط اور پارسل وغیرہ کا دفتر +
ڈاک کا گھوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈاک پہنچانے والا گھوڑا۔ تیز رو اور تیز رفتار آدمی۔ بہت چلنے والا آدمی +
ڈاک گاڑی۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ ریل گاڑی جس میں ڈاک جاتی اور اس کی رفتار تیز ہوتی ہے +
ڈاک لگنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) متواتر تے ہونا (۲) برابر خبر یا ہرکارے وغیرہ کا آنا جانا +
ڈاکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈاکوؤں کا حملہ۔ قزاقوں کا دھاوا۔ غارتگری۔ بٹماری +
ڈاکا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ چوروں کا حملہ کرنا۔ چور زنکا۔ دھینگا دھینگی سے لوٹ کر لیجانا۔ غارتگری کے واسطے آن پڑنا +
ڈاکا ڈالنا۔ یا۔ مارنا۔ یا۔ دینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ لوٹنا۔ زبردستی لوٹنا تاراج کرنا۔ غارت کرنا +
ڈاک بنگلا۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ مسافروں کی فرودگاہ جو سرکار کی طرف مقرر ہو۔ سرکاری مسافر خانہ +
ڈاکٹر۔ انگلش، اسم مذکر Doctor حکیم + طبیب + بید۔ جراح فاضل۔ عالم۔ علم حکمت کا جاننے والا + فیلسوف۔ فلا سفر + علامہ محقق +
ڈاکو۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) لٹیرا۔ قزاق۔ راہزن۔ بٹمار۔ غارتگر۔ قطاع الطریق دھاڑا مارنے والا۔ (۲) پیٹو کو بھی بولدیتے ہیں۔ بسیار خوار۔ پُرخوار +
ڈاکیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چٹھی رساں۔ ڈاک کا ہرکارہ۔ پیادہ ڈاک + نامہ رساں + قاصد۔ پیک۔ دُوت +
ڈاکی۔ ہ۔ صفت۔ عو۔ نہایت کھانے یا نہایت پینے اور ڈکوسنے والا بچہ +
ڈال۔ ہ۔ اسم مونث (۱) شاخ۔ ٹہنی۔ فرع (۲) آب پاشی کا ٹوکرا یا ڈول بینبری (۳) تلوار کا پھل۔ تیغ بے قبضہ +
ڈال کا پکا۔ ہ۔ صفت۔ پیڑ کا پکا +
ڈال کا ٹوٹا۔ ہ۔ صفت (۱) ڈال سے پک کر گرا ہوا تازہ پھل۔ اول درجہ

ڈال

کا پھل۔ عمدہ پھل (۲) نادر۔ انوکھا۔ قابل قدر جیسے تم تو ایسے ڈال کے ٹوٹے ہو جو تمہیں کو انعام ملے +
ڈال والا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو۔ بندر۔ بوزنہ۔ بانر۔ باندر۔ میموں۔ قرد +
ڈالا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گدا۔ ٹہنا۔ بڑی اور موٹی شاخ +
ڈالدینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) پھینکدینا۔ گرادینا (۲) متوجہ کردینا۔ لگادینا

؎ تبوتم ہم کو بھولے ہو تو بھولے ہی رہو
اب طبیعت ہمنے بھی یاد خدامیں ڈالدی (محشر)

ڈال رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رکھ چھوڑنا۔ دیر لگانا۔ جھلانا۔ ملتوی رکھنا۔ روک رکھنا +
ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) گرانا۔ پھینکنا (۲) رکھنا۔ دھرنا۔ بنیاد دیا ڈول ڈالنا۔ (۳) جوڑنا۔ جمع کرنا جیسے دو ہی دو روپیہ ڈالتے جاؤ تو بہتیرے وقت پر نکل آیا کریں (۴) حمل گرانا۔ اسقاط کرنا (حیوانات کے واسطے بولتے ہیں) (۵) قے کرنا۔ رد کرنا۔ استفراغ کرنا۔ اُلٹی کرنا (۶) داخل کرنا۔ اندر کرنا جیسے کالا ڈالوں لال نکالوں اکڑوں بیٹھ پٹاپٹ مارُوں (لوہے کی پہیلی) (۷) پرونا جیسے ازار بند ڈالنا ڈورا ڈالنا وغیرہ (۸) پہنا۔ پوشیدن کا ترجمہ جیسے انگرکھا گلے میں ڈالنا (۹) اُڑھانا۔ ڈھانکنا جیسے چادر ڈالنا (۱۰) کرنا۔ آشنائی سے بیوی بنانا۔ مدخولہ بنانا (۱۱) لگانا۔ ذمہ کرنا۔ مقرر کرنا جیسے بوجھ ڈالنا۔ خرچ ڈالنا وغیرہ (۱۲) ملانا۔ لگانا۔ شامل کرنا جیسے کسی سوداگری یا کام میں روپیہ ڈالنا (۱۳) یہ لفظ تکمیل فعل کے واسطے بھی فعل کے اخیر میں لگا دیتے ہیں۔ جیسے کھا ڈالنا۔ مار ڈالنا۔ کاٹ ڈالنا +
ڈالی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) ٹہنی۔ شاخ (۲) دو شاخوں کی ٹوکری جس میں پھول یا میوہ وغیرہ سجا کر امیروں اور سرداروں وغیرہ کی نذر کرتے ہیں + ؎

چمن دولتسرا کا صحن ہے رنگیں خرامی سے
ترے جاروب کش کی ٹوکری پھولوں کی ڈالی ہے (ناسخ)
؎ گل لخت جگر ہیں بقلم مژگان سے وابستہ
یہ ڈالی نذر کو لایا ہوں ہیں تم یک نظر دیکھو (نصیر)

ڈالی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ حاکموں یا امیروں کے واسطے

زبان میں یوں ہے کہ براعظم کی گرسنہ قومیں وہیں کی شکم سیر سلطنتوں سے خوانِ یغما پر اپنا حصہ مانگ رہی ہیں! جرمنی سنہ ۱۴ء میں اسی یوروپین جوع الارض کے اک شدید دَورے کے پڑنے پر اُٹھ کھڑا ہوا تھا! مگر سوئے اتفاق سے وہاں لینے کے دینے پڑ گئے! جنگِ عظیم میں شکست کی ضرب سے سنبھلنے کے بعد اب وہ اپنے معدے کے عمیق خلا کو اک درندگانہ بلانوشی سے پُر کرنا چاہتا ہے، اور اگر ایک طرف انگلستان سے اپنی ضبط شدہ نوآبادیات کا طالب ہے تو دوسری طرف وسطی یوروپ و مغربی روس کے خطوں پر دندانِ آز تیز کئے ہوئے ہے! "جدید اٹلی" اِس "گرسنگیٔ زمین" کا دوسرا مریض ہے! مگر وہ سردست حبش کا بڑا شکار مارنے کے بعد اپنے شکم کے اندر عموماً سکون پا رہا ہے، اور اسپین کی خانہ جنگی کی اشتعال دہی سے صرف چاشنی اور چٹنی کی سی تفریح بعد طعام حاصل کر رہا ہے! لیکن جرمنی ہنوز اک بیسود دست افشانی و پاکوبی سے اپنے کو تھکاتا رہا ہے! نتیجہ یہ ہے کہ اب اُس کا جنون نقطۂ بحران کو پہنچ گیا ہے! اب اُس نے آسٹریا پر دست درازی کرکے شاید اپنی مرکزی خاطر بہم بزن و بگیر کا آغاز کر دیا ہے! اٹلی بدستور اُس کا پشت پناہ ہے! اور بوقتِ ضرورت اُس کی گیر و دار میں اُس کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار! ہٹلر و مسولینی کے شیر و پلنگ نے فیلِ برطانیہ کو لرزہ براندام کر رکھا ہے، اور مسٹر ایڈن، انگریزی وزیر خارجہ کا تازہ ترین ڈرامائی استعفیٰ اِسی خطرناک ماحول کی اک افتاد ہے! ہٹلر کی تلخ ترنوائیاں اور تیز تر "حدی خوانیاں" المضاعف ہیں! اور سست رگ اور پروٹیسٹ باز انگلستان سے بزبانِ حال خطاب کرتے ہوئے کہہ رہی ہیں کہ ؎

مجھے اے "عندلیبِ نوحہ گر" تو دیکھتی کیا ہے؟
بڑی مُدت میں سیکھا ہے فغاں نے با اثر ہونا!

(ا۔ا۔خ)

میرا فرض

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو میں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، مسجدوں، مدرسوں، یتیم خانوں کے لئے آئے دن چندہ اور امداد طلب کیجاتی ہے جسمیں صاحبِ استطاعت حضرات دل کھول کر اپنی فیاضی کا ثبوت بھی دیتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر اس معاملہ میں شکایت اور شک کا اظہار بھی ہوتا ہے اگرچہ اہلِ کرم اِس معاملہ میں زیادہ حُسنِ ظن رکھتے ہیں پھر بھی شکایات کہیں کہیں بجا طور پر ثابت ہوتی ہیں۔

میری آبائی بستی موضع "صالح پور رنیچہ" میں بے علم اور اسلامیات سے ناآشنا لوگ ایک مدت سے جہاں مفلسی و تنگدستی کے شکار ہیں وہاں بے علمی نے بھی اُن پر تسلط جما لیا ہے۔ بے علمی اور مسائلِ اسلامی سے ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ وہاں کے باشندوں میں یہ خام خیالی بھی ہوئی تھی کہ اپنے بچوں کو پڑھانا لکھانا بڑی بد شگونی ہے، یہاں جو پڑھتا ہے وہ سرسبز نہیں ہوتا یہ جاہلانہ خیال ابھی تک وہاں کے اکثر لوگوں میں باقی ہے۔ اس بنا پر میں جبکہ کسبِ معاش کی غرض سے اپنے وطن سے دور رنگون (برما) میں پڑا ہوں، اپنے ہمسایوں اور اہلِ وطن کے لئے علمی خدمت کیسے کر سکتا ہوں پھر میری اتنی حیثیت نہیں کہ میں وطن والوں کی تعلیم کا ذاتی طور سے بندوبست کر سکوں، اس لئے میرا فرض تھا کہ میں برادرانِ اسلام سے درخواست کروں کہ اس موقع پر جہالت اور خام خیالی کے گڑھے سے نکالیں، چونکہ میرے موضع میں ایک شریف اور تعلیم یافتہ بیوہ رہتی ہیں اُن کو علمی ذوق اور مسلمان بچوں کی تعلیم کا شوق ایسا ہے کہ وہ موضع کے بچوں اور بچیوں کو ایک جگہ جمع کرکے جس کی موجودہ تعداد ۲۲ ہے پڑھاتی ہیں، اس بات کو میں نے پہلے پہل جناب سید کشفی شاہ صاحب نظامی سے کہا اور اُنھوں نے ازراہِ اسلامی ہمدردی اُن بیوہ معلمہ کو پانچ روپے ماہوار دینے کا وعدہ فرمایا اور پانچ روپے اُنھوں نے مسماۃ عائشہ خانم بیوہ ولی محمد خاں مرحوم کے نام محض علمی کفالت کے لئے روانہ بھی کر دئے۔ اگر اسی طرح اہلِ خیر حضرات بھی توجہ فرمائیں تو معلمہ صاحبہ جو لاوارث اور بیکس مگر شریف اور پردہ نشین ہیں، اُن کے گزارے کی صورت بھی ہو جائے گی، اور یہ اسلامی اسکول جس کا نام "مدرسہ کشفیہ نظامیہ" میں نے تجویز کیا ہے وہ چلتا رہے گا جس میں مسلمانوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم ہوتی رہے گی، جو صاحب زرِ نقد سے امداد کرنا چاہیں وہ اُنھیں معلمہ کے نام سے حسبِ ذیل پتہ پر روپیہ روانہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

پتہ یہ ہے۔ عائشہ خانم بیوہ ولی محمد خاں صاحب مرحوم۔ موضع صالح پور رنیچہ۔ ڈاک خانہ رونا ہی۔ ضلع فیض آباد۔ یوپی

الملتمس۔ عبدالرزاق خاں نظامی فیض آبادی، ایجنٹ اخبارات رنگون (برما) ۱۶ فروری ۳۹ء

میوے وغیرہ کا خوانچہ لگا کے بیٹھنا یا نذر پکڑنا ٭

ڈالی سجانا۔ یا۔ لگانا ۔ ہ ۔ فعل لازم۔ ڈالی دیوے وغیرہ سے آراستہ کرنا ٭

ڈام ۔ انگلش (Damn) اسم مذکر۔ پاجی۔ نالایق۔ گدھا۔ احمق۔ نامعقول۔ مردود۔ ملعون ٭

ڈام نگاہ ۔ انگلش (Damn nigger) اسم مذکر۔ ٹھاکر گدا۔ ملعون کالا مردود۔ ۔ ع

شاید کسی انگریز کا توسوت ہے لڑکے

ہر بات میں جو تو ہے ڈام نگر ہے ۔ (راحت)

ڈام فول ۔ انگلش (Damn fool) اسم مذکر۔ پاجی۔ احمق۔ گدھا۔ نالایق ٭

ڈامج ۔ انگلش (Damage) اسم مذکر (۱) نقصان۔ خسارہ۔ ہرجانہ۔ ہرجہ ٭ خراب شدہ (۲) ۔ ٹوٹا پھوٹا مال۔ بگڑا ہوا مال۔ مستعمل مال۔ سکنڈ (عوام ڈامچ جیم فارسی سے بولتے ہیں) ٭

ڈامچا ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ وہ مچان جو کھیتوں کی رکھوالی یا کوّا اڑانے کے واسطے بنا لیتے ہیں ٭

ڈانٹ ۔ ہ ۔ اسم مونث۔ دھمکی۔ گھرکی۔ جھڑکی۔ تخویف۔ ڈراوا۔ سرزنش۔ چشم نمائی ٭

ڈانٹ ڈپٹ ۔ ہ ۔ اسم مونث۔ دیکھو (ڈانٹ)

ڈانٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی۔ دھمکانا۔ جھڑکنا۔ گھرکنا۔ تخویف کرنا۔ غرّانا ٭ روکنا۔ باز رکھنا۔ سخت آواز کے ساتھ منع کرنا ٭ چشم نمائی کرنا ٭

ڈانڈ ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) لکڑی۔ چھڑی۔ باڑی۔ بغیر پھریرے کا گدکا ٭ چوب نیزہ ٭ ۔ ع

لٹو ہوتا ہوں ترے حسن پہ اے شاہسوار

ڈانڈ نیزے کی محبت نے لکائی ہے (اختر)

(۲) گنوار۔ ڈنڈ۔ تاوان (۳) چپّو۔ ناؤ کھینے کا بانس یا بلّی (۴) ریڑھ کی ہڈی۔ پیٹھ کی ہڈی (۵) کھیت کی حد (۶) زمین خشک (۷) پیمانہ طولانی ٭

ڈانڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) سرحد۔ میڑا۔ سیما۔ ملک کی سرحد۔ سوانہ۔ ۔ ع

گیسو نے قرب آئینہ روئے یار سے ٭ ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تتار کا (آتش)

(۲) گنوار۔ ہولی کا ڈانڈا۔ ہولی جلانے کی جگہ جو بسنت پنچمی کو جہاں گھانس پھونس اپلے وغیرہ رکھا کرتے ہیں اسے ہولی کا ڈانڈا کہتے ہیں ٭

ڈانڈا مینڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) دو ملکوں کی سرحد۔ سیما (۲) لڑائی۔ جھگڑا۔ تنازع۔ دو ہمسروں اور ہمچشموں کی دشمنی و عداوت (۳) میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ راہ و رسم۔ میل جول ٭

ڈانڈی ۔ ہ ۔ اسم مونث۔ (۱) ملاح۔ مانجھی۔ کھیوتیا (۲) ایک قسم کی پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور بیچ میں دری لگی ہوئی ہوتی ہے ٭

ڈانس ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا مچھر ٭

ڈانک ۔ ہ ۔ اسم مونث۔ دیکھو (ڈاک نمبر ۵) ۔ ع

اُترا یا پان کی تحریر نے اور اسکے دانتوں کو

نگیں کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا (آتش)

کیا ٹپک لخت جگر کی ہے بزیر اشک چشم ٭ عشق نے اچھا دیا یہ ڈانک گوہر کے تلے (جرات)

(اہل مشرق مذکر بولتے ہیں)

ڈانگ ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) سب سے اونچی پہاڑی ٭ پہاڑ کی اونچی چوٹی (۲) ۔ پنجاب۔ پھلانگ۔ زغند ٭

ڈانگر ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) ڈھور۔ چارپایہ۔ مویشی (۲) احمق۔ بیوقوف (ڈنگر بھی مخفف کرکے بولتے ہیں) (۳) ۔ ہند کی ایک قدیم قوم ٭

ڈانواں ڈول ۔ ہ ۔ صفت۔ آوارہ۔ سرگردان۔ سرگشتہ۔ پریشان۔ سراسیمہ۔ خراب و خستہ۔ ۔ ع

گرد تو اسکے جو پھرتا ہے تو ڈانواں ڈول ٭ ہے تری ناں گرا چاہ زنخداں میں کیا (مغفور)

(۲) ڈگمگاتا ہوا۔ ڈگ مگ ٭ ڈھل مل یقین ٭

ڈانواں ڈول پھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) آوارہ و بیکار پھرنا۔ نکما پھرنا۔ ۔ ع

کہاں ہیں آج یہ سودا سے کیوں تو ڈانواں ڈول

پھرے ہے جا کہیں نوکر ہو لیکے گھوڑا مول (سودا)

(۲) حیران و پریشان ہونا۔ مارا مارا پھرنا۔ ۔ ع

ڈولی کے ساتھ لال گنوسے نہ آئے وہ

بی کیسے ڈانواں ڈول پھرے ہیں کہار آج (راحت)

ڈاہ ۔ ہ ۔ اسم مونث۔ حسد۔ کینہ۔ جلن ٭ عداوت۔ بغض۔ بیر۔ دشمنی ٭

ڈائرکٹر ۔ انگلش (Director) اسم مذکر۔ منتظم۔ منصرم۔ ہادی۔ ہدایت کرنیوالا۔ کارکن۔ سربراہ کار ٭

ڈاین ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) زن جگر خوارہ۔ ساحرہ۔ ٹونہائی۔ جادوگرنی۔ عائنہ (وہ عورت جو اپنی تصوری طاقت کی وجہ سے نظر ملا کر بچوں کا کلیجہ کھا جاتی ہے)

نقد و نظر

(۱) "حسن کے دونوں رخ": متوسط کتابی تقطیع، ۴۲ صفحات حجم، کاغذ و کتابت و طباعت پاکیزہ و عمدہ، ناشر محمد نزاب علی خاں بازؔ، پتا: کاشانۂ بازؔ، بازار گھانسی، حیدر آباد دکن، قیمت ۴؍

حضرت آزاد انصاری اردو کے مشہور بزرگ سن اور کہنہ مشق استاد غزل ہیں لیکن ان کی شاعری فرسودہ غزل گوئی ہی تک محدود نہیں، وہ عہدِ حاضر کی جدید الطرز نظموں پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی پیری صرف جسمانی معنی میں صحیح ہے! روحاً وہ اک شاب سدا بہار واقع ہوئے ہیں وہ مجدد شعر الہند مولانا حالی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں، اور اپنے استادِ معظم ہی کے اس زندہ دلانہ مقولے کی اک نظیر کہ ع

رہتے ہیں چونچال پیری میں جوانوں کی طرح!

آزاد اک نادر نوعیت کی ہستی نظر آتے ہیں۔ وہ نفسی طور پر بڑے حساس ہیں، ذہنی طور پر بڑے آزاد خیال، اور اپنے تنقیدی مذاق میں بڑے روادار اور وسیع المشرب۔ دورِ پیشین کے شعرا میں ان سے زیادہ شرحِ صدر کے ساتھ کوئی "شاعرِ انقلاب" کا قدرداں و ثنا خواں نہیں۔ اور خود جوشؔ کا معاملہ بھی، باہمہ نعرہ زنیٔ انقلاب و شباب، اس پیرِ نحیف پیکر کے ساتھ کچھ اس قسم کا ہے کہ ؎

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

(۱-۱-خ)

جوشؔ و آزادؔ ہمارے اردو ادب کی تاریخ جاریہ میں اک مشترک برزخ بہم پہنچاتے ہیں! ان دونوں کی ذات میں قدیم و جدید شاعری نے ایک دوسرے کو وہ پیامِ اجنبیت نہیں سنایا کہ "ہذا فراق بینی و بینک" بلکہ ان کی باہمی صحبت نے اک "مرج البحرین" کا سا ماجرا پیش کیا ہے۔ انتہا یہ کہ بعض مواقع "من تو شدم تو من شدی" میں یہ دونوں شاعرانہ روحیں اک واحد دل و دماغ اور متحد زبان و قلم بن کر سخن سنج ہوئی ہیں۔ حیدر آباد دکن کے معاصرانہ قیام کے ایام میں دونوں کی اک مشترک غزلِ مسلسل کا اک دلچسپ اور یادگار مقطع یہ ہے: ؎

آج ساقی کمی نہ رہنے پائے
پینے بیٹھے ہیں جوشؔ اور آزادؔ!

حضرت آزادؔ کی زیرِ تنقید دو نظمیں، طلعتِ حسن کے دونوں رخساروں کا مشاہدہ، یا طبیعتِ حسن کی دونوں افتادوں کی تشخیص پیش کرتی ہیں! حسن کے اس جمال و جلال میں عملاً کوئی فرق نہیں! ع

ناہید بغمزہ کشت و مریخ بقہر!

حسن کی اسی قاہری و دلبری کو جوشؔ اس طرح بیک وقت دعوت دیتے ہیں: ؎

نکال لیتے ہیں ظالم دلوں کو سینوں سے
خدا بچائے نہ پھر بھی مجھے حسینوں سے!

آزادؔ بھی اصولاً و حقیقتہً حسن کے اس "مہر و قہر" کے یکساں قتیل ہیں۔ لیکن حسن

ڈب

بدصورت اور ہیبتناک عورت۔ ڈراؤنی صورت کی عورت +

ڈُب۔ ہ۔ اسم مونث (۱) جیب۔ کیسہ۔ پاکٹ (۲) قابو۔ قبضہ (۳) کپے بنانے کا چمڑا (۴)۔ ... گرداں۔ ... جیسے ڈب پکڑ کے لے لونگا۔ (اصل میں ... ہی مراد تھی (جیب پر) نہ ڈالکر یا دامن پکڑ کرے لونگا +)

ڈبا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) درج۔ حقہ۔ بڑی ڈبیا (۲) پسلی کا خلل جو اکثر بچوں کو عارض ہوا کرتا ہے +

ڈُباؤ۔ ہ۔ صفت۔ آدمی کے قد سے زیادہ پانی +

ڈُبڈبانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آنکھوں میں آنسو بھر لانا۔ پر اشک ہونا جیسے آنکھیں یا آنسو ڈبڈبانا۔

ڈَبرکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ آب تازہ۔ وہ تازہ پانی جو کنوے سے کھینچکر اسیوقت پئیں +

ڈُبرکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خوف۔ اندیشہ۔ ڈر۔ خطرہ۔ سانسا (ہندو بفتح دال تلفظ بولتے ہیں)

ڈُبکی۔ ہ۔ اسم مونث۔ غوطہ۔ بڑکی۔ پانی میں سر ڈبانا +

ڈُبکی کھانا۔ یا۔ **لگانا**۔ ہ۔ فعل لازم۔ غوطہ مارنا +

ڈُبکی لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ غوطہ لگانا۔ غوطہ کھانا۔ پانی میں سر ڈبانا۔

ڈبکے کا پانی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ کنوے کا تازہ پانی +

ڈبل۔ انگلش (Double) اسم مذکر۔ دو چند۔ دُگنا۔ دوہرا موٹا۔ پرکا

ڈبل پیسا۔ ا۔ اسم مذکر۔ انگریزی سکہ موجودہ جو تین پائی میں چلتا ہے (اصل میں اس پیسے کو کہتے ہیں جو آدھ آنے یعنی ۶ پائی میں چلتا ہے کثرت استعمال سے ۳ پائی کے پیسے کو بھی ڈبل پیسا کہنے لگے) +

ڈبل روٹی۔ ا۔ اسم مونث۔ موٹی روٹی۔ نان پاؤ۔ پاؤ روٹی وہ انگریزی روٹی جو خمیر کے باعث موٹی ہو جاتی ہے +

ڈبل کوچ۔ ا۔ اسم مذکر۔ دو چند سفر یا رستہ یا منزل طے کرنا۔ جلد جلد جانا۔ دگنی منزلیں طے کرنا +

ڈبونا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) غوطہ دینا۔ غرق کرنا۔ بوڑنا (۲) تباہ کرنا برباد کرنا۔ ناس کرنا۔ خاک میں ملانا۔ ؎

کی ہم نفسوں نے اثر گریہ میں تقریر

اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھکو ڈبوئے (غالب)

(۳) بگاڑنا۔ درہم کرنا۔ بنی بات بگاڑنا۔ ؎

سمجھ کے دیکھا تو بیجا تھا سب گلا دل کا

کہ چشم تم نے ڈبویا معاملہ دل کا (جرأت)

ڈر

ڈُبیا۔ ہ۔ اسم مونث۔ چھوٹا ڈبا۔ درج +

ڈپارٹمنٹ۔ انگلش۔ اسم مذکر (Department) محکمہ سررشتہ +

ڈپازٹ۔ انگلش (Deposit) اسم مونث۔ امانت + جمع۔ دھروڑ +

ڈپٹ۔ ہ۔ اسم مونث۔ ڈانٹ کا مرادف۔ گھوڑے کی دوڑ حملہ۔ حربہ۔ تیز رفتاری۔ دوڑ + دھمکی +

ڈپٹانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پویہ دوڑانا گھوڑا دوڑانا۔ گھوڑا اڑانا یا اپیکانا۔ سرپٹ دوڑانا +

ڈپٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) دوڑنا۔ تیز جانا (۲) دھمکانا۔ غصہ ظاہر کرنا۔ عتاب کرنا (۳) حملہ کرنا +

ڈپٹی۔ انگلش (Deputy) اسم مذکر۔ نائب +

ڈپُّو۔ ہ۔ صفت (بازاری) بہت بڑا۔ بہت موٹا + مددگار۔ معاون پیشکار + گماشتہ۔ امین

ڈپو۔ انگلش (Depot) اسم مونث۔ لغوی معنے دکان۔ کارخانہ۔ کوٹھی تجارت گاہ۔ جب بک ڈپو کہیں گے تو وہاں کتب خانہ یا تجارت کتب کے دفتر خواہ مقام سے مراد ہوگی +

ڈٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ حریف کے مقابل جمکر کھڑا ہو جانا۔ بر وقت مجادلہ روگرداں نہ ہونا۔ ؎

سینہ سپر ہے خنجر و پیکاں کے سامنے

دل ڈٹ گیا ہے اس صف مژگاں کے سامنے (نکہت)

ڈٹ کر کھانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوب سیر ہو کر کھانا۔ جمکر کھانا۔ رج کر کھانا +

ڈٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جمنا۔ ٹھیرنا۔ رکنا + مقابلہ کرنا۔ روگرداں نہ ہونا۔ سینہ سپر ہونا۔ دیر تک ٹھیرے رہنا +

ڈر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خوف۔ بھے۔ اندیشہ۔ خطرہ۔ ترس۔ بیم جیسے جہاں ڈر وہیں یار رونکا گھر +

ڈر کے مارے۔ ہ۔ تابع فعل۔ ڈر سے۔ خوف سے۔ دہشت کے باعث۔ خوف و خطر کے سبب +

کی خوبصورت بلائے گریز کی یہ مسلسل دعوت غالباً اس لئے دے رہے ہیں کہ مشہد حسن میں اُن کا کوئی شریک وسہیم نہ رہے۔ اس پیام کی علت غائی غالباً یہ ہو کہ

نشو و نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت — سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

حُسن کے تاریک رُخ کی ان تجلیوں کو دیکھیے، اور بتائیے کہ کیا ہمارا یہ شک غلط ہے کہ اتی فی ذٰلک لشئی یراد!

حُسن کو پہلے زرد دیگا بعد ازاں گل گھمو دیگا آخر آخر سُتر دیگا! بھاگ، بلائے حسن سے بھاگ!

لعل جادو فن کو نہ چاہ — جعدِ کمند افگن کو نہ چاہ
دشمن جاں! دشمن کو نہ چاہ — بھاگ بلائے حسن سے بھاگ!

چنانچہ حسنِ دل نواز کی بارگاہ میں باریاب ہونے کے بعد وہ "ہمہ اوست" کے نعرے مارنے لگتے ہیں اور "پروانہ چراغِ حرم و دَیر نداند" والی علی الاطلاق صلائے عام، حسن طلبی و حسن پرستی کی دیتے ہیں۔ چنانچہ:-

حسن سے نفرت کفر ہے کفر — ردِ نعمت کفر ہے کفر!
ایسی حرکت کفر ہے کفر — چاہ ہر اہلِ حسن کو چاہ

اہلِ ادا ہو، کوئی ہو! — ماہ لقا ہو، کوئی ہو
بُت ہو، خدا ہو، کوئی ہو! — چاہ . . . . . . !

حسن میں فرد دوراں ہو — غیرتِ حور و غلماں ہو
اب وہ فلک ہو، شیطاں ہو! — چاہ . . . . . . !

حورِ عیں پر کیا موقوف — دیوِ لعیں پر کیا موقوف!
ایک حسیں پر کیا موقوف — چاہ . . . . . . !

(۲) "نورِ مشرق" مجموعۂ منظومات جناب ضیا فتح آبادی، مجلد بمتوسط کتابی قامت، ضخامت ۹۰ صفحات، مع عکسی تصویر صاحبِ تصنیف۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ گجندر لال سونی، کٹڑہ کرانا، پھاٹک حبش خاں دہلی۔

مسٹر مہر لال سونی ضیا فتح آبادی، ایم۔ اے کے مجموعۂ کلام کی یہ اک پاکیزہ و خوش سلیقہ جلد ہے جس پر تنقید کا خوشگوار فرض آج ہمارے حصہ میں آیا ہے۔

جناب ضیا اک نوجوان، اعلیٰ تعلیم یافتہ، اور بیدار دل انسان ہیں۔ وہ اک گرانڈیل پیکر واقع ہوئے ہیں۔ لیکن اُن کی فطرت بلند، اور ان کی رفعتِ خیال ان کی بالابلندی کی پوری ہم قامت کہی جا سکتی ہے، اگر ان کی بلند پیشانی، تاباں و تبسم کناں آنکھوں، اور اُن کے چست و درست ملبوس کو بھی اُن کے سراپے و حلیے کے اجزا میں لے لیا جائے تو شاید اک مجمل مرقع اُن کی شخصی سیرت اور شاعرانہ جوہر کا صورت پذیر ہو جائے گا۔ ان کا جسم ان کی جان کا اک نادر ترجمان معلوم ہوتا ہے۔

مسٹر مہر لال صاحب ضیا وسیع المشرب "انسانی مہر و محبت" اور حقیقت رس فہم و فکر کے "نور و ضیا" سے قابلِ داد حد تک بہرہ یاب ہیں۔ وہ رندِ لم یزل اور مستِ الست، جوش کے مخلص دوستوں اور دلدادوں میں سے ہیں۔ ان کے اس "دوشیزۂ گلدستۂ سخن پرِ شاعرِ انقلاب" کا دشالِ کتاب "تعارف" اسی ہمعصرانہ محرمی کا مظہر ہے۔

جناب ضیا کے زیرِ ذکر انتخاب منظومات پر فنی انفرادیت اور ادبی اخلاص بخطِ جلی لکھا ہوا ہے۔ وہ مختلف مظاہر فطرت اور مناظر بشریت سے دوچار ہوئے ہیں اور ان کے مطالعہ و تاثر نے اپنے رنگ خاص میں اپنے نقوشِ قدم اُن کے رشحاتِ قلم کی لوح پر چھوڑے ہیں۔

"فاتحۃ الکتاب" ہی میں ہم نوجوان شاعر کو "سربسجود" پاتے ہیں! چند کلمات "واسجد واقترب" ملاحظہ فرمائیے۔

اے چراغِ آرزوہائے بزمِ ہستی کے شباب — اے پرِ پروانہ! اے رقصِ نشاطِ کامیاب
اے نگاہِ مست و بیخود، مائلِ تخریبِ ہوش — اے نیازِ میکشانِ زیست، نازِ مے فروش
میں تمہارا بن کے سوز و جذب کا ماہر بنوں! — دل کو وہ نغمے اٹھیں جنکے لئے شاعر بنوں!

"طلوعِ سحر" والی نظم کی "محرابِ معرفت" میں ان کے روحانی "رکوع و خشوع" کو دیکھیے:-

عبادتِ سحری میں جھکا دلِ شاعر
اب ایک وجد کی منزل ہے، منزلِ شاعر!

ساعتِ صبح کی "دعوتِ سیر" کی دل نشیں اثر آفرینیاں سنئے:

چمک رہے ہیں اور جگمگا رہے ہیں راستے — قدم قدم پہ آئینے دکھا رہے ہیں راستے
سکوت کی زبان سے بلا رہے ہیں راستے — لو آؤ سیر کو چلیں . . . . !

"صبحِ نوروز" کی "شبِ ماقبل" کے "چشمۂ حیواں" کو قدم رنجہ فرمائی کی کیسی قابل ہمدردی دعوت ہے:-

ہیں مرے واسطے وہی راتیں — قصۂ غم، فراق کی باتیں

مت دکھا آنکھ کہیں تیغ نظر کے مارے   بن اجل یونہیں ہوے جاتے ہیں ڈر کے مارے (نکہت)

ڈرافٹس مین۔ انگلش (Draftsman) اسم مذکر۔ نقشہ نویس +

ڈراوا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھمکی۔ خوف۔ دہشت۔ ڈر +

ڈرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دھمکانا۔ دہشت دکھانا +

ڈراؤنا۔ ہ۔ صفت۔ بھیانک۔ خوفناک۔ دہشت انگیز +

ڈرائیور۔ انگلش (Driver) اسم مذکر۔ چلانے والا۔ ہنکانے والا جیسے انجن ڈرائیور وغیرہ +

ڈرپوک۔ ہ۔ صفت۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا +

ڈرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوف کھانا۔ دہشت میں آنا۔ دھمکی میں آنا۔ سہمے ہونا۔ رعب ماننا +

ڈری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ڈر۔ خوف۔ دہشت جیسے مجھے کسی کی ڈری نہیں +

ڈریس۔ انگلش (Dress) اسم مذکر۔ لباس۔ پوشاک۔ پوشش +

ڈڑھیالا }
ڈڑھیل } ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ داڑھی والا۔ ریش دار۔ ریشا مل + مذکر +

ڈس۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ترازو کی ڈوری جس میں پلڑے بندھتے ہیں + تھان وغیرہ کا بن بنا سرا +

ڈسٹرکٹ۔ انگلش (District) اسم مذکر۔ ضلع +

ڈسمس۔ انگلش (Dismiss) اسم مذکر۔ خارج۔ معزول۔ برطرف۔ نامسموع +

ڈسمس کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ خارج کرنا۔ نہ سننا۔ ہرانا +

ڈسمس ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ خارج ہونا۔ نامسموع ہونا +

ڈسنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی زہردار جانور اور علی الخصوص سانپ کا کاٹنا +

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
وہاں وہ گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (ذوق)

ڈسنے کو میرا دل ہے تری زلف کی ناگن   طاؤس خط اسکو جو نگل جائے تو اچھا (نصیر)

ڈف۔ ا۔ اسم مذکر۔ دائرہ۔ دف۔ دھپڑی +

ڈفالچی }
ڈفالی } ۔ ا۔ اسم مذکر۔ ڈفلی بجانے والا۔ ایک قوم جسے پرائی بھی کہتے ہیں +

ڈفلی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ دائرہ۔ چھوٹا دف +

ڈک۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مکا۔ گھونسا۔ مشت +

ڈکار۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ آروغ۔ معدے کی وہ ہوا جو منہ کی راہ نکلے +

ڈکار لینا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) آروغ گرفتن کا ترجمہ (۲) بانگ شیر +

ڈکار نہ لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خبر نہ ہونا۔ ہضم کر جانا۔ چٹ کر جانا جیسے مال مار کر ڈکار تو لیتا ہی نہیں +

ڈکارنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) معدے کی ہوا کو منہ سے نکالنا۔ آروغیدن کا ترجمہ (۲) ہضم کرنا۔ خیانت کرنا۔ کھا جانا۔ نگل جانا۔ قابض ہو جانا جیسے اسکا مال بھی ڈکار گیا (۳) دھاڑنا۔ دھاڑنا۔ گرجنا۔ شیر کا بولنا +

ڈکرا۔ ہ۔ اسم مذکر (ذیوب) بوڑھا۔ پیر فرتوت +

ڈکرانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ کراہنا۔ آہ آہ کرنا + چلانا۔ فریاد کرنا۔ آہ وزاری کرنا +

ڈکریا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (ذیوب) بوڑھی عورت۔ ضعیفہ۔ پیرزال۔ بڑھیا +

ڈکشنری۔ انگلش (Dictionary) اسم مؤنث۔ کتاب لغت۔ لغات۔ فرہنگ +

ڈکوت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک ہندو قوم کا نام جو باپ کی طرف سے برہمن اور ماں کی طرف سے گوالے ہوتے ہیں یہ لوگ علم نجوم میں نہایت مہارت رکھا کرتے تھے ادنی درجہ کا دان پن یہی لوگ لیا کرتے ہیں۔ نیچ برہمن +

ڈکوسنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ غٹ پینا۔ نگلنا (حقا ڈکوسنا بولتے ہیں) +

ڈکیانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ٹکے مارنا۔ گھونسے لگانا +

ڈکیت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بٹ مار۔ لٹیرا۔ راہ زن۔ ڈاکو۔ قزاق +

ڈکیتی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ قزاقی۔ راہ زنی۔ راہ ماری +

ڈگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لمبا قدم۔ پینڈ (بفتح وکسر اول دونوں طرح بولتے ہیں) +

ڈگ بھرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ قدم اٹھانا۔ قدم رکھنا +

آنکھ بچا جائیو ایک بھر کے ڈگ   ریوڑی والے کی دوکاں پہ الگ
سیر میں رستہ کی نہ لگ جائیو   ریوڑی کے پھیر میں مت آئیو (میر حسن)

ڈگانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جگہ سے ہٹانا۔ جگہ سے بے جگہ کرنا۔ ہلانا۔ پھسلانا جیسے ہلا ڈگانا۔ قدم ڈگانا۔ ایمان ڈگانا۔ ناف ڈگانا +

ڈگڈگا کر پانی پینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ایک دم میں بہت سا پانی پینا۔ بڑے بڑے گھونٹ لینا + ~

ڈگڈگا کر اگر کوئی پیوے   تا نہ اوڑھے لحاف کیا جیوے (سودا)

ڈگڈگی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) بندر والوں کی ڈفلی۔ دائرہ۔ کھنجری۔ ایک خاص

آج کی رات تم اگر آؤ   ابر بن کر فضا پہ چھا جاؤ

تو میں سمجھوں کہ سالِ نو آیا!

"آجاؤ" کی التجاہائے شیدائیت وفدویت کی نوائیں کتنی شیرینیت ریز ہیں:-

آجاؤ چھیڑتی ہوئی سازِ سرور و کیف   میخانہ و شراب کی دنیا لئے ہوئے
آجاؤ پھر جھکائے ہوئے چشمِ نیم باز   نظروں پہ اک حجاب کی دنیا لئے ہوئے
آجاؤ اب کہ دل کو نہیں تابِ انتظار   حد سے گذر چکا ہے نگاہوں کا اضطرار
آدابِ عشق سے نہیں واقف اگرچہ میں   پھر بھی مجھے ہے حسن کے وعدوں کا اعتبار

"آمدِ حسن" کے مد و جزرِ تخریب و تباہی کا اک منظر:-

بیٹھا ہوں کشتیِ جگرِ پاش پاش پر!   آنکھوں میں اپنی حاصلِ طوفاں لئے ہوئے!

بوندوں کے ساز کی سامعہ نوازی و سحر کاری ملاحظہ کیجئے:

نہ ختم ہو گیت یہ ابد تک یہ کیف یونہی رہے الٰہی   رہے ہمیشہ محیطِ عالم یہ شام کی پُرفسوں سیاہی
ہوا زمانے کی ہو مخالف، خدا مجھے کامیاب کر دے   یہیں ٹھہر جائے توسنِ وقت، یہ دعا مستجاب کر دے!

"منصورِ عشق، ڈیوک آف ونڈسر" کے قمارِ مردانہ و قربانیِ عاشقانہ پر اک مجذوبانہ داد:-

محبت میں ہیں وہ آزادیاں جو لِ نہیں سکتیں
ہلانے سے بھی بنیادیں جنوں کی ہل نہیں سکتیں!

"شاہکار صانعِ عالم" کے دو آخری عناصرِ ترکیبی سننے کے قابل ہیں:-

لی کشش کی تاب مقناطیس سے   اور مانگی سرکشی ابلیس سے
سب کو فطرت نے بہم یک جا کیا   اور اس کو نام عورت کا دیا

گرداب و نفاق زدہ ہندوستان کی "مقدس آویزشوں اور کاوشوں" پر یہ چٹکی خوب ہے:-

تا بکے شیخ و برہمن تا کجا دیر و حرم!

"تعلیمِ اسلام" کو مقطع کے اندر خوب ہی دریا در کوزہ کیا ہے۔

جیو تو ذوقِ عبادت کی مستیاں لے کر   مرو تو خونِ شہادت کی سرخیاں لے کر!

ہندوستانی نوجوان کی مصروفِ خوابِ جوانی کو اک پیامِ قم:-

یاسِ غم کا اپنے چہرے سے اٹھا بھی دے نقاب   جلوہ گر پردوں سے ہو نیرِ ابھی خورشیدِ شباب!

انگریزی شاعری کی صنف موسوم بہ "سانیٹ" کے طرز پر اک اردو نظم کا مقطع قابلِ نقل ہے:-

نہ ڈر تنقیدِ عالم کا، نہ خوفِ قہرِ داور ہے!
جوانی ڈھالتی ہے مجھ کو جس سانچے میں ڈھلتا ہوں!

گو "ہیر رانجھا"، "سوہنی" کے ہندی گیت بھی بڑے مدھ بھرے ہیں۔ "بسنت" کی اک "برہا کی رات" کا منظرِ حسرت دیکھئے:-

چندرماں ہے مرجھایا سا   دھرتی کا دل بھی ہے پیاسا
من کو کیا ہو دھیرج، آسا   گئی بسنت بھی بیت!

"رونے پہ اے ندیم ملامت نہ کر مجھے" کی قسم کی اک رخصتِ گریہ کی تحسین "منطق" سنئے:-

کاری کاری بدری روئے   آنسوؤں سے آنچل کو دھوئے
اس کو بھی تو ٹوک!   سکھی ری رونے سے نہ روک!

الغرض "نورِ مشرق" ایشیائی و ہندوستانی ادبی روشنی کی گوناگوں کرنوں کی اک "قوسِ قزح" ہے۔

(ا۔ا۔خ)

رسیلی و کشش بیچ چہرے پہ
بھیج کی ہیں پیار حسینیں ہماری
جب نکلیں شب جب ہیں اے جوبن
رسیلی بانکی مٹھاس کی دھاری

(رجب [illegible])

باغ میں جب چھلکے موتی بادل
بہار جھیلوں میں برسے پانی کی
سرخ چھالر ہے کہ وہ نیلی
بنیں جب لکس رخ نوجوانی کی

(رجب [illegible])

قسم کا چھوٹا سا باجا جسے بیچ میں سے پکڑ کر ہلاتے اور اُس کی ڈوریاں چمڑے پر لگ لگ کر بجتی ہیں (۲) ڈونڈی۔ ڈھنڈورا۔ منادی +

ڈگڈگی بجانا۔ × فعل لازم۔ بجانا۔ بندر نچانا۔ جیسے ؎

ڈگڈگی بجتے میاں کمانے لگ گئی　　بس نوکری کی ایسی تیسی اگلے بچھے جی

ڈگڈگی پیٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ تشہیر کرنا +

ڈگر۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ راستہ۔ سڑک۔ بیا۔ راہ۔ جیسے اپنی ڈگر چلا جا۔ ڈگر ہلت (پیتی) کالی سیاں نے دیکھو موری آلی ڈگیت +

ڈگر بتانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ راستہ بتانا۔ طریق بتانا + روش ڈالنا۔ ہدایت کرنا

ڈگرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (پورب) بانس کا چھبڑا۔ ٹوکرا +

ڈگرنا۔ ہ۔ فعل لازم (گنوار) چلا جانا۔ رفوچکر ہو جانا +

ڈگری۔ انگلش (degree) اسم مؤنث۔ درجہ۔ مرحلہ۔ منزل +

ڈگری پانا۔ ا۔ فعل لازم۔ درجہ حاصل کرنا +

ڈگری۔ ا۔ اسم مؤنث۔ (انگریزی ڈکری decree کا بگڑا ہوا) حکم فیصلہ + جیت۔ فتح۔ قرضہ ثابت ہو جانے کا سرکاری فیصلہ۔ فتویٰ +

ڈگری پانا۔ ا۔ فعل لازم۔ فیصلۂ قطعی حاصل کرنا۔ قرضہ یا حق کی فتح پانا۔ روپیہ کا مقدمہ جیتنا +

ڈگری جاری کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ تعمیل حکم یا فیصلہ کرانا۔ روپیہ وصول کرنے کے واسطے حکم جاری کرانا +

ڈگری جاری کرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ حکم دینا۔ فیصلہ کرنا +

ڈگری دار۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس نے مدیون پر ڈگری حاصل کی ہو +

ڈگمگانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ لڑکھڑانا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔ لرزنا۔ ہلنا۔ جنبش کرنا +

ڈگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جگہ سے بے جگہ ہونا۔ سرکنا۔ ہٹنا۔ ٹلنا۔ اتر جانا + ہلنا۔ ڈگمگانا۔ تھرتھرانا۔ کانپنا + پھسل کر نیچے گرنا +

ڈلا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈھیلا۔ ڈھیما۔ کلوخ۔ سنگ (۲) بڑا ٹکڑا منجمد اور بڑے حجم کی چیز جیسے برف کا ڈلا۔ شلغم کا ڈلا +

ڈلا سا۔ ہ۔ تابع فعل۔ عو۔ بڑا سا۔ سونے کے ڈلے کے موافق + زرد چکدار رنگ + خالص چیز +

ڈلا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) ا۔ ڈالی کی تذکیر شاخوں کا بنا ہوا ٹوکرا (۲) وہ سر بند ٹوکرا جو شادی کے دن دولہا دولہن کے واسطے اپنے ساتھ لاتا ہے جسے دھیانا یا دھیانی ہی اپنا نیگ لیکر کھولکر دیتا ہے۔ بنیوں کی رسم ہے جسے ڈلا کھائی

بھی کہتے ہیں۔

ڈلانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) ہلانا۔ جنبش دینا۔ جیسے پنکھا ڈلانا (۲) پھرانا حیران کرنا +

ڈلاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ غلاظت پڑنے کی جگہ۔ گوڑی۔ مزبلہ +

ڈلک۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چمک۔ دمک۔ جھلک۔ تاب۔ درخشندگی۔ تابندگی

رنگ رخسار سے شرمندہ ہو کندن کی ڈلک　　آئے غیرت سے خجالت نہ دو سونے کی ڈلک (سودا)

تاب نظارہ کسے ہے تری اے ماہ لقا　　ہمنے دیکھی ہے یہ کندن کی ڈلک پلکوں سے (نفیر)

ڈلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پڑنا۔ گرنا۔ جیسے جھولا ڈلنا +

ڈلی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) ڈلا کی تصغیر و تانیث (۲) ایک قسم کی چکنی چھالیا۔ (۳) منجمد چیز۔ کسی چیز کا ٹکڑا (۴) خربا۔ خرمی۔ بالوشاہی۔ مصری کا ٹکڑا۔ شاخ نبات +

ڈلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ڈالی کی تصغیر بالتحقیر۔ چھوٹی ٹوکری۔ چنگیری۔ ذرا سا ٹکڑا

ڈلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ڈولی کی تصغیر بالتحقیر +

ڈلیوری۔ انگلش (delivery) اسم مؤنث۔ تحویل۔ تفویض + تقسیم +

ڈمرو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) ڈیرو۔ ڈگڈگی۔ ایک قسم کا باجا۔ دیکھو ڈگڈگی +

ڈنٹھل۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گنڈل۔ مولی کی وہ شاخ جس میں پھول آتا ہے۔ پتے کا ڈنٹھا۔ ٹنٹا۔ ٹہنی +

ڈنڈ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ڈنر۔ بازو۔ ؎

جہاں میں جتنے ہیں جن و پری سب تجھ پہ مرتے ہیں
عبث تعویذ تونے ڈنڈ پر اے جان جاں باندھا (ناسخ)

(۲) ایک قسم کی ورزش جو پہلوان کیا کرتے ہیں (۳) تاوان + جرمانہ۔ گنہگاری + فدیہ +

ڈنڈ بھرنا۔ یا۔ دینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جرمانہ دینا۔ تاوان ادا کرنا۔ مصادرہ سے باہر آنا +

ڈنڈ پیل۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈنڈ پیلنے والا پہلوان۔ وہ شخص جو صرف ڈنڈوں کی ورزش کرے +

ڈنڈ پیلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ڈنڈوں کی ورزش کرنا +

ڈنڈ ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ محصول لگانا + تاوان ڈالنا۔ ٹیکس لگانا +

ڈنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) سونٹا۔ باڑی۔ سگدکا۔ لکڑی کا ہاتھ میں رکھنے کا گٹکا (۲) جھنڈے کی لکڑی (۳) چاردیواری۔ احاطہ +

ڈنڈا ڈولی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ہاتھ پاؤں پکڑ کر زمین سے اوپر اٹھا لینا +

ڈنڈا کھینچنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دیوا کھینچنا۔ سرحد مقرر کرنا + جدا کر دینا +

ڈنڈوت۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) سجدہ۔ جبہ سائی۔ متھا ٹیکنا (۲) آداب۔ تسلیم۔ تسلیمات۔ کورنش۔ بندگی (اصل میں یہ لفظ زبان سنسکرت میں ڈنڈ بمعنی لکڑی وت بمعنی مانند یعنی لکڑی کی طرح سیدھا لیٹ کر سجدہ کرنا ہے) +

ڈنڈوت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ سجدہ کرنا۔ سلام کرنا۔ تعظیم بجا لانا +

ڈنڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) دستہ۔ قبضہ۔ موٹھ (۲) ترازو کی وہ لکڑی جس میں دونوں پلڑے باندھے جاتے ہیں۔ شاہین (۳) نال۔ تک (۴) [illegible] پھول (۵) پھول کا ڈنٹھل۔ پھول کی شاخ۔ ڈنٹھل۔ [illegible] (۶) عضو تناسل +

ڈنڈی مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کم تولنا۔ چالاکی سے ترازو کی ڈنڈی جھکا دینا + جیسے بنیتی بنیوں سو پانچوں اور بچوں چولائی + [illegible] ڈنڈی مارے تو ٹکڑے کی جائی +

ڈنڈے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈنڈا کی جمع چھوٹی چھوٹی رنگین لکڑیاں جنسے اکثر بھادوں میں ہندوؤں کے لڑکے کھیلتے ہیں) +

ڈنڈے بجاتے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آوارہ سرگرداں پھرنا۔ تضییع اوقات کرنا +

ڈنڈے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ہندوؤں کی ایک رسم ہے جس میں بیٹی والا بیٹے والے کے ہاں نسبت ہونے کے بعد چاندی سونے کے پترے چڑھے ہوئے ڈنڈے۔ دوات قلم وغیرہ بھادوں بدی چوتھ کو بھیجتا ہے۔ دوات قلم کی رسم سے ثابت ہے کہ اس قوم میں تعلیم کا خیال ابتدا ہی سے رہتا ہے +

ڈنڈے کھیلنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ہندوؤں کی ایک رسم ہے جس میں بھادوں بدی چوتھ کو پاٹ شالاؤں کے لڑکے تال سُر اور ایک خاص انداز کے ساتھ کھیلتے ہیں بلکہ اب تو اکثر ہندوؤں کے میلے تماشے میں پنکھے پڑھاتے وقت یہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہتے ہیں یہ کھیل کرشن جی کا ایجاد ہے اور عجب نہیں جو درست ہو کیونکہ بہت سے ڈنڈوں سے ایک آواز کا نکلنا کثرت میں وحدت کو اور وحدت میں کثرت کو ثابت کرتا ہے جو کرشن جی کا اصل موحدّ مسلک تھا۔

ڈنڈیر۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندو۔ عو۔ سیدھی لکیر۔ دھاری۔ سیدھا خط +

ڈنڑ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو ڈنڈ نمبر ا۔ ۲۔

ڈنک۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) نیش۔ خار۔ کانٹا۔ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا زہریلا کانٹا ؎

تمیز اسفل و اعلیٰ نہیں ہوتی ہے موذی کو ۔۔۔ برابر نیک و بد کے واسطے ہے ڈنگ بچھو کا (اسیر)

(۲) نب۔ لوہے کی قلم کا وہ حصہ جس سے لکھتے ہیں۔ لوہے کا قلم۔ اسٹیل پین + (۳) جونک کے کاٹنے کا نشان +

ڈنک مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نیش زنی کرنا۔ نیش چبھونا۔ کسی زہریلے جانور کا کانٹا مارنا۔ کاٹنا ؎

وہ چشم کیوں نہ ہو اسے ہر بار ڈنک سوا ۔۔۔ تحریر سرمہ گویا کالا ہے کنکھجورا (نصیر)

ڈنکا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چوب۔ نقارہ بجانے کی لکڑی (۲) نقارہ۔ دھونسا۔ نقارہ جو امیروں کی سواری کے آگے آگے بجتا ہے (۳) سحری کا دھونسا (۴) عروج۔ بول بالا +

ڈنکا بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) نقارہ بجانا + حکومت کرنا۔ راج کرنا۔ رعب بٹھانا (۲) نام کرنا۔ شہرت حاصل کرنا (۳) منادی کرنا۔ ڈھنڈورا پٹوانا +

ڈنکا بجنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مشہور ہونا۔ نام پانا۔ نام آوری حاصل کرنا۔ شور ہونا۔ دھوم ہونا۔ دھوم مچنا ؎

برسات کا بج رہا ہے ڈنکا ۔۔۔ اک شور ہے آسماں پہ برپا (حالی)

ڈنکا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نقارہ بجانا

بادشاہوں کی طرح بجتے ہیں ڈنکا دیتے ۔۔۔ خار پا چوب میں اور آبلے نقارے ہیں (وزیر)

ڈنکا ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (مرغباز) ۱۔ مرغ سے مرغ کو لڑانا۔ مرغ کی بازی بدنا۔ بازی مقرر کرنا (۲) مرغ کا چونچ مارنا +

ڈنکا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نقارہ بجنا +

ڈنکنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) ایک عورت کی قسم (۲) ڈائن (۳) چرچڑی یا جھگڑالو عورت۔ لڑاکا عورت۔ لڑاکا عورت +

ڈنکے کی چوٹ کہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ منادی کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا + ہانکے پکارے کہنا۔ علانیہ کہنا۔ صاف صاف کہنا۔ کھلم کھلا کہنا۔ کھلی کھلی کہنا + ؎

نالہ ڈنکے کی چوٹ کہتا ہے ۔۔۔ کوئی مجھ سا نہ شہسوار ہے اب (نصیر)

ڈنگیا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پانی بھرنے اور پینے کا دستہ دار تانبے کا چھوٹا برتن +

ڈوب۔ ہ۔ اسم مذکر۔ غوطہ۔ شوب۔ ڈبکی۔ کپڑے کو رنگ میں ڈبونا + قلم کو سیاہی میں بھرنا +

ڈوب دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کپڑے وغیرہ کو رنگ یا پانی میں غوطہ دینا

ڈوبا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ قلم کو سیاہی میں بھرنا۔ غوطہ قلم بسیاہی + شوب۔ ڈبکی +

ڈوبا بھرنا۔ یا۔ لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ قلم کو سیاہی میں ڈبونا۔ قلم بورنا +

ڈوبانا نام اچھالنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) از سر نو عزت و توقیر ادینا۔ نام آوری پیدا کرنا

ڈوب

تمھیں سب دیکھ کر کہتے ہیں یوسف ہوگا ایسا ہی ۔ یہ ڈوبا نام تم نے اسکا مدت میں اُچھالا ہے (آشفتہ)

(۲) کُنوئیں کی مانند سے نکالنا ۔ نام روشن کرنا ۔ ؎

ماہِ کنعاں کو تم نے دکھا کر جہان میں ۔ نام یوسف کو نکالا غیر کا ڈوبا ہوا (رعت)

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہونا ۔ ۃ ۔ فعلِ لازم ۔ مایوس کو تھوڑی سی مدد بھی بہت ہونا ۔ مصیبت زدہ کو ذرا سا سہارا بھی کافی ہونا +

ڈوب جانا ۔ ۃ ۔ فعلِ متعدی (۱) غرق ہو جانا ۔ پانی میں سما جانا (۲) دریا بُرد ہو جانا ۔ دریا میں بہ جانا یا آجانا (۳) چھپ جانا ۔ غائب ہو جانا ۔ پوشیدہ ہو جانا ۔ گُپت ہو جانا (۴) روپیہ مارا جانا ۔ روپیہ وصول نہ ہونا بٹے کھاتے لکھا جانا ۔ رقم برباد ہونا (۵) برباد ہونا ۔ تباہ ہونا ۔ ضایع ہونا جیسے خاندان ڈوبنا (۶) عزت میں فرق آنا ۔ شہرت نہ رہنا ۔ نام مٹ جانا + رُسوا ہونا (یہ لفظ نام کے ساتھ ایسے موقع پر بولتے ہیں) + (۷) گیا گزرا ہونا ۔ نکما ہونا ۔ کام کا نہ رہنا (۸ ۔ عو) لڑکی یا لڑکے کا بُری جگہ بیاہ ہو جانا ۔ بُرا خاوند ملنا ۔ بُرا گھر یا خاندان ملنا (۹) ناکامیاب ہونا ۔ فیل ہو جانا ۔ امتحان میں پورا نہ اُترنا (۱۰) مفقود و نابود اور معدوم ہونا جیسے ع

رسمِ الفت ہی الٰہی جائے ڈوب +

ڈوب مر ۔ ۃ ۔ کلمۂ تنفر ۔ غارت ہو ۔ دفعان ہو ۔ مُنہ نہ دکھا ۔ دُنیا سے مُنہ چھپا +

اس خجالت سے تو مر جا ؎

حاصل طلباں میں لکھا ہے اُسنے ابر مردہ کو ۔ ڈوب مر رو رو کے تو اے ابر بہمن آب میں (رفیق)

ڈوب مرنا ۔ ۃ ۔ فعلِ لازم ۔ شرم ۔ غیرت یا بدنامی و رسوائی کے باعث گنوئیں خواہ دریا میں غرق ہو کر جان دیدینا ۔ مرجانا ۔ غارت ہو جانا ۔ نابید ہو جانا ؎

بحرِ اُلفت کی یہ اللہ رے طوفان خیزی ۔ ڈوب مرتے نہیں دو چار شناور کس دن (آتش)

دیکھئے جوش کے قامت و لچکو خواب میں ۔ گر کہا سے رو ڈوب مرے جوشِ آب میں (اسیر)

ڈوبنا ۔ ۃ ۔ فعلِ لازم (۱) تیرنا کا نقیض ۔ غرق ہونا ۔ پانی میں سمانا ۔ پانی کا سر سے گذر جانا (۲) دریا بُرد ہونا ۔ دریا میں کھیت وغیرہ کا آجانا (۳) چھپنا ۔ غروب ہونا ۔ پوشیدہ ہونا ۔ ؎

یہ رو سے بزم میں جامِ شراب ڈوب گیا ۔ نہاں وہ سہچو ہوا آفتاب ڈوب گیا (وزیر)

(۴) ضایع ہونا ۔ بٹے کھاتے لکھا جانا ۔ رقم کا وصول نہ ہونا (۵) مفقود و معدوم ہونا ۔ نیست و نابود ہونا (۶) تباہ و برباد ہونا جیسے ڈوبی کشتہ بھروسے تیرے + دکھاوت (۷) ۔ دوالہ نکلنا ۔ ٹوٹا آنا جیسے کہیں ڈوبے بھی ترسے ہیں (۸) ذلیل رسوا ہونا ۔ نام نکلنا + خاندان کہ بٹا لگنا ؎

ڈوبا جسکو کہہ رہا ہو جائے گا عزت کمال ۔ دم تلم وصن زنج کے لائے چار ہلال

ڈور

(۹) گیا گزرا ہونا ۔ کام کا نہ رہنا (۱۰ ۔ عو) بُری جگہ بیاہا جانا ۔ بُرے خاندان یا آدمی سے پالا پڑنا (۱۱) ناکامیاب ہونا ۔ فیل ہونا ۔ نامُراد رہنا +

ڈوڈا ۔ ۃ ۔ اسمِ مذکر (۱) خول ۔ وہ چیز جس کے اندر بیج رہتے ہیں ۔ ٹاٹ جیسے روئی یا پوست یا آکھ کا ڈوڈا (۲) کوکنا ۔ مسلّم +

ڈور ۔ ۃ ۔ اسمِ مؤنث (۱) دھاگا ۔ ستلی ۔ رشتہ ۔ بٹا ہوا تاگا + ریسمانِ کاغذ باد + سوت کی باریک رسّی +

مرضِ ہوا میں رہتا ہے برباد آدمی ۔ اُڑتا ہے یہ پتنگ رگِ جاں کی ڈور پر (صبا)

(۲ ۔ لکھنؤ) غالب ۔ ور ۔ زبر ؎

خود بخود دلکو پہنچتی ہے خبر محبوب کی ۔ تار برقی پر بھی یا اُلفت کلا غیتہ ڈور ہے (بحر)

ڈور پر لگانا ۔ ۃ ۔ فعلِ متعدی ۔ پرچانا ۔ راہ پر لانا ۔ ڈھب پر لانا ۔ مانوس کرنا + ہلانا ۔ سدھانا +

ڈور ہونا ۔ ۃ ۔ فعلِ لازم (۱) لٹو ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔ عاشق ہونا ۔ مائل ہونا (۲ ۔ لکھنؤ) غالب ہونا ۔ ور ہونا (دیکھو نمبر ۲ ڈور) +

ڈورا ۔ ۃ ۔ اسمِ مذکر (۱) تاگا ۔ دھاگا ۔ رشتہ ۔ رشتہ ۔ تابیدہ ۔ ریسمان ۔ ڈور ۔ تار ۔ خیط (۲) خط ۔ لکیر ۔ جدول ۔ دھاری ۔ ڈنڈیر ۔ ریکھا (۳) آنکھوں کی رگوں کی وہ سُرخی جو حالتِ سرور یا خمار یا نیند سے اُٹھنے میں اکثر نمایاں ہوتی ہے ؎

ڈورے ہیں تری آنکھوں کے یا رشتۂ حیات ۔ اور وہ نکی آنکھیں پوست کے ڈوروں سے کم نہیں (رشک)

(۴) تلوار کی دھار ۔ دمِ شمشیر (۵) گھی ڈالنے یا پانی نکالنے کا ایک ظرف جو اکثر باورچیوں کے پاس ہوتا ہے ۔ ڈنڈی دار کٹورا ؎

ضمیرِ الٰہی توکل کرے نانِ خشک برباتی ۔ دلِ منعم کو ہے وابستگی روغن کے ڈورے سے (نصیر)

(۶) تائے ہوئے گھی کو پکے ہوئے چاولوں میں چھوڑنے کو بھی ڈورا دینا کہتے ہیں جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ گھی ڈورے (ظرف) کے وسیلہ سے ڈالا جاتا ہے (۷ ۔ لکھنؤ) تارِ نظر ۔ تارِ محبت سے لُبھانے کا فعل ۔ دامِ محبت ؎

ثابت اے رشکِ قمر ڈورا تمہارا ہو گیا ۔ رشتۂ شمعِ تجلی آشکارا ہو گیا (برق)

(۸ ۔ لکھنؤ) ڈوڈا ۔ کوکنا ۔ پوست ؎

عدن ہے پوستے کا کھیت افیونی کی آنکھوں میں
لآلی سیپیوں میں ہیں نہیں خشخاش ڈوروں میں

(۹) سُرمہ کی لکیر جو آنکھوں کی خوبصورتی کے واسطے کویوں کے باہر تک کھینچ دیتے ہیں ۔ مد سرمہ ۔ دنبالۂ چشم ؎

خدا کے واسطے یار بتوں میری طرف دیکھو ۔ تمہارے سُرمہ کا ڈورا مجھے گنڈا ہے افسوں کا (بحر)

(۱۰) وہ اندازہ جو ڈورے سے کیا جائے۔ کمر بازو۔ گردن وغیرہ کی ناپ جو ڈورے سے کی جائے ؎

یہ جو تماشا ہیں نوجوان کہے جوان ہیں تو برابر نکلے ڈورا اس کمر کا اور گردن کا (دانش)

(۱۱) گردن کی معشوقانہ حرکت جو رقاص اکثر ناچتے وقت کرتے ہیں ؎

جو دیکھے ہے گردن کا ڈھلک جانے ہے نکا گردن کے غضب ہیں ہے یہ اک کیا ڈورے (جرأت)

(۱۲) جال۔ دام فریب ۔

ڈورا ڈالنا - ۵ - فعل متعدی (۱) دام محبت میں پھنسانا۔ پھانسنا۔ رجھانا۔ مائل کرنا۔ یار بنانا۔ دام میں لانا ؎

نگارِ صنم کے اُلجھنے کی وجہ کیا ڈورا ہے ڈالتا دلِ دیوانہ دوست پر (داغ)

ڈورو - اسم مذکر۔ ایک قسم کا باجہ جو بیچ میں سے پتلا ہوتا اور ہاتھ کو جنبش دے کر بجایا کرتے ہیں۔ ڈگڈگی ۔

ڈوری ۵ - اسم مؤنث (۱) پتلی رسّی۔ ریسمانِ تابیدہ (۲) پائوں کی رسّی۔ نیجو۔ رسن (۳) طناب۔ خیمہ کی رسّی (۴) گردباف۔ زہ پیراہن۔ بارن۔ ڈوڈو یا تیطون وغیرہ جو اکثر عورتیں سینہ بند وغیرہ کے سرے پر لگاتی ہیں (۵) پلنگ کے کسنے۔ وہ رسّی جس سے پلنگ کی پادوکسی جاتی ہے (۶) وہ رسّی جو سپاہ یا شاہی سواری کی بندوبست کے واسطے اِدھر اُدھر تانے ہوئے چلتے ہیں (۷) جریب۔ زمین ناپنے کی رسّی (۸) الائی آتارنے یا دودھ ڈالنے کا دستی کٹورا ۔

ڈوری ڈھیلی چھوڑنا - ۵ - فعل متعدی - عو - کسی کی طرف سے غافل ہونا۔ مہلت دینا۔ خبر نہ رکھنا۔ مطلق العنان کر دینا۔ آزاد کر دینا جیسے ڈوری ڈھیلی چھوڑا۔ نہ بچہ بگڑتا ۔

ڈوری کھینچنا - ۵ - فعل متعدی (ہندو عو) یاد کرنا۔ یاد فرمانا۔ بلانا۔ طلب کرنا جیسے ماتا رانی ہی ڈوری کھینچے گی تو جائیں گے ۔

ڈورے - ۵ - اسم مذکر۔ ڈورا کی جمع ۔

ڈورے چھوٹنا - ۵ - فعل لازم۔ خمار آلودہ آنکھوں کی سرخی نمودار ہونا۔ حالت غضب یا خمار یا سوتے اُٹھنے پر رگہائے چشم کا گلابی ہونا ۔

نفسیں مری چھٹ جاتی ہیں یاد آتے ہیں جب آہ چھوٹے وہ تری چشم غضبناک کے ڈورے (جرأت)

ڈورے چھوڑنا - ۵ - فعل متعدی - دنبالہ چشم بنانا۔ کاجل یا سرمہ کی لکیر آنکھ کے کوے سے باہر تک کھینچنا ۔

ڈورے ڈالنا - ۵ - فعل متعدی (۱) گندے ڈالنا۔ تاگے ڈالنا (۲) دام فریب بچھانا۔ پھیر جانا۔ ڈھب پر لانا۔ یار بنانا۔ مائل کرنا۔ لگاوٹ کرنا ؎

کھلا یہ راز بھی ہم پر لگاوٹ کی نگاہوں سے
کہ آنکھوں نے بھی تو ڈورے ڈالنا سیکھا ہے کاجل سے (بحر)

اور جا پہ کہیں یہ ڈورے ڈال خوبرویوں کا کچھ نہیں ہے کال (شوق)

(۳) جُگندو جو بیندھیاں گوندھنا۔ سرگوندھنا۔ سر میں کلاوہ دیا ہوا باف ڈالنا (۴) پڑیا یا معنا کا سب ورسیۓ چھپانا ۔

ڈوریا - ۵ - اسم مذکر (۱) ایک قسم کا وہ دھاری دار ولایتی باریک کپڑا جسے اکثر عورتیں پہنتی ہیں۔ قطعہ شعر ؎

ذرا نوروز کی اس کا مزار ہے ظالم وہ تھا دلِ فقیر میں جو تیرے تنِ متی
نہ بھول اس نکالی ابھی تو جامہ زیبی پر یہاں بھی ہے ترے عاشق کے زیبِ تن متی
سب دیکھ لے آنکھ نکالی جالی ہے تمام یہاں یہ ڈوریے کا کفن کے پیرہن متی

(۲) سگ بان۔ سگ پرست۔ کتوں کا محافظ۔ معلم سگ۔ شکاری کتوں کو سدھانے والا آدمی۔ مخفف جرأت

پھرتا ہے چار چشم سے یہ ینا ای کتے کی مانیں ہمت ہے یہ
ہو گزرا اس بلیسا جس جا وہاں ورشتہ داشتہ نیکی سا
کھاں تھا سے ہزار لاکھ دکھانے ڈوریے پھیرے کوئی کس کو بھائے

ڈوک - ۵ - اسم مؤنث۔ حیوانات کی ایک بیماری کا نام جو پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے

ڈوکرا - ۵ - اسم مذکر۔ بڈھا۔ بوڑھا ۔

ڈونگا - ۵ - فعل لازم (پورب) اوال۔ قے کرنا۔ اوکنا۔ (۲) ڈگڈگ کر پینا۔ بہت سا پینا۔ سوکھنا۔ جذب کرنا۔ چوسنا ۔

ڈول - ۵ - اسم مذکر۔ کنوئیں سے پانی بھرنے کا چرمی یا آہنی ظرف۔ دلو۔ بوکا ۔

ڈول - ۵ - اسم مذکر۔ ڈھنگ۔ طرح۔ طریقہ ؎

میں اس عشق کا یہ نہ سمجھی تھی ڈول ترے غم سے آنے لگے مجھکو ہول (میرحسن)

(۲) قطع۔ طرح۔ وضع۔ فیشن۔ انداز (۳) ہیولیٰ۔ خاکا۔ ڈھانچا۔ ڈھچر۔ کسی چیز کے بنانے کا کچا نقشہ (۴) نمونہ۔ نقشہ۔ بیانہ ؎

ڈول چوڑی کا نبی سنت بتانا چاہیے اتر کا دینا سے نکے کو بتانا چاہیے (نازنین)

(۵) موقع۔ قسم۔ ڈھنگ

کیجئے اتنا کچھ ایسا کہ پھر انکار نہ ہووے یعنی پیمیں کبھی ڈول کی تکرار نہ ہووے (انشا)

(۶) صورت۔ شکل (۷) تخمینہ۔ تکرمہ۔ تقدمہ (۸) اسم مؤنث) کھیت کی اونچی حد۔ باڑھ۔ مینڈھ ۔

ڈول پر لانا - ۵ - فعل متعدی۔ حسبِ خواہش کر درست کرنا۔ سڈول بنانا

(۲) ڈھب پر لانا۔ اپنے کام کا بنانا +

ڈول ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) [illegible] ڈالنا۔ بنیاد قائم کرنا

[illegible] ڈول [illegible] (میر)

[illegible] ڈھب کرنا

[illegible] ڈول [illegible] کا (اختر)

ڈول سے لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی [illegible] سے لگانا۔ ڈھنگ سے لگانا +

ڈولا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) کھیت [illegible] کھیت کی چار دیواری [illegible] ۵

[illegible] ڈولا ہو گیا [illegible] (میر دل)

ڈولا بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی (گنوار) کھیت میں [illegible] کرنا [illegible]

[illegible] محاورہ ڈولا سے [illegible] +

ڈولا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) محافہ۔ میانہ۔ ایک قسم کی ڈولی یا پالکی۔ سُکھپال۔ بڑی اور عمدہ ڈولی جس میں خاندانی عورتیں سوار ہوتی ہیں (۲) سواری۔ زنانہ سواری

ڈولا اچھلنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) عو۔ لکھنؤ کسی عورت کا دوسری عورت کے خاوند سے نکاح یا آشنائی کر لینا۔ سر پر لا ڈنڈے پر ڈولا اچھلنا بولتے ہیں یہ ایسا محاورہ ہے جیسے ہمارے ہاں چھاتی پر مونگ دلنا کہتے ہیں۔

آنکھیں لڑائیوں نے کہا ہے پاس بیٹھ کے اسکا بھی میرے چونڈے پہ ڈولا اچھل گیا (جان صاحب)

(۲) حقارتاً ڈولی پر چڑھ کر بیاہا +

ڈولا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) کسی بادشاہ یا سردار کی زوجیت میں اپنی بیٹی کو مخبریہ نذر پکڑنا۔ بادشاہ کو بیٹی دینا (۲) غریب آدمی کا کسی امیر آدمی کو بیٹی بیاہنا (۳) اپنی بیٹی کو کسی حاکم کی خدمت میں دینا۔ مخبریہ باندی کے طور پر بیٹی دینا + بیٹی کو بیچنا۔ روپیہ لینے کے واسطے بیٹی دینا +

ڈولا نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (لکھنؤ) دلہن کو دولہا کے ساتھ رخصت کرنا۔ وداع کرنا +

ڈولچی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ڈول کی تصغیر۔ پانی بھرنے یا کھینچنے کا چھوٹا سا چرمی یا آہنی ظرف +

ڈولنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) گنوار۔ پھرنا۔ ہانڈنا۔ ٹہلنا۔ چلنا پھرنا + ٹہلنا (۲) آوارہ پھرنا۔ بھٹکنا۔ مارے پھرنا (۳) جنبش کرنا۔ حرکت کرنا۔ متحرک ہونا (۴) اسم مذکر۔ محافہ۔ ڈولا۔ گہوارہ۔ ایک ظرف کا نام +

ڈوانا۔ ہ۔ فعل متعدی (نجار) گھڑنا۔ ڈول ڈالنا +

ڈولی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ محافہ۔ زنانہ پردہ دار سواری +

ڈوم۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) مغنی۔ میراثی۔ قوال۔ گانا گانے والا۔ ڈھاڑی۔ ایک قوم جس کا پیشہ گانا بجانا ہے۔ ڈوم بجاوے چینی اور رذالت بتاوے اپنی (۲) پوپ ایک نیچ قوم جس کا پیشہ چھاج وغیرہ بنانے کا ہے۔ کنجر (۳) سپروا۔ گنگیا۔ سانپ

ڈوم پنا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈوم کا پیشہ۔ بھٹئی۔ خوشامد بیجا۔ بھاٹ پن +

ڈومنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) زن مطرب۔ مغنیہ۔ میراثن + ڈوم کی بیوی + پردہ دار عورتوں میں ناچنے گانے والی عورت ۵

ٹھگے ہے مری یہ [illegible] ڈومنی رہ جاے جسکو دیکھ کے حیران ڈومنی (رنگین)

(۲) ایک چڑیا کا نام +

ڈومنی پن۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ حرکات معشوقانہ۔ ناچنے گانے کا کام +

ڈومنی پنا کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ناچنے گانے کا کام کرنا۔ ناچنا گانا۔ حرکات دلفریب و معشوقانہ کرنا +

کرتی ہے ڈومنی پنا کو کام ری جہاں پکڑے ہی ناک چاٹے وہاں کان ڈومنی (رنگین)

ڈونڈا۔ ہ۔ صفت۔ ایک سینگھ کا بیل + وہ بیل جس کے سینگھ ٹوٹ گئے یا مڑے ہوئے ہوں +

ڈونڈانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ لغوی معنی ڈانواں ڈول پھرنا۔ اصطلاحی گھبرانا۔ گھبرایا گھبرا پھرنا۔ مضطرب رہنا جیسے اکیلی رہو گی تو ڈونڈاؤ گی +

ڈونڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ڈھنڈورا۔ منادی۔ ڈگڈگی + شہرت +

ڈونڈی پیٹنا۔ یا۔ پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ منادی کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈگڈگی بجا کر مشتہر کرنا۔ اعلان کرنا + ۵

خفیہ لیتا تمہارا شوق کوئی پیلے خال خال ابتو ڈونڈی پیٹ کر سارا جہاں لینے لگا (مختار الملک)

ڈونڈی پیٹکر۔ ہ۔ تابع فعل۔ علانیہ کھلم کھلا۔ ڈنکے کی چوٹ +

ڈونگا۔ ہ۔ صفت۔ (گنوار) عمیق۔ گہرا +

ڈونگا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کی چھوٹی کشتی۔ زورق۔ چھوٹی ناؤ۔ بجرا۔ (۲) پانی بھرنے کا ڈنڈی دار ظرف وہ آبخورا جس میں دستی لگی ہوئی ہو (۳) وہ ظرف جس میں شوربے دار چیز انگریزوں کے خانساماں لوگ رکھتے ہیں + چمچہ +

ڈونگر۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) اونچی زمین۔ سطح بلند (۲) پہاڑی۔ چھوٹا پہاڑ + ٹیلا۔ ٹیبا + پربت + پہاڑ۔ گر۔ کوہ۔ جبل۔ جل (۳) پہاڑی ملک +

ڈونگر پھل۔ ہ۔ اسم مذکر (دکن) بندال پھل۔ بندال ڈوڈا۔ ایک نہایت تلخ

پیغمبر اسلام

خواجۂ دوجہاں سرور کائنات آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور رسالت پر شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی کا وہ غیر فانی شہ پارہ جس کی رفعت و عظمت کے سامنے قیصر کفر سرنگوں ہوتا ہے۔ ثبوت پیغمبری کے باب میں اس لافانی شاہکار کے انوکھے استدلال دل میں تیر کی طرح اُترتے چلے جاتے ہیں اس کے ازلی الہامات سے دماغ میں یزدانی نور سرایت کرتا ہے۔ اس کے دلائل قاطع کے سامنے ادراک منطق چھانٹنا بھول جاتا ہے۔ شاعر انقلاب پر جب ایک سرشاری کا عالم طاری ہوا اُسی وقت اُنھوں نے یہ نظم کہنا شروع کر دی۔ عالم بیخودی میں چار روز کی ریاضت شاقہ اور یکسوئی قلب سے جو کچھ حاصل ہوا صرف وہی صفحۂ قرطاس پر تحریر کیا گیا۔ جب تک یہ نظم مکمل نہ ہوئی حضرت جوش نے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ خلوت سے باہر تشریف لائے۔

قیمت صرف آٹھ آنے
کلیم بکڈپو - دریا گنج دہلی سے منگائیے

رسالہ کلیم کے لئے ہر جگہ دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈھانا۔ غضب ڈھانا (۳) مضمحل کرنا۔ طاقت توڑنا۔ ناتواں بنانا جیسے بخار نے ڈھا دیا (۴)۔ پنجاب۔ پٹکنا۔ ... پچھاڑنا جیسے ایک پہلوان نے دوسرے پہلوان کو ڈھا دیا ... چنانچہ رشک لکھنوی کا شعر ہے

بہت دل ... کعبہ ڈھا و مسجد ... خمار توڑ (رشک)

ڈھانپنا۔ ہ۔ فعل متعدی (برج ہندی) ڈھانکنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا +

ڈھانچ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ... پلنگ یا چارپائی (کرسی وغیرہ) کا پنجر۔ ٹھاٹھر۔ خاکا۔ ڈول۔ قالب +

ڈھانڈا۔ ہ۔ اسم مذکر (گنوار) (۱) بوڑھا بیل (۲) پنجاب (الاؤ) آگ کا ڈھیر جیسے ڈھانڈا بالا جاوے گا ... کسی طرح دفع الوقتی کرنی ... (۳) (گنوار) پیٹ۔ شکم۔ ڈھینڈ +

ڈھانڈا چلنا۔ ہ۔ فعل لازم (گنوار) پیٹ چلنا۔ دست آنا۔ اسہال جاری ہونا۔

ڈھانکنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھولنا کا نقیض۔ ڈھانپنا۔ چھپانا۔ ڈھکنا۔ پردہ ڈالنا +

ہوا ہے ابتو یہ نقشہ ... بیمار ہجراں کا ... کہ جسنے کہ ... اسکا دیکھا اُس نے منہ ڈھانکا (جرأت)

ڈھائی۔ ہ۔ صفت۔ اڑھائی۔ دو اور آدھا (مثل) ڈھائی بکائن میان ارغ میں +

ڈھائی چلو لہو پینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو (بحالت غضب) کسی کو مار کر غصہ فرو کرنے کے واسطے لہو پینا جیسے تیرا ڈھائی چلو لہو پی جاؤں تو سہی یعنی تجھے مار ڈالوں تو سہی) +

ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) دولہا بننا۔ نوشہ بننا (چونکہ چار روز دولہا کی نہایت خاطر مدارات ہوتی اور سب اُس کی خدمت کرتے ہیں اس وجہ سے اس وقت کو شاہی وقت سے تعبیر کرتے ہیں) (۲) چند روزہ حکومت کرنا۔ تھوڑے دنوں عروج پر رہنا جیسے نظام سقہ کی بادشاہی +

ڈھائی گھڑی کی آنا۔ ہ۔ فعل لازم (عو۔ کوسنا) ڈھائی گھڑی کے اندر مر جانا جیسے تجھے ڈھائی گھڑی کی آئے +

ڈھب۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) روش۔ اسلوب۔ ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ +

شب و روز اُس کے صاحبزادوں کا گہوارہ جنباں تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامیں کو بھی خوشامد کا (شہیدی)

(۲) موقع۔ شوستہ ؎

ڈھب نہ ... تری بزم میں ... مجھیہ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان بنا (ظفر)

(۳) عادت۔ لپکا۔ سبھاؤ جیسے دن کے سونے کا تمہیں بُرا ڈھب پڑ گیا (۴) قسم۔ طرز۔ طرح جیسے اس ڈھب کا آدمی مشکل سے ملتا ہے۔ کسی ڈھب چین نہیں (۵) رکان۔ رسنہ +

ڈھب آنا۔ یا۔ یاد ہونا۔ ہ۔ فعل لازم کسی کام کا رستہ معلوم ہونا۔ رکان آنا

ڈھب بنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ موقع بننا۔ قابو چلنا ع

ڈھب بنگیا تو آئیں گے دل اپنا مت کڑھا

ڈھب پر چڑھانا۔ یا۔ لگانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ راستہ پر لگانا۔ دم میں لانا۔ قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ اپنے مطلب کا بنانا +

ڈھب پر چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ہتوں چڑھنا۔ ہتے چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ بس میں آنا + ؎

عشق کے ڈھب پہ کوئی بجز انسان چڑھا ... اسکے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا (ذوق)

ڈھب ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) عادت ڈالنا۔ عادی بنانا۔ لپکا ڈالنا (۲) سدھانا۔ سکھانا۔ تربیت کرنا (۳) موقع نکالنا۔ راستہ نکالنا۔ رسائی پیدا کرنا +

ڈھب ڈھب کی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ معقول اور موقع موقع کی گفتگو۔ راہ راہ کی بات +

ڈھب ڈھب قلیہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ پتلا اور بہت سے شوربے کا بمزہ سالن۔ پتلا سالن۔ شوربے دار سالن +

ڈھبری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پیچ کے اوپر کا لوہا جو اس کے نکل جانے کے اندیشہ سے لگا رکھتے ہیں +

ڈھپ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دف۔ ڈفلی۔ ایک دائرہ کی وضع کے باجے کا نام +

ڈھپیالی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ڈفالی۔ ڈفالچی۔ دف نواز +

ڈھپ ڈھپ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دف بجانا۔ ڈھول بجانا +

ڈھپو۔ ہ۔ صفت۔ عوام۔ بڑا اور موٹا +

ڈھپو شاہی۔ ہ۔ صفت۔ عوام۔ بہت بڑا +

ڈھٹ۔ ہ۔ صفت۔ عو۔ مضبوط اور گرُھے دار کپڑا + جاڑہ سنگین + غف کپڑا۔ سخت کپڑا +

ڈھٹائی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) بے شرمی۔ بیحیائی ؎

اب ڈھٹائی جانیے خواہ اسکو جرأت جانیے ... آگئی جی آگئی اب تو طبیعت آگئی (جرأت)

(۲) ہٹ۔ اڑ۔ ضد (۳) گستاخی۔ شوخ چشمی۔ بے ادبی +

ڈھٹینگڑا۔ یا۔ ڈھٹینگڑ۔ ڈھینگرا۔ یا۔ ڈھٹینگر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھینگ۔ موٹا تازہ آدمی + لوٹھا +

ڈھچر۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) دیکھو ڈھانچ (۲) ڈھونڈا۔ بکھیڑا۔ دھندا۔ کاروبار۔ کارخانہ (۳) کسی چیز کی درستی کا سامان (۴۔ صفت) بوڑھا۔ کمزور۔ خزاں رسیدہ +

ڈھچ

ڈھچر باندھنا - ہ - فعل متعدی - ڈھونڈا بنانا - ظاہری ٹھاٹ بنانا - دکھاوے کا سامان رکھنا +

ڈھچر پھیلانا - ہ - فعل متعدی (۱) کسی کام کی درستی کا سامان پھیلانا - ڈھونڈا کھڑا کرنا - کوئی دھندا یا کام شروع کرنا - ڈول ڈالنا (۲) جنگل کا ٹھٹھا مکر و فریب کا جال پھیلانا +

ڈھڈو - ہ - اسم مؤنث (۱) بڑھیا عورت - زن کہن سال - زن فرتوت (۲) بکواسی - بکی - جھکی (۳) ایک شور و شور مچانے والی مٹیالے رنگ کی چڑیا کا نام جو اکثر باغوں میں اپنے گروہ کے ساتھ پھرتی اور ڈومنی کہلاتی ہے +

ڈھڈو کا - یا - دھڈو والا - ہ - اسم مذکر عوام - احمق - الو - گدھا - بیوقوف +

ڈنڈیا - ہ - صفت (۱) ترو تازہ - سرسبز - سیراب - شاداب - خرم ؎

ہوئے ہیں بہار سے گل ہلکے ۔ چمن سارے سیراب اور ڈہڈہے (میرحسن)

(۲) نہایت زرد یا سرخ - چہچہاتا شوخ رنگ (۳) چٹکیلا - بھبوکا - بھڑکیلا - چمکیلا - رنگ والا - تاباں + ؎

گلشن سے رنگ کو ترے پہنچے ہے کب بہار ۔ جلوے میں گرچہ ہے زر خورشید ڈہڈہا (مصحفی)

ڈہڈہانا - ہ - فعل لازم - سرسبز ہونا - شاداب ہونا - کھلنا - لہلہانا + ؎

سبزے کا کہیں وہ لہلہانا ۔ لانے کا چمن کے ڈہڈہانا

ڈھڈی - ہ - اسم مؤنث (۱) مقعد کے اوپر کی ہڈی (۲) ایک قسم کا حقہ جو سر نیچے کے پیندے کو آتا اور اکثر چوراہے میں چڑھایا جاتا ہے +

ڈبر - ہ - اسم مذکر (۱) ڈابر - جوہڑ - پوکھر - برساتی پانی کا تالاب - تلاؤ (۲) نشیب - نیچی زمین (۳) جہاز یا کشتی کا پیندا (۴) گندم کا وہ زرد رنگ جو شباب سے پہلے نکلتا ہے +

ڈھرا - ہ - اسم مذکر (لکھنؤ) راستہ - رہگذر - شاہراہ - شارع عام - دوڑ - جو رات دن چلے + ؎

لوگ کثرت سے روانہ ہیں سوئے ملک عدم ۔ آگے کم چلتا تھا جو رستہ وہ ڈھرا ہو گیا (امیر)

ڈھڑ - ہ - اسم مذکر - گولا - پٹھا - چوتڑ کے اوپر کا حصہ جس پر اکثر پہلوان حریف کو چڑھا کر دے مارتے یعنی پٹک دیتے ہیں +

ڈھڑ پر اٹھانا - یا - چڑھانا - ہ - فعل متعدی - کولے پر لے آنا - کولے پر چڑھا کر مارنا +

ڈھسلنا - ہ - فعل لازم - پھسلنا - ڈھلنا - مائل ہونا - راغب ہونا - جھکنا - ڈگنا - جیسے نیت ڈھسلنا +

ڈہکانا - ہ - فعل متعدی - دھوکا دینا - کسی شخص کو کوئی چیز دینے کے واسطے دکھانا اور پھر نہ کھانے دینا یا نہ دینا - بہکانا - ترسانا + ؎

تو نے ڈہکانے بہت غیر کو ساغر کو جو دیا ۔ ساقیا پی گئے ہم آنکھ میں بھر کر آنسو (وزیر)

ڈھکنا - ہ - اسم مذکر - سرپوش - ڈھکن - چپنی +

ڈھکنا - ہ - فعل لازم - چھپانا - ڈھانکنا - پوشیدہ کرنا +

ڈھکن سا - ہ - صفت - عو - بہت سا - بولی - بفراغت - بافراط جیسے پیسے کا کیا ڈھکن سا سودا آیا ہے +

ڈھکوسلا - ہ - اسم مذکر (۱) دم - فریب - دھوکا - جھانسا (۲) کار لغو - نکمی بات - بیکار +

ڈھکوسنا - ہ - فعل متعدی (عوام) دیکھو ڈکوسنا +

ڈھک - ہ - صفت - قریب (۱) پاس - قریب - نزدیک - نیڑے - کول (۲) طرف - جانب - اور چھور +

ڈھگا - ہ - اسم مذکر - دبلا اور لمبی ٹانگوں کا گھوڑا - اسپ لاغر (۲) پنجابی بیل - ثور - نرگاؤ (۳) صفت - بیوقوف - احمق - اڑ بونگا - بے مغزا - سنگسر +

ڈھلان - یا - ڈھلان - ہ - اسم مؤنث (۱) ڈھال - نشیب - پستی (۲) میل - خاطر - رغبت - جھکاؤ +

ڈھلاوٹ - ہ - اسم مؤنث - قالب یا سانچے کی ڈھلی ہوئی چیز کی ساخت +

ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی ادھر - ہ - کہاوت - انقلاب وقت - بے ثباتی دنیا یعنی زمانہ اور دولت ایک حال پر نہیں کبھی ایک کے موافق کبھی دوسرے کے موافق + ؎

ملے وہ غیروں سے بھروش گو ہمیں کب آتا ہے رشک اس کا ۔ یہ ڈھلتی پھرتی ہے چھاؤں فدوی کبھی ادھر ہے کبھی ادھر ہے (فدوی)

ڈھلکا - ہ - اسم مذکر - آنکھ سے پانی بہنے کی بیماری +

ڈھلکا لگنا - ہ - فعل لازم - عو - آنکھ سے پانی جاری رہنا جیسے اب کے جاڑے سے ڈھلکا لگ گیا +

ڈھلکانا - ہ - فعل متعدی - ڈھلکنے کا متعدی - لنڈھانا - بہانا (۲) بضم اول ہندی - لڑھکانا - غلطاں کرنا +

ڈھلکنا - ہ - فعل لازم - لڑھکنا - غلطاں ہونا +

ڈھلکنا - ہ - فعل لازم - اوپر سے نیچے آنا - بہنا - ٹپکنا - ٹپک کر گرنا +

ڈھل

حال دل میں نے جو پردے میں سنایا تو نصیر ۔ آنسو اُس کے بھی گئے آ ڈھلک چلون سے (نصیر)

ڈھلملانا ۔ فعل لازم ۔ ڈگمگانا ۔ لڑکھڑانا ۔ جنبان و لرزاں ہونا + ڈانواں ڈول ہونا ۔ حیص بیص کرنا + مذبذب ہونا + متردد ہونا +

ڈھلمل یقین ۔ ا ۔ صفت (عوام) مذبذب ۔ ضعیف الاعتقاد + متلون مزاج +

ڈھلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) نیچے کی طرف جانا ۔ آگے کو بڑھنا جیسے کنکوا اڑاتے ہوئے آگے کو ڈھلنا یعنی بڑھنا (۲) لڑکنا ۔ پھسلنا +

مرے پاس سے خاک پاکو جو ری میں رکھتا تھا ۔ نہ آتا سر مرا تابیں لڑھ کر جو ڈھلک کر (نصیر)

(۳) مائل ہونا ۔ راغب ہونا ۔ متوجہ ہونا ؎

غیروں کی طرف تو پھر جاتے ہیں ۔ رہتا ہے جو دل ڈھال میرا (معروف)

ڈھلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) بہنا ۔ رواں ہونا ۔ گرنا ؎

ضبط نے اشک مری آنکھ سے ڈھلنے نہ دیا ۔ پھر جو نظروں سے گرایا تو سنبھلنے نہ دیا

(۲) زوال ہونا ۔ گھٹنا ۔ اترنا ؎

وہ رو دوا جان یہ ڈھلتا ہے چاند ۔ اندھیری ہوں میں کب بے نماز (رنگین)

(۳) ایام جوانی یا زور حسن و جمال کا زوال پذیر ہونا ؎

سر یوال اپنے پتنگوں کا نہ اے شمع ۔ تو وہ بھی جوبن سے جو ڈھل جائے تو اچھا (نصیر)

(۴) لٹک پڑنا ۔ جھول جانا ۔ تنا ہوا نہ رہنا جیسے چھاتیاں ڈھلنا (۵) لڑکنا غلطاں ہونا (۶) گزرنا ۔ سورج کا نصف النہار سے گزرنا ؎

ڈھل گئے دل او جگر خوں ہو کے آنکھوں سے وسلے
ہجر کا دن کیا قیامت ہے کہ ڈھلتا ہی نہیں (جرأت)

تو بھی بہا شب ہجراں کہیں جلدی کوتاہ ۔ وصل کا دن تو شتابی ہی سے ڈھل جاتا ہے (سرور)

(۷) سانچے یا قالب کے ذریعہ سے بننا ۔ بوسیلۂ قالب تیار ہونا ؎

جو اہل درد کے دنیا میں جوہری ہوتے ۔ یہ اشک سیپ کے سانچے میں بھر ڈھل جاتے (بحر)

(۸) عمدہ مضامین اور اشعار کا موزوں ہونا ۔ عمدہ مضمون گٹھنا ؎

بس قلم صفحۂ ہستی سے اٹھا اب آتش ۔ ڈھل چکے شعر جو تھے سارے ڈھلنے والے (آتش)

ناموزوں کی اُسکے کیجئے تعریف کس منہ سے ۔ کوئی مصرعہ زباندانوں سے یا اب ڈھل نہیں جاتا (حسرت)

(۹) شراب یا تاڑی کا پیا جانا ۔ شراب کا گلاس میں ڈالا جانا ۔ انڈیلا جانا + دور ب

ڈھلواں ۔ ہ ۔ صفت ۔ پھسلواں + سلامی ۔ ترچھا ۔ جھکواں ۔ اصل میں ڈھالوں کا مخفف ہے +

ڈھلواں سطح ۔ ا ۔ اسم مونث ۔ سطح مائل +

ڈھلوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ سانچے یا قالب میں بنوانا +

ڈھو

ڈھلوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ اسباب اٹھوانا ۔ بوجھ ایک جگہ سے دوسری جگہ لوا لے جانا ۔

ڈھلوائی ۔ یا ۔ **ڈھلائی** ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ڈھلوانے کی اجرت +

ڈھلوائی ۔ یا ۔ **ڈھلائی** ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ بوجھ اٹھوانے یا ڈھلوانے کی مزدوری +

ڈھلیت ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) سپر بند ۔ وہ شخص جو ڈھال تلوار باندھے رہے (۲) گاؤں کا چوکیدار (۳) ڈھلائی کا کام کرنے والا + سانچے میں ڈھالنے والا +

ڈھنڈار ۔ ہ ۔ صفت ۔ نہایت بڑا اور ویران مکان ۔ جیسے میری وحشت نے مجھے کہیں کا نہ رکھا تھا اور اس پر ڈھنڈار مکان جان نکالے لیتا تھا +

ڈھنڈنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ تلاش ہونا ۔ جستجو ہونا +

ڈھنڈوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ تلاش کرنا ۔ کھوج لگوانا +

ڈھنڈورا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) ڈگڈگی ۔ ڈونڈی ۔ طبل منادی (۲) منادی تشہیر جیسے ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں ؎

باتوں سے راز کھلا بادیہ پیمائی کا ۔ جو چھپولا تھا ڈھنڈورا ہوا رسوائی کا (بحر)

ڈھنڈورا پیٹنا ۔ یا ۔ **پھیرنا** ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ منادی کرنا ۔ ڈونڈی پھیرنا ۔ تشہیر کرنا ۔ اعلان کرنا +

ڈھنڈورچی / **ڈھنڈوریا** ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ منادی کرنے والا ۔ ڈگڈگی پیٹنے والا + مشتہر ۔ جارچی ۔ منادی زن ۔ مناد +

ڈھنگ ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) طور ۔ طریقہ ۔ روش ۔ ڈھب (۲) چال چلن ۔ رویہ (۳) طرز ۔ قطع ۔ وضع (۴) سیرت ۔ خصلت ۔ عادت (۵) ڈول (۶) ہنر ۔ سلیقہ (۷) انداز +

تم پھیر کھٹ میں ہم جانے سے پر ۔ کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا (ناسخ)

ڈھنگ برتنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ کسی وضع کا برتاؤ کرنا ۔ وضعداری نباہنا + چال چلنا ۔ ظاہری برتاؤ کرنا +

ڈھنگ پر لانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ ڈھب پر لانا ۔ کسی رستہ پر لانا ۔ موافق بنانا +

ڈھنگ ڈالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ بنیاد ڈالنا ۔ ڈول ڈالنا ۔ کوئی کام شروع کرنا ۔ راستہ نکالنا +

ڈھو ۔ ہ ۔ صفت ۔ بڑے قد کا ۔ طویل القامت ۔ تنومند لڑکا جیسے اتنا بڑا ڈھو ہو گیا مگر عقل نہ آئی +

ڈھوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ گروانا ۔ منہدم کروانا +

ڈھو ڈھو ۔ ہ ۔ اسم مذکر (گنوار) کبڈی ۔ لڑکوں کا ایک کھیل +

ڈھوبرا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ عو (۱) مٹی کا پرانا برتن ۔ ٹھیکرا (۲) عو ۔ کھنڈلا ۔ پرانا اوجاڑ گھر

ڈھوٹا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (برج) بیٹا ۔ پسر ۔ لڑکا ۔ فرزند +

ڈھوڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ڈھانچا ۔ ڈھانچ + قالب (۲) گنواں تعزیہ (۳) گھر ۔ جھونپڑا (۴) کارخانہ ۔ کاروبار جیسے ڈھوڈا چل نکلا (۵) دکھاوا ۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ +

ایک نفیس مزاج مہارانی

نے اپنے صدرِ اعظم سے کہا، دنیا کے ہر چہار جانب قاصد روانہ کرو کہ وہ ہر قسم کے پھول لائیں، تاکہ میں اپنے لئے
بہترین خوشبو منتخب کرسکوں،
تعمیلِ حکم کے لئے فردوس
شمال کشمیر جنت نظیر سوئزرلینڈ،
شباب انگیز تسمانیہ کے گلپاش
مرغزاروں میں گل چینی کی گئی،
جب سب پھول دُور دراز
سفر کے بعد مہارانی کے حضور
میں پیش کئے گئے تو بیشتر اپنی
خوشبو کھو چکے تھے، اور باقی
اس قدر مُرجھائے ہوئے تھے،
کہ مہارانی کی حُسن شناس نگاہوں
کو تکلیف ہوئی، مہارانی اس
خواہش کے پورا نہ ہونے سے
ملول رہنے لگی، کھانا پینا ترک
کردیا، مہاراجہ کو فکر دامنگیر ہوا
اور وزراء سے مشورہ طلب کیا،
مہتمم توشہ خانہ نے "اصغر علی محمد علی" سے عطر منگوانے کو کہا، رائے معقول تھی۔ فوراً عمل کیا گیا۔ جب عطر آیا تو مہارانی کا شباب رفتہ

ایک بار پھر اپنی پوری بہاریں ساتھ لئے واپس آگیا

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ

ڈھوڈا بنا رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) قدیمی عزت یا حالت کو بنا رکھنا (۲) ظاہری حالت درست رکھنا۔ ٹیپ ٹاپ رکھنا +

ڈھوڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہندوؤں میں جب کوئی بڑا بوڑھا مرجاتا ہے تو اس کی سمدھنیں ایک گڈا بنا کر لاتی اس کے آگے ناچتی اور سٹھنیں دیتی ہیں یا شب کے وقت ایک ٹوکرے پر کنڈیاں باندھ اُس پر پوشش ڈال چراغ جلا کاتی بجاتی آتی اور اسے ڈھوڈھا کہتے ہیں +

ڈھورا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ [illegible] ڈھوروں کے گھر کوے مہان یعنی نیکوں میں بد [illegible] +

ڈھوسر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ برہمنوں کی ایک قوم جس کی نسبت ہندوؤں میں ایک [illegible] روایت مشہور ہے +

ڈھول۔ ہ۔ اسم مذکر۔ طبل۔ مردنگ۔ ایک [illegible] +

ڈھول بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ڈھول معلوم [illegible] شہرت دینا۔ ڈونڈی پیٹنا +

ڈھول ڈھمکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ باجا گاجا + ڈھوم دھڑکا۔ دھوم دھام +

ڈھول سے کھال بھی گئی۔ ہ۔ کہاوت۔ جو کچھ باقی رہا تھا وہ بھی جاتا رہا

دل نالاں کو آر پھوڑا ہے مثل ڈھول سے بھی کھال گئی (نکہت)

ڈھولا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سوانا۔ ٹھٹا۔ حد۔ وہ اونچا پکا یا کچا مخروطی نشان جو کھیتوں اور زمین کی سرحد بنانے کے واسطے بنا دیا کرتے ہیں + ڈانڈا مینڈا +

ڈھولا بندی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ حد بندی۔ کھیت یا زمین کی سرحد کا نشان بنانا۔ رقبہ بندی +

ڈھولا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک مشہور عاشق کا نام (۲) پنجابی۔ ایک اونچے سُر کا نام (۳) احمق۔ بیوقوف (۴) پیارا۔ پریتم۔ معشوق + ماروجی +

ڈھولک یا **ڈھولکی**۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ڈھول کی تصغیر۔ چھوٹا ڈھول +

ڈھولکیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ طبل نواز۔ ڈھولک بجانے والا +

ڈھولنا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو (۱) ایک گول اور لمبے نقرئی یا طلائی تعویذ کا نام جس کے اندر قرآن شریف یا اُس کی کوئی آیت منڈھی ہوئی ہوتی ہے + قفلی تعویذ (۲) لکھنؤ۔ عو) بڑی روٹی۔ قرآن شریف +

ڈھولنا ہاتھوں پر ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (عو۔ لکھنؤ) ہر گھڑی قرآن شریف کی قسم کھانا۔ ہر وقت ڈھولنے پر قسم کھانے کو ہاتھ رکھنا +

دیدے پھوٹیں گے ایسی باتوں پر ہر گھڑی ڈھولنا ہے ہاتھوں پر (شوق)

ڈھولی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ زیادہ سے زیادہ ہزار کم سے کم دوسو یا ایک سو پانوں کا ٹھٹھا

ڈھونا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بوجھ اٹھانا۔ بوجھ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا + لادنا (۲) عو۔ اٹھالیجانا۔ چوری سے لیجانا جیسے سارا مال ڈھو کر لیگئی +

ڈھونچا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ساڑھے چار کا پہاڑا +

ڈھونڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ تلاش۔ جستجو + ٹٹک۔ ٹیکا +

ڈھونڈ ڈھانڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) تلاش و جستجو۔ سراغ۔ کھوج (۲) تابع فعل [illegible]

محبوب [illegible] ڈھونڈ ڈھانڈ دی آپ نے مجھے میاں محبوب کی شبیہ (انشا)

ڈھونڈ ڈھانڈ کر۔ [illegible] دیکھ بھال کر۔ سراغ لگا کر تلاش کر کے

ڈھونڈنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔ سراغ لگانا۔ کھوجنا۔ کھوج لگانا +

ڈھونڈے نہ پانا }
ڈھونڈا نہ پانا } ہ۔ فعل متعدی۔ پتا نہ لگنا۔ سعی و کوشش پر بھی ہاتھ نہ لگنا +

تن لاغر اسے تا بنفس جوں سوزن تو نہ تا تو یہ ڈھونڈا بھی نہ پایا ہوتا (نصیر)

ڈھونڈے نہ رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ناپید ہونا۔ کمیاب ہونا۔ نام کو نہ رہنا +

بلبے وحشت ترے مجنوں محبت کی کہ بس جنس وحشت کوئی ڈھونڈے بیاباں میں نہ رہا (جرأت)

ڈھویا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو۔ پھلوں اور ترکاری وغیرہ سیوں وغیرہ کی ڈالی جو مالن یا باغبان لا کر نذر کرتا ہے +

چھٹی کے بعد یہ ڈھویا مری کا پیس چولائی ہے ندیدی ہو یا تم بچ میں سے جو اُچکتی ہو (رنگین)

ڈھی۔ ہ۔ اسم مذکر (گنوار یا جاٹ) کگاڑا۔ دریا کا اونچا کنارہ +

ڈھئی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک جگہ جم جانا۔ ہتیا دے کر بیٹھ جانا +

ڈھئی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جم کر ہو بیٹھنا۔ ہتیا دیکر بیٹھ جانا۔ زمین پکڑ لینا جم ہو جانا

سائے نے دی ڈھئی جو ترے شانے پر در سے اٹھا کے ہم پس دیوار لے چلے (آتش)

جی میں یہ آئی ڈھئی دیکر یہیں کا ہو رہے تیرے در پر جبکہ ٹھیکی ناتواں بیٹھنے لگا (مشتاق دہلوی)

(۲) کھانا کھانے کو آ بیٹھنا۔ مفت کھانے کے واسطے پڑ پڑنا۔ میزبان کی مرضی سے زیادہ ٹھیرنا۔ زبردستی رہنا + بوجھ ڈالنا۔ سر ہونا +

ڈھیا۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) اڑھائی سیر کا بٹ + اڑھائی سیر وزن (۲) اسم مذکر گانو۔ دہ قریہ + پاس کا گانو (۳) ڈھائی کا پہاڑا +

ڈھے پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) گر پڑنا۔ منہدم ہو جانا۔ مکان کا آن رہنا یا آ پڑنا (۲) بہ پڑنا۔ رہ جانا + اُتر پڑنا۔ جھک جانا +

ڈھے پڑوں۔ ہ۔ صفت۔ ضدی۔ [illegible] پڑ جانے والا + سرکش۔ سر زور +

REG. NO.3694.L.

شاعرِ انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

کی

تازہ ترین تصنیف

جنون و حکمت

یعنی

تیار ہو گئی مجموعۂ رباعیات ہے

رباعی، تمام اصنافِ سخن میں وہ تنہا رنگین، عمیق اور فلسفیانہ صنف ہے جو عظیم شعراء کی مشاقی کے نقطۂ کمال پر جلوہ گر ہوا کرتی ہے، اور کسی شاعر کو اس وقت تک حقیقی رباعی گو شاعر کا پُرشکوہ خطاب نہیں مل سکتا، جب تک کہ اُس کی بے پناہ جنون پرور تخئیلی قوت بلند ہوتے ہوتے حکمت و بصیرت کے آسمان سے ہمدوش نہیں ہو جاتی۔ بدبخت ہندوستان میں تمام دوسری چیزوں کی طرح رباعی بھی ہر ہیچ میرز و غلط مغت شعراء کے زمرے میں داخل ہو کر ذلیل و رسوا ہو چکی ہے میاں ناواقفیت نے بزعمِ خود یہ سمجھ رکھا ہے کہ رباعی نام ہے رباعی کی بحروں میں چار مصرعے موزوں کر دینے کا، اور بس —— حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رباعی شاعرانہ مطالعہ، شاعرانہ تفکر، شاعرانہ بصیرت، شاعرانہ رنگینیٔ خیال اور شاعرانہ حکمت کا ایک جوہر ہے کہ اگر اس کے ایک حرف کی بھی تفصیل کر دی جائے تو دفتر کے دفتر رنگین ہو جائیں۔

اگر آپ کے دل میں اکثر یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ کاش ہندوستان میں بھی کوئی خیام پیدا ہوا ہوتا تو آپ کا یہ اولین فرض ہے کہ پہلی فرصت میں جنون و حکمت کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھ لیں کہ فیاض قدرت نے آخرکار آپ کے ہندوستان میں ایک خیام پیدا کر دیا ہے، اور یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ آپ اُس کی قدر نہ فرمائیں —— آپ کے اور ایران کے خیام میں فرق اتنا ہے کہ ایران کے خیام کو ایک فٹز جیرلڈ مل گیا تھا جس نے اُسے ایک زندہ قوم سے روشناس کرا دیا تھا لیکن آپ کا خیام ایک ایسے ملک میں پیدا ہوا ہے جو مردہ اور غلام ہے۔ اور غلامی کو صرف یہی نہیں کہ کوئی فٹز جیرلڈ نہیں ملا کرتا، بلکہ خود اس کی قوم بھی اُس کی قدرشناسی کے واسطے آسانی سے تیار نہیں ہوا کرتی۔

جنون و حکمت مندرجہ ذیل ابواب پر منقسم ہے۔ (۱) معارف (۲) خرابات (۳) حسن و عشق (۴) پیرانِ سالوس (۵) متفرقات

قیمت صرف تین روپے —— علاوہ محصول ڈاک

منیجر کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی

ڈھی

ڈھیٹ [illegible] بیحیائی اور بے غیرتی سے رہ پڑنے والا - شوخ - بیحیا - بیغیرت +

ناز ک مزاج قابل جور و ستم نہیں — [illegible] نہیں ہے یہ دم نہیں
نا [illegible] ہے رنج [illegible] ہی تم نہیں — [illegible] پڑے ہیں ہاتھ کو کوئی گا نہیں ہم نہیں
جو [illegible] وہی گھر میں پڑے [illegible]
[illegible] ہم [illegible] گلی [illegible] رہیں

ڈھیٹ - ۵ - صفت (۱) ضدی - اڑیل - ہٹیلا - بیحیا - خیرہ - [illegible] (۲) شوخ
[illegible] کسی کا کہا نہ مانے [illegible]

[illegible] ڈھیٹ [illegible] — اس کو [illegible] لی جائے کی دوا
[illegible] کرکے رکھ پیارے میں آنچل کی اوڑھنی (رنگین)

(۳) بے شرم - بیحیا - بے غیرت +

[illegible] حقیقت میں نہیں اتنا ضعیف — فاتے [illegible] ہے اپنے کو ضعیف
[illegible] اپنے فعلوں سے ہے علو — لیکن ہوتا نہیں ہے وہ ڈھیٹ خفیف

ڈھے جانا - ۵ - فعل لازم (۱) گر پڑنا - منہدم ہو جانا -
[illegible] — [illegible] تو کوئی دم کو ڈھیتا ہوں (جرأت)
(۲) بیٹھی سی طاقت یا ہمت نہ رہنا - مضمحل ہو جانا - کمزور ہو جانا (بعض شعرائے صرف [illegible] کے ساتھ اس کا قافیہ روا رکھا ہے اور بعض نے [illegible] رہنے کے ساتھ - بعض نے یائے مجہول میں ہمزہ کی بو نکالی ہے ؎

[illegible] ناطرا سے [illegible] — دل کا یہ انہدام نہیں کعبہ ڈھ گیا
[illegible] ڈھلایا [illegible] دل [illegible] — [illegible] دل ڈھئے گا (جرأت)

ڈھیا جانا - ۵ - فعل متعدی گرا پڑنا - نڈھال ہوا جانا - سست ہوا جانا - بیٹھا جانا
دل کے ساتھ یہ محاورہ آتا ہے ؏ دل ڈھیا جائے ہے جوں جوں رات ڈھلتی جائے ہے

ڈھینڈ - ۵ - اسم مذکر (۱) کوا - زاغ + ایک ادنیٰ قوم کے لوگ جو اپنی اصل کو کوؤں سے تعبیر کرتے اور مردار کھاتے ہیں (۲) چمار - کمینہ (۳) احمق - بیوقوف - موڈھو - کاٹھ کا اُلو - بھوت - جاہل مطلق +

[illegible] — [illegible] چاروں بید — [illegible] نہیں رہے ڈھینڈ کے ڈھینڈ (د ..)

ڈھیر - ۵ - اسم مذکر (۱) انبار - تودہ - انبار + کھلیان - انالا + طومار + ؎
بعد مردن بھی نجانے کی کبھی سرگشتگی — چاک کی صورت پھریگا ڈھیر میری خاک کا (اسیر)
(۲) انبوہ - ہجوم - بھیڑ بھٹ - مجمع - ازدحام (۳) آزاد فقیر، فقیر + فن غربا ؎
[illegible] — عیب ہے ہم میں جو ہوں ڈھیر لپٹ پیر کا ڈھیر (؟)
(۴) صفت - عو) بہت - افراط - بافراط - بکثرت - جیسے ڈھیر یاں لگا گئی +

ڈھی

ڈھیر رکھنا - ۵ - فعل متعدی (عوام) مار رکھنا - لوتھ ڈال دینا - لاش ڈالنا
جیسے گالی دی تو یہیں ڈھیر رکھوں گا +

ڈھیر رہنا - ۵ - فعل لازم - عوام (۱) مر رہنا - لاش پڑ جانا (۲) لوتھ ہو جانا - تھک کر چور ہو جانا +

ڈھیر کرنا - ۵ - فعل متعدی (۱) اکٹھا کرنا - بٹورنا - جمع کرنا - فراہم کرنا - انبار لگانا - (۲) مار ڈالنا - لاش ڈال دینا (۳) خاک کا تودہ بنانا +

ڈھیر ہو جانا - ۵ - فعل لازم (۱) تھک جانا - لوتھ ہو جانا - لوتھ پوتھ ہو جانا
(۲) مکان کا ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑنا (۳) مر کر قبر بن جانا + مر جانا ؎
بلبل چمن میں گل کی روش ہم خموش رہ — مجھ بینوا فقیر کا یاں ڈھیر ہو گیا (ذوق)
(۴) انبار ہو جانا - انبار لگ جانا +

ڈھیرا - ۵ - صفت - (پورب) کج بیں - احول - بھینگا - طاقی - دو نظرا +

ڈھیر یا ڈھیئر - ۵ - اسم مؤنث (گنوار) چیپڑ - گیڈر - چرک چشم +

ڈھیل - ۵ - اسم مؤنث (۱) دیر - درنگ - تاخیر - وقفہ - تامل - مدت - عرصہ ؎
ہمارا ڈھیان بھی [illegible] طیل ہے کہ نہیں — یہاں کے آنے میں کچھ اسکے ڈھیل ہو کہ نہیں (رنگین)
جاں منتظر ہے آنکھوں میں وقت قلیل ہے — جلدی پہنچ کہ تیرے ہی آنے کی ڈھیل ہے (محشر)
(۲) سستی - کاہلی - آلکس (۳) مہلت - فرصت - آزادی - بے پروائی
کھنچ رہا ہے وہ اگر کھنچے رہنے دو — اپنی جانب سے بھی اب تو ڈھیل ہے (ناسخ)
(۴) جھول - تناوٹ کا نقیض +

ڈھیل دینا - ۵ - فعل متعدی (۱) مہلت دینا - ڈوری چھوڑنا (۲) کنکوے کو ڈھیلانا - کنکوے کی ڈور کو بڑھانا - تانا کا نقیض (۳) بے پروائی برتنا - توجہ نہ رکھنا - بے اعتنائی کرنا +

ڈھیل کرنا - ۵ - فعل لازم - دیر کرنا - تامل کرنا - وقفہ دینا + وقت گزارنا - تضیع اوقات کرنا +

ڈھیلا - ۵ - صفت (۱) متخلخل - چست اور تنگ کا نقیض (۲) سست - کاہل (۳) فراخ - گشادہ - کھلا ہوا (۴) نامرد - کم شہوت +

ڈھیلا بنانا - ۵ - فعل متعدی کڑاپن دور کر دینا - ٹھیک بنانا - درست کرنا - اکڑ بھوں نکالنا - سیدھا بنانا ؎
یاں کے سایہ کا کروں کیا مذکور — رہ سکے کوئی یہاں کیا مقدور
جس کسی سے ان سے آ کر کھیلا — خوب اسے اسنے بنایا ڈھیلا (؟)

ڈھیلا پائینچا - ا - اسم مذکر - کھلا ہوا پائینچہ - بڑے عرض کا پائینچہ

ڈھیلا پڑ جانا - یا - ہو جانا - ۵ - فعل لازم (۱) گشادہ ہونا - چست یا تنگ

مدیر: جوشؔ ملیح آبادی

نہ رہنا (۲) ڈھیلا ہوجانا۔ نرم پڑجانا + غصہ کم ہوجانا + رسان پر آجانا۔ ہلکا ہوجانا۔ کڑاپن نہ رہنا (۳) نامرد ہوجانا۔ شہوت نہ رہنا (۴) سست یا کند ہوجانا

ڈھیلاپن - ا۔ اسم مذکر (۱) فراخی۔ کشادگی (۲) سستی۔ کاہلی (۳) زنان پن۔ نامردی +

ڈھیلا پیجامہ - ا۔ اسم مذکر۔ غرارہ دار پیجامہ۔ بڑے بڑے پائنچوں کا پیجامہ۔ ایک برا پیجامہ۔ برکا پیجامہ +

ڈھیلا پیچ - ا۔ اسم مذکر (۱) سر کے بال اُبٹو کے اُوپر گُندھے ہوئے۔ گُندھے ہوئے بال جو بھوؤں تک ہوں۔ ع

چوٹی وہ بلا ٹھیر کر جو مانگ کے جی لے   تس پر یہ غضب او ڈھیلے پیچ ہیں کُھلے (انشا)

(۲) وہ پگڑی کا پیچ جو بھووں پر پڑا ہو +

ڈھیلا - ہ۔ اسم مذکر (۱) کلوخ۔ ڈھیم۔ پنڈ۔ لوندا۔ ڈلا۔ مٹی کا بڑا ٹکڑا (۲) آنکھ کی ہیئت مجموعی +

ڈھیلا لینا - ہ۔ فعل متعدی۔ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے تری خشک کرنا۔ چھوٹا استنجا کرنا +

ڈھیلی - ہ۔ اسم مؤنث (۱) فراخ۔ کشادہ (۲) سست۔ کاہل (۳) نازک۔ کمزور۔ ناتواں (۴) ڈھیل۔ مہلت۔ آزادی + کم توجہی +

ڈھیلی چھوڑنا - یا - ڈالنا - یا - دینا - ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ اغماض کرنا۔ باگیں چھوڑنا۔ مہلت دینا۔ خبر نہ لینا۔ تامل کرنا۔ تاخیر کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ توجہ نہ کرنا۔ مرضی پر چھوڑنا۔ آزادی دینا +

ڈھیلی ڈوری چھوڑنا - ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ دیکھو (ڈھیلی چھوڑنا) +

ڈھیلی زناخ - ا۔ اسم مؤنث } سست و کاہل عورت۔ آدم زرم سُست

ڈھیلے زناخ - ا۔ اسم مذکر } زنانہ مزاج آدمی۔ کاہل و جو آدمی +

ڈھیم - ہ۔ اسم مذکر (گنوار) کلوخ۔ پنڈ۔ مٹی کا بڑا ڈلا +

ڈھیم بندھنا - ہ۔ فعل لازم۔ پنڈ بندھنا +

ڈھینا - ہ۔ اسم مذکر (گنوار) دیکھو (ڈھیلا بمعنی کلوخ) +

ڈھینا - ہ۔ فعل لازم (۱) گرنا۔ منہدم ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا۔ مکان کا بیٹھ جانا۔ ڈھنا۔ مسمار ہونا (۲) مضمحل ہونا۔ تھکنا۔ دل بیٹھنا جیسے طبیعت ڈھینا (۳) جاتا رہنا۔ معدوم ہونا جیسے غرور ڈھینا (۴) دبلا۔ لاغر اور بے سکت ہونا۔ طاقت نہ رہنا + تناوٹ کا جاتا رہنا جیسے جسم ڈھینا۔ بتی ڈھینا +

ڈھینڈ - ہ۔ اسم مذکر (گنوار) پیٹ۔ شکم۔ ڈھڈ۔ پوٹا + توند +

ڈھینڈا - ہ۔ اسم مذکر (۱) توند۔ بڑا پیٹ (۲) حمل۔ گربہ۔ گابھ۔ گیابھ + حمل حرام۔ بار زنا۔ بار حرام +

ڈھینڈا پھلانا - ہ۔ فعل متعدی۔ عو (۱) حاملہ ہونا۔ حمل رکھانا (عورتیں طنزاً یا بے تکلفی کے موقع پر مذاق سے کہتی ہیں بس اب تو تو نے بھی ڈھینڈا پھلایا) (۲) حرام کا حمل رکھانا

ڈھینڈا ہو تو انگ مند سے نہ پھلایا حرام کا   اے باندی تجی پیٹ بھی ہوگا حرام کا (جان صاحب)

ڈھینڈا پھولنا - ہ۔ فعل لازم۔ عو۔ حمل حرام رہنا۔ حرام کا پیٹ رہنا + ع

متی ہے اغواؤں سے شوق یار کا   گلا ہی پھول جائے نہ ڈھینڈا بہار کا (راحت)

ڈھینڈس - ہ۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کا گول کدو جیسے پیٹھا ہوتا ہے (ٹینڈس) سیتا پھل یا پیٹھا کھیا نہ سمجھنا (۲) تشبیہاً خایہ۔ خصیہ۔ بیلڑہ ع

تاباں یہ حال شہروں کے لیے ہے   احمق نہ کوئی سمجھے تو جانے مرا ڈھینڈس (تاباں)

ڈھینک - ہ۔ اسم مذکر۔ لم ٹنگا۔ بڑا گدھ۔ طویل القامت +

ڈھینکا - ہ۔ اسم مذکر (پُورب) کوُٹھو کی لاٹھ (۲) لم ٹنگو۔ سارس۔ کُلنگ۔ ایک لمبی بڑی ٹانگوں کا مُردارخوار جانور (۳) دوم کلا۔ ڈھینکلی +

ڈھینکلی - ہ۔ اسم مؤنث (۱) پانی کھینچنے کی لمبی لکڑی جس کے ایک طرف بھاری پتھر اور دوسری جانب ڈول کی رسی ہوتی ہے۔ آبکش۔ منسفہ + (۲) ایک کپڑا سینے کا طریقہ۔ آڑی سیون۔ وہ سیون جو سلک ہو (۳) دھن کٹی۔ دھان کوٹنے کا آلہ۔ چند سا (۴) کلا بازی +

ڈھینکلی کھانا - یا - لگانا - ہ۔ فعل متعدی (گنوار) کلا بازی کھانا۔ معلق زدن کا ترجمہ +

ڈھینکی - ہ۔ اسم مؤنث (پُورب) دھن کٹی۔ دھان کوٹنے کا آلہ +

ڈھینگ - ہ۔ صفت۔ عوام۔ دیکھو (ڈھینک) +

ڈیٹھ - ہ۔ اسم مؤنث۔ روشنی۔ نظر۔ نگاہ۔ بینائی۔ بصارت۔ قوت باصرہ۔ درشٹ +

ڈیٹھ بند - ا۔ اسم مذکر۔ جادوگر۔ وہ شخص جو منتر کے زور سے کچھ کا کچھ کر دکھائے مداری۔ جادوگر۔ شعبدہ باز۔ شعبدہ۔ حقہ باز۔ ساحر +

ڈیٹھ بندی - ا۔ اسم مؤنث۔ جادوگری۔ سحر سازی۔ نظر بندی +

ڈیڈ لیٹر آفس - انگلش۔ Dead-Letter-Office۔ اسم مذکر۔ ڈاک کا وہ دفتر جس میں لاوارثی یا واپسی چٹھیاں کھول کر کاتب کے پاس بھیجدی جاتی یا بصورت دیگر جلا دی جاتی ہیں +

ڈیرا - ہ۔ اسم مذکر (۱) خیمہ۔ تنبو۔ کپڑے کا گھر۔ خرگاہ۔ پال۔ بے چوبہ۔ سراچہ۔ نگیرہ (۲) عارضی مکان۔ جائے قیام۔ قیام گاہ۔ فرودگاہ (۳) گھر۔ خانہ۔ مکان +

ڈیرا ہونا - ہ - فعلِ لازم - خیمہ گڑنا - چھاونی پڑنا +

ڈیرا ڈالنا - ہ - فعلِ متعدی - خیمہ گاڑنا + قیام اختیار کرنا - رہ پڑنا چھاونی چھانا +

ڈیرا کرنا - ہ - فعلِ لازم (لشکری) رہنا - اُترنا ٹھیرنا - فروکش ہونا جیسے کہاں ڈیرا کیا

ڈیڑھ - ہ - اسمِ مذکر - یک و نیم - ایک اور آدھا +

ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد بنانا - یا چُننا - ہ - فعلِ متعدی (۱) چھوٹی سی الگ سپ بنانا (۲) کل کھرپن اور الکڑ مزاجی کے سبب سب سے علیحدہ رہنا - شرکت پسند نہ کرنا (۳) کسی کی رائے سے متفق نہ ہونا - یہ محاورہ پٹھانوں سے آگیا ہے جو اپنی بدمزاجی و جھگڑے کے باعث کسی کا امام نہ ہونا یا کسی غیر کی مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہایت شرم کی بات خیال کیا کرتے تھے چنانچہ سلاطین افغانیہ کے زمانہ کی مسجدیں جو دہلی کی اطراف میں آس پاس اور بکثرت پائی جاتی ہیں اس کا سبب یہی ہے (۴) تھوڑا سا کام کر کے دل کا حوصلہ نکالنا (یہ معنی صرف صاحب گلشن فیض نے لکھے ہیں) +

ڈیڑھ بکاین میاں باغ میں - ا - کہاوت - تھوڑی سی پونجی پر اترانا (کم ظرف اور کم حوصلہ کی نسبت بولتے ہیں) +

ڈیڑھ پا - یا - ڈیڑھ پاو - ہ - اسمِ مذکر - آدھ پاؤ اوپر پاؤ سیر - ۳/۸ سیر +

ڈیڑھ پا چون چوبارے رسوئی - ہ - کہاوت - ذرا سا کام اور بہت بڑا اہتمام +

ڈیڑھ چلو - ہ - صفت - اوّل معلوم - دوم بمعنی ذرا سا - تھوڑا - بمقدار قلیل +

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا (غالب)

ڈیڑھ چلو لہو پینا - ہ - فعلِ متعدی - جو ڈھائی چلو لہو پینے سے غرض ہے وہی اس سے +

ڈیڑھ گرہ - ا - اسمِ مؤنث - وہ گرہ جو آسانی سے کھل جائے - ایک پوری اور آدھی گرہ

ڈیک آٹہ - ہ - اسمِ مذکر - (دلّال) چھے آنے +

ڈیک رُوپن - ہ - اسمِ مذکر - (دلّال) چھے روپے +

ڈیل - ہ - اسمِ مذکر - (۱) جسم - دیہ - جثہ - پنڈا - تن - سریر - کایا - قالب خاکی - انگ - اندام + ڈھانچ - کاٹھی (۲) قد و قامت - قد و بالا + جسامت (۳) گٹا - وہ سختی جو پاؤں کی انگلیوں کے بیچ میں جوتی کی رگڑ سے ہوجاتی اور ہمیشہ بڑھکر تکلیف دیتی رہتی ہے

ڈیل ڈول - ہ - اسمِ مذکر - تن و توش + قد و قامت جیسے ڈیل ڈول گھنڈا آواز پس + (کہاوت) ۲ - شکل و صورت - ہیئت + روپ - تراش - قطع - انداز - وضع +

ڈیلا - یا - ڈیلیا - ہ - اسمِ مذکر - ایک پہاڑی درخت کا نام جسکا رنگ سُرخ اور بڑا پھول ہوتا ہے

ڈینا - ہ - اسمِ مذکر - (گنوار) وہ ڈنڈا جو مرکھنے بیل کی گردن میں باندھ دیتے ہیں +

ڈینگ - ہ - اسمِ مؤنث - شیخی - بڑائی - لاف - گزاف - لن ترانی - تعلّی - ڈون +

ڈینگ کی لینا - ہ - فعلِ متعدی - شیخی بگھارنا - اترانا - تعلّی کرنا - ڈون کی لینا +

ڈینگ مارنا - یا - ہانکنا - ہ - فعلِ متعدی - دیکھو (ڈینگ کی لینا) +

ڈینگیا - ہ - اسمِ مذکر - شیخی خورا - لاف زن - بڑبولا - لپاڑیا +

ڈیو - ہ - اسمِ مؤنث (گنوار) بھینس کو بلانے کی آواز +

ڈیوٹی انگلش (Duty) اسمِ مؤنث (۱) فرض - کام - خدمت - نوکری - منصبی خدمت + اطاعت (۲) محصول چنگی - رسوم +

ڈیوڑھا - ہ - اسمِ مذکر (۱) ایک اور آدھا - یک و نیم - ایک قسم کا سُود جو فیصدی پچاس لیا جاتا ہے - نیز وہ غلّہ جو غیر فصل میں ایک مَن دیکر فصل پر ڈیڑھ من لیں (۲) ایک کا ڈیڑھ + ڈیڑھ تہ +

ڈیوڑھا حساب - ا - اسمِ مذکر - یک و نیم - ایک اور آدھا (۲ - مہاجن) حساب کا وہ قدیم دستور جس میں پچاس فیصدی سے سود بڑھ جانے پر آگے بیاج نہیں لگایا جاتا تھا - چنانچہ لیکھا ڈیوڑھا برابر - ہندی محاورہ اسی سے بنا ہے +

ڈیوڑھا کرنا - ہ - فعلِ متعدی (۱) ڈیڑھ تہ کرنا (۲ - مہاجن) بہیوں کا بقایا نکالنا + حساب بند کرنا +

ڈیوڑھا لیکھا - یا - لیکھا ڈیوڑھا برابر ہونا - ا - فعلِ لازم - حساب بے باق یا چکتا ہونا (بول چال میں لیکھا ڈیوڑھا برابر ہونا زیادہ بولتے ہیں) +

ڈیوڑھی - ہ - اسمِ مؤنث (۱) پٹا ہوا دروازہ - دہلیز - آستانہ - درگاہ (۲) (مجازاً) باریابی - آمد و رفت - رئیسوں یا امیروں کے ہاں کی آمد و رفت - درباداری +

ڈیوڑھی بند ہونا - ہ - فعلِ لازم - اُمرا کے دروازے پر آنا جانا بند ہونا - باریابی سے روکا جانا +

ڈیوڑھی دار - ہ - اسمِ مذکر - دربان - حاجب - دروازے کا پہرے دار - دوارپال +

ڈیوڑھی کھلنا - ہ - فعلِ لازم - باریاب ہونا - باریابی کی اجازت ملنا - سرکار میں آنے جانے کی اجازت ملنا +

ڈیوڑھی - ہ - اسمِ مؤنث - یک و نیم - ڈیڑھ حصے جیسے ڈیوڑھی تنخواہ یا ڈیوڑھی تہ +

ذ

ذ - ع - اسمِ مؤنث (۱) عربی زبان کا نواں فارسی کا گیارھواں اردو کا تیرھواں حرف جس کی آواز نوک زبان سے نکلتی اور اُسے ذال معجمہ یا ثخذیا منقوطہ کہتے ہیں حساب جمل میں اس کے سات سو عدد فرض کئے گئے ہیں +

بنام قوت وحیات

کلیم دہلی

آئے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا — آگے کئی صدیوں ہے فسانہ اپنا
قدرت سے ملا ہے مجھکو صد حیف یہ حکم — بہروں کو سنائے جا ترانہ اپنا

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور، پٹیالہ، وحیدرآباد دکن

سالانہ چندہ، چھ روپے — سہ ماہی چندہ۔ دو روپے
ششماہی چندہ، تین روپے آٹھ آنے — قیمت فی پرچہ۔ نو آنے (۹)

جلد ۵	فہرست مضامین بابتہ ماہ اپریل ۳۸ء	نمبر ۴

(جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ کلیم دریا گنج نمبر ۴ [illegible] سے شائع کیا)

ذات - ع ذو کا اسم مؤنث (۱) صاحب - مالک - خداوند جیسے ذات الکمالات - ذات الصدر - ذات الجنب وغیرہ (۲) حقیقتِ شَے - ہستی - نفسِ ہر چیز - جوہر مادہ - ماہیت - عین - نفس - اصلیت - طبیعت - سرشت - بنیاد (یہ لفظ دراصل عربی کا اسم اشارہ ہے جس کے آخر ہاے وقف بڑھا دی ہے چونکہ اجزو کلمہ ہوگیا اسواسطے اُنکو تاے قرشت سے بدلکر ذات کرلیا پس ذات کے لغوی معنی مشارٌ الیہ ہوئے میں مگر چونکہ ہر شَے کی ہستی مشارٌ الیہ ہوتی ہے اسوجہ سے خداوند اور ذاتِ شَے پر طلاق ہونے لگا) ۳ - (ا) جسم وجود - شخص - دیہ - سریر - کایا - جیسے اُن کی ذات سے اسید نہ کھو (م - ا) اسم صفت بمانت جیسے ایک ذات کا روپیہ صرف کیا (ہ - ا) قوم - نژاد - گوت - بیاپیش - جات + نکاس - نسب - خاندان - نسل + برن (اس معنی میں ہندی جات صحیح ہے مگر اُردو والوں نے بلحاظ فصاحت اور الفاظ کی طرح اسکو بھی بدلکر ذات کرلیا عربی والو نے اسے کوئی لفظ نہ سمجھکر ذال سے تحتہ سے اپنے لفظ کے موافق لکھنا شروع کردیا - مانشک طعرا نے بھی اپنے ہاں باندھ دیا دوہا ؎

ذات پات پوچھے نہ کوئی ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے
چار دن زیست کے جو چاہے سو کہواے رند بیٹھ اپنی خاک کے پتلے کی کوئی ذات نہیں (رند)

(۶) حال - کیفیت - عادت - شمائے - خصلت - طینت جیسے ذات مد پیٹے معلوم ہوتی ہے (کہاوت) ۷ - مذہب - کیش - دین جیسے ہاتھ بیچے ہیں کچھ ذات نہیں بیچی (۸) حوصلہ - ظرف جیسے دمڑی کی ہانڈی گئی کُتے کی ذات پہچانی (۹) منصب عہدہ - رتبہ - پایہ (یہ معنی صرف رند لکھنوی کے شعر میں پائے جاتے ہیں ؎

کیا تکلف تھا بعلانمیں ہیں جو مجھ میں نہیں عاشقی جتنے ہیں کچھ اُنکے نہتھی ذات نہتی (رند)

ذاتُ الجنب - ع - اسم مذکر صاحب پہلو + پہلو کا درد - پسلی کا درد (اطباء کی اصطلاح میں ایک ورم کا نام ہے جو حجاب یعنی قلب و معدہ کے درمیانی پردہ میں کبھی جانب یمین اور کبھی جانب یسار ہو جاتا ہے اس کی علامت درد پہلو کے علاوہ تپ اور ضیق النفس بھی ہے) +

ذاتُ الریہ - ع - اسم مذکر - ورمِ شُش - پھیپڑے کا ورم یا سوزش +

ذاتُ الصدر - ع - اسم مذکر - درد سینہ + ورم سینہ +

ذات باہر - ا - صفت - ذات سے نکالا ہوا - خارج شدہ قوم - گوت باہر - گھنگا قوم

ذات پات - ا - اسم مؤنث - ذات - سلسلہ ذات یعنی ذات اور اُس کا سلسلہ کیونکہ پات اصل میں پانت بمعنی قطار و سلسلہ تھا +

ذات سے گرا ہوا - ا - صفت - خارج از ذات - مردود - نکما - ناکارہ - نالایق - بیدین +

ذات سے نکالنا - یا باہر کرنا - ا - فعل متعدی - قوم سے خارج کرنا - گوت باہر کرنا +

ذاتِ شریف - یا - بزرگ - ا - صفت - بڑے حضرت - بڑے اُستاد و چالاک - شریر و بدذات - فتنہ انگیز - گرگ گمنتال - بانی فساد - مفسد - چھٹا ہوا - بیباک - پاک +

کی ہے جن کی یہ آپ سے تعریف وہ کوئی اور ہونگے ذات شریف (شوق)

ذات کی تلائی برا بر بیٹھے کم ذات کی بلائی نیچے بیٹھے - ا - کہاوت - ہم قوم کی عزت سب سے زیادہ ہوتی ہے +

ذات میں بٹا لگنا - ا - فعل لازم - عزت میں فرق آنا - عیب لگنا +

ذات ونتا | ذات ونتی - ا - صفت - ع - کلونتا - کلونتی - خاندانی شریف +

ذاتی - ا - صفت (۱) ہم قوم - گوتی (۲) اصلی - حقیقی جیسے ذاتی قصور (۳) تابع عمل اپنا - نج کا جیسے ذاتی کام یا روپیہ +

ذاتی تعلق - ع - اسم مذکر - خاص تعلق + خانگی معاملہ + نج کا علاقہ یا لگاؤ یا فائدہ

ذاتی معاملات - ع - اسم مذکر - اپنے معاملات خانگی معاملات یا فوائد +

ذاتی جوہر - ع - اسم مذکر - وہ جوہر جو اپنی ذات میں موجود ہو + اصلی خوبی - حقیقی ہنر +

ذاتی حیثیت - ع - اسم مؤنث - اصلی پونجی - خاص سرمایہ + قابلیت خاص - وسعت خاص +

ذاتی لیاقت - ا - اسم مؤنث - خاص اپنی لیاقت یا جوہر اصلی قابلیت +

ذاکر - ع - اسم مذکر - ذکر کرنے والا - خدا کی یاد کرنے والا - شاغل +

ذائقہ - ع - اسم مذکر (۱) وہ قوت جس سے چیزوں کا فرق معلوم ہو - مزہ چکھنے کی قوت جو زبان میں ہے (۲ - ا) مزہ - لذت - سواد + لطف + چسکا +

ذائقہ لینا - ا - فعل متعدی - مزہ لینا - لذت حاصل کرنا + مزے کی چیز کھاکر لطف اُٹھانا + چٹخارے بھرنا +

ذائقہ دار - ا - صفت - خوش مزہ - لذیذ - مزیدار - خوشگوار +

ذَبح - ع - اسم مذکر - گلا کاٹنا - چھری پھیرنا - بسمل کرنا + شرعی طور پر حلال کرنا (بکسر غلط ہے) +

ذبح کرنا - ا - فعل متعدی (۱) حلال کرنا - گلا کاٹنا - چھری پھیرنا - ہلاک کرنا - (۲) بلدان کرنا - قربانی کرنا (۳) مار کر لہو لہان کرنا +

جو کہلا میں بھیجوں تو پھر سمجھو رنگین ابھی آنکر ذبح کر جائے آتوں (رنگین)

ذبیحہ - ع - اسم مذکر - شرعی طور پر ذبح کیا ہوا جانور +

اشارات

مُدیر

بے اعتدالی کی معراج

اس سے کون انکار کی جرْأت کرسکتا ہے کہ زندگی کو خوشگوار اور حیات کو تندرست و پائدار رکھنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ اہم چیز ہے اعتدال۔

توسّط و اعتدال سے بڑھکر کوئی خیر نہیں، اور بے اعتدالی، اور افراط و تفریط سے بڑھکر کوئی شر نہیں ——— اگر کوئی مجھ سے پوچھے گُناہ کی تعریف کیا ہے، تو میں صرف یہ جواب دوں گا کہ بے اعتدالی۔

بے اعتدالی وہ بلا ہے کہ وہ اُمور بھی، جنھیں عُرفِ عام میں خیر کہا جاتا ہے، اس سے آلودہ ہوکر شر بن جاتے ہیں ——— اور اعتدال وہ برکت ہے کہ وہ اُمور بھی جنھیں عرفِ عام میں شر کہا جاتا ہے، اس سے بہرہ مند ہوکر خیر کا لقب حاصل کرلیتے ہیں۔

دُور کیوں جائیے، عبادت ہی کو لے لیجئے، جو اہلِ مذاہب کے نزدیک بہترین عمل ہے، اگر کوئی شخص اپنے تمام فرائضِ انسانی، اور وظائفِ طبعی کو یک لخت ترک کرکے شبانہ روز عبادت، اور صرف عبادت ہی کا ہوکر رہ جائے تو کیا اُس کی یہ عبادت گزاری، بے اعتدالی کے باعث، گناہ میں تبدیل ہوکر نہ رہ جائے گی؟

اِس میں کوئی شک نہیں کہ، دُنیا کے تمام دیگر اہم ترین اُمور کی طرح اعتدال بھی ایک نہایت ہی مشکل امر ہے ——— اور اسی وجہ سے زندگی کے کسی شُعبے میں صحیح اعتدال کہیں کارفرما نظر نہیں آتا ——— لیکن بے اعتدالی کے بھی، دُنیا کی تمام دوسری چیزوں کی طرح، مختلف مراتب و مدارج ہیں، اور یہی وہ مختلف مراتب و مدارج ہیں، جن پر نگاہ کرکے، انسانی اقوال و کردار کے باب میں زشت و خوب کا حُکم لگایا جاتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ نقطۂ اعتدال سے ہم سب ہٹے ہوئے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون کس قدر ہٹا ہوا ہے۔ یعنی نقطۂ اعتدال سے جو شخص جس قدر کم ہٹا ہوا ہوگا، اُسی نسبت سے وہ قابلِ تحسین، اور جو شخص جس قدر زیادہ ہٹا ہوا ہوگا، اُسی نسبت سے وہ قابلِ تعزیر قرار دیا جائے گا۔

یا بہ الفاظِ دیگر یوں سمجھ لیجئے کہ نقطۂ اعتدال سے جو شخص جس قدر قریب ہے، وہ قابلِ تحسین ہے بہ اندازۂ قُرب۔ اور جو جس قدر بعید ہے، وہ شایانِ تعزیر ہے باندازۂ بُعد۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ وہ قومیں اعتدال سے نسبتہً زیادہ قریب رہتی ہیں جن کے ذہن عُلوم کی روشنی سے تابناک، اور اُبھارنے والے جذبات سے طاقتور ہوتے ہیں، اور اِس کے برعکس وہ قومیں اعتدال سے نسبتہً نہایت ہی فاصلے پر رہتی ہیں جن کے ذہن جہالت سے تاریک، اور ہمت توڑ دینے والے آلام سے ناطاقت ہوتے ہیں ——— اور چونکہ ہم ہندوستان کے جاہل و مُردہ باشندے، اِسی ثانی الذکر طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، اسی لئے ہماری زندگی اور ہماری موت دونوں کو اعتدال سے کوئی دور کا بھی واسطہ باقی نہیں رہا ہے۔

زندہ قومیں، جیسا کہ ابھی عرض کیا جا چکا ہے، اپنے اقوال و کردار کو توسُّط و اعتدال سے متجاوز نہیں ہونے دیتیں، لیکن مُردہ قومیں افراط و تفریط اور بے اعتدالی کا شکار ہوکر جو کام بھی کرتی ہیں، اُن میں حُدود سے

ذخیرہ - ع - اسم مذکر - خزانہ - گنجینہ + گودام + جمع - پونجی - وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے اُٹھا رکھیں +

ذخیرہ کرنا - ا - فعل متعدی - ڈھیر لگانا - جمع کرنا - گودام بھرنا + آیندہ کی آسایش کے سامان کرنا +

ذرا - ا - تابع فعل (۱) مقدار قلیل - تھوڑا کم - جزو ٹکڑا (۲) یک آن - یک لحہ + کہتے ہیں رنجش ظاہر میں مزہ ہوتا ہے　　تم تو نہیں مجھ سے خفا ہو کے ذرا لو ہنس

ذرا ناکھ تنگ گئی جو اس حال میں　　تو دیکھا پھنسا اُس کے جنجال میں　　(میر حسن)

(یہ لفظ اصل میں عربی ذرہ سے نکلا ہے جس کے معنی آگے بیان ہونگے) +

ذرا ذرا کرکے - ا - تابع فعل - رتی رتی - جتہ جتہ + ایک ایک جزو +

ذرہ ذہور - ا - تابع فعل - ع - تھوڑا بہت کسی قدر - کچھ جیسے بچے کے لئے ذرا ذہور چیز نکال کر رکھا کرو + جو لوگ اسے ظہور کہتے ہیں غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ ذرا کا تابع مہمل بنالیا ہے +

ذرا سا - ا - صفت - بمقدار قلیل - بہت تھوڑا - قدر قلیل - رتی بھر +

ذرا سا منہ نکل آنا - ا - فعل لازم - چہرہ اُتر جانا - چہرے پر لاغری کا ظاہر ہونا - ڈر یا خوف خواہ بیماری سے منہ نکل آنا +

ڈر گئے نام شفا سُن کے رہے خواہش مرگ　　منہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا　(داغ)

ذراسی - ا - صفت - دیکھو (ذرا سا) +

ذرا کی ذرا - ا - تابع فعل - زمانۂ اندک - لحہ بھر کو کھڑے کھڑے - تھوڑی سی دیر کے واسطے جیسے ذرا کی ذرا بیٹھ جاؤ یا ذرا کی ذرا ہو کر چلے جانا +

ذرا میں - ا - تابع فعل - ذراسی دیر یا ذراسی بات میں - لحہ بھر میں - آناً فاناً میں جیسے ذرا میں کچھ ہے ذرا میں کچھ +

ذرا میں ذرا دینا - ا - فعل متعدی - عو - رتی بھر چیز ہو تو اُس میں سے بھی دینا +

ذرا ہوش میں آؤ - ا - محاورہ - ذرا سمجھو - ذرا عقل پکڑو - غفلت چھوڑو - اپنی عقل کے ناخن لو - چیتو - بیوقوف نہ بنو +

مُشتاق ذرا ہوش میں آؤ نہ تکو راہ　　کر بیٹھے ہیں وہ وصل کا اقرار نشہ میں　(مشتاق)

ذَرَّہ - ع - اسم مذکر (۱) لغوی معنی چیونٹی - کیڑی - مورچۂ خورد + جو (۲) وہ چھوٹے چھوٹے اجزا جو آفتاب کی شعاع کے ساتھ روزن میں سے دکھائی دیا کرتے ہیں (۳) ایک جو کا سواں حصہ (۴ - ا) شمہ - تھوڑا - کم - مقدار قلیل (۵ - ا) جزولایتجزیٰ وہ جزو جو قابل انقسام نہ ہو (۶ - ا) ٹکڑا - ریزہ +

ذرہ بھر - ا - تابع فعل - شمہ بھر - ذرا سا جیسے اس میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں (کہاوت) ذرہ بھر نا تا نہ گاڑی بھر آشنائی +

ذری - ا - اسم مؤنث - دیکھو (ذرا) +

ذُرِّیت - ع - اسم مؤنث - نسل آدمی و جن - سنتان - آل اولاد - بال بچے - بچے کچے - سلسلہ

ذریعہ - ع - اسم مذکر (۱) وسیلہ - واسطہ + طفیل - بدولت (۲) دستاویز - سند (۳ - ا) رسوخ (۴ - ا) علاقہ - تعلق - لگاؤ - سمبند (۵ - ا) سبب - باعث - جہت - وجہ +

ذریعہ پیدا کرنا - ا - فعل لازم - کوئی سبب نکالنا - وسیلہ نکالنا - تعلق حاصل کرنا + حامی یا مددگار پیدا کرنا +

ذَقَن - ع - اسم مذکر - زنخداں - ٹھوڑی + ف

ہے صفائی کے سبب عکس دہاں کا اُس پر　　خط سے یہ سبز نہیں ہے ذقن سُرخ ترا　(وزیر)

ذکا - ع - اسم مذکر - ذہن - زیرکی - تیزی طبع - دانائی - فراست - ذہانت +

ذکاوت - ع - اسم مؤنث - ذہانت - تیز فہمی - دانائی - فراست - کیاست +

ذَکَر - ع - اسم مذکر (۱) آلۂ تناسل - لنگ (۲) مرد - مُنش - نر +

ذِکر - ع - اسم مذکر (۱) یاد - یادداشت (۲) بیان - چرچا - تذکرہ (۳) خدا کا نام لینا - شغل - یادِ خدا +

ذکر آنا - یا - ذکر چلنا - یا - ذکر نکلنا - ا - فعل لازم - کسی شخص کی بابت کچھ گفتگو ہونا - تذکرہ ہونا + ف

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہوگئیں　　میرا تیرا ذکر چل کر انجمن میں رہ گیا　(بحر)

ذکر چھیڑنا - ا - فعل متعدی - بات چیت شروع کرنا - بات کرنا - سر سخن آغاز کرنا +

سارا سر دل دکھاتا ہے کوئی ذکر اور ہی چھیڑو　　پتا خانہ بدوشوں سے نہ پوچھو آشیانے کا　(سرور)

ذکرِ خیر - ع - اسم مذکر (۱) نیکی کے ساتھ تذکرہ - بھلائی کے ساتھ یاد (۲) ذکر اذکار - ذکر مذکور - بات چیت - تذکرہ + ف

کس کو دیتے تھے گالیاں لاکھوں　　کس کا شب ذکرِ خیر تھا صاحب　(مومن)

ذکر کرنا - ا - فعل متعدی - بیان کرنا - تذکرہ کرنا + چرچا کرنا + یادِ خدا کرنا - شغل کرنا - خدا کا نام لینا +

ذکر مذکور - ع - اسم مذکر - بات چیت - ذکر اذکار - گفتگو +

ذَکی - ع - صفت - ذہین - تیز فہم - ہوشیار - تیز طبع - زود رس - تند فہم +

ذِلّت - ع - اسم مؤنث - خواری - ناادری - بیقدری - رُسوائی - ہتک - حقارت - اہانت - بے عزتی - بے وقری - توہین - خفت +

ذلت اُٹھانا - ا - فعل متعدی - شرمندہ و رسوا ہونا - ذلیل و خوار ہونا +

ذلت دینا - ا - فعل متعدی - شرمندہ کرنا - خفیف کرنا - بے عزت و رسوا کرنا +

متجاوز ہو کر پینے لگتی ہیں ——— مثال کے طور پر شاہد و شراب ہی کو لے لیجئے۔ کسی قوم کے طبائع، زندہ دل اور رنگین مزاج افراد شاہد و شراب کو پسند نہیں کرتے؟ مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ زندہ قوموں کے افراد اِن متذکرۂ بالا فرائضِ بشری کو اس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں کہ اس سے اُن کی عقلیں روشن، دل قوی، اور تندرستیاں قابلِ رشک بن جاتی ہیں، اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اِس میں قدرت نے نوعِ انسانی کے واسطے کیا کیا منفعتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ لیکن اِس کے برخلاف، مُردہ قوموں کے افراد جب اِس کی جانب خیر سے متوجہ ہوتے ہیں تو اِس قدر بے اعتدالی برتتے ہیں کہ اُن کی عقلیں تاریک، دل کمزور اور تندرستیاں قابلِ ماتم ہو جاتی ہیں، اور وہ چیز جو بحکم آلامِ حیات قطعی طیب و حلال ہے اُن کی بے اعتدالیوں کے ہاتھوں ناپاک حرام اور عملِ شیطانی ہو کر رہ جاتی ہے

اسی سلسلے میں مجھے اپنے ایک شایانِ محبت و قابلِ ہمدردی دوست یاد آگئے، جو ایک زمانے میں خدا کے زبردست منکر تھے، اور اب خدا کے سب سے بڑے ماننے والوں میں سے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کا الحاد بھی بے اعتدالی کا شکار تھا، اور اب اُن کی دینداری بھی بے اعتدالی کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے،

جب وہ خُدا کے مُنکر تھے تو اِس قدر غُلو کے ساتھ منکر تھے کہ خدا کا نام سُنتے ہی سنجیدگی آمیز حکیمانہ تبسم کے عوض اُن کے مُنھ سے جھاگ اُٹھنے لگتا تھا، اور اُن کے خط و خال غیظ و غضب کی آگ سے اِس طرح سُرخ ہو جاتے تھے گویا کوئی اُن پر سبّ و شتم، اور اُن کے دشمن کی شان میں قصیدہ خوانی کر رہا ہے۔ اور اب جب کہ وہ عاشقانِ الٰہی کے حلقے میں داخل ہو چکے ہیں، خدا تو بڑی چیز ہے، اگر اُن کے سامنے کوئی کسی صوفی کا بھی نام لے لیتا ہے تو وہ فرطِ ادب سے اِس طرح گھبرا کر ٹوپی پہن لیتے ہیں، جس طرح غسل خانے میں کسی کے اچانک داخل ہوتے ہی نہانے والا ستر پوشی کے واسطے تولیا کی طرف جھپٹ پڑتا ہے، اور اُس وقت دہشتِ عقیدت و ہیبتِ احترام سے اُن کی آنکھیں مٹی کے اُن ڈھیلوں کی طرح بیٹھنے لگتی ہیں، جن کے نیچے پانی نے آہستہ آہستہ رینگنا شروع کر دیا ہو۔

اِنھیں بے اعتدالیوں کے سلسلے میں ذیل کی خبر بھی جو "ملاپ" ۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی ہے، پڑھئے، اور پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے ———

ہر پانچ قدم پر نماز پڑھنے والا حاجی

پانچ سال کے عرصے میں حیدر آباد سے سہارنپور پہونچا

آج ایک اٹھائیس سالہ مسلمان نواب زادہ سہارنپور اور براڑہ کے درمیان سفر کر رہا ہے۔ یہ شخص ہر پانچ قدم چلنے کے بعد نماز پڑھتا ہے، اس کا ارادہ پیدل چل کر خشکی کے راستے مکہ پہونچنے کا ہے، یہ شخص ریاست حیدر آباد دکن کا خاندانی نواب زادہ[1] ہے۔ اِس کو حیدر آباد سے چلے تقریباً ساڑھے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ یہ شخص ہر روز تقریباً ایک میل سفر کرتا ہے، اس کے ساتھ خدمت کرنے کو ایک نوکر بھی ہے[2]۔

اس کے ساتھ ضلع سہارنپور و انبالہ کے ہزاروں مسلمان ہاتھ ملانے کے لئے آتے ہیں[3]۔ وہ قریباً ایک سال میں لاہور پہونچے گا۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون!!

محترم قارئین! یہ خبر آپ نے پڑھی؟

(۱) کیا آپ کے نزدیک اِس کے حواس دُرست، اور اِس شخص کا دماغ صحیح ہے؟

(۲) کیا اس "خاندانی نواب زادے" کا یہ فعل، اُس کی ذات، اُس کے خاندان، اُس کے ہمسایوں، اُس کی قوم، اور اُس کی نوع کے حق میں مفید قرار دیا جا سکتا ہے؟

(۳) کیا اِس شخص کا یہ رکوع و سجود آمیز سفر، پیغمبرِ اسلام، شریعتِ اسلام اور خُدائے اسلام کی نظروں میں محبوب ہو سکتا ہے؟

(۴) کیا وقت کی اِتنی کثیر مقدار کا اِس بُری طرح ضائع کر دینا دُنیوی عقل، اور دینی وجدان کی رُو سے جائز ہے؟

(۵) کیا اِس "نوجوان" پر اِس کے موسمِ بہار، یعنی نوجوانی کا کوئی حق نہیں؟ اور کیا نوجوانی کی سی دولتِ بیدار کے رنگین حقوق کی پامالی کبیرہ گناہ نہیں ہے؟

(۶) اگر یہ نواب زادۂ دکن صاحبِ اہل و عیال ہے تو کیا اِس سفر کے ذریعے سے (جسے اُس نے اپنی صبحِ زندگی میں شروع کیا ہے اور شامِ زندگی میں

---

[1] خاندانی نواب زادے ہی ایسی حرکتیں کر سکتے ہیں

[2] یک نشد دو شد۔ اپنی زندگی کے ساتھ دوسرے کی زندگی بھی خراب کی جا رہی ہے۔

[3] کیوں نہو، مسلمان ایسے آدمیوں سے ہاتھ نہ ملائے گا تو اور کون ملائے گا۔

ختم کرے گا، وہ اپنے اہل و عیال کی پرورش اور اپنی بیوی کے شباب کو برباد نہیں کر رہا ہے؟

(۷) اگر مجرد ہے تو کیا یہ شخص نکاح نہ کر کے اسلامی آبادی میں اضافہ کرنے سے عملاً انکار نہیں کر رہا ہے؟

(۸) کیا یہ سچ ہے کہ خدا کسی کے نفس کو اُس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا؟ اگر یہ سچ ہے تو اس نوّاب زادے کو اللہ تو یقیناً اِس ہولناک سفر کی تکلیف نہیں دے رہا ہے — تو پھر کیا یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے کو اس تکلیف میں مبتلا کئے ہوئے ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا اُس چیز کو جسے خدا، اتنی بے پایاں قدرت کے باوجود روا نہیں رکھتا، ایک انسان کو خود اپنی مرضی سے اختیار کر لینا چاہئیے؟

(۹) کیا قرآن میں یہ حکم بھی ہے کہ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو؟ اگر ہے تو کیا اِس سفر کے ذریعے سے یہ شخص اپنے کو اسبابِ ہلاکت سے دوچار نہیں کر رہا ہے؟

(۱۰) اور کیا اِس ہولناک و ہلاکت انگیز سفر کو جوشِ عقیدت و افراطِ محبت کا لقب دے کر سراہا جا سکتا ہے؟

اگر ایسا ہے تو کیا اُس شخص کو بھی جوشِ عقیدت و افراطِ محبت کی بنا پر سراہا جائے گا جو خانۂ کعبہ کو دیکھتے ہی اپنی گردن کاٹ کر پھینک دے گا؟

اگر اِن سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو میں بہ بانگِ دُہل کہوں گا، اِس تمام عالم کے مجموعی علم و عرفان، اور اِس کرۂ ارض کی مجموعی عقل و دانش کی قسم کھا کر کہوں گا کہ ان سوالوں کا اثبات میں جواب دینے والوں کی عقل یہودیوں کی دیوارِ گریہ کے مثل ہے جس کے سامنے کھڑے ہو کر تمام دُنیا کے عقلاً کو ماتم کرتے کرتے بیہوش ہو جانا چاہئیے۔

اور اگر اِن سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو کوئی آواز دو، خُدارا آواز دو اُن "شمس العلماؤ عالمانِ دینِ متین"، اور اُن "مُفتیانِ شرعِ مُبین" کو، جن کی وضو سے شاداب گھنی داڑھیوں کے نیچے، حکومتِ عالیۂ برطانیہ کے تمغے اِس طرح جھلکتے رہتے ہیں، جیسے ظلمات کے اندر آبِ حیواں، ہلکورے لیتا نظر آتا ہے، اور اُسی کے دوش بدوش تمام دُنیا کے قوّالوں کی تالیوں اور ڈھولکوں کی قسم کوئی آواز دو اُن سجادہ نشینانِ حق شناس، اور اُن پیرانِ حقیقت آگاہ کو جن کی رنگین عبائیں شب رنگ کاکلوں سے مہکتی رہتی اور جن کے شکم ہائے مبارک میں احمق میزبانوں کے مُرغ اذانیں دیتے رہتے ہیں کہ وہ سب کے سب اپنے اپنے حجروں، اور اپنی اپنی خانقاہوں سے چند نفس کے لئے باہر تشریف لائیں، اور حیدر آباد کے اِس خاندانی نوّاب زادے کے شانے پر پدرانہ شفقت کے ساتھ ہاتھ رکھکر یہ سمجھائیں کہ اُس کا یہ سفر اللہ اور بندوں، دونوں کی نظر میں صرف تضیعِ اوقات ہی نہیں بلکہ گناہ ہے، اور ایک ایسا گناہ ہے جو توبہ کے بعد بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن نہیں، یہ سعی کبھی مشکور نہیں ہو سکتی، یہ تو صرف ایک آدمی کا معاملہ ہے، اگر مسلمانوں کی پوری قوم بھی ہلاک ہو جائے تو بھی یہ "علمائے کرام" اور یہ "پیرانِ پارسا" اپنی جگہ سے جنبش نہیں کریں گے ——

یہ "اٹھائیس سالہ نواب زادہ" میری بات تو کبھی نہیں مانے گا، ورنہ میں خود لاہور کے راستے میں اُس سے ملتا، اور ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا کہ اے برادر خدارا اپنے گھر واپس جا۔ اپنی قوم کی بیواؤں اور اپنی قوم کے یتیموں کی دستگیری کر کہ تیری یہ دستگیری، تیرے اِس قسم کے پچاس ہزار پیادہ حجوں سے بہتر ہو گی —— اپنی قوم کے درماندہ انسانوں اور بے یار و مددگار مزدوروں کی خدمت کر کہ تیری یہ خدمت تیرے اس قسم کے پچاس ہزار پیادہ حجوں سے بہتر ہو گی —— اپنے نوجوانوں کو فوجی تعلیم دینے کی سعی کر اور اپنے مسخ شدہ مذاہب کے مارے ہوئے بوڑھوں کی عقلیں درست کر کہ تیری یہ سعی تیرے اِس قسم کے پچاس ہزار پیادہ حجوں سے بہتر ہو گی —— اور اپنے ننگے، بھوکے مُلک، اپنے ایڑیاں رگڑتے ہوئے مُلک کو محکومی و درماندگی سے نجات دلانے کی خاطر ایک جواں مرد سپاہی کی طرح سر سے کفن باندھ لے کہ تیرا یہ سر سے کفن باندھ لینا تیرے اِس قسم کے پچاس ہزار پیادہ حجوں سے بہتر ہو گا ——

لیکن میں کیا کروں — یہ شخص میری بات ہرگز نہیں مانے گا۔ بات ماننا تو درکنار یہ تو میری صورت دیکھتے ہی ناک بھوں چڑھانے گا، اس لئے کہ میں شاعر، اور رند شاعر ہوں، جسے اِس نوعیت کے "اربابِ صلاح و تقویٰ" برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ افسوس!

محرمِ رازِ نہانِ روزگارم کردہ اند
تا بجرمِ گوش بند خلق، خوارم کردہ اند

مشہور تھے سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اُردو زبان کے محاوروں کو اُن سے بہت سرپرستی اور یکسانی شان نہ ملا ◆

ذوق سے۔ اُ۔ تابع فعل (۱) دل کی اُمنگ سے۔ دلی خواہش سے (۲) باشوق۔ باخوشی خوشی سے۔ مرضی سے۔ شوق سے ◆ سر آنکھوں سے۔ بطیب خاطر۔ بطوع خاطر۔ برضا و رغبت ◆

ذِہْن۔ ع۔ اسم مذکر (۱) زیرکی۔ فہیمگی۔ دانائی ◆ قوتِ مدرکہ ◆ سمجھ۔ قابلیت۔ استعداد۔ رسائی طبع۔ ادراک۔ ذکا۔ فراست (۲) یادداشت۔ حافظہ ◆

ذہن کھلنا۔ اُ۔ فعل لازم۔ سمجھ کا اُجلا ہوجانا۔ عقل کا تیز ہوجانا۔ فہم کا رسا اور معاملہ رس ہونا ◆

ذہن لڑانا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ سمجھ لڑانا۔ سوچ بچار کرنا۔ طبیعت لگانا۔ سوچنا۔ عقل دوڑانا۔ غور و خیال کرنا۔ تفرس کرنا ◆

ذہن نشین کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ سمجھانا۔ تشفی کردینا۔ ذہن میں بٹھانا۔ کسی بات کو دل میں جما دینا۔ چت میں بٹھانا ◆ جتا دینا ◆

ذہن نشین ہونا۔ اُ۔ فعل لازم۔ جمنا۔ ٹھننا۔ دل پر متمکن ہونا۔ سمجھ میں آنا۔ نقش کالحجر ہونا۔ چت میں بیٹھنا ◆ ته نشین ہونا ◆

ذِہِین۔ ع۔ صفت۔ ذکی۔ زیرک۔ زود رس۔ تیز طبع۔ تیز فہم ہوشیار۔ بدھ وان ◆

ذِی۔ ع۔ اسم مذکر (مرکبات میں) دیکھو (ذو) ◆

ذی اختیار۔ ع۔ اسم مذکر۔ صاحبِ اختیار۔ حکومت والا۔ رتبہ والا مختار۔ عالی منصب

ذی استعداد۔ ع۔ اسم مذکر۔ استعداد والا۔ لایق۔ قابل ◆ عالم۔ فاضل ◆

ذی الحج۔ ع۔ اسم مذکر (فارسی اور اُردو والوں نے اس کے آخر کے تائے فوقانی کو حذف کردیا ہے) حج کرنے کا مہینا۔ مسلمانوں کا بارھواں قمری مہینا جس کی دسویں تاریخ کو عید الضحی یعنی عید قربان ہوتی ہے۔ بکرید کا چاند ◆

ذی حرمت۔ ع۔ صفت۔ عزت دار۔ باوقر ◆

ذی حق۔ ع۔ صفت۔ حقدار۔ مستحق ◆ دعویدار۔ ورثہ پانے والا ◆

ذی حیات۔ ع۔ صفت (۱) زندہ۔ جیتا جاگتا موجود (۲) ذی روح جاندار ◆

ذی رُتبہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ منصب والا۔ منصب دار۔ عہدہ دار۔ صاحب عزت۔ شریف

ذی رُوح۔ ع۔ صفت۔ جاندار ◆

ذی عزت۔ ع۔ صفت۔ صاحبِ توقیر۔ عزت دار۔ واجب التعظیم شریف معزز

ذی قعد۔ ع۔ اسم مذکر (تائے فوقانی آخر سے محذوف کرلی ہے) جنگ و جدل سے باز رہکر بیٹھنے کا مہینا۔ عربی قمری گیارھواں مہینا جو شوال کے بعد اور ذالحج سے پہلے آتا

ہے۔ خالی کا مہینا ◆

ذی ہوش۔ ع۔ صفت۔ ہوش و گوش والا۔ ہوشیار۔ سمجھ دار۔ فہیم۔ ذکی۔ ذہین ◆ عاقبت اندیش ◆

ذَیْل۔ ع۔ اسم مذکر (۱) دامن ◆ نیچے کا حصہ ◆ نیچے (۲۔ اُ) جرگہ۔ گروہ۔ منڈلی زمرہ جیسے ہمارے ذیل کے آدمی یا عورتیں دوسری جگہ ٹھہری تھیں (۳) علاقہ طلقہ۔ ذیلدار کا حلقہ ◆

ذیل دار۔ اُ۔ اسم مذکر۔ وہ سرکاری عہدہ دار جس کے ماتحت چند گاؤں یا قصبے ہوں

ذیل میں۔ اُ۔ تابع فعل نیچے۔ تحت میں ◆

ر

ر۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) عربی کا دسواں فارسی کا بارھواں اُردو کا چودھواں ہندی کا ستائیسواں حرف صحیح ऱ جسے راے مہملہ۔ راے غیر منقوطہ راے قرشت بھی کہتے ہیں (۲) حساب جمل میں اس کے دو سو عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف زیادہ تر لام سے اکثر زبانوں میں اور پ ت ڈ س ش غ ک گ ن و سے بعض زبانوں میں بدلتا ہے جس کی تفصیل ارمغانِ دہلی میں دیکھو ◆

رَاب۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) پتلا گڑ جو اکثر تمباکو میں پڑتا ہے اور اسے بعض مقامات میں شیرہ بھی کہتے ہیں (۲) گنے کا رس۔ شیرہ۔ رس ◆

رَابڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (گنوار) جوار باجرے یا مکئی کا نمکین کھٹی چھاچھ میں پکا ہوا آٹا جو اکثر موسم گرما میں گنوار لوگ کھایا کرتے ہیں (۲) گاڑھا کیا ہوا دودھ جو گھوٹتے گھوٹتے ملائی سا ہوجاتا ہے دہلی میں اُسے لکھن اور ربڑی بولتے ہیں ◆ جیسے ملائی سے میٹھا لکھن (ربڑی بیچنے والے کی آواز) ◆

رَابِطَہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ میل جول۔ ملاپ۔ تعلق۔ ربط ضبط (۲۔ اُ) قرابت۔ ناتہ۔ رشتہ۔

رَاپی۔ یا۔ **رَانپی**۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ چمڑا تراشنے کا اوزار ◆ چمڑا چھیلنے اور صاف کرنے کی کھرپی۔ کھرچنی ◆

رَات۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رین۔ شب۔ نس۔ لیل۔ رجنی ◆ ع

نورِ مہتاب ہے دھوئیں کی مثال ۔۔۔ ہائے کیا آج رات کالی ہے (داغ)

(۲) شام۔ مغرب۔ سنجا (۳) اندھیرا۔ تاریکی ◆ سیاہی ◆

رات بس کر۔ اُ۔ تابع فعل۔ شب باش ہوکر۔ ایک شب قیام کرکے ◆

رات بولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رات کا سائیں سائیں کرنا۔ رات کا بھائیں بھائیں

حکومت ہند کے وحشتناک قید خانے

اب، جب کہ اُن سیاسی قیدیوں کی رہائی کی جانب ہماری توجہ بجاطور سے منعطف ہو چکی ہے جو انفرادی و ذاتی طور سے دہشت انگیزی و سازش کے ترک کر دینے، اور کانگریس کے اُصولِ حق لوازی و عدم اشتداد کے قبول کر لینے کا اعلان کر چکے ہیں، تو اس موقع پر ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اِس سلسلے میں ہم ہندوستانی جیلوں کے اُن دیگر اسیروں کو بھی نظر انداز نہ کریں جن کی زندگیاں بدسلوکی کے خوفناک واقعات سے دم توڑتی نظر آ رہی ہیں۔

نئے دن کی بھوک ہڑتالوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہندوستانی قید خانوں کے حالات کس بے پایاں حد تک ناقابلِ برداشت ہو چکے ہیں۔

اِس کے علاوہ ہندوستان کی اُس تمام پبلک کو جو اخبار بینی کا ذوق رکھتی ہے، نہایت ہی قلق کے ساتھ اُن وحشتناک اُمور کا علم ہو چکا ہے جو جیلوں کے عمّال اور پولیس کے افراد کے ہاتھوں جیلوں کی چار دیواریوں کے اندر آئے دن وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

میں آپ کو لاہور کے چیف جسٹس مسٹر جے، ڈی ینگ کے ایک فیصلے کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں چیف جسٹس نے انتہائی غیظ و غضب سے بجا طور پر مغلوب ہو کر پولیس کے باب میں ایسے تلخ و ترش الفاظ استعمال کئے ہیں، جنھیں چیف جسٹس کی سی بلند ترین قانونی شخصیتیں، اپنے وقار کے منافی خیال کر کے نہایت ہی شاذ استعمال کرتی ہیں۔

چیف جسٹس نے اپنے اس فیصلے میں اُن ہولناک اور عبرت انگیز ناقابلِ برداشت مظالم پر پولیس کو نہایت ہی شدّت کے ساتھ ملامت کی ہے، جو اقرارِ جُرم اور تکمیلِ شہادت کی خاطر، پولیس کے ہاتھوں بے قصور ملزموں پر آئے دن ہوا کرتے ہیں۔

اِسی طرح چیف جسٹس ہائیکورٹ پٹنہ نے بھی اُڑیسہ کے ایک مقدمے پر نہایت ہی تلخ الفاظ میں تبصرہ کیا ہے، جسے پولیس نے انتہائی غلط بیانی سے کام لے کر عدالت میں پیش کیا، اور عدالت کو گمراہ کر کے ایک نہایت ہی غلط فیصلہ حاصل کر لیا تھا۔ جس کے باعث ایک شریف نوجوان کو کامل دس برس تک مصائب کا شکار رہنا پڑا تھا۔ اور آخر کار ہائیکورٹ نے اُس بیچارے کو اِس بلائے عظیم سے نجات دلائی تھی۔

ہائی کورٹوں کے اِن دو تازہ تبصروں سے اُن ناقابلِ شرح، اور ناقابلِ برداشت مظالم کا صرف ایک دھندلا سا خاکہ ہماری نگاہوں کے سامنے آتا ہے، جو پولیس کے ہاتھوں بے قصور افراد پر ہوا کرتے ہیں۔ لیکن پردے کے پیچھے کیا کیا ہوتا رہتا ہے۔ کس کی مجال ہے کہ وہ اُنھیں بیان کرنے کا تصور تک کر سکے۔

اس سلسلے میں ریورینڈ سی، الیف اینڈریوز کا یہ بیان ہے کہ اُن کے پاس اُن ہندوستانی لیڈروں کی تحریریں موجود ہیں جن کی سیرت پر کوئی خوردہ گیری کی ہمت نہیں کر سکتا، اُن تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عدم تعاون کے دَورِ جیل میں اسیروں کے ساتھ ایسے ایسے سلوک روا رکھے جاتے تھے جنھیں زبان پر لاتے ہوئے شرم و دہشت محسوس ہوتی ہے۔

قیدیوں کے ساتھ، جو انسان کی نسل سے ہیں، جانوروں اور کتّوں کا سا برتاؤ کیا جاتا تھا ــــــ ذرا ذرا سی بات پر اُنھیں مارا اور ٹھکرایا جاتا تھا، اور ایسے شرمناک اُمور پر مجبور کیا جاتا تھا، جن کے ارتکاب سے نفسِ انسانی خود اپنی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ شائستہ و تعلیم یافتہ اور خوش تربیت افراد کو اِس بات پر مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ہزاروں آدمیوں کے سامنے برہنہ ہوں اور سب کے روبرو رفعِ حاجت کریں۔

کتنے مہذب و متمدّن افراد کو کال کوٹھریوں میں ٹھونس دیا جاتا تھا، جہاں بیماریوں کے جراثیم رینگا کرتے ہیں۔

اِس کے بعد مسٹر اینڈریوز تحریر کرتے ہیں کہ جس زمانے میں ہندوستانی قیدیوں کے حالات معلوم کرنے کی خاطر اُنھوں نے جیلوں کا معائنہ کیا تھا، قید خانوں کی چار دیواریوں کے اندر سے اُنھوں نے قیدیوں کی وہ دردناک چیخیں خود اپنے کانوں سے سُنی تھیں، جنھیں آج تک وہ فراموش نہیں کر سکے ہیں۔

یہ بات انتہائی قلق کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کہ ہندوستانی جیلوں کا نظام سخت گیری اور انتقام پر مبنی ہے، اور قیدیوں کی اصلاح کے ہر تصور سے بُری طرح بے پروائی برتی جاتی ہے جس کا یہ عبرتناک انجام ہمارے سامنے ہے کہ قیدی جب جیل سے نکلتے ہیں تو جیسے وہ داخل ہوئے تھے اُس سے زیادہ بُرے انسان بن کر باہر نکلتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قید خانوں کے بعض سپرنٹنڈنٹ نہایت ہی،

ہونا۔ سنسان کے عالم میں جو آدھی رات کے بعد ہوا کی آواز محسوس ہوئی ہے اُسے رات کا بولنا کہتے ہیں + ف

کچھ شبِ وصل میں بھی چین نہ پایا ہمنے رات بولے ہے پڑی مُرغِ سحر کے بدلے (عاشق)

رات بھاری ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) شبِ غم یا شبِ بیماری کا دراز اور ناگوار معلوم ہونا + ف

یوں تو کٹ سے گراں ہے شبِ چشم یار کو جس طرح ہو رات بھاری مردم بیمار کو (ناسخ)

(۲) رات کا منحوس سخت دشوار اور خطرناک ہونا + ف

ہے گراں آج مرے ماہ کو گرمی سے نقاب کیا ہی تجھ پہ یہ رات ہے مکان بھاری (ناسخ)

رات بھر۔ ہ۔ تابع فعل۔ تمام شب۔ ساری رات جیسے رات بھر مہمانی اور ایک بچہ بیانی (کہاوت) +

رات تھوڑی سوانگ بہت
رات تھوڑی کہانی بڑی } کہاوت (۱) یعنی فرصت کم اور کام بہت (۲) عمر کم اور دنیوی بکھیڑے بہت +

از جو کچھ کر سکے جوانی میں رات تھوڑی ہے اور بہت ہے سانگ (میر)

کیا خیال و گمان سے ہو نجات تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات (مومن)

رات دن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ شب و روز۔ شبانہ روز۔ آٹھوں پہر + ف

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا (غالب)

رات کا پیٹ بھاری ہے۔ ہ۔ کہاوت (گنوار) رات میں بہت کچھ اور ہر طرح کی سمائی ہے۔ رات سب کی عیب پوش ہے +

رات کی رات۔ ہ۔ تابع فعل۔ صرف ایک شب۔ رات بھر۔ ایک ہی رات آج کی رات + ف

اے مواج تو بچاؤ صنم رات کی رات لیلۃ القدر سے بہتر ہے ملاقات کی رات (قدر)

رات ماں کا پیٹ ہے۔ ہ۔ عو۔ محاورہ۔ یعنی رات عیب پوش اور خود پردہ نشین عورت کا پردہ ہے +

رات نہ پکڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ رات تک زندہ نہ رہنا۔ دن ہی دن میں کام تمام ہو جانا + رات نہ لینا۔ رات تک یہ حالت نہ رہنا جیسے زچہ کو بہت درد لگ رہے ہوں یا بیمار کا نہایت دن کے وقت حال تنگ ہو تو کہتے ہیں کہ رات نہیں پکڑنے کا +

رات والا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو (۱) بوم۔ گھگو۔ الو۔ پینچا (۲) بھیڑیا۔ ہنا وش (۳) چاند چاند۔ عو

رَاتِب۔ ع۔ اسم مذکر (۱) روزمرہ کی معمولی خوراک۔ روزانہ خوراک۔ روزینہ۔

وظیفہ (۲) کتے بلی وغیرہ کا روزانہ کھانا (۳) گھوڑے کا معمول کے علاوہ دانا یا نہاری وغیرہ مقرر کرنا +

راتب خور۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ وظیفہ خوار۔ راتبخوار۔ علوفہ دار۔ روزی خوار +

راتب لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کتے بلی وغیرہ کی روزینہ خوراک مقرر کرنا۔ راتب کا حساب ڈالنا +

راتوں رات۔ ہ۔ تابع فعل۔ شبا شب۔ رات بھر میں۔ تمام شب میں +

راج۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) معمار۔ مکان بنانے والا۔ تعمیر کرنے والا (۲) سلطنت۔ حکومت۔ بادشاہی۔ فرمانروائی۔ عمل۔ عملداری + ف

ہم جانتے ہیں ستم ظلم بتاں کچھ نہ پوچھئے ان کافروں کا آج زمانے میں راج ہے (جر)

(۳) گورنمنٹ۔ سرکار (۴) وقت۔ زمانہ۔ عہد جیسے خاوند کے راج میں کیا تھا جو اب بیوہ پنے میں ہوگا ف

وہ کر لوگی مجھے کچھ نہ شک تھا سکے راج میں مر گیا تو مر گیا کیا شہر سونا ہو گیا (راحت)

(۵) اختیار۔ خود مختاری۔ عمل دخل جیسے خاوند راج بلند راج پوت راج محتاج راج (یعنی جو اختیار خاوند کے گھر میں ہوتا ہے وہ اولاد کے گھر میں نہیں ہوتا کیونکہ اولاد کے گھر میں اکثر بیگانہ وار رہنا پڑتا ہے) +

راج استھان۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) ا۔ شاہی محل + راج مندل۔ نواس (۲) راجدھانی۔ دارالخلافہ۔ دارالسلطنت (۳) دربار عام۔ دیوان عام +

راج اگیا۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) شاہی حکم۔ فرمان شاہی۔ سرکاری حکم +

راج بنس۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) خاندان شاہی۔ سلاطین۔ نونہال +

راج بنسی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) شاہی خاندان کا آدمی۔ راجہ کے خاندان کا (۲) سانپ۔ ناگ (۳) راجپوت قوم کا نام (۴) بادشاہ کا تخت سے اترنا +

راج بہا۔ یا۔ رج بہا۔ ہ۔ اسم مذکر نہر کی چھوٹی شاخ۔ نہر جو نہر میں سے نکالی جاتی ہے۔ چھوٹی نہر جو کسی نہر یا منبع سے نکالی جائے (گنوار) رج بہا بھی کہتے ہیں +

راج بھنڈار۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) ا۔ خزانۂ عامرہ + بیت المال۔ خزانہ شاہی (۲) سرکاری مال خانہ۔ سرکاری گودام گھر +

راج بھنگ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (ہندو) سلطنت کا تہ و بالا ہونا۔ سلطنت کا پامال ہونا۔ سلطنت میں زوال آنا +

راج بھوگ۔ ہ۔ اسم مذکر (ا۔ ہندو) وہ بھوجن جو دوپہر کے وقت پرتما کے روبرو رکھا جائے (۲) مدھ کال کا نمی بید +

راج بھینٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) نذرانہ شاہی۔ سرکاری رسوم۔ نذرانہ

شریف اور نیک دل ہوتے ہیں اور اُن کا دل بیتاب رہتا ہے کہ وہ اللہ کے ان قیدی بندوں کے ساتھ عدل و رحم کا ہر ممکن برتاؤ کریں، لیکن ہندوستان کے قید خانوں کا نظام اِس قدر سخت اور بے لچک واقع ہوا ہے کہ شریف سے شریف، اور رحمدل سے رحمدل سپرنٹنڈنٹ کا جذبۂ شرافت و ولولۂ رحمت بھی دل ہی دل میں گھٹ گھٹ کر رہ جاتا ہے۔

کیا حکومت اِس مختصر سے نوٹ پر توجہ مبذول فرمانے کی زحمت گوارا کریگی؟

کیا ہندوستان کی پبلک اس مسئلے پر حکومت کو متوجہ کرنے کی خاطر ہاتھ پاؤں ہلائے گی؟

اگر محض امکان کا سوال ہے تو میں اس امکان کو تو مان لوں گا کہ ہندوستان کی حکومت ممکن ہے اس مسئلے پر توجہ مبذول کرے۔ لیکن میں اِسے کسی حالت میں بھی ماننے کو طیار نہیں کہ ہندوستانی پبلک اِس مسئلے پر دو منٹ بھی غور کرنے کی تکلیف گوارا کرسکے گی۔

"ہندوستانی پبلک" "ہندوستانی پبلک" یہ ہندوستانی پبلک ہے کیا بلا؟ کیا یہ انسانوں کا مجموعہ ہے؟ کیا واقعیؔ یہ انسانوں کا مجموعہ ہے؟

اگر گائے باجے پر لڑنے والے، مسجد و مندر پر جھگڑنے والے، محرم ہولی پر چھیترے بدلنے والے، چُٹیوں، داڑھیوں پر کُشتم کُشتا کرنے والے، لوٹوں اور لُٹیوں پر ناچنے والے، بندروں اور بوروں کو معبود ماننے والے، عُرسوں اور قوالیوں میں سر دُھننے والے اور زنّار و تسبیح پر ایک دوسرے کا خُون بہانے والے انسان کہے جانے کے مستحق ہیں، تو پھر بیشک ہندوستانی پبلک مشتمل ہے انسانوں کے گروہ پر ——— اور اگر ایسا نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے، تو کیا اِن انسان نُما حیوانوں، حیوانوں نہیں، بلکہ درندوں سے کوئی یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ اپنے مُلک اور اپنی قوم کی خاطر قربانی تو بڑی چیز ہے، ایک ذرا سی جُنبش بھی کرسکیں گے۔

مُلک کی بھلائی کے لئے جُنبش کرنا تو درکنار، یہ گروہ اگر مُلک کی بربادی کے منصوبوں سے ہاتھ اُٹھالے تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیئے۔

کیا آپ نے الہ آباد، بنارس اور حصار کے ہنگاموں کا حال نہیں سُنا؟

کیا آپ نے چار یار و پنجتن کی آنکھوں کے تاروں کی لکھنؤ شریف میں خونریزیاں نہیں دیکھیں؟ ———

ان حرکتوں کو دیکھ دیکھ کر کبھی تو ہنسی آتی ہے اور کبھی رونا، اور کبھی نہ تو ہنسی ہی آتی ہے نہ رونا، بلکہ اِس قدر غصہ آتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ان تمام شریروں کو ایک میدان میں جمع کرکے سب کے سر بیک جنبشِ شمشیر اُڑا دوں۔ مگر کیا کروں، قہرِ درویش بر جانِ درویش۔

لوگ کہیں گے جوش نے پھر سخت اور درشت لہجے سے کام لینا شروع کردیا ہے۔ جی ہاں جوش کو اقرار ہے کہ اُس نے پھر تلخ و درشت لہجہ اختیار کیا ہے۔ مگر وہ ایسا کرنے پر مجبور اور سخت مجبور ہے، اُس کے ہموطن اُسے دیوانہ بنائے دیتے ہیں دیوانہ۔ اگر وہ ہندوستان کے اِس پاگل خانے کا صرف ایک ہفتے کے لئے آمر بنا دیا جائے تو وہ دکھا دے کہ ہندوستان کو مذہب کی آڑ میں شرارت کرنے والوں کے ناپاک وجود سے کس حیرتناک سُرعت کے ساتھ پاک کیا جا سکتا ہے۔

یہ اشرار، رُشد و ہدایت اور وعظ و تلقین سے ہرگز راہِ راست پر نہیں آسکتے۔ ان کے واسطے تو خاردار دُرّوں اور جوہردار تلواروں کی ضرورت ہے۔

مگر

غلامی سے انسان مجبور ہے
زمیں سخت ہے، آسماں دور ہے

کاش اِس حقیقت کو تو محسوس کرسکے کہ اگر تیری سب تمنائیں پوری ہوجائیں تو دُنیا تجھے کس قدر قابلِ نفرت سمجھنے لگے۔

جب میں دیکھتا ہوں کہ مساوات کے طریقے بدل رہے ہیں تو "انسان ہونا" یہ فخر میرے دم میں دم توڑنے لگتا ہے۔

شاعروں کی عمیق فکروں سے عوام بہرہ اندوز نہیں ہوتے، جس کے پاس دوربین نہیں، باریک چیزیں کیونکر دیکھ سکتا ہے۔

اشتہاراتِ شہرت میں بہت سے لوگ کام کرنے والوں کے ساتھ ہوجاتے ہیں جس طرح چلتے ہوئے موٹر پر چڑیا اُڑ کر بیٹھے اور دیکھنے والوں پر یہ ثابت کرے کہ پہیوں سے جو اس درجہ گرد اُڑ رہی ہے وہ میں ہی اُڑا رہی ہوں۔

ہم نے خواب میں دوستی کی، خواب ہی میں دشمنی، خواب میں پیدا ہوئے اور خواب ہی میں مرگئے، خواب ہی میں شادی کی، خواب ہی میں غم۔ یہ ہے دنیا، اُس کی ابتدا اور انتہا۔

جوادنی اعلیٰ کو حاضر ہونے کے وقت دکھائے +

راج پاٹ - ہ - اسم مذکر (ہندو) تختِ سلطنت - حکومت - بادشاہت - سلطنت - فرمانروائی +

راج پتی - ہ - اسم مذکر (ہندو) ہندو شاہزادوں کا لقب - راج کنور - صاحب عالم

راج پتنی - ہ - اسم مؤنث (ہندو) ملکہ - رانی - پٹ رانی +

راج پوت - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) شاہزادہ - بادشاہزادہ (۲) چھتری + ہندو راجا کی اولاد +

راج پھوڑا - ہ - اسم مذکر (ہندو) وہ بڑا پھوڑا جو کمر پیٹھ پر ہوتا اور اُس سے آدمی نہیں بچتا ہے - ڈیٹ پھوڑا - خبر بیک +

راج تلک - ہ - اسم مذکر (ہندو) شاہی علامت - وہ قشقہ جو راج گدی یا ولیعہدی ظاہر کرنے کے واسطے لگایا جائے +

راج تلک یا - **راج گدی دینا** - ہ - فعل متعدی (ہندو) گدی نشین کرنا - تخت پر بٹھانا - ولیعہد بنانا - مسند نشین کرنا - راج سونپنا - ٹیکے کی رسم ادا کرنا +

راج دربار - ہ - اسم مذکر (ہندو) دربارِ شاہی - محفل جلاس شاہی + درگاہ بادشاہی

راج درشن - ہ - اسم مذکر (ہندو) راجہ کی زیارت + دربارِ شاہی کی زیارت +

راج دُلار - ہ - اسم مذکر (ہندو) راج کمار - شہزادہ - کنور + ٹیکا +

راج دُلاری - ہ - اسم مؤنث (ہندو) شہزادی + ؎

کہہ گئی سچ اک راج دُلاری   لاچاری پربت سے بھاری   (حالی)

راج دُوار - ہ - اسم مذکر - شاہی محل کا دروازہ - راجہ کی ڈیوڑھی +

راج دھانی - ہ - اسم مؤنث (ہندو) دیکھو (راج استھان) +

راج دُہائی - ہ - اسم مؤنث - راج سے پناہ مانگنی - دادخواہی - انصاف خواہی - فریادرسی - بادشاہ یا سرکار سے فریاد کرنا +

راج دھرم - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) سرکاری فرض (۲) شاہی کام (۳) جنگی قوم کے فرائض (۴) شاہی مذہب +

راج ڈنڈ - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) کر - ٹیکس + سرکاری رسوم (۲) سرکاری جُرم کی سزا + سرکاری جرمانہ + محصول +

راج رانی - ہ - اسم مؤنث (۱) دیکھو (راج پتنی) ۲ - تعظیماً - دیوی - بھوانی - درگا کالکا - جگ مایا - ہر دیوتا کی استری کا یہ لقب ہوتا ہے جیسے سوہا چولہ ہے راج رانی کے دربار کو (نوراترے کے پہلے دن بزاز کی آواز) +

راج رچانا - ہ - فعل متعدی - عو - عیش کرانا - آرام سے رکھنا - حکومت کرانا۔

ٹکہ دینا جیسے تیستری بیٹی بھیک منگاے تیسترا بیٹا راج رچاے +

راج روگ - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) بڑا آزار - تپ دق - مرض مہلک + کوڑھ برص (۲) عرصہ تک زیر تجویز رہنے والا مقدمہ (۳) تعمیر کی لت - عمارت بنوانے کی دھت

راج سبھا - ہ - اسم مؤنث (ہندو) دربارِ شاہی +

راج کاج - ہ - اسم مذکر (ہندو) معاملاتِ شاہی +

راج کر - ہ - اسم مذکر (ہندو) دیکھو (راج ڈنڈ) +

راج کرنا - ہ - فعل متعدی (۱) حکومت کرنا - فرمانروائی کرنا - سلطنت کرنا (۲) عیش کرنا - آرام سے بسر کرنا - خوش رہنا - آسودہ رہنا +

راج کرے - ہ - ندا - عو - مٹ جائے - آگ لگے - غارت ہو - اُجڑ جائے - بھاڑ میں پڑے - چولہے میں جائے - جیسے راج کرے یہ اُلفت - و - فطنہ رنگین

سخت بیہدہ ہو تم اے رنگین   کوئی اب اس کا کیا علاج کرے
ہم نہیں چاہیں چاہو اور کو تم   دوستی اس طرح کی راج کرے

کردیا تو نے خفا مجھسے میرے انشا کو   یہ تری راج کرے شوخی مزاحی باجی   (انشا)

(چونکہ بُرا لفظ بھی زبان سے نکالنا عورتیں بُرا جانتی ہیں اس لیے یہ اچھے معنی کا لفظ ایسے موقع پر مستعمل ہوا کیونکہ اس کے اصلی معنی میں اُسے راج نصیب ہوا) +

راج کُل - ہ - اسم مذکر (ہندو) خاندان شاہی +

راج کمار - ہ - اسم مذکر - راج کنور - راجا کا بیٹا - راجپوت - کنور - شہزادہ +

راج کوی - یا - **راج کبی** - ہ - اسم مذکر (ہندو) ملک الشعراء +

راج گدی - ہ - اسم مؤنث (ہندو) تختِ شاہی - مسند حکومت - تختِ سلطنت

راج گرو - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) راجہ کا پیر - نفسانی اصلاح کرنے اور روحانی خوشی بخشنے والا مرشد (۲) جگت اُستاد +

راج گھاٹ - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) راجہ کے اشنان کرنے کا گھاٹ - وہ دریا کا کنارہ جہاں راجہ غسل کیا کرتا ہے (۲) بادشاہ کُش - قاتل شاہ (یہ اصل میں راج گھات ہوگا) +

راج گری - یا - **گیری** - ا - اسم مؤنث - معماری - کار تعمیر +

راج مارگ - ہ - اسم مذکر (ہندو) شاہراہ - عام راہ - بڑی اور چوڑی سڑک + شارع عام +

راج مزدور - ہ - اسم مذکر - معمار - قلی + حمال اور بیلدار وغیرہ - گل کار +

راج منتری - ہ - اسم مذکر - وزیرِ شاہی - وزیرِ اعظم - سکتر - سکرٹیری + مشیر یا مصاحب بادشاہ +

راج نیت - ہ - اسم مؤنث (ہندو) (۱) فرائض شاہی جو موقع جنگ و صلح

رباعیاتِ جوشؔ

اپنی ہی غرض سے جی رہے ہیں جو لوگ
اپنی ہی عبا میں سی رہے ہیں جو لوگ
ان کو بھی ہے کیا شراب پینے سے گریز
انسان کا خون پی رہے ہیں جو لوگ

حق کا ہو عروج ہر ولی چاہتا ہے
باطل مٹ جائے ہر نبی چاہتا ہے
لیکن یہ بزرگوار جو چاہتے ہیں
کیا قادرِ مطلق بھی وہی چاہتا ہے

پہلو ہے مرے لئے اضطرابِ زر و سیم
حاصل ہے مجھے سلطنتِ قلبِ سلیم
کھلتی ہے نگاہوں میں جو آفاقِ حیات
میری ہستی ہے وہ درِ صدف گاہِ عظیم

ہوتا ہے کبھی نمودِ گلستاں پہ یقیں
پہلو میں مچل رہا ہے اک ماہِ حسیں
گزری ہے کہ زاغ لے کے آیا ہے پیام
کہہ دو کہ پلٹ جائے ابھی وقت نہیں

بیٹھے برتنے جائیں (۲) سلسلۂ سلطنت (۳) قانونِ شاہی کی کتاب (۴) علم فقہ۔ قانونِ شریعت (۵) قانونِ ملکی۔ دستور العمل +

راج ہٹ - ہ - اسم مؤنث۔ بادشاہ کی ضد۔ راجہ کی اڑ جو کسی طرح نہ ہٹے +

راج ہنس - ہ - ایک قسم کی مرغابی۔ بڑی بط۔ قاز +

راجا - ہ - اسم مذکر (۱) فرمانروا۔ بادشاہ۔ رئیس با اختیار۔ ملک [illegible] زبردست حاکم + [illegible] جیسے راجا بابا [illegible] (۲) صفت۔ بے پروا [illegible] (۳) امیر۔ دولتمند۔ جیسے راجا بنے تو کیا [illegible] جاٹ کے جاٹ +

راجا اندر کا اکھاڑا - ہ - اسم مذکر (۱) راجا اندر کی مجلس۔ راجا اندر [illegible] دیوتاؤں اور پریوں کا بادشاہ مانا جاتا ہے اسکی محفل رقص [illegible] (۲) مجمعِ عیش و نشاط [illegible] خوبصورت عورتوں کا جمگھٹا۔ پریوں کا مجمع +

اپنے میں پہنے یہ کشتی پہلوان عشق ہیں ۔ ہمکو ناسخ راجا اندر کا اکھاڑا چاہیئے (ناسخ)

راجا راج پرجا سکھی - ہ - کہاوت۔ جہاں کا حاکم اچھا ہو وہاں کی رعایا خوش

راجائی - ہ - اسم مؤنث (۱) سلطنت۔ بادشاہی۔ فرمانروائی + حکومت [illegible] (۲) امیری۔ دولتمندی +

راجپنہ - ہ - اسم مذکر (۱) پیٹھہ [illegible] کے اوزار + کپڑے بُننے کا آلہ۔ بڑھئی اور راج وغیرہ کے اوزار (۲) لکڑی یا شہتیر کے اندر کا پکا حصہ +

راچھس - ہ - اسم مذکر (ہندو) (۱) راکس۔ راکشس۔ ایک قسم کے سرکش دیو۔ عفریت۔ نشچر [illegible] جنی چر + ہتیارا۔ ہتیا کرنے والا۔ ظالم + جن۔ بھوت۔ پریت۔ روحِ بد (۲) ایک [illegible] قوم کا نام جو دیوتاؤں کے برخلاف رہتی تھی (۳) وہ عجیب المخلوق بچہ جسکے سر پر پیدایش کے وقت دو سینگ موجود ہوں

راچھس بیاہ - ہ - اسم مذکر (ہندو) وہ زبردستی کا بیاہ جس میں لونڈی [illegible] کی جائے۔ وحشیانہ بیاہ۔ بے قاعدہ شادی +

راچھس بیلا - ہ - اسم مذکر (ہندو) جھٹ پٹے کا وقت جس میں راکشس اپنے اپنے گھروں سے باہر نکلتے ہیں +

راحت - ع - اسم مؤنث۔ آرام۔ آسایش۔ سکھ چین +

راحتِ جان - ا - اسم مؤنث۔ دل خوش کرنے والی چیز۔ (جب لیموں کے عرق میں ہری مرچیں کتر کر ڈال لیتے ہیں تو اسے راحت جان کہتے ہیں اور کبھی نرنجی میں پودینے کے [illegible] ڈالکر یا کبھی سنتروں کا زیرہ نکال کر اس میں کھانڈ اور کیوڑا ملاکر اسی نام سے موسوم کرتے ہیں

راد - ہ - اسم مؤنث۔ پیپ۔ زخم کی پکی ہوئی آلایش۔ مواد۔ ریم۔ زرداب +

رادھا - ہ - اسم مؤنث (۱) رادھکا۔ کرشن جی کی ایک نہایت پیاری گوپی کا نام (جنکو

بھجن: رادھا کرشن بول تیرا کیا لگے گا مول (۲) مجازاً۔ معشوقہ۔ پیاری معشوقہ +

رادھا کو یاد کرو - ا - محاورہ۔ جاؤ۔ چلو۔ ہمیں کچھ پروا نہیں۔ جو تمہارا کام کرو۔ (چونکہ کرشن جی رادھا کو زیادہ پیار کرتے تھے اس سبب سے گوالنوں کی دوسری [illegible] بے تعلقی پائی [illegible] خوشی میں یہ کلمہ کہتی تھیں پس اسی سے یہ محاورہ بن گیا) +

راڑ - ہ - اسم مؤنث۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ فساد۔ لڑائی۔ دنگا + کلیس +

راڑ بڑھانا - ہ - فعل متعدی۔ فساد بڑھانا۔ تکرار کرنا۔ بات بڑھانا +

راڑ کرنا - ہ - فعل لازم۔ جھگڑا کرنا۔ ٹنٹا کرنا + چھیڑا کرنا۔ چھیڑنا جیسے ذکر علیت [illegible] سے کینی راڑ [illegible] دھ چین [illegible] جانوں کی +

راز - ف - اسم مذکر۔ بھید۔ پوشیدہ بات۔ سِر۔ مافی الضمیر + سے

باتیں کرنے میں نہیں پیٹ چلی آتی ہے ۔ راز آنکھوں سے کملارات کی بیداری کا (آباد)
گل سے چھپتی نہیں بو راز چھپے گا کیونکر ۔ کر نہ دے پاک گریباں کہیں رسوا ہوکر (داغ)

رازدار - ف - اسم مذکر۔ ہمراز۔ بھیدیا۔ محرم + دمساز۔ ہمدم۔ محرم کار +

رازداری - ف - اسم مؤنث (۱) بھید چھپانا۔ اخفائے راز (۲) اخفائے جرم (۳) کسی جرم کو جاننا اور پھر نہ کہنا +

راز فاش کرنا - ا - فعل متعدی۔ بھید کھولنا +

راز و نیاز - ا - اسم مذکر (۱) عاشق و معشوق کے رمز و کنایے۔ پیار و اخلاص + ناز و نخرہ۔ چاؤ چوچلا + سے

یوں تو ہوتے ہیں ہزاروں [illegible] ۔ وہ قیامت ہیں جنہیں راز و نیاز آتے ہیں (داغ)

(۲) دعا۔ بندگی۔ خدا کی درگاہ میں اخلاص کے ساتھ عرض و معروض + مناجات + خلوص۔ عجز و نیاز + سے

یاروں سے کہدو گھر کو چلے جائیں بعد دفن ۔ تخلیہ ہو کہ وقت ہے راز و نیاز کا (اسیر)

راز و نیاز کی باتیں - ا - اسم مؤنث۔ پیار اخلاص کی باتیں۔ عاشق و معشوق کے رمز و کنایے۔ چاؤ چوچلے +

رازق - ع - اسم مذکر۔ رزق دینے والا۔ پروردگار۔ روزی رساں۔ رب العالمین +

راس - ع - اسم مذکر (۱) سر۔ مونڈ + کسی چیز کی بلندی (۲) مویشی کا سر۔ جانور کا سر۔ وہ لفظ جو مویشی کی تعداد کے ساتھ آتا ہے جیسے دو راس بیل یا اسپ وغیرہ (۳) جغرافیہ۔ خشکی کا وہ گوشہ جو پانی میں دور تک چلا جائے جیسے راس کماری۔ راس امید وغیرہ (۴) ریاضی۔ زاویہ کی نوک۔ زاویہ کا سر +

راس الجدی - ع - اسم مذکر۔ خط جدی کا وہ نقطہ جہاں سورج پہنچنے سے ہمارے یہاں جاڑا شروع ہوتا ہے۔ دکنتا [illegible] +

شاعر کا ایثار

تجھے خبر بھی ہے ہندوستاں! کہ تیرے لئے
عمل پسند ہے، غفلت شعار تھا جو شخص

رواں ہے دار و رسن کی طرف تری جانب
اسیرِ حلقۂ گیسوئے یار تھا جو شخص

وہ آج نوکِ سناں کا ہے والہ و شیدا
ہلاکِ طرۂ زلفِ نگار تھا جو شخص

بنا ہوا ہے گدائے رہِ نگارِ دماغ
دیارِ دل کا کبھی شہریار تھا جو شخص

وہ آج تیغِ رواں کا ہے ہمدم و دمساز
رفیقِ سروِ لبِ جوئبار تھا جو شخص

وہ آج طنطنۂ طبلِ جنگ کا ہے امین
انیسِ زمزمۂ آبشار تھا جو شخص

شعاعِ مہرِ خزاں سے ہے آج گرمِ کلام
خطیبِ منبرِ ابرِ بہار تھا جو شخص

وہ آج صرصر و خورشید سے ہے گرمِ ستیز
نسیم پیشہ و شبنم شعار تھا جو شخص

وہ آج صاعقہ بر دوش و سیل بر کف ہے
سمن بدست و چمن در کنار تھا جو شخص

جوش ملیح آبادی

راس السرطان ع - اسم مذکر۔ خط سرطان کی وہ جگہ جہاں سورج کے پہنچنے سے ہمارے ہاں گرمی شروع ہوجاتی ہے۔ اُترائن +

راس المال ع - اسم مذکر (۱) سرمایۂ تجارت۔ اصل پونجی۔ مول (۲) وہ روپیہ جو کسی ملک کی گورنمنٹ غیر معمولی اخراجات پورے کرنے کے واسطے قرض لے (ملکی قرضہ) +

راس - ف - اسم مؤنث (۱) راستہ۔ سڑک (۲) گھوڑے کی باگ (۳) ع - (۱۰۰) آسمانی گروہ جو ہر ایک برج میں تیرہ مہینے تک رہتی ہے۔ (منو)

راس و ذنب - ع - اسم مذکر۔ راہو اور کیت۔ اُن دو تاروں کا نام جن کے سبب کسوف و خسوف ہوتا ہے +

راس - ا - اسم مؤنث۔ صحیح (ف - راش) انبار غلہ جو بھس سے صاف کیے ہوئے اناج کا ڈھیر۔ کھلیان۔ خرمن +

راس اُٹھانا - ا - فعل متعدی۔ کھلیان اُٹھانا +

راس - ہ - اسم مؤنث (۱) آسمان کے بارہ برجوں کا نام (میکھ یعنی حمل۔ برکھ یعنی ثور۔ متھن یعنی جوزا۔ کرک یعنی سرطان۔ سنگھ یعنی اسد۔ کنیا یعنی سنبلہ۔ تلا یعنی میزان۔ برچھک یعنی عقرب۔ دھن یعنی قوس۔ مکر یعنی جدی۔ کنبھ یعنی دلو۔ مین یعنی حوت + ملائی ؎

کنیا تھی غرض کہ راس اُسکی ۔ پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی (نسیم)

چونکہ ہر ایک برج کے حروف نام کی راس دیکھنے کے واسطے کارآمد ہیں لہذا بہ ترتیب اُنکے نام لکھے جاتے ہیں (۱) ا ع ل (۲) ی د ب (۳) ک ق چھ (۴) ڈ ح ہ (۵) م ٹ (۶) ٹھ پھ ف ٹھ (۷) ر ت (۸) ن یہ (۹) دھ ڈھ (۱۰) کھ گھ (۱۱) س گ غ ص ش (۱۲) بھ د ج ز دش) + ۲ - کھیل۔ ناچ۔ تماشا جیسا سری کرشن نے گوپیوں کے ساتھ کیا تھا جسے راس لیلا بھی کہتے ہیں چنانچہ اتک سے کاتک اور پھاگن میں راس دھاری اس کھیل کی نقل کیا کرتے ہیں (۳) باگ ڈور۔ لگام کی رسّی (۴) اناج کا ڈھیر۔ انبار غلہ (۵) بیاج۔ سود +

راس بٹھانا - ہ - فعل متعدی (لکھنؤ) گود لینا۔ متبنّٰی کرنا + ولیعہد بنانا۔ جانشین قرار دینا +

راس چکر - ہ - اسم مذکر۔ منطقۃ البروج۔ وہ دائرہ جس پر آسمان کے بارہ برج واقع ہوئے ہیں

راس چکر - ہ - اسم مذکر۔ طریق الشمس + سورج منڈل +

راس دھاری - ہ - اسم مذکر۔ وہ ناچنے والے لڑکے جو کرشن جی اور اُنکی گوپیوں کے کھیل کی نقل کرتے ہیں +

راس لیلا - ہ - اسم مؤنث۔ کرشن جی اور اُن کی گوپیوں کا کھیل +

راس ملنا - ہ - فعل لازم۔ دو شخصوں کے نام کے اول حروف کا ملنا۔ دو شخصوں

کے طالع کا یکساں ہونا۔ سازگاری ہونا۔ موافقت ہونا +

راس نشین - ا - اسم مذکر (لکھنؤ) لے پالک۔ متبنّٰی۔ گود لیا ہوا لڑکا +

راس - ا - (مخفف راست بمعنی ٹھیک۔ موافق) سازگار۔ موافق + مناسب طبع + مبارک

راس آنا - ا - فعل لازم۔ موافق ہونا۔ آب و ہوا کا مناسب طبع ہونا۔ مؤثر ہونا۔ سازگار ہونا۔ مفید پڑنا۔ موافقت آنا + مبارک ہونا + ؎

بتوں کے کوچہ کی ہرگز ہوا نہ راس آئی ۔ یہ واں سے آیا ہے کیا زار و ناتواں ہوکر (مُخبر)

دیا ہے زہر مرے چارہ گر نے تنگ آکر ۔ دوا تو خوب ہی ہے جو آئے راس مجھے (داغ)

راس لانا - ا - فعل متعدی۔ دیکھو۔ راست لانا +

راس نہ ہونا - یا - نہ آنا - ا - فعل لازم (۱) نحس اور نامبارک ہونا ؎

دل جس سے لگایا وہ ہوا دشمن جانی ۔ کچھ دل کا لگانا ہی ہمیں راس نہ آیا

(۲) ناموافق ہونا۔ مزاج کے خلاف ہونا +

کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے ۔ جز وصل سو ملنے کی ہمیں آس نہیں ہے (درد)

راست - ف - صفت (۱) سیدھا۔ درست۔ ٹھیک + صحیح (۲) سچ۔ حق۔ سچا۔ نقیض کذب۔ صدق (۳) موافق + سازگار + مؤثر +

راست آنا - ا - فعل لازم۔ دیکھو (راس آنا) +

راست باز - ف - صفت۔ سچا۔ صادق۔ بے ریا۔ بے کپٹ۔ ایماندار۔ دیانت دار +

راست بازی - ف - اسم مؤنث۔ ایمانداری۔ دیانت داری۔ راستی۔ سچائی +

راست گو - ف - صفت۔ صاف گو۔ سچا۔ راستباز جیسے راست گو مفلس مجلس میں جھوٹا (کہاوت) +

راست لانا - یا - **راس لانا** - ا - فعل متعدی۔ سازگار کرنا۔ مبارک کرنا۔ موافق کرنا۔ حسب منشا کرنا +

راستہ - ف - اسم مذکر (۱) لغوی معنی صفِ بازار لنک۔ النگ (۲ - ا) سبیل۔ راہ۔ طریق۔ سڑک۔ گزر۔ باٹ (۳ - ا) رسم و قاعدہ (۴ - ا) طریقہ۔ ڈھنگ (دیکھو مشتقات لفظ رستہ میں)

راستی - ف - اسم مؤنث۔ سچائی۔ صدق۔ صداقت + دیانت داری۔ امانتداری + صلاحیت۔ درستی۔ اصلاح + صفائی۔ صاف دلی۔ کھرا پن + اخلاص۔ خلوص۔ وفاداری

راستی پر آنا - ا - فعل لازم۔ صلاحیت پر آنا۔ سچ بولنے پر آمادہ ہونا۔ راہ پر آنا +

راستی سے - ا - تابع فعل۔ دیانت داری سے۔ وفاداری سے۔ ایمان سے +

راسخ - ع - صفت (۱) اُستوار۔ محکم۔ پکّا۔ مضبوط۔ پائیدار۔ دائم۔ دیرپا۔ مستقل (۲) گندھک نوشادر وغیرہ سے پھنکا ہوا تانبا جسے سنگ راسخ بھی کہتے ہیں (۳) شیخ غلام علی عظیم آبادی شاگرد مرزا فدوی و میر تقی کا تخلص۔ دیوان راسخ مثنوی رادینا۔

جاپان کی سبق آموز کہانیاں

مترجمہ محمود علی خاں (اجامعی) بی۔اے

یوں تو جاپان کی ہر چیز سائنس کے اصولوں پر مبنی ہے، اس لئے ہمارے لئے سبق آموز ہے، لیکن اس باب میں میں نے اُن سچے واقعات کو جمع کر دیا ہے جن سے میرے ہم وطنوں کو حب الوطنی و احساس ذمہ داری، حق العباد، اور اصلاح سیرت کا سبق مل سکتا ہے، وقتاً فوقتاً میں یہ قصے ہندوستانی اخباروں میں شائع کراتا رہا ہوں۔ اب یہاں انھیں یک جا پیش کئے دیتا ہوں،

میری دلی تمنا ہے کہ کاش ہمارے نوجوان اپنے جاپانی بھائیوں سے سبق حاصل کریں اور مادرِ وطن کی جانب سے اُن پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں اُن سے پوری طرح عہدہ برا ہوں۔

وطن پرست طالب علم تیار کرنا

جاپان کے افسرانِ تعلیم کا یہ نصب العین ہے کہ وطن پرستی کے جذبہ کے ساتھ ساتھ تعلیم ہونا چاہیئے۔ چنانچہ طلبا کو "اڈمرل ٹوگو" کے حالاتِ زندگی بتانے کے لئے محکمۂ تعلیمات نے ان کی زندگی کا ایک فلم تیار کیا ہے جس میں "بحیرۂ شیما" کی جنگ سے لے کر اُن کے جنازے کے جلوس کے واقعات تک دکھائے گئے ہیں۔ یہ تعلیمی فلم ملک کے تمام پرائمری اور مڈل اسکولوں میں بھیجا جائے گا، برعکس اس کے ہندوستان میں مہاتما گاندھی کی تصویر بھی اسکولوں میں لگانا جرم سمجھا جاتا ہے۔

وزیر کی وطن پرستی

میں اپنے اُن بھائیوں کی ہدایت کے لئے جو مغربی فیشن اور انگریزی رسم و رواج کی تقلید پر فخر کرتے ہیں ایک جاپانی وزیر کی وطن پرستی کا واقعہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

جاپان میں کثرت سے بچے اپنے باپ اور ماں کو "اوتوسان اوکاسان" کے بجائے "پاپا" اور "ماما" کہنے لگے ہیں، حتیٰ کہ اب یہ چیز لوگوں کی نظروں میں کھٹکنے لگی ہے، اس کے سب سے بڑے مخالف مسٹر مرتا سوداوزیر تعلیم ہیں جو خصوصیت سے اس کے انسداد کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ جاپانی زبان کے ایک اخبار میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"وزیر تعلیم کو تعلیمات کے سلسلے میں خواہ کچھ بھی اختیارات حاصل ہوں لیکن یہ حق نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے خانگی معاملات میں بھی دخل دے۔ تاہم میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں، میری یہ عین خواہش ہے کہ جاپانی گھروں سے "پاپا" اور "ماما" کے الفاظ خارج ہو جائیں، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر جاپانی بچے اپنے والدین کو جو انتہائی احترام کے مستحق ہیں بدیشی الفاظ سے کیوں مخاطب کرتے ہیں، میں عرصے سے یہی رائے رکھتا ہوں اور میں نے وزیر تعلیم ہونے سے پہلے بھی اکثر اپنی تقریروں میں بار بار اس کا اعادہ کیا ہے۔

جب میں فرانس میں تھا تو لارڈ کرزن (جو اس وقت برطانیہ کے وزیر

حُسن و عشق۔ سبیل نجات وغیرہ آپ کی یادگاریں روزمرہ نہایت پاکیزہ اور کلام مرغوب خاص و عام ہے ۱۳۰۳ھ میں اِنتقال فرمایا۔ نیز مولوی عبدالرحمان خلف مولوی محمد حسین صاحب فقیر متوطن بنت مقیم دہلی کا تخلص جو اپنی جدّت پسند طبیعت اور اچھوتے مضامین کے سبب اس عالم نوجوانی میں قابل تعریف ہیں۔ آپ نے مثنوی مولانا رُوم کے اول دفتر کا نظم میں ترجمہ مع شرح کیا اور وہ چھپ گیا ہے ایک دیوان بھی طبع ہو چکا ہے۔ اب وعظ و نصیحت باندھ کر وعظ و نصیحت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں +

راسی۔ ہ۔ صفت (پُورب) اوسط نسل کا گھوڑا + بے غرض۔ بے پروا +

راسی نام۔ ا۔ اِسم مذکر۔ وُہ نام جو مولود کے طالع کے موافق رکھا جاتا ہے +

راشن۔ اِنگلش (Ration) اسم مذکر۔ رتب۔ رسد۔ خوراکی + جوجی۔ خوراک +

راشی۔ ع۔ اِسم مذکر (۱) رشوت دینے والا۔ گھوس دینے والا (۲-۱) غلط العوام رشوت گیرندہ۔ گھوس پر جینے والا۔ گھوس لیوا۔ رشوت خوار +

راضی۔ ع۔ صفت (۱) شاد۔ خوش۔ خوشنود + رضامند (۲-۱) منتوکل۔ صابر۔ مُتوکل + شاکر (۳-۱) تندرست۔ صحیح سالم۔ چنگا۔ بھلا (۴-۱) آمادہ۔ مستعد۔ تیار۔ کمربستہ +

راضی برضا۔ ع۔ صفت۔ مرضیٔ الٰہی پر شاکر اور قانع۔ خُدا کے حکم پر راضی۔ تسلیم کرنے والا +

راضی بنانا۔ ا۔ فعل متعدی (عوام) ٹھیک بنانا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ درست کرنا +

راضی خوشی۔ ا۔ تابع فعل۔ صحیح سالم۔ بھلا چنگا۔ تندرست + چَین چان سے۔ امن و امان سے +

راضی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ خوش کرنا + آمادہ کرنا۔ مُطمئن کرنا + رضامند کرنا +

راضی ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ رضامند ہونا۔ خوش ہونا + ماننا۔ تسلیم کرنا + تندرست ہونا

راضی نامہ۔ ع + ف۔ اِسم مذکر۔ باہمی فیصلہ کی وہ تحریر جو سرکار میں داخل کی جائے۔ وہ نوشت جو مُدعی اپنے دعوے سے باز آنے کی نسبت عدالت میں پیش کرے

راغب۔ ع۔ اِسم مذکر۔ رغبت کرنیوالا۔ مائل۔ خواہشمند۔ مُلتفت۔ التفات کرنیوالا +

راغب کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ مائل کرنا۔ متوجہ کرنا۔ موہنا + فریفتہ کرنا۔ لبھانا +

راغب ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ مُتوجہ ہونا۔ مائل ہونا۔ مُلتفت ہونا۔ التفات کرنا +

رافضی۔ ع۔ اِسم مذکر (۱) منسوب بہ رافضہ۔ سپاہیوں کا وُہ گروہ جو اپنے سردار کو چھوڑ دے (۲) اہل تشیع کا وُہ فرقہ جس نے زید بن علی ابن حُسین رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنے کے بعد کہا تھا کہ آپ شیخین (یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما) سے تبرا یعنی نفرت کریں تاکہ ہم آپ کا ساتھ دیں مگر زید رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور فرمایا کہ میں اُن لوگوں سے کیونکر نفرت کروں جو میرے دادا جان کے وزیر اور مددگار رہے ہیں پس انہوں نے اُن کو چھوڑ دیا۔ در آخر کار آپ حجاج بن یوسف کے ہاتھ سے شہید ہو گئے (اہل سنت بطور طعن تمام شیعہ کو رافضی کہنے لگے)

راقم۔ ع۔ اِسم مذکر۔ کاتب۔ لکھنے والا۔ نامہ نگار۔ نویسندہ۔ تحریر کنندہ +

راکھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ خاکستر۔ بھسم۔ بھبھوت۔ چھار + بھوبل۔ کسی جلی ہوئی چیز کی خاک +

راکھ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جل کر خاکستر ہونا + خاک میں ملجانا +

راکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رکھشی۔ ہاتھ کی رکشا یعنی محافظت کرنے والا (راکھڑی) وُہ ایک خاص وضع کا جگدار گجرا جو ہندو لوگ سلونوں کے تہوار پر ہاتھوں میں برہمنوں سے بندھواتے ہیں بہن اپنے بھائی کی کلائی میں باندھ دیتی ہے تاکہ وہ بلیات سے محفوظ اور مصئون رہے (۲) پُورب۔ رکھوالا +

راگ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) نغمہ۔ سرود۔ غنا۔ ترانہ۔ سماع + لے۔ سُر۔ آواز کی موزونی۔ ہم آہنگی (۲) گیت + بھجن (۳) کہانی۔ قصہ۔ ذکر۔ بیان۔ جیسے تُم اپنا ہی رنگ گاتے آتے ہو (۴) خیال۔ جھنجھٹ۔ جھگڑا۔ فساد جیسے مُجھسے راگ نہ لانا؟

دکھائے ہند کے نزدیک راگ اُس آواز کا نام ہے جو کئی سُروں سے مرکب ہو کر ایک خاص صورت پیدا کرے اگرچہ باعتبار ترکیب اُس کی تین قسمیں ہیں مگر متاخرین نے بالاتفاق اُس کو چھے قسموں پر بلا لحاظ اصول تقسیم کیا اور ہر ایک راگ کے متعلق پانچ پانچ راگنیاں آٹھ آٹھ پُتر اور فی پُتر ایک ایک بھاریا قرار دیا ہے یعنی راگ کو بجائے مرد اور راگنی کو بجائے عورت اور پُتر کو بجائے فرزند اور بھاریا کو بجائے بہو ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ اُنکے نام مع موسم لکھے جاتے ہیں +

نمبر شمار	نام راگ	نام ماہ	نام رُت
۱	بھیروں راگ	کنوار کاتک یعنی مُطابق ستمبر اکتوبر	شرد
۲	مالکوس راگ	ماگھ پھاگن مُطابق جنوری فروری	سِشِشرا
۳	سری راگ	اگہن پوس " نومبر دسمبر	ہیم
۴	میگھ راگ	ساون بھادوں " جولائی اگست	برکھا
۵	ہنڈول راگ	چیت بیساکھ " مارچ اپریل	بسنت
۶	دیپک راگ	جیٹھ اساڑھ " مئی جون	گرکھم یا گرشما

راگ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بتا دینا۔ دم دینا۔ دھوکا دینا۔ ع

نہ کیونکہ شیخ کو بچہ کہئے شیخ سدّو آج ۔ دیا جو راگ کسی نے تو کیا حرا ہے سیٹھ (جرأت)

(۲) ہنود عو) بیٹھک دینا۔ شیخ سدو و میاں وغیرہ کے نام کا گانا کرانا +

راگ رنگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ناچ رنگ۔ رنگ رلیاں۔ عیش و عشرت۔ کھیل تماشا۔ سامان عیش و نشاط۔ خوشی و انبساط جیسے (بھول گئے راگ رنگ بھول گئے چھکڑیاں

خارجہ تھے) کسی معاملہ میں حکومتِ فرانس سے گفت و شنید کرنے کے لئے پیرس آئے تھے۔ اگرچہ وہ فرانسیسی زبان کے ماہر تھے، لیکن جب فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو پوئنکارے سے گفتگو کرتے تھے تو برابر انگریزی بولتے تھے، اسی طرح موسیو پوئنکارے بھی اگرچہ انگلستان کے قدیم باشندے تھے، اور نہایت روانی سے انگریزی بول سکتے تھے، لیکن وہ بھی فرانسیسی میں بات چیت کرتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک قوم کو اپنی مادری زبان کا کتنا احترام کرنا چاہیے۔

میں غیر ملکی تہذیب کا مخالف نہیں ہوں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ لوگ غیر زبانیں سیکھیں تاکہ اُن میں جو اچھائیاں ہوں وہ اختیار کر سکیں، لیکن "پاپا" اور "ماما" جیسے بدیشی الفاظ اختیار کرنے سے کیا فائدہ ہے، یا عورتوں کو بال کٹانے، مغربی لباس پہننے اور اُن کے رسم و رواج کی پیروی کرنے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے، مجھے تو عورتوں کے کٹے ہوئے بالوں اور مغربی لباس میں کوئی حُسن نظر نہیں آتا"

وزیر تعلیم خانگی زندگی میں ان الفاظ کے استعمال کے اتنے شدید مخالف ہیں کہ بقول نپن ڈمپو (خبر رساں ایجنسی) وہ عنقریب یہ ہدایات جاری کرنے والے ہیں کہ پرائمری مدارس اور کنڈر گارٹن کلاس میں کوئی بچہ یہ الفاظ استعمال نہ کرے، نیز والدین سے بھی وہ یہ درخواست کریں گے کہ گھروں پر بھی اپنے بچوں کو "پاپا" اور "ماما" کہنے سے روکیں، وزیر موصوف کا یہ عقیدہ ہے کہ ان الفاظ کا غیر ممالک میں خواہ کچھ ہی مفہوم کیوں نہ ہو لیکن جاپان میں ان کے استعمال کرنے سے والدین اور بچوں کے روایتی تعلقات پر ناگوار اثر پڑتا ہے، اور اُن میں محبت کم ہوتی جاتی ہے۔

دھیلے کا جنگی جہاز

جاپان وطن پرستی میں لاثانی ہے، وہاں آئے دن ایسی تجویزیں سننے میں آتی رہتی ہیں جن کے ذریعے سے عوام کی وطن پرستی سے فائدہ اُٹھا کر مستقبل کو درخشاں بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ تازہ ترین کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ تازہ ترین کوشش "دھیلا روز" کی تجویز ہے، جسے اوساکا کے ایک سابق جہازراں مسٹر ہیکو نارو ہنایما" نے شروع کیا ہے، بہت سے سابق جہازراں اور نوجوانوں کی انجمنوں کے اراکین اس میں شریک ہیں، ہر شخص کو دھیلا روز دینا ہوتا ہے۔ تاکہ اس رقم سے قومی جنگی جہاز تیار کیا جائے، اس طرح کے چھوٹے چھوٹے چندوں سے فوج کو بہت سے ہوائی جہاز بھی پیش کئے جا چکے ہیں۔

اس واقعہ سے ہمارے نوجوانوں کو اندازہ کرنا چاہیئے کہ اگر وہ چاہیں تو تعمیر قوم کے پروگرام میں کتنی امداد کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی روپیہ کی کمی نہیں ہے، البتہ سچے کام کرنے والوں کا قحط ہے کیا ہمارے نوجوان اپنے جاپانی بھائیوں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں گے۔

مادرِ وطن پر جان قربان

اِدھر حکومتِ جاپان نے واشنگٹن کے بحری معاہدہ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا اور اُدھر ایک جہازراں کو نئی زندگی حاصل ہوئی۔ اُس نے اپنے جہاز سے علیحدہ ہو جانے کی شرمندگی کی وجہ سے خودکشی کرنا طے کر لیا تھا، اُس کا نام "گیچی کموتہ" تھا، اور "یوکوسوکا اڈمیرلٹی" کے ساتویں سب میرین اسکواڈرن میں ملازم تھا، اس نے ایک اخبار میں مذکورہ بالا اعلان پڑھا اور کتاشی کے پولیس تھانہ میں حاضر ہو گیا۔

اس نے بیان کیا کہ جمعرات کو میں جہاز سے اُترا، اور ٹوکیو کے ایک قہوہ خانہ میں اپنی محبوبہ سے ملنے گیا، لیکن معلوم ہوا کہ وہ وہاں سے جا چکی ہے، اُسے بہت کچھ تلاش کیا، لیکن تمام جستجو بے سود ثابت ہوئی، اسی تگ و دو میں جہاز پر جانے میں دیر ہو گئی۔ اس طرح ہر طرف سے مایوس ہو کر میں نے طے کر لیا کہ سمندر میں کود کر اپنی جان دیدوں گا۔ میں سنیچر کے دن ایک ہوٹل میں ٹھیرا ہوا تھا، وہیں میں نے اخبار میں یہ اعلان پڑھا کہ حکومت نے معاہدۂ واشنگٹن کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، چنانچہ مجھے فوراً موقع کی نزاکت کا احساس ہوا اور سوچا کہ مجھے بھی اپنا فرض انجام دینا چاہیئے، اس لئے میں پولیس میں حاضر ہو گیا ہوں۔

اس پر یوکوسوکا کے دو بحری افسروں نے اسے واپس لے لیا، اب وہ صرف اس لئے زندہ ہے کہ مادرِ وطن پر اپنی جان قربان کر دے۔

جاپانی پارلیمنٹ کے سودیشی ممبر

ستمبر میں بلگریڈ میں کامرس کی بین الاقوامی کانفرنس کا انیسواں اجلاس ہونے والا تھا، اس میں شرکت کے لئے جاپانی پارلیمنٹ کے پانچ ممبر روانہ ہوئے تھے، اور اُنھوں نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اس تمام سفر میں صرف جاپانی زبان میں بات چیت کریں گے، اور جاپانی وضع کا لباس

راگ

تین بیچ ... بیابان ... روغن تیل لکڑیاں۔ بعض فارس کے شعرا نے بھی باندھا ہے ۔

راگ گانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ گیت گانا۔ نغمہ شروع کرنا (۲) رام کہانی کہنا

نغمہ ... ہاں ... ہونا ... دن ... بڑی بڑی کرنا

... بولتے ہیں ۔

راگ ...نا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) جھگڑا پھیلانا۔ نیل ... جھنجھٹ کرنا +

... پھیلانا ۔

راگ ... زباں ... گر ... عیاں

... صد کرنا ... ہونا ۔

رکتا نہیں ہے ... پہ ... ہمارے ... کا (برق)

(۳) حال کھیلنا۔ جوش ... آنا ۔

راگ ... عاشق ... حال ... چیتے ... میں ... اندنوں ... (امانت)

راگ مالا۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رسالہ موسیقی۔ وہ کتاب جس میں راگ کے اصول مندرج ہوں (۲) مختلف راگنیوں کا ذکر ۔

راگنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) راگ کی بیوی۔ راگ کے ہر ایک شعبہ کا نام (کل راگوں کی چھتیس راگنیاں ہیں) +

رال۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) لعاب دہن جو اکثر بچوں یا بڈھوں کے منہ سے بہا کرتا ہے منہ کا چیپ۔ آب دہن۔ ریق (۲) دھونا۔ چیڑ کا گوند۔ ایک گوند کا نام جسے آگ جلد اثر کرتی ہے ۔

ابر برسوں رو چکا پر سوز غم سے اب تک ... میرے دھوئیں کی اڑنے ہیں جیسے رال کے (ذوق)

رال اڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ رال کو آگ کے ذریعہ سے مشل بارود اڑانا ۔

رال بہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ لعاب دہن کا ٹپکنا ۔

رال ٹپکنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) لعاب دہن کا بہنا۔ منہ سے رطوبت کا نکلنا

بچے کی رال ٹپکنے لگی پی ... سے ہوتم ... رغبت ہے علاج تمہیں ... سے (راحت)

(۲) نہایت خواہش و رغبت کرنا۔ دل چلنا۔ منہ میں پانی بھر آنا۔ مزے کے مارے پھسل پڑنا۔ نہایت راغب ہونا

کیا عجب ہے یہی رہا گر حال ٹپکے صہبا پہ محتسب کی رال (ادیب)

(۳) شیدا و والہ ہونا۔ فریفتہ ہونا ۔

پانی بھر آئے بصریوں کے منہ میں وقت دید شیریں کی رال ٹپکے جو وہ دیکھ پائے منہ (قلق)

کس قدر تجھکو حسیں پیدا کیا اللہ نے ... کیونکر رال ٹپکے حور کی (رند)

رال ٹپکی پڑنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ رغبت کا از حد نمایاں ہونا۔ شوق کے مارے بیتاب ہونا

رام

انگھیا ... سے سب کی لڑتی ہے تیری تو رال ٹپکی پڑتی ہے (شوق)

رال گرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (دیکھو رال ٹپکنا) +

رام۔ ف۔ صفت۔ تابعدار۔ مطیع۔ فرمانبردار۔ حکم بردار +

رام کرنا۔ یا۔ بنانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ تابع کرنا۔ فرمانبردار بنانا + قابو میں لانا +

رام۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) سب میں رہنے والا۔ سب میں رما ہوا + خوش کرنے والا۔ مجازاً خدا۔ پروردگار

رام نام کے کارنے سب دھن ڈالا کھو مورکھ جانے گر پڑا دن دن دونا ہو (دوہا)

(۲) پرسرام و شنو اور رامچندرجی اوتاروں کا خطاب + رامچندرجی راجہ دسرتھ کے بیٹے کا نام جو ترتا جگ میں پیدا ہوکر راون سے لڑے تھے ہندو انکو ساتواں اوتار مانتے ہیں

رام بھجن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رام کی استتی۔ حمد۔ نعت + مناجات ۔

رام پھل۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سرخ رنگ شریفہ جو رامچندرجی کو بہت مرغوب تھا اس کا ذائقہ ترشی مائل ہوتا ہے پورب میں اس کا نام آتا ہے۔ اسی طرح سیتاجی کو شریفہ پسند تھا اس وجہ سے اس کا نام سیتاپھل رکھا گیا تھا ۔

رام ترئی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا گھیا۔ کدو (شاید رامچندرجی کو مرغوب ہوگا جو یہ نام رکھا گیا) اہل اسلام بھی کدو کی بڑی تعظیم کرتے ہیں کیونکہ انکے پیغمبر نے بھی اسے رغبت سے کھایا تھا

رام جانے۔ ہ۔ ندا۔ (ہندو) ۱۔ خدا جانے۔ خدا معلوم۔ خدا کو خبر ہے (۲) خدا آگاہ ہے۔ خدا کو گواہ کرتا ہوں۔ خدا شاہد ہے۔ خدا کی قسم +

رام جنی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندو رنڈی۔ ہندو قوم کی کسبی۔ بیسوا۔ لاوارث عورت جو کسب پر بیٹھ جائے (اصل میں رمجنی ہے یعنی چلتے پھرتے کی اولاد) +

رام دہائی۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) ۱۔ خدا کی قسم۔ سوگند خدا (۲) خدا کی پناہ خدا کی مدد

رام رام۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) ہندؤں کا باہمی سلام۔ سلام علیک (۲) صاحب سلامت جان پہچان۔ واقفیت (۳) توبہ توبہ +

رام دانا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک تخم کا نام جس کی اکثر مالا بناتے ہیں +

اس بت کافر کا زاہد نے بھی نام ایسا جپا دانۂ تسبیح ہر اک رام دانا ہوگیا (خواجہ وزیر)

رام رام بھجو۔ ہ۔ ندا (ہندو) توبہ توبہ کرو۔ خدا خدا کرو۔ خدا کا نام لو + باز آؤ۔ باز رہو

رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔ ہ۔ کہاوت۔ بظاہر تسبیح و مصلی اور باطن میں بے ایمانی +

رام رس۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) ۱۔ ذوق الٰہی۔ یاد الٰہی کا چسکا (۲) نمک۔ لون۔ نون

رام رولا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) ۱۔ مذہبی ذوق شوق۔ دینی ولولہ + مناجات خوانی بھجن گانا (۲) غل۔ شور۔ فغاں۔ ہلڑ + برائے نام تماشا۔ برائے نام۔ ناچ رنگ۔ جلسہ

پہنیں گے۔

مسٹر اکاکوساکاموتو بھی اس وفد کے ایک رکن تھے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ یہ سفر محض وطن پرستی کے جذبہ پر منحصر ہے۔ میں نے سوچا کہ جاپانی زبان میں تقریریں کروں گا، اور بہت زور زور سے بولوں گا، کیوں کہ باہر والے اُسی وقت متاثر ہوتے ہیں جب کوئی خوب چلا چلا کر تقریر کرے۔ میں جاپانی کشتی کا بھی ماہر ہوں، اس لئے کمال پاشا مسٹر لینن اور ہٹلر کے سامنے اس کے کرتب دکھاؤں گا۔ جاپان کو ان کانفرنسوں میں بلایا ہی گیا ہے، ہم تو جاپان کی خاص خاص چیزوں کا مظاہرہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم اپنے مغربی طرز کے کپڑے بھی ساتھ لے جائیں گے۔ لیکن صرف اُس وقت پہنیں گے جب جاپانی کپڑے کی خوبیاں پیش کرنا ہوں گی، ہمارے کپڑوں سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ جاپانی ریشم کتنا اعلیٰ ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری اس ترکیب سے جاپانی مال کی مانگ بڑھ جائے گی۔

خون سے رنگا ہوا جھنڈا

جاپانیوں کی انتہائی وطن پرستی کی ایک دوسری مثال ملاحظہ ہو۔ ایک بیس سالہ نوجوان آسا اوسا کے پولیس تھانے میں حاضر ہوا، اور کہا کہ میں نے ایک جاپانی جھنڈا خود بنایا ہے، اور اسے منچوکو میں متعینہ سپاہیوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، اس کے علاوہ اس نے ایک روپیہ بھی چندے میں دیا۔

یہ نوجوان ایک قصاب کی دوکان پر ملازم تھا، اُس نے اپنی اُنگلی کاٹ کر اپنے خون سے جاپان کا آفتابی جھنڈا بنایا تھا، چونکہ اُسے خود سپاہی کی حیثیت سے بھرتی نہیں کیا گیا تھا، اس لئے اُس نے سوچا کہ جو سپاہی وہاں گئے ہیں اُن کی اس طرح ہمت افزائی کرنا چاہیے۔

ہمارے یہاں بھی ہر فرد میں وطن پرستی کا یہی جذبہ ہونا چاہیے تب کہیں ہم یہ امید کر سکیں گے کہ خواب آزادی کی تعبیر پوری ہوگی، خدا ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

تختۂ دار پر سے وصیت لاش بھی وطن کی نذر ہو

جاپانی وطن پرستی کی ایک اور عجیب و غریب مثال ملاحظہ کیجئے، غور کیجئے کہ ایک قاتل تختۂ دار پر سے وصیت کر رہا ہے کہ میری لاش سے فوج استفادہ کرے، اس شخص کا نام تناکابے تھا، اور عمر تیس سال تھی، ایک ٹیکسی ڈرائیور کے قتل کے سلسلے میں اُسے پھانسی کا حکم ہوا تھا، عدالت عالیہ نے اس کی اپیل نامنظور کر دی تھی، اس لئے اچی گایا جیل میں اُس نے اپنے باپ کو وصیت کی کہ میری لاش یونیورسٹی کے اسپتال میں دے دی جائے اور وہاں سے جو رقم ملے وہ فوج کو پیش کر دی جائے، میں اپنے آخری وقت میں ملک کی اور کیا خدمت کر سکتا ہوں، بجز اس کے کہ میری طرف سے قومی فنڈ میں کچھ اضافہ ہو جائے۔

جاپان کی ترقی کا یہی راز ہے، نہ کہ صرف شرح مبادلہ کی کمی، جیسا کہ ہندوستان میں ہمیں سمجھایا جاتا ہے۔

وطن پرست طلبا کے کارنامے

ہمارے مدرسین اور طلبا کو اس سے سبق سیکھنا چاہیے، کہ جاپان کے پرائمری مدارس کے طلبا کس طرح قومی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ لڑکے ردی چیزوں مثلاً استعمال شدہ بوتلوں، پرانے اخباروں وغیرہ کو بیچ کر رقم جمع کرتے ہیں کہ قومی ہوائی جہاز کے لئے چندہ دیں۔ اس سلسلے میں ایک جاپانی اخبار رقمطراز ہے،

"سال گذشتہ سے ٹوکیو آنر ڈیفنس یونین شاہی فوج کے لئے چندہ جمع کر رہی ہے، ٹوکیو کے اوجی حلقے نے اس سلسلے میں خاص کوشش کی، اُن کا یہ کارنامہ قابل صد آفرین ہے۔

اس حلقے کے نوجوانوں نے فوج کو ایک ہوائی جہاز پیش کیا ہے، اور وہ اس طرح کہ پرائمری مدارس کے طلبا نے خالی بوتلیں اور پرانے اخبار جمع کر کے فروخت کئے، ایسی ہی اور سینکڑوں معمولی معمولی ترکیبوں سے یہ کثیر رقم اکٹھا کی، پھر اس رقم سے ہوائی جہاز خرید کر فوج کو پیش کیا۔"

کیا ہمارے نوجوان اس طرح کے قومی کاموں کے لئے روپیہ جمع نہیں کر سکتے؟ بیشک کر سکتے ہیں، بشرطیکہ اُن کے استاد اور نوجوانوں کے نام نہاد لیڈر اُن کی رہبری کریں۔ لیکن یہ لوگ تو صرف جلسے کرنا اور طول طویل بیان شائع کرنا جانتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ جنوری میں زور شور سے بحث مباحثے کر لینے سے اُن کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔

پروفیسروں کو وطن پرستی کی ہدایت

ہندوستان کی طرح جاپان کے طلبا غدار وطن پروفیسروں کی حرکات کو برداشت نہیں کرتے، مثلاً ایک قصہ سُنئے۔

۔ ٹوکیو امپیریل یونیورسٹی کے پروفیسر پاتسو کامی گاوا نے "گذ کرچی ہو" رسالہ میں ایک مضمون "معاہدہ واشنگٹن کی تنسیخ اور اس کے نتائج" کے عنوان سے شائع کرایا، اس میں انھوں نے حکومت کے رویہ پر انتہائی نکتہ چینی کی تھی، اس مضمون کو پڑھکر اُن کے دو نوجوان طالب علم اتنے مشتعل ہوئے کہ انھوں نے اپنے پروفیسر کو ایک خط لکھا اور اُن سے مطالبہ کیا کہ استعفیٰ داخل کر دیں۔

ایک دن وہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے، یہ دونوں نوجوان اُن کے گھر پہونچے۔ اس خط کو بآواز بلند وہاں پڑھا، انھیں غدار وغیرہ کہا اور تمام کتابیں، کرسیاں، میزیں اُلٹ پلٹ کر چلے آئے، اس کے بعد جب وہ گرفتار ہوئے تو اُنھوں نے پولیس کے سامنے اقبال کیا اور کہا کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کے معاملہ میں پروفیسر کامی گاوا کی رائے نہایت ناقص اور کمزور تھی، اس لئے ہم نے ایسا کیا،

اس کے مقابلے میں ذرا ہندوستان کو دیکھئے جہاں استاد اپنے طالب علموں کی جاسوسی کرتے ہیں، اور ان خدمات کے عوض میں خطاب پاتے ہیں۔

چندہ جمع کرنے کی تدبیریں

ہمارے کارکنوں کو کسی قومی کام کے لئے چندہ جمع کرنا ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے، انھیں دیکھنا چاہئیے کہ جاپان والے اس کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتے ہیں۔

گراموفون کے تاجروں کی انجمن، شاہی فوج کے لئے کچھ چندہ دینا چاہتی تھی، چنانچہ اس نے طے کیا کہ تمام ریکارڈوں پر ایک سُرخ مہر لگا دی جائے اور ان ریکارڈوں پر ایک دھیلا زیادہ لیا جائے، اس طرح تین ماہ میں جو رقم جمع ہو وہ کسی فوجی کام کے لئے دے دی جائے۔

اگر ہماری تجارتی انجمنیں بھی قومی کاموں کے لئے اسی طرح چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں تو بغیر کسی جدوجہد اور مطالبہ کے لاکھوں روپیہ جمع ہوجائیں، مثلاً اگر ایک روپیہ کی کسی چیز پر وہ ایک پیسہ زیادہ لینے لگیں تو گاہکوں کو بھی گراں نہ گزرے اور کافی روپیہ جمع بھی ہوجائے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ تاجروں کی تنظیم کی جائے، اور انھیں اس قسم کے اقدام کے لئے آمادہ کیا جائے۔

عرضی پر خون سے دستخط

جاپان میں انقلاب پسندوں کی زبردست جماعتیں ہیں، اور عوام میں اُن کا بہت بڑا اثر ہے۔ یہ لوگ اکثر اُن وزرار کو قتل کر دیا کرتے ہیں جن سے ذرا بھی کمزوری کا اظہار ہوتا ہے، حال ہی میں ایک سابق وزیر اعظم کے قتل کی سازش کے سلسلے میں بعض انقلاب پسندوں پر مقدمہ چلا تھا، اس موقعے پر سارے ملک نے یہ مطالبہ کیا کہ چونکہ ملزموں کی نیت خراب نہ تھی، اور اُنھوں نے حب الوطنی کے جذبہ کے ماتحت یہ فعل کیا اس لئے انھیں سخت سزا نہ ہونا چاہیئے، ہزاروں آدمیوں نے اس قسم کی تحریری درخواستیں عدالت میں پیش کیں، چنانچہ بقول ایک اخبار کے ایک درخواست ینگ جاپان لیگ کے تین سو ارکین نے اپنے خون سے دستخط کر کے پیش کی اور یہ مطالبہ کیا کہ ۱۵ مئی کے مقدمہ سازش کے ملزمین کو فوراً بری کر دیا جائے، یہ درخواست لیگ کے نمائندے مسٹر گئی چی اجی چی نے مسٹر نادسا اوہار وزیر قانون کو خود پیش کی اور بتلایا کہ لیگ کے جلسۂ عام میں یہ درخواست گذرانی منظور کیا گیا ہے، چنانچہ ججوں نے ملزموں کو بہت معمولی سزائیں دینے پر اکتفا کیا،

اگر ہندوستان میں ایسی کوئی درخواست پیش کی جاتی تو سب کے سب دستخط کرنے والے فوراً گرفتار کرلئے جاتے، اور مقدمہ چلائے بغیر اُنھیں نظر بند کر دیا جاتا۔ لیکن جاپان میں ایسے لوگوں کی اور زیادہ عزت ہوتی ہے۔

مغربیت کو دُور سے سلام

جاپان میں قومیت کا دَور دورہ ہے، جس طرح ہٹلر تمام "غیر آرین" الفاظ کو جرمنی سے خارج کرنے کی کوشش کر رہا ہے اسی طرح جاپان بھی اپنے یہاں مغربیت کو دفن کرنے کی فکر میں ہے، اکثر اخباروں اور تاجروں نے لفظ "جاپان" کا استعمال ترک کر دیا ہے، کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ یہ بدیشی نام ہے اس کے بجائے وہ "نپن"[ا] استعمال کرتے ہیں۔

احیائے قومی کی تحریک کے ساتھ ساتھ تمام پہاڑوں اور ندیوں کے بھی نئے جاپانی نام رکھے جا رہے ہیں۔ اخبار "نچی نچی" نے اپنے وہی پُرانے اچھے نام" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جسے پڑھ کر ہمارے ان ہندوستانیوں کی آنکھیں کھُل جانا چاہئیں جو مغربی اصطلاحات کی اندھادھند تقلید کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے

[ا] نپن سنسکرت کا لفظ ہے جس کا مطلب طاقتور ہے۔

راں

رانڈ اٹھواڑی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (ہندو عو) ایک دوسرے کو بیوہ اور
بیوہ ہونے کی [illegible] کوسنا۔ گالی کرنا۔ کوسنا +

رانگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ [illegible] ایک قسم کا عمدہ سیسہ +

رانگ بھریا۔ یا۔ رانگ بھرا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو رانگ کا زیور اور
ظروف وغیرہ [illegible] ہے +

رانگ کی طرح پگھلنا۔ فعل لازم۔ [illegible] نرم ہونا۔
رانگ ہونا۔ [illegible]
[illegible] +

رانگڑ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک نومسلم قوم [illegible] کی جاتی تھی +

رانوں پر ہاتھ دے کے مارنا۔ فعل لازم۔ افسوس کرنا۔ ہاتھ ملنا ؎
یاد ہیں اُس کی [illegible] | [illegible] مارتے ہیں ہاتھ زانو پر (اسیر)

رانی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) شہزادی۔ ملکہ۔ راجہ کی بیوی جیسے راجہ کے گھر رانی اور
[illegible] (۲) ہندو عورتوں کا معزز خطاب جیسے بیگم کا نام رانی وغیرہ +

رانی خاں کا سالا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ [illegible] سالا۔ اخلاطوں کا بچہ۔ ڈھیں
دھونکھاں کا سالا + زبردست۔ متکبر +

رانی کھن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خانگی اور بڑی لڑائی جو مدت تک گھر میں رہے +

رانی کھن ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گھر میں لا دبانا۔ آفت ڈھانا۔ خانگی جھگڑا
برپا کرنا۔ خوب لڑنا +

راؤ۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) (۱) شہزادہ۔ راجہ کا بیٹا (۲) ایک معزز خطاب + ہندوؤں
کا لقب (۳) کلاں۔ بڑا (۴) امیر قوم کا لقب +

راؤ بہادر۔ ہ۔ صفت۔ وہ خطاب جو ہندو بہادر شہزادہ کو دیا جائے۔ وہ خطاب جو
گورنمنٹ سے کسی خاندانی ہندو رئیس کو دیا جائے یا کسی اعلیٰ عہدہ دار کو +

راوت۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بہادر۔ شجاع۔ سوربیر۔ غازی۔ سورما ؎
کون راوت ترے گنگ کی یہاں روکے چوٹ | [illegible] ہیبت سے بھری رہتی ہے (نصیر)
(۲) خاکروبوں کی ایک اعلیٰ قوم جو دوسروں کا جھوٹا کھانا نہیں کھاتی +

راوٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) ایک قسم کا چھوٹا تنبو۔ چھولداری۔ پال طاق۔ چوگوشہ خیمہ (۲)
بالاخانہ۔ چوبارہ۔ وہ چھپر جو کسی کوٹھے کے اوپر ڈال لیا جائے +

راول۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) سردار۔ افسر + شہزادہ + زبردست۔ زور آور۔ شجاع۔ بہادر۔
(۲) سپاہی۔ جودھا + پیادہ (۳) پنجاب۔ جوگی۔ سنیاسی +

راولا۔ یا۔ رولا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جھگڑا۔ دنگا۔ فتنہ وفساد (۲) غل۔ شور۔ غوغا +

راہ

راولیا۔ ہ۔ صفت۔ راول کی تصغیر بالمحبت۔ سپاہیا +

راون۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لنکا کے راجہ کا نام جو سیتا جی کو ہر کے لے گیا تھا جس کے سبب اُس کی
سلطنت اور زندگی ضائع ہوئی +

راون کی چھے۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ دعائے بد (ہندو) راون کی شکست جو جسطرح
رامچندر جی کی جے کہتے ہیں اُسی طرح یہ لفظ کہتے ہیں +

راون کی سینا۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) راون کی سینا۔ راون کی فوج یا سپاہ جس کا سیاہ لباس تھا
(۲) کالے کلوٹے آدمی۔ بھدے کالے لڑکوں کی جماعت جو رام لیلا میں راون کی نقلی فوج بنائی جاتی ہے

راوی۔ ع۔ اسم مذکر۔ روایت کرنیوالا۔ نقل کہنے والا۔ ناقل + مورخ + مصنف + قصہ خواں + حاکی

راوی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پنجاب کے ایک مشہور دریا کا نام جس پر شہر لاہور واقع ہے +

راہو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ راہو۔ ایک فرضی ستارہ کا نام جو چاند یا سورج کو نگلجاتا اور اُس سے گرہن لگتا ہے

راہ۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) راستہ۔ رستہ۔ سڑک۔ گلی۔ باٹ۔ سبیل (۲) کرت۔ مرتبہ جیسے صد راہ
یکراہ (بمعنی یکبارگی) مگر صرف فارسی میں آتا ہے (۳) رسم وقاعدہ۔ ریت۔ طریق ؎
پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہرے گا طریق | راہ تو نکلے کہیں اُس سے شناسائی کی (رند)
(۴) سازش۔ سازوباز۔ گٹھت ؎
صبا قریب سے رکھتی ہے راہ کچھ دونہ | ستم ہے کیوں مرے مشت غبار پر ہوتا (سوز)
(۵) ربط۔ رسائی۔ میل جول۔ ربط ضبط۔ میل ملاپ ؎
دولی کی خوب نہیں ہم کہاں رقیب کہاں | ہمیں سے راہ ہے یا انہیں سے راہ رہے (اسیر)
(۶) دوستی۔ آشنائی۔ لگا سگا ؎
ہمسایوں میں کسی سے راہ اُنکو ہے مقرر | یا یاجو وقت فرصت بالائے بام پہنچے (اسیر)
(۷) خبر۔ آگاہی۔ واقفیت ؎
باتیں ہمارے دل کی کہدیں نظر نے اُسے | سچ ہے تو یوں کہ دل کو ہوتی ہے راہ دل سے (نظیر)
(۸) ڈھب۔ طریقہ۔ ڈھنگ جیسے اس کام کی اُسے خوب راہ یاد ہے (۹) موقع۔ محل (۱۰)
راہ راست۔ سیدھا راستہ جیسے راہ چھوڑ کر چلے گا تو ضرور دھوکا کھائے +

راہ بتانا۔ فعل متعدی (۱) ہدایت کرنا۔ رہنمائی کرنا۔ رستہ دکھانا (۲) چلتا کرنا۔ رخصت کرنا۔
ٹالنا۔ ڈھیلی کرنا (۳) نکالدینا۔ موقوف کردینا (۴) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ دم دینا +
تونے آوارہ کیا خضر کو صحرا صحرا | نوح کو راہ بتا کر لب دریا مارا (برق)

راہبر۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہادی۔ رہنما۔ پیشوا۔ اگوا۔ رغنہ۔ سردار +

راہبری۔ ف۔ اسم مؤنث۔ راہ نمائی۔ ہدایت۔ پیشوائی + امامت۔ مقتدائی +

راہ پر آنا۔ فعل لازم (۱) سیدھے راستہ پر آنا۔ ٹھیک ہونا۔ درست ہونا۔ سنورنا۔ اصلاح
پذیر ہونا۔ صلاحیت پر آنا۔ اصلاح پذیر ہونا۔ نیک بننا +

* راہ و چاہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بہت بڑا اخلاص۔ نہایت لاڈ پیار۔ ناز و نخرہ۔ راز و نیاز۔ الفت۔ چاہ۔ محبت۔ خوشی۔ انبساط۔ دل چہل۔ دل لگی +

۔نیشنل پارک کمیشن نے حال ہی میں یہ طے کیا ہے کہ "جاپانی ایلپ" کو جاپانی زبان میں "مرکزی سلسلۂ کوہ" کہنا چاہیے بدیشی لفظ "ایلپ" کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا جائے۔ یہ وہ نیک کام ہے جو آج سے بہت پہلے ہونا چاہیے تھا، جب ہم اپنے پہاڑ کا نام اپنی زبان میں رکھ سکتے ہیں تو ہمیں اس نام کے اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے، جو کسی غیر ملکی سیاح نے رکھ دیا ہو، عام طور پر یہ فیشن سا ہو گیا ہے کہ اپنی تفریح گاہوں اور مشہور مقامات کو بیرونی چیزوں سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے "ایلپ" نام بھی اختیار کر لیا گیا۔ بعض جاپانی اوساکا کو مشرق کا مانچسٹر کہتے ہیں، اسی طرح بعض ندیوں کو جاپانی رائن یا جاپانی ڈینیوب کا خطاب دیتے ہیں اور ساحلی گرم چشموں کو جاپانی ناپولی یا ریویرا کہتے ہیں، حیرت ہے کہ کسی نے سومیدا ندی کو ٹوکیو کی ٹیمس کیوں نہیں کہا؟

بہر حال اب اس میلان کی سختی سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس مخالفت کا کچھ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے، ہمیں اپنی چیزوں کے نام اپنے طور پر اپنی ہی زبان میں لینا چاہیے۔ الکٹرسٹی کا لفظ بین الاقوامی طور پر مشہور ہے۔ لیکن اسے ادا کرتے وقت زبان دس بارہ قلابازیاں کھاتی ہے، نازیوں نے اس کے بجائے جرمن زبان کا لفظ "برن" اختیار کر لیا ہے، جس کا مفہوم برق یا کہربا ہے۔ ہمیں اس جذبہ کی حقیقت پر غور کرنا چاہیے جس کے ماتحت وہ بدیشی الفاظ خارج اور آرین الفاظ اختیار کر رہے ہیں۔

البتہ اگر شدید ضرورت مجبور کرے تو بدیشی الفاظ کو اپنی زبان کے جامے میں ڈھال کر استعمال کرنا چاہیے، محض جھوٹا علمی وقار قائم کرنے اور خواہ مخواہ رعب ڈالنے کے لئے بدیشی الفاظ عمداً استعمال کرنا قومی جرم ہے۔

پولیس والوں کی قربانیاں

جاپان کے پولیس والوں میں بھی قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے، وہ غریبوں، محتاجوں اور مظلوموں کی دل کھول کر امداد کرتے ہیں، بلکہ وہ اپنے ضرورت مند ہم وطنوں کی خدمت کے لئے اپنے خون سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

اوگی باشی تھانہ کے علاقہ میں اکثر ہسپتالوں میں ایسے مریض آجاتے تھے جن کے جسم میں فوراً بیرونی خون داخل کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اور چونکہ ہر مریض کے لئے ایک خاص قسم کا خون درکار ہوتا ہے، اس لئے وہاں کے ڈاکٹر پولیس والوں کا پہلے سے امتحان کر کے اُن کے خون کے نمونے رکھتے ہیں، یہ تجویز خود پولیس انسپکٹر تکے شیرو شیانے پیش کی تھی، جو اس تھانہ کا افسر اعلیٰ ہے۔

ذرا اس کا مقابلہ اپنے یہاں کے پولیس والوں سے کیجئے اور دیکھئے کہ ان کا رویہ بے گناہوں کے ساتھ کیسا ہوتا ہے۔

انگریزی کا بائیکاٹ

مسٹر مت سوواوزیر تعلیم "پاپا" اور "ماما" کے استعمال کو روکنے کی امکانی کوشش کر رہے ہیں، انھوں نے اعلان کیا ہے کہ اس مسئلہ میں انھیں دو سو سے زیادہ خطوط موصول ہوئے جن میں سے صرف ۲۲ خط اس تجویز کی مخالفت میں تھے، اُن کا کہنا ہے کہ ۱۹۲۳ء کے زلزلہ سے پہلے گنزا بازار میں انگریزی سائن بورڈ بہت زیادہ تھے۔ لیکن اب بہت کم نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وزیر موصوف کی پیشین گوئی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب جاپانی گھروں میں "پاپا" اور "ماما" کے الفاظ بھی سننے میں نہ آئیں گے۔

جاپان نہایت سرعت سے انگریزی الفاظ اور انگریزی عادات و اطوار چھوڑ رہا ہے، لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان انھیں اختیار کر رہا ہے۔ ہندوستان میں اسّی فیصدی دوکاندار حتیٰ کہ نائی اور دھوبی تک جو انگریزی کے حرف آشنا بھی نہیں ہوتے انگریزی ہی کے سائن بورڈ لگاتے ہیں۔

ہندوستانی امرا کے لئے سبق

ڈاکٹر کامے تسو (پروفیسر کنسائی یونیورسٹی) کے واقعہ سے اُن کی سیرت کے ایک خاص پہلو پر روشنی پڑتی ہے، اور اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں اپنے پرانے اسکول سے کتنی محبت تھی۔ انھوں نے سوگے مورا کے پرائمری مدرسے کی عمارت کے لئے جہاں اُنھوں نے بچپن میں تعلیم پائی تھی، دس ہزار ین دیئے لیکن یہ رقم دے کر بھی اُن کے دل کو سیری نہ ہوئی، اور خاموشی سے مزدوروں کی طرح خود عمارت کا کام کرنے لگے، شروع شروع میں اُنھیں کسی نے نہ پہچانا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کون شخص تھا۔ دراصل وہ روپیہ سے مدد کرنے کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے اسکول کا کچھ کام کرنا چاہتے تھے، کیونکہ انھیں یہاں کی تعلیم پر ناز تھا۔

دوسری مثال سُنئے، جاپان کے دو سربرآوردہ فرموں یعنی متسوئی اور متسوبشی نے جاپان کے قحط زدہ لوگوں کے لئے ساٹھ لاکھ ین دئے، اور

راہ

روتے ہی ہوگا اثر اس نالۂ شبگیر کا راہ پر آنا کوئی آساں ہے چرخ پیر کا (سوز)

(۲) حسب دلخواہ ہونا۔ حسب منشا ہونا۔ قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔ تسلط میں آنا۔ قبضہ میں آنا

راہ پر لانا (فعل متعدی) (۱) گمراہ کی رہبری یا رہنمائی کرنا۔ سیدھا رستہ بتانا۔ ڈھب پر لانا

ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا (میر)

(۲) اصلاح کرنا۔ درستی پر لانا۔ نیک بنانا۔

لائے خدا ہی اُس بت ظالم کو راہ پر چھائی ہوئی ہے سخت اندھیری رات آہ پر (ذوق)

(۳) راضی کرنا۔ اپنے مطلب کا بنانا۔ پرچانا۔

ہر سے کہنے سے راہ ہی چل بیٹھیں گے ہم تمہیں چلے ہے راہ تو ادا تو ہی (مومن)

راہ پر لگا لانا (فعل متعدی) اپنے ڈھب پر لانا۔ پرچا لینا۔ اپنے ہتھے چڑھا لینا

راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے سچ تو یہ ہے کہ نئے آتش بہ ہوتے ہیں (؟)

راہ پیدا کرنا (فعل متعدی) (۱) راستہ دریافت کرنا۔ رستہ کا کھوج لگانا (۲) رسم و راہ پیدا کرنا۔ ربط بڑھانا (۳) کسی کام میں واقفیت حاصل کرنا۔ مہارت پیدا کرنا

راہ تکنا (فعل لازم) انتظار کرنا۔ چشم براہ ہونا۔ رستہ دیکھنا۔ منتظر رہنا۔

چشم نقش قدم ہر راہ تکے ہے کس کی کون ہے اُٹھ کے جسے راہ گزر میں تاکا (مصحفی)

راہ چبینی (اسم مؤنث) (ہندو) توشۂ عاقبت۔ وہ مٹھائی جو بڑھ کر مرنے والے یا اپنے کسی عزیز مردہ کی نجات کے واسطے دیجاتی ہے

راہ چلتا (اسم مذکر) راہگیر۔ مسافر۔ راہ رو

جلا نہوں جب رستے سے اٹھا کر اپنے گھر کو ہیں تو پھر پہرہ ہم پہ راہ چلتوں سے ہاں (جرأت)

راہ چلتوں کا پلا پکڑنا (فعل لازم) عموماً راہگیروں کے سر ہونا۔ مسافروں کا دامن پکڑنا۔ خواہ مخواہ ہر شخص سے الجھنا۔ نہایت زکی ہونا۔ بے سبب لڑنا

راہ چلنا (فعل لازم) راہ نوردی کرنا

راہ خرچ (اسم مذکر) سفر خرچ۔ راستہ کا خرچ۔ زاد راہ۔ توشہ۔ بھتا

راہ دار (ف) (اسم مذکر) گزربان۔ سڑک کا رکھوالا۔ راستہ کا محصول لینے والا

راہ داری (ف) (اسم مؤنث) محصول راہ۔ سڑک کا محصول

راہ داری کا پروانہ (اسم مذکر) صفائی کا پروانہ۔ وہ تحریر جو کوئی حاکم کسی شخص یا گروہ کے رستہ سے گزر جانے کے واسطے گزربانوں یا حکام راہ کے نام لکھے۔ جواز نامہ۔ گزارہ خط راہ

راہ دکھانا یا **دکھلانا** (فعل متعدی) (۱) راستہ بتانا۔ رہنمائی کرنا (۲) انتظار کرانا۔ منتظر رکھنا

نہ اپنی شکل ذرا آ کے آہ دکھلائی تمام روز مجھے خوب راہ دکھلائی
نصیب ہے نام فقط اشتیاق کا آنا اجل نے تجھ سے سوا مجھکو راہ دکھلائی (؟)

راہ دیکھنا (فعل لازم) انتظار کرنا۔ چشم براہ ہونا۔ منتظر رہنا۔ آسرا کرنا

راہ

ہاں لب گور ہوں پیچے موت مری ہے اللہ دیکھے ہے تیغ اجل بھی تری تلوار کی راہ (جرأت)

راہ دینا (فعل متعدی) (۱) آنے جانے کا راستہ چھوڑنا۔ راستہ چھوڑ کر کھڑا ہونا (۲) رستہ بتانا۔ راہ پانا۔ ٹھیک ہونا جیسے اب یہ کام راہ دیا جاتا ہے (۳) صلاح دینا۔ مشورہ دینا

اب چلنا نہیں ہمت میں زمان جانے کو استخارہ بھی ہمیں راہ نہیں دیتا ہے (جرأت)

راہ ڈالنا (فعل لازم) ڈھنگ ڈالنا۔ طریقہ نکالنا۔ عادت پکڑنا۔ بان اختیار کرنا

راہ راہ چلنا (فعل لازم) سیدھے رستہ چلنا۔ کسی شخص کے چال چلن کی پیروی کرنا۔ متوسط طریقہ اختیار کرنا

راہ راہ سے (تابع فعل) (ہندو) دیکھو راہ راہ سے۔ موقع موقع کی۔ ڈھنگ ڈھنگ کی

راہ راہ سے (تابع فعل) اچھی طرح سے۔ ٹھیک ٹھیک۔ انصاف کے رستہ سے معقول طریقے

راہ راہ کی (تابع فعل) (۱) سیدھی سیدھی۔ اچھی طرح کی۔ ٹھیک ٹھیک

کیا ہو جہاں اتراہ کی گردش ہو سپہر سے راہ راہ کی گردش (امانت)

راہ راہ کی باتیں (اسم مؤنث) معقول و درست باتیں۔ واجب باتیں

راہ رکھنا (فعل لازم) رسم رکھنا۔ ربط رکھنا۔ رسم ملاقات رکھنا۔ دوستی رکھنا

راہ رو (ف) (اسم مذکر) راہگیر۔ مسافر۔ راہ چلتا۔ جاتری۔ راہی۔ بٹوہی

راہ روش (ف) (اسم مؤنث) چال چلن۔ رویہ۔ برتاؤ۔ ڈھنگ۔ وضع۔ اسلوب۔ قاعدہ۔ خصلت

راہ روکنا (فعل لازم) سد راہ ہونا۔ مزاحم ہونا۔ رستہ بند کرنا۔ مانع ہونا

راہ ریت (اسم مؤنث) راہ رسم۔ برتاؤ۔ ضابطہ اور عمل کے موافق

راہ زن (ف) (اسم مذکر) ٹھگ۔ قزاق۔ لٹیرا۔ ڈاکو۔ راہ مار۔ قطاع الطریق

راہ زنی (ف) (اسم مؤنث) قزاقی۔ بٹ ماری۔ راہ ماری

راہ سے راہ سر (ہندو) تابع فعل۔ ریت کے موافق۔ معقول طور پر۔ ڈھنگ سے۔ سیدھی طرح۔ انصافاً۔ واجبی طریق پر

راہ سے بے راہ ہونا (فعل لازم) گمراہ ہونا۔ سیدھے راستہ کو چھوڑ کر ٹیڑھا راستہ اختیار کرنا۔ بد وضع اوباش اور بدراہ ہو جانا

راہ کاٹنا (فعل متعدی) (۱) رستہ کاٹنا۔ راستہ میں کسی کے چلنے کا مانع ہونا۔ رستہ چلنے کے آگے سے نکل جانا

زلف حائل ہے اگر رخسار جاناں پر نہ ڈال ہے شگون بد چلا جب سانپ کاٹے راہ کو (آتش)

(۲) ایک راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے جانا

کوئے قاتل میں بلا بادۂ شمشیر سے مجھے کاٹ کر راہ کدھر لیگئی تقدیر مجھے (اسیر)

راہ کٹنا (فعل لازم) راستہ قطع ہونا۔ قطع مسافت ہونا۔ راستہ طے ہونا

راہ کرنا (فعل متعدی) (۱) رسم ملاقات پیدا کرنا۔ راستہ نکالنا۔ ربط بڑھانا۔ ربط پیدا کرنا

وزیر خارجہ کو اس کا اختیار دیا کہ جس طرح چاہیں اس رقم کو خرچ کریں، وزیر موصوف نے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے فوراً اپنے محکمہ کی ایک کانفرنس طلب کی چنانچہ امید ہے کہ عنقریب مزید امدادی فنڈ جمع کیا جائے گا۔

ہندوستان میں جاپان کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں لکھ پتی موجود ہیں، ان واقعات سے انھیں سبق سیکھنا چاہیئے، دیکھئے ہمارے یہاں سارے ہندوستان سے چندہ جمع کرنے پر وائسرائے کا زلزلہ فنڈ بہ ہزار دقت پچاس لاکھ روپیہ تک پہنچ سکا تھا، حالانکہ اس میں والیانِ ریاست اور لکھ پتی سب شامل تھے۔ لیکن جاپان کے صرف دو شخصوں نے ۷۰ لاکھ ین دے ڈالے۔ یہ ہے جاپان کی ترقی کا ایک راز۔ اس لئے اے ہندوستانی لکھ پتیو! تم بھی بیدار ہو اور اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دو۔

ایک بیوہ کی وطن پرستی

جاپان کی عورتیں بھی کتنی بلند حوصلہ ہوتی ہیں، انھیں دیکھ کر ہندوستان کی بہادر راجپوت عورتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جن کے کارنامے تاریخ داں حضرات پر اچھی طرح روشن ہیں۔

ٹوکیو میں ایک بیوہ عورت خادمہ کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی، اس نے ایک ہزار ین کے کپڑے برتن وغیرہ ان سپاہیوں کے لئے پیش کئے جو جاپان کے باہر محصور تھے۔ اس عورت کا نام مسز ہنا یوکیوتہ، اور عمر ۶۰ سال تھی، یہ ٹوکیو میں ایک دواساز موتوکیچی کیتا کے یہاں کام کرتی تھی۔ جب اس نے اخباروں میں پڑھا کہ ہتی جی کو رکا ایک شخص پرائیوٹ کواہارا منچوریا میں سخت زخمی ہوا ہے، تو پہلے اس نے ضروری سامان کا ایک سٹ اُسے روانہ کیا۔ اس کے بعد وہ مختلف مواقع پر منچوریا کے سپاہیوں کو تحائف بھیجتی رہی۔ ایک مرتبہ اسے معلوم ہے کہ منچوکو سے ایک سپاہی یوسوڈی نامی واپس آیا ہے اور اُسے کاروبار کے لئے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے فوراً اس نے دو سو ین دے کر اسے چاول کا بیوپار کرا دیا، اس کا ایک دور کا رشتہ دار یوتوزن انجینیرنگ کور میں ملازم تھا، ایک موقع پر جب اس کور کے تقریباً بیس شخص ٹوکیو بھیجے گئے تو اس نے سب کے قیام و طعام کا انتظام کیا تھا۔ یہ عورت کنجیر وکبوتہ کی بیوہ تھی، جو کبھی امپیریل منا پلی بیورو میں ملازم تھا، اسے بیوہ ہوئے گیارہ برس کا عرصہ ہو چکا تھا، اس کے چھ اولادیں ہوئی تھیں۔ لیکن سب کی سب مر چکی تھیں۔ چنانچہ وہ اپنے ہر بچہ کی برسی کے موقع پر یہ سامان بھیجا کرتی تھی۔

اور کہتی تھی کہ میرے کوئی لڑکا نہیں رہا جو ملک کی خدمت کرتا۔ اس لئے جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے میں ہی ان کی روحوں کی طرف سے ملک کی خدمت انجام دیتی ہوں۔ اس کے پاس ہتی جی، اوکایا اور دوسری رجمنٹوں اور مختلف افراد کے بھیجے ہوئے آٹھ سو شکریئے کے خطوط موجود تھے، ایک ملاقات کے دوران میں اس نے اخبار کے نمائندے سے کہا کہ چونکہ میرے تمام لڑکے ملک کی خدمت کئے بغیر مر گئے۔ اس لئے جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے میں ہی کرتی رہتی ہوں۔ محنت مزدوری سے جو کچھ میں پیدا کرتی ہوں اس میں سے کچھ پس انداز کر کے اُن سپاہیوں کے لئے کچھ نہ کچھ خرید لیا کرتی ہوں جو منچوکو جیسے سرد ملک میں متعین ہیں۔

آج ہمیں بھی ایسی ہی وطن پرست عورتوں کی ضرورت ہے۔

جاپان کی نجات دہندہ

جاپان کی سماجی اور امدادی سرگرمیوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ، وہاں کی عورتیں نہایت مستعد، وطن پرست اور قربانی کرنے والی ہیں۔ اور حکومت بھی رفاہِ عام کے تمام کاموں میں اُن کی مدد کرتی ہے۔

جب جاپان میں قحط پڑا تو ٹوکیو کے روزگار مہیا کرنے والے دفتر نے ایسے ہزار خاندانوں کی فہرست تیار کی تھی جو قحط زدہ علاقے کی کم از کم ایک لڑکی کو ملازم رکھ لیں۔ تاکہ اُن کے والدین روپیہ کی خاطر اُنھیں پیشہ کمانے کے لئے چکلہ میں نہ بھیج دیں۔ اسی طرح عورتوں کی انجمن قحط زدہ کاشتکاروں کو سو ین تک اس وعدہ پر قرض دیتی تھیں کہ وہ اپنی لڑکیوں کی جائز آمدنی میں سے رفتہ رفتہ ادا کر دیں۔

ہندوستان میں تو لڑکیاں اپنے والدین کے لئے ایک بار ہوتی ہیں لیکن جاپان میں وہ اپنے خاندان کی نجات دہندہ تصور کی جاتی ہیں۔

گمراہ بہنوں کی امداد

جاپان کی عورتیں اپنی گمراہ بہنوں کی امداد کے لئے جو کچھ کر رہی ہیں اُن سے انڈین وومنز لیگ کو سبق حاصل کرنا چاہیئے، ان کی ایک ایسی انجمن ہے جو طوائفوں کو راہِ راست پر لانے کی خدمت انجام دیتی ہے، مختلف زنانہ جماعتوں کی نگرانی میں یہ کوشش بھی جاری ہے کہ جو لڑکیاں طوائفوں کا پیشہ اختیار کرنے والی ہوں اُن کو اس سے باز رکھنے کی عملی تدابیر کی جائیں، یعنی عورتوں کو طبی اور قانونی امداد بہم پہنچائی جائے، ایک جانب

راہ

خدا کا سہمہ ہو رکھا ہے تنگ رہا ہے ۔ جاں شرع جول سے کبھی راہ کرنے ہیں (میر)

(۲) رسائی کرنا۔ آمد و رفت کا موقع نکالنا ۔ ف

اٹھا اٹھا کے ہو وہ نگاہ کرتے ہیں ۔ ہمارے دل میں وہ پیدا راہ کرتے ہیں (دبیر)

(۳) دانے توس کی چوٹ نکالنا۔ بیٹھی یا مار۔ قسط قسط کرنا ۔

راہ کھوٹی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) چلنے سے روکنا۔ راستہ میں روکنا۔ منزل کھوٹی کرنا۔ کام میں دیر لگانا۔ حرج کرنا۔ حرج ڈالنا ۔ ف

قتل کرنا ہے تو لو دیکھو نہ دو چار کی راہ ۔ کھوٹی کیوں کرتے ہو جی اپنے گنہگار کی یار (جرأت)

(۲) کیے ہوئے ہوئے کام کو روکنا۔ بنا کام بگاڑنا۔ بنے ڈالنا۔ خلل انداز ہونا۔ جیسا کہ جی رنا

جیسے پرائی بیٹی کی کیوں راہ کھوٹی کرتے ہو یعنی دوسری جگہ شادی ہو جیسے ہوں رہ گئے۔

راہ کھوٹی ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ راستہ چلنے سے باز رہنا۔ کسی کام میں حرج واقع ہونا۔ منزل طے ہونے میں دیر لگنا ۔ ف

کھینچ لی ہے تو لگانے میں تامل نہ کرو ۔ کھوٹی ہوتی ہے عبث آپ کی تلوار کی راہ (آتش)

راہ کی بات۔ ا۔ اسم مؤنث۔ معقول اور شائستہ بات۔ واجبی بات +

راہ کی روٹی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ زادِ راہ۔ توشۂ مسافر۔ وہ روٹی جو راستہ میں کھانے کے واسطے مسافر باندھ لیتے ہیں۔ زادِ سبیل +

راہ گزر۔ ف۔ اسم مذکر۔ راستہ۔ سڑک۔ شارعِ عام +

راہ گیر۔ ف۔ اسم مذکر۔ مسافر۔ جاتری۔ راہی۔ بٹوہی۔ بٹاؤ۔ راہرو +

راہ لگانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ راستہ بتانا۔ رہنمائی کرنا۔ ڈھنگ پر ڈالنا۔ کسی روش پر ڈالنا

دل نے جس راہ لگایا میں اسی راہ چلا ۔ وادئ عشق میں گمراہ کو رہبر سمجھا (ناسخ)

راہ لگنا۔ ا۔ فعل لازم (متروک) پیرو ہونا۔ قدم بقدم چلنا۔ رستہ لینا۔ رستہ پکڑنا۔ اپنے کام سے لگنا۔ اپنا کام کرنا ۔ ف

نہ چھیڑ اے نکہت بادِ بہاری راہ لگ اپنی ۔ تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں (انشا)

راہ لینا۔ ا۔ فعل لازم (۱) راہی ہونا۔ چلتا بننا۔ روانہ ہونا۔ رستہ پکڑنا۔ چل دینا ۔ ف

وادئ ہستی میں آتے ہی عدم کی راہ لی ۔ ساتھ اپنے توسنِ عمرِ رواں پیدا ہوا (ناسخ)

(۲) اپنے کام سے لگنا۔ اپنا کام کرنا۔ پرے جانا۔ پرے سرکنا۔ پرے ہٹنا +

راہ مار۔ ا۔ اسم مذکر۔ قزاق۔ رہزن۔ لٹیرا۔ راستہ میں ہاتھ ڈالنے یا چیز بکھ لینے والا +

راہ مارنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) رہزنی کرنا۔ قزاقی کرنا۔ رستہ لوٹنا (۲) بھانجی مارنا۔ رخنہ انداز ہونا۔ خلل ہونا۔ کام نہ بننے دینا +

راہ ماری۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ٹھگی۔ لوٹ مار۔ رہزنی۔ قزاقی +

راہ ملنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ راستہ پانا +

راہ

کہیو اے بادِ صبا بچھڑے ہوئے یاروں کو ۔ راہ ملتی ہی نہیں دشت کے آواروں کو (سوز)

راہ ناپنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) راستہ کی پیمایش کرنا (۲) فقط آنے جانے سے کام رکھنا اور کوئی کام نہ بنانا۔ صرف راستہ طے کرنا۔ جلد اگر چلا جانا۔ آگ لینے آنا۔ کھڑے کھڑے آ کر چلا جانا +

راہ نجات۔ ف+ع۔ اسم مؤنث۔ بخشش کا راستہ۔ طریق عفو۔ مکت کا رستہ۔ رستگاری کا ڈھنگ

راہ نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) راستہ نکالنا۔ سڑک نکالنا (۲) تجویز نکالنا۔ وسیلہ یا سبب پیدا کرنا۔ نئی تجویز سوچنا۔ تدبیر کرنا ۔ ف

اے شوقِ باغ ہو گئے چاک قفس بھی بند ۔ اب چھوٹنے کی راہ کوئی تو نکال دے (ولا اعلم)

(۳) ربط پیدا کرنا۔ رسائی حاصل کرنا۔ ملاقات پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا +

رستے نہیں زمیں گئے بہر گلی میں رات ۔ کچھ راہ بھی نکالو کہ سگ پاسباں سے تم (میر)

راہ نکلنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) سڑک نکلنا (۲) وسیلہ یا سبب پیدا ہونا (۳) تدبیر نکلنا۔ تجویز نکلنا (۴) ربط ہونا۔ ملاقات ہونا۔ رسائی ہونا +

راہ نما۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہادی۔ راستہ دکھانے والا۔ راہبر۔ اگوا۔ پیشرو +

راہ نمائی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (راہبری) +

راہ وار۔ ف۔ اسم مذکر (۱) قدم باز گھوڑا۔ بادپا (۲) ایک قسم کا گھوڑے کا قدم +

راہ و ربط۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ راہ و رسم۔ واقفیت۔ صاحب سلامت۔ ربط ضبط۔ میل جول۔ میل ملاپ۔ راہ ریت۔ آمد و رفت +

راہ و رسم۔ ف+ع۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (راہ و ربط) +

راہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) ربط ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔ رسم ہونا۔ محبت ہونا۔ دوستی اور آشتی ہونا۔ صلح ہونا۔ معاملہ ہونا ۔ ف

جاتا ہوں سوئے کعبہ میں پھر پھر کے دیر سے ۔ اس واسطے کہ شیخ و برہمن میں راہ ہو (نصیر)

(۲) رستہ ہونا۔ چلنے کو جگہ ہونا +

راہب۔ ع۔ اسم مذکر۔ زاہد گوشہ نشیں۔ ترساؤں کا پادری۔ تارک الدنیا۔ رومن کیتھولک کلیسیا کا درویش۔ قلندر۔ سنیاسی۔ جوگی۔ ابدھوت +

راہن۔ ع۔ اسم مذکر۔ رہن رکھنے والا۔ بندھک دینے والا۔ گروی رکھنے والا +

راہو۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) دیو۔ بھوت۔ جن۔ عفریت۔ راچھس (۲) ایک ستارہ کا نام جسے عربی میں ذنب کہتے ہیں۔ وہ منحوس ستارہ جو چاند یا سورج کو نگل جاتا ہے جسے گرہن کہتے ہیں۔ آٹھواں گرہ یا یوں سمجھو کہ سات سیاروں یعنی چاند سورج وغیرہ کے علاوہ ایک اور ستارہ کا نام ہے +

راہو کیت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (راس و ذنب) آٹھویں نویں گرہ +

راہی۔ ف۔ اسم مذکر۔ راہ گیر۔ سیاح۔ مسافر +

ان کے خاندانوں کو ضرورت کے وقت روپیہ قرض دیا جائے اور دوسری جانب عورتوں کی خرید و فروخت کو قانوناً جرم قرار دیدیا جائے۔

کیا ہندوستان میں عورتوں کی کسی انجمن نے اب تک اس قسم کے نیک اقدامات کئے؟ اور اپنی ان بدقسمت بہنوں کو شرمناک زندگی سے بچانے کی کوشش کی جو ہماری ناانصافی اور سماجی خرابیوں کا شکار ہوتی ہیں۔

جاپان کا بچہ بچہ وطن پرست ہے

جاپان کس طرح اپنے بچوں کو وطن پرست بناتا ہے۔ اس کا اندازہ اگر کرنا ہو تو کھلونوں کی دوکانوں پر جا کر دیکھئے۔ ان دوکانوں پر زیادہ تر فوجی قسم کے کھلونے ملیں گے (مثلاً تلواریں، دوربینیں، دستی گھڑیاں وغیرہ) جو عموماً سپاہیوں کے کام آتے ہیں۔ لڑکوں کے کھیلنے کے لئے طرح طرح کی بندوقیں اور پستول بھی ہوتے ہیں، لیکن سب سے دلچسپ کھلونا وہ مسلح موٹر کار ہے، جس پر ایک ہوائی بندوق رکھی ہوتی ہے اور اس کا رخ دشمن کے مقابلے کے لئے چاروں طرف پھیرا جا سکتا ہے۔

اس ابتدائی فوجی تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ ہر بچہ پکا قوم پرست بن جاتا ہے۔ کسی ملک میں یہ پُر اثر منظر دیکھنے میں نہیں آتا کہ سات آٹھ برس کے بچے اور بچیاں اس قسم کے گانے گاتے جا رہے ہوں، جیسے "آفتابی جھنڈا ہمیشہ بلند رہے گا!"

در اصل تعمیرِ قوم کے لئے یہی ضروری ہے کہ وطن پرستی کا بیج بچپن میں ڈالا جائے۔ ذرا سوچئے کہ ہم نے اپنی قوم کی تربیت کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟

نوجوانوں کو سہارا

جس طرح دوسرے ممالک کے نوجوان روزگار کی تلاش میں مضافات سے دارالسلطنت میں آیا کرتے ہیں اسی طرح ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں ہر سال ٹوکیو میں آتے رہتے ہیں۔ جن کا نہ وہاں کوئی عزیز ہوتا ہے، نہ شناسا، اس لئے ٹوکیو میونسپلٹی کے سوشل بیورو نے ایک محکمہ کھول دیا ہے جو بے یار و مددگار نوجوانوں کی خبر گیری کرتا ہے، اور اُن کو روزگار مہیا کرتا ہے۔

اسی طرح ہمارے کارپوریشن اور میونسپلٹیاں بھی اپنے سینکڑوں فاقہ کش تعلیم یافتہ نوجوان کی کیوں مدد نہیں کرتیں؟ اور انھیں خودکشی کرنے سے کیوں نہیں بچاتیں؟

عہدہ داروں کو نصیحت

جاپان کے وزیر اعظم نے اپنے عہدہ داروں کو چند ہدایات دی تھیں جو ہندوستانی اربابِ حکومت پر بھی یکساں صادق آ سکتی ہیں، اس لئے ہم ذیل میں اُن کا اقتباس درج کرتے ہیں۔

"قومی استحکام کے لئے عدل و انصاف کو برقرار رکھنے کے نہایت ضروری ہے کہ سرکاری افسروں میں سخت ڈسپلن قائم رہے۔ اس چیز کے پیشِ نظر افسروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے فرائض نہایت دیانتداری سے انجام دیں، اپنے حکام بالا کے احکام کی تعمیل کریں، اپنے تمام اعمال و افعال میں غیر جانب داری اور انصاف سے کام لیں، ذاتی اغراض کو کبھی دخل نہ دینے دیں، کوئی ناجائز اثر قبول نہ کریں، اور ذاتیات سے بالاتر رہیں، شرافت اور انصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُنھیں اپنے فرائض نہایت تندہی سے انجام دینا چاہئیں، خصوصاً آج کل جب کہ حالات پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں، اور جذبات میں ایک عام ہیجان و انتشار پایا جاتا ہے، افسروں کو اپنے طرزِ عمل میں زیادہ محتاط ہونا چاہئے اور اس کا خاص لحاظ رکھنا چاہئے، کہ سرکاری ڈسپلن قائم رکھنے کے سلسلے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا نہ ہونے پائیں۔

تمام افسروں کو اپنے اپنے کام میں قابلیت پیدا کرنے اور معلومات حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ رفتارِ زمانہ کا اچھی طرح مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ اور وقت کے تقاضے اور زمانے کی ضروریات کو پورا کرنے کی انتہائی کوشش کرنا چاہیئے۔ غرضکہ یہ چیز نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ انھیں زمانے کے دوش بدوش اور وقت کے قدم بقدم چلنا ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زمانہ بہت آگے نکل جائے اور ملک و قوم پیچھے رہ جائیں۔

نظامِ حکومت کی روز افزوں پیچیدگیوں کی وجہ سے حکام کے اختیارات میں اضافہ ہو رہا ہے جس سے یہ امکان پیدا ہو سکتا ہے کہ ان میں اختلاف آرا ہو جائے۔ یا کام میں تاخیر واقع ہو۔ اس لئے افسروں کو چاہئے کہ ہر معاملہ میں سنجیدگی اور وسیع النظری سے کام لیں، اور اتحادِ عمل کے لئے کوشاں رہیں۔

افسروں کا یہ فرض ہے کہ دل و جان سے رفاہِ عام کے کاموں کی

راے

رائے ع- اسم مؤنث- عقل- تجویز- دانست- فہم- دانائی- خیال- قیاس- بچار- جانچ- مشورہ

راے دینا- ا- فعل متعدی- صلاح دینا- مشورہ دینا- تدبیر بتانا- تجویز سجھانا +

راے لگانا- ا- فعل متعدی- عقل دوڑانا- قیاس کرنا- خیال کرنا- تصفیہ کرنا- جانچنا- سوچنا

راے لینا- ا- فعل لازم- مشورہ لینا- صلاح لینا- تجویز پوچھنا- عندیہ لینا- منشا ٹٹولنا

راے ملانا- ا- فعل متعدی- ہمراے اور ہم مشورہ ہونا- شریک الراے ہونا- اپنی اپنی تدبیروں کو باہم ملانا- راے کا مطابق ہونا +

راے- ہ- اسم مذکر (ہندو) ا- راجہ- سوامی- پردھان- راؤ- سہلوت- سردار (۲) وہ خطاب جو گورنمنٹ کی طرف سے کسی اعزاز یا عہدہ کے لحاظ سے ہندو عملیوں کو دیا جاے +

راے بہادر- ا- صفت- ہندو معزز عہدہ داروں یا رئیس کا خطاب جو گورنمنٹ سے ملا ہو

رائی- ہ- اسم مؤنث (۱) خردل- ایک قسم کی سرسوں سپنداں سفید مزاج گرم خشک (۲) مقدار قلیل جیسے رائی بھر- اور گالی بھر آشنائی ہی تھوڑا نہ بہت ہی ... [illegible]

رائی اُتارنا- یا- جلانا- ہ- فعل متعدی- عو- نظر کے واسطے رائی کو سر سے اُتار کر جلانا +

رائی بھر- ہ- صفت- ذرا- ذرا سا- قدرے- قلیل جیسے اس میں رائی بھر تہمت نہیں

رائی سے پربت ہونا- ہ- فعل لازم- نہایت چھوٹے سے نہایت بڑا ہو جانا +

رائی کائی- ہ- صفت- کائی کے سے ٹکڑے- کائی کے رائی کے برابر ٹکڑے ٹکڑے نہایت گلا ہوا- ریزہ ریزہ- چور چور- پارہ پارہ +

رائی کائی کرنا- ہ- فعل متعدی- گلانا- ٹکڑے ٹکڑے کرنا- ریزہ ریزہ کرنا +

رنگیں کی طبیعت جو ادھر کو آئی | تو کر دیا معروف کو رائی کائی
اسواسطے یہ نام رکھا اس کا | ہے ایک سو ایک یہ رباعی بھائی

رائی کائی ہو جانا- ا- فعل لازم (۱) نہایت گل جانا- گھل مل جانا- ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو جانا- چور چور ہو جانا ہ

لگتے ہی اُس سنگدل سے رگیا دل ٹوٹ کر | رائی کائی ہو گیا تھر پہ شیشہ چھوٹ کر (ذکمت)
پھوڑ پھینچہ مژگاں تو دست لعل سرشک | ابھی زمیں پہ گرے تو یہ رائی کائی ہو (سودا)

(۲) پھٹ جانا- تھتلے ہو جانا +

رائی نون تیرے دیدوں- یا- آنکھوں میں- ا- محاورہ- عو- چشم بد دُور- حف نظر- نصیب عدا + ہ

گھر ہو ان سے صنم میں نے کہا تو بولے | میں تو انساں نہیں ہوں ہو تو ہی نگوڑے پتھر
بھٹ کٹے کے ارے کانٹے پڑیں مٹھی خاک | رائی اور نون ترے دیدوں میں نگوڑے پتھر

راے بیل- ہ- اسم مؤنث- ایک قسم کی چنبیلی کے پھول اور اُسکے درخت کا نام- بیلا +

راے جامن- ہ- اسم مؤنث- بڑی اور گودے دار جامن- عمدہ جامن- جامن کا نقیض پھیلندا

را

رائتا- ہ- اسم مذکر- ایک قسم کی خوراک کا نام جو دہی میں کدو- کھیرا- بینگن وغیرہ باریک باریک کترا نمک مرچ سمیت ڈالنے سے تیار ہوتی ہے- ملکینہ +

رائتا بنانا- ہ- فعل متعدی (ہندو) ا- کدو یا کسی اور ترکاری کو کدوکش میں نکالکر اُسے جوش دینا اور پھر مصالح دار دہی میں ڈالکر تیار کرنا (۲) خوب مارنا- پیٹنا- بھرکس نکالنا- کچومر نکالنا- پتلا حال کرنا +

رائتا کرنا- ہ- فعل متعدی- اول ملزوم- دوم کچومر کرنا- بھرتا کرنا- مارکر پتلا حال کرنا- بھرکس کرنا

رائٹ- انگلش (Right) صفت- صحیح- درست- واجب- حق- سچ- ٹھیک- بجا +

رائٹر- انگلش (Writer) اسم مذکر- محرر- منشی- نویسندہ- کلرک + کاتب + راقم + نگارندہ

رائج- ع- صفت- جاری- رواں- مروّج- چلتا- عام- رسمی- دستور کے موافق +

رائج الوقت- ع- اسم مذکر- مروّجہ مال- چلتا سکہ- جاری سکہ- چلنی سکہ +

رائج کرنا- ا- فعل متعدی- جاری کرنا- رواج دینا +

رائج ہونا- ا- فعل لازم- جاری ہونا- مروّج ہونا- رواج پانا +

رائگاں- ف- صفت (۱) راستہ کی گری پڑی چیز- مال مفت- مفت- بلاقیمت- بلاعوض- بلاخرید (۲)- ا- ضایع- یونہیں- لاحاصل- عبث- اکارت ہ

لے گر عمر یہ ہمکو گزارنی بادہ خواری میں | خضر کی طرح کیوں پھر پھر کے ہستی رائگاں کیجے (عارف)

(۳)- ف- اسم مذکر (خسرو پرویز کے ایک خزانہ کا نام) +

رائگاں جانا- یا- ہونا- ا- فعل لازم- ضایع ہونا- برباد ہونا- اکارت جانا +

رائگاں کرنا- ا- فعل متعدی- کھونا- ضایع کرنا- برباد کرنا- گنوانا +

راے مُنیا کی چوڑیاں- ہ- اسم مؤنث- عو- ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں +

رُب- ع- اسم مذکر- پکا کر گاڑھا کیا ہوا عرق جیسے رب سوس- رب ... [illegible]

رَب- ع- اسم مذکر- پالنے والا- پرورش کنندہ- پروردگار- پالن ہار- خدا تعالیٰ- مالک- صاحب

رب العالمین- ع- اسم مذکر- دُنیا کا پالنے والا- تمام عالم کا پروردگار +

رَباب- ع- اسم مذکر- ایک قسم کی سارنگی +

رباعی- ع- اسم مؤنث- وہ چار مصرعے جو اوزان مخصوص پر ہوں- چوپائی- چومصرع- چوبولا +

ربانا- ا- اسم مذکر- ایک قسم کے چھوٹے دف یا دائرے کا نام جس میں جھانجھ یا جھنجھے لگے ہوتے ہیں

رَبڑ- ہ- اسم مذکر- قصاب- بوچڑ- قسائی +

رَبڑ- انگلش (Rubber) اسم مذکر (۱) رگڑنے کی چیز (۲) ایک درخت کا دودھ جسے گندک میں پکا کر جما لیتے ہیں اور اُس سے لچکدار چیزیں جیسے گیند کھلونے وغیرہ بناتے ہیں انگریزی بوٹ بنانے اور حرفوں کے مٹانے کے واسطے بھی مستعمل ہے +

ربڑا- ہ- اسم مؤنث (۱) مسافت- سفر (۲) بیفائدہ دوڑ- ناحق کی مشقت- محنت راہ- بیفائدہ

تکمیل کریں۔ اور اس لئے اُن کی خدمات ملک کے لئے زبردست اہمیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ اُن کو بد اخلاقی، درشتی اور بے پروائی سے احتراز کرنا چاہئے وہ اپنے فرائض نہایت وفاداری سے انجام دینا چاہئیں۔ اور سب بڑائی اور سب توجہی پر ایک دوسرے کو تاکید اور تنبیہ کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ کام میں تاخیر نہ ہونے پائے۔

کسانوں کی امداد

ذیل میں ہم ایک واقعہ درج کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ جاپان میں دردمند حضرات کسانوں کی کس طرح امداد کرتے ہیں۔

مسٹر تسوئی، ایواساکی، اور برادا خاندانوں نے ۲۵ لاکھ ین کا ایک عطیہ دیا کہ جس سے حوادثِ زمانہ کے ستائے ہوئے دیہاتیوں کی امداد کے لئے ایک انجمن قائم کی گئی، اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ اُن کی طرزِ معاشرت میں اصلاح کی جائے، اور اُن کا معیارِ زندگی بلند کیا جائے۔ اس کے اراکین میں یونیورسٹی کے پروفیسر اور مختلف علاقوں کے ناظم شامل ہیں جو دیہی اقتصادیات سے پوری طرح واقف ہیں۔ ان کے علاوہ انجمن مذکور ماہرین کا ایک عملہ بھی ملازم رکھنے والی ہے، جو مصیبت زدہ دیہات میں تعینات کئے جائیں گے۔ وہیں جا کر قیام کریں گے اور اس طرح لوگوں کی امداد کی صورتیں پیدا کریں گے اس انجمن کی نگرانی میں ایک ماہوار رسالہ بھی شائع کیا جائے گا، جس کے ذریعے سے کسانوں کو اُن کے مفید مطلب مشورے دئے جائیں گے۔ اور بتایا جائے گا کہ فصلوں کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنا چاہئیں، کہا جاتا ہے کہ یہ انجمن بالکل غیر سرکاری جماعت ہوگی، بانیانِ انجمن کو توقع ہے کہ جب تین سال میں یہ پچیس لاکھ کی رقم خرچ ہو جائے گی تو عام چندہ سے کام جاری رکھا جا سکے گا۔

اب ذرا ہمیں خود اپنے سے سوال کرنا چاہئے کہ ہم نے سال میں ایک دفعہ تقریریں کرنے کے علاوہ اب تک کسانوں کی کیا عملی امداد کی ہے۔ وہ بھی مہاتما گاندھی کا شکریہ ادا کیجئے کہ اُنھوں نے دیہات سدھار کی طرف اب صحیح قدم اُٹھایا ہے۔ اگر ہم اُن کے مقاصد کو پوری طرح ذہن نشین کرلیں اور سچے دل سے اُن کی پیروی کریں تو ممکن ہے کہ کسانوں کی کچھ خدمت ادا ہو سکے، جو ہمارے ملک کی جان اور ہماری قوم کے روحِ رواں ہیں۔

نوجوانوں کے کارنامے

جاپان کے نوجوان کسانوں کی کس طرح مدد کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ہمارے نوجوانوں کو ذیل کا واقعہ پڑھنا چاہئے۔ اور اُس کی تقلید کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

نوجوانوں کی انجمنوں کے فیڈریشن نے جس میں ۳۰ لاکھ رکن ہیں اپنی متعلقہ انجمنوں کو مطلع کیا کہ فیڈریشن ہذا نے دیہات کے نوجوانوں میں کاشتکاری اور صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک لاکھ ین دینا طے کیا ہے، اس رقم میں سے فی انجمن تین سو ین یا فی رکن ایک سو ین تک قرض دیا جائیگا، اور اس قرض پر کوئی سود یا ضمانت نہ لی جائے گی۔ قرض لینے والوں کو چاہئے کہ روپیہ وصول ہونے کے ایک سال کے اندر یکمشت یا باقساط یہ رقم واپس کردیں۔

اس فیڈریشن کے پاس جو کچھ روپیہ ہے وہ سب ممبری کی فیس سے جمع ہوا ہے، کیا ہمارے یہاں نوجوانوں کی کسی انجمن کے پاس دو چار سو روپیہ بھی نکلیں گے؟ حتیٰ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھی ایک لاکھ روپیہ نہیں ہے، لیکن جاپان کے نوجوانوں کی انجمنیں لاکھوں روپیہ بلا سودی قرضہ دے سکتی ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

دراصل یہی ہماری بے بسی کا سبب ہے، ہمارے ملک میں کس چیز کی کمی ہے؟ خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ تنظیم اور اسپرٹ مفقود ہے۔ جس کی وجہ سے ہم بے دست و پا ہوگئے ہیں۔

وطن پرستی کی خاطر خودکشی

جاپان میں خودکشی گناہ نہیں ہے۔ وہ اس اصول کے ماننے والے ہیں کہ "مصیبت کی زندگی بسر کرنے سے موت بہتر ہے" چنانچہ جہاں اُنھیں اس کا یقین ہو جاتا ہے فوراً عمل کر گزرتے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں اس قسم کے خودکشی کے واقعات درج ہوتے رہتے ہیں۔

خودکشی کے بیشتر واقعات کی تہ میں وطن پرستی کا جذبہ کام کرتا ہے، اکثر سپاہیوں اور عہدہ داروں سے اگر اپنے فرض کے انجام دینے میں کوتاہی ہو جاتی ہے تو فوراً وہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ جب ایک عرصے

[illegible] کو اس طرح سے کرنا کہ اس سے کچھ فائدہ مترتب نہ ہو) +

[illegible] فعل لازم [illegible] وقت [illegible] موافقت [illegible] فائدہ کا میش

[illegible] چال [illegible] جھکنا [illegible] (ظرافی) +

[illegible]

[illegible] لگاؤ ۔ علاقہ ۔ تعلق (۲) فعل [illegible]

[illegible] نسبت [illegible] ملاپ ۔ محبت ۔ موافقت [illegible]

[illegible] دوستی [illegible] اشنائی ۔ اتحاد (۴) پیار ۔ اخلاص +

ربط بڑھانا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) [illegible] ترقی دینا ۔ اتحاد بڑھانا ۔ دوستی بڑھانا

[illegible] بڑھانا ۔ [illegible] عبارت زیادہ کرنا +

ربط ضبط ۔ ع ۔ [illegible] میل ملاپ ۔ [illegible] ۔ راہ و رسم [illegible] +

ربط ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم [illegible] دوستی ہونا ۔ [illegible] ہونا ۔ تعلق ہونا [illegible]

ربع ۔ [illegible] حصہ ۔ چہارم [illegible] پاؤ ۔ ایک +

ربع مسکون ۔ ع ۔ [illegible] چوتھا حصہ جو آباد ہے ۔ ۔ باقی غیر آباد +

ربیب ۔ ع ۔ اسم [illegible] [illegible] لڑکا ۔ سوتیلا بیٹا ۔ پالک بیٹا +

ربیع ۔ ع ۔ اسم مؤنث (۱) [illegible] بہار [illegible] چیت اور بیساکھ [illegible] میں جیٹھ

اور [illegible] موسم [illegible] اساڑھ (۲) [illegible] اور کاتک

[illegible] یعنی چیت اور جیٹھ میں کاٹی جاتی ہے +

ربیع الآخر ۔ ع ۔ [illegible] ربیع الثانی ۔ ربیع کا دوسرا اور عربی سال کا چوتھا مہینا ۔

[illegible] مہینوں کے نام تجویز ہوئے یہ مہینا فصل ربیع کے

آخر میں آیا اس سبب سے اس نام سے موسوم ہوا) +

ربیع الاول ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ ربیع کا پہلا اور سال کا تیسرا مہینا ۔ [illegible] ۔ تقریباً جیٹھ

(چونکہ جن دنوں ان مہینوں کے نام رکھے گئے یہ مہینا ربیع کے اول میں آکر پڑا لہٰذا یہی نام رکھا گیا) +

ربیع الثانی ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو (ربیع الآخر) اہل عرب ربیع الثانی نہیں بولتے +

ریپو ۔ ہ ۔ اسم مذکر [illegible] (۱) دشمن ۔ بیری ۔ درجن ۔ بدخواہ (۲) سر ہوجانے

والا ۔ جم ۔ دھنی دینے والا ۔ کسی کام کے واسطے درپے ہوجانے والا +

ریپو ہوجانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ دشمن کی طرح سر ہوجانا ۔ پیچھے پڑجانا ۔ جم ہوجانا ۔ دہلیز کی

مٹی لے ڈالنا ۔ درپے ہونا +

رپٹ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ رپٹن ۔ پھسلن +

رپٹ پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ پھسل جانا ۔ لڑک جانا جیسے رپٹ پڑے کی ہر گنگا کہاوت ،

رپٹ ۔ (۲) اسم مؤنث (انگلش ۔ رپورٹ Report) کا بگڑا ہوا لفظ ہے ۔ خبر ۔ اطلاع

اگاہی [illegible] جو کسی جرم یا وقوعہ کی پولس میں دی جائے) +

رپٹن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ پھسلن ۔ لغزش ۔ پھسلاہٹ +

رپٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ پھسلنا ۔ لڑکنا ۔ کھسکنا +

رپ رپ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ ڈلکی چال +

رپ رپ چلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ ڈلکی جانا ۔ تیز تیز جانا ۔ جلد جلد جانا ۔ سرگرم رفتار ہونا

داب اپنی بغل میں ایک مرغا چلتا رپ رپ قدم ہے وہ مرغا (انشا)

رپلی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ ع ۔ روپیہ کی تصغیر بالتحقیر جیسے چار رپلی پر یہ مزاج (رپلڑی بھی کہتے ہیں)

رپورٹ ۔ انگلش (Report) اسم مؤنث ۔ (دیکھو رپٹ بمعنی خبر) +

رپہلی ۔ ہ ۔ صفت ۔ روپے کے رنگ کا + سفید +

رت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ موسم ۔ فصل ۔ سما ۔ ہر چیز کا زمانہ ۔ فصل (ربیع [illegible] سے) ہر

ایک فصل ۔ ہندی چھٹے موسموں میں سے ہر ایک موسم (جوکہ اہل ہند نے تمام سال کو

چھٹے حصے ذیل فصلوں پر تقسیم کرکے دو دو مہینے کی ایک ایک فصل قرار دی ہے) +

نام رت	ہندی مہینے	انگریزی مہینے
بسنت	چیت بیساکھ	مارچ اپریل
گرشما یا گرکھم	جیٹھ اساڑھ	مئی جون
برشا یا برکھا	ساون بھادوں	جولائی اگست
شرد	کوار کاتک	ستمبر اکتوبر
ہما یا ہیم	اگہن پوس	نومبر دسمبر
ششر	ماگھ پھاگن	جنوری فروری

رت آنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ موسم آنا ۔ فصل آنا ۔ زمانہ آنا + بہار آنا + ؎

جھولا جھلوائینگے لیجاکے چمن میں تجھکو رت کہیں آئے تو اے نور نظر ساون کی (دعا)

رت بدلنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ موسم و فصل کا تغیر ہونا ۔ تبدیل موسم ہونا +

رت پھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ موسم بدلنا ۔ موسم پلٹنا + ؎

نہ تو وہ پھول نہ سبزہ نہ وہ کلیاں نہ بہار رت کے پھرتے ہی چمن زار کا نقشا الٹا (بحر)

رت ہ ۔ اسم مؤنث ۔ رات کا مخفف جسکی جمع رتیاں آتی ہے (گیت یا مرکبات میں)

رت جگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) شب بیداری ۔ خدائی رات ۔ رات بھر جاگ خدا کا

نام لینا ۔ خوشی میں رات بھر جاگنا ؎

ہے شب وصل خوشی میں ہو بسر آج کی رات رتجگا کیجئے اے رشک قمر آج کی رات (بحر)

(۲) عو ۔ ایک قسم کی خوشی کی بنا رجو عورتوں میں شادی کے موقع پر یعنی بیاہ سالگرہ [illegible]

چھٹی مُنڈ چھٹائی وغیرہ میں رات بھر کرجاگی ہوکر دن کو دلائی جاتی ہے [illegible]

کے بعد غیر ممالک سے واپس آتے ہیں اور جاپانی زبان بھول جاتے ہیں تو شرم کے مارے خودکشی کر لیتے ہیں۔

ذمہ داری کا احساس

جاپانیوں میں عموماً اور عہدہ داروں میں خصوصاً ذمہ داری کا غیر معمولی احساس موجود ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوگا کہ ایک ذرا سی غلطی کی وجہ سے ایک صوبہ کے گورنر اور متعدد عہدہ داروں نے استعفا دے دیا اور ایک پولیس انسپکٹر نے خودکشی کر لی۔

بادشاہ سلامت کسی مدرسے میں تشریف لے جا رہے تھے، ان کی سواری کے آگے آگے پولیس کی ایک موٹر کار تھی، اتفاق سے اس موٹر سوار سے رہنمائی میں غلطی ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ سلامت مدرسہ میں نصف گھنٹہ قبل پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک پولیس افسر نے جو براہ راست پروگرام کی اس بے ترتیبی کا ذمہ دار تھا، شرمندگی کی وجہ سے خودکشی کر لی۔

در اصل ہوا یہ کہ شاہی جلوس کی رہنمائی کرنے میں اس نے اپنی ذمہ داری کا اتنا زیادہ احساس کیا کہ اس کا دماغی توازن درست نہ رہا اور حواس جاتے رہے۔ بس اسی گھبراہٹ میں اس سے یہ غلطی سرزد ہو گئی، جب اُسے ہوش آیا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا، چونکہ وہ سچا جاپانی تھا اس لئے اُس نے سوچا کہ خودکشی کے علاوہ اس غلطی کی اور کسی طرح تلافی نہیں ہو سکتی۔ بس اُس نے تلوار سے اپنا گلا کاٹ لیا۔

آج ہمارے لیڈروں میں سے جو روز نئی نئی پارٹیاں قائم کیا کرتے ہیں، کتنوں میں ذمہ داری کا ایسا احساس موجود ہے؟

جاپان کی پیروی کرو

ہندوستان میں ٹریموے چلانے والوں کی بے پروائی سے اکثر راہگیروں کی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں، اور اکثر یہ لوگ مجروح کو چھوڑ چھاڑ کر تیزی سے ٹرام بھگا لے جاتے ہیں۔ لیکن جاپان میں ٹریموے والے اُن کے بچانے کے لئے اپنے خون تک سے دریغ نہیں کرتے، ذیل میں ایک سبق آموز قصہ ملاحظہ کیجیے۔

ایک دن ایک ٹریم جو رلبے پر سے گزر رہی تھی، ایک پانچ سالہ بچہ قریب کے احاطہ سے نکل کر پٹری پر آگیا۔ ٹریم والا بہت کچھ چلایا لیکن کیا ہوتا تھا۔ بچہ ٹریم کی زد میں آگیا، اور اُس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی، فوراً ٹریم والا اُسے قریب کے ہسپتال میں لے گیا، اور اُس کے جسم میں خون داخل کرنے کے لئے خود اپنا خون پیش کیا۔

ذرا اس کا مقابلہ ہندوستان کے ڈرائیوروں سے کیجیے، لیکن سچ پوچھیے تو اس میں اُن کی کیا خطا ہے، اُنھیں یہ کبھی سکھایا ہی نہیں جاتا کہ ذمہ داری کا احساس بھی کوئی چیز ہے، وہ تو صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے صاحب بہادر کا پولیس میں رسوخ ہے، وہ ہمیں سزا سے بچا لائیں گے، اسی زعم میں وہ اس قسم کی ذمہ دارانہ حرکتیں برابر کرتے رہتے ہیں۔

چپراسی سے وزیر سلطنت

اخبار "نیچی نیچی" میں ایک قصہ شائع ہوا تھا جو میں یہاں درج کرتا ہوں، ٹوکیو کے امریکن سفارت خانہ میں ایک جاپانی چپراسی ملازم تھا، اس کا کہنا یہ تھا کہ انگریزی سیکھنے کے لئے اُس نے یہاں ملازمت کی ہے، سفارت کے فوجی افسر نے جب یہ دیکھا کہ اس سے کام نہیں چلتا تو اُسے برخاست کر دیا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ فوجی افسر اور یہ چپراسی دونوں کون ہیں، فوجی افسر تو جنرل پرشنگ تھے جو امریکہ کی فوجیں لے کر جنگ عظیم میں یورپ گئے تھے اور یہ نوجوان چپراسی جاپان کے موجودہ وزیر خارجہ کوکی ہروٹا ہیں۔ ذاتی ترقی کی یہ کیسی شاندار مثال ہے۔

وزیر پہلوانی کے استاد

جاپان میں وزیر اعظم سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ قلی تک ہر شخص وطن پرستی کے جذبہ اور ذمہ داری کے احساس سے معمور ہے، اور شیخی کے مغالطہ میں مبتلا نہیں ہے، ایک دفعہ میں نے ریلوے کے وزیر کا قصہ سنا تھا کہ اُنھوں نے خود انجن ڈرائیور کا کام کیا اور تین سو میل تک ریل چلائی، اب یہ معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے ایک جگہ پہلوانی (جوجٹسو) سکھانے کی اعزازی خدمت قبول کی ہے۔

مسٹر شینا اور چیدا وزیر ریلوے جوجٹسو کے ماہر ہیں، ایک دن وہ اپنا پرانا مڈل اسکول دیکھنے گئے اور اس فن کے متعلق لڑکوں کو بہت سی باتیں بتائیں، اس پر لڑکوں نے اُن سے درخواست کی کہ آپ مدرسے کے شمشیر کشتی کی خدمت قبول فرمالیں اور ہمیں جوجٹسو کی تھوڑی بہت تعلیم دیدیا کریں، اگرچہ سرکاری کاموں سے اُنھیں بہت کم فرصت ملتی ہے۔ پھر بھی انھوں

وعدہ کرلیا، کہ ہفتہ میں ایک دن وہ اسکول کے بچوں کو پہلوانی سکھانے آجایا کریں گے۔

دیکھیئے اس صورت سے وہاں کے سرکاری عہدہ دار قوم کی تعمیر کیا کرتے ہیں، اور اُسے قوی تر بناتے ہیں، لیکن ہمارے عہدہ داروں اور سرکاری افسروں کا حال تو آپ پر اچھی طرح روشن ہے، اس لئے اُن کے متعلق یہاں کچھ لکھنا ہی بیکار ہے، (ان کا پہلا قصہ ملاحظہ ہو)۔

وزیر انجن ڈرائیور

ایک دن جب سوہا لے اکسپرس اوساکا پہنچی تو پلیٹ فارم پر نئے وزیر ریلوے مسٹر شنیوا دچیدا کے استقبال کے لئے بہت بڑا مجمع تھا، لوگوں نے ساری ٹرین میں وزیر موصوف کو تلاش کیا، لیکن وہ کہیں نہ ملے، اسی اثنا میں ڈائننگ کار سے کچھ لوگ برآمد ہوئے جو تیل اور سیاہی میں لت پت تھے اور بالکل انجن ڈرائیور معلوم ہوتے تھے، "دیکھنا وہ ہیں ریلوے وزیر" کسی نے ان میں سے ایک فربہ آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، جو انجن کی طرف نہایت تیزی سے چلا جا رہا تھا، سب نے انھیں دیکھا اور پہچان لیا، اور پہچان لیا، مجمع اُن کی طرف بڑھا، لیکن اُنھوں نے اپنے قدم تیز کر دئے، اور بڑھ کر انجن میں اس جگہ بیٹھ گئے جو ڈرائیور کے لئے مخصوص ہے، اس کے بعد گاڑی چھوٹ گئی اور سب لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔

ڈاکو بھی ضمیر رکھتے ہیں

جاپان میں ڈاکو اور مجرم بھی ضمیر کی آواز سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں، ایک قصہ ملاحظہ کیجئے۔

ایک دن ایک نوجوان میگورو کے پولیس تھانہ میں داخل ہوا اور کہا کہ میں نے حال ہی میں ایک ڈاکہ ڈالا ہے لہٰذا مجھے گرفتار کرلیا جائے، اس نے بیان کیا کہ تین سال پہلے میں ڈاکہ کے سلسلے میں گرفتار ہوا تھا لیکن یہ وعدہ لے کر مجھے چھوڑ دیا گیا تھا کہ اگر پھر کبھی قانون کی خلاف ورزی کروں تو خود آکر پولیس میں اس کی اطلاع دے دوں گا، چنانچہ اس مرتبہ چوری کرنے کے بعد یکایک مجھے اپنا وعدہ یاد آگیا، اس لئے میں حاضر ہوا ہوں تحقیق کرنے پر پولیس کو معلوم ہوا کہ واقعی چار گھنٹہ قبل وہ ایک شخص کے مکان میں گھسا تھا، اور چاقو سے اُسے ڈرا کر اور کچھ روپیے کر فرار ہو گیا تھا۔

اس قسم کے بہت سے واقعات جاپان کے اخباروں میں ہر مہینے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بارہا مجرم خود اپنے سابقہ جرائم کا اقبال کرتے ہیں، اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں کافی سزا دی جائے۔

ہندوستان کی پیروی

جاپان میں اب ہندوستان کا قدیم طریقۂ تعلیم رائج ہو رہا ہے۔ یعنی گروکل کا وہ طریقہ جو اخلاق کے درست کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے زمانے میں وہاں بھی مندروں کے ملحقہ مدارس قائم تھے۔ اس قدیم طریقۂ تعلیم میں بہت سی خوبیاں تھیں، کیونکہ اس میں معلم اور متعلم کے درمیان براہِ راست تعلق قائم رہتا تھا جس سے بچوں کے اخلاق پر بہت اچھا اثر پڑتا تھا، محکمۂ تعلیم نے اب یہ طے کیا ہے کہ اس قسم کے مدارس کو از سرِ نو جاری کیا جائے، علاقہ آہیمے میں مسٹر ہدیو تکیدا نے پرانے طرز کا ایک نجی اسکول قائم کیا ہے۔ یہ قدیم طریقۂ تعلیم کا مکمل نمونہ ہے۔ سرکاری امداد سے عنقریب اسی قسم کے اور اسکول ملک کے طول و عرض میں قائم کئے جائیں گے۔

ہندوستانی مجسٹریٹ غور کریں

ان ہندوستانی مجسٹریٹوں کو جو انگریز افسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سیاسی مقدمات میں ملزموں کو سخت سزائیں دیتے ہیں۔ ذیل کے واقعہ پر غور فرمائیے۔

جاپان کے مجسٹریٹ حکومت کے اشارے پر نہیں چلتے۔ بلکہ خدا کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں، اور اسی سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ اخبار نچی نچی کا بیان ہے کہ خونی برادری کے ۱۴ ارکین نے نظامِ حکومت کو بدلنے کے لئے ایک وزیر مال کو قتل کرنے کی سازش کی تھی، ان کا مقدمہ گوتچرو فیوجی جج کی عدالت میں زیرِ سماعت تھا، جیسے جیسے فیصلہ سنانے کا دن قریب آتا جاتا تھا جج موصوف بھی مندر میں جاتے تھے، اور اپنی ہدایت کے لئے دعا کرتے تھے، سرکاری وکیل نے اس گروہ کے لیڈر نشو اُنوئی کے علاوہ تین دوسرے ملزمین کے لئے بھی سزائے موت کا مطالبہ کیا لیکن جج کو خدا نے توفیق عطا کی اور اُنھوں نے اُن کو بہت معمولی سزائیں دیں۔

اس مقدمہ میں ایک بودھ مشنری نے بھی صفائی کی جانب سے گواہی دی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگرچہ بودھ مذہب میں کسی کی جان لینے کی سخت ممانعت ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو قتل کر دینے کی اجازت ہے۔ جن سے ملک کو نقصان پہنچتا ہو اُن کا نام مسٹر نہیو بیاموٹو تھا اور یہ دیوتا کوجی مندر کے

(رسالہ اُصول میں دیکھو) +

رَجَب - ع - اسم مذکر - مسلمانوں کے قمری سال کا ساتواں مبارک مہینا جس میں جنگ کی ممانعت تھی - اسوج - جمادی الآخر کے بعد کا مہینا +

رَجسٹر - انگلش (Register) اسم مذکر - دفتر کی کتاب - یادداشت بہی چٹھا کتاب - روزنامچہ - کتاب حاضری +

رَجسٹری - انگلش (Registry) اسم مؤنث - اندراج فہرست - اوخال بہی داخلہ

رجسٹری کرانا - ا - فعل متعدی سرکاری بہی یا رجسٹر میں درج کروانا - دفتر میں چڑھوانا - درج فہرست کرانا +

رجسٹری کرنا - ا - فعل متعدی - رجسٹر پر چڑھانا + فہرست میں درج کرنا - سرکاری کتاب پر چڑھانا +

رجسٹری ہونا - ا - فعل لازم سرکاری دفتر میں چڑھایا جانا - سرکاری کتاب میں درج ہونا - سرکاری گواہی ہونا +

رَجعَت - ع - اسم مؤنث (۱) بازگشت - عود - واپسی - معاودت - لوٹاؤ - اعادہ (۲) شوہر کا اپنی مُطلّقہ کی طرف رجوع کرنا (۳) چاند اور شمس کے سوا کسی اور سیارہ کا اپنی معمولی گردش سے پھرنا (۴ - ا) رٹ - اڑ - ضد - ہٹ +

رَجعتِ قَہقَری - ع - اسم مؤنث - اُلٹے قدموں پھرنا + اس طرح واپس ہونا کہ منہ تو اُسی طرف رہے جدھر گئے تھے اور پیچھے سرکتے آئیں +

رجعت ہونا - ا - فعل لازم - رٹ لگنا - جِنی لگنا + ضد ہونا - ہٹ ہونا + بڑ لگنا - بکواس لگنا + جنون ہونا + سودا ہونا - کسی جلالی عمل کے سبب قصور شرائط اُلٹ جانے سے پاگل اور سودائی ہونا +

رَجمَنٹ - انگلش (Regiment) اسم مؤنث - رجنٹ - پلٹن - فوج - آٹھ سو یا ہزار جوانوں کا دستہ +

رَجّا بھر - ہ - صفت - ہندو - شمہ بھر - ذرا سا -

رَجنا - ہ - فعل لازم - اگھانا - سیر ہونا - مستغنی ہونا - شکم سیر ہونا - چھکنا +

رَجنی - س - اسم مؤنث (گیتوں میں) رات - رین - شب - نس - لیل جیسے سہنسر رجنی ترجمہ الف لیلے +

رجواڑا - ہ - اسم مذکر - راجہ کی عملداری - ہندو راجاؤں کا مُلک +

رُجُوع - ع - اسم مؤنث (۱) میل - میلان (۲) توجہ - رجحان (۳) بازگشت - اعادہ (۴ - قانون) اپیل - نظر ثانی - مُرافعہ +

رُجُوع کرنا - ا - فعل متعدی (۱) لوٹنا - بازگشت کرنا - واپس آنا (۲ - ا) متوجہ ہونا توجہ کرنا - التفات کرنا (۳ - ا) دائر کرنا - پیش کرنا - درخواست دینا +

رُجُوع ہونا - ا - فعل لازم - عود (۱) راغب ہونا - مائل ہونا - ملتفت ہونا - التفات کرنا جیسے خاوند کا رجوع ہونا (۲) متوجہ ہونا - توجہ کرنا (۳) دائر ہونا - پیش ہونا -

رُجُولِیَّت - ع - اسم مؤنث - مردی - مردمی - قوت باہ - قوتِ تولید - شہوت - باہ - خواہش جماع

رِجھانا - ہ - فعل متعدی (۱) خوش کرنا - آنند کرنا - محظوظ کرنا - مگن کرنا - مسرور کرنا ؎

ہم دلزدہ رہے ہیں انواع تلخی سنتے   اِن شکریں لبوں نے ہم کو رِجھا دیا ہے (میر)

(۲) مائل کرنا - لبھانا - موہنا - جادو سے فریفتہ کرنا - فریفتہ کرنا +

شیخ رکھتا تھا سدا حسن بتاں سے انکار   آج دکھلا کے تجھے خوب رِجھایا ہمنے (ممتاز)

رُچ - ہ - اسم مؤنث (ہندو) ۱ - رغبت - خواہش - چاہ - لالسا - کامنا - اچھا - (۲) بھوک - اشتہا +

رُچ رُچ کر - ہ - تابع فعل - رغبت سے - شوق سے - پیار سے + بجنبی - بافراط حسب دلخواہ

رُچ کر کھانا - ہ - فعل متعدی - رغبت سے کھانا - دل دیکر کھانا - شوق کے ساتھ تناول فرمانا +

رَچانا - ہ - فعل متعدی (۱) بنانا - پیدا کرنا - مخلوق پیدا کرنا (۲) بسانا - رمانا - خوشبوناک کرنا - معطر کرنا (۳) لال کرنا - سُرخ کرنا (۴) سامان پھیلانا - شادی لیکر بیٹھنا جیسے بیاہ رچانا (۵) مالوف کرنا - مائل کرنا - راغب کرنا +

رَچاوَٹ - ہ - اسم مؤنث - رنگت + رنگ کی شوخی +

رَچنا پَچنا - ہ - صفت - خوشگوار - منہضم - گوارا - جزو بدن ہونے والا +

رُچنا - ہ - فعل لازم (۱) بھانا - پسند ہونا - مرغوب ہونا - اچھا لگنا (۲) میلان ہونا - خواہش ہونا

رَچنا - ہ - اسم مؤنث (ہندو) خلقت - خلق - فطرت - قدرت - بناوٹ - ساخت - چراچر - دُنیا - جیسے رام نے رچنا رچی +

رَچنا - ہ - فعل لازم (۱) بنا - بنا رہنا - عادی ہونا - خوگر ہونا - بسنا - سمانا + معطر ہونا - خوشبوناک ہونا ؎

کوئی سر رکھ کے اسپر سو گیا تھا خواب میں اک دم   رچی ہے نکہتِ زلفِ معنبر میرے زانو میں (ناسخ)

(۲) رنگ لانا - رنگت دینا - سُرخ ہونا جیسے مہندی کا ہاتھوں میں رچنا (۳) شادی پھیلنا - بیاہ کی دھوم دھام ہونا - سامانِ شادی برپا ہونا ؎

تو اگر عطر دلہن کے لئے شادی رچ جائے   خودبخود بجنے لگے طبلۂ عطار ابھی

(۵) ربط ہونا - میل ملاپ ہونا - آشنائی ہونا (۶) مصروف ہونا - گانے بجانے یا عیش و نشاط میں مشغول ہونا (۷) سُر ملانا - آواز ملانا (۸ - متعدی) بنانا - ہست کرنا - ہستی میں لانا - پیدا کرنا - مخلوق کرنا - اُپجانا - اُگانا (۹) متکلم تالیف کرنا - تصنیف کرنا (۱۰ - متعدی) حاضر کرنا -

سب سے بڑے پروہت اور نشوانوئی کے استاد تھے، انھوں نے فرمایا کہ انوئی نے قومی جذبہ کے ماتحت بودھ مذہب کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کیا اس لئے خواہ اسے انتہائی سزا بھی دی جائے، لیکن اس کی روح ہمیشہ ملک کی خدمت کرتی رہے گی۔

اس ضعیف العمر پروہت نے ابتداً میں کہا کہ میں قانونی نقطۂ نظر سے انوئی کی وکالت کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ روحانی اعتبار پر اس معاملہ کو صاف کرنا چاہتا ہوں اور نشوانوئی کے فعل پر بودھ مت کے لحاظ سے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

نشو عرصہ تک میرا شاگرد رہا ہے، اور اُس نے بودھ مت کے تمام اصولوں کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ اس لئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ نشو نے یہ فعل مذہبی ناواقفیت کی بنا پر نہیں کیا، بلکہ ملک کے حالات نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا، بودھ مت میں ہر مخلوق کو حتیٰ کہ کیڑوں تک کو مارنے کی ممانعت ہے، لیکن اگر کل کی خاطر جزو کو یا تمام مخلوق کی خاطر ایک فرد کو مارنے کی ضرورت ہو تو بودھ مذہب اس کی اجازت دیتا ہے، مہاتما بدھ کے علاوہ تمام بودھ اوتار کوئی نہ کوئی ہتھیار لئے ہوئے ظاہر کئے گئے ہیں۔ یہ ہتھیار اسی لئے ہیں کہ مخلوق کے دشمنوں کو ہلاک کر دیں۔

نشو کو مستقبل میں بھی قوم کی خدمت کرنے کا موقع حاصل رہے گا، اگر قانون اُسے موت کی بھی سزا دیدے پھر بھی اس کی روح ہمارے درمیان رہے گی۔ نشو قومیت کے سچے جذبہ کا حامل ہے، اس لئے اگر ہم اسے مار بھی ڈالیں تب بھی اس کی روح اس اعلیٰ جذبہ کی حفاظت کرتی رہے گی، دراصل جاپانی قوم کا انحصار اسی جذبہ پر ہے۔

ذرا تصور کیجیے کہ اگر کوئی شخص ہندوستان میں کسی سیاسی قتل کے مقدمہ میں اس قسم کی گواہی دیتا تو اُس کا حشر کیا ہوتا؟ قاتل کی حمایت کے جرم میں اُسے گرفتار کر کے فوراً سات برس کے لئے بھیج دیا جاتا، یہ ہے ایک آزاد اور غلام قوم کا فرق۔

اسی مقدمہ میں جاپان کے طول و عرض سے ہزاروں لاکھوں عرضیاں لیکر حاضر ہوئے اور التجا کی کہ ملزموں کو بہت معمولی سزا دی جائے، کیونکہ اُن کی نیت نہایت اعلیٰ، بے غرضانہ اور وطن پرستانہ تھی، چنانچہ جج نے انھیں بہت معمولی سزا دی، گویا اسے رائے عامہ کے سامنے جھک جانا پڑا۔

بخلاف اس کے آپ کو یاد ہوگا کہ ہندوستان میں بھگت سنگھ کی جاں بخشی کے لئے لاکھوں آدمیوں نے میموریل بھیجے اور خود مہاتما گاندھی نے اپنی پوری قوت صرف کر دی، کہ محض اظہارِ دوستی کے طور پر لارڈ ارون بھگت سنگھ اور اُس کے ساتھیوں کو معاف کر دیں، لیکن سب کچھ بیکار ثابت ہوا۔

جاپانی فلسفہ

اخبار نچی نچی کے چیف ایڈیٹر مسٹر تکائشی نے جاپانی فلسفہ کو صرف ایک لفظ میں بیان کیا ہے، یعنی حوصلہ وہ لکھتے ہیں:۔

جاپانی قوم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ بڑھتے ہوئے حوصلوں کی حامل ہے۔ لوگ انفرادی و اجتماعی ہر حیثیت سے کبھی اپنی موجودہ حالت پر قانع ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔ جب تک حال ماضی سے بہتر نہ ہو، اور مستقبل حال سے بہتر نہ ہو، تو وہ اسے تنزل سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور صورت حالات کی بہتری کی کوشش کرتے ہیں، گویا جاپانی قوم کے فلسفہ کو صرف ایک لفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، یعنی

"حوصلہ، یا اولوالعزمی"

قطعہ

محنت سے نہ گھبراؤ، ہے اس کا اثر اچھا
سینچو گے جو محنت سے پھُوٹے گا شجر اچھا
جب کاوش و کوشش سے ملتا ہے صلہ سب کو
گر بوؤ گے تخم اچھا، پاؤ گے ثمر اچھا

(عظیم حیدرآبادی)

سامنے لانا۔ موجود کرنا۔ پیش کرنا (۱۱-ع) خاکا ڈالنا۔ ڈول ڈالنا + منصوبہ باندھنا۔ تجویز ٹھیرانا (۱۲-رر) نباس بدلنا۔ رُوپ بھرنا + وارنش کرنا روغن چڑھانا + مُنقّش کرنا۔ منقوش کرنا۔ مُرتسم کرنا۔

رَچنا پچنا الضیب ہو۔ ا۔ دعا۔ عو۔ کھانا پینا انگ لگے یعنی جزو بدن ہو +

رَچنی مہندی۔ ۸۔ اسم مؤنث۔ رنگدار مہندی۔ شوخ رنگ مہندی (۔ وہ حنا جو رنگ اچھا دے +

رچھا۔ ۸۔ اسم مؤنث (۱) رچھشا۔ محافظت۔ پناہ۔ حفاظت۔ نگہبانی۔ رکھوالی۔ بچاؤ۔ سہارن (۲) مدد۔ سرپرستی۔ تشفی۔ حمایت۔ کمک۔ (۳) امن۔ آسودگی۔ چین۔ آرام۔ صلح (۴) پالن۔ مہربانی +

رِحل۔ ع۔ اسم مؤنث (صحیح بفتح) ا۔ مسکن۔ منزل۔ پالان شتر (۲) وہ کرسی گھوڑی جس پر قرآن شریف رکھکر پڑھتے ہیں +

رِحلت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) کوچ۔ روانگی۔ کس + موت۔ مرت۔ انتقال۔ ارتحال +

رحلت کرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کوچ کرنا۔ رخصت ہونا۔ انتقال کرنا۔ گزر جانا۔ فوت ہونا۔ مرنا +

رِحِم۔ ع۔ اسم مذکر۔ بچہ دان۔ دھرن۔ گربھ استھان +

رحم۔ ا۔ اسم مذکر۔ عو۔ وہ چاولوں کا کچا حلوا جو خاص اللہ میاں کی نیاز کے واسطے کسی خوشی کی تقریب یا بیاہ میں عورتیں بناتی ہیں + (چونکہ خدا تعالیٰ یعنی رحیم کی نیاز دلوائی جاتی ہے شاید اس سبب سے یہ نام رکھا) +

رَحم۔ ع۔ اسم مذکر (۱) دیا۔ کرم۔ مہر۔ شفقت۔ کرپا۔ مہربانی (۲-ا) عفو۔ بخشش۔ مغفرت (۳-ا) ترس۔ دردمندی۔ ہمدردی۔ دلسوزی۔ رقت۔ رافت + خوف خدا +

رحم دل۔ ع + ف۔ صفت۔ دیاونت۔ مہربان۔ دیالو۔ ہمدرد۔ دردمند۔ رقیق القلب +

رحم دلی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ مہربانی۔ شفقت۔ دردمندی۔ ہمدردی۔ دلسوزی +

رحم کرنا۔ یا۔ کھانا۔ ا۔ فعل لازم۔ ہمدردی فرمانا۔ ترس کھانا۔ خوف خدا کرنا۔

رحم کھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ترس کھانا۔ خوف خدا کرنا۔ ہمدردی کرنا۔

دردمندی ظاہر فرمانا (مومن) غصے کے بدلے رحم نہ کھایا + کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا +

رَحمان۔ ع۔ صفت۔ مہربانی کرنے والا۔ دیاونت۔ شفیق۔ رحیم۔ کریم۔ آمرزگار۔ غفور۔ خداوند (اسکا اطلاق صرف ذات خدا پر ہوتا ہے مگر اردو کی بعض کہاوتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انمیں نیک اور صالح سے مراد ہے جیسے رحمان جو سے پلی پلی شیطان گودھا گوپا)

رَحمت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) دیا۔ کرم۔ مہربانی (۲-ا) بارش۔ مینہ برکھا (۳-ا) درود سلام۔ صلوۃ جیسے رحمت خدا اُن پر (۴) کلمہ تحسین و آفرین + شاباش۔ مرحبا۔ جزاک اللہ +

رحمت خدا کی۔ ا۔ محاورہ (یہ کلمہ ہے جو بظاہر مدح اور اصل میں مذمت پر دلالت کرتا ہے) آفرین ہے۔ شاباش۔ صد رحمت۔ بارک اللہ آپکا کیا کہنا۔ واہ واہ۔ واہ جی +

رحمت ہے۔ ا۔ محاورہ۔ آفرین ہے۔ شاباش ہے۔ مرحبا۔ کیا کہنا ہے نیز کلمۂ طنز +
کبھی صدمہ بگولے کا کبھی صرصر کی حمت ہے + ہماری خاک یوں اڑتی پھرے اے ابر رحمت ہے (دلیر)

رَحیم۔ ع۔ صفت۔ مہربانی فرمانے والا۔ دیاونت۔ مہربان +

رُخ۔ ف۔ اسم مذکر (۱) چہرہ۔ مُہرہ۔ رخسارہ۔ مُنہ۔ خد۔ گال۔ کلا۔ کپول + جام مے میں رخ ساقی جو نظر آہی گیا + گھر میں خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا (ظفر) (۲) طرف۔ جانب۔ سمت۔ پاسا (۳-ا) کنارہ۔ حاشیہ۔ افق۔ لب۔ سرا (۴-ا) شطرنج کے ایک مہرے کا نام جو سیدھا دو تک مارتا ہے (اس معنی میں بعض لوگ عربی قرار دیتے ہیں) (۵) توجہ۔ رجحان۔ میل۔ میلان۔ التفات (۶) سامنا۔ آگا۔ پیش +

رخ بدلنا۔ یا۔ پھیرنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) بیرخ ہونا۔ مُنہ نہ لگانا۔ اعراض کرنا۔ کم توجہی فرمانا۔ منہ پھیر لینا۔ کشیدہ ہونا (۲) سمت بدلنا + جدھر سے ہوتے تھے نظارہ ہائے یار ظفر + وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا (ظفر) (۳) دوسرے کی طرف ہو جانا۔ طرفداری چھوڑ دینا (رخ کا اطلاق تمام چہرے پر اور رخسار یا رخسارہ کا صرف گال یا اسکے لال حصے پر کرتے ہیں) +

رخ پھیرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ خفا یا ناراض ہونا۔ بیرخ ہونا۔ آزردہ خاطر اور دلگیر ہونا۔ بیزار اور کشیدہ خاطر ہونا + سمت بدلنا۔ اعراض کرنا +

رخ دیکھ کر بات نکرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ عو۔ توجہ سے بات نکرنا۔ دل دیکھ کر بولنا

حضرتِ اثرؔ لکھنوی اور میں

پروفیسر رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپوری ایم اے

نومبر ۳۰ء کے قیم میں جعفر علی خاں صاحب اثرؔ لکھنوی کی ایک تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر میں حضرتِ یگانہؔ اور حضرتِ صفیؔ کے دو ایک شعروں کے متعلق میرے خیالات پر حضرت اثرؔ نے اظہارِ ناخوشی کیا ہے۔ میرے خیالات اُن اشعار پر جولائی ۳۰ء کے نگار میں شائع ہوئے تھے۔ کبھی کبھی تو میں اس شبہ میں پڑ جاتا ہوں کہ کسی شعر پر وجد کرنا یا اس سے اپنے وجدان کو مجروح پانا اپنے اپنے مذاق کی چیز ہے اور بحث و مباحثہ محض ایک حد تک ممکن یا کارآمد ہوسکتا ہے۔ میرے والدِ مرحوم حضرتِ عبرتؔ کا ایک شعر یاد آیا:-

بگڑنا بننا حقیقت میں اتفاق پہ ہے
خوشی بشر کی مگر منحصر مذاق پہ ہے

خیر، میں اس کی کوشش کروں گا کہ جچے تُلے الفاظ میں حضرتِ یگانہؔ اور حضرتِ صفیؔ کے اشعار کی کچھ تحلیل کردوں، تاکہ اُن پر سختی سے جو اظہارِ ناپسندیدگی میں نے کیا تھا اس کے وجوہ اگر ممکن ہو تو حضرتِ اثرؔ پر واضح ہوجائیں۔ حضرتِ یگانہؔ کا شعر یہ تھا:-

نشیمن پھونکنے والے ہماری زندگی یہ ہے
کبھی روئے، کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

کبھی میرؔ تقی نے اپنے ایک شعر میں ایک قیامت کا ٹکڑا رکھ دیا تھا، "اے او چاک گریباں والے" اُن کے بعد کے شعراء نے بھی "والے" کے لفظ کو اشعار میں باندھا، اور کہیں کہیں سچے شاعرانہ انداز سے باندھا۔ مثلاً "اُن کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے" ذوقؔ، "دل جلے سینہ جلے اُف نہیں کرنے والے" امیرؔ، "آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے" داغؔ یا حضرتِ سائلؔ دہلوی نے بڑے سج دھج کی ایک غزل کہی ہے، "وہ تیکھی نوک پیکان والے وہ سوفار پر والے" یا عزیزؔ لکھنوی کا ایک شعر لے لیجئے؛

عزیز لکھنوی کا ایک شعر ہے۔

تکلف اک پڑ گیا تربت میں جان آنے لگی مجھ میں
ذرا او جانے والے قبر پر پھر مسکرا دینا

شبِ ہجر غمخوار کس کو بتائیں
ہمیں ہنسنے والے ہمیں رونے والے

دیکھئے کہ "والے" کا لفظ مندرجۂ بالا مثالوں میں کیا اثر پیدا کر رہا ہے اور کتنی خوش اسلوبی سے لایا گیا ہے۔ ان کے مقابلہ میں "نشیمن پھونکنے والے" کے لب و لہجہ پر غور کیجئے۔ اور کیا عرض کروں۔ لیکن پہلے کی مثالوں میں اور "نشیمن پھونکنے والے" میں کچھ فرق تو ہی ہے۔ اب ذرا اور تہ میں جائیے، خواہ یہ خطاب خدا سے ہو یا دوست سے یا دشمن سے۔ مگر یوں براہِ راست کسی سے کہنا کہ اے میرا سب کچھ جلا دینے والے، اے مجھے بے خانماں کرنے والے۔ اے "نشیمن پھونکنے والے" ظلم کی ایسی تشریح ہے جو مذاقِ سلیم پر گراں گزرتی ہے۔ شاعری اور غزل کی شاعری کا نازک دل اس لے دے اور اس تو تو میں میں سے بیزار ہوجاتا ہے۔ دیکھئے قاتل ایک ہی لفظ ہے۔ لیکن یہ ایک لفظ بھی صیغۂ حاضر میں استعمال کرکے کوئی ایسا شاعر جس کا مذاق اور وجدان تربیت یافتہ ہے اپنے شعر کو خراب نہیں کرتا، اے قاتل، او جفا کار، او بے وفا کہہ کر سوز و ساز نہیں پیدا ہوتا۔ شوخی اور چھیڑ چھاڑ کے مضامین کی اور بات ہے، لیکن حضرتِ یگانہؔ سے اگر کوئی کہے کہ آپ نے شوخی یا چھیڑ چھاڑ کا مضمون اس شعر میں لکھا ہے تو وہ برا مان جائیں گے۔

خاطر میں نہ لانا +

رُخ کرنا - ف۔ فعل متعدی (۱) مُنہ کرنا (۲) توجہ کرنا۔ متوجہ ہونا (۳) پھرنا۔ لوٹنا +

رُخ نہ کرنا - ف۔ فعل متعدی۔ توجہ نہ ہونا۔ خاطر میں نہ لانا۔ التفات نہ کرنا +

رُخ نہ ملانا - ف۔ فعل متعدی۔ متوجہ نہ ہونا +

رَخت - ف۔ اسم مذکر (۱) اسباب۔ اثاثہ۔ مال (۲) جامہ۔ لباس۔ پوشاک ملبوس

پہنا دیا ہے خلعت رنگ نو نے + رخت سیاہ دور شب تار نے کیا (ناسخ)

(۳) لوازمہ۔ سازوسامان (۴) - ف۔ رخت فروش۔ جوتی کا پُرزا جیسے واہ

کیا رخت ہے (۵-ا - عوام) ہیئت ترکیب۔ ٹھاٹ۔ وضع +

رُخسَار - ف۔ اسم مذکر۔ گال۔ عذار۔ کلا۔ کپول +

رُخسَارہ - ف۔ اسم مذکر۔ تصغیر رخسار۔ رخسار کا بالائی حصّہ +

رُخصَت - ع۔ اسم مونث (۱) اجازت۔ منظوری۔ رضامندی۔ اگیا۔ پروانگی۔ رضا

چمن کو دیکھ لیں چاک قفس سے اے صبا + ٹک اتنی دے ہمیں اپنی زباں سے رخصت (نظیر)

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکا ہے + مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلا ہے (ذوق)

(۲-ا) روانگی۔ کوچ۔ رفتگی۔ چلنا۔ جانا +

جو کچھ تھے ظلم و ستم وہ تو ہم نے سب دیکھے + امیدوار ہے اب یہ غلام رخصت کا (نظیر)

(۳-ا) وداع۔ جنازہ اٹھنے کا وقت +

ہے ترے بیمار کی رخصت جو آنا ہے تو آ + کوچ کی جلدی ہے یاں وان کیا سبب تاخیر کا (ممنون)

(۴-ا) مہلت۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ فرصت (۵-ا) اجازتِ رفتن۔ چلیں۔

جائیں۔ اجازت ہے + جاؤں ؟

دیکھ لی سیر حرم حضرت زاہد رخصت + آپ کا کعبہ مرا بتکدہ آباد رہے (نامعلوم)

رخصت دینا - ف۔ فعل متعدی (۱) اجازت دینا۔ پروانگی دینا۔ چھٹی دینا۔

(۲) مہلت دینا +

رخصت کا پان یا جام - ف۔ اسم مذکر۔ وہ پان جو چلتے وقت دیا جائے۔

یا وہ ساغر جو بوقت رخصت پلایا جائے +

خط منہ پہ لکھے جانا غریبی یہ جان دیگا + ناچار عاشقوں کو رخصت کے پان دیگا (میر)

چلا ہوں یار کی مجلس سے اب تو اے ساقی + مجھے پلا دے تو اب ایک جام رخصت کا (نظیر)

رخصت کرنا - ف۔ فعل متعدی (۱) اجازت دینا (۲) روانہ کرنا۔ وداع کرنا۔ بھیجنا

فلک سے کسکو توقع ہو ساری روٹی کی + کرے ہلال کو جب نیم نان سے رخصت (نظیر)

(۳) برطرف کرنا۔ موقوف کرنا (۴) ٹالنا +

رخصت ملنا - ف۔ فعل لازم (۱) اجازت ملنا (۲) چھٹی ملنا (۳) موقوف ہونا (۴) وداع

ہونے کی اجازت ہونا +

رخصت ہونا - ف۔ فعل لازم (۱) اجازت ہونا۔ پروانگی ہونا (۲) روانہ ہونا۔ وداع ہونا۔ جانا۔

بیاباں میں نہ ٹھیرے پھر ایک ذرہ نظیر + ہوے جب اس بت نامہرباں سے رخصت (نظیر)

(۳) مہلت ہونا۔ چھٹی ملنا (۴) مرنا۔ انتقال کرنا۔ چل بسنا۔ رحلت کرنا۔ کوچ کرنا +

رُخصَتانہ - ف۔ اسم مذکر۔ وہ نقدی جو چلتے وقت کسی رئیس کے دربار سے

عطا ہو۔ خلعتِ رخصت۔ انعام رخصت +

رُخصَتی - ف۔ صفت (۱) چھٹی پر۔ رخصت یافتہ (۲-پورب) وداع۔ دُلہن

کی روانگی (۳-پورب) وہ روپیہ جو وداع ہوتے وقت دیا جائے۔ سلامی۔ چلتی +

رُخنَہ - ف۔ اسم مذکر۔ کھنڈا۔ دیوار کا پھوٹا ہوا راستہ۔ چھید۔ سوراخ۔ موکھا۔

روزن + دریچہ۔ کھڑکی۔ غرفہ + جال۔ شگاف۔ دراڑ۔ درز (۲-ا)

مزاحمت۔ تعرض۔ اٹکاؤ۔ سدراہ۔ بھانجی۔ خلل۔ حرج۔ نقص۔ جھگڑا۔ فساد۔ فتنہ

رخنہ اندازی - ف۔ اسم مونث۔ بھانجی۔ مزاحمت۔ تعرض۔ روک۔ خلل +

رخنہ پڑنا - یا - **رخنے پڑنا** - ف۔ فعل لازم (۱) خلل پڑنا۔ نقص آنا +

وہ پھریں پلکیں اگر کھب گئیں جی پر تو دہیں + رخنے پڑ جائینگے واعظ ترے ایمان بیچ (میر)

(۲) جھگڑا پڑنا۔ فتنہ و فساد ہونا۔ عیب نکلنا۔ ؎ امانت

یوسف کی خریداری میں پڑ جائینگے رخنے + اُس شوخ نے کھڑکی سر بازار نکالی

رخنہ ڈالنا - ف۔ فعل متعدی (جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) چلتی گاڑی

میں روڑا اٹکانا۔ بھانجی مارنا۔ ہوتے ہوتے کام کو روکنا۔ خلل انداز

ہونا۔ حارج ہونا۔ مزاحم و متعرض ہونا + ؎

یہ کھلکے رخنے ڈالنا انکے حجاب ہیں + اچھے بُرے کا حال کھلے کیا نقاب ہیں (آزردہ)

رخنہ نکالنا - یا - **رخنے نکالنا** - ف۔ فعل متعدی۔ عیب نکالنا۔ کھوٹ ظاہر کرنا۔

عیب جوئی کرنا۔ نکتہ چینی کرنا + فساد کھڑا کرنا۔ فتنہ اُٹھانا۔ جھگڑا نکالنا +

داغ لگانا۔ کلنک لگانا + عذر کرنا۔ حیلہ حوالہ نکالنا +

رخنہ نکلنا - ف۔ فعل لازم۔ عیب نکلنا۔ نقص ظاہر ہونا۔ داغ لگنا۔

کیا پردے ہی پردے میں یہ رخنہ نکل آیا + اے غنچہ دہن منہ جو ذرا سا نکل آیا (قلق)

یارب کسنے چہرے سے اٹھا نقاب ہے + سو رخنے اب نکلنے لگے آفتاب میں (آزردہ)

رَدّ - ع۔ اسم مذکر (۱) واپس۔ لوٹانا۔ واپس کرنا۔ موڑنا۔ پھیرنا جیسے رد بدہ خرید ار خدا

(کہاوت) (۲-ا) انکار۔ نسخ۔ تردید۔ بطلان۔ کاٹ۔ جھٹلانا۔ دلیل توڑنا۔

(۳-ا) قے۔ استفراغ۔ اوک۔ اُلٹی +

رد کرنا - ف۔ فعل متعدی (۱) واپس کرنا۔ پھیرنا (۲) تردید کرنا۔ کاٹنا۔ ابطال کرنا۔

انھوں نے تو سوز لکھا ہے سوز۔ اور ایک کے بدلے متواتر اور مسلسل تین تین لفظوں میں ظلم کی تفصیل کی ہے۔ ضبط گناہ ہے نہ؟ آنسو روکنا گناہ ہے نہ؟ سچ ہے اٹھانے والے، او نشیمن پھونکنے والے، او مجھے کہیں کا نہ رکھنے والے۔ یہی کو سننے تو جانِ لطافت ہیں۔ عزیز لکھنوی کا ایک شعر سن لیجیے:

او ناشناسِ جنسِ وفا میں ترے نثار
کیا سوچتا ہے خوں بھری تلوار دیکھکر

"او ناشناسِ جنسِ وفا" میں بھی محبوب کو براہِ راست کچھ کہا گیا ہے۔ لیکن کہاں یہ شستہ اندازِ بیان اور کہاں "نشیمن پھونکنے والے" عزیز ہی کا ایک اور شعر سنیے:۔

بے خبر عشق کے آثار قدیہ نہ مٹا
جوش کھاتا ہے لہو نیزوں میں دیوانوں کی

معشوق کیا بلکہ دشمن کی جفا کا ذکر اور اس سے خطاب یوں کرتے ہیں۔ اچھا اب حضرت اثر کی اجازت سے میں آگے بڑھتا ہوں، جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت امیر مینائی کے وقت تک نشیمن یا آشیانہ پر بجلی گرنے کا ذکر تو شعر میں آجاتا تھا۔ لیکن نشیمن اجاڑنے یا پھونکنے کا ذکر شعر میں شاید ہی آیا ہو۔ لیکن جذباتی مدرسہ نے ایک بگڑی ہوئی ذہنیت کے تابع ہو کر ظلم ہونا کہنے کے بجائے ظلم کرنا کہنا شروع کیا۔ یعنی اظہارِ غم یا غم کا تاثر پیدا کرنے کے بدلے الزام دینا اور کوسنا شروع کیا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ غم اور احساسِ غم ایک ہی چیز نہیں ہے! بہرحال شاعری کے سوز و گداز میں اس مدرسہ کی سہل پسندی نے یہ اضافہ کیا کہ بجائے "گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو" یا بجائے

مجھ سا افسردہ دل بھی نہ ہوگا زمانے میں
بجلی بھی آکے سرد ہوئی آشیانے میں

لگے سے آشیانوں میں آگ لگوائی اور بجائے آگ لگنے کے آگ لگانے بلکہ آگ دینے کا قابلِ قدر ٹکڑا وضع کیا۔ اب شعر سنیے:۔

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

دوسرے مصرع کا کیا کہنا۔ لیکن باغباں اور اس کا یہ جرم بھی پہلے مصرع میں بیان ہو گیا۔ میں اس آگ کو ہوا نہیں دینا چاہتا۔ لیکن حضرت مصحفی کے ایک مشہور شعر میں "آشیاں اجڑ گیا" کے ٹکڑے کے ساتھ جفائے باغباں بھی آگیا ہے۔ اگر بے ادبی نہ ہو تو حضرت اثر سے میں عرض کروں گا کہ واردات اور سانحات کے بیان کرنے میں کسی شخص واحد پر الزام نہیں دھرنا چاہیے۔ غم اور درد سوز و گداز ٹریجیڈی کے عناصر کائنات میں سموئے ہوئے ہیں، یہ تاثرات ازلی اور ابدی ہیں، کیا فلسفۂ غم اور یاسیات کے اس پہلو پر حضرتِ اثر نے کبھی غور نہیں کیا۔ بہرحال بلند مذاق کے اشعار میں چارج شیٹ فریم نہیں کیا جاتا۔ دیکھئے میر کے یہ اشعار:۔

مصائب اور تھے پر دل کا جانا عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

یا:۔
وصل و ہجراں میں کہ یہ دو منزلیں تھیں عشق کی
دل غریب ان میں خدا جانے کہاں مارا گیا

یا مومن کا یہ شعر جس میں الزام دیا گیا ہے، مگر کن الفاظ میں:۔

میں بھی کچھ خوش نہیں جفا کر کے تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی

میر نے یہ نہیں کہا کہ اے مجھ پر مصائب لانے والے تو نے میرا دل لے لیا یا برباد کر دیا اور نہ یہ کہا کہ او جفاکار مجھے وصل و ہجر کے وسوسوں میں تو نے ڈالا اور ایسا کر کے میرے غریب دل کو نہ جانے کب اور کہاں قتل کر دیا۔ مصحفی کہتے ہیں:۔

باتوں میں یا اِدھر لعلِ فسوں گر نے لگایا دے پیچ اُدھر زلف اُڑا لے گئی دل کو

اس شعر میں بھی وہ عنصر موجود ہے جسے ٹریجیڈی پر بحث کرنے میں نقادوں نے (Theory of automatism) کہا ہے، یعنی واردات اور سانحات کا ناگزیر طور پر وقوع میں آنا، ظلم کیا نہیں جاتا ہے ظلم ہو جاتا ہے۔ لعلِ فسوں گر اور زلفِ پُر پیچ الزام سے بری ہیں، وہ اپنی جان لیوا دلفریبیوں کو کیا کریں؟ میں یہ مانتا ہوں کہ شاعری کو فلسفہ کے اصول بند نہیں کر سکتے۔ مصحفی کا یہ شعر ہے:۔

جب اُس نے اُٹھائی تیغ ہم پر ہاتھوں کی پناہ ہم نے کر لی

لیکن مصحفی کے پہلے مصرع کا تیور دیکھئے اور "نشیمن پھونکنے والے" کی بدمذاقی دیکھئے۔ ہاں ایک بات ذہن میں آئی ہے۔ میں نے جس (Automatism) یعنی ناگزیریت کا ذکر کیا ہے (آپ اُسے تقدیر یا قضا و قدر کہہ لیجیے، یا مسئلہ جبر و اختیار، یا حسنِ اتفاق) اسی کا احساس کرتے ہوئے نگار میں شائع شدہ غزل پر اپنے

منسوخ کرنا۔ اعتراض توڑنا۔ دلیل اُٹھا دینا (۳) ترک کرنا۔ نامنظور کرنا۔ (۴) قے کرنا۔ ڈالنا۔ اُلٹی کرنا۔ استفراغ کرنا۔

ردو بدل۔ یا۔ ردو قدح۔ ع۔ اسم مؤنث۔ الٹا پلٹی۔ طعنہ مہنہ (۵) ٹیڑھی ترچھی باتیں جو حالت بحث یا مکابرہ میں زبان پر لاتے ہیں۔ بحث۔ تکرار۔ حجت۔ مناظرہ۔ مکابرہ۔ حیص و بیص۔ سوال و جواب۔ جھگڑا ٹنٹا۔ گفت و شنید۔ نزاع لفظی۔ اکھاڑ پچھاڑ۔

ہوئی جو ردو بدل اپنی کتنی بار نظیرؔ ۔ تو اُس نے خط کا ہمارے نہ پھر جواب لکھا (نظیر)

مال جب اُس نے بہت ردو بدل ہی مارا ۔ دل اُٹھا اپنا وہیں ہم نے بغل ہی مارا (ذوق)

مجھے کام تجھ سے ہے اے جنوں نکلوں کسی کو نہ کچھ سموں

نہ کسی کے ردو قدح میں ہوں نہ اکھاڑے میں نہ پچھاڑ میں (انشا)

(قدح بمعنی شگافتن و شکستن و طعنہ زدن آیا ہے)۔

رد ہونا۔ ف۔ فعل لازم (۱) بطلان ہونا۔ غلط ثابت ہونا۔ منسوخ ہونا۔ ٹوٹنا۔

ردا۔ ف۔ اسم مذکر۔ تہ۔ طبق۔ پرت۔ ایک چنائی کے بعد دوسری چنائی کی اینٹ۔

ردا رکھنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ اینٹ پر اینٹ رکھنا۔ چنائی پر چنائی کرنا۔ ایک تہ کے بعد دوسری تہ رکھنا (۲) ایک دفعہ کھا کر دوسری دفعہ کھانا۔ کھائے پر کھانا۔

ردا۔ ع۔ اسم مؤنث۔ چادر۔ چادرہ۔ چدّر۔

شب فراق میں منہ جو منہ لپیٹا ہے ۔ خیال وصل میں چہرہ نہیں ردا اُلٹی (آتش)

ردّ و لکھڑ کوا۔ ہ۔ صفت۔ بادری سے نکالا ہوا اور رکھڑا ہوا۔ مردود۔ دھتکارا ہوا۔ خارج از مجلس نکما۔ خراب۔ ناکارہ۔ سفلہ۔ کمینہ۔

ردی۔ ع۔ اسم مؤنث (اردو میں بتشدید دال مہملہ بولتے ہیں) خراب شدہ کاغذ۔ نکما کاغذ۔ صفت۔ خراب۔ ناکارہ۔ نکما۔ استعمال شدہ۔ ڈاچ۔ ناقص۔ بگڑا ہوا۔ پھینک دینے کے قابل۔

ردیف۔ ع۔ اسم مؤنث (ماخوذ از ردف بمعنی سُرین) (۱) وہ شخص جو ایک گھوڑے پر کسی سوار کے پیچھے بیٹھے (۲) وہ لفظ جو غزل یا قصیدے وغیرہ کے مصرعوں خواہ بیتوں کے اخیر میں قافیہ کے پیچھے بار بار آئے۔

بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفرؔ ۔ مگر ردیف ہو ساری یوں ہی برابر کی (ظفر)

(۳) پیچھے کی فوج۔

ردیف وار۔ ع۔ ف۔ تابع فعل۔ ابجد کے حساب سے رکھا ہوا۔ ترتیب وار۔ باترتیب ہجّی۔ الف بے تے کی ترتیب سے۔

رذالہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) کمینہ۔ سفلہ۔ پاجی۔ فرومایہ۔ لچہ۔ گنڈا۔ کم ذات۔ جیسے رذالہ مست ہوا خدا کو بھول گیا (۲) شریر۔ بدذات۔ دنگئی۔ بدمعاش۔ شوخ۔ بے ادب۔ بے شرم۔ گالی گلوچ بکنے والا۔

رذالپن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سفلہ پن۔ کمینگی۔ فرومایگی۔ لچپن۔ پاجی پن۔

رذالی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ اطفال۔ گندی بات۔ نالائق اور ناشائستہ بات۔ فحش بات۔ بیحیائی کی بات۔

رذالے کا ٹھہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بے شرم اور بیباک آدمی۔ منہ پھٹ۔ منہ زور۔ بدلگام۔ گستاخ۔ بے ادب۔ بے حیا۔ دریدہ دہن۔

رذیل۔ ع۔ اسم مذکر۔ کمینہ۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ پاجی۔ جیسے رذیل کے دو سو اشراف کے سو (یعنی رذالوں کی دوکانیاں اشراف کی سو سے زیادہ ہیں)۔

رریانا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عوام۔ گڑگڑانا۔

ررکنا۔ ہ۔ فعل لازم (دہندر) کھٹکنا۔ چبھنا۔ جیسے آنکھ میں کچھ رڑکتا ہے۔

رز۔ ف۔ اسم مذکر۔ انگور۔ یا انگور کا درخت۔

رزّاق۔ ع۔ اسم مذکر۔ رزق پہنچانے والا۔ روزی رساں۔ کھانے کو دینے والا۔ خدا تعالیٰ۔

رزّاقی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ رزق رسانی۔ پروردگاری۔

رزق۔ ع۔ اسم مذکر۔ روزی۔ خوراک۔ روزینہ۔ کھانا۔ آزوقہ۔ اجوکا۔ وظیفہ۔ بھتا۔ روٹی۔ ان۔ اناج۔

رزق پہنچانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ روزی پہنچانا۔ خوراک مہیا کرنا۔

رزق کا کیڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ان کا کیڑا۔ اناج کھانے والا انسان۔

جو رزق کا کیڑا ہو ملے کیوں نہ اسے رزق ۔ رزاق سے پاتا ہے غذا سنگ میں کیڑا (جرأت)

رزائی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رنگے ہوئے کپڑے کی روئی دار دُلائی (۲) گنوار۔ لحاف۔ لبادہ۔ سوڑ۔ گدڑی۔

اس لفظ کی املا کی بابت محققوں کی دو رائے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا موجد محمد رضا نامی کوئی ہندی شخص ہوگا اسلئے ضاد معجمہ سے لکھنا چاہئے مگر زباندان فارس کے کلام میں یہ لفظ کہیں نہیں پایا جاتا ہاں میرزا بیدل نے جو ہندی نژاد تھے اس لفظ کو باندھا ہے بعض کی رائے ہے کہ ہندوستانیوں نے اس لفظ کو رزیدن سے بنایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ زباندان ولایت نے نہیں باندھا۔ ایک انگریز کی رائے ہے کہ رجائی سے رضائی ہو گیا۔ کیونکہ سنسکرت میں رجا بمعنی کپڑا آیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ بعض لوگ دائی منسوب چادر بھی قرار دیتے ہیں۔

رزلٹ۔ انگلش۔ Result اسم مذکر۔ نتیجہ۔ ثمرہ۔ نتیجہ امتحان۔

مذکورۂ بالا مضمون میں اس طرف اشارہ کیا تھا کہ دَورِ حاضر کی غزل میں حسن و عشق کا ذکر بجائے معشوقِ جفاکار، شوخ ستمگر اور بجائے عاشق کے جیتا اور جس طرح آرہا ہے، اتنا اور اس طرح پہلے نہیں ملتا، غزل میں جزئی تخصیص، اور محدود چیزوں پر زور نہیں دیا جانا چاہیے۔ اس میں کائناتی اور آفاقی وسعتیں سموئی ہوئی چاہئیں، "نشیمن پھونکنے والے" کہنے سے یہ کام نہیں چلتا، کیا جس اصول کا میں نے ذکر کیا ہے، اسی سے یہ اصول بھی متعلق ہے کہ اکثر موقعوں پر ضمیر کا حذف کر دینا محاسنِ شاعری سے ہے، تاکہ شعر شخصیت اور جزئیت کے عیب سے بچ جائے۔ تنگنائے غزل نے اپنے لئے یہ وسعتیں شروع ہی سے محفوظ کر لی ہیں اور خارجی و مخصوص چیزوں کا ذکر تفصیل و تخصیص اور اصناف شاعری کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

ایک شعر اصغر گونڈوی کا سُن لیجئے، یہ شعر حضرت اثر کو اس سے پہلے بھی متوجہ اور متاثر کر چکا ہوگا یا یہ میرا حسنِ ظن ہے؟

ایک میرا ہی فسانہ ازل تا بہ ابد — یوں نہ کرنا تھا مرے سامنے رسوا مجھکو

(سرودِ زندگی صفحہ ۹)

ڈرتے ڈرتے اپنا ایک شعر پیش کرتا ہوں۔

دلوں کی انجمن میں بزمِ یار میں نہیں ہوں اب — میں نقش تھا مٹا دیا، چراغ تھا بجھا دیا

ایک اور شعر اسی غزل کا

وہ سوز و درد مٹ گئے وہ زندگی بدل گئی — سوالِ عشق ہے ابھی، یہ کیا کیا، یہ کیا ہوا؟

ہر دو شعر کے دوسرے مصرع میں ضمیر حذف کر دی گئی ہے، میرے استاد حضرت وسیم خیرآبادی نے تبر کا جب یہ مصرع سُنا

دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

تو کہنے لگے کہ بجائے "آخر کام تمام کیا" کے "میرا کام تمام کیا" ہونا چاہیے تھا، میں تو استاد کا منہ دیکھکر رہ گیا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ حضراتِ لکھنؤ ضمیر کو حذف کرنے اور محذوفات سے عموماً بچتے ہیں، بلکہ محذوفات کو عیب بتاتے ہیں، اسی سے تو ان کے یہاں تو تو میں میں کی بھرمار رہتی ہے، بامحاورہ اور ٹکسالی اردو پر جان دیتے ہوئے اور اپنے اہلِ زبان ہونے پر ناز کرتے ہوئے بھی حال یہ ہے کہ ضمیر کو لطیف انداز سے جب محذوف پاتے ہیں تو نہایت معصوم ادا سے پوچھتے ہیں کہ شعر کا مطلب کہاں ہے، کس طرف ہے اور کدھر ہے؟" اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا۔

محذوفات کا لطف دیکھنا ہو تو اہلِ لکھنؤ کے خطاب و عتاب سے گذر کر شعرائے دہلی کا کلام دیکھئے۔ اب میں حضرت اثر کو "نشیمن پھونکنے والے" ٹکڑے سے تشکیک ہوتا ہوا اور اس پر سر دھنتا ہوا چھوڑ کر آگے بڑھتا ہوں، حالانکہ ذوقِ سلیم مجروح ہوکر اب بھی پوچھے جاتا ہے کہ یہ "نشیمن پھونکنے والے" کونسا اندازِ بیان ہے۔

"ہماری زندگی یہ ہے" اس غضب کا ٹکڑا ہے کہ بڑے سے بڑے شاعر کے یہاں کسی شعر کے پہلے مصرع کے آخری الفاظ یہ ہوتے تو وہ چونک اُٹھتا کہ اس مختصر مگر زبردست تمہید کے بعد دوسرے مصرع میں کیا کہوں معلوم نہیں کہ اس ٹکڑے کے بعد حضرت بجّود کے تخیل پر کیا گزری۔ بہرحال ان کی کاوش کا نتیجہ یہ الفاظ ہیں :-

کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

جنھیں دیکھ سُنکر بادلِ ناخواستہ داغ کا یہ مصرع یاد آجاتا ہے "بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا" حضرت بجّود کے دوسرے مصرع کے برابر مندرجۂ ذیل اشعار کے دوسرے مصرعے رکھئے تو حیذ باقی مدرسے کی سہل پسند رقت کا بھرم کھل جائے۔

شبِ فراق یہی مشغلہ تھا عاشق کا — کبھی چراغ جلانا کبھی بجھا دینا

(جگر گورکھپوری، ایم اے بعمر ۲۵ سال)

ترے کوچے اس بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا، کبھی اس سے بات کرنا
(مصحفی)

بیانِ مجبوری میں جس ضبط اور توازن کی ضرورت ہے، اُن کی مثال ان اشعار کے دوسرے مصرعے میں دیکھئے۔ نہ کہیں رونا ہے۔ نہ گانا ہے۔ مگر اس اعتدال میں اس نیچرل اندازِ بیان میں جو بات ہے وہ اس مصرعے میں کہاں :-

کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

اظہارِ اضطراب میں جسمانی حرکات و سکنات کو بھونڈے طریقے سے پیش پیش رکھنا، اس رونے تڑپنے، لوٹنے کے مظاہرے کو سوز و گداز کا دار و مدار بنانا زورِ بیان نہیں عجزِ بیان ہے، اظہارِ غم نہیں ہے، خلوصِ جذبات نہیں ہے، بلکہ جذبہ اور غم اپنے اوپر طاری کرنے کی کوشش ہے۔ لطافتِ شعر ان سستے داموں حاصل نہیں ہوتی، جسمانی اضطراب کا بالیقہ

رَزْم - ف - اسم مؤنث - لڑائی - جنگ - نبرد - معرکہ - جھجھ - جدال و قتال - رن

رزم گاہ - ف - اسم مؤنث - میدان جنگ - لڑائی کا کھیت - لڑائی کی جگہ -

رَزْمِیَہ - ف - تابع فعل - متعلق بہ رزم - رزم کا بیان +

رِزُولیُوشَن - انگلش Resolution اسم مذکر - منشا - تجویز - عندیہ - پیش نہاد - ارادہ - عزم + عقدہ کشائی - تشریح +

رَزِیڈَنٹ - انگلش Resident اسم مذکر - رہنے والا - یا ساکن - مقیم باشندہ - باسی - رئیس + وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار میں رہے +

رَزِیڈَنسی - انگلش Residency اسم مؤنث - مقام - ٹھکانا - گھر - مسکن وہ جگہ جہاں رزیڈنٹ رہتا ہے +

رِس - ہ - اسم مذکر - (ہندو) غضب - غصہ - کرودھ - خفگی - ناراضی - آزردگی + ہٹ - ضد - اَڑ - جیسے رس مارے رسائن ہوئے

رس کی سکی اوری سکھی تیری سہت سُہا + ٹھنڈے تتے یر گوں نوں اُگ بجھائے (دوہا)

رَس - ہ - اسم مذکر (۱) شیرہ + عرق - افشردہ - عصارہ - دودھ - شیر - سار - اناج وغیرہ کا دودھ (۲) جوہر - ست - عطر - نچوڑ - تت (۳) پارہ - زیبق سیماب جیسے رس مارے رسائن ہو یعنی پارہ مارنے سے جس طرح اکسیر بنتی ہے اسی طرح انسان غصہ مارنے سے کیمیا بن جاتا ہے (۴) منی - نطفہ - بیج جیسے رس پڑنا - یعنی بلوغ کو پہنچنا (۵) مزہ - ذائقہ - لذت - سواد - لطف - چاٹ + بہار - جوبن - مثلاً ہولی میں رس پڑ گیا یعنی ہولی کے موسم کا مزا آگیا (۶) خوشی - انبساط - عیش - نشاط - جیسے رس میں بس ملا دیا - یعنی عیش بھنگ کر دیا (۷) حُب - محبت - عشق - پریت + جوش + وَتوَلہ (۸) حلاوت - شیرینی - راست مزگی (۹) رقیق چیز - سیال چیز +

رس بھری - صفت (۱) رسیلی - رس دار - شیریں - مزیدار - لذیذ - پُر لطف - خوش ذائقہ + خمار آلودہ - نشیلی جیسے رس بھری آنکھ (۲) - مؤنث) انگلش Rasberry رسبیری کا بگڑا ہوا لفظ - پیلیوں کے مزہ کا پھل ہوتا ہے

رس پڑنا - ہ - فعل لازم (۱) منی پڑنا - نطفہ پیدا ہونا - بلوغ کو پہنچنا (۲) اناج میں دودھ پڑنا (۳) مزہ آنا - لطف آنا - رنگ پیدا ہونا (۴) کانوں کو اچھا لگنا (۵) فرحت حاصل ہونا - خوشی ملنا +

رس ٹپکنا - ہ - فعل لازم - جوبن اُمنگنا - مدھ ماتا ہونا - جوش جوانی میں بھرنا - دودھ ٹپکنا جیسے گیتوں میں "رس ٹپکے والی چھتین سے" +

رس کا بیدھا - ہ - صفت (ہندو) محبت کا مارا - عشق کا زخمی +

رس کی باتیں - یا - بتیاں - ہ - اسم مؤنث (۱) عشق و محبت کی باتیں - میٹھی میٹھی باتیں جیسے جوبن جوانی ہے دن دس کی میٹھا بول باتیں کر رس کی - (۲) لگاوٹ کی باتیں +

رس لینا - ہ - فعل متعدی (ہندو) مزہ لوٹنا - جوبن لوٹنا - حظ اُٹھانا - لطف اُٹھانا +

رَسا - ف - صفت (۱) پہنچنے والا - رساں - صائب + (۲-۱) صعود کرنے والا - بلند ہونے والا + دُور جانے والا +

برق ہو کر گرے گا پھر مجھ پر + نالہ میرا اگر رسا ہو گا - (ناظم)

ہوتا جو دلپذیر تو جاتا نہ دل سے دور + وہ نالہ کام کا نہ رہا جو رسا ہوا (۲)

رَسا - ہ - اسم مذکر - (ہندو) شوربا - یخنی - لپسیو +

رَسّا - ہ - اسم مذکر - رسن کلاں - موٹی رسّی - جیوڑا - ریسمان - طناب +

رَساتَل - س - اسم مذکر - زمین کا ساتواں طبقہ - پاتال - وہ جگہ جہاں عفریت راکھشش اور ناگ وغیرہ رہتے ہیں +

رِسالَت - ع - اسم مؤنث - پیغامبری + ایلچیگری - سفارت +

رِسالدار - یا - رِسلدار - ا - اسم مذکر (صحیح رسالہ دار) ایک رسالہ کا کمانڈر سو سواروں کا ہندوستانی افسر +

رِسالداری - ہ - اسم مؤنث - رسالہ کی افسری - ہزار سواروں کی افسری ایک ترپ کی افسری - رسالداری کا عہدہ +

رُسانا - ہ - فعل لازم (ہندو) (۱) خفا ہونا - ناراض ہونا - غصہ ہونا (۲) متعدی رُٹھانا - خفا کرنا - ناراض کرنا - اس معنی میں روسنا کا متعدی ہے +

رَساوَل - ہ - اسم مذکر (گنوار) گنّے کے رس کی کھیر +

رِسالہ - ع - اسم مذکر (مصدر بمعنی اسم مفعول) (۱) نامہ - مکتوب + چھوٹی سی کتاب (۲-۱) آٹھ سو یا ہزار سواروں کا دستہ +

رسالہ دار - ا - اسم مذکر (دیکھو رسالدار) +

رسالہ داری - ا - اسم مؤنث - دیکھو (رسالداری) +

رَسان - ہ - اسم مؤنث - آہستگی - دھیرج - نرمی - ملائمت - دھیماپن +

رَسائی - ف - اسم مؤنث (۱) پہنچ - باریابی - دخل - گذر - (۲) میل ملاپ - ربط ضبط (۳-۱) واقفیت - شناخت - علم - درک - مہارت - کاردانی (۴-۱) دھیرج - آہستگی

رسائی کرنا - ا - فعل متعدی - میل ملاپ کرنا - واقفیت اور شناسائی بہم پہنچانا +

بیان دیکھنا ہو تو یہ شعر دیکھئے :-

کیا تم کو خبر تم نے تو کروٹ بھی نہ بدلی
میں درد سے سو مرتبہ بیٹھا بھی اٹھا بھی (عبرت گورکھپوری)

یا :-
بجز دبوقت ذبح طپیدن گناہ ما
دانستہ دشنہ تیز نہ کردن گناہ کیست (غالب)

اسی سے تو میں نے کہا تھا کہ شعر میں رونے کا ذکر کرنا اپنے اوپر بڑی نازک ذمہ داری عاید کرنا ہے۔ زندگی میں رونا جتنا ہی آسان ہے شعر میں رونا اتنا ہی مشکل ہے، شاعر کو نرمی جذبات و احساس کی کڑی منزلوں سے گزر کر مقام گریہ پر پہونچنا ہوتا ہے۔

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے
آنکھوں میں ہے وہ قطرہ جو گوہر نہ ہوا تھا

رونے کا ذکر کون نہیں کرتا لیکن اب جس کو خدا دے۔ میرے والد مرحوم حضرت عبرت گورکھپوری کو نہ استادی کا دعویٰ تھا نہ بڑا شاعر ہونے کا، مگر ان کے دو شعر سنئے :-

تم نے پایا ہے کبھی وصل میں شاداں مجھکو
تم نے دیکھا ہے کبھی ہجر میں گریاں مجھکو

کوئی آنسو پوچھنے والا نہیں
میں نے پھیلائیں نگاہیں چار سُو

حضرت امیر مینائی کا یہ شعر دیکھئے :-

زانو پہ امیر سر کو رکھے
پہروں گزرے کہ رو رہے ہیں

حضرت عزیز کا یہ شعر دیکھئے :-

ابھی تربت دل پہ بیٹھے رہیں گے
ذرا اور کچھ دیر آنسو بہا لیں

نہ کہ اُٹھا کے لکھ دیا کہ "کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاک نشیمن پر" اس رونے کا رونا کہاں تک روئیں، اب دوسرا ٹکڑا لیجئے۔ کبھی سجدے کئے خاک نشیمن پر، میری جبیں کو ابھی شائستۂ سجدہ نہیں ہوئی۔ لیکن سجدہ کا ذکر جس کثرت سے اردو شعرا لاتے ہیں، وہ غالباً کوئی بہت اچھی چیز نہیں۔ سجدہ کرتے وقت پاؤں سر کے اوپر نہیں مگر جسم کے کچھ اور حصے تو سر کے اوپر ہو ہی جاتے ہیں۔ حضرت بجز و خاک نشیمن پر ناک اور سر رگڑنے کی تصویر کھینچتے ہیں، کبھی ہاتھوں میں اس خاک کو لے کر اُسے سینے سے اور سر سے لگاتے ہیں۔ اور خاک نشیمن پر سجدہ کیا ہو سکتا ہے۔ رونا ہو یا سجدہ سجدہ کرنا ہو۔ جلد جلد ہو یا دیر دیر ہو، مگر ذہن منتقل ہو جاتا ہے، ایک ہیجانی اضطراب کی طرف، بے اختیارانہ حرکات و سکنات کی طرف اور غم کی اس مصوری پر حضرت اثر جتنا چاہیں سر دھنیں، لیکن جیسا میں عرض کر چکا ہوں، اظہار غم میں ذرا روک تھام کی ضرورت ہے۔ رونا تڑپنا سینہ کوبی ثواب کی چیزیں نہیں ہیں۔ اور جہاں تک جمالیات یا فنون لطیفہ کا تعلق ہے وہاں تو فن مصوری میں بھی غم اور اضطراب کو نمایاں کرنے میں رنگ اور خط (Colour & line) سے حرکت کے اثرات کی بہ نسبت سکون یا ٹھہراؤ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، یعنی (contrast) سے کام لیا جاتا ہے۔

کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاک نشیمن پر

کا لہجہ بہت خود دارانہ نہیں ہے۔ نگار میں اس شعر کے متعلق میرے سخت الفاظ سے جو حضرت اثر کے دل کو چوٹ لگی تو کیا اچانک اسی وقت انہیں یہ بھی احساس ہو گیا کہ ہاں اس مصرع کا لہجہ اور یہ حرکات بہت خود دارانہ تو نہیں ہیں، کیونکہ

کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاک نشیمن پہ

اس میں جو حرکات و سکنات کی تصویر سامنے آتی ہے اس سے کچھ وہ بھی بیزار معلوم ہوتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ "اس میں رونے اور سجدہ کرنے کا صرف ذکر ہے، بیان واقعہ ہے، نہ کہ صورت حال جس شخص کا نشیمن پھونک دیا گیا ہے وہ نشیمن پھونکنے والے کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اسے بے خانماں کرنے والے کیوں حال پوچھکر (یہ حال پوچھنے کا زیر لب اضافہ ایجاد بندہ ہے، اور جس مصلحت سے کیا گیا ہے اسے کچھ میں سمجھتا ہوں کچھ حضرت اثر۔ خیر حساب دوستاں در دل) جلے ہوؤں کو اور جلاتا ہے۔ اب ہماری زندگی یہ رہ گئی ہے کہ کبھی خاک نشیمن پر روتے ہیں اور کبھی انتہائے غم و جوش محبت میں اس خاک پر سجدے کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قائل اس وقت نہ تو رو رہا ہے۔ نہ سجدے کر رہا ہے" (یعنی یہ حرکتیں وہ شروع کرے گا نشیمن پھونکنے والے کے چلے جانے کے بعد)

اس شرح داستان کے متعلق مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ حضرت اثر نے اپنی تحریر کا عنوان تو رکھا ہے "شعر مرا بمدرسہ کہ بُرد" لیکن میں تو مدرس ہوتا ہوا ابھی اپنے ناچیز مضمون میں تشریح و تفصیل کا یہ انداز

رسائی ہونا۔ ا۔ فعل لازم (۱) پہنچ ہونا۔ وصل پانا۔ بامیاب ہونا۔ (۲) میل ملاپ ہونا + صلح ہونا۔ آشتی ہونا +

رَسَائِنْ۔ س۔ اسم مذکر۔ اکسیر۔ کیمیا۔ وہ دوا جو پارہ یا کوئی دھات مار کر بنائی جاتی ہے +

رَسَائِنی۔ س۔ اسم مذکر۔ کیمیاگر۔ اکسیرگر +

رِسپانڈنٹ۔ انگلش (Respondent) اسم مذکر۔ (قانون) جوابدہ۔ پرتی بادی +

رُسْتَم۔ ف۔ اسم مذکر۔ (فارس کے بارہ مشہور پہلوانوں میں سے ایک بہادر پہلوان کا نام جو زال بن سام بن نریمان کا بیٹا اور تقریباً سنہ عیسوی سے نو سو برس پہلے موجود تھا۔ ہفتخوان مازندران کا رستہ طے کرکے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔ اور اسکی اخیر لڑائی اسفندیار سے ہوئی جس میں وہ نہایت مجروح اور مجبور ہو گیا مگر آخر کو حکمتِ عملی سے اُسکو ہلاک کرکے نام پایا (۲) بہادر۔ دھنتر۔ شجاع۔ جنگ آور۔ سورما۔ زبردست۔ شہ زور جیسے ایسا ہی تو رستم ہے +

رستم کا بچہ۔ ا۔ صفت۔ زبردست۔ دھنتر +

رستم خاں۔ ا۔ اسم مذکر۔ دھنتر۔ زبردست۔ بہادر۔ شجاع جیسے ایسے ہی رستم خاں ہو +

رستم کا سالا۔ ا۔ اسم مذکر (۱) معلوم (۲) بہادر آدمی کا رشتہ دار۔ زبردست۔ زور آور۔ کوتوال کا یار۔ جنتی کا دھگڑ۔ دھنتر ؎

عجب نقشہ ہے دنیا کا عجب عالم ہے عالم کا
کہ اب تو جو نرالا ہے وہی سالا ہے رستم کا } ظہور

(۳) شیخی باز۔ اترانے والا۔ بڑ کلّی۔ ڈینگیا۔ دون کی لینے اور تعلّی کرنے والا (جب چھپا رستم کہینگے تو وہاں اُس شخص سے مراد ہوگی جو بظاہر بڑا غریب اور در پردہ نہایت فتنہ انگیز اور پانچوں عیب شرعی ہوگا نیز اپنے کمال فن کی نسبت بھی بولتے ہیں جسکا ہنر وقت پڑنے پر ظاہر ہوتا ہے۔ صاحب جوہر +

رُستمی۔ ف۔ اسم مؤنث (گنوار) (۱) مردانگی۔ بہادری۔ جرأت۔ شجاعت۔ ملّ جھلّی (۲) زوراوری۔ زبردستی۔ دھنتری۔ حاکمی۔ راج۔ حکومت۔ تسلّط

رَسْتَہ یا رَسْتا۔ ف۔ اسم مذکر (مخفف رستہ)۔ صف۔ قطار۔ لنگ۔ پہاڑ + ایسے بازار یا گھر وغیرہ کی راہ جو ایک قطار یا صف میں واقع ہو (۲) راہ۔ سڑک۔ ڈگر۔ باٹ۔ طریق۔ پنتھ۔ شارع عام۔ شاہراہ (۳) طور۔ ڈھنگ۔ وضع۔ روش۔ طرز۔ روش (۴) قاعدہ۔ قانون۔ آئین

(باقی معنے راستہ میں دیکھو) +

رستہ بتانا یا بتلانا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) دیکھو رستہ بتانا ؎

ہم ایک رستہ گلی کا اُسکی دکھا کے دل کو ہوئے پشیماں
یہ حضرت خضر کو بتادو کسی کی تم رہبری نکرنا } داغ

(۲) ٹالنا۔ چلتا بتانا۔ رخصت کرنا ؎

کیا کرتے ساتھ رکھکے اُسے راہ یار میں · بہتر کچھو خضر کو رستہ بتا دیا (عارف)
ٹالا کئے راہ پر لا یا تو وہ جھینپ گئے · پہنچ کے گھر مجھے رستہ بتائیگا پھر گیا
راہ پر آتے نہیں راہ رستے قسمت کے پھیر · روند سے وہ بات کو بتا دیتے ہیں } امانت

رستہ بہکانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ایسی راہ پر ڈال دینا جس سے منزل مقصود پر پہنچے۔ گمراہ کرنا۔ ڈانواں ڈول پھرانا۔ راہ بھلانا۔ بھٹکانا +

رستہ بھلانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ (دیکھو رستہ بہکانا) +

رستہ پر آنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) سڑک پر پہنچنا۔ سیدھی راہ ہونا (۲) ٹھیک ہونا۔ قابو میں آنا + درست ہونا + ٹھیک بننا۔ سیدھا ہونا +

رستہ پکڑو۔ ا۔ ندا۔ راہ لو۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ ہوا کھاؤ۔ سدھارو +

رستہ پھٹنا۔ ا۔ فعل لازم۔ ایک رستے سے دوسرا رستہ نکلنا یا جانا۔ سڑک کا اُدھر خود بخود جو پھٹ جاتا ہے دل ۔ تم کدھر کو یہ رستہ پھٹے ہے (معروف)

رستہ چلتا۔ ا۔ اسم مذکر۔ مسافر۔ رہ گیر۔ راہی۔ بٹاؤ۔ بٹوہی۔ جاتری +

رستہ دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ منتظر رہنا۔ چشم براہ ہونا۔ انتظار کرنا۔ راہ تکنا۔ راہ دیکھنا +

رستہ روکنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ راہ گھیرنا۔ مزاحم ہونا۔ سدِ راہ ہونا +

رستہ کاٹ کے جانا یا چلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ کترا کے جانا۔ رستہ چھوڑ کے جانا۔ رستہ بچا کر چلنا ؎

وہ رستہ کاٹ کے چلتے ہیں اسلئے مجھسے · کہ کہتے ہیں کہ یہ خانہ خراب ستے ہیں (داغ)

رستہ کترانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ دوسرا رستہ لینا۔ سیدھا رستہ چھوڑ کر چلنا۔ رستہ کاٹ کر جانا۔ نظر بچا کر نکلنا +

رستہ لو۔ ا۔ ندا۔ دیکھو رستہ پکڑو۔

رستہ گھیر کر کھڑا ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ راہ روک کر کھڑا ہونا۔ بیچ میں کھڑا ہونا۔ رستہ روکنا۔ چلنے نہ دینا ؎

دیکھ مجھکو اپنے در پر یوں کہا منہ پھیر کے · یہ وہ دانا کس لئے بیٹھا ہے رستہ گھیر کے (جرأت)

رستہ میں جواب دینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ آدھے رستے چھوڑنا۔ بیچ میں جواب دینا

انمتیاز نہ کرسکا۔ اس کا فیصلہ حضرت اثر کریں کہ درس وتدریس کی بوسیری ناچیز تحریر سے آتی ہے یا کسی اور کی تحریروں اور تنقیدوں سے۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ حضرت اثر کی منقولہ بالا شرح بھی کیا شعر کو سوز و گداز کی مثال بناسکی۔ شعر میں درد پیدا کرنے کے لئے بڑی بے دردی کی ضرورت ہوتی ہے بڑے ضبط (restraint) کی ضرورت ہوتی ہے۔

چھوٹ کر اُن سے بہت بیدردہم بھی ہوگئے
ایک خنجر ہوگئے جب سے کھنچے قاتل سے ہم (راقم الحروف)

حضرت اثر کی عبارت کے ان ٹکڑوں پر غور کیجئے۔

"جس شخص کا نشیمن پھونک دیا گیا ہے، اسے بے خانماں کرنے والے کیوں حال پوچھکر جلے ہوؤں کو جلاتا ہے"۔ ہومر، ڈانٹے، رجل، شیکسپیر اور ڈکنس، اتنے سستے لہجے سے رقت نہیں پیدا کرتے تھے۔ غم اور اظہار غم دونوں فطری چیزیں ہیں مگر اس طرح چھیل نہیں جانا چاہیئے۔ غم کی فلسفیانہ ماہیت روک اور تنگی ہے (check in pain) وسعت (release) خوشی کی ماہیت ہے۔

فراموشی سے بامعنی بنادے قصۂ غم کو
زمانہ طول دیتا جائے کردے مختصر اتنا (راقم الحروف)

نثار پرسشِ غم کے، ترے کرم کے نثار
ہیں غیرتیں بھی کچھ اے دوست عشقِ رسوا کو (راقم الحروف)

نثار پرسشِ غم کے میں کیا کہوں اے دوست
کہ تجھ سے اب وہ مری سرگرانیاں نہ رہیں (راقم الحروف)

ہزار شکر کے پہلو خلوصِ عشق میں ہیں
سمجھ نہ اور کچھ ان شکوہ ہائے بیجا کو (راقم الحروف)

زندگی میں تو شائستہ اخلاق ہونا اور صدق و صفا پیدا کرنا تو معلوم مگر وجدانی اخلاق بھی کوئی چیز ہے اور شعر و شاعری کے اہم مقاصد میں ایک یہ بھی ہے کہ ایک تخئیلی اخلاق (ideal ethics) کی مثالیں پیش کی جائیں۔

مگر مصیبت تو یہ ہے کہ بد مذاقی جب ضبط کا ذکر بھی کرتی ہے تو شاعری کی روح کو چوٹ لگتی ہے، سودا کہتا ہے:۔

مت پوچھ یہ کہ رات کٹی کیونکہ تجھ بغیر اس گفتگو سے فائدہ، پیارے گزر گئی

یہ نہیں کہتا کہ کبھی روئے، کبھی تڑپے، کبھی سجدے کئے۔ لیکن ذرا لکھنؤ کے رنگ میں ایک مصرع اسی مفہوم کا سنئے:۔

تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی

کتنا بھونڈا انداز بیان ہے:۔

بات کہاں سے کہاں نکل گئی، لیکن آنسوؤں کو اور سجدے کو بھی نکلے سیر کردینا ملک و ملت کے لئے اور شاعرانہ وجدان کے لئے اتنا مضر رساں ہے کہ شاید مجھے اس تلخ نوائی سے معاف رکھیں گے۔ ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر اظہارِ غم میں غم کے خارجی پہلو جسمانی حرکات و سکنات کے ذکر پر سوز و گداز کا انحصار ہے تو یہ معائب میں داخل ہے نہ کہ محاسن میں، ایسا نہ ہوتا تو ہسپتال میں رونے کراہنے اور مریضوں کی حالت اور صورت کی تصویریں یا سڑکوں پر جو لنگڑے لونجے اور کوڑھی نظر آتے ہیں اُن کی حالت اور صورت کا بیان سوز و گداز پیدا کرنے کے لئے بہترین چیز سمجھی جاتی یا قبر کے اندر اجسام کے سڑنے گلنے کا بیان۔ نظم میں ان مناظر اور کراہتوں کا ذکر میں خود مستحسن سمجھتا ہوں، میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو ان چیزوں کو شاعری کا موضوع نہیں سمجھتے۔ ہاں لیکن غزل میں رونے تڑپنے کے مادی پہلو کو پیش کرنا بلکہ مرہم اور چوٹ کا ذکر کرنا بڑا عیب ہے۔ اسی احساس سے تو کچھ بے چین ہو کر حضرت اثر کو بھی کہنا پڑا کہ کوئی اس وقت نہ تو رو رہا ہے نہ سجدے کر رہا ہے۔ اس میں تو رونے اور سجدے کرنے کا صرف ذکر ہے (یہ صرف ملاحظہ ہو) بیان واقعہ ہے نہ کہ صورتِ حال۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس شعر میں رونا اور سجدہ کرنا فی الحال ملتوی کردینے کو ہم شعر کی جان سمجھیں یا

کبھی روئے، کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

میں جس فعل کا ذکر ہے براہِ راست اس فعل کو؟ بیان واقعہ کیا ہے۔ قائل کا ایسا کہنا یا ایسا کرنا، کیا ہماری زندگی میں جھوٹ اتنا سرایت کرگیا ہے کہ جو کچھ کسی خانماں برباد پر گزر رہی ہے جو اس کی زندگی ہے، جو وہ کر رہا ہے، اس حقیقت کو اس حقیقت کے بیان سے الگ کردیا جائے اور سچی بات سے قطع نظر کرکے یہ کہا جائے کہ "بیان واقعہ" کو سب کچھ سمجھئے اصل واقعہ کو کچھ نہ سمجھئے۔ رہی یہ بات کہ "تخیلہ کہنے والے کی تصویر حزن ویاس پیش نظر کرتا ہے نہ کہ رونے اور سجدہ کرنے کی جس کو وہ بیان کرتا ہے"

پھر اپنا بسر اپنا خراب رستے میں ۔ دیا نصیب نے اچھا جواب رستے میں (داغ)

رستہ گھیرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ رستہ روکنا ۔ مزاحم ہونا ۔ سدِ راہ ہونا +

رستے لگانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ رستے پر لانا اور بتانا ۔ راہ سے لگانا ۔ طرف بتانا ؎

ہے یہی راہ منزلِ مقصود ۔ خوب رستے لگا دیا تو نے (رشک)

رَسَد ۔ ف ۔ اسم مؤنث (۱) حصہ ۔ بخرہ ۔ نصیب ۔ بھاگ + بٹ ۔ بانٹ ۔ قسمت ۔ سہام (۲) جنس غلہ (۳) لائق ۔ مناسب جیسے حصہ رسد (۴ ۔ ا) ذخیرہ آذوقہ جو لشکر یا قافلے کے ہمراہ ہو ۔ (۵ ۔ ۹) غلہ کی آمدنی (۶ ۔ ا) راشن ۔ راتب ۔ خورش ۔ خوراک + ادوار ۔ بھوجن + بھتا ۔ زادِ راہ +

رسد پہنچانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ سامانِ خوراک اور جنس غلہ وغیرہ فوج یا لشکر میں بہم پہنچانا +

رسد رسانی ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ غلہ اور اجناس وغیرہ کا فوج یا لشکر میں پہنچانا ۔ غلہ رسانی +

رسم ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) لغوی معنی نقش ۔ نشان + رقم ۔ تحریر ۔ نوشت ۔ (۲) دستور ۔ قاعدہ ۔ آئین ۔ قانون ۔ ریت ۔ رواج ؎

ہے معطل اب زبانِ عامہ اور اپنی زبان ۔ رسم کی موقوف اُسنے نامہ و پیغام کی (ناسخ)

رسمِ انصاف اُٹھی خوب ہوا یہ ورنہ
زخمِ دل ہر کس و ناکس کو دکھانا ہوتا } مولا بخش قلق

(۳ ۔ ف) تنخواہ ۔ مشاہرہ ۔ ماہانہ ۔ وظیفہ ۔ مواجب (۴ ۔ ۹) عادت ۔ رویہ ۔ چال چلن ۔ طور و طریق ۔ روش ؎

قاتل کو وقتِ ذبح تماشا دکھائیں کیا ۔ ہمکو تو رسم یاد نہیں اضطراب کی (اضطراب)

(۵ ۔ منطق) کسی چیز کی عرضیات کے ساتھ تعریف (۶ ۔ ا) ایک کھیل کا نام جس میں ایک شخص دوسرے شخص سے پوچھتا ہے کہ تمنے کیا کھایا اگر اُسنے اسکے جواب میں کسی ایسے میوے یا چیز کا نام لیا کہ جسمیں ر ت س م تینوں آگئے اور دوسرا نہ بتا سکا تو وہ مات ہوگیا اور یہ جیت گیا) +

رسمِ ملک ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ دیس کی چال ۔ دیس ریت ۔ ملک کا طریق ۔ ملک کا رواج + عُرف عام +

رسم و رواج ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ دستور و قاعدہ ۔ ریت رسم +

رسم راہ ۔ ہ ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ ربط ضبط ۔ میل جول ۔ برتاؤ ۔ طریق ؎

ہم اُنسے مانگتے بوسہ بھی نقدِ دل دیکر ۔ جو ابن میں کی کچھ رسم و راہ پڑ جاتی (ظفر)

رسمی ۔ ع ۔ صفت ۔ عام ۔ معمولی + متوسط درجہ کا ۔ ریت کا + بازاری رواجی ۔ دوم قسم کا ۔ دوسرے نمبر کا +

رِسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) ٹپکنا ۔ چونا ۔ تراوش کرنا (۲ ۔ ہندی) خفا ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ کھنچنا +

رَسنا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (ہندو) (۱) زبان ۔ لسان ۔ جیبھ ۔ تلو ۔ ذائقہ ۔ مزہ ۔ چسکا (۲ ۔ فعل لازم) (مرکبات میں) رہنا +

رَسنا بسنا نصیب ہو ۔ ا ۔ محاورۂ عو ۔ رہنا سہنا ۔ پھولنا پھلنا نصیب ہو ۔ خدا خوش اور سرسبز رکھے ۔ خدا بھرا پُرا رکھے +

رُسوا ۔ ف ۔ صفت ۔ ذلیل ۔ خوار ۔ بے عزت ۔ بدنام ۔ فضیح ۔ رُو سیہ ۔ بے حُرمت ۔ بے غیرت +

رُسوا کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ بدنام کرنا ۔ فضیحت کرنا ۔ ذلیل و خوار کرنا + زبون کرنا +

رُسوا ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ بدنام ہونا ۔ ذلیل ہونا ۔ بے عزت ہونا ۔ لاج گنوانا ۔ خوار ہونا +

رُسوائی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ بدنامی ۔ بے عزتی ۔ فضیحت ۔ ذلت و خواری

رَسوت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (ایک تلخ دوا کا نام جو اسی نام کے درخت کی چھال سے بنائی جاتی اور اکثر آنکھوں یا پھنسیوں کی دواؤں میں پڑتی ہے) + شیرۂ خولان ۔ گرمی و سردی میں معتدل اور دوسرے درجے میں خشک ہے ۔ عربی میں اُسکو حضض کہتے ہیں) +

رُسوخ ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) اُستواری ۔ مضبوطی ۔ پکّی (۲) استقلال ۔ دھیرج ۔ قیام ۔ ثبات ۔ جماؤ (۳ ۔ ا) رسائی ۔ ربط و ضبط ۔ پہنچ ۔ مداخلت ۔ اعتماد ۔ اعتبار +

رسوخیت ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (رسوخ) +

رسُول ۔ ع ۔ اسم مذکر (۱) بھیجا ہوا + خدا کی طرف سے بھیجا ہوا + وہ نبی جو خدا کی طرف سے کتاب لیکر آئے (۲) قاصد ۔ پیغامبر ۔ پیک ۔ ایلچی ۔ نامہ بر ۔ دوت + مصراع

شترا سوار کسی کا تھا رسول ۔ (۳ ۔ ا) [illegible]

رسول شاہی ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ آزاد منش فقراء کے ایک فرقہ کا نام جسکے بانی رسول شاہ نامی ایک درویش کامل تھے خواجہ حبیب الدین

لیکن اسلوب بیان ہی تو مصیبت ڈھا رہا ہے۔ اسلوب بیان میں ایک ایک نہیں دو دو بے اختیارانہ حرکتوں کا ذکر ہے اور دو تصویریں پیش نظر ہو جاتی ہیں۔ آخر کچھ تعلق تو حزن و یاس اور حزن و یاس اور حزن و یاس کے اس اثر میں ہے۔ ایک اسلوب بیان تو یہ ہوتا ہے کہ کسی حالت کا ذکر کرنے میں اُسے اور لطیف بنا دیں، جیسے برق نغمہ یا برق آواز یا برق تبسم یا سازِ ہستی، یا زندانِ حیات یا میخانۂ عالم یا موج ہے کہ شعلہ بن جائے اور ایک اسلوب بیان یہ ہوتا ہے کہ لطیف چیز کو کثیف چیز سے تعبیر کیا جائے یعنی حزن و یاس کو یوں ظاہر کیا جائے کہ

کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

اور یہ کہہ کر جان چھڑالی جائے کہ رونے اور سجدے کرنے کا ذکر نہیں بلکہ حزن و یاس کا۔ بندہ نواز برق نغمہ میں بجلی و بجلی کا ذکر نہیں لیکن آواز کی ایک صفت کے لئے جو استعارہ استعمال کیا گیا ہے، وہ کتنا لطیف ہے اور میری محض یہ گزارش ہے کہ حضرت بیخود نے حزن و یاس ایسی پاکیزہ کیفیت کے لئے کثیف استعارہ استعمال کیا ہے یعنی رونے کا اور خاک نشیمن کو سجدہ کرنے کا مسلسل ذکر۔ اپنے رونے کا ذکر کافی تھا، کافی سے بھی زیادہ تھا۔ یوں کہتے تو کیا بات تھا۔

کبھی روئے کبھی چپ ہو رہے شاخِ نشیمن پر

میں نے آشیاں برباد چڑیوں کی حالت کا مشاہدہ کیا ہے۔ کچھ دیر بے چین ہو ہو کر آشیانہ ڈھونڈھنے کے بعد جس سکتے کے عالم میں وہ شاخِ نشیمن پر کھوئی ہوئی سی نظر آتی ہیں اس کو دیکھ کر میرا دل خون ہو گیا ہے۔ کبھی رونے کے بعد کبھی چپ ہو رہے کا ٹکڑا اسی انتہائے اضطراب کو ظاہر کر رہا ہے جس کا نام صبر اور ضبط ہے۔

ذرا سوچئے "نشیمن پھونکنے والے" میں پہلے ہی دو لفظ ذہن کو اس واقعہ کی طرف منتقل کر دیتے ہیں کہ نشیمن خاک ہو چکا ہے۔ اسی طرح "کبھی روئے" میں "روئے" کے لفظ میں بھی بڑی وسعت ہے۔ اس کے تو حضرت آثر بھی معترف ہیں کہ رونے سے حزن و یاس کی تصویر متخیلہ کے سامنے پیش ہو جاتی ہے: یا ابھی یہ تصویر نامکمل ہے۔ اور بغیر سجدے کے کام نہیں چلتا؟) پھر سجدے کے جو معنی میں نے لئے ہیں یعنی خاک نشیمن پر تڑپنا۔ اس خاک کو جوشِ اضطراب میں کبھی سینے سے لگانا، کبھی آنکھ اور جبیں سے لگانا، یہ سب باتیں بالواسطہ رونے کے ضمن سے ادا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے نشیمن پھونکنے اور رونے کے ذکر کے بعد خاک نشیمن اور سجدے سب کو حشو سمجھنا چاہیئے۔ حضرت بیخود نے غم کی طرف اشارہ کرنے کے بجائے غم کو رگید دیا ہے۔ میں نے حضرت بیخود کے دوسرے مصرعے کے بجائے جو مصرع تجویز کرنے کی جرأت کی ہے اس سے یہ تمام عیوب دور ہو جاتے ہیں۔ شعر کے معنی اور تاثیر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ "نشیمن پھونکنے والے" اور "کبھی روئے" اب بجائے مبتذل ٹکڑے معلوم ہونے کے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ ان ٹکڑوں کو وہی حشو وہی اسباب ابتذال کے "کیچڑ پانی" میں گرا رہے تھے جو "سجدے کئے" اور "خاکِ نشیمن" سے شعر میں آ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے نگار میں لکھا تھا کہ "یہ رونا نہیں ہے، یہ سوز و ساز نہیں ہے۔ یہ زخموں کی سینہ کوبی ہے۔ یہ اظہارِ غم نہیں، یہ جھک مارنا ہے، اور یہ ابتذال صرف لب و لہجہ سے پیدا ہو جاتا ہے" جس پر حضرت آثر اتنے جز بز ہو رہے ہیں۔ ارے صاحب اضطرابِ غم میں رونا، بلکنا، لوٹنا، تڑپنا، کپڑے پھاڑنا، چھاتی کوٹنا، سر دے دے مارنا، گھگھی بندھ جانا۔ سب کچھ ہوتا ہے۔ ہاں ان حرکات و سکنات پر فخر کرنا، ان کو اپنے کلچر اور اپنی تہذیب کے لئے مایۂ ناز سمجھنا کوئی بہت اچھی بات نہیں۔ روئیے، تڑپئے، برباد شدہ گھر پر سجدے کیجئے۔ مگر للہ شعر میں اور غزل کے شعر میں کچھ تو اعتدال برتئے۔ خصوصاً جب اردو غزل میں رونے کا ذکر اس کثرت سے ہے کہ اور زبانوں کی شاعری کا تو ذکر ہی کیا، فارسی میں بھی ایسا نہیں۔ اتنا تو نہ کھینچئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آدمی پھسلتا ہے اور بری طرح گرتا ہے۔ اک ذرا سی لغزش میں۔ جب میں نے پہلی بار حضرت بیخود کا شعر سنا تو پہلے مصرع سے لیکر دوسرے مصرع میں "کبھی روئے" تک کے ٹکڑے نے مجھ پر سحر کارانہ عمل کیا لیکن "کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر" کے ٹکڑے نے خود اس عمل کا ردِ عمل کر دیا۔ اس پھیلاؤ سے اسی التہاب سے طبیعت بیزار ہو گئی۔ پھسل کر گرے وہ اور چوٹ مجھے لگی۔ غالب کہتا ہے

مآل یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لئے

نہ کر... کبھی روئے کبھی سجدے کئے خاکِ نشیمن پر

اگر غم ہی کا مزہ پڑ گیا ہے تو ایسے شعر بھی ہو سکتے ہیں:-

صیاد اس طرح تو فریبِ سکوں نہ دے ۔ اس درجہ تو مجھے بھی غمِ آشیاں نہیں

(راقم الحروف)

عُرف شاہ فدا حُسین اِس فرقہ کے اخیر جانشین اور صاحبِ سجادہ تھے جنکے پیر مصنف جانشینِ رسُول شاہ تھے۔ شاہ فدا حُسین بھی بڑے کامل اور صاحبِ کرامات بیان کئے جاتے ہیں ۱۳۱۵ھ بمقامِ الور انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار اور تکیہ ضلع بلیغ میں موجود ہے۔ اور وہی رسُول شاہیوں کی گدّی کہلاتی ہے۔ یہ لوگ چار ابرو کا صفایا رکھتے اور صرف ایک عرقی یعنی لنگوٹی باندھتے اور شراب کو حلال سمجھتے ہیں۔ اِس فرقہ کے لوگ اکثر عالم اور فاضل ہوتے ہیں۔

رَسَوْلی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ گلٹی۔ وہ گرہ جو مواد کے سبب سے پیدا ہوجاتی ہے۔

رُسُوم۔ ع۔ اسم مؤنث۔ رسم کی جمع (۱) نقوش۔ نشان (۲) تنخواہ۔ مشاہرہ (۳) آئین۔ قوانین + عادتیں (۴۔۵) فیس۔ سرکاری خرچہ۔ سرکاری حق + اجُور۔ محنتانہ۔ مقررہ فیس + ؎

دے نقدِ جاں اسیر کہ قصّہ تمام ہو جلّاد کی کچہری میں کیا اصل رُسُوم کو (اسیر)

(۵۔۶) حقِ زمینداری۔ نذرانہ۔ بھینٹ۔ شکرانہ۔ حق +

رُسُومِ عدالت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ سرکاری خرچہ۔ کورٹ فیس۔ اسٹامپ +

رَسوئی۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) (۱) کھانا۔ طعام۔ بھوجن جیسے سوتی آدھی رسائن (۲) چوکا۔ باورچی خانہ۔ کھانا کھانے اور پکانے کی جگہ (جب پکی رسوئی کھینگے تو وہاں گھی یا تیل کے پکوان یا پوریوں سے غرض ہوگی جسے چوکے سے باہر بھی کھا سکتے ہیں۔ اور جب کچی رسوئی کھینگے تو وہاں چاول روٹی یا دال سے غرض ہوگی جسے چوکے سے باہر نہیں کھا سکتے) +

رسوئی بنانا یا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) کھانا طیار کرنا۔ طعام پکانا۔ روٹی پکانا +

رسوئی جیمنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھانا کھانا۔ خاصہ نوش فرمانا۔ تناول کرنا۔ بھوجن کرنا +

رسوئیا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) طعام پز۔ بکاول۔ باورچی۔ کھانا پکانے والا برہمن +

رَسّی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) رسن۔ ریسمان۔ موٹی ڈوری۔ جبل۔ طناب (۲۔۳) سانپ۔ مار۔ ناگ ؎

[illegible] ہو رسّی کا نام تم تو کچھ ناگ بھی ہو بلکی سی ہو (رنگین)

(۴) سوت کا لمبا پیمانہ +

رسّی بٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ رسّی کو بل دیکر بنانا۔ رسّی تیار کرنا + [illegible]

رسّی جل گئی پر بل نہیں جلا۔ کہاوت۔ دولت اور شروت جاتی رہی مگر غرور اور سرکشی نہ گئی یعنی ہرچند سزا پائی مگر بری عادت نہ گئی +

رسّی دراز کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ڈھیلی چھوڑنا۔ فرصت دینا۔ مہلت دینا۔ اغماض کرنا + ؎

خلق [illegible] ظالم کی رسّی کرنہ تو اے آسمان دراز [illegible]

رسّی دراز ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) رسّی کا طویل اور لمبا ہونا۔ (۲) مہلت ملنا۔ ڈھیل ہونا۔ طولِ مدّت ہونا۔ دور تک پہنچ ہونا ؎

پہنچا ہی [illegible] کی رسّی دراز ہے (ذوق)

(۳) عمر بڑی ہونا۔ عمر دراز ہونا ؎

مجکو نہیں زوال [illegible] رسّی ہے تیرے ظلم کی لئے آسماں دراز

رسّی ڈھیلی چھوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ لگام ڈھیلی چھوڑنا۔ مہلت دینا۔ خود مختار کرنا۔ مرضی پر چلنے دینا۔ آزادی بخشنا + اغماض کرنا۔ چشم پوشی کرنا

رسّی کا سانپ بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بے اصل بات کی دھوم مچانا۔ خیالِ غلط کو فروغ دینا +

رَسِیا۔ ہ۔ صفت۔ رس لینے والا۔ مزہ لوٹنے والا۔ شوقین۔ رسیلا۔ رنگیلا۔ چھبیلا۔ وضعدار۔ طرحدار + دھگڑا۔ مُشٹنڈا +

رَسِید۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) پہنچ۔ رسائی۔ دخل۔ باریابی (۲) کسی چیز کے وصول ہونے کی دستخطی نوشت۔ پہنچنے کا اقرار۔ وصُولی ہونیکی تحریر۔ خط الوصُول۔ یافتہ۔ بھرپایا۔ داخلہ ؎

برسوں گلی میں یار کی قاصد پڑا رہا نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی +

(۳) پتا۔ خبر۔ سُراغ جیسے وہ کبھی بات کی رسید ہی نہیں دیتا +

رسید دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پہنچنے کا کاغذ لکھ دینا۔ خط الوصُول لکھدینا

رسید کا ٹکٹ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ اسٹامپ جو رسُولیت کے کاغذ پر بحکمِ سرکار ایک آنہ کا لگایا جاتا ہے +

رسید کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی (بازاری) (۱) لگانا۔ مارنا۔ جڑنا۔ سہی کرنا۔ جیسے چانٹا رسید کیا (۲۔ محرطی) پہنچانا۔ دخول کرنا۔ باڑنا +

رسید نہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (اول معلوم۔ دوم پتا نہ دینا۔ خبر نہ دینا۔ سُراغ نہ بتانا) +

میں نے حضرت بیخود کے اس شعر کے متعلق لکھا تھا کہ:-

"موصوف نے غالباً یہ سمجھا ہوگا کہ وہ اس شعر کو انتخاب الفاظ، سلاستِ بیان، سادگی اور ترنم سے سوز و ساز کی آخری منزل پر لے گئے ہیں۔ مگر یہی جزئی خوبیاں اس شعر کو ابتذال کے گڑھے میں گرا رہی ہیں" میرے اس بیان میں اور بعد کے اس بیان میں کہ "یہ ابتذال صرف لب و لہجہ سے پیدا ہو جاتا ہے" حضرت آثر کو تصادم نظر آ رہا ہے، آثر صاحب کی صورت شکل اور ان کی شخصیت ایسی ہے کہ دیکھ کے عزت ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ حسین سے حسین سرخ ریشم کی ساری نہ سہی شروانی پہن لیں تو آپ کیا کہیں گے؟ کیا ان کے سنجیدہ حسن کو اس پوشاک کا شوخ و شنگ حسن بگاڑ نہ دے گا، حالانکہ یہ پوشاک اپنی جگہ ہر طرح حسین ہے۔ عورت کی آواز میں کتنی لوچ ہوتی ہے۔ اس کے لب و لہجہ میں کتنی دلفریبی ہوتی ہے۔ لیکن کسی حسین سے حسین مرد کی آواز میں اگر نسائیت آ جائے تو آپ کیا کہیں گے۔ یہی نا کہ حسین آواز ہے۔ لیکن اس شخص کے منہ سے بھدی بلکہ سمع خراش معلوم ہوتی ہے۔ باہم تردید و تصادم تو حضرت بیخود کے شعر ہی میں ہے کیونکہ اظہارِ غم اختصار چاہتا ہے، اور اُنھوں نے اطناب سے کام لیا ہے، اور اس اطناب اس حشو میں ایک حسین پشواز کا حسین گھیرا پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے شعر کا یہ لفظ فرداً فرداً منتخب لفظ ہے سلیس ہے، اور مترنم ہے، اور یہی حال اُن کے شعر کے ہر فقرے کا ہے، جس سے سلاستِ بیان پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن جب ان کا پورا کلمہ کان میں پڑتا ہے تو یہ لب و لہجہ اپنے سوز و ساز کے ساتھ مبتذل معلوم ہوتا ہے، ایک کم مشق شاعر تو کرخت اور کریہہ اور گران الفاظ استعمال کرنے سے ناکامیاب رہتا ہے۔ لیکن الفاظ کا ترنم ان کی سلاست اور شستگی وہ چیزیں ہیں جو بڑے بڑے مشاق شعرا کو ابتذال کے گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔ دو مثالیں ملاحظہ ہوں۔

یہ اپنا حال ہے اب شدّتِ بیماریٔ دل سے
سمجھتے ہیں مرے احباب میری بات مشکل سے (مصحفی)

یہ عالم ہے کہ منہ پھیرے ہوئے عالم نکلتا ہے
شبِ فرقت کے غم جھیلے ہوؤں کا دم نکلتا ہے (مصحفی)

طریقے ضبطِ غم کے نادلکش ایجاد کرتے ہیں
اُکھڑ جاتا ہے دم یوں کھینچ کر فریاد کرتے ہیں

لگی ہیں ہچکیاں دم توڑتا ہوں بسترِ غم پر
مصحفی شاید وہ بیاروں کو اپنے یاد کرتے ہیں (مصحفی)

ٹھیرو ٹھیرو ذرا اے ڈوبتے تارو ٹھیرو
دیکھ لوں آخری عالم شبِ تنہائی کا (نامعلوم)

یا یہی مصرع لے لیجئے۔

تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی

کون کہہ سکتا ہے کہ ان اشعار کی زبان کوثر میں دُھلی ہوئی نہیں ہے، لیکن لب و لہجہ سے ابتذال پیدا ہو گیا ہے، اسے یوں بھی سمجھ لیجئے کہ داغ دہلوی کی زبان کتنی مزیدار ہے، جتنی تعریف کی جائے کم ہے، مگر قرآن پاک کی آیتوں کے لئے داغ کی زبان وضع نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ قرآن پاک کی زبان سے داغ کے جذبات ظاہر کئے جائیں تو ابتذال پیدا ہو جائے گا، جی ہاں۔ اور لب و لہجہ سے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت بیخود کے اس شعر میں تو "رونے والے کے بگڑے ہوئے چہرے کے ساتھ ہی بہتی ہوئی ناک، اور منہ سے گرتی ہوئی رال، ناک کی سرخی اور تھرتھراہٹ اور آنکھ کی سُرخی اور گندگی بھی نظر آ رہی ہے، جس سے شعر نہایت گھنونا ہو گیا ہے" حضرت آثر کہتے ہیں "اس شعر میں رال وال کچھ نہیں بہتی"۔ میں تو حضرت آثر کی زبان میں صرف یہ کہوں گا کہ میرے بیان میں رال وال" کا صرف ذکر ہے، بیان واقعہ ہے نہ کہ صورت حال" وجدان کہنے والے کے بیان میں جو ابتذال پیدا ہو گیا ہے اس کی "تصویر پیش نظر کرتا ہے" اور بس۔ میری گزارش تو محض یہ تھی اور ہے کہ مہذب اور سنجیدہ نرم اور مترنم الفاظ استعمال کرتے ہوئے بھی حضرات لکھنؤ اکثر اس چیز سے نہیں بچ پاتے، جسے پھبتی کہتے ہیں۔ بجائے مناسب او مختصر اظہارِ غم کے اگر غم کو شعر میں رگید دیا جائے تو پھبتی پیدا ہو جائے گی، حضرت آثر نے مجھ ناچیز کا یہ شعر بھی پیش کیا ہے:-

یہ کہہ کے کل کوئی بے اختیار روتا تھا
وہ اک نگاہ سہی کیوں کسی کو دیکھا تھا

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ اگر حضرت بیخود کے شعر میں ابتذال ہے تو میرے اس شعر میں بھی ابتذال ہے، حضرت آثر نے حضرت بیخود کے شعر کے متعلق میرے بیان کو ترقی دینے، چمکانے، اور اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، اولاً تو میں نے فی نفسہٖ رونے کے لفظ کو سرے سے نہ ممنوع قرار دیا تھا نہ حرام، میں نے صرف یہ کہا تھا کہ رونے کا ذکر ذرا بچ کے کرنا چاہیئے۔

رَسِیدَہ - ف - صفت (مرکبات میں) پہنچا ہوا۔ بالغ۔ اختتام کو پہنچا ہوا جیسے عمر رسیدہ

رَسِیلا - ہ - صفت - (۱) رسدار - رس بھرا - عرق دار (۲) شیریں اور مزیدار - لطیف خوش مزہ - میٹھا - خوش ذائقہ - لذیذ (۳) رسیا - بانکا - خوش وضع - شیریں ادا - البیلا - چھیلا

رَسِیلی - ہ - اسم مؤنث - (۱) رسدار - عرق دار - (۲) وضعدار - طرحدار - بانکی - رنگیلی ◆

رَسِیلی آنکھ یا آنکھیں - ہ - اسم مؤنث - چشم بے گوں - چشم مخمور - نشیلی آنکھ - خوش وضع آنکھ - چشم مست ؎

قتل کرتی ہیں مجھ کو اُسکی رسیلی آنکھیں ۔ بھی ہیں خون کے بھری ہوئی رنگیلی آنکھیں (رند)

رِشْتَہ - ف - اسم مذکر - (۱) تاگا - دھاگا - ڈورا - تار - کاتا ہوا سوت (۲) لڑی - نظم - سلک (۳) ناتہ - قرابت - سمبند - برادری - خویشی - علاقہ - تعلق - اپنایت - (۴) سلسلہ جیسے بزرگوں کے نام کی ترتیب (۵) مجازاً نسل - جنس - خاندان (۶) - ف) ایک بیماری کا نام جس سے اکثر پاؤں میں زخم ہو جاتا ہے اور اُسمیں سے تاگا سا نکلتا ہے۔ نارو - نارواہ ◆

رِشْتَہ دار - ا - اسم مذکر - قرابتی - ناتہ دار - برادری کا بھائی - کوئی متعلق

رِشْتَہ داری - ا - اسم مؤنث - خویشی - قرابت - اپنایت - برادری - ناتہ داری ◆

رِشْتَہ کا - ا - تابع فعل - (۱) ناتہ کا - قرابتی - نسبتی - سمبندی - (۲) جو سگا نہو بلکہ غیر حقیقی - مجازی - کنبہ کا - وہ شخص جو قرابت قریبی نہ رکھتا ہو۔ جیسے رشتہ کا

رِشْتَہ کرنا - ا - فعل متعدی - (۱) نسبت کرنا - سگائی ٹھیرانا - تعلق پیدا کرنا (۲) بیاہ کرنا - شادی کرنا - نکاح کرنا ◆

رِشْتَہ ناتا - ا - اسم مذکر - (۱) قرابت - آپسداری - اپنایت - سگاوٹ - سگارت (۲) میل جول - میل ملاپ ◆

رِشْتے ناتے کا - ا - تابع فعل - عو - (۱) قرابتی - قرابت دار - رشتہ دار (۲) سگے کی برابر - سگے کی مانند - مجازاً اپنا - سگا ◆

رُشْٹ پُشْٹ - ہ - صفت (ہندو) ہٹا کٹا - قوی ہیکل - ہم - موٹا تازہ - تنومند - زبردست - زورآور - پُرزور - گاونڈور - بلی - چوشیدنا ◆

رَشْک - ف - اسم مذکر - (۱) ڈاہ - حسد - جلن - جلاپا - ایرکھا ؎

کبھی رشک رضیوں کی مجھے پائگاہ کا ۔ زائر ہوں آستانِ حبیب اللہ کا ◆ (سالک)

(۲) عداوت - دشمنی (۳) غیرت - شرم - (۴) جو نسبت کسی کی نعمت پاس کے زوال بغیر رشک کرنا - غبطہ - (۵) رقابت - حریف ہیں - ہم پیشہ ہونے کا حسد ؎

مرنا قبول رشک کے صدمے نہیں قبول ۔ ہم آئیں کیا رقیب تری انجمن میں ہے

رشک باہم ازل سے اصل ہے ۔ ایک کی شکل دوسرا نہیں

رَشکِ حُور - پَری - یُوسُف - ف - ع - صفت - ایسا خوبصورت جسکے حسن و جمال پر حور - پری اور یوسف کو بھی رشک آئے - نہایت حسین - بڑا ہی خوبصورت ◆

رِشْوَت - ع - اسم مؤنث - گھونس - ناجائز نذرانہ - اُجرتِ ناجائز - ظلم لینا

رِشْوَت خور - ا - اسم مذکر - رشوت لینے والا ◆

رِشْوَت دینا - ا - فعل متعدی - ناجائز نذرانہ دینا ◆

رِشْوَت سِتانی - ا - اسم مؤنث - رشوت لینا - گھونس لینا - ناجائز طریقہ سے روپیہ حاصل کرنا ◆

رِشْوَت کھانا یا لینا - ا - فعل لازم - ناجائز روپیہ لینا - ناجائز اجرت لینا - باوجود تنخواہ مستغیثوں کو دباکر یا بالانصافی سے کچھ لینا ◆

رِشِی - س - اسم مذکر - (ہندی) سنت - خداپرست سادھو - زاہد - عابد - تپسّی - مُرتاض - ولی - مُنی - جوگی - درویش ◆

رَشِید - ع - صفت - (۱) ہدایت یافتہ - ہدایت کیا ہوا - سیدھے رستہ پڑا ہوا (۲) تربیت یافتہ - تہذیب یافتہ - تعلیم یافتہ جیسے شاگرد یا فرزند رشید

رَصَد - ع - اسم مذکر - جنتر منتر - ستاروں کی گردش دیکھنے کا مینار - چبوترا - چوترہ - بارگاہ ◆

رَصَد گاہ - ع + ف - اسم مذکر - جنتر منتر ◆

رِضا - ع - اسم مؤنث - (۱) خوشنودی - خوشی - رضامندی - مرضی (۲) اجازت - مُہلت - رخصت - وطن جانے کی بلا وضع تنخواہ چھٹی جو تین سال بعد ملازم کو دی جاتی ہے ◆ فرلو ◆

رِضا مند - ع + ف - صفت - راضی - خوش - منظور کرنیوالا - اجازت دینے والا

رِضا مندی - ا - اسم مؤنث - خوشنودی - منظوری ◆

رِضا ہونا - پنجابی - فعل لازم - مرجانا - وفات پا جانا ◆

رَضاعَت - ع - اسم مؤنث - شیرخواری - دودھ پلانا ◆ بچوں کے دودھ پلانے کا زمانہ جو دو سال کا ہے ◆

رَضاعی بھائی - ا - اسم مذکر - دودھ شریک بھائی - کوکا - برادرِ رضاعی

رَضائی - ہ - اسم مؤنث - دیکھو (رزائی) ؎

وہ تنگی گوش ہے رضائی کی ۔ طرز چپکے ہے بے وفائی کی

رِضْوان - ع - اسم مذکر - داروغۂ بہشت - ایک فرشتہ کا نام جو بہشت کا دربان اور موکل ہے ◆

دوسرے یہ کہ میں نے اپنے برباد کرنے والے کو کوسا نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ میں اتنا بخیل کر نہیں رویا جس اطمینان سے حضرت تجوید کبھو روتے ہیں اور کبھی سجدہ کرتے ہیں۔ پھر بھی حضرت آثر کو اختیار ہے کہ وہ میرے اس شعر کو لکھنؤ زدگی کی مثال سمجھیں۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ انتقاد عالیہ تو یہ ہے بس کی چیز نہیں۔ مگر جیسے حضرت آثر نے حضرت تجوید کے شعر کے متعلق میری ہرزہ سرائی کو تسلیم کیا ہے، اسی طرح مفصل یا مکمل طور پر اس مضمون نے یا میرے پہلے مضمون تیسرے مضمون کی بحث کے سلسلہ میں میں نے جو "ہرزہ سرائی" کی ہے اُسے بھی ذرا ہاتھ لگا دیں اور اُجاگر کریں، خواہ یہ مشق ستم وہ میرے ہی کسی شعر پر کریں۔ میرے اپنے ملک ہندوستان پیدا کرے گا لیکن شعر سے متاثر ہونے والی جماعت شعراء کے قبیلہ سے زیادہ اہم جماعت ہے۔ اس جماعت کی خدمت ہر نقاد پر فرض ہے کہ ملک کا مذاق بلند ہو۔

میں نے حضرت صفی لکھنوی کے دو شعروں پر بھی کچھ لکھا تھا، اور یہ بھی حضرت آثر کو ناگوار ہوا۔ وہ شعر یہ تھے۔

دیکھئے کیوں کوئی تربت ہوگی   آپ کو مفت ندامت ہوگی
جب کبھی گورغریباں میں چراغاں کرنا   ایک ٹوٹی ہوئی تربت پہ بھی احساں کرنا

سب سے پہلے میں یہ بتا دوں کہ جناب صفی کے دوسرے شعر کا پہلا مصرع شاید یوں ہے "جب کبھی تازہ مزاروں پہ چراغاں کرنا" میری گزارش تھی کہ پہلے شعر میں ردیف کی شوخی نے شاعر کو اس امر پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں دیا کہ میں کتنی سستی چٹکی محبوب کی لے رہا ہوں، اور کتنی بازاری بات کہہ رہا ہوں کس خبیث روح کا اظہار کر رہا ہوں۔ مجھے یہ بھی کہنا چاہیئے تھا کہ دوسرے مصرع میں مفت ندامت کے ٹکڑے میں جو روزمرہ کا مزہ ہے اس نے بھی حضرت صفی کو مغالطہ میں ڈال دیا۔ دوسرے شعر پر میں نے صرف یہ کہا کہ خیر غنیمت ہے۔ البتہ احسان کرنا کچھ برائے بیت سا معلوم ہوتا ہے۔

مگر حضرت آثر تو متاثر اور متکیف ہونے پر تلے بیٹھے ہیں۔ پڑھوں میں کیف سے یوں راگ سے جیسے باجا، یا یوں کہہ لیجئے کہ ہم جان گئے اس کو وہ جس رنگ میں آئے۔ یہ بھی نہ سہی یوں کہئے کہ یاں امتیاز ناقص و کامل نہیں رہا۔ سنئے کیا کہتے ہیں "پہلا شعر ایک نشتر ہے جو دل میں پھرتا چلا جاتا ہے۔" پھر عاشق کے مرجانے کا ذکر ہے۔ پھر معشوق کو کوئی بتا رہا ہے کہ جس قبر کی طرف تجھے جذب عشق متوجہ کر رہا ہے، ہاں آپ کے چاہنے والے ہی کی تربت ہے اور اس کی محبت کی کشش ہے جو تربت کی طرف دیکھنے پر مجبور کر رہی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اسی درس و تدریس کے انداز میں کافی خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ مگر یہ اجنبی اپنے مرحوم دوست کے معشوق سے کہتا کیا ہے؟ حضرت صفی کے شعر کے الفاظ پڑھ لیجئے۔ اور اس کے لہجے پر غور کر لیجئے، سچ بتائیے کہ ایک شوخی ایک زہر چٹکی ایک طنز ایک اوچھا پن اس طرز بیان میں ہے یا نہیں اس شعر کو سنکر جو دھاڑیں مار مار کر روئے اور یہ کہے کہ مارے کیف کے میرا برا حال ہے اور یہ شعر ایک نشتر ہے جو دل میں پھرتا چلا جاتا ہے، اس شعر کے اوپر رشک آئے یا رحم یا غصہ یا ہنسی۔ میں نے تو خوش نصیبی یا بد نصیبی سے حضرت صفی کو یہ شعر بار بار پڑھتے سنا ہے۔ اور جس طرح وہ اس شعر کو ادا کرتے ہیں یا بتاتے ہیں اس میں چھیڑ چھاڑ ہی کا پہلو غالب رہتا ہے۔ ان حضرات نے کائنات کو، انسانیت کو، دنیا کی تمام قوموں کو اور خیالی معشوق کو بھی سخت دل جلاد اور قاتل سمجھ لیا ہے۔ اور خود ایسا دھان پان بنے بیٹھے ہیں کہ ایک مفروضہ ظلم کا تصور ہوتے ہی ٹپک پڑتے ہیں۔ کائنات تو سنگ دل ہے لیکن ان حضرات کا دل ایسا پانی ہے کہ ایک بات بار بار فرض کی جاتی ہے، مثلاً گورغریباں پر معشوق کا گزرنا، اور پھر کیا، بس پھوٹ پڑتے ہیں، اسی سے تو میں نے لکھا تھا کہ گورغریباں کا ذکر کرنا بھی رونے کے ذکر سے کم نازک ذمہ داری کا کام نہیں۔ حضرت صفی کے پہلے شعر کی بازاریت کے مقابلہ میں اس شعر کو دیکھئے:-

بدنام ہوگے جانے بھی دو امتحان کو
رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو (میر)

روزمرہ یوں باندھتے ہیں۔ نہ کہ

"آپ کو مفت ندامت ہوگی"

البتہ لطیف پردوں میں تو حضرات لکھنؤ بھی کہہ جاتے ہیں۔ اور دل ہی دل میں اُسے سوز و ساز سمجھکر روتے ہیں۔

دوسرے شعر کے بارے میں تازہ مزاروں پر چراغاں کرتا ہوا معشوق بھی کتنا انبساط آور اور کیف آور تخیل ہے۔ اور اس کے بعد بار بار یہ مصرع پڑھئے۔

ایک ٹوٹی ہوئی تربت پہ بھی احساں کرنا

اس مصرع کو مزے لے لے کر دس بار پڑھئے یا گنگنائیے، میرا ذمہ اگر طبیعت متنغض نہ ہو جائے۔

بہرحال کیف و اثر پیدا کرنے کے یہ بگڑے ہوئے انداز شعرائے دلی کے

توڑتے ہیں، تیرؔ و غالبؔ۔ دردؔ اور مظہرؔ جان جاناں کو تو یہ بات نصیب نہ تھی، یہ لوگ ذرا سنگدل تھے، انہیں یہ توفیق کیونکر ہوتی۔ رہ گئے حضرات لکھنؤ تو وہ ایسے اشعار سے جتنا بھی مائل بہ گریہ ہوں وہ اُن کا حصہ ہے، یہی تو غزل کی شاعری کی غرض و غائت ہے کہ ایسے اشعار سننے سنانے کے لئے صحبتیں کی جائیں۔

دو گھڑی مل بیٹھتے رونے رولانے کے لئے

حضرت آثرؔ کے الفاظ میں (یا مشاہدہ اور تجربے کے مطابق؟) ہی ہی، ہو ہو اور ہبوں ہبوں کے بعد "(جس میں دانت بھی نمایاں ہو جاتے ہیں) یہ حضرت آثرؔ آپ نے بالکل سچ کہا، پھر یہ مصرعے پڑھے جائیں کہ جانے دیجئے، کرم کیجئے، ادھر نہ دیکھئے

آپ کو مفت ندامت ہوگی

اس کے بعد بالکل اس سے الٹی خواہش ظاہر کی جائے، اور پہلے سے زیادہ چلا کر کہا جائے کہ

ایک ٹوٹی ہوئی تربت پہ بھی احساں کرنا

سچ ہے حضرت آثرؔ اسی احسان کرنا کے ٹکرے نے شعر کو نشتر بنا دیا نہ؟

میں پوچھتا ہوں کہ کیا دلّی کے مسلمان شعرا ہندوؤں کی طرح جلائے جاتے تھے۔ کیا قبر کس چیز کا نام ہے اسے وہ نہیں جانتے تھے، پھر وہ ایسے شعر کیوں نہیں کہتے تھے، شاید وہ سوز و ساز میں حضرت صفیؔ سے کم تھے، بندہ نواز واحد وجہ ایسی باتوں سے اُن کے بچنے کی وہی تھی جو میں نے بتا دی تھی، یعنی بازاریت اور خباثت سے نفرت۔

ہاں آپ ضرور ایسے اشعار سے لذت یاب ہوں اور بزعم خود اسے "وجدان اور ذوقِ سلیم" بتائیں۔ اس سے اکثر لوگ بے بہرہ ہی ہیں، بقول آپ کے، مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا، اب میں بھی کہتا ہوں کہ حضرت بیخودؔ کے ایک شعر اور حضرت صفیؔ کے ان دو اشعار میں آہ کیا لطفِ زبان ہے، کیا سوز و ساز ہے، کتنی گہری کیفیت ہے، بار بار پڑھنے جی نہیں بھرتا وغیرہ وغیرہ وغیرہ، واقعی یہ دونوں حضرات بہت بڑے حسن پرست اور بہت بڑے عاشق تھے، انہیں کچھ نہ کہو۔

عورت

کبھی اک رازِ عریاں ہے کبھی اک رازِ پنہانی　　کبھی بہتا ہوا دھارا کبھی ٹھیرا ہوا پانی
نیاز و نازکی بانی، نقوشِ زیست کی بانی　　جو سچ پوچھو تو عورت ہے اساسِ قصرِ انسانی
محبت ابتدا اس کی محبت انتہا اس کی　　یہ دیوانی محبت کی محبت اس کی دیوانی
طبیعت کی اُمنگیں ہیں جواں عورت کی ہستی سے　　مٹا دیتی ہے لوحِ دل سے یہ نقشِ پریشانی
مصور بھی سمجھتا ہے تمنا اپنی عورت کو　　بڑھا دیتا ہے موئے کلک سے اس کی درخشانی
وہ اپنے دل کو نورِ عشق سے جب جگمگاتا ہے　　سکھا دیتا ہے حسنِ مہروش کو لمعہ افشانی
محبت اس کی فطرت میں ہے نفرت اس کی طینت میں　　کبھی الفت کی دیوانی کبھی نفرت کی دیوانی

نہ سمجھا آج تک دُنیا نے عورت کی حقیقت کو
سراپائے محبت کو سراپائے عداوت کو

ابراہیم ہوشؔ کلکتہ

رفتار وگفتار - ف - اسم مؤنث - چال ڈھال - طور طریق - چال چلن +

رُفتگی نکالنا - ۱ - فعل متعدی (بیگمات قلعہ) گلا آنا رنا - بوجھ اُتارنا - پچھڈا آنا رنا - جیسے دو چار دفعہ آئیں گئیں - رفتگی نکالی ربط بڑھایا (بیگماتی) +

رفت وگزشت - ف - صفت - گئی گزری - ٹال ٹول +

رفت وگزشت کرنا - ۱ - فعل متعدی - باز آنا - جانے دینا - معاف کرنا - خیال نہ کرنا + دبانا + پنڈ چھوڑنا - باز رہنا - آیا گیا کرنا - خاک ڈالنا +

رفت گزشت ہونا - ۱ - فعل لازم - گزرنا - بیتنا - گیا گزرا ہونا - آیا گیا ہونا - دبنا - خاک پڑنا +

رفتہ رفتہ - ف - تابع فعل - بتدریج - ہوتے ہوتے - آہستہ آہستہ - سہج سہج - ہوتے ہوتے +

رَفرَف - ع - اسم مذکر - اسرافیل علیہ السلام کے تخت کا نام + وہ سواری جس پر رسول مقبول معراج میں سدرۃ المنتہیٰ سے بارگاہ احدیت تک تشریف لے گئے +

رَفع - ع - اسم مذکر (۱) اٹھانا + بلندی - ارتفاع - اونچائی - اٹھاؤ - اٹھان - (۲) چھوڑنا - باز رہنا (۳) ضمّہ - ضم - پیش +

رفع شر یا فساد - ع - اسم مذکر - دفع فساد - جھگڑا مٹانا +

رفع دفع کرنا - ۱ - فعل متعدی - دور کرنا - مٹانا - دبانا - جانے دینا - معاف کرنا - باز رہنا - خیال نہ کرنا - ہٹانا +

رفع کرنا - ۱ - فعل متعدی - نکالنا - ٹالنا + برلانا - جیسے - رفع حاجت کرنا +

رفع ہونا - ۱ - فعل لازم - جانا - دور ہونا - جاتا رہنا +

رِفعت - ع - اسم مؤنث - بلندی - اونچائی - عروج - اوج - برتری - عالی مرتبہ ہونا - منزلت - درجہ - قدر - جاہ و منصب - پایہ - شرف - بزرگی +

رَفل - انگلش Rifle اسم مؤنث[1] (۱) ایک قسم کی بندوق - دھماکا + ٹپکیا +

اتنی شکار گاہِ جہاں میں ہے آرزو میں سامنے ہوں اور تمہارا رفل چلے (آتش)

(۲) - مذکر ایک قسم کی نہایت باریک تنزیب - بہت باریک ململ یا نینسکھ +

رَفو - ع - اسم مذکر - کپڑے کی درستی - پھٹے ہوئے کپڑے میں تاگے بھر کر برابر کرنا - کپڑے کی مرمت - ایک قسم کی سلائی - تاگوں سے پیوند کرنا +

خدا نہ دے تجھے ناخن جنوں ترے ناخنوں + ہمیشہ چاکِ جگر کا رفو بگڑتا ہے (ظفر)

رفو چکر میں آجانا - ۱ - فعل لازم - رفو کے تاگے کی طرح سب سے سروپا ہوجانا + کسی عجیب بات کو دیکھ کر حیران و متحیر ہوجانا - حیران و ششدر رہ جانا - ہکا بکا ہوجانا - گھبرا جانا - سٹ پٹا جانا - بے اوسان ہوجانا - سرگرداں ہونا

رفوگر کو کہاں طاقت کہ زخم عشق کو ٹانکے + اگر دیکھے مرا سینہ رفو چکر میں آجاوے (سراج)

(۲) مصیبت میں پھنس جانا - ریوڑی کے پھیر میں آجانا - پھندے میں پھنسنا +

رفو چکر ہونا - ۱ - فعل لازم (۱) چل دینا - بھاگ جانا - روپوش ہونا - ہوا ہونا - اُڑ جانا - چلتا پھرتا نظر آنا +

جیب و داماں پھاڑ کر جب دشت کے میں آ ہوا + دیکھ کر مجنوں مجھے کیا ہی رفو چکر ہوا (مؤلف)

(۲) حیران و سرگرداں ہونا +

رفو کرنا - ۱ - فعل متعدی - تاگوں سے پیوند لگانا - سوراخ کو تاگوں سے بھرنا - تاگے بھرنا

رفوگر - ع + ف - اسم مذکر - رفو کرنے والا - رفو ساز - وہ شخص جو شال دوشالے وغیرہ میں رفو کیا کرتا ہے +

رفوگری - ع + ف - اسم مؤنث - رفو کرنے کا پیشہ - رفو کا کام +

رفو ہونا - ۱ - تاروں سے پیوند لگنا - تاگوں سے بھرا جانا - کشیدہ سے سلائی ہونا + (فعل لازم)۔

رَفی - د - اسم مؤنث (۱) دھواں - دھواں سا + دود + کاجل (۲) آٹا - آٹا سا خشکی - سفید سفید باریک چیز جو کسی چیز کے جھاڑنے سے گرتی ہے کوڑا - کانڈی - جوار - باجرا کوٹنے یا دلنے میں جو میدہ سا اڑتا ہے - بفا - سر کی خشکی +

رَفیدہ - ع - اسم مذکر - امالہ رفادہ (۱) وہ پھونس بھری ہوئی گول گدی سی جس پر روٹی رکھ کر تنور میں لگاتے ہیں - تنور میں روٹی رکھ کر لگانے کی گدی - کابوک (۲-۱) گول اور بدوضع پگڑی +

رَفیق - ع - اسم مذکر (۱) ساتھی - ہمسفر - ہمراہی (۲-۱) معاون - مددگار دوست - دلی دوست - یار غار (۳-۱) خیرخواہ (۴-۱) مصاحب - ہمنشین جلیس - انیس +

رَقابت - ع - اسم مؤنث - رقیبی + دشمنی - چشمک - شراکت +

رَقبہ - ع - اسم مذکر - لغوی معنی گھادر - اصطلاحی زمین متعلقہ دیہ + زمین کے عرض وطول کو ضرب دینے سے جو مقدار حاصل ہو + احاطہ +

رِقّت - ع - اسم مؤنث (۱) نرمی - ملائمت + پتلاپن (۲ - مجازاً) گریہ - رونا - (۳-۱) حال - وجد - دل بھر آنا - دل اُمنڈ آنا (۴-۱) رحم - ترس - ہمدردی دردمندی + درد دلی +

[1] اہل لکھنؤ اوّل معنی میں مذکر بولتے ہیں۔

سماج کی سنگدلی

محمد کمال احمد، رازؔ، بھاگلپور

(۱)

ٹرین ایک معمولی سے اسٹیشن پر آکر رکی،
باہر بلا کا سناٹا، ماگھ مہینے کا جاڑا،
ماہ دو ہفتہ کی پھیکی روشنی، کہر آلود فضا تھی،
پلیٹ فارم پر جا بجا
شبنم زدہ کمہلائے ہوئے پھول
جھلملاتی ہوئی دو ایک شمعیں، دو تین سہمے سمٹائے قلی
ایک آدھ مسافر خاموش گاڑی پر
سوار ہوتے اور اترتے نظر آرہے تھے،
گاڑی نے سیٹی دی، گارڈ کی سبز جھنڈی ہوا میں لہرا رہی تھی، پہیوں میں
جنبش ہو چکی تھی۔
اتنے میں ایک عورت پھٹی پرانی ساری میں ملبوس گود میں ایک ننھی بچی دبائے
اندر آئی ہانپتی ہوئی۔
اس کے روکھے سوکھے بال پریشاں، اور سیاہ و خوبصورت آنکھیں کمہلائی
ہوئیں۔
قلی نے ایک پٹاری اور ایک حسین تصویر
جو چوکھٹے میں لگی ہوئی تھی
اندر پھینک دی

(۲)

گاڑی آہستہ خرامی کو چھوڑ کر
اب تیزی سے سائیں سائیں کرتی
دونوں طرف جنگلوں اور جھاڑیوں کو
پیچھے چھوڑتی، ہوا سے باتیں کر رہی تھی
گاڑی مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی،
عورت ابھی تک کھڑی تھی
دیوار کا سہارا لئے ہوئے
اس کے پاؤں گاڑی کے ہچکولے سے ڈگمگا رہے تھے۔
آخر وہ بیٹھ گئی اپنی بچی کو دبا کر

(۳)

موسم سرما کی بھیگی ہوئی رات
پھٹی ہوئی معمولی سوتی ساری
گاڑی کی ٹھنڈی نشست
میرا دل اس نظارہ کو دیکھ کر بھر آیا
میں نے اپنے پاس اس کو تھوڑی سی جگہ دی
اس کی دو سالہ ننھی بچی ایک ہلکی سی اونی بنیان پہنے سردی سے گود
میں سکڑی ہوئی تھی۔
"کیا تم بتا سکتی ہو کہ تم کون ہو اور کہاں جا رہی ہو"؟

رِقّت آنا۔ یا۔ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ دل بھر آنا۔ حال آنا۔ وجد آنا +

رِقّتِ منی۔ ع۔ اسم مونث۔ منی کا رقیق ہونا۔ دھات کا پتلا پڑنا +

رَقص۔ ع۔ اسم مذکر (۱) اُچھلنا۔ کودنا۔ کود پھاند۔ اُچھل کود (۲) ناچ۔ اصولِ لغات کے موافق بقرکنا +

رقصِ طاؤس۔ ع۔ اسم مذکر۔ مور کی طرح کا ناچ۔ ایک قسم کا ناچ جو پنکھ پسار کے ناچا جاتا ہے۔ مور کا ناچ +

موسم گل کی ہوا پلوا کے سے رکھتی ہے مست + رقص دکھلا دیتی ہے ابر کرم طاؤس کا (آتش)

رقص و سرود۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ ناچ رنگ۔ گانا بجانا۔ راگ رنگ +

رُقعہ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) پُرزہ۔ پرچہ (۲) چٹھی۔ چیتھڑا۔ پیوند۔ تھگلی (۳) خط کا پرچہ۔ چٹھی۔ کاغذ کا لکھا ہوا ٹکڑا۔ خط (۴) وہ کاغذ جو پیام نسبت کے واسطے باپ دادا وغیرہ کا نام اور حسب و نسب لکھ کر دولھن کے گھر جاتا ہے (۵) کسی تقریب یا شادی میں بلانے کا اطلاع نامہ۔ بلاوے کا پرچہ (۶) ہنڈی۔ ہنڈی کا پرچہ +

رقعہ آنا۔ ا۔ فعل لازم (۱) کسی تقریب کا بلاوا آنا (۲) پیغام نسبت کا آنا +

رقعہ جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ نسبت کا پیغام جانا +

رَقَم۔ ع۔ اسم مونث (۱) خط۔ نوشتہ۔ تحریر (۲) نقش۔ مُہر۔ نشان۔ چھاپ۔ چھاپا (۳۔ ا) ہندسہ۔ عدد۔ روپوں کے وہ نشان یا ہندسے جو ایک خاص صورت میں الفاظ کا اختصار کر کے بنائے گئے ہیں جیسے عدد کی صورت عـــہ عدداں عـــہ ثلاثہ۔ اربعہ۔ خمسہ۔ ستہ۔ سبعہ۔ ثمانیہ۔ تسعہ۔ عشرہ وغیرہ + بیگہ بسوے وغیرہ کے ہندسے جو قریب قریب روپوں کے ہندسوں کے مطابق ہیں (۴۔ ا) ثوم۔ زیور۔ گہنا پاتا (۵۔ ا) سونے کی چڑیا۔ مالدار آدمی۔ دولتمند (۶۔ ا) اعجوبہ۔ عجیب آدمی۔ چلتا ہوا پُرزہ۔ چالاک۔ ہوشیار (۷۔ ا) نوچی۔ کمسن کسبی (۸۔ ا) جنس۔ بھانت۔ قسم + ڈھنگ۔ طور طریق (۹۔ ا) تخمینہ۔ تشخیص کی شرح۔ شرح لگان (۱۰۔ ا) جواہرات۔ جواہر (۱۱۔ ا) مال و دولت۔ جو لکھوں قیمتی چیز +

لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے میں + ایک رقم یاد رہی ایک رقم بھول گئے
تمہیں نہ ہو نہ کیونکر کیا ہے داغ کا دل + یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا (داغ)

رقم کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ لکھنا۔ تحریر کرنا +

رقم وار۔ ع + ف۔ تابع فعل۔ تفصیل وار +

رَقیب۔ ع۔ اسم مذکر (۱) نگہبان۔ محافظ۔ رکھوالا۔ پاسبان (۲) حریف۔ ہم پیشہ (۳۔ ا) دشمن۔ عدو۔ مخالف + ۵

یہ نہ ہوگا کہ ہم قتل سے درگزرینگے + جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے (محزوں)

(۴) جب ایک شخص کے کئی عاشق ہوں تو ان میں ہر ایک ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے کیونکہ ہر شخص اپنے معشوق کو دوسرے سے بچانا اور اس کی حفاظت کرنا چاہتا ہے پس اسی وجہ سے بعض اوقات مُخل پر بھی اطلاق ہوجاتا ہے۔ مصرف: اپنے ہفتہ دوست کی خاطر یہ نت جا اے رقیب + پیار دن کی بات ہے یاروں سے ہی یارانہ تھا (فیاض) غیروں کا ہو عمل نخل کا ہو کچھ اثر + میرا رقیب یار کا ہمراز ہوگیا +

رَقیق۔ ع۔ صفت (۱) پتلا + باریک۔ پانی کی مانند۔ پتلے قوام کا (۲) نرم۔ ملائم

رقیق القلب۔ ع۔ اسم مذکر۔ نرم دل۔ رحم دل۔ ملایم دل۔ صاحبِ درد۔ وہ شخص جس کا دل جلد بھر آئے + ترس کھانے والا۔ دیاوان۔ دیالو۔ دیاونت

رَقیمہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ خط۔ مکتوب۔ چٹھی۔ رقعہ +

رِکاب۔ ع۔ اسم مونث (۱) وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کے زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھکر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ لوہے کا گھوڑے پر چڑھنے کا حلقہ (۲) رکابی۔ صحنک + پیالہ + ڈھوبری۔ تھال۔ طباق۔ طبق + صحاف +

رکاب دار۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) رکابیوں میں کھانا چننے اور خوبصورتی سے لگانے والا۔ خانساماں۔ وہ شخص جو باورچی گری میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔ ایک قسم کے باورچی جو عمدہ عمدہ کھانا پکاتے اور نئی نئی طرح سے ہر ایک چیز جیسے اچار مربے حلوا لوزیات وغیرہ تیار کرتے ہیں (۲) رکاب پکڑ کر گھوڑے پر چڑھانے والا نوکر۔ بادشاہوں کی سواری کے ساتھ کھانا لیکر چلنے والا ملازم۔ خاصہ بردار +

رکاب دوال۔ ع + ف۔ اسم مونث۔ وہ چمڑا جس میں رکاب لٹکتی رہتی ہے۔ رکاب کا تسمہ +

رِکابی۔ ف۔ اسم مونث۔ صحنک۔ تھالی۔ تشتری۔ چھوٹا طباق۔ طبقیہ۔ گھتوتی۔ ڈھوبری +

رکابی سامنہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ عو۔ طباق سامنہ۔ چوڑا چکلا منہ۔ طباق چہرہ +

رکابی مذہب۔ ا۔ صفت۔ طعام تلاش۔ نیبو نچوڑ۔ ہر رنگی چمچہ +

میں نے پوچھا

"آدیہ آپ جانکر کیا کریں گے؟" اُس نے جواباً کہا

اس کی آنکھیں موتی رو لنے لگیں!

"میں ایک غمزدہ عورت ہوں میری کہانی بھی درد بھری ہے"

"میں سنگدل سماج کی ستائی ہوئی ایک بے زبان عورت ہوں"

جس کا نہ کوئی مونس ہے نہ مددگار، نہ ساتھی نہ کوئی غمگسار"

"اس ظالم سماج کے نزدیک ہم بیواؤں کا، عالم بیوگی میں سوائے آشرم کہاں گزر ہو سکتا ہے"

"آج کوئی دو سال کا عرصہ ہوا میرا پتی، میری زندگی کا سہارا دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہوگیا"

"پرماتمانے میرے دکھ کو دیکھتے ہوئے بھی اس کو مجھ سے چھین لیا"

"پرماتما کے سینے میں شاید دل نہیں ہے!"

"وہ جوگن تہ پور میں ایک بڑی دوکان کے مالک تھے"

"اس وقت میں حسین تھی، مالدار تھی میرے سلئے خوشی کے تمام سامان مہیا تھے"

"یہ بال جو آج کسمپرسی کی حالت میں شانوں پر اِدھر اُدھر پڑے ہوئے ہیں کل تک ان سے خوشبوؤں کی لپٹیں نکلتی تھیں"

"میرے سہاگ کو اُجڑے ہوئے کوئی ایک مہینہ بھی نہ ہوا تھا کہ دوکان کی حالت بد سے بدتر ہوگئی"

"میں اکیلی، تن تنہا، دو مہینے کا بچہ۔ اتنی بڑی دوکان"

"بہت چیزیں لوگ چُرا کرلے گئے۔ کچھ تھوڑی بہت قیمت دے کر زبردستی اُٹھا لے گئے"

"میں انکار کرتی رہ گئی"

(۴)

"تھوڑے ہی دنوں میں دوکان بالکل صاف ہوگئی"

"میرے پاس کچھ نہ بچا"

"گاؤں کے لوگوں نے زبردستی مجھے گاؤں کے آشرم میں پہنچا دیا"

"میں اپنی بچی کو لے کر آنسو بہاتی ہوئی بے دلی کے ساتھ آشرم میں پڑی رہی"

"آشرم میں نام کا آشرم تھا، میں دن بھر در در کی بھیک مانگتی، اور رات آشرم میں رو رو کر گزارتی، اور اپنے آنسوؤں کا ہار اپنے پتی کی اس تصویر پر چڑھاتی"

"یہاں میرا جی نہ لگا، بھیک مانگ کر کچھ پیسے جمع کئے"

"اور آپ موہن پور کے بڑے آشرم میں جا رہی ہوں"

یہ جملہ ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گاڑی موہن پور کے جنکشن پر رُکی، میں نے قلی کو پکارا۔

مگر قلی نے آشرم تک اسباب لے جانے سے انکار کر دیا۔

اسباب پلیٹ فارم پر پڑا تھا۔

میں بھی گاڑی سے اُترا، وہ رونے لگی۔

"یہاں سے آشرم کتنی دور ہے" اُس نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا

"دو میل کے فاصلے پر۔ اس کی مزدوری چار آنے ہوگی" قلی نے کہا

"مگر میرے پاس اتنے پیسے کہاں"

میری آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ڈھلک گئے!

میں نے چار آنے پیسے قلی کو دئے اور کچھ پیسے اس یتیم بچی کی ماں کو۔

اتنے میں گاڑی نے سیٹی دی، میں گاڑی پر سوار ہو گیا

(۵)

گاڑی پلیٹ فارم چھوڑ چکی تھی

عورت آہستہ آہستہ آشرم کی طرف جا رہی تھی۔

مشرق کی طرف آفتاب عالمتاب بے نقاب ہو رہا تھا۔

اور

میرے دل میں بیوہ کی یہ آواز گونج رہی تھی

"پرماتما کے سینے میں شاید دل نہیں ہے!"

ہم سب سے اختلاف کرتے رہتے
قبلے سے انحراف کرتے رہتے
گر پیر مغاں نہ مل جاتے
اپنے دل کا طواف کرتے رہتے

(زرینہ منصوری)

طفیلی ۔ لالچی ۔ جانن ۔ وہ شخص جو کسی شے کے لالچ سے ہر وقت ڈھونڈا جائے ۔ خفائی وہ جنگاں ۔ ہر میدانی جانا ۔ زمانہ ساز ۔ ابن الوقت ۔ خوشامدی ۔ سے

سب اُسے جانتے ہیں ہے وہ رکابی مذہب | خادم جعفر کی
اُسکو ناچ کر لی دیکا تو وہ ڈھل جائیگا | (صاحب مرحوم)

رَکَان ۔ ر ۔ اِسم مؤنث ۔ ڈھب ۔ ڈھنگ ۔ طریقہ ۔ جیسے ۔ مجھے اس کام کی رکان خوب یاد ہے ۔

رُکَاو ۔ ہ ۔ اِسم مذکر ۔ (۱) انقباض ۔ روک ۔ ٹھہراؤ ۔ اٹکاؤ ۔ توقف ۔ سے
رکاو خوب نہیں طبع کی روانی میں | کہ توف آدمی آتی ہے میدانی میں (ذوق)
(۲) تعرض ۔ مزاحمت (۳) رنجش ۔ آزردگی ۔

رُکَاوٹ ۔ ہ ۔ اِسم مؤنث ۔ روک ۔ کشیدگی ۔ انقباض ۔ اٹکاؤ ۔ ٹھہراؤ ۔ خفگی ۔ رنجش ۔ کدورت ۔ آزردگی ۔

کھول آغوش نہ تو مجھ سے رکاوٹ سے پٹ | اب جو لپٹا ہے تو آ پیار کی کروٹ پٹ (انشاء)

رَکت ۔ س ۔ اِسم مذکر (ہندو) لہو ۔ خون ۔ دم ۔ رُدھر ۔ لال ۔ سُرخ ۔

رکت بہانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (ہندو) خون بہانا ۔ خون نکالنا ۔ زخمی کرنا ۔ مجروح کرنا ۔ گھائل کرنا ۔ لہولہان کرنا ۔ خون کرنا ۔

رکت چندن ۔ ہ ۔ اِسم مذکر (ہندو) سُرخ صندل جو درجہ دوم میں ذخشک ہے ۔

رُک رُک کر ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ گھٹ گھٹ کر ۔ منقبض ہو ہو کر ۔ سے
دُوری میں جسکی مرگئے رُک رُک کے میر ہم | نکلا نہ وہ سو ہو کے جائے مزار پاس (میر)

رَکشا ۔ س ۔ اِسم مؤنث (ہندو) رچھیا ۔ امان ۔ حفاظت ۔ پالن ۔ پناہ ۔ نگہبانی ۔ محافظت ۔ رکھوالی ۔ بچاؤ (۲) راکھی (۳) بھبوت ۔ راکھ ۔ بھسم ۔

رکشا بندھن ۔ ہ ۔ اِسم مؤنث ۔ راکھی ۔ باندھنے کی رسم ۔ سلونوں کا تہوار جسمیں ہندو لوگ اپنے ہاتھوں میں کلاوہ راکھی اور نواڑے بندھواتے ہیں ۔

رکشا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (ہندو) بچانا ۔ محفوظ رکھنا ۔ محافظت کرنا ۔ پناہ دینا ۔ امن دینا ۔

رَکعت ۔ ع ۔ اِسم مؤنث (۱) خمیدگی ۔ جھکاؤ ۔ جھکاوٹ (۲) نماز کا آدھا یا تہائی یا چوتھائی حصہ جسمیں رکوع ۔ سجود بھی داخل ہو ۔ نماز کا رکن ۔

رکعت دوڑنا ۔ یا ۔ **چلنا** ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ عوام ۔ چرچا پھیلنا ۔ نکھو دوڑنا ۔ شہرت ہونا ۔

رُکن ۔ ع ۔ اِسم مذکر (۱) ستون ۔ پایہ ۔ تھم ۔ کھم ۔ تھونی ۔ جزو اعظم ۔

بیل پایہ (۲) سربراہ کار ۔ کارندہ ۔ متعہ علیہ (۳) ارکان (۴) حصہ ۔ جزو ۔ سے

طاعت میں حیا ہے سعی دراز کا | اعظم یہی ہے رکن ہماری نماز کا

رُکن سلطنت ۔ ع ۔ اِسم مذکر ۔ وزیر ۔ منتری ۔ متصدی ۔ امور سلطنت ۔

رُکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) ٹھیرنا ۔ تھمنا ۔ سے
یہ رک رک کے کرتے ہو جو نیکی باتیں | سکھائی ہوئی گفتگو ہے کسیکی
(۲) ہکلانا ۔ تتلانا ۔ لکنت کرنا (۳) کشیدہ ہونا ۔ منقبض ہونا ۔ کھنچنا ۔
رکے جو کوئی اُس سے رک جائیے | جھکے جو کوئی اُس سے جھک جائیے (میر حسن)
(۴) باز رہنا (۵) ٹھٹکنا ۔ اٹکنا ۔
پناہ دہ پاس جا کے آسنا کہ ملتے تین | اسکا ہے سر کشا رکنا عتاب کرنا (نظیر)
(۶) دم لینا ۔ قیام کرنا ۔ دیر کرنا ۔ توقف کرنا (۷) پس و پیش سوچنا ۔ پیچھا سوچنا ۔ کشمکش دریغ میں ہونا ۔ ڈبدھا یا دھکڑ پکڑ کرنا ۔ دو دلا ہونا (۸) رُلنا ۔ سنگھ ہونا ۔ جمنا (۹) معمور ہونا ۔ خالی نہ رہنا ۔ پُر ہونا جیسے گھڑا پانی رکنا (۱۰) بند ہونا ۔ مسدود ہونا ۔ جیسے راستہ یا تنخواہ رکنا (۱۱) عو ۔ حیض نہ آنا ۔ احتباس ایام ہونا (۱۲) مجامعت سے باز رہنا ۔ جماع نہ کرنا (۱۳) جھجکنا ۔ بدکنا ۔ بھڑکنا ۔ چونکنا ۔ چمکنا (۱۴) چلنے یا بہنے سے رہنا (۱۵) گھٹنا ۔ پیچ و تاب کھانا ۔

سنے ہے جس دم گلی میں اپنی وہ فتنہ گر شور و شر ہمارا
تو دل میں رک رک کے وہ کہے ہے نہیں کچھ اسکو رہا ہمارا } (جرأت)

(۱۶) خفا ہونا ۔ ترک ملاقات کرنا ۔

اوّل تو نہیں کہتا اور جس رکوں میں | منہ کھولے خزانوں کے تو بھی نہ کھولیں (معروف)
(۱۷) اعراض کرنا ۔ رُدگرداں ہونا ۔

ذو تن سے جھکنا تو سرکش سے رُکنا | وُہ رستم ہیں جو یہ کمان کھینچتے ہیں (دبیر)

رُکُوع ۔ ع ۔ اِسم مذکر ۔ جھکاؤ ۔ عاجزی سے جھکنا (نماز کا چوتھا فرض جس میں کھڑے ہونے کے بعد گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر جھکتے اور پھر سیدھے کھڑے ہوکر سجدہ میں جاتے ہیں) ۔

رَکھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ عوام ۔ دیکھو (دھروانا) ۔

رَکھَانی ۔ ہ ۔ اِسم مؤنث ۔ نہانی ۔ بڑھیوں کے ایک اوزار کا نام جس سے لکڑی کھودتے ہیں ۔ اسکنہ ۔

رُکھَائی ۔ ہ ۔ اِسم مؤنث (۱) روکھاپن ۔ خشکی ۔ کم توجہی ۔ بے التفاتی ۔

ازنارزا

صدیقہ بیگم سیوہارہ

لارڈ ڈنسنی Dunsany کے ایک ڈرامہ Tents of the Arabs کا ترجمہ

افراد ڈرامہ

بادشاہ

بلنارب Belnarb } بدوینی اونٹ ہانکنے والے
آؤب - .... Aoob

چیمبرلین.... Chamberlain

زبرا Zabra ایک معزز شخصیت

ازنارزا... Eznarza ایک عرب دوشیزہ (جس سے بادشاہ محبت کرتا ہے)

سین:- شہر تھیلانا کے پھاٹک کے باہر

وقت:- نامعلوم

ایکٹ پہلا

بلنارب۔ آفتاب غروب ہونے تک ہم ریگستان میں ہوں گے۔

آؤب: ہاں!------"

بلنارب۔ تب ہم ہفتوں شہر سے دور رہیں گے

آؤب۔ آہ.........."

بلنارب:- اوہ ------ ہم شہر کی خوشنما روح پر درد روشنی اونٹوں کے راستوں پر آخری بار جھلکتی ہوئی دیکھیں گے۔

آؤب۔ اور پھر ہم ایک زبردست مہیب ریگستان میں داخل ہو جائیں گے۔

بلنارب۔ آہ ---- ریگستان ---- کتنا خوفناک------ کس قدر بھیانک------ مجھے اس کے نام ہی سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔

آؤب:- دیکھو...... ریگستان کس چالاکی سے کنوؤں کو انسان کی نظر سے چھپا لیتا ہے۔ نہ معلوم اسکو انسان سے کیا دشمنی ہے۔

بلنارب:- ہاں---- آؤب وہ انسانی دشمن ہے، اس لئے مجھے بھی اس سے نفرت ہے۔

آؤب۔ بھائی.... ..... میرا خیال ہے کہ دنیا میں اتنی حسین، اتنی خوبصورت، اتنی دلکش کوئی شے نہیں جتنا کہ شہر۔

بلنارب۔ ہاں------ واقعی شہر بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔

آؤب:- میرا خیال ہے کہ جب آفتاب پردۂ افق سے نمودار ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ تاریکی دور ہو جاتی ہے، آفتاب کی سنہری کرنیں شہروں کے گلابی رخساروں کا بوسہ لیتی ہیں، اس وقت تمام عالم جگمگا اٹھتا ہے۔ خوبصورت عالیشان محل دریا میں فن عکاسی کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں، ہاں اس وقت شہر کس قدر دلکش و دلفریب نظر آتے ہیں۔ انسانوں کے بولنے کی آوازیں فضا میں بلند ہو کر یکجا ہو جاتی ہیں۔ ایسے خوشنما وقت میں میں اکثر محسوس کرتا ہوں کہ شہر میری طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ آؤب!------- آؤب!------ اب ایسے وقت میں کون مرے گا------ میں------ نہیں---------- میں ہرگز نہ مروں گا"

بلنارب۔ آؤب! میں تمہارے خیال سے اتفاق نہیں کرتا، جس وقت آفتاب اپنی دن کی مسافت طے کر کے اپنی خوابگاہ کا رخ کرتا ہے، اس وقت ایک ہلکی دلکش روشنی سڑکوں پر سے غائب ہوتی نظر آتی ہے ------ اس وقت

بیرخی۔ کج خلقی۔ بدمزاجی۔ کج ادائی۔ بے پروائی۔ نامہربانی۔ بداخلاقی۔

دور سے دیکھ مجھے چین جبیں ہوجانا تا کچھ کہہ نہ سکوں بل بے رکھائی تیری (فارغ)

(۲) بے مروتی۔ بیوفائی۔ روگردانی۔ اعراض۔ بے اعتنائی۔ انکار۔ چشم نمائی ؎

دغابازی تو دیکھو اس کی یارو دین و دل لیکر
دیا ہے ایک بوسہ دوسرے پر اب رکھائی ہے } شایق

کہاں ہے مجھ میں یہ جرأت کہ تم کو جانے نہ دوں
پر اس رکھائی سے مجھ سے نہ تم جدا ہو نا } جرأت

رکھائی بتانا۔ یا بتلانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ آنکھیں دکھانا۔ چشم نمائی کرنا۔ کج ادائی کرنا۔ دھتکارنا۔ بدمزگی ظاہر کرنا۔ منہ نہ لگانا۔ خاطر میں نہ لانا۔ توجہ نہ کرنا۔ رُخ نہ دینا۔ خفا ہونا ✦

جب لگاوٹ وہ مری ہر بات میں پائیگا باتوں باتوں میں رکھائی یا بتائیگا (کمال عفنفر)

رکھائی دینا۔ ۔فعل متعدی۔ بیرخی کرنا۔ بے اعتنائی کرنا۔ کج ادائی کرنا۔ منہ بنانا۔ تیوری چڑھانا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ چشم نمائی کرنا ✦ ؎

قتل کرتا ہے مجھے جب وقت یاد آتا ہے آہ وہ رکھائی دیکے اُسکا دیکھ لینا پیار (معروف)

رکھائی کی لینا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو رکھائی دینا ✦

رکھائیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ رکھائی کی جمع ✦

رکھائیاں بتانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ خفگی سے ٹالنا۔ کج ادائی کرنا۔ بیرخی سے پیش آنا۔ توجہ نہ کرنا۔ بیمروتی کرنا ✦ ؎

بس بہت رکھائیاں نہ بتلاؤ لیکے دل مرتا ہوں تو بتاؤ کوئی ڈھب نباہ کا (جرأت)

رکھائیاں دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بیمروتی کرنا۔ کج ادائیاں کرنا۔ کنارہ کش ہونا۔ کنارہ کرنا۔ بیرخی سے پیش آنا۔ دھتکارنا ✦ ؎

اُن میں کدورتیں نہ آئیں ایسا نہ ہو کہ روٹھ جائیں
دیویں بہم رکھائیاں آتش و باد و آب و خاک } انشا

رکھ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) دھر دینا۔ ٹکا دینا۔ چھوڑ دینا ✦ بسا دینا ✦ اُتار دینا ✦ گروہوں کر دینا ✦ بازی لگا دینا (باقی معانی لفظ رکھنا سے ملالو) ✦

رکھ رکھاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ محافظت۔ حفاظت۔ نگہداشت۔ دیکھ بھال۔ خبرگیری جیسے گھوڑے اور رنچے کا رکھ رکھاؤ ہی تو مشکل ہے ✦

رکھکر کہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی پر ڈالکر کہنا۔ ڈھالکر کہنا (۲) پوری بات نہ کہنا۔ آدھی بات کہنا۔ بات چباجانا ✦ کٹواں بات کہنا ✦

رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) دھرنا۔ ٹکانا (۲) بچانا۔ محافظت کرنا۔ خبرداری کرنا۔ جیسے جان رکھنا جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے (۳) جمع کرنا اکھٹا کرنا۔ جوڑنا۔ سینتنا (۴) عاید کرنا جیسے الزام رکھنا (۵) چھوڑنا ملتوی کرنا۔ منحصر کرنا۔ موقوف کرنا۔ انحصار کرنا۔ جیسے یہ کام کل پر رکھو (۶) دفن کرنا۔ قبر میں اُتارنا۔ دفنانا۔ توپنا۔ دابنا۔ تدفین کرنا ✦ ؎

عریاں چھینکے گے قبر سے آخر تو حشر کو رکھدو ہمیں یونہیں جو ہمیں ہے کفن نہ ہو (غافل)

(۷) رہن کرنا۔ گروہوں دھرنا۔ کفالت میں دینا۔ بنارھک کرنا ؎

جنکو ہم زاہد سمجھتے تھے بڑا سو اے ظفر میکدے کی کیچ تک عمامہ رکھکر پی گئے (ظفر)

(۸) بولی۔ دخول کرنا۔ داخل کرنا (۹) عیاشی۔ ساتھ سلانا۔ شب باش کرنا صحبت داری کرنا (۱۰) دبالینا۔ مارلینا۔ قابض ہوجانا (۱۱) روکنا۔ ٹھیرانا ٹکانا جیسے مہمان رکھنا (۱۲) مقرر کرنا۔ تعین کرنا۔ بھرتی کرنا۔ ملازم بنانا جیسے آدمی رکھنا۔ (۱۳) نطفہ ڈالنا جیسے پیٹ رکھنا (۱۴) نصب کرنا۔ کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ گاڑنا (۱۵) لگانا۔ مارنا جیسے دو دھپ رکھے (۱۶) انڈے دینا۔ جیسے کبوتر نے انڈے رکھے (۱۷) دینا دھرانا۔ مقروض ہونا۔ قرضدار ہونا جیسے ہم کیا انکا کچھ رکھتے ہیں (۱۸) حوالہ کرنا۔ پیش کرنا۔ موجود کرنا۔ حاضر کرنا۔ گزارنا۔ دینا جیسے چار روپے رکھے جب پیچھا چھوڑا (۱۹) نذر کرنا۔ بھینٹ چڑھانا جیسے دیوتا یا ولی کی درگاہ پر رکھنا (۲۰) ٹلانا۔ ٹالنا۔ آلا بالا بتانا جیسے کام سے رکھنا (۲۱) ترقی نہ ہونے دینا۔ درجہ نہ بڑھنے دینا (۲۲) مارلینا۔ سلامت نہ جانے دینا جیسا ایک نے دو چوروں کو تو آتے رکھا (۲۳) حوالات کرنا۔ یورپ میں) حاجت میں بھیجنا۔ حراست میں بھیجنا (۲۴) پکڑنا۔ گرفتار کرنا۔ قید کرنا جیسے حاکم نے چار برس کو رکھ دیا (۲۵) ڈالنا۔ بچھانا۔ مدخولہ بنانا جیسے رنڈی گھر میں رکھنا (۲۶) دُکان لگانا۔ سودا دھرنا (۲۷) سنگوانا۔ سنبھالنا جیسے چیز رکھے آپنی اور چوروں گالی دے (۲۸) تحویل کرنا۔ سپرد کرنا۔ ڈپوزٹ میں دینا۔ سپردگی میں دینا۔ دھروڑ یا امانت سونپنا (۲۹) اُتارنا۔ فروکش کرنا جیسے سرائے میں رکھنا گھر میں رکھنا (۳۰) جوں کا توں رہنے دینا۔ بنا رکھنا۔ برقرار رہنے دینا (۳۱) داؤں پر لگانا۔ اڑنا۔ شرط پر لگانا۔ شرط بدنا۔ بازی لگانا (۳۲) کسی برتن کے اندر کوئی چیز بھرنا۔ اٹانا۔ سمانا۔ برتن میں ڈالنا (۳۳) پرورش کرنا۔ پالنا جیسے جانور یا کبوتر رکھنا (۳۴) قبول کرنا۔ منظور کرنا۔ واپس نہ کرنا جیسے کسی ہدیہ یا تحفہ کو رکھنا

ہم انسانوں کو اپنے خوبصورت اعلیٰ لباس میں دیکھتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ لیکن ان کو پہچان نہیں سکتے ۔۔۔۔۔۔ ہاں اس وقت شہر کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں شب اپنا سیاہ لباس زیب تن کرتی ہے۔ رفتہ رفتہ شہر پر بالکل تاریکی چھا جاتی ہے۔ اس وقت ریگستان میں سوائے سیاہ افق اور سیاہ آسمان کے کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن تھوڑی دیر میں شہر لالٹینوں کی روشنی سے چمک اٹھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کسی نے سیاہ مخملی چادر میں ستارے ٹانک دئے ہیں۔ اس وقت کوئی مجسمۂ حسن اپنے مکان کے چھوٹے مگر خوبصورت دروازے سے نکل کر خراماں خراماں ٹہلتی ہوئی نظر آتی ہے جس اس کے آگے آگے اٹکھیلیاں کرتا ہوا چلتا ہے۔ دوکان دار اپنی عالی شان دوکانیں کھولتے ہیں ۔۔۔۔ لوگ اُن کے سامنے بیٹھ کر زندگی کے دلکش مناظر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس وقت شہر کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے، آذب ۔۔۔۔ آذب، وہ سامنے دیکھو ۔۔۔۔۔۔ ریگستان نے آسمانوں پر بادلوں کے سُرخ تودے پھیلا دئے ہیں۔ تاکہ ہر عرب کو معلوم ہو جائے کہ کل سخت زہریلی ریگستانی ہوا سیروک چلیگی ؛

آذب ۔ ہاں ——— شہر کی چار دیواری میں محفوظ رہ کر سیروک ( ) کے متعلق سوچنے میں بڑا لطف آتا ہے ۔۔۔۔۔ لیکن میں اس وقت اس کے متعلق گفتگو جاری رکھنا مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ کل دن نکلنے سے پہلے ہم مکہ کو روانہ ہو جائیں گے۔ کوئی نہیں جانتا کہ ریگستان کی فضا ذرا سی دیر میں کیا سے کیا ہو جائے۔ ریگستان کا سفر ایسا ہے جیسے کہ کتے کو ہڈی ڈالنا، کچھ وہ اٹھا لیتا ہے اور کچھ اُس کی نظر سے بچ جاتی ہے، جو اسی جگہ پڑی رہ جاتی ہے، اسی طرح شاید وہ ہماری ہڈی کو چٹ کر جائے، ۔۔۔۔۔۔ یا ہم اس سے بچ کر خوبصورت مکہ میں پہنچ جائیں ۔۔۔۔۔۔ آہ ۔۔۔۔۔ کاش کہ میں سوداگر ہوتا، اور تمام دن اپنی خوشنما دوکان پر بیٹھ کر خرید و فروخت کا کام انجام دیتا"

بلنارب ؛ ٹھیک ۔۔۔۔۔ کسی مغرور انسان کو جو کپڑا یا زیور خریدنے سے دھوکا دینا آسان ہے، لیکن ۔۔۔۔۔ ریگستان میں موت کو دھوکا دینا بہت مشکل ہے ؛

آذب ؛ (اشارہ کرتے ہوئے) "بلنارب، دیکھو وہ کون ہے" ؟

بلنارب ؛ کہاں ؟ ۔۔۔۔ وہ ریگستان کے سرے پر جہاں اونٹ ۔تے ہوئے نظر آتے ہیں ؟

آذب ۔ ہاں وہی ——— وہ کیا ہے ؟

بلنارب ۔ وہ دیکھو ——— وہ اونٹوں کے راستے پر کھڑے ہو کر ریگستان کو چاروں طرف گھور گھور کر دیکھ رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بادشاہ اکثر ریگستان میں جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ وہ وہاں بہت دیر تک ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے، وہ اس وقت تک مکہ کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔

آذب ۔ کیوں ؟ کیا وہ مکہ نہیں جا سکتا ۔ ؟

بلنارب ۔ نہیں ۔۔۔۔ اگر خدا مجھکو بادشاہ بنا دے تو میں ایک بار ریگستان ضرور جاؤں اور وہاں اپنی پگڑی اور داڑھی کی تمام ریت جھاڑ ڈالوں اور میں کبھی پھر ریگستان کا رُخ نہ کروں ۔۔۔۔۔۔ تب چاہے ریگستان اپنی ریت سے صحرا کے تمام کنویں پاٹ دے، اور سیروک ہوا ریگستان میں سال بھر کیوں نہ چلے تو بھی اپنے دل سے اس کے لئے بد دعا کا ایک حرف بھی نہ نکالوں ؛

آذب ۔ (ایک مصنوعی قہقہہ لگاتے ہوئے) ۔۔۔۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم بادشاہ کی طرح معلوم ہوتے ہو ؛

بلنارب ؛ ہاں ۔۔۔ میں بادشاہ ہی کی طرح ہوں کیونکہ اس کا (بادشاہ) باپ بھی میری ہی طرح ایک دن بھیس بدل کر ہمارے گاؤں میں گیا تھا ۔۔۔۔۔ میں اکثر اپنے دل میں خیال کرتا ہوں کہ خدا منصف ہے اگر میں بادشاہ کا بھیس بدل لوں اور ۔۔۔۔۔ اس کو ایک بدو کہہ کر نکال دوں تو شاید میرا یہ فعل خدا کو پسند آئے گا ۔۔۔ ۔۔۔ کیونکہ وہ بڑا منصف ہے ؛

آذب ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کہے گا کہ بلنارب کو دیکھو کہ میں نے اُس کو اونٹ ہانکنے والا بنایا، لیکن وہ اپنے کام کو بھول گیا ۔۔۔۔۔۔ اور تب بلنارب خدا تم کو بھی بھول جائے گا ؛

بلنارب ؛ (ہنستے ہوئے) "ہا ہا ہا ۔۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ۔۔۔۔۔۔ مگر کون جانتا ہے کہ خدا کیا کہے گا ؛

آذب ؛ ہاں کوئی نہیں جانتا، خدا کے کام پوشیدہ ہوتے ہیں ؛

بلنارب ؛ نہیں ۔۔۔ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ میں جب کبھی ریگستان میں جاتا ہوں، تو اکثر وقت گزارنے کے لئے ایسی باتیں کیا کرتا ہوں، اور کبھی کبھی اپنے دل میں کہتا ہوں کہ بلنارب تھیلانا کا بادشاہ ہے ۔۔۔۔۔ اور تب میں تھیبرلین ( ) کو آواز دے کر حکم دیتا ہوں کہ اسکارمی ( ) کو معہ اس کی فرحت بخش شراب اور

رکھ

(٣٥) پس انداز کرنا۔ بچانا۔ رکھ چھوڑنا۔ توفیر میں رکھنا۔ جیسے تنخواہ میں سے کیا رکھتے ہو؟ (٣٦) کرنا۔ جیسے آرزو رکھنا۔ التجا رکھنا۔ ضد رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ جیسے رکھ پت رکھا پت یعنی اوروں کی عزت کر اپنی عزت کرا وغیرہ (٣٧) کام میں لانا۔ برتنا۔ صرف میں لانا جیسے اس چیز کو اتنے دن رکھا اور پھر نہ ٹوٹی (٣٨) مصروف کرنا۔ دھندے میں لگانا جیسے کام رکھنا (٣٩) چرانا۔ خیانت کرنا۔ مال لینا۔ جیسے چیز میں سے چیز رکھ لیتا ہے (٤٠) چھوڑنا۔ رہنے دینا جیسے اُسنے گھر کا کچھ نہیں رکھا سب بیچ کر کھا گیا۔ نکال دیا (٤١) ذمہ ڈالنا۔ تھوپنا جیسے بات رکھنا (٤٢) بہتان باندھنا جیسے بڑائی النا جیسے یہ روپے تو رکھوا دو پھر لے لینا (٤٣) پالنا۔ پچھانا۔ جیسے مرغیاں یا پچھ وغیرہ رکھنا۔ ان معانی کے علاوہ اس لفظ کے اور بھی بہت معنی اپنے اپنے موقع پر کہیں مرکبات میں اور کہیں علیحدہ آتے ہیں جنکو بباعث تطویل موقوف رکھا۔

رکھوالا - ہ۔ اسم مؤنث (گنوار) محافظ۔ نگہبان۔ پاسبان۔ چوکسی کرنیوالا۔ کھیت کی نگہبانی کرنے والا۔ چوکیدار۔ پہرے دار۔ سنتری۔ خبرداری کرنے والا۔ ناظر۔ نگراں +

رکھوالی - ہ۔ اسم مؤنث۔ (گنوار) محافظت۔ پاسبانی۔ چوکسی۔ نگہبانی۔ چوکیداری۔ نگرانی (٢) محافظت کی اُجرت۔ چوکیداری کی تنخواہ +

رکھوانا - ہ۔ رکھنے کا متعدی۔ دھروانا۔ محافظت کروانا۔ بچوانا۔ جمع کروانا + ملتوی کروانا + دفن کروانا + گرہوں کروانا + دخول کروانا + ساتھ سُلوانا۔ شب باشی کروانا + قبضہ کروانا + رُلوانا + نوکر کروانا + نطفہ ڈلوانا + کھڑا کروانا۔ ٹِپوانا + ٹپوانا۔ نذر کروانا + پکڑوانا + قید کروانا + ترقی رُکوانا + سپرد کرانا + لینا۔ جیسے دس روپے رکھوا لئے + بھروانا + سپرد کرانا۔ پلوانا۔ کروانا۔ کام سے لگوانا۔ وغیرہ +

رکھی - ہ۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (رِشی)

رکھی ہے - ہ۔ محاورہ۔ دھری ہے؟ موجود ہے؟ کیسی؟ نہیں ہے۔

ایک عمر چاہئے کہ گوارا ہو نیش عشق　　رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں (حالی)

رکیبی - ا۔ اسم مؤنث (رِکابی کا امالہ یا بگڑا ہوا لفظ) دیکھو (رکابی)

رکیک - ع۔ صفت۔ (١) سُست۔ ضعیف۔ کمزور۔ دُبلا پتلا + باریک۔ حقیر۔ (٢-ا) ذلیل۔ خفیف + ادنےٰ +

رگ - ف۔ اسم مؤنث۔ (١) نس۔ عرق + ناڑی۔ نبض۔ جسم کی وہ نلیاں جن میں خون رہتا ہے + ۔

رگ

کیا پوچھتا ہے ہمدم اس جسم ناتواں کی　　رگ رگ میں نیش غم ہے کہئے کہاں کہاں کی (لااعلم)

(٢-ا) پٹھا۔ عصب (٣) پھول یا پتے کا ریشہ ۔

کماں اے غیرت گل ہے تری نازک کمر پتلی
رگ گل بھی نہیں باغ جہاں میں اس قدر پتلی } ناسخ

(٤-ا) آنکھ کا ڈورا جیسے رگ چشم (٥-ا) خاصہ۔ عادت۔ عادت بد جیسے تمہاری رگ کو میں خوب جانتا ہوں۔ کاٹرے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے (٦-ا) ضد۔ ہٹ۔ اڑ + غصہ جیسے تمہاری رگ ابھی نہیں اُتری (٧-ا) رکان + ڈوری۔ باگ جیسے اس کی رگ میرے ہاتھ ہے (٨-ا) اصل۔ نسل۔ ذات۔ بنیاد جیسے میں تمہاری رگ سے واقف ہوں (٩-ا) تار۔ تاگا۔ دھاگا۔ رشتہ۔ ڈورا +

رگ اُترنا - ا۔ فعل متعدی (١) ضد اُترنا۔ ہٹ یا اڑ نہ رہنا + غصہ فرو ہونا + ۔

الگ گر اُترے وہ ہم سے الگ اترے دو　　کوئی نہ بولو ذرا اُسکی رگ اُترنے دو (معروف)

(٢) آنت کا فوطہ میں اُتر آنا +

رگ پٹھے سے واقف ہونا - ا۔ فعل لازم۔ اصل نسل اور عادت سے واقف ہونا۔ مزاجداں ہونا۔ رکان جاننا۔ ذات بنیاد سے آگاہ ہونا +

رگ پھڑکنا - ا۔ فعل لازم۔ ماتھا ٹھنکنا۔ کسی ہونے والے امر سے آگاہ ہو جانا۔ شدنی امر پر واقف ہو جانا + ۔

جذب حسن نے دکھایا اثر مقناطیس　　رگ پھڑکتے نہ لگی دیر کہ فصاد آیا (امداد علی بحر)

رگ جاں - ف۔ اسم مؤنث۔ شریان۔ وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا اور دل سے تعلق رکھتی ہے۔ شاہ رگ۔ لال رگ +

رگ چڑھنا - ا۔ فعل لازم (١) ضد چڑھنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ (٢) مچلا ہونا۔ مگرا ہونا +

رگ دار - ف۔ صفت۔ ریشہ دار۔ نسیلا + مخطط +

رگ دبنا - ا۔ فعل لازم۔ رکان ہاتھ ہونا۔ ڈرنا۔ کل ہاتھ میں ہونا جیسے اس کی رگ ہم سے دبتی ہے +

رگ زن - ف۔ اسم مذکر۔ فصاد۔ فصد کھولنے والا۔ جراح +

رگ غیرت - ف+ع۔ اسم مؤنث۔ جوش غیرت۔ جوش حمیت +

رگ کھڑی ہونا - ا۔ فعل لازم۔ نس پھولنا۔ رگ اُبھرنا +

رگ گردن - ف۔ اسم مؤنث۔ حبل الورید۔ وہ بڑی بڑی دو رگیں

"... لالٹین کے یہاں لاؤ۔ اور پھر تمام شہر کے لوگوں کو محل کے قریب بیٹھ کر شراب پی پی کر دنیا میں میرا نام روشن کرنے دو"

مسافر پکارتے ہیں

مسافر۔ بلنارب! بلنارب!! اور دو کتوں کے بچو بلنارب!!! چلو اور اپنے اونٹوں کی رسیاں کھولو تاکہ سب لوگ مکہ کو روانہ ہوں۔

بلنارب:۔ میں ریگستان کو بہت بد دعا دیتا ہوں۔

آذب:۔ اب اونٹ کھڑے ہو رہے ہیں .... قافلہ مکہ کی جانب روانہ ہو رہا ہے .... رخصت۔ ...... اے خوبصورت شہر تقیلانا رخصت ....

(بادشاہ یہ وعدہ کرکے کہ اگلے سال اسی دن دوپہر تک مکہ واپس آجائے گا، ریگستان کی طرف روانہ ہو جاتا ہے ...... وہ اپنا لباس تبدیل کرکے مکہ واپس آتا ہے، اس کے ساتھ ایک عربی حسین دوشیزہ ہے، جس سے وہ محبت کرتا ہے، جیسے ہی وہ شہر میں داخل ہوتا ہے ایک بدو (اونٹ چلانے والا اس کے سامنے آتا ہے، اور اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔)

بادشاہ۔ آہ۔ - ...... دنیا ہمیشہ یکساں نہیں رہتی، ...... رفتہ رفتہ ہر شے تبدیل ہو جاتی ہے، اور آخر میں امید کی ایک ٹمٹماتی ہوئی شمع نظر آتی ہے .... اور تھوڑی دیر بعد وہ بھی خاموش ہو جاتی ہے .... اس وقت ہر طرف ناامیدی ہی ناامیدی نظر آتی ہے۔

(ازنارزا (عربی دوشیزہ اس کا کوئی جواب نہیں دیتی، وہ اپنا منہ ڈھک لیتی ہے، بادشاہ اٹھتا ہے اور آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر چڑھتا ہے)

(چیمبرلین اور زبرا داخل ہوتے ہیں)

چیمبرلین۔ آئے گا ...... وہ ضرور آئے گا"

زبرا۔ لیکن اب دوپہر ہو گئی ہے .... آہ .... کیا ہماری قسمت نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے، ہمارے دشمن ہم کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آہ .... خدا کیا تو ہم سے خوش ہے .... کیا وہ آئے گا؟"

(بلنارب اور آذب داخل ہوتے ہیں)

چیمبرلین۔ نہیں، اگر وہ زندہ ہے تو ضرور آئے گا۔

زبرا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کیونکہ اب دوپہر بھی گزر چکی ہے"

چیمبرلین۔ تب شاید وہ مر گیا۔ یا راہ میں ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا۔

(چیمبرلین اور زبرا گھبراتے ہیں)

بلنارب۔ (آذب سے مخاطب ہو کر) خدا منصف مزاج ہے۔ (پھر چیمبرلین اور زبرا کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے .... میں۔

(بادشاہ کا ہاتھ دروازہ پر ہے۔ جب بلنارب یہ کہتا ہے تو بادشاہ آہستہ آہستہ سیڑھی سے نیچے اترتا ہے، اور عربی دوشیزہ کے قریب بیٹھ جاتا ہے، ازنارزا اپنا سر اوپر اٹھاتی ہے۔ اور بادشاہ کی طرف بغور دیکھتی ہے، بادشاہ، چیمبرلین، زبرا اور آذب کی باتوں کو بغور سنتا ہے) ازنارزا اپنا چہرہ ڈھک لیتی ہے۔

چیمبرلین:۔ کیا آپ واقعی بادشاہ ہیں؟

بلنارب:۔ ہاں! ——————

چیمبرلین:۔ حضور والا ایک سال کے عرصے میں بہت تبدیل ہو گئے ہیں۔

بلنارب۔ ہاں! .... انسان ریگستان کی آب و ہوا سے بہت تبدیل ہو جاتا ہے۔

آذب: واقعی عالی جناب آپ ہی بادشاہ ہیں (چیمبرلین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جب حضور سلامت ریگستان گئے تھے تو میں نے ہی آپ کے اونٹ چرائے تھے۔

زبرا۔ ہاں! .... آپ ہی بادشاہ ہیں، میں جب کبھی آپ کو دیکھتا ہوں تو پہچان لیتا ہوں۔

چیمبرلین۔ تو تم نے حضور کو اکثر دیکھا ہے۔

زبرا۔ ہاں! ...."

چیمبرلین۔ اگر اس شخص کے علاوہ (جو آپ کے ہمراہ ہے) اور کوئی دوسرا شخص آپ کو پہچان لے تو ہم آپ کو بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

بلنارب:۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں، میں ہی بادشاہ ہوں"

(بادشاہ اپنی جگہ سے انگڑائی لیتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے)

بادشاہ۔ ہاں! —— پاک مکہ میں میں نے آپ کو بطور بادشاہ کے دیکھا ہے۔

جو گردن کے دونوں طرف واقع ہیں اور غصے یا چیخنے کے وقت کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ایران میں غرور تکبر عرب کے معنی میں بولتے ہیں +

رگ گردن کھڑی کرنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ غضب و غصہ ظاہر کرنا۔ اس طرح چلانا جس سے گردن کی رگیں کھڑی ہو جائیں +

رگ و ریشہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ رگ پٹھے۔ گوشت پوست۔ اصل نسل + خُو بُو۔ عادت و خصلت + ذات بنیاد +

رگ و ریشہ میں پڑنا۔ ل۔ فعل لازم۔ گوشت پوست اور رگ و ریشہ میں داخل ہونا۔ گھٹی میں پڑنا +

رگڑ۔ ہ۔ اسم مونث۔ کھڑ پیچ خراش۔ گھِسا۔ چھلن۔ مالش + بہت خفیف زخم۔ ہلکا سا گھاؤ + وہ نشان جو دو چیزوں کے باہم ٹکرانے یا لڑنے سے ہو جائے +

رگڑ لگنا۔ ل۔ فعل لازم۔ گھِسا لگنا۔ کھڑ پیچ لگنا۔ ٹکر لگنا +

رگڑ کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھِل جانا۔ کھڑ پیچ لگنا۔ ٹکّر کھانا +

رگڑا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) گھِسا۔ خراش + شودن کی رگڑ۔ جیسے لگے رگڑا مٹے جھگڑا (۲) بھنگ کا گھوٹا + بھنگ گھوٹنا (۳) پینا +

رگڑا جھگڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مناقشہ۔ فساد و نزاع۔ بحث و تکرار۔ لڑائی بھڑائی۔ جھگڑا ٹنٹا + ہ

مجھ میں اور آپ میں ہیں جو رگڑے جھگڑے آپ ہی اُن کو نبیڑیں تو نبڑ سکتے ہیں (انشا)

رگڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) گھسنا۔ سائیدن کا ترجمہ (۲) ملنا۔ باہم سودن کا ترجمہ جیسے مصالحہ رگڑنا (۳) صاف کرنا + مانجھنا۔ چھیلنا۔ رندہ کرنا (۴) گھوٹنا۔ گھوٹا لگانا جیسے بھنگ رگڑنا (۵۔ بازاری) رگیدنا۔ کھال کھینچنا + عورت سے خوب کام لینا۔ بخوبی مجامعت کرنا۔ (۶) ستانا۔ حیران کرنا (۷) متحرک کرنا۔ حرکت دینا (۸) سیلانا۔ آہستہ آہستہ ملنا +

رگوبید یا رگبید۔ س۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چاروں ویدوں کا پہلا وید +

رگّی } ہ۔ صفت (۱) رگ دار + ضدی۔ ہٹیلا۔ ہٹیلی + خودرائے +
رگیلا } عادت بد پر اصرار کرنے والا۔ سرکش۔ مفسد۔ حرامزادہ۔
رگیلی } بدذات۔ متفنّی + ہ

خدا جانے یہ کس کا ہے مُوت خوجا قیامت رگیلا ہے یاقوت خوجا (رنگین)

(۲) وہ کپڑا جس کے تار دکھائی دیتے اور اچھا نہیں ہوتا + موٹی موٹی۔ گوں کا بان +

رگید رگا کر۔ ہ۔ تابع فعل (۱) گھیر گھار کر۔ مار پیٹ کر (۲) اپنا کام نکال کر

رگڑ رگڑا کر۔ حاجت روائی کر کے (۳۔ پہلوان) کشتی دلا کر۔ کسرت کرا کر گھس گھسا کر +

رگیدنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بھگانا۔ کھدیڑنا۔ پیچھا کرنا۔ تعاقب کرنا + ہ

وہ لکھے یاد ہیں مجھے حبِ دشتِ وحشت میں غزالوں کو رگیدا ہے چکاروں کو کھدیڑا ہے (وجد)

(۲) کام میں لانا۔ استعمال میں رکھنا جیسے دس برس تک اس کپڑے کو رگید ہی دیا نہ پھٹا (۳۔ بازاری) مجامعت کرنا۔ لگنا۔ رگڑنا (۴) تنگ کرنا۔ حیران کرنا۔ پیچھے پڑنا۔ سر ہونا +

رگیں مرنا۔ ل۔ فعل لازم۔ عضو تناسل کی رگوں کا سست ہونا۔ نامرد ہونا۔ رجولیت نہ رہنا +

رَلا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) (۱) ملاؤ۔ آمیزش (۲) الجھیلا۔ بکھیڑا (۳) مغالطہ۔ بھول

رلا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مغالطہ پڑنا۔ حساب میں بھول پڑنا۔ حساب کا رل مل جانا۔ جھمیلا پڑنا۔ بکھیڑا ہونا +

رلا ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) جھمیلا ڈالنا۔ بکھیڑا الجھیلانا۔ مغالطہ ڈالنا + جھگڑا ڈالنا۔ بھول ڈالنا (۲) ملا دینا۔ آمیز کر دینا۔ گڈمڈ کر دینا + التباس کرنا +

رلا نکل جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ حساب کی غلطی کا دور ہو جانا۔ مغالطہ نہ رہنا۔ حساب صاف ہو جانا +

گڈمڈ کرنا

رَلانا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) ملانا۔ آمیز کرنا + شامل کرنا۔ خلط ملط کرنا۔ گڑبڑ کرنا

رَل مل کر رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ اختلاط اور محبت سے رہنا۔ اتحاد سے رہنا۔ ہل مل کر رہنا +

رَلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (ہندو) ملنا۔ آمیز ہونا + شامل ہونا۔ جیسے ذات میں رلنا + سازش کرنا + گڈمڈ ہونا + گڑبڑ ہونا +

رُلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رولا جانا۔ پھٹکا جانا۔ اوپر اوپر سے کسی چیز کا لیا جانا۔ چھٹنا۔ صاف ہونا +

رِم۔ انگلش (Ream) اسم مذکر۔ کاغذ کے بیس دستوں کا بنڈل۔ چار سو اسّی تختوں کا گٹھا۔ مگر اب پانسو تختوں کا رِم بھی آنے لگا ہے +

رَم۔ ف۔ اسم مذکر۔ بھاگڑ۔ رمیدگی۔ وحشت و گریز۔ نفرت۔ جدائی + ہ

جوش قلق نے اسکو بھی دیوانہ کر دیا پہلے تو اُسکے طبع و تحمل میں رم نہ تھا (مومن)

رم کرنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ بھاگنا۔ وحشت کرنا + فرار کرنا۔ نفرت کرنا +

رَم۔ انگلش (Ram) اسم مونث۔ گڑ کی شراب۔ انگریزی گھٹکی شراب۔ انگریزی ٹھرّا۔ ایک قسم کی مقطر شراب۔ کشید کی ہوئی گڑ کی شراب +

بلنارب۔ یہ شخص ٹھیک کہتا ہے .... میں نے بھی اس کو اکثر مکہ میں دیکھا ہے۔

چیمبرلین۔ حضور معاف فرمائیے (سر جھکا لیتا ہے) ریگستان کی آب وہوا کے حضور بہت تبدیل ہوگئے ہیں۔

زمیرا۔ (آہستہ گفتگو کرتے ہوئے) میں بادشاہ کو پہچانتا ہوں۔

آڈب۔ اور میں بھی ——————

بلنارب:۔ (بادشاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس شخص کو بہت کچھ انعام و اکرام دو اور اس کو محل میں کسی اچھی جگہ پر مامور کردو۔

چیمبرلین۔ بہت اچھا حضور ——————

بادشاہ۔ میں ایک بدو ہوں، اور اب اپنے اونٹوں پر جا رہا ہوں۔

چیمبرلین۔ جیسی تمہاری مرضی ہو ——————

(بلنارب۔ آدب۔ چیمبرلین۔ زبرا۔ دروازے سے داخل ہوتے ہیں)

اذفارنرا۔ (عربی دوشیزہ) آپ نے بہت عقلمندی سے کام لیا، اور عقلمندی کا انعام ہمیشہ خوشی ہوتا ہے۔

بادشاہ۔ (ہنستے ہوئے) اب اُن کو بادشاہ مل گیا اور ہم عربوں کے خیموں پر واپس چلیں گے۔

اذفارنرا۔ اوہ .... وہ لوگ کیسے بیوقوف ہیں۔

بادشاہ۔ اور اُن کو بیوقوف بادشاہ بھی تو مل گیا ہے۔

اذفارنرا۔ وہ آدمی کس قدر بیوقوف ہے جو چار دیواری کے اندر گرفتار رہ کر زندگی بسر کرنا پسند کرتا ہے۔

بادشاہ۔ کچھ لوگ پیدائشی بادشاہ ہوتے ہیں، لیکن اس شخص نے بادشاہ بننا پسند کیا ہے۔

اذفارنرا۔ چلو اب ہم واپس چلیں ——————

بادشاہ۔ ہاں! اب ہم واپس چلیں گے، اور ہم اپنے خوبصورت خیمہ میں لوگوں سے تھوڑے فاصلہ پر رہیں گے۔

اذفارنرا۔ ہاں! .... اور وہاں ہم ریت کے سریلے دلکش نغمے سنیں گے:

بادشاہ۔ اور دُور سے لوگوں کی بول چال کی آوازیں بھی ہمارے کانوں میں آئیں گی .... اور جب سلطان خاور اپنی خوابگاہ کی طرف رُخ کریگا، اس وقت دنیا اپنا ماتمی لباس زیب تن کرے گی۔ لیکن اس وقت ہم اپنے گزشتہ زمانہ کو یاد نہ کریں گے۔

اذفارنرا۔ رات کے وقت میں خیمہ سے اپنا سر باہر نکالوں گی، زریں ستارے میرے ریشمین بالوں میں ٹمٹماتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اُسوقت ہم دنیا کی حسین سے حسین ترین ملکہ پر بھی حسد نہ کرینگے

جذباتِ شہید

یہ منزلِ دشوار کہیں جلد بھی ہو طے — ہمراہ گراں گام! ذرا تیز ذرا تیز

تقدیر کا قائل نہیں وہ مردِ جو اس عزم — رکھتا ہے تصرف میں جو دستِ فلک آویز

منصور نہیں قابلِ تعزیر تھا ساقی — کیوں اس نے سبک جام کو تلخابہ دیا تیز؟

کیا جانئے اب کس سے ہم آغوش ہو شیریں — پیدا ہوئے پھر دہر میں تیشہ زن و پرویز

میں کیف میں کیا کہہ گیا اللہ ہی جانے

مے ریز تھا ابر اور سماں کیفیت انگیز

شہید ابن علی

رَمّال ع - اسم مذکر - علم رمل جاننے والا - نجومی - جوتشی - قرعہ انداز - منجم شناس - طالع شناس - ایک قدیمی غیب دانی کا علم ہے جو بندیوں اور خطوط اور قرعہ کے ذریعہ سے معلوم کیا جاتا ہے - بعض لوگ اسے علم ہیئت کا جزو خیال کرتے ہیں - سولھویں صدی میں انگلیورپ میں بھی اسکا رواج اور اعتقاد تھا - دانیال پیغمبر سے اس علم کو منسوب کرتے ہیں +

رَمانا - ہ - فعل متعدی (۱) گھمانا - پھرانا - گشت کرانا (۲) گم کرنا - کھونا - گنوانا - بھگانا - ہرزہ گردی کرانا (۳) سیر کرانا - بہلانا + بہکانا - مفرور کرنا (۵) کام میں لانا - رگیدنا - رگڑنا - استعمال میں لانا جیسے نئی تو رہانی نہیں تو فقط چار پائی

رُمال - ا - اسم مذکر - دیکھو رومال - منہ پونچھنے کا کپڑا +

رَمبھانا - ہ - فعل لازم - گنوار - گائے کا بولنا - بھینس کا ڈکرانا جیسے جو کے پیٹ میں گائے آپ ہی آپ رمبھائے +

رَمتا جوگی - ہ - اسم مذکر - پھرتا پھرتا ہوا جوگی - سیاح - درویش - مسافر فقیر +

رِم جِھم - ہ - تابع فعل (پورب) بارش کی خفیف آواز - جھٹکے کی آواز - چھم چھم جیسے رم جھم رم جھم میہا برستے لرزے مہارو بیارا +

رَم چیوا یا رَمچیرا - ہ - اسم مذکر (پورب) رام کا چیلا - بندۂ خدا + غلام + باندی

رَمَد ع اسم مذکر - آنکھ کی ایک بیماری کا نام جس سے اکثر سرخی رہتی ہے +

رَمز - ع - اسم مؤنث (۱) آنکھوں بھووں یا ہونٹھوں کا اشارہ - غمزہ عشوہ غنج و دلال (۲) ایما - اشارہ - کنایہ - سینابینی - سین (۳-ا) معما - پہیلی - چیستان - لغز - پیچدار بات (۴-ا) ستر - بھید - راز (۵-ا) نکتہ باریکی - (۶-ا) نوکا چوکی - نوک جھوک (۷-ا) آوازہ توازہ - طعنہ مہنہ - (۸-ا) علامت نشان جیسے رموز لغات وغیرہ (۹-ا) معاملہ - بات (۱۰-ا) مخفی بات پوشیدہ بات - مستتر بات - مبہم بات (۱۱-ا) ذومعنی بات ذومعنی بات دو ارتھی بات - پہلودار بات (۱۲) مغز سخن - بات کی جڑ - مراد - مفہوم +

رمز چلنا - یا - رمز کی چلنا - ا - فعل لازم - اشارہ کنایہ ہونا - نوکا چوکی ہونا - آوازہ توازہ پھینکا جانا - سینابینی ہونا - سین چلنا +

رمز کی باتیں - ا - اسم مؤنث - بھید کی باتیں - اشارے کنائے کی باتیں - طعنے مہنے + نکتہ کی باتیں +

رمز مارنا - ا - فعل متعدی - (دیکھو) رمز پھینکنا +

رَمَضان - ع - اسم مذکر - مسلمانوں کا قمری نواں مہینا - ماہِ صیام - ماہ روزہ روزوں کا چاند جس میں اہل اسلام مہینا بھر تک برت رکھتے - راتوں کو

تراویح پڑھتے - اور نہایت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں چنانچہ مثل مشہور ہے - رمضان کے نمازی محرم کے سپاہی - چونکہ رَمَض جلانا - جلنا - اور ریز سنگِ گرم و تپاں کے معنی میں ہے - اس سبب سے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ متبرک مہینا چونکہ گناہوں کو جلاتا - نفس سرکش کو سوختگی اور تکلیف دیتا ہے - اس وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا یا یوں کہو کہ جس زمانہ میں اس مہینے کا نام رکھا گیا تھا - نہایت گرمی پڑ رہی اور پتھر تپ رہے تھے +

رَمضان کے نمازی و - اسم مذکر - چند روزہ نمازی +

رَمضان رہنا - ا - فعل لازم (ظرافتہً) قحط رہنا - کھانے کو نہ ملنا - بھوکا مرنا - جیسے ان کے ہاں تو سدا رمضان رہتا ہے +

رَمَضانی - ا - اسم مذکر - (۱) رمضان کی پیدائش (۲) قحط زدہ - بھوکوں کا مارا +

رَمَق - ع - اسم مؤنث (۱) بقیہ جان - تھوڑی سی جان - رہی سہی جان - دم واپسین - دم اخیر - اخیر سانس (۲-ا) ذرا ذرا سا - ٹک - تنک - حبہ - شمہ (۳-ف) شبیہ - چاشنی - چھاؤں - کچھ اثر - پھٹکار +

رمق بھر - ا - تابع فعل - قدر قلیل - بہت کم - ذرا سا - ذرہ بھر - تنک سا - شمہ بھر

رَمل ع - اسم مذکر (۱) ایک علم کا نام جس میں ہندسوں اور خطوط وغیرہ کے ذریعے غیب کی بات بتلاتے ہیں - یہ علم حضرتِ دانیال پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے، چونکہ رمل عربی میں ریت (ریگ) کو کہتے ہیں اور جبرئیل نے بحکم خدا ریت پر چند نقطے کاڑھ کر اُن کو یہ علم سکھایا تھا - اس سبب سے یہ نام پڑ گیا - مجازاً - نجوم - جوتش - ہندسہ وغیرہ (۲) عروض کے بحر کا نام جس میں آٹھ بار فاعلاتن کہتے ہیں +

رَمنا - ہ - فعل لازم (۱) پھرنا - گھومنا - ڈولنا - گشت کرنا - سیر کرنا (۲) گم ہونا کھویا جانا - جاتا رہنا (۳) آوارہ پھرنا - سرگردان پھرنا (۴) سمانا - بسنا سرایت کرنا - جیسے رونگٹے رونگٹے میں رم رہا ہے (۵) جانا - روانہ ہونا - (۶) سیاحت کرنا - ملک کھوندنا - زمین ناپنا - ملک ملک پھرنا (۷) بھولنا - بھٹکنا - بہنا - کہیں کا کہیں چلا جانا جیسے آج کدھر رم گئے تھے (۸) محو ہونا - لٹو ہونا - موہا جانا - فریفتہ ہونا + ؎

سوہا سیمبل دیکھکے سیاں بھی گنوائی ہد - پھول دیکھکے رم رہے پھل کی رہی نہ سدھ (دوہا)

(۹) رہ پڑنا - چھاؤنی چھانا - مقیم ہونا - جیسے جہاں گئے وہیں رم رہے +

رمنا - ہ - اسم مذکر (۱) چراگاہ - مرغزار - سبزہ زار - وہ جگہ جہاں جانوروں کی

اورنگ زیب اور راجہ جسونت سنگھ

کوثر چاندپوری

کون نہیں جانتا کہ اورنگ زیب نہایت دیندار اور متقی بادشاہ تھا، اور یہی اس کی ایسی زبردست خطا ہے جس نے اورنگ زیب کو ہندوؤں الزامات کا ہدف بنا دیا ہے، حالانکہ جو لوگ دین اور مذہب کی حقیقت سے باخبر ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مسلمان بادشاہ جس کے تمام افعال و اعمال اسلام کے دائرے میں محدود ہوں کسی حالت میں بھی غیر مسلم رعایا کے ساتھ بے انصافی نہیں کر سکتا، نہ ان کے مذہبی حقوق اور آزادی کو سلب کرنے کی جرأت کر سکتا ہے، وہ اسلامی قانون کی رو سے مجبور ہے، کہ مختلف طبقات رعایا میں عدل و مساوات کی میزان کے پلڑے برابر رکھے۔ اگر کوئی پلڑا بھی جھک گیا تو عاقبت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

اس میں شک نہیں کہ اورنگ زیب سچا مسلمان تھا، مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ وہ نہایت سیاسی، دور اندیش اور بیدار انسان تھا، اس نے مذہب کو ہمیشہ سیاسی سربندیوں کے لئے بطور آلۂ کار استعمال کیا ہے، اور یہ کہنا حقیقت سے لاعلمی کا ثبوت دینا ہے کہ اس نے ہر کام مذہب کی روشنی میں کیا ہے، وہ بیک وقت مسلمان بھی تھا اور بادشاہ بھی۔ اس لئے جو لوگ اس کی دونوں حیثیتوں کو جدا گانہ نقطۂ نظر سے نہیں دیکھ سکتے، وہ اس کی زندگی کے ایک رُخ کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کے ہر کام میں مذہبی رنگ پیدا کر دینا ایک سخت قسم کا تعصب ہے، جس کے لئے جہالت اور بے بصری لازمی ہے، اورنگ زیب نے شروع سے آخر تک جو کچھ بھی کیا وہ خالص سیاست اور جہانبانی کے اصول سے کیا، باپ اور بھائیوں کے ساتھ اس نے جو طرز عمل اختیار کیا، اس میں بھی ملکی اور سیاسی اغراض کارفرما تھے۔ اور ایک اولوالعزم بادشاہ کو اس کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ بیٹوں کے ساتھ بھی اس کا یہی عمل رہا، اس کا بیٹا محمد معظم بلایا ہوا آتا ہے، اور ذرا سے شبہ پر بادشاہ توپوں کا منہ اس کے لشکر کی طرف پھیر کر حکم دیتا ہے کہ ہتھیار اتار صرف بیٹوں کو ساتھ لے کر آؤ۔ پھر اسی بیٹے کو معاملات دکن کی پیچیدگیوں سے متاثر ہو کر قید کر لیتا ہے اور اس وقت تک رہا نہیں کرتا۔ جب تک دکن کی صورتِ حال سے مطمئن نہیں ہو جاتا۔ اکبر بغاوت و سرکشی کرتا ہے تو اس کے مقابلہ میں بھی اورنگ زیب وہی سیاسی چالیں چلتا ہے جو کسی خطرناک غنیم کے ساتھ چلی جا سکتی ہیں، حسنِ تدبیر سے بیٹے کی فوج کے عمدہ سرداروں کو اس سے توڑتا ہے، اس کے لشکر میں پھوٹ ڈلواتا ہے اور اس طرح بغیر تلوار میان سے نکالے دفعتہً نقشۂ جنگ کو بدل دیتا ہے۔ اورنگ زیب کے بھائی اور بیٹے سب مسلمان تھے، اس لئے یہاں قدرتاً مذہبی تعصب کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ ساری کارروائی ملکی اور سیاسی امور سے متعلق تھیں۔ لیکن یہی سیاسی اور ملکی ضرورتیں غیر مسلم سرداروں اور باغیوں کے بالمقابل استعمال کی جاتی ہیں تو جاہل اور بے بصر معترض فوراً انہیں تعصب اور ہندو کشی سے تعبیر کرتا ہے، چنانچہ سیواجی اور اس کے خیرہ سر بیٹے سنبھا پر اسی اصول کے ماتحت فوج کشی کی جاتی ہے، اور انہیں اسیر و دستگیر کرنے کی سعی عمل میں لائی جاتی ہے تو یہ سیاست اور ملکی ضرورت بلا کسی توقف کے تعصب اور تنگ نظری میں تبدیل ہو جاتی ہے، حالانکہ تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ سیواجی مرہٹہ اورنگ زیب کا باغی اور اس کی حکومت کا بدترین دشمن تھا۔ سنبھا کی حیثیت بھی اس سے مختلف نہ تھی۔ یہ دونوں حکومت مغلیہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینا چاہتے تھے، مقبوضات شاہی پر غاصبانہ قبضہ کرتے تھے، بادشاہ کی رعایا کو لوٹتے اور ان کے گھروں کو تباہ کرتے تھے

بہت آمد و رفت رہے + آمد و رفت کی جگہ ۔ ؎

یا کی آنکھیں پھر اکرتی ہیں ولیسی ہی جبول + ان غزالوں کا مراویرانہ رمنا ہوگیا (للااعلم)

(۲) شکارگاہ ۔ صیدگاہ ۔ وہ جنگل جہاں بادشاہ وحشی جانوروں کو سیر شکار کے واسطے چھڑوا دیتے ہیں (جن لوگوں نے اسے فارسی قرار دیا غلطی کی) +

رُمُوز ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ رمز کی جمع + (عوام ۔ ۔ ۔ بولتے ہیں)

رموز تموز ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (اوازہ توازہ) +

رموز پھینکنا ۔ یا ۔ مارنا ۔ فعل متعدی ۔ دیکھو (رمز پھینکنا) +

رمیدگی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ وحشت ۔ بھاگنا ۔ تنفر +

رمیم ۔ ع ۔ صفت ۔ گلی ہوئی ۔ بوسیدہ ۔ کہنہ جیسے عظم رمیم +

رن ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) جنگ ۔ معرکہ ۔ مصاف ۔ جدال و قتال ۔ ۔ ۔ ۔ لڑائی ۔ کارزار ۔ رزم ۔ صف آرائی (۲) گوشہ ۔ جنگ عظیم ۔ ۔ مہابھارت ۔ گھمسان (۳) لڑائی کا پالا ۔ لڑائی کا کھیت ۔ میدانِ جنگ ۔ ۔ ۔ جنگ گاہ ۔ مقتل ۔ ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے + رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے (دبیر)

(۴) داغ ۔ آبلہ ۔ نشان جیسے ماتا کا رن (۵) جنگل ۔ ویرانہ ۔ بیابان ۔ (دکن میں بولتے ہیں) (۶) اسم مؤنث ۔ عورت ۔ استری ۔ بیوی ۔ پتلیا ۔ رانی ۔ جیسے رنواس اسی وجہ سے زنان خانہ کو کہتے ہیں +

رن بن ۔ ہ ۔ اسم مذکر (پورب) ویرانہ ۔ اُجاڑ ۔ جنگل ۔ بیابان ۔ شکارگاہ ۔ ۔ ۔

رن بولنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (لکھنؤ) (۱) مقتل سے آواز آنا ۔ میدانِ جنگ سے آواز نکلنا (جو لوگ اس لفظ کو انگریزی رن بمعنی دوڑنا سے خیال کرتے ہیں محض غلطی پر ہیں) ۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں سے انہوں نے نقل کیا ہے وہاں اس کی تشریح نہیں اور مثال سے وہ سمجھے نہیں کیونکہ گرد کی نقل ہوتی تو پیا ۔ ؎

رجبا اس ترک کا ہے عجب کشتوں پر + اب بھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا (اسیر)

کشتنی ہے مجرم الفت آپ تی ہے صدا + اور سنئے بولتا ہے رن بھی قاتل کی طرح (؎)

(۲) چونکہ انگریزی میں رن بمعنی بھاگنا ہے پس جب انگریزی گیند بلے میں رن بولا کہینگے تو وہاں بھاگنے یا دوڑنے سے مراد ہوگی ۔ دوڑ بولنا +

رن بہادر ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ جنگ بہادر ۔ بہادر سرداروں کا خطاب +

رن بھوم ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ میدانِ جنگ +

رن پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ لڑائی ہونا ۔ جنگ ہونا ۔ جدھر پڑنا ۔ قلع قمع ہونا ۔ جدال و قتال کا واقع ہونا ۔ گھمسان ہونا ۔ ؎

گلستاں میں جو تراطل بدن پڑتا ہے + بلبلیں لڑتی ہیں آپس میں تو رن پڑتا ہے (اسیر)

رن جیت ۔ ہ ۔ اسم مذکر (ہندو) فاتح ۔ مظفر ۔ منصور ۔ فتحمند ۔ ملک گیر ۔ کشور کشا ۔ جہانگیر +

رَن ۔ انگلش Ram (اسم مؤنث ۔ دوڑ جھپٹ (کرکٹ کھیلنے والے بولتے ہیں) +

رنباس ۔ یا ۔ رنواس ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (ہندو) رانیوں کے رہنے کی جگہ ۔ راجہ کا زنان خانہ محل +

رنج ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) دکھ ۔ درد ۔ پیڑ ۔ آزار ۔ بیماری ۔ محنت ۔ تکلیف + ؎

الٰہی بھلا ہوتے ۔ ۔ ۔ دل کے ہوتے + کہ بیماری سے بدتر رنج ہے بیمارداری کا (اسیر)

(۲) ۔ ا ۔ کلفت ۔ الم ۔ ملال ۔ آزردگی ۔ غم ۔ دلگیری ۔ اندوہ ۔ سنتاپ ۔ ۔ ۔ ماتم ۔ کہرام ۔ (۳ ۔ ا) افسوس ۔ پچھتاوا (۴ ۔ ف) غصہ ۔ غضب ۔ کرودھ ۔ خشم (۵ ۔ ف) رنگ ۔ لون +

رنج دینا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ تکلیف دینا ۔ غم دینا ۔ آزردہ کرنا ۔ ستانا ۔ بیزار کرنا +

رنج کرنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ غم کرنا + افسوس کرنا + آزردہ ہونا ۔ تاسف کرنا ۔ کڑھنا

رنج و محن ۔ ف ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ درد و تکلیف ۔ بلا و آفت ۔ دکھ سکھ ۔ مصیبت ۔ ؎

چہچہے بھول گئے رنج و محن یاد آیا + رو دیا میں قفس میں جو چمن یاد آیا (امانت)

رنج ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم (عوام) (۱) غمی ہونا ۔ مرنا ہونا ۔ موت ہونا + (۲ ۔ خواص) غم ہونا + افسوس ہونا + آزردگی ہونا (۳ ۔ پورب) خفا ہونا ۔ ناراض ہونا جیسے ہم تم سے رنج ہیں یعنی خفا ہیں +

رنجش ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ غم ۔ آزردگی ۔ بگاڑ ۔ اَن بن ۔ شکر رنجی ۔ ناخوشی ۔

رنجک ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) بارود جو بندوق یا توپ کے پیالے میں آگ دینے کیواسطے رکھی جاتی ہے ۔ بھڑکی ۔ چاشنی (۲) تحریک ۔ اغوا (۳) چورن ۔ سفوف ۔ پھکی ۔ دارو ۔ بارود +

رنجک اُڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) رنجک میں آگ دینا ۔ بندوق یا توپ کے پیالے کی بارود میں آگ لگانا ۔ بتی دینا ۔ فلیتہ دینا ۔ شتابا لگانا + چمکانا ۔ روشنی اُٹھانا ۔ (۲ ۔ بازاری) پاد مارنا ۔ گوز اُڑانا ۔ پھسکی لگانا +

رنجک اُڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ رنجک روشن ہونا + تواہننا +

رنجک پلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ رنجک رکھنا ۔ رنجک ڈالنا +

رنجک چاٹ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ توپ یا بندوق کا رنجک نہ پکڑنا ۔ رنجک کا اُڑ کر رہ جانا ۔ رنجک کا دھواں دیکر رہ جانا ۔ توپ یا بندوق کا نہ سر ہونا

رنجیدگی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (رنجش) +

پھر بھی اورنگ زیب اُن کے استیصال کی غرض سے فوجی قوت استعمال کرتا ہے، اور عساکرِ مغلیہ کو حرکت میں لاتا ہے تو اس اہم اور ملکی خدمت کو اس کے اسلامی جذبات سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

اورنگ زیب اور مہاراجہ جسونت سنگھ والیِ جودھپور کا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے اگرچہ اس میں اول سے آخر تک اورنگ زیب کی فیاضی، فراخدلی اور عفو و درگذر کی متواتر اور حیرت انگیز شالیں ملتی ہیں۔ مگر ان سب کو نظر انداز کرکے ایک یا چند غلط فہمیوں کی بنا پر جو یورپین مورخین کی حماقت کے باعث پیدا ہوگئی ہیں، اُسے بدنام و رسوا کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ اگرچہ ان ہرزہ سرائیوں کے خلاف متعدد بار آواز بلند کی جاچکی ہے۔ بالخصوص علامہ شبلی مرحوم نے اس خصوص میں نہایت کامیاب اور قابلِ تعریف خدمات انجام دی ہیں۔ مگر جو لوگ جھوٹ بولنے اور فساد پھیلانے کے عادی ہوتے ہیں، ان پر دلائل کی معقولیت اور واقعات کی اصلیت کا اثر نہیں ہوا کرتا۔ ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ فرضی اور غلط افسانے بیان کرکے ہنگامہ برپا کردیں اور بس۔ چنانچہ اسی "عادتِ قدیم" اور خصلتِ لئیم کی بنا پر آج بھی اورنگ زیب کے خلاف غیر ذمہ دار حضرات کی زبانیں اور اُن کے قلم اپنے کام سے غافل نہیں۔ اس کام کی اہمیت کو وہ خود بھی اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اپنی اغراض سے مجبور ہیں اور اجنبی اقتدار کی ریشہ دوانیاں رہ رہ کر انھیں اس شرارت پر اکساتی اور آمادہ کرتی ہیں یہی راز ہے جو بار بار شاہجہاں اور عالمگیر کو موردِ طعن بنایا جاتا ہے، اور ان پر بے بنیاد، دل آزار حملے کئے جاتے ہیں، غور و تامل سے دیکھا جائے تو ان غلط فہمیوں کا سرچشمہ جو عالمگیر کے خلاف پھیلائی جاتی ہیں۔ انگریز مورخین کی وہ کتابیں ہیں جو ایک غیر ملک میں بیٹھکر، یہاں کے رسم و رواج اور خصوصیات سے بے خبری کے عالم میں اُنھوں نے مرتب کی ہیں، اور محض اس وجہ سے کہ یورپ کے آسمان سے نازل ہوئی ہیں، ناواقف اور متعصب لوگ ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کی تاریخ ہندوستانیوں سے بہتر اور کوئی شخص بیان نہیں کرسکتا۔

موجودہ زمانہ میں جب کہ ہندوستان صدیوں تک سو چکنے کے بعد متحدہ قومیت کا خواب دیکھ رہا ہے اور اربابِ فکر و نظر اس کی تعبیریں تلاش کررہے ہیں۔ اس قسم کی بیہودہ گفتاریوں کا سلسلہ قطعاً بند ہوجانا چاہیئے۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مدبرینِ یورپ نے جو زہریلے اثرات پھیلائے ہیں ہمارے دل و دماغ پر ابھی ان کا کافی اثر موجود ہے۔ چنانچہ ابھی حال میں ایک تاریخی افسانہ "انتقام" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس کے مصنف ڈاکٹر لکشمی دت صاحب ہیں، میری رائے میں یہ افسانہ تاریخی حقائق سے زیادہ تلخ گفتاریوں، اور افسانہ طرازیوں کا حامل ہے۔ مجھے خوشی ہوتی اگر اس کے نامور مصنف معمولی سی تحقیق و کاوش سے بھی کام لیتے۔ اگر معاملہ میرا اور مصنف ہی کا ہوتا تو یقیناً میں اس کا جواب دے کر اپنی اور اپنی معلومات کی "توہین بالقصد" کا مرتکب نہ ہوتا۔ لیکن صورتِ حال دوسری ہے، اور یہ سمیت لفزاد سے گزر کر ملک کو بھی مسموم کرسکتی ہے، اس لئے میری وطن دوستی مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں ان تاریخی صداقتوں کو عالم آشکارا کردوں، جن کو کذب و افترا کے غبار سے دھندلا کیا جارہا ہے۔

ہندوستان ایک نئے قومی دور سے گزر رہا ہے، اس وقت تک وہ اپنی متعین کی ہوئی منزلِ مقصود تک نہیں پہونچ سکتا، جب تک ہمارے خیالات اور عزائم میں بلندی پیدا نہو۔ غیروں کی بیان کی ہوئی جھوٹی داستانوں پر اعتماد کرنے کی مذموم عادت خود اعتمادی کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ہمیں اس کے خلاف پوری قوت سے جہاد کرکے اپنے ارادوں میں بلندی اور خیالات و محسوسات میں پاکیزگی پیدا کرنی چاہیئے۔ علامہ شبلی کی کتاب "عالمگیر پر ایک نظر" اور اس کے تمام مآخذ میرے سامنے ہیں، اور میں کوشش کرونگا کہ جس چیز کو علامہ مرحوم نے ایجاز و اختصار کے ساتھ پیش کیا تھا، تفصیل و وضاحت سے بیان کردوں، اور ان ضروریات کا بھی احاطہ کرلوں جو بعد میں پیدا ہوئی ہیں۔

مہاراجہ جسونت سنگھ وہ شخص ہے جو اورنگ زیب کی اقبالمندی کا آفتاب طلوع ہوتے ہی، اُس سے ٹکرایا۔ اُجین کے مقام پر جس کو عالمگیر کے "خورشیدِ اقبال" کا مطلع کہنا چاہیئے۔ راجہ جسونت سنگھ ہی تھا جس نے اورنگ زیب کی سطوت و اقتدار کے تیز دھارے کو روکنے کے لئے نیزہ و شمشیر کا استعمال کیا۔ مگر وہ طاقت و شجاعت کے اس سیلاب کو نہ روک سکا اور بالآخر شکست کھاکر بھاگ گیا۔ میرا خیال ہے کہ واقعات کو سمجھنے میں "اشارات" سے حسبِ دلخواہ امداد نہیں مل سکتی۔ اس لئے ضروری تفصیلات کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

رنجیدہ - ف - صفت - دُکھی - غمگین - مغموم - دلگیر - آزردہ + اداس خفا - ناراض + بیزار - ناخوش +

رنجیدہ خاطر - ف - ع - صفت - دل آزردہ - ناراض - ناخوش - دُکھیا - دُکھی -

رنجیدہ کرنا - ا - فعل متعدی - خفا کرنا - ناراض کرنا - ناخوش کرنا - ستانا - دکھ دینا -

رِند - ف - اسم مذکر - (۱) وہ منکرِ شریعت جس کا انکار امورِ شرعیہ میں از روئے عقل ہو نہ از روئے جہالت - منکر دانا - وہ شخص جو پابندِ مذہب نہ ہو - آزاد - غیر متشرع (۲) سلا متوالا - نشہ باز - شرابی - بھنگی - چرسی - اوباش - بدوضع - لفنگ - لچّا - شُہدا - دہریہ - زندیق - ناستک - ملحد - بیدین - بد مذہب - کافر - بے ایمان - لامذہب (۴) نواب سید محمد خاں فیض آبادی مقیم لکھنؤ کا تخلص جن کا دیوان مشہور ہے +

رِند مذہب - یا - رِند مشرب - ف - ع - اسم مذکر - آزاد طبع - لامذہب - آزاد - ملحد - ناستک - مطلق العنان - بیدین - اوباش وضع +

رَنْد - ا - اسم مذکر - دیوارِ قلعہ یا شہر پناہ کے وہ موکھے جو غنیم پر اندر سے بندوقیں چلانے کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں - ے

گھر میں بیٹھے کھیلتے ہو تم شکار ۔ روزنِ دیوار جو ہے رَند ہے (لکھنؤ میں)

رِندانہ - ف - صفت - (۱) مثل رِند - رِند سے نسبت رکھنے والا - آزادانہ - ملحدانہ - رِند مشرب (۲-۱) شہدا لچّا - بدوضع - اوباش - فاسق - لگرّی - گنڈا

رُندنا - ہ - فعل لازم - روندا جانا - کُچلا جانا - پائمال ہونا - روندن میں آنا - کھوندلا جانا +

رَندنا - ا - فعل لازم - رندہ کیا جانا - لکڑی کا رندے سے صاف کیا جانا +

رَندَہ - ف - اسم مذکر (از رندیدن بمعنی تراشیدن) لکڑی چھیلنے اور صاف کرنے کا اوزار - لکڑی ہموار کرنے کا اوزار +

رَندہ پھیرنا - یا - کرنا - فعل متعدی - لکڑی کو رندے سے صاف یا ہموار کرنا +

رَندھنا - ہ - فعل لازم (ہندو) اُبلنا + پکنا - کھانا تیار ہونا (مسلمانوں میں بکسرِ رائے مہملہ رِندھنا پکنا کے ساتھ مترادف کر کے بولتے ہیں - جیسے پکنا رِندھنا ہو لے تو دوسرا کام ہو +

رُندھنا - ہ - فعل لازم (۱) پامال ہونا - روندن میں آنا - پسنا + ے

تری رفتار سے دل کا عجب احوال ہے ۔ رُندھ گیا پس گیا مٹی ہوا پامال ہوا (صبا)

(۲) بھر آنا - اُمنڈ آنا - اُمنڈنا + ے

بجلی سا وہ چمک گیا آنکھوں سے بھویں بھڑ جانے لگیں
بر بنطِ خفگی سے اس بن جی بھی رُندھا دل بھر آیا } میر

رَنڈ دھیر - ہ - صفت (ہندو) بہادر - شجاع - دلیر +

رِندی - ف - اسم مؤنث - رِندپن - رِندوں کا کام - لامذہبی - زندیقی - الحاد - (۲) اوباشی - لچپن - شُہدپن - بدکاری - فسق و فجور +

رَنڈ - ہ - اسم مؤنث (۱) رانڈ + عورت + کسبی (۲ - پورب) ارنڈ کا درخت - درختِ بید انجیر (۲) دھڑ - جسم بے سر - بعض ہندو بالضم بولتے ہیں جیسے رُنڈ مُنڈ

رنڈ رونا - ہ - اسم مذکر - (ہندو) بیوہ عورتوں کی طرح رونا - جھینکنا - پیٹنا - داویلا - عورتوں کا سا قصّہ - عورتوں کا گلہ شکوہ - شکوہ شکایت

رنڈسالا - ہ - اسم مذکر - بیوہ کا جوڑا - وہ لباس جو بیوہ ہو جانے پر پہنایا جاتا اور سہاگ کی چیزیں جیسے چوڑیاں - سرخ یا رنگین کپڑے وغیرہ اتارے جاتے ہیں +

رنڈسالا پہنانا - ہ - فعل متعدی - رانڈ ہو جانے کی پوشاک پہنانی - ہندوستان کی رسم ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جاتی ہے تو پھول یا تیجے کے دن تمام کنبے کے لوگ جمع ہو کر سفید جوڑا پہناتے اور چوڑیاں وغیرہ جو سہاگ کی چیزیں کہلاتی ہیں توڑ ڈالتے ہیں +

رنڈسالا پہنا - ہ - فعل لازم - رانڈ ہونے کا لباس پہنا - رانڈ ہونا - بیوہ ہونا

رَنڈاپا - ہ - اسم مذکر - بیوہ پن - بیوگی - بدھواپن - بیوگی کا زمانہ +

رَنڈاپا کاٹنا - ہ - فعل متعدی - حالت بیوگی میں بسر کرنا - بیوگی کا زمانہ بسر کرنا

رنڈاپا کٹنا - ہ - فعل لازم - حالتِ بیوگی میں بسر ہونا - بیوگی کا زمانہ بسر ہونا - بے شوہر زندگی گزرنا +

رُنڈ مُنڈ - ہ - صفت - (ہندو) گھوٹم گھوٹ - صفا چٹ - سچا ابرو کا صفایا کئے ہوئے - بھدرا کئے ہوئے +

رَنڈوا - ہ - اسم مذکر (۱) مردِ بے زن - وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو جیسے رانڈیں تو بہتیری رہیں جو رنڈوے رہنے دیں (کہاوت) (۲) کوارا - بن بیاہا - وہ شخص جس کی شادی نہ ہوئی ہو - مگر اس طرح طزاً یا حقارتاً کہتے ہیں (۳) کم ہمت - پست ہمت - کام چور جیسے - رنڈوا بیل جی کا جلایا (کہاوت)

رنڈوا بھنڈوا - ا - اسم مذکر - ع - خانہ خراب - خانہ ویران - گھر کھوا - نگوڑا

رَنڈی - ہ - اسم مؤنث (اصل لفظ رانڈی تھا) عورت - نار - ناری - سنان استری + ایک بے تکلفی کا کلمہ جو اکثر عورتیں باہم ایک دوسری کو کہہ دیتی ہیں (۲) کسبی - چھنال - بیسوا - پتریا - کنچنی - قحبہ - فاحشہ - بازاری عورت - اجنبی (۳) رقاصہ - ناچنے والی + ڈومنی - میراثن جیسے رنڈی کی کمائی پا کھانے

۸ ذی الحجہ ۱۰۶۷ھ کو اورنگ زیب کا باپ اور شہنشاہ ہند شاہجہاں بیمار ہوگیا۔ اور کمزوری کے باعث سلطنت کے نظم و نسق کی نگرانی نہ کرسکا۔ شاہجہاں کے چاروں بیٹوں میں سے صرف داراشکوہ جو اپنے متعلق ولی عہد ہونے کا یقین رکھتا تھا، بادشاہ کے پاس موجود تھا۔ اورنگ زیب دکن میں قلعۂ بیجاپور کی بلند اور سنگین دیواروں پر اپنی قوت آزما رہا تھا۔ مراد گجرات کی صوبیداری کے جھگڑوں میں الجھا ہوا تھا۔ شجاع بنگالہ میں تھا۔ داراشکوہ نے میدان خالی دیکھکر کاروبار حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ساتھ ہی یہ بے عقلی بھی کی کہ دارالخلافہ کی خبروں کا باہر جانا بند کردیا۔ خطوط پر نگرانی قائم کردی، امراء اور شاہزادگان کے وکلا کو سختی سے ممانعت کردی کہ دربار کی کوئی خبر نہ لکھیں۔ داراشکوہ کی اس ناعاقبت اندیشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ بادشاہ کی موت اور زندگی کے معاملہ میں لوگوں کو شبہات پیدا ہونے لگے۔ رعایا جو بادشاہ کے درشن کی عادی تھی اس دولت سے محروم ہوگئی۔ ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک ہیجان پیدا ہوگیا۔ جگہ جگہ فتنے برپا ہونے لگے۔

مراد بخش نے گجرات میں اپنی بادشاہت کا اعلان کرکے خطبہ اور سکہ جاری کردیا۔ شجاع بھی خاموش بیٹھنے والا نہ تھا۔ اس نے بھی خودمختاری اور آزادی کا دعویٰ کیا۔ اور پٹنہ پر قبضہ کرکے بنارس تک آگیا۔ اورنگ زیب ان سب میں عقلمند اور دور اندیش تھا۔ اس نے اپنے دامن کو خودسری اور بغاوت کے داغ سے محفوظ رکھا۔

داراشکوہ خوب سمجھتا تھا کہ اورنگ زیب کے علاوہ اس کے کسی بھائی میں مقابلہ کی ہمت نہیں۔ عالمگیر کی دانشمندی اور شجاعت کا اس پر کافی اثر تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب عالمگیر بیجاپور کے محاصرے میں مصروف تھا اور فتح کے آثار پیدا ہوگئے تھے۔ داراشکوہ کو معلوم تھا کہ اورنگ زیب کے پاس کافی لشکر موجود ہے، وہ جس وقت چاہے گا دارالخلافہ پر حملہ کردے گا۔ چنانچہ اورنگ زیب کا زور توڑنے کی اس نے یہ تدبیر کی کہ امدادی لشکر کو جو فتح بیجاپور کے لئے مامور ہوا تھا بادشاہ سے کہہ کر واپس بلالیا۔ تمام امراء حکم شاہی کی تعمیل میں مہم کو ادھورا چھوڑ کر حضور میں آگئے۔ اورنگ زیب تنہا رہ گیا۔ بڑے بڑے امیروں میں سے معظم خاں، شاہنواز اور نجابت خاں کے علاوہ کوئی امیر اس کا شریک حال نہ رہا۔

داراشکوہ، بادشاہ کو دہلی سے آگرے لے آیا۔ اور مراد و شجاع کی تنبیہ کے لئے فوج بھیجنے کی فکریں کرنے لگا۔ آخر ایک زبردست لشکر راجہ جسونت سنگھ راٹھوڑ کی زیر سرکردگی اجین روانہ کیا۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ دریائے نربدا کے گھاٹوں پر قبضہ ہوجائے۔ اور عالمگیر آگرے کا رُخ نہ کرسکے۔

مراد اور شجاع کی طرف سے داراشکوہ نے بادشاہ کو برہم کردیا تھا، وہ چاہتا تھا پہلے ان دونوں کا قصہ تمام ہوجائے، اور عالمگیر تنہا رہ جائے تاکہ اس کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ شجاع کی سرکوبی کیلئے بھی فوج جاچکی تھی۔ مراد کا یہ انتظام ہوا کہ قاسم خاں کو لشکر دے کر راجہ جسونت سنگھ کے ہمراہ بھیجا گیا تاکہ ضرورت کے وقت مراد کو گجرات سے بے دخل کردے۔

اگرچہ اورنگ زیب نے اب تک باپ کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا تھا اور نافرمانی کا خیال بھی اس کے دل میں نہ آیا تھا، لیکن داراشکوہ نے جھوٹی خبریں بیان کرکے بادشاہ کو اس کی طرف سے بھی منحرف کردیا۔ اور اس کے وکیل عیسیٰ بیگ کو گرفتار کرکے اس کا مال و اسباب ضبط کرلیا گیا۔

اورنگ زیب اور جسونت سنگھ کا مقابلہ

پہلے لکھا جاچکا ہے کہ اورنگ زیب بیجاپور کے محاصرے میں مصروف تھا کہ فوجوں کی واپسی کے لئے شاہی فرمان پہونچ گیا۔ اور اس نازک وقت میں اورنگ زیب تنہا رہ گیا۔ مجبوراً وہ سکندر عادل شاہ سے صلح کرکے اورنگ آباد آگیا۔

یہاں آکر عالمگیر نے آگرہ جانے اور داراشکوہ کے اختیارات کو کم کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا، اس کا خیال تھا کہ مراد کو بھی ساتھ لے جائے اور باپ سے اس کا قصور معاف کرائے۔

اورنگ زیب اچھی طرح جانتا تھا کہ داراشکوہ اُسے دربار تک نہ پہونچنے دے گا۔ جہاں تک ممکن ہوگا باپ اور بیٹے کی ملاقات میں رکاوٹیں پیدا کرے گا۔ اس کے علاوہ آگرہ جانے کے لئے مالوے سے گزرنا ضروری تھا، جہاں راجہ جسونت سنگھ اور قاسم خاں اپنا لشکر لئے پڑے تھے۔ اور قلعہ بندی کررہے تھے۔ ان حالات کا اقتضا تھا کہ وہ بھی تیار ہوکر جائے۔ اور اپنے راستے سے رکاوٹوں کو دور کرتا ہوا آگرہ پہونچ جائے۔ اس خیال سے اس نے اپنی فوج درست کی، امراء کی استمالت کیلئے ان کو مناصب و خطابات عطا کئے۔ شاہزادہ مراد کو پیام بھیجا کہ تم بھی مالوے کی طرف بڑھو اور نربدا کے

بھاڑی یا کھانے کا ڈی +

رنڈی باز۔ ف۔ اسم مذکر۔ تماش بین۔ عیاش۔ زانی۔ زناکار۔ زنانی لُچّہ +

رنڈی بازی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ تماش بینی۔ عیاشی۔ زنا۔ زناکاری۔ حرامکاری۔

رنڈیا۔ ہ۔ رنڈی کی تصغیر بالتحقیر۔ عورت + بیوہ۔ مصیبت زدہ بڈھیا۔ جیسے مجھ رنڈیا کو نہ ستاؤ +

رنڈیا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بیوہ ہونا۔ بدھوا ہونا۔ رانڈ ہونا +

رنگ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) لون۔ فام۔ رنگت۔ روپ۔ برن + سرخ۔ زرد۔ لال۔ سیاہ۔ سبز وغیرہ کل رنگ میں داخل ہیں۔ ف۔

جو سرخی آتی ہے عکسِ شفق سے صبح کو منہ پر ۔۔۔ سدا رنگ ہوتا ہے سبز اچھے چرخ گردوں کا (ناسخ)

(۲) ناچ۔ راگ۔ گانا۔ کھیل کود جیسے ناچ رنگ وغیرہ (۳) طرز۔ روش۔ انداز۔ ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ۔ وضع۔ طریق۔ طرح۔ ڈول۔ ڈھب۔ عادت۔

نکالا ہے یہ رنگ حالی نے سالک ۔۔۔ کہ ہر شعر دیوان ہوا جاتا ہے (سالک) +

(۴) حال۔ احوال۔ عالم۔ حالت۔ گت۔ گتی۔ ہیئت + ف۔

دل کا کیا رنگ ہے تم پھر بھی سمجھے افسوس + چشمہ چشم سے خوناب ابلتے دیکھا (ناظم)

باغ عالم میں جو آہوں کا یہی عالم ہے + اے صبا اور ہی کچھ رنگ ہوا کا ہوگا (صبا)

روئے تجھ بن یہ شب کہ آنکھوں کا + اور ہی رنگ تا سحر دیکھا (جرأت)

بن گیا داغ جگر مہرِ قیامت اے داغ + پر ابھی رنگ وہی ہے شبِ تنہائی کا (داغ)

(۵) کیفیت۔ دھج۔ پھبن۔ درجہ۔ ف۔

ہیں جنوں کے اور رنگ حسن شوخ سے + اب کچھ اور رنگ ظالم بہار کا (عبدالکریم)

لختِ دل صد پارہ ہے ہر نوکِ مژہ پر + ہے آج تو کچھ رنگ ہی اے دیدۂ تر اور (عاجز)

(۶) بہار۔ جوبن + ف۔

سرمہ کھٹکتا ہے نزاکت سے آنکھیں + تیغ نگاہ یار میں بھی آج رنگ ہے (امانت)

(۷) سماں + چرچا + گونج + ف۔

کس سرو وش کی باغ میں آمد ہے صبحدم + صحن چمن میں راگ کا ہر سمت رنگ ہے (امانت)

(۸) مانند۔ مثل۔ نظیر۔ شبیہ + ف۔

مہندی لگا کے تم نے کیا خلق کو ہلاک ۔۔۔ پامال کون کون برنگِ حنا نہیں (امانت)

(۹) روغن۔ وارنش۔ (۱۰) خوشی۔ خوش حالی (۱۱) دستور۔ ریت۔ رسم۔ قاعدہ۔ قانون (۱۲) قسم۔ بھانت۔ پرکار۔ نوع (۱۳) رونق۔ چمک۔ آب و تاب۔ خوبصورتی (۱۴) تماشا۔ سیر جیسے ع عاشق کو دکھاتے ہیں عجب رنگ جوانی۔

(۱۵) ہنسی۔ مذاق۔ بولی ٹھولی۔ چہل (۱۶) گنجفہ کی ہر ایک بازی کا نام (۱۷)

چوسر کی آٹھ نردوں میں سے چار کو رنگ۔ چار کو بدرنگ کہتے ہیں +

ہم رنگ۔ میل۔ جوڑ۔ ف۔

مُقدر کا پاسا بدلتا نہیں ۔۔۔ فلک رنگ کی نرد چلتا نہیں (بحر)

(۱۸) ہمسر۔ جوڑ (۱۹) رونق۔ ٹھاٹ۔ دھوم دھام جیسے ہو دین شد یاں مبارک بنے کو رنگ بھری برات ہے (۲۰) لطف۔ مزہ + شغل۔ مشغلہ۔ ف۔

چھیڑتے ہیں مجھے در پردہ شبِ وصل رقیب ۔۔۔ راگ کے رنگ میں سب بات گنواتے ہیں (امانت)

(۲۱) نورِ معرفت۔ معرفت الٰہی کا لطف (۲۲) رس۔ رسیلا پن (۲۳) خمار۔ نشہ۔ کیف۔ سرور جیسے رنگا ہوا ہے یعنی خمار آلودہ یا مخمور ہے (۲۴) قدرتی۔ فطرتی۔ ذاتی۔ خودرو جیسے اللہ خودرنگ یا خودرنگ لوئی پٹو وغیرہ (۲۵) قوت۔ ف۔ مگر فارسی میں زیادہ ہے سال رنگ کے پکڑتے کے شہا ہم بھی بعض موقع پر استعمال کرتے ہیں (۲۶) مکر و حیلہ جیسے رنگ گانٹھنا (۲۷) خون۔ لہو۔ مگر فارسی میں جیسے رنگ ریختن وغیرہ (۲۸) رنگ پاشی جیسے ع آج رنگ ہے ۔۔۔ سمجھ میں ہیں تو ہولی کھیلن جاؤنگی (ہولی)

رنگ اُترنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رنگ جاتا رہنا۔ رنگ اُڑ جانا۔ چہرہ کا متغیر ہوجانا۔ رنگ میں فرق آجانا + خالف ہوجانا + روغن جاتا رہنا + وارنش نہ رہنا۔ رنگ کٹنا +

رنگ اُڑ جانا۔ یا۔ اُڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رنگ جاتا رہنا بے آب ہوجانا۔ خوف یا غیرت و شرم سے رنگ زرد ہوجانا۔ رونق نہ رہنا۔ منہ فق ہوجانا۔ رنگ تغیر ہوجانا + ف۔

اُڑ گیا ہجرِ جاناں میں کمر چہرے کا رنگ ۔۔۔ قطرۂ خون جو بدن میں تھا وہ آنسو ہوگیا (ناسخ)

لاغری میں اے مصوّر کسکو ہے کھینچنے کی تاب ۔۔۔ کھنچتے کھنچتے رنگ اُڑتا ہے مری تصویر کا (صبا)

ہے آج کون بام پہ جلوہ نما جو یوں ۔۔۔ اُڑتا ہے رنگ میری طرح ماہتاب کا (بسمل)

رنگ افشانی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ رنگ چھڑکنا۔ رنگ چھینٹنا۔ رنگ پاشی کرنا +

رنگ اُکھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی مجلس یا محفل میں بے رونقی آنا۔ سماں نہ رہنا۔ رنگ نہ جمنا۔ بے رنگی ہونا۔ مزہ کرکرا ہونا۔ ف۔

اُف رے تری شوخی کہ بنا کھیل بگڑ جائے ۔۔۔ اللہ رے تلوّن کہ جما رنگ اُکھڑ جائے (لا علم)

رنگ آمیزی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ رنگ کا کام۔ رنگ سازی۔ گلکاری۔ نقاشی۔ مصوری + عبارت آرائی +

رنگ آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رنگ چڑھنا۔ رنگ پکڑنا۔ رنگا جانا جیسے ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا +

عبور کرکے بہ سرعت آملو۔ ان انتظامات سے فارغ ہوکر اورنگ زیب ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۰۶۸ھ کو اورنگ آباد سے برہان پور کی طرف بڑھا، برہان پور سے اس نے باپ کی خدمت میں مزاج پرسی کے لئے عریضہ لکھا، جواب کے انتظار میں ایک مہینہ تک وہاں قیام کیا، لیکن جواب نہ آیا، اور وحشتناک خبریں برابر آتی رہیں مجبوراً ۵ جمادی الآخر کو وہ برہان پور سے اکبرآباد کی طرف چلا۔ دیپالپور سے نکلا تو شاہزادہ مراد بھی اس کا شریک سفر ہوگیا۔

راجہ جسونت سنگھ نے اجین سے سات کوس بڑھکر شاہزادوں کو روکا، اورنگ زیب کی نیت خواہ کچھ بھی ہو، لیکن یہ واقعہ ہے کہ وہ لڑائی سے بچنا چاہتا تھا، اس نے راجہ جسونت سنگھ کے پاس کہلا بھیجا کہ میں باپ کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتا، بہتر ہے کہ تم بھی میرے ساتھ چلو ورنہ راستہ سے ہٹ جاؤ، راجہ نے اس پیام کا کوئی اثر نہ لیا، اور جنگ وجدل پر آمادہ ہوگیا۔

۲۲ رجب ۱۰۶۸ھ کو جمعہ کے دن اورنگ زیب نے اپنا لشکر آراستہ کیا۔

عالمگیر نامہ کی روایت ہے کہ راجہ جسونت سنگھ نے اورنگ زیب سے مرعوب ہوکر کہلا یا کہ میں لڑنا نہیں چاہتا، بلکہ اطاعت و ملازمت کا قصد رکھتا ہوں، اورنگ زیب نے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا، اور جواب دیا کہ سچے ہو تو تنہا نجابت خاں کے پاس جاؤ وہ شہزادہ محمد سلطان کے پاس تمہیں لے جائے گا، شاہزادہ ہمارے پاس لائے گا۔ راجہ نے اس حکم کی تعمیل نہ کی، اور لڑائی کے اہتمام میں مصروف ہوگیا، ہزاروں بہادر راجپوت اور مسلمان اس کے ساتھ تھے۔ لڑائی شروع ہوئی اور تیر و تفنگ سے گزر کر دست بدست مقابلہ ہونے لگا، راجپوتوں نے اورنگ زیب کے ہراول پر زبردست حملہ کیا، اورنگ زیب اس معرکہ میں خود شریک تھا، اس نے دشمن کا منہ پھیر دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ جسونت سنگھ شکست کھا کر اپنے وطن جودھپور چلا گیا اور قاسم خاں لشکر شاہی کے ساتھ فرار ہوا۔

یہ تھی اورنگ زیب اور جسونت سنگھ کی مخاصمت کی ابتدا، جس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ عالمگیر امن و سکون کے ساتھ مالوے کی سرحد سے نکل جانا چاہتا تھا، مگر راجہ کی فساد آمادگی نے اس کے امکانات باقی نہ رکھے، اور مجبوراً لڑائی تک نوبت پہونچی، جس کی تمام ذمہ داری راجہ جسونت سنگھ کے سر عاید ہوتی ہے، اگرچہ اس حیثیت سے کہ وہ داراشکوہ کے احکام کی تعمیل کر رہا تھا، اور بالفاظ دیگر اپنے فرائض کی بجا آوری میں وفاداری سے کوشش کر رہا تھا، راجہ کو کسی طرح مورد الزام نہیں بنایا جاسکتا، لیکن اورنگ زیب اور راجہ کے تعلقات پر اس وفاداری کا کوئی اثر نہیں پڑسکتا، داراشکوہ اور عالمگیر کی حیثیت ایک تھی، ایسی صورت میں راجہ کو ان کے معاملات میں دخل نہ دینا چاہئے تھا، آگرے میں داراشکوہ جن فریب کاریوں کے جال بچھا رہا تھا، راجہ ان سے بھی بے خبر نہ تھا، اس وقت یہی مناسب تھا کہ وہ عالمگیر کو نہ چھیڑتا اور نکل جانے دیتا، ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا بعید از عقل نہیں ہے کہ اورنگ زیب کو راجہ جسونت سنگھ کی یہ بے ادبی سخت ناگوار ہوئی ہوگی، اور اقتدار و سطوت حاصل کرنے کے بعد اگر وہ اس سے انتقام لینے کی سعی کرتا تو قطعی حق بجانب ہوتا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اورنگ زیب کی یہ مہم جو مالوے کی لڑائی سے شروع ہوئی تھی بادشاہت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی، تو اس نے اپنے شکست خوردہ راجہ جسونت سنگھ کے ساتھ کیا کیا؟ اس کا جواب نہایت مختصر ہے۔ یعنی اورنگ زیب سریر آرائے سلطنت ہوا تو پہلے ہی سال راجہ جسونت سنگھ نے معافی اور قصور کی درخواست پیش کی، اور عالمگیر نے اپنی شاہانہ فیاضی سے اس کا قصور معاف کر دیا، جشن وزن کے موقعہ پر منصب اور خلعت بھی عنایت کیا۔

راجہ جسونت سنگھ کی غداری

اجین کی جنگ کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ جسونت سنگھ نے عالمگیر کا مقابلہ کرکے اپنا وہ فرض ادا کیا تھا جو شاہی حکم کی رو سے اس پر عاید ہوتا تھا اسی لئے ہم بھی قضیۂ اجین کو نظر انداز کئے دیتے ہیں، اور راجہ کی غداریوں کا اس وقت سے شمار کرتے ہیں، جب شجاع کی لڑائی میں دفعتہ وہ اورنگ کے لشکر سے بھاگ کر سخت نقصان اور فتنہ کا باعث ہوا تھا، ہم اس واقعہ کو بھی تفصیل سے بیان کریں گے تاکہ وقت کی نزاکت اور عالمگیر کی مشکلات کا اچھی طرح اندازہ ہوجائے، اور بادشاہ کی رواداری و فیاضی کا اندازہ کرنے میں کوئی غلطی نہ ہو؛

اورنگ زیب نے اپنے بھائی شجاع کو صلح و آشتی کی دعوت دی لیکن اس نے دل سے اس کی پذیرائی نہ کی۔ آخرکار ۱۹ ربیع الثانی ۱۰۶۹ھ کو اورنگ زیب شجاع کے مقابلہ کو چلا، اور شجاع کے لشکر سے نصف کوس کے فاصلہ پر مقیم ہوا۔

رنگ

رنگ بدلنا - ا - فعلِ متعدی - رنگ پلٹنا - رنگ کا متغیر ہونا - رنگ اُڑنا جیسے گرگٹ کی سی رنگت بدلنا (۲) وضع بدلنا - طرز بدلنا - ڈھنگ بدلنا - حال دگرگوں ہونا - حال بدلنا + ف

ہیں گریۂ خونیں کو رنگ کے ... الدم میں زمانہ کا بیان رنگ بدلے ... (امیر)

یوں وہ ترِ روشن رہا شام سیہ ہو ... کیسا یہ رنگ تو نے اے آسماں بدلا (جرأت)

(۳) کایا پلٹنا - کینچلی بدلنا (۴) لاغری - سفر - بھوک یا خوف سے رنگ کا دگرگوں ہونا - (۵) پیلا پیلا ہونا - بگڑنا - خفا ہونا - ف

مجکو اور اسکو بیٹھے دیکھا تو رنگ اپنا   اس طرح جیسے رنگ اُس آن بدلا (جرأت)

رنگ برنگ کا - ا - تابع فعل - طرح طرح کا - گوناگوں - مختلف الالوان - بھانت بھانت کا - بوقلموں - بہت رنگا +

رنگ بگڑنا - ا - فعلِ لازم (۱) رنگ کا خراب ہونا - بیرنگی اور بےرونقی ہونا - بدرنگ ہونا (۲) حال دگرگوں ہونا - حالت کا متغیر ہونا - حال بے حال ہونا - حال تباہ ہونا + ف

نیرنگ آسماں سے جمیگا قضا کا رنگ   بگڑیگا خاک آتش آب ہوا کا رنگ (صبا)

رنگ بندھنا - ا - فعلِ لازم - رونق پکڑنا - رنگ کا قائم ہونا - زینت پانا - مزین ہونا + ف

ہمارے داغ چمک کر ابھی مٹا دیتے   بندھا ہوا ہے ترے ہاتھ تو رنگ کا رنگ (بحر)

رنگ بھرنا - ا - فعلِ متعدی - تصویر یا کسی چیز میں رنگ لگانا - رنگین بنانا - ف

دسیدم رنگ ہے تو مرا حیران ہوا ہے   رنگ کیا پھر مری تصویر میں بہزاد بھرے (مومن)

رنگ بھنگ کرنا - فعلِ متعدی - مزہ کھنڈت کرنا - لطف بگاڑنا - کھیل کھنڈت کرنا - کھنڈت ڈالنا +

رنگ بھنگ ہونا - ا - فعلِ لازم - مزہ کھنڈت ہونا - لطف بگڑنا - کھیل بگڑنا +

رنگ بیرنگ ہونا - ا - فعلِ لازم - حال بے حال ہونا + ف

دور ہے ملکِ دل میں وحشت کا   رنگ بے رنگ ہے طبیعت کا (امانت)

رنگ پاشی - ا - اسم مؤنث - رنگ کھیلنے کی رسم جو ہولی کے دوسرے روز یعنی دلہنڈی کو برتی جاتی ہے اور اس میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں +

رنگ پر آنا - ا - فعلِ لازم (۱) رونق پر آنا - جوبن پر آنا - بہار پر آنا ف

نشۂ بادہ ہوا غازہ رخِ گلگوں کو   رنگ پر اور ترا باغ جوانی آیا (اسیر)

(۲) زوروں پر آنا + تیز ہونا + رونق پکڑنا + ف

مضمون نئے بندھے گل رخسار یار کے   آتی چلی ہے اپنی طبیعت بھی رنگ پر (اسیر)

رنگ پکڑنا - ا - فعلِ متعدی (۱) رنگ لانا - رنگین ہونا - رنگ میں ڈوبنا - رنگ چڑھنا (۲) رونق پکڑنا - چمکنا - تر و تازگی حاصل کرنا + ف

سامنے تیرے روئے رنگین کے   لالہ و گل نے بھی نہ پکڑا رنگ (آتش)

رنگ پھوٹنا - ا - فعلِ لازم - رنگ ٹپکنا - رنگ ظاہر ہونا - رنگ نمایاں ہونا - رنگ کا ایک طرف سے دوسری طرف جھلکنا ف

دم سے کشتی بھوت نکلا یہ رنگ   صراحی تمہارا گلا ہو گیا (برق)

رنگ پھیکا پڑنا - ا - فعلِ لازم - رنگ کا ماند ہونا - رنگ دھندلا ہونا - رنگ کا مندا ہونا - رنگ اُداس ہونا - رنگ ہلکا پڑنا - رنگ دھیما ہونا - رنگ اُڑنا - رونق کم ہونا - بے نمک ہونا - بے رونقی ہونا +

رنگ پھیکا ہونا - ا - فعلِ لازم - رنگ اداس ہونا - ماند ہونا - شرم یا خجالت خواہ غیرت سے چہرے کا رنگ فق ہونا - بے رونق اور بے نمک ہونا - بے مزہ ہونا - بے لطف ہونا + ف

ہوگیا پھیکا ترے تجکو سے رنگ روئے گل   بے نمک نالے سے میرے شور بلبل ہوگیا (ظفر)

جو نمک تجھ میں ہے کہاں اُس میں   کیوں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا (ناسخ)

رنگ ٹپکنا - یا چُونا - ا - فعلِ لازم (۱) رنگ برسنا - تراوش ہونا + رنگ جھلکنا - رس ٹپکنا - جوبن اُمنڈنا - نور برسنا - شباب میں ڈوبا جانا - چمکیلا اور بارونق ہونا - نور کا چھن چھن کر نمایاں ہونا - نور برسنا - روشنی جھلکنا

رنگ جل جانا - ا - فعلِ لازم - آفتاب کی تمازت یا مدامی غم و غصہ یا خون کے کالے پڑ جانے کے سبب چہرے پر تیرگی چھا جانا - رنگ کا سنولا جانا - کل جھلس ہو جانا + ف

تو ہے وہ آفتاب جو پڑے تو پڑے ترا   جل جائے لالہ زار کا لے گلعذار رنگ (ناسخ)

رنگ جمانا - ا - فعلِ متعدی (۱) رنگ چڑھانا - رنگ قائم کرنا - رنگنا -

مستی عشق کیفِ مے لالہ گوں ہیں   اس رنگ پر جما نہیں سکتا خمار رنگ (آتش)

(۲) بنیاد ڈالنا - ڈھب لگانا - موقع ڈالنا - ہیری جمانا - ف

پان اس شوخ کو کھلاتے ہیں + اپنا رنگ اس طرح جماتے ہیں - (رند)

رنگ جمنا - ا - فعلِ لازم (۱) رنگ چڑھنا - رنگ قایم ہونا - رنگ آنا -

(۲) رونق پکڑنا - زینت پانا - بڑھنا - فروغ پانا ف

یار کی مستی کے آگے رنگ مے کا نہیں   کالا سنبلیم کرے اب جا کر رو دنیل ہیں (امانت)

دونوں لشکر آمنے سامنے پڑے تھے، گولہ اندازی اور ناوک فگنی ہو رہی تھی، رات کے وقت شجاع نے اپنا توپ خانہ جو اورنگ زیب پر گولہ باری کرنے کی غرض سے میدان میں بھیجا گیا تھا واپس بلا لیا۔ اور اپنی ساری فوج کو اکٹھا کر لیا، لشکر آراستہ ہو چکے تھے۔ مگر باقاعدہ جنگ کی نوبت نہ آئی تھی، سورج غروب ہو گیا تو عالمگیر نے حکم دیا کہ فوج کی ترتیب اور آراستگی میں فرق نہ آئے، سپاہی گھوڑوں سے نہ اتریں۔ نہ اسلحہ اتاریں اور مسلح ہو کر لشکر کی حفاظت کرتے رہیں۔ سرداران سپاہ فوج کے آگے مورچے بنا کر دشمن کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھتے۔ یہ احکام دے کر بادشاہ ایک چھوٹے سے خیمہ میں جو لشکرگاہ میں نصب تھا چلا گیا، فوج رات بھر یوں ہی مستعد کھڑی رہی نہ ہتھیار الگ کئے گئے نہ گھوڑوں سے زین اتارے گئے، رات کے آخری حصے میں دفعتہً لشکر میں ایک شور برپا ہوا اور زبردست ہیجان پھیل گیا۔ معلوم ہوا کہ جسونت سنگھ لشکر کو لوٹتا، کھسوٹتا، قتل و خونریزی کرتا ہوا شجاع کے پاس جا رہا ہے، یہ بہت ہی خراب وقت تھا، لشکر میں سخت برہمی اور بے چینی پھیل گئی، اور جملہ انتظامات میں خلل پڑ گیا، جسونت سنگھ نے شجاع سے سازش کر کے طے کر لیا تھا کہ میں رات کو شاہی فوج پر شب خون ماروں گا اور لوٹ مار کے بعد وہاں سے بھاگنے لگوں گا تو بادشاہ میرا تعاقب کرے گا۔ عین اسی وقت شجاع کی فوج لشکر شاہی پر حملہ کر دے۔

چار پانچ گھڑی رات باقی تھی کہ اس قرار داد کے موافق راجہ جسونت سنگھ نامور راجپوتوں اور رام سنگھ راٹھور، ہیش داس اور زبردست فوج کے ساتھ متحرک ہوا۔ بادشاہ، امراء، اور شاہزادوں کے جس قدر کارخانے اس کے راستہ میں پڑے سب کو اچھی طرح اس نے لوٹا، جو اس کارروائی میں مانع آیا راجپوتوں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ شاہزادہ محمد سلطان کو راجہ کی اس قزاقی سے بہت زیادہ نقصان پہونچا۔ اس کا کوئی خیمہ راجپوتوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہا۔ بادشاہی خزانے اور کارخانے بھی لوٹ سے نہ بچے، اور دولت خانہ تک تمام خیموں پر راجپوتوں نے ہاتھ صاف کیا، دیر تک اس شور و غوغا کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ لشکر میں قیامت برپا تھی، اور عجیب قسم کا تفرقہ پڑ گیا تھا، کوئی راجپوتوں کے ساتھ مل جاتا کوئی دشمن کے پاس چلا جاتا، اور وہاں مارا جاتا، امراء جو بادشاہ کے ساتھ تھے اپنے خیموں اور اہل و عیال کی دیکھ بھال کو دوڑے کسی نے جنگل کی طرف بھاگ کر وہاں پناہ لی۔ بزدل اور منافق تو الگ رہے، اچھے اچھے جاں نثاروں اور بہادروں کے قدم ڈگمگا گئے اور اتنی ہیبت طاری ہو گئی کہ ایک راجپوت بھی نیزہ لے کر آتا تو پوری جماعت کی جماعت بدحواس ہو کر کھڑی کی کھڑی رہ جاتی، راجپوت لدے ہوئے اونٹوں کو گھیر کر لے جانے لگے، تو کسی کو روکنے کی ہمت نہ ہوتی، غرض فوج میں ایسی ابتری پھیلی کہ سارا نظام درہم و برہم ہو گیا، لیکن عالمگیر کی شجاعت اور دلیری دیکھئے کہ اس کی جبین استقلال پر بل بھی نہ آیا، جب اس کو اطلاع ہوئی کہ جسونت سنگھ بھاگ گیا تو اس نے ذرا بھی پریشانی اور اضطراب کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ ہاتھی پر بھی سوار نہ ہوا، اور تخت رواں پر بیٹھ کر ہراول مقرر کئے کہ فیل سواروں اور گھوڑا سواروں کو تاکید کر دیں کہ اپنی جگہ سے نہ ہلیں، اگر کوئی بھی ہٹے تو نہایت ذلت سے کھینچتے ہوئے ہمارے پاس لائیں۔

بادشاہ اس خطرناک اور نازک وقت میں بھی نہایت مطمئن تھا۔ بلکہ خدا کا شکر کر رہا تھا کہ اس طرح منافق و مخلص میں تمیز ہو گئی، جو لوگ اپنی بے عقلی کے باعث راجہ کی اس حرکت کو دشمن کی فتح خیال کر کے اس سے جا ملے ہیں، وہ جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچیں گے۔ باوجودیکہ آدھا لشکر فرار ہو کر غنیم سے جا ملا تھا، لیکن اورنگ زیب برابر اپنے کام اور لڑائی کے انتظام میں مشغول رہا، صبح کو معلوم ہوا کہ راجہ جسونت سنگھ آگرے چلا گیا۔ بادشاہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہاتھی پر سوار ہو کر لڑائی کا بندوبست کرتا رہا۔ جسونت سنگھ کی جگہ اسلام خاں برانغار کا سردار مقرر ہوا۔

ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ راجہ جسونت سنگھ جس پر اعتماد کر کے اورنگ زیب نے ایک بھاری فوج کا افسر بنا دیا تھا، اس محسن کشی اور کفران نعمت میں کہاں تک حق بجانب تھا، اور اس کی یہ غداری کس قدر خطرناک شرارت آمیز، اور بزدلانہ تھی، عالمگیر کی جگہ اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اس کے گرفتار اور ہلاک ہونے میں کیا کمی رہ گئی تھی، لیکن یہ عالمگیر ہی تھا کہ نصف لشکر کے فرار ہو جانے اور حالات کا رخ پھر جانے پر بھی اس کے پائے ثبات کو لغزش نہ ہوئی اور پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہا۔ حتیٰ کہ فتح و کامرانی نے اس کے قدم چومے اور دشمن تباہ و برباد ہوا۔

صاحب سیر المتاخرین اس واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

رنگ

(۳) رنگ گھٹنا۔ سماں بندھنا + چلنا پار پسانا۔ پیشرفت جانا + بچنا۔ سمانا۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ آنکھوں میں کھبنا +

رنگ بھتا نہیں اس کا پھر اس غیرتِ گل ۔ جو چمن میں جو ترے بند قبا ہوتے ہیں (امانت)

(۴) رنگ کی نرد یا گوٹ کا حسب مراد اپنے گھر پر بیٹھنا۔

بھتا رنگ اس پر رنگ دہان کا جگ ٹٹے ۔ کی ندانگی چونپ چھپا یا چاہیے پہنے (اسیر)

رنگ چڑھانا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) رنگی چڑھانا۔ رنگ نکالنے کیو اسطے کسوم کو بھگو کر چواتا (۲) رنگنا۔ رنگ دینا۔ ملون کرنا۔ رنگین کرنا (۳) آرائش کرنا۔ روغن پھیرنا۔ رونق دار بنانا (۴) کیفی بنانا۔ مخمور کرنا (۵) سماں باندھنا۔ روپ مہ کرنا (۶) اپنا بنانا۔ اپنے ہتھے میں لانا (۷) معرفت یا خداشناسی کا مزہ ڈالنا +

رنگ چڑھنا۔ ۵۔ فعل لازم۔ (۱) رنگی چڑھنا + رنگ آنا۔ رنگا جانا۔ رنگ قبول کرنا (۲) نشیلا ہونا۔ مخمور ہونا (۳) رونق پر آنا۔ رنگ نکالنا۔ رنگ چمکانا (۴) وارنش ہونا۔ روغن چڑھنا (۵) معرفت میں رنگا جانا (۶) دوسرے کی باتیں اپنے میں آنا + ہم رنگ ہونا +

رنگ چمکانا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ رنگ و روغن نکالنا + آب و تاب بخشنا + جلا کرنا۔ صیقل کرنا + روپ کرنا +

رنگ چمکنا۔ ۱۔ فعل لازم (۱) رنگ کا تاباں ہونا۔ رنگ و روغن نکلنا۔ رونق پکڑنا۔ نکھرنا۔ اجلا ہونا۔ چہرے پر رونق آنا + روپ آنا +

گو آب سے افسردہ ہو آتش پہ ترا رنگ ۔ جرعہ جو کوئی مے کا پیا اور بھی چمکا (ممنون)

(۲) رنگ کا دوبالا ہونا۔ اصلی رنگت سے بڑھنا + ف

اُس طرف مہندی لگی رنگِ حنائی چمکا ۔ کھا کے بل دوش پہ لہرانے لگی زلفِ سیاہ (صفدر)

رنگ چونا۔ ۱۔ فعل لازم۔ دیکھو (رنگ ٹپکنا) +

رنگ چھڑکنا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ رنگ پاشی کرنا۔ رنگ پھینکنا۔ رنگ کے چھینٹے دینا

رنگ دار۔ ف۔ صفت۔ رنگین۔ رنگا ہوا۔ روغن دار۔ مجلا۔ چمکیلا۔ روشن +

رنگ دکھانا یا دکھلانا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) آفت ڈھانا۔ غضب لانا۔ مصیبت میں ڈالنا۔ فتنہ برپا کرنا۔ غضب ڈھانا ف

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے عالم کو دیکھیے ۔ رہتی ہے اُس کے پاؤں سے ہر دم حنا لگی (عارف)

یہ دل کی آگ دکھلائے گی رنگ کیا صفدر ۔ کہ میرے سینے کے باہر نہیں دھواں ہوتا (صفدر)

(۲) کیفیت دکھانا۔ جوبن دکھانا۔ لطف دکھانا۔ بہار دکھانا (۳) جوہر دکھانا۔ ہنر ظاہر کرنا (۴) عیب لانا۔ عادتِ بد کا ظاہر کرنا (۵) نیرنگ سازی اور شعبدہ بازی دکھانا۔ نیرنگی ظاہر کرنا ف

رنگ

رنگ ہر رنگ میں اپنا یہ دکھاتا ہے سدا ۔ کبھی عاشق کبھی معشوق کبھی بے پروا

شعبدے یاد ہیں بس اہلِ وفا کو کیا کیا ۔ کبھی گل ہے کبھی بلبل کبھی غنچے کی صدا

کبھی کرس باغ میں قمری کبھی شمشاد ہے یہ ۔ کبھی ہے طوق گردن کبھی آزاد ہے یہ (...)

رنگ دیکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) سیر دیکھنا۔ بہار دیکھنا۔ تماشا دیکھنا (۲) انجام سوچنا۔ نتیجہ پر نظر ڈالنا (۳) سمہ تم دیکھنا۔ ہوا دیکھنا۔ رخ دیکھنا جیسے جدھر کا رنگ دیکھیں اُدھر ڈھل گئے (۴) حال احوال یا تاثیر معلوم کرنا۔ کیفیت دیکھنا جیسے دوا کا رنگ دیکھنا +

رنگ دینا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) رنگ کر دینا۔ ملون کر دینا (۲) لطف دینا۔ مزہ دینا

جب تلک اُس گل عارض کے نہ باندھے مضمون ۔ رنگ محفل میں کبھی اپنی غزل نے نہ دیا + (اسیر)

رنگ ڈھنگ۔ ۱۔ اسم مذکر۔ (۱) چال چلن۔ حال احوال۔ برتاؤ۔ رویہ۔ عادت۔ خصلت۔ عالم (۲) حالت۔ کیفیت۔ چلو گتی +

جب سے عطا ہوا ہمیں خلعت حیات کا ۔ کچھ اور رنگ ڈھنگ ہے کائنات کا (شیفتہ)

رنگ ڈھنگ دیکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ حال احوال معلوم کرنا۔ خو بو دیکھنا سبھاؤ معلوم کرنا۔ چال چلن دیکھنا ف

گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اس غنچہ لب کا دیکھ لیں ۔ کیونکر دل بر جیت تک اپنے ڈھب کا دیکھ لیں (ظفر)

رنگ رچانا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) شادی رچانا۔ کسی خوشی کی تقریب کا سامان مہیا۔ شادی پھیلانا۔ شادی کا کام شروع کرنا (۲) رنگین بنانا۔ رنگین کرنا۔ رنگ میں شوخ کرنا +

رنگ رچنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ رنگ کا بخوبی اثر کرنا۔ رنگ لگنا۔ رنگ چڑھنا۔ رنگ آنا۔ رنگ دینا۔ رنگت بیٹھنا ف

ڈوبا ہے شفق بیچ صنم پنجۂ خورشید ۔ یا مہندی کا ہاتھوں میں ترے رنگ رچا ہے (سودا)

رنگ رس۔ ۵۔ اسم مذکر۔ عیش و نشاط۔ خوشی و خرمی۔ فرحت۔ آنند۔ عیش و عشرت۔ رنگ چنگ۔ شگفتہ چین۔ عیش و سرور۔ حظِ نفسانی۔ بھوگ بلاس۔ رقص و سرود گانے بجانے کی خوشی +

رنگ رسیا۔ ۵۔ اسم مذکر۔ عیشی بندہ۔ رنگیلا۔ اوبادی۔ عیاش۔ عیش پرست +

رنگ رلیاں۔ ۵۔ اسم مؤنث۔ (۱) کھیل تماشا۔ ہنسی چہل۔ مذاق۔ ٹھٹھا ٹھٹھولی۔ عیش و نشاط۔ عیش و عشرت۔ مزہ۔ لطف ف

خوں ہے پھر اُن کے رنگیں ہنسنے گلیاں دیکھیاں ۔ رنگ محلوں میں جنھوں نے رنگ رلیاں دیکھیاں (ظفر)

(۲) حرکتیں۔ باتیں۔ بازیاں۔ کھلاڑیاں ف

دیکھ کر ایک وحشیوں کی رنگ رلیاں باغ میں ۔ کھل کھلا کر ہنس پڑیں پھولوں کی کلیاں باغ میں (انشاء)

دراواخرِ ایں شب سانحہ عظمیٰ شورش افزا بظہور پیوست و اختلالِ کلی درانتظام افواج روئے دادہ بیدلانِ قالبِ پیشہ راپائے قرار وثبات لغزیدہ راہ فرارکشادہ گشت وعنانِ استقلال و اصطبار از دست رفت، امّا مخلصانِ غیرت مند شجاعت کیش وفا اندیش پائے ثبات و قرار افشردہ ازجانہ رفتند وتزلزلے در اساسِ اخلاص شاں راہ نہ یافت، سنوحِ واقعہ آں کہ راجہ جسونت سنگھ ضلالت کیش بے عار وننگ باوجود تقصیر آنش کہ عالمگیر نمودہ بعنایات وافرہ اورا اختصاص دادہ بود، در ظاہر سر برخطِ بندگی نہادہ دوست خواہی می نمود بدیں جہت دریں یورش براو اعتماد فرمودہ ہمراہی وسرداری برانغار بخشیدہ بود چوں طینت فتنت سرشت وازحمیت مردانہ بے بہرگیِ داشت بعزمِ فتنہ پردازی ازمعرکۂ کارزار آخر ہمیں شب فرار نمودہ ۔

راجہ جسونت سنگھ کی اس حرکت کوکسی آئین اور اصول سے بھی معاف نہیں کیا جاسکتا، اور اب کسی دانشمند انسان کو اس کی حمایت وتائید کا حق باقی نہیں رہ جاتا، یہ وہ جرم ہے کہ موجودہ قانون میں بھی اس کی کم سے کم سزا قتل ہے، جن لوگوں نے " انتقام " میں تصور کا صرف ایک ہی رُخ دیکھا ہے جو تعصب اور جہالت کی تاریکی میں حقیقت وصداقت کی روشنی سے محروم ہوچکا ہے، وہ ان تصریحات کو آئندہ واقعات کے ساتھ ملاکر سوچیں اور انصاف کریں کہ اورنگ زیب نے راجہ جسونت سنگھ کے ساتھ کس قدر انسانیت، شرافت اور جوانمردی کا ثبوت دیا اور اس کے جواب میں خود راجہ نے جن حرکات "ندبوحی" کا مظاہرہ کیا، اس سے عالمگیر کی رواداری کا وزن بھی کرلیں تاکہ بدگمانیوں کی گنجائش باقی نہ رہے۔

راجہ جسونت سنگھ کی تادیب

راجہ جسونت سنگھ نے شجاع کی لڑائی میں جس ناعاقبت اندیشی اور بزدلانہ سازش کا ارتکاب کیا تھا، اس کا تدارک نہایت ضروری تھا، خصوصاً ایسے وقت میں کہ شجاع کی مہم پورے طور پر سر نہ ہوئی تھی، داراشکوہ گجرات پہونچ گیا تھا، اور وہاں فساد برپا کررکھا تھا، کسی طرح بھی راجہ کو مزید بغاوتوں

اور سازشوں کے لئے آزاد نہیں چھوڑا جاسکتا تھا، چنانچہ محمد امین خاں کو دس ہزار سواروں کا سردار بناکر سعداللہ خاں کے ہمراہ جسونت سنگھ کی تادیب کے لئے روانہ کیا گیا۔

اُدھر رائے سنگھ راٹھور کو جو جسونت سنگھ کا بھتیجا تھا راجہ کا خطاب اور منصب عطا کرنے کے بعد اس مہم میں شریک کیا گیا۔

راجہ جسونت سنگھ کی سرگرمیاں

جسونت سنگھ آگرے کے قریب پہونچا تو اکثر کم ہمت لوگوں کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ وہ قلعہ کا محاصرہ کرکے شاہجہاں کو چھڑائے گا اور اُسے تخت نشین کرے گا۔

عاقل خاں لکھتا ہے کہ جسونت سنگھ آگرے کے قریب آیا تو شائستہ خاں حاکمِ آگرہ بہت پریشان ہوا، اس نے شاہجہاں کی دوبارہ تخت نشینی کے خطرے سے آدھی رات کو افضل خاں کے پاس پیام بھیجکر استدعا کی کہ شاہجہاں سے میرا قصور معاف کرادو، مگر افضل خاں نے اُس کو سمجھایا اور اس افواہ کی تصدیق تک خاموش رہنے کی ہدایت کی، چنانچہ یہ سب اندیشے غلط ثابت ہوئے اور راجہ آگرے سے گزرتا ہوا اپنے وطن کو چلاگیا، وہ خود بدحواس تھا اور یقین رکھتا تھا کہ اس کے تعاقب کے لئے لشکر روانہ ہوچکا ہوگا، اس لئے اپنی عافیت اسی میں سمجھتا تھا کہ جلد مارواڑ کی حدود میں داخل ہوجائے، اور داراشکوہ کو بلاکر اس کے دامن میں پناہ لے۔

اُدھر داراشکوہ احمدآباد پہونچ چکا تھا اور جسونت سنگھ سے ملنے کی تدابیر کررہا تھا، اسی اثنا میں اُسے اطلاع ہوئی کہ جسونت سنگھ لشکر شاہی سے بھاگ گیا، پھر جسونت سنگھ کا خط بھی پہونچ گیا جس میں اس نے داراشکوہ کو اجمیر آنے کی دعوت دی تھی، راجہ کا خط پہونچنے پر جمادی الاول ۱۰۶۹ھ میں داراشکوہ اپنی فوج اور توپ خانہ کو درست کرکے اجمیر کی جانب چلا، ہر منزل پر اُسے جسونت سنگھ کا خط ملتا تھا، وہ برابر داراشکوہ کی ہمت بڑھا رہا تھا، اور لکھ رہا تھا کہ میں اجمیر کے رہنے والے راجپوتوں اور راٹھوروں کو لے کر آتا ہوں آپ جلد آئیے، داراشکوہ پر ان خطوط کا بہت اثر ہورہا تھا، اور وہ تیزی سے بڑھا چلا آرہا تھا داراشکوہ جودھپور سے تین منزل کے فاصلہ پر رہ گیا تو تربیت خاں

رنگ

رنگ رلیاں کرنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ اختلاط کرنا ۔ چول چول کرنا ۔ چہانا مزہ اڑانا ۔ گلچھرے اڑانا ۔ عیش منانا ۔ اچھلنا کودنا ۔ ع

بہار آئی ہے تم کو بلبلو یہ دن مبارک ہو چمن میں آج کل کر لو گلوں کے ساتھ رنگ رلیاں (رہت)

رنگ روپ ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (۱) چمک دمک ۔ آب و تاب ۔ رنگ روغن (۲) خال خط ۔ حلیہ ۔ چہرا مہرا ۔

رنگ روپ نکالنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ بہار پر آنا ۔ رنگ روغن نکالنا ۔ جوانی پر آنا ۔ چمک دمک بہم پہنچانا ۔

رنگ روغن ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو رنگ روپ ۔

رنگ روغن نکالنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ دیکھو (رنگ روپ نکالنا) سرخ و سفید نکل آنا ۔ نکھرنا ۔ جوبن نکالنا ۔

رنگ ریز ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ نیلگر ۔ رنگ رز ۔ کپڑے رنگنے والا ۔ گلیا ۔ صباغ ۔ ع

مضمون ہیں جو بوقلموں روئے یار کے رنگریز بن کے فکر نے رنگے ہزار رنگ (آتش)

رنگ زرد ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ چہرے کا رنگ پیلا ہو جانا ۔ فق ہو جانا ۔ پیلا پڑ جانا ۔ کسی بیماری یا خوف کے باعث چہرے کی سرخی کا جاتا رہنا ۔ خون خشک ہو جانا ۔ ع

عاشق اسی کو جانیئے جو اہل درد ہو پل پل میں ٹھنڈے سانس لے اور رنگ زرد ہو ۔

رنگ ساز ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ میز ۔ کواڑ ۔ کرسی وغیرہ پر رنگ کرنے والا ۔ وارنش کرنے والا ۔ رنگ گر ۔ رنگ بھرنے یا کرنے والا ۔ مصور ۔ نقاش ۔ رنگ بنانے اور تیار کرنے والا ۔ کیمیاگر ۔ صباغ ۔

رنگ سفید پڑنا یا ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ خوف یا نزاکت کے باعث منہ سفید ہو جانا ۔ کسی صدمہ یا تکلیف سے منہ سفید پڑ جانا ۔ ع

دو قدم فرط نزاکت سے نہیں چل سکتا رنگ ہو جاتا ہے اس کا دم رفتار سفید (امانت)

رنگ فق ہونا یا ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ رنگ اڑنا ۔ کسی صدمہ یا خوف یا شرم سے چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا ۔ خوف زدہ ہو جانا ۔ حیرت میں ہونا ۔ چہرا اترنا ۔ ع

شب وصال ہیں لپٹ قلق ابھی سے ہے سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے (رشت)

تھی شب وصل کھل گئی جو مری آنکھ رنگ فق ہو گیا سحر کو دیکھ (مصحفی)

رنگ کا پکا ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ رنگ کا پختہ اور مستقل ہونا ۔

رنگ کاٹنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ (۱) رنگ زائل کرنا ۔ رنگ دور کرنا ۔ کھار یا کسی ترشی

رنگ

رنگ اڑانا ۔ کسی چیز میں سے رنگ چھڑانا (۲) چوسر میں حریف کی رنگ کی نرد کا مارنا ۔

رنگ کا کچا ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ پختہ رنگ نہ ہونا ۔ رنگ کا قائم نہ رہنا ۔ رنگ کا بے ثبات اور بے اعتبار ہونا ۔ ع

مہر تاباں ماہ تاباں ہو گیا تیرے حضور رنگ کچا دھوپ سے اے مہر انور اڑ گیا (برق)

رنگ کٹنا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) رنگ زائل ہونا ۔ رنگ اڑنا ۔ رنگ جدا ہونا ۔ کسی کھار یا ترشی کے وسیلے سے رنگ علیحدہ کیا جانا ۔ ع

سلاح باندھ کے اتنا ترش نہو دیکھو کٹے کمین کھٹائی سے بانکپن کا رنگ (بحر)

(۲) شرم یا خجالت سے رنگ کا تغیر ہونا ۔ ع

ہوتے ہیں تیرے آگے گل سرخ یاسمن کٹتا ہے مارے شرم کے بے اختیار رنگ (ناسخ)

رنگ کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی (۱) رنگ چڑھانا ۔ رنگنا ۔ رنگ بھرنا ۔ رنگ پینا (۲) خوشی میں بسر کرنا ۔ خوشی منانا ۔ (۳) چوسر بد رنگ کو رنگ اور رنگ کو بد رنگ بنا لینا

رنگ کھلنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ کسی چیز یا چہرے پر رنگ کا موزوں ہونا ۔ رنگ کا زیب دینا ۔ (بکسر کاف عربی بھی جائز ہے) ۔ ع

کھتے ہیں نوک غنچہ مژگاں کی پھبتیاں کھلتا ہے دست یار میں کتنا حنا کا رنگ (صبا)

کیوں نہ لے برق کہے خلق اسے سرخ و سفید رنگ گورا ہے بہت جامہ گلنار کھلا (برق)

رنگ کھیلنا یا ڈالنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ رنگ پاشی کرنا ۔ آپس میں ایک دوسر پر خوشی کے موقع پر رنگ پھینکنا ۔ ہولی کھیلنا ۔ پھاگ کھیلنا ۔ ع

غیر سے کھیلی ہے ہولی یار نے ڈالے مجھ پر دیدۂ خونبار رنگ (ناسخ)

یہ جشن باغ میں ہے کس کی آمد آمد کا کہ خوب کھیلیں ہیں آپس میں لالہ و گل رنگ

رنگ لانا ۔ ا ۔ فعل لازم (۱) رنگ قبول کرنا ۔ رنگ پکڑنا ۔ رنگین ہونا (۲) فیل لانا ۔ بدی کرنا ۔ برائی کرنا ۔ کھور لانا ۔ ع

ہزار گو چرخ رنگ لاوے کسی طرح وہ بغل میں آوے نہ چھوڑیں اس شوخ عشوہ گر کو ادھر کی دنیا اگر ادھر ہو (جرأت)

اسیر دل آشفتہ رنگ لاکے رہی تمام طرۂ طرار تار تار کیا (داغ)

(۳) بگڑنا ۔ ناراض ہونا ۔ خفا ہونا ۔ ع

لگا دوں سے لگاتا ہے حنا غیر ان کے ہاتھوں میں وہ مجھ سے رنگ کیوں لاتے ہیں اپنے بیگانا مار (ظفر)

(۴) مزا چکھانا ۔ تماشا دکھانا ۔ سزا دینا ۔ مصیبت دکھانا ۔ گل کھلانا ۔ ع

مفت کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن (غالب)

تر ہوا دامن مے گلرنگ سے رنگ لائی پاک دامانی مری (داغ)

(۵) اپنے تئیں مختلف اوضاع اسالیب اطوار میں ظاہر کرنا ۔ عجائبات دکھانا ۔ عجیب

فوجدار اجمیر کو بہت تردد ہوا اور وہ بھاگ کر اورنگ زیب کے پاس آگیا۔ اورنگ زیب خود ان امور سے آگاہ تھا، اور داراشکوہ کے مقابلہ کو اجمیر روانہ ہوچکا تھا۔

راجہ جے سنگھ کی سفارش

راجہ جے سنگھ، جسونت سنگھ کا عزیز تھا، بادشاہ اس پر نہایت مہربان تھا، جے سنگھ نے بادشاہ سے جسونت سنگھ کی سفارش کی، اور اس کے قصور کی معافی مانگی، بادشاہ نے نہایت فراخدلی سے اس کی سفارش منظور کرلی، اور حکم دیا کہ جسونت سنگھ کو معافی جرائم کی خوش خبری سنا دو۔ جے سنگھ نے جسونت سنگھ کو خط لکھکر یہ مژدہ سنایا۔

اس خط کے پہونچتے ہی جسونت سنگھ نے داراشکوہ کی امداد سے پہلوتہی شروع کردی، جس وقت خط ملا ہے وہ اجمیر کے ارادے سے جودھپور سے بیس کوس آگے نکل آیا تھا، لیکن پھر واپس ہوگیا۔

داراشکوہ نے راجہ کو اس کے وعدے یاد دلائے، لیکن وہ ٹال گیا، اس کا بیٹا سپہر شکوہ بھی بلانے آیا، مگر جسونت سنگھ نے اُسے بھی کسی نہ کسی طرح واپس کردیا۔

خطا بخشی کا دوسرا فرمان اور صوبہ داری

عالمگیر کو داراشکوہ کے مقابلہ میں فتح ہوئی، جسونت سنگھ کا قصور پہلے ہی معاف ہوچکا تھا، مگر وہ شرم سے بادشاہ کو منہ دکھانا نہ چاہتا تھا، راجہ جے سنگھ کی سفارش سے بادشاہ نے دوبارہ اس کی تسلی کے لئے فرمان لکھا اور خطائیں معاف کیں، احمد آباد کی صوبہ داری مرحمت فرمائی، سات ہزاری منصب بحال ہوا، اور خلعت عنایت کیا گیا۔

اس موقعہ پر کوئی منصف مزاج انسان بھی اورنگ زیب کی شاہانہ نوازشوں کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

یہ اعتراض کہ اورنگ زیب نے جسونت سنگھ سے دب کر یہ کام کیا تھا، نہایت لغو، بے بنیاد اور غلط ہے، معرکۂ اجین کے بعد جس میں راجہ کی ذاتی شجاعت وطاقت کے علاوہ شاہی اقتدار بھی اس کی پشت پناہی کررہا تھا، اورنگ زیب کے ڈرنے اور دبنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اگر جے سنگھ بیچ میں نہ پڑتا اور راجہ جسونت سنگھ حسب وعدہ داراشکوہ کا ساتھ دیتا، اس وقت بھی وہ اجین کے میدان سے زیادہ بہادری نہ دکھا سکتا تھا، اور مالوے کی لڑائی کا جو انجام ہوچکا تھا وہ پہلے آپ پڑھ آئے ہیں، وہاں بھی داراشکوہ ہی کے اشارے سے جسونت سنگھ نے معرکۂ کارزار گرم کیا۔ اور اس وقت کا داراشکوہ اتنا کمزور اور بیکس نہ تھا، وہ راجہ کی امداد کے بھروسہ پر احمد آباد سے اجمیر نہیں آرہا تھا، بلکہ چترِ شاہی کے سایہ میں بیٹھا ہوا، دولت، سپاہ اور شاہانہ عنایات سے خود راجہ کی اعانت کررہا تھا، اور اسی امداد کا نتیجہ تھا کہ راجہ جسونت سنگھ نے اپنی فوجی طاقت کے بھروسہ پر اورنگ زیب کا راستہ روک لیا تھا، لیکن طوفان انسانوں کی صفوں سے نہیں رُکا کرتا، وہ زمین کے نشیب و فراز کو روندتا اور پہاڑوں سے ٹکراتا ہوا اپنی منزلِ مقصود پر ہی پہونچ کر دم لیا کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اورنگ زیب کچھ تو راجہ جے سنگھ کی مروت کے باعث اور کچھ اپنی جوہر شناسی وقدردانی کے باعث راجہ جسونت سنگھ کے جرائم پر پردہ ڈال رہا تھا، اور اُسے معاف کرکے ایک راجپوت جرنیل کی حیثیت سے کام لینا چاہتا تھا۔ اور یہ کوئی نئی یا عجیب بات نہیں اکثر اولوالعزم بادشاہوں نے اپنی حکومت کے باغیوں کو اسی طرح معاف کیا ہے۔ تیموری سلطنت ہی میں اس کی بیشمار مثالیں دستیاب ہوسکتی ہیں۔

دکن کی مہم میں جسونت سنگھ کی سستی

۱۰۷۳ھ میں راجہ جسونت سنگھ کو حکم ہوا کہ دکن پہونچ کر سیواجی کے استیصال میں امیرالامراء کی شرکت اور ہمنوائی کرے۔

جسونت سنگھ احمد آباد سے چل کر دکن پہونچا۔ مگر اپنی فوج کو لئے ہوئے پونا کے اطراف میں بیکار پڑا رہا، آخر امیرالامراء کو گھر میں گھس کر مرہٹوں نے مجروح کیا اور راجہ جسونت سنگھ کو خبر نہ ہوئی، صبح کو جسونت سنگھ امیرالامراء کا حال پوچھنے گیا تو امیرالامراء نے کہا کہ میں تو سمجھتا تھا، آپ کام آگئے جب ہی تو یہ نوبت پہونچی۔

اس واقعہ کے بعد امیرالامراء کو مرہٹوں کی مہم سے بدل دیا گیا اور شاہزادہ محمد معظم اس کی جگہ مقرر ہوا راجہ جسونت سنگھ پہلی کی طرح کمک پر متعین رہا——

ٹپ بھرنا + ھ

دستِ رنگیں ترے پاؤں تک ہے اُسے خوب مہندی یہ رنگ لائی ہے (منظور)

(۶) فتنہ برپا کرنا۔ فساد مچانا + واویلا کرنا۔ شور مچوانا + ھ

جلد ہی ہاتھوں سے کشتوں کا ہوا میرے بعد رنگ لائی ترے ہاتھوں کی حنا میرے بعد (زبان داغ)

(۷) خبثِ باطن ظاہر کرنا۔ اپنی ذات دکھانا۔ اپنی اصل پر آنا۔ اپنی نسل پر جانا (۸) جھگڑا کرنا۔ تکرار کرنا (۹) جال پھیلانا۔ مکر پھیلانا۔ فریب کرنا + ھ

اب یہاں کوئی چال پھیلاؤ رنگ کچھ اس سے اور بھی لاؤ (رشوق)

(۱۰) دق کرنا۔ ستانا۔ تکلیف دینا۔ ضرر پہنچانا + ھ

دیوانہ پن ہمارا آخر کو رنگ لایا جو دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا (میر تقی)

(۱۱) رنگ دکھانا۔ رنگینی ظاہر کرنا۔ خوشنمائی ظاہر کرنا۔ رنگ پکڑنا۔ نازکرنا + ھ

چمن سے ہی گلاں اڑانے کا تجکو شوق تیرے شہیدِ ناز کا لایا غبار رنگ (ناسخ)

(۱۲-چوسر) رنگ کی نردوں کا پہلے گھر میں نا اٹھ جانا تاکہ بدرنگ ہو کر گھر میں آئے۔

رنگ لینا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ اپنا سا کر لینا۔ اپنے ڈھنگوں پر لے آنا۔ پنتھ میں ملا لینا۔ مذہب میں داخل کر لینا + ہم رنگ بنا لینا +

رنگ مارنا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ رنگ کی نرد مارنا۔ رنگ کی گوٹ مارنا۔ جیتنا بازی لینا۔ بازی لے جانا۔ ہمسر پر غالب آنا + ھ

کھیلی تھی رات چوسر گویا ہوا تھا پیارا ہارے رقیب سارے ہم نے ہی رنگ مارا (آبرو)

رنگ محل۔ ف ع۔ اسم مذکر۔ نشاط کا گھر۔ عیش و عشرت کا گھر۔ عشرت گاہ وہ مکان جس میں بادشاہ یا اُمرا عیش منائیں۔ آراستہ مکان۔ سجا ہوا مکان +

رنگ مٹانا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) بے رنگ اور بے رونق کرنا۔ بے روپ بنانا۔ روپ کھونا (۲) مذہبی جوش۔ مذہبی شوق۔ مذہبی ولولہ۔ دینی ذوق مٹانا + ھ

ملا ہوا ہے تعصب کا چہروں پر روغن مٹا سکا نہ کوئی شیخ و برہمن کا رنگ (بحر)

رنگ مٹنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ بیرنگی اور بے رونقی ہونا۔ روپ نہ رہنا +

رنگ میں بھنگ ہونا۔ ۱۔ فعل لازم۔ خوشی میں کھنڈت پڑنا۔ خوشی میں رنج ہونا۔ لطف اور مزہ نہ رہنا +

رنگ میں ڈوبنا۔ ۱۔ فعل لازم (۱) عیش و عشرت میں غرق ہونا + ھ

بھرے گل پھرتی ہو اِتراتی ہوئی گلشن میں رنگ یہ رنگ میں ڈوبا ہے کہ اللہ اللہ +

(۲) شرابِ معرفت میں مستغرق رہنا۔ عارفِ کامل ہونا۔ جامِ وحدت کا متوالا ہونا +

رنگ نکالنا۔ ۱۔ فعل متعدی و لازم (۱) رنگ نکھارنا۔ جوبن نکالنا۔ رنگ و روغن اور چمک دمک کا نمایاں کرنا۔ نکھرنا۔ صاف ہونا۔ رنگ کا رونق پر آنا۔ گورا ہونا۔ جوبن پر آنا

بہار پر آنا (۲) رنگ بنانا۔ رنگ قرار دینا۔ رنگ ٹھیرانا + ھ

وہ پاؤں سے ملتا ہے شہیدوں کے لہو کو کیا رنگ نکالا ہے نرالا کفِ پا کا (رشید)

رنگ نکلنا۔ ۱۔ فعل لازم (۱) کسی چیز میں رنگ تراوش کرنا۔ رنگ باہر آنا (۲) نکھرنا۔ جوبن پر آنا۔ چہرے کا صاف اور شفاف ہونا۔ چہرے پر رونق آنا +

رنگ نکھرنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ رنگ کا صاف اور شفاف ہونا۔ رنگ کا رونق پر آنا +

رنگ ہے۔ ۱۔ ندا۔ شاباش ہے۔ آفرین ہے۔ مرحبا۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ +

رنگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رانگ کا مخفف + قلعی۔ رصاص۔ ارزیز۔ رانگا +

رنگ بھریا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رانگ کے کھلونے ڈھالنے اور رانگ کا گہنا یا تابنا بنانے والا

رنگا رنگ۔ ف۔ صفت (بالفِ اتصال) گوناگوں۔ بوقلموں۔ رنگ رنگ۔ مختلف رنگوں کا۔ طرح بطرح کا + ھ

دیکھے اس گلشن میں گورے سانولے سرخ و سفید خوب نظارہ کیا گلہائے رنگا رنگ کا (ناسخ)

رنگا ہوا۔ ۱۔ صفت (۱) رنگ کردہ۔ رنگین (۲) ذاکر۔ شاغل + عارفِ کامل + باخبر +

رنگائی۔ ۱۔ اسم مؤنث۔ رنگوانے کی اُجرت۔ رنگوائی +

رنگت۔ ۱۔ اسم مؤنث (۱) رنگ۔ لون + چہرے کا گورا کالا سانولا رنگ + کپڑے کے اوپر کا رنگ (۲) روپ۔ برن (۳) حالت کیفیت + ھ

بزمِ جاناں کی وہ پہلی سی نہ رنگت پائی اور ہی لوگ ہیں کچھ اور ہی صحبت پائی (ملف)

رنگت آنا۔ ۱۔ فعل لازم۔ رنگ پکڑنا۔ رنگ چڑھنا۔ رنگا جانا +

رنگت سفید ہونا۔ ۱۔ فعل لازم۔ دیکھو (رنگ سفید ہونا) +

رنگترا۔ ۱۔ اسم مذکر۔ سنگترا۔ کولا۔ سنترا۔ ایک قسم کی بڑی اور میٹھی نارنگی۔ نارنج (یہ نام محمد شاہ بادشاہ رنگیلے کا رکھا ہوا ہے) +

رنگروٹ۔ انگلش۔ صحیح رکروٹ Recruit اسم مذکر۔ نیا سپاہی۔ نو ملازم + نیا بھرتی کیا ہوا سکمتر۔ نوآموز۔ مبتدی +

رنگنا۔ ۱۔ فعل متعدی (۱) رنگ چڑھانا۔ رنگت دینا۔ رنگ کرنا۔ ملون کرنا (۲) اپنا بنانا۔ اپنے پنتھ میں ملانا (۳) ذاکر و شاغل بنانا۔ عارف بنانا + ہم رنگ کرنا +

رنگوانا یا رنگانا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ رنگ کرانا۔ رنگ چڑھوانا۔ رنگت دلوانا +

رنگوائی۔ ۱۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (رنگائی) +

رنگیلا۔ ۱۔ صفت۔ رنگین مزاج۔ بانکا۔ مکلف۔ پُرتکلف۔ چھیل چھبیلا۔ چھبیلا + عیاش طبع + اُجلا۔ سفید پوش۔ خوش پوشاک۔ رنگین لباس۔ بانکا ترچھا۔ خوش طبع۔ زندہ دل۔ کھلاڑی + رسیا۔ شوقین۔ طرحدار۔ وضعدار +

جسونت سنگھ نے سیواجی کے بعض ملقوں کا محاصرہ کیا، لیکن کوئی اچھا قلعہ فتح نہ کرسکا۔ مدت تک اس سے سیواجی کی مہم میں کوئی نمایاں کام نہ ہوسکا۔ تو عالمگیر نے راجہ جے سنگھ کو چودہ ہزار فوج دے کر بھیجا، راجہ جے سنگھ اورنگ آباد میں شاہزادہ معظم سے ملاقات کرکے ۵ ر شعبان ۱۰۷۶ھ کو پونا پہونچا، جہاں جسونت سنگھ مقیم تھا، اور اس کو شاہی فرمان کی بموجب دربار میں روانہ کردیا۔

کابل کی مہم پر جسونت سنگھ کی نامزدگی

۴ ر ربیع الاول ۱۰۷۷ھ کو راجہ جسونت سنگھ شاہزادہ محمد معظم کے ہمراہ کابل کی مہم پر نامزد ہوا۔ بیس ہزار سوار اس کے ساتھ کئے گئے۔ لیکن یہ مہم لاہور سے آگے نہ بڑھ سکی، اور شاہ عباس کی وفات کے باعث عالمگیر کے حکم سے واپس آگئی۔

جسونت سنگھ کی دوسری غداری

۷ ر شوال ۱۰۷۸ھ کو راجہ جے سنگھ کی جگہ شاہزادہ محمد معظم دکن کی صوبہ داری پر روانہ کیا گیا، جسونت سنگھ امداد کے لئے شاہزادہ کے ہمراہ گیا۔ لیکن راجہ نے اس مرتبہ پھر عالمگیر کے ساتھ غداری کی۔ وہ مرہٹوں سے مل گیا اور شاہی مقبوضات پر انھیں دست درازی کرنے کے آزاد چھوڑ دیا، صرف یہی نہیں کہ وہ خود ہی مرہٹوں سے ملا بلکہ اس نے بوندی کے راجہ راؤ بھاؤ سنگھ ہاڈا کو بھی جو اس کا سالا تھا اور تین ہزاری منصب پر فائز تھا، اپنی سازش میں شریک کرنا چاہا، بھاؤ سنگھ نے اس نمک حرامی سے قطعی انکار کردیا، راجہ جسونت سنگھ نے اس کی بہن یعنی اپنی بیوی کو وطن سے بلا کر بیچ میں ڈالا۔ لیکن بھاؤ سنگھ پھر بھی متزلزل نہ ہوا۔ صاحب ماثر الامرا لکھتا ہے۔

چوں ہمشیرۂ راؤ بھاؤ بدست مہاراجہ بود، مہاراجہ زن خود را
از وطن طلب داشتہ واسطہ نمود کہ با وے سازِ موافقت کوک
نماید۔ اما راؤ بھاؤ حقِ نمک مقدم داشتہ تن بموافقتش درندا۔

شاہزادہ معظم بھی اپنی سادہ لوحی سے راجہ کا شریک کار ہوگیا۔ چنانچہ سیواجی نے پندرہ ہزار فوج جمع کرکے سورت کی غارت گری کا ارادہ کیا تو شاہی فوج بھی یہ خبر سنکر پہونچ گئی۔ لیکن شاہزادہ اور جسونت سنگھ نے شاہی لشکر کو وہاں سے ہٹا دیا۔ سیواجی نے اطمینان سے تین دن تک سورت کو لوٹا، فرمانروائے کاشغر حج کی واپسی پر سورت میں مقیم تھا۔ اس کا اس قدر مال و اسباب سیواجی کے ہاتھ آیا کہ وہ ہمیشہ اس پر فخر کرتا رہا۔

جسونت سنگھ کی یہ دوسری غداری تھی جس کو شاہی عنایات والطاف کے پیش نظر کسی طرح معاف نہیں کیا جاسکتا، راجہ پر اورنگ زیب نوازش کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔ لیکن وہ ہر بار اس کے احسانات کے بوجھ کو اپنے سر سے اس طرح اتار کر پھینک دیتا ہے گویا اس کی نظر میں وہ نہایت بری اور قابلِ نفرت چیز ہے، اورنگ زیب کی عالی ظرفی اور رواداری ملاحظہ ہو کہ اس نے اس لغزش کو بھی نظر انداز کردیا، اور ۱۰۸۱ھ میں مہابت خاں کو چالیس ہزار کی جمعیت دے کر دکن بھیجا۔ مہابت خاں نے دکن پہونچ کر شاہزادہ محمد معظم کی فوج کم کردی۔ صرف ایک ہزار آدمی اس کے پاس رہ گئے۔ جسونت سنگھ کو واپس بلا لیا گیا۔

کابل کی نائب صوبہ داری

کابل میں افغانوں نے بغاوت اور شورش برپا کی تو راجہ جسونت سنگھ کو کلی صوبہ دار بنا کر امیر خاں صوبہ دار کابل کی امداد کے لئے مقرر کیا گیا، آغر خاں بھی اس کے ساتھ تعینات ہوا۔

جسونت سنگھ کابل ہی میں اپنی اس خدمت کے دوران میں سنہ ۲۲ جلوس عالمگیری یعنی ۱۰۸۹ھ میں فوت ہوگیا۔

راجہ جسونت سنگھ کے بیٹے

جسونت سنگھ کے مرتے ہی اس کے بھائی بند راجپوت رانی اور دو کم عمر بیٹوں کو بغیر حکم شاہی وہاں سے لے کر چل دئے۔

ماثرِ عالمگیری کا مصنف لکھتا ہے کہ جسونت سنگھ کے مرنے تک اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ البتہ دو رانیاں حاملہ تھیں۔ لاہور پہونچ کر اس کے کار پردازوں نے اطلاع دی کہ دونوں رانیوں کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے ہیں، ان کو منصب، خطاب اور راج عطا کیا جائے۔ عالمگیر نے مغلیہ آئین کے موافق حکم دیا کہ دونوں بیٹوں کو دربار میں بھیج دیا جائے۔ جب وہ ہوشیار ہوں گے تو خطاب اور منصب دیا جائے گا۔ مصنف مذکور لکھتا ہے۔

حکمِ اقدس و اعلیٰ صادر شد کہ ہر دو پسر را بدرگاہ سپہر
بارگاہ بیارند و ہرگاہ پسران بسنِ تمیز خواہند رسید

رنگ

رنگین ۔ف ۔صفت (۱) رنگا ہوا ۔ملوّن ۔رنگ دار (۲-۱) رنگیلا ۔چھَیلا ۔چھبیلا (۳۔۱) خوش طبع ۔زندہ دل (۴-۱) آراستہ ۔مزیّن ۔سجا ہوا ۔گلکاری کیا ہوا ۔ (۵-۱) رنگ برنگ کا ۔گونا گوں (۶-۱) گلفام ۔گلرنگ ۔سوہا ۔سُرخ (۷) دلپسند خوش آیندہ (۸) سعادت یار خاں شاعر کا تخلّص جو موجدِ ریختی اور مصنّف فرسنامہ حکایت رنگین وغیرہ ہیں ۔اِنکے والد کا نام طہماسپ بیگ خاں اور شاگرد شاہ حاتم دہلوی کے تھے ۱۲۵۱ ہجری میں اسّی برس کے ہوکر راہیِ مُلکِ بقا ہوئے ◆

رنگیں ادا ۔ف ۔صفت ۔وہ شخص جو نئی نئی وضع اور نئے نئے انداز نکالے ۔طرحدار وضعدار ۔خوش ادا ◆ ؎

یُوں تو ہیں سو گُل اندام اور بھی اے رشکِ گل ۔ تجھسا پر رنگیں ادا گلگوں قبا دیکھا نہیں (ظفر)

رنگین خط ۔ف ۔ع ۔اسم مذکر ۔وہ خط جسمیں گُل و بلبل اور باغ وغیرہ کا تلازمہ ہو ؎

الٰہی کس نگاریں پنجہ نے یہ خط لکھا رنگیں ۔ کہ نامہ پر حنا کے کچھ نشاں ہیں جابجا رنگیں (ممنون)

رنگین غزل ۔ف ۔ع ۔اسم مؤنث ۔دلچسپ غزل ۔وہ غزل جسمیں گُل و بلبل کا تلازمہ اور رنگینی مضامین پائی جائے ◆ ؎

کیا ہی رنگین غزل اور لکھی ممنوں نے ۔ صفحہ کاغذ کا گیا صفحۂ گلزار سے مل (ممنون)

رنگین عبارت ۔ف ۔ع ۔اسم مؤنث ۔وہ عبارت جس میں گلزار یا باغ کا تلازمہ ہو ۔دلچسپ عبارت ۔دلچسپ مضمون ◆ مجازاً مقفّٰی و مسجّع عبارت ◆

رنگین مزاج ۔ف ۔ع ۔اسم مذکر ۔خوش مزاج ۔خوش طبع ۔زندہ دل ۔رنگیلا چھبیلا ۔ہنس مکھ ◆

رنگینی ۔ف ۔اسم مؤنث ۔(۱) تلوّن ۔گلگینی (۲) بھڑک ۔آرایش ۔نمایش ۔آراستگی بناؤ سنگار (۳) خوش طبعی ۔خوش مزاجی (۴) بانکپن ۔چھیل پن ◆

رنواس ۔ہ ۔اسم مذکر ۔دیکھو رنباس ۔محل ۔راجا یا بادشاہ کا زنانخانہ ۔رانیوں کے رہنے کا مکان ◆

رَو ۔ا ۔اسم مؤنث ۔(۱) ریلا ۔پانی کا بہاؤ ۔سیلاب ۔دھار ۔سیل ۔دھارا ۔چھال جیسے رَو میں آگئے سو رہا ہے ◆ ؎

لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا دل ۔ ناصحو آنسوؤں کی چشم میں رَو ہوگی ہی ہوئے (ظفر)

(۲) جوش ۔ولولہ ◆ غصّہ ۔کرودھ جیسے رَو میں بات نکل گئی (۳) کیڑے مکوڑوں یا حشرات الارض وغیرہ کا جُھنڈ جیسے چیونٹیوں کی رَو یا مچھلیوں کی رو (۴) راستہ چلنے اور راہ نوردی کا خیال ۔دُھن ۔خیال ◆ ؎

دہ آنکھوں پر تھمے اگر نہ مژگاں پر رُکے آنسو ۔ چلے جب اپنی رَو میں پھر یہ کسکے آشنا ٹھیرے (نامعلوم)

(۵) دَل ۔فوج ۔لشکر ۔سینا ۔سنیا ۔چھٹا ۔انبوہ ◆

رُو ۔ف ۔اسم مذکر و مؤنث (۱) چہرہ ۔مُنہ ۔مُکھڑا ۔انکھڑا ۔مکھ ۔رُخ ◆ صورت ۔شکل ۔بشرہ ؎

رو

حُسن قسمت سے خدا کی رُو نظر آیا ہے ۔ ریشِ پیغمبر تہِ گیسوئے مصحف آیا ہے (آتش)

(۲ ۔مؤنث) سبب ۔وجہ ۔جہت ۔باعث ۔کارن (۳) سطح ۔بساط ۔پردہ ۔تختہ جیسے رُوئے زمین (۴) نقیض پشت ۔سامنا ۔آگا ◆ ابرو بخلاف استر جیسے آئینہ کی رُو پشت برابر ۔رُو کا فرمہ (۵) اُمید ۔تمنّا (۶-۱) امر بمعنے آ (اہلِ لکھنؤ نے چونکہ اِس لفظ کو مذکر باندھا ہے ۔اِس لحاظ سے مذکر و مؤنث لکھا گیا ۔مگر دہلی میں مؤنث ہی سُنا گیا ہے) ◆

رُوپوش ۔ف ۔صفت ۔مُنہ چھپائے ہوئے ۔مخفی ۔پوشیدہ (۲) مفرور بھاگا ہوا ۔چھُپا ہوا ◆

رُوپوش کرنا ۔ا ۔فعل متعدّی ۔چھُپانا ۔فرار کرنا ۔بھگانا ۔غائب کرنا ◆ ؎

غم سے اِک پردہ نشیں کے یہ بنی شکل کہ تو ۔ ایک عالم سے کیا رُوپوش ہیں سنئے آپ نے (جرأت)

رُوپوش ہونا ۔ا ۔فعل لازم ۔چھپنا ۔غائب ہونا ۔فرار ہونا ۔چل دینا ۔الوپ ہونا ۔گُپت ہونا ۔پوشیدہ ہونا ۔مخفی ہونا ۔مُتواری ہونا ◆

رُوپوشی کرنا ۔ا ۔فعل متعدّی ۔مُنہ چھپانا ۔روبرو نہ آنا ۔غائب رہنا ۔چھپا رہنا ؎

ہوا کیا فائدہ پردہ نشیں سے دل لگانے سے ۔ کہ رُوپوشی ہمیں کرنی پڑی سارے زمانے سے (لالہ)

رُودار ۔ا ۔صفت ۔جوان ۔وجیہ ۔مشین اور باوضع آدمی ۔جوان شکیل ◆

رُورعایت ۔ف ۔ع ۔اسم مؤنث ۔طرفداری ۔پاسداری ۔پاسِ خاطر ۔لحاظ ۔پچ ۔رویت ◆

رُوسفید ہونا ۔ا ۔فعل لازم ۔مُنہ سفید پڑنا ۔خوف یا حیرت سے خون کی حرکت بند ہو جانیکے سبب رُخ کا رنگ تبدیل ہو جانا ۔سفید پڑ جانا ◆ سہم جانا ۔رعب میں آجانا ◆ ؎

اِک غضب بجلی سی چمکی شب ترے رخسار سے ۔ دیکھتے ہی ہو گیا روئے مہِ تاباں سفید (ظفر)

رُوسیاہ ۔ف ۔صفت (۱) کل مُونہا ۔سیہ چردہ ۔کالے مُنہ کا ◆ ؎

نو گرفتارِ دامِ زلف اُس کا ۔ ہے یہی رُوسیاہ مت پوچھو (امیر)

(۲) گنہگار ۔عاصی ۔آثم ۔پاپی ۔اگرمی (۳) ذلیل ۔رُسوا ۔خوار ۔حقیر ۔بے عزّت ◆ ؎

داغ وہیں کہ جسنے ڈبو دیا ہی نامرادی نے بتو ۔ کبھی داغ تمنے سُنا جو ہوا ہی رُوسیاہ کا نام ہے (داغ)

(۴) کم بخت ۔کم نصیب ۔نالائق ◆ ؎

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہکن ۔ بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس مُنہ سے پھر تُو آپ کو کہتا ہے عشقباز ۔ اے رُوسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا } قطعہ (سودا)

رُوسیاہ ہونا ۔ا ۔فعل لازم ۔ذلیل و رُسوا ہونا ۔کلنک کا ٹیکا لگنا ◆ بدنام ہونا ۔مُنہ کالا ہونا ◆

بہ عنایت منصب و راج نوازش خواہند یافت۔

اس حکم میں کوئی فریب، دھوکہ یا مغالطہ نہیں ہے۔ تیموری خاندان کا اصول ہی یہ تھا کہ جب کوئی عہدیدار مر جاتا تھا اور اس کی اولاد کم سن ہوتی تھی تو بادشاہ اپنی نگرانی میں ان کی تعلیم، تربیت اور پرورشں کا انتظام کرتا تھا۔ شہزادوں کی طرح ان کی عزت کی جاتی تھی، جب وہ سن تمیز کو پہنچ جاتے تھے تو اُن کی استعداد کے موافق منصب اور عہدے مل جایا کرتے تھے، حکومت مغلیہ میں شروع سے آخر تک اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں، مگر جسونت سنگھ کے ساتھیوں نے حکم کا انتظار بھی نہ کیا۔ اور بغیر پروانہ راہداری حاصل کئے کابل سے چل دیئے۔ دریائے اٹک پر امیر بحر نے پروانہ راہداری نہ ہونے کی وجہ سے روکا تو اس سے لڑے، اور زبردستی دریا کو عبور کر لیا۔ وطن جانے کے لئے انھیں لازمی طور پر دہلی سے گزرنا تھا، چنانچہ دہلی آئے تو عالمگیر نے ان کی شورہ پشتی کے پیش نظر ان کی قیام گاہ پر پہرہ لگا دیا۔ کچھ دنوں کے بعد درگا داس اور چند سرداروں نے وطن جانے کی اجازت مانگی، بادشاہ نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ اُنھوں نے یہ فریب کیا کہ راجہ جسونت سنگھ کے لڑکوں کو غلاموں کے لڑکوں کا لباس پہنایا اور غلام زادوں کو راجہ کے بیٹوں کے کپڑے پہنائے، رانی کو بھی مردانہ لباس میں ملبوس کیا، اور اس کی جگہ لونڈی کو زیور وغیرہ سے آراستہ کرکے چھوڑ دیا، اس طرح جسونت سنگھ کی رانی اور بیٹوں کو لے کر چلے۔ خیمہ میں بہادر راجپوتوں کو بٹھا کر ہدایت کر دی کہ جانے کے بعد راز کھل جائے، تو جعلی لڑکوں اور رانیوں کی حفاظت میں تم اتنی سعی کرنا کہ پانچ چھ گھنٹے تک کسی کو ہماری تلاش کا خیال پیدا نہ ہو، دو تین پہر کے بعد بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو اس نے کوتوال سے پوچھا، کوتوال نے جواب دیا یہ خبر غلط ہے، بچے اور رانیاں خیمہ میں موجود ہیں۔ بادشاہ نے راجپوتوں کے تعاقب میں آدمی بھیجے، اور خیمہ والے بچوں اور رانیوں کو قلعہ میں طلب کیا۔ راجپوتوں نے کہا ہم رانیوں اور لڑکوں کو نہیں دیں گے چاہے ہماری جان جاتی رہے۔ عالمگیر نے اس گستاخی اور نافرمانی کی سزا دینے کو فوج بھیجی، راجپوتوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن شاہی آدمیوں کے سامنے نہ ٹھہر سکے، اور بھاگ گئے اس میں اتنی دیر لگ گئی کہ رانی اور بچے آسانی سے نکل گئے اور پھر زندہ وسلامت جودھپور پہونچ گئے۔

مہارانا اودے پور نے ان کی طرف داری کی، عالمگیر نے اس کے نام فرمان بھیجا کہ باغیوں کی حمایت نہ کی جائے اور جسونت سنگھ کے بچوں کو ہمارے پاس بھیجدیا جائے۔ لیکن رانا پر اس فرمان کا اثر نہ ہوا، مجبوراً فوج کشی کی گئی اور رانا کو مطیع کرکے اس سے عہد لیا گیا کہ جسونت سنگھ کے بچوں کی مدد نہ کرے گا۔ مگر وہ اس عہد سے پھر گیا۔

رانا اودے پور کی عہد شکنی کے بعد بادشاہ خود رجب ۱۰۹۰ھ میں رانا کی گوشمالی کے لئے اجمیر روانہ ہوا۔ اور شاہزادہ محمد اعظم کو دکن سے معظم کو بنگالہ سے بلانے کے احکام نافذ کئے۔

اجمیر پہونچ کر بادشاہ نے شاہزادہ محمد اکبر کو رانا کی مہم پر بھیجا، وہ جسونت سنگھ کے بال بچوں کو لے کر پہاڑوں میں جا چھپا، عالمگیر نے اپنے تینوں بیٹوں کو رانا اور دوسرے راجپوتوں کی تادیب کے لئے مقرر کرکے سب کے فرائض تقسیم کر دیئے، رانا کی اعانت کے لئے پچیس ہزار راجپوت جودھپور کے جمع ہوگئے۔ اور شاہی لشکر پر حملے کرنے لگے۔ رسد بھی ان کی دستبرد سے تباہ ہو جاتی تھی، لیکن جلد شاہی فوج نے ان کو مغلوب کر لیا۔

رانا لشکر شاہی سے ٹکرانے کی تاب نہ رکھتا، اس نے تنگ آکر شاہزادہ محمد معظم سے درخواست کی کہ بادشاہ سے معافی دلا دے۔ شاہزادے کی والدہ نواب بائی نے اُسے ہدایت کر دی کہ راجپوتوں کی ان باتوں پر ہرگز متوجہ نہ ہو، بلکہ رانا کے وکلا کو اپنے پاس بھی نہ آنے دے۔ یہاں سے مایوس ہو کر رانا نے شاہزادہ اکبر کو پھانسنے کی تدبیریں کیں، درگا داس بہت چالاک اور چرب زبان تھا۔ اُس نے اکبر کو یہ فریب دیا کہ چالیس ہزار راجپوت آپ کی اطاعت کے لئے اور بشیار خزانے خرچ کے لئے موجود ہیں۔ آپ اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیجیے۔ اکبر نوجوان اور ناتجربہ کار شہزادہ تھا، راجپوتوں کی باتوں میں آکر باپ سے باغی ہو گیا۔ محمد معظم نے باپ کو اطلاع کی کہ اکبر سے بغاوت کا اندیشہ ہے۔ لیکن اورنگ زیب کو یقین نہ ہوا۔ سمجھا کہ شاہزادے نے اکبر پر بہتان باندھا ہے۔ لیکن درگا داس تیس ہزار راجپوت سواروں کی جمعیت لے کر اکبر سے جا ملا۔ اکبر نے اورنگ شاہی پر بیٹھ کر سکہ جاری کر دیا، اور اپنی فوج کے امرا کو منصب و خطابات عطا کئے، ان کاموں سے فارغ ہو کر باپ سے لڑنے کو چلا۔

بادشاہ کی ساری فوج راجپوتوں کے مقابلہ میں اکبر کے ساتھ تھی بادشاہ

رُوسیاہی ف - اسم مؤنث - بدنامی - ذلت - رُسوائی - کلنک - داغ +

رُوشناس ف - اسم مذکر - واقفکار - جان پہچان - جانب کار - تعارف والا -

رُوشناسی ف - اسم مؤنث - واقفیت - جان پہچان - ملاقات - صاحب سلامت - معرفت - مِلت جُلت - علیک سلیک +

رُوکش - ف - صفت (۱) شرمندہ کرنے والا - (۲) مقابل - سنگی -

رُوکش اِندہ ہجراں شبِ اُل بتیا بیٹھا + تاب کا پانی جگر طاقت کا زہرہ آب تھا (سید)

(۳) نظیر - ہمسر - مانند - مشابہ - مُمثّل - ؎

رُوکش اُسکا ہو کیا گُلِ فردوس + وہ نزاکت وہ رنگ وہ بو ہی نہیں + (داغ)

رُوکش ہونا - ا - فعل لازم - مقابل ہونا - سنگی ہونا - رُوبرو ہونا - سامنے کھڑے ہونا - سامنے آنا ؎ میں نہ کہتا تھا ہو نہ رُوکش تو اُسکی زلف سے +

اس خطا سے مُنہ ترا مُشکِ ختن کالا ہوا + (بسمل)

رُوکش ہو تیرے رُخ سے کیا نُورِ سحر رنگِ شفق + ذرّہ ہی تیرے فیض کا نُورِ سحر رنگِ شفق (ذوق)

رُوگرداں - ف - صفت - رُوکش - پلٹا ہوا - اُلٹا ہوا - لَوٹا ہوا +

رُوگرداں کرنا - ا - فعل متعدی - رُخ پلٹنا - رُخ اُلٹنا - نیچے کا رُخ اوپر کرنا - لوٹنا -

رُونمائی ف - اسم مؤنث - مُنہ دکھائی - وُہ نقدی جو دُلہن کا مُنہ دیکھکر اُسکے خاوند کے رشتہ دار دیتے ہیں + نذرِ دیدار +

رُونمائی دینا - ا - فعل متعدی - مُنہ دکھائی دینا - دُلہن کا مُنہ دیکھنے کے صلہ میں نقدی دینا + دیدار کی نذر دینا +

رَوا - ہ - اسم مذکر (۱) سُوجی - (۲) بارُود کا دانہ (۳) چاندی یا سونے کا ذرّہ + ریزہ - دانہ - ریت کا ذرّہ - مصری یا گھی وغیرہ کا دانہ - رَوْنا - چھرا جو خلخال یا پازیب یا جھانجن میں آواز کے واسطے ڈالتے ہیں +

رَوا - ف - صفت - (۱) جائز - دُرست - مُباح - ٹھیک + حلال + مالِ طیبہ شیرِ مادر (۲) رائج - مُروّج - جاری - ساری + عُرفِ عام - +

رَوا جاننا یا سمجھنا - ا - فعل لازم - مُباح اور جائز سمجھنا - حلال سمجھنا - غیر ممنوع جاننا +

رَوادار - ا - صفت - ہوا خواہ - خواہاں - قبول کرنے والا - خیرخواہ - بہی خواہ - طرفدار - ساتھی - +

رَوادار ہونا - ا - فعل لازم - طرفدار ہونا - ساتھی نہ ہونا - خواہاں نہ ہونا - نہ چاہنا -

قطعہ جرأت

ماجرا اپنا عجب قصّہ جانگداز ہے کہاں کیجیے رو رو تو سُنا جائے کہاں +

یعنی جو جیتے بھی رہنے کا رَوادار نہیں + ہیں ایک لحظہ اگر اُس بن تو رہا جائے کہاں +

رَوا رکھنا - ا - فعل متعدی - جائز رکھنا - مباح سمجھنا + منظور کرنا - ماننا +

رَوا کرنا - ا - فعل متعدی - جائز ہونیکا فتویٰ دینا - جائز کرنا - مباح کرنا +

رِواج ع - اسم مذکر - (۱) روانی - عام دستور - ریت - برتاؤ - رسم - ویسا چال - کسا و بازاری کا نقیض - جاری - چلنا - ٹکسالی چلن - دستور - لین دین

حکم الٰہی ہے حُسن کی اُچھی شان + سکّہ داغ کا رواج ہوا + (اختر)

(۲) سررشتہ - قاعدہ - معمول - رَویہ (یہ لفظ عربی میں بفتح راے مہملہ ہے مگر اُردو اور فارسی زبان میں بالکسر مُروّج ہے +

رِواج پانا یا پکڑنا - ا - فعل لازم - جاری ہونا - رسم پڑنا - چلن ہونا - پھیلنا + چلنا + عمل یا برتاؤ میں آنا +

رِواج پڑنا - ا - فعل لازم - دستور پکڑنا - چلن ہونا - رسم بندھنا - رائج ہونا - جاری ہونا + عمل میں آنا - برتاؤ ہونا +

رِواج دینا - ا - فعل متعدی - جاری کرنا - رسم ڈالنا - معمول باندھنا - پھیلانا

رِواجِ مُلک ع - اسم مذکر - مُلک کا دستور - مُلک کا چلن + عُرفِ عام +

رِواج یا رِواز - ا - اسم مذکر - گوشت کی جگر کی چربی -

رِواج دار - صفت - چکنا - فربہ +

رِواجی ع - صفت - رسمی - ٹکسالی - معمولی - چلن کے موافق - مُروّج +

رَوا رَوی ا - اسم مؤنث (۱) جلدی - شتابی - تاؤلی - (۲) بھاگا بھاگ - دوڑا دوڑ (۳) گھبراہٹ - ہڑبڑاہٹ - (۴) سراسری - رسری - سرسری - سرِدست - (۵) ہلچل - بھاگڑ - چلا چلی ؎

تکا پُو ہے ہر مرحلے میں تجھی سے + رَوارَوی ہے ہر قافلے میں تجھی سے + (حالی)

رواس - ہ - اسم مؤنث ہندو عو - رونیکی رغبت - رونیکو جی چاہنا + چلوانس +

رواسا یا روانسا ہ - اسم مذکر (ہندو) رُوکھا - قریب بگریہ - زاری آمادہ + سخت ناراض - از حد رنجیدہ +

رَواسن ہ - اسم مذکر - ایک درخت کا نام ہے جسکے بیج اور پتّے اکثر دوا میں کام آتے ہیں +

رَوال ہ - اسم مذکر - چاندی یا سونے کا ذرّہ +

رُوال - ہ - اسم مذکر (رُوشا - رُونگٹا - رُونگ - موئے تن - جسم کے اوپر کے باریک باریک بال جو مسامات میں ہوتے ہیں (۲) پشمینہ - باریک پشم (۳) ترکاری یا پھل کے اوپر کا باریک خار جیسے بھنڈی ٹنڈے وغیرہ کا رُواں +

رُواں اُترنا - ہ - فعل لازم - بال جھڑنا + بال گرنا - بال اُترنا

کے پاس دو تین امیروں کے سوا کوئی نامور امیر موجود نہ تھا اور پوری فوج جس میں خواجہ سرا اور اہلِ دفتر بھی شامل ہیں سات آٹھ سو سواروں پر مشتمل تھی اورنگ زیب نے شاہزادہ محمد معظم کو حکم بھیجا کہ جلد آ کر ہم سے ملو، وہ حکم پاتے ہی تو دس ہزار کی جمعیت لے کر بادشاہ سے آملا۔

شاہزادہ اکبر کی رکاب میں ستر ہزار سوار تھے۔ بادشاہ اور محمد معظم کی فوج کسی طرح ان کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ بادشاہ کے لئے یہ وقت بہت ہی سخت تھا۔ لیکن اس نے حسبِ معمول اپنی دانشمندی اور انجام بینی کے اوصاف حمیدہ کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اس نے اپنی حسنِ تدبیر سے اکبر کے فریب کو اس پر اُلٹ دیا، متعدد امرا، کو اس سے جدا کر لیا۔ جن کے ٹوٹ جانے سے اکبر کا زور کم ہو گیا۔

اکبر کی فوج کا ہراول تہور خاں چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر کسی خراب ارادے سے بادشاہ کے پاس آیا۔ اُس کو ہتھیار اُتارنے کا حکم دیا گیا، تہور خاں نے تعمیلِ حکم میں تامل کیا۔ بادشاہ نے جوش میں آ کر تلوار نکال لی، اور غصہ سے کہا کیوں ہتھیار اُتارنے کو کہتے ہو آنے دو! تہور خاں اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور خیمہ کے قریب قتل ہو گیا۔ اکبر پر اس کے مر جانے کا بہت اثر ہوا، اس کی فوج نے بھی اس نقصان کو محسوس کیا، چند راجہ اور امرار بادشاہ کے پاس آ گئے۔ کچھ فرار ہو گئے راجپوتوں نے دیکھا معاملہ بگڑ گیا اور ساری ذمہ داری ہم پر آ پڑی تو ان میں بھی بھاگڑ پڑ گئی۔ محمد اکبر نے راجپوتوں کو بھاگتے دیکھا تو خود بھی فرار ہو گیا۔

اس کے بعد اورنگ زیب نے جودھپور اور اودے پور کے سرکشوں کی اچھی طرح تادیب کی۔ مگر راجپوتوں کی بغاوتوں اور لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ لیکن رانا اودے پور نے اپنے نقصانات سے متاثر ہو کر صلح کی التجا کی۔ بادشاہ نے رانا سے اس کے ملک کا کچھ حصہ لے لیا، اور یہ طے کر دیا کہ اجیت سنگھ پسر جسونت سنگھ کو بالغ ہونے پر راج گدی دی جائے۔

یہ ہے تفصیل اُن بے سروپا افسانوں اور کہانیوں کی، جن کا سلسلۂ دراز کسی طرح ختم نہیں ہوتا۔ اور اب بھی ان کی گونج فضا میں موجود ہے، ان تفصیلات کے بعد ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ جسونت سنگھ کے معاملہ میں بادشاہ کی طرف سے زیادتی ہوئی یا خود جسونت سنگھ نے احساناتِ شاہی کے بوجھ کو اپنے سر سے اُتار کر بار بار اس سے غداری اور سرکشی کی، آخر میں اس کے ہمراہی راجپوتوں نے اپنے سردار جسونت سنگھ کی قدیم تربیت کے اثر سے خیرہ سری کا ثبوت دیا، اور کابل سے ہندوستان پہونچنے تک چند مرتبہ قوانین و ضوابط کی خلاف ورزی کی۔ اگر وہ مہاراجہ جسونت سنگھ کے بیٹوں کو بادشاہ کے حوالے کر دیتے تو ہرگز اس جنگ و جدل کی نوبت نہ آتی۔ بلکہ سن تمیز کو پہونچ کر وہ حسب وعدہ شاہی راج اور منصب سے سرفراز ہوتے، مگر راجپوتوں نے ایک سیدھی اور سچی بات کو اپنی فساد آمادگی سے افسانہ بنا دیا۔ اور رائی کو پربت بنانے کی ضرب المثل کو صحیح ثابت کر دکھایا۔

میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تمام افسانہ طرازیاں حقیقت کی روشنی میں آ کر اپنے اصل لباس میں سامنے آ گئی ہیں۔ تاہم بعض باتیں ابھی تشنۂ بحث ہیں۔

افسانہ نگار کا یہ دعویٰ کہ ـــــ اورنگ زیب نے جب اس دیرینہ دشمن کو بزورِ تلوار زیر کرنے میں پے در پے ناکامی و ذلت اُٹھائی تو آخر مجبور ہو کر دوسرا راستہ اختیار کیا، اور جسونت سنگھ کو شاہی اعزاز عطا کر کے اپنی طرف سے کابل کی بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیج دیا؛ تاریخی واقعات کی روشنی میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ جسونت سنگھ کی اورنگ زیب کے مقابلہ میں کیا حقیقت تھی۔ جب وہ دارا شکوہ کو جسے شہنشاہ وقت شاہجہاں کی پوری تائید و حمایت حاصل تھی، شکست دے چکا تھا۔ شجاع کو میدان سے بھگا چکا تھا، خود راجہ جسونت سنگھ بھی اُجین کے مقام پر اس سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا، کیا اجین کی ہزیمت کے بعد راجہ جسونت سنگھ نے کوئی "کایا پلٹ" استعمال کر لی تھی کہ اورنگ زیب اس سے ڈرنے لگا تھا، اور راجہ کے حوصلے بڑھ گئے تھے، اس میں شک نہیں کہ جسونت سنگھ دلیر اور شجاع تھا، مگر اس کی تمام سازشیں بزدلی، مکاری اور کمزوری کا اعلان کر رہی ہیں۔ کسی موقعہ پر بھی اس نے اپنی قومی شجاعت کا ثبوت نہیں دیا، جو حقیقتاً راجپوتوں کا فطری حق ہے۔ تاریخ کی سچی شہادتوں کو جھٹلانا ممکن نہیں، اور مہاراجہ جسونت سنگھ کا بار بار معافی مانگ کر آمادۂ اطاعت ہونا کسی طرح بھی اس امر کی دلیل نہیں کہ اورنگ زیب تلوار کے زور سے اس کو زیر نہ کر سکا۔ جسونت سنگھ بغاوت اور سرکشی کرتا تھا۔ مگر جس طاقت کے بھروسہ پر وہ یہ عمل کرتا تھا، جب وہ قوت بادشاہ کے اقبال سے ٹوٹ جاتی تھی تو راجہ فوراً اپنی "جائے پناہ" کی تباہی سے متاثر ہو کر معافی کی درخواست پیش کر دیتا تھا۔ یقیناً یہ اس کی ایک "اچھی حکمت عملی" تھی۔ لیکن بہادری نہ تھی۔

رُوال بدلنا - ف - فعل متعدی - جانور کا پُرانے بال جھاڑ کر نئے بال نکالنا + پرند یا کینچلی بدلنا - بال جھاڑنا +

رُواں رُواں دُعا دیتا ہے - ہ - محاورہ - ہر ایک رُوئیں سے دُعا نکلتی ہے - کمال ممنون ہوں +

رُواں رُواں کانپنا - ہ - فعل لازم - ہر ایک رُونگٹے کا لرزاں ہونا - نہایت خوف یا ترس خدا سے جسم کا کانپنا + تمام جسم لرزنا - بوٹی بوٹی کانپنا -

رُواں میلا ہونا - ہ - فعل لازم - کسی قسم کا رنج یا صدمہ نہ پہنچنا - بال بیکا نہ ہونا + کچھ ملال یا رنج نہ پہنچنا - سے

بے غم ہے لحد میں کشتہ تری دا کے + میلا نہ ہوا قاتل رُواں کبھی کفن کا + (ناسخ)

رَوَاں - ف - صفت (۱) جاری - بہتا ہوا - سائر + سائر (۲ - ۵) صاف - مشق کیا ہوا - ہاتھ پر چڑھا ہوا - جیسے سکو یہ پیچ خوب رواں ہے (۳ - ۱) تیز - گُزراں - چلتا (۴) بلا معنی - معنی کے بغیر کسی کتاب یا قرآن کا سبق پڑھنا + سمجھے بغیر پڑھنا (۴) موجودہ جیسے سال رواں (۵) بہا - چلتا - رخصت

رَوَاں پڑھنا - ف - فعل متعدی - بن معنی پڑھنا + ناظراں پڑھنا + سمجھے بغیر پڑھنا

رَوَاں دَوَاں پھرنا - ف - فعل لازم - آوارہ و سرگردان پھرنا - نکما پھرنا - مارا مارا پھرنا + ہرزہ گرد اور آوارہ گرد ہونا - خراب خستہ پھرنا + -

رَوَاں کرنا - ف - فعل متعدی (۱) جاری کرنا - صاف کرنا - مشق کرنا - زبان پر چڑھانا - ہاتھ پر چڑھانا - تیز کرنا - باڑھ رکھنا - (۴) چلانا - پھیرنا + سے

رواں کرتا تھا خنجر نگاہ کا جب ہے رُک گیا تھا ... وا وا سے اُسنے کا ٹا میری گردن کو +

رَوَاں ہونا - ف - فعل لازم (۱) جاری ہونا (۲) تیز ہونا + مشق ہونا + زبان پر چڑھنا سے انکار قسمت بھی ہوگا ... فقرہ تمہیں رواں بہت ہے + (داغ)

(۴) چلنا ہو مشتاق ہونا (۵) روانہ ہونا - چلتا بنا سے

کوئی تولمبی لٹا داڑھی سیے ہو گیا رواں + مونچھیں بھویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا (نظیر)

رُوآسنا ہ - اسم مذکر - دیکھو - (رُوآسا) + قریب گریہ - رُکھا +

رَوَانگی ف - اسم مؤنث (۱) ترسیل - بھیجنا (۲) چالا (۳) روانگی +

رَوَانہ کرنا - ف - فعل متعدی (۱) بھیجنا - ارسال کرنا - ترسیل کرنا - رخصت کرنا - چلتا کرنا

روانہ ہونا - ف - فعل لازم - ارسال ہونا - جانا - رخصت ہونا - سدھارنا - چل دینا - مر جانا - چل بسنا - وفات پانا - پران تجنا - پران چھوڑنا + طبیعت

رَوَانی - ف - اسم مؤنث - بہاؤ - بہاؤ + تیزی (ظفر) ظفر میں کیا کہوں عالم کی کہانی کا جے ... اک آہو ہو ...

رِوَایَت - ع - اسم مؤنث (۱) کیسی بات کی نقل - کسی کی بات (۲) بیان - اظہار - ذکر - حکایت - (۳ یا ۴) شہدائے کربلا کا کوئی قصّہ - ہوا و کرنا - الٰہ

رُوبَاہ - ف - اسم مؤنث - لومڑی - لوکھڑی - لوکٹی - عربی ثعلب -

رُوبَاہ بازی - ف - اسم مؤنث - مکاری - فریب ہی - دھوکا بازی - فطرت +

رُوبَرَاہ - ف - صفت (۱) تیار - کمربستہ - مستعد - لیس - (۲) اصلاح کیا ہوا - سج +

رُوبَرُو - ف - تابع فعل - سامنے - منہ درمنہ - بالمواجہ - آمنے سامنے - مقابل +

رُوبَرُو آنا - ہ - فعل لازم - مقابل آنا - سامنے آنا +

رُوبَرُو کرنا - ہ - فعل متعدی - سامنے کرنا - مقابل کرنا (۲) ہاتھ پکڑانا - سپرد کرنا - (۳) صورت دکھانا - پردہ اُٹھانا - پردہ نہ کرنا - آمنے سامنے کرنا (۴) حاضر کرنا - موجود کرنا - پیش کرنا +

رُوبَرُو لانا - ہ - فعل متعدی (۱) سامنے لانا + حاضر کرنا - پیش کرنا - آگے لانا +

رُوبَرُو ہونا - ہ - فعل لازم (۱) سامنے ہونا - مقابل ہونا (۲) صورت دکھانا - سامنے آنا - پردہ نہ کرنا - آمنے سامنے ہونا +

رُوبَکار - ف - اسم مذکر - سامنا - پیشی - وہ فیصلہ جو کسی حاکم کی پیشی میں اُسکے رُوبرو لکھا جائے + وہ حکم جو عدالت کی جانب سے لکھا جائے +

رُوبَکاری ف - اسم مؤنث - مقدمہ کی پیشی - مقدمہ کی کارروائی +

رو بیٹھنا - ہ - فعل لازم - مایوس ہونا - نا اُمید ہونا - کھو بیٹھنا - ضائع کر دینا +

کہیں دل کو بھی تو نہ کھو بیٹھے + کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے + (مومن خان)

رو بیٹھے وہ آنکھوں کے تئیں ملتے ہی ہنستے + جو رونے کا عہد اس مژہ نمناک سے باندھے (جرأت)

رو دینا - ہ - فعل لازم - عاجز ہو جانا + دب جانا + اصلی حالت پر نہ رہنا +

رُوپ - ہ - اسم مذکر (۱) صورت - شکل + بھیس + چہرا مُہرا - مکھڑا - مکھ - منہ + وضع - ہیئت - طور - رنگ - اکار - ڈھنگ - ڈول +

صبح فرقت نے دکھایا رُوپ سارا شام کا + آفتاب صبح کو سمجھائیں تارا شام کا + (ناسخ)

(۲) حسن و جمال - خوبصورتی - جوبن - سوبھا - سرُوپ - سے

جب دیکھیے کچھ اور ہی عالم ہے تمہارا + ہر بار عجب رنگ ہے ہر بار نیا رُوپ + (آتش)

(۳) رونق + آب و تاب + چمک دمک - رنگ و روغن (۴) تجلی - جلوہ - جوت - روشنی + جھانکی - جھلک - (۵) جوانی - گدراہٹ (۶) صُورت - تصویر (۷) سوانگ ریلا + بناوٹ کی ظاہری صورت (۸) سماں - حالت - رنگ جیسے دھوپ نے کمر اکر دیا یعنی سماں باندھ دیا - (۹) رُوپا کا مخفف - چاندی - نقرہ - سیم

رُوپ بدلنا - ہ - فعل متعدی - بھیس بدلنا - بھیس بدلنا - صُورت بدلنا

ڈاکٹر صاحب ایک اور کند نشتر نکالتے ہیں، کہ

"اس سے اس کا اصل منشا، کابل کی بغاوت فرو کرنے کے بجائے
جسونت سنگھ کا کانٹا پہلو سے نکال پھینکنا تھا"

ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اورنگ زیب نے اپنے بیٹے کو بھی کابل بھیجا تھا۔ کیا وہ بھی اس کے بیٹے کا کانٹا ہی تھا؟

حقیقت میں جسونت سنگھ کا افغانستان بھیجا جانا اس لئے نہ تھا کہ وہ اورنگ زیب کے پہلو کا کانٹا تھا۔ کیونکہ عالمگیر کانٹے نکالنے کے اور طریقوں سے بھی واقف تھا۔ بلکہ بات یہ تھی کہ جسونت سنگھ جس مہم پر بھیجا جاتا تھا اُس میں خرابیاں پیدا کرتا تھا، اور دشمنوں سے ساز کر لینے کا عادی تھا اس لئے اس کو کابل بھیجا گیا۔ تاکہ وہ اپنی راجپوتی شجاعت سے کام لے اور سازش و دغا کے لئے کوئی میدان اس کے سامنے نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ افغانستان کے جاہل اور جنگجو پٹھانوں سے زبان، تمدن کی مغائرت کے باعث وہ کوئی سازش نہ کر سکتا تھا، اور اس سے کام لینے کی اس کے علاوہ کوئی صورت بھی نہ تھی، کہ اُسے ایسے ملک میں رکھا جائے جس میں اُس کی خطرناک ریشہ دوانیوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ ایسا ملک افغانستان سے بہتر کوئی اور نہ ہو سکتا تھا جہاں حسنِ اتفاق سے اس وقت بغاوت بھی ہو گئی تھی، عالمگیر ہی پر کیا موقوف ہے، اس سے پہلے شہنشاہ اکبر نے بھی اپنے عزیز اور محبوب راجپوت جرنیل راجہ مان سنگھ کو کابل بھیجا تھا۔ کیا اس کے متعلق بھی کہا جائے گا کہ مان سنگھ اس کے پہلو کا کانٹا تھا۔ اگر نہیں تو یہ ترجیح بلا مرجح کیسی؟ صرف کابل بھیجنا ہی اگر لغزش اور بدنیتی ہے تو اکبر کو اس الزام سے کیوں بری رکھا جاتا ہے؟

شاہی اعزاز کا عطا کرنا محض اورنگ زیب کی فیاضی اور مردم شناسی سے متعلق ہے۔ ورنہ جسونت سنگھ اپنے اعمال کی بنا پر اس کا مستحق نہ تھا۔ ہر عقلمند بادشاہ ایسے آدمیوں کو دوست رکھتا ہے جو بہادر اور جنگجو ہوں اورنگ زیب میں یہ وصف خاص طور پر نمایاں تھا، وہ شجاعت و مردانگی کا دلدادہ تھا، اور ایسے آدمی کی ہمیشہ عزت کرتا تھا، ابوالحسن تاناشاہ کا جاں نثار جرنیل عبدالرزاق لاری حالانکہ قلعہ گولکنڈہ کے محاصرے میں اورنگ زیب کے خلاف سخت جانفشانی کر چکا تھا، اور قلعہ فتح ہونے پر بھی اس نے اس وقت تک عساکرِ مغلیہ کا مقابلہ کیا تھا، جب تک مجروح ہو کر معذور نہ ہو گیا لیکن وہ اسیر ہو کر آیا تو بادشاہ نے ہندوستانی اور فرنگی جراحوں سے نہایت اہتمام کے ساتھ اس کا علاج کرایا اور اس کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ملازمت میں آنے کی ترغیب دی۔ اس نے انکار کیا۔ ادھر سے شاہانہ فیاضی اور قدرشناسی میں مبالغہ کیا گیا۔ آخر لاری نے اورنگ زیب کی ملازمت پر آمادگی ظاہر کر دی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ابوالحسن کے شکست اور گرفتاری کے بعد عالمگیر لاری سے ڈر رہا تھا جو زخموں کی کثرت سے بیدم ہو کر اس کی قید میں تھا۔ اگر واقعی ڈر رہا تھا اور اسی بنا پر شاہی اعزاز عطا کرنے پر مصر تھا تو سمجھنا چاہیئے کہ اورنگ زیب بادشاہ نہ تھا بلکہ ایک ایسا بچہ تھا جو خواب میں بھی "خیالی" ہوّے کے تصور سے چونک جاتا ہے۔

داراشکوہ کی لڑائی میں راجہ روپ سنگھ راٹھور دشمن کی فوج میں شامل تھا اور نہایت بے جگری سے لڑ رہا تھا، ایک مرتبہ جوش میں آکر وہ اپنے گروہ سے نکل کر اورنگ زیب کے قلب لشکر پر حملہ آور ہوا، جہاں خود اورنگ زیب موجود تھا، راجہ تلواریں مارتا ہوا بادشاہ کے ہاتھی تک پہونچ گیا، ہاتھی کے قریب پہونچ کر وہ پیدل ہو گیا، اور نہایت مردانگی و جلادت کا اظہار کیا، حتیٰ کہ فیل خاصہ کی عماری کے بند کاٹ ڈالے۔ اورنگ زیب راجہ کی بہادری، بیدلی اور بے باکی کے حیرت انگیز تماشے دیکھ رہا تھا اور برابر غل مچا رہا تھا، "خبردار راجہ کو چشم زخم نہ پہونچے، زندہ گرفتار کیا جائے۔ ایسے شجاعت پیشہ انسان کو ہمارے مخلصوں میں شامل ہونا چاہیئے"۔ اورنگ زیب کو راجہ کی یہ ادا اس قدر پسند آئی تھی کہ ایسے خطرناک وقت میں بھی جب ذرا سی غفلت میں اس کو نقصان پہونچ سکتا تھا، وہ راجہ کو یعنی ایک بپھرے ہوئے شیر کو زندہ گرفتار کرنے کی ہدایات کر رہا تھا۔ مگر موقعہ بہت ہی نازک تھا، راجہ زندہ ہاتھ آنے والا نہ تھا، ادھر سے ہجوم ہوا اس نے مردانہ مقابلہ کیا، آخر اسی ردّ و بدل میں کام آگیا۔

ہر چند جسونت سنگھ نے اب تک اپنی بہادری اور شجاعت کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا تھا، تاہم وہ راجپوت تھا اور مردانگی اس کی سرشت اور خمیر میں داخل تھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنے اس "جوہر" سے بادشاہ کی خدمت نہ کر سکا تھا۔ مگر اُمید تھی، راہِ راست پر آگیا تو کام کا آدمی ثابت ہوگا، بس یہی خیال اور یہی جذبہ تھا جس نے عالمگیر کو آخر وقت تک اس پر مہربان رکھا، اور سخت سے سخت لغزشوں کے ظاہر ہونے پر بھی اس نے کوئی دوسری کارروائی نہیں کی۔

ہیئت بدلنا۔ صُورت اور وضع کا تغیر کرنا ؎

گو یہ رنگ نئے آسمان بدلے ہیں ❊ یہ رُوپ تیرے سے کب میری جان بدلے ہیں (نصیر)

رُوپ بگاڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بدصورت کرنا۔ چہرہ بگاڑنا۔ بدہیئت کرنا۔ بے رونق کرنا۔ بدنما کرنا۔ بے رُوپ کردینا۔ کسی چیز کی ہیئت بدلنا۔ ❊

رُوپ بگڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رونق نہ رہنا۔ بدنما ہونا۔ جوبن نہ رہنا ❊

رُوپ بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) سوانگ بھرنا (۲) نہایت خوبصورت یا حسین بنانا۔ (۳) ہیئت درست کرنا۔ ہیئت بنانا (۴) شباہت بدلنا۔ صُورت بدلنا۔ دھوکا دینے کی شکل بنانا ❊ ؎

انہا کوئی رُوپ بناؤ یہ شباہت بدلو ❊ پھر کی شکل ہوا پنی یہ صُورت بدلو ❊ (صفدر)

رُوپ بھرنا یا گانٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) کوئی دُوسری صُورت بنانا۔ سوانگ بھرنا۔ اپنی اصلی صُورت کے خلاف دوسری شکل میں نمایاں ہونا۔ بھیس بدلنا۔ متمثل ہونا۔ رُوپ دھارنا (۲) فریب بنانا۔ وضع اور ہیئت بدل کر دھوکا دینا۔ شکل گانٹھنا۔ (۳) خوبصورت یا حسین ظاہر کرنا ❊

رُوپ دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ درشن دینا۔ صُورت دکھانا۔ نئی صُورت یا نئے لباس میں ظاہر ہونا ❊ جھانکی دکھانا۔ ❊

رُوپ دھارنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) کوئی صُورت یا ہیئت اختیار کرنا جس طرح دیوتا لوگ رُوپ دھار لیا کرتے تھے کسی صُورت یا قالب میں آنا۔ (۲) صُورت بنانا۔ شکل بنانا (۳) بھیس بھرنا۔ سوانگ بھرنا۔ ❊

رُوپ روئیں بھاگ کھائیں۔ ہ۔ کہاوت۔ یعنی زمانہ کا یہ حال ہے کہ خوبصورت بدنصیب تو مصیبت بھرتے ہیں اور بدصُورت خوش نصیب عیش مناتے اور خوبصورتوں پر حکم چلاتے ہیں ؎ قطعہ

نازبرداری زناخی کی کروں کیونکر نہ میں ❊ لاکھ دل سے دل جسے چاہے وُہ بھلا کس سے ہو ❊
یہ مثل مشہور یا جی رُوپ روئیں بھاگ کھائیں ❊ جو لکھا قسمت میں خالق نے وہ ٹل کس سے ہو ❊ (رنگین)

رُوپ لانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) بھوپ رولانا۔ فیل لانا (۲) ہیبت ناک صورت بنانا (۳) جھگڑا کرنا ❊ دھمکی دکھانا (۴) دھوکا دینا۔ ❊

رُوپ نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) رنگ و روغن نکالنا۔ جوبن پر آنا۔ نکھرنا۔ چمک دمک حاصل کرنا۔ چمکنا۔ (۲) اوضاع و اطوار دکھانا۔ خبث باطن ظاہر کرنا۔ جیسے آپ نے تو خوب رُوپ نکالے ❊

رُوپ نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نکھرنا۔ جوبن ظاہر ہونا۔ خوبصورتی حاصل ہونا۔ رنگ صاف ہونا۔ آب و تاب اور چمک و رنگ کا ظاہر ہونا ؎

نہانے سے نکلا عجب اسکا رُوپ ❊ نکل آئے بدلی سے جس طرح دھوپ ❊ (میر حسن)

رُوپ وان یا ونت۔ ہ۔ صفت (ہندو) خوبصورت۔ حسین۔ جمیل۔ صاحب حسن۔ جمیل و شکیل۔ موہن۔ خوبرو۔ سندر۔ سہاؤنا۔ سلونا ❊ ستھرا ❊

رُوپ ونتی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ہندو عو۔ حسینہ۔ شکیلہ۔ جمیلہ۔ سندر۔ سوہنی۔ سہاؤنی۔ سلونی۔ مقبول صُورت ❊ موہنی۔ ❊

رُوپ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رُوپا کا مخفف۔ نقرہ۔ چاندی۔ سیم ❊

رُوپ درشن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ زیارت نقرہ۔ چاندی کی کسی چیز کا نظارہ۔ روپیہ۔ چاندی کا سکہ۔ وہ روپیہ جو دُلہن کو چڑھایا جائے۔ روپیہ کا نذرانہ

رُوپ رس۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) چاندی کا کشتہ۔ کشتۂ سیم۔ نقرۂ مقتول

رُوپا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چاندی۔ سیم۔ نقرہ۔ ایک سفید قیمتی دھات کا نام جس کے اکثر زیور اور روپے بنائے جاتے ہیں۔ ❊

رُوپنا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ منگنی کا نشان۔ منگنی۔ ❊ ہندو بولتے ہیں ❊

رُوپہلا۔ ہ۔ صفت۔ چاندی کا بنا ہوا یا چاندی کے رنگ کا۔ نقرئی۔ سیمی

رُوپہلی۔ ہ۔ صفت دیکھو۔ روپہلا۔ ❊

رُوپے۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) رُوپیہ کی جمع۔ بہت سے روپے (۲) حروف وغیرہ کے اُجلے اُجلے بنی ہوئی صُورت ❊

رُوپے کے ٹکے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اول معلوم۔ دوم کھری مروج اور چلتی ہوئی چیز ❊ جیسے یہ مال تو روپے کے ٹکے ہیں جہاں چاہو بھنا لو۔

رُوپے والا۔ ہ۔ صفت۔ دولتمند۔ مالدار۔ دھنونت۔ تونگر۔ متموّل۔ بہت والا۔ صاحب ثروت ❊

رُوپیا یا رُوپیہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) رُوپے کا بنا ہوا۔ سولہ آنے کا سکہ۔ گیارہ ماشے دو رتی چاندی کا سکہ ❊

لیکے دل کو چار بوسوں پر دیا اک یار نے ❊ ہم نے یہ سمجھا روپے کے ہاتھ چار آنے لگے ❊ (آتش)

رُوپیا اُٹھانا یا اُڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دولت خرچ کرنا۔ اسراف کرنا

رُوپیا پیسا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دھن دولت۔ مال و زر ❊

رُوپیا بھنانا یا تُڑوانا یا خُردہ کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ روپے کو پیسوں یا ریزگاری سے بدلنا ❊

رُوپیا ٹھیکری یا کنکریاں کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ روپے کو ایسی بے قدری سے اُٹھانا کہ اُسکی اصل سنگریزہ کے برابر بھی نہ سمجھنا۔ فضول خرچی یا بیاہ وغیرہ میں کثرت سے روپیا اُٹھانا ❊ اسراف کرنا۔ ❊

"با صاحب افسانہ کا یہ ادعا کہ ــــــــــ" کابل کے ناقابلِ تسخیر قلعہ پر راجپوتوں کا کیسری جھنڈا لہرانے لگا، فتح و نصرت نے میواڑ کے سنگھوں کے کابل کی سربلند اور سرکش پہاڑیوں پر پاؤں چوم لئے۔ شکست خوردہ باغیوں نے بھارت کے مایۂ ناز سپوت ویر کے مجسم اوتار، راجپوتی روایات کے بہترین محافظ جسونت سنگھ کے روبرو ہتھیار ڈال دئے ــــــــــ"

اس کے متعلق صرف اتنا لکھ دینا کافی ہے کہ جسونت سنگھ کابل کے صوبہ دار کا معاون اور مددگار تھا اور آغر خاں کے ساتھ مددگاری کے لئے متعین ہوا تھا۔ افغان کی مہم آغر خاں کی مردانہ یورشوں سے طے ہوئی۔ آغر خاں کی شجاعت اور شمشیر زنی کا افغانیوں کے دلوں پر ایسا سکہ بیٹھا تھا کہ افغانوں کے بچے روتے تو انھیں آغر خاں کے نام سے ڈرایا جاتا تھا، اس میں شک نہیں کہ راجپوت اور مغلوں کا لشکر بھی اس کے ہمراہ تھا، لیکن افغانستان میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ سب آغر خاں کی جوانمردی اور اس کے حقیقی بھائی تنگری وردی خاں کے دم سے ہو رہا تھا، آغر خاں نے کابل سے مقتولوں کے ستّرہ سو سر اور بیشمار قیدی بادشاہ کے پاس بھیجے۔ بادشاہ نے اس کارگزاری کے صلے میں اس کو چار ہزاری منصب عطا کیا۔

افسانہ نگار نے اورنگ زیب کے لئے جو دل آزار اور خلافِ حقیقت الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کے لئے میں انھیں قابلِ معافی سمجھتا ہوں، ذہنیت مسموم اور دماغ ماؤف ہو جاتا ہے تو زبان اور قلم پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ البتہ ان کی تاریخی غلط بیانیوں کا پول کھولنا ضروری تھا، اور میں نے اپنی دانست میں شرارت انگیز اور حقارت آمیز الفاظ سے بچتے ہوئے اپنا یہ فرض انجام دیدیا۔ ممکن ہے بعض الفاظ مثلاً غداری، سازش، بغاوت وغیرہ سے کوئی صاحب تکلیف محسوس کریں، لیکن اول تو معنی اور مفہوم کے لحاظ سے کسی موقعہ پر بھی ان کا غلط استعمال نہیں کیا گیا اور جہاں ان کو لکھا گیا ہے محض اس مجبوری سے کہ اپنے مفہوم کو ظاہر کرنے کی غرض سے ان الفاظ سے اجتناب ممکن نہ تھا، بادشاہ سے روگردانی کرنے والے اور محسن کشی کے عادی شخص کا تذکرہ کرتے وقت کوئی مضمون نگار کتنا ہی گریز کرے لیکن ان الفاظ سے نہیں بچ سکتا۔ حالانکہ افسانہ نگار نے ایک غلط داستان، اور دل آزار افسانہ لکھتے وقت بہت زیادہ سخت اندازِ گفتگو اختیار کیا ہے، اور اس بنا پر وہ بیک وقت دو بد اخلاقیوں کا مرتکب ہو گیا ہے۔ ایک غلط اور بدگمانی پھیلانے والے جھوٹے واقعات کا بیان، دوسرے ناروا اور سخت الفاظ کا استعمال، قومی عدالت میں افسانہ نگار کے یہ دونوں جرائم حقیقتاً سخت سزا کے مستحق ہیں، میں اگر اس کا جواب دیتا تو یہ مضمون تاریخی حقائق کا مرقع نہ ہوتا، بلکہ تلخ کامیوں کا مجموعہ ہو جاتا جو مجھے گوارا نہ تھا، کیونکہ میں نے صحیح تاریخ بیان کرنے کی غرض سے قلم اٹھایا تھا، دشنام طرازی اور سب و شتم کی گندگی اچھالنا میرا مدعا نہ تھا۔ میں ہندو مسلم اتحاد کی دل سے قدر کرتا ہوں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے پیدا کئے ہوئے لٹریچر میں ایک حرف بھی اس دعوے کے خلاف مل سکتا ہے، میرا اعتقاد ہے کہ ہندوستان کی نجات ہندو مسلم اتحاد میں مضمر ہے حقیقتاً یہی جذبہ ہے جس نے مجھے اس مضمون کے لکھنے پر آمادہ کیا۔ تاکہ اصل حقیقت کا انکشاف ہو جائے۔ اور تاریخ کی وہ غیر مستند مگر دل فریب روایات جو کسی خاص حکمتِ عملی کے پیشِ نظر وضع کی گئی ہیں، قابلِ التفات نہ رہیں، اور آئندہ یہ سنگریزے اتحاد و محبت کے سمندر میں "نفاق و شقاق" کی لہریں پیدا نہ کر سکیں۔

مقالاتِ زرّیں

وہ پھول صرف قبروں ہی پر چڑھانے کے واسطے ہیں جو تاریخی عمارتوں کے کھنڈروں میں پیدا ہوتے ہیں۔

بیتاب ہو جا، تڑپ جا، یہ نہ پوچھ "کون روتا ہے؟" یہ دیکھ کوئی "انسان" روتا ہے۔

زندگی آہستہ آہستہ دبے پاؤں گزر رہی ہے اور ہم شور انگیز ولولوں اور طویل اُمیدوں کے شکار ہیں۔

نیک آدمیوں کے مرتے ہی بُرائیاں زور پکڑ جاتی ہیں، آفتاب ڈوبنے لگتا ہے تو سایہ دراز ہو جاتا ہے۔

علوم کے سمندروں سے ہم گزرتے ہیں۔ اور روز بروز جہالت کے تازہ جزیرے دریافت کرتے جا رہے ہیں۔

ہر شخص کی طرف سے نیک گمان رکھنا ایک اعلیٰ مگر بہت جلد تباہ کر دینے والی صفت ہے۔

(مقالاتِ زرّیں از جوش)

رُوپیا جوڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ زر جمع کرنا ۔ روپیہ اکٹھا کرنا

روتی صُورت ۔ ا ۔ صفت ۔ ہر وقت اندوہگین اور غمگین رہنے والا

مُحرّم کی پیدایش ۔ پھنکتی صُورت ۔ کریہ منظر ۔ پسوستی شکل والا ۔ غم کی تصویر ۔

ایسی ہی میر کی ہے مدّت سے ۔ روتی صُورت وچہرے پہ سکے کس نے آنسو رواں نہ پایا ۔ (میر)

خفا ہیں ان تو سب مجھ روتی صورت سے لالاؤں ۔ میں نہ ہم طرب پر کسطرح سے یار رونے کا (جرأت)

روتے کیوں ہو؟ صُورت ہی ایسی ہے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ جنم ہی سے ڈھلیا پیدا ہوئے ہیں

روتے گئے مُوے کی خبر لائے ۔ کہاوت ۔ جس بدشگونی سے گئے ویسی ہی بدخبر لائے ۔ جھینکتے گئے جھینکتے آئے ۔

روٹ یا روٹا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ بڑی روٹی ۔ ٹکڑ ۔ جیسے ہاتھی کا روٹ ۔ دیوتا کے نام کا روٹ جو آٹا مانگ مانگ کر چڑھایا جاتا ہے ۔ ہنومان جی کسی اور دیوتا کا روٹ ۔

رُوٹھا ۔ ہ ۔ صفت خفا ۔ ناراض ۔ رنجیدہ ۔ آزردہ ۔

رُوٹھا رُوٹھی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ شکر رنجی ۔ اَن بن خفگی ۔ رنجیدگی ۔ آزردگی

رُوٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ خفا ۔ ناراض اور کشیدہ خاطر ہونا ۔ بگڑنا ۔ آزردہ ہونا

روٹھنے میں بھی لطف ہی انشا ۔ صبح کو روٹھے وہ شام کو ہم ۔ (انشا)

روٹی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) نان ۔ چپاتی ۔ پھلکا ۔ کاک (۲) رزق ۔ اَن ۔ اناج ۔ روزی ۔ جیسے روٹی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر ۔ مُردے کو روتے ہیں بیٹھکر (۳ ۔ عو) جب بڑی روٹی یا روٹی اُٹھانا کہتے ہیں تو وہاں قرآن کو حلفاً اُٹھانا مراد ہوتی ہے (۴) وہ کھانا جو اہل اسلام چہلم کے روز تقسیم کرتے ہیں ۔

روٹی بٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ روٹی تقسیم ہونا ۔ اتفاق کر لینے کی ایک رسم جیسے ایام سے پیشتر روٹی بٹی تھی ۔

روٹی بنانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (ہندو) روٹی پکانا ۔ رسوئی کرنا ۔

روٹی پر روٹی رکھ کر کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ عو ۔ فراغبالی سے بسر کرنا ۔

روٹی پونا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ (ہندو) روٹی پکانا یا کرنا ۔

روٹی چپڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ روٹی پر گھی لگانا ۔ روٹی کو روغن سے چرب کرنا ۔ روغن بر نان مالیدن

روٹی دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ (گنوارا) برادری کو کسی تقریب پر کھانا کھلانا ۔ کھانا دانہ کرنا ۔ روزینہ مقرر کرنا ۔ کھانے کو دینا ۔ پرورش کرنا ۔ پالنا ۔

روٹی ڈالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ تحقیراً روٹی پکانا ۔

روٹی سینکنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ (۱) روٹی کو انگاروں یا توے

خوب پختہ کرنا ۔ (۲ تحقیراً ۔ عو) روٹی پکانا ۔ روٹی ڈالنا ۔

روٹی کا مارا ۔ ہ ۔ صفت ۔ بھوکا ۔ کنگال ۔ فاقہ زدہ ۔ مصیبت زدہ

روٹی کپڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ نان و نفقہ ۔ روٹی اور کپڑے کا خرچ ۔ عورت کا واجب الادا حق جو مرد پر ہے ۔

روٹی کپڑے کی خبر لینا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ کھانا اور کپڑا دینا ۔ پوشش و خوراک کی خبرگیری کرنا ۔

روٹی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱ ۔ ہندو) روٹی پکانا ۔ رسوئی کرنا ۔ (۲ ۔ گنوار) برادری کو کسی تقریب خواہ شادی یا غمی میں کھانا کھلانا ۔ برادری کی ضیافت کرنا ۔ کھانا دانہ کرنا ۔ اگرچہ یہ لفظ شادی اور غمی دونوں موقع کی مہمانی اور ضیافت پر بولا جاتا ہے مگر خاصکر میت کی وفات کے چند روز بعد جو کھانا کیا جاتا ہے اُسکی نسبت زیادہ بولتے ہیں ۔

روٹی کو رونا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ روٹی کا ماتم کرنا ۔ روٹی نہ ملنے کا افسوس کرنا ۔ روٹی تلاش کرتے پھرنا ۔ بے رزقی کا گلہ کرنا ۔ بھوکوں مرنا ۔

روٹی والا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ نان بائی ۔ نان پز ۔ خمیری روٹی پکانے اور بیچنے والا ۔ نان پاؤ پکانے اور بیچنے والا ۔

روٹیاں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ روٹی کی جمع جو حروف مُغیرہ یا تابع مُغیرہ کے بغیر آتی ہے جیسے کواری کھائے روٹیاں ۔ بیاہی کھائے بوٹیاں ۔ کہاوت ۔

روٹیاں اُدھیڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (بازاری) ۔ مُفت کی روٹیاں کھانا ۔ دوسرے کے سر کھانا ۔ روٹیاں مروڑنا ۔

روٹیاں توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ دیکھو روٹیاں اُدھیڑنا ۔

روٹیاں لگنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) تنگی کے زمانہ کو بھولکر اترانا ۔ پیٹ بھر جانا ۔ اُبھر جانا ۔ کمظرف کا فراغبالی سے بہک جانا ۔ شامتِ یا ادبار آنا (۲) تنور میں روٹیاں پکنا ۔

روٹیوں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ روٹی کی جمع جو تابع مُغیرہ یا حروف مُغیرہ کے ساتھ میں آتی ہے ۔

روٹیوں پر پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ دوسرے کے گھر روٹی کے لالچ سے جا پڑنا ۔ دوسرے کی روٹی پر رہنا ۔ طفیلیوں میں داخل ہونا ۔

روٹیوں کا مارا ۔ ہ ۔ صفت ۔ بھوکا ۔ فاقہ زدہ ۔ دانہ زدہ قحط زدہ ۔ کال کا مارا ۔ کنگلا ۔ کنگال ۔

پاسبانِ شبابِ طفلی

کل شہر سے باہر پئے گلگشت گئے ہم — اک حسن کا گلزار بھی تھا ساتھ ہمارے
کچھ پھول تھے کچھ غنچے تھے، نورستہ و رنگیں — کچھ برگ و گیا ساتھ میں پھولوں کے سہارے
بے قید مناظر وہ فراغت کی ہوائیں — بیروں کے وہ باغیچے، وہ کھیتوں کے نظارے
گیہوں کے ہرے کھیتوں میں پھولی ہوئی سرسوں — اس طرح نہ چھٹکے کبھی افلاک پہ تارے
گو، پردے کی پابند نہ تھیں پھر بھی وہ حوریں — کچھ دیر ذرا دور رہیں شرم کے مارے
دوڑی کوئی پھسلی کوئی جھجکی کوئی سنبھلی — دل تنگ و شکستہ سے وہ کھیتوں کے کنارے
مرغانِ حرم، نیند سے جاگے ہوئے فتنے — جس طرح ہرن دشت میں بھرتے ہوں طرارے
بکھرے ہوئے گیسو، وہ لچکتی ہوئی کمریں — اُڑتے ہوئے ڈھلتے ہوئے ساری کے کنارے
پیڑوں میں چھپیں اور کبھی میدان میں آئیں — نکلا کئے ڈوبا کئے وہ چاند ستارے

جو کافر و خونریز تھی اس جمعِ حسیں میں — صد شکر وہی سمجھی مرے دل کے اشارے

روح - ع - اسم مؤنث (۱) جان - جیو - پراتما - آتما - پران ۔
بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ لے کے وزیرؔ ۔ پہنچانے انکو روح مری دُور تک گئی ۔ (وزیر)
(۲) خدا تعالیٰ کا امرِ الٰہی (۳) اطبا کی اصطلاح میں وہ لطیف بخار جو دل میں پیدا ہو کر باعثِ حیات و حس و حرکت ہوتی ہے (۴-۱) ست - لُب لُباب - عطر - خلاصہ - جوہر - تت (۵-۱) دل - قلب - ہیا - ہردہ - مَن - جیسے ہماری روح نہیں چاہتی (۶-۱) نیت - اندرونی خواہش جیسے روح بھرنا ۔

روح افزا - ع - صفت - مفرح - تازگی بخش - فرحت بڑھانے والا ۔

روح الامین - ع - اسم مذکر - امانت دار روح - حضرت جبرئیل کا لقب جو خدا تعالیٰ کے احکام جوں کے توں رسول مقبول کے پاس پہنچاتے تھے ۔

روح القدس - ع - اسم مذکر - روح پاک (مسلمانوں کے نزدیک حضرت جبرئیل علیہ السلام اور عیسائیوں کے حسب اعتقاد خدا تعالیٰ کی وہ حالت جبکہ روحوں کو ہدایت بخشتا اور ترغیب نیک دیتا ہے ۔

روح اللہ - ع - اسم مذکر - حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو باپ کی مدد بغیر پیدا ہوئے تھے ۔

روح بھٹکنا - ا - فعل لازم - (۱) روح کا منڈلانا - روح کا مشتاق ہونا (۲) کسی چیز کے دیکھنے یا کسی سے ملنے کو از حد جی چاہنا (۲) روح کا آزردہ رکھنا ۔

روح پرواز کرنا - ا - فعل لازم - جان نکلنا - جان ہوا ہونا - خوف سے مر نکلنا - کسی سے نہایت ڈرنا - رعب غالب ہونا ۔

روح کانپنا یا تھرانا - ا - فعل لازم - کسی کے خوف سے دل تھرانا - خوف یا رعب کے مارے جان کا نکلا جانا - خوفِ خدا سے دل لرزنا ۔

روح کھنچنا - ا - فعل لازم (۱) عطر نکلنا - جوہر نکلنا - ست کھنچنا - (۲) دم فنا ہونا - جان نکلنا - دم برنا ۔
ہار اور دو دیکھا جائے کس سے ۔ ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی ۔ (داغ)

روح نکالنا - ا - فعل متعدی (۱) روح قبض کرنا - جان کھینچنا - دم نکالنا - مار ڈالنا (۲) ست نکالنا - عطر کھینچنا - جوہر نکالنا ۔

روح نکلنا یا پرواز ہونا - ا - فعل لازم - جان نکلنا - دم نکلنا - خوف یا رعب غالب ہونا ۔ شکل اپنی جو دکھائی آئی ہو تو لوبی روح نکل جاتی ہو ۔ (رنگین) (۲) عطر یا جوہر کھنچنا ۔

روحانی - ع - صفت - منسوب بروح - روح سے نسبت رکھنے والی - غیر جسمانی - غیر فانی - اندرونی - پاک صاف - مقدس - منزہ جیسے روحانی خوشی ۔ تازگی نسیم

روداد - ف - اسم مؤنث (۱) کیفیت - حالت - حقیقت - حال احوال ۔
منہ دیکھے ہے جو آئینہ حیرت سے ہمارا ۔ ہم جس سے ظفرؔ کہتے ہیں روداد تمہاری ۔ (ظفر)
میرے مرنے کی سُنکے سب روداد ۔ پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا آ گئے (نامعلوم)
(۲) عدالت کی کارروائی - مسل - روبکار ۔

روداد مقدمہ - ع - اسم مؤنث - مقدمہ کی کیفیت - عدالت کی کارروائی - مقدمہ کی مسل ۔

رودبار - ف - اسم مذکر - پانی کا وہ بڑا حصہ جو عموماً آبنائے سے چوڑا اور دو سمندروں کو وصل کرتا ہے جیسے رودبار سینٹ جارج و انگلستان وغیرہ - بہت سا پانی جو بہتا نہ ہو - سمندر کا حصہ - بڑی جھیل - گیلان و قزوین کے درمیان ایک شہر کا نام

رو پڑنا - ہ - فعل لازم - رونا شروع ہو جانا - بسورنے لگنا - ناحق خفا ہو رکھا جانا

رو دینا - ہ - فعل متعدی (۱) رو پڑنا - رونے لگنا - بسورنے لگنا - آنسو بھر لانا (۲) ہمت ہار دینا - جی چھوڑ دینا (۳) چیند کرنا - اپنی دفعہ بگڑنے اور خفا ہونے لگنا - لیچے وار پر ترشہ رو ہو جانا (۴) ہیچ اٹھنا - چلانا - ہار مان جانا - سہار نہ سکنا - (۵) کسی چیز کا جلد کم ہو جانا - زیادہ نہ چلنا - مدت تک قائم نہ رہنا جیسے یہ کپڑا ایسا جوتی تو دو ہی دن میں رو دی ۔

روڈ - انگلش - Road - اسم مؤنث - سڑک - راستہ - راہ - شارع عام - پنتھ - باٹ ۔

روڈ - انگلش - Rood - (۱) اسم مذکر - ساڑھے پانچ گز کا پیمانہ - جریب (۲) مسطح پیمانہ جو آٹھ بسوے کے برابر ہوتا ہے - ایکڑ کی چوتھائی جو ۴۰ راڈ ہے یعنی ایک بیگہ بارہ بسوے کا ہوتا ہے ۔

روراہٹ - ہ - اسم مؤنث (۱) پچتاوا - افسوس - ملال (۲-ع) گھبراہٹ - اضطراب - بھاگڑ - جیسے ایسی کیا رو راہٹ پڑ گئی - دم لو ۔

رو ڈالنا - ہ - فعل متعدی (۱) رو لینا - رو پڑنا - آنسو نکالنا - آنسو بہا دینا - (۲) بے اختیار گریہ کرکے دل کے غم اور بھاؤ کا رفع کر دینا - انقباضِ خاطر کو رو کر دُور کرنا ۔

رُو رعایت - ف ع - اسم مؤنث - دیکھو (رو بمعنی منہ کے مشتقات)

رو رو کر کاٹنا - ہ - فعل متعدی - مصیبت کے ساتھ گزارنا - بمشکل اوقات بسر کرنا ۔
عہد جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند ۔ یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا ۔ (میر)

رو رو کے - ہ - تابع فعل - بمشکل تمام - پیٹ پیٹ کے - نہایت دقت اور مصیبت سے جیسے رو رو کے چار پیسے دیئے ۔

رو رو کے گھر بھر دینا - ہ - فعل متعدی - نہایت رونا - روتے

آزاد و گرفتار و حیا پیشہ و بیباک — آنکھوں میں حیا دل میں محبت کے شرارے

وہ نازک و نرم آنکھ وہ نشتر سی نگاہیں — وہ پھول سے رخسار دمکتے ہوئے تارے

کچھ دیکھ کے شرمائی کبھی شرما کے کبھی دیکھا — بنتے رہے مٹتے رہے الفت کے نظارے

ملتی رہیں نظریں کبھی ترچھی کبھی سیدھی — چلتے رہے دل پر کبھی نشتر کبھی آرے

آنکھوں میں وہ طوفاں کبھی رندی کبھی تقویٰ — بکھرائے کبھی اور کبھی بال سنوارے

بے ہاتھ اُٹھائے ہوئے انگڑائی کا عالم — طوفان کی وہ موج جو پہونچی نہ کنارے

اک چھوٹی بہن ساتھ میں وہ حسن کا درباں — عیاری سے جس شوخ کی درباں بھی ہارے

حائل کہیں پردے کی طرح اور کہیں حیراں — منظر کئے دیتے تھے اُسے میرے نظارے

تنبیہ کی جرأت بھی نگاہوں میں جھجک بھی — غصہ بھی وہ معصوم وہ انداز پیارے

آخر کو وہ گھر لے ہی گئی ساتھ بہن کو — جیتی وہی اس بازی کو ہم جیت کے ہارے

آنے دے جوانی کوئی دن اور ٹھہر جا — الفت ہی پہ تو اپنا دل و جان نہ وارے

کیا کام فقیروں سے تمہیں جاؤ سدھارو — ہو جائیں گے اپنے بھی کسی طرح گزارے

اپنے ہی سے اب خلوتِ دل کیجئے روشن

یہ جلوے یہ عالم تو ہیں مغرب کے ستارے

میکش اکبرآبادی

روتے گھر سے پر اُٹھا لینا۔ * چیخ چیخ کر رو ے جانا *

روڑا - ہ - صفت - مٹی کا برتا ہُوا برتن *

روڑا - ہ - اسم مذکر (۱) اینٹ کا ٹکڑا - پتھر کا ٹکڑا - سنگریزہ ؎

قبر کا ساتھ ہے پس مرگ نہ چھوڑے پتھر *

بہتر انساں سے رفاقت میں ہیں روڑے پتھر (وزیر)

(۲) صفت ۔ ادنیٰ - روندن میں آنیوالا - ٹھوکروں میں آیا ہوا - جیسے کیا بھاری روڑا ہو رہا۔ (۳) باشندۂ قدیم جیسے بندہ بھی دلی کا روڑا (۴) اینٹ پتھر کا کام - تعمیر کا کام جیسے یا کھانے تھوڑا یا کھانے روڑا - (۵) پنجاب کے کھتریوں کی ایک ذات کا نام (۶) مزاحم - سدِّراہ - روک جیسے چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا دیا یعنی مزاحم ہو گیا *

رُوڑھا - ہ - صفت (۱) رُوکھا - خشک - کج خلق - بدخلق (۲) سخت کڑا - اُجاڑ - اکھڑ (۳) کھُردرا - کھُدرا (۴) برتا ہوا - مستعمل (۵) گستاخ بے ادب - ناہموار - (۶) بے ڈول - اَن گھڑ *

رُوڑھی - ہ - اسم مؤنث - (ہندی) - اسم جامد - غیر مشتق *

روڑی - ہ - اسم مؤنث (۱) وہ توڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے پتھر کے ٹکڑے جو پکی سڑکوں کے اوپر کنکروں کے نیچے بچھائے یا عمارتوں کی بنیاد کے نیچے کوٹے جاتے ہیں - *

روڑی کوٹنا - ہ - فعل متعدی - پتھر توڑنا *

روز - ف - اسم مذکر (۱) دِن - نہار - بار - وار - یوم - دیوس * تتھ تاریخ (۲) دن بھر کی اُجرت - مزدوری - روزینہ - یومیہ - دھیانگی ؎

بوسہ روز آپنے ٹھیرایا تو دو روز کا روز * کیوں چُراتے تم اس عاشقِ دلسوز کا روز *

(۳) ا - مرنے کا دن - تاریخ وفات * یومِ فاتحہ - یومِ عُرس - (۴ - ۱) آئے دن - ہمیشہ - ہر روز - سدا - نت - جیسے تم تو روز ستاتے ہو - روز کنواں کھودنا وُہی پانی پینا *

روز افزوں ف - صفت - دن دُونا - دن بدن زیادہ - روزانہ ترقی *

روز بٹنا - ا - فعل لازم - یومیہ تقسیم ہونا - مزدوری ملنا * چھٹا بٹنا -

روز بروز - ف - صفت - ہر روز - دن بدن *

روزِ جزا یا داد - ف - ع - اسم مذکر - روزِ انصاف - اعمال کا بدلا ملنے کا دن - روزِ قیامت - یوم الحساب *

روزِ جنگ - ف - اسم مذکر - روزِ میدان - لڑائی کا دن * دھاوے کا دن

روزِ مصاف * یوم کارزار - جدّہ بار - معرکہ آرائی کا دِن *

روزِ حشر یا قیامت یا حساب - ف - ع - اسم مذکر - دُنیا کے فنا ہونے کے بعد پھر مبعوث ہونے کا دن - پرلے - پرلو - دُنیا کا آخری دن جس میں تمام مخلوق خدا کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا اپنا حساب دیگی - روزِ حساب - یوم الجمع - یوم التناد - الساعۃ *

روز روز - ا - صفت - ہر روز - آئے دِن - مُدام - ہمیشہ *

روزِ روشن - ف - اسم مذکر - صبح - علی الصباح - بھور - تڑکا - وقت طلوع

روزِ روشن ہونا - ا - فعل لازم - دن نکلنا - سُورج اُدے ہونا - طلوع ہونا

روزِ سیہ - ف - اسم مذکر - روزِ بد - روزِ نحس - مصیبت کا دن ادبار اور بداقبالی کا زمانہ - غم واندوہ کا دِن - ماتم کا دِن ؎

اپنے روزِ سیہ سے دیکھ لیا * ہم سنا کرتے تھے بلا ہے عشق * (معین)

روزِ سیہ لانا - ا - فعل لازم - روزِ بد دکھانا - مصیبت لانا - آفت میں ڈالنا ؎

دل کو پھر کاکل میں اُلجھاتے ہیں ہم * سر پہ پھر روزِ سیہ لاتے ہیں ہم * (رند)

روزِ شمار - ف - اسم مذکر - قیامت کا دِن - موجودات کا دن - روزِ حساب

گن گن کے روز کرتے ہیں وہ عاشقوں کو قتل *

ہر روز اُن کے کوچہ میں روزِ شمار ہے * (نسیم)

روزِ میدان - ف - اسم مذکر - دیکھو روزِ جنگ *

روز و شب یا شب و روز - ف - اسم مذکر - رات دن - لیل و نہار * مُدام - ہمیشہ - سدا *

روزِ ولادت - ف - ع - اسم مذکر (۱) روزِ پیدایش جنم دن (۲) سالگرہ - برس گانٹھ *

روزانہ - ف - تابع فعل - ہر روز - روز بروز - نت - ہمیشہ مدام - (۲) روزینہ - یومیہ *

روزگار - ف - اسم مذکر - (۱) زمانہ - وقت - عالم - سماں * دُنیا جہان - سنسار - جگت (۲) مُدّت - عرصہ - فرصت - مُہلت (۳ - ا) نوکری - چاکری - پیشہ - شُغل - ملازمت - خدمت - کام - دھندا کار - سیوا - ٹہل - پرستاری *

روزگار پیشہ - ا - اسم مذکر - نوکری پیشہ - چکریا - وہ شخص جس کا پیشہ نوکری چاکری ہو *

گُنبَد یا گُنبُد ؟

ڈاکٹر عندلیب شادانی۔ ایم، اے۔ پی ایچ، ڈی (لندن)
پروفیسر ڈھاکا یونیورسٹی

چند روز ہوئے ۔ میں ایم اے کلاس کے طلبہ کو شاہنامہ پڑھا رہا تھا۔ افراسیاب و سیاوش کی داستان میں جب اس شعر پر پہونچا کہ ۔

بہر گوشۂ گنبدی ساختہ
سرش را با بر اندر افراختہ

تو ایک متعلم، جو مدرسۂ عالیہ کلکتہ کے فارغ التحصیل مولوی ہیں، کسی قدر استعجاب سے میری طرف دیکھنے لگے اور خواہشمند ہوئے کہ میں اس شعر کو مکرر پڑھ دوں۔ میں نے پڑھا، اُن کے چہرہ سے عدم اطمینان کے آثار ظاہر تھے۔ میں نے سمجھ لیا کہ اس شعر کے پڑھنے میں اُن کے خیال کے مطابق ضرور مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، وہ اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتے تھے، مگر میرے احترام کا لحاظ مانع تھا، آخر میں نے باصرار پوچھا تو اُنھوں نے بتایا کہ "آپ نے گُنبَد پڑھا حالانکہ یہ لفظ گُنبُد ہے"۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کو کیونکر تحقیق ہوا۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ مولانا نیاز فتحپوری نے نگار کے ایک مضمون میں اس لفظ کے اعراب بیان کئے ہیں اور گُنبَد کو (بفتحِ با) غلط اور گُنبُد کو (بضمِ با) صحیح قرار دیا ہے۔

گنبد کے یہ نئے اعراب سنکر مجھے اس سے زیادہ تعجب ہوا جتنا اُنھیں میری زبان سے گُنبَد سنکر ہوا تھا۔ مجھے کسی طرح یقین نہ آتا تھا کہ نیاز صاحب نے گُنبُد لکھا ہوگا اور گُنبَد کو غلط بتایا ہوگا۔ اس لئے کہ صرف علمائے ہند ہی کو نہیں بلکہ فضلائے ایران کو بھی میں نے گُنبَد ہی بولتے سنا ہے۔ بہرحال مجھے اپنے اس سماعی علم پر پورا اعتماد نہ تھا۔ میری خواہش پر وہ مولوی صاحب اُسی وقت نگار کا پرانا فائل لائبریری سے اُٹھا لائے۔ دسمبر ۳۲ء کے نگار میں یہ عبارت درج تھی۔

"جوش (ملیح آبادی) نے ایک نظم خاتونِ ہندی کے عنوان سے لکھی تھی جس کا پہلا شعر یہ ہے ۔

سُن اے خاتونِ ہندی انجمن سے کیا تجھے نسبت
کہ زیبا ہے تجھے تو خلوتِ اخلاق کی مسند

اسی نظم کا دوسرا شعر ہے ۔

تری رعنائیوں پر حق نہیں بزمِ شبستاں کا
ترے عشووں کا مرکز ہے حیا و شرم کا گُنبَد

لفظ گُنبَد کو مسنَد کا ہم قافیہ استعمال کیا گیا ہے، درآنحالیکہ صحیح تلفظ اس کا گُنبُد (بضمِ با) ہے"

نیاز صاحب کی اس تحقیق کا ماخذ کیا ہے ہمیں معلوم نہیں، اس لئے اس کے مستند اور غیر مستند ہونے کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ البتہ اس لفظ کے صحیح اعراب دریافت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

اول یہ کہ فضلائے ایران کس طرح بولتے ہیں؟

دوسرے یہ کہ مستند لغات میں اس لفظ کے اعراب کیا بیان کئے گئے ہیں۔

روزگار چلنا - ل - فعل لازم - مزدوری چلنا - خوب بکری اور خریداری ہونا - ملازموں کی ضرورت ہونا ۔

کس روش پھولے نہ اپنے پیرہن میں اے نسیم ۔
ان دنوں چمکا ہوا کچھ روزگار لالہ ہے (نسیم)

روزگار چھوٹنا - ل - فعل لازم - نوکری باقی رہنا موقوف ہو جانا برطرف ہونا - کام سے علحدہ ہونا - گھر بیٹھنا - بیکار ہونا ۔

روزگار کرنا - ل - فعل متعدی (۱) نوکری کرنا - ملازمت کرنا (۲) کوئی پیشہ یا تجارت کرنا - دھندا کرنا - کام پھیلانا ۔

روزگار لگنا - ل - فعل لازم - نوکری لگنا - نوکر ہونا - کام سے لگنا - مزدوری لگنا ۔

روزمرہ - ف - صفت - (۱) ہر روز - ہمیشہ - بلاناغہ - برابر - متواتر آئے دن - (۲) اسم مذکر - ہر روز کی گفتگو - بول چال - بات چیت - محاورہ - اصطلاح (۳) تکیہ کلام - سخن تکیہ ۔

روزنامچہ - ف - اسم مذکر - سیاہا - اوارجہ - ہر روز کا حساب کتاب لکھنے کی بیاض - وہ بہی جس میں روز روز کا حساب کتاب یا حال احوال لکھا جائے - روزانہ رپورٹ - روزانہ اطلاع - چٹھا - کھاتہ - کچا چٹھا ۔

روزن - ف - اسم مذکر (سوراخ) چھید - بل - بلا - جھری - دراز - سوراخ - عدسہ - شگاف ۔

زخم تو بھی مرہم زحم کہن ہے چارہ گر ۔ بند تیر یار سے سینہ کا روزن ہو گیا (مومن)
(موکھا - روشندان - موری ۔

روزہ - ف - اسم مذکر (۱) صوم - برت - اپاس - لنگھن - صبح سے شام تک کھانے پینے سے پرہیز جیسے غریب نے روزے رکھے دن بھر آئے - (۲) فاقہ - کڑاکا - بھوکا رہنا - انا ہار جیسے آئی تو روزی نہیں تو روزہ ۔

روزہ توڑنا - ل - فعل متعدی - روزے میں کچھ کھا پی لینا جسکے کفارہ میں تین سو ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلانا پڑتا ہے ۔

جسطرح توڑتے ہیں شیشے کو پتھر ۔ شیشہ مے نے یوں نہیں روزہ ہمارا توڑا (ناسخ)

روزہ ٹوٹنا - ل - فعل لازم - روزے میں فرق آنا - روزے کی احتیاط کے خلاف کرکے گنہ میں مرتکب ہونا ۔

ایک بوسہ بے بلا سے تری روزہ ٹوٹے ۔ اسکے بدلے میں کھلاؤنگا بشر تین سو ساٹھ (عارف)

روزہ خور - ہ - اسم مذکر - روزہ نہ رکھنے والا - جیسے روزہ خور ہلا کا چور ۔

روزہ دار یا روزدار - ف - صفت - (عوام روزدار بولتے ہیں)

برتی - صائم - اپاسی - روزہ رکھنے والا - روزہ سے ۔

روزہ رکھنا - ل - فعل متعدی - صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت کے کھانے پینے و جماع سے باز رہنا - برت رکھنا - لنگھن کرنا - بھوکا پیاسا رہنا ۔

روزہ کشائی - ف - اسم مؤنث (۱) افطاری - روزہ کھولنے کی چیزیں (۲) روزہ کھلوانے کی تقریب ۔

روزہ کھانا - ل - فعل متعدی - روزہ نہ رکھنا - روزوں کے سلسلہ میں کوئی روزہ چھوڑ جانا - روزہ چھوڑنا ۔

افطار یعنی کی جسے کچھ دستگاہ ہو ۔ لازم ہے اس بشر کو کہ روزہ رکھا کرے ۔
جس پاس روزہ کھول کے کھانیکو کچھ نہ ہو ۔ روزہ کو وہ نہ کھائے تو ناچار کیا کرے (غالب)

روزہ کھلوانا - ل - فعل متعدی - روزہ کشائی کرانا - لوگونکو افطاری کھلانا ۔

روزہ کھولنا - ل - فعل لازم (۱) روزہ افطار کرنا - روزہ کشادن کا ترجمہ - غروب آفتاب پر کھانا پینا - برت کھولنا - (۲) عہد توڑنا - بندش توڑنا - جیسے آپ نے دو ہی پیسے پر روزہ کھولا ۔

روزی - ف - اسم مؤنث (۱) روزمرہ کی خوراک - رزق - اجیوکا - آزوقہ کھانا پینا - راتب - راتبہ - روٹی (۲ - ل) روزگار - نوکری - ٹکڑا - ملازمت جیسے خدا سبکی روزی لگی رکھے - (۳) مزدوری جیسے دن کو دوے روزی کھوئے

روزی بڈار - اسم مذکر - (ہندو) رزق پر لات مارنے والا - دشمن رزق - نکھٹو - ناشکرا ۔

روزی رساں - ف - اسم مذکر - رزاق - روزی دہندہ - روٹی دینے والا - پروردگار ۔ رب العباد ۔

روزینہ - ف - اسم مذکر (۱) یومیہ ۔ روزمرہ کا خرچ ۔ اجرت ہر روز کی روز روز کی تنخواہ - روزنداری - مزدوری ۔ دہیاڑی ۔ خرچ ۔ (۲) وظیفہ ۔ پنشن ۔ تنخواہ - ماہانہ - درماہا - مشاہرہ ۔ علوفہ ۔

روزینہ دار - ف - اسم مذکر - پنشنخوار - تنخواہ دار ۔ مزدور ۔ وظیفہ خوار ۔

رؤسا یا رؤسا - ع - اسم مذکر - رئیس کی جمع - سردار لوگ - عمائد ۔

روسنا - ہ - فعل لازم (گنوار) خفا ہونا - بگڑنا - روٹھنا ۔

روسیاہ - ف - اسم مذکر - دیکھو (مشتقات رو بمعنی چہرہ) ۔

روسیاہی - ف - اسم مؤنث - دیکھو (مشتقات رو بمعنی منہ) ۔

روش - ف - اسم مؤنث (۱) رفتار - چال - (۲) طرز - طور - طریق - ترش خرش ڈھنگ وضع (۳) باغ کی پٹڑی - چمن کی پٹیا ۔

تیسرے یہ کہ مسلم الثبوت اساتذہ کے کلام میں یہ لفظ کس طرح استعمال ہوا ہے۔

پہلی صورت غالباً نیاز صاحب کے نزدیک قابلِ قبول نہ ہوگی۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اپنی آنکھ سے رمضان کا چاند دیکھے بغیر روزہ رکھنا ہم پر واجب نہیں ہوتا، اسی طرح کسی ایرانی فاضل کا قول جو بطریقِ روایت کسی کی زبانی ہم تک پہونچے، کسی لفظ کی لغوی تحقیق کے بارے میں ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ خود ایران میں بھی یہ لفظ غلط اعراب کے ساتھ مروّج ہو گیا ہو؛

لہٰذا ہمارا یہ کہنا کہ ہم نے ایران میں متعدد فضلا کی زبان سے گُنبَد ہی سنا ہے، چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ البتہ لغت اور کلامِ اساتذہ کی سند اگر پیش کی جائے تو نیاز صاحب کو بھی اس کے قبول کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔ آئیے پہلے لغات ہی کو لیں۔ جن لغات سے لفظ گنبد کے اعراب کی تحقیق میں مدد مل سکتی ہے، وہ پانچ قسم کے ہیں۔

(۱) فارسی کے وہ لغات جو اہلِ ہند نے مرتب کئے۔
(۲) فارسی کے وہ لغات جو ایران میں لکھے گئے۔
(۳) فارسی کے وہ لغات جو اہلِ فرنگ کی تالیف ہیں۔
(۴) دوسری زبانوں کے وہ لغات جن میں اُن زبانوں کے الفاظ کے معنی فارسی میں بیان کئے گئے ہیں، اور رومن رسم الخط میں تحریر ہیں۔
(۵) اردو زبان کے لغات (ا) اہلِ ہند کے لکھے ہوئے۔ (ب) اہلِ فرنگ کے مرتب کئے ہوئے۔

اب ہم پانچوں قسم کے مستند و معتبر لغات سے لفظ گُنبَد کے اعراب پیش کرتے ہیں۔

فرہنگِ جہانگیری۔ گُنبد و گُنبدہ۔ با اول مضموم بثانی زدہ و بائی مفتوح۔
بُرہانِ قاطع　　۔ گنبد۔ بضم اول و فتح بای ابجد و سکون ثانی و دال بے نقطہ
بہارِ عجم　　۔ گُنبد۔ بالضم۔ (صاحبِ بہارِ عجم نے لغات کے اعراب بیان کرنے کا یہ قاعدہ اختیار کیا ہے کہ حروفِ ثالث مفتوح ہو تو اس کا ذکر نہیں کرتے، مثلاً "غزہ۔ بالفتح" صرف غین کی حرکت بتائی اور "ز" چونکہ مفتوح ہے اس کا ذکر نہ کیا لیکن "غُلغُل" (بضم ہر دو غین) میں چونکہ حرفِ ثالث مضموم ہے، اس لئے اس کا ذکر بھی کر دیا۔ گُنبد کی "ب" چونکہ مفتوح ہے اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا)

ہفت قلزم　　۔ گُنبد (نیلوفری)۔ بضم اوّل و سکونِ نون و فتح بائے موحدہ تحتانی
شمس اللغات　　۔ گُنبد۔ با اول مضموم بثانی زدہ و بائی مفتوح
فرہنگِ آنندراج　　گنبد و گنبدہ بضم اول و فتح بائی موحدہ و سکونِ ثانی و دالِ بے نقطہ
برہانِ جامع　　(تالیفِ عہد فتح علی شاہ قاچار) گنبد و گنبدہ۔ بضم اول و فتح ثالث
فرہنگِ نوبہار　　(چند سال قبل تبریز میں چھپی ہے) گُنبد چو دختر
فرہنگ کاوہ زبان　　(چند سال قبل طہران میں چھپی ہے) گُنبَد

Persian English Dictionary by Steingass.
　　Gumbad - گنبد
Lexion Persico-Latinum by Vullers.
　　گُنبَد B. s. گُنبَد
Dictionnaire Persan-Francais by Desmaisons.
　　Gounbed. گنبد
Dictionary English-Persian by Palmer:-
Dome = گنبد Gumbad (Gumbaz)
Dictionary English-Persian by Phillot:-
Dome = Gumbad or Gumaz
Dictionary Hindustani-English by Forbes:-
　　Gumbad, Gumbaz = گُنبذ گُنبد
Dictionary Hindustani-English by Fallon:-
　　Gumbad, Gumbaz = گنبد

نور اللغات۔ گنبد (ف۔ صحیح دال سے ہے۔ ذال سے غلط ہے۔ تلفظ گُنبَد۔)

روشن ۔ ف ۔ صفت ۔ (۱) چمکتا ہوا ۔ نُورانی ۔ چملار ۔ چمکیلا ۔ دُرخشان ۔ مُجلّا ۔ صاف ۔ تاباں ۔ (۲ ۔ ۱) کھلا ہوا ۔ کُشادہ ۔ دلکشا ۔ جیسے روشن مکان ۔ (۳ ۔ ۱) ظاہر ۔ عیاں ۔ واضح ۔ پرگھٹ ۔ +

روشن چوکی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (وہ چاروں آدمیوں کا گروہ جو دُولھا یا بادشاہ کی سواری کے ساتھ ۔ نفیری ۔ طبلہ ۔ منجیرے بجاتے ہوئے چلتا اور نوشہ کے قریب رہتا ہے + ایک قسم کے باجے ۔ اُدن کی چوکی جیسے تاسے والوں میں برادری ہوتی ہے +

روشن دان ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ تابدان ۔ دُھوان نکلنے یا روشنی آنیکا موکھا

روشن دماغ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ عالی دماغ ۔ عالی فہم ۔ ذکی ۔ ذہین ۔ عالی طبع (۲ ۔ ۱) ہلاس ۔ ناس ۔ نسوار ۔ سعوط +

روشن ضمیر ۔ ف ۔ ع ۔ صفت ۔ صاحبِ کشف ۔ گیانی ۔ بُدھوان ۔ خبردار ۔ صاحبِ ادراک ۔ زیرک ۔ عاقل ۔ دانا ۔ زُود فہم ۔ ماہر + اہلِ دل ۔ عارف + روشن رائے + اہلِ بصیرت +

روشن کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی (۱) چمکانا ۔ اُجاگر کرنا ۔ درخشاں کرنا ۔ تاباں کرنا (۲) جلانا ۔ بالنا ۔ جیسے چراغ روشن کرنا ۔ (۳) ظاہر کرنا ۔ پرکاش کرنا ۔ گیٹ کرنا

روشن ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) جلنا ۔ بلنا ۔ چراغ جلنا ۔ (۲) چمکنا ۔ اُجاگر ہونا ۔ (۳) ظاہر ہونا ۔ معلوم ہونا ۔ کھُلنا ۔ ؎

چوکیاں درگاہ میں بھرتے ہو بہرِ غسلِ غیر
آپ کے دل کی مُرادیں ہم پہ روشن ہوگئیں (امانت)

روشنائی ۔ ف ۔ اسم مؤنث (۱) تجلّی ۔ نُور ۔ شعاع + روزِ روشن ۔ (۲) سیاہی ۔ مداد ۔ مسّی ۔ مرکب ۔ لکھنے کی سیاہی +

روشنی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) نُور ۔ چمک ۔ دمک ۔ تجلّی ۔ جلوہ (۲) رونق ۔ آبادی ۔ زیبایش جیسے اِن کے دَم کی روشنی ہے (۳ ۔ ۱) بینائی ۔ جوت ۔ ابصارت ۔ بصیرت ۔ تیور ۔ نُورِ چشم ۔ آنکھوں میں روشنی ہو جانا

روشنی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ بہت سے چراغ جلانا ۔ چراغاں کرنا ۔ جوت جگانا +

رَوضہ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ (۱) باغ ۔ باغچہ ۔ سبزہ زار ۔ مرغزار ۔ (۲) مزار ۔ بزرگواروں کا مقبرہ ۔ تُربت ۔ آستانہ ۔ سمادھ ؎

مُردہ غریب ہی گڑھے میں پڑا ہوا + کیا فائدہ جو روضہ بنانے مہربان بلند + (ناسخ)

روضہ خواں ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ مرثیہ خواں ۔ وہ شخص جو منبر پر چڑھ کر کتاب روضۃ الشہدا پڑھے +

رَوضۂ رِضوان ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ داروغۂ بہشت ۔ یعنی رِضوان کا باغ ۔ جنّتِ فردوس ۔ سُرگ +

روغن ۔ ف ۔ اسم مذکر (تیل ۔ کسی چیز کا چکنا عرق) ؎

نظر سے میری گر بیمار اُن کی ہوگئیں آنکھیں
تصدّق کے لئے ۔ بھجواؤں روغن آنکھ کے تِل کا + (وزیر)

(۲) گھی ۔ مکھن ۔ مسکہ ۔ (۳) چکنائی ۔ چکناہٹ ۔ چربی ۔ مُوٹا پن (۴) وارنش ۔ سُندرس کے گوند یا لاکھ کا گلایا ہوا چمکدار روغن ۔ لُک +

ہوچکا تھا گُل چراغِ زندگانی ہجر میں + کام روغن آگیا لیکن تری تصویر کا + (اسیر)

تیرے عکسِ رُخ سے ہے خوشبو سی کے پھُول میں
روغنِ گُل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا +

(۵) چمک دمک ۔ آب و تاب ۔ رُوپ ۔ مُرادف رنگت جیسی رنگ و روغن +

روغنِ تلخ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ کڑوا تیل ۔ روغنِ سیاہ +

روغنِ زرد ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ گھی ۔ مسکہ + دُہن +

روغنِ قاز ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ راج ہنس کی چربی جو نہایت آبدار اور چکنی ہوتی ہے +

روغنِ قاز مَلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) چکنانا ۔ چکنی چپڑی باتیں بنا کر دھوکا دینا ۔ دَم دینا ۔ خوشامد کرنا ۔ چاپلوسی کرنا ۔ للّو پتّو کرنا ؎

ہنسے ہرچند ملا اُنکو بہت روغنِ قاز + پر کسی شکل فِدا اُنکی رُکھائی نہ گئی + (عارف)

(۲) زمانہ سازی کرنا ۔ تھپکنا ؎

ہم کو تو یہ بات بھائی تجھ سے ملا ہے دل اپنا
مُجھکو ملنا روغنِ قاز اور آنکھ بِلانی اَوروں سے (معروف)

(۳) یار بنانا ۔ شیشے میں اُتارنا ۔ پنیری جمانا ۔ + ؎

اس قدر چرب زبانی سے مَلا روغنِ قاز (صفدر)
دِل میں پیدا ہوا اُس شمع تجلّی کے گداز +

روغنی ۔ ف ۔ صفت ۔ روغن دار ۔ تیلیا ۔ چُپڑا ہوا ۔ چکنا چکنی (۲) وارنش کیا ہوا +

روغنی روٹی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ روغندار روٹی ۔ روغنیہ وہ روٹی جو آٹے میں گھی ڈال کر پکائی جاتے ۔ +

روک ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (ہندو) نقدی ۔ روکڑ ۔ روپیہ + کاغذِ زر ۔ نوٹ +

یہ اور اِن کے علاوہ لغت کی جتنی کتابیں ہماری نظر سے گزری ہیں، سب میں گنبد کی "ب" کو مفتوح ہی لکھا ہے۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اتنی کثیر مستند شہادتوں کی موجودگی میں گُنبذ کو صرف اس لئے غلط مان لیا جائے کہ جوشؔ صاحب نے (جن کا کلام، خدا کے کلام کی طرح اسقام سے پاک نہیں) اِسے گنبَد لکھا ہے، اور نہ گُنبذ کو اس لئے صحیح مانا جا سکتا ہے کہ صرف نیازؔ صاحب کے نزدیک اس کا صحیح تلفظ گُنبذ ہے۔

شعرائے ایران کے کلام میں یہ لفظ بارہا استعمال ہوا ہے لیکن ایسے متعدد اشعار تلاش کرنے کے لئے جن میں یہ لفظ بطور قافیہ واقع ہوا ہو، وقت اور محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن اس زحمت کا کوئی خاص فائدہ نہیں کیونکہ لغت کی تمام مستند کتابوں میں اس کا تلفظ بصراحت مذکور ہے۔ بہرحال اتمامِ حجت کے لئے ہم صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ ایک ہی مثال ایسی ہے کہ اس کے بعد پھر کسی دوسری سند کی ضرورت باقی نہیں رہتی، سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر غالباً نیازؔ صاحب نے بھی ضرور سنا ہوگا۔

پرتوِ نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بد است
تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبد است

نیازؔ صاحب کی منصف مزاجی سے مجھے امید ہے کہ جس طرح اُنھوں نے میرے بتلانے پر جوشؔ کی "ہمیر شکار" والی ترکیب کو صحیح تسلیم کر کے علی الاعلان اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا تھا، اِن سطور کے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنی اِس چھوٹی سی لغزش کو بھی مان لیں گے، اور اولین فرصت میں اعلان کر دیں گے کہ "غلطی میری تھی جوشؔ کی نہ تھی" تاکہ جو لوگ اُن کی پہلی تحریر سے غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں وہ راہِ راست پر آجائیں۔

اس امر کے متعلق تو اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ گنبد کی "ب" مفتوح ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لغت کی مختلف کتابوں میں اس لفظ کی دو شکلیں یعنی گنبد اور گنبذ کیوں پائی جاتی ہیں؟ اس دال (مہملہ) اور ذال (معجمہ) کے فرق کو سمجھنے کے لئے پہلے فارسی زبان کے ایک اصول کا جاننا ضروری ہے۔ اساتذۂ فن نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ فارسی زبان کے مفرد الفاظ جو "دال" پر تمام ہوتے ہیں ان میں اگر "دال" سے پہلا حرف ساکن ہے۔ لہٰذا آخری حرف کو دال پڑھنا چاہئیے۔ اس کے برعکس اگر دال سے پہلا حرف متحرک ہو تو آخری حرف کو ذال پڑھنا چاہئیے جیسے گُنبذ کیونکہ "ب" متحرک ہے۔ البتہ اگر دال سے پہلا حرف ساکن ہونے کے ساتھ ساتھ حرفِ علت بھی ہے (یعنی الف۔ واؤ۔ ی۔ میں سے کوئی حرف ہے) تو اس صورت میں بھی دال کو ذال ہی پڑھنا چاہئیے، مثلاً استاذ (استاد) جُوذ (جُود) وغیرہ۔

خواجہ محمود ابنِ یمین نے اس قاعدہ کو ایک قطعہ میں بیان کیا ہے،

قطعہ۔

در زبانِ فارسی فرقے میانِ دال و ذال   با دگیر از من کہ ایں نزدِ افاضل مبہم است
پیش ازو در لفظِ مفرد گر صحیح و ساکن است   دال خواں آں را و باقی جملہ ذالِ معجم است

بعض کتابوں میں ابنِ یمین کا قطعہ اس طرح منقول ہے۔

ہرگاہ دال، ذال، کہ در مفردی فتد   ز الفاظِ پارسی بشنو زانکہ مبہم است
حرفِ صحیح ساکن اگر پیش ازو بود   دال است، ہر چہ ہست جزیں، ذالِ معجم است

ابنِ یمین کے علاوہ دوسرے اساتذہ نے بھی اس قاعدہ کو نظم کیا ہے۔ محقق طوسی کہتے ہیں۔

آنانکہ بفارسی سخن می رانند   در معرضِ دال، ذال را بنشانند
ماقبلِ وی ار ساکن جز "وای" بود   دال است وگرنہ ذالِ معجم خوانند

ظہیرِ فاریابی نے اسی مضمون کو عربی میں بیان کیا ہے۔

اِحفَظُوا الفرقَ بینَ دالٍ وذالٍ
فَھُوَ رُکنٌ بالفارِسیۃِ مُعظَمُ
کُلّ ما قبلَہُ سکونٌ بِلا (وای)
فھو دالٌ وَغَیرُہُ ذالٌ مُعْجَمُ

شہاب الدین احمد حکیم کرمانی نے ایک قطعہ میں سب سے زیادہ وضاحت کے ساتھ اس اصول کو نظم کیا ہے۔

ہر کجا ماقبلِ وی جز حرفِ علت ساکن است
ہمچو مرد و گرد و سرد و برد، آں را دال خواں
ہر کجا ماقبلِ وی ساکن بحرفِ علت است
ہمچو بازو بیذ و بوذ و باذ، آں را ذال خواں

حکیم انوری کی ایک رباعی بھی اس قاعدہ پر دلالت کرتی ہے۔

وستت بسخاوت یدِ بیضا بنمود   از جودِ تو بر جہان، جہانی افزود

روک۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث (۱) ممانعت + آڑ۔ مزاحمت + بدی + مناہی + بازداشت۔ اِنحصار۔ اٹک۔ اٹکاؤ۔ کشیدگی۔ رُکاؤ (۲) اِنسداد۔ مسدُودی۔ تعرّض (۳) احاطہ بندی۔ بند +

روک تھام۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث۔ روک روکاؤ + بندوبست + عارضی طور پر بچاؤ + اِنسداد +

روک تھام کرنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) بندوبست کرنا۔ عارضی طور پر علاج کرکے مرض کو ٹھیرانا۔ مرض کو ترقی سے روکنا + کسی جھگڑے کو بڑھنے نہ دینا۔ دبانا (۲) جوڑ جاڑ کر تھما دینا۔ پیوند لگا کر کام چلتا کردینا +

روک ٹوک۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث۔ ممانعت۔ مزاحمت۔ تعرّض۔ اٹکاؤ۔ مناہی۔

ہی جس کا چاہے آئے کہ صحرا نشین ہیں ہم کچھ روک ٹوک اِن نہیں لیاروؤں میں (جرأت)

روک ٹوک کرنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ آتے جاتے کو روکنا۔ پوچھ گچھ کرنا + ٹوکنا۔ سدِّراہ ہونا۔ مُقابلہ کرنا۔ مُتعرّض ہونا +

روک ٹوک میں رہنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ آمد و رفت میں مانع آنا۔ نگران رہنا۔ خبر رکھنا۔

دربان ہے وہ ایک نگوڑا سو عُمر بھر میری اصیل کی ہی رہا روک ٹوک میں (انشا)

روک ٹوک ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ پوچھ گچھ ہونا۔ بازپُرس ہونا +

روک رکھنا۔ ہ۔ فعلِ مُتعدی۔ ٹھیرالینا۔ باز رکھنا۔ پکڑ رکھنا۔ کسی مال کو فائدہ سے بیچنے کے واسطے ڈال رکھنا +

روک روک کے۔ ہ۔ تابع فعل (۱) پکڑ پکڑ کے + ٹھیرا ٹھیرا کے۔ تھام تھام کے (۲) حفاظت سے +

رُوکا۔ ہ۔ اِسمِ مذکر (گنوار) ہانک۔ پکار۔ زور کی آواز۔ للکار۔ لکار +

رُوکا دینا۔ ہ۔ فعلِ لازم (گنوار) ہانک دینا۔ آواز دینا۔ پکارنا۔ پکار کے بُلانا۔ للکارنا۔ ہلکارنا +

روکڑ۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث۔ نقدی۔ روپیہ پیسہ۔ زرِ نقد + دھن دولت +

روکڑ بکری۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث۔ نقد کی بکری۔ وہ فروخت جو نقد ہوئی ہو +

روکڑ بہی۔ ہ۔ اِسمِ مؤنث۔ کیش بُک۔ وہ بیاض جس میں نقدی کا حساب کتاب درج ہو۔ آمدنی کی کتاب +

روکڑی۔ ہ۔ اِسمِ مذکر (ہندو) زرِ موجودہ۔ نقدی۔ زرِ نقد + سکہ لگی ہوئی مقدار +

روکڑیا۔ ہ۔ اِسمِ مذکر (ہندو) خزانچی۔ گنجینہ دار۔ روکڑ مُنیم۔ خوطہ دار۔ تحویلدار۔ کوٹھیاری +

رُوکن۔ ہ۔ اِسمِ مذکر۔ رونگا۔ اوپر + علاوہ۔ کسی چیز کی وہ مقدار جو اُسکے خریدنے کے بعد قیمت اوپر سے لے لیں۔ منگنی۔ پچوترا۔ پرسری۔ بادھا +

رُوکن دینا۔ ہ۔ فعلِ مُتعدی۔ کسی چیز کے اوپر وہی چیز بمقدارِ قلیل مُفت دینا۔ اُوپر دینا۔ بادھا دینا۔ منگنی دینا + گھاتا دینا۔ (پورب) +

رُوکن لینا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ اصل خرید پر کچھ اور اُٹھا لینا۔ منگنی لینا +

روکنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) باز رکھنا۔ مانع آنا۔ مزاحم ہونا۔ تعرّض کرنا + سدِّراہ ہونا۔ حائل ہونا (۲) بند کرنا۔ مُوندنا۔ گھیرنا۔ مسدُود کرنا (۳) اٹکانا۔ ٹھیرانا۔ تھامنا (۴) منع کرنا۔ بات کاٹنا (۵) ٹٹی لگانا۔ باڑ لگانا۔ پردہ کرنا۔ اوٹ کرنا۔ احاطہ کرنا۔ گھیر گھار کرنا (۶) داب رکھنا۔ نہ دینا۔ تھام رکھنا (۷) بچاؤ کرنا۔ سپر کرنا۔ آڑ کرنا۔ وار بچانا۔ چوٹ یا ضرب کو کسی چیز پر لینا (۸) کسی چیز کو پکڑ لینا۔ پکڑ لینا۔ سے تھام لینا + قبضہ کرنا (۹) بگری سے تھامنا۔ دیر میں دینا۔ (۱۰) راستہ بند کرنا۔ رستہ میں پکڑ رکھنا (۱۱) پھانسنا۔ چپسانا۔ اُلجھانا۔ بجھانا (۱۲) حفاظت کرنا۔ محفوظ رکھنا۔ بچانا جیسے اپنے بچے کو بُری صحبت سے روکنا (۱۳) چھیڑنا۔ ہنسی کرنا۔ راستہ میں کسی عورت کو پکڑنا (۱۴) بیحرکت کرنا۔ جُنبش سے ٹھیرانا۔ ساکن کرنا (۱۵) ٹھیرانا۔ مقرر کرنا۔ منگنی کرنا۔ سگائی کرنا جیسے بات روکنا یعنی کسی کی نسبت یا شادی کو مقرر کرنا (۱۶) ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ معاملہ بنانا (۱۷) سنبھالنا۔ قابو میں لانا۔ بس میں لانا + اُٹھانا۔ سہنا۔ سہارنا (۱۸) اٹانا۔ بھرنا۔ معمور کرنا۔ جگہ تنگ کرنا جیسے سارا گھر روک لیا (۱۹) چُھپانا۔ مخفی کرنا۔ گُپت کرنا۔ ڈھانکنا۔ الوپ کرنا +

رُوکھ۔ ہ۔ اِسمِ مذکر۔ درخت۔ شجر۔ تَرور۔ ترُو۔ بِروا۔ برکش۔ برچھ جیسے جہاں روکھ نہیں وہاں ارنڈ رُوکھ (کہاوت)

رُوکھ چڑھا۔ ہ۔ اِسمِ مذکر۔ ہندوعو۔ ڈالی والا۔ بُوزنہ۔ میمُون۔ قِرد۔ بندر۔ باندر۔ بانر + منُو +

رُوکھا۔ ہ۔ صِفت (۱) چکنا کا نقیض۔ خُشک۔ سُوکھا۔ پیاس (۲) سادہ (۳) بےرس۔ بےمذاق + خُشک دماغ۔ بےلطف (۴) پھیکا دال سالن یا نمک مرچ بغیر (۵) اکھڑ۔ بےرکاؤ۔ کھرا (۶) بدخلق۔ کج اخلاق۔ کڑوا (۷) بیدرد۔ بیرحم۔ کٹھور۔ سخت۔ سنگدل۔ دُرشت۔ نِردئی (۸) کھردرا۔ کھرکھرا (۹) بلا روغن۔ جو چکنا نہ ہو + بن گھی کا +

روکھا سُوکھا۔ ہ۔ صِفت۔ بے سالن کا۔ بُرا بھلا۔ دال دلیا +

روکھا ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم (۱) بدمزاج۔ کج خُلق اور اکھڑ ہونا (۲) بیرخ

کس چو تو سگی نہ مبست دنی خواہد بود　گو قافیہ ذال شو زہی عالم جود افزود کے ساتھ قافیہ جُود ہونا چاہیے تھا، لیکن شاعر کہتا ہے کہ دال کے بجائے اگر ذال قافیہ ہو گیا (یعنی جُود نا) تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جُود (جود یعنی سخاوت) کا مرتبہ بہر حال بہت عالی ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ زبان کے اکثر قاعدوں کی طرح یہ قاعدہ بھی کلّیہ نہیں بلکہ اکثریّہ ہے۔ بہر حال اس سے ظاہر ہے کہ گنبد کی "ب" چونکہ متحرک ہے اور حرف صحیح ہے، حرفِ علّت نہیں۔ لہٰذا آخری حرف کو دال نہیں بلکہ ذال پڑھنا چاہیئے۔ اور اس اصول کی رُو سے گُنبَذ ہی صحیح ہے، فارسی کی پرانی قلمی کتابوں میں آپ کو بہت سے ایسے الفاظ جو آج کل دال کے ساتھ لکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔ ذال کے ساتھ لکھے ہوئے ملیں گے۔ بات یہ ہے کہ آج سے چند سو سال قبل تک اس اصول کی پابندی کی جاتی تھی۔ مگر متاخرین نے اس قاعدہ کو ترک کر دیا۔ لہٰذا صرف چند مخصوص الفاظ کے سوا تمام الفاظ دال ہی سے لکھے اور پڑھے جانے لگے۔

خاتمہ پر اس قدر اور عرض کر دینا مناسب ہے کہ پرشین فلالوجی (علم اللسانِ فارسی) کے ماہرین کے نزدیک یہ لفظ (گنبذ) فارسی میں آرامی زبان سے لیا گیا ہے، اور پہلوی میں اُس کی شکلِ تحریری "گمبت" (بعدمِ حرکتِ گاف و میم و بفتحِ با) پائی گئی ہے۔

دوشیزہ جمنا

وہ آبشارِ جمنا وہ دلفریب منظر　وہ بیخودی کا عالم وہ کیف روح پرور
خاموش وہ فضائیں بہتا ہوا وہ پانی　وہ عشق کا فسانہ وہ حُسن کی کہانی
دوشیزہ اک کنارے تفریح کر رہی تھی　سُرخیِ شفق سے لیکر ذرّوں میں بھر رہی تھی
وہ حُسن کی شعاعیں ذرّوں کا جگمگانا　پانی کا آسماں کو وہ آئینہ دکھانا
گویا چراغِ الفت پانی میں جل رہے تھے　خورشید ڈوبتا تھا تارے نکل رہے تھے
انگڑائی لے رہا تھا مسرور ہو کے پانی　موجوں سے کھیلتی تھی کافر ادا جوانی
رُخسار پر ہوا سے بل کھا رہی تھیں زلفیں　شام و سحر کا منظر دکھلا رہی تھیں زلفیں
وہ زیرِ لب تبسّم وہ بھولی بھالی باتیں　وہ نیم باز آنکھیں وہ دلبری کی گھاتیں
بڑھ بڑھ کے آبِ دریا قدموں کو چُومتا تھا　لہرا رہی تھیں موجیں اور حُسن جھُومتا تھا
پتھر اُٹھا اُٹھا کر پانی پہ مارتی تھی　اللہ جانے کس پر غصہ اُتارتی تھی
اُمید ڈوبتی تھی ارمان بہہ رہے تھے　شاید پلٹ پلٹ کر یہ بات کہہ رہے تھے

دلچسپیوں میں پھنس کر تو قید ہو رہا ہے
محسنؔ تجھے خبر ہے دل صید ہو رہا ہے

محسن اعظم گڈھی

ہونا۔ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ آزردہ اور رنجیدہ ہونا۔

میں نے اُس سے کہا کہ تو مجھ سے ۔ جیسے کے دن تک نہیں ملتا
ہو کے روکھا وہ یوں لگا کہنے ۔ کیا ترے باپ کا نہیں ملتا (مصحفیؔ)
بن نمک چھڑکے زخم سینہ پر ۔ مصحفی کچھ مزا نہیں بنتا

رُوکھائی۔ ہ۔ اسمِ مؤنث۔ روکھ کھانے والی۔ بڑھئی کی بہانی۔ لکڑی کھودنے کا اوزار۔ چھینی +

رُوکھائی۔ ہ۔ اسمِ مؤنث (۱) دیکھو (رُکھائی) (۲) کھردراہٹ۔ ناہمواری۔ کھردراپن (۳) سختی۔ درشتی۔ خشونت (۴) روکھاپن۔ بدمزاجی (۵) خشکی۔ یبوست۔ سوکھا (۶) بے اعتنائی۔ بے پروائی (۷) سرد مہری۔ بیدردی +

روکھے رُوکھی ملنگنے والا۔ ہ۔ اسمِ مذکر۔ سنا بچہ۔ ناسمجھ بچہ۔ ماں باپ پر ناز کرنے والا بچہ +

رُوگ۔ ہ۔ اسمِ مذکر (۱) دُکھ۔ درد۔ بیماری۔ بڑا مرض۔ آزار۔ رنجوری۔ عارضہ۔ عِلّت۔

وعدہ خلاف یار سے کہو پیام بر ۔ آنکھوں کو روگ لگ گئے ہیں انتظار کا (آتش)

(۲) دبا۔ مری۔ مرگ دمیر (۳) وبال۔ جنجال۔ آفت۔ بلا۔ بکھیڑا۔ پاپ۔ الجھیڑا۔ عذاب جیسے کس روگ میں پھنسا یا (۴) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ فتنہ۔ فساد۔ قیل۔ قضیہ (۵) ردوبدل۔ مکابرہ۔ مجادلہ۔ حیص وبیص (۶) مشکل۔ دقّت۔ دشواری + عذاب۔ تکلیف (۷) عیب۔ بُرائی۔ نقص۔ قباحت جیسے تم میں بھی تو بڑا روگ ہے کہ کہا نہیں ملتے (۸) عذابِ جان۔ سوہانِ روح

ہے ہے ارے دل نوج اُسے چاہے کیسکا ۔ ہے عشق تو رنگین کا بڑا روگ زنانے (رنگین)

روگ آنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ جانوروں میں وبا پھیلنا +

روگ بسانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) عذاب یا رنج مول لینا۔ جھگڑے میں پڑنا۔ مخمصہ میں پڑنا۔ بکھیڑے میں پڑنا۔ پاپ لگانا (۲) دُشمن کر لینا۔ دشمن بنا لینا (۳) بُری عادت ڈال لینا۔ کسی بات کا عادی ہو جانا +

روگ پالنا یا لگا لینا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) دیکھو (روگ بسانا) (۲) کوئی مرض پیچھے لگا لینا۔ دائم المرض رہنا۔ رنجھنا +

روگ ٹالنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ دیکھو (روگ کاٹنا) +

روگ کاٹنا۔ یا۔ الگ کرنا۔ ہ۔ فعلِ متعدی۔ جھگڑا چکانا + حساب فیصل کرنا + راڑ کاٹنا۔ قضیہ پاک کرنا + مصیبت یا مشقت سے بچنا +

روگ راج۔ ہ۔ اسمِ مذکر۔ بیماریوں کا سردار تپ دق۔ بڑا آزار۔ تپ مُزمِن۔ سوکھا +

روگ کا گھر۔ یا۔ روگ کی جڑ۔ ہ۔ اوّل اسمِ مذکر دوم مؤنث) ۱۔ دُکھ کی پوٹ + سرتاپا آزار و تکلیف۔ بیماری کا باعث۔ بیماری پیدا کرنیوالی چیزیں جیسے روگ کا گھر کھانسی۔ لڑائی کا گھر ہانسی (ہنسی) +

روگ لانا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ فیل لانا۔ جھگڑا کرنا۔ تکرار کرنا + بادی پھیلانا۔ قباحت نکالنا +

روگ لگانا۔ ہ۔ فعلِ متعدی (۱) کوئی مرض پیچھے لگا لینا (۲) عذاب مول لینا۔ اپنے کو مصیبت میں ڈالنا۔ آفت میں پھنسانا۔

لگایا روگ جوانی میں کیوں میاں جرأت ۔ ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن (جرأت)

روگ لگنا۔ یا۔ لگ جانا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ کسی بیماری کا سر ہو جانا۔ مرض کا پیچھے لگ جانا۔ بیماری ہو جانا۔

یا رب کیوں لگا دی ہے ساون کی ہی جھڑی ۔ کیا روگ لگ گیا مری چشمِ پُرآب کو (جرأت)

(۲) جھگڑا پیچھے لگنا (۳) لت پڑنا۔ عادی ہونا۔ دھت لگنا +

رُوگی۔ ہ۔ اسمِ مذکر (۱) مریض۔ سقیم۔ دُکھی۔ بیمار رہنے والا + دائم المرض۔ دُکھ کی پوٹ (۲) جھگڑالو۔ بکھیڑیا (۳) کوڑھی۔ مبروص۔ جذامی۔ مجذوم +

روگیا۔ یا۔ روگیلا۔ ہ۔ اسمِ مذکر۔ دیکھو (روگی) +

رَوَل۔ ہ۔ اسمِ مؤنث (گنوار) غُل۔ شور۔ براَنگیختگی۔ شورش۔ شور و شغب ہلڑ ہُو۔ گنتی میں بھول۔ کھیل میں چیند + ابتری۔ بے قاعدگی +

رول پڑنا۔ ہ۔ فعلِ لازم۔ براَنگیختہ ہونا۔ رولا پڑنا۔ شور و غل مچنا +

رول۔ ہ۔ اسمِ مؤنث (بواوِ مجہول بروزنِ مول) چھٹن بُری بُری چھالیہ جو اکثر عمدہ چھالیہ میں سے چھانٹ کر غریبوں کے ہاتھ بیچتے ہیں۔ ناقص کتری کترائی چھالیہ +

رول۔ انگلش (Roll) اسمِ مذکر۔ فرد یادداشت۔ دفتر کی وہ فہرست جس میں ترقی مدارج و مناصب کے واسطے ملازموں کے نمبروار نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ فرد اسماء۔ فرد اسامی وار +

رُول۔ انگلش (Rule) اسمِ مذکر۔ قاعدہ۔ قانون۔ ضابطہ۔ دستور۔ (۲) جدول۔ لکیر جو کتاب کے حاشیہ پر کھینچی جائے (۳-۱) جدول کش۔ لکیریں کھینچنے کا گول ڈنڈا +

رَولا۔ ہ۔ اسمِ مذکر (ہندو) غل۔ شور۔ غوغا۔ رُوکا۔ غُل غپاڑا۔ نعرہ گُھمار۔

اسلام اور وطن!

ڈاکٹر اقبال نے مولینا حسین احمد مدنی کے پبلک بیان شائع شدۂ اخبارات (دربارۂ بحثِ وطنیت و قومیت) پر اپنا بھی اک بیان شائع کیا ہے۔ یہ امر معنی خیز ہے کہ علامۂ اقبال نے جناب اقبال سہیل کے قطعہ (بجواب ابتدائی قطعۂ اقبال متعلق مولینائے مدنی) کا کوئی منظوم جواب الجواب دینے سے گریز کیا! محاذ کی یہ تبدیلی اولین اعترافِ شکست ہے! مولینا حسین احمد صاحب کے مقابلے میں یہ تاریخ کا اک خوشگوار اعادہ ہے! ظہورِ دعوتِ اسلام کے زمانے کا ذکر ہے کہ اک معاندِ اسلام جاہلی شاعر اس تبارزت کے ساتھ حضرت داعیٔ اسلامؐ کے سامنے آیا کہ "میں آپ کے شاعر سے زبان آوری میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں، اور اپنی فتح و شکست کو ظہورِ پیام اسلام کی حقانیت یا بطالت کا معیار تسلیم کرنے کو تیار ہوں"! "ابن باشیر پنجہ کردن" کی جو سزا "اس مدعیٔ شاعری و ساحری و جزوی پیغمبری" کو انگیز کرنی پڑی وہ "قاضیٔ تاریخ" کی عدالت کے "محافظ خانے" میں محفوظ ہے! مدینۃ النبی کے اس نخوت رملہ آور کے حوصلہ مند ڈرامے کا "آخری باب حزینہ" یہ تھا کہ بقول اسی مبارزِ سخن کی سرپرست ہمراہی جماعت کے "الحق کہ آپؐ کا شاعر ہمارے شاعر سے بازی لے گیا!" —— اپنے جد ذوالمجدؐ کی اس قدیم "فتح مبین" کی یہ تازہ ترین تکرار آلِ رسول مولینائے مدنی کو مبارک ہو! ہمارے عہد کے ادیبِ لبیب اور مناظرِ بےنظیر مولینا ابوالکلام آزاد کی زبان میں اقبال گویا "اپنے ہی پسند کئے ہوئے میدان میں ہار گئے"! —— وھٰذا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان!

کشاف

اور ہمارا خیال ہے کہ اب حضرتِ اقبال کی یہ موضوع بحث "نثر فرمائی" بھی اپنی "فارسی طرازی" سے کچھ بہتر حشر مقدر نہیں رکھتی۔ شاید اُن کا یہ شعر منثور (اخباری بیان) ان کے ماقبل قطعے کی زبوں انجامی کی طرف تلمیح کرتے ہوئے، زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ ع

تو برونِ ما چہ کردی کہ درونِ ما بیائی؟!

(۲)

"قوم" اور "ملت"!

حضرتِ اقبال اپنے بیان کے افتتاحی جملے ہی میں تسلیم کرتے ہیں کہ اپنے معلوم مصرعے میں "میں نے لفظ 'ملت' 'قوم' کے معنوں میں استعمال کیا ہے"! اور معاً بعد اعتراف فرماتے ہیں کہ "اس میں کچھ شک نہیں کہ عربی میں یہ لفظ، اور بالخصوص قرآن مجید میں، شرع اور دین کے معنوں میں استعمال ہوا ہے"! —— سوال یہ ہے کہ لفظ متنازعہ فیہ کے لغوی معنی، اور "عین" قرآن مجید کے مدلول سے دیدہ و دانستہ انحراف کرنے کی کونسی وجہِ موجہ اقبال کے پاس تھی؟ کیا یہ "دلیرانہ تحریف" اس لئے اختیار کی گئی کہ اس حیلے سے حضرتِ مدنی

رول

غُل غَپاڑا۔ دُہائی۔ تہائی۔ توبہ۔ دھاڑ۔ حشرات (۲) دنگا۔ فساد جھگڑا۔ فتنا۔ آشوب۔ بکھیڑا۔ اندھیر (۳) غلغلہ۔ بل چل۔ کھل بلی۔ ہائے ہوئی۔ شہر آشوبی +

رولا ڈالنا۔ یا۔ کرنا۔ یا۔ مچانا۔ ہ (۱) فعل متعدی۔ غل کرنا۔ شور و غل کرنا۔ ہلچل مچانا۔ ہلچل ڈالنا۔ توبہ دھاڑ ڈالنا۔ بکھیڑا ڈالنا (۲) مذکر کرنا۔ بلوہ کرنا۔ رعیت خواہ سپاہ کا حاکم پر چڑھ دوڑنا۔ شورش مچانا۔ بغاوت کرنا +

رولانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دیکھو رُلانا +

رُولَر۔ انگلش Ruler۔ اسم مذکر (۱) حد والی لکڑی۔ لکیریں کھینچنے کا گول ڈنڈا (۲) خط متوازی کھینچنے کی چوکی یا برنجی دو پٹریاں۔ برنجی یا چوبی پٹے۔ دار چھا ٹکڑا۔ یہ نقشہ نویسی کے اوزار ہیں۔

رولَن۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ وہ چیز جو رولنے کے بعد رہ جائے۔ پھٹکن۔ چھوڑن۔

رولنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) پھٹکنا۔ نیارا کرنا۔ جدا کرنا۔ اوپر اوپر سے لینا۔ چھانٹنا۔ برسانا (۲) بٹورنا۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ فراہم کرنا +

رولتا موتی جو کر تاکشتکاری خیر کی ہُن برستا میں اگر بارانِ ہمت نیکی (جعفر)

(۳) صاف کرنا + ہموار کرنا۔ چھیلنا + چکنانا۔ رندہ کرنا (۴) کمانا۔ حاصل کرنا۔ بافراط روپیہ کھسیٹنا۔ جیسے وہ تو خوب روپیہ رول رہا ہے۔ ؎

کہ جس کی خاک سے لیتی تھی خلق مولی + (رعنا میر)

(۵) ملنا۔ مالش کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ کھریرا کرنا۔ جیسے گھوڑا اور بچھڑا جتنا رولو اُتنا بڑھے +

رولی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی سُرخ اور خشک چیز جسکا ہندو لوگ تلک لگاتے اور اُسے ہلدی پھٹکری اور تُرشی سے بناتے ہیں۔ کُنکُو +

رُوم۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) رونگٹا۔ رواں۔ مُوئے تن۔ مُوئے زرد۔ زغب۔ ؎

جس کی جا سے پر بت ہے وہی اُسکا رام رُوم رُوم میں بس ہو نہیں اور سے کام (دوہا)

رُومال۔ ف۔ اسم مذکر (۱) منہ پونچھنے کا کپڑا۔ تولیا۔ بینی پاک۔ انگوچھا یعنی انگ پوچھا۔ دست پاک۔ دست مال (۲) وہ چوگوشہ شال کا کپڑا جو اوڑھا جاتا اور اُسے شالی رومال بھی کہتے ہیں۔

دولت فقر ہوا ئے منعمو اور کملی ہو فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا (صبا)

(۳) وہ چکن کا کپڑا جسے سموسہ کر کے موسم گرما میں اوڑھا کرتے ہیں۔ ؎

نخوت کی فقیروں سے نہ لو اوڑھ کے رومال
ایسا نہ ہو رومال سے رومال بدل جائے

رونا

(۴) میانی کا کپڑا +

رُومال پر رُومال بھگونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ زار و قطار رونا۔ اٹھ اٹھ آنسو رونا۔ اس قدر رونا کہ رومال تر ہو ہو جائے +

رومال دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ حجامت کرنے والے کو رومال دینا +

رومال رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گدی رکھنا۔ حیض کے دنوں میں کپڑے یا اسفنج کا کام میں لانا +

رومال لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ بعد از انزال رومال سے آلودگی کو صاف کرنا +

رُومالی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) اوڑھنی۔ لڑکیوں کے اوڑھنے کا دوپٹا (۲) میانی کا کپڑا (۳) وہ لنگوٹا کپڑا جو پہلوان لوگ کشتی کے وقت باندھ لیتے ہیں اس سے چوتڑ ڈھک جاتے ہیں۔ کاچھا۔ کچھ (۴) گلے میں باندھنے کا کپڑا۔ گلوبند (۵) عصابہ۔ وہ رومال جو عورتیں سر سے باندھ لیتی ہیں + ڈھاٹو۔ (کوہستانی)

رُومالی چاول۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وہ نہایت باریک چاول جو صرف رومال میں باندھ کر گرم پانی میں ڈالنے سے فوراً اُبل جاتے ہیں +

رومالی سویاں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ وہ نہایت باریک سویاں جو صرف رومال میں باندھ کر کھولتے پانی میں غوطہ دینے سے فوراً تیار ہو جاتی ہیں +

رونا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چھڑا۔ گھنگرو یا جھانجھن کے اندر کے دانے جو سیسے کے بنے ہوئے ڈالے جاتے ہیں تاکہ اُس سے آواز اچھی طرح نکلے (۲) ہند و چالے پر دُلہن کو اپنے گھر لانا۔ بیاہ کے تیسرے مرتبہ جورو کو اپنے گھر لانا۔ گونے کے بعد گھر میں لانا +

رونا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) گریہ کرنا۔ آنسو بہانا۔ زاری کرنا۔ اشکباری کرنا۔ بلاپ کرنا + بلکنا جیسے بن روئے لڑکے کو دودھ نہیں ملتا (۲) شکایت کرنا۔ جھینکنا۔ گلہ کرنا۔ شکوہ کرنا۔

ترستے آستانِ یار پر ہیں جبہ سائی کو کہاں تک روئیں ہم طالع کی اپنے نارسائی کو (جرأت)

(۳) غم کرنا۔ نوحہ کرنا۔ ماتم کرنا۔ پیٹنا۔ سوگ کرنا۔

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (غالب)

(۴) واویلا کرنا۔ ہائے ہائے کرنا۔ کوکنا۔ چلانا۔ ڈکرانا + فریاد و فغاں کرنا۔ دُہائی دینا جیسے دھوبی روئے دُھلائی کو میاں روویں کپڑوں کو۔

راہ دورِ عشق میں روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا (میر)

(۵) افسوس کرنا۔ آہ کرنا۔ ہائے کرنا۔ کلپنا۔ کڑھنا۔ تلف شدہ چیز کا رنج کرنا۔

مدظلہ العالی کو "بوجہل و بولہب" قرار دیا جائے ؟! (نقلِ کفر کفر نباشد!)۔ غلط بیانی ویسے ہی اک مکروہ چیز ہے۔ اور پھر "ترجمانِ حقیقت" کی زبان سے ؟ اور اک نیک محضر عالمِ ربانی، اور روشناسِ ایشیا و یوروپ و افریقہ مردِ مجاہد کو نشانۂ سب و شتم بنانے کے لئے !۔ "بنا ء الفاسد علی الفاسد" کی ایسی غلیظ نظیر شاید "حکیم اسلام" کے سوا دوسری جگہ نہ ملے ؛ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند !

مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ اقبال کی کاوشِ بدگوئی اِسی پر قانع نہیں! وہ "قدیم قرآن" سے مایوس ہو کر حال کی عربی، فارسی، اور ترکی زبان تک میں پناہ لیتے ہیں، اور اُن سے "بکثرت سندات" لاتے ہیں، تاکہ غریب حسین احمد پر جو کند چھینکی گئی تھی اُس کی زد میں ایک بار پھر اِس مظلوم و معصوم کی گردن لائی جائے، اور اِس "عشرۂ محرم الحرام" میں اِس "ابن علی" پر تیغِ تبری دوبارہ رواں کی جائے ! ؎

نشود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاکِ تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی !

مولانا حسین احمد صاحب وہ آخری شخص ہونے چاہئیے تھے جن کے نقطۂ قوم کو کوئی کلمۂ "ملت" میں منتقل کر دے ! وہ اک عالمِ دین ہیں، اک فقیہ متقی ہیں، مدرسۂ عالیۂ عربیۂ دیوبند کے صدر المدرسین ہیں، وہ حرمین شریفین تک کی دینی درسگاہوں کی مسندوں کی سالہا سال تک زینت رہ چکے ہیں، اور اُن کی ساری ہستی و زندگی اور تمامی قلب و روح پر احترامِ اسلام اور رعایتِ شریعت چھائی ہوئی ہے، اگر اُن کی قومیت اور ملت میں کبھی کوئی حدِ فاصل نہیں کھی جاتی تو اس سے بڑھکر تیرہ باطن سوئے ظن اور کیا ہو سکتا ہے! ع

بدست مرگ، وے بدتر از گمانِ تو نیست !

اور اب تو مولینائے مدنی نے اپنے مفصل و مشرح بیان میں قرار واقعی طور پر رفعِ شکوک فرما دیا تھا، "قوم" و "ملت" کے شرعی فرقِ عظیم کو واضح کر دیا تھا، دونوں میں "زمین و آسمان" کا فرقِ مراتب جتا یا تھا، باایں ہمہ اقبال اِسی پر مُصر ہیں کہ مولینا حسین احمد کی مُصطلحۂ قرآن "قوم"، گویا ہٹلر و مسولینی کی غالی قوم پرستی ہے! کردہ گناہ مدنی کے اُس دامن پر جس پر فرشتے اگر نماز پڑھیں تو زیبا ہے، داغ لگانا گیا ایسا ہی ناقابلِ ترک فرضِ عین ہے کہ اُسے بجا لانے کے لئے کوئی غلط بیری اور کوئی دیدہ بر دوختگی ایسی نہیں جو مُباح نہو ؟! کیا "ظن المومنین خیرا" کا فعم البدل یہی "ظن الجاہلیہ" ہے ؟!

لطف یہ ہے کہ علامۂ اقبال لفظ قوم کے ترجمۂ ملت کو "زیر بحث مسئلے پر چنداں مُوثر نہیں" سمجھتے! تعبیر و روایت کی جس لغزشِ شدید نے "جانشینِ شیخ الہند" کو ابوجہل و ابولہب بنا دینے کی زشت کاری کا ارتکاب کر ڈالا، وہ "حکیم الامت" کی تشخیصِ حاذق اور تحقیقِ انیق کی رو سے اِس نزاع میں سرِ مو فرق پیدا نہیں کرتی : ع

آنچہ می شنوم بہ بیداری ست یارب یا بخواب !

(۳)

تغافل سے جو باز آئے جفا کی !

بالآخر علامۂ اقبال کسی بحث میں پڑے بغیر ہی تسلیم کئے لیتے ہیں کہ "مولینا حسین احمد کا ارشاد یہی تھا کہ اقوام اوطان سے بنتی ہیں" تاہم اپنے اس اعتراف سے فریقِ ثانی کو کوئی فائدہ حاصل کرنے نہیں دیتے! بجائے اس کے کہ وہ اپنے اس اعلان کے اس نتیجۂ صریح کو قبول کریں کہ مولانائے مدنی پر "قوم" کو "ملت" کا مقام دینے کی بنا پر جو اعتراضات وارد ہوتے تھے وہ اخباری اطلاع کی اِس تصحیح، یا اقبال کے اِس غلط ترجمے سے رجوع کر لینے کے بعد از خود دُر لغط ہو گئے ———— وہ اک نیا شاخسانہ چھیڑ دیتے ہیں کہ مبنی بر وطن قوم سے "قومیت کا جدید فرنگی نظریہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے" :

حضرتِ علامہ کے توہمات کو ہم کیا کہیں ! یہ محض قوم "سے" قومیت کا جدید فرنگی نظریہ" اُن کے سامنے اسی طرح آ گیا ہے جس طرح کہ قبل ازیں "قوم" کا لفظ اُن کی زبانِ قلم پر جا کر "ملت" بن گیا تھا ! یہ اک چیز کو ایک ہاتھ سے دیکر دوسرے ہاتھ سے واپس لے لینے کی ستم ایجادی ہے ! علامۂ اقبال نے پہلے ترجمہ غلط کیا تھا، اور اب تعبیر غلط فرما رہے ہیں! یہ کس درجہ اک قیاس مع الفارق ہے کہ لُغتِ عربی اور قرآنِ محمدی کی مستعملہ قوم ہی ممالکِ مغرب کی جدید العہد مُصطلحہ قومیت ہی کے ہم معنی ہے ؟ ایسا کہنا بعینہٖ اس دعوے کے مُترادف ہے کہ انگریزی لفظ (People) فرنگی سیاسی اصطلاح (Nationalism) کے قائم مقام واقع ہوا ہے !

اقبال کو اس غیر منطقی سینہ زوری کی ضرورت یوں لاحق ہوئی کہ جو "خطابات" اُنھوں نے مولینائے مدنی کو، قوم کو ملت بنا دینے کی مزعومہ پاداش میں،

پیری میں کیا جوانی کے موسم کو روئیے اب صبح ہونے آئی ہے اِک دم تو سوئیے (میر)

لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے منڈوائی کو۔

ضبطِ بکا محال ہے یعقوب کی طرح آنکھوں کو روئیے جو مقدر کھا رنج (میر)

(۵) چرچا ہونا۔ ذکر اذکار ہونا۔ ذکر پھیلنا۔ افواہ ہونا۔ مُنہ چڑھنا۔

بہایا سبب مری آنکھوں نے دریا تو اس رونے کا کیا رونا نہ ہوگا (جرأت)

(۶) پچھتانا۔ پریشان ہونا۔ پچھتاوا کرنا۔ ہاتھ ملنا۔ ملال کرنا۔ کسی کام کو کرکے تاسُّف کرنا۔

عشق میں اپنی جان کھو بیٹھے ہم ابھی کیا روئے اور روئیں گے ہم (میر)

(۷) صدمہ اُٹھانا۔ مُصیبت بھرنا۔ آفت میں پڑنا (۸) دُکھ بیان کرنا۔ مُصیبت دُھرانا۔ دُکھڑا رونا جیسے اب اپنا دُکھ روتا ہوں (۹) بسُورنا۔ رونے کی شکل بنانا۔ اپنا درد ظاہر کرنا۔

اور مجھ پاس ہے کیا دینے کو دیکھکر تجھ کو روئے دیتا ہوں (ولی)

(۱۰) بُری طرح پڑھنا۔ بدآوازی سے بولنا جیسے باتیں کرتا ہے یا روتا ہے۔ دوسرے کے کلام یا تصنیف کو بگاڑ کر پڑھنا +

رونا پیٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ گریہ وزاری کرنا۔ واویلا کرنا۔ آہ و پکار کرنا۔ نوحہ کرنا۔ ماتم کرنا۔ کُہرام ڈالنا +

رونا دھونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (رونا پیٹنا) +

رونا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) غم۔ فکر۔ اندیشہ۔ افسوس۔

ہنسنے کا تمہارے ہمیں رونا تو یہی ہے اخلاص میں بھی اور ہے انداز ادا کا (عارف)

(۲) گریہ و زاری۔ نالہ۔ جزع فزع۔ تضرع + آنسو جیسے اُنکی تو ناک پر رونا دھرا رہتا ہے (۳) ماتم۔ نوحہ۔ بلاپ۔ واویلا۔ پیٹنا (۴) تاسُّف۔ افسوس۔ رنج۔

وہ ہنسے سُن کے نالۂ بلبل کا مجھکو رونا ہے خندۂ گل کا (مومن)

(۵) مُصیبت۔ سختی۔ کشٹ۔ کلیش۔ دُکھڑا۔ سنکٹ (۶) گلہ۔ شکوہ (۷) آہ و فغاں۔ فریاد (۸) چرچا۔ ذکر۔ اذکار (۹) صدمہ۔ حادثہ جیسے رونا پڑنا بمعنی صدمہ ہونا (۱۰) پچھتاوا۔ ملولا۔ روراہٹ (۱۱) رُنگھا۔ رو دینے والا۔ گریہ ناک جیسے یہ بڑا رونا لڑکا ہے +

رونا آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دل بھر آنا۔ افسوس آنا۔

آتا ہے اپنے حال پہ رونا ہمیں تو یار دشمن کا بھی خدا نہ کرے کاروبار بند (نظیر)

رونا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ماتم ہونا۔ کُہرام مچنا۔ کسی صدمہ یا حادثہ کے

سبب آہ و بکا ہونا۔ پٹنا پڑنا۔

جستجو میں دل کے بہلانے کی کھونا پڑا جو ہنسی کی بات تھی سو اسکا اب رونا پڑا (جرأت)

رونا پیٹنا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گریہ وزاری۔ واویلا۔ آہ و بکا۔ نالہ و فریاد۔ ماتم۔ کُہرام۔

رونا دھونا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گریہ وزاری۔ نالہ و فریاد۔ آہ و بکا۔ ماتم۔ کُہرام۔ واویلا۔

صبر کر اپنے مقدر کے لکھے پر اے ہجر رونے دھونے سے بھلا ہوگی یہ تحریر سفید (ہجر)

رونا رونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دُکھڑا بیان کرنا۔ مُصیبت دُھرانا۔ اپنی بپتا کہنا۔

ترے واسوخت سے خالی نہیں پایا کوئی شمع بھی آگے میرے اپنا ہی رونا رو ئی (سودا)

رَوَنّا۔ ۱۔ اسم مذکر (بیگمات قلعہ) (۱) وہ مُلازم جو عورتوں کے کام کاج کرنے اور سودا سُلف لانے کے واسطے دروازے پر رہتا ہے۔ اوپر کا سودا سلف کرنے والا نوکر۔ پیادہ۔ چھوکرا۔ ہرکارہ +

دل چوڑی کا نہیں مُنہ سے بتانا چاہئے ہاتھ کا دینا روَنّے کو بتانا چاہئے (نازنین)

خبر کو زنانے کی بھیجا تھا میں نے گیا اور کے گھر دوانا روَنّا (رنگین)

(۲) ٹکٹ۔ تصدیقی پروانہ (۳) مال کی روانگی کا پرچہ۔ مال کی راہداری۔

رَوُنْد۔ انگلش (Round) اسم مؤنث۔ طلایہ۔ رات کا گشت۔ گشت۔ سپاہیوں یا چوکیداروں کا دَورہ۔ میاں گئے روند ہو گئی بیس بیس روند +

رَوَنْد گشتی۔ ۱۔ اسم مؤنث۔ شب گشتی۔ رات کا گشت +

رَوُنْد ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پامال کر دینا۔ تلووں کے نیچے مل ڈالنا۔ کھُوند ڈالنا۔

اُٹھا روند ڈالا اِک عالم کا دل بھلا شوخ یہ بھی کوئی چال ہے (قائم)

مانع رفتار ہو کیا اسکو پتھر زیر پا جس نے لاکھوں روند ڈالے کاسۂ سر زیر پا (داغ)

رَوُنْدَن۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کھُوندن۔ پامالی۔ پیروں سے کچلا جانا۔ بے سپر ہونا۔

رشک کی جا ہے خوشحالِ افتادۂ عشق جسکو اُس شوخ کے توسن کی ہے روندن یار (انشاء)

روندن میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ پیروں میں آنا۔ دلا جانا۔ روندا جانا۔ پامال ہونا۔ کچلا جانا۔ پسا جانا +

رَوُنْدنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کھوندنا۔ کھُندلنا۔ پامال کرنا۔ پاؤں سے ملنا۔ پیروں میں کچلنا۔

جو ضعیفوں کو ستائیگا سزا پائیگا آپ دُکھ پاتے ہیں جو روندتے ہیں خاروں کو (ناسخ)

غنچوں کو روند گل کو مَسل اور صبا کو چھیڑ لیکن نہ اُس کے عقدۂ بند قبا کو چھیڑ (انشاء)

رُوں رُوں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ سارنگی کی آواز (۲) بچہ کے رونے کی آواز +

رَوْنَق۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) رُوپ۔ خوبصورتی۔ چمک۔ دمک۔ آب و تاب۔ درخشندگی۔ جلوہ۔ (۲-۱) تازگی۔ طراوت۔ بحالی۔

دئے تھے، وہی لعن و طعن اب اِس طرح جاری رکھیں کہ ہندوستان کے مظلوم و قسمت آزمائے آزادی ہندو مسلم ہموطنوں کو (مثلاً) جاپان کی مردم خوار و خون آشام "ڈریگن سوسائٹی" کے مثیل اصیل قرار دیں :۔

اہلِ زمیں نے کیا ستم نو کیا کوئی! نالہ جو آسمانِ کہن سے نکل گیا :

نہ صرف یہ کہ ہم اس بے پناہ استدلال پر حیران ہیں، بلکہ خود جناب اقبال کی زبان بھی ہر جگہ اُن کی غیر محمود کاوش کا ساتھ دینے سے اِبا کر جاتی ہے! چنانچہ زیر بحث یہ اِعتراف ہی میں، مولینائے مدنی کے مُرتبہ بحث جیلے کے بعد بھی علامۂ ممدوح کا یہ بھی ارشاد موجود ہے کہ "مجھکو حقیقت میں مولانا کے اِس ارشاد پر بھی اعتراض نہیں"!———— ہماری عقل یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ جب مولانا حسین احمد کا یہ دے کے یہی ارشاد مابہ النزاع تھا اور اُس سے اب حضرتِ اقبال کوئی تعرض کرنا نہیں چاہتے، تو پھر اس نئی کاد و کاوش و رازنفسی کا قلعہ کیا محض ہوا یا غلط اہی کے تنگ بنیاد پر تعمیر ہوا ہے؟!:۔

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے۔ کچھ اِسمیں تکلف نہیں، واللہ نہیں ہے!

تھوڑی دیر کے بعد صاحب ممدوح، مولینا حسین احمد صاحب کے معذرہ انظہار پر سے اپنے اعتراض کو بارِ دگر ہٹاتے ہیں، وہ "اقوام و اوطان" کے درمیان کے "ازلی رابطۂ لاینفک" کا اعتراف کرتے ہیں، پھر از راہ ذرہ نوازی ہی اپنی ذاتِ فانی فی الحجاز کو "ہندی" کہلانا بھی قبول فرماتے ہیں، ہم آغوشیِ وطن کو اِسلام سے باہم آویزی کے ہم معنی نہیں سمجھتے، اپنی جنم بھوم سے محبت اور اُس کی خدمت و فدویت کو بھی ایک فطرتِ انسانی تسلیم کرتے ہیں! تاہم یہ سب کچھ منظور فرما لینے کے بعد وہ معاً ایک الفتباضِ روح سا محسوس کرتے ہیں! چنانچہ اگر کوئی اِن تمام جذباتِ فطرت کے حُسن و استحسان کی تقریب سے "حُبّ الوطن من الایمان" کی گلبانگِ عقیدت بلند کرے تو وہ اِس جہل و "نادانی" پر مشتعل ہو جاتے ہیں! اور "ملفوظاتِ محمدی" کی فہرست سے، ایک کاتبِ وحی کی شان سے، اس بیان کردہ حدیث کو خارج فرما دیتے ہیں! اُن کا اِرشاد ہے کہ وطن ایک "جغرافیائی اصطلاح" ہونا چاہیئے، اور بس! اگر کوئی فرزندِ سرزمین اپنے وطنِ مالوف سے اُس تنگ تعلق سے زیادہ تعلق رکھتا ہے جتنا کہ ایک "مسافر سرائے" سے، تو معاً حرم اسلام اِس مادرِ وطن کا حریف بن جاتا ہے، اور ایک تصادم و تزاحم، اور ایک معرکۂ حرب و ضرب شروع ہو جاتا ہے!———— اللہ اللہ!

اِس قدر دشمنِ اربابِ وفا ہو جانا!!

(۳)

علامۂ اقبال کا مُغالطہ و واہمہ!

ڈاکٹر اقبال کو باوجود فاضلِ اجل ہونے کے یہ معلوم نہیں کہ مولینا حسین احمد یا کوئی مسلمان "وطن" کو ایک ہیئتِ اجتماعیہ کے "قانون" کی حیثیت سے قبول نہیں کرتا: ہندوستانی وطن کا اقتضا ہم سے اِتنا ہی ہے کہ ہم سب اپنی سیاسی و معاشی زندگی کی یکجائی و ہم رشتگی کو محسوس کریں، اور اُس کی تنظیم کے لئے ایک مشترک ادارۂ نظم و نسق کے علم کے نیچے کھڑے ہو جائیں! ہم سیاسیات و معاشیات کے علاوہ اپنا کوئی اور شعبۂ حیات اِس وطنی سررشتۂ حکومت کو تفویض کرنا نہیں چاہتے! ایسا ممکن بھی نہیں، اس لئے کہ یہ زائد کاروبار مختلف ہندوستانی فرقوں اور ملتوں کے درمیان کم و بیش متبائن واقع ہوئے ہیں، جن کی داشت و پرداخت کا بندوبست فریقانہ اصول پر علیحدہ علیحدہ ہی ہو سکتا ہے! اِس اعتبار سے ہندوستانی قومیت کو بجائے علی الاطلاق و ہمہ گیر، یکرنگ و ہم آہنگ قومیت کے قدرے ایک "وفاقِ سیاسی" سے تعبیر کرنا زیادہ موزوں ہوگا: شاید یہی وجہ ہے کہ متعارف سیاسی دطنیت کی جگہ ہماری زبان پر "متحدہ قومیتِ ہند" کی ترکیب جاری ہوگئی ہے! پس ہمارا ہندوستانی وطن ایک "فیڈریشن" ہے! فیڈریشن کلچرل جذب وانجذاب" کی کوئی کارگاہ نہیں ہوا کرتا! بخلاف اِس کے وہ "ثقافتی استقلال" (Cultural independence) کے تحفظ و ضمانت کی ایک صورت ہوتا ہے! ہندوستان ایسی واحد المسکن اور متعدد المذاہب دُنیا میں قومی سیاسی زندگی صرف عبارت ہو سکتی ہے ایک "آل انڈیا کانٹی نینٹل فیڈرل گورنمنٹ" سے، جو اس مشترک سرزمین کی بس دو قدر مشترک ———— سیاسی نظم و نسق اور معاشی "تدبیر امر" (dispensation) ———— کی انچارج ہوگی، اور جس کی اِس سطحی سیادتِ بالائی کے زیر سایۂ عاطفت تمام انفرادی ثقافتی خطوں اور مذہبی ملتوں کو گویا ایک نوع کی "داخلی آزادیٔ کامل" (Autonomy) نصیب ہوگی! خود وطنی تحریک کی اِس وقت تک کی رفتار اِسی نہج پر رہی ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس

مجھے دیکھ کے جو آجاتی ہے منہ پر رونق + وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے + (غالب)

(۲-ہ) آبادی۔ آوادانی۔ گہما گہم۔ چہل پہل جیسے رونق چار پیسے کی ؎

وہ گل چہرہ اگر کھلکھلا کے ہنسے تو گلزار + رونق ہے یہ ساری اپنے دم کی + (مومن)

(۳-ہ) بہار۔ جوبن۔ لطف کیفیت جیسے وہاں آجکل رونق آرہی ہے اجڑا باغ رونق پر ہے (۴-ہ) زیب وزینت۔ زیبائش۔ آرایش ؎

کفر کچھ چاہیے اسلام کی رونق کیلئے + حسن زنار ہے تسبیح سلیمانی کا + (میر)

(۵-ہ) ہنگامہ۔ دھوم دھام۔ کر و فر۔ جاہ وجلال۔ شان وشوکت۔ حشمت۔ طمطراق۔ بھیڑ بھاڑ۔ طنطنہ۔ غلغلہ +

رونق افروز۔ ع+ف۔ صفت۔ جلوہ گر۔ جلوہ فرما۔ تشریف فرما۔ قدم رنجہ فرما +

رونق افروز ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی بزرگ یا سردار یا بادشاہ کا تشریف لانا۔ جلوہ فرما ہونا۔ جلوہ افروز ہونا۔ تشریف ارزانی فرمانا +

رونق افزا۔ ع+ف۔ صفت۔ رونق بڑھانے والا۔ رونق افروز۔ تشریف فرما۔ جلوہ فرما +

رونق افزا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ رونق افروز ہونا۔ تشریف لانا۔ تشریف فرما ہونا۔ جلوہ فرما ہونا +

رونق دار۔ ع+ف۔ صفت۔ چمکیلا۔ خوبصورت۔ پرلطف۔ پربہار۔ مزین۔ آراستہ۔ آبدار +

رونگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ روم۔ رونٹا۔ انسان کے جسم کا ملایم بال۔ رونگٹا +

رونگ رونگ میں بسنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ روئیں روئیں میں سمانا +

رونگٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اون۔ پشم۔ رواں۔ رونٹا۔ روم۔ رونگ۔ وہ چھوٹے چھوٹے نرم بال جو انسان کے جسم پر ہوتے ہیں ؎

تمام رونگٹے مژگاں بنے شب وعدہ + ہر ایک داغ بدن چشم انتظار رہا + (ناسخ)

رونگٹے کھڑے ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سردی یا خوف یا رعب کے باعث جسم کے رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ سہمنا۔ ڈرنا۔ خوف کھانا۔ تھرانا۔ کانپنا۔ دہشت ماننا ؎

جسکی عادت سے ہوں رونگٹے سوہان کے کھڑے + وہ محبت نے دیا سلسلہ پا ہمکو + (ذوق)

خون کی ... یہ جوش دل سے انگاروں کے + رونگٹے سن کے کھڑے ہو گئے تلواروں کے (میر)

(۲) متحیر ہونا۔ حیرت میں رہنا۔ سکتے کی سی حالت ہو جانا۔ سکتہ کا عالم ہو جانا۔ چونکنا ہونا۔ چونکنا

اس غزل میں یہ اشکال تو بنے کی ہے نظیر + ہو گئے سنکر کھڑے اہل سخن کے رونگٹے + (نصیر)

(۳) شوق میں بھر کر ہوس کرنا۔ رال ٹپک پڑنا ؎

رونگٹے تن پر سبکے کھڑے ہو جاتے ہیں + پونچھے جب پہنچے بدن کی تیرے وہ شال سے خوشبو (جرأت)

رَوَنَّہ۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) روانہ (دیکھو) (رونٹا) چالان۔ نکاسی کی چٹھی۔ یعنی وہ کاغذ جس پر مال کی تعداد لاد نے والے کا نام مع اسم جنس محصول درج ہو (۲) پروانۂ راہداری۔ اجازت نامہ۔ پروانگی + (۳) بیگمات پیادہ، ہرکارہ، چھوکرا۔

رونی صورت یا شکل۔ ہ۔ صفت۔ دیکھو (رونی صورت) ؎

لبسے ہنس کر شمع سے تشبیہ + شمع مجلس کی رونی صورت ہے + (نامعلوم)

رونے کا تار باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیہم گریہ وزاری کرنا۔ برابر روئے جانا +

روہو۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی مچھلی + مچھلی کا بچہ +

روئی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پنبہ۔ تولن۔ تول۔ صاف کی ہوئی کپاس۔ (۲۔ صفت) ملایم۔ نرم۔ کومل۔ گدگدا +

روئی تومنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ روئی کو انگلیوں سے بکھیرنا۔ تار تار کرنا

روئی دار۔ ہ۔ صفت۔ روئی کا بھرا ہوا۔ وہ کپڑا جسکے اندر روئی پڑی ہوئی ہو +

روئی دھننا یا دھنکنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ روئی کو تانت سے صاف کرنا۔ روئی کے روئیں جدا جدا کرنا +

روئی سا۔ ہ۔ صفت۔ روئی کی مانند۔ نہایت نرم اور ملایم جیسے روئی سا بدن۔ روئی سے ہاتھ پاؤں وغیرہ +

روئی سا یا روئی کی طرح توم ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ دھجیاں اڑانا۔ ایک ایک عیب کھول کر رکھ دینا۔ خوب خبر لینا۔ چھوٹے بڑوں کو پچ ڈالنا۔ سب کو انگشت ڈالنا۔ بکھانا۔ بکھان کرنا ؎

دیکھو کیسی دھوم ڈالوں گی + روئی کی طرح توم ڈالوں گی + (شوق)

روئی سا یا روئی کی طرح دھننا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پرزے اڑانا خوب مارنا۔ خوب پیٹنا۔ دھواں دھوں مارنا +

روئی کا سا گالا۔ ہ۔ صفت۔ نہایت سفید اور ملائم +

روئی کا گالا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) صاف روئی کا بنایا ہوا گول گتا گوڑھا۔ روئی کا بڑا پھویا۔ روئی کا گولہ ؎

پائے نازک اسنے جب رکھے ہماری قبر پر + پارہ ہائے سنگ مرمر روئی کے گالے ہوئے (ناسخ)

(۲۔ صفت) سفید سر۔ نہایت سفید جیسے انکا سر تو روئی کا گالا ہو گیا +

روے۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) (دیکھو) (رو) منہ۔ چہرہ۔ مہرہ + (۲) سبب۔ موجب۔ باعث + رخ +

روئے سخن۔ ف۔ اسم مذکر۔ خطاب سخن۔ بات کا ڈھلاؤ۔ بات کا رخ ؎

شدت کے ساتھ اپنی سیاسی و اقتصادی حدود کے اندر مقید رہی ہے۔ اور ایسے حزم و احتیاط کے ساتھ کہ گویا ؎

اگر یک سرِ موئے برتر پرم — فروغِ تجلی بسوزد پرم!

ضمیر کی آزادی، مختلف ملتوں کے شخصی قانون کی ضمانت، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ وغیرہ وغیرہ اسی حفظِ مراتب کے مظاہر ہیں! "جیو اور جینے دو" کی اس برادرانہ فضا میں کسی ہندوستانی جماعت یا ملت کے مخصوص مذہب و تہذیب کے معرضِ خطر میں ہونے کا خیال یا مغالطہ ہے یا واہمہ یا ہَول دِلی! اور اس سے گریز و پرہیز یا وحشت زدگی ہے یا مَردُم بیزاری!

ہمیں با دلِ ناخواستہ کہنا پڑتا ہے کہ حضرتِ اقبال کو کم و بیش یہ ساری ہی علتیں عارض حال ہیں؛ چنانچہ اس مجوزہ نظامِ زندگی کی خوشگواری و مبارکی پر اپنے اک ہمصفیر کا یہ افسونِ محبت پڑھنے کے بجائے کہ ؎

حافظا! گر وصل خواہی، صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام!

وہ یہ بے محل "خدائی فوجداری" کی "آر۔ ڈی نینس نُما" زبان بولتے ہیں کہ:

"بنی نوعِ آدم کی صرف ایک تقسیم کی گئی، موحد و مشرک!
...... اُمتِ مسلمہ کے مقابل میں تو صرف ایک ہی ملت ہے،
اور وہ "الکفر ملۃ واحدہ" کی ہے!"

کیا مولینائے روم کے ان "پنجابی اوتار" کو ہم مولینائے روم ہی کی اک صدائے غفلت شکن رسید کر سکتے ہیں، کہ ؎

تو برائے "وصل" کردن آمدی؟ — یا برائے "فصل" کردن آمدی!

پھر خیر سے اس اقبالی حقیقت کا کہیں مصداق بھی ہو! مسلمانانِ ہند آج نہ "اُمتِ مسلمہ" ہیں، نہ ہنود و ہنید "ملۃ الکفر"! ہندوستان کے نام نہاد فرزندانِ توحید وہی تو ہیں جن کے اِسم بامسمیٰ وجودِ باجود کی منقبت خود اقبال اس طرح کرتے ہیں؛ ؎

چہ گویمت ز مسلمانِ نامسلمانے؟ — جز اینکہ پور خلیلؑ است و آذری داند!

پھر جن "پیرانِ پارسا" کی روحانی آغوش میں پلکر یہ جگر گوشگانِ اسلام نکلتے ہیں، اُن کی پوست کندہ حقیقت بھی اقبال ہی کا کوئی آنی "لمحۂ زورِ جنوں" یوں کہہ گیا ہے:؎

شیخِ ما از برہمن کافر تر است — زانکہ اورا "سومنات" اندر سر است!

ہمارے فرزندان و دخترانِ خلیلؑ و کلیمؑ کی ناخلفی جس شرمناک زبوں تک پہونچ گئی ہے، اُس کی پیمائش بھی "ترجمانِ حقیقت" ہی کے قلم کو ذرا کرنے دیجیے۔

مسلم از سِرِ نبیؐ بیگانہ شد — باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد!
از منات و لات و عزیٰ و ہُبل — ہر یکے دارد بُتے اندر بغل!

ہمیں اپنے تئیں "اُمتِ مسلمہ" کہتے ہوئے شرمانا چاہیے! ہمیں کیا خبر لیکن اقبال ہی کی روایت ہے کہ؛

آنکہ چشمش سِرِ مازاغ البصر — سوئے قومِ خویش باز آید اگر
لَسْتَ مِنِّی! گویدت مولائے ما — وائے ما اے وائے ما اے وائے ما!

پھر وہ اسلام کے "تیرہ سو برس کے کارناموں" کی طرف دعوتِ نظر دیتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس طویل دَور کا بیشتر حصہ صدرِ اول کے خیر القرون کی تعمیر کی تخریب ہی کا شاہد بنا ہے! اور اس وقت دنیا کی پُر زور تحریکوں کی ضرب سے ہمارے مسلم نوجوان جیسے افغان و خیز ہو گئے ہیں، اور اُن کی دستگیری و پشت پناہی سے ہمارا "پیرِ حرم" جیسا درماندہ و وَر ماندہ ہو رہا ہے، اس حقیقتِ نفس الامری کی ترجمانی بھی اقبال ہی کو کرنے دیجیے!

مجھکو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دگرگوں! — معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا!
ہر سینے میں اک صبحِ قیامت ہے نمودار — افکار جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا!
کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی — اے پیرِ حرم، تیری مناجاتِ سحر کیا!

اپنی ہی زبان سے حالات یوں طشت از بام ہو چکے ہیں، اور پھر بھی ہم اپنے کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ "بر سرِ منبر" یہ "سرود" گایا کریں کہ "مابد ولت نے اپنے منشائے ہمایونی سے عالَمِ انسانی کو صرف دو عنواناتِ جلی کے تحت تقسیم فرما دیا ہے، ایک ملتِ مُسلمہ، (یعنی اینجانب!)، اور دوسری ملۃ الکفر!" (جملہ کفار و اغیار!) ؎

بنگے زدیم و سِرِ انا الحق شد آشکار! — ما را ازیں گیاہِ ضعیف ایں گماں نبود!

(۵)

مزید بحثِ وطنیت!

بلا شبہ "وطنیت" کو قومی زندگی پر جا بجا وہ احاطہ و استیلا بھی حاصل ہے جس کو علامہ اقبال نے ہر جگہ علی الاطلاق و بلا مستثنیات فرض کیا ہے! لیکن حقیقتہً یہ صورت اُنہی سرزمینوں کے ساتھ مخصوص ہے جو کلیتہً یا تقریباً

رُوسے عن کیسکی طرف ہو تو رُو سیاہ + کہتا ہُوں سچ کہ جھُوٹ کی عادت نہیں مجھے + (غالب)

رُؤیا - ع - اسم مذکر - خواب - سپنا - جو کچھ خواب میں دیکھا جاسے جیسے عالم رویا بمعنی عالم خواب - منام +

رُؤیائے صادقہ - ع - اسم مذکر - سچا خواب + وحی کی ایک قسم +

رُوَیاں - ہ - اسم مذکر - (لکھنو) رُواں - رونگٹا - رُونشا - مونے تن +
بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلی سے + ایک رویاں نہ ہو میلا مری بارانی کا (میر)
(ناسخ - بحر - آتش مرحوم نے بھی باندھا ہے) +

رُوَیت - ع - اسم مؤنث - صورت کا نظر آنا - نظارہ - دیدار +

رویت ہلال - ع - اسم مذکر - چاند کا نظر آنا - پہلے دن کے چاند کا نظارہ -

رُوئداد - ف - اسم مؤنث - (دیکھو) رُوداد) +

رَوِیدار - ا - صفت - دانہ دار - خستہ - بُھر بُھرا -

رُوئیدگی - ف - اسم مؤنث - نباتات + نمو +

رُوئیں - ف - اسم مؤنث - (۱) دھات - کانسی (۲) صفت - دھات کا - پیتل یا کانسی کا

رُوئیں - ہ - اسم مذکر (رُواں کی جمع) رُونگٹے +

روئیں کھڑے ہونا - ہ - فعل لازم - دیکھو (رونگٹے یا رُوئیں کھڑے ہونا) + خوف طاری ہونا +

رِوِیُو - انگلش - اسم مذکر - نظر ثانی - تقریظ - دیکھ داکھ - دیکھ بھال کسی کتاب کے عیب وصواب پر رائے - تنقید (Review) نقد

رَوِیّہ - ف - اسم مذکر (۱) چال چلن - دستور - قاعدہ - برتاؤ - محاورہ - ریت - ضابطہ - معمول - ڈھنگ - طور - طریق - رسم - روش + سررشتہ +

رَہ - ف - اسم مذکر - مخفف راہ - جیسے رہبر - رہگزر وغیرہ میں +

رِہا - ف - صفت - آزاد - چھوٹا ہوا - واگذاشت - خلاص - بری - نجات یافتہ - چھٹکارا پایا ہوا

رِہا کرنا - ف - فعل متعدی - چھوڑنا + واگذاشت کرنا + بری کرنا +

رَہا جانا - ا - فعل لازم - (۱) برداشت ہونا - سہار ہونا ؎
بات آجاتی ہے جو کچھ منہ پہ اپنے ہمنشین + بن کہے اس کے پھر اپنے سے نہیں جاتا رہا + (جرأت)
(۲) چھوڑا جانا + جیسے مطلب رہا جاتا ہے +

رِہاست - ہ - اسم مؤنث - عوام - سکونت + بساست +

رَہا سَہا - ہ - صفت - (۱) باقی ماندہ - بچا کھچا - باقی ساقی (۲) ہوتا سوتا - رشتہ دار - رشتہ ناتہ کا - سگا جیتا + حامی - مددگار - خبرگیراں + دلی غمگسار ؎
دیتا رہے وہ گالیاں اپنے رہے سہے کو + (نادر)

رَہانا - ہ - فعل متعدی - چکی کو کھُردرا کرنا - چکی یا سل میں خوب پسنے کیواسطے گڑھے ڈالنا (۲) کھُردرا کرانا - چکی یا سل میں گڑھے ڈلوانا +

رَہاؤ - ہ - اسم مذکر - ٹھیراؤ - دقفہ - وقفہ - ٹکاؤ +

رَہاؤ - ہ - صفت - مضبوط - دیرپا - مستحکم +

رِہائی - ف - اسم مؤنث - خلاصی - نجات - چھٹکارا - حریت - مخلصی + آزادی + واگذاشت - فراغت - چھُٹی - معافی - مراہلہ - مرکز

رِہائی دینا - ف - فعل متعدی - چھوڑنا - آزاد یا بے قید کرنا +

رَہائش یا رَہاس - ہ - اسم مؤنث - عوام - سکونت - قیام - بود و باش - بساست - گھر - ٹھکانا - ماوا - + حق

رَہبَر - ف - اسم مذکر - دیکھو (راہبر) رہنما - ہادی + رہنما +

رَہبَری - ف - اسم مؤنث - رہنمائی - ہدایت +

رَہٹ - ہ - اسم مؤنث (۱) بھاؤنی - ہرٹ - چرخ - دولاب - دوچرخ جسکے ذریعہ سے پانی کنوئیں کے اندر سے باہر نکلتا ہے - (۲) ہنڈولا +

رَہٹ لگانا - ہ - فعل لازم - (عوام) بار بار آنا جانا - آنے جانے کا تار باندھنا

رَہنٹی - ہ - اسم مؤنث - قسط - کچھ معمول باندھکر ادا کرنا +

رہنٹی باندھنا - ہ - فعل متعدی - قسط مقرر کرنا - معمول باندھنا +

رہنٹی چلانا - ہ - فعل متعدی - قسط پر دینا - قسط باندھنا - ایک رقم کو جدا جدا کر کے ادا کرنا

رَہ جانا - ہ - فعل لازم - (۱) ٹھیر جانا - پیچھے چھُوٹ جانا - ساتھ نہ آنا - (۲) دیر کرنا - ادیر کرنا - (۳) کسی چیز کا چھُوٹ جانا - (۴) بچ رہنا - باقی رہنا - (۵) ناتمام رہنا - ناکمل رہنا - (۶) ناکامیاب ہونا (۷) پیچھے رہ جانا - پس ماندہ ہونا ؎
بگڑا اگر وہ شوخ تو سُنیو کہ رہ گیا + خورشید اپنی تیغ و تبر ہی سنبھالتا (میر)
(۸) چوکنا - خطا کرنا - بہک جانا ؎
جسطرح چاہو مجھے پیس کے پامال کرو + نہیں ممکن کہ کسی چال میں بندہ رہ جائے (ذوق)
(۹) تھک جانا - عاجز ہو جانا - (۱۰) ہاتھ پاؤں یا دھڑ کا شل ہو جانا - (۱۱) قیام فرمانا - (۱۲) قرار پانا - رحم میں ٹھیرنا - جیسے پیٹ رہ جانا +

رَہ - ہ - صیغۂ امر - ٹھیر - کھڑا رہ + صبر کر - انتظار کر - جیسے
سوری کہگیا میری آس - میں آؤں گا تک پاس +

رَہ تو سہی - ہ - بنا - کلمۂ تہدید - دیکھ تو - ذرا صبر کر - ذرا ٹھہر جا - چھری تلے دم لے - جیسے رہ تو سہی کیسی خبر لیتا ہوں +

ایک ہی دین یا تمدن کے گہوارے ہیں! قدرۃً وہاں حیاتِ قومی کے تمامی شعبے نظامِ حکومت و ہیئتِ ریاست کے سپرد ہو جانا چاہئیں اور وہ ہو جاتے ہیں! مگر ظاہر ہے کہ حکومت کی اس ہمہ گیری سے وہاں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ نہ مختلف و متعاند فرقہائے آبادی ہوتے ہیں، نہ ایک کے دوسرے کے اندر جذب و فنا کا کوئی سوال ہوتا ہے! تاہم جن جن ملکوں میں مذہب و تہذیب کا تعدد پایا جاتا ہے، وہاں معاً حکومت اپنے تنگ حلقۂ نظم و نسق و تنظیم معیشت کے اندر پاؤں سکیڑ کر بیٹھ جاتی ہے، اور اُس سے سرمو تجاوز نہیں کرتی: ایسے ملکوں میں حکومت گویا قیامِ امن و عدل ہی کی ضامن ہوتی ہے۔ آبادی کی تہذیب و ثقافت کی ترجمان نہیں ہوا کرتی: عمومی حکومت کے بیرونی اجمال کی ساری اندرونی تفصیل مختلف ملی تنظیمات کے ہاتھوں انجام پاتی ہے، جو اپنے کاروبار و اختیارات کے اعتبار سے "حکومت اندرونِ حکومت" کہی جانی چاہئیں؛ جنگِ عظیم کے بعد یورپ میں، سلطنتوں کی شکست و انقراض سے بکثرت چھوٹی چھوٹی مستقل ریاستیں معرضِ وجود میں آئیں، لیکن باوجود چھوٹی ہونے کے کسی حکومت کو تمام و کمال یکرنگ و ہم آہنگ رعیت نہ ملی۔ بے تکلف اس کا علاج یہی کیا گیا کہ اقلیتوں کو اُن کے عام تمدنی استقلال کی ضمانت دے کر اور اُسے داخلِ دستورِ اساسی کرکے، کم و بیش وفاقی ڈھانچے کی مرکزی حکومتیں کھڑی کر لی گئیں، جس سے وہاں نہ اکثریت کو چیرہ دستی کا حوصلہ ہے نہ اقلیتوں کو ملک کے غالب تمدن کا لقمہ بن جانے کا خطرہ! ——— اب خدا جانے ہمارا یہ فقدانِ تخیل ہے یا ہماری یاس مشربی کہ ہم اپنے سادے سے ہندو مسلم مسئلے کو اک تا قیامت جاری رہنے والا عقدۂ لاینحل سمجھ بیٹھے ہیں، اور اُس کے لئے کبھی "پاکستان" بناتے ہیں، اور کبھی "ناپاکستان"! ؎

ہزار رخنہ بدام و مرا بسادہ دلی تمام عمر در اندیشۂ رہائی رفت!

"قاضیٔ شہرِ اسلام" اقبال کو اک اور "اندیشہ" نڈھال کئے ڈالتا ہے، کہ ہندو مسلمانوں کی مخلوط حکومت میں آخر سیاسی دستور اور معاشی نظام کس فرقے یا ملت کا، اساس کار بنایا جائے گا، اور آیا وہ کہاں تک اسلامی منافع و مصالح کے لئے قابلِ قبول ہوگا؟ وہ سوال کرتے ہیں کہ اگر اس تشکیلِ سیاسی و اقتصادی میں اسلامی نظریۂ سیاست و معیشت کو نظر انداز کر دیا گیا تو کیا مسلمانانِ ہند کے لئے یہ امر ممکن یا مستحسن ہوگا کہ وہ جماعتی حیات کے اِن دو اہم ترین شعبوں میں طاغوت کی اطاعت کا جُوا اپنے حساس اسلامی شانے پر رکھ لیں، اور اسلامی نظام کے جسم کے سر اور سینے سے مقطوع و محروم ہو جائیں؟!

یہ فکر بجا اور قابلِ ہمدردی ہے! لیکن مسلمانوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر ملک کی سیاسی و معاشی شیرازہ بندی میں اصل و اساس، اسلامی اصول و نوامیس کو نہ بنایا گیا تو یہ چیز کسی دوسرے مذہب یا تمدن سے بھی نہ لی جائیگی! یہ اک عمومی و آفاقی تصورِ سیاست و معیشت ہوگا، جس کا تعین غالباً یہ اصل الاصول کرے گا کہ "زیادہ سے زیادہ فائدہ، زیادہ سے زیادہ تعدادِ خلق اللہ کے لئے کس چیز میں ہے"! مسلمان اِس میں علانیہ نفع میں رہیں گے! یہاں سیاست کا سنگِ بنیاد آزادیٔ ملک و حریتِ ضمیر ہوگا۔ اور معیشت کی اساس کم و بیش "اسٹیٹ سوشیلزم" ہوگی، جو عین رُوحِ اسلامی ہے، جو ۹۹ فیصدی اسلامی منشائے معیشتِ قومی ہے! ؎

جو حرفِ قل العفو میں پوشیدہ ہے ابتک
اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار! (اقبال)

بخلاف اِس کے ہندوؤں کے حق میں دیکھئے کہ اِس انقلاب کے کیا معنی ہوں گے! اُن کے راج کے تصور والا "اِندر سبھا" مہاراجہ دھیراج اپنے عرشِ کبریائی سے سرنگوں ہو جائے گا! دوسری طرف "مارکسزم" کا گُرزِ غزنوی، "لچھمی دیوی" کے "بُتِ سومنات" کو پارہ پارہ کر ڈالے گا! اس ساری شکست و ریخت میں اغیار کی تہذیب کی صد فی صد تخریب ہے، در آنحالیکہ اسلامی تمدن کی کم از کم بقدر ۹۰ فیصدی تعمیر و تجدید! ہماری یہ کیسی کورانہ بدبختی ہے کہ ہم تغیر پذیر زمانے کی ہر ادنیٰ جنبش پر لرزہ براندام ہو ہو جاتے ہیں، کہ اب ہمارا کام تمام ہوا، اب ہمارا کام تمام ہوا! ؎

ختم کا ہے کو ہوا، کام ابھی باقی ہے!
نورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے! (اقبال)

(۶)

وطنیت مطلعِ تاریخ پر!

اقبال کی نظروں میں وطن کچھ اِس درجہ مکروہ و مبغوض واقع ہوا ہے کہ بلا مُبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اب وہ بجائے "شیطان" کے "وطن" ہی کو جانتے ہیں! اقبال نے جس پیمانۂ بخل سے وطن کی ارادت و محبت کو ناپا ہے

رہ رہ کر / رہ رہ کے } ہ - تابع فعل (۱) ٹھیر ٹھیر کے - بار بار گھڑی گھڑی +

زلف مشکیں کو رہ رہ کر دکھاتی ہے پلو + لاکھ لانے بہت گل کیوں ہوا دم ناک میں (ناسخ)

ایک جانب سے یوں ہیں لگتے وہ رکے ہائے + سب جہاں تھا ہی اک پناہی گھر ویران ہوا + (جرأت)

(۲) پچھتا پچھتا کے - تاسف کر کر کے +

رہڑو - ہ - اسم مذکر - گڈولنا - گڑ ولنا بچوں کے کھڑا ہو کر چلنا سکھانے کی گاڑی +

رہزن - ف - اسم مذکر - بٹمار - دھاڑی +

رہزنی - ف - اسم مؤنث - قزاقی - بٹماری +

رہس - س - اسم مذکر - چہل - خوشی - خوش طبعی - دل بہلاوا + دل لگی + دل بہلانے کی بات یا چیز (جیسے واجد علی شاہ کا رہس مشہور تھا جس میں عمدہ عمدہ گانے کے ساتھ سوانگ بھی ہوتا تھا) (۲) کرشن و گوپیوں کا ایک قسم کا ناچ - کرشن - لیلا +

رہس رہس - ہ - تابع فعل (گیت میں) خوش ہو ہو کر + ہنس ہنس کر - اُمنگ سے - شوق سے - شوق میں بھر بھر کر +

رہکلا - ہ - اسم مذکر (۱) چھوٹی توپ) زنبورک - گھڑ چڑھی - (۲) بھنو کلی (۳) چھڑ - توپ رکھنے کی گاڑی - چھکڑ پہیہ +

رہگذر - ف - اسم مذکر - رستہ - شارع عام - سڑک +

رہن - ع - اسم مذکر - گرو - بندھک - گردی + کفالت - جاکڑ + رہانِ مقبوضہ +

رہن در رہن - ع ، ف - اسم مذکر - گرو در گرو - ایک شخص سے آپ رہن رکھ کر دوسرے کے پاس رہن کر دینا + ایک مرہونہ چیز کو دوسری جگہ رہن کرنا +

رہن نامہ - ہ - اسم مذکر - تمسک - وہ تحریر جو کوئی چیز کفالت میں دینے کی بابت اسٹام پر لکھ کر دی جاوے - کفالت نامہ +

رہنا - ہ - فعل لازم - (۱) ٹھہرنا - ٹکنا - بسنا - قیام کرنا - جیسے

رہے محمود کے انڈے دے مسعود کے (کہاوت)

(۲) چھوٹنا - باقی بچنا - (۳) دیر پا ہونا - مدت تک کام دینا - پائیدار ہونا - خوب چلنا - (۴) برقرار رہنا - چلنا - پار بسانا جیسے سدا ایک کی نہیں رہی - (۵) کھڑا رہنا - قائم رہنا - جیسے مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی (۶) سن ہو جانا + شل ہو جانا (۷) بسر ہونا - گزرنا جیسے کیوں بھئی کس طرح رہے - بہمات بن رہا جاوے یا بن نہ رہا جاوے (۸) گِنا جانا - حساب میں آنا - شمار ہونا ~

اگر دل بھر گیا رنگیں کا تم سے + تو لگے تا رہی پھر بس کہاں کی + (رنگین)

(۹) باقی رہنا - الگ ہونا - ذرتہ ہونا - جیسے کبھی کچھ تمہارا رہ گیا ہے (۱۰) کسی یا عورت کا مرد کے پاس یا مرد کا عورت کے پاس شب باش ہونا (۱۱) بازاری) نطفہ قرار پکڑنا - حمل ہونا جیسے دیکھتے ہی رہ گیا (۱۲) ٹھہرنا - پڑھنے سے رہنا جیسے تو وہ اتنا ہی ہو کر رہ گیا (۱۳) بسر کرنا - گزارنا - جیسے یہ تو ٹیک سے جانے تو جو طرح سے

رہنما - ف - اسم مذکر - ہادی - رہبر - اگوا +

رہنمائی - ف - اسم مؤنث - ہدایت - رہبری - اگوائی +

رہنمو - ف - اسم مذکر - بدرقہ - قافلہ کش - پیش رو - رہنما +

رہنے دینا - ہ - فعل متعدی - (۱) رکھ چھوڑنا - (۲) قائم رکھنا (۳) پیچھے چھوڑنا (۴) ہاتھ نہ لگانا (۵) جانے دینا - باز آنا - چپ رہنا - جیسے میاں بس رہنے دو میرے منہ سے کچھ نہ سننا +

رہوار (ف) - اسم مذکر - گھوڑا + تیز رفتار گھوڑا +

رہے نام اللہ کا - ہ - محاورہ - خدا ہی کو قیام ہے - خدا کے سوا سب فانی ہیں - دنیا ناپائدار اور بے ثبات ہے (یہ محاورہ دو موقعوں پر بولتے ہیں ایک تو جب کوئی مرجاتا ہے تو کہتے ہیں دوسرے جب کسی چیز یا مرتبہ وغیرہ کو زوال ہو جاتا ہے تب کہتے ہیں ~ گیا حسن خوبان بدراہ کا + ہمیشہ رہے نام اللہ کا (میر)

رئی - ہ - اسم مؤنث - بلونی - مدھانی - تھنی - شیرزنہ - دودھ بلونے کا اوزار +

رئی پھیرنا یا چلانا - ہ - فعل متعدی - دودھ بلونا -

رے یا ری - ہ - حرف ندا - اے یا ارے کا مخفف (یہ لفظ بے تکلفی کے موقع پر بحالت ندا میں بولتے ہیں) +

ریا - ع - اسم مؤنث - نفاق - دورنگی - کپٹ - دو بھیسا پن - ظاہرداری زمانہ سازی - مکر و فریب - حیلہ - چھل - دم کا لپیٹ کی بات - پیچ کی بات - پھیڑ دلالا

ریاکار - ع ، ف - صفت و اسم - دو بھاؤ + منافق - مکار - دورنگا - کپٹی - زمانہ ساز - فریبی - چھلیا +

ریاکاری - ع ، ف - اسم مؤنث - مکاری - فریب - نفاق - کپٹ

ریاح - ع - اسم مؤنث - جمع ریح - باد - معدہ کی ہوا + گوز - پاد جیسے ریاح رکنے سے پیٹ میں درد ہوتا ہے +

ریاست - ع - اسم مؤنث (۱) سرداری - افسری - امارت (۲-۱) عالی حوصلگی - عالی ہمتی (۲-۵) حکومت - علاقہ جیسے ریاست بے ریاست نہیں +

ریاست جمہوری - ع - اسم مؤنث - وہ سلطنت جس میں بادشاہ بالکل نہ ہو پنچایتی سلطنت جس میں رعیت اپنا بادشاہ خود منتخب کر کے اسکا نام پریزیڈنٹ یا میر مجلس رکھے نیز وہ سلطنت جس میں بادشاہ مطلق العنان نہ

اُس کے اعتبار سے بھی وطن معرضِ لعنت سے منزوِ نکل جانا چاہیئے؛ لیکن بدبخت وطن کی اِتنی رعایت بھی غالباً دُنیا کی شرم سے ہے!—— خوفِ خدا سے نہیں؛ چنانچہ وطن کے اثر دوحق کے اِس بادلِ ناخواستہ اعتراف کا وہ مختلف پیرایوں میں سخت انتقام لیتے ہیں: وہ اُسے "سب سے بڑا طاغوت" کہتے ہیں؛ وطن نواز علمائے ہند کے القاب بوطن کو "لعنت" کے نام سے پکارتے ہیں؛ اور ایک جگہ تو اپنے جوشِ ایمان کے بحران میں اِس حبِ وطن کو روحانی جذام سے تعبیر فرماتے ہیں! اس سارے فلسفے کا "عکس" یہی ہو سکتا ہے کہ وطن سے دامن کشی شاید سب سے بڑی "سومنات شکنی" ہوگی! وطن سے بیزاری اک سعادتِ کبریٰ ہوگی! اور محبتِ وطن سے خانۂ دل کی ویرانی سب سے بڑا "تزکیۂ نفس" اور سب سے بڑھ کر "طہارتِ روح" ہوگی! ؎

بیا در بزمِ رنداں تا بہ بینی عالمِ دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر، آدمے دیگر!

اسلامی تصور کا عنصر اِس ساری ژاژ خائی میں صرف اِتنا ہے کہ "اگر راہِ حق میں تمہیں اپنے وطنِ مالوف کو بھی عارضی طور پر ترک کرنے کی ضرورت لاحق ہو تو تم کو بے تکلف یہ قربانی بھی پیش کر دینی چاہیئے! وطن کی خاک سے خاکسارانہ وابستگی تمہاری علمبرداریٔ حق میں حائل نہو!"—— لیکن یہ تو بالکل اک دوسرا نقطۂ نظر ہے! نہ یہ وطن بیزاری کے ہم معنی ہے، نہ اصلاً کوئی ناپسندیدہ نظریہ ہے، نہ حقیقۃً اسلام کے ساتھ کوئی خصوصیتِ خاصہ رکھتا ہے: تاریخِ حریت کے روشناس عالم پیامبرانِ وطنیت شاید قدم اوّل ہی پر سرزمینِ وطن کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوئے ہیں! لیکن عین اسی غرض و غایت سے کہ چند ہی روز کے بعد غاصب اغیار بیک بینی و دو گوش، صحنِ وطن سے خارج کئے جائیں! اور مادرِ وطن کے "عاشقانِ مہجور" دیوانہ وار اُس کی آغوشِ عاطفت کی طرف دوڑیں، یہ رجزِ وطن پڑھتے ہوئے کہ ؏

بشہرِ خود روم و شہریارِ خود باشم!

الغرض اِس ماجرائے خاص میں وطن صرف وقتی طور پر "متروک" ہو جاتا ہے، ازلی و ابدی طور پر "مردود" نہیں ہو جاتا! نامور شہیدِ مجاہدِ وطن، آقا کرمانی کو اپنے تمام ایامِ شباب میں بمشکل ہی کبھی دو روز گھر پر چین سے بیٹھنا نصیب ہوا، لیکن اِس جبریۂ ہجرِ وطن نے معشوقۂ وطن کو اِس "فرہادِ وطن" کے لئے جیسا "شیریں" بنا دیا تھا، اُس کا پُرسوز نوش و نیش اِس شاعرِ وطن پرست کے اِن "سیپارہائے دل" میں پڑھئے:

بہ ایراں مباد آں چناں روزِ بد　　کہ کشور بہ بیگانگاں اوفتد!
نخواہم زمانے کہ ایں فردوس　　بیفتد بزیرِ جوانانِ روس!
گیتی مبادا کہ ایں حورِ دیس　　شود ہمرۂ "دوسے" از انگلیس!

عارضی ترکِ وطن بسلسلۂ جہادِ آزادی —— "ہجرت" باصطلاحِ اسلام! —— حقیقۃً اک عام و ناگزیر مرحلہ ہے تحریکِ حریت کی راہ میں! اقبال کے لئے تو "بندہ ہندوستان" کا کوئی شرف و فخر تسلیم کرنا ناممکن ہے، لیکن آیئے ہم خود کانگریس کی (بخیالِ آپ کے) "ملحدانہ دعوتِ وطنیت" میں ہجرۃ کے نقوشِ قدم دیکھیں! لالہ لاجپت رائے مرحوم مذہبِ آزادی کے مؤمنینِ اولین اور پیامِ حریت پر لبیک کہنے والے "السابقون الاولون" (Pioneers) میں سے ہیں! نتیجہ یہ ہے کہ اِس پُرشورش عشقِ وطن کی پاداش میں فوراً ہی اُنھیں "ہجرِ وطن" کی منزل پر گامزن ہونا پڑا، جب کہ اُنکا "دارالہجرت" دور دراز مانڈلے (شمالی برما) بنا! بھلا یہ ممکن ہے کہ ؏

"عشق" کسی کا بے خبر ہو "ہجر" کے آزار سے!

حضرت لسان العصر اکبر الہ آبادی علیہ الرحمۃ نے اِس "قیسِ لیلائے آزادی" کی "اسیریٔ جلوۂ محمل" کی نقاشی اپنے "مصورِ عنبر" قلم سے یوں فرمائی تھی ؎

کرتی ہے خلق کو لیلائے لبرٹی مفتوں　　ہند کے دل کو لبھا لیتا ہے اُن کا یہ فسوں!
لاجپت بھی ہوئے شاید کہ اسیر و محزوں　　پائے کو یاں کوئی زنداں میں نیا پیر مجنوں!
آتی آوازِ سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی!

وطن کا اک دوسرا عاشق، جو اس سال تجدیدِ آزادی کی طرف "شدِّ رحال" کرنے والے قافلۂ قومی کا "میرِ کارواں" بنا ہے (ہمارا روئے سخن بابو سبھاش چندر بوس کی طرف ہے) وہ لیلائے وطن کے ساتھ اس ہمنشینیٔ محمل (صدارتِ کانگریس!) سے پہلے سالہا سال تک شہر بدری و جلاوطنی کے مراحلِ صعب و سخت سے گزر چکا ہے! ؎

در رہِ منزلِ لیلیٰ کہ خطرہاست بسے　　شرطِ اوّل قدم آنست کہ "مجنوں" باشی!

پس وہ جو "ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی ہے" اُس کی اقتدار و اتباع کی سعادت بھی اِنہی "پرستارانِ بتِ وطن" کو حاصل ہے! ؎

ایسی ریاست جس میں عام رعایا قانون میں رائے دینے کی مجاز ہو اور کوئی بات خلاف قانون ہونے نہ دے۔ ایسی سلطنت جس میں رعایا کو اپنا بادشاہ آپ تجویز کرنیکا اختیار حاصل ہو جیسے امریکہ کی سلطنت +

رِیَاض ع - اسم مذکر (۱) روضہ کی جمع - بہت سے باغ ؎

جبتک ہے رست قامت شمشاد سے عدو پھولے ریاض حسن ہرے سرو ناز کا + (امیر)

(۲-ہ) محنت۔ مشقت جیسے اسنے بڑا ریاض کیا (شاید ریاضت سے خیال کیا ہوگا) +

رِیاض کرکے کھانا - ا - فعل متعدی - محنت - مزدوری کرکے کھانا - قوتِ بازو سے کما کر کھانا +

رِیَاضت ع - اسم مؤنث (۱) رنج کشی - محنت - مشقت - سختی کشش - جفا (۲-ہ) تپسیا - زہد - تپ - نفس کشی - کایا کو کشٹ دینا - جوگ (۳-ہ) مشق - مہارت - ابھیاس (۴-ا) کسرت - ورزش - پہلوانی (۵ ہ) مزدوری - پیشہ وری - دیدہ ریزی +

رِیَاضت کش - ع - ف - صفت - رنج کش - زحمت کش - سختی اُٹھانے والا - محنتی +

رِیَاضی ع - اسم مذکر (محنت کش - جفاکش (۲) مرتاض - زاہد - تپسّی - بیراگی - جوگی - سنیاسی - رشی - منی - اتیت +

رِیَاضی ع - اسم مؤنث - حکمت کے تین علموں میں سے ایک علم کا نام (وہ عقلی علوم جو وجود خارجی میں مادہ کے محتاج ہیں - جیسے مقدار یا عدد جو مادیات میں پائے جاتے ہیں - علم ہندسہ - علم عدد - نجوم - موسیقی مناظر و مرایا - جبر و مقابلہ - جرِ ثقیل - سب ریاضی میں داخل ہیں +

رِیَاضی داں - ع - ف - اسم مذکر - ریاضی جاننے والا +

رِیَائی - ع - اسم مؤنث - مکار - ریاکار - فریبی +

رَیب - ع - اسم مذکر - شک - شبہ - دُبدھا (مگر لفظ لا کے ساتھ اُردو میں بولا جاتا ہے - جیسے - لاریب - بلاشبہ) +

ریت } ہ - اسم مذکر و مؤنث - بالو - سراب - رَل +
ریتا } ریگا - ریگ - دھول + گاد - ریگ و سنگریزۂ دریا +

ریت آنا - ہ - فعل لازم - پیشاب میں ریت نکلنا - گاد نکلنا - پیشاب میں سنگریزوں کا آنا + جو گردوں کا فعل خراب ہو جانیکی علامت ہے -

رِیت - ہ - اسم مؤنث - (۱) رسم رویّہ - قاعدہ - قومی قانون - روش برتاؤ - رواج - معمول - دستور - ضابطہ - طور - طریق جیسے دُنیا کی ریت

گرم حمام کی پہیلی } گھر کا کامت بنایا اک مندرہ چون جہاں سے جالے کے اندر ۔ اسس مندر کی ریت دوانی پھچا دیں آگ اوپر اور بھیں پانی

(۲) شرح لگان - پڑتا ۔ بیوہار - لین دین (۳) پہاڑ میں روپیہ دیکر عورت لینے کو ریت کہتے ہیں +

رِیت - رسم - ہ - اسم مؤنث - (۱) قانون و قاعدہ - طور - طریق (۲-ا × ع) اگرچہ یہ دونوں لفظ ایک ہندی ایک عربی باہم مُرادف ہیں مگر ہم نے ہر ایک خاص رسم ہوگیا ہے جس وقت یہ لفظ عورتوں کی زبان پر آتا ہے تو اس سے خاص رسم مُراد ہوتی ہے جو نکاح کے بعد یا وداع کے وقت دولہا دلہن کے ساتھ برتی جاتی ہے جس میں آرسی مصحف - آنچل ڈالنا جوتی چھپانا - کھانڈ چٹوانا - رتل چھوانا - جوتیوں کا پڑا ہوا کاجل آنکھوں میں لگانا تونے گوایا - مصری کی ڈلیاں چبوانا وغیرہ پیاری باتیں داخل ہیں +

رِیت سے - ہ - تابع فعل حسب دستور - حسب قاعدہ - رواج کے موافق +

رِیت سے باہر - ہ - تابع فعل - خلاف قاعدہ - دستور کے خلاف - ان ریت

رِیتا - ہ - اسم مذکر - دیکھو (ریت بمعنی بالو) +

رِیتا - ہ - صفت (گنوار) (۱) خالی ہتی + سونا + محروم (۲) خالی ہاتھ - بن لئے جیسے جگت سے ریتا چلا +

رِیتلا - یا رِیتل - ا صفت - ریت دار - بھوڑ کا +

رِیتلی - ہ صفت - ریت دار - بھوڑی - بھوڑ - رہڑ اوسر کلر - بنجر - غیر مزروعہ +

رِیتلی زمین ا - اسم مؤنث بھوڑ - وہ زمین جس میں ریت زیادہ ہو - شورہ زار - سوسر زمین - کلر زمین - بنجر زمین - ناقابلِ تردد +

رِیتنا - ہ - فعل متعدی - ریتی سے گھسنا - سوہن کرنا - ریزہ ریزہ کرنا - (۲) کورین یا نا صاف کرنا - رندہ کرنا + جلا کرنا - (۳) رگیدنا - رگڑنا - گھسیٹے لگانا - جیسے پہلوان نے اپنے شاگرد کو خوب ریتا - (۴) ریگمال کرنا +

رِیتی - ہ - اسم مؤنث (۱) سوہن - ریتنے کا اوزار (۲) ریتلی زمین دریا کے کنارے کی ریتلی دھرتی (۳) کبھی فائلر سے بھی مراد ہوتی ہے خرخرہ زار

رِیتیلا - ہ - صفت - بھوڑکا + بھر بھرا + کرکرا - بالوکا - ریگی ریتلا - گرد آمیز +

رِیٹھا - ہ - اسم مذکر (ایک قسم کا درخت اور اُسکے پھل کا نام جس سے اونی ریشمی کپڑے اور بال وغیرہ صاف ہوتے اور اس کے مانند سے کالی کالی

مُسلماں گر بدانستے کہ "بُت" چیست ؟
بدانستے کہ دیں" در بُت پرستی ست ! (رومی)

کیا علامہ سر اقبال کو راونڈ ٹیبل کانفرنس مُنعقدہ "قصرِ سینٹ جیمس" کی سمت قبلہ میں "بَرہند یدکھاہا" کے اعزاز کے علاوہ کبھی اپنی مُشتہرہ ہجرت کی یہ سعادت بھی نصیب ہوئی ہے ؟ ! یا "بندے ماترم" کے مُقابلے میں اُن کا ترانۂ ناآشنائی وطن یہی ہے کہ ؎

پھر کر رہے ہیں عزمِ طوافِ "حریمِ لندن" !
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا !

اقبال جرح فرماتے ہیں کہ "کیوں نہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو محض اک ہمہ گیر معمولی ملت سمجھکر "جاہلِ قوم یا قومیت ابوجہل و ابولہب کو اپنائے رکھا، اور اُن کی دلجوئی کرتے رہے بلکہ کیوں نہ عرب کے سیاسی اُمور میں اُن کے ساتھ قومیتِ وطنی قائم رکھی ، اگر اسلام سے مطلق آزادی مُراد تھی ؟ــــ ممکن ہے اسلام سے مُطلق غلامی مراد ہو ! اور ہر شریف سے شریف غیر مُسلم کا تسمیۂ شاعرِ اسلام" کی زبان میں "ابوجہل و ابولہب" ہی ہو ! لیکن ہم کو تو بجائے اِس کے خدائے اسلام کی یہ "موعظت" آویزۂ گوش ہے کہ " لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم !" پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "جامِ محبت" قلبِ محمدؐ اپنے ہم قوم مُعاندینِ حق کی دلجوئی سے ایسا ہی (نعوذ باللہ) خالی ہو، جیسی کہ اقبال کی مردی "حدیثِ قدسی" ہے ! تاہم ہمارے سامعۂ اسلامی میں اِس "رحمۃ للعالمین" کی تو یہی "قومی دلسوزی" کی نوائے وہاں نوازہ گونج رہی ہے کہ : "اللھم اھد قومی : فانھم لا یعلمون ما یفعلون !" (پروردگا میری قوم پر راہِ ہدایت کھول دے ! اور انھیں مُعاف فرما دے، اِس لئے کہ وہ شرارت و مُعاندت سے یہ حریفانہ کاوشیں اسلام اور داعیٔ اسلام کے خلاف نہیں کر رہے ہیں ، بلکہ وہ جانتے ہی نہیں کہ اُن سے کیا حرکات سرزد ہو رہی ہیں !) ــــ اللہ اکبر ! ؎

کہیں کیا دل کی وُسعت اپنی ہم ۔ اللہ ری وسعت !
اگر نہ آسماں ہوں تیع اک خالِ سُویدا ہو !

آپ سمجھے ! یہ تھی عاشقانہ فِدْوِیت پیغمبرِ عرب کی ، اپنی دشمنِ خدا و رسولؐ "قوم" کے ساتھ ! اِس منقولۂ بالا دُعائے نبوی کی شانِ نزول یہ تھی کہ امرائے طائف نے آپؐ کو "مفتری نبی" کہہ کر آپؐ کو درخورِ خطاب بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا ! اور قبائل کے غنڈوں نے آوازے کسے تھے ۔ بچوں نے تالیاں پیٹی تھیں ! اور بعض اشقیاء نے اِس مجسم پیامِ رحمت پر صحرا کے کتّوں کو بُلکار دیا تھا ! اور ہمراہِ رکابِ نبوت حضرت صدیقِ اکبرؓ ایسے رقیق القلب انسان تک کو اس بےکسی و فضائے بربریت و سَبُعیت سے اک تیز و تند عذابِ آسمانی کا اُسی لمحے نزول ہوتا نظر آتا تھا ! لیکن نہیں ، عشق ریز لسانِ محمدؐ نے فی الفور اِس سارے پُر ہول ماحول کو اپنی محولۂ بالا "شفاعتِ کُبریٰ" سے ٹال دیا ! اللہ اللہ ! ؎

اسد بسمل ہے کس انداز کا ؟ قاتل سے کہتا ہے
تو مشقِ ناز کر ، خونِ دو عالم میری گردن پر !

اقبال اپنے پنجابی دل و دماغ سے قلبِ نبوت کی اِس کائنات پیماپہنائی کو نہیں سمجھ سکتے ! ؎

اور ہے تیرا شعار ، آئینِ ملت اور ہے ! زشت روئی سے تری آئینہ ہے رُسوا ترا !
قیس ہوں پیدا تری محفل میں یہ ممکن نہیں ، تنگ ہے صحرا ترا ، محمل ہے بے لیلیٰ ترا !

تعجب ہے کہ یہ اقبال ہی کے اشعارِ آبدار ہیں ! لیکن ایسی روحِ شعری اقبال کی بغل میں موجود ہے ، اور اُس کو اُس سے مَس تک نہیں ! ؎

چو گُشتم با کہ تو اں گفت کہ او ــــ در کنارِ من و من مہجورم !

شاید اِس رازِ سربستہ کا حل بھی زبانِ محمدؐ نے کیا تھا جبکہ آپؐ نے اک ترجمانِ حقیقت ، لیکن ساتھ ہی مُعاندِ تحریکِ اسلام شاعر کا کلام سُنکر اُس پر یہ تحلیلی "تنقید" کی تھی کہ "آمَنَ لِسَانُہٗ وکَفَرَ قَلْبُہٗ !" ــــ یعنی ؎

"قلبِ او کافر ، زبانش مومن است" !

جنابِ "حکیم الامۃ" (اقبال) کی "الہامی تشخیص" یہ ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ مولانا حسین احمد یا اُن کے دیگر ہم خیالوں کے افکار میں نظریۂ وطنیت ایک معنی میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو قادیانی افکار میں انکارِ خاتمیت ، کا نظریہ !"

اقبال کا طُورِ قلب ماشاء اللہ ساری دنیا کے تاریک توہمات کی نزول گاہ ہے ! اللہ اللہ وہ اپنے ہم وطن "قادیانی متنبی" کا مثیل اک "سید مدنی" میں ڈھونڈتے ہیں ، ــــ بجائے اک "پشتینی برہمنِ لاہوری" کے ! ؎

تھا وہ تو "رشکِ حورِ بہشتی" ہمیں میں میر !
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنی قصور تھا !

اقبال کو اِس "کلوخ اندازی" کا بدلہ بجز اک "دندان شکن سنگ" کے کیرجہ

گوبیاں نکلتی ہیں +

ریجھ - ہ - اسم مؤنث (۱) پت + نہمت + رغبت - چاہت - دُھن - اچھا شوق - خوشی جیسے جو تمہاری رجھ وہی ہماری ریجھ (۲) خو - عادت - خصلات +

بیٹھے بیٹھے روٹھ جانا نسبت اُسکی تہ یہ اور غضب یہ ہے کہ تم نلمنا سکتے ہیں (جرأت)

ریجھ کر - ہ - تابع فعل - خوش ہوکر - رغبت سے - شوق سے - اُمنگ سے +

تلسی اپنے رام کو ریجھ بھجے کے کیجئے + کھیت پڑیں سب اُجیں اُلٹے سُودی بیج (دوہا)

ریجھنا - ہ - فعل لازم (۱) خوش ہونا - مگن ہونا - راضی ہونا - پرسن ہونا - آنند ہونا - خوشنود ہونا - راضی ہونا - جیسے ریجھیں گے تو پھر ی ماریں گے (۲) نہایت مائل ہونا - راغب ہونا - پھیلنا - ڈھلنا جیسے ان کے گانے پر یہ بھی ریجھ گئے +

ریجھنے ہی کے ہے قابل یاں کی ترکیب میر + واہ وا رے چشم وابرو قد و قامت آپ کا (میر)

(۳) گرنا - لٹو ہونا - فریفتہ ہونا - عاشق ہونا - جیسے اسپر کیا دیکھکر ریجھے تھے + دگیت ہتیر پالم ریجھ گئی تم اوڑھو ذ کالی کاملیا +

ریجھتے انکی اداؤں پہ ہیں کیا کیا لیکن + مارے اندیشہ کے گردن نہیں ہلا سکتے ہیں (جرأت)

(۴) نہایت پسند کرنا +

ریچھ - ہ - اسم مذکر - خرس - بھالو +

ریح - ع - اسم مؤنث (۱) ہوا - باد - بایو - پون (۲) - ا - گوز - پاد - ہوائے معدہ - ریاح +

ریحان - ع - اسم مذکر (۱) ایک خوشبوناک پودے کا نام جو تلسی کی قسم میں سے ہے - نازبو - بالنگو (۲) اسم مؤنث ۔ ریحان کے بیج - تخم ریحان مُبہی - مسکن اور مقوی قلب ہے (۳) سبزہ پر ایک خوشبودار گھانس گُل سُرخ کے ماسوا - تمام پھول (۴) ایک قسم کے خط کا نام +

ریخ - ا - اسم مؤنث - دراصل ریکھ (۱) ریکھا - لکیر (۲) مسی کی کالی لکیر جو دانتوں میں پڑجاتی ہے (۳) دانتوں کے بیچ کا گوشت اور لکیر (۴) چول + بنیاد - جڑ - بیخ +

ریختہ - ف - صفت (۱) گرا ہوا - چکیدہ - ٹپکا ہوا + بیساختہ نکلا ہوا - بلا تکلف و بلا تصنع زبان سے نکلا ہوا (۲) پختہ - مضبوط - پکا - چونے گچی کا بنا ہوا - چونے کا بنا ہوا (۴) بکھرا ہوا - منتشر - پریشان - پراگندہ - (۳) اسم مذکر ۔ استرکاری کا مصالحہ - قلعی + پکا مکان - پکی دیوار + پختہ عمارت + ع

یہ ریختہ وہ ہے کہ کوئی ڈھا نہیں سکتا + عارف کہیں دیکھی ہے یہ تعمیر کسی نے (عارف)

(۵) اسم مذکر ۔ زبان اردو کی نظم جو بیساختہ کہی گئی ہو - اردوئے معلے کے اشعار - دہلی کی خاص سیدھی سادھی اردو زبان اور اسکے اشعار

ہماشٔ یہ ریختہ بھی نہیں فارسی سے کم + دیوان سینکڑوں مرے ایران تلک گئے (عارف)

کس کس طرح سے میرنے کاٹا ہے عمر کو + اب آخر آخر آن کے یہ ریختہ کہا (میر)

(بعض لوگ اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ریختہ معماروں کی اصطلاح میں اس مصالحہ کو کہتے ہیں جو مضبوطی کے واسطے چونہ وغیرہ ملاکر بنایا جاتا ہے - چونکہ اردو نظم میں بھی مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لئے ریختہ نام پڑگیا - جرأت نے ایک موقع پر اس معنی میں ریختی بھی باندھا ہے +

کہہ غزل ویسی کہ انداز کی جرأت اب تو + ریختی جیسی کہ اگلی تیری مشہور ہوئی (جرأت)

ریختی - ا - اسم مؤنث ۔ عورتوں کی بولی میں جو نظم کہی جائے - اس کا موجد سعادت یار خان رنگین پہلے تھے اور انشا اللہ خان اپنے کو کہتا ہے ریختی یعنی اسی رنگین کا ایجاد ہے + منہ چڑاتا ہے مُوا ایسا جیا کس واسطے (رنگین)

ریخیں - ا - اسم مؤنث - ریخ کی جمع +

ریخیں ڈھیلی ہونا - ا - فعل لازم (۱) چولیں ڈھیلی ہونا - جوڑ جوڑ ہلجانا - چولیں ہلجانا - تھک جانا - مایوس ہوجانا (۲) لکھنؤ - دہشت یا خوف کے مارے بدحواس اور بے طاقت ہوجانا +

ریداس - ہ - اسم مذکر - چماروں کے ایک فرقہ کا موجد جو بڑا گیانی اور بھگت مشہور تھا +

ریداسی - ہ - صفت - ریداس کا ماننے والا فرقہ +

ریڑھ - ہ - اسم مؤنث - کمر کی درمیانی ہڈی - مہرہائے پشت - صلب - پیٹھ کے فقرے - استخوان پشت جس میں حرام مغز رہتا ہے - یہ ہڈیوں کی اصل سمجھی جاتی ہے +

ریز - ف - اسم مؤنث چہچہاہٹ - نغمہ سنجی - نغمہ سرائی - نواسنجی - مرغان نواسنج کی سخن سرائی +

ریز کرنا - ا - فعل لازم چہکنا - خوشی میں باہم چہچہانا + نازونخرہ کرنا - سخن سرائی کرنا +

ریزش - ف - اسم مؤنث - ناک سے پانی بہنے کا مرض - زکام - سردی - ڈھچر + نزلہ + ٹپکن - ٹپکاؤ +

ریزگاری - ا - اسم مؤنث - خُردہ + روپے کے حصے جیسے دوانی چونی اٹھنی

سے مل سکتا ہے!؟ اس میں کیا شک ہے کہ سر اقبال اور مرزا غلام احمد آنجہانی کے بابہمد گر "خاکِ خمیر" سے بڑھکر اک "روحانی مشارکت" بھی ہے! آخر الذکر نے ایک "دینی شقاق" پیدا کیا، اور اول الذکر نے اک "سیاسی نفاق" ایجاد کیا! ایک کا کارنامہ قادیان کا "بہشتی مقبرہ" ہے، دوسرے کا شاہکار شمالی مغربی ہند کا "پاکستان"! لیکن یہ "بہشت نما قبرستان" اور یہ "چوکا صدقت پاکستان" دونوں "کلیسائے سینٹ پال لندن" ہی کے دو مخفی حجرے ہیں! مرزا صاحب آنجہانی نے، بقول خویش، برطانوی سلطنت کی نعت و منقبت میں اتنا بے پایاں "اعلان نامہ" تیار کیا کہ "پچاس الماریاں" اُس کے بارِ عظیم کی حامل ہیں! اور ماشاءاللہ چشم بد دور حضرت "حسان الہند" نے اُن پنجابی مجاہدین کے سامنے اک "رجز" پڑھا جو جنگِ عظیم میں "یونین جیک" کے نیچے بغداد و بیت المقدس پر پرچمِ اسلام کو پارہ پارہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے! ــــ کیوں نہ ہو! "الجنۃ تحت ظلال السیوف البرطانیۃ"!

لیکن نہیں، حقیقت یہی ہے کہ "مولینا حسین احمد اور اُن کے دیگر ہمخیالوں کے افکار میں نظریۂ وطنیت وہی حیثیت رکھتا ہے جو قادیانی افکار میں "انکارِ خاتمیت" کا نظریہ!"

"باحیا" باش و ہرچہ خواہی گو!

ہم علامہ کے اک "درقول" کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کیا سچ مچ سر اقبال کا یہی خیال ہے کہ اگر مُلکِ عرب آنحضرتؐ کی بعثت کے وقت سیاستہً غلام ہوتا تو آپ قدمِ اول ہی پر حُریتِ عرب کا رایت بلند نہ فرماتے؟! محمد عربی ہی کے اک نہایت مُماثل "اخیٔ طریقۃ" حضرت موسیٰؑ کا اسوۂ حسنہ کیا تھا؟! کیا اُن کی تمامی دینی دعوۃ کا اول کلمۂ طیب "یہی سیاسی اعلان نہ تھا کہ "اُددا اِلیَ · وَاَرسِل مَعَنَا بَنِیٓ اِسرَائیل"! ــــ یہ مطالبہ اگر اک جدید العہد "پولیٹکل مینی فیسٹو" میں منتقل کر دیا جائے تو کیا اُس کا یہ اک آزاد ترجمہ ہو گا "کہ اہلِ مصر اپنے مالک آپ ہیں، نکہ تیرے غلام و رعیت اے فرعون!" یا بالفاظِ دیگر "مصر مصریوں کے لئے ہے!"

خود عرب کی قرنِ اول کی اسلامی تاریخ بھی اُن نظائر سے خالی نہیں، جو چشم بد دور "دیدہ ور" اقبال کو نظر نہیں آتے! قادسیہ کے فیصلہ کن معرکۂ مابین اسلام و زرتشتیت کے لمۂ موت و حیات پر، حضرتِ فاروقِ اعظمؓ کی یہ کیا کوئی "ملحدانہ سیاست"، یا "اسلام فراموشانہ وطنیت"، یا "ملت فروشانہ قومیت" تھی کہ آپ نے قبائلِ عرب کے ایک ایک خیمے میں یہ صلائے عام پہنچائی تھی کہ:-

"آج عرب و عجم ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں! اس لئے اسلامی عَلَم کو عرب کے ایک ایک فرزندِ زمین کی ضرورت ہے! ــــ عام اس سے کہ وہ مسلم ہو یا یہودی، یا عیسائی!"

کیا ہمارا کانگریسی "ترنگا جھنڈا" عہدِ خلافتِ راشدہ کے اِس "مثلث الالوان" پرچمِ اسلام کے نمونے سے کچھ مختلف "ڈیزائن" رکھتا ہے جو عمر ابن الخطابؓ نے کارزارِ قادسیہ میں اُڑایا تھا؟، اور جو اسلام، یہودیت اور مسیحیت کے مختلف مذہبی ریشوں سے مل کر اک غیر شکستنی "حبل المتین" بن گیا تھا!!

پھر مدینے میں ہجرت فرما ہونے کے بعد ہی پیغمبر اسلام نے اِس دار الہجرۃ کے ساکن ــــ اور عملاً حاکم و آمر ــــ یہود کے ساتھ جو خالص و اخص "سیاسی و وطنی میثاق" خود اپنے اقدام پر، کیا تھا وہ ہندوستان کے ہنود کے ساتھ کراچی کانگریس والے "اعلانِ حقوقِ اساسی" سے کیا کچھ زیادہ ہے؟ مدینے کے اِس "اسلامی یہودی معاہدے" کے بُنیادی شرائط یہی تھے کہ (ملخصاً) "باوجود اختلافِ دینی و نزاعِ مذہبی کے ہمارا اپنا مشترک وطن یثرب ہی ہے! پس اُس کی سیاسی حفاظت اور داخلی امن و قانون کی صیانت فریقین کی یکساں غرض و مصلحت ہے، جس کے تحفظ و دمہ کے مشترک محاذ کو ہم اِس دفاعی ائتلاف کا سنگِ بُنیاد بناتے ہیں!"

سُنتِ نبوی کی اِسی روشنی میں فی زمانناً مصر و فلسطین وغیرہ اسلامی ممالک کی اسلامی اکثریت اور عیسائی اقلیت نے بے تکلف "میثاقہائے وطنیت" قائم کر لئے، جن کے زیر سایہ ان ہر دو مُلکوں کے مسیحی باشندوں نے قوم کے مشترک دشمن، برطانوی حکومت کے خلاف، اُس کے مذہباً عیسائی ہونے کے علی الرغم، اپنے مُسلم رفقائے وطن کے دوش بدوش دیسی ہی دادِ شجاعت دی جیسی کہ "سرحدی گاندھی" خان عبد الغفار خاں کے "سُرخپوش خدائی خدمتگاروں" نے کانگریسی عَلَم کے نیچے خدا پرستانہ خدمتِ وطن انجام دے کر اپنی "سُرخپوشی" پر "سُرخروئی" کو بھی مُستزاد کیا:

ز اتفاقِ مگس شہد میشود پیدا!
خدا چہ لذتِ شیریں در اتفاق نہاد؟

ریزگی ف۔ اسم مؤنث (۱) خردہ۔ ریزگاری (۲) چھیچھڑن و کترن + کھرچن قصائی (قصاب) کی چھانٹ +

ریزہ ۔ف۔ اسم مذکر (۱) ٹکڑا۔ پرزہ۔ قطعہ۔ پارچہ (۲-۱) ریزگاری۔ ریزگی خردہ۔ روپے کے حصے (۳-۱) تھان ریشمی کپڑے کا تھان (۴-۱) راج کا لڑکا جسے بڑے راج سے کم مزدوری ملے (۵-۱) پٹھا۔ چھیا + بچکانہ + نوعمر۔ نوچی۔ بچہ (۶-۱) عمدہ اور رشد وال سنو (۷-۱) نہایت حقیر چیز یا جانور۔ جیسے جوں یا پسو یا کھٹمل +

ریزہ ریزہ کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی ٹکڑے ٹکڑے کرنا +

ریزہ ریزہ ہونا ۔ ف۔ فعل لازم ٹکڑے ٹکڑے ہونا + رائی رائی ہونا۔ متفرق اور پاشیدہ ہوجانا +

رئیس ۔ع۔ اسم مذکر (۱) سردار۔ معزز آدمی۔ امیر۔ پیشوا چودھری۔ مقدم۔ مہت جن۔ رئیس دہ۔ فرماں روا۔ نواب۔ راجہ وغیرہ (۲-۱) باشندہ۔ ساکن۔ رہنے والا +

رئیس با اختیار ۔ع۔ اسم مذکر۔ وہ رئیس جسکو گورنمنٹ سے مالی اور ملکی اختیارات ملے ہوے ہوں +

رئیس خود مختار ۔ع۔ اسم مذکر۔ وہ رئیس جو بذات آزاد حکمران ہو + وہ امیر جو کسی سلطنت کے زیر فرمان نہو +

ریس ۔ یا۔ **ریش** ۔ ہ۔ اسم مؤنث پیچ۔ غصہ۔ جوش۔ جنبش +

ریس ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) برابری۔ ہمسری۔ مقابلہ۔ روکشی۔ ہونس۔ ہونسا ہونسی۔ ہچیشی۔ رقابت۔ ہوڑا ہوڑی۔ رشک۔ غبطہ۔ چوٹ۔ مثلاً ریس بھلی ہونس بری جیسے دوہا۔

چند انگست جگ نوے سب ہی لڑا وین سیں + تو دو کوڑی کی کامن کیا کرچاندکی ریس

(۲) حرص۔ ہوس۔ ہوکا +

جاتے ہیں اگر پیر و جوان سیر حرم کو + لے مصحفی جاویں ہیں اس بات کی کیا ریس مصحفی

ریس کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی ہمسری کرنا۔ برابری کا دعوے کرنا۔ دیکھا دیکھی کرنا + حرص کرنا +

انکے گہنے کی کریں کیا ریس پھول + جسکے ہے جیسا کلی گردن میں تاسیں پھول (ذوق)

ریسمان ۔ف۔ اسم مؤنث۔ رسی۔ نیجو۔ ڈوری۔ رسن +

ریش ۔ف۔ اسم مؤنث۔ ڈاڑھی۔ محاسن۔ لحیہ۔ مرد کے چہرے کے بال۔ خط +

ریش بچہ ۔ف۔ اسم مذکر ٹھوڑی سے اوپر کے بال بچی +

ریش قاضی ۔ف۔ع۔ اسم مؤنث (۱) قاضی جی کی ڈاڑھی +

نبرد کہ ایسی ہے بیباک کہ گرے نہ بنے + ریش قاضی میں وہ صہبا کی لگا دے چھینٹ (انشا)

(۲) بھنگ چھاننے کا کپڑا۔ بنگ کی صافی۔ شیر کے کان + پاکباز شراب کے چھاننے کا کپڑا جو صراحی کے منہ پر لگا رہتا ہے۔ شراب کی صافی +

نیا پائی ریش قاضی تو لیا عمامہ مفتی + مزاج ان مے فروشوں کا بھی کیا ہی لاابالی ہے (ناسخ)

ریشا بیل ۔ ا۔ صفت۔ لم ڈھیا۔ دراز ریش۔ بڑی اور لمبی داڑھی والا

ریشخند ۔ف۔ اسم مذکر (قلیل الاستعمال) سخریہ۔ مسخرگی۔ تمسخر۔ ہنسی ٹھٹھا۔

ہوا نہ فائدہ کچھ منع سے واعظ کو + مگر یہی کہ سزاوار ریشخند ہوا۔ (ناظم)

(خندہ کی تین قسمیں ہیں۔ شکر خند۔ ریش خند۔ زہر خند۔ لطف کے وقت کی ہنسی شکر خند۔ مسکراہٹ۔ اور تمسخر کے وقت کی ہنسی ریشخند (ٹھٹھا قہقہ) اور غصہ کے وقت زہر خند (کھسیانی ہنسی) کہلاتی ہے +

ریشم ف۔ ابریشم کا مخفف۔ اسم مذکر (۱) وہ تار جو ریشم کے کیڑوں کے پیٹ میں سے نکلتا ہے + پٹ۔ پتامبر۔ حریر۔ ابریشم۔ قز (۲) نخ خیاطہ

ریشم کی گانٹھ یا گرہ ۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ریشم کی گرہ جو مشکل سے کھلتی ہے عقدۂ دشوار۔ مضبوط گرہ۔ عقدۂ لاینحل +

اٹھتے ہو حیلے سے بندے کے اٹھانے کو عبث
پہلے کیوں منظور تھا صاحب کو بٹھلانا مرا

اب کھلے کیا رشتۂ الفت پڑی ریشم کی گانٹھ
دیکھو کہتا ہوں نہ سمجھو سہل الجھانا مرا (جرأت)

ریشم کے لچھے ۔ ا۔ صفت اول معلوم۔ دوم نہایت ملایم۔ از حد نرم +

ریشمی ۔ ا۔ صفت۔ ریشم کا بنا ہوا۔ پاٹ کا۔ حریری +

ریشہ ۔ف۔ اسم مذکر۔ نس۔ پٹھا۔ عصب + نس۔ رگ + سوت + پھونسڑا +

ریشہ دار ۔ف۔ صفت۔ وہ چیز جس میں سوت سوت سا نکلے۔ رگ دار۔ پھونسڑے دار۔ نس دار جیسے ریشہ دار آم +

ریکھ ۔ یا۔ **ریکھا** ۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) (۱) لکیر۔ تحریر۔ نشان۔ خط

مصر و فلسطین و سرحدِ ہند پر مختلف المذاہب فرزندانِ وطن کی "قومی بنیانِ مرصوص" کے اندر ایک بھی رخنہ پیدا کرنے سے "تاریخِ بشری کی سب سے بڑی تفرقہ پرداز سلطنت" قاصر رہی ہے۔ حالانکہ خاص ہندوستان جنت نشان کے اندر وہ اِتنی کامیاب ہوئی ہے کہ آج اس بدنصیب سرزمین میں ہندو مسلم "مذہبی اقربا" ہم معنی ہو کر رہ گئے ہیں ہندو مسلم سیاسی "مساوات" کے!۔۔۔ وجہ یہی ہے کہ یہاں کی "رائے عامہ" کے راہبر "سبز" ہیں، اور وہاں کے "سرِ کف"! یادش بخیر "سرو" اور "خان بہادروں" کو جن بنگلوں میں "خضرِ راہ" تسلیم کیا جاتا ہو وہاں والوں کی قسمت اگر "چہ" زدہ ہو کر رہ جائے تو کیا ہو؟!

ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو!

ستم ظریفی دیکھئے کہ اسی مصر و شام، فلسطین و عراق کے اندر وطنیت کے ظہور کو اقبال اِن ممالک کی سب سے بڑی بدبختی قرار دیتے ہیں۔ اور اُس پر بُری طرح خون در جگر ہیں! وہ جنگِ عظیم کے دَوران میں ترکی سلطنت کے اِن عرب وِلایات کی بغاوت کی طرف دعوتِ نظر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اُن کو اپنے "وطن دشمن فلسفے" پر گویا عین الیقین حاصل ہو گیا ہے! لیکن اگر علامۂ ممدوح تھوڑی سی حکیمانہ دِقتِ نظر سے کام لیتے تو عثمانی خلافت کے یہ حوادث اک دوسری ہی حقیقت نفز کے شاہدِ عادل نظر آتے! ہم واقعات کی تاریخی ناگزیزی سے گُریز نہیں کر سکتے! تُرکی کے عرب صوبجات کی نام نہاد غداری دراصل "عثمانی سامراج" کا براہِ راست منطقی نتیجہ تھا! عربی بغاوت، اِسلام کی سیاست و حکومت سے کسی روگردانی و سرتابی کے ہم معنی نہ تھی، بجائے اِس کے اُس کا ہدف مُستبد خاندانِ عثمان کی مجرمانہ غلط کاری، فرض فراموشی، اور عرب پامالی تھی! ممکن کیا مُسلّم ہے کہ اِس نقشۂ بساطِ سیاستِ بین الاقوامی سے یورپی شاطروں نے خوب ہی فائدہ اُٹھایا! لیکن یہ سمجھنا بڑی گھامڑ تاریخ فہمی ہوگی کہ اُس کی بانی و مبانی ہی مغربی دسیسہ کاری تھی! البتہ فرنگی عیاری سے اِن ایامِ تاریک کا جو ساکھ منسوب کیا جا سکتا ہے وہ خیر سے ہندوستان کے "فرزندانِ توحید" مسلمان مجاہدین کے وہ "غزوات" تھے جو اُنھوں نے مظلوم تُرک سپاہیوں ۔۔۔ نکہ اصل ظالم عثمانی سُلطان!۔۔۔ کی گردن زنی و خون آشامی سے انجام دئے تھے! اور جس پر نغمۂ سارباں حجاز "الاپنے والے اقبال نے لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے دربارِ گہربار میں اک پیشگی قصیدۂ تہنیتِ فتح پیش کیا تھا!

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند!

کیا ہمارے "حسّانُ الوقت" اور برطانوی شاعرِ قیصریت رُڈیارڈ کپلنگ بالکل ایک دوسرے کے ہم پیشہ

پھر یہ بھی صحیح نہیں کہ عربوں کا دَورانِ جنگِ عظیم کا وہ اقدام کوئی زبوں انجام قسمت آزمائی تھی! عثمانی استبداد کے جوئے کو اُتار پھینکدینے کے بعد عرب علاقے انگریزی اور فرانسیسی انتداب کا طوقِ لعنت اِمکاناً نہ پہن سکتے تھے! اور یہ اپنی یورپی اُستادوں کے پیدا کئے ہوئے مذاقِ وطنیت کے طفیل میں! انگلستان و فرانس نے جو فائدہ نادانستہ عربوں کو پہنچایا تھا وہ اک "مخصوص خدمت" تھی، لیکن جو سیاسی شکار یہ صیادانِ مغرب اِن میدانوں میں کھیلنا چاہتے تھے وہ اک حسرتناک سراب ثابت ہوئے! اور اب جس طرح یہ شکاری بے نیلِ مرام اپنی شکارگاہوں سے ایک ایک کر کے رُخصت ہو رہے وہ اِس حقیقت کا اک مصداق ہے کہ ؎

دمید دانہ و بالید و آنگہ خرمن شد
در انتظارِ ہما دام چید نم بنگر!

عربی تاریخ کے اِس ماضیٔ قریب کی یہ مثالی حقیقت اِس قدر وطنیت کے خلاف استعمال نہیں کی جا سکتی جس قدر کہ وطنیت کی حمایت میں! اس کا عیاں تاریخی سبق یہی ہے کہ جب ایک دفعہ جذبۂ وطنیت بیدار ہو جاتا ہے تو پھر تمام پردہائے فریب چاک ہو جاتے ہیں، اور قوم بجز آزادیٔ کامل کے کسی طفل تسلی سے مطمئن نہیں ہو سکتی! ع

درد مندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست!

عربی خطوں پر مغربی "انتداب" کا دَور بھی اک حکمتِ فطرت اپنے اندر مضمر رکھتا تھا! عرب وطنیۃ کا بادہ ابھی قدرے خام تھا! "مینڈیٹ" کے عہدِ جبر و قہر نے اس بادۂ خام کو "مئے دو آتشہ" میں تبدیل کر دیا! اور یورپین سرپرستی و سیادت بالائی کی "مینائے نازک" کو خمیر پذیرِ "تُندیٔ صہبا" نے بالآخر پگھلا ڈالا! ع

خام بُدم، پختہ شدم، سوختم!

خود تُرکوں کے حق میں بھی یہ ساری عرب تحریک مُبارک ثابت ہوئی! وہ "سامراج" کی لعنت سے نجات پا گئے! اور اسی برکت کا نتیجۂ مابعد یہ ہوا کہ اُن کی اصلی مرز بوم اناطولیہ میں اک خالص جمہوری حکومت قائم ہو سکی! خود بالغ نظر تُرک مدبرین نے اس مصلحت پر ثابت قدمانہ اصرار کیا! لاسین کانفرنس میں جس طرح وہ خالص تُرکی علاقوں کی ایک ایک انچ زمین پر صلح کی اس بزم

دھاری (۲) سرنوشت خطِ تقدیر۔ قسمت کا لکھا۔ للاٹ + تقدیر۔
جاگ۔ بخت۔ بہرالبد۔ نصیب۔ رتی +

ریکھ بھیگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (پورب ہندو) مسیں بھیگنا (رخساروں پر سبزہ کا آغاز ہونا +

ریکھا گنت۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) تحریر اقلیدس +

ریگ۔ ف۔ اسم مونث۔ ریت۔ بالو۔ دریا کا ریتا۔ ریتا۔ رینکا + سراب +
جگہ شیخ کچھ پایا سب یکس شیریں شمایل کی + جو شربت آب رہا ہے تو شکر ریگ ساحل کی (ذہیر)

ریگِ رواں۔ ف۔ صفت۔ اڑنے والا ریت + جو ربالو +

ریگ ماہی۔ ف۔ اسم مونث۔ ریت کی مچھلی۔ سقنقور (حشرات الارض میں سے یک جانور کا نام جو گوہ یا ظاہر سانڈے کی مانند ہوتی اور قوت باہ کے واسطے نہایت مفید خیال کی جاتی ہے۔ عرب کے ریگستان میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

ریگستان۔ ف۔ اسم مذکر۔ بھوڑ۔ ریت کا ملک +

ریل۔ انگلش (RAIL) اسم مذکر۔ (۱) لوہے کی پٹری جس پر ریل گاڑی چلتی ہے۔ لوہے کی سڑک۔ آہنی سڑک (۲) ریل گاڑی۔ دخانی گاڑی +

ریل۔ انگلش (REEL) اسم مذکر۔ چرخی جس پر سوت یا تاگے لپٹے ہوئے ہوں۔ پھیک +

ریلا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) رو۔ پانی کا چڑھاؤ۔ طغیانی۔ طوفانِ آب۔ سیلاب۔ جوار بھاٹا (۲) دھکا۔ ٹھیلا۔ ہل چل (۳) دھار۔ جیسے موت کے ریلے میں بہانا چیونٹی کو موت کا ریلا بہت ہے +

ریل پیل۔ ہ۔ اسم مونث (۱) دھکا پیل۔ دھکم دھکا (۲) بہتات۔ افراط۔ کثرت۔ زیادتی + انبوہ + بھرمار جیسے آجکل تو آموں کی ریل پیل ہے +

ریل پیل کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ڈھیر لگانا۔ انبار لگانا۔ کثرت سے بہم پہنچانا +

ریل پیل ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی چیز کی کثرت اور افراط ہونا۔ بہتات ہونا۔

ریلنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ٹھیلنا۔ دھکیلنا۔ پیلنا۔ سرکانا۔ چلانا۔ ریلا دینا + دوڑانا۔ دھکا دینا۔ ٹھونا۔ دھکا پیل کرنا +

ریلوے۔ انگلش (RAILWAY) اسم مونث۔ ریل کی سڑک +

ریم۔ ف۔ اسم مونث۔ راد۔ پیپ۔ پکا ہوا مواد۔ مالخ۔ بیاد۔ مادۂ کثیف۔ زرد آب +

ریمی بواسیر۔ ف + ع۔ اسم مونث۔ وہ بواسیر جس میں سفید مواد یا پیپ آتی ہے۔ نواسیر

رین۔ ہ۔ اسم مونث (ہندو) رات۔ راتری۔ شب۔ نس۔ نیل +

رین بسیرا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) رات کاٹنا۔ شب باشی +

رین گنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (گیت میں) رات گزارنا۔ رات ضایع کرنا۔ رات کھونا +

ریں ریں۔ ہ۔ اسم مونث۔ رُوں رُوں بچوں کے رونے کی آواز۔ سارنگی کی آواز +

رینٹ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ نک۔ ناک کا سفید لیس دار مادہ۔ ناک کی غلاظت۔ آب بینی۔ مخاط +

رینٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ رنگو۔ بڑا اسلسا۔ لیسوا۔ لسوڑا۔ سپستان +

رینڈھنا۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) رانڈھنا۔ پکانا۔ کھانا پکانا تیار کرنا +

رینڈی۔ ہ۔ اسم مونث۔ بکری۔ سینڈہ۔ چھوٹا سا تر بزہ یا پھوٹ جیسے کچی رینڈی۔ دستر خوان کا طرہ +

رینڈی۔ ہ۔ اسم مونث۔ پورب۔ دیکھو رنڈی +

رینکا۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) دریا کا ریتا +

رینکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ گدھے کا بولنا۔ سینچو سینچو کرنا۔ گدھے کی بولی بولنا۔ چلانا

رینگ۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک قسم کا باریک کپڑا۔ ایک تنزیب تنشیم یا بیکہری

رینگنے کیڑے۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) چلتے ہوئے کیڑے جیسے بنئے کیڑے۔ جیسے سوت کے تنلگے رینگتے ہوئے کیڑے معلوم ہوتے ہیں (۲) ننھے بچے دودھ پیتے بچے +

رینگٹا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گدھے کا بچہ۔ جانور کا دبلا پتلا چھوٹا بچہ +

رینگنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) کیڑوں کا چلنا۔ جوؤں کا چلنا۔ چیونٹی کا چلنا (۲) آہستہ چلنا جوں کی چال چلنا۔ مری چال چلنا۔ گھٹنا۔ گھسٹ گھسٹ کر چلنا +

رینگنی۔ ہ۔ اسم مونث۔ پورب۔ عرق النسا۔ ایک درد کا نام جو پنڈوں سے اٹھکر ٹخنوں تک پہنچتا ہے +

رینی۔ ہ۔ اسم مونث۔ کسم کو کپڑے میں رکھکر پانی کے ذریعہ رنگ چھانے کو رینی کہتے ہیں
دیکھئے اُسکا رخ رنگین تو ایسا ہو خجل + رنگ رینی کی طرح ٹپکے گلِ شاداب کا (جر)
نوکِ مژہ سے خون کی رینی مجھکو بھی ٹپکا دے دو (جرأت)
(۲) لکھنؤ۔ وہ سدھایا ہوا بندر جو راتوں کو بولتا ہے +

رینی بلبل۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ ہزار داستان جو رات بھر بولے۔ تمام رات چہچہانے والا گلدم + بلبلِ شب آہنگ +
نالاں ہے [illegible] رات بھر دل اُس کی انجمن میں کیا ہوتا ہے رینی بلبل مرا چمن میں (خلیل)

کو "رزم" بنا دیتے تھے، اسی طرح عربی النسل خطّوں کے ایک ایک بچّے سے بیزاری اُن کی پالیسی کی دوسری خصوصیتِ خاصہ تھی: وہ خطرناک اور بمحل و منتفی المیعاد عثمانی خلافت اور عربی ممالک ہر دو سے دستبرداری، ایک ہی حکمتِ سیاسی کے دو لازم و ملزوم عناصر جانتے تھے! وہ اب خلافتِ عظمیٰ کے "زر دادن و درد سر خریدن" کے "مقدس خبط" کو قطعاً اک قصۂ ماضی بنا دینے کا عزم بالجزم کر چکے تھے: ع

مرا بخیر تو اُمید نیست شر مرساں!

دوسری طرف اِس کا رَدِّ عمل بھی عین حسبِ مُراد تھا! عرب لوگ، تُرکی منصوبوں سے تمام و کمال مطمئن و آئین ہو گئے! اُنھوں نے اپنی تمامتر توجہ مغرب کے نوزائیدہ اِستعمار و استبداد پر "تیزن" بولنے پر مرکوز کر دی! تُرکانِ کمال کی اخلاقی ہمدردی اُن کی پشت پناہ بنی، اور یہ جدید بندِ غلامی جلد پارہ پارہ ہو گیا! ع

من و ساقی بہم سازیم و بُنیادش بر اندازیم!

تُرکوں کے لئے عرب امداد اِس سے زیادہ سرگرمانہ تھی۔ ابتدائی باہمی صلح و صفائی کے بعد ہی عربوں نے تُرکانِ انگورہ کی کشش کو محسوس کرنا شروع کر دیا تھا! چنانچہ یہ تُرکی یونانی کشمکش کے دَورِ اوّل کی بات ہے کہ عرب مجاہدین نے سرحدِ اناطولیہ کو عبور کیا اور عسکی شہر و سکاریہ کے زہرہ گداز معرکوں میں یونانی دراندازوں کے خلاف اپنے تُرک بھائیوں کے عناں بعناں لڑے، اور وہ جاں نواز منظر تازہ ہو گیا کہ ع

آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک!

یہ وہی عرب تھے جنھوں نے جنگِ عظیم کے لمحۂ نازک پر تُرکوں کو "ہذا فراق بینی و بینک" کا پیامِ وداع سُنایا تھا! "وطنیت" کے دَور کے دو طرفہ آغاز کے ساتھ ہی، قیصریّہ پرستانہ خلافتِ عثمانی کے عہدِ زبوں کے تُرکوں اور عربوں کے درمیان، اک "تجدیدِ اخوت" ظہور میں آگئی! ؎

ہو رازِ دل نہ یارسے پوشیدہ یار کا
پردہ جو درمیاں تھا دل کے غُبار کا!

الغرض جو شے اک مُستقل و مسلسل آیۂ رحمت تھی، علامۂ اقبال اُس کو اک "ملت سوز لعنت" فرماتے ہیں! ع

حیران ہوں کہ شاعرِ قرآں کو کیا ہوا!

اور ابھی اِن سارے گلہائے نعمت کا گُلِ سرسبد باقی ہے! یہ خاص، بلاشرکتِ غیرے "عہدِ وطنیت" کی سعادتِ عظمیٰ ہے کہ مغربی و وسطی ایشیا کی مبنی بر وطن و وابستۂ قوم ریاستوں کا اک سیاسی ائتلاف —— عملاً اک اسلامی مجلسِ اقوام —— معرضِ ظہور میں آ رہی ہے: اور کس کی صدارت میں؟ "ناسخِ خلافت"، وطن پرست، دلدادۂ الحاد و تفریخِ مصطفےٰ کمال کی صدارت میں!

خلافتِ عثمانی کے سارے طویل قرون میں ہم اخوّتِ اسلامی کے اِن نادر مناظر کو ترستے ہی رہے! اور اب اُن سے آنکھیں شاد کام بھی ہوئیں تو کہاں؟ "دَورِ وطنیت کے کلجگ" میں!

آبِ حیات درتۂ ظلمات یافتیم!

الغرض محبوبِ وطن، اور اُس کی محبوب تر سیاسیات ایسی چیز نہ تھی جو شعرا کی غلط تعبیری اور تبرّی طرازی سے مردود و متروک ہو جاتی! رُوحِ انسان کے صانعِ سامعہ سنے اِن توہم کوش بدپال سرائیوں کو اپنے ایوان میں باریاب کرنے سے اِنکار کر دیا! بجائے اس کے اُس نے وطن نوازی ہی کی "زبانِ خلق" میں "نقارۂ خدا" سُنا، اور اِس جرس کارواں کی مسلسل تال پر قدم زن ہوتی ہوئی منزلِ مقصود سے ہم کنار ہو گئی: ؎

توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دوریٔ جنت سے روتی چشمِ آدم کب تلک!

اور مستقبل بھی "وطن" ہی کے ہاتھ میں ہے! اک "بین الاقوامی عالمی ریاست" کا جو مطلوب نصب العین ہے اُس کا پیش خیمہ بھی وطنیت ہی بننے والی ہے، اور عملاً اُس کی سڑک صاف کر رہی ہے! جو چیز ملعون و مہلک ہے وہ "سامراج" ہے، نہ کہ "سوراج"! اقبال برسوں سے جس چیز سے ڈرتے رہے ہیں اپنے اِس "ہَوّے" کو آج تک پہچانتے تک نہیں! شاید اُن کی "وحشت" نے اُنھیں اِس "شناخت" کا موقع ہی نہیں دیا! جس طرح مخلصانہ فرقہ پرستی بُری نہیں، اور اِس قسم کی مختلف فرقہ پرستیوں کی واقعی شکایات و مطالبات کی رفع داد و ہمسایگی سے ہم اک مضبوط و مربوط قومیت ڈھال سکتے ہیں۔ (بشرطیکہ نمائشی فرقہ نوازی کے نقاب کے نیچے "خود پرستی" کے مکروہ خط و خال نہ ہوں!) اسی طرح مخلصانہ قوم پرستیوں کے اطمینان یافتہ ستونوں سے مجوزہ "عالمگیر ریاستِ انسان" کا قصر بھی تعمیر کیا جا سکتا ہے! ——

رینی ٹپکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ کسوم سے رنگ نکلنا ۔ رنگ رِستا ۔

رینی چڑھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ بھیگے ہوئے کسوم کو رنگ نکالنے کے واسطے کپڑے میں رکھکر لٹکانا ۔ رنگ نکالنا ۔

رینی چڑھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) رنگ چڑھنا ۔ کسوم کا رنگ کے واسطے لٹکایا جانا (۲) ۔ (بازاری) ماہواری حیض آنا ۔ حائضہ ہونا ۔

رے واؤ زبر رَو ہو ۔ ا ۔ محاورہ ۔ چل دور ہو ۔ کھاؤ ۔ رخصت ہوا ہو ۔ اُڑنچھو ہو ۔

کہہ بیٹھے صاف اُس سے یہ دل جس پہ آ گیا ہو ۔ رے واؤ زبر رو ہو اُڑنچھو ہو ہوا ہو (نشا)

رِیوَڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ بکریوں کا گلہ ۔ رمہ ۔ بکریوں کا غول ۔

رِیوڑی ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو گنتوں پہ تل جمانے سے بنتی ہے ۔ وہ شیرینی جو شکر کا قوام پکا کر چھوٹے چھوٹے قرصوں کی شکل پر بنا کر اوپر سے تل لگا دیتے ہیں ۔

ریوڑی کے پھیر میں آنا ۔ یا ۔ پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ کسی لالچ یا دھوکے کے سبب مصیبت میں گرفتار ہونا ۔ آفت میں پھنسنا ۔ مبتلائے بلا ہونا ۔ گردش میں آنا ۔

اے شکر لب یہ تل کو دیکھکر میں کیا کہوں ۔ آ گیا بیٹھے بٹھائے ریوڑی کے پھیر میں (مولف)

ریوڑی کے پھیر میں گنتا سی مر جان ۔ حلوائی نے ارمان تو تل بھر نہ نکالا (جان صاحب)

(جب کسی جگہ کچھ ہم عمر جمع ہو جاتے ہیں تو اکثر تفنن طبع کے واسطے ایسے ایسے کھیل نکالتے اور شرطیں لگاتے ہیں کہ جس سے کوئی یار اسے سہل سمجھ کر دھوکے میں آ گئے اور پیچھے پچتائے چنانچہ بعض اوقات یہ بھی شرط بدتے ہیں کہ بھلا دوست تم اسطرح کتنی ریوڑیاں کھا سکتے ہو کہ ہر ایک ریوڑی کا دوچند کرتے چلے جاؤ ۔ فرض کرو کہ ایک شخص نے اپنے نزدیک بظاہر نہایت آسان سمجھ کر یہ شرط بدلی کہ میں دس ریوڑیاں کھا جاؤنگا اور جب اس کا سلسلہ اسطرح پر پھیلا کہ ایک کا دوچند دو اور دو کا دوچند چار اور چار کا دوچند آٹھ اور آٹھ کا دوچند سولہ ۔ تو ان ریوڑیوں کی گنتی ایک ہزار اٹھائیس ہو گئیں ۔ اب وہ حیران ہوا کہ الٰہی میں کس غضب میں پھنس گیا اگر کھاتا ہوں تو کھاتے کھاتے منہ بھی تھکتا ہے اور ریوڑی بھی نہیں ہوتیں اور جو انکار کرتا ہوں تو شرط ہارتا ہوں بہر حال دونوں طرح خرابی ہے غرض اسطرح سے وہ پیچ و تاب میں آ جاتا ہے ۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ تم اسطرح کتنی ریوڑیاں کھا سکتے ہو کہ ایک ہاتھ کی انگلی ہلاتے جاؤ اور دوسرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ چونکہ ایک وقت میں دو کاموں کا ہونا محال ہے اس سبب سے جو اقرار کر لیتا ہے دھار رہتا ہے اور نہایت پچتاتا ہے پس اس تمام تقریر سے

معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا ۔ انا رمغان دہلی)

رِیوَند ۔ یا ۔ رِیوَند چینی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ ایک دست آور دوا کا نام ہے عربی میں راوند کہتے ہیں مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے ۔

رِیَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ شش ۔ پھیپھڑا ۔

رِیَہ ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی شورہ مٹی ۔ شوردار ریتا جو اکثر شکر صاف کرنے اور کپڑا دھونے اور صابون بنانے کے کام آتا ہے ۔ بلکہ دغا باز تنباکو فروش تنباکو میں وزن اور تیزی بڑھانے کی غرض سے بھی آمیز کرتے ہیں ۔

رِیہُوہ ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی کالے پروں کی مچھلی جس میں صرف ایک کانٹا ہوتا ہے اور اسے روہو بھی کہتے ہیں ۔

ڑ

ڑ ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ ہندی اور اُردو زبان کا پندرھواں حرف جو اپنی ثقالت کے باعث کسی لفظ کے شروع میں نہیں آتا مگر فی زمانہ حرف ڈ کے نیچے نقطہ لگا دینے سے بھی ڑ پڑھا جاتا ہے ۔

ز

ز ۔ ع ۔ اسم مونث (۱) عربی کا گیارھواں فارسی کا تیرھواں اُردو کا سولھواں حرف جسے زائے معجمہ ۔ زائے منقوط ۔ زائے ہوز کہتے ہیں (۲) حساب جمل میں اسکے سات عدد ہیں (۳) یہ حرف سنسکرت یا ہندی میں اپنے خاص تلفظ کے ساتھ نہیں پایا جاتا البتہ انگریزی میں زیڈ Z کی آواز اس سے ملتی ہوئی ہے ہندی والے اسکی بجائے جا ج کا استعمال کرتے ہیں (۴) فارسی نظم میں از کا اختصار ہے جیسے زیں بجائے ازیں (۵) یہ حرف کبھی جیم عربی کبھی جیم فارسی کبھی سین مہملہ کبھی شین معجمہ کبھی ضاد معجمہ کبھی دال کبھی کاف تازی کبھی ہائے ہوز کبھی یائے تحتانی سے بدلتا اور بعض موقع پر زاید بھی آتا ہے ۔

زا ۔ ف ۔ اسم مفعول (۱) زائیدہ ۔ پیدا شدہ ۔ جنا ہوا جیسے میرزا (۲) اسم فاعل ۔ زائندہ جیسے فتنہ زا مگر مرکب ہو کر ان معنوں میں آتا ہے جیسے (مصرعہ) تیری سی آنکھ دیکھی نہیں فتنہ زا کہیں ۔

ہزاروں فتنے اُٹھائے جدھر کو جا نکلے ۔ جہان میں تم ہو عجب فتنہ زا سنو تو سہی (مولف)

زاد ۔ یا ۔ زادہ ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) جنا ۔ جنا ہوا ۔ زائیدہ جیسے آدمزاد ۔ پیرزادہ ۔ شہزادہ ۔ حرامزادہ وغیرہ (۲) توشہ ۔ خرچ راہ ۔ (اس صورت میں عربی ہے) ۔

زاد بوم ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ جنم بھوم ۔ جنم استھان ۔ مسقط الراس ۔ جائے پیدائش ۔ وہ جگہ جہاں نال گڑا ہو ۔ وطن ۔ اپنا دیس ۔

زاد راہ ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ توشہ ۔ راہ خرچ ۔ خرچ راہ ۔

زادی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ جنی ۔ جنی ہوئی جیسے شہزادی ۔ بندہ زادی وغیرہ ۔

بشرطیکہ اِن ارکانِ عمارتِ عالم میں نہ جاپان کی طرح کا کوئی رہزن عنصر ہو، نہ انگلستان کی قسم کا کوئی سنگِ راہ؛

غاصب قیصریتوں سے محروم وطنیتیں ٹکرا ٹکرا کر، اوّل الذکر کی زندگیوں کو برابر دشوار بناتی رہیں گی، تاآنکہ وہ مساوی و معتدل، مرنج و مرنجان قسم کی وطنیتوں کی سطحِ مستوی پر آکر، اور پسماندہ وطنیتوں کو ذرا اُبھار کر عرصۂ عالم میں اک صالح المزاج اور قائم الطبیعت عالمی ریاست کے قیام کے لئے زمین ہموار کردیں، اور اِس مضطرب اور پُرکرب دُنیا کو یہ شادیانہ گانے کا موقع بخشیں کہ ؎

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید

(کشاف)

عشق کہ صد عیب نظر آ رہا ہے
اک قلب تپاں میں نظر آ رہا ہے
گر ڈالی ہے جب خاک کے ذروں پہ نظر
ہر ذرے میں خورشید نظر آ رہا ہے

بسمل سعیدی ٹونکی

مژدہ ہو بہشت کے سزاواروں کو
اللہ کی رحمت کے پرستاروں کو
دوزخ کو تو مے خوار پیے جاتے ہیں
اب کون جلائے گا گنہگاروں کو

بسمل سعیدی ٹونکی

حسرت ہی ہماری کوئی نہ جی سے نکلی
راحت بھی ملی ہے حق میں مصیبت نکلی
بیٹھا تھا میں دولت کی توقع پہ غلط ہم
خود وقت کی قسمت آج پہ دولت نکلی

اعجاز حیدرآبادی

وہ شام ہے صبح کی سحر خیزی
تاریکی و نور کی دو رنگ آمیزی
پیغامِ ہزار زندگی و مستی ہے
ہر سے کی لہک، لگاوٹوں کی تیزی

اثر سندی

زار

زار - ف - اسمِ مذکر (۱) جگہ - مکان - مقام - ٹھاؤں جیسے سبزہ زار گلزار
بازار - (۲) افراط - بہتات - کثرت - ڈھیر جیسے کارزار یعنے جنگ (جو
بہت سے کاموں کا محل اور موقعہ ہے) وغیرہ - (۳) نالہ و فریاد چنانچہ
زاری اسی سے نکلا ہے (۴) لاغر - ضعیف - نحیف - مگر اِس معنے
میں نزار یا نحیف کے ساتھ آتا ہے جیسے زار و نزار نحیف و زار (۵)
نالاں - گریہ کناں - ذلیل و خوار - رُسوا - جیسے عاشقِ زار (۶) روس
شہنشاہِ روس کا خطاب ✦

زار زار - یا زار و قطار رونا - ل - فعلِ لازم - آٹھ آٹھ آنسو رونا -
کثرت سے رونا - بہت رونا - رونے کا تار باندھ دینا ✦ ~
گلے لگ کے رونے لگے زار زار کیا اپنے تن من کو اُس پر نثار (میر حسن)
روتا ہے تجھ بغیر دلِ زار زار زار اور کھینچتا ہے آہ شرر بار بار بار (داغ)
روتا ہے میرے غم میں جو وہ آج زار زار چشمِ سیاہ کم نہیں ابرِ سیاہ سے (ناسخ)

زار و نزار - ف - صفت - دُبلا - پتلا - نحیف و نزار - ضعیف و نحیف
کم زور - کم طاقت - ناتواں - لاغر ✦

زاری - ف - اسمِ مؤنث (۱) گریہ - رونا پیٹنا - نالہ (۲) - ل - عجز و نیاز ✦

زاغ - ف - اسمِ مذکر - (۱) کاگ - کوا - کلاغ - غُراب - ~
کیسے جو خالِ صنم سے ہمارے ہمچشمی تو ہیں ہی جائے مقرر وہ زاغ تھم کا (ظفر)
(۲) کمان کے گوشہ کی نوک ✦ گوشۂ کمان جو سیاہ سینگ کا کمان کے
گوشوں کی دونوں طرف لگاتے ہیں - مگر کمان سے علیحدہ اِن معنی میں نہیں آتا ~
خالِ ابرُوئے یار کا کتنا شرہ کے پاس ہے خوف زخمِ تیر کا زاغِ کمان رکھتا نہیں (صبا)
(۳) موسیقی کے ایک راگ کا نام ✦

زاغِ آبی - ف - اسمِ مذکر - جل کوّا ✦ ہن ڈُبّی - ایک قسم کا آبی پرند جو اکثر
مچھلیاں پکڑا کرتا اور پانی کے اندر سے غوطہ لگا کر اِس طرح اُٹھتا ہے
کہ ایک بُوند بھی اُس کے جسم پر نہیں معلوم ہوتی ✦

زاغ کمان - ف - اسمِ مذکر - دیکھو (زاغ) ✦

زال - ف - صفت (۱) بُوڑھا - پیر - سفید بالوں والا ✦ پیرِ فرتُوت - بُڈھا -
پھونس (۲) - اسمِ مذکر - سام بن نریمان کا بیٹا جو رستم پہلوان کا باپ تھا چونکہ
پیدائش کے وقت زال کے بال سفید تھے - اِس وجہ سے اُس کے باپ نے
منحوس سمجھ کر کوہِ البرز کے دامن میں ڈلوا دیا - چنانچہ سیمرغ نے اُسے وہاں
پالا اور سام کو خواب ہوا کہ تیرا بیٹا خوش و خرّم - زندہ سلامت موجود ہے

زاہ

تو نے تو خدا کا خوف نہ کر کے جنگل میں ڈالدیا - مگر پروردگارِ عالم نے
ایک جانور سے اُسے پلوا دیا - سام البرز گیا اور سیمرغ نے وہ لڑکا اُس
کے حوالہ کر دیا اور چند پر عنایت کیئے کہ جب ضرورت پڑے اِنکو جلانا
میں فوراً چلا آؤنگا - بادشاہ نے اُسکا زائچہ دیکھکر زابل کا حاکم بنا دیا -
بعض لوگوں کا بیان ہے وہ پرند نہ تھا بلکہ سیمرغ نامی ایک حکیم یا عارف
باللہ تھا جسنے زال کی پرورش کی ✦ (۳) بڑھیا عورت - بڑھیا پھونس ✦

زانُو - ف - اسمِ مذکر - جانگھ - آسن گھٹنا - گوڈا ✦ ران ✦ پہلُو جیسے زانو بدلنا
زانو پر زانو وغیرہ ✦

زانو پوش - ف - اسمِ مذکر - وہ کپڑا جو امیر لوگ کھانا کھاتے وقت گھٹنوں
پر ڈال لیتے ہیں تاکہ جو کچھ مُنہ سے گرے اُسی پر رہے ✦

زانو پیٹنا - ل - فعلِ متعدی - افسوس یا حالتِ ماتم و رنج و الم کا ظاہر کرنا ~
مشغلہ تھا یہ شبِ ہجر میں رو رو اپنا سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا (رند)
اگرچہ وصل کی شب گزری پر اُن کو نہ کاٹنے لگے تو یاد ہاتھ اپنے زانو کو (جرأت)

زانو جمانا - ل - فعلِ متعدی - پیڑی جمانا - آسن جمانا - گھوڑے پر جم کر بیٹھنا ✦

زانی - ع - اسمِ مذکر - زناکار مرد - چھنلا - حرام کار مرد - فاجر - فاسق - بدراہ ✦

زانیہ - ع - اسمِ مؤنث - زناکار عورت - چھنال ✦

زاوِیَہ - ع - اسمِ مذکر - کونا - گوشہ - کھونٹ - مُخالف سمتوں سے دو مستقیم خطوں
کے ایک نقطہ پر ملنے سے جو کونہ پیدا ہوا اُسے زاویہ کہتے ہیں (اقلیدس میں
زاویہ کی مشہور قسمیں یہ ہیں زاویۂ مُسَطّحَہ جو دو مستقیم خطوں کے ایک نقطہ پر ملنے
سے پیدا ہو بشرطیکہ وہ دونوں خطوط مل کر ایک مستقیم خط نہ ہو جائیں - زاویۂ
مُسْتَقِیْمُ الْخَطَّیْن جو سطحِ مستوی پر دو خط کے ملنے سے پیدا ہو - زاویہ قائمہ
وہ جو ایک خطِ مستقیم پر دوسرا خطِ مستقیم اسطرح واقع ہونے سے کہ اُس خط کے
دونوں جانب برابر کے زاویے پیدا ہوں ظہور میں آئے - یہ ہر ایک قائمہ کہلائیگا
زاویۂ مُنْفَرِجَہ یعنی فراخ کونہ جو قائمہ سے بڑا ہو - زاویۂ حَادَّہ یعنی تنگ کونہ
جو قائمہ سے چھوٹا ہو) ✦

زاہد - ع - اسمِ مذکر - زہد اور محنت کرنے والا - مُرتاض - ریاضت کش - تپشئی
پریشی کی تپشیا میں کشٹ اُٹھانے والا - عابد - راہب - سنیاسی - دنیا کی رغبت
اور خواہش چھوڑ دینے والا - کایا کو کشٹ دینے والا - پرہیزگار ✦ ~
زاہد گمراہ کے کس طرح میں ہمراہ ہوں وہ کہے اللہ ہو اور میں کہوں اللہ ہوں (ذوق)
زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں کیا ڈیڑھ چُلّو پانی سے ایمان بہ گیا (غالب)

مزدور کی جوانی

سری نگر (کشمیر) کی ڈل پر ایک تاثر

وادیٔ کشمیر اور پھر ڈل پہ یہ ہنگامِ شام
کشورِ تنویر میں ہے ظلمتوں کا اہتمام

ساتگینوں میں نسیمِ شام کے ہے رُوحِ گُل
ہے شمیمِ جانفزا اک بادۂ بے ظرف وجام

چھن رہا ہے آنچلوں سے ابر کے ریگِ سیاہ
پڑ گیا دھیما حسیں موجوں کا بے پروا اخرام

ہیں رواں ہر چار سو تاریکیوں کے قافلے
پاسباں بن بن کے سناٹے ہیں مصروفِ خرام

بارے تاریکیوں کے دب رہی ہے روشنی
کھُل رہی ہے نوعروسِ شب کی زلفِ مشک فام

جُھک گئیں جلوؤں کی پلکیں رُک گئی نبضِ شفق
پڑ گئی محرابِ مغرب پر ردائے تیرہ فام

یہ ہجومِ کوہ یہ سمٹی ہوئی راتوں کے ڈھیر
رُک گئے ہوں جیسے نیلی آندھیوں کے اژدہام

بھاری بھاری تیرگی ہے ہلکی ہلکی روشنی
پھیکے پھیکے سے چمن ہیں مہکا مہکا سا مشام

وقت کے عارض پہ وہ نمکینیاں ہیں الاماں
ہر کنول کا پھول ہے گویا چراغِ بزمِ شام

سو چکے ہیں پتھروں کے بستروں پر زمزمے
نطق کی بستی میں ہے لب بستگی کا اہتمام

یہ شکارے، سانولے خوابوں کی رنگیں کشتیاں
نیم بیداری کے دھارے پر ہیں سرگرمِ خرام

زبا

کہتا ہے باغ میں ہر گل زبانِ حال سے ٭ مبتلائے خارِ غم رہتا ہے جو زردار ہے (ناسخ)

زبان دابنا - ف۔ فعل متعدی۔ عو۔ زبان پکڑنا۔ بولنے یا بات کرنے سے روکنا۔ ڈانٹنا۔ منع کرنا۔ روکنا ٭

زباں داں - ف۔ اسم مذکر۔ کسی زبان کا ماہر۔ واقفِ زبان۔ کسی زبان کو بخوبی جاننے والا ٭ فاضل۔ عالم ٭ شاعر۔ کبیشر۔ کبتا ٭ فصیح۔ بلیغ۔ بہت سی زبانیں جاننے والا ٭

زباں دانی - ف۔ اسم مؤنث۔ علمِ زبان ٭ زبان کی بخوبی واقفیت اور اُس کے کمال تک رسائی ٭

زباں دراز - ف۔ صفت۔ (۱) یاوہ گو۔ بدگو۔ زیادہ گو۔ بیہودہ گو۔ [illegible] کہنے والا۔ گستاخ۔ بیباک۔ دلیر۔ منہ پھٹ۔ دریدہ دہن۔ منہ کا [illegible]۔ بدلگام۔ منہ چھٹ ؎

گلشن میں کیا کروں میں زبانِ فغاں دراز ٭ غنچہ دہن دریدہ ہے گو سن باں دراز (اسیر)

(۲-ل) گالی گلوچ بکنے والا۔ رذالہ۔ پاجی ٭

زباں دراز کرنا - ل۔ فعل متعدی۔ زبان کھولنا۔ طولِ کلامی کرنا۔ بات بڑھا کر بیان کرنا۔ درازنفسی کرنا۔ بڑھ کر بولنا ٭ پکار کر بولنا (مثال دیکھو زباں دراز میں شعرِ اسیر) ٭

زباں درازی - ف۔ اسم مؤنث۔ بیہودہ گوئی۔ گستاخی ٭ بدلگامی ٭ دشنام دہی۔ فحش بیانی۔ بدزبانی ٭

زباں درازی کرنا - ل۔ فعل متعدی۔ گستاخی کرنا۔ بیہودہ بکنا۔ گالی گلوچ بکنا۔ فحش بکنا ٭ ؎

وہ کرتا ہو جب زباں درازی جیسے تم [illegible] ٭ کچھ بولا نہیں جاتا ہے اُسکے حرف سخن پہ ہیچ (میر)

زبان دینا - ل۔ فعل متعدی۔ قول ہارنا۔ بچن ہارنا۔ اقرار کرنا۔ عہد کرنا۔ وعدہ کرنا

زباں دے نہ عدو کو کہ یہ تو وہ شے ہے ٭ مرے دہن میں رہے یا ترے دہن میں رہے (داغ)

جو جانوں تجھیں بلبل تو نہیں تو کیوں زباں [illegible] ٭ زباں کر بند سارے باغ میں مجکو نہ [illegible] (میر)

زبان ڈالنا - ل۔ فعل متعدی۔ کہنا۔ پوچھنا۔ سوال کرنا۔ مانگنا۔ طلب کرنا ٭

زبان روکنا - ل۔ فعل متعدی (۱) بُرا کہنے سے منع کرنا۔ بدگوئی سے باز رکھنا (۲-لازم) زبان بند کرنا۔ خاموش ہونا۔ کہتے کہتے رُک جانا ٭

زباں زد - ف۔ صفت۔ مشہور و معروف ٭ ؎

حسرت تحسین گل کی چُپکا ہوا ہوں ورنہ ٭ طیرانِ باغ میں ہوں میں خوش زباں زد (میر)

زباں زد ہونا - ل۔ فعل لازم۔ مشہور و معروف ہونا۔ مشہور خلائق ہونا۔ پھیلنا

زبا

جاری ہونا۔ ہر ایک کی زبان پر ہونا ؎

ہے عشق کا فسانہ میرا زباں زد ٭ ہر شہر میں ہوئی ہے یہ داستان بلند (میر)

زبان سمجھنا - ل۔ فعل متعدی۔ کسی کے محاورے یا روزمرہ سے واقف ہونا۔ بولی سمجھنا ٭

زبان سنبھال کر بات کرنا۔ یا۔ بولنا - ل۔ فعل متعدی۔ حدِ ادب اور حفظِ مراتب کا خیال رکھ کر بولنا۔ سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ زبان کو قابو میں رکھ کر بات کرنا۔ منہ کو لگام دیکر بولنا۔ سنجیدگی سے بولنا ٭

زبان سنبھالنا۔ جو پنچ سنبھالنا - ل۔ فعل متعدی (۱) خاموش رہنا۔ زبان کو روکنا۔ چپ رہنا ٭

[illegible] لگا تو یہ ہو جائے گا بند [illegible] ٭ زباں اپنی سنبھالے بلبل (رند)

(۲) زبان کو قابو میں رکھنا۔ حفظِ مراتب [illegible] کرنا۔ منہ کو لگام دینا۔ سنجیدہ کلام کرنا۔ کلمات نا ملائم سے زبان کو آلودہ نہ کرنا ؎

زباں سنبھالو یہ منہ زوریاں غریبوں پر ٭ خدا کی سوں کوئی تم سا بھی بے لگام نہیں

سنبھالو ٹک ذرا اپنی زباں کو ٭ ہمارے منہ میں بھی آخر زباں ہے (عارف)

اک بوسہ پر یہ گالیاں اللہ کی پناہ ٭ کچھ میں بھی اب کہوں گا زباں کو سنبھالیے (امانت)

زبان سوکھنا - ل۔ فعل لازم۔ زبان خشک ہونا۔ بیان نہ کر سکنا۔ زبان بند ہونا جیسے اُن کی تعریف کرتے ہوئے زبان سوکھتی ہے ٭

زبان سے خندق پار - ل۔ کہاوت۔ یعنی شیخی ہی شیخی۔ زبان ہی سے بہادر ہیں ٭

زبان سینا - ل۔ فعل متعدی۔ زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔ منہ سے نہ بولنا۔ بات نہ کرنا۔ چپ رہنا ٭

زبان سے نکالنا - ل۔ فعل متعدی (۱) زبان پر لانا۔ بیان کرنا۔ کہنا۔ (۲) تلفظ کرنا ٭

زبان سے نکلنا - ل۔ فعل لازم (۱) زبان سے باہر ہونا۔ کہا جانا۔ کہنے میں آنا۔ ظاہر ہونا جیسے زبان سے نکلی اور پرائی ہوئی (۲) بلا ارادہ کوئی بات منہ سے نکل جانا (۳) تلفظ ادا ہونا ٭

زبانِ قال - ف۔ ع۔ اسم مؤنث۔ زبانِ حال کا نقیض۔ بیان یا گفتگو سے کوئی امر جتانا ٭ اظہار بیان۔ گفتگو کے ذریعہ سے اپنا حال بیان کرنا۔

زبان کا پھوڑا - ل۔ صفت۔ بدزبان۔ زبان دراز۔ بدتہذیب۔ بدلگام۔ گالی گلوچ بکنے والا ٭ بیدھڑک بک دینے والا۔ بدکلام ٭ وارستہ زبان ٭

شوخیٔ فطرت میں اندازِ حیا پیدا ہوا
شورشوں سے اک سرودِ بے صدا پیدا ہوا

آہ اس دُھندلے سے منظر میں رہینِ انقلاب — جا رہا ہے اک جواں مزدور با حالِ خراب
وقتِ رفتن پیرہن کی دھجیاں ہلتی ہوئیں — رہروؤں کے ٹھاٹھ سے کٹتا ہوا زعمِ شباب
جنبشِ مژگاں میں دل کی ناتوانی کا ثبوت — چینِ پیشانی میں محرومی، تبسم میں حجاب
کرب سے اُترے ہوئے بے نور چہرے سے عیاں — شادمانی سے کنارہ، راحتوں سے اجتناب
پُتلیوں کے گرد آنسو رقص سا کرتے ہوئے — ٹھیس سے چھلکی ہوئی میخانۂ دل کی شراب
دامنِ عسرت میں عہدِ نوجوانی غنچہ ریز — مُفلسی کی گود میں پالی ہوئی رُوحِ شباب
گرد آلودہ جبیں میں جُراُتوں کے آئینے — ہر نفس کی آمد و شد برق و باراں کا جواب
سامنے تقدیر کے تدبیر ہے محوِ سجود — مطلعِ خاکی کے تارے پر ہے گردوں کا عتاب
بدنصیبی سے خزاں کی زد پہ تھراتا ہوا — آنکھ کا غنچہ، لبوں کا لالہ، عارض کا گلاب
ہائے چھانٹا ہے کسے مشقِ ستم کے واسطے — دیدنی ہے گردشِ گردوں کا ذوقِ انتخاب!
یہ بجا رائج ہے آغازِ جہاں سے آج تک — مکتبِ آلام میں مردانہ سیرت کا نصاب
لیکن اُف یہ موت کا سیلاب اور انساں کا دل — صرصرِ اندوہ کے جھونکے ہیں اور جانِ حباب

کس طرح کہدوں کہ شکوہ آدمی کی بھول ہے
مسئلہ یہ پیشِ اہلِ ہوش نامقبول ہے

احسان دانش

زبان پر چڑھنا - ا - فعلِ لازم - ازبر ہونا - نوکِ زبان ہونا - حفظ ہونا - زبان پہ رہنا *

زبان پر دھرنا - یا - رکھنا - ا - فعلِ متعدی - چکھنا - سواد لینا - زبان لگا کر دیکھنا - چاشنی لینا - تھوڑا سا کھانا - مُنہ جُھٹالنا - آب و نمک چکھنا *

زبان پر دھرا ہونا - ا - فعلِ لازم - زبان پر موجود ہونا - زبان پر حاضر ہونا - ازبر ہونا - یاد ہونا * سے

معروف اصلاح سے کہی تو نے یہ غزل   تھی یہ غزل دھری ہوئی گویا زبان پر (سوز)

زبان پر زبان بدلنا - ا - فعلِ متعدی - کبھی کچھ کہنا - کبھی کچھ کہنا - ایک بات پر قایم نہ رہنا * سے

خنجر مجھے لگاتے ہی انکار کر گیا   قاتل نے کیا زبان کو بدلا زبان پر

زبان پر لانا - ا - فعلِ متعدی - کہنا - بیان کرنا * مُنہ پر رکھنا - ظاہر کرنا - کھولنا - مُنہ سے کہنا * سے

لاؤں زبان پہ مطلب دل کیا مجال ہے   میں کیا کہوں فقیروں کی صورت سوال ہے (عارف)

زبان پکڑنا - ا - فعلِ متعدی - زبان روکنا - بات کاٹنا - بیچ میں بول پڑنا - بولنے سے بند کرنا * سے

کیونکر نکالوں مُنہ سے میں حرفِ وصالِ یار   جو دانت سے زبان پکڑتا ہر حہر میں (ہجر)

(۲) معترض ہونا - معترض ہونا - گرفت کرنا - نکتہ چینی کرنا - عیب پکڑنا - مین میکھ نکالنا - حرف گیری کرنا - گرفت کرنا * زباندانی میں نقص نکالنا محاورے میں ٹوکنا * سے

تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زبان   شمع ہے لیکن اُسے گلگیر کی حاجت نہیں (ناسخ)

میں وہ شاعر ہوں جو پکڑے کوئی میری زبان   لاکھ مرزا کو سناؤں سو سناؤں میر کو (انصاف)

زبان پلٹنا - ا - فعلِ متعدی - اقرار سے پھرنا - عہد توڑنا - زبان پھیرنا *

زبان پھیرنا - ا - فعلِ متعدی - دیکھو (زبان بدلنا) *

زبان تُتلانا - ا - فعلِ لازم - زبان کا لکنت کرنا - ہکلانا *

زبان تلے زبان ہونا - یا - زبان کے نیچے زبان ہونا - ا - فعلِ لازم - ایک بات پر قایم نہ رہنا - تلوّن مزاج ہونا - بات میں بھد رگ نہ ہونا - مضطرب القول ہونا *

زبان ٹوٹنا - ا - فعلِ لازم - زبان کا صاف ہونا - بچے کی زبان کا درست ہونا - بولنے کی مشق یا عادت ہونا - صحیح بولنے کا ربط پڑنا - جیسے اب اس بچے کی زبان دن بدن ٹوٹتی اور درست ہوتی جاتی ہے *

زبان جنے ایک بار ماں جنے بار بار - ع - کہاوت - زبان کا اقرار ایک ہی ہوتا ہے *

زبان چاٹنا - ا - فعلِ متعدی - مزہ لینا - ذائقہ لینا - چٹخارے بھرنا - مزیدار چیز کھا کر دیر تک مزہ لیتے رہنا - جیسے وہ چیز کھا کر اب تک زبان چاٹ رہا ہوں *

زبان چڑھانا - ا - فعلِ متعدی (ہندو) کسی دیوی کی یہ منت ماننا کہ فلاں کام ہو جائے تو اپنی زبان کاٹ کر فلاں استھان کی نذر کروں - اگرچہ اب قانوناً یہ حرکت منع ہے مگر اخبارات میں بھی کہیں نہ کہیں ایسی خبر دیکھی جاتی ہے - دیوی کی مورت کے سامنے اپنی زبان کاٹ کر چڑھانا *

زبان چلانا - ا - فعلِ متعدی (۱) بولنا - کہہ اُٹھنا - کہہ دینا جیسے تم تو صرف زبان چلا کر الگ ہو جاتے ہو * (۲) زیادہ گوئی کرنا - بڑھ کر بولنا - بہت بولنا - لگاتار باتیں کرنا - تڑاق پڑاق بولنا - (۳) زبان درازی کرنا - زبان کرنا - بدزبانی کرنا - گالی دینا - گالی گلوچ کرنا - گالی بکنا - گندی بات کہنا *

زبان چلائے کی روٹی کھانا - ا - فعلِ متعدی - خوشامد درآمد سے پیٹ پالنا - طراری سے کما کر کھانا - چاپلوسی کے ذریعے سے روٹی پیدا کرنا *

زبان چلنا - ا - فعلِ لازم (۱) جلدی سے بول اُٹھنا - تڑاق پڑاق بولنا - بولتے چلے جانا - بڑبڑانا - بڑبڑانا * سے

زبان ضعفِ پیری میں چلتی رہی   سحر ہو گئی شمع جلتی رہی (اسیر)

کیا زبان چلتی ہے اس بزم میں بدگو یونہی   مُنہ میں اُنکے یہ زباں ہے کہ الٰہی مقراض (ذوق)

(۲) کھانا - نوش کرنا جیسے زبان چلے ستر بلا ٹلے (۳) گالیاں دینا - گالیاں بکنا - بیہودہ گوئی کرنا * سے

اب چلیں جو لوگے تو ہم دینگے گالیاں   پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے (امانت)

(۴) گویا ہونا - بولنا - بات کرنا - بات ہونا *

حالِ دل کیونکر کریں اپنا بیاں اچھی طرح   روبرو اُنکے نہیں چلتی زباں اچھی طرح (ظفر)

زبان داب کے - یا - دبا کے کچھ کہنا - ا - فعلِ متعدی - چپکے سے کچھ کہنا - دبی زبان سے بولنا - آہستگی سے کہنا *

زبانِ حال - ف - ع - اسم مؤنث - حالتِ موجودہ سے بن بولے ظاہر کرنا - ہیئتِ ظاہری - کیفیتِ موجودہ *

زبانِ حال سے کہنا - ا - فعلِ متعدی - ہیئت اور حالتِ موجودہ سے ظاہر کرنا - موقع دکھا کر جتانا * سے

ہندوستان کی جمہوری زبان

امام اکبرآبادی

گاہے گاہے بازخواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

اس دنیا میں زبان کا مسئلہ بھی ایک ایسا اہم با شان مسئلہ ہے، جو عالم کی تمام قوموں میں پایا جاتا ہے، اور ہر فاتح نے تسلط کے بعد اس مسئلہ کی نشر و اشاعت میں کافی حصہ لیا ہے۔ نیز ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مفتوح قوم کو اپنی زبان سے آشنا کر دے، تاکہ باہمی تعاون سے ایک دوسرے کے لئے آسانی پیدا ہو اور روزمرہ کی بول چال میں، کاروباری معاملات میں، تہذیب و معاشرت میں، مخصوص میلانِ طبع میں، ذوقِ ادب و سیاست میں، ہمزبان و ہم قوم ہونے میں ہمرنگی نظر آئے، اور دوسرے ملکوں کی قوموں سے ایک نوع کا امتیاز حاصل ہو، نیز اس کی عادات و خصائص سے واقف ہو سکیں،

یوں تو انسان خواہ وہ دنیا کے کسی خطے کا رہنے بسنے والا ہو، اور خواہ وہ کسی مرز بوم سے متعلق ہو، بہ لحاظ انسان ایک ہی جنس اور ایک ہی چیز ہے، لیکن مختلف الالوانی کے فطری قانون کے ماتحت، انسانی طبائع بھی مختلف ہیں۔ اس طرح جس طرح ایک باغ میں مختلف رنگ کے پھول ہوتے ہیں اور پھول ہونے کی حیثیت سے تمام پھول ہیں۔ پر خواص و الوان میں اختلاف ہوتا ہے، اسی طرح اس دنیا کے باغ میں مختلف النوع انسان ہیں، کہ ایک ملک کا آدمی اپنے جغرافی ماحول کے تاثر سے، دوسرے ملک کے آدمی سے بالکل جدا نظر آتا ہے، اس کے حالات و تخیلات مختلف، حرکات و سکنات مختلف، اشکال و اجسام کی ساخت مختلف، رنگ اور روپ مختلف، لباس و خوراک مختلف، اور زبان و کلام مختلف، حتیٰ کہ اسی اختلاف کی بنا پر دو ملکوں کے دو آدمی مختلف مذاق و مختلف تہذیب نظر آئیں گے، اور وہ یکجا رہ کر کبھی لطف و راحت کی زندگی بسر نہیں کر سکیں گے، البتہ ہمزبانی بڑی حد تک ان میں اُنسیت پیدا کر دے گی، ہمزبان ہونے سے ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا احترام کرنا پڑے گا، اور حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی شیرازہ بندی کے لئے یہی ایک واحد و تنہا ذریعہ ہے۔

جس قوم کے پاس اپنی کوئی ایک زبان نہیں، وہ قوم نہیں، بلکہ مفلسوں، مفلوجوں، گونگوں، اور بہروں کا ایک گلہ ہے، جو بھیڑیوں کے خواص اپنے اندر رکھتا ہے، جب کبھی کسی قوم کا دورِ ارتقاء شروع ہوا ہے، تو سب سے پہلے اُس نے اپنی زبان ہی کی طرف توجہ کی ہے، تاکہ باہمی اجنبیت دور ہو سکے، جب کبھی ایک ملک کے دو آدمی کسی دوسرے ملک میں حسنِ اتفاق سے ملے ہیں تو ہمزبانی ہی نے اُن کے جذبۂ اخوت و ہمدردی میں تحریک پیدا کی ہے۔ باوجود اس جہل و تعصب کے جو آج ہندوستان میں رونما ہے، اگر یہاں کا ایک ہندو ایک مسلمان کو کسی غیر ولایت میں مل جائے تو وفورِ مسرت سے دونوں کے دل بھر آئیں گے، اور دونوں ہم آغوش ہو کر ایک دوسرے کی دوستی کا دم بھرنے لگیں گے۔

غرضکہ ہمزبان ہونا قوم کے لئے باعثِ رحمت و برکت ہے، اور

زخم

(جن لوگوں نے اِس لفظ کو زخ +اُز سے مرکّب بترکیب فارسی مانا ہے وہ اسکے معنے نہایت شور کرنے والا اور نعرہ زننده لیتے ہیں - غرض دونوں صورتوں میں بحر - دریا - سمندر کی تعریف میں یہ لفظ آتا ہے)

زَخْم - ف - اسم مذکر - (۱) گھاؤ - ریش + ناسُور + سے

ہوں وہ بیکس ترے لاشے پہ روئیگا بھی　　زخمِ تن بھی میرے حال پہ گریاں ہوگا (وزیر)

(۲ - ۷) نقصان - خسارہ - ٹوٹا - ضرر جیسے دَس روپئے کا زخم کھایا یعنی ٹوٹا اُٹھایا +

زخم اچھا ہونا - ۷ - فعل لازم - دیکھو زخم بھر جانا +

زخم بھر جانا - یا - بھرنا - فعل لازم - (۱) زخم کا اِندمال پذیر ہونا - گھاؤ کا التیام ہونا - گھاؤ کا اچھا ہو کر برابر ہو جانا + سے

دوست غمخواری میں میری سعی فرماوینگے کیا　　زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاوینگے کیا (غالب)

(۲) جبرِ نقصان ہونا - نقصان کا عوضہ ملنا +

زخم پر نمک چھڑکنا - ۷ - فعل متعدی (۱) کاٹے پر نون لگانا + تکلیف میں تکلیف اور دُکھ میں دکھ دینا (۲) جلے کو جلانا + مرتے کو مارنا - رنج پہ رنج دینا - صدمہ پر صدمہ پہنچانا سے

یہ زخمِ دل پہ نمک کس ملیح نے چھڑکا　　ہمارے غم مجھے کھاتا ہے استخواں کی طرح (فدا)

زخم پڑنا - ۷ - فعل لازم - گھاؤ ہونا +

زخم پکنا - ۷ - فعل لازم - گھاؤ میں پیپ پڑ جانا +

زخم دینا - ۷ - فعل متعدی (۱) گھائل کرنا - زخمی کرنا - مجروح کرنا - (۲) گھاٹا دینا ٹوٹا دینا - نقصان پہنچانا - (۳) صدمہ یا ضرر پہنچانا - آزار دینا +

زخمِ کاری - ف - صفت - مُہلک زخم - گہرا گھاؤ - زخمِ کامل - بھرپُور زخم + سے

ہم نہ تجویز نہیں تیرہ نسے جو دُنیا میں کامل ہیں　　تعلق تیشۂ و مرہم کو کیا ہے زخمِ کاری سے (ناسخ)

زخم کھانا - ۷ - فعل متعدی (۱) زخم اُٹھانا - مجروح ہونا - گھائل ہونا سے

تیغِ ابرو کے سامنے جاکر　　زخم نہ پر جوان کھاتے ہیں (برق)

(۲) نقصان اُٹھانا - ٹوٹا بھرنا - ضرر اُٹھانا - (۳) صدمہ اُٹھانا +

زخم لگنا - ۷ - فعل لازم (۱) تیغ - تیر یا برچھی وغیرہ سے مجروح ہونا - گھائل ہونا - (۲) گھاٹا آنا - خسارہ ہونا - ٹوٹا پڑنا - (۳) صدمہ پہنچنا +

زخم ہرا کرنا - ۷ - فعل متعدی (۱) زخم آلا کرنا - زخم تازہ کرنا - گھاؤ کو پھر تازہ کرنا سے

مرہم سبز لگاتے ہیں جو وہ　　میرے زخموں کو ہرا کرتے ہیں (وزیر)

(۲) صدمہ پہنچانا یا رنج دلانا +

زخم ہرا ہو جانا - ۷ - فعل لازم (۱) گھاؤ کا تازہ ہو جانا - جراحت کا از سرِ نو تکلیف دینا

زر

(۲) گزشتہ صدمہ یا حادثہ کا یاد آجانا - پہلے دُکھ کا یاد آجانا - از سرِ نو رنج ہونا +

زَخْمی - ف - صفت - گھایل - مجروح - جراحت رسیدہ - چھیلا ہوا - چوٹ کھایا ہوا +

زخمی کرنا - ۷ - فعل متعدی - جراحت پہنچانا - مجروح کرنا - چوٹ لگانا +

زخمی ہونا - ۷ - فعل لازم - گھائل ہونا - مجروح ہونا +

زَدْ - ف - اسم مؤنث - (۱) مار - نشانہ - ضرب - ہدف - آماج (۲) چوٹ - صدمہ (۳ - ۷) نقصان - ضرر - خسارہ - ٹوٹا جیسے سو روپیہ کی اور زد پڑی (۴) قابو - ڈھب + وار +

زد پر چڑھنا - ۷ - فعل لازم - ہدف پر ہونا - نشانہ پر ہونا + ڈھب پر چڑھنا قابو پر چڑھنا سے

دل ہے اے جان دمِ تیغ اُٹھا لیتو اگر　　چڑھ گئے تھے ہم اگر زد پہ تو یارا ہوتا (ناظم)

زد پر ہونا - ۷ - فعل لازم - مار یا ٹھیک نشانہ پر ہونا +

زد پڑنا - ۷ - فعل لازم - نقصان ہونا - خسارہ پڑنا +

زدو کوب - ف - اسم مؤنث - مار پیٹ - جوتی پیزار - مارکُٹائی - لپا ڈُکی - ہاتھا پائی - گھونسم گھاسا +

زَدَہ - ف - صفت - (۱) ضرب رسیدہ - مارا ہوا - پٹا ہوا - (۲ - ۷) منکوب - فلاکت رسیدہ - مُصیبت کا مارا - تباہ و خستہ (۳ - ۷) بوسیدہ - بُور بُور - آٹا آٹا - گلا ہوا - بیدم - کمزور - جیسے یہ کپڑا بالکل زدہ ہے +

زدہ حال - ۷ - صفت - خستہ حال - تباہ حال - پریشان حالت - کپڑے لتّے اور کھانے پینے سے ٹوٹا ہوا - غمگین - سوگوار - آفت کا مارا +

زَر - ف - اسم مذکر - (۱) سونا - طلا - ذہب - (۲) دھن - دولت - روپیہ پیسا - مال و متاع جیسے جوں زر نیست عشق ٹیں ٹیں + سے

دلِ فقر کی دولت سے مرا ایسا غنی ہے　　دُنیا کے زر و مال پہ میں تُف نہیں کرتا (ذوق)

خاک حاصل ہے اِس سے مردوں کو　　زر جو صرفِ قبور ہوتا ہے (صبا)

(۳) پھول کے اندر کا زرد زردیرہ + سے

گر گئے گلبن سے میں دیکھ کر ٹوٹا سا قد　　تھا کفِ گل میں جو زر گویا دفینہ ہوگیا (ناسخ)

(۴ - ۷) تارِ زر - سونے چاندی کے تار یا کلابتّو جیسے زربفت یعنی سونے چاندی کے تاروں سے بُنا ہوا +

زرِ اصل - ف - ع - اسم مذکر - مُول - سرمایہ - وہ رقم جو اوّل سے کام میں لگائی جائے + وہ روپیہ جو قرض دیا جائے +

زرِ باقی - ف - ع - اسم مذکر - وہ روپیہ جو وصُول ہونے سے باقی رہ گیا ہو

اور موجب عروج و ارتقا۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر ملک اپنی ایک علیحدہ زبان رکھتاہے، اور ہندوستان بھی باوجود مختلف مقامی زبانوں اور بولیوں کے، ایک مشترکہ وجمہوری زبان رکھتا ہے، ایسی جو اطرافِ ہند میں بولی اور سمجھی جاتی ہے، اور جس کا نام اردو ہے، یا ہندوستانی، یہی زبان آج سے چند سال پیشتر حکومتِ ہند کی دفتری زبان تھی، اور مغلوں کے زمانۂ حکومت سے لے کر برٹش حکومت تک یہی ملکی زبان سمجھی گئی تھی، اور سمجھی جا رہی ہے۔

لیکن جب سے ہند کی سیاست نے اہلِ ہنود کی ذہنیت میں انقلاب برپا کیا ہے تب سے تنگ خیالی کے باعث، اس زبان نے رسم الخط کو عربی زبان کے مشابہ دیکھکر، مسلمانوں کی مذہبی زبان سمجھ لیا۔ اور اس لئے اس سے، اس کے لفظوں سے اور اس کے حرفوں سے ان کو بوئے خون آنے لگی۔ چنانچہ یہ ہندی رسم الخط کی نشر و اشاعت کی طرف مائل ہو گئے کہ اُن کی نگاہوں میں ناگری رسم الخط سنسکرت کے مماثل ہونے کے علاوہ مذہبی تقدس کی بھی چیز ہے۔

اگرچہ یہ معرکۂ آرا مسئلہ کانگریس کے اہلِ بینش کے پیشِ نظر رہا ہے، اور اہلِ فکر نے اس پر اجتہاد و فیصلہ کن اجتہاد بھی کیا ہے اور چاہا ہے کہ کسی طرح زبان کی اس گتھی کو سلجھایا جائے، چنانچہ جماعتوں کا دل رکھنے کے لئے، یا عارضی مفاہمت کو پیشِ نظر رکھکر بڑی حد تک اس مسئلہ کو حل بھی کیا ہے۔ یعنی یہ کہ اردو زبان کا نام "ہندی" یا "ہندوستانی" رکھا جائے، یا ہندی اردو دونوں زبانیں ملک میں جاری رکھی جائیں اور غیر ممالک سے انگریزی زبان میں مراسلت کی جائے، گویا ایک ملک میں تین زبانوں کو استعمال کیا جانا کانگریس کے نزدیک عقلمندی، حق، اور انصاف ہے، لیکن میرے نزدیک ابھی تک یہ مسئلہ لاینحل ہے، نہ صرف میرے نزدیک بلکہ آٹھ کروڑ انسانوں کے نزدیک حل نہیں ہو سکا ہے۔

بظاہر اس کے حل میں ایک عارضی مفاہمت و رواداری تو ضرور معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بباطن اس میں فریب کاری، غیر دیانتداری۔ نا انصافی، اور ہٹ دھرمی اپنا کام کر رہی ہے، یہ سبب ہے مذہبی جنونِ شباب کا، جس طرح انسان جنون کی حالت میں نشیب و فراز کو نہیں سمجھ سکتا، اسی طرح ارتقا کا پندار قوتِ انصاف و حق کو زائل کر دیتا ہے۔

ہلاک سستی نارو نہادہ سلطانے
کہ ما بصلح دہیم، او بجنگ می طلبد

ظاہر ہے کہ یہ جنگ اردو، ہندی کی نہیں ہے، بلکہ عربی و ناگری رسم الخط کی ہے۔ اگر آج مسلمان عربی و فارسی کے تمام الفاظ نکال کر سنسکرت کے تمام الفاظ اردو زبان میں بھرتی کرلیں، اور رسم الخط اردو ہی رکھیں، تب بھی بلند اہلِ وطن کو تسکین نہ ہوگی۔ گویا سیاہ لکیریں بدل دینے سے اُن کے نزدیک چالیس یا ۳۸ کروڑ انسان متحد ہو سکتے ہیں، بصورتِ دیگر نہیں ہو سکتے۔ یعنی اگر آج ہندی رسم الخط اختیار کرلیا جائے تو پھر کوئی جھگڑا باقی نہ رہے، حصولِ آزادی و اتحاد کے نزدیک تو یہ کوئی بڑی اور اہم بات نہیں ہے کہ لکیروں کی صورت بدل دی جائے، بشرطیکہ تبدیل شدہ املا سے کسی زبان کے لفظوں کے معنی مہمل نہ ہو جائیں۔ لیکن اگر معنی کی صورت ہی مسخ ہو جائے تو پھر ایسا کرنا ناممکن ہے۔ مثال کے طور پر دو چار الفاظ، ہم آواز و مختلف المعانی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اگر ذیل کے الفاظ اور اسی قبیل کے سیکڑوں الفاظ جو اردو میں شامل ہیں، ناگری رسم الخط میں لکھے جائیں گے تو یقیناً ان کے معنی کچھ نہ ہوں گے۔ مثلاً

آسی و عاصی۔ اثیر و اسیر۔ عاملہ و آملہ۔ اِن کی آوازیں ایک ہیں۔ لیکن معنی جداگانہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندی رسم الخط میں، ح۔ ہ۔ ث۔ س۔ ص۔ ع۔ الف۔ ذ۔ ز۔ ض۔ ظ وغیرہ وغیرہ کے لئے الگ الگ حروف نہیں ہیں۔ اگرچہ اس کے املا میں ۳۷ حروف ویجن، ۱۴ حروف سُوَر، اور ۱۶ ماترا یعنی اعراب ہیں۔ اگر ان پر ۵ اُن حروف کا اضافہ کیا جائے جو۔ خ۔ غ۔ ف اور ز، ق، کی آوازوں کے لئے نقطے لگا کر بنائے گئے ہیں، تو یہ جملہ (۷۱) حروف ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اتنے کثیر ذخیرے کے ل۔ ہ۔ اور ن۔ ہ کی مرکب آواز کے کوئی ترکیب نہیں ہے۔ مثلاً کولہو میں ل کے ساتھ ہ کی مرکب آواز نکلتی ہے، اور لفظ تنہا میں ن اور ہ کی آواز مرکب ہے۔ لیکن ناگری میں مرکب آواز نہیں نکل سکتی۔ چتر ویدی دوآرکا پرشاد شرما کی ہندی ڈکشنری میں یہ الفاظ اس طرح استعمال ہوئے ہیں کہ کولہو [illegible] تنہا [illegible] ان سے جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔ کوُل ہو اور تن ہا اس طرح ان الفاظ کے معنی بالکل مہمل ہو گئے۔ اصل میں ناگری حروف کے ٹکڑے حرف الف اور نون کے ساکن ہونے کو تو بتاتے ہیں۔ لیکن مرکب آواز پیدا نہیں کر سکتے جیسے

زبان کا ترتڑ یا تڑاق پڑاق چلنا۔ ف۔ فعل لازم۔ قینچی کی طرح زبان چلنا۔ جلد جلد بولنا۔ باتوں کا تار باندھ دینا۔ طراری اور بے باکی سے جواب دیے جانا + سہ

ہنسی ٹھٹھے حکمت ضلع میں طاق چل رہی ہے زبان تڑاق پڑاق (شوق)

زبان کاٹ کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ اقرار کر لینا۔ عہد کر لینا۔ قول ہار دینا

زبان کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔ دانتوں میں انگلی دینا (۲) دانتوں سے زبان کاٹ لینا +

زبان کا چسکا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ زبان کا مزہ۔ چٹورپن۔ مزیدار چیزوں کے کھانے کی عادت۔ دونوں کی چاٹ +

زبان کا ڈھنا۔ ہ۔ فعل متعدی دگنوار) دیکھو جیب نکالنا +

زبان کا مزہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو (زبان کا چسکا) +

زبان کا میٹھا۔ ہ۔ صفت۔ شیریں کلام + میٹھی چھری۔ خوشامدی۔ کپٹی۔ جیسے زبان کا میٹھا دل کا کھوٹا +

زبان کٹنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) زبان کا بریدہ ہونا۔ زبان قلم ہونا۔ (۲۔ متعدی) زبان کا قلم کیا جانا۔ زبان کو تراشس دیا جانا سہ

شکر پروان زبان کٹتی ہے شکوہ کرنے کی کیا مجال ہمیں (رمز)

زبان کرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بد زبانی کرنا۔ زبان درازی کرنا۔ بدکلامی سے پیش آنا

اب تلخی دشنام حلاوت نہیں دیتی کیجے نہ زباں آپ بس اب سے زیادہ (عارف)

زبان کو سینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دیکھو (زبان سینا)

زبان کو منہ میں رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ زبان کو قابو میں رکھنا۔ بیموقع بات نہ کرنا +

زبان کو کو لیگئی۔ ل۔ محاورہ یعنی اسکی زبان کو کوا لیگیا۔ کہاں سے بولے۔ گونگا بنگیا۔ زبان جاتی رہی۔ بن زبان کا ہو گیا (جو شخص بات کا جواب نہ دے یا گھنا ہو اسکی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں) +

زبان کو لبوں پر یا لبوں پر زبان پھیرنا۔ ل۔ فعل لازم۔ مزے یاد کر کر ہونٹ چاٹنا۔ مزہ لینا سہ

وہی لذت ہے اس بوسہ کی اب تک لبوں پر پھیرتا ہوں میں زباں کو (مومن)

زبان کھلنا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) زبان کا گویا ہونا۔ زبان سے الفاظ نکلنا۔ گویائی آنا۔ باتیں کرنے لگنا۔ بچہ کا بولنے لگنا + سہ

کھلی ہے کنج قفس میں مری زباں صیاد میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد (رند)

(۲) بہت بولنا۔ بہت بولنے لگنا۔ بیدھڑک بولنا + سہ

کیا کھلی ہے زبان جم جم سے صاف صاف اب تو کہتے ہو ہم سے (شوق)

(۳) گالیوں پر اترنا۔ دشنام دہی پر زبان رواں ہونا۔ ناشائستہ باتوں کا زبان پر لانا۔ بد زبانی کرنا۔ زبان درازی کرنا + سہ

تلخکام اس لب شیریں کے کیا بوسہ نے گالیوں پر جو زبانِ بت بے پیر کھلی (عارف)

(۴) زبان چلنا۔ منہ سے بات نکلنا + سہ

شور واقعاں ہی پہ بس اپنی زباں کھلتی ہے آنکھ کمبخت یہ تجھ میں جہاں کھلتی ہے (جرات)

(۵) گفتگو میں نڈر ہو جانا۔ طلاقت لسانی میں کمال بہم پہنچانا۔ طلیق اللسان ہونا

زبان کھلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی المتعدی (۱) بد زبانی میں دلیر کرانا۔ گستاخ اور بے ادب بنوانا۔ برا بھلا سنانا یا سنوانا۔ گالیوں پر اتروانا +

زبان کھولنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ برا بھلا کہنا۔ بدکلامی پر اترنا۔ ستار ناچ کرنا

سمجھ کر مجھے جی میں بھولی کسارو زباں آج باجی نے کھولی کسارو (رنگین)

(۲) بیباکانہ کلام کرنا۔ چڑ کہنا۔ یاوہ گوئی کرنا۔ منہ میں آنا سو کہہ دینا (۳) عیب جوئی کرنا۔ عیب نکالنا۔ اعتراض کرنا۔ نقص نکالنا سہ

زباں کھولینگے تجھ پر بد زباں کیا بد شعاری ہے کہ جنے خاک بھر دی انکے منہ میں خاکساری ہے (ذوق)

(۴) زباں درازی کرنا۔ زباں دراز کرنا۔ گستاخی یا طعن سے پیش آنا سہ

کانٹوں نے ہمپہ کسلئے کھولی زبانِ طعن خالی تو آبلوں سے ہمارے قدم نہ تھے (امیر)

(۵) منہ سے بولنا۔ بات کرنا۔ بھاپ نکالنا۔ گلہ کرنا۔ شکوہ کرنا۔ زبان ہلانا اف کرنا۔ چڑ کہنا + سہ

توڑنے پر پھول دیں ہمکو ہزاروں گالیاں دور ہے تیرا کوئی کب کھول سکتا ہے زباں
خاک اڑیگی باغ میں جب آئیگی فصل خزاں نکہت گل پھر کہاں باد بہاری پھر کہاں (ناظم)

باندھ لے لے باغباں اپنی ہوا دو چار دن

(۶) بات کو بڑھا کر کہنا۔ دراز نفسی کرنا۔ کلام کو طول دینا +

زبان کھینچنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گدی کے پیچھے سے زبان نکالنا۔ زبان کاٹنے کی سزا دینا (جیسے بیرحمی کے زمانہ میں خلاف بادشاہ کہنے پر دیجایا کرتی تھی) +

زبان کے تلے زبان ہونا۔ ہ۔ فعل لازم (دیکھو زبان تلے زبان ہونا)

زبان کے مزے یا چٹخارے لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ذائقہ اٹھانا۔ لذت یاب ہونا۔ لطیف اور خوش ذائقہ چیزیں کھا کر زبان کو چٹخارنا۔ ہونٹھ چاٹنا +

زبان کے نیچے زبان ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (زبان تلے زبان ہونا)

زبان گھس جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ زبان تھک جانا۔ کہتے کہتے زبان

مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔

دکھلاؤ، بلاؤ، کھاؤ اور اسی طرح کے ہزارہا الفاظ ہیں، جن کی آوازیں ہمزہ اور واؤ سے ادا کی جاتی ہیں۔ لیکن ناگری میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے، سوائے اس کے کہ الف اور واؤ سے لکھا جائے۔

اردو رسم الخط میں عربی و فارسی کے حروف ہونے سے۔ الفاظ کا کافی ذخیرہ جمع ہوتا رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔

اس کے رسم الخط میں عربی، فارسی اور ناگری کے جملہ حروف ۵۴ ہیں، اگر ان میں اعراب بھی شامل کرلئے جائیں تو مع جزم، تنوین اور تشدید کے چالیس عدد ہوتے ہیں، جو ناگری حروف سے تقریباً نصف ہیں، لیکن دنیا کی کوئی زبان، اور زبان کا کوئی حرف و لفظ ایسا نہیں، جو بآسانی اردو کے سانچے میں نہ ڈھل سکے کسی زبان کا لفظ مفرد ہو یا مرکب، منوّن ہو یا مشدد، ادا کرنے میں اور لکھنے میں کوئی تکلیف اور کوئی رکاوٹ نہیں۔

پھر یہ کہ چونکہ دونوں کے رسم الخط کے حروف کی تعداد میں تقریباً دوگنا فرق ہے، لہٰذا اس میں اقتصادی پہلو بھی نکلتا ہے۔ اور اقتصاد و کفایت شعاری کے لئے دنیا اور دنیا کا ہر فرد جویا ہے، قوموں کی ترتیب میں اور اس کے اصول میں اقتصادیات جزوِ اعظم ہے۔

اگر ہندی کا ایک مضمون ایک صفحہ پر لکھا جائے گا، تو اردو کے ذریعے وہی مضمون نصف صفحہ پر آجائے گا۔ اگر ہندی میں ایک مضمون ایک گھنٹے میں لکھا جائے گا تو اردو میں وہی مضمون نصف گھنٹہ لے گا۔ اور دونوں کا رسم الخط پڑھنے میں بھی وقت کا یہی اوسط رہے گا۔ پیسے کی اور وقت کی کفایت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بلکہ قوموں کی بہبودی اور بھلائی کا مدار زیادہ تر انہیں دو چیزوں پر ہے۔

بظاہر ہم آواز حروف غیر ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ مگر املا بدلجانے سے معانی کے اختلاف کا کیا علاج ہے؟ اس نازک و اہم ترین بات کی حامل نہ تو ناگری ہوسکتی ہے، اور نہ رومن۔ حصولِ الفاظ کی فراوانی کا یہ ذریعہ جو اردو کے لئے ہے سب سے زیادہ مفید ہے۔ اور زبان کے لئے یہ ایک قسم کا زیور ہے صندوق ہمیشہ صؔ ہی سے لکھا جاتا ہے۔ اب اگر ہم اس کو سؔ سے لکھنے لگیں تو کون سمجھے گا؟ پھر اس کے سمجھنے کے لئے جس قدر زمانے کی ضرورت درکار ہوگی اس مدت میں ہم دوسرا کام انجام دے سکتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ناگری املا نسبتہً اردو املا کے زیادہ آسان ہے۔ اور ہفتہ عشرہ کی معمولی محنت کے بعد لکھنا پڑھنا آسکتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں، اس لئے کہ جو لوگ ایسا سمجھتے تھے یا سمجھتے ہیں، وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، چنانچہ جب ان کو ناگری سے واسطہ پڑا تو حقیقت کا اظہار ہوا، ایسی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہیں، کہ جس وقت اُنھوں نے ناگری سیکھنا چاہی تو بمشکل ہفتے دو ہفتے میں صرف حروف کی شکلیں پہچان سکے، ناولوں کے اور خطوں کے لکھنے کے لئے مہینوں کی ضرورت پڑی، ہندی کا ایک خط ہجے کر کرکے اور اٹک اٹک کر پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اردو کا خط بآسانی روانی کے ساتھ پڑھ لیا جاتا ہے۔ ناگری رسم الخط سے تو کہیں زیادہ آسان رومن رسم الخط ہے، لیکن ہم آواز حروف کے ساتھ معنی کے تبدیل ہونے کا علاج اس کے پاس بھی نہیں۔ پھر ہندی کا کیا ذکر؟

حال میں میرے پاس کانگریس کمیٹی آگرے کا ایک چھپا ہوا فارم ہندی رسم الخط میں آیا۔ یہ فارم اگزیکٹو کمیٹی کی ممبری کے داخلہ کے لئے تھا، اس میں چونکہ سنسکرت کے الفاظ زیادہ استعمال کئے گئے تھے، اس لئے میں نہیں سمجھا۔ چنانچہ میرے پڑوس میں جو ایک ہندو ماسٹر رہتے ہیں، میں نے ان کو بلایا۔ یہ ایک باقاعدہ اسکول میں ہندی پڑھاتے ہیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ اس فارم کو آپ بھر دیجئے، دستخط میں کر دوں گا تو انھوں نے پہلے تو کم از کم پندرہ منٹ تک فارم کی تحریر کو سمجھا، اس کے بعد کہا کہ چونکہ اس میں سنسکرت کے الفاظ زیادہ ہیں اس لئے میں بخوبی نہیں سمجھ سکتا۔ بہرنوع انھوں نے اپنی سمجھ کے موافق نام ولدیت اور سکونت وغیرہ اپنے قلم سے لکھدیا۔ اس کے بعد جب میں نے دستخط کرکے یہ فارم دفتر کانگریس کو واپس بھیجا تو یہ اس بنا پر ریجکٹ کر دیا گیا کہ فارم غلط بھرا گیا ہے۔

یہ تو روزمرہ کی ہندی کی حالت ہے، لیکن اگر اس کے کلاسیکل لٹریچر پر نظر ڈالی جائے تو وہ اردو لٹریچر کے مقابلہ پر ہیچ ہے۔ بڑے بڑے ہندی کے انشاء پردازوں کے مضامین کا معیار اس درجہ پست ہے کہ اگر آج ایسے مضامین کوئی اردو کا رسالہ پیش کر دے تو شاید یہ ایک نمبر کے بعد بند ہو جائے۔ اس کے چند وجوہ ہیں، ایک یہ کہ اس کے لکھنے والے انگریزی زبان کے بیشتر سند یافتہ ہیں، جن کو انگریزی کے مقابلہ پر اپنی زبان سے مطلق دلچسپی نہیں۔ عدم ذوق کا سبب، عدم صلاحیتِ ذہان ہے۔ اس لئے

زائچہ۔ ف۔ اسمِ مذکّر (۱) طالعِ مولود۔ جنم پترا۔ کنڈلی۔ گُن۔ جنم پتری۔ (وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچّہ کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں جس میں مولود کی تاریخ وقت ماہ سنہ ولادت وغیرہ درج ہوتا ہے۔ اُس وقت پر مختلف سیّارے جہاں جہاں ہوتے ہیں وہ ایک آسمانی نقش میں بنا دیے جاتے ہیں۔ جس کے موافق ہر ایک نجومی اُس کی تمام عُمر کا نیک و بد حال بتایا کرتا ہے) (۲) رمل کی شکلیں جو رمّال قُرعہ ڈال کر لکھتے ہیں ◆

زائچہ بنانا۔ یا کھینچنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی۔ جنم پتری بنانا۔ کُنڈلی کھینچنا ◆

زائد۔ ع۔ صفت۔ زیادہ۔ فضُول۔ ادھک۔ بہت بڑھا ہوا ◆ بچا ہوا۔ فضلہ

زائد الوصف۔ ع۔ صفت۔ تعریف سے باہر ◆

زائیدہ۔ ف۔ صفت۔ جنا ہوا ◆ نُطفہ کا جیسے اشراف کا زائیدہ ◆

زائر۔ ع۔ اسمِ مذکّر۔ جاتری۔ زیارت کو جانیوالا۔ حاجی۔ حج کو جانیوالا۔ زیارت کرنیوالا

زائل۔ ع۔ صفت۔ زوال قبُول کرنے والا۔ گھٹنے والا۔ کم ہونے والا۔ دور ہونے والا۔ جاتا رہنے والا۔ ضائع ہونے والا ◆

زُبان۔ ف۔ اسمِ مؤنّث (۱) جیبھ۔ للو۔ لسان۔ ـــہ

انتظار میں یاں آنکھ ایک آن لگی نہ ہائے ہائے میں تالُو سے شب زبان لگی (مومن)

(۲) بول چال۔ گویائی۔ کہنا۔ نطق۔ بولی۔ بھاکا۔ محاورہ۔ بانی بات گفتگو

کہتا ہوں اضطراب میں اک اک سے حالِ دل رُسوا کرے گی خلق میں میری زباں مجھے (صابر)

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو (ذوق)

کون کہہ سکتا ہے یاں میری برابر ریختہ شک نہیں عارف کہ ہے بس یہ زباں ریختہ (عارف)

(۳) اقرار۔ قول۔ بچن۔ وعدہ ◆ (۴) بیان ◆

زبان اُلٹنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی۔ زبان کا گردش کرنا۔ زبان سے بات نکلنا بات ہونا۔ کلام ہونا۔ زبان کا حرکت کرنا ◆ ـــہ

بیان حالتِ دل پیش یار ہو نہ سکا زباں کبھی نہ دمِ عرضِ مُدعا اُلٹی (آتش)

جیسے میری تو اُنکے سامنے زبان نہیں اُلٹتی یعنی زبان یاری نہیں دیتی۔ (یہ لفظ نہیں کے ساتھ مُستعمل ہے) ◆

زباں آور۔ ف۔ اسمِ مذکّر۔ شاعر ◆ فصیح زبان۔ خوش بیان۔ خوش کلام شیریں زبان۔ بلیغ۔ طرّار۔ چرب زباں ◆

زبان بدلنا۔ یا پھیرنا۔ یا پلٹنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی۔ کہکر نہ کرنا۔ اقرار سے انکار کرنا۔ بات سے پھرنا ◆ ـــہ

جو کہتی ہیں وہ بس اُسے کہہ دیتے ہیں دلبر ہم اُنکو زباں اب تو بدلنے نہیں دیتے (عارف)

جیسے زبان بدلنے سے کوچہ بدلنا بہتر ہے (کہاوت) ◆

زبان بگاڑنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی۔ زبان خراب کرنا۔ زبان کو بیہودہ الفاظ سے آلودہ اور ملوّث کرنا جیسے رذالے کے مُنہ لگ کر کیوں زبان بگاڑتے ہو ◆

زبان بگڑنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ زبان کا گندہ ہونا۔ زبان خراب ہونا۔ زبان پر بیہودہ الفاظ چڑھنا۔ گالی گفتار کی عادت ہونا۔ زبان پر بیہودہ الفاظ کا چڑھنا ـــہ

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا (آتش)

زبان بند۔ ف۔ اسمِ مذکّر۔ وہ تعویذ جو دُشمنوں اور بدگویوں کی زبان روکنے کے واسطے لکھا جاتا ہے ◆

زبان بند کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی (۱) بولنے سے روکنا۔ بات نہ کرنے دینا خاموش کرنا ◆ جواب نہ بنے دینا۔ جواب نہ آنے دینا (۲) جادو یا تعویذ کے زور سے اپنے خلاف کہنے پر کسی کی زبان کو نہ چلنے دینا۔ (۳۔ لازم) خاموش ہونا چُپ رہنا۔ بات مُنہ سے نہ نکالنا۔ (مثال دیکھو زبان دینا میں میر کا شعر)

زبان بند ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم (۱) قوّتِ گویائی کا جاتا رہنا۔ بولنے بات کرنے سے عاجز ہونا۔ خاموش ہونا۔ زُبان رُکنا ـــہ

شبِ فُرقت میں ہم پھرتے ہیں نالاں زباں ہوتی نہیں مثلِ جرس بند (ناسخ)

(۲) کسی کے سامنے رُعب کے مارے بات نہ کرسکنا۔ زبان کا یاری نہ دینا۔ (۳) مرتے وقت قوّتِ گویائی کا سلب ہوجانا۔ زبان اینٹھ جانا زبان ساکت ہوجانا۔ ◆ ـــہ

کیسی زبان بند دمِ واپسیں ہوئی حسرت رہی کہ یار سے کچھ بات کیجئے (لاعلم)

موت آئی ہمیں ہائے دمِ عرضِ تمنّا دل کھلنے دیا پایا کہ ہوئی اپنی زبان بند (داغ)

(۴) جادُو یا تعویذ کے زور سے اپنے عندیہ کے موافق نہ کہہ سکنا۔ کسی کے خلاف نہ کہہ سکنا بند ہوجائے جیسے دیکھ رقیبوں کی زباں لکھ دو کچھ سوچ سمجھ کر مجھے ایسا تعویذ (جعفر)

زباں بندی۔ ف۔ اسمِ مؤنّث (قانون) ۱۔ گواہی۔ شہادت ◆ حلف ◆ حلف نامہ۔ (۲) خاموشی۔ سکُوت ◆

زباں بندی کرنا۔ ا۔ فعلِ متعدّی (۱) گواہی لینا۔ شہادت لینا۔ اظہار لکھنا۔ بیان لکھنا۔ (۲) زبان روکنا۔ زبان بند کرنا۔ خاموش کرنا ◆

زبان پر۔ یا۔ زبان پہ آسکنا۔ ا۔ فعلِ لازم۔ بیان ہوسکنا۔ کہنے میں آسکنا۔ ظاہر ہوسکنا ـــہ

جو شوقِ دل ہے نہیں وہ زباں پہ آسکتا زبان دل کی طرح ہے نہ دل زباں کی طرح (...)

کہ ناگری کسی بلند تخیل کی نزاکت کے بار کی متحمل نہیں ہوسکتی، اور انداز بیان میں وہ تنوع پیدا نہیں کرسکتی، جو مختلف اسلوبِ بیان کے لئے ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ عربی و فارسی کی طرح اس میں تصریفی سہولتیں نہیں ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ ہندی کوئی علمی زبان نہیں ہے، بلکہ فرعی زبان ہے، اور ہر فرعی زبان تاوقتیکہ اپنی کسی علمی زبان سے مستفیض نہ ہوگی کبھی مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔ سنسکرت سے یہ بخوبی فیضیاب ہوسکتی تھی۔ لیکن ذات پات کے جھگڑوں نے اُسے اتنی مہلت نہ دی کہ یہ اپنی علمی اصل سے فیضیاب ہوسکتی۔ تواریخ سے یہ ثابت ہے کہ ہندو مذہبی لوگوں نے سنسکرت کے دامنِ دوشیزگی سے کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا، اور بہاتا و پنڈت اس سے اور اس کے جمالِ باصرہ نواز سے حسبِ دلخواہ فیضیاب ہوتے رہے۔ مولفِ آبِ حیات نے لکھا ہے کہ:-

"چنانچہ جب (ایرین) نسلوں کی حفاظت کا پورا بندوبست کرچکے تو خیال ہوا کہ شودروں کے ساتھ آٹھ پہر بات چیت، رہنے سہنے، اور لین دین کرنے میں بزرگوں کی زبان دوغلی ہوجائے گی، اس واسطے کہا کہ ہماری زبان زبانِ الٰہی ہے اور الٰہی عہد سے اسی طرح چلی آتی ہے، چنانچہ اس کے اصول و قواعد باندھے اور ایسے جانچ کر باندھے کہ جن میں نقطے کا فرق نہیں آسکتا۔ اصل پاکیزگی نے غیر لفظ کو اپنے دامن پر ناپاک دھبہ سمجھا، اور سوائے برہمن کے دوسرے کی زبان، بلکہ کان تک گزرنا بھی ناجائز ہوا"

پھر لکھا ہے کہ

"اسی بنا پر (ایرین) فتح یابوں کی بلند نظری نے اسکا نام سنسکرت رکھا، جس کے معنی آراستہ پیراستہ، منزہ و مصفا اور مقدس، جو چاہو سمجھ لو، ان کے قواعدِ زبان بھی ایسے مقدس ہوئے کہ بزرگانِ دین ہی اسے پڑھائیں تو پڑھائیں، بلکہ اس طرح پکار کر پڑھنا بھی گناہ ہوا کہ شودر کے کان میں بھی آواز نہ پڑے۔ اس کا نام دیو بانی ہوا، یعنی زبانِ الٰہی"

جو کچھ مولفِ آبِ حیات نے لکھا ہے، یہی مفہوم، ہیم چند لغاتِ سنسکرت کا جامع بھی لکھتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں پراکت زبانیں رائج ہوگئیں، اور سنسکرت کے علم سے عوامِ ہند محروم رہے، آج سینکڑوں برس کے بعد سیاسی جنون نے ہندو دماغ کو اس طرف بھی متوجہ کردیا ہے۔ لیکن اس کے حصول میں عوام کو جو تکلیف ہوگی اور جس قدر مدت درکار ہوگی وہ ظاہر ہے، تاہم اگر یہ کشاکش اردو کے رسم الخط کو مٹاسکتی ہے، تو ایسا کرنا کوئی دشوار نہیں، لیکن اگر اردو رسم خط مٹانا ناممکن ہے، اور یقیناً ناممکن ہے کہ

"این خیالست و محالست و جنوں"

تو پھر آزادی کے میدان میں، حصولِ آزادی کے لئے یہ رکاوٹ سنجیدگی و انصاف کے خلاف ہے، اور تنگ خیالی کے مرادف، حقیقت یہ ہے کہ تحریر میں، تقریر میں، سلاست و روانی میں، اور انجذاب و استطاعت میں، جو طاقت اردو کو حاصل ہے، وہ ہندوستان کی کسی زبان کو نصیب نہیں، اردو بھی ایک فرعی زبان ہے، لیکن اُس کو اول روز سے تین علمی زبانوں نے نوازا، اور آج تک نواز رہی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے دو زبانوں والے فاتح مسلمان تھے، جن کی مذہبی زبان عربی تھی، لیکن انھوں نے اپنی زبان میں باوجود قرآن کی زبان ہونے کے، اور باوجود مذہبی تقدس کے کبھی بخل سے کام نہیں لیا، کہ عوام اس سے محروم رہیں، چنانچہ تینوں علمی زبانوں نے نہایت فیاضی و نہایت دلیری کے ساتھ فیضِ عام جاری کردیا، اور تھوڑی مدت میں اردو زبان، الفاظ کی دولت سے مالا مال ہوگئی، دنیا کی شاید ہی کوئی فرعی زبان ایسی ہو جس کو ایک ہی وقت میں تین علمی زبانوں نے نوازا ہو، یہ وجہ تھی، یہ سبب تھا کہ ہندوستان کی جملہ مقامی زبانوں کو پیچھے چھوڑ کر اردو آگے نکل گئی۔ اور باوجود فرعی زبان ہونے کے آج علمی زبانوں کے مدِمقابل ہے، اس کے مقابلہ میں ہندوستان کی پراکرت زبانیں کیوں پیچھے رہ گئیں؟ صرف اس لئے کہ اُس وقت تک سنسکرت کو ایک عروسِ نو کی طرح سات پردوں میں چھپائے رکھا، لیکن مسلمان فاتحین نے اس علمی دلہن کو دنیا سے روشناس کرایا۔ اگر مسلمان ایسا نہ کرتے تو سنسکرت کا تمام بیش بہا خزانہ کرم خوردہ ہوگیا ہوتا، یہ اردو والوں ہی کا کرم تھا کہ سنسکرت کی جان بچالی، ورنہ اندلس کے عیسائی بادشاہوں کی طرح، جنھوں نے مسلمانوں کے عربی علوم و فنون کا قیمتی خزانہ نذرِ آتش و آب کردیا تھا، یہ بھی کرسکتے تھے۔

(باقی آئندہ)

شہ زور۔ غالب ♦ مضبوط۔ قوی ♦ تماڈا (۲) بہت بڑا لایق۔ کامل فن (۳) مستحکم۔ پکا۔ پختہ۔ استوار (۴) ذی مقدور۔ مقدرت والا (۵) سینہ زور دست دراز۔ جابر۔ ظالم ♦

زبردستی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) دھینگا دھینگی۔ سینہ زوری۔ جبر۔ زیادتی ظلم و تعدی۔ بار جوری۔ سرزوری۔ زور آوری (۲)۔ تابع فعل خلاف مرضی کوئی کام لینا۔ جبراً دباؤ ڈالکر۔ چھین جھپٹ کر (۳)۔ تابع فعل ناحق۔ بے سبب۔ یونہیں ♦

زبردستی بھگا لیجانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کسی کی مرضی بغیر اُسکو بھگا لیجانا۔ بلا رضامندی لے اُڑنا۔ جبراً مچھ سا کر یا بہکا کر یا دھمکی دیکر کسی عورت وغیرہ کو گھر سے نکال لیجانا۔ دباؤ ڈالکر بھگا لیجانا ♦

زبردستی پکڑ بلانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ حکومت کے زور سے گرفتار کرا منگانا۔ بلا مرضی دباؤ کے باعث بلوا لینا ♦

زبردستی چھین لینا۔ یا۔ لے لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چھینا جھپٹی مارنا ♦ اینٹھ لینا۔ بزور لے لینا۔ ظلم سے لے لینا ♦

زبردستی قبول کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ زور و ظلم سے منظور کرانا۔ دباؤ ڈال کر یا دھمکی دیکر اقرار لینا ♦

زبردستی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ جبر کرنا۔ زیادتی کرنا۔ زور آوری کرنا دھینگا دھینگی کرنا ♦

زبُور۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) نوشتہ۔ کتاب۔ مکتوب (۲) عام فارسی و بعض اُستثنیٰ۔ زمزمہ (۳) وہ کتاب جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی اور اُسے بنی اسرائیل راگ میں پڑھتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد کے دُعائیہ گیت ہیں ♦ ایک آسمانی کتاب کا نام ♦

زبُون۔ ف۔ صفت (۱) عاجز۔ ضعیف (۲) خوار ♦ بیچارہ۔ ذلیل و رسوا (۳۔ت) بد۔ زشت۔ خراب۔ تباہ ۔ سہ

بسے دیکھا نہیں جاتا یہ ترا حال زبوں ۔۔ عارف اِسوقت ہیں ہم اور کہیں کیونہوئے (عارف)

(۴۔ سہ۔ ہو) نحس نحوس۔ سعد کا نقیض جیسے دونوں وقت ملتے سونا بُرا زبوں ہے

زٹل۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ لغو اور بیہودہ بات۔ پوچ بات۔ گپ۔ بے معنی بات واہیات۔ بڑ۔ جھک۔ بکبک۔ بکواس ۔ سہ

تاثیر جذب مستوں کی ہر ہر غزل میں ہے ۔۔ اعجاز ٹھیں ہے تو کرامت زٹل میں ہے (رفتو لکھنوی)

مضمون حسن و عشق نہیں کس غزل میں ہے ۔۔ سُنئے اگر تو لطف ہماری زٹل میں ہے (آتش)

زٹل قافیہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گپ شپ ♦ واہی تباہی۔ بے تکی بے ڈھنگی بات ♦ بے اصل بات۔ ناممعتبر بات ♦

زٹل مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گپ ہانکنا۔ جھوٹی باتیں بکنا۔ واہی تباہی بکنا بے اصل مُبالغہ کرنا ♦

زٹل ہانکنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ گپ مارنا۔ جھوٹی سچی باتیں کرنا۔ شیخی مارنا۔ شیخی بگھارنا

زَجْر۔ ع۔ اسم مذکر (۱) باز داشت۔ روک۔ ڈانٹ ڈپٹ (۲) دھمکی تنبیہ۔ جھڑکی۔ ملامت ♦

زجر و توبیخ۔ ع۔ اسم مؤنث۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ لعنت ملامت ♦ جھڑکنا دھتکارنا۔ ڈر۔ ڈپٹ۔ پھٹ پھٹ ♦

زِچ۔ ہ۔ صفت (۱) عاجز۔ تنگ۔ مجبور۔ بے بس۔ دق (۲)۔ اسم مؤنث شطرنج جب شہ کے بغیر مُہرے کو چلنے کے واسطے کوئی گھر نہ رہے تو اُسے زچ اور جب شہ کے بعد ایسا موقع آئے تو اُسے مات کہتے ہیں ♦

زچ کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مات کر دینا۔ ہرا دینا۔ مجبور کر دینا۔ عاجز کر دینا قافیہ تنگ کر دینا۔ بے بس کر دینا ♦ سہ

زچ کر دیا ہے تو نے سخن چیں کو سے نصیر ۔۔ بازی حریف کی کوئی بچتی ہے مات سے (نصیر)

زچ ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ناک میں دم آجانا۔ تنگ ہو جانا۔ دق ہو جانا ♦

زَچّہ۔ ف۔ اسم مؤنث (بہ تشدید جیم فارسی بھی درست ہے) وہ عورت جو بچہ جنی ہو۔ وہ عورت جس نے ابھی بچہ جنا ہو۔ زن نوزائیدہ۔ جچا (چالیس روز تک زچہ کہلاتی ہے) ♦

زچہ خانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ زچہ کا گھر۔ چالیس روز تک زچہ کے متعلق کاروبار اور رسوم وغیرہ۔ جنّا۔ سوڑ ♦

زچہ رانی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ زچہ کا خطاب ♦

زچہ گیریاں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ زچہ خانہ کے گیت۔ وہ گیت جس میں بچہ اور اُس کی ماں کی تعریف ہوتی ہے ♦

زُحَل۔ ع۔ اسم مذکر۔ سنیچر۔ اُس ستارہ کا نام جو ساتویں آسمان پر اور نہایت سست و نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے ♦

زحمت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ دُکھ۔ درد۔ کُلفت۔ تکلیف۔ رنج ♦ محنت۔ مشقت ♦ مُصیبت۔ سختی ♦

زحمت اُٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دُکھ بھوگنا۔ مُصیبت بھرنا۔ تکلیف برداشت کرنا

زَخّار۔ ع۔ صفت۔ پانی سے نہایت بھرا ہوا۔ لبالب۔ طغیانی پر آیا ہوا۔ چڑھا ہوا۔

نصیبن!

وجاہت سندیلوی، بی اے

رات زیادہ جاچکی تھی، مولوی صاحب نے دو گھنٹہ تک اخوت اور مساوات پر دھواں دھار تقریر کی تھی اور سینکڑوں آسمان پھاڑ نعرے بلند کئے تھے، لہٰذا حلق خشک ہو چکا تھا، طبیعت خستہ تھی تھکاوٹ قدم قدم پر بٹھائے دیتی اور پھر بھوک کی شدت سے تو سکرات ہی کا لطف آرہا تھا۔ راستہ بھر مولوی صاحب نے جلسہ کرنے والوں کو گالیاں دیں کہ کیسے کمبختوں نے چار جلیبیوں پر ٹرخا دیا، گھر پہونچتے ہی مولوی صاحب بڑے زور سے گرجے "نصیبن نصیبن، کھانا لاؤ" نصیبن شامت کی ماری ذرا غافل ہوگئی تھی، لہٰذا پہلی آواز پر نہیں بولی، اب کیا تھا، مولوی صاحب نے اپنا سارا غصہ اُسی پر اُتار دیا" حرامزادی، لاٹ صاحب کی بچی بنی ہے، اِدھر شام ہوئی، اُدھر مر رہی، نوکری کرنے چلی ہے، کہ نخرے دکھانے، کیا کچھ تیرے باپ رکھا گئے تھے ہمارے پاس! کام کی نہ کاج کی دشمن اناج کی" وغیرہ وغیرہ، مولوی صاحب اپنا لیکچر دیتے ہوئے بیگم صاحبہ کے پاس پہونچ گئے، بیگم صاحبہ ننھے کو ابھی ابھی سلا کر مُنے کو دودھ پلا رہی تھیں، مولوی صاحب نے جاتے ہی جاتے پوچھا" پھر تو ننھی کو کوئی دست نہیں آیا" بجائے اس کے کہ بیگم صاحبہ اس سوال کا جواب دیتیں اُنھوں نے نصیبن کو کوسنا شروع کر دیا" اس مال زادی نے شام کو پھر ٹھنڈا دودھ پلا دیا اس کو" "ٹھنڈا دودھ پلا دیا!" مولوی صاحب اپنی جگہ سے ایک بالشت اُچھل گئے۔ "پھر؟ پھر کیا دو دست اور آگئے" بیگم صاحبہ نے کہا۔

"ارے کھانا نہیں لائی ابھی تک حرامزادی، میں دیکھتا ہوں اس کمبخت مال زادی کے تو مزاج ہی نہیں ملتے، آج میں اس کی مرمت کئے بغیر نہ چھوڑوں گا، جان کے پیچھے پڑی ہے بچّے کے، ارے کھانا لے چل یا پھر میں آؤں!" مولوی صاحب پھر گرجے،

نصیبن ایک سینی میں کھانا لے کر آگئی۔ جیسے ہی اُس نے سینی رکھی بیگم صاحبہ نے ڈانٹ بتائی" نہ ہاتھ دھونے کا پانی، نہ تولیہ، بیگم صاحبہ لے کر آگئیں کھانا"

نصیبن نے مُنھ بسور کر کہا" لئے آرہی ہوں"

" لئے آرہی ہوں کی بچی! پہلے سے خیال نہ تھا" مولوی صاحب نے پھر غصہ دکھایا،

جلدی سے نصیبن پانی اور تولیہ لائی، تو اب صابون کی مانگ پڑی، صابون آیا تو مولوی صاحب اور بیگم صاحبہ نے کھانا شروع کیا۔

" یہ دال میں مرچ کس قدر تیز ہے"

" یہ شوربہ ہے کہ پانی"

" آلو بالکل ہی کچے رکھے ہیں"

مولوی صاحب کھانا کھاتے جاتے اور اُن کا غصہ تیزی سے بڑھتا جاتا، بیگم صاحبہ بھی اس شعلے کو ہوا دیتی جاتیں، نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب نے کھانا کھاتے ہی سے اُٹھکر نصیبن کو مارنا شروع کر دیا، "بدمعاش، حرامزادی

زکام ہونا - ف - فعل لازم - ناک سے پانی بہنا - سردی ہونا +

زکاوت - ع - اسم مؤنث - دیکھو (ذکاوت) جن لوگوں نے اِسکا املا زائے ہوّز سے قرار دیا ہے انکو سہو ہوا ہے کیونکہ اسکے اور اِسکے معنوں میں کوسوں کا بل ہے +

زکریا - ع - اسم مذکر - ایک مشہور پیغمبر بنا اون کا نام جو عمران بن ماثان پدر مریم اولاد سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے تھے - عمران کی بیوی اور مریم حسنہ نامی ایک نیک ذات بزرگ سے منسوب تھیں - اور عمران کی بڑی بیٹی ... اشیاع حضرت زکریا علیہ السلام کے نکاح میں آئی تھیں - اپنی سالی مریم کی پرورش اور خبرگیری میں آپ نے بڑی مدد دی - باوجودیکہ یہ عمر طبعی کو پہنچلے تھے - نہ بیوی استقرار حمل کے قابل رہی تھیں نہ میاں ہمبستری کے لائق - مگر خداوند تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرماکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنکے نطفہ اور بطنِ اشیاع سے عطا فرمایا -

کتب سیر میں حضرت زکریا اور یحییٰ کی شہادت کا اِس طرح مذکور ہے کہ جب حضرت مریم کے قدرتی حمل کی یہودیوں میں شہرت ہوئی اور یہ سب کو معلوم تھا کہ حضرت مریم کے پاس حضرت زکریا کے سوا کوئی آجا نہیں سکتا تھا تو وہ لوگ بدگمان ہوکر اُن کے قتل کے درپے ہوئے - آپ بخوف جان وہاں سے بھاگے - یہودی بھی خبر لگا کر پیچھے پیچھے ہوئے جب آپ آبادی سے نکل گئے تو جنگل میں ایک درخت سے آواز آئی کہ اے زکریا تو میرے پاس آجا - آپ نے اِس آواز سے اور زیادہ فکر کیا - اِس تردد میں تھے کہ دوسری آواز آئی کہ زکریا سوچتا کیا ہے جلد آجا - چنانچہ آپ اپنا دل مضبوط کر کے اُس درخت کے پاس پہنچے - درخت آپ کو دیکھتے ہی شق ہوگیا - آپ اُسکے جوف میں داخل ہوگئے شیطان ملعون نے دامن پکڑ لیا جسکا ٹکڑا پھٹ کر اُس کے ہاتھ میں رہ گیا اور زکریا اُسکے اندر سما گئے درخت بدستور جیسا تھا بحکم خدا ویسا ہی ہوگیا - اتنے میں یہودی بھی پہنچ گئے - شیطان کو بشکل انسان دیکھکر پوچھا کہ اِس شکل و شباہت کا کوئی پیر مرد اِسطرف سے گزرا ہے شیطان نے کہا کہ بھی پیر مرد نہیں وہ تو ایک جادوگر تھا جو اُس درخت کی جوف میں چھپ گیا ہے - یہ دیکھو یہ اُسی کے دامن کا ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے - میں نے ہر چند روکنا چاہا مگر وہ تو جھٹ سرتا پا اُس کے اندر سما ہی گیا - یہودیوں نے صلاح کی کہ اِس درخت کو جلا دینا چاہیئے شیطان نے تدبیر بتائی کہ جلانے میں دقت ہے - اسے آرے سے چیر ڈالو - چنانچہ آرے سے چیرنا شروع کیا - جسوقت آرہ حضرت زکریا کے سر مبارک پر پہنچا تو آپ نے بے تابانہ آہ بھرنی چاہی اُسی وقت منتقم حقیقی سے خطاب ہوا کہ اے پیر روشنضمیر خبردار دامن صبر ہاتھ سے نہ چھوٹے گو کیسا ہی قہر تجھپر ٹوٹے - اِس خطاب کے سنتے ہی آپ راضی برضائے الٰہی ہوکر یک لخت ساکت اور خاموش ہوگئے - سر سے ناخن پا تک چر گئے مگر مُنہ سے اُف تک بھی نہ نکالی +

اب حضرت یحییٰ کی شہادت کی نوبت آئی - بادشاہ وقت کی بیوی نے جب دیکھا کہ میں نہایت بڑھیا ہوگئی ہوں اور اب کوئی دن میں میری محبت و عزت میں کمی ہوجائیگی تو اُس نے یہ تدبیر کی کہ اپنی جمیلہ و شکیلہ بیٹی کو اُس کے باپ کے ساتھ بیاہ دینے کی تجویز ٹھہرائی بادشاہ راضی ہوگیا اور اُسنے حضرت یحییٰ سے اِس امر کا فتویٰ لیا - آپ نے حرام بتایا - ملکہ کو یہ بات نہایت ناگوار ہوئی اُسنے کیا کام کیا کہ جسوقت بادشاہ کو شراب کے نشہ میں چور اور مدہوش پایا تو اپنی بیٹی کو آراستہ پیراستہ کر کے اُسکے پاس بھیجدیا کہ بادشاہ اُسوقت نہایت فریفتہ ہوکر تجھ سے مقاربت چاہیگا مگر تو بھی اِس بات پر تا وقتیکہ وہ یحییٰ کا سر کٹوا کر منگوا دینے پر راضی نہو جائے بلکہ منگوا کر تیرے سامنے نہ رکھدے مواصلت کا اقرار ہی نہ کیجیو - چنانچہ اُس نے درخواست کی بادشاہ نے جواب دیا کہ تجکو اختیار ہے - قاتل دوڑ گئے - اور حضرت یحییٰ کو شہید کر کے اُنکا سر مبارک لے آئے - بعد میں خدا تعالےٰ نے اُن لوگوں اور انکے والد کے قاتلوں کو کیفر کردار کو پہنچایا - ایک بادشاہ خردوس نامی ملک فارس سے چڑھ کر آیا جس نے بیت المقدس سے اپنی فرودگاہ تک ایک نہر بنوائی اور فیروز نامی سردار کو قتل عام کا حکم دیا اور کہا کہ جب تک خون بہکر میرے لشکر گاہ تک نہ آئے قتل بند نہ کیا جائے - ستر ہزار یہودی قتل ہوئے جب تک یہ قتل عام نہ ہولیا - خونِ یحییٰ برابر جاری رہا +

زکوٰۃ - ع - اسم مؤنث - مال کا وہ چالیسواں حصہ جو سال بھر کے بعد راہِ خدا میں دیا جاوے کم سے کم ساڑھے باون روپے تک زکوٰۃ واجب ہے - اِس میں اِسقدر قیمت کا زیور ہو خواہ نقد ہو - اگر وہ سال بھر تک رہے اور اِسقدر قرضہ بھی نہو جس میں یہ ساڑھے باون روپے یا اُن کا کوئی حصہ اُس میں مستغرق ہوجائے تو اُسپر اہل اسلام کی شرع کے بموجب یہ حصہ نکالنا فرض ہے +

زکی - ع - صفت - (۱) دیکھو (ذکی) اِس لفظ کے املا میں بھی وہی غلطی ہے جو زکاوت میں ہے کیونکہ زکی کے معنی صاف ہیں اور یہ بتشدید تحتانی ہے اور دوسرے ذکی کے معنی تیزیِ طبع تیز ذہن کے ہیں (۲) نواب سید محمد زکریا خاں صاحب دہلوی خلف سید محمود خاں صاحب محمود نبیرۂ نواب اعظم الدولہ میر محمد خاں بہادر معظم جنگ شاگردِ رشید حضرت غالب علیہ الرحمۃ کا تخلص - آپ کا دیوان بھی چھپ گیا ہے - متانت اور نازک خیالی آپ کا حصہ ہے - عرصہ دراز تک صاحب ڈائرکٹر بہادر ممالکِ مغربی و شمالی کے نائب میر منشی رہے - پھر بدایوں میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوئے - اب پنشن لیکر وہیں قیام فرمایا ہے - نہایت بافیض اور دوست نواز آدمی ہیں +

زلال - ع - اسم مذکر - صاف اور شیریں پانی + نتھرا اچھا پانی - (عربی فرہنگ نویسوں نے لکھا ہے کہ زلال ایک کیڑے کا نام ہے جو برف میں پیدا ہوتا ہے اور مقدار

کمینی، چوٹی، نمک حرام، دُور ہو، حرام خور!!

وہ تو کہئے کہ بیگم صاحبہ کو ترس آگیا، ورنہ مولوی صاحب تو نصیبن کی جان لئے بغیر نہ چھوڑتے۔

خوب مار کھا کر، مولوی صاحب اور بیگم صاحبہ کو کھانا کھلا کر اور ان کے لئے حلال، پاندان، اگالدان مہیا کرکے اور حقہ بھر کر آدھی رات کے قریب نصیبن خود کھانا کھانے بیٹھی، چونکہ آج پہلا واقعہ تھا کہ اُس نے مار کھائی تھی لہٰذا اپنی ذلت اور بیکسی پر اُس کا دل رو رہا تھا، بار بار وہ آنسو پونچھتی لیکن پھر اُس کی آنکھیں بھر آتیں، اور اس کے منہ سے ایک آدھ سسکی نکل جاتی، بڑی مشکل سے اُس نے دو چار لقمے کھائے۔

اپنے پھٹے پرانے بستر پر وہ تنہا بیٹھی بڑی دیر تک کچھ سوچا کی، کئی دفعہ اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ نوکری چھوڑ دے۔ لیکن فوراً اُس کی آنکھوں کے سامنے تصویر کھنچ جاتی کہ کس طرح اُس کی بچیاں کلّو اور شبّو بھنی سے منتظر ہوتی ہیں، کہ کب وہ روٹی لے کر آئے، اور کب وہ کھانا کھائیں۔ اگر اُس نے نوکری چھوڑ دی۔۔۔؟

گھڑیال نے ایک بجایا۔ وہ جلدی سے اپنے بستر میں گھس گئی، اُسے پانچ بجے اُٹھ کر مولوی صاحب کو وضو کا پانی دینا تھا، اور پھر کل دن بھر کا کام۔ برتن مانجھنا، جھاڑو دینا، کھانا پکانا، مسالہ پیسنا، حقہ بھرنا، بچوں کو کھلانا، کپڑے دھونا، پاندان اُٹھانا، اُگالدان لانا، پلنگ اُٹھانا، بچھونے کرنا۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ وہ سوچتے سوچتے سو گئی۔

مزدور!

وہ جس کا گردشِ تقدیر پر کچھ بس نہیں چلتا
وہ جس کی گرم آہوں پر کسی کا بس نہیں چلتا

وہ جس پر مشکلیں پڑتی ہیں تو آساں نہیں ہوتیں
وہ جس کے حال پر آنکھیں کبھی گریاں نہیں ہوتیں

وہ، ہر اک سانس جس رنجور کی فریاد ہوتی ہے
وہ، ہستی جو کہ غیروں کے لئے برباد ہوتی ہے

وہ، جس کا زندگی بھر غنچۂ حسرت نہیں کھلتا
عروسِ نو کو بھی جس کی لباسِ نو نہیں ملتا

کڑی محنت کی آنچوں میں جو دن بھر جان کھوتا ہے
وہ جو اکثر گرسنہ زیرِ چرخِ پیر سوتا ہے

کسی کو پاس جس کے درد کا مطلق نہیں ہوتا
جسے آرام و آسائش کا کوئی حق نہیں ہوتا

بناتا ہے جو قصرِ عیش کے دیوار و بام و در
سلاتا ہے جو معصوموں کو اپنے گرم ریتی پر

رہا کرتی ہے پامالِ خزاں جس کی بہار اکثر
ہلاکِ بیکسی ہوتے ہیں جس کے شیر خوار اکثر

کوئی سنتا نہیں دنیا میں فریاد و فغاں جس کی
بیانِ دردِ دل پر کاٹی جاتی ہے زباں جس کی!

وہ، جس کو سب غریب و بیکس و مجبور کہتے ہیں
اُسی کو اصطلاحِ دہر میں "مزدور" کہتے ہیں

یہی ہے جو قتیلِ خنجرِ سرما بھی ہوتا ہے
یہی ہے جو ہلاکِ شدتِ گرما بھی ہوتا ہے

یہی ہے وہ جو زندہ دفن ہو جاتا ہے کانوں میں
یہی ہے جو کہ کٹ جاتا ہے اکثر کارخانوں میں

اُٹھاتا ہے یہی قوموں پہ جب افتاد پڑتی ہے
بناتا ہے یہی ملکوں کی جب قسمت بگڑتی ہے

یہی ناکام رہ کر کام اک دنیا کے آتا ہے
یہی ذلت گدائی کی بڑھاپے میں اُٹھاتا ہے

مائل نقوی

زر

زربفت - ف - اسم مذکر - بزربافتہ - کمخواب - تمامی ایک قسم کا کپڑا جو کلابتو سے بُنا جاتا ہے - زری - دیبا ◆

زر بیعانہ - ف ع - اسم مذکر - وہ روپیہ جو بائع کو بیع پختہ کرنے کی بابت کسیقدر بجملہ قیمت شے کے دیدیا جائے - سائی ◆

زرپیشگی - ف - اسم مذکر - چڑھتا روپیہ - وہ روپیہ جو کسی چیز یا محنت کی عوض میں قبل از وجوب دیا جاوے - چڑھاؤ روپیہ - باقی - فاضل ◆

زرخرید - ف - صفت (۱) روپیہ دیکر خریدا ہوا - مول لیا ہوا (۲) ذاتی خریدا ہوا -

زرخیز - ف - صفت - زرریز - پیداوار کی زمین - سیر حاصل - سیراب - شاداب ◆

زردار - ف - صفت - مالدار - دولتمند - امیر - تونگر جیسے ؎

زردار کا سودا ہے بے زر کا خدا حافظ ◆ (مصرع)

زردوز - ف - اسم مذکر - وہ شخص جو زری کا کام کرے - کارچوب ◆

زردوزی - ف - اسم مؤنث - کارچوبی - کامدانی - چکن کا کام ◆

زردوست - ف - صفت - روپے کو عزیز رکھنے والا - بخیل - زرپرست - لوبھی - طامع - لالچی ◆

زرڈگری - ف - اسم مذکر - وہ رقم جسکی ڈگری ہوئی ہو - ڈگری کا روپیہ ◆

زررہن - ف ع - اسم مذکر - گروی کا روپیہ ◆

زرسرخ - ف - اسم مذکر - زرخالص - سونا - طلا ◆

زرسفید - ف - اسم مذکر - چاندی - نقرہ ◆

زرضامنی - ف ع - اسم مذکر - ضمانت کا روپیہ ◆

زرفاضل - ف ع - اسم مذکر - زائد روپیہ ◆

زرقرض - ف ع - اسم مذکر - قرض کا روپیہ ◆

زرقلب - ف ع - اسم مذکر - کھوٹا سونا - ناقص سونا ◆

زر کا جوتا - ف - اسم مذکر - (۱) چاندی کا جوتا - روپے کی مار - روپیہ دیکر کسی کو دبانا یا خجل کرنا - رشوت - گھونس - پچڑ - (۲) کلابتو کا کامدار جوتا - تاربافی جوتا ◆

زرکوب - ف - اسم مذکر - ورق ساز - چاندی سونے کو کوٹ کر ورق بنانیوالا ◆

زرکوبی - ف - اسم مؤنث - ورق سازی ◆

زرگر - ف - اسم مذکر - سُنار ◆

زرگل - ف - اسم مذکر - پھول کے اندر کا زیرہ ◆

زرلگان - ف - اسم مذکر - ہل پڑتا - زمین کا سرکاری خراج - مقرری - وہ روپیہ یا جمع جو بندوبست پر تشخیص کرکے زمین پر لگایا گیا ہو - مالگذاری - جمع - تشخیصہ تعداد و مقدار جمع - مالیہ ◆

زرد

زرمالگذاری - ف - اسم مذکر - دیکھو (زرلگان) ◆

زرمطالبہ - ف ع - اسم مذکر - بقایا - واجب الادا - سرکاری روپیہ - مواخذہ طلب روپیہ ◆

زرمنافع - ف ع - اسم مذکر - نفع کا روپیہ - فائدہ کا روپیہ - سود بیاج - ربا

زرنقد - ف ع - اسم مذکر - روکڑ - وہ روپیہ جو مہتی کاٹ کر لیلیا جائے (علم حساب)

زرنگار - ف - صفت - وہ چیز جس پر سنہری نقش بنے ہوئے ہوں - ملمع کیا ہوا - سنہرا - زراندود - چمکتا دمکتا - مجازاً - زرق برق - منقش ◆

زراعت - ع - اسم مؤنث (۱) کشت - کھیتی باڑی - (۲) کشت کاری - بونا - جوتنا - کشاورزی (۳) فصل - کھڑی فصل (یہ لفظ زرع ہے - اہل فارس نے اسمیں تصرف کرکے زراعت کرلیا) ◆

زراعت پیشہ - ع + ف - اسم مذکر - کسان - بویا - جوتا - زمیندار - کاشتکار - مزارع - حراث ◆

زراعت کرنا - ف - فعل متعدی - بونا - جوتنا - کھیتی باڑی کرنا - کاشتکاری کرنا ◆

زرباف - ف - اسم مذکر - بافندۂ زر - تاروں کا بنا ہوا کمخاب ◆

زربافی - ف - صفت - بافتۂ زر - تاربافی - سنہرا ◆

زرتشت - ف - اسم مذکر - دیکھو (زردشت)

زرد - ف - صفت - پیلا - سنہرا - اصفر ◆

زرد پڑنا - ف - فعل لازم - خوف یا دہشت یا کسی مرض کے سبب چہرے وغیرہ کا پیلا پڑجانا ◆

زردرو - ف - صفت - شرمندہ - خجل - شرمسار - منفعل ◆

زرد رو ہونا - ف - فعل لازم - شرمندہ ہونا - لجانا - شرمانا - ؎

وہ پہنتے ہیں چھینٹ کی پوشاک — زعفران آج زرد رو ہوگی (امانت)

زرد ہوجانا - یا - ہونا - ف - فعل لازم - شرمندگی یا خجالت یا طول مرض یا رنج یا عشق سے سفید پڑجانا - خون خشک ہوجانا - شرما جانا - خوف یا رعب میں آجانا ؎

غصے سے وہ گل جو لال ہوگا — ہوجائیگی ساری انجمن زرد

باندھوں مضموں میں ایسے رنگیں — سنکر ہو عدو کا سخن زرد (ناسخ)

پھر کہیں کیا دل لگایا ہے جو ہے زرد تو — منہ پہ آیا ہے ترے دو چار دن سے تو رنگ (میر)

ہوگیا کیوں زرد ناسخ کیا کہوں — ہے زمانے کا عجب اے یار رنگ (ناسخ)

آج کل

پھر کاروانِ شوق پریشاں ہے آج کل — پھر ذرہ ذرہ دشت بداماں ہے آج کل
پھر ہو چلا ہجومِ ہزارِ پریدہ رنگ — گُل پھر چراغِ گورِ غریباں ہے آج کل
پھر زاویہ نگاہ کا بدلا ہوا سا ہے — پھر میں ہوں اور گردشِ دوراں ہے آج کل
پھر آرزوئے مرگِ مفاجات ہے ہمیں — پھر اعتبارِ دوشِ عزیزاں ہے آج کل
ہو جائے پھر بتوں کی حقیقت نہ بے نقاب — دنیا میں پھر نمائشِ ایماں ہے آج کل
یہ مشتِ خاک پھر ہے تماشائے رہگذر — دامن پھر اُن کا میرا گریباں ہے آج کل
پھر آنسوؤں نے حُسن کی گرمی کو کم کیا — پھر دردِ عشق مائلِ درماں ہے آج کل
پھر خرمنِ اُمید پہ ہنستی ہیں بجلیاں — پھر دانہ دانہ شعلۂ رقصاں ہے آج کل
رگ رگ پھڑک رہی ہے بہ اندازِ نغمہ پھر — پھر تار تار ساز کا لرزاں ہے آج کل
پھر چل کے پُوچھ لیں دلِ شوریدہ کا مزاج — قسمت سے بند پھر درِ زنداں ہے آج کل
پھر رنگ و بُو میں جان پڑی دیکھنا بہار — ہر غنچہ، عندلیبِ گلستاں ہے آج کل
پھر چُھپ گیا ہے پردۂ تصویر میں کوئی — پھر جوش پر تصوّرِ عُریاں ہے آج کل

پھر جبر و اختیار میں ہے کشمکش تپشؔ
پھر مرگ و زیست دست و گریباں ہے آج کل

شیخ عبداللطیف تپشؔ ایم اے

معطل ہو جانا جیسے دُعا مانگتے مانگتے زبان گھس گئی ؎

زبان گھس گئی اپنی خدا خدا کرتے (مصرعۂ برق)

زبان لڑکھڑانا - ا - فعل متعدی - زبان کا لغزش یا لکنت کرنا - خوف یا رُعب کے مارے زبان کا قابو میں نہ رہنا ✦

زبان ملانا - ا - فعل متعدی (۱) باتیں کرنا - بولنا چالنا - کہنا سُننا جیسے ہمسے زبان مت ملاؤ (۲ - ع) برابری کرنا - جواب دینا - مُقابلہ کرنا برابر بولنا - جیسے مجھ سے زبان ملائی تو تو ہی جلے گی ✦

زبان مُنہ میں رکھنا - ا - فعل متعدی - زبان والا ہونا نطق یا گویائی کی قُدرت رکھنا جیسے تم کچھ کہو گے تو ہم بھی زبان مُنہ میں رکھتے ہیں ✦

زبان میں پڑنا - ا - فعل لازم - مشہور خلائق ہونا - افواہ ہونا - شُہرت ہونا

زبان میں - یا - زبان پہ کانٹے پڑنا - ا - فعل لازم - پیاس کی زیادتی اور تشنگی کے غلبہ کے سبب زبان کا خشک اور کھردرا ہو جانا ✦ ؎

آبلوں پاؤں کے پانی مجھ آیا اسقدر تشنگی سے پڑگئے کانٹے زبانِ خار پر (مصحفی)

مثلِ ماہی پڑگئے کانٹے زباں میں پیاس سے پر نہ ہمت نے کیا منت کشِ دریا مجھے (ناسخ)

کیا خار ہوا دل کو ہمارے رمضاں میں کانٹے جو پڑے بیاس سے اُس گل کی زباں میں (راسخ)

زبان نکالنا - ا - فعل متعدی - (۱) دیکھو (زبان کھینچنا) (۲) زبان درازی کرنا بدزبانی کرنا - (۳) بیہودہ باتیں مُنہ سے نکالنا - بکنا - جیب کاٹھنا -

زبان نکلنا - یا - نکل پڑنا - ا - فعل لازم - نہایت تشنگی یا کسی صدمۂ دماغی کے باعث زبان کا مُنہ سے باہر آجانا - زبان لٹک پڑنا ✦

زبان نہ ہلانے دینا - ا - فعل متعدی - بولنے سے باز رکھنا - بات نہ کہنے دینا - خاموش رکھنا ✦ ؎

حالِ دلِ بیمار نہیں ضبط کے قابل لیکن وہ زباں مجکو ہلانے نہیں دیتے (بیمار)

زبان ہارنا - ا - فعل متعدی - بچن ہارنا - قول ہارنا - زبان دینا - اقرار کرنا - وعدہ کرنا ✦ ؎

ہم وہ جانباز نہیں ہیں کہ پھریں جیتے جی تجھسے جس بات میں اے شوخ زباں ہار چکے

ہوئی جو ہونی تھی سو ہو بندی ملے گی شرطیں وصل کی اب تو زبان اسکے میں ہار چکا (رنگین)

زبان ہلانا - ا - فعل متعدی (۱) بولنا - بات کرنا - کہنا - جیسے تمہارا زبان ہلا دینے میں کیا بگڑتا ہے ؎

خاموش پھر یار میں جلتا ہوں رات دن میں شمع ساں زبان ہلاؤں مجال کیا (امانت)

(۲) سوال کرنا - مانگنا - ہاتھ پھیلانا - درخواست کرنا ؎

اے دل کہیں نہ جا کے تو اپنی زبان ہلائے مانگ اُس سے جسکے ہاتھ سے تو پیٹ بھر کے کھائے

غیر از خدا کے کس میں ہے قدرت جو ہاتھ اٹھائے مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلائے

زَبانہ - ف - اسم مذکر - شعلہ - لَو - آگ کی لپیٹ ✦

زَبانی - ف - صفت - (۱) تقریری - بلا تحریر - غیر نوشتہ - مُنہ سے کہی ہوئی (۲) روایتی - سماعی - سُنی سُنائی - سینہ بسینہ منقول - (۳) ظاہری - اوپری - مُنہ دیکھے کی - بناوٹ کی ؎

حُسنِ اخلاقِ زبانی اور ہے دل سے لطف و مہربانی اور ہے (محسن)

محبت کچھ نہیں دل میں مگر اُلفت زبانی ہے یہ اُس عیار کی در پردہ ہر پہ ظلم رانی ہے (جرأت)

زبانی امتحان - ا - اسم مذکر - تقریری امتحان - وہ امتحان جو پوچھ کر لیا جائے مگر تحریری نہو ✦

زبانی پڑھنا - ا - فعل متعدی - بِن دیکھے پڑھنا - ازبر پڑھنا - حفظ پڑھنا ✦

زبانی بستکلے - ا - اسم مذکر - اوپری باتیں - باتیں ہی باتیں - زبانی جمع خرچ ✦

زبانی جمع خرچ - ا - اسم مذکر - باتیں ہی باتیں - خالی حساب ہی حساب - خیالی پلاؤ

زبانی جمع خرچ کرنا - ا - فعل متعدی - صرف باتیں ہی باتیں بنانا - خیالی پلاؤ پکانا -

زبانی جمع خرچ ہونا - ا - فعل لازم - باتیں ہی باتیں ہونا - نری باتیں ہونا - خیالی پلاؤ پکنا ✦

زبانی حساب - ا - اسم مذکر - تقریری حساب - ذہنی حساب - وہ حساب جو پہاڑوں اور گُروں کے وسیلہ سے دل ہی دل میں پھیلالیں اور تحریری مدد نہ لیں - مُنتقل ازٹھیکاٹ ✦

زُبدہ - ع - صفت - مکھن - مسکہ - چیدہ - خلاصہ - مُنتخب - چُنا ہوا - عطر ✦

زَبَر - ف - صفت - (۱) اوپر والا - بالا - فوق - مقابل تحت - (۲) قوی - زبردست - بلوان - طاقت ور ✦ غالب - فائق (۳) بھاری - زیادہ وزنی - بوجھل - گراں (۴ - ف) مخفف از زبردہ - اسم مذکر - اوپری حرکت - فتحہ - نصب - (وہ چھوٹی سی آڑی لکیر جو کسی حرف کے اوپر آدھے الف کی سی آواز ظاہر کرنے کے واسطے لگائی جائے جیسے تَب میں تائے فوقانی پر زبر ہے) ✦

زَبَر ہونا - ا - فعل لازم - غالب ہونا - فتح پانا - ور ہونا - طاقت یا وزن میں زیادہ ہونا - بھاری ہونا ✦

زبرجد - ع - اسم مذکر - ایک قسم کا زمرد - ایک سبز رنگ کا زردی مائل جواہر جو پنا

زَبَردَست - ف - صفت (۱) بلوان - طاقت ور - بلی - بلونت - توانا

رفتارِ وقت!

ادارۂ کلیم

ماہ اکتوبر گذشتہ کے کلیم میں ہم نے یوروپین سیاسیات کی رفتار کا مطالعہ کرتے ہوئے حسبِ ذیل خیالات کا اظہار کیا تھا۔

"برطانیۂ عظمیٰ پر مدت سے اک دَورِ کہولت و پسِ شیخوخت طاری ہے! جرمنی و اٹلی گزشتہ نصف صدی سے نوجوانی کا لنگر لنگوٹ کس رہے ہیں؛ جاپان نہ معلوم کب سے مشرق کی فتح کا پرچم اُڑا رہا ہے۔ امریکہ "ملکۂ بحر" کی شہ نشین سے قبل ازیں انگلستان کو معزول کر چکا ہے! اور پھر شاید "سُرخ روس" تو محفلِ عالم میں اک نو بنو تمدنِ بشری کی دعوت لئے ہوئے مسند نشینِ مجلس بن چکا ہے؛ ترکی کی "ترکی تمام" ہو جانے کے بعد قسطنطنیہ کا مَردِ بیمار کبھی کا "انگورہ کا مردِ قوی" بن چکا ہے! اور ہاں سرزمینِ ہند و چین پر جو مناظر ہمیشہ دیکھنے میں آئے ہیں، اُن کا عنوانِ جلی یہ ہے کہ ؎

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
"ہمالہ کے چشمے" اُبلنے لگے!

پس یہ ہم اہلِ ہند کا خوابِ خرگوش ہی ہے کہ دُنیا کو غدر ۵۷ء کے بعد ساکن سمجھ چکے ہیں: بقول مسولینی کے "تاریخِ عالم چلتے چلتے رُک نہیں گئی ہے! اور انگریز خدانخواستہ "خاتم الاقوام" نہیں ہیں:" ایسی خوش فہمیوں میں انسان اس سے پہلے بھی مُبتلا رہا ہے، لیکن بالفاظِ خضرِ مشرق شیخ سعدیؔ کے دریائے دجلہ بدستور ع

پس از خلیفہ بخواہد گزشت در بغداد!

لوحِ تقدیر کبھی کی بے نقاب ہو چکی ہے! اب یہ اک رازِ فاش ہے کہ انگلستان و فرانس کے بعد برِّاعظم یوروپ کی کارواں سالاری جرمنی و اٹلی کو حاصل ہونے والی ہے؛ "سوویٹ روس" غالباً اک نیم مغربی و نیم مشرقی طاقت کی حیثیت سے اپنے اک خدا لگانہ منصب پر قابض رہیگا، اور ہٹلر و مسولینی اپنے عارضی تخریبی وُجودِ مسعود ہی کے خاتمے اور برِّاعظم کے میدان کے تخلئے کے بعد شاید روس کے "پرولتاری عمران" کے جلوہِ رواں کے لئے "سڑک صاف کرنے والے" ثابت ہوں گے؛ جدید ا عہد جرمن اور اطالوی ہماری ہندوستان کی تاریخِ سابق کے مرہٹے اور سکھ بنتے نظر آتے ہیں؛ درآنحالیکہ برطانیۂ عظمیٰ بادشاہِ بخیر عالمگیر کے بعد کی "سلطنتِ مغلیہ" کے تاریخی ڈرامے کے پارٹ کو کھیلنے والی ہے! جرمنی کا "نازی ازم" اور اٹلی کا "فاسزم" اُس وقت کے ہمارا شہزادہ پنجاب کی "قزاولی جنگ" کا عین تاریخی مثنیٰ نظر آتا ہے؛ شاید موجودہ روس اُس وقت کے انگلستان کی تاریخ کو دوہرائے: اور اِن دوسرے اور تیسرے درجے کے تمام تباہکن عناصر سے مطلع صاف کرا کے اک بشری تہذیب کے آفتابِ جہانتاب کے مطلع الانوار کی جلوہ گاہ بنے! ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!"

آراستہ پیراستہ ہوکر آنا +

زرگری - ف - اسم مؤنث (۱) سُنار کا کام - سُنار کا پیشہ - (۲) وہ ساختہ زبان جو چند آدمی آپس میں مقرر کرلیں + (ایک خاص بنائی ہوئی زبان کا نام جسمیں ہر حرف پر ایک حرف رائے مہملہ اور دوسرا رائے معجمہ زیادہ کرکے الفاظ متعارفہ کو تلفظ میں لایا کرتے تھے مگر آجکل جو زرگری آپسمیں بولی جاتی ہے اُس کا یہ قاعدہ ہے کہ حروف تہجی کے دو دو حرفوں کے درمیان زائے معجمہ زیادہ کرتے جاتے ہیں مثلاً کوئی یہ کہنا چاہے کہ میری یوں چاہتا ہو تو اسکی زرگری ہوگی کہ اناج مزیزا جزی یزوں چزا ہتزا ہزے)

زرگری جنگ - ا - اسم مؤنث - جنگ زرگری - بناوٹ کی لڑائی - مصلحتاً جھوٹ موٹ کی لڑائی + ؎

ٹھہرے ہو مصلحتاً غیر سے بت پُر فن ۔۔۔ مزاج نازِ خدا جنگ زرگری ہے یہ (جرأت)

زِرَہ - ف - اسم مؤنث - چلتہ - جوشن - بکتر لڑائی کی ایک پوشاک کا نام ہے جو لوہے کی کڑیوں سے بُنی ہوئی ہوتی ہے ؎

ڈر گیا اسدر جو تیغ ابرو سے تمہارے ۔۔۔ اُٹھ کہ پہنے ہے جو ہر شعر زرہ ولی رنگی (اسعر)

زرہ پوش - ف - اسم مذکر - چلتہ پوش - وہ شخص جو زرہ بکتر پہنے ہوئے ہو +

زری - ف - اسم مؤنث - سُنہری تار - سونے کی تار - چاندی کے تار جنپر سونے کا ملمع ہو - کلابتوں کا بنا ہوا کپڑا - بادلہ - تاش - تمامی - گوٹا - کناری وغیرہ +

زری گوٹے والا - ا - اسم مذکر - صحیح (زری گوٹہ خریدنے والا) وہ سوداگر جو پرانا استعمالی گوٹا کناری خرید کر جلاتا اور اُسے جلا کر چاندی اور سونا علیحدہ علیحدہ نیاریوں سے کراتا ہے +

زرّیں - ف - صفت - سونے کا - سُنہرا - سُنہری جیسے جامِ زرّیں - کلاہ زرّیں وغیرہ

زٹ - اسم مؤنث - یاوہ - ژاژخائی - بکواس - بکواد - بڑ - بیفائدہ طول کلامی +

زٹ مارنا - یا - ہانکنا - ا - فعل متعدی - بکواس کرنا - بڑ لگانا - یاوہ گوئی کرنا ژاژخائی کرنا - بیہودہ اور بیفائدہ بکے چلا جانا +

زٹری - ہ - اسم مذکر - بکواسی - بکوادی - یاوہ گو - بیہودہ گو +

زعفران - ع - اسم مؤنث - کیسر - ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول جسکے کھیت کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اُس میں جاکر آدمی ہنسے بغیر نہیں رہتا چونکہ اسکی خوشبو نہایت مست اور مزاج درجہ دوم میں گرم اول میں خشک ہے - اس سبب سے دماغ کو پریشان کردیتا ہو تو تعجب نہیں پس اس صورت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں اُن سے یہ نتیجہ نکال لیا ہوگا + ؎

زردی نے میری رنگ کی مجھ کو رُلا دیا ۔۔۔ افسوس ہے جو کسی کو وہ یہ زعفراں نہیں (آتش)

زعفران کا کھیت - ا - اسم مذکر (۱) کشت زعفران - کیسر کی کیاری (۲) ہنسانے کا مقام - ایسی جگہ جہاں خود بخود ہنسی آئے +

زعفرانی - ع - صفت - زعفران کے رنگ کا - کیسری - پیلا - زرد +

زُعم - ع - اسم مذکر (بہر سہ حرکت حرف اول مگر افصح بضم و بفتح اول) ظن - گمان - خیال ؎

نو سن نازکو یوں رخصت جولاں کب تک ۔۔۔ کہاں زعم میں باقی ہے مری خاک ہنوز (مومن)

زغند - ف - اسم مؤنث - جست - کلانچ - چھلانگ + چوکڑی - اُچھال کود پھاند +

زِفاف - ع - اسم مؤنث (۱) مُکلاوہ - گونا - دُلہن کی اپنے دولہا کے گھر روانگی (۲) - و - ہم بستری - سُہاگ رات - بخت کی رات (ایسے موقع پر شب زفاف زیادہ بولتے ہیں)

زفیل - ا - اسم مؤنث - (صحیح عربی زفیر) سیٹی - صفیر (اور کا دم کھینچکر مُنہ سے زور کے ساتھ آواز نکالنے کو عربی میں زفیر کہتے ہیں مگر اُردو میں اُس آواز کو کہتے ہیں جو کبوتر باز کبوتروں کے اُڑانے کے واسطے دو اُنگلیاں مُنہ میں رکھکر دیتے نکالتے ہیں

زفیل دینا - ا - فعل متعدی - سیٹی بجاکر بلانا - سیٹی دینا +

زفیلنا - ا - فعل متعدی (لکھنؤ) سیٹی بجانا - سیٹی دینا +

زک - ا - اسم مؤنث - (۱) سُبکی - خفت - ذلت - شرمندگی - (۲) ہار - ہزیمت - شکست - (۳) نقصان - ٹوٹا - خسارہ +

زک اُٹھانا - ا - فعل متعدی - خفت اُٹھانا - شرمندگی اُٹھانا - ہار ماننا ملزم ہونا - نقصان اُٹھانا +

زک پانا - ا - فعل متعدی - دیکھو (زک اُٹھانا) ؎

اسد لکو نکاتے ہیں ذرا سوچ سمجھ کر ۔۔۔ دو چار جگہ پہلے جو زک پائے ہوئے ہیں (میر ظاہر)

زک دینا - ا - فعل متعدی - ہرانا - شکست دینا + شرمندہ کرنا + ذلیل و رُسوا کرنا - ذلت دینا - خفیف کرنا - سبکی کرکری کرنا + ؎

عُدو کو بھی تو ہنستے ہیں مرے رونے پہ یہ بلبل ۔۔۔ یہ اسی چشم سے میری مجھے دینے کو زک نکلے (عارف)

زک کھانا - ا - فعل متعدی - خفت اُٹھانا - ذلیل ہونا - مات کھانا - شرمندگی اُٹھانا + شکست کھانا ؎

چمن میں اُسکی کرنے یہ کل لچک کھائی ۔۔۔ کہ شاخِ گُل نے سرِ سبزی سے زک پائی (نصیر)

زکام - ع - اسم مذکر - ریزش - ہوا زدگی - سردی - نزلہ - وہ سردی کی بیماری جس میں ناک بہے + ؎

جو درد سر ترا صندل سے کم ہوا جاناں ۔۔۔ تو سرد مہری سے افزوں مرا زکام ہوا (اختر)

زکام بگڑنا - ا - فعل لازم - نزلہ کے پانی کا سڑ جانا - یا ناک و دماغ وغیرہ میں جم جانا - ریزش بند ہوکر دوسرا مرض کھڑا ہوجانا +

باوجود سارے نیاز کے ہم اپنے دل میں یہ ناز محسوس کرتے ہیں کہ یہ تاریخِ حاضر کا اک لمبی زد کی نظر رکھنے والا تبصرہ تھا! اِس تمام دوران کے واقعات و حوادث اِسی اجمال کی تفصیل نظر آتے ہیں: جرمنی کا تازہ شکار آسٹریا اِسی صورت پذیر تاریخی حقیقت کا اک نو بنو مظہر ہے! جیسا کہ ہم نے ماضیٔ قریب ہی میں لکھا تھا، "یورپ میں جو سیاسی صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے وہ پوست کندہ زبان میں یوں ہے کہ براعظم کی "گرسنہ قومیں" دوسروں کی "شکم سیر سلطنتوں" سے "خوانِ یغما" پر اپنا حصہ مانگ رہی ہیں! لیکن اِنگلستان اُن کے سامنے کھڑا ہوا "شانتی! شانتی!" کا منتر پڑھ رہا ہے! اُس پر جرمنی و اٹلی زبانِ حال و زبانِ قال دونوں سے اِس "ناصحِ مشفق" سے کہہ رہے ہیں کہ ع

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند؟!

حملۂ حبشہ کے وقت فرشتۂ امن و قاضیٔ عالم اِنگلستان کے نفسِ ناطقہ مسٹر بالڈون، کی محتسبانہ زجر و توبیخ کا جواب "جرائم پیشہ" مسولینی نے خوب دیا تھا (بزبانِ اقبال):

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جرم   بے طرح بگڑا ہے "معصومانِ یورپ" کا مزاج
میرے سودائے ملوکیت کو ٹھکراتے ہو تم   تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زجاج؟
آلِ سیزر چوب نے کی آبیاری میں رہے   اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!
پردۂ تہذیب میں غارتگری، آدم کشی،   کل روا رکھی تھی تم نے، میں روا رکھتا ہوں آج!

پس اِنگلستان و فرانس اور جرمنی و اٹلی کے درمیان کا معرکہ کوئی "حق و باطل" کی نزاع نہیں ہے! بجائے اس کے وہ اک "مقابلہ ہے" باطل اور باطل" کا! اِس لئے اِس کا خاتمہ بھی ہٹلر اور مسولینی کے ترکِ عزائم و پرہیز جرائم سے نہیں ہوسکتا! اِس کے لئے ضرورت ہے مسٹر چیمبرلین اور موسیو بلم کی قومی سلطنتوں کے اپنا نگلا ہوا اُگلنے کی! یہاں "سابقہ حالت بحال" (Status Quo) کے افسوں سے کام نہ چلے گا۔ اِس لئے کہ ہر برہمزنِ عالم آج "بزن و بگیر" کی اک تُرکتازہ برپا کرکے کل اِس حالتِ نو کو "حالتِ سابقہ" کہہ سکتا ہے، اور اِس سلسلے کے تحت اُس کی "بحالی" کا دعویدار ہوسکتا ہے! پس مختلف الوقت ظلم کے جواز کا نظریہ ناقابلِ فہم ہے، ظلم اگر آج ظلم ہے تو کل بھی تھا! بیسویں صدی میں اگر حبش کے حملے، رہائنلینڈ کے دھاوے، آسٹریا کے چھاپے، اور اسپین کے اندر فتنہ پردازانہ ہنگامے کی بنا پر اٹلی اور جرمنی بین الاقوامی قزاق و آتش زن کہلاتے ہیں تو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ہندوستان کی تسخیر، سلطنتِ عثمانی کی قطع و برید، تمامی براعظم افریقہ کی تقسیم، اور چین و ایران کے نفاق و شقاق کی ترویج کی پاداش میں، انگلستان و فرانس بھی کسی بہتر سیاسی لقب کے مستحق نہیں ہوسکتے! یا تو کاروبارِ ظلم میں "تمادیٔ عارض" نہیں، یا اگر ہے تو "قبضہ، ملکیتِ قانونی میں مبیّن ہے" والی دوسری دستوری نظیر بھی موجود ہے! "شیخِ" انگلستان و فرانس کی مذمت و ملامت پر اٹلی و جرمنی کی نوپیشۂ زنانِ فاحشہ کے پاس بڑا مسکت جواب موجود ہے، یعنی:

گفتا شیخا ہر آنچہ گوئی ہستیم   اما تو چنانکہ می نمائی ہستی؟!

اور پھر تازہ دم و نوخیز ہٹلر و مسولینی کے پاس اُن کی طاقت، برطانیہ و فرانس کے لئے اِس سے بھی زیادہ دنداں شکن جواب ہے! قانون و قبضہ دونوں اُن کے وکیل ہیں، اور نوشیروانِ انگلستان و فرانس کی طرف سے بین الاقوامی امن و عافیت کی موعظت فرمائی اِس سے کم زہرخندہ شایۂ مضحکہ خیزی نہیں کہ "نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی؟!"

معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کم از کم اپنے اِس "رازِ درونِ پردہ" اور اپنے "رازہائے سینہ گداز" کو سمجھتا ہے! چنانچہ وہ نئے تاریخی راہزنوں "سے اموالِ غنیمت کی تقسیم پر آمادہ ہو گیا ہے! یا آخر الذکر کو تازہ تاخت و تاراج پر چشم پوشی کا حق دینے کے لئے تیار ہے! جرمنی سے گذشتہ بحری مفاہمت، حادثۂ حبشہ کی دن دہاڑے "پولیٹیکل عصمت دری" پر اُس کا "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم"۔ فتنۂ ہسپانیہ میں آتش افروزِ فرینکو کے ساتھ راز و نیاز، حبش کے قاتل اور بحر الروم کی وسیع آبی دُنیا کے نقضِ امن کے بانیٔ کار مسولینی سے خلا ملا، آسٹریا کو یک لقمۂ تر نگل جانے والے ہٹلر پر صرف "معاملہ بندی" کی قسم کی معشوقانہ خشمگینی، پھر عام بین الاقوامی طوائف الملوکی و نادر گردی میں اُس کا نامردانہ سکوت و جمود وغیرہ وغیرہ اِسی نئی تقدیرِ اقوام پر رضا بقضا ہو جانے کے مسلک کے غماز ہیں!

اور بجز اِس کے کوئی چارۂ کار ہی نہیں! اِس لئے کہ مجلسِ اقوام کے "سیاسی تقوے اور بین المللی احتسابِ جبر و جرم" کا نعم البدل ایک ہولناک و لرزہ خیز جنگ ہوگی، جس میں سائنس کے ایجاد کردہ آلاتِ مہلکہ، سائنس کے تخلیق کردہ تمامی تمدن و عمرانِ انسانی کو خاکستر کر دیں گے:

پس بآثارِ ظاہر ہمارے سامنے دُنیا کے اک نئے سیاسی نقشے اور

زمین سے پیٹھ نہ لگنا - ۱ - فعلِ لازم - مضطرب رہنا - بیقرار رہنا - چین نہ پانا - لوٹنا - تڑپنا سے

لگے کبھی نہ زمیں سے پیٹھ تیرے نغمہ جانوں کی ۔ تو شور ق اُٹھ جائیں گے بیدار بیقرار ہے (ذوق)

زمین غیر مزروعہ - ف ع - اسمِ مؤنث - غیر ممکن الزراعت - بنجر - پڑتی - زمینِ اُفتادہ وہ زمین جس میں زراعت نہ کی جاوے +

زمین کا پاؤں تلے سے سرک جانا - ۱ - فعلِ لازم (۱) کسی حادثہ یا صدمہ کی دفعۃً خبر سُنکر آپے میں نہ رہنا - لرزہ آنا - کانپنا - تھرّانا - تھڈی چھوٹنا + حواس کا ٹھکانے نہ رہنا - ہیبت کے باعث پاؤں کا لڑکھڑا جانا - چکر آجانا - ہوش پراگندہ ہو جانا (۲) دیکھو پاؤں تلے کی زمین سرک جاتی ہے (اس محاورہ کے معنی لکھنے میں اوّل تو صاحب گلشنِ فیض نے ایک شعر کے سبب جو شاعر نے صرف ایک بات نکالنے کی خاطر دوسری طرح پر ادا کیا ہے دھوکا کھایا - اِسکے بعد مخزن المحاورات والے صاحب نے جنکو مسلمانوں کے محاورات سے بالکل مس نہیں قلم اُٹھا کر گلشنِ فیض نقل کر دی چنانچہ ہم اُس شعر کو بعینہ اس موقع پر نقل کرتے ہیں سے

میدانِ عشق میں نہ کوئی ساتھ دیسکا ۔ طبقہ زمیں کا پاؤں تلے سے سرک گیا (بحر)

زمین کا پیوند ہو - ۱ - عو - دعاے بد - مرجائے - اُجڑ جائے - ناپید ہو جائے - زمین میں گڑ جائے سے

ہوا ہے آکے مری آستین کا پیوند ۔ یہ طفلِ اشک ہو یا رب زمین کا پیوند (معروف)

کس دور میں اُٹھایا مجھ سینہ سوختہ کو ۔ پیوند ہو زمیں کا جیسا یہ آسماں ہے (میر)

رات دن میں یہی کہتی ہوں کہ یاں ۔ جس نے رنگیں کا کیا آنا بند
پانی پی پی کے یہ کوسوں گی اُسے ۔ ہووے یارب وہ زمیں کا پیوند (قطعۂ رنگین)

زمین کا پیوند ہونا - ۱ - فعلِ لازم (۱) خاک میں ملجانا - نیست و نابود اور معدوم ہو جانا - ناپید ہونا سے

ہوتا جو نہ پیوندِ زمیں تیری گلی میں ۔ آسودہ یہ دل زیر زمیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

(۲) مرجانا - فنا ہونا - انتقال کرنا - زمین میں دبنا - دفن ہونا - گڑنا - خاک میں خاک ملجانا سے

کیں پیوند ہوں یارب زمیں کے ۔ پھرینگے اُس سے یوں کب تک جدا ہم (میر)

قیس و فرہاد کا سُن ذکر غم آیا جرات ۔ لوگ پیوندِ زمیں ہو گئے ایسے ایسے (جرات)

زمین کا گز - ۱ - صفت - رہ نورد - جہاں گرد - جہاں پیما - ہمیشہ سفر اور سیاحت میں رہنے والا + سیاح

زمین کا گز بننا - یا - ہو جانا - ۱ - فعلِ لازم - نہایت رہ نوردی - سیاحی

جہاں گردی کرنا - دُنیا جہان کو چھان مارنا سے

نالی حسینوں سے تری راہِ محبت ۔ گڑ گیا ہے غیرتِ شمشاد زمیں کا (اسیر)

زہے قابش نادر ہیلے کہ اپنے جھے سے بھی نکلی ۔ یہ وحشتِ وحشت میں راہ نالی کہ نکلا قیس گڑ زمیں کا (۔)

زمین کھا گئی کہ آسمان - ۱ - محاورہ - جب کوئی چیز دفعۃً غائب ہو جاتی ہے تو اُسکی نسبت کہتے ہیں +

زمین کی پوچھنا آسمان کی کہنا - ۱ - فعلِ متعدی - سوال کچھ جواب کچھ - سوال دیگر جواب دیگر سے

اگر زمیں کی پوچھی فلک کی کہنے لگی ۔ یہ ان کا آدمی اچھا فرشتہ خو آیا (وزیر)

زمین مزروعہ - ف ع - اسمِ مؤنث - بوئی ہوئی زمیں - زمینِ زراعتی

زمین میں سمانا - ۱ - فعلِ لازم (۱) زمین میں دھنسنا - زمین میں گڑنا - زمین میں گھسنا - زمین میں جذب ہونا - (۲) شرم یا غیرت کے مارے زمین میں گڑ جانے کی آرزو کرنا +

زمین میں گاڑنا - ۱ - فعلِ متعدی - زمین کے اندر دبانا - دفن کرنا - دفنانا (۲) سزائے سخت دینا - مار ڈالنے کی دھمکی دینا - تہدید موت کرنا +

زمین میں گڑ جانا - ۱ - فعلِ لازم - (۱) زمین میں دھنس جانا - دھرتی میں سما جانا - (۲ - ۱) نہایت شرمندہ ہونا - شرم کے مارے پانی پانی ہو جانا سے

بعد مرگ اعمال سے اپنے جو کھینچا انفعال ۔ آخر اس شرمندگی سے ہم زمیں میں گڑ گئے (جرات)

قامتِ رعنا سے تیری اسکا شرمانا ہے سرو ۔ دیکھکر تجکو زمیں کے بیچ گڑ جاتا ہے سرو (یقین)

زمیندار - ف - اسمِ مذکر - (۱) کسان - دہقان + کھیتی باڑی کرنے والا - ہل جوتا - سانی - مالی - (۲ - ۱) ٹھاکر - جاگیردار - مالکِ اراضی - مرزبان - دھرتی پت +

زمیندارا - ۱ - اسمِ مذکر - دیہات - مالکانہ - حق زمینداری +

زمیندارنی - ۱ - اسمِ مؤنث - زمیندار کی عورت - سانن +

زمینداری - ۱ - اسمِ مؤنث - (۱) کسان پن - (۲) جاگیرداری - پٹی داری (۳) میراث التمغہ +

زَن - ف - اسمِ مؤنث - عورت - استری - تریا + جورو - بیوی - زوجہ + اہلیہ - حلیلہ +

زن مرید - ف ع - صفت - جورو کا مزدور - جورو کا غلام - عورت کے کہے پر چلنے اور اُس کے حکم کو ماننے والا +

زنِ مدخولہ - ف ع - اسمِ مؤنث - گھر میں ڈالی ہوئی عورت - وہ عورت جسے ماں باپ نے بیاہ کر نہ دیا ہو اور خود کسی سبب سے اُس سے نکاح کر لیا ہو + حرم - سُریت - نکاحی +

جغرافیے کی تدوین ہے: انگلستان کی عملی سیاست کی زبانِ حال سے اس بیت، اگرچہ غیر محفوظ نامقولے کی تکرار سنائی دیتی ہے کہ "سب دمن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجے بتائیے"!

انگلستان نے اِس "سنگ آمد وسخت آمد" پر بدرجۂ مجبوری اپنا گلا رکھا ہے۔ اس لئے کہ اُس نے اپنے "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے تاریخی حربے کی پوری آزمائش قبل ازیں کرلی ہے۔ اِس کارفرما و فاتح کارآلے کا آخری استعمال ابھی ماضئ قریب تک میں ہُوا، جبکہ مسٹر چیمبرلین نے اٹلی سے ہر ممکن شرائط پر سمجھوتہ کرنے کا منصوبہ کرکے اُسے جرمنی سے توڑلینا چاہا! لیکن بجائے اس کے کہ مسولینی و ہٹلر ایک دوسرے سے بچھڑ جائیں، چیمبرلین اور ایڈن کے درمیان "ھٰذا فراق بینی و بینک" کا ماجرا پیش آیا، کیا برطانیہ کا یہ "مارِ دُرست پرورِ خود" اُس کے لئے اک "مارِ آستین" بن رہا ہے؟! کیا انگریزی ڈپلومیسی "چاہ کن را چاہ درپیش" کی جزائے اعمال سے دوچار ہے؟

اٹلی اور جرمنی کے درمیان ایسے مستحکم اتحاد کی اُمید تو نہ تھی، اِس لئے کہ بعض جُزوی اسبابِ تقیض اور بناہائے نزاع اُن کے باہم ضرور موجود ہیں، تاہم وہ جزوی وجذباتی ہی نہیں۔ بر اعظم میں اُن کی عام اقتصادی بینوائی، صلح نامۂ وارسائی کے نتیجے میں اُن کی خارج البلدی، اُن کی زرخیز نسلوں کی جرائی وجولانی کے لئے اُن کے بیرونی مقبوضات کی تنگ دامانی وغیرذالک یہ ایسی چیزیں تھیں جنھوں نے اُنھیں مستقبل کا باہم دگر حلیف بنا دیا! ؎

اور ہمدرد کہاں؟ ہو ہنوائے حسرتِ دل
درد اب تم کو ہمارا ہو، تمہارا ہمسکو!

اِن عمیق ہمدردیوں کی بنا پر دونوں کے درمیان ائتلاف کی اساس بھی اتنی ہی عمیق واقع ہوئی ہے! آج "روم، برلن خطِ سیاسی" پیرس۔لندن "رشتۂ مودّت" سے بدراحل مستحکم تر ہے! پھر اِس سررشتۂ ائتلاف کی اُس طولانی توسیع نے جس کا نام سیاسی اصطلاح میں "روم، برلن، ٹوکیو محاذ" ہے اک سدِّ سکندری ہی تعمیر کرلی ہے، جس سے ٹکر لینے کے تصور سے بھی عظیم برطانوی قیصریت لرزہ براندام ہے! ـــــ پس اٹلی و جرمنی کے درمیان کی متوقع رقابت اک اُمیدِ موہوم ہے! اِن ہر دو ترکتازوں کے لئے کافی ووافی اموالِ غنیمت موجود ہیں! بیدخل ہونے والے انگلستان و فرانس کی تمامی میراث کے وارث وہی ہوں گے! برطانوی و فرانسیسی سلطنتوں کی ناپیداکنا

پہنائیاں دُور دُور تک اِن دونوں فاتحوں کو بلاکسی دست وگریبانی کے لیجا سکتی ہیں! لندن اور پیرس ہر رخنہ اندازی سے قریبًا مایوس ہو چکے ہیں!

چنانچہ یہ اک رازِ فاش ہے کہ انگلستان، جرمنی کے مرکوزِ خاطر الحاقِ آسٹریا پر پیشگی مُہرِ تصدیق ثبت کرچکا تھا۔ بحرالروم کے عالمِ آب پر فرمانروائی کے حقوق میں اٹلی کو برابر کا شریک ماننے کے جانستان مطالبے کو انگیز کرچکا ـــــ اور نہ معلوم آگے جاکر واقعات کی منطق اور وقت کا حکمِ ناطق اُسے کِن کِن باتوں پر آمنا وصدقنا کہنے پر مجبور کرے! ؎

مَرا در اَرسدَ کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی!

اور حکومتوں کے بعد پھر قوموں کا نمبر ہے! کرۂ زمین کی آراضی اِتنی تنگ ہے اور جوع الارض کے مریض سامراجوں کی ہوس اتنی بلا نوش واقع ہوئی ہے کہ وہ ساری کی ساری اِن معدودے چند غارتگرانِ اقوام کے لیے کافی نہیں! لیکن اگر یہ صیادانِ بنی آدم باہم مطمئن بھی ہو جائیں تو اِن سے بدرجہا زیادہ عظیم تنقیح مظلوم ومحکوم ومحروم اقوام کی ہے، یہ سارا خاندانِ بشریت کب تک چند آدم زاد درندوں کی "درید و بُرید و شکست و بہ بست" کا تختۂ مشق بنا رہے گا؟ عالمگیر علوم و معارف اور ہمہ گیر و پر وپگنڈا نے ساری روئے ارض پر ایک دائم و قائم روزِ روشن قائم کر دیا ہے جس کے سامنے ہر شب گردِ نقب زن گُریز پائی پر مجبور ہے! الغرض اب وہ وقت وساعت ہے کہ ہم یہ "ترانۂ صبوحی" چھیڑ سکتے ہیں کہ ؎

دوش وقتِ سحر از غصہ نجاتم دادند
واندراں ظلمتِ شب آبِ حیاتم دادند!

اِس وقت شَر عالمگیر ہوگیا ہے۔ لیکن وہ "عالمگیر خیر" ہی کا پیش خیمہ بننے والا ہے! یہ سب شرور ایک دوسرے ہی کے خلاف صف آرا ہیں، اور باہمی تصادم و تزاحم سے ہلاک و معدوم ہو جائیں گے! تمام "سودیانِ عالم" میں اک آفاق گیر "کھٹ پٹ" ہے جو اک آفاق گیر "نجات" پر منتج ہوگی!

سینے سے اندھیری راتوں کے چھنتی ہے ضیا انسانوں میں
فطرت کا نظامِ تعمیری ہے گرمِ عمل طوفانوں میں:
رہ جائیں گے قتل و غارت کے اذکار فقط افسانوں میں
تلواریں رکھی جائیں گی پُر ہول عجائب خانوں میں:
مٹ جائیں گے نقشے ظلمت کے، آثارِ ضیا رہ جائینگے

میں وہ اُنگلی سے زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ کیڑا بہت کم جیتا ہے اور کم حرکت کرتا ہے چونکہ عرب میں سرد پانی کا کال ہے۔ اس سبب سے اکثر عرب جب اُن کے ہاتھ یہ کیڑا لگ جاتا ہے تو اُسی کو نچوڑ کر حلق سے اُتار جاتے ہیں اور بڑی تعریف کرتے ہیں کہ اس سے بہتر کسی پانی میں یہ خنکی اور شیرینی نہیں پائی جاتی۔ مجازاً ہر ایک ٹھنڈے اور میٹھے پانی پر اسکا اطلاق ہوتا ہے (جناب لین صاحب مؤلف مدالقاموس نے لکھا ہے کہ زلال ایک چھوٹے سے خاص جانور کا نام ہے جس کی رنگت سپید ہوتی ہے جب وہ مرجاتا ہے تو اُسے پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اس کی تاثیر سے پانی ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ یہی مصنف ارسطو کے حوالے سے ہمارے اُس بیان کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ جو ہم نے اوپر لکھا ہے کہ اسکا ایک اُنگلی کے برابر قد ہوتا ہے اور اس کے جسم پر زرد زرد چتے ہوتے ہیں) +

زَلزَلہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) لرزہ۔ جنبش۔ ہلن ڈولن + سہ

تُم میں زلزلہ تو شیروان کے دیوان میں ؛ سب میں شور اُٹھا حسوقت سکی آمد کا اے سہرکا

(۲) بھونچال۔ اسن چین۔ بھوڈول (۳) ہلچل۔ تہلکہ۔ سنسنی +

زلزلہ پڑ جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ تہلکہ پڑ جانا۔ ہلچل پڑ جانا۔ کھلبلی پڑ جانا +

زُلف۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) عربی میں اسکے معنی رات کا اول حصہ یا پارۂ شب آئے ہیں + (۲) فارسی والے اُن بالوں سے مُراد لیتے ہیں جو کنپٹی کے اوپر خوبصورتی کے واسطے حلقے کی طرح موڑ لیتے ہیں۔ بالوں کی لٹ۔ کاکل۔ گیسو۔ جٹا۔ الکن سہ

آئینے نے رُخ انور پہ اجارا باندھا ؛ شانے کے حصّے میں جب زلفِ پریشاں آئی (آتش)

زُلفی۔ ا۔ اسم مؤنث (صحیح عربی زلفین) زنجیر۔ کُنڈی۔ کواڑ کی شکل +

زُلفیاں۔ ا۔ اسم مؤنث۔ زنجیریں +

زَلّہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ کھانا جو کسی شخص کے واسطے اُٹھا رکھیں + پس خوردہ آگے کا بچا ہوا کھانا۔ جھوٹ۔ اُلش + نیز وہ کھانے جو کھیتے یا انگلے کہیں سے پڑا پڑایا اُٹھالیں +

زلّہ رُبا۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ مُرادًا خوشہ چیں +

زلّہ رُبائی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ مُرادًا خوشہ چینی +

زُلیخا۔ ع۔ اسم مؤنث۔ ماخوذ از زلخا (ایسی خوبصورت عورت جسے دیکھکر لوگ پھسلیں۔ عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکے اصرار سے غازن نام بادشاہ مصر نے حضرت یوسفؑ کو خریدا تھا

چاہ جس یوسف کی محسن کو ہے آہ ؛ وہ زلیخا یار جانی اور ہے (محسن)

زَمَانَہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) حرکتِ فلکی کی مقدار + وقت۔ سماں۔ کال۔ عصر۔

بیلا۔ ہنگام۔ اوسر (۲) عرصہ۔ مدّت۔ وقفہ۔ میعاد (۳) رُت۔ موسم فصل (۴) عہد۔ راج۔ حکومت۔ (۵) جگ۔ قرن (۶) دور۔ گردش (۷) دُنیا۔ گیتی۔ عالم۔ دہر۔ سنسار سہ

یارب زمانہ مجھکو مٹاتا ہے کس لیئے ؛ لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرّر نہیں ہوں میں (...)

(۸) دُنیا کے لوگ۔ جگت۔ جگ۔ خلائق۔ مخلوق۔ پرتھوی۔ جیسے زمانہ دشمن ہوگیا + سہ

رکھا ہمیشہ مورد لطف و شکر گزار ؛ دولت ہے جسکے پاس اُسیکا زمانہ ہے (اسیر)

(یہ لفظ اصل میں عربی کے زمن سے اہلِ فارس نے اپنے ڈہنگ پر زمانہ بنا لیا ہے)

زمانہ بھر۔ ا۔ تابع فعل۔ تمام دُنیا +

زمانہ پھر جانا۔ فعل لازم۔ (۱) لوگوں کا کسی کے خلاف اور اُسکا دشمن ہوجانا۔ خلق کا اپنے سے برگشتہ اور برسرِ فساد ہوجانا سہ

اپنے بگانے ہوئے مست شفقِ ساقی دیکھکر ؛ پھر گیا ہے زمانہ گردشِ ساغر کے ساتھ (نواب محمد ... خان صاحب طالب) (۲) زمانہ اُلٹ جانا۔ زمانہ بدل جانا +

زمانہ دیکھنا۔ ا۔ فعل متعدی (۱) دنیا کو دیکھ ڈالنا۔ دُنیا میں پھر لینا (۲) تجربہ حاصل کرنا۔ لوگوں کی آنکھیں دیکھنا +

زمانہ ساز۔ ف۔ صفت۔ گوں کا یار۔ مطلب کا یار۔ خود غرض۔ دو بھیسیا ظاہرداری برتنے والا۔ ابن الدنیا۔ ابن الوقت۔ ہوا کے رُخ پر رہنے والا

زمانہ سازی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ خوشامد۔ ظاہرداری۔ جیسا دیکھنا ویسا برتنا۔ دُنیاداری۔ بناوٹ۔ مکّاری +

زمانہ سازی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ظاہرداری برتنا۔ دنیاداری کا برتاؤ کرنا۔ خوشامد کرنا۔ مکّاری اور بناوٹ کی باتیں کرنا جیسا دیکھنا ویسا

زمانہ کالا و سفید ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ دنیا کی محبت کا جاتا رہنا۔ اسمیں محبت نہ رہنا +

زمانہ کے موافق۔ ا۔ تابع فعل۔ جیسا وقت ویسا روپ۔ جیسے لوگ ویسا برتاؤ +

زمانہ موافق ہونا۔ ا۔ طالع کا یاور اور اقبال کا سازگار ہونا +

زُمُرّد۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبزہ پنّا۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں سرد۔ تیسرے میں خشک۔ خواصاً مفرّح۔ مقوّی حرارت غریزی ارواح دل دماغ۔ کبد۔ معدہ وغیرہ +

رشک کے مارے زمرّد خاک میں ملجائیگا ؛ سبزے پر اُس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا (آتش)

(۲) خواجہ سراؤں وغیرہ کا نام بھی زمرّد ہوتا ہے +

زمرّدین۔ ف۔ صفت۔ سبز۔ ہرا +

قلعوں کے یہ گنبد سر بفلک آنسو کی طرح بہہ جائیں گے!
خونریز فضا سے طیارے غاروں میں اُترنے والے ہیں
بستی کے دھویں سے "چکیلے مینار" اُبھرنے والے ہیں!
کہتا ہے حوادث کو جو بُرا ہمدرد نہیں ہے، ظالم ہے!
دراصل وہ رُوحِ عالم کی ہمت شکنی کا مجرم ہے!

حالات و سیاساتِ عالم کا یہ مطلع ہے، اور ہم اہلِ ہند کس خوابِ خرگوش میں ہیں! بحرِ اَروم میں ایطالیہ و برطانیہ کی کشیدگی کے اک سابقہ آنی لمحے پر "وادیٔ نیل" کی پوَن کروڑ آبادی نے اپنے ہاں کے "دورِ فرعونی" کو غرق کر دیا! لیکن آج انگلستان کی نامتناہی مشکلات سے ہم ۳۵ کروڑ سے متجاوز ہندوستانی دُنیا کیا فائدہ اُٹھا رہی ہے؟ بجُز اِس کے جواب باصواب کیا ہے کہ "محرم الحرام" اور "پوتر ہولی" کے مشترک عشرۂ مبارک میں ہندو مسلم فسادات برپا کر کے ہم نے پیرزالِ برطانیۂ عظمیٰ کی کمر ہی تھامی ہے؟! ہیہات! ہندوستانِ "جنت نشان" اپنا نامۂ اعمال صحیح بیان کرتا ہے جب کہ وہ کہتا ہے کہ:۔

نہنگوں کا سمندر ہوں، پلنگوں کا بیاباں ہوں
عدو سے کیا غرض؟ آپس ہی میں دست و گریباں ہوں!
خدا کے فضل سے بدبخت ہوں، بزدل ہوں نادان ہوں
درِ آقا پہ سر ہے کفش برداری پہ نازاں ہوں!
مری گردن میں ہے طوقِ غلامی پا بجولاں ہوں!

تاہم انڈین نیشنل کانگریس کی تحریک، ہندوستان کی ناصیۂ قسمت کا اک اخترِ تاباں ہے! یورپ میں ظالم و آدم خوار قوتوں کی باہم آویزی سے جو بادلوں گرد اُڑنے والی ہے، اُس کی نسبت ہم اپنے ہاں مشربِ اہلِ سیاست سے کہہ سکتے ہیں کہ ؏

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد؟!

مسٹر ایچ، جی، ویلز، نامور مؤرخِ تاریخِ عالم و بالغ نظر مبصرِ مستقبل کہتا ہے کہ "انسانیت کی بس اب آنکھوں ہی کی سوئیاں نکلنی باقی رہ گئی ہیں! زیادہ سے زیادہ صرف ایک عارضی ہنگامہ آور بطنِ مستقبل میں نظر آتا ہے، اور اُس کے بعد امن و عدلِ عالم کا ماہتابِ شب تاب بشریت کی صبحِ سعادت کے طلوع کا اعلان کر دے گا! ؎

رہروِ تشنہ لب! نہ گھبرانا   اب لیا چشمۂ لبقا تو نے!
(ا۔ امرتی)

(۲) "فیڈریشن" کے بارے میں لندن ٹائمز نے اک معنی خیز افتتاحیہ لکھا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے کہ "برطانوی حکومت کو چاہیئے کہ ہندوستان کے مجوزہ "نظامِ وفاق" کو اپنی موجودہ ہیئت میں اہلِ ہند پر عائد کرنے کے منصوبے کو ترک کر دے، سردست اُس کے قیام کو ملتوی کر دے، اور اِس اثنا میں ایک وقفۂ مہلت کا اعلان کرے، تاکہ ریاستہائے ہند کے نظم و نسق کے اندر کم از کم اِتنے مبادیٔ جمہوریت پیدا ہو جائیں کہ اُن کے تحت "فیڈرل اسمبلی" میں اُن کے نمائندے ریاستی رعایا کے منتخب شدہ ترجمان ہوں، نہ کہ والیانِ ریاست کی ذاتہائے شاہانہ کے شخصی وکیل!"

فیڈریشن کی مزاحمت میں نیشنل کانگریس نے جس اِستقامت کی نمائش کی ہے اُس کا یہ ثمرِ اولین ہے! اِس مسئلے کے متعلق مزید قومی مطالبات بھی اِسی پالیسی کے تسلسل و استقلال سے حاصل ہو سکتے ہیں! ؎

نوا را تلخ ترمی زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدیٰ را تیز ترمی خواں چو محمل را گراں بینی!

ہم لندن ٹائمز کے اِس فیاضانہ و عاقلانہ اقدام پر اُسے مبارکباد دیتے ہیں، لیکن ٹائمز اپنی عادتِ دیرینہ کے تقاضے سے اک نابجا کی بات بھی کہہ گیا ہے! وہ یہ کہ کانگریس کو اِس اجمال کی کچھ زیادہ تفصیل پر مُصِر ہونا چاہیئے، اس لئے کہ موجودہ نازک بین الاقوامی صورتِ حالات کے اعتبار سے کوئی برطانوی وزیرِ اعظم اِن طویل و لاطائل حرف و حکایات کو سُننے کے لئے فارغ نہیں ہے! بابو سبھاش چندر، کانگریس پریزیڈنٹ نے اِس کا ترکی بہ ترکی جواب دیا ہے، آپ نے فرمایا کہ "حاضر الوقت سیاسیاتِ عالَم ہی تو وہ چیز ہے کہ کوئی برطانوی وزیرِ اعظم بصحتِ نفس و ثباتِ عقل نوجوان ہندوستان کے کسی اہم سیاسی مطالبے کو نذرِ تغافل کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا!" ؎

کہسار میں تیشے کی صدا گونج رہی ہے!
اے وائے بریں زمزمۂ عشرتِ پرویز!

(۳) بنگال میں آزاد پرجا پارٹی، کرشک پارٹی اور دَولت پارٹی کا متحدہ محاذ وزیرِ اعظم کی سابقی عددی طاقتِ اسمبلی کے خلاف اک چونکا دینے والی سیاسی نشو و نما ہے! حد یہ ہے کہ کاؤنسل کا "یورپین گروپ" تک جناب فضل الحق کی ڈکٹیٹرانہ حرکات سے بد دل ہو رہا ہے: ؏

زرد آلو - ف - اسم مذکر - ایک قسم کا زرد آلو جو اکثر پہاڑ پر ہوتا ہے خوبانی چلیو ◆

زرد چوب - ف - اسم مؤنث - ہلدی - زرد چوبہ ◆

زرد روئی - ف - اسم مؤنث - شرمندگی - خجالت - شرمساری ◆

زَرْدُشت - یا - زَرْتُشت - ف - اسم مذکر - آتش پرستوں کا پیغمبر پیشوا
کی نسل سے ایک شخص ہوا ہے جو فیثاغورث کا شاگرد تھا اس نے گشتاسپ کے زمانہ میں نبوت
کا دعویٰ کر کے آتش پرستی کو جاری کیا بعض لوگوں کے نزدیک اس نے مجوسیوں کے مذہب کو
ترقی دی جنہوں نے اسے پیغمبر مانکر ابراہیم کے نام سے ملقب فرمایا اور کتاب ژند جو اس نے
بنائی تھی اُسے آسمانی کتاب ماننے لگے - اُس کے مذہب کا اصول تھا کہ خدا تعالیٰ کی یاد الٰہی بھی
بھلائی کرنے سے ہوتی ہے - سب سے بہتر چیز دنیا میں اپنے ابنائے جنس کی بھلائی چاہنی ہے -
اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زر بمعنی روپیہ پیسا، دُشت بمعنی بُرا - زبون - چونکہ وہ روپے پیسے کے
جمع کرنے کو بُرا جانتا اور آزاد فقیروں کی مانند رہتا تھا اس لیئے اِس لقب سے ملقب ہوا اسکا
مذہب یہ ہے کہ آتش اور آفتاب میں نور ظاہر و یزدانی خاص کر ہے اس لئے انکی تعظیم یعنی عبادت
گویا خدا کی عبادت ہے اور اِس نور کو خدا سے زیادہ خصوصیت ہے - اِس کی تائید پر وہ اہلِ اسلام اور اہل
کتاب کے مقابلہ میں یہ دلیل لاتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السّلام کو وادی ایمن میں درخت پر جو آگ
دکھائی دی یا کوہ طور پر تجلّی ہوئی جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوگئے وہ یہی نور
ظہور تھا - چونکہ طبع اول میں نہایت اختصار مدِّ نظر تھا اِس وجہ سے زردشت کے حالات مختصر درج
فرہنگ ہوئے تھے - مگر اب چونکہ نظر ثانی کے وقت ہر بات میں ترقی کی گئی ہے لہذا جو باتیں اُس وقت
چھوڑ دی گئی تھیں وہ اِس تشریح سے ظاہر ہو جائیں گی زَرْدُشت یا زَرْتُشت لفظ زر اور دُشت سے
مرکب ہے زر بمعنی مال و دولت اور دُشت بمعنی زِشت و بد - پس لغوی معنی مال و دولت کو بُرا جاننے
اور اُس سے نفرت کرنے والا - اصطلاحی آفریدۂ اوّل - نفسِ کل - نفسِ ناطقہ - عقلِ اوّل ◆ فلک
عطارد - فلک دوم ◆ نورِ مجرد - عقلِ فعّال ◆ ربّ النوع انسان ◆ سچا - صادق - راست گو ◆ نورِ
یزداں - نور الٰہی (۲) آتش پرستوں کے مذہب کا بانی - قوم گبر کا پیشوائے مذہب - آتش پرستی کا موجد
پارسیوں کا پیغمبر جس پر اُن کے اعتقاد کے موافق کتاب ژند نازل ہوئی - اصل میں یہ شخص ایک بڑا
بھاری حکیم دولت سے متنفر اور حکیم فیثاغورث کا شاگرد تھا بعض مورّخ اسے آرمیا پیغمبر کا تلمیذ
بیان کرتے ہیں پارسی اسی کو ابراہیم بتاتے ہیں - اِس نے گشتاسپ کے زمانہ میں پیغمبری کا دعویٰ
کیا - ایک روز گشتاسپ کے پاس آیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے تمام اسرار فلکی مجھ پر منکشف کردیئے اور
مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے چنانچہ علمِ فلکیات کے وسیلے سے ایک ایسا عمل کیا کہ گشتاسپ کے محل کے آگے
ایک بڑا بھاری عظیم الشان درخت کھڑا ہو گیا - جس نے اس کے پھل - پھول - پتے کھائے اُسپر
علمِ افلاک روشن ہوا - یہ معجزہ دیکھکر گشتاسپ اس کا معتقد بن گیا - یزداں پرستی کو چھوڑ کر آتش پرستی
اختیار کی - کتاب ژند کو اپنا دین و ایمان سمجھا - ایک روز زردشت نے گشتاسپ سے کہا کہ تو

ارجاسپ بادشاہ چین کو باج و خراج کیوں دیتا ہے کہ تو خود اس سے جا بجز فتح تیرے
ہی نام ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ اِس کے لشکر میں آتش پرستی کا مذہب لیکر ملک در ملک پھیلاتا
پھر سیستان میں جاکر رستم و زال کو اس مذہب میں لایا - اور اُس کے بیٹے اسفندیار نے بھی جا بجا
جہاں چڑھائی کر کے گیا - اِس مذہب کے پھیلانے میں کمی نہیں کی - روم میں گیا تو یمن میں گیا تو
ہر جگہ یہی کارنامہ رہا زردشت کو علوم غریبہ میں کمال حاصل تھا - گو سب علمائے اہلِ اسلام اِسکی پیغمبری
کے قائل نہیں مگر علامہ شیرازی جلال الدین دوانی اور چند اور عالم اسکو حکیم و نبی ضرور خیال
کرتے ہیں - مذکور ہے کہ گشتاسپ نے بارہ ہزار ژند و پاژند کے نسخے گائے کے چمڑے پر لکھوا کر
اپنے ملک میں تقسیم کرائے اور سینکڑوں آتشکدے بنوا ڈالے جن میں فارس اور آذربائیجان
کا آتشکدہ سب سے عمدہ اور ممتاز تھا - اِس وجہ سے تھوڑے ہی دنوں میں زرتشت کا
دین رونق پکڑ گیا - پارسی اُس کے عجیب عجیب معجزے بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ آگ زرتشت
کے ہاتھ کو نہیں جلاتی تھی یہ ایران میں جاماسپ اور ہند میں شنکر اچارج اسکا ہمعصر تھا)

زردک - ف - اسمِ مذکر - گاجر - گزر ◆

زردہ - ف - اسم مذکر - (۱) زرد رنگ کا گھوڑا (۲) پت - صفرا (۳) انڈے کی
زردی (۴ - ف) میٹھے زرد رنگ کے چاول - پلاؤ کا نقیض ◆ مزعفر (۵ - ا)
پان کے ساتھ کھانے کا تمباکو (۶ - ف) زرد کوڑی ◆

زردہ کھانا - ف - فعل متعدی - تمباکو کھانا ◆

زردی - ف - اسم مؤنث (۱) پیلا رنگ - صفرۃ - پیلاہٹ (۲ - ف) انڈے کی
زردی - (۳ - ف) یرقان - کنول بائے - پانڈو (۴ - ف) اشرفی (۵ - ف) پھول کے اندر کا زیرہ

زردی چھانا - ف - فعل لازم - زردی کا طاری ہونا - پیلا ہونا - زردی پھیلجانا
جیسے تمام چہرے پر زردی چھا گئی ◆ زردی کھنڈنا ◆

زردی کھنڈنا - ف - فعل لازم - دیکھو (زردی چھانا) ◆

زَرْغُل - ف - صفت - خراب - ناکارہ - نکمّا - نکمّی چیز ◆

زرق برق - یا - زرق و برق - ف ع - صفت - (۱) ٹیپ ٹاپ
شان و شوکت - طمطراق - کرّوفر - (۲) بھڑکیلا - چمکیلا - بھڑک دار - تکلف
آراستہ پیراستہ - چمک دمک کا - مجلّا - آب و تاب کا (زرق اصل میں زرک تھا
جسے زرورق کہتے ہیں اور وہ ایک قسم کی سنہری افشاں ہے جو فارسی کے ساتوں
سنگاروں میں سے ایک سنگار خیال کیا جاتا ہے - وہاں کی عورتیں چہرہ
چمکانے کے لئے اسے پوڈر کی طرح لگایا کرتی ہیں - غازہ - غالیہ - وسمہ سب
اِسمیں داخل ہے) ◆ (زرک سونے کے ورق کا مُرادف) ◆

زرق برق ہو کر آنا - ف - فعل لازم - بن سنور کر آنا - غرق بالجبر ہو کر آنا -

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہ ہوا تھا!

کلکتے میں گاندھی جی کی مُقلّب القلوب موجودگی، کانگریسی ارباب حل و عقد کے درمیان مسلسل شوریٰ، مختلف سیاسی پارٹیوں کے باہم گفت و شنود اور مناسب توڑ جوڑ کے ممکنات کی تحقیقات، اک نئے مستقبل کی گرم خبریں اور ہیجانِ آثار تھیا؛ مسٹر فضل الحق کی سربراہی پرجا پارٹی اک مہیب فریب تھا: عرصے تک ہندو مسلم نفاق، جراثیم پرور فضائے تعصب و منافرت، حکومتِ اسلامی کے خلاف کاوش کے مشہورہ افسانے، مسٹر فضل الحق و مسٹر ناظم الدین کی وزارت کو زندگی کا اک مصنوعی پٹہ بخشتے رہے، لیکن وقت اب باطل کی طبعی عمر سے متجاوز ہو چکا ہے! اور "حق وزارت" اپنی قدرتی موت سے روز بروز نزدیک تر آ رہی ہے: دوسری کاؤنسل پارٹیوں کا اُس سے قطع تعلق، اُن کے جماعتی گنجفۂ سیاست کا بارِ دگر پھینٹا جانا، اور کانگریس کی نیک نامی عام اور معتمدِ حلیف و عظیم پارٹی کے زیر سایہ اک نئے ترقی پسند ائتلاف کی تشکیل وغیرہ بنگال کی بساطِ سیاست پر تازہ ترین چالیں ہیں، جو غالباً زیادہ عرصہ گزرنے سے پہلے بار آور ہونے والی ہیں۔

(۴) بنگال ہی کے ہمجوار صوبۂ **آسام** کی غیر کانگریسی وزارت بھی متزلزل واقع ہوئی ہے! اک سابقہ موقعے پر اُس پر کانگریس پارٹی کی طرف سے عدمِ اعتماد کی تحریک پیش ہونے پر تقسیم آرا کے مخالف و موافق اعداد ۴۹ اور ۵۰ تھے: اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ حکومت غارِ ہلاکت کے عین دہانے پر کھڑی ہوئی ہے! بادِ مخالف کا اک ہلکا سا جھونکا کسی بھی لمحے اُسے سقوط سے دوچار کر سکتا ہے: ع

اگر ماند شبے ماند، شبِ دیگر نمی ماند!

(۵) **صوبۂ سندھ** میں اک ضمنی انتخاب کی تقریب سے اک کانگریسی مسلمان کا "وزارت پارٹی" کے اک خان بہادر حریف کو شکست دینا، اور اُس کے بعد ہی سر غلام حسین ہدایت اللہ کی کابینہ پر اسمبلی کی دوسری پارٹیوں کے مشترکہ ووٹ سے ملامت کی قرارداد کا پاس ہونا اور وزارت کا بالآخر مسندِ حکومت کو خالی کر دینا حیرت خیز سیاسی اُفتادیں ہیں! کاؤنسل کی کانگریس پارٹی کو تشکیلِ حکومت کی دعوت منجانب گورنر اِس کا پس خیمہ بنی؛ سندھ کی مجلس قانون ساز میں اگرچہ پارٹیوں کی قوتوں کا موجودہ توازن کانگریس کو ترکیبِ وزارت کی اجازت نہیں دیتا، تاہم آخرکار یہ ساری مضطرب غیر کانگریسی حکومتیں کانگریس ہی کی فطری آغوشِ مادری میں آکر آسودگی و دیرپائی حاصل کریں گی! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری "پولٹیکل سڑکیں" نیشنل کانگریس ہی کی "منزلِ مقصود" کی زائر ہیں!

اس ساری صورتِ حال کی تشخیص ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ غیر کانگریسی وزارتیں اک سلبی و منفی حقیقت رکھتی ہیں! اُن کے درمیان کوئی براہِ راست اندرونی رابطہ و رشتہ نہیں ہے! اُن کے ارکان کے آپس میں قدرِ مشترک اور بنائے اتحاد "کانگریس دشمنی" ہے! لیکن ایجابی طور پر وہ رجعت پسند ہیں، یا اس سے بھی بدتر ہے اور مستقل اتحاد ناممکن! پھر خود اُنہی کا ہم مذہب ترقی نواز عنصر بھی قدرۃً اُن سے غیر مطمئن رہتا ہے! بالآخر "آشناؤں" کے فریب کی آزمائش کے بعد وہ کانگریس ہی کا رُخ کرتے ہیں، یہ بیت پڑھتے ہوئے کہ ؎

تا بیا سایند دلِ بیتاب من
بستگی پیدا کند سیماب من!

(۶) **شہید گنج** کا سارا ماجرا بھی اک دلچسپ ڈرامہ بنتا جا رہا ہے! جو لوگ رازِ درونِ پردہ سے واقف ہیں ــــ اور اب تو یہ راز رسوائے کوچہ و بازار بھی ہو چکا ہے ــــ اُنھیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پنجاب کی جو وزارت آج اِس قضیۂ نامرضیہ کا شریفانہ و فیاضانہ حل چاہتی ہو، وہی اِس فتنے کو جگانے والی آتش افروزہ ہے! نہ صرف یہ بلکہ مسجد شہید گنج کے "تاریخی مشہد" میں سادہ لوح مسلمانوں کا خونِ ناحق بہا کر اِنہی امواجِ خون پر اپنی خود فروشی کا بجرا چلا کر وہ دارالوزارۃ کے "ساحلِ مراد" تک پہنچی تھی! لیکن اب چونکہ اِس مہم جہاد فی سبیل اللہ کے "مقاصدِ مقدسہ" حاصل ہو گئے ہیں، اِس لئے اب جو دعوتِ حقہ دی جا رہی ہے اُس کا عنوانِ جلی یہ ہے کہ ع

یاراں فراموش کردند عشق!

تاہم پنجاب کے جاہل و بے خبر عام مسلمان سیاسی لُغت کے اِن اسرار کو کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ مسجد شہید گنج کی "بشارت دادہ بازیافت" ہو، یا الو وزارتِ پنجاب کی کرسیوں پر تمکن، دونوں "مترادف کلمات" ہیں! ؎

قاصد رقیب بود و من غافل از فریب
بیدرد مدعائے خود اندر میانہ ساخت!

لیکن شاید سکندری وزارت اِس قول کو اپنے منطقی نتیجے سے بھی پرے

مشکلاً زمین ہونا ؎

پہنچ ہی اشعار ہمارے مظفر کہ ہے بلند زمیں جیکی آسماں کی طرح (مظفر)

زمین بوس ہونا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ زمین چومنا۔ آستانہ بوسی کرنا + حاضر خدمت ہونا۔ ملازمت میں حاضر ہوکر آداب بجالانا +

زمین بیٹھنا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ زمین دھنسنا۔ زمین کا نیچے دب جانا ؎

دوش احباب ہی پر کچھ یہ فقط بار نہ تھی لاش رکھی گئی میری تو زمیں بیٹھ گئی (لااعلم)

زمین پاؤں کو لگنا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ کسی۔ استہ کا مشتاق ہونا۔ کسی زمین پر چلنے کی عادت پڑنا جیسے یہاں کی زمین ابھی پاؤں کو نہیں لگی اس سے دیر میں جاتا ہے +

زمین پر پانی پھرنا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ زمین کا غرقاب ہونا۔ زمین کا ڈوب جانا۔ غرقی میں آجانا ؎

کبھو جو آنکھ سے چلتے ہیں آنسو تو پھر جاتا ہے پانی سب زمیں پر (میر)

زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ نہایت اترانا۔ نہایت نازاں ہونا۔ کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا۔ زمین کو اپنا قدم رکھنے کے قابل نہ جاننا۔ بن پروں اُڑنا۔ بڑھکر چلنا۔ ازحد متکبر ہونا ؎

اب پاؤں رکھکے وہ نہیں چلتے زمیں پر ایک اک کے ساتھ میں دو دو چھڑے ہوئے (آتش)

زمین پر چڑھنا یا زمین چڑھنا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ تیز رفتاری کا مشتاق ہونا۔ گھوڑے کا روز بروز تگ و تاز میں زور پکڑنا ؎

بچپن ہے اسپ نازو ادا تازہ مشق ہیں اے چرخ ابھی زمیں پہ گھوڑے چڑھے نہیں (لااعلم)

زمین پر سے پڑا پانا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ بلا محنت حاصل ہونا۔ مفت ملجانا۔ ناگاہ بلا توقع ہاتھ لگجانا۔ راستہ چلتے ملجانا۔ یونہیں ہاتھ لگجانا۔ کسی چیز کے بلا محنت ملجانے سے خوش ہونا ؎

خاک پر کل جو نقش پا کی طرح اُس نے میرے تئیں ذرا پایا
خوش ہوا اتنا دیکھ کر۔ گویا کچھ زمیں پر سے ہے پڑا پایا (مظہر مرزا جان طپش)

زمین پر گڑ جانا۔ ف۔ فعلِ لازم۔ (زمین میں گڑ جانا زیادہ بولتے ہیں۔) شرم کے مارے زمیں میں سما جانا۔ نہایت خجل اور شرمندہ ہونا۔ اِسقدر شرمانا کہ منہ دکھانے کو جی نہ چاہنا ؎

کیوں شہر سے گڑ جائے نہ شمشاد زمیں پر گلشن میں وہ سرو سمن اندام ہے آتا (ظفر)

زمین پر قدم نہ رکھنا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ دیکھو (زمین پر پاؤں نہ رکھنا) ؎

آبلہ پائی سے یہ رتبہ ہوا حاصل کہ بس ہم زمیں کیا آسماں پر بھی قدم رکھتے نہیں (آشفتہ)

کس توقع پہ زیر خاک گوئیں وہ زمیں پہ قدم نہیں رکھتے (اسیر)

زمین پکڑنا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ (۱) جم کر بیٹھنا۔ ہتیا دیکر بیٹھنا۔ جم جانا جم ہوکر بیٹھ جانا۔ کسی جگہ سے نہ ٹلنا۔ زمین سے چپک جانا۔ مستقل ہوکر بیٹھنا + جم ہو جانا + ؎

اُٹھانے کو کسی نے بھر نہ میری آستیں پکڑی بہ رنگ نقش پا اُس در پہ جب میں نے زمیں پکڑی (نوا)

اب تو زمیں یہ پکڑی ہے محشر ہی کیوں نہو جنبش کرینگے اُٹھکے در آستاں سے ہم (تمیز)

(۲) کسی جگہ رہنے پر اصرار کرنا۔ مچل جانا ؎

اُٹھاؤں خاک تجھ طفل اشک آنکھوں سے کہ تو نے دیدۂ ودانستہ اب زمیں پکڑی (نصیر)

زمین دکھانا۔ یا۔ دکھلانا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ (۱) پٹکنا۔ گرادینا۔ دے مارنا پھینک دینا + ؎

کیا عجب مجکو جو اسپ عمر دکھلائے زمیں بیت منہ زور ہے میں شہسواروں میں نہیں (اسیر)

(۲) نیچا دکھانا۔ خفیف کرنا + پچھاڑنا +

زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں۔ ف۔ کہاوت۔ نہایت شرمندگی اور زندگی سے بیزار ہو جانے کے موقع پر بولتے ہیں یعنی جیتے جی مرجانے کو جی چاہتا ہے +

زمین دوز۔ ف۔ صفت۔ (۱) زمین کے برابر + وہ کنواں جسکی منڈیریں نہوں (۲) زمین میں دھنسا ہوا۔ تحت الارض زمین میں چھپا ہوا جیسے زمین دوز قلعہ وغیرہ (۳) وہ خیمہ جس کے چاروں طرف کا کپڑا زمین میں ہوا کے بچاؤ کے واسطے دبا دیا کرتے ہیں +

زمین دیکھنا۔ ف۔ فعلِ متعدی (۱) قے کرنا۔ رد کرنا۔ اُلٹی کرنا۔ استفراغ کرنا۔ ڈالنا۔ اوکنا ؎

کثیف چاند ہے دیکھو نہ آسماں کی طرف مجھے یہ ڈر ہے مبادا کہیں زمیں دیکھو (ناسخ)

(۲) نیچا دیکھنا۔ غرور ڈھینا۔ شرمندگی اُٹھانا۔ ذلیل ہونا ؎

اسیر ایسی اگر ہے ابلق ایام کی شوخی زمیں دیکھینگے وہ دعوے ہے جن کو شہسواری کا (اسیر)

زمین سخت آسماں دور ہے۔ ف۔ کہاوت۔ یعنی جان سے تو تنگ مرنے کو آمادہ ہوں مگر نہ دفعۃً زمین میں گڑ سکتا ہوں اور نہ دوری کے باعث آسمان تک پہنچ سکتا ہوں کہ اپنے کو ان لوگوں سے چھپاؤں ؎

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے زمیں سخت ہے آسماں دور ہے (میر)

جدائی تری کس کو منظور ہے زمیں سخت ہے آسماں دور ہے (میر حسن)

زمین سے پڑا پانا۔ ف۔ فعلِ متعدی۔ دیکھو (زمین پر سے پڑا پانا) +

جانا چاہتی ہے کہ سیاسیات میں کوئی خرافت نہیں ہے! چنانچہ وہ پوری شاہانہ ان سے اپنی رقیب و مبغوض اور گشتۂ نازِ مسلوقی، کانگریس پارٹی کے آگے دستِ سوال پھیلاتی ہے کہ للہ آپ اپنی وسیع المشربی و جگرداری کی لاج بچا، اور مسئلۂ شہید گنج کو کسی طرح طے کرادیجئے! اس بات کو بھول جائیے ہیں نے گزشتہ انتخاباتِ اسمبلی کے ڈرامائی لمحے پردہ فرقہ وارانہ آگ جلائی جس میں مجلسِ احرار اور پنجاب کی کانگریس پارٹی کی کامیابی کے سارے آثار جنت ہوگئے تھے! اگر ہم اُس وقت آپکا گلا کاٹنے سے نہ چوکے تو آپ بھی اپنے جانستان دُشمنوں کو تیغِ احسان سے قتیل بنانے سے باز نہ رہئیے! آج ہماری وزارت وحکومت کی سو فیصدی نجات آپ کے ہاتھ ہے، اگرچہ آپ کی اسی "نجات دہندہ جماعت" کے ۹۰ فیصدی ارکان جرائم پیشہ ہیں!

اگر پنجاب کی کانگریس پارٹی سکندری وزارت کی آگ میں کود پڑتی تو اس کی اِس معصومانہ خودکشی پر ہم اُس کو اِس طرح داد دیتے کہ ؎

آسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
تو مشقِ ناز کر، خونِ دو عالم میری گردن پر

(۱-۱-ع)

شاعر کی دُعا

قاضی الحاجات! ہم کو بھوک سے کردے نڈھال ‏ ہو مصائب کی فراوانی سے جینا تک محال

صورتِ شعلہ بھڑک اُٹھیں زمین و آسماں ‏ پیاس کی شدت سے بچے ہوں ہمارے نیم جاں

راکھ کردے خرمنِ ہستی کو برقِ شعلہ زا ‏ آسماں سے بُوندیوں کے بدلے برسیں اژدہا

صورتِ منصور سُولی پر بھی کھنچوانا ہمیں ‏ ہو اگر خواہش تو انگاروں پہ تڑپانا ہمیں

دست و پا شل ہوں، نظر بیکار اور دل ہو فگار ‏ موت سینے سے لگانے کے لئے ہو بے قرار

بن کے خنجر کاٹ ڈالے آرزوؤں کا گلا ‏ آرہی ہو صحنِ گلشن سے جو بادِ جانفزا

مضطرب آنسو ہوں آنکھوں میں، لبوں پر ہو کراہ ‏ زندگانی پر ہماری موت کا ہو اشتباہ

آبِ دریا ہو لہو یہ بھی ہمیں منظور رہے ‏ ہو غضب آلود تو یہ بھی ہمیں منظور ہے

قاضی الحاجات! لیکن اس دعا کو دے اثر
گر پڑیں طوقِ غلامی گردنوں سے ٹوٹ کر!

ف – ے
الطا مشہد

زُمْرَہ۔ ع۔ اسمِ مذکر (۱) گروہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ منڈلی۔ جماعت (۲۔ ل) سنگت ساتھ۔ ہمراہی (۳۔ ل) بھیڑ۔ فوج +

زَمْزَم۔ ع۔ اسمِ مذکر۔ از (زم) جسکے معنے روکنے نیز کھاری ہونے کے ہیں بی بی ہاجرہ کے کنوئے کا نام جو کعبۃ اللہ میں اب تک موجود ہے۔ اسکا پانی ململا یعنی کھریا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب بی بی ہاجرہ کے پیٹ میں حضرت اسمٰعیل پڑے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی پہلی بیوی سارہ کو رشک نہ ہونے کے خیال سے اُنھیں مکہ کے میدان میں چھوڑ گئے یہاں آکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو اسوقت اُن کی والدہ کو نہایت تشنگی ہوئی اور پانی کے واسطے اِدھر اُدھر بلبلاتی پھریں خدا کی شان سے جس زمین پر حضرت اسمٰعیل پڑے ٹانگیں مار رہے تھے ان کی ایڑیاں جو لگیں تو وہاں سے پانی رسنے لگا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت جبرئیل ع نے خدا کے حکم سے اُس زمین پر آکر ایک ایسا پر مارا کہ زمین کا پردہ پھٹ گیا اور پانی اُبھر آیا۔ غرض جب وہ پانی بہنے لگا تو آپ نے چاروں طرف سے مٹی روک کر اُس پانی سے ارشاد کیا کہ زم یعنے بھر جا بھر جا جب سے اُس متبرک چشمے کا نام زمزم ہو گیا۔ چونکہ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے اور خانہ کعبہ میں بھی اِسکا پانی صرف ہوتا ہے اِس سبب سے اہلِ اسلام اسکی بڑی عزت کرتے اور دُور دُور لیجاتے ہیں بلکہ مرتے وقت اِسکا مُنہ میں چوانا باعث نجات تصور کرتے ہیں اور اُن کا اعتقاد ہے کہ اِس چشمہ میں جنّت کی سوت ہے اور از روے حدیث یہ کُل امراض کے واسطے آبِ شفا ہے۔ مشہور ہے کہ آدمی جس چیز کی نیت کر کے اِس پانی کو پیتا ہے اُس کا مزہ اُسکو ملتا ہے۔ بعضوں نے شہد کا مزہ پایا ہے بعضوں نے دودھ کا مزہ لیا ہے۔ اِسکے علاوہ یہ پانی غذا کا کام بھی دیتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب +

زَمْزَمَہ۔ ف۔ اسمِ مذکر۔ ترنّم۔ وہ گیت جو ٹھا میں گائے جائیں۔ نغمہ۔ ترانہ۔ گیت + وہ الفاظ جو آتش پرست آگ پُوجتے وقت سُریلی آواز سے کہتے جاتے ہیں

زَمْزَمی۔ ع۔ اسمِ مؤنث۔ آبِ زمزم رکھنے کا برتن +

زمستان۔ ف۔ اسمِ مذکر۔ موسم سرما۔ جاڑا۔ سردی +

زَمْہَرِیر۔ ع۔ اسمِ مذکر (۱) سخت جاڑا۔ نہایت سردی (۲) کُرہ ہوا کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے (یہ طبقہ کُرۂ ہوا کے وسط میں واقع ہے اور کُرۂ ہوا کُرۂ نار کے نیچے کُرۂ ارض کے اوپر ہے۔ اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ کافروں کو اُس میں عذاب دیا جائیگا۔ علمِ حکمت میں لکھا ہے کہ جب سمندری بخارات تصاعُد کر کے کُرۂ زمہریر تک پہنچتے ہیں تو وہاں جا کر مُنجمد ہو جاتے ہیں اور اُن کا ابر بنکر نمودار ہوتا اور برستا ہے یہ لفظ زم بمعنے سرما سے شدید اور ہریر بمعنے کنندہ سے مرکب ہے یعنی نہایت سرد کر دینے والا طبقہ)

زَمِین۔ ف۔ اسمِ مؤنث (۱) ارض۔ بھوم۔ بھومی۔ دھرتی وہ خاکی کُرہ جسپر

ہم لوگ رہتے سہتے ہیں ؎

جنوں میں بھلا کوئی کیا خاک اُڑائے ۔۔۔ کہ اک جوش ہی میں زمیں ہو چکا (مومن)

(۲) غزل کی ردیف قافیہ اور وزن یا بحر ؎

گُلشن کسی نے مُول لیا ہے کسی نے گھر ۔۔۔ ہمنے زمینِ شعر جہاں میں خرید لی (امیر)

زمینِ شعر ہے باہر جہان سے معروف ۔۔۔ کہ اِس زمیں پہ جو دیکھا تو آسماں نہیں (معروف)

کیا سر جھکا رہے ہو میری اس غزل کو سُنکر ۔۔۔ بارے نظر کرو ٹک اے مہرباں زمیں پہ (میر)

باندھوں میں مضمون جو اپنی شوربختی کا کوئی ۔۔۔ ہو زمینِ شعر میں عالم زمینِ شور کا (ذوق)

(۳۔ ل) دُنیا۔ جہان۔ عالم۔ سنسار۔ سرزمین۔ مرتولوک + تختہ۔ خطہ۔ سطحِ زمین۔ ولایت۔ ملک۔ دیس۔ (۴۔ ل) خاک۔ مٹی۔ دھول گرد (۵۔ ل) بنیاد۔ جڑ۔ نیو۔ ہر ایک عطر کا مادہ جیسے صندل کی زمین ہر ایک عطر میں دی جاتی ہے (۶۔ ل) تہ۔ طبقہ + تہ نیچے کا حصہ۔ نیچے کا رنگ۔ کاغذ یا کپڑے کی اصل سطح یا اصلی رنگ۔ + ؎

خط سے قماشِ عارضِ جاناں پہ ہے بہار ۔۔۔ اس چھینٹ کے نقوش ہیں سبزا زمین رُخ (لالہ دری)

(۷) عورت۔ اولاد کی والدہ جیسے تخم تو اچھا ہے مگر زمین بُری ہے +

زمین اُٹھنا۔ ل۔ فعلِ لازم۔ زمین کا ٹھیکے پر جانا + زمین کا بویا جوتا جانا زمین میں کاشتکاری اور زراعت ہونا۔ زمین کا کمایا جانا۔ زمین کا سرسبز ہونا ؎

آسماں سے کسے امید ہے سرسبزی کی ۔۔۔ ہوں وہ اُفتادہ زمیں جو نہ اُٹھے دہقاں سے (آتش)

زمین آسمان ایک کر دینا۔ ل۔ فعلِ متعدّی۔ کسی چیز یا کسی شخص کی تلاش میں کوئی جگہ باقی نہ چھوڑنا۔ چھان مارنا۔ ڈھونڈ مارنا +

زمین آسمان کا فرق۔ ل۔ اسمِ مذکر۔ نہایت فرق اور بہت بڑا تفاوت اختلافِ عظیم + ؎

ہے زمیں آسمان کا یارو ۔۔۔ ذرہ میں اور آفتاب میں فرق (جرأت)

غُلی کو اُس کے چہرے کی کیا پہنچے آفتاب ۔۔۔ ہے اسمیں اُسمیں فرق زمیں آسمان کا (میر)

زمین آسمان کے قلابے ملانا۔ ل۔ فعل متعدی (۱) نہایت مبالغہ کرنا۔ جھوٹی سچی باتیں بنانا۔ عیاری دکھانا۔ توڑ جوڑ ملانا۔ بہت باتیں بنانا نہایت جھوٹ بولنا ؎

قلابے آسمان و زمین کے ملانے تو ۔۔۔ اُس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح (ذوق)

(۳) ڈینگ ہانکنا۔ شیخی بگھارنا۔ تعلّی لینا۔ دُون ہانکنا۔ لاف زنی کرنا ؎

بس زمین و آسماں کے تُو نہ قلابے ملا ۔۔۔ ہمنشیں ہے سخت مشکل ماہ پاروں کا ملاپ (ظفر)

زمین بلند ہونا۔ ل۔ فعل لازم (عروض) غزل کی بحر کا سخت اور دشوار ہونا

نقد و نظر

ادارہ

"صحیفۂ چین" چھوٹی کتابی قامت، ۲۴۸ صفحات ضخامت، کاغذ و کتابت و طباعت پاکیزہ و عمدہ، مجلد مع مصور و رنگین کاغذِ کتاب پوش، قیمت ؎ر شائع کردہ مکتبۂ جامعہ، قرول باغ، نئی دہلی۔

"صحیفۂ چین" نامور چینی حکیم و دینی مقتدی کنفیوشس کی اک اہم تصنیف "شوکنگ" کا ترجمہ ہے، جس میں چین کے شاہی خاندانوں کے مختلف و متعدد سلسلوں اور اُن کے جداگانہ اَدوارِ حکمرانی کی تصریح کے علاوہ چینی تمدن و ثقافت، معاشرت و معیشت، اخلاق و آداب کے اصول و ضوابط کو بھی نمایاں کیا گیا ہے! چینی تاریخ وادبیات میں یہ کتاب "اُمہات" کی حیثیت رکھتی ہے! عہدِ حاضر کے چین کے انقلابات و سیاسیات و عام حالات کی محرمانہ تفہیم و تعبیر کے لئے اِس قدیم و عتیق ملت و سلطنت کے اِس روایاتی و نفسیاتی "پس منظر" کا ذہن نشین کر لینا اک شرطِ ماقبل ہوگا! جناب سید اسد علی صاحب الوری، فرید آبادی، بی ایس سی، آئی، ایف، ایس نے اِس کتاب کو اُردو میں منتقل کر کے اپنی زبان وادب کی اک حقیقی خدمت انجام دی ہے۔

ترجمہ قابلِ داد حد تک فصیح و سلیس ہے، اک مترجمانہ جدت ـــــ یقیناً اک "بدعتِ حسنہ"! ـــــ یہ نظر آتی ہے کہ "شوکنگ" کے بعض متوں کی نظموں کا ترجمہ بھی منظوم کیا گیا ہے! کتاب کو متعدد ضمیموں سے آراستہ، اور "تا تاریخ تکمیل" کر دیا گیا ہے، اور اب اُس کے مطالعے سے چین کے عہدِ عتیق اور اُس کے لمحۂ حاضر کے حالات کے "دونوں ورق" آئینہ ہو جاتے ہیں!

چینی تاریخ و تہذیب کی قدامت و عظمت کا اک تصور حاصل کرنے کے لئے فاضل مترجم کے دیباچے کا منقولۂ ذیل اقتباس بصیرت افروز ثابت ہوگا غور تو کیجئے! "سنہ عیسوی کی ابتدا سے ۲۵ صدیاں پیشتر ہی چین میں فوجداری و دیوانی قانون جاری تھا! شہنشاہ کے ماتحت ۹ وزراء کی اک "کابینۂ وزارت" قائم تھی! ـــــ برآمد و درآمد کا توازن محفوظ تھا! جہاز رانی و آب پاشی کے لئے دریاؤں اور نہروں کا جال بچھا ہوا تھا! "لوکل گورنمنٹ" کے ادارات موجود تھے! "ٹیکس" کے اصول طے ہو چکے تھے! ادب و موسیقی اور سائنس کے مدارس قائم تھے! "شمسی سال" کی مدت کا تعین اور جنتری کی تصحیح عمل میں آ چکی تھی! دریائی بند باندھ باندھ کر یانگ زے اور ہوانگ ہو کے رُخ پلٹ دئے گئے تھے!"

(ا-ا-خ)

اَقوالِ زرّیں

اس دَور میں جسے لوگ یہ کہیں "فلاں خوب ترقی کر رہا ہے" بے دھڑک اُس کا نام بدمعاشوں کی فہرست میں لکھ لو۔

اے جھوٹے! ایک نہ ایک دن استفراغ ضرور ہوگا، یہ قسمیں تو جو کھاتا ہے سب کی سب ہضم نہیں ہو سکتیں۔

وہ شہرت جو بدی سے پیدا ہو گندی نالی ہے جو بُو کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔

زنِ منکوحہ - ف - اسم مونث (۱) نکاحی بیوی - وہ عورت جسکے ساتھ نکاح ہوا ہو - کری ہوئی - کی ہوئی عورت (۲) بیاہتا - بیاہی +

زِنا - ع - اسم مذکر - حرام - چھنالا - بدکاری - جاری - کسی کی جورو یا مملوکہ یا غیر عورت سے صحبت کرنا - سِفاح +

زنا بالجبر - ع - اسم مذکر - زبردستی حرام کرنا کسی عورت سے اسکی مرضی بغیر حرکت ناشایستہ کرنا +

زناکار - ع - ف - صفت - حرام کار - زانی - بدکار - فاجر +

زناکاری - ع - ف - اسم مونث - حرام کاری - زنا - بدکاری - فسق و فجور +

زنّاٹا - اسم مذکر - کسی چیز کے زور سے ہوا چیرتے ہوئے جانے کی آواز - سنسناہٹ - جھنجھناہٹ - سائیں سائیں - سناٹا - جیسے کیا زناٹے سے پتھر گیا - کس زناٹے سے کبوتر جا رہا ہے +

زناخ - ل - اسم مونث - مرغ یا کبوتر وغیرہ کے سینے کی ہڈی جو دو شاخہ ہوتی ہے چونکہ زنخ کی شکل اسکے قریب قریب ہے شاید اس سے یہ نام رکھ لیا ہے +

زناخ توڑنا - ل - فعل متعدی (بیگمات قلعہ) پہلے مرغ کا باہم ہڈی توڑنا (۲) پکا یارانہ ہونا - ہمدم و ہمراز سہیلی بنانا ؎

بنایا کہ اس نے اوسے توڑی کہیں زناخ ۔۔۔ دریافت ہو گیا مجھے اس نازنیں کا بھید (رنگین)

زناخی - ل - اسم مونث - (بیگمات قلعہ دہلی) قلعہ کی عورتوں کا دستور تھا کہ وہ آپس میں اسی طرح کے رشتے مقرر کرکے ایک دوسرے کو خطاب کیا کرتی تھیں جس طرح سہیلی سہیلی کہتے ہیں اسی طرح وہ کسی کو دل جان - کسی کو جانِ تن - کسی کو دشمن - کسی کو زناخی کہا کرتی تھیں - زناخی کا رشتہ اور رشتوں سے زیادہ مضبوط اور قابل قدر گنا جاتا تھا - جب انہیں کسی کو زناخی بنانا منظور ہوتا تھا تو وہ باہم ملکر زناخ یعنے کبوتر یا مرغ کے سینے کی جڑی ہوئی ہڈی کو توڑا کرتی تھیں گویا اس طرح پکی یاری بدی جایا کرتی تھی - بعض ناواقف لوگ جو کہتے ہیں کہ چپٹ باز عورتوں کا یہ لفظ اور اُسکے معنی ہمراز و ہمدم و طبق زن ہیں - یہ محض بہتان ہے ہاں اگر لکھنؤ میں یہ معنی لئے جاتے ہوں تو عجب نہیں - حال کی تصانیف میں دو کتابیں چتر بنیلی اور سگھڑ سہیلی چھپی ہیں ان میں بھی یہ لفظ صرف سہیلی کے معنی میں آیا ہے - اگر اسکے ایسے کریہ معنی ہوتے تو وہ مصنف جو قلعہ کا پلا ہوا ہے ہرگز عام بول چال میں اس لفظ کو عامیانہ کہتا - ہاں اگر بے تکلف یک جان یک تن سہیلی کہیں تو بجا ہے ؎

ستہ زناخی مری وہ لال پری ۔۔۔ ہو جسے دیکھکر نڈھال پری
یہ زناخی کھل گیا باجی کا مجھکو سیر میں ۔۔۔ گاہ لیجاتا یہاں سے اور گہہ لاتا ترا (رنگین)

زُنّار - ف - اسم مذکر و مونث - (۱) جنیئو - وہ تاگا جو ہندو لوگ اکثر حمائل وار ڈالے رہتے ہیں - یگ - سُوتر - یگیہ پویت ؎

کافر ہوا ہوں پیکے مے عشقِ بُت وزیر ۔۔۔ زنار مجھکو چاہئے موجِ شراب کا (وزیر)

ایک جگہ بھی صاحب مونث بھی باندھتے ہیں مگر اہل دہلی سے کبھی مونث نہیں سُنا - ہاں سودا کے شعر میں موجود ہے ؎

اس بُت سے یہ ہم دیندار بھی مرنے لگے ۔۔۔ برہمن زنار پہنا دے کفن کی تار کی (؟)

(۲) سفید لکیر جو اکثر نگینوں میں قدرتی اُٹھی بنی ہوئی ہوتی ہے - جیسے کا فیروزہ ؎

ہوا ہے کفر ثابت جب وہ تم سے مستعار ۔۔۔ کوئی شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی (سودا)

زنّار بند - ف - اسم مذکر - برہمن - جنیئو پہننے والا - وہ جنہا یعنی برہمن چھتری ویش

زنّار دار - ف - اسم مذکر - دیکھو (زنار بند) +

زَنانہ - ف - اسم مذکر - (۱) زنخہ - مخنث - ہیجڑا - پینسک - وہ مرد جو عورتیں کی سی حرکتیں کرے + بھانڈ - کھپیا جیسے زنانہ نہ مردانہ ہوا ہیجڑا ہے - بڑی نا پسنی ہو ہیجڑا ہے + (۲ - اسم مذکر) پردہ نشین عورتوں کے رہنے کا مکان حرم سرا ہے - (۳) پردہ جیسے زنانہ ہو رہا ہے مت آنا - (۴ - صفت) نامرد ڈھیلا - سست + زنان صفت - بزدل +

زنانہ کرنا یا کروانا - ل - فعل متعدی - مردوں کو ہٹا دینا تاکہ پردہ دار عورتیں آنے جائیں + پردہ کرانا ؎

ہٹ گئے سب زنانہ کروایا ۔۔۔ باغ میں انکو لا اتروایا (شوق)

(۲) خوجہ کرانا - ہیجڑا بنوانا +

زنانہ کرنا - ل - فعل متعدی (۱) پردہ کرنا - غیر مردوں کو ہٹانا (۲) نامرد بنانا +

زنانِ شتری - ل - اسم مذکر - گرہائی سکھی - وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکتیں کرے + زنانہ - زنخہ +

زَنانی - ل - اسم مونث - (لشکری) عورت - استری - زن - مادین - (۲ - صفت) منسوب بہ زن +

زنانی بولی - ل - اسم مونث - عورتوں کی زبان + ریختی +

زنانی پوشاک - ل - اسم مونث - عورتوں کی پوشاک جیسے انگیا کرتی وغیرہ

زَنبَق - ع - اسم مذکر - ایک طرح کا سفید پھول جو نرگس کی قسم کا دھتورے کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے شاعر لوگ معشوق کی ناک سے اُسے تشبیہ دیا کرتے ہیں ؎

سرو قامت سمن اندام گلستان رخسار ۔۔۔ ہونٹ گلبرگ دہن غنچہ دبینی زنبق (ذوق)

زنبور - ف - اسم مذکر - (۱) تتیا - بھڑ - بسنی - بر (۲) سنسی کی طرح کا ایک اوزار جسکا منہ آگے سے گول ہوتا ہے + سنڈاسی (۳) چھوٹی توپ - وہ توپ جو اکثر اونٹوں پر لدی ہوئی بادشاہ کی سواری کے ساتھ چھوٹتی جاتی ہے - جزائل

رباعیاتِ اثر

دریا ہوتا ہے، چشمۂ فیضِ قدرت
کھلتی ہے لوائے رحمتِ فیضِ قدرت
بڑھتی ہے پیاپے نہیں روح کی بینائی کی طرف
ہوتا ہے فروغِ نغمۂ فیضِ قدرت

ہے پھول وہی، جس پہ چمن نازاں ہو
ہے مشک وہی، جس پہ ختن نازاں ہو
موتی ہے وہی، جس پہ عدن نازاں ہو
انساں ہے وہی، جس پہ وطن نازاں ہو

ایسا بھی کوئی مضطر و ناشاد نہ ہو
دشمن سے بھی دشمن پہ یہ بیداد نہ ہو
بے چین بنایا اور حکمِ صبر
ہو درد ہزار اس پہ فریاد نہ ہو

زنہار قدم نہ ڈگمگانے پائے
حیواں پہ ذرا میل نہ آنے پائے
ہر لحظہ رہے نفس کی عزت کا لحاظ
سر جائے مگر بات نہ جانے پائے

زنبورچی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ زنبور چلانیوالا توپچی۔ بندوقچی۔ برقنداز سپاہی +

زنبورک۔ ف۔ اسم مؤنث۔ چھوٹی توپ +

زنبیل۔ ف۔ اسم مؤنث۔ فقیروں کی چمڑے کی جھولی + کچکول + جھولی بھیک کا ٹھیکرا۔ کاسۂ گدائی + کچکول (۲) عمرو عیار کی جھولی جس میں وہ تمام زمانہ کی چیزیں رکھ لیا کرتا تھا +

زنجیر۔ ف۔ اسم مؤنث۔ حلقۂ در۔ کنڈی۔ سانکل۔ سنگل + سلاسل۔ جولان بیڑی + لڑی + توڑا۔ گلے کی زنجیر + ع

ناسخ ضعیف بھاری ہے زنجیر آہنی　　کافی ہے اسکی قید کو زنجیر بال کی (ناسخ)

جب فیل کا لفظ لکھتے ہیں تو اُسکے ساتھ بھی تعداد ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایک زنجیر یا دو زنجیر فیل لکھا کرتے ہیں +

زنجیر ڈالنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بیڑی ڈالنا۔ پابجولاں کرنا +

زنجیر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی (متروک) پاؤں میں بیڑی ڈالنا (صرف جرأت نے باندھا ہے) +

زنجیر کھٹکھٹانا۔ یا۔ مارنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کنڈی مارنا۔ کنڈی کھڑکھڑانا دستک دینا +

زنجیرا۔ ا۔ اسم مذکر (۱) توڑا۔ ہار۔ کنٹھی۔ چمپاکلی وغیرہ (۲) حلقہ دار کڑھائی یا کڑھت + لہریا +

زنجیری۔ ف۔ صفت۔ ایک قسم کا زنجیر دار گولہ یا گولی + ع

جان جاتے طائر دہشت گر اُڑتے نہ پائے　　گولا اے قاتل لگانا کوئی زنجیری مجھے ( )

زنخ۔ یا۔ زنخدان۔ ف۔ اسم مؤنث۔ ٹھوڑی۔ ٹھوڈی۔ ذقن۔ چمبک +

زنخا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (دراصل زنکہ) (۱) وہ شخص جو عورتوں کی سی بات چیت اور حرکات وسکنات کرے۔ زنانہ (۲) ہجنیا۔ خنیاگر + ہیجڑا۔ بھانڈ (۲ صفت) نامرد۔ بزدل۔ ہیز۔ زن صفت + نازک کمر۔ پتلی کمر والا +

زنداں۔ ف۔ اسم مذکر۔ قید خانہ۔ جیل۔ محبس۔ بندیخانہ۔ بیچن۔ بندت خانہ +

ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو سماتے کیونکر　　تنگ ہے خانۂ زنجیر سے زنداں اپنا ( )

زندگانی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ حیات۔ عمر۔ زیست۔ آوستھا۔ ابل ع

آدمی بلبلا ہے پانی کا　　کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

زندگی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (زندگانی) ع

زندگی اپنی جو اس طور سے گزری غالب　　ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے (غالب)

زندگی بسر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عمر کاٹنا۔ عمر گزارنا۔ دن بھرنا۔ جینا +

زندگی بسر ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ عمر کٹنا +

زندگی بھر۔ ا۔ تابع فعل۔ تمام عمر۔ تابہ حیات۔ جیتے جی۔ مادام الحیات ع

حسن کا اب جا ہے عالم یار ہے　　تیرے در پہ زندگی بھر ہم رہے (ناسخ)

زندگی تلخ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ جینا دوبھر ہونا۔ حیات کا وبال جان ہونا۔ جینے کا لطف نہ رہنا۔ جینے کا مزہ نہ رہنا۔ عیش میں کھنڈت ہونا +

زندگی سے تنگ آنا۔ یا۔ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ جینے سے ناراض ہونا۔ زندگی سے عاجز ہونا۔ جینے سے بیزار ہو جانا ع

ابھی مر جائیں یہاں تنگ زندگی سے تنگ ہیں لیکن　　نہیں ہے موت اپنی بیبسی بیمار رونگے قابو میں (ظفر)

زندگی سے ہاتھ اُٹھانا۔ یا۔ دھونا۔ ا۔ فعل متعدی۔ جینے سے مایوس ہونا۔ حیات سے ناامید ہونا۔ جینے کی امید نہ رکھنا +

زندگی کا جام پینا۔ ا۔ فعل متعدی۔ کسی کی سلامتی یا تندرستی کا جام پینا۔ کسی کی یاد میں شراب یا شربت کا پیالہ پی کر اُسکی سلامتی کی دُعا مانگنا۔ کسی خوشی کے جلسہ میں اپنے پیارے خواہ عزیز خواہ افسر خواہ بادشاہ کے واسطے اُس کی درازی حیات کی دُعا کرنا +

زندگی میں۔ ا۔ تابع فعل۔ جیتے جی + سلامتی میں +

زندہ۔ ف۔ صفت۔ جیتا۔ حیات۔ ذی رُوح۔ ذی حیات + ذی حس + جاگتا + خوش + تازہ +

زندہ باش۔ ف۔ دُعا۔ جیتا رہ۔ سلامت رہ + شاباش۔ مرحبا +

زندہ در گور ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ جیتے جی مرنا۔ موت سے پہلے مرنا۔ زندگی میں قبر کا مزہ آجانا جیسے اُنہیں تو بیماری نے تو زندہ درگور کر رکھا ہے +

زندہ دل۔ ف۔ صفت۔ افسردہ دل کا نقیض۔ خوش طبع۔ خوش مزاج دل لگی باز۔ ظریف +

زندہ دلی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ خوش طبعی۔ دل لگی۔ خوش مزاجی ظرافت چہل ع

زندگی زندہ دلی کا ہے نام　　مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں (ذوق)

زندہ رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ جیتا رہنا۔ سلامت رہنا + تازہ رہنا۔ سرسبز رہنا

زندہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ جلانا۔ حیات بخشنا۔ جان ڈالنا +

زنگ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) لوہے کا میل۔ مورچہ۔ کدورت ع

کدورت اپنے چہروں کی نظر آتی ہے لوگوں کو　　تماشا ہے کہ اُلٹے آئینے میں زنگ ٹھیرایا (ناسخ)

(۲) افریقہ کے ایک ملک کا نام۔ زنگبار۔ حبش (۳) گھنٹالی۔ گھنگرو۔ گھنٹی

مری لیلی کو یاں اگر لائے　　باندھوں ناقہ میں زنگ سونے کا (ناسخ)

زنگ آلود - یا - آلودہ - ف - صفت - زنگ خوردہ - مورچہ لگا ہوا - مرچا لگا - گند - کھونڈا - کھنڈا +

زنگ لگنا - ا - فعل لازم - جر لگنا - مورچہ لگنا +

زنگار - ف - اسم مذکر - تانبے کا کساؤ + نیلا تھوتھا - طوطیا - سبز - زنجار (معرب زنگار) +

زنگاری - ف - صفت - زنگار کے رنگ کا - سبز - ہرا +

زنگولہ - ف - اسم مذکر - جرس + گھنٹا - گھنگرو - تال - جلاجل +

زنگی - ف - اسم مذکر - زنگبار کا باشندہ - حبشی - شیدی +

زنگی ہڑ - ا - اسم مؤنث - کالی ہڑ - چھوٹی ہڑ - بلیلہ سیاہ +

زنہار - ف - تابع فعل - (۱) پناہ - بچاؤ - سرن (۲) تنبیہ و تاکید کا لفظ - جیسے وہاں زنہار نہ جاؤ +

زوال - ع - اسم مذکر - جاتا رہنا - دور ہونا - کمی - گھٹاؤ - گھٹتی + ڈھلاؤ - اتار - تنزل + ادبار - فرسودگی - جیسے ہر کمال کو زوال ہے +

زوال کا وقت - ا - اسم مذکر - وہ وقت کہ جب آفتاب نصف النہار سے ہٹے - دوپہر کے بعد کا وقت - تیسرا پہر - ظہر + گھٹتی کا پہرا + دھوپ ڈھلنے کا وقت +

زوال ماہ - ع - ف - صفت - چاند کا بدر ہونے کے بعد گھٹنا - عروج ماہ کا نقیض

زوائد - ع - صفت - زائد کی جمع - فضول - زیادہ - بڑھتی - ادھکاری +

زوج - ع - اسم مذکر - جفت - جوڑا - جٹ + خاوند - جورو + دو عدد جو کسر کے بغیر نصف ہو سکے - جیسے دو - چار - چھ - آٹھ وغیرہ +

زوج الزوج - ع - اسم مذکر - وہ عدد جو دو پر تقسیم ہو کر پھر دو پر بٹ سکے جیسے ۸ - ۱۶ - ۳۲ وغیرہ

زوج الفرد - ع - اسم مذکر - وہ عدد جو جفت و طاق دونوں پر بٹ سکے - جیسے ۱۶ - ۱۲ - ۱۸ وغیرہ +

زوجہ - ع - اسم مؤنث - جورو - بیوی - گھر والی - استری - بہو - اہلیہ - حلیلہ +

زوجیت - ع - اسم مؤنث - نکاح - عقد - بیاہ - جوڑا لگنا - گٹھ جوڑا بندھنا - جورو بننا - جیسے حق زوجیت یعنی بیوی بننے کا حق +

زوجیت میں لانا - ا - فعل متعدی - جورو بنانا - نکاح میں لانا - عقد کرنا - نکاح کرنا +

زود - ف - تابع فعل - جلد - شتاب - تاولی - فوراً - ابھی - سرعت - معاً +

زود آشنا - ف - صفت - بہت جلد یار بنجانے والا - جلد گھل مل جانے والا ~

کیوں جائیں جنازے پر عدو کے　　کملائینگے زود آشنا آپ　(ناظم)

زود رنج - ف - صفت - بہت جلد خفا ہو جانے والا - تنک مزاج - غصیل - مغلوب الغضب - تیز مزاج - جلا تن +

زود رس - یا - زود فہم - ف - صفت - تیز فہم - بات کی تہ کو جلد پہنچنے والا - ذکی +

زود نویس - ف - اسم مذکر - جلد جلد لکھنے والا +

زَور - ع - اسم مذکر - دغا - فریب - سالوس - مکر + جھوٹ - دروغ - کذب + چھل چھل +

شیطان بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکر و زور　　اور ہادی رہنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی　(نظیر)

زُور - ف - اسم مذکر - (۱) بل - طاقت - توانائی - سکت - قوت - جیسے زور بادشاہ داؤں وزیر (پہلوانوں کا مقولہ) (۲) غلبہ - زیادتی - کثرت - افراط - نہایت - ازبس - ازحد - بہت ~

یہ زور آتش رنگ حنا نے گرمی کی　　تری ہتھیلی کا بل صورت سپند ہوا　(وزیر)

عالم مستی میں جرات پڑھ غزل اک اور بھی　　زور کیفیت اٹھاتے ہیں ترے اشعار سے　(جرات)

(۳ - برائے تعجب +) قیامت - غضب + بیڈھب ~

غیر کو نامہ ہے سرنامہ مرے نام لکھا ہے　　مہربان زور یہ تم نے ستم ایجاد کیا　(ناسخ)

بزم طرب میں شکل دکھا کر چلے گئے　　شادی میں زور غم پہ لگا کر چلے گئے　(جرات)

در تک آکر پھر گئے تم زور پر چالیں ہیں واہ　　ہمکو الفت تھے تمکو اس گھر کے ساتھ ہے　(جرات)

(۴ صفت) خوب - اچھا - عمدہ ~

یار کا آستان پایا ہے　　زور دل نے مکان پایا ہے　(جرات)

زور کیفیت اس شراب میں تھی　　لب پر رکھتے ہی بس ہوئے بیہوش　(ممنون)

(۵) بس - قابو - اختیار - قدرت - سکت ~

زندہ ان آنکھوں کے کشتے کو نہ وہ ایک کرے　　اس فسوں پر زور چل سکتا نہیں اعجاز کا　(آتش)

(۶) عجیب و غریب - انوکھا ~

خاک سر پہ ہے مہر و مہ پامال　　اے فلک زور انقلاب ہوا　(ناسخ)

(۷) طرفہ معجون - ایک عجیب شخص - انوکھا آدمی ~

مے کشی مجھ سے چھڑاتا ہے بزور　　ساقیا زاہد بھی کوئی زور ہے

(۸) ظلم و ستم - جور و جفا - سختی - جیسے زور نہیں - ظلم نہیں عقل کی کوتاہی ہے -
(۹) حکم - حکومت - جبر - دباؤ - اجارہ جیسے کچھ تمہارا زور نہیں چلتا کہ چلے جائیں گھر پر بھی زور دکھلاتے ہو - (۱۰ صفت) چکول - چکدار - پھرتیلا ~

جوتا تیرا بنا ہے گر زور　　تو میری بھی کفش ہے جھلا بور　(رنگین)

(۲) کوشش سعی ۔ جدوجہد جیسے اس نوکری میں اُنہوں نے بھی خوب ہی زور لگایا

زور آزمانا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ طاقت آزمائی کرنا ۔ اپنے زور کا امتحان کرنا ۔ طاقت دکھانا ۔ زور دکھانا سے ۔

جاکر اُنہوں کے گھر جب زور آزماویں وہ گرزور کو دیں ہم کو شاپھاند جاویں (نظیر)

زور آزمائی ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ طاقت آزمائی ۔ کشتی ۔ لڑنت ۔ بل دکھانا جیسے بچے ہی پر زور آزمائی کرتے ہو کسی بڑے سے لڑو تو جانیں ۔

زور آنا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ طاقت بڑھنا ۔ بل آنا ۔ طاقت آنا ۔ توانا ہونا ۔

زور آور ۔ ف ۔ صفت ۔ بلوان ۔ بلونت ۔ بلی ۔ طاقتور ۔ صاحب زور ۔ قوی

زور آوری ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ (۱) طاقت ۔ بل ۔ شکت ۔ سکتی ۔ توانائی (۲) زبردستی ۔ زور آوری ۔

زور بازو سے ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ قوت بازو سے ۔ اپنی طاقت سے ۔ اپنی محنت و مشقت سے

زور پر ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ کمال پر ۔ انتہا پر ۔ اخیر درجہ پر ۔ برسر ترقی ۔ افزونی پر ۔ ہے

اب ہے پتنگ بازی قاتل یہ زور پر عاشق کے دل کے شیشے کا مانجھا ہے ڈور پر (امانت)

زور پر چڑھنا ۔ فعل لازم ۔ طاقت میں بھرنا ۔ حد کمال کو پہنچنا ۔ ترقی پر ہونا ۔ مشاق ہونا سے

دکھاتا جوش و خروش اپنا زور پر چڑھکر گئے جہاں میں دریا اُتر بہت چڑھکر (ذوق)

پھنکے ہے آگ سے ہر دم یہ آسماں کیسا پڑھا ہے زور پہ اب نالہ و فغاں کیسا (آنند)

زور پڑنا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ (۱) بوجھ پڑنا ۔ دباؤ پڑنا ۔ داب پڑنا (۲) طاقت صرف ہونا ۔ زیادہ محنت پڑنا ۔ جیسے آنکھوں پر زور پڑنا (۳) مجبور کیا جانا ۔ دبایا جانا ۔

زور جتانا ۔ یا ۔ دکھانا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ تحکم جتانا ۔ حکومت دکھانا ۔ دباؤ ڈالنا ۔ طاقت ظاہر کرنا ۔

زور چلانا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ حکومت چلانا ۔ زبردستی یا رعب سے کوئی کام لینا ۔ بل دکھانا

زور چلنا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ بس چلنا ۔ قابو چلنا ۔ حکم چلنا ۔ اختیار چلنا ۔ سے

ہوگیا فرعون آخر غرقہ دریائے نیل چل سکا ہرگز نہ اُسکا زور شاہی آب میں (غافل)

خواہ جیتا رکھے وہ خواہ مجھے قتل کرے اس ستمگر پر کیا زور مرا چلتا ہے (جرات)

جو پھر جائے اس بیوفا سے تو جانوں کہ دل پر نہیں زور چلتا کسی کا (مومن)

زوردار ۔ ف ۔ صفت ۔ قوی ۔ بلوان ۔ بلونت ۔ طاقتور ۔ توانا ۔ پُشٹ ۔

زور دکھانا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ طاقت سے پڑھنا ۔ آواز سے پڑھنا ۔

زور دیکر پڑھنا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ طاقت سے پڑھنا ۔ آواز سے پڑھنا ۔ کسی چیز کے تلفظ کو ایک خاص آواز کے ساتھ ادا کرنا ۔

زور دینا ۔ ف ۔ فعل متعدی (۱) دباؤ ڈالنا ۔ بوجھ ڈالنا (۲) مدد دینا ۔ پشتی کرنا ۔ حمایت کرنا ۔ کمک دینا ۔ تاکید کرنا ۔ (۳) مجبور کرنا ۔ ناچار کرنا (۴) تقویت دینا ۔ قوت دینا ۔ زور بڑھانا ۔ جیسے انجن کو زور دینا (۵) سخت کرنا ۔ کڑا کرنا جیسے کسی پرزے کو زور دینا (۶) کسی تلفظ کو زیادہ آواز سے ادا کرنا ۔

زور دیوانہ ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم ۔ نہایت دیوانہ ہونا ۔ از حد پاگل ہونا سے

ہاتھ میں سلسلہ زلف گرہ گیر نہیں زور دیوانہ ہوں میں بستہ زنجیر نہیں (وزیر)

(۲) عاشق زار ہونا ۔ نہایت فریفتہ ہونا ۔

زور ڈالنا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ (۱) دبانا ۔ مجبور کرنا ۔ جبر کرنا ۔ تنگ کرنا (۲) کمک پہنچنا ۔ مدد کرنا ۔ (۳) دباؤ ڈالنا ۔ کسی طرف زیادہ طاقت دکھانا جیسے فوج کا کسی خاص مقام پر زور ڈالنا ۔

زور زور ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ نہایت طاقت سے ۔ جلد جلد ۔ جلدی جلدی ۔

زور سے ۔ ف ۔ تابع فعل (۱) طاقت سے ۔ تیزی سے تندی سے جلدی سے (۲) سختی سے ۔ بمشکل ۔

ضعف آنے نہیں دیتا تھا قدم لیکر گھر تک آیا ہوں بڑے زور سے دم لیکر (معروف)

(۳) بشدت ۔ نہایت ۔ بکثرت ۔ بدرجہ غایت ۔ بسختی جیسے زور سے تھپڑ مارا یا زور سے مینہ برسا ۔

زور شور ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ تیزی و تندی ۔ چڑھاؤ ۔ شدت سے

عشق کے زور شور تو دیکھو جو بھلایا وہی خیال رہا (داغ)

زور شور پر ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ جوش و خروش پر ۔ نہایت تندی و تیزی پر ۔ از حد سختی اور شدت پر ۔ طاقت اور توانائی پر سے

شرمندہ میرے دیدہ گریاں نے کردیا کچھ بن نہ آئی ابر سے اس زور شور پر (اسیر)

ٹھٹے میں لپٹے اشک بہت زور شور پر پانی نہ پھیر دیں کہیں دریائے شور پر (بحر)

زور شور سے ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ (۱) بڑی طاقت سے ۔ نہایت شدت سے ۔ جوش و خروش سے (۲) شان و شوکت سے ۔ طمطراق سے ۔ دھوم دھڑکے اور بھیڑ بھڑکے سے ۔

زور شور کا ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ بھاری ۔ گہرا ۔ گھنگھور ۔ جوش و خروش کا ۔ نہایت شدت کا سے

ساقی صدائے قلقل مینا کا وقت ہے اٹھا ہے ابر باغ میں کس زور شور کا (اسیر)

زور ظلم ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر ۔ جور ۔ سختی ۔ جفا و کفا ۔ زیادتی ۔

زور کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدی ۔ (۱) طاقت آزمانا ۔ زور لگانا ۔ زور مارنا (۲) کوشش

کرنا۔ سعی کرنا۔ (۳) دو پہلوانوں کا باہم لڑنا۔ (۴) بڑھنا۔ ترقی پر ہونا جیسے مرض کا زور کرنا ◆

زور لگانا ۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) اپنی طاقت سے سارا بل کھپانا (۲) ڈھکیلنا ٹھیلنا۔ آگے کو بڑھانا۔ ہاتھ لگانا (۳) مدد کرنا۔ کمک کرنا۔ (۴) سعی کرنا۔ کوشش کرنا ◆ سعی بلیغ کرنا (۵) ہمت کرنا۔ بلند ارادہ کرنا (۶) بازاری مجامعت کرنا۔ دھکے لگانا ◆

زور مارنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نہایت کوشش کرنا۔ اپنی ساری طاقت کھپا دینا

شعر۔ ہم نوا میر کا انداز نصیب ... ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا (ذوق)

زورمند ۔ ف۔ صفت۔ طاقت ور۔ زبردست۔ توانا ◆

زور میں آنا۔ یا۔ بھرنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ طاقت میں بھرنا ◆ (۲) جوبن میں بھرنا۔ کامل قوت پر ہونا ◆

زور نکالنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) کمزور کرنا۔ کم طاقت کرنا۔ زور گھٹانا (۲) طاقت آزمائی کرنا ◆

زور نہ گھٹنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ جوش و خروش کا کم نہ ہونا۔ شدت کا نہ گھٹنا

شعر۔ جھڑ گئی ابر بہاری کی بھی شیخی لیکن ... نہ گھٹا زور مری اشک کی طغیانی کا (نصیر)

زور ہے ۔ ہ۔ کلمۂ تعجب (۱) غضب ہے۔ آفت ہے۔ قیامت ہے (۲) نہایت کمال پر ہے۔ از حد ترقی پر ہے

شعر۔ زور ہے گرمی بازار ترے کوچے میں ... شمع ہیں تیرے خریدار ترے کوچے میں (ناسخ)

زورا ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جور۔ ظلم۔ حکومت۔ طاقت۔ سر زوری۔ سینہ زوری۔ ہاہمی۔ غرور

زورا ڈھینا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ زور ڈھینا۔ ہاہمی نہ رہنا۔ حکومت یا طاقت کا زوال ہو جانا ◆

زورا زوری ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ٹکنوار۔ زبردستی۔ دھینگا دھینگی ◆

زوروں ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ زور کی جمع ◆

زوروں پر آنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ جوانی میں بھرنا۔ طاقت میں بھرنا۔ تیار ہونا۔ طاقت ور ہونا ◆

زوروں پر چڑھنا ۔ ہ۔ فعل لازم (۱) نہایت مشاق ہونا۔ قوت میں بھرنا۔ طاقت میں بھرنا۔ نہایت زور آور اور تیار ہونا

شعر۔ زوروں پہ چڑھا ہے یہ مرا پنجۂ وحشت ... دامن سے الجھتا ہے گریباں سے الجھ کر (عامل)

(۲) طغیانی پر آنا۔ جوش و خروش پر ہونا

شعر۔ زوروں پہ چڑھا ہوا ہے پانی ... موجوں کی ہیں صورتیں ڈرانی (حالی)

(۳) حد کمال کو پہنچنا

شعر۔ سفلہ ہی سنبھل کے ہو سیر سپہر کی ... کیا ہی زوروں پہ چڑھی ہو ناتوانی بلبلیں (شور)

(۴) جوانی میں بھرنا۔ جوانی پر ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔ گدرانا

شعر۔ وہ سہی قد کہ کے ورزش خونہ وروں چڑھا ... کہہ رہا ہے سرو کو جڑ سے اکھاڑ اچاہئے (ناسخ)

(۵) بڑھنا۔ زیادہ ہونا

شعر۔ خدا دیں دونوں مرا زوروں پہ ہے جنوں ... زنجیریں آٹھ سات بنا پانچ چار طوق (اسیر)

(۶) گھمنڈ پر ہونا۔ اترانا۔ زعم میں بھرنا ◆

زوئیٹے زوئیٹے ۔ ہ۔ تابع فعل (اطفال) دیکھو (زور زور)

زوف ہے ۔ ہ۔ فعل ذم۔ تف ہے۔ لعنت ہے۔ پھٹے منہ۔ جیسے زوف ہے تیری اوقات پر۔ زوف ہو تیری ڈاڑھی پر۔ زوف ہے تیری جنتی پر ◆

زوفا ۔ ع۔ اسم مذکر۔ زوفائے یابس۔ ایک قسم کی نبات جو مزاجاً دوسرے درجہ میں حار یابس اور ربت سے امراض کے واسطے مفید ہے ◆

زہ ۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) کنارہ۔ منڈیر۔ کنگنی (دیوار کی وہ ابھری ہوئی اینٹیں یا کانس جو منڈیر کے نیچے یا اختتام دیوار پر خوبصورتی کے لئے چھوڑ دیتے ہیں) (۲) جننا۔ بچہ دینا ◆ بچہ جننا۔ وضع حمل ہونا چنانچہ درد زہ جننے کے درد کو اسی وجہ سے کہتے ہیں

زہار ۔ ف۔ اسم مذکر (۱) عورت خواہ مرد کا اندام نہانی۔ شرمگاہ۔ فرج ◆ ذکر (۲) پیڑو جیسے موئے زہار یعنی پیڑو کے بال۔ جھانٹیں ◆

زہد ۔ ع۔ اسم مذکر۔ تقوے۔ پرہیزگاری۔ پارسائی۔ جت ست (لغوی معنی دنیاوی چیزوں سے رغبت اٹھانا) ◆

زہر ۔ ف۔ اسم مذکر (۱) بس۔ سم۔ وہ چیز جس کے کھانے سے روح کا مزاج فاسد ہو کر آدمی مر جاتا ہے

شعر۔ کون ہو تجھ سے دو چار آنکھ ظالم کہ بلا ... تجھ میں زہر اے نگہ چشم پر افسوں ہے بھرا (ظفر)

(۲) صفت۔ ہ۔ تلخ۔ کڑوا۔ کسیلا (۳) صفت۔ ہ۔ ناگوار۔ مکروہ۔ برا خلاف طبع ناگوار خاطر۔ جیسے مجھے اس کا آنا زہر معلوم ہوتا ہے

شعر۔ فراق یار میں سیر چمن ہے زہر مجھے ... کھلائیگی ابھی افیوں کو کنار کی شاخ (ناسخ)

(۵) صفت۔ ہ۔ مہلک۔ قاتل۔ ہلاک کر دینے والا۔ مضر۔ مفسد۔ زبون [illegible]
(۶) اسم مذکر۔ ہ۔ غصہ۔ خشم (۷) صفت۔ بے لطف۔ بے مزہ ◆ بد ذائقہ ◆

زہر اگلنا ۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) زہر منہ سے نکالنا۔ بس ڈالنا

شعر۔ کماں خط سبز کا ہے بیجا تمام ہے سبز جلوہ عارض ... بڑنگ افعی تمہارے گیسوؤں کا کچھ زہر اگلا۔ جیتے (اسیر)

شعر۔ حسن ہجائی پر خدا کی مار زہر اگلا غضب ... بڑھکے وہ زلفیں مرے ڈسنے کو ناگن ہو گئیں (امانت)

(۲) نا ملائم الفاظ زبان پر لانا - بُرا بھلا کہنا - دشمنی یا حسد کے باعث دل دُکھانیوالے الفاظ زبان پر لانا - طعنہ دینا جیسے خاوند کا رُخ پھرتے ہی ننديں بھی زہر اُگلنے لگیں ع

عادت میں کرو فرق نہ تم اپنی نگہ سے کیوں زہر اُسے آج اُگلنے نہیں دیتے (عارف)

(۳) آفت انگیز اور فتنہ برپا کرنیوالی باتوں کا زبان پر لانا ‎ ہ

زبسکہ مرتے ہیں اک سبزہ رنگ پر جرأت یہ شعر کہتے نہیں زہر ہم اُگلتے ہیں (جرأت)

(۴) غصہ نکالنا - دشمنی نکالنا - بدلہ لینا - (۵) لگانا - لگائی بجھائی کرنا - بدگوئی کرنا - اکسانا - بہکانا ‎ + ہ

دیکھیے کیا ہو آتی میرے نامہ کا جواب پاس اُنکے ہیں بہت زہر اُگلنے والے (داغ)

زہر آلودہ - ف - صفت (۱) زہر کا بھرا ہوا - زہریلا - بکھ بھرا - بِس بھرا (۲) زہر کا بجھایا ہوا - زہر میں بسا ہوا +

زہر آب - ف - اسم مذکر - زہر آلودہ پانی - زہر گھلا ہوا پانی - بس بھرا ہوا پانی زہر کا پانی ‎ ہ

ترے بھیگے ہوئے گیسو سے یہ بوندیں نہیں جھڑتیں دہانِ مار سے زہر آب جانِ من ٹپکتا ہے (ظفر)

ہے دلا تشنۂ دیدار تو کچھ کھا کے نہ مر پہلے اُس خنجرِ خونخوار کا زہر آب تو پی (جرأت)

زہر باد - ف - اسم مذکر (۱) خُناق - کنٹھ روگ - کنٹھ مالا - انتڑیوں کی خشکی کے سبب گلے کا خشک ہو جانا (۲ - ۵) ایک خوفناک بیماری جو ہاتھی یا گھوڑے کے فوطہ پر ہوتی ہے - فتق - بادخایہ - باد زہر - (۳ - ۵) کسی قسم کا زہر جو سانس کے ذریعہ سے سرایت کرے جیسے آنول نال کے نکلنے یا سانپ کے کاٹنے سے جو زہر چڑھتا ہے +

زہر باد چڑھنا - ۵ - فعل لازم - جسم میں زہر کا سانس کے ذریعہ سے سرایت کر جانا - خون میں زہر کو گردش کر جانا - +

زہر چھٹکنا - ۵ - فعل متعدی (لکھنؤ) مسموم کے تمام جسم میں زہر کا سرایت کر جانا - زہر پھیلنا - زہر چڑھنا - (۲) زہر پھیلانا - زہر چڑھانا +

پھر یاد آگئی مجھے ناگن سی زلفِ یار پھر زہرِ عشق سارے بدن میں چھٹک گیا (بحر)

زہر دار - ف - صفت - زہریلا - سمی - بِس بھرا +

زہر دینا - ۵ - فعل متعدی - زہر کھلانا - زہر سے مارنا ‎ + ہ

بھاگوں علاجِ دردِ محبت سے کیوں نہیں دینگے طبیب زہر یقیں ہے دوا کے بعد (داغ)

زہر قاتل - ف - ع - صفت - زہر ہلاہل - سمِ قاتل - مُہلک زہر - مار ڈالنے والا زہر -

زہر کرنا - یا زہر کر دینا - ۵ - فعل متعدی - عو - تلخ کر دینا - لُطف کھو دینا - ناگوار کر دینا - بدمزہ کر دینا - کڑوا کر دینا جیسے اُسنے اک بات کہکر غریب کا سارا کھایا پیا زہر کر دیا - دال میں نمک زہر کر دیا ‎ + ہ

زہر کر دیتی ہے وہ کھانیکو لڑکر مجھ سے روز آج سے میں ساتھ اُسکے کھانا کھاؤں تو چمار (رنگین)

زہر کھانا - ۵ - فعل متعدی (۱) بِس کھانا - کوئی ایسی چیز کھانا کہ جس سے جان جاتی رہے - جان دینا - مرنا ‎ ہ

زہر کھا کر ملگئے میں خاک میں عاشق بہت اُنگلیاں ہیں دیکھ تو یا سبزۂ روئیدہ ہے (داغ)

کبتلک - وشے کہو کوئی کہ تمکو تو امیر - مار مرنا سہل ہے اور زہر کھانا بات ہے (امیر)

یہ جی میں آتا ہے بس زہر کھا کے سو رہیئے جب اُسکے رُخ پہ خطِ سبز فام دیکھتے ہیں (امانت)

(۲) عشق یا شرمندگی یا غم یا کسی سخت بیماری سے عاجز آکر جان دینا + (۳) زہر خفتہ ہونا + ہ

زہر کھاتے ہیں طلبگارِ شہادت قاتل ہاتھ سے تیرے ترے بے سرو پا جلتے ہیں (آتش)

شادابی و لطافت ہرگز ہوئی نہ اسمیں تیری مسوں پہ گرچہ سبزے نے زہر کھایا (میر)

(۴) کسی ایسے کام کی تقلید کرنی جسکی قابلیت نہو - رشک کھانا - رشک سے مرنا - حسد سے مرنا - جلنا + ہ

یہ عالم اُسکے خطِ سبز نے دکھایا ہے کہ جسکو دیکھ کے عالم نے زہر کھایا ہے (نصیر)

یہ جتنے سرو ہیں سب اُسکے قد پہ زہر کھاتے ہیں چمن میں سبز کیونکر ہو نہ جائیں سر کے پاؤں تک (ذوق)

لوٹتا ہے بہارِ مُنہ کی خط میرؔ میں اُسپہ زہر کھاؤنگا (میر)

ہر سمت ہے سبزہ لہلہاتا فیروزہ ہے جس پہ زہر کھاتا (شائق)

غیر کو بوسہ دیا ہے تم نے خطِ سبز کا بے تکلف ہے یہ میرے زہر کھانے کی جگہ (اسیر)

زہر کھائیں نہ بات پر کیوں ہم قند کی ہے ڈلی تمہاری بات (امانت)

(۴) دُشمنی کرنا - عداوت رکھنا - بُغض نکالنا + ہ

سبھوں کو سمے ہمیں خونناب دل پلاتا تھا فلک یہیں یہ تُجھے کیا یہ زہر کھانا تھا (نظیر)

(۵) دانت رکھنا - قصد رکھنا - اُدھار کھانا - سر رہنا - گرویدہ رہنا - ارادہ رکھنا

بجا ہے خط جو ترے پُشتِ لب پہ ہو پیدا شکر پہ کب ہے یہ طوطی ہے زہر کھائے ہوئے (اسیر)

زہر کی چھری - ۵ - صفت - شہد کی چھری کا نقیض - بِس کی گانٹھ - فتنہ انگیز - زہریلا +

زہر کے گھونٹ پینا - ۵ - فعل متعدی - مجبور ہو کر غصے کو ضبط کرنا - غُصّہ کو روکنا - خشم کو جذب کرنا - اندر ہی اندر جلنا - دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا -

کہنے جو سالب شیریں کو ترو رات کیاں گھونٹ سے زہر جو پی کے یہ دلگیر رہا (مضمون)

زہر کے گھونٹ ہونا - ۵ - فعل لازم - ناگوار گزرنا - تلخ ہونا ‎ ہ

سخت جانی سی غم ہجر میں تنگ آیا ہوں میں زہر کے گھونٹ مجھے آبِ بقا ہوتے ہیں (امانت)

زہر کی گانٹھ - ا - صفت - بِس کی گانٹھ - سرتاپا فتنہ یا فتنہ انگیز - فتنہ پرداز - فتاں + ـــ ہ

دوزخ بیٹھی ہیں ہردم ہے میرے درپئے ایذا — یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ مجھو اسکو کہتے ہیں (ذوق)

زہر لگنا - ا - فعل لازم - حد ناگوار گزرنا - نہایت برا معلوم دینا - تلخ گزرنا - آنکھوں میں کھٹکنا - دشمن معلوم دینا - برا لگنا ـــ ہ

زہر لگتا ہے دوگانا مجھے جانا تیرا — ہاں جو بھاتا ہے تو بھاتا ہے یہ آنا تیرا (رنگین)

زہر لگتی ہے مجکو اچھوائی — میں ہوگئی بلا جنائی کو (ر)

یہ حالت غم میں ہوا ان سبزہ رنگوں کے مرے جی کی — چمن میں زہر لگتی ہے مجھے آواز طوطی کی (معروف)

زہر مار کرنا - ا - فعل متعدی (حقارتاً) حالت آزردگی میں نگلنا - ٹھونسنا - کھانا + طوعاً و کرہاً کھانا - بیدلی سے کھانا ـــ ہ

ڈستی ہے سانپ بنکے مرے دلکو ہوتوا — کرتا ہوں عشق زلف میں گر زہر مار کچھ (امانت)

شیرینی خط سے مٹ گئی نہانے یار کی — ان جیونٹیوں نے سب پہ شکر زہر مار کی (امیر)

شعلے سے ہوکے جو سنگ یار اسقدر — کیں تہریاں پہلے مری زہر مار کیا (ر)

زہر مہرہ - ف - اسم مذکر - تریاق - بِس مار - بِس ہرن - ایک پتھر کا نام جو زہر کو جذب کرلیتا ہے + ایک سبز پتھر جو بچوں کو موسم گرما میں ٹھنڈک کے واسطے پلاتے ہیں

زہر مارنا - ا - فعل متعدی - زہر کا اثر زائل کرنا - بِس دور کرنا - دف مارنا +

زہر ملانا - ا - فعل متعدی - کڑوا کرنا - تلخ کرنا + مزہ کرکرا کرنا - لطف کھونا - برا کرنا + ـــ ہ

کڑوے ہوجاتے ہیں بوسوں پہ لب شیریں کے — شربت وصل میں وہ زہر ملادیتے ہیں (امانت)

زہر مہرۂ خطائی - ف - اسم مذکر - شہر ختا کا زہر مہرہ جو نہایت عمدہ اور خوشرنگ ہوتا ہے +

زہر میں بجھانا - ا - فعل متعدی - زہر آلود کرنا - زہر کے پانی میں بجھا دینا - بِس ملانا + ـــ ہ

تونے کیا زہر میں قاتل یہ بجھائی ہے تیغ — ہر گل زخم شہیداں جو ہرا لگتا ہے (نصیر)

زہر میں بجھا ہوا - ا - صفت - زہر آلود + وہ ہتیار جسکا زخم کبھی اچھا نہو + فتنہ انگیز +

چشم غضب سے یہ نیم نگہ میرے واسطے — اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا (ذوق)

زہر ہونا - یا - ہوجانا - ا - فعل لازم (۱) برا ہونا - باعث آزار ہونا - مضر ہونا - باعث تکلیف ہونا جیسے بڑوں کی صحبت ہی اسکے حق میں زہر ہوگئی

کیسے بڑا قفس میں گر نہو نالہ سنج — زہر جو ہی ہوگئی میری زبان میرے لئے (عارف)

(۲) تلخ ہونا - کڑوا ہونا - تلخانا جیسے بری کھٹائی سے سالن زہر ہوگیا (۳) زیادہ ہوجانا - بہت بڑھ جانا جیسے دال میں نمک زہر ہوگیا - وغیرہ +

زہر ہے - ا - محاورہ - (۱) سم قاتل ہے - نہایت مضر ہے - آزار رساں ہے - آزردہ ہے ـــ ہ

ہیں جو صاحب درد انکو زہر ہے سامان عیش — موت کا سامان زخمی گنتے ہیں مہتاب کو (فائق)

مجھ دل فگار کو نہ شب ماہ میں پھرا — زخمی کے حق میں زہر ہے اے ماہ چاندنی (امانت)

(۲) حد ناگوار ہے - بے لطف ہے + ـــ ہ

یاں لطف دریا نظر میں زہر ہے — اژدہا ہے ہجر میں جو لہر ہے (ناسخ)

(۳) تلخ ہے - کڑوا ہے (۴) زیادہ ہے - بہت ہے جیسے نمک زہر ہے -

زُہرا - ع - اسم مؤنث - حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب جو انکے حسن کے سبب پڑگیا تھا

زُہرہ - ع - اسم مؤنث (۱) لولی فلک - ناہید - شکر - شوکو - ایک ستارہ کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے ـــ ہ

(بہ) رقص اسنے جو کی زلف وا — تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی (صبا)

(۲) ایک خوبصورت عورت کا نام جسپر ہاروت و ماروت دو فرشتے عاشق و شیدا ہوکر مبتلائے عذاب الٰہی ہوئے +

زُہرہ جبین - ف - صفت - زہرہ کی سی پیشانی والا - قمر طلعت - ماہ پیکر - چاند کے سے مکھڑے والا + خوبصورت +

زَہرہ - ف - اسم مذکر (۱) صفرے کی تھیلی - مرارہ - تلخہ - پِتّا - ایک اندرونی عضو کا نام جسمیں زرد اور نیلے رنگ کا تلخ پانی بھرا ہوا ہوتا اور حیوانات کے جگر سے چسپاں رہتا ہے - چونکہ یہ منبع حرارت ہے اسوجہ سے شجاعت اور دلیری پر مجازاً اطلاق ہونے لگا (۲) دلیری - شجاعت - قوت - قدرت - مردانگی + ہمت - حوصلہ + گردہ - کلیجہ - دل - جگر - جگرا +

زہرہ آب ہونا - ا - فعل لازم - حوصلہ پست ہونا - جبن اور نامردی کا ظاہر ہونا - نامردی چھانا - رعب اور نامردی طاری ہونا - خوف زدہ ہونا - پتا بننا - دہشت ماننا ـــ ہ

کہوں میں کیا کہ ہے ہمسر دل بیتاب پارے کا — اسے تو دیکھ کر ہوتا ہے زہرہ آب پارے کا (ظفر)

گھر سے بازار میں نکلتے ہوئے — زہرہ ہوتا ہے آب انساں کا (غالب)

ہے تماشا ہی زلف کے ہاتھوں یہ دلفگار — آئینہ کا بھی رخ سے ہوا زہرہ آب ہے (مرزا)

روکشی اندوہ ہجراں شب دل بیتاب تھا — تاب کا پانی جگر طاقت کا زہرہ آب تھا (ستود)

زہرہ پانی ہونا - ا - فعل لازم - دیکھو زہرہ آب ہونا + ـــ ہ

نقش و نگار

شاعرِ انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

کی وجد آفریں نظموں کا مجموعہ جو مندرجۂ ذیل ابواب پر منقسم ہے

(۱) نگار خانہ (۲) خمریات (۳) تاثرات (۴) مطالعہ و نظر (۵) نشیب

ہر نظم اپنی جگہ مکمل، مرصع اور کیفیاتِ شعری میں ڈوبی ہوئی ہے، اور اس کے مسحور کن نغمے، دل و دماغ کے لئے ایک مستقل سکون اور روح کے لئے ایک خاص سرور کا باعث ہوتے ہیں

لکھائی، چھپائی نفیس اور دیدہ زیب ہے

قیمت

غیر مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

مجلد دو روپے (عہ)

کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی سے منگائیے

شاعر کی راتیں

شاعرِ انقلاب نے چند راتوں کی مختلف کیفیتوں کو اپنے خاص وجد آفریں اور کیف آور انداز میں بیان کیا ہے، جنہیں پڑھکر ہر شخص اپنے آپ کو اسی ماحول میں محسوس کرنے لگتا ہے۔

راتوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے

مست رات	بدمست رات	راز و نیاز کی رات	انتظار کی رات
اندھیری رات	چاندنی رات	جوانی کی رات	تصورات کی رات
التفات کی رات	جدائی کی رات	اشکوں کی رات	برسات کی رات
ربودگی کی رات	بیخودی کی رات	سرشار رات	بھیگی ہوئی رات
تصورات کی رات	بھیمن رات	پیا بن ناگن کالی رات	

قیمت

صرف آٹھ آنے (۸)

کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی سے منگائیے

شعلہ و شبنم

شاعرِ انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

(کی)

پُرجوش اور کیف آور نظموں کا مجموعہ

جو آپ کو آتشکدے کی شعلہ افشانیوں، اسلامی شان و حریت کے خون کھولا دینے والے واقعات، بادۂ سرجوش کی سرمستیوں اور گلبانگِ فطرت کے روح پرور نغموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیگا

شاعرِ انقلاب کا یہ لافانی شاہکار، غیر مطبوعہ کلام سے مرصع ہے

کتاب مجلد ہے اور نہایت خوشنما گردپوش سے آراستہ ہے

قیمت

صرف تین روپے (للعہ)

کلیم بک ڈپو، جینتی نواس دریا گنج نمبر ۴ دہلی سے منگائیے

سو شعر

حضرتِ جوش ملیح آبادی کے تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام سے منتخب کرکے

سو شعر

دئے گئے ہیں، ساتھ ہی سوانح حالات اور کلام پر مختصر تبصرہ کیا گیا ہے

باوجود اختلافِ مذاق کے نصف سے زیادہ

اشعار آپ کو اپنی پسند کے ملیں گے

جیبی سائز، کاغذ، کتابت، طباعت دیدہ زیب، سرورق خوشنما

جس پر

حضرت جوش کی تصویر بھی ہے

قیمت صرف چار آنے

منیجر کلیم بک ڈپو، جینتی نواس نمبر ۴ دریا گنج دہلی سے منگائیے

سنگ کا جب تجھ کو دیکھے سے ہو زہرا پانی چشم آئینہ میں حیرت سے ہو ظہیر پانی (ظہیر)

بحر اُلفت میں جو دیکھا ہے گہرا پانی کیونکہ غواص خرد کا نہ ہو زہرا پانی (معروف)

زہرہ پھٹنا۔ ل۔ فعل لازم۔ (۱) خوف یا دہشت کے مارے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ رُعب چھانا۔ کلیجہ پھٹنا۔ دل دھڑکنا۔ (۲) حیرت میں رہنا۔ متحیر ہونا (۳) جلنا۔ حسد کرنا۔ رشک کرنا۔ انگاروں پر لوٹنا +

زہرا مارنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ دیکھو (پتّا مارنا) +

زہریلا اسم مذکر } صفت } (۱) زہردار۔ بسیلا۔ بِس بھرا (۲) فتنہ انگیز
زہریلی اسم مؤنث } شریر۔ بد ذات۔ فصیل۔ غضبناک۔ غضبی +

زہے۔ ف۔ کلمۂ تعجب وتحسین۔ بل بے۔ واہ۔ واہ۔ کیا کہنا ہے۔ ذہے +
شاباش۔ خے + عجب۔ غضب + سه

زہے جادو ہوا اُس کا وہی حال جسے جو کہدیا تو نے زباں سے (داغ)

زیاتی۔ یا۔ زیادتی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) کثرت۔ افراط۔ بہتات۔ افزونی۔ شدّت۔ (۲) ظلم۔ جبر۔ سختی + زبردستی۔ غلبہ +

زیاتی کرنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ جبر کرنا۔ سختی کرنا۔ ظلم کرنا۔ زبردستی کرنا۔ تعدّی کرنا

زیادہ۔ ع۔ صفت۔ افزوں۔ بہت۔ بیش۔ + بڑھتی۔ بڑھا ہوا + فاضل۔ فالتو۔ سِوا + سه

مرتے ہیں تیرے پیار سے ہم اور زیادہ تو لُطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ (ذوق)

زیادہ تر۔ ف۔ صفت۔ بیشتر۔ اور سِوا۔ بہت زیادہ۔ اور [illegible] +

زیادہ حدِ ادب۔ ف وع۔ دُعائے خاتمہ۔ (یہ فقرہ جب کسی بزرگ یا حاکم کو عرضی خواہ عریضہ لکھ چکتے ہیں تو بطور خاتمہ اخیر پر لکھدیا کرتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اب میں حدِ ادب پر اسکا خاتمہ کرتا ہوں) +

زیادہ خیریت ہے۔ ل۔ خاتمۂ خط۔ یعنی باقی خیریت ہے۔ آگے خیریت ہے۔ آیندہ عافیت ہے +

زیادہ ستانی۔ ف۔ اسم مؤنث (قانون) زیادہ طلبی۔ محصول بالجبر۔ سرکاری اجازت یا معمول سے زیادہ لے لینا۔ مُرادًا رشوت +

زیادہ سے زیادہ۔ ل۔ تابع فعل۔ حدّ درجہ کا۔ بہت سے بہت +

زیادہ کرنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ (۱) بڑھانا۔ پہلے سے زیادہ کرنا۔ سوا کرنا (۲) دسترخوان اُٹھانا یا پوشاک وغیرہ اُتارنا + کم کرنا +

زیادہ گو۔ ف۔ اسم مذکر۔ فضول گو۔ یاوہ گو۔ جھوٹا۔ دروغگو۔ بات کو بڑھا کر کہنے والا

زیادہ گوئی کرنا۔ ل۔ فعل متعدی۔ مُبالغہ کرنا۔ بات بڑھا کر کہنا۔

فضول بکنا۔ بڑ ہانکنا +

زیادہ ہونا۔ فعل لازم۔ (۱) بڑھنا۔ سوا ہونا۔ (۲) فاضل ہونا۔ [illegible] ہونا (۳) ختم ہونا۔ تمام ہونا۔ اُٹھایا جانا۔ جیسے دسترخوان وغیرہ زیادہ ہونا +

زیادہ ہے۔ ل۔ ندا۔ برکت ہے۔ بہت ہے۔ نہیں ہے۔ جب کسی چیز کا جواب دینا ہوتا ہے تو ردّ سوال کے واسطے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں تاکہ نہیں کا لفظ ہماری زبان سے نہ نکلے +

زیادِتی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (زیاتی) +

زیارت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) کسی متبرک مقام یا آدمی کا دیکھنا۔ جاترا تیرتھ۔ حج۔ مقدس مقام کا نظارہ۔ (۲۔ ل) کسی بزرگ کا مقبرہ + پرستشگاہ آستانہ + درگاہ +

زیارت کرنا۔ فعل متعدی۔ کسی مقدس مقام یا بزرگ کا نظارہ کرنا۔ جاترا کرنا۔ بزرگ سے ملنا +

زیارت گاہ۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ مقدس جگہ۔ متبرک مقام۔ درگاہ۔ آستانہ۔ دربارِ بزرگانِ دین +

زِیان۔ ف۔ اسم مذکر۔ سُود کا نقیض۔ نقصان۔ خسارہ۔ گھاٹا۔ ٹوٹا + ضرر

دیّت میں روزِ جزا لے رہینگے قاتل سے ہمارا جان کے جانے میں بھی زیاں نہوا (مومن)

زِیب۔ ف۔ اسم مؤنث۔ مُرادفِ زینت۔ آرایش۔ زیبایش۔ سوبھا۔ سنگار۔ بناؤ۔ خوشنمائی۔ خوبصورتی + رونق سه

مجھسے اے رشکِ چمن زیبِ چمن بڑھ ہی گئے سرو کی طرح ہر اک شاخِ سمن بڑھ ہی گئے (اسیر)

زیبِ تن کرنا۔ ل۔ فعلِ متعدی۔ کسی چیز کو جسم پر آراستہ کرنا۔ پہننا لگانا جیسے تمغہ یا پوشاک زیبِ تن کرنا +

زیب دینا۔ ل۔ فعلِ لازم۔ بھلا لگنا۔ سوبھا دینا۔ سوبھا ہونا۔ کِھلنا + موزوں ہونا۔ خوشنما ہونا۔ سجنا +

زیب و زِینت۔ ف۔ اسم مؤنث۔ بناؤ سنگار۔ آرایش و زیبایش آراستگی۔ سجاوٹ۔ ٹھاٹھ باٹ +

زِیبا۔ ف۔ صفت۔ (۱) زیب دینے والا۔ سُندر۔ بھلا۔ خوشنما۔ خوبصورت + آراستہ۔ بنا۔ سنورا + موزوں۔ سپھتا (۲) لایق۔ مناسب۔ جیسے تجھکو یہ بات زیبا نہیں سه

ترک کرو مجھ پر جفائیں میں وفا وہ تمہیں زیبا ہے یہ زیبا مجھے (اسیر)

زیبایش۔ ف۔ اسم مؤنث۔ پھبن۔ آرایش۔ زینت۔ سوبھا۔ خوشنمائی۔ سجاوٹ

زیب

زیبق - ع - اسم مذکر - پارہ - سیماب - رس +

زیبندہ - ف - صفت - زیب دینے والا +

زیتون - ع - اسم مذکر - ایک مشہور درخت کا نام جس کے روغن کو زیت کہتے ہیں - جلپائی کا درخت +

زید - ع - اسم مذکر - ایک فرضی نام - جیسے عمرو - خالد - ولید وغیرہ +

زیر - ف - اسم مؤنث - بم کا نقیض - دھیمی آواز - مدّھم آواز - نیچا سُر - پتلا - طبلہ یا ڈھولک کا بایاں رُخ +

زیر و بم - ف - اسم مذکر - طبلہ یا ڈھولک کا دایاں بایاں رُخ + نیچ اونچا سر +

زیر - ف - اسم مذکر - (۱) جزء کسرہ - وہ آڑی لکیر جو حرف کے نیچے دیتے ہیں (۲ - صفت) بالا کا نقیض - نیچے - تحت - پائیں (۳) کمزور - کم طاقت جیسے زیروں کے شیر ہوتے ہیں +

زیر انداز - ف - اسم مذکر - وہ کپڑا یا چمڑا جو حقے کے نیچے پانی وغیرہ کی حفاظت کے واسطے رکھتے ہیں + غالیچہ +

زیر بار - ف - صفت - بوجھ میں دبا ہوا - مقروض - قرضدار - دَیندار - مدیون +

زیر بار ہونا - ف - فعلِ لازم - قرض کے نیچے دبنا - صرف میں دبنا - مقروض ہونا - قرض میں گھرنا +

زیر باری - ف - اسم مؤنث - قرضداری - دَینداری +

زیر بند - ف - اسم مذکر - گھوڑے کا تنگ + وہ تسمہ جو گھوڑے کی پیٹ کے نیچے باندھا جاتا ہے - پیش بند +

زیر بند مارنا - یا لگانا - ف - فعل متعدی - کوڑے مارنا - تسمہ سے خبر لینا +

زیر پائی - ف - اسم مؤنث - (لکھنؤ) ایک قسم کی زنانی جوتی - کفش پائی ؎

پہنتی ہے ہر دم حسن اس محبوب کا ماہِ کامل زیر پائی کا ستارہ ہوگیا (ناسخ)

زیر تجویز - ف + ع - تابع فعل - سوچ بچار یا غور میں کسی معاملہ کے واسطے فکر کرنا + زیر حکم +

زیر حکومت - ف + ع - تابع فعل - ماتحت - رعیت - زیر فرمان - زیر امر

زیر دست - ف - اسم مذکر - ماتحت + زبردست کا نقیض - غریب - کمزور - کم طاقت جیسے زبردست مارے زیر دست روئے +

زیر سایہ - ف - تابع فعل - (۱) حمایت میں - پناہ میں (۲ - ف) قریب پاس جیسے ہم تو انکے زیر سایہ رہتے ہیں (۳ - ف) نیچے - پائیں ؎

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہئے (غالب)

زیس

زیر کرنا - ف - فعل متعدی - مغلوب کرنا - دبانا + قابو میں لانا - بس میں لانا + فتح کرنا - ماتحت کرنا - حکومت میں شامل کرنا +

زیر مشق - ف + ع - اسم مذکر (۱) وہ چمڑا یا وصلی جسے لکھنے کی مشق کرتے وقت کاغذ کے نیچے رکھ لیتے ہیں - (۲ - مفعول) مُراکام دینے والا - ماتوں زیر نظر (۳ - ف) ہاتھ پر چڑھا ہوا - رواں +

زیر و زبر - ف - صفت - تہ و بالا - اوپر نیچے - درہم برہم + اُلٹ پلٹ + تلے اوپر + تتر بتر +

زیر و زبر کرنا - ف - فعل متعدی - تہ و بالا کرنا - تباہ و برباد کرنا - اُلٹ پلٹ کرنا ؎

حُسن نے کاوشِ مژگاں سے بیک چشم زدن کردیا جسکو ہماں زیر و زبر وہ میں ہوں (معروف)

کستی ہیں نصیر اُس بت کا فرکی یہ پلکیں اک پل میں دو عالم کو کریں زیر و زبر ہم (نصیر)

زیر و زبر ہونا - ف - فعل لازم - تہ و بالا ہونا تلے اوپر ہونا - اوپر نیچے ہونا - اُلٹ پلٹ ہونا - پراگندہ ہونا - پریشان ہونا - تتر بتر ہونا ؎

دیکھا جنبش جو تو مژگاں کو تو ہو جائینگی تیرے مجنوں کی صفیں زیر و زبر آپسے آپ (ظفر)

جو دل برہیں سرگرم آہ و فغاں ہو تو زیر و زبر سب زمیں آسماں ہو (جرأت)

زیرہ - ف - اسم مذکر (۱) کمّوں - ایک خوشبودار باریک تخم کا نام جو اکثر گرم مصالحہ میں پڑتا ہے مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک (۲) پھول کے اندر کا باریک باریک رُواں - زرِگل - زر روزد +

زیرۂ سفید - ف - اسم مذکر - دھولے رنگ کا زیرہ +

زیرۂ سیاہ - ف - اسم مذکر - کالے رنگ کا باریک باریک زیرہ +

زیرک - ف - صفت - دانا - دانشمند - فہیدہ + ہوشیار + باسلیقہ - سگھڑ - چتر - ہنرمند - چالاک +

زیرکی - ف - اسم مؤنث - دانائی - دانشمندی - سُرت - چترائی - ہوشیاری - تیز فہمی

زیریں - ف - تابع فعل - نیچے کا - تلے کا - پائیں +

زیست - ف - اسم مؤنث - زندگی - حیات - عمر - اوستھا - ہستی - جینا ؎

تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے نامِ مُردن سے لذت آتی ہے (مومن)

زیست کا حظ اُٹھ جانا - یا - اُٹھ چکنا - ف - فعلِ لازم - لطفِ زندگی جاتا رہنا - جینے کا مزہ نہ رہنا ؎

اب بیٹھے گھر میں بیٹھے اُٹھ چکا زیست کا یہاں سے حظ (ممنون)

زیست کا حظ اٹھنا - ف - فعل لازم - لطفِ زندگی حاصل ہونا - جینے کا مزہ آجانا +

زیست کرنا - ف - فعل متعدی - جینا - زندگی بسر کرنا ◆

زیست مشکل پڑنا - ف - فعل لازم - زندگی دشوار ہونا - جینا دوبھر ہونا ◆

زین - ف - اسم مذکر - (۱) چارجامہ - کاٹھی - پلان - سے

دم بھی اس مہماں سرائے دہر میں لینے نہ پائے
لشکری ہاں توسن عمر رواں پر زیں ہوا — آتش

(۲) پالان - کجاوہ ◆

زین پوش - ف - اسم مذکر - زین کے اوپر ڈالنے کا کپڑا - چارجامہ - غاشیہ ◆

[illegible] یا کسنا - ف - فعل متعدی - گھوڑے پر کاٹھی رکھنا - [illegible]نا ◆

[illegible] - اسم مؤنث - دیکھو (زیب) ◆

[illegible] - اسم مذکر - عورتوں کا ایک فرضی جن سے

صدر جہاں سے کس نے لگایا ہے لگا
کوئی کہے ہے کہ زین خاں کا مجھ پہ کرم
کیا ترے سر آ چڑھے چاروں کے چاروں الاماں
شاہ دریا شیخ سدو زین خاں ننھے میاں — رنگیں

[illegible] - اسم مذکر - نردبان - سیڑھی - پوڑی - سُلّم ◆

[illegible] - ف - حرف تنبیہ - ہرگز - کبھی ◆

زیور - ف - اسم مذکر - (۱) گہنا پاتا - تُوم - چیز - رقم - ابنوکن سے

زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک
زیور بنا کے لائے زر آفتاب کا — اسیر

(۲) زیب - زینت - زیبائش - آرائش - بناؤ سنگار ◆

ژ

ژ - ف - اسم مؤنث (۱) فارسی کا چودھواں اُردو کا سترہواں حرف [illegible] فارسی یا عجمی کہتے ہیں - ہندی اور عربی میں یہ حرف نہیں ہے ابجد و حساب جمل میں اسکے عدد زائے معجمہ کے برابر سات فرض کئے جاتے ہیں (۲) یہ حرف فارسی میں کبھی جیم سے اور زائے معجمہ سے بدلتا ہے جیسے ژاژ سے ژاج اور ازدحام سے اژدام وغیرہ ◆

ژاژ - ف - اسم مذکر - (۱) اُونٹ کٹارا - ایک کانٹوں دار جھاڑی کا نام جسے اُونٹ بہت کھاتا ہے (۲) بیہودہ بات - بیفائدہ بات - مغربات ◆

ژاژ خا - ف - صفت - بیہودہ گو - بکواسی ◆

ژاژ خائی - ف - اسم مؤنث - بیہودہ گوئی - بکواس ◆

ژالہ - ف - اسم مذکر - تگرگ - اولا - پتھر - بجری ◆

ژالہ باری - ف - اسم مؤنث - اولوں کی بارش - اولے پڑنا - ژالہ زدگی ◆

ژند - ف - اسم مذکر - (۱) خرقہ کہنہ - دلق - گدڑی - پھٹا ہوا کپڑا (۲) بزرگ و [illegible] (۳) زرتشت کی ایک کتاب کا نام جسے آتش پرست آسمانی کتاب خیال کرتے ہیں (۴) زرتشت کے زمانے کی زبان - بہت پرانی فارسی ◆

ژندہ - ف - اسم مذکر - گدڑی - پرانا خرقہ - پیوند لگا ہوا جامہ ◆

ژولیدہ - ف - صفت - اُلجھے ہوئے - درہم برہم - پریشان - بکھرے ہوئے - تتر بتر - [illegible]

ژولیدہ حال - ف ع - صفت - پریشان حال - خستہ حال - آلودہ حال

ژولیدہ مو - ف - صفت - بکھرے ہوئے بال - اُلجھے ہوئے بال - پراگندہ مو ◆

ژیاں - ف - صفت - خشمناک - غضبناک ◆ تندخو (اکثر درندوں اور کمتر شکاری پرندوں کے حق میں آتا ہے - جیسے شیر ژیاں ◆

س

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرہنگِ آصفیّہ جلدِ سوم

س

س (ع) اسمِ مذکّر:- (۱) عربی کا بارھواں - فارسی کا پندرھواں - اُردو کا اٹھارھواں - ہندی کا تیسواں स حرف جسے سینِ مُہملہ یا سینِ غیر منقوطہ کہتے ہیں (۲) حسابِ جمل میں اس کے ساٹھ عدد ہیں (۳) یہ حرف ہندی اور فارسی میں اپنے اپنے موقع پر حروفِ ذیل سے بدلتا ہے
ب پ ت ٹ ج چ د ز ش ف ل ن ہ وغیرہ +

سا (۱) حرفِ تشبیہ (فارسی ساں کا مخفّف):- (۱) مثل - مانند - جیسا - موافق - نظیر - مماثل - ثانی - ہمتا - ہمسر - مُشابہ - مُطابق - سمان - برابر جیسے "تم سا - اُن سا - کالا سا - گورا سا وغیرہ -

بجاؤنگا کبھی جنت میں میں نجاؤنگا + اگر نہوئیگا نقشہ تمہارے گھر کا سا (مومن)

سینے میں اب کہاں وُہ جوش وُہ بھی تھا اِک اُبال سا
بیٹھ گیا کچھ اُٹھتے ہی چھوڑ گیا خیال سا (داغ)

(۲) افراط - نہایت و کثرتِ مقدار کے واسطے بھی آتا ہے - جیسے "غم سا غم ہے - رنج سا رنج ہے - بہت سا - ڈھیر سا وغیرہ -

فرقتِ محبوب میں اندھیر اندھیر ہے + دن شب تاریک ہے حال نہ پوچھو رات کا (ناسخ)

سابَر (ہ) اسمِ مذکّر:- (۱) بارہ سنگا گوزن ایک قسم کا ہرن (۲) بارہ سنگے کا چمڑا - وہ سفید یا زرد رنگ کا چمڑا جو ہرن یا بارہ سنگے کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے (۳) نقب زنی کا آلہ - کوٹھ لگانے کا ہتیار - سابل +

سابِق (ع) صفت (۱) اگلا - پہلا - اوّل - اگلے وقت کا (۲) سبقت لیجانے والا - بڑھا ہوا (۳) سبق دینے والا - اُستاد + خفیفہ (صرف فارسی میں آیا ہے) +

سابِقُ الذِّکر (ع) صفت:- مُتذکرہ بالا - مذکورۂ بالا - جس چیز کا اُوپر ذکر ہوا ہو - مذکورہ - مذکورہ - مسطورہ +

سابِق دستور (ع + ف) صفت:- پہلے کے موافق - قدیم دستور یا رسم کے موافق +

سابِق میں (ا) تابعِ فعل:- پہلے - زمانۂ گزشتہ میں +

سابِقہ (ع) صفت:- (۱) پہلا - اگلا - اگلے زمانے کا (۲) اسمِ مؤنث - اگلی بیوی - پہلی بیوی (۳) ا - اسمِ مذکّر:- قدیم جان پہچان - اگلی مُلاقات (۴) و - اسمِ مذکّر - واسطہ - مُعاملہ - کام جیسے "خدا اُن سے سابقہ نہ ڈالے" +

سابِقہ پڑنا (ا) فعلِ لازم:- (۱) کام پڑنا - مُعاملہ پڑنا - واسطہ پڑنا -

REG.NO.L.3694.

شاعرِ انقلاب حضرت جوشؔ ملیح آبادی

(کی)

تازہ ترین تصنیف

جنون و حکمت

(یعنی)

مجموعۂ رباعیات

رُباعی، تمام اصنافِ سُخن میں وہ تنہا رنگین، عمیق اور فلسفیانہ صنف ہے جو عظیم شعراء کی مشّاقی کے نقطۂ کمال پر جلوہ گر ہوا کرتی ہے، اور کسی شاعر کو اُس وقت تک حقیقی رُباعی گو شاعر کا پُر شکوہ خطاب نہیں مل سکتا جب تک کہ اُس کی بے پناہ جنون پرور تخئیلی قوت بلند ہوتے ہوتے حکمت و بصیرت کے آسمان سے ہمکنار نہیں ہو جاتی، بدبخت ہندوستان میں تمام دوسری چیزوں کی طرح رُباعی بھی "ہرچہ گیرد علّتی علّت شود" کے زُمرے میں داخل ہو کر ذلیل و رسوا ہو چکی ہے، یارانِ طریقت نے بزعمِ خود، یہ سمجھ رکھا ہے کہ رُباعی نام ہے رُباعی کی بحروں میں چار مصرعے موزوں کر دینے کا، اور بس ——— حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رُباعی شاعرانہ مطالعے، شاعرانہ تفکّر، شاعرانہ بصیرت، شاعرانہ رنگینیٔ خیال اور شاعرانہ حکمت کا ایک جوہر ہے کہ اگر اُس کے ایک حرف کی بھی تفصیل کر دی جائے تو دفتر کے دفتر رنگین ہو جائیں۔

اگر آپ کے دل میں اکثر یہ تمنا پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہندوستان میں بھی کوئی خیّام پیدا ہوا ہوتا، تو آپ کا یہ اوّلین فرض ہے کہ پہلی فرصت میں **جنون وحکمت** کا مطالعہ فرمائیں، اور دیکھ لیں کہ فیاض قدرت نے آخر کار آپ کے ہندوستان میں ایک خیام پیدا کر دیا ہے، اور یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ آپ اُس کی قدر نہ فرمائیں ——— آپ کے اور ایرآن کے خیام میں فرق اتنا ہے کہ ایرآن کے خیام کو ایک "فیٹز جیرلڈ" مل گیا تھا جس نے اُسے ایک زندہ قوم سے روشناس کرا دیا تھا، لیکن آپ کا خیّام ایک ایسے مُلک میں پیدا ہوا ہے جو مُردہ اور غلام ہے، اور غلامی کو صرف یہی نہیں کہ کوئی "فیٹز جیرلڈ" نہیں ملا کرتا، بلکہ خود اُس کی قوم بھی اُس کی قدر شناسی کے واسطے آسانی سے تیار نہیں ہوا کرتی۔

"جنون وحکمت" مندرجۂ ذیل ابواب پر منقسم ہے۔ (۱) معارف (۲) خرابات (۳) حسن و عشق (۴) پیرانِ سالوس (۵) متفرقات

قیمت صرف تین روپے (علاوہ محصولڈاک)

منیجر کلیم بک ڈپو، جینتی نواس، نمبر ۴، دریا گنج، دھلی

کھُل گیا حال مجھے آپ کی گویائی سے + سابقہ آب تو پڑا ہے کسی رجائی سے (بحر)
(۲) لین دین ہونا۔ لینج بیوپار ہونا (۳) تعلقات ہونا۔ جان پہچان ہونا
ربط ضبط۔ میل ملاپ ہونا +

سابل (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو سابر +

سابن (ا) اسم مذکر:۔ صابون +

سابن کے سے بول پڑنا (ا) فعل لازم:۔ بہت سی جھوڑیں پڑنا۔ بار بار کے بھاگ پڑنا۔ کثرت سے جوتے کھانا ؎

{ معروف اتنے لئے ہے بگیر سے ادا ہ تا خلق کے کہ یہ بھی نہ سمجھا
جب پڑنے لگیں ادھر سے ایسے سابن کے بول ۔ تب گیا خوب }

سابوت (ا) صفت (عوام):۔ ثبوت کا بگڑا ہوا لفظ۔ ثابت۔ کامل۔
پورا۔ تمام۔ سارا +

سابونی (ا) اسم مؤنث:۔ ایک مٹھائی سفید و زرد رنگ کی کا نام لیکن
آجکل صابونی لکھتے ہیں +

سات (ہ) صفت:۔ ہفت۔ سبع۔ چھ جمع ایک کا عدد (کہاوت):۔
"سات ہاتھ ہاتھی سے رہیئے۔ پانچ ہاتھ گھوڑے سے + بیس ہاتھ
ناری سے رہیئے تیس ہاتھ نراری سے" + یعنے ہاتھی۔ سینگدار جانور۔
عورت اور نشہ باز سے اتنا اتنا دور رہنا چاہیئے +

سات پانچ (ہ) صفت:۔ (۱) پانچ سات + چند۔ دوچار۔ آٹھ سات
جیسے "سات پانچ مل کیجے کاج + ہارے جیتے آنے نہ لاج" (۲) اسم مؤنث:۔
مکر و فریب۔ چالاکی۔ دغا و فصل جیسے "اُسے سات پانچ نہیں آتی وہ تو
سیدھا آدمی ہے" (۳) اسم مذکر:۔ چند آدمی۔ دوچار آدمی جیسے "سات
پانچ کی لاکڑی ایک جنے کا بوجھ" +

سات پانچ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تین پانچ کرنا۔ نیل لانا۔ جھگڑا
نکالنا۔ حجت کرنا۔ تکرار کرنا (۲) مکر و فریب کرنا۔ دغا و فصل کرنا (۳) حیلہ و
حجت کرنا۔ ٹال مٹول کرنا (۴) بہانہ جوئی اور عذر بیجا پیش لانا ؎
آٹھ نو شعار پھر کہہ سات پانچ احسان کر + اس سے بہتر سُن چکا ہوں شعر نزد و چار کے (احسان)

سات پانچ لانا (ا) فعل متعدی:۔ کھوڑ دانا۔ جھگڑا نکالنا۔ اُلجھنا۔ ٹیڑھ
کی لینا۔ حجت کرنا۔ جیسے "مجھ سے سات پانچ لاؤگے تو سیدھا بنا دونگا" +

سات پردوں یا قفلوں میں رکھنا (ا) فعل متعدی:۔ نہایت
احتیاط اور حفاظت کے ساتھ چھپا رکھنا۔ کمال نگہبانی کرنا۔ ہوا نہ لگنے دینا ؎

سات پردوں میں رکھوں اُسکو چھپا + آوے گر آنکھوں میں وہ نورِ نظر (نامعلوم)
{ پائیں گر تیرے مرقع کے کچھ اوراق آنکھیں + سات پردوں میں رکھیں اتنی ہیں مشتاق آنکھیں
وہ بسے ہیں آنکھوں میں اب کوئی کیا دیکھیگا + سات پردوں میں چھپا رکھا ہے نہاں اپنا } (...)

سات پردے لگنا (ا) فعل متعدی:۔ بہت سے پردوں میں بیٹھنا۔
نہایت پردہ کرنے لگنا۔ طنزاً اُس عورت کی نسبت بولتے ہیں جو پہلے تو سارے
میں پھرے اور جب مقدور والی یا صاحب ثروت ہوجائے تو نہایت پردہ
کرنے لگے ؎

{ اب سات پردے اُن کو لگے ہیں خدا کی شان
آٹھوں پہر جو پھرتے تھے یہاں بے نقاب ہو } (...)

سات پردے میں رکھنا (ا) فعل متعدی:۔ نہایت چھپا کر رکھنا۔ کمال
احتیاط سے رکھنا +

سات پُشت (ا) اسم مؤنث:۔ سات پیڑھی۔ اخیر سات پُشتیں
جیسے "باپ دادے سات پُشت حرامزادے" +

سات توؤں سے مُنہ کالا کرنا (ا) فعل متعدی (عو):۔ (نہایت
نفرت کے موقع پر بولتی ہیں) سات توؤں کی سیاہی سے منہ کالا کرنا۔
خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پوچھنا۔ نکالدینا۔ جیسے "یہاں آنے کا نام لے
تو سات توؤں سے منہ کالا کرکے نکالدوں میں تو اُس کا سات توؤں سے
بھی منہ کالا نہ کروں" +

سات دھار ہوکر نکلنا (ہ) فعل لازم (عو):۔ کھایا پیا سات دھار
ہوکر نکلنا۔ پھوٹ پھوٹ کر نکلنا۔ سات زخم پڑکر نکلنا + انتی سار
ہوکر نکلنا۔ گانڑ کے رستے نکلنا۔ دستوں کے رستے نکلنا۔ ہضم نہ ہونا ؎

{ لگ گئی تیری نظر وہ ہوکے نکلا سات دھار
اے بصیرن کل مرے بچے کا سب کھایا ہُوا } (...)

سات سُر (ہ) اسم مذکر:۔ سُر ہفتگانہ۔ علم موسیقی کے ساتوں درجے
یعنی کھرج۔ رکھب۔ گندھار۔ مدھم۔ پنچم۔ دھیوت۔ نکھاد +

سات سمندر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مجازاً دُنیا کے کُل بحرِ اعظم۔ کیونکہ
اس کا ماخذ عربی تحقیقات کے موافق سبعۃ البحر معلوم ہوتا ہے جو
قرآن شریف میں آیا ہے۔ اور وہاں وہ ساتوں سمندر مُراد ہیں جو عرب
کے ارد گرد یا دُور و نزدیک واقع ہیں جیسے بحیرۂ شام۔ بحیرۂ قلزم۔
بحرِ عرب۔ بحرِ ہند۔ بحیرۂ عمان۔ بحیرۂ فارس۔ بحرِ اسود۔ لیکن ہندی

کلیم

مئی ۱۹۳۸ء

مدیر: جوش ملیح آبادی

بنام قوت و حیات

کلیم دہلی

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور، پٹیالہ، و حیدرآباد دکن

آتے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا
قدرت سے ملا ہے مجھکو صد حیف یہ حکم

آگے کئی صدیوں ہے فسانہ اپنا
بہروں کو سنانے جا ترانہ اپنا

سالانہ چندہ - چھ روپے
ششماہی چندہ تین روپیہ آٹھ آنہ

سہ ماہی چندہ دو روپے
قیمت فی پرچہ نو آنے (۹/)

جلد ۵ — فہرست مضامین بابتہ ماہ مئی سنہ ۳۸ء — نمبر ۵

جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ دریا گنج نمبر ۱۴ جنتی نواس سے شائع کیا

اشارات

عہدِ حاضر کی ادبی دنیا کا سب سے بڑا حادثہ

اقبال کی موت

جس وقت ریڈیو نے اقبال کے انتقال کی خبر سنائی، ایک تیر سا دل و جگر کے پار ہو گیا، اور ضبط کی انتہائی سعی کے باوجود میری آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے اُبلنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت آزاد انصاری نے مجھ کو کہا "آپ کو اقبال کی اب قدر ہوئی"! میں نے جواب دیا کہ آزاد صاحب کس روز اقبال میری نگاہوں میں ذی قدر نہ تھا، ہرچند مجھے اس کے مسلک و خیالات سے شدید اختلاف تھا۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود مجھے اس کے شاعرانہ کمال اور اس کی مفکرانہ عظمت سے کب انکار تھا۔

اقبال ہر حالت، اور ہر رنگ میں اقبال تھا۔ افسوس کہ ہماری شاعری کا آفتاب غروب ہو گیا۔

اقبال ان لوگوں میں سے تھا جو صدیوں اور قرنوں کی سعیِ پیہم کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

مت سہل ہمیں سمجھو، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اس کی روش اور اس کے دائرۂ عمل کو شدید اختلاف تھا۔ ابتدا میں ہر عظیم شاعر کی طرح، اقبال کی شاعری بھی وسیع اور آفاقی شاعری تھی۔ اس کی نظر دور رس، اور اس کا سینہ چوڑا تھا۔ مگر اس کے بعد بعض وجوہ کی بنا پر، اس کی شاعری کا دائرہ تنگ ہونے لگا اور آخر کار یہاں تک تنگ ہو گیا کہ اس کی تمام تر شاعری مذہب تک محدود ہو کر رہ گئی۔

اعتراض یہ نہیں ہے کہ اس نے شاعری کے ذریعہ سے مذہب کی خدمت کیوں کی۔ شکوہ تو صرف اس بات کا ہے کہ اس لئے سے عظیم شاعر کی آفاق گیر فطرت نے اپنے کو ایک ہی دائرے میں محدود کر لینے کی پابندی کو کیونکر گوارا کر لیا۔ اس لئے کہ شاعر کے متعلق یہ بات حیرت انگیز بھی ہے، اور عبرتناک بھی کہ وہ حیات کے تمام ناقابل شمار پہلوؤں اور کرۂ ارض کے تمام لاتعداد امور کی طرف سے آنکھیں بند کر کے صرف ایک ہی کوچے میں پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔ شاعر تو بہتا ہوا ہمیشہ بہتا ہوا پانی ہوتا ہے۔ اس کا تو یہ نعرہ مستقل نعرہ ہے۔

در ہیچ مقام نگزارد بدرنگے
از بوئے بروے برو و از رنگ برنگے

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود کس کے منہ میں اتنے دانت ہیں کہ وہ اقبال کی عظمت کا انکار کر دے۔ اقبال شاعر تھا، اور عظیم شاعر۔ اقبال مفکر تھا۔ اور عظیم مفکر۔

یہ صحیح ہے کہ وہ ایک لیڈر کی حیثیت سے ناکام رہا۔ لیکن یہی ناکامی اس کی شاعرانہ عظمت کی دلیل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی شاعر لیڈری کی سی فروتر سطح تک اُتر نہیں سکتا۔

میں ہندوستان کے رعب آفریں اور حیرتناک وسیع براعظم پر اس سرے سے اس سرے تک نگاہ دوڑاتا ہوں۔ مگر کروڑوں کی اتنی زبردست آبادی کے اندر مجھے ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اس بلند پایہ مرنے والے

سادھو (ہ) صفت :- (۱) تپسوی - پارسا - پرہیزگار - مقدس - ست جن - ست پرش - نیک - مہاتما (دوہا):-

سادھو میں سر ایسے لکھیں دکھا دیں نا ہیں + بیماری جھولیں میں پر لکھے نا ہیں

(۲) اسم مذکر: سنت - جوگی - [illegible] - فقیر - [illegible] (دوہا):-

سادھو بھئے تو کیا ہوا گت [illegible] ساده بھئے جگت میں

(دوہا):- سادھو [illegible] آگے تک ہو نا

سادھارن (ہ) صفت (ہندو) :- (۱) سمان - مانند - برابر - [illegible] ثانی - دوسرا - ہمتا - مشابہ (۲) [illegible] - روزمرہ (۳) [illegible] معمولی - ادنیٰ درجہ کا - متوسط - میانہ - [illegible] (۴) سادہ + صاف - اصلی - قدرتی - خالص - [illegible] بے ریا (۵) اصل - آسان (۶) اتفاقی + عارضی (۷) تابع فعل: [illegible] اوقات - بعض کرکے - عموماً + بارہا - اکثر بار - علی العموم - بیشتر - اتفاق سے - اتفاقیہ - جیسے "میں تو سادھارن ہی ملا آ رہا تھا" + یونہیں - بے سوچے سمجھے - آمد سخن جیسے "میں نے تو سادھارن کہہ دیا تھا" (۸) تابع فعل: آسانی سے - بلا دقت - بلا تکلف (۹) تابع فعل: آہستہ - رسان سے - سج سج - ہولے سے + نرمی سے - رسان ہی - دھیرج سے +

سادھن (س) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) اُپائے - جتن - تدبیر - علاج - تجویز - (۲) (صرف ونحو) فاعل + کسی کام کا کرنے والا (۳) نباه - وفا + پالنا (۴) کاروائی - بجا آوری - انصرام - تعمیل - اہتمام - عملدرآمد (۵) استعمال - عمل - مشق - ورد - ربط - مزاولت - ابھیاس + عادت - سبھاؤ - معمول - رویہ - دستور (۶) زہد - ریاضت - کشٹ - عبادت - بندگی - تپسیا - پرستش - جوگ (۷) اصلاح - درستی - ترتیب +

سادھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سادھن کرنا - پورا کرنا - ثابت کرنا + بنانا + ٹھیک ٹھاک کرنا - درست کرنا + کرنا + جیسے "ایک سادھے سب سدھے - سب سادھے سب جائے" (۲) ابھیاس کرنا - مشق کرنا - مزاولت کرنا (۳) تیراندازی کرنا (۴) سکھانا - تعلیم کرنا - تربیت کرنا - پڑھانا (۵) ہلانا مانوس کرنا (۶) تولنا - جانچنا - موزوں بنانا - جیسے "جسم سادھنا" اس نٹ نے خوب جسم سادھ رکھا ہے" (۷) عادت ڈالنا - خو ڈالنا - سبھاؤ کرنا (۸) برقرار رکھنا - بحال رکھنا - قائم رکھنا - تھامنا - سنبھالنا - قابو میں رکھنا - اختیار کرنا - جیسے "ابھی چپ سادھی ہے خوب گھنی سادھ کر بیٹھ گیا" (۹) قرینہ باندھنا - سڈول کرنا + ترتیب دینا - باقاعدہ کرنا (۱۰) اصلاح کرنا - سنوارنا - سدھارنا - آراستہ کرنا + سیدھا کرنا - ترمیم کرنا - مرمت کرنا (۱۱) مضبوط کرنا - پکا کرنا - پورسائی دیکھنا - سدھ دیکھنا - سدھ کرنا - ہموار کرنا - ساہول کے ذریعے سے دیوار وغیرہ کی کجی اور راستی دریافت کرنا - ٹیڑھا اور سیدھا دیکھنا (۱۲) سانچے میں ڈھالنا - سڈول کرنا - خیرا اتارنا + ڈول ڈالنا - خاکا کھینچنا (۱۳) روکنا - تھامنا - بند کرنا +

آہ کرنے میں دم کو سادھے رہ + کہتے ہیں دل سے ہے جگر نزدیک (میر تقی)

(۱۵) ٹھاننا - ارادہ کرنا - جیسے "دل میں بات سادھنا" +

سادھنی (ہ) اسم مونث :- (۱) سادھنے کا آلہ جو معماروں اور بڑھئیوں کے پاس رہتا ہے - گنیا - کونیا (۲) سادھو کی تانیث - زن پارسا +

سادھو (ہ) صفت :- (۱) اُتم جن - سنت - ست پرش - پارسا - پرہیزگار - سچا - صالح - متقی - دھرمی - ستی جتی - ایماندار - دیندار - معصوم - بے دوش - پاک صاف - جیسے

سادھو کہئے سوپ کو [illegible] + چالنی [illegible] ٹور

(۲) صاف دل - بے کپٹ - بے ریا - سیدھا سادا + بے شر (۳) اسم مذکر: سادھو بیراگی - جوگی - جیسے "سادھو کو کیا سواد گڑ نہیں بتاسے ہی سہی" (۴) اسم مذکر: بھلا آدمی - بھلا مانس - مرد آدمی (۵) دیکھو سادھو بچہ +

سادھو بچہ (ہ) اسم مذکر :- ایک کشمیری قوم جو نہایت مکار، عیار اور چالاک ہے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ لوگ قوم سدوزئی سے ہیں مگر عام بات یہ ہے چونکہ یہ لوگ اکثر درویشی بھیس بدل کر لوگوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا - جیسے "سادھو بچے بہت جھوٹے تھوڑے سچے" (۲) مکار - عیار - چالاک - دھوکے باز - فریبی - کیاد +

سادی (ا) صفت :- (۱) کوری - صاف - غیر منقش + سفید (۲) جو کام دار یا جڑاؤ یا زرین نہ ہو (۳) خالص - نرمل - بے ملاوٹ - کیول (۴) بے ساختہ (۵) بھولی بھالی - سیدھی سادی (۶) صاف دل - بے کپٹ - یکرنگ - اندر باہر سے ایک - بے ریا (۸) بے تکلف - سادہ مزاج (۹) بیوقوف - نادان + بے سلیقہ - پھوہڑ +

سار (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) پاسہ + چوسر کھیلنے کی گوٹیاں - پچیسی کھیلنے کی کوڑیاں (۲) پورب: گوسالہ (۳) عرق شیرہ - رس - عصارہ (۴) طاقت - بل - زور - سکت (۵) تت - ست - عطر - جوہر - لب لباب (۶) گودا - مغز - (۷) لوہا - آہن (۸) اسم مونث: قدر قیمت - منزلت (دوہا):-

کی خانہ پری کر سکے۔

آج اقبال ہمارے درمیان موجود نہیں ہے لیکن جب تک اس دنیا کے کسی گوشے میں علم و ادب کا نام باقی رہے گا، اقبال زندہ و پائندہ رہے گا اس کے گیت ایک ملک سے دوسرے ملک تک سفر کرتے رہیں گے۔ اور اس کا نام انسانی ذہن کے افق پر آفتاب کی طرح جگمگاتا رہے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان نے اقبال کو اس کے تمام معصر شعراء سے زیادہ سراہا، اور سب سے بڑھ کر اس کی قدر کی۔ لیکن عجیب الخلقت ہندوستان کی قدر شناسیاں محض رسمی اور تفریحی ہوتی ہیں، اور بعض اوقات تو ان کا دائرہ ذاتی تعلقات یا صوبوی افتخار تک محدود ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اقبال کی مالی حالت تمام عمر خراب رہی، اور بھوپال کے وظیفے کے باوجود وہ ہمیشہ تنگ دست ہی رہا۔ لیکن اب آسانی کے ساتھ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ہندوستان اس کی قبر کو زر و جواہر سے پاٹ دے گا۔ محض اس خوشی میں زر و جواہر سے پاٹ دے گا کہ شاعر مر چکا ہے۔

مگر یاد رکھئے یہ تمام زر پاشیاں اس کی قبر ہی تک محدود رہیں گی۔ کوئی اللہ کا بندہ بھولے سے بھی یہ دریافت کرنے کی زحمت بیجا گوارا نہیں کرے گا کہ اقبال کے بچے اور اس کے متعلقین شکم سیر ہیں، کہ فاقہ کر رہے ہیں۔ زندہ ہیں کہ مر گئے۔

اقبال بلند مرتبہ اقبال، تو مر گیا، بہت اچھا ہوا کہ تو مر گیا۔ اس کمبخت ملک میں تیری ہستی پلید تھی۔ ہر چند تیری موت نے ہمارے سینوں کو سنسان، اور آنکھوں کو ویران کر دیا ہے، مگر خود تیرے حق میں یہ بہت اچھا ہوا کہ تو مر گیا اور مر کر نا قدر شناس غلام ہندوستان کی سرد مہریوں سے تو نے نجات حاصل کر لی

میرے دوستو کیا اقبال کی موت کو بھی معمولی موت سمجھ کر ٹال دیا جائیگا؟

کیا اُس عظیم مرتبت انسان کی کوئی یادگار قائم نہیں کی جائے گی؟

محض کسی شخص کا اسٹیچو نصب کر دینا، یا اس کی قبر پر کوئی منارہ تعمیر کر دینا یا ہر سال مرنے والے کی برسی منا دینا تو کوئی بہتر یادگار نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ "دائرۂ اقبال" کے نام سے ایک ایسی مستقل انجمن کی بنیاد ڈالی جائے جو ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اپنی شاخیں قائم کر کے ہر جگہ ترجمہ، تالیف اور تصنیف کا کام جاری کر دے؟

اس انجمن کی بقا کی سب سے زیادہ آسان صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اردو زبان کے ہر سمجھنے اور بولنے والے پر یہ فرض عائد کر دیا جائے کہ وہ اپنی آمدنی میں سے صرف ایک روپیہ فی صدی سالانہ چندہ دیا کرے۔

اگر ہندوستان کے سے وسیع براعظم میں سے جہاں پینتیس کروڑ انسان آباد ہیں، ہمیں صرف پچاس ہزار آدمی ہی ایسے مل جائیں جو ایک روپیہ فی صدی کے حساب سے چندہ دینا شروع کر دیں تو اندازہ لگائیے کہ "دائرۂ اقبال" میں کتنی خطیر دولت جمع ہو سکتی ہے۔ اور اس دولت سے ہم اردو زبان کو کس آسانی اور کس حیرتناک سرعت کے ساتھ فروغ دے سکتے ہیں۔ اور اس کے دوش بدوش آنجہانی اقبال کے متعلقین کی کس قدر خدمت انجام دی جا سکتی ہے اور ہر سال بہترین تصانیف پر ہم انعام بھی دے سکتے ہیں۔

فی صدی ایک روپیہ بھی بڑی چیز ہے۔ اگر پچاس ہزار ایسے ہی آدمی مل جائیں جو صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ دیں پھر بھی اس دائرے کی آمدنی پچاس ہزار سالانہ ہو سکتی ہے۔ اور پچاس ہزار سالانہ کی رقم بھی اتنی ہے کہ ہم اپنی زبان کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا سکتے ہیں۔

نحوست کے پردے میں سعادت

آج کرۂ ارض کے ہر گوشے، اور ہر مقام پر ایسے ہولناک ہنگامے برپا ہیں، جن کا اس عہد سے پیشتر، اس دنیا نے کبھی تجربہ نہیں کیا تھا۔

ہر چند ہماری یہ دنیا کسی عہد میں بھی ہنگاموں سے خالی نہیں رہی ہے اور حوادث اس شاہراہ سے ہمیشہ گذرتے ہی رہے ہیں۔ لیکن اس دور کے ہنگامے، اور اس زمانے فسادات اپنی نوعیت و شدت میں ایسے عجیب مہیب، اور عمومی واقع ہوئے ہیں کہ تاریخ عالم میں ان کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

اس سے پیشتر بھی فتنے برپا ہوتے تھے۔ اور زمین انسانی خون سے رنگین ہو جاتی تھی۔ مگر وہ تمام بد امنیاں اور خوں فشانیاں چند افراد اور چند مقامات تک محدود رہنے کے باعث وقتی و مقامی ہوا کرتی تھیں۔ اور انھیں تھوڑی بہت سعی کے بعد دبا دیا جاتا تھا۔ لیکن اس بیسویں صدی کے فتنے کی نوعیت و وسعت گذشتہ زمانے کے فتنوں کے مقابلے میں عجیب بھی ہے۔ اور ہولناک بھی۔

عصر حاضر کا فتنہ کسی ایک صوبے، کسی ایک ملک اور کسی ایک قوم تک

سار

ہوں سجن جانت ناہیں پیا پچھڑن کی سار ۔ جیا پچھڑن سے ہے کٹھن یا پچھڑن کی مار (۹) کھاد ۔ پیسلا جو کھیتوں میں ڈالا جاتا ہے (۱۰) بساط شطرنج یا تختۂ نرد (۱۱) اعتبار ۔ پرتیت +

سار جاننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) قدر جاننا ۔ گُن پہچاننا ۔ قدردانی کرنا ۔ عزت کرنا ۔ حرمت کرنا ۔ جیسے (گیت) "سیاں نے موری سار نہ جانی جی" (۲) حقیقت جاننا ۔ کیفیت معلوم کرنا ۔ جیسے (کہاوت) "جا پر بپتا پڑے سو جانے ایکان" +

سارا (ہ) صفت :- (۱) کُل ۔ تمام ۔ سب ۔ در و بست ۔ جزو کُل جیسے "سارا گھر جل گیا اب چوڑیاں کو جھیں" (۲) پورا ۔ کامل ۔ بے نقص کا نقیض جیسے "سارا جاڑا گذر گیا تب آئے" (۳) اسم مذکر (پورب) :- سالا ۔ خسر پورہ ۔ جورو کا بھائی +

سار بان (ف) اسم مذکر :- (۱) شتربان ۔ سروان ۔ اونٹ والا ۔ اونٹ چرانے اور ہانکنے والا (۲) سانڈنی سوار ۔ ناقہ سوار +

سارتھی (س) اسم مذکر :- (۱) رتھ بان ۔ گاڑی بان (۲) رہنمائے قافلہ ۔ پیر ۔ تم ۔ اگوا ۔ ہادی ۔ قافلہ سالار +

سارجنٹ (انگلش) Sergeant اسم مذکر :- رنگروٹوں کا سکھانے والا ۔ حوالہ دار ۔ حوالدار ۔ جمعدار ۔ داروغہ ۔ ناظر ۔ اوّل درجہ کا کپیل +

سارٹیفکٹ (انگلش) (Certificate سرٹیفکیٹ) :- (۱) سند ۔ رہنمائی ۔ خوشنودی یا کارگزاری کی چٹھی ۔ چال چلن کی چٹھی + پروانۂ خوشنودی مزاج + شہادت نامہ ۔ (۲) نوشتہ ۔ دست آویز ۔ وثیقہ ۔ تمسک ۔ قبالہ +

سارس (ہ) اسم مذکر :- کلنگ ۔ لکلک ۔ لقلق + قاز ۔ کونج ۔ ایک آبی بڑی ٹانگوں والے پرند کا نام جو ہمیشہ اپنے جوڑے کے ساتھ رہتا ہے اور اگر ایک مرجائے تو دوسرا بھی اپنی جان دیدیتا ہے +

سارس کی سی جوڑی (ہ) صفت :- ہر وقت اور ہر دم ساتھ رہنے والے ہمزاد کی مانند +

سارق (ع) اسم مذکر :- چور ۔ دُزد ۔ قزاق +

سارنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) پورا کرنا ۔ سنپورن کرنا ۔ اتمام پر پہنچانا ۔ انجام دینا ۔ ختم کرنا ۔ تمام کرنا (۲) آنکھوں میں سُرمہ دینا ۔ کاجل لگانا ۔ جیسے انجن سارنا (دوہا) :-

کاجل سارے دس مریں بندی لگاؤں میں + کھینچوں مانگ سیندور کی اُٹھ گن لوئے تیس

ساڑ

(۳) گوٹا کناری وغیرہ بُننے والے جب بادلے کی تاروں کو گلوں میں سے تانا درست کرنے کے واسطے ایک ایک تار نکالتے ہیں تو اُسے بھی سارنا کہتے ہیں +

سارنگ (س) اسم مذکر :- (۱) مور ۔ طاؤس (۲) ایک قسم کا سانپ (۳) بادل ۔ ابر ۔ گھٹا (۴) مور کی آواز ۔ کوک ۔ جھنکار (۵) پپیہا ایک پرند کا نام جو برسات کے موسم میں رات کو بولا کرتا ہے (۶) راج ہنس + کوکلا ۔ (۷) ہاتھی ۔ فیل + شیر (۸) الوان مختلفہ (۹) دھنش ۔ دھنک ۔ قوسِ قزح ۔ آسمان کی کمان (۱۰) دیپک کی ایک راگنی کا نام (۱۱) بھونرا ۔ (لکھنؤ) خوشحال (۱۲) شہد کی مکھی ۔ بھڑ ۔ تیتا ۔ بر ۔ برنی ؎

دل اُس کی زلف میں اُلجھا ہے میرے سر کھیلا ہے
الٰہی الاماں سارنگ کے چھتے کو چھیڑا ہے +

(۱۳) سارنگی ۔ چنگ +

سارنگی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کے ساز کا نام جس میں تاروں کی بجائے تانت اور بال لگے ہوئے ہوتے ہیں ۔ دوتارا ۔ جوسارا ۔ چنگ +

ہندوستان میں سارنگی بہا باجہ ہے کہ جو کسی ملک میں ایجاد نہیں ہوا ۔ اسکو اُجین کے حکیم سارنگا نے ایجاد کیا تھا ۔ اسکی ابتدا یوں ہے کہ حکیم موصوف کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جسطرح قدرت نے آدمی کے گلے سے ہر طرح کے نغمات پیدا کئے ہیں اسیطرح کا کوئی ساز ایجاد کیا جائے ۔ چنانچہ اُس نے نصف دھڑ سے لیکر گلے تک کی شکل کا ایک ساز ایجاد کیا اور اُسکا نام سارنگی کی یعنے انگ (بدن) کا سا ۔ اور اسی کے ایجاد کی وجہ سے وہ سارنگا کہلانے لگا ۔ اس سے پہلے اسکا کچھ اور نام تھا ۔ سارنگی میں اُس نے آدمی کے بدن کا ڈھانچہ بنایا اور تانت اور تار کی وہ رگیں بنائیں جو آواز اور نغمات کو اندر باہر لاتی اور لے جاتی ہیں ۔ اور جنکے ذریعہ سے گلے یا سینے میں آواز گونجتی اور ہلتی پھرتی ہے ۔ پہلے سارنگی میں تمام وہ رگیں موجود تھیں جو آدمی کے بالائے ناف سے لیکر گلے تک ہیں گویا یہ ساز علم تشریح کا ایک نمونہ تھا ۔ لیکن اب چودہ یا ستر ہ طرب سے زیادہ نہیں ہوتیں +

سارنگیا (ہ) اسم مذکر :- سارنگی بجانے والا ۔ سارنگ نواز +

سارے جہان کا چھٹا ہوا (ا) محاورہ :- پاک شُہدا ۔ نہایت لُچا + از حد چالاک ۔ عیار ۔ حرّاف ۔ ہوشیار ۔ خُرانٹ ۔ آٹھوں گانٹھ کمیت ؎

ہرچند داغ ایک ہی عیار ہے مگر + دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہاں کے ہیں (داغ)

سارھستی (ہ) اسم مؤنث :- منحوس ستارے کا ساڑھے سات برس تک کا دورہ + ادبار ۔ بدطالعی ۔ نحوست +

سارھستی آنا (ہ) اسم مؤنث :- ساڑھے سات برس کو سنیچر کی گرہ کا آنا ۔ نحوست آنا ۔ بُرے دن آنا ۔ ساڑھے سات برس تک وبال اور ناداری میں

محدود نہیں ہے، بلکہ یہ فتنہ تو احاطہ کئے ہوئے ہے ہر براعظم کا۔ ہر ملک کا ہر صوبے کا۔ ہر شہر کا، ہر قصبے کا۔ ہر گاؤں کا۔ ہر محلے کا۔ بلکہ ہر گھر اور ہر فرد کا اور اس طرح احاطہ کئے ہوئے ہے، جیسے شدید حبس کے بعد کا پانی سے لدا ہوا طوفانی ابر۔

دنیا میں اس وقت جتنی قومیں بھی موجود ہیں۔ وہ سب کی سب بلا استثناء اس غیر طبعی ذہنی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ جسے جنون کہا جاتا ہے۔

ہر قوم، دوسری قوم کو دیکھ کر دانت نکال رہی ہے، اور ہر ملک دوسرے ملک کی طرف منہ اٹھا اٹھا کر بھونک رہا ہے۔

جنگ کے بادل، آفاقی جنگ کے بادل قطبین کے درمیان ہر رطب و یابس کو جلا کر خاکستر بنا دینے والی جنگ کے خوفناک بادل اقوام عالم کے سروں پر گھمڑ گھمڑ رہے ہیں۔ اور وہ آخری لمحہ سر پر آچکا ہے۔ جب طوفانی ہواؤں کی سنسناہٹ اور لرزہ انگیز بجلیوں کی کڑک کے ساتھ پانی دہشتناک جنگھاڑوں کے ساتھ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔

اخبار بیں طبقے کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس وقت مشرق و مغرب میں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ حبش میں کیا ہو چکا ہے۔ آسٹریا پر کیا کچھ بیت چکا ہے۔ عربوں پر کیا کچھ گذر رہا ہے۔ چین و جاپان میں کیا قیامت برپا ہے۔ روس۔ فرانس۔ انگلستان۔ اٹلی اور جرمنی گھبرا گھبرا کر کس امر کی سرگوشیاں اور کس مہم کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کے مستقبل کے باب میں کیا کیا پیش بندیوں کے جال بچھائے جا رہے ہیں۔ اقوام کے سینے اس عبرتناک حد تک تنگ و تار ہو چکے ہیں، اور افراد کی حرص و ہوس کا دامن اس حیرتناک طور سے وسیع ہو چکا ہے کہ انسانیت کی نجات کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کسی پہاڑ کی ایسی ڈھلان پر آگئی ہے جہاں ہر چند کہ ہر شخص اپنی پوری قوت سے پاؤں جما رہا ہے اور زمین کو ہاتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ رہا ہے، لیکن اس تمام سعی کے باوجود جسے دیکھو وہ آہستہ آہستہ پھسلا ہی جا رہا ہے۔

کیا قدرت انسانی نسل سے تنگ آچکی ہے۔ آدم کے بچوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے؟

بظاہر تو ایسا ہی نظر آرہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا کے تمام مفاسد کی جڑ ہے جہالت، اور تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے علم۔

یہ ایک بہت بڑی حد تک درست ہے۔ لیکن تمام تر درست نہیں ہے اس لئے کہ وہ علم جو انسانی نفس میں محبت و شرافت کے عوض شقاوت پیدا کر کے اسے قتل عام پر آمادہ کر دے، اس جہالت سے بدتر ہے جس کی بربریت شعور کی بے ترتیبی کے باعث، محدود رہنے پر مجبور رہتی ہے۔

ہنگامے دونوں جگہ برپا ہیں۔ مشرق میں بھی، اور مغرب میں بھی۔ لیکن لیکن یہ ایک مزے کی بات ہے کہ مشرق میں ہنگامے برپا ہیں مشرق کی جہالت کی وجہ سے، اور مغرب میں ہنگامے برپا ہیں مغرب کی علمیت کے باعث۔

یعنی اس وقت علم و جہل، دونوں مصروف کار ہیں، اور ہر چند کہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر دونوں ایک ہی مقصد حاصل کرنے کے واسطے دوش بدوش سرگرم عمل ہیں۔ اور دونوں کے نتائج عمل میں حیرتناک ہم آہنگی پائی جا رہی ہے۔

یورپ کی علمیت نے یورپ کو بتایا ہے کہ سیاسی، صنعتی اور تجارتی فروغ کے بغیر کوئی قوم زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتی۔ اور جس دن سے یورپ نے یہ بات سمجھ لی ہے، اس کے دامن میں پرورش پانے والی تمام قومیں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے آلات ہلاکت کی طیاریوں میں دیوانہ وار کوششیں کر رہی ہیں۔

ہندوستان کی جہالت نے ہندوستانیوں کے کان میں یہ پھونک دیا ہے کہ مسجد کے سامنے باجا بجنے سے اللہ تعالیٰ کی حومت میں فرق آجاتا ہے۔ گائے کے ذبح ہونے سے دیوتاؤں کے گلوں میں نوالے اٹک جاتے ہیں چار یار کی مدح سنتے ہی روحوں میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اور تعزیوں کا جلوس جب رک جاتا ہے تو آئمہ معصومین سوگواروں کے نام دوزخیوں کے رجسٹر میں درج فرما لیتے ہیں۔ اور جس دن سے ہندوستانیوں نے اس جاہلانہ نکتہ کو ایمان سمجھ لیا ہے اس روز سے یہ ایک دوسرے کو لاٹھیوں اور سوڈے کی بوتلوں سے ہلاک کرنے کے واسطے ہر وقت بڑی خوشی سے آمادہ رہتے ہیں

قدرت کے کھیل عجیب ہوتے ہیں۔ وہ جب کوئی آفاقی و عالمگیر تحریک جاری کرنا چاہتی ہے تو اضداد کو اپنا ایجنٹ بنا کر پانی سے بھی وہی کام لے لیتی ہے جو آگ سے لیا کرتی ہے۔ اور علم سے بھی وہی خدمات

گھرا رہنا + کمبختی آنا - ادبار آنا +

ساڑھو یا ساڑھو (ہ) اسم مذکر: - سالی کا خاوند - ہم زلف - ہم داماں ہم ریش +

ساڑھی (ہ) اسم مؤنث: - (ساڑھی کا مخفف) فصل ربیع - بہار کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں - جو - چنے - مٹر - سرسوں - ترہ - مسور - ارہر - وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں +

ساڑھے (ہ) صفت: - آدھا - نصف - جیسے ساڑھے یا ساڑھے تین وغیرہ +

ساڑی یا ساری (ہ) اسم مؤنث: - ایک قسم کی لمبی دھوتی جسے عورتیں آدھی کو باندھتی ہیں اور آدھی کو اوڑھتی ہیں - فارسی میں اسی کو سرہ کہتے ہیں - چادر +

کیا ہی شب فراق میں تم خوفناک ہے + ساڑی سیاہ اوڑھ کے نکلی ہے ڈکار (بحر)

سازو سامان (ف) اسم مذکر: - (۱) سامان - تیاری - درستی - سر انجام سے

مرسو ہے جس طرح کے اندر ہو شادی کے خوشی جشن کیا ساز (نسیم)

(۲) باجا جیسے چنگ - عود - بربط - سارنگی - قانون سے

فرقت میں مغنی نے چھیڑا دل نالاں کو + ناساز ہوا ہم کو محفل میں جو ساز آیا (سحر)

(۳) صفت: - موافق - ہم مزاج - ہم طبع - ہمدل - ہمراز سے

ناساز سمجھو ہم سے اسی سے یہ ساز ہے + کیا خوب دل ہے واہ ہمیں جس پہ ناز ہے (ذوق)

(۴) ربط - موافقت - میل ملاپ - ارتباط - اختلاط - گٹھت سے

عدوت سراسر اسے ساز ہے + مرا خاک بھی دھیان آتا نہیں (شیر یں)

ساز یہ کینہ ساز کیا جانیں + ناز والے نیاز کیا جانیں (داغ)

آساں نہیں ہے تنہا دل اس کا باز کرنا + لازم ہے پاسباں سے اب ہم کو ساز کرنا (مصحفی)

(۵) جنگ کے ہتھیار - سامان جنگ - سلاح جیسے خود - خفتان - زرہ - ڈھال - تلوار وغیرہ (۶) تناسب - تال میل (۷) ناچنے کا سامان جیسے پیشواز - (۸) صدری کے اوپر کا نیفہ - گھنڈیاں وغیرہ (۹) گھوڑے یکے کا سامان جیسے راس - چار جامہ - لگام - زیر بند - کاٹھی وغیرہ +

ساز باز (ف) اسم مذکر: - گٹھت - گٹھوت - سازش + اتحاد + ایکا + موافقت + ہم آہنگی +

ساز باز کرنا (ف) فعل متعدی: - (۱) سازش کرنا - گٹھنا - ہمراز ہونا (۲) میل ملاپ کرنا - میل جول کرنا - ربط ضبط بہم پہنچانا - دانت کاٹی روٹی یا ایک ہونا +

سازش (ف) اسم مؤنث: - اتفاق - ملاپ + گٹھت - لگاؤ - میل +

سازگار (ف) صفت: - مبارک - لائق + موافق - راست - راس + مصلح +

سازگاری (ف) اسم مؤنث: - موافقت - نباہ +

ساز و سامان (ف) اسم مذکر: - درستی - ترتیب + مال اسباب - لوازمات تیاری مستعدی +

سازندہ (ف) اسم مذکر: - سازنواز - سارنگیا طبلچی وغیرہ - میراثی - سنگتیا - بجنتری - سماجی +

ساس (انگلش Sauce) اسم مذکر: - سالن - لیمون - لاون + چٹنی +

ساس پان (انگلش Sauce-pan) اسم مذکر: - ایک قسم کی دیگچی - پتیلی - دستی دار چھا +

ساس (ہ) اسم مؤنث: - خوشدامن - جورو یا خاوند کی ماں ساس کا ساتھ ساس سے لوٹ ہوسے نانا +

ساس کا پوت (ہ) اسم مذکر (گنوار گیتوں میں): - کنتھ - خاوند - میاں - خصم - سوامی - پتی +

سا سرا (ہ) اسم مذکر (ہندو): - ساس کا گھر - سسرال - خسرال - سسرا +

سا سر یا سا سن لیٹ (انگلش Sarco net سارسنٹ) اسم مؤنث: - ایک قسم کا عمدہ باریک ریشمی کپڑا جو مختلف رنگ کا ہوتا ہے +

سا شٹانگ ڈنڈوت کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو): - لمبا اوندھا لیٹ کر ڈنڈوت کرنا +

ساعت (ع) اسم مؤنث: - (۱) گھنٹہ - ڈھائی گھڑی (۲) لحظہ - لمحہ - پل - منٹ + طرفۃ العین +

ساعد (ع) اسم مذکر و مؤنث: - بازو مگر فارسی میں پہنچا یا کلائی کے معنوں میں آیا ہے سے

صبح واعظ نے بیاں کی روشنئ شمع طور
خواب میں دیکھا تھا شب کو میں نے ساعد یار کا (ہجر)

جہاں کو قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح + اگرچہ ساعد معشوق آستیں میں رہی (اسیر)

ساعی (ع) اسم مذکر: - کوشش کرنے والا - کوشاں - دوڑ دھوپ اور جد و جہد کرنے والا +

ساغر (ع) اسم مذکر: - جام - پیالہ - کٹورا - قدح - گلاس - شراب کا پیالہ + کاسہ

سائل علی سے ہیں مے کوثر کے فلک + ساغر ہمارے ہاتھ میں دے آفتاب کا (امانت)

ساغر چلنا (ف) فعل لازم: - شراب کا دور چلنا سے

سہم و لاتی ہے جو خدمات کہ جہل انجام دیا کرتی ہے۔

اور یہی وہ مواقع ہوتے ہیں کہ درمند انسانیت بے تاب ہو کر چیخ اٹھتی ہے کہ:۔

گبذر ز نحوست و سعادت، کہ مرا
ناہید بغمزہ کشت و مریخ بقہر

بظاہر یہ تمام علامتیں سخت ہولناک ہیں۔ اور اتنی ہولناک، کہ ان کے تصور تک سے جسم میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے —— لیکن ان خونی آثار کے پس پردہ جو جلوہ رنگین چھپا ہوا ہے کوئی نہیں دیکھتا۔ اور جو دیکھ لیتا ہے اس کے لبوں پر اس یقین سے تبسم کھیلنے لگتا ہے کہ قدرت کس زبردست حکمت عملی سے کام لے رہی ہے، اور کس زبردست آپریشن کے ذریعے انسانی جسم کے تمام فاسد مادے کو یکسر خارج کر دینے کے عزائم پختہ ہو چکے ہیں۔

یہ عہد حاضر جو توپوں کی گرج سے لرزہ براندام، اور ہڈیاں تک پگھلا دینے والی گیسوں سے تھر تھرا رہا ہے بظاہر کس قدر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بہت کم افراد اس بات پر یقین لائیں گے کہ اور تو اور خود دنیا کے تمام جلیل القدر پیمبروں کے زمانوں کے مقابلے میں بھی یہ زمانہ زیادہ مسعود اور زیادہ مبارک ہے۔

پیمبروں کے زمانے میں صرف پیمبروں کی ایک ذات۔ یا ان کے معتقدین کی ایک قلیل جماعت ہوتی تھی، جو شر کا مقابلہ کرتی تھی۔ لیکن آج کائنات کا ہر ذرہ، خم ٹھونک کر شر کا مقابلہ کرنے کے لئے طیار ہو چکا ہے۔

پیمبروں کے عہد میں شر کو جو ایک قوی شے ہے، خیر کے ذریعے چیلنج دیا جاتا تھا۔ جو نسبتاً کمزور چیز واقع ہوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے پیمبروں کے دل میں ہمیشہ یہ آرزو ہی رہی کہ کاش وہ خیر کے دائرے کو حسب مراد وسیع دیکھ سکتے۔

لیکن اب قدرت نے تنگ آ کر، اور پرانے تجربات سے فائدہ اٹھا کر شر کا زور توڑ دینے کی خاطر اپنا سب سے بہتر اور آخری حربہ استعمال کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس نے دنیا کی تمام حریص قوموں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ قدرت نے شر کی مختلف مقداروں کو کہیں متوازن اور کہیں غیر متوازن صورتوں میں ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اب اگر جنگ ہوگی تو خیر اور شر کے درمیان جنگ نہ ہوگی، بلکہ خود ایک شر کو دوسرے شر سے ٹکرا دیا جائے گا۔ اور اس ہولناک دھماکے کے ساتھ ٹکرایا جائے گا کہ شر کے تمام اجزا سفوف بن کر ہواؤں میں اڑ جائیں گے۔

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دنیا کی تمام چھوٹی بڑی قومیں ایک دوسرے کو ذبح کر ڈالنے کی خاطر تلواروں پر سان رکھ چکی ہیں، اور انسانی تہذیب و ثقافت کو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہر قوم تلوار پر ہاتھ ڈالنے سے لرز بھی رہی ہے۔

کیوں لرز رہی ہے؟ اس لئے کہ ایک بار تلوار چلتے ہی سب کی موت ایک یقینی چیز ہے۔

چالاک، شرارت اپنی موت سے گریز کر رہی ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ چنگیز و ہلاکو کا زمانہ نہیں ہے۔ جب ایک قوی گروہ دوسرے کمزور گروہ کو بہ آسانی ہضم کر جاتا تھا۔ اور ایک بیدار جماعت دوسری خوابیدہ جماعت کو اپنا نوالہ بنا لیتی تھی یا ایک چالاک جماعت دوسری بے وقوف جماعت کو ہلاک کر ڈالتی تھی۔

اب تو وہ زمانہ ہے کہ تقریباً دنیا کی ہر قوم بیدار، چست، ہوشمند اور قوی ہو چکی ہے، اور آسانی کے ساتھ ایک دوسرے کا شکار نہیں بن سکتی ہے۔

اب جب جنگ ہوگی تو خفتہ و بیدار اور کمزور و قوی کے درمیان نہیں ہوگی۔ بلکہ بیدار کے مقابلے میں بیدار۔ چالاک کے مقابلے میں چالاک اور قوی کے مقابلے میں قوی ہتھیار اٹھائے گا۔

اور ظاہر ہے کہ یہ صورت حالات ہرگز ایسی نہیں ہے کہ کسی منچلی قوم کا کوئی نوجوان کرنیل دیوانہ وار نعرۂ جنگ بلند کرتا ہوا جنگ کی آگ میں کود پڑے۔

معاملہ اس قدر سنگین اور نازک صورت اختیار کر چکا ہے کہ عقلیں بڑی بڑی باریک بیں، اور دقیقہ سنج عقلیں سر بزانو نظر آ رہی ہیں۔

اگر ایک طرف امن پسند و غیر مسلح شہری ہوں اور ایک طرف امن سوز و مسلح ڈاکو۔ تو تمام کارروائی آسانی کے ساتھ بخیر و خوبی انجام تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر جب دونوں طرف چور۔ ڈاکو اور بدمعاش ہوتے ہیں تو اس وقت عقلیں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔

اگر اقوام عالم کو جلد ہوش نہ آ گیا۔ اور سیاسی۔ تجارتی اور صنعتی استیلا کا خیال ترک کر کے انسانیت کے میدان حشر میں عدل و داد کی ترازو بہت جلد نہ کھڑی کر دی ۔۔۔۔۔ گئی اور تمام زر و گوہر اور تمام پیداوار کو نوع انسانی میں مساوی طور سے تقسیم کر دینے کی کوئی صورت بہت جلد نہ نکالی گئی تو یاد

ساقیا گو لگ رہا ہے چل چلاؤ + جب تلک بس چل سکے ساغر چلے (درد)

ساغری (ف) اسم مؤنث (لکھنؤ): مقعد۔ سپ خصوصاً سفرۂ انسان مجازاً ؎

پیتا ہوں ساغرِ ساقی جو میں بہا پے +
صد چاک اس الم سے زاہد کی ساغری ہے (؟)

ساق (ع) اسم مؤنث:- (۱) پنڈلی۔ گھٹنے اور ٹخنے کے بیچ کا حصہ ؎

ساق سیمیں کو تری دیکھ کے گوری گوری
چاند نکلے ہے ترے کو تپے سے چوری چوری (؟)

(۲) منڈلا۔ درخت کا تنہ + گُدّا (۳) ساگ پات کا ڈنٹھل +

ساقط (ع) اسم فاعل:- (۱) گرنے والا۔ جاتا رہنے والا (۲) اسم مفعول:- گرا ہوا۔ متروک + نکما +

ساقط کرنا (ف) فعل متعدی:- (۱) حمل گرانا۔ حمل ضائع کرانا (۲) نظر یا رتبہ سے گرانا +

ساقط ہونا (ف) فعل لازم:- (۱) حمل گرنا۔ حمل ضائع ہونا (۲) نظر یا رتبہ سے جاتا رہنا (۳) جانا۔ جاتا رہنا۔ گُم ہونا۔ کھویا جانا جیسے "یہاں سے مطلب ساقط ہوتا ہے" +

ساقی (ع) اسم مذکر:- (۱) شراب پلانے والا ؎

تکے ہے زاہد شرابِ گلگوں ہوا ہے دل بھی خراب آدھا
پلا دے ساقی بلا سے اسکو ڈبو کے تو بھی کباب آدھا (؟)

پیونگا آج ساقی سیر ہو کر + میسر پھر شراب آئے نہ آئے (داغ)

(۲) ف:- حُقّہ پلانے والا۔ لگڑ والا۔ بھنڈے بردار (۳) ف:- معشوق۔ معشوقہ۔ محبوب۔ محبوبہ۔ صنم ؎

مے بھی ہے۔ مینا بھی ہے۔ ساغر بھی ہے ساقی نہیں
جی میں آتا ہے لگا دیں آگ میخانے کو ہم (؟)

ساقن (ف) اسم مؤنث:- بھٹیارن۔ وہ بازاری عورت جو اوباش وضع مردوں کو حُقّہ اور بھنگ۔ چرس وغیرہ پلاتی ہے +

ساکت (ع) صفت:- (۱) چپ۔ خاموش۔ دم بخود۔ دم بستہ (۲) بےحس و حرکت۔ سنسان۔ نقشِ دیوار +

ساکن (ع) (۱) صفت:- ٹھیرا ہوا۔ بےحس و حرکت۔ غیر متحرک۔ قائم (۲) (ف) اسم مذکر:- باشندہ۔ مکین۔ متوطن۔ رئیس۔ رہنے والا۔ باسی۔ مقیم (۳) صرف و نحو:- زدہ یا وہ حرف جس پر سکون یعنی جزم ہو +

ساکھ (ہ) اسم مؤنث (۱) گواہی۔ شاہدی۔ شہادت۔ وجہ ثبوت۔ سند (۲) فصل۔ سماں۔ رت۔ موسم + اناج کاٹنے کا سماں۔ نیا فصل + ثمرہ۔ حاصل + (۳) بھرم۔ اعتبار۔ پرتیت۔ بسواس۔ تیقّن۔ بھروسا۔ جیسے "رت جب ساکھ جائے سب کچھ ہے" + عقیدت (۴) وقار۔ عزت۔ آبرو۔ نیکنامی۔ نام آوری +

ساکھ جانا (ہ) فعل لازم:- اعتبار جانا۔ پرتیت نہ رہنا۔ عزت جانا۔ بات جانا

ساکھا (ہ) اسم مذکر۔ ہندو:- (۱) شلوک یا نظم۔ ڈالی۔ ڈال (۲) گھمسان۔ بدھ۔ جنگ۔ جدال۔ معرکہ۔ محاربہ۔ مجادلہ۔ مختاروں کی لڑائی (۳) اڑ۔ تکرار۔ کلیس۔ قضیہ۔ خانہ جنگی۔ لڑائی جھگڑا۔ ٹنٹا۔ لڑنے کے واسطے کچھ آدمیوں کا اتفاق۔ ایکا۔ یکدلی (۵) نہایت نامی کے ساتھ لڑنا +

ساکھا پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) بڑی بھاری لڑائی ہونا۔ معرکہ عظیم پیش آنا (۲) بہت بڑا صدمہ یا حادثہ واقع ہونا (۳) کلیس ہونا۔ تکرار ہونا۔ قضیہ ہونا +

ساکھا ڈالنا (ہ) فعل متعدی۔ ہندو۔ (عو):- لڑنا۔ جھگڑنا۔ فساد ڈالنا۔ راڑ مچانا +

ساکھی (ہ) اسم مؤنث:- ساتھ کھیلنے والی لڑکی۔ وہ لڑکی جو کھیل کود میں مرد خواہ عورت کے ساتھ شریک ہو۔ سکھی اسکا مخفف ہے + گواہ۔ شاہد +

ساگ (ہ) اسم مذکر:- سبزی۔ ترہ۔ بقل۔ ترکاری۔ بھاجی + ہناس پتی۔ جیسے "پھوہڑ چڑو اساگ میں شوربا" +

ساگ پات (ہ) اسم مؤنث:- ترترکاری۔ بقولات +

ساگر (ہ) اسم مذکر:- سمندر۔ بحر۔ بحرِ محیط۔ بحرِ اعظم +

ساگو دانہ (ف) اسم مذکر:- ایک لطیف دانے کا نام جو کھجور کے درخت سے بناتے اور اکثر بیمار کو کھلاتے ہیں۔ سابو دانہ (ایک حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا غلّہ ہے۔ جس طرح ہمارے ہندوستان میں کودوں ہے۔ فرق اتنا ہے کہ کودوں میں نشاستے کا جزو بہت کم ہے اور اس میں بالکل نشاستہ بھرا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ مُقوّی اور مُسمّنِ بدن ہے۔ مزاجاً اوّل درجہ میں گرم تر بقولِ مُتاخرین) +

ساگون (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی مضبوط لکڑی +

سال (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا درخت جس کے اکثر لکڑی تختے بنائے جاتے ہیں۔

دیکھنا چاہیئے کہ ہماری لاکھوں برس کی تہذیب آنِ واحد میں فنا ہوکر رہ جائیگی ـــــ میں بین الاقوامی سیاست سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ عدل نہیں کرے گی۔ کیا بازار سب کے لئے مساوی طور سے کھلے نہیں رہیں گے؛ کیا رنگ نسل۔ مذہب اور وطن کے تعصبات نہیں بھلائے جائیں گے اور کیا "جیو اور جینے دو" کے اصول پر عمل نہیں کیا جائے گا؟ اور کیا دولت و ذرائع دولت کی مساوی تقسیم سے دلوں کے زخم مندمل نہیں کئے جائیں گے؟

امکان کا دائرہ تو بہت وسیع واقع ہوا ہے۔ ممکن ہے بشریت اپنی اصلاح کرلے لیکن حد سے گزرے حالات سے اندیشہ ہو رہا ہے کہ انسانیت ایک بہت ہی بڑے آپریشن کے بغیر اپنی اصلاح کی طرف مائل نہ ہو سکے گی۔ اور قدرت کو مجبور ہوکر وہ عمل کرنا پڑے گا جو دیکھنے میں تو شقاوت آمیز ہوگا۔ لیکن حقیقت میں اس کے اندر ایک ایسی بے پایاں رحمت ہوگی کہ انسانیت اس وقت تک شکریہ ادا کرتی رہے گی جب تک کہ یہ ننھا سا کرۂ ارض عظیم الشان آفتاب کے گرد رقصاں و غزلخواں رہے گا ـــ کیونکہ اس شکست و ریخت کے بعد بگڑی ہوئی انسانیت کی خاک سے ایک ایسا حیرتناک نیا آدم پیدا ہوگا جسے دیکھ کر قدرت کا جذبۂ الوہیت جھومنے لگے گا۔ اور انسانیت کے ماتھے پر الوہیت کا زرین تاج جگمگا اٹھے گا۔

کلیمؔ کی زندگی میں سب سے پہلی اپیل

قارئین کرام کو اول تو خود ہی یہ بات معلوم ہوگی، اور اگر نہیں معلوم ہے تو اب ان کی خدمت میں یہ عرض کیا جاتا ہے کہ مدیر "کلیم" کوئی تجارت پیشہ انسان نہیں ہے۔ "کلیم" کو اس نے تاجرانہ نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ وطن عزیز کی خدمت کے لئے جاری کیا ہے۔

کلیم کی زندگی کا یہ تیسرا سال ہے۔ اور اس تمام مدت میں ہر ماہ یہ صورت پیش آتی ہے کہ مدیر کلیم کو خود اپنی جیب سے ایک کافی رقم صرف کر دینا پڑتی ہے۔

لیکن اب حالات کی نوعیت کچھ ایسی نازک صورت اختیار کر چکی ہے کہ مدیر اپنی جیب پر کوئی مستقل بار ڈالنے کے امکانات سے محروم ہو چکا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا کہ وہ اپنے قدردانوں کی خدمت میں یہ درخواست کرے کہ ہر خریدار براہ کرم پانچ پانچ خریدار مہیا کر کے "کلیم" کے اجراء میں اس کا ہاتھ بٹائے۔

اگر قارئین کرام کے نزدیک "کلیم" ایک ایسا پرچہ ہے، جسے وطن عزیز کی خاطر زندہ رہنا چاہیے تو پھر ان کا یہ ایک ذاتی کام ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا درخواست پر توجہ مبذول فرمائیں اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہے تو وہ اپنی رائے سے مطلع کریں۔ تاکہ اس سلسلے کو ہمیشہ کے لئے مسدود کر دیا جائے۔

پیرزنِ لیگ

کل رات کو یہ خواب تھا کیا حضرتِ آزاد[1] — آغوش میں ظلمت کے ہے سہما سا اُجالا
سہمے سے اجالے میں ہے اِک پیرزنِ تند — اوڑھے ہوئے شبہائے جوانی کا دوشالا
یوں گرمِ سخن ہے کہ جو اللہ نے چاہا — کر دوں گی میں اسلام کی دنیا میں اُجالا
ایک بوند میں بہ جائے گی تعمیرِ دو عالم — چھلکے گا مرے صبر کا جس وقت پیالا
ہاں لیگ ہوں اسلام کی دیرینہ مجاہد — ہر بات مری تیغ ہے ہر سانس ہے بھالا
کافر کو جلاتی ہوں سرِ نارِ جہنم — مومن کو عطا کرتی ہوں جنّت کا قبالا
آ ہی نہیں سکتا مرے منہ "لا لۂ" بزدل — میں پاک، وہ ناپاک میں گوری ہوں، وہ کالا
کیا اس کا مرا ذکر، وہ دیسی، میں بدیشی — میں مصر کی مسجد، وہ بنارس کا شوالا
گنگا کی ہر اک لہر میں غلطیدہ ہے پستی — دجلے کی ہر اک موج میں رقصاں ہے ہمالا
کفّار کے دَل، اور مرے چند سپاہی — اعدا کے پرے، اور مرا ایک رسالا
بھڑکوں تو ابھی سینۂ گیتی کو جلا دوں — گرجوں تو ابھی چرخ کو کر دوں تہ و بالا

[1] حضرت آزاد انصاری۔

ہر فردِ حکومت ہے مری آنکھوں کا تارا　　　ہر خان بہادر ہے مری گود کا پالا

اتنے میں اک انگریز نے ایک قصر کے در کو

آہستہ سے پٹ کھول کے سر اپنا نکالا

پیشانیٔ گلرنگ پہ کجِ افسرِ شاہی　　　آنکھوں میں فسوں ہات میں سونے کا نوالا

یہ دیکھتے ہی پیر زنِ لیگ یکایک　　　دوڑی بڑی شفقت سے اٹھائے ہوئے مالا

مالے کو پنہاتے ہی بہ اندازِ محبت　　　چہرے پہ نظر گاڑ کے آنچل کو سنبھالا

اور کہنے لگی پیار سے، لے لے کے بلائیں

"اے نورِ نظر! سلمہ اللہ تعالےٰ!!"

جوؔش

سمجھا ہوں منہ موڑ نہیں سکتا ہوں
رشتے ہیں قوی توڑ نہیں سکتا ہوں
احباب! ہیں منجملۂ عادات قبیحہ
واقف ہوں مگر چھوڑ نہیں سکتا ہوں

جوؔش

جاری ہے گلوں کے درمیاں گفت و شنود
موضوعِ مکالمت ہے انجامِ نمود
کھلتی ہوئی کلیوں پہ ہے شبنم کہ صبح
اک صبحِ تبسم ہے مگر اشک آلود

جوؔش

سامانِ عیش (ف+ع) اسمِ مذکر:- چین چان [illegible] نشاط کے [illegible] لوازمِ خوش گزرانی [illegible]

[illegible]

سامان کرنا [illegible] انتظام [illegible] تیاری کرنا [illegible]

سامان میں آنا [illegible] فعلِ لازم [illegible] آپے میں آنا [illegible] ہوش میں آنا مزاج ٹھیک ہونا مزاج کا اصلاح یا درستی پر آنا [illegible] دھیما پڑنا ٹھنڈا ہونا دھیما ہونا (۲) قابو میں آنا قبضہ میں آنا [illegible] ڈھنگ سے لگنا +

سامان (ہ) صفت (ہندی):- جیسا مانند مثل مقابل نظیر سا +

سانڈرک (س) اسمِ مؤنث (ہندی):- وہ ہندی علم جس کے دیکھنے سے ہاتھ پاؤں کی لکیریں دیکھکر آدمی کے بُرے بھلے طالع کو بتا دیتے ہیں۔ قیافہ دست یا +

سامرتھ (ہ) اسمِ مؤنث (ہندی):- (۱) شکتی۔ طاقت۔ مقدور + قدرت + حیثیت۔ لیاقت (۲) بل۔ زور (۳) گنجائش۔ وسعت۔ سمائی۔ ظرف۔ حوصلہ (۴) رسائی۔ پہنچ۔ مداخلت +

سامرتھی (ہ) اسمِ مذکر (ہندی):- بلونت۔ بلوان۔ پراکرمی۔ طاقتور۔ شہ زور +

سامری (ع) اسمِ مذکر:- ایک شہر سامرہ کے رہنے والے جادوگر کا نام جو بعض آثار سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہچان لیا کرتا تھا۔ چنانچہ اُس نے ایک مرتبہ ایک چاندی سونے کا گوسالہ بنا کر اُس کے پیٹ میں حضرت موصوف کے گھوڑے کے پیروں کے نیچے کی خاک لیکر بھر دی جس سے وہ گوسالہ فوراً زندہ ہو کر باتیں کرنے لگا اور اس ترکیب سے اُس نے حضرت موسیٰ کی اُمت کے ایک بڑے گروہ کو گمراہ کیا +

سامری فن (ع+ف) اسمِ مذکر:- مجازاً جادوگر۔ فسوں ساز سے

مے ملا کر ساقیانِ سامری فن آب میں ::
کرتے ہیں جادو سے اپنے آگ روشن آب میں (ذوق)

سامع (ع) اسمِ مذکر:- سُننے والا۔ شُنوا۔ شنونیا۔ وہ شخص جو دوسرا پڑھے اور آپ اُس کے سُننے میں شریک ہو۔ قاری کا نقیض ::

سامعہ (ع) اسمِ مؤنث:- کان کی ایک قوت کا نام جو اصوات اور آواز کا ادراک کرتی ہے۔ سُننے کی قوت ::

سامک (ہ) اسمِ مذکر:- ایک غلّہ کا نام جو ایک خاص قسم کی گھاس سے نکلتا ہے۔ مزاجاً سرد و خشک۔ قابض و مولدِ ریاح +

سامگری (ہ) اسمِ مؤنث (ہندی):- اسباب۔ سامان +

سامنا (ہ) اسمِ مذکر:- (۱) روکشی۔ مقابلہ سے

گلشن میں ہے کیا گلِ رعنا کا جوبن + بلبل کو ہے سامنا غضب کا (اسیر)

(۲) جنگ۔ لڑائی۔ مٹھ بھیڑ سے

جب سے اُس کی ابرووں کا ہے تصور کیا کریں
سامنا کس طرح سے ہم کو تلواروں کا ہے (؟)

(۳) آگا۔ پیشانی + نظارہ گاہ (۴) روبرو۔ سنمکھ (۵) بھینٹ + ملاقات + چار آنکھیں + برابری۔ گستاخی +

سامنا کرنا (ہ) فعلِ متعدی:- (۱) مقابلہ کرنا۔ روکشی کرنا۔ لڑنے کے ارادے سے آگے بڑھنا سے

سامنا کرنے کو ابر نوبہار اُٹھا تو تھا + رو دیا پر اُس نے میری چشمِ تر کے سامنے (مصحفی)

(۲) گستاخی کرنا۔ روبرو کھڑا ہو جانا + گستاخی کا جواب دینا۔ برابری کرنا + سوال و جواب کرنا (۳) لڑنا۔ لڑائی کرنا۔ ہتھیار اُٹھانا +

سامنا ہونا (ہ) فعلِ لازم:- (۱) مقابلہ ہونا۔ روکشی ہونا۔ مٹھ بھیڑ ہونا سے

تری تیغ ادا نے سب کو مارا + قضا کو سامنا ہے اب قضا کا (اسیر)

نگہ اُس شوخ کی مجھ پر پڑی جاں کا خدا حافظ
ہوا ہے سامنا اے دل بلائے ناگہانی کا (؟)

(۲) بھینٹ ہونا۔ چار آنکھیں ہونا۔ دوچار ہونا۔ ملاقات ہونا سے

داغ میں پرچا ہی لونگا باتوں باتوں میں اُنہیں
شرط یہ ہے میرا اُن کا سامنا ہونے لگے + (داغ)

(۳) روبرو ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ مقابل ہونا (۴) بے پردگی ہونا۔ پردہ نہ رہنا +

سامنے (ہ) تابع فعل:- (۱) آگے۔ روبرو۔ مقابل۔ مُنہ کے آگے۔ جیسے "مرن چلی سوکھ سامنے" سے

آپس میں تری آنکھیں ہیں کیا یار سامنے
لڑنے کو ہیں دو آہوئے تاتار سامنے (؟)

کیوں تیری موت آئی ہیگی عزیز + سامنے سے مرے ارے جا بھی (میر)

(۲) ہوتے۔ ہوتے ہوئے۔ موجودگی میں جیسے "باپ کے سامنے اُسے کوئی نہیں پوچھتا (۳) سیدھ میں۔ سیدھا۔ جیسے "سامنے چلا جا" (۴) بالمواجہ۔ مُنہ در مُنہ۔ جیسے "اُن کے سامنے کہدیا" +

سرمایہ

فیضی پراچہ

"جو شے وجودِ جنس کی خرابی یا خلل کے بغیر موزوں ہی کے طور پر جمع یا اکٹھی کی
جاسکے اور وقت خواہش، خواہشات کی تکمیل میں کام آئے سرمایہ کہلاتی
ہے ..." فیضی پراچہ

دورِ حاضر میں جبکہ انسانی حیات کا فرضِ اولین اور منتہائے مقصد محض حصولِ زر ہی رہ گیا ہے اور جبکہ ہر انسان کو اس کے ارد گرد، پیسے سے حاصل کردہ، منڈلاتی ہوئی شان و شوکت سے پہچانا جاتا ہے، تو یہ قدرتی بات ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اسی طرف راغب ہوا اور اسی کے حصول میں منہمک لیکن اس سالہا سال کے انہاک و رغبت نے جو نتائج پیدا کئے ہیں وہ آج ہمارے سامنے ہیں۔ انسانیت دو عالمگیر گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے، ایک وہ جس نے اپنی تمام تر توجہ حصولِ زر کی طرف مرکوز رکھی، ظلم و استبداد چالاکی و بے انصافی کی تمام کلوں کو کام میں لا کر دولت جمع کی۔ اس پر قابض ہو کر اپنے رعب و وقار کو بڑھایا اور رعب و وقار کے نشے میں مخمور ہو کر جمہور کو دباتا رہا، دوسرا وہ، جو ان تمام بد دیانتیوں، اور چالاکیوں سے بے خبر قسمت و مقدر پر والہانہ یقین رکھے۔ ان فریب کاریوں کا شکار ہوتا رہا، اپنے خون پسینے سے، تمام تر سادہ لوحی کے تحت، دوسرے کے گھر کی دیوار پر اینٹ گارا لگاتا رہا، ایک کی چالاکی اور دوسرے کی سادگی سے یہ عمل تیز رفتاری سے جاری رہا۔ حتیٰ کہ توازنِ معاشرت اس قدر بگڑ گیا کہ ایک کو تو دنیا کی ہر وہ چیز حاصل ہو گئی جس کی ایک انسان تمنا کر سکتا ہے، اور دوسرا اس قدر مفلوک الحال ہو گیا کہ محنت و مزدوری کی انتھک کوششوں کے باوجود، ضروریاتِ حیات کی تکمیل سے عاجز رہا۔ اس زمین و آسمان کے فرق نے پسماندہ کے دل میں اعلیٰ کے خلاف شبہات و گمان پیدا کئے۔ فکر و غور کی بلند پروازیوں کے ساتھ ساتھ یہی شبہات حقیقت میں بدل گئے، اور پسماندہ کو احساس ہونے لگا، کہ "اعلیٰ" کو سب کچھ اس کی "بلند اقبالی" کی وجہ سے حاصل نہیں، بلکہ خود (پسماندہ) کی سعی و محنت سے حاصل ہے، اس کے اس احساس نے شبہات کو عناد و دشمنی میں بدل دیا۔ اور وہ تمام شد و مد کے ساتھ سرمایہ کے مقابل صف آرا ہوا، اس کے مساوی ہونے کا دعویٰ کیا اور اسی نظامِ تمدن و معاشرت کو یکسر بدل دینے کا مطالبہ کیا، جو سرمایہ دار کو لوٹنے اور جمہور کو لٹنے کے مواقع بہم پہنچاتا ہو۔ سرمایہ دار اپنی طاقت کے زعم میں مخمور، ان چیزوں کو کب برداشت کر سکتا تھا۔ اس نے اپنی تمام قوت ان جذبات کو دبانے میں صرف کی۔ خدا اور مذہب کے نام کو، کلیساؤں، مساجد، اور مناور میں رہنے والے راہنماؤں کی وساطت سے اپنی مطلب برآری کے لئے استعمال کیا، یہ کشمکش جاری رہی، حتیٰ کہ دنیا کے ایک کونے میں حق و صداقت کو فتح ہوئی، اور روس میں، نیکولس زار کے زیرِ قیادت سرمایہ داروں کے جبر و استبداد کا خاتمہ ہو گیا اور عنانِ حکومت جمہور کے ہاتھ آئی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ "سرمایہ" (زر و سیم) کو انسانی حیات کے ساتھ کہاں تک تعلق ہے، اسکا اجرا ضروری ہے کہ نہیں، اور اس کے بغیر ہم روزمرہ

ی ضروریات سنبھالے جاسکتے ہیں یا نہیں، سرمایہ کی مختصر سی تعریف یہ ہوسکتی ہے جو شے
د جو بغیر کسی خرابی یا خلل کے بغیر موڑی کے ہوور پر الٹی کی جاسکے، اور بوقت خواہش
خواہشات کی تکمیل میں کام آئے، سرمایہ کہلاتی ہے" کیا ایسے سرمایہ کے بغیر انسانی
زر ہوسکتا ہے؟ فرض کیجیے سونے اور چاندی کو معیار تبادلہ کی حیثیت
حاصل نہ ہوتی۔ تو کیا سونا اور چاندی بذات ہمارے کسی کام آسکتے۔ کیا ان سے
حیاتِ انسانی کی کوئی خاص ضرورت پوری ہوسکتی: "ضرورت" کا اطلاق
ج کل بہت وسیع ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ انسان کو قدرتی طور پر کیا کچھ ضرورت
ہے، اور اس میں کلام نہیں کہ قدرتی ضروریات ہر انسان کی سادی ہیں،
شلاً انسان کو زندگی کی اعتدالی ہئیت قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اشیا
زبس لازمی ہیں، اور ان کا ہر ذی روح بغیر امتیاز پست و بالا، امیر و فقیر،
مزدور و سرمایہ دار، یکساں طور پر محتاج ہے۔

(۱) خوراک (۲) پوشش (۳) ہوا (۴) باد و باراں سے بچنے کے لئے
نصر۔ ان کے علاوہ اگر کسی کے قبضے میں کوئی شے ہے تو وہ ضرورت کو سنبھالنے
کے لئے نہیں، بلکہ تکمیلِ خواہشات کے لئے، فالتو قبضہ ہے۔ جو قدرتی طور پر
س کا اپنا حق نہیں بلکہ وہ کسی اور کے حق پر قابض ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا
ہے کہ راجہ کا محل بھی تو گھر ہے اس کی نعمت و نوش بھی تو خوراک ہے، اس کا
زیب تن بھی تو پوشش ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں صرف اُس چیز کی ضرورت
ہے جو حیاتِ انسانی کو اعتدال میں رکھے، جو اس سے بڑھ جائے "فالتو" ہے،
اور جو گھٹ جائے "کم" ہے، اس "کم" اور "فالتو" کے تفاوت ہی نے دنیا میں آگ
لگا رکھی ہے۔ انسان، انسان کے خون کا پیاسا ہے، اگر سونے چاندی سے
میں دیگر حسبِ خواہش اشیا مہیا نہ ہوسکیں تو سونا اور چاندی بذاتہ ہماری
ی کام کی چیز نہیں۔ اُن سے ہماری کوئی ضرورت پوری نہیں ہوتی، نہ وہ
خوراک ہے، نہ پوشش، اور نہ مکان میں استعمال ہونے والی دھات، زیادہ
سے زیادہ آج اُن کے وجود سے جو کام لیا جاتا ہے وہ زیورات ہیں، اور
زیورات ضرورت کی چیز نہیں۔ یہ محض شان و شوکت اور ملوکیت کے مظاہرات
کے کام آتے ہیں، اور یہی وہ مظاہرات ہیں جو بے انصافی و بد دیانتی کو منظر
عام پر لاکر، نادار، قدرتی ضروریات کے لئے محتاج نادار کے دل پر چوٹ
لگاتے ہیں۔ لہٰذا ہر اس نکمی شے کو اس قدر ہر دلعزیزی اور مقبولیت کیوں
حاصل ہوئی؟

فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ نظامِ قدرت کے صحیح قیام کے لئے جابر پر جابر
جماعت کو پیدا کرتی ہے، تاکہ توازن قائم رہ سکے۔ چنانچہ کیڑوں کو
لیجئے، مرغ اور پرندوں کی خوراک ہیں۔ مرغ اور پرند، شہباز اور
چیل کا لقمہ ہیں۔ بکری نباتات میں ملے ہوئے بے شمار حشرات الارض کو
کھا جاتی ہے، اور بکری کو شیر کھا جاتا ہے، لیکن ماسوائے حادثات کے
یہ انسانی مشاہدے میں نہیں آیا کہ شیر، شیر کے گوشت سے شکم پروری کرے،
شہباز، شاہباز کو مار کھائے بلکہ اس کے برعکس دیکھا گیا ہے کہ چیونٹیاں حصولِ
خوراک کے لئے تعاون کرتی ہیں، ایک چیونٹی کہیں کچھ دیکھ پائے تو بقیہ ساتھیوں
کو خبر کرتی ہے اور وہ بڑے انہماک سے سب مل کر قطار در قطار بار برداری
شروع کر دیتی ہیں۔ یہی حال چڑیوں کا ہے، اور اس سے زیادہ سبق آموز منظر
اُس وقت دیکھنے میں آتا ہے جب ان میں سے اُن کا کوئی کمزور ساتھی مرجاتا
ہے یہ ننھی مخلوق اپنے مردہ رفیق کے جسم کو سنبھالنے میں جس انہماک و سعی
کا ثبوت دیتی ہے وہ انہی کا حصہ ہے لیکن انسانی دستور جدا ہے، ان میں
سے ہر چالاک و جابر۔ کمزور و ناتواں کے وجود پر اپنی عیش و عشرت کا
عالیشان قصر تعمیر کرتا ہے اور اُس قصر کی حفاظت کے لئے خود کمزور و ناتوان
کو استعمال کرتا ہے، کمزور و ناتواں کیسے استعمال ہوتا۔ اس کی یہی ایک راہ
ہوسکتی تھی کہ اس کی ضرورت کی تمام اشیا پر قبضہ کر لیا جائے، اور ضرورت
کی انتہائی شدت میں اُسے اِس قدر دیا جائے کہ وہ زندہ تو رہ سکے لیکن
اس کی ضرورت قطعی طور پر پوری نہ ہو، اور اس داد و ستد کے سبب
اسے اپنی مطلب برآری کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس میں مذہب اور خدا
کو بڑی حد تک غلط طور پر استعمال کیا گیا۔ عوام الناس کو کہا گیا کہ یہ قدرتی
فعل ہے کہ کمزور، طاقتور و توانا کے زیر سایہ اُس کے رحم و کرم پر زندگی بسر
کرے، اور اس دعوے کے جواز میں اوپر سے ہوئی دلائل پیش کی گئیں اور
اس حقیقت سے یکسر انکار کر دیا گیا، کہ ہم جنس، ہم جنس پر ظلم نہیں ڈھاتا،
چونکہ کمزوری و توانائی کا تعلق فطری ساخت سے ہے، اس لئے کمزور بیچارا
اپنی نافہمی کی وجہ ان نقلی دلائل سے گمراہ ہوکر طاقتور کی چالاکی کا شکار رہتا
رہا، اور اس کی سرداری کے آگے جھکتا رہا۔ اور ابتدا میں تقریباً تمام
ضروریات بھی قوتِ بازو سے مہیا تھیں۔ مثلاً خوراک شکار کے گوشت
سے پوشاک اس کی پوستین سے، اور گھر پہاڑ میں غار کھودنے سے۔

سال

پھر گیا سانپ رقیبوں کی دُہیں چھاتی پر
تھے یہی وہ جب ہار پہن کے پھولے (شوق)

سانپ سا چھاتی یا دل پر پھرنا یا لوٹنا (ہ) فعل لازم :- (دیکھو سانپ چھاتی پر پھرنا - نمبر ۱-۲-۳)

دھیان اُس زلف کا جب آتا ہے ✦ دل پہ اک سانپ سا پھر جاتا ہے (جرأت)

اُس کی زلفِ عنبریں کا آگیا گھُلا نا جو یاد
رات بھر سینے پہ میرے سانپ سا لوٹا کیا (ناسخ)

یوں جو وہ متصل کرے چوٹیں ✦ تیرے سینے پہ سانپ سے لوٹیں (مومن)

یاد آتی ہے جو وہ زلفِ سیاہ ✦ سانپ سا چھاتی پہ پھر جاتا ہے آہ (میر)

سانپ سا لہرانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سانپ کی طرح جنبش کرنا ✦ سانپ کا جھومنا ۔

زُلف کو رُخ سے اُٹھاؤ یہ بھی کوئی حُسن ہے
جب ہوا لگتی ہے بس اک سانپ سا لہرائے ہے (ناسخ)

(۲) صدمہ گزرنا ✦ رشک گزرنا ✦ افسوس آنا - ملولا آنا - تلملاہٹ ہونا - اضطراب ہونا ✦

سانپ سُونگھ جانا (ہ) فعل لازم :- سانپ کا ڈس جانا - سانپ کا کاٹ کھانا ۔

دل اُن کے سایۂ نخلِ مژہ میں اونگھ گیا ✦ نگہ کا سانپ مسافر کو آہ سونگھ گیا (نصیر)

شمیم کاکل پیچاں سے میں جو اونگھ گیا ✦ تو آپ کہنے لگے اس کو سانپ سونگھ گیا (انشا)

(۲) سانپ کا زہر چڑھ جانا - زہر کے مارے بیہوش ہو جانا ✦

سانپ تو نکل گیا مگر رستہ بُرا پڑا (ہ) کہاوت :- یعنی آفت سے تو بچ گئے مگر شگون بُرا ہُوا ✦

سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے - اپنے بل میں سیدھا جاتا ہے (ہ) کہاوت :- بُرا آدمی سب جگہ نٹ کھٹی کرتا ہے مگر گھر میں سیدھا رہتا ہے

سانپ کا بچہ سپولیا (ہ) کہاوت :- بُرے آدمی کی اولاد بھی بُری متفنی یا شریر کا بچہ بھی شریر ہی ہوتا ہے ✦

سانپ کا تماشا (ا) اسمِ مذکر :- وہ تماشا جو سپیرے پُونگی بجا کر سانپ کو خوش کر کے دکھاتے ہیں ۔

یہ کالے سانپ وہ گیسو ہیں جن کے ✦ تماشے میں ہوئے ہیں گنج زر خرچ (آتش)

سانپ کا کاٹا (ہ) صفت :- سانپ کا ڈسا ہُوا - مارِ گزیدہ - جیسے "سانپ کا کاٹا سوئے بچھو کا کاٹا روئے" ۔

سال

چھیڑ مت زلف کے مارے کو کہ دریا میں صنم
سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں بہا تیسرے دن (ناسخ)

سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے (ہ) کہاوت :- جو شخص موذی سے تکلیف اُٹھاتا ہے وہ ہمیشہ اُس کے ہمشکل دوسرے سے ڈرتا ہے - صدمہ رسیدہ کو ذرا سا صدمہ بھی ڈرا دیتا ہے - "دُودھ کا جلا چھاچھ کو پھُونک پھُونک کر پیتا ہے" ۔

چمن میں دیکھوں کیا سنبل کو ہوں اُس زلف کا ملا
مثل ہے سانپ کا کاٹا ہُوا رسّی سے ڈرتا ہے (ناسخ)

سمجھتے ہیں خیالِ زلف کو بھی زلف سودائی
ہمیں کاٹا ہے جب سے سانپ نے رسّی سے ڈرتے ہیں (ناسخ)

سانپ کا سر ہی کچلا کرتے ہیں (ہ) کہاوت :- موذی کو جیتا ہی نہیں چھوڑتے - شرانگیز کی شامت ہی آیا کرتی ہے ✦

سانپ کا مَن (ہ) اسمِ مذکر :- سانپ کا دل جس کی نسبت عوام الناس کا خیال ہے کہ وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا اور جس کے ہاتھ لگتا اُسے بادشاہ بنا دیتا ہے بلکہ تمام آفات - ضرر و نقصان وغیرہ سے بچا دیتا ہے - نہ آگ اُسے جلا سکتی ہے نہ پانی ڈبو سکتا ہے - مشہور ہے کہ جب سانپ نہایت خوش ہوتا ہے تو رات کے وقت اُسے مُنہ سے نکال کر جنگل میں رکھتا اور کوسوں اُس کی روشنی میں سیر کرتا پھرتا ہے - غرض یہ سب کہانیاں ہیں ۔

اسکو نہ سمجھ قرصِ قمر یہ شبِ ہجراں ✦ ہمسے ملی اک سانپ کا من ندیکر لکر (انشا)

تمہارا خالِ رُخ زلفوں میں جب اے سیمتن چمکا
تعجب ہے کہ دو مارِ سیہ میں ایک مَن چمکا (شوق)

وہ اندھا پڑا ہفت سو روشن ہُوا ✦ جواں اُس میں وہ سانپ کا مَن ہُوا (میر حسن)

سانپ کھلانا (ہ) فعلِ متعدی :- (۱) سانپ کو جادو یا منتر کے زور سے تسخیر کرنا - بہلانا - سانپ کو پھُسلانا - کسی کے سر پر منتر کے زور سے سانپ کی روح کو بلوانا ۔

زُلف کو شانہ صفت ہاتھ لگا مت معرُوف
سانپ کالا ہے یہ ہاں اس کو بہ تدبیر کھلا (معروف)

(۲) نافہم مغلوب الغضب مردم آزار آقا کی نوکری کرنا ✦

سانپ کے پاؤں پیٹ میں ہوتے ہیں (ا) کہاوت :- بدذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی - فتنہ انگیز کی باتیں پیٹ میں ہُوا کرتی ہیں ۔

اس لئے بھی قوی و توانا کا بہت حد تک دور دورا رہا۔ جب عقلِ انسانی نے ترقی کی اور شکار کے بجائے زراعت وسیلۂ معاش ٹھہرا، تو اجتماعی محنت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انفرادی طاقت و زور ہیچ ثابت ہوا، چنانچہ اب اسی طاقتور نے اپنی بہبودی اسی میں دیکھی کہ زیادہ سے زیادہ زمین پر قابض ہو جائے، اور اپنی سرداری کو قائم رکھے۔ جوں جوں نسلِ انسانی حیاتِ اجتماعی کی عادی ہوتی گئی، طاقتور کی سرداری بھی کمزور ہوتی گئی۔ زمین کا قبضہ اس کی سرداری کو زیادہ دیر قائم رکھنے میں ممد و معاون ثابت نہ ہوا۔ اب ضرورت تھی کہ کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے، اور وہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ کسی کمیاب دھات کو "معیارِ تبادلہ" قرار دے کر اس دھات پر قبضہ رکھا جاتا، کیونکہ پیداوار (commodity) پر تو قبضہ ہی نہیں ہو سکتا تھا، اگر ہو بھی سکتا تو دیرپا نہیں، یہاں سے وہ دور شروع ہوتا ہے جس کے حالات مختلف آثار و قرائن کی شکل میں آج ہمارے سامنے ہیں۔ دھات کو مستقل طور پر "معیارِ تبادلہ" کی حیثیت کب اور کیسے حاصل ہوئی، یہ ایک تاریخی سوال ہے، اور اس کے حل کے لئے ہمیں ابتدائی دور کی مذہبی کتب کی طرف رُخ کرنا ہوگا۔ یہ کتب ہی اپنے وقت کی بہترین تاریخ ہیں، کیونکہ عام تاریخوں کی طرح یہ محض حالات پر ہی بحث نہیں کرتیں بلکہ اپنے اپنے زمانہ کا قانون، جو معاشرت کا بڑی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے بھی پیش کرتی ہیں، ہندو مت کی ہی کتب کو لیجئے، اُن سے پتہ چلتا ہے کہ زراعت کے ابتدائی ارتقا کے دوران ہی میں خدائی پرستش کا چرچا ہو چکا تھا، اور انسان نے کسی نہ کسی طرح اپنے ہم جنس طاقتور و توانا کے رعب و وقار سے منہ موڑ کر، ایشور کی پرستش شروع کر دی تھی۔ دھات کا استعمال بھی تقریباً اسی دور سے شروع ہوتا ہے لیکن یہ بالکل عیاں ہے کہ ابھی تک دھات کو "معیارِ تبادلہ" کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی تھی، کیونکہ ہندو وقت کی ابتدائی کتب سرمایہ (زر و سیم) کو کسی خاص ایسی بین شکل میں پیش نہیں کرتیں، جیسے کہ بعد کے مذاہب کی کتب صریح و واضح طور پر بیان کرتی ہیں، بلکہ اس کے برعکس مشہور تقسیم فرائض اور جمہور کی چار بڑے گروہوں، برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر، میں تقسیم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُس وقت تک صرف محنت ہی تکمیلِ ضروریات کا واحد ذریعہ تھی، ایک گروہ نے ایک کام کر دیا اور دوسرے نے دوسرا۔ اس طرح سب کا گزر ہوتا رہا۔ یہی وہ زمانہ ہے جہاں سے جسمانی طاقت و توانائی پر مبنی سرداری کا دورِ انحطاط شروع ہوتا ہے۔ اُس زمانے کے چند سکے جو آج کل مختلف جگہوں کی کھدائی سے برآمد ہوئے ہیں بتاتے ہیں کہ اُن کی قدر و منزلت اقتصادی بنا پر نہیں تھی بلکہ اعتقادی وجہ تھی۔

یہ بڑی تانبے۔ اور لوہے کے ٹکڑوں پر کھدی ہوئی چند مورتیاں ہیں جن پر قیمت درج نہیں۔ ان کے صلے میں جو کچھ ملتا ہوگا وہ اُس محنت کی وجہ جو صناع نے اس پر صرف کی اور خریدنے والے نے اُس مورتی سے عقیدت کی وجہ سے ان ٹکڑوں پر کھدی ہوئی ہے انھیں خریدا، زر و سیم کے عوض نہیں بلکہ غلہ کھال یا ایسی ہی کوئی اور چیز دے کر۔ (تبت میں آج کل بھی یہ رواج عام پایا جاتا ہے، فصل کی کٹائی کے دوران میں صناع کئی قسم کی مورتیاں۔ لکڑی، پتھر مٹی، تانبے اور پیتل کے ٹکڑوں پر بنا کر لے آتے ہیں۔ جن کا معاوضہ نقد کے بجائے وزن کی شکل میں مقرر ہے۔ کسان وہ غلہ دے کر مورتیاں صناع سے تبرک کے طور پر لے لیتا ہے، آج کل اُن پر فصلی سنہ بھی درج ہوتا ہے) ان مورتیوں کی خرید و فروخت اتنی بڑھی کہ عام کا رجحان اسی طرف ہو گیا۔ اب طاقتور کو ایک اور موقع ہاتھ آیا۔ اُس نے دھات پر، جو ان دنوں بہت تھوڑی مقدار میں مہیا ہو سکتی تھی، لوٹ کھسوٹ سے قبضہ کر لیا۔ اور اُس پر اپنی مورتیاں کندہ کر کے اجناس اور جانوروں کے عوض اُن کی فروخت شروع کر دی۔ یہی خرید و فروخت انجام کار دھات کے مستقل "معیارِ تبادلہ" کی حیثیت پر منتج ہوئی۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے سکے مروج ہیں اُن پر بادشاہوں کے بت منقش ہیں، اور جو جمہوری نظام کے سکے ہیں اُن پر بھی کوئی نہ کوئی بت بنا ہوا ہے۔ اُن بتوں کے معنی یہ ہیں کہ یہ دھات اُن کی ملکیت ہے، جن کا بت اُس کی سطح پر موجود ہے، یہ اُسی ابتدائی، جبر و سطوت اور اظہارِ ملوکیت کے دستور کا اعادہ ہے، جو انسان نے سب سے پہلے اختیار کیا۔ ارتقاء کے ساتھ ساتھ انسان غیر فطری زندگی اختیار کرتا گیا، اعلیٰ و ادنیٰ کی تفریق بڑھتی گئی امیر و غریب کی پہچان ہونے لگی۔ حتیٰ کہ بعد کے مذاہب نے بھی سرمایہ اور سرمایہ دار کے متعلق کوئی نہ کوئی حکم کسی نہ کسی شکل میں پیش کیا۔ انسانیت بھی مذاہب کے عروج کے ساتھ ساتھ

لہ چین کے مشہور مورخ سی مانگ نے اپنی کتاب "Influence of Gold" میں لکھا ہے "انسانی حیات میں دھات کا اولین استعمال سورج پرستی سے شروع ہوا۔ دھوپ اور چاند کی ہم رنگ دھاتوں کو ان کے وجود کا حصہ سمجھ کر انسان نے ان کی بہم رسانی کو فعلِ احسن سمجھا اور تبرکاً حفاظت کے لئے اپنے پاس اور گھر میں رکھے۔"

ساں

انگشتیں ہیں اُس شانے کی کیوں زلف کے خم میں
ہوتے ہیں سدا سانپ کے تو پاؤں شکم میں

رکھتے ہیں پوشیدہ موذی اپنا قابو میں گریز
پیٹ میں سے پاؤں کب باہر نکالے مارتے

شمشیر تیری ماہیئے دریائے قہر ہے
چلنے کو اُس کے پیٹ میں ہیں ہتل ما پاؤں

سانپ کے سانپ پاؤں ہنا (ہ) کہاوت:- بُروں کی بُری صحبت موذی کا موذی ہی دوست۔ کند ہمجنس باہمجنس پرواز +

سانپ کی سی کینچلی جھاڑنا (ہ) فعل متعدی:- نکھرنا۔ رنگ نکالنا۔ صاف اور ستھرا بننا۔ پرپرزے نکالنا +

سانپ کی سی لہر (ہ) اسم مؤنث:- سانپ کے کاٹے کا سا پیچ و تاب۔ مارگزیدہ کی سی جنبش۔ سانپ کے کاٹے کا سا اثر۔ سانپ کے کاٹے کی سی ہڑک اور راہٹ ؎

سانپ کی سی لہر اک دل پر مرے پھر جاتی ہے
یاد آتی ہے جب اُس کی زلف بل کھائی ہوئی

سانپ کی لکیر (ہ) اسم مؤنث:- وہ نشان جو سانپ کے نکل جانے پر رہتا ہے۔ سانپ کی کینچلی کا نشان۔ سانپ کے پیٹ کا نشان جو چلتے وقت پڑتا ہے ؎

مانگ سب کہتے ہیں جسکو سانپ کی ہے وہ لکیر
کینچلی موباف ہے اور اُس کی چوٹی مار ہے

سانپ کے مُنہ میں (ہ) تابع فعل:- معرض ہلاکت میں خطرناک جگہ میں۔ جان جوکھوں میں ؎

بانصکر شکیں خیال زلف دلبر لے چلا + سانپ کے مُنہ میں مرا مجکو مقدر لے چلا (داغ)

سانپ کے منہ میں چھچھوندر نکلے تو اندھا اُگلے تو کوڑھی (ہ) کہاوت:- گئے ہے بنتی ہے چھوڑے ادھر کنواں اُدھر کھائی ہر طرح سے ضرر ہی ضرر +

سانپ کے نیچے کا بچھو (ہ) اسم مذکر:- (۱) موذی اور ظالم آدمی (۲) نہایت زہردار کژدم جس نے سانپ کے نیچے پرورش پائی ہو ؎

سانپ کالا ہے اگر وہ گیسوئے عنبر فشاں
سانپ کے نیچے کا بچھو زیر ابرو خال ہے

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے (ہ) کہاوت:- کام نکل آئے مگر ضرر نہ ہو یعنی سانپ تو مر جائے پر لاٹھی کو صدمہ نہ پہنچے +

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کرو (ہ) کہاوت:- موقع کھو کر اب پچھتایا کرو جو چیز قابو سے نکل گئی اب اُسکا ذکر کیا۔ فوت شدہ چیز پر افسوس بے فائدہ ہے +

سانپ نہیں جو مٹی چاٹ کر رہیں (ہ) کہاوت:- ہر شخص اپنی ہی خوراک کھا سکتا ہے اس میں صرفہ ناممکن ہے +

سانپ والا (ہ) اسم مذکر:- سپیرا۔ سانپ کا کھلاڑی ؎

تمہاری زلفوں سے ہمکو خطر نہیں ہرگز
کہ پاس رکھتے ہیں ہر وقت سانپ والے تم

سانپا (ہ) اسم مذکر (صحیح سیاپا) ہندی:- (۱) ماتم۔ سوگ۔ نوحہ۔ مُردے کا سوگ جو قوم یا خاندان میں ایک میعاد مقررہ تک رہتا ہے (۲) مراد بددُعا۔ کوسنا۔ (۳) گریہ وزاری۔ رونا پیٹنا۔ ماتم وشیون +

سانپا پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندی):- ماتم پڑنا۔ کُہرام مچنا۔ واویلا ہونا +

سانپا کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندی):- نوحہ کرنا۔ میت پر رونا +

سانپا لاہوری (ہ) صفت:- چونکہ لاہور کے کھتریوں میں مدت دراز تک مُردے کا ماتم رہتا ہے اس سبب سے بڑے ماتم یا سوگ کو لاہوری سانپے سے نسبت دیتے ہیں +

سانپن (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ناگن۔ مادہ مار۔ سانپ کی مادین + دومونہی سانپ چونکہ اس کی مادہ یا نر متحقق نہیں اس سبب سے سانپن ہی کہتے ہیں (۲) ایک لمبی بالوں کی لکیر یا بھونری جو بعض آدمیوں کی پشت اور گھوڑے کے کندھے کی جڑ میں ہوتی اور منحوس خیال کرتے ہیں لوگوں کا گمان ہے کہ جس عورت کے یا گھوڑے کے سانپن ہو اُسکا خاوند زندہ نہیں رہتا +

سانپوں (ہ) اسم مذکر:- سانپ کی جمع +

سانپوں کی سبھا میں بچھوؤں کی لپالپ (ہ) کہاوت:- بُروں کے بُرے ہی کام۔ موذیوں کی محفل میں تکلیف ہی کا چرچا

سانپے جانا (ہ) فعل لازم:- (ہندی) ماتم کے واسطے جانا۔ شریک ماتم ہونا۔ کنبہ کی عورتوں کا کنبہ کی میت میں میعاد مقررہ تک رونے پیٹنے جانا +

سانپے کی تیل (ہ) اسم مؤنث (ہندی۔ عوام کا):- وہ پوشاک یا لباس

اس مسئلہ کو قضاء و قدر سے متعلق مانکر اس سے مانوس ہوتی گئی، اور اس قدر ہوئی کہ پستی کا احساس ہی مٹ گیا۔ لیکن جب بھی کوئی شے حدِ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، اس کی خوبیاں مٹ جاتی ہیں اور برائیاں منظرِ عام پر آجاتی ہیں، یہی حال "سرمایہ" (سیم و زر) کا ہے۔ جب اس کی مقبولیت حد درجہ بڑھ گئی اخلاق و دیانت کا خون ہونے لگا۔ خود غرضی بڑھ گئی۔ بد دیانتی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا، تو یہ خیال پیدا ہوا کہ اِن تمام قباحتوں کی علت غائی کیا ہے۔ فکر و غور اور مشاہدات نے ثابت کیا کہ اِن تمام برائیوں کا بڑی حد تک ذمہ دار یہی سرمایہ ہے۔ فرض کیجئے اگر ایک کے پاس سونے چاندی کا انبار ہے اور دوسرا قدرتی ضروریات کے لئے محتاج تو یقیناً محتاج سرمایہ اسے اپنی ضروریات کو نبھانے کے لئے اس کا جمع کردہ سرمایہ چھیننے کی کوشش کرے گا۔ خواہ اُسے چوری ڈاکہ قتل۔ بد دیانتی یا کوئی اور ایسا ہی طریقہ کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔ اگر یہی تفاوت مٹ جائے تو یقیناً چور کو چوری۔ ڈاکو کو ڈاکا۔ چالاک کو بد دیانتی۔ زور آور کو قتل اور ضروریات شکم کے لئے زانیہ کو عصمت فروشی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس سرمایہ کے بغیر نظام چل سکتا ہے یا نہیں۔ یقیناً چل سکتا ہے، آج بھی سرمایہ کے اس مقبولانہ دور میں ہمارے نظام کا بیشتر حصہ زر و سیم کا محتاج نہیں، زراعت ہی کو لیجئے۔ مالک و مزارعہ کے تعلقات نقد و زر کے لین دین پر نہیں بلکہ محنت اور حاصل محنت کی تقسیم پر ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ زمیندار بے محنت کئے۔ سرمایہ دارانہ نظام کا طفیل دوسرے کی محنت پر عیش اُڑاتا ہے، اور مزارعہ اپنی محنت کے بل بوتے پر زندہ ہے۔ پنجاب کے دیہات میں آج کل بھی جولاہوں، بڑھیوں، لوہاروں۔ موچی اور نائیوں سے کسانوں نے ان کی مزدوری غلہ کی شکل میں مقرر کر رکھی ہے۔ غلہ کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کا اس مزدوری پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ موچی اور نائی سارا سال کسان کا کام کرتے رہتے ہیں اور فصل کے موقعے پر اپنا مقررہ غلہ لے لیتے ہیں۔ پنجاب کے ہر گاؤں میں ایک جولاہا آج بھی چار چھا گندم کے عوض چار ہاتھ کپڑا بن دیتا ہے۔ کشمیر میں یہ عام رواج ہے کہ سبزیوں کے موسم میں مالنیں سنگھاڑے اور دیگر سبزیاں لے کر گلیوں میں پھیری کرتی ہیں اور پیسوں عوض سودا قطعی نہیں بیچتیں۔ بلکہ خالص دھان اور چاول کے عوض فروخت کرتی ہیں۔ یہی دھان انھیں آئندہ کاشت میں بیج کا کام دیتے ہیں۔ راجپوتانہ میں بھی یہ رواج عام ہے۔ بازار میں بیٹھی ہوئی مالنیں سودا۔ گندم۔ مکی اور جو کے عوض ایسا ہی فروخت کرتی ہیں جیسے نقد کے عوض۔ غرض تمام تر مقبولیت کے باوجود سرمایہ (سیم و زر) اس نظام کو از سر مٹا نہیں سکا جس کی بنیاد "محنت کا معاوضہ محنت" پر ہے، دورِ حاضر میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ضروریات کی تکمیل کے لئے سونا چاندی یا کوئی اور دھاتی سکہ بہت کم کام آتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر ان کا نعم البدل نوٹ ہی استعمال ہوتا ہے۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا جس کی بذاتہ کوئی قیمت نہیں، معیارِ تبادلہ کی حیثیت سے کیسے استعمال ہوتا ہے؟ کیا امپیریل حکومتوں کے پاس اس قدر "ریزرو فنڈ" موجود ہے، جتنے کہ نوٹ رائج ہیں۔ نوٹوں کے مساوی "ریزرو" تو درکنار۔ انکا دس فیصدی بھی ریزرو نہیں۔ پھر یہ کیوں روپیہ کی مساوی حیثیت سے چل رہا ہے، اس لئے کہ اس کی پشت پر حکومت کا وقار ہے اور محض وقار، بلکہ "پرسٹیج"، سے ایک ناقص سرمایہ داری نظام کا نوٹ معیارِ تبادلہ کی حیثیت سے چل سکتا ہے تو کیا اُسی "پرسٹیج" سے "پرولیٹیریئٹ نوٹ" (Proletariat note) نہیں چل سکتا۔ جو معاوضہ میں سونا چاندی مہیا نہیں کرے گا، جو اکھٹی کرکے رکھی جا سکے، بلکہ ضروریاتِ روزمرہ کی اشیا محنت کے ذریعے بہم پہنچائے گا، چونکہ امپیریل نوٹ (constant) مستقل حیثیت رکھتا ہے اور چاندی سونے کی ایک مقررہ تعداد کو پیش کرتا ہے اس لئے اس کا جمع کرنا بھی مفید ہوسکتا ہے۔ لیکن "پرولیٹیریئٹ نوٹ" (In constant) غیر مستقل حیثیت کا ہوتا ہے، اور اس مقررہ عرصے کے گزر جانے کے بعد جس کے لئے کہ اس کا اجرا عمل میں آیا ہے بے قیمت ہو جاتا ہے، اور اس کے علاوہ وہ سونا چاندی نہیں بلکہ صرف جنس ہی مہیا کرسکتا ہے، اس لئے اس کا اکھٹا کرنا کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا، اور چالاک انسان دوسرے کے حقوق اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔ جرمنی اور روس کے "امپیریل کرنسی نوٹوں" کا جو حشر جنگِ عظیم کے بعد ہوا وہ آج ہمارے سامنے ہے ۱۰۰ اسم کا روسی روبل، اور ۱۰۰ مارک کا جرمنی نوٹ صرف چار چار آنے کو بکے، یہی نوٹ جنگِ عظیم سے پہلے، دنیا کی تمام مارکیٹوں میں ایک امتیازی درجہ رکھتے تھے، غرض اگر غور کیا جائے تو دنیا کی تمام برائیوں کا ۷۵ فیصدی ظہور اس سرمایہ کی وجہ سے عمل میں آتا ہے۔ اگر اسی دھاتی "معیار تبادلہ" کو اڑا کر تکمیلِ ضروریات کا ذریعہ محض محنت کو قرار دیا جائے تو دنیا میں بہت

سان

جو غریب عورت ایک دفعہ دام لگا کر بنا لیتی ہے اور ہر ایک تقریب بالخصوص ماتم میں جہاں بہت سی عورتیں جمع ہوتی ہیں اُسی کو پہن کر جاتی ہے تاکہ عزت میں بٹا نہ لگے۔ تہوار کی پوشاک۔ دکھانے کا لباس ✦

سانتھل (ہ) اسم مؤنث (ہندو): ۔ ران۔ زانو۔ جانگھ ✦

سانٹ یا سانٹھ (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) **گلجھٹی** ✦ گانٹھ۔ گرہ۔ عقدہ۔ اس طرح لگنے سے تاگا سٹا ہوا کہ معلوم نہ دے (۲) سازش۔ انسیٹ گٹھت باہم ملجانا۔ بندش (۳) دشمنی۔ عداوتِ باطنی جیسے "ان کے دل کی سانٹ نکلنی مشکل ہے" (۴) خرمن کوب۔ اناج گاہنے کا جوگی آلہ (۵) سنجوگ۔ ملاپ۔ اتفاق۔ ربط ضبط ✦

سانٹ یا سانٹھ لگانا (ہ) فعل متعدی: ۔ گرہ دینا۔ تاگا جوڑنا۔ تاگے کے دونوں سروں کو نے معلوم جوڑنا ✦

سانٹ یا سانٹھ لینا (ہ) فعل متعدی: ۔ ملا لینا۔ شریک کر لینا۔ یار بنا لینا۔ گانٹھ لینا۔ سازش کر لینا۔ باہم ساز کر لینا ✦

سانٹا (ہ) اسم مذکر: ۔ چابک۔ تازیانہ۔ چمڑے کا تسمہ بندھی ہوئی لکڑی جس سے بیل ہنکتے ہیں (۲) انکس۔ کچک۔ پینا۔ آر ✦

سانٹنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) ملانا۔ گانٹھنا۔ شریک کرنا۔ یار بنانا۔ دوست بنانا (۲) چپکانا۔ چسپاں کرنا۔ لئی یا گوند سے جوڑنا (۳) نتھی کرنا۔ منسلک کرنا۔ اُلجھانا (۴) گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔ تاگا جوڑنا ✦

سانجھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو): ۔ شام۔ مغرب۔ سورج ڈوبنے کا وقت۔ سندھیا۔ جھٹ پٹا ✦

سانجھ سویرے (ہ) اسم مؤنث: ۔ صبح شام ؎

سانجھ سویرے مل کر چڑیاں چوں چوں چوں چوں کرتی ہیں }
چوں چوں چوں چوں چوں چوں کیا وہ بیچوں بیچوں کرتی ہیں } (نظیر)

سانجھی (ہ) اسم مؤنث (ہندو عو): ۔ لڑکیوں کا ایک تہوار جو اسوج کے مہینے یعنی دسہرہ میں ہوتا ہے۔ اس میں گوبر کی مورتیں دیواروں پر بنا کر شام کو اُس کے آگے گیت گاتیں اور اس نام سے گھر گھر مانگتی پھرتی ہیں (۲) ایک فرضی دیوی ✦

سانچ (ہ) اسم مذکر (ہندو): ۔ (۱) سچ۔ صدق۔ ست۔ راستی (۲) صحیح۔ درست۔ بجا۔ ٹھیک ✦

سانچ کو آنچ نہیں یا سانچ کو کیا آنچ (ہ) کہاوت: ۔ سچ کو جوکھوں نہیں۔ ایمان کو ضرر نہیں۔ سچ ہمیشہ ترتا ہے ؎

جلنے سے شوقِ دل کے سبب بچ گیا خلیل }
وہ بات ہے کہ سانچ کو ہرگز نہیں ہے آنچ } (مصحفی)

یار سے کیوں دردِ دل نہیں کہتا }
سُنا نہیں ہے وہ تُو نے کہ سانچ کو کیا آنچ } (...)

سانچا (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) گنوار: ۔ سچا۔ صادق۔ راستگو (۲) قالب۔ دھات کی چیز یا کھیا نڈ وغیرہ کے کھلونے ڈھالنے کا اوزار ✦ ڈھانچا (۳) رحم۔ بچہ دان۔ کوکھ۔ دھرن ✦

سانچے (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) سانچا کی جمع (۲) لفظ سانچا کی وہ صورت جو حرفِ مغیّرہ کے آنے سے الف سے ی بدل کر آجاتی ہے اور اُس کے معنی وہی واحد کے لئے جاتے ہیں ✦

سانچے کی سچی (ہ) اسم مؤنث (بازاری): ۔ مرد کے نطفے کو ضایع نہونے دینے والی عورت۔ وہ عورت جسے پہلے ہی جماع میں ہر دفعہ حمل رہ جائے ✦

سانچے میں ڈھالنا (ہ) فعل متعدی: ۔ قالب میں ڈھال کر بنانا۔ خیراد اُتارنا۔ سڈول اور خوبصورت بنانا ✦ خوش ترکیب اور خوش قطع بنانا

فقط نقشہ نہیں خوب اُس کا عالم ہی نرالا ہے }
خدا نے اُس کو سر سے پاؤں تک سانچے میں ڈھالا ہے } (...)

تم ہی کہو کہ کہاں تھی یہ وضع یہ ترکیب }
ہمارے عشق نے سانچے میں تم کو ڈھال دیا } (...)

سانچے میں ڈھلنا (ہ) فعل لازم: ۔ قالب میں بنایا جانا۔ سرتاپا خوش ترکیب اور خوش وضع ہونا۔ تناسبِ اعضا اور نِک سُک سے درست ہونا۔ خوبصورت بننا۔ تراشیدہ ہونا۔ تراش خراش حاصل کرنا۔ موزون ہونا۔ خیراد چڑھنا ؎

تفاوت قامتِ یار اور قیامت میں ہے کیا مومن }
وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے } (مومن)

ناتراشیدہ ہے وہ اور یہ ہے سانچے میں ڈھلا }
شاخِ مرجاں اَور ہے دستِ حسیناں اَور ہے } (...)

ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا ✦ ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے (داغ)

سانچی (ہ) صفت (گنوار): ۔ راست۔ سچی۔ ٹھیک۔ درست۔ صحیح۔ واقعی جیسے "سانچی بات سعد اللہ کہے۔ سب کے من سے اُتر رہے" (کہاوت)

حد تک امن و سکون قائم ہو جائے گا، اور ایک نا قابل انسان کو محض اس وجہ سے وقار حاصل نہیں ہوگا، وہ کسی نہ کسی طرح دولت پر قابض ہے بلکہ علم اور محنت ہی کا دور دورہ ہوگا، اور انسان اپنی ذات اور خدا کے سوا کسی دوسرے انسان کا محتاج نہیں ہوگا۔ سرمایہ داری کا مکمل انہدام ہماری موجودہ مشکلات، بےچینی، بے کاری اور بے روزگاری کا واحد حل ہے،

دلِ محزوں

دلِ محزوں جسے کہتے ہیں، اک سنسان بستی ہے
یہ دُنیا ہے وہ دنیا، جس پہ ویرانی برستی ہے

سرور اس کا فغاں ہے اور نالہ اس کی مستی ہے
لہو پینا پلانا اس کا شغلِ مے پرستی ہے

اگر لیلیٰ کی ہے یہ ہاک تو مہنگی سے مہنگی ہے
جو ہے یہ جائدادِ قیس تو سستی سے سستی ہے

یہ سودا بھی عجب سودا ہے بازارِ محبت میں
کہ سب اجناسِ ارزاں میں یہی اک جنس مستی ہے

شرر افشانی، اخگر دامنی، اور آتش اندامی
دھواں اس کی بلندی اور شعلہ اس کی پستی ہے

بھڑکتا ہے ہوا سے، اور بجھ جاتا ہے پھونکوں سے
فنا انجام اس کا، یہ چراغِ راہ ہستی ہے

فنا اس کا قرار اور بے قراری ہے بقا اس کی
اسے بےچین رکھنا عین اس کی سرپرستی ہے

اسی کا درد ہمسایہ ہے، اور ہمدرد بیتابی
جنھیں ہر وقت جوشِ خودسری و خود پرستی ہے

تردد اور تفکر میں سدا حیران و سرگرداں
تغافل نیستی اس کی توجہ اس کی ہستی ہے

کبیدہ آرزوئیں اور مکدر حسرتیں اس کی
تمنا اس کی، ناکامی کا فقرہ اس پہ کستی ہے

ہے وسعت حرص اس کی، اور ہوس اس کی فراخی ہے
قناعت اس کی ناداری ہے، سیری تنگدستی ہے

حریم کلبۂ حزن و ندیمِ ذاتِ ناکامی
وہ اس کی آرزو ہے جو نکلنے کو ترستی ہے

ذرا لگ جائے ہلکا سا حرارت کا اگر جھونکا
جھما جھم بادلوں سے آگ پھر اس کے برستی ہے

اَنی برچھی کی، پَر تیروں کے اور ٹوٹے ہوئے نشتر
یہی دو چار چیزیں اس کی ساری گھر گرستی ہے

ابابیلوں کے گھر، زاغ و زغن کے آشیانوں سے
خزاں دیدہ چمن میں اس کے شادابی برستی ہے

عدم اس کا وجود اور ہے وجود اس کا عدم سلطان
یہ ایسی زندگی ہے، زندگی جس کو ترستی ہے

رضیہ سلطان ادیبہ
بھوپال

سان

سانحہ (ع) اسم مذکر:- واقعہ - وقوعہ - حادثہ - صدمہ - کسی بات مجاز اً خبر بد کا ظہور +

سانڈ (ہ) اسم مذکر- مرکب از (سیا - آنڈ - خصیہ) بدھیا کا نقیض - آنڈو - آنڈو الا خصیہ دار خصی کی ضد (۲) بجار - وہ بیل یا گھوڑا جسے بچے دلوانے کے واسطے رکھیں - نرگاؤ - اسپ نر (۳) وقف کیا ہوا بیل جسے کسی دیوتا کے نام پر آزاد کرتے ہیں اور وہ بے روک ٹوک پھرا کرتا ہے (۴) صفت:- فربہ جسیم ضخیم شحیم - موٹا تازہ - توانا + عموماً نفت آزاد بے نکرا - جیسے "رانڈ کا سانڈ" (۵) شہوت پرست - مست - سدھ نا + عیاش + اندیت +

سانڈا (ہ) اسم مذکر:- گود کی قسم کا ایک جانور جس کا تیل طلائے قضیب یا گٹھیا کے واسطے نکالا جاتا ہے - ظالم سانڈا +

سانڈنی (ہ) اسم مؤنث:- اونٹنی - ناقہ - جمازہ - قدمباز اور تیز رفتار سواری کی اونٹنی - یا اونٹ +

سانڈنی سوار (ہ) اسم مذکر:- ناقہ سوار - شتر سوار - وہ قاصد جو تیز رفتار اونٹنی یا اونٹ پر چڑھ کر خبر لے جائے - نامہ بر - پیغامبر +

سانڈیا (ہ) اسم مذکر:- (۱) بوتہ - اونٹ کا بچہ (۲) گوٹا بننے کا تر کرنے کا بیلن +

سانس (ہ) اسم مؤنث و مذکر:- (۱) نفس - دم - پھونک جیسے "جبتک سانس ہے تب تک آس ہے" (دوہا):-

تن کی تنگ سرائے میں تنک نہ پایو چین
سانس نقارہ کوچ کا باجت ہے دن رین +

(۲) دمہ - دمہ کا مرض (۳) درز - شگاف جیسے تختے میں سانس پڑنا وغیرہ (۴) بھاپ جیسے "دیگ کا سانس روکدو" (۵) چھے تک گنتے کے وقفہ کو بھی ایک سانس کہتے ہیں - اگرچہ اکثر شعرائے اردو نے اسے مؤنث باندھا ہے - مگر بول چال میں مذکر ہی سنا جاتا ہے - بلکہ جرأت نے بھی اس غزل میں جس کا قافیہ وصال بحال نہال اور ردیف ہوا ہے مذکر ہی باندھا ہے - چنانچہ ہم مطلع اور وہ شعر اس جگہ درج کرتے ہیں ؎

اُس کے جانے سے یہ ملال ہوا + ہجر ہی میں مرا وصال ہوا
درد دل سے جو دم لگا رکنے + سانس لینا مجھے محال ہوا } (جرأت)

سانس اَڑنا (ہ) فعل لازم:- دم رکنا - دم اٹکنا - سانس کا مشکل سے نکلنا - قریب بمرگ ہونا - دم واپسین لینا ؎

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد +
سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد } (؟)

سانس اُکھڑنا (ہ) فعل لازم:- دم اکھڑنا - سوء تنفس ہونا + دم کے تسلسل میں فرق آنا - دم نہ سمانا - سانس قابو میں نہ رہنا ؎

دم جاں بلب ہجر کا ٹوٹیگا نہ لے موت
بیمار کی یہ سانس نہیں ہے کہ اکھڑ جائے } (؟)

سانس اُلٹے لینا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو اُلٹے سانس لینا +

سانس بھرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) آہ بھرنا - ہائے کرنا - اوپر کا دم لینا - (۲) دم چڑھنا - ہانپنا - سانس پھولنا - ہونکنا - اونچے اونچے سانس لینا - تھک کر جلدی جلدی دم لینا (۳) اخیر سانس پورے کرنا - عمر کے چند بقیہ سانس لینا +

سانس پھولنا (ہ) فعل لازم:- دم چڑھنا - ہانپنا - سوء تنفس ہونا - جو جلدی جلدی چلنے یا اوپر چڑھنے خواہ بوجھ اٹھانے سے وقوع میں آئے + دمہ کا مرض ہونا +

سانس ٹوٹنا (ہ) فعل لازم:- دم ٹوٹنا - دم کے تسلسل میں فرق آنا +

سانس ٹھنڈی بھرنا یا - لینا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو ٹھنڈے سانس بھرنا ؎

ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس
بھری بھی ہم نے تو ہو کر پتنگ جل رہے بھری

سانس چڑھنا (ہ) فعل لازم:- دم پھولنا - ہونکنی لگنا + تھکنا - بے دم ہونا - معمول کے خلاف دم آنا +

سانس رُکنا (ہ) فعل لازم:- دم بند ہونا - گلا گھٹنا - ضیق النفس ہونا +

سانس کا روگ (ہ) اسم مذکر:- دمہ - ضیق النفس +

سانس کھینچنا (ہ) فعل متعدی:- دم روکنا - دم سادھنا - حبس نفس کرنا - حبس دم کرنا - دم چرانا +

سانس گہری بھرنا یا لینا (ہ) فعل متعدی:- دم سرد کھینچنا - دیر تک سانس لئے جانا - لمبا سانس لینا ؎

لی باد بہار نے پھریری + سانس اک بھری صبا نے گہری (انشا)
(گہرے سانس بھرنا زیادہ بولتے ہیں) +

سانس لینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دم بھرنا - سانس کھینچنا - نفس کشیدن کا ترجمہ ؎

درد دل سے جو دم لگا رکنے + سانس لینا مجھے محال ہوا (جرأت)

کامیاب ناکام

محمد خلیق ابراہیم لکھنوی

(۱)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محبت کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ بعض کہتے ہیں کہ ہوتی تو ہے مگر شاذ۔ میں جو پریم کہانی اس وقت بیان کر رہا ہوں اس میں محبت کامیاب بھی ہوئی اور بہت ہی جلد۔ یہ کامیابی غم و اندوہ میں بھی تبدیل ہوگئی، یہ ایک بھڑکتا ہوا شعلہ تھی جس سے کچھ عرصہ تک تو بجلی کی سی نرم رَو، ٹھنڈی اور صاف شفاف روشنی ظاہر ہوئی لیکن بہت جلد اس کی لطافت ختم ہوگئی اور تیز و تند ہوائیں بھڑکتے ہوئے لال لال شعلے کی گرمی نے دو معصوم دلوں کو پگھلا کر ان کی زندگیوں کو بھسم کر دیا۔

وہ ایک خوشگوار و دلفریب شام تھی۔ گرمیوں کی پُر فضا شام۔ ہندوستان کی گرمیاں ناقابلِ برداشت ہیں۔ مگر موسم گرما کی شامیں مستی پیدا کرنے والی فضا رکھتی ہیں۔ شانتی نکیتن کے بورڈنگ ہاؤس کے باہر لان (Lawns) پر وہ خوش نصیب طالبانِ علم لہلہاتے ہوئے سبزے اور بھینی بھینی خوشبوؤں میں معطر ہلکی ہوا کا لطف اٹھا رہے تھے جو شاعرِ اعظم حکیم ٹیگور سے اسباقِ فطرت کا درس لیتے تھے۔ قریب کی ایک بنچ پر جو چاروں طرف خوشنما پھولوں کی کیاریوں سے گھری ہوئی تھی۔ ایک حسین دوشیزہ نیم دراز اپنی سیاہ اور رقیق آنکھوں کو حکیم ٹیگور کی "عرضِ نغمہ"[1] پر جھکائے ہوئے تھی، اُس کے سڈول اور بھرے بھرے جسم کی دلفریبیاں باریک ساری سے پھوٹی پڑتی تھیں، وہ ایک اندازِ استغنا کے ساتھ "عرضِ نغمہ" کا مطالعہ کر رہی تھی، اُسے شانتی نکیتن میں آئے چند ہی روز ہوئے تھے، جمیلی شانتی نکیتن کا ہونہار طالب علم جو آج ہی چھٹیوں سے واپس آرہا تھا ٹہلتا ہوا ادھر نکل آیا اور بنچ کے ایک کونے پر بیٹھ گیا۔ اندرا کی محویت میں خلل پڑ گیا، دو معصوم شرارت آب آنکھیں اُٹھیں۔ لبوں پر ایک شوخ تبسم کھیل گیا۔ جمیلی سے آنکھیں چار ہوئیں۔ دونوں کے سینوں میں دفعتاً ایک ہنگامہ خیز ہلچل مچ گئی۔ جس طرح سُورج کی کرن اُس کو اپنے میں جذب کر لیتی ہے، اُسی طرح دونوں کے دل ایک دوسرے میں پیوست ہوگئے، جذباتِ محبت دلوں میں اس طرح اُبھرنے لگے جس طرح کسی گہرے چشمے سے پانی اُبلتا ہے، دونوں کی دوستی بہت سے خوبصورت و حسین لڑکوں اور لڑکیوں سے تھی مگر اس وقت نظروں کے ملاپ نے دونوں کو ایک بالکل نیا تجربہ کرایا، بالکل نئی قسم کی حسیات اور احساسات اُبھر آئے، بیک نظر عاشق ہونا سُنتے آئے تھے لیکن یقین نہ تھا، اب عملی تصدیق ہوگئی،

دونوں کا بات چیت کرنے کو جی چاہ رہا تھا، اندرا اپنی نسوانیت اور حیا کی وجہ سے بات کرنے میں سبقت نہ کر سکی۔ جمیلی مرد ہونے کی وجہ سے

---

[1] ٹیگور کی اصل کتاب کا نام گیتان جلی ہے، نیاز فتحپوری نے اس کا اردو ترجمہ عرضِ نغمہ کے نام سے کیا ہے۔ خ

(۴) کسی طرف کی ہوا کھینچنا یا بھاپ چھوڑنا +

سانس نہ لینا (ہ) فعل متعدی :- جلد مرجانا - دم تک نہ نکالنا +

سانس نہ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- دم نہ مارنا - اُف نہ کرنا - خاموش رہنا - چُپ سادھنا +

سانسا (ہ) اسم مذکر :- (۱) فکر - اندیشہ - خدشہ - سوچ - بچار - چنتا - تردد - تشویش ؎

مرگئے وم کب تلک رہیں + بارے جی کے ساتھ سب سانسے گئے (میر)

"جب ہاتھ لیا کانسا تو روٹی کا کیا سانسا" (۲) ڈر - خوف - دہشت - ہول - ہیبت - دغدغہ - خطرہ +

سانسا چڑھنا (ہ) فعل لازم :- فکر دامنگیر ہونا - تردد پیش آنا - جیسے "جہاں بیٹی جوان ہوئی اور ماں باپ کو سانسا چڑھا" +

سانسا کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- فکر کرنا - اندیشہ کرنا - چنتا کرنا ؎

سمن سانسا مت کرو سر پر ہے سائیں
جو کچھ لکھا للاٹ ہیں بھیجیں گے یا نہیں } (سمن)

سانٹ (ہ) اسم مؤنث :- شاخ - ساق - ٹہنی جیسے "علیسی کی سانٹ" +

سانگ (ہ) اسم مذکر :- برچھی - سیلا - بھالا - نیزہ - انکس - کجک - آر +

سانکل (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- زنجیر - توڑا - کنڈی +

سانگ یا **سوانگ** (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھیل تماشا (۲) بہروپ - روپ بھرنا - نقل بنانا - بھیس بدلنا (۳) جھانکی - نظارہ (۴) راس لیلا - کریڑا بلاس - ناچ (۵) بھگل - فریب - شعبدہ - دھوکا (۶) کرتوت - کرتب + (۷) مضحکہ - تمسخر - ٹھٹھا - مزاح ؎

گو دین کی صورت ہے پہ سیرت نہیں اُس کی
یہ دین ہے یا دین کا ہے سانگ بتاؤ } (؟)

سانگ بنانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) روپ بھرنا - نقل کرنا - مسخرہ بنانا + رسوا کرنا - ہنسی اُڑانا +

سانگ بننا (ہ) فعل لازم :- (۱) روپ بھرنا - نقل کرنا (۲) تماشا بننا - مسخرہ بننا (۳) سوانگ تیار ہونا - کوئی روپ بھرا جانا +

سانگ بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) روپ بھرنا - نقل بنانا (۲) بھگل گانٹھنا - فریب بنانا - دھوکا دینا +

سانگ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تماشا کرنا - کھیل کرنا (۲) بکھیڑا پھیلانا - جھگڑا مچانا - جیسے "یہ کیا سانگ کر رکھا ہے" (۳) روپ بھرنا -

(۴) مسخراپن کرنا (۵) پاکھنڈ پھیلانا - راگ لانا - بھگل گانٹھنا ؎

کیا ستم ہے یہ کہا اس نے مجھے سُن کے مریض
لاکھ تم سانگ کرو ہم نہیں دم میں ہیں آنیوالے } (؟)

سانگ لانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پاکھنڈ پھیلانا - بھگل گانٹھنا - فیلسوف یا مکر کرنا - ڈھونگ مچانا - شعبدہ دکھانا - فیل لانا - جھگڑا نکالنا - راگ لانا ؎

وہ پردہ نشیں تو نہ دیگا دکھائی + کوئی سانگ جب تک نہ لاوینگے دیر (جرأت)

(۲) روپ بھرنا - مختلف صورتیں دکھانا ؎

اشتیاقِ رُخ و گیسو میں ترے دل میرا + سانگ لایا کئی آئینہ بنا شانہ ہوا (ناطق)

در تک آوے وہ کسی صورت تماشا دیکھنے
اپنی خاطر جا کے کیا کیا سانگ واں لاتا ہوں میں } (؟)

سانگ مچانا (ہ) فعل متعدی :- کھیل کرنا - تماشا کرنا - مسخراپن پھیلانا +

سانگ آملے (ہ) اسم مذکر (دلال) :- ایک آنہ - گنڈا +

سانگر (ہ) اسم مذکر :- جنڈ کی پھلی جسے ہندو لوگ اچار وغیرہ ڈالنے کے کام میں لاتے ہیں - بادی کے حق میں نہایت مفید ہے +

سان گمان (ہ) اسم مذکر (عو) :- وہم و خیال +

سانگی یا **سوانگی** (ہ) اسم مذکر :- سوانگ بھرنے والا + بہروپیا + تماشا گر + کھلاڑی - بھانڈ - نقال +

سانگلی (ہ) اسم مؤنث :- گاڑی کے آگے کا وہ حصہ جس کے دونوں طرف لکڑیاں باندھکر جالی سی بُن دیتے ہیں تاکہ اسباب وغیرہ نہ گرنے پائے ۔ پاجی کا نقیض + گاڑی بان کے بیٹھنے کی جگہ - گاڑی کا جُوا +

سانن (ہ) اسم مؤنث :- سانی قوم کی عورت - سانی کی جورو - ترکاری بونے کا کام کرنے والی عورت +

ساننا فعل متعدی :- مانڈنا - گوندھنا - مسلنا - سوندھنا - ملنا - گارا کرنا - جیسے "آٹا ساننا" (۲) لینا - بھرنا - لتھنا - آغشتہ کرنا - آلودہ کرنا - جیسے "ہاتھ سان لئے" (۳) ملوث کرنا - تہمت لگانا - شریکِ حال کرنا - جیسے "اُسے بھی اپنے ساتھ سان لیا" (۴) پھانسنا - مبتلا کرنا - لپٹینا + شریکِ جرم کرنا + رنگنا - (۵) داغ لگانا - کلنک لگانا - حرف لانا +

سانوٹا (ہ) صفت :- سترا - ہوشیار - ہوش حواس سے درست - حاضر طبع - چوکس چوکنا + لیس - مستعد - تیار - آمادہ - موجود + مقابل - سامنے - سنمکھ +

سانوٹا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) ہوشیار اور چوکس ہو جانا + آمادہ و مستعد ہو جانا

جرأت کرگیا۔ اُس نے پوچھا: آپ نورِ نغمہ پڑھ رہی تھیں شاید؟

اندرا۔ جی ہاں، بہت عمدہ کتاب ہے، مجھے بیحد پسند ہے۔

جمیلی: جی ہاں، یہ ہے ہی پسند کئے جانے کے قابل (ذرا رُک کر) آپ کا غالبًا نیا داخلہ ہوا ہے؟

اندرا۔ جی ہاں، کوئی چھ سات روز ہوئے۔

جمیلی: جبھی آپ کو آج پہلی بار دیکھا۔ میں چھٹی لے کر گھر گیا ہوا تھا۔ (تھوڑی دیر کے بعد)۔ اچھا، اپنا تعارف تو کرائیے۔

اندرا۔ میں الہ آباد کی رہنے والی ہوں۔ میرے والد بہت بڑے تاجر تھے۔ تین ماہ ہوئے وہ دس لاکھ کی جائداد میرے نام چھوڑ کر اس دُنیا سے سدھار گئے (اُس کی آنکھیں نمناک ہوگئیں) میری والدہ کا میری شیر خوارگی کے زمانے ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔ میرے بہت دور دراز کے چند عزیز ہیں۔ مگر اُن سے اور والد سے جانے کس بات پر ہمیشہ لڑائی رہی۔

جمیلی: تو اب آپ تعلیم حاصل کرنے کے لئے شانتی نکیتن آگئیں؟

اندرا۔ جی ہاں، میرے والد کو میری تعلیم کا بڑا خیال تھا، پارسال جب میں نے ایف لے کیا تو اُن کا ارادہ شانتی نکیتن بھیجدینے کا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ بہرحال میں نے اُن کی خواہش پوری کردی۔

جمیلی: بہت اچھا کیا آپ نے، شانتی نکیتن واقعی شانتی نکیتن ہے، اس طرز کی درسگاہ ہندوستان تو کیا دُنیا میں شاید ہی ملے۔

اندرا۔ جی ہاں، مگر اپنا تو تعارف کرائیے۔

جمیلی: مجھے جمیلی کہتے ہیں۔ مجھے یہاں دو سال ہوگئے۔ میں ڈاکٹر جعفری ڈی مالٹ کا لڑکا ہوں۔

اندرا۔ ڈاکٹر جعفری مشہور کانگریسی لیڈر؟

جمیلی۔ جی ہاں۔

اندرا۔ آپ کی تعریف بھی میں یہاں بہت سُن چکی ہوں، بڑی خوش قسمتی ہے جو آپ سے ملاقات ہوئی۔

جمیلی: خوش قسمتی تو میری ہے جو آپ جیسی خوبصورت و پاک سیرت دوشیزہ کی دوستی نصیب ہوئی۔ (اندرا کے چہرہ پر سُرخی دوڑ گئی)

اندرا۔ (شرما کر)۔ یہ آپ کا حُسنِ ظن ہے ورنہ میں اس قابل کہاں؟

جمیلی: غضب کرتی ہیں آپ، آپ اس قابل نہ ہوں گی تو اور کون ہوگا۔ (اندرا نے شرما کر نظریں نیچی کرلیں۔)

اندرا۔ آپ کو زیادہ شغف کس مضمون سے ہے؟

جمیلی: شاعری سے۔ گو خود شاعر نہیں ہوں، ہاں یہ فخر ضرور ہے کہ شعر کے مطالب صحیح طور پر سمجھ سکتا ہوں۔ مجھے ہومر، خیام اور میرحسن بہت پسند ہیں، کالج میں میں نے لیرک شاعری "بطور اختیاری مضمون لئے ہوئے تھا۔ کچھ روز میں کلاسیکل شاعری کا بھی مطالعہ کیا۔

اندرا۔ ہومر اور خیام کے کیساتھ میرحسن کا نام لینا آپ کے فطری ذوق پر دال ہے۔ مجھے میرحسن، انیس سے زیادہ پسند ہے۔ اُس کی ایک مثنوی ہزاروں دیوانوں پر بھاری ہے، اُس کی مثنوی کے کئی اشعار ہومر سے ٹکر کھاتے ہیں مثلًا شاہزادہ کے ہوش آنے پر پری کا کہنا ؎

ابھی تک تو میرا تھا تیرا نہیں　　پر اب گھر یہ تیرا ہے میرا نہیں

تعریف سے مستغنی ہے۔ لوگ انیس و دبیر کے آگے میرحسن کو کچھ نہیں سمجھتے۔ اکثریت کے ذوق کے خلاف کوئی بات زبان سے نکالنا بڑی جرأت کا کام ہے، آپ نے بڑی جرأت وہمت سے کام لیا جو ہومر کے ساتھ میرحسن کا نام لیا۔

جمیلی: بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا اور میرا ذوق اتنا یکساں ہے؟

اندرا۔ مجھے بھی بیحد مسرت ہوئی کہ آپ کو شاعری سے اس قدر دلچسپی ہے یہاں چھ سات روز میں مجھے کوئی اپنا ہمخیال دوست نہ ملا۔ اب آپ سے بڑی پُرلطف صحبتیں رہا کریں گی۔

جمیلی: مجھے بھی یہاں آپ کا ایسا صحیح ذوق رکھنے والا کوئی شخص نہ ملا۔ دو سال کے بعد آج آپ جیسی صحیح و بلند ذوق رکھنے والی خاتون سے ملاقات ہوئی۔ اب شانتی نکیتن میں بقیہ زندگی بڑی پُرلطف گزرے گی۔

اندرا۔ صوفیانہ شاعری کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

جمیلی۔ لاحول ولا قوۃ

اندرا۔ یہی معلوم کرنے کو تو پوچھا تھا، مجھے بھی اس ہرزہ گوئی سے سخت نفرت ہے۔ جگر مرادآبادی کا کلام شروع سے آخر تک بہترین ہوتا، اگر وہ صرف اس طرح کے اشعار کہتے ؎

ہنسی پھر اُڑنے لگی عشق کے فسانے کی
نقاب اُٹھاؤ بدل دو فضا زمانے کی

سامنے ہو جانا - مقابلہ کو کھڑا ہو جانا (۲) سنبھل جانا +

سانولا یا سانورا (ہ) صفت :- (۱) سیام برن - ملیح - سبزہ رنگ + نمکین - سیاہی مائل ؎

دھوپ میں کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پہ اگر + گورا گورا جسم نازک سانولا ہو جائیگا (ناسخ)

(۲) کرشن جی کا لقب - سیام - سانوریا جیسے (گیت) :-

”سانورے نے موکو گاری دی ہیں تو پنیا بھرن نا جاؤں“

سانولا رنگ (ہ) اسم مذکر :- سیاہی لئے ہوئے رنگ - ملیح رنگ - گندمی رنگ - سبزہ رنگ +

سانولا سلونا (ہ) صفت :- (۱) نمک والا - سانولا - نمکین - حسین - گندمی رنگ والا - سبزہ رنگ - ملیح - خوش رنگ - گبھرو ؎

گو حسن پہ ہیں نازاں سرو یہ گورے چٹے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا +

(۲) فالسہ - پالسہ - پھالسہ - جموآ (اس معنی میں خاص دہلی کے میوہ فروشوں کا ایجاد ہے جو اکثر اپنی چیز کو تشبیہ سے فروخت کیا کرتے ہیں - جیسے ”سانولے سلونے ہیں شربت کو“ (یعنے شربت کرنے کے واسطے فالسے لے لو) +

سانولا ہو جانا یا سانولا جانا (ہ) فعل لازم :- کالا پڑ جانا - تیرگی چھا جانا ؎

تو وہ خورشید قیامت ہے کہ تیرے سامنے
گورا گورا چاند کا منہ سانولا ہو جائیگا

سانولیا (ہ) اسم مذکر :- کرشن جی کا لقب جو ناگ کی پھنکار سے کالے پڑ گئے تھے - (ٹھمری) :- یار سانولیا تیں تو من لینو رے +

سانولی صورت (ہ) صفت :- ملیح صورت - نمکین صورت + گندمی رنگ - سبزہ رنگ + کالی صورت ؎

او قیس تیری لیلی ہے وہ سانولی صورت
ہے روبرو اُس شمع کے دیوٹ کے برابر

توری سانوری صورت مورے من ہی نہ بھاوے
چلو چلو کانہ جوبن رس لینو رے سانوریا تیں تو من لینو رے

سان نہ گمان (ف) تابع فعل :- خبر نہ اثر - وہم نہ گمان - پتا نہ نشان + ناگاہ - اچانک - دفعتہ - حالت بیخبری میں - یکایک +

سانی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کٹی بھس کھل ملا ہوا چارہ جو گائے بھینس کو زیادہ دودھ کی خاطر کھلاتے ہیں (۲) اسم مذکر :- زمینداروں کی ایک قوم + کشتکار + کشاورز + مالی کھیتی باڑی اور باغ کا کام کرنیوالا +

ساؤ (ہ) صفت (ہندو) :- (۱) امین - غریب - مسکین + نرم دل + بُردبار - متحمل مزاج + سیدھا - سپوت - بھلامانس (۲) اسم مذکر :- برات والے لوگ جو دولھا کے ساتھ آئیں (۳) بھائی بند - قرابتی - رشتہ دار - ناتہ دار - گوتی - ہمدھیانے والے +

ساؤدھان (ہ) اسم مذکر :- چوکس - ہوشیار - مُستعد - خبردار - بچیت + سرگرم - مستعد - آمادہ - تیار - لیس - متوجہ +

ساؤدھانی (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- چوکسی - خبرداری - سُچیتی - ہوشیاری - مُستعدی - دور اندیشی +

ساوڑ یا سوڑ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- زچہ خانے کی چھوت - سُوتک - نفاس - زچہ خانہ کی ناپاکی - آلودگیٔ زچہ خانہ + وضع حمل کی ناپاکی +

ساون (ہ) اسم مذکر :- ہندی قمری چوتھا مہینا - برسات کا دوسرا مہینا - ۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک کا زمانہ جیسے ”برسے ساون ہوں پانچ کے باون“

کیا ہی باندھی ہے تری چشم نے اشکوں کی جھڑی
کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا

ساون بھادوں (ہ) اسم مذکر :- (۱) برسات کا پہلا اور دوسرا مہینا جس میں بارش کی کثرت رہتی ہے ؎

بادہ کشی کے سکھلاتے ہیں کیا ہی قرینے ساون بھادوں
کیفیت کے ہم نے جو دیکھا دو ہیں مہینے ساون بھادوں

(۲) دھوپ بھی اور بارش بھی جیسے ہندو گیدڑوں کی شادی اور مسلمان بیغبر کی سواری کہتے ہیں + (۳) وہ مکان جس میں چاروں طرف باریک باریک جالیاں لگی ہوئی ہوں اور اُس میں نظر کے ٹکرانے سے بارش کی سی کیفیت نظر پڑے + (۴) ایک قسم کی آتشبازی +

ساون بھادوں کا ملنا (ہ) فعل لازم :- ساون کے مہینے کا تمام ہو کر بھادوں کا بارش کے ساتھ شروع ہونا + (چونکہ اس روز اکثر بارش ضرور ہوتی ہے اسلئے اُس بارش کو ملنے کی علامت خیال کرتے ہیں کیونکہ ہندوؤں اور گنواروں کی عورتوں میں دستور ہے کہ وہ جب کسی پردیسی سے ملتی یا بچھڑتی ہیں تو اُس وقت بل کر روتی بھی ہیں ؎

قفس کے سامنے بجلی کچھ اس طرح چمکی — نظر میں پھر گئی تصویر آشیانے کی
یہ نشہ بھی کیا نشہ ہے کہتے ہیں جسے حُسن — جب دیکھیے اک نیند سی آنکھوں میں بھری ہے

لیکن اس طرز کے اشعار نے تو

مجھے تلاش کرا کے بے خودیٔ شوقِ وجود — پہنچ کے منزلِ مقصد پہ کھو گیا ہوں میں
تو سامنے ہے پھر بھی بتلا کہ تو کہاں ہے — کس طرح تجھکو دیکھوں نظارہ درمیاں ہے
ٹھہر لے دلِ دردمندِ محبت — تصور کسی کا پریشان ہو گا

اُن کے کلام میں بھی خرافات کا ایک حصہ شامل کر دیا ہے۔

جمیلی :- ماشاء اللہ آپ کی نظر بہت وسیع ہے۔ اور کیوں نہ ہو، بھلا ہوگر اور خیام کے پسند کرنے والے کی نگاہ میں ان خرافات کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے؟ آپ کا مجھ سے پوچھنا ہی بیکار تھا کہ میں صوفیانہ شاعری کو کیا سمجھتا ہوں۔

اندرا :- بعض لوگ صوفیانہ شاعری کی طرفداری میں بڑے غلو سے کام لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کا عندیہ معلوم کروں۔

جمیلی : بہت اچھا کیا آپ نے۔

(۴)

اسی طرح پانچ چھ مہینے گزر گئے۔ دونوں میں روزانہ دلچسپ علمی ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں۔ مگر اپنے دل کی بات ظاہر کرنے کی ابھی تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی تھی۔ شانتی نکیتن میں عنقریب طالب علموں کی طرف سے حکیم ٹیگور کا ایک عاشقانہ سوشل ڈرامہ دکھایا جانے والا تھا، اس میں ہیرو اور ہیروئن کے پارٹ جمیلی اور اندرا کو دیے گئے۔ ریہرسل شروع ہوئے، دونوں کے جذباتِ محبت اور زیادہ اُبھر آئے۔ خاص ڈرامہ دکھانے کی رات آئی۔ ڈرامہ دکھایا گیا۔ حکیم ٹیگور نے بیحد پسند کیا۔ جمیلی اور اندرا کا پارٹ بالکل فطری رہا۔ اور کیوں نہ رہتا۔ دونوں کے دل ایک دوسرے کی حقیقی محبت میں سرشار تھے، شانتی نکیتن کی طرف سے دونوں کو انعام میں تمغے ملے۔ تین بجے ڈرامہ ختم ہوا۔ جمیلی اور اندرا دونوں کے جذبات بیحد اُبھر آئے تھے۔ دونوں کے دل بھرے ہوئے تھے اس خوف سے کہ کہیں دلوں کے یہ طوفان اک دم پھوٹ نہ پڑیں دونوں فوراً اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ بقیہ رات میں کسی کو نیند نہ آئی۔ ڈرامہ کے پریمی مناظر دماغ میں چکر لگاتے رہے۔ جذباتِ محبت کا اثر زور و شور سے دل و دماغ پر چھا گیا۔ پچھلے کو تھوڑی سی بارش ہوئی۔ صبح آسمان بالکل صاف ہو گیا۔ تڑکے اُٹھ کر جمیلی نہایا اور اندرا کے کمرہ کی طرف روانہ ہوا۔ فضا بیحد خوشگوار تھی۔ ہلکی ہلکی صباحی ہوا پھولوں کی خوشبوؤں میں بسی ہوئی دماغوں کو تازگی اور دلوں کو فرحت بخش رہی تھی۔ ہرے ہرے بھرے پودوں پر برستے ہوئے پانی کی بوندیں آبدار موتیوں کی طرح چمک رہی تھیں۔ اندرا اپنے بازو پر سر رکھے کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی باہر لہلہاتے ہوئے سبزے پر پانی کی ننھی ننھی بوندوں کے خوشگوار منظر کا لطف اُٹھا رہی تھی، اس کا چہرہ گوناگوں کیفیات کا حامل تھا۔ جمیلی جا کے اُس کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُس نے جمیلی پر ایک نگاہِ غلط انداز ڈال کر آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر اپنی نظریں جمیلی پر گاڑ دیں جمیلی نے اُس کی آنکھوں میں موتی جیسا ایک آنسو جھلکتا ہوا دیکھا وہ اس منظر کی تاب نہ لا سکا۔ بے اختیارانہ وہ اندرا کے سامنے دو زانو ہو گیا۔ اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پے در پے بوسے لینے لگا۔

جمیلی (بھرائی ہوئی آواز میں) اندرا۔ میں تم سے پریم کرتا ہوں۔ (اس دفعتاً اظہارِ محبت نے اندرا کو ایک وقفہ کے لیے خوشی سے سرشار کر کے بالکل بے حِس کر دیا)

جمیلی :- بولو، اندرا بولو — میں تم سے پریم کرتا ہوں — تم کیوں نہیں بولتیں؟

اندرا نے اب جمیلی کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اُسے اپنے پاس ایک صوفہ پر بٹھا لیا۔ اپنی مرمریں باہیں اُس کی گردن میں حمائل کر دیں۔ ایک آنسو اب بھی اُس کی آنکھوں میں جھلک رہا تھا — مگر محبت اور پریم کا مقدس مسرت انگیز آنسو۔

اندرا۔ جمیلی پیارے! تمہارا حُسن پہلی ہی نظر میں اپنا کام کر گیا تھا، اُسی روز سے میرے دیدہ و دل میرے نہیں بلکہ تمہارے ہو گئے ہیں۔ شرم و حیا نے میری زبان کھلنے نہ دی۔ مگر میں اس کی آرزومند ہی تھی کہ کسی طرح ظاہر داری کا یہ حجاب ہمارے درمیان سے اُٹھ جائے۔

جمیلی :- اندرا پیاری! مجھے پورا یقین تھا کہ میرا پریم یکطرفہ نہیں ہے۔ (آسمان کی طرف سر اُٹھا کر) اے اللہ، میں کتنا خوش قسمت ہوں۔

اُس نے اندرا کی کمر میں اپنے قوی بازو حمائل کر دیے اور اُسے اپنے آغوش میں کھینچ لیا۔ اندرا نے بھی اپنے جسم کا تمام تر بوجھ جمیلی پر ڈال دیا۔ وہ نرم و نازک پنکھڑیوں والی نیم شگفتہ گلاب کی سی کلیاں ایک دوسرے

پھوٹتے ہیں فوارۂ مژگان روز و شب ان آنکھوں سے
یوں نہ برستے بھیجے ہو نگے رل کے کسی نے ساون بھادروں

ساون کے اندھے کو ہرا سوجھے (ہ) کہاوت:- یعنی اگر کوئی دولتمند غریب و مفلس ہو جائے تو امیری کی بُو جب بھی اُس کے دماغ سے نہیں جاتی۔ غریبی میں امیری کے زمانے کا حوصلہ نہیں جاتا رہتا +

ساون کی جھڑی (ہ) اسم مؤنث:- ساون کی وہ بارش جو کئی کئی روز تک برابر رہتی ہے۔ بارش کی بھرمار +

ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے (ہ) کہاوت:- ہر حال میں یکساں ہمیشہ ایک ڈھنگ پر رہنا ؎

جوں سرو ہم اس باغ میں کرتے ہیں معاش
ساون نہ ہرے ہیں اور نہ بھادوں سوکھے

ساون کے گیت (ہ) اسم مذکر:- برسات کے گیت +

ساونت (ہ) صفت۔ اسم مذکر (ہندو):- سورما۔ دلیر۔ دلاور۔ بہادر۔ شجاع۔ جوانمرد۔ جودھا۔ بیر ؎

ایک ایک سے دبتا نہیں اڑتے ہیں برابر
آنکھ اُس کی ہے ساونت تو دل میرا جری ہے

ساونی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) فصل خریف۔ برس کے پہلے چھے مہینے جن میں جوار۔ باجرا۔ مونگ۔ موٹھ۔ اُرد۔ مکئی۔ دھان۔ تل۔ کنگنی وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں (۲) ساون کے مہینے کا بدر۔ ساون کی پورنماشی (۳) وہ مٹھائی آم ترکاریاں اور میوہ وغیرہ جو ساون کے مہینے میں جھولے کے سامان کے ساتھ دولہا کے گھر سے دُلہن والوں کے ہاں بھیجیں۔ سندھارا (۴) ایک پھول کا نام جو ساون کے مہینے میں کھلتا ہے ؎

جب دوپٹا سُرخ رنگواتا ہے ساون میں وہ شوخ
ساونی پر اوس پڑ جاتی ہے ہر برسات میں

ساہ (ہ) اسم مذکر:- (۱) تاجر۔ سوداگر۔ بیوپاری۔ بنجارہ۔ بنج بیوپار کرنے والا۔ جیسے "ساہ کے سولے کمبخت کے دولے" (۲) مہاجن۔ سیٹھ۔ لین دین کرنے والا۔ ساہوکار۔ بینکر۔ کوٹھی وال جیسے "بنئے کا ساہ بھر بھونجا" ؎ ساہوں کی عاشقی میں دوالے نکل گئے + جم ہو گیا فقیر پیالا اُٹھا لیا (بحر) (۳) بنیا۔ بقال۔ مودھی + دوکاندار (۴) صرّاف + ہُنڈی والا (۵) مالدار۔ دولتمند (۶) ذی عزت۔ مُعزز۔ عزت دار (۷) بھلا آدمی بھلا مانس

شریف (۸) عزت کا خطاب یا لقب جو مہاجنوں یا بنیوں کو دیا جاتا ہے (۹) صفت:- کھرا۔ دیانت دار۔ امانت دار۔ چور کا نقیض +

ساہ پن یا ساہوپن (ہ) اسم مذکر:- سوداگری۔ اعتبار۔ کھراپن + بھلمنسائی۔ شرافت +

ساہا (ہ) اسم مذکر:- (۱) سہاگ۔ ہندوؤں کی شادی کے دن جن میں بیاہ کا سنجوگ ہوتا ہے۔ شادیوں کا موسم جیسے "اب کے ساہے ہم نہ بیاہے۔ بہت بڑھ وہ ساہے" (۲) وقت۔ سما۔ موسم۔ رُت۔ فصل (۳) کھیتی کاٹنے کا وقت۔ ساکھ۔ فصل +

ساہا چمکنا (ہ) فعل لازم:- بہت سی شادیوں کا ہونا +

ساہُل یا ساہُول (ہ) اسم مذکر:- شاقول۔ پنسال۔ لٹکن۔ ایک پتھر یا لوہے کا گولہ جس میں ایک کنڈا لگا ہوتا ہے اُس کنڈے میں تعمیر کے وقت دوڑا باندھ کر معمار لوگ دیوار وغیرہ کی کجی معلوم کرتے جاتے ہیں +

ساہُو (ہ) اسم مذکر:- (۱) خیرخواہ۔ مُربّی۔ پرکھا۔ پشت پناہ۔ دوست (۲) کریم۔ سخی۔ داتا۔ مُحسن۔ ولی نعمت (۳) دیکھو ساہ (۴) چور۔ دُزد۔ سارق۔ بٹمار۔ راہ زن +

ساہوکار (ہ) اسم مذکر:- (۱) دیکھو ساہ (۲) روپیہ قرض دینے والا۔ بیاج چلانے والا۔ داد و ستد رکھنے والا +

ساہوکارا (ہ) اسم مذکر:- مرآفا۔ ساہوکاروں کا بازار۔ لین دین کی جگہ۔ ساہوکارپن +

ساہوکاری (ہ) اسم مؤنث:- سوداگری۔ تجارت۔ بنج۔ بیوپار۔ لین دین۔ دھن بیوپار۔ صرافہ۔ صرّافی + کھراپن + دیانتداری + بھلمنسائی۔ شرافت

ساہوکاری گدّی (ہ) اسم مؤنث:- تھڑا۔ ساہوکار کے بیٹھنے کی جگہ +

ساہول (ہ) اسم مذکر:- (دیکھو ساہُل) +

ساہی (ہ) اسم مؤنث:- سیہ۔ خارپشت بزرگ۔ قنفذ۔ جکاسہ۔ تروژ۔ ایک خاردار جانور کا نام جس کا مُنہ سؤر کے مشابہ ہوتا ہے ؎

وہ دل رکھتے نہیں عاشق جو ان پلکوں سے ڈر جائے
کہیں تیروں کی بھی آنکھ آشنا۔ جھپکی ہے ساہی سے

سائی (ہ) اسم مؤنث:- بیعانہ۔ پیشدار۔ تقدمہ + پیشگی یعنی ناپ کی سائی وہ نقدی جو کسی چیز کے چکتا کر لینے کے بعد اصل قیمت سے پیشتر دینے کے واسطے دی جائے اور ادائے قیمت کے وقت وضع ہو جائے۔ وہ روپیہ پیسا جو کسی چیز کے بنوانے کی نسبت پیشگی دیں جیسے ایک کو

میں پیوست ہوکر رہ گئیں۔

(۳)

اس واقعہ کے بعد شام کو جب دونوں میں ملاقات ہوئی تو گفتگو کا موضوع محبت تھا، اندرا بولی جمیلی پیارے لوگ کہتے ہیں کہ محبت سراسر لطیف و پاک ہوتی ہے، اگر ایسا ہے تو یہ آغوش میں لینا یا پیار کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ ہر عاشق بمعشوق کو یہی کرتے دیکھا اور سنا۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ یا تو حقیقی محبت کا وجود ہی نہیں یا محبت کا مفہوم بالکل غلط ہے؟

جمیلی۔ ہاں پریتم، در اصل مفہوم غلط ہے۔ ایک طرف تو محبت کو سراسر لطیف و والہانہ ماننے والے لوگوں کا گروہ ہے، دوسری طرف اس کو سراسر گندگی سے آلودہ ماننے والے لوگ۔

مشہور ادیب علامہ عبدالوالی اپنے ایک افسانہ "مرد، عورت اور دنیا" میں لکھتے ہیں کہ پانی میں کنکر ڈالو تو دائرے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح لفظ "محبت" منہ سے نکالنے سے مختلف دائرے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً عورت و مرد کی نظروں کا چار ہونا، بیک نظر عاشق ہونا، ملاقات ہونا، پینگ بڑھنا اور بے تکلفی ہونا، اظہارِ محبت، شادی، وصل حاملہ ہوجانا۔ پھر آخر میں لکھتے ہیں کہ زچہ خانہ کوئی اچھا منظر پیش نہیں کرتا، کتنا پھڑکتا ہوا اور صحیح یہ جملہ ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ محبت نہ صرف پاکیزگی ہی پاکیزگی ہے اور نہ صرف خواہشاتِ نفسانی کا نام۔ ایک روز مشہور جرمن شاعر گوئٹے اور اس کی محبوبہ شارلوٹ ایک کمرے میں بیٹھے تھے، شارلوٹ کسی کام سے ذرا دیر کے لئے اٹھکر باہر گئی، گوئٹے اپنی جگہ سے اٹھا اور اس جگہ کے پے در پے بوسے لینے لگا، جہاں شارلوٹ بیٹھی تھی۔ یہ ہے والہانہ محبت، مگر یہ کہنا غلط ہے کہ گوئٹے کو شارلوٹ سے بالکل بے لوث اور خواہشاتِ نفسانی سے پاک محبت تھی، اسی کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی غلط ہے کہ محبت کا منتہا زچہ خانہ اور ایک نوزائیدہ بچہ کا ٹیہوں ٹیہوں کرنا ہے۔ محبت مجموعہ ہے لطیف اور کثیف دونوں عناصر کا جس طرح انسان مظہر ہے برائی اور اچھائی دونوں کا، اور جس طرح سے انسان کو برائی اچھائی دونوں کا مظہر ہونے سے اشرف المخلوقات بنا دیا، اسی طرح جذبۂ محبت کو لطیف و کثیف دونوں عناصر سے مرکب ہونے کی وجہ سے بہترین جذبہ قرار دیا گیا۔

اندرا۔ بڑے ذہین ہو تم جمیلی۔ میں نے اس پر بہت غور کیا تھا۔ مگر کچھ دھجی تھی، اب جو تم نے اس کا تجزیہ کیا تو سب کچھ سمجھ میں آگیا۔ میں تم پر کیوں نہ فخر کروں؟

جمیلی۔ اور مجھے تم پر فخر ہے، سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ ہم میں مذہب کے اختلاف کے باوجود جذباتِ محبت نے نشوونما پائی اور اب ہم شادی کرکے ہندوستانی سناتنی اور عصبیت سے بھری ہوئی فضا میں ایک انقلابی قدم اٹھانے میں کامیاب ہوں گے۔

اندرا۔ جمیلی پیارے، مجھے بھی اس کی بڑی خوشی ہے۔ مذہب کی ظاہر داری سے میرے تن بدن میں آگ لگجاتی ہے، ہندو مسلمان میں شادی نہو، رشتۂ محبت قائم نہ ہو، حقیقی الفت قائم نہو۔ کیوں؟ اس لئے نہیں کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک انسانیت سے خارج ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کو دونوں دو مختلف طرزِ عبادت سے پوجتے ہیں، مذہب جو امن و سلامتی، ہمدردی و محبت کا پیغام لے کر آیا تھا، آج قتل و غارتگری، بیدردی و نفرت کا باعث ہے، عیسیٰ، بدھ، کرشن، اور محمدؐ کی روحیں کیا خوش ہوتی ہونگی، جب وہ شیعہ سنی، ہندو مسلم، مسلم عیسائی فسادات کے مناظر دیکھتی ہونگی، وہ انسانیت جس کی تبلیغ کرنے کرشن و محمدؐ آئے تھے دنیا اس کے وجود سے خالی ہے۔

جمیلی، بالکل ٹھیک کہتی ہو تم، اندرا پیاری! ان جنت و بیکنٹھ کے خود ساختہ ٹھیکیداروں کے در اصل یہ سب پس پردہ ہوئے ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں کا بھی جو ان رنگروٹوں کے ہاتھ کا کھلونا ہیں بہت بات ہے۔

اندرا۔ یہی کمبخت تو منافرت اور درندگی کے رہنما ہیں۔ اگر اپنی یہ حیوانی حرکات چھوڑ دیں تو مالویت، مولنائیت[1]، پرمانندیت اور جناحیت کا ٹھکانا ہی کہاں رہے۔

جمیلی۔ بڑی سچی بات کہی ہے تم نے، خدا کا شکر ہے کہ میرے والد ان خرافات سے پاک ہیں، جبھی میں انھیں بے حد چاہتا ہوں۔ تم سے شادی پر والدہ ضرور خفا ہوں گی۔ مگر والد سب ٹھیک ٹھاک کرلیں گے، ہم کتنے خوش نصیب ہیں اندرا کہ ہماری راہ میں زیادہ روڑے نہیں ہیں، ورنہ تم جانتی ہو اس قسم کی شادیاں قریب قریب ناممکن ہوتی ہیں۔

---

[1] مراد شوکت علی سے ہے۔ غ

سائی

سائی ایک کو بدھائی – "جوتا پہنے سائی کا - بڑا بھروسہ بیاہی کا" +

سائی بجانا (ہ) فعل متعدی: - اُس کے گھر ناچنا جسکی سائی لی ہو (رقص)

سائی دینا (ہ) فعل متعدی: - بیعانہ دینا + فریسے پیشتر کچھ نقدی دینا

سائبان (ف) اسم مذکر (صحیح سایہ بان): - چھجّہ - آفتاب گیر - چھجہ - برآمدہ
پھتر - شامیانہ - نمگیرہ - وہ چھپّر یا چھجی وغیرہ جو مکان یا خیمہ کے آگے
دھوپ کی شعاع یا مینہ کی بوچھار سے بچنے کے واسطے ڈال لیتے ہیں

سائر (ع) صفت: - (۱) سیر کنندہ - گرداں - پھرنے والا - دائر (۲) تمام -
سب - بالکل - سارا (۳) باقی - بچا ہوا - بقیہ (۴) چُنگی وہ محصول جو
شہروں کے دروازوں پر لیا جاتا ہے +

سائر خرچ (ع) اسم مذکر - متفرقات خرچ - عارضی اور غیر مقررہ خرچ -
کنٹنجنٹ - دفتروں کا بالائی صرف +

سائیس (ع) اسم مذکر - گھوڑے کی خدمت کرنے والا - گھوڑے کا نگہبان
نفر - جلودار - جاودار (یہ لفظ جو تائید کے وزن پر اردو میں مشہور ہو گیا ہے
عربی نہیں ہے - کیونکہ عربی میں دو طرح آیا ہے - اوّل تو سائس بروزن
فارس - دوم سئیس بروزن رئیس - بلکہ عوام الناس جو سئیس بولتے
ہیں یہ نہایت درست اور ٹھیک ہے - اس کے لغوی معنی سیاست کنندہ
اصطلاحی نگہبان وخصوصاً نگہبان اسپاں آئے ہیں) +

سائیسی (ع) اسم مؤنث: - گھوڑے کی رکھوالی - گھوڑے کی خدمت کا کام یا
پیشہ جیسے "سائیسی علم دریاؤ ہے" +

سائل (ع) اسم مذکر - (۱) سوال کرنیوالا - پوچھنے والا - پرسندہ - خواہندہ - خواہاں
مانگنے والا - فقیر - بھکاری - منگتا - گدا (۳) اُمیدوار - آسرا کرنے والا (۴) قانون:
دعوے کرنے والا - مدعی - سوال دینے والا - عرضی دینے والا - درخواست کنندہ

سائیں (ہ) اسم مذکر - (۱) صاحب - خدا - خالق - ایشر - پروردگار - رب - داتا

سائیں سب کو دیت ہیں اپنا ہاتھ لگائے
رگ کہت ہم کھات ہیں اپنے ہاتھ کمائے (دوہا)

سائیں سے سچا رہ اور بندے سے ست بھاؤ
چاہے لمبے کیس رکھ اور چاہے گھوٹ منڈاؤ (دوہا)

(۲) مالک - خداوند - سوامی - ولی - مخدوم + پتی - خصم - شوہر - ہمراز
کنتھ - بالم - جیسے "سائیں راج بلند راج - پوت راج - محتاج راج" (۳)
درویش - خداشناس - عارف - بیراگی - اتیت (۴) گدا - بھکاری -

سائے

منگتا - فقیر ؎

منڈو لکے سر فقیر کا جیا کہاں سے ہو + کوڑی نہ ہو تو سائیں کا میلا کہاں سے ہو (نظیر)

(۵) درویشوں کا تکیہ کلام وخطاب جو دوسرے سے کرتے ہیں +

سائیں بابا - سائیں داتا - سائیں مولی (ہ) اسم مذکر: - کامل
درویشوں کا لقب - پیرو مرشد برحق ؎

کھینچتا ہوں نعرہ حق کھیلتا دھمال ہوں +
اے مرے سائیں مدد - داتا مدد - مولے مدد + (۔۔۔)

سائیں کا دربار (ہ) اسم مذکر: - خدا کا دربار - خدا کی کچہری - بارگاہِ الٰہی

سائن بورڈ (انگلش) Sign Board اسم مذکر: - وہ تختہ جو شارع
عام پر اشتہارات یا نام لکھ کر لگانے کے واسطے لٹکایا خواہ گاڑا جائے -
پتے کا تختہ - اشتہاروں کا تختہ - تختۂ اعلان +

سائیں سائیں (ہ) اسم مؤنث: - (ہیائے بھول) ہوا چلنے کی آواز - سرسراہٹ
سنسناہٹ جیسے "سائیں سائیں ہوا چل رہی ہے" +

سائیں سائیں کرنا (ہ) فعل متعدی: - ہوا کا چلنا - سنسنانا + جسم میں سرسراہٹ
ہونا - ضعف کے مارے جسم کا گرا پڑنا ؎

رہی کس کو سانسے کہ اب ضعف سے + مزاجی ہی کرنے لگا سائیں سائیں (میر)

سائیں سُوتا (ہ) تابع فعل (ہندو عو) صحیح سلامت - جیتا جاگتا - صحیح
سالم - بھلا چنگا +

سایا (پرتگالی) اسم مذکر: - (۱) گون - پیٹی کوٹ - میموں یا آیا لوگوں کی گھیر دار
پوشاک - لہنگا - گھاگرا - دھبیلا (۲) لفظ سایہ کو بھی بلحاظ بحریا فا یے
الف سے سایا لکھ دیتے ہیں +

سایہ (ف) اسم مذکر - (۱) چھایا - ظل - پرچھائیں - چھاؤں (۲) سرن - پناہ
آڑ - بچاؤ - حفاظت (۳) حمایت - پُشتی (۴) جن - بھوت - پریت - پری
دیو یا پری کا اثر ؎

ہوش آئے کہیں یار خدایا مرے دل کو
دیوانہ ہے پریوں کا ہے سایہ مرے دل کو

(۵) (ف) - پرچھاواں - پرتو - عکس - اثر صحبت - جیسے "اس پر بھی اُس کا
سایہ پڑ گیا" "میں تو اُس کے سایہ سے بھاگتا ہوں" (۶) (ف): - وہ تیرگی اور
سیاہی جو تصویر میں جا بجا دھوپ کے عکس کے بموجب مصور لوگ بنا
دیتے ہیں - یا فوٹو میں قدرتی طور پر آجاتی ہے ؎

اندرا ۔ اور میرا کوئی اعتراض کرنے والا ہے ہی نہیں ۔ چند دُور کے رشتہ دار ہیں سو پہلے ہی سے رُوٹھے بیٹھے ہیں ۔

جمیلی :۔ مگر جن کو ہم سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ زیادہ شور و غل مچائیں گے ۔ جلوس نکالیں گے ۔ اور نہ معلوم کیا کیا کریں ۔

اندرا ۔ تو ہم اُن کی بات پر کان ہی کب دھرتے ہیں ۔

جمیلی :۔ جب ہم تعلیم ختم کر کے اک دم شادی شدہ دہلی پہونچ جائیں گے تو ابا جان اس شادی پر کتنے خوش ہوں گے ۔ دوڑ کر مجھے اور تمہیں دونوں کو لپٹا لیں گے ۔ تم سے محبتانہ گفتگو کریں گے ۔ اماں جان تم سے اگر نہیں بولیں گی تو اُن کو ڈانٹیں گے ۔

اندرا ۔ اور میں تمہاری اماں جان پر اپنی معصومانہ ڈبڈبائی آنکھوں سے ملتجیانہ نظریں جما کر اُن سے منت کروں گی ، انھیں مناؤں گی ۔ وہ ضرور من جائیں گی ۔ پھر ہماری زندگی کیسی پُرلطف گزرے گی ۔

جمیلی ۔ خدا ایسا ہی کرے ۔ اماں بڑی متعصب اور کٹر مسلمان ہیں ، مجھے شانتی نکیتن بھیجنے کی صرف اس لئے مخالف تھیں کہ ڈاکٹر ٹیگور کا قائم کیا ہوا ہے اور ٹیگور ہندو ہیں

اندرا ۔ مگر ہم جب اسی قدر سناتنی شخص کو نرم نہیں کر سکیں گے تو اور کیا کر سکیں گے ؟ میں اُن کو سمجھاؤں گی ۔ اُن کے پاؤں پڑوں گی ۔ اُن کے لپٹ جاؤں گی ۔ آخر وہ بھی عورت ہیں اور عورت کے جذبات سے واقف ، اپنی جوان بہو سے راضی ہو ہی جائیں گی ۔ چاہے بادلِ ناخواستہ ہی کیوں نہیں ۔

جمیلی ۔ ہاں راضی تو ہو جانا چاہیئے انھیں ، رہا یہ کہ وہ عورت کے جذبات سے واقف ہیں ، غلط ہے ، وہ عجیب الخلقت عورت ہیں ۔ تمام دوسری عورتوں سے الوکھی ، اور قدامت پرست جاہل عورتیں تو سب ہی ایسی ہوتی ہیں ۔

اندرا ۔ ہاں میری دور دراز کی اکثر رشتہ دار عورتیں ایسی ہی ہیں ، اور دراصل وہی اصل وجہ میرے والد اور دوسرے رشتہ داروں کے جھگڑے کی ہیں ۔ میرے والد .... میری والدہ کو لے کر انگلستان گئے تھے ۔ وہاں سے واپس کیا ہوئے بس اُدھری ہو گئے ۔ برادری نے حُقّہ پانی بند کر دیا ۔ پھر بھی کچھ رشتہ دار ملتے جلتے رہے ۔ لیکن تھوڑے عرصے کے بعد سب کے سب آپ ہی آپ رُوٹھ گئے ۔ والد نے بھی کہا کہ چلو اچھا ہوا ۔ ان روز روز کے نام دھرنے والوں سے فرصت ملی ، ایک پُرلطف قصہ سنو ۔ انھیں رشتہ داروں میں سے ایک صاحب سے والد سے کسی بات پر جھک جھک ہو گئی ۔ والد نے کہا خیر ۔ آپ اپنے گھر خوش ، ہم اپنے گھر خوش : "شما بخیر ما بسلامت" چھوٹتے ہی وہ صاحب بولے ، "ہاں تم تو ادھری ہو ہی ، بات بات پر وہی علکشوں کے سڑے مسئل"

جمیلی ۔ تعصب ہر مذہبی شخص میں آج کل ہے ۔ مگر ہندوستان میں جس الو کھے طرز کا تعصب ہے اُس کا دوسرے ممالک میں وجود ہی نہیں ہے اور خدا کرے نہو ۔

اندرا ۔ جمیلی پیارے ، تعلیم سے فارغ ہو کر ہم دونوں اپنی زندگیاں انھیں اصلاحات کے لئے وقف کر دیں ، کیوں کیسا خیال ہے ؟

جمیلی ، بہت مبارک خیال ہے ۔

(۴)

اسی طرح تین سال کا عرصہ گذر گیا ، دونوں کی محبت زیادہ والہانہ ہوتی گئی ۔ ہر وقت دونوں ایک دوسرے کے خیال میں محو رہتے تھے ، دونوں ایک دوسرے میں جذب ہو کر رہ گئے تھے ۔ اُن کی صحبتیں بہت دلکش و دلچسپ ہوتی تھیں ، اب جمیلی کو تعلیم سے فراغت حاصل ہو گئی ، اندرا نے چونکہ اُس کے دو سال بعد داخلہ کرایا تھا ، اس لئے ابھی اُس کو فراغت میں دو سال باقی تھے ، شانتی نکیتن میں تعلیمی زمانہ میں شادی ممنوع تھی ، اس لئے ابھی دونوں کی شادی بھی ملتوی تھی ۔ جمیلی نے اندرا کے اصرار سے یہ دو سال کا عرصہ بھی شانتی نکیتن ہی میں شعر و شاعری کے مطالعہ میں گزارنے کا ارادہ کر لیا ۔ باپ سے اجازت منگالی ۔ وہ علم کے بڑے شائق تھے ، اپنے بیٹے کو بہترین عالم و فاضل دیکھنا چاہتے تھے اس لئے دو سال تک اور لڑکے کو اپنی آنکھوں سے دور رکھنے پر راضی ہو گئے ۔

اب جمیلی کا ظرفِ زندگی لبالب بھرا ہوا تھا ، ذرا بھی خلا نہ تھا ، وہ اندرا کو پورے جوش و خروش کے ساتھ چاہتا تھا ، اس کو اندرا کا محبوب اور اُس کا ہونے والا شوہر ہونے پر فخر تھا ۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اُس کی اندرا ہر لحاظ سے ایک عظیم شخصیت کی مالک ہے ۔ اندرا کی محبت بھی اُس کے ساتھ کچھ کم جوش و خروش کی نہ تھی ، اُس کو بھی فخر تھا کہ جمیلی کا ایسا شخص اُس کا

بحر الفت جہاں کا نہ تماشائی ہو
جن کا سایہ ہے بلا اس میں وہ تصویریں ہیں

(۷) مصوروں کی اصطلاح میں اس ہلکی سیاہی کو کہتے ہیں جو سفید کئے ہوئے تلنبے ہیں رنگ کے ناقص رہجانے کے سبب ترشی یا سیل یا تیزاب پہنچنے یا امتداد زمانہ سے آجائے +

سایہ اُترنا (ہ) فعل لازم :- جن یا بھوت کا دور ہونا - اثر جن و پری کا زائل ہونا +

سایہ پَروَردَہ (ف) صفت :- (۱) کسی کی حمایت میں پلا ہوا - کسی کی توجہ اور مہربانی کا پلا ہوا (۲) ناز پروردہ - لاڈ کا پلا ہوا (۳) ا :- فیض یافتہ دست پروردہ - گھر کا پلا ہوا + خانہ زاد - غلام - نمک پروردہ (۴) نشیب و فراز زمانہ سے ناتجربہ کار +

سایہ پڑنا (ہ) فعل لازم :- پرچھاواں پڑنا صحبت کا اثر ہونا - پرتو پڑنا - دوسرے کی خو بو آجانا - عکس پڑنا ؎

اُس گل زمیں سے اب تک اُگتے ہیں سرو جس جا
مستی میں جھکتے جس پر تیرا پڑا ہے سایا

سایۂ خدا (ف) اسم مذکر :- بادشاہ - ظل الٰہی +

سایہ دار (ف) صفت :- چھایا والا + وہ درخت جس کے نیچے چھاؤں ہے +

سایہ ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مہربانی کرنا - حال پر توجہ فرمانا + فیض پہنچانا - (۲) اثر ڈالنا - فیض صحبت سے مستفید کرنا - مستفیض کرنا +

سایہ رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چھاؤں رہنا (۲) سر پر کسی بزرگ خواہ مربی یا ماں باپ کا قائم رہنا +

سایہ ہونا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) صحبت کا اثر ہونا (۲) مہربانی اور عنایت ہونا (۳) آسیب زدہ ہونا - بھوت پریت یا جن و پری کا خلل ہونا ؎

باغ سے وحشت ہوئی یاد قدِ دلدار میں + دیو کا سایہ ہوا سایہ مجھے شمشاد کا (ناسخ)

سائے (ہ) اسم مذکر :- (۱) سایہ کی جمع (۲) حروف مُغیّرہ کے آجانے سے وہ بدلی ہوئی صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں +

سائے تلے آنا (ہ) فعل لازم :- کسی کی حمایت یا حفاظت یا پناہ میں آنا - سرن لینا +

سائے سے بھاگنا یا بھڑکنا (ہ) فعل لازم :- پرچھائیں سے بھاگنا - نہایت بدکنا - از حد متنفر و گریزاں اور متوحش رہنا - دور بھاگنا - صورت سے بھاگنا +

سائے میں آنا (ہ) فعل لازم :- (۱) حمایت - پناہ اور سرن میں آنا (۲) آسیب زدہ ہونا - بھوت پریت کا خلل ہونا +

سائے میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چھاؤں میں بیٹھنا (۲) حمایت اور پناہ میں رہنا +

سَب (ہ) (مع سرب) صفت :- (۱) سارا - سگرا - کُل - جملہ - تمام - سائر - ہمہ - سکل جیسے "سب کاموں میں پوری کوئی نہ کہے نٹھوری" - "سب دن چنگی تہوار کے دن ننگی" (۲) ہر ایک - ایک ایک + ہر طرح کا - ہر قسم کا - جیسے "سب دھان بائیس پنسیری" (۳) پورا - کامل - سالم - سموچا - سنپورن - غیر منقسم - ثابت "کیا سب خربوزہ وہ اکیلا کھا گیا؟" (۴) عام - مشترک - شامل - مشتمل (۵) تابع فعل :- بالکل - سراسر - بالتمام - مطلق - محض - یک لخت - بال بال - یک قلم (۶) اسم مذکر :- میزان - جوڑ - ٹوٹل - جمع - مجموعہ جیسے "سب کتنا روپیہ ہوا؟" (دوہا) :-

رام نام کے کارنے سب دھن ڈالا کھوے -
مورکھ جانے گر پڑا دن دن دونا ہوے

(۷) عام لوگ - عوام الناس - جگ - سنسار - کُل عالم جیسے "سب توڑیں میرا رب نہ توڑے" +

چاکی چاکی سب کہیں مانی کہے نہ کوے -
جو مانی سے لگ رہا اُس کا بال نہ بیکا ہوے

(۸) کُل - سب - سگرا - سموچا - تمام جیسے "سب چیز" "سب مال" "سب کُنبہ" "سب گھر وغیرہ" +

سب جگہ (ہ) تابع فعل :- ہر جگہ - سارے میں - تمام میں +

سب سمیت (ہ) تابع فعل :- سب کے ساتھ شمولیت میں - ہمراہی میں - کُل ملا کر +

سب کا (ہ) صفت :- عام لوگوں کا - پبلک کا - ہر ایک کا - تمام ملک کا - جیسے "سب کا بھلا چاہے - سب کا حق سمجھے وغیرہ" +

سب کا سب (ہ) تابع فعل :- سر تا پا - بالکل - بالتمام +

سب کچھ (ہ) تابع فعل :- ہر ایک چیز - ہر ایک اسباب - تمام مال و متاع - سب چیز جیسے "سب کچھ گیا میاں کی ٹخ ٹخ نہ گئی" +

سب کو ایک لاٹھی ہانکنا (ہ) فعل متعدی :- بغیر از لحاظ درجہ و مرتبہ

وشتی، محبوب اور ہونے والا شوہر ہے۔ جمیلی کو اپنے باپ سے بیحد محبت تھی، لاانتہا محبت، باپ بھی اُسے بیحد چاہتے تھے۔ اُن کی محبت کو جمیلی کی نئی کیفیاتِ قلبی نے دبا دیا تھا، یہ نہ تھا کہ باپ کے دیکھنے کو اُس کا دل نہ چاہتا ہو۔ باپ سے ملنے کی بھی خواہش تھی اور اندرا کو بھی نہیں چھوڑا جاتا تھا۔ باپ سے دو سال بعد وہ دل کھول کر مل لے ہی گا اور اندرا تو اُس کے پاس ہی تھی، کیا ایک دل میں بیک وقت دو خواہشات نہیں ہو سکتیں؟ اور اگر ایک خواہش پوری کر لے تو کیا یہ سمجھا جائے گا، کہ دوسری طلب کمزور تھی؟ انسانی طبیعت کے ولولے اور جذبات منطقی نہیں ہوتے، اس لئے یہ کہنا کہ باپ کی محبت کو نئی کیفیاتِ قلبی نے دبا دیا تھا صحیح نہیں۔ اِن کیفیات کا بھی زور تھا اور اس محبت کا بھی۔ اسی وجہ سے کہا گیا کہ جمیلی کا ظرفِ زندگی لبالب بھرا تھا، ظرفِ زندگی کا نہ بھرا ہونا مصیبت ہے، اور ناقابلِ برداشت مصیبت۔ مکمل انسانی زندگی وہی ہے جو اذواق و خواہشات و جذبات سے بھری ہوئی ہو، اذواقِ انسان کو مشغولِ کار رکھتے ہیں اور خواہشات و جذبات سرور پیدا کرتے رہتے ہیں۔

(۵)

ایک روز اپنی شام کی دلچسپ ملاقاتوں میں سے ایک خوشگوار ملاقات میں اندرا نے کہا: جمیلی پیارے، کچھ بھی ہو محبت کا عقدہ لاینحل معلوم ہوتا ہے۔ نئے نئے سوالات دماغ ودل سے کرتا ہے۔ مگر جواب قریب قریب ناممکن ہوتا ہے۔ مثلاً اسی کو لو کہ یہ کیا کہ ایک شخص صرف ایک ہی سے محبت کرتا ہے۔ اُسی کا نام چپکے چپکے زور زور ہر وقت وردِ زبان رکھتا ہے۔ وہی نام دل کی گہرائیوں سے اس طرح اُبلا کرتا ہے جیسے گہرے کنوئیں کا سوتا، پھر اگر کوئی بیحد حسین ہے تو صرف ایک یا دو انسان ہی کیوں اُس سے محبت کرتے ہیں، ساری دنیا اس کو کیوں نہیں چاہتی؟

جمیلی:- اندرا پیاری، یہ کوئی عقدہ لاینحل نہیں ہے، ذرا غور کی ضرورت ہے۔ تمہارے اس سوال کا جواب صرف یہ ہے کہ ہر شخص اپنی مخصوص پسند رکھتا ہے، تم جو کچھ میری نظر میں ہو کیا اپنے والد کی نظر میں بھی وہی تھیں؟ وہسکی کی بوتل رام لال کے لئے لذ روپے ہیں، مہاتما گاندھی کے نزدیک ایک ظرف ہے جس میں سانپ بچھو سے زیادہ زہریلی کوئی چیز بند ہے، مولینا عبدالماجد کو مشتعل کر دینے والا اشتعال اور کسی کے لئے ؎

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بےخودی مجھے دن رات چاہیئے

کی تفسیر۔ ایک ہی چیز کیسے کیسے رُخ بدلتی ہے۔ اشیاء کی حیثیت نقطۂ نظر کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے ؎

مجھے تو پسند اور مجنوں کو لیلیٰ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ جمیلی کا دوست سُریندر نکل آیا، باتوں میں خلل پڑ گیا۔ سُریندر نے پوچھا "کہو جمیلی، آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"

جمیلی:- مُلک اور زبان کی خدمت،

سُریندر:- زبان کی خدمت تمہارے لئے مناسب ہے۔ مگر ملک کی خدمت کے لئے کسان اور مزدور بنائے گئے ہیں نہ کہ تم جیسا عالی دماغ۔

جمیلی:- شانتی نکیتن میں رہ کر تمہارے یہ خیالات! میرا دل بیٹھا جاتا ہے،

سُریندر:- واہ میں نے تو عین فطری بات بتائی ہے۔ فطرت نے تم کو عیش و عشرت کے لئے تخلیق کیا ہے، نہ کہ تکالیف و مصائب اُٹھانے کے لئے۔ اگر اُسے تم سے یہ پُرہول کام کرانے ہوتے تو وہ تمہیں مزدور بناتی۔ عالی دماغ نہیں۔

جمیلی۔ تمہاری ذہنیت میں مجھے عظیم انقلاب رُونما ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔ کسان اور مزدور کیا انسانیت سے گرے ہوئے ہیں؟ کیا وہ ہمارے ہی جیسے آدمی نہیں۔ رہا عیش و عشرت کا فلسفہ تو میں اپنے لئے تو کیا اُسے کسی شخص کے لئے بھی مناسب و بہتر نہیں سمجھتا، سکون و اطمینان اور عیش و عشرت کی تلاش موت کے آثار ہیں۔ ہر چیز ایک نئی چیز بننے کے لئے ترکیب پا رہی ہے، اس تحت میں ہم تم بلکہ ساری کائنات منہمک ہے، جو عیش و عشرت ڈھونڈھے وہ اِس دنیا کے لئے بیکار ہو گیا۔ اُس کے اجزا ترقی کرنے سے معذور ہو گئے، خدا کا حکم انسان کو اور نہ صرف انسان بلکہ تمام کائنات کو یہ ہے کہ آگے بڑھے جاؤ۔ یہی عقبیٰ ہے اور یہی آخرت۔ اس کے علاوہ سب دل بہلانے کے ڈھکوسلے۔ موجودہ سائنٹیفک ایجادات ایک نئی زندگی کا پیش خیمہ ہیں جو انقلاب اور ترقی کی حامل ہے، پھر آنے والی نسلیں اس سے بھی افضل و برتر دَورِ زندگی کے لئے کوششیں کریں گی، یہی ہوتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ نظامِ کائنات درہم و برہم ہو جائے۔ مگر یہ ایجادات ترقی کی راہ میں صرف بار برداری کے خچر ہیں۔ اصل ترقی "انسانیت" کی ترقی ہے۔

ہر ایک سے یکساں برتاؤ کرنا +

سب کوئی (ہ) اسم مذکر:- ہر شخص - ہر متنفس - ہر ایک جیسے "سب کوئی آپ آپ کو چلے گئے" +

سب کے دیکھتے (ہ) تابع فعل:- لوگوں کے سامنے - آنکھوں کے روبرو - علانیہ - کھلم کھلا - تمام کی موجودگی میں +

سب (انگلش) Sub اسم مذکر:- نائب - پیشکار - جیبدست - نمائندہ - ماتحت

سب انجینیر (انگلش) Sub-Engineer اسم مذکر:- [illegible] کا نائب [illegible] +

سب انسپکٹر (انگلش) Sub-Inspector اسم مذکر:- نگران کار کا ماتحت - نائب انسپکٹر - نائب ناظر - امین کا نائب یا ماتحت +

سب اوورسیر (انگلش) Sub-Overseer اسم مذکر:- نگران کار کا ماتحت نائب مہتمم - نائب پیمائش کنندہ +

سب آفس (انگلش) Sub-Office اسم مذکر:- دفتر ماتحت + ڈاکخانہ مفصلات +

سباس (ہ) اسم مؤنث (ہندی):- خوشبو - سگند + عطر - پھلیل +

سبب (ع) اسم مذکر:- (۱) لغوی معنی رسی - مجازاً سامان - جزیات + (۲) موجب - باعث - وجہ - واسطہ - کارن - خاطر - لئے - واسطے - علت - (۳) حجت - دلیل (۴) تقریب - ٹہلا (۵) ذریعہ - وسیلہ +

سبحان (ع) صفت:- پاک - آزاد - مبرا - اصل میں اسم مصدر ہے جس کے معنی ہیں خدا کو بدی سے مبرا کرنا اور پاکی سے یاد کرنا +

سبحان اللہ (ع) کلمۂ تعجب:- لغوی معنی خدا تعالے بال بچوں زن و فرزند توالد و تناسل - ہمجنس و کفو و صفات ناقصہ اور اوصاف ناقابلہ سے بعید و آزاد ہے + خدا تعالے کو پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں + (۲) استعجاب - واہ! کیا خوب! واہ واہ! کیا کہنا ہے! بارک اللہ! اللہ اکبر! اوہو! چہ خوش! صل و جل + کیا بات ہے! جیسے بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ (۳) کلمۂ تعریف:- قابل تعریف چیز کو دیکھ کر کہتے ہیں جس سے مراد ہوتی ہے کہ صانع حقیقی نے کیا صنعت کی ہے +

سبحان تیری قدرت (ا) اسم مؤنث:- تیری قدرت کا کیا کہنا ہے! مقام تعجب اور تضحیک پر بھی استعمال کرتے ہیں - اور نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ کالے تیتر کی بولی یہی ہے - یعنی وہ سبحان تیری قدرت پکارا کرتا ہے خواہ وہ کچھ ہی کہتا ہو مگر سمجھ میں تو صاف یہی کلمہ آتا ہے ۔

سب سنتے ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

سبحان ربنا (ع) صفت:- پاک ہے ہمارا رب +

سبحہ (ع) اسم مؤنث:- تسبیح - سمرن - سمرنی - مالا ۔

فصل گل میں اس قدر ہے میکشوں کا دور دور
سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی +

سبدھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- عمدہ سمجھ - تیز فہم +

سبدھی (ہ) صفت (ہندو):- تیز فہم - بدھ وان - گیانی - ذی شعور - دانا - دانشمند - زیرک +

سبرن (س) اسم مذکر:- (۱) سونا - کنچن - زر - طلا (۲) صفت:- سنہری - سونے کے رنگ کا +

سبز (ف) صفت:- ہرا + کچا - ناپختہ پھل + تازہ - تر و تازہ - شاداب + خشک کا خلاف +

سبز باغ دکھانا (ف) فعل متعدی:- فریب دینا - دھوکا دینا - بتا دینا - جھوٹے وعدے سے بہلانا (اصل میں اس علمی باغ سے مراد ہے جو بازیگر ایک آن واحد میں پردے کے نیچے سے غیر موسم میں سبز پیڑ اگا کر دکھا دیتے ہیں - چونکہ اس کی کچھ اصل نہیں ہوتی اس وجہ سے وعدہ ہائے دروغ پر استعمال ہونے لگا) ۔

تیرا ہی منہ تکے ہے کیا جانئے کہ نوخط + کیا باغ سبز تونے آئینے کو دکھایا (میر تقی)
ہم پہ بھی رنگ جمانے لگے ماشاء اللہ + سبز باغ اب تو دکھانے لگے ماشاء اللہ (ناظم)

سبز بخت (ف) صفت:- خوش نصیب - صاحب اقبال - نیک بخت

وہ سبزہ رنگ ہم سے گو دل کا سخت ہووے
اپنی یہی دعا ہے وہ سبز بخت ہووے

سبز پوش (ف) اسم مذکر:- زاہد + متقی + سبز لباس والا +

سبز قدم (ف - ع) صفت:- سبز پا - منحوس قدم - مدبر - شوم - بدبخت - منحوس نامبارک - جھنڈ پیرا - جھنڈ پیری - زر بھاگی - وہ شخص جس کا آنا مبارک نہ ہو - جس کے آنے سے کچھ نقصان یا تکلیف یا خرابی ہو جائے ۔

آگے وہ پھر بھی گئے دیکھو اب تک نہ پھری
لینے بازار جو وہ سبز قدم بان گئی +

سریندر۔ تم اُس انتہائی تخیل پر پہنچ گئے ہو، جہاں سے پھر راہِ راست پر واپس آنا نا ممکن ہے، انسان جب اپنے کو دوسروں کا ٹھیکیدار اور ان کے مصائب کے ختم کرنے کو اپنا فرض سمجھنے لگتا ہے تو اُس کے ذاتی جوہر ختم ہو جاتے ہیں۔ میں تو مسولینی کی فیسزم کا حامی ہوں۔ آخر انفرادی عظمت بھی کوئی چیز ہے؟

جمیل۔ بھئی تم تعلقدار کے لڑکے ہو، تمہاری ایسی ذہنیت نہ ہو تو تعجب ہے۔ رہا انفرادی عظمت، کوئی شک نہیں اس کے وجود میں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ بڑا شخص عوام سے حقوقِ انسانیت میں بالاتر ہے، ابوبکرؓ و عمرؓ عظیم الشان انسان تھے۔ خلیفہ تھے، لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت تھی۔ مگر حقوقِ انسانیت میں دوسروں سے بالاتر نہیں تھے، ہندو مذہب سے تو مجھے واقفیت نہیں مگر اسلام میں محمد الرسول اللہ کی زندگی خود انسانی مساوات و اخوت کا بہترین پیکر تھی۔ تم انسانیت کا درد اپنے دل میں رکھنے والے کو کہتے ہو کہ وہ اپنے کو دوسروں کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تم انسانیت کے مفہوم ہی سے نہیں واقف ہو۔

اندرا۔ تعلقدار اور پھر اودھ کے تعلقدار کا لڑکا، انسانیت کے مفہوم سے کیسے واقف ہو سکتا ہے؟

سریندر۔ جواب دیتے نہ بن پڑا تو امیروں اور تعلقدار کو گالیاں دینے پر اُتر آئے۔ (ہنسکر) اچھا چھوڑو اس قصہ کو۔ کچھ اور مزے کی باتیں کرو۔

جمیل۔ میں تو خود تم ایسے کوڑ مغز سے بحث کرتے گھبراتا ہوں۔ خدا خدا کر کے جان بچی۔

(۶)

اسی طرح سے دلچسپیوں اور دلفریبیوں سے بھرے ہوئے یہ دو سال بھی گذر گئے۔ جمیل نے اندرا سے کہا کہ شادی یہیں کر کے دہلی چلیں تو اچھا ہو گا۔ اندرا نے کہا کہ ہنی مون بھی یہیں منانا چاہیئے۔ بہرحال چند دوستوں کے مجمع میں دونوں رشتۂ نکاح میں وابستہ ہو گئے۔ حکیم ٹیگور نے دونوں کو دعائے ترقی دی، شہر کے ہندو مسلمانوں نے سخت احتجاج کئے مگر جو عزم صمیم کر چکا ہو وہ ان گیدڑ بھبکیوں میں کب آتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ شانتی نکیتن ایسے ادارے کے بھی چند اشخاص اس مبارک شادی کے مخالف تھے،

مگر عزمِ صمیم کے آگے کسی کی کچھ نہ چلی، ہندو مسلم پریس کے لئے تو گویا ایک شگوفہ بات آ گیا۔ ساتھ ہی ساتھ ملک میں چند خیر مقدم کرنے والے بھی تھے، اخبار سے معلوم ہو کر ڈاکٹر جعفری نے جمیل کو مبارکباد کا خط لکھا اور لکھا کہ اندرا کو لیکر فوراً چلے آؤ۔ دیکھنے کو بیحد جی چاہتا ہے۔ تمہاری والدہ کو بیحد رنج ہے، اور تم سے بہت خفا ہیں۔ مگر میں اُنھیں سمجھا لوں گا۔" جمیل نے جواب دیا کہ ہم ہنی مون منا کر آئیں گے، آپ والدہ سے کہئے کہ وہ تمہارے ڈر سے نہیں آتا۔ ایک آدھ ماہ بعد اُن کی مامتا جوش مارے ہی گی، اُس وقت واپس ہونگا، تو کوئی جھگڑا بکھیڑا نہ اُٹھے گا، ڈاکٹر جعفری نے بھی اس رائے کی تائید کی۔

شادی کو تین ماہ ہو گئے۔ ڈاکٹر جعفری کا خط آیا کہ تمہاری ماں کسی طرح نہیں سمجھتیں۔ مگر اُن کو کہنے دو۔ زیادہ سے زیادہ تم سے اور اندرا سے نہ بولیں گی۔ اب فوراً چلے آؤ۔ جمیل نے لکھا کہ چند روز میں واپس ہوں گا۔ آنیکی تار سے اطلاع دیدوں گا۔

اس روز رات کو جمیل نے کہا "اندرا پیاری جلد از جلد دہلی چلو" اندرا، تم نے ابھی سے زبردستی شروع کر دی۔ دہلی پہنچکر اس میں اور ترقی ہو جائے گی۔

جمیل۔ مجھے اس بارے میں زبردستی کرنے کا حق پیدا ہو گیا ہے، کیا میرے اس حق سے تمہیں انکار ہے؟

اندرا۔ میرے ہی خلاف مجھی سے شہادت لیتے ہو، یہ دوسری زبردستی ہے۔

جمیل۔ میں جھوٹی شہادت دینے پر مُصر نہیں ہوں۔

اندرا۔ جھوٹی ہو یا سچی۔ میں شہادت دینے کی عادی نہیں ہوں۔ اچھا تمہیں کس طرح یقین ہوا کہ میں تمہارے اس حق کو مان لوں گی۔ اگر میں انکار کر دوں تو؟

جمیل۔ میں برباد ہو جاؤں گا۔ میرے دل کی بستی ویران ہو جائیگی۔

اندرا تو میرے ساتھ زبردستی کرنے میں تمہارے دل کی بستی آباد ہے؟

جمیل۔ مگر یہی حق تمہیں بھی میرے اوپر حاصل ہے، پھر شکایت کیسی؟

اندرا۔ مگر میں تو اس حق کا مطالبہ نہیں کرتی؟

جمیل۔ یہ ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ میری محبت کا جذبہ تمہارے جذبۂ محبت سے قوی تر ہو۔

...آیا ترے رُخ پر تو گئی رونقِ حُسن ✦ یاں کے آنے سے نہ یہ سبز قدم بند ہوُا (ظفر)
خط نے ترے حُسن سب گنوایا ✦ یہ سبز قدم کہاں سے آیا (حشمت)
سب بہ ہُوا زخشک ہو دریا میں اُڑنے خاک ✦ ساحل پہ بنے قبر جو مجھ سبز قدم کی (امانت)

گلزار میں اُڑ جاتی ہے خاک آتے ہی اُن کے
صرصر ہے عجب سبز قدم باغِ جہاں میں

کی تجھ سے جس نے بیوفائی آخر ✦ خوبی نہ رہی نہ دلبرائی آخر
رونق نہ رہی خبار خط سے مُنہ پر ✦ اس سبز قدم نے خاک اُڑائی آخر

جاتا ہے بزمِ صنم میں رقیب سبز قدم
میں کیونکر اُس کو اُکھاڑوں وہ کچھ گیا نہیں

(چونکہ اہلِ فارس سبز بمعنی سیاہ اکثر استعمال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے)

سبز قدم رہے یا ہو (ل) دعائے بد۔ بد نصیب اور نا شاد رہے۔

رہے وہ سبز قدم سرخرو نہ ہو کبھی ✦ حنا ترے سرِ انگشت پر اگر نہ لگے

سبز قدم ہونا (ا) فعل لازم:۔ منحوس و بدبخت ہونا ✦

سبز ہونا (ا) فعل لازم:۔ ہرا ہونا۔ سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ پھلنا پھولنا۔ تر و تازہ ہونا۔ رونق پکڑنا ؎

سبز ہوتی ہی نہیں یہ سرزمیں ✦ تخمِ خواہش دل میں تُو بوتا ہے کیا (میر)
جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں ✦ سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا (ناسخ)

(۲) کرسی نشین ہونا۔ جمنا۔ بننا۔ مقبول و مستجاب ہونا۔ مرتبۂ اعلیٰ پانا ؎

عشق میں ہونے نہیں پاتے کسی عنوان سے
عزت و عار و حیا و شرم و نام و ننگ سبز

سَبزَہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ہریاول ✦ شادابی۔ تر و تازگی۔ طراوت (۲) روئیدگی۔ نباتات۔ بناس پتی جیسے "سبزہ روندنا" (۳) ایک قسم کا جواہر زمرد۔ پنّا (۴) ا:۔ بھنگ۔ بنگ۔ سبزی ؎

بہتر تری شراب نہیں میری بھنگ سے
اپنا ہی سبزہ تیز ہے تیرے سُرنگ سے۔

(۵) ا:۔ عورتوں کے کان کا ایک سبز رنگ کا زیور ✦ سبز بُندا ؎

اشک جو آنکھوں سے نکلا دانۂ انگور ہے
یاد آتا ہے یہ کس کے کان کا سبزا مجھے

پھر کسی کان کے سبزے سے لڑی آنکھ اپنی
پھر ہرا ہو گیا زخمِ جگر اچھا ہو کر

(۶) ا:۔ وہ گھوڑا جس کی سفیدی مائل بہ سیاہی ہو (۷) ا:۔ دہلی کے ایک مشہور بھانڈ کا نام ✦

سبزہ رنگ (ف) صفت:۔ (۱) سانولا سلونا۔ گندمی رنگ۔ گندم گوں ؎

تنگ ہے سبزہ رنگ کی یاد وطن میں شام سے
سبز گھٹی میں صبح کو کود پڑے دھڑام سے ✦

آخری چارشنبہ کو سب لوگ ✦ روند کر سبزہ عید کرتے ہیں
ہم جو عاشق مزاج ہیں تو آج ✦ سبزہ رنگوں کی دید کرتے ہیں

(۲) اسم مذکر:۔ معشوق۔ من بھاون۔ دلربا۔ سبزہ رُخ ؎

بھنگ پینے میں نہ دیکھے ہونگے ہم سے لہری
سبزہ رنگوں سے گھٹا کرتی ہے اکثر گہری

سبزہ رنگوں کی یہ ہے خاک مقرر ناسخ
سبزہ رنگ اس لئے آتا ہے نظر کائی کا ✦

سَبزَہ رَوندنا (ا) فعل متعدی:۔ سبز گھانس پر پھرنا۔ نباتات کو پاؤں سے ملنا۔ باغ کی سیر کرنا۔ باغ میں پھرنا جیسے "آخری چہارشنبہ کو سبزہ روندنا اچھا ہوتا ہے" ✦

سبزہ زار (ف) اسم مذکر:۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ ✦

سبزہ لہلہانا (ا) فعل لازم:۔ نباتات یا سبز درختوں کا لہرانا۔ ہرے کھیتوں کا لہرمارنا ✦

سَبزی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) ہریالی۔ ہریاول (۲) کچے پن کی علامت (۳) نباتات۔ ترکاری۔ بقولات۔ ساگ پات۔ بناس پتی (۴) ا:۔ بھنگ۔ بنگ۔ ایک نشے دار پتی کا نام جس میں نشہ ہوتا ہے۔ جیسے "سبزی میں سُرخی خبر لاوے دُھر کی" ؎

گھونٹ سبزی چھان سبزی اور سبزی میں نہا
دیکھ بھی سبزی کو اور سبزی ہی پی سبزی ہی کھا

سبزی پینا (ا) فعل متعدی:۔ بنگ پینا۔ بھنگ نوشی کرنا ؎

باز آئیں رند کب عملِ ناثواب سے ✦ سبزی پئیں جو توبہ کریں یہ شراب سے (غافل)

سبزی فروش (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ترہ فروش۔ ترکاری فروش۔ کنجڑا۔ کاچھی (۲) ا:۔ بنگ فروش۔ بھنگ بیچنے والا ✦

سبزی گھٹوانا (ا) فعل متعدی:۔ بھنگ گھٹوانا۔ بھنگ بسوانا۔ پینے کے واسطے بھنگ تیار کرانا ؎

اندرا۔ ابھی سے یہ شک اور بدگمانی؟

جمیلی۔ اندرا پیاری! مجھے دق نہ کرو۔ خوش ہونے دو۔

اندرا۔ (ہنسکر اور جمیلی کو لپٹاکر) نہیں پیارے، میں تمہیں کیوں دق کرنے لگی؟ پرسوں ہی دہلی چلو۔

(۷)

دوسرے دن رات کو جب اندرا اور جمیلی گلوں میں باہیں ڈالے بوس وکنار میں کھوئے ہوئے تھے۔ اندرا نے کہا "اگر اسی حالت میں مرجاؤں تو میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے گا"

جمیلی۔ مگر میری حالت کیا ہوگی؟

اندرا۔ پیارے، محبت خود غرضی کا عطرِ جوہر ہے۔ جب تمہاری محبت میرے دل میں جوش مارتی ہے تو مجھے اپنی ذات کے سوا کوئی ذات نہیں دکھائی دیتی۔ مجھے تمہارا پیار کرنا نہیں اچھا معلوم ہوتا۔ جی چاہتا ہے خود ہی پیار کروں خود ہی لپٹوں۔ اس کیفیت میں جان کی طرف سے بے پروائی ہو جاتی ہے۔ جذبہ جان سے تحریک نہیں پاتا، خود اپنے میں نئی جان پیدا کر لیتا ہے، جان تھک جاتی ہے تو اپنی باگ جذبہ کے ہات میں دیدیتی ہے، جذبہ جان پر حاوی ہو جاتا ہے۔ جان ایک بے حقیقت شے ہو جاتی ہے۔ یہ ایک عجیب وقت ہوتا ہے۔ ایک نیا عالم سامنے آتا ہے —— ایک نہایت پُرکیف عالم —— اگر موت اس عالم میں ہو جائے تو یقیناً خاتمہ بالخیر ہوگا۔

جمیلی۔ تم کیفیاتِ اندرونی کی تحلیل و تجزیہ خوب کرتی ہو۔ مگر عالمِ بیرونی کو بھول جانا اس تحلیل و تجزیہ میں کہاں تک صحیح ہے۔؟

اندرا۔ عالمِ بیرونی کا تصور کیفیتِ اندرونی کا تابع ہے۔

جمیلی۔ کیا تم بودے لیر اور راآنبو کی پیرو ہو۔ اس نئے اسکول کی طرح عالم کی کسی چیز کی صورت و حقیقت معلوم کرنے کی جستجو نہیں کرتیں۔

اندرا۔ میں کسی شخص اور کسی اسکول کی پیرو نہیں۔ پیروی کرنا اپنے ہات سے اپنے پیروں میں بیڑیاں ڈالنا ہے۔ میری جو کچھ سمجھ میں آتا ہے اُسی کی قائل ہوں۔ نظام قائم کرنا متحرک زندگی کو ساکن کر دینا اور اس میں جمود پیدا کر دینا ہے۔ میں اس سے جلتی ہوں کہ فلاں مذہب یہ ہے، فلاں مذہب وہ ہے۔ خیال کو فریم میں لگا کر بند کرنے سے میرے آگ لگتی ہے، کیمونزم یہ ہے، امپیریلزم اسے کہتے ہیں۔ لبرلزم کے مقابل ایک دوسرا نظامِ خیال کنسرویٹیزم ہے۔ میری طبیعت ان "ازموں" سے بھاگتی ہے۔ پیغمبر مذہب بنایا کرتے تھے یہ عالم "ازمیں" بنانے لگے ہیں۔ ان کی پیروی بھی مذہب کی پیروی سے کم نہیں ہے۔ انسانی زندگی قانون میں بند نہیں کی جا سکتی۔ اصل پوچھو تو کوئی شخص بھی کسی مذہب کا پابند نہیں۔ ہاں تو بودے لیر اور راآنبو کی شاعری فطرت پرستی اور خیال پرستی کی شاعری نہیں ہے۔ کیفیت پرستی کی شاعری ہے، مرکزِ عالم انسان کے لئے انسان ہے، شاعر کو صرف اِن تحریکات سے غرض ہے جو اشیائے عالم کو دیکھنے یا تجربہ کرنے سے اُن کے دماغ میں پیدا ہوں۔ حقیقتِ عالم جب فلسفہ اور سائنس کی کوششوں سے نہ معلوم ہو سکی تو شاعری کیا معلوم کرے گی، تم مجھے اسی لئے تو عزیز اور پیارے ہو کہ تمہارے پاس بیٹھنے سے میری قلبی کیفیات میں ہل چل مچ جاتی ہے، اگر میں تمہاری تحلیل اور تجزیہ کرنے لگوں گی اور تمہاری حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کروں گی تو میرا مزہ بھی خاک میں مل جائے گا اور تمہاری حقیقت بھی ذرہ برابر نہ معلوم ہوگی۔

جمیلی۔ اگر یہ بات ہے تو اس قصہ کو جانے دو۔ میرے گلے لگ جاؤ، لیکن یہ معاہدہ ہمارے تمہارے درمیان ہو جائے کہ مرنے کے وقت ہم دونوں میں سے کوئی مرے نہیں۔ مجھے مفلسی، مرض اور موت سے نفرت ہے، ہم تم جب دُنیا میں نہ رہنا چاہیں تو عالمِ بالا کی طرف اُٹھتے چلے جائیں اور پھول کی خوشبو کی طرح ہوا میں غائب ہو جائیں۔ یہ طبیب اور اُن کے لواحقین اس کے بعد تجہیز و تکفین کے سامان غسل دینے والے اور گورکن یہ سب کتنی نفرت انگیز چیزیں ہیں۔ تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ زندگی سے اِنکا تعلق کیوں ہے؟ اس کا خیال دل بٹھا دینے والا ہوتا ہے۔

اندرا۔ مگر یہ مشین کسی نہ کسی دن بند ضرور ہو جائے گی۔

جمیلی۔ لیکن آج اس لطف میں تو اس بات کو میں نہ مانوں گا۔ ہم ہمیشہ ہمیشہ زندہ اور تندرست رہیں گے۔ اندرا اور جمیلی جب تک ہندوستان باقی ہے اُس وقت تک باقی رہیں گے۔ میں، میری اندرا اور میرا ہندوستان۔ اس تثلیث کا میں قائل ہوں۔ عالم کی حقیقت بس اسی تثلیث میں ہے،

اندرا۔ میرے اور تمہارے خیالات کتنے یکساں ہیں گو کہ اندازِ بیان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جمیلی تم بہت پیارے ہو۔ (گلے لپٹ کے پیار کرنے لگتی ہے۔)

سبز

زہر کھا جاؤنگا ماز ار سے لے کر ناچسار
سبزی گھٹو کے نواب ہاتھ دو چار کے پی

سبزی گھوٹنا (ہ) فعلِ متعدی۔ بھنگ گھوٹنا۔ بھنگ مل کرنا۔ بھنگ پیسنا + بھنگ پینا +

سبزی منڈی (ہ) اسم مؤنث:۔ ساگ پات اور ترکاری بکنے کی جگہ۔ وہ جگہ جہاں سبز ترکاریاں اور تازے میوے فروخت ہوتے ہیں ؎

طراوت آنکھوں میں ہے دائم چھاتی ٹھنڈی ہے
یاد ہیں سبزہ رنگوں کے دل کیا ہے سبزی منڈی ہے

سبسکرائبر (انگلش) subscriber اسم مذکر۔ چندہ دینے والا + خریدار۔ خریداروں کی فہرست میں نام لکھوانے والا +

سبط (ع) اسم مذکر۔ بیٹے کی اولاد + آل اولاد۔ نبیرہ۔ نواسا۔ پوتا۔ نواسی + بنس خاندان۔ نسل۔ کنبہ۔ قبیلہ۔ گھرانا جیسے سبط پیغمبر۔ سبط رسول +

سبع (ع) صفت:۔ سات ہفت۔ چھ اور ایک کی جمع ہے +

سبع سیارہ (ع) اسم مذکر:۔ ثریا۔ پروین۔ سات رشی۔ سات سہیلیوں کا جھمکا +

سبق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) سبقت پیش روی (۲) کتاب کی وہ مقدار جو ہر روز استاد سے پڑھائی جائے۔ درس۔ تعلیم۔ پٹی۔ پاٹ۔ ورد ؎

... سبق الٹا پڑھا دیا دل نے (مومن)

سبق اور طبق دونوں ... تعلیم (۳) ... پند۔ نصیحت ... اپدیش + عبرت۔ گوشمالی۔ سزا +

سبق پڑھانا (ہ) فعلِ متعدی:۔ (۱) درس دینا۔ تعلیم دینا۔ پٹی پڑھانا۔ سکھانا (۲) تنبیہ کرنا۔ عبرت دینا +

سبق پڑھنا (ہ) فعلِ لازم۔ پاٹ کرنا۔ درس لینا۔ سیکھنا +

سبق دینا (ہ) فعلِ متعدی:۔ (۱) پاٹ کرانا۔ پٹی پڑھانا۔ درس دینا۔ تعلیم دینا۔ آگے پڑھانا (۲) نصیحت دینا۔ عبرت دینا۔ متنبہ کرنا۔ گوشمالی کرنا۔ سزا دینا +

سبق لینا (ہ) فعلِ لازم:۔ (۱) پڑھنا۔ درس لینا۔ سیکھنا (۲) نصیحت پانا۔ عبرت حاصل کرنا +

سبقت (ع) اسم مؤنث:۔ پیش روی۔ تقدیم۔ پیشقدمی۔ آگے

سبک

بڑھنا + بڑھوتری۔ برتری۔ فوق۔ فوقیت۔ شرف۔ بڑائی۔ بزرگی۔ ترجیح (اردو فارسی اشعار اور بول چال میں بسکون بائے موحدہ مستعمل ہے) +

سبقت کرنا (ہ) فعلِ متعدی:۔ آگے بڑھنا۔ آگے جانا۔ پیشقدمی کرنا۔ پہل کرنا۔ شروع کرنا ؎

کرتے جو وہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت + پردہ کیوں ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو (ذوق)

سبقت لے جانا (ہ) فعلِ لازم۔ آگے بڑھ جانا۔ فوقیت لے جانا۔ برتری حاصل کرنا۔ غالب آجانا۔ بڑھ جانا ؎

برق بھی رہ گئی پیچھے سبقت ... + ہو خبر کس کو آنے جانے کی (...)

سبک (ف) صفت ... ہلکا۔ خفیف۔ ضد گراں و سنگین (۲) نازک ... (۳) ... (۴) بے عزت ... شرمندہ + بے وقار (۵) چست۔ چالاک۔ تیز۔ تعجیل کار۔ جیسے "سبک دست" یعنی تیز دست (۶) حقیر۔ مجرد۔ آزاد۔ بے تعلق +

سبکبار (ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کے سر پر کچھ بوجھ نہ ہو۔ ہلکا پھلکا۔ اکیلا۔ چھڑا۔ چھڑیا۔ سبک ؎

قاتل نے میرے سر کو اتارا بہزار شکر + بار گراں سے خوب سبکبار ہو گیا (...)

سبک دست (ف) صفت:۔ تیز دست۔ جلدی کام کرنے والا + جلد ہاتھ چالاک +

سبک دستی (ف) اسم مؤنث:۔ چابکدستی۔ تیز دستی۔ ہاتھ کی پھرتی ؎

جنوں کی سبکدستیوں کی ... ہے + ... گردن پہ تار گریباں (...)

سبکدوش (ف) صفت:۔ سبکبار۔ وہ شخص جس کے پاس کچھ بوجھ نہ ہو۔ ہلکا پھلکا + آزاد مجرد بے تعلق۔ فارغ۔ بری الذمہ + فرصت پانے والا +

سبکدوش کرنا (ہ) فعلِ متعدی:۔ آزاد کرنا۔ بوجھ اتارنا۔ فارغ کرنا۔ بری الذمہ کرنا +

سبکدوش ہونا (ہ) فعلِ لازم:۔ بری الذمہ ہونا۔ بوجھ اترنا۔ فرصت پانا۔ فارغ ہونا۔ نجات پانا ؎

سر جو اترا تو یہ دی حلق بریدہ نے صدا + شکر صد شکر کہ میں آج سبکدوش ہوا (اسیر)

سبک سر (ف) صفت:۔ کمینہ۔ فرومایہ۔ اوچھا۔ کمظرف۔ کم حوصلہ ...

وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

(۸)

اس کے دوسرے روز اندرا اور جمیل شام کی گاڑی سے دہلی کے لئے روانہ ہوگئے اسٹیشن سے جمیل نے ڈاکٹر جعفری کو اپنے آنے کا تار دیدیا۔ صبح چھ بجے تار ملنے پر ڈاکٹر نے بیوی سے کہا کہ جمیل اور اندرا صبح نو بجے یہاں پہنچ جائیں گے۔

بیوی۔ اُن سے اگر تم کو اتنی محبت ہے تو الگ رکھنے کا سامان کرو، میرے گھر میں وہ قدم نہیں رکھ سکتے۔

ڈاکٹر۔ بڑی کٹر ہو تم خدا کی قسم، لڑکے کی ممتا بھی نہیں رہی۔

بیوی۔ میرے بدلے تم کو ممتا ہو گئی ہے، اُس نے میرا کلیجہ پھونک دیا ہے۔ خاندان بھر کے طعنے تشنے سننا پڑتے ہیں۔ نا بابا نا، میں ایسی ممتا نہیں رکھتی، اُس کا نام سُن کر میری آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے، کمبخت، ننگ خاندان۔

ڈاکٹر۔ افوہ، اتنی عصبیت۔

بیوی۔ نہیں تو مذہب چھوڑ دوں۔ ریت رسم کو طاق پر رکھ دوں۔ میں نالائق بیٹے کی خاطر اپنی عقبیٰ تھوڑی خراب کروں گی۔

ڈاکٹر۔ تم مذہب سے واقف ہی کب ہو۔ ریت رسم جانتی ہو بس۔

بیوی۔ اے لو جتنا چپ رہو اتنا ہی دباتے ہیں۔ لو اب ہم مسلمان بھی نہیں رہے۔ پھر کون خدا کا سنوارا مسلمان ہے! دیکھو جی، اب کی تو کہا، اب نہ کہنا۔

ڈاکٹر۔ خدا کی قسم جاہل بیوی عذابِ الٰہی ہے۔ ہندو عورتوں کو دیکھیے۔

بیوی۔ ہاں ہاں عیاشی اور عاشق مزاجی ہی کے لئے تو کانگریسی ہوئے تھے۔ لو بیوی اب مسلمان پردہ نشین بہو بیٹیوں سے یہ موئی کافر بچی ہندنیاں جن کو نہ کچھ حیا ہے نہ شرم، اچھی ہو گئیں۔

ڈاکٹر۔ اجی تم تو بجد کوڑ مغز ہو، اگر ایسا ہی ہے تو تم بیٹے بہو سے بات نہ کرنا۔ رہا یہ کہ میں اپنے گھر میں نہ رکھوں ناممکن ہے۔

بیوی۔ اگر ایسا ہی ہے تو میری صورت نہ دیکھو۔

ڈاکٹر۔ دیکھو جی، تمہاری جہالت اب ناقابلِ برداشت ہوتی جارہی ہے۔ میں جو چاہوں گا وہ ہوگا۔ تم میری بیوی ہو، مالک نہیں۔ تم کو میرا حکم ماننا پڑے گا۔

بیوی۔ آئے وہاں سے حکم کی دھونس بٹھانے۔ میں نے آج تک اپنے ماں باپ کی تو بات سُنی نہیں، تمہاری بہت سُنوں گی؟

ڈاکٹر۔ ماں کے قدموں کے نیچے تو جنت ہے۔ یہی تم مذہب سے واقف ہو۔ جاہل اجہل۔

بیوی۔ (بجد غصہ میں) دیکھو ذرا زبان سنبھال کے بات کرو۔ برابر بکے جارہے ہو۔ میں جب تک نہیں بولتی ہوں تبھی تک۔

ڈاکٹر۔ خیر، میں کچھ نہیں جانتا، اندرا اور جمیل یہیں اسی گھر میں رہیں گے۔

بیوی۔ جمیل تک تو میں راضی ہوں۔ مگر وہ ہندنی موئی کافرنی یہاں ہرگز قدم نہیں رکھ سکتی۔

بیوی۔ یہ قیامت تک نہیں ہوسکتا۔

اب بہت زور وشور کی لڑائی ہونے لگی۔ اندرا اور جمیل جب اسٹیشن پر اُترے تو اُنھیں کوئی نظر نہیں آیا۔ جمیل نے کہا "معاملہ دِگرگوں معلوم ہوتا ہے، ورنہ ابا جان لینے ضرور آتے"۔ خیر، گاڑی کرکے دونوں ایوانِ جعفری پہنچے۔ اندر سے شور و غل کی آوازیں آرہی تھیں۔ گاڑی کو ٹھہرا رہنے کا حکم دے کے جمیل اندرا کو لے کے اندر گیا۔ باپ دیکھتے ہی دوڑ کر بہو اور بیٹے سے لپٹ گئے۔ ماں نے کہا "ارے نکل نکل چھوکری۔ یہاں تیرا کوئی کام نہیں"۔

اندرا (دو زانو ہوکر):۔ اماں جان، اب تو میں آپ کی بہو ہوں۔ خدارا رحم کیجیے۔ دنیا میں سوائے آپ کے میرا اور کون بزرگ ہے۔ آپ ہی اپنی پناہ میں مجھے لے لیجیے۔

جمیل کی ماں (لکڑی اُٹھا کر اور اندرا کو دو تین مرتبہ مار کر) چل نکل موئی کافرنی میرے گھر سے۔

جمیل۔ چلو اندرا چلو۔ (ماں سے) اماں جان، اب آپ میری صورت کبھی نہ دیکھیے گا۔ انشاء اللہ۔

ماں۔ جمیل تجھے جنت نصیب نہیں ہوگی، ماں کو خفا کرکے۔ بیٹا اس ہندنی کو چھوڑ دیکھ تو کیسی ننھی منھی چاند سی دولہن بیاہ کے لاتی ہوں۔

جمیل۔ بس چُپ رہیے۔ اماں جان!

ماں برابر چیختی چلّاتی رہیں۔ جمیل اندرا کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلا گیا، پیچھے پیچھے ڈاکٹر جعفری گئے۔ باہر ڈاکٹر جمیل سے بولے "بیٹا، تم تاج محل ہوٹل

سبک

سبک ہونا (ف) فعل لازم:- (۱) ہلکا ہونا (۲) فارغ اور بری الذّمہ ہونا + آزاد ہونا (۳) خفیف ہونا۔ حقیر ہونا بے وقار ہونا۔ نظروں سے گرنا ؎

کی نشست اس دل نے یاں تک بزمِ خوباں میں کہ آہ
ہوگیا آخر سبک سب کی نظر میں بیٹھ بیٹھ (ناسخ)

اے سبک ہونا یہ میرا فرطِ شوق سے مجلس میں
وہ تو نہیں سنتا دل دے کر میں ہی باتیں بناتا ہوں

نہ کی مجھ پر نگاہِ مست ورنہ کیا سبک ہوتا
مجھے بیہوش وہ کر کے گراتے اپنی آنکھوں سے

سُبکنا (ہ) فعل لازم (ہندی):- بچے کا روتے وقت سُبکیاں بھرنا۔ ہچکیاں لینا۔

سُبکی (ہ) اسم مؤنث:- ہچکی۔ روتے وقت اوپر کا سانس جھٹکے کے ساتھ لینے کی ہیئت۔ سِسکی +

سُبکی (ف) اسم مؤنث:- (۱) ہلکاپن۔ ضدِ گرانی (۲) خفت۔ ذلّت۔ رسوائی۔ فرم کی بات۔ لاج کی بات۔ بیقدری۔ بے عزتی (۳) صفائی۔ ستھرائی + نزاکت۔ نازکی جیسے "اس کاریگر کے ہاتھ میں بڑی سبکی ہے" +

سبکی ہونا (ف) فعل لازم:- خفّت ہونا۔ ذلّت ہونا +

سُبکیاں (ہ) اسم مؤنث:- (سبکی کی جمع) +

سُبکیاں لینا (ہ) فعل متعدی:- ہچکیاں لینا۔ سِسکیاں بھرنا۔ رونے میں ہچکیاں لینا +

سَبَل (ع) اسم مذکر:- آنکھ کے ایک مرض کا نام جس کے سبب سے آنکھوں کے پپوٹے اُلٹ جاتے اور پلکیں دیدوں میں چُبھنے سے آنکھیں سرخ رہتی ہیں۔ بامنی۔ بنلگند +

سَبَل (ہ) اسم مذکر:- آلۂ نقب زنی۔ بیرم۔ پھالی +

سَبُو (ف) اسم مذکر:- گھڑا۔ مٹکا۔ ٹھلیا۔ کروا ؎

دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے + پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہوگیا (وزیر)

سَبُوچہ (ف) اسم مذکر:- چھوٹا گھڑا۔ کروا۔ بدھنا +

سَبُورا (ف) اسم مذکر (صحیح صابورہ):- چرمی آلہ کا نام جس سے مخنث اپنی چُل مٹاتی ہیں + وہ ساختہ عضوِ تناسل جو چپٹی باز عورتوں کے پاس ہوتا ہے +

سَبُوس (ف) اسم مؤنث:- بھوسی۔ چوکر +

سُبھ (س) صفت:- (۱) خجستہ۔ مبارک + نیک۔ اچھا۔ مسعود۔ سعید + خوشنما +

سبھی

سُبھ گرہ (ہ) اسم مذکر:- طالعِ مسعود۔ اختر نیک +

سُبھ گھڑی (ہ) اسم مؤنث:- ساعتِ سعید۔ مبارک گھڑی۔ نیک گھڑی ؎

ہو مبارک تجھے اے ماہ منقہ سہرا + سُبھ گھڑی سے ہے بندھا آج ترے سر سہرا

سُبھ لگن (ہ) اسم مذکر:- دو اچھے ستاروں کا سنجوگ۔ قِرانُ السّعدین۔ اچھا وقت۔ منگلیک سما +

سَبھا (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- مجلس۔ محفل۔ سماج۔ بزم۔ انجمن۔ سوسائٹی + جماعت۔ گروہ۔ منڈلی۔ دربار۔ پنچایت + جلسہ ؎

آبرو بخشی سبھا میں منہ کو اُجیالا کیا + مُردہ زندہ پاوے گلگیر کو نندانہ شمع (بحر)

سَبھاپتی (ہ) اسم مذکر (ہندو):- میرِ مجلس۔ صدرِ انجمن۔ پریزیڈنٹ۔ سردارِ مجلس + سرپنچ +

سَبھاسَد (ہ) اسم مذکر:- مجلسی۔ شریکِ جلسہ۔ ممبر +

سبھا کرنا (ہ) فعل متعدی:- جلسہ کرنا۔ پنچایت جوڑنا۔ لوگ جمع کرنا۔ مجلس کرنا۔ محفل کرنا +

سُبھاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) اچھی خُو۔ اخلاقِ حمیدہ۔ خُلق (۲) خُو۔ عادت۔ خصلت + بان ؎

ولیکن یہ خوباں کا دیکھا سبھاؤ + کہ بگڑے سے دونا ہوا ان کا بناؤ (میرحسن)

(۳) ڈھنگ۔ قاعدہ۔ برتاؤ + خاصیتِ مزاج۔ خاصہ ؎

من موتی اور دودھ رس ان کا یہی سبھاؤ
پھاٹے سے جُڑتے نہیں کوٹن کرو اوپاؤ (دوہا)

سُبیتا یا سُبھیتا (ہ) اسم مذکر:- (۱) فرصت۔ وقت۔ مہلت۔ سوختہ۔ چھٹکارا۔ چھٹی۔ مخلصی (۲) اطمینان۔ خاطر جمع۔ تسلّی۔ تسکین۔ (۳) افاقہ۔ فائدہ۔ کمی (۴) امن۔ چین۔ کل۔ راحت۔ آرام۔ سُکھ۔ آسائش۔ آسودگی (۵) فراغت۔ انفراغ (۶) خلوت۔ تنہائی۔ علیحدگی ؎

نہیں ملتی ہے فرصت غیر اُسے گھیرے ہی رہتے ہیں
کہوں کچھ حال دل بس ڈھونڈتا اتنا سبیتا ہوں

سَبِیل (ع) اسم مؤنث:- (۱) راہ۔ راستہ۔ سڑک۔ طریقہ (۲) ف + وقف ہر چیز خصوصاً وقفِ آب و شربت و شیر + بو۔ پیاؤ جیسے (سقہ کی آواز) "سبیل ہے پیاسوں کو" (۳) تدبیر۔ صورت۔ جتن۔ شکل۔ بندوبست جیسے "ان کے روپے کی بھی کچھ سبیل کی؟" +

یہیں ٹھیر جاؤ۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ کل تک کوئی اچھا بنگلہ ڈھونڈھ لیں گے، میں بھی اب تمہارے ہی ساتھ رہوں گا۔"

جمیلی۔ بہت اچھا باداجان!

ڈاکٹر۔ اندرا بیٹی! معاف کرنا۔ تم جانتی ہی ہو کہ جاہل متعصب عورتیں کس ٹائپ کی ہوتی ہیں۔

اندرا۔ جی اباجان، اس میں معافی کی کونسی بات ہے، اماں جان ابھی بیحد غصہ میں ہیں۔ میں چند روز بعد اُن کو منانے میں ضرور کامیاب ہوجاؤنگی۔

ڈاکٹر۔ آمین۔

تینوں آدمی تاج محل ہوٹل روانہ ہو گئے۔ بیوی کو معلوم ہوا کچھ نہیں بولیں۔ دو تین گھنٹہ کے بعد جب ذرا دماغ درست ہوا اور واقعات پر غور کیا تو خیال کیا کہ یہ تو بُرا ہوا کہ میاں صاحب بھی بیٹے اور بہو کے ساتھ چلے گئے۔ ہندوستانی سماج بڑی خطرناک ہے۔ جاہل عورتیں مکر و فریب کے پوشلے اور چالاکی میں بیحد مشاق ہوتی ہیں۔ خدا ان کے تریاچر تر سے بچائے۔ ایک مکر و فریب سے پُر اسکیم اُس کے دماغ میں آئی۔ سوچا کہ کیوں نہ اندرا کو ختم کر دوں۔ بیٹے کو وقتی رنج ہوگا۔ باپ سنبھال لیں گے۔ چند ماہ بعد جمیلی سے بِل مِل جائے ہی گا۔ آخر کو ماں ہوں اُس کی۔ سب معاملہ ٹھیک ٹھاک ہوجائے گا۔ یہ بھی نہ خیال کیا کہ بیٹا تعلیم یافتہ ہے۔ وہ کہاں پلٹ سکتا ہے، یا اندرا کے قتل سے پولیس کچھ ایکشن لے۔ جاہل عورت تو مکاری کرنا جانتی ہے۔ اُسے اُس کے نتائج سے کیا مطلب۔

بہر حال شام کو اُنھوں نے بیٹے کے نام اپنے یہاں کے منشی سے لکھوا کر ایک رقعہ بھیجا کہ بیٹے میں اپنے کئے پر بیحد نادم ہوں۔ اندرا آخر بھی میری بہو ہے۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب میرا پچھتانا بیکار ہے، اپنی بوڑھی ماں کے کلیجے سے تم اور اندرا دونوں آکر لگ جاؤ، تاکہ میں اپنی بے اعتنائیوں اور بیجا گھُڑکیوں کا بدلا اُتار سکوں۔"

رقعہ پہنچا تو ڈاکٹر جعفری، جمیلی اور اندرا سب بیحد خوش ہوئے۔ ڈاکٹر بولے کہ بھئی ماں کی ممتا کہاں تک ٹھنڈی رہتی۔ تینوں فوراً معہ اسباب کے ایوانِ جعفری پہنچے۔ مکان میں داخل ہونا تھا کہ دوڑ کر جمیلی کی ماں نے اندرا کو لپٹا لیا۔ "بیٹا مجھے معاف کر۔ میں نے تیرے ساتھ بڑی زیادتیاں کی ہیں۔ تو میری بہو ہے، اپنی بوڑھی ساس کی باتوں کا کچھ خیال نہ کر۔ بیٹی، میرے سینے سے زور سے لپٹ جا۔ میں تجھے بیحد چاہتی ہوں۔ اندرا بیٹی!" جمیلی اور اندرا کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے۔ اندرا زور سے جمیلی کی ماں کے لپٹ گئی۔

جمیلی کی ماں (اندر سے دودھ کا ایک گلاس لاکر) لے بیٹی، یہ دودھ پی لے۔ ہمارے یہاں رسم ہے کہ بہو پہلے پہل آتی ہے، تو دودھ پلاتے ہیں۔

اندرا نے شکریہ کے ساتھ دودھ پی لیا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ جمیلی کی ماں بیحد مسرور تھی۔ ذرا دیر میں اندرا نے کہا کہ اُس کی طبیعت خراب معلوم ہوتی ہے۔ لمحہ کے لمحہ میں وہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔ جمیلی از حد پریشان ہوگیا، وہ ڈاکٹر کو ٹیلیفون دینے جا ہی رہا تھا کہ اندرا کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ جمیلی ہائے اندرا کہہ کر اُس کی لاش پر گر گیا۔ جعفری ہکا بکا ہو گیا تھا۔ اُٹھانے بڑھا تو جمیلی بھی بالکل سرد تھا، اُس نے اپنا سر پیٹ لیا۔ اپنی انگوٹھی کا ہیرا چبا لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی تڑپ تڑپ کر جاں بحق ہو چکا تھا، تینوں لاشیں ایک عجیب بے نیازی کی شان میں پڑی تھیں، فضا پر اُداسی چھا رہی تھی۔ گھر بھر کے ملازم کھڑے حیرت زدہ سے ہو گئے تھے، اندرا اور جمیلی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے، اُن کے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے، ایک دائمی ہنسی اُن کے معصوم چہروں پر کھیل رہی تھی، فضا بالکل ساکت و صامت تھی کہ جمیلی کی ماں کی دلدوز چیخوں نے فضا کے سکوت کو درہم و برہم کر دیا۔

پیغام

مظلوم کو غرقِ صہبائے گلفام ہمیں کرنا ہے اُٹھو

لبریز لہو سے ظالم کے اک جام ہمیں کرنا ہے اُٹھو

جو مذہبوں سے حل ہو نہ سکیں اُن گتھیوں کو سُلجھانا ہے

جو کام خدا سے ہو نہ سکا وہ کام ہمیں کرنا ہے اُٹھو

"پیش رو"

سبی

سبیل پلانا (ہ) فعل متعدی :- بلاقیمت اور بلامعاوضہ پانی یا ماہ محرم میں شربت خواہ دودھ پلانا۔ راہ چلتوں کو مفت پانی پلانا ؎

بھر کے مشکیں آبلوں کی اب پلا دیجے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے کانٹے زبانِ خار میں۔ (؟)

سبیل رکھنا (ہ) فعل متعدی :- پانی پلانے کے واسطے رہگذر پر مٹکے وغیرہ رکھنا۔ پیاؤ لگانا (مصرعۂ ناسخ) :- رکھی تھی قضا نے آبِ آہن کی سبیل ؎
ملکِ عدم کو اب کوئی پیاسا نہ جائیگا + قاتل نے آبِ تیغ کی رکھی سبیل ہے (خورشید)

سبیل کرنا (ہ) فعل متعدی :- راستہ نکالنا۔ دینے کی کوئی تدبیر کرنا۔ صورت نکالنا۔ تدبیر سوچنا۔ بندوبست کرنا +

سبیل لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیاؤ لگانا۔ پَو لگانا۔ مفت پانی یا شربت خواہ دودھ پلانا (۲) بازاری :- وقف کر دینا۔ پنی کر کے نہ لینا +

سِپّا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) نشانہ۔ ہدف۔ آماج جیسے "کیا سپّا بیٹھا ہے" + (۲) ڈھب۔ ڈھنگ۔ ٹپّس "نتنے اُن کے ہاں اچھا سپّا لگایا" (۳) ٹپّہ۔ پلّہ۔ زد۔ مار + فاصلہ۔ مسافت۔ دوری۔ بُعد (۴) سُراغ۔ کھوج۔ پتا +

سِپّا لڑانا (ہ) فعلِ متعدی :- ٹپّس جمانا۔ ڈھب لگانا۔ ڈھنگ ڈالنا۔ پنیری جمانا +

سِپّا لڑنا (ہ) فعل لازم :- موافقت ہونا۔ بلول ملنا۔ رسائی ہونا۔ مُہیّج ہونا + موقع ملنا۔ سنجوگ بننا۔ ڈھب بننا۔ سا جھا لڑنا۔ آشنائی ہونا۔ دل لگی ہونا۔ آنکھ لگنا +

سِپّا لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :- نشانہ لگانا۔ نشانہ پر مارنا + آنکھ لگانا۔ آشنائی کرنا + گتھ جانا + پھانسنا۔ جال میں پھنسانا۔ پھندا لگانا۔ جال ڈالنا +

سَپاٹ (ہ) صفت :- (۱) صاف۔ سادہ۔ سلپٹ۔ یکساں جیسے "سپاٹ جُوتا" یعنی کلابتو کا وہ جوتا جس میں تار یا چکی کا کام نہ ہو (۲) چورس۔ مُسطّح۔ برابر۔ ہموار۔ چٹیل +

سپاٹ ہونا (ہ) فعل لازم :- گھِس کر یکساں ہونا۔ ہموار ہونا جیسے "چکی سپاٹ ہو گئی" +

سَپاٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) دوڑ۔ جھپٹ۔ طرارہ۔ بگٹٹ دوڑ (۲) سیر۔ تماشا جیسے "سیر سپاٹے کو گئے ہیں" +

سپاٹا بھرنا یا مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی :- طرارہ بھرنا۔ دوڑ لگانا۔ دُور تک کا دھاوا مارنا۔ پرندے کا اُڑ جانا +

سُپارا (ہ) اسم مذکر :- سرِ ذکر۔ حشفہ۔ قضیب کی ٹوپی +

سپر

سِپارہ (ف) اسم مذکر :- (مخففِ سی پارہ) قرآن شریف کا ہر ایک تیسواں حصّہ۔ (چونکہ قرآن شریف کے تیس پارہ کہتے ہیں اس سبب سے ہر ایک پارہ کو سی پارہ کہنے لگے +

سُپاری یا سُپیاری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھالیا۔ کیلی۔ فوفل۔ چھال (۲) حشفہ۔ سرِ ذکر +

سِپاس (ف) اسم مؤنث :- شکر۔ منت۔ شکریہ۔ شکرگزاری۔ تھینکس۔ ستایش۔ حمد و شکرِ نعمت۔ اظہارِ احسانمندی +

سِپاس گزاری (ف) اسم مؤنث :- شکرگزاری۔ اظہارِ احسانمندی۔ منت شناسی۔ اعترافِ نعمت +

سِپاس نامہ (ف) اسم مذکر :- ایڈرس (وہ تحریری شکریہ جو کسی حاکم کے رخصت یا تبدیل ہوتے وقت اُس کی کارگزاری کے منت پذیر ہونے میں دیتے ہیں +

سِپاہ (ف) اسم مؤنث :- فوج۔ لشکر۔ سینا۔ کٹک +

سپاہ گری (ف) اسم مؤنث :- سپاہی کا کام یا پیشہ جیسے "سپاہگری کے چھتیس[۳۶] نہ ہیں")

سِپاہی (ف) اسم مذکر :- جنگی آدمی۔ فوجی آدمی۔ پیادہ۔ لشکری۔ چپراسی۔ تلنگا۔ برقنداز۔ مذکوری۔ سنتری۔ کانسٹیبل۔ نجیب +

سپاہی کا پُوت (ا) اسم مذکر :- سپاہی زادہ +

سِپاہیانہ (ف) :- سپاہیوں کے موافق + دلیرانہ۔ بہادرانہ۔ چُستی کے ساتھ + پھرتی سے +

سِپَر (ف) اسم مؤنث :- (۱) ڈھال۔ پھری۔ آفتابی ؎

تیغِ حُسنِ یار کی کیا تاب لائے آفتاب
مُنہ پہ لینے کے لئے کس دن سپر ملتی نہیں (؟)

(۲) (ا) :- آڑ۔ حفاظت۔ پناہ۔ روک۔ سرن (مصرعہ) :-
"توبہ بڑی سپر ہے گنہگار کے لئے" +

سپر پھینکنا یا ڈالنا (ا) فعل متعدی :- ہتیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے۔ ڈھال پھینک دینا۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ پُشت دکھانا +

سپر ہونا (ا) فعل لازم :- آڑ ہونا۔ ہدف بننا۔ آڑے آنا۔ سامنے آنا۔ دیوار بننا۔ ٹٹی ہونا ؎

قتل بھی ہونے نہ دینگے رشک سے اغیار کو
تیغ جب کھینچو گے اُن پر ہم سپر ہو جائینگے + (؟)

لفظِ آزادی

(یہ نظم محض اپنی معنوی حیثیت سے شائع کی جارہی ہے)

نظر آدفترِ اوراقِ عالم دیکھنے والے   جماعت در جماعت ربطِ باہم دیکھنے والے
یہی اک لفظ بنیادی ہے تعمیرِ حکومت کا   اسی اک لفظ میں نقشہ دبستانِ سیاست کا
اسی اک لفظ میں دعوت ہے غور و فکر کی تجھکو   اسی اک لفظ میں گویا ہے درسِ آگہی تجھکو
یہی اک لفظ منشئ ازل کا جو عطیہ ہے   اُسی اک لفظ پر شاہوں کا استادانہ قبضہ ہے
یہی اک لفظ جو دیباچۂ ہستی کا عنواں ہے   یہی جس کے عمل کی فطرتِ آزاد خواہاں ہے
یہی اک لفظ جو آئینہ انسانی شعائر کا   یہی اک لفظ گنجینہ حقائق کا بصائر کا
یہی اک لفظ باعث ہے زبانِ بے زبانی کا   اسی سے ناطقہ ہے بند زعمِ حکمرانی کا
یہی اک لفظ جو ہے خاتمہ قیدِ غلامی کا   یہی عنوانِ مقصد ہے محبت کے پیامی کا
یہی اک لفظ ہم معنی ہے جو خود اختیاری کا   یہی جو ہے خلاصہ ہند کی مقصد براری کا
یہی اک لفظ جو ضامن ہے انصاف و عدالت کا   یہی مفہوم رکھتا ہے مساوات و اخوت کا
یہی اک لفظ جس پر خواجگی تیور بدلتی ہے   یہ جس سے بیکسی اعزاز کے سانچے میں ڈھلتی ہے
یہی اک لفظ جو ہے رُوحِ آئینِ جہانداری   اسی پر مشرق و مغرب میں ہے اک کشمکش جاری
یہی اک لفظ جو بیدار کُن جذبات رکھتا ہے   یہی جو اپنی تہ میں حشرِ احساسات رکھتا ہے
یہی جس سے غرورِ شہریاری ٹوٹ جاتا ہے   یہی جس سے کہ پابندِ غلامی چھوٹ جاتا ہے
یہی جس سے غلام اپنی جگہ بیباک ہو جائیں   یہی جس پر ہزاروں عہدنامے چاک ہو جائیں
یہی اک لفظ بے معنی پئے ہندوستاں اب ہے   یہی جس میں کہ پنہاں دفترِ معنی و مطلب ہے
سمجھ اس لفظ کو ہمراز یہ ہے لفظِ آزادی   سیاست داں جماعت کو ہے جس پر زعمِ استادی

(آغا زبرہاشمی)

رُکتی نہیں تیغ نالہ ہرگز + جب تک کہ جگر سپر نہ ہووے (میر)

سپُرد (ف) اسم مؤنث: تفویض۔ تحویل۔ حوالہ سونپنا۔ دھروڑ۔ امانت (بضم اوّل زبان زد ہے) +

سپُرد کرنا (۱) فعل متعدی: (۱) سونپنا۔ امانت رکھنا۔ حوالہ کرنا۔ ہاتھ میں ہاتھ دینا (۲) حراست کرنا۔ نظربند کرنا +

سپُرد ہونا (۱) فعل لازم: سونپا جانا۔ حوالہ ہونا۔ ذمہ ہونا۔ نظربند ہونا +

سپُردگی (ف) اسم مؤنث: تحویل۔ حوالگی۔ تفویض + حوالات۔ حراست۔ نظربندی +

سپُردگیٔ مال (ف+ع) اسم مؤنث: مال سونپنا۔ حوالگیٔ زر۔ تحویل دولت +

سپردا (ہ) اسم مذکر: سنگی۔ ڈھاڑی۔ سازندے۔ ناچنے والی کے ساتھ
سپردائی والے جو طبلہ و سارنگی بجاتے [illegible] ڈوم۔ بھڑوے +

سپرنٹنڈنٹ (انگ) Superintendent اسم مذکر: نگراں۔ محافظ۔ نگہبان۔ منتظم۔ مہتمم۔ سربراہ کار۔ داروغہ۔ ناظر۔ سررشتہ دار +

سپستان (ف) اسم مذکر: لسوڑا۔ [illegible] (ص لِسگستان) چونکہ کتیا کے پستانوں سے مشابہ ہے اسلئے یہ نام ہوا +

سپنا (ہ) اسم مذکر: (۱) رویا۔ خواب۔ سوتے میں جو کچھ نظر آئے اُسے سپنا کہتے ہیں جیسے سپنے میں راجا بھئے دن کو وہی احوال۔ "ہردے بسے سو سپنے دسے" (۲) خیال و وہم جیسے سپنے کی سی مایا جس کو اپنی بتلا دے +

سپند (ف) اسم مذکر: (دیکھو اسپند) +

سپوت (ہ) اسم مذکر: (۱) سعادتمند بیٹا۔ لائق بیٹا۔ فرزند رشید۔ اہل لڑکا۔ اچھا لڑکا۔ ماں باپ کا فرماں بردار بیٹا جیسے سپوتوں کے کپوت اور کپوتوں کے سپوت (۲) طنزاً: نالائق اور ناخلف بیٹا +

سپوتی (ہ) صفت: (۱) سعادتمند اور لائق اولاد والی (۲) سات بیٹوں والی جیسے سپوتی رووے ٹکوں کو، نپوتی رووے پوتوں کو +

سپورن (ہ) صفت: سمپورن۔ بھرا ہوا۔ معمور۔ ملو۔ بھرپور۔ سیر۔ اگھایا۔ آسودہ۔ سارا۔ تمام۔ کُل +

سپولیا (ہ) اسم مذکر: سانپ کا تازہ نکلا ہوا بچہ +

سپہ (ف) اسم مؤنث: مخفف سپاہ۔ فوج۔ لشکر + ؎

ہر سال ہے دل عاشق کبھی سے فوج ترکاں کی کچھ لیا ہو یہ برگشتہ سپہ الٹی سے سیدھی ہو (ظفر)

سپہ سالار (ف) اسم مذکر: فوج کا سب سے بڑا افسر۔ جرنل۔ کمانیر۔ کمانڈر انچیف۔ مقدمۃ الجیش۔ جنگی لاٹھ +

سپہ گری (ف) اسم مؤنث: (دیکھو سپاہ گری) +

سپہر (ف) اسم مذکر: فلک۔ آسمان۔ آکاس۔ چرخ گردوں۔ کرۂ فلکی۔ گگن ؎

سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہے اپنے نالوں کا + نیل ہے جگر سا سا کرتا ہے تلوں کا (اسیر)

سپہر (ہ) اسم مذکر: (سہ پہر) تیسرا پہر۔ دن ڈھلے۔ دن کا تیسرا حصہ۔ ظہر۔ دوپہر بعد

سپھل (ہ) صفت (ہندو): بردمند۔ پھل دار۔ ایک اچھا پھل۔ ثمرہ۔ نتیجہ + مفید۔ فائدہ مند۔ بہرہ ور۔ زرخیز۔ سیر حاصل۔ شاداب +

سپیاری (ہ) اسم مؤنث: (دیکھو سپاری) +

سپید (ف) صفت: (۱) سفید۔ دھولا۔ اُجلا۔ اُجلا۔ سیت۔ چٹّا۔ بھٹّا۔ براق + گورا۔ صبح (۲) کورا۔ سادہ۔ بن لکھا +

سپید و سیاہ کرنا (ف) فعل متعدی: سیاہ و سپید کرنا۔ بُرا خواہ بھلا کرنا ؎

میں اپنے کشور دل کا تمہیں کیا تھا + تم اب سپید کرو آگے یا سیاہ کرو (معروف)

سپیدہ (ف) اسم مذکر: پھونکا ہوا جست خواہ رانگ جسے اکثر آنکھوں کی دوا اور وارنش وغیرہ میں ڈالتے یا منہ پر پوڈر کی بجائے ملتے ہیں۔ مزاجاً دوم درجہ میں سرد و خشک۔ بعض کہتے ہیں کہ دوم میں سرد سوم میں خشک

سپیدی (ف) اسم مؤنث: (۱) سفیدی۔ قلعی۔ پتھر کا پھونکا ہوا چونا۔ سنگ مرمر کا چونا (۲) بیاض۔ دھولا پن + براقی۔ صباحت (۳) روشنی۔ اُجالا۔ جوت۔ نور +

سپیرا (ہ) اسم مذکر: سانپ رکھنے اور کھلانے والا۔ سانپ پکڑنے والا۔ مار گیر۔ سانپ کا تماشا کرنے والا +

ست (ہ) اسم مذکر: (۱) زور۔ بل۔ طاقت۔ بوتا۔ توت + قدرت۔ شکتی۔ سکت ؎

ہم عشق میں کیا کیا ہوئے اب آخر آخر ہو چکے
بے مست ہوئے بے ست ہوئے بے خود ہوئے مبہوت ہوئے

افتادہ ہجر یار میں مُردہ صفت ہا + اُٹھکر میں بیٹھنا کبھی اتنا نہ ست ہا (لا علم)

(۲) ٹھیک۔ سچا۔ درست۔ صحیح۔ جیسے ست بچن (۳) سچ۔ سانچ۔ راست۔ صدق۔ سچا جیسے رام (یعنی خدا) نام ست ہے (۴) رس۔ عرق + مول۔ عطر۔ جوہر۔ خلاصہ۔ لُبّ لُباب۔ تت۔ اصل۔ جڑ + روح + ملح جیسے

ہندوستانی ورڈسورتھ

سید رضا قاسم مختار

فنا کے بعد بھی اہلِ کمال زندہ ہیں
زہے وہ کام کہ جس سے جہاں میں نام رہے

جبکہ نادر شاہ کے خونچکاں و خونریز تیغے دلّی کو تاراج کر رہے تھے اور وہاں کی گلی کوچوں میں خون کے نالے بہہ رہے تھے اسی زمانے میں وہ وہاں پیدا ہوا تھا۔

میانہ قد، چوڑا سینہ، ورزشی بدن۔ بڑی آنکھیں، پتلیاں سیاہ، ستواں ناک۔ بڑی مونچھیں، کتابی چہرہ۔ پورے سر پر پٹّے (زلفیں[1]) دونوں ابرو کے درمیان سیاہ تل، چکّر دار پگڑی، گاڑھے یا گزی کا سیدھے پردے اور نیچی چولی کا انگرکھا کبھی برکا پاجامہ اور کبھی لنگّے (مارکین[1]) کا تہبند، جاڑے کے دنوں میں فرخ آبادی چھینٹ کا جُبّہ، پاؤں میں گھیتلا جوتا اور کبھی ننگے پیر۔ ہاتھ میں آڑو کی خمیدہ و پیچدار چھڑی اور انگلی میں دو انگوٹھیاں عقیق سُرخ اور فیروزے کی پہنا کرتا تھا۔

اُس کا نام ولی محمد اور تخلص نظیر تھا۔ اُس کا باپ شیخ محمد فاروق عظیم آباد میں کسی نوّاب کا مصاحب تھا جس کی بارہ اولادیں ہوئی تھیں۔ مگر صرف وہی اکیلا بچ گیا تھا۔ اس لئے ماں باپ کا بہت ہی لاڈلا اور پیارا تھا، باپ کے مرنے کے بعد جب کہ اس کی عمر تقریباً بائیس سال کی تھی احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت وہ اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرے (اکبرآباد) چلا آیا، اور تا زندگی وہیں ملکوں والی گلی محلہ تاج گنج میں سکونت اختیار کر لی تھی، اس کی شادی شخصے محمد رحمٰن کی بیٹی مسماۃ تہور بیگم سے ہوئی تھی جس کے بطن سے اُس کی دو اولادیں ہوئی تھیں، ایک لڑکا مسمّی گلزار علی اور ایک لڑکی امامی بیگم تھی۔

اوائل عمر میں بطلبِ روزگار متھرا جا کر کسی جگہ معلّمی کی نوکری کر لی تھی۔ مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد پھر آگرے واپس آ کر لالہ بلاس رام کے یہاں سترہ روپے ماہانہ تنخواہ پر اُس کے لڑکے کو پڑھایا کرتا تھا۔ نیز مائی تھان میں دوسرے کائستھ طلبا کو بھی پڑھایا کرتا تھا۔ اور اسی طرح اُس کی تمام عمر درس و تدریس ہی میں بسر ہوئی اور یہی اُس کا دلچسپ شغلہ رہا۔

جوانی میں البتہ رنگین مزاج تھا اور عشق و عاشقی کا بھی شوق تھا، مشہور ہے کہ ایک طوائف سے بھی جس کا نام موتی تھا، اس کو تعلق ہو گیا تھا۔ مگر ضعیفی میں یہ کل باتیں بالکل ہی بدل گئی تھیں، اور گزشتہ عادات سے توبہ کر کے صوفی مشرب ہو گیا تھا۔ اور شاہ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر لی تھی۔ مذہبی جھگڑوں اور فرقہ وارانہ مناقشوں سے اس کو بالکل ہی بے تعلقی تھی۔ شاعری کے علاوہ ورزش و ریاضت اور موسیقی کا بھی خاص مذاق رکھتا تھا،

فارسی میں قابلِ لحاظ دستگاہ رکھنے کے علاوہ تھوڑی بہت عربی بھی

---

[1] ہمارے صوبہ بہار میں پٹّے کو زلفی اور لٹّھے کو مارکین کہتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رضا قاسم

"ست گلو یا ست لوبان یا ست کچلہ (۵) عصمت ۔ عفت ۔ پارسائی ۔ پاکدامنی (۶) مضبوطی ۔ استواری ۔ استحکام ۔ استقلال (۷) ایمان ۔ دھرم +

ست بچن (پنجابی) اسم مذکر :- آمنا ۔ صدقنا ۔ بجاہے ۔ درست ہے ۔ ٹھیک ہے +

ست بچن کا نوکر ہونا (ہ) فعل لازم :- ہاں جی کا نوکر ہونا ۔ خوشامد کا بندہ ہونا

ست بچن کرنا یا کہنا (ہ) فعل متعدی :- ہاں میں ہاں ملانا خوشامد سے ہاں ہاں کرنا ناحق تائید کلام کرنا +

ست بچنیا (پنجابی) اسم مذکر :- ہاں جی کا نوکر ۔ زمانہ ساز ۔ دنیا دار + خوشامدی ۔ للو پتو کرنے والا +

ست پر چڑھنا (ہ) فعل لازم :- ایمان یا دھرم پر قائم و مستقل ہونا + پاکدامنی اور عصمت میں پکا ہونا + ستی ہونے پر مستعد ہونا جیسے "جب ستی ست پر چڑھے تو پان کھانا رسم ہے" +

ست پر رہنا (ہ) فعل لازم :- ایمان یا دھرم پر مضبوط اور ثابت رہنا ۔ سچ کو نہ چھوڑنا (۲) عفت و عصمت پر مستقل رہنا +

ست چڑھنا (ہ) فعل لازم :- ستی ہونے کو جی چاہنا ۔ پاکدامنی کا غالب ہونا ۔ مرنے پر مستعد ہونا + ستی ہونے کا جوش بھرنا +

ست چھوڑنا (ہ) فعل متعدی :- ہمت ہارنا ۔ پست حوصلہ ہونا + دھیرج نہ رکھنا + استقلال چھوڑنا ؎

ست مت چھاڑے باؤلے ست چھاڑے پت جائے
ست کی باندھی لکشمی پھیر ملیگی آئے + + (دوہا)

ست ڈِگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ایمان جانا ۔ دھرم میں فرق آنا (۲) ہمت ٹوٹنا ۔ دھیرج نہ رہنا ۔ دھیرج نہ بندھنا (۳) ایمان بگاڑنا ۔ دھرم کھونا ۔ دوسرا مذہب اختیار کرنا +

ست سیتا (ہ) صفت :- پارسا ۔ صاحب عصمت ۔ ستونتی ۔ سیتا ستی ؎

بات ملنے کی زنانی سے کوئی بنتی نہیں + ہے وہ ست سیتا کوئی اُن جیسی ستونتی نہیں (رنگین)

ست کی باندھی (ہ) صفت :- ست پر قائم ۔ قول کی باندھی ۔ قول ہاری ہوئی ۔ بچن کی باندھی ۔ ایمان دھرم پر مستحکم +

ست نکل جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) طاقت نہ رہنا ۔ طاقت کھچ جانا ۔ طاقت کا زائل ہو جانا (۲) تھک جانا ۔ ہار جانا ۔ دم نہ رہنا (۳) مقدور نہ رہنا ۔ دھن دولت نہ رہنا +

ست ہار دینا یا ہار جانا (ہ) فعل لازم :- ہمت ہار دینا ۔ تاب و طاقت نہ رہنا ۔ تھک جانا + بوڑھا ہو جانا +

ست (ہ) صفت :- (۱) صداقت ۔ سچائی ۔ راستی (۲) صحت ۔ درستی + شائستگی ۔ تہذیب (۳) اصلی حقیقی + اصیل (۴) کھرا ۔ سچا + بے قلب ۔ بے غش +

ست بادی (ہ) اسم مذکر :- سچا آدمی ۔ صادق القول + فیلسوف ۔ فلاسفر ۔ حکیم + (اہنود)

ست بھاؤ (ہ) تابع فعل :- ٹھیک ٹھیک ۔ سچا سچا ۔ سیدھا سیدھا ۔ ستی پر ۔ راست کرداری اور صدق بازی پر ۔ (اہنود)

سائیں ہے سانچا رہو بندے سے ست بھاؤ
چاہے لانبے کیس رکھ اور چاہے گھوٹ منڈاؤ (دوہا)

ست پُتر (ہ) اسم مذکر :- حقیقی بیٹا ۔ اصلی بیٹا ۔ اپنے نطفہ کا بیٹا ۔ اپنے بند کا بیٹا ۔ ولد الحلال ۔ فرزند صلبی (اہنود)

ست جُگ (ہ) اسم مذکر (اہنود) :- (۱) سب سے پہلا اور کھرا زمانہ جس کی میعاد ہندوؤں کے نزدیک سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس تھی ۔ دنیا کے وجود کے چار مقررہ قرنوں میں سے پہلا قرن جس میں سچ اور صدق کے سوا دوسری بات کا نام نہ تھا ۔ نہایت سچا زمانہ + دیوتاؤں کا زمانہ (۲) برہم لوک اوپر کی ساتویں دنیا ۔ ملاءِ اعلےٰ +

سَت (ہ) صفت :- (سات کا مخفف) ہفت ۔ سبع ۔ ۷ +

ست بیجھڑا (ہ) صفت :- رلا ملا ۔ ملا جلا ۔ گڈمڈ + دوغلا ۔ دوغلی نسل کا ۔ وہ شخص جس کی نسل میں مختلف اقوام کے لوگ رلے ملے ہوں ۔ مخلوط النسل + وہ سالن جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں ۔ باؤلی ہانڈی + سات نیج +

ست پُوتی (ہ) صفت :- سات بیٹوں کی ماں + بہت سی آل اولاد والی +

ست خصمی (ا) اسم مؤنث (عو) :- گالی ۔ وہ عورت جو ایک دوسرے کے بعد سات خصم کر چکی ہو (کہاوت) :- "رانڈ رووے کنواری رووے سات لگی ست خصمی رووے" +

ست کھنا یا ست کھنڈا (ہ) صفت :- ہفت منزلہ +

ست لڑا (ہ) صفت :- سات لڑی کا رستا + ایک زیور کا نام جس میں سات لڑیاں ہوتی ہیں +

ست ماسا (ہ) اسم مذکر :- وہ رسم جو حمل کے ساتویں مہینے برتی جاتی ہے (مفصل کیفیت ستوانسا میں دیکھو) +

ست منزلہ (ف) صفت :- سات درجوں کا اونچا مکان ۔ سات کھنڈا

جانتا تھا اور فنِ خوشنویسی سے بھی واقفیت رکھتا تھا۔ اُس کی طبیعت میں آسودگی اور قناعت اس درجہ تھی کہ نواب سعادت علی خاں کی طلبی کے باوجود لکھنؤ جانے سے اُس نے انکار کر دیا، اور اسی طرح راجہ صاحب بھرت پور کے یہاں بھی نہ گیا۔

اُس کے مزاج میں متانت اور شوخی اور طبیعت میں تفنن بدرجۂ اتم موجود تھا، خلق و انکسار میں وہ بےمثل تھا اور ہمسایوں کی خبرگیری اور عزیزوں سے ہمدردی اُس کا شعار تھا، وہ نہایت ہی صحبت پسند تھا، اور مختلف قسم کے لوگوں سے میل جول رکھتا تھا، جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب اُس کا انتقال ہوا تھا تو اُس کے جنازے میں مسلمانوں کے علاوہ ہزاروں ہندو بھی شریک تھے۔

وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تہواروں میں ہمیشہ بے دریغ شریک ہوا کرتا، اور اُن کے میلے ٹھیلوں کی خوب سیر کیا کرتا، انہی وجوہ کی بنا پر اُس کا تجربہ بہت وسیع تھا، اور بقول شکسپیر "عقلمند پتھر سے وعظ سنتے ہیں، اور ہر چیز سے اچھائی حاصل کرتے ہیں" اُس نے اپنی اس طرزِ معاشرت کا بہت بڑا فائدہ اُٹھایا تھا جس کا ثبوت اُس کے کلام سے ملتا ہے، اُس نے معمولی معمولی باتوں کو ایسی دلچسپ تفصیل سے بیان کیا ہے کہ بغیر تعریف کئے رہا نہیں جاتا۔ اُس کی معلومات غیر محدود، اُس کا خزانۂ لغات غیر مختتم اور اُس کی صفائی بیان دلکش ہے، وہ دوسرے ہندوستانی شعراء کی طرح عاشقانہ نغمے نظم نہ کرتا تھا، اُس کی رگوں میں خالص ہندوستانی خون دوڑ رہا تھا، اُس کے قلب میں وطن پروری کی آگ مشتعل تھی، چنانچہ اپنے ملکی لوگوں کی معاشرتی و ذہنی ترقی کا خیال اُس کی حب الوطنی کا بیّن ثبوت تھا، شاعری میں وہ کسی کا شاگرد نہ تھا، مگر اُس کے بہت سے شاگرد تھے، اُس کی نظمیں حقیقت میں ایک نگارخانہ ہے، جس میں کھیل کود، عیش و آرام، مسرت و شادمانی، غم و الم، دکھ درد اور ہندوستانیوں کے دل و دماغ کی زندہ و متحرک تصویریں نظر آتی ہیں۔

اس کا معیارِ شاعری نیچرل تھا، اور معاصر ہندوستانی شعراء سے اُس کا رنگ بالکل ہی جدا تھا، وہ یورپ کے شعراء کی طرح مبالغے اور صنعت سے بیزار تھا، اور سیدھی سادھی باتیں اور حقیقی کیفیتیں صاف اور ستھری زبان میں نظم کیا کرتا تھا۔ مناظرِ قدرت، واقعاتِ عالم، اور جذباتِ انسانی وغیرہ اُس کی نظموں میں بکثرت پائے جاتے ہیں چنانچہ فطرت نگاری کی حیثیت سے بجا طور پر وہ ہندوستانی ورڈسورتھ کہلائے جانے کا مستحق ہے۔ نیز اُس کی متصوفانہ شاعری نے اُس کو اُردو زبان کا امیر خسرو بنا دیا ہے اور یہ اس کا ایسا گہرا رنگ تھا جو اُس کے تمامی کلام پر حاوی ہے اور بقول ؎

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی

کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

وہ مذہبی تعصبات اور نسلی امتیازات کا محض مخالف ہی نہ تھا، بلکہ اس قسم کی باتوں کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھا کرتا تھا، یہی وجہ تھی کہ ہندو اُس سے اس قدر غلط ملط رہتے تھے کہ وہ صرف اُن کے رسم و رواج، ان کی زبان، اُن کے خیالات ہی سے نہیں بلکہ اُن کے معتقدات تک سے کماحقہ واقف ہو گیا تھا، جس کو اُس نے اپنے کلام میں ایسی خوبی اور صحت کے ساتھ اس قدر دلچسپ طریقے پر بیان کیا ہے کہ اُس کی ہمہ دانی میں مطلق شک کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

دوسرے مذاہب یا اُن کے لوازم پر ہنسی اُڑانا تو درکنار وہ کبھی اُن کو حقارت کے ساتھ بھی نہ دیکھتا تھا۔ جو کہ ہمارے ہندوستانی شعرا میں صرف کمیاب ہی نہیں بلکہ نایاب ہے، وہ مسلمان یا ہندو نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں ایک ہندوستانی شاعر تھا، اس نے ایسے الفاظ کو جنھیں ہمارے شعراء ادنیٰ اور بازاری کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنے کلام میں جگہ دی اور اپنے معاصرین کو دکھلا دیا کہ ان میں کیسی کیسی خوبیاں پوشیدہ ہیں، جن کو شاید ظاہر بین نگاہیں نہیں دیکھ سکی تھیں۔

اُس کی ہمدردی اور محبت صرف بنی نوع انسان کے ساتھ محدود نہ تھی بلکہ حیوانات کے علاوہ غیر ذی روح اشیاء سے بھی وہ ایک خاص اُنس و محبت رکھتا تھا، چنانچہ اس کی نظمیں ریچھ کا بچہ۔ گلہری کا بچہ۔ ہرن کا بچہ۔ اور بلبلوں کی لڑائی وغیرہ جانوروں کے متعلق نیز روٹی دال اور تربوز وغیرہ بے جان چیزوں کے متعلق نہایت دلچسپ اور جزئیات سے اس قدر مملو ہیں کہ پڑھنے والے کو شاعر کی کماحقہ واقفیت اور ہمہ دانی پر سرِ تسلیم خم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ بڑے تو بڑے چھوٹے بچے تک اُس کی چھوٹی چھوٹی نظمیں مثلاً کبوتر بازی، پتنگ بازی۔ ہولی، دیوالی، بسنت اور عید وغیرہ پڑھ کر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔

وہ مثل گرو نانک کے تارک الدنیا فقیر اور سادھو منش شاعر تھا، اُس کی

مکان - وہ مکان جس کے اوپر سات مکان ہوں - ست کھنڈا +

ست نجا (ہ) صفت :- (۱) سات قسم کے ملے ہوئے اناج - سترنج - سات قسم کا بھنا ہوا غلہ (۲) وہ غلہ جو سات اناج ملاکر پکایا جائے (۳) ملا جلا - گڈمڈ - ملا جلا - ست بیجھرا (۴) اخلاط النسل - دوغلا - دورسا +

سُت (ہ) اسمِ مذکر (پورب) :- لڑکا بیٹا + پُوت - پتر +

سُتا (ہ) اسمِ مونث :- لڑکی - بیٹی +

سَتّا (ہ) اسمِ مذکر :- گنجفے یا تاش کا وہ ورق یا پتا جس پر سات نقطے خواہ علامتیں ہوں - پاسے کے سات حصے - جھیی کی سات چت کوڑیاں +

سِتار (ف) اسمِ مذکر (اصل سہ + تار) :- طنبورہ کی قسم کے ایک باجے کا نام جس میں حضرت امیر خسرو دہلوی نے بہت کچھ ایجاد کیا - اوّل اوّل اس باجے میں صرف تین ہی تار ہوا کرتے تھے ؎

چھیڑ مد پردہ عاشق ہے + اس پری کا ستار کرتا ہے (رند)

سِتار باز (۱) اسمِ مذکر :- ستار بجانے والا - ستاریا +

سِتار بازی (ف) اسمِ مونث :- شوقِ ستار - ستار بجانے کا شوق - ستار نوازی +

سِتارَہ (ف) اسمِ مذکر (۱) کوکب - تارہ - اختر - نجم - اُڑگن - وہ روشن کُرے جو آسمان پر رات کے وقت چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں (۲) طالع - کرم رکھیہ دیوگت - بھاگ - نصیب - نصیبا - پرالبدھ - قسمت - تقدیر - بخت (۳) (۱) - راس - بُرج - طالع جیسے "ان دونوں کا ستارہ ملا ہوا ہے" (۴) (۱) - ٹیکا - نشان - سفید دھبا جو گھوڑے وغیرہ کی پیشانی پر ہو (۵) وہ گول گول رُپہلی سُنہری چاندی یا سونے وغیرہ کے قرص جو ٹوپیوں - جوتیوں - چوڑیوں وغیرہ پر چمک کے واسطے لگاتے ہیں +

تھا فلک حیرت میں یہ ثابت ہیں یا سیارے ہیں
تیری جوتی کے جو کل چمکے ستارے رات کو (؟)

سِتارہ بلند ہونا (۱) فعلِ لازم :- ستارہ کا اونچا ہونا - ستارے کا عروج کرنا - ستارہ کا اوج پر ہونا + طالع کا یاور ہونا - اقبال کا بلند ہونا ؎

تجھے جو بام پر اے ماہ رو کھڑے دیکھا + فلک سے آج ستارہ مرا بلند ہوا (وزیر)

ستارہ پیشانی (۱) صفت :- وہ منحوس گھوڑا جس کی پیشانی پر ناخن کے برابر سفیدی یعنی اتنا سفید ٹیکا ہو جو سرِ انگشت سے چھپ جائے - یہ گھوڑا دشمنِ جان خیال کیا جاتا ہے +

ستارہ چمکنا (۱) فعلِ لازم :- (۱) تارے کا روشن اور درخشاں ہونا ؎

کبھی ستارہ نہ چمکے زمین کا سرِ راہ + جو کفش پاؤں میں اسکے ستارہ وار نہ ہو (مصحفی)

(۲) نصیبا جاگنا - اقبال یاور ہونا - دن پھرنے +

اُسے سجدہ کرے جوہر کی مانند + ستارہ کیوں نہ چمکے اُس جبیں کا (معروف)

ذرہ کا بھی چمکیگا ستارہ + قائم جو زمین و آسماں ہے (نسیم)

سِتارۂ دُمدار (ف) اسمِ مذکر :- جھاڑو ستارہ - ذُو ذنب +

ستارہ شناس (ف) اسمِ مذکر :- منجم - نجومی - رصد بند - جوتشی - شانہ بین - اختر شناس +

ستارہ کی گردش (۱) اسمِ مونث :- گردشِ طالع - قسمت کا بگاڑ - نصیبے کا پھیر - ادبار - بداقبالی - نحوست ؎

خیالِ خالِ چشمِ یار جو دل سے نہیں جاتا
تو شاید اور ہے چندے ابھی گردش ستارے کی (؟)

ستارہ گردش میں ہونا (۱) فعلِ لازم :- ادبار اور بداقبالی کا سامنا ہونا - طالع کا برگشتہ اور مخالف ہونا +

ستارہ مِلنا (۱) فعلِ لازم :- راس ملنا - مزاج اور طبیعت کا موافق ہونا - موافقت ملنا - میزان ملنا - طبیعت ملنا - موافقت آنا (چونکہ اہلِ ہند کل امور اور دوستی دشمنی تک کو ستاروں کی گردش پر موقوف سمجھتے ہیں - پس جب دو شخصوں کے نام کی راسیں یا ستارے ایک خاصیت ایک مزاج کے ہوتے ہیں تو وہ دونوں باہم دوست رہتے ہیں جیسے "اُن میاں بیوی کا خوب ستارہ ملا - ہمارا اُن کا ستارہ نہیں ملتا") +

ستارۂ ہند (۱) اسمِ مذکر :- سرکاری عزت کا خطاب جو اس زمانہ میں شروع ہوا ہے +

سُتارِی یا سُتالی (ہ) اسمِ مونث :- چماروں کے ایک اوزار کا نام جس سے چمڑے میں چھید کرتے ہیں +

سِتاری (۱) اسمِ مونث :- چھوٹا ستار - چھوٹا طنبورہ ؎

اس طرح بول نکلتے نہ سُنے تھے ہم نے + صاف کرتی ہے صنم تیری ستاری باتیں (ناسخ)

سِتاریا (۱) اسمِ مذکر :- (دیکھو ستار باز) +

سَتاسی (۱) صفت :- سات اوپر اسّی - ہشتاد و ہفت - ۸۷ +

سُتالی (ہ) اسمِ مونث :- (دیکھو سُتاری) +

سَتانا (ہ) فعلِ متعدی :- (۱) تکلیف اور آزار دینا - کشٹ دینا - رنج دینا - دُکھ دینا - اذیت پہنچانا (۲) حیران کرنا - دق کرنا - گلے کا ہار ہونا - پیچھے پڑنا - تنگ کرنا - عاجز کرنا +

وسیع النظری، آزاد خیالی، ہمہ گیری اور بے تعصبی ایسی خصوصیات ہیں جو اُس کے کلام کو تمامی شعرائے اُردو کے کلام سے ممیز و ممتاز کرتی ہیں۔ اُس کے اشعار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ولی کامل دنیا کی بے ثباتی پر پُر زور وعظ کہہ رہا ہے، اور ایک دوسری زندگی کی تعلیم دے رہا ہے، جو بہرطور رذائل و معائب سے بالکل ہی پاک و صاف ہے۔ اُس کی بعض ایسی دلچسپ اور موثر نظمیں بھی ہیں۔ جن کے اشعار اکثر فقیر اور سادھو نہایت خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر سننے والوں کے دلوں کو ....

.......نہایت درجہ موثر اور بیتاب کر دیا کرتے ہیں۔ اُس کی تمثیلیں نہایت خوب اور بہت ہی دلکش ہیں۔ اُس کی نظمیں موت اور بنجارہ نامہ نہایت ہی مشہور ہیں۔ جو مغرور اور سرکش لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت کا کام کرتی ہیں۔ ان نظموں میں دنیا داروں کو وہ آگاہ کرتا ہے۔ کہ دنیا فانی ہے اس کو چھوڑ دو۔ اس کے لذات کی طرف سے مُنہ موڑ و اور عاقبت کی فکر کرو۔ چنانچہ اس معانی میں اس کا مقابلہ سعدی علیہ الرحمتہ سے خوب ہو سکتا ہے، کیونکہ دونوں کے کلام صاف، سلیس اور تصوف کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر کے مصداق مغرب میں ہمیشہ یہی دستور رہا ہے کہ کسی کے کلام کی تعریف نہیں کی جاتی جب تک کہ اس میں کسی قسم کا کمال نہ پایا جائے، چنانچہ انھوں نے نظیر کے کلام کو بھی پرکھا اور اپنی قیمتی اور بے لوث رایوں کا اعلان کر دیا۔ بڑے تعجب اور لطف کی بات ہے کہ جس پر ہمارے ہندوستانی شعراء غلط گوئی اور عامیانہ و سوقیانہ الفاظ کے استعمال کا الزام لگاتے ہیں۔ اُسی شاعر کو ڈاکٹر فیلن حقیقی ہندوستانی شاعر کہتا ہے، اور اُسی کے اشعار کا بیشتر حصہ اپنی مشہور و معروف لغت میں بطور سند پیش کیا ہے ؎

حافظ از بادِ خزاں در چمنِ دہر مرنج
فکر معقول بفرما گلِ بے خار کجا

ڈاکٹر موصوف نے اپنی لُغت کے دیباچے میں جو کچھ اس حقیقی شاعر کے متعلق حوالۂ قلم کیا ہے اُس کا ملخص ترجمہ درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔ ع

قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

"شعراءِ ہند میں صرف نظیر اکبرآبادی ہی ایک ایسا شاعر ہے جو مغرب کی حقیقی شاعری کے قائم شدہ معیار پر پورا اترتا ہے اور وہ صحیح معنوں میں شاعر کہلانے کا مستحق ہے۔ مگر تعجب ہے کہ وہ ہندوستانی جن کے نزدیک معانی سے زیادہ الفاظ کی بندش اہمیت رکھتی ہے، اس کو شاعر ہی ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ لیکن اس سے اس کی شہرت اور مقبولیت میں کوئی کمی پیدا نہیں ہو سکتی، کیونکہ اُس کے اشعار تو مقبول عام اور زبان زدِ خلائق ہو چکے ہیں۔ اور اُس کی ذات اُن کُل ذہنی و جذباتی خوبیوں کی حامل ہے جو ایک پختہ کار شاعر میں ہونی لازمی ہیں۔

اُس کی نظموں میں اُس کی شخصیت کا ہر پہلو نمایاں ہے۔ اور اُس کے اشعار اُس کی سوانح حیات کا کامل مرقع ہیں۔ وہ فی الحقیقت ایک آزاد مرد اور تارک الدنیا بیراگی تھا، جو تقدیر کی عنایات اور حوادث روزگار سے بالکل ہی بے پرواہ تھا۔ خوش قسمتی اس کو مسرور یا بدنصیبی اُسے ہرگز ملول نہیں کر سکتی تھی اور وہ اپنی کھال میں ہمیشہ مست رہا کرتا تھا۔

وہ بڑی حد تک ایک نئی طرز کا مُوجد تھا، اور اُس کی جولانیٔ طبع اُس کے مختلف مضامین سے آشکارا ہے۔ اُس نے ایسی ایسی چیزوں پر نظمیں لکھی ہیں جن پر ہندوستان کے کسی دوسرے شاعر نے اب تک طبع آزمائی نہیں کی ہے۔ مگر افسوس کہ ہندوستانی اپنی جہالت کی وجہ سے انھیں مضامین کی بنا پر اس کو شاعر تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نظیر شاعر کہلائے جانے کا ہرگز مستحق نہیں ہے، کیونکہ اُس نے تو آٹا، دال، روٹی، مکھی اور مچھر وغیرہ جیسے مبتذل مضامین کو نظم کیا ہے، اور عامیانہ و سوقیانہ الفاظ کی آمیزش سے اردو زبان کو غارت و برباد کر دیا ہے۔"

واقعی نظیر جیسے شاعرِ بے بدل نے اپنی مادری زبان میں جواہر اکٹھا کر رکھے ہیں۔ اُس نے اپنی نظموں میں وہی کچھ کیا ہے جو کہ چوسر اور شکسپیر جیسے ماہرینِ ادب نے اپنی زبانوں میں کیا ہے، اُس نے ہندی الفاظ کو اردو زبان میں اس خوبی سے استعمال کیا ہے کہ اس سے بہتر صورت خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ اُس نے نئے نئے الفاظ اور بندشیں بڑی جرأت اور خود اعتمادی سے استعمال کرکے اردو زبان کو مالامال کر دیا ہے

اُس کا کلام "کلیاتِ نظیر" کے نام سے شائع ہو چکا ہے، نیز محترمی سید عابد حسین ساکن شاہ گنج آگرہ اُس کا بقیہ غیر مطبوعہ کلام جمع کر رہے ہیں، اور اس کی چار جلدیں مرتب کر چکے ہیں، چنانچہ یہاں پر اُس کے چند اشعار بطور

ستانوے (ہ) صفت:- سات اوپر نوے - نود وہفت - ۹۷ +

ستاوذ (ہ) اسم مؤنث:- بوزیدان - ایک دوا کا نام جو دوسرے درجہ میں گرم اوّل درجہ میں خشک ہے +

ستاون (ہ) صفت:- سات اوپر پچاس - پنجاہ وہفت - ۵۷ +

ستائیس (ہ) صفت:- سات اوپر بیس - بست وہفت - ۲۷ +

ستائش (ف) اسم مؤنث:- تعریف و توصیف - حمد و ثنا - شکر و سپاس - آفرین - سراہنا - آشتی +

ستتر (ہ) صفت:- سات اوپر ستر - ہفتاد وہفت - ۷۷ +

ستر (ع) اسم مؤنث/مذکر حسب موقع:- (۱) پوشیدہ - مخفی - مستور - شرمگاہ - پردے کی جگہ - عورت خواہ مرد کا وہ مقام جس کا پردہ واجب اور اُس کے ننگا کرنے سے شرم آتی ہے (۲) پردہ - حجاب - اوٹ جیسے "ستر عورت یعنی پردۂ شرمگاہ" سے ستر کرنا یعنی بے پردہ اور ننگا کرنا +

ستر دکھانا (ہ) فعل متعدی:- شرمگاہ یا مقام مخصوص کو کھولنا +

ستر (ہ) صفت:- (۱) سات بگہ دس - سات دہائیاں - سات ضرب کھائے دس - ہفتاد - سبعین - ۷۰ (۲) عدد کثرت - بہتیرے - سینکڑوں - بیسیوں - صدہا - جیسے "ایسے ایسے ستر پھرتے ہیں" "تم جیسے ستر کو چراتا ہوں" - "گھر گھر کر ستر بلا سر دھر" + (کہاوت)

ستر کان بہتر جھول (ہ) محاورہ:- ٹیڑھا اور جھول دار کپڑا +

ستر ابہترا (ہ) صفت:- (۱) خرف - فرتوت - پیرانہ سال (۲) اسم مذکر:- وہ شخص جس کی بڑھاپے کے باعث عقل جاتی رہی ہو - ستر یا بہتر برس کی عمر کا پیر نابالغ +

ستروان (ہ) صفت:- (۱) ستر حصوں کا ایک حصہ ۱/۷۰ (۲) ستر سے نسبت رکھنے والا ۷۰ +

سترہ یا ستارہ (ہ) صفت:- سات اوپر دس - دہ وہفت - ۱۷ +

سترویں یا سترھویں (ہ) اسم مؤنث (ہندو): میت کی رسم جو سترہ روز بعد برتی جاتی ہے (۲) ا:- حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ یا حضرت امیر خسرو کا عرس جو شوال اور ربیع الآخر کی سترھویں تاریخ کو ہوتا ہے (۳) ہر چاند یعنی مہینے کی سترہ تاریخ + (۴) صفت: سترہ نمبر کی جس کا نمبر سترہ ہو +

سترھواں (ہ) صفت:- دہ وہفتم - دہ وہفتمی +

ستری (ہ) اسم مؤنث (دلال):- دو روپے +

ستری بہتری (ہ) اسم مؤنث:- وہ بیوقوف بڑھیا عورت جو کبرسنی کے باعث بدحواس ہو گئی ہو (۲) خرفہ - فرتوت - پیرانہ سال +

ستری بہتری باتیں (ہ) اسم مؤنث:- بوڑھیوں کی سی بہکی بہکی باتیں بدحواسی کی باتیں +

ستل (س) اسم مذکر (ہندو):- زمین کا تیسرا طبقہ +

ستلی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) سن کی باریک بٹی رسی (۲) دلال:- بیس بیس پیچے کوڑی بھر

ستلڑا (ہ) صفت:- سات لڑی کا +

ستم (ف) اسم مذکر:- (۱) ظلم - تعدی - جور - جفا - بیداد - تشدد - زیادتی - آزار - ایذا - تکلیف ؎

مژگاں کی طرح پھر گئے ہم سے جو شوخ چشم + یہ بھی ستم ہے گردش لیل و نہار کا (اعاظل)

(۲) غضب - قیامت - افسوس ؎

جوانی کا عالم اور اس پہ یہ غم + ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم (تبیین)

کیا ستم ہے یہ کہ ہوتے تیغ و تشت + ذبح کرنے میں مرے تاخیر ہے (میر تقی)

(۳) ا (کلمۂ تعریف):- نہایت خوبصورت خواہ چالاک خواہ ظالم خواہ زیرک کے حق میں بولتے ہیں ؎

بتاں کی میر ستم وہ نگاہ ہے جس نے + خدا کے واسطے بھی خلق کا وبال لیا (میر)

(۴) ا:- نہایت ظلم یا اندھیر ؎

سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخِ پیر کا + ٹوٹ جاتا ہے لڑائی میں ستم شمشیر کا (اسیر)

ستم ایجاد (ف + ع) صفت:- موجدِ ستم - ایسا ظالم جس کے گھر سے ظلم کی بنیاد پڑی ہو - نہایت ظالم ؎

حاکم شہرِ حسن کے ظالم کیونکہ ستم ایجاد نہیں +
خون کسو کا کوئی کرے واں داد نہیں فریاد نہیں

ستم توڑنا (ا) فعل متعدی: ظلم کرنا - نہایت سختی کرنا - تشدد کرنا + نہایت خفا ہونا - حشر توڑنا - حشر برپا کرنا + فتنہ اٹھانا + ستانا - تکلیف دینا - آزار پہنچانا +

ستم ٹوٹنا (ا) فعل لازم:- آفت آنا - بلا میں مبتلا ہونا - مصیبت پڑنا - ظلم ہونا - نہایت سختی اور جبر ہونا - تشدد ہونا - حشر برپا ہونا ؎

جب اکبرِ مغموم کا دم ٹوٹتا ہے + سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہے (سحر)

ستم ٹوٹے (ا) دعائے بد (عو): غضب آئے - آفت یا مصیبت میں گرفتار ہو ؎

جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے + شاہِ عباس کا علم ٹوٹے (شوق)

ستم دیدہ - ستم رسیدہ - ستم زدہ (ف) صفت:- مظلوم - وہ شخص

نمونۃً نقل کئے جاتے ہیں ؎

اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیر　　اور سب میں جو بُرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یہ کچھ بہروپ چن دیکھو کہ بن کر شکل دانے کی
بکھرنا، سبز ہونا، لہلہانا پھر کرشمے پانا

تلخیٔ مرگ جسے کہتے ہیں افسوس افسوس　　ایک دن سب کے تئیں زہر یہ کھانا ہوگا
دیکھ لے اِس چمنِ دہر کو دل بھر کے نظیر　　پھر ترا کاہے کو اس باغ میں آنا ہوگا

مرد و زن، طفل و جواں، خرد و کلاں، پیر و فقیر
جتنے عالم میں ہیں محتاج و گدا شاہ و وزیر
سب کے دل ہوتے ہیں پھندے میں خوشامد کے اسیر
تو بھی واللہ بڑی بات یہ کہتا ہے نظیر
جو خوشامد کرے خلق اُس سے سدا راضی ہے
حق تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

اپنی عمر کے آخر پانچ سال تک ہندوستان کا وہ مایۂ ناز شاعر بہت ہی کبر سنی اور ضعف کے باعث خانہ نشین ہو گیا تھا۔ گھر کے اندر دالان میں قیام رہتا تھا، صحن میں اُتر جانب نیم اور بیر کے درخت تھے جن کے سائے تلے کبھی کبھی بوریا بچھا کر بیٹھا کرتا تھا، یہاں تک کہ تقریباً سو سال کی عمر میں فالج کے مرض میں مبتلا ہو گیا، جس کے باعث زبان ماؤف ہو گئی تھی، اور آخر کار سولہویں اگست ۱۸۳۰ء مطابق ۲۶ ویں صفر المظفر ۱۲۴۶ھ کو انتقال ہوا اور اپنے ہی صحن میں نیم کے درخت کے نیچے مدفون ہوا، پختہ قبر موجود ہے، جس پر متذکرہ درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اور جہاں اب تک ہر سال ۲۶ صفر المظفر کو عرس ہوا کرتا ہے ؎

ہے دلا کس کو دوام اس گردشِ افلاک میں
خاک کے پُتلے ہزاروں مل گئے ہیں خاک میں　　(ناسخ)

آخر میں یہ بھی عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ ہندوستان کی وہ بے بدل ہستی جس نے اپنے حکیمانہ و فلسفیانہ کلام کے ذریعہ اپنی زبان، ملک اور قوم کی درستی و ترقی کے لئے جان و دل سے کوشش کی ہے۔ آج ہم میں موجود نہیں ہے، تاہم وہ اپنے پُر اثر مواعظانہ کلام کی وجہ سے یقینی طور پر زندۂ جاوید ہے، کیونکہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کسی کی آمد

وہ دیکھو میری...... نور برساتی ہوئی آئی　　شراب و شعر کی دنیا کو شرماتی ہوئی آئی
وہ آئی، رنگ و بُو کی ایک دنیائے حسیں لیکر　　وہ آئی اور رنگِ خلد برساتی ہوئی آئی
وہ اندازِ حسیں اُس کا، وہ روئے آتشیں اُسکا　　وہ گھبراتی ہوئی آئی وہ شرماتی ہوئی آئی
وہ چھائی اک بہارِ تازہ بنکر میری ہستی پر　　شباب و حُسن کے انداز دکھلاتی ہوئی آئی
نگاہِ شوق جس کی منتظر تھی ایک مُدت سے
وہ آئی اور میرے دل کو گرماتی ہوئی آئی

محمد ضیاء الاسلام

ستم

جس پر ظلم ہوا ہو + دکھیا - ظلم رسیدہ - ستایا ہوا + مجبور - ناچار +

ستم ڈھانا (ف) فعل متعدی:- (۱) ظلم کرنا - غضب ڈھانا - نہایت تشدد کرنا - حشر برپا کرنا (۲) کوئی عجیب یا انوکھی بات کرنا - کوئی بڑھکا کام کرنا - فوق العادت کام کرنا +

ستم شعار (ف + ع) اسم مذکر:- وہ شخص جس نے ستم کا جامہ پہن رکھا ہو - ظلم کا بانا پہنے ہوئے - ظالم - ستمگار - جس کو ظلم کرنے کی عادت ہو گئی ہو ~

کیوں اے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد ہے + تجھ سے دغا کرے تو خدا سے دغا کرے (رنج)

ستم ظریف (ف + ع) صفت:- ظرافت کے پردے میں ظلم کرنے والا - ہنستے ہنستے مار رکھنے والا - ہنسی ہنسی میں قیامت ڈھانے والا ~

ہنستے ہی ہنستے مار رکھا تھے جو ہم ظریف + ہے یا بھی ہمارا قیامت ستم ظریف (میر)

میں نے کہا کہ بزم ناز غیر سے چاہئے تہی + سنکے ستم ظریف نے مجھکو اٹھا دیا کہ یوں (غالب)

ستم ظریفی (ف + ع):- اسم مؤنث:- پردہ ظرافت میں ستمگری ~

ہنس کر کبھو بلایا تو برسوں تلک رلایا + اس کی ستم ظریفی کس کے تئیں دکھاؤں (میر)

ستم کرنا (ف) فعل متعدی:- (۱) ظلم کرنا - بیداد کرنا (۲) غضب ڈھانا - انیتی کرنا - برا کرنا ~

بندہ خانہ میں جو آپ آئے کرم تم نے کیا +
پر لیا باتوں ہی میں دل کو ستم تم نے کیا　(انیس)

(۳) کوئی نئی اور عجیب بات کرنا - بڑھکا کام کرنا (۴) قابل افسوس کوئی کام کرنا +

ستم کیا ہے (ف) محاورہ:- عجیب کام کیا ہے - بڑھکا کام کیا ہے - نئی بات نکالی ہے +

ستم گار یا ستمگر (ف) اسم مذکر:- بیداد گر - ظالم - مردم آزار - دکھ دائی - ایذا دہندہ[ل] ~

ستم ہونا (ف) فعل لازم:- (۱) ظلم ہونا - قہر ہونا - بیداد ہونا - انیتی ہونا - جبر و تعدی ہونا ~

کوئی ہمیشہ گرفتار غم نہیں ہوتا + ستم تو ہوتے ہیں پر یہ ستم نہیں ہوتا (مصحفی)

(۲) تشدد ہونا - سختی ہونا (۳) غضب ہونا - برا ہونا ~

نالاں تھا یونہیں ایک جہاں جس کے ہاتھ سے
باندھی جفا پر اس نے کمر اب ستم ہوا　(نامعلوم)

(۴) آفت یا مصیبت کا نازل ہونا ~

کیا کہوں کیسا ستم غفلت سے مجھ پر ہو گیا + قافلہ جاتا رہا میں صبح ہوتے سو رہا (میر)

ستو

(۵) افسوس ہونا - غم ہونا - ملال ہونا ~

ہے ستم جس سے کہ دل اپنا ملا + وہ کبھی آنکھ ملاتا ہی نہیں (جرأت)

(۶) عجیب یا انوکھا آدمی ہونا (۷) نہایت چالاک یا کسی فن خواہ بدی میں یکتائے روزگار ہونا +

ستماسا (ہ) اسم مذکر:- (دیکھو ستوانسا) +

ستمبر (انگلش صحیح September سپٹمبر) اسم مذکر:- انگریزی نواں مہینا جو تیس دن کا ہوتا ہے - اس میں خراسانی اجواین تخم جر مولی شلغم بند گوبی ہالوں اجوائن پیاز تا ہو تیم مٹر وغیرہ ترکاریاں اور جڑ کی قسم کے پھول جیسے نرگس اور ڈیلیا وغیرہ بوتے ہیں +

ستمی (ہ) اسم مؤنث:- چاند کی ساتویں تاریخ - سپتمی تتھ + ا مبدو

سُتن (ہ) اسم مذکر (سُتھن کا مخفف):- پنجاب میں پائجامہ کو کہتے ہیں - ازار - سُتنا +

سُتنا (ہ) فعل لازم:- (۱) صاف ہونا + نچڑنا + سمٹنا + کھنچنا - جیسے "سارا پانی ست کر ادھر چلا آیا" (۲) پتلا پڑنا - خالی ہونا - سوکھنا - کچھ نہ رہنا - جیسے "پیٹ ست گیا" "گال ست گئے" (۳) کھسوٹا جانا - نوچا جانا - جیسے "ٹہنی کے پتے ستنا" +

سُتنا یا سُتھنا (ہ) اسم مذکر:- پجامہ - ازار - تنگ پیجامہ (حقارتاً چھوٹے تنگ پیجامے یا بچوں کے پیجامے کی نسبت زیادہ بولتے ہیں) +

ستّو (ہ) اسم مذکر:- بھنے ہوئے اناج کا آٹا جسے اکثر پورب کے غربا العموم کھاتے اور موسم گرما میں عام آدمی چاول یا گیہوں کے ستو گھول کر پیتے ہیں تاکہ جسم میں ٹھنڈک رہے - جیسے (پورب):- "آئی ستون کی بہار بلم تم موچھیں منڈائے ڈالو" +

ستو باندھ کے پیچھے پڑنا (ہ) فعل لازم:- کھانے کے واسطے صرف ستو رکھکر کسی کے سر ہونا - نہایت سر ہونا - نہایت پیچھے پڑنا - آسائش و آرام کو بالائے طاق رکھکر سر ہونا + لے کر چھوڑنا - جان توڑ کر پیچھے پڑنا +

ستو گھولنا (ہ) فعل متعدی:- اول معنی ستو لتھنا - دوسرے تھوک بلونا + بے فائدہ اور لاطائل گفتگو کرنا جیسے "کیا ستو گھول رکھے ہیں مطلب کی بات کہکر جھگڑا کاٹو" +

ستوا سنکرانت (ہ) اسم مؤنث:- وہ تہوار جس میں ہندو لوگ برہمنوں کو ستو بناکر تقسیم کرتے ہیں (یہ سنکرانت آفتاب کے برج حمل میں داخل

[ل] چیتانہ بچے ایک بھی جانبر نہ ہو کوئی + دو چار ستمگار ہوں تیرے سے اگر اور +

شیلا و سلیم

سجاد حیدر ملیح آبادی

(۱)

سلیم کی گھٹی میں مذاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، اور کالج کی تعلیم نے تو اُس کے اِس جذبہ کو اور بھی اُبھار دیا تھا۔ لذّتِ غم سے وہ قطعًا ناآشنا تھا۔ اُس کی زندگی ایک رنگین زندگی تھی، جو فطری رنگوں میں رنگی ہوئی تھی۔ اُس میں محبت کے تاثرات بھی تھے جس کا وجود ایک بالغ النظر نوجوان کے دل کے ساتھ لازم و ملزوم کا تعلق رکھتا ہے۔ شباب جب اپنے نکھار کے ساتھ ایک ناقابلِ انہا حشر دنیائے دل میں پیدا کر دیتا ہے، تو عشق ایک انگڑائی لے کر رونگٹے رونگٹے کو چونکا دیتا ہے۔ یہی کیفیت سلیم کی بھی تھی۔

آہ عشق کا اندھا دیوتا، یہ نہیں جانتا کہ اُس کے زہر میں بجھے ہوئے تیرکون سے دو دلوں میں پیوست ہو رہے ہیں۔ وہ تیر چلائے جاتا ہے۔۔۔ اُسے جوانی کا علم ضرور ہوتا ہے۔۔۔۔۔ نہ جانے کیسے۔۔۔۔۔ لیکن غالبًا وہ مذہب و ملت کی تفریق کو ناجائز قرار دیتا ہے۔۔۔۔ چنانچہ سلیم کی سرشت میں بھی یہی راز نہاں تھا، اور جس کے عقدے وقت کے ساتھ ساتھ کھلتے چلے گئے۔ اور جب وہ نیک و بد سوچنے کے قابل ہوا تو اُس نے اپنے دل کے اُفق پر ایک غیر مذہب دوشیزہ کو جلوہ گر پایا۔ بچپن میں لاگ سی تھی۔۔۔۔۔۔ جو جوانی میں آگ بن گئی۔ وہی جو کل تک آنکھ مچولی کھیلتے تھے، آنکھ ملاتے ہوئے شرمانے لگے۔ دم بھر الگ رہتے تو اُداس ہو جاتے۔۔۔۔ خدا جانے کیوں۔۔۔۔۔ کچھ تھا ضرور جو اندر ہی اندر سلگ رہا تھا۔ جس کا احساس رفتہ رفتہ پیدا ہو چلا تھا، اور اب وہ سوسائٹی اور وقت کی ضرورت کی بنا پر الگ رہنے پر مجبور ہو گئے۔۔۔۔۔۔ آہ سلیم جسے اپنے نام سے ذرہ بھر بھی تعلق نہ تھا، جو سلیم الطبع ہونے کی بجائے شوخ واقع ہوا تھا، اکثر سنجیدہ اور قدرے رنجیدہ بھی ہو جاتا تھا، ہاں وہی سلیم جو اپنی ظرافت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکا تھا، آہیں بھرنے لگا۔ ایک جذبۂ محبت کی بنا پر۔۔۔۔۔۔ ورنہ اور کیا وجہ ہو سکتی تھی۔

(۲)

دسمبر کی ایک اندھیری رات۔۔۔۔۔۔ تاریک۔۔۔۔۔۔ بھیانک!۔۔۔۔۔۔ خوفناک تیز ہوا چل رہی تھی۔ گورنمنٹ کوارٹرز کے اس طرف جیل کے ساتھ ساتھ ایک تنہا سڑک پر ایک تنِ تنہا نوجوان خوبصورت لڑکی۔۔۔ اُف فو۔۔۔۔۔۔ دُور تک برقی لیمپوں پر پروانے جھومتے نظر آ رہے تھے! لیکن سڑک بالکل سنسان تھی، سوائے اُس اکیلے راہگیر کے۔۔۔۔۔۔ وہ شُشدر بار بار اِدھر اُدھر دیکھتی چلی جا رہی تھی، اپنے خیالات میں مگن، کبھی کبھی برقی لیمپوں کے نیچے پہنچتی تو خوف و ہراس کے بجائے اُس کے چہرے پر اُداسی کی لہریں دوڑتی ہوئی نظر آتیں۔ لیکن وہ اپنی منزل کی طرف لپکی ہوئی چلی جا رہی تھی، اُس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ اسپتال کی گھڑی نے بارہ بجائے۔۔ وہ چونک پڑی۔۔۔۔۔ اُس نے اپنے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو اور تیز کر دیا۔ اب اُس کی منزل بہت قریب تھی، وہ ایک کوارٹر کے قریب آ کر رُکی۔ شاید غیر ارادی طور پر اُس نے اندر جھانک کر دیکھا، ایک کمرے کی کھڑکی سے روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ قبروں کی

ستو

ہونے کے روزسے مراد ہے کیونکہ اسی میں سنکرانت تحویل آفتاب کو کہتے ہیں +

سُتواں (ہ) صفت: ستی ہوئی۔ پتلی۔ نازک۔ سُواں +

سُتواں ناک (ہ) اسم مؤنث: سُواسی ناک۔ نبق بینی۔ الف بینی۔ پتلی اور خوبصورت ناک (گرنگین نے ایک جگہ بحر کے لحاظ سے سُتواں بھی باندھا ہے) چنانچہ ~

بینی تری جوں الف عیاں ہے + تو میری بھی ناک سُتواں ہے (رنگین)

سُتوانا (ہ) فعل متعدی: صاف کرانا جیسے دری سُتوانا + ہوانا جیسے بیٹ سُتوانا + نچڑوانا + گھسُٹوانا۔ نچوانا جیسے پتے سُتوانا۔ مہندی سُتوانا +

سَتوانسا (ہ) اسم مذکر: (۱) وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہوا ہو (۲) حمل کی ایک رسم کا نام جو اکثر پہلے جننے میں برتی جاتی اور اس میں زچہ کے میکے سے زچہ کے واسطے جوڑا مسّی عطر تیل پھلیل کنگھی چوٹی۔ پھولوں کا گہنا۔ مہندی۔ چاندی کی نہرنی۔ کٹوری کچھ نقدی وغیرہ آتی ہے۔ اس رسم میں زچہ کے میکے والے اس کے مہندی لگاتے اور دولہن بناکر اس کی گود میں سات قسم کی ترکاریاں۔ ناریل میوہ اور کچھ نقدی وغیرہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ گود بھرنا اسی سے مراد ہوتی ہے +

سُتون (ف) اسم مذکر: کھم۔ تھم۔ پیلپایہ + لاٹھ۔ منارہ۔ منار۔ کھمبا + رکن۔ تھونی ~

گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے + دیکھو تو کیا ستون تہِ سقف کہن لگا (ظفر)

سَتونتا (ہ) صفت: (۱) سچا۔ صادق۔ راست باز (۲) نیک سعادتمند۔ نیک بخت۔ صالح۔ بھلامانس۔ شائستہ۔ مہذب (۳) پارسا۔ پرہیزگار۔ نکوکار۔ نیک چلن (۴) کلونتا۔ فخرِ خاندان +

سَتونتی (ہ) صفت: باعصمت عفیفہ۔ نیک بخت۔ نکوکار۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ ہوئی زن +

سُتھرا (ہ) صفت: پاک۔ صاف۔ نفیس۔ لطیف۔ پاکیزہ۔ اچھا۔ خوب۔ نیک + اُجلا۔ نرمل۔ نتھرا + کورا۔ اچھوتا۔ خوش پوشاک۔ خوش لباس۔ خوش وضع + مباح۔ حلال +

سُتھرا شاہی (ہ) اسم مذکر: سُتھرا شاہ فقیر کا پیروگروہ۔ کیونکہ سُتھرا گورونانک کے ایک چیلے کا نام تھا جس سے یہ پنتھ چلا ہے۔ یہ لوگ اکثر ڈنڈے بجاکر ایک بندی کے ساتھ مانگتے پھرتے ہیں +

سَتھرنا (ہ) فعل متعدی (پورب): بکھیرنا۔ پھیلانا + بچھانا۔ فرش کرنا +

ستھر

سَتھراؤ (ہ) اسم مذکر: چھتراؤ۔ فرش۔ بچھونا۔ مقتولوں کے تودے۔ ڈھیر ~

وادیٔ عشق میں نہ جاؤ وہاں + ہر قدم پر ہیں سیکڑوں ستھراؤ (مصحفی)

ستھراؤ پڑنا (ہ) فعل لازم: مقتولوں کا فرش ہونا۔ مُردوں کا بچھونا بچھ جانا۔ کھیت پڑنا۔ بچھونا ہونا ~

اندازے جدھر وہ قدم باؤ پڑ گیا + کوسوں اُدھر دلوں ہی کا ستھراؤ پڑ گیا (ظفر)

ستھراؤ ڈالنا | ستھراؤ کرنا (ہ) فعل متعدی: (۱) مار کر بچھا دینا۔ مقتولوں کا فرش کر دینا۔ مردوں کا ڈھیر لگا دینا۔ کھیت ڈال دینا ~

مردی کی خبد شانہ یہ ستھراؤ کئے ہیں + مارا نہیں ان نے کوئی تلوار سے اب تک (میر)

یا عشق بے محابا ستھراؤ کر رہا ہے + میدان ہزار گموں کے کشتوں سے بھر رہا ہے (〃)

(۲) منہدم کرنا۔ اینٹ سے اینٹ بجا دینا۔ توڑ پھوڑ کر گرا دینا +

ستھراؤ ہونا (ہ) فعل لازم: (۱) مقتولوں کا ڈھیر لگنا۔ کشتوں کے پشتے لگنا۔ کھیت پڑنا۔ بہت سے آدمیوں کا مارا جانا (۲) بہت سے مکانات یا عمارتوں کا منہدم ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا + درختوں یا بیلوں کا کثرت سے گرنا۔ ٹوٹ پھوٹ کر ملیامیٹ ہونا ~

خون کے سیلاب میں ڈوبے ہوؤں کا کیا شمار
تک بہے وہ جدولِ شمشیر تو ستھراؤ ہو +

سُتھرائی (ہ) اسم مؤنث: (۱) صفائی۔ نفاست۔ اُجلاپن + تکلف + خوشنمائی۔ پاکیزگی۔ لطافت ~

ست جاروب کشی کرتے ہیں یاں پلکوں سے
کعبہ کب پہنچے ہے بُت خانے کی سُتھرائی کو

(۲) عو: جھاڑو۔ جاروب۔ بُہاری۔ سوہنی۔ رڑکا جیسے ''اتنا دن چڑھ گیا اب تک سُتھرائی نہیں دی'' (۳) خوش سلیقگی۔ صفائی طبع۔ سگھڑپن۔ سگھڑاپا +

سُتھرائی پھیرنا (ہ) فعل متعدی (عو): جھاڑو دینا۔ جھاڑو پھیرنا۔ گھر بھر صفایا پھیرنا۔ تباہ کرنا۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔ لوٹ کر لیجانا ~

اے دوگانا تو مجھے لوٹنے کو آئی پھیر + پھر سٹک جاوے گی گھر پہ مرے سُتھرائی پھیر (رنگین)

سُتھرائی دینا (ہ) فعل متعدی: جھاڑو دینا۔ جاروب کشی کرنا ~

فلک کرتا ہے سنگِ آستاں پر جبہہ فرسائی
ملک تارِ خطوطِ مہر سے دیتا ہے سُتھرائی

سِتّہ (ع) صفت: (۱) چھ۔ شش۔ ۶ (۲) حساب: حساب کا وہ

طرح ...... ستارے آسمان پر آنکھ مچولی کھیل رہے تھے، کبھی کبھی کوئی ستارہ بھاگ کھڑا ہوتا تو آسمان ایک لمحہ کو جگمگا اٹھتا ...... کبھی کبھی پہرے دار کی آواز خاموشی کو توڑتی ہوئی کانوں کو زخمی کر جاتی تھی۔ لیکن وہ ان سب سے بے خبر۔ ان سب سے بے پروا جھانک رہی تھی۔

سلیم کرسی پر بیٹھا ہوا، بڑی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہا تھا، آہ سلیم، آج واقعی سلیم ہو چکا تھا، آج تک اس کو کسی نے اس انداز میں نہیں دیکھا تھا، یک بیک ایک دوسرے کمرے سے آواز آئی۔

"تم اتنی رات گئے تک نہیں سوئے، کیا بات ہے بیٹا؟ اب سو جاؤ"

"ابھی سوتا ہوں۔ آپ سو جائیں" اتنا کہہ کر وہ پھر اپنے منتشر خیالات میں غرق ہو گیا۔

شیلا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی ...... وہ سب کچھ سن رہی تھی، لیکن خاموش تھی، وہ سلیم کی تذبذب کی وجہ بھی جانتی تھی، مگر خاموش تھی، اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ وہ اس سلیم کو جس کو وہ مدت سے اپنا چکی ہے مخاطب کرے ...... ہاں ...... آج کی رات ...... آج کی رات ... اسے ایک تلخ ترین حقیقت کا انکشاف کرنا ہے۔ اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ گھڑی کی طرف ...... وہ رینگنے لگی۔ اس کو سردی کی شدت کا احساس اب ہوا۔

اس نے آہستہ سے شیشے پر دستک دی۔ سلیم کرسی پر اچھل پڑا، اور دروازے کی طرف لپکا، اس نے جلدی سے دروازہ کھولا، اور شیلا کو اندر بلا لیا۔ پھر خاموشی سے تمام دروازوں اور کھڑکیوں کو بند کیا، اور اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے شیلا کے برف سے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا "شیلا بہت سردی تھی، آج تو تمہیں بہت تکلیف ہوئی ہوگی" شیلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "ہاں اگر کسی اور کے لئے آتی تو تکلیف ہوتی۔ مگر تمہارے لئے نہیں لیکن یک لخت اس نے تن کر کہا "سلیم صاحب اب وہ سننے کے لئے تیار ہو جائیے جس کی توقع شاید آپ کو خواب میں بھی نہیں ہو سکتی، آپ کو معلوم ہے کہ اس مذہب کی دیوار نے حائل ہو کر ہمارے ارمانوں کی دنیا کو الگ کر دیا، اور فی الحقیقت ہم اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ بھی نہیں کر سکتے۔ باوجود اعلیٰ تعلیم کے ...... باوجود موجودہ متغیر زمانے کے ہمارے والدین، ہماری سوسائٹی، ہمارا ضمیر ہمیں ایک نہیں کر سکتے۔ سلیم صاحب! آپ دیکھ رہے ہیں ...... ہاں ...... استفہامی نظروں سے، لیکن آپ کی سوالیہ نگاہیں، میرا جواب نہیں بن سکتیں۔ آج میں نے اپنے جی کو کڑا کر لیا ہے اور میں بغاوت کر رہی ہوں ...... آپ سے ...... اپنے والدین سے ...... اپنے مذہب سے ...... اور اپنے آپ سے [illegible] میرے خیال میں محبت نام ہے اس کیفیت کا۔ جسے عوام جنون کے نام سے پکارتے ہیں۔ چنانچہ ؎

رہے جو عشق جنوں تک تو موت ہے لیکن
فنا کے گھاٹ سے اترے تو زندگی ہو جائے

چونکہ ہمیں اپنی موت پر قدرت حاصل نہیں، اس لئے اپنی زندگی پر اختیار رکھتے ہوئے میں نے اپنے لئے ایک ایسی زندگی تجویز کی ہے جسے عیسائیت ایک راہبہ (NUN) کے نام سے موسوم کرتی ہے، اس سے زیادہ نہ میں کچھ کہنا چاہتی ہوں نہ سننا، بس سمجھ لیجئے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے ...... آخری ...... ہاں آخری ...... ہم زیادہ دیر تک دنیا کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ ہم لاکھ پاکیزہ ہوں۔ لیکن دنیا کی انگلیاں اٹھیں گی ...... ضرور اٹھیں گی ...... چنانچہ میں بدنام ہو چکی ہوں اور میں ذلت کی زندگی سے گمنامی کی زندگی کو ترجیح دیتی ہوں، بس میں کہہ چکی کہ آپ سے کچھ سننا نہیں چاہتی۔

اس کے بعد اس کا جی بھر آیا، اس کی نسائیت عود کر آئی، وہ دروازے کی طرف لپکی۔ سلیم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا۔ لیکن وہ جا چکی تھی۔ سلیم نے باہر نکل کر دیکھا۔ چاروں طرف خاموشی اور تاریکی چھائی ہوئی تھی، اور شیلا اس تاریک فضا میں گم ہو چکی تھی۔

(۳)

شیلا کے جاتے ہی سلیم کی دنیا بدل گئی، وہ ہر وقت اسی کے خیالات میں ڈوبا رہتا۔ اس کی والدہ اس کو سمجھاتیں، وہ خاموشی سے سب کچھ سنتا۔ دفتر جاتا تو اس کا دل و دماغ اس کی انگلیاں اس کو جواب دے جاتیں۔ وہ کام باقاعدگی کے ساتھ نہ کر سکا۔ دفتر سے غیر حاضری بھی ہونے لگی۔ جس کی وجہ سے اسے کافی خفت اٹھانی پڑتی۔ اس کے دوست اس سے مایوس ہو گئے۔ بالآخر اس نے اس حالت سے مجبور ہو کر چار ماہ کی رخصت لے لی۔ اب وہ بالکل بیکار تھا، اور پہلے سے بھی زیادہ بیتاب،

ناسمجھیں (ہی) بار بار ریعہ جاتا نہیں پڑتا اور ایک۔ فدہی یا پنج معلوم مقداروں کے وسیلہ سے چھوٹی قد حلدہ کرلیتے ہیں +

ستہ متناسبہ (ع) اسم مذکر :۔ (دیکھو ستہ نمبر ۲) +

سُتھن (ہ) اسم مذکر :۔ (دیکھو سُتّن) جیسے " میرے میاں کے دو کپڑے سُتھن ناڑا بس آ ملا"

سُتھنا (ہ) اسم مذکر :۔ (دیکھو سُتنا بمعنی ازار) +

سُتھنی (ہ) اسم مؤنث :۔ سُتھن کی تانیث وتصغیر۔ ازار یا +

ستھیا یا ستبیا (ہ) اسم مذکر :۔ آنکھوں کا حکیم۔ وہ شخص جو سرمہ یا انجن کے وسیلے سے آنکھ کا علاج کرے۔ کحال۔ وید حکیم۔ آنکھیں بنانے والا +

ستی (ہ) صفت (ہند و ہ) :۔ ست والی۔ پاکدامن۔ عفیفہ۔ پتی برتا۔ عصمت والی۔ ثابت قدم۔ وفادار۔ ساتھ دینے والی۔ دھرماتما۔ پارسا۔ نکوکار۔ صالحہ (۲) اسم مؤنث :۔ وہ عورت جو محبت کے باعث اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ جل جاتی ہے۔ ؎

اے شمع نقل تونے یاں اصل کر دکھائی + کیا خوب سانگ لائی ہر بزم میں ستی کا (محبوب علی)

(۳) درگا۔ سادھوی۔ دیوی۔ راجہ دکش کی بیٹی اور مہادیو کی استری کا نام جو اپنے باپ کے ایمان یعنی بیقدری کرنے سے اس کے یگیہ کنڈ میں گر کر جل مری۔ اس کی نسبت ہندوؤں کا خیال ہے کہ وہی ستی پھر ہماچل کے گھر میں پاربتی ہو کر پیدا ہوئی۔ پس ستی ہونے کی رسم اُسی زمانے سے جاری ہوئی ہے۔ واللہ اعلم) +

ستی ست پر کرنا (ہ) فعل متعدی (عو) :۔ جان سلب کرنا۔ خوف۔ در دیا صدمہ کے باعث معرض ہلاکت میں ڈالنا +

ستی ست پر ہونا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ جاں بلب ہونا۔ قریب برگ ہونا + ہلاکت میں پڑنا۔ خوف۔ درد یا صدمہ کے باعث معرض ہلاکت میں ہونا +

ستی مٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ وہ جگہ جہاں کوئی عورت ستی ہوئی ہو یا وہ مکان جو اُس کی ہڈیوں پر بنایا گیا ہو +

ستی ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اپنے مرے ہوئے خاوند کی چتا میں زندہ جل کر مرنا (۲) مرنا۔ جان دینا۔ جان قربان کرنا جیسے " اُس پر ستی ہوئی بیٹھی ہے" ؎

ستی شمع پروانہ کے ساتھ ہوگی + جلائیگا اُس کو جلانا ہمارا (بحر)

ستیا (ہ) اسم مذکر :۔ (دیکھو ستھیا) +

ستیا (ہ) اسم مذکر :۔ ست + سچ + واقعی۔ درحقیقت۔ دراصل + ایمان۔ دھرم +

ستیاناس (ہ) اسم مذکر (عو) :۔ ناس۔ تباہی۔ بربادی۔ ہناش۔ واقعی تباہی۔ بالکل بربادی +

ستیاناس جانا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ ٹوٹنا پھوٹنا۔ ڈھینا۔ ہیوان ناس ہونا۔ کھوجڑا جانا + ایمان جانا۔ تباہی اور بربادی ہونا ؎

بڑبڑاتی ہے تو کیوں منہ کو پھلا کر ہربار + ستیاناس ترا جائیو لے ری باندی (رنگین)

جیسے "مُوئے تیرا ستیاناس جائے یہاں سے اُجڑ" (یہ لفظ چونکہ ستیا بمعنی دھرم یا ایمان سے مرکب ہے اس سبب سے اس کے ترکیبی معنے یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ خدا ایمان نصیب نہ کرے یا ایمان جو بڑی قیمتی چیز ہے جاتا رہے۔ کیونکہ ناش بمعنی بربادی وزوال آیا ہے) +

ستیاناس کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تباہ و برباد کرنا۔ اجاڑنا + خراب کرنا + خاک میں ملانا۔ بگاڑنا۔ کھونا۔ کھوج کھونا + آوارہ کرنا۔ بدچلن کرنا۔ جیسے "اُس کی صحبت نے لڑکے کا ستیاناس کردیا" (۲) ڈھانا۔ منہدم کرنا +

ستیاناس گئی (ہ) صفت مؤنث :۔ نانہ خراب۔ کھوج مٹی۔ کھوجڑے پیٹی +
ستیاناس گیا (ہ) صفت مذکر :۔ کھوجڑے پیٹیا۔ کھوج مٹا +

ستیاناس ملانا (ہ) فعل متعدی (عو) :۔ کھوج کھونا۔ خراب کرنا۔ برباد کرنا۔ بگاڑنا۔ ناس ملانا +

ستیاناس ہونا (ہ) فعل لازم :۔ تباہ و برباد ہونا۔ اُجڑنا۔ خراب ہونا۔ ویران ہونا + ڈھینا۔ منہدم ہونا + کھوجڑا جانا۔ نام ونشان نہ رہنا ؎

رنگیں مجھے نول دیکھے گوئیاں + کہنے لگی لاڈو ہی میں وسواس
جو تجھ سے دغا کرے تو پھر بس + ہو اُس بندی کا ستیاناس

ستیاناسی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک درخت کا نام جس میں بہت سے کانٹے ہوتے اور اُس کے پھل کے اندر بارود کے سے دانے نکلتے ہیں جو خارش کے واسطے بہت مفید ہیں (۲) صفت :۔ برباد کرنے والا۔ اُجاڑو۔ خانہ کن + منحوس + بدچلن۔ آوارہ +

ستیاناسی کی جڑ (ہ) صفت :۔ خانہ ویرانی کی بنیاد۔ فتنہ پرداز۔ خانہ خراب +

سٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) سازش۔ گٹھت۔ لاگ۔ لپیٹ۔ میل جول۔ آنٹ سانٹ (۲) جگت۔ تدبیر + ڈھب +

سٹ لڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ گٹھنا۔ جگت لگانا۔ ربط پیدا کرنا۔ یارا۔ گانٹھنا + آشنائی کرنا۔ آنکھ لگانا +

سٹا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) جوار کی بوندی۔ جوار کا خوشہ۔ جوار کا بھٹا (۲) وہ اقرارنامہ

اُس کی حالت اس قدر بدل گئی تھی کہ اُسے پہچاننے میں بھی دقت ہوتی، اُس کی پریشانی حد سے تجاوز کر چکی تھی، وہ نیم پاگل سا ہو گیا تھا، حتیٰ کہ وہ گاہے گاہے مجنونانہ حرکت بھی کر بیٹھتا، اُس کی کیفیات ایک بچہ کی سی تھیں، جو دوسرے کے ہاتھ کا کھلونا ہو۔ اگر ماں کھانا لے آتی تو کھا لیتا، ورنہ اُس کو بھوک تو قطعاً نہ لگتی۔ غرض کہ وہ پاگل ہو چکا تھا،

آہ بیچارہ سلیم، صرف وہی جان سکتا تھا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں۔ میرا ہر قدم صحیح پڑ رہا ہے، لیکن افسوس دُنیا والے ایسا نہ سمجھتے، اور اُسے مجنون کہتے۔ شیلا نے اپنے جانے کے بعد کوئی خط بھی نہ لکھا تھا۔ شیلا کے والد کئی دفعہ سلیم کے گھر تک پہنچے، لیکن اُس کو پاگل سا دیکھکر لوٹ آئے، وہ اُس دیوانے کو اور زیادہ مجروح کرنا نہیں چاہتے تھے، گو اُن کے دل کو بھی ایک ناقابلِ برداشت ٹھیس لگ چکی تھی، لیکن وہ اس کو برداشت کر گئے۔ ایک کڑوی دوا تھی جسے پی گئے۔ خوشی سے یا ناخوشی سے...... بہر حال پی گئے...... کسے معلوم کیوں... شاید اس لئے کہ وہ اس ناشدنی بیٹی کی موت چاہتے تھے جو ایک غیر مذہب کے فرد سے گناہِ محبت کا ارتکاب کر چکی تھی، لیکن وہ غمگین ضرور تھے۔

(۴)

آج سلیم خلافِ معمول گھر میں بیٹھا ریڈیو سن رہا ہے شاید اُسے اپنی حالت کا علم ہو چکا ہے، یا شاید اس لئے کہ وہ شیلا کو بھول جانا چاہتا ہے، آج اُس نے پھر داڑھی بنوائی، بال ترشوائے، نیا سوٹ نکالا اور پہنا، اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا، مانگ نکالی، بازار سے نئی ریشمی ٹائی لایا...... اور اُسے لگایا...... پھر جیب سے ایک شیشی جس پر انگریزی حروف میں (Poison) لکھا تھا، نکالی، اُسے دیکھا اور خوب زور سے ہنسا...... اتنا کہ چند راہگیروں نے اُس کے مکان کی طرف گھور گھور کر دیکھا، اُس کی والدہ نے کمرے میں جھانکا، اور سلیم کو نئے کپڑوں میں دیکھکر اُس کے غمگین چہرے پر ہنسی کھیلنے لگی۔ اُسے یقین ہو گیا کہ اُس کے بیٹے کی تپِ عشق اُتر گئی، اُس کا بیٹا اب سنبھل چکا ہے...... لیکن اُس کو اس امر کا علم نہ تھا کہ یہ بجھتی ہوئی چنگاری کی آخری نمود ہے۔ سلیم نے شیشی کو جیب میں ڈال لیا، اور ریڈیو کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

پروگرام ڈائرکٹر نے سنایا، اب مس مبلا کماری بی اے ایک غزل گائیں گی جس کا مطلع ہے ؎

ترے خیال کی وسعت کو پا رہا ہوں میں
کہ تیرے راز تجھی کو بتا رہا ہوں میں

وہ سننے لگا، ہر شعر پر غور کرنے لگا، گانے والی کے گلے میں کچھ ایسا رس تھا کہ سلیم بے خود سا ہو گیا، جب وہ اس شعر پر پہونچی ؎

پھر آج کھول دے در گھر سنوارے اپنا
کہ آج پھر تری خلوت میں آ رہا ہوں میں

تو وہ مضطرب سا ہو گیا، اُس نے سوچا یہ شعر تو بالکل میرے حسبِ حال ہے، یہ میرے راز سے آگاہ معلوم ہوتی ہے...... ہاں...... اور یہ آواز مہین سُریلی میٹھی کس کی ہے اور میں اس آواز سے کچھ مانوس بھی ہوں، یہ آواز...... یہ آواز...... وہ سوچنے لگا...... اُس نے انگلی کو دانتوں میں دبا لیا...... یہ آواز...... وہ سوچتا رہا، تا آنکہ اُس نے مقطع پڑھا،

پھر آج دشت نوردی کو جا رہا ہوں ظفر
پھر اپنے عشق کا سکہ جما رہا ہوں میں

معاً اس کے دل میں خیال آیا، وہ جلدی سے اُٹھا اور سڑک کی طرف دوڑنے لگا۔ تانگہ میں بیٹھکر ریڈیو اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا، تانگہ شہر کے ہجوم کو چیرتا ہوا علی پور روڈ پر ہو لیا۔ سڑک صاف تھی۔ تانگہ والے نے تانگہ کو تیزی سے دوڑانا شروع کر دیا۔ کئی مرتبہ وہ تانگوں اور موٹروں سے ٹکراتے بچا، لیکن قدسیہ باغ کی موڑ پر ایک مقابل سے آنے والے تانگہ سے اس زور سے ٹکرایا کہ دونوں بم ٹوٹ گئے اور ایک پہیہ بھی جواب دے گیا، دوسرے تانگے کا بُڈ گر گیا اور سلیم اپنی نشست سے اچھل کر دوسرے تانگہ کی چھت پر جا گرا، دونوں گھوڑے زخمی ہو چکے تھے، اُن کی چوٹوں سے خون نکل رہا تھا، دوسرا تانگہ والا پہیے تانگے والے پر برس پڑا۔ سلیم کچھ بے ہوش سا ہو رہا تھا یک لخت اُسنے محسوس کیا کہ وہ جس چھت پڑا ہے اس کے نیچے کوئی متنفس ہے اُس نے چھلانگ لگا کر چھت کو اُٹھایا، نیچے شیلا بے ہوش پڑی تھی۔ سلیم جلدی سے شیلا کو اُٹھایا اور دیوانہ وار چلا۔ شیلا کو نکلسن پارک میں لٹا کر قریب نل سے اپنا رومال بھگو لایا، اور ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگا۔ اُسے اپنی چوٹ کا احساس نہ تھا، خون کے گرم گرم قطرے اس کے ماتھے سے گر رہے تھے، لیکن وہ اس وقت عالمِ جذب میں تھا اُس کو اپنی زندگی اور موت

سٹا

جو دو کاشتکار باہمی کاشت کی بابت لکھ لیں۔ شراکت۔ کھیت کا ساجھا بٹائی +

سٹا بٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) اٹ سٹ۔ ساز باز۔ سازش۔ میل ملاپ (۲) فریب ودغا۔ مکر وفن +

سٹابری (انگلش) (Statery) (دیکھو اسٹابری) +

سٹاسٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو۔ سڑاسڑ۔ برابر کوڑے مارنے کی آواز۔ لگاتار قمچیوں کے مارنے کی آواز ؎

گلے میں پہنا وہ ہنس ہنس کے ہار + سٹاسٹ وہ پھولوں کی چھڑیوں کی مار (رنگین)

(۲) تمیز فعل:۔ متواتر۔ برابر۔ پٹاپٹ۔ پٹ پٹ۔ جیسے کوئی اب بولے (؟) جب بولے۔ میری کٹی سٹاسٹ بہے +

سٹاک (ہ) اسم مؤنث:۔ سڑاک۔ چھڑی کے مارنے کی آواز ؎

جو نسیم صبح لپٹ گئی کسی گل کے دامن پاک سے
تو شعاع مہر نے اک چھڑی جڑی اس کے آگے سٹاک سے

سٹامپڈ (انگلش) (Stamped) صفت:۔ ٹکٹ چسپاں۔ ٹکٹ لگایا ہوا۔ محصول دادہ۔ پیڈ +

سٹانا (ہ) فعل متعدی (پورب):۔ ملانا۔ بھڑانا۔ جوڑنا۔ چسپاں کرنا۔ چپکانا +

سٹاؤ (ہ) اسم مذکر (پورب):۔ چسپیدگی +

سٹپٹاتے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ حیران وسرگرداں پھرنا۔ مارا مارا پھرنا۔ گھبرایا ہوا پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا +

سٹپٹا جانا (ہ) فعل لازم:۔ گھبرا جانا۔ حواس باختہ اور بے اوسان ہو جانا ؎

دیکھتے ہی عشق کو عقل گئی سٹ پٹا + دل کو میرے آ زیں یہ جو لوٹا تو ڈٹا (ظفر)

سٹپٹانا (ہ) فعل لازم:۔ گھبرانا۔ چھکے چھوٹنا۔ حواس باختہ ہونا۔ بے اوسان ہونا۔ حیران ہونا۔ بوکھلانا۔ مضطرب ہونا جیسے "بیاہ مانگتے تو مانگ آئیں مگر اب سٹپٹائیں کہ روپیہ کہاں سے آئے" +

سٹر پٹر (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹا موٹا کام۔ ادنیٰ ادنیٰ کام۔ ذرا ذرا سے کام۔ بکھیڑا بکھیڑا جیسے "اسی سٹر پٹر میں دن پورا ہو جاتا ہے" +

سٹر پٹر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ چھوٹے موٹے کام کرنا۔ بکھیڑا پھیلانا۔ بیکار پھرنا۔ جالے لیتے پھرنا جیسے "کیا سٹر پٹر کرتا پھرتا ہے" +

سٹر پٹر لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ چھوٹے موٹے کام کرنا۔ الجھیڑا لگانا۔ بکھیڑا پھیلانا جیسے "کیا سٹر پٹر لگا رکھی ہے" +

سٹھن

سٹاسٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دیکھو سٹاسٹ (۲) جلد جلد +

سٹک (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) پتلی چھڑی۔ چھڑ۔ بید (۲) پتلی عورت۔ چھریرے بدن کی عورت۔ دبلی پتلی عورت (۳) پتلا سانپ (۴) چھوٹا حیوان +

سٹک جانا (ہ) فعل لازم:۔ کھسک جانا۔ لوگوں کو غافل پا کر چپکے سے نکل جانا۔ سٹاک کی طرح جلدی سے چلا جانا۔ کافور ہو جانا +

سٹکنا (ہ) فعل لازم:۔ کھسکنا۔ فرار ہونا۔ روپوش ہونا۔ نو دو گیارہ ہونا۔ چپکے سے چلا جانا۔ ہوا ہونا۔ چمپت بننا ؎

ٹک شکستہ پا دلبر آس ہے آئی اور + صبر گریز پا تو کبھی کا سٹک گیا (جرأت)

جاتے نہ کوئی دیکھا اس تیغ کے منہ پر سے + دانا ہیں سے وہ لیاں بار سٹکتے ہیں (میر)

سٹلو (ہ) اسم مؤنث:۔ بیہودہ عورت۔ بے سلیقہ عورت۔ پھوہڑ عورت۔ احمق عورت +

سٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گٹھنا۔ سازش کرنا۔ مل جانا (۲) پورب۔ چپکنا۔ جڑنا۔ چسپاں ہونا۔ وصل ہونا +

سٹھ (ہ) صفت:۔ (۱) ساٹھ کا مخفف (۲) صفت۔ جاہل۔ بیوقوف۔ مورکھ۔ اناڑی۔ نادان۔ ابلہ +

سٹھ جانا (ہ) فعل لازم:۔ کہن سالی کے باعث حواس خمسہ میں فتور آجانا۔ پیرانہ سالی کے باعث بہک جانا۔ بیوقوف ہو جانا +

سٹھورا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ میٹھا جو زچہ کے واسطے سونٹھ اور میوہ وغیرہ ڈالکر بنایا جاتا ہے (۲) وہ سخت قوام کا میٹھا جو اکثر جاڑے کے موسم میں عورتیں گوند وغیرہ ڈالکر بنایا کرتی ہیں۔ حلوائے سخت (اسکا مادہ سونٹھ ہے) +

سٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ ساٹھی کا مخفف۔ وہ نہایت موٹے اور لال رنگ کے چاول جو ساٹھ روز کے عرصہ میں بوئے جاتے جا کر تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک قسم کے موٹے چاول +

سٹھیانا (ہ) فعل لازم:۔ ساٹھ برس سے اوپر عمر کا ہو جانا۔ کہن سالی کے باعث حواس باختہ ہو جانا۔ پیر فرتوت اور نہایت ضعیف ہو جانا۔ عقل کا جاتا رہنا۔ عقل میں فتور آنا ؎

بیٹا برجے باپ کو تو ہیگیو سٹھیائے
ناج بگاڑے گھر رہے سب سے دونا کھائے (دوہا)

کچھ نہیں سے بڑے میاں سٹھیا گئے ہو کیا
لڑکوں کے ساتھ کھیلنے تم گڑیاں چلے (؟)

سٹھنی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ گالیاں جو بیاہ میں سمدھنیں ایک دوسری

کی پروا نہ تھی۔ اس لئے کہ اس کو کھوئی ہوئی شیلا مل چکی تھی۔ شیلا کو جب کچھ ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک نامحرم کے پاس پایا، وہ گھبرا گئی۔ لیکن بہت جلد اُس کی گھبراہٹ دور ہوگئی۔ اُس نے دھیمی اور کمزور آواز میں کہا "سلیم تم"

"ہاں شیلا" اُس نے جواب دیا،

شیلا نے آخری مرتبہ آنکھیں کھولیں اور سلیم کو ہاتھ جوڑ کر نمستے کیا

ہمارا ادب

وجاہت سندیلوی

"مجھے چھوڑ دیجئے مجھے جانے دیجئے"

"نہیں، نہیں، ابھی نہیں، مجھے تم سے محبت ہے"

کبھی آپ نے کسی خونخوار جانور کو اپنا شکار بھنبھوڑتے دیکھا ہے؟ بس اُسی طرح ایک سنسان شام کو ایک خلوت کدہ میں محبت کی تفسیر کی جا رہی تھی۔ میں خلوت کدہ سے باہر نکلی تو رات چھا چکی تھی۔ ہر طرف تاریکی تھی، لیکن مجھے ایک روشنی دکھائی دی۔ آج میری آنکھوں سے پردہ ہٹ چکا تھا، اور میں صاف دیکھ رہی تھی کہ محبت کیا ہے، کتنا پیارا لفظ ہے "محبت" م، حب، بت۔ لیکن اس معصوم لفظ کی آڑ میں کیسے کیسے بوالہوسی کے وحشتناک سانپ اینڈ رہے ہیں، بل کھا رہے ہیں۔ انسان سب سے زیادہ دھوکا اپنے آپ کو دیتا ہے، جس طرح اُس نے اپنی مختلف قسم کی نفسانی خواہشات پر پردے ڈال رکھے ہیں۔ اسی طرح اُس نے ایک خاص قسم کی نفسانی خواہش پر بھی کیا پردہ ڈالا ہے۔ "م حب بت"

اس شام کو قصور میرا تھا۔ اس کی کیا خطا؟ میں کیوں اس کی بہکی بہکی باتوں میں آ گئی میں کیوں نہ سمجھی کہ محبت کا معصوم لفظ کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟ خیر اب گزری ہوئی بات کا افسوس ہی کیا؟ کچھ ہوا! اب میں سمجھ تو گئی کہ یہ رنگین شعبدہ کیا ہوتا ہے، باپ اپنے لڑکے سے محبت کرتا ہے، اس لئے کہ وہ "اُس کا" ہے، اُس سے اُس کو توقعات ہیں، اس کا نام ہے شفقت پدری! کبھی آپ نے کسی باپ کو کسی دوسرے کے لڑکے سے بھی محبت کرتا دیکھا ہے، فقیر کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کہیں گھر میں کھانا خراب نہ ہو جائے، اس کا نام ہے خدا ترسی! کبھی آپ نے کسی کو اپنا پیٹ کاٹ کر بھی فقیر کو کچھ دیتے دیکھا ہے!! اہا ہا ہا ہا ہم نے الفاظ کے کیسے رنگ برنگی پردے ڈال رکھے ہیں، محبت! یہ بھی تلی کے خوشنما سمور میں چھپا ہوا ایک خونخوار پنجہ ہے!

ہاں تو اس نے وہی کیا جو اُسے کرنا چاہئے تھا، جب میں اس سنسان شام کو اس سے تنہا ملنے گئی تھی تو مجھے پہلے ہی سے غور کر لینا چاہئے تھا کہ وہ کیا کرے گا۔ لیکن نہیں غلطی میری بھی نہیں، غلطی ہے میرے ماحول کی، غلطی ہے میرے ادب کی، اُس نے مجھے پہلے ہی سے کیوں نہ بتا دیا، کہ جو غواص محبت کے دریا میں کودتا ہے وہ صرف اس کا صاف و شفاف پانی دیکھ کر نہیں کودتا، وہ کودتا ہے، اس کے کنول نکالنے کے لئے وہ کودتا ہے اُس کے موتی لانے کے لئے وہ کودتا ہے، اُس کے پانی سے اپنے جسم کو راحت پہنچانے کے لئے۔

اس سنسان شام کو میں خوش تو ہوئی کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ محبت کیا بلا ہوتی ہے۔ لیکن مجھے اس کا افسوس ہے کہ مجھے اپنے کتب خانے کی تین چوتھائی کتابیں آتشدان میں پھینک دینا پڑیں۔ محبت تو ایک دھوکا ہے، لیکن ہمارا ادب ایک دغا بازی! وہ محبت کے دھوکے کو پاک اور معصوم بتاتا ہے۔

اَقوالِ زَرّیں

میرے مالک واسطہ ہے تجھے اپنی عظمت کا بتا دے اور صاف بتا دے کہ اس زمانے میں شریف النفس کو احمق کیوں کہتے ہیں۔

ہم نے خواب میں دوستی کی، خواب ہی میں دشمنی، خواب ہی میں پیدا ہوئے اور خواب ہی میں مر گئے۔ خواب ہی میں شادی کی، خواب ہی میں غم۔ یہ ہے دنیا، اُس کی ابتدا اور انتہا۔

کام یوں کرو کہ ہر دن کو زندگی کا آخری دن سمجھو۔

کو باہم ہیتی اور نیز وہ فحش بنائے ہوئے گیت جو بیاہ میں ڈومنیاں سمدھنوں کی طرف سے ایک دوسری کی نسبت سناتی ہیں (اصل میں یہ لفظ پنجابی زبان کا ہے اس کی اصل سیٹھا بمعنی کسیلا ہے چونکہ گالی کڑوی کسیلی بات کو کہتے ہیں اور اس سے غرض مزاح کے طور پر دوسرے کو چڑانا ہوتا ہے۔ پس اس لحاظ سے اُس گالی کو جو ایک سُریلی آواز کے ساتھ گا کر سمدھن کو دیجائے سیٹھنی کہنے لگے) ؎

سُن مصحفیؔ زشت و بدطول کی گالی ✣ کہتا ہوں یہ گالی نہیں کچھ یا کی گالی
سٹھنی کے عوض تو نے جو تیار کی گالی ✣ گالی ہے وہ کچھ اور ہی سرکی گالی } (مصحفی)

سِٹّی (ہ) اسم مؤنث:- حواس۔ اِندری۔ گیان۔ اوسان۔ ہوش۔ عقل۔ سمجھ (یہ لفظ اصل میں سنسکرت کے لفظ شانڈھ शाठ بمعنی عقل سے ماخوذ ہے)

سِٹّی بھُولنا (ہ) فعل لازم:- اوسان جاتے رہنا۔ حواس باختہ ہونا۔ گھبرا جانا۔ رسٹپٹا جانا۔ بوکھلا جانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ ہوش پرّاں ہونا ✣

سِٹّی گم ہونا (ہ) فعل لازم:- (دیکھو سٹّی کھونا) ✣

سٹیا (ہ) اسم مؤنث (عو لکھنؤ) حقارتاً وز رہِ غضب:- بیٹی۔ بیٹا ✣

سٹیل (انگلش) اسم مؤنث:- (Steel) (۱) فولاد۔ اسپات (۲) ا:- لوہے کی قلم۔ فولادی قلم (۳) صفت:- فولادی ✣

سَج (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- روپ۔ ڈول۔ شکل۔ روش۔ انداز۔ ہیئت ؎

آنکھ کچھ اپنی ہی اُس کے سامنے ہوتی نہیں
جس نے وہ خونخوار سج دیکھی دہل کر رہ گیا ✣ } (...)

(۲) سوبھا۔ آرائش۔ زیب وزینت۔ سجاوٹ۔ سنگار۔ خوبصورتی۔ چھب

کرتا ہے کون منع کہ سج اپنی تو نہ دیکھ
لیکن کبھی تو میرؔ کے کر حال پر نظر } (...)

کیا دیکھتا ہے ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ
آنکھوں میں جان آئی ہے ادھر نگاہ کر } (...)

سج دھج (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بناؤ سنگار۔ زیب وزینت ✣ صورت شکل رنگ و رُوپ ✣ وجاہت۔ نمود۔ چھب۔ ڈھب تختی۔ روش۔ انداز ؎

سج دھج کبھی کبھی خط و رخسار دیکھنا ✣ اک دن میں آئینہ اُسے سو بار دیکھنا (سحرؔ)
واہ کیا نام خدا سج دھج ہے کیا انداز ہے ✣ آدمی دیکھا نہیں اس قول اور اس گات کا (بحر)

کٹ جائے ابھی ارّۂ غیرت سے چمن میں
سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمہاری } (نظم)

دیکھے جو تیرے قد کو قیامت تو یہ کہے
سج دھج ہی اور ہے اور یہ سراپا ہی اور ہے } (...)

سَجّادہ صفت (ہندو):- سیدھا۔ راست۔ دایاں۔ داہنا۔ یمین۔ سیدھا ہاتھ ✣

سَجّادَہ (ع) اسم مذکر:- (۱) مُصلّیٰ۔ جانماز۔ نماز پڑھنے کا بچھونا ✣ آسن (۲) درویشوں یا بزرگان دین کی گدّی۔ پیروں کی گدّی ✣

سجّادہ نشین (ع+ف) اسم مذکر:- کسی بزرگ یا پیر یا درویش کی گدّی پر بیٹھنے والا ✣

سجّادہ نشین ہونا (ا) فعل لازم:- گدّی پر بیٹھنا۔ پیر کی گدّی سنبھالنا۔ خلافت لینا ؎

آگے سجّادہ نشین قیس ہُوا میرے بعد ✣ نہ رہی دشت میں خالی مری جا میرے بعد (لا اعلم)

سجاف (ہ) اسم مؤنث:- سنجاف۔ چوڑی گوٹ۔ حاشیہ (اُردو والوں نے سنجاف کر لیا ہے) ✣

سُجان (ہ) صفت (ہندو):- (۱) عالم۔ گیانی۔ واقفکار (۲) دانا۔ دانشمند۔ عاقل۔ بدھوان ✣ زیرک۔ ہوشیار۔ چاتر۔ عیار ✣ آٹھوں گانٹھ کمیت ✣ فطرتی ✣

سُجانا (ہ) فعل متعدی:- پھُلانا۔ ورم کر دینا۔ کُپّا بنا دینا۔ آماس کر دینا۔ جیسے "مارے مار کے سُجا دیا"۔ "ذرا سی بات پر مُنہ سُجا لیا یعنی پھُلا لیا" ✣

سَجانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ترتیب سے لگانا۔ موقع یا سلیقہ سے رکھنا (۲) آراستہ کرنا۔ تزئین کرنا۔ زیبائش کرنا۔ بنانا سنوارنا۔ سنگار کرنا (۳) کشتی یا میز یا دسترخوان پر چُننا۔ خوان میں لگانا ✣

سَجاوَٹ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) آراستگی۔ آرائش۔ ترتیب۔ زیبائش۔ بناؤ سنگار۔ زیب وزینت ؎

بناؤ ختم ہے تم پر تمہارے سر کی قسم ✣ دُلہن کو بھی یہ سلیقہ نہیں سجاوٹ کا (بحر)

اچھا تو ہے زینتیں بناؤ اپنی ✣ بن بن کے سجاوٹیں دکھاؤ اپنی
ڈرتا ہوں کہ خودگمی نہ خود بینی ہو ✣ نظروں میں کہیں سما نہ جاؤ اپنی } (...)

(۲) سج دھج۔ چھب تختی ؎

ہے اچھی میری دوگانہ کی سجاوٹ خاصی ✣ چنپئی رنگ غضب تس پہ کچھاوٹ خاصی (رنگین)

سَجْدَہ (ع) اسم مذکر:- (۱) متھا ٹیکن۔ سر جھکانا۔ ڈنڈوت۔ بندگی۔ نمسکار (۲) قرآن شریف کی ایک سورہ کا نام (بعض فرہنگ نویسوں کی رائے ہے کہ بفتح سین مہملہ اسی کے واسطے ہے ورنہ بکسر ہے) ✣

سجدۂ شکر (ع+ف) اسم مذکر:- دوگانہ نفل جو کسی امر کے شکریہ میں ا

جرمنی کا آسٹریا پر قبضہ کیوں اور کیسے؟

سید سعید جعفری مچھلی شہری

۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء کا دن مابعد جنگِ عظیم یورپ میں ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ جرمنی کا آسٹریا کو ہڑپ کر جانا ایک اہم اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے زبردست واقعہ ہے۔ اس لئے نہیں کہ موجودہ دورِ تہذیب میں اس قسم کی بربریت کی مثالیں مفقود ہیں یا زیادہ تعداد میں نہیں ملتیں، حبش، ہسپانیہ اور چین بحالتِ موجودہ زبانِ حال سے پکار پکار کر اس بربریت و استبدادیت و چنگیزیت کا رونا رو رہے ہیں، جو آج ایک عالمگیر وبا کی طرح کمزور اقوام کو گھیرے ہوئے ہیں، بقول اقبال ؎

غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گرگ کو ہے برۂ معصوم کی تلاش

بلکہ اس لئے کہ ابھی تک اس دیدہ دلیری کے شکار سیاہ یا زرد قومیں نہیں، جو باوصف دعوائے جمہوریت مہذب اقوام کی صف میں شمار کرنے کے قابل نہیں تصور کی جاتی تھیں، حبش اور چین پر اٹلی اور جاپان کی دست درازی نے یورپ کی بڑی قوموں کے اطمینان میں صرف اس حد تک خلل ڈالا۔ جہاں تک کہ اُن کے اپنے سیاسی و اقتصادی مفاد کو دھکا پہونچنے کا احتمال تھا، آج جنگِ عظیم کے بعد پہلی بار یورپ کی خود اعتمادی کو ضربِ کاری لگی ہے اور ہر شخص از دستِ خویش نالہ و فریاد میں مصروف ہے۔

بہت کم لوگ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ آسٹریا کا جرمنی میں جذب ہو جانا نہ صرف ایک ممکن الوقوع حادثہ تھا، بلکہ گزشتہ بیس سال کی تاریخ اس بات کی مظہر ہے کہ یہ واقعہ ایک "تاریخی ناگزیریت" کی حیثیت رکھتا ہے یہ کیوں۔

آئیے! آج کی صحبت میں اس ملک کی گزشتہ بست سالہ تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالیں، آسٹریا میں چند سال پہلے یہ جملہ ضرب المثل تھا! کہ "جرمنی میں صورت حالات سنگین ہے، لیکن ناگفتہ بہ نہیں: آسٹریا میں صورت حالات ناگفتہ بہ ہے لیکن سنگین نہیں" اس جملہ کے اندر وہ روح پوشیدہ ہے جو آسٹریا کی مخصوص مسرت و بہجت برقرار رہتی ہے۔ جان گنٹر یورپ کا شہرۂ آفاق مصنف اپنے دلچسپ انداز میں آسٹریا پر رقمطراز ہے "آسٹریا یورپ کا خوشگوار ترین ملک، جہاں لوگ زندگی کی سنجیدہ چیزوں میں منہمک رہتے ہیں، جیسے سامعہ نواز موسیقی یا ہوا خوری اور شراب نوشی"

لیکن غالباً پہلے چند دنوں میں نہ صرف ایک سیاسی انقلاب ہوا ہے بلکہ ممکن ہے کہ آسٹریا کی عام بے پرواہی امن پسندی، سکون طمانیت میں بھی تبدیلی پیدا ہو جائے۔

جنگِ عظیم سے پہلے آسٹریا ہنگری اگرچہ قریب المرگ تھی، لیکن اپنے رقبہ کے لحاظ سے ایک عظیم الشان حکومت تھی۔ دنیا میں انقلابات ہمیشہ آیا کرتے ہیں۔ آسٹریا کی حکومت میں جنگِ عظیم کے باعث جو انقلاب ہوا وہ کوئی خاص دور رس نہیں تھا، لیکن یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ وہ ریاست جو ایک

کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کا شکریہ بذریعہ سجدہ ادا کرنا +

سجدہ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر جھکانا۔ ماتھا ٹیکنا۔ تسلیم بجا لانا۔ ڈنڈوت کرنا

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوق)

سجدہ گاہ (ع + ف) اسم مؤنث:۔ (۱) سجدہ کرنے کی جگہ۔ ماتھا ٹیکنے کا مقام (۲) خاک شفا یا لکڑی وغیرہ کی چھوٹی سی گول ٹکیا جس پر اہل تشیع نماز کے وقت سجدہ کرتے ہیں ؎

نہیں اٹھتا ہے سر سجدے سے میرا + مگر ہے سجدہ گہ اُس خاک پا کی (وزیر)

سجع (ع) اسم مذکر:۔ (۱) خوش الحان پرندوں کی چہچہاہٹ جیسے بلبل و قمری وغیرہ کی آواز (۲) کلام موزون و مقفّیٰ۔ دو جملوں کے اخیر دو لفظوں کی موافقت۔ وہ لفظ جو نثر کے فقرہ کے اخیر میں آئے اور اس کے موافق دوسرے فقرے کے اخیر میں واقع ہو (۳) وہ موزون فقرہ یا مصرعہ جس کے ظاہری معنی بھی ٹھیک ہوں اور کسی شخص کا نام بھی آجائے۔ مثلاً "الحمد" قرآن شریف کا ایک لفظ بھی ہے اور اس سے احمد کے نام کا سجع بھی ہو سکتا ہے یا مصرعہ "پسر غلام محمد پدر غلام علی"۔ اس جگہ مع ولدیت ایک مصرعہ میں سجع موزون ہوا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس +

سجع متوازن (ع) اسم مذکر:۔ دو لفظوں کے وزن اور اعداد حروف میں موافقت مگر روی میں مخالفت جیسے مراتب و مراسم۔ اخلاق و احوال وغیرہ مگر یہ کچھ عمدہ قسم کا سجع نہیں ہے +

سجع متوازی (ع) اسم مذکر:۔ دو لفظوں کے حرف روی و وزن اور عدد حروف میں موافقت جیسے گل و مل۔ خبر و اثر۔ سفر و سقر۔ خمار و شمار وغیرہ یہ سجع کی عمدہ قسم ہے +

سجع مطرّف (ع) اسم مذکر:۔ دو لفظوں کے حرف روی میں تو موافقت مگر اعداد اور وزن میں مخالفت جیسے اطوار و وقار۔ حال و خیال وغیرہ (مطرّف عربی میں اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کا سر اور دُم تو خواہ سفید خواہ سیاہ ہو مگر اور اعضا بالکل مختلف ہوں۔ پس اس اختلاف کی وجہ سے اس سجع کا یہ نام قرار پایا) +

سجل (ہ) صفت:۔ آراستہ۔ پیراستہ + عمدہ۔ نفیس۔ تحفہ۔ اچھا۔ درست ٹھیک + خالص۔ کھرا + معقول +

سجن (ہ) اسم مذکر:۔ (ساجن کا مخفف) (۱) نیک۔ بھلا مانس + معزز۔

اچھا (۲) خاوند۔ پتی۔ شوہر۔ سوامی (۳) پیارا۔ من موہن۔ معشوق۔ دلبر۔ دلربا (۴) دوست۔ متر +

سجنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) زیب دینا۔ موزون ہونا۔ پھبنا۔ زیبا ہونا (۲) بننا۔ سنورنا۔ آراستہ و پیراستہ ہونا + درست ہونا۔ تیار ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ (۳) مرتب ہونا۔ ڈھنگ سے لگنا (۴) مکان کا فرش فروش اور آلات شیشہ وغیرہ سے آراستہ ہونا (۵) فعل متعدی:۔ سجانا۔ موزون کرنا۔ زیب تن یا زیب سر کرنا ؎

کیا آمد محتسب ہے ساقی + مندیل جو شیشے نے سجی ہے (ناسخ)

سجنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (ساجن کی تانیث) (۱) معشوقہ۔ پیاری (۲) سکھی سہیلی۔ بہنیلی۔ گوئیاں۔ آلی ؎

بھانت بھانت کا پکھرو اسجنی اپنی بولی بولے رے (گیت)

اُٹھ ری ہولی ہو رہی تو کیا پڑی سووے ری
رین گئی تو جانے دے سجنی دن مت کھووے ری (گیت)

سجوانا (ہ) فعل متعدی:۔ درست کرانا۔ آراستہ کرانا۔ موزون کرانا +

سجھانا (ہ) فعل متعدی:۔ دکھانا۔ سکھانا۔ جتانا۔ نامعلوم بات سے آگاہ کرنا۔ بتانا۔ نیچ اونچ سمجھانا + کھولنا۔ ظاہر کرنا +

سجھائی دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) نظر آنا + معلوم دینا (۲) ثابت ہونا۔ متحقق ہونا۔ خیال میں گذرنا ؎

روش اشک گرا دیگی نظر سے اک دن +
ہے ان آنکھوں سے یہی مجھ کو سجھائی دیتا (ناسخ)

سجی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے کھار کا نام جو ایک اسی نام کے پودے کی راکھ سے بنایا جاتا ہے جس کو فارسی میں شخار اور عربی میں قلی کہتے ہیں۔ راج بھنگ +

سجیلا (ہ) صفت:۔ آراستہ۔ پیراستہ۔ بنا ٹھنا۔ سجا سجایا (۲) چھبیلا۔ وضعدار۔ خوش وضع۔ خوبصورت + خوشرو۔ بانکا جیسے "کیا سجیلا جوان ہے" +

سچ (ہ) صفت:۔ (۱) راست۔ ٹھیک۔ حق۔ درست۔ صحیح (۲) اسم مذکر:۔ راستی صدق۔ ست۔ حقیقت (۳) تابع فعل:۔ بجا۔ درست۔ البتہ۔ واقعی۔ تحقیق۔ فی الحقیقت۔ الحق۔ فی الواقع۔ حقیقتاً۔ بیشک۔ بلاشبہ۔ لاریب۔ نفس الامر (۴) بمعنی تصدیق:۔ ہاں +

سچ کا زمانہ نہیں (ف) کہاوت:۔ سچ کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ جھوٹ کا

زمانہ میں اپنے دامن میں ڈھائی کروڑ آبادی کو سموئے تھی صرف ایک چھوٹے سے رقبہ میں محدود ہو گئی اور اس کی کل آبادی صرف ۶۰ لاکھ رہ گئی (جو لندن کی آبادی سے کم ہے)۔ یہ تشنیع نہ صرف ایک دردناک پہلو رکھتا ہے بلکہ کسی حد تک مضحکہ خیز بھی ہے۔ مشہور کہانی ہے کہ جنگ کے بعد دو اطالویوں میں حسب ذیل بات چیت ہوئی "آؤ جی ذرا آسٹریا کے چاروں طرف گھوم آئیں"۔ دوسرے نے جواب دیا "نہیں بھائی۔ میں دو پہر سے پہلے واپس نہیں آنا چاہتا" لیکن یہ محض مذاق کی بات نہیں۔ آسٹریا کی اس کمزوری کا اثر یورپ کے سارے سیاسی و اقتصادی نظام پر پڑا۔

ذرا غور کیجئے کہ معاہدۂ وارسائی کے ترتیب دینے والوں نے ایک ایسا ملک بنا دیا جو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی بھی صلاحیت نہ رکھتا تھا، ۳۲ ہزار مربع میل کا ایک چھوٹا سا ملک لیکن اس میں بھی نوے فیصدی پہاڑی علاقہ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ آسٹریا کی خاص پیداوار پہاڑی سینری ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آسٹریا میں خود اتنی استطاعت نہ رہی کہ اپنا پیٹ اپنے غلے سے بھر سکتا۔ اس لئے غلہ کی درآمد لابدی تھی، اس کے بدلے میں ضروری تھا کہ صنعتی کاروبار ہوتا لیکن خام پیداوار مثلاً کوئلہ وغیرہ کی کمی تھی۔ ہاں لوہا کی فراوانی تھی اور جنگلوں کی کثرت جس کی وجہ سے آسٹریا کی خاص صنعت کاغذ سازی اور لکڑی کے کاروبار کو فروغ ہوتا رہا لیکن آسٹریا کی ہمسایہ اقوام نہ خام پیداوار مہیا کرنے پر راضی تھیں اور نہ اُس کی مصنوعات ہی کو خریدنے کے لئے تیار۔ نتیجہ اقتصادی اور تجارتی انتشار۔

جنگ عظیم کے وقت یہ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یہ جنگ دنیا سے جنگ کو ختم کرنے کے لئے لڑی جا رہی تھی، یہ دعویٰ تو باطل ثابت ہو چکا۔ لیکن ایک ظریف کے قول کے بموجب اس جنگ کے بعد جو معاہدہ ہوا وہ یقیناً ایسی صلح تھی جس نے صلح کا امکان دنیا سے خارج کر دیا۔ پریسیڈنٹ ولسن کے بلند بانگ دعاوی حرف غلط ثابت ہوئے۔ معاہدۂ وارسائی کے الفاظ میں آسٹریا ہنگری کی اقوام کو خود مختارانہ ترقی کی پوری آزادی دی جائے" لیکن مقام صد حیف ہے کہ ایک طرف خود اختیاری کا نظریہ تھا۔

لیکن علاوہ بہت سے حصے جو نسلاً آسٹریا سے متعلق تھے آسٹریا سے الگ کر دیئے گئے۔ مثلاً جنوبی ٹائیرول۔ گیلیشیا۔ ٹیسچن۔ زیکوسلویکیا کے قبضہ میں...... ۳۰ جرمن زبان والے آسٹریا کے دیئے گئے۔

اگر ولسن کے وعدوں میں کچھ بھی حقیقت تھی تو آسٹریا کو جرمنی سے ملحق کر دینا چاہیئے تھا، کیونکہ بقول کول ۹۰ فیصدی آسٹریا کے باشندے جرمن زبان بولتے ہیں اور اسی نسل اور تہذیب سے متعلق ہیں۔ اگر ایسا کر دیا جاتا تو آج یورپ کو یہ ہزیمت نہ اٹھانی پڑتی۔ اور امن کی دیوی اس شرمندگی سے بچ جاتی جو آج ہٹلر کی زبردستی سے اس کے حصے میں آئی۔ محض اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ آسٹریا سے جو معاہدہ ہوا (معاہدۂ سینٹ جرمین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۹ء) اس میں صاف الفاظ میں لکھ دیا گیا کہ "آسٹریا ہر اس عمل سے احتراز کرے گا جو بالواسطہ یا بلاواسطہ یا کسی طریقے سے بھی اس کی آزادی کو معرض خطر میں ڈالے گا"۔

اس مایوسی کے عالم میں آسٹریا کے لئے اگر کوئی امید تھی تو جرمنی کے ساتھ اقتصادی تعاون میں، لیکن فرانس اس کو کب برداشت کر سکتا تھا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰-۱۹۱۹ء کے دوران میں آسٹریا کو فاقہ کرنا پڑا۔

مگر فرانس کو آسٹریا کی آزادی برقرار رکھنی تھی۔ کیونکہ آسٹریا کے لئے سوائے جرمنی سے الحاق کے اور کوئی چارہ نہ تھا، جس کو بچانے کے لئے فرانس ہر جائز و ناجائز اقدام پر عمل کرنے کے لئے تلا بیٹھا تھا۔ کہا گیا ہے "کہ آسٹریا کی کمزوری میں اس کی طاقت مضمر تھی" اس معنی میں کہ ایک شیر خوار بچہ کی طرح اس کی ہر ضد پوری کی جاتی تھی۔

۱۹۳۴ء تک اقوام لیگ آسٹریا کی ہر نازک وقت پر مدد کرنے کو تیار تھے، بھلا ہو اُن کی ضد کا کہ آسٹریا کو کئی مرتبہ سیاسی و مالی و اقتصادی مدد حاصل ہوئی، اور برطانوی اور فرانسیسی بنکوں کے دروازے آسٹریا کے لئے ہر وقت کھلے رہے، اس خوف کے مارے کہ مبادا آسٹریا کی شکست سے سارے وسط یورپ کا نظام متزلزل نہ ہو جائے۔

آسٹریا کے لئے یہ کوئی خوشگوار صورت حالات نہ تھی، اس لئے متعدد بار اس نے جرمنی سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان سب کا اعادہ یہاں ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ مثلاً ۱۹۲۱ء میں آسٹریا کے ۹ صوبجات میں سے تین صوبوں نے جرمنی سے اتحاد کا ریزولیشن پاس کیا جو کہ فرانس وغیرہ کی وجہ سے شرمندۂ عمل نہ ہونے پایا۔ سب سے اہم واقعہ وہ تھا جب آسٹریا نے جرمنی سے اقتصادی اتحادِ عمل کا ارادہ کیا، لیکن فرانس سے ایسی سخت

سچ

دور دورا ہے۔ دروغ کو فروغ ہے ؎

کہئے جو جھوٹ تو ہم ہوتے ہیں کہہ کے رسوا۔
سچ کہئے تو زمانہ یارو نہیں ہے سچ کا ٭

سچ مچ یا **سچے مچ** (ہ) تابع فعل:۔ (۱) ہو بہو۔ بعینہ۔ بے کم و کاست ہُو بہو۔ عین بعین ٭ جیسے "یہ کھلونا سچ مچ آدمی ہے" ؎

وہ جوگن جو سچ مچ کی زہرا جبیں ٭ سو مجلس میں آئی لئے ہاتھ بیں (میر حسن)

(۲) بے شک۔ بلا شبہ۔ یقیناً۔ بالکل صحیح۔ تحقیقاً۔ درحقیقت۔ فی الحقیقت واقعی ؎

یہ تو نہیں کہتا ہوں کہ سچ مچ کرو انصاف ٭ جھوٹی بھی تسلی ہو تو ضائع تو نہوں میرا (سودا)

کھنچ گیا آخر کو جذب حُسن سے ٭ سچ ہے سچ مچ اے ناسخ تو اب مجذوب ہے (ناسخ)

وعدہ کس شخص کا ادرہ بھی نہایت کچا ٭
ہم بھی کیا خوب ہیں سچ مچ ہمیں باور آیا ٭

سچ ہے (ہ) محاورہ:۔ (۱) بجا ہے۔ درست ہے۔ ٹھیک ہے (۲) بیشک ہاں (۳) سچ کہا ہے۔ بزرگوں کا قول درست ہے ؎

بوسہ مانگا لب شیریں کا وہ بُت تلخ ہوا ٭
سچ ہے کڑوا ہے بہت راہِ خدا کا سودا

(مصرعہ) سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے ٭ (ذوق)

سچّا (ہ) صفت:۔ (۱) راست گو۔ راستباز۔ صادق۔ سانچا (۲) درست۔ ٹھیک جیسے "سچا یا سچ یا قفل" (۳) کھرا۔ بے کھوٹ۔ خالص۔ اصل چاندی یا اصل سونے کا (۴) اچھوتا۔ نرمل۔ غیر مستعمل ٭ تازہ (۵) ایماندار۔ دھرمی (۶) سیدھا۔ بے کپٹ۔ صاف دل۔ بے ریا۔ مخلص (۷) اصلی جواہر۔ کانی جوہر ٭

سچّا بیوہار (ہ) اسم مذکر۔ سچا کاروبار اور ٹھیک ٹھیک معاملہ۔ سیدھی سیدھی بات۔ کھرا کھرا حساب ٭

سچّاپن (ہ) اسم مذکر۔ صداقت۔ راستبازی۔ ایمانداری۔ دیانتداری ٭ ثابت قدمی۔ استقلال۔ وفاداری۔ راستگوئی ٭

سچّا جوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کھرا کا مدار جوتا (۲) کھرے کام کا چوڑیوں کا جوڑا وہ چوڑیوں کا جوڑا جس میں سچے تار۔ تارے۔ مقیش۔ کلابتو وغیرہ لگا ہو ٭

سچّا موتی (ہ) اسم مذکر۔ اصلی موتی۔ وہ کھرا قیمتی موتی جو صدف کے اندر سے نکلا ہو ٭

سچ

سچّا ہاتھ (ہ) اسم مذکر:۔ لین دین کا کھرا پن ٭ دیانتداری۔ راست معاملگی معاملہ کی صفائی ؎

لکھے سچا ہاتھ جو نکتا ملے اُدھار ٭ بگڑے سیتی سیت بھی بھاجے کوس ہجار (دوہا)

سُچکنا (ہ) فعل لازم (ٹکسال باہر) متردد ہونا۔ غور و تامل کرنا۔ ہچکچانا۔ دُھکڑ پکڑ کرنا۔ متفکر ہونا۔ اندیشہ کرنا ؎

وہ جب گھر سے نکلے سُچکتے سُچکتے ٭ قدم بھی اُٹھائے جھجکتے جھجکتے (نظیر)

سُچک ست کہانی تو کہہ ڈال بھی ٭ ترے منہ کو اب تک سبھی ہیں سبھی (انشا)

سچّل (ہ) صفت:۔ (۱) جُھٹل کا نقیض۔ کھرتل۔ اصل اصل ٹھیک ٹھیک۔ بالکل درست۔ واقعی جیسے "سچّل بات کہدو" (۲) اسم مذکر:۔ بحقیقت ہار جیت کا داؤں۔ اصل قمار بازی۔ ہار جیت کا جوا۔ جیت کرکے جانے کی بازی ٭

سچّل سچّل بولنا یا کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ سچ سچ کہنا۔ کھری کھری کہنا۔ بے لاگ لپیٹ کہنا۔ کھرتل سُنانا ٭

سچّی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) راستباز۔ صادقہ (۲) صفت:۔ راست۔ ٹھیک۔ واقعی۔ بجا۔ درست جیسے "سچی بات" (۳) کھری۔ خالص۔ نرمل۔ بے کھوٹ ٭

سچی تول (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ پوری تول ٭

سچی چوڑیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ (دیکھو سچا جوڑا نمبر ۲) ٭

سحاب (ع) اسم مذکر:۔ ابر۔ بادل۔ گھن۔ گھٹا۔ میگھ۔ اندر ؎

نہ برشکال میں جب تک شراب پلوائی۔
بلا کی طرح سے سر پر مرے سحاب رہا

سِحر (ع) اسم مذکر:۔ جادو۔ ٹونا۔ افسوں۔ طلسم ؎

اُٹھا گوسالۂ زر ایک ہی افسوں میں واہ
سامری نے سحر سیکھا ہے تری تقریر کا ٭

سحر بیان (ع + ف) اسم مذکر:۔ فصیح بیان۔ جادو بیان۔ شاعرِ فصیح و بلیغ۔ وہ شخص جس کی تقریر نہایت مؤثر اور پُرتاثیر ہو ٭

سحر سامری (ع + ف) اسم مؤنث:۔ وہ جادو جو سامری جادوگر کو معلوم تھا اور اُس کے وسیلہ سے اُس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہچان کر منہ سے بولتا سونے چاندی کا گوسالہ بنایا تھا ٭

سَحَر (ع) اسم مؤنث:۔ خیرات کا وقت۔ صبح کے پہلے کا وقت۔ چار گھڑی کا تڑکا۔ بھور تڑکا۔ نور کا تڑکا۔ صبحدم۔ تاروں کی چھاؤں ٭ صبح۔ فجر۔ روز روشن

مخالفت ہوئی کہ یہ اسکیم کامیاب نہ ہوسکی۔ یہی نہیں بلکہ فرانس نے آسٹرین بنک کریڈٹ اینسالٹ (Credit Anstalt ـــــ) (جو کہ وسط یورپ میں اقتصادی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا) سے امداد واپس لے لی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے یورپ کے اقتصادی نظام کا پنجر ڈھیلا پڑ گیا اور نہ صرف آسٹریا ہی دیوالیہ پن کے سمندر میں ڈوبنے لگا بلکہ اُس کی لہریں برطانیہ تک پر اثر انداز ہوئیں۔ ایک مشہور مصنف میکارٹنی کا دعویٰ ہے کہ فرانس کی اس مضبوط اقتصادی گرفت کا ہی نتیجہ تھا کہ آسٹریا ہر ممکن تدبیر کے باوصف فاقہ کی مصیبت سے نجات نہیں حاصل کر سکتا تھا۔

یہ بات واقعی قابلِ حیرت ہے کہ فرانس وغیرہ کی خیرات کے باوجود آسٹریا کس طرح زندہ رہ سکا۔ غالباً جو چیز اس عالمگیر مصیبت میں آسٹریا کی معاون ثابت ہوئی وہ آسٹریا کے باشندوں کا جمود و استقلال تھا لیکن یہ بے خبری اور بے پروائی اور تعطل زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہ سکتا تھا۔ بقول گنٹر دو طاقتیں آسٹریا کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے میں عمل پیرا ہوئیں، ایک ہٹلر اور دوسرا ڈولفس۔

اس جگہ ضروری ہے کہ ہم آسٹریا کے سیاسی نظام پر ایک نظر ڈالیں، جس کے بغیر گزشتہ ۲۰ سال کی ہنگامی تاریخ ناقابلِ فہم ہے۔

جنگِ عظیم کے بعد آسٹریا میں ایک وفاقی نظام قائم ہوا اور یہ چھوٹا سا ملک ۹ صوبوں میں منقسم ہو گیا۔ دار الخلافہ ویانا کی حیثیت ایک صوبہ کی تھی، ساری آبادی کا تہائی حصہ دار الخلافہ میں آباد تھا، ویانا مع اپنی گوناگوں ہماہمی کے دیگر صوبجات سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتا تھا یعنی جہاں باقی صوبے جن میں کسان آباد تھے مذہبی رجحان کے باعث رجعت پسندانہ سیاست کے حامل تھے۔ ویانا ایک ترقی پسند صوبہ تھا جس پر اشتراکی جمہوری پارٹی برسرِ اقتدار تھی۔ جنگِ عظیم کے فوراً بعد جب کمیونزم کا ایک سیلاب سارے وسطی یورپ میں موجزن ہو رہا تھا، اس وقت اس اشتراکی جمہوری پارٹی نے آسٹریا میں کمیونزم کو پھیلنے سے روکا۔ ویانا میں اور اس کے ہمسایہ صوبوں میں ایک کشمکش جاری تھی۔ لیکن اس دباؤ کے باوجود ویانا میونسپلٹی اپنے کام میں لگی رہی اور چند ہی سالوں میں اصلاحات کی یہ فراوانی تھی کہ بلاشبہ ویانا دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ میونسپلٹی میں شمار کی جاتی تھی۔ ([illegible]) نے ویانا کی کایا پلٹ دی اور کامرانی اور فتحمندی کے نقارے بجنے لگے۔ سوشلسٹ پارٹی کی یہ عملی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہ تھی اور دنیا کی دوسری قوموں کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن اس معجزہ میں عصائے موسیٰ فرانس وغیرہ کی مالی امداد تھی، جس کے بغیر جیسا ہم اوپر ظاہر کر چکے ہیں آسٹریا کا ایک منٹ زندہ رہنا ناممکن تھا۔ سیاسی حیثیت سے آسٹریا ایک عجیب ملک تھا، ایک رجعت پسند ملک میں ایک ([illegible]) دار الخلافہ بیرونی ممالک اگر مالی مدد روک لیں تو سارا توازن درہم برہم ہو جائے اور آسٹریا کی ساری ترقی کافور ہو جائے۔ ۱۹۱۹ء میں جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں، فرانس نے ہاتھ روک لیا اور آسٹریا کے بنک منجملہ دیگر ممالک کے بنکوں کے بوسیدہ عمارت کی طرح گرنے لگے۔

سیاسی حیثیت سے اس اقتصادی ہنگامہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ دراصل آسٹریا میں جمہوریت کی موت اور آمریت کی پیدائش اسی رستخیز بیجا کی مرہونِ منت ہے۔

اس سے قبل ہی آسٹریا میں فسطائی بیج بویا جا چکا تھا، اور انتہائی قدامت پسند صوبے اور لوگ شہزادہ فان اسٹارنبرگ کی قیادت میں ایک نئی فوج میں منظم ہونے لگے تھے جس کا نام (Heimwehr ـــــ) تھا۔ ان فسطائیوں میں اور سوشلسٹ حکومت میں اکثر جھگڑا رہتا تھا جس نے ۱۹۲۷ء سے ذرا سنگین صورت اختیار کرنا شروع کی۔

ایسی فضا میں ایک کہربائی طاقت وجود میں آتی ہے جس کا نام ڈولفس تھا۔ چند ہی سالوں میں اُس نے آسٹریا کی اسمبلی میں ایک نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔ پس جب ۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر بورش کی حکومت مستعفی ہوئی تو ڈولفس کو حکومت بنانے کی دعوت دی گئی۔ اگرچہ اس کی میجارٹی صرف ایک کی تھی۔ پھر بھی وہ ذرا نہ ڈرا، اور بے خطر ہو کر چانسلری منظور کر لی۔ یہ ناٹے قد کا چانسلر آسٹریا کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا مالک ہے، اُس نے آسٹریا سے جمہوریت کی بیخ کنی کی، پارلیمنٹ کو ختم کر دیا، آمریت کی بنیاد ڈالی، اجتماعی اور فسطائی پارٹیوں میں تصادم پیدا کرنا چاہا، لیکن اسی تصادم سے خود بھی ختم ہو گیا۔

وہ ایک کسان تھا اور ایک کسان کی طرح بر خود غلط ذہنیت کا مالک، خدا پر یقین رکھتا تھا اور مطمئن تھا کہ اس کے ہر کام میں خدا کا ہاتھ

راجہ کرن کا پہرا ہے۔

اُمید زیست کسے ہے فراق جاناں میں
نہ ہو اگر شب غم کی سحر نہیں ہوتی

سحر خیز یا (ا) اسم مذکر: وہ شخص جو صبح کی پڑی پڑائی چیز اٹھا کر لے جائے۔ چور۔ اچکا۔ اٹھائی گیرا۔

سحرگہی (ف+ع) اسم مؤنث: رمضان کے دنوں کا وہ کھانا جو رات کے تین چار بجے تک صبح روزہ رکھنے کے واسطے کھا لیتے ہیں۔

سحری (ع) اسم مؤنث: (دیکھو سحرگہی) بول چال میں حائے حطی ساکن ہے۔ جیسے روزہ نہ رکھیں نماز نہ پڑھیں سحری بھی نہ کھائیں تو کافر ہی نہ ہو جائیں۔

اُٹھتے ہی پچھلے پہر رات کو کھا کر سحری
شوق سے رکھیو تو کل میں ہے واری روزہ

سخا / سخاوت (ع) اسم مؤنث: فیاضی۔ دان۔ داتاری۔ جود۔ بخشش۔

سخت (ف) صفت: (۱) کڑا۔ کرخت۔ کڑکرا۔ ٹھوس۔ ناملائم۔ درشت (۲) گراں۔ بھاری۔ سنگین۔ مضبوط۔ مستحکم۔ محکم۔ استوار۔ پکا (۳) مشکل۔ کٹھن۔ تنگ۔ دشوار۔ عجب (۴) ناگوار۔ خلاف طبع۔ اجیرن۔ گراں خاطر (۵) بدمزاج۔ اکھڑ۔ کٹھور۔ بے رحم۔ سنگدل (۶) نہایت۔ ازحد۔ بہت۔ اتی گت۔

خاتم دست سلیماں سے ہوں قائم ہیں عزیز
سخت پچھتائے وہ جو ہاتھ سے کھوئے مجھ کو

میں تو بندہ ہوں ترے جور و جفا کا لیکن
سخت دھڑکا ہے مجھے اس دل سودائی کا

سخت کافر تھا جس نے پہلے میر + مذہب عشق اختیار کیا (میر)

(۷) بخیل۔ کنجوس (۸) تابع فعل۔ بشدت۔ بکثرت۔ بزور۔ بدرشتی سے۔ نپٹ۔ بغایت۔

یک بیک تو نے یہ کیسا رنگ بدلا اے فلک
تیری گردش سے کہیں کیا سخت جی ہلکاں ہوا

سخت بے انصافی (ا) اسم مؤنث: نہایت ظلم۔ نہایت ستم۔ ازحد جور و جفا۔ بڑا اندھیر۔

سخت بے ایمانی (ا) اسم مؤنث: نہایت ادھرمی۔ بڑی دغا بازی۔ فریب۔

سخت بے چین ہونا (ا) فعل لازم: نہایت مضطرب ہونا۔ تلملانا۔ ازحد گھبرانا۔

کیوں نہ لرزاں ہو سراپا تن لاغر میرا + سخت بے چین ہے برسوں دل مضطر میرا (جرات)

سخت جان (ف) صفت: (۱) بے مہر۔ سنگدل۔ بیرحم۔ نردئی (۲) وہ شخص جس کی مشکل سے جان نکلے۔ بمشکل مرنے والا۔ بیحیا زندگی والا۔ وہ شخص جو کاٹے کٹے نہ مارے مرے۔

نہیں ہے کچھ قتل ان کا آساں یہ سخت جاں ہیں بُری بلا کے
قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا

(۳) (ا): نہایت جفاکش۔ مصیبت اور مشقت کو برداشت کرنے والا۔

(۴) (ا): سخت بیحیا۔ نہایت بیحیا۔ ازحد بے عزت۔

سخت جانی (ف) اسم مؤنث: زحمت کشی۔ جفاکشی۔ برداشت مصیبت

دوسرا تو پڑا قاتل کا ہاتھ + سخت جانی کا مزا جاتا رہا (داغ)

سخت پچھتانا (ا) فعل لازم: ازحد پشیمان ہونا۔ نہایت افسوس کرنا۔

سخت پچھتاتے ہیں ہم دیکھ کے دل اس کو سیاح
اپنی افسوس جوانی پہ ہمیں آتا ہے

سخت دل (ف) صفت: سنگیں دل۔ بیرحم۔ کٹھور۔

سخت دل جو ہیں انھیں محروم رکھتا ہے فلک
بیضۂ فولاد سے بچہ کہاں پیدا ہوا

سخت دلی (ا) اسم مؤنث: بیرحمی۔ بے مہری۔ سنگدلی۔ کٹھور پن۔ نٹھرائی۔ قسائی پن۔ جلادی۔ ظلم۔ سختی۔ جفاکاری۔

سخت دن (ا) اسم مذکر: ایام مصیبت۔ کڑوے کسیلے دن۔

سخت دن آنا (ا) فعل لازم: مصیبت اور بداقبالی کا زمانہ آنا۔

سخت زمین (ا) اسم مؤنث: (۱) وہ زمین جس کی مٹی نہایت چکنی یا کنکریلی ہو۔ مضبوط۔ محکم اور کڑی زمین (۲) مشکل بحر قافیہ ردیف وغیرہ۔

سخت سست کہنا (ا) فعل متعدی: برا بھلا کہنا۔ درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ دھتکارنا۔ بدزبانی کرنا۔ لتاڑنا۔ پھٹکارنا۔ ڈانٹنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔

سخت مشکل (ا) صفت: نہایت دشوار۔ ازحد ناممکن۔

نکل جانا بدن سے جان کا آسان ہے مجھ کو + نکلنا کوچۂ قاتل سے لیکن سخت مشکل ہے (ناسخ)

کا پروانہ ہے، جمہوریت اور آزادی کے پرستاروں کے لئے ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء کا دن آسٹریا کی تاریخ میں ایک نہایت منحوس دن تھا کیونکہ اسی دن آسٹریا کی پارلیمنٹ نے خودکشی کی اور ڈولفس کا پیش کردہ زہر کا پیالہ پی لیا۔ دنیا کے متعدد واقعات کی طرح اس کی بھی ابتدا نہایت ہی معمولی طریقے سے ہوئی۔ گنتیٔ شمار رائے کے دوران میں ایک سوشلسٹ ممبر کسی ضرورت سے باہر چلا گیا اور اس کی جگہ پر اس کے کسی دوست نے اس کی طرف سے ایک جعلی بیلٹ پیپر ڈال دیا۔ اسمبلی کا صدر جو ایک ( ) تھا، بہت عالی دماغ اور ایماندار تھا۔ اُس نے اس قانون درازی کی اجازت نہ دی، اور فیصلہ سوشلسٹوں کے خلاف اور حکومت کے موافق دیا۔ رائے کا تناسب ۸۰ - ۸۱ تھا۔ شور و غل میں صدر نے دماغی توازن کھو دیا۔ اور اسی جگہ پر استعفا دیدیا۔ دونوں نائب صدروں نے بھی صدر کی تقلید کی۔ بات تو آئی گئی ہو جاتی۔ لیکن ایک مشکل یہ آن پڑی کہ آسٹریا میں قانونی طور پر پارلیمنٹ یا اسمبلی کا اجرا صرف صدر یا نائب صدر کر سکتا تھا۔ اور اُس وقت تینوں مستعفی ہو چکے تھے، ڈولفس کے ایسا شاطر سیاست داں اس موقعہ سے کب چوکنے والا تھا۔ اس نے فوراً اپنا بھی استعفا دیدیا اور تین روز کے اندر اندر ایک آمر کی حیثیت سے نمودار ہوا۔

یہاں تو یہ خودسری تھی، یہ تو تو، میں میں، یہ تصادم، یہ کشمکش اور دور اُفق پر ایک چھوٹا سا بادل وجود میں آرہا تھا، جو عنقریب سارے آسٹریا پر محیط ہو جانے والا تھا، یہ بادل ہٹلر تھا۔

ہٹلر ایک ناقابل فہم انسان ہے یا بقول ہیڈن "ہٹلر انسان نہیں ہے جس کے ساتھ کوئی سمجھدار آدمی کسی قسم کا سمجھوتہ یا بات چیت کر سکتا ہے۔ وہ ایک مافوق الفطرت ہستی ہے جس کو آپ ختم کیجئے یا خود ختم ہو جائیے" لیکن اس کے باوجود وہ ایک صاف گو انسان ہے، اور یہی غالباً اُس کی عظمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اُس نے اپنی عہد آفریں خود نوشت سوانح عمری "میری جد و جہد" میں متعدد بار آسٹریا کے بارے میں اپنے خیالات اور نصب العین کا اظہار کیا ہے۔ ہٹلر کا پیدائشی وطن آسٹریا ہے اور اس لئے ایک نفسیاتی کشش اس کو آسٹریا کی طرف کھینچتی رہی ہے۔ اس پر اضافہ کیجئے، اقتصادی اور سیاسی فوائد اور آپ پر ہٹلر کی آسٹریا سے دلچسپی کا راز منکشف ہو جائے گا۔ "میری جد و جہد" کا پہلا ہی جملہ ہٹلر کے اس جذبہ کی تشریح کرتا ہے۔ وہ رقمطراز ہے "میرے لئے یہ بات بہت مفید ثابت ہوئی کہ میری پیدائش براناؤ میں ہوئی۔ یہ چھوٹا سا شہر ان دونوں جرمن ممالک کی درمیانی سرحد پر واقع ہے۔ جن کے اتحاد کے لئے ہر ممکن کوشش ہم جائز سمجھتے ہیں" اور پھر "جرمن آسٹریا کو جرمن قوم عظیم کے پاس واپس ہونا پڑے گا۔ اقتصادی وجوہات کی باعث نہیں، مشترک نسبت ایک مشترک ملک میں ہونی چاہیئے"

ایک ایسے شخص کے لئے جس کا مقولہ ہے "سرحدیں محض انسانی طاقتوں سے بنتی اور بدلتی ہیں، طاقت ہی ملکیت کا واحد حق ہے، جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" یہ جذبہ جتنا محرک ثابت ہو کم ہے۔ ان واقعات اور درمیانی کڑیوں کی تفصیل جن کا نتیجہ آج ہماری نظروں کے سامنے ہے، آسان نہیں، کیونکہ اکثر باتیں ابھی تک صیغۂ راز میں ہیں اور سیاسی تحقیق بینیوں کی رائے اتنی متضاد ہے کہ کسی غیر جانبدار شخص کے لئے تصفیہ کرنا ذرا مشکل ہے۔ پھر بھی ہماری کوشش ہوگی کہ مختصر طور پر ان شاطرانہ چالوں اور تحریکوں کا ذکر کریں، جس نے حق کو باطل کی طاقت کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کیا۔

جس وقت سے ہٹلر جرمنی میں برسر اقتدار ہوا اُسی وقت سے آسٹریا کی طرف حریصانہ نگاہیں اٹھنے لگیں، اور چونکہ شروع شروع میں نازیوں کی طاقت مستحکم اور منظم نہ ہوئی تھی اور یوروپ کی سیاسی فضا اتنی مکدر نہ تھی، اس لئے اکثر حرکتیں پوشیدہ رہیں۔ نازیوں کے آلۂ کار دہشت انگیزی اور پروپیگنڈا تھے، اول الذکر اس قدر سرعت کے ساتھ ترقی پذیر تھی کہ آسٹریا کی آبادی کا معتدبہ حصہ جرمنی کے خلاف ہو گیا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ۳۲ء اور ۳۳ء کے دوران میں آسٹریا کی ہمدردی جرمنی کے ساتھ تھی، لیکن گنتر کی سند ہے کہ ۳۳ء کے آواخر تک کم از کم ۶۰ فیصدی لوگ جرمنی کے مخالف ہو گئے۔ اس کا باعث دہشت انگیزی اور پروپیگنڈا کا وہ سیلاب تھا جو بہتا چلا آرہا تھا، اور جس نے فرانس، اٹلی اور برطانیہ کو بھی خواب غفلت سے چونکا دیا۔ ان اقوام نے صدائے احتجاج بلند کی، جس کا فوری نتیجہ نازیوں کی سرگرمیوں کی سر درفتاری کی صورت میں ظاہر ہوا۔

ممکن تھا کہ فضا اسی طرح گرم و سرد ہوتی رہتی کہ آسٹریا کی خارجی اور اندرونی حکمت عملی میں ایک انقلاب پیدا ہوا جس نے آسٹریا کی سیاسی بساط کا پرانا نقشہ درہم برہم کر دیا، اور جس نے نازیوں کو مجبور کر دیا کہ وہ

سخت

سخت مشکل ہے ہجر میں جینا + زندگی اپنے اختیار نہیں (لااعلم)

سخت مشکل پڑنا یا ہونا (و) فعل لازم۔ کوئی دشوار امر پیش آنا۔ دقت اور دشواری ہونا ؎

سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد + ایک بھی خوں گرفتہ سو جلاد (میر)

سختی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) نرمی کا نقیض۔ درشتی + کرختگی۔ کڑاپن (۲) مضبوطی۔ استحکام۔ پائداری۔ استقلال (۳) دشواری۔ دقت (۴) بیرحمی۔ سنگدلی۔ نٹھرائی (۵) بدمزاجی۔ اکھڑپن (۶) ظلم و تعدی۔ زیادتی۔ سخت گیری (۷) نہایت تاکید۔ ازحد تقید (۸) تندی۔ تیزی + خشونت (۹) تنبیہ۔ ڈانٹ (۱۰) عسرت۔ تنگی۔ افلاس۔ تہیدستی (۱۱) مصیبت۔ بپتا۔ دُکھ۔ درد۔ گشت + بداقبالی۔ ادبار +

سختی سے (و) تابع فعل :۔ بمشکل بدقّتواری + درشتی سے۔ بیرحمی سے۔ تندی اور بدمزاجی سے + بعسرت جیسے "سختی سے گزرتی ہے" +

سختی سے پیش آنا (و) فعل لازم :۔ درشتی سے پیش آنا۔ بدمزاجی دکھانا۔ سخت گیری کرنا + بیرحمی کا برتاؤ کرنا +

سختی کرنا (و) فعل متعدی :۔ درشتی کرنا۔ تحکم جتانا۔ ستانا۔ ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ تنبیہ کرنا +

سُخَن (ف) اسم مذکر :۔ بفتحتین و بضم اول و فتح ثانی و بفتح اول و ضم ثانی نیز بفتحتین مگر افصح بفتح اول و ضم ثانی (۱) بات۔ کلام۔ گفتار۔ نطق (۲) قول۔ بچن۔ عہد (۳) گفتگو۔ بات چیت۔ قیل و قال (۴) شعر۔ نظم۔ بیت ؎

سبکہ ہے مضمون نازک میں تو کامل اے نسیم
شہرۂ آفاق تیرا بھی سخن ہو جائیگا (نسیم)

(۵) مقولہ۔ کہن۔ قول جیسے "ہمیں اُن کا سخن یاد ہے"۔ "مردوں کا ایک ہی سخن ہوتا ہے" +

سخن پرور (ف) صفت :۔ اپنی بات کی پچ کرنے والا۔ ہٹیلا۔ ہٹی۔ ضدی + ہٹ دھرم۔ متعصب +

سخن پروری (ف) اسم مؤنث :۔ بات کی پچ۔ اپنے کلام کی طرفداری۔ ہٹ۔ ضد۔ تعصب + اثبات رائے ؎

اُسے دیکھ کر دل میں قائل ہے ناصح + مگر بات کیا ہے سخن پروری ہے (داغ)

سخن پروری کرنا (و) فعل متعدی :۔ بات کی پچ کرنا۔ اپنی بات کا پاس کرنا۔ اپنے کلام کی تائید اور طرفداری کرنا +

سخن

سخن تکیہ (ف) اسم مذکر (لکھنؤ) تکیہ کلام (کسی لفظ کا اس طرح زبان پر چڑھ جانا کہ موقع بے موقع ہر ایک بات کے بیچ میں وہ لفظ لایا جائے۔

ہر سخن کے ساتھ لب پر نالۂ جانکاہ ہے + تیری فرقت میں سخن تکیہ ہمارا آہ ہے (ناسخ)

واہ کیا پیر مغاں کا ہے تصرف میکشو + محتسب کا اب سخن تکیہ ہے کُل بُل گیا (〃)

روا رکھو نہ رکھو ہے جو لفظ تکیہ کلام + اب اس کو کہتے ہیں اہل سخن سخن تکیہ (غالب)[۱]

سخن چیں (ف) اسم مذکر :۔ غماز۔ اِدھر کی اُدھر کہنے والا آدمی۔ لُترا۔ چغلخور +

سخن چینی (ف) اسم مؤنث :۔ غمازی۔ چغلخوری۔ لگائی۔ لُتری۔ لُترا پن +

سخن دان یا سخن سنج یا سخن ور (ف) اسم مذکر :۔ شاعر۔ کبیشر۔ کوی۔ کبی۔ شعر کہنے والا۔ ناظم۔ سخن گو +

سخن دانی یا سخنوری (ف) اسم مؤنث :۔ شاعری۔ خوش گفتاری۔ شیریں کلامی۔ خوش بیانی + زباندانی۔ فصاحت +

سخن دینا (ا) فعل متعدی :۔ بچن ہارنا۔ قول دینا۔ اقرار کرنا۔ وعدہ کرنا۔ زبان دینا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا +

سخن ڈالنا (و) فعل متعدی :۔ (۱) کوئی بات کہنا۔ کسی امر کی سفارش کرنا۔ ذکر چھیڑنا جیسے "ہم نے اُس کی نسبت کے لئے سخن ڈالا ہے" (۲) انکار کرنا۔ بات ڈالنا۔ منظور نہ کرنا (۳) سوال کرنا۔ پوچھنا۔ دریافت کرنا۔ (۴) مانگنا۔ درخواست کرنا (کہاوت) :۔ "سخن انھوں پر ڈالئے جو ہنس ہنس رکھیں مان" +

سخن رس یا سخن فہم (ف) صفت :۔ بات کو پہنچنے اور سمجھنے والا۔ مغز سخن اور بات کی تہ کو پانے والا۔ چتر۔ سیانا۔ ہوشیار۔ عقلمند۔ بُدھوان۔ سُمجان۔ صاحب ادراک۔ زیرک۔ تیز فہم +

سخن ساز (ف) اسم مذکر :۔ (۱) شاعر۔ سخن گو۔ خوش تقریر۔ فصیح (۲) ا۔ صفت :۔ چرب زبان۔ باتیں بنانے والا۔ مکار۔ کیاد +

سخن سازی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) سخن گوئی۔ شاعری۔ فصاحت خوش کلامی (۲) ا :۔ چرب زبانی۔ باتوں کی چالاکی۔ کارستانی۔ جوڑ توڑ۔ بندش۔ زمانہ سازی۔ دُنیاسازی۔ فریبازی۔ توڑ جوڑ۔ لسّانی ؎

صحبت آخر کو بگڑتی ہے سخن سازی سے
کیا در انداز بھی اک بات بنا لیتے ہیں (〃)

سخن شناس (ف) صفت :۔ بات کو پرکھنے والا۔ باتوں کا جوہری +

[۱] اہل دہلی نے اس کو نہیں مانا۔ غالب نے اعتراض کیا +

کسی یقینی اور مخصوص مدا و عمل پر گامزن ہوں۔

ڈولفس کی طاقت کا راز اس کی خودسری اور مسولینی کی مدد میں مضمر تھا۔ آج جب کہ ہم مسولینی اور ہٹلر کی نصب العینیت کی یک جہتی کو مدنظر رکھ کر ان دونوں کے لازمی اتحاد پر حکم صادر کرتے ہیں تو ہم غالباً بھول جاتے ہیں کہ ان دونوں آمروں کا اتحاد بہت تازہ ہے اور کئی سال تک دونوں میں آسٹریا کے بارے کشمکش رہی، یہاں تک کہ ان دونوں کا تصادم کسی کو بھی حیرت میں نہ ڈالتا اس کشمکش کی وجوہات کئی ہیں۔

(۱) مسولینی ہر حالت میں اپنی سرحد پر کمزور قوموں کے وجود کو طاقتور اور جنگجو جرمن لوگوں پر ترجیح دے گا۔ اگر آپ نقشہ پر ایک نظر ڈالئے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اٹلی کے شمال میں کوہ (   ) ویسے ہی محافظ کا کام دیتا ہے جیسے ہمالیہ ہمارا پاسبان ہے، اور شمال سے فوجوں کے آنے کا راستہ صرف بذریعہ درۂ برنیر ہے جو آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر واقع ہے۔

(۲) ہٹلر کا دعوے یہ تھا اور ہے کہ تمام جرمن نسلیں ایک ہی ملک کی سرحد میں آجانی چاہئیں، بدقسمتی یا خوش قسمتی سے جنگ عظیم کے بعد کی لوٹ مار میں اٹلی کے قبضہ میں جنوبی ٹائیرول آگیا جس میں ۲ لاکھ جرمن زبان بولنے والے لوگ آباد ہیں۔

چند دیگر وجوہات کی بنا پر جن کا ذکر آگے آئے گا، مسولینی نے یوں کہئے کہ ڈولفس کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔ مسولینی نے یہی نہیں کیا، بلکہ اپنا ایک اور ایجنٹ شہزادہ اسٹارہمبرگ کو بنا لیا، جو جیسا ہم اوپر دیکھ آئے ہیں۔ آسٹریا میں فسطائی جماعت کا بانی اور رہنما تھا، اُس وقت تک ڈولفس نے اپنی آمریت کی بنیادیں کافی مستحکم کر لی تھیں، ڈولفس کا ارادہ ایک طرف تو سوشلسٹ جماعت کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کچلدینا تھا اور دوسری طرف وہ اپنے ملک کو آزاد بھی رکھنا چاہتا تھا اور اس لئے جرمنی سے نازیوں کے سیلاب کے دفاع کے لئے بھی پریشان تھا لیس اُس نے اپنے ملک کی اندرونی فسطائی جماعت سٹارہمبرگ کی ہیمویہر سے اتحاد پیدا کرنا چاہا۔ ممکن تھا کہ ڈولفس اسی طرح (   ) میں رہ کر راست و چپ دونوں جانب اشتراکیوں اور نازیوں سے لڑتا رہتا، لیکن مسولینی کی شہ مل جانے کے بعد اس نے طے کر لیا کہ اپنی استبدادیت اور طاقت کا رُخ سوشلسٹ جماعت کی جانب پھیر دے۔

آسٹریا میں سوشلسٹ جماعت کافی منظم اور ترقی یافتہ تھی۔ لیکن اس نے اپنے ہاتھوں آپ اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری کیونکہ اس نے اپنی آنکھیں اس خطرہ کی طرف سے بند کر لی تھیں، جو فسطائی طاقت کی بے راہ روی میں پوشیدہ تھا، سوشلسٹ جماعت صلح پسند جماعت تھی، امن پسند جماعت تھی، ان مزدوروں کی جماعت تھی جو اپنی مزدوری سے مطمئن تھے اور جن کو ویانا کی ترقی پسند میونسپلٹی کی بدولت ہر قسم کا آرام مہیا تھا، آسٹریا کی سوشلسٹ جماعت کے رہنما ایسے عالی ظرف لیکن بر خود غلط لوگ تھے، جو کسی حالت میں یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ اُن کے دشمن ذلیل اور کمینہ حرکات پر اُتر آئیں گے۔ غور تو کیجئے ڈولفس سوشلسٹ جماعت کی بیخ کنی شروع کر دیتا ہے۔ سٹارہمبرگ کی فسطائی فوج کی چیرہ دستیاں زوروں پر ہیں اور دونوں مصمم ارادہ کر چکے ہیں کہ ویانا سے سوشلسٹ پارٹی کا وجود معدوم کر دیا جائے گا۔ لیکن دوسری جانب سوشلسٹ پارٹی کا رہنما بایر ایک امید موہوم پر کہ شاید اب بھی صلح کا امکان ہو اور خونریزی بچ جائے اپنی جماعت کو کسی قسم کے اقدام سے روکتا ہے۔ کسی مصنف نے کتنی پتے کی بات کہی ہے "کہ آسٹریا میں سوشلزم اپنی شرافت کی وجہ سے ختم ہو گئی" آسٹریا کی سوشلسٹ پارٹی نے ایسی حالت میں جو مقابلہ کیا اور بہادری اور اولوالعزمی کا جو نمایاں ثبوت دیا وہ دنیا کی تاریخ میں ایک درخشندہ باب ہے چار دن تک خانہ جنگی ہوتی رہی۔ ویانا کے مزدوروں کے فلک نما کوارٹر بمباری کی نذر کر دئے گئے۔ عورتیں اور بچے فسطائیوں کی بندوقوں کا نشانہ بنائے گئے اور چار روز کے اندر آسٹریا سے سوشلسٹ پارٹی معدوم کالعدم ہو گئی۔

ڈولفس کا نصب العین خواہ کچھ بھی رہا ہو لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا تا کہ وہ آسٹریا کی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتا تھا، لیکن اس نے اسی جذبہ کو اسی جماعت کو اسی طاقت کو جو آسٹریا کی آزادی کی علمبردار ہو سکتی تھی، ختم کر دیا اور نازیوں کو بغلیں بجانے کا موقع دیا، کیونکہ نازیوں کی دہشت انگیزی اور روپے جس کام کو سرانجام دینے میں ناکامیاب رہے وہ کام ڈولفس نے جو کہ نازیوں کا کسی صورت سے دوست نہ تھا پورا کر دیا۔ جمہوریت کے نام لیواؤں کا قلع قمع ہو چکا تھا، اس لئے اب نازیوں کی طاقت کو عروج

قدر دانِ سخن۔ نقادِ سخن ؎

سخن شناس کو دکھلا ہنر کہ خوشے زر + اگر گھٹے ہے تو صراف کی نظر پہ کر (سودا)

سخن کا پورا (ا) صفت:- بات کا پکا۔ قول کا سچا۔ راسخ القول۔ اقرار کا پورا۔ ثابت قدم۔ مستقل مزاج +

سخن گو یا سخن ور (ف) شاعر۔ پیشہ فصیح۔ خوش بیان۔ نکتہ سنج +

سخی (ع) صفت:- داتا۔ فیاض۔ جواد۔ کریم۔ خدا کی راہ پر دینے والا۔ فراخ دل۔ دان پُن کرنے والا۔ دھرماتما۔ فراخ حوصلہ جیسے "سخی کے … پڑے سوم کی جان پر" (۲) اسم مذکر:- کریم النفس۔ … کے ساتھ سلوک کرنے والا آدمی۔ فیاض آدمی جیسے "سخی … شرمائے یا دل بڑے امر گیا" +

سخی کا بیڑا پار ہے (ا) کہاوت:- داتا کی … کوئی کام دشوار نہیں +

سد (ع) اسم مذکر:- اوٹ۔ پردہ۔ دیوار۔ روک۔ دو چیزوں کے درمیان حائل … +

سدِ راہ ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) مزاحم ہونا۔ حائل ہونا۔ مانع (۲) … ہونا۔ خارج ہونا۔ مخل ہونا ؎

سدِ راہ اتنا ہوا ضعف کہ ہم آخر کار
آنے جانے سے بھی اس کوچہ کے معذور ہوئے

… ہمارا سدِ رہِ یار ہو گیا + صبح شبِ فراق کی دیوار ہو گیا (ناسخ)

سدِ سکندر یا سدِ یاجوج (ع + ف) اسم مؤنث:- سکندر بادشاہ کی بنائی ہوئی مضبوط دیوار جو علاقۂ ترکستان یعنی چینی تاتار اور چین کے بیچ میں واقع ہے۔ شاید دیوارِ چین سے مراد ہے ؎

کسی صورت سے دریا بند ہو سکتی نہیں + سدِ اسکندر ہے یاں تعمیر پشتِ آئینہ (…)

(تازہ تحقیق لفظ سکندر میں دیکھو) +

سدا (س) تابع فعل (عو):- ہمیشہ۔ مدام۔ دوام۔ نت۔ جگ جگ۔ بادید + ہر وقت۔ متواتر۔ جیسے "سدا کے دکھیا بخت اور نام"۔ "سدا کسی کی نہیں رہی" +

سدا برت (ہ) اسم مذکر:- دوامی خیرات۔ لنگر۔ بیلا۔ وہ خیرات جو روز مرہ کی جائے۔ ہر روز اناج یا روٹی کی خیرات +

سدا بہار (ا) صفت:- (۱) ہمیشہ سرسبز رہنے والا۔ دو برس سے زیادہ عرصہ تک تازہ رہنے والا۔ بارہ ماسیا (۲) ایک نبات کا نام جو ہمیشہ

سرسبز اور تازہ رہتی ہے۔ بعض گل ہمیشہ بہار بھی کہتے ہیں +

سدا پھل (ہ) صفت:- (۱) وہ درخت جو ہمیشہ پھلوں سے لدا رہے (۲) اسم مذکر:- ہمیشہ پھل لانے والا درخت۔ ہر سال پھلنے والا درخت +

سدا سہاگ (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کے پھول کا نام +

سدا سہاگن (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ایک قسم کی چڑیا کا نام (۲) ایک قسم کے پھول کا نام جسے سدا سہاگ بھی کہتے ہیں (۳) درویشوں کا ایک فرقہ جو عورتوں کے زنانہ رنگین لباس، چوڑیاں اور سنگار پہنا کرتے ہیں (۴) … ہمیشہ … آشناؤں کے … کبھی … نہیں … (۵) وہ عورت جس کا خاوند ہمیشہ … پاس رہے +

سدا گلاب (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھولا رہتا ہے۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ گلاب چین سے آیا تھا۔ چینی ورد ؎

بہارِ حسن خدا داد کو زوال نہیں + سدا گلاب کے دو پھول ہیں گال … (بحر)

سدامت (ہ) صفت (ہندی):- قدامت۔ تقدم۔ … سلف۔ قدیم۔ پرانا۔ زمانۂ دراز کا +

سدامت کا یا سے (ہ) تابع فعل:- مدت کا۔ پرانا۔ اول کا۔ اگلے زمانے کا + ہمیشہ سے۔ قدامت سے +

سُدّاں (ہ) تابع فعل (عوام):- برائے معیت۔ سمیت۔ ساتھ۔ سنگ۔ ہمراہ۔ گیل۔ مع۔ نال۔ سہت۔ ساتھ ہی ساتھ +

سدوسی (ہ) تابع فعل (گنوار):- (۱) سویرے۔ علی الصباح۔ تڑکے تڑکے۔ سکارے۔ بھلکے۔ دھندلکے (۲) پیش از وقت۔ پہلے۔ جلدی +

سُدّہ (ع) اسم مذکر:- گانٹھ۔ گٹھلی۔ وہ مواد غلیظ کی گرہ جو انتڑیوں خواہ رگوں میں پڑ جاتی ہے +

سدھ (س) صفت:- (۱) پورا۔ کامل۔ سمپت۔ سمپورن۔ سب گنوں پورا۔ پختہ کار (۲) تیار۔ لیس۔ لباس سے آراستہ۔ سجا ہوا (۳) فاضل۔ عالم۔ زاہد۔ منی۔ رکھی (۴) پکا۔ راسخ۔ مضبوط۔ سنگین (۵) بھگت۔ دھرماتما۔ ولی۔ عارف۔ مقدس۔ پاک۔ پوتر۔ معصوم۔ گناہ سے پاک۔ نردوکھی۔ سادھو (۶) صحیح۔ سالم۔ تندرست۔ بھلا چنگا (۷) قانونی۔ شرعی۔

ادمی تھا، اور بہت ممکن تھا کہ ڈولفس فوراً ہی ختم ہو جاتا لیکن مسولینی کی مدد برقرار رہی اور ڈولفس اپنی آمریت کی میعاد زندگی کچھ دنوں تک اور طویل کرنے میں کامیاب رہا۔

لیکن سارا توازن درہم برہم ہو چکا تھا۔ فرانس اور برطانیہ عظمی اپنی اپنی مشکلات میں مشغول تھے اور دخل درمعقولات سے عاجز۔ ڈولفس اور اسٹارہمبرگ میں وہ پرانا ربط ختم ہو چکا تھا، کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی طاقت میں رخنہ خیال کرنے لگے تھے۔ ڈولفس نے بجائے سٹارہمبرگ کی فوج کے ایک نئی فوج کو جو شہنشاہیت و مذہب پرست شسنگ کی سرکردگی میں قیام میں آئی تھی امداد دینی شروع کی۔

۵ مہینے تک صورت حالات اس خاموشی کے مانند رہی جو طوفان کا پیش خیمہ ہوتی ہے، لیکن اس دوران میں طوفان خیز جماعت۔ جرمنی کے نازی، برابر اپنی سرگرمی میں مصروف رہے اور کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۸ کروڑ مارک جرمنی کی طرف سے محض پروپگنڈا پر خرچ کئے گئے۔ مگر محض پروپگنڈا کسی ملک کو اپنی آزادی قربان کرنے پر راضی نہیں کرسکتا۔ نازی اس حقیقت سے واقف تھے، خود جرمنی میں اُن کا تجربہ اُن کو بتلا چکا تھا کہ جب تک نصف آبادی کو وہ تہ تیغ نہ کر چکے اُن کی ساری عیارانہ چالیں اور ساری دہشت انگیزی کسی کام نہ آئی۔ اس لئے تیاری کی گئی کہ ڈولفس کا جو نازیوں کے حملہ کے لئے سینہ سپر تھا، خاتمہ کر دیا جائے، اور ۲۵ جولائی ۳۴ء کو ڈولفس ایک نازی کی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ انتظام تو یہ کیا گیا تھا کہ ڈولفس کے قتل کے ساتھ ہی حکومت پر بھی نازی قبضہ کرلیں۔ لیکن چند غلطیوں کی وجہ سے ساری سازش ممکن نہ ہو پائی نازیوں کا خیال تھا کہ آسٹرین فوج اُن کا ساتھ دے گی۔ مگر آسٹرین فوج اپنے ملک کی آزادی کی وفادار رہی، نازیوں کا خیال تھا کہ کیتھولک صوبے جو اشتراکیت کے خلاف تھے، ان کا ساتھ دیں گے، لیکن یہ صوبے پہلے ہی نازیوں کی دہشت انگیزانہ کارروائیوں کے باعث اُن کے خلاف ہو چکے تھے، ایسی حالت میں صرف جرمنی کی مدد اُن کے کام آسکتی تھی، مگر ہٹلر باوجود اپنے بلند بانگ دعاوی کے جہاں خطرہ دیکھتا ہے دبے پاؤں واپس ہو جاتا ہے۔ یہ ساری سازش جرمن قوم کے قائدوں کی مرضی اور مدد سے وجود میں آئی۔ لیکن جرمنی نے اپنا قدم واپس لے لیا، کیونکہ مسولینی جو ڈولفس کا مربی تھا کسی حالت میں بھی آسٹریا کو جرمنی کے قبضہ میں دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ مسولینی نے فوراً اٹلی کی فوج کو آسٹریا کی جانب روانہ کر دیا۔ مسولینی کی اس دلیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری سازش خلط ملط ہو کے رہ گئی اور صرف ڈولفس کی روح ان اشتراکی مقتولین سے ملاقات کرنے کے لئے چلی گئی جن کو ڈولفس نے اپنی زندگی میں گولی کا نشانہ بنایا تھا۔

ڈولفس کا قتل نہایت ہی اہم واقعہ ہے۔ اسی واقعہ سے یورپ کی سیاست میں ڈاکوں کا انداز شروع ہوتا ہے، نازی اُس وقت تک کافی منظم ہو چکے تھے اور اس واقعہ نے دنیا پر واضح کر دیا کہ ایک ایسی جماعت ظہور میں آنے والی ہے جس کے لئے سیاست میں شرافت، ایمانداری معاہدہ پرستی سب بے معنی الفاظ ہیں، دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ ہٹلر جو کہتا ہے وہ کرتا بھی ہے، نازیوں کی اس حرکت کا سب سے بڑا اثر تو یہ پڑا کہ آسٹریا کی اکثریت ہٹلر اور جرمنی کے خلاف ہو گئی جس نے ان سے اس کے "ننھے ڈکٹیٹر" کو چھین لیا۔ اور یہ ناممکن ہو گیا کہ نازی صلح جوئی سے آسٹریا پر قابض ہو سکیں۔ ڈولفس کے ہٹ جانے سے آسٹریا کی حکمت عملی میں مسولینی کا اثر کم ہونا شروع ہوا۔

آسٹریا کا دوسرا ڈکٹیٹر شسنگ تھا جو زیادہ ہر دلعزیز نہ تھا، مسولینی ابی سینیا کی وجہ سے ذاتی مشکلات میں مبتلا تھا، شسنگ کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ جرمنی سے کسی قسم کا اقتصادی اور مالی سمجھوتہ کرے، شسنگ کا یہ اقدام آسٹریا کی حکمت عملی میں ایک انقلاب کی حیثیت رکھتا تھا، مسولینی آسانی سے اس کے لئے راضی نہ ہوتا۔ اگر یورپ کی سیاسی فضا نہ بدل گئی ہوتی، حبش کے حملہ کے دوران میں جب ساری اقوام عالم اٹلی کے خلاف ہو رہی تھیں صرف جرمنی نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا، اور اس کے لئے شرط یہ تھی کہ آسٹریا سے جرمنی کے سمجھوتے میں مسولینی رخنہ اندازی نہ کرے۔ جولائی ۳۶ء کو جرمنی کے نمائندہ فان پیپن اور آسٹریا کے درمیان ایک قسم کی صلح ہو گئی، جس سے آسٹریا اور جرمنی کے تعلقات راہ راست پر آگئے۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں نہیں آتی کہ جرمنی اور آسٹریا کے ناخوشگوار تعلقات کیسے اتنی جلدی صلح جوئی میں تبدیل ہو گئے، اور خصوصاً جب آسٹریا کا نیا چانسلر شسنگ بہ نسبت ڈولفس کے جرمنی کے زیادہ خلاف تھا۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ ہٹلر یہ سمجھ چکا

شاستری۔ حسب قانون۔ آئین کے مطابق۔ جائز۔ روا۔ مُباح۔ دُرست
سُدھ (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے دیوتا۔ نبی۔ ولی۔ اولیا۔ وہ دیوتا
یا رُوح جو وِدیا دھر (منی) کے ساتھ رہتی ہے۔ چنانچہ نوندھ یارہ سِدھ
جو ہندی مشہور محاورہ ہے وہاں اسی۔ سدھ اور قوت سے مراد ہے
(۹) غیب دان شخص۔ تینوں زمانوں کا حال جاننے والا شخص۔ باخبر
آدمی۔ (۱۰) ایسا شخص جس نے منتر پڑھنے یا بھینٹ وغیرہ دینے سے
کوئی قوت حاصل کر لی ہو۔ یا نا تسخیر کرنے والا شخص۔ ساحر۔ جادوگر
(۱۱) جیسے: فنا فی اللہ۔ فنا فی الذات۔ فنا فی الرّوح +

سِدھ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پورا کرنا۔ اتمام یا خاتمہ پہنچانا۔
انت کو پہنچانا۔ انجام دینا۔ (۲) مُسخر کرنا جادو یا منتر کے زور سے قابو
میں لانا (۳) پاک کرنا۔ مُقدس کرنا + پوتر کرنا (۴) سدھارنا۔ رُخصت
ہونا۔ پیتراب کرنا۔ گون کرنا۔ چالا کرنا۔ (۵) شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔
بنیاد ڈالنا۔ ہاتھ لگانا۔ بڑھا لگانا (۶) کامیابی حاصل کرنا۔ کام بنانا
مراد حاصل کرنا +

سِدھ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سمپورن ہونا۔ پورا ہونا۔ انجام کو پہنچنا
(۲) کام بننا۔ مقصود یا مراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا (۳) پاک اور بے عیب
ہونا (۴) پکا ہونا۔ پُختہ ہونا۔ کامل ہونا۔ (۵) درست ہونا۔ ٹھیک ہونا +
تسلیم کیا جانا۔ مانا جانا +

سُدھ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) حافظہ۔ یاد۔ چیتا۔ یادداشت + قوت حافظہ
(۲) سُرت۔ خبر۔ آگاہی۔ ہوش +

تھا تیری نرگس میگون سے زمانہ بدمست
سُدھ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی۔ (؟)

(۳) علم۔ واقفیت۔ وقوف۔ پہچان + سمجھ۔ ادراک۔ عقل۔ تصوّر۔
خیال۔ دھیان + گیان (۴) ہوشیاری۔ چُستی۔ چوکسی (۵)
توجہ۔ غور۔ التفات۔ رغبت (۶) سوچ۔ بچار۔ فکر۔ تدبیر ؎
سُدھ بُدھ کی لی اور نہ جنگل کی لی + نکلا وہ بس گھر سے جنگل کی لی (میرحسن)

مجھ بے ڈھنگی میں ڈھنگ نہیں گھر میں پیا ناس
پی پیارے سے من نہیں کیسے ہووے گھر باس
ساس ستاوے باوری اور نند لگاوے دوکھ
کے تو پیا سُدھ کرو نہیں میری گتی نہ موکھ (؟)

(۷) حواس۔ حس۔ اندری (۸) صفت:۔ سیدھا۔ سڈول۔ موزون
ہر طرح سے پیدائش اور وضع میں درست۔ ٹیڑھا کا نقیض۔ ٹھیک اور
پنسال میں ٹھیک +

سُدھ بُدھ (ہ) اسم مؤنث۔ خبر اثر۔ ہوش حواس عقل و شعور۔ ہوش۔
و آگاہی۔ عقل و سُرت۔ تمیز ؎

ہم دونوں کو کچھ اس بن سُدھ بُدھ نہیں ہے جُرات
دل ہم سے بے خبر ہے ہم دل سے بے خبر ہیں (؟)

سُدھ بُدھ لینا (ہ) فعل متعدی:۔ خبرگیری کرنا۔ خبرگیراں رہنا
خبر رکھنا۔ محافظت کرنا۔ چوکسی کرنا۔ نگران حال رہنا +

سُدھ بُدھ نہ رہنا (ہ) فعل لازم:۔ کچھ خبر نہ رہنا۔ ہوش و حواس
نہ رہنا۔ عقل نہ رہنا +

سُدھ بسرانا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ ہوش کھونا۔ بے حواس کرنا۔
عقل زائل کرنا۔ سُرت بھلانا +
یا کانا نے کیسی بنسری بجائی + بنسری بجائی موری سُدھ بسرائی (ٹھمری)

سُدھ بسرنا۔ یا۔ بھولنا (ہ) فعل لازم:۔ ہوش و حواس کھو کے جانا
سُرت نہ رہنا۔ خبر نہ رہنا۔ حواس باختہ ہونا +

سُدھ رکھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ خبر رکھنا۔ چوکسی رکھنا۔
خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا +

سُدھ لینا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ خبر لینا۔ خبر رکھنا۔ خبرگیری
کرنا۔ دھیان رکھنا۔ خبرگیراں ہونا۔ خیال رکھنا۔ جیسے: سَیّاں نے
موری سُدھ نہ لینی جی +

سُدھارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) سنوارنا۔ درست کرنا۔ بنانا
صحیح کرنا + سجانا۔ ترتیب سے لگانا۔ ٹھیک کرنا (۲) ٹھیک بنانا۔ سزا دینا
بل نکالنا +

سِدھارنا (ہ) فعل لازم (عو):۔ (۱) رُخصت ہونا۔ وداع ہونا۔
جانا۔ روانہ ہونا۔ محبت پیار اور تعظیم کے موقع پر جانا کی بجائے یہ لفظ
عورتیں زبان پر لاتی ہیں ؎
نہ دیکھا کسی نے جو کچھ اختیار + کہا حق کو سونپا تجھے لے سدھار (میرحسن)
آ جائے عفو کچھ نہ آفت + تم خیر سے جلد گھر سدھارو (مخفوس)
ناچاہو رُخصت بد مُجھ سے بولا + میں کیا کروں جی میری جاتے ہیں سدھار (میرتقی)

تھا کہ موجودہ حالات متقضی تھی کہ بجائے زبردستی کے کم ازکم کچھ دلوں تک اور چکنی چپڑی باتوں سے آسٹریا میں جرمنی کے اقتدار و رسوخ کو فروغ دیا جائے۔ یا بقول گنتھر "اُس لڑکی کی زبردستی عصمت دری کرنا جس سے آپ کل شادی کرنے والے ہیں ایک فضول سی بات ہے"

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ تفصیل کا محتاج نہیں۔ گزشتہ ماہ شسنگ سے ایک سمجھوتہ جو کہ دراصل ایک دھمکی تھی وقوع میں آیا۔ شسنگ کو احساس ہوا کہ آسٹریا کی آزادی معرضِ خطر میں ہے۔ اس نے ہٹلر کی زبردستی سے بچنا چاہا۔ مگر دوسری طاقتوں نے اس کی مدد نہ کی اور ہٹلر تین گھنٹہ کے اندر اندر آسٹریا پر قابض ہو گیا۔

جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہٹلر جو آج سے ۴ سال پہلے باوجود اپنی طاقت کے آسٹریا پر قبضہ کرنے میں بری طرح ناکام رہا۔ آج بغیر ایک گولی چلائے سارے آسٹریا پر مختار کل ہو گیا۔ اس کا جواب ہم کو یورپ کی سیاسی شطرنج کی چالوں میں ملے گا۔ اس لیے اس پر بھی ایک سرسری نظر ڈالنی ضروری ہے

ڈیلی ہیرلڈ اپنے ایک مقالۂ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے، "جرمن حکمت عملی کا مخصوص حربہ یعنی عریاں زبردستی پھر نمایاں ہوا ہے۔ آسٹریا دراصل اس حزنیہ ڈراما کا تازہ ترین ایکٹ ہے جس کے پہلے حصے منچوریا، حبش، اسپین اور چین ہیں، اور ڈراما ابھی اختتام سے بہت دور ہے"

ڈیلی میل لکھتا ہے "ہم یورپ کے تاریخی ارتقا کے ایک فیصلہ کُن مقام پر پہونچ گئے ہیں۔ سوال یہ ہے اب کیا ہوگا؟ یا غالباً اب کون ہوگا؟"

یہ سوال محض پریشانی کا اظہار نہیں ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جرمنی کی خارجی حکمت عملی یورپ کو جس راستہ کی طرف لے جا رہی ہے، وہی راستہ جنگ کا ہے۔ قتل و غارت کا ہے، خودکشی کا ہے، موت کا ہے۔ یہ حکمت عملی کیا ہے؟

ہٹلر اپنی خود نوشت سوانح حیات میں لکھتا ہے "ہم کو چاہئیے کہ جرمنی کی توسیع کا رُخ بجائے یوروپ کے بیرونی ممالک کے یا یوروپ کے مغربی اور جنوبی ممالک کے مشرقی یورپ کی طرف پھیر دیں" اور اسی لئے گزشتہ چار سال میں اس کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ فرانس اور برطانیہ کی طرف سے اطمینان حاصل کرلے، تاکہ آسٹریا اور زیکوسلوکیا اور یوکرین پر دعاوا بول سکے۔ بعض سادہ لوح برطانوی مدبرین اِس حکمت عملی کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ ہٹلر کو مشرق کی طرف پھیلنے کی مکمل آزادی دیدی جائے۔ تاکہ برطانیہ اور فرانس ہر قسم کے خطرہ سے بری رہیں، اور کسی جنگ عظیم کا امکان نہ رہے۔ لیکن ایسا کرنے سے وہ اسی چالاکی کا شکار ہو جاتے ہیں جو ہٹلر کا اصل مقصود ہے۔ ہٹلر تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شروع میں وہ ان کمزور اقوام پر حملہ کرسکے اور پھر جب اُدھر سے اطمینان حاصل ہو جائے تو اسی رسمی و تاریخی دشمن فرانس کی طرف رُخ کرے۔ ہٹلر کو اپنے ملک میں جو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی وہ اس کی خارجی حکمت عملی کی کامیابی کے سامنے ہیچ معلوم ہوتی ہے۔ شروع شروع میں ہٹلر کے پاس عسکری اور فوجی طاقت کی کمی تھی۔ مگر اس کے باوجود وہ دوسروں کی خودغرضانہ مناقشات سے فائدہ اُٹھاتا رہا اور یکے بعد دیگرے کامیابی حاصل کرتا رہا۔ سب سے پہلے ۱۹۳۳ء میں اس نے اسلحہ بندی شروع کی اور جمعیت اقوام کا وقار ختم کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد پولینڈ سے معاہدہ کیا۔ یہ بھی معاہدہ وارسائی کے خلاف تھا، اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں آسٹریا میں اس شورش کا پہلا ناٹک تھا جس نے ڈولفس کو قتل کیا، مگر جو ناکامیاب رہی۔ اس تمام عرصہ میں ہٹلر کی دستِ راست برطانیہ کی خاموش سند تھی۔ برطانیہ کی حکمت عملی یورپ میں ہمیشہ طاقت کے توازن کے نظریہ پر قایم رہی ہے۔ جرمنی کی کمزوری جس کے باعث فرانس کی طاقت روز افزوں ترقی پذیر تھی۔ برطانیہ کے مفاد کے خلاف تھی۔ اس لئے معاہدہ وارسائی کے باوجود برطانیہ کی برابر یہ کوشش رہی کہ جرمنی کی طاقت بڑھتی رہے۔ برطانیہ کی اس حکمت عملی کے پس پشت دراصل لندن کے بڑے بڑے تجار اور سرمایہ داروں کا ہاتھ تھا جو جرمنی کو روس اور سوشلزم کا دشمن سمجھتے ہوئے بغض معاویہ کے اصول پر مدد دیتے رہے، لیکن ڈولفس کے قتل کے فوری بعد کچھ عرصے تک برطانیہ کا جرمنی سے یہ ہمدردانہ رویہ ٹھنڈا پڑ گیا، اور فروری ۱۹۳۵ء میں برطانوی فرانسیسی معاہدہ وجود میں آیا جس کے تحت مشرقی یورپ کے تحفظ کے لئے اسکیم بنائی قرار پائی۔ ہٹلر ان بلند بانگ دعاوی کی اصلیت سے واقف تھا، اس لئے مارچ ۱۹۳۵ء میں معاہدہ وارسائی کی رُو سے جو فوجی پابندیاں عاید کی گئی تھیں اُس نے اُنھیں بھی مسترد کر دیا۔ فرانس، برطانیہ اور اٹلی کے ایوانوں میں ایک وقتی ہیجان برپا ہو گیا۔ اسٹریسا کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جرمنی کی آئندہ جارحانہ کارروائی کے خلاف ایک

آج شکرہ وہ سدھارا یہ کہا کیوں آکر + تونے کی سی یہ کیا چھاتی میں ماری تا (رنگین)

وہ سدھارے اپنے گھر مجکو رہی یہ کشمکش
ضبط نے کھینچا ادھر دل سوئے دلبر لے چلا

(۲) دنیا سے رخصت ہونا۔ جہان سے جانا۔ مرنا۔ انتقال فرمانا ؎

جو رہے یونہی غم کے مارے ہم + تو بھی آج کل سدھارے ہم (میرتقی)

سدھارو (ہ) محاورہ (عو) :۔ (۱) چلو۔ رخصت ہو۔ گھر کو جاؤ (حالت بے تکلفی نا رابطہ و تنفر کے موقع پر کہتے ہیں ؎

ایسا ہی جاؤں جاؤں جو کہتے ہو سدھارو
اس دل پہ کل جو ہونی ہے سو آج ہی وہ ہولے

کہا اب خیر سے گھر کو سدھارو + کسی کا مفت میں تم جی نہ مارو (انشاء)

(۲) آگے چلو۔ چلے جاؤ ؎

یاران عدم رفتہ سے کہہ دو کہ سدھارو
ہم پیچھے چلے آتے ہیں ہم کو نہ پکارو

سدھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تعلیم کرنا۔ سکھانا۔ تربیت [illegible] بنانا۔ تعلیم اخلاق دینا (۲) جانور کو کسی رستہ پر ڈالنا۔ جانور کو مانوس کرنا۔ ہلانا + کاڑھنا۔ نکالنا۔ قدمباز بنانا +

سُدھرنا (ہ) فعل لازم (ہندی) :۔ (۱) سنورنا۔ درست ہونا۔ ٹھیک ہونا (۲) صحیح ہونا۔ اصلاح پانا (۳) رستی پر [illegible] ہونا (۴) مرتب ہونا۔ [illegible]

سدھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) تعلیم پانا۔ ٹھیک ہونا۔ درست ہونا (۲) جانور کا ہلنا۔ رستہ پر لگنا۔ نکلنا +

سُدھنا (ہ) فعل لازم :۔ (ہندی) صاف ہونا۔ میل دور ہونا۔ نرمل ہونا۔ دُھلنا۔ بے غش ہونا +

سُدھوانا (ہ) فعل متعدی :۔ چاندی یا سونے وغیرہ کا صاف کرانا۔ میل دور کرانا

سدھوانا (ہ) فعل متعدی :۔ درست کرانا۔ سکھوانا۔ نکلوانا۔ ہلوانا۔ جانور کو درست کرانا +

سدھورا یا۔ سدھورا (ہ) اسم مذکر :۔ (عو) وہ سات طرح کا پکوان جو ستوانسے میں دُلہن کے میکے کی طرف سے تلا جاتا یا میکے سے بوسے اور سات قسم کی ترکاریوں سمیت آتا ہے اسے سب بیٹھکر کھاتے ہیں اور دلہن کی گود ترکاریوں وغیرہ سے بھری جاتی ہے +

سُدی (س) اسم مؤنث :۔ (۱) روشنی۔ اُجالا پاکھ۔ اُترتے

چاند کا وقت۔ ہندی مہینے کا دوسرا پکھ +

سُڈول یا سُڈھال (ہ) صفت :۔ (۱) متناسب۔ باہم تناسب رکھنے والا۔ اچھے ڈول کا۔ خوبصورت۔ خوش قطع۔ موزوں۔ زیبا۔ خوشنما۔ خوش قطع ؎

ندن تن زور ڈھگدگی آفت + سو غضب پہنچیاں سڈول کی (رنگین)

(۲) نہایت سُدھڑ پرکار سے درست +

سڈول (ہ) صفت :۔ دیکھو (سُڈول)

سَر (ہ) اسم مذکر (ہندی) :۔ (۱) تالاب۔ چشمہ۔ پوکھر۔ جھیل۔ حوض۔ ڈِگی۔ ڈھہر۔ جوہڑ۔ چھپڑ۔ ٹوبا (۲) تیر۔ بان۔ ناوک۔ خدنگ (۳) سرکنڈا۔ سرسل۔ کانا۔ نرکٹ۔ نَرہ خود رو لمبی لمبی چھڑیاں جنکی سرکیاں بنائی جاتی ہیں جیسے مونڈھی نرزکی کھر (۴) پانی۔ آب۔ جل +

سُر (س) اسم مذکر (ہندی) :۔ (۱) ملک۔ فرشتہ۔ ہاتف (۲) دیوتا۔ دوت۔ پیغمبر (۳) کراماً کاتبین (۴) ابشر [illegible] (۵) سورج۔ آفتاب۔ خورشید +

سُر پور (ہ) اسم مذکر (ہندی) :۔ مقام ملائکہ۔ اندر لوک + پری۔ عرش۔ کرسی۔ ملکوت +

سُر (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سانس جو ناک سے نکلے (۲) الحان۔ تال۔ تان۔ آواز۔ راگ۔ لہجہ۔ لے۔ آہنگ۔ ترانہ + علم موسیقی کا موضوع۔ بلندی و پستی کے اعتبار سے اسکے سات درجے ہیں جن کی تفصیل سات سروں میں لکھی گئی۔ آواز کی تمثیل اس جگہ لکھی جاتی ہے۔ پہلے سُر کی آواز مور کی مانند ہے۔ جو ناف سے نکلتی ہے۔ دوسرے کی پپیہا کی مانند ہے جسکا مخرج شکم ہے۔ تیسرے کی بھیڑ کی مانند جو سینے سے نکلتی ہے۔ چوتھے کی مرغ کی مانند جو معدے سے نکلتی ہے۔ پانچویں کی کوئل کی مانند جو قلب سے نکلتی ہے۔ چھٹے کی مینڈک کی مانند جسکا مخرج گلو ہے۔ ساتویں کی ہاتھی کی مانند جو دماغ سے نکلتی ہے (۳) کتھا۔ بڑی نرکھی (۴) سُور۔ حروف علت جو سنسکرت یا ہندی میں آتے ہیں۔ بینجن کا نقیض (۵) گنجفہ بازوں کی اصطلاح میں بازی کے آغاز کو سُر کہتے ہیں۔

سُر بدیا (ہ) اسم مؤنث :۔ علم موسیقی۔ علم آواز +

سُر ملانا (ہ) فعل متعدی :۔ آواز ملانا۔ ساز کا سُر کے موافق کرنا۔ ہم آہنگ کرنا +

معاہدہ قائم کرنا طے پایا۔ لیکن اس میں کس قدر ایمانداری اور اہلیت تھی اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ اس معاہدہ کی سیاہی بھی خشک نہیں ہونے پائی تھی کہ دس دن کے اندر برطانیہ کا وزیر خارجہ سر جان سائمن ہٹلر سے دوستانہ ملاقات کے لئے برلن جاتا ہے۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ اور جون میں اس کا نتیجہ برطانوی جرمنی بحری معاہدہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، جو معاہدہ کی خلاف ورزی کا برطانیہ کی طرف سے نمایاں کارنامہ ہے، ۱۹۳۶ء میں (Rhineland) پر جرمنی کا قبضہ اس کی جارحانہ کارروائی میں ایک اور قدم تھا، اس کے بعد ۳۶ء میں اسپین میں جرمنی کا شورش پھیلانا اور خانہ جنگی پیدا کرنا اور ترقی دینا جرمنی کا یورپ کی فضا کو مکدر کرنے کے لئے سب سے اہم کارنامہ تھا۔ مگر اسپین میں اٹلی کا رجحان اور توجہ دیکھکر ہٹلر نے اپنا ہاتھ واپس لے لیا، اور اسپین اٹلی کے حوالہ کردیا یہ کہتے ہوئے کہ سپردم بتو مایۂ خویش را۔

لیکن ان سب کے باوجود اس دعوے میں بہت کچھ حقیقت ہے کہ ہٹلر اتنا زبردست کارنامہ یعنی آسٹریا پر کھلم کھلا حملہ کرنے کی جرأت نہ کرتا، اگر گزشتہ سال کے دوران میں یورپ کا سیاسی توازن درہم برہم نہ ہوچکا ہوتا۔

دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے برطانیہ کے علاوہ جو دو قومیں سب سے زیادہ کوشاں تھیں وہ سویٹ روس اور امریکہ ہیں۔ جنگِ حبش کے موقعہ پر امریکہ نے ثابت کردیا کہ وہ ہر عملی کارروائی کے لئے تیار ہے، اور اگر برطانیہ امریکہ سے اشتراکِ عمل کرکے پٹرول کی درآمد بند کردیتا تو اٹلی کو ایک مہینہ کے اندر حبش سے واپس ہونا پڑتا۔ مگر برطانیہ ان فسطائی طاقتوں سے کچھ ایسا خوفزدہ رہا ہے، اور برطانیہ کے سرمایہ داروں کا اٹلی اور جرمنی سے ہمدردانہ رویہ ہمیشہ ایسا فیصلہ کن رہا ہے کہ سوائے مسولینی کو خفا کرنے کے کوئی طاقت کچھ نہ کرسکی۔ یوروپ کی سیاست پر جنگِ حبش کا سب سے زبردست اثر یہ ہوا ہے کہ اٹلی اور جرمنی میں اتحادِ عمل کے لئے برلن۔ روما، محور وجود میں آئی؛ آج جب ہٹلر آسٹریا پر قابض ہوجاتا ہے تو وہی مسولینی جو چار سال پہلے ہٹلر کے خلاف فوجی طاقت روانہ کرنے سے پرہیز نہیں کرتا، ہٹلر کو دوستانہ پیغام روانہ کرتا ہے اور اس کے کان پر ظاہرا جوں تک نہیں رینگتی۔ کونسی تعجب کی بات ہے کہ ہٹلر مسولینی کے اس پیغام کا جواب دلی تشکر وامتنان سے دیتا ہے اور مسولینی کو یقین دلاتا ہے کہ اگر اٹلی پھر جرمنی کی مدد یا ہمدردی کی ضرورت ہوئی تو ہٹلر اس سے دریغ نہیں کرے گا۔

جنگِ حبش کے بعد سے برطانیہ کی خارجی حکمت عملی جو رہی ہے اس سے ان امروں پر یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ برطانیہ ہر حالت میں جنگ سے احتراز کرے گا خواہ یورپ کی سیاست سے اخلاقی عنصر عنقا ہوجائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کا امن خطرہ میں پڑگیا ہے۔ امریکہ کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ یورپ کے مسائل ایک خانگی صورت رکھتے ہیں جس سے امریکہ کا کوئی تعلق نہیں۔ فرانس اپنے میں اتنی سکت نہیں پاتا کہ بغیر برطانیہ کی پالیسی کی تشریح کے کوئی مستقل فیصلہ کرسکے۔ امن پسندوں کی امید کا واحد مرکز سویٹ روس رہ گیا۔ مگر گزشتہ ڈیڑھ سال سے روس کے اندر ایک زبردست خانگی ابتری سی پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے روس غالباً معذور ہے کہ تنِ تنہا سیاستِ عالم میں چنگیزیت اور رہزنیت کے خلاف اپنا علم نصب کرسکے۔ مسٹر ایڈن کا استعفیٰ، بقول مسٹر لائڈ جارج، مسولینی اور ہٹلر کی فتح ہے، فرانس کی سیاست حسبِ معمول ایک نازک دور سے گزر رہی تھی۔ ایسے موقعہ کو ہٹلر کب ہاتھ سے دینے والا تھا۔ اس نے فوری فیصلہ کیا۔ حالات کا ٹھیک جائزہ لیا اور تین گھنٹے کے اندر یورپ کا سارا سیاسی نظام اُلٹ دیا۔

اجتماعی تحفظ جس تخیل پر جمعیت اقوام وجود میں آئی تھی ایک بیکار چیز ثابت ہوچکی ہے، اور جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس گناہ کبیرہ کا سب سے بڑا الزام برطانیہ کے سر رکھا جائے گا۔ باوجود اپنی طاقت کے گھمنڈ کے نہ مسولینی اور نہ ہٹلر میں یہ جرأت ہوتی کہ یکے بعد دیگرے من مانی کرتے چلے جاتے۔ اس دعوے کا ایک ادنیٰ سا ثبوت یہ ہے کہ جب گزشتہ سال مراقش کے بارے میں ہٹلر کی کارروائی ظاہر ہوئی تو فرانس نے بخوبی ظاہر کردیا کہ ہٹلر کا مراقش کی طرف متوجہ ہونا فرانس کبھی برداشت نہ کرے گا۔ نتیجہ ظاہر تھا، ہٹلر نے صاف اس واقعہ سے ہاتھ دھولیا، پھر جب گزشتہ سال بحرۂ روم میں آبدوز کشتیوں نے برطانوی جنگی جہازوں پر حملہ کرنا شروع کیا اور برطانیہ نے نین کانفرنس منعقد کرکے اس صورتِ حالات سے اپنی بیزاری ظاہر کی تو تین مہینہ تک پھر کسی قسم کا "اتفاق" نہیں ہوا۔ یہ ضرور ہے کہ فسطائی طرزِ حکومت کے اندر جنگجو روح کارفرما ہے، یہ بھی صحیح ہے

کہ ایک نہ ایک دن فسطائی طاقتیں دنیا کو عالمگیر جنگ میں مبتلا کریں گی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود دنیا میں امن خواہ لوگوں اور قوموں کی اکثریت ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ترقی پسند ممالک مثلاً روس و فرانس اور برطانیہ اجتماعی تحفظ کے لئے کوئی مستقل قدم اٹھائیں اور فسطائی قوموں کی دھمکیوں کی اصلیت سمجھ لیں۔ جمعیت اقوام ایک عضو معطل کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ ان سب وجوہ سے یہ خطرہ بہت قریب ہو جاتا ہے کہ ہٹلر اپنی اسکیم کی آئندہ منزل کی طرف روانہ ہو جائے۔ یعنی زیکوسلوویکیا۔

ہٹلر نے اپنی کتاب میں بارہا اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ جرمنی کے لئے اپنی گذشتہ مقبوضات کے حصول کی سعی ایک فعلِ عبث ہے، اور مقبوضات میں اور خام پیداوار کی فراوانی محض ایک ڈھونگ ہے۔ مگر یہ ڈھونگ محض اس لئے رچایا جا رہا ہے کہ ہٹلر برطانیہ کو مجبور کر دے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کے خیال سے ہٹلر کو روس پر حملہ کرنے کا موقع دیدے۔ مقبوضات کے واپس لینے کی چیخ پکار محض برطانیہ کو پریشان کرنے کے لئے ہے، اور یورپ کی سیاست میں مول بھاؤ کا ایک نادر نمونہ ہے۔ ہنگری اور بلغاریہ ہٹلر کی طرف راغب ہو ہی چکے ہیں۔ پولینڈ سے تعاون کا معاہدہ تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ اب صرف زیکوسلاویکیا پر حملہ باقی ہے۔

زیکوسلوویکیا بھی ان ریاستوں میں سے ہے جو معاہدۂ وارسائی کے مرتب کرنے والوں نے قلم کی جنبش سے پیدا کر دیں۔ اور قریب ڈیڑھ کروڑ آبادی میں تقریباً ۳۰ لاکھ جرمن نسل کے باشندے ہیں۔ جرمنی اس بات کو ایک عذر بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ زیکوسلوویکیا کے معاملات میں دخل دینے کا ایسے موقع مل جائے، اور آسٹریا کی تاریخ زیکوسلوویکیا میں دوہرائی جائے تو کیا واقعی زیکوسلوویکیا کے اوپر عنقریب مصیبت نازل ہونے والی ہے؟ سوویٹ روس اور فرانس دونوں نے صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے، کہ بغیر برطانیہ اور دوسری اقوام کی رائے کے وہ زیکوسلوویکیا کو جرمنی سے بچانے کے لئے جنگ سے احتراز نہ کریں گے۔ ایسے تو ابھی کچھ عرصہ آسٹریا ہی میں ہٹلر کو اپنی بنیادیں مستحکم کرنے میں لگے گا۔ کم از کم ۷۰ فیصدی آسٹرین باشندے ہٹلر کے خلاف ہیں اور ۷۰ فیصدی کی آبادی کو ختم کرنا جیلخانہ بھیجنا اور زبردستی اپنی رائے کا بنانا کچھ دن لیتا ہے! بہرحال

وسطی اور مشرقی یورپ کی چھوٹی ریاستیں ایک مسلسل خطرۂ عظیم سے دوچار ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب تک برطانیہ کی خارجی پالیسی چیمبرلین اور لارڈ ہیلیفکس ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے کیا کچھ نہ ہو جائے۔

اگرچہ جنگ کے بعد آسٹریا کا جرمنی میں جذب ہو جانا ایک جائز بات تھی اور نہ یا وہ قابلِ اعتراض نہیں۔ لیکن آج جس طریقہ سے ہٹلر نے آسٹریا کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ ایک سنگین واقعہ ہے، یہ واقعہ بذاتِ خود اتنا سنگین نہیں جتنا وہ طریقہ ہے جس کو ہٹلر نے آلۂ کار بنایا ہے۔ اقوامِ عالم کی بےبسی اس بات کی مظہر ہے کہ آج دنیا میں بندوق کا بول بالا ہے فسطائیت کی روز افزوں ترقی دنیا کی امن و تہذیب و تمدن کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے۔ اگر نازی جرمنی اور فسطائی اٹلی اور جنگ پرست جاپان اسی طرح جنگ کے دیوتا کی پرستش کے لئے انسانی خون کی بھینٹ چڑھاتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب ہماری ساری تہذیب و تمدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ وقت تھوڑا ہے۔ لیکن ابھی بارہ نہیں بجے ہیں، اور ابھی ممکن ہے کہ اشتراکی اور جمہوری اقوام دنیا سے فسطائیت کی جنگجو پالیسی کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کر لیں۔ مگر کیا ایسا ہو سکے گا؟

(۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء)

نگاہِ محبت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کبھی یاد کر کے وہ معصوم [illegible]

جو نگاہِ محبت [illegible]

(رابندرناتھ ٹیگور)

سر ا

عدیم الفرصت ہونا ؎

دیکھتے سوئے فلک گو بہ نگاہ حسرت + سر اُٹھانے کی نہ اتنی بھی فرصت پائی (عارف)

نسخۂ عشق کے مطالعہ سے + کس کو فرصت ہے سر اُٹھانے کی (")

سر اُڑانا یا اُڑا دینا (ا) فعل متعدی:- سر قلم کرنا۔ سر کاٹ ڈالنا۔ دھڑ یا گردن سے سر جدا کر دینا ؎

سر اڑانا جو تیرے پاؤں سے چھوٹ جائے سر + ہاتھ لگ جائے اگر ہاتھ لگانا مجھ کو (برق)

سر آنا (ہ) فعل لازم (ہندو):- (۱) کسی دیوی دیوتا بھوت پریت جن و پری کا سر پر اثر نمایاں ہونا جیسے جس کے سر آئیگا وہی سر بلائیگا (۲) سر پر وار کرنا۔ سر کی چوٹ چلنا +

سر آنکھوں پر (ہ) تابع فعل:- (۱) بسر و چشم منظور۔ دل و جان سے تسلیم۔ بطیب خاطر قبول ؎

کہنا تمہارے سر آنکھوں پہ کاش + پر کیا کریں جو دل ہی نہ اپنا ہو بس (رند)

بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر + دھراں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر (داغ)

(۲) باشوق۔ شوق سے۔ تمہیں اختیار ہے +

سر آنکھوں پر بٹھانا (ہ) فعل متعدی:- نہایت تعظیم و تکریم اور اعزاز کرنا۔ کمال قدردانی فرمانا۔ بہت عزت اور آؤ بھگت کے ساتھ بٹھانا۔ نہایت خاطر و مدارات سے پیش آنا ؎

کوئی تو سر پہ بٹھاتا ہے اب نہ آنکھوں پر
ہمارے اُٹھ گئے دُنیا سے قدرداں کیا کیا +

سر آنکھوں سے (ہ) تابع فعل:- (۱) بسر و چشم۔ تہ دل سے۔ بطیب نفس۔ خلوص نیت سے + نہایت شوق تعظیم عزت اور قدردانی کے ساتھ۔ برضا و رغبت۔ بڑی خوشی سے۔ جیسے "ہم آپ کا فرمانا سر آنکھوں سے بجا لائینگے" (۲) باشوق تمہیں اختیار ہے ہمیں منظور ہے

سر اونچا کرنا (ہ) فعل متعدی:- سربلند کرنا۔ ممتاز فرمانا۔ عزت بخشنا۔ سرخرو کرنا ؎

دار کو کیونکر نہ جانے پایۂ معراج وہ + لاکھ میں اونچا کیا اُس نے سر منصور کو (غافل)

سر اوندھا کر پڑنا یا سر اوندھانا (ہ) فعل متعدی:- نہایت رنج و غم یا فکر و تردد کے باعث سر نہ اُٹھانا۔ کمال غمگینی کے سبب مُنہ لپیٹ کر پڑ رہنا۔ سر فرو افگندن کا ترجمہ۔ سر نیچا کرنا +

سر باندھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پٹا باز:- سر کا نشانہ باندھنا۔ سر پر

سر ب

چوٹ چلانا۔ سر کا وار کرنا (۲) ہندو عو:- سر گوندھنا۔ چوٹی کرنا۔ سر کرنا۔ بالوں میں موباف ڈالنا (۳) چابک سوار:- گھوڑے کی باگ اس طرح پکڑنا کہ چلتے میں اُس کی گردن ادھر اُدھر نہ ہو سکے +

سر بھاری ہونا (ہ) فعل لازم:- سر کا نزلہ یا زکام کے باعث بوجھل معلوم دینا۔ درد سر ہونا۔ سر گھومنا +

سر بیچنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سر پر کھیلنا۔ سر دینا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ سر سے درگذرنا۔ جان کو خطرے یا آفت میں ڈالنا۔ جان دینا ؎

وہ سودا ہے تری زلفوں کا جس کو + سپاہی لیتے ہیں سر بیچ کر مول (آتش)

ہے طرفہ تماشا سر بازار محبت + سر بیچتے پھرتے ہیں خریدار محبت (داغ)

(۲) فوج کی نوکری کرنا۔ جنگی سپاہیوں میں بھرتی ہونا +

سر پاؤں (ہ) تابع فعل:- ابتدا انتہا + آغاز و انجام۔ اوّل آخر۔ مبتدا خبر + ٹھیک ٹھاک۔ اتا پتا۔ ٹھیک ٹھور۔ ٹھکانا ؎

اگرچہ آنے کا کیا اُس نے ہے وعدہ لیکن
اے نصیر اُس کی نہیں بات کا ہرگز سر پاؤں

سر پاؤں پر دھرنا (ہ) فعل متعدی:- قدموں پر سر رکھنا۔ پاؤں پڑنا ؎

ہاتھ پینے پہ دھرے پھرتے ہیں لوں لیے سر پا
ٹک جو سر کو بھی ترے پاؤں پہ دھر جاتے ہم

سر پاؤں نہ ہونا (ہ) فعل لازم:- ابتدا و انتہا یا آغاز و انجام کا پتا نہ لگنا۔ مبتدا خبر نہ ملنا۔ ٹھور ٹھکانا یا ٹھیک ٹھاک نہ ہونا ؎

آج اُس کی ملاقات کا سر پاؤں نہیں + اب تلک اپنی کسی بات کا سر پاؤں نہیں (معروف)

کیوں شب غم میں نہ سر پھوڑئے او پیٹئے پاؤں + ہے یہ رات کہ جس رات کا سر پاؤں نہیں (")

سر پٹک کے مرنا (ہ) فعل لازم:- (۱) سر پھوڑ کر مرنا۔ سر ٹکرا کر جان دینا ؎

میں سر پٹک پٹک کے مروں یعنی اس جگہ
دکھلا دیا قضا نے ترا سنگ در مجھے +

(۲) نہایت کوشش کرتے کرتے تھک جانا۔ جستجو اور سعی سے عاجز آ جانا۔ گوڑے ٹوٹ جانا +

سر پٹکنا یا پٹخنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سر کو دے دے مارنا۔ سر کو زمین خواہ پتھر خواہ فرش پر مارنا۔ سر پھوڑنا۔ سر دھننا۔ سر ٹکرانا + تلملانا ؎

کرکے گلگشت گیا کون گل اپنے گھر کو + سر پٹکتی ہے صبا باغ کی دیواروں سے (اسیر)

سر پٹکتی پھرتی ہیں امواج سنگ و خشت سے + چل بسے ہیں جسم کیا کیا قطرہ اوہاں چھوڑ کر (ناسخ)

مولانا عبدالسلام پر بیجا حملہ

عبداللطیف اعظمی

صحیح نقد و تبصرہ۔ لٹریچر کی بقا و تحفظ اور ترقی۔ اصلاح کے لئے بہایت ضروری ہے۔ لیکن یہ جس قدر اہم ہے، افسوس ہمارے یہاں اسی قدر کم یاب ہے، خصوصیت کے ساتھ موجودہ دور میں، اس کی کمیابی بنہایت شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے، کیونکہ:۔

ادبی تخلیق و ابداع کے سامان کے لئے موضوعات ختم ہوتے جاتے ہیں۔ غزل۔ قصیدہ۔ مثنوی۔ سلام۔ مرثیہ غرض ہر شعبۂ نظم میں بالکل اسی طرح کے خیالات اب بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو صدیوں سے ہمارے پاس نسلاً بعد نسل چلے آ رہے ہیں۔ عصرِ حاضر کی مغربی طرز کی نظمیں بھی کوئی نئی چیز نہیں، اُن کی ساری جدت اتنے ہی میں منحصر ہے کہ اشعار زیادہ تر ناموزوں ہوں، ایک ہی شعر کے دو مصرعے دو مختلف بحروں میں ہوں، تشبیہات مغربی زبانوں سے مستعار ہوں اور زبان حد درجہ نامانوس ہو۔ رہی نثر تو رتن ناتھ سرشار کے زمانے سے اس وقت تک کے ناول، قصے کہانیاں اور فسانے سوائے معدودے چند کے سب ایک ہی ڈھانچے پر الفاظ بدل بدل کے لکھے جاتے ہیں، نہ ان میں تنوع ہے اور نہ وہ نفسیاتی تجسس جو اس طرح کے تخلیقی کاموں کے لئے، جو بڑی حد تک تنقیدی بھی ہیں، بہت زیادہ ضروری ہے[1]

لیکن سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اگر کوئی نقاد، عام دستور سے ہٹکر تبصرے کے صحیح فرائض انجام دیتا ہے تو اس کے سر کی خیر نہیں! اس کے خلاف تمام ممکن حربے استعمال کئے جاتے ہیں، تعریفات و کنایات، استخفاف و استہزار، تحقیر و تذلیل کے جتنے الفاظ لغات میں مل سکتے ہیں وہ تمام اس پر صرف کر دئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے ہمارے یہاں نقاد بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو ہمت بھی ہوئی تو دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا حالی کی سی شخصیت کو اس وادی میں قدم رکھنے کی جرأت نہ ہو سکی[2]

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ تبصرہ نگار معدوم ہوتے ہیں، ان سے غلطیاں ممکن نہیں۔ وہ جو لکھدیتے ہیں، صحیح ہی ہوتا ہے۔ تبصرہ نگار کو صحیح راہ دکھلانا، ان کی غلطیوں پر اُنھیں متنبہ کرنا، درحقیقت یہ بھی ادب و زبان کی بہت بڑی خدمت ہے، کیونکہ اُسے ہیئتِ اجتماعی ( ) میں مخصوص اہمیت حاصل ہوتی ہے، اس کی بے راہ روی بہتوں کو گمراہ کر دے گی اور لٹریچر کو غیر معمولی نقصان پہونچ جائے گا۔ لیکن لکھنے اور کہنے کے طریقے ہوتے ہیں۔ یہ کیا کہ جو زبان و قلم پر آیا اُسے لکھدیا۔

ٹھیک اُنھیں خصوصیات کا حامل، اگست کے نیرنگِ خیال میں مولانا

---

[1] ہندوستانی ۳۲ء صفحہ ۲۱۶

[2] شعر و شاعری۔ ناشر مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی صفحہ ۲۵۴

سرپ

کھودی ہے تصویر شیریں اس لئے فرہاد نے
رُوح بھی پٹکا کرے سر حشر تک کہسار پر

اُس آستاں سے کس دن پُر شور سر نہ پٹکا
اُس کی گلی میں جا کر کس رات میں نہ کوکا

کونسا دن ہے جو تیرے غم سے اے آرام جان
سر پٹکتا میں نہیں ہوں تلملاتا میں نہیں

چمن کو آج مارا ہے یہاں تک رشک گُل رو نے
کہ بُلبل سر پٹکتی ہے نہیں منہ کھولتیں کلیاں

(۲) سر مارنا - واپس کرنا - اُلٹا پھیرنا - کسی بُری چیز کو نہایت خفگی اور نفرت سے دکاندار کے پاس لاڈالنا - کسی چیز کو غصے کے مارے آگے لاکر پھینکدینا ؎

شام فراق لے گئی تھی جنس جاں قضا
دیکھا جو صبح کو تو مرے سر پٹک گئی +

قاصد تلاش کرکے گھر اُس کا جو تھک گیا
آخر وہ میرے سر کو مرے سر پٹک گیا +

(۳) نہایت کوشش کرنا - ازحد سعی کرنا - خوب ہاتھ پاؤں مارنا - کمال تجسس کرنا ؎

عدم میں خاک اُڑائی کہاں کہاں بھٹکا + بندھا کمر کا نہ مضموں ہزار سر پٹکا (امانت)
پکارا منتیں کیں غل کیا دیا جھٹکا + نہ کھولا یار نے دروازہ لاکھ سر پٹکا (؍؍)

(۴) منت سماجت کرنا - خوشامد درآمد کرنا - ہاہا کھانا - عجز و انکسار کرنا - ہاتھ جوڑنا + سمجھانا بجھانا - فہمایش کرنا - بُرائی بھلائی جتانا ؎

صفِ مژگاں سے اُس کی جب نہ تب دل جا اٹکتا ہے
سمجھتا ہی نہیں ہر چند حیراں سر پٹکتا ہے

کیسی شبِ وصال کہ پٹکا ہزار سر
رکھنے دیا نہ پاؤں بھی اُس نے پلنگ پر

چارہ گر زنداں میں اُس کے آستاں سے لیگئے
ایک بھی میری نہ مانی لاکھ سر پٹکا کیا

(۵) افسوس کرنا - ہاتھ ملنا - ہائے ہائے کرنا - تلملانا - رونا پیٹنا - ململانا ؎

تو گیا اور ہم تری صورت کو تکتے رہ گئے
غم زدے روتے تڑپتے سر پٹکتے رہ گئے

سرپ

سر پر (ہ) تابع فعل :- (۱) نہایت نزدیک - دھورے - بہت قریب پاس متصل + لگ بھگ جیسے بیاہ سر پر ہے اور سامان خاک نہیں (۲) ذمہ - سر +

سر پہ آپڑنا (ہ) فعل لازم :- اوپر آبنا - ذمہ پڑنا - سر ہونا - وارد ہونا ؎

منظور کس کو ہے جو اُٹھائے بلائے عشق
جب سر پہ آپڑے تو کہو کوئی کیا کرے

سر پر آپہنچنا (ہ) فعل لازم :- نہایت قریب آجانا - لگ بھگ ہونا نزدیک یا سامنے آجانا ؎

اب تلک گرم لبل کرنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آپہنچی تلق فصل زمستاں سر پر

سر پر اُٹھانا یا اُٹھا لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شور و غُل برپا کرنا - دھوم مچانا - اُودھم جوتنا - اودھم ڈالنا - اُودھم مچانا - شورش برپا کرنا - اس قدر غُل مچانا کہ کان پڑی آواز نہ سُنائی دے - شور و شغب سے عاجز کر دینا ؎

فصلِ گُل آئی چمن میں کہ قیامت آئی
عندلیبوں نے اٹھایا ہے گلستاں سر پہ

شبِ فرقت کے نالوں نے جہاں سر پہ اُٹھایا ہے
زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے

بعث اپنا خاک سے ہوگا گر اس شورش کے ساتھ
عرش کو سر پر اُٹھا لیوینگے ہم محشر سمیت

ہمسائے کہتے ہیں یوں گھبرا کے غل سے میرے
اس نے تو سب محلہ سر پر اُٹھا لیا ہے

دیکھینگے ہم کہ بچکے وہ جاتا کہاں ہے اب
نالوں نے اُس کا سر پہ اُٹھایا مکاں ہے اب

(۲) کسی جگہ کو تہ و بالا کرنا - شرارت انگیزی اور فتنہ پردازی سے ستانا - برباد کرنا ؎

کیا میر تو روتا ہے پامالی دل ہی کو
ان لونڈوں نے دلّی سب سر پہ اُٹھائی ہے

پھر بھی اُٹھالی سر پر تم نے زمیں سب آکر
کیا کیا ہوا تھا تم سے کچھ آگئے یاں زمین پر

سر پر اجل یا قضا کھیلنا (ا) فعل متعدی :- (۱) موت کا سر پر

عبدالسلام صاحب ندوی کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے، مضمون کیا ہے گالیوں کا مجموعہ! صرف اس قصور پر کہ مولانا نے معارف بابت ماہ فروری میں جہانِ آرزو پر تبصرہ کیا تھا اور اُس کی خامیوں کو بھی ظاہر کیا تھا، یہ مصنف کے معتقدین کو پسند نہیں آیا، پھر کیا تھا،

یا دتھیں جتنی "دُعائیں" صرفِ دربان ہوگئیں

میں نہ لکھتا، کیونکہ کسی مسئلہ پر تمام لوگوں کا اجتماع ناممکن ہے، لیکن فاضل مجیب کی ذہنیت اور طریقۂ نگارش نے لکھنے پر مجبور کیا۔

محترم مجیب کا لب و لہجہ نہایت درشت اور ناروا ہے۔ اگر ان کے نزدیک مولانائے محترم کے اعتراضات غلط تھے تو آدابِ شرافت و صحافت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی، ان کی تردید ہوسکتی تھی۔ تعریضات و کنایات اور ذاتی حملوں کی کیا ضرورت تھی۔

مضمون میں فاضل نقاد کی ادبی قابلیت پر بھی بحث کی گئی ہے اور اڈیٹر اودھ پنچ کے "اُڑائے ہوئے چیتھڑے" پیش کرکے، ادبی میدان میں اُن کی شکستہ پائی کا ثبوت دیا گیا ہے۔

علمی اور ادبی میدان میں مولانا کو جو حیثیت حاصل ہے، اُس کے متعلق چنداں لکھنے کی ضرورت نہیں، یہ بالکل مسلم ہے اور سورج کی طرح روشن۔ فاضل مجیب اگر تھوڑی دیر کے لئے، اپنی تعصب کی عینک اتار کر، ان کی کسی اور کتاب کو نہیں، شعرالہند کو جو اُن کے نزدیک مصنف کی بدمذاقی، تنقیدی کج نگاہی اور ادبی شکستہ پائی کی آئینہ دار ہے، پڑھیں تو مصنف کی علمی و ادبی قابلیت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہ صحیح ہے کہ اس کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا ہے اور آپ کے الفاظ میں اس کے چیتھڑے اڑائے گئے ہیں۔ لیکن اس کے لکھنے والے، آپ کے سے، صرف چند ہیں، اور تعریف کرنے والوں کے مقابلے میں ان کو مطلق اہمیت حاصل نہیں ہے۔ مگر چونکہ مجیب بدقسمتی سے اعظم گڈھ کے لوگوں پر خاص طور پر مہربان ہیں، اس لئے ظاہر ہے وہ تبصرے ان کی نظر سے نہیں گزرے ہوں گے، لیکن اگر وہ تحقیق کرنی چاہیں تو آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اودھ پنچ کی جلدوں کی طرح وہ بھی کتب خانوں میں محفوظ ہیں ـــــ صرف اودھ پنچ کے اڑائے ہوئے چیتھڑے ہی نہیں پڑھنا چاہئے سرشار کے دنداں شکن جوابات پر بھی نگاہ ہونی چاہیئے۔

تاریخ ادب اردو، مجیب کی نظر سے ضرور گذری ہوگی، معلوم نہیں اس کے مصنف کی کیا رائے ہے، اور فاضل نقاد کے متعلق جو لکھا گیا اُسے موصوف نے پڑھنا گوارا بھی کیا یا نہیں؟! اگر نہ پڑھا ہو تو ذرا ملاحظہ فرمائیں تکلیف تو ہوگی، وہ لکھتے ہیں :-

مولوی عبدالسلام صاحب کی ذات پر دارالمصنفین کو جس قدر ناز ہو کم ہے وہ وقتاً فوقتاً معارف میں نہایت اعلیٰ درجہ کے مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ سیرت عمر بن عبدالعزیز، اسوۂ صحابیات۔ شعرالہند حصہ اول و دوم۔ ابن یمین وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔ سنا ہے کہ مولانا شبلیؒ کی زندگی کے حالات بھی مرتب کر رہے ہیں۔ مگر وہ اب تک شائع نہیں ہوئے۔ شعرالہند میں جو نظم کی ایک مبسوط تاریخ ہے، ان اثرات و حالات کو جو مختلف اوقات میں نظم اردو پر مترتب ہوئے ہیں مفصل اور نہایت خوبی سے بیان کیا ہے اپنی نوعیت میں یہ کتاب بہت عمدہ اور قابلِ تعریف ہے، اس کتاب کو تصنیف کرکے مصنف نے فی الحقیقت زبان اردو کی بہت بڑی خدمت کی ہے ...... [1]

اس کے بعد چند سطروں میں البعض لوگوں کے اعتراضات کو دبی زبان سے تسلیم بھی کیا ہے، اور یہ اعتراف ہی درحقیقت اس تنقید کی اہمیت اور صحت کا ضامن ہے، اگر مصنف محض تعریف پر اکتفا کرتا، جیسا کہ آپ جہانِ آرزو کے ہر تبصرہ نگار سے متمنی ہیں، تو اُس کی حیثیت تقریظ سے زیادہ نہ ہوتی۔

مولانا عبدالحق صاحب نقاد کی حیثیت سے بہت بڑی شہرت کے مالک ہیں۔ عام طور پر مشہور ہے کہ وہ تعصب اور شخصیت پرستی سے بہت بلند ہیں اسی وجہ سے اُن کے رسالہ اردو کی تنقیدوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ شعرالہند کے متعلق اس رسالہ کی کیا رائے ہے؟ اسے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

فاضل مولف نے جہاں تک ان کی دسترس تھی، دونوں پہلوؤں پر بخوبی بحث کی ہے اور تحقیق کی داد دی ہے۔ تاہم بعض عنوانات تشنہ رہ گئے ہیں۔ جوں جوں قدیم چیزیں دستیاب ہوتی جائیں گی، تحقیق کا میدان وسیع ہوتا جائے گا۔ ہر عنوان کے تحت میں شعراء کے کلام سے نمونے کے اشعار کافی دئے گئے ہیں۔ اور ہر عنوان کا تجزیہ بڑی خوبی سے کیا گیا ہے اور اُس کی ساری کیفیتیں کلام نمونہ کے ساتھ بتائی گئی ہیں۔

یہ کتاب اردو شاعری پر بہت قابلِ قدر ہے، خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ قابل مولف نے ہر پہلو کا موازنہ نہایت انصاف اور سچائی سے کیا ہے

[1] مقدمہ نثر صفحہ ۵،

سوار ہونا۔ موت کا وقت قریب آجانا۔ موت کا سر پر آنا۔ موت پکارنا۔ موت کا بُلانا۔

سوالِ وصل پر بولا یہ قاتل کھیت میں ہر دم
اجل سر پر ترے اے واجب التعزیر پھرتی ہے

گئے جب اُس کے گھر تو چاہئے کیا قتل ہونے کو
اجل یاں کھیلتی ہے سر پہ واں تیغ آزمائی ہے

(۲) شامت آنا۔ کھینچی آنا۔ نحوست و بداقبالی کا سامنے آنا +

سر پر آ چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ چھاتی پر آموجود ہونا۔ مقابلہ کرنے کو کھڑا ہوجانا۔ تم ٹھونک کر سامنے آجانا۔ سر ہوجانا۔ پیچھے پڑجانا۔

شامت ہے کس کی مُنہ جو ترے ناصحا چڑھے
جو شخص یوں بلا کی طرح سر پہ آ چڑھے +

سر پر احسان کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مرہونِ منت کرنا۔ کسی کو احسان مند بنانا۔ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا۔

رُٹھا ہوا بیٹھا تھا کب مجھ سے وہ منتا تھا
احسان کیا سر پر بجلی کے چمکنے نے +

سر پر آرا یا آرے چلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) (دیکھو آرے سر پر چلنا) (۲) ہلاکت میں پڑنا۔ جان پر بننا۔

دیکھیو گیسو میں سمجھ کر شانہ + آرا سر پر کسی عاشق شید کے چلے (اسیر)

کہاوت:۔ سر پر آرے چلگئے تو بھی مدار ہی دار +

سر پر آنا (ہ) فعل لازم:۔ قریب آنا۔ لگ بھگ پہنچنا۔ نزدیک ہونا۔

سو چکا چین سے اب چونک امانت ہوئی شام
دن گیا وصل کا آئی شبِ ہجراں سر پر

سر پر بٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت تعظیم و تکریم سے پاس بٹھانا۔ کمال اعزاز و اکرام کرنا۔ اونچا بٹھانا۔

سرو گر سر پہ نہ قمری کو بٹھاتا اپنے + رتبہ معشوق سے عاشق کا نہ بالا ہوتا (نصیر)

مُرید نے شیخ صاحب آپ کو سر پر بٹھا لینگے
بُھلتے ہیں بھلا ایسوں کو کب سیخ ار پہلو میں

سر پر بنا (ہ) فعل لازم:۔ دامِ مصیبت یا کمندِ بلا میں مبتلا ہونا۔ مصیبت یا آفت میں پھنسنا۔ بپتا میں گھرنا۔

جالِ خطِ پشتِ لبِ شیریں کو ترے دیکھ

کیا بن گئی طوطئ شکر خوار کے سر پر
آیا جو نظر خال تو حسرت سے مگس بھی
مُنہ پیٹتی ہے ہاتھوں کو سدا مار کے سر پر

سر پر پاؤں رکھکر اُڑ جانا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت بیتاب و بیقرار ہوکر یا بے تحاشا ہوکر بھاگ جانا۔ بہت جلد بھاگ جانا۔ ہمہ تن پا بن کر چلدینا

بیخودی میں نہ بات کا سر پاؤں + اُڑ گئے ہوش رکھ کے سر پہ پاؤں (مومن)

سر پر پاؤں رکھکر بھاگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (دیکھو سر پر پاؤں رکھکر اُڑ جانا)

دھوپ میں جلتے جنوں جوں جوں زمیں پر پاؤں تھے
جُوں بگولا بھاگتے ہم سر پہ رکھکر پاؤں تھے +

جو روش حسن کے شعلہ سے ترے رشکِ گلشن ہو
تو سر پر پاؤں رکھ شمعِ لگن سرگرمِ رفتن ہو

سر پر پاؤں رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ بہت جلد بھاگنا۔ ہمہ تن پاؤں بن کر جانا + ہوا ہونا۔ کافور ہونا۔

پہنچے برق دوڑ کو تیرے سمند کی + ہر چند اپنے سر پہ رکھے شعلہ پا (میر حسن)

سر پر پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا جیسے "یہ نقصان بھی ہمارے سر پر پڑیگا" (۲) گزرنا۔ بیتنا جیسے "جس کے سر پڑتی ہے وہی جانتا ہے" (۳) مصیبت کا سر پر آنا۔ بلا نازل ہونا۔ آفت پڑنا +

سر پر جن چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بھوت پریت کا سر پر آنا۔ (۲) سر پر غصہ سوار ہونا۔ طیش میں بھرنا۔ ضد یا ہٹ پر قائم ہونا +

سر پر ٹیکا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کسی قسم کی ناموری کا تاج ہونا۔ سر سہرا ہونا۔ فضیلت یا ہنر کی پگڑی بندھنا۔ عزت پانا۔ راج تلک ہونا

ٹینی کے سر پر آج ٹیکا ہے + اس کے آگے کنیل پھیکا ہے (میر تقی)

(۲) حقدار و وارث ہونا۔ کسی کام کا کسی شخص پر انحصار رہنا +

سر پر چڑھنا یا چڑھا لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر پر عزت کے ساتھ رکھنا۔ سر پر اُٹھانا۔

کیوں نہ پھولے دلِ صد چاک ہمارا یارو + گل سمجھ کر وہ اسے سر پہ چڑھا لیتا ہے (نصیر)

(۲) مصاحب بنانا۔ مُنہ لگانا۔ یار بنانا۔

پاؤں کی جوتی ہے اے بیٹا نہ اس کو سر چڑھا
کھو جریگے پیٹے تری جورو خصم ہو جائیگی۔

اس کے علاوہ خورشید بھی دیکھ رہا تھا کہ چرس نے اُس کی حالت بد سے بدتر کر دی تھی۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ دُبلا کمزور اور کام کے قابل نہ معلوم ہوتا تھا، بلکہ اُس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اُسے حرارت بھی ہے۔

خورشید کھانے کے کمرے میں جا کر کھڑکی سے دیکھنے لگا۔ جہاں سے لکڑی کی کوٹھری اور میدان صاف نظر آ رہا تھا۔

باورچن آگے آگے جا رہی تھی، اور فقیر پیچھے پیچھے۔ باورچن نے راستے میں اپنے ساتھی کو غور سے دیکھا، کچھ کہا اور اُس کے بعد لکڑی کی کوٹھری کے پاس پہونچ کر تالا کھولا، اور دھکے کے ساتھ دروازہ کھول دیا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ باورچن کسی کام میں مصروف تھی، اور اُسے یا وقت بلانا ناگوار گزرا۔ خیر" خورشید نے خیال کیا۔

بھکاری ایک لکڑی کے کندے پر بیٹھ گیا اور اپنے سر کو ہاتھ کا سہارا دے کر کچھ سوچنے لگا۔ باورچن نے کلہاڑی اُس کے قدموں کے پاس پھینک دی، اور کچھ آہستہ آہستہ بڑبڑانے لگی، جیسے اُس کو گالیاں دے رہی ہو۔ فقیر نے بے پروائی سے ایک کندا اُٹھا لیا، اور اپنے پیروں کے درمیان مضبوطی سے پکڑ کر اُسے چیرنے لگا۔ لیکن جیسے ہی اُس نے کندے پر کلہاڑی چلائی کندا اُچھل کر دُور جا گرا اور فقیر کو دکر دوسری طرف۔ فقیر نے پھر اُسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور ڈرنے لگا کہ مبادا کلہاڑی اُچھل کر اُس کی پیر کی اُنگلی کو زخمی کر دے۔ آخر اُس نے دوبارہ کلہاڑی چلائی، اور اس بار لکڑی اُچھل کر دور جا گری۔

خورشید کھڑکی کی آڑ سے یہ سب کرشمے دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں اپنے اوپر نفریں کر رہا تھا کہ ناحق اُس نے ایسے ناکارہ آدمی کو ایسے سخت کام پر مقرر کر کے اپنے سر عذاب مول لیا۔ وہ اس وجہ سے اور پریشان تھا کہ وہ مریض بھی تھا۔

"کوئی حرج نہیں" اُس نے آخرش خود ہی کہا "میں جو کچھ کر رہا ہوں اُس میں اُسی کا فائدہ مضمر ہے" یہ کہتا ہوا وہ اپنے مطالعے کے کمرے میں چلا گیا۔

تقریباً آدھ گھنٹے بعد باورچن نے آکر اطلاع دی کہ لکڑی ختم ہو گئی۔

"لو، یہ اٹھنی اُس کو دیدو"، خورشید نے کہا "اور اُس سے کہدو کہ ہر ماہ کی پہلی کو وہ اسی طرح آکر لکڑی کاٹ جایا کرے۔ وہ کبھی واپس نہیں کیا جاوے گا۔ کوئی نہ کوئی کام اُسے ضرور دیا جائے گا۔"

دوسرے ماہ فقیر پھر آیا اور حسب سابق لکڑی کاٹی اور دام لے کر چلا گیا۔ اِس بار وہ پہلے سے بھی نحیف و کمزور معلوم ہو رہا تھا، مگر کسی نہ کسی طرح اس نے کام کر دیا۔ کبھی کبھی اُسے مختلف کام بھی کرنا پڑتے تھے۔ کبھی جھاڑو دیتا۔ لحاف اور گدّے صاف کرتا اور کبھی لکڑی کاٹتا۔ غرضکہ وہ اِسی طرح کام کرتا اور دام وصول کرتا رہا۔

خورشید کبھی کبھی ترس کھا کر اُسے قمیص اور پائجامہ بھی دیدیتا تھا۔

جب وہ کام کر کے جانے لگتا تو خورشید اُسے مطالعے کے کمرے میں بلاتا، اُس سے میز، کرسی، دری۔ اور کھڑکیاں صاف کرواتا۔ فقیر نہایت سنجیدگی سے اُس کی ہر فرمائش اور اُس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا، لیکن کبھی کسی سے کلام نہ کرتا۔ اُس کے کمرے میں اور جو لوگ بیٹھے ہوتے وہ اُسے دیکھ دیکھ کر ہنستے۔

ایک دن جب وہ کام ختم کر چکا تو خورشید نے اُسے بلا کر کہا "سنو دوست، مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرے الفاظ رائگاں نہ گئے، اور تم نے اُن سے اثر لیا اور اب تم کام کی طرف توجہ کرنے لگے ہو، لو یہ اٹھنی ——— اچھا تمہارا نام کیا ہے؟"

"فیروز"

"فیروز، میں چاہتا ہوں کہ تمہیں تمہاری حیثیت کے مطابق کام دوں۔ کیا تم لکھ پڑھ سکتے ہو؟"

"ہاں، جناب، بہت اچھی طرح"

"ادھر آؤ، یہ رقعہ لو اور میرے ایک کالج کے دوست جو فلاں دفتر میں ہیں اُن کو دیدینا، وہ تمہیں نقل کا کچھ کام دیدیں گے، اُس کو نہایت احتیاط سے انجام دینا۔ اور سنو، مستعدی سے کام کرنا، چرس نہ پینا، کبھی نہ پینا ——— اور دیکھو میرے الفاظ ہمیشہ یاد رکھنا۔ اچھا........ خدا حافظ۔

خورشید یہ سمجھتے ہوئے کہ اُس نے ایک غریب و ناکارہ فرد کو کسی قابل کر دیا، بہت خوش تھا، اُس نے فیروز کو آفریں کہتے ہوئے رُخصت کر دیا، اور رخصتی کے وقت اُس سے ہاتھ بھی ملایا۔ فیروز نے رقعہ لیا اجازت چاہی اور سلام کر کے کمرے کے باہر نکل گیا اور اُس کے بعد پھر کبھی اِس ارادے سے نہیں آیا کہ اُسے لکڑی چیرنا ہے۔

سرپ

چڑھانا ضعف سے مانی کا کب سر پہ گوارا ہے
تپ غم نے ترے بیمار کا چہرہ اُتارا ہے

(۳) گستاخ بنانا۔ بے ادب بنانا۔ بے باک و نڈر کرنا۔ اپنے اوپر گستاخ کر لینا ؎

ہنستا دلِ صد چاک پہ کیوں دستۂ گُل آہ
اتنا نہ وہ گلدستہ جو اُسے سر پہ چڑھاتا

سر پر چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) یار بننا۔ مصاحب بننا۔ ۔۔۔ اخلاص میں آنا۔ لاڈ میں آنا ؎

بل کیا کرتی ہے عشاق سے جاناں سر پر
چڑھ گئی ہے بہت اب زلفِ پریشاں سر پر

کہا دیتے نہیں اک بوسہ بھی تم + یہ کس کام آئے گا اے یار اخلاص
کہا منہ کیا چڑھے سر پہ چڑھے تم + تجھے بھاتا نہیں یہ پیار اخلاص

(۲) گستاخ ہونا۔ نہایت بے ادب ہونا۔ بے باک ہونا۔ نڈر ہونا۔
آپ سے جوں جوں دبے جاتے ہیں ہم + اور بھی سر پر چڑھے جاتے ہو تم (جعفر)

نہ منہ لگا منگے وہ خط کی طرح دشمن کو
مثالِ زلف چڑھا سر پہ یہ رذالہ بہت

(۳) سوار ہونا۔ اوپر چڑھنا ؎

شیشے میں اُس پری کو اُتار لے پڑ کے پاؤں
سر پر چڑھا رقیب کے شیطان لیجئے

(۴) اترانا۔ گھمنڈ کرنا +

سر پر چلّانا یا غُل مچانا (ہ) فعل لازم:۔ پاس آ کر شور کرنا۔ قریب کھڑے ہو کر غوغا کرنا +

سر پر چھپّر رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بارِ گراں۔ سر پر رکھنا۔ کسی قسم کا بوجھ ڈالنا۔ بوجھ میں دبانا ؎

عکس مژگان کا پڑا میری تو وہ نازک بدن
ہنس کے بولا آپ نے تو سر پہ چھپّر رکھ دیا

(۲) بارِ احساں میں دبانا۔ مرہونِ منت بنانا (۳) کسی کے سر پر الزام لگانا۔ الزام دھرنا۔ بُرائی سر ڈالنا (۴) ذمہ ڈالنا۔ ذمہ کرنا (۵) کسی کے ذمہ بہت سا قرضہ ڈالنا +

سر پر خاک اُڑانا یا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ ماتم کرنا۔ نوحہ کرنا۔

رونا پیٹنا۔ غمگینی اور سوگ ظاہر کرنا + افسوس کرنا۔ تلملانا ؎
یاد کر سبزِ چمن میں نفسِ سرد مرے + سر پہ خاک اپنے اُڑاتی ہے صبا میرے بعد (معروف)

کوئی سر پہ ڈالے ہے اس غم سے خاک
کسی نے کیا ہے گریباں کو چاک +

سر پر خون چڑھنا یا سوار ہونا (ہ) فعل لازم:۔ آمادۂ قتل ہونا۔ قتل کرنے کی دھن بندھنا۔ جلادی یا ہتیا پر اُترنا۔ جان لینے پر کمربستہ ہونا ؎

دستارِ سُرخ کیوں سرِ صیّاد پر نہ ہو
بلبل کا خون سر پہ ہے اُس کے سوار آج

سر پر خون لینا (ہ) فعل لازم:۔ ہتیا کرنا۔ گناہِ قتل کو اپنے ذمہ لینا

خون ۔۔ سر پہ نہ لے او بُتِ خونخوار نہ چھیڑ
اپنے بیمار کو اے دیدۂ بیمار نہ چھیڑ

سر پر خون ہونا (ہ) فعل لازم:۔ ہتیا ہونا۔ گناہِ قتل ذمہ پڑنا ؎

خون لاکھوں بے گناہوں کے ترے سر پر پڑے
اے بتِ سفّاک تو کچھ کم نہیں مزدور سے

سر پر دھمّال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ سر پر غُل و شور ہونا۔ شور و شغب کے باعث دماغ کا پراگندہ اور مغز پریشان ہونا + بارِ غم کا سر پر سوار ہونا + ہنگامہ آرائی ہونا ؎

جگر جل کر ہوا ہے کوئلا بیتاب تو بھی ہوں
تپش کی تو بھی ہے سر پر مرے دھمّال مت پوچھو

انقلابِ دہر سے ازبسکہ جاں پامال ہے
گردشِ گردوں سے سر پر روز و شب دھمّال ہے

سر پر دھرنا یا سر دھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ذمہ ڈالنا۔ لگانا۔ سر ڈالنا۔ تھوپنا ؎

حاسدوں نے ظفر سر سے سر پر + پوچھو بہتان دھر کے کیا پایا (ظفر)

سر پر رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر پر اُٹھانا۔ سر پر بوجھ لینا (۲) تبرکاً یا کسی چیز کو اُٹھا کر سر پر رکھنا۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ مقدس جاننا۔
ہاتھ جرأت کے جو گل سنگ سے یار لگا + کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا (جرات)

(۳) ذمہ ڈالنا۔ تھوپنا +

سر پر سہنا (ہ) فعل متعدی:۔ برداشت کرنا۔ سہارنا۔ کسی سخت بات کو

رفتہ رفتہ دو سال گزر گئے۔

ایک دن خورشید عکاس خانے کے پاس کھڑا تھا اور ٹکٹ خرید کر دام کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ اچانک اُس نے اپنے نزدیک ایک چھوٹے آدمی کو کھڑے دیکھا۔ وہ گرم نیلے سوٹ میں ملبوس تھا۔ اُس نے کلرک سے ٹکٹ کے لئے کہا اور دام دے کر انتظار کرنے لگا۔

"اخاہ فیروز صاحب آپ کہاں ہیں؟ خورشید نے اپنے لکڑ ہارے کو پہچانتے ہوئے کہا: کہو بھائی، اچھے تو ہو؟"

"بہت اچھا جناب، میں بالکل بعافیت ہوں اور آج کل ایک دفتر میں ہتمم کی حیثیت سے پون سو روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے۔ فیروز صاحب، میں یہ سنکر بہت مسرور ہوں، اتنی تنخواہ تو کافی ہے تمہارے لئے۔ تم جانتے ہو تم کسی نہ کسی نہج سے میرے چیلے ہو۔ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں کس طرح راہ راست پر لگایا۔ اگر میں اُس دن تم پر اتنا خفا نہ ہوتا، اتنا سخت سست نہ کہتا تو شاید آج تمہیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا، میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے میرے الفاظ ضائع نہ ہونے دیئے۔"

"اس میں کلام نہیں کہ اگر میں اُس دن آپ کے پاس نہ جاتا تو اِس وقت تک اپنے کو تعلم و تعلم کی خلیج ہی میں پھنسا ہوا پاتا اور اب تک اسی مفلسی اور ناکامی کی زندگی بسر کرتا ہوتا۔ میں بلا شبہ آپ کی وجہ سے سنبھلا اور مفلسی کے غار سے نکل آیا۔"

خورشید نے کہا "میں تم سے بہت خوش ہوں"

"اور میں بھی آپ کے گزشتہ الطاف و عنایات کا بیش از بیش شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے مجھے اُس دن جو رائے دی تھی وہ بالکل صائب تھی، میں آپ کا نہایت ممنون ہوں اور خصوصاً نصیبن باورچن کا، وہ رحمدل اور شریف عورت۔ میں آپ کا احسان قیامت تک نہیں بھول سکتا لیکن حقیقتاً وہ صرف نصیبن باورچن کی ہستی تھی، جس نے مجھے اُس عذاب سے نجات دلائی"

"میں سمجھا نہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو" خورشید نے کہا۔

"سنیئے، واقعہ یہ تھا" فیروز نے کہا "میں تو آپ کے یہاں ہر ماہ لکڑی چیرنے کی غرض سے آتا تھا، لیکن میں بہت نحیف و نزار تھا۔ مجھ میں چلنے کی تاب نہیں تھی۔ لکڑی کیسے چیرتا، باورچن میرے سامنے کندوں کا ڈھیر لگا دیتی اور میں کلہاڑی لے کر چیرنے کھڑا ہوتا، ایک ضرب لگاتا تو دس منٹ دم لیتا۔ غریب باورچن دیکھنے آتی اور آخر رحم کھا کر خود لکڑیاں چیر دیتی۔ میں آخر وقت اُٹھتا آپ سے دام لیتا اور خوش خوش چلا جاتا، آپ کو سنکر تعجب ہوگا کہ میں نے آپ کے یہاں ایک بار بھی لکڑی خود نہیں چیری۔"

خورشید یہ سنکر سخت متحیر ہوا، اور غصہ ہو کر بولا۔

"ناشدنی، خدا تجھسے سمجھے۔ بدقسمت آدمی۔ نہ تیرے لئے یہاں سکون ہے نہ آخرت میں۔"

"لیکن آپ یقین کیجئے جب وہ لکڑی چیرتی ہوتی تو میں اپنی جگہ بیٹھا بیٹھا محجوب ہوا کرتا اور شرمایا کرتا، اُس نے متعدد بار میرے حال پر تاسف کیا۔ مجھے سمجھایا اور آخر کار میں بھی رفتہ رفتہ سمجھا کہ آخر میں تو جو کچھ کرتا ہوں کرتا ہوں۔ لیکن میری وجہ سے اِس باورچن کو کیوں تکلیف ہو، چنانچہ میں نے چرس پینا چھوڑ دیا، اور اُس کے بعد سے میری حالت سدھرنے لگی۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف باورچن تھی جس نے مجھے فرش سے اُٹھا کر عرش پر بٹھا دیا۔

"خیر وہ میں ہوں یا باورچن، مدعا تو تمہارا سدھرنا تھا سو وہ پورا ہو گیا"

(رچوف)

تلاشِ حق

خدا کو بزم امیری میں ڈھونڈنے والو
نشاں شباب کا پیری میں ڈھونڈنے والو
خدا نہیں نظر آتا ہے زر پرستی میں
خدا کو ڈھونڈتے ہو تم فراخ دستی میں
تلاشِ حق میں بھٹکتے ہو کچھ خیال کرو
"خدا کہاں ہے" غریبوں سے یہ سوال کرو

(سید فیضی جالندھری)

حسّاس بھکاری

لطیف شاہد

"للہ، مجھ پر رحم کیجئے ۔۔۔ میں سخت بھوکا ہوں۔ میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا ہے ۔۔۔۔۔۔ ۔۔ میرے پاس ایک پائی نہیں جو کچھ لے لیتا ۔۔۔۔ سرکار! مجھ غریب پر ترس کھائیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ رحم کیجئے ۔۔۔۔۔۔۔ آپ باور کیجئے، میں ذلیل آدمی نہیں، آوارہ نہیں۔ شریف ہوں۔ ایک سال قبل قصبے میں مدرس تھا، جھوٹی شہادت کے الزام میں نکال دیا گیا ۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔ اب تک بیکار ہوں ۔۔۔۔ پریشان ہوں ۔۔۔۔ خدا کے لئے مجھ مسکین کی مدد کیجئے ۔۔۔ میرا دنیا میں کوئی نہیں۔"

خورشید نے ایک نگاہِ غلط انداز اُس پہ ڈالی اور معاً اُس کا پھٹا ہوا نیلا کوٹ چندھی آنکھیں اور داغدار گال دیکھکر اُسے خیال ہوا کہ شاید اُس نے اِس سے قبل اُسے کہیں دیکھا ہے۔

"اور سرکار" فقیر نے ذرا دم لے کر کہا "فلاں شہر میں ایک اسامی خالی ہے لیکن کیا کروں۔ میرے پاس ایک حبہ نہیں۔ خود بھوکوں مر رہا ہوں، کرایہ کہاں سے لاؤں ۔۔۔۔۔۔ حضور میری مدد کیجئے ۔۔۔۔۔۔ خدا آپ کو اس کا اجر عطا کرے گا ۔۔۔ گو مجھے سوال کرتے شرم آتی ہے۔ لیکن کیا کروں حالات سے مجبور ہوں۔"

خورشید نے اتنی دیر میں اُسے غور سے دیکھ لیا، اور اُس کے غیر معمولی لمبے ربڑ کے جوتے دیکھکر جو گھٹنوں تک مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے فوراً یقین کر لیا کہ وہ اُسے دو روز قبل دیکھ چکا ہے۔

"میں نے تجھے پرسوں گلی میں اِسی حالت میں دیکھا ہے" خورشید نے کہا اور اُس دن تو نے کہا تھا کہ میں ایک غریب طالب علم ہوں، اسکول سے نکال دیا گیا ہوں۔ اور اب کوئی ذریعۂ معاش نہیں۔"

کیوں، تجھے یاد ہے یا بھول گیا؟ اور آج تو کہہ رہا ہے کہ میں مدرس ہوں۔"

"نہیں حضور ۔۔۔۔۔۔ کبھی نہیں" اُس نے گھبرا کر کہا "میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں مدرس ہوں۔ اگر آپ کو کچھ شک ہے تو میرے کاغذات دیکھ لیجئے۔"

"بالکل جھوٹ، تین دن کی بات میں بھول نہیں سکتا۔ تو نے صاف صاف کہا تھا کہ میں طالب علم ہوں، بلکہ یہ بھی تبلایا تھا کہ اسکول سے کیوں نکالا گیا ۔۔۔۔۔۔ ذرا یاد کر۔"

خورشید غصہ سے سُرخ ہو گیا اور اُس نے اتنا کہہ کر بھکاری کی طرف سے نگاہیں پھیر لیں "جناب بڑی ذلت کی بات ہے، میں جھوٹا نہیں" اُس نے آواز پر زور دے کر کہا "فریب، سراسر فریب ۔۔۔۔۔۔ میں تجھے پولیس کے حوالے کروں گا، غدار کہیں کا۔ تو غریب ہے، بھوکا ہے۔ یہ سب صحیح ہے مگر اس کے یہ معنی تو نہیں کہ تو اِس دلیری سے جھوٹ بولے۔"

بھکاری نے مایوسی سے کمرے میں چاروں طرف نظر ڈالی، گویا وہ ایک قفس میں قید ہے، اور نکلنے کے لئے راستے کی فکر میں۔

"جھوٹ؟ میں جھوٹ ایک حرف نہیں کہتا۔ آپ باور کیجئے اور میری اسناد دیکھ لیجئے" فقیر نے جھنجھلا کر کہا۔

"اب یقین کیسے آسکتا ہے" خورشید نے زیادہ ترش رو ہو کر کہا "کس قدر

سر

سر پکڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مدد کرنا - سہارا دینا - دستگیری کرنا (۲- بازاری) بوقت مجامعت عورت کا سر تھامنا - تسلی دینا (۳ عو) سر کو بوجھل بنانا - سر کو جکڑ لینا جیسے اُس دوا نے تو حلق سے اُترتے ہی سر پکڑ لیا ٭

سر پھٹنا (ہ) فعل لازم :- سر پھوٹنا - سرشق ہونا - سخت دردِ سر ہونا ٭

سر پھرانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر چکرانا - دوران سر پیدا کرنا - بیہودہ گوئی کے باعث سر میں درد کرنا - مغز پراگندہ کرنا ؎

کرے منع بکنے سے اُسکو کوئی ۔ مرا سر پھراتی ہے والی کی بات (انجمن)

سُنکے یہ پر غرض حال ارے بول کہا نظیر ۔ چل بے زیادہ اب بک تو نے تو سر پھرا دیا (نظیر)

(۲) مغز زنی کرنا - متھا مارنا - سمجھانے بجھانے میں کوشش کرنا ٭

سر پھرا ہے (ہ) محاورہ :- شامت آئی ہے - کمبختی آئی ہے - نصیبوں کی شامت نے گھیرا ہے ؎

کونسی بات ہے جس بات پہ جاوے گا کوئی ۔ سر پھرا ہے کہ ترے پاس پھر آوے گا کوئی (مومن)

بگڑے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ سر
مگر کچھ سر پھرا ہے اِن دنوں گردونِ گرداں کا } (مصحفی)

سر پھر جانا (ہ) فعل لازم :- سر میں درد ہو جانا - سر میں چکر آ جانا - مغز پراگندہ و دماغ پریشان ہو جانا - دورانِ سر شروع ہو جانا ؎

کہوں میں اپنے جو برگشتہ طالعوں کی بدی
تو سامعوں کا نہ پھر کیونکہ سر بھلا پھر جائے } (جرأت)

سر پھرنا - (ہ) فعل لازم :- (۱) سر گھومنا - سر چکرانا - سر میں درد ہونا - مغز پراگندہ اور دماغ پریشان ہونا - دوران سر پیدا ہونا ؎

ستم ہائے گردوں مفصل نہ پوچھو ۔ کہ سر پھر گیا مدعا کہتے کہتے (مومن)

حال کچھ کہتے ہیں جب کہتا ہوں وہ رشک پری ۔ سر ہمارا سنتے سنتے یہ کہانی پھر گیا (برق)

گردشِ چرخ سے سر کیوں نہ مہ و خور کا پھرے
کہ شب و روز یہ رہتا ہے ہنڈولا پھرتا } (بیان)

تھک گئے ہیں پاؤں اور جاتی نہیں سرگشتگی
سر مرا پھرنے لگا ہے نالۂ زنجیر سے } (وزیر)

یقیں ہے سُنتے سُنتے اُس کا سر پھرنے لگے ناسخ
بیاں میں سامنے جسکے کروں اپنی تگاپو کا } (ناسخ)

(۲) شامت آنا - سرزنش اور زد و کوب یا مرنے کا خواہاں ہونا - کمبختی آنا ؎

بگڑے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ سر ۔ مگر کچھ سر پھرا ہے اِن دنوں گردونِ گرداں کا (مصحفی)

سر

پڑا پھرتا ہے یہی فکر میں صیاد ظالم ۔ کسی طرح سے کسی دل کو دیجئے آزار
کدھر خیال کو اب لیگیا ہے یہ مغز ۔ زبس پھرا ہے سر اُس کا ہوا ہے بجز و نار } (جرأت)

تھمنے ہے دزدانِ سپہرِ حوادث آسماں ۔ سر پھرا ہے سرکشو رکھتے ہو کیوں دستار کج (ناسخ)

اِک لیا تیغ بکف پھرتا ہے ۔ سر مرا پھرنے لگا کیا باعث (وزیر)

(۳) دماغ میں فتور آنا - حواسوں میں فرق آنا - سودا یا جنون ہونا - عقل نہ رہنا ؎

زمیں پہ ٹھوکریں کھاتا پھرے گا رہ گزاروں کی
مرا پیرو ہوا ہے سر پھرا ہے چرخ گرداں کا } (جرأت)

فرہادِ ت ہمسری کرے کون ۔ سر کس کا پھرا ہے یوں مرے کون (حسرت)

سر پھوٹنا (ہ) فعل لازم :- (۱) سر پھٹنا - سر کے ٹکڑے ہونا - لکڑی پتھر اینٹ وغیرہ سے سر ٹوٹنا - سرشق ہونا (۲) مارکٹائی ہونا - مارپیٹ ہونا - ہانڈی چلنا - ہانڈی بندوال ہونا (۳) سخت دردِ سر ہونا - سر میں ازحد درد ہونا ٭

سر پھوڑ کر - چیر کر - یا - توڑ کر لینا (ہ) فعل متعدی :- منڈ چیرے پن لینا - سر ہو کر لینا - لڑائی کی دھمکی دیکر لینا - ظلم و تعدی سے کچھ مال لینا جان پر کھیل کر لینا - ڈرا دھمکا کر لینا - مارکٹائی سے لینا - زبردستی سے لینا ؎

جمشید کا میں توڑ کے سر لونگی دیکھنا ۔ غائب جہاں نما پہ مرا جام ہو گیا (جان صاحب)

سر پھوڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر توڑنا - سر کے ٹکڑے کرنا - سر پارہ پارہ کرنا (۲) سر ٹکرانا - سر دے دے مارنا - سر دُھننا ؎

سیر مر گئے لاکھوں قفس میں پھوڑ کے سر ۔ کہا جو آکے کسی نے بہار آئی ہے (مصحفی)

(۳) تاسف - رشک یا غم کے باعث اپنے کو ہلاک کرنا ؎

پھوڑتا ہے کوئی سر دیکھ کے پیشانیِ یار ۔ تیغ ابرو پہ کوئی جان کو کرتا ہے نثار (امانت)

غیر تجھ پر پھوڑتے ہیں سر عبث فرہادساں
تو اگر شیریں ہے تو ناسخ ترا پرویز ہے } (ناسخ)

(۴) لڑنے مرنے کو مستعد ہونا - لڑنا - جوتی پیزار کرنا - لڑنا جھگڑنا - بحث و تکرار کرنا (۵) ہنود :- اودھ جلتے مُردے کے سر کو چتا میں بانس سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا تاکہ بخوبی جل جائے - کریا کرم کرنا (۶) آپ سر زخمی کرنا - خود سر میں پتھر وغیرہ مار کر حاکم کے پاس فریادی جانا اور اپنے کسی مخالف کو فوجداری میں پھنسوانا ٭

سر پھیرنا (ہ) فعل متعدی :- سرکشی کرنا - حکم عدولی کرنا - کہا نہ ماننا - انکار کرنا - اکیا نہ ماننا ٭

سر پیٹتے پھرنا (ہ) فعل لازم :- سر دُھنتے پھرنا - پچھتاتے پھرنا - افسوس کرتے پھرنا - (دیکھو شعر مصحفی سر پھرنا میں)

کمینہ پن کی بات ہے کہ تو اپنے کو طالب علم اور مدرس جتا کر نہ صرف لوگوں کی ہمدردی حاصل کرتا ہے بلکہ مستحقین کا حق بھی غصب کرتا ہے"۔

فقیر کے صریح جھوٹ سے خورشید کو بہت رنج پہونچا، وہ بہت رحمدل واقع ہوا تھا اور نہ صرف غریبوں اور محتاجوں کے ساتھ اُسے ہمدردی تھی بلکہ وہ اُن کی دامے درمے امداد بھی کیا کرتا تھا، لیکن اس فقیر کے اصرار اور جھوٹ نے پر اُسے سخت طیش آیا۔ پہلے تو اُس نے اُسے بہت زجر و توبیخ کی، بہت بُرا بھلا کہا۔ مگر آخرش اُس نے عہد کر لیا کہ اب وہ اِن غریب حرامزادوں کی مدد کر کے اُن کے کاروبار کو فروغ نہ دے گا۔

فقیر بھی اُس کی باتیں سنا کیا اور خاموش رہا۔ وہ اس قسم کی باتیں سُننے کا عادی ہو گیا تھا، پہلے تو وہ اپنے الفاظ کی حمایت کرتا رہا، قسمیں کھائیں اور یقین دلایا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ لیکن جب اُسے یقین ہو گیا کہ وہ اس کے فریب میں آنے والا نہیں، اور اُس پر یہ چال نہیں چل سکتی، تو وہ خاموش ہو گیا اور آخر کار شرم سے مغلوب۔

"سرکار، اُس نے نہایت لجاجت سے کہا" آپ سچ فرماتے ہیں، میں جھوٹا ہوں ...... بالکل جھوٹا، لیکن آپ ہی فرمائیں کہ میں اس کے سوا کر ہی کیا سکتا ہوں ...... یقیناً میں مدرس نہیں ہوں اور نہ طالب علم۔ یہ سب میرے دماغ کی اختراعیں ہیں ...... میں گویا ہوں۔ چونکہ چرس پینے کا عادی تھا، اسی لئے بہت جلد میری صحت خراب ہو گئی اور میں کام کے قابل نہ رہا اور نکال دیا گیا ...... اب اگر میں اپنے واقعات صحیح صحیح بتلاؤں تو مجھ پر کون ترس کھائے گا، کون میری مدد کرے گا۔ اگر میں سچ بولتا ہوتا تو اب تک کب کا بھوک اور جاڑے کی شدت سے مر چکا ہوتا ...... یقیناً آپ جو کچھ فرماتے ہیں بالکل صحیح ہے اور میں سمجھ بھی گیا ہوں، لیکن خدا کے لئے آپ ہی انصاف سے بتلایئے کہ میں اس کے سوا کر ہی کیا سکتا ہوں"۔

"مجھ سے پوچھتا ہے کہ میں اس کے سوا کیا کروں" خورشید نے اس کے نزدیک جا کر چیختے ہوئے کہا "میں بتلاؤں ...... کوئی دھندا کر ...... دھندا"۔

"کام ...... لیکن ...... سرکار ...... کام مجھے ملتا کہاں ہے؟ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ مجھے کچھ کرنا چاہیئے"۔

"بالکل لغو۔ نوجوان ہے۔ تندرست ہے اور اگر چاہے تو تجھے کام آسانی سے مل جائے ...... لیکن تجھے معلوم ہے، تو کاہل ہے۔ کام چور ہے۔ چرس پیتا ہے، اور چرس نے تجھے بالکل ناکارہ کر دیا ہے، اور اب تجھکو اس کے سوا اور کوئی دھن نہیں"۔ اگر اب بھی تو اپنی حالت سنبھال لے تو کسی نہ کسی دفتر میں معمولی ملازمت مل سکتی ہے۔ کسی طلائی میں اب بھی کام کر سکتا ہے۔ مگر تجھ سے اب محنت ہو ہی نہیں سکتی۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ تو معمولی سے معمولی کام بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں تو تیری توہین ہوتی ہے"۔

"ممکن ہے آپ کا فرمانا صحیح ہو" فقیر نے تلخ تبسم کے ساتھ کہا، میں اب اس قسم کے کام کیسے حاصل کر سکتا ہوں۔ اب میرے لئے یہ مشکل ہے کہ میں کسی دکان پر کام کروں۔ کیونکہ اس کام میں سخت تجربے کی ضرورت ہے، اور اب مجھے کوئی معمولی کام بھی کیوں دینے لگا۔ میں کسی کارخانہ میں کام کے قابل نہیں۔ کسی کاروبار کے لئے سرمایہ نہیں۔ پھر آپ ہی بتلائیں میں کیا کروں؟

"لغو۔ تم ہمیشہ اپنے ناکارہ ہونے کا کوئی نہ کوئی عذر ڈھونڈھ لیتے ہو۔ کیا تم لکڑی نہیں چیر سکتے؟"

"میں اِس کام سے انکار تو نہیں کرتا۔ لیکن اس کام والے بھی تو مارے مارے پھر رہے ہیں"۔

"ارے سب کام چور اسی طرح حجت کرتے ہیں اور اِس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر تم لکڑی چیر سکو تو میں تمہیں دوں"۔

"جناب عالی، میں بہت ممنون ہوں گا"۔

"اچھی بات، مجھے دیکھنا ہے کہ تم ......"۔

خورشید نے جو اتنی طویل اور بے جا بحث سے عاجز ہو چکا تھا، اپنی باورچن نصیبن کو آواز دی۔

"نصیبن، سنو، تمہیں لکڑی چیرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے، اس لئے اِن آدمی کو لے جاؤ۔ اور اِس سے لکڑی کٹواؤ"۔

فقیر جو بالکل ساکت کھڑا تھا، ہاتھ پیر جھٹک کر باورچن کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گیا، گو اُس کی نقل و حرکت اور انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنے الفاظ دے کر سخت پشیمان ہے، اور صرف اپنے الفاظ کی پیچ میں لکڑی کاٹنے کے لئے جا رہا ہے۔ مگر وہ اِس کے سوا کر بھی کیا سکتا تھا کہ وہ سخت بھوکا تھا، اور اب اُس کی بھوک ضبط کی حد سے گزر چکی تھی۔

سر

سر پیٹنا (ہ) فعل لازم:- جلا سر پر ضرب لگانا۔ غصے کے مارے سر میں تھپڑیں لگانا۔ دونوں ہاتھوں سے سر کو متواتر زد و کوب لگانا ؎

یہی بی میراتی ہے سر پیٹ لوں ۔ یہ غصہ دلانی ہے داتی کی بات (رنگین)

(۲) ماتم کرنا۔ غم کرنا۔ نوحہ کرنا۔ نالہ و زاری کرنا۔ بلاپ کرنا (۳) افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ تاسّف کرنا ؎

خیال الف میں سر سے نصیر پاکر ۔ نکل کے سانپ گیا سنے لکیر پیٹا کر (نصیر)

کیا تھا مصحفی نے کہیں اسکو یک دن ۔ پھرتا ہے کوچہ کوچہ یہ وہ سر پیٹتا ہوا (مصحفی)

سر پیر نہ ہونا (ا) فعل لازم:- دیکھو (سر پاؤں نہ ہونا)

کیوں وعدہ رقیب سراپا نہ دھلایا ۔ جب اُسکی بات کا کوئی سر پیر نہ ہو (داغ)

سر توڑنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (سر پھوڑنا)

[illegible] کام میں آئے مرے وہ مطلب ۔ سر جو توڑا تو ہیں دروازہ تمہارا توڑا (داغ)

سر تو نہیں پھرا (ہ) محاورہ:- شامت تو نہیں آئی؟ عقل میں فتور تو نہیں پڑا؟ پاگل تو نہیں ہوگئے؟

سر ٹکرانا - یا - سر کو ٹکرانا (ہ) فعل لازم:- سر دیوار سے مارنا۔ سر کھپڑنا۔ سجدے کرنا۔ جانفشانی کے ساتھ کوشش کرنا۔ نہایت کوشش کرنا ؎

ضعف سے اُس در پہ اب ہم نقش بر دیوار ہیں
سر بہت ٹکرا چکے دیوار و در سے پیشتر } ([illegible])

سجدہ تو تھا نہیں ٹکرایا سر بے مزا ۔ تیرے سنگ در پہ آیا جبہ سائی میں مزا (ظفر)

آپ کا شب کو نہیں پاتے جو دروازہ کھلا
روز ٹکراتے ہیں ہم سر کو در و دیوار سے } ([illegible])

سر ٹوٹنا (ہ) فعل لازم:- سر کا ٹکڑے یا پارہ پارہ ہونا۔ سر پھٹنا۔ لڑائی جھگڑا خونی بیزار ہونا۔ سر زخمی ہونا۔

سر جوڑ جوڑ کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- نہایت اختلاط اخلاص و محبت سے مل کر بیٹھنا۔ ایک دوسرے کا درد مند اور غمخوار بن کر بیٹھنا۔ سلوک سے بیٹھنا ؎

کبھی تو مختلط ہو بسر سے میں ہم سے ساقی ۔ لیکر بغل میں ظالم مینائے بادۂ ناب
غنچے میں ایک کلیاں اس رنگ سے چمن میں ۔ سر جوڑ جوڑ جیسے مل بیٹھے ہیں احباب } ([illegible])

سر جوڑ کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- اکٹھے ہو کر بیٹھنا۔ مل کر بیٹھنا۔ اتحاد و اتفاق سے بیٹھنا۔ اتفاق سے بیٹھنا۔ مل بیٹھنا ؎

رقیبوں سے سر جوڑ بیٹھے ہو کیوں کر
ہمیں تو نہیں دیتے تک پاؤں چھونے } ([illegible])

سر

یا رب اُٹھائی کسنے کماں تیر جوڑ کر ۔ بیٹھے ہیں سر پہ عصا نیہ جوڑ کر (منیر)

سر جوڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا۔ فراہم ہونا۔ مجلس جمع کرنا۔ جلسہ کرنا۔ پنچایت جوڑنا (۲) اتفاق کرنا۔ ایکا کرنا۔ باہم متفق الرائے ہونا۔ متفق ہونا ؎

دو چار کے دس پانچ کے بس کا نہیں یہ کام
سر جوڑ کے اس کام میں سب زور لگاؤ } ([illegible])

(۳) خفیہ صلاح کرنا۔ باہم سازش کرنا۔ کسی کے خلاف صلاح و مشورہ کرنا۔

سر جھاڑ منہ پہاڑ (ہ) تابع فعل:- دیوانہ وار۔ وحشیانہ۔ بہیبت۔ بہیبت اور بھیانک صورت میں۔ پہاڑ جیسے منہ پر سر کے جھاڑے اُلٹے بکھرے بال کھڑے ہوئے۔ چڑیل کی صورت میں۔ بشکل مہیب یا ماتمی ہیں ؎

تمام شب فراق ہے یاد و آہ ہے ۔ سر جھاڑ منہ پہاڑ بلائے سیاہ ہے (نکہت)

سر جھاڑ منہ پہاڑ لئے اپنا بچھڑیں ۔ عاشق کے شاہیانہ تابوت کی شبیہ (انشا)

سر جھاڑ منہ پہاڑ جو وحشت نظر پڑی ۔ حضرت جنوں سے مرشد کامل نے غش کیا (انشا)

سر جھاڑنا (ہ) فعل متعدی:- (پورب) کنگھی کرنا۔

سر جھکانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سر نیچا کرنا۔ سر نوانا۔ سر کو خم کرنا۔ سرکشی سے باز رہنا۔ عجز و انکسار ظاہر کرنا ؎

جائے عبرت ہے خاک دان جہاں ۔ تو کہاں منہ اُٹھائے جاتا ہے
دیکھ سیلاب اس بیاباں کا ۔ کیسا سر کو جھکائے جاتا ہے } ([illegible])

پوچھو جناب داغ کی ہم سے شرارتیں
کیا سر جھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب ہے } ([illegible])

(۲) شرم یا غیرت سے گردن نیچی کرنا ؎

ہائے قاتل کا بوسہ نہ سکے ۔ ہمنے سر کو جھکا کے کیا پایا (ممنون)

سر جھکائے رہا سدا گردوں ۔ کیا کیا تھا جو شرمسار رہا (وزیر)

(۳) ماننا۔ تسلیم کرنا۔ مطیع و فرمانبردار ہونا ؎

سر جھکاتا ہے کون واعظ کی ۔ بے تکی غیر لطف باتوں پر (للاعلم)

سر جھکنا (ہ) فعل لازم:- سر نیچا ہونا۔ شرمندگی یا عجز کے باعث گردن نیچی ہونا ؎

جھکے کیوں کر خجلت سے مرا سر اہل محشر میں
مرا اعمال بد سے پلّہ میزاں سلامی ہے } ([illegible])

سر چپکنا (ہ) فعل متعدی:- سر منڈھنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر کرنا۔ سر ڈالنا۔

اور روایتی تعصبات اور رسمی خیالات کی مطلق پرواہ نہیں کی ہے[۱]

۳۶ء میں زمانہ میں دارالمصنفین (اعظم گڈھ) کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ مضمون نگار مولانا عبدالسلام صاحب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"مولانا کی اصلی خصوصیت صرف ادب و انشا کی ہے ...... آپ فطرۃً ادیب پیدا ہوئے ہیں، اس لئے آپ کی توجہ کا محور صرف لٹریچر ہے۔ ان کے فقرے نہایت مختصر، فصیح اور برجستہ ہوتے ہیں، اردو میں وہ نظم و نثر دونوں پر قادر ہیں اور دونوں کو اس انداز سے لکھتے ہیں کہ اس کی تقلید نہیں ہوسکتی"

استقصا مقصود نہیں، اور نہ اس کی ضرورت، مولانا کی قابلیت اس قسم کے ثبوت سے بالا ہے، ورنہ دفتر کے دفتر پیش کئے جاسکتے ہیں۔

رہا آپ کا یہ فرمانا کہ شعر الہند کے چیتھڑے اُڑائے گئے ہیں، اُسے نامکمل ثابت کیا گیا ہے، تو یہ کونسی نئی اور تعجب کی بات ہے۔ دنیا میں کونسی ایسی تصنیف ہے جس کے چیتھڑے نہ اُڑائے گئے ہوں جس کے مصنف پر فقرے نہ کسے گئے ہوں، خصوصاً اس جماعت پرستی کے دور میں؟! یہ تو عام تصانیف کی کیفیت ہے۔ تنقیدی کتابوں اور تبصرہ نگاروں کی جو گت بنتی ہے، وہ موجودہ دور کا نہایت ہی المناک اور شرمناک واقعہ ہے۔

مضمون نگار کے نزدیک شعر الہند کا مصنف جہانِ آرزو پر تبصرہ کرنے کا اہل نہیں۔ لیکن

ہر کس و ناکس ہے نقد و تبصرہ کا مدعی! زندہ رہنا اہلِ فن کا آج کل دشوار ہے

ملحدی شعر الہند جب کاغذ قلم ہاتھ آگیا شعر کہنے کے لئے خونِ جگر درکار ہے

کے کہنے والے کو وہ شعر الہند پر تنقید کرنے کا نہ صرف حق دیتے ہیں بلکہ اس کی رائے کو قابل ثبوت سمجھتے ہیں، سچ ہے، دوسروں کی آنکھ کا تنکا بہت آسانی سے نظر آجاتا ہے، اور اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ جو شخص چار مصرعے بھی صحیح نہ کہہ سکے، جسے یہ بھی نہ معلوم ہو کہ مترادف الفاظ میں ترکیب اضافت جائز نہیں۔ وہ شعر الہند پر کیا تبصرہ کرسکتا ہے اور اُس کے تبصرے کو کیا وقعت دی جاسکتی ہے۔

مجیب نے اُسے یا تو اس لئے نقل کردیا کہ یہ اُن کے کوئی بزرگ ہیں اور شعر الہند کے خلاف لکھا ہے، اس سے بحث نہیں کہ شعر کہنے والا تنقید کی اہلیت سے کس قدر معرا ہے اور یا تو اُن کے نزدیک تنقید کے لئے کسی خاص صلاحیت کی ضرورت نہیں، ہر وہ شخص جسے قلم پکڑنا آجائے، وہ تبصرہ کرسکتا، حالانکہ

"(۱) نقاد کو ادب کی معلومات اور اس کے متفرق شعبوں کی خصوصیات سے واقف رہنا چاہیے، نیز متفرق اصناف سخن کی اصطلاحات کے اشتقاق و معانی پر بھی اُس کو کافی عبور ہونا ضروری ہے، تاکہ جہاں کہیں اصطلاحیں آئیں، وہ ان کی تمام علیحدگیوں سے واقف ہو جائے۔

(۲) تاریخ پر اس کی گہری نظر ہونی چاہیے، ماضی کے تمام ادبوں اور مختلف دوروں کی نشوونما اور عروج و زوال سے اس کو کافی واقفیت ہونی ضروری ہے، ورنہ بہترین سے بہترین تنقیدی تحریریں ایک شاندار لیکن پادر ہوا عمارت ثابت ہوگی۔" (روح تنقید صفحہ ۷۷)

مجیب کا یہ کہنا بالکل خلاف واقعہ ہے کہ مولانا نے اپنی زندگی میں ایک مصرع بھی موزوں نہیں کہا، اگر وہ معارف کا مطالعہ کرتے تو اپنی بے خبری کا ثبوت نہ دیتے۔ لیکن جب مجیب کے نزدیک بھی غیر شاعر کو شاعری پر تنقید کا حق حاصل ہے تو پھر مولانا عبدالسلام صاحب نے کیا قصور کیا ہے کہ انھیں یہ حق نہ دیا جائے، کیا صرف اس وجہ سے کہ آرزو لکھنوی کی اُنھوں نے اندھوں کی طرح محض تعریف پر اکتفا نہیں کی؟!

مضمون نگار نے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی سے استدعا کی ہے کہ باب الانتقاد کے فرائض، وہ اپنے ذمہ لے لیں۔ لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ کل اگر مولانا سید سلیمان صاحب نے آرزو صاحب کی شان میں کوئی تقریظی قصیدہ نہ کہا تو یہی مطالبہ ان سے نہ کیا جائے گا اور اُن کے خلاف اسی طرح غلاظت نہ اچھالی جائے گی، جس طرح جہانِ آرزو کے نقاد کے خلاف اُچھالی گئی ہے۔

اعظم گڈھ سے، فاضل مضمون نگار کی سرگرانی کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی صدا اعظم گڈھ سے بلند ہوتی ہے، تو چاہے وہ اپنی جگہ کتنی ہی صحیح، کتنی ہی اہم اور کتنی ہی ضروری ہو، وہ انکار کردیتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ وہ اعظم گڈھ سے آئی ہے، چنانچہ اصغر مرحوم اور جگر کی خوش بیانی اور قادر الکلامی کے اعتراف کے باوجود، ان سے صرف اس لئے ناراض ہیں کہ اُن کی تعریف اعظم گڈھ سے کی گئی ہے، مجیب کا ذہنی تضاد ملاحظہ ہو، وہ سید صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ باب الانتقاد اپنے ذمہ لے لیں، یا کم از کم

۱؎ اردو اکتوبر ۳۶ء

سر

سر چڑھا (ہ) صفت:- منہ لگا۔ گستاخ۔ بے ادب۔ بیباک۔ لاڈلا +

سر چڑھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دیکھو (نمبر ۱۔ سر پر چڑھانا) ۵

بکھو مت سر چڑھائے دلبروں کے گوندھے بالوں کو
کھلانا کھولنا مشکل بہت ہے ایسے کالوں کو

(۲) دیکھو (نمبر ۲۔ سر پر چڑھانا) ۵

سر چڑھایا اتنا زلف بے ادب کو کس لئے ۔ پاؤں جو رکھتی ہے کافر مصحفِ رخسار پر (نکہت)

نزاکیسو بہت بل کر رہا ہے ۔ بگاڑا تو نے ظالم سر چڑھا کر (وزیر)

سر چڑھایا تھا تمہیں توری چڑھانے کے لئے
منہ لگایا تھا تمہیں منہ کے بنانے کے لئے

کیا سر چڑھا کے زلف کو بگاڑا ہے یار نے ۔ بل کر رہی ہے زلف گرہ گیر دوش پر (وزیر)

(۳) دیکھو (نمبر ۳۔ سر پر چڑھانا) ۵

ساری تقصیر ہماری ہے قصور آپ کا کیا ۔ رحم ایسوں پہ نہ کرتے تو اٹھاتے صدما
منہ لگایا تمہیں ہم نے یہ اسی کی ہے سزا ۔ سر چڑھایا تمہیں ہم نے یہ ہماری ہے خطا

کج اداؤں سے مروت نہیں کرنی تھی
بے وفاؤں سے محبت نہیں کرنی تھی

(۴) مغرور ہونا۔ متکبر ہونا۔ آپے سے باہر ہونا۔ آپے میں نہ رہنا + بگڑنا۔ بکھرنا ۵

روٹھ کر گھر سے جو نکلا مڑ کے آتا نہیں ۔ پاؤں پڑتی ہوں نہ بسا سر چڑھا آتا نہیں (بی رحمت)

(۵) سر کو بلی دینا۔ سر قربان کرنا۔ کسی دیوی دیوتا کے آگے سر کاٹ کے نذر کرنا ۵

طوفِ مشہد کو میں جو آؤں گا ۔ تیغ قاتل کو سر چڑھاؤں گا (امیر)

کرے گا کیا تو میری آکر دم سے بیٹھا ہوا دعا کر
گلی میں اس کی یہ سر چڑھا کر ابھی تو بت ڈھل چکے ہیں

سر چڑھا کر (ہ) تابع فعل:- سر پر آ کر۔ از خود ظاہر ہو کر۔ سر ہو کر۔ ذمہ پڑ کر (مشتقات دیکھو سر چڑھ کے میں)

سر چڑھنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (نمبر ۱۔ سر پر چڑھنا) ۵

کیا ہوا زلف جو آ سر پہ چڑھی تو اس کے ۔ مجھ کو ہے یاد زمانہ پاؤں کا پڑنا تیرا (قدرت)

تیر بہت چڑھی تھی سر اس کے سو آخرش ۔ کھا آپ زخم تیشہ ہوا کوہکن تمام (مصحفی)

دیکھئے کس کس کو ڈستے ہیں یہ گیسو بے گناہ ۔ سر چڑھا ہے یار کے بے طرح جوڑا سانپ کا (امانت)

(۲) دیکھو (نمبر ۲۔ سر پر چڑھنا) ۵

نہیں مجھ کو کسی قاتل کسی خونخوار کا ۔ سر چڑھے بدبخت جان کے منہ پہ تلوار کا (اسیر)

تیری خواہش چشمک تو اس کے سر ہی چڑھ گئی ۔ کیوں رہی اے بنت العنب تو یہی تانی ہوئی (محمود)

سر

(۳) دیکھو (نمبر ۳۔ ۴ سر پر چڑھنا) (۴) بھڑنا۔ مقابلہ کرنا۔ رد کش ہونا ۵

سر نہ چڑھنا اُن کشتوں کے نہ کہیں صید پھنکے ۔ سب نکلوائیگا سے چرخ شکار گھمنڈ (سحر)

(۵) سر میں اثر کرنا۔ سر کو لگنا جیسے تمباکو یا تیز نشہ وہ سر کو چڑھ گیا (۶) سر کے اوپر رکھا جانا (۷) سرکشی کرنا۔ تمردی کرنا۔ اترانا۔ نخوت کرنا ۵

دیکھ مت خون آب فوارہ ترانے پہ اچھل ۔ جو کہ سر چڑھتا ہے گرتا ہے وہ منہ سر کے بل (نکہت)

(۸) قرضہ کا زیادہ ہوتا جانا۔ قرض بڑھتا جانا (۹) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔ جیسے اتنا بچوں کو منہ نہ لگاؤ کہ بات بات پر سر چڑھیں +

سر چڑھ کے (ہ) تابع فعل:- دیکھو (سر چڑھ کر)

سر چڑھ کے یا سر چڑھ کر بولنا (ہ) فعل لازم:- (۱) بھوت پریت کا سر پر آ کر کھیلنا۔ جن کا سوار ہو کر ہنکارنا (۲) از خود ظاہر ہونا۔ چھپائے نہ چھپنا جیسے خون سر چڑھ کے بولتا ہے ۵

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ۔ جادو وہ کہ سر پہ چڑھ کے بولے (نسیم)

سر چڑھ کے یا سر چڑھ کر مرنا (ہ) فعل لازم:- کسی کے سر ہو کے مرنا۔ کسی کو اپنے خون کا متہم کرنا۔ کسی کے سر اپنا خون کرنا۔ کسی کے ذمہ گناہ قتل ثابت کر کے جان دینا ۵

کہا پتنگ نے یہ دارِ شمع پہ چڑھ کر ۔ عجب مزا ہے جو مریئے کسی کے سر چڑھ کر (ذوق)

رنج اپنے لہو سے تری دستار کرینگے ۔ آخر کو ہم اک دن ترے سر چڑھ کے مرینگے (طپش)

سر چلا جانا (ہ) فعل لازم (عو):- درد کے مارے سر کا گرا پڑنا۔ سر کا بوجھل اور گراں ہونا۔ سر قابو میں نہ رہنا +

سر چوٹ (ہ) صفت:- (محاورۂ عو) (۱) ناگوار۔ نہایت بار خاطر۔ از حد درد سر اور گرانیِ طبع۔ خلاف مرضی۔ چڑ۔ باعث نفرت۔ موجب غضب اور غصہ۔ زہر لگنا۔ برا لگنا ۵

اوڑھنی ہماری ہری یہ ہو گئی اتنا خراب ۔ ہے مرے سر چوٹ ہے لیں کر کے تو لاتا ترا (رنگین)

ساری ہیکل مرے سر چوٹ ہے اب جی میں یہ ہے
کہ بس اک ڈال نگینوں کی ہو ساری ہیکل (ایضاً)

رخ پہ کرتا ہے رہزن دار دلپر چوٹ ہے ۔ زلف کو سر پر چڑھانا بس مرے سر چوٹ ہے (مغفور)

اس نزاکت پر کسی کی غش جگر دل لوٹ ہے
سر رکھوں گر پاؤں پہ کہتا ہے یہ سر چوٹ ہے

شب کو لپٹی ہو میں زنانی سے ۔ منہ پہ آنچل کی اس نے کر کے اوٹ
میں برابر رہوں کہاں نگیں ۔ ہے چمٹنا ترا مرے سر چوٹ

(۲- اسم مؤنث) چیٹک۔ چوٹ۔ لاگ۔ چھیڑ + لطف۔ مزا۔ چاٹ۔ رغبت +

دیوانوں اور ادبی کتابوں پر خود تبصرہ فرمایا کریں اور جب وہ لکھنؤ کو علم وادب کا گہوارہ اور بڑے بڑے ادیبوں کا مرکز لکھتے ہیں تو انھیں پیکرِ انصاف مولانا اور قبلہ وکعبہ سب کچھ کہا جاتا ہے، لیکن وہی جب جگر کے دیوان پر مقدمہ لکھتے ہیں تو اس پر اعتراض کیا جاتا ہے اور انھیں جگر کا کنڈیڈیٹ کہا جاتا ہے۔ محترم مجیب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"مولانا کے اس ریویو میں وہ جذبہ بھی شریک حال ہے جس کا مظاہرہ لکھنوی اور غیر لکھنوی شاعری کی بحث میں یوپی کے رسائل اور بعض دواوین کے دیباچوں اور مقدموں میں اکثر نظر سے گزرتا رہتا ہے"

علامہ سید سلیمان کے ایک خطبہ صدارت کی کچھ عبارت نقل کرکے لکھتے ہیں۔

"آگے چل کر لکھنؤ کی خدمات کا اعتراف جن الفاظ میں کیا ہے وہ عبدالسلام صاحب ندوی نے ضرور دیکھا ہوگا۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایک انصاف کا پتلا اور دوسرا ازسرتاپا تعصب کا کالبد ہوکر رہ گیا"

میری سمجھ میں نہیں آیا کہ مولانا عبدالسلام صاحب کی کس تحریر سے فاضل مجیب نے یہ نتیجہ نکالا ہے، کیا جہان آرزو کے تبصرے سے؟ اگر مضمون نگار لکھنے سے پہلے صرف معارف اور ہندوستانی کی جلدیں دیکھ لیتے تو انھیں اس الزام کی جرأت نہ ہوتی۔

افسوس اس وقت میرے پاس شعرالہند موجود نہیں اور قریب کے کسی کتب خانے میں بھی اتفاق سے نہ مل سکی، ورنہ دکھلاتا کہ انھوں نے کتنے مقامات پر لکھنؤ کی علمی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ مولانا کا ایک مضمون مشاعرے کے عنوان سے البتہ پیشِ نظر ہے، یہ علی گڑھ کے ایک مشاعرے میں پڑھا گیا تھا اور معارف میں شائع ہو چکا ہے، مولانا ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"دلی کے تباہ ہونے کے بعد جب لکھنؤ اردو شاعری کا مرکز قرار پایا تو یہاں مشاعروں نے اور بھی رونق حاصل کی۔ بالخصوص شہزادگانِ دلی نے جو لکھنؤ میں آرہے تھے، ان کی رونق کو اور بھی دوبالا کیا۔۔۔۔ ان کے ذریعے سے فنِ تنقید کو جو شاعری کا ایک لازمی جزو ہے، نہایت ترقی ہوئی تھی چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب آزاد نے آبحیات میں اس قسم کے بہت سے تنقیدی نکتے لکھے ہیں جو انھیں مشاعروں کی پیداوار ہیں۔ مثلاً خان آرزو کے مکان پر مشاعرہ تھا، سودا نے یہ مطلع پڑھا

آلودۂ قطراتِ عرق دیکھ جبیں کو　　اختر پڑے جھانکے ہیں فلک پر سے زمیں کو

خان آرزو نے فوراً قدسی کا ایک مطلع پڑھا۔

آلودۂ قطراتِ عرق دید جبیں را　　اختر زفلک مے نگرد روئے زمیں را"

ہاں! ان سے یہ قصور سرزد ہوتا ہے کہ تبصرہ کرتے وقت نقائص کو بھی نہایت جرأت کے ساتھ ظاہر فرما دیتے ہیں، اور اس کا مطلق خیال نہیں کرتے کہ صاحب دیوان یا مصنف لکھنوی ہے یا غیر لکھنوی، مضمون نگار کے ممدوح کے استاذ حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی کی شاعری کے متعلق، مولانا کا جو مضمون ہندوستانی میں شائع ہوا ہے غالباً وہ مضمون نگار کی نظر سے نہیں گزرا، ورنہ شاید وہ اس الزام کی جرأت نہ کرتے۔

~~~~~~~~

گو مضمون نگار کے جواب کے متعلق کچھ عرض کرنے کا ارادہ نہیں تھا، بلکہ صرف مجیب کے اس ناروا رویے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی تھی، جو جواب کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا تھا، کیونکہ میرا خیال ہے کہ شاعری کا ذوق سے بہت گہرا تعلق ہے، ناممکن ہے کہ کوئی شاعری پر تنقید کرے اور اس کے ذوق کو اس میں دخل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی دیوان پر متضاد تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ صرف ذوق ہی کی کارفرمائی نہیں ہوتی، بعض دوسرے جذبات کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا اثر سب پر غالب رہتا ہے۔ ممکن ہے میرا خیال غلط ہو۔ مجھے اس کی صحت پر چنداں اصرار نہیں، مگر خود میرا اسی پر عمل ہے۔ لیکن جب یہ بحث چھڑ گئی ہے تو ذوقیات سے علیحدہ ہوکر جہاں تک اصول کا تعلق ہے اس پر بھی ایک نظر ڈالی جائے تو بہتر ہوگا۔

مولانا عبدالسلام صاحب جہانِ آرزو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حکیم سید ضامن علی جلال، لکھنؤ کے ان شعرا میں تھے جنھوں نے سب سے پہلے لکھنؤ کی شاعری میں انقلاب پیدا کیا اور خارجی مضامین یعنی خال وخط، زلف وکاکل اور محرم اور دوپٹہ کو چھوڑ کر جذبات وواردات کو اپنا سرمایۂ تغزل بنایا۔ ان کے تلامذہ نے بھی یہی روش اختیار کی ہے، اور ان میں سید انور حسین آرزو نے اس روش کو اس قدر ترقی دی کہ اب ان کا شمار دورِ جدید کے شعرا میں کیا جاتا ہے، اس جدید رنگ میں
~~~~~~~~

سر

(یہ معنی مصنف حضرت ناظم والی رامپور کے واسوخت سے مستنبط ہوتے ہیں ورنہ ہمارے کانوں نے نہیں سنے شاید لکھنؤ میں اس موقع پر یہ لفظ بولا جاتا ہو کیونکہ حضرت موصوف پورے زباں داں اور کامل شاعر مانے جاتے ہیں مگر ہمیں تعجب ہے ہمارے نوعمر ناتجربہ کار محاورات کا دعوے کرنے والے مولفوں نے اسکے معنی ابھی - فوراً - جلدی وغیرہ کہاں سے نکالے چونکہ خود محاورات اور علی الخصوص اسلامی اصطلاحوں سے واقف نہیں سوجھتے یہاں اُڑ گئے ہو تو انہی کا بیجا لکھا ہو ورنہ کوئی مثال بھی ضرور دینی چاہئے تھی - معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سے ان کو یہاں بھی دھوکا دیا جیسا اور جگہ بھی گلشن فیض کے مطلب کو نہ سمجھ کر دو جا لکھا چکے ہیں - محاورہ ... ہے اور صرف ... (ناظم)

ایک اک زخم ہے اُسکا گلِ تر سے بہتر ایک اک داغ ہے گنجینۂ زر سے بہتر
ایک اک شعلہ ہے نہوار گہر سے بہتر ایک اک آہ ہے جنت کے شجر سے بہتر
رگِ جاں رہتی ہے مشتاق اسی نشتر کی
تپشِ دل کو ہے سرچوٹ اسی خنجر کی

سر چیرنا (ہ) فعل متعدی (۱) سر شق کرنا - سر پھوڑنا (۲) سر دھرنا - ... مارنے مرنے کو مستعد ہونا - منہ چڑانا - دکھانا ؎

کوہکن سر چیر لے سے کام بنتے کا نہیں دیکھ تو چین جبین موج جوئے شیر کو (میر مهابر)

(۴) لڑنا جھگڑنا - جوتی پیزار کرنا (۴) اٹھنا - ضد کرنا - ہٹ کرنا - اصرار کرنا ٭

سرخوش (ف) صفت :- آنند - خوشحال - مگن - سامان عیش ونشاط سے مالا مال ، سرمست ؎

یاں آب ہوئے قدح لو قدح سے ہم سرخوش گلوں کی بُو سے قدح اور قدح سے ہم (مصحفی)

سر دکھانا (ہ) فعل متعدی (دھو) سر میں سے جوئیں چنوانا - جوئیں دکھانا ٭

سر دکھانا (ہ) فعل متعدی :- سر پھرانا - درد سر کرنا ٭

سر دکھنا (ہ) فعل لازم :- درد سر ہونا - سر پھرنا - سر چکرانا ٭

سر دھرا یا سر دھرو (ہ) اسم مذکر (۱) سرپرست - مربی - پرکھا - ولی - وارث - بڑا بوڑھا (۲) آقا - مالک - افسر - سردار - سرگروہ - پیشوا - منشد - حاکم ٭

سر دھننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دیکھو (سر پیٹنا) حسرت خواہ غصے خواہ افسوس و تعجب سے باربار سر ہلانا ۔ سخت تکلیف یا صدمہ کے باعث سر کو دے دے مارنا ٭ افسوس کرنا - تلملانا - ہاتھ ملنا - پچھتانا ٭ ماتم کرنا - نوحہ کرنا ؎

جبکہ خاکستر ہوا پروانہ جلکر رات کو شعلۂ شمع لگن دھنتا رہا سر رات کو (نصیر)

نہ رو ندا سے ابلقِ ایام جگر میں وہ بیکس ہوں
کہ سا توں چرخ سر دھنتے ہیں میری پائمالی پر (؟)

سر

نالے شب کو اُس نے کس کس کر مر گئے کتنے سر کو دھن کر (میر)

گریباں کرتا ہے پروانوں ... مثل شعلۂ شمع نہ دھنتے میں روشن چراغ (وزیر)

رو رہی ہے دھن رہی ہے سر ہلب پہ دود آہ
ہے یہ کس محفل میں پروانہ کی ماتمدار شمع (؟)

مجلس میں کل جو دیکھا اُسے طبیعت کھا چلے تو اس نے سر دُھنا
پھر پر فرماں ... مجھے ... نہ لگتی ہے ... سر جانی بند (؟)

(۲) کسی عمدہ بات یا نگ ... سر ہلانا - اظہار تحسین کے ... سر ہلانا ؎

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں ایسی نہ سنیئے گا
پڑھتے کسو کو سنیئے گا تو دیر تلک سر دھنیئے گا (؟)

دل مضطر ہو نہ سے ... شعلۂ شمع کی مانند وہ سر دھنتا ہے (میر ...)

سر دھونا (ہ) فعل متعدی :- بال صاف کرنا - سر کے بالوں کو کھلی ملتانی یا اُبٹنے وغیرہ سے نکھارنا ؎

دن بھر خیال زلف میں اپنی اُڑائی خاک دھونے کے قابل آج سر شام ہو گیا (تالاعلم)

سر دینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر نثار کرنا - سر قربان کرنا ٭ جان پر کھیلنا - جان جوکھوں میں ڈالنا ٭ مرنا - جان دینا ؎

لوگ سر دیئے جاتے ہیں کیسے یار کے پاؤں کے نشانوں پر (میر)

پاس سخن نہیں ہے یہاں اُس کی شان پر مانند خامہ دے جو سر اپنا زبان پر (علیم)

(۲) سر گھوٹنا - سر اندر رکھنا جیسے سر دیا اوکھلی میں تو دھمکوں سے کیا ڈر (۳) تاش کی بازی کا بڑا پتّا دینا یا چلنا ٭

سر دینے کو حاضر ہیں (۱) محاورہ - مرنے کو موجود ہیں - جان دینے کو مستعد ہیں - سر بکف ہیں ؎

جانباز تو لاکھوں ہی سر دینے کو حاضر ہیں آلودہ وہی خون سے شمشیر نہیں کرتا (ناسخ)

سر ڈوب (ہ) تابع فعل :- (۱) مستغرق - از سرتا پا غرق - شور بور - شرابور - لتھ پت ؎

خانہ خراب کس کا کیا تیری چشم نے تھا کون یوں جسے تو نصیب ایکدم ہوا
تلوار کیسے خون میں سر ڈوب ہے تری یہ کس اجل رسیدہ کے گھر پر ستم ہوا (؟)

(۲) سر ڈبا پانی - سر سے اونچا پانی - گہرا پانی - آب عمیق ٭

سر ڈھانکنا یا ڈھکنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر پر کوئی کپڑا ڈالنا - کوئی چیز سر پر ڈالنا (۲) کنایاً ازالہ بکر کرنا - کنوارپٹ اتارنا - سرفراز کرنا - چیرا توڑنا ٭

ان کا دوسرا دیوان چیاقِ آرزو کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ہمارے پیش نظر ہے، اور اس کے دیکھنے سے ان کے کلام کی جو خصوصیات سامنے آتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) وہ بہت سی غزلوں میں نامانوس قافیے استعمال کرتے ہیں، جن کی تعداد محدود ہوتی ہے، اور اس وجہ سے شعرا، غزلوں میں ان قافیوں کو بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

(پہلا شعر) یہ دوئی کب تک جو دل کو سوزِ غم سے لاگ ہے
جل اٹھی ہیزم تو پھر ہیزم نہیں ہے آگ ہے

جواب۔ نامانوس قافیوں سے کیا مراد ہے، یہ میری سمجھ میں نہیں آیا واگ۔ ل کو اگر قافیہ قرار دیا جائے تو یہ قوافی محدود تو ہیں مگر غیر مانوس کس جہت سے ہیں؟ کیا محدود قافیوں میں غزل کہنا قانونی جرم، اخلاقی کمزوری یا ادبی گناہ ہے۔

گذارش۔ دوسرا اعتراض مجیب نے تسلیم کیا ہے، اب رہا یہ مسئلہ کہ یہ قانونی جرم یا ادبی گناہ ہے تو اس سے اہل علم اور ادبی ذوق رکھنے والے بخوبی واقف ہیں۔ غیر مانوس کا مطلب چونکہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا ہے، اس لئے اس فیصلے کا انھیں کوئی حق نہیں، پہلے سمجھ لیں پھر جواب دینے کی کوشش کریں۔

دوسرا شعر: کم التفات پر بھی شوقِ دل کو سیری ہے
گھنا درخت نہ ہو چھاؤں تو گھنیری ہے

تیسرا شعر: دم بخود بیٹھ کے خود جیسے زبان کیلی ہے
سانس کیا لوں کہ ہوا دہر کی زہریلی ہے

اس کا مجیب نے کوئی جواب نہیں دیا ہے صرف یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ شعار نمبر ۲ اور ۳ کی قدر وہ حضرات اور زیادہ کریں گے جو زبان کے لغات تصنیف و تالیف میں اپنا عزیز وقت صرف کرتے ہیں۔ شاعر نے گھنا اور گھنیری کا فرق ظاہر کر کے اردو زبان پر احسان کیا، گھنا درخت بولتے ہیں اور گھنیری چھاؤں۔ زبان کیلی محاورہ ہے۔

گذارش۔ واقعی گھنا اور گھنیری کے معنی کسی کو معلوم نہیں تھے، آپ نے بڑا احسان کیا۔ زبان کیلی کا محاورہ بھی نہیں معلوم تھا، حیدرآباد میں اردو کا لغت تیار ہو رہا ہے، آپ انھیں بھیج دیجئے، اردو کی بہت بڑی خدمت مرتبین پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

ہم کو تو حسرت دیں کبھی عزت، ان کو ضد کہ خفیف کرو
چوتھا شعر: ڈھائیں ستم اور اس پر ستم یہ کہتے ہیں تعریف کرو

اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے: "ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ چاروں شعروں میں شاعر کی سعی مشکور نظر آتی ہے" کی آڑ میں پناہ لی گئی ہے۔

گذارش۔ سوال سعی مشکور اور غیر مشکور کا نہیں ہے۔ نقاد کا کہنا یہ ہے کہ قافیے محدود اور نامانوس ہیں۔ جواب اس کا دیجئے۔

(۲) بہت سی غزلوں میں نامانوس بحریں اختیار کرتے ہیں مثلاً

(۱) کیوں ذرا دیئی ایمن کے پھیر سے کیوں طور کو آنا جانا ہے
(۲) میں نے بھی کب کہا گر یہ کہا نہیں کہ ہے۔
(۳) سپید و سیاہ ایک ہی ہیں تو کچھ تو نظر نظ ہی نہیں۔
(۴) دے کے قریب ہے کے دل کہتے ہیں جلد ساز ہو۔

جواب۔ پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں جو بحریں ہیں وہ نامانوس نہیں بلکہ مروجہ بحریں ہیں۔ موجودہ شعرا میں بھی سینکڑوں غزلیں ان بحروں میں موجود ہیں یہاں تک کہ انھیں بحروں میں برابر مشاعرے ہوتے ہیں۔ حضرت اصغر مرحوم کا دیوان میرے پاس ہے نہیں، جگر صاحب کا دیوان ہے۔ جگر کے ذیل کے مصرعے انھیں بحروں میں ہیں۔

(۱) ستمِ وطن نگاہِ ساقی کی تحریک پہ جس کا ہے
(۲) مرا جو حال ہو سو ہو، برقِ نظر گرائے جائے۔

جگر کے دیوان میں یہ بحریں مولانا کی آنکھوں کو مانوس نظر آتی ہیں، اب رہے آرزو صاحب تو ظاہر ہے کہ وہ لکھنوی ہیں۔

آرزو صاحب کا تیسرا مصرعہ اس میں شک نہیں کہ نامانوس بحر میں ضرور ہے۔ مگر میں بھی عرض کروں گا کہ شاعر اپنے خیال میں آزاد ہے، اگر اس نے ایک غزل نامانوس بحر میں کہہ دی تو شہر کے اندیشے سے قاضی صاحب کو دبلا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

گذارش۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے یہ تو تسلیم کیا کہ ایک مصرعہ نامانوس بحر میں ہے۔ رہا یہ کہ تبصرہ نگار، شاعر کی آزادی کو مقید کیوں کر رہا ہے، شہر کے اندیشے سے دبلا ہونے کی کیا ضرورت ہے تو مولانا عبدالسلام کوئی پہلے نقاد نہیں ہیں جنھوں نے کسی شاعر کی بے راہ روی پر ٹوکا ہو، اس سے

سیلِ مژہ بدن سے لہو اُن کا نکل گیا — سر کیا اُٹھا کہ زور ہی چھنیاں نکل گیا (جان صاحب)

سر ڈھکی (ہ) اسم مؤنث۔ (عو۔ لکھنؤ) سر ڈھکی۔ شبِ زفاف۔ ازالۂ بکر مراد ؛ ہونا۔ کرنا سے ؏

بن سر ڈھکی ہوئے تجھے کیا چاہیئے بھلا
بونٹا سے قد پہ اس لئے آنچل کی اوڑھنی (؟)

سر رنگنا یا لال کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (بازاری) سر لہولہان کرنا۔ سر سے خون نکالنا۔ سر پھوڑنا۔ سر ٹکڑے کرنا ◆

سر رہنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سر کا قائم رہنا۔ برقرار رہنا۔ سر سلامت رہنا۔ جان سلامت رہنا ؏

جان پہ کھیلا ہو نہیں میر جگر دیکھنا — سر رہے یا نہ رہے تجکو اُدھر دیکھنا (درد)

(۲) کسی کام کے پیچھے پڑا رہنا۔ کسی کام سے لگا رہنا۔ چمٹا رہنا۔ لگے جانا (۳) نہایت کوشش کرنا۔ رات دن کوشش میں رہنا ◆

سر سفید ہونا (ہ) فعل لازم:۔ سر کا دھولا ہو جانا۔ بڑھاپا آ جانا۔ بالوں کا پک جانا۔ بوڑھا ہونا ◆

سر سُلجھانا (ہ) فعل متعدی:۔ بال سُلجھانا۔ بالوں کو پھیر پھار کرنا یا اُن کی گرہ دور کرنا ◆

سر سلامت ہونا (ہ) فعل لازم:۔ جان یا سر برقرار ہونا ؏

نہیں پروا ہمارے قتل سے گر تم کو نفرت ہے — بہت مل جائینگے قاتل جو اپنا سر سلامت ہے (قلق)

تیر خنجر پہ خونریز ہے بسمل ہیں بہت — سر سلامت جو رہا ہے تو قاتل ہیں بہت (ناظم)

سر سہرا ہونا یا رہنا (ہ) فعل لازم (۱) کسی کام کی درستی اور سرانجام کا کسی شخص پر موقوف ہونا۔ کسی پر کسی کام کا دار و مدار ہونا۔ کسی پر منحصر ہونا ؏

زیست کا اپنی ملاقات کے سر سہرا ہے — وصل کا اُس کی بحرات کے سر سہرا ہے (نکہت)

بناکے دل تن مجنوں میں یہ رشتۂ رگ جاں کا — جنوں تیرے ہی سر سہرا رہا تار گریباں کا (داغ)

(۲) بدنامی یا نیکنامی کا ہونا۔ عزت کا تمغہ یا سرداری کا جھنڈا ہونا ؏

اے عروس بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا — آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا (ذوق)

سر سہلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر پر ہاتھ پھیرنا۔ پیار کرنا۔ چمکارنا۔ پچکارنا (۲) تعریف کرنا۔ خوشامد کرنا۔ تلو چپو کرنا ◆

سر سہلانا بھیجا کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ دوست بنکر نقصان پہنچانا۔ خوشامد کے پردے میں ظلم کرنا۔ ظاہر میں دوستی باطن میں دشمنی کرنا۔ تعریف کر کے مال اُڑانا ؏

غیر کا بھلا اجو سر ہو دم نہو تو سرنگوں — ایک آفت ہوں کہ سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں نہیں (معروف)

وہ گرچہ عاشقوں کا ہے کلیجا — پہ سر سہلا ہی کے کھاتا ہے بھیجا (مصحفی)

سر سے بلا ٹالنا (ہ) فعل متعدی:۔ چاروناچار یا مجبوری سے کوئی کام کرنا۔ بیگار ٹالنا۔ روگ ٹالنا۔ پاپ کاٹنا ◆

سر سے بلا ٹلنا (ہ) فعل لازم:۔ سر سے عذاب ٹلنا۔ روگ ٹلنا۔ پاپ کٹنا ◆

سر سے بوجھ اُتارنا یا ٹالنا (ہ) فعل متعدی (۱) سر سے قرضہ اُتارنا۔ قرض ادا کرنا۔ شادی خواہ بچوں کے بیاہ وغیرہ سے فارغ ہونا (۲) بیدلی سے کام کرنا۔ بیگار ٹالنا۔ دفع الوقتی کرنا ؏

لایا رنگیں کو ساتھ اپنے کر لیا پیغام — سر سے ایک بوجھ سا یہ تو نے اُتار اُلٹا (رنگین)

سر سے بوجھ اُترنا (ہ) فعل لازم:۔ قرض یا تقاضائے شدید سے سبکدوش ہونا ◆

سر سے بوجھ باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ ناحق کا خرچ اپنے ذمہ لینا ◆

سر سے بیگار ٹالنا (ہ) فعل متعدی:۔ بیدلی سے کام کرنا۔ پاپ کاٹنا ◆

سر سے بیگار ٹلنا (ہ) فعل لازم:۔ سر سے عذاب ٹلنا۔ پاپ کٹنا۔ مصیبت دور ہونا ◆

سر سے پانی گذر جانا (ہ) فعل لازم:۔ ڈباؤ پانی ہو جانا۔ پانی کا سر سے اوپر ہو جانا ؏

رو رو ہی کے مجاؤ گا میں دیدۂ تر سے — اِک روز گذر جائے گا پانی مرے سر سے (عارف)

سر سے پاؤں تک (ہ) تابع فعل۔ از سر تا پا۔ ابتدا سے انتہا تک۔ نک سے سُک تک۔ اوّل سے آخر تک۔ ایڑی سے چوٹی تک۔ بالکل تمام ؏

جو کھل کر اُن کا جوڑا بال آئیں سر سے پاؤں تک
بلائیں آکے لیں سو سو بلائیں سر سے پاؤں تک (؟)

سر سے پاؤں تک آگ لگنا / **سر سے پاؤں تک لگنا** (عو) فعل لازم:۔ ہمہ تن غصّے یا خشم میں بھر جانا۔ نہایت جل جانا۔ لال ہو جانا۔ جل بھن جانا۔ ازحد افروختہ ہو جانا ◆

سر سے چلنا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت تعظیم کے باعث سر کو پاؤں بنا کر راستہ طے کرنا۔ سر کے بل چلنا ؏

نقش پائے یار پر رکھے بھلا کیونکر قدم — سر سے چلنے کی ہے کوئے یار میں عادت ہمیں (ناسخ)

سر سے سر والا ہے (ہ) (۱) سر کے ساتھ پگڑی ہے۔ سر ہے تو پگڑی بھی ہے (۲) سر والے کے ساتھ فوج یا ماں باپ خواہ خاوند کے ساتھ بال بچے اور موج ہے ◆

سر سے کفن باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ جان سے ہاتھ دھونا۔ مرنے کو آمادہ اور مستعد ہونا۔ ہتھیلی پر جان رکھنا۔ جان پر کھیلنا۔ جان سے درگذرنا ؏

پہلے بارہا ایسا ہو چکا ہے۔ خود مجیب کے ممدوح کے استاد، حضرت جلال لکھنوی بھی شہر کے اندیشہ سے گھل چکے ہیں۔ اگر انہیں معلوم نہ ہو تو آرزو صاحب کی خدمت میں لکھ کر یا خود اپنے الفاظ میں فریاد نامہ ارسال فرما کر ان سے دریافت کیجئے کہ حضرت جلال نے نواب کلب علی خاں کو یہ کہہ کر کیوں ناراض کر دیا تھا کہ "حضور نے مطلع میں ردی کے ساتھ تاسیس اور دخیل کا التزام کیا ہے اور اشعار میں اس کی پابندی نہیں کی، یہ درست نہیں۔"

شاعر تو اپنے خیال میں آزاد ہے، شہر کے اندیشے سے قاضی صاحب کو دبلا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

بقیہ تین بحروں کے متعلق مجیب کا جواب ناکافی ہے۔ قدیم و جدید شعراء کی سینکڑوں غزلوں میں سے دو چار اشعار تو پیش کیجئے۔ یقین رکھئے اگر مولانا، جگر کے کلام پر تبصرہ کرتے تو نامانوس ہی کہتے۔ لکھنے سے پہلے اپنی معلومات کا جائزہ لے لیا کیجئے، تدلیس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۳) اس قسم کی بحروں میں بعض غزلیں ایسی ہیں جن کا مضمون بجائے ایک شعر کے دو شعروں میں تمام ہوتا ہے، اور آخری شعر میں قافیہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ مثلاً

ہے راہِ ہوس وہ طولانی حد جس کی کوئی نہ تمامی ہے
ہر گام خوشی کا بھی پھر بھی آخر منزل ناکامی ہے
اس باغ میں آکر ہم کو بھی تقدیر ملی ہے قمری کی
بندش بازو میں اطاعت کی
گردن میں طوقِ غلامی ہے
میں ہوں تیرا خلوتیٔ ازل مجھے کام منظرِ عام سے
سرِ بام جلوہ ہے ضو فگن نظر آگئے رفعتِ بام سے
وہ پلٹ کے جلد نہ آئیں گے یہ عیاں ہے طرزِ خرام سے
کوئی گردش ایسی بھی اے فلک جو ملا دے صبح کو شام سے
نہ قفس نصیب نہ آشیاں ہے میانِ برزخِ این و آں
ابھی پرشکستہ ہے مرغِ جاں
کہ پھڑک کے نکلا ہے جام سے

مجیب نے اس کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے، اس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ اشعار غلط نقل ہو گئے ہیں، ایک مصرعے کو ایک شعر سمجھ لیا گیا ہے۔ یعنی

ہے راہِ ہوس وہ طولانی حد جس کی کوئی نہ تمامی ہے
ہر گام خوشی کا بھی پھر بھی آخر منزل ناکامی ہے

کے بجائے یوں ہونا چاہیئے۔

ہے راہِ ہوس وہ طولانی، حد جس کی کوئی نہ تمامی ہے ہر گام خوشی کا بھی پھر بھی، آخر منزل ناکامی ہے

چنانچہ آخری منزل کے متعلق لکھتے ہیں کہ تین چار سال قبل سندیلہ میں مشاعرہ تھا، جس میں آرزو صاحب اور حضرتِ جگر دونوں شریک تھے۔ جگر کی ذیل کی غزل اسی بحر میں ہے۔

اے حالِ قال سے واسطہ، نہ غرض مقام و قیام سے
جسے کوئی نسبتِ خاص ہو، ترے حسنِ برقِ خرام سے
مجھے دے رہے ہیں تسلیاں، وہ ہر ایک تازہ پیام سے
کبھی آ کے منظرِ عام پر، کبھی ہٹ کے منظرِ عام سے
کہوں کیا رہا جو مقابلہ خطراتِ گام بہ گام سے
سرِ بامِ عشق تمام تک، رہِ شوق نیم تمام سے
نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
ترے ذکر سے، تری یاد سے، تری فکر سے ترے نام سے

وغیرہ وغیرہ (ملخصاً)

گذارش، انتہائی کوشش کے باوجود جہانِ آرزو دستیاب نہ ہو سکا، اس لئے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہت ممکن ہے کہ مجیب کا کہنا درست ہو۔ مگر یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تنقید نگار نے قصداً ایسا کیا ہو، ممکن ہے دیوان کی طباعت میں اس قسم کی غلط فہمی کا امکان ہو، بہر حال جہانِ آرزو دیکھنے کے بعد اس کا بہتر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) ان خصوصیات کا نتیجہ ہے کہ اُن کی اکثر غزلیں حسنِ تغزل سے معرا ہیں، اس کے ساتھ انھوں نے اس جدید کوچے میں بے تکلف قدم رکھا ہے اور لکھنو کے دائرے سے نکلنے کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ سرے سے عاشقانہ مضامین ترک کر دیے جائیں۔ حکیم جلال نے بے شبہ متبذل اور خارجی مضامین کو جو غزل سے تعلق نہیں رکھتے ترک کر دیا تھا۔ لیکن اسی کے ساتھ انھوں نے حدودِ تغزل سے باہر قدم نہیں نکالا تھا۔ لیکن سید انور حسین کے بیت سے اشعار پڑھتے چلے جایئے۔ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہم غزل کے اشعار پڑھ رہے ہیں۔ ایک پوری غزل ملاحظہ ہو

سر

سر سے باندھا ہے کفن عشق میں تیرے یعنی — جمع ہم نے بھی کیا ہے سروساماں کیسا (میر)
پا شعلہ کفن اے شمع سر سے باندھنا — رشتہ الفت نہیں آساں جگر سے باندھنا (میر)
یقین تو کرتی کیونکر رو کے گا جنازے کو — اب بندہ کے ہم بھی تو یاں سر سے کفن نکلے (طپش)

سر سے کھیل جانا (ہ) فعل لازم۔ زیست سے دست بردار ہوجانا۔ مرنے پر کمربستہ ہوجانا۔ جان سے گزر جانا ۔

میں ہاتھ اُس مار کاکل کو بتاں کے کب لگاتا ہوں
نہ جب تک اُن جھوموں میں اپنے سر سے کھیل جاتا ہوں

سر سے کھیلنا (ہ) فعل لازم:۔ جن و پری یا بھوت پریت کے اثر سے سر کو جنبش دینا۔ سر پر بھوت آنا ۔

تیرے عاشق کو کیا ہوا ہے — زلفیں ست ہوئے ہیں سر سے کھیلے
وہ مست مجذوب بن گیا ہے — وہ منہ سے ہوئے ہیں سر سے کھیلے
اُسا ہوکا ہے سے جس کو کاذ — تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
ان وکیسو کا تیرے مارا — وہ منہ سے ہوئے ہیں سر سے کھیلے

سر سے مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر پر اُٹھا کر پٹک دینا۔ جھنجلا کے ڈال دینا۔ پھینک دینا ۔

سر سے سر جوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر سے سر ملانا۔ جھرمٹ مارنا ۔

گھڑیاں اوڑھے آ رہے ہیں کچھ — سر سے سر جوڑے جا رہے ہیں کچھ (ادیب)

سر سے گزرنا یا گزر جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) جان سے گزرنا۔ جان سے ہاتھ دھونا۔ ہتھیلی پر سر رکھنا۔ زندگی سے ہاتھ اُٹھانا۔ سر کی سلامتی سے ہاتھ اُٹھا لینا۔ سر دے دینا ۔

شمع کے زیرِ قدم ہے منزل اقلیم عشق — سر سے جو گزرے اُسے کیا ہے سفر یہ دور کا (نصیر)

گزر جاتا ہے سر سے بزم مستاں میں سبکدوشی
نہیں کچھ حاجت سر گردن مینا سے صہبا کو

(۲) سر سے اوپر ہوجانا۔ سر سے چڑھ جانا۔ ڈبانو پانی ہوجانا ۔

سر سے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ دماغ سے آگ روشن ہونا۔ سر سے آگ شروع ہونا۔ نہایت افروختگی ہونا۔ کمال برافروختہ ہونا۔ از حد ناگوار گزرنا۔ جل مرنا۔ جل جانا ۔

سر سے ایسی لگی ہے اب کہ جلے جاتے ہیں — متصل شمع سے رہتے ہیں گلے جاتے ہیں (میر)

سر سے مارنا (ہ) فعل متعدی (۱) کسی ناپسندیدہ چیز کو واپس کرنا۔ خفگی یا غصّے کے باعث کوئی چیز پھیر دینا۔ ناخوش ہو کر کسی چیز کو واپس کرنا ۔

سر

بی بی مغلانی جو سی لائی غصیں آئی ناپسند
پھینکا ہی سر سے وہ سر اُن کے سے ماری انگیا

(۲) سر پر مارنا۔ اُٹھا کر پھینک دینا ۔

میں گنجفہ باز نگا ابھی غیر کے سر سے — پھینک دو اُدھر پھینکی اگر آنکھ بچا کر (معروف)

(۳) کراہت کے ساتھ نذر کرنا۔ بیدلی سے کوئی چیز دینا۔ ناحق سر کرنا بیفائدہ زندہ ڈالنا ۔

پونچیاں پھینکا ہر کھنا حق سے منظور زیبا میں
ذری زندوں کو مانع نے ہمارے سر سے مارا ہے

(۴) سر سے لگانا۔ سر سے ٹکرانا ۔

کماں تھا ہے سر سے یار کر نہیں — نہ پہنچا مرا ہاتھ اُس کی کمر تک (میر)

سر سینگ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ سر پر کسی خاص علامت کا ظاہر ہونا۔ کوئی خاص نشانی موجود ہونا۔ سر پکا ہونا۔ جیسے "بے وقوف کے کیا سر سینگ ہوتے ہیں"

سر کا بوجھ اُترنا (ہ) فعل لازم:۔ سبکدوشی یا انفراغ حاصل ہونا۔ کسی کے تقاضا سے شدید سے نجات پانا۔ وعدہ ایفا کر کے سبکبار ہونا ۔

ہم تو حاضر ہوئے لیکن کیا تو نے قتل — تن سے اُترا جو نہ سر بوجھ تو سر کا اُترا (برق)

سر کاٹنا یا اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر تن سے جدا کرنا۔ سر قلم کرنا۔ سر کاٹنا ۔

سر کا سا بوجھ ٹالنا یا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ بیگار سی ٹالنی۔ بیدلی سے کوئی کام کرنا۔ بوجھ سا اُتارنا ۔

شیخ کی تو نماز پرست جا — بوجھ سر کا سا ڈال آتا ہے (میر)

سر کا نہ پاؤں کا (ہ) تابع فعل:۔ بے سروپا۔ بے بنیاد خبر۔ اول نہ آخر۔ سر نہ پیر ۔

سر کٹا (ہ) صفت:۔ بن سرا۔ وہ شخص جس کے سر نہ ہو ۔

سر کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سر میں اُسترا لگ جانا۔ سر میں زخم آجانا (۲) سر قلم ہونا۔ سر جدا ہونا ۔

اپنے یوسف کو مرے یوسف سے تو نسبت نہ دے
اے زلیخا اس پہ سر کٹتے ہیں اُس پر انگلیاں

(۲) جان دینا۔ ہلاک ہونا ۔

سر کرنا ۔ (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر داخل کرنا۔ سر اندر گھسیڑنا جیسے دیوار میں سر کروں گا (۲) سر چپکنا۔ گلے منڈھنا۔ زبردستی دینا (۳) ذہن کرنا ۔ ذمّے

مانگ جو کچھ کہ آن بان نہ مانگ	قتل ہو جا مگر امان نہ مانگ
دیکھ پیان شکن امان نہ مانگ	بعد کو پھیر دے کے جان نہ مانگ
صرف اُس کی خوشی میں سب کچھ ہے	ایک شے مانگ دو جہان نہ مانگ
مدعا پر دہ ہے کاہش غم دل	موت ہو ہو کے بدگمان نہ مانگ
ظلم سے بھاگتے نہیں حق گر	دار کافی ہے ریسمان نہ مانگ
دینے والے سے تو ہے کم ہمت	خود اُسے مانگ نے جہان نہ مانگ
جان کر جان دی نہیں جاتی	ہوں وصی بات کا زبان نہ مانگ
ہے دل میں دکھاؤں دل کیونکر	نہیں جو شے وہ میری جان نہ مانگ

آرزو یہ طلب ہے بے معنی
ہند میں رہ کے اصفہان نہ مانگ

مجیب نے اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑا ہے۔ میں بھی ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ وہ شروع سے آخر تک پڑھ جائیں، انشاء اللہ انہیں ایک مصرعہ بھی ایسا نہیں ملے گا جس میں شانِ تغزل اور عاشقانہ مضمون کا شائبہ تک ہو۔

مجیب نے یہ بھی لکھا ہے اور پورے جزم و یقین کے ساتھ کہ نقاد نے بغیر پوری کتاب پڑھے ہوئے صرف چند اوراق پڑھکر ریویو کیا ہے۔

اولاً مجیب کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، دوسرے بقول اسکر وائلڈ (مشہور تنقید نگار)

"پوری کتاب پڑھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ کسی شراب کا مزہ اور ذائقہ دریافت کرنے کے لئے کیا ضرورت ہے کہ خم کا خم چڑھا لیا جائے؟ آدھ گھنٹہ پڑھنے کے بعد بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب قابلِ قدر ہے یا بالکل لغو ہے، بلکہ اگر کسی کو فطرت نے صلاحیت دی ہے تو اُس کے لئے واقعی صرف دس منٹ کافی ہیں۔ کسے فرصت ہے کہ ایک بے مزہ جلد کو پورا کا پورا پڑھے۔ بس ذرا سا چکھ لینا بالکل کافی ہے، بلکہ کافی سے بھی زیادہ ہے۔ (ہندوستانی ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۱۱)

(۵) "باوجودیکہ ان کے کلام میں اغلاق و ابہام نہیں ہوتا، شعرائے دورِ جدید کی طرح مصنوعی فارسی ترکیبیں بھی استعمال نہیں کرتا، تصوف و فلسفہ کے پیچیدہ مسائل بھی نظم نہیں کرتے۔ لیکن ہاں ہم اس قسم کے پھیکے اور بدمزہ اشعار سے اُن کا یہ دیوان بھرا پڑا ہے البتہ کہیں کہیں معیارِ تغزل کے مطابق کچھ اشعار بھی اُن کے قلم سے ٹپک پڑے ہیں اور انہی کو دیوان کا حاصل سمجھنا چاہیے"

اس کے بعد بارہ تیرہ اشعار بطور مثال کے نقل کئے ہیں۔

اس کے جواب میں مجیب نے تقریباً ۳۳ اشعار انتخاب کئے ہیں اور ناظرین کو غور کرنے کی دعوت دی ہے کہ "آیا آرزو کا کلام خیال الفاظ اور اندازِ بیان کی خوبیوں سے مالا مال اور اُن کے شعروں میں جذبات کی مصوری اور محاکات کی نادر مثالیں ہیں یا نہیں" اسی کے ساتھ ایک نئی چیز بھی پیش کی ہے جس سے نہ صرف شعرِ آہنگ کا مصنف بلکہ تمام دنیا ناواقف تھی، ناظرین کی حق تلفی ہوگی اگر انھیں ان نوادر سے محروم رکھا گیا۔ اس لئے ملاحظہ فرمالیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"غزل میں اب تصوف اور اخلاق کے مضامین بھی بالتکلف نظم کئے جاتے ہیں۔ ضرب المثل باتوں کو بھی نظم کا جامہ پہنایا جاتا ہے، فلسفہ بھی ان کا جزو بن گیا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ شاعر پند و نصائح سے بھی اپنے کلام میں کام لیتا ہے"

عالم میں ہزاروں ہوں گورے کالے
اس پہ بھی بہت ہیں فن و حکمت والے
... میں یہاں ہیں نہ جانے کتنی
کل پھول پہ چلے علم و دانش والے
(رتبیس)

جب فکر نے راہ پر لگایا مجھ کو
حکمت نے جب آئینہ دکھایا مجھ کو
ذرات سے لے کے تا بہ انجم ...
... کی نظر نہ آیا مجھ کو
(رتبیس)

سر

ڈالنا - ٹھوپنا - سر چڑھاتا جیسے آج بھی وہ بازیاں ان کے سر کیں (۴) بھڑانا - اڑوا دینا - جیسے اس نے اسے ناحق میرے سر کر دیا یعنی مجھ سے بھڑا دیا (۵) ہندو - چوٹی گوندھنا - سر گوندھنا (۶) منگنی یا نسبت دار بنانا - اپنا بار کسی کی گردن پر ڈالنا ◆

سر کو آنا (ہ) فعل لازم :- ڈسنے کو دوڑنا - کھانے کو دوڑنا - کاٹنے کو دوڑنا - سر ہونا - پیچھے پڑنا ◆

سر کو بکھیرنا (ہ) فعل متعدی :- سر کے بالوں کو کھنڈانا - دیوانگی اور وحشت کا ظاہر کرنا ؎

عشق نے خوار و ذلیل کیا ہم سر کو بکھیرے پھرتے ہیں
سوز دروں و داغِ الم سب دل کو گھیرے پھرتے ہیں

سر کو دھننا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (سر دھننا)

گر تپش درد و غم میں جلیے بھنیے
گاہے مانند شمع سر کو دھنیے
سر تا بقدم زبان ہو جئے لیکن
کچھ منہ سے نہ کہئے اور سب کچھ سنیے

صبح تک شمع سر کو دھنتی رہی
کیا پتنگے نے التماس کیا (زیبا/میر تقی)

سر کھا (ہ) کلمۂ تنفر :- (عو) چل دور ہو - جہنم کو جا - اپنا کام کر - ایسی تیسی میں جا (یہ لفظ اپنا کے ساتھ مستعمل ہے)

سر کھانا (ہ) فعل متعدی (۱) مغز کھانا - دماغ پراگندہ کرنا - دماغ چاٹنا - مغز چٹی کرنا ؎

جب کہ رنگیں کے بیاں آنے کی سنتی ہے خبر
اپنا سر بک بک کے کھا جاتی ہے اُردا بیگنی

(۲) بک بک کرنا - بکواس کرنا - بکے جانا - بیہودہ بکنا جیسے چلو سر نہ کھاؤ (۳) دق کرنا - ستانا - تنگ کرنا - زچ کرنا - گفتگو سے عاجز کرنا ◆

سر کھاؤ (ہ) کلمۂ تنفر - (عو) دفان ہو - دفع ہو - پرے سرکو - ایسی تیسی میں جاؤ - جیسے نہ مانو تو اپنا سر کھاؤ (اپنا کے ساتھ آتا ہے)

سر کھائے (ہ) کلمۂ تنفر - (عو) چلا جائے - دفان ہو - ایسی تیسی میں جائے - جیسے نہ مانے تو اپنا سر کھائے (اپنا کے ساتھ بولتے ہیں)

سر کھپ (ہ) صفت :- جان نثار - جانباز - سر کا دریغ نہ کرنے والا - بہادر - بےخوف - ہر حالت میں شریک - محنت مشقت میں مصروف رہنے والا ؎

ہے یہ بھی ہو سکتا جو کچھ نہ کیا ہوگا
مجنوں سے جفاکش نے فرہاد سے سر کھپ نے (انشا)

سر کھپانا (ہ) فعل متعدی :- مغز مارنا - کوشش کرنا - سمجھانا - سر مارنا - کسی کام میں نہایت فکر اور تندہی کرنا - کسی سخت کام میں اپنے کو مصروف کرنا ؎

فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں (غالب)

سر کھجانا (ہ) فعل لازم :- شامت آنا - کمبختی آنا - مار کھانے کو جی چاہنا - شامت کھجانا - پٹنے کا ارادہ ہونا - تنبیہ کا طالب ہونا ؎

بزمِ رنداں میں شیخ آیا ہے
اب تو اُس کا بھی سر کھجایا ہے (جرأت)

ناحق تیشہ جو لگایا تھا
کوہکن کا بھی سر کھجایا تھا (نکہت)

اُن دنوں عزم ہے صحرا بہ صحرا تیرا
سر کھجایا ہے مگر آبلۂ پا تیرا (ایضاً)

سر کھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر ننگا کرنا - سر اگھاڑنا (۲) سر پھاڑنا - سر شق کرنا - (۳) چوٹی کھولنا - سر کے بال پھیلانا - سر کی بندش وا کرنا ◆

سر کے بل (ہ) تابع فعل :- سر کی رخ کی طرف سے - سر نیچے کو اور پاؤں اوپر کو ◆

سر کے بل چلنا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (سر سے چلنا)

سر کے ساتھ ہے (ہ) محاورہ :- دم سے وابستہ ہے - جان کے ساتھ لگا ہوا ہے - آئی ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ - جب تک سر تن پر اور تن میں جان باقی ہے دست بردار ہونا غیر ممکن ہے تا دمِ زیست ہے ؎

میرے سر کے ساتھ ہے یہ دردِ سر جب تک ہے سر
سر کوئی جو کاٹ ڈالے تب یہ دردِ سر مٹے

گر جنگ چرخ سے کبھی اختر کے ساتھ ہے
اے نالہ سرکشی یہ تیری سر کے ساتھ ہے

عشق کو کوہ گراں ہے سر لیں گو کوہکن
ہم ہیں جرأت یہ ارادہ اپنے سر کے ساتھ ہے (جرأت)

سر کی سوں یا سر کسوں (ہ) ندا - عو :- سر کی قسم - سر کی سوگند ؎

ہر چند جانیں جاتی ہیں پر تیغ جور سے
تم کو ہمارے سر کسوں تم ہاتھ مت اٹھاؤ (میر)

سر گاڑی پیر پہیا کرنا (ہ) فعل متعدی :- سر اور پاؤں کی محنت سے کوئی کام کرنا - کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا - نہایت محنت اور مشقت کرنا - کولھو کی طرح چلنا - کسی کام میں رات دن پلنا جیسے سر گاڑی پیر پہیا کرے جب روٹی ملتی ہے ◆

سر گالا منہ بالا (ہ) کہاوت :- (۱) سر تو سفید ہو گیا مگر منہ پر جوانی برستی ہے (۲) بڑھاپے میں جوانوں کی سی حرص - پیری میں نادانوں کی سی حرکت ◆

سر کھنچنا (ہ) فعل متعدی :- طول پکڑنا - طول کھنچنا - امتداد ہونا ؎

شور سے نام خدا ان کے بلا سر کھنچا
میر سا ہے کوئی عالم میں علم کا ہے کو (میر)

(۲) بلند ہونا - اونچا ہونا - بھڑکنا ؎

شب آہ شرر افشاں منہ سے مرے پھری پر
سر کھنچتا یہ شعلہ تو مجھ کو جلا جاتا (میر)

خوفناک انتقام!

مترجمہ آغا محمد شریف، بی۔اے (علیگ)

رات بھیگ چکی تھی۔ کارنیوال پورے شباب پر تھا، گاڑیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ کنیزر کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا، ہوٹلوں۔ قہوہ خانوں اور مکانوں کے دریچوں سے جہاں بہت سے تماشائی تفریح کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ گانے، ہنسی اور قہقہوں کی آوازیں پیہم آ رہی تھیں۔ ان جگہوں سے حال ہی میں یہ لوگ نکل کر جلوس میں شامل ہونے والے تھے۔

شہر کی ایک طویل اور تاریک گلی میں سے جیکس ڈی ناڈیل گرد و پیش کے ہنگامے سے بے خبر لیکن فخر و مسرت سے معمور دل کے ساتھ رقص کی ایک مشہور دھن سیٹی میں بجاتا ہوا تیزروی سے گزر رہا تھا، ایک ہفتہ سے وہ شہزادی اولگا ڈیمی ڈوف کا خوش قسمت عاشق تھا۔

شہزادی اولگا نے اوائل عمر ہی میں ذار کے ایڈیکانگ پرنس سرجی ڈیمی ڈوف سے شادی کر لی تھی، جسے اب دس سال ہو گئے تھے، اُس وقت اُس کی خوبصورتی کا آفتاب نصف النہار پر تھا، لوگوں میں اس کے چال چلن کے متعلق چہ میگوئیاں ہوا کرتی تھیں، لیکن پرنس کے رعب اور قہاری کے باعث کسی میں علانیہ اظہار رائے کی ہمت نہ تھی۔ خود پرنس کے متعلق لوگوں کا خیال تھا کہ وہ ایک مشہور ایکٹرس کے ساتھ اختلاط رکھتا ہے۔ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک حسین اور نوجوان رقاصہ پر ایک عجیب طریقہ سے متعرف ہوا تھا۔ عرصۂ دراز تک جب وہ باوجود کوششوں کے اس کے جال میں نہ پھنسی تو غضب اور ہوس کی آگ سے مشتعل ہو کر وہ اُسے اُس وقت اُڑا لے گیا، جب کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر تھیئٹر سے نکل رہی تھی۔ پھر اُس کے پیہم انکار پر برافروختہ ہو کر اس نے اپنے مکان میں قید کر کے اُسے گوناگوں اذیتیں دینی شروع کیں جب اس سے بھی کام نہ چلا تو جوشِ غضب سے اندھا ہو کر اس نے اُسے پچاس ضرب ناؤٹ[1] مارنے کا حکم دیا۔

بدقسمت حسینہ نے رو رو کر اس وحشی سے جان بخشی کی بیہودہ التجا کی، لیکن درندہ صفت پرنس کا فولادی دل اس کی آہ و زاری پر نہ پسیجا، ناؤٹ کی پندرہویں ضرب پر نازک اندام حسینہ بیہوش ہو گئی، اور سزا کے خاتمہ سے پہلے ختم ہو گئی!

اس بہیمانہ واردات کے راز کے طشت از بام ہونے کا بڑا خوف تھا، لیکن پرنس کے ذاتی رسوخ اور اس کے کارندوں کی راز داری اور حکمت عملی سے بات پھوٹنے نہ پائی۔

جیکس ڈی ناڈیل نے صرف اُس کا نام سنا تھا، نہ وہ کسی فیشن ایبل جگہ میں اُس سے متعارف ہوا تھا، اور نہ ہی کہیں اس کی صورت دیکھی تھی آجکل پرنس روس میں تھا، اُس کی غیر حاضری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کی بیگم جیکس کے ساتھ بہت بے تکلف ہو گئی تھی۔

---

[1] روسی تازیانہ جسے انگریزی میں ("Cat of nine tails") کہتے ہیں۔ چمڑے کے متعدد گرہ دار تسمے ایک دستہ سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں، زمانہ قریب تک اس وحشیانہ سزا کا رواج روس اور برطانوی افواج میں بھی تھا، اس سزا کا مشرح ڈبلیو بیلا نے اپنے ناول "سولجرز وائف" میں پُر درد نقشہ کھینچا ہے۔ (مترجم)

وہ شہر سے باہر ایک چھوٹی سی خوشنما کوٹھی کی مکین تھی، جہاں آج وہ پہلی مرتبہ اپنے عاشق کا استقبال کرکے اُسے باغیچہ کی راہ سے اپنے پھولوں اور عطر سے بسے ہوئے مشرقی وضع کے کاشانے میں لائی۔ اس سے پیشتر وہ اکثر خود اس کے پاس جا چکی تھی۔ لیکن آج پرنس کی غیر حاضری میں اپنے محبوب کو یہاں بُلانے میں اُسے کوئی امر مانع نہ تھا۔

جیکس نے ایک مہذب مہمان کی طرح کمرے کی آرائش کا اُک نگاہ غلط انداز سے جائزہ لیا۔ یکایک اُس کی نظر مینٹل پر رکھی ہوئی ایک تصویر پر پڑی۔

"یہ کون صاحب ہیں؟" اس نے پوچھا

"آپ ڈیمی ڈوف ہیں۔ آؤ میں ان سے تمہارا تعارف کراؤں۔ ایم جیکس ڈی ناٹویل! یہ ہیں میرے شوہر وعاشق —— پرنس ڈیمی ڈوف!" اس نے ایک شان دلربائی کے ساتھ تصویر کے سامنے خم ہوتے ہوئے کہا:

جیکس مسکرانے لگا۔ لیکن اپنی محبوبہ کے شوہر کی تصویر پر سے (جسے آج پہلی مرتبہ اس نے دیکھا تھا) وہ یکایک اپنی نظر نہ ہٹا سکا۔ پرنس شاہی دستہ کی وردی میں ملبوس تھا۔ وہ ایک جوان العمر آدمی معلوم ہوتا تھا جس کی آنکھیں بہت بارعب تھیں۔

"کچھ ظالم اور وحشی سا معلوم ہوتا ہے، کیوں؟ اولگا نے شوخی سے ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے باوجود میں اُسے انگلیوں پر نچا سکتی ہوں، پیارے جیکس! آج کی رات ہمارے لئے کتنی پُرکیف ثابت ہوگی۔ میں نے اپنے تمام نوکروں کو آج تفریح کے لئے کارنیوال بھیج دیا ہے۔"

جیکس نے خاتون کو اپنی آغوش میں لیتے ہوئے کہا "اولگا میں تمہاری پرستش کرتا ہوں! تمہارے بغیر زندگی بے معنی ہے، تم جسم ہو تو میں اُس کا سایہ۔ تم چاہو تو میں تمہارے ظالم شوہر کو ہلاک کرسکتا ہوں اور اپنے تئیں بھی....."

"محبت اور پرستش کے معنی کچھ عورتیں ہی بہتر جانتی ہیں۔" اولگا نے اپنے عاشق کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا: "قربانی کا وقت آنے دو۔ یقیناً میں اس امر میں پیش [illegible] کی۔"

اس کا جواب اس کے محبوب کی طرف سے ہم آغوشی کے ساتھ گرم جوشی کے چند پیہم بوسے تھے۔ یکایک وہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کر دبی آواز سے کہا:

"خاموش! —— کوئی باغیچہ میں ہے"۔ اُس نے بجلی کا لیمپ گل کرکے پردہ دَرِ نُور کو پردۂ وارِ ظلمت میں تبدیل کر دیا۔ لیکن کوٹھی میں پھر بھی شہر خموشاں کا سا سناٹا تھا۔

"یہ صرف تمہارا واہمہ تھا، پیاری!" یہ کہہ کر جیکس نے بٹن دبا کر کمرہ کو بار دگر بقعۂ نور بنا دیا اور دونوں اس واقعہ پر ہنسنے لگے۔ یکایک اولگا پھر چونکی۔ اس دفعہ جو آہٹ ہوئی وہ نہایت صاف تھی؛ —— کوئی شخص سامنے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آنے والے خطرہ کے خوف سے اولگا کانپنے لگی۔

"خلاف توقع تو کر شاید جلد ہی واپس آگئے ہیں"۔ اُس نے سرگوشی میں کہا: "اُن سے تمہارا سامنا نہ ہونا چاہیئے۔ میری خوابگاہ میں نکل چلو، وہاں ہم نسبتہً محفوظ ہوں گے۔"

"نہیں!" جیکس نے جواب دیا "اب ہمارا علیحدہ ہو جانا ہی بہتر ہے، اب زیادہ یہاں ٹھیرنا مصلحت کے خلاف ہے۔" یہ کہہ کر وہ کھڑکی جانب بڑھا، اور اُسے کھول کر چاہتا تھا کہ باہر پھلانگ جائے۔ لیکن اس کی حیرت اور دہشت کی انتہا نہ رہی! —— دریچے میں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں!۔

"یہ کیا؟" اُس نے خشمگیں انداز سے پلٹ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں!" شہزادی نے جواب دیا: "میرے شوہر روانگی سے پیشتر رہزنوں کے خوف سے تمام دریچوں کو اسی طرح محفوظ کرنے کی ہدایت کر گئے تھے، کنیز کی حالت سے تم واقف ہو۔ خصوصاً کارنیوال کے [illegible] ......!"

"باہر نکلنے کا کوئی اور راستہ بھی ہے؟" اُس نے عُجلت سے [illegible] کیا۔

"ہاں! میری خوابگاہ کے دریچے سے تم بیلوں کے جالیدار فریم کے ذریعہ نیچے اُتر سکتے ہو۔" یہ کہہ کر اولگا نے دروازہ کھولنا چاہا، لیکن وہ باہر سے مقفل تھا! اس کا رنگ خوف سے زرد ہو گیا!۔

"دغا، فریب!" اُس نے گھبرائی ہوئی آواز سے کہا "یہ محبس ہے یا آرامگاہ؟! ہمیں محتاط رہنا چاہیئے! ممکن ہے اس وقت بھی ہماری نگرانی کی جا رہی ہو۔"

سر

سر میں بال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (عو) مقدور یا طاقت ہونا۔ جیسے یا برداشت کرنے کے قابل ہونا۔ سالم ہونا۔ گنجائش ہونا۔ جیسے میرے سر میں اتنے بال نہیں کہ دو دو کا خرچ اٹھاؤں۔

سر میں خاک ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ ماتم کرنا۔ پیٹنا۔ خاک اڑانا۔ گریہ زاری کرنا۔ شور کرنا۔ نوحہ کرنا۔ ماتم کی صورت بنانا۔ ماتم زدہ بننا۔ سوگوار بننا۔ سوگ لینا۔

سر میں کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ پیٹنا۔ مارکھانا۔ سر پر جوتیاں پڑنا۔ پاداش پانا۔ بدکرداری اور مردم آزاری کی سزا پانا ؎

قدبوسی تلک نوفتار ہیں غیر زیادہ لگ چلیں تو سر میں کھائیں (اسیر)
جوں فلک جو کہ سر اٹھائے گا آخر کار سر میں کھائے گا (حکمت)

سر ننگا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر کھولنا۔ سر برہنہ کرنا۔ سر پر کپڑا نہ رکھنا۔ گھوانا۔ عزت اتارنا۔

سر نوانا (ہ) فعل متعدی:۔ سر جھکانا۔ سر نیچا کرنا۔ عاجزی کرنا۔ تسلیم خم کرنا۔

سر نہ اٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر نہ اونچا کرنا۔ سر نہ ابھارنا۔ کسی تکلیف یا بیماری کے باعث اس قدر ناتوان ہونا کہ سر کا اونچا کرنا دشوار ہو جائے (۲) دم بھر کی مہلت یا فرصت نہ ملنا (۳) سر نہ نکالنا۔ سر باہر نہ کرنا ؎

دیکھا دامن صحرا میں جو وحشت اپنی سر اٹھاتا نہ گریبان سے مجنوں اپنا (جرأت)

(۴) شرمندگی یا خجالت سے منہ سامنے نہ کرنا۔ شرم کے مارے سر اونچا نہ کرنا۔ احسان کے مارے سر اونچا نہ کرنا ؎

تم وہ خوش قد ہو روش پر جو ذرا تن کے چلو
سر اٹھائے نہ چمن میں کوئی شمشاد کبھی (؟)

خجلت سے سر اٹھا نہیں سکتی ہے فاختہ بھاری ہار اطوق گلوگیر دیکھ کر (اسیر)
سر اٹھاتا نہیں تو شرم جفا سے ظالم یا کئے ہیں کسی کمبخت نے احسان بہت (داغ)

سر نہ اٹھانے دینا (ہ) فعل متعدی (۱) دم بھر کی فرصت یا مہلت نہ دینا ؎

دبسدم سینہ میں نالے ہے دم سوہے آہ سر اٹھانے نہیں دیتا ہے کچھ درد ہے آہ (مصحفی)

(۲) سرکشی کا موقع نہ آنے دینا۔ تمرّدی نہ کرنے دینا۔ فتنہ انگیزوں اور مفسدوں کو دبائے رکھنا (۳) بات نہ کہنے دینا۔ بولنے کی فرصت نہ دینا۔

سر نہ پاؤں یا سر نہ پیر (ہ) تابع فعل:۔ آغاز نہ انجام۔ مبتدا نہ خبر۔ اتا نہ پتا۔ ٹھیک نہ ٹھاک۔ دلیل نہ ثبوت۔

سر نیچا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) شرمندہ کرنا۔ لجانا۔ شرمانا۔ نیچا دکھانا۔ خجالت زدہ کرنا (۲) غمگینوں کی سی صورت بنانا۔ اداس ہونا (۳) سر جھکانا۔ سر خم کرنا۔

سر

سر نیچا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) شرمندہ ہونا۔ خجلت زدہ ہونا۔ جیسے بیٹی والے کا ہر طرح سر نیچا ہے (۲) ہارماننا۔ مغلوب ہونا۔ غرور ڈھینا۔

سر ہلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر کو جنبش دینا جیسے دھڑی بھر کا سر تو ہلا دیا۔ پیسہ بھر کی زبان نہ ہلائی گئی (۲) تسلیم کرنا۔ ماننا۔ قبول کرنا۔ واہ واہ کرنا۔ سراہنا ؎

کوتر سے شعر اگر ستے شے بہتر عارف متعصب تو نہیں سر کو ہلانے والے (عارف)

(۳) افسوس کرنا۔ تأسف کرنا۔ دانتوں میں انگلی دینا ؎

شب جو دم توڑنے مرا دل بیمار لگا سر ہلانے وہیں عیسیٰ پس دیوار لگا (افسوس)

(۴) انکار کرنا۔ جنبش سر سے کسی امر کی نامنظوری ظاہر کرنا (۵) بھوت پریت کا سر آ کر کھیلنا۔ بھوت کے سر آنے کی علامت ظاہر کرنا۔ جھومنا۔ سر جنبان ہونا۔

سر ہلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سر کا جنبش کرنا۔ سر کانپنا۔ سر لرزنا (۲) علامت ضعف یا بڑھاپے کا ظاہر ہونا (۳) انکار ہونا (۴) جھومنا۔ جنباں ہونا۔ بھوت پریت کا سر پر اثر نمایاں ہونا (۵) حالت تعریف یا لطف میں سر کو جنبش ہونا۔

سر ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) پیچھے پڑنا۔ درپے ہونا۔ تعاقب کرنا۔ پیچھا کرنا ؎

دیکھئے تیں کل رازدل سے ماہر ہو گئے پھر نہ وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہو گئے (داغ)

(۲) چمٹنا۔ گلے کا ہار ہونا۔ لپٹنا۔ جھاڑ ہونا ؎

شکوہ کرتا تو خدا جانے وہ کیا کرتے غضب سینے کی تعریف وہ الٹے مرے سر ہو گئے (داغ)

(۳) نہایت مصروف ہونا جیسے کسی کام کے سر ہونا (۴) ذمے پڑنا۔ ٹھپنا۔ گلے بندھنا۔ گلے پڑنا (۵) تکرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔ ضد کرنا۔ اصرار کرنا (۶) تہمت لگنا۔ الزام لگنا (۷) لڑنا۔ جھگڑنا (۸) اپنا بار کسی کی گردن پر ڈالنا۔ متکفل کر دینا۔

سَر (ف) اسم مذکر:۔ (۱) دیکھو (سر) (۲) چوٹی۔ پھننگ۔ قلہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ نوک۔ کلس۔ قبہ (۳) سردار۔ میر۔ مہتر۔ سالار۔ پیشوا۔ سرگروہ۔ نایک۔ مقدم لشکر (۴) ابتدا۔ سرا۔ شروع۔ جانب۔ طرف (۵) فکر و خیال۔ میل و خواہش جیسے سرِ کار (۶) زور۔ قوت (۷) بالا۔ اوپر۔ فوق جیسے سرِ دیوار و سرِ کوہ وغیرہ (۸) مرادف سامان (۹) تحسین کلام کے واسطے زائد بھی آتا ہے (۱۰۔ ف) تاش یا گنجفہ کا پتا جو پھینکا جائے ؎

گنجفہ میں عشق کے مجھ سا نہیں کوئی جلد باز
اس نے واں شمشیر کھینچی میں کہا سر لیجئے (؟)

(۱۱) مرتبہ میں بڑھ کا پتا جیسے تکہ۔ بادشاہ۔ بیبیا وغیرہ (۱۲) میں۔ اندر۔ بیچ جیسے سر بازار۔ سر دربار۔ سر مجلس وغیرہ (۱۳ ف) خیال۔ چت ؎

گر ہے سر پذیرہ فیض اہل نظر سے ہو راہ نشیں مرحلۂ فقر و فنا کا (ناظم)

وہ دونوں دروازے سے ہٹ کر کمرے کے ایک گوشے میں آ گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا!۔

جیکیس نے پرنس سرجی ڈیمی ڈوف ــــ اپنی محبوبہ کے شوہر کو جسے اُس نے آج پہلی مرتبہ تصویر میں دیکھا تھا، پہچان لیا۔

لیکن وہ جیکیس کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہوا! وہ صرف اپنی بیوی کو تیز نظروں سے گھورتا رہا، جو فرطِ خوف سے بیحال ہو رہی تھی۔ بالآخر اُس نے کرخت لہجے ... روسی زبان کے چند جملوں میں اُس سے خطاب کیا۔ خطا کار رخا تون رو رو کر اُس سے رحم کی التجا کرنے لگی۔ لیکن ڈیمی ڈوف بغیر کچھ جواب دیئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جیکیس جو اس دوران میں امید و بیم کے تہلکہ میں مبتلا تھا، اپنی محبوبہ کی ... بڑھا۔

"اس نے تم سے کیا کہا اولگا؟"

شہزادی کے ہونٹوں کو دو مرتبہ جنبش ہوئی۔ لیکن منہ سے آواز نہ نکل سکی۔ بالآخر گلو گیر آواز میں اُس نے کہا۔

"ہم دونوں میں سے ایک کو ایسا کرنا پڑے گا ــــ ایک کو! ــــ ... کو ہمیں فیصلہ کر لینا چاہیئے! ــــ پانچ منٹ کے بعد وہ واپس آ کر دونوں میں سے ایک کو ہلاک کر ڈالے گا! ــــ سمجھے؟ ــــ تم کو یا مجھکو!"

یہ سنتے ہی جیکیس کے حواس باختہ ہو گئے۔ لیکن اُسے یاد آیا کہ وہ اس وقت ... میں زار کی چنگیزی حکومت کے ماتحت نہیں ہے۔ بلکہ فرانس میں ہے! ــــ مہذب اور جمہوری فرانس کی زمین یا آئین میں!

"ڈیمی ڈوف ایسا ہرگز نہیں کر سکتا اُس کا مقصد صرف ڈرانا تھا۔ ... معاملہ کا فیصلہ "ڈویل" سے ہوگا یا طلاق سے"! اس نے اولگا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

شہزادی نے جل کر جواب دیا۔ "تم اُسے نہیں جانتے۔ وہ ایک بے بس عورت کو ناؤٹ کی پیہم ضربات سے ہلاک کرنے سے نہ چوکا۔ باوجودیکہ وہ علیا ملکہ کی امان میں تھی"

"تو پھر اس صورت میں ہم کو اپنی حفاظت کی آخر دم تک کوشش کرنی چاہیئے" جیکیس نے کہا۔ "جس وقت وہ اندر داخل ہو کیوں نہ ہم دونوں اُس پر ... جا پڑیں یا مدد کے لئے چلائیں"

"حملہ بیسود ہے۔ وہ مسلح ہے! رہا مدد کے لئے چلانا ــــ ہماری کون سنے گا؟ اگر ملازم یہاں موجود ہوتے تب بھی فضول تھا۔ کیونکہ وہ سب کے سب روسی ہیں۔ جن کے جان و مال کا پرنس مالک و مختار ہے: وہ اُس کی مرضی کے خلاف اُنگلی نہیں اُٹھا سکتے!"

"تو پھر میں اِس دریچہ کی سلاخوں کو توڑتا ہوں" یہ کہہ کر جیکیس نے اپنا تمام زور سلاخوں کو خم دینے میں لگا دیا، لیکن انھیں جنبش تک نہ ہوئی! بہت جلد اُسے معلوم ہو گیا کہ اُس کی رہائی کا ہر راستہ مسدود ہے!۔

اولگا قالین پر پڑی سسک رہی تھی، اِس نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا، "وہ ہم دونوں میں سے ایک کی جان چاہتا ہے جیکیس ــــ تمہاری یا میری! ــــ خوب سوچ لو! ــــ یہ سب کیا دھرا تمہارا ہے!"

یہ الزام سنکر اُسے تاب نہ رہی، اُس نے جل کر جواب دیا۔ "میرا کیوں؟ قصور سراسر تمہارا ہے۔ تم نے ہی تو مجھے یہاں بلایا تھا"

"بزدل! غدار! ــــ کیا تو نے خود یہاں آنے کی مجھ سے درخواست نہیں کی تھی؟"

"اور جس کو تم نے بلا کسی پس و پیش کے منظور کر لیا تھا!"

"تمہیں تو ایک شہزادی کے عاشق ہونے کے پندار نے مغالطہ زدہ بنا رکھا تھا!" اولگا نے کہا۔

"لیکن ایک ایسی شاہزادی کا عاشق کہلانا جس کے مجھ سے پہلے کئی عاشق رہ چکے ہوں۔ چنداں فخر کی بات نہیں"

کتنی جگر خراش بات تھی! ع

ہیچ عاشق سخنِ تلخ بہ معشوق نہ گفت!

وہی طالب و مطلوب جو کچھ عرصہ پہلے باہم دائمی محبت کے عہد و پیمان باندھ رہے تھے اب وہ درندوں کی طرح "زندہ رہنے کے حق" پر جھگڑ رہے تھے! ع

کہ یاراں فراموش کردند عشق!

یکایک دروازہ کھلا اور پرنس سرجی ڈیمی ڈوف ریوالور بدست اندر داخل ہوا!۔

جیکیس نے پھرتی سے اُچک کر اولگا کو باوجود ... اپنے بازوؤں میں لے کر اس کے جسم لرزاں کو اپنے بچاؤ کے لئے ایک زندہ ڈھال

سر

تنبیہ۔ اگرچہ دو جگہ لفظ سر کا دینا چنداں ضرور نہ تھا مگر دو خیال سے یہ امر ظہور میں آیا۔ ایک تو یہ کہ ہندی سر اور اُس کے ساتھ جس قدر مشتقات آئیں وہ علیحدہ معلوم ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ فارسی سر اور اُس کے مشتقات علیحدہ رہیں لیکن یہاں دیکھنے والے کو ایک دقت پڑے گی وہ یہ کہ شعرائے اُردو اور زبان دانان نے قریب قریب کُل ہندی سر کے محاورہ کو بفتح سین مُہملہ باندھا اور … کا قافیہ … کے ساتھ باندھا ہے گو عوام الناس نے اس میں فرق نہیں کیا بلکہ وہ فارسی سر کو بھی بکسر سین مُہملہ استعمال کرتے ہیں اس لئے دیکھنے والے کو وہ جب تک وہ محاورہ سر بفتح کے ساتھ نہ پائے وہ سر بکسر میں دیکھے اور … یہاں نہ پائے وہ اُس میں دیکھے ۔

سر اُتارنا (ہ) فعل متعدی :۔ سر تراشنا۔ سر قلم کرنا یا کاٹنا ۔

سر اجلاس (ف ۔ ع) تابع فعل :۔ بر سر اجلاس ۔ سر دربار ۔ ہندی کچہری میں ۔ حاکم کے روبرو ۔

سر انگشت (ف) اسم مذکر :۔ انگلی کے اوپر کا حصہ ۔ پور ۔ پھول ۔

سر باز (ف) صفت :۔ جان پر کھیلنے والا ۔ بہادر ۔ سورما ۔ بیر ۔ مبارز ۔

سر بازار (ف) تابع فعل :۔ (۱) بر سر بازار ۔ شاہ راہ عام پر ۔ عام لوگوں میں ۔ … خلقت میں ؎

همنشیں تجھ سے وہ میں خاک لہوں خلوت میں
آج جو اُس نے کہا ہے سر بازار مجھے

(۲) علانیہ ۔ سب کے روبرو ۔ (۳) عین بازار میں ۔ عام میں ؎

… گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے آپ لے لیں تو یہ سودا سر بازار نہ جائے (لااعلم)

سر بام (ف) تابع فعل :۔ لب بام ۔ کوٹھے پر ۔ کوٹھے کی چھت ۔ مُنڈیر یا چھجے پر ۔

سر بستہ (ف) صفت :۔ مخفی ۔ پوشیدہ ۔ چُھپا ہوا ۔ سربند ۔

سر بسر (ف) تابع فعل :۔ (۱) برابر ۔ مساوی ۔ یکساں (۲) اِس سرے سے اُس سرے تک ۔ بالکل ۔ تمام ۔ اول سے آخر تک ۔ سرتاپا ۔ سراسر ۔

سر بصحرا نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) دیوانہ وار نکلنا ۔ جنگل کی راہ لینا ۔

سر بلند (ف) صفت :۔ ممتاز ۔ معزز ۔ اُونچا ۔ اعلیٰ ۔ اقبال مند ۔ بختاور ۔

سر بلند کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ممتاز فرمانا ۔ عزت بخشنا ۔ اعلیٰ منصب پر پہنچانا ۔ درجہ بڑھانا ۔

سر بلند ہونا (ہ) فعل لازم :۔ ممتاز ہونا ۔ معزز ہونا ۔ اُونچے مرتبہ پر پہنچنا ۔

سر بلندی (ف) اسم مؤنث :۔ اقبالمندی ۔ طالعمندی ۔ امتیاز ۔ عزت ۔ فخر ۔

سر بمہر (ف) صفت :۔ مہر لگا ہوا ۔ بند ۔ سربستہ ۔ سربند ۔ مختوم ۔ مکتوم ۔ مُقفل ۔

سر

سر پر (ہ) تابع فعل :۔ (۱) بالائے سر ۔ سر کے اُوپر جیسے بوجھ کا سر پر ہونا (۲) … ؎

حاصل ہوئے منت ترنی تیغ کے خیر کو سر پر ہمارے مفت کا احسان ہو گیا (داغ)

سر پر خاک ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (سر پر خاک ڈالنا)

سر پرست (ف) صفت :۔ مُربّی ۔ حافظ ۔ حامی ۔ مددگار ۔ نگہبان ۔ رکھوالا ۔ نرکھا ۔ خبرگیر ۔ محافظ ۔ میزبان ۔

(جو لوگ اسے فارسی میں معنی میں خیال کریں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ فارسی میں یا تو غلام کے معنی میں آتا ہے اور … چنانچہ اس کی مثال … نے … کے کلام سے … نظامی گنجوی کے اشعار سے … ہی ہے معلوم نہیں صاحب بہار عجم اسکے ان معنی میں فارسی ہونے کا کیوں تامل کرتے ہیں)

سر پرستی (ف) اسم مؤنث :۔ نگہبانی ۔ ولایت ۔ مُربّی پن ۔ مددگاری ۔ حراست ۔

سر پر نقارہ بجنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (سر پر نقارہ بجنا)

سر پستان (ف) اسم مذکر :۔ بھٹنی ۔ چھاتی کا سر ۔ ڈھیپنی ۔ بھیٹنوا ۔ چھاتی کی گھنڈی ۔ ممکنا ۔

سر پنچ (ہ) اسم مذکر :۔ میر مجلس ۔ میر انجمن ۔ پریذیڈنٹ ۔ پنچوں کا سردار ۔ چوری ۔ بھاچی ۔

سر پوش (ف) اسم مذکر :۔ ڈھکنا ۔ چپنی ۔ ڈھکنی ۔ ڈھکن ۔ تورہ پوش ۔

سر پیچ (ف) اسم مذکر :۔ پگڑی ۔ پگڑی کے اوپر کا چھوٹا کپڑا ۔ ایک قسم کا زیور جو پگڑی میں باندھتے ہیں ۔ جیغہ ۔

سرتابی (ف) اسم مؤنث :۔ سرکشی ۔ نافرمانی ۔ حکم عدولی ۔ بغاوت ۔ نمک حرامی ۔

سرتاپا (ف) تابع فعل :۔ از سرتاپا ۔ سر سے پاؤں تک ۔ اول سے آخر تک ۔ بالکل ۔ سربسر ۔

سرتاج (ف ۔ ع) اسم مذکر :۔ (۱) مقنعہ ۔ عورتوں کا سرپوش ۔ پوشش سر (۲) تاج سر ۔ آقا ۔ خاوند ۔ مالک ۔

سرتاج بنانا (ہ) فعل متعدی :۔ (عو) کسی کو اپنا فخر سمجھنا ۔ فخر خاندان یا باعث عزت تصور کرنا ۔ سردار بنانا ۔ افسر بنانا ۔

سر چلنا (ہ) فعل لازم :۔ تاش یا گنجفہ کا پتا پھینکنا ۔ داؤں چلنا ۔ بازی شروع ہونا ۔

سرحد (ف ۔ ع) اسم مؤنث :۔ حد فاصل ۔ کنارہ ۔ انتہا ۔ چھور ۔ سوانا ۔ … ؎

عبرت نے کہا بنی جو تربت سرحد ہے یہ مُلک آرزو کی (امیر)

سرخط (ف ۔ ع) اسم مذکر :۔ قبالہ ۔ لکھت ۔ پٹہ ۔ بیع نامہ ۔ کرایہ نامہ ۔ نوکری نامہ

بنالیا! ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند!

پرتس نے حقارت آمیز تبسم سے کہا۔

"اچھا تو تم دونوں نے ایک ساتھ ہی مرنے کا تہیہ کرلیا ہے؟ بہت مبارک خیال ہے: بیشک تم یک جان ودو قالب ہو! ریوالور کی ایک ہی گولی تم دونوں کو قید ہستی سے آزاد کردے گی!" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ریوالور اٹھایا، دونوں عاشق ومعشوق ایک چیخ مار کر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے!۔

"رحم! رحم!!" خاتون نے اپنے شوہر کے قدموں پر گرکر روتے ہوئے کہا۔ میں بے قصور ہوں: مجھے اس شخص سے محبت نہیں — اس نے مجھے بدراہ کیا!"

اس پر جیکیس بول اٹھا:

"خدارا مجھے بخش دو۔ یہ سب فتنہ اسی عورت کا ہے، اس نے اپنے شادی شدہ ہونے کا مجھ سے تذکرہ ہی نہیں کیا، مجھے جانے دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اس کی صورت بھی نہ دیکھوں گا"

پرتس نے نفرت بار سکوت سے اُن کی طرف دیکھا، اور حقارت آمیز تبسم سے کہا:

"ابھی چند ہی لمحے پہلے تم دونوں باہم محبت اور پرستش کے تذکرے کررہے تھے۔ اور اُس کی راہ میں قربانیاں دی جارہی تھیں: لیکن بہت جلد عُریاں حقیقت آشکارا ہوگئی! اچھا تمہیں یہ سنکر تعجب ہوگا کہ میرا ارادہ اب تمہیں قتل کرنے کا نہیں ہے! میرا انتقام اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہوگا! میں تم دونوں کو ایک ہی جگہ قید رکھوں گا۔ تاکہ جب تک موت تمہیں آزاد نہ کرے، قریب ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی صورت سے متنفر اور بیزار رہو"

یہ کہہ کر پرتس مڑا اور ان مجرمینِ عشق بافسق کو اپنی سزا بھگتنے کے لئے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا!

(فرانسیسی افسانہ کا ترجمہ)

میرے لئے

صبح غم میرے لئے شام بلا میرے لئے　　ابتدا میرے لئے ہے انتہا میرے لئے

کہتی ہے تقدیر تیرے نام کا کچھ بھی نہیں　　میں سمجھتا تھا کہ ہیں ارض وسما میرے لئے

بے طلب دنیا کو ملتا ہے دلِ راحت طلب　　وائے قسمت تھا دلِ درد آشنا میرے لئے

چارہ گر کی کیا ضرورت کیوں ہوں ممنونِ دوا　　درد خود بنجائے گا بڑھکر دوا میرے لئے

بدگماں صیاد دشمن باغباں گلچیں خفا　　ناموافق ہے زمانے کی ہوا میرے لئے

آگیا محسن سمجھ میں ٹھوکریں کھانے کے بعد
میں بلا کے واسطے ہوں اور بلا میرے لئے

محسن اعظم گڈھی

سر

نوکری کا پروانہ - یادداشت - تمسّک ۔

سرخیل (ف) اسم مذکر :- سرگروہ - خاندان کا سردار - امیر - سردار قوم - سرغنہ - افسر ۔

سرِ دست (ف) تابع فعل :- (۱) فی الحال - سردست - ابھی - بالفعل (۲) فوراً - لگتے ہاتھ سے ؎

برقع اگر اُسے رشک زرِ شہرت نہ اُٹھائے ۔ آئینہ بھی کھینچے نہ تصویر سرِ دست (انصیر)

(۳) عنقریب - موجود - حاضر ۔

سر دفتر (ف) اسم مذکر :- ہیڈ کلرک - میر منشی - دفتر کا افسر - اہلکاروں کا سرگروہ ۔

سر دینے کو حاضر ہونا (ہ) فعل لازم :- مرنے کو موجود ہونا - قربان اور جان نثار ہونے کے واسطے آمادہ رہنا ؎

جانباز تو لاکھوں ہی سر دینے کو حاضر ہیں ۔ اُو دھی خون سے شمشیر نہیں کرتا (ناسخ)

سر راہ (ف) تابع فعل :- راہ کے سرے پر - سڑک پر - راہ میں - سامنے میں ۔

سر رشتہ (ف) اسم مذکر :- تدبیر - چاند کار - مجازاً مدّعا - مقصود - مطلب - معاملہ ۔

سر رگ (ہ) اسم مؤنث :- صحیح (ف - سرِ رگ)

(اس جگہ اضافت محض غلط ہے کیونکہ یہ لفظ سر رگ سے مرکب ہے یعنی وہ رگ جس کی فصد لینے سے سر اور چہرے کا خون آئے - قیفال)

سرزمین (ف) اسم مؤنث :- زمین - مُلک - خطہ - ولایت - سطح زمین ؎

رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں ۔ جس سرزمیں کے ہم ہیں وہاں آسماں نہیں (ناسخ)

سر زور (ف) صفت :- طاقتور - زبردست - سینہ زور - سرکش - متمرّد - منحرف - گردن کش - ونگھی - نٹ کھٹ ۔ خرا - ڈھیٹ ۔ اُپادھی - فسادی ۔

سر زوری (ف) اسم مؤنث :- ڈھٹائی - نگرائی - اڑیل پن - سرکشی - گردن کشی - انحراف - نٹ کھٹی ۔ بے حیائی - قصور پر شرمندہ ہونے کی بجائے سرکشی جیسے چوری اور سر زوری ۔

سر سبز (ف) صفت (۱) تر و تازہ - ہرا بھرا - لہلہاتا - شاداب (۲ - ہ) کامیاب نعمند (۳ - ہ) خوش و خرم - سرجیون ۔

سر سبز کرنا (ہ) فعل متعدی - از سرِ نو تازہ کرنا - دوبارہ زندہ کرنا - بحال کرنا - جیسے مقدّرہ سر سبز کرنا ۔

سر سبز ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) تر و تازہ ہونا - خوش و خرم ہونا ۔ ہرا ہونا ۔ از سرِ نو جان پڑنا (۲) کُرسی نشین ہونا - مقبول خلائق و قابل پذیرائی ہونا - شہرت پانا پھیلنا

تہمت بوسہ خلاف نے لگائی ہے ہمیں ۔ یا الٰہی نہ ہو سر سبز سخن بدگو کا (غافل)

سر

سر سبز ملک ہند میں ایسا ہوا کہ میرؔ ۔ یہ ریختہ لکھا ہوا تیرا دکن گیا (میر)

(۳) رونق پانا - زینت حاصل کرنا ؎

ہوا سر سبز آگے یار کے سروِ گلستاں کب ۔ کہ نسبت دور کی بلوبی کو اُسکے نخل قد سے ہے (میر)

سر سفید ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (سر سفید ہونا)

سر سہرا ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (سر سہرا ہونا)

سر سے کفن باندھنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (سر سے کفن باندھنا)

سر سے گزرنا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (سر سے گزرنا)

سر سے وارث یا بزرگ کا گزر جانا (ہ) فعل لازم :- مربی یا بڑے کا اپنے اوپر سے اُٹھ جانا ۔

سر شام (ف) اسم مؤنث (۱) شام - جھٹ پٹا - مغرب - سنجا - سانجھ (۲) تابع فعل ، سورج ڈوبتے ہی - جھٹ پٹے کے وقت - روشنی ڈھلتے ہی - شام ہوتے ہی ۔

سرفراز (ف) صفت (۱) سربلند - ممتاز - معزز - ترقی یافتہ (اب یہ لفظ بمعنی محبوب ہوگیا ہے) (۲ - ہ) ازالہ بکر شدہ - وہ لڑکی جس کا سر ڈھکا جا چکا ہو ۔

سرفراز کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سربلند کرنا - بڑھانا - ممتاز فرمانا - عزت بخشنا - درجہ یا منصب بڑھانا ۔ ترقی دینا - نوازنا - نوازش فرمانا ۔ آسمان پر چڑھانا (۲) چیرہ توڑنا - کنوارپت دور کرنا - نتھنی اتارنا - ازالہ بکر کرنا (کسبیوں کی اصطلاح ہے)

سرفراز ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) سربلند ہونا - ممتاز ہونا (۲ - کسبیاں) نتھنی اُترنا ازالہ بکر ہونا - چیرہ ٹوٹنا ۔

سرفرازی (ف) اسم مؤنث - سربلندی - عزت ۔ ناموری - بزرگی - امتیاز - منزلت - رفعت ۔

سر قلم کرنا (ہ) فعل متعدی - سر اتارنا - سر کاٹنا یا جُدا کرنا ؎

وہ کہتا ہے جب یہ کہ مشق ستم ہے ۔ نصیب اب ترا میں قلم سر کروں گا
تو میں پھر جواب اُسکو دیتا ہوں اچھا ۔ رقم سرگذشت اپنی یکسر کروں گا (نظیر)

قلع کیں زلفیں تو کر ڈال مرا سر بھی قلم
تو سبکدوش ہوا کیوں نہ سبکدوش ہوں میں (جرأت)

سر قلم ہونا (ہ) فعل لازم :- سر اُترنا - سر کٹنا - سر کٹنا - سر جدا ہونا ؎

سر کے حال عدم رقم نہ ہوا ۔ سر قلم ہو کے بھی قلم نہ ہوا (مرزا صابر)

سرکش (ف) صفت :- مغرور - باغی - بپھرا ہوا - نمک حرام - متمرّد - نافرمان - حکم عدول - بیوفا ۔

سرکشی (ف) اسم مؤنث - بغاوت - نمک حرامی - بدخواہی - بیوفائی - نافرمانی - حکم عدولی ؎

ہم سرکشی سے مدتوں مسجد سے بچ بچ کر چلے ۔ اب سجدے ہی میں گذرے ہے قد جو ہوا محراب سا (میر)

ہندوستان کی جمہوری زبان

امام اکبر آبادی

(۲)

مصنف فرہنگ آصفیہ لکھتا ہے کہ اردو زبان کا سرمایۂ الفاظ و محاورات کل ۵۵ ہزار ہے۔ اس میں تقریباً تیس ہزار عربی کے الفاظ۔ اس سے کچھ زیادہ فارسی کے۔ ہزار آٹھ سو الفاظ ترکی، پرتگالی اور انگریزی کے ہیں۔ باقی میں چوتھائی کے قریب خالص اردو کے وضع کئے ہوئے ہیں، اور اس کے بعد بڑی تعداد ہندی الفاظ کی ہے۔

یہ فرہنگ ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے، اور چوتھی جلد کے آخر میں تفصیل درج ہے۔ لیکن تیس سال کے گزشتہ دور میں اردو نے جس قدر ترقی کی ہے اور جس سرعت کے ساتھ اس نے اصطلاحات وضع کرنے کا، اور نئے نئے الفاظ ڈھالنے کا کام کیا ہے۔ نیز دنیا کے روبرو جو معیاری ادب پیش کیا ہے، اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ چند ماہ میں "انجمن ترقی اردو" نے تنہا پچاس ہزار علمی اصطلاحات وضع کیں، اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی انجمنوں نے، اور انفرادی طور پر سے دیگر شعرا و ادبا نے ہزارہا نئی نئی تراکیب استعمال کرکے اردو زبان کو چار چاند لگا دئے، اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ آج اردو کا سرمایۂ الفاظ دوگنا ہو گا۔

یہ اعتراض کہ موجودہ دور میں اردو کے انشا پرداز عربی و فارسی کے زیادہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اُن کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ برادران وطن کو اس سے چڑ ہے، اور ایسا کرنے سے اردو عام فہم نہیں ہو سکتی، میرے نزدیک یہ اعتراض کچھ وزن نہیں رکھتا، اس لئے کہ اول تو برادران وطن کو اردو الفاظ سے نفرت نہیں بلکہ اس کے رسم الخط سے متنفر ہیں، دوسرے یہ کہ ہر زبان کے دو فریق ہوتے ہیں، ایک وہ جو ملک کے روبرو اعلیٰ لٹریچر پیش کرتا ہے، اور اس کو ہمیشہ علمی زبان سے استفادہ کرنا پڑتا ہے، اور چونکہ عربی و فارسی علمی زبانیں ہیں، اور اس گروہ کا انہیں زبانوں سے قریبی رشتہ ہے۔ لہٰذا اس کی نظر انہیں پر ہوتی ہے۔ دوسرا گروہ غیر انشا پرداز ہوتا ہے، جو معمولی لکھنے پڑھنے پر اکتفا کرتا ہے، اس کو معیاری ادب سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

اس کو بھی چھوڑیئے اور دیکھئے کہ اردو زبان میں عربی و فارسی کے الفاظ زیادہ ہیں یا ہندی کے ابھی اس کا شمار اوپر بتایا جا چکا ہے، اس کے ثبوت میں ڈاکٹر گستاؤلی بان، جو ایک فرانسیسی محقق ہے، اور جس نے ہندوستان میں اپنا سارا وقت اسی تحقیق و تفتیش میں گزارا کہ یہاں کی قوموں، برادریوں، زبانوں کی تحقیق کرے اور تہذیب و تمدن نیز تاریخی حالات قلم بند کرکے دنیا کے روبرو پیش کرے۔ لکھتا ہے کہ

> "جو سیاح ہندوستان میں اس خیال سے آئے کہ وہ تمام ملک ہند کے باشندوں سے انہیں کی زبان میں گفتگو کرے تو اسے تقریباً ۲۴۰ زبانیں اور ۳۰۰ محاورے سیکھنا پڑیں گے۔"

سر

سرکوبی (ا) اسم مؤنث :۔ سرکچلنا۔ تادیب۔ گوشمالی۔ سزا ٭

سر کی قسم (ہ) اسم مؤنث :۔ سرکی سوں۔ سوگند سر (قسم سخت جو اپنے کسی عزیز یا خاص اپنی ذات کی نسبت کھاتے ہیں) ؎

جو اپنے در سے اٹھا دیتے تو کہیں نہ کرتا میں جبہ سائی
اگرچہ یہ سرنوشت میں تھا تمہارے سر کی قسم نہ ہوتا

سرگذشت (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ماجرا۔ بپتی۔ واقعہ۔ واردات۔ کیفیت (۲) ذکر۔ حال۔ احوال۔ حکایت۔ داستان۔ روایت۔ قصہ۔ کہانی۔ (۳) سوانح عمری۔ تذکرہ۔ ترجمہ ٭

(اگرچہ لفظ سرگذشت ذال سے ہونا چاہئے لیکن اکثر نامی لغات والے زال سے لکھتے ہیں مجبوراً ہمکو بھی انہیں کی پیروی کرنی پڑی)

سرگراں (ف) صفت :۔ (۱) خمار آلودہ۔ مخمور۔ وہ شخص جس پر نشہ کا خمار ہو (۲) خفا۔ ناراض۔ کشیدہ خاطر۔ برہم ؎

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر ہوکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

(۳) مغرور۔ متکبر۔ بددماغ ٭

سرگرانی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) خمار۔ سر بھاری ہونا۔ دردسر۔ دردسری ٭ سر کا بھاری پن۔ بار سر۔ تکلیف ؎

کرے دیتی ہے سرگرانی ہماری اجل کا کچھ احساں ہوا چاہتا ہے (داغ)

آنہیں مرکیا تیری بات تو نہ رکھیں بلا سے ٹلی تیرے سر سے کیا سرگرانی ہے (مصحفی)

(۲) کشیدگی۔ رنجیدگی۔ برہمی۔ خفگی۔ بیدماغی (۳) مجازاً غم۔ افسوس۔ افسردگی ٭

سرگرداں (ف) صفت :۔ مضطرب۔ سرگشتہ۔ حیران و پریشان۔ آوارہ ؎

حسینوں کے ستم سے چرخ ظالم تک ہے سرگرداں
جگر مریخ کا بھی خون یہ جلاد کرتے ہیں

سرگردانی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) حیرانی۔ پریشانی۔ آوارگی (۲) دقت تشویش۔ فکر۔ مخمصہ۔ جھگڑا۔ بکھیڑا ٭

سرگرم (ف) صفت :۔ گرمجوش۔ مستعد۔ چالاک۔ محنتی۔ پُرجوش۔ تند۔ تیز

سرگرمی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) تندی۔ تیزی ٭ گرمجوشی۔ پُرجوشی۔ (۲) مستعدی۔ آمادگی۔ موجودگی (۳) چالاکی۔ ہوشیاری (۴) کوشش بلیغ۔ سعی کامل ٭

سرگروہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) سردار قوم۔ چودھری ٭ سرپنچ ٭ سرخیل ٭

(۲) سرغنہ۔ بانی فساد۔ مفسدوں یا باغیوں کا سردار ٭

سر گریبان میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو سر گریبان میں ڈالنا

سرگشتگی (ف) اسم مؤنث :۔ حیرانی۔ پریشانی۔ آوارگی (۲-۲) آفت۔ بلا۔ مصیبت۔ بپتا۔ نحوست۔ ادبار ٭

سرگشتہ (ف) صفت :۔ حیران و پریشان۔ آوارہ و سرگرداں۔ بھٹکا ہوا ٭

سرگوشی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) کانا پھوسی۔ کھسر پھسر۔ کانا باتی۔ چپکے سے کان میں کچھ کہنا یا چپکے چپکے باتیں کرنا (۲-۲) غیبت۔ چغلی۔ برائی۔ بدی ؎

مشورے بیدماغوں کا کام ہے دیکھ ذرا سرگوشی صبا جب ہونے لگی پھر پڑا (مصحفی)

سرگوشی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ کانا پھوسی کرنا۔ کھسر پھسر کرنا۔ چپکے چپکے باتیں کرنا۔ پیچھے سے شکایت کرنا۔ غیبت کرنا۔ کان بھرنا ؎

کیا کسی نے کی یہ سرگوشی کہ بس یکبارگی
ہم سے آنکھوں میں لگے ہونے اشارے جا بجا

میرے سودے کی کرکے سرگوشی زلف نے اسقدر بڑھائی بات (عاشق)

سرگنا (ہ) فعل لازم :۔ زمین پر پڑنا۔ تپنا ؎

میں آشنا نہیں بت ناآشنا سے داغ قسمت یہ غضب کی ہے مرے سر لگی ہوئی (داغ)

سرمست (ف) صفت :۔ نہایت متوالا۔ از حد مخمور۔ بدمست۔ مدہوش۔ سرگراں

سرمغزن (ف) اسم مؤنث :۔ نہایت فکر یا تردد ہونا۔ دماغ کاوش۔ بک بک۔ بیفائدہ مغززنی ٭

سر مکھ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (لکھنؤ) مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ رو کش ہونا۔ رو برو ہونا۔ سنمکھ ہونا ؎

اُسکی ابرو سے جو سرمکھ ہو ہلال بھینٹ دیتے لوار لوہامان کر (بحر)

(یہ لفظ دراصل سنمکھ ہی صحیح ہے جسکی وجہ لفظ سنمکھ میں لکھی گئی ہے مگر صاحبان لکھنؤ نے اصلاح دیکر جس کو سرخیال فرمایا ہے گویا سر اور مکھ سے مرکب مانا ہے۔ حالانکہ یہ امر محض غلط ہے)

سر مو (ف) صفت :۔ بال کی نوک کے برابر۔ ذرا سا۔ تنک سا۔ بال بھر۔ ذرہ۔ چتبہ بھر۔ رتی بھر جیسے "سر مو فرق نہیں" ٭

سرنامہ (ف) اسم مذکر :۔ مکتوب الیہ کا وہ پتہ اور نشان جو خط کے لفافہ پر یا چٹھی کے شروع میں لکھا جائے ٭ عنوان ٭

سرنگوں (ف) صفت :۔ (۱) اوندھے منہ۔ سر کے بل (۲) شرمندہ۔ منفعل۔ خجل ٭

اس بنا پر انھوں نے بسیار تحقیق و کاوش کے بعد اردو زبان کو ملکی بتایا، جیساکہ آپ آگے پڑھیں گے۔ یہاں صرف ملاحظہ کے لئے نمونے کے طور پر ذیل کے مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ آپ اندازہ کرسکیں کہ عربی و فارسی کے الفاظ زیادہ ہیں یا ہندی کے۔ بھا شا کا ادیب لکھتا ہے۔

"درختوں کے جھنڈ چھائے ہیں۔ گھنے ہوئے پتے ہیں۔ اُن کی گہری گہری چھاؤں ہے۔ جامن کی ٹہنیاں، اور آم کے پتوں میں کچری ہو رہی ہے۔ کھرنی کی ٹہنیاں، فالسے کے درخت میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جا مدنی کی بیل، گرگ کے درختوں پر لپٹی ہوئی ہے، عشق پیچاں کروندے پر چڑھی جا رہی ہے اس کی ٹہنیاں، سانپ کی طرح لہرا رہی ہیں۔ پھولوں کے گچھے پڑے جھوم رہے ہیں"

برسات کی بہار کے متعلق اس طرح کہتا ہے۔

"سامنے سے کالی گھٹا جھوم کر اٹھی ابر، ہوا، دھار ہے، بجلی کوندتی چلی آتی ہے۔ سیاہی میں بگلوں کی سفید سفید قطاریں بہار دکھا رہی ہیں۔ جب بادل کڑکتا ہے، اور بجلی چمکتی ہے تو پرندے ایک کر کسی ٹہنیوں میں چھپ جاتے ہیں، کبھی دیواروں سے لگ جاتے ہیں۔ مور جو اگینا بنے ہیں اور پپیہے الگ پکارتے ہیں۔ پہاڑیاں ہری بھری ہیں۔ اردگرد سرسبز میدانوں میں بسے ہوئے گاؤں آباد ہیں۔ پہاڑ کے نیچے ایک دامن میں نرمل جل بہ رہا ہے جیسے موتی کی آب۔ بیچوں بیچ میں شہر آباد ہے۔ جب اس کے اونچے اونچے مکانوں اور برجیوں کا عکس پڑتا ہے تو پانی میں کاسیاں جگمگ جگمگ کرتی ہیں:"

رات کی اداسی کے متعلق یوں کہتا ہے۔

"آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر، جنگل سنسان، اندھیر بیابان، مرگھٹ میں دور دور تک راکھ کے ڈھیر جلے ہوئے لکڑ پڑے ہیں۔ کہیں کہیں چتا میں آگ چمکتی ہے۔ بھوتوں، پریتوں کی ڈراؤنی صورتیں، اور بھیانک مورتیں ہیں۔ کوئی تاڑ سا قد۔ کوئی لال لال دیدے پھاڑے، لمبے لمبے دانت نکالے گلے میں کھوپڑیوں کی مالا ڈالے کھڑا ہے"

اب فرمائیے کہ مندرجہ صدر مضامین میں عربی و فارسی کے کتنے الفاظ ہیں؟ اور ہندی کے کتنے؟ اسی نوعیت کے ہزارہا مضامین ہیں، جن کے مقابلے میں عربیت و فارسیت آمیز مضامین ایسے ہوں گے جیسے آٹے میں نمک، حقیقت یہ ہے کہ اگر ہندوستان کی زبانوں اور بولیوں کے متعلق بحث کی جائے، اور تفصیل سے لکھا جائے تو یہ داستان کئی جلدوں میں ختم ہوگی، کیوں کہ یہاں کی سرزمین پر صدہا زبانیں اسی طرح پھیلی ہوئی ہیں، جس طرح صدہا مختلف ذاتیں اور برادریاں۔

اسی وجہ سے ڈاکٹر گستاؤلی بان کو اور تمام سیاحوں کو تکلیفوں اور دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں کوئی مشترکہ زبان نہیں، اور ایک ہے بھی تو اُس کو مٹا دینا چاہتے ہیں، حالانکہ اردو زبان کی تدوین اور اُس کی توسیع و اشاعت میں جس قدر حصہ مسلمانوں نے لیا ہے، اُسی قدر اہلِ ہنود نے بھی، آج بھی ہندو مسلمانوں کا ایک کثیر گروہ اردو زبان کی توسیع میں برابر کا حصہ لے رہا ہے۔ ہندو دوستوں نے اس کو اپنی زبان سمجھکر تصنیف و تالیف میں، شعر و شاعری میں، اور ادب لطیف میں، باوجود زمانہ حاضرہ کی مخالفت کے وہ دلچسپی لی ہے جو تاریخ میں یادگار رہے گی۔ نہ صرف ہندو، بلکہ ہر زمانے کے یورپین حضرات نے بھی اردو کی توسیع میں کافی حصہ لیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومتِ ہند کو سوچنا پڑا کہ ہندوستان کی دیسی زبانوں میں اگر کوئی زبان ملکی زبان بننے کا حق رکھتی ہے تو وہ صرف اردو ہے۔

چنانچہ اُس نے ملک کے ماہرینِ زبان کو وقتاً فوقتاً جمع کرکے مشورہ لیا کہ ہندوستانیوں کے لئے اور خصوصاً انگریزوں کے لئے کونسی زبان ایسی ہوسکتی ہے، جو سہل الحصول ہو، سادہ و سلیس ہو، اور تمام مروجہ زبانوں پر حاوی ہو؛ اس پر سب کی متفقہ رائے ہوئی کہ اردو زبان سے زیادہ کوئی زبان ایسی نہیں جو وسعت و جاذبیت، سلاست و روانی میں اس کا مقابلہ کرسکے۔ چنانچہ لارڈ وارن ہیسٹنگز جو ہندوستان میں انگریزی سلطنت کے قیام کا بانی سمجھا گیا ہے، اس نے انصاف پسندی سے انگریزی زبان پر عربی و فارسی کو ترجیح دے کر سنہ ۱۷۸۱ء میں ایک مدرسہ مدرسہ عالیہ کے نام سے کلکتہ میں جاری کیا، اور فارسی کو دفتری زبان تسلیم کیا گیا، یہ اس لئے کہ چونکہ فارسی علمی زبان ہے اور اردو فرعی ہے، اور فرعی زبان ہمیشہ علمی زبان سے استفادہ کرتی ہے، لہٰذا فارسی کے رائج ہونے سے اردو کی اشاعت خاطر خواہ ہوتی رہے گی۔ لیکن اس کے بعد جب لارڈ میکالے نے محسوس کیا کہ یہ دونوں زبانیں، یعنی عربی و فارسی غیر ملکی ہیں تو انھوں نے

اپنی آتش بیانی سے ایک انقلاب برپا کیا، اور عیسائی مشنریوں کی تحریک پر فارسی کو دفتر سے ہٹا کر، انگریزی دارد و کو اس کی جگہ دیدی۔ یہ کس لئے؟ صرف اس لئے کہ یہی ایک زبان ایسی سمجھی گئی جو تمام ملک کے لئے آسان ترین تھی، چنانچہ ۱۸۰۰ء میں ڈاکٹر جون گلگرائسٹ کی نگرانی میں سرکاری حکم اور خرچ سے فورٹ ولیم کلکتہ میں اردو زبان کا ایک کالج قائم کیا گیا، اور صدر عدالت دیوانی نے حکم نافذ کیا کہ جملہ ماتحت عدالتیں اردو کو رواج دیں۔ چنانچہ حکومت ہند نے اس زبان کی تصنیف و تالیف پر انعامات مقرر کردئے اور تمام مدارس میں اس کو جاری کردیا۔ رفتہ رفتہ یہ زبان سارے ملک میں پھیل گئی۔

مگر یہ تو بعد کی باتیں ہیں، انگریزوں کی حکومت سے بہت پہلے، تاریخوں کے مطالعہ سے یہ بات ہر تعلیم یافتہ جانتا ہے کہ شمالی ہند میں ہندو مسلم اختلاط و ارتباط کی وجہ سے ہندی و فارسی کے الفاظ مخلوط ہوکر ایک نئی زبان پیدا کر چکے تھے، جس کا نام اردو ہے۔ سکندر لودھی کے زمانے میں جب کہ آگرے کو پایۂ تخت بنایا گیا تھا، تو اسی وقت سے برادرانِ وطن نے فارسی زبان سیکھنا شروع کردی تھی، اور غالباً فارسی کا سب سے پہلا شاعر پنڈت ڈونگر مل تھا، کالستھ و کشمیری پنڈتوں کو اس زبان سے کافی دلچسپی تھی، اور اسی بنا پر اردو اُن کی مادری زبان ہو چکی تھی، پس جس زمانے میں اردو کی تشکیل شمالی ہند میں ہو رہی تھی قریبا اسی زمانے میں یہ کام جنوبی ہند میں ہو رہا تھا، اور متفقہ طور پر ہو رہا تھا، جس میں ہندو مسلمان دونوں برابر کے حصہ دار تھے، اور انگریز بھی کافی دلچسپی لے رہے تھے۔ مثال کے طور پر چند انشا پرداز ہندو بزرگوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تصنیف و تالیف وادبیات میں کافی حصہ لیا۔

کبیر داس، ان کی شاعری میں بھاشا کا رنگ غالب تھا، ان کا کلام علاوہ آبحیات کے دوسری کتابوں میں بھی ملتا ہے، گرونانک صاحب یہ موحد تھے، اور ان کا سارا کلام صوفیانہ رنگ میں ہے، بابا تلسی داس مترجم رامائن وغیرہ۔ سور داس جی، آپ نے سری کرشن جی کا ترجمہ کیا، للو لال جی آپ نے چند کتابیں تصنیف کیں، راجہ شیو پرشاد میر منشی تھے، سندر برہمن چند کتابوں کے مصنف تھے، سناپت برہمن قنوجی اردو زبان سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ رتناکر تا پاٹھی، شعر و شاعری کا ذوق رکھتے تھے، بہاری لال سنسکرت کے فاضل ہونے کے باوجود اردو سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور حسن پرستی کے باب میں خوب شاعری کی ہے۔ تان سین موسیقی کے ماہر تھے، اور اردو ادبیات کا ذوق رکھتے تھے، گنگ، یہ خان خاناں کے درباری شاعر تھے، ایسے کہ اُن کی شاعری سے متاثر ہوکر شاہ نے ان کو ایک موقعے پر ۳۶ لاکھ روپیہ بطور انعام دیا، جسونت سنگھ، دیوکوی، جگجیت مشر رام جی، کالی داس وغیرہ وغیرہ یہ سب کے سب اُردو زبان کے حامی و مددگار تھے، ان کے علاوہ مہاراجہ بلوان سنگھ، صاحبِ دیوان تھے، منشی جواہر لال جوآہر مثنوی سحر البیان اور سیر المتاخرین وغیرہ کے مصنف تھے۔ شہاب الدین غوری کی فتح پر ۱۱۹۳ء میں چندر کوی نامی شاعر نے، پرتھی راج راسا لکھا۔ راجہ جے سنگھ سوائی نے اردو زبان کی بڑی قدر کی، منشی ہرگوپال تفتہ کی مرزا غالب بحیثیت ادیب ہونے کے بڑی قدر کرتے تھے، پنڈت موتی لال مترجم گورنمنٹ پنجاب، اور دیگر اسی قبیل کے ادب نواز مشہور و معروف گزرے ہیں۔

مہاراجہ صاحب الور اُردو کے مشہور شاعر ہیں، اور اغلباً صاحبِ دیوان بھی ہیں۔ کشن پرشاد صاحب سابق وزیر اعظم نظام حیدرآباد اردو کے اعلیٰ شاعروں میں ہیں، اور سارے ہندوستان میں مشہور رہیں، پنڈت موتی لال نہرو کے تمام خاندان کی مادری زبان اردو ہے، اور شمالی ہند کے تمام کالستھ و کشمیریوں کا شمار اُردو کے اہل ادب میں ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے اردو زبان کے متعلق ۲۸ فروری ۳۸ء کو انجمن بہار ادب کی صدارت کے موقع پر اردو کی ہمہ گیری، اور اس کی بنیاد کے متعلق ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جو درج ذیل ہے۔

"در اصل اردو زبان کے وجود میں آنے کی وجہ یہ تھی کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے سے متحد ہوسکیں، کیونکہ اس زمانے میں یہ ناممکن تھا کہ تمام ہندو عربی سیکھ لیتے یا تمام مسلمان ہندی سیکھ لیتے، اس لئے ایک مشترک زبان کی حیثیت سے اُردو وجود میں آئی۔ میں یہ تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوں کہ اردو زبان صرف مسلمانوں کی زبان ہے، اور اردو جاننے والے محض مسلمان ہیں۔ اردو کی خدمت سب سے زیادہ لکھنؤ نے کی ہے اور جس قدر خدمت اس جگہ ہوئی ہے ہندوستان کے کسی اور شہر میں نہیں

ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اہلِ لکھنؤ اس خزانے کے وارث ہی نہیں، بلکہ محافظ بھی ہیں اور اگر یہ خزانہ لُٹ گیا تو اہلِ لکھنؤ مجرم ہوں گے۔

میں اخباروں میں زبان کے معاملے کے اختلاف کو بڑے افسوس سے دیکھتا ہوں۔ مگر نہ تو اس کو ہندو سمجھتے ہیں اور نہ مسلمان کہ ہم اس ذریعۂ اتحاد کو کمزور کرتے چلے جاتے ہیں۔ پچاس سال قبل یہ ہوتا تھا کہ جب ایک بچہ مکتب میں پڑھنے جاتا تھا تو پانچ روپے والے مولوی صاحب سے تعلیم حاصل کرتا تھا، اس وقت نہ تو کوئی یونیورسٹی تھی نہ کچھ اور تھا۔ مگر اس وقت یہ ہوتا تھا کہ ہندو بچہ اسلامی تہذیب سے اور مسلمان بچہ ہندو تہذیب سے واقف ہوتا تھا۔ جب آپ ایک دوسرے کی تہذیب و تمدن سے واقف نہ ہوں گے تو باہم اتفاق و اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور ایک دوسرے کی عزت کیونکر کر سکتے ہو

جب عربوں نے اسپین فتح کیا تو وہاں انھوں نے ایک ایسی زبان کی بنا اتحاد کے لئے ڈالی تھی۔ اگر آپ اتحاد کے جویا ہیں جس کے بغیر ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا تو آپ اردو زبان کو ترقی دیں، موجودہ اردو کی روش سے مجھکو اتفاق نہیں ہے۔ آج کل اردو ایسی استعمال ہو رہی ہے کہ بغیر لغت دیکھے کام نہیں چلتا۔ کیونکہ مختلف قسم کے غیر مانوس الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو حضرات بنارس وغیرہ میں رہتے ہیں اور ہندی و سنسکرت کے حامی ہیں وہ بھی یہی کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ اچھا نہیں ہے۔ میں نہایت عجز کے ساتھ لکھنؤ کی ٹکسالی زبان کے حامیوں سے کہوں گا کہ اس زبان کو ذریعۂ اتحاد بنائیں ورنہ یہ اردو نہ رہے گی۔ لکھنؤ کی اردو زبان سے بہتر اردو کا نمونہ نہیں ہے۔ مجھے انجمن بہارِ ادب کے مقاصد سے دلی ہمدردی ہے۔ اور میں اس کی خدمت کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہوں۔"

یہ تو ہیں اردو نواز ہندو بزرگ، جو معمولی لوگ نہیں ہیں، بلکہ ہندوستان کی ممتاز شخصیت کے گروہ کے ایک فرد ہیں۔ لیکن آج جو ذہنیت برادرانِ وطن کے ایک کثیر گروہ میں کام کر رہی ہے، وہ مسموم اور زہر آلود ذہنیت ہے، بظاہر اس گروہ کی روش منافقانہ نظر آتی ہے لیکن بباطن ہلاکت آفریں ہے، زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق محبت، یکجہتی،، اور آشتی کے اعلانات کئے گئے، اور کئے جا رہے ہیں، انڈین نیشنل کانگریس کے پلیٹ فارم سے اتحاد و تحفظِ اقلیت کی آواز اُٹھتی ہے، اس کی ورکنگ کمیٹی بار بار اقلیتوں کو تحفظ کے زرّیں الفاظ میں دعوت دیتی ہے، اور بار بار زبان و رسم الخط کے متعلق کہا گیا ہے کہ کانگریس کسی زبان کے رسم الخط میں مداخلت نہیں کرے گی۔ کانگریس کے دستورِ اساسی کی دفعہ ۲۵ میں یہ درج ہے کہ اس کی جملہ کارروائی معمولاً ہندوستانی زبان میں ہوا کرے گی، اور ہندوستانی زبان کی تعریف اندور کے ہندی ساہتیہ سمیلن کے سالانہ اجلاس میں گاندھی جی نے اس طرح کی تھی کہ

"وہ زبان جو شمالی ہند میں عام طور سے بولی جاتی ہے اور جسے اُردو و دیوناگری دونوں حروف میں لکھا جاتا ہے"

پنڈت جواہر لال نہرو نے زبان کے مسئلہ پر جو ایک مختصر رسالہ لکھا ہے اس میں اس طرح اعلان کیا ہے،

"شمالی ہندوستان میں عمومیت کے ساتھ جو زبان بولی جاتی ہے وہی ہندوستانی ہے، خواہ اُسے ہندی کہا جائے یا اردو"

مسٹر سوبھاش چندر بوس نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس مسئلہ پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ

"ہندی اردو کے درمیان جو فرق بتایا جاتا ہے وہ اصلی نہیں ہے مصنوعی بناوٹی ہے۔ ہماری مشترکہ قومی زبان وہی ہے جو ملک کے ایک وسیع حصے میں عموماً بولی جاتی ہے چاہے اُسے اردو رسم الخط میں لکھا جائے یا دیوناگری رسم الخط میں"

لیکن اس تمام توضیح و تصریح کے باوجود کانگریس کے بیشتر رہنماؤں کی ذہنیت یہ ہے کہ وہ ہندوستانی زبان سے ہر اُس لفظ کو نکال دینا چاہتے ہیں، جو اصل کے اعتبار سے عربی یا فارسی ہے۔ ایسے الفاظ جو روزمرہ کی عام گفتگو میں خواہ کتنے ہی مستعمل ہوں، اور خواہ اُن کے سمجھنے میں کتنی ہی آسانی ہو، لیکن اُن کی مسموم ذہنیت اِن کے ترک کر دینے پر بالکل آمادہ و مستعد ہے، اور اُن کے بدلے وہ جناتی زبان لکھی اور بولی جاتی ہے، جس کو سوائے مقرر کے پاس سو پچاس چیدہ آدمیوں کے اور کوئی نہ سمجھ سکے۔ اس جناتی زبان کو ملک میں عام کرنے کی پوری کوشش و طاقت صرف کی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر یہاں چند الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔

گرہن	منظور	آوشک	ضروری
پرستاؤ	تجویز	سنشودھن	ترمیم
پرانت	صوبہ	سوتنترتا	آزادی
سبھیتا	تہذیب	اُنتی	ترقی

میں یہ جزیرہ راجہ رام چندر اور وہاں کے راجہ راون کی لڑائی کے سبب مشہور ہے۔ لنکا اسکے قلعہ کا نام تھا جسکے کھنڈر اب بھی ایک اونچی پہاڑی پر موجود ہیں۔ یہاں کے باشندے مالابار کو جواہرات میں جتنے دھوکے دیتے اور جتنا جواہر اُن کے ہاتھ فروخت کرکے خوش ہوتے ہیں۔ اُن کی انگریزی گفت گو خاص مضحکہ ہے)۔

سَراوَگ (ہ) اسم مذکر۔ سنسکرت شراوک (۱) نصل یا سلسلے معنی سُننے والا اور اصطلاح میں جین یا بودھ کا پیرو۔ سراوگی۔ جینی۔ جین مت والا۔ (جین مت کے اقوال کو سُننے اور ماننے والا فرقہ) (۲) کوا۔ کاگ۔ زاغ۔ کلاغ۔ غُراب۔

سَراوگی (ہ) اسم مذکر۔ جین مت کا پیرو۔ جینی۔ بودھ مذہب کا ماننے والا۔

سَراہنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) تعریف و توصیف کرنا۔ صفت و ثنا کرنا۔ تحسین و آفرین کرنا۔ واہ واہ کرنا۔ مرحبا کہنا۔ شاباش دینا۔ حمد کرنا۔ ستایش کرنا ؎

بنایا یہ سب جس نے ہووے بھلا سراہے اُسے کوئی کیا ہی بھلا (انشا)

اے لالہ گو فلک نے دیئے تجھ کو چار داغ
چھاتی مری سراہ کہ ایک دل ہزار داغ (؟)

ہے یوں کہ آئینے کی بھی چھاتی پہ اپنے مُنہ پر سے اُس خدنگ نگہ کی نِکل گیا (نصیر)

(۲) قدر کرنا۔ قدر دانی کرنا۔ گُن ماننا۔ داد دینا۔

جاکرو مجھے تم سراہو عسز یزو کہ مژگاں کے اُسکے مُقابل رہا نت (مصحفی)

سراہا پری زاد کے باپ نے کہا کہہ دیا جوگی جی آپ نے (میرحسن)

جو مُجھ میں اُنہیں تیری نگہ کی تاب نہیں جگر سراہنے ظالم ترے فریبوں کا (للّا علم)

(۳) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔ روغنِ قاز ملنا ؎

تجھ کو وہ بد کہے اگر تو کہے پر دلا تو اُسے سراہے جا (منتظر)

سَرائے (ف) اسم مؤنث (۱) گھر۔ خانہ (۲) مُسافر خانہ۔ بھٹیار خانہ۔ دھرم سالہ۔ فرودگاہ مُسافراں۔ مہمان خانہ۔

سرائے کا کُتّا (ر) صفت:۔ اول معلوم۔ دوم مطلب پرست۔ مطلب کا یار۔ ہر شخص کا دوست جیسے سرائے کا کُتّا ہر مُسافر کا یار۔

سرائے کی بھٹیاری (و) صفت:۔ اول معلوم۔ دوم بے باک اور بیباک عورت رزالی۔ سفلی۔ گالی گفتار۔ بکنے والی عورت۔

سَرایت کرنا۔ یا کر جانا (ر) فعل متعدی۔ گھسنا۔ پیرنا۔ پیٹھنا۔ رچنا۔ اثر کر جانا۔ تاثیر کر جانا۔ کسی چیز کا کسی چیز میں گھل ملکر اثر کرنا۔ جیسے شکر کا پانی میں گھل مل جانا ؎

سرایت کچھ جو خون کوہکن کر جائے پتھر میں نکالے لعل ہی پتھر کی جا کُہسار دامن سے (ذوق)

سُرب (ف) اسم مذکر۔ مُخفف سُرب بمعنی سیسہ جو ایک قسم کا جست ہے۔

سَرب (س) सर्व صفت۔ (ہندو) سب۔ سارا۔ تمام۔ کُل۔ سکل۔

سرب گہن (ہ) اسم مذکر۔ پورا گہن۔ خسوف یا کسوف کامل۔ ساہیوہ کا گہن۔

سربراہ (ف) اسم مذکر۔ منتظم۔ انتظام کرنے والا۔ کارگزار۔ منصرم۔ کارکُن۔ گماشتہ۔

سربراہ کار (ف) اسم مذکر۔ کسی کام کا انتظام اور اہتمام کرنے والا۔ منتظم۔ مُہتمم۔ قیّم۔

سربراہی (ف) اسم مؤنث:۔ انتظام۔ بندوبست۔ انصرام۔ نظم و نسق۔ مال و اسباب کی خبرگیری۔

سربھنگ (ہ) اسم مذکر۔ صحیح (سرب انگ) دیکھو (سربھنگی)

سربھنگی (ہ) اسم مذکر۔ صحیح (سرب انگی۔ یعنی ہر شخص کی چیز یا کچھ کھا لینے والا) اگھوری (ہندو فقیروں کا وہ فرقہ جو مُردار اور نجاست وغیرہ تک کھا لینے سے پرہیز نہیں کرتا بلکہ اسی وسیلہ سے مانگتا ہے جو دُکاندار نہیں دیتا اُسی کی دُکان کے سامنے مُوت پینے اور نجاست کھانے لگتا ہے جس سے وہ گھن کھاکر کچھ دیدیتا ہے)۔

سرپ (س) सर्प اسم مذکر۔ ہندو (۱) ناگ۔ سانپ۔ اجگر۔ مار۔ افعی۔ (۲) کینہ توز۔ کپٹی۔

سرپت۔ یا سرپتا (ہ) اسم مذکر (پورب) ایک قسم کی گھانس جسکے بوریئے وغیرہ بناتے ہیں۔ ٹھیلا۔ نرسل کے پتّے (حکیم سیّد ضامن علی صاحب جلال لکھنوی نے سرپت کو مؤنث باندھا ہے ؎

جسے سرکی لگائی کھیل میں نیزہ اُسے مارا مری ہی نکلی جب ہاتھیں قاتل نے سرپت لی) (جلال)

سرپٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ گھوڑے کی نہایت تیز رفتاری۔ دوڑ۔ پویہ۔ ڈُبکی ؎

پیچھے رہنے کا نہیں میرا غبار چھیڑیئے گھوڑے کو سرپٹ دیکھئے (سحر)

سرپٹ دوڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ ڈپٹانا۔ بگٹٹ دوڑانا۔ پویہ ڈالنا۔ بے تامل دوڑانا۔

سُرپُر (س) सुरपुर اسم مذکر:۔ راجہ اندر کا دارالخلافہ۔ پُری۔ جنّت۔ سُرگ۔ اندرلوک۔ امراوتی۔

سَرپوش (ف) اسم مذکر:۔ ڈھکنا۔ ڈھکّن۔ چپنی۔

سَرپیچ (ف) اسم مذکر:۔ پگڑی۔ دستار۔ عمامہ۔

سُرت (ہ) اسم مؤنث:۔ سُدھ۔ چیت۔ خبر۔ ہوش۔ دھیان۔ خیال۔ یاد۔ چیتنا۔ حافظہ۔ یادداشت۔ ہوشیاری۔

شکشا	تعلیم	شدہانت	اصول
گھوشنا	اعلان	مت بھید	اختلاف
سویم سیوک	رضاکار	راشٹریہ مہاسبھا	کانگریس
کھلی بیٹھک	کھلا اجلاس	پرتی ندھی	ڈیلیگیٹ
بھوجنالیہ	جائے طعام		

کانگریس کے قاعدین عظام کے سہم مواعید و اعلانات کے بعد اور اس کی دفعہ ۱ کے تحت یہ ہے شمالی ہندوستان کی عام زبان جس کا ایک ایک لفظ نہ کوئی مسلمان سمجھ سکتا ہے اور نہ ہندو۔ پھر اس کے علاوہ کانگریس کے پنڈال میں اس کی ہر ہر نشستگاہ پر، دروازوں پر، نمائش گاہ میں، اور یہاں کے ذرّے ذرّے پر سوائے ہندی و گجراتی رسم الخط کے اردو کا کہیں نام تک نہیں ہوتا۔ اُن کے کاغذات، اُن کے رجسٹر، اور ان کی رسیدات، اشتہارات و پوسٹر وغیرہ وغیرہ سب کے سب دیوناگری میں ہوتے ہیں، دیکھنے والوں کو اور خصوصاً شمالی ہند کے باشندوں کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ یا تو ہم کسی غیر ملک کے جلسہ میں شریک ہیں، اور یا جاہل و اَن پڑھ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں کہ نہ بول سکتے، نہ سمجھ سکتے، اور نہ دیکھ سکتے ہیں،

ہری پور کانگریس میں یہ تھی شمالی ہند کی زبان: اب اگر مسلمان آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور کانوں میں روئی ٹھونس کر کانگریس میں شریک ہوئے تو یہی جناتی زبان سارے ملک میں پھیلی ہوئی نظر آئے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی فرد یا کوئی قوم قوی سے قوی تر ہو جاتی ہے، تو طاقت کا زعم، آنکھوں کی بصارت، کانوں کی سماعت، اور دماغوں کی قابلیت زائل کر دیتا ہے، اور حق و انصاف کا نام صرف زبانوں اور کاغذوں پر رہ جاتا ہے۔ تاریخ میں اس کی بہت سی مثالیں ملیں گی کہ عہد و پیمان ہمیشہ توڑنے کے لئے باندھا گیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کا تاریخ داں گروہ باخبر ہے، کہ ۱۸۱۳ء میں برٹش پارلیمنٹ نے ہندوستان کے مفاد کے لئے کیا اعلان کیا تھا؟ پھر ۱۸۳۳ء میں مذہب، نسل، اور رنگ کے فرق امتیاز کے متعلق کیا کہا تھا؟ پھر یہ وعدہ کہ ہم ہندوستان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دیں گے، کیا ہوا؟ آخر میں ۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریا آنجہانی نے اِن اعلانات کی تصریح میں جو کچھ فرمایا اور جن لفظوں میں فرمایا خبردار ان ہند کے دلوں پر وہ الفاظ ابھی مرتسم ہیں۔ لیکن طاقت نے ان تمام وعدوں کو یکسر محو کر دیا، بھلا دیا۔ آج انھیں وعدوں کو یاد دلانے کے لئے کانگریس قائم ہوئی لیکن ابھی اُس نے پوری طاقت بھی حاصل نہیں کی کہ عہد باندھنے کے ساتھ ہی توڑ دیا۔ اگر واقعی سنسکرت کا سارے ملک میں پرچار کرنا ضروری سمجھا گیا ہے تو کیجئے، اس بدعہدی کا نتیجہ وہی ہوگا جو ہمیشہ ہوتا آیا ہے۔

بہر نوع کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا، جس میں برادرانِ وطن نے اس زبان کو شستہ زبان نہ سمجھا ہو۔ موجودہ دور میں جو جہالت و تعصب کے باب میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ ہندوستان کے گوشے گوشے میں کوئی جگہ ایسی نہیں، جہاں اُردو نواز ہندو دوست، مسلمانوں کے ہمدوش نظر نہ آتے ہوں۔ اس گروہ نے محسوس کر لیا ہے۔ اور اس کو بخوبی علم ہے کہ اردو تنہا مسلمانوں ہی کی زبان نہیں ہے، بلکہ ہند کی تمام قوموں کی ہے، اور جبکہ اس میں ہندی کے سرچند الفاظ ہیں، اور ان الفاظ کا استعمال مسلمان بھی کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ کہ اس کا رسم خط اردو نہو؟ الفاظ ہندی کے اور خط اُردو کا، ذنار میں تسبیح کے دانے معلوم ہوتے ہیں، اور رشتۂ اتحاد کی مثال دنیا میں اس سے بہتر نہیں ملے گی، جب کہ ہندی کے الفاظ مسلمانوں نے قبول کر لئے تو اردو رسم خط ہندوؤں کو قبول کر لینا چاہیئے۔ اس سے بہتر انصاف ہو نہیں سکتا، اور اگر ہے تو پیش کیا جائے۔

ہندو ادبا و شعرا کے یہ چند نام بطور نمونہ پیش کر دئے گئے ہیں، اور ان میں ایسے ایسے بزرگ اور قوموں کے بانی ہیں۔ جن کے نام نامی سے بچہ بچہ واقف ہے، اور جن کا احترام ہر قوم و جماعت کے لوگ کرتے آئے ہیں، گرو نانک صاحب، کبیر داس جی۔ بابا تلسی داس۔ کالی داس، اور تان سین، یہ وہ بزرگ ہیں جنھوں نے ہند کی سرزمین میں جھنڈے گاڑ دیئے ہیں، اُن کی روش کو ٹھکرا دینا آسان کام نہیں ہے۔ اگر تمام اردو نواز ہندوؤں کے نام درج کئے جائیں تو اس کے لئے کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان کی جاذبیت حیرت افزا ہے۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جس کے الفاظ اس میں بآسانی نہ سما سکیں، اور اس حسن خوبی کیساتھ کہ بولنے اور سننے والا محسوس نہیں کر سکتا کہ یہ اس کی مادری زبان کے الفاظ ہیں، یا کسی غیر زبان کے؟ مثال کے طور پر یہاں چند غیر زبانوں کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں، ملاحظہ ہوں۔

انگریزی کے الفاظ۔ گلاس، بٹن، ہیٹ، کوٹ، پتلون۔ انجن۔ ریل۔ لائن

اسٹیشن۔ ٹکٹ۔ بنک۔ نوٹ۔ سائیکل۔ موٹر۔ کاپی۔ پوسٹ کارڈ وغیرہ وغیرہ۔
پرتگالی الفاظ۔ کمرا۔ تمباکو۔ بوتل۔ گملا۔ الماری۔ آلپین۔ تولیا وغیرہ وغیرہ
ترکی الفاظ۔ قاب۔ قابو۔ قاش۔ قرق۔ قزاق۔ قلاش۔ قورما۔ قینچی۔ چیچک۔ چمچہ۔ ماشہ۔ مالش۔ مانڈو (ایک بیل کا نام ہے۔ جو گنوار تک بولتا ہے)۔
فارسی الفاظ۔ چابک۔ چاپلوسی۔ دو۔ چار۔ چارہ۔ چاشنی۔ چاکر چالاک۔ چائے۔ چپاتی۔ چراغ۔ چربی۔ چرخہ۔ چست۔ چشمہ۔
عربی الفاظ۔ ماتم۔ ماجرا۔ مادہ۔ ماش (دال کا نام ہے) مال۔ ضامن۔ مالک۔ ملکیت۔ اراضی۔ عدالت۔ وکیل۔ محرر۔ عرضی۔ عزت۔ عرق۔ محل۔ روضہ۔ مضائقہ۔

ہندی اور اردو کے الفاظ کی تو بھرمار ہے۔ اس لئے ان کا یہاں درج کرنا بے سود ہے، یہ اور اسی قبیل کے ہزارہا الفاظ روزانہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن سے ایک شہری، ایک دہاتی، ایک عالم اور ایک گنوار تک واقف ہے، اور جانتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ یہ الفاظ میری مادری زبان کے ہیں۔ اُس کو ان کے بولنے اور سمجھنے میں کوئی تکلیف اور کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

چونکہ سب سے پہلے یورپ سے ہندوستان میں پرتگالی قوم آئی تھی اور باوجود اس کے کہ اس کی حکومت یہاں پر برائے نام رہی۔ تاہم پرتگالی زبان کے الفاظ بھی اس میں بآسانی مدغم ہوگئے۔ ان کے علاوہ فرانسیسی اور یونانی الفاظ بھی اردو میں شامل ہیں: "جنس" یونانی لفظ ہے، جس سے ایک گنوار تک واقف ہے۔ (باقی آئندہ)

میں

ہندوالوں کو جگا دوں گا میں خوابِ ناز سے
زندہ کر دوں گا میں اُن کو شعر کے اعجاز سے

سبحہ و زنار کے افسوں مٹا ڈالوں گا میں
"ہڈیاں اس کفر و ایماں کی چبا ڈالوں گا میں"

عارضی درد و الم مجھکو ڈرا سکتے نہیں
حادثاتِ زندگانی مجھ پہ چھا سکتے نہیں

بادۂ حُبِ وطن سے سر بسر سرشار ہوں!
عشق کی تمثیل کا اک جاوداں کردار ہوں

میرے نعروں میں جہاد و جہد کے پیغام ہیں!!
رُست خیزی اور تغیر دو ہی میرے کام ہیں

جبر و استبداد کے قلعوں کو ڈھانے کے لئے
عزتِ مزدور دُنیا میں بڑھانے کے لئے

میں اُٹھا ہوں ہند کے اک گوشۂ آزاد سے
لے کے اپنے ساتھ تند و تیز و عالی حوصلے

کپکپا اُٹھے گا میرے نام سے سرمایہ دار
زندہ ہو جائے گا پھر عُسرت کا مارا کاشتکار

شیر کی صورت بپھر جاؤں گا، چاہے کچھ بھی ہو
مجھکو جو کرنا ہے کر جاؤں گا، چاہے کچھ بھی ہو

اثر ہیکوالی، بی اے

سُرخاب (ف) اسم مذکر :- (۱) چکوا +

(ایک آبی پرند کا نام جو رات بھر اپنی مادہ سے جُدا رہتا اور ایک دوسرے کو پکارتا اور اُسکی آواز کے پیچھے جاتا مگر ملاقات سے محروم اور نہایت مُضطرب رہتا ہے اسکا رنگ سُرخ ہوتا اور مادہ کو بعض کے قول کے موافق حیض بھی آتا ہے اِسکی محبت مشہور ہے جب دونوں میں سے کوئی بچھڑ جاتا یا مر جاتا ہے تو یہ جوڑا نہیں لگتا اگر دونوں میں سے ایک آگ میں ہو تو دوسرا بھی فوراً جا پڑتا ہے اسکو عربی میں تُخام فارسی میں خرچال ہندی میں چکوا چکوی کہتے ہیں۔ اِسکی نسبت بوجہ خیالات شستہ اُسکی سند میں چند اشعار بھی درج لغات ہوتے ہیں ؎

غم نامہ مرا آج کبوتر جو لے چلا تا شب ہجر دیکھیو سُرخاب ہو گیا (ناسخ)

نہ ہو تُقفس کا اِس خطے آب شب نہ سو دیکھ ہزار سے سُرخاب (ناسخ)

بس کہ ہر شب یہ ہوتا ہے گرفتار فراق ہجر میں کیا اپنا مُرغِ نامہ بر سُرخاب تھا (ایضاً)

ملتی ہے عاشق کو لذت فرقت معشوق میں اختیاری ہجر ہے سُرخاب سے سُرخاب کا (ایضاً)

ظلم ہے تا صبح دیتے ہو مجھے رنج فراق کیا رہا اب آدمی میں فرق اور سُرخاب میں (ایضاً)

(۲) کابل کے مُتصل ایک ندی اِس نام کی ہے۔ چونکہ اُس کی زمین سُرخ ہے جس سے پانی کا رنگ سُرخ دکھائی دیتا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اِس نام کے اور نالے بھی بعض مقامات میں ہیں چنانچہ شملہ پر بھی لال پانی کے نام سے ایک چشمہ مشہور ہے اسکے علاوہ فارسی والوں نے گلگوں شراب اور خُون کے معنوں میں بھی باندھا ہے نیز تبریز کے ایک پہاڑ اور ایک مشہور پہلوان کا نام جو بیژن وجدر کا بیٹا تھا۔ بعض نے شراب کا نام بھی سُرخاب لکھا ہے +

سُرخاب کا پر لگنا یا نکلنا یا ہونا (د) فعل لازم :- دولت پر مغرور و مُتکبّر ہونا۔ یا شان و شوکت میں کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا + کسی انوکھی بات خواہ خاص ہُنر جو ہر یا فضیلت پر مغرور ہونا۔ شاخِ زعفران ہونا۔ ڈال کا ٹوٹا یا بوالعجب ہونا۔ طُرفہ معجون ہونا۔ نادر و نایاب ہونا۔ نرالاپن ہونا۔ کوئی عجیب یا انوکھی بات ہونا۔ نُدرت ہونا۔ جیسے اب تم میں کوئی سُرخاب کا پر لگ گیا ہے + جواب کی رٹی کو اپنی بہو زیادہ خیال کرتے ہو ؎

زاہد! بادۂ گلرنگ کو ہم رندوں میں آ جو نکلا نہیں تیرے پر سُرخاب تو پی (جرأت)

سربلندی فلک پا یا نہ اجابت ہے ہے کہاں رنگ شفق کلاہ پر سُرخاب ہے (نکہت)

شاخِ گل پر جو صبا بیٹھ کے دیکھتے ہے پر سُرخاب ہے اب بلبلِ نالاں میں کیا (نصیر)

ہے سُرخاب کا پر آپ میں کیا ہے بلبل گل تو کانٹو نہیں تمہیں خار ہو کیا باعث (ماشق)

سُرخرُو (ف) صفت :- اوّل معلُوم - دوم ہشاش - بشّاش - خوش و خرّم + مامور - صاحب عزت و آبرو - مُعزز - مُعتبر - معتمد - قابلِ تعظیم + عالی منش - مُختار - ذی حوصلہ + فتحمند - کامیاب - فخر کرنے والا (۳) بری الذمّہ +

سُرخرُو رہنا (د) فعل لازم :- (۱) معاملہ میں سچا اور پُورا رہنا - باوقار رہنا - عزت

میں فرق نہ آنا - بات بنی رہنا ؎

خُون ہو ہو کے بہا دل تو بلا سے لیکن سرخرو تجھ سے تو اے دیدۂ خونبار ہے (سپہر)

(۲) خوش و خُرّم رہنا - ہشاش بشّاش رہنا ؎

سرفراز ہیکڑوں غم کرکے یہ جلاد میں کوئی مر جاتے انہیں غم نہیں یہ شاد رہیں
کوئی برباد بلا سے ہو یہ آباد رہیں سرو کی طرح غم اندوزی سے آزاد رہیں
مثل آئینہ کبھی انکو نہ حیران دیکھا کسی لالہ شہ یہ انگشت بدنداں دیکھا (منیر)

سرخرُو نہ ہونا (د) فعل لازم :- کامیاب نہ ہونا - عہدہ برآ نہ ہونا + خوش نہ ہونا ؎

جتنا ہے انکا رنگ باغ جہاں میں رنگ کیوں سرخرُو نہو کہ حنا پاسے مال ہے (امانت)

رہے وہ بندِ قدم سرخرُو نہ ہو کبھی حنا ترے سر انگشت سے اگر نہ لگے (درد)

سرخرُو ہونا (د) فعل لازم :- بری الذمّہ ہونا + کامیاب ہونا - وعدہ کے بوجھ سے اُترنا - عہدہ برآ ہونا - وعدہ وفا ہونا - سچا بنتا - شگفتہ دل ہونا - خوش و خُرّم ہونا - عزت پانا - سچا رہنا - باوقار ہونا - رسُوخ پانا - مُنہ سامنے ہونا ؎

غم نہیں گر رو سیاہی ہو خدا کے سامنے سرخرُو ہوں اُس بُتِ نا آشنا کے سامنے (ناسخ)

ہلنے بلبل سبزل کا جب لہٗ صیاد توکیوں نہ مانے گل کہ ہو سرخرُو صیاد (احمد)

بھلا کس مُنہ سے تم اب بولتے ہو سرخرُو ہوکر
دیا ہے آپ نے کس دن مجھے اک پان کا پتّا (؟)

سرخرُو ہوا ہے آگے ابھی اُسکے مجھ کو ہار لالوں کا مرے دیدۂ خونبار نہ توڑ (جعفر)

سُرخرُوئی (ف) صفت :- عزت - توقیر - آبرُو + بریت - خلاصی - رہائی - سرفرازی - کامیابی + رسُوخ +

سُرخرُوئی ہونا (د) فعل لازم :- رسُوخ ہونا - کامیابی ہونا - حسب مُراد کام ہونا + بری الذمّہ ہونا + عزت حاصل ہونا ؎

کیوں دشت کو ہو نہ سُرخرُوئی ہر خار کو ہے زیارتِ پا (جولان)

سُرخط (ف+ع) اسم مذکر - تمسّک - پٹہ - قبالہ - نوکری کا پروانہ - سرٹیفکٹ - کرایہ نامہ - اقرار نامہ +

سُرخہ (ف) اسم مذکر - (۱) اشہب (اگرچہ کتابوں سے سُرخہ رنگ بھی معلوم ہوتا ہے مگر عوام النّاس میں وہ سفید گھوڑا جسکے ایال دُم خواہ جسم کے بال سُرخ یا سیاہی مائل ہوں - لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کیونکہ کتبِ لغات میں وہ سیاہ گھوڑا جسمیں سفیدی غالب یا بھورے رنگ کا ہو سُرخہ لکھا ہے) ؎

سبز اُسکا سائے کے نیچے نہال تھا سُرخ اُسکا دھوپ کی شدت سے لال تھا (لااعلم)

(۲) سُرخ کبوتر (۳) شراب جیسے آج تو سُرخے پر سوار ہو +

خونِ آرزو

شکیلہ اختر

"بابا ــــ باباکچھ دیدو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ راہِ خدا پر کچھ دیدو ۔ ۔ ۔ ۔" اندھا فقیر صدا لگا رہا تھا۔ مراد پور کے پُررونق بازار میں جھلملاتی ہوئی دوکانوں اور سربلند عمارتوں کے آگے اندھا فقیر گڑگڑا رہا تھا۔ اُس کی دونوں آنکھیں اُس کے فلاکت زدہ چہرے کی جھرّیوں میں دھنسی ہوئی تھیں۔ اور داڑھی کے بال بے ترتیبی سے چہرے کے دونوں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اُس کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ صرف دھجیوں کا ایک ہار اُس کے جسم کی ہڈیوں پر پڑا ہوا تھا، وہ صدا لگا رہا تھا اور حسرت کے ساتھ کبھی اِس طرف منہ پھیر کر چلّاتا اور کبھی اُس طرف۔ اُس کے حلقۂ چشم میں دھنسی ہوئی پلکیں تیزی سے چل رہی تھیں اور وہ اپنے ننھے سے بچے کے سہارے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ معصوم بچہ اپنی ننھی ننھی انگلیوں سے اپنے اندھے باپ کی لاٹھی پکڑے بازار کے انتہائی ہجوم میں دھیرے دھیرے چلا جا رہا تھا، وہ پانچ سال کا بچّہ تھا جس کے بدن پر صرف ایک پھٹی ہوئی لنگوٹی کے سوا اور کوئی ایک چیتھڑا تک نہ تھا، بھوک کے شکنجے میں جکڑا ہوا معصوم بچہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ تھا، وہ مراد پور کے چہکتے ہوئے بازار میں اپنے بھوکے باپ کو بھیک دلانے آیا تھا۔ بھیک ۔ ۔ ۔ ۔ صرف چند معمولی سکّوں اور کچھ سوکھی ہوئی روٹیوں کی، وہ ہر ایک جھلملاتی ہوئی دوکانوں سے ڈانٹ کر نکال دیا جا چکا تھا۔ ننھا بچہ بڑی حسرت سے الماری میں رکھے ہوئے خوبصورت خوبصورت کھلونوں کو تک رہا تھا۔ مگر حلوائی کی دوکانوں میں کتنی اچھی اچھی اُجلی سچی مٹھائیاں لگا کے رکھی تھیں۔

اُس نے حلوائی کی دوکان پر باپ کے نہیں اپنے پیٹ کے لئے ہاتھ پھیلا دیا۔ "بابا ــــ کچھ دیدو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھوکا ہوں" مگر حلوائی کی ایک دلدوز ڈانٹ سُنکر وہ سہم گیا، اور باپ کے گلے کی چیتھڑیوں سے لپٹ کر پھوٹ پڑا۔ "بابا ــــ بابا وہ نہیں دیتا" بچہ باپ کی لاٹھی کو چھوڑ کر اپنی ننھی انگلیوں سے آنکھیں مل کر رونے لگا۔ "بابا بھوک لگی ہے، کچھ دلادو" اندھے فقیر نے اپنا حسرتناک چہرہ اُٹھایا۔ دھنسی ہوئی آنکھوں کو گردش دیتے ہوئے کہا "دیدو بھائی کچھ بھی دیدو۔ یقین کرو یہ معصوم بچہ صبح سے بھوکا ہے، اور اب رات ہو رہی ہے، تمہارے بھی بچے ہیں کچھ تو سوچو" فقیر کی آواز سنکر آس پاس کے حلوائیوں نے بھی کہا "کیا تمہارا یہاں کچھ قرضہ ہے جو اتنی دعویداری کر رہے ہو!؟" "نہیں بابا بچّے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ وہ صبح سے بالکل بھوکا ہے۔"

فقیر نے اپنے سوکھے چہرے کو ہلاتے ہوئے کہا "ارے ان فقیروں کا کچھ نہ پوچھو۔ ہر وقت ہر جگہ اور ہر گھڑی سینے پر سوار رہتے ہیں" یہ کہتے ہوئے کچھ لوگ اندھے فقیر اور اُس کے ننھے بچے کو دھکیلتے ہوئے گزر گئے۔

بچہ اب چپ تھا، فقیر نے جھُککر اپنے بچے کو ٹٹولتے ہوئے کہا "کیا کھا رہا ہے منیر؟ بابا سڑک پر گٹھلی کی گٹھلی پھینکی ہوئی تھی وہی کھا رہا ہوں تم بھی لوگے بابا؟" فقیر رو پڑا۔ اُس کی آنکھوں کے غار سے بمشکل آنسو نکل رہے تھے، اُس نے اپنے بچے کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا دنیا خود غرض ہے منیر، معصوم بچہ اپنے ننھے ہاتھوں سے باپ کے ناکام چہرے کو اُٹھاتے ہوئے بولا، اُس

کی للچائی ہوئی نظریں فالودہ کی دوکان پر گڑی ہوئی تھیں" بابا یہ لوگ دودھ کیوں پی رہے ہیں؟ ہم کو بھی دو بابا، ہم بھی دودھ کھائیں گے بابا دودھ کیسا ہوتا ہے، اُجلا اُجلا نہ بابا؟ دلا دو بابا ذرا سا بھی دلا دو"

اندھا فقیر سسک سسک کر رونے لگا اور بچہ حیرانی سے اپنے باپ کا منہ تک رہا تھا، تم کیوں روتے ہو بابا؟ تمہیں کس نے مارا ہے؟ بتاؤ بابا تو ہم اُسے بھی ماریں گے۔ ننھا بچہ اپنے اندھے باپ کے کلیجے سے لگا ہوا دنیا کی خود غرضیوں سے اپنے باپ کا انتقام لینا چاہ رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ دنیا اُسے کیسی کراہیت کی نظر سے دیکھتی ہے اُسے کیا خبر کہ محلوں والے اپنی عیش و عشرت کی خوش فعلیوں میں اُن کے حقوق کو غصب کئے بیٹھے ہیں، بیچ روڈ پر امیروں کے بچے خوبصورت لباسوں میں آجا رہے تھے۔ فقیر کا بچہ حسرت سے اُن کی طرف دیکھتا اور پھر مایوس نظروں سے اپنے باپ کی دھنسی ہوئی آنکھوں کو دیکھکر بولا" بابا تمہاری آنکھیں ایسی کیوں ہیں سب لوگ اچھے اچھے کپڑے پہنے موٹروں پر چلتے ہیں۔ ہمارے پاس کپڑا کیوں نہیں ہے، بابا؟ تمہاری آنکھ بھی اچھی ہوتی تو ہم کپڑا پہنتے نہ؟ بچہ اپنے مفلس باپ کے گرد آلود بالوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتا ہوا بول رہا تھا، فقیر نے اپنا سوکھا ہوا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے کہا" بیٹا خدا کے یہاں کپڑے پہننے کو ملیں گے۔ دنیا میں ہمارے لئے نہ کھانا ہے اور نہ کپڑا، گھر ہے اور نہ آرام" مگر خدا کب دے گا بابا؟ ہم کو رات کے وقت ننگے بدن پر مچھر کاٹتا ہے، اور میری چھوٹی سی بابو کیسے مر گئی بابا؟ جس کو تم نے کہا تھا کہ بغیر کپڑے کے سردی لگ گئی ہے۔ اللہ میاں نے کہاں اس کو کپڑا دیا تھا اور جب ہم رات کو بھوک سے روتے ہیں تو تم کہتے ہو کہ سو رہو اللہ میاں کل روٹی بھیجدیں گے تو وہ کہاں بھیجتے ہیں؟ خدا کا ننھا سا بھوکا بندہ اپنی معصوم زبان سے اپنے آقا کی شکایت کر رہا تھا" ابھی نہیں بیٹا مرنے کے بعد اللہ میاں دیں گے۔ باپ نے بیٹے کو تسلی کے لئے کہا۔ تو پھر ہم کب مریں گے بابا؟ جلدی مرو نہ کہ ہم بھی دودھ کھائیں" بچے نے پھر اپنی للچائی ہوئی نظریں فالودہ کی دوکان پر کیں" منیر بھیک مانگو اِن باتوں سے کیا فائدہ؟ اندھا فقیر ٹاٹ پر سے اُٹھتا ہوا بولا" مائی بھیک دے دے اندھا باپ ماں بیمار۔۔۔۔۔۔ ہم سب بھوکے ہیں کچھ دیدو بابو۔۔۔۔۔ مالک بابو ایک پیسہ۔۔۔۔۔ ایک پیسہ دیدو"

بچہ ایک سگرٹ پیتے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھا۔ نوجوان آدمی سگرٹ کی پنّی کا نقلی پیسہ بچے کے ہاتھ پر رکھکر ہنستا ہوا چلا گیا۔ ننھا منیر خوشی سے دوڑا ہوا باپ کے پاس آکر بولا بابا ـــــ بابا ایک بابو نے روپیہ دیا ـــــ اُجلا اُجلا روپیہ بابا" اندھا فقیر اُچھل پڑا" اللہ بھلا کرے دینے والوں کا بیٹا۔ مگر دکھاؤ تو روپیہ کہاں ہے" فقیر نے بچے کو ٹٹولتے ہوئے کہا" ہم نہیں دکھائیں گے۔ تم لے لوگے بابا، ہم تو دودھ لینے جاتے ہیں۔ تم بھی دودھ کھاؤ گے بابا؟! یہ کہہ کر حسرت نصیب بچہ اُچھلتا ہوا فالودہ کی دوکان پر پہونچا" مجھے ایک روپیہ کا یہ دودھ دو بھائی۔ اُس نے خوشی میں جھومتے ہوئے کہا" کہاں ہے روپیہ؟ لاؤ اِدھر دو" دوکاندار نے مغرور آواز میں فالودہ نکالتے ہوئے کہا، لو یہ روپیہ ہے بچے نے بڑی مسرت سے روپیہ اُس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا" بدمعاش شریر۔۔۔۔۔ یہ روپیہ ہے کہ تیرا سر ہے" دوکاندار نے پنّی کو نوچتے ہوئے کہا" تم نے میرا روپیہ کیوں توڑ دیا؟ بچے نے چلاتے ہوئے کہا" دور ہو یہاں سے شیطان کہیں کا" دوکاندار گرجتا ہوا بولا" میں نہیں جاؤں گا، پہلے میرا روپیہ بنا کر دو"! بچے نے چیختے ہوئے کہا، دوکاندار نے غصّے میں دو چار تھپڑ منیر کو لگائے، معصوم بچہ تلملا اُٹھا وہ چیختا ہوا اپنے باپ کی طرف چلا جا رہا تھا، سڑک پر موٹر گاڑیوں اور سائیکلوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی تھی، ننھے منیر نے اُن سے بچنے کی لاکھ کوشش کی، وہ سڑک کے اُس پار ہونا چاہ رہا تھا۔ مگر جلدی میں وہ بُری طرح پھسل کر بیچ سڑک پر جا گرا یکایک ایک موٹر سائیکل موٹر سے دھکا کھاتی ہوئی تیزی میں ننھے منیر کو کچلتی ہوئی نکل گئی۔ بچہ بیہوش پڑا تھا اس کی مایوس آنکھیں حسرت کے ساتھ کچھ کھلی اور کچھ بند تھیں، اُس کا چکنا چور جسم کانپ رہا تھا اور اُس کے خشک لبوں پر ایک خاموش صدا تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زیر لب کچھ کہہ رہا تھا، ایک بھیڑ تھی جو سڑک پر لگ گئی۔ کسی نے کہا" ہائے بچارا فقیر کا بچہ تھا" کوئی چیختا ہوا بولا دوسروں کا کیا قصور! یہ لوگ ٹھیک بیچ سڑک پر چلتے ہیں" کسی کے منہ سے آواز نکلی" ارے ابھی ابھی تو یہ فالودہ کی دوکان پر پنّی کا روپیہ لے کر فالودہ کھانے گیا تھا۔ فٹ پاتھ کے ایک کنارے اندھے فقیر نے سنا" موٹر ـــــ لڑکا ـــــ مر گیا ـــــ زندہ ہے" وہ کانپ گیا۔ کہیں منیر ہی نہ ہو! وہ آہستہ آہستہ لاٹھی ٹیکتا ہوا بھیڑ میں پہونچا،

میں کو وقت منصب تیغ کمردنی او رنبانی بنچے سوار کو نوبی تشبیہ ہے اسب سے سر خالی قبر کو بھی سوار یا سرداوہ کہنے لگے ؛

سَردست (ف) متعلق فعل :- فی الحال ۔ بالفعل ۔ ابھی ۔ گھٹتے ہاتھ ۔ الحال ۔ بُننے (پنجابی) ؛ ٭

سَردفتر (ف) اسم مذکر :- دفتر کا سردار ۔ ہیڈ کلرک ۔ سر رشتہ دار ٭

سَردَل (ہ) اسم مؤنث :- چوکھٹ کے اوپر کا پاٹ ۔ چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی یا سل جس میں کواڑ کی بالائی چول رہتی ہے ٭

سَردوال (ف) اسم مؤنث ۔ لوہے کی نلیا ۔ نربی ۔ نکتہ ۔ وہ پیٹے کی پنجرہ گھوڑے کے منہ پر چڑھاتے ہیں جسکے باعث لگام اٹکی رہتی ہے ٭

سَردہ (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا نہایت شیریں اور قیمتی خربزہ جو ایران اور کابل میں بکثرت ہوتا ہے اگرچہ اُسکا تخم ہندوستان میں بھی لگایا گیا مگر وہ بات نہیں ہوتی ٭

سَردھا (ہ) اسم مؤنث :- (ہندی) (۱) پرتیت ۔ ساکھ ۔ بھروسا ۔ اعتماد ۔ توفیق مقدور ۔ شکتی ۔ سامرتھ ۔ پراکرم ۔ اچھا (۲) عزت ۔ آبرو ۔ قدردانی ۔ آؤبھگت آدرمان ٭ خاطر تواضع ٭

سَردی (ف) اسم مؤنث :- (۱) ٹھنڈک ۔ خنکی ۔ سیت ۔ ٹھنڈک (۲) جاڑا ۔ موسم زمستان (۳ ۔ و) زکام ۔ ہوازدگی ۔ ریزش ۔ نزلۂ بارد ٭

سردی پڑنا (ہ) فعل لازم :- جاڑا پڑنا ۔ ٹھنڈ ہونا ۔ پالا پڑنا ٭

سردی چڑھنا (ہ) فعل لازم :- جاڑا چڑھنا ۔ جاڑے سے بخار آنا ۔ جڑی چڑھنا ٭

سردی کا موسم (ہ) اسم مذکر :- جاڑے کی رُت ۔ موسم زمستان ٭

سردی کھانا (ہ) فعل متعدی :- جاڑا کھانا ۔ جاڑے کا اثر ہونا ۔ جاڑے مرنا ٭

سردی گرمی سے بچانا (ہ) فعل متعدی :- گرم و سرد موسم یا ہوا یا مکان سے محفوظ رکھنا ٭

سردی مرنا (ہ) فعل لازم :- جاڑے مرنا ۔ جاڑا کھانا ۔ سردی کی تکلیف میں بسر کرنا ٭

سردی ہونا (ہ) فعل لازم :- زکام ہونا ۔ ہوازدگی ہونا ٭

سَردئی (ہ) صفت :- سردے کے گودے کی مانند رنگ ۔ گہرا سبز رنگ ٭

سَررشتہ (ف) اسم مذکر :- (۱) رسّی ۔ ڈورا ۔ تاگا ۔ دھاگہ ۔ ڈوری (۲) تاگے کا سرا (۳) مدعا ۔ مقصود ۔ مطلب ۔ معاملہ (۴) دفتر ۔ محکمہ ۔ عدالت ۔ کچہری ۔ صیغہ (۵ ۔ و) بندوبست ۔ رسم ۔ طریقہ ۔ معمول ۔ رواج (۶) علاقہ ۔ تعلق ۔ میل ملاپ ۔ (۷) عملہ فعلہ ۔ اہلکار ۔ نوکر چاکر ۔ شاگرد پیشہ ٭

سَررشتہ دار (ف) اسم مذکر :- سردفتر ۔ میر منشی ۔ دیسی زبان کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ

دیسی زبان کی مسلیں لکھنے والا ۔ مسلخوان ٭

سررشتہ داری (ف) اسم مؤنث :- میر منشی گری ۔ سپرنٹنڈنٹی ۔ پیشکاری ۔ مسلخوانی ٭

سررشتہ کا حکم (ہ) اسم مذکر :- قانونی حکم ۔ معمولی حکم ۔ معمولی کارروائی ۔ قانونی کارروائی ٭

سررشتۂ مال (ف) اسم مذکر :- زمین کے محصول داخل کرنیکا محکمہ ۔ وہ عدالت جہاں زمین کے خراج کا حساب کتاب رہتا ہے ٭

سَررُو (ہ) اسم مؤنث (ف ۔ سراُو ۔ سرارو ے) وہ رگ جسکے فصد لینے سے سر اور چہرہ کا خون آتا ہے ۔ قیفال ٭

سَرزد ہونا (ہ) فعل لازم :- واقع ہونا ۔ صادر ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔ نمودار ہونا ۔ ظہور میں آنا ٭

سَرزمین (ف) اسم مؤنث :- زمین کا مزید علیہ ۔ زمین ۔ دھرتی ۔ مُلک ۔ خطہ ۔ کشور ۔ ولایت ۔ دیس ۔ اقلیم ٭

سَرزنش (ف) اسم مؤنث :- ملامت ۔ دھرکار ۔ پھٹکار ۔ ڈانٹ ڈپٹ ۔ سخت سُست کہنا ۔ برا بھلا کہنا ٭

سَرزنی (ف) اسم مؤنث :- مغززنی ۔ کوشش ۔ سعی ۔ سرمارنا ٭

سَرزور (ف) صفت :- سرکش ۔ باغی ۔ متمرد ۔ نافرمان ۔ منحرف ۔ اکڑا ٭

سرزوری (ف) اسم مؤنث :- سرکشی ۔ تمردی ۔ بغاوت ۔ انحراف ۔ ہٹ کٹی ۔ دھینگا دھینگی ٭

سَرَس (ہ) اسم مذکر :- ایک درخت کا نام جسکی لمبی لمبی چپٹی پھلیاں ہوتی ہیں اور اُس کے پھولوں میں بڑے بڑے زردی لئے ہوئے سبز دئیں ہوتے ہیں انکی خوشبو نہایت بھینی بھینی ہوتی ہے ٭

سَرسام (ف) اسم مذکر :- ترانیطس ۔ ورم دماغ (ایک مرض کا نام ہے کہ جسکے سبب دماغ میں ورم ہوکر خلل دماغ ہوجاتا اور آدمی آپے سے باہر ہوکر واہی تباہی بکنے یا بہکنے لگتا ہے یہ لفظ سر بمعنی دماغ یا راس اور سام بمعنی ورم سے مرکب ہے ؎

ہذیاں تپ فراق سے بکنے لگا رقیب ۔ نکلا مرا بخار اُسے سرسام ہوگیا (وزیر)

سَرسائی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) بہتات ۔ افراط ۔ ادھکائی (۲ ۔ گنوار) آل ۔ نمی ۔ تری ۔ سیل ۔ رطوبت (۳ ۔ پیمایش) مربع گز کا پیمانہ ۔ ساڑھے چار بیسہ مربع مقدار ٭

سَرسانا (ہ) فعل لازم :- (گنوار) رونق آنا ۔ جان پڑنا ۔ کھیتی میں تازگی آنا ٭

دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا "کیا ہوا بھائی کون کچلا؟ ایک بچہ فالودہ کی دوکان سے ابھی آ رہا تھا کہ ایک موٹر سائیکل کی زد میں آگیا"۔ ایک نے چیختے ہوئے کہا ارے اندھے تیرا ہی تو بیٹا ہے۔ یہ آواز نہیں تھی ایک بم تھا جو اندھے فقیر کو جھلستا ہوا گرا۔ بچارہ فقیر بیتابی سے اپنے بچے کو کلیجے سے لگائے ہوئے چیخنے لگا۔ "بھوکے تھے منیر اللہ میاں کے یہاں آپ ہی کھانے چلے گئے۔ بچے نے اپنے باپ کی آواز سنکر آنکھیں کھولیں۔ حسرت بھری نیم باز آنکھوں سے دیکھتا ہوا بولا۔ بابا ..... دودھ .... بابا .... دودھ .... با .... با۔ بچے نے اپنے کپڑے ہوئے ہاتھوں اور پیروں کو بھینچی سے کھینچتے ہوئے ایک خاموش ہچکی لی اور ہمیشہ کے لئے چپ ہوگیا۔

ہوا کے جھونکے کی تمنا

الٰہی! نرم رُخساروں کو چُوموں یہ نہیں خواہش
مہکتی انکھڑیوں سے پی کے جُھوموں یہ نہیں خواہش

نہیں خواہش کہ زُلفوں کی گھٹاؤں سے لپٹ جاؤں
لبِ گلرنگ کی میٹھی حلاوت کا مزا پاؤں

چمن میں گنگنانے کی تمنّا ہی نہیں مجھکو
کلی کو گُدگُدانے کی تمنّا ہی نہیں مجھکو

نہیں خواہش مئے الفت سے پھولوں کے شجر سینچوں
جوانی کے شرابی قہقہوں کو گود میں بھینچوں

میں گھبراتا ہوں چشمِ مست سے آنکھیں ملانے میں
میں شرماتا ہوں دوشیزاؤں سے شانہ لڑانے میں

تمنا ہی نہیں آنچل حسیں چہروں سے سرکاؤں
نشیلے زمزموں کو شوق سے پلکوں پہ جُھلاؤں

مجھے بھاتی نہیں اک آنکھ جلوؤں کی حسیں وادی
جواں، مدہوش کُن، رنگیں، ترنّم آفریں وادی

مری نظروں میں عارض کی دمک بھی ہیچ ہے یارب
مری نظروں میں اعضا کی لچک بھی ہیچ ہے یارب

تمنّا ہے مجاہد کھیلتے ہوں جب شراروں سے
وطن کا نام چمکاتے ہوں شمشیروں کی دھاروں سے

میں بن کر سانس اُن کے آہنی سینوں کو گرماؤں
حیاتِ جاودانی کا جہاں میں مرتبہ پاؤں

الطاف مشہدی

سَرسَبز (ف) صفت :- (دیکھو مشتقات سر ف)

سَرسَبزی (ف) اسم مؤنث :- (۱) ہریاول ـ طراوت ـ تروتازگی ـ شادابی (۲) برکت ـ افزونی ـ لہر بہر ـ عروج ـ ترقی ـ اقبال مندی ؛

سَرستی (ہ) اسم مؤنث :- (صحیح سرسوتی) ایک دیبی (دیوی) کا نام جو برہما کی استری اور جملہ علوم وفنون کی موجد خیال کی جاتی ہے ـ شاردا ـ بھگوتی ـ بھارتی ـ **مرسنسکرت کی مخترع** (۲) ایک ندی کا نام جو الٰہ آباد کے متصل ہے اور نیز وہی ندی تھانیسر کے قریب بیان کی جاتی ہے (۳) زبان ـ راگ اور علم وہنر کی دیوی بھاگتی راگ دیوی ـ جیسے سرستی سہارا بنے رہے یعنی تمہاری عقل تمہاری مدد پر رہے ؎

سنے آیات سُر کی تان کا جھل عجب کیا سرستی بھی جائے بل بل (انشا)

سَرستی کا بل (ہ) اسم مذکر :- علم کی دیوی کا زور ؛ علمی طاقت ؛ علم غیب کی آگہی ؛

سَرسَر (ہ) اسم مؤنث :- سانپ یا ہوا چلنے کی آواز ؛

سَرسَرانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سانپ کا یا کسی اور کیڑے کا رینگنا ـ سانپ کا پیٹ کے بل چلنا (۲) ہوا کا لہرانا (۳) ہوا کا سائیں سائیں کرنا (۴) کسی تیتی چیز کے جوش ہوتے وقت پانی کا بولنا ـ پکنے کی آواز (۵) پودوں یا درختوں میں جان پڑنا ـ کھیتی میں رونق آنا ؛ روپ آنا ـ پنپنا (۶) ہلکا ہلکا سانس آنا ؛

سَرسَراہٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) سانپ کے چلنے یا کسی کیڑے کے رینگنے کی آواز ـ رسی کے گھسٹنے کی آواز (۲) پکتے میں پانی بولنے کی آواز (۳) ہوا کی سنسناہٹ (۴) رونق تازگی ـ روپ (۵) جنبش ـ خیزی ـ نغوظ ؛

سَرسَری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ایک قسم کا سرخ رنگ کا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے (۲) آتشبازی کی چھچھوندر (۳) یونہی سی خیزی ـ سرسراہٹ ـ نغوظ ؛

سَرسَری (ف) اسم مؤنث :- (دیکھو سراسری)

سَرسَری گزرنا (ہ) فعل لازم :- رواروی گزرنا ـ رواروی آجانا ـ بالاہی بالا گزرنا ـ بن دیکھے بھالے چلا جانا ؛ ؎

سرسری تم جہان سے گزرے ورنہ ہر جا جہانِ دیگر تھا (میر)

سَرسَری نظر کرنا (ہ) فعل متعدی :- بالاجمال نظر ڈالنا ـ بھلا دیکھنا ؎

حیف جو وہ نسخۂ دل کے اوپر سرسری ہی ایک نظر کر گیا (میر)

سَرسوتی (س) اسم مؤنث :- सरस्वती دیکھو (سرستی)

سَرسوں (ہ) اسم مؤنث :- رائی اور ترے کی قسم کے ایک تخم کا نام جس کا اکثر تیل نکالا جاتا ہے ـ یہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک سرخ ـ ایک زرد ـ سرشف ـ خردل اصفر ؛

سرسوں آنکھوں میں پھولنا (ہ) فعل لازم :- (دیکھو آنکھوں میں سرسوں پھولنا) کسی کیفیت کا نظر میں سمانا ـ کوئی کیفیت نظر پڑنا ـ خوشی و انبساط کا نمایاں ہونا ؎

وہ بانجھ بھی جب حمل سے پھولی سرسوں آنکھوں میں سب کے پھولی (نسیم)

سرسوں پھولنا (ہ) فعل لازم :- سرسوں کا پھول لانا ـ زرد زرد پھول کھلنا ؛ نظر میں کسی کیفیت کا نمایاں ہونا ؛ زرد ہی زرد نظر آنا ؛

سرسوں ہتیلی پر جمانا (ہ) فعل متعدی :- (ہتیلی پر سرسوں جمانا زیادہ بولتے ہیں) بہت جلدی کوئی کام کرنا ـ طرفۃ العین میں کوئی کام کرنا ـ نظر بندی کر کے کوئی تماشا دکھا دینا ؎

کیا ساغر زریں کو کیا جلد مہیا ساقی نے تو سرسوں ہی ہتیلی پہ جمائی (ذوق)

چنبیلی زرد ہر سو ایک جھونکے میں کھلائی ہے
ہتیلی پر بہار باغ نے سرسوں جمائی ہے (؟)

سَرشار (ف) صفت :- لبریز ـ لب الب ـ چھلکتا ہوا ـ بھرا ہوا ـ کناروں تک بھرا ہوا ـ منہا منہ ـ لبالب ـ بھرپور ـ مالامال (یہ لفظ شار بمعنی ریختن اور سر بمعنی راس یا کنارہ سے مرکب ہے یعنی از سر ریزندہ) (۲) مخمور ـ خمار آلودہ ـ نشے میں چور ـ بدمست ـ مدماتا ـ متوالا ؎

میکشو صبح میں آنکھیں جو تمہاری شاید شب تمہیں ساقی نے سرشار نے سونے دیا (شہیدی)

اس معنی میں بعض اہل لغات اتفاق نہیں کرتے کہ فارسی ہے مگر شعرائے عجم کے کلام میں برابر پایا جاتا ہے ـ ظہوری ـ صائب ـ سعدی وغیرہ کے اشعار اس امر کے مصداق ہیں

مخمور را نگاہِ تو سرشار مے کند بدمست را عتابِ تو ہشیار مے کند (صائب)

سبز شد خط لب یار بہار است بہار اے جنون من سرشار بہار است بہار (سعدی)

عقل را آورد برون ز خمار جام نعطش بہ مے سرشار (ظہوری)

(۳) غرور ـ گھمنڈ ـ یا جوانی میں بدمست ؛

سَرشام (ف ہ ع) تابع فعل :- آغاز مغرب ـ سنجا ـ شروع مغرب جیسے سرشام سے سورہتا ہے ؛

سَرشت (ف) اسم مؤنث :- (۱) خلقت ـ پیدائش ـ طینت ـ مایۂ طبع طبیعت خو ـ عادت ـ خصلت ـ جبلت ـ سیرت ـ سبھاؤ ـ بان ؛ خمیر ـ مزاج ـ ترکیب آمیزش (۳) خواص ـ خاصہ ـ گُن ـ خاصیت ـ مقتضا (۴) صفت ؛ مخلوط ـ آغشتہ ـ ملا ہوا ـ گندھا ہوا جیسے عفت سرشت ؛

سَرشتہ (ف) اسم مذکر :- دیکھو (سررشتہ) ؛

نظیر اور انسان

مخمور اکبرآبادی

(یہ مضمون اگست ۵۲ء میں دلّی سے ریڈیو میں پڑھا جا چکا ہے)

سب سے پہلی کیفیت جو انسان پر طاری ہوتی ہے وہ غالبًا حیرت ہے اس لئے حکماء نے حیرت کو علم کی ابتداء یا بنیاد قرار دیا ہے۔ حیرت ایک ذہنی اور اضافی کیفیت ہے، یعنی یہ کیفیت انسان پر خود اپنے اور اپنے ماحول کے متعلق طاری ہوتی ہے، اس سے ظاہر ہے کہ علم کا موضوع خود انسان ہے، مجھے اس وقت علم کے امکانات سے بحث منظور نہیں، صرف یہ بتانا ہے کہ علم جس چیز کا نام ہے وہ انسان سے شروع ہو کر، بہت سے درمیانی مدارج طے کرنے کے بعد، جن سے انسان کو اپنے تعینات کا ادراک ہوتا ہے، خود انسان ہی پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس حکیمانہ رمز کے وقوف کے بعد دنیا کے تمام مذاہب اور فلسفوں نے انسان کو اشرف المخلوق اور کائنات کی خلقت کی غایت قرار دیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خالق، فطرت، تمدن اور حکمت کا مطمحِ نظر انسان ہے۔

انسانی وجود کی اہمیت تسلیم کر لینے کے بعد، صاحبانِ بصیرت کے لئے، انسان کا مطالعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ کہنا بھی بے جا نہیں کہ یہ حقیقی موضوع جس مفکر کی نظر کا مرکز بن جائے۔ خود اس صاحبِ فکر کو صاحبِ نظر مان لینا فرض ہو جاتا ہے۔ حیرت کی طرح بصیرت بھی ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے، لیکن جب یہی لفظی پیکر اختیار کرے تو شعر بن جاتی ہے، واضح طور پر یوں سمجھئے کہ تخیل، حکمت اور مشاہدے کے سمونے سے جو ذہنی جمال خلق ہو، اس کے لفظی وجود کا نام شعر ہے۔ انسان کائنات کی سب سے نمایاں، اہم اور فائق حقیقت ہے اور یہ تینوں کیفیتیں انسانی ذہن کی پیداوار ہیں، اس لئے جس شاعر میں اس نوع کی بصیرت موجود ہو وہ حقیقی شاعر ہے اور اس کا موضوع بھی تمام دقیقہ سنجوں کی طرح انسان ہوگا، ہومر، کالیداس، فردوسی، شیکسپیر، میر انیس، سب کا موضوع کسی نہ کسی حیثیت سے انسان اور اس کے کارنامے ہیں۔ ان ناموں نے مجھے ایک اور ایسے شاعر کا نام یاد دلایا۔ جو مدت مدید تک گمنام رہنے کے بعد آج پھر نگاہِ انتخاب کا مرکز بنا ہوا ہے۔ میاں نظیر اکبرآبادی ایک رمز شناس، حقیقت نگار شاعر ہیں اور ان کا موضوع بھی انسان ہے۔

اصل یہ ہے تمام حقیقی شعراء کا موضوع انسان ہوتا ہے، اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اردو زبان کے دوسرے شعراء کیا حقیقی شاعر نہیں، اور اگر ہیں تو کیا ان کا موضوع بھی انسان ہے۔ اس کا جواب اگر ہاں سے دیا جائے تو دوسرا سوال یہ پیدا ہوگا کہ نظیر کو کیا فوق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شعر کے باب میں فوق کا سوال کرنا غلطی ہے حقیقی شعراء میں ایک کو دوسرے پر فوق نہیں ہوتا۔ ہر فرد اپنے پیغام کا حامل اور اپنی حیثیت میں حق ادا کئے جانے کا مستحق ہوتا ہے۔ ہاں فوق کی بجائے امتیاز یا خصوصیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

نظیر کا امتیاز سادہ لفظوں میں یہ ہے کہ دوسرے شعراء نے انسان پر جزوی نظر ڈالی ہے یا زندگی کا ایک پہلو، خواہ وہ کتنا ہی مہتم بالشان ہو،

سرش

سرِشت (ہ) اسم مؤنث۔ (س۔ سرشٹی) خلقت۔ مخلوق۔ خلق اللہ۔ دُنیا۔ ہستی۔ آفرینش۔ کائنات۔ موجودات۔ اُت پت۔

سَرشَف (ف) اسم مذکر۔ دیکھو (سرسوں)۔

سِرشک (ف) اسم مذکر۔ قطرہ۔ آنسو۔ اشک ؎

مثلِ سرشک اب تو اٹھائے نہ اُٹھے — آنکھوں سے کیا گرا مرے جی سے اتر گیا (ظاہر)

نکلے شعلے درونِ سینہ سے تعظیم کو جب
سرشک دیدۂ استقبال کو تا آستیں آیا

سرطان (ع) اسم مذکر۔ (۱) کیکڑا۔ کیکڑا۔ ایک آبی کیڑے کا نام جو مینڈک سے چھوٹا مکڑی یا بچھو سے مشابہ ہوتا ہے اور اکثر دریا، نہر، تالاب، جوہڑ وغیرہ میں رہتا ہے یہ جانور اُلٹا سیدھا سب طرح چلتا ہے۔ خرچنگ۔ عقرب آبی۔ ابو بحر۔ ہنج پایہ (۲) آسمان کے چوتھے برج کا نام ہے ہندی میں کرک راس کہتے ہیں اور یہ نام قرضیال کیا جاتا ہے چونکہ اس کی صورت خرچنگ کے مشابہ ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا (۳) ایک ورم سوداوی یا پھوڑے کا نام جو نہایت سخت ہوتا اور روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے اس میں سُرخ و سبز رگیں سرطان کے ہاتھ پاؤں کی مانند نظر آتی ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا (۴) دیکھو (خط سرطان)

سُرعت (ع) اسم مؤنث۔ جلدی۔ تیزی۔ پھُرتی۔ شتابی۔ تاول۔ عجلت۔ تعجیل۔

سَرغَنہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) بڑا۔ بزرگ۔ عظیم۔ کلان۔ کبیر (۲) سرگروہ۔ سرخیل۔ سوار قوم۔ مفسدوں کا پیشوا۔

سَرَف (ع) اسم مذکر۔ بیہودہ خرچ۔ فضول اور زائد خرچ۔

سَرفراز (ف) صفت۔ (اصل میں سرافراز تھا) سربلند۔ ممتاز۔ اعلیٰ۔ معزز۔

سرفراز کرنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (مشتقات سر)۔

سرفرازی (ف) اسم مؤنث۔ سربلندی۔ اقبالمندی۔ فخر۔ افتخار۔ امتیاز۔ توقیر۔ ترقی۔

سُرفہ (ف) اسم مذکر۔ کھانسی۔ سعال۔ کھوکھی۔ ٹھسکا۔ کھری۔

سَرِقہ (ع) اسم مذکر (۱) چوری۔ دُزدی (۲) دُوسرے کے شعر یا مضمون کو اپنے شعر میں داخل کر لینا۔

سرقۂ بالجبر (ع) اسم مذکر۔ دھینگا دھینگی کی چوری۔ ڈاکا۔ بٹ ماری۔ راہزنی۔

سَرکار (ف) اسم مؤنث۔ (۱) دربار شاہی۔ عدالت۔ کچہری۔ بارگاہ۔ درگاہ

سرک

(۲) سردار۔ میر۔ پیشوا۔ رئیس۔ آقا۔ ولی نعمت۔ والی ؎

خوش رہو تم کو اگر قدر پرانوں کی نہیں — ڈھونڈ لینگے ابھی ہم بھی کوئی سرکار نئی (ناسخ)

(۳۔ ہ) گورنمنٹ۔ حکومت۔ سلطنت۔ ریاست۔ سرداری۔ بادشاہی۔ راج۔ مملکت ؎

بھیجے دیتا ہے انہیں عشق متاع دل و جاں
ایک سرکار لُٹی جاتی ہے سوغاتوں میں

(۴۔ ہ) مذکر۔ حضور۔ جناب عالی۔ حضرت۔ رئیس۔ نواب (۵) کئی پرگنوں کا ضلع۔ صوبہ کا ایک حصہ جیسے کالپی جو اکبر کے وقت میں صوبۂ اکبرآباد کی سرکار خیال کی جاتی تھی (۶) مذکر۔ کسی کام کا اہتمام کرنے والا۔ سربراہ کار (۷۔ ہ) مذکر۔ اشارہ بطرف معشوق۔ محبوب۔ منظور نظر ؎

داغ اس فکر میں وزارت گھُلا جاتا ہے — مجھ سے راضی مری سرکار ہوئے ہیں کہ نہیں (داغ)

اُن دنوں سرکار پر معروف کے کھاتے تھے گل — جن دنوں صاحب لئے پھرتے تھے بلبل ہاتھ پر (معروف)

باغ کو جائیگا ابر سیہ مست اُٹھا — پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج (وزیر)

قاصد یہ کہنا پاسکے مرے یار کا مزاج — پوچھا ہے اک غریب نے سرکار کا مزاج (زکی بلگرامی)

(۸۔ ف) کارخانہ (۹) دارالخلافہ۔ دارالریاست۔ راجدھانی۔ دارالحکومت۔ بیت السلطنت۔

سرکار دربار چڑھنا (ہ) فعل متعدی۔ کچہری تک جانا۔ سرکاری دفتروں میں نام چڑھنا جو اشرافوں کے نزدیک عیب میں داخل ہے۔ فریادی ہونا۔ نالش کرنا۔ مدعی بننا۔ دعویدار ہونا۔

سرکاری (ف) صفت۔ (۱) سررشتہ کا۔ سرکار کا۔ منصبی۔ گورنمنٹی (۲) شاہی۔ حضوری۔ حاکمانہ (۳) رئیس یا آقا کے متعلق۔

سرکاری آسامی (ہ) اسم مؤنث۔ منظوری کی نوکری۔ گورنمنٹ کی ملازمت۔ وہ ملازمت جس کی تنخواہ شاہی خزانہ سے ملے اور پنشن کا استحقاق ہو۔ گورنمنٹی عہدہ۔

سرکاری آمدنی (ہ) اسم مؤنث۔ شاہی محصول کی وصولیت۔ خراج۔ مالگذاری وغیرہ کا روپیہ۔ سلطنت کی آمد مالیہ۔ باج۔

سرکاری اہلکار یا ملازم (ہ) اسم مذکر۔ درباری عہدہ دار۔ سلطنت کا منصبدار۔ گورنمنٹ کا ملازم۔

سرکاری خرچ (ہ) اسم مذکر۔ وہ خرچ جو شاہی خزانے سے دیا جائے۔

سرکاری کاغذ (ف۔ ع) اسم مذکر۔ گورنمنٹی کاغذ۔ اسٹامپ۔ پرامیسری نوٹ۔ وہ کاغذ جس کی سرکار مالک ہے اور دوسرا اس کو اپنے کام میں نہیں لا سکتا۔

پیش کیا ہے۔ میرؔ نے جذبات کا تجزیہ کیا اور جذبات میں بھی وہ پہلو منتخب کیا جو غم کہا جاتا ہے۔ انیسؔ نے رزم کے جوہر دکھائے، ذوقؔ نے توصیف کے دریا بہائے۔ مومنؔ نے حسیات کا مطالعہ کیا۔ غالبؔ نے مسائلِ حیات پر فلسفیانہ نظر ڈالی۔ داغؔ نے حسن و عشق اور معاملہ بندی میں کمال دکھایا اور اکبرؔ نے ظرافت کے پیرائے میں حکمت کے خزانے واکئے۔ لیکن ان کمالات کے باوجود ان بزرگواروں کا حصہ تھے۔ انسان کے ساتھ ان کا علاقہ جزوی رہا۔

اب نظیر اکبرآبادی کو لیجئے۔ اُنھوں نے مکمل انسان پر نظر ڈالی۔ ان کے کلام میں انسان کے خیالات، اُس کے جذبات، اس کے افعال، غرض نفسِ انسان کا مکمل مرقع آپ کے سامنے آتا ہے، نظیر کی تصویریں انسانی زندگی کی سچی تصویریں ہیں۔ ان کی صحبت میں آپ معاشرت کے ہر شغل میں حصہ لیتے نظر آتے ہیں۔ ہر پہلو سے باخبر اور ہر حالت سے آگاہ معلوم ہوتے ہیں۔ بچہ، جوان، بوڑھا، ہنستا کھیلتا، روتا، گاتا، پاکباز، گنہگار، عارف غافل۔ غرض ہر قسم اور ہر شغل کے انسان سے آپ کی ملاقات ہوتی ہے، اس امتیاز کے علاوہ ایک پہلو امتیاز کا یہ ہے کہ دوسرے شاعروں نے جزوی زندگی کو اپنے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے، اُن کے نتائج اُن کی فکر کا ثمرہ ہیں، مگر میاں نظیر نے مکمل انسان کو اس طرح دیکھا جس طرح وہ ان کے سامنے موجود تھا۔ ان کے مرقع ان کے مشاہدے کے شاہکار ہیں۔

نظیر کے متعلق جب یہ کہا جائے کہ مکمل انسان پر نظر ڈالی ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ مکمل نظر ڈالی ہے۔ تکمیل، معاملے کا دوسرا پہلو ہے۔ مکمل انسان پر نظر ڈالنا، مکمل نظر سے جداگانہ بات ہے، پہلی کے معنی یہ ہیں کہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں باقی رہتا جس پر نظیر کی نظر نہ پڑی ہو، اس سے مشاہدے کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسری کا مطلب یہ ہے کہ جس جزو کو دیکھا، اُس کی مصوری کا حق ادا کیا۔ اس سے تحلیل اور تجزیے کی قوت ثابت ہوتی ہے۔ نظیر کے باب میں یہ دونوں پہلو مخلوط نہ کرنے چاہئیں۔ زندگی کے بیشتر پہلو ایسے ہیں، جن کا مکمل تجزیہ کرکے نظیر نے مصوری کا حق ادا کیا۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو تشنہ رہ گئے۔ نظیر کا اصل آلۂ کار مشاہدہ ہے اور اس باب میں آپ اُنھیں کہیں قاصر نہ پائیں گے۔

میاں نظیر ایک مجدد تھے جو اپنے عہد سے ایک صدی پیشتر پیدا ہوئے یا یوں کہئے کہ جس درخت کو اس عہد میں بارور ہونا تھا اس کا بیج فطرت کی دُوربین فراست نے اتنی مدت پہلے بو دیا تھا۔ نظیر کی اصل عظمت یہ ہے کہ انھوں نے مکمل انسان سے بحث کی اور اس طرح فطرت شناسی، فطرت نگاری اور فطرت سے مطابقت کا ثبوت دیا۔ فطرت نے انسان کو مکمل پیدا کیا ہے۔ تکمیل سے صرف ہر حالت یا ہر قسم مقصود نہیں، بلکہ ہر عہد، ہر ملک ہر مذہب اور ہر نوع کا انسان مراد ہے، میاں نظیر کی تصویریں ان کے عہد کی تصویریں بھی ہیں اور اس معیار پر بھی پوری اترتی ہیں۔ غالباً یہی وہ خصوصیت ہے جس نے شکسپیر کو شہرت عام اور بقائے دوام کی عزت بخشی۔

عام شاعرانہ حیثیت۔ غزل گوئی۔ نظم گوئی۔ آرٹ، مصوری، ادبیت فنِ شعر کی واقفیت، ایسے پہلو ہیں جو میاں نظیر میں دوسرے شاعروں کے ساتھ مشترک ہیں، ان حیثیتوں سے نظیر اور دوسرے شعراء پر یکساں نقد کیا جاسکتا ہے، لیکن نظیر کے خصوصیات یہ ہیں کہ انھیں پہلا ہندی شاعر، خاص ماحول کا مالک اور موضوع کا خلاق کہا جاتا ہے۔ لوکل کلر کی آمیزش مستزاد ہے۔ کچھ خصوصیتیں ان سے بھی بالاتر ہیں۔ وہ اخلاق اور خودداری کا درس، بے تعصبی اور رواداری، قومی نظریہ، رسم و رواج سے واقفیت، عادات و خصائل کا درک، تاریخی ماحول اور لسانی نکتہ دانی ہیں، ان موضوعات میں ہر ایک فی نفسہٖ ایک مقالے کا محتاج ہے اور ان سب سے مل کر نظیر کے انسانی شغف کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس شغف کی یہ اہمیت ہے کہ اس کو نظیر کی شاعری کی اساس یا روح و رواں کہنا بے جا نہ ہوگا۔ اب تاریخی ماحول اور لسانی نکتہ دانی پر نظر ڈالئے تاکہ اس شغف کی وضاحت ہوجائے۔

نظیر کی بصیرت افروز ہمہ گیری جس طرح وسعتِ نظر، فطرت کے غائر مطالعے اور کائنات کی نبض شناسی پر مبنی ہے۔ اسی طرح بنی آدم سے ان کی انتہائی دلچسپی غالباً ان کے تاریخی ماحول کا نتیجہ ہے۔ میرے اعتقاد کے مطابق تو یہ جذبہ بھی اُنھیں فطرت نے ودیعت کیا تھا لیکن حقائق کو اسباب و علل کی روشنی میں دیکھنے والوں کے لئے خارجی سبب کا وجود لازمی ہے اور وہ صرف تاریخی ماحول ہوسکتا ہے۔

مارٹن لیوتھر نے ۔۔۔ء میں یورپ کی روایت پرستی کے خلاف حریتِ خیال کا آوازہ بلند کیا۔ یورپ کا نشاۃ الثانیہ جس نے آخر کار انسان کی عظمت کا جھنڈا گاڑا، اسی تحریک کا نتیجہ تھا، جس طرح اس تحریک کی

سرکاری کام (ہ) اسم مذکر۔ دفتر کا کام۔ سلطنت کے متعلق کار۔ شاہی کام۔ وُہ کام جو سلطنت سے متعلق ہو۔

سرکاری مال (ہ) اسم مذکر۔ سلطنت کے متعلق مال۔ شاہی مال۔

سرکاری وظیفہ (ف۔ ع) اسم مذکر۔ پنشن۔ وُہ وظیفہ جو سلطنت کی طرف سے دیا جائے۔

سرکانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ہٹانا۔ ایک طرف کرنا۔ الگ کرنا۔ جُدا کرنا۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ رکھنا۔ ایک طرف سے دوسری طرف گھسیٹ کر رکھنا۔ کھسکانا (۲) کسی کام کی تاریخ بدلنا۔ ملتوی کرنا۔ اور دن پر موقوف رکھنا جیسے مقدمہ بڑھا دینا (۳) غائب کر دینا۔ چھپا دینا جیسے ترقی کی نیت نے مال سرکا دیا (۴) چپکے سے دُوسرے کا مال کیکر دے دینا (۵) رشوت میں دینا۔ کھسکانا جیسے دو روپے سرکا دیئے اور کام بن گیا۔

سر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) فتح کرنا۔ جیتنا۔ لڑائی لڑنا۔ شکست دینا۔ تسخیر کرنا ؎

ہوسکے کیا کسی اور سے کارِ فرہاد ۔۔۔ سر کیا ہے وہ مہم عشق کی کہسار میں سر (غافل)

جو نعریف زلف اس کی کیسر کرونگا ۔۔۔ تو بے نور کے ظلمات کو سر کر دکھاؤں گا (سحر)

(۲) شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ نکالنا ؎

آزردہ خاطروں سے کیا فائدہ سخن کا ۔۔۔ تم حرف سر کرو گے ہم گریہ سر کرینگے (میر)

ہم نے کس رات نالہ سر نہ کیا ۔۔۔ پر اُسے آہ کچھ اثر نہ کیا (درد)

عبث کیوں تم نے آہ تیر سر کی ۔۔۔ شب فرقت نے کوسوں صبح سر کی (مشتاق)

(۳) کھولنا۔ وا کرنا (جیسے قلعہ سر کرنا مرزا غالب نے بھی سر ہونے میں یہ معنی لئے ہیں)

(۴) چھوڑنا۔ چلانا۔ فیر کرنا جیسے بندوق یا توپ سر کرنا (۵) زبردست یا زیردست کو گنجفہ کا ورق پہنچانا کہ بازی شروع رہے کیونکہ جب تک ایک دُوسرے کو سر نہیں کرتا گنجفہ نہیں کھیلا جاتا تینوں کھلاڑیوں میں سے ایک کا پہلے پتا ڈالنا جس پر دوسرا پھر تیسرا کھلاڑی پتا ڈالتا ہے ؎

پاگیا میں قتل کا ایما بسبب بے پیر کا ۔۔۔ سر کیا جو گنجفہ میں بازی شمشیر کا (نکہت)

(۶) اُٹھا ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ زبردستی چپکنا۔

سُرک سُرک (ہ) تابع فعل۔ جھپاک جھپاک۔ جلدی جلدی۔ سانپ کی سی چال۔ پھرتی سے جیسے ابھی سُرک سُرک انگنائی میں نکل گئی کبھی پھُدک پھُدک کوٹھے پر چڑھ گئی۔

سر ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) فتح ہونا۔ مسخر ہونا۔ قبضے میں آنا جیسے قلعہ سر ہونا۔ ملک سر ہونا (۲) حکم بننا۔ میسر بننا جیسے اب ان کے سب پتے سر ہیں کیونکہ کسی کے پاس میسر نہیں رہا۔

سرکش (ف) صفت:۔ باغی۔ نافرمان۔ متمرد۔

سرکشی (ف) اسم مؤنث:۔ بغاوت۔ تمرّد۔ نافرمانی۔ حکم عدولی۔

سرکلر (انگلش) Circular اسم مذکر۔ گشتی حکم۔ وُہ کاغذ جس میں کسی امر کی بابت کچھ ہدایتیں لکھ کر جابجا بھیجی جائیں۔

سرکل (انگلش) Circle اسم مذکر۔ حلقہ۔ احاطہ۔ صوبہ۔ دورہ۔ تحصیل۔

سرکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ہٹنا۔ الگ ہونا۔ ایک طرف ہونا۔ کھسکنا۔ چل دینا۔ ٹل جانا۔ ہٹنا جلنا۔ رستہ سے الگ ہونا۔ رستہ چھوڑنا (۲) غائب ہونا۔ اٹھ جانا۔ چلا جانا جیسے بہت سا مال سرک گیا (۳) تاریخ کا ملتوی ہونا۔ دن یا وقت ٹلنا (۴) جانا۔ رخصت ہونا۔ چلتا بننا ؎

حیات تک کے سرے تو ہم نا رہے کسا ۔۔۔ خطر کی جانے چلو ان سے لگے سرکو خط (ظفر)

سرکنڈا (ہ) اسم مذکر۔ رسل۔ نرسل۔ کانا۔ سے۔ سرکنڈا۔ چھپرا۔ پھنڈا ؎

واسطانی جو تمہیں تھے یا کہ سرکنڈا ۔۔۔ ہے ست ہی صاحب اشکر بنا کے اک جھنڈا (جرأت)

سرکنگبین (ف) اسم مؤنث:۔ اصل میں (سرکہ۔ انگبین تھا) سکنجبین۔ سرکہ کا بنایا ہوا شربت (چونکہ اسکا ایجاد سرکہ اور شہد میں بنانے سے ہوا تھا اس سبب بنا نام پڑا ہے ؎

پیری میں الو شربت دیدار یار ہے ۔۔۔ نسخے میں کیوں طبیب نے سرکنگبین لکھی (ظفر)

سرکہ (ف) اسم مذکر۔ گُڑ کے شربت خواہ گنے خواہ انگور کے رس کو جوش دیکر خار اٹھا لیتے ہیں وہ سرکہ کہلاتا ہے جسکا ذائقہ نہایت ترش ہو جاتا ہے۔

سرکھینچنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سرکشی کرنا۔ تمرد کرنا (۲) طول پکڑنا۔ طوالت کھینچنا ؎

بخت نے تمہارے دل ہی بھی اتنا تو سر کھینچا
قسم کھانے لگے تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے (؟)

سرکی (ہ) اسم مؤنث:۔ سرپتیلیوں کی چک خواہ پوشش جو اکثر گاڑیوں پر بارش کے بچاؤ کے واسطے ڈالتے ہیں لوگ اسکا چھپر بنا کر رہتے ہیں۔

سرکی والا (ہ) اسم مذکر۔ وُہ شخص جو سرکیاں بنائے یا بیچے۔

سُرگ (ہ) اسم مذکر۔ (سنسکرت میں سُورگ स्वर्ग تھا) جنت۔ فردوس۔ بیکنٹھ۔ اندرلوک بہشت۔ دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ (۲) آسمان۔ گگن۔ اکاس۔ اَنبر۔ گردُون گرداں۔ چرخ۔ فلک۔

سُرگباشی (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) بیکنٹھ باشی۔ جنت میں رہنے والا۔ اسفل مکانی۔ مغفور۔ مرحوم۔ بہشت آشیانی۔

سُرگباشی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) بیکنٹھ کو سدھانا۔ جنت کو جانا۔ انتقال

اہمیت سمجھنے کے لئے یورپ کے اخلاقی، مذہبی اور سیاسی انحطاط کا مطالعہ ضروری ہے۔ اسی طرح میاں نظیر کے پیغام کی اصل و غائت سمجھنے کے لئے ان کے عصر کے ہندوستان کو واقعات و حوادث کی روشنی میں دیکھنا لازمی ہے۔

نظیر محمد شاہ کے عہد میں پیدا اور ۱۸۳۰ء میں فوت ہوئے۔ ان کا زمانہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے دوسرے نصف اور انیسویں کے اول ربع کو محیط ہے۔ یہ عہد اخلاقی، تمدنی، مذہبی، سیاسی غرض ہر اعتبار سے ہندوستان کے تنزل کا زمانہ تھا۔ امن و سکون کی حکومت، بدامنی اور طوائف الملوکی نے غصب کر لی تھی، اورنگ زیب کی وفات (۱۷۰۷) کے بعد سے برطانوی حکومت کے قیام تک (۱۸۵۸) جو مدت گزری اس میں زندگی کا معیار نہایت پست اور شرمناک رہا۔ اس دوران کے تاجدار اور شاہزادے، امرار اور اراکین عام طور پر سیرت کے بدترین نمونے پیش کرتے ہیں۔ مشاہیر کی زندگی، شرارت، غداری، فتنہ انگیزی، قتل و غارت مکروہ شہوت پرستی۔ شدید ظلم۔ بے نہایت ہوسناکی اور حرص و آز کا ایک طویل افسانہ نظر آتی ہے۔

مغل فرمانرواؤں کی کم ہمتی، غفلت اور عیش پرستی کے باعث سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا۔ صوبوں نے خودسری پر کمر باندھ لی تھی۔ اکبر اور اورنگ زیب کی میراث اغیار کے ہاتھوں حصے بخرے ہو رہی تھی۔ مرہٹوں روہیلوں اور پنڈاریوں نے رات کی نیند اور دن کی بھوک حرام کر دی تھی سکھوں کی شورش روزافزوں ترقی پر تھی۔ دلی کا نادرشاہی قتل۔ احمد شاہ ابدالی کا حملہ اور پانی پت کی تیسری لڑائی، غلام قادر کے مظالم، سب بلائیں اسی عہد میں نازل ہوئیں۔ اندرون ملک کا تو یہ عالم تھا اور ساحلوں پر بدیشی سوداگر فاتحانہ طرزِ عمل اختیار کرتے چلے جاتے تھے۔ امن و سکون، راحت و آسائش نے زندگی کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ انسان کی جان مال، آبرو ہر وقت سخت خطرے میں تھی۔ آزادی کا کوئی وقار اور زندگی کی کوئی عظمت باقی نہ رہی تھی،

یورپ اس وقت کم و بیش بیدار ہو چکا تھا، روسو اور والٹیر کی عظمت سوز تلقینوں نے مذہب اور استبداد کے عظیم الشان ایوان کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ آخرکار فرانس کے انقلاب نے یگانگی ، مساوات اور حریت کا اعلان کیا۔ دنیا میں آزادی کی لہر دوڑ گئی۔ فرانس کا انقلاب جس اصول کو لیکر اٹھا تھا وہ معاشرتی مساوات اور انسان کی عظمت کا اصول تھا۔

ہندوستان اور یورپ کے حوادث اور انقلابات ایسے نہ تھے کہ کوئی اہل دل یا صاحب بصیرت ان سے متاثر نہ ہو۔ نظیر ایک گوشہ نشین بزرگ تھے۔ ان کے زمانے میں مراسلت کے ذرائع نہایت محدود تھے، انھیں یورپ کی آزادی کی جنگ کا پورا علم ہونا محال نہیں تو دشوار ضرور تھا، مگر وہ یورپ کی نوا سے براہِ الہام اور ہند کے حوادث سے براہ راست سخت متاثر ہوئے۔ وطن کے ابتلا نے جو درد ان کے دل میں پیدا کر دیا تھا اس کی جھلک کلام میں صاف نظر آتی ہے۔ ملک کی غفلت اور پستی کے حوالے جابجا موجود ہیں۔ دنیا اور عیشِ دنیا کی ناپائداری اور بے ثباتی دکھا کر جگہ جگہ عبرت آموزی کی ہے۔ آلام و مصائب دور کرنے کے لئے غالباً پہلا سبق یہ ہے کہ معاشرتی فرق اور عمرانی عدم مساوات کو ذہنی پستی کا مترادف بتا کر یگانگی، اور مساوات کا احساس کرایا جائے اور اس طرح انسانی حیات کی صحیح عظمت اور وجود کی منزلت پر زور دیا جائے، نظیر نے یہ فرض بدرجۂ اولیٰ انجام دیا ہے۔

الہٰی نامہ۔ آدمی نامہ۔ بنجارہ نامہ۔ ہنس نامہ۔ فنا نامہ۔ عاشق نامہ اسی قسم کی نظمیں ہیں۔

دوسرا نکتہ جس سے نظیر کا انسانی شغف نمایاں ہے، اس کی لسانی مہارت ہے۔ اردو کے کسی شاعر کے یہاں لغات کا ایسا وسیع استعمال نہیں ملتا۔ اردو میں کثرت سے ایسے الفاظ ہیں جو نظیر نے ہندی سے چن چن کر اردو میں کھپائے، لسانیات کا ماہر غالباً اس حقیقت سے انکار نہ کر سکے گا کہ بازاری دیہاتی زنانی زبانیں کسی مفہوم کے ادا کرنے میں قاصر نہیں ہوتیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض مفاہیم کے لئے ان کے الفاظ اتنے موزوں، حسین اور جامع ہوتے ہیں کہ اُن کے مترادف ثقات کو میسر نہیں آتے۔ نظیر نے اس راز کو سمجھکر ان تینوں ذرائع سے الفاظ حاصل کئے اور اس خوبی سے اردو میں سموئے کہ نہ صرف ان کی اجنبیت زائل ہوئی بلکہ ان میں خود بخود سنجیدگی، ثقاہت اور ادبیت بھی پیدا ہو گئی۔ عوام اور خواص کی زبان کا اختلاف دور کرنے کی کوشش اصل میں ادنیٰ اور اعلیٰ کا بنیادی فرق مٹانے کی سعی ہے جو انسانی عظمت کے احساس اور تبلیغ کی کھلی دلیل ہے۔

توسیع کے احسان سے بڑا احسان یہ ہے کہ نظیر نے زبان کو سلیس اور عام فہم بنایا۔ زبان کی سلاست اور بیان کی سادگی اُن کی دلیش بھگتی کا تقاضا

فرماتا ہے مرنا۔ گزرنا ۔

سرگذشت (ف) اسم مؤنث :۔ دیکھو (مشتقات سر) ۔

سرگرداں (ف) صفت :۔ (۱) حیران و پریشان۔ آوارہ و سرگشتہ (۲) قربان۔ صدقے ۔

سرگرداں ہونا (۲) فعل لازم :۔ (۱) حیران و پریشان ہونا۔ آوارہ و سرگشتہ ہونا ۔

حسینوں کے ستم سے چرخ ظالم تک ہے سرگرداں
جگر مریخ کا بھی خون ہے جلاد کرتے ہیں

(۲) سر کے گرد گھومنا۔ سر پہ صدقے ہونا۔ واری جانا۔ بل جانا ۔

سرگشتگی (ف) اسم مؤنث :۔ حیرانی۔ پریشانی ۔

سرگشتہ (ف) صفت :۔ حیران و پریشان۔ آوارہ و سرگرداں ۔ خراب خستہ ۔

سرگم (ہ) اسم مؤنث :۔ (سنسکرت سری گم [illegible]) اگ کا سُر۔ راگ کے ساتوں سُروں کا نام (۲) خطوط یا حرف میں سُروں کی علامتیں ۔

سرگن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) نرگن کا نقیض۔ ذات باری کی صفات۔ ربانی خاصیت۔ اوصاف الٰہی۔ حمد (۲) نعت۔ منقبت ۔ دیوتاؤں کی تعریفوں کے بھجن ۔

سرگوشی (ف) اسم مؤنث :۔ دیکھو (مشتقات سر) کھسر پھسر۔ کانا پھوسی۔ کانا باتی ۔

سرگوشی کرنا (ر) فعل متعدی :۔ کھسر پھسر کرنا۔ کانا پھوسی کرنا۔ کانا باتی کرنا۔ چپکے چپکے کان میں بات کہنا ۔ راز کی باتیں کہنا ۔

سرگوشیاں چمن میں کرے خاک عندلیب پھرتی ہے ساتھ ساتھ گُلوں کے صبا لگی (رند)

سرگین (ف) اسم مذکر :۔ گائے کا گوبر ۔

سرل (ہ) صفت :۔ (ہندی) (۱) سیدھا۔ سچا۔ ایماندار۔ دھرماتما۔ دیندار (۲) بھولا۔ سیدھا سادا۔ بے کپٹ وہ شخص جسے چھل بٹے نہ آتے ہوں (۳) سہل۔ آسان (۴) اسم مذکر۔ ایک درخت کا نام ۔ ایک خوشبودار لکڑی کا نام ۔

سرلا (ہ) صفت :۔ (ہندی) سیدھا۔ لمبا۔ سہی۔ مثل سرو ۔

سرما (ف) اسم مذکر۔ جاڑا۔ سردی کا موسم۔ زمستان ۔

سرمائی (ف) اسم مؤنث (۱) جڑاول (۲) صفت۔ جاڑے کا۔ زمستانی ۔

سرمایہ (ف) اسم مذکر :۔ مُدّ اصل۔ پونجی۔ مایہ۔ راس المال۔ جمع۔ دھن۔ مُول ۔ (۲۔ ف) باعث۔ سبب (۳) دھن۔ دولت۔ لچھمی ۔

سرمد (ع) صفت :۔ (۱) پیوستہ۔ ہمیشہ (۲) قادر لایزال۔ جسکی ابتدا انتہا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ جسکی ذات کو بقا ہو (۳۔ ر) مست ازل۔ مجذوب۔ مست (صحیح سرمست) عالمگیر کے ایک مشہور مجذوب کا تخلص جن کو اورنگ زیب نے مروا ڈالا تھا ۔

سرمست (ف) صفت :۔ بدمست۔ متوالا ۔ مدہوش۔ مخمور۔ نشہ میں چُور ۔

سرمغزن (ر) اسم مذکر :۔ (۱) تھکان۔ محنت مشقت۔ دردِ سر۔ تکلیف (۲) فکر۔ تردد (۳) ملال۔ آزردگی۔ خفگی (۴) دیکھو (مشتقات سر)

سرمکھ (ہ) تابع فعل :۔ دیکھو (مشتقات سر) سنکھ ۔

سُرمہ (ف) اسم مذکر :۔ انجن۔ کُحل۔ توتیا (ایک قسم کا سیاہ چمکتا ہوا پتھر جس میں سیسہ آمیز ہوتا ہے ایشیائی لوگ اسکو تقویت بصر کے واسطے نہایت باریک پیسکر آنکھوں میں لگاتے ہیں) (۲) صفت۔ نہایت باریک۔ میدا سا۔ آٹا سا ۔

سُرمہ دان (ف) اسم مذکر :۔ سُرمہ دانی۔ سُرمہ رکھنے کا چھوٹا سا ظرف۔ کُحل دان ۔

بھری ہی ہے تیری خاک راہ سے ہماری چشم گویا سُرمہ داں ہے (عارف)

سُرمہ دانی (ر) اسم مؤنث :۔ دیکھو (سرمہ دان) ۔

سُرمہ در گلو (ف) صفت :۔ خاموش۔ چُپ (کہتے ہیں سُرمہ کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے) ۔

سُرمہ در گلو ہونا (ر) فعل لازم :۔ خاموش ہونا۔ گنگ و لال ہونا۔ بول نہ سکنا ۔ سکتہ کی حالت میں ہونا ۔

ہوں بُرے چشم تو میں سُرمہ در گلو پھر کہیو زلف سے نہ پریشاں کر مجھے (درد)

سُرمہ دینا (ر) فعل متعدی :۔ (۱) آنکھوں میں سُرمہ ڈالنا۔ انجن مارنا۔ سُرمہ لگانا ۔

سُرمہ وہ دیں مری آنکھوں میں تو کیوں روئیں نہ غیر
اس میں انداز ہے اک چشم عنایت کا سا (یاس)

سُرمہ آنکھوں میں جو ہر وقت دیا جاتا ہے
چشم بد دور مرے قتل کا یہ ساماں ہے (مصحفی)

(۲) سُرمہ کھلانا تاکہ آواز بیٹھ جائے۔ گنگ و لال کرنا ۔

کیا کہوں خرج نی خط دیکھ ہوئی بند آواز سُرمہ گویا کر دیا اُن نے مجھے پان کے بیچ (میر)

سُرمہ ڈالنا یا گھالنا (ر) فعل متعدی :۔ (ہندی) دیکھو (سُرمہ دینا نمبر اوّل)

سُرمہ ڈھلکنا (ہ) فعل لازم :۔ سُرمہ بہنا یا پھیلنا۔ سُرمہ بہکر پھیل جانا ۔

سُرمہ کرنا (ر) فعل متعدی :۔ نہایت باریک کرنا۔ میدہ سا کر دینا۔ پیس کر آٹا کر دینا ۔

ہر ایک اپنی آنکھوں میں دے مجھ کو کیا جگہ
سُرمہ کیا ہے یار نے برق نگاہ سے (ناسخ)

سُرمہ کھا بیٹھنا (ر) فعل لازم :۔ خاموشی اختیار کر لینا۔ چُپ سادھنا۔ چُپ

تھی۔ اپنا اصلاحی پیغام عوام تک پہونچانے کے لیے عوام کی زبان کا استعمال از بس ضروری تھا۔ نظیر کے اس طرزِ عمل سے شاعری کو پیغمبری کا جزو تسلیم کرنا پڑتا ہے، اصلاح اور تبلیغ کے علاوہ شعر کا اثر مسرت، روشن خیالی اور بلند حوصلگی بھی پیدا کرتا ہے۔ نظیر کی کوشش تھی کہ شعر وسخن کی دولت میں جو خود انسان کی ذہنی کاوش کا ثمرہ اور اس کی غیر فانی میراث ہے۔ ہر فرد بشر برابر کا حصہ دار نظر آئے۔ علم کی دولت زر وجواہر کے انبار کی طرح صرف خواص کا اجارہ نہ بن جائے۔

نظیر کے مخالف اُن کی سادگی اور عام فہمی کو علم کی کمی کا سبب قرار دیتے ہیں۔ یہ خیال غلط ہے۔ اُن کا تبحر فارسی اور بعض مقامات پر اردو کلام سے ثابت ہے۔ مگر وہ نمائش کے مخالف تھے، اغلاق اور نمائش سادگی اور فروتنی کے مقابلے میں نہ صرف بہت آسان ہیں بلکہ ان کو علم وفضل کی نمائش کا ذریعہ یا عمقِ فکر اور دقتِ خیال اور تفکر کی دلیل سمجھتا ہے۔ نظیر نے اپنا اُسلوب دانستہ اختیار کیا تھا جو اُن کے مشن کا ایک پُر اثر طریقۂ کار تھا۔ نظیر کی زبان ہندوستانی ہے اور وہ ہندوستانی جسے عہدِ حاضر میں مہاتما گاندھی نے زبان کا آئڈیل سمجھا ہے۔ یہ شعر کا معجزہ ہے کہ جس زبان کی ضرورت ملک کو آج محسوس ہوئی، اس کی بنیاد نظیر نے ڈیڑھ سو برس پہلے رکھ دی تھی، ان کا طرزِ عمل سیاسی بصیرت کی بڑی دلیل ہے، اور سیاسی بصیرت کا یہ مفاد ہے کہ وہ انسان کے لئے کسبِ منفعت کا ایک معقول ذریعہ ہے۔

ملک اور قوم کی محبت نفس کی شرافت کا لازمہ ہے، اس نوع کی محبت ہندوستانی کے دل میں، یہاں کی مختلف قوموں کو ایک ہندوستانی قوم بنانے کی آرزو پیدا کرے گی۔ نظیر کا قلب اس آرزو سے لبریز تھا۔ ایک قوم کے لئے واحد زبان ضروری ہے، اس احساس نے نظیر سے مشترک زبان کی بنیاد ڈلوائی۔ غیر مانوس فارسی محاورے۔ ترکیبوں اور لفظوں کو نکال کر ہندی محاوروں۔ ترکیبوں اور لفظوں کو رائج کرنا نظیر کے محبِ وطن ہونے کی بڑی دلیل ہے، افسوس ہے کہ یہ اہم خدمت ایک زمانے میں عیب خیال کی گئی۔ مگر آج کارنامہ سمجھی جاتی ہے، نفسیات کا مطالعہ کرنے والے اس پر تعجب نہیں کرتے، مرض کی شدت میں دوا کی تلخی طبیب کا ظلمِ عظیم محسوس ہوتی ہے، مگر پھر وہی تلخی تریاق بن جاتی ہے۔

محبِ وطن کی کوشش مشترک زبان تک محدود نہیں رہتی۔ وہ اپنے ملک میں تہوار۔ رسم ورواج، میلے، ہیرو اور دیوتا بھی مشترک دیکھنا چاہتا ہے، ہولی۔ دوالی۔ راکھی۔ داؤجی کا میلہ۔ کرشن جنم۔ بانسری، بسنت، تیراکی، کا میلہ نام کی نظمیں اسی جذبے کے تحت میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں ہر نظم ایک مفصل تبصرہ کی محتاج ہے۔ جس ملک میں مختلف مذہب رائج ہوں اور پھر اس کی قوموں کو ایک قوم بنانے کی کوشش کی جائے تو ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ قومیں ایک دوسرے کی مذہبی روایات اور اعتقادات کو سمجھیں اور ان کی عزت کرنا سیکھیں۔ معجزہ حضرت علیؓ اور حضرت سلیم چشتی نام کی نظمیں جس خلوص اور عقیدت سے لکھی گئی ہیں اتنی ہی محبت اور ارادت کرشن جی کے جنم اور بابا نانک شاہ گرو، نام کی نظموں میں نظر آتی ہے۔

اشرف المخلوق ہونے کی حیثیت سے جہاں دنیا کی ساری نعمتیں انسان کا حق سمجھی جاتی ہیں، وہاں مصائب اور غم والم کا سارا بار بھی انسان ہی کی گردن کے لئے مخصوص ہے۔ یہی نہیں بلکہ انسان خود بھی اپنا دشمن ہے، وہ اپنے کو خود ساختہ قید وبند میں گرفتار کرکے اپنی زندگی کو آرام وسہولت سے معرا کرتا رہتا ہے، نظیر کو یہ راز معلوم تھا۔ ان کی محبت کا تقاضا تھا کہ اس بار کو ہلکا اور ان بیڑیوں کو کاٹنے کی تدبیریں بتائیں۔ تعصب، خود غرضی۔ غلامی۔ لامذہبی، بے دینی۔ جاہ پرستی۔ حبِ دنیا۔ ظلم وتعدی، کبر ونخوت کے ذریعے نازل ہونے والی بلائیں، آپ اپنی لائی ہوئی مصیبتیں ہیں۔ نظیر نے انسان کو ان آفات سے محفوظ رہنے کی بار بار تدبیریں بتائی ہیں۔ دنیا کے علائق بُھلانے کے لئے کہیں خوش باشی اور آزادانہ طرزِ زندگی سکھایا ہے، سخاوت وعشرت اسی قسم کی ایک نہایت دلچسپ نظم ہے۔

نظیر کے انسانی شغف کا مزید تجزیہ کرنے سے انسان کی محبت کی ایسی پُر خلوص مثالیں سامنے آتی ہیں، جن کی بنا پر اس محبِ اعظم کو مجدد تسلیم کرلینا پڑتا ہے۔ وہ اتنے کثیر الاحباب تھے کہ شہر میں عام طور پر لوگوں سے اُن کے تعلقات تھے، ان کی دوستی کے لئے حیثیت کی کوئی قید نہ تھی۔ ہر درجے اور معاشرت کا انسان ان کی صحبت میں بار پاسکتا تھا۔

پیشہ وروں اور اہلِ حرفت سے اُنھیں خصوصیت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی معاشرت اور ان کے فنون کی اصطلاحوں پر نظیر کو اس قدر عبور تھا، سعدی کی طرح نظیر کا وسیع تجربہ ان کے اخلاق کی وسعت کا رہینِ منت ہے۔

باندھنا۔ گُنگ صُم ہوجانا ؎

دیکھ کر آنکھوں کو اُس کی مُصحفی ۔۔۔ ان دنوں سُرمہ سا کھا بیٹھے ہیں ہم (مُصحفی)

(چونکہ سُرمہ یا سیندور کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اِسلئے یہ معنی ہوگئے)

سُرمہ کھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (بیگمات) دیکھو (سُرمہ دینا نمبر اول)

سُرمہ گیں۔ سُرمہ آلود (ف) صفت:۔ سُرمہ لگی ہوئی۔ وُہ آنکھیں جن میں سُرمہ دیا ہوا ہو ٭

سُرمہ لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ آنکھوں میں انجن سارنا ٭

سُرمہ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت باریک اور پسیدہ ہوجانا ٭

سُرمئی (ف) صفت:۔ سُرمہ کے رنگ کا۔ سُرخی لئے ہوئے نیلا ٭ وُہ کپڑا جو نیل شہاب اور کتھائی سے رنگا جائے ٭

سُرمے کی تحریر (ہ) اسم مؤنث:۔ سُرمہ لکیر جو آنکھ کے اندر کھینچتے ہیں۔ نظامیرسٹ

تیرہ بختوں کا خطِ تقدیر دیکھ ۔۔۔ آنکھ میں اُس سُرمہ کی تحریر کھینچ (داغ)

سُرمے کی قلم (ہ) اسم مؤنث:۔ پنسل۔ وہ قلم جسکے اندر سُرمہ کی سلاخ رکھی ہوئی ہوتی ہے ٭

سرن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) آسرے کی جگہ۔ بچاؤ کی جگہ۔ ملجا ماوا۔ امن۔ دارالامان (۲) پناہ۔ آسرا۔ بھروسا۔ تکیہ۔ ٹھکانا ٭

سرن میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) پناہ میں آنا۔ آسرا لینا جیسے "سرن آئے کی لاج رکھنا مہاراج" ٭

سرن لینا (ہ) فعل متعدی:۔ پناہ لینا۔ آسرے میں آنا ٭

سرن میں (ہ) تابع فعل:۔ حفاظت میں۔ امن میں۔ آسرے میں پناہ میں ٭

سرنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) کافی ہونا۔ ٹکتا ہونا۔ بس ہونا۔ وافر ہونا (۲) بِتنا ٭ گُزرنا۔ بسر ہونا۔ عمر کٹنا جیسے "اُس بن نہیں سرتی بیٹھے بیٹھے کیونکر سریگا" (۳) نکلنا۔ خارج ہونا جیسے باؤ سرنا ٭

سُرنا (ف) اسم مذکر:۔ (اصل میں سُورنا تھا یعنے خوشی کی نفیری) وُہ نفیری جو روشن چوکی کے ساتھ بیاہ شادی جشن اور خوشی کے موقعوں پر بجائی جاتی ہے ٭

سَرنا (ہ) اسم مذکر:۔ ہوا سے پھلائی ہوئی مشک جسپر چڑھ کر دریا سے پار اُتر جاتے ہیں ٭ سُراہی (پنجابی)

سُرنائی (ف) اسم مذکر:۔ نفیری بجانے والا۔ نفیری والا۔ نفیریا ٭

سرنام (ہ) صفت:۔ مشہور۔ نامی۔ نامزد۔ نامور۔ مُمتاز ٭

سرنام کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مشہور کرنا۔ مُشتہر کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا منادی کرنا ٭

سرنام ہونا (ہ) فعل لازم:۔ مشہور ہونا۔ معروف ہونا ٭

سَرنامہ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (مشتقات سر) لفافہ کی عبارت۔ لفافہ۔ مکتوب الیہ کا نام و نشان اور القاب و آداب وغیرہ (۲) کاغذ کی پیشانی۔ ہیڈنگ۔ سامنے کا۔ پیشانی۔ سُرخی۔ عُنوان ٭

سُرنگ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) زمین کے نیچے کا بنایا ہوا راستہ۔ نقب۔ سوراخ زمین۔ ٹنل۔ زمین دوز راستہ۔ چھپ جانے کا راستہ ؎

نہیں ہے غم جو مرے ہاتھ تو نقب لگی ۔۔۔ کہ باغ خُلد میں اِس جا سے ہے سُرنگ لگی (اسیر)

میری جگہ ہو ملیں تو پہنچوں میں اِس طرح ۔۔۔ جیسے کہ شور وہاں ہو کہ لگی سُرنگ ہے (بحر)

(۲) وُہ زمین دوز نالی جس میں بارود بھر کر دشمنوں کے پہاڑ کو اُڑاتے ہیں (۳) صفت:۔ لال۔ احمر۔ سُرخ (۴) اسم مذکر:۔ لال خواہ تیلیا خواہ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ اکثر کتابوں میں وُہ گھوڑا جسکی ایال اور دُم کے بال سُرخ ہوں ؎

آتی ہے نشے کے گلگوں میں جھکو نیند ۔۔۔ مُشکل ہے یہ سواری پ سُرنگ خواب (نصیر)

(اِس معنی میں فارسی میں گُرنگ تھا چونکہ ہندی میں ک بدی کی علامت ہے اور س علامتِ خوبی پس جلال الدین اکبر بادشاہ نے جسے سنسکرت میں مہارت تھی سُرنگ نام رکھدیا کیونکہ کُرنگ کے معنی بدرنگ کے ہوتے ہیں اور اِس کے خوشرنگ ہیں) ٭

(۵) صفت:۔ اچھے رنگ کا۔ خوش رنگ (۶۔ ۷) اسم مذکر:۔ سُراغ۔ پتا۔ کھوج۔ تھاہ جیسے تم کیونکر سُرنگ لگاتے ہوئے یہاں تک پہنچے ٭

سُرنگ اُڑانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کسی سوراخ یا کسی زمین دوز نالی میں بارود بھر کر اُڑانا۔ (۲۔ بازاری) گوز مارنا۔ پاد مارنا ٭

سُرنگ لال گھوڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں حلقہ باندھ کر چڈھیوں پر سوار ہوکر کھڑے ہوجاتے ہیں اور باری باری سے ایک ایک لڑکا ایک سانس میں یہ فقرہ کہتا ہوا اپنی اپنی گھوڑی کے پاس آجاتا ہے کہ "سُرنگ لال گھوڑی تو ہم سے کیوں بولی سُرنگ لال پیکے تم ہم سے کیوں نہ چھکے" اگر اثنائے راہ میں دم ٹوٹ گیا تو جسقدر لڑکے چڈھی پر سوار ہوتے ہیں وُہ سب اُتر کر گھوڑیاں بن جاتے اور جو لڑکے نیچے تھے وُہ اپنے اپنے سوار کی چڈھی پر چڑھکر پھر اِسی طرح کہتے ہوئے گردش کرتے پھرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس یہ تار جب تک چاہیں باندھے رہتے ہیں) ٭

سُرنگ لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کان کھودنا۔ کھائی کھودنا۔ سوراخ کرنا (۲) نقب لگانا۔ سیندھ لگانا۔ کونجل لگانا (۳) خبر لگانا۔ پتہ لگانا۔ تھاہ لگانا۔ اندر ہی اندر کھوج لگانا (۴) جڑ کھودنا۔ بُنیاد کھوکھلی کرنا۔ بیخ کنی کرنا ٭

نظیر کی انسانی محبت کا یہ عالم ہے کہ انھیں انسان کے بُرے سے بُرے فعل سے بھی نفرت نہیں ہے۔ ان کی مخالفت یا اشتعال، رحم کی صورت میں جلوہ نما ہوتا ہے۔ معلمی پیشہ اختیار کرنا ہمدردی کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ پرسانی نے معلم کو ذہن اور اخلاق دونوں کی تربیت کا موقع اور اختیار دیا ہے۔ معلم کا فرض ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کے پست طبقے کی طرف زیادہ توجہ کرے، توجہ جبھی ممکن ہے جب معلم کی فطرت میں انتہا درجے کا تحمل اور رواداری ہو جس کی وجہ سے وہ اپنے شاگردوں کی پستیوں سے بیزار ہو کر اُن سے نفرت نہ کرنے لگے۔ نہ صرف یہ بلکہ نفرت کو اپنے ذاتی ایثار اور نفس کشی کے ذریعے ہمدردی میں بدل دے۔ نظیر کے یہاں انسان کے افعال شنیعہ سے کہیں بیزاری کا اظہار نظر نہیں آتا۔ جا بجا رحم اور ہمدردی کے جذبے پائے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کی فطرت میں ایثار کی کتنی عظیم الشان قوت موجود تھی۔

فواحش کی موجودگی کی بنا پر نظیر کے کلام کو رکیک اور سوقیانہ کہا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ اول تو اس لئے قطعی غلط ہے کہ ایک عیب کی بنا پر ہزاروں بے مثل خوبیاں نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ دوسرے فواحش کے باب میں نیت کا مسئلہ نزاعی ہے۔ دنیا اور لوازم دنیا کو نظیر کی طرح ہیچ اور لایعنی سمجھنے والا نفس، عیش و عشرت کی پست و فانی لذتوں میں مبتلا نظر نہیں آ سکتا۔ نہیں ہرگز ایسا ممکن نہیں۔ اس قسم کا گمان صریحی نفسیاتی غلطی ہے، اس لئے یہ مان لینا پڑے گا کہ فواحش کا واسطہ، بدنیتی کی بنا پر اپنے نفس کی پرورش یا حصول لذت کے لئے نہ تھا، جب یہ وجہ باقی نہیں رہتی تو دوسری وجہ تلاش کرنی پڑے گی، اور وہ نظیر کے عام رویے اور طریقۂ کار کے مطابق ہونی چاہیئے، یہاں پھر نظیر کی عارفانہ بصیرت ہماری جستجو کی مدد کرتی ہے۔ باغ کی سیر کرنے والا کانٹے سے قطع نظر نہیں کر سکتا۔ شہر کے آباد و معمور حصوں، فرحت بخش و دلکشا سڑکوں سے گزرنے والا، گندے نالوں کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اگر کرے تو وہ پھر یہ نہ کہہ سکے گا کہ پورے باغ کی سیر کر لی یا تمام شہر دیکھ لیا، آگرہ میں تاج گنج کا روضہ اور ڈھولی کہار کا نالہ دونوں پائے جاتے ہیں۔ سوسائٹی کے مردوں میں نیکوکار اور بدکار دونوں قسم کے افراد موجود ہیں، جب نیک و بد حسن و قبح، خیر و شر کی دوئی کا یہ عالم ہو تو صرف ایک کو دیکھنا اور دوسرے سے بے خبر رہنا نہ صرف اپنی بے بصیرتی کا ثبوت بلکہ فطرت سے ایک قسم کی بغاوت ہے۔ نظیر جیسے پروردۂ فطرت کے لئے اس نوع کی بغاوت حرام تھی۔ اس لئے بازاری زندگی کی جو تصویریں نظیر نے کھینچی ہیں وہ تمام و کمال صحیح، دلچسپ اور مکمل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ نظیر نے خود بازاری زندگی بسر کی، اسی لئے انھیں اس زندگی کے حالات اتنے صحیح معلوم ہیں اور بعد کو وہ خود اپنی حالت پر پشیمان ہوئے، مجھے نہ اس خیال سے اتفاق ہے نہ پشیمانی کی کوئی مثال کلام میں میسر آتی ہے، حقیقت اس کے خلاف اور سادہ لفظوں میں یہ ہے کہ نظیر نے ہر قسم کی سوقیانہ زندگی کا غائر مطالعہ کیا اور یہ جبھی ممکن تھا، جب ان حالات میں زندگی بسر کی جائے۔ لیکن شرابی کی ہمنشینی۔ قمار باز کی دوستی اور عیاش کی ہم جلیسی سے یہ لازم نہیں آتا کہ ساتھی بھی ضرور شرابی، جواری یا عیاش ہو جائے۔ انسانی فطرت کے محقق کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ تمام فطرتوں کا قریب سے مطالعہ کرے۔ نظیر نے یہی کیا اور اپنی روح کو تمام آلودگیوں سے منزہ رکھا۔

مسیحیوں کا اعتقاد ہے کہ مسیح خود خدا تھے، باری تعالیٰ نے اپنے کو پہچنوانے کے لئے مسیح کا انسانی قالب اختیار کیا۔ اصول یہ ہے کہ ایک جنس کے لئے جنس کا عرفان محال ہے، خدا جب تک انسان بن کر، انسانوں میں نہ آئے، انسان کے لئے اس کا سمجھ سکنا ناممکن ہے۔ مذہبی اعتقاد سے قطع نظر کر کے محض نفسیاتی نقطۂ نظر سے اس مسئلے پر نگاہ ڈالئے تو بڑی حقیقت بے نقاب ہوتی ہے، منبر نشین مولانا کا وعظ قلب پر اتنا اثر نہیں چھوڑتا جتنا ہمنشین کی برمحل فہمائش۔ نظیر نے سوقیانہ معاشرت میں گھل مل کر اس لئے حصہ لیا کہ عوام کی برمحل فہمائش کا موقع ہاتھ آئے۔ انھوں نے واعظ کے ملاء اعلیٰ پر کھڑے ہو کر، دنیا کو کبھی نصیحت نہیں کی، بلکہ جس طبقے کی فہمائش مقصود ہے۔ اس کے بدترین افراد کے گلوں میں باہیں ڈال کر سمجھایا اور اپنے کو خود انھیں کی جماعت کا ایک انسان قرار دے کر نصیحت کی ہے اس کا اثر لازمی طور پر یہ ہوتا ہے کہ سننے والے کو ناگوار نہیں ہوتا، اور سنانے والے کو گوش شنوا میسر آ جاتا ہے۔ دوالی کی نظم میں قمار بازی کی خرابیاں بیان کرتے کرتے فرماتے ہیں۔

نظیر آپ بھی ہے جواریا دوالی کا

سُرنگی یا سُرنگیا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) نقب زن۔ سُرنگ لگانے یا کان کھودنے والا (۲) تماشگی۔ کموچی۔ سُرنگ رساں۔ بے برندہ ۔

سرنگون (ف) صفت:۔ دیکھو مشتقاتِ سر۔

سرنوشت (ف) اسم مؤنث:۔ تقدیر۔ نصیب۔ حکم ازلی۔ کرم ریکھا ۔

سَرو (ف ع) اسم مذکر۔ (۱) ایک سیدھے مخروطی خوشنما درخت کا نام جو اکثر باغوں میں لگاتے اور اُسکے قامت کو معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شمشاد۔ صنوبر۔

دل میں اتنا تو سمایا ہے کہ جل جاتا ہوں ۔ سرو خیز جو انگشت نما ہوتا ہے (مومن)

(۲) معشوق۔ قدِ معشوق ۔

سروِ آزاد (ف) اسم مذکر:۔ وُہ ایک شاخ یا سیدھا سرو جسکی شاخیں نہایت سُدھ ہوں اور کبھی پھل نہ لاتے بلکہ ہمیشہ سرسبز رہے۔

قامت ہے ترا جو سروِ آزاد ۔ تو ہبہرا بھی قد سے نخلِ شمشاد (رنگین)

پا بزنجیر آب جو کی موج میں سب سرو ہیں ۔ کیسی آزادی کہاں یہ حال ہے آزاد کا (ذوق)

سروِ چراغاں (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا جھاڑ جو سرو کے درخت کی مانند ہوتا اور محفلوں میں روشن کیا جاتا تھا۔ یہ فارسی دانانِ ہند کا اختراع ہے ورنہ قدما نے اسے نہیں لکھا۔

کیا بیاں عالم زوالِ حُسن خوباں کا کروں ۔ روشنی جاتی رہی سروِ چراغاں رہ گیا (آتش)

باغِ جہاں میں سروِ چراغاں کی طرح میں ۔ وہ نخل تھا جو موسمِ گل میں بھی تر نہ تھا (تسلیم)

سروِ خراماں (ف) صفت:۔ چلتا ہوا سرو۔ معشوق۔ سرو قد ۔

سروِ سہی (ف) اسم مذکر:۔ بالکل سیدھا یا وہ سرو جس کی دو شاخیں نہایت سیدھی نکلی ہوں۔ معشوقِ خوش قامت ۔

سرو قد یا قامت (ف ع) صفت:۔ خوب صورت اور لمبا جوان۔ خوش قامت۔ راست قد۔ سیدھے قد کا ۔

سروِ ناز (ف) اسم مذکر:۔ وُہ سرو نوخواستہ جس کی شاخیں آپس میں ایک دوسرے کی طرف مائل اور ہر طرف جھکی ہوئی ہوں گویا ناز کرنے والا۔ سرو مراد۔ معشوق ۔

سُروالی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے نہایت چکنے چکدار اور سیاہ تخم کا نام جو اکثر دواؤں کے کام میں آتے ہیں اور جب جلاب شمر کو روکنا منظور ہوتا ہے یہاں بھی ڈال دیتے ہیں ۔

سُروپ (ہ) صفت:۔ اچھے روپ والا۔ سُندر۔ خوبصورت۔ منوہر۔ سُڈول ۔

سَروپ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ڈول۔ روپ۔ انگ۔ شکل و شباہت جیسے روپ سروپ ڈھولا بادشاہ کا حکم بینے روپیہ (ڈھولا کا بیان)، ۲۔ مانند۔ برابر۔ نظیر۔ ساں۔ مثل۔ سا۔ سا ۔

سَروتا (ہ) اسم مذکر:۔ چھالیا کترنے کا آوزار۔ گندیریاں کترنے کا آلہ ۔

سَروتی (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹا سروتا ۔

سَروج (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کنول۔ پدم۔ نیلوفر (۲۔ ع۔ عو) بال چھڑ۔ کپور کچری وغیرہ وُہ خوشبو کی چیزیں جو بیت رسم کے وقت دولھا کے ایک ہاتھ سے پسوا کر دُلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں جیسے دولھا کے ایک ہاتھ سے سروج پسوایا اور دُلہن کی مانگ میں بھروایا ۔

سُرود (ف) اسم مذکر:۔ گیت۔ نغمہ۔ راگ (۲) بات چیت (۳) چہچہا۔ ریز (۴) رقص و سماع۔ گانا بجانا۔ ناچ رنگ (۵) (بفتح سین مہملہ) ایک قسم کے باجے کا نام۔ بربط۔ بین ۔

سُرودھا (ہ) اسم مذکر:۔ وُہ علم جس میں ناک کے سُروں کو دیکھ کر نیک و بد شگون لیتے ہیں (اسکا موجد ایک چرنداس بیراگی ساکن دہلی اب سے ساٹھ برس پیشتر ہوا ہے)

سَرور (ف) اسم مذکر:۔ سردار۔ بادشاہ۔ امیر ۔

سَرورِ کائنات (ف ع) اسم مذکر:۔ سردارِ عالم حضرت رسولِ کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا خطاب ۔

سُرور (ف) اسم مذکر:۔ (۱) شادی۔ خوشی۔ فرحت۔ انبساط۔ آنند تائی۔

ذرا سو گر یہ صحبت تو خاک کر دے چرخ ۔ مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا (مومن)

(۲۔ ر) کیف۔ ہلکا نشہ۔ خفیف سا نشہ۔ خمار۔

عذار کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنی خوں اُترا ۔ وُہ جیسے بادۂ گلرنگ کا سرور آیا (داغ)

سُرور جمنا یا گٹھنا یا ہونا (ر) فعل لازم:۔ نشہ جمنا۔ کم کم نشہ ہونا۔ خمار چڑھنا۔ آنکھوں میں سُرخی جھلکنا ۔

سَروسامان (ف) اسم مذکر:۔ مال اسباب۔ اشیائے ضروری۔ ضروریات۔ اسباب۔ چیز بست ۔

سُروش (ف) اسم مذکر:۔ جبرئیل علیہ السلام کا نام ۔ پیغام خبر لانے والا فرشتہ۔ خوش خبر۔ صرف پیغام لانے والا فرشتہ ۔ ملک ۔ دیوتا ۔

سُروشِ غیب (ف ع) غیب کا فرشتہ۔ ہاتفِ غیب۔ آسمانی آواز ۔

سَروکار (ف) اسم مذکر:۔ (۱) کام کاج کاروبار۔ معاملہ۔ بیوپار۔ داد و ستد۔ کام (۲) تعلق۔ واسطہ ۔ ربط و ضبط۔ میل ملاپ۔ لگاؤ ۔

سَرون (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) کان۔ گوش۔ سمع (۲) سَرون جاتی اور فریزر صاحب کا گیت ۔

سَروہی (ہ) اسم مؤنث:۔ (ایک مشہور قصبہ کا نام جو کوہ آبو سے تخمیناً ۲۰ کوس کے فاصلے پر ملک راجواڑہ میں واقع ہے چونکہ یہاں کی سیدھی تلوار مشہور اور تیغ ہندی وہیں کی تلوار سے مراد ہے اسی سبب سے مطلق تلوار کے معنے میں بھی شعرا نے استعمال کیا ہے جیسے سر نہیں یا سروہی نہیں۔

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناسخ ۔ نہ کوئی ہاتھ سروہی کا ادھر چھوڑ دیا (ناسخ)

(چونکہ تلوار لوہے کی خوبی کے سبب بیچ میں سے لچکنے میں مشہور ہے مگر ٹوٹ جاتی ہے اسلئے مثل ہے کہ سر سروہی باندھے [illegible])

سری کرشن داس صاحب کا مکتوب

از پولیس لائن گوڑگانوہ

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب زاد عنایتہٗ

کیفیتِ سخن عاجز کند معنی نگاراں را
خس ایں بیشہ پہلوی درد چابک سواراں را

تسلیم۔ کرسمس کی تعطیلات میں میرے فاضل دوست سید مشتاق علی صاحب بی اے، ایل، ایل، بی پراز یکیوٹنگ سب انسپکٹر پولیس گوڑگانوہ نے رسالہ طور کا اپریل ۱۹۳۳ء کا پرچہ عنایت فرمایا۔ جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔ میں اس کے مطالعے سے بے حد مسرور ہوا۔ مگر مجھے اس رسالے میں ایک امر جو نہایت نمایاں و روشن تھا، قابلِ اعتراض بلکہ معیوب معلوم ہوا۔ اور وہ امر یہ ہے کہ دقیق و ادق بندشوں کے علاوہ جا بجا مہمل و مبہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جن کی نظیر یں مستند اُردو کی عبارات میں پائی جاتیں، اور جو قواعدِ صرف ونحو کی رُو سے بھی غلط ہیں۔ تمثیل کے طور پر ان میں سے میں چند ایک درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) ادبیات (۲) تجلیات (۳) سفلی رجحانات (۴) ذاتیات (۵) اقتصادیات (۶) عرفانیات (۷) شبابیات (۸) جمالیات (۹) تواریخی مقامات، (۱۰) طلسماتی حسن (۱۱) مقدس تعلیمات (۱۲) مابعد الطبیعاتی (۱۳) مافوقی نظاریع

عربی اور فارسی مصادر کی تجنیس و تانیث اور پھر ایسے مصادر مونث کی جمعیں صرف ونحو یا علم ادب کے کسی قاعدہ سے بھی جائز نہیں ہیں۔ ان میں سے بعض جمعیں تو غیر ضروری بھی ہیں۔ کیونکہ ان کے صیغہ جات واحد موجود و مروج اور صحیح معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً تجلی۔ رجحان۔ عرفان۔ جمال وغیرہ

نہ معلوم مضمون نگاروں کی جدت پسند طبائع نے کیوں غلط۔ غیر ضروری اور بے معنی الفاظ کے اختراع کی ضرورت محسوس کی۔ میں خود زبان داں یا انشا پرداز نہیں ہوں۔ بقول مخفیؔ ع

زیب و زینت بس ہمیں نام من زیب النساست

مگر میرا خیال ہے کہ بعض الفاظ مثلاً شبابیات۔ جمالیات وغیرہ کے موجد خود بھی ان مشتقات کے ماخذ و مفہوم کی تلاش سے قاصر ہوں گے۔

تواریخی مقامات۔ طلسماتی حسن اور مقدس تعلیمات کے صحیح مترادف یعنی تاریخی مقامات۔ طلسمی حسن اور مقدس تعلیم اردو میں مروج و موجود ہیں۔ پھر نہ معلوم کہ یائے صفت لگانے سے پہلے اسم کی جمع بنانے کی کیا ضرورت درپیش تھی۔

بعض مرکبات مثلاً مابعد الطبیعاتی۔ مافوقی نظارہ وغیرہ ایسے مرکبات ہیں جو غیر مروج۔ غیر فصیح۔ خلافِ محاورہ اور خلافِ قواعد ہیں۔ نہ تو قواعد صرف ونحو ایسے مرکبات کی اجازت دیتے ہیں۔ نہ ہی اشاعتِ اُردو کے لئے اُن کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی اُن کا مطلب آسانی سے اخذ ہو سکتا ہے۔ بلکہ پڑھنے والے کی طبیعت پر اُن کا وہی اثر پڑتا ہے جو بالائی میں مصری کی ڈلیوں کے ساتھ سنگریزوں کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے۔

"تجلیات" کے راقم خود متضاد بندشوں کے موجد ثابت ہوئے ہیں، مثلاً صفحہ اول پر لکھتے ہیں۔

"جو مشکلات انھیں خریدار سازی میں دیکھنا پڑیں"

اور صفحہ دوم پر لکھتے ہیں۔

"ہر ایک چیز کو آہستہ آہستہ ترقی کرنی چاہیئے"

سرہانا (ہ) اسم مذکر:- سر رکھنے کی جگہ۔ بالین۔ پائینتی کا نقیض۔ وُہ رُخ جس طرف تکیہ رکھکر لیٹتے ہیں ؎

عشق ہے آنکھوں تلووں سے مجھے ملنے کا ۔ پائینتی یار کی ہو میرا سرہانا شب وصل (آتش)

ہے جوڑ کے پہلو ہی میں پائے ہمنے ۔ سو بستر کبھی تکیے ، سرہانے پائنے (داغ)

سرہنگ (ف) اسم مذکر:- مرکب از (سر + ہنگ بمعنی فوج) افسر سپاہ۔ سردار فوج۔ کپتان۔ ہراول۔ کمانیر۔ چیر لشکر و سپاہ ۔ سارجنٹ۔ حوالدار۔ جمعدار (۲) پہلوان۔ شہ زور۔ سادہ ال جلاد (۴) پیدل سپاہی۔ سپاہی ۔ نقیب ۔ چوبدار۔ پہلوان۔ کوتوال ۔

سر ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) فتح ہونا۔ تسخیر ہونا ۔ قابو میں آنا۔ جیتا جانا (۲) شروع ہونا (۳) جاری ہونا۔ ابتدا ہونا۔ نکلنا۔ جاری ہونا جیسے نالہ سر ہونا۔ گریہ سر ہونا (۳) درپے ہونا۔ مغالب کرنا۔ پیچھے پڑنا (۴) گلے پڑنا ۔ زمر پڑنا (۵) کھلنا۔ وا ہونا۔ بال کھلنا ؎

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک ۔ آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک (غالب)

سرے (ہ) تابع فعل:- (۱) بالکل ۔ فی الفور۔ راس جیسے آدمی ہے سب دور دیہی تو ۔ آدمی سرے کیا پڑا (۲) سب سے پہلے پہلے ہی۔ اوّل ۔

سرے سے (ہ) تابع فعل:- اوّل سے۔ شروع سے۔ ابتدا سے۔ پہلے سے ۔

سرے کا (ہ) صفت:- اوّل کا۔ شروع کا۔ کنارے کا ۔

سری (ہ) اسم مؤنث:- تیر کا گز۔ خدنگ ؎

عشاق ہوں صفِ مژگاں ترکش ۔ اطفال ۔ نوک قلم سے پیکان ناۓ قلم سری ہے (ناسخ)

سِری (ہ) اسم مؤنث:- کلّہ گوسفند۔ راس الغنم۔ چفتہ۔ بکری یا بھیڑ کا سر۔ مذبوح جانور کا سر ۔

سری پائے (ہ) اسم مذکر:- کلّے پائے۔ کلّہ مع پا ۔

سِری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لچھمی کا نام۔ وشنو کی استری ۔ دولت و اقبال کی دیبی۔ (۲) ایک عزت کا خطاب۔ حضور۔ جناب جیسے سری بھگوان۔ سری مہاراج وغیرہ (۳) چھے مشہور راگوں میں سے تیسرے راگ کا نام ۔

سری پتی (ہ) اسم مؤنث:- لچھمی کا خاوند۔ وشنو ۔

سری پھل (ہ) اسم مذکر:- ناریل۔ ناریل صحرائی ۔

سری راگ (ہ) اسم مذکر:- چھ راگوں میں سے تیسرے راگ کا نام جو اگن یعنی مطابق نومبر و دسمبر مہینے آغاز سرما میں بعد از دوپہر گایا جاتا ہے ۔

سری کرنا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) (۱) لچھمی کا نام لیکر شروع کرنا۔ بسم اللہ کرنا۔ (۲) شہادت دینا۔ گواہی دینا ۔ گواہی ثبت کرنا۔ دستخط کرنا ۔

سری گنیشائے نمہ (ہ) ہندو۔ سری گنیش جی کی استتی جو بجائے بسم اللہ ہر ایک کتاب کے شروع میں لکھی جاتی ہے۔ کسی کام کے شروع کرنے کا متبرک کلمہ۔ بسم اللہ ۔

سری مہاراج یا سری حضور (ہ) اسم مذکر:- حضور اقدس۔ جناب عالی۔ جہاں پناہ۔ خداوند نعمت۔ ان داتا۔ آقائے نامدار ۔

سری نیم (ہ) صفت:- (دلال) آدمی کا آدھا۔ پندرہ۔ پانزدہ۔ ۱۵ ۔

سِتری (ہ) اسم مذکر:- (پوربی) سڑی۔ باؤلا۔ دیوانہ۔ پاگل ۔

سریا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وُہ دھات کی سلاخ جس سے کوئی چیز بنائیں جیسے لوہے کا سریا۔ (۲) وُہ سرکنڈے کا ٹکڑا جس پر گوٹے کے تار مینی بادلہ لپیٹتے ہیں ۔

سریانا (ہ) فعل متعدی:- (پوربی) سنبھالنا۔ ترتیب سے رکھنا۔ سکوڑنا۔ مرتب کرنا۔ ٹھیک کرنا۔ درست کرنا۔ چننا۔ ٹھہ کاٹ سے لگانا ۔

سُریت (ہ) اسم مؤنث:- (اس کا ماخذ عربی سُرّیّۃ ہے ۔ گھر میں ڈالی ہوئی حرم۔ پھلونڈی بصلاحِ تصرف میں لائی ہوئی حرم۔ خاصگی۔ چیلی (سنسکرت کے لفظ سُرت بمعنی استری سے بہت ملتا ہوا ہے)

سری ٹیک (ہ) اسم مذکر:- کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں ٹانگیں اونچی کر کے سر کے بل کھڑے ہو جاتے ہیں اور کبھی غم خوشامد سے بھی کنایہ ہوتا ہے ۔

سریر (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) جسم۔ بدن۔ دیہ۔ کایا۔ قالب خاکی۔ تن۔ پنڈا۔ جثہ۔ جُبیان ۔

سریر بندھک (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) اول۔ یرغمال کفالت میں اپنے بیٹے یا کسی عزیز کو دینا ۔

سریر دھارن کرنا (ہ) فعل لازم:- (ہندو) جسم پکڑنا۔ قالب اختیار کرنا کسی قالب میں آنا (۲) انکور بندھنا۔ گوشت بھرنا۔ زخم بھرنا ۔

سریر ڈنڈ (ہ) اسم مذکر:- سزائے جسمانی ۔

سریر سمبندھ (ہ) صفت:- قریب کا رشتہ۔ گوشت پوست اور استخوان ایک نے کا رشتہ۔ وُہ رشتہ جس میں خون ملا ہوا ہو۔ جگر۔ لخت جگر ۔

سریر (ع) اسم مذکر:- تخت۔ شاہی گدی۔ اورنگ۔ سنگھاسن۔ پاٹ۔ راج پاٹ۔ مسند ۔

سریر آرا (ع + ف) صفت:- تخت کو آراستہ کرنیوالا۔ زینت بخش تخت و تاج۔ تخت پر بیٹھنے والا۔ تخت نشین ؎

سریر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو ۔ قمر دستور اعظم صدر اعلیٰ سعد اکبر ہو (ذوق)

سریش (ف) اسم مذکر:- (سریشم) ایک لیسدار چیز کا نام جو اونٹ گائے بھینس وغیرہ کے کچے چمڑے یا مچھلی کے پوٹے کو پکا کر بناتے اور لکڑی وغیرہ جوڑنے کے کام میں لاتے ہیں (۲) صفت:- نہایت چسپاں ہونے یا چپک جانے والا۔ لیسدار۔ چیپ دار ۔

سری صاف (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی تن زیب۔ نہایت باریک ململ ۔

الفاظ شکل اور ترقی اردو میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ نہ معلوم اول الذکر کے لئے فعل دکھیا بصیغہ مذکر اور موخر الذکر کے بعد کرتی بصیغۂ مؤنث کیوں استعمال کئے گئے ہیں۔ مناسب تھا یا تو دونوں جگہ صیغۂ مذکر استعمال کیا جاتا یا صیغہ مونث، اگرچہ مختلف شعرا نے دونوں بندشوں کو استعمال کیا ہے۔ مگر ایک ہی مُصنّف کے ایک ہی مضمون میں دو متضاد صیغوں کا استعمال معیوب اور قابلِ اعتراض ہے، ارشد گورگانی فرماتے ہیں ع

اگر آنکھیں دکھانا تھیں دکھاتے اپنی آنکھوں سے

صفحہ ۵ پر لفظ نوآزا ظاہر کرتا ہے کہ یہ بظاہر کسی اردو مصدر نوآزنا کا صیغۂ ماضی ہے، مگر اردو زبان میں آج تک ایسا کوئی مصدر دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا۔ البتہ فارسی میں نواختن۔ نوازیدن۔ مصدر ہیں نہ معلوم لفظ نوآزا کہاں سے تلاش کیا گیا۔ یا کیوں اختراع کیا گیا ہے۔ ایسا ہی صفحہ ۴۳ پر درج ہے۔

"وہ ایک بھارے تن و توش کا آدمی تھا"

اردو میں لفظ بھاری استعمال ہوتا ہے۔ آج تک کسی نے الفاظ بھارا یا بھارے استعمال نہیں کئے جیسا کہ شعر ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔

دیکھ لیتی جو اُٹھا کر نہ ترے لوٹتے ہاتھ
لیلیٰ اتنا تو نہ تھا پردۂ محمل بھاری

صفحہ ۱۱ پر جو رباعی درج ہے، اُس کے مصرع دوم میں لفظ آرامیدہ استعمال کیا گیا ہے مگر شعرا اردو نے اب تک لفظ آرمیدہ ہی استعمال کیا ہے مثلاً

ظلمِ جہاں نہ دورِ فلک کا مجھے خیال
دریا کے جوش میں تہِ پل آرمیدہ ہوں — امیر مینائی

ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے
صبحِ وطن ہے خندۂ دنداں نما مجھے — غالب

میرا مقصد تنقید یا نکتہ چینی نہیں ہے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ رسالہ طلوع جیسا پُر مغز اور مفید ہے۔ اُسے ویسا ہی عام فہم بھی ہونا چاہئیے۔ تاکہ نہ صرف وہ اصحاب جو عربی اور فارسی سے بخوبی واقف ہوں، بلکہ اردو داں اصحاب بھی اس کے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکیں اور مبتدیوں کے سامنے ایسی بندشیں اور ترکیبیں پیش نہ کی جائیں جس سے وہ گمراہ ہو کر خود غلط الفاظ کے موجد بنیں۔

ایک ادبی رسالہ کے مدیران کا فرضِ اولین ہے کہ اپنے قارئین کو علم و ادب کے صحیح الفاظ اور سبق سکھلائیں۔ اور اردو زبان کو لغزشوں اور مہمل بندشوں سے مبرا رکھیں۔ ع

خود پرستاں نَدمستِ بزمِ عشرت ساختن
کیست کو آید بروں در رزمِ سنداں بافتن

میں اپنے خیالات کی تائید میں جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب احسن لکھنوی کے چند اشعار جو ملک کے چوٹی کے انشا پرداز اور شعراء میں سے ہیں، نقل کرتا ہوں۔

نفسیات و عقلیات و شفقیات و حسنیات و لمسیات و حرصیات و برقیات و شفقیات
مالیات و حسیات و خواہشات و صدقیات و صرفیات و فضلیات و ہستیات و وقتیات
سالمِ جمعِ مونث ہنرلیات و واہیات
فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلات

ہر ادبی رسالہ کا ایک فرضِ اہم اردو کی مروجہ غلطیوں کی تصحیح بھی ہونا چاہئیے، اور میں سفارش کرتا ہوں کہ ہر پرچہ کے ساتھ ایک فہرست مروجہ اغلاط کی اور اُن کے صحیح مترادفات کی درج کی جائے۔ تاکہ زبانِ اردو کو جس کے متعلق گرامی صاحب فرماتے ہیں کہ

....

ور نہ قرآن اُترتا بزبانِ اردو
اے گرامی کشا ہرزہ سرایانہ زبان
نیستی واقفِ اسرارِ نہانِ اردو

یہ شعر زبانِ حال سے نہ کہنا پڑے ؎

زباں ز جدتِ یارانِ فن بہ تنگ آمد
کہ بہر معنیِ پُر جوش پُر آہنگ آمد

[illegible]

سری

سَرِیع (ع) صفت :- (۱) جلدی کرنیوالا - سُرعت والا ۰ جلد - شتاب - تیز (۲) اسم مؤنث :- عروض کی ایک بحر کا نام جسکا وزن مفتعلن مفتعلن فاعلان ہے ۰

سَرِیعُ التّاثیر (ع) صفت :- جلد اثر کرنیوالا - زود اثر ۰ تیز - تُند ۰

سَرِیعُ الحرکت (ع) صفت :- جلد جلد حرکت کرنیوالا ۰

سَرِیعُ الزّوال (ع) صفت :- جلد زوال پذیر ہونیوالا - چند روزہ - قریبُ الانتقال ۰

سَرِیعُ الفہم (ع) صفت :- تیز فہم - زود رس - زود فہم ۰

سَرِیعُ الہضم (ع) صفت :- زود ہضم - جلد ہضم ہونیوالا - جلدی سے ہضم ہو جانیوالا - لطیف - بطئُ الہضم کا نقیض - جلد تحلیل ہونیوالا ۰

سُرِیلا (ہ) صفت :- خوش گُلو - خوش الحان - خوش آواز - رسیلے گلے کا آدمی - راگ کی مانند - لے والا ۰

سُرِیلا گلا (ہ) اسم مذکر :- نغمسرائی یا راگ سے نسبت رکھنے والا گلا ۰

سُرِیلی (ہ) اسم مؤنث :- موزون - رسیلی - لے والی - سُردار - آہنگ دار ؎

سُریلی صدائیں ہیں اُس شوخ کی سی   الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے   (داغ)

سُرِیلی آواز (ہ) اسم مؤنث :- وُہ آواز جو سُرود سرائی یا راگ سے نہایت مُناسبت رکھتی ہے ۰

سُرِین (ف) اسم مذکر :- چوتڑ - پٹھا - پُٹھ ۰

سِڑ (ہ) اسم مؤنث :- جنون - دیوانگی - سودا - مالیخولیا ۰ خفقان ۰ پگلاپن - خبط ۰ باؤلاپن ۰

سِڑبلّا یا سِڑبِلّا (ہ) اسم مذکر :- (۱) خولا - خبطا - پگلا - سودائی - باؤلا (۲) احمق - بیوقوف - چوتیا - مودھو - اُزبک - ماٹھو ۰

سِڑپن یا سِڑپنا (ہ) اسم مذکر :- دیوانگی - خبط - پاگل پن - سودا - جنون ۰

سِڑ چھوٹنا یا لگنا (ہ) فعل لازم :- سودا اُچھلنا - جنون ہونا - خبط ہونا ۰

سِڑا (ہ) صفت :- (۱) دیوانہ - پاگل - مجنون - خبطی - سودائی - باؤلا (۲) خولا - خبطا - احمق - چوتیا ۰

سَڑا (ہ) صفت :- (۱) بُسا - مُتعفن - سڑاندوالا - تُرش شُدہ (۲) پورب :- گلا - بوسیدہ - خراب - بگڑا ہوا ۰

سَڑا سَڑ (ہ) تابع فعل :- کوڑے یا قمچی کے متواتر مارنے کی آواز - برابر - لگاتار - سٹاسٹ ۰

سَڑاک (ہ) اسم مؤنث :- (۱) قمچی یا چابک کی آواز جیسے "سڑاک سڑاک قمچیاں ماریں" - جلد - تُرت ۰

سَڑاک دینی یا سَڑاک دیسی (ہ) تابع فعل :- جلدی سے - تُرت - فوراً - تیزی سے ۰

سَڑاک سے (ہ) تابع فعل :- جلدی سے آواز کے ساتھ جیسے "سڑاک سے قمچی ماری" ۰

سَڑانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خمیر اُٹھانا - خمر اُٹھانا - بدبو پیدا کرنا - متعفن کرنا (۲) پورب :- گلانا - بوسیدہ کرنا (۳) ڈال رکھنا - رکھ چھوڑنا ۰

سَڑاند (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گندہ - بدبو - متعفن - عفونت (۲) پورب :- تخم ریزی کا بیج - بیہن - بیج ۰

سڑ

سڑاند اُٹھنا یا آنا یا مارنا (ہ) فعل لازم :- بدبو آنا - تعفن پیدا ہونا - سڑجانا - عفونت ہو جانا ۰

سڑاندا (ہ) صفت :- (۱) بدبودار - سڑا ہوا - متعفن - گندا (۲) ناکارہ - خراب - نکما ؎

اے صبا کہدے عروسانِ چمن کے روبرو   ہے سڑاندا غنچۂ گل اُس دہن کے روبرو   (نکہت)

سَڑَپ } (ہ) اسم مؤنث :- کسی رقیق چیز کے پینے یا جلد جلد کھانے کی آواز - سُڑک - کش - چسکی ۰
سَڑَپّ

سَڑَپا (ہ) اسم مذکر :- کش - ایک دفعہ ہی پی جانے کی آواز - چسکی - چُسکا ۰

سَڑَپا لگانا یا مارنا (ہ) فعل لازم :- کش لگانا - سُڑپنا - پینا - کسی پتلی چیز کو جلد جلد نگلنا - چسکی لگانا ۰

سُڑپنا یا سُڑَپنا (ہ) فعل لازم :- پینا - سڑپا لگانا - کش کھینچنا - سُڑکنا - چسکی لگانا - چُسکنا - چسکی مارنا ۰

سُڑسُڑ (ہ) تابع فعل :- حقہ پینے کی آواز - حقے کی آواز ۰

سُڑسُڑی (ہ) اسم مؤنث :- ایک چھوٹا سا مٹی کا حقہ جو ایک ایک پیسے بکتا ہے اور پیتے وقت اُس میں سے سُڑسُڑ کی مانند آواز نکلتی ہے ۰

سُڑک (ہ) صفت :- (عوام) جلدی - شتابی - فوراً - جیسے "سُڑک سے آکر چلے گئے"

سَڑک (ہ) اسم مؤنث :- شارع عام - راجمارگ - شاہراہ - شاہی رستہ ۰ رستہ - راہ گلیارا - ڈگرہ (پہلے لوگ اس کی نسبت خیال کرتے رہے کہ یہ انگریزی لفظ ہوگا مگر جب انگریزوں نے ہندوستانی ڈکشنریاں بنائیں تو انہوں نے ہندی قرار دیا چنانچہ فیلن صاحب نے جنکی ڈکشنری سب سے اخیر ہی اُسکا مادہ یا ماخذ سنسکرت سرک सरक قرار دیا لیکن یہ ساری گھڑت ہے کیونکہ ہمنے سنسکرت کی بڑی بڑی مستند ڈکشنریاں جو انگریزوں نے بنائیں تھیں یا کوش جو پنڈتوں نے لکھے تھے دیکھ ڈالے کہیں لفظ سڑک اس معنی میں میں نکلا ہاں اسکا پتا چلا تو عربی سے صاف صاف چلا اور اسمیں کچھ ہیر پھیر بھی نہیں کرنا پڑا کیونکہ عربی میں شرک بمعنی راہ آشکارا و بزرگ یعنی شارع عام کہتے ہیں چونکہ فن عمارات اور نقاشی یعنی انجینری میں عربی زبان کے بہت سے لفظ ہند میں اسلامی سلطنت ہونیکے باعث مستعمل ہو گئے ہیں پس یہ بھی شاقول - فانہ وغیرہ کی طرح زبان زد خلائق ہو گیا شین مُعجمہ کی بجائے سین مُہملہ اور رائے مُہملہ کی جگہ رائے ثقیلہ جسکا ہندی زبان کے موافق بولنا سہل تھا استعمال کرنے لگے ؎

زُلف کے کوچے سے بہتر ہے دلا ملک کی راہ   اس میں سو خم ہیں یہ اک سیدھی سڑک جاتی ہے   (ظفر)

سُڑک پھانسی (ہ) اسم مؤنث :- (عوام) سرکنی گرہ - پھانسا - کمرک پھانسی (سرک پھانسی سرکنا سے دُرست ہے)

سَڑک کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سڑک نکالنا - نئی سڑک یا رستہ جاری کرنا (۲)

رفتارِ وقت!

کانگریس کا میمنہ و میسرہ بذا فراق بینی و بینک کے مرحلے پر!
(Congress at the Cross-roads!)

جس چیز کا اندیشہ تھا وہ اپنی توقع اور شاید اپنے قیاسی وقتِ ظہور کے عین مطابق پرپیش آگئی! ہمارا اشارہ اُس سیاسی شقاق کی طرف ہے جو عام کانگریس اور اُس کے سوشلسٹ بازو کے درمیان عملاً واقع ہو گیا ہے! اور اِس سانحے کے معرضِ وجود میں آجانے میں اگر کوئی کسر رہ گئی ہے تو وہ اس قدر کسر نہیں جس قدر کہ اُس کی پردہ داری کی اک بیہودہ "پردہ در" کوشش ہے! کانگریس کا "سوشلسٹ گروپ" شاید زبانِ حال سے یہ غیر ملفوظ پیام سنا رہا ہے کہ:

> محتسب در پئے دیجے ز حریفاں بہ کمیں
> شیشیا رندیٔ پنہانِ تو دشوار افتاد!

اِس اجمال کی تفصیل اور اِس ابہام کی تصریح مندرجۂ ذیل سطور میں ملاحظہ فرمائیے!

اِس بحث کے "جزوی پس منظر" کی حیثیت سے اگر قارئینِ کلیم، رسالۂ ہذا کے جنوری نمبر (سنہ رواں) کے بہرۂ "رفتارِ وقت" کے نوٹ "انڈین نیشنل کانگریس اور ہندوستانی سوشلسٹ جماعت" کو پیشِ نظر رکھ لیں تو فہمِ مطالب میں خاص آسانی بہم پہنچے گی!

عہدِ حاضر میں جہاں جہاں آزاد نیابتی حکومتیں قائم ہوئی ہیں وہ لک

ادارۂ کلیم

قسم کے "اسٹیٹ سوشلزم" کے مسلک کو اپنی پالیسی بناتی رہی ہیں! آزادیٔ ملک و قوم کی جتنی تحریکیں بھی اِس وقت معرضِ نشو و نما میں ہیں اُن کی "معاشی جمہوریت" کی اساس اُنکا اک غیر منفک نوشتۂ تقدیر پایا جاتا ہے! انڈین نیشنل کانگریس کی جد و جہد بھی اِس کلیے میں کوئی اِستثنا نہیں رہی ہے، چنانچہ اُس کی ماضیٔ قریب کی تاریخ کے دریا میں یہ دو دھارے —— لبرلزم اور سوشلزم —— نمایاں طور پر پہلو بہ پہلو نمودار ہوئے ہیں! کراچی کانگریس ۱۹۳۱ء اگر "اعلانِ حقوق باشندگانِ ہندوستان" کے لئے یادگار ہے تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اک اہم اجلاس منعقدہ بمبئی بماہ ۱۹۳۲ء صفحاتِ تاریخِ ہند پر اِس حیثیت سے ثبت ہو چکا ہے کہ اُس کی اک طویل و مفصل قرارداد نے نشستِ کراچی والی ابتدائی سلسلہ جنبانی دربارۂ استحسانِ قیامِ ہندوستانی پرولتاریت کی واضح و قاطع الفاظ میں تصدیق و توثیق کی! اِس نئی مجوزہ تدبیرِ امر (dispensation) نے کانگریسی پیام و نظام و پروگرام کے سارے سررشتوں کو شدید طور پر رنگین کیا! کانگریس روز بروز مزارعین و مزدوران کی انجمن بننے لگی، اُس نے اپنا پہلا دیہاتی اجتماع فیض پور کے کمپرسِ گوردہ میں برپا کرنے کا انقلابی قدم اُٹھایا، جس کے بعد ہی آئندہ انتخاباتِ زیرِ نفاذ آئینِ ہند کی شرکت کے لئے اپنا جو پولٹیکل مینی فیسٹو شائع کیا، وہ گویا کسانوں اور مزدوروں کے حقوق ہی کا اک بشارت نامہ تھا! کانگریس کے "الیکشن کمپین" کا یہی نقیب تھا، اور سلطنتِ ہند کے ۶-۷ صوبوں کے اندر ابلِ کانگریس کا کوسِ "لمن الملک الیوم" بجا دیا!

سڑک

جیلخانہ کی سزا پانا۔ قید بامشقت بھگتنا ۔

سُڑکنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) نگلجانا۔ ہپ کرجانا (۲) پورب میں لوا ویان سے سوتنے کو بھی کہتے ہیں۔

سُڑکی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب) کنکوے کی ڈور کا دفعۃً چھوڑ کر ڈھیلی دینا۔ جھپکا دینا ۔

سِڑن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دیوانی۔ باؤلی۔ پگلن۔ خبطن۔ سودائن (۲) صفت۔ تانیث۔ احمق۔ بیوقوف ۔

سڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خمر اٹھنا۔ خمیر ہونا۔ جوش اٹھنا۔ کھٹا ہوجانا (۲) پورب:۔ گلنا۔ بوسیدہ ہونا (۳) مدت تک پڑا رہنا جیسے "قید میں سڑنا" (۴) پنجاب:۔ جلنا۔ سوختہ ہونا جیسے "روٹی سڑگئی یا ہاتھ سڑگیا" (۵) بگڑنا۔ خراب ہونا۔ بیکار رہنا ۔

سِڑی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سودائی۔ پاگل۔ مجنون۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ خفقانی۔ خبطی۔ مخبوط الحواس (۲) بیوقوف۔ احمق۔ مسلوب العقل ۔

سڑیل (ہ) صفت:۔ غلیظ۔ گندا۔ متعفن ۔ ناکارہ ۔ بوسیدہ۔ خراب۔ نکما ۔ عیب دار جیسے سڑیل عورت۔ سڑیل چیز ۔

سزا (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) لائق۔ سزاوار۔ موافق۔ مناسب۔ مطابق (۲) پاداش بھی ویدی۔ جزا۔ مگر اُردو میں جزائے بدی سے مراد ہوا کرتی ہے ۔ عوض۔ بدلا۔ عذاب۔ کیفر کردار۔ سیاست۔ قصاص۔ عقوبت۔ تنبیہ۔ مکافات۔ گوشمالی۔ تعزیر ۔

قتل دشمن کا ہے ارادہ سے　　یہ سزا اپنی جاں نثاری کی　(مومن)

در پائے سزا ہیں عقوبت کے واسطے　　آخر گناہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں　(غالب)

(۳۔ و) تاوان۔ حرجانہ۔ ڈنڈ۔ جرمانہ ۔

سزا پانا (د) فعل لازم:۔ کئے کے پاس بیٹھنا۔ کرنی بھوگنا۔ کئے کو پہنچنا۔ گوشمالی یا عقوبت ملنا۔ پٹنا۔ مار کھانا ۔ دکھ پانا ۔ جرمانہ یا قید بھگتنا ۔

سزا دلوانا (د) فعل متعدی:۔ سیاست کرانا۔ پٹوانا۔ قصاص دلوانا۔ قید کرانا ۔ جرمانہ کرانا ۔

سزا دینا (د) فعل متعدی:۔ سیاست فرمانا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ گوشمالی کرنا۔ کیفر کردار کو پہنچانا ۔

سزا ملنا (د) فعل لازم:۔ پاداش ملنا۔ کئے کو پہنچنا۔ کیفر کردار ملنا ۔

سزاوار (ف) صفت:۔ لائق۔ مستحق۔ مناسب۔ قابل۔ مستوجب۔ واجب۔ لازم۔ زیبا۔ موزون ۔

سزاوار ہونا (د) فعل لازم:۔ راس ہونا۔ موافق ہونا جیسے "یہ گھر ہمیں تو سزاوار ہوا" ۔

۔۔۔ الجھ کر نہ بھلا چاہ کا کرنا　　ہو دل کا لگانا نہ سزاوار تجھے بھی　(معروف)

(۲) عوض مراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا جیسے "ہمیں ستا کر کوئی کیا سزاوار ہوگا" ۔

سست

سزایاب (ف) صفت:۔ قابل سزا۔ سزا پانے کے لائق ۔

سزا یافتہ (ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جو قانونی سزا پاچکا ہو۔ پہلے کا مجرم ۔

سزائے بدنی یا جسمانی (ف) اسم مؤنث:۔ دیہ ڈنڈ۔ دیہ بندی۔ مارپیٹ یا زدوکوب کی سزا ۔

سزائے تازیانہ (ف) اسم مؤنث:۔ کوڑے کی سزا ۔

سزائے جائز (ف۔ ع) اسم مؤنث:۔ قانون شریعت کے موافق سزا۔ وہ سزا جو کہ دینا بجا اور درست ہو ۔

سزائے سنگین (ف) اسم مؤنث:۔ سخت سزا۔ کٹھن شاسن ۔

سزائے قتل یا موت (ف۔ ع) اسم مؤنث:۔ پھانسی کی سزا۔ وہ سزا جس میں جان لی جائے ۔

سزاول (ت) اسم مذکر:۔ محصل سرکاری روپیہ وصول کرنے والا تحصیلدار۔ روپیہ اگاہنے والا ۔

سُسّا (ہ) اسم مذکر:۔ (گنوار) خرگوش۔ سسا ۔

سُست (ف) صفت:۔ (۱) ناتواں۔ کمزور۔ کم طاقت۔ عاجز۔ نربل۔ نحیف (۲) چست کا نقیض۔ کاہل۔ مجہول۔ احدی۔ کام میں دیر کرنے والا۔ آلکسیا۔ آلکسی ۔ (۳۔ و) ڈھیلا۔ کم شہوت۔ ضعیف الباہ (۴۔ و) اداس۔ آزردہ۔ افسردہ۔ دلگیر۔ ملول خاطر۔ چپ چپ (۵۔ و) بطی الحرکت۔ دھیما۔ مندا (۶۔ و) مضمحل۔ نڈھال۔ ماندہ (۷۔ و) کم ذہن۔ بدذہن۔ کوردل ۔

سُست اعتقاد (ف۔ ع) صفت:۔ ضعیف الاعتقاد۔ کم اعتقاد۔ راسخ الاعتقاد کا نقیض ۔

سُست پیمان (ف) صفت:۔ وعدے کا کچا۔ عہد شکن ۔

سُست قدم (ف۔ ع) صفت:۔ دھیما چلنے والا۔ سست رو۔ تیز رو کا نقیض ۔

سُست کرنا (د) فعل متعدی:۔ (۱) دھیما کرنا۔ طاقت کم کرنا۔ زور گھٹانا (۲) کاہل بنانا۔ مجہول بنانا ۔

سُست ہونا (د) فعل لازم:۔ (۱) کاہل ہونا۔ مجہول ہونا (۲) اداس ہونا۔ غمگین ہونا (۳) ڈھیلا ہونا۔ کم شہوت یا کمزور ہونا (۴) بطی الحرکت ہونا۔ کم رفتار ہونا ۔

سَستا (ہ) صفت:۔ (۱) ارزاں۔ مندا۔ کم قیمت۔ کم خرچ۔ کمتی داموں کا جیسے "سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار" ۔ "سستا ونٹ مہنگا بٹا" ۔

یہ ناکہ حسن بھی یار و عجیب بستی ہے　　کہ دل سی چیز یہاں کوڑی سے بھی سستی ہے　(گویا)

(۲) گھٹیا۔ گھٹکا۔ کم قدر ۔

سستا بیچنا (د) فعل متعدی:۔ ارزاں فروخت کرنا۔ مندا بیچنا۔ کمتی داموں سے مبادلہ کرنا ۔

بلاشبہ کانگریسی وزارتوں نے اپنے مشتہرہ مواعید کو فراموش نہ کیا! انھوں نے مسندِ حکومت پر متمکن ہوتے ہی اصلاح پرستی، حریت پروری، صحافت نوازی، تعمیری مہمات کی پرچم کشائی، اہلِ دیہات و کارخانہ جات کی دستگیری و پشت پناہی کا اک فاتحانہ دَور شروع کیا، اور اک ہفتہ عشرہ کے اندر ہی اندرونِ مظلوم کی فضا کو اُمید، آسودگی، راحت رسیدگی، اعتماد، اعتبار، بلکہ پندار کی برقی امواج سے لبریز کر دیا! ؎

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید!

تاہم دَورِ انقلاب کی اس باثمرہ نوازتمہید میں قدرے خوش "خورشید وسے دولتِ مستعجل بود" کے سیمیائی مناظر تھے! کانگریسی کابینہائے وزارت کے یہ جلوس ہائے اصلاح و امداد و تعمیر اپنے تنگ ممکنات کے آخری حدود سے جلد دوچار ہو گئے! برطانوی دفتریت و قیصریت کی محفوظ ناسدِ سکندری اُن کے مزید تقدم میں حائل ہو گئی! لیکن یہ چیز تو ناگزیر اور مستحق نظر اندازی تھی، جو چیز دیکھنے والوں کو کھٹکی وہ یہ تھی کہ کم از کم حرفتی مزدوروں کی بعض ہنگامہ آرائیوں میں اُن کے ساتھ "ناپسندیدہ فتنہ پردازوں" کا سا معاملہ برتا گیا! ؎

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ "یہ بے ننگ و نام ہے!"
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں!

مشہور سوشلسٹ ایجی ٹیٹر مسٹر باٹلی والا کی اک واشگاف تقریر کی بنا پر مدراس کی "رہبانیت مآب" حکومت بصدارتِ شری یت راجہ گوپال چاریہ نے اُن کو ایسسروں کی رائے کے علی الرغم تقریباً انتقاماً اسیرِ قفسِ جیل بنا دیا، اور کانپور کے بِل مزدوروں کے فاقہ زدہ معدوں اور برہنہ جسموں کو تو فائرنگ سے بھی نوازا گیا! ـــــ اُن کے اُس ووٹ کی قیمت کی ادائی میں جس نے کانگریسی وزراء کو ایوانِ وزارت کا پروانۂ راہداری بخشا تھا! ؎

بجُرمِ عشقِ تو ام می کُشند و غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست!

بالآخر اک عرصے کی مشقِ ناز کے مشاہدہ و مطالعے کے بعد وقت کے کانگریسی پریزیڈنٹ پنڈت جواہر لال نہرو کو کانگریسی وزراء و اُمراء کی پندار پروریوں اور تیز خامیوں کا شکوۂ رنگین کرنا پڑا! ؎

چہ پردہ دار بشمشیر می زنند ہمہ را
کسے مقیمِ حریمِ حرم نخواہد ماند!

صوبۂ بہار میں کانگریس و کسان سبھا کی اَن بن نے اس آویزش کو قریب قریب اک درجۂ اوّل کے تصادم کی نوبت تک پہنچا دیا! بابو راجیندر پرشاد اور سوامی سہجانند، علی الترتیب گرز و سرمایہ داری کانگریس اور دلدادۂ سوشیلزم کسان اندولن کے علمبرداروں کی حیثیت سے اک دوسرے کے دوبدو آ گئے! اول الذکر نے اک کانگریسی پر کسان سبھا کی ممبری حرام کر دی، اور آخر الذکر نے با دلِ ناخواستہ کانگریس سے استعفیٰ دیدیا! کیا بہار کانگریس کمیٹی کے اِس اقدام کی اثر آفرینی بہار کے زمینداروں اور تعلقداروں کی ستیاگرہ کی دھمکی تھی؟ اگر رازِ درونِ پردہ یہ تھا تو صوبجاتی کانگریس کا دشمن و دوست کا یہ نیا ترک و اختیار کہاں تک قابلِ رشک کہا جا سکتا ہے؟! ؎

بقولِ دشمنے پیمانِ دوست بشکستی! ببیں کہ از کہ بُریدی و با کہ پیوستی؟

مسٹر سہجانند نے اُنہی ایام میں اِس نئی سیاسی شکست و ریخت کو اپنے اک مبسوط و مدلل پبلک اعلان میں واشگاف بیان کیا تھا! ؎

افشائے رازِ عشق میں گو ذلتیں ہوئیں
لیکن اُسے جتا تو دیا، جان تو گیا؟!

آخر کار آل انڈیا نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس ہری پورہ میں یہ "سیاسی جمود" پیش ہوا! راجیندر بابو کی ڈکٹیٹری کی عنانگیری کی گئی! کانگریس و کسان کے درمیان کی اِس مزعومہ تفریق سے انکار کیا گیا! اور کسانوں کی تنظیم و سیاسی تعلیم کانگریس کے مستحسن فرائض قرار دیئے گئے۔ نکہ کانگریس دشمنی یا کانگریس شکنی! کانگریس سوشلسٹوں کی طرف سے اس موقعے پر اک ہُو حق کی گئی: اتنا ہونا تھا کہ سردار پٹیل کو جلال آ گیا! اور اُنھوں نے اپنے سارے مشتہرہ تکیۂ کلام "عدم تشدد و روحانی قوت" کو خیرباد کہہ کر یہ بلند بانگ چیلنج کیا کہ:-

"میں دو سال سے سوشلسٹوں کی رخنہ اندازیوں اور فتنہ پردازیوں کو برداشت کرتا رہا ہوں، لیکن اب برداشت نہ کروں گا!"

یہ اُس "ہندوستانی فاسزم" کی پہلی آواز ہے جس کی نسبت پنڈت جواہر لال نہرو نے وقتاً فوقتاً اپنی تحریرات و تقریرات میں اہلِ ملک کو متنبہ کیا ہے! اور جس کے ہندوستان ایسے سرمایہ داروں اور مہاجنوں،

س ت

ستا سما (ہ) اسم مذکر:۔ وہ زمانہ جس میں نقد شرت سے پیدا ہوا ہو۔ ارزانی کا وقت ✦

ستا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کسی کی چیز کو کم قیمت میں لینا۔ تھوڑے داموں میں لینا۔ سستی داموں میں منسوب کرنا (۲) کم قیمت پر فروخت کرنا۔ سستا بیچنا ✦

ستا مال (ہ) صفت:۔ ارزاں جنس ✦

ستا کر (ہ) ان فعل:۔ آرام سے۔ بے فکری سے۔ بخوبی جیسے سستا کر پیخانہ پھرے جب اٹھیو (عو)

ستانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) آرام لینا۔ دم لینا۔ تکان اتارنا۔ سہارا لینا۔ تکیہ کرنا۔ استراحت کرنا۔ ٹھہرنا۔ ٹھنڈا ہونا

ہم تو لٹنے تھے دم آخر ذرا سستا جا ہم چلے ہم جان سے تم تا جب اب جانا یا (جرأت)

(۲) تازہ دم ہونا۔ قوت پانا ✦

ستت مولا (ہ) صفت:۔ (۱) گھٹیا۔ کم قدر (۲) ارزاں فروش۔ کم قیمت پر بیچنے والا ✦

سستی (ہ) صفت:۔ ارزاں۔ کم قیمت۔ جیسے سستی چیز کی دُم اٹھا کر دیکھتے ہیں ✦

سستی دکان (ا) اسم مؤنث:۔ وہ دکان جس پر چیز ارزاں ملے۔ رنڈی کی دکان ✦

سُستی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کاہلی۔ تساہل۔ ڈھیلا پن۔ آلکسی۔ آلکس۔ کسل۔ چستی کا نقیض (۲) نامردی ✦

سستی توڑنا یا اتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ انگڑائی لینا جیسے میرے اوپر سستی نہ توڑو یعنی میرے پاس کھڑے ہو کر انگڑائی نہ لو ✦

سستی کا تیل (ہ) اسم مذکر:۔ طلا۔ وہ تیل جو رجولیت کو قوت بخشے اور نامردی کو دور کرے ✦

سستی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیر کرنا۔ ڈھیل کرنا۔ تاخیر کرنا۔ دیر لگانا ✦ کاہلی کرنا۔ آلکسی کرنا ✦

سستے چھوٹنا (ہ) فعل لازم:۔ کم جرمانے یا کم نقصان میں نجات پانا۔ تھوڑے مواخذے یا خفیف سزا میں رہائی پانا۔ مفت چھوٹنا۔ خاصے رہنا۔ آسانی سے بلا دفع ہونا ؎

یہ دل اسے مفت بھی ہے مہنگا ہم خوش ہیں کہ سستے چھوٹتے ہیں (بحر)

سِسر (س) اسم مؤنث:۔ ماگھ اور پھاگن کے درمیان کا سردی کا موسم۔ کہرا یا پالا پڑنے کا زمانہ ✦

سُسر یا سُسُر (ہ) اسم مذکر:۔ (پورب) خسر۔ خاوند کا باپ ✦ بیوی کا باپ ✦ ایک گالی ✦

سُسرا (ہ) اسم مذکر:۔ خسر۔ خاوند خواہ جورو کا باپ (۲) ایک قسم کی گالی۔ بیٹی کی گالی ✦

س ک

سسرال (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سسرال۔ خسر خانہ۔ سسرے کا گھر۔ ساس یا سسرے کا گھر۔ میکے کا نقیض (۲) خاوند یا جورو کی طرف کا کنبہ (۳۔ بازاری) قید خانہ۔ جیل۔ محبس ✦

سسرال کا کتا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ داماد جو خسر کی روٹیوں پر پڑا رہے۔ سسرال میں رہنے والا داماد ✦

سُسکارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بچے کو منہ کی آواز سے پیشاب کرانا ✦ بچے کو پیشاب کرانا (۲) لشکارنا۔ کتے کو کسی پر دوڑانا۔ بھپکانا۔ لہکانا ✦

سسکارنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (سسکارنا نمبر ۲)

سسکاری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سسکی (۲) کتے کو جھپٹانے یا لپکانے کی آواز ✦

سسکاری بھرنا (ہ) فعل متعدی: سسکی بھرنا۔ کسی تکلیف سے سس کرنا ✦

سسکتی (ہ) صفت:۔ روتی۔ بسورتی۔ ٹھنکتی۔ منہ بناتی جیسے سسکتی گئی بلکتی آئی یعنے جیسی بدشگونی سے روتی گئی ویسی ہی آئی ✦

سسکنی بھنکنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (عو) (۱) کنجوس عورت۔ مکھی چوس عورت۔ تنگدل عورت۔ خسیس عورت (۲) صفت:۔ مقدار قلیل۔ بہت کم۔ ذرا سی جیسے کیا سسکتی بھنکتی چیز دی ہے ✦

سسک سسک کر دم نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ دفعۃً جان نہ نکلنا۔ نہایت جانکنی سے دم نکلنا۔ تھوڑا تھوڑا کر کے دم نکلنا ؎

کیوں نہ نکلے سسک سسک کر دم بسمل خنجر ادا ہیں ہم (غافل)

سسکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سبکنا۔ سبکی بھرنا۔ ذرا ذرا سا سانس لینا ✦ مرنے کے قریب ہونا۔ ذرا سا دم باقی رہنا۔ رمق جان ہونا۔ جان کنی میں ہونا۔ نزاع میں ہچکیاں لینا جیسے "وہ تو سسک رہا ہے کوئی دم کا ہے" ؎

منہ میں پانی نہ چوا جو سسکتے دیکھو کیا کہوں یار عداوت کبھی ایسی تو نہ تھی (بحر)

(۲) کنجوسی کرنا۔ بخل کرنا جیسے "تم تو بڑے سسکتے ہو" (۳) جان نکلنا۔ جان دینا۔ کوڑی کوڑی پر مرنا ✦

سسکی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سبکی ✦ آہ سرد (۲) کسی تکلیف خواہ درد کے باعث زبان بھینچ کر آواز نکالنا۔ سسکاری یا عورت کا جماع کراتے وقت زیر لب آہ آہ کرنا (۳) جاڑے کے مارے سو سو کرنا ؎

موسم سرما میں لگ چلنا پھر انسے صبح دم ساتھ سسکی کے عجب بنتی ہے چتون اے صبا (جرأت)

سسکی بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ لمبا سانس لینا۔ آہ سرد بھرنا۔ تکلیف یا درد کے باعث سسکاری بھرنا ؎

زمینداروں اور تعلقداروں، نوابوں اور راجوں نیز "مہمی جی" کے پجاریوں اور شیخ علیہ السلام کے پرستاروں کے ملک میں ظہور پذیر ہونے کے بڑے قوی امکانات و محرکات پائے جاتے ہیں: ع

ہشدار کہ سیلابِ فنا در پیش است!

معلوم ہندوستان اور روشناسِ عالم بنگالی سوشلسٹ مصنف و صحافی و داعی مسٹر ایم۔ این۔ رائے کا ماضیٔ قریب کی بنگال کی پولیٹیکل کانفرنس کے پنڈال میں پھینکا ہوا یہ بم اگر ہم اس موقعے پر اک دفعہ اور سُن لیں تو ملک کی تحریکِ سیاسی کی موجودہ "موڑ" کی توجیہہ و تفہیم میں اہم آسانی بہم پہنچے گی! "منصور انا الحق صفت" رائے نے کہہ ڈالا کہ:

"اگر آپ کانگریسیوں کے دلوں کو ٹٹولیں تو آپ کو اُن کی اکثریت ایسی نظر آئے گی جو بدستور اپنے ناخواندہ اور غریب ہموطنوں سے فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے! اور آپ اگر اچھی طرح اُن کے مافی الضمیر کا جائزہ لیں تو آپ اُن کے قول و عمل کا اختلاف دیکھکر حیران و ششدر رہ جائیں گے! غریب مزدوروں اور کسانوں کی حالت پر ازراہِ تصنع اشک ریزی کرنے والے یہ لوگ، ساہوکاروں، کارخانہ داروں اور بڑے بڑے زمینداروں سے جو ملک کے غربا کے جسم سے خون کا آخری قطرہ نچوڑ لینے پر تُلے ہوئے ہیں، گہرے تعلقات رکھتے ہیں! اس وقت ملک کی عام آبادی کو اسی طرح کانگریسی کارکنوں کی خود غرضی سے نجات دلانے کی ضرورت ہے جس طرح غیر ملکی حکمرانوں کے اثر و اقتدار سے! اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم اپنی جد و جہد سے آزادی کے منتہائے مقصود سے قریب تر ہونے کے بجائے دور تر جا پڑیں گے!"

رائے کے اخیر جملے میں جس اندیشے کا اظہار کیا گیا ہے وہ اسپین اور اٹلی میں اک عملی تاریخی حادثہ بن چکا ہے! اول الذکر ملک میں معاشی جمہوریت اک کامیاب انتخاب لڑ چکی تھی، اور آخر الذکر میں اک پورے بال و پر والے سوشلسٹ انقلاب کا جلوس رواں دواں ہو گیا تھا! لیکن ؎

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانے کے
اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے!

ہمارا مشارٌ الیہ اسپین کے اُمراء و قائدینِ عسکری کی باغیانہ مداخلت فی الجمہوریۃ اور اٹلی کے کارخانہ داروں اور زمینداروں کا جوابی انقلاب رجعت ہے! پہلی تحریک کا سرخیل جنرل فرینکو بنا، اور دوسرے فتنۂ فاسزم کا آلۂ کار بینیٹو مسولینی! جمہوریت جب معاشی جمہوریت کی صورت میں اپنی تکمیل یعنی "اور اپنا" اِتمامِ نعمت "حاصل کرنے لگتی ہے تو سرمایہ دارانہ لبرلزم مکے" بورژوا متمتعین اس نشو و نما کو روکنے کی ایسی ہی جان توڑ کوشش کرتے ہیں، جیسی کہ ملوکیت کی معزولی اور حریت کے آغاز کے لمحے پر شاہ اور شہزادے، اعیانِ دربار و ارکانِ دولت ہر کردنی و ناکردنی کر گزرتے ہیں: درحقیقت اِسی افتادِ بد کو روکنے کے لئے شاہی خاندان کی نظربندی اور "ڈکٹیٹرشپ آف دی پرولیٹیریٹ" کی ضرورت ہوتی ہے: اِس نکتۂ سیاست کو مارکس اور لینن نے جیسا پایا وہ اُنہی کا حصہ تھا، ہسپانیہ و ایطالیہ کے علاوہ یہ فروگزاشت جنگِ عظیم کے بعد کی سوشلسٹ جرمنی اور کمیونسٹ آسٹریا کے عوامی لیڈروں سے بھی سرزد ہوئی! اور دَورِ عبوری کے اِس دشوار گزار "پُلِ صراط" پر سے گزرتے ہوئے سوشلسٹ انقلاب کا "دائرِ جنت" اوندھے منھ فاسزم اور ملیٹرزم کے "جہنم" میں جا گرا: ؎

مرسے ڈوب جانے کا باعث نہ پوچھو کنارے سے ٹکرا گیا تھا سفینہ!

سیاسیات کے اِس چوراہے پر آکر ہندوستانی تاریخِ حریت کا اِس مزلۃ الاقدام کی ٹکر سے منحرف ہو جانا کوئی بعید امکان نہیں ہے! سچ تو یہ ہے کہ اِس خوگرِ استبداد اور بندۂ زر سرزمین میں "فاسزم" کا شجرِ خبیثہ اک خود رو روئیدگی نظر آتا ہے! آج بھی ہر چہار اطراف میں اس ملعون موسم کے تہدید آمیز آثار کافی نمایاں ہیں! مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا حقیقتہً مسلمان اور ہندو فاسزم کے زرخرید کارندے ہیں! اِس کنائے کی قرار واقعی تشریح کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کے اُن مقالات کے پڑھنے کی ضرورت ہے، جن میں اُنھوں نے اِن پرورش پذیر فتنوں کی طرف دعوتِ نظر دی ہے! اُن لوگوں کی بصیرت قابلِ رحم ہے، جو لیگ اور سبھا کو اعلیٰ طبقۂ امارت اور ہندو مہاجنی ٹولے کے نقیبوں اور سنکھ نوازوں کے سوا کچھ اور سمجھتے ہیں! پونہ کا "شواجی ملٹری اسکول" اور یادش بخیر علی گڑھ (قلعۂ علی"، بزبانِ خواجہ حسن نظامی، لاٹ پادری آل انڈیا فسطائیت!) کا مجوزہ کلیۂ حربی مستقبل کے ہندوستانی فاسزم زیر سایۂ برطانیہ کے "ریپاؤنٹ ڈپو" ثابت ہونے والے ہیں! "ریِن لیسپرے" کے "قلعۂ المونت" واللہ اعلم! اپنی ہتمم بالشان "خبر کمپنی" کے زیر تجویز اُردو، ہندی، انگریزی اخبارات و جرائد کے ساغروں کی گردش سے اک ہندوستانی رجعت و فسطائیت کا حقیقی حشیش، بہ پیمانۂ کبیر تقسیم کرنے کے منصوبوں کا بانگِ دُہل اعلان کر چکا ہے

چھوپیکی تھی مری بی بی بس کی بھری ۔ پہ گوئیاں نے بیا اتنی بڑی سسکی بھری (رنگین)
یا کے تنہا جو کل دوگانہ کو ۔ میں نے چھاتی کی جیٹ کے بزور
پڑ پکتے ہی وہ بولی سسکی بھر ۔ اوہی میں مر گئی ہوئی وہ گر کر (رنگین)

سسکیاں بھرنا (ہ) فعل متعدی:- لمبے لمبے سانس لینا۔ رونے میں ڈرا
رونے کے باعث سسکیاں بھرنا ﴿

سسر (ہ) صفت:- (مشدد) سیل گرم۔ نیم گرم۔ تیر گرم۔ سنتا ہوا۔ سنتا سنتا ﴿

سسو سسو کرنا (ہ) فعل متعدی:- جاڑے کے باعث سسکاریاں بھرنا۔ جاڑے مارے ہی
کے مارے کانپنا جیسے بچہ سو سو کرتا پھرتا ہے کوئی کپڑا نہیں اوڑھتا ﴿

سسی (ہ) اسم مؤنث:- ایک مشہور معشوقہ کا نام جس کا عاشق کوئی شخص پنوں تھا۔
اس کا افسانہ تمام پنجاب میں زبان زد خلق ہے ﴿

سشن (انگلش) Session اسم مذکر بمعنی اجلاس۔ عدالت فوجداری۔ اول پیشی دائم۔

سشن جج (انگلش) Session Judge اسم مذکر۔ فوجداری کے سنگین
مقدمات کا فیصلہ کرنے والا حاکم عدالت۔ صدر عدالت۔ وہ حاکم اعلیٰ جو
کونسل کے یا جوری کے ذریعے سنگین مقدمات کا فیصلہ کرے ﴿

سطح (ع) اسم مؤنث:- (اہل لکھنؤ نے مذکر بھی باندھا ہے) (۱) لغوی معنی بام۔
کوٹھا۔ چھت ﴿ کنگرہ (۲) ہر چیز کا بالائی حصہ۔ بساط ﴿ تختہ ﴿ چھیت ﴿ میدان۔
وسعت ﴿ فرش ﴿ اوپر کی ہموار جگہ۔ ہموار پیمائش ﴿ روئے آب۔ سر آب۔ ع
ہونٹ سے رخ کے چاندنی سطح آب کا ۔ ہے رشک ماہتاب ستارہ حباب کا (ذوق)
(۳) علم ہندسہ کی اصطلاح میں وہ چیز جس میں عرض و طول تو ہو مگر عمق مطلقاً نہ ہو ﴿

سطح آب (ع + ف) اسم مؤنث:- پانی کا بالائی حصہ۔ روئے آب۔ پانی کی چادر ﴿

سطح زمین (ع + ف) اسم مؤنث:- روئے زمین۔ سرزمین۔ تختۂ زمین ﴿
میدان۔ رکھیت ﴿ فرش زمین ﴿

سطح مائل (ع) اسم مؤنث:- ڈھلوان سطح۔ سلامی یا ترچھی سطح ﴿

سطح مستوی (ع) اسم مؤنث:- ہموار سطح۔ برابر سطح۔ چورس جگہ ﴿

سطر (ع) اسم مؤنث (۱) صفت:- قطار۔ لائن ﴿ سلسلہ (۲) لکیر۔ ریکھا۔
ڈنڈا (۳) خط کھینچنا۔ لکھنا ﴿ نوشتہ۔ تحریر ﴿

سطر بندی (ع + ف) اسم مؤنث:- صف بندی۔ اس طرح لکھنا کہ اگر اوپر یا نیچے
خط کھینچیں تو حرفوں کے دائرے یا مرکز و کشش وغیرہ نہ کٹیں ﴿

سعادت (ع) اسم مؤنث:- خوشی۔ نیک بختی ﴿ اقبال مندی ﴿ نیکی۔ بھلائی ﴿
نحوست کا نقیض ﴿

سعادت مند (ع + ف) اسم مذکر:- نیک بخت۔ سپوت ﴿ وفادار۔ نمک
حلال۔ مطیع۔ فرمانبردار۔ خدمت گزار ﴿

سعادت مندی (ع + ف) اسم مؤنث:- نیک بختی۔ فرمانبرداری۔ اطاعت ﴿

سعد (ع) اسم مذکر:- (۱) نیک۔ مبارک۔ سعید۔ شبھ (۲) طالع کی مناسبت۔ خوش
طالعی۔ اقبال مندی (۳) ستاروں کا اچھا اثر۔ نحس کا نقیض ﴿

سعی (ع) اسم مؤنث:- صحیح معنی (۱) دوڑ دھوپ۔ تگ و پو۔ دوڑ دھوپ (۲) کوشش۔
جدوجہد۔ جانفشانی۔ سرگرمی۔ جانفشانی۔ پیروی۔ جدوجہد۔ پیرو دوڑی ﴿
(۳) محنت۔ مشقت (۴) سفارش ﴿

سعی سفارش (ع + ف) اسم مؤنث:- (عو) اردو میں ایک دوسرے کا مترادف
خیال کرکے بولتے ہیں۔ جدوجہد۔ کوشش بلیغ۔ کہنا سننا ﴿

سعی سہارا (ع) اسم مذکر:- (عو) مترادف سعی سفارش۔ کوشش بالواسطہ ﴿

سعی کرنا (ع) فعل متعدی:- (۱) زور مارنا۔ کوشش کرنا ﴿ محنت و جانفشانی کرنا۔
تگ و پو کرنا (۲) سفارش کرنا۔ ع
ایک نے آکے مری سعی کی قاتل سے ۔ کیا کوئی دوست میرا کر مسلماں میں تھا (مصحفی)

سعید (ع) صفت:- نیک۔ مبارک۔ خجستہ۔ بہرہ مند۔ مقصدور۔ کامیاب۔ نیک بخت۔
بختاور۔ بھاگوان۔ خوش نصیب۔ شبھ ﴿

سفارت (ع) اسم مؤنث:- (۱) ایلچی گری۔ پیغامبری۔ رسالت۔ وکالت (۲)
وہ گروہ جو صلح یا دوستی یا کسی امر کے فیصلے کے واسطے ایک سلطنت سے دوسری
سلطنت کی طرف جائے ﴿

سفارش (ف) اسم مؤنث:- (سپاردن کا حاصل بالمصدر) سپردگی۔ حوالگی ﴿ شفاعت
سہانتا ﴿ مدد۔ سہارا ﴿ سعی۔ کسی شخص کو کسی کے سپرد کرنا۔ ہاتھ میں ہاتھ دینا ﴿ بھلائی
کا کلمہ کہنا ﴿ تقریب۔ وسیلہ۔ ساہت ﴿

سفارش کرنا (ف) فعل متعدی:- شفاعت کرنا۔ سہانتا کرنا۔ وسیلہ کر دینا۔ پہنچانا۔
رسائی کرنا ﴿ سعی کرنا ﴿

سفارش نامہ (ف) اسم مذکر:- سفارشی خط۔ وہ چٹھی جس میں حامل کی تعریف اور اس کے
واسطے کسی امر کی سفارش خواہ سعی ہو ﴿

سفارشی (ف) صفت:- وہ شخص جس کی سفارش کی ہو ﴿ وسیلہ والا ﴿

سفارشی ٹٹو (ف) اسم مذکر:- حمایتی گھوڑی۔ وہ شخص جو لیاقت تو نہ رکھتا ہو
مگر سعی سفارش سے نوکر ہو گیا ہو ﴿ نالائق۔ بے ہنر۔ بے جوہر آدمی ﴿

سفارشی چٹھی (ف) اسم مؤنث:- (دیکھو سفارش نامہ)

اُس کی دہان کی خوفناک سنسنی خیزی کا مطالعہ کیجیے! محمد علی جناح کو جو "سید القوم خادمہم" نہیں ہیں "مختار الملک" ہیں، بعض اسلامی ریاستہائے ہند کے اندر اجرائے اصلاحاتِ سیاسی پر اُن کو تنبیہہ کی جاتی ہے اور بجائے آئینی قسم کے شہریار بننے کے اُن کے سامنے ہٹلر و مسولینی کی جرمنی و اٹلی کا جلال و اقبال پیش کیا جاتا ہے! موجودہ تحریکِ عوامیہ کا تسمیہ "کین گردی" سے کیا جاتا ہے: اور کانگریس سوشلسٹوں کی سرگرمیوں کو "روسی غلاموں" کی تہ و بالا کرنے والی انقلابی ہلاکت خیزیوں سے تعبیر کیا جاتا ہے! ——— پھر خود والیانِ ریاست اِن پشت گرمیوں پر جن بلند پروازیوں میں ہیں اُس کا اندازہ اِس امر سے کیجیے کہ اِن میں سے دو ایک تاجداروں نے گزشتہ ایام میں کانگریس کی بیش قدم انقلاب دوست جماعت کی طرف روئے سخن کرتے ہوئے اک "داخلی مدنی جنگ" (Civil War) کا یہ الٹیمیٹم دیا ہے کہ "اگر ہمارے آبائی و پشتینی حقوقِ شاہانہ کو ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھا گیا تو ہم اپنے اقتدار کی بزورِ شمشیر مدافعت کرنے میں بھی قطعاً تامل نہ کریں گے!"

یہ ساری خائف و خون آشام قوتیں ہندوستانی فیڈریشن" کے مجوزہ نظام کی صورت میں دنیا کی سب سے بڑی عملی فاسسٹ طاقت برطانیۂ عظمیٰ کے زیرِ سایۂ عاطفت صف بستہ ہونا چاہتی ہیں: لاریب کہ قانونِ ہند ۱۹۳۵ء کا مجوزہ "ایوانِ وفاق" اِس مُلک میں اک "فاسسٹ گرانڈ کاؤنسل" کا ہم مضمون واقع ہوا ہے: ع

فتنہ می باردازیں طاقِ مُقرنس برخیز!

اک ممکن الوجود ہندوستانی فاسزم کی یہ پوری معرکہ آرائی نہیں ہے! اغیار اور اُن کے خواجہ تاشوں اور حلقہ بگوشوں کے علاوہ تمام عملی اغراض کے لئے اک "حلیف" کی طرح کی اہم دستگیری خود مجاہدینِ آزادی کے لشکر کی بعض داخلی صفوف سے اِس چیز کو مل رہی ہے! یہ مُلک کے سارے "بورژوا طبقے" ہیں جو مخلص کانگریسی ہونے کے باوصف "فاسزم" کی قدرتی فوج ہیں! یہ دولت مندوں اور سرمایہ داروں کا طبقہ ہے، اور اپنی لاعلاج ازلی جماعتی فطرت کے ناگزیر تقاضے سے جنگِ آزادی میں کچھ زیادہ دور تک نہیں جا سکتا: وہ خارجی مُستبدوں کے اِخراج میں پورا ہم آہنگِ احرار ہے لیکن سرمایہ داریت کے شیطانی آئینِ حیات قومی کو مُس ہونے دینا نہیں چاہتا، اور چونکہ معرکۂ آزادی اپنے آخری مراحل میں ہے وہ اب علانیہ اس جدوجہد پر اتر آیا ہے کہ جہادِ حریت کو "معاشی جمہوریتہ" کے آخری ثمرِ شیریں سے بار ور نہ ہونے دے، اس لئے کہ سوشلسٹ نظم و نسقِ مُلک کا نعرہ اُس کی دولت و عشرت و ریاست کے لئے اک "سازِ موت" ہوگا!

سردار پٹیل کا ہری پورہ کے کانگریس پنڈال میں یہ چیلنج کہ "اب میں سوشلسٹوں کو برداشت کرتے کرتے اپنے پیمانۂ صبر کو چھلکتا ہوا پا رہا ہوں!" ہندوستانی "بورژوا" کے ترکِ رفاقتِ جنگ کا وہ مرحلۂ آخریں ہے جبکہ مُلک کی بیخ گیر و سخت جان سرمایہ داری، وطن کی صفوفِ انقلاب کو اپنا مُقدرہ پیامِ ہذا فراق بینی و بینک" سُنانے پر مجبور ہو رہی ہے! اب وہ اپنے نقابِ فریب کو چاک ہونے سے نہیں بچا سکتی!

اِس عجیب ماجرے میں مہاتما گاندھی کا موقف مطالعے کا دلچسپ موضوع ہے! بقول پنڈت جواہر لال کے مہاتما جی اک پیدائشی انقلابی ہیں، اور مظلوم و محرومِ خلق اللہ کے دلسوز حامی! لیکن وہ کمیونزم کے مُسلکِ تشدد سے خواں باختہ ہیں اور اربابِ دولت کے "منصبِ امانت دارئ دولت" کے مُقدس خبط میں مُبتلا! پس اِس آغاز پذیر معرکے میں اُن کی زبردست شخصیتہ کا سارا وزن عملاً "بورژوا عناصر" کے پلڑے میں جاتا ہے، اور نادانستہ اُن کی معاشی خون آشامی کی حمایت کرتا ہے! سردار پٹیل، مہاتما کے فانی فی الشیخ مُریدین وہ اب سرمایہ نواز کانگریس کے عَلم کے نیچے ہندوستانی مزدوروں کی اک ہندوستان گیر تنظیم کے علمبردار بن کر میدان میں آگئے ہیں، احمد آباد کے حرفتی مزدوروں کی اک انجمن اُن کے اِدّعا میں مزدوروں کے لئے بہترین ممکن اُسوۂ حسنہ ہے، جو نہ ہڑتال کی حامل ہے، نہ مزدوری و سرمایہ کے درمیان کی "طبقاتی جنگ" کی قائل! گویا ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را   تو دانی حسابِ کم و بیش را!

سردار پٹیل کی معصومانہ خود فراموشی قابلِ دید ہے! غالباً وہ "حاکم و محکوم" کے درمیان کی بھی کسی ناگزیر نقیض کو بھی اب تسلیم نہ کرتے ہوں گے، جس پر اُن کے دیہاتی ستیاگرہ اور اِنکارِ ادائی ٹیکس کے سارے تاریخی یادگار معرکے اپنی تنہا بُنیاد و اساس رکھتے تھے! تاہم ہندوستانی سوشلسٹ اِن ابلہ فریبیوں میں آنے والے نہیں، وہ مُلک کے مزدوروں اور کسانوں کی تنظیم و تعلیم کمیونسٹ اصولوں پر جاری رکھیں گے، تاکہ فرض کی پُکار پر وہ اسپین کے تلخ تجربے سے دوچار نہوں! ——— بلکہ روسی انقلاب

سفا

سَفّاک (ع) صفت: ۔ خونریز ۔ قاتل ۔ خونی ۔ بیرحم ۔ اتنیائے ○

بخشے نہ ترے سفاک کبھی اے اوجستر ۔ خون ہی مجھ میں نہتا خون کا دعوی کیسا (داغ)

سَفّاکی (ع + ف) اسم مؤنث: ۔ خونریزی + بیدردی ۔ بیرحمی +

سُفال (ع) اسم مؤنث: ۔ ٹھیکری ۔ ٹھیکرا + اخروٹ + بادام ۔ پستہ وغیرہ کا خول ۔

سِفت (ف) صفت: ۔ سخت ۔ گاڑھا ۔ دبیز ۔ موٹا ۔ غفص ۔ مضبوط ۔ محکم ۔

ڈھٹ جیسے "سفت بھی ہو سُفت بھی ہو پڑے پہنے کا بھی ہو" (کہاوت)

سَفَر (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) مسافرت ۔ جاترا ۔ سیاحت ○

جو سنگ جانا ہے آتش تو باندھے کمرانپی ۔ سفر زیارت کعبہ کو ہے ضرور ابنا (آتش)

(۲) روانگی ۔ کوچ ۔ جانا +

سَفَرخرچ (اُ) اسم مذکر: ۔ بھتا ۔ راہ خرچ ۔ الاونس +

سَفَرکردہ (ع + ف) صفت: ۔ سیاح ۔ تجربہ کار ۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پئے ہوئے ۔

سَفَرکرنا (اُ) فعل متعدی: ۔ (۱) سیاحت کرنا ۔ جاترا کرنا ۔ سافرت کرنا (۲) روانہ ہونا ۔ کوچ کرنا ○

کاروان گل سفر شاید چمن سے کر گیا ۔ آج جو نالاں ہے تو مثل جرس یہ عندلیب (غافل)

(۳) مرنا ۔ گزرنا ۔ رحلت کرنا ۔ انتقال فرمانا ۔ بچھنا ۔ تمام ہونا ○

مجھکو کچھ رونے سے منظور نہیں مثل شرر ۔ ہنستے ہنستے جو کرے عمر میں سفر وہ میں ہوں (معروف)

کیا جانوں بزم عیش کہ ساقی کی چشم دیکھ ۔ میں صحبت شراب سے آگے سفر کیا (امیر)

سَفَرنامہ (ع + ف) اسم مذکر: ۔ سیاحت نامہ ۔ سفر کی کیفیت ۔ روزنامچہ سفر ۔ حالات و سرگزشت سفر +

سَفَردائی (اُ) اسم مذکر: ۔ دیکھو رسپردائی +

سَفَرمینا (انگلش) صحیح (سیپرس ۔ مائنرس Sappers and Miners) اسم مؤنث: ۔ سرنگ لگانے اور کھودنے کھادنے کا کام کرنے والی پلٹن +

سُفْرہ (ع) اسم مذکر: ۔ دسترخوان ۔ توشہ دان (۲ ۔ ف) مقعد ۔ دُبر ۔ گانڈ (کراہت کے باعث اول معنی میں بالفتح مستعمل ہے)

سَفَری (ف) صفت: ۔ (۱) منسوب بہ سفر ۔ سفر کی چیز ۔ سفر کے متعلق جیسے سفری کپڑے سفری جوتا وغیرہ + زادراہ (۲ ۔ اُ) پورب: ۔ امرود +

سَفَری جورو (اُ) اسم مؤنث: ۔ (بطور مزاح) ساتھ رہنے والی جورو ۔ وہ بیوی جسے سفر میں ساتھ رکھیں +

سُفْل (ع) اسم مؤنث: ۔ نشیب ۔ پستی + تلچھٹ + پھوک ۔ فضلہ +

سِفْل دان (ع + ف) اسم مذکر: ۔ ایک تانبے کا ظرف جو امیروں کے دسترخوان پر

سفی

اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ کھاتے وقت ہڈیاں یا کسی چیز کا پھوک اس میں ڈالتے جائیں ۔ ہڈی دانی +

سِفْلگی (ع + ف) اسم مؤنث: ۔ پاجی پن ۔ سفلہ پن ۔ ہلکی ۔ کمظرفی ۔ اوچھا پن ۔ پست حوصلگی + چھچھورا پن ۔ چھچھورپن + کمینہ پن +

سِفْلہ (ع) صفت: ۔ رذیل ۔ کمینہ ۔ پاجی ۔ چھچھورا ۔ اوچھا ۔ خفیف ۔ سُبک ۔ حقیر ۔ نالائق +

سِفْلہ پن (اُ) اسم مذکر: ۔ کمینگی ۔ پاجی پن ۔ نالائقی ۔ رذال پن + چھچھورپن +

سِفْلہ پرور (ف) اسم مذکر: ۔ کمینوں کو منہ لگانے اور مصاحب بنانے والا ۔ نالائقوں کو دوست رکھنے والا +

سُفْلی (ع) صفت: ۔ ادنی ۔ علوی کی ضد + کم درجہ کا ۔ گھٹیل +

سِفلی عمل یا جادو (اُ) اسم مذکر: ۔ وہ منتر یا جادو جس میں شیطان یا روحانیات ارضی سے استعانت کی جائے ۔ کلام الٰہی یا سحر علوی کے سوا عمل ۔ شیطانی عمل +

(چونکہ استعانت باللہ کے علاوہ دو قسم کی استعانت اور ہے ایک استعانت اجرام روحانیات فلکی اس کو سحر علوی کہتے ہیں وہ بہ نسبت سفلی سحر کے زیادہ موثر اور پائدار ہے اور اسی کو سحر ابنی بھی کہتے ہیں ۔ اور دوسری قسم کی استعانت شیاطین اور روحانیات ارضی کی ہے اسکو سحر سفلی یا عمل سفلی کہتے ہیں یہ قسم کم اثر اور کم پائدار ہے اور ہر قسم کے سحر ضرر کی طرف خاصتہ موثر ہوتے ہیں بس جو استعانت اسماء و صفات الٰہی کے سوا ہے وہ خواہ سفلی ہو خواہ علوی مذہب اسلام میں حرام و کفر ہے ۔ مگر جاہل عامل جو قواعد شریعت سے واقف نہیں سحر علوی اور سحر سفلی کو نہ سمجھکر آجب یا اسرافیل اور اقتل یا مریخ ترتبول کر میری دعا اے اسرافیل اور قتل کر میرے دشمن کو اے مریخ کہا کرتے ہیں اور عوام کو سکھاتے ہیں اور اس سحر علوی کو سحر جائز نہیں سمجھتے بلکہ جائز اور استعانت باللہ کے اقسام میں جانتے ہیں خود تباہ ہوتے ہیں اور عوام کو برباد کرتے ہیں اونہیں مذکورہ استعانتوں کو دو استعانتیں سمجھ کر ایک کو موسوم بہ علوی کرتے ہیں اور دوسری کو موسوم بہ سفلی ۔ یہ سراسر اُن کی غلطی ہے حالانکہ تین نام ہے موسوم ہونا چاہئے اول کلام الٰہی ۔ عمل الٰہی ۔ دوم سحر یا عمل علوی ۔ سوم عمل یا سحر سفلی)

سُفُوف (ع) اسم مذکر: ۔ برادہ ۔ چورن ۔ پھنکی ۔ آردہ جیتہ یسی کُٹی دوا ۔ پھنکی ۔ پوڈر +

سَفِید (ف) صفت: ۔ (۱) سیاہ کا نقیض ۔ ابیض ۔ سپید ۔ دھولا ۔ اُجلا ۔ چٹا ۔ بگا ۔ گورا چٹا ○

زاہد ہو خاک بادہ پرستوں میں رو سفید ۔ ہے مثل ابر اسکے بدن میں لہو سفید (اسیر)

(۲ ۔ اُ) کورا ۔ سادہ ۔ بن لکھا جیسے "سفید کاغذ" (۳ ۔ اُ) خائف ترساں ۔ خوف زدہ ۔ سہمناک ○

کی تاریخ کے اک ہندوستانی اعادے سے شرمیاب ہوں:—

توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دُوریٔ جنت میں روتی چشمِ آدم کب تلک؟

(۱-۱-خ)

مسلم لیگ کا اجلاس کلکتہ!

مسلم لیگ کا تازہ اجتماع کلکتہ عبرتناک شرمناکیوں اور زعفران زار مضحکہ خیزیوں کا اک متکلم و مترنم فلم ہے! حسبِ معمول رَجَز خوانی کی اِس محفل کا افتتاح بھی کانگریس کے خلاف "جہاد باللسان" سے ہوا! اک شیخ چلیانہ نعرہ یہ تھا کہ "مسلم لیگ اس کمسنی میں بھی سَو کانگریسوں کے برابر ہے"!—

لرزتا سامنے جوشِ آفتاب آئے گا
جب اِن اداؤں پہ پورا شباب آئیگا!

ضیغمِ اسلام مولینا فضل الحق نے اربابِ مسلم لیگ کی سامعہ خراش و دماغ پاش خود غائیت کا اعتراف فرمایا، لیکن اِس کی وجہِ مُوَجہ یہ بیان کی کہ ایک ایک لیگی مسلمان "شیر اور شیر ببر" واقع ہوا ہے!—

بگفتے زدیم و سر انا الحق شد آشکار
مارا ازیں گیاہِ ضعیف ایں گماں نبود!

برطانوی حکومت کی کمزوری مسٹر فضل الحق کو ہٹلر اور مسولینی سے بھی زیادہ زار و زبوں نظر آتی ہے! کاش اِس "نپولین ہند" کا سایہ اعیانِ انگلستان پر پڑ جائے تاکہ اُن کو کم از کم ایک صدی کی توسیعِ حکمرانی تو اور نصیب ہو جائے! مسٹر چیمبرلین، جنابِ جلالۃ الملک فضل الحق سے بزبانِ حال کہہ رہے ہیں کہ:—

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند؟

عظیم الشان مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس کلکتہ میں اِس کے بعد "پانی پت اور تھانیسر" کے معرکہائے جدال و قتال لڑے گئے اور حسبِ توقع "لیگ اکیلا" اِن مُہمات سے بھی مُظفر و منصور عُہدہ برآ ہوئے!—

ذوق: بازیٔ گہِ طفلاں ہے سراسر یہ زمیں
ساتھ بچوں کے پڑا کھیلنا گو یا ہم کو!

اسی طرح وزارتِ بنگال کی "میر جعفری" حکومت کو عالمگیر اعظم کی سلطنت بھی فرض کر لیا گیا! ع

بر تمنا ہائے عرفی خندہ می آید مرا!

والسرائے کی طرف سے مہاتما گاندھی کو نیازمندانہ دعوتِ ملاقات دیے جانے پر مسٹر جناح بُری طرح خون در جگر ہیں! اور اپنی لیڈریت کے باوجود اپنی "نظر اندازی" کو ناقابلِ برداشت صدمہ محسوس کرتے ہیں: ع

اِس قدر دشمنِ اربابِ وفا ہو جانا؟!

لطف یہ ہے کہ مسجد شہید گنج کے "قضیۂ نامرضیہ" میں تو مسٹر جناح مجسم صلح و آشتی ہیں، لیکن مسلم لیگ اور کانگریس کی نزاعِ موہوم کو دادِ جنگجوئی کے لئے اُبھارنا چاہتے ہیں:—

در کینہ ورزی نفسِ دیدہ مشتی!
در مہربانی نشستاں سرائے!

اک نہایت پُرلطف ماجرا یہ نظر آتا ہے کہ مسلم لیگ کے بڑے بڑے خطیبوں اور آتش خواروں کے "لبہائے بلند بانگ و از میانِ تہی" اپنی طفلانہ خوش فہمیوں میں شاید یہ سمجھتے ہیں کہ گویا اُنھوں نے ہندوستان کی سرزمین میں یوروپین "فاسزم" اور "نازی ازم" کا قلم لگایا ہے! اُن کے فتنہ جُو و انقلابی گویا ہٹلر کے "اسٹارم ٹروپرز" سے کم نہیں! اُن کے برپا کئے ہوئے "ہندو مسلم فسادات" "اسپین کی داخلی جنگ کا ضمیمہ" ہیں! جواہر لال اور مہاتما گاندھی کی طرف سے جناح کو پیاماتِ اتحاد گویا متوازی واقع ہوئے ہیں، مسٹر چیمبرلین و لارڈ ہیلی فیکس کی دلجوئی مسولینی و ہٹلر کے! اور غالباً یو۔پی، کے گزشتہ تین انتخابات میں مسلم لیگی کامیابی بالمقابل رکھی جا سکتی ہے، اٹلی و جرمنی کی فتح حبش و اسپین و آسٹریا کے! "مثلث بمبئی۔ کلکتہ۔ لاہور اتحادِ ثلاثہ" "عین مماثل کہا جا سکتا ہے" روم۔ برلن۔ ٹوکیو محاذ" کے!—— زیرِ ذکر اجلاسِ لیگ میں مولینا شوکت علی اور مسٹر فضل الحق کی زبانِ بے ہنگام سے جو چیلنج بیک وقت کانگریس، ہندو قوم، اور والسرائے ہند کی طرف پھینکے گئے ہیں، وہ اِنہی شیخ چلیانہ خوابوں اور جعفر زٹلیانہ ہزلیات کے غماز نظر آتے ہیں! ع

گو تو خوش باش کہ ما گوش بہ احمق ندہیم!

(۱-۱-خ)

یوروپ!

برطانیہ اور اٹلی کے درمیان کا "تکمیل معاہدۂ دوستی" یوروپی سیاسیات کی تاریخ میں اک نئے دَور کا آغاز ہے! ابھی تک انگلستان اپنے کو براعظم کا سرتاج اور عالم کا سیاسی قطب سمجھتا تھا! یوروپ کی گزشتہ طویل تاریخ نے بھی اُس کے اِس زعم و پندار کی قرار واقعی پرورش کی، اُس نے

دشمن پامال کا ہے گمان سب جان کو ایسا ہے تیرے رُعب سے لب جنکو سفید (اسیر)

سفید پڑجانا (د) فعل لازم:- مُنہ فق ہوجانا۔ چہرے کا رنگ اُڑجانا۔ خوف یا غم کے باعث چہرے کی رنگت کا متغیر خواہ زرد ہوجانا۔ خون خشک ہوجانا۔ ہوائیاں اُڑنے لگنا۔ بھچے مانا ٭

سفید پلکا (د) اسم مذکر:- وُہ کبوتر جسکا رنگ سفید۔ پوٹا کالا۔ دم اور بازو کچھ کالے اور کچھ سفید ہوتے ہیں ٭

سفید پوش (ف) صفت:- سفید کپڑے پہنے والا۔ اُجلا رہنے والا۔ بھلا مانس۔ کمایہ ٭

سفید خوان (د) اسم مذکر:- (بازاری) منی۔ نطفہ (چنانچہ جب وہ لوگ سفید خوان کی قسم دلا بیٹھے تو اس سے یہی مُراد ہوگی کہ مذاق میں بولتے ہیں ٭)

سفید کرنا (د) فعل متعدی:- (۱) اُجلا کرنا۔ دھولا کرنا (۲) تانبے کو سنکھیا اُلے سے جوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا۔ جوڑا بنانا ٭

سفید و سیاہ (ف) اسم مذکر:- نیکی بدی۔ بُرائی بھلائی۔ اچھائی بُرائی۔ برگو ؎

تو جہاں کے سفید و سیاہ سے غافل کبھی سیاہ کبھی ہے سفید بار کا ہاتھ (اسیر)

سفید ہونا یا ہوجانا (د) فعل لازم:- (۱) دھولا ہونا۔ چٹّا ہونا۔ گورا ہونا۔ سپید ہوجانا

نوالی ستمسے قاتل ہوگیا سفید نیچے ہوجائیگا بھر کر بلال سا سفید
ہر خورشید سے ہوجاتے ہیں کالے ہرن تو اگر آنکھیں دکھانے ہو ہرن کو سفید

(۲) دیکھو (سفید پڑجانا) خجالت یا شرمندگی کے موقع پر بھی بولتے ہیں ؎

جسکے ہونا وہ گُل تر ایں گل دیگر شگفت گُل جو اسکے آگے خجالت سے ہو سارا سفید (وزیر)

گلعذاروں کی جو محفل میں گیا وہ گُل تر ہوگئے ندوجوہ دو چار تو دو چار سفید (ناسخ)

سفیدہ (ف) اسم مذکر:- (۱) پھُکے ہوئے جست کا پھول جو اکثر آنکھوں کی دواؤں میں پڑتا ہے (۲) ایک قسم کا پوڈر جو بارود سنگے کے بنانے کو پھونک کر بناتے اور اُسے چاچ میں ملاکر عورتیں مُنہ پر ملتی ہیں مگر یہ دستور ایران کا ہے ہندوستان میں صرف کا شغری سفیدے سے یہ کام لیا جاتا ہے بلکہ ان دنوں میں تو انگریزی پوڈر کا زیادہ رواج ہوگیا ہے ٭

سفیدی (ف) اسم مؤنث:- (۱) دھولا پن۔ بیاض۔ صباحت۔ چٹّا پن (۲) انڈے کے اندر کی سفیدی جو پیدن کا مادہ ہے (۳) مُنہ پر ملنے کا پوڈر (۴) قلعی۔ دیواروں پر پھیرنے کا (۵) سفید چونہ۔ پتھر یا سنگ مرمر کا پکا ہوا چونہ ؎

بھی غیرتِ یوسف نے یہاں بھی نہ آلی سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر (غالب)

شب جو اُٹھی رُخ روشن سے حیرت افزائے نقاب چاندنی بنکر سفیدی رہ گئی دیوار پر (ناسخ)

(۶) صبح۔ چاندنا۔ چاننا ٭

سفیدی آنا (د) فعل لازم:- بال سفید ہونا۔ بڑھاپا آنا۔ پیر ہونا۔ بوڑھا ہونا ؎

ہم کو غفلت میں کھوتا ہے کہ اُٹھ صبح قیامت ہوگئی کس نیند سوتا ہے (میر)

سفیدی پھرنا (د) فعل لازم:- مکان پر قلعی ہونا۔ چونہ پھرنا۔ صفائی ہونا۔ کھریا پھرنا ؎

آمد ہے آج کس کی داغ یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے (داغ)

سفیدی پھیرنا یا کرنا (د) فعل متعدی:- قلعی کرنا۔ دیوار یا مکان پر سفید چونہ پھیرنا ٭

سفیر (ع) اسم مذکر:- ایلچی۔ دوت۔ قاصد۔ رسول۔ پیک۔ پیغامبر۔ وکیل۔ بیانچی ٭

سفینہ (ع) اسم مذکر:- (۱) کشتی۔ ناؤ۔ جہاز ؎

آشنا ہے اگر ایسے ہی بیزار ہو تم تو ڈبو دو نہیں دریا میں سفینہ بھر کے (ذوق)

(۲) کتاب اشعار۔ بیاض اشعار۔ یادداشت کی بیاض۔ نوٹ بک جیسے علم در سفینہ نہ در سینہ (۳-ع) سمن۔ اطلاع نامہ۔ سرکاری اطلاع کا کاغذ جو مدعا علیہ یا گواہ کے پاس جاتا ہے ٭ علم طلبی (۴-ع) کوئی کتاب سادہ۔ سادہ بیاض۔ بن لکھے مجلد اوراق ٭

سفیہ (ع) صفت:- نادان۔ کم عقل۔ بیوقوف۔ بیوقوف ٭

سقّا (ع) اسم مذکر:- بہشتی۔ پانی لانے والا۔ پانی پلانے والا۔ بھسیارا۔ کہاریہ آبکش۔ پن بھرا۔ ماشکی۔ مشک اُٹھانے والا ٭

سقاوہ یا سقابہ (ع) اسم مذکر:- صحیح (سقابہ) خزانۂ آب۔ پانی رہنے کا مقام۔ پانی کا چھوٹا سا حوض جو اکثر غسل خانوں میں بنا دیتے ہیں ٭

سقابہ (ع) اسم مذکر:- دیکھو (سقاوہ) ٭

سقر (ع) اسم مذکر:- دوزخ۔ نرک۔ جہنم جیسے سقر اور سقر برابر ہے ٭

سقط (ع) اسم مذکر:- چوپایہ کی موت۔ گھوڑے یا گدھے کا مرجانا ٭

سقط ہونا (د) گھوڑے یا چوپایہ کا مرنا ٭

سقطی نامہ (ع+ف) اسم مذکر:- وہ سرکاری فہرست یا رجسٹر جس میں رسالے کے مرے ہوئے گھوڑے درج ہوتے ہیں ٭

سقف (ع) اسم مؤنث:- مکان کی چھت۔ چھپر۔ سائبان۔ کوٹھا۔ بام۔ شامیانہ ؎

اثر دکار ہے تو جا پہنچ عرشِ معلیٰ تک نہیں سقفِ فلک اے نالۂ شبگیر بوسے کی (ناسخ)

سُقم (ع) اسم مؤنث:- (۱) علت۔ بیماری۔ دُکھ (۲-ع) عیب۔ نقص۔ خرابی ٭

سُقم نکالنا (د) فعل متعدی:- عیب نکالنا۔ نقص نکالنا۔ رخنہ ڈالنا ٭

سقمونیا (یونانی) اسم مذکر:- محمودہ۔ ایک نہایت تلخ مسہل صفرا۔ گوند جو مائل بہ سبزی و زردی ہوتا ہے۔ سوداوی امراض اور پیٹ کے کیڑوں کے واسطے نہایت مفید ہے مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوسرے میں یابس اور بعضوں کے نزدیک مرطوب یابس درجۂ سوم ٭

سقن یا سقنی (ا) اسم مؤنث:- پنہیاری۔ پانی بھرنے والی عورت ٭

فرانس کو مفتوح کیا، نپولین کو سرنگوں کیا۔ جہبذ آسکے روس کو پابہ زنجیر کیا، دو قیصر ولیم ثانی کے جرمنی کو بیدست و پا کیا۔ دنیا کے سمندروں پر ملکۂ بحر کا پرچم اُڑایا۔ اور اپنی آفاق گیر سلطنت میں "غروبِ آفتاب" کو ناممکن بنا دیا! سالِ جنگِ عظیم میں اُس کی سربراہی و کامیابی نے اُس کو اپنی معراج کے فلک الافلاک تک پہنچا دیا! لیکن ...... یہ ساری ترقیٔ درجات شاید اُس کی آنے والی اُفتادِ بد کو عبرت انگیز تر بنانے کے لئے ہی تھی! آج برطانیۂ عظمیٰ یورپ میں "علاوہ اک دوسرے درجہ کی طاقت ہے!" اُس نے اِس ننگ آمد سخت آمد کو انگیز کر لیا ہے کہ وہ دُنیا کے اموالِ غنیمت کے خوانِ یغما پر ذَلّہ ربایانِ اقوام کو دعوت دے گی، اور اپنی آئندہ تاریخِ قیصریت میں اپنے اسی موقف کو بسا غنیمت سمجھیگی! ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن — کہ جاہا سپر باید انداختن!

خود گرم خون و مغرور المزاج فرانس بھی با دلِ ناخواستہ انگلستان کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے! یعنی روما و لندن کے معانقہ کے بعد پیرس و برلن کا بھی مصافحہ ہونے والا ہے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل کی سیاسیاتِ بین الاقوامی میں بجائے انگلستان و فرانس کی جوڑی کے اب انگلستان، فرانس، اٹلی اور جرمنی چاروں مل کر دُنیا کی "پولیٹکل حکمرانی" کے منصب کو بحصۂ مساوی تقسیم کر رہے ہیں! اک مستند اطالوی مبصرِ سیاست کا یہ بیان کہ جرمنی کو اب اُس کی نوآبادیات از خود مل جائیں گی، اِسی قسم کی معنی خیزی کا حامل نظر آتا ہے! آخر جرمنی کا شکارِ آسٹریا بھی تو مدبرینِ انگلستان کی خلوتوں میں پہلے سے اک معلومہ راز اور اک منظور شدہ واقعہ تھا! ―― انگلستان کی "دلالہ" کی سرپرستی میں یہ سارے نئے توڑ جوڑ خدانخواستہ "کمزور اقوام کی حفاظت" کی حماقت کی قبیل سے نہیں واقع ہوئے ہیں! یہاں غایت الغایات خود "اپنی سلامتی" ہے! چنانچہ اسپین کی گلوخلاصی اور وہاں سے اطالوی افواج کی واپسی اک ستم ظریفانہ فریبِ عجیب ہے، اِس لئے برطانیہ و اٹلی کے درمیان کے زیر بحث معاہدہ پر دستخطوں کی عین ساعتِ سعید میں جنرل فرینکو "جمہوری اسپین" کی تسخیرِ کامل کی تاریخ کا روزنامچہ اپنی نوکِ شمشیر سے لکھا رہا تھا! ―― البتہ دیکھنا یہ ہے کہ "سفید یوروپ کی اِن چاروں (اعلاً) فاسسٹ طاقتوں کے جتھے میں" کالا جاپان" کہاں تک شریک ہے! اِس امر کا خاصا احتمال ہے کہ یہ جدید ائتلافِ اربعہ اک خالصۃً (Whitemans Club) ہوگا! جاپانی سیاسی حلقوں میں اِس معاہدے پر جس تشویش کا اظہار کیا گیا ہے، وہ اسی حقیقت کے خاکے کو رنگ بہم پہنچاتا ہے! اگر ایسا ہوا تو اِسی میں ضمناً چین کی نجات بھی مضمر نظر آتی ہے؛ اٹلی و جرمنی کی اخلاقی پُشت پناہی کے خاتمے کے بعد مشرقِ بعید میں جاپان کی "درید و بُرید" ایسا مامون مَن مانا کھیل نہ رہے گا! اُس وقت روسی ہمدردی و دستگیریٔ چین اک غالب اثر انداز عنصر بن جائے گی! جاپان کی قاہر ضربوں سے "گرانخوابِ چینی" بیدار و مستعدِ کار ہو ہی گئے ہیں! ممکن ہے اس نئے نقشۂ بساطِ سیاست میں اُن کی مدافعانہ زور آزمائی زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہو! کون کہہ سکتا ہے کہ چین کی تازہ جنگی کامیابیاں اِسی عہدِ جدید کا فتح باب نہوں! ؎

ببینم کہ تا کردگارِ جہاں — دریں آشکارا چہ دارد نہاں!!

(ا۔ا۔خ)

مصر!

مصر کی سیاسیات کا موجودہ پلٹا ―― جس کے مظہر تازہ انتخاباتِ پارلیمنٹ کے نتائج ہیں! ―― اک نہایت پیچیدہ مطالعے کا موضوع نظر آتا ہے! نحاس پاشا کی حامی پارلیمنٹ پارٹی کا ۱۲ کے عدد کے نقطۂ حضیض تک اُتر جانا! حتیٰ کہ خود رئیس حزب الوفد و صدرِ اعظم کا انتخاب میں اُڑ جانا، اور اِس المناک شان سے کہ اُن کے زرِ ضمانت تک کا ضبط ہو جانا! نیز سلطان کی پارٹی کا فاتحانہ اکثریت میں پارلیمنٹ میں واپس ہونا، حیرت خیز واردات ہیں! معاملے کی اُلجھن یہیں ختم نہیں ہو جاتی! مزید طرہ یہ ہے کہ "سعدی پارٹی" کے نام سے اک نئی مصری پارٹی معرضِ ظہور میں آئی ہے جو موجودہ پارلیمنٹری تعدادی موقف کے اعتبار سے ایوان کی دوسری سب سے بڑی پارٹی ہے، اور وہ سلطان کی برسر اقتدار پارٹی کی پُشت پناہ واقع ہوئی ہے! یہ "سعدی پارٹی" مرحوم سعد زاغلول پاشا کے نام پر قائم ہوئی ہے۔ اور جس کا مقصود یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ سیاسیاتِ مصر میں سعد پاشا اعظم کے مسلکِ حُریت و استقلال کی تجدید عمل میں لائے گی! یہ کیسی سنتِ سعد ہے جو "قصرِ عابدین" کے سیاسی طاغوت، "سلطان" کی ہوا خواہ ہے؟! پھر کہا جاتا ہے کہ مصری پارلیمنٹ کی "انڈیپنڈینٹ پارٹی" بھی جملہ اغراضِ عملی کے لئے حکومتی پارٹی کی ہمنوا ہوگی! "وفد پارٹی" کے اندرونی اختلافات اُس کے فوق العادت زوال کی کافی توجیہ نہیں تسلیم کئے جا سکتے! پولٹیکل پارٹیوں کے

سَقَنقُور (رومی) اسم مذکر۔ ایک گوہ کے مشابہ جانور کا نام۔ یا وُہ مچھلی جو ریت میں رہتی ہے۔ ریگ ماہی۔ حشرات الارض میں سے ایک جانور کا نام جسکا گوشت نہایت مقوی باہ ہوتا ہے۔

سَقَنی (ف) اسم مؤنث:۔ دیکھو (سقن)

سُقُوط (ع) اسم مذکر:۔ گر پڑنا۔ خطا کرنا۔ کسی لفظ کا وزن یا بحر کے خلاف ہونا۔

سقّے کی بادشاہی (ا) اسم مؤنث:۔ دولت چند روزہ۔ تھوڑے دن کی حکومت۔
(یہ محاورہ نظام سقّے سے لیا گیا ہے جسنے ہمایوں بادشاہ کو ڈوبتے دیکھ کر نکالا اور جس کے صلہ میں ڈھائی دن کی بادشاہی لیکر چام کے دام چلائے تھے)

سَقِیم (ع) صفت:۔ (۱) بیمار۔ علیل۔ مریض۔ روگی۔ ماندہ۔ عیب دار۔ عیبی کنوڑا۔

سَکار (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار) بھور۔ پو پھٹے۔ علی الصباح۔ تڑکہ (اصل میں سُکال تھا یعنے اچھا وقت)

سَکارا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) ہُنڈاون وُہ فیس جو ہُنڈی کی بابت دی جائے۔

سَکارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) قبول کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ آیا کرنا۔ تڑلینا۔ اُوٹھانا (۲) ہُنڈی کا روپیہ ادا کرنا۔

سَکارے (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) سویرے۔ صبح۔ بھور۔ تڑکے۔ پَو پھٹے۔ دن نکلے (۲) کل۔ فردا۔ آج کے دوسرے دن۔ (دوہا)

سجن سکارے جائینگے اور نین مرینگے روے بدھنا ایسی رین کر بھور کدھے نہ ہوے

سکالرشپ (انگلش) Scholarship اسم مؤنث:۔ وظیفہ۔ طالب علمی کا وظیفہ۔

سُکّان (ع) اسم مذکر:۔ پتوار۔ دنبالۂ کشتی۔ کنہر۔

سَکَت (ہ) اسم مذکر و مؤنث:۔ (عو) دم۔ طاقت۔ سامرتھ۔ بوتا۔ توانائی۔ شکتی۔ قوت۔
(ہنود اور اہلِ لکھنؤ مؤنث بولتے ہیں) ؎

انگشت آرزو سے وہ آج ات ہوئی بارے مریضِ چشم میں اتنی سکت ہوئی (رشک)

سَکتّر (انگلش) صحیح سکرٹری (Seeretary) اسم مذکر:۔ سکرٹری۔ میر منشی۔ دیوان۔ حضور نویس۔ مستری۔ دبیر۔ مصاحب۔ متصدی۔ پیشکار۔

سَکتَہ (ع) اسم مذکر:۔ ایک دماغی مرض کا نام جس میں حس و حرکت زائل ہو کر آدمی مردے کی مانند ہو جاتا ہے۔ مرضِ بے ہوشی۔ مورچھا۔ مرگی صرع۔ غشی۔

حیرت۔ بیخودی ؎

لاؤ اُس آئینہ رو کو مت دکھاؤ آئینہ اور کچھ حالت ہے جُرأت کی اسے سکتہ نہیں (جرأت)

(۲) وہ ہاے ہوز جو ساکن پڑھی جائے اور کسی لفظ کے اخیر میں واقع ہو جیسے آمدہ رفتہ خفتہ وغیرہ (۳) شعر کے وزن میں کسی حرف پر ذرا توقف کرنا پڑے تو اُسے بھی سکتہ کہتے ہیں اور قبیح خیال کرتے ہیں مگر بعض موقع پر ملیح بھی سمجھتے ہیں۔

سکتہ پڑنا (ف) فعل لازم:۔ شعر کی روانی میں فرق آنا۔ کسی لفظ کا بحر سے جدا معلوم ہونا۔ شعر ٹوٹنا۔

سکتہ کا عالم (ف) تابع فعل:۔ حالت تحیّر۔ حیرت کا مقام۔ بیخبری اور بیہوشی کی نوبت۔ خاموشی کا عالم۔ ہک دک اور سُن سان ہو جانے کی نوبت۔

سکتہ ہونا (ف) فعل لازم:۔ (۱) مورچھا گت میں آجانا۔ بیہوش ہو جانا۔ غش آجانا۔ (۲) شعر ٹوٹنا (۳) حیرت ہونا۔ متحیّر ہونا۔ ؎

سب کو خاموشی ہوئی محفل کو سکتہ سا ہوا بزم میں جب بحث اثبات و نہاں ہونے لگی (تجمل)

سَنکَٹ (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) سخت۔ کٹھن۔ مشکل۔ دشواری (۲) حالتِ نزاع۔ دُکھ۔ کشٹ۔ تکلیف۔ بدنصیبی۔ نصیبوں کی شامت (اس معنی میں سنکٹ کا نون گرا کر استعمال کر لیا ہے ورنہ صحیح سنکٹ ہے) (۳) گاڑی۔ چھکڑا۔ ارابہ۔

سَکَٹ چوتھ یا سَنکَٹ چوتھ (ہ) اسم مؤنث:۔ ہندوؤں کے اُس تہوار کا نام جو ماگھ کے مہینے میں گنیش جی کے جنم کے متعلق کیا جاتا ہے۔ گنیش جی کا جنم دن۔

سُکّر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) زہرہ۔ ناہید۔ لولنئے فلک۔ ایک ستارہ کا نام جو نہایت تاباں ہے (۲) جمعہ۔ یوم آدینہ۔ شکروار۔

سُکر (ع) اسم مذکر:۔ مستی۔ خمار۔ نشہ۔ بے ہوشی۔ مد۔

سَکّر (ا) اسم مؤنث:۔ (گنوار یا ہندو) شکر۔ چینی۔ کھانڈ۔

سکر سُروا بولنا (ف) فعل لازم:۔ شین قاف درست نہونا۔ غلط تلفظ کرنا۔ شکر شوربے کی بجاے سکر سروا کہنا۔ اپنی بے علمی اور جہالت ظاہر کرنا۔

سَکَرات (ع) اسم مؤنث:۔ (سکرہ کی جمع):۔ (۱) موت کی شدت اور سختی جانکنی کی تکلیف (۲) بیہوشیاں۔ مستیاں۔

سَکرانت (س) اسم مؤنث:۔ تحویلِ آفتاب۔ سورج کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانا۔

سَکَرمَک (س) اسم مذکر:۔ فعل متعدی:۔ متعدی مصدر۔

سِکَڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ سمٹنا۔

سَکَڑ (ہ) صفت:۔ ایک کلمہ ہے جو لفظ پر کی طرح رشتے کی دُوری ظاہر کرنے کے واسطے

اختلافات، سیاسیات کے صبح و شام کے طبعی احوال ہوتے ہیں، اور یہ چیز کسی جماعت کو آناً فاناً ایسا متزلزل نہیں کر سکتی! پھر سلطانی پوزیشن، مصری سیاسیات میں عرصۂ دراز سے ایک بیرقا رعنصر بن چکی ہے! سلطان مستبدانہ پارلیمنٹ کو فسخ تو کر سکتا ہے اور کرتا رہا ہے، لیکن ایک آزاد و عام انتخاب پارلیمنٹ میں اس نے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے! دوسری طرف "حزب الوفد" بھی اپنی گزشتہ سیاسی تاریخ کے سارے پست و بلند میں کبھی اتنی گردش میں نہیں آئی ہے کہ اس کے سرخیل، اس کے ممتاز اعیان، اس کے کابینۂ وزارت کے ارکان، حرفِ غلط کی طرح محو ہو گئے ہوں: جب کہ ملک و ملت سے ایک نیا "مینڈیٹ" طلب کیا گیا ہو! ——— اور وہ بھی بظاہر مستبد سلطان کے ساتھ ایک "آئینی نزاع" کے پیش آنے کی تقریب سے!

ہمارا خیال ہے کہ صورتِ حال کسی قدر ایک بالغ نظرانہ اور ژرف نگاہانہ مطالعے کی دعوت دے رہی ہے! اصلی سرچشمۂ فتنہ، وفد پارٹی اور انگلستان کے درمیان کا سابقہ معاہدۂ مودت نظر آتا ہے! یہ معاہدہ ایک "سیاہ سودے" سے زیادہ تو بہر حال نہیں ہو سکتا تھا، تاہم اس کے وہ شرائط جن کے تحت بصورتِ جنگ مصر برطانوی افواجِ قاہرہ کی پامال جولانگاہ بن جائے گا، اور جس ذلت آفریں ہنگامہ خیزی کے لئے اُسے جدید سڑکوں، ریلوے لائنوں، فوجی مستقروں، اور ہوائی اسٹیشنوں سے خود مصر کے تمام و مصارف سے آراستہ کیا جانا طے پایا تھا (اور جس پر عملاً عمل درآمد بھی شروع ہو گیا تھا) ان سب چیزوں نے رئیس وفد نحاس پاشا کی حکومت کے خلاف "وادیٔ نیل" کی ہوا کو یکسر بدل دیا! غیور ارکانِ حزب الوفد اک اضطراب سا محسوس کرنے لگے اور شاید اپنی "سیاسی خوارج" سے جدید القیام "سعدی پارٹی" کا ساز و برگ بہم پہنچا ہے! تاہم سلطانی پارٹی کا اس ہنگامہ آرائی میں شرکت کرنا، اور مصر کے استقلال خواہ اور ترقی دوست عناصر کے ساتھ صف بصف استادہ ہونا، بلکہ اُن کی قیادت و ریاست کا منصب حاصل کر لینا، یہ اک اور عقدہ ہے جو حل طلب رہ جاتا ہے! دراصل اسی گتھی میں اصل کلیدِ معاملہ چھپی ہوئی ہے! اغلب گمان یہ ہے کہ اس میں مسولینی کی ریشہ دوانی کار فرما ہے! اُس نے احرارِ مصر اور سلطانِ مصر ہر دو کے لئے اک اک اہم و دلکش پیشکش نذر کی۔ اول الذکر کے لئے انگلستان کے پنجۂ گلوگیر سے مخلصی، اور آخر الذکر کے لئے مصر کی تاریخی "ارضِ خلافت" کی سربلندی زیرِ سایۂ خاندانِ شاہی! "فاسزم" کا یہ عنصر اس کی مشہور روح الروح ہے! پھر چونکہ مسولینی اپنے اُمیدواروں کی بیباک پشت گرمی کے لئے تیار ہو گیا ہوگا، اور انگلستان نے نحاس پاشا کے ہاتھ مضبوط کرنے میں اپنی معمولی سست رگی کا ثبوت دیا ہوگا، اس لئے پارلیمنٹری نتائج وہ پیدا ہوئے جو پیدا ہوئے! برطانوی سفیر متعینۂ قاہرہ کے ساتھ نحاس پاشا کی حال کی بصیغۂ راز ملاقاتیں شاید اپنی عبرتوں کو اپنا موضوعِ ذکر و فکر بنا رہی ہیں۔ (ا۔ا۔خ)

نقد و نظر!

ادارہ

طرحِ نو!

عام رسالجاتی قامت، ۸۰ صفحات ضخامت، کتابت و طباعت (علی الترتیب) خوشخط و صاف، کاغذ سفید عام گیٹ اپ خوشنما و باسلیقہ، لوح نو بنو۔ چندہ سالانہ تین روپے،
مقامِ اشاعت، اردو بک اسٹال، بیرون لوہاری گیٹ۔ لاہور،

"طرحِ نو" پر تنقید کرنے میں ہمیں غیر معمولی تاخیر ہو گئی۔ ہمارا خیال ہے کہ اربابِ رسالہ سے معذرت خواہی سے بھی اس کی کافی تلافی نہ ہو گی! پس ہم "عذرِ گناہ" کے ذریعے کسی "بدتر از گناہ" غلط کاری کا ارتکاب کرنا نہیں چاہتے، اور اپنے اس تساہل کو اُس کے اپنے ہی مقدر کے رحم پر چھوڑ کر، اپنے تعویق زدہ فرضِ تنقید کو ادا کرنے میں عجلت کرتے ہیں! ؎

زشکوہ ہائے جدائی شود جدائی طویل؛ زبانِ کوتہ و دستِ درازمی خواہم!

"طرحِ نو" بلاشبہ اسم بامسمیٰ ہے! اُس کے مضامین و مقالات اور افسانوی ادبیات صاف صاف ترجمانِ ہیں، اک ترقی پسند نظریۂ ادب کے، حیات پرور تحریرات کے، اور انقلاب نواز نگارشات کے! پنڈت جواہر لال نہرو کا "طرحِ نو" کے مدیر کے نام یہ استقبالی پیام کہ "میں آپ کے رسالے کا خیر مقدم کرتا ہوں" باوجود مختصر ہونے کے "از دل خیزد بر دل ریزد" والا معنی و پُر معنی لب و لہجہ رکھتا ہے! بیشتر مضامین بھی اس قابلِ رشک استحقاق کے شاہدِ عادل ہیں! (ہمارے پیشِ نظر "طرحِ نو" کا فروری نمبر ہے!) لیکن رسالے کے شذرات (بعنوانِ "ایوانِ افکار") میں ایک جگہ "شاہین بچوں کو خاکبازی کا درس" دینے والے "خداوندانِ مکتب" کی "شکایت" سے متعلق "علامۂ اقبال" کے

سکڑ

آتا ہے مثلاً سکڑ دادا یا سکڑ نانا وغیرہ ۔

سکڑا (ہ) صفت ۔ تنگ ۔ بھچا ہوا ۔ سمٹا ہوا ۔

سکڑا کونا (ہ) اسم مذکر ۔ زاویۂ حادّہ ۔

سکڑ دادا (ہ) اسم مذکر ۔ دادا کا دادا ۔

سکڑنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) سمٹنا ۔ ٹھٹھرنا ۔ بھچنا ۔ تنگ ہونا (۲) کنجوسی کرنا ۔ بخل کرنا ۔ (۳) کھچنا ۔ کنارہ کرنا (۴) اینٹھنا ۔ کانپنا جیسے جاڑے کے مارے سکڑا جاتا ہے (۵) شکن پڑنا ۔ حقبتہ پڑنا ۔ تشنج ہونا ۔

سکڑ نانا (ہ) اسم مذکر ۔ نانا کا دادا ۔ ماں کا سکڑ دادا ۔

سکڑی (ہ) صفت ۔ تنگ ۔ بھچی ہوئی ۔ چوڑی کے خلاف ۔

سکڑی پڑنا (ہ) فعل لازم ۔ (ہنود) وقت پیش آنا ۔ دشواری ہونا ۔ مصیبت پڑنا ۔

سکڑی گھاٹی (ہ) اسم مؤنث ۔ دو پہاڑوں کے بیچ کا نہایت تنگ راستہ ۔ کٹھن رستہ ۔ راہِ دشوار گزار ۔

سکشا یا شکشا (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) تعلیم ۔ تربیت ۔ تادیب ۔ سکھانا (۲) نصیحت ۔ سیکھ ۔ پند ۔ اپدیش (۳) وید کے ایک حصہ کا نام ۔

سکل (س) صفت ۔ (ہنود) سگرا ۔ سارا ۔ تمام ۔ کُل ۔ ہر ایک ۔ سب ۔ جیسے "سکل پیرا دُور رہوں" ۔

سکنا (ہ) فعل لازم ۔ توانستن کا ترجمہ ۔ لائق ہونا ۔ قابل ہونا ۔ ممکن ہونا ۔ جوگا ہونا ۔

سِکنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) بھننا ۔ بریاں ہونا ۔ پختہ ہونا ۔ پک کر کرارا ہونا ۔ کھڑنک ہونا ۔ جیسے روٹی سکنا ۔ پاپڑ سکنا (۲) تپنا ۔ گرم ہونا ۔ جیسے دھوپ میں سکنا ۔

سکنجبین (معرب سرکنگبین) اسم مؤنث ۔ مرکب از (سرکہ ۔ انگبین) سرکہ یا نیبو کے عرق کا پکا ہوا شربت جو دافع صفرا و بلغم ہے ۔

سکندر (رومی) مخفّف اسکندر ۔ (۱) سکندر رومی زبان میں لسن کو اور یونانی زبان میں حافظ کو کہتے ہیں چنانچہ لفظ سکندر کی وجہ تسمیہ بر اول معنی کے موافق صاحب برہانِ قاطع اس طرح لکھتے ہیں کہ سکندر درحقیقت فیلقوس کا نواسا اور دارا کا بیٹا تھا اسکی ماں کا نام ناہید تھا جب دارا نے اپنی بیوی فیلقوس کی بیٹی کو اسکی گندہ دہنی کے سبب متنفر ہو کر فیلقوس کے پاس واپس بھیجا تو وہ اُس زمانہ میں حاملہ تھی مگر اُسنے اس امر کو چھپا رکھا تھا فیلقوس نے حکما کی مرضی سے اسکے منہ کا علاج اسکندروس یعنے لسن کے ذریعہ سے کرایا چنانچہ اس سے بو جاتی رہی اُسکے منہ کی بدبو کو مبدل بخوشبو کر دیا یہاں تک کہ اُسکے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا اُسکی خوشبو نے ایک عالم کو مہکا دیا اسلئے سکندروس کی لفظی رعایت سے اسکا نام سکندر قرار پایا اور یہی فیلقوس کا بیٹا کہلایا ۔ کتب تواریخ سے اس نام اور اس صفات کے دو مشہور اولوالعزم بادشاہ جنکے زمانہ میں باہم بہت سا تفاوت ہے پائے جاتے ہیں چنانچہ انکی مفصل کیفیت ناسخ التواریخ وغیرہ میں موجود ہے ۔ اول کو **ذوالقرنین** اکبر کہتے ہیں

سکن

اور اُسی کے وقت میں حضرت خضر علیہ السلام کا ہونا ثابت کرتے ہیں بلکہ بعض نے اسے پیغمبر بھی مانا ہے ۔ ذوالقرنین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اسکی پیشانی پر دو سینگ تھے ۔ یا دو گوشے نہایت ابھرے ہوئے تھے لیکن جو لوگ اس میں رائے رکھتے ہیں اُن میں سے بعض نے لفظی معنی کی رعایت سے یہ بیان کیا کہ اُسکے دو گیسو تھے چونکہ قرن گیسو کو بھی کہتے ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا بعض کا خیال ہے کہ چونکہ وہ مغرب سے مشرق تک گیا جو دنیا کی دو کناریں ہیں اس سبب سے یہ لقب پڑا یا یوں کہ وہ ظلمات میں داخل ہونیکے باعث انجام سے مخاطب ہوا ۔ قرآن شریف میں بھی ذوالقرنین کی طرف اشارہ ہے ۔ تاریخ جہان کشا میں اسنے سد یاجوج کی بنائی ہوئی لکھی ہے بعض مورخوں کا بیان ہے کہ جسے در درہ کہتے ہیں اُسی کا نام سکندر ہے لیکن گو وہ عظیم الشان بادشاہ تھا مگر مغرب سے مشرق تک اُسکا جانا ثابت نہیں ہے ۔ دوسرے کا نام **سکندر** رومی ۔ سکندر اعظم ہے جو مقدونیہ کا بادشاہ فیلقوس کا بیٹا ارسطو حکیم کا شاگرد اور مغرب سے مشرق تک فاتح ہوا ہے اور اسی وجہ سے اسکو بھی ذوالقرنین کہنے لگے یونانی لغات میں لفظ سکندر کے معنی چونکہ محافظ کے لکھے ہیں اور بادشاہ محافظِ ملک و رعایا ہوتا ہے اس سبب سے عجب نہیں کہ یہ لفظ بادشاہوں کی وجہ تسمیہ کے واسطے ٹھیک اور قرین قیاس ہوں ۔

جس طرح سکندر ذوالقرنین اور سکندر رومی میں اختلاف ہے اسیطرح سد سکندر میں بھی محققوں اور مورخوں کا اختلاف ہے مگر حال کی تازہ تحقیقات سے یہی تحقیق ہے کہ سد سکندر کا بانی سکندر رومی ہے مگر تشخیص مقام میں بھی اختلاف ہے چونکہ بعض لوگ تو اُس پُل آہنی کو سد سکندر کہتے ہیں جو آبنائے جبل الطارق کے دو پہاڑوں پر ایک پہلوان کی شکل میں بنا کر اس طرح کھڑی کردی ہے کہ اُس پہلوان کی ایک ٹانگ اس پہاڑ پر ہے اور دوسری اُسپر گویا کوئی شخص ٹانگیں پھیلائے کھڑا ہے جسکی ٹانگ تلے سے بڑے بڑے جہاز باسانی آ اور جا سکتے ہیں یہ شکل جزیرہ روڈس کی طرف سے جانیوالے جہازوں کو روشنی دینے اور متنبہ کرنے کے واسطے بنائی گئی تھی چونکہ اُس زمانہ میں فن جہاز رانی کمال کو نہیں پہنچا تھا اور اس پُل آہنی کے اُس طرف کا سمندر نہایت خوفناک تھا جہاں سے کوئی جہاز سلامت پھر کر شاذ و نادر ہی آتا تھا پس ان جہازوں کو تباہی سے بچانے کے واسطے سکندر رومی کے حکم سے یہ شکل بنائی گئی تھی جو آجتک موجود ہے بعض کے نزدیک سد سکندر کہلاتی ہے لیکن یہ بات تامل سے خالی نہیں کیونکہ سد چیزے دیگر ہے اور شکل چیزے دیگر ۔ بعض مورخوں کا یہ قول ہے کہ جب سکندر رومی ملک خوارزم کو فتح کرچکا اور وہاں سے ماچین کی طرف گیا تو اُسکا مقابلہ ایک طرف تو اہل سائبیریا سے جنکو انگریزی میں اسکوتھ یعنے یاجوج کہتے ہیں اور دوسری طرف اہل مغلستان یا منگولین سے جنہیں ماجوج کہتے ہیں مثل آیا ۔ اہل سائبیریا کوتاہ قامت اور مغل اُنکی نسبت دراز قد ہوتے ہیں ۔ یہ دونوں قومیں سکندر کے زمانہ میں نہایت خونخوار مردم آزار بلکہ مردم خوار اور نہایت کثرت و افراط سے تھیں جب سکندر ان کو شکست دیکر خوارزم کی طرف واپس ہوا تو ان لوگوں نے پھر اُسکا تعاقب کیا اور اس تعاقب کی وجہ سے اہل خوارزم کو بہت صدمہ پہنچا چنانچہ وہ تنگ آکر سکندر سے اس امر کی تلافی کے مستدعی اور تدبیر رفع کے ملتجی ہوئے اسلئے سکندر نے یاجوج ماجوج کے خروج سے اہل خوارزم کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے واسطے اُس درہ کوہ میں جو کوہ یورال اور کوہ الطائی کے درمیان واقع اور اس قوم کے آنے جانیکا راستہ تھا ایک مستحکم دیوار کھچوا دی تھی جسکا اب کوئی محسوس آثار نمایاں نہیں پس درحقیقت یہی سد سکندر اور قریب القیاس ہے ۔

اک قول کا حوالہ ہمیں کچھ خوش ذائقہ محسوس ہوا! ہندوستان کی سیاسیات میں اب وہ دور ختم ہو رہا ہے کہ ایک پولیٹیکل پارٹی کا "مینی فیسٹو" اک دوسری حریف جماعت کا کوئی نقشِ ناطقہ ترتیب دیا کرے۔

اِسی طرح "طرحِ نو" کے سیاسی نشان ــــ تصویرِ شمع ــــ کے نیچے یہ مصرع کہ

"طرحِ نو افگن کہ ما جدت پسند افتادہ ایم"

لکھنا کچھ اچھے کلماتِ تعبیر نہیں: انقلاب اور ادبِ انقلاب محض اشتیاقِ مذاق "جدت پسندی" سے بمراحل بلند تر و متین تر واقع ہوا ہے! اُس کا مقصود کسی "حیرت خانۂ امروز و فردا" کی بھول بھلیاں سے مخلصی نہیں، "دانشگاہِ استبدادِ سیاسی اور "عذاب کدۂ بیدادِ معاشی" سے نجات ہے ــــ اگر رسالے کے نام "طرحِ نو" کی لفظی رعایت ہی ایسی ناگزیر ضرورت تھی تو اِس زیرِ بحث مصرعے کا کہیں بہتر نعم البدل یہ مصرع تھا کہ ع

فلک را سقف بشگافیم و طرحِ نو" دراندازیم!

اخبارات و رسائل کی پیشانی پر اِس قسم کے اشعار یا آیات کا لکھنا جن کی ترکیبِ لفظی سے کسی جگہ متعلقہ اخبار یا رسالے کا نام ٹپک پڑے، ہماری اُردو اسلامی صحافت کی ایک سُنتِ مؤکدہ بن گئی ہے! بعض موقعوں پر تو اِس صنعتِ ادبی کا خواہ مخواہ التزام پُرلطف "بدحواسیاں" پیدا کیا کرتا ہے! یادش بخیر پنجاب کا جریدۂ فریدۂ "انقلاب" (لاہور) شاید اِس کی سب سے زیادہ مضحکہ خیز اور عبرت انگیز مثال ہے! خالی سیاسی رجعت کی یہ "پوٹ" جس کا نام "انقلاب" رکھا گیا ہے، اپنے اس "برعکس تسمیہ" میں کیا اس حقیقت کی مصداق نہیں کہ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور!

مگر آخری ستم ایجادی یہ ہے کہ "انقلاب" اپنی "سیمائے صبیح" پر قرآن مجید کی یہ جلالی آیۂ قاہرہ لکھنے سے بھی نہیں شرماتا کہ "سیعلموا الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"! ــــ قرآن کا یہ اعلان خود غلط کار و باطل کوش "دشمنانِ انقلاب" کے نام اک چیلنج تھا جس میں اُن کو یہ صدائے غفلت شکن رسید کی گئی تھی کہ وہ "اسلام کی تحریکِ حق کے خلاف اپنی ساری کوششیں اور کاوشیں صرف کر ڈالیں: بہت جلد وقت کا حکمِ ناطق یہ فیصلہ کر دے گا کہ "جوابی انقلاب" کے اِن قسمت آزماؤں کی اُلٹی گنتیں

گلے پڑ جائیں گی!"

سیاسی و ادبی مقولوں کے انتخاب کی اِس تقریب سے ہم نے جو طویل و لاطائل جملۂ معترضہ چھیڑا، ہم اُس کی قابلِ اعتراض نوعیت کو محسوس کر رہے ہیں! لیکن ہمارا یہی عذر ہے (بشرطیکہ وہ قابلِ قبول ہو) کہ ع

شنیع بود حکایت شدید تر گفتم!

ہاں باز آمدیم بر سرِ مطلب! رسالہ "طرحِ نو" اپنے مواد و منظور فلت کے اصلی معیار کی روشنی میں غالباً اک درجۂ اول کا انقلابی صحیفہ ہے! خود مُدیرِ "طرحِ نو" اک خوشگو شاعر ہیں، اور اک انقلابی ادیب! رسالے کے اندر جابجا اُن کی نظمیں "طرحِ نو" کی نثری تحریرات کی عام گرمی کو "شرخ شرارِ وفا" میں اُڑانے لگتی ہیں! ہم جناب سراج الدین صاحب ظفرؔ بی اے کو پنجاب کی سیاسی طور پر "شور زمین" سے ایسا گُلِ صحافت و ادبیت نکالنے پر پُرجوش مبارکباد دیتے ہیں! "طرحِ نو" نسلِ نو کے ایک ایک فرد کے مطالعے کی ناگزیر چیز ہے!

(ا۔ا۔خ)

واقف ہوں، یہ جینا بے ثباتی کی سبیل ہے

پشیمان و آوارہ و نوخیز جوانی کی سبیل ہے

ہستی و عمل ہے زندگی کے لئے

سکیت بھلا کر زندگانی کی سبیل ہے

رخشاں

افسوس کہ کوئی کام ہوتا ہی نہیں

جی بھر کے یہاں قیام ہوتا ہی نہیں

جینے والے تمام ہو جاتے ہیں

افسانۂ غم تمام ہوتا ہی نہیں

رخشاں

سکن

لیکن ایشیائی متعدد قوموں کا بیان ہے کہ وُہ دیوار تانبے اور لوہے کو گلا کر عقلا و حکما کے مشورے سے اُن دو پہاڑوں کے درمیان چین کی پرلی طرف یاجوج ماجوج آباد تھی نہایت چوڑی اونچی اور لمبی بنوائی گئی تھی جسکے سبب سے وُہ قوم پھر ان کو ستانے سے باز رہی۔ اسلئے حقیقۃً لوگوں میں مشہور اور بعض کتابوں میں مسطور ہے کہ یاجوج ماجوج اُس دیوار کو شب بھر میں تمام دن بصرف محنت اوّل چاٹتے ہیں مگر جب اُس کو چاٹ کر اپنے گھر جاتی ہے تو رات بھر میں وہ دیوار خدا کی قدرت سے پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے بعض لوگ یقین کہتے ہیں کہ وہ لوگ دن بھر اسکو چاٹا کرتے ہیں جب شام کو کاغذ کے برابر رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ باقی صبح کو آکر چاٹ لینگے رات بھر میں پھر وہ ویسی ہی ہوجاتی ہے کوئی کہتا ہے قیامت کے قریب وہ لوگ اسے بالکل چاٹ لینگے۔ بعض معتقدان تحقیقات جدیدہ کے نزدیک یہ قابل التفات نہیں جو کہ سدِّ سکندری میں ان تحقیقات کی تفصیل نہیں لکھی تھی اسوجہ سے اس موقع پر لکھ دینا مناسب سمجھا ضمناً قدیمی خیالات بھی ظاہر کر دیئے ۔

مگر پابندی مذہب یہ رائے ہو سکتی ہے کہ ایشیائی ملکوں کے طبقات میں سے اہل اسلام کے ہر طبقے کی تاریخ زیادہ مسلسل پائی جاتی ہے پس شیوع اسلام کے بعد جو واقعات عالم میں ہوئے ہیں انکو تو مسلسل تاریخی شہادت سے اور کچھ قرائن سے پورا پورا معلوم کر سکتے ہیں اور اس سے پیشتر کے واقعات کا بوجہ عدم شہادت بہم نہ پہنچنے کے سبب کچھ مجمل حال معلوم اور کچھ بطور افسانہ یادگار رہ گئے تھے مورخان اسلام نے جس طرح ان واقعات کو مختلف طریقے سے پایا اپنے مصنفات میں درج کر دیا جن پر یقینی رائے بہت سے قائم ہوئی مشکل ہے اب جو واقعات معلوم کریں گے تو وہ اکثر ظنی ہوگا اسی طرح اگرچہ اندرونی تحقیقات جدیدہ سدِّ سکندری وغیرہ ایک افسانہ سا معلوم ہوتا ہے مگر اہل اسلام کے نزدیک جدید تحقیقات ظنی ہے اور قرآن کا بیان واجب التسلیم اور واجب الیقین ہے چونکہ قرآن کریم سے سکندر کا دیوار آہنی بنانا پایا جاتا ہے اسلئے سب دلیلوں سے قطع نظر کرکے اسکو تسلیم و مفوّض بعلم الٰہی کرتے ہیں ۔

الحاصل چونکہ اس نام کے دونوں بادشاہ بڑے صاحب اقبال اور اولوالعزم ہوئے ہیں اسوجہ سے لوگ طالع یاور کو لفظ سکندر سے تشبیہ دینے لگے چنانچہ دُعا کے موقع پر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسکا نصیبا سکندر کرے لیکن ان کا مفہوم اس نیک سکندر سے ہی ہوتا ہے کیونکہ عوام نے دونوں سکندروں کو ایک ہی خیال کر رکھا ہے (۲ ف) ٹھوکر۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھانا۔ فارسی زبان میں جو کہ معنی سرنگوں ہونے یا ڈھیلی کھانے کے تھے (۳۔ د) عوام کالانعام نے سگنل کو بھی سکندر کہنا شروع کر دیا ہے کیونکہ سگنل انگریزی لفظ ہے جس کے معنی اشارہ کرنے اور علامت بتانے کے ہیں چونکہ ریل کو آتے جاتے وقت ہاتھ گرانے اور برابر کر دینے سے سڑک یعنی لائن خالی اور بھری ہونے کی خبر دیتا ہے پس اسوجہ سے عوام نے سکندر کے اُس نشان سے جسکا حال ہم اول نیک کے دوسرے پیرگراف میں لکھ آئے ہیں اُسی کے مشابہ خیال کرکے سکندر کر لیا یا یُوں کہو کہ زبان سے صاف ادا نہ ہونے کے باعث ثقیل سگنل کو سکندر بولنے لگے جیسے "ہو کمز دیر" کا "حکم دربالیا" ۔

سِکَنْدَری (ف) صفت :- (۱) منسوب بہ سکندر جیسے سدِّ سکندری (۲۔ د) گھوڑے کی ٹھوکر ۔

سِکَنْدَری کھانا (د) فعل متعدی :- گھوڑے کا ٹھوکر کھانا ۔ گھوڑے کا گرنا ۔

سِکَنْدَرِیَہ (ف) اسم مذکر :- مصر کے ایک مشہور شہر کا نام جسکو سکندر رُومی نے بنایا تھا ۔

سِکَنْڈ (انگلش) صحیح سیکنڈ Second) اسم مذکر :- (۱) ثانیہ لمحہ منٹ کا ساٹھواں

سکہ

حصّہ ۔ پل (۲) صفت :- دُوسرا ۔ دُوجا ۔ ثانی ۔ دوم ۔

سِکّو یا سُکّھو (د) اسم مذکر :- قصاب آپس میں ایک دُوسرے کو کہتے ہیں ۔ چھُری بند بھائی ۔ قصائی ۔

سِکْوان (انگلش) صحیح سِک مَین Sick Man) اسم مذکر :- بیمار آدمی ۔ مریض ۔ ماندہ ۔ روگی ۔

سُکُوت (ع) اسم مذکر :- خاموشی ۔ چُپ ۔

سُکُوت کرنا (د) فعل متعدی :- خاموش رہنا ۔ خاموشی اختیار کرنا ۔ چُپ ہونا ۔ چُپ رہنا ۔

سَکُورَہ (ف) اسم مذکر :- مٹی کا پیالہ ۔ کاسۂ گلی ۔ مٹی کی چینی (اردو والے بکسر سین مہملہ اور ہندو بفتح سین مذکور بولتے ہیں)

سَکُورِی (د) اسم مؤنث :- مٹی کی پیالی ۔

سُکُون (ع) اسم مذکر :- (۱) آرام ۔ قیام ۔ ٹھیراؤ ۔ قرار ۔ اطمینان ۔ امن ۔ آسودگی (۲) جزم ۔ حرف ساکن کی مقررہ علامت ۔ ۔

سُکُونَت (ع) اسم مؤنث :- بُود و باش ۔ قیام ۔ اقامت ۔ رہائش ۔ رہنے کی جگہ ۔ مسکن ۔

سُکُونَت پذیر ہونا (د) فعل لازم :- بُود و باش اختیار کرنا ۔ رہ پڑنا ۔ بسنا ۔

سِکھ (ہ) اسم مذکر :- سِکشا پانے والا ۔ نصیحت پذیر ۔ شاگرد رشید ۔ چیلا ۔ بالکا ۔ معتقد ۔ پیرو ۔ مُرید ۔ گرو نانک کا پیرو ۔ پنجابیوں کی وُہ قوم جو گرو نانک کو مانتی اور انکے گرنتھ پر چلتی ہے ۔ نانک پنتھی ۔

سِکّہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ٹھپّا ۔ وُہ منقش ٹھپا جس سے روپے اشرفی پیسے وغیرہ پر مُہر کرتے ہیں ۔ ضرب ۔ ڈھلا ہوا زر جو ملک میں چلے (۲) طرز ۔ روش ۔ قاعدہ ۔ قانون ۔ دستور العمل (۳) مہر شاہی ۔ چھاپ ۔ مہر (۴۔ د) حکم ۔ حکومت ۔ تحکم ۔

سِکّہ بِٹھانا یا بِٹھلانا (د) فعل متعدی :- (۱) سکّہ جاری کرنا ۔ سکّہ چلانا ۔ اپنے نام کا روپیہ چلانا ؎

سکّے بٹھائے ہیں بُت ترسا کے داغ نے ۔ جھنڈا گڑا ہے کشورِ دل میں صلیب کا (بحر)

(۲) حکم جاری کرنا ۔ حکم بٹھانا ۔ تخت بٹھانا ۔ رعب جمانا ۔ نقشہ جمانا ۔ نقش جمانا ؎

سکّہ بٹھلانا دلِ سیمیں بدن میں چاہئے ۔ نہ کیا سکّہ گر اپنا میں بھلا سکّہ بٹھا کر اُٹھے (معروف)

سکّہ ہی بٹھایا ہے بلبے نے ان دنوں ۔ آئے نہ یاد سے یاں کوئی مہمان ڈومنی (رنگین)

سِکّہ بنانا (د) فعل متعدی :- سکّہ ڈھالنا ۔ چوری سے کوئی سکّہ تیار کرنا ۔

سِکّہ بیٹھنا (د) فعل لازم :- تخت بیٹھنا ۔ حکم جاری ہونا ۔ عمل بیٹھنا ۔ حکومت قائم ہونا ۔ اپنے نام کا روپیہ چلنا ۔ رُعب بیٹھنا ۔ دھاک ہونا ۔ نقش جمنا ۔ حکم چلنا ۔

بتان سیمتن طالب ہیں کے دوستو اُن پہ ۔۔۔ کبھی کا زر سے سکہ بیٹھا ہے زہیں گا (معروف)

دل لیا کرتی نقش نام میں ہیں جواب ۔۔۔ بیٹھا ہوا ہے سکہ تیرے زرخرید کا (داغ)

سکہ چلانا (د) فعل متعدی :۔ سکہ جاری کرنا۔ روپیہ چلانا۔ اپنے نام کا سکہ لگانا۔ سکہ کا رواج دینا ؎

لعنت ہے ایسے سکۂ زر کے چلانے پر ۔۔۔ سرکاٹ کمپنی کا بکا سوا آنے پر (رانا علم)

سکۂ چہرہ شاہی (ا) اسم مذکر :۔ وہ روپیہ جس پر بادشاہ کا چہرہ بنا ہوا ہو جیسے انگریزی روپیہ ٭

سکۂ حالی (ع) اسم مذکر :۔ تازہ سکہ۔ نیا سکہ۔ وہ سکہ جو حال میں ٹھپا لگا ہو ریاست نظام کا سکہ جو پندرہ آنہ کا ہوتا ہے۔ سکۂ رائج الوقت۔ سکۂ موجودہ ٭

سکۂ رائج الوقت (ع) اسم مذکر :۔ (۱) دیکھو سکۂ حالی (۲) معاہدہ پیدا ہونے کے وقت کا جاری سکہ ٭

سکہ زن (ع + ف) اسم مذکر :۔ ٹکسالیہ۔ سکہ ڈھالنے والا ٭

سکۂ قلب یا جعلی (ع) اسم مذکر :۔ ناجائز طور پر بنایا ہوا سکہ۔ جھوٹا سکہ۔ مصنوعی سکہ ٭

سکہ لگانا (د) فعل متعدی :۔ (۱) ٹھپا لگانا۔ زر پر ضرب لگانا۔ روپیہ پیسہ بنانا (۲) بازاری جوتے یا چپت مارنا جیسے اُسکے سر پر موچی کا سکہ لگا دیا یعنی جوتے مار دیئے ٭

سکہ مارنا (د) فعل متعدی :۔ نقود پر ضرب لگانا۔ ٹھپا جمانا ٭ روپیہ پیسہ چلانا (ترجمہ زدن کا ترجمہ ہے)

سُکھ (ہ) اسم مذکر :۔ دُکھ کا نقیض۔ راحت۔ آرام۔ چین ٭ امن۔ امان۔ آسودگی۔ کل۔ شانتی ٭ تندرستی جیسے "سُکھ میں رب کو یاد کرے تو دُکھ کاہے کو ہو" ٭

سُکھ پانا (ہ) فعل متعدی :۔ آرام پانا۔ راحت حاصل کرنا ٭ چین سے رہنا ٭

سُکھ دائی (ہ) صفت (ہندو) :۔ راحت رساں۔ آرام بخش۔ چین دینے والا جیسے

بھادوں آئی رین اندھیری جنم لیو سُکھ دائی نے
کوئی پان پنجیری بھوگ لگادیں کوئی کپوان مٹھائی رے

سُکھ سے رہنا (ہ) فعل لازم :۔ آرام سے بسر کرنا۔ چین سے رہنا۔ خوش رہنا۔ آنند سے رہنا ٭

سُکھ فرمانا یا کرنا (د) فعل متعدی :۔ استراحت فرمانا۔ آرام فرمانا۔ امیروں کا سونا۔ (اصل میں شاہان تیموریہ یا اس خاندان کے آدمیوں کے استراحت فرمانے کو کہتے ہیں)

سُکھ منبری (د) اسم مؤنث :۔ وہ سرکاری زمین جو سپاہیوں کو بلا کرایہ رہنے کے واسطے سرکار سے عطا ہو

سُکھ نیند (ہ) اسم مؤنث :۔ خواب راحت۔ بےفکر خواب۔ شاد خواب۔ چین کی نیند جیسے "میں تو سو رہی سُکھ نیند پیا کو کوئے گئی رے" (سہارنپور کا گیت) ٭

سکھا شاہی (د) اسم مؤنث :۔ سکھوں کا عہد۔ بھیڑ کا زمانہ۔ کس مپرسی کا وقت۔ بےنظمی کا زمانہ۔ اندھادھندی راج جیسے "ہٹی ہیں سکھ، دھینگ مولو کا راج" ٭

سکھالا (ہ) صفت :۔ (ہندو) سہل۔ آسان ٭

سُکھانا یا سُکھلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) خشک کرنا۔ تری یا نمی دور کرنا۔ رطوبت جذب کرنا (۲) کسی کو دبلا کرنا۔ گھلانا۔ بٹھائے رکھنا جیسے "تم نے تو ہمیں سُکھا دیا" یعنی اسقدر دیر لگائی کہ ہماری ساری رطوبت جذب ہو گئی ٭

سکھانا یا سکھلانا (ہ) :۔ (۱) تعلیم دینا۔ تربیت کرنا۔ تلقین کرنا۔ پڑھانا۔ لکھانا۔ بتانا۔ (۲) نصیحت کرنا۔ پند دینا۔ سلسلا دینا (۳) سدھانا۔ کسی راستہ پر یا ڈھب پر لگانا۔ ہلانا۔ (۴) عو۔ بہکانا۔ پٹی پڑھانا جیسے "کسی کا سکھایا کہتی یا لڑواتی ہے" (۵) ہمت بندھانا۔ بھروسا دینا جیسے سکھائے پوت دکھن یار نہیں جاتے (کہاوت) ٭

سکھا بجھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (عو) (۱) لگانا بجھانا۔ لگائی لتری کرنا۔ ورغلانا۔ بہکانا۔ بڑھاوا دینا (۲) تعلیم و تربیت کرنا ٭

سکھانے میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ بہکانے میں آنا۔ کسی کے کہنے میں آنا ٭

سُکھپال (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) آرام پالکی۔ ایک قسم کی زنانہ پالکی۔ ڈولا۔ محافہ (۲) پالنا۔ پنگوڑہ۔ مہد ٭

سُکھ تلا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) پاتابہ۔ وہ چمڑے کا ٹکڑا جو جوتے کے اندر رکھ لیتے ہیں ٭

سُکھ درشن (ہ) اسم مذکر :۔ ایک بوٹی کا نام جس کا عرق اکثر کان کے درد میں ڈالتے ہیں اسکا پتا چوڑا لمبا گوارپٹھے سے مشابہ ہوتا ہے۔ سُدرشن بھی کہتے ہیں شاید ہندو لوگ اسکا درشن مبارک خیال کرتے ہونگے ٭

سُکھی (ہ) صفت :۔ (ہندو) آسودہ۔ خوش۔ سُوکھ بھوگنے والا۔ سُکھیا۔ مطمئن۔ جیسے "تن سُکھی تو من سُکھی" ٭

سُکھی رہنا (ہ) فعل لازم :۔ آرام سے رہنا۔ خوش رہنا۔ چین سے رہنا۔ جیسے "کم کھانا سُکھی رہنا" ٭

سُکھی رہو (ہ) دعا (ہندو فقیر یا برہمن) :۔ آنند رہو۔ تندرست رہو۔ خوش رہو ٭

سَکھی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لغوی معنی مددگار۔ معاون۔ یار۔ دوست کیونکہ یہ لفظ ساکشی یا سا کھی سے بنا ہے۔ سہیلی۔ ساتھی۔ آلی۔ ہمجولی۔ وہ عورت یا لڑکی جو عمر۔ دولت۔ نسب وغیرہ میں برابر ہو جیسے "سکھی آئے بدرا گھوم کے مجھے رین اندھیری کا بان ڈرگیت" (۲) سدا سہاگن فقیروں کا وہ گروہ جو زنانہ لباس رکھتا ہے (۳) زنانہ۔ مخنث۔ ہیجڑا۔ پنسک گراہی وہ مرد جو حرکات و سکنات میں عورتوں کی پیروی کرے (۴) کہہ مکرنی یا مکری۔ ایک قسم کی پہلیاں جنمیں ایک بات کہکر دوسرے مصرعہ میں اُسکو پلٹ جاتے ہیں۔ دو سخنہ۔ دو معنی بات۔ جو عورتوں کی زبان سے کہی جاتی ہے اسمیں اول تو سارا بیان معشوق پر موزون ہوتا ہے مگر آخیر کو دوسری بات نکلتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قائل معشوق کی بات کہکر مکر گیا۔ چنانچہ یہ اُس کی مثال ہے ؎

سکھ

سکھی رین چین دن پر رکھا　　جگ میں سب واکو چاکھا
بھور بھئی جب دیا اُتار　　اے سکھی ساجن نا سکھی ہار

سب سونا سب کُنْ ڈھکا　　دن میں سب جگ لگے پھیکا
وا کے سنگ پر ہوت کون　　سکھی کوئی ساجن سکھی یون

(ہندوستان میں اسکے موجد حضرت امیر خسرو دہلوی ہیں مگر نہیں جو ہماری زبان کا جوہر بھی نہیں
کی ایجاد پسندیلی اور پُر مذاق طبیعت کا نتیجہ ہو)

سُکھیا (ہ) اسم مذکر۔ (دیکھو سکھی) جیسے دُکھیا روے سُکھیا سووے (کہاوت)
جب جگے جب دُکھیا ہی جاگے سکھیا نہ جاگے کوے۔ لگن ہی میں نہ جاگے کوے (بھاگ)

سکیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندی) سمیٹنا (۱) اکٹھا کرنا۔ بٹورنا۔ جمع کرنا۔ سمیٹنا۔ فراہم کرنا۔
(۲) جھاڑو دینا۔ بہارنا۔ صاف کرنا *

سُکیڑ (ہ) اسم مونث (عوام):۔ تنگی۔ کھینچ سمیٹ۔ انقباض (۲) بخل کنجوسی تنگدلی بخیلی *
سُکیڑ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (بازاری) (۱) کھینچ کرنا تنگی کرنا (۲) بخل کرنا کنجوسی کرنا تنگدلی کرنا *
سُکیڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سکوڑنا۔ بھینچنا۔ تنگ کرنا۔ چُست کرنا (۲) سمیٹنا۔ اکٹھا کرنا ؎
تنگنائے دہر میں منزلِ فراغ　　غافل پاؤں حرص کے پھیلا سکیڑ تو (ذوق)

سکیلا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی تلوار * لوہے کا ہتھیار۔ تلوار۔ سیف۔ شمشیر۔ تیغ جیسے
"باندھے سکیلا پھرے اکیلا" *

سگ (ف) اسم مذکر:۔ کتا۔ ککر۔ کلب ؎
اے ہما مُنہ نہ لگانا تو میری ہڈی کو　　سگِ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے (آتش)

سگِ بازاری (ف) اسم مذکر:۔ عام کتا۔ لینڈی کتا *
سگِ تازی (ف) اسم مذکر:۔ شکاری کتا جو عربی نسل سے ہو *
سگِ دیوانہ (ف) صفت:۔ باؤلا کتا * ہڑکھایا۔ گھبرایا ہوا۔ پھاڑ کھانے کو دوڑنے
والا۔ بدمزاج۔ تند مزاج *

سگِ زرد برادرِ شغال (ف) کہاوت:۔ اوّل معلوم (۲) کالی بھلی نہ سیت۔
"چیبایہ و سیاوہ" *

سگِ شکاری (ف) صفت:۔ شکار مارنے والا کتا۔ سگِ صیدی *

سگا (ہ) صفت:۔ (۱) ایک ماں باپ کا۔ ایک خون کا۔ خاص۔ حقیقی۔ قریب رشتہ کا۔
برادر۔ قرابتی۔ اپنا۔ یگانہ۔ جگر۔ جگری۔ قریب (۲۔ پنجاب) ہٹوائی۔ خویش۔ بیٹی کا خاوند (۳)
پہاڑی لوگ ہم قریہ یعنی ایک گاؤں کے رہنے والے کو کہتے ہیں *

سگا بھائی (ہ) اسم مذکر:۔ حقیقی بھائی۔ وہ بھائی جو ایک ماں باپ سے ہو *

سگارت (ہ) اسم مونث:۔ (عو) رشتہ۔ ناتہ۔ قرابت۔ سمندھ۔ یگانگت۔ خویشی۔ اپنایت *

سگا

سگاوٹ (ہ) اسم مونث:۔ (دیکھو سگارت)

سگائی (ہ) اسم مونث:۔ (ہندو) منگنی۔ روپنا۔ نسبت جیسے رنڈ اگیا سگائی کو اپنے لئے بھائی کو

سگائی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ناتا نسبت کرنا۔ منگنی کرنا۔ بات ٹھیرانا۔ مُنہ میٹھا کرنا۔
پان کھلانا۔ رشتہ جوڑنا *

سگائی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نسبت ہونا۔ بات ٹھیرنا۔ منگنی ہونا *

سُگریو (س) اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی خوشنما گردن والا (۲) بندروں کا راجا۔ سورج کا بیٹا جو
کشکندھا پوری کا راجا اور راجہ رامچندر جی کا گہرا دوست و مددگار تھا۔ رامچندر جی نے اسکے
بھائی بالی کو مار کر اسے راجا بنا دیا تھا *

سُگندھ (ہ) صفت:۔ (ہندو) خوشبو۔ دُرگندھ کا نقیض۔ مہک۔ سُباس *

سُگھڑ (ہ) صفت:۔ (لغوی معنی سُڈول کیونکہ اصل میں یہ لفظ سُگھڑ یعنی اچھا گھڑا ہوا تھا) (۱)
خوش سلیقہ۔ ذی شعور۔ عالی طبع۔ صاحب تمیز۔ ہُنرمند۔ جیسے سُگھڑ سا گھڑ منش پھوہڑوں
کو آیا ہانسا (۲) چتر۔ چالاک۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔ کوڑھ کا نقیض۔ پھوہڑ کا خلاف
(۳) کاریگر۔ دستکار ؎

تھی عجب کوئی سُگھڑ جسنے یہ کاڑھی بوٹی　　وا چھپڑے بنگلٹی اک پھولوں کی کیاری لگیا (انشا)

سُگھڑ بھلائی (ہ) اسم مونث:۔ (عو) (۱) دانشمندانہ خیرخواہی۔ مگر طنزاً بمعنی دیگر (۲)
مفت کی بھلائی (۳) خوشامد۔ تملق۔ چاپلوسی۔ تلو تپو (۴) خیرخواہی دلسوزی۔ دنیوی
جیسے مُڑی میں لڑائی بیچ میں سُگھڑ بھلائی * سُگھڑ بھلائی سُسرے بیل ناک بھو کرتے *

سُگھڑپن (ہ) اسم مذکر:۔ حسنِ سلیقہ۔ ہنرمندی۔ دانائی۔ ہوشیاری۔ چترائی ؎
شب کو جانے جو نشے میں وہ نشیمن کو لگے　　میں یہ بولا کہ نہ ٹھوکر ترے دشمن کو لگے
سُنکے بولا مرے دشمن کا تھا وہ قصد تواب　　لگ اس فہم کو بولی کو سُگھڑپن کو لگے (بلبل ہزار داستان)

سُگھڑاپا (ہ) اسم مذکر:۔ سُگھڑپن۔ تمیزداری۔ ہنرمندی۔ خوش سلیقگی ؎
لائی اٹکیا جو مرے واسطے سی مغلانی　　اپنے سُگھڑاپے پہ اترا کے ہنسی مغلانی (رنگین)

سُگھڑائی (ہ) اسم مونث:۔ سُگھڑاپا۔ چترائی۔ ہوشیاری۔ سلیقہ۔ دانائی۔ ہنرمندی *

سِل (ع) اسم مونث:۔ ایک مہلک مرض کا نام جسکے سبب پھیپھڑے میں زخم ہو کر آدمی کے مُنہ سے
خون آتا اور اسی میں ناتوان ہو ہو کر مرجاتا ہے۔ تپ کُہنہ۔ دِق۔ بڑا آزار۔ بڑی بیماری۔ جیرن جُر۔ چھئے روگ ؎
یہ ہیں تینوں بیماریاں جاں گُسل　　محبت ہوئی دِق ہوئی سِل ہوئی (رند)

سِل (ہ) اسم مونث:۔ (۱) مصالحہ پیسنے کا چوڑا پتھر۔ پتھر کا پتلا اور چوڑا ٹکڑا جو عمارتوں میں
لگایا جاتا یا فرش میں بچھایا جاتا ہے * صلابت ؎
کٹے یہ وار تھکے دست و بازوئے قاتل　　ٹلی نہ سِل مرے سینے سے سخت جانی کی (امیر)
(پہیلی) سِل لوٹے سِل بٹا لوٹے وہی چیز کبھی نہ ٹوٹے (پرچھائیں) (۲) پتھری۔ سِلی *

سِل بٹّا (ہ) اسم مذکر: سل بٹا، پتھر کا چوڑا ٹکڑا اور گول بٹہ جس سے مسالا پیسا جاتا ہے ۔ سلوٹ ۔ سلوٹا۔

سلا (ہ) صفت:۔ (دلّال) دس ۔ عشرہ ۔ دہ ۔ ۱۰ ۔

سلا روپیہ (ہ) اسم مذکر:۔ (دلّال) دس روپے ۔

سِلّا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) خوشہ ۔ سنبلہ (۲) وہ اناج کی بالیں جو از خود گر پڑتی یا کھیت کٹ جانے کے بعد پڑی رہ جاتی ہیں انکے چننے کو سلا کہتے ہیں ۔

سِلّا بیننا یا چگنا (ہ) فعل متعدی:۔ خوشہ چینی کرنا ۔ بالیں بینا ۔

سِلّا ہار (ہ) اسم مذکر:۔ سلا بیننے والا ۔ خوشہ چین ۔

سلاجیت (ہ) اسم مذکر:۔ مرکب از شِلا ، جیت یعنی روح حجر ۔ پہاڑ کا تیل ۔ ساوا ۔ بشوہ سلاس ۔ پہاڑ کا پسینہ ۔ ایک سیاہ رنگ ہیشاب کی سی بو والی رقیق شے کا نام جو پہاڑ سے از خود ٹپکتا اور چوٹ چپیٹ قوت باہ و اعصاب میں گرمی بہم پہنچانے کے کام آتا ہے ۔ ... تیسرے درجہ میں حار دوسرے میں یابس مُحلّل ریاح ۔ نافع تقطیر البول و سنگ مثانہ و ... مفاصل وغیرہ ۔

سِلاح (ع) اسم مذکر:۔ آلۂ جنگ ۔ لڑنے کے ہتھیار (۲) راچھ ۔ اوزار ۔ کام کرنے کے ہتھیار (۳) قانون:۔ وہ آلۂ حرب یا دھار دار خواہ نوکدار ہتھیار جس کی ضرب سے آدمی مر سکے جیسے برچھی ۔ گپتی ۔ چھرا ۔ تلوار ۔ شامدار ۔ لٹھ یا برچھی دار لاٹھی وغیرہ ۔

سِلاح بند (ع ۔ ف) صفت:۔ ہتھیار بند ۔ مسلح ۔ پانچوں ہتھیاروں سے لیس ۔

سِلاح خانہ (ع ۔ ف) اسم مذکر:۔ ہتھیار گھر ۔ سلاح شالا ۔ دار السلاح ۔ توپ خانہ ۔ زرد خانہ ۔ وہ مکان جہاں ہتھیار جمع رہیں ۔ میگزین ۔

سِلاح ساز (ع ۔ ف) اسم مذکر:۔ ہتھیار بنانے والا ۔ زرہ فروش ۔ زرہ گر ۔

سَلاخ (و) اسم مؤنث:۔ (۱) سلائی ۔ سیل ۔ سیخ ۔ لوہے کی گول چھڑی (یہ لفظ اصل میں شلاک تھا جسکے معنی سنسکرت میں سلائی کانٹے ۔ تیر ۔ قلم نقاش وغیرہ کے ہیں اردو والوں نے بہ لحاظ فصاحت دیگر الفاظ کی طرح اسکے کاف تازی کو بھی خائے معجمہ سے بدل لیا نیز فارسی سلاک سے بھی قریب ہے جسکے معنی ڈھلی ہوئی سلائی کے ہیں ۔

بھری ہے کی خون اور جگر میں سلاخ کہ لال کی ہے کوئی آتش سفر میں سلاخ (ظفر)

(۲) لکیر ۔ خط ۔ دھار جیسے تیز شراب یا سرکہ کی نسبت کہتے ہیں کہ پیتے ہی سلاخ بندھ گئی ۔

سَلارس (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دیکھو (سلاجیت) (۲) الایچی کا تیل ۔

سلاست (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) سلیس پن ۔ روانی ۔ ہمواری (۲) نرمی ۔ ملائمت ۔ آسانی ۔ سہولت (۳) الفاظ کا نہایت سہولت اور آسانی سے اسطرح ادا ہونا کہ جس میں کوئی ثقیل لفظ نہ آوے (۴) سادگی ۔ صفائی ۔ فصاحت ۔

سلاستِ زبان (ع ۔ ف) اسم مؤنث:۔ نرم کلامی ۔ شیریں گفتاری ۔ فصاحت ۔

سَلاسِل (ع) اسم مؤنث:۔ سلسلہ کی جمع ۔ بیڑیاں ۔ زنجیریں ۔ لڑیاں ۔ جولان ۔

بھٹکے اِنّی سے ادھر کا کل سلسلے شاید ہائے مجنوں میں سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی (اسیر)

سلاطین (ع) اسم مذکر:۔ (۱) سلطان کی جمع ۔ بہت سے بادشاہ ۔ قیاصرہ ۔ قیصر (۲ ۔ و) شہزادے ۔ پہلے بادشاہوں کی اولاد ۔ شاہی خاندان کے بھائی بند سلطانِ وقت کی اولاد سے غیر ۔

سَلام (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گردن جھکانا ۔ تسلیم کرنا ۔ درود ۔ تحیت ۔ کورنش ۔ بندگی ۔ ڈنڈوت ۔ پرنام ۔ رام رام ۔ جے گوپال ۔ یاد اللہ ۔ عشق اللہ ۔ مجرا ۔ دعا ۔ اتنیہ بار ۔

زمانہ ... نوبت پہنچے تو کہیو سلام حضرت کا (مومن)

(۲) سلامتی ۔ ... زندگی ۔ امن ۔ پاکی از عیوب ۔ امنیت ... (۳ ۔ و) رخصت ۔ خدا حافظ ۔ فی امان اللہ ۔ سدھارئیے (۴ ۔ و) بازآئے ۔ معاف رکھئے ۔ دھات ... (۵ ۔ و) جو مرثیہ رباعی ۔ سلام ۔ غزل یا قصیدے کی طرز پر ہو اور اُسکے مطلع یا اول شعر میں لفظ مجرا ۔ سلام ۔ مجرائی ۔ سلامی آیا یا آوے تو اُسے مجرا یا سلام کہتے ہیں ۔

سلام اُنپہ جو کٹتی تھیں ... خدا ہی جانے مرے لوگ جیتے ہیں کہ مرے (آزردہ)

کہوں جو مجرائی وقتِ فنا حسین حسین صدا مزار سے نکلے سدا حسین حسین (دبیر)

سلامی شہ پہ جو گزرے ستم کوئی تو پوچھیگا ہوا سر بے گنہ جو قلم کوئی تو پوچھیگا

مجرائے جو شام سے لے کر سرِ شبیر روتے تن اُدھر سے ملا کر سرِ شبیر

(۶) خاتمۂ نماز کا پہلا خواہ دوسرا سلام (۷) رخصت ۔ جائیے ۔ تشریف لیجائیے ۔ سدھارئیے ۔

لے عشق رخصت اے ہوس آرزو سلام اپنا مقام آج سے دار البقا ہوا (داغ)

(۸ ۔ و) (مجازاً) ناامیدی اور مایوسی کے موقع پر بھی آتا ہے ۔

دربار ہو یا نہ ہو غرض کیا اپنا تو سلام ہو چکا اب (مصحفی)

سلام پھیرنا (و) فعل لازم:۔ خاتمۂ نماز پر دائیں اور بائیں جانب باری باری سے مُنہ پھیر کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا ۔ نماز ختم کرنا ۔

سلام پیام یا سلام پیغام (و) اسم مذکر:۔ (عو) نسبت کی بابت ذکر اذکار ۔ منگنی کی چھیڑ چھاڑ ۔ گفت و شنید ۔ بات چیت ۔

سلام دینا (و) فعل متعدی:۔ (۱) رخصت کرنا ۔ دور کرنا ۔ چھوڑنا ۔ الگ کرنا ۔ القط کرنا جیسے آزردہ نے باندھا ہے مگر بول چال میں نہیں سُنا گیا ۔

ہے روزِ عید بخشِ خاطر کو دو سلام آؤ گلے لگو مرے کیسی نہیں نہیں (آزردہ)

(۲) خدا حافظ کہنا ۔ سلام کہنا ۔ صاحب لوگوں کا کسیکو اندر بلانے کی اجازت دینا یا کوئی چیز لیکر جواب میں کہنا کہ سلام دو یعنی پہنچ جانے کا شکریہ ادا کرو ۔ زبانی رسید دینا ۔

سلام طلب (ع) اسم مذکر: - سلام کا خواہاں - سلام کی تمنا رکھنے والا۔

سلامٌ علیک (ع) اسم مؤنث: - (۱) تو سلامت رہے - سلام - بندگی - تسلیم - آداب - تحیۂ ملاقات - کورنش جیسے "کورنش کی سلام علیک ہے" (۲) صاحب سلامت - واقفیت - شناسائی - ملاقات - جیسے "میری اُن کی تو فقط صاحب سلام علیک ہے"

سلامٌ علیکم / سلام علیکم (ع) : - تمہارے اوپر سلامتی ہو - تم جیتے رہو - تم جان مال اور آبرو وغیرہ سے محفوظ رہو جب کوئی شخص کسی مجلس میں آتا یا کسی شخص سے ملتا یا رخصت ہوتا ہے تو یہ کلمہ زبان پر لاتا اور اُس کے جواب میں دوسرا شخص وعلیکم السلام کہتا ہے۔

سلام کرائی (ع) اسم مؤنث: - سلامی - سلامانہ - وہ نقدی جو دولہن کی طرف سے رشتہ دار دولہا کو بوقت رخصت دیتے ہیں۔

سلام کرکے چلنا یا سلام کر چلنا (ع) فعل لازم: - راضی خوشی کے ساتھ رخصت ہونا

وہ مبارک ہو جو مجلس کو با خبر کر کر چلے ہم تو سلام اس بزم رشک آمیز کو (ممنون)

سلام کرنا (ع) فعل متعدی: - (۱) سر یا ہاتھ سے یا سینے پر ہاتھ رکھنا - بندگی کرنا - رام رام کرنا - تسلیم کرنا - آداب بجانا - گڈ مورننگ کہنا - جوہار کرنا - مجرا کرنا - ڈنڈوت کرنا (۲) رخصت ہونا - جانا - سدھارنا - وداع ہونا - چلنا جیسے "لیجیے میں تو اب سلام کرتا ہوں آپ بیٹھے سوچتے رہئے" (۳) کسی کی اُستادی - بزرگی - ہنرمندی - دانائی - چالاکی وغیرہ کو تسلیم کرنا - ہار ماننا - قائل ہو جانا - قبول کر لینا - معتقد ہونا - قائل ہو جانا - مرحبا کہنا - شاباشی دینا - سراہنا - صد رحمت کہنا۔

جان سلامت رہے گر جا رہے کعبہ میں تو سلام کریں
ایک جراحت ان ہاتھوں کا صید حرم کو کھانے دو

اکیلی جاؤ جو مسجد میں طاق بھرنے کو / وگانا جان تمہیں جھک کے ہم سلام کریں (جان صاحب)

خرد پہ اپنی بڑا ہے گھمنڈ ناصح کو / جو اسکے روبرو ہوئے تو میں سلام کروں (میر سوز)

(۴) دست بردار ہونا - باز آنا - معافی چاہنا - تارک ہونا - چھوڑنا - اجتناب کرنا - احتراز کرنا۔

نہیں اب ستم تو حضرت دل / عاشقی کو سلام کرنا تھا (داغ)

طاق ابرو سے انکے درگزرے / ہم یہیں سے سلام کرتے ہیں (صبا)

ترے کوچے کے رہنے والوں نے / یہیں سے کعبہ کو سلام کیا (میر)

کس کا قبلہ کیسا کعبہ کون حرم ہے کیا احرام
کوچے کے اسکے باشندوں نے سبکو یہیں سے کیا سلام

(۵) خدا حافظ یا خیرباد کہنا۔

سلام لینا (ع) فعل لازم: - سلام کا جواب دینا - سلام قبول کرنا - وعلیکم السلام کہنا - دُعا دینا۔

خدا کو کرتے رعونت سے جو نہیں سجدہ / ہمارا وہ بُت کافر سلام لیتے ہیں (نصیر)

سلام ہونا (ع) فعل لازم: - (۱) مجرا ہونا - درشن ہونا - ملاقات ہونا - کسی حاکم کی خدمت میں ملازمت حاصل ہونا - روبرو ہونا - سامنے ہونا - جیسے "تمہارا سلام ہولے تو دوسرا بلایا جائے"۔

سلام ہے (ع) محاورہ: - (۱) باز آئے - دھاتے توبہ - چھوڑا - ترک کیا - دست بردار ہوئے - معاف رکھیے۔

مسجد کو نہیں شیخ ہمارا سلام ہے / ہم نے تو آستان بتاں سجدہ گاہ کی (مجروح)

جانے ہیں اب تو کوئے بُت لالہ فام کو / اپنا تو بس سلام ہے دارالسلام کو (ذوق)

(۲) بڑے بے ڈھب ہو - تمہارا بھی بایاں پاؤں پوجئے - تم سے خدا سمجھائے - خدا محفوظ رکھے - خدا کام نہ ڈالے - جیسے "تمہیں بھی بس سلام ہے"۔

ہیں تو مفت ہی خدا ہوئی بدنام / اس محبت کو آپ کی ہے سلام (شوق)

سلامت (ع) صفت: - (۱) محفوظ - مامون - مصئون - آفات و صدمات سے بری - ہر ایک بلا سے بچا ہوا - صحیح - تندرست - زندہ - باحیات - موجود - قائم جیسے "تم سلامت رہو"

گئے ہیں آج تو ائے دو دیتے ہیں دل / سلامت آپ نہ نکلے نہیں کل روش پر (داغ)

(۲) ا: - پورا - کامل - ثابت - صحیح سالم جیسے "وہاں تک سلامت پہنچے تو جانو پہنچ گیا" (۳) اسم مؤنث: - سلامتی - امن - اطمینان (۴) ا: - تابع فعل بخیر و عافیت تن درستی کے ساتھ (۵) ا: - مبارک باد کا جواب - جواب تہنیت - مبارکباد کی قبولیت - جیسے "ناک کٹی مبارک سر منڈا سلامت"۔

سلامت رو (ع + ف) صفت: - کفایت شعار - کم خرچ - میانہ رو - چلن سے چلنے والا - بڑھکر نہ چلنے والا - متوسط درجہ پر کاربند ہونے والا - وہ روش اختیار کرنے والا جس سے اخیر تک نبھ جائے - مدبر - منتظم۔

سلامت روی (ع + ف) اسم مؤنث: - کفایت شعاری - میانہ روی - کم خرچی - نیک چلنی - چلن سے چلنا - گھر ستی پن - طریقہ خانہ داری - سیاست - بندوبست - انتظام - تدبیر - انصرام - ایسا طریقہ جس سے کسی طرح کا حرف نہ آئے

سلامت روی اختیار کرنا (ع) فعل متعدی: - چلن سے چلنا - کفایت شعاری سے بسر کرنا - میانہ روی اختیار کرنا - بڑھ کر نہ چلنا - نباہ دینے کے قابل کوئی روش اختیار کرنا - نیک چلنی اختیار کرنا۔

سلامت رہنا (۱) فعل لازم:۔ (۱) زندہ رہنا۔ جیتے رہنا۔ جیسے "سلامت ہے ہو جسکا بڑا بھروسا" (۲) تندرست رہنا۔ صحیح سالم رہنا (۳) محفوظ رہنا۔ مامون رہنا۔ مصئون رہنا۔ امن میں رہنا (۴) برقرار اور قائم رہنا۔ وجود رہنا جیسے ؎

تم سلامت رہو ہزار برس　　ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار　(غالب)

بے داغ سلامت رہیں مہمان ہمارے　　جو آتی ہے آفت تو عیادت نہیں جاتی　(داغ)

(۵) آباد رہنا۔ خوش رہنا (۶) ثابت رہنا۔ جوں کا توں رہنا۔ کامل اور پورا رہنا۔ جیسے "قیامت آنے تک یہ مال سلامت رہیگا" ✤

سلامتی (عربی بہ ترکیب فارسی) اسم مؤنث (۱) امنیت۔ بے گزندی۔ حفاظت۔ صیانت۔ بچاؤ (۲-۹) خیریت۔ عافیت۔ سلامت فضل الٰہی (۳-۱) صحت۔ تندرستی (۴-۹) زندگی۔ حیات جیسے "تمہاری سلامتی رہے (۵-۹) وجود۔ ذات۔ ہوتے۔ جیسے "تمہاری سلامتی میں سب کچھ دیکھ لیا" (۶-۱) پیام تہنیت۔ (۷) ایک قسم کا دعائیہ (بعض اہل زبان کا اعتراض ہے کہ جب حالت میں سلامت خود مصدر ہے تو پھر مصدری کاف لگانا خلاف فصاحت و بلاغت ہے تاہم ثقے ہیں فارسی والوں کا قاعدہ ہے کہ اسی قسم کے مصدروں کے ساتھ ایک یائے مصدری حرف بڑھا دیتے ہیں جیسے نیازمندی۔ لطفی۔ خلاصی۔ خلاص مخصوص۔ خرابی وغیرہ چنانچہ اسکے ثبوت میں بہت سے شعرائے عجم کے اشعار بھی موجود ہیں) ✤

سلامتی پڑھنا (۱) فعل متعدی (عو):۔ (۱) روزمرہ قیام کی دعا دینا۔ ازلی ہے ابدی ہونے کا اقرار کرنا جیسے "استا میاں کی سلامتی پڑھ کر نیاز دیدو" ✤

سلامتی سے (۱) تابع فعل (عو):۔ (۱) خدائے فضل سے خدا کی عنایت سے۔ خیریت سے۔ بخیر۔ تندرستی سے (عورتوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی امر کا ذکر کریں گی تو پہلے یہ لفظ شگون نیک خیال کرکے زبان پر لے آئینگی جس طرح اہل فارس بخیر کا لفظ ہر ایک بات کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "سلامتی سے کہاں گئے تھے۔ سلامتی سے چار بچے تو اب موجود ہیں") ✤

سلامتی کا جام پینا (۱) فعل متعدی:۔ (دیکھو زندگی کا جام پینا)

سلامتی میں (۱) تابع فعل:۔ حیات میں۔ زندگی میں۔ خیریت میں۔ موجودگی میں۔ عہد میں جیسے "تمہاری سلامتی میں یہ دن دیکھا" ✤

سلامی (عربی بہ ترکیب فارسی) اسم مؤنث:۔ (۱) تعظیم۔ سلام۔ مجرا۔ سپاہیوں کو سا سلام۔ اسلامی سلام۔ سپاہیانہ سلام (۲) توپوں یا بندوقوں کے فیر سے پیشوائی و تعظیم ادا کرنا۔ شلک چلانا (۳) نذرانہ۔ پیشکش (۴) ڈھلوان۔ ڈھال ✤ ڈھلوان (۵) دیکھو سلام کرائی ؎

عباس کو تھا علم غلامی میں ملا　　کوثر اکبر کو تشنہ کامی میں ملا

نوشہ نے کیا جو وقت رخصت مجرا　　گلزار بہشت کا سلامی میں ملا　(رباعی)

(۶) مجرئی۔ سلام کرنے والا ؎

مجھ کو کہ نہ کہاں سلامی کا　　فخر کافی ہے بس غلامی کا　(مولف)

سلامی اُتارنا (۱) فعل متعدی:۔ کسی بادشاہ یا رئیس با اختیار یا حاکم اعلیٰ وغیرہ کی تشریف آوری کا توپوں یا بندوقوں کے ذریعے اظہار تعظیم کرنا۔ سلامی کی توپیں یا بندوقیں سر کرنا ✤ توپوں وغیرہ سے سلامی کا اعلان کرنا ✤

سلامی ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) کسی بادشاہ۔ حاکم یا رئیس کی تشریف آوری کی توپیں چھوٹنا۔ کسی جشن یا سرکاری خوشی خواہ تہوار کی توپیں چلنا۔ بادشاہ یا کسی بڑے شخص کے داخل ہونے کی توپیں سر ہونا (۲) دلھا کی سلام کرائی کی رسم ادا ہونا۔ دلھا کو سلام کے عوض نقدی کا دیا جانا (۳) ڈھلوان ہونا ✤

سُلا دینا (۵) فعل متعدی:۔ (۱) بچے کو بہلا کر سلا رکھنا (۲) زہر کھلا کر مار رکھنا۔ مار ڈالنا۔ کھیت رکھنا۔ گلا گھونٹ دینا ✤

سُلانا (۵) فعل متعدی:۔ (۱) سونا مصدر کا تعدیہ۔ بچے کو تھپک تھپک کر نیند دلوانا۔ (۲) قبر میں رکھنا (۳) دفن کرنا۔ گاڑنا۔ دابنا جیسے "میرا دل نہ دھڑکے تو کس کا دھڑکے کئی بچے تو اسی مرض میں سلا چکی (عو):۔ (۴) کسی اجنبی عورت کو غیر مرد سے ہمبستر کرا دینا ✤

سِلانا (۵) فعل متعدی:۔ (ہندی) (۱) سیتل کرنا۔ ٹھنڈا کرنا۔ سرد کرنا (۲) پوجا کے پانی کو گھر لے دروازہ کے دونوں کونوں پر ڈالنا (۳-پورب) تعزیہ کو دفن کرنا یا بنانا (۴) سلوانا۔ دوخت کرانا ✤

سِلائی (۵) اسم مؤنث:۔ (۱) سلوانے کی اجرت (۲) دوخت سیون ٹانکا (۳) ایک کیڑے کا نام جو اکثر ایکھ کنی یا جوار کو لگ جاتا ہے (۴) سینا۔ کار درخت ✤

سَلائی (۵) اسم مؤنث:۔ (۱) میل سرمہ۔ سرمہ لگانے کی گول اور پتلی سلاخ (۲) ایک جراحی آلہ کا نام جسکے ذریعے پیشاب لاتے یا کسی زخم میں دوا پہنچاتے ہیں۔ تلی (۳) میل۔ سینک۔ پتلی سلاخ ✤ گوڑ بُننے کا کانٹا۔ ککڑی کے اندر رکھنے کی پتلی سینک جو اکثر لوہے کی ہوتی ہے (۴) موٹا سوا۔ ٹاٹ سینے کا سوا (۵) دیا سلائی کا چیز۔ سیچر ✤

سلائی پھیرنا (۵) فعل متعدی:۔ (۱) گرم سلائی کے ذریعے سے اندھا کرنا۔ نیل کی سلائی سے اندھا کرنا۔ چشم کرنا۔ آنکھیں پھوڑنا۔ نابینا کرنا۔ نور بصر کو زائل اور چشم جہاں بین کو کور کرنا ✤

(پہلے دستور تھا کہ جب کسی بادشاہ یا سرکش کو اندھا کرنا منظور ہوتا تھا تو سونے کی سلائی کو نمک سے پر خوب گرم کرتے تھے جب وہ جلنے لگتی یا گرم ہو جاتی تھی تو فوراً گرم گرم آنکھوں پر پھیرتے تھے جس سے مجرم معدوم البصر ہو جاتا تھا اس قسم کی سختیاں اکثر بادشاہوں کے ساتھ کی گئی ہیں) ✤ ؎

ہمایوں

(۱) ہمایوں اتنا پابند وقت ہے کہ جنوری [illegible]ء سے لے کر (جب یہ جاری ہوا تھا) آج تک کبھی اس کی اشاعت میں ایک دن کی تاخیر بھی واقع نہیں ہوئی۔ اردو صحافت میں اس سے قبل ایسی باقاعدہ مثال نہیں مل سکتی۔

(۲) ہمایوں، آنریبل جسٹس میاں محمد شاہدین صاحب ہمایوں مرحوم جج ہائیکورٹ پنجاب کی یادگار کے طور پر ایک مستقل سرمایہ سے جاری ہے۔ اس لئے اس کے ظاہری و معنوی حسن کو برقرار رکھنے کے لئے کسی قسم کی کاروباری مصلحت مدنظر نہیں رکھی جاتی۔

(۳) ہمایوں، کا اخلاقی معیار اس قدر بلند ہے کہ ملک کا کوئی ادبی رسالہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، اس میں فحش اشتہارات۔ عریاں تصاویر اور مخرب اخلاق مضامین اور نظموں کے لئے قطعاً گنجائش نہیں۔ یہ رسالہ بلا خطر خواتین کے ہاتھوں میں دیا جاسکتا ہے۔

(۴) ہمایوں۔ کی ادارت جناب میاں بشیر احمد صاحب بی اے (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا کے قابل ہاتھوں میں ہے۔ اس کی ترتیب میں مضامین کے محض بلند معیار ہی کا خیال نہیں رکھا جاتا، بلکہ تنوع کا بھی اتنا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہمایوں کا ہر پرچہ مختلف قسم کے مذاق کے لوگوں کے لئے یکساں جاذب توجہ ہوتا ہے۔

(۵) ہمایوں۔ کے مضامین محض پُر از معلومات ہی نہیں ہوتے، بلکہ انتہا درجے کے دلچسپ بھی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمایوں آپ اپنی نظیر ہے۔

(۶) ہمایوں۔ صحت زبان کے لحاظ سے نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر کے مستند ترین رسائل کی صف اول میں شمار ہوتا ہے۔

(۷) ہمایوں، میں علمی و ادبی، تاریخی و تمدنی مضامین، دلکش افسانے اور ڈرامے، پاکیزہ نظمیں، مزاحیہ مقالے، مشرقی و مغربی رسائل کے دلچسپ اقتباسات اور ملک کی موجودہ ادبی تحریکات کے متعلق نہایت بیش قیمت اطلاعات شائع کی جاتی ہیں۔

(۸) ہمایوں، ملک کے محکمہ تعلیم کی طرف سے منظور شدہ ہے، ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں بے انتہا مقبول ہے،

(۹) ہمایوں۔ کے کاغذ، کتابت، طباعت اور تصاویر وغیرہ پر دل کھول کر روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔

(۱۰) ہمایوں۔ کے سالگرہ نمبر اور دیگر خاص نمبروں کے لئے کوئی زائد قیمت نہیں لی جاتی۔

چندہ سالانہ پانچ روپے چھ آنے، ششماہی تین روپے، مع محصول ہے

خاکسار منیجر رسالہ ہمایوں لاہور

کیا نظر اُس نے دمِ چشم نمائی پھیری ۔ شاخ نے دیدۂ نرگس میں سلائی پھیری (نکہت)

(۲) کسی زخم یا آنکھ میں سلائی گُھمانا ۔ سُرمہ گھلانا ۔

سَلائیاں پھِرنا (ہ) فعل لازم :- اندھا یا معدوم البصر کیا جانا ۔ آنکھیں پھوڑی جانا ۔

غصہ کی گرمی ۔۔۔ آپ جن کی ۔ انہیں کی آنکھوں میں پھرتی سلائیاں آنکھیں (میر)

سلائیاں پھیرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو سلائی پھیرنا ۔ آنکھیں پھوڑنا ۔

سَلب (ع) ۔۔۔ (۱) چھیننا ۔ نیست کرنا ۔ دُور کرنی ۔ نفی (۲) ۔۔۔ حذف ۔ اندر جیسے

حذف مرض میں کسی عنصر کے مرض کو حذف کر لینا ۔ سلب اختیارات ۔ اختیار سے لینا ۔

سِلَپَٹ (ہ) صفت :- (۱) صاف ۔ ہموار ۔ برابر ۔ جس پر نقطہ نہ ہو ۔ مسندی (۲) گھِسا ہوا

حروف مٹا ہوا ۔ سپاٹ جیسے سپاٹ روپیہ ۔ پیسہ یا اشرفی وغیرہ (۳) ۔۔۔ نور بصر ۔ ۔۔۔

فاقد النظر ۔ نیٹ اندھا (۴) (۱) ۔ انگریزی سلیپر کا بگڑا ہوا لفظ ۔ کف ۔ پانی پتّی جوتی ۔

وہ جوتی جو گھر میں صاحب لوگ پہنا کرتے ہیں ۔ گھسیٹنی جوتی ۔ ۔۔۔ ایڑی کی جوتی (۵) وہ

لکڑی کا تختہ جو ریل کی سڑک پر بچھاتے ہیں ۔ سلیپر کا بگڑا ہوا لفظ ۔

سِلپچی (ر) اسم مؤنث :- (صحیح سیلاپچی) دیکھو (سیلچی یا سلفچی) ۔

سَلٹا ہُوا (ہ) صفت :- بھگتا ہوا ۔ سُلجھا ہوا ۔ نٹا ہوا ۔ گرم و سرد چشیدہ ۔ آزمودہ

کار ۔ جہاں دیدہ ۔ تجربہ کار ۔ آٹھوں گانٹھ کُمیت ۔ خرانٹ ۔ پختہ کار ۔

سُلٹنا (ہ) فعل لازم :- سمجھنا ۔ باہم طے کرنا ۔ بھگتنا ۔ نمٹنا ۔

سُلجھا سُلجھایا (ہ) صفت :- دیکھو (سُلٹا ہوا) ۔

سُلجھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) اُلجھانا کا نقیض ۔ کھولنا ۔ وا کرنا ۔ جدا کرنا (۲) باریک

اور پیچیدہ معاملات کا فیصل کرنا ۔ دقیق امور کا حل کرنا ۔ توضیح کرنا ۔ تصریح کرنا ۔

سُلجھاؤ یا سُلجھاوا (ہ) اسم مذکر :- نِبٹاؤ ۔ نبٹیڑا ۔ نِبٹاؤ ۔ فیصلہ ۔ عقدہ کشائی ۔

توضیح ۔ تصریح ۔ وضاحت ۔ انکشافِ معاملات ۔

سُلجھنا (ہ) فعل لازم :- اُلجھنا کا نقیض ۔ کھلنا ۔ آسان ہونا ۔ سہل ہونا ۔ حل ہونا ۔

وا ہونا ۔ منکشف ہونا ۔ مقدمہ فیصل ہونا ۔ تصریح ہونا ۔ نمٹنا ۔

سِلَح (ع) اسم مذکر :- آلۂ حرب ۔ ہتیار ۔ اوزار ۔

سِلَح پوش (ع + ف) صفت :- ہتیار بند ۔ مسلّح ۔ زرہ بکتر پہنے ہوئے ۔

پانچوں ہتیاروں سے آراستہ ۔

سِلَح خانہ (ع + ف) اسم مذکر :- مخففِ سلاح خانہ ۔

سَلخ (ع) اسم مؤنث :- (۱) پوست کشی ۔ کھال کھینچنا (۲) چاند رات ۔ دوج ۔

(چونکہ اس وقت چاند زمین اور آفتاب ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے آگے آکر اپنے رُخِ

روشن کی جھلک دکھا دیتا گویا پردے سے منہ نکالتا ہے اس وجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا) ۔

سَل رکھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) جان کنانا ۔ اپنا جوہر کرنا ۔ خود کشی کرنا ۔ اپنے آپ کو ہستی سے ہلاک

کرنا ۔ کیا جیوں ۔۔۔ دگن میں لکھ ہار ۔ مشکل کام ہے سل ہے اور کو کن ۔۔۔ لال (دوہا)

(۲) انتظام خانہ داری کرنا ۔ گھر کا بندوبست کرنا ۔

سَلسَلانا (ہ) فعل لازم :- نرم نرم کھجلی ہونا ۔ سرسراہٹ ہونا ۔ گدگدی ہونا ۔ سرسرانا ۔

کھجلانا ۔ چُل ہونا جیسے تِتلی یا پھوڑے کا سلسلانا (۲) رینگنا ۔ کیڑوں کا پیٹ

کے بل چلنا ۔

سَلسَلاہَٹ (ہ) اسم مؤنث :- خارش ۔ خارشت ۔ کھجلی ۔ چُل ۔ گدگدی ۔ کاکلی ۔

سَلسَل بَول } (ع) اسم مذکر :- ذیابیطس ۔ مدھو پرمیہ ۔ چھلک متی (ایک مرض کا

سَلسُ البَول } نام جس میں آدمی پیشاب روکنے پر قادر نہیں رہتا ۔ پیشاب بار بار ۔۔۔ اور

قطرہ قطرہ آتا ہے بعض لوگ سے پتھری یا سنگ مثانہ کا مقدمہ خیال کرتے ہیں) ۔

سِلسِلہ (ع) اسم مذکر :- (۱) زنجیر ۔ بیڑی ۔ جولان (۲) قطار ۔ صف ۔ لڑی ۔

لگاتار جیسے پہاڑ کا سلسلہ (۳) خاندان ۔ خانوادہ ۔ کُل ۔ نسل ۔ گوت (۴)

شجرہ ۔ کرسی نامہ (۵) ترتیب ۔ درستی ۔ حسب مراتب ۔ (جبر و مقابلہ) مقادیر کی وہ

قطار جو کسی خاص قاعدے کے موافق ایک دوسرے پر موقوف ہو ۔

سِلسِلہ بندی (ع + ف) اسم مؤنث :- صف بندی ۔ قطار بندی ۔ ترتیب ۔

جنس واری ۔ زیاں بندی ۔

سِلسِلہ جاری کرنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کام کو متواتر کرنے کا موقع ڈالنا ۔ کوئی

کام چھیڑنا یا ہمیشہ کے واسطے شروع کرنا ۔

سلسلہ جاری ہونا (ہ) فعل لازم :- کسی کام کا متواتر یا لگاتار ہونا ۔

نہ کیونکر اشک مسلسل ہو رہنا دل کا ۔ طریق عشق میں جاری ہے سلسلہ دل کا (نصیر)

سلسلہ وار (ع + ف) صفت :- حسب مراتب ۔ ترتیب وار ۔ صف وار ۔ درجہ وار ۔

سَل سے بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو گنوار) سلطنت سے بیٹھنا ۔ اطمینان سے

بیٹھنا ۔ مطمئن ہو جانا ۔ ٹھکانے سے بیٹھ جانا ۔

سُلطان (ع) اسم مذکر :- (۱) بادشاہ ۔ راجہ ۔ ملک ۔ فرمانروا (۲) شاہزادہ ۔

کنور ۔ ملک زادہ ۔

سلطان جی (ہ) اسم مذکر :- مراد از حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین

اولیا قدس اللہ سرہ العزیز جن کا مزار پرانی دہلی سے جانب جنوب تین میل کے

فاصلہ پر ہے ۔

سُلطانہ (ع) اسم مؤنث :- ملکہ ۔ شہزادی ۔ رانی ۔

سُلطانی (ع) صفت :- شاہی ۔ گورنمنٹی ۔

REG.NO.L.3694.

شاعر انقلاب حضرت جوشؔ ملیح آبادی

کی

تازہ ترین تصنیف

جنون و حکمت

(یعنی)

پانسو رباعیوں کا مجموعۂ رباعیات بیش قیمتی

رُباعی، تمام اصنافِ سخن میں وہ تہہ دار رنگین، عمیق اور فلسفیانہ صنف ہے جو عظیم شعراء کی مشاقی کے نقطۂ کمال پر جلوہ گر ہوا کرتی ہے، اور کسی شاعر کو اُس وقت تک حقیقی رُباعی گو شاعر کا پُرشکوہ خطاب نہیں مل سکتا جب تک کہ اُس کی بے پناہ جنون پرور تخئیلی قوت بلند ہوتے ہوتے حکمت و بصیرت کے آسمان سے ہمکنار نہیں ہو جاتی، بدبخت ہندوستان میں تمام دوسری چیزوں کی طرح رُباعی بھی ہر چہ گیرد علتی علت شود کے زمرے میں داخل ہو کر ذلیل و رسوا ہو چکی ہے، یارانِ طریقت نے بزعمِ خود، یہ سمجھ رکھا ہے کہ رُباعی نام ہے رُباعی کی بحروں میں چار مصرعے موزوں کر دینے کا، اور بس —— حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رُباعی شاعرانہ مطالعے، شاعرانہ تفکر، شاعرانہ بصیرت، شاعرانہ رنگینیٔ خیال اور شاعرانہ حکمت کا ایک جوہر ہے کہ اگر اُس کے ایک حرف کی بھی تفصیل کر دی جائے تو دفتر کے دفتر رنگین ہو جائیں۔

اگر آپ کے دل میں اکثر یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ کاش ہندوستان میں بھی کوئی خیام پیدا ہوا ہوتا، تو آپ کا یہ اولین فرض ہے کہ پہلی فرصت میں "جنون و حکمت" کا مطالعہ فرمائیں۔ اور دیکھ لیں کہ فیاض قدرت نے آخر کار آپ کے ہندوستان میں ایک خیام پیدا کر دیا ہے، اور یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ آپ اُس کی قدر نہ فرمائیں —— آپ کے اور ایران کے خیام میں فرق اتنا ہے کہ ایران کے خیام کو ایک "فیٹز جیرلڈ" مل گیا تھا جس نے اُسے ایک زندہ قوم سے روشناس کرا دیا تھا۔ لیکن آپ کا خیام ایک ایسے ملک میں پیدا ہوا ہے جو مُردہ اور غلام ہے، اور غلامی کو صرف یہی نہیں کہ کوئی "فیٹز جیرلڈ" نہیں ملا کرتا، بلکہ خود اُس کی قوم بھی اُس کی قدر شناسی کے واسطے آسانی سے تیار نہیں ہوا کرتی۔

"جنون و حکمت" مندرجۂ ذیل ابواب پر منقسم ہے:- (۱) معارف (۲) خرابات (۳) حسن و عشق (۴) پیراہنِ سالوس (۵) متفرقات

قیمت صرف تین روپے (علاوہ محصولڈاک)

منیجر کلیم بک ڈپو، حسینی نواس، نمبر ۴، دریا گنج، دھلی

سلم

میں ٹانکتے ہیں جیسے سلما ستارا لگاکر خوب چمکا دو ۔

سَلمے سِتارے کی جوتی یا ٹوپی (ہ) اسم مؤنث :- چمکی کی جوتی ۔ کامدار ٹوپی ۔

سَلنا (ہ) فعل لازم :- (ہندی) (۱) چھدنا ۔ چھید ہونا ۔ سوراخ ہونا ۔ بندھنا (۲) شُوری (ہندوؤں) بلطف معنے دیگر گودنا ۔ بیندھنا ۔ زخم دینا ۔ کھبنا ۔ کوچے لگانا ۔

سِلنا (ہ) فعل لازم :- دوخت ہونا ۔ سیا جانا ۔

سِلو (انگلش) Slow صفت :- سُست ۔ مدھم ۔ دھیما جیسے گھڑی کا سلو ہونا یا ریل کا سلو ہونا یعنی اپنی معمولی رفتار سے کم چلنا ۔

سَلُو (ہ) اسم مذکر :- کٹا ہوا چمڑا جس سے بجائے ڈورے کا کام لیتے ہیں (اسکا مادہ سلنا بمعنی سوراخ کرنا ہے کیونکہ وہ چمڑا سوراخ میں ہی دیا جاتا ہے)

سَلُو کی سِلائی یا گٹھائی (ہ) اسم مؤنث :- نرے چمڑے کی سلائی یا گٹھائی یعنی دوخت ۔

سَلُو (ہ) صفت :- (ہندو) شلُو کا مخفف ۔ بیوقوف ۔ حمیت ۔

سِلوانا (ہ) فعل متعدی :- چھید کرانا ۔ سوراخ کرانا ۔ بندھوانا ۔

سِلوانا (ہ) فعل متعدی :- دوخت کرانا ۔ سیوانا ۔ سلانا ۔

سَلوائی (ہ) اسم مؤنث :- بندھوائی ۔ چھید کرائی ۔ سوراخ کرانے کی مزدوری یا اُجرت جیسے چارپائی سلوانے کے دام ۔

سِلوائی (ہ) اسم مؤنث :- دوخت کرانے کی مزدوری ۔ سِلوانے کی اُجرت ۔

سَلوتری (ہ) اسم مذکر :- گھوڑوں کا ڈاکٹر ۔ گھوڑوں اور چوپایوں کا علاج معالجہ کرنے والا ۔ بیطار ۔

سِلوٹ (ہ) اسم مؤنث :- چین ۔ شکن ۔ جھنت ۔ جھرّی ۔ چُنت ۔ گنجلک ۔

سِلوٹ پڑنا (ہ) فعل لازم :- جُھنتے پڑنا ۔ شکن پڑنا ۔ جھرّیاں پڑنا ۔

سُلوک (ع) اسم مذکر :- (۱) راستہ چلنا ۔ راہ ۔ راستہ ۔ نیک روی ۔ طریقہ (۲) برتاؤ ۔ عمل ۔ ربط ۔ رویہ (۳) صُوفیوں کی اصطلاح میں تقرّبِ حق تعالیٰ کی طلب ۔ راہ خدا جوئی ۔ تلاشِ حق (۴ ـ ۹) آشتی ۔ صُلح ۔ ملاپ ۔ دوستی ۔ محبت ۔ پیار ۔ اخلاص جیسے "ان میاں بیوی میں سلوک ہوگیا یا خاوند جورو میں نہایت سلوک ہے" ۔ (۵ ـ ۹) بھلائی ۔ نیکی ۔ خیرخواہی ۔ بہتری جیسے تم نے بڑا سلوک کیا کہ قید نہ ہونے دیا (۶ ـ ۹) روپیہ پیسہ کے ساتھ خبرگیری ۔ بخشش ۔ عطا ۔

سُلوک سے پیش آنا (۹) فعل لازم :- محبت اور پیار ۔ اخلاص کا برتاؤ کرنا ۔ پُرسانِ حال ہونا ۔

سُلوک سے رہنا (۹) فعل لازم :- مل کر رہنا ۔ اتفاق سے رہنا ۔ محبت اور پیار اخلاص سے بسر کرنا ۔ ملاپ رکھنا ۔

سلے

سُلوک کرنا (۹) فعل متعدی :- (۱) بھلائی کا برتاؤ کرنا ۔ نیکی کرنا ۔ خیرخواہی کرنا ۔ نیکی کمانا (۲) روپے پیسے سے سلوک اور خبرگیراں ہونا ۔ بخشش کرنا ۔ عطا کرنا ۔ مُفت دینا (۳) ملنا ۔ ملاپ کرنا ۔ صُلح کرنا ۔ آشتی کرنا ۔

سُلوک کرانا (۹) فعل متعدی (۱) صُلح کرانا ۔ ملاپ کرانا ۔ ملوانا ۔ اخلاص کرانا ۔ روٹھے کو منانا (۲) دلوانا ۔ خبرگیری کرانا ۔

سَلُونا (ہ) صفت :- (۱) نمکین ۔ نمک دار ۔ نمک آلودہ ۔ چٹ پٹا جیسے "مٹھاس کے بعد سلونے کو ضرور جی چاہتا ہے" ۔

جگر کے زخم شاید ہیں نمک بند　　مزا کچھ آنسوؤں کا ہے سلونا　　(میر)

نمک چہرے کا کیا ہے کس کو کہتے ہیں لب شیریں
نہیں آگاہ میٹھے سے نہ ہم واقف سلونے سے　　(انیس)

(۲) خوش رنگ ۔ سانولا ۔ ملیح ۔ گندمی ۔

سَلُونوں (ہ) اسم مذکر :- رکھشا بندھن ۔ راکھی پُونو (ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جو ساون کے مہینے میں ہوتا اور اس میں راکھی باندھتے اور اکثر سوّیاں کھاتے ہیں) ۔

سَلُونی (ہ) صفت مؤنث :- نمکین ۔ نمک آلودہ ۔ ملیح ۔ سانولی ۔

سَلہج یا سَلج (ہ) اسم مؤنث :- سالے کی بیوی ۔ بھائی سالے کی جورو جیسے سالی آدھی گھر والی سلہج پوری جوتے (کہاوت) ۔

سِلّی یا سِلی (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) (۱) اُسترا ۔ چاقو وغیرہ تیز کرنے کی پتھری ۔ فسان ۔ سان (۲) موٹا تختہ ۔ درخت کے تنہ کا تختہ ۔ پٹڑا (۳) مُرغابی ۔ پرندِ آبی (۴) بھس ملا ہوا اناج ۔

سلیپر (انگلش) صحیح Slipper سلپر ۔ اسم مؤنث :- (۱) پھٹی ہوئی ایڑی کی جوتی ۔ سلیپٹ جوتی ۔ آرام پائی ۔ کفِ پائی (۲) وہ تختہ جو ریل کی سڑک پر لوہے کی پٹڑی جڑنے کے واسطے بچھاتے ہیں (۳) پہیہ کا ہال ۔ وہ آہنی حلقہ جو پہیہ پر چڑھاتے ہیں ۔

سِلیٹ انگلش Slate اسم مؤنث :- پتھر کی تختی ۔

سَلینج یا سَنرینج (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) دیکھو (سلہج)

سَلِیس (ع) صفت :- نرم ۔ ہموار ۔ یکساں ۔ سہل ۔ رواں ۔ آسان ۔ عام فہم ۔ صاف اور سیدھی زبان یا عبارت (کُتبِ متداولہ میں اس کی بجائے سَلَس پایا جاتا ہے) ۔

سَلِیقہ (ع) اسم مذکر :- (۱) سرشت ۔ طبیعت (۲ ـ ۹) تیز شعور ۔ ڈھنگ ۔

سلیقہ بات کا یہ کچھ زبان جب اپنی کھوتے ہے　　تو اپنے والد مرحوم کو مرحوم بولے ہے　　(سودا)

کلیم

مدیر:- جوشؔ ملیح آبادی

سلے

(۳-۱) ہُنر۔ دستکاری۔ جوہر لیاقت (۴-۱) سُگھڑ پن۔ سُگھڑاپا۔ سنجیدگی۔ تہذیب۔ علم مجلس۔

سَلِیقہ مَند (ع + ف) صفت:۔ صاحبِ شعور۔ تمیزدار۔ سُگھڑ۔ ہُنرمند۔ سنجیدہ۔

سَلِیم (ع) صفت (۱) ٹھیک۔ دُرست۔ کامل۔ پُورا (۲) سادہ دل۔ صاف دل (۳) تندرست۔ صحیح سالم۔ چنگا (۴-۱) حلیم۔ بُردبار۔ سیدھا۔ بھولا۔ خاموش۔ صلح دوست۔

سَلِیمُ الطَّبع (ع) صفت:۔ (۱) حلیم المزاج۔ نرم دل۔ موم دل (۲) سیدھا۔ بھولا۔ بے ریا۔ میٹھا۔ کم گو (۳-۱) فہیم۔ دانشمند۔ دور اندیش (۴-۱) دمائب الرّائے۔

سُلیمان (ع) اسم مذکر:۔ قوم بنی اسرائیل کے بادشاہ اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے کا نام جو حضرت عیسیٰ سے ۱۰۱۵ برس پیشتر تخت نشین ہوئے تھے ان کا عہد بہت مشہور ہے اکثر بڑے بڑے آدمی ان کا کلام سُننے کے واسطے یروشلیم جاتے تھے انہوں نے ایک معبد بنوایا تھا جس کا نام بیت المقدس ہے ان کے مذہبی مسائل کُل ایک ہزار پانچ ہیں ان کے عہد میں بنی اسرائیلیوں کی بادشاہت کو بڑا عروج ہوا مگر زوال بھی ان کے بعد ہی سے شروع ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ سے ۱۰۳۳ برس قبل پیدا ہوئے اور ۹۷۵ برس پیشتر وفات پائی۔ اکثر لوگوں کا قول ہے کہ کُل تمام جن و انس ان کے تابع تھے اور آپ تمام حیوانات سے خدمت لیتے تھے۔ روایت ہے کہ کسی چیونٹی نے اُن کی اور اُن کے تمام لشکر کی ضیافت کی اور اِس بات سے بحکمِ خدا دکھا دیا کہ جو قدرت اور سخاوت تم میں ہے وُہ خدا تعالیٰ نے ادنیٰ کیڑے میں بھی دی ہے)۔

سُلیمانی (ع) صفت:۔ (۱) منسوب بہ سُلیمان (۲) ایک قسم کے دورنگے پتّھر کا نام۔ سُلیمانی نگ جو سیاہ و سفید ہوتا ہے۔

سُلیمُو (ہ) اسم مؤنث:۔ بندریا کا فرضی نام۔ بندریا۔ ظرافتاً بدسلیقہ۔ پھُوہڑ۔ پگلی۔ کھتّو۔ باؤلی عورت جیسے "سلیمو بن عید کیسے"۔

سَم (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) آواز۔ تال۔ سُر (اہلِ موسیقی ضرب ہائے معینہ پر آواز کے موزون ہونے کو تال اور آخر ضرب کے وزن کے ساتھ برابر ہونے کو سم کہتے ہیں (۲) برابر۔ ہم وزن۔ پُورا۔ کامل۔

سُم (ف) اسم مذکر:۔ چوپایہ کا کھُر۔ گھوڑے کی ٹاپ۔ گھوڑے یا چوپائے کا ناخن۔ پوڑ۔

سما

آہوئے چین صید ہوں آنکھوں سے تیری شہسوار
پھر کرے وحشت میں جھولیں گر سُم توسن بجا } (ناسخ)

سُم ڈُوبنا (۱) فعل لازم:۔ سُموں کا تیا اکو دہ ہونا۔ جنگِ عظیم کے مبالغہ میں کہتے ہیں "ایسی لڑائی ہوئی کہ گھوڑوں کے سُم خون میں ڈوب گئے"۔

سُم لینا (۱) فعل متعدی:۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھانا۔ سکندری کھانا۔

وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی پشتِ محبت کی
کہ سُم لیتا ہے مرکب جس زمیں پہ کج تازوں کا } (مصحفی)

سَم (ع) اسم مذکر:۔ زہر۔ بس۔ بکھ۔ ہلاہل۔ گرل۔

دُنیا میں نیک سے ہے فزوں بد کا امتیاز کیا کیا گراں ہے شہد سے قیمت میں سم ہوا (آتش)

سَمُّ الفَار (ع) اسم مذکر:۔ رہزدوش۔ مرگ موش۔ سنکھیا۔ ایک زہریلے پتھر کا نام جس کے کھانے سے چُوہا بہت جلد مر جاتا ہے اور انسان بھی بچ کر نہیں کھاتا۔

سَمِّ قاتِل (ع) صفت:۔ زہرِ ہلاہل۔ زہرِ قاتل۔ وُہ زہر جس کے کھانے سے آدمی چشم زدن میں کھپ جائے۔ بہت جلد کام تمام کرنے والا زہر۔

سَما (ع) اسم مذکر:۔ آسمان۔ فلک۔ امبر۔ آکاس۔

سَما یا سَماں (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وقت۔ جُگ۔ زمان۔ زمانہ۔ دور۔ ہنگام۔ بیلا۔ ویلا۔ ساعت۔ کال۔ اوسر۔

عجب وقت ہے اور عجب ہے سماں کرے دو گھڑی آگے مجرا یہاں (میر حسن)

(۲) موقع۔ محل۔

کہیں گر دھر کبھی راہ سے تنک نہیں کینا روسا
سیں پڑے کی بات بلا کو سیکھ دیت ہے مُوسا

زہر ہے باعثِ شور و فغاں ہو ابھی کیا جانئے یہاں کیا سماں ہو (میر)

(۳) رُت۔ موسم۔ فصل۔

سما کرے نرکیا کرے سمے سمے کی بات کبھی سمے کے دن بڑے کبھی سمے کی رات (مثل)

(۴) اچھی فصل۔ اچھی ساکھ۔ ارزانی۔ سستا پن۔ (۵) ہم آہنگی۔ تال میل۔ دمسازی۔ موافقت۔ اتفاق (۶) تماشا۔ نظارہ۔ سیر۔ دید (۷) کیفیت۔ عالم۔ حالت۔ بہار۔ جوبن۔ لُطف۔ رونق۔ سوجھا۔

خط میں کیا ہے سماں پسینے پر موتی گویا جڑے ہیں مینے پر (میر)

اشارہ کرے ہے سما جو گینے کا کہ کیسے جھبوت آج روئے سحر پر (انشا)

صدا اُوس سینہ کوبی سے یاں بخیر گردن کی سماں ہو وفن میں جیسے آواز جلاجل کا (ناسخ)

سما

رقیبوں کا جلنا کہاں دیکھتا تو　　سماں یہ میرے گھر میں آیا تو دیکھا (صاحب)

مے ہے ساقی ہے ہوا ہے ابر ہے لیکن ہمیں
ہائے گل روئے بن کچھ یہ سماں بھاتا نہیں } (؟)

(۸) کثرت - بُہتات - زور - تیزی - تُندی - زور شور ○

دیکھے سماں جو میں مژۂ اشکبار کا　　ہو جائے شق جگر بھی ابر بہار کا (تسلی)

(۹) آرایش - زیبایش (۱۰) راگ رنگ کا مزہ (۱۱) سمت - دِشا + عمر - او سما +
(۱۲) سال - سمبت - سمبت +

سماں باندھنا (ہ) فعل متعدی :- کیفیت پیدا کرنا - لطف پیدا کرنا - سوتع کا ٹھنا - رنگ جمانا - مُسرّت کا ٹھنا ○

لب جو کس نے اسے رشک پری ایسا سماں باندھا
کہ تونے دوترانے گائے اور آب رواں باندھا

سماں بندھنا (ہ) فعل لازم :- رنگ جمنا - کیفیت ٹھٹھنا - رقص و سرود کی کیفیت میں محو ہونا +

سماں چھانا (ہ) فعل لازم :- کیفیت بننا - رنگ جمنا - مزے میں محو ہونا - کسی لطف یا کیفیت کا طاری ہونا ○

سماں شب کا آنکھوں میں چھایا ہوا　　مزا دل میں سارا سمایا ہوا (میر حسن)

سماپت (س) اسم مذکر :- پورا - سمپورن - کامل - سُدھ +

سماجانا (ہ) فعل لازم :- بس جانا - بیٹھ جانا - اٹ جانا - بھر جانا ○

میں تو حیراں ہوں کروں کیوں کر کنارہ تجھ سے جاں
سامنے ہوتے ہی بس دل میں سما جاتے ہو تم } (؟)

مری آنکھوں کی پُتلی میں سما جا اور تماشا کر　　کہ ہوتی ہے پری کس طرح سے محبوس شیشے میں (انشا)

سماج (س) اسم مؤنث :- (۱) سبھا - انجمن - مجلس - محفل - سوسائٹی (۲) گروہ - جتھا - ٹولی - منڈلی +

سماجت (ع) اسم مؤنث :- (۱) زشتی - ترشی - عیب ناکی + شرمندگی (۲ - ۱) خوشامد و آمد - منت - چاپلوسی - تلو تپو (یہ لفظ منت کے ساتھ اُردو میں بولا جاتا ہے لغوی معنوں میں اور اس میں بہت تفاوت ہے ایک شرمندگی کا لفظ ایسا ہے کہ وہ ذرا لگتا ہوا ہے کیونکہ خوشامد کرنا ایک شرمندگی کا فعل ہے اور نیز داخل عیب) +

سماجی (س) اسم مذکر :- سنگتیا - ڈوم - ڈھاڑی - بجنتری - طبلچی - سفردائی - سبردا - سازندہ +

سماچار (س) اسم مذکر :- (۱) خبر - سندیسا - اطلاع - واقفیت - آگاہی - روداد

(۲) حالت - کیفیت - مزاج - روداد - خیر و عافیت (۳) اطلاعی چٹھی - اطلاع نامہ

سمادھ (س) اسم مؤنث :- (۱) گڑھا - غار - کھو - مقعر (۲) خواہش نفسانی کا انضباط - اندریوں کی روک - خدا کا دھیان (۳) جوگیوں یا سنیاسیوں کی قبر - مزار - راجاؤں کا مقبرہ +

سمادھ لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حبس دم کرنا - سانس روکنا - دسویں دوار سانس چڑھانا (۲) چلہ کھینچنا - کچھ میعاد کے واسطے جم کر بیٹھنا - تاڑی لگانا - نیم کرنا - عہد کرنا (۳) اپنے کو مردہ بنا لینا - دم سادھنا - دم چُرانا +

سمادھ لینا (ہ) فعل لازم :- (۱) جوگیوں یا سنیاسیوں کا جیتے جی دفن ہونا - دم سادھ کر کچھ مدت کے واسطے مدفون ہونا - جیتے جی گڑنا - زندہ درگور ہونا - دبنا +

سمادھان (س) اسم مذکر :- مذہبی پختگی - کٹا پن - مذہبی تعصب + استغراق - مراقبہ - دھیان + سوال کا جواب +

سماع (ع) اسم مذکر :- (۱) سُننا - راگ سُننا (۲) رقص و سرود - گانا + وجد - حال (بعض نے بمعنی نمبر ۲ بکسر سین لکھا ہے) +

سماعت (ع) اسم مؤنث :- شنوائی - سُنوائی جیسے وہاں کسی کی سماعت نہیں +

سماعت کرنا (۹) فعل متعدی :- سُننا - توجہ کرنا - کان لگانا - التفات کرنا +

سماعت کے قابل (۱) صفت :- سُننے کے قابل وہ مقدمہ جو قانوناً سنے جانے کے لائق ہو - پیشی کے قابل - حکام کی توجہ کے قابل +

سماعی (ع) صفت (۱) سُنا ہوا - روایتی - نقلی - سینہ بسینہ - کانوں کان - (۲ - صرف) وہ صیغے جو قاعدے کے خلاف مگر اہل زبان کے موافق ہوں +

سُمّاق (ع) اسم مذکر :- ایک دوا کا نام جو مسور کے دانے کے برابر قد میں اور ترش مزے میں ہوتی ہے مزاجاً اکثر کے نزدیک دوسرے درجہ میں بعض کے نزدیک تیسرے درجہ میں یابس +

سماق (ع) اسم مذکر :- ایک قسم کا نہایت سخت سنگ مرمر - مگر بعض لغت نویسوں نے نرم بھی لکھا ہے +

سماکھا (ہ) اسم مذکر :- ثابت آنکھوں والا - سُجاکھا - بینا - صاحب بصارت +

سمان (ہ) صفت (ہندو) :- مانند - برابر - نظیر - ہمتا - ثانی +

سمانا (ہ) فعل لازم :- (۱) پورا آنا - اٹنا - کھپنا - ٹھیک آنا - گنجیدن کا ترجمہ ٹھسنا - پُر ہونا - آجانا + اندر آنا - اندر بیٹھنا ○

آتے ہیں یاں جو گھر کو تجویز اور کر　　اے ہمنشیں خوشی سے ہم اس میں سما چکے (معروف)

کاجل والوں کر کرا اور سُرمہ دیا نہ جائے　　ان نینن میں پی بسے دوجا کون سمائے (دوہا)

بنامِ قوّت وحیات

دہلی

منظور شدہ
ڈائرکٹران تعلیم
ریاستہائے میسور۔ پٹیالہ وحیدرآباد دکن

آئے گا نہ جانے کب زمانہ اپنا
قدرت سے ملا ہے مجھکو صد حیف یہ حکم

آگے گئی صدیوں ہے فسانہ اپنا
بہروں کو سُنائے جا ترانہ اپنا

سالانہ چندہ چھ روپے
ششماہی چندہ تین روپے آٹھ آنے
سہ ماہی چندہ دو روپے
قیمت فی پرچہ نو آنے

فہرست مضامین رسالہ کلیم بابتہ جون سنہ ۱۹۳۸ عیسوی

جلد ۵ — نمبر ۶

(جوش ملیح آبادی پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع [illegible] دہلی سے شائع کیا)

(۲) بیٹھنا۔ گھر کرنا۔ بسنا۔ جمنا۔ ٹھنا۔ مدنظر ہونا۔ جیسے "تمہارے دل میں کیا سمائی ہے"
مورت میرے من کی من میں رہی سمائے ۔ جوں مہندی کے پات میں لالی لکھی جائے (دوہا)

تمہیں تو ہو جو کہ خواب میں ہو تمہیں تو ہو جو خیال میں ہو
کہاں چلے آنکھ میں سما کر کدھر کو جاتے ہو دل میں آکر (؟)

(۳) گنجایش ہونا۔ وسعت ہونا (۴) رچنا۔ بسنا۔ مطرح دنا ؎
ہمت کل ہے ناگوار دماغ ۔ کیا سمائی ہوئی ہے بُو جھ کو (داغ)
(۵) بھینا۔ وقعت پانا۔ نظر چڑھنا۔ بھانا۔ پسند آنا
شام حسن کی نہ خوبی ہی کچھ پیش نگاہ ۔ ایسی کافر تری نظروں میں سمائی مسّی (جرأت)
سَماوِی (ع) صفت :۔ آسمانی ۔ بالائی۔ اُوپر کی۔ انغیبی جیسے "سماوی آفت یا بلا" ۔
سَمائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گنجایش۔ وسعت۔ ظرف جیسے "تمہارے یہاں میں سمائی نہیں" (۲) بُردباری۔ برداشت۔ تحمّل جیسے "میں نے بڑی سمائی کی جو چپ ہو رہا" (۳) حوصلہ۔ طاقت جیسے "اپنی اپنی سمائی ہے چاہو جس قدر لو" (۴) کھپت۔ کھپاؤ ؎
تنگ ہستی کی طرح جا کے بزم میں بھی رہا ۔ دونوں عالم میں کہیں میری سمائی نہ ہوئی (برق)
سَماد (س) اسم مؤنث :۔ (ہندی) (۱) بات چیت۔ بول چال۔ گفتگو۔ جواب و سوال۔ ذکر مذکور۔ مکالمہ (۲) کہانی۔ حکایت۔ قصّہ۔ کتھا۔ افسانہ (۳) اطلاع۔ خبر۔ سندیسا۔ پاتی ۔
سَمبَت (ہ) اسم مذکر :۔ سنہ۔ برس۔ سال۔ ہندی سال ۔ راجہ بکرماجیت کا چلایا ہوا برس جس کو آجتک ۱۹۴۳ برس ہوئے۔ یہ سال چیت سے شروع ہو کر پھاگن میں ختم ہوتا ہے ۔
(سمبت دو مشہور ہیں ایک بکرماجیتی جس کا اُوپر بیان ہوا۔ دوسرا ساکا جو راجہ شالباہن نے اُس وقت سے جاری کیا ہے جس وقت کہ اُس نے بکرماجیت پر غالب آکر اُسے شکست دی تھی چونکہ ساکا ہندی زبان میں لڑائی کو کہتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا۔ آغاز اس کا بھی چیت کے مہینے سے ہوتا ہے۔ اِس سنہ کو شروع ہوئے ۱۸۰۰ برس ہوئے مگر بحساب انگریزی ۱۸۰۹ ہوتے ہیں کیوں کہ یہ سمبت سنہ عیسوی سے ۷۷ برس بعد قائم ہوا۔ اور بکرماجیتی سنہ عیسوی سے ۵۷ برس پیشتر قرار پایا تھا) ۔
سَمبَندھ (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) (۱) رشتہ۔ ناتہ۔ نسبت۔ قرابت۔ تعلّق۔ علاقہ۔ رابطہ (۲) کُنبہ۔ قبیلہ۔ کنبہ (۳) راہ و رسم۔ ربط ضبط۔ میل ملاپ (۴) گوت۔ برادری (۵) مُضاف الیہ۔ (۶) تک۔ قافیہ ۔

سَمبَندھ تیاگنا (ہ) فعل متعدی :۔ طلاق دینا۔ جورو سے قطع تعلق کرنا۔ جوانا۔ جورو کو چھوڑنا ۔
سَمبَندھ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ نسبت کرنا۔ رشتہ ناتہ کرنا۔ سگائی کرنا ۔
سَمبَندھی (ہ) صفت (ہندو) :۔ رشتہ دار۔ ناتہ دار۔ قرابتی۔ نسبتی۔ متعلق ۔
سَمبَندھی پتّر (ہ) اسم مذکر :۔ شجرۂ نسب۔ نسب نامہ۔ کُرسی نامہ ۔
سَمپَٹ (ہ) اسم مذکر و مؤنث :۔ لوہے۔ تانبے خواہ چاندی کا ایک برتن جس میں بُوٹیاں دوائیاں وغیرہ ڈال کر اس کے نیچے نرم نرم آنچ کرتے تھے (یہ لفظ صیح سنسکرت .... بمعنی ڈھکنے۔ رہ صندوق کے آئے ہیں پس اُسی سے یہ لفظ نکلا ہے) ؎
بد نہ ہوں جن کے رنج بھی کچھ کم نہیں ۔ جیتے سمپٹ سے کوئی پارے کا جو ہر اُڑ گیا (بحر)
سَمپُٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (سمپٹ) (۲) پُوجا کا چندن رکھنے کی تانبے کی کٹوری ۔
سَمپُورَن (ہ) صفت (ہندو) :۔ (۱) پُورا۔ کامل۔ کُل۔ تمام۔ سموچا۔ ثابت۔ مکمّل (۲) تابع فعل :۔ نپٹ۔ محض۔ نِک سے سُک تک۔ از سر تا پا۔ سراپا۔ سراسر۔ تمام و کمال۔ یک قلم۔ مِن و عن ۔
سَمپُورَن ہونا (ہ) فعل لازم :۔ پُورا ہونا۔ انجام کو پہنچنا۔ تمام ہونا۔ ختم ہونا۔ چُکنا۔ نبٹنا۔ بےباق ہونا۔ چکتا ہونا۔ نبڑنا۔ نمٹنا ۔
سَمت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) راہ۔ راہِ راست۔ روش (۲) طرف۔ جانب۔ جہت۔ پہلو۔ رُخ۔ مائیں ۔
سمتُ الرّاس (ع) اسم مذکر :۔ (۱) جانب سر۔ سر سے آسمان تک کا سیدھا خط (۲) اَوج۔ بلندی کی انتہا۔ ترقی کا کمال (اس سے اکثر وسط السما مُراد ہوتی ہے کیوں کہ انسان کو اپنے سر کی کھوپری وسطِ آسمان کے محاذی معلوم ہوا کرتی ہے) ۔
سِمَٹ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) سُکڑ جانا۔ اکٹھا ہو جانا (۲) اُٹھنا۔ کم ہونا۔ دُنیا سے اُٹھنا جیسے "دن بدن خلقت سمٹتی جاتی ہے" (۳) کم ہو جانا۔ ختم ہو جانا ۔
سِمَٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اکٹھا ہونا۔ سُکڑنا۔ فراہم ہونا۔ سکڑنا۔ جمع ہونا۔ بکھرنا کا نقیض (۲) اُٹھنا۔ رُخصت ہونا۔ مرجانا جیسے "اب کے سال بہت سی خلقت سمٹ گئی" (۳) کم ہونا۔ ختم ہو جانا ؎
یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت (مصرعۂ حالی)
(۴) مجازاً دست کش ہونا ؎

اشارا

مدیر

ایک صحیح ترین پیش گوئی

ہر پیش گو کی یہ دلی تمنّا ہوتی ہے کہ اُس کی پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہو۔۔۔لیکن بعض اوقات حالات کی نوعیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ پیش گو یہ تمنّا کرتا ہے کہ اُس کی پیش گوئی کا ایک جزو بھی صحیح نہ ہو سکے۔

لیگ اور کانگریس کی مصلحت کے واسطے اِس وقت جو گُفت وشنود کا سلسلہ جاری ہے، اور جس کے باب میں خوش عقیدہ حضرات بہتر توقعات قائم کئے ہوئے ہیں، اُس کے بارے میں میری یہ پیش گوئی ہے کہ یہ مصالحت کی تمام گُفت وشنود قطعی بے نتیجہ، اور یہ اتحاد کے تمام مساعی کلیتہً غیر مشکور رہیں گے۔ اور ہرچند کہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں کہ رہا ہوں، حرف بحرف ایسا ہی ہوگا۔ پھر بھی میری یہ دلی آرزو ہے کہ کوئی لطیفۂ غیبی ایسا پیدا ہو جائے کہ میری یہ پیش گوئی ہر صورت سے جھوٹی ثابت ہو کر رہ جائے۔

میری اس پیش گوئی کی بُنیاد معاذ اللہ یہ نہیں ہے کہ میں لیگ و کانگریس کے اتحاد کا حامی نہیں ہوں، اور خدانخواستہ یہ چاہتا ہوں کہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان کبھی صُلح نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان عدم اتحاد کی وہی آرزو کر سکتا ہے جس کا دل و دماغ غدّاری کے مرض سے ماؤف ہو چکا ہے ۔۔۔۔۔۔ نیز میری اس پیش گوئی کی بُنیاد یہ بھی نہیں ہے کہ میں سُوءِ ظن کا مریض ہوں، اور میرا دماغ اچھے خیالات کی روشنی سے محروم ہے، کیونکہ میں اپنی زندگی میں ہر قدم پر اس کا تجربہ کر چکا ہوں کہ میری سرشت کو حُسنِ ظن کی اِتنی کثیر مقدار ودیعت کی گئی ہے کہ جب تک کسی شخص کی بُرائی دو اور دو چار ہو کر میرے سامنے نہیں آ جاتی ہے میں اُس کے متعلق بُری رائے قائم کرنے کے تمام تصوّرات سے رُوگرداں ہی رہتا ہوں۔

اصل میں میری اِس پیش گوئی کی بُنیاد ہے (الف) لیگ کے "قائدِ اعظم" مسٹر جناح کی ذات، اور (ب) مُسلم لیگ کے اربابِ حل وعقد کی ذہنیت۔

(الف) لیگ کے "قائدِ اعظم" مسٹر جناح کی ذات:-

مسٹر جناح کی ذات، ہندو مسلم مصالحت کی راہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ کیونکہ مسٹر جناح کے خمیر میں یہ بات داخل ہے کہ وہ زندگی کی ہر منزل، اور حیات کے ہر میدان میں سب سے آگے اور سب سے پیش پیش رہیں۔ اور اِس قدر پیش پیش رہیں کہ اُن کے رفتار میں سے کوئی اُن کی گرد کو بھی نہ پہونچ سکے۔ بہ الفاظِ دیگر مسٹر جناح ہر حلقے میں ایک دیوتا بن کر رہنا چاہتے ہیں، اور دیوتا بھی ایسے جو "وحدہٗ لاشریک لہٗ" سے کم پایے کا نہو۔

ظاہر ہے کہ یہ بلاشرکت، وحدت، انھیں کانگریس کے حلقے میں میسر ہی نہیں ہو سکتی، کیونکہ کانگریس کے معمولی والنٹیر بھی اس قدر قُربانیاں

سمٹ

گٹھ بھیل جب پھر بیٹھتے نہیں ہیں (صرو سمالی)

یعنی جب وہ کسی کام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں پھر اُس سے باز نہیں کرتے ۔

سمٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا کپڑا جس کی بناوٹ تھیس کی سی ہوتی ہے ۔ چوں کہ یہ بناوٹ سمٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا

جہاں رہ جاتے ہیں پوشاک ہونے والے کو
دیا لئے ہوئے سمٹی کے تھان باقی ہے

سمجھ (ہ) اسم مؤنث (۱) بُدھ ۔ عقل ۔ فہم ۔ دانش ۔ گیان ۔ دانائی ۔ ادراک ۔ رائے ۔ ذہن کی رسائی ۔ تہمید ۔ بوجھ ۔

وہ الٹی کا ہے کو سمجھے ہماری سیدھی بات
جو اُس پری کی سمجھ ہو نہ اسے پری الٹی ہو (ناظم)

(۲) خیال ۔ دریافت ۔ دانست ۔ واقفیت ۔ وہم ۔ گمان ۔

سمجھ آنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ہوش سنبھالنا ۔ ہوشیار ہونا ۔ سیانا ہونا ۔ بچہ بڑا ہونا ۔

کچھ کچھ ہو رہے سمجھ جو آئی ایک جا ٹھیری موری سگائی
آون لاگے باہمن نائی کوئی لے رُپیا کوئی رحیمی

(۲) عقل آنا ۔ بوجھ پڑنا ۔ گیان آنا ۔ آنکھیں کھلنا جیسے "اتنا لکھو کر سمجھ آئی" ۔

سمجھ بوجھ (ہ) اسم مؤنث :۔ فہم و فراست ۔ عقل و ہوش ۔ جان بوجھ ۔

سمجھ بوجھ کر (ہ) تابع فعل :۔ (۱) جان بوجھ کر ۔ دیدہ و دانستہ جیسے "سمجھ بوجھ کر چھوڑ دیا" (۲) فہم فراست سے ۔ سوچ سمجھ کر ۔ عقل و دانائی سے جیسے "اس کام میں سمجھ بوجھ کر ہاتھ ڈالنا" ۔

سمجھ پر پتھر پڑیں (ہ) محاورہ :۔ ایسی عقل چولہے میں جائے ۔ اس سمجھ پر تُف ہے ۔ ایسی دانائی پر حیف ۔ یہ سمجھ غارت ہو ۔

سمجھے اے سنگدل آرام جانِ مبتلا سمجھے   پڑیں پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے (ذوق)

(جب کوئی بیوقوفی کا کام ہو جاتا ہے تو اُس وقت یہ محاورہ بولتے ہیں)

سمجھ دار (۱) صفت :۔ (۱) سیانا ۔ ہوشیار ۔ برے بھلے کو جاننے والا (۲) عقلمند ۔ ذی ہوش ۔ تجربہ کار ۔ عاقل ۔ زیرک ۔ دانا ۔ بدھوان ۔ بُدھو ۔

سمجھ میں آنا (۱) فعل لازم :۔ فہم میں آنا ۔ بوجھ پڑنا ۔ ذہن نشین ہونا ۔ خیال میں آنا ۔ سمجھنا ۔

سمجھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ذہن نشین کرنا (۲) بتلانا ۔ جتانا ۔ مطلع کرنا ۔ آگاہ کرنا ۔ سمجھانا (۳) نصیحت کرنا ۔ پند دینا ۔ فہمایش کرنا ۔

سمجھ

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا

(۴) شرح کرنا ۔ تفسیر کرنا ۔ تصریح کرنا ۔ وجہ بیان کرنا (۵) حل کر کے دکھانا ۔ حل کرنا (۶) حساب کتاب دکھانا ۔ حساب کی تفصیل بتانا ۔ حساب دینا (۷) خبر لینا ۔ ۔ پیٹنا ۔ ٹھیک بنانا جیسے "جوتیوں سے سمجھاؤں گا جب سمجھے گا" (۸) تسلیم کرانا ۔ منوانا ۔ اقرار کرنا ۔ قبال کرانا (۹) کان کھولنا ۔ تنبیہ کرنا جیسے "ذرا ان کو سمجھا دینا میں بھی اُن کی ٹکر میں ہوں" ۔

سمجھانا بجھانا (ہ) فعل متعدی :۔ عقل دینا ۔ عقل کی باتیں بیان کرنا ۔ فہمایش کرنا ۔ راضی رضا کرنا ۔ اونچ نیچ جتانا جیسے "سمجھا بجھا کر دونوں کو ملوا دیا" ۔

سمجھ کے (ہ) تابع فعل :۔ سوچ بچار کر کے ۔ جان بوجھ کے ۔ دیکھ بھال کر ۔ غور و تامل سے ۔

سمجھ کے کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ہوش سے کرنا ۔ فکر و تامل سے کرنا ۔ دانائی سے کام لینا ۔ دانستہ کرنا ۔ جان کے کرنا ۔

سمجھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) جاننا ۔ بوجھنا ۔ واقف ہونا ۔ آگاہ ہونا ۔ ماہر ہونا ۔

کی سلطنت دہر دو درویش نے تیرے   پھینکا سر سلطان تو اُسے بار سمجھ کر (اسیر)

بسمل ہوا ہوں جب سے اس نیم نگہ کا   بسمل کو تیغ کے میں حل نہیں سمجھتا (معروف)

خدا ہے عالم الغیب ایسی باتوں کو سمجھتا ہے
شکایت کرتے ہیں نافہم کیا رکھ رکھ کے گردن پر

نسیم دہلوی ہم موجد باب فصاحت ہیں   کوئی اردو کو کیا سمجھے گا جیسا ہم سمجھتے ہیں (نسیم دہلوی)

(۲) سیکھنا ۔ حاصل کرنا ۔ آموختن کا ترجمہ ۔ معلوم کرنا (۳) متعدی :۔ خیال کرنا ۔ گمان کرنا ۔ خیال میں لانا ۔

لے کے دل اپنے بوسہ جو دیا سمجھا میں   سستے لے لوں مجھے ہاتھ آ گیا مہنگا سودا (اسیر)

اے حوریان جنت عاشق ہوں اس پری کا   ناز و ادا تمہارا میں کچھ نہیں سمجھتا (غافل)

(۴) متعدی :۔ دل میں ٹھاننا ۔ ٹھیرانا ۔ قرار دینا ۔

بخشا مجھے خالق نے فرشتوں سے یہ کہہ کر   جرم اس نے کئے ہیں مجھے غفار سمجھ کر (اسیر)

(۵) متعدی :۔ بھگتنا ۔ لینا ۔ حساب میں لگانا جیسے "چوڑی کی رنگائی موسے پیا سے سمجھ لیجو" (گیت کا ٹکڑا) اس کے دام بھائی سے سمجھ لینا (۶) متعدی :۔ عوض لینا ۔ بدلہ لینا ۔ سلٹنا جیسے "میں بھی تجھ سے سمجھ کر رہوں گا" ۔

سمجھے گئے اس بت ناآشنا سے داغ   گر ایک بار اور خدا نے ملا دیا (داغ)

(۷) لازم :۔ ذہن نشین ہونا ۔ ذہن پر چڑھنا ۔ سینے پر چڑھنا جیسے "اب سبق سمجھا" ۔

کر چکے ہیں کہ مسٹر جناح اُن تک کے سامنے چلنے اور اُبھرنے کا خواب نہیں دیکھ سکتے ـــــــ اور جب صورتِ حال اس درجہ یاس انگیز ہے تو مسٹر جناح اپنی فطرت پر اس قدر ظلم کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں کہ وہ لیگ و کانگریس میں مصالحت کرا کے اپنے اُس "قائدِ اعظم" کے خطاب کو جو سادہ لوح مسلمانوں نے اُنھیں بخشا ہے، ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے محو ہو جانے کے خطرے میں مبتلا کر دیں۔

مسٹر جناح اس راز سے بخوبی واقف ہیں کہ اُن کی تمام تر لیڈری مسلم لیگ کے قیام سے وابستہ ہے۔ اِدھر مسلم لیگ ختم ہوئی، اُدھر اُن کا سیاسی اقتدار بھی فنا ہو جائے گا ـــــــ مسٹر جناح خوش قسمتی سے ہندوستانی ہیں، اور ہندوستانیوں میں ہنوز ایسے دیوانے بہت ہی شاذ ہیں جو اپنے شخصی مفاد پر اپنی پُوری قوم کو بھینٹ چڑھا دینے پر آمادہ نہیں ہوتے ہیں۔

یہاں تو اس ضرب المثل پر عمل ہوتا ہے کہ مُردہ دوزخ میں جائے کہ جنت میں، یاروں کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔

"کلیم" میں اس سے پیشتر بھی اس موضوع پر متعدد بار لکھا جا چکا ہے، اور ایک اشاعت میں کانگریس کو یہ مشورہ بھی دیا جا چکا ہے کہ وہ اتمامِ حجت کی خاطر لیگ کے تمام مطالبات ایک سانس میں منظور کر لے، اور تمام مطالبات کو منظور کر کے یہ تماشا دیکھ لے کہ لیگ پھر بھی اتحاد پر آمادہ نہیں ہو گی، اور جلدی جلدی اپنے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے ایسے بیشمار جدید مطالبات پیش کر دے گی جنھیں کوئی معقول جماعت قبول نہیں کر سکتی ہے ـــــــ چنانچہ یہ بات اس وقت حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی ہے، اور مسٹر جناح کے چودہ نکات پر سر دست سات جدید نکات کا اضافہ ہو چکا ہے ـــــــ اور ان جدید نکات کے بعد بھی جناح صاحب بغلیں جھانک رہے ہیں، اور اپنے خلوتیانِ راز سے مشورت کی خاطر ایک ماہ کی مہلت طلب فرما چکے ہیں۔

(ب) لیگ کے اربابِ حلّ و عقد کی ذہنیت :ـــــــ سو اس باب میں زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ـــــ ہر وہ شخص جو کچھ بھی عقل و ادراک سے محروم نہیں ہے۔ اس عُریاں حقیقت تک بآسانی پہونچ سکتا ہے کہ لیگ کے اربابِ حلّ و عقد کس شرمناک ذہنیت کے صید زبُوں واقع ہوئے ہیں ـــــــ لیگ کے اربابِ حلّ و عقد کا پہچاننا ذرا بھی دشوار نہیں ہے، اس لئے کہ ان سب کے ماتھوں پر سائن بورڈوں کی سائز کے لیبل چسپاں نظر آ رہے ہیں اور اُن کے حروف اس قدر جلی ہیں کہ ضعفِ بصارت کے مریض بھی اُنھیں عُریاں آنکھ سے پڑھ سکتے ہیں ـــــــ اُن کے لیبلوں کی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

"جاگیردار" "راجہ صاحب" "خان صاحب" "خان بہادر" "سر" اور "رائٹ آنر یبل"

کیا ہندوستان کے مسلمان اب اس درجے کو پہونچ چکے ہیں کہ اتنی موٹی بات بھی اُن کی سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ جناح کا سا جاہ پسند اور ...... اصحابِ جناح کے سے خطاب یافتہ اُن کے کسی کام نہیں آسکتے، اور "اسلام زندہ باد" کے نعروں کے ذریعے سے اُنھیں ایک ایسے ہولناک غار کی طرف ہانکا جا رہا ہے، جہاں پُرانی تباہ شدہ قوموں کی ہڈیاں پُکار پُکار کر کہہ رہی ہیں کہ خدارا اس طرف نہ آنا کیونکہ یہ وہ غار ہے جس میں ایک بار گر جانے کے بعد پھر کوئی آج تک اُبھرا نہیں ہے۔

میں اس سلسلے میں ایک بات اور عرض کر دوں تو مناسب ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسٹر جناح اور سوبھاش چندر بوس وغیرہ میں کانگریس و لیگ کے درمیان مصالحت کی گفتگو ہو رہی ہے اور معاملات کو طے کرنے کی خاطر مسٹر جناح ایک ماہ کی رخصت حاصل فرما چکے ہیں ـــــــ اس رخصت کے اختتام پر حرف و حکایت کا سلسلہ پھر چھڑ جائے گا، اور اُن دو صورتوں میں ایک صورت طے ہو جائے گی، یعنی یا تو کانگریس اور لیگ میں اتفاق ہو جائے گا یا صلح نہ ہو گی اور نااتفاقی باقی رہے گی۔ اگر خدا نخواستہ دوسری صورت پیش آئی تو اُس وقت کم سے کم تعلیم یافتہ اور سیاست آشنا مسلمانوں کا یہ فرض ہو گا کہ وہ عدم مصالحت کے اسباب پر غور کریں اور دیکھیں کہ غلطی کس فریق کی ہے۔ اگر مسلمان ایسا کریں گے تو میں دعوے کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ مسٹر جناح اور اربابِ لیگ کی شخصیتیں اُس وقت اس درجہ برہنہ ہو کر اُن کے سامنے آجائیں گی کہ وہ لیگ کے فریب میں ایک لمحے کے واسطے بھی مبتلا نہیں رہیں گے، اور کانگریس کی طرف کارواں در کارواں کوچ

سمجھ

(۸) فعل متعدی:۔ [illegible] پہچاننا۔ [illegible] جیسے کہ آپ میں جانے گا [illegible] سمجھ [illegible] سے (۹) سوچنا۔ فکر کرنا۔ [illegible] اندیشہ کرنا جیسے [illegible] خوب سمجھ بوجھ [illegible] ہے

[illegible] بیابان محبت میں نہیں کچھ　　رکھنا قدم سے [illegible] سمجھ
[illegible] سے [illegible]　　قیمت کہو۔ کی [illegible] سمجھ
[illegible] آئی جسے مفت نہیں [illegible]　　[illegible] بھی ہے جو [illegible] کر

[illegible] ماننا۔ تسلیم کرنا۔ [illegible] قبول کرنا ہے

[illegible] سمجھا [illegible]　　[illegible] سمجھ [illegible] (مرزا)

[illegible] ہوشیار ہونا۔ سیانا ہونا۔ مستفید ہونا ہے

سمجھ کے گھر سے نکلیو تو اسے بُت [illegible]
کہ راہ دیکھتے ہیں [illegible] داد خواہ [illegible]

(۱۰) عقل میں لانا۔ فہم کرنا۔ جیسے سمجھے سو [illegible] کی جائے [illegible]

سمجھنے والا (ہ) اسم مذکر:۔ دانشمند۔ عقلمند۔ سمجھدار۔ زیرک۔ [illegible] سمجھنے والے کی موت ہے یعنی دانشمند کے لئے ساری [illegible] ہیں ہ

سمجھوتی (ہ) اسم مؤنث:۔ سمجھا لینا۔ سمجھ جیسے اپنی اپنی سمجھوتی ہے یا ہو جس طرح سمجھ لو۔

سمجھے (ہ) ندا:۔ خیال میں آیا۔ جانا۔ دیکھا ہوش آیا۔ عقل پکڑی۔ خبر پڑی۔ معلوم ہوا

سَمْدَا (ہ) صفت (ہندو):۔ تمام۔ سارا۔ ثابت۔ پورا۔ مکمل۔ کامل جیسے سمدی چھالیا۔ سمدا روپیہ یا گھر وغیرہ +

سَمُندر (س) समद्र اسم مذکر:۔ بحرِ محیط۔ دریائے اعظم۔ ساگر۔ سمندر۔ سندھو (ہنود سات سمندر مانتے ہیں جس کی تفصیل لفظِ ساگر میں دی گئی ہے) +

سَمَدھن (ہ) اسم مؤنث:۔ دولہا یا دلہن کی ماں آپس میں ایک دوسرے کی سمدھن کہلاتی ہیں اور نیز اسی طرح اور نسبتی رشتے کی عورتیں + یہ لفظ اصل میں سمبندھن سے بگڑا ہے)

سمدھی (ہ) اسم مذکر:۔ سمدھن کا خاوند۔ دولہا یا دلہن کا باپ۔ خسر۔ سسرا۔ دولہا اور دلہن کا باپ باہم سمدھی کہلاتے ہیں (اصل میں سمبندھی تھا)

سمدھیانا (ہ) اسم مذکر:۔ دولہا یا دلہن کا گھرانا۔ سمدھی کا گھر۔ بیٹے خواہ بیٹی کا سسرال و خسرانگی +

سُمَرن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وِرد۔ وظیفہ۔ یاد کرنا + یادِ خدا + جپنی۔ رٹ۔ جپنا ہے

[illegible] نام کی سمرن ہے مجکو اور تسبیح　　تو ہی ہے وِرد ہر اک صبح و شام عاشق کا　(نصیر)

سمن

(۲) [illegible] تسبیح + [illegible] کا نیچ یا مونگے یا موتیوں سے چند دانے جو بطور تسبیح نوفت ہاتھوں میں پہنتے ہیں ہے

[illegible] کی سمرن [illegible] ہاتھوں میں ڈال　　اور اک میں کاندھے پاپنے سنبھال　(میر حسن)

سمرن کرنا (ہ) فعل متعدی (ہنود):۔ (۱) [illegible] تسبیح کرنا۔ رام بھجنا۔ خدا کا نام لینا ہے سمرن کرے رام سمرے کو [illegible] کی　(بھجن)

تو سمرن کر لے میرے منا [illegible] بیتی جیون رہتی بیکھ بنا ہے
[illegible] جیون بیتا تیسے پانی ہر رام بنا۔ تو سمرن کر لے میرے منا　(بھجن)

(۲) مالا پھیرنا۔ تسبیح ہلانا +

سُمرنا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ (۱) رام جپنا۔ خدا کا نام لینا۔ مالا پھیرنا +

سُمرنی (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹی سی مالا۔ تسبیح کوچک + وہ چند دانوں کی تسبیح جو اکثر لوگ ہاتھ میں رکھتے یا بعض آدمی خوبصورتی کے واسطے ہاتھوں میں پہنتے ہیں ہے

ہاتھ سمرنی بغل کترنی پڑھے بھاگوت گیتا رے
اوروں کو تو گیان بتا دے آپ بھرت ہے ریتا رے

نہ ولا یار او تسلسل اشک　　سمرنی یار کی کلائی کی　(رند)

(حضرت رند نے ہندی کی ناواقفیت کے باعث یا بلحاظِ بحر اس جگہ میم کو ساکن باندھا ہے) +

سَمْع (ع) اسم مذکر:۔ گوش۔ کان۔ کرن +

سمع خراشی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ بانگ چیخ۔ تصدیعہ دماغی۔ کان کھانا +

سَمَن (ف) اسم مؤنث:۔ چنبلی۔ سفید چنبیلی۔ سہ برگ +

سَمَن اندام (ف) اسم مذکر:۔ گورا چٹا آدمی۔ معشوق۔ سیم تن۔ سیم بر +

سَمَن بر (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (سمن اندام) +

سَمَن (انگلش) Summon اسم مذکر:۔ پروانۂ طلبی۔ بلاوا۔ اطلاعنامہ۔ اعلان۔ طلبی نامہ۔ دستک +

سَمَن جاری کرنا (ا) فعل متعدی:۔ حسبِ قانون طلبی نامہ یا دستک بھیجنا +

سَمَن کی تعمیل (ا) اسم مؤنث:۔ طلبی کا عمل میں لانا۔ سمن کو بجا لانا +

سَمَند (ف) اسم مذکر:۔ زردی مائل گھوڑا۔ وہ بادامی رنگ کا گھوڑا جس کی ایال اور دم و زانو سیاہ ہوں بلکہ زانو اور دست و پا کے بال سیاہ ہوں تو بھی سمند ہے (۲) مطلق گھوڑا ہے

زبانِ شمع سے نکلی صدائے بسم اللہ　　چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا　(وزیر)
کھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اس کے میر　　سمندِ ناز پہ اک اَور تازیانہ ہوا　(میر)

کرکے آزادی کی دشمن طاقتوں کے خلاف ایک ایسا متحدہ محاذ قائم کریں گے کہ دیو استبداد کے مُنہ سے خون کا فوارہ جاری ہو جائے گا۔

پروفیسر محمود شیرانی

آدمی جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اُس کے علم پر جوانی آتی ہے، علم کی دیوی کا مزاج، تمام عالم کے حسینوں سے مختلف و متضاد واقع ہوا ہے، ہر حسین دیوی نوجوان کے آغوش کی طالب ہوتی ہے۔ مگر علم کی دیوی نوجوانی کو حقارت کے ساتھ دیکھتی ہے، اور پیرانہ سالی کے آغوش کو ترجیح دیتی ہے۔ میر انیس مرحوم نے اسی حقیقت کو یوں بیان کیا ہے :-

گھٹا زور، مشقِ سخن بڑھ گئی
ضعیفی نے ہم کو جواں کر دیا

علم کے منبر سے کسی شخص کو اس عُذر کے ساتھ اُتار لینا کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے ایک نہایت خطرناک قسم کی جہالت ہے۔ اور یہ وہ جہالت ہے جس کا مظاہرہ پنجاب یونیورسٹی کر رہی ہے۔

سُننے میں آیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب اور مستند فاضل پروفیسر محمود شیرانی کو اس مضحکہ خیز علّت پر وظیفہ دے رہی ہے کہ وہ پچپن سال کی زد میں آگئے ہیں۔

کیا کالج کی پروفیسری، کوئی پولیس یا فوج کا محکمہ، یا پہلوانوں کا اکھاڑہ ہے، جہاں جسم کی فربہی اور عمر کی نارسیدگی ہی سب کچھ سمجھی جاتی ہے؟

پنجاب یونیورسٹی کو معلوم نہیں کہ علم کا پارہ، ماہ و سال کی گرمی سے چڑھتا ہے، اور جس قدر عمر بڑھتی ہے اُتنا ہی علم میں اضافہ ہوتا اور تجربہ بڑھتا جاتا ہے —— کیا اُسے یاد نہیں کہ براؤن کو پیرانہ سالی میں پروفیسری پیش کی گئی تھی؟ اور کیا پنجاب یونیورسٹی کو علم نہیں کہ نوجوان بی اے، ایم اے، اور نوسالہ پی ایچ، ڈی، ہرگز اس قابل نہیں ہوتے کہ پروفیسری کی سی اہم ترین خدمت انجام دے سکیں۔ کیا وہ پروفیسری کو ایسا سمجھتی ہے کہ مُرغی کا بچّہ انڈا کھٹک کر باہر نکلا، اور فوراً دانہ چُگنے لگا؟

میرا یہ مدّعا نہیں کہ عمر کی بنا پر کسی پروفیسر کو وظیفہ نہ دیا جائے، لیکن جب تک کسی پروفیسر کی آنکھوں میں روشنی، ہات پاؤں میں چلنے پھرنے کی سکت اور دماغ میں تدبّر و تفکّر کی قوّت باقی ہے، یا بالفاظ دیگر جب تک کوئی پروفیسر جسمانی حیثیت سے سٹھیا نہیں جاتا، اُسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کام کرتا رہے۔ اور اُسی وقت تک کام کرتا رہے جب تک کہ قدرت اُس سے کام کرنے کی صلاحیت نہ چھین لے۔

پروفیسر کوئی پھل نہیں کہ جیسے ہی وہ پُختہ ہو جاتا ہے، شاخ سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے؟

اس لئے ہم نہایت روشن، گرم اور گرجتے ہوئے الفاظ میں پنجاب یونیورسٹی کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ یونیورسٹی کو پروفیسر محمود شیرانی کے علم اور تجربے سے محروم کرکے ایک ایسی جہالت کا ارتکاب نہ کرے، جس پر بے علمی بھی قہقہے مار سکتی ہے۔

ڈر ہے کہ نہ تلخ زندگانی ہو جائے
تمہیدِ الم نشاط و شادمانی ہو جائے
اس بات پہ جس نے ہیں خدارا ایمان
ممکن ہے کہ کل عدوِ جانی ہو جائے

جوشؔ

ظاہر میں کدورت ہے صفائی ہے یہی
ٹکرا کے جو دل کو دل بناتی ہے یہی
بیگانہ روی پہ یارِ ناظر کی نہ جا
ناداں! اک التفاتِ پنہانی ہے یہی

جوشؔ

سمن

سَمَنْدر (ف۔ع) اسم مذکر:۔ (ایک آتشی چوہے کا نام جو آگ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ امیر لوگ اُس کی کھال کی ٹوپیاں بناتے ہیں جب اُس کی ٹوپی میلی ہو جاتی ہے تو آگ میں ڈالنے سے اُس کا تمام میل کچیل جل کر صاف نکل آتی ہے اور آگ اُس پر مطلق اثر نہیں کرتی۔ اِس کی صورت گرگٹ سے بہت مشابہ ہے۔ آگ کے باہر نہیں جی سکتا۔

ترا مجنون تفتہ دشت میں آتش قدم گر ہو — جلائے زیرپا گر خار بشرگان سمندر ہو (ذوق)

دلِ سوزاں کو ہے خوف کیا آتش کا — ہوں سمندر کی طرح ہم تو پلا آتش کا (نصیر)

رزق روزوں کو بھی پہنچاتا ہے وہ رزق رساں
آب میں رہتی ہے ماہی اور سمندر آگ میں
کب ہے ہمارے سینۂ سوزاں میں لختِ دل
آتش کدے میں ہیں یہ سمندر بھرے ہوئے

(یہ لفظ سام بمعنی آتش و اندر کلمۂ ظرف سے مرکب ہے)

سَمَنْدَر (ف) اسم مذکر۔ دیکھو (سمندر)

سمندر بلونا (ہ) فعل متعدی:۔ بحرِ محیط کو چھان مارنا۔ نہایت تلاش جستجو اور تگ و دو کرنا۔

پایا نہ دل بہایا ہوا سیلِ اشک میں — میں بچہ مژہ سے سمندر بلو چکا (میر)

سمندر پار اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ عبور دریائے شور کرنا۔ کالے پانی بھیجنا۔ جلاوطن کرنا۔

سمندر پھل (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا پھل جو بطور دوا کام آتا ہے۔ (۲) صدف۔ سیپی۔ دریا بار۔

سمندر جھاگ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سمندر پھین۔ وہ کف جو دریائے اعظم کے کناروں پر جم جم کر خشک ہو جاتے اور دوا وغیرہ میں کام آتے ہیں کفِ دریا۔ تیسرے درجہ میں گرم و خشک۔

سمندر سوکھ (ہ) صفت:۔ (۱) سمندر کو جذب کر لینے والا۔ مراد بہت پینے اور کھا جانے والا۔ نہایت شرابی جیسے سمندر سوکھ کے آگے دریا بھی کچھ نہیں (۲) اسم مذکر۔ دوا کے ایک پودے کا نام۔

سمندر کھار (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سنکھیا۔ سم الفار (۲) ہڑتال۔ زرنیخ۔

سمندری (ہ) صفت:۔ سمندر کا۔ بحری۔ سمندر سے منسوب۔ سمندر والا۔

سمندری سفر (ہ) اسم مذکر:۔ بحری سفر۔ دریائی سفر۔ تری کی سیاحت۔

سمندری لڑائی (ہ) اسم مؤنث:۔ بحری جنگ۔ دریا کے اندر کی لڑائی۔ جہازی لڑائی۔

سن

سَمْنَک (ہ) اسم مؤنث:۔ گیہوں کا جگر۔ گیہوں کی گری جو آبا کر نکالی جاتی ہے۔

سموچا (ہ) صفت:۔ (ہندو) پورا۔ کامل۔ تمام۔ سب۔ سارا۔

سمور (ع) اسم مذکر:۔ (لومڑی کے قسم کے ایک نہایت باریک پشم والے جانور کا نام جس کی کھال سُرخ مائل بہ سیاہی و تیرگی ہوتی ہے اس کی کھال کو جوڑ کر پوستین بناتے اور اُس کی کھال کو بھی سمور ہی کہتے ہیں۔

سموسا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھونگٹ۔ سنبوسہ۔ تر گھونگٹ (وہ سہ گوشہ پکوان جس کے اندر قیمہ یا ترکاری خواہ میٹھا بھر کر تلتے ہیں) (۲) جو گھونگٹے رومال کو آڑا کر کے کندھوں پر ڈالتے کو بھی سموسا کرنا کہتے ہیں (۳) مثلث۔ وہ عمارت جو تین کھونٹی ہو۔

سموم (ع) اسم مؤنث:۔ زہریلی ہوا۔ لُو۔ گرم ہوا۔

سمونا (ہ) فعل متعدی:۔ ملانا۔ رلانا۔ آمیز کرنا۔ ٹھنڈا اور گرم پانی ملانا۔ مختلف مزاج یا مختلف رنگ کی دو چیزوں کو ملا کر اعتدال پیدا کرنا۔

حمام کی طرف جو گیا بہرِ غسل تو — یاں اشکِ گرم نے مرے دریا سمو دیا (مصحفی)

آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاجِ دہر — میں گرچہ گرم و سردِ زمانہ سمو گیا (مجروح)

سمویا ہوا (ہ) صفت:۔ (۱) نیم گرم۔ سیل گرم۔ شیر گرم۔ سسم۔ کنکنا (۲) دوغلا۔ دو نسلا۔ مخلوط النسل۔

سمے (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) وقت۔ مدت۔ موسم۔ رت۔ فصل۔

سمیت (ہ) تابع فعل:۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ باہم۔ مع معمول ملا کھٹے۔

ہر لمحے داغ سے معمور ہے سینہ تمام — گدبدو اللہ کے جائیں گے ہم مغفر سمیت (نصیر)

سمیٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) (عو) وہ دوا جس سے عورتوں کی فرج تنگ اور چست ہو جاتی ہے۔ یہ دوا اکثر دائیاں جننے کے بعد اصلی حالت پر لانے کے لئے دیا کرتی ہیں (۲) قابض دوا۔

سمیٹا سمیٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ چھینا جھپٹی۔ لینا لوانا۔ دولت گھسیٹنا۔ فراہمی۔ جمع آوری۔

سمیٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) فراہم کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ ڈھیر کرنا۔ بٹورنا۔ (۲) گھسیٹنا۔ روپیہ رولنا جیسے اس نے تو خوب دولت گھسیٹی (۳) تنگ کرنا۔ چست کرنا۔ سکیڑنا (۴) انجام کو پہنچانا۔ تمام کرنا۔ نبیڑنا۔ نبٹانا جیسے سارا کام سمیٹ دیا۔

سن (ع) اسم مذکر:۔ عمر۔ سال۔ اوستھا۔ اربل۔ آیو۔ بیئس۔ مقدارِ عمر۔

اٹھ کے کوچے سے تمہارے کون جانے کے تئیں خلد — آپ کی بابو برس کے سن زیادہ حد کا (اسیر)

سرمایہ دار، شہر یار، کردگار

(۱)

موت کے بستر پر اک دوشیزہ ہے لیٹی ہوئی		جس نے دیکھی ہیں ابھی چودہ بہاریں عمر کی
چہرۂ گل رنگ ہے اس طرح بیماری سے فق		جھٹپٹے کے آخری لمحات کی جیسے شفق
ضعف کی شدّت سے ہے یہ رنگِ چشمِ سرمگیں		یورشِ اوہام سے پژمردہ ہو جیسے یقیں
دل میں کچھ یوں اٹھ رہی ہے پے بہ پے رہ رہ کے ہوک		فلسفی کے قلب میں جس طرح چبھتے ہیں شکوک
تابِ رخ یوں مضمحل ہے رو میں احساسات کی		کوچ میں ہو چاندنی جس طرح پچھلی رات کی

(۲)

وائے محرومی، مآلِ حسن اور اتنا مہیب		پھیپھڑے ماؤف ہیں، اور سانس رکنے کے قریب
پائینتی مجبور ماں بیٹھی ہوئی ہے سرنگوں		کہہ رہی ہے کس سے مانگوں بھیک، مولا کیا کروں
سیم و زر تو اک بڑی دولت ہے ربُّ العٰلمیں		میرے گھر تو چند پیسوں کے سوا کچھ بھی نہیں
رحم فرما خالقِ کونین مجھ نادار پر		آج کی یہ رات بھاری ہے بہت بیمار پر
سب کا تو داتا ہے، مجھ ناچیز باندی کے خدا		چند سکّے، اے عظیم الشان چاندی کے خدا
کھائے جاتے ہیں مجھے یہ سرد لمحے رات کے		چند ٹکڑے، یا الٰہی! چند ٹکڑے دھات کے

(۳)

سِنِّ بُلوغ - بُلوغت یا تمیز (ع) اسم مذکر:- سمجھ کی عمر - امتیاز کی عمر - ریان پن - جوانی کی عمر - شباب کی عمر ؎

سِن رسیدہ (ع + ف) صفت:- بُوڑھا - ضعیف - سال خوردہ - پیر و شیخ - کبیر سن - کبرسن ؎

سِنِّ شعور (ع) اسم مذکر:- دیکھو (سِنّ بُلوغ)

سَن (ہ) اسم مذکر:- ایک پودے کا نام جس کی چھال سے رسیاں بناتے ہیں ؎

سَن (ہ) اسم مؤنث:- کسی چیز کے زور سے جانے کی آواز - جھنجھناہٹ - زنانا جیسے "سن سے گولی نکل گئی" ؎

سَن سَن (ہ) اسم مؤنث (۱) ہوا کی آواز - سنسناہٹ (۲) سردی کے باعث جو ایک کیفیت پانی میں ہاتھ یا پاؤں ڈالنے سے پیدا ہوتی اور دل کو ناگوار گزرتی ہے - کپکپی - کپکپاہٹ - پھُریری ؎

سن سن کرنا (ہ) فعل متعدی:- سردی سے کپکپانا یا ہاتھ ٹھٹھرانا ؎

کیوں کر دریا میں نہائے وہ بہار اسرو ناز
جو قدم رکھتے ہوئے کرتا ہے سن سن آب میں

سَن سے (ہ) تابع فعل:- جلدی سے - جھٹ سے - زنّاٹے سے ؎

سن سے جی ہو جانا (ہ) فعل لازم:- دھک سے دل ہو جانا - سنسناہٹ چھوٹ جانا - پران سا نکل جانا ؎

سن سے نکل جانا (ہ) فعل لازم:- جلدی سے نکل جانا - زناٹے سے جانا - آواز کے ساتھ نکلنا ؎

دم بُلبلِ اسیر کا تن سے نکل گیا　　جھونکا نسیم کا جو ہیں سن سے نکل گیا (ناسخ)

سُن (ہ) صفت:- (۱) بیہوش - سکتہ میں - بیحواس - بیخبر ؎

گلی میں اُس کی جب جاتا ہوں میں تب ایک نہ ایک چرچا
کچھ ایسا سُن کے آتا ہوں کہ بس واں سے سُن آتا ہوں

(۲) بیحس و حرکت - بیحرکت (۳) چپ چاپ - خاموش - گُنگ صُم ؎

سُن پڑے رہتے ہیں بے یار اندھیرے میں ہم
ہیں شبِ گور کی مانند ہماری راتیں ؎

(۴) بردِ اطراف - خدر (ھ) چک مارا ہوا وہ شیشہ جس کی آب اُترگئی ہو ؎

سُن بہری (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- فالج - ادھرنگ - سینگ - جھولا + کپ باسے - رعشہ - لقوہ - بردِ اطراف ؎

سُن کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بیحس و حرکت کرنا + اِس قدر مارنا کہ جسم بالکل

سُن ہو جائے (۲) محو کرنا - خاموش کرنا جیسے "اُس کے کلام نے سب کو سُن کر دیا" (۳) چک مارنا - شیشے کو گھس کر اُس کی آب مٹانا ؎

سُن ہونا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) بیحس و حرکت ہو جانا - جھولا مار جانا - خدر ہو جانا (۲) ٹھٹھر جانا (۳) متحیر ہونا - خاموش رہ جانا - دھک رہ جانا - بک دھک بھول جانا - حیرت میں رہ جانا ؎

دیکھ جھکیں وہ مجھے غم کھاتے　　سُن کے حیرت مری سُن ہو جاتے (مومن)

آتے ہی گھر کے تو نے پھر جانے کی سنائی　　ہو جاؤں سُن نہ کیونکر یہ تو بُری سنائی (ذوق)

(۴) مزے سے سارے محو اور مدہوش ہو جانا (۵) ہُو کا عالم ہو جانا ؎

سَنا (ع) اسم مؤنث:- ایک دست آور پودے اور اُس کے پتوں کا نام جو اکثر مسہل میں پڑتی ہے - ہندی میں اسے سنامکی کہتے ہیں عمدہ سنا وہ ہے جو مکہ معظمہ یا اسکندریہ سے آتی ہے مزاجاً دوسرے درجہ میں حار اول میں یابس مفید امراض سوداوی و بلغمی و عرق النسا وغیرہ ؎

سُنا (ہ) فعل متعدی (۱) گوش کرنا - کانوں سے آواز معلوم کرنا - کان دینا - کان لگانا - کان دھرنا - اِصغا کرنا جیسے "سُن رے ڈھول بہو کے بول" (۲) توجہ کرنا - غور کرنا - متوجہ ہونا - دھیان لگانا ؎

خوابِ آرام میں ہمسائے ہیں کوچے سنسان　　کون سنتا ہے پکاروں شبِ ہجر اکس کو (اسیر)

(۳) گالی کھانا - بُرا بھلا گوش زد کرنا ؎

چپ کرو بس ورنہ کچھ مُنہ سے سنوگے اچھا　　کچھ نہ سمجھاؤ مجھے حضرتِ سلامت اِن نوں (معروف)

ایک کہوگے تو دس سُنوگے (فقرہ) (۴) مقدمہ کی سماعت کرنا - شنوائی کرنا - فریاد کو پہنچنا ؎

سُنا اَن سُنا کرنا (ہ) فعل متعدی:- کسی بات کو سُن کر ٹالنا - کان میں بول ابھالہ - تغافل کرنا ؎

سَنّاٹا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دریا کے چڑھاؤ کا شور + زور کی ہوا یا بارش کے زور سے آنے کی آواز + پرند وغیرہ کے زور سے جانے کی آواز - باد و باراں کا شور و غل ؎

جو پہ تیر کا سُنتا ہے ترے سنّاٹا　　سہم کیں جان نکل جائے ہے اُس کے تن سے (نصیر)

(۲) وہ صدائے وحشت ناک جس کے سُننے سے انسان خائف اور ترساں ہو - (۳) حیرت - سکتہ کا عالم - اچنبہ - اچرج - تحیر جیسے "وہ بیٹے کا مرنا سُن کر سنّاٹے میں رہ گئی" (۴) سُنسان - ہُو کا عالم - خاموشی - چپ چاپ - شہرِ خموشاں کا عالم جیسے "تمام شہر میں سنّاٹا ہو رہا ہے" ؎

نہیں معلوم کہاں ہے دلِ نالاں اپنا　　آج کچھ کوچۂ محبوب میں سنّاٹا ہے

(۵) خوف - وحشت - سہم ؎

کیا ہوا جاتا ہے بچی کو ارے دوڑو کوئی ہائے تکیے سے ڈھلی جاتی ہے گردن پھول سی
وہم ہوتا ہے مجھے للہ کچھ تو منہ سے بول اے زبیدہ، اے زبیدہ، اے زبیدہ! آنکھ کھول

(۴)

بعد ازاں ایک آخری ہچکی، مکمل بے لبسی مرغِ جاں کی پرفشانی، موت کی سنجیدگی

(۵)

لاش کا چہرہ خدا معلوم کیا کہنے لگا گر پڑی چکرا کے ماں، سر سے لہو بہنے لگا

(۶)

پو پھٹی اتنے میں، کانپی لاش پر پہلی کرن لاش تھی، یا سو رہی تھی نیند کی ماتی دُلہن
محوِ شیون تھا چراغِ کشتہ کا ہلکا دھواں رو رہی تھیں بے زری کی موت کی خاموشیاں
موت کے آغوش میں تھی ایک دیوی حسن کی زانوئے ظلمت پہ گویا سو رہی تھی چاندنی
کارواں نورِ سحر کا یوں تھا چہرے پر رواں جیسے دھندلے آئینے میں پرتوِ ابرِ خزاں

(۷)

سانس لی آبادیوں نے مرغ کی آواز سے جاگ اُٹھے زر دار ہمسائے بھی خوابِ ناز سے
بے لسبوں کی ہچکیوں سے جن کے بجتے ہیں رباب بیکسوں کے آنسوؤں سے کھینچتے ہیں جو شراب

(۸)

(الف)

اے پٹاری کے سپرے انگو راہلِ عز و جاہ آدمی پر رحم کرنے کو سمجھتے ہو گناہ
غرقِ نکبت ہے تمہاری ذات سے نوعِ البشر شرم سے گڑ جاؤ اے بے مہر فرزندانِ زر

سنا

دل کے سنّاٹوں سے جنگل میں لرزتی ہے صبا
یاد آنے میں جو غربت میں مجھے گھر کے مزے

سنّاٹا آنا (ہ) فعل لازم:- ایکا ایک سنّاٹا سا ہو جانا۔ یک لخت رہ جانا۔ پاؤں تلے کی مٹی نکل جانا۔ متحیر ہو جانا۔ ڈر جانا۔ سہم جانا۔ غشی کا عالم طاری ہونا۔

سنّاٹا گزر جانا (ا) فعل لازم:- (۱) متحیر ہو جانا۔ حیرت میں ہو جانا۔ گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔ بےحواس ہو جانا۔ ہوش پرّاں ہونا (۲) ویرانہ برسنا۔ اُلّو بولنا۔ سنسانی ہو جانا۔

سنّاٹوں یا سنّاٹوں میں (ہ) تابع فعل:- خوف اندیشہ میں۔ غم میں۔ خیال میں۔

بن میں صبح سے تنی سنسناہٹ — انہیں سنّاٹوں میں جی جا رہا تھا (میر)

سنّاٹے سے برسنا (ہ) فعل لازم:- زور سے برسنا۔ شدت سے برسنا۔ موسلا دھار پانی پڑنا۔ چھاجوں برسنا۔ زور شور سے پانی پڑنا۔

کل تو سنّاٹے سے برسا ہی کیا ہے ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی منہ کی لگی

سنّاٹے کا مینہ (ہ) اسم مذکر:- زور شور کی بارش۔ جھڑتے کا مینہ۔

سنّاٹے کی ہوا (ہ) اسم مؤنث:- زور کی ہوا۔ تند ہوا۔ زنّاٹے کی ہوا۔ آندھی جھکڑ۔

کیا ہی سنّاٹے کی ہوا آئی — ہوگئی جان اس کے سن غش (انشا)

سنّاٹے میں آجانا (ہ) فعل لازم:- حیرت میں ہو جانا۔ یک دک رہ جانا۔ پاؤں تلے کی مٹی سرک جانا۔ بے اوسان ہو جانا۔ ڈر جانا۔ خائف ہو جانا۔ سہم جانا۔

سُنا چاہنا (ہ) فعل متعدی:- گالیاں کھانے یا برا بھلا سننے کا خواہش مند ہونا۔ برا بھلا سننے کو جی چاہنا۔ گالیاں کھانے کا ارادہ ہونا۔ بھوگ بھگتنے کو جی چاہنا۔

جو کہتا ہوں اس سے کہ تم شہر سے — تو کہتا ہے کیا کچھ سُنا چاہتا ہے (ناسخ)

نسیم اس سے کہتا ہوں کہ بات کوئی — تو کہتا ہے کیا کچھ سُنا چاہتے ہو (نسیم)

کیا سُنا چاہتا ہے اے معروف اس کے منہ سے کچھ
ہر گھڑی بوسے پہ کیوں کرتا ہے تو تکرار چپ (معروف)

(سُنا چاہنا اور لفظ کچھ لازم و ملزوم ہیں اس کے بغیر یہ معنی نہیں ہو سکتے کیونکہ کچھ کا لفظ کسی بری اور ناملائم بات کی طرف اشارہ کرتا ہے)

سُنار (ہ) اسم مذکر:- لغوی معنی زر کو سُندر بنانے اور مزیّن کرنے والا۔ زرگر۔ گہنا پاتا بنانے والا۔ صواغ۔ سادہ کار جیسے "سُنار اپنی ماں کی نتھ میں سے بھی چرا لیتا ہے"۔ "سو چوٹ سُنار کی ایک چوٹ لُہار کی"۔

سُنار کی کھٹائی اور رفوگر کے بند (ا) کہاوت:- یعنی سُنار کو زیور کے کھٹائی میں ڈالنے کا بہانہ اور رفوگر کو بند لگانے کا حیلہ مدت تک ٹالنے کے واسطے کافی ہے نہایت جھوٹے اور بار بار ٹال دینے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

سُنا

سُنار ہٹّا (ہ) اسم مذکر:- وہ بازار یا محلہ جہاں بہت سے سُنار ہوں۔

سُناری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پیشہ زرگری (۲) سُنار کی بیوی یا اس پیشہ والے کی عورت۔

سُناسی (ہ) اسم مذکر:- دیکھو سنیاسی

سِنان (ف) اسم مؤنث:- انی۔ تیز نوک۔ تیر کی نوک۔ بھالا۔ نیزہ۔ برچھا۔ برچھی۔

کون سا پھول کوئی تجھ لگ تری شمشیر کا ہے — کس کے سینے سے بری جاں پہ سناں پہنچی (رند)

سُنانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گوش زد کرنا۔ کان میں ڈالنا۔ کہنا۔

گر جاویں مؤلف پہ تو لگتی میں سنانے — کیا آئے ہو حضرت ہمیں قرآن پڑھانے (نظیر)

(۲) آگاہ کرنا۔ جتانا۔ مطلع کرنا۔ خبردار کرنا جیسے "ذرا ان کو بھی سُنا دینا میں نالش کئے بغیر نہیں رہوں گا" (۳) گالیاں دینا۔ بھوگ سُنانا۔ برا بھلا کہنا۔

ایسی ہی بات ہے تو کیا عہدہ برآ ہوں گے — ہم ایک نہیں کتنے تم لاکھ سُناتے ہو (میر)

خط میں مجھے اول تو سُنائی ہیں ہزاروں — آخر میں لکھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (داغ)

کہتا ہوں ایک میں تو سُناتے ہیں مجھ کو دس (مصرعہ میر)

(۴) آواز کسنا۔ طعنہ مارنا۔ چھیڑ خانی کرنا (۵) قاری بننا۔ قرآن شریف لوگوں کے سامنے یا تراویح میں پڑھنا (۶) کسی کے روبرو گانا خواہ پڑھنا۔

سَنّانا (ہ) فعل لازم:- (عوام) بے فکر ہو کر سونا۔ سونے میں لمبے لمبے سانس لینا جیسے "شام سے جو سنّائے تو صبح کی خبر لائے"۔

سُنانی یا سُناؤنی (ہ) اسم مؤنث:- خبر مرگ۔ موت کی خبر جو پردیس سے آئے (یہ پنجاب کا محاورہ تھا آجکل اردو میں سُناؤنی بولا جاتا ہے مگر اگلے شعرا نے سُنانی ہی باندھا ہے البتہ لکھنؤ میں اب بھی سُنانی مستعمل ہے چنانچہ حضرت برق نے فرمایا ہے)

انتظار خط میں پہلے خط سے یہ جان دی — نامہ بر آیا تو وہ لیکر سُنانی پھر گیا (برق)

سُنانی یا سُناؤنی آنا (ہ) فعل لازم:- پردیس سے یا دوسری جگہ سے موت کی خبر آنا۔ خبر آنا۔

کتنے میں مکتوب بھی ہے نصف ملاقات — ہو چین مرے دل کو خط اس کا اگر آوے
پر اپنے نوشتے سے یہ خطرہ ہے کہ واں سے — تیری نہ سُنانی کہیں لے نامہ بر آوے

سُنانی یا سُناؤنی جانا (ہ) فعل لازم:- پردیس سے موت کی خبر جانا۔ خبر مرگ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجی جانا۔

یہ خواہش ہے میری تو مر جائے اُتو — سُنانی تری تیرے گھر جائے آتو (رنگین)

اے امیرو، منھ دکھانے کے بھی تم قابل نہیں
ہتھیلیوں میں زر تو ہے، سینوں میں لیکن دل نہیں
خاک میں مل جاؤ سینوں میں دل بھی لئے
ماش کے آٹے کی صورت اینٹھتے ہو کس لئے
آدمی کب، آدمی کی شکل کے تو تڑے ہو تم
پُشتِ مخلوقات پر سرطان کے پھوڑے ہو تم

(ب)

اور اے غاصب حکومت، دشمنِ لطف و کرم
موت کے جادے ہیں تیرے گیسوؤں کے پیچ و خم
ہو نہیں سکتا ہے حاصل اس حکومت کو دوام
پیٹ بھر کر کھا نہ سکتے ہوں کبھی جس کے غلام
ہم نے یہ مانا کہ غفلت کیش ہیں، نادان ہیں
اے حکومت، پھر بھی ہم حیواں نہیں، انسان ہیں
ڈالتی ہے دل میں تو وہ زخم جو بھرتا نہیں
یہ ستم تو کوئی حیوانوں پہ بھی کرتا نہیں!
جوتیاں تک چھین لے انسان کی جو سامراج
کیا اُسے یہ حق پہونچتا ہے کہ رکھے سر پہ تاج
جس کے لاتعداد مُردوں کو کفن ملتا نہیں
اُس کے پرچم کو نگل جاتی ہے بالآخر زمیں
لے یہ سر ہے، یہ جگر، یہ دل ہے، لے منحوس لے
چُوس لے جتنا لہو باقی ہے، وہ بھی چُوس لے

(ج)

اور ہاں اے ماورائے فہم ہستی، اے خدا
مجھ میں ہے انکار کا یارا نہ دم اقرار کا
کون اتنا کور ہے انکار کر سکتا ہے کون
کس کے منہ میں دانت ہیں اقرار کر سکتا ہے کون؟
سُنتے ہیں تو ہے کروروں ماؤں سے بڑھکر شفیق
اے امیروں کے مُربی، شہریاروں کے رفیق
اے خُدا اے سرپرستِ نکتہ سنجانِ ریا
اے خدا اے نادر و چنگیز کے حاجت روا
پُوچھتا ہوں میں کہ اے آقا بایں شانِ علُو
کھیلتا ہے کیا غریب انسان کی آہوں سے تُو؟
بے زروں کے غم سے کیا ہوتا نہیں تجھکو قلق
تیرے زرداروں ہی کو ہے کیا فقط جینے کا حق

سُنائی یا سُنوائی (ہ) اسم مؤنث :- فریادرسی۔ پہنچ۔ سماعت۔ باریابی۔ دخل۔ شنوائی جیسے "وہاں کسی کی سُنوائی نہیں" مصرعہ غریبوں کی ہوتی ہے وہاں کب سُنائی ؎

سُنبُل (ع ف) اسم مذکر (۱) بروزن بُلبُل (ایک خوشبودار گھانس کا نام ہے ہندی میں بالچھڑ یا جٹاماسی اور عربی میں سُنبل الطیب کہتے ہیں۔ اسے بہاشت ہے اکثر عطریات اور جلگیری رنگ میں ڈالتے ہیں شعر معشوقوں کی زُلف کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں خوشہ گندم کے معنی میں بھی ہے چنانچہ آسے وصبت بڑھا کر سُنبلہ بھی کہتے ہیں لوگوں کا بیان ہے کہ خاص سُنبل ایک اور چیز ہے اور یہ اُس کی ایک قسم ہے۔ خان آرزو نے ایک قسم کے پھول کا نام لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک ایرانی کے پاس یہ پھول دیکھا اس کی گتھی نرگس کی مانند تھی اور پھول بنفشہ سے سوئے تھا اُس میں کچھ پیچیدگی اور خوشبو بھی تھی چنانچہ اس امر کی تصدیق جونس کی ڈکشنری سے بھی ہوتی ہے جو ایک معتبر اور مطوّل کتاب ہے بعض نے ہنسراج کو بھی لکھا ہے گر تولی میں یہ معنی نہیں پائے جاتے لیکن زیادہ تر مشہور رائے غالب اسی پر ہے کہ بالچھڑ کو سُنبل کہتے ہیں۔ دوسرے درجہ میں جاتا ہے۔ شعرائے لکھنؤ میں خواجہ محمد وزیر صاحب شاگرد ناسخ جو صاحب دیوان اور مستند شاعر خیال کئے جاتے ہیں تعجب ہے کہ سُنبل بروزن بلبل کو باے تازی مفتوح کے ساتھ نہیں معلوم کس اُستاد کی تحقیق یا سند کے موافق باندھا یا نظم کر گیا ہے ؎

سُنبل گلشن میں کہہ رہا ہے — یکتا ہے وہ زُلف گو دوتا ہے (وزیر)

لیکن گلزار نسیم نے صاف بلبل کے وزن پر داخل کیا ہے ؎

سُنبل مرا تازیانہ لانا — شمشاد انھیں سولی پہ چڑھانا (نسیم)

(۲) ۱ :- سنکھیا (شاید یہ عوام الناس نے سم الفار سے سُنبل کر لیا ہے ورنہ اس معنی میں کسی لغت والے نے نہیں لکھا چنانچہ سُنبل کھار بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ طبیب جب الجھنے مارینگے تو سُنبل الطیب ضرور لکھیں گے واللہ اعلم بالصواب)

سُنبُل الطِّیب (ع) اسم مؤنث :- بالچھڑ ؎

سُنبُل کھار (۱) اسم مذکر :- (عوام) دیکھو (سم الفار)

سُنبُلہ (ع) اسم مذکر :- (۱) خوشہ۔ خوشۂ گندم وجو وغیرہ۔ گیہوں یا جو کی بال ؎ (۲) آسمان کے چھٹے برج یعنی کنیا راس کا نام جو ایک لڑکی کی صورت پر واقع ہوا ہے جس کا دامن نیچے کو لٹکا ہوا۔ شمال و مغرب کی طرف اور پاؤں جنوب و مشرق کی جانب ہیں بایاں ہاتھ نیچے کی طرف جھکا ہوا اور سیدھا ہاتھ کندھے کی جانب اُٹھا ہوا ہے چونکہ اس ہاتھ میں گیہوں کی بال بھی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ ماہ اگست کو اس میں سورج آیا کرتا ہے)

سنبوسہ (ف) اسم مذکر :- دیکھو (سموسا)

سُنبہ (ف) اسم مذکر :- (از سنبیدن بمعنی سوراخ کردن) (۱) برما۔ سوراخ کرنے کا اوزار جو برچھیوں کے پاس ہوتا ہے (۲) ۱ :- توپ میں بارود کی تھیلی یا گولہ ڈال کر اوپر سے ٹھونکنے کا چوبی گز ؎

سُنبہ ٹھونکنا (۱) فعل متعدی :- (۱) توپ میں گز مارنا۔ توپ کے اندر تھیلی ڈال کر اوپر سے گز مارنا (۲) ہنگا ٹھونکنا۔ میخ مارنا ؎

سَنبھالا (ہ) اسم مذکر :- وہ افاقہ جو بیماروں کو موت کے نزدیک معلوم ہوتا ہے جس کے سبب لوگ اُن کے تندرست ہوجانے کا گمان کرتے ہیں ؎

نہیں بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے — دھوکے دیتا ہے طبیبوں کو سنبھالا میرا
تُمہارا اُٹھ کے آنا اور مریض غم کا مرجانا — یہی جاں فرق ہوتا ہے سنبھلنے میں سنبھالے میں (داغ)

سنبھالا لینا (ہ) فعل متعدی :- قریب مرگ بیمار کا مرض سے برائے نام افاقہ پانا۔ مرنے سے پہلے صحت کا نمایاں ہونا ؎

بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا — لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا (ذوق)

سَنبھالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تھامنا۔ پکڑنا۔ روکنا۔ جیسے ٹوپی یا پگڑی سنبھالنا ؎

ہم بھی جگر کو تھام لیں دل کو سنبھال لیں — تھم تھم کے رخ سے زلف چلیپا اُٹھائیے (داغ)

(۲) مدد کرنا۔ سہارا کرنا۔ سہارا دینا۔ ہاتھ پکڑنا۔ دستگیری کرنا۔ ساتھ دینا (۳) بگڑتی چیز کو درست کرنا۔ بگڑتے کام کو بنانا (۴) نگہبانی کرنا۔ تیمارداری کرنا (۵) جانچنا۔ پڑتال کرنا ؎ قابو میں کرنا۔ گرہ باندھنا۔ چوکس کرنا جیسے "گھر سنبھالنا" ؎ (۶) گرنے نہ دینا۔ ہاتھوں پر لینا۔ اُوپر ہی روکنا جیسے "گرتی ہوئی چیز کو سنبھالنا" (۷) چارج لینا۔ قبضہ جمانا ؎ باگ ہاتھ میں لینا ؎ تخت بٹھانا جیسے "اٹھا دمیر امفع (گھونگھٹ) میں گھر سنبھالوں اپنا" (۸) باز رکھنا۔ قابو میں رکھنا جیسے زبان سنبھال کر بولو ؎

زباں سنبھالو یہ تند زوریاں غریبوں پر — خدا کیسو کی تم سا بھی بدلگام نہیں

(۹) اُٹھانا۔ سمیٹنا جیسے "دامن سنبھالنا۔ آنچل سنبھالنا" (۱۰) مرض کو بڑھنے نہ دینا۔ مرض کو روکے رکھنا (۱۱) تولنا۔ وار کرنے کو اُٹھانا جیسے "لٹھ سنبھالنا۔ تلوار سنبھالنا" (۱۲) اُٹھانا۔ ہاتھ میں اُٹھانا۔ ہاتھ میں لینا جیسے "لکڑی سنبھال کر چل دیئے" (۱۳) قائم رکھنا۔ برقرار رکھنا۔ انگیزنا جیسے "کارخانہ سنبھال لیا۔ گھر سنبھال لیا" (۱۴) گنتا۔ شمار کرنا۔ گنتی کرنا جیسے روپے یا عدد سنبھالنا (سوداگر)

سَنبھالُو (ہ) اسم مذکر :- ایک درخت کا نام جس کے پتے آدمی کے پنجہ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کے پھول اور پتے دوا میں پڑتے ہیں مزاجاً سوم درجہ میں گرم اور خشک ؎

سُن بَھری (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) فالج۔ جھولا۔ لقوہ ؎

کتنی ہی رُوحوں پہ دروازے جہنم کے ہیں باز — اِس قدر رحمت کے دعوے، اور اتنا بے نیاز
تُو نے ہی اِس کا دیا ہے پاس کیا اے کردگار — اِس زمیں پر ہر قوی، کمزور کا کھیلے شکار؟
آدمی جب کانپتا ہے آدمی کے جبر سے — تُو تماشا دیکھتا ہے انتہائی صبر سے
آدمی جب آدمی کے پاؤں پر رکھتا ہے سر — میں تڑپ اُٹھتا ہوں، تو خاموش رہتا ہے مگر
ایک شاہِ بحر و بر ہے، ایک پر دُنیا ہے تنگ — کھا چکا ہے کیا تری میزان کے لوہے کو زنگ
فاقہ کش مخلوق مضطر ہے ذرا آنکھیں تو کھول — بھُوک کے کانٹے پر اپنے رزق کے وعدے کو تول
دائرے میں رزق کے جب اِتنی وسعت ہی نہ تھی — اِتنی آبادی بڑھانے کی ضرورت ہی نہ تھی

(۹)

آہ اے آدم کے بچے نامراد و ناتمام — اے خُدائی کے اسیر اے شہریاری کے غلام
شہریاری سنگدل ہے، اور خدائی بے نیاز — آدمی اے آدمی، تو اور اُٹھائے اُن کے ناز
اغنیا بے حس، خُدا غافل، حکومت بے عمل — بن پڑے تجھسے تو اِن تینوں کے پھندے سے نکل
فرش پر ہمدرد تیرا ہے، نہ ہمدم عرش پر — اپنی ہمدردی پہ خود مائل ہو اے نوعِ بشر
سنگ پاروں کی حقیقت کیا، سوئے گوہر نہ دیکھ — ناخدا کیسا، خدا کی سمت بھی مُڑ کر نہ دیکھ
کر بھی دے بیدخل اِن اربابِ عز و جاہ کو — آسمانوں پر خدا کو اور زمیں پر شاہ کو

جو بھروسہ خود پہ کر لیتا ہے سب کو چھوڑ کر
ہاں وہ رکھ دیتا ہے دُنیا کی کلائی موڑ کر
اُٹھ کہ یہ ہستی کا بحرِ بیکراں کچھ بھی نہیں
مرد کے آگے زمین و آسماں کچھ بھی نہیں

جوش ملیح آبادی

سنب

سنبھلنے (ہ) محاورۂ بے تکلفانہ) ہوش پکڑ۔ عقل بنوا۔ تمیز کر۔ (بازاری)

سنبھل سنبھل کر (ہ) تابع فعل:۔ (۱) بن بن کر۔ تکلف سے جیسے سنبھل سنبھل کر بیٹھنا۔ چلنا وغیرہ (۲) ٹھیر ٹھیر کر۔ دم لے لے کر۔ وقفے سے ؎

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کچھ دل بیتاب — الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا (داغ)

سنبھلنا یا سنبھل جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تھمنا۔ رکنا۔ گرنے سے بچنا۔ ٹھیرنا۔ ٹکنا۔ قائم رہنا ؎

تری جادو نگاہی سے بتا میں — ہزاروں بار سنبھلا ہوں گرا ہوں (تجمل)

(۲) خبردار ہونا۔ چوکس ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ چیتنا (۳) افاقہ ہونا۔ آرام ہونا۔ تندرست ہونا ؎

جب سے عیادت دل بیمار تم نے کی — اٹھ بیٹھنے پر آپ سے اتنا سنبھل گئے

(۴) پنپنا۔ تازہ ہونا۔ ابھرنا۔ جان پڑنا۔ زوال سے بچنا۔ رونق پکڑنا۔ بحال ہونا۔ (۵) درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ راہ پر آنا۔ بگڑنے یا خراب ہونے سے بچنا۔ چلن درست ہونا (۶) اپنے کو پھسلنے یا گرنے سے بچانا۔ سانوتا ہو جانا (۷) حالت ردی یا خراب سے افاقہ پانا ؎

دم لینے کی طاقت ہے بیمار محبت ہے — اتنا بھی غنیمت ہے مومن کا سنبھل جانا (مومن)

(۸) دم لینا۔ سستانا۔ آرام لینا۔ ہوش میں آنا۔ حواسوں میں آنا (۹) قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔ ہاتھ میں آنا۔ مٹھی میں آنا۔ گنت میں آنا جیسے "گھر سنبھلنا"۔ "کام سنبھلنا" (۱۰) برداشت ہونا۔ اٹھنا۔ سہارا ہونا جیسے "بوجھ سنبھلنا" "لکڑی سنبھلنا" (۱۱) عبرت پکڑنا۔ متنبہ ہونا ؎

اتنا نہ اپنے جامے سے باہر نکل کے چل — دنیا ہے چل چلاؤ کا رستہ سنبھل کے چل (درد)

(۱۲) بچنا۔ محفوظ ہونا (۱۳) مستعد اور آمادہ ہونا۔

سنبھلنے دے (ہ) محاورہ:۔ دم لینے دے۔ فرصت لینے دے۔ دم لے۔ مہلت دے۔ ٹھیر۔ صبر کر ؎

سنبھلنے دے اری او ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے ہم سے

سنبھلنے نہ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ ہوش نہ لینے دینا۔ اوسان نہ آنے دینا۔ فرصت نہ دینا۔ دم نہ لینے دینا۔ مہلت نہ دینا ؎

تلوار بھی کھا کر میں گروں پاؤں پر ان کے
وہ ضرب پہ ہے ہم سے سنبھلنے نہیں دیتے (بیان)

سنت

سنبھلو (ہ) محاورہ:۔ (۱) ہوش پکڑو۔ ہوش میں آؤ۔ عقل بنواؤ۔ عقل کے ناخن لو۔ یہ بات نہ کہو۔ چیتو۔ رفو چکر ہو (۲) مستعد ہو۔ آمادہ ہو۔ "سانوتے ہو جاؤ کہ اب وار چلتا ہوں"۔

سنبات (س) اسم مذکر۔ ایک مرض کا نام جس سے تمام جسم سردی کے باعث جکڑ جاتا ہے۔ یہ مرض بلغم صفرا سودا کے بگڑ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ترئی روش۔

سن پانا (ہ) فعل متعدی:۔ سن لینا۔ خبر لگا لینا۔ واقف ہو جانا۔ جان لینا ؎

بیٹھا ہو کسی کے جو سن پائیں بیچ بیٹھے — سنتے ہی اس کے گھر میں بھر آجاویں بیچ بیٹھے (نظیر)

سنپولیا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سانپ کا بچہ (۲) سانپ کی تصغیر۔

سنپیرا (ہ) اسم مذکر:۔ سانپ پالنے والا اور پکڑنے والا۔ بینگی۔ سانپ کا کھلاڑی۔ ایک قوم۔

سنت (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) سادھ۔ سادھو۔ دھرماتما۔ رشی۔ منی۔ درویش۔ جوگی۔ زاہد۔ عابد۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ جیسے جب آیا دیہی کا انت جیسا گدھا ویسا سنت۔ (۲) صفت:۔ دیندار۔ خدا پرست۔ صالح۔ متقی۔ دھرمی۔ ستی جتی۔

سنت آدمی ہے (۱) محاورہ:۔ (ہندو) سیدھا سادا ہے۔ بھلا آدمی ہے۔ بڑا نیک اور مسکین آدمی ہے۔

سُنّت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) راہ۔ روش۔ عادت۔ دستور۔ طریق۔ رسم۔ (۲) فقہ اسلام:۔ وہ طریقہ جس پر پیغمبر خدا اور صحابۂ خلفا نے عمل کیا ہو۔ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وہ بات جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو مگر اپنی عمر میں ایک آدھ بار قصداً ترک بھی کر دیا ہو تاکہ فرض نہ سمجھا جائے جیسے نماز فریضہ سے پیشتر کی سنتیں وغیرہ۔ حضرت صلعم کا وہ فعل جو ان کے خصوصیتی فعل سے جدا اور فرائض سے علاوہ ہو (۳) ختنہ۔ مسلمانی۔ ایک شرعی رسم جس کے موافق لڑکے کے عضو تناسل کا زائد چمڑا کاٹا جاتا ہے۔

سنت آبائی (ع) اسم مؤنث:۔ باپ دادا کی رسم۔ کل کی ریت۔ مرجاد۔

سنت کرنا (۱) فعل متعدی:۔ ختنہ کرنا۔ مسلمانی کرنا۔

سنت ہونا (۱) فعل لازم:۔ ختنہ ہونا۔ مسلمانی ہونا۔ رسم ختنہ کا ادا ہونا۔

سنتا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ گیڑی جو ہار جانے کے بعد جیتنے والے سے لے کر پھر کھیلنا شروع کریں (اصل میں سنتی بمعنی قائم مقام و بدلہ وغیرہ تھا)۔

سنتا پہنانا (ہ) فعل متعدی:۔ ہارے ہوئے شخص کو ایک گیڑی کھیل جاری کرنے کے واسطے دینا۔

سنتا پہننا (ہ) فعل لازم:۔ ہارنے کے بعد گیڑی لینا۔

سنتاپ (س) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) حدت۔ تمازت۔ تپش۔ گرمی۔ حرارت

رقم

فیضی پراچہ

موجودہ دور میں جبکہ انسانیت رقم کی محتاج محض ہو کر رہ گئی ہے۔ رقم کی حقیقت و ماہیت پر فکر و غور، اور اس کی ابتدائی و ارتقائی ہیئت کو جاننا ضروری ہے۔ موجودہ وقت میں رقم چار شکلیں اختیار کر چکی ہے، اور یہ چاروں زیرِ عمل ہیں۔

رقم دھات۔ سکّے۔ سونا۔ چاندی۔ پیتل۔ تانبا۔ لوہا وغیرہ
رقم وقار۔ شہنشاہی نوٹ۔ ڈاکخانے کے سرٹیفکٹ۔ حکومتی قرضہ بانڈ وغیرہ۔
رقم اعتماد باہمی۔ چیک۔ ہنڈوی، بینک نوٹ۔ اسناد تبادلہ وغیرہ۔
رقم پیداوار۔ غلہ۔ روئی۔ کوئلہ۔ تیل۔ مصنوعات وغیرہ

نمبر۱۔ رقم دھات کی دو قسمیں ہیں، اعلیٰ و ادنیٰ۔ اعلیٰ کمیاب دھاتوں پر مشتمل ہے، اور ادنیٰ عام یاب دھاتوں پر۔ اعلیٰ کا تو عوام سے بہت کم تعلق رہ گیا ہے۔ یہ زیادہ تر حکومتوں کے زیرِ تصرف ہے، اور حکومتوں کے اعتماد اقتصادی کے یقین کا کام دیتی ہے، اور کبھی کبھی دولتوں کے جنگی قرض اور تاوان ادا کرنے میں بھی استعمال ہوتی ہے اور ادنیٰ روز بروز اپنی دھاتی حیثیت کھو کر پیداواری ہیئت اختیار کر رہی ہے، اس وقت اس ادنیٰ رقم دھات سے اقتصادی لحاظ سے بہت کم کام لیا جاتا ہے۔ یہ صرف ادنیٰ درجہ کی ضروریات کی تکمیل، اور لین دین میں کام آتی ہے۔ مثلاً معمولی کا سودا سلف، یا اور چھوٹی موٹی اشیاء، ہاں اس کی پیداواری حیثیت جنگ کے پیش نظر روز بروز محکم سے محکم تر ہوتی جاتی ہے۔

نمبر۲۔ رقم وقار۔ موجودہ دور میں بیشتر غلام یا پسماندہ ممالک میں رائج ہے۔ یہ نہ اقتصادیات میں لازمی عنصر ہے اور نہ باقی تین رقوم میں سے کسی کی ٹھوس نمائندگی ہی کرتی ہے، یہ رقم محض شاہی حکومتِ وقت کے وقار کی نمائندہ ہے، اور اس کی چلت کا تمام تر انحصار حکومت کے دبدبہ اور طاقت پر ہے، اس کا وجود کاغذی ٹکڑے ہیں، جن پر حکومت کے نمائندہ کی طرف سے رقم دھات کی مقررہ تعداد کے ادا کرنے کا وعدہ تحریر ہوتا ہے، لیکن جب کبھی بھی مروجہ حکومت کے وقار کو نقصان پہنچتا ہے یا کسی وجہ سے خطرے میں پڑ جاتی ہے تو اقتصادی منڈیوں میں اس کاغذ کے پرزے کی، ردی کاغذ کے سوا، کوئی قیمت باقی نہیں رہتی۔ جنگ عظیم کے بعد اس رقم کا رواج کسی بھی ترقی یافتہ ملک میں نہیں رہا۔ یہ رقم حکومت کو لوٹ (Explo-tation) کے مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ اس کے رواج سے رقم دھات سمٹ سمٹا کر حکومت کے قبضہ میں چلی جاتی ہے، اور رقم پیداوار پر حکومت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اس طرح عوام محض اس وقاری کاغذ سے ضروریات پورے کرتے رہتے ہیں، اور حقیقی رقوم دھات، اور پیداوار کے قبضہ سے محروم ہو جاتے ہیں، اگر شہنشاہی حکومت ملکی ہو تو رقم دھات محفوظ رہتی ہے، اور رقم پیداوار کو بھی زیادہ سے زیادہ ہنڈیوں میں رقم دھات سے بدل

سنت

(۲) دُکھ - درد - گشت - مُصیبت - عذاب - بپتا - آفت (۳) فکر - سوچ - چنتا ٭

سنتاپ دینا (ہ) فعل مُتعدی: گشت دینا - دُکھ دینا - تکلیف دینا - عذاب دینا ٭

سنتاپی (س) صفت: - دُکھی - مُصیبت زدہ ٭ آفت کا مارا - بلا رسیدہ ٭

سنتان (س) اسم مذکر - (ہندو) اولاد - بال بچّے - لڑکے بالے - نسل - نسب - تُخم ٭

سنترا یا سنگترا (ہ) اسم مذکر - دیکھو (نگترا)

سنتری (انگلش) Sentry اسم مذکر - پہرا دینے والا - سپاہی - پہرے دار - چوکیدار - پاسبان - پاسی ٭

سنتوش (س) اسم مذکر - (ہندو) صبر - استقلال - قناعت - اطمینان - دل جمعی - تسلّی - دھیرج - دھن ٭

سنتوکھ (ہ) اسم مذکر - (ہندو) دیکھو (سنتوش) ٭

سنتوکھ سے بیٹھنا (ہ) فعل لازم - صبر سے بیٹھنا - اطمینان کرنا - استقلال سے بیٹھنا - دھیرج رکھنا ٭

سنتوکھی (ہ) صفت: - (ہندو) قانع - صابر - مُطمئن ٭

سنٹ (انگلش) Senate اسم مذکر - مُدبّرانِ مُلک کی مجلس - واضعینِ قانون کی جماعت - کونسل - منتخب جماعت ٭

سنٹی (ہ) اسم مؤنث: - پتلی شاخ - پتلی ٹہنی - قمچی - چھڑی - بید ٭

سنجاب (ف) اسم مذکر - ایک چوہے سے بڑے جانور کا نام جس کی ملائم پشم دار کھال کے پوستین بناتے ہیں یہ اکثر ترکستان سے آتا ہے ٭

سنجاف (۱) اسم مؤنث: - صحیح (ف - سجاف) (۱) جھالر - کنارہ - کور - چوڑی اور آڑی گوٹ - حاشیہ - وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگائیں (۲) (۱) اسم مذکر - آدھا سُرخ آدھا سفید گھوڑا یا آدھا سبزہ آدھا سُرخ گھوڑا ٭

سنجاف لگانا (۱) فعل مُتعدی: - چوڑی گوٹ لگانا - حاشیہ لگانا - چوطرفہ کنارہ لگانا ٭

سنجاف لگنا (۱) فعل لازم: - گوٹ لگنا - حاشیہ لگنا - کنارہ لگنا ؎

دامن وہ کی دل یہ ہے کہ سنجاف لگے　　میری آہ سے اگر قیس کی سرحد مل جائے (رشک)

سنجافی (۱) صفت: - (۱) کنارہ دار - حاشیہ دار - وہ کپڑا جس کے گرداگرد چوڑی گوٹ لگی ہوئی ہو (۲) وہ گھوڑا جو آدھا سبزہ آدھا سُرخ ہو مگر سنجاف زیادہ بولتے ہیں ٭

سنجافی گنجا (۱) صفت: - (بازاری) وہ گنجا جس کے سر پر چاروں طرف گنج اور بیچ میں بال ہوں ٭

سند

سنجوگ (ہ) اسم مذکر - (۱) میل ملاپ - دوستی - ملاقات ؎

لوگوں نے بہت چاہا کہ میں تُو ملیں پھر　　ہوتا تھا یہ میرا تیرا سنجوگ زنا خی (رنگین)

(۲) اتّفاقی مُلاقات - اتّفاقی خوشی جیسے "ندی ناؤ سنجوگ کت او حرکت لوگ"

(۳) موقع - اتّفاق (۴) قِرانُ السّعدین - دو آدمیوں کی ملاقات - اتّفاقی مُلاقات ؎

میرے رب نے یہ دن دکھایا بنا جی کا سنجوگ ملایا (گیت)

(۵) حادثہ - سانحہ - واقعہ - سماچار (۶) نصیب - بھاگ - قسمت ٭ مقسُوم ٭

سنجوگی (ہ) صفت (۱) ملا ہوا - جُڑا ہوا - توام (۲) دوہرا پنجرا - دو جُڑے ہوئے پنجرے جن میں ایک مادہ کے واسطے اور دوسرا نر کے واسطے ہوتا ہے - اس قسم کے پنجرے تیتر باز اکثر رکھتے ہیں ٭

سنجھا (ہ) اسم مؤنث (ہندو) شام - مغرب - جھٹ پٹا ٭ شام کی پوجا (اصل میں سندھیا [illegible] تھا جس کے معنی سنسکرت میں شام و نماز مغرب کے ہیں ٭

سنجھا بتی کرنا (ہ) فعل مُتعدی: - (ہندو) شام کا چراغ جلانا - دیا بتی کرنا - چراغ جلانا ٭

سنجھا پھولنا (ہ) فعل لازم - شفق پھولنا - شام کے وقت سُرخی کا نمودار ہونا ٭

سنجھلا (ہ) صفت: - منجھلے سے چھوٹا - اوّل سے تیسرا جیسے "سنجھلا لڑکا - سنجھلا ماموں وغیرہ"

سنجھلی (ہ) صفت: - منجھلی سے چھوٹی - اوّل سے تیسری جیسے "سنجھلی لڑکی - سنجھلی بھتیجی وغیرہ" ٭

سنجیدگی (ف) اسم مؤنث - گمبھیرپن - بھاری بھرکم پن ٭ وزن - وقعت - متانت ٭

سنجیدہ (ف) صفت: - (۱) موزُون - جچا ہوا - تُلا ہوا (۲) ۱: - قدر انداز - نشانہ باز - جانچ کر نشانہ لگانے والا ؎

تیر جب بیٹھا مرے دل میں ترازو ہو گیا　　اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے (داغ)

(۳) ۱: - گمبھیر - بھاری بھرکم - متین - باوقعت - فہمیدہ - سُلجھا ہوا - منجھا ہوا - تجربہ کار ٭ پُر مغز - غائر ٭ ٹھیک - دُرست - باوزن - تُلے ہوئے - نہایت عُمدہ ؎

کیوں کہوں کیوں کر کہوں کس سے کہوں کیا کیا کہوں
آپ کی کیا بات ہے جو بات ہے سنجیدہ ہے　　(؟)

سند (ع) اسم مؤنث: - تکیہ گاہ - پیٹھ لگا کر بیٹھنے کی چیز جیسے "گاؤ تکیہ وغیرہ" (۲) بھروسا کرنے کی چیز - وثیقہ (۳) مُناسبت - کسی چیز کو کسی چیز سے نسبت کرنا - کسی چیز کا کسی چیز سے پُشت بہ پُشت منسُوب ہونا (۴) ۱: - ثبُوت - نظیر - دلیل - تمثیل (۵) ۱: - پروانہ کارگزاری - کارنامہ - پاس - سرٹیفکٹ ٭ دستاویز - تصدیق نامہ (۶) ۱: - وہ پروانہ یا فرمان جس کی رو سے مُوجد یا مُصنّف کو خاص

محفوظ کیا جاتا ہے، یہ محفوظ سرمایہ بین الملی حیثیت سے حکومت کے وقار اور دبدبہ کو بڑھاتا ہے. لیکن اگر حکومت غیر ملکی ہو تو اس طرح سے جمع شدہ تمام سرمایہ حکمراں قوم کے ملک میں منتقل ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ کے طور پر حکمراں ملک کی حکومت کی ساکھ تو بڑھ جاتی ہے. لیکن غلام ملک روز بروز نادار ہو جاتا ہے۔

نمبر۳- رقم اعتماد باہمی- یہ رقم دھات اور کسی حد تک رقم پیداوار کی نمائندگی کرتی ہے. اس رقم کا وجود بینکوں. باہمی سوسائٹیوں، اور اجتماعی اداروں سے ظہور میں آتا ہے، یہ جن رقوم کی نمائندگی کرتی ہے اس پر صرف، مندرجہ بالا اداروں کو قائم کرنے والی سرمایہ دار جماعت کا قبضہ رہتا ہے، اور عوام اس جماعت کے توسط (Medium) سے اپنی ضروریات نباہتے رہتے ہیں. اس سے ایک فائدہ تو ہوتا ہے کہ انسانیت صرف ایک شہنشاہ کی احتیاج سے نجات پاکر ایک جماعت کی دست نگر ہو جاتی ہے. یہی نہیں بلکہ خود شہنشاہ اس جماعت کا محتاج ہو جاتا ہے. لیکن دوسری طرف سے، زیادہ اور منظم ہونے کی وجہ، اس جماعت کی سرمایہ دارانہ گرفت شہنشاہی گرفت سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے، جس کے اثر سے یہ جماعت تو مالا مال. لیکن عوام زیادہ نادار اور مضمحل ہو کر رہ جاتے ہیں، یہ سرمایہ دارانہ نظام کی سنگ بنیاد ہے، اس وقت امریکہ انگلستان اور جاپان میں اسی رقم کا دور دورا ہے(۱) ۱۹۲۵-۲۶ء کے دوران میں ہر سال برطانیہ عظمیٰ نے کل لین دین کا قریباً ۹۲-۹۳ فیصدی اور امریکہ نے ....۹ کل لین دین ڈالر کا لین دین اسی رقم کے ذریعہ کیا، اور جاپان(۲) نے کل لین دین کا ۸۰،۴۰ فیصدی اس رقم کے ذریعہ بیگتان کیا- اس کا وجود یوں عمل میں آتا ہے. چند سرمایہ دار مل کر ایک ادارہ، بینک یا انجمن رقم (Money Society) کے نام سے، اپنے سرمایہ کو ملا کر، قائم کر لیتے ہیں، اور اس جمع شدہ سرمایہ کا کچھ فیصدی (Some Percentage) حکومت وقت کے پاس ضمانت کے طور پر رکھ کر اپنے ادارہ کے نام سے نوٹ اور ہنڈیاں (Drafts) جاری کر دیتے ہیں. یہی نوٹ عوام سے رقم دھات اور پیداوار، کھینچ کھینچ کر اس ادارہ کے تصرف میں لے آتے ہیں. اب اُن کی ساکھ بڑھ جاتی ہے. باقی میانہ سرمایہ دار (Bourgeoisie) اور نچلے سرمایہ دار (Petty Bourgeoisie) اپنا اپنا سرمایہ ان اداروں میں جمع کروا کر حساب کھلوا لیتے ہیں. اقتصادی منڈیوں میں ایسے اداروں کی ساکھ بڑھ جانے کی وجہ اب لین دین اسی ادارہ کے نام کے حامل کاغذ ——— چیک یا ہنڈوی سے ہونے لگتا ہے. اس طرح رقم اسی ادارہ میں ایک کے حساب سے دوسرے کے حساب میں منتقل ہوتی رہتی ہے لیکن اصل رقم دھات یا رقم پیداوار پر قبضہ بدستور اسی جماعت کا رہتا ہے، یہاں بھی اگر یہ ادارے دیسی ہوں تو قوم کا سرمایہ حکومت کے حدود کے اندر محفوظ رہتا ہے. اگر بدیشی ہوں تو تمام تر سرمایہ اُن ممالک میں منتقل ہو جاتا ہے جن کی وہ ملکیت ہیں- اس طرح اداروں کے مالک ممالک کے سرمایہ داروں کی ملکیت روز بروز بڑھتی رہتی ہے، اور جس غیر ملک میں یہ ادارے کام کر رہے ہوں وہاں کے عوام روز بروز بد حال سے بد حال ہو کر اقتصادی لحاظ سے اُن کے محتاج ہو جاتے ہیں، اس طرح سے برطانیہ کا ایک بھاری ادارہ (The Imperial Bank of Persia) بینک شہنشاہی ایران- احمد شاہ قاچار ابتدائی عہد سے لے کر رضا شاہ پہلوی کے ابتدائی دور تک، ایران میں ایرانی نام لیکن انگریزی ملکیت سے کام کرتا رہا جسے اب چار سال پیشتر پارلیمان ایران نے بند کر کے (De National Bank of Persia) بینک ملی ایران کی بنیاد رکھی، ہندوستان پر آج کل رقم وقار، اور رقم اعتماد دونوں کی یورشیں ہیں، اور تقریباً ایک صدی سے ہیں، اب اندازہ ہو سکتا ہے، کہ بچارے ہندوستان کے عوام کی مالی حالت کیا رہ گئی ہوگی، اس وقت مندرجہ ذیل بڑے بڑے بینک ہندوستان میں مصروف کار ہیں-

برطانیہ عظمیٰ

(۱) لائیڈز بینک آف انڈیا	(۲) مرکنٹائل بینک آف انڈیا
(۳) چارٹرڈ بینک آف انڈیا	(۴) نیشنل بینک آف انڈیا
(۵) گرینڈلے بینک آف انڈیا	(۶) بینک آف انڈیا
(۷) پی اینڈ او بینک آف انڈیا	(۸) امپیریل بینک آف انڈیا (مشترکہ

(۱) The communist answer to the world's needs:- by Julius. F. Hecker. P.34. ch: III

(۲) Japan Finance, By B. Kobayashi. P.79.

استحقاق حاصل ہو۔ سرکاری رجسٹری (۷) ۱:۔ وثوق ۔ اعتبار ۔ اعتماد ۔ ساکھ ۔ پرتیت (۸) ۱:۔ تمسک ۔ قبالہ ۔ نوشتہ ۔ لکھتم (۹) ۱:۔ اجازت نامہ (۱۰) گواہی نامہ ۔ شہادت نامہ (۱۱) صفت :۔ مانی ہوئی ۔ تسلیم شدہ ۔ قابلِ اعتماد ۔ معتمد ۔ معتبر ؎

جنوں کی ڈاڑھی ہے اُن کی تو بات واہی ہے
جو ڈاڑھی مُنڈے ہیں اُن کی سند گواہی ہے

سند جاننا (۱) فعل متعدی :۔ صحیح جاننا ۔ اعتبار کرنا ۔ اعتماد کرنا ۔

سند دینا (۱) فعل متعدی :۔ ثبوت دینا ۔ نظیر دینا ۔ گواہی بہم پہنچانا ۔

سند کارگزاری (۱) اسم مؤنث :۔ نوکری یا خدمت کا سرٹیفکٹ ۔ ایام ملازمت کی چٹھی ۔

سند گرداننا (۱) فعل متعدی :۔ بھروسا کرنا ۔ یقین کرنا ۔ نظیر سمجھنا ۔ دلیل جاننا ۔ ثبوت خیال کرنا ۔ تمسک گرداننا ۔

سند لانا (۱) فعل متعدی :۔ نظیر لانا ۔ تمثیل دینا ۔ مثال دینا ۔ ثبوت بہم پہنچانا ۔ دلیل لانا ۔ دوسرے کا قول نقل کرنا ۔ گواہی دینا ۔

سند لیاقت یا فضیلت (ع) اسم مؤنث :۔ ہنر یا علمیت کا سرٹیفکٹ ۔ صافی نامہ ۔ نیک نامی یا نیک چلنی کی شہادت ۔

سند مانگنا (۱) فعل متعدی :۔ ثبوت چاہنا ۔ نظیر طلب کرنا ۔

سند معافی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ پٹہ یا سرکاری فرمان جس سے کسی زمین کے خراج کی معافی ثابت ہو ۔ جاگیر کی سند ۔ لاخراجی زمین کا حکم ۔

سند وراثت (ع) اسم مؤنث :۔ وارث تسلیم ہونے کا ثبوت ۔ وراثت نامہ مصدقہ سرکار ۔

سند ہے (۱) محاورہ :۔ درست ہے ۔ قابلِ تسلیم ہے ۔ تمسک گرداننے کے لائق ہے ۔ نظیر دینے کے قابل ہے ؎

سند ہے جو کہ ہم کہہ دیویں عارف　　زبانِ ریختہ اپنی زباں ہے　　(عارف)

سند یافتہ (ع + ف) صفت :۔ پاس شدہ ۔ وہ شخص جس کے پاس کسی امر کا سرٹیفکٹ ہو ۔ اجازت یافتہ ۔

سنداً (ع) تابع فعل :۔ از روئے سند ۔ تمثیلاً ۔ نظیراً ۔ بطور تمثیل ۔

سِندان (ف) اسم مؤنث :۔ اہرن ۔ گھن ۔ نہائی ۔ وہ آہنی مربع تختہ جس پر ہتوڑے سے لوہا کوٹتے ہیں ۔

سُندر (ہ) صفت :۔ (ہندو) سلوک ۔ خوبصورت ۔ حسین ۔ صاحب جمال ۔ شکیل ۔ جمیل ۔ خوش نما ۔

سُندرتائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) ۔ خوبصورتی ۔ خوش نمائی ۔ سلوک پن ۔

سَندرُس (۹) اسم مذکر :۔ (صحیح فارسی سندروس بواو مجہول) ایک قسم کے زرد رنگ کے گوند کا نام جسے پکا کر وارنش بناتے ہیں اس کی دھونی مفید بواسیر ہے اس میں اور کہربا میں صرف اتنا فرق ہے کہ کہربا کو تو جلانے سے بوئے مصطگی پیدا ہوتی ہے اور اس سے ناگوار بو نکلتی ہے ۔ فارسی والوں نے رنگ سرخ کو بھی لکھا ہے ۔

سُندری (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) چھبیلہ ۔ شکیلہ ۔ خوبصورت عورت (۲) ایک قسم کی لکڑی جس کے جہاز بنتے ہیں (۳) ستار کے وہ حلقے جن کے موافق ٹھاٹ درست کیا جاتا ہے سُر کھینچ لاتے اور اتار چڑھاؤ کرنے کے پردے ۔

سِندُور یا سیندُور (ہ) اسم مذکر :۔ ایک سرخ رنگ کی دھات کا نام جسے ہندو عورتیں اکثر مانگ میں بھرتی ہیں اور اس کے کھانے سے آدمی کی آواز بیٹھ جاتی ہے ۔ سرنج ۔ اسرنج ۔ اینگر ۔ شنگرف ۔ شنجرف ۔ مزاجاً معتدل الحرارت ۔

سِندُور کھلانا یا دینا (ہ) فعل متعدی :۔ شنجرف کھلا کر آواز بند کرنا ۔ زبان بند کرنا ۔

سِندُوریا (ہ) صفت :۔ سرخ ۔ لال ۔ سیندور کے رنگ کا ۔ شنگرفی جیسے "سندوریا آم" وہ آم جس کا منہ سرخ ہو ۔

سِندھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سمندر ۔ بحر ۔ قلزم ۔ ساگر ۔ دریا (۲) ہند کے ایک دیس کا نام جو دریائے سندھ یا اٹک سے سیراب ہوتا ہے (۳) ایک بھیرو راگ کی راگنی کا نام جو آخیر دن میں گائی جاتی ہے (۴) دریائے انڈس ۔ اٹک ۔ اباسین (۵) ہاتھی کا مد ۔

سِندھارا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (ساونی نمبر ۲) ۔

سَندھیا (س) اسم مذکر :۔ (۱) دیکھو سنجا ۔ دن اور رات کے ملنے کا وقت (۲) صبح ۔ دوپہر اور شام کی پوجا ۔

سَندیسا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) (۱) پیغام ۔ سماچار ۔ خبر (۲) مژدہ ۔ نوید ۔ بشارت ۔ خوشخبری ۔

سَندیہ (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) شک ۔ شبہ ۔ گمان (۲) سوچ ۔ فکر ۔ اندیشہ ۔ غم ۔ دغدغہ ۔

سندیہ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ غم و فکر کرنا ۔

سَنڈ (ہ) صفت :۔ سانڈ کا مخفف ۔ قوی ہیکل ۔ فربہ ۔ موٹا ۔ زور آور ۔ مضبوط ۔ ہٹ پشٹ ۔ ہٹا کٹا ۔ چوڑ چکلا ۔ ڈھنگرا ۔ توانا ۔ کھرا ۔

سَنڈا (ہ) صفت :۔ دیکھو (سنڈ) مرد فربہ اندام ۔ جوان ۔ قوی ہیکل ۔ سخت بازو ۔ نعرہ آور ؎

امریکہ

(۱) دی نیشنل سٹی بینک آف نیویارک (۲) امریکن ایکسپریس بینک

جاپان

(۱) متسوئی بینک (۲) یوکوہاما سپیسی بینک (۳) متسوئی کیشا بینک

باقی ممالک

(۱) نیدرلینڈ ٹریڈنگ ہینڈنگ بینک (۲) نیدرلینڈ ٹریڈنگ سوسائٹی

ہندوستانی

(۱) دی سنٹرل بینک آف انڈیا (۲) دی پنجاب نیشنل بینک آف انڈیا

(اس کے علاوہ کئی اور چھوٹے موٹے ہندوستانی بینک ہیں، لیکن اُن کی حیثیت ایک واحد ساہوکار کے کاروبار سے بھی کم ہے اس لئے درج نہیں کئے جاتے)

ان کے علاوہ بے شمار غیر ملکی تجارتی ادارے ہیں جو بینکنگ بھی کرتے ہیں، جن میں سے بڑے بڑے مندرجہ ذیل ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ

(۱) رالی برادرز (۲) والکرٹ برادرز (۳) فاربس فاربس کیمبل (۴) ڈیوڈ ساسن (۵) ای۔ ڈی۔ ساسن (۶) پی اینڈ او کمپنی (۷) میکینن میکنزی

جاپان

(۱) متسوئی بوسان کیشا (۲) متسوئی بوسی سوجی کیشا (۳) نیپن یوسن کیشیا (۴) اوساکا کیشا (۵) جاپان کاٹن کیشا۔

امپیریلیسٹ ممالک کے سرمایہ دار اپنے زیر اثر ممالک کے عوام کو کس طرح تاخت و تاراج کرکے، اور سب کچھ لوٹ کر فاقہ کشی پر مجبور کر دیتے ہیں اس کا تھوڑا بہت اندازہ مندرجہ بالا اداروں کے اعداد و شمار سے ہوسکتا ہے۔

نمبر ۴۔ رقم پیداوار۔ حقیقت میں یہی وہ رقم ہے جس پر بقیہ تین رقوم کا بنیادی انحصار ہے، اور یہی وہ رقم ہے جو انسانی ضروریات کی تکمیل میں کام آتی ہے۔ اور اسی سے رقم کے لحاظ سے انسانیت سب سے پہلے متعارف ہوئی۔ اس پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں قبضہ حاصل کرنے کے لئے چالاک دماغوں نے رقم کی بقیہ تین اشکال کو ایجاد کیا، اور انہی تین نئی اشکال نے انسانیت کو موجودہ ہاؤ ہو میں مبتلا کرکے ایک دوسرے سے لڑایا۔ اور فساد برپا کیا۔ چند ایک کو لوٹ کے اور عوام کو لوٹنے کے مواقع بہم پہنچائے، اس ابتدائی رقم میں چند افراد کی چالاکی نے تغیر و تبدل پیدا کیا اور رفتہ رفتہ تبدیل شدہ اشکال رواج پذیر ہوتی گئیں۔ اور یہ ابتدائی رقم محض "جنس خام" کا نام لے کر رہ گئی۔ پہلے جہاں رقم پیداوار انسانی ضروریات کے درمیان "معیار تبادلہ" کا کام دیتی تھی، اور حاجت کی تکمیل کے بعد زائد تبادلہ کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اب رقم دھات، رقم وقار۔ اور رقم اعتماد "معیار تبادلہ" کی حیثیت اختیار کر گئے اور ابتدائی رقم "جنس خام" کی شکل میں عوام میں تبدیل ہونے لگی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے جہاں "ضرورت" کا تبادلہ محنت سے ہوتا تھا، یعنی کاشتکار نے کھیتی باڑی کرکے جولاہے کو غلہ پیش کیا اور جولاہے نے محنت کرکے کاشتکار کے لئے کپڑا بنا، اب اجناس کا تبادلہ ہونے لگا، ضرورت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ملکیت کی بنیاد پر۔ یعنی پہلے اگر ایک جولاہا دس ہاتھ کپڑا یومیہ بُن سکتا تھا اور اس کی ضرورت صرف دو ہاتھ بُنے ہوئے کپڑے سے پوری ہو جاتی تھی تو وہ زائد نہیں بُنتا تھا۔ اور بقیہ وقت آرام میں کاٹتا تھا، لیکن اب وہی جولاہا، ضرورت سے قطع نظر، استطاعت کار کے ذریعہ "ملکیت" کو بڑھانے کے لئے زیادہ کام کرنے لگا، تاکہ ضرورت کو پورا کرکے فالتو مصنوعات سے زیادہ سے زیادہ رقم پیداوار پر قبضہ کیا جاسکے، اور چونکہ رقم پیداوار کی نمائندگی رقم دھات میں موجود تھی، اب رقم پیداوار رقم دھات میں تبدیل ہو کر جمع ہونے لگی۔ اس عمل کا نتیجہ عیاں ہے، انسان "ملکیت" کے لالچ میں ضرورت سے زائد پیدا (Produce) کرنے لگے، اور فالتو حاصل (Excess Production) جمع ہونے لگا، رقم پیداوار تو ذخیرہ ہو نہیں سکتی تھی۔ اس لئے بچت کو محفوظ کرنے کے لئے رقم دھات میں بدلنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اور رقم دھات زیادہ سے زیادہ رواج پذیر ہوتی گئی، ابتدا میں یہ فالتو حاصل دستکاروں کے پاس جمع رہا۔ بعد میں عقل نے دستکاری پر فتح حاصل کی سرمایہ بھی اہل فکر (Intellectuals) کے پاس منتقل ہو گیا، اور پھر گھٹتے گھٹتے اِتنا گھٹا کہ تمام دنیا میں صرف چند افراد یا جماعات کے زیر تصرف آ گیا، محدود ملکیت نے دھات کی مانگ اور مقبولیت کو بڑھایا۔ رقم پیداوار کی ضرورت (حاجت) کے باوجود وقعت گرتی گئی اور انسان زیادہ سے زیادہ رقم دھات حاصل کرنے کے لئے استطاعت سے زیادہ مصروف کار رہنے لگے، لیکن اس مصروفیت اور زائد محنت کے باوجود رقم دھات کا زائد حصول ممکن نہ ہو سکا، رقم دھات کی کمی

سند

چاہے گر جو نیچ سے تو وہ سنڈا　　توڑ ڈالے سپہر کا انڈا　　(انشا)

سَنْڈاس (ہ) اسم مذکر :- وہ طہارت خانہ یا پیخانہ جو کوٹھے پہ ہو اور اُس کا نِوال دراز نیچے آکر گرے اور باہر کسا ہر خاکروب کھڑکی کھول کر کمائے یا وہ پیخانہ جس کے صاف کرنے کا منفذ گھر کے باہر دیوار کے اندر ہو (اس کا مادہ سینڈھ بمعنی نقب معلوم ہوتا ہے)+

سَنْڈاسی (ہ) اسم مؤنث :- سنسی - آگ کے اوپر سے پتیلی بٹلوئی وغیرہ اتارنے کا دست پناہ +

سَنْڈا مُسَنْڈا (ہ) صفت :- موٹا تازہ - بہت موٹا - چوڑا چکلا - تنگڑا - ہٹا کٹا - زور آور - توانا +

سَنْڈ مُسَنْڈ (ہ) صفت :- (عو) دیکھو سنڈا مسنڈا)

سَنْڈی (ہ) صفت :- سُنڈی - موٹی تازی - فربہ اندام - ہٹّی کٹّی - جسیم تنومند عورت +

سَنْڈیکیٹ (انگلش) Syndicate اسم مؤنث :- منتظمان مدارس کی جماعت +

سَنْسا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) سندیہ - فکر - اندیشہ - تردّد +

سَنْسار (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) دُنیا - جہان - عالمِ سفلی - جگت - کائنات (۲) پرتھوی - "دُنیا کے لوگ جیتے سو وے سنسار جا کے پاک پروردگار" +

سُنْسان (ہ) صفت :- (۱) ویران - اُجاڑ - غیر آباد - ویرانہ - خرابہ - وہ جگہ جہاں آدمی کی بُو تک نہ ہو - ہُو کا مکان ؎

وہ سنسان جنگل وہ نورِ قمر　　وہ براق سا ہر طرف دشت و بر　　(میر حسن)

یہ خانۂ دل جیسا سنسان نظر آیا　　بستی کوئی کم ایسی ویران نکلتی ہے　　(داغ)

(۲) خاموش - چُپ چاپ - سُوتا - خالی - ریتا + اُداس ؎

خوب رُوئے آج ہم سنسان ہاموں دیکھ کر　　یاد آیا ہم کو مجنوں بے مجنوں دیکھ کر　　(ذوق)

ڈرتا ہوں دیکھ کر دلِ بے آرزو کو میں　　سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا　　(داغ)

کیا حضرتِ مومن میں کعبہ کو سدھارے　　سنسان ہے گھر کس لئے کیوں آج ہے در بند　　(مومن)

سنسان ہے کیا ہجر میں کاشانۂ ناسخ　　بولا نہ کوئی میں نے کئی بار کی آواز　　(ناسخ)

(۳) ڈراؤنا - خوفناک - بھیانک - مہیب ؎

یہ کیا سنسان پڑی ہے یہ اُس بن لگے ہے　　کسی کو جس طرح سے جن لگے ہے　　(انشا)

سنسان پڑا رہنا (ہ) فعل لازم :- اُجاڑ اور غیر آباد رہنا + سُونا رہنا - اُداس رہنا - بہل بہل نہ ہونا ؎

[illegible] سے اٹھا جب سے قدم یار ہمارا　　سنسان پڑا رہتا ہے میخانہ کسی کا　　(مؤلف)

سنس

سُنْسان کرنا (ہ) فعل متعدی :- اُجاڑنا - ویران کرنا - غیر آباد کرنا - بے آدم و بے پرند بنانا + سُونا کرنا - خالی کرنا - اُداس کرنا ؎

باغ سنسان نگہباں کو پکڑ لے صیاد　　بعد مدت ہوئے ہیں مرغِ خوش الحاں پیدا　　(آتش)

سُنْسان ہونا (ہ) فعل لازم :- اُجڑ ہونا - ویران ہونا + سُونا ہونا - خالی ہونا - اُداس ہونا - آدمیوں یا دیگر حیوانات کا نہ رہنا ؎

سنسان مثلِ وادیِ غربت ہے لکھنؤ　　شاید کہ ناسخ آج وطن سے نکل گیا　　(ناسخ)

سَنْسکِرت (س) संस्कृत اسم مؤنث :- یہ لفظ سنس + کرت سے مرکب ہے۔ سَم کے معنی پاک و مقدس اور کرت بمعنی کرنا یعنی پاک صاف یا مقدس کی ہوئی زبان (۱) اچھی طرح سے آراستہ کیا ہوا - مزیّن - آراستہ - مقدس - عمدہ - فائق - افضل - صاف - مصفّا - وہ پاک اور مقدس زبان جسے ہندو لوگ دیوتاؤں کی بھاکا خیال کرتے ہیں - دیو بانی - دیوتاؤں کی بولی - وہ زبان جس میں ہندوؤں کے دیوشاستر لکھے ہوئے ہیں + مکمل اور پوری زبان (۲) زبان ساختہ - مصنوعی زبان +

سَنْسَنانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سرسرانا - سن سن کرنا - جھنجھنانا - سائیں سائیں کرنا - (۲) ضعف یا خوف یا سُستی کے باعث ایک ایسی کیفیت پیدا ہونا جس سے دل گرا پڑے اور عالمِ غشی طاری ہوتا ہوا معلوم ہو - مور چھاگت میں آنا - غش میں آنا - غوطہ میں آنا - سکتے کا عالم ہونا ؎

سنسنا جاتا ہے جی اپنا دوگانا اُس گھڑی　　} (جان)
گھر کے جانے کو منگاتی جس گھڑی ڈولی ہے تو

(۳) کانپنا - تھرانا - ڈگمگانا ؎

کبھی سو جاتے ہیں کر سنسناتے گا تھرّاتے　　} (نظیر)
ترے کوچے میں پائے رہرواں کیا کیا پسرتے ہیں

(۴) کسی چیز کے زور سے جانے کی آواز - زنّاٹے سے جانا جیسے جعفر زٹلی نے لکھا ہے "یک خشت سنسناتی دوندناتی دھپھناتی اگر بجدم اندرون چھاتی نگیدہ بودے" +

سَنْسناہٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) سرسراہٹ - وہ آواز جو مٹّی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے یا گوشت وغیرہ پکنے خواہ پانی کے کھولنے میں نکلے (۲) مور چھاگت - وہ کیفیت جو ضعف طاری ہونے کے وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں میں نمایاں ہوتی ہے - عالمِ غشی - حالتِ سکتہ - علامتِ ضعف یا ناتوانی کے آثار کا ظہور ؎

بدن میں صبح سے تھی سنساہٹ　　انہیں سنساہٹوں میں جی چلا تھا　　(میر)

جماعت نے، پیداوار کی کثرت کے پیشِ نظر، پیداوار اور دھات کے معاوضہ کی شرائط سخت کر دیں، پہلے جہاں ایک تولہ چاندی کے لئے دس دن محنت کے حاصل کی ضرورت تھی اب وہی تولہ چاندی ۲۰ دن محنت کے حاصل سے بھی دستکار کو دستیاب نہ ہوتی۔ اب ایک طرف تو رقم دھات گراں ہو گئی، دوسری طرف ضروریاتِ حیات "محنت" کی بجائے رقم دھات کی محتاج ہو گئیں اور تیسری طرف مصروفیت حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اس عمل سے جہاں رقم دھات کھچ کھچا کر چند افراد کے قبضہ میں چلی گئی وہاں عوام محنت کے باوجود ضروریاتِ حیات کی تکمیل سے عاجز آ گئے، ردِ عمل لازمی تھا، بد دلی چھا گئی۔ انسانیت استطاعت سے زائد محنت سے تھک گئی۔ اب اہلِ تخیل (Intellectuals) نے موجودہ پیداواری مقدار کو قائم رکھنے اور پھر بڑھانے کے لئے مشینری ایجاد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے جو چیز زائد محنت سے کم تعداد میں حاصل ہوتی تھی، اب کم محنت سے زائد تعداد میں حاصل ہونے لگی، تھکے ہوئے عوام کو ان ایجادات سے کچھ دیر آرام کرنے کا موقع مل گیا اور مشینری روز بروز مقبول سے مقبول تر ہو کر بڑھنے لگی، ضروریات بغیر محنت کے رقم دھات کے عوض مشینری حاصل (Mechanical Production)[1] سے پوری ہونے لگیں۔ لوگ آسودہ ہوتے گئے جب سابقہ زائد محنت سے حاصل کردہ محفوظ بچت مشینری حاصل کے ذریعے سرمایہ دار کے قبضہ میں جا چکی۔ تکان اتر چکی، اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رقم دھات کی ضرورت محسوس ہوئی تو لوگ کام کے متلاشی ہوئے۔ اب کام کہاں تھا۔ کام پر تو مشینیں چھا چکی تھیں، مفلسی و بیکاری کا دور دورا ہوا۔ کچھ لوگ تو ایجادِ مشینری کے ذریعے کام چلانے کے لئے تعلیم کی طرف راغب ہوئے، بڑی بڑی یونیورسٹیاں کھلیں۔ لیکن وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ مشینری میں بھی ترقی ہوتی گئی، پہلے جس مشین پر ۱۰ آدمی کام کرتے تھے اب وہ ایک آدمی کی مدد سے پہلے سے زائد کام کرنے لگی، تعلیم روز بروز باریک سے باریک تر ہونے کی وجہ سے مہنگی ہوتی گئی، اور آمدنی کے ذرائع کم ہوتے گئے۔ عوام افلاس و بیکاری سے تنگ آ کر زندگی سے عاجز آ گئے۔ اس تنگی نے چند ہی خواہانِ نسلِ انسانی کو حقیقتِ حال پر فکر و غور پر مجبور کیا اور محسوس ہونے لگا کہ اس تنگی کی سب سے بڑی وجہ رقم دھات، اور اس کی نمائندگی کے تحت رقم و مقدار امید قرار اعتماد، اور اُن کی ذاتی (شخصی) ملکیت ہے، اُن کے خلاف آواز بلند ہوئی اور یہ خیال عام ہوا کہ اگر رقم ذاتی ملکیت کی بجائے عوام کی مشترکہ ملکیت پر اور حکومت عوام کے وسیع انتخاب کے ذریعے اجتماعی شکل میں قائم کر دی جائے اور وہ زمین، مشین اور ہر بہتر شے سے بدرجہ اتم کام لے کر تمام انسانیت کی ضروریات کو مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو تو مشکلات کا حل ہو جائے گا۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۸۴۹-۵۵ء میں جرمنی کے عظیم الشان انسان کارل مارکس نے اس خیال کو عام کیا اور اسی خیال نے لفظی شکل "سوشلزم"[1] اختیار کی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا فی الواقع ہمیں رقم دھات کی ضرورت ہے! کیا ہم رقم دھات کے محتاج ہیں! کیا رقم پیداوار نظامِ حیات کے لئے کافی ہے؟ میرے خیال میں رقم دھات ایک ناقص و فضول عنصر اقتصادیات ہے اور نظامِ حیات میں ہمیں اس کی قطعی ضرورت نہیں۔ موجودہ دور میں بھی جہاں تک اجتماعی لین دین کا تعلق ہے دولتیں رقم پیداوار ہی سے کام لیتی ہیں، اس وقت جاپان کے ہندوستان، مصر، اور آسٹریلیا سے اقتصادی معاہدات بارٹر سسٹم[2] کے تحت ہیں۔ جن سے تمثیلاً مراد یہ ہے کہ جاپان ایک لاکھ ین کی روئی ہندوستان سے لے گا اور بدلے میں ایک لاکھ ین کا کپڑا دے گا، بظاہر تو ین (جاپان کا چاندی کا سکہ — رقم دھات) کا واسطہ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن ادائیگی اور لین روئی اور کپڑے میں ہے۔ اسی طرح روس کے اقتصادی معاہدات چین۔ افغانستان۔ ایران اور ترکی سے تبادلۂ اجناس پر ہیں، رقوم کی ادائیگی پر نہیں — جاپان — امپیریلسٹ — روس — سوشلسٹ جو چیز سوشلسٹ ملک عوام کے لئے روا رکھتا ہے وہاں امپیریلسٹ صرف حکومت یعنی چند سرمایہ داروں کے لئے جائز قرار دیتا ہے باقی کے لئے نہیں۔ عوام کو دبانے اور لوٹنے کا واحد ذریعہ رقم دھات ہے لیکن سوال پیدا ہوتا کہ لوٹ کیسے ہوتی ہے؟ ایسے مثلاً زمین کے دو ساوی

---

[1] سوشلزم کے بنیادی اصولات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب معاون ثابت ہوں گی، (۱) داس کیپٹل۔ کارل مارکس (۲) ہسٹری آف سوشلسٹ تھاٹ (History of Socialist Thought) H.W. Laidler

[2] بارٹر سسٹم۔ اس سسٹم کی رو سے اجناس کا تبادلہ، ضرورت کی بنا پر، اجناس سے ہوتا ہے۔

۳. Jayaprakash Narayan: Why Socialism.

۴. Basic Principles of Scientific Socialism. A. S. Sacks.

۵. J. Stalin: Leninism.

سنس

سنسنی (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (سنسناہٹ) ۔

سنسنی چھوٹنا / **سنسنیاں چھوٹنا** } (ہ) فعل لازم :- ضعف کی کیفیت کا طاری ہونا ۔ ہول پھالگت چھانا ۔ بدن سنسنانا ۔ جی کانپنا ۔ کپکپی چھوٹنا ۔

سنسی (ہ) اسم مؤنث :- ایک اوزار کا نام جس سے لوہار یا سنار گرم دھات کو آگ کی ماندے سے پکڑ کر باہر لاتے اور اُس سے تھام کر چوٹ لگاتے ہیں ۔ ایک قسم کا زنبور ۔

سنشے (س) اسم مذکر :- (ہندو) شک و شبہ ۔ خوف و اندیشہ ۔

سِنک (ہ) اسم مذکر :- رینٹ ۔ ناک کی غلاظت ۔

سَنک (ہ) اسم مذکر :- (لکھنؤ) خبط ۔ سودا ۔ مالیخولیا ۔ جنون ۔

سنکارا ہوا (ہ) صفت :- اشارہ کیا ہوا ۔ بہکایا ہوا ۔ لگایا ہوا ۔ اُبھارا ہوا ۔ سکھایا ہوا

آج میرے خون پر اصرار ہے ہر دم تمہیں آئے ہو کیا جانئے تم کس کے سنکارے ہوئے (میر)

سنکار دینا (ہ) فعل متعدی (عو) :- آنکھ مار دینا ۔ اشارہ کر دینا ۔ سین مار دینا ۔ اُکسا دینا ۔ اُبھار دینا ۔ بہکا دینا ۔ پیچھے لگا دینا ۔

مت آنکھ میں دیکھ کے یوں مار دیا کر غمزے میں بلا ہے نہ سنکار دیا کر (میر)

سنکارنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سین مارنا ۔ آنکھ مارنا ۔ اشارہ کرنا ۔

شاید چمن میں آتا ہے ہنستا ہوا وہ گل سنکارتی ہے غنچوں کو باد بہار کچھ (امانت)

(۲) اُکسانا ۔ اُبھارنا ۔ بہکانا ۔ پیچھے لگانا ۔ سر کرانا ۔

سنکٹ (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) بپتا ۔ بپت ۔ مصیبت ۔ شامت ۔ آفت ۔ بلا (۲) دیکھو (سکٹ)

سنکٹ چوتھ (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (سکٹ چوتھ) ۔

سنکٹ میٹنا (ہ) فعل متعدی :- مصیبت دُور کرنا ۔ آفت ٹالنا ۔ دُکھ درد دُور کرنا ۔

سُنکڑ (ہ) اسم مذکر :- (پورب) میوہ فروش ۔ ملکھانی ۔

سنکرانت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) تحویل آفتاب کا دن ۔ سورج کے نئے گھر میں آنے کا دن ۔ سورج کے ایک برج سے دوسرے برج میں جانے کا روز ۔ پہلی تاریخ (۲) ہندؤں کا وہ تہوار جو ماگھ بیساکھ ساون وغیرہ کی سنکرانت کو ادا کیا جاتا ہے ۔

سنکل (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) زنجیر ۔ کنڈی ۔

سنکلا آنے (ہ) اسم مذکر :- (دلال) ایک روپیہ دو آنے ۔

سنکلی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) چاندی کا توڑا یا زنجیر جو ہندو لوگ کمر گلے میں ڈالتے ہیں ۔

سنکلپ (س) اسم مذکر :- (۱) منت ۔ نذر ۔ نیت ۔ نیم ۔ منوتی ۔ کامنا ۔

سنگ

(۲) دان پُن ۔ خیر خیرات ۔ للہ ۔ وقف ۔

سنکلپ برت (س) اسم مذکر :- وہ دان جو برہمن کو برت رکھنے میں دیا جائے ۔ وہ پُن جو برہمن کو کیا جائے ۔

سنکلپ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) منت ماننا ۔ نذر ماننا ۔ نیت کرنا ۔ عہد کرنا (۲) پُن کرنا ۔ دان دینا ۔ خیرات کرنا ۔ للہ دینا (۳) وقف کرنا ۔ خدا کے نام پر چھوڑ دینا ۔ کرشن آرپن کرنا (۴) ہبہ کرنا ۔ نام ہنا و کرنا ۔ دے جانا ۔ دے ڈالنا ۔ نام لکھ دینا ۔

سِنکنا (ہ) فعل متعدی :- ناک سے رینٹ (غلاظت) نکالنا ۔ ناک صاف کرنا ۔ چھنکنا ۔

سُنکو (ہ) اسم مؤنث :- (عو) وہ عورت جو دیوار یا پردے کے پیچھے بیٹھ کر خواہ لکڑی ہو کر اوروں کی باتیں سُنے ۔ آجکل دہلی میں سُلکا کہتے ہیں ۔

سنکوچ (س) اسم مذکر :- (ہندو) (۱) شرم ۔ حیا ۔ حجاب ۔ لحاظ (۲) دھڑکا ۔ اندیشہ ۔ وہم ۔ وسواس ۔ شک و شبہ (۳) ہ :- افسوس ۔ ملولا ۔ دریغ ۔

سِنکونا (انگلش) Cinchona اسم مؤنث :- ایک درخت کا نام جس کی چھال سے کونین Quinine دافع بخار دوا نکلتی ہے ۔ دیسی کونین ۔ کلکتہ کی بنی ہوئی کونین جو اس سے دُوسرے درجہ پر اور ارزاں ہے ۔

سنکھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) گھونگا ۔ خرمہرہ کلاں ۔ ناقوس ۔ کوڑا ۔ بڑی کوڑی جسے ہندو لوگ اکثر دیوتاؤں ۔ خواہ مُردے کے آگے یا جنگ میں بجاتے اور اُس کی آواز گدھے کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے (۲) سو پدم کی تعداد یا شمار یعنی سو لاکھ کروڑ (۳) زیور ۔ حلیہ ۔ گہنا ۔

سنکھ بجانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ناقوس بجانا ۔ نرسنگا بجانا ۔ بگل بجانا ۔ ترئی بجانا (۲) دوالہ نکالنا ۔

سنکھنی (ہ) اسم مؤنث :- کوک شاستر کے موافق عورتوں کی تقسیم میں سے وہ قسم جن کے بال لمبے قد دراز جسم متوسط مزاج چڑچڑا خواہش نفسانی پر از حد مائل ہوں ۔

سنکھیا (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کا کانی زہر ۔ سم الفار ۔ سنبل کھار ۔

سَنگ (ف) اسم مذکر :- (۱) پتھر ۔ حجر ۔ بجر (۲) وزن ۔ بوجھ ۔ گرانی (۳) تمکین ۔ وقار ۔

سنگ آستاں (ف) اسم مذکر :- دہلیز کا پتھر ۔ سنگ در ۔ سردلی ۔

اُس سنگ آستاں پہ جبین نیاز ہے وہ اپنی جا نماز ہے اور یہ نماز ہے (ذوق)

سنگِ اسود (ف + ع) اسم مذکر :- وہ سیاہ پتھر جو کعبۃ اللہ کی دیوار میں چسپاں ہے جس کی نسبت اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ یہ پتھر بہشت سے لایا

ٹکڑے ہیں جن میں سے ہر ایک کی کاشت پر پانچ روپے اور دو کاشتکاروں کی دس دن کی محنت صرف ہوتی ہے۔ ایک پر ایک ایسے شخص کا قبضہ ہے جو سرمایہ دار ہے۔ لیکن خود محنت نہیں کرتا، بلکہ اجرت پر کرواتا ہے، اور دوسرے ٹکڑے کے مالک دو کاشتکار ہیں جو خود محنت کرتے ہیں۔ اس کاشت کا حل یوں ہوگا۔

(۱) سرمایہ دار کا مملوکہ ٹکڑا۔

زمین + صرفۂ کاشت ۵ روپے + دو کاشتکاروں کی دس دن کی اجرت مزدوری ۸ر روپیہ = ۱۰ روپے کل = زمین + ۱۵ روپے۔ حاصل = ۲۰ من غلہ در ۵ روپے فی من = ۱۰۰ روپے۔

(۲) کاشتکاروں کا مقبوضہ ٹکڑا۔

زمین + صرفۂ کاشت ۵ روپے + دو کاشتکاروں کی دس دن مزدوری بلا اجرت کل = زمین + ۵ روپے حاصل = ۲۰ من غلہ در ۵ روپے فی من = ۱۰۰ روپے۔

اس مثال سے صاف واضح ہے کہ سرمایہ دار سرمایہ کے باوجود محنت کا محتاج تھا۔ لیکن کاشتکار سرمایہ کا محتاج صرف صرفہ کی حد تک تھا یعنی اگر سرمایہ دار کل کام کا ¾ حصہ احتیاج رکھتا تھا تو کاشتکار سرمایہ کا احتیاج کے لحاظ سے صرف ¼ جہاں احتیاج میں اتنا فرق ہے وہاں اس کے برعکس حاصل کی تقسیم میں زمین و آسمان کا مندرجہ بالا دونوں ٹکڑوں پر کام کرنے والے محنتی افراد پر تقسیم حاصل مندرجہ ذیل تناسب سے ہوگا۔

(۱) سرمایہ دار کے مملوکہ ٹکڑے کے حاصل کی تقسیم۔

حاصل ۱۰۰ روپے ـ صرفہ ۱۵ روپے = ۸۵ روپے

تقسیم	صرفہ	۲ مزدور	سرمایہ دار
	۵ روپے	۵ + ۵	۷۵ روپے

(۲) کاشتکار کا ٹکڑا۔

حاصل ۱۰۰ روپے ـ صرفہ ۵ روپے = ۹۵ روپے

تقسیم	ایک کاشتکار	دوسرا کاشتکار
	۴۷½ روپے	۴۷½ روپے

اس لحاظ سے دو دو مزدوروں نے دو قطعات زمین پر مساوی محنت کی اور حاصل محنت بھی مساوی حاصل ہوا۔ لیکن ان میں سے دو کو ۴۷½ روپیہ فی کس حاصل ہوا، اور ۲ کو صرف ۵ روپے فی کس اس طرح مزدور کے جائز حق میں سے ۴۲½ روپیہ فی کس سرمایہ دار محض ذاتی ملکیت کی وجہ سے کھا گیا۔ ورنہ اُس نے کیا کرایا، کچھ بھی نہیں۔ میں نے اس مثال میں فرضی اعداد سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ہندوستان کے مروجہ مزدوری اور نرخ کو استعمال کیا ہے۔ ہندوستانی کسان آج کل اسی شرح سے لُٹ رہا ہے۔

انسان مخلوقِ ارضی کا ایک قلیل جز ہے۔ لیکن یہی قلیل جز سب سے زیادہ دکھی، سب سے زیادہ مضطرب اور سب سے زیادہ پریشان ہے۔ کیوں؟ کیا قدرت کا منشاء اس کو اشرف المخلوقات قرار دے کر پریشان کرنا تھا؟ کیا اس کو فکرِ بلند اور ذہنِ رسا پریشانی و اضمحلال کے لئے عطا ہوئے تھے؟ اگر دو نوں سوالات کا جواب اثبات میں تصور کیا جائے تو نتیجۂ لازمی یہ ہونا چاہیئے تھا کہ تمام نسلِ انسانی دکھی ہوتی بلا امتیاز۔ بلا تفریق۔ لیکن حالات بالکل اس کے برعکس ہیں۔ انسان، ایک ہی ہیئت و ساخت کا انسان دکھی بھی ہے سُکھی بھی، اقبال و ادبار کا یہ افتراق عام حدود سے بڑھا ہوا ہے، اس کی ایک وجہ، جو فلسفۂ پارینہ کی مٹتی ہوئی یادہے، عمل بتلائی جاتی ہے، اول تو عمل صالح و بد کی تعریف ہی فہم سے باہر ہے، ایک ہی فعل ایک سائی کے نزدیک احسن ہے، اور دوسرے کے قریب قبیح۔ لیکن اگر دلیل کے طور پر ایک ہی جماعت کے محدود اصولات کے تحت عمل صالح و بد کو بھی لے لیا جائے تو آسودہ انسان بلا گنجائش شک و شبہ قباحتوں میں زیادہ مبتلا پائے جائیں گے، اور تنگدست کا اعمالنامہ بہت حد تک صاف و صالح ہوگا، انسانی حیاتِ حاضر کا مشاہدہ یہی پیش کرتا ہے، اور حیات کے ماقبل و مابعد حالات تک رسائی ہمارے بس کی بات نہیں، مزید براں زندگی، علم۔ نظام اور اقتصادیات کے جتنے بھی نظریئے اور عکس موجود ہیں سب اسی زندگی کے مشاہدات و تفکرات سے اخذ کردہ ہیں، اور جب ہم بھی اسی زندگی کے گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اقبال و ادبار کے پسِ پردہ دو ہی اسباب نظر آتے ہیں۔

خوش قسمتی ―――――― رقم و دولت کی افراط

بدقسمتی ―――――― رقم و دولت کی قلت

بس یہ رقم ہی ایک ایسی شے ہے جو چند افراد کو خوش قسمت اور عوام کو بدقسمت بنائے ہوئے ہے۔ ورنہ صانعِ کائنات نے سب کو یکساں پیدا کیا ہے اور یکساں طور پر مارا ہے۔ مروجہ چالاکی کا انسداد، رقم پیداوار کا رواج، اور اس کی مساوی تقسیم، موجودہ بے چینی۔ افلاس، اور بیکاری کا واحد حل ہے ۔

سنگ

گیا اور حقیقت میں ایک نورانی جسم ہے اُس کو مس کرنا یا تحیۃ کا بوسہ دینا گناہوں کے دُور ہونے کا باعث ہے۔ یہ افعال تحیۃ کئے جاتے ہیں نہ عبادتاً کیونکہ افعال عبادت سوائے معبود حقیقی کے غیر کے لئے بجالانے اسلام میں کفر اور حرام ہیں ؎

سنگ اسود ہے حرم میں مجھے ڈر ہے واعظ
کہیں پڑ جائے نہ بُنیاد صنم خانے کی
در جاناں کا کیا پتھر ہے سنگ اسود سے زاہد
کہ ہم بھی چوم کر اُس کو لگاتے اپنی آنکھوں سے

سنگ آمد سخت آمد (ف) مثل :- یہ مشکل کام چار و ناچار کرنا ہی پڑا۔ مشکل پڑی اور ایسی مشکل پڑی کہ کئے ہی بنی گی ۔

سنگِ آہن ربا (ف) اسم مذکر :- مقناطیس۔ چمک پتھر۔ لوہا اٹھانے والا پتھر ۔

سنگ باسی (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (باسی نمبر ۲) ۔

سنگِ بصری (ف + ع) اسم مذکر - ایک قسم کا پتھر جو شہر بصرہ میں پیدا ہوتا اور ادویات میں کام آتا ہے ۔

سنگِ پارس (ف + ہ) اسم مذکر :- حجر الحکیم۔ دیکھو (پارس پتھر) ۔

(جو اشخاص کہ زمانۂ سلف میں سونا اور چاندی بنانے کے پر تدویر ہنر کو رواج دیتے تھے اور اس عبث خیال میں ہمیشہ مستغرق رہتے تھے اور اپنے آپ کو کیمیاگر کہلواتے تھے اُن کی یہ رائے تھی کہ کل قسم کے فلزات مرکب ہیں اور اُن کی بیس یعنے زمین میں سونے ہی کے اجزا شامل ہیں جس کو سب طرح طرح کی آلائشوں سے جن سے یہ میل آلود ہوتی ہے پاک و صاف کیا جاتا ہے تو فلزات سونے کی صفات اختیار کرتے ہیں اُن کا یہ قول تھا کہ کل فلزات پر جب سنگ پارس کا عمل ہوتا ہے تو یہ سونے و چاندی میں منقلب ہو جاتے ہیں اور سنگ پارس کی بابت ان کیمیاگروں کا یہ خیال تھا کہ یہ ایک قسم کا حیوان ہے کہ جس کی شکل پتھر میں منقلب ہے اور اس کی مادہ بھی ہے جس وقت سے کہ خالق ارض و سمانے اُن کا باہم اتفاق کیا ہے تب سے اس کی مادہ اس کے جسم میں فرط محبت سے ایسی لپٹ گئی ہے کہ اسی کے جسم کا حصہ بن گئی ہے۔ بعض کیمیاگر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس پتھر کی ترکیب میں گندھک و پارہ شامل ہیں اور گندھک کو تو یہ لوگ ماریطوس یعنے خاوند اور پارہ کو اُغسر یعنے جورو کے نام سے تعبیر کرتے ہیں بعض کیمیاگر سنگ پارس کی ماہیت یہ بیان کرتے تھے کہ یہ ایک سُرخ رنگ کا سفوف ہے جس کی بو نرالی و عجیب ہوتی ہے۔ اس پتھر کے تیار کرنے کا طریق جو ان دھوکا بازوں نے اختیار کیا ہوا تھا یہ تھا کہ کیمیاگروں والے پردہ یا پارہ میں فیلسون والے بادیا سونا کو شریک کرکے جب کٹھالی میں آگ پر رکھا کرتے تھے تو اُن کے باہم شریک ہو جانے سے ایک مرکب پیدا ہو جاتا تھا جو اول تو ایک سیاہ رنگ کی چیز بن جاتا تھا اور بعد اس کے اس کی شکل ایک سفید جسم کی ہو جاتی تھی اور جب مدت تک کٹھالی میں آگ کی آنچ پر رہتا تھا اور نہایت گرم ہو جاتا تھا تو اس کا رنگ زرد ہو جاتا تھا - اور آخر الامر یہ نہایت سُرخ رنگ اختیار کرتا تھا - سنگ پارس کے تیار کرنے کی مندرجہ بالا طریق سے صاف صاف یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کی ترکیب میں سونا یا چاندی ضرور شامل کیا جاتا ہوگا اور جب اس کو پگھلے ہوئے سُرب یا ارزیز میں شریک کرکے شستہ و صاف کیا جاتا ہوگا تو کل چاندی و سونا جو کہ اس قسم میں اول ہی سے موجود ہوتا ہوگا پاک و صاف ہو کر پیدا ہو جاتا ہوگا اور اس ہی ملمع کو یہ دغاباز کیمیاگر سونا یا چاندی بنانے کے استعمال میں لاتے ہوں گے اور بھولوں کو یہ دھوکا دیتے ہوں گے کہ ہمارے پاس سنگ پارس موجود ہے اور اسی کے لگانے سے فلاں فلز سونے میں منقلب ہو گئی ہے - لیکن یہ لوگ جو خود اس ترکیب کو تیار کرتے تھے اپنے دلوں میں تو ضرور قائل ہوں گے کہ یہ ہماری دھوکے بازی ہے اور جس چیز کو کہ ہم سنگ پارس کے نام سے مشہور کرتے ہیں اس کی ترکیب میں سونا یا چاندی کی ایک کثیر مقدار ہم نے خود شامل کی ہوئی ہے اگرچہ اس امر کو تو یہ لوگ برابر صدیوں تک سچ مانتے رہے کہ دُنیا میں سنگ پارس موجود ہے مگر کسی شخص نے یہ دعوے نہ کیا کہ میرے پاس بھی یہ پتھر موجود ہے ہر ایک کیمیاگر یہی کہتا رہا کہ فلاں شخص کے پاس یہ پتھر ضرور موجود ہوگا راجر بیکن کا یہ یقین تھا کہ جس کا دوسرا نام قصہ حیات و فسانہ کی کتب میں فرانز بیکن مشہور ہے کہ سنگ پارس دنیا میں موجود ہے - اور ارنالڈی ویلنویہ کہا کرتا تھا کہ سنگ پارس کا بڑھانا میرے قبضۂ قدرت میں ہے میں جب چاہتا ہوں اس کو بڑھا سکتا ہوں ہنری ششم نے سنہ ۱۴۰۵ء میں سنگ پارس کے دریافت کرنے کے لئے لوگوں کو متعین کیا اور ان کو شاہی سندات اور کمیشنیں عطا کیں - بادشاہ کا منشا یہ تھا کہ سنگ پارس سے سونا و چاندی بنا کر سلطنت کے قرضہ کو سونے و چاندی سے ادا کیا جاوے - بادشاہ کی طرف سے اس باب میں بہت کوشش ہوئی مگر سونا نہ بن سکا اگرچہ بادشاہ نے کوچہ پال مال مقام کارلٹن ہوس میں سونا و چاندی بنانے کی غرض سے ایک بھٹی بھی تیار کرا دی تھی ایک مشہور و معروف کیمیاگر مسمی رپلی نے سنہ ۱۴۷۱ء میں اپنی تصانیف میں اس پتھر کے دریافت کرنے کے لئے بارہ طریقے تحریر کئے تھے جن کا اُس نے نام بارہ ابواب رکھا تھا - اور سونا و چاندی بنانے میں اُس نے بہت خاک چھانی مگر آخر کار مایوس ہو گیا - اور اپنی تباہ و تلف زندگی پر بہت تاسف و افسوس کھایا اور تمام لوگوں سے اس امر کی التجا کی کہ میری تصانیف و کتب کو جو جھوٹ و لغویات سے بھری ہوئی ہیں جلا دینا مناسب ہے بلکہ جرمن کے ایک مجاور مسمی باسل ولنطا کی یہ رائے تھی کہ کل فلزات کی ترکیب میں

عدالتِ حیوانات

حیوان کو سزا دینے کے دلچسپ طریقے

شوکت سبزواری - ایم اے

قدیم الایام میں سزا کو قانونی انتقام تصور کیا جاتا تھا، اس لئے انسان کو یہ حق تھا کہ وہ جس طرح چاہے اپنے دشمن سے انتقام لے، اس سے کوئی سروکار نہ تھا کہ اس کا دشمن سنگِ راہ ہے یا چلنے پھرنے والا حیوان، ہرا بھرا درخت ہے یا بولنے اور سمجھنے والا انسان، جذبۂ انتقام کی تسکین مرکوزِ خاطر ہوتی تھی اور بہر حال سزا اس بھڑکتے ہوئے جذبہ کو ایک بڑی حد تک سرد کر دیتی تھی۔

یہی باعث تھا بیشتر حالات میں عدالتیں ہر ذی حیات اور مردہ چیز کو عجیب و غریب سزائیں دیا کرتی تھیں۔ قدیم انسان کا خیال تھا کہ ہر وہ چیز جو کسی انسان کو ضرر پہنچائے، یا کسی دوسری چیز کے لئے باعثِ ضرر بنے، اپنے اندر ایک ناپاک روح رکھتی ہے۔ ان کی رائے میں اس روح کو فنا کرنا ازبس ضروری تھا، چنانچہ وہ اس خبیث روح کو مختلف الانواع سزائیں دے کر نیست و نابود کیا کرتے تھے۔

مرورِ ایام سے یہ خیال بدل گیا، اس کے بعد سزا تنبیہہ و اصلاح کا ذریعہ سمجھی جانے لگی۔ اس وقت جو سزائیں دی جاتی ہیں وہ اسی خیال سے دی جاتی ہیں کہ مجرم کی اصلاح ہو جائے، اور وہ آئندہ جرائم کا ارتکاب نہ کرے۔ لیکن بایں ہمہ اس دورِ عروج و ترقی میں ایسے فیصلے بھی صادر کئے جاتے ہیں، جن کے متعلق وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ مستقبل قریب میں ہماری آنے والی نسلوں کے لئے اسی طرح باعثِ تفریحِ خاطر ہوں گے جس طرح ہمارے لئے ہمارے آباد اجداد کے فیصلے اور وہ عقوبات جو اُنھوں نے گاہے گاہے غیر ناطق حیوانات کو دیں۔

انسان ابتدا ہی سے یہ خیال کرتا رہا ہے کہ جو چیز عالمِ وجود میں ہے —— خواہ وہ غیر ذی حیات کیوں نہ ہو —— اُس کے لئے ایک نفس ہے جو اس کو دوسری موجود چیزوں سے ممتاز بناتا ہے۔ اس لئے قدیم انسان کو جب کسی چیز سے ضرر پہنچتا تھا تو وہ اس سے انتقام لینے پر آمادہ ہو جاتا تھا، اور بچوں کی طرح وفورِ جوشِ و غضب سے مغلوب ہو کر اُسے ہلاک کر ڈالتا تھا۔ یونان کے قدیم باشندے اُن آلات کو بھی سزا دیا کرتے تھے جن سے کسی انسان کو قتل کیا جاتا تھا، یہ سزائیں تین طرح کی تھیں، یا تو ان آلات کو فنا کر دیا جاتا تھا یا کسی بھٹی میں ڈال کر اُن کو تپایا جاتا تھا یا آبادی سے دور کسی ویران جنگل میں ڈال کر گویا اُنھیں خارج البلد کر دیا جاتا تھا، قرونِ وسطیٰ تک یورپ کا بھی یہی حال تھا۔ انگلستان میں وہ آلہ جارحہ جس سے کسی انسان کو قتل کیا جاتا تھا، مقتول کے ورثا کو دے دیا جاتا تھا، کیوں؟ اس لئے کہ اُسے فنا کر دیا جائے اور جوشِ انتقام کو سرد کیا جا سکے۔

سنگ

نمک۔ گندھک اور پارہ شامل ہے اور یہی اجزا ہیں جو سنگ پارس کی ترکیب میں پائے جاتے ہیں کاؔر ہنیلوس اغرفا سنگ پارس کی تلاش میں فرانس کے کیمیاگروں کے ساتھ شریک ہوا اور اسی عبث خیال میں اپنی کل دولت کو برباد کر دیا اور نہایت مفلس ہو کر عین عالم شباب میں مر گیا۔ فرا سلسوس نے بھی اس پتھر کی تلاش میں بہت خاک چھانی اور دولت برباد کی اور اغرفا ہی کی طرح عین جوانی میں کنگال ہو گیا۔ مرادی اور کیلی نے بھی سنگ پارس کی تلاش میں پتھروں کے پتھے کھود مارے مگر سنگ پارس کا کچھ سراغ نہ ملا بوعیل اور سر اسحاق نیوطن نے بھی سونا اور چاندی بنانے کی غرض سے باہم شرکت اختیار کی اور اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے ایک کمپنی مقام لنڈن میں قائم کی لیف نز مقام نز مبھمانز میں سنگ پارس کی تلاش میں جرمن کے اس فرقے کے حکما کے ساتھ شریک ہوا جو عرصی کوشین کے نام سے مشہور تھے برغان جو علم کیمیا کا مشہور و معروف عالم تھا سونے اور چاندی کے سنگ پارس کے عمل سے بن جانے کے باب میں چند نظیرات پیش کرتا ہے اور ہم کو یقین دلاتا ہے کہ سنگ پارس کے دنیا میں موجود ہونے میں کچھ شک نہیں لانا چاہئے مگر نظیرات جو برغان نے پیش کی ہیں ایسی ہیں جو کیمیاگروں کے محض دغا و فریب سے بھری ہوئی ہیں جو مکر و فریب کہ اس باب میں ان لوگوں کی طرف سے عمل میں آتا تھا وہ یہ تھا کہ کٹھالی میں سونے کو اول کسی نہ کسی حیلہ سے پوشیدہ طور پر ڈال دیتے تھے۔ اور جب کٹھالی میں یہ موجود پایا جاتا تھا تو یہ دعوے کرتے تھے کہ یہ سونا سنگ پارس کے عمل سے بنایا گیا ہے +

اور مختلف قسم کی حیلہ سازی و دغابازی تھی جو اس باب میں کیمیاگر لوگ اپنے عمل میں لاتے تھے۔ بعض اوقات ان لوگوں کی طرف سے یہ حیلہ و چالاکی عمل میں آتی تھی کہ کٹھالی کی حقیقی و اصلی تہ پر سونا یا چاندی چھپا کر اس پر ایک اور جعلی تہ جما دیتے تھے اور جب اس کٹھالی کو آگ پر رکھا جاتا تھا تو آگ کی حرارت سے اوپر کی جعلی تہ یا پیندا پگھل کر نظر سے غائب ہو جاتا تھا اور حقیقی تہ نیچے سے نکل آتی تھی جس پر سونا یا چاندی موجود پایا جاتا تھا۔ بعض اوقات یہ لوگ اس قسم کی دھوکے بازی سے لوگوں کو کیمیاگری کے ہنر سے قائل کرتے تھے کہ پتھر کے کوئلوں میں ایک طرف سے سوراخ نکال کر ان میں کسی قدر سونا یا چاندی کو بھر دیتے تھے اور ان سوراخوں کو موم سے بند کر دیتے تھے اور جب یہ کوئلے آگ کی بھٹی میں رکھے جاتے تھے تو آگ کی گرمی سے ان کا موم پگھل جاتا تھا اور سونا و چاندی ان میں سے نکل کر بھٹی میں موجود پایا جاتا تھا۔ بعض کیمیاگر آگ سلگانے کے دستے اس قسم کے تیار کرتے تھے جو اندر سے خالی اور کھوکھلے ہوتے تھے اور ان میں کسی قدر سونا یا چاندی بھر کر ان کے سروں کو موم سے بند کر دیتے تھے اور جب کٹھالی کو جو آگ پر رکھی ہوئی ہوتی تھی ان دستوں سے ہلایا جاتا تھا تو موم جو اُن کے سروں پر لگا ہوا ہوتا تھا آگ کی حرارت سے پگھل جاتا تھا اور سونا یا چاندی کٹھالی میں داخل ہو جاتا تھا۔ عام طریق جو کیمیاگروں نے لوگوں کو اپنے ہنر و اُستادی کے دکھلانے کے لئے اختیار کیا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ یہ لوگ لوہے کی کیلوں کو ایک سیال چیز میں ڈال دیتے تھے اور جب کیلوں کو اس سیال چیز سے باہر نکالا جاتا تھا تو ان کا نصف حصہ سونے میں منقلب پایا جاتا تھا۔ ان کیلوں کے نصف حصہ کے سونے میں منقلب ہو جانے میں حکمت عملی یہ ہوتی تھی کہ اُن کا نصف حصہ سونے کا بنا ہوا ہوتا تھا اور نصف لوہے سے بنایا جاتا تھا اور وہ نصف حصہ جو سونے سے بنا ہوا ہوتا تھا اسکے رنگ کو عوام الناس کی نظر سے چھپانے کی غرض سے اس پر کسی غیر چیز کو لگایا جاتا تھا پس جب کیلیں سیال چیز میں ڈالی جاتی تھیں تو اسکی تاثیر سے وہ غیر چیز جس سے سونے کا رنگ چھپا ہوا ہوتا تھا سونے پر سے اتر جاتی تھی اور اُن کا نصف سونے کا چھپا ہوا حصہ اس طرح پر نہایت چمک دمک کے ساتھ نمودار ہو جاتا تھا۔ روجر بیکن کا یہ یقین تھا کہ سنگ پارس کی تاثیر سے ایک رذیل قسم کی فلز کے دس لاکھ حصے ایک شریف قسم کی فلز میں منقلب ہو سکتے ہیں اور ریمنڈ لول کی یہ رائے تھی کہ اس پتھر کی تاثیر سے ایک رذیل فلز کے کروڑہا حصے سونے یا چاندی میں منقلب ہو سکتے ہیں مگر باسل ولنطائن کا یہ قول ہے کہ سنگ پارس کی تاثیر سے ایک ذلیل قسم کی فلز کے ستر حصے سونے میں منقلب ہو سکتے ہیں اور ڈاکٹر فرائیس جو سب سے اخیر کیمیاگر ہے یہ بیان کرتا ہے کہ اس پتھر کے عمل سے ایک رذیل قسم کی فلز کے فقط تیس یا ساٹھ حصے سونا یا چاندی میں بدل سکتے ہیں عابری صاحب کے وقت میں مقام دہلی میں جیبر نامی ایک بڑا کیمیاگر رہتا تھا اس شخص نے اپنی کل دولت و مال سنگ پارس ہی کی تلاش میں ضائع کر دیا تھا عابری صاحب کا یہ بیان ہے کہ جب یہ شخص مرا تو اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اس کی رصدگاہ میں دو یا تین انڈوں کے چھلکوں سے بھرے ہوئے ٹوکرے موجود پائے تھے جن کی بابت عابری صاحب کہتے تھے کہ مجھے خیال ہے کہ جیبر اپنے عین حیات میں یہ کہا کرتا تھا کہ ان چھلکوں میں سنگ پارس کے اعلیٰ اجزا موجود ہیں عاش صول جو کہ حالات سلف کا ایک بڑا محقق عالم گذرا ہے یہ بیان کرتا ہے کہ ۱۶۵۲ء میں فادر بیک ھوس نے مجھکو سنگ پارس کے اصلی اجزا سے مطلع کیا اور مجھے یہ وصیت کی کہ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کرنا لیڈی میری اور طلی منطیع اپنے خط مورخہ جنوری ۱۷۱۸ء میں یہ لکھتی ہیں کہ مقام وائینا میں لاتعداد کیمیاگر موجود ہیں سنگ پارس کے خیال میں کُل لوگ مستغرق ہیں اور اس کی تلاش بڑی سرگرمی کے ساتھ کی جاتی ہے اور جو اشخاص عوام الناس کی نسبت زیادہ علم و لیاقت رکھتے ہیں اُن کے سروں سے مذہبی تعصب و دینی حرارت و جوش کا جن اُتر گیا ہے اور کیمیاگری کے توہمات باطلہ کا دیو اس کا جانشین ہوا ہے۔ اس کیمیاگری کے جنون اور دیوانے پہلے ہی سے ہزارہا خاندان تباہ کر دئے ہیں اور کوئی تونگر و دولتمند شخص مشکل سے ایسا نظر آتا ہے جس نے ایک ایک کیمیاگر نوکر نہ رکھ لیا ہو بلکہ شہنشاہ وقت کا خود یہ حال ہے کہ وہ بھی لوگوں

ایک مدت کے بعد جب حقِ انتقام حکومت کی طرف منتقل ہو گیٔ تو یہ طریقہ رائج ہوا کہ حکمرانِ وقت اس چیز کو جس کے خلاف دعویٰ کیا جاتا تھا مجرم قرار دیتا تھا۔ اس "مجرم" کو فروخت کیا جاتا تھا۔ اور اس کی قیمت "راہِ خدا" میں صرف کر دی جاتی تھی، اس مجرم کو "دیو دند" کہتے تھے، جس کا ترجمہ ہے "اللہ کی قربانی" "دیو دند" کے متعلق بکثرت احکام و قوانین وضع کئے گئے تھے۔ اگر کوئی انسان کسی گاڑی کے نیچے دبکر مر جاتا تھا تو تمام گاڑی کو مجرم قرار دیا جاتا تھا، اور اگر گاڑی کھڑی ہوتی تھی اور اتفاق سے کوئی بدبخت انسان اس کے کسی پہیہ سے ٹکرا کر ہلاک ہو جاتا تھا تو اس کی ذمہ داری تمام تر پہیہ ہی پر عاید ہوتی تھی، ایک کشتی دریا میں تیرتی جا رہی ہے سوٗ اتفاق سے کشتی میں سوار ہونے والوں میں سے کوئی شخص پانی میں گر کر غرق ہو جاتا ہے، اس صورت میں کشتی پر مقدمہ چلایا جاتا تھا، اور اُسے مستحقِ عقوبت تصور کیا جاتا تھا، یہی کشتی اگر سطحِ سمندر پر رواں ہوتی تھی، اور اس نوع کا کوئی حادثہ پیش آ جاتا تھا تو کشتی کو مجرم نہ سمجھا جاتا تھا، خیال کیا جاتا تھا کہ کشتی میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ سمندر کی بے پناہ موجوں کا مقابلہ کر سکے۔ امریکہ کی قدیم تاریخ کا یہ واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عہدِ استعمار کے اوائل ہی میں ایک شخص درخت کی شاخ سے گر کر انتقال کر گیا۔ ایوانِ داد و آئین نے فیصلہ صادر کیا کہ اس درخت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا جائے۔

یہ جملہ واقعات قدیم انسان کے ضعفِ عقل اور نقصانِ فہم پر کھلے ہوئے دلائل ہیں، اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم عدالتی فیصلے کیا تھے، عہدِ ترقی کے اخبارات و جرائد کے تفریحی کالم تھے۔

جہاں جمادات پر دعوے کئے جاتے ہوں وہاں حیوانات کو سزا یاب کرانا چنداں تعجب انگیز نہیں۔ یورپ کی قدیم عدالتی دستاویزوں اور فیصلوں میں بے شمار اس نوع کی روایات ہیں جو اس درجہ تحیر خیز ہیں کہ بدشواری عقلِ انسانی اُن کو باور کر سکتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یورپ کے بعض اطراف میں حیوانات کے مقدمات فیصل کرنے کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی گئی تھیں۔ ان عدالتوں میں مجرم حیوانات کو مظلوم یا اس کے متعلقین کے سپرد کر دیا جاتا تھا، تاکہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اُن کو سزا دیں۔ یہ عدالتیں دو نوع کی تھیں۔ دینیہ اور مدنیہ۔ اول الذکر عدالتیں وحشی یا موذی جانوروں کے مقدمے فیصل کیا کرتی تھیں، اور ثانی الذکر عدالتوں میں مانوس یا پالتو جانوروں کے مقدمے پیش کئے جاتے تھے۔ مقدمات کی سماعت اور اُن کے پیش کرنے کے طریقے قریب قریب وہی تھے جو اس عہد میں ہیں، باقاعدہ ججوں کے حضور میں، مدعی و مدعا علیہ یا مستغیث اور ملزم پیش کئے جاتے تھے، شہادتیں قلمبند کی جاتی تھیں۔ جرحیں کی جاتی تھیں، اور متخاصمین کے وکلاء بحثیں بھی کرتے تھے۔

چودھویں صدی کے "اوراقِ پارینہ" میں ہے کہ ایک مرتبہ فرانس میں ایک بیل کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ کہا گیا کہ اس بیل نے شہر "مورائی" کے قریب ایک انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ بیل پر فردِ جرم لگائی گئی اور اُسے قصاص میں قتل کر دیا گیا۔ ۱۳۱۴ء میں پیرس کی پارلیمنٹ نے اس انوکھے فیصلہ پر مُہرِ تصدیق بھی ثبت کر دی۔

۱۳۸۵ء میں فرانس کی عدالتوں نے ایک گھوڑے کو موت کی سزا دی، اس لئے کہ اس گھوڑے نے ایک شخص کو لاتیں مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ۱۶۹۲ء میں "اکس" کے ایوانِ داد و آئین نے قتل کے جرم میں ایک گھوڑی کو نذرِ آتش کر دیا۔

حیوانات کے مقدمات میں سب سے زیادہ دلچسپ اور انوکھا مقدمہ وہ ہے جو صفحاتِ تاریخ میں "قضیہ سافینی" کے نام سے مشہور ہے، ایک مادہ خنزیر اور اس کے چھوٹے چھوٹے چھ عدد بچوں نے ایک نوعمر انسان کے بچہ کو ہلاک کر کے کھا لیا۔ خنزیر کے اس پورے "خاندان" کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ فرانس کے ایک مشہور و معروف قانون داں نے، جو تردبانی اور فصاحت میں اپنی نظیر آپ تھا، مجرموں کی حمایت کی۔ یہ قادر الکلام قانون داں اپنی جادو بیانی سے بچوں کو موت کی گرفت سے بچانے میں کامیاب ہو گیا، لیکن اُن کی بے زبان ماں موت کے پنجہ سے نہ چھوٹ سکی، جج اور جیوری دونوں نے باتفاق مادہ خنزیر کو مجرم قرار دیتے ہوئے، اس کے لئے سزائے موت تجویز کی، اور عام تماشائیوں کے روبرو شارعِ عام پر اُسے سولی دیدی گئی۔

چند ایام کے بعد دوبارہ خنزیر کے بچوں پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ اس مرتبہ عدالت نے فرمان صادر کیا کہ یہ بچے "مظلومہ" "میڈم ڈیما سافینی" کے سپرد کر دئے جائیں۔

سنگ

کی اس حماقت وجہالت کا در پردہ معاون ہے اور مخالف نہیں اگرچہ ظاہر میں
نوندہ لوگوں کو اس سے باز رکھنے کا دم بھرتا ہے ؛ اگرچہ کیمیاگری کے اس قدیم
طریق کو آجکل فریب و مکر کا دام خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اس امر سے انکار نہیں
ہوسکتا کہ نوع انسان کو اس سے چند ایسے فوائد حاصل ہوئے ہیں جن کا بغیر اس کے
حاصل کرنا مشکل تھا۔ ان کیمیاگروں کی کتب کے مطالعہ سے ہم لوگ یہ کہہ سکتے ہیں
کہ تحقیقات ومشاہدہ کیا چیز ہے اور ان سے کیا فوائد ونتائج حاصل ہوتے ہیں اگرچہ
ان لوگوں کے خیالات صحیح نہیں تھے اور ان میں سے اکثر محض فریبی ودغاباز تھے اور
اپنے ذاتی فوائد کے لئے جہلا کو اپنے دام تزویر میں پھانستے تھے مگر اس میں کچھ شک
نہیں کہ ان میں بعض ایسے اولوالعزم ولیق اشخاص بھی موجود تھے جن کی تحقیقات
اعلی درجہ کی اور نہائت مفید تھی یہی لوگ تھے جنہوں نے نہائت محنت وجانفشانی
سے علم التحقیقات والمشاہدات اور جدید علم کیمیا کی بنیاد ڈالی مثلاً فراسلسوس
ریمنڈلولی۔ غلابر۔ فرانڑبیکن۔ باسل ولنطایر وغیرہ علم طبابت و
فن کیمیا و دواسازی میں انہوں نے اعلی تحقیقات کیں جن کے سبب سے اس
ترقی یافتہ زمانہ میں بھی ان کے نام نہائت عزت وتعظیم کے ساتھ لئے جاتے ہیں۔
سرطامس براعون کیمیاگری کو اس سے بھی بڑھ کر اس فن کو جدید علم کیمیا کا
سرچشمہ خیال کرتے ہیں) ؛

سنگ پشت (ف) اسم مذکر۔ کچھوا۔ سلحفاۃ ؛

سنگ تراش (ف) اسم مذکر۔ پتھر کاٹنے اور پتھر کا کام بنانے والا ؛

سنگ تراشی (ف) اسم مؤنث۔ پتھر کا کام بنانے کا پیشہ۔ بت سازی۔ بت تراشی ؛

سنگ جراحت (ف+ع) اسم مذکر۔ حجر الاعرابی۔ سیل کھڑی۔ سرکودلا۔
ایک سفید نہایت چکنے مزاج کا پتھر کا نام جو زخم کے واسطے نہایت مفید ہے ؛

سنگ خارا (ف) اسم مذکر۔ ایک قسم کا سخت نیلگوں پتھر۔ سنگ خلولہ ؛

سنگدل (ف) صفت۔ پتھر کی چھاتی والا۔ سخت دل۔ قسی القلب۔ بیرحم۔
سنگین دل۔ کٹھور ؛

سنگدانہ (ف) اسم مذکر۔ پرند کا معدہ جس میں اکثر کنکر بھی نکلا کرتے ہیں۔ اور
نہایت سخت شکل قرص ہوتا ہے ؛

سنگ راہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے
والوں کا تکلیف وہ ہو ٹھوکر (۲) سد راہ۔ مانع۔ مزاحم ؎

بے نطف تیرے کیوں کر تجھ تک پہنچ سکیں ہم
ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک

سنگ ریزہ (ف) اسم مذکر۔ کنکر۔ چھپن۔ روڑی۔ بجری ؛

سنگسار (ف) اسم مذکر۔ پتھراؤ ؛ وہ شرعی سزا جو آدمی کو وقوع زنا پر
بشرطیکہ چار عینی گواہ بتفق اللفظ بلاشبہ دخول ملوکہ غیر پر شہادت دیں یا فاعل
خود مقر ہوا ہو ملتی ہے آدمی کو تابہ کمر زمین میں گاڑ کر سر پر پتھر مارتے اور اسی طرح اس کا
کام تمام کر دیتے ہیں اس قسم کی سزا اکثر لونڈی باندیوں کو بھی ہوا کرتی ہے (یہ لفظ
سنگ بمعنی پتھر اور سار بمعنی سر سے مرکب ہے)

سنگسار کرنا (ہ) فعل متعدی۔ پتھر مار کر کام تمام کرنا۔ کمر تک دبا کر اوپر سے
پتھر کی بوچھاڑ کرنا ؎

جو کعبہ جاتے ہیں بت خانہ سے کبھی اٹھ کر — تو سنگسار ہمیں سنگ راہ کرتے ہیں (وزیر)
وہ بت شیر ہی اگر آتا ہے محکمہ سنگسار — یہ شکر پارے برستے ہیں سنگ پتھر نہیں (ناسخ)

سنگسار ہونا (ہ) فعل لازم۔ پتھروں سے مارا جانا۔ زمین میں گاڑ کر اوپر سے پتھر
برسائے جانا۔ پتھر لگایا جانا ؎

نہ وحشی ہوں نہ کوئی نخل میوہ دار ہوں میں
یہ کیا سبب ہے جو اے چرخ سنگسار ہوں میں } (؟)

سنگساری (ف) اسم مؤنث۔ سنگباری۔ وہ سزا جو آدمی کو زمین میں گاڑ کر
دبا کر پتھر اوپر سے دی جاتی ہے ؎

سنگسار کی سزا ہوں میں بھی ہے باقی — بیٹھا ہوں میں صد نخل ثمر دار تلے (عارف)

سنگ ساز (ف) اسم مذکر۔ پتھر بنانے یا درست کرنے والا۔ مصلح سنگ۔ وہ
شخص جو چھاپہ کے پتھر کو درست کرتا اور اس کی غلطیاں الٹے حرفوں میں بناتا ہے ؛

سنگ سرخ (ف) اسم مذکر۔ لال پتھر۔ رتھدی پتھر ؛

سنگ سرمہ (ف) اسم مذکر۔ سرمہ کی ڈلی۔ کحل۔ توتیا۔ وہ سیاہ چمکدار
پتھر جسے پیس کر آنکھوں میں لگاتے ہیں ؛

سنگ سلیمانی (ف+ع) اسم مذکر۔ سلیمانی نگ جو اکثر دو رنگا یا زنار دار ہوتا
ہے۔ سیاہ وسفید پتھر جس کی درویش لوگ اکثر تسبیح بنا کر گلے میں ڈالا کرتے ہیں ؛

سنگ سماق (ف+ع) اسم مذکر۔ ایک قسم کا نہایت سخت سفید پتھر۔
بعض لوگوں نے زرد بھی لکھا ہے ؛

سنگ سینہ (ف) صفت۔ چھاتی کا پتھر۔ ناگوار طبع۔ گران خاطر۔ بار دل ؎

تھے اغیار سنگ سینے کے — اب تو کچھ دیکھ ہم کوٹتے ہیں (میر)

سنگ شجر یا شجری (ف+ع) اسم مؤنث (ایک قسم کا شجر دار پتھر جو اکثر دریا
خواہ سمندر کے اندر سے نکلتا ہے اصل میں یہ نگ کی قسم میں سے ہے جو آفتاب کے باعث

۱۳۹۴ء میں فرانس میں ایک خنزیر کو، جس نے کنیسہ سے متعلق زمین میں ایک شخص کو ہلاک کر دیا تھا، گرفتار کیا گیا۔ اس قاتل خنزیر کا مقدمہ ایک مجلس کے سامنے پیش ہوا جس کے ممبر تمامتر راہب تھے۔ مقدمے نے اپنے تمام عدالتی مدارج باقاعدگی کے ساتھ طے کئے۔ اور آخر میں حکم صادر ہوا کہ خنزیر کو بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا جائے۔ فیصلہ میں لکھا گیا تھا۔

"ہم سب تارک الدنیا راہب ہیں۔۔۔۔۔۔ ہماری رائے میں جرم کی نوعیت بدرجۂ غایت مکروہ اور سفاکانہ ہے، داد و انصاف کی تائید اور عبرتِ عامہ کی غرض سے ہم نے خنزیر کے لئے سزائے موت تجویز کی ہے"

دینی عدالتوں میں بالعموم ان جملہ مقدمات کی سماعت ہوتی تھی، جو چوہوں، چھچھوندروں، ٹڈیوں، مچھروں، مکھیوں، چیونٹیوں اور عام کیڑوں مکوڑوں پر دائر کئے جاتے تھے۔ بیشتر حالات میں، حشرات الارض اور ایذا پہنچانے والے جانوروں کو یہ اپنی عدالتیں جو سزا دیتی تھیں وہ لعنت ہوتی تھی۔ بارگاہِ خداوندی میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگی جاتی تھیں کہ وہ ان مجرموں پر اپنی قہاریت کے صدقے میں لعنت نازل فرمائے۔ ۱۳۳۵ء میں ایک ٹڈی دَل کو، جس نے "تیرول" کے علاقہ کو برباد کر دیا تھا، سزائے لعنت دی گئی، اور جب اتفاق سے اِس گروہ پر کوئی لعنت نازل نہ ہوئی تو یہ سمجھا گیا کہ اس علاقہ کے باشندے گناہگار ہیں، اس لئے مستحق رحمت یزدانی نہیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے کلیساؤں میں نمازیں پڑھی گئیں اور بھولے بھالے عامۃ الناس یہ سمجھتے رہے کہ خدا نے ان کی خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے۔

اسی سلسلہ کا دلچسپ ترین مقدمہ "اوتان کے چوہوں" کا مقدمہ ہے، سولھویں صدی عیسوی کے اوائل میں فرانس کے جملہ اطراف و جوانب میں اُس کی کافی شہرت تھی، تفصیلات یہ ہیں۔ ایک علاقے کے چوہوں پر دعویٰ کیا گیا کہ اُنھوں نے جملہ مزروعات کو برباد کر دیا ہے، جس کی وجہ سے جَو کی فصل تمامتر تلف ہو گئی۔ فرمان صادر ہوا کہ چوہوں کو عدالت میں حاضر کیا جائے۔ ان کی طرف سے ایک قانون داں، جس کا نام "بارتولومیو شاسانی" تھا، پیش ہوا۔ اس قانون داں کی شہرت تمامتر اسی مقدمے کی رہینِ منت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قانون داں نے باحسن وجوہ اپنا فرض انجام دیا، اور بالکل اسی طرح ان چوہوں کی حمایت و دفاع میں اُس نے سعی و کوشش کی، جس طرح وہ کسی امیر کبیر یا باعزت شخص کی مدافعت کر سکتا تھا۔

اُس نے عدالت سے کہا کہ چوہے شہر کے اطراف و جوانب میں پھیلے ہوئے ہیں، اس لئے ان کے مساکن کی معرفت اور انھیں عدالت میں پیش کرنا چنداں سہل نہیں۔ جب عدالت نے اُس کے اس عذر کو قبول نہ کیا تو وہ خود چوہوں کا نمائندہ ہو کر عدالت میں آیا۔ اور اُن کے دفاع میں اس نے ایک پُرمغز تقریر کی، جس میں اُس نے خصوصیت کے ساتھ اس امر پر زور دیا کہ چوہے، جن کی طرف سے وہ نیابت کر رہا ہے، اس قابل نہیں کہ عدالت میں حاضر ہو سکیں۔ ان کے مساکن بہت دور ہیں، اور راستہ غیر محفوظ ہے، اس لئے کہ راہ میں بلیاں اور کتے بکثرت ملتے ہیں، جن کے دستِ و دہن سے مخلصی پانا چوہوں کے لئے بہت دشوار ہے۔ اگر مُدّعی یہ چاہتے ہیں کہ بہرحال میرے "موکل" عدالت میں حاضر کئے جائیں تو ان کی زندگی و حیات کی ضمانت انھیں کرنا ہوگی۔

عدالت نے دعویٰ کرنے والوں سے دریافت کیا کہ کیا وہ ضمانت دینے کے لئے آمادہ ہیں، اور جب اُنھوں نے انکار کیا تو عدالت چوہوں کو بری کرنے پر مجبور ہوئی۔

اس سلسلہ کا ایک اور واقعہ جو سب سے زیادہ عجیب و غریب اور حیرت فزا ہے، یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے شہر "بال" میں ایک مرغ نے انڈا دیا۔ وہاں کے باشندوں نے اُسے قابلِ اعتراض جرم تصور کرتے ہوئے شہر کی عدالت میں مرغ پر دعویٰ کر دیا، مرغ کو عدالت میں لایا گیا، عدالت نے شہر کے کاہنوں، افسروں اور اعیان و اشراف کے روبرو فیصلہ صادر کیا کہ مرغ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈال کر ہلاک کر دیا جائے۔

حیوانات پر جو دعوے کئے جاتے تھے تو صرف اِس خیال سے کہ ان کے اجسام میں ناپاک روحیں حلول کئے ہوئے ہیں، خنزیر یا سور اُن کی نظروں میں ناپاک ترین جانور تھا، اس لئے اس کو سخت سے سخت سزا دی جاتی تھی۔

عہدِ قدیم کے انسان کسی طرح بھی دورِ حاضر کے دیوالوں اور مضحکہ انگیز

سنگ

(صنعت) کا عکس پڑنے سے اپنے میں وُہی صورت پیدا کر لیتا ہے۔ اس قسم کے پتھر اکثر دریائے نربدا اور اُس نہر میں سے جو شہر بانڈے کے قریب ہے برسات میں نکلا کرتے ہیں لوگ اِن کے نگینے پھریاں وغیرہ تراش کر نہایت عمدہ بنالتے ہیں گو عقیق سے مشابہ ہوتے ہیں مگر فارسی لُغات والوں نے لکھا ہے کہ یہ ایک قسم کا مرجان یعنی مونگا یا حجرالبحر ہے جو سمندر یا دریا سے نکالنے کے بعد ہوا لگ کر پتھر ہو جاتا ہے چنانچہ امام غزالی وغیرہ نے اسے نبات و جماد کے درمیان لکھا ہے یعنی دونوں میں شامل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنگ شجر عقیق شجر کے خلاف ہے جس میں درختوں کے نقش منقوش ہوتے ہیں) +

سنگ شوئی (ف) اسم مؤنث :- جو دل یا دال میں پانی ڈال کر نیچے بیٹھے ہوئے کنکر چنیا آجکل عورتیں اسی موقع پر شمشو کرنا بولتی ہیں مگر صحیح سنگ شوئی ہے +

سنگلاخ (ف) اسم مذکر :- (۱) سنگستان - وُہ جگہ جو پتھریلی اور پہاڑی ہو نیز وُہ مقام جہاں سنگین جگہ اور سنگین مکان ہوں (۲) صفت - سخت مشکل - دُشوار جیسے سنگلاخ زمین میں شعر کہنا +

سنگِ لرزاں (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا پتھر جو ہلانے سے اس طرح لرزتا ہے جیسے کوئی لچکدار چیز - اس کی بڑی بڑی سلیں کوہ البار وغیرہ کی طرف سے آتی ہیں اور اکثر عجائب خانوں میں موجود ہیں +

سنگِ لوح (ف + ع) اسم مذکر - (۱) سنگِ سرِ تُربت - تختی - وُہ پتھر جو مزار کے سرہانے مُردہ کا حال یا کوئی مُتبرک عبارت خواہ تاریخِ وفات لکھ کر لگاتے ہیں ؎

لرزا یہ اضطراب سے میرا مزار - جو سنگِ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا (رند)

(۲) بعض لوگ تعویذِ قبر کو بھی کہدیتے ہیں +

سنگِ ماہی (ف) اسم مذکر :- سنگ سرِ ماہی - وہ سخت و سفید پتھر جو مچھلی کے سر میں سے نکلتا اور سنگِ گُردہ و دردِ گُردہ کے واسطے نہایت مُفید ہے +

سنگِ مثانہ (ف + ع) اسم مذکر :- پتھری جو آدمی کی پیشاب گاہ میں ہوتی ہے +

سنگِ مرمر (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا سفید پتھر جو نہایت ملائم اور بعضا نیلاہٹ لئے ہوئے ہوتا ہے - عربی میں صرف مرمر کہتے ہیں - سنگِ رُخام - البانسر +

سنگِ مزار (ف + ع) اسم مذکر :- سنگِ تُربت - سنگِ سرِ مزار - قبر کی لوح قبر کی تختی - دیکھو (سنگِ لوح)

سنگِ مقناطیس (ف + ع) اسم مذکر :- دیکھو (سنگِ آہن رُبا) اول درجہ میں حار و دوم میں یابس +

سنگِ موسیٰ (ف + ع) اسم مذکر :- ایک قسم کا سیاہ خوش نما پتھر +

سنگِ یشب (ف - مُعرب یشم) اسم مذکر :- ایک قسم کا سبزی مائل قیمتی پتھر کا

سنگ

نام جیسے اکثر ہَول دِل کے واسطے پیتے یا تختی بنا کر گلے میں ڈالتے ہیں بلکہ بجلی کی آفت سے بچنے کے واسطے بہت خُوب لکھا ہے +

سَنگ (ہ) تابع فعل :- (ہندو) (۱) ہمراہ - بااتّصال - مع و اکٹھا یکبخت (۲) اسم مذکر :- ساتھ - صحبت - رفاقت - ہمراہی "تُجھات چھوڑا جاتا ہے سنگ نہیں چھوڑا جاتا"

سَنگ جانا (ہ) فعل لازم :- ساتھ چلنا - رفاقت کرنا - ہمرکاب ہونا +

سَنگ چلنا (ہ) فعل لازم :- ساتھ جانا - رفاقت کرنا - ساتھ دینا ہمراہی کرنا

تجھ بِن پران کا یا کیسے روئی
میں جانا تیرے سنگ چلے گی یا کارن ہل مل ہوئی
تجھ بِن پران کا یا کیسے روئی

سَنگ چھُوٹنا (ہ) فعل لازم :- ساتھ چھوٹنا - مُفارقت ہونا - جُدائی ہونا - علیحدگی ہونا ؎

کیسے کروں ری موری آلی ری بالم روٹھو جائے
جنم جنم کو سنگ چھوٹو جائے بالم روٹھو جائے

سَنگ چھوڑنا (ہ) فعل لازم :- ساتھ چھوڑنا - ترکِ رفاقت کرنا - دوستی ترک کرنا - صحبت سے مُنہ موڑنا +

سَنگ سونا (ہ) فعل لازم :- ساتھ سونا - ایک بستر یا ایک پلنگ پر سونا - ہم بستر ہونا - جیسے "سنگ سوئی تو لاج کیا" +

سَنگ لگ لینا (ہ) فعل لازم :- ساتھ ہولینا - پیچھے ہولینا - بن کہے یا بن بُلائے ہمراہ ہو جانا +

سنگ لینا (ہ) فعل لازم :- ہمراہ لینا - ساتھ لینا +

سَنگاتی یا سَنگھاتی (ہ) اسم مذکر - (گنوار) ساتھی - رفیق - ہمراہی - یار - جلیس - ہم صحبت - ہمنشین جیسے "بہت سنگھاتی ہیں تین جوڑ و بیٹا آپ" +

سِنگار (ہ) اسم مذکر :- آراستگی - بناؤ - تزئین - کنگھی چوٹی - مانگ پٹی - آرائش - سجاوٹ - زیب و زینت - لباس - حُلیہ - زیور - ہر صفت +

سنگار دان (ا) اسم مذکر :- وُہ ظرف جس میں عورتیں سامانِ آرائش یعنی کنگھی - سُرمہ - مسّی - آئینہ وغیرہ رکھتی ہیں - مُقابہ +

سِنگار کرنا (ہ) فعل مُتعدی :- بننا - سنورنا - کنگھی چوٹی کرنا - مانگ پٹی کرنا - آرائش کرنا +

سِنگار میز (ا) اسم مؤنث :- صاحب لوگوں کی وُہ میز جس پر سامانِ آرائش رہتا ہے - کنگھی چوٹی کی میز +

سِنگارنا (ہ) فعل مُتعدی :- (ہندو) بنانا - سنوارنا - آراستہ کرنا - مُزیّن کرنا +

بچوں سے زیادہ عاقل، زیادہ فہیم، اور زیادہ باشعور نہ تھے، اُن کے اعتقاد میں حیوانات اور جمادات ان افعال و اعمال میں ذمہ دار قرار دئے جاسکتے تھے جو باضطرار یا بلاشعور اُن سے سرزد ہوتے تھے۔ یا کسی طرح ان کی طرف منسوب کئے جاسکتے تھے۔ یورپ اور امریکہ میں عہد قریب تک دیوانوں اور کم فہم بچوں کو اُن کے اعمال کا ذمہ دار بنایا جاتا تھا۔ بعض حالات میں ان ممالک کی عدالتیں مضحکہ خیز فیصلے دیا کرتی تھیں۔ حال ہی میں امریکہ کے ایک شہر میں چھ سال کے نوعمر بچے پر دعویٰ کیا گیا کہ اُس نے بندوق سے ایک شخص کو ہلاک کر دیا ہے۔ جج نے حکم دیا کہ اس بچے کو پندرہ سال کے لئے اصلاحی جیل میں بھیج دیا جائے۔

۱۹۳۹ء میں امریکہ کی ایک عدالت نے دو شخصوں کو دس دس سال کی سزا اس بنیاد پر دی تھی کہ انھوں نے اشتراکیت کی تائید میں کچھ کہا گیا تھا۔

اس کے علاوہ چند اور عدالتی فیصلے بھی ہیں جن میں سہل سے سہل جرم کی سزا دشوار سے دشوار دی گئی ہے۔

یہ اور اس قسم کے بے شمار فیصلے علامت ہیں اس امر کی کہ یہ عدالتیں ذمہ داری کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کرتی ہیں، اور ان حالات و ظروف پر نظر کئے بغیر، جن میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ مجرموں کو سزا دیدیتی ہیں۔

جہاں تک ذمہ داری یا مسئولیت کا سوال ہے ہم بھی اس کا مفہوم وہی سمجھتے ہیں جو قرون متوسط میں یا اس سے پہلے سمجھا جاتا تھا۔ اگر کوئی فرق ہے تو اس قدر کہ ہم ذمہ دار صرف انسان کو قرار دیتے ہیں اور وہ حیوان اور جماد، جاندار اور بے جان سب کو ذمہ دار تصور کرتے تھے۔

تضمین

من در طلبِ تو بہ مرادے نہ رسیدہ　　صیادم و دارم سرِ آہوئے رمیدہ

محروم پر و بالم و تو اوج نشینی　　کوتاہ کنندم سرِ بامت نہ رسیدہ

معتوبم و افسردہ دلم، تشنہ مشامم　　وز گلشنِ مہرِ تو شمیمے نہ وزیدہ

صد برق بہ آغوشِ فلک شد متبسم　　حالانکہ سرِ شاخِ نشیمن نہ دمیدہ

با اینہمہ محسود رقیبانم و رسوا　　عاصی شدم و لذتِ عصیاں نچشیدہ

"در کوئے تو معروفم و از روئے تو محروم

گرگِ دہن آلودہ و یوسف نہ دریدہ" (سعدی)

دختر مجی صدیقی

سنگ

سَنگَت (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ہمراہی۔ معیت۔ رفاقت (۲) شراکت۔ شارکت۔ ساجھا (۳) صحبت۔ ساتھ جیسے "سنگت بھلی ساد ھ کی اور کیا گندی کی باس" (کہاوت)

(۴) ہم صحبت۔ ہم جلیس۔ ہم نشین۔ پاس بیٹھنے اٹھنے والا (۵) رنڈی کے ساتھ کے لوگ۔ سازندے۔ ڈوم دھاڑی۔ سماجی۔ سپڑدائی (۶) ٹولی۔ منڈلی۔ جتھا۔ جماعت۔ گروہ۔ فرقہ۔ قافلہ۔ زمرہ۔ جُٹ۔ جیسے "سنگت کی جوت کا اللہ بیلی" (کہاوت)

(۷) ڈیرہ۔ خانقاہ۔ صومعہ۔ دھرم شالا۔ استھل۔ مٹھ (۸) عورتوں کی ٹولی۔ عورتوں کی منڈلی ؛

سنگت کرنا (ہ) فعل متعدی:- رفاقت کرنا۔ میل ملاپ کرنا۔ دوستی پیدا کرنا۔ ساتھ دینا۔

ایک نار کھیت میں ہری اندر سب لوہو سے بھری
جو کوئی واسے سنگت کرے اپنا ہاتھ لوہو سے بھرے

سنگترا (پرتگال) اسم مذکر:- (۱) سنترا۔ رنگترا۔ کولا۔ نارنج۔ بڑی اور میٹھی نارنگی۔ محمد شاہ نے خوش رنگی کے باعث اس کا نام رنگترا رکھ دیا (۲) تشبیہاً:- گول اور چھوٹی چھاتیاں ؛

سنگتی (ہ) اسم مذکر:- رفیق۔ ساتھی۔ ہمراہی ؛

سنگتیا (ہ) اسم مذکر:- سفردا۔ سفردائی۔ سازندہ۔ وہ شخص جو رقاصہ کے ساتھ رہے ؛

سنگر (ہ) اسم مذکر:- دُھس۔ وہ دیوار یا پشتہ خواہ پتھروں کا پارہ جو فوج دیا [illegible] کے واسطے لشکر کے چاروں طرف بنا دیتے ہیں۔ مراد کھائی۔ خندق [illegible]

[illegible] زنگیوں نے حبشی فوج کا سنگر توڑا (بحر)

[illegible] (س) اسم مذکر:- (دوہوں میں) جنگ وجدل۔ یُدھ۔ رن

[illegible] کا کام نت اٹھ من سے جھوجنا کھانڈے سنگرام (دوہا)

[illegible] فعل لازم:- [illegible] بننا سنورنا۔ آراستہ ہونا۔ سجنا ؛

[illegible] (ہ) اسم مؤنث:- (ہندو) مدھضمی۔ اجیرن۔ گرانی۔ ثقالت [illegible]

سنگن [illegible] اسم مؤنث:- خفیہ خبر۔ پوشیدہ خبر۔ کسی بات کی بو باس۔ خبر اثر [illegible]

[illegible] اس کے آنے کی سنگن [illegible] (میر تقی)

سنگ

سنگن پانا (ہ) فعل متعدی:- بھید لگانا۔ سراغ لگانا۔ کسی کی راز کی بات کا پتا لگانا ؛

سنگن لینا (ہ) فعل متعدی:- بھید بھاؤ لینا۔ خفیہ یا پوشیدہ دریافت کرنا۔ کنسئیاں لینا ؛

سنگوا لینا (ہ) فعل متعدی:- جمع کر لینا۔ سکیڑ لینا۔ ٹھلا کر لینا ؛ قابو میں کر لینا ؛ ہتھیا لینا۔ قبضہ کر لینا ؛ مار رکھنا۔ ٹھور رکھنا۔ سنبھال لینا۔ ترتیب سے لگا لینا ؛ لوٹ کھسوٹ لینا ؛

سنگوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بٹورنا۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ سمیٹنا۔ سکیڑنا۔ ٹھلا کرنا (۲) سنبھالنا۔ قابو میں لانا۔ قبضہ کرنا۔ تحت بٹھانا (۳) ترتیب لگانا۔ ڈھنگ سے لگانا جیسے "سب چیزوں کو سنگوا دو" (۴) چھین لینا۔ مار لینا۔ اتروا لینا۔ غصب کر لینا جیسے "چوروں نے کپڑے سنگوا لیئے" راج سنگوا لینا۔ اسباب سنگوا لینا (۵) مار ڈالنا۔ قتل کر ڈالنا (۶) لوٹ لینا ؛

سنگوٹی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) وہ غلاف یا پیتل وغیرہ کا خول جو بیلوں کے سینگوں پر خوبصورتی کے واسطے چڑھا دیتے ہیں (۲) سینگ بنا ہوا۔ مصلقہ ؛

سنگھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) شیر۔ اسد۔ غضنفر۔ کیشری۔ ایک نہایت زبردست درندے کا نام جو بن میں ہوا کرتا ہے (۲) برج اسد۔ آسمان کا پانچواں برج۔ پانچویں راس (۳) جینیوں کا جھنڈا (۴) نفس۔ ناری (۵) سکھوں چھتریوں اور راجپوتوں کا عام خطاب۔ بعض ہندوؤں کے نام کا ایک جزو (۶) چاندی خواہ سونے کا ایک زیور جو رتھ کے بیلوں کے ماتھے پر قلعہ معلیٰ میں لگایا جایا کرتا تھا (۷) ہندوؤں میں عزت کا خطاب جیسے آیئے سنگھ جی کہو سنگھ جی کہاں گئے تھے (۸) صفت:- زور آور۔ بہادر (۹) دلیر کا بچہ ؛

سنگھ جی (ہ) اسم مذکر:- (۱) چھتریوں خواہ راجپوتوں اور سکھوں کا خطاب (۲) اینٹھو خان۔ اکڑباز (۳) من موجی۔ لہری ؛

سنگھار (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (سنگار)

سنگھاڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ تکونا کانٹے دار پھل جو اکثر جوہڑوں میں ہوتا اور اُس کا پھل اگل بلوف کو ہوتا ہے (۲) سموسہ مثلث تکونا سموسے کی طرح لپٹا ہوا رومال ؛ (۳) دلال۔ تین پیسے ؛

سنگھاڑا مچھلی (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی مچھلی جس کے اوپر سنگھاڑے سے مشابہ کانٹے سے کھڑے ہوتے ہیں ؛

سنگھاسن یا سنگاسن (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) مرکب از سنگھ + آسن (۱) شاہی تخت۔ سریر۔ راج گدی (۲) ایک ہندی کتاب کا نام جسے سنگھاسن بتیسی بھی کہتے ہیں اس میں راجہ بھوج اور اُن تیس پتلیوں کا ذکر ہے جو ایک تخت کے ساتھ زمین کے اندر سے نکلی تھیں ؛

سنگھاسن پر بٹھانا (ہ) فعل متعدی:- تخت نشین کرنا۔ راج گدی بٹھانا۔ بادشاہ بنانا۔ گدی پر بٹھانا ؛

سنگھانا (ہ) فعل متعدی:- بویانیدن کا ترجمہ۔ دوسرے شخص کی ناک میں کسی خوشبو وغیرہ کو دینا ؛

سنگی (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) (۱) ساتھی۔ ہمراہی۔ رفیق ؛ مددگار (سنگاتی زیادہ بولتے ہیں) (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا [illegible] کی طرح بنا جاتا ہے ؛

جانوروں کے مختلف رنگ

محمد یوسف، کلکتہ

یہ مسئلہ علم نباتات (Botany) اور علم حیوانات (Zoology) کا مشترک موضوع ہے۔ جس قدر تحقیقات اس وقت تک ہوئی ہیں۔ وہ گو ایک مرتب صورت میں مدون کر دی گئی ہیں۔ تاہم اُنھیں ابتدائی درجے سے آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملا ہے، کیونکہ مقاصد و علل کا بہت کم حصہ سامنے آیا ہے، اور بہت بڑا میدان ابھی باقی ہے۔

علمائے وظائف الاعضا (Physiology) کے ایک گروہ کی تحقیقات یہ ہے کہ حیوانات میں اختلافِ الوان محض فزیالوجی کل اسباب سے پیدا ہوا ہے، اور اس میں قدرت کے کسی ارادے اور قصد یا تقدیر و تخمینی کو دخل نہیں۔ فزیالوجی کا صحیح ترجمہ میرے خیال سے "علم وظائف الاعضا" ہے اور فزیالوجی کل اسباب، وہ اسباب و موثرات ہیں۔ جن کا تعلق علم وظائف الاعضا سے ہے۔ پس میں پہلے اُن کی تحقیقات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

مادی اشیا، خواہ وہ حیوانات ہوں، یا نباتات یا جمادات، اُن کے لئے اکثر حالتوں میں رنگ کا ہونا لازمی ہے۔ حیوانات اور نباتات ایک طرف رہے جمادات میں بھی مشکل کوئی ایسی مثال ملے گی جس کا بعض گیسوں کی طرح کوئی خاص رنگ نہ ہو۔ چونکہ تمام حیوانات اور نباتات کے جسم اور جمادات سے مرکب ہیں اس لئے طبیعی طور پر اُن کے جسموں میں اِن جمادات کے رنگ کا رنگ ہونا ضروری ہے۔ البتہ ہماری آنکھوں کو صرف وہی رنگ نظر آتا ہے جو جسم کی بالائی سطح سے قریب ہوتا ہے۔ مگر جب کسی جسم کی تشریح کی جاتی ہے تو اس میں اُن تمام جمادات کے رنگ یا اُن کے آثار نظر آ جاتے ہیں۔ جن سے اُن کا قوام مرکب ہوتا ہے۔

علم حیوانات کی اصطلاح میں، حیوانات کی ایک قسم پروٹوزوا Protozoa یعنی حیوانات اولی ہے، جس قسم کے حیوانات پر اِس اصطلاح کا اطلاق ہوتا ہے اُن کی نسبت ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا درحقیقت وہ سلسلۂ حیوانات کا اولین حلقہ ہیں یا اُن سے بھی پہلے کوئی کڑی ہونی چاہیئے۔ قطعی جواب تو اِس کا کوئی نہیں دیا گیا۔ اور غالباً دیا بھی نہیں جا سکتا۔ البتہ موجودہ معلومات سے یہ امر مسلمہ ہے، کہ اِس وقت تک جتنے بھی حیوانات دریافت ہوئے ہیں، اُن سب میں بسیط ترین اور اولین حیوان یہی ہیں۔ اِن حیوانات کے جسم سے ایک خاص قسم کا لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے، اِس مادہ سے جب بالو کے ذرات ملتے ہیں، تو فوراً چپک جاتے ہیں، اور اِن سے ایک خول (case) سا تیار ہو جاتا ہے، عموماً اِس خول کا رنگ حیوان کے جسم کا رنگ سمجھا جاتا ہے، اب غور طلب چیز یہ ہے کہ اِس میں رنگ کس چیز کا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ بالو کے علاوہ اور کسی چیز کا نہیں ہو سکتا۔

حیوانات کے ظاہری اعضاء کی طرح اندرونی اعضاء کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً جگر کا رنگ اور ہے۔ دل کا اور۔ گردہ کا رنگ جدا ہے اور آنتوں کا جدا۔ مگر ظاہری اعضاء کی طرح اُن کے رنگوں کا اختلاف بھی فزیالوجی کل اسباب کا ہی نتیجہ ہے۔ چنانچہ اُن کی کیمیاوی تشریح کے نتائج اِس کی تسلی بخش شہادت دیتے ہیں۔

یہ ہیں علم وظائف الاعضاء کی دلائل

خود علمائے علم الحیات نے ہمیں بتایا ہے کہ جاندار چیزوں کی بالیدگی

سنگ

سنگیا (ہ) اسم مؤنث (ہندو): (صرف نحو میں) (۱) اسم (۲) استعارہ ومحاورہ (۳) سورج دیوتا کی استری ۔

سنگین (ف) صفت: (۱) منسوب بہ سنگ۔ پتھر کا بنا ہوا۔ پتھر کی عمارت (۲) بھاری۔ وزنی۔ گراں بوجھل (۳) سخت۔ مضبوط۔ استوار۔ مستحکم۔ دبیز۔ جیسے کلاہتوں کا سنگین کام۔ اشد۔ بے درد (۴) ٹھوس۔ نگرا (۵) (۱) اسم مؤنث: ایک کدار پھل ہتھیار جو اکثر سپاہی کے وقت بندوق پر چڑھا لیتے اور دشمن کو کرمیں سیاہی لوگ توشدان کے قریب لگائے رکھتے ہیں۔ سرنیزہ (ترکی زبان میں لفظ سنگو بمعنی برچھی یا نیزہ ہے) فارسی میں سرنیزہ کہتے ہیں ۔

نکلا ہے تیری نوک چشم سے پھرا ۔ سنگین مگر اے بت خونخوار میں پلکیں

(۲) غفص۔ ٹھوک کر بنا ہوا کپڑا۔ دبیز۔ سخت ۔

سنگین جرم (ف + ع) اسم مذکر: بھاری قصور۔ بڑا جرم۔ گناہ جو سخت سزا کے قابل ہو ۔

سنگین جمعبندی (ف + ع) اسم مؤنث: بھاری لگان۔ سخت مالگزاری جو زمینداروں پر لگائی جائے ۔

سنگین دل (ف) صفت: سخت دل۔ بے رحم۔ کٹھور۔ نردئی ۔

مجھے کیوں کر جائے اس بری پیکر سے یارانا ۔ وہ سنگین دل پری زادی وہ بے پروا میں دیوانا (نامعلوم)

سنگین سزا (ف) اسم مؤنث: سزائے سخت۔ بھاری سزا ۔

سنگینی (ف) اسم مؤنث: استواری۔ مضبوطی۔ استحکام۔ سختی۔ گرانی۔ وزن۔ ٹھوس پن۔ گاڑھا پن ۔

سنمکھ (ہ) صفت: (۱) سامنے۔ مقابل۔ روبرو۔ آگے۔ منہ در منہ۔ بالمواجہ۔ کھلم کھلا ۔

سنمکھ صف شکن خزاں آئے جس گھڑی ۔ ہو گرا تا سے کیجئے میداں میں کارزار (سودا)

(۲) شہادت۔ گواہی (اہل ہنود جو اس لفظ کو سنکھ خیال کرتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے کیونکہ ہندی بلکہ سنسکرت میں لفظ سم معیت کے واسطے آتا ہے جیسے فارسی میں حرف با یا نیز خود اس کے معنی ساتھ یا باہم برابر کے آتے ہیں جیسے سنگت بمعنی قربت کے ساتھ۔ سان عزت کے ساتھ۔ سنمکھ بمعنی مکھ کے مقابل بالمواجہ۔ روبرو۔ یک۔ باہم آمیختہ وغیرہ) ۔

سنمکھ کرنا (ہ) فعل متعدی: سامنے کرنا۔ حاضر کرنا۔ موجود کرنا۔ پیش کرنا ۔

سنمکھ ہونا (ہ) فعل لازم: سامنے ہونا۔ مقابل ہونا۔ آگے آنا۔ روبرو آنا۔ مقابلے پر آنا ۔

گل اگر سنمکھ ہو بیٹھے بھید کچھ کہہ کر گئے ۔ بلبلو کتنے ہی غنچے راز دل نہ کر گئے (میر درد)

نگاہ شرمگیں نے مجکو مارا ہے میں دیکھوں ہوں ۔ کہ جب سنمکھ ہو تم آنکھیں اڑا دو گے تو کیا ہوگا (جرأت)

شلغم شالک کھائے ۔ سنمکھ کے سمے وہ کام نہ آوے ۔ وہ لڑکے کے سمے سنمکھ ہووے ۔ ہیں نہ دیکھی ہووے (ڈھال کی پہیلی)

سنّنا (ہ) فعل متعدی: (دیکھو (سننا)) ۔

سنن سنن (ہ) اسم مؤنث: ہوا کے چلنے یا پانی کے پکنے کی آواز۔ سرسراہٹ۔ سنسناہٹ۔ جھنجھناہٹ ۔

سنوار (ہ) اسم مؤنث: (۱) بگاڑ کا نقیض۔ سجاوٹ۔ درستی۔ اصلاح۔ ترمیم۔ جیسے مار پیٹ سے سنوار ہوا ہی کرتی ہے بینی نہیں ہوتی (۲) عو: مار پھٹکار۔ لعنت جیسے "تجھے خدا کی سنوار" ۔

میری چھوچھو کو ہے علی کی سنوار ۔ تھ ہے وہ اُسے نبی کی مار (رنگین)

سنوارنا (ہ) فعل متعدی: (۱) درست کرنا۔ ٹھیک کرنا۔ مرمت کرنا۔ اصلاح دینا (۲) ترتیب سے لگانا۔ ڈھنگ سے کرنا۔ سلیقہ سے لگانا (۳) آراستہ کرنا۔ سجانا۔ ہم زینت دینا۔ زیب دینا۔ زیبندہ بنانا (۴) سدھانا۔ مہذب

سنہ

بنانا۔ راہ پر لانا۔ چلن سے سجانا (۶) بنانا۔ پورا کرنا جیسے بگڑی کو سنوارنا"۔ کام سنوارنا ۔

سنورنا (ہ) فعل لازم: (۱) بگڑنا کا نقیض۔ درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ مرمت ہونا۔ اصلاح پانا (۲) بجنا۔ آراستہ ہونا (۳) ترتیب سے لگنا۔ مرتب ہونا (۴) سدھرنا۔ چال چلن درست ہونا (۵) بننا۔ پورا ہونا۔ انجام کو پہنچنا ۔

سنو توسہی (ہ) محاورہ: ٹھیرو تو۔ صبر تو کرو۔ تھمو تو ۔

نہ رد کو ہم کو یہ کہکر کہ ہاں سنو توسہی ۔ وصال میں ہے ستم یہ ادا سنو توسہی (مومن)

(۲) خیال تو کرو۔ بھلا سوچو تو۔ کیا یہ بات ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ۔

چلو بھی حضرت عیسیٰ تم اپنا کام کرو ۔ مریض عشق کو ہوگی شفا سنو توسہی

ہائے بیٹھے ہو دھونی جو انکے در پر تم ۔ ہوا ہے کیا تم سے بھلا سنو توسہی (مؤلف)

(۳) مانو تو۔ مان تو جاؤ ۔

یونہیں لڑائی میں چلنے لگی نسیم سحر ۔ اٹھو بھی سو رہیں سے دل ربا سنو توسہی (مؤلف)

(۴) کان تو لگاؤ۔ ذرا دھیان تو کرو ۔

نہ چونکا خواب عدم سے جو ہم نوک کہتے ہیں ہمدم ۔ یہ کس کے پاؤں کی آئی صدا سنو توسہی (مؤلف)

سنہ (ع) اسم مذکر: سال۔ برس۔ سمبت ۔

سنہ جلوس (ع) اسم مذکر: کسی بادشاہ کی تخت نشینی کا برس۔ جیسے ہماری ملکہ معظمہ قیصرہند کا سنہ جلوس ۱۸۳۷ء ہے اور اب ان کو تخت پر بیٹھے ہوئے ۶۰ برس ہوئے۔ گویا آجکل ملکہ معظمہ کا ساٹھواں جلوسی سنہ ہے ۔ (وقت طبع فرہنگ)

سنہ رواں (ع + ف) اسم مذکر: موجودہ سال۔ امسال ۔

سنہ عیسوی (ع) اسم مذکر: وہ شمسی برس جس کا حساب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے زمانہ سے شروع ہوا ہے۔ انگریزی سال جس کے مہینے بہ تفصیل ذیل ہیں: جنوری ۳۱ یوم۔ فروری ۲۸ یوم۔ مارچ ۳۱ یوم۔ اپریل ۳۰ یوم۔ مئی ۳۱ یوم۔ جون ۳۰ یوم۔ جولائی ۳۱ یوم۔ اگست ۳۱ یوم۔ ستمبر ۳۰ یوم۔ اکتوبر ۳۱ یوم۔ نومبر ۳۰ یوم۔ دسمبر ۳۱ یوم ۔

(فروری کے مہینے میں ہر چار سال کے بعد ایک دن بڑھایا جاتا ہے جسے کبیسہ کہتے ہیں۔ جب انگریزی سنہ پورے چار پر تقسیم ہو جائیں تو جان لو کہ اس کے برس فروری کا مہینا ۲۹ دن کا ہوگا چونکہ ہر سال چوتھائی روز کا فرق رہتا ہے اس سبب سے چوتھے برس پورا دن لگا دیتے ہیں۔ جس کا بیان ہم نے سال فصلی کے نوٹ میں مفصل لکھا ہے)

سنہ فصلی (ع) اسم مذکر: وہ برس جس میں سایہ کے موافق حساب کیا جاتا ہے یہ سن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے وقت سے شروع ہوا ہے جس کی تفصیل سال فصلی میں دی گئی ہے ۔

سنہ ہجری (ع) اسم مذکر: سال محمدی۔ یعنی وہ قمری سال جو حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ

ایک خاص قانون کے ماتحت ہوتی ہے جس کو موازنہ یا مقائیسہ کہتے ہیں۔ یعنی مختلف اشیاء کا باہم قیاس میں لانا، اور اُن کا موازنہ کرنا۔ یہ قانون جس طرح حیوانات کے قد، جسم اور اندرونی ساخت میں نافذ ہے، بالکل اسی طرح رنگ میں بھی جاری ہے، چنانچہ جب ہم مختلف الوانِ حیوانات کو غور سے دیکھتے ہیں، تو اُن کی رنگا رنگی اِس کے ماتحت نظر آتی ہے، اگر ایک جانور کے داہنے بازو پر خاص رنگین خط یا گل ہے تو ضرور ہے کہ دوسرے بازو پر بھی بعینہٖ اُس کی جگہ ویسا ہی رنگ ہوگا، کیونکہ دونوں بازوؤں کا خمیر ایک ہی قسم اور ایک ہی مقدار کے مادہ سے بنا ہے،

شیر اور چیتے کے جسم کا موازنہ کیجئے۔ مور کے پروں کا مطالعہ کیجئے، کس نظام و ترتیب اور تناسب و تقابل کے ساتھ ایک بہتر سے بہتر نقاش کی طرح نقاشی کی گئی ہے، جس سے زیادہ متناسب اور باقاعدہ نقش و نگار ہو نہیں سکتے۔ مختلف قسم کے ہوائی پرندوں پر نظر ڈالئے، اور چھوٹی چھوٹی تتلیوں کو دیکھئے، جو شام کو اُڑتی ہوئی پودوں اور پھولوں پر آبیٹھتی ہیں، اُن کے پروں میں نقش و نگار، رنگ کا نمود، کیسا باقاعدہ، کیسا منظم، کیسا مرتب، کس درجہ بااُصول ہے، ایک معمولی نقاش چند لکیریں بھی کھینچتا ہے تو کسی نہ کسی تصویر و نقش کے مقصد کو اپنے سامنے رکھتا ہے، پھر کیا قدرت کی اتنی بڑی نقاشی محض ایک بے قصد و بے مقصد اتفاق اور ترکیب جسمی ہی کا نتیجہ ہے؟ اور کوئی غرض اور کوئی حکمت اس میں پوشیدہ نہیں؟

علمائے حیوانات، قانونِ مقایسہ کو رنگوں میں ایک باقاعدہ مؤثر قانون تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر شیر کے خطوط میں ایک ناقابلِ محسوس تسویہ اور نظام محفوظ ہوتا ہے، تو اس کی وجہ صرف یہی قانون ہے، جس کے سبب سے اِس کے دونوں پہلوؤں میں مماثلت و مساوات نظر آتی ہے۔ بیشک بعض مثالیں ایسی بھی ملیں گی جہاں یہ قانون بظاہر غیر موثر نظر آئے گا۔ لیکن جب زیادہ دقتِ نظر سے کام لیا جائے گا، تو معلوم ہو جائے گا کہ دراصل وہاں بھی یہی قانون محفوظ ہے۔ مگر کسی غیر طبعی سبب سے (مثلاً مختلف قسموں کے باہمی اختلاط سے یا گرد و پیش کے بعض مؤثراتِ خارجیہ سے، یا بعض عوارض اور اُن کے توارث وغیرہ سے) یہ حالت پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے سامنے محققینِ فائزین کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جس نے اسرارِ الوان کا غائر تر نظر سے مطالعہ کیا ہے، اور اِسے محض فزیالوجی کل مؤثرات کا نتیجہ بے قصد سمجھ لینے پر ہماری طرح قانع نہیں ہے، اس بارے میں ہمیں سب سے زیادہ مشہور معلم چارلس ڈاروِن کا ممنون ہونا چاہئے، جس نے اپنے سفرِ امریکہ کے جمع کردہ جانوروں کے متعلق تحقیقات کرتے ہوئے اِس موضوع کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد بعض علمائے حال ہیں، جو علم حیوانات کی تحقیق طلب راہوں میں تلاشِ منزلِ مقصود کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں۔ قانونِ نشو و ارتقاء یا ڈاروِنزم (Darwinism) کا ایک بنیادی مسئلہ (Teleology) ہے جس کا ترجمہ قانونِ مطابقت کیا گیا ہے، اور تراجم عثمانیہ یونیورسٹی نے اِس کا ترجمہ تاثراتِ وسط کیا ہے۔ مختصر الفاظ میں اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ حیوانات پر اُن کے گرد و پیش اور مولد و موطن کے تمام حالات کا اثر پڑتا ہے، اور رفتہ رفتہ اُن کے اعضاء اور جسم میں تغیرات پیدا کر دیتا ہے۔ جس قسم کی آب و ہوا میں رہتے ہیں، جس طرح کا مکان اُنھیں ملتا ہے جیسی غذا اُن کے اندر جاتی ہے، اُس کے مطابق اُن میں جسمی تغیرات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے مناسب اُن کے جسم کی ہر شے ہو جاتی ہے۔

اِس قانونِ مطابقت سے اختلافِ الوان کے ایک بہت بڑے بھید کا انکشاف ہوتا ہے۔ خود علمائے حیوانات کی تحقیق میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ اشیا کا رنگ اُن اجزا کے رنگ کا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے وہ ترکیب پاتے ہیں۔ مثلاً پتہ سبز ہوتا ہے، اس لئے کہ اُس میں کلوروفیل (Chlorophyll) ہوتا ہے، جو سبز ہے، خون سُرخ ہوتا ہے کیونکہ یہ ہیموگلوبین سے مملو ہے، جو سُرخ ہے۔

پس اگر صرف نباتات اور جمادات کو پیشِ نظر رکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کرۂ ارض کے مختلف حصوں میں عالمِ نباتات اور جمادات کی جس قدر بھی پیداوار ہیں، اُن کی رنگت اُن اجزا کی وجہ سے ایک خاص قسم کی ہو گئی ہے جن کی اُن حصوں میں قدرت نے کثرت و فراوانی رکھی ہے، اور اسی لئے ہر حصۂ زمین میں کسی خاص رنگت کا غلبہ اور احاطہ ہے۔

جب حیوانات اُن حصوں میں رہنے لگے تو قانونِ مطابقت نے جس طرح اُن کی تمام جسمانی حالت اور قوت کو اُن کے وسط کے مطابق بنا دیا۔

وآلہ وصحابہ وسلم کے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو ہجرت کرنے کی تاریخ سے شروع ہوا۔

(اس سنہ کی ابتدا یوں ہوئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ابی موسیٰ اشعری حاکم یمن نے حضرت ممدوح کو ایک نامہ لکھا کہ آپ کے جو خطوط میرے پاس آتے ہیں اُن پر کوئی تاریخ نہیں ہوتی۔ جس کے سبب اکثر اوقات مُغالطہ پڑتا ہے کہ پہلا خط کونسا اور دوسرا کونسا ہے علاوہ اِسکے جو وقت اُسکے آنے میں صرف ہوتا ہے اُسکا پتہ بھی خط سے نہیں لگ سکتا۔ اسلئے مناسب ہے کہ آئندہ خطوط میں تاریخ ضرور ہو۔ پس خلیفۂ وقت نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے وضع تاریخ کی نسبت مشورہ کیا۔ بعض لوگوں کی رائے ہوئی کہ حضرت سرورِ کائنات کی وفات سے شروع تاریخ مقرر کی جاوے۔ بعض لوگوں نے حضرت کی پیدایش کے زمانہ کو مستحسن جانا مگر حضرت عمر نے منع فرمایا کہ اگر وفات سے تاریخ کا سلسلہ شروع کیا جائے تو مجھے ہر وقت حضرت کی جدائی کا رنج تازہ ہوتا رہیگا اور جو پیدایش رسول مقبول سے شروع کرو گے تو بھی مجھے ہر وقت جہالت کا سامنا رہیگا۔ کیونکہ میں جبتک اسلام نہیں لایا تھا بلکہ ضلالت میں گرفتار تھا کوئی اور بات نکالو چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تاریخ ہجرت کو مناسب جانا کیونکہ یہ زمانہ ابتدائے نصرت وقوت اسلام کا زمانہ تھا اگرچہ حضرت خیر البشر ۲ صفر کو مکۂ معظمہ سے چل کر ۱۲ ربیع الاول کو داخل مدینۂ منورہ ہوئے۔ تھے اور جس وقت سال ہجری کی تجویز ہوئی اُس وقت سترہ برس گذر چکے تھے مگر چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ ابتداے ماہ محرم سے تھا لہٰذا اسی کے موافق تاریخ ہجری مقرر کی گئی اور ایک ماہ چھتیس دن کا کچھ خیال نہ کیا یا یوں کہو کہ ماہ مُحرّم حرمت والے مہینوں سے ایک مہینہ ہے اس وجہ سے شروع سال اس سے قرار پایا۔ ہجری مہینوں کے نام یہ ہیں:۔ (۱) مُحرّم (۲) صفر (۳) ربیع الاول (۴) ربیع الآخر (۵) جمادی الاولیٰ (۶) جمادی الآخر (۷) رجب (۸) شعبان (۹) رمضان (۱۰) شوال (۱۱) ذیقعد (۱۲) ذی الحج۔

چونکہ اہل عرب مہینے کا شروع رویت ہلال کے دوسرے روز جانتے اور اُسے غرّہ کہتے ہیں اور جس روز چاند دکھائی دیتا ہے اُس دن مہینے کا خاتمہ خیال کر کے اُسے سلخ کے نام سے نامزد کرتے ہیں پس اس وجہ سے چھ تیس ۳۰ تیس روز کے اور چھ انتیس ۲۹ انتیس دن کے مہینے ہوتے ہیں۔ اور سال بھر کے ۳۵۴ روز ہوجاتے ہیں۔

سُنہَرا (ہ) صفت:۔ (۱) رُوپہلا کا نقیض۔ سونے کے رنگ کا۔ مُذہب۔ زر اندود۔ طلائی۔ طلاکار۔ زرّین۔ پُر زر۔ سونے کا۔

یہ طلائی رنگ جسم یار گہرا ہوگیا جو انگرکھا چھوگیا تن سے سُنہرا ہوگیا (رشک)

ہے کی تکلیف کیونکر کریں آنکھوں کے جام مُوئے سر اپر ہے۔ برق سُنہرا تعویذ (آتش)

(۲) زرد۔ پیلا۔

سُنہَری (ہ) صفت:۔ (۱) رُوپہلی کا نقیض۔ سونے کے رنگ کی۔ زرّین۔ مذہب۔ پُر زر۔ طلائی۔

دانت نما ہے دھڑی طلسم بھی سُنہری لب تپہ بول چال پری (رنگین)

اے پری تونے جو پہنی ہے سُنہری انگیا آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجکو (ناسخ)

سورج تو بنا سُنہری آنگی سورج کی کرن کرن بنی ہے (ایضاً)

(۲) زرد طلائی رنگ۔ چنپئی رنگ۔ بسنتی رنگ۔

وصف جب میں نے کئے تیرے سُنہری رنگ کے ہر دو صفحۂ دیوان مذہب ہوگیا (ایضاً)

سُن ہوجانا (ہ) فعل لازم:۔ (دیکھو مشتقات سُن)

سَنّی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا باریک اور ملائم سن جسے اکثر گدڑوں میں بھرتے ہیں اور اُس کے بچھوں کو بچھے پچھوڑے کہتے ہیں۔

سُنّی (ع) اسم مذکر۔ اہل سُنت وجماعت۔ چار یاری۔ مُسلمانوں کا فرقہ جو خلفائے اربعہ کو برحق مانتا اور علے القدر مراتب چاروں کو بزرگ جانتا ہے۔ طریقۂ رسول اللہ پر قائم رہنے والا فرقہ۔ کٹّے مسلمان۔ سُنّت رسولؐ پر چلنے والا گروہ (کہاوت) "سُنّی نہ شیعہ جو دل میں آیا سو کیا"

سَنیا (ہ) اسم مؤنث:۔ (صحیح سینا सेना) فوج۔ کٹک۔ لشکر۔ سپاہ۔ عسکر جیسے راون کی سنیا (۲)؛ ذرّیات۔ اولاد۔ بال۔ بچے۔ نسل۔ پود جیسے نئی سنیا پرانی سنیا (۳) ایک قسم کا ٹسر کا کپڑا۔

سنّیاس (س) اسم مذکر:۔ (۱) ترک۔ تیاگ۔ دست کشی۔ قطع تعلق۔ قطع علائق۔ جوگ فقیری (۲) ہنود مذہب کا چوتھا دھرم یا آسرم۔ عمر کے اخیر چوتھے حصّے کے کرم۔

سنّیاسی (س) اسم مذکر:۔ تارک الدنیا۔ چوتھا آسرمی جو دنیا سے قطع تعلق کرلیتا ہے۔ فقیر۔ جوگی۔ ہندو فقیروں کا ایک پنتھ۔ آزاد فقیر۔

سُنی اَن سُنی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سُن کر ٹال جانا۔ گول ہو رہنا۔ چُپ سادھنا۔ نا جاننا۔

سَنیچَر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ساتواں گرہ۔ ساتواں ستارہ۔ زحل۔ کیوان۔ ایک نہایت سُست رفتار نحوس ستارے کا نام جو ہندوستان کی اقلیم سے مُتعلق ہے (۲) ہفتہ۔ یوم السبت۔ جُمعہ کے بعد کا دن۔ شنبہ۔ سنیچر ستارے کا دن (۳) نحوست۔ ادبار۔ بدنصیبی۔ بدطالعی (۴) افلاس۔ فلاکت۔ مفلسی۔ تنگدستی (۵) میلا۔ غلیظ۔ اگھوری آدمی (۶) بخیل۔ کنجوس (۷) بلاچٹ۔ بلانوش۔

(اصل میں یہ لفظ شنیش بمعنی سُست اور چر بمعنی رفتار سے مرکب ہے گویا یہ لفظ اصل میں شنیشچر (शनैश्चर تھا)۔

سنیچر آنا (ہ) فعل لازم:۔ زحل ستارہ کا طالع میں آنا۔ زحل کی تاثیر میں دبنا۔ نحوست آنا۔ ادبار آنا۔ بُرا ستارہ بُری گھڑی آنا۔

غیر ہفتے کے دن آئے وہ مُعرّف میں نے جانا کہ بس اب مجھ پہ سنیچر آیا (معروف)

اِسی طرح ضروری تھا، کہ اُن کی رنگت بھی اُن کے وسط کے مطابق ہوتی، کیونکہ قانونِ مطابقت ہر جسمانی انفعال پر موثر ہے۔

چنانچہ تحقیقات سے نظر آتا ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حیوانات کی ایک بہت بڑی تعداد کے متعلق ثابت ہو چکا ہے کہ اُن کے جسم کی رنگت بعینہٖ ویسی ہے، جیسی رنگت اُن کے گرد وپیش کے درختوں، پھولوں، پتوں، پتھر اور زمین کی ہے، یا اُن طبیعی موجودات کی ہے، جن سے وہ خطہ گھرا ہوا ہے۔ علمائے نشو و ارتقار نے اِس حالت کو ایک خاص موثر طبیعی تسلیم کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ "مماثلت وسط" ہے۔ یعنی گرد و پیش سے حیوانات کے جسم کا رنگ ہم آہنگ ہو گیا ہے۔

مثلاً شیر نیستان میں رہتا ہے۔ اِس کا اصلی وطن وہی ہے، گو وہ کسی غار کے اندر۔ یا دریا کے کنارے پر لیٹا ہوا نظر آ جائے، پس اسی لئے اِس کی کھال کے بالوں کا رنگ دھاری دار خاکی، یا مٹیالا ہوتا ہے۔ بعض شیر ایسے ہیں، جو ریگستان میں رہتے ہیں۔ پس اُن کی رنگت بھی گرد آلود زردی مائل اور بالکل ریت کی سی ہوتی ہے۔

قطب شمالی کے دب کی رنگت دیکھی گئی ہے کہ بالکل سفید ہوتی ہے، کیونکہ اِس کے وطن کی زمین ہمیشہ برف سے سفید رہتی ہے۔ اِسی طرح بےشمار پرند جو درختوں میں آشیانے بناتے ہیں، اور اُن کی رنگت بالکل اُن پتوں کی ہوتی ہے جو اُن درختوں کی شاخوں میں لگتے ہیں۔

یہ مماثلت خواہ حیوانات اولی کے لبس دار جسم کے ساتھ خارجی اجزائے ارضیہ کے مل جانے کا نتیجہ ہو، جیسا کہ علمائے وظائف الاعضار کا قول اور لکھا جا چکا ہے۔ یا کسی مخفی قانونِ طبیعی کا نتیجہ۔ مگر بہر حال قانونِ نشو و ارتقا کے علمار تسلیم کرتے ہیں کہ اِس کے اندر بعض بیش بہا منافع اور حکمتیں نظر آتی ہیں۔

از آنجملہ ایک حکمت جس تک فہم انسانی دسترس پا سکی، یہ ہے کہ یہ مماثلت حیوانات کی زندگی کے بقا اور دشمنوں سے حفظ کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے، یہ اگر نہ ہوتی تو ہزارہا حیوانات دنیا سے نابود ہو جاتے ہیں، اس مماثلت کی وجہ سے وہ اپنے دشمنوں اور اپنے سے قوی تر حیوانات کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ اُن کی رنگت اور اِن کے گرد و پیش کی اشیا کی رنگت ایک ہی ہے، اِس لئے اِن کے دشمن کی نظریں اِن کے وجود کو اردگرد کی چیزوں سے الگ کر کے نہیں دیکھ سکتیں اور وہ اِن کے حملہ سے محفوظ رہ جاتے ہیں۔ گویا رنگت اِن کے لئے ایک بہترین کمین گاہ کا کام دیتی ہے۔

برفستان کے اندر جانوروں کو دیکھنا کس قدر مشکل ہے، جن کی رنگت کی سفیدی اور برف کی سفیدی میں کوئی تمیز نہیں۔ ریگستان کے اندر اُن جانوروں کو کیونکر پہچانا جا سکتا ہے جو ریت کے کسی ٹیلے کے ساتھ لگ کر لیٹ گئے ہیں، اور اُن کی کھال بالکل اُسی رنگ کی ہے جو رنگت ریت کی ہوتی ہے۔ اِس کا صحیح اندازہ اُن لوگوں کو ہو سکتا ہے جو شکار کے شائق ہیں، اور لبا اوقات جنگلوں میں، سانپ کی نکلی ہوئی دُم کو ایک خوشنما اور رنگین پتہ سمجھکر پکڑ لیا ہے، حالانکہ وہ اُس رنگت کا سانپ تھا جس رنگ کے پتوں اور گھاس سے جنگل کا وہ ٹکڑا بھرا ہوا ہے۔

یہ دنیا تنازعِ لبقا کا (Struggle for Existence) میدانِ کارزار ہے، اور ہر حیوان اپنے دشمنوں کی بڑی بڑی صفیں اپنے سامنے رکھتا ہے، جو اِس کے قرب و جوار میں پھیلی ہوئی ہیں، یا اُس فضا میں اُڑتی پھرتی ہیں، جو اِس کے اوپر پھیلا ہوا ہے، اگر حیوانات کی رنگت اُس زمین اور وسط سے مطابق نہ ہوتی جس میں وہ رہتے ہیں، تو اِن کے لئے اپنے گھونسلوں سے نکل کر تلاشِ غذا میں پھرنا اور زندہ رہنا کس قدر مشکل ہوتا۔ لیکن قدرت نے اِن کی رنگت کو اِن کے وسط کی رنگت کے مثل بنا کر اُنھیں دشمنوں کی نظر سے آڑ میں کر دیا۔ وہ نکلتے ہیں، زمین پر پھرتے ہیں، ایک درخت سے اُڑ کر دوسرے درخت پر جاتے ہیں۔ لیکن اُن کے دشمن اکثر اوقات اُنھیں پہچان نہیں سکتے۔

اگر ایک طبیعانہ مذاق رکھنے والا قدرت کی نوازش اور مہربانی کے علاوہ کسی دوسری چیز کا بھی طالب ہو۔ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ اِن حیوانات میں پہلے وہ تمام رنگ پیدا ہوئے، جنھیں علم وظائف الاعضار کی رو سے پیدا ہونا چاہیئے تھا، مگر بعد میں انتخابِ طبیعی (Natural Selection) کا عمل شروع ہوا جس کے معنی یہ ہیں کہ فطرت صرف قوی، موافق، مناسب، موزوں، اور صحیح و سالم چیزوں کو باقی رہنے دیتی ہے، اور نشو و نما کے لئے چھانٹ لیتی ہے۔ باقی معدوم و نابود ہو جاتے، پس جب یہ انتخاب نافذ ہوا تو صرف وہی رنگ رہ گئے جو اُن

سنی

سنیہ (ہ) اسم مذکر (ہندی) پیار۔ محبت۔ اخلاص۔ چاہ۔ لگن۔ پریت۔ پیت۔ پریم۔ مہر۔ الفت۔

سنیہی (ہ) اسم مذکر (ہندی) :- (۱) دوست۔ پیارا۔ محب (۲) صفت :- چاہنے والا۔ عاشق۔ محبت کرنے والا۔

سُو (ف) اسم مؤنث :- سمت۔ طرف۔ جانب۔ پہلو جیسے یک سو وغیرہ۔

سُوء (ع) صفت :- (۱) بد۔ بُرا۔ نکمّا۔ نکل۔ خراب (۲) اسم مؤنث :- بدی۔ بُرائی۔ خرابی۔ اندوہ۔ بلا۔ آفت۔

سُوء ادبی (ع) اسم مؤنث :- بے ادبی۔ خلاف ادب۔ گستاخی۔ شوخی۔ بے نیازی۔ بے قدری۔ بے عزتی۔ نرآدر۔

سُوء ظن (ع) اسم مذکر :- بدگمانی۔ بُرا گمان۔ بدخیال۔ خیال باطل۔

کل کس کے لئے کر آج نہ خست شراب میں — یہ سوء ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب میں (غالب)

سُوء مزاجی (ع) اسم مؤنث :- علالت۔ بیماری۔

سُوء ہضمی (ع) اسم مؤنث :- بدہضمی۔ اجیرن۔ پیٹ کا خلل۔ گرانی۔

سو (ہ) کبھی اسم اشارہ کبھی ضمیر کبھی جزا کے واسطے :- (۱) وہ۔ جو۔ تو۔ جیسے جو کچھ سو ہی سہی۔ جو چاہے سو کرے۔ جو چڑھے گا سو گرے گا۔ تیرے گا سو ڈوبے گا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) (پورب) حرف علت :- اس لئے۔ اس واسطے۔ کیونکہ۔ پس۔

ہم کہتے تھے کہ ناداں ہیں جو دل دیتے ہیں — دیکھیں تو صحیح دل لام ہے کون ایسا ہے
سو اب اک غنچے کے ہے زیر قدم سر اپنا — سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے

سُو (س) सु صفت :- اُتم۔ سُندر۔ شبھ۔ عمدہ۔ اچھا۔ سفید۔ مبارک۔ بہت۔ اتی گت۔ نہایت۔

(یہ لفظ سنسکرت میں اپنے اپنے موقع پر کہیں عبادت کہیں بھروسہ۔ کہیں اجارت کہیں مشکل و دقت۔ کہیں ترقی۔ کہیں سہولت۔ کہیں خوبی۔ دھمکی۔ کہیں خوبصورتی۔ کہیں نیکی بھلائی۔ کہیں ازحد و افراط کے واسطے آتا ہے جیسے سوگڑ۔ سوبھا۔ سُونار۔ سُوپھل۔ سوبیک وغیرہ)

سَو (ہ) صفت :- (۱) صد۔ ہاتہ۔ پانچ بیسی۔ سینکڑا۔ سے۔

(اس کا واؤ بعض موقع پر پیش سے بدل جاتا ہے جیسے دو سو دو سے۔ چار سو چار سے وغیرہ)

مثالیں :- جہاں سو وہاں سوا سے۔ سو تک گنتی پاؤں تک بنتی (۲) تابع فعل :- ہرچند۔ بہرصورت جیسے "سو چھپاویں ہم دیکھ ہی لیں گے" "سو جتن کئے پر نہ مانا" (۳) صفت یعنی کثرت۔ بہت بہت سے جیسے "اک تن تو سو جھگڑے ہیں"۔

سو ٹکڑے ہوا لیکن ہر رنگ گل صد برگ — کیا دشت نوردی میں کترا ہے جنوں گل (ذوق)

سو بات کی ایک بات (ہ) اسم مؤنث :- نہایت سنجیدہ اور تجربہ کی

سو

بات۔ قول فیصل۔ عمدہ بات۔ ماحصل۔ القصہ۔ خلاصہ۔ مدعا۔ خلاصۂ مقصود۔

یاد رکھ سُن یہ سو کی ایک کہی — بات اب مجھ کو تجھ سے کچھ نہ رہی (اثر)

سو بسوے (ہ) تابع فعل :- (ہندی) بہرصورت۔ یقیناً۔ تحقیقاً۔ غالباً۔ بالضرور۔ بیشک۔ اغلباً۔ گمان غالب۔

سو جان سے عاشق ہونا یا کشتہ ہونا (ہ) فعل لازم :- ازبس شیدا ہونا۔ نہایت فریفتہ ہونا۔ سو ہونا۔ محو ہونا۔ مٹنا۔

صنوبر گیا غش میں جس سے جان سے عاشق — عجب بوٹا سا قد اُس کا نمونہ ہے قیامت (جان صاحب)
کشتہ ہے سو جان سے اُس نرگس خونریز کا — سر کو سودا ہے تری زلف بلا انگیز کا (آتش)

سو جان سے صدقے (ہ) محاورہ :- ہزار جان سے قربان۔ ہر طرح سے قربان۔ نہایت خوشی میں آکر کہتے ہیں یعنی اگر سو جانیں ہوں تو سو دفعہ اس خوشی میں صدقے ہوں۔

اک دم میں بھلائے سب دُکھ درد زمانے کے — سو جان میں صدقے اس آنکھ لڑانے کے (مصحفی)

سو جان سے قربان یا نثار ہونا (ہ) فعل لازم :- اپنی جان کو سو سو دفعہ وارنا۔ بلبل جانا۔ صدقے جانا۔ واری واری جانا۔ نہایت مائل راغب اور عاشق ہونا۔ کمال محبت کرنا۔ جان دینا۔ دم دینا۔ فریفتہ ہونا۔

کیوں نہ سو جان سے اس رشک پری پر ہوں نثار — دیکھ کر جس کو کرے دست ہوس حور دراز
وہ جو خنجر بکف نظر آیا — میر سو جان سے نثار ہوا (میر)

سو جتن کئے (ہ) محاورہ :- ہرچند تدبیر حیلہ سازی مکر و فریب کئے۔

سو چھپاویں (ہ) محاورہ :- ہرچند چھپائیں۔ کسی طرح پوشیدہ کریں۔

اُسے معروف گو ہم سو چھپاویں کب چھپتا ہے — کہ اپنا قصۂ عشق آپ ہوا ہے عام سو سو کوس

سو دن چور کی ایک دن سادھ کی (ہ) کہاوت :- سو دفعہ شریر کی چلے گی تو ایک دفعہ شریف کی بھی چل جائے گی۔ ہمیشہ ایک ہی شخص کی نہیں رہتی۔ چور کبھی پکڑا بھی جاتا ہے۔

سو سر کا ہونا (ہ) فعل لازم :- ایک اکیلے۔ دانشمند یا زبردست کا سو پر بھاری ہونا۔ ایک مستقل مزاج کا سو آدمیوں پر غالب ہونا۔ گھمبیر ہونا۔ کڑا ہونا۔ نہایت زور آور ہونا۔

سو سنانا (ہ) فعل متعدی :- ایک کی بجائے سو گالیاں یا باتیں سنانا۔ ایک کہنا دس سننا۔ بہت سی گالیاں سنانا۔

غیر ایک کہے گا تو وہ سو مجھ سے سُنے گا — میرے تو سے ٹھا ہے کوئی کہیں کہتا (معروف؟)

سو سنار کی نہ ایک لوہار کی (ہ) کہاوت :- کمزور کی سو چوٹیں زبردست

وسط اور محیط کے مناسب تھے۔ اور بقیہ سب رنگ بہت سے اعضا کی طرح ناپید ہو گئے۔

اِس سے بھی بڑھکر اختلافِ الوان کے مصالح کا پتہ دوسرا نظریہ سے لگتا ہے۔ جسے انتخابِ جنسی (Sexual Selection) کہتے ہیں۔ خواہ اسباب کچھ ہوں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ہر قسم کے حیوانات کی خاص خاص اور الگ الگ غذائیں ہیں، علم وظائف الاعضا کی رو سے جسم پر جن چیزوں کا اثر پڑتا ہے، ان میں ایک بڑی شے غذا بھی ہے، غذا کا اثر رنگ پر بھی ہوتا ہے، جو بقدرِ استعدادِ طبعی کم و بیش ہوتا رہتا ہے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ حیوانات کی غذاؤں کے رنگ اگر روشن ہیں تو خود اُن کے جسموں کے رنگ بھی روشن ہوتے ہیں۔ اگر غذا کا رنگ تاریک ہے تو خود اُن کا رنگ بھی تاریک ہے۔ مثلاً طوطا زیادہ تر پھل کھاتا ہے، اس لئے اس کا قیام پھل والے درختوں میں رہتا ہے۔ درختوں کے رنگ عموماً روشن ہوتے ہیں، اس لئے اس کا رنگ بھی روشن ہے، یا بعض قسم کی مکھیاں ہیں، جو گندی جگہ پر رہتی ہیں، اور نجاست پر زندگی بسر کرتی ہیں۔ جس کا رنگ تاریک ہوتا ہے تو خود بھی اُن کا رنگ تاریک ہوجاتا ہے۔

ایک عرصہ کے استعمال سے جانوروں کو اپنی غذاؤں کے رنگ سے ایک خاص قسم کی موانست ہوجاتی ہے، اس لئے جب اِن کی تناسلی خواہش میں حرکت ہوتی ہے۔ تو دوسری جنس کے اُنھیں افراد کی طرف بالطبع زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ جن میں اُن کی غذاؤں کے رنگ زیادہ نمایاں ہوتے ہیں، یہی شے ہے جس کو انتخابِ جنسی (Sexual Selection) کہتے ہیں،

پس جس طرح قانونِ ارتقا کا انتخابِ طبعی ایک مدتِ مدید کے بعد پوری نوع کی نوع میں انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اِسی طرح انتخابِ جنسی بھی انواع کے رنگ پر حیرت انگیز تغیرات طاری کر دیتا ہے۔

بہت سے جانور ایسے ہیں، جن کے رنگ عام طور پر تو معمولی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر جب اِن کے توالد و تناسل کا موسم آتا ہے، اور نر اور مادہ کی یکجائی ضروری ہوتی ہے، تو رنگوں میں ایک دلفریب چمک دمک اور ایک خاص رونق و حُسن پیدا ہوجاتا ہے، حیوانات کے بعض انواع یعنی کبوتر۔ فاختہ، مور وغیرہ ایسی ہیں جو اتحاد و تناسلی سے پہلے اپنی مادہ کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے مستانہ رقص و تواجد کرتے ہیں، اور اپنے پروں کے دلفریب رنگوں کی ایک خاص انداز سے نمائش کرتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے اِن کے اندر ایک خاص دلفریبی و رعنائی کی کشش پیدا ہوجاتی ہے، جو بے اختیار مادہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور جذبۂ طبیعی کے لئے اختلافِ الوان ایک بہت بڑا معینِ خارجی بن جاتا ہے۔

غرضیکہ حیوانات کی جنسی خواہش پر رنگوں کا اثر پڑتا ہے۔ اور زیادہ تر وہی رنگ موثر ہوتے ہیں، جو محبوب۔ دلفریب۔ نظر افروز و دلپسند ہوتے ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ حیوانات کی نسل کی افزائش و حفاظت کے لئے قانونِ انتخابِ جنسی اپنا کام کرتا رہتا ہے اور حیوانات کی رنگت ایک بہت بڑے مقصدِ حیات کو پورا کرتی ہے۔

محشر میں پنہاں ہے یہی مجھکو [illegible] نصیب
اِس بندۂ معبود کی آرزو سے
آواز تو وہ کوئی کہ بھر میں آخر
احوالِ وراثت و سرشت و تقدیر
نجیب

دنیا میں ہیں بیشمار آنے والے
آتے ہی یہاں سے گزر جانے والے
عرفانِ حیات ہو میسر جس کو
[illegible] کم آنے والے
شبیہ

ی ایک چوٹ کے برابر بھی نہیں ہوتی ہیں۔ زبردست کی کوشش زبردست کے آگے محض بے فائدہ ہے۔ یعنی اگر ظالم شخص میرے ساتھ سو فریبی کرے گا یا مخالفت میں مجھے دبائیگا تو میری ایک ہی کیا کندہ ہوگی اور میں ایک ہی بی یا لطیفہ میں لے رہوں گا ؎

کہا جو میں نے زرگر نے دل کے سو ٹکڑے ۔ نکالے بھر بیاں تیغ آبدار کی ایک
تو کیا کہو اُس کو بولا سعنی نہیں یہ مثل ۔ سُنار کی ہوتی اور لُہار کی ایک ([illegible])

معروف تو سُن بات یہاں ادھر کی ۔ کہو تو نے زبان جو ہے اس کی تیلی
سونے کے تیری بات کہے گا رنگیں ۔ زرگر کی دو سونے ایک آہنگر کی ([illegible])

سو سو (ہ) تابع فعل ۔ بہت بہت ۔ بافراط ۔ کثرت ۔ نہایت جیسے سو سو لٹیاں رنیں ۔ سو سو چھیرے کئے ؎

گھر سے چلے وہ آتے میں میری خبر کو آج ۔ سو سو دعائیں دیتا ہوں آہ سحر کو آج (مولف)

سو سو بل کھانا (ہ) فعل متعدی ۔ نہایت غصہ اور پیچ و تاب کھانا ؎

خدا جانے پھنسوں کس پیچ میں اب دیکھئے کیا ہو
کہ مجھ پر آج بل کھاتی ہے وہ زلف دوتا سو سو ([illegible])

سو سو کوس (ہ) تابع فعل ۔ بہت مسافت ۔ مسافت ۔ دُور دُور ۔ کوسوں ۔

سو سو کوس بھاگنا (ہ) فعل لازم ۔ نہایت بیزاری اور وحشت اختیار کرنا ۔ دُور بھاگنا ۔ پاس نہ پھٹکنا ۔ الگ رہنا ۔ دُور رہنا ۔ پرے رہنا ؎

غضب ہے جس کے باعث ہم ہوئے بدنام سو سو کوس
ہمارے نام سے بھاگے ہے وہ خود کام سو سو کوس ([illegible])

سو سو کوس نظر نہ آنا (۱) فعل لازم ۔ دُور دُور نظر نہ آنا ۔ کہیں پتہ نہ لگنا ؎

یہ روز ہجر بھی ہے گر روز قیامت ہے ۔ نظر آتی نہیں جو آج مجھ کو شام سو سو کوس (معروف)

سو سو گھڑے پانی کے پڑنا (ہ) فعل لازم ۔ دیکھو سینکڑوں گھڑے پانی پڑنا ؎

رقیبوں پر یہاں پڑتا ہے تب سو سو گھڑے پانی
بُتا حمام کو تم جس گھڑی حمام کرتے ہو ([illegible])

سو سو نام دھرنا (ہ) فعل متعدی ۔ نہایت عیب چینی کرنا ۔ انواع عیب نکالنا ۔ بہت سے نقص بیان کرنا ؎

یہ ... ہے سو سو دھرے ہے روز نام ۔ وہ شبیہ شاہد کنعاں کو دھر کے سامنے (معروف)

سو سیانے ایک مت (ہ) کہاوت ۔ جتنے دانا ہوں گے سب کی ایک رائے ہوگی ۔

سو غلاموں گھر سونا (۱) کہاوت ۔ اگر فرزند نہ ہو تو سو غلاموں کے ہوتے بھی گھر خالی لگتا ہے یعنی فرزند ایک بھی باعث آبادی خانہ ہے اور سو بیوفا غلام ہزار ہوں تو کچھ نہیں ۔ آج ہیں کل چپت بنے ۔

سو کوس بھاگنا (ہ) فعل لازم ۔ دُور بھاگنا ۔ وحشت پکڑنا ۔ نفرت کرنا ۔ الگ رہنا ؎

ڈرتا ہوں اسکا میں غم فرقت کے نام سے ۔ سو کوس بھاگتا ہوں محبت کے نام سے (معروف)

سو کوس سے اپنا گھر نظر آنا (۱) فعل لازم ۔ اپنا حال اپنے تئیں خوب روشن رہتا ہے اپنا گھر دور سے دکھائی دیتا ہے ۔ اپنی مصیبت پہلے سے معلوم ہو جاتی ہے ؎

دوری سے یار میں ہے حال دل ابتر اپنا ۔ ہم کو سو کوس سے آتا ہے نظر گھر اپنا (میر)

سو کے سوائے (ہ) تابع فعل ۔ سیکڑے پیچھے پچیس فیصدی ۔

سو کے سوائے کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ سیکڑہ پیچھے پچیس فی صدی کا نفع کمانا ۔

سو گز پھاڑیں ایک گز نہ واریں (ہ) کہاوت ۔ بظاہر تو نہایت محبت اور جانفشانی دکھائیں مگر موقع یا نقصان کے وقت صاف الگ ہو جائیں ۔ زبان سے کچھ کہیں عمل کچھ کریں ۔ ظاہر دار کی نسبت بولتے ہیں ؎

ان لوگوں کے تو گرد نہ پھر سب ہیں لباسی
سو گز بھی جو یہ پھاڑیں تو ایک گز بھی نہ واریں

سو ناکٹوں میں ایک ناک والا نکو (ہ) کہاوت ۔ سو عیب داروں میں ایک بے عیب سب سے زیادہ عیبی خیال کیا جاتا ہے ۔ سو بدوں میں ایک نیک ۔ یا سو رذیلوں میں ایک شریف بدنام و رسوا خیال کیا جاتا ہے ۔

سوآ (ہ) اسم مذکر ۔ ایک قسم کا خوشبودار باریک پتی کا ساگ جو اکثر پالک کے ساتھ پکایا جاتا ہے ۔ اردو میں سوا بولتے ہیں ۔

سوا (ہ) صفت ۔ (۱) ایک اور اُس کا چوتھا حصہ ۔ ایک صحیح اور ایک چوتھائی ۱¼ جیسے سوا گز ۔ سوا روپیہ (۲) ایک چوتھائی زیادہ (۳) خیمے کے وہ چاروں رستے جن پر چوبہ ٹھیرا رہتا ہے ۔

سوا نیزے پر سورج آنا (۱) فعل لازم ۔ روز قیامت کا آشکار ہونا ۔ نہایت گرمی پڑنا ۔ آگ برسنا ۔

(مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ قیامت کے روز آفتاب زمین سے سوا نیزہ کے فاصلہ پر آ جائے گا ۔ جس کے باعث مخلوق کو اس قدر پسینے آئیں گے کہ وہ اُن میں تیرتے پھریں گے یہی اس روز نہایت تپش ۔ گرمی اور حدت کا سامنا ہوگا جس کے سبب اوسان پراگندہ اور ہوش بے ٹھکانے ہو جائیں گے ۔ ایسے وقت میں وہی ٹھیک رہے گا جس کے اعمال نیک اور حساب صاف ہوگا ؎)

کی ہے ہنگامہ یار اتنی قیامت برپا ۔ ہے سوا نیزے پہ خورشید قیامت پنکھا (ظفر)
ٹھہر جاتا ہے وہ پر اس دل سوزاں کا آفت ہے ۔ سوا نیزے پہ جب خورشید آیا پھر قیامت ہے (ظفر)

سوآ (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) طوطا ۔ سرگا ۔ ایک پرند کا نام جو نہایت سبز رنگ و سبز ہوتا ہے اور چونچ علی العموم سب کی سُرخ ہوتی ہے (سوئی کی پہیلی) ۔ ایک کبت میں ایسا ہوا ۔

حق بحق دار رسید یا لٹیرا بادشاہ

عبدالواسع عصری چنگلوری

افرادِ ڈراما

بادشاہ۔
فرخندہ یا حسینہ۔ بادشاہ کی بیٹی۔
نوجوان۔

پہلا ایکٹ

منظرِ اول:۔ صحرا کالق و دق میدان، جنگلی ڈاکو ایک حسین دوشیزہ کو مار پیٹ کر رہے ہیں، وہ آہ و نالہ کر رہی ہے۔ ایک نوجوان گھوڑے پر سوار اُسی راستے سے گزرتا ہے اور رونے کی آواز سنکر گھوڑا ٹھہرا کرکے اِدھر اُدھر نظر ڈالتا ہے، یکایک اُس کی نگاہ چند درختوں کے جُھنڈ پر پڑتی ہے۔

نوجوان۔ آہا ہا ظلم ــــ ایک بیکس پر، کمزور ہستی پر ــــ کس قدر سنگدل ہیں یہ دنیا کے لوگ ــــ کیا کیا جائے (سوچتا اور اپنے ریوالور کو نکال کر دیکھتا ہے) ظالموں کی تعداد بہت ہوگی ــــ اور میں تنہا اُن کا مقابلہ ــــ ناممکن ــــ (پھر کچھ سوچنے کے بعد) نہیں ــــ میں انسان ہوں ــــ مجھے مظلوم کی حمایت کرنی چاہیئے۔ یہ میری زندگی کا فرض ہے۔ (اُٹھتا ہے، ریوالور ہاتھ میں لئے ہوئے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا جائے وقوع پر پہنچتا ہے۔ تھوڑے ڈاکو گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنکر فرار ہوجاتے ہیں۔ پ باقی آستیانی رتلسینہ کو مار رہے تھے ٹھہرے رہتے ہیں۔)

نوجوان۔ شراب کھنچی جارہی ہے یا کسی انسان کی کھال؟

ڈاکو۔ تم کون ہو؟

نوجوان۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔

ڈاکو۔ تمہارے سوال کا جواب (کوڑے دکھا کر) اِن سے دیا جائے گا۔

نوجوان۔ اے بھیڑیئے کا دل رکھنے والے شیطانو! شرم کرو، اور اس حسینہ کی مُشکیں کھول دو۔

ڈاکو۔ اے نوجوان! آنکھوں کی گرد صاف کر اور غور سے دیکھ پھر سمجھ لے کہ ــــ

نوجوان۔ (گھوڑے سے اُتر کر) خبردار (ریوالور نکال کر) پھر دوسرا لفظ زبان سے نکلا تو سمجھ لو کہ خیر نہیں۔ (ڈاکو ڈر جاتے ہیں، اور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نوجوان حسینہ کے سینے کی رسّی کھولتا ہے۔ ڈاکو فرار ہوجاتے ہیں۔ نوجوان بے ہوش حسینہ کو ایک چشمے کے قریب لے جاتا اور زخم دھوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حسینہ کو ہوش آتا ہے)

حسینہ۔ (آنکھیں کھول کر) تم کون ــــ انسان یا فرشتہ۔

نوجوان۔ میں فرشتہ نہیں بلکہ فرشتہ سیرت انسانوں کا غلام۔

حسینہ۔ آپ نے میری جان بچائی۔

نوجوان۔ نہیں، بلکہ خدا نے۔

آدھا بنگلہ، آدھا سُوا (۲) بڑی سوئی۔ موٹی سوئی (۳) غلّہ کی بال کا کونا۔ جو گیہوں وغیرہ کے اُگنے کی سوئی ۔

سِوا (ع) حرفِ استثنا (صلہ) علاوہ۔ ماسوا۔ سوائے۔ بجز۔ مُجز۔ اُپرنت۔ بغیر۔ بغیر از۔ ماورا۔ تیسرو۔ غیر۔ ناک جیسے "بیٹے کے سوا کون ہے گا"۔ "تمہارے سوا کوئی نہیں آیا" (۲) صفت :- زیادہ۔ فزود۔ بڑھتی۔ فالتو۔ اُوپر جیسے "خدا سوا دے" ایک سے ایک سوا ہے ۔

بل بے نفرت کہ ہیں دیکھ کے خوبانِ فرنگ — جلد جلد اُڑ بھی گئی کو سوا ناکتے ہیں (ظفر)

سُوآت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پندرھواں نچھتر۔ سورج کی جہرہ و آفتاب کے بُرجِ حمل میں آنے کا زمانہ۔ موسم بہار کی بارش۔ ابرِ نیساں۔ ستمبر و اکتوبر کی بارش جس سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ سیپی میں موتی پیدا ہوتا ہے ۔

سُوآت بُوند (ہ) اسم مؤنث :- قطرۂ نیسان جس سے موتی پیدا ہوتا ہے۔ موسم بہار کی بارش۔ بارش نیسان۔ کنیا دانی ۔

سوآت بُوند سیپی مکت کدلی بھیو کپور — کاسے کے گُھگھ بھیو سنگت سو بھا سوم
معاں کو آرنگا کنتھا ہت نہیں کُھتا ہین — جیسے سیپی سوآت بن ترپے ہے دن رین (...)

سَواد یا سُوآد (ہ) اسم مذکر (ہندی) (۱) ذائقہ۔ مزہ۔ لذت۔ چاٹ۔ رَس (۲) لُطف۔ کیفیت۔ خوبی۔ حلاوت۔ فرحت۔ خوشی (۳) پریت۔ محبت۔ اخلاص (۴) صفت :- لذیذ۔ خوش مزہ۔ خوش ذائقہ جیسے "آج ترکاری بڑی سوادنی ہے" ۔

سَواد پڑنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) مزہ پڑنا۔ عادت پڑنا۔ لت لگنا ۔

سَواد لگنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) مزہ دینا۔ اچھا لگنا ۔

سَواد (ع) اسم مذکر :- (۱) سیاہی۔ کالک۔ رنگ کی سیاہی (۲) نقطۂ سیاہ جو دل پر ہوتا ہے (۳) نواح۔ گرد نواح۔ اطراف۔ آس پاس۔ حوالئ شہر۔ نواحی (۴) ذہن۔ ملکہ ۔

سوار (ف) اسم مذکر :- (۱) پیادہ کا نقیض۔ راکب۔ گھڑ چڑھا۔ ہوا۔ جیسے "پاؤں کے نیچے آیا رڈالے سوار اوپر گھوڑہ" (۲) فاعل :- چڑھیت۔ اوپر کا یار۔ ابرہ (۳) صفت :- چڑھا ہوا۔ سواری پر بیٹھا ہوا (۴) مست۔ متوالا (۵) رسالہ کا ملازم ۔

سوار بنانا (۱) فعل متعدی :- سواری سکھانا۔ چڑھنا بتانا ۔

سوار بننا (ہ) فعل لازم :- سواری سیکھنا ۔

سوار کرانا (۱) فعل متعدی :- سواری میں بھجوانا۔ روانہ کرنا۔ رخصت کرنا ۔

سوار کرنا (۱) فعل متعدی :- سواری میں بٹھانا۔ ڈولی گاڑی نیز گھوڑے پر چڑھانا۔ سوار بنانا ۔

سوار ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) چڑھنا۔ اوپر بیٹھنا (۲) جانا۔ سدھارنا۔ رخصت ہونا۔ روانہ ہونا (۳) آسن تلے دبانا۔ عورت کے اوپر چڑھنا ۔

سوارتھ (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) اپنا مطلب۔ اپنی غرض۔ اپنا فائدہ۔ اپنا لابھ۔ (گیتوں میں آتا ہے) ۔

سوارتھی (ہ) صفت :- خود غرض۔ خود مطلب۔ خود کام۔ اپنے مطلب کا۔ اپنی غرض کا۔ آپ کا جی ۔

سواری (ف) اسم مؤنث :- (۱) گھوڑے پر چڑھنے کا کام (۲) مرکب۔ سوار ہونے کی چیز۔ چڑھنے کی چیز۔ جیسے گھوڑا۔ ہاتھی۔ رتھ۔ گاڑی وغیرہ (۳) جلوس۔ جلوس۔ جلو کے لوگ۔ ہمرکاب (۴) کشتی کے ایک داؤں کا نام (۵) وہ شخص جو سوار ہو۔ سوار شدہ۔ جیسے "فی سواری کیا لے گا" ۔

سواری اُترو الو (۱) ندا :- کہاروں کی آواز جس وقت سواری لیکر مکان پر پہنچتے ہیں ۔

سواری اُتروانا (ہ) فعل متعدی :- جو عورت ڈولی یا گاڑی وغیرہ میں آئی ہو اسے جا کر لانا ۔

سواری کا پیجامہ (۱) اسم مذکر :- وہ پیجامہ جس کی تراش جھانگہ کے پاس سے محرابدار ہو ۔

سواری کرنا (۱) فعل متعدی :- چڑھنا۔ سوار ہونا ۔

سواری کسنا (۱) فعل متعدی :- کشتی میں دبا بیٹھنا۔ آسن لینا۔ آسن تلے دبانا ۔

سواری لینا (۱) فعل متعدی :- سوار ہونا۔ چڑھنا ۔

سواری ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کسی بادشاہ یا سردار یا امیر کا طمطراق کے ساتھ سوار ہو کر نکلنا ۔

علم ہے آہ اور آنکھوں سے فوجِ اشک جاری ہو
ترے عاشق کی جس جانب کو اے ظالم سواری ہو (...)

(۲) عورت کا پردے کی سواری میں بیٹھنا۔ سوار ہونا (۳) گھوڑے کا لانگا جانا۔ گھوڑے پر پہلے پہل سواری ہونا ۔

سوال (ع) اسم مذکر :- (۱) درخواست۔ مانگ۔ التماس۔ طلبی۔ پرشن (۲) دریافت۔ استفسار۔ استفہام۔ پرسش (۳-۱) التجا۔ آرزو۔ بنتی۔ نویدن (۴-۱) عرض معروض۔ سارداس (۵-۱) عرضی۔ دعوے۔ استغاثہ (۶-۱) گزارش۔ عرض داشت (۷-۱) بھیک کی درخواست ۔

مانگوں خدا سے عشق شبیر و نذیر کا — رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا (گویا)

(۸) مسئلہ۔ عقیدہ۔ ریاضی یا اقلیدس وغیرہ کی نسبت امتحاناً دریافت ۔

حسینہ ۔ آہ ــــــ تم کتنے خوبصورت ہو

نوجوان ۔ خوبصورتی، ظاہری خط و خال میں نہیں ــــــ دل کی صفائی اور نیک افعال میں ہے ۔ آہ ــــــ انسان کتنا ظاہر بین ہے، خدایا ان غریبوں مسکینوں، اور مظلوموں کا کیا حال ہوگا جو خوبصورت ہونے پر بھی، کالی گھٹا میں چاند کی طرح منہ چھپائے پڑی ہیں (حسینہ کی طرف دیکھ کر) آپ اپنا ٹھکانا بتا دیجئے، تاکہ میں آسانی سے وہاں پہنچا دوں۔

حسینہ ۔ آپ کا نام کیا ہے اور کہاں کے باشندے ہیں ۔

نوجوان ۔ یہ نہ پوچھئے کہ میں کون ہوں ؟

حسینہ ۔ آپ کے احسانوں کا بھاری بوجھ مجھے شرمندہ بنا رہا ہے،

نوجوان ۔ بے شک ۔ مگر میں مجبور ہوں ، اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا

حسینہ ۔ تو کیا آپ مجھکو مایوس کرنا چاہتے ہیں ــــــ

نوجوان ۔ معاف فرمایئے ۔ میں ایک پراسرار زندگی بسر کر رہا ہوں ، میری زندگی کی کشتی زمانے کے مسلسل حادثوں کا شکار ہو رہی ہے ۔ دشمن میری گھات میں ہیں، اللہ سے امید رکھئے ۔ اگر آپ میری سچی قدر کر رہی ہیں تو وہ ہمیں ضرور ملا دے گا ۔

حسینہ ۔ آہ کتنی دل دکھانے والی بات ہے ۔

نوجوان ۔ بات نہیں سنتا ہے، اچھا چلئے ۔ جلد اپنے گھر کا پتہ بتا دیجئے ۔

حسینہ ۔ میں عراق کے ایک سردار کی بیٹی ہوں ۔ اور بصرہ میرا شہر ہے ۔

نوجوان ۔ میرے گھوڑے پر سوار ہو جایئے ۔ اس کے سوا اور کوئی صورت اس وقت ممکن نہیں ۔ نوجوان حسینہ کو گھوڑے پر سوار کر کے روانہ ہو جاتا ہے ، اور لڑکی کو اس کے مکان میں پہنچا کر خدا حافظ کہتا ہوا نکل جاتا ہے ۔

دوسرا منظر

بصرہ کا ایک تنگ و تاریک کوچہ ، رات کا وقت ہے ، فضا خاموش ہے ۔ نوجوان کا اس کوچے سے گزر ہوتا ہے ۔ ایک گھر کا سارا کنبہ باہر نکل کر بے سر و سامانی کا نوحہ کر رہا ہے ۔ نوجوان وہاں پہونچ کر حالات پوچھتا ہے ،

نوجوان ۔ بتا اے مرد غریب! کس سیاہ کار کے زہر آلود ناخن نے تیرے دل کو زخمی کیا ہے ۔

بوڑھا ۔ بھائی ! میں ایک غریب کسان ہوں ۔ سرمایہ دار زمیندار نے مجھ پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے ، اُس نے میری ساری جائداد اپنے قرض میں ضبط کر لی ہے ۔ آہ میرے ننھے ننھے بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں ۔ آہ ۔ اِن کمزور ہاتھوں اور کندھوں میں اتنی طاقت کہاں کہ بوجھ ڈھو کر اِن کے لئے دال بھات کا سامان کروں ۔

نوجوان ۔ خدایا کتنا درد انگیز نظارہ ہے ، اُس امیر کا مکان کہاں ہے ۔

بوڑھا ۔ اسی گلی کے قریب بڑی سڑک کے وسط میں ایک عالیشان کوٹھی ہے ۔

نوجوان ۔ ٹھہرو ــــــ میں ابھی آتا ہوں ــــــ (نوجوان جاتا، تو سڑک پر پہنچ کر گھوڑے کو چھوڑ دیتا ہے ، اور سیاہ لباس پہنکر ریوالور ہاتھ میں لئے ہوئے چھپتا ہوا ، کوٹھی کے بالائی حصے پر چڑھ جاتا ہے ۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے ۔ شمع جل رہی ہے ۔ امیر ایک کرسی پر بیٹھا ہوا کسی ناول کا مطالعہ کر رہا ہے ، نوجوان کمرے میں داخل ہو کر ریوالور آگے بڑھاتا اور کہتا ہے)

نوجوان ۔ خاموش رہنا ، زبان سے کوئی لفظ نہ نکلے ، (امیر مڑ کر دیکھتا اور گھبرا جاتا ہے ، پکارنے کی ناکام کوشش کرتا ہے ، مگر نوجوان ریوالور کی نال سینے سے لگا دیتا ہے)

امیر ۔ تو کیا چاہتا ہے ۔

نوجوان ۔ روپیہ اور کاغذات ۔

امیر ۔ کتنا اور کاغذات کیسے ؟

نوجوان ۔ غریب کسان کی جائداد کے کاغذات اور پانچ ہزار روپیہ

امیر ۔ یہ میں نہیں دے سکتا ۔

نوجوان ۔ تو موت کے پنجے سے بھی نہیں چھوٹ سکتا ۔

امیر ۔ تو کون ہے ،

نوجوان ۔ یہ میں نہیں بتا سکتا ۔

امیر ۔ ظالم ! تو چور ہے ۔ ابھی پولس کو خبر کر دوں گا ۔ کسی کو پکارنے کی کوشش کرتا ہے ۔ مگر نوجوان اس کو گھونسے مار کر دم بخود کر دیتا ہے اور اپنی رسی سے امیر کو ستون سے باندھ دیتا ہے ، پھر پلنگ سے کنجیوں کے گچھے کو اُٹھاتا اور الماری کھول کر روپے کاغذات کی گڈی اُٹھائے جاتا ہے ، اور غریب کسان کے گھر پہنچکر کہتا ہے ۔

سوال بنانا (ہ) فعل متعدی:- پوچھنے یا امتحان کے واسطے کسی مسئلہ کا تیار کرنا ٭

سوال جرح (ع) اسم مذکر (قانون):- سوال تردید۔ دلیل توڑنے والا سوال۔ گرفت کا سوال۔ بات میں سے بات نکال کر اعتراض کرنا۔ بات کاٹنا ٭

سوال جواب (ع) اسم مذکر:- (دیکھو جواب سوال) ٭

سوال جواب کرنا (۱) فعل متعدی:- (دیکھو جواب سوال کرنا) ٭

سوال حل کرنا (۱) فعل متعدی:- مسئلہ حل کرنا۔ کسی عقدہ کو کھولنا۔ مشکل حل کرنا ٭

سوال در سوال (۱) اسم مذکر:- بات میں بات نکالتے یا پیچ میں پیچ ڈالنے کی تقریر۔ سوالات جرح ٭

سوال دقیق (ع) اسم مذکر:- مشکل اور باریک بات کا سوال۔ مسئلہ یا تحلیل ٭

سوال دینا (۱) فعل متعدی:- (۱) عدالت میں دعویٰ پیش کرنا۔ عرضی کرنا۔ درخواست دینا (۲) کسی سوال کو حل کرنے کے واسطے پیش کرنا ٭

سوال دینا (۱) فعل متعدی:- عرضی دینا۔ نالش کرنا۔ دعویٰ کرنا ؎

سر عدالت محشر جواب کیا دو گے جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا (ناعلوم)

سوال ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) مانگنا۔ التجا کرنا۔ درخواست کرنا (۲) سوال رد کرنا۔ کسی بات کو پیچھے ڈالنا۔ منظور نہ کرنا ٭

سوال کرنا (۱) فعل متعدی:- (۱) مانگنا۔ طلب کرنا۔ چاہنا (۲) درخواست کرنا۔ پوچھنا (۳) استفسار کرنا۔ دریافت کرنا (۴) امتحان لینا۔ آزمانا۔ جانچنا۔ (۵) التجا کرنا۔ منت کرنا ٭

سوال و جواب (ع) اسم مذکر:- رد و بدل۔ رد و کد۔ حیص بیص۔ بحث و تکرار۔ حجت و تکرار ؎

بوسہ پہ اُن سے وصل میں کیا حجتیں رہیں گذری تمام رات سوال و جواب میں (باقر)

سُوالات (ع) اسم مذکر:- (سوال کی جمع) ٭

سوالاتِ امتحان (ع) اسم مذکر:- وہ سوال جو امتحاناً دریافت کئے جائیں۔ لیاقت کی جانچ پڑتال کے مسئلے ٭

سوالاتِ تحریری (ع) اسم مذکر:- نوشتی سوالات۔ وہ لکھے ہوئے سوالات جن کا جواب لکھوا کر لیا جائے ٭

سوالاتِ حل طلب (ع) اسم مذکر:- وہ سوال جن کی تشریح اور جواب منظور ہو۔ استفسار طلب سوال ٭

سوالاتِ زبانی (ع + ف) اسم مذکر:- وہ سوال جو زبانی دریافت کئے جائیں۔ زبانی امتحان۔ اورل (Oral) ٭

سوالاتِ علمی (ع) اسم مذکر:- کسی علم کے متعلق سوالات ٭

سوالاتِ قانون (ع) اسم مذکر:- قانون کے سوال۔ قانونی بحث۔ قانون کے موافق استفسار ٭

سوالات کے کاغذ (ع) اسم مذکر:- وہ کاغذات جن میں امتحان کے سوال درج ہوں ٭

سُوامی (ہ) اسم مذکر:- (۱) آقا۔ مالک۔ خداوند۔ خدا تعالیٰ ٭ دھنی۔ پربھو۔ (۲) بھرتا۔ پتی۔ میاں۔ خاوند۔ خصم۔ شوہر۔ گھر والا (۳) راجہ۔ حاکم۔ بادشاہ۔ (۴) گرو۔ پیر۔ پیشوا۔ سربن۔ مالم (۵) سنیاسی۔ جوگی۔ پرہنس۔ (۶) حضرت۔ جناب عالی۔ قبلہ۔ حضرت ٭

سِوانا یا سوانہ (ہ) اسم مذکر:- (۱) حد۔ کنارہ۔ مینڈھ۔ ڈولو۔ ڈول۔ نہت چھور (۲) ڈھولو۔ ٹھنڈا ٭

سوانح (ع) اسم مذکر:- سانحہ کی جمع (۱) روئیداد۔ احوالات۔ ماجرے۔ واقعات۔ (۲) حادثات۔ حوادث۔ متوحش و شیدا و ظہور تقدمات ناپسندیدہ و متوحش ٭

سوانح عمری (ع) اسم مذکر:- سرگزشت۔ کسی شخص کی زندگی کا حال۔ تذکرہ۔ کسی عالم خواہ فاضل خواہ بڑے بڑے کام کرنے والے یا بہادر یا حاکم کے وہ واقعات جو اس کی عمر میں گذرے ہوں۔ لائف (Lifa)

سوانح نگار (ع + ف) اسم مذکر:- واقعہ نگار۔ اخبار نویس۔ نامہ نگار ٭ وہ افسر جو سلطنت مغلیہ کے زمانے میں دور دور کے صوبوں میں عام و خاص کاروائی انتظام موجودہ وغیرہ کے لکھنے پر بادشاہ کی طرف سے رہا کرتا تھا ٭

سوانگ (ہ) اسم مذکر:- (۱) دیکھو سانگ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵) (۲) بہروپ۔ مکر۔ افعال ؎

جائے میلے میں وہ مردوں کے ساتھ سوانگ دیکھو گردش افلاک کے (صبا)

(۳) شعبدہ۔ تماشا۔ کھیل ؎

معشوق کیا بنے گا بناوٹ سے خشک مغز اک سوانگ ہے جو کاٹ کی پتلی سنور گئی (بحر)

سوانگ لانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دیکھو سانگ لانا نمبر ۱ و ۲ (۲) روپ بھرنا۔ نقل کرنا ؎

اشتیاقِ رُخ و گیسو میں ترے دل میرا سوانگ لا کے آئینہ بنا شانہ ہوا (خاقانی)

گر تیر بنتی ہے کبھی خنجر کبھی سناں لاتی ہے سوانگ یار کی مژگان نئے نئے (عشق)

(۳) راگ لانا۔ رنگ لانا۔ نقل مچانا ٭

نوجوان - (تھیلی سامنے رکھتے ہوئے) یہ لو. کاغذات او. روپوں کی تھیلی۔

کسان - (خوش ہوکر) اے غریبوں کے دلوں پر راج کرنے والے، زخمی جگر پر مرہم رکھنے والے یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون ؟

نوجوان - یہ نہ پوچھو. مگر خبردار ! یہ راز کسی پر فاش ہونے دینا - خدا حافظ - (باہر نکل جاتا ہے)

تیسرا منظر

سرائے

سرائے میں مسافروں کا تانتا لگا ہوا ہے - سرائے کا داروغہ صدر دروازے میں بیٹھا ہوا ہے - انھیں مسافروں میں ایک بڑھیا ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ سرائے میں داخل ہونا چاہتی ہے۔

بڑھیا - داروغہ صاحب ہمیں اس سرائے میں ایک رات ٹھہرنے کی اجازت دیجئے - میں مصیبت کی ماری ہوں - سردی سے ہاتھ پاؤں ٹھٹھر رہے ہیں۔

داروغہ - جا جا ــــــ بڑی آئی آرام کرنے - کیا سرائے تیرے باپ نے بنوائی تھی -

بڑھیا - ارے بابا ! سرائے تو مسافروں کے لئے ہے - خدا کے لئے مجھ غریب پر رحم کھاؤ -

داروغہ - جا جا ــــــ مسجد میں جا ــــــ رحم کی درخواست ملاؤں سے کر.

لڑکی - کیا سرائے غریبوں کے لئے نہیں ہے !

داروغہ - اری مغرور لڑکی ! اگر سرائے میں رہنا پسند کرتی ہے تو یہ بتا کہ تو نے کسی سے آنکھیں لڑانا بھی سیکھی ہیں ؟

لڑکی - یہ سرائے ہے یا کسبی بازار - شاید تم بازاریوں کے ٹھیکیدار ہو، سرائے کے نگراں نہیں۔

داروغہ - اری بدزبان لڑکی ــــــ اپنی عزت اور عصمت کی خیر چاہتی ہے تو یہاں سے نکل جا - ورنہ ــــــ

لڑکی - ایک شریف لڑکی تیرے سے شہوت پرستوں کے دماغ کی کیلیں ڈھیلی کر دے گی - مگر اپنے دامنِ عصمت پر دھبا نہ آنے دے گی - سمجھتا کیا ہے ؟

داروغہ - (غصے سے) اپنا ڈنڈا اٹھاتا اور مارنا چاہتا ہے کہ ایک نوجوان فوراً داروغہ کا ہاتھ تھام لیتا ہے -

نوجوان - عورتوں پر مرد ہاتھ نہیں اٹھاتے، مسلمان کسی بیکس و مظلوم کا دل نہیں دکھاتے، زخمی شیر کو پچھاڑ کر، مرنے والے کو مار کر اپنی بہادری کا دعویٰ نہیں کرتے، البتہ ایک کمزور عورت پر لاٹھی چلا کر اپنی فوقیت جتانا اور اپنا رتبۂ بہادری بڑھانا چاہتے ہیں یہ اچھا نہیں ــــــ آہ آج کل کمزوروں پر دباؤ ڈال کر اپنا مطلب نکالنا اور اپنے ہم قوموں کا گلا گھونٹ کر دوسروں کو فائدہ پہنچانا، کامیابی کی کنجی سمجھا رہا ہے ــــــ

داروغہ - آخر تو کونسا امیرزادہ ہے -

نوجوان - تجھ کو یہ پوچھنے کا کوئی حق نہیں. اگر تو مسلمان ہے عورتوں کی تعظیم کر اور اُن کے لئے آرام کا سامان کر۔

داروغہ - میں نے تیرے سے مسلمانوں کو بہت دیکھا ہے - ہوٹلوں کے بھٹیارو ! تم کو عورت بچوں سے کیا غرض، ہوٹلوں کی دال روٹی، پردہ نشیں کی عاشقی تمہارا دن رات کا مشغلہ ہے اور ہمارے ہی منہ پر اپنی بڑائی۔

نوجوان - کیا تو اِس بڑھیا پر رحم نہیں کھائے گا۔

داروغہ - نہیں، ہرگز نہیں۔

نوجوان - دیکھ، او مردم آزار دیکھ ! بڑھیا سردی سے کانپ رہی ہے۔

داروغہ - وہ مرجائے بلا سے. جہنم میں جائے یا جنت میں میری بلا سے۔

نوجوان - لعنت ہے تیری مسلمانی پر ــــــ تو چاہتا کیا ہے آخر ؟

داروغہ - دام

نوجوان - کتنے

داروغہ - ایک رات کے پانچ روپے

نوجوان - لے (جیب سے پانچ روپے نکال کر پھینکتا ہے) اگر ان کا ذرا بھی بال بیکا ہوا تو پھر تیری جان کی خیر نہیں ــــــ سُنا

داروغہ - بہت اچھا۔

نوجوان - (دونوں عورتوں کو کمرے میں داخل کرتا ہے، اور سرائے سے باہر نکلتے ہوئے داروغہ سے کہتا ہے) ذرا سنبھل کے رہنا، کل یہی دن تجھ پر بھی آنے والا ہے (چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر

(سوانگ بنانا ـ بناتا ـ بھرنا ـ کرنا ـ چاٹنا وغیرہ دیکھو سانگ کے مشتقات ہیں)۔

سوانگی یا سوانگیا (ہ) اسم مذکر :۔ بہروپیا ـ روپ بھرنے والا اور دکھلانے والا ۔ فیلسوف ـ شعبدہ باز ۔ مکار ـ فریبی ـ دھوکے باز ۔

سُوآہا (س) صفت :۔ (۱) خاکستر شدہ ـ راکھ یا بھسم ہو گیا ہوا (۲) اسم مذکر ۔ ایک لفظ ہے جو ہوم یا جگ کرتے وقت جبکہ دیاؤں کو بلی دان دیتے ہیں تو کہتے جاتے ہیں یعنی جاں منتر تمام ہوا اور اُس کے خاتمہ پر سوآہا کہہ دیا (۳) اسم مؤنث :۔ اگنی دیوتا کی استری (۴) اسم مؤنث :۔ وہ دیوی جو ہوم کی راکھ میں رہتی ہے ۔ مطلق طاری مگر اس معنی میں بودھ مت کے لوگ کہتے ہیں ۔

سُوآہا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جلا کر راکھ کر دینا ـ سوختہ کر دینا ـ جلا دینا (۲) خاتمہ کر دینا ـ وصول اُڑا دینا ـ سُلفہ کر دینا ـ کچھ باقی نہ رکھنا ۔

سِوائے (ع) حرفِ استثنا :۔ (۱) ماورا ـ علاوہ ـ بجز ـ غیر از (۲) صفت :۔ زیادہ ـ فالتو ـ اوپر ـ بیش ـ اُوپرنت ۔

سوائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ غلہ جو زمینداروں کو بیج کے واسطے اس شرط پر دیا جائے کہ ہم غلہ کٹنے کے وقت من کا سوا من لے لیں گے (۲) وہ دھرتی جس کی مٹی چکنی اور ریتلی یا بھوری اور بھربھری ہو جیسے مٹیس ـ ردسلی ـ دومٹ بھیوڑا سیگون ـ بٹروا ـ کابر وغیرہ کہتے ہیں ۔

سَوایا (ہ) صفت :۔ (۱) ایک صحیح ایک چوتھائی ۱¼ ـ ایک اور اُس کا چوتھائی (۲) ایک چوتھائی زیادہ ۔ ایک حصہ زیادہ (۳) بیش ـ زیادہ ـ بڑھکا ـ بڑھا ہوا ۔ (سہاگ) ؎

ایک نظر بنا اور بنے کا باوا ہے بنا　　چل کے دیکھو ری سکھی سب میں سوایا ہے بنا

سُوبس بسنا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) اچھی طرح بسنا ـ خوشی و خورمی کے ساتھ آباد رہنا ـ پھلنا ـ پھولنا ـ خوش و خرم رہنا ـ چین چان کرنا ـ سرسبز و شاداب رہنا جیسے "لکھی بچی تو سوبس بسے اپنی جوانی کا سکھ دیکھے" ـ "سوبسے یہ کیڑا جس نے راکھا ہمارا بیڑا" (گنوار) ۔

سوبھا (ہ) اسم مؤنث :۔ (عو) (۱) زینت ـ زیبائش ـ آرائش ـ آراستگی ـ خوشحالی ـ جیسے "چار برتنوں کا ہونا بھی گھر کی سوبھا ہے" (۲) سندرتا ـ خوبصورتی ـ حسن و جمال (۳) شان و شوکت ـ ٹھاٹ باٹ (۴) رونق ـ گہما گہم جیسے "ساری اسی دم کی سوبھا ہے" (۵) عزت ـ آبرو ـ حرمت ۔

(یہ لفظ سنسکرت شُبھ ہے शुभ بمعنی رونق ـ چمک سے ماخوذ ہوا ہے)

سوبھاوان یا مان (ہ) صفت :۔ خوشنما ـ شان دار ـ مزین ـ مرتب ۔

سَوبھاؤ (ہ) اسم مذکر :۔ (دیکھو سُبھاؤ)

سُوپ (ہ) اسم مذکر ـ (ہندو) :۔ (دیکھو چھاج ہبا) غلہ افشاں ـ تچ ۔

سُوپ سی ڈاڑھی (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :۔ چھاج سی ڈاڑھی ـ پنکھا سی ڈاڑھی ۔

سوت (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) پانی کا چشمہ ـ سوتا ـ منبع ـ دھار ـ دھارا ـ جھرنا ؎

رہتے ہیں عشقِ دقن میں اشک آنکھوں سے رواں
دیکھنا پھوٹی ہے سوت آکر کہاں اِس چاہ کی } (ناسخ)

(۲) نکاس ـ مبدا ـ مصدر ـ نکلنے کی جگہ (۳) وہ دریا خواہ تالاب وغیرہ کی شاخ جو کٹ کر دوسری طرف ہو لے ۔

سوت جاری رہنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) چشمہ کا بہتا رہنا ـ پانی رواں رہنا ـ پانی کا نکاس بنا رہنا (۲) آمد کا قائم رہنا ـ آمدنی برقرار رہنا ـ روپیہ آتے چلا جانا ۔

سوت جاری ہونا (ہ) فعل لازم :۔ چشمہ جاری ہونا ۔

سوت نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ چشمہ پھوٹنا ـ منبع جاری ہونا ۔

سُوت (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) تاگا ـ دھاگا ـ تار رشتۂ خام جیسے "سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا" (۲) عمودی خط ـ سیدھا خط ـ سیدھ ـ نیسال ـ سیدھ دیکھنے کا ڈورا ـ جیسے "دیوار کی یہ اینٹ سُوت سے باہر ہے" (۳) تسُو کا سولہواں حصہ (۴) ریشہ ـ وہ باریک تاگا جو اکثر ترکاری کی بیلوں میں ہوتا ہے ۔

سُوت اٹیرنا (ہ) فعل متعدی :۔ سُوت لپیٹنا ـ چرخی یا اٹیرن پر سُوت چڑھانا ۔

سُوت باندھنا (ہ) فعل لازم :۔ سیدھا خط ڈالنا ـ سیدھ باندھنا ـ عمودی خط کھینچنا ـ شست باندھنا ـ نشانہ باندھنا ۔

سُوت کے بنولے ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ بنا بنایا کام بگڑ جانا ۔

سَوت یا سوتن (ہ) اسم مؤنث :۔ (گیتوں یا کہاوتوں میں اکثر) سوکن ـ سوتن ایک خاوند کی دو عورتیں باہم سوکن کہلاتی ہیں ـ وہ بیوی جو پہلی بیوی پر لائی جاوے فارسی انباغ ـ عربی ضرہ (دوہا) :۔

کانٹا برا کریل کا اور بدلی کی گھام　　سُوت بری ہے چون کی اور ساجھے کا کام

ایک سُلفہ بھی جو تم پی لو گے میرے ہاتھ کا　　سوت جھلمائی ابھی جل کر بھسم ہو جائے گی (راحت)

(یہ لفظ زبان سنسکرت میں सपत्नी سپتنی تھا ہندی میں آنے سے پہلے فارسی کر کے سَتنی ہوا ـ پھر سَتنی کے سَتن اور سَتن سے سوتن جب قاعدہ زبان بولا جانے لگا اس کے علاوہ سنسکرت میں دشمن کو سپتن सपत्न کہتے ہیں چونکہ یہ عورتیں باہم دشمن ہوتی ہیں اس وجہ سے سپتنی سوکن کو کہنے لگے جو لوگ سوکن کا مادہ ساتھن یعنی ساتھ رہنے والی خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں افسوس کہ فیلن صاحب موٹا سا دفتر بنا کر اکثر جگہ ایسی گھڑت کی ہے جس سے اُن کی ڈکشنری میں بٹہ داغ لگ گیا سوہم بھی

سرائے سے تھوڑے فاصلے پر داروغہ کی کوٹھی، داروغہ بستر لیٹا ہوا ہے،
نوجوان آدھی رات میں سیاہ لباس پہنے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔
داروغہ گھبرا کر اٹھ بیٹھتا ہے،

داروغہ۔ کون ——— چور ——— رحم ——— رحم ——— خدا کے لئے رحم

نوجوان۔ درندوں میں رحم کا مادہ نہیں ہوتا۔

داروغہ۔ تو چاہتا کیا ہے،

نوجوان۔ کرایہ

داروغہ۔ کس کا، کیسا، اور کتنا

نوجوان۔ کمرے کا۔ پانچ ہزار روپے

داروغہ۔ افسوس، بُرا پھنسا

نوجوان۔ اس وقت جب کہ جناب عدالت کی کرسی پر تشریف فرما تھے۔

داروغہ۔ مجھے معاف کیجے۔

نوجوان۔ دام کے بغیر معافی نہیں مل سکتی

داروغہ۔ ہائے میں لٹ گیا، برباد ہو گیا۔

نوجوان۔ کیا لٹیرے بھی کہیں لٹتے ہیں۔ محنت کی کمائی تھوڑی ہی ہے جو مرا جاتا ہے کمبخت!

داروغہ۔ دیکھو تم چور ہو ——— آخر ایک نہ ایک دن پھنسو گے اُس وقت میں کام آؤں گا۔

نوجوان۔ میں ایک غلام ملک کے غلام انسان سے مدد کی درخواست نہیں کرتا۔ لومڑی بھی کہیں کسی کے آڑے وقت میں کام آتی ہے۔

داروغہ۔ مجھ پر رحم کرو۔

نوجوان۔ آج کل دام کی قدر رحم سے بڑھکر ہے، روپیہ دو ——— ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں۔

داروغہ بادلِ ناخواستہ اُٹھتا اور صندوق کھول کر روپوں کی تھیلی چور کے حوالے کرتا ہے۔ نوجوان لے کر سیدھا سرائے کے کمرے میں داخل ہوتا اور بڑھیا سے کہتا ہے "یہ لو اماں! (روپے کی تھیلی پیش کرتے ہوئے) صبح سرائے سے نکل کر کہیں آرام کی زندگی گذارو۔ یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔

بڑھیا۔ خدا تیرا بھلا کرے۔

جوان۔ مگر خبردار، یہ راز فاش نہ ہونے پائے۔

دوسرا ایکٹ

پہلا منظر

محل۔ دربار۔ بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے۔ فریادیں سنی جا رہی ہیں۔ وزراؑ مصاحب، اُمرا اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہیں، یکایک کسی کے رونے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔

امیر۔ دُہائی ہے ——— دہائی، ہائے میں لُٹ گیا، مِٹ گیا۔

بادشاہ۔ (کوتوال سے) یہ شور کیسا، دیکھو کون ہے۔

کوتوال۔ ہاں حضور! ایک فریادی ہے۔

بادشاہ۔ حاضر کرو ——— (کوتوال اُس کو لاتا ہے) کیا حال ہے، کیوں پریشان ہو۔

امیر۔ جہاں پناہ! کیا بتاؤں۔ زندگی بھر کی ساری کمائی چند منٹوں میں ایک چور کے حوالے ہو گئی۔ امیرانہ ٹھاٹ جاتے رہے، نانِ شبینہ کا محتاج ہو گیا ہوں۔

بادشاہ (کوتوال سے) یہ کیا ماجرا ہے۔ پائے تخت اور یہ اندھیرگردی۔

کوتوال۔ حضورِ عالی! جان بخشی ہو تو پورا قصہ عرض کروں۔

بادشاہ۔ کیا تم نے اب تک اُس چور کا پتہ نہیں لگایا؟

کوتوال۔ لگایا کیوں نہیں، عالی جاہ! قدم قدم پر جاسوس مقرر ہیں، ——— چور کو پکڑ کر لانے پر انعام کا اعلان بھی سارے شہر میں کرا دیا گیا ہے، مگر افسوس ساری تدبیریں بیکار ثابت ہو رہی ہیں۔

بادشاہ۔ وہ کیسے!

کوتوال۔ بات اصل یہ ہے کہ وہ چور نہیں بلکہ غریبوں، مظلوموں بے کاروں، زمینداروں کی شمعِ اُمید ہے۔ شہر کے غریب طبقے کی کھیتی اُسی سے ہری بھری ہے۔ وہ ملک کے بیکار طبقے میں عمل کا محرک بن کر بجلی کی طرح گرتا ہے۔ مظلوموں کے تازہ زخم اُسی سے مندمل ہو رہے ہیں۔ مگر امیر اور سرکاری طبقہ اُس سے نالاں ہے۔ میں مجبور ہوں۔ لاکھ جتن کئے مگر سُراغ نہیں ملتا۔

بادشاہ۔ کیا راتوں میں سپاہی شہر میں گشت نہیں کرتے۔

سوت

ہمیں فقرہ میں سات برس تک رہے مگر ہمیں کبھی اس قسم کے ملدے پسند نہ آئے چونکہ صاحب جاد اس قسم کے الفاظ بہت جلد سمجھتے اور قریب الفہم خیال کرتے تھے اس سبب نوعمر نوجوان جو نگرد ان کے اُن کو بڑے بڑے صرکے سمجھتے اور لغات کا ستیا ناس کرادیا۔ فحش الفاظ اور اشال کی طرف ایسا راغب بنا کر عیب میں عیب اور کر دیا ۔

سوت بھلی سوتیلا بُرا (ہ) کہاوت :- یعنی سوکن کی نسبت اُس کی اولاد زیادہ دشمن ہوتی ہے ۔

سوت پر سوت آور جلاپا (ہ) کہاوت :- یعنی ایک دشمن کے ہوتے دوسرا دشمن آور آجانا اور بھی دکھ ہے ۔

سوت کا لانا جیتے جی کا جلانا (ہ) کہاوت :- یعنی دوسری جورو کا لانا پہلی جورو کے حق میں زندہ درگور کرنا ہے ۔

سوتا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) سوت۔ چشمہ (۲) کھاڑی۔ خلیج۔ دھارا۔ شاخابہ۔ پانی کی وہ شاخ جو کسی دریا خواہ تالاب وغیرہ میں سے کٹ کر بہتی چلی جائے (۲) صفت :- خفتہ۔ سوتا ہوا ۔

سوتاپا (ہ) اسم مذکر (عو) :- وہ دشمنی جو دو سوکنوں میں حسب فطرت ہوتی ہے ۔

سوتک (س) اسم مذکر (ہندو) :- لغوی معنے منسوب بہ تولد ۔

(بچے کے پیدا ہونے یا اسقاط یا موت ہو جانے سے جو ناپاکی یعنی نجاست خیال کی جاتی ہے۔ اسے سوتک کہتے ہیں لیکن زیادہ تر سوتڑ اور سوتک پچھے۔ دس۔ بارہ۔ تیرہ۔ سترہ یا تیس دن تک اپنی اپنی ذات اور رسم کے موافق مانی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں اسے نفاست کہتے اور عموماً ایک چلے دن یا چلے تک عورت کو ناپاک خیال کرتے ہیں۔ مرنے کی نجاست کو اصل میں پاتک لینا چاہئے سوتک غلط مشہور ہو گیا ہے)۔

سوتن (ہ) اسم مؤنث :- (دیکھو سوت) مذکیت کا ٹکڑا) "ہم سے کر چھل بل سیاں سوتن گھر گئے گئے" ۔

سوتنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) نچوڑنا۔ کسی چیز کو سیدھا کر کے نیچے کی طرف دونوں ہاتھوں سے ملنا جیسے پاشویہ کرنا یا پیٹ سوتنا (۲) مانجھا یا کلپ چڑھانا جیسے "ڈور سوتنا" (۳) کھسوٹنا جیسے شاخ کے پتے سوتنا (۴) اینچنا۔ صاف کرنا۔ جیسے "موری سوتنا" (۵) لوٹ کھسوٹ کر جسم ننگا کر دینا۔ اور گھسیٹ لینا (۶) میان سے کھینچنا جیسے "تلوار سوتنا" (۷) چوسنا۔ جذب کرنا۔ کھینچ لینا ۔

سوتی (ہ) اسم مؤنث :- وہ چھوٹی سی شاخ یا کھالی جو کسی دریا سے پھوٹ کر دوسری طرف بہتی چلی جائے ۔

سُوتی (ہ) صفت :- (۱) سوت کا۔ سوت کا بُنا ہوا (۲) اسم مؤنث۔ بچوں کی ایک

سوت

شرط جس میں ہر وقت ذرا سا تاگا مُنہ کے اندر رکھتے ہیں تاکہ جس وقت کوئی شرط والا لڑکا کہے کہ سوتی آوے تو فوراً زبان نکال کر وہ تاگا دکھا دیں اور اوائے شرط سے بچ جاویں ۔

سُوتی آوے (ہ) ندا :- سوت دکھا دو ۔ (یہ وہی شرط ہے جس کا حال سوتی نمبر ۲ میں لکھا گیا)

سوتی بھیڑ یا راو جگانا (ہ) فعل متعدی :- فتنۂ خوابیدہ کو بیدار کرنا۔ دبی دبائی آگ اکھیڑنا۔ نئے سرے فساد اُٹھانا ۔ ؎

جو سوتی بھیڑ باعث غوغا جگا نے بچھر　　دروازہ گھر کا اس سگ دنیا سے بھیڑ تو (ذوق)

(بعض کے نزدیک اصل میں سوتی بھیڑ یعنے تھا یعنے سوتے فتنوں کو جگانا خود فتنہ برپا کرانا ہے مگر ذوق کے شعر سے بھیڑ ہی ثابت ہے۔ کیوں کہ وہ بھیڑ کے جاگنے کو شور وغل مچانے کا سبب خیال کرتے ہیں) ۔

سوتے فتنہ کو جگانا (دیکھو سوتی بھیڑ جگانا) ؎

چل کی شب چشم خواب آلودہ کو ملتے اُٹھے　　سوتے فتنہ کو جگانا کوئی ہم سے سیکھ جائے (داغ)

سوتے کا سوتا رہنا (ہ) فعل لازم (عو) حالت نوم میں ہی پڑا رہنا۔ بے خبر سوتا ہوا رہ جانا ؎

چل بسے منزل از سحر جو تھے رفیقان سحر　　آہ اکستے کا سوتا میں ہی غافل رہ گیا (ممنون)

(۲) سوتے میں مر جانا۔ رات کو سو کر جیتا نہ اُٹھنا ۔

سوتیلا (ہ) صفت :- سوت یا سوکن سے تعلق رکھنے والا ۔

سوتیلا باپ (ہ) اسم مذکر۔ وہ باپ جس کے نطفے سے آپ نہ ہو سگے باپ کا نقیض۔ دوسرا باپ ۔

سوتیلا بھائی (ہ) اسم مذکر :- وہ بھائی جو ایک ماں یا ایک باپ سے نہ ہو برادرانہ۔ وہ بھائی جو اور ماں سے ہو ۔

(جن بھائیوں کی ماں ایک اور باپ دو ہوں اُن کو عربی میں اخیافی اور جن کی مائیں دو اور باپ ایک ہو انہیں علاتی اور جو ایک ماں باپ سے ہوں وہ عیانی کہلاتے ہیں) ۔

سوتیلا بیٹا (ہ) اسم مذکر :- خاوند کی پہلی یا دوسری بیوی کا بیٹا۔ وہ بیٹا جو اپنے پیٹ سے نہ ہو۔ خاوند کا وہ بیٹا جو اور بیوی سے ہو۔ پسر اندر۔ پیوند فرزند ربیب ۔

سوتیلی (ہ) صفت :- سوتیلا کی تانیث۔ غیر حقیقی ۔

سوتے مُردے جگانا (۸) فعل متعدی :- قیامت برپا کرنا۔ ہنگامۂ محشر کھڑا کرنا۔ شور و شر مچانا ۔

(چونکہ حشر کے روز نفخ صور سے مُردے جگائے جائیں گے اس وجہ سے یہ محاورہ شور و حشر و ہنگامۂ محشر کے

کوتوال۔ کیوں نہیں حضور! اور جب سے اُس کا شور مچا ہے۔ بیچاروں کی جان پر بن آئی ہے۔

بادشاہ۔ (تعجب سے) کیا اس کا پتہ لگانا دشوار ہے۔

کوتوال۔ جان جوکھوں کا کام ہے۔

بادشاہ۔ واہ رے چور ——— (وزیروں کی طرف دیکھکر) ایسا چور بھی بھلا آپ لوگوں نے کہیں دیکھا اور سنا ہے۔

وزیر اعظم۔ وہ تعریف کے لائق بھی ہے اور قابلِ نفرت بھی۔

کوتوال۔ ظل اللہ! جو کام آج کل حکومت کے لئے دشوار ہے اُس نے آسان بنا دیا ہے۔

بادشاہ۔ کونسا کام

کوتوال۔ بیکاری کا مسئلہ

بادشاہ۔ وہ کیسے

کوتوال۔ وہ امیروں، سرمایہ داروں۔ سرکاری حاکموں کے خرمنِ اُمید پر غضب کی بجلی گراتا ہے، اور غریبوں کو ہر طرح مدد پہنچاتا ہے۔

بادشاہ۔ سمجھتے بھی ہو وہ امیروں کو لوٹ کر ملک کا فائدہ نہیں کر رہا ہے۔

کوتوال۔ ضرور کر رہا ہے حضور! وہ حاجت سے زیادہ کسی کو نہیں لوٹتا۔

بادشاہ۔ آخر وہ رہتا کہاں ہے؟ کچھ یہ بھی معلوم ہوا۔

کوتوال۔ وہ ہر جائی ہے۔ ممکن ہے کسی جنگل میں رہتا ہو۔ کیونکہ سارے قافلے اُسی کی پناہ میں صحیح سلامت شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ (ایک چپراسی محل میں داخل ہوتا اور سونے کی کشتی میں ایک عرضی گزرانتا ہے)

بادشاہ۔ یہ کیا ہے؟

چپراسی۔ ایک سوار یہ دے گیا ہے۔

کوتوال۔ وہ بدمعر گیا۔

بادشاہ۔ تم کیوں اس قدر حیران ہوتے ہو۔

کوتوال۔ عالی جاہ! ممکن ہے وہی ہو۔

بادشاہ۔ اچھا اس کو پڑھو تو

کوتوال۔ (پڑھتا ہے) "عالی جاہ! ملک میں سرکاری حکام کی رشوت ستانی زوروں پر ہے۔ کسان بیچارے سرمایہ داروں کی چکی میں پسے جا رہے ہیں۔ غریبوں کے خون سے ہاتھوں پر قشقہ لگایا جا رہا ہے۔ اس کی روک تھام آپ کا فرض ہے، آپ کا جاہ و جلال بجا، مگر قدرت بھی کوئی چیز ہے۔ اگر اب بھی آپ نے غفلت کی تو اندیشہ ہے کہ آپ کو بھی قدرت کے زہر آلود خنجر سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو آپ کی بہار زندگی کا آخری پیام ہوگا"

بادشاہ۔ یہ لو ——— وہ تو مجھے اور میری حکومت کو چیلنج دے رہا ہے۔ بدمعاش کہیں کا ——— (کوتوال سے)

کوتوال۔ اگر تم نے اس کو تین دن کے اندر گرفتار نہ کیا تو تمہارے جسم کے ٹکڑوں سے کُتوں کی ضیافت ہوگی۔

کوتوال۔ حضور ہی کوئی تدبیر بتا دیں تو بہتر

بادشاہ۔ (وزیروں سے) کیا کوئی تدبیر سمجھ میں آتی ہے۔

وزیر۔ ہاں ———

بادشاہ۔ کونسی

وزیر۔ اگر کوئی شخص غریبانہ بھیس میں کسی جنگل میں دردبھری آواز سے چیخے اور فریاد کرے گا تو یہ ضرور اُس کی مدد کو آپہنچے گا۔ بس ذرا اپنا کام کر دیجئے۔

بادشاہ (خوش ہوکر) واہ واہ کیا دانائی کی بات بتائی ہے۔ ——— شاباش ——— سنا کوتوال تم نے

کوتوال۔ جی ہاں، عالی جاہ!

بادشاہ۔ تو جاؤ اِس پر فوراً عمل کرو، اور اس کو زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ۔

کوتوال۔ بہت اچھا ——— عالی جاہ! (کوتوال جاتا ہے۔ دربار برخواست ہوتا ہے)

دوسرا منظر

جنگل، ایک موٹے درخت کی ٹہنی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا نظر آتا ہے۔

نوجوان۔ خدایا ——— آج میرے دل پر مایوسی پانی پر کائی کی طرح کیوں جم رہی ہے۔ دنیا کا ہر منظر اماوس کی رات کی طرح خوفناک کیوں دکھائی دے رہا ہے۔ آہ ——— آج میری زندگی کا آخری دن ہے؟ آہ ——— واقعی میں گنہگار ہوں، مگر معاف کر خدایا تیرے

سوتے پر پڑنے لگے) ۔

اگر خواب میں آن کر جگا یا   سوتے مُردے جگائیں گے ہم (مومن)

سوتے نصیب جاگنا (ہ) فعل لازم۔ بخت خفتہ کا بیدار ہونا قسمت کھلنا اقبال کا یاور ہونا۔ نصیبا سامنے ہونا ۔

چھوڑا ہاتھی کو اپنے آ گئے   ہیں گے نصیب سوتے جاگے (انشا)

سُوجا (ہ) اسم مذکر (ہندی) (۱) بڑا سُنبہ (۲) سُوا۔ بڑی سوئی ۔

سوجانا (ا) فعل لازم۔ (۱) نیند آجانا۔ دراز ہو جانا۔ خواب فرمانا (۲) سُن ہو جانا۔ حرکت خون بند ہو جانا۔ سُننا جانا ۔

چین اُٹے اُسے تکیہ ترے سر کا بن کر   کاش ڈالوں گا میرا ہاتھ جو سو جانے گا (داغ)

کوئے مقصود سے یوں رکھتی ہے غفلت مجھے دور
جیسے سو جانے سے ہو جاتے ہیں بیکار قیام   (آتش)

آگے کسی کے کیا کریں دست طمع دراز   یاں ہاتھ سو گیا ہے سرانے دھرے دھرے (میر)

سُوج کر کُپا یا تھم ہونا (ہ) فعل لازم۔ نہایت سُوج جانا۔ بہت سُوجنا ۔

سُوجن (ہ) اسم مؤنث۔ ورم آماس۔ پھولن ۔

سُوجن اُترنا (ہ) فعل لازم۔ آماس یا ورم کا کم ہونا ۔

سُوجن چڑھنا (ہ) فعل لازم۔ ورم پھیلنا۔ آماس چھانا۔ سُوجن ہونا ۔

سُوجن ہونا (ہ) فعل لازم۔ دیکھو (سوجن چڑھنا)

سُوجنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) ورم ہونا (۲) آماس ہونا۔ سُوجن چڑھنا (۳) پھولنا۔ غصے یا بد مزاجی سے مُنہ پھلائے رہنا۔ مُنہ تھتھانا۔ "ان کا مُنہ تو سدا سُوجا ہی رہتا ہے" ۔

سُوج کر تھم ہونا (ہ) فعل لازم۔ نہایت ورم ہونا۔ از حد آماس چڑھنا۔ ورم سے تھم کی مانند موٹا ہونا ۔

منزل مقصود کیا راہ صعوبت ناک ہے   رفتہ رفتہ سوج کر پائے تجسس تھم ہوا (منشا صابر)

سُوجھ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) جوت۔ نظر۔ بینائی۔ بصارت (۲) عقل۔ ادراک۔ سمجھ۔ بُوجھ۔ ہوش۔ حواس۔ فکر صائب۔ نظر غائر ۔

سُوجھ بُوجھ (ہ) اسم مؤنث۔ عقل و فہم۔ سمجھ و ادراک۔ دور اندیشی جیسے "بڑی سوجھ بوجھ کا آدمی ہے" ۔

سُوجھتا یا بُوجھتا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) فکر۔ صلاح۔ اندیشہ۔ انتظام۔ بند و بست تدبیر جیسے "اپنے گھر کا سوجھتا کر کے نکلو" (۲) ڈھنگ۔ مطلب۔ مقصد۔ گون۔ جیسے "جاؤ تو سہی اپنا سوجھتا نہ دیکھو تو آ جانا" ۔ (شہر لکھنؤ کے نسوان کا محاورہ ہے)

سوجھتا اپنا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (آپنا سوجھتا کرنا زیادہ بولتے ہیں) ۔

تدبیر درست کرنا۔ اپنا فکر و تردد کرنا۔ اپنی بہتری اور مصلحت کی بات کرنا۔ انتظام و بند و بست کرنا۔ اُپائے کرنا۔ اندیشہ کرنا۔ آگا پیچھا سوچنا۔ عاقبت اندیشی کرنا ۔

ابھی اک عمر رونے کو ہے مت اشک آنکھوں کی تم   کرو کچھ سوجھتا اپنا تو بہتر ہے کہ دنیا ہے (میر)

سوجھتا اپنا کرے کچھ ابر تر ہے مصلحت   جوش غم سے جب کہ نابینا ہے چشم گریہ ناک (〃)

ناوک اندازی کریں گے نالۂ شبگیر سے   سوجھتا اپنا کرے کہہ دو یہ چرخ پیر اب (نکہت)

سوجھتا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ فکر کرنا۔ سوچنا۔ تدبیر کرنا ۔

سوجھتا ہونا (ہ) فعل لازم۔ فکر ہونا۔ تدبیر ہونا۔ بات قرار پانا۔ نسبت ٹھیرنا۔ (دیکھو چہرہ بہیلی صفحہ ۲۰ مطبوعہ ارمغان دہلی ۱۸۸۸ء)

سُوجھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) نظر آنا۔ دکھائی دینا ۔

نصیراب سوجھتا ہے ہم کو وصل یار کا ہونا   خوشی نے مُنہ دکھایا ہے جو آنکھ اپنی پھڑکتی ہے (نصیر)

(۲) آنکھ سے معلوم ہونا۔ دیکھنا۔ نظر پڑنا۔ نظر میں آنا جیسے سوجھے نہیں پٹورا چاند سے رام رام (بھجن) ۔

یہ گھٹ میں سُوجھے نہیں کرے گھانہ جائے ۔ بلا ہے اور نہ ملے وا سے کہا بسائے ۔

(۳) معلوم ہونا۔ ظاہر ہونا جیسے "ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا" یعنی نہایت اندھیرا ہے۔ (۴) خیال ہونا۔ خیال آنا جیسے "دل کو ہو قرار تو سب سُوجھتا تھوا" "مجھ کو چوری کی سوجھی"۔ ذہن میں آنا۔ خیال پر چڑھنا۔ سمجھ میں آنا ۔

چشم یار آئی یاد دیکھ کے جام   وقت پر سوجھی عجب شے ہے (معروف)

سُوجی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) روا۔ مغز گندم گیہوں کی گری (۲) (ہندو) سُوئی سوزن (۳) (ہندو) :- درزی۔ خیاط۔ پلہ دوز۔ (یہ لفظ سنسکرت میں سوچی تھا جس کے معنی سوئی کے ہیں) ۔

سوجے پھولے (ہ) صفت۔ خفا۔ آزردہ۔ مُنہ تھتھائے۔ مُنہ پھلائے۔ خفا خفا ۔

حال میرا اُس نے پوچھا جو کسی نے تو کہا   وہی ہیں جا کے کل یاں بیقراری کر گئے
بیٹھے کیسے اور بھلے چنگے ہیں اُن کو کیا ہوا   سُوجے پھولے آئے تھے گلہ گزاری کر گئے   (بیان)

سُوچ (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندو) آبدست۔ استنجا۔ پاکی۔ صفائی ۔

سوچ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) فکر۔ اندیشہ۔ خیال۔ بچار۔ چنتا (۲) غم و الم۔ رنج و اندوہ (۳) غور۔ دھیان۔ توجہ۔ غرض ۔

سوچ بچار (ہ) اسم مذکر۔ فکر و تامل۔ غور و فکر۔ سوچ سمجھ۔ دیکھ بھال ۔

سوچ بچار کے (ہ) تابع فعل۔ سوچ سمجھ کے۔ غور و تامل سے۔ سادھانی سے۔ دیکھ بھال کے ۔

بامانِ رحمت پر نثار ـــــ آہ اگر دنیا کے سنگدل امیر، جونکوں کی طرح خون چوسنے والے سرمایہ دار غربا کی سچی ہمدردی کرتے تو مجھے یہ ناروا پیشہ اختیار نہ کرنا پڑتا ـــــ آہ انسانی بھیڑیئے قوم وملت کے نام پر مہذب ڈاکے ڈال کر اپنی بیوی بچوں کا پیٹ پالنے کی بجائے قوم کی صحیح رہنمائی کرتے تو آج یہ روزِ بد دیکھنا نصیب کیوں ہوتا۔ میں بدنام ہوا۔ سوسائٹی کے قابل نہ رہا۔ مگر مطمئن ہوں کہ میری زندگی کا ہر لمحہ قوم کی آسودہ حالی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح سود مند ثابت ہوا۔ اب اگر پکڑا بھی جاؤں اور قتل بھی کر دیا جاؤں تو مجھے غم نہیں۔ میں خوشی سے موت کا پیالہ پینے کے لئے تیار ہوں (کوتوال اسی جنگل میں سپاہیوں کو لے آتا اور چھپا دیتا ہے۔ نوجوان ٹہنی پر مغموم بیٹھا ہوا کچھ سوچ رہا ہے، دُور سے کسی کے رونے کی آواز آتی ہے۔ نوجوان گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھتا اور کہتا ہے اشکر ہے کہ میری زندگی کا آخری لمحہ بھی ـــــ (پھر گھبرا کر) ـــــ یہ دھوکا تو نہیں دیا جا رہا ہے ـــــ (سوچتے ہوئے) ساری زندگی انہی کاموں میں صرف ہوئی ہے۔ آخری وقت میں کیوں گھبراؤں۔ اگر یہ دھوکا بھی ہے تو اللہ میرا حامی وناصر ہے (درخت سے کودتا اور آواز کی طرف دوڑتا ہے۔ مگر سپاہی اس کو گھیر لیتے ہیں۔ نوجوان چپ چاپ اپنے آپ کو اُن کے حوالے کر دیتا ہے۔ سپاہی اور کوتوال اُس کو زنجیروں میں جکڑ کر بادشاہ کے پاس لے جاتے ہیں)

تیسرا منظر

محل کا پائیں باغ، سپاہی اور کوتوال قیدی کے قریب کھڑے ہوئے ہیں۔ بادشاہ چند مصاحبوں کے ساتھ باغ میں آتا ہے۔ شاہزادی فرخندہ اپنے کمرے میں کھڑی ہوئی کھڑکی سے دیکھ رہی ہے۔

بادشاہ۔ اُف، یہ قیدی ہے یا مایوسیوں کا مرقع۔

قیدی۔ مایوسی مذہب اسلام میں کفر ہے۔

بادشاہ۔ او ہو دیکھو تو آج تم کس قدر مجبور ہو۔

قیدی۔ ایک بہادر موت کے آخری اور تلخ لمحوں میں بھی خوش رہتا ہے۔

بادشاہ۔ وہ دھمکی جو تم نے مجھے دی تھی یاد ہے۔

قیدی۔ جی ہاں۔ وہ دھمکی نہیں تھی بلکہ حضور کو حقیقت سے آگاہ کرنا میرا فرض تھا۔

بادشاہ۔ کیا حکومت کے آگے بھی کسی کا زور چلتا ہے۔

قیدی۔ بیشک حضور حکومت سے بڑھکر بھی ایک طاقت ہے۔

بادشاہ۔ آج وہ غریب کہاں ہیں جن کی مدد پر تو ـــــ

قیدی۔ وہ غریب تو یہاں نہیں۔ لیکن اُن کی دعائیں میرے ساتھ ہیں

بادشاہ۔ (مذاقیہ ہنسی ہنستے ہوئے) بے وقوف۔ پگلا کہیں کا ـــــ

قیدی۔ پگلے وہ ہیں جو اپنے چند روزہ جاہ وجلال کو، عزت و مرتبہ کو دنیا کی ظاہری چیزوں میں ڈھونڈھتے ہیں۔

بادشاہ۔ مگر آج تجھکو میرے پنجے سے کون چھڑا سکتا ہے

قیدی۔ وہی جس نے خلیل کو نمرود کی آگ سے، موسیٰ کو فرعون سے، یوسفؑ کو کنوئیں سے نکالا تھا۔

بادشاہ۔ کیا تو پیغمبری کا دعویٰ کر رہا ہے۔

قیدی۔ قدرت کی حقیقت اور اپنے ایمان کا اعتراف کر رہا ہوں۔

بادشاہ۔ تیری موت رسوائی کے ساتھ عمل میں آئے گی۔

قیدی۔ میں اپنی زندگی سے مطمئن ہوں۔

بادشاہ۔ یہ بات ہے

قیدی۔ جی ہاں۔

بادشاہ۔ (کوتوال سے) سارے شہر میں اس کی موت کا اعلان کرا دو۔

کوتوال۔ (ادب سے) عالی جاہ! مصلحت اسی میں ہے کہ اس کی موت خاموشی سے عمل میں لائی جائے۔ ورنہ بغاوت کا اندیشہ ہے۔

بادشاہ۔ اچھا تو اس کو ابھی سولی پر چڑھا دو۔ (کوتوال اور سپاہی قیدی کو سولی پر چڑھاتے ہیں۔ فرخندہ فوراً اپنے ترکش سے تیر کھینچتی اور تاک کر سولی کی رسّی پر نشانہ لگاتی ہے، رسّی ٹوٹ جاتی ہے)

بادشاہ۔ (حیران ہو کر) یہ کیا؟

قیدی۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ ـ ـ ـ

بادشاہ۔ پھر چڑھاؤ اس مردود کو۔ (سپاہی قیدی کو دار پر کھینچتے ہیں۔ دوسرا تیر سنسناتا ہوا آتا اور رسّی کو کاٹ دیتا ہے)

بادشاہ۔ یہ جادو کا زور ہے یا رسّی کمزور ہے۔

قیدی۔ صرف قدرت کا کھیل ہے۔

سوچ سمجھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (دیکھو سوچ بچار)۔

سوچ سمجھ کے (ہ) تمیز فعل :۔ غور و فکر سے۔ ہوش و حواس سے۔

سوچ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ فکر کرنا۔ چنتا کرنا۔ اندیشہ کرنا۔ غم کھانا ؎

کاہے کو سوچ کرے من مورکھ گرہ میں گانٹھ کا کتیک کھایو
پہلے ہی ردوہ کلس بھر رالو پاسے پیچھے تیرو جنم کرایو

سوچ مٹانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) غم دُور کرنا۔ اندیشہ مٹانا۔

سوچ میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ فکر میں بیٹھنا۔ خیال میں مصروف ہونا۔ دُھن میں لگنا ؎

اُس کی یاد تو سہی سوچ میں بیٹھے ہے کیوں اُس کے آنے کی قسم ہے مجھے گردم ہی میں لوں
تیرا جو عہد ہے اُس عہد پہ میں قائم ہوں مرنے نا ہے کہ نہ آئے تو میں نہ جیوں
لاکسی طرح اُسے میری پیاری آنا

سوچ میں رہنا (ہ) فعل لازم :۔ غوطہ میں رہنا۔ فکر میں رہنا۔ خیال میں غرق رہنا۔ دُھن میں لگا رہنا۔ اندیشہ میں ہونا۔

سوچ میں ہونا (ہ) فعل لازم :۔ فکر میں ہونا۔ خیال میں ہونا۔ سوچنا۔ فکر کرنا۔ اندیشہ کرنا۔

میر کس سوچ میں ہو بولو آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے (میر)

سوچنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) فکر کرنا۔ غور کرنا۔ اندیشہ کرنا۔ چنتا کرنا۔ بچارنا۔ غوض کرنا۔ دھیان کرنا (۲) مراقبہ میں جانا۔ مراقبہ کرنا۔ دھیان لگانا (۳) سمجھنا۔ بوجھنا۔ ذہن نشین کرنا جیسے "خوب سوچ لو" (۴) عاقبت اندیشی کرنا۔

سوچنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ آبدست کرنا۔ پانی لینا۔ طہارت کرنا۔

سُوچی پتر (س) اسم مذکر (ہندو) :۔ فہرست مضامین۔ صحت نامہ۔

سوخت (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) سوختگی۔ سوزش ؎

آپ کو سوخت غیر کو لذت یہ مزا اس کباب میں دیکھا (نامعلوم)

(۲-۹) ایک قسم کا جوا جو گنجفہ میں بازی بدھ کر کھیلتے ہیں۔ نیز خلاف قاعدہ تاش کھیلنے میں بازی ضبط کرنے کو اور گنجفہ میں آلو کے چھپا رکھنے سے نکمی ہو جانے کو سوخت کہتے ہیں۔

سوخت کرنا (۹) فعل متعدی :۔ جلانا۔ ضبط کرنا۔ منسوخ کرنا۔ ردّ کرنا۔ جیسے "بازی سوخت کرنا۔ سر سوخت کرنا" وغیرہ۔

سوخت ہونا (۱) فعل لازم :۔ جلنا۔ ضبط ہونا۔ منسوخ ہونا۔ رد ہونا جیسے "دام سوخت ہونا"۔

سوختگی (ف) اسم مؤنث :۔ جلن۔ سوزش۔ تکلیف۔ رنج۔ صدمہ۔ جلاپا۔ غم۔ کلفت۔

سوختنی (ف) اسم مؤنث :۔ جلنے کے قابل۔ جلانے کے لائق۔ جلنے جوگا۔

سوختہ (ف) صفت :۔ (۱) جلا ہوا۔ آتش زدہ۔ جُھلسا ہوا ؎

جل کر اگر بجھا بھی دل سوختہ تو پھر جلنے کا جیسا کہ کوئلا بجھا ہوا (ذوق)

(۲) غم سے جلا ہوا۔ غم اندوز۔ اندوہگین۔ افسردہ۔ پژمردہ۔ مصیبت زدہ ؎

جلد مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا آگ لینے کو آئے تھے یہ آنا کیا تھا (میر درد)

(۳) وہ جھلسا ہوا کوئلہ یا کپڑا جس میں جلد آگ لگ جاتی ہے۔ انگریزی سوختہ۔ حراقہ۔ نیز وہ بارود میں رنگا ہوا کپڑا جس پر چقماق سے جلد آگ لگ جاتی ہے (۴-۹) بلوٹنگ پیپر۔ سیاہی چوٹ۔ جاذب (سہارن پور وغیرہ کی طرف سُنا گیا ہے)۔

سوختنی (۹) اسم مؤنث :۔ (الکھنؤ) رنج۔ کلفت۔ غم۔

سُود (ف) اسم مذکر :۔ (۱) زیان کا نقیض۔ نفع۔ فائدہ۔ منافع ؎

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا (غالب)

(۲-۹) بہتری۔ بھلائی۔ خوبی۔ عمدگی (۳-۹) بیاج۔ ربا۔ نقد روپے کا نفع۔

سُود بٹا (ہ) اسم مذکر :۔ نفع نقصان۔

سُود پر دینا یا سُودی چلانا (۹) فعل متعدی :۔ روپیہ منافع پر قرض دینا۔ بیاجو روپیہ دینا۔

سُود پر لینا (۱) فعل متعدی :۔ بیاجو روپیہ لینا۔

سُود خوار یا سُود خورا (ف) اسم مذکر :۔ بیاج کھانے والا۔ رباخوار۔

سُود در سُود (ف) اسم مذکر :۔ بیاج پر بیاج۔ چکر بردی۔ مرکب سود۔ پڑ بیاج۔ بیاج تا بیاج۔ حساب کا وہ قاعدہ جس میں بیاج پر بیاج لگانے کا قاعدہ اور اُس کا نرخ وغیرہ بتایا جائے۔

سُود کھانا (۱) فعل متعدی :۔ بیاج لینا۔ بیاجو روپیہ چلانا۔ سود پر دینا ؎

ہے منافع جو مسئلہ سے سوا سود کھانا بھی اب حلال ہوا (جان صاحب)

سُود لگانا (۹) فعل متعدی :۔ بیاج لگانا۔ بیاج پھیلانا۔

سُود مند (ف) صفت :۔ مفید۔ فائدہ مند۔

سُود ہونا (۱) فعل لازم :۔ فائدہ ہونا۔ نفع ہونا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ہاتھ آنا۔

سُود (ہ) اسم مذکر :۔ بنیوں کی ایک قوم جو اکثر ضلع کانگڑا میں پائی جاتی ہے۔ اُن میں ایک پہاڑی سود کہلاتے ہیں اور دوسرے دیسی۔ جن کا باہم میل ملاپ اور رشتہ ناطہ نہیں ہو سکتا۔

بادشاہ ۔ (اس کو پھر دوبارہ لو) چھوڑ دست (قیدی سولی پر سے جایا جاتا ہے ۔ تیسرا تیر پھر آتا ہے اور رسّی کو کاٹ دیتا ہے ۔ ساتھ ہی ایک کاغذ بھی گرتا ہے، بادشاہ چپٹی کو جھٹ سے اٹھا کر کوتوال کو پڑھنے کے لئے دیتا ہے، کوتوال پڑھتا ہے) "یہ بے گناہ قیدی ہے۔ حقیقی مجرم میں ہوں اور ابھی حاضر ہوتا ہوں۔"

بادشاہ ۔ یا اللہ! یہ کیا ماجرا ہے ۔ (کوتوال سے) تم نے مجھے دھوکا دیا ۔ (آن کی آن میں کالی گھٹا چھا جاتی ہے ۔ بجلی کوندتی ہے، اتنے میں ایک حسین دوشیزہ برقع اوڑھے ہوئے بادشاہ کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے)

بادشاہ ۔ (گھبرا کر) تم کون ہو ۔

اجنبی ۔ آپ کو ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا ۔

بادشاہ ۔ کس لئے آئے ہو ۔

اجنبی ۔ حضور کا وعدہ یاد دلانے کے لئے ۔

بادشاہ ۔ میں نے کیا وعدہ کیا تھا اور کب ؟

اجنبی ۔ غور کیجئے ۔ سوچئے

بادشاہ ۔ مجھے یاد نہیں آتا ۔

اجنبی ۔ کیا یاد دلانے پر پابند رہیں گے حضور!

بادشاہ ۔ ضرور

اجنبی ۔ اُس شخص کا بھروسا ہی کیا جس نے دولت کے لالچ میں حقیقی ——

بادشاہ ۔ (حیران ہو کر) آئیں —— کیا کہا —— جلد بتاؤ

اجنبی ۔ قسم کھائیے

بادشاہ ۔ میرے تاج و سر کی قسم، للہ جلد بتاؤ

اجنبی ۔ صحرائی ڈاکوؤں سے جس وقت مجھکو ——

بادشاہ ۔ کون —— فرخندہ —— میری بیٹی —— افسوس ۔

(فرخندہ برقع اُتار کر آنکھیں نیچی کئے ہوئے بت کی طرح کھڑی رہ جاتی ہے، قیدی اس کو غور سے دیکھتا اور یکایک چیخ مار کر بادشاہ کے پاؤں پر گر جاتا ہے ۔ بادشاہ اُس کو اُٹھانے کے لئے جھکتا ہے، اور اُس کے گلے کی سنہری زنجیر دیکھ کر چلا اُٹھتا ہے) آہا ہا —— فیروز —— میرا بھتیجا ——

(فیروز ہوش میں آتا اور ایک طرف ادب کے ساتھ کھڑا رہ جاتا ہے)

فیروز ۔ ہاں میں وہی کمبخت فیروز ہوں جو جلا وطن کر دیا گیا تھا حضور

بادشاہ ۔ (آنسو بہاتے ہوئے) آہ بیٹا، خدا کے لئے مجھے معاف کرو میری خطاؤں کو بخشدو، میں مجرم ہوں ، ہوسِ دولت اور خواہش تاج نے مجھے اندھا کر دیا تھا —— آہ کس قدر ظالم ہوں میں ۔ بیٹا! یہ لو (تاج کو پہناتے ہوئے) تمہارا تاج جس کے تم حقیقی وارث ہو ۔ (فرخندہ کا ہاتھ میں ہاتھ دے کر) آج سے یہ تمہاری ملکہ ہے ۔

بادشاہ جاتا ہے، درباریوں پر سناٹا چھا جاتا ہے اور یہ آواز گونج جاتی ہے ۔

عجب دنیا ہے یہ کھلتا نہیں راز اُس کی قدرت کا
ابھی دوزخ کا منظر تھا، ابھی نقشہ ہے جنت کا

(محوی)

پھر دل میں خوشی کا راج دیکھا میں نے
پھر ذوقِ جنوں پہ تاج دیکھا میں نے
لائے جو بعد مدت ترا آج عمر کے بعد
اپنی جانب پھر آج دیکھا میں نے

(بسمل)

اے حسن بہار آج مبارک باد جانا بسی
صہبا تری ایاغ سے چھلکا جاتا بسی
مسکا تو یہ ذرے کو لا لاتی ہے سی
جنت کی آتی جو ملی اجالے جاتا بسی

(بسمل)

سودا (ع) اسم مذکر:- (۱) سیاہ ۔ کالا (۲) اخلاط اربعہ میں سے ایک سیاہ خلط کا نام ۔ بلغم سوختہ ۔ صفرائے سوختہ ۔ رگن ۔

ہوگیا جزو بدن ہائے کباب کیا سودا ۔ مو بکن کھس میں ... میں ہویدا سودا (امیر)

چار اخلاط ہیں اندوہ و غم و رنج والم ۔ خون جو ہے سو ہے تن میں نہ صفرا سودا (؟)

(۲) ف:- خبط ۔ جنون ۔ دیوانگی ۔ پاگل پن ۔ باؤلا پن ۔ سٹری پن ۔ مالی خولیا ۔ (چونکہ خلط سودا کے بڑھ جانے سے جنون پیدا ہوتا ہے اس سبب سے فارسی والے اس معنی میں استعمال کرنے لگے)

سودا بازار محبت یہ لفظ آیا ہے مجھے ۔ دل کا جب سودا ہوا تب ہوگیا سودا مجھے (نصیر)

وہ خریدار ہوں بازار جہاں میں ناسخ ۔ پھر سودا نہیں بنتا کوئی سودا مجھ کو (ناسخ)

تنگ آیا ہوں بہت شہر کی آبادی سے ۔ لے چلے کاش مجھے جانب صحرا سودا (امیر)

جو کرتے پری بحوں کی ہم کیا ہم کو سودا تھا ۔ گرو دل میں میٹھا ایسی دھملی بن بن کر (داغ)

(۳) عشق ۔ فریفتگی ۔ سنیہہ ۔ پریم ۔ پریت ۔ موہ ۔

پھر ہی کتاب دل صحرائے قیس آباد ہو ۔ پھر ہوا سودا ہمیں اُس شوخ لیلیٰ فام کا (سخن)

(۴) خیال ۔ دھیان ۔ دُھن ۔

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا ۔ شوق سودائے خط و خال کہاں (غالب)

سودا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا ۔ دل ... ہے تری اُلفت نہیں جاتی (داغ)

میں تری زلف کے سودے میں گرفتار بلا ۔ اور کیا ہوں گا سودا پائے بزنجیر تو ہوں (ظفر)

دم نکل جائے گا اُس زلف کے سودے میں مرا ۔ سونگھنے کو جو کبھی مشک ختن مجھ کو دیا (آتش)

(۵- ت) مُعاملہ خرید و فروخت ۔ بھاؤ تاؤ ۔ مول تول ۔ خرید و فروخت کی بات چیت ۔

دل کا زلفوں میں مرے سہل ہوا یوں سودا ۔ جیسے سستی کوئی بک جائے ہے نیلام کی چیز (ظفر)

کل جگ نہیں کرجگ ہے یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے } (نظیر)

(۶) اسباب ۔ جنس ۔ چیز ۔ کھانے پینے برتنے برتانے کی چیز جو بازار سے لائی یا خریدی جائے ۔

لے کے دل ارنے بوسہ جو دیا سمجھائیں ۔ سستے داموں مجھے ہاتھ آگیا مہنگا سودا (امیر)

سودائے عشق میں کبھی پائی نہ منفعت ۔ کیا کیا ضرر اُٹھائے تمنا سے سود میں (ظفر)

(۷- ۱) مُعاملہ ۔ بیوپار ۔

دل کا سودا ہے خفا ہونے کی کچھ بات نہیں ۔ گفتگو رہتی ہے بائع کو خریدار کے ساتھ (ثاقب)

بوسہ لب شیریں کا وہ بت تلخ ہوا ۔ سچ ہے کڑوا ہے بہت راہ خدا کا سودا (امیر)

(۸) مرزا محمد رفیع خلف الرشید مرزا محمد شفیع کا تخلص جو ہجوگوئی اور قصائد میں ملک الشعرا اور میر تقی مرحوم کے ہمعصر تھے ۔ ان کا کلیات مشہور اور ہر جگہ ملتا ہے ۔

سودا اُچھلنا (۱) فعل لازم:- خبط ہونا ۔ جنون ہونا ۔ خفقان ہونا ۔ دیوانگی یا پاگل پن کا زور کرنا ۔ مالی خولیا کا زور ہونا ۔

سودا بنانا یا کرنا (۱) فعل متعدی:- بھاؤ ٹھیرانا یا قیمت نرخ کا کوتہ کرنا ۔ معاملہ طے کرنا ۔

سودا بننا یا ہوجانا (۱) فعل لازم:- معاملہ خرید و فروخت کا کوتہ ہونا ۔ سودا چکنا ۔ بھاؤ تاؤ بننا ۔ مول تول ہونا ۔ معاملہ پٹنا ۔ نرخ یا قیمت ٹھیرنا ۔

حسن کی جنس گراں نقد دو عالم کم وزن ۔ نہ بنے گا نہ بنے گا نہ بنے گا سودا (امیر)

ہے اب نہ بنے گا کوئی سودا اپنا ۔ پھیر دیجے دل بیتاب ہمارا ہم کو (داغ)

کیا پوچھتے ہو قیمت دل کا معاملہ ۔ تم سے بھلا کوئی سودا بنا بھی ہے (انور)

لے چلا ہوں دل ہے بازار الفت میں مگر ۔ دیکھئے کن داموں میں بنتا ہے سودا دل (صابر)

سودا پٹنا (۱) فعل لازم:- معاملہ بننا ۔ معاملہ طے ہونا ۔ سودا چکنا ۔

سودا ٹھیرنا (۵) فعل لازم:- قیمت بننا ۔ بھاؤ چکنا ۔ معاملہ بننا یا مول تول ہونا ۔ مول چکنا ۔ نرخ قرار پانا ۔

متاع دل بہت ارزاں ہے کیوں نہیں لیتے ۔ کہ ایک بوسہ پہ سودا ہے اب تو آ ٹھیرا (نصیر)

دل کا کیا مول بھلا زلف چلیپا ٹھیرے ۔ تیری کچھ گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھیرے (؟)

متاع شوق بھی ہے نایہ الفت بھی بکتے ہیں ۔ اگر لیجے تو کچھ سودا ہمارا آپ کا ٹھیرے (داغ)

سودا خریدنا یا مول لینا (۱) فعل متعدی:- چیز خریدنا ۔ کوئی چیز لینا ۔ اسباب مول لینا ۔

سودا دلانا (۱) فعل متعدی:- کھانے پینے کی چیز دلانا ۔ کوئی چیز دلوانا ۔

سنگ میں جھولیوں میں لڑکوں کی ۔ ان کو سودا دلا دیا کس نے (معروف)

سودا سلف (۱) اسم مذکر:- چیز بست ۔ کھانے پینے کی چیز ۔ بازاری چیز جو خریدی جائے (سلف کی تحقیق اسی لغت میں دیکھو) ۔

سودا کرنا (۱) فعل متعدی:- معاملہ کرنا ۔ نرخ کرنا ۔ بیوپار کرنا ۔ خرید و فروخت کرنا ۔ معاملہ بنانا ۔ مول تول کرنا ۔ قیمت ٹھیرانا ۔ نرخ کوتہ کرنا ۔ بھاؤ تاؤ کرنا ۔

دل کا سودا ہم کبھی کرتے نہ زلف یار سے
پر یہ شامت ہے نہ تھے واقف ضرر سے پیشتر } ظفر

کیوں نقد دل اے جان جہاں مفت میں کھوئیں
دیوانے نہیں آپ سے سودا نہ کریں گے } برق

سودا لینا (۱) فعل متعدی:- کوئی چیز خریدنا ۔ کوئی اسباب مول لینا ۔

سودا ملنا (۱) فعل لازم:- چیز ملنا جیسے ہاتھ کے بیچے کو سب جگہ سودا ملتا ہے ۔

سودا ہوجانا (۱) فعل لازم:- (۱) سودا بن جانا ۔ معاملہ طے ہوجانا ۔ قیمت چک جانا ۔ بھاؤ ٹھیر جانا (۲) جنون ہوجانا ۔ خبط ہوجانا ۔ مالی خولیا ہوجانا ۔

ہندوستانی ادب میں بین الاقوامی نقطۂ نظر کی ضرورت

ترقی پسند ادیبوں سے ایک گزارش

احمد حسین - الہ آباد یونیورسٹی

آج ہندوستان ایک عظیم انقلاب کے دروازوں پر کھڑا زور آزمائی کر رہا ہے جو نہ معلوم کس وقت کھل جائے اور سارا ملک تہ و بالا ہو جائے۔ خود اُس نظام کے سر پر جو ہمارے سماج کا سنگ بنیاد ہے۔ تخریب اور فنا کی مہیب بجلیاں کوند رہی ہیں جو گر کر نہ معلوم کب اُسے خاکستر کر دیں ــــــ بھوک، غربت اور بیکاری کے سوال کو اُٹھے حالانکہ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے، لیکن یہی سوال اتنی اہمیت حاصل کر چکا ہے کہ آج ہمارے تمام سیاسی، معاشی اور اقتصادی سوالوں کا مرکز بن گیا ہے، اور ہندوستان کی آزادی کا سوال ایک جذباتی سوال نہیں بلکہ یہاں کے مفلس اور بے بس ترین طبقوں کی "اقتصادی آزادی" کا مسئلہ ہو گیا ہے، المختصر یہ افلاس ہی کے تند جھونکے ہیں جو سینۂ ہندوستان میں بھڑکنے والے شعلۂ انقلاب کو تیزی سے ہوا دے رہے ہیں۔

ہمارا ادب بھی جو حیاتِ قومی کے مختلف پہلوؤں کی مصوری کرتا ہے ان انقلابی محرکات سے بخوبی متاثر ہوا ہے۔ ہمارے شاعروں کے خیالات ہجر و وصل اور ساغر و مینا کی خنک فضا سے نکل کر مفلس کے دل کو پھونک دینے والی آگ کے شعلوں میں کود پڑے ہیں۔ ہمارے افسانہ نگار اور ناول نویس حضرات کے قلم، آراستہ سیلون، برقی روشنی، کلب گھر اور رومانی واقعات کے تذکروں کے بجائے گاؤں میں پھوس کے کچے جھونپڑے، بجھتے چراغ، لاغر بیل، شکستہ ہل، زمیندار کے ظلم، طوفان اور طغیانی کی بربادی، روٹی کی فکر، امراض کی تکلیف، دوا کی پریشانی، محنت، مزدوری اور پھر بھی فاقہ مستی وغیرہ کی المناک داستانیں ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں ــــــ اور انہی ترقی پسند رجحانات میں ہم کو "اردو۔ہندوستانی" زبان کی بقا اور ترقی کا ایک خوشگوار مستقبل نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ زندگی کی لحظہ بہ لحظہ متحرک حالتوں کے ساتھ ہم اس زبان کو بدلتا ہوا پاتے ہیں۔ اور اس کے ادب میں اپنی حیاتِ جدیدہ کے مختلف نقوش اس قدر کامیابی کے ساتھ منعکس ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

یہ سب درست، اور ہم کو ان خوشگوار علامات سے ایک گونہ اطمینان بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارے مصنفین کا بیشتر حصہ اپنے بناوٹی اور ناقابلِ تعبیر خواب سے بیدار ہو کر عصرِ حاضر کی زبردست اور طوفانی حقیقتوں سے آنکھ ملانے کی اب بھی جرأت نہیں کر سکا ہے۔ پھر بھی "اردو۔ہندوستانی" ادب میں عوام سے ہمدردی اور اُن کی زندگی کی ترجمانی کے جو جراثیم پیدا ہو چلے ہیں کافی امید افزا ہیں۔ لیکن حیاتِ قومی کے ان تمام زندہ مسائل کو سمجھنے اور اُن کی صحیح ترجمانی کرنے کے باوجود ہمارے شاعر اور نثار ایک بڑی زبردست، بنیادی اور اہم ترین حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں، یا شاید اُن کی نظروں نے اس کے دور رس نتائج کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اور اُن کے خیالات اُس کی انقلابی قوت کا اندازہ نہیں کر سکے ہیں۔

غالباً ہمارے ادیب ابھی اس چیز کو محسوس نہیں کر رہے ہیں، کہ ظلم و تشدد کے خلاف، بیکاری، تنگدستی اور فاقہ مستی کے خلاف، سیاسی غلامی، قومی پامالی اور اقتصادی لوٹ کھسوٹ کے خلاف، شہنشاہیت، استعماریت اور

سودا بازارِ محبت میں نظر آیا مجھے ‏ ‏ زلف کا جب سودا ہوا تب ہو گیا سودا مجھے (نصیر)

سودا ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) خرید و فروخت ہونا - بنج بیوپار ہونا - لین دین ہونا - معاملہ بننا - مول تول ہونا - بھاؤ بننا - معاملہ ہونا ○

ہم چکا کے یار کی زلف روتا بازار میں ‏ ‏ جنسِ دل کا اپنے سودا ہو گیا بازار میں (نصیر)

(۲) جنون ہونا - خفقان ہونا - خبط ہونا - مالیخولیا ہو جانا ○

سودا کی جا سنگ اسود کو چوما ‏ ‏ ابے تجھ کو سودا ہوا چاہتا ہے (ناسخ)

بس ہلنے تو میں بیٹھا ہوں خموش ‏ ‏ تجھ کو اے ناصح ہے سودا یا مجھے (سہر)

کوئی ناواقف اگر کہتا تو کہتا غم نہ تھا ‏ ‏ کیوں جی تم بھی مجھ کو کہتے ہو کہ سودا ہو گیا (نسیم)

(۳) عشق ہونا - آنکھ لگنا - دل لگنا - شیفتہ ہونا - فریفتگی ہونا (مثال کے لئے دیکھو سودا نمبر ۳) ○

تمام عمر ملے ہم سے پریشان حال ‏ ‏ کسی کی زلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا (ظفر)

سوداگر (ف) اسم مذکر :- تاجر - بنجارا - بیوپاری - بنجارا - مہاجن ◆

سوداگر بچہ (ف) اسم مذکر :- تاجر زادہ - بیوپاری کا بیٹا ◆

سوداگر بچی (۱) اسم مؤنث :- تاجر زادی ◆

سوداگری (ف) صفت :- (۱) سوداگری سے متعلق - بیوپار سے تعلق رکھنے والا - مہاجن - بیوپاری - تجارتی جیسے "سوداگری مال" (۲) اسم مؤنث :- بنج بیوپار - تجارت - بیوہار (۳) اسم مذکر :- سوداگرپن - مہاجن پن "کیوں صاحب ہم سے بھی سوداگری چال چلے" ◆

سوداگری مال یا اسباب (۱) اسم مذکر :- بکری کا مال - بیچنے کا اسباب - اشیائے فروخت ◆

سوداگری کرنا (۱) فعل متعدی :- تجارت کرنا - بیوہار کرنا - بنج کرنا - کاروبار کرنا - لین دین کرنا ◆

سودائی (ع) صفت :- (۱) دیوانہ - باؤلا - مجنون - مخبوط الحواس - جنونی - پاگل - سڑی - بورا - خبطی ◆ احمق ○

میں تو تھا عاقل زمانے کا پر اُلفت کے طفیل ‏ ‏ کوئی سودائی کہے ہے کوئی دیوانہ مجھے (تاب)

(۲) اسم مذکر :- دیوانہ آدمی - پاگل آدمی - وہ شخص جو آپ ہی آپ خیال باطل بکا یا کرے - بیوقوف آدمی - مجنون آدمی ○

سُن کے آواز مری گھر میں کہا ظالم نے ‏ ‏ دیکھنا در پہ کھڑا ہے وہی سودائی کیا (مصحفی)

(جب کسی کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں تو وہاں عاشق کے معنی ہوتے ہیں جیسے "اُس کا سودائی اِس کا سودائی وغیرہ") ◆

سودائی بنانا (۱) فعل متعدی :- (۱) دیوانہ باؤلا بنانا - مخبوط الحواس کرنا - تنکے چنوانا ○

مجھ کو سودائی بنایا ہے دکھا کر آنکھیں ‏ ‏ تم دو حستو سکالیا کرتے ہو بادام سے کام (ناسخ)

(۲) عاشق و شیدا بنانا ◆

سوداوی (ع) صفت :- (۱) منسوب بہ سودا (۲) اسم مذکر :- وہ شخص جس کے مزاج میں خلط سودا بڑھا ہوا ہو - وہ شخص جس پر سودا بڑھ گیا ہو (۳) صفت :- مغموم - غمگین ◆

سوداوی مزاج (ع) اسم مذکر :- وہ شخص جس میں خلط سودا غالب ہو ◆ خفقانی آدمی - جنونی آدمی ◆

سودر (ہ) اسم مذکر :- شودر - ہندوؤں کی چوتھی ذات جس کا کام نوکری - خدمت - ٹہل وغیرہ ہے جیسے مالی - دھوبی - چمار - کمہار وغیرہ ◆

سودرہ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پاکی - صفائی - لطافت - ستھرائی - پوترتا (۲) کھوج - پتا - بھید - سُراغ (۳) عمدگی - خوبی ◆

سودھا (ہ) صفت (ہندی) :- سیدھا - صاف - بے کپٹ - سچا - صاف دل - سادہ دل - بے فریب - بھولا ◆

سودھن (ہ) اسم مذکر - (ہندی) (۱) تہذیب - شستگی - تراش - آراستگی (۲) لطافت - پاکیزگی - صفائی - نفاست (۳) اصلاح - درستی (۴) قرض کی بے باقی - معاملہ کی صفائی ◆ (سنسکرت میں شودھن بمعنی تفریق - ہیراکسیس - کاغذی نیبو - صاف کرنے والا اور جھاڑو بھی آیا ہے) ◆

سودھنا (ہ) فعل متعدی (ہندی) :- (۱) صاف کرنا - پاک کرنا - شُدھ کرنا - میل کچیل نکالنا جیسے "چاندی یا سونا سودھنا" (۲) قرض ادا کرنا - قرضہ چکانا - بے باقی کرنا - معاملہ کی صفائی کرنا (۳) صحیح کرنا - اصلاح دینا - غلطی نکالنا (۴) ملانا - مقابلہ کرنا - مطابقت کرنا (۵) تلاش کرنا - پتا لگانا - سُراغ لگانا (۶) گننا - شمار کرنا - جوڑنا - پھیلانا - حساب لگانا ◆ اندازہ کرنا - اٹکل کرنا ◆

سودھی (ہ) صفت :- (۱) پاک - صاف - مقدس - پوتر ◆ معصوم صفت - بیگناہ - بردباش (۲) کھرا - سچا - صادق - کھرا دل (۳) اُجلا - سفید - دھولا - چٹا (۴) نفیس - عمدہ - پاکیزہ ◆

سُودی (ف) صفت :- بیاجو - وہ روپیہ جو سود پر دیا جائے ◆ وہ روپیہ جو سود دے کر لیا جائے ◆

سوڈا (انگلش) Soda اسم مذکر :- سوڈیم Sodium دھات کا کھار ◆ ایک قسم کی سجی مٹی - اصل میں ایک زردی لئے ہوئے سفید دھاتی مادے کا نام ہے جو وزن میں پانی سے ہلکا ہوتا اور اکثر پہاڑوں میں پایا جاتا ہے ◆

سوڈا واٹر (انگلش) Soda-water اسم مذکر :- وہ کل کا پانی جو سوڈے کی

سرمایہ داری کے خلاف محض ہندوستان ہی میں جنگ نہیں جاری ہے۔ بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں "سماج ترقی" کا پرچم بلند کیا جا چکا ہے اور انسانیت کا ہر پائمال طبقہ اپنی اقتصادی آزادی کی کوشش کر رہا ہے۔ شاید ابھی ہم یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہماری آزادی کی وہ تحریک جس میں کسان اور مزدور سب سے زیادہ پیش پیش نظر آ رہے ہیں کوئی مقامی جھگڑا نہیں بلکہ ایک عالمگیر جنگ ہے، جو ہر مورچہ پر پوری قوت کے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔

اور آج بیسویں صدی کے وسط میں تو اس جنگ کی عالمگیری حیثیت اتنی واضح ہو گئی ہے کہ خود ہندوستانی سیاست میں بھی اس کی جھلک آئے بغیر نہ رہ سکی۔ دنیا کی تاریخ کو رنگین بنا کر اُس کو نئے سانچوں میں ڈھالنے والے واقعات جتنی شدت اور کثرت سے ہر طرف رونما ہو رہے ہیں، انسانیت کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی قوتیں جس گرمجوشی سے برسر پیکار ہیں یا اُس کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ دنیا کی مظلوم قومیں اور مجبور طبقے جتنی تیزی کے ساتھ متحد و منظم ہو رہے ہیں، اور جتنی مستعدی سے اپنی قومی یا طبقاتی جد و جہد میں مشغول ہیں اس کی مثال تاریخ کے کسی دوسرے دَور میں نظر آنا تقریباً ناممکن ہے ——— سرمایہ داری نے انسانیت کے ہر طبقے کا خون جی بھر کے چوسا ہے۔ اس لئے اس کے ردِّعمل نے دنیا کے ہر حصہ کو ایک وسیع برادری میں منسلک کر دیا ہے۔ شہنشاہی کے عام خطرے کے خلاف ہر ملک اور ہر قوم میں ایک عام آواز اُٹھ رہی ہے اور تمام پامال طبقے اُس اصولِ معاشرت کے خلاف جو نہ صرف اس قسم کے اجتماعی مظالم کو روا رکھتا ہو بلکہ خود اُن کی حفاظت کے لئے قائم کیا گیا ہو، اور جس کی باعث دنیا کی مٹھی بھر جماعت کے علاوہ زمین و آسمان کے درمیان سانس لینے والا ہر انسان ایک مصیبت اور عذاب کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہو، ایک جذبۂ تخریب تیزی سے اثر کرتا جا رہا ہے، ننگے بھوکے اور غیر آسودہ افراد کا ایک عظیم الشان کارواں بڑی تیز رفتاری سے اُسی منزل کی طرف رواں ہے، جہاں وہ استعماریت کو مٹا کر انسانیت کی ہمہ گیر مصیبتوں کا خاتمہ کر سکیں گے، اور جہاں تشدد اور بے اطمینانی کو نیست و نابود کر کے سوسائٹی کے لئے ترقی کی اُن شاہراہوں کو کھولنے میں کامیاب ہو سکیں گے جو آج بالکل مسدود ہو چکی ہیں۔

اس کے برخلاف سرمایہ داری بھی اپنی دھن میں مشغول ہے وہ ان تمام محرکات کو خوب سمجھتی ہے اور حالانکہ اکثریت کی قوت سے کچھ نہ کچھ ہراساں ضرور ہے۔ لیکن پھر بھی اُس کو اپنے غلبہ و طاقت پر بھروسہ ہے، اس کے پاس خوفناک آلاتِ حرب کا ایک بے پناہ انبار ہے، اس کے پاس دولت ہے اور دولت سے خریدی ہوئی ایک عظیم سپاہ جس کے کس بل پر اُسے یقین ہے کہ وہ زبردست سے زبردست مخالفت کو بھی انتہائی بے دردی سے کچل دے گی۔

لیکن آج سرمایہ داری نے خود اپنے ہاتھوں اپنی شامت بُلا لی ہے، کیونکہ اس کے باعث اس سے زیادہ شدید اور بھیانک چیز یعنی شہنشاہی کا معرضِ وجود میں آ چکی ہے، شہنشاہی (یا سامراج) کے معنی ہیں سرمایہ دارانہ حقوق کا ٹھیکہ کی طرح کسی خاص قوم یا مُلک کے ہاتھوں بک جانا، اس کا نتیجہ خام اشیا کی منڈیاں حاصل کرنے اور فروخت کے لئے بازار تلاش کرنے کی کوشش میں نمودار ہوا ہے۔ یورپ کی اقوام اور دیگر ممالک کی ہوسِ ملک گیری اور نو آبادیات حاصل کرنے کی دیوانہ وار دوڑ دھوپ سامراج کی اِسی حکمتِ عملی کا ایک فطری انجام ہے۔ لیکن اِسی میں خود اُس کی فنا کا راز بھی مضمر ہے۔ کیونکہ اس ملک گیری کی زد میں آ کر ایک طرف تو اُن سرمایہ دار اقوام کو دشمن بنایا جاتا ہے جن کی حریصانہ نظریں کمزور ممالک پر ہمیشہ پڑا کرتی ہیں جو دوسروں کے مفتوح ممالک کی لُوٹ میں بڑے سے بڑا حصہ لے کر بھی آسودہ نہیں ہوتیں، جو برّی بحری اور ہوائی راستوں کی پیچیدگی کی وجہ سے کسی بھی قوم کی فتوحات میں اپنے حقوق پر ضربیں لگتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں اور تجارتی رقابت کے باعث کسی دوسرے ملک کی ہر طاقت کو اپنی کمزوری کا پیش خیمہ اور ہر ترقی کو اپنے مقاصد اور حکمتوں سے متصادم پاتے ہیں۔ اس طرح "قومی دشمنی" اور رقابت کے جذبات میں اُلجھ کر یہ حاسد اقوام خود آپس ہی میں دست و گریبان ہو جاتی ہیں اور نہایت ہی خوفناک اور بھیانک جنگوں سے زمین کے چپہ چپہ کو ہلا دیتی ہیں اور دوسری طرف مفتوح ممالک کے وہ لاتعداد انسان جن کو یا تو تلوار کی دھار اور توپ کے دہانوں سے فتح کیا جاتا ہے اور یا پھر سرمایہ دارانہ تجارتی معاہدوں کی زہر پاشی سے رفتہ رفتہ تدریجی موت کے جام پلائے جاتے ہیں۔ سامراج کی قوت کے خلاف ایک متحدہ محاذ تیار کرنے میں سرگرم ہیں تاکہ جب خود سرمایہ دار قومیں آپس میں نبرد آزمائی کر رہی ہوں اور جب قوت و طاقت

لاگ سے بنایا جاتا ہے۔ ولائتی پانی ۔

سُوڈَول (ہ) صفت۔ (دیکھو سُڈول یا سُڈھال)۔

سوڈھی (ہ) اسم مذکر۔ چھتریوں کی وہ قوم جو اپنے کو بابا گرو نانک کی اولاد بتلاتی ہے ۔

سُوَر (س स्वर) اسم مذکر۔ (۱) آواز۔ سُر (۲) حروف علت یا اُن کی آواز واول۔ حروف اعراب جو بقول بعض تیرہ اور بعض کے کہنے موافق سولہ ہیں ۔ (حرف علت زبان سنسکرت میں تین قسم پر تقسیم کئے گئے ہیں اول ہرسو سُور ह्रस्व स्वर جن کے تلفظ میں ہرسُونکے تلفظ سے چند وقفہ لگتا ہے جیسے اَ अ اِ इ اُ उ دوسرے دیرگھ سُور दीर्घ स्वर جن کی آواز لمبی اور دراز ہو جیسے آ आ ای ई اُو ऊ تیسرے پلُت سُور प्लुत स्वर جن کی آواز نہایت مختصر ہونے کے سبب جلدی سے نکلے جیسے آ आ ...) ۔

سُور (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بہادر آدمی۔ شجاع آدمی۔ سُورما آدمی۔ رستم۔ گرد۔ پہلوان آدمی۔ غازی مرد (۲) صفت: بہادری۔ شجاعت۔ سورماپن۔ رستمی۔ پہلوانی ۔

گو محتسب آیا ہے مگر شیشے ہیں سرکش ۔ ہوتی نہیں خم معرکہ میں سُور کی گردن (ناسخ)

مصحفیؔ جانباز بھی ہیں کوئی جی کے چور ۔ سر کٹے پر بھی قدم بڑھتا ہے آگے سورکا (مصحفیؔ)

سوربیر (ہ) صفت: راوت۔ بڑا بہادر۔ سورما۔ جودھا ۔

سُور یا سُؤر (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بدجانور۔ خوک۔ خنزیر۔ گراز (۲-۱) صفت: حرامزادہ شریر۔ بدذات۔ بخیل (۳-۱) ایک گالی (۴) کلمۂ خشم و عتاب و غضب ۔

سُور گھینٹا (ہ) اسم مذکر۔ سُور کا بچہ۔ سُورزادہ۔ سُور کا جنا ۔

سُور (ف) اسم مذکر: (۱) جشن۔ خوشی۔ بیاہ۔ شادی جیسے محفل سور و سرور (۲) سُرخ رنگ۔ لال رنگ۔ چنانچہ اسی وجہ سے لالہ اور گل گلاب وغیرہ کو سوری کہتے ہیں (۳) سیاہی مائل خاکی رنگ جو گھوڑے خچر یا اونٹ کا ہو۔ چنانچہ خور رنگ گھوڑے کو سور اسی وجہ سے کہتے ہیں ۔

سُوَر (س सूर) اسم مذکر۔ (۱) عالم۔ فاضل۔ دانا۔ پنڈت (۲) خورشید۔ سُورج۔ مہر۔ آفتاب (۳) سرسوں۔ سرشف (۴) بدھ مت کے سترہویں پیشوا کے باپ کا نام (۵) سورداس مراد اندھا جیسے مسلمانوں میں حافظ ۔

سُورداس (ہ) اسم مذکر۔ (ایک اندھے ہندی شاعر اور گویّے کا نام جس کا قصہ اصل ان میں مفصل لکھا گیا ہے چونکہ یہ شخص نابینا تھا اس واسطے ہر ایک ہندو نابینا کو عزت کے طور پر سورداس کہنے لگے۔ جس طرح اہل اسلام نابیناؤں کو اکثر حافظ ہونے کے سبب ہر ایک مسلمان اندھے کو حافظ کہتے ہیں)۔

(۲) آفتاب پرست۔ شمسی ۔

سورا (ہ) اسم مذکر۔ گنوار۔ سُسرا۔ خسر (بیٹی کی گالی) ۔

سُوراخ (ف) اسم مذکر۔ (۱) چھید۔ رخنہ۔ روزن۔ بل۔ بلا۔ بہ۔ سال (۲) درز۔ دراڑ۔ جھری (۳) منہ۔ منفذ۔ دہان (۴) سوکھا۔ گمٹا (۵) موری۔ بدرو۔ پرنالہ (۶) مسام جسم کے اُوپر کے چھوٹے چھوٹے چھید (۷) گھر۔ خانہ ۔

سُوراخ دار (ف) صفت: روزن دار۔ چھید دار۔ مسام دار ۔

سوراخ کرنا (ف) فعل متعدی: بیندھنا۔ چھیدنا ۔

سُورت (ع) اسم مذکر۔ صحیح عربی (سورہ) قرآن شریف کی فصل۔ فرقان حمید کا باب۔ تنا وصیا ہے۔ کلام مجید کا حصہ۔ کلام اللہ کا کوئی سا پورا بیان ۔

سُورت (ہ) اسم مذکر: ہندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ بمبئی میں واقع ہے ۔

سُورتی (ہ) اسم مذکر: (۱) سورت کا باشندہ (۲) سورت کا تمباکو جو نہایت تیز ہوتا اور اسے اکثر مستورات پان میں ڈال کر کھاتی ہیں ۔

سورٹھ (ہ) اسم مونث: بھیرُوں راگ کی بھارجا (بھاج) ایک راگنی کا نام جیسے ۔

سورٹھ میٹھی راگنی رن میٹھی تلوار ۔ جاڑے میٹھی کاملی سیجوں میٹھی نار (دوہا)

(جب کھلی سورٹھ کہا بولیں گے تو وہاں سرعام۔ علانیہ۔ کھلم کھلا بے باکانہ کہنے سے غرض ہوگی جیسے وہ تو کھلی سورٹھ کہتا ہے جسے کچھ کرنا ہو کرلے") ۔

سُورج (ہ) اسم مذکر: (۱) شمس۔ خورشید۔ آفتاب۔ نیر اعظم (نکر مہر۔ آدت۔ بھان) (۲) دھوپ۔ آفتاب کی روشنی ۔

سُورج برس (ہ) اسم مذکر۔ سال شمسی ۔

سُورج بنسی (ہ) اسم مذکر: راجپوتوں کا فرقہ جو اپنے آپ کو سُورج کی اولاد میں خیال کرتا ہے اور اس کی حکومت اجودھیا میں رہی تھی۔ راجہ رامچند اسی خاندان میں تھے ۔

سُورج ڈوبتے یا ڈوبے (ہ) تابع فعل: وقت غروب آفتاب۔ سُورج چھپے ۔

سُورج ڈوبنا (ہ) فعل لازم: آفتاب کا غروب ہونا۔ سُورج کا چھپنا ۔

سُورج سنسار (ہ) اسم مذکر: نظام شمسی ۔

سُورج سنکرات (ہ) اسم مونث: تحویل آفتاب۔ سُورج کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانا ۔

سُورج کو چراغ دکھانا (ہ) فعل متعدی: فعل عبث کرنا۔ دانا کو دانائی کی بات بتانا۔ لقمان کو ادب سکھانا۔ تجربہ کار کو عقل دینا ۔

کی کنجیاں حکومت کے ایوانوں سے نکل کر میدانوں میں حرکت کرنے والی اکثریت کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئی ہوں۔ تشدد سے خائف ہو، اور جب دونوں جنگل کے اُن جانوروں کو جن پر کل تک دست درازیاں روا رکھتے تھے جنگل کی شاداب وادیوں کی قسمیں دلا دلا کر اپنی مدد کے لئے بلا رہے ہوں اُس وقت، ــــ اُس نازک لمحہ میں یہ مظلوم اور پسپا انسان اٹھیں اور اِن دونوں ہاتھ آزمی بھیڑیوں کا خاتمہ کر دیں۔ اسی وقت وہ اپنی اقتصادی آزادی کا حصہ پوری قوت اور آواز کی پوری ہم آہنگی کے ساتھ اُٹھا کر سرمایہ دارانہ جاہ کو روندتے ہوئے دنیا کے ہر گوشے پر چھا جائیں اور طاقت پر غلبہ حاصل کریں ــــ یہ گزشتہ جنگ عظیم میں ہو چکا ہے اور تاریخ اپنا یہ کارنامہ آئندہ جنگ عظیم میں ایک بار پھر دوہرانے والی ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم آج بہت صاف طریقہ سے اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ دنیا کی سیاست اس وقت قومیت کے تنگ چوغے کو اتار کر بین الاقوامی لباس زیب تن کر رہی ہے، ہر مظلوم قوم آج دنیا کی مظلوم اقوام کی آواز پر آواز دیتی نظر آتی ہے۔ ہر غلام ملک جب شہنشاہیت کی سفاکانہ قوتوں کے خلاف جہاد کرتا ہے تو وہ اپنے نعروں کے ساتھ دوسرے غلاموں کی آزادی کے نعرے بھی لگاتا ہے۔ اور یہ واقعہ ناقابلِ انکار حد تک درست ہو چکا ہے کہ دنیا کی کل سیاسی تحریکوں میں تمام انسانیت کی جدوجہد کو منظم کرنے کی تحریک بڑی سرعت سے دماغوں میں جڑ پکڑ رہی ہے۔

اس مسئلہ پر ملک کے ادیبوں اور خصوصاً ترقی پسند ادیبوں کو خاص طور سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہی وہ پہلو ہے جہاں ہمارا ادب ہماری سیاست سے بہت کافی پیچھے رہ گیا اور یہی وہ بڑی تحریک ہے جس کی صحیح تصویر پیش کرنے سے ہندوستانی ادب یکسر غافل ہو رہا ہے۔ آج دنیا میں جو بڑی بڑی تبدیلیاں ہو رہی ہیں ہندوستان اُن سے روز بروز زیادہ متاثر ہوتا جا رہا ہے، وہ دوسری پامال اقوام کی ہمدردی میں آواز اُٹھاتا ہے، جب غلام ممالک اپنی آزادی کے مسئلہ کی چھیڑ چھاڑ شروع کرتے ہیں تو اُن کی ہمت افزائی کرتا ہے۔ یا جب کوئی سامراجی قوت کسی کمزور ملک کی آزادی پر ڈاکہ ڈالتی ہے تو اس کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار بھی کرتا ہے۔ یوم حبش۔ یوم فلسطین۔ یوم چین وغیرہ مناکر وہ اپنی ہمدردیوں کا اظہار ان غریب اور مظلوم ممالک کے ساتھ کرتا ہے، اسپین میں مالی مدد بھیجکر اور بین الاقوامی فوجی دستہ میں ہندوستانی سپاہیوں کو بھرتی کرا کر اسپین کی حکومت سے اپنی ہمدردی کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن ہمارا ادب خیالات میں وسعت پیدا کرنے والی ان تحریکوں سے سراسر بیگانہ ہے۔ کوئی نظم۔ کوئی افسانہ اور ڈرامہ یا کوئی ادبی مضمون ہم اپنے ادبی رسالوں میں مشکل ہی سے پائیں گے جس میں اطالیہ کے خلاف اظہارِ نفرت، چین کے بیچاروں کے لئے ہمدردی اور محبت کے خیالات کا اظہار ہو، فلسطین کے عربوں کے لئے ادب میں جتنی ہمدردی کا اظہار ہو رہا ہے وہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے جس کو بین الاقوامی وسعتِ نظری سے کوئی تعلق نہیں۔ یہاں پر یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ آج ہندوستان میں زبان کا مسئلہ جو اس قدر کٹھن بنا دیا گیا ہے تو ہم کو یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ وہی زبان ترقی کرکے ہندوستان کی مشترکہ زبان بن سکتی ہے جس میں دوسرے ممالک سے گفت و شنید کرنے کی آسانیاں ہوں، اور یہ آسانیاں اُس وقت تک ہم نہیں پہونچ سکتیں جب تک کہ ہمارا ادب مختلف ممالک کی تحریک سے اپنی ہمنوائی کا ثبوت نہ دے۔

آخر میں ترقی پسند ادیبوں سے میں پھر عرض کروں گا کہ جب آپ کا دل کسی بیکار ہندوستانی نوجوان کو خودکشی کرتے دیکھکر کھول جاتا ہے، جب آپ ہندوستان کے عوام کو شہنشاہیت کے مظالم سے کچلتے دیکھکر مظالم کے خلاف ایک زبردست احتجاج کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، تو پھر آپ کے دل میں چین کے بیچاروں کو ہم گولوں کے شدائد جھیلنے اور جاپانی شہنشاہیت کی سختیاں برداشت کرتے دیکھ کر جوش کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ ہندوستان کی جس بھوک اور مفلسی کے نظارے ہم کو تھوڑی دیر کے لئے ساری دنیا میں آگ لگا دینے کا خیال دلا دیتے ہیں تو جب اسی بھوک کے خلاف اور اسی مفلسی کو مٹانے کے لئے جب دنیا کے دوسرے گوشوں میں لڑائی ہوتی ہے تو ہم اُس کی ہم آہنگی کے لئے کیوں نہیں تیار ہوتے، ہمارے ادیب کا یہ فرض ہے کہ دنیا کی مختلف تحریکوں کی ایک بین الاقوامی جھلک ہمارے سامنے ضرور پیش کرے۔ اور ہمارے ذہن کو اس طرف منتقل کر دے جب کہ دنیا کے ہر کونے میں سلگنے والی آگ ایک بڑے شعلہ ریز آتشکدہ میں منتقل کی جا سکے۔

ــــــ✻ــــــ

سُورج کی کِرن (ہ) اسم مؤنث :۔ شعاعِ آفتاب ۔

سُورج گرہن یا گہن (ہ) اسم مؤنث :۔ کسوف۔ گرفتگیٔ آفتاب ۔
(جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے تو وہ آفتاب کے جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا لیتا ہے پس اسی کو سورج گہن یا کسوف کہتے ہیں اور یہ خیال کہ صرف آفتاب کی روشنی جاتی رہتی ہے غلط ہے در حقیقت زمین کی روشنی جاتی رہتی اور چاند کا سایہ اُس کے اوپر آجاتا ہے۔ عام لوگوں کا جو اعتقاد ہے کہ یہ اُس کے اعمالوں کی سزا ہے یا راہو ساہو اُس کو نگل جاتا ہے یہ جاہلانہ توہمانہ خیال ہے جس کے باعث ہندوؤں میں بہت سی خیر خیرات ہوتی اور مسلمانوں میں نماز کسوف پڑھی جاتی ہے تاکہ خداوند تعالیٰ سورج کی مشکل آسان کرے)۔ ع

نصرت ہوا وہ مہ تو تا شام صبح سے — اپنے سیاہ خانہ میں سورج گہن رہا (اسیر)
جیسی جو داغِ عشق کی محشر میں تیرگی — چلّائے اہلِ حشر کہ سورج گہن ہوا (نامعلوم)

سُورج منڈل یا سُورج گرد (ہ) اسم مذکر :۔ قرصِ خورشید۔ سورج کا دائرہ ۔

سُورج منڈلی (ہ) اسم مؤنث :۔ نظامِ شمسی۔ سورج سنسار ۔

سُورج مُکھی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) آفتاب پرست۔ ایک قسم کے بہت خوبصورت زرد رنگ کے پھول کا نام جو آفتاب کے ساتھ اپنا رُخ بدلتا جاتا ہے۔ ع

حسن رنگی کہاں ہے عاشق و معشوق میں — کب ہوا سورج مکھی پر اعتدالِ آفتاب (بحر)

(۲) ایک قسم کا پنکھا جو دھوپ کے وقت امیروں کے چہرے کے سامنے کر لیتے ہیں تاکہ دھوپ نہ لگے)۔ آفتاب گیر۔ ع

کھینچتا ہے آپ کو کیوں اس قدر وہ آفتاب — سایہ کیا سورج مکھی کا ہے کسی رخسار پر (آتش)
اللہ رے نازکی کہ شبِ ماہتاب میں — سورج مکھی ہے یار کے منہ پر لگی ہوئی (نامعلوم)

نیز پنکھے کی مانند ایک چوبی چیز جس کی صورت پان سے مشابہ بناتے اور اُس کے ساتھ بہت سے لڑکوں کو لئے ہوئے شعر پڑھتے میلے ٹھیلوں میں جاتے اور اُسے سورج مکھی اٹھانا یا نکالنا کہتے ہیں یہ جہلا کا ایک کھیل یا تماشا ہے (۳) ایک قسم کی آتش بازی جس میں بہت سے پٹاخے لگے ہوئے ہوتے ہیں (۴) وہ بادل کا ٹکڑا جو سورج کے منہ پر آکر اُسے چھپا لے (گنوار) ۔

سُورگ (س स्वर्ग) اسم مذکر :۔ اندرلوک۔ دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ۔ جنت بہشت۔ فردوس (۲) آکاس۔ پہلا آسمان (۳) جسم سے مکت پائے ہوئے لوگوں کے رہنے کی جگہ۔ عقبیٰ۔ دوسرا جہان ۔ عالمِ ارواح ۔

سُورما (ہ) صفت :۔ (دیکھو سُور بمعنی بہادر) جیسے ایک سورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا یعنی اکیلا بہادر بہت سے آدمیوں پر غالب نہیں آسکتا ۔

سُورَن (ہ) اسم مذکر :۔ (لغوی معنی خوش رنگ) کنچن۔ سونا۔ زر۔ ایک قیمتی زرد رنگ کی دھات کا نام جس کے اکثر زیور بنائے جاتے ہیں ۔

سُورن کی کایا (ہ) اسم مؤنث :۔ کنچن سا بدن۔ صندل سا بدن ۔ نِروگا ۔ نِروگی۔ تندرست ۔

سُورنجان (ف) اسم مؤنث :۔ ایک جڑی کا نام جس کی شکل سنگھاڑے کی گری سے مشابہ اور تلخ و شیریں دو قسم کی ہوتی ہے جسے بعض بربری اور جنگلی سنگھاڑا بھی کہتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار۔ دوسرے میں یابس۔ مفید یرقان۔ عرق النسا و بواسیر بادی وغیرہ ۔

سُورنی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) مادہ خوک (۲) بہت سے بچے جننے والی عورت ۔

سُورَہ (ع) :۔ (دیکھو سورت بمعنی پارۂ قرآن وغیرہ) قرآن شریف کے ۱۱۴ باب میں سے ایک باب ۔

سُورۂ اخلاص (ع) اسم مؤنث :۔ قُل ہو اللہ۔ (قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ایک سو بارھویں سورت کا نام جس میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے۔ چونکہ اخلاص کے دو معنی محبت اور پیار و ارتباط کے مستعمل ہیں۔ اس لئے عورتیں اس سورت کو محبت اور سہاگ کے واسطے مخصوص خیال کر کے نکاح کی رسم میں دلہا سے آرسی مصحف کے وقت پڑھواتی اور قرآن شریف میں سے اُس کے ہاتھ سے کھلواتی ہیں)۔ ع

تاب نے ورنہ میں رشتۂ اخلاص ہم — گوندھے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا (ذوق)

سُورۂ تبارک (ع) اسم مؤنث :۔ قرآن شریف کی ایک متبرک سورت کا نام۔ (اس سے انتیسویں سیپارہ کا آغاز ہوتا ہے اور عقائد اسلام کے موافق اس سورت کو مانع عذاب قبر و دافع نظر بد جانتے ہیں مفصل کیفیت لفظ تبارک میں دیکھو) ۔

سُورۂ نور (ع) اسم مؤنث :۔ (قرآن شریف کی اس سورت کا نام جو اٹھارھویں سیپارہ میں سورۂ مومن کے بعد واقع ہوئی ہے۔ یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اہل اسلام کے نزدیک اس کے اور بہت سے خواص ہیں ان میں سے یہ خواص بہت مشہور ہیں کہ اگر اس سورت کو سات مرتبے صدقِ دل اور اعتقادِ کامل سے پڑھے تو بہتان سے نجات پائے اور بازو پر باندھے تو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے۔ اکثر شعرا نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے) ۔

سُورۂ یٰسین (ع) اسم مؤنث :۔ قرآن شریف کی ایک بہت مشہور سورت کا نام۔ (اس کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا بلکہ بعض لوگوں کے قول کے موافق حضرت کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام یہ بھی ہے۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ اس میں یا حرفِ ندا اور سین لفظ سید کی طرف اشارہ ہے مگر تفسیر بیضاوی میں درج ہے کہ سین۔ انیسین کا مخفف یعنی انسان کی تصغیر بالتعظیم ہے یہ سورت اکثر حل مشکلات کے واسطے اور بالخصوص سختی موت کے دفع ہونے کے لئے حالتِ نزع میں انسان کو سناتے ہیں جس سے اگر اُس کی زندگی ہوتی ہے تو بچ جاتا ہے ورنہ اُس کی مشکل جلد آسان ہو جاتی ہے لیکن ہمارے [illegible] کی وجہ سے

تضاد

آسماں پر چھا چکی تھیں شام کی تاریکیاں
جیسے بیوہ کے غمِ ناکام کی تاریکیاں

اور کلکتہ کے بازاروں میں روشن تھے چراغ
جس طرح مفلس کے دل میں یاس و محرومی کے داغ

سیر کو نکلے تھے باہر شہر کے سرمایہ دار
دعوتِ اہلِ نظر تھا جن کی پوشش کا نکھار

مطمئن چہرے خوشی کے نور سے شاداب تھے
عیش والے مسکرانے کے لئے بیتاب تھے

اُڑ رہے تھے اہلِ زر حرص و ہوا کے زور میں
سانس لیتی تھی امارت موٹروں کے شور میں

پھر رہی تھیں ہر طرف ڈالے ہوئے ہاتھوں میں ہاتھ
چند دلکش عورتیں کچھ خوشنما مردوں کے ساتھ

وہ تبسم ریزیاں باہم اشارے دیکھ کر
آسماں پر مسکرا اُٹھے ستارے دیکھ کر

میں بھی اس ہنگامۂ عشرت میں تھا کھویا ہوا
رُوح میں بیداریاں تھیں ذہن تھا سویا ہوا

یک بیک کانوں میں آئی اک صدائے دلخراش
جس نے پیدا کر دیا جذبات میں اک ارتعاش

فکر نے منزل بدل دی، دل کی راہیں مڑ گئیں
میں نے دل پر ہاتھ رکھا اور نگاہیں مڑ گئیں

دیکھتا کیا ہوں کہ اک بڑھیا بہت زار و نحیف
مضطرب مفلس، پریشاں حال، افسردہ ضعیف

جبر کر کے شدّتِ درد و غم و آلام پر
کہہ رہی ہے "ایک پیسہ دو خدا کے نام پر"

پیچھے پیچھے آ رہا ہے ایک بوڑھا آدمی
اس طرح چلتا ہے جیسے کوئی اندھا آدمی

جسم میں رعشہ ہے، منہ پر جھرّیاں ہیں، سر پہ خاک
دیکھتا جاتا ہے شاید کوئی خواب ہولناک

سامنے تھیں میرے اپنی قوم کی رسوائیاں
رفتہ رفتہ وقت نے لیں کئی انگڑائیاں

نصف شب تک اہلِ دولت دل کو بہلاتے رہے
اور یہ دونوں سڑک پر ٹھوکریں کھاتے رہے

شاہد صدیقی

کہ اس اخیر وقت میں وہ قرآن شریف کو سُن کر اپنے خدائے لایزال اور رسول مقبول کی طرف دھیان لگائے اور جان دے کر بہشت کے مستحق ہوں۔ کسی کی نزع میں دعوت پڑھی جائے تاکہ خاتمہ بالخیر ہو۔ بقول سعدی ؎ عروسی بود نوبت ماتمت - اگر نیک روزی بود خاتمت - چونکہ یہ سورت اکثر مرنے کے وقت سنائی جاتی ہے اس سبب سے عزیزوں کے لئے اس کا نام نہیں لیتیں اور اسے منادیر کہتی ہیں

مر گیا اس حسن کے اس دعوئے کتابی کا بیان　　مجھ کو ذکر مصحف رخ سورۂ یٰسین ہوا (امانت)

مر گیا سنتے ہی اس کے نالۂ مرغ سحر　　جسم کی شب میرے حق میں سورۂ یٰسین ہوا (آتش)

سُوری (ہ) اسم مؤنث - (گنوار) مادۂ خوک - سؤرنی •

سوڑ (ہ) اسم مؤنث - (گنوار) لحاف - رضائی - بالاپوش - گدڑی •

سُوڑ یا سوبڑ (ہ) اسم مؤنث - نفاس •

(زچہ خانہ کی نجاست اور ناپاکی جو مسلمانوں میں کم سے کم چھ دن زیادہ سے زیادہ چالیس دن خیال کی جاتی اور ہندؤں میں اپنی اپنی ذات کے لحاظ سے کسی کے ہاں کم سے کم بارہ اور زیادہ سے زیادہ تیس دن تک مانی جاتی ہے اکثر مسلمان عورتیں جن کے ہاں گنڈے تعویذ کے باعث پرہیز ہوتا ہے چھ دن تک زچہ کے گھر کی چیز نہیں کھاتے اور نہ اس مقام تک جاتے ہیں۔ مفصل کیفیت سُوتک میں دیکھو) •

سُوڑنا (ہ) فعل متعدی - (ہندو۔ گنوار) جھڑنا - کوڑے مارنا - تازیانے لگانا - کوڑے ٹیکارنا •

سوز (ف) اسم مذکر - (۱) سوزش - جلن - سوختگی - تپن - حرقت - تپش ؎

نشان داغ سے ہے سوز دل عیاں ہوتا　　دلیل آگ کے ہونے کی ہے دھواں ہوتا (آتش)

(۲) کسک - درد ؎

گنے جنت میں اگر سوز محبت والے　　تو یہ جانو ہے وہ دوزخ ہی میں جنت والے (ذوق)

(۳) کوفت - رنج - غم - سوگ - ملامت - آزردگی - اذیت (۴) ا - وہ قطعہ یا رباعی یا چند اشعار جو مرثیہ خوان مرثیہ شروع کرتے وقت پڑھتے ہیں - مستیر مرثیہ خوانی کی ایک طرز ؎

کچھ میں شاعر تو نہیں مصحفی ہوں مرثیہ خواں　　سوز پڑھ پڑھ کے سبھوں کو رُلاتا ہوں (مصحفی)

نوحہ خواں ہے سا مطرب بحر میں　　راگ بھی کو مرثیہ کا سوز ہے (ناسخ)

(ہ) حضرت محمد میر علیہ السلام ضیا الدین کا تخلص جو اپنے وقت کے یکتا اور نامی شاعر ہی نہیں بلکہ زبان اردو میں رنگ پیدا کرنے والوں میں تھے ان کی کیفیت آب حیات میں دیکھنے کے قابل ہے •

سوز خوان (ف) اسم مذکر - ایک خاص طرز پر مرثیہ پڑھنے والا •

سوز خوانی (ف) اسم مذکر - مرثیہ خوانی - ایک طرز خاص کی نوحہ خوانی •

سوزاک (ف) اسم مذکر - مرکب از (سوز + اک) حرقت البول - ایک مرض کا نام جس میں جلن سے بول میں زخم پڑ کر پیشاب سوزش کے ساتھ آتا اور پیپ بہتی رہتی ہے

اس کی وجہ زیادتی صفرا ہے •

سوزش (ف) اسم مؤنث - جلن - گلن - کھولن - سوختگی •

سوزن (ف) اسم مؤنث - سوئی - سوجی - کپڑا سینے کا آلہ •

فصل گل آتی ہے کر لوں گا گریباں پھر چاک　　آنے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہے (آتش)

سوزن زدہ (ف) صفت - وہ چیز جس میں سوئی سے بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ کئے ہوں - سوراخ دار - چھلنی کی مانند - مثل غربال •

سوزن عیسیٰ (ف + ع) اسم مؤنث - وہ سوئی جو حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لے جاتے وقت ان کے دامن میں اُلجھی ہوئی چلی گئی تھی جس کے سبب بحکم الٰہی وہ چوتھے آسمان سے آگے نہ جا سکے - کیونکہ سوئی دنیوی اسباب و تعلقات کی چیز تھی - شعرا نے اکثر اس بات کو تضمین کیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں بھی لکھنا ضرور ہوا •

سوزن کاری (ف) اسم مؤنث - سوئی کا کام •

سوزنی (ف) اسم مؤنث - (۱) وہ بستر جس کے اندر پتلی پتلی روئی بھر کر اوپر سے سوئی کا کام کیا ہو - گندوں کی بجائے پھول بیل بنا یا ہوا بستر - ایک قسم کا مردانہ لباس جس پر سوئی کا باریک کام کیا ہوا ہو ؎

عاشق ہیں جو سوزن مژہ کے　　اپنی چیکن بھی سوزنی ہے (ناسخ)

سوزنی کا انگرکھا (۱) اسم مذکر - روئی دار یا اس میں گندے پڑا ہوا سفید انگرکھا •

سوزنی کا کام (۱) اسم مذکر - وہ کام جو سوزنی کی طرح پتاگوں سے بنایا گیا ہو •

سُوس (ع) اسم مؤنث - (۱) گھُن - چرسی گھُن کا درخت (۲) مہ خوک آبی ایک آبی جانور کا نام جو پانی پر اکثر مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہے - گھڑیال - ایک قسم کا مگرمچھ •

سوسائٹی (انگلش Society) اسم مؤنث - (۱) انجمن - مجلس - منڈلی - فرقہ - گروہ - سبھا - سماج (۲) میل جول - سنگت - ساتھ - تمدن - محبت - مصاحبت - مؤانست •

سو سُلار رہنا (ہ) فعل لازم (عو) سو رہنا - پڑ رہنا - اس جگہ سُلار رہنا اہل محاورہ ہے جو تحسین کلام کے واسطے آیا ہے جیسے عید کی خوشی میں بچے سویرے سے سو سُلار ہے کہ کل صبح ہی اٹھیں گے •

سوسمار (ف) اسم مذکر - ہوشیار کے وزن پر گوہ - ایک صحرائی جانور کا نام جس کی چربی آدمی کو نہایت موٹا کرتی اور شافعی مذہب میں حلال مانا گیا ہے •

سوسن (ف) اسم مؤنث - ایک قسم کے آسمانی رنگ کے پھول کا نام جس کی

عشق است و ہزار بدگمانی!

اثر خامۂ والٹیر! — ترجمہ از اسرائیل احمد خاں

"زائرہ": فرانسیسی ڈرامائی ادبیاتِ عالیہ کا اک شہپارہ!

والٹیر کے ڈرامے، والٹیر کے ناولوں کی طرح ساحرانہ نہیں ہیں، تاہم وہ اک مشہور دلچسپی رکھتے ہیں، — خاصکر انگریزی زبان کے ناظرین کے لئے: ۱۷۲۶ء اور ۱۷۲۹ء کا درمیانی زمانہ والٹیر کو انگلستان میں گزرا۔ اِس عارضی قیامِ انگلستان نے "فرانسیسی فردوسی" پر خیام انگلستان — شیکسپیئر کا اک باقی اثر چھوڑا، جس کا دَور کم از کم ۲۰ سال فرض کیا جاتا ہے: ایامِ قیامِ انگلستان میں والٹیر نے جو ڈرامے لکھے اُن کی تحریریں یہ کوشش مضمر نظر آتی ہے کہ شیکسپیئر کے ڈرامائی ادبیات کی مخصوص شدتِ احساس اور سرعتِ عمل جُزءِ فرانسیسی ڈراما میں منتقل کی جائے، جو کچھ عرصے سے مسلسل انحطاط پذیر ہو کر "پانچ ایکٹ کے اک ٹکڑے" کی شکل انجامی میں تبدیل ہوا جا رہا تھا! والٹیر نے شیکسپیئر کے اِس تاثر و تتبع میں کل ۵۰، ۶۰ پارے سپردِ قلم کئے عجیب بات یہ ہے کہ اِن قلمکاریوں کا بیشتر حصہ "المیوں" پر مشتمل ہے! استعدا یکبارگی تیر کے قالب میں تناسخ اختیار کرے، یہ اک دفعۂ اول کی بات تھی: زیرِ ترجمہ مخصص ڈرامے — "زائرہ" — کو والٹیر کی اس قلمی جمن طرازی کا گُل سرسبد سمجھا جاتا ہے! خود عام فرانسیسی "ادب سلطنت" کے دفترِ عالی کا بھی وہ اک "ورقِ زریں" کہا گیا ہے! "زائرہ" کی تشکیل ۱۳ اگست ۱۷۳۲ء کو عمل میں آئی: اُس کی مدتِ تسوید ۱۵ دن ہے! ڈرامے کا جذبۂ رقابت کسی حد تک شیکسپیئر کے ڈرامے "اتھیلو" سے مستعار معلوم ہوتا ہے، تاہم والٹیر کے کرداروں میں وہ شدید روشنیٔ حیات مفقود معلوم ہوتی ہے جو شیکسپیئر "کائناتِ تخیل" کی خصوصیتِ خاصہ ہے!

اشخاصِ ڈراما

عثمان۔ بیت المقدس کا سلطان
خالد۔ سلطان کا اک افسر
الیغرڈ۔ مسیحی سلاطینِ قدس کے باقیات الصالحات میں سے ایک،
ہنری۔ اک فرانسیسی صلیبی مجاہد،
زائرہ اور میریا۔ دو فرنگی خواتین، سلطان کی حراست میں۔

پہلا ایکٹ

میریا۔ اب ادھر چند روز سے تم بہت خوش خوش نظر آتی ہو، زائرہ!

سوس

چھے نہیں ہیں اس کی شاخ بلند۔ پتے پتلے۔ پھول میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو کھل کر خمیدہ ہو جاتی ہیں چنانچہ شعرائے اس پھول کو اکثر زبان سے تشبیہ دی ہے ۔

سوسنی (ف) اسم مؤنث :۔ نیلگوں۔ آسمانی ۔

سوسو کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (عو) جاڑے کے مارے کانپنا جیسے "سوسو کرتی آئی کہ سردی مرتی ہوں" ۔

سوسی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا رنگین دھاری دار کپڑا جسے اکثر دہات کی عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ خصوصاً پنجاب میں اس کا بہت رواج ہے ۔

سوغات (ت) اسم مؤنث :۔ (۱) رہ آورد۔ تحفہ۔ وہ چیز جو مسافت سے دوستوں کے واسطے لائیں۔ ہدیہ ؎

اے نسیم سحری ہم اسیران قفس — تحفۂ نکہت گل سے کوئی سوغات نہ تھی (آتش)

سر مرا کاٹ کے اسنے رہاں بھیجا — گو بیکاسی پر ہے یہ سوغات نئی (داغ)

(۲) عمدہ چیز۔ نادر چیز۔ انوکھی چیز ۔

سوغاتی (۱) صفت :۔ (عوام) قابل تحفہ۔ نایاب۔ عمدہ۔ پسندیدہ۔ چیدہ ۔

سوفار (ف) اسم مذکر :۔ تیر کا وہ سوراخ یا شگاف جو تیر کے گز میں جس طرف سے کمان میں رکھتے ہیں اس جانب ہوتا اور اسے چلاتے وقت چلہ میں رکھ کر چھوڑتے ہیں دہان تیر۔ تیر کی چٹکی ؎

جب استخواں سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا — تو مرغ تیر ہوا طائر ہما ٹھہرا (ظفر)

ہے کماں داریوں تیری تیر مژہ تشنہ خون — منہ کھلا رہتا ہے اس واسطے سوفاروں کا (ذوق)

(۲) سوئی کا ناکا۔ کنواں ۔

سوفتہ (۱) اسم مذکر :۔ (اصل میں یہ ہندی لفظ تھا) فرصت مہلت چھوٹ۔ چھٹکارا ؎

سوفتہ ہینڈ نئی سے جو ہیں یار سے ملے — کیا ہے ممکن جو گریباں پر پھر اک تار ملے (امیر)

(۲) فاقہ۔ کٹے مرض ۔

سوفتے میں / سوفتے کے وقت (۱) تابع فعل :۔ فرصت میں۔ سیتے میں۔ فرصت کے وقت۔ تنہائی میں۔ اکیلے میں ۔

سوفسطا (یونانی) اسم مذکر :۔ وہ حکمت جس کی بنیاد وہم پر ہے ۔

سوفسطائی :۔ حکیموں کا وہ گروہ جن کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق سے بالکل منکر ہیں (ان کی قسمیں فارسی بڑی لغات میں دیکھو)

سوک (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زہرہ ستارہ۔ ناہید۔ لوسے فلک۔ چھٹا کرہ۔ (جیسے "من چلے اور سوک سامنے" چونکہ ہندو لوگ اس ستارہ کا مقابل ہونا منحوس خیال کرتے ہیں اور کوئی نیک کام نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ سفر کرتے ہیں کہ سرکے کو جانے میں کیا شگون لکھنا چاہئے ۔

سوکھ

(۲) یوم آدینہ۔ جمعہ (۳) ایک منی کا نام جو برہسپتی کا بیٹا اور راکشسوں کا گرو تھا ۔

سوک ڈوبنا (ہ) فعل لازم :۔ زہرہ ستارے کا غروب ہونا جیسے "سوک ڈوبے شبھ کارج نہیں کرتے" ۔

سوک (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار یا ہندو عو) سوکن۔ سوتن۔ سوت جیسے "تیری سوک آتو سہی" ۔

سوکا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) روپے کا چوتھا حصہ۔ پاؤلا ۔

سوکا (ہ) صفت :۔ وہ فصل جو دالوں سے رہ جائے ۔

سوکن (ہ) اسم مؤنث :۔ (دیکھو سوت) جیسے "سوکن مرگئی آنکھ چھوڑ گئی" یعنی ایک دشمن ٹلا دوسرا موجود ہے ۔

سوکنا یا سوکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ ایک دفعہ ہی پی جانا۔ چڑھا جانا۔ ڈکار جانا۔ ڈکوس جانا ۔ جذب کرلینا ۔

سوکنوں کی جوڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ اول معلوم (۲) ایک قسم کی آتشبازی جو چھوٹتے وقت باہم ٹکراتی ہے ۔

سوکھا (ہ) صفت :۔ (۱) خشک شدہ۔ نمی بالطبیعت دور شدہ (۲) یابس خشک (۳) کھڑک۔ سکڑا ہوا۔ جھریاں پڑا ہوا (۴) پتلا۔ دبلا۔ لاغر۔ تنکا۔ تاگا۔ ٹیڑی (۵) روکھا۔ پھیکا۔ بن لاون کا (۶) اسم مذکر۔ قحط۔ قحط سالی۔ خشک سالی۔ کال (۷) خشک تمباکو (۸) بھنگ۔ بنگ (۹) دبلاپن۔ لاغری۔ دبلاہٹ ۔

سوکھا پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (ہندو) قحط پڑنا۔ قحط سالی ہونا۔ کال پڑنا ۔

سوکھا ٹالنا یا ٹرخانا (۱) فعل متعدی :۔ بے نیل مرام واپس کرنا۔ خشک جواب دینا۔ صاف انکار کرنا۔ سکوک ہونا۔ یونہیں یا خالی خولی رخصت کرنا۔ باتوں میں ٹالنا ۔

سوکھا ٹھنٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ خشک شدہ درخت۔ نہایت سوکھا ہوا اور بن پتوں۔ بغیر شاخوں کا درخت۔ سوکھا گدا ؎

اے موسم خزاں لگے اس سرکو تیرے آگ — بلبل اداس بیٹھی ہے اک سوکھے ٹھنٹھ پر (انشا)

بیٹھ کر ٹھنٹھ پر سوکھے نہ ڑا فاختہ — تجھ کو کافی ہے فقط کنکر کا چھپرا فاختہ (حسن)

سوکھا جواب (۱) اسم مذکر :۔ روکھا جواب۔ خشک جواب۔ صاف انکار۔ خالی جواب ۔

سوکھا جواب دینا (۱) فعل متعدی :۔ صاف انکار کرنا۔ مطلق جواب دینا۔ کانوں پر ہاتھ رکھ جانا ۔

سوکھا سا (ہ) صفت :۔ لاغر۔ نحیف۔ دبلا پتلا۔ ٹیڑی سا۔ تنکا سا جیسے "سوکھا سا بدن ہوگیا پھول چھتا" ۔

کیا کرشمہ ہے کہ اب تمہارے آنسوؤں میں اک تبسم منعکس نظر آتا ہے ؟!۔۔۔
کیا ہنری لوٹ آیا ؟! اب تو اُسے بدھارے ہوئے دو برس ہونے آتے ہیں! سلطان عثمان کی طرف سے اُس کی مشروط رہائی کو اِس سے کم بھلا کیا زمانہ گزرا ہوگا ؟ کیا سچ مچ ہنری آگیا ہے ! اور ہم سب کی رقم فدیہ ادا کر دی گئی ہے !!

زائرہ - اسیرانِ جنگ جو قول وقرار اپنی گلو خلاصی حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں، شاذ ونادر ہی اُنھیں وفا کیا کرتے ہیں! ہنری، جو ہمارے یارانِ زنداں میں سے تھا، اب نہ کبھی آئے گا، نہ ہمیں بندِ اسیری سے چھڑائے گا! سے

یارانِ تیز پا سے ہے یہ گلہ کر ہائے ہم کو اسیرِ پنجۂ صیاد کر گئے!

لیکن بہن میریا! اب مجھے بھی آزاد ہونے کی کہاں ہوس باقی ہے ؟! ع

ہوں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبراؤں گی کیا!

میریا - اچھا !!۔۔۔۔۔۔ لیکن فرض کرو کہ وہ فرانسیسی نائٹ آج ہمیں چھڑانے کے لئے آجائے ؟

زائرہ - سرزمینِ فلسطین میں صرف ایک شخص ہے جو میری بند آزاد کر سکتا ہے، دوسرا کوئی نہیں! —— اور وہ ہے ہمارا آقا سلطان عثمان !۔۔۔۔ وہ شریف ترین، شجاع ترین، شیریں ترین روح ہے جو اس "ارضِ مبارکہ" کی خاکِ پاک سے اُٹھی ہے !۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اُس نے مجھے قبل ازیں غم دو عالم سے آزاد کر دیا ہے !۔۔۔۔۔۔۔ تاہم میں اپنے کو ہمیشہ سے زیادہ اسیر و پا بزنجیر پاتی ہوں !! سے

ہوں گرفتارِ الفتِ صیاد ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز!

میریا - سلطان عثمان ؟ سلطان عثمان !۔۔۔۔۔۔۔۔

زائرہ - مجھ سے محبت کرتا ہے ! —— میں تمہارے شُبہ کی خبر بہم پہنچاتی ہوں !!۔۔۔۔۔۔ ہاں اب [illegible]سرا مژدۂ جاں نواز سُنو کہ اُس نے مجھے اپنی حرمِ محترم بننے کا پیامِ خوش بھی دیا ہے !! —— سلطانۂ قاہرہ و قدس بننے کا !! ع

جاہ و جلالِ عیش و وصالِ بتاں نہ پوچھ !

میریا - ناممکن ! ناممکن !! اک دخترِ مسیحیت، اور اِس پیشکش کو نوازے ؟! پھر اک وحشی مسلمان کی آغوش بھی تمہارے آبگینۂ حسیاتِ دینی کی کیا رعایت کر سکے گی ؟!

زائرہ - دُخترِ مسیحیت ؟! یہ کیا کہتا ؟ مجھے مادرِ مسیحیت کا یہ نسبِ روحانی نصیب نہیں ! میں سلطان کی عاشق ہوں، اور اُسی کے خدائے اسلام کی بندی!

میریا - آج بھی وہ ننھی سی سُنہری صلیب تمہارے سینے پر، تمہارے اصلی کعبۂ ایمان کی، اک قطب نما کی طرح، قبلہ نمائی کر رہی ہے ! یہ صلیب تمہاری مسیحی ولدیت پر اک مُہرِ طلائی ہے !

زائرہ - وقتِ ولادت بپتسمے کے چھینٹے ہماری لوحِ دل پر کوئی تحریرِ ایمان نہیں لکھا کرتے ! یہ دراصل ہماری تعلیم و تربیت ہوتی ہے جو ہماری معلمِ ایمان بنتی ہے ! مجھے اوائلِ طفلی ہی سے محمدِ عربی کا دین زبان، اور مثالی شریعت و شعار سکھایا گیا ہے۔

(سلطان عثمان داخل ہوتا ہے !)

عثمان - شریف و شیریں زائرہ ! قبل اِس کے کہ ہماری شادی کا رشتۂ ریشمی میرے تمہارے درمیان "من تو شدم تو من شدی" کے انقلاب کا فتح باب کرے - میں تجھے یہ بات بتائے اور جتائے دیتا ہوں کہ میں نے اُن آساں پسند، سُست رگ، رخصت نواز و حیلہ جُو مراسم و شعائرِ اسلام کو خیرباد کہہ دیا ہے جو فقہاءِ دُنیا پرست نے سلاطین کی کامجوئیوں کے لئے اختراع کر رکھے ہیں ! امرائے اسلام بندگانِ ہوس بن گئے، اُنھوں نے محلسراؤں کو بیگمات اور خدام کے اصطبل بنا ڈالا ! پھر میں نے اپنی آنکھوں سے اُن کے پرچم سرنگوں ہوتے دیکھے ! غیور صلیبی مجاہدوں نے اُن کی سلطنتوں کو درہم برہم کر ڈالا ! لیکن تم میری زائرہ میری تنہا بیوی ہو گی ! میری واحد موضوعِ اُلفت !! اور میں تمہارا عاشق ہوں گا - اور تمہارا شیدائی و فدائی ! تم میری جانِ جاں ہو گی - تم ہی میری روح پروری کرو گی - تمہاری کنارِ شیریں سے براہِ راست میں میدان کارزار میں اُتروں گا ! میں سلطنتِ اسلام کے مسمار شدہ قصر کو بارِ دگر تعمیر کروں گا ! اور اُسے روئے ارض کی اک بے پناہ طاقت میں تبدیل کر دوں گا !

زائرہ - میرے آقا، میری روح درواں - میرے محبوب، میرے معبود !۔۔۔۔ اگر تم میرے غلام بے دام بھی ہوتے، —— جیسی کہ اس وقت میں تمہاری کنیزِ ناچیز ہوں ! —— اور میں ملکۂ عالم ہوتی، تب بھی میں فرازِ تخت سے سرنگوں ہو کر تمہاری حضیضِ اسیری تک اُترتی - اور تمہیں اُٹھا کر اپنا پہلونشین بناتی ! عثمان میں خود تمہاری والہ و شیدا ہوں، تمہاری ثروت و شوکت کی دلدادہ نہیں !

سوکھ

سُوکھا سَہما (ہ) صفت :- دُبلا پتلا - لاغر و نحیف ، چُپ چُپ ، خوف زدہ ؎

اُس پری کے شوق میں لیلیٰ نہ کیونکر تپ کرے — سوکھے سہمے قیس کا دل ہے مثال ململہ (انشا)

پھسرہوں کو ہواہے ابکے یہ اوج — دبگئی ہیں جن سے مرشدوں کی فوج
سوکھے سہمے ہیں کالے کلوٹے ہیں — یہ بھی پر کوئی گھوڑے والے ہیں } (جان صاحب)

سُوکھا لگنا (ہ) فعل لازم :- (عو) دُبلا ہوتا جانا - لاغر و نحیف ہوتا جانا - غم یا بیماری کے باعث بدن کا سوکھتا جانا ، مرضِ دق کا لاحق ہونا - دق ہو جانا *

سوکھ کر یا سوکھ کے (ہ) تابع فعل :- خشک ہو کر - نمی یا رطوبت دور ہو کر جیسے "سوکھ کر کھڑنک ہو گیا - سوکھ کر ٹھنٹھ ہو گیا - سوکھ کر تنکا ہو گیا" وغیرہ *

سُوکھ کر پنجر ہو جانا (ہ) فعل لازم :- اس قدر لاغر ہونا کہ ہڈی پسلیاں نکل آئیں - نہایت دُبلا ہو جانا - بدن پر گوشت نہ رہنا *

سُوکھ کر کانٹا ہو جانا } **سُوکھ کر کانٹا سا ہو جانا** } (ہ) فعل لازم :- سوکھ کر لقاطت ہو جانا - نہایت دُبلا اور لاغر ہو جانا - تنکا سا ہو جانا - لیٹیری سا ہو جانا - تیلی سا ہو جانا - زار و نحیف ہو جانا - قاق ہو جانا ؎

روشوں کی طرف جو رُخ کبھی اُس کا ہو جائے — ہو غلطی خار کو گُل سوکھ کے کانٹا ہو جائے (امانت)

دعوتِ ناقہ لیلیٰ کے لئے صحرا میں — ہو گئے سوکھ کے مجنوں کے سب اعضا کانٹے (نکہت)

ناتوانی ترے ہاتھوں سے یہ اب حالت ہے — ہو گئے سوکھ کے دونوں مرے بازو کانٹے (سرور)

سوکھ کر ہو گئے ہیں کانٹا گو — دل میں سب کے کھٹک رہے ہیں ہم (فرحت)

مجنوں تو سوکھ ساکھ کے کانٹا سا بن گیا — لیلیٰ کا چہرا شکلِ گُلِ دلال ہے (انشا)

(بعض لوگ آج کل ایسے موقع پر مخدوف بھی کر دیتے ہیں چنانچہ میر تقی کا شعر ہے ؎

بے رونقی ہے باغ کی جنگل سے بھی بڑی — گُل سوکھ تیرے ہجر میں کانٹا سا ہو گیا (میر)

سُوکھ کر کانٹا ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت لاغر - دُبلا نحیف ضعیف - کمزور ناتوان اور صورتِ خار خشک ہونا ؎

کیا اس قدِ موزوں کا اُسے عشق ہوا ہے — ہے سوکھ کے کانٹا جو سراپے صنوبر (امیر)

یہ ہے پیرِ مژگاں کا ترے اے ستمگر کانٹا — کہ جب کہ چبھ گیا دل میں ہوا وہ سوکھ کر کانٹا (معروف)

غمِ فراق سے پھر سوکھ کر ہوا کانٹا — بچھا جو پھول اُٹھا کوئی اُس کے بستر کا (میر)

دیوانہ تیرا سوکھ کے کانٹا ہوا ہے کیا — سر تن پہ یوں ہے آبلہ ہو جیسے خار پر (امانت)

ہے تنفر مجھ سے بلبلِ گُل کو ہے اغیار سے — سوکھ کر کانٹا ہوا ہوں بلبلو اس خار سے (〃)

مدتِ گذشت میں لیلیٰ ترے ناقے کے کام — ہو گیا مجنوں جو کانٹا سوکھ کر اچھا ہوا (ذوق)

راہ میں اُس کی ہوئے سوکھ کے کانٹا غم سے — کہیں آجائیں نہ ڈر ہے قدمِ یار تلے (عارف)

سوکھ کر کانٹا ہوئے لاغر ہیں تیرے اے جنوں — پاؤں پر آیا اثر طوقِ گریباں واہ وا (نصیر)

سوکھ

غمِ فرقت میں ہو سوکھ کے کانٹا ایسے — اپنے تن کو بچاتے ہیں بلا یا ہم سے (ناسخ)

ہوا لاغر جہاں میں ایں تیس سوکھ کر کانٹا — کہ اُس گُل کے لگا دے کہ مجھے تقدیر دامن سے (جرأت)

دیدہ اغیار میں کھٹکا کیا تو بھی ضرور — گو فراقِ رشکِ گُل میں سوکھ کر کانٹا ہوا (مفتون)

زبسکہ سوکھ کے کانٹا ہوا ہوں غم سے میں — کہیں نہ ہو گئے سنہ میں کا ہلال میرے تئیں (مصحفی)

گو ترے ہجر میں میں سوکھ کے کانٹا ہوتا — رشکِ گُل چشمِ رقیباں میں کھٹکتا ہوتا (نصیر)

سوکھ کر کانٹا ہوا معروف پوچھا اس کی بات — طاقتِ گفتار پائی کب زبانِ خار نے (معروف)

سُوکھ کر ہدف ہونا (ہ) فعل لازم :- (دیکھو سوکھ کر کانٹا ہونا) ؎

تپِ فرقت سے لے کمان ابرو — ہو گیا سوکھ کر ہدف عاشق (نکہت)

سُوکھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) خشک ہونا - بے نم اور بے رطوبت ہونا - رطوبت نہ رہنا (۲) دُبلا ہونا - لاغر ہونا - جھڑنا (۳) سکڑنا (۴) دیر لگنا - عرصہ لگنا جیسے "دو گھنٹے تک بیٹھا سوکھا کیا" *

سُوکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جذب کرنا - پینا - چوسنا ، (۲) سُڑپنا - غٹکنا - سُڑکنا - ڈکرنا - چڑھانا - ڈکوسنا *

سوکھے (ہ) صفت :- (۱) حروفِ مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیں (۲) خشک شدہ سوکھا کی جمع *

سُوکھے ٹکڑوں پر کوّوں کی مہمانی (۱) کہاوت :- ناداری میں عیش کی باتیں - مفلسی میں شیخی - غریبی میں بیاہ *

سُوکھے ٹکڑوں پر کوّے اُڑانے (۱) کہاوت :- تھوڑی سی تنخواہ اور یہ بے عزتی کا کام *

سُوکھے دھان (ہ) اسم مذکر :- دھانوں کا وہ کھیت جو دھوپ کی تیزی سے جل گیا ہو *

سُوکھے دھانوں پر پانی پڑنا (ہ) فعل لازم :- عین وقت پر یا حسبِ خواہش مینہ برسنا ، عین وقت پر بارش ہونا - تر و تازہ ہونا - شادابی حاصل کرنا ، از سرِ نو زندگی پانا - جی جانا - جان پڑ جانا ، مُراد پانا - بُری حالت سے اچھی حالت ہونا "آبِ رفتہ بجو آمدن" کا ترجمہ - وقت پر کام نکلنا - نراس سے آس ہونا - غلات کی امید بندھنا ؎

سوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا — کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھانی آیا (اسیر)

"تم ایسے آئے جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا" *

(چونکہ دھان سب غلوں سے زیادہ پانی چاہتے اور ایسے ہی مقاموں میں جہاں پانی یا تری ہمیشہ ہے بوئے جاتے اور ذرا پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں پس ان کے حق میں جلد پانی کا بہم پہنچ جانا ایسا ہے جیسے مرنے سے بچ جانا - لہٰذا اس خیال سے یہ محاورہ بنا لیا گیا) *

سُوکھے ساون ہرے بھادوں (ہ) کہاوت :- سدا بے فیض یعنی

(خالد داخل ہوتا ہے۔

خالد۔ ہنری، وہ مسیحی غلام جو عہد کرکے گیا تھا کہ واپس آئے گا، اور فدیہ دے کر اپنے سارے رفقائے اسیری کو چھڑائے گا، آیا ہے، اور میرے آقا حضور کی باریابی کی درخواست کرتا ہے!

میریا۔ تیری شان، اے سبحان!

عثمان۔ اسے آنے دو!

(ہنری داخل دربار ہوتا ہے)

ہنری۔ شہامت و شرافت کے پیکر سلطان ذی شان! خاکسار بارِ دگر شرف اندوزِ حضوری ہوتا ہے! میں اُس عہد کو پورا کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں ـــــ زائرہ اور میریا اور وہ دس صلیبی مجاہد، جو سلیمانیہ کے معرکے میں سلطان کی حراست میں آئے تھے اُن سب کی رقوم فدیہ موجود ہیں! لیکن خود اپنا زرِ رہائی میں بہم نہ پہنچا سکا! جس کی پاداش میں میں اپنی گردن دوبارہ طوقِ اسیری کے لئے پیش کرتا ہوں!

عثمان۔ شریف النفس صلیبی! تو نے خوب ہی اپنا قول نباہا، لیکن شرافت و مروت کے کارناموں میں اک فرزندِ اسلام اک مسیحی غلام کو بھلا کب بازی لے جانے دے گا؟! اچھا تم بھی دوسروں ہی کی طرح آزاد ہو! جو زرِ فدیہ تم لائے ہو اُسے بھی میں عطائے تو بلقائے تو کرتا ہوں، نہیں، بلکہ یہ رقم سہ چند کرکے تم کو واپس کی جائے گی! پھر بھی نہیں، بلکہ اُن دس صلیبی مجاہدوں کے بجائے میں پورے ایک صد غازیانِ صلیب کی گلو خلاصی کرا دوں گا! پھر تم کو یہ بھی اختیار رہے کہ جس زندان خانے میں سے چاہو یہ منظور شدہ سو کی تعداد منتخب کر لو! ...... تاہم الیفرڈ اِس سے مستثنیٰ رہے گا! ـــــ میں اُس کے بارے میں کوئی رعایت نہیں کر سکتا! وہ اُس شاہی خاندان بوئیلن کا کلمہ گو ہے، جس کے زیرِ نگیں کبھی یہ زمین رہ چکی ہے! بس وہ میرا سیاسی حریف ہے! ......

اب رہی زائرہ ـــــ وہ اِلٰہۃ الجمال زائرہ! ـــــ تو اگر سارے شاہان و والیانِ فرنگ مجھ پر اپنی مجموعی افواج کے طوفان کو ریل دیں، تب بھی اِس گوہرِ نایاب کو میری صدف سینہ سے نکال کر نہیں لے جا سکتے!

ہنری۔ کیا فرمایا سلطان نے؟! کیا عالی نفس امیرِ اسلام کو اپنا وہ پیمان متین یاد نہیں کہ وہ کم سن زائرہ اور کبیر السن الیفرڈ کو بغیر فدیۂ رہائی بخشنے کے لئے تیار ہے! زائرہ اک نجیب الطرفین مسیحیہ ہے، اور الیفرڈ اک قابلِ رحم پیرِ اسیر ہے!

عثمان۔ بس جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے اُس سے میں باز آنے والا نہیں! پس اب تخفیفِ تصدیع! ایک دن کے اندر اندر میرے سارے عطایا و مراعات کو لے کر رخصت ہو جاؤ! تمہاری تاخیر میرے عتاب کی تعجیل کا باعث ہوگی! (زائرہ کی طرف متوجہ ہو کر) اچھا زائرہ! تم حرم سرا کی طرف مرکبِ خرام ہو! میں بھی جلد حضورِ حُسن میں باریاب ہوتا ہوں!

(زائرہ اور ہنری مختلف دروازوں سے رخصت ہو جاتے ہیں!)

دوسرا ایکٹ

زائرہ اور ہنری

زائرہ۔ پیارے ہنری! سلطان نے ازراہِ مہربانی مجھے اجازت بخشی ہے کہ تم سے ملاقات کر لوں! اور میں ایک خوشخبری کی پیامبر بن کر آئی ہوں! تم جانتے ہو میں تمہاری کتنی ممنونِ نوازش ہوں! ہم چھوٹے ہی چھوٹے تھے کہ سلطان صلاح الدین کے قیدیوں کی طرح ایک ہی بندی خانے میں رہا کرتے تھے! اس قید کے زمانے میں ہم اسیرِ محبت ہو گئے، اور غمِ ہستی سے آزاد! تمہاری خاطر میں نے کتنی کوشش و کاوش کی ہے، اور آخر کار اُس چیز کو حاصل کر لیا ہے جو تمہیں اتنی عزیز ہے! ـــــ یعنی بابائے محترم الیفرڈ مدظلہم کی رہائی! آج وہ حکمِ سلطانی سے آزاد ہیں!

(الیفرڈ داخل ہوتا ہے)

الیفرڈ۔ ہاں، بلاشبہ میں آزاد ہوں! لیکن وہ سب کہاں ہیں؟ ـــ میرے بچے! میری گود اُن سے سونی کر دی گئی! میرا بچہ اور میری بچی قیصریہ کے سقوط کے بعد قیدی بنائے گئے تھے اور سلطان عثمان کے محل کی حراست گاہ میں منتقل کئے گئے تھے!

ہنری۔ مجھے یاد ہے، مجھے یاد ہے! میں اُس وقت بالکل بچہ تھا، لیکن آج بھی اپنی خوابوں میں اُس سوختہ بخت جلتے ہوئے شہر کو دیکھا کرتا ہوں! نیز اُن عرب یاجوج و ماجوج کو جو مسیح کی بھیڑوں کو تہ تیغ کر رہے تھے! زائرہ میرے ساتھ، چند اور اسیروں کی معیت میں، بیت المقدس بھیجی گئی تھی،

سوکھ

ان سے نہ ساون میں فائدہ ہے نہ بھادوں میں۔ گویا ان کے لئے ہمیشہ قحط اور خشک سالی ہی رہتی ہے ٭

سوکھے کا آزار (ا) اسم مذکر۔ مرض دق۔ بڑی بیماری۔ بڑا آزار۔ سوکھا ٭

سوکھے گھاٹ اُتارنا (ہ) فعل متعدی۔ سوکھا ٹالنا۔ مایوس رکھنا۔ محروم رکھنا۔ یونہیں ٹالنا۔ ترسانا۔ بے نیل مرام رکھنا ؏

والے محرومی نہ پہنچے چشمۂ مقصود تک سوکھے گھاٹوں تشنہ کام سوکھ کے اُتارا ہو گیا (بحر)

سوکھی (ہ) صفت مونث۔ خشک شدہ۔ کڑکڑ (۲) بن لاون کی۔ روکھی (۳) نمی اور رطوبت سے دور (۴) خالی خولی (۵) باسہ (۶) دُبلی پتلی۔ لاغر۔ ضعیف۔ نحیف۔ ناتوان (۷) اسم مونث۔ سوکھی چیز ٭

سوکھی الف (ا) اسم مونث۔ (طنزاً) دُبلی پتلی الف کی مانند عورت ٭

سوکھی چپاتی کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (عوام) بن پانی پئے کھائے چلے جانا۔ کھانے میں پانی نہ پینا۔ بغیر پانی کھانا کھانا ٭

سوکھی روٹی (ہ) اسم مونث۔ نان خشک ٭

سوکھی سہمی (ہ) صفت مونث۔ دُبلی پتلی۔ لاغر و نحیف و خوف زدہ۔ خائفہ۔ نحیفہ ٭

سوگ (ف۔ ہ) ۱۔ (۱) ماتم۔ مصیبت۔ کہرام۔ غم و اندوہ (۲) ہ۔ چنتا۔ فکر۔ سوچ۔ اُداسی۔ دکھ (۳) ماتم مردہ۔ سیاپا۔ بلاپ۔ سنتاپ۔ وہ غم جو مردے کے مرنے پر ہر قوم کے دستور کے موافق کم سے کم تین دن۔ تیرہ دن یا چالیس دن تک کیا جاتا ہے۔ اس میں بیاہ شادی۔ چوڑی۔ مہندی۔ کپڑے بدلنا۔ خوشی منانا۔ سوئیاں پکانا۔ تہوار کرنا۔ پان کھانا۔ مسی لینا۔ رنگین کپڑے پہننا سب کچھ عورتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ اس قسم کی رسم خاص ہندوستان میں ہی ہے ؏

نہ عدو کے پاس آئے تو کیا ہمنشینو مرے سوگ میں بھی وہ شامل نہ ہونگے (نواب)

رہتی ہے تو ان دنوں میں کچھ میلی کچیلی سچ کہہ کہ ہے کس کا تجھے سوگ زنانی (رنگین)

سوگ اُتارنا (ا) فعل متعدی۔ ماتم دور کرنا۔ سوگ اُٹھانا۔ سیاپے سے نکلنا ٭

سوگ اُٹھانا (ا) فعل متعدی۔ دیکھو سوگ اُتارنا ٭

سوگ رکھنا (ا) فعل متعدی۔ میت کا غم کرنا۔ ماتم کرنا۔ ماتم رکھنا۔ سیاپا رکھنا۔ غم رکھنا۔ ماتم داری کرنا ٭ مُردے کے بعد چالیس دن تک کوئی خوشی کی بات نہ کرنا غم میں رہنا ؏

کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اُس کا دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اُس کا (مومن)

نسلِ گستری ہی جائے آبرو رکھا ہے اُس نے سوگ صدر کی وفات کا (شیفتہ)

سوگ کرنا یا منانا (ا) فعل متعدی۔ ماتم کرنا۔ غم کرنا۔ سیاپا کرنا۔ رنج میں رہنا ٭

سول

سوگ لیکر بیٹھنا (۱) فعل لازم۔ ماتم اختیار کرنا۔ وسوم۔ غم کا پابند ہونا۔ غم کرنا ٭

سوگوار (ف) صفت۔ (۱) غمگین۔ مغموم۔ غم زدہ۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔ ملول۔ اندوہناک۔ آزردہ ٭ دردمند۔ غم خوار ٭ ماتمی۔ ماتم دار ٭ ؏

اجل کا نام ہے تقدیر کو رو میں مجھے کو سہیں مرے قاتل کا چرچا کیں ہے سوگواروں میں (داغ)

جب کوئی بھی زمانہ میں اپنا نہ دردمند ہم آپ سوگوار بنے اپنے واسطے (مؤلف)

(۲) مصیبت زدہ۔ آفت زدہ ٭

سوگواری (ف) اسم مونث۔ غم۔ ماتم۔ ماتم داری۔ سیاپا۔ سنتاپ۔ بلاپ ٭

سوگند (ف۔ ہ) اسم مونث۔ (گنوار) قسم۔ کریا۔ سوں ٭ عہد۔ حلف ؏

احسان نہ اٹھے گا کسوں کا سوگند ہجوم بیکسی کی (امیر)

سوگند دلانا یا دینا (۱) فعل متعدی۔ قسم دینا۔ قسم کھلانا۔ عہد کرانا ٭

سوگند کھانا (۱) فعل متعدی۔ سوگند یاد کردن کا ترجمہ۔ قسم کھانا۔ عہد کرنا۔ حلف اُٹھانا ٭

سوگندا سوگندی (۱) اسم مونث۔ قسما قسمی۔ اقرار۔ حلف۔ عہد و پیمان۔ قول اقرار۔ باہم واثق اقرار ٭

سوگی (ف) صفت۔ (۱) غمگین۔ مغموم۔ مصیبت زدہ۔ ملول۔ رنجیدہ۔ ماتمی۔ ماتم زدہ۔ (۲) ہ۔ لکھنو) ابرک کی ٹٹیاں۔ تہ آرائش جو ہندوؤں میں بیاہ کے ساتھ جاتی ہے ٭

سُول (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کانٹا۔ خار (۲) انی۔ سنان۔ برچھی کی نوک (۳) درد شکم۔ پیٹ کا درد۔ بادگولا ٭ درد قولنج (۴) چُبن۔ ہول (۵) ہر سُول (۶۔ ف) (دیکھو سُور گھوڑے کا رنگ) ٭

سِول (انگلش Civil) صفت۔ (۱) ملٹری کا نقیض۔ ملکی۔ مالی۔ دیوانی۔ انتظامی۔ تمدنی (۲) خلیق۔ سنجیدہ۔ مہذب۔ بھلا مانس۔ شریف۔ ملنسار۔ خواندہ۔ تعلیم یافتہ ٭

سِول جج (انگلش Civil Judge) اسم مذکر۔ عدالت کا چھوٹا صاحب۔ وہ سرکاری ملازم جس کے سپرد مقدمات منصفی اور مفتی گری ہو۔ منصف۔ قاضی۔ مفتی ٭

سِول سرجن (انگلش Civil Surgeon) اسم مذکر۔ وہ اعلیٰ درجہ کا ڈاکٹر جسے ملازمان گورنمنٹ کے علاج معالجہ۔ دیکھنے بھالنے اور ضلع بھر کی اسپتالوں۔ جیلخانے۔ پاگل خانے وغیرہ کے دیکھنے کا اختیار ہو ٭

(یہ لفظ سِول بمعنی شہری اور سرجن بمعنی طبیب جراح سے مرکب ہے یعنی سرکاری شہری طبیب۔ جراح۔ ڈاکٹر) ٭

الیغرڈ (زائرہ اور ہنری کی طرف دیکھ کر) تم دونوں ساتھ ساتھ پابزنجیر کرکے یہاں لائے گئے! قیصریہ کی تسخیر کے وقت! ——— میں ان حوادث و مناظر کا شاہد نہیں بنا! میری دنیا تاریک تھی! میرا محبس اتنا تیرہ و تار تھا کہ میں کچھ دیکھ نہ سکتا تھا! میری آنکھیں اب روشنی کی خوگر بھی نہیں رہی ہیں!

——— یہ زنجیر کیا ہے اسے؟

(وہ زائرہ کی گردن کی زنجیر کو پکڑتا ہے، اس پر جھکتا ہے، اسے دیدے پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا چاہتا ہے، اور پھر ایک دم اس زنجیر کو کھینچ لیتا ہے، جس پر زائرہ کے گلوئے حسین کی سنہری صلیب کھل جاتی ہے!)

الحمد للہ! ثم الحمد للہ! میرے بچو، بولو بولو تعریف ہمارے خداوند خدا کی! یہ ہے وہ صلیب جو میری دیندار بیوی کو میرا روحانی ہدیہ تھی! اور جسے اس نے اپنی نور دیدہ کے گلے کا ہار بنایا! ------ اور ہاں ہنری! جس وقت ان بیدردوں نے میرے پہلو سے میرے لخت جگر کو کاٹ لیا تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ انھوں نے اس کے سینے کے بالائی حصے کو زخمی کیا تھا! ——— وہ زخم ———

ہنری۔ یہ موجود ہے پدر محترم!

(ہنری فی الفور الیغرڈ کے قدموں پر گر پڑتا ہے! الیغرڈ اسے گلے لگاتا ہے، ساتھ ہی اپنا دوسرا خالی بازو زائرہ کو کنارگیر کرنے کے لئے پھیلاتا ہے!!)

زائرہ۔ باپ! میں آپ کی آغوشِ الفت کے قابل نہیں! میں مرتدہ ہوں! میں مسلمان ہو گئی ہوں!

الیغرڈ۔ اے کاش کہ اک برقِ خاطف گرے، اور مجھے خاکِ سیاہ کر ڈالے! میں اک ہشتاد سالہ پیر نابینا ہوں، اے خدا! میں نے پورے ساٹھ سال تیری راہ میں قتال کیا ہے! پھر ۲۰ طویل سال تک میں تیری ہی رضاجوئی میں ایک زندانِ سیاہ کے اندر تحلیل ہوا کیا ہوں!! دشمنانِ حق نے میری بیوی اور میرے بچوں کو شہید کر ڈالا! میری خداپرست قوم کے کثیر التعداد افراد کے حلقوموں سے اک جوئے خون بہا دی! اس ارضِ مقدس کو ویران کر ڈالا! اور اے میرے خدا! مقدس اماکنِ پاک کو تیرے قدموں نے مس کیا تھا، وہاں انھوں نے اپنے اصنام و اوثان نصب کر دئے!! اور آج میری بیٹی تیرے دشمنوں کی صفوف میں کھڑی ہوئی ہے! ——— تیرے دامنِ پاک کا اک داغ!! ......

نہیں نہیں، میری بچی! تو خدائے قدوس کی گود سے گریزاں نہیں ہو سکتی!!

آنکھیں اٹھا کے دیکھ، جدھر تیرا جی چاہے! اور آیات اللہ کے منارے تیری نظروں کے سامنے بلند ہوتے دکھائی دیں گے! ہاں، ایک ہی نگاہ غلط انداز ڈال، اور دیکھ لے کہ وہ ہے سامنے وہ پہاڑی جہاں ابن اللہ نے ہمارے لئے جان دی تھی!!

زائرہ۔ باپ میرے باپ! مجھے بتا کہ میں کیا کروں؟!

الیغرڈ۔ اف! بس میرے بڑھاپے کے بھڑک اٹھے ہوئے سر پہ غم اور شرم کا بار لعنت اٹھا لے! ہاں کہدے کہ "میں مسیحی ہوں"!

زائرہ۔ میں مسیحی ہوں!

(سلطان عثمان داخل ہوتا ہے!)

عثمان۔ مردود! یہاں یہ بدآموزی، باطل کوشی، فتنہ پردازی جاری ہے؟! کفارہ اعتبار! نکلو یہاں سے! .... کیا میرا فرمان تمہارے لئے یہ نہ تھا کہ فی الفور یہاں سے منہ کالا کر جاؤ؟!

(مسیحی دراندازی رخصت ہو جاتے ہیں! زائرہ دم بخود کھڑی رہ جاتی ہے ——— زرد رُو اور لرزہ براندام!)

(عثمان، زائرہ سے) آؤ میری زائرہ! ہماری شادی خانہ آبادی کی تیاریاں مکمل ہیں! عود کے بخورات، مسجد کی فضا کو لبریز کئے ہوئے ہیں! میری قوم کے مشتاقانِ جمال کی نظریں تمہارے جلوے کی جویا ہیں! سارا جشنِ عروسی تیار ہے! تختِ شاہی تمہارے قدوم کا اور عثمان کا سینہ تمہارے ورودِ مسعود کا منتظر ہے!

زائرہ۔ میرے اللہ، میں کہاں جا چھپوں! اے میرے باپ کے خدا، میری مدد کر! ..... عثمان! اگر تم کو مجھ سے محبت ہے تو للہ اس شادی کو ملتوی کر دو! اور ہاں میری روح کا واسطہ کہ مجھے بزرگ سال الیغرڈ سے ملنے دو!

عثمان۔ الیغرڈ! اس کھوسٹ غلام سے تم کو کیا واسطہ؟ تم کوئی مسیحی نہیں! تم ابتدائے طفلی سے اسی خدا کی حمد گو ہو جس کا میں ستائش گر ہوں!

زائرہ۔ بہرحال، شادی کو ابھی اٹھا رکھنا چاہئے! ع

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی!

عثمان۔ آنچہ می شنوم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب!! ......

زائرہ! یہ تم ہو جو بول رہی ہو؟!

سِوِل سَروِس (انگلش Civil Service) اسم مذکر۔ (۱) افسرانِ متعہد وہ اعلیٰ درجہ کے ملکی ملازم جو بڑے بڑے عہدوں کے مستحق خیال کئے جاتے ہیں جیسے ڈپٹی کمشنر۔ کمشنر۔ سکرٹری۔ لفٹننٹ گورنر وغیرہ (۲) وہ امتحان جسے آدمی پاس کرکے کمشنری یا سکرٹری کے عہدے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

سِوِل کوُرٹ (انگلش Civil Court) اسم مؤنث:۔ عدالتِ دیوانی۔ وہ عدالت جس میں لین دین یعنی قرض کے متعلق مقدمات طے ہوں۔

سِوِل لِسٹ (انگلش Civil List) اسم مؤنث:۔ ملازمانِ ملکی کی فہرست۔ وہ فہرست جس میں تمام ملکی عہدہ داروں کے نام مع مناصب۔ ایامِ ملازمت۔ تعداد تنخواہ وغیرہ درج ہوں۔

سولہ (ہ) صفت:۔ شانزدہ۔ چھ اوپر دس۔ ۱۶۔

سولہ سِنگار (ہ) اسم مذکر:۔ ہرہفت۔ ہفت وہ۔ دہ نہ۔ وہ سولہ طرح کی آرائش و زینت جو ہندوستان کی عورتوں سے مخصوص اور انتہا کے بناؤ میں داخل ہے جیسے سُرمہ۔ مِسّی۔ کاجل۔ کنگھی چوٹی۔ اُبٹن۔ پٹی۔ گہنے۔ کپڑے کی سجاوٹ۔ چوڑی۔ مہندی وغیرہ۔

سولھواں (ہ) صفت:۔ شانزدہمی۔ شانزدہم۔ سولہ سے نسبت رکھنے والا۔

سُولی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دار۔ گل۔ پھانسی۔ وہ سیدھی بلند نوک دار بتّی یا لکڑی جسے زمین میں گاڑ کر گنہگاروں یا مجرموں کے گلے میں رسّی باندھ کر اس پر لٹکا دیتے ہیں بعض ملکوں میں سرنج بعض میں بصورت مثلث یعنی صلیب کی طرح ہوتی ہے۔ پھانسی کی ٹھاٹھا۔ ٹکٹکی۔ گل پھانسی کا کھمبا یا لکڑا (۲) مجازاً مصیبت۔ ہلاکت۔ تکلیف سخت۔ مصیبت سخت۔ جیسے "سولی پر رات کاٹنا۔ سولی پر کی روٹی کھانا۔ آٹھ پہر سولی ہونا" یعنی مصیبت میں اوقات گزارنا۔ جان جوکھوں کی روٹی کھانا۔ ہر وقت مخاطرہ اور مہالکہ میں رہنا وغیرہ۔

سُولی پر جان ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (عو) ضیق میں جان ہونا۔ کٹھن مصیبت میں مبتلا ہونا۔ عذاب میں جان ہونا جیسے "اس کے ہاتھوں میری ہر وقت سولی پر جان ہے"۔

سُولی پر چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (عو) (۱) دار پر کھینچنا۔ پھانسی پر چڑھانا۔ پھانسی دینا۔ جان لینا (۲) نہایت تکلیف دینا۔ اذیت پہنچانا۔ جیسے "اس اولاد نے تو مجھے سولی پر چڑھا رکھا ہے"۔

سُولی پر چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دار پر چڑھنا۔ سولی پر لٹکنا۔ پھانسی پانا۔ ؎

اپنے قد کو کہاں سرو سے ہی ہے تشبیہ ۔۔۔ اس گنہگار کو سولی پہ چڑھاتے کیوں ہو (شاہ نصیر)

چڑھا منصور سولی پر پکارا عشق بازوں کو ۔۔۔ یہ اُس کے بام کا زینہ ہے آئے جس کا جی چاہے (نامعلوم)

(۲) نہایت تکلیف و اذیت پانا۔ دق ہونا۔ ضیق میں جان ہونا۔

سُولی پر کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت مصیبت میں گذرنا۔ بمشکل بسر ہونا۔ جیسے مجھے وہ دن سولی پر کٹا۔ ؎

شمع کو رشک سے سولی پہ کٹے ساری رات ۔۔۔ شب کو محفل میں اگر شاہدِ محفل آوے (معروف)

سُولی پر کی روٹی کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ جان جوکھوں یا مصیبت کی روٹی کھانا۔ جان نیچے کی روٹی کھانا۔

سُولی پر بھی نیند آتی ہے (ہ) کہاوت:۔ یعنی نیند وہ بُری بلا ہے کہ مخاطرہ اور مصیبت کی جگہ پر بھی آئے بغیر نہیں رہتی۔ نیند جان کی بھی پروا نہیں کرتی۔ ؎

یاد مژگاں میں مری آنکھ لگی جاتی ہے ۔۔۔ لوگ سچ کہتے ہیں سولی پہ بھی نیند آتی ہے (نذیر)

سُولی چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ پھانسی دینا۔ گل دینا۔ دار پر کھینچنا۔ مارنا۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ جان لینا۔

سُولی دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو سولی چڑھانا (۲) تکلیف دینا۔ اذیت پہنچانا۔ دُکھ دینا۔

سُولی دینے والا (ہ) اسم مذکر:۔ جلّاد۔

سُولی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دار پر کھنچنا۔ پھانسی ملنا۔ گل ہونا (۲) باعثِ مخاطرہ ہونا۔ عذابِ جان ہونا۔ کسی کے حق میں زہر ہونا۔ ؎

سولی ہوا ہے مجھکو مرا بڑھ کے بولنا ۔۔۔ منصور وار کشتہ ہوں حرفِ بلند کا (امیر)

سُوم (ہ) صفت:۔ بخیل۔ کنجوس۔ شوم۔ کنٹھا۔ دانہ زد۔ ممسک۔ تنگدل۔ جیسے سوم سے نہ دلائے۔

(سوم اور اُس کی جورو کے سوال و جواب):۔ (دوہا) جورو پوچھے سوم سے کاہے رہا ملین ہے کے کچھ کھویو گانٹھ کر یا کے کاہو کو دیں (جواب)۔ نہ کچھ کھویو گانٹھ کو نا کاہو کو دیں۔ دیتے دیکھو اور کو جا سی رہا ملین۔ مطلب:۔ بخیل کی بیوی نے اُس سے پوچھا کہ آج تم اداس کیوں ہو۔ کسی کو کچھ دے دیا یا گرہ سے کھو دیا؟ کنجوس نے جواب دیا کہ بیوی نہ تو کچھ گرہ کا کھویا اور نہ کسی کو دیا بات صرف اتنی ہے کہ اَور کو دیتے دیکھ کر جی جل گیا ہے۔

سُوم کے گھر میں کُتا پڑا جائے نہ جانے دے (ہ) کہاوت:۔ بخیل کے نوکر بھی نہ آپ فائدہ اُٹھائیں نہ دوسرے کو اُٹھانے دیں۔

سوم (س सोम) اسم مذکر:۔ (۱) چاند۔ ماہ۔ قمر۔ مہتاب۔ چندرماں (۲) ملک الموت۔ جم راج۔ جم دوت (۳) دیوتاؤں کا خزانچی۔ کُوبیر (۴) ہوا (۵) کافور۔ کپور (۶) ایک بُوٹی اور اُس کے عرق کا نام (۷) شیو۔ مہادیو۔

سوم وار (ہ) اسم مذکر:۔ چاند کا دن۔ پیر کا روز۔ دوشنبہ۔ چندر باسر۔ چندر بار۔

سوم وَتی یا سَموَتی ماوَس (ہ) اسم مؤنث:۔ اول پکش کا پندرھواں دن جو پیر کے روز آکر پڑے۔ ہندو لوگ اُسے پربھ مانتے اور اگر سورج گرہن یعنی کنا گتوں میں آکر واقع ہو تو اسے نہایت متبرک جانتے اور تھانیسر میں جاکر اپنے اپنے پتروں

زائرہ۔ قہرمانِ سلطان! اس کنیزِ ناچیز میں آپ کے عتاب کی تاب نہیں، آہ!

من شمعِ جانِ گدازم، تو صبحِ دلکشائی سوزم گرت نہ بینم، میرم چو رخ نمائی!
محو دیکھیت ایں چنینم، و ز دور آنچناں کہ گویم نے تابِ وصل دارم، نے طاقتِ جدائی!

میرے آقا! کم از کم اس وقت مجھے رخصت دیجئے، میرے آنسوؤں کو میرے کلبۂ احزاں میں روپوش ہو جانے دیجئے!! (جانا چاہتی ہے)

عثمان۔ تو پھر اس سن سفید ایلفرڈ کو سفت میں کیوں سانتی ہو! اُس فرانسیسی جوانِ رعنا، ہنری، کا نام کیوں نہیں لیتیں ؟!--------ہاں، یہ نوجوان ہنری ہی ہے جو زائرہ اور عثمان کے درمیان حائل ہو گیا ہے!! ...... بلاشبہ وہی ہے! تب ہی تو یہ پروانہ پھر تمہاری شمعِ حُسن کا طواف کرنے لوٹ آیا! کامل دو سال کے فصل نے بھی اُس کے سوزِ الفت کو سرد نہیں کیا!!

(خالد داخل ہوتا ہے)

خالد۔ میرے آقا! یہ پیام میرے ہاتھ میں ڈالا گیا ہے! اک عیسائی قاصد اِسے آستانۂ سلطانی پر لایا!

عثمان۔ (مکتوب کو کھولتا ہے، اور پڑھتا ہے) "پیاری زائرہ! اپنا عزیز ایلفرڈ جاں بحق تسلیم ہو گیا! اب اک نہایت ضروری پیام تمہارے گوشگزار کرنے کے لئے مجھے تم سے اولین فرصت میں ملنا ہے! کیا تم آج رات کو آ سکتی ہو!------اُسی مسجد کی سُرنگ سے! میں ٹھیک نصف شب کے وقت تمہیں وہاں ملوں گا!"

(عثمان، خالد سے) خالد! یہ خط زائرہ کے نام کا ہے، اسے اُس کے پاس لے جاؤ!

خالد۔ یہ خط، میرے آقا!!

عثمان۔ ہاں ہاں، اُسے بے تکلف جانے دو، اور اپنے محرمانِ راز سپاہیوں سے ملنے دو! میں بھی وہیں اک گوشے میں کھڑا ہو کر اُن کی گفت و شنید کا سامع بنوں گا،

تیسرا ایکٹ

سلطان عثمان اور شاہی پیش خدمت خالد

عثمان۔ خالد! زائرہ میری جانِ جاں ہے! میں اُسے کیسے ماند ال

سکتی ہوں!! اُف ع

جو اپنا دشمنِ جاں ہو وہی دل کی دوا ٹھیرے؟!

خالد۔ کیوں، کیا اب بھی وہ آپ کی امانت دارِ دل بنی ہوئی ہے؟!

عثمان۔ صرف ایک شعاعِ اُمید ہے جو ہنوز اُفق پر غروب نہیں ہوئی!

خالد، وہ نوجوان صلیبی مجاہد بڑا دلدادۂ تنا اور ناشکیبا واقع ہوا ہے! جس وقت وہ اُس دن اک مدت کے بعد واپس آ کر زائرہ سے دوچار ہوا ہے، اُس نے زائرہ کے لئے اپنی شیفتگی و اضطرابِ قلبی کا بے نقاب مظاہرہ کیا! میں دونوں کی ایک ایک ادا کو عقابی نظروں سے دیکھ رہا تھا، میں نے فرانسیسی نوجوان کی دلدوز آہیں اور بیباک نگاہیں صاف صاف سُنیں، اور دیکھیں! اور اگرچہ یہ واردات میرے جذباتِ رشک و رقابت کو آتش زدہ کئے دے رہے تھے، تاہم میں خاموش یوں رہا کہ میں نے یہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا کہ خود زائرہ اِن راز و نیاز پر غیر متاثر رہی!!

خالد۔ لیکن میرے آقا! اب تو ہنری، زائرہ سے ملاقات کی اک مؤکد فرمائش کر رہا ہے؟!

عثمان۔ اُسے کرنے دو! میرا خیال ہے زائرہ اس پیام پر لبیک نہ کہے گی! تاہم تم مسجد کے پاس ضرور جا پہنچو، اور پہریدار سپاہی کے ساتھ وہیں توقف کرو! جس وقت وہ نصرانی نوجوان وہاں نظر پڑے اُسے گرفتار کر لو!

(عثمان و خالد رخصت ہو جاتے ہیں، اور زائرہ اور میریا داخل ہوتے ہیں!)

زائرہ۔ دیکھو، یہ ہے وہ خط! پڑھو اِسے، اور بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

میریا۔ یقیناً تمہیں ہنری سے یہ ملاقات کرنی چاہئے!

زائرہ۔ ناممکن! ہنری سے ملنا موت سے ملاقی ہونا ہے! پھر میں بیچاری مسیحی جانوں کو بھی خطرے میں ڈالوں گی! انہی میں میرا بھائی بھی ہو گا! اور وہ سارے مسیحی قیدی مفت میں مارے جائیں گے جن کی رہائی کا سلطان حکم دے چکا ہے۔

میریا۔ نہیں نہیں، میری بھولی زائرہ! جس شدید اندیشے کو یہ خدا پرست جیالا نہ تحدی کر رہے ہیں تاکہ تم کو ان بیدینوں کے پنجۂ کفر سے نجات

کے سرادے کراتے اور خیر خیرات دیتے ہیں ٭

سُوم (ف) صفت :- (۱) تیسرا- ثالث (۲) مُردے کا تیجا- فاتحۂ روز سوم- پھول ٭

سُوں یا سَوں (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- قسم- سوگند- حلف- عہد- پیمان ٭

سُون (ہ) اسم مذکر :- (۱) چُپ- سکوت- خاموشی (۲) دم- نفس- سانس ٭

سُون کھینچنا (ہ) فعل لازم :- دم کوے رہنا- چپ سادھنا- خاموشی اختیار کرنا- سکوت کرنا- چُپ چاپ ہو رہنا- خبر ہونا- دم بخود ہونا- سونٹھ سونگھنا- دم نہ مارنا- خاموش بیٹھنا

جان ہے مارا ہے اُدھر کھینچ بیٹھا سُون ہے — اُس گلابی پوش کی گردن پہ میرا خون ہے (ناعلوم)

لوٹ جاتے ہیں جا اوبد ذرہ گلگون کھینچ — گوشۂ مسجد میں بیٹھا کیا ہے زاہد سون کھینچ (مقبول)

یہ نماز بیٹھے سہاب دھیان سے — بس سُون کھینچے جائیے یاں دم نہ ماریئے (انشا)

منھ سادھ کے لیتے ہیں عمر بری تو ابھی — سُون کھینچے ہوئے لاہوت کو جاسکتے ہیں (ر)

سُون کی لینا (ہ) فعل متعدی :- دم نہ مارنا- خاموشی اختیار کرنا- دم کوے رہنا- چُپ سادھنا- خاموش ہو رہنا ٭

سَوَن (ہ) اسم مذکر :- (ہندی) (۱) شگون- فال (۲) سلونوں کے تہوار کو جو دو کالونوں کے مکانوں کی دیواروں پر رام رام لکھتے ہیں اُس کا نام بھی سون ہے ٭

سون دیکھنا یا لینا (ہ) فعل متعدی :- شگون دیکھنا- فال لینا- استخارہ دیکھنا ٭

سَون کُسَون ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- بدشگونی ہونا- بدفالی ہونا ٭

سونا (ہ) اسم مذکر :- (۱) طلا- ایک قیمتی نہایت وزنی سنہری دھات کا نام جسے عربی میں ذہب- فارسی میں زر- سنسکرت میں سُوَرن- ہندی میں کنچن کہتے ہیں جیسے "ہوتا جانے کسے آدمی جانے بسے" "سونا پانا اور کھونا دونوں بُرے" (۲) اتم- اچھی ذات کا (۳) کثرت زیور جیسے "سونے میں جھول رہی ہے یا لوٹ رہی ہے"

سونا اُچھالتے چلے جاؤ (ہ) کہاوت :- نہایت امن اور خوش انتظامی کی تعریف میں بولتے ہیں یعنی سونا جس پر ہر ایک کی رال ٹپکتی ہے اس منتظم اور عادل بادشاہ کے وقت میں کوئی اُسے بھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا- رسم غارت گری بالکل مفقود اور خوف و اندیشہ کوسوں دور ہے ؎

پوچھی حقیقت اُس نے جو اُس راہ کی — تو بولے سر جھکا کے وہ بخت بیدار ہے
خطرہ نہ آپ کیجئے بس خیر شوق سے — سونا اُچھالتے ہوئے گھر کو سدھاریے (مقبول)

ہے عہد شاہ باعث آسائش جہاں — شحنہ کا کام کرتا ہے غارت گر سپہر
چاندی کا تھال لے کے نکلتا ہے شب کو چاند — سونا اُچھالتا ہوا پھرتا ہے دن کو مہر (مقبول)

سونا بچھونا (ہ) اسم مذکر :- ایک دوسرے کا مترادف یا دوسرا لفظ تابع مہمل ہے- کیونکہ ہمیشہ سونے کے ساتھ ہی آتا ہے جیسے لونڈیاں باندیاں تک سونے بچھونے

میں لدی پھندی اِتراتی پھرتی ہیں" ٭

سونا جانے کسے آدمی جانے بسے (۱) کہاوت :- جب تک سونے کو کسوٹی پر نہ لگائیں اور آدمی کے پاس نہ رہیں اُس کی حقیقت اور صحیح کیفیت نہیں معلوم ہوتی ٭

سونا چھوئے مٹی ہوتا ہے (ہ) کہاوت :- نہایت بدبخت اور بداقبال کی نسبت بولتے ہیں یعنی بھلائی کرتے بُرائی پلے پڑتی ہے یا یوں کہو کہ اس قدر نحوست آگئی ہے کہ جس چیز کو ہاتھ لگاتے ہیں اُلٹا اثر دکھاتی ہے چنانچہ خوش اقبالی کے موقع پر کہتے ہیں کہ مٹی پکڑے سونا ہوتی ہے ٭

سونا چاندی (ہ) اسم مؤنث :- مال و دولت- روپیہ پیسہ- نقد و مال ٭

سونا سُگندھ (ہ) صفت :- (۱) زر ناب- زر خالص- کھرا سونا- کندن سا- صاف کیا ہوا سونا- سو دھا ہوا سونا ؎

لکا آئی جو باندو کرکے لٹ زلف پیچاں کی — کیا سونا سُگندھ اُس نے ہرے سینے کے جوشن کو (ناسخ)

سونا سُگندھ کیوں نہ کہوں تجھ کو اسے پری — رنگت سنہری اُس پہ یہ خوشبو بدن میں ہے (ر)

(۲) نجیب الطرفین- اصیل حسب و نسب سے درست- اچھی نسل یا اچھے خاندان کا- (۳) مطہر- پاک صاف- آلودگی گناہ سے مُبرّا- معصوم صفت ٭

سونا لے کے مٹی نہ دینا (ہ) فعل متعدی :- نہایت نادہند اور ہاتھ کا جھوٹا ہونا ٭

سونا (ہ) فعل لازم :- (۱) خفتن کا ترجمہ اور جاگنے کا نقیض- نیند لینا- پوڑنا- سوتنا- آنکھ لگنا- آرام کرنا- خواب کرنا- استراحت فرمانا جیسے "دشمن سوئے نہ سونے دے" "سویا مُوا برابر" (۲) لیٹنا- ساتھ لیٹنا (۳) ہم بستر ہونا- صحبت داری کرنا- جماع کرنا (۴) مرنا- دُنیا سے آنکھیں بند کرنا- وفات پانا- رحلت کرنا- انتقال کرنا (۵) قیلولہ کرنا ٭

سونا سوگند ہو جانا (۱) فعل لازم :- نیند لینا قسم میں داخل ہو جانا- بالکل سونا میسر نہ ہونا- سونا قسم ہو جانا- آرام کرنے کی ذرا مہلت نہ ملنا- لیٹنے یا ذرا کمر سیدھی کرنے کا بھی موقع نہ ملنا ؎

دکھ جی کو پسند ہو گیا ہے غالب — دل رو رو کے بند ہو گیا ہے غالب
واللہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں — سونا سوگند ہو گیا ہے غالب (غالب)

شب گئی نیندوں کا رونا ٹھیرا — اشکوں سے مدام منہ کا دھونا ٹھیرا
دیکھا اُس سیمتن کا کندن سا رنگ — سونا سوگند تب سے سونا ٹھیرا (ر)

سُونا (ہ) صفت :- (۱) خالی- نہی- ریتا- چھوچھا- اکیلا- "میرا گھر سُونا پڑا ہے" (حالت تانیث میں الف کو یائے معروف سے بدل لیتے ہیں جیسے ؎

بیاہی دُلہن کو تم چھوڑ دو سونی سیج — تھوڑے دنوں تو ساتھ بھی سونا ضرور ہے (بی بلعت)

دیں، وہ اندیشہ تمہیں اس قدر مشوش نہیں کر رہا ہے! تمہارے دلِ نازک کے اِس طوفانِ اضطراب کا سرچشمہ بجائے "احساسِ خوف" کے اک کیفِ محبت "ہے! ــــــ جس نے تمہارے دماغ کو مکدر اور روح کو مضطر کر رکھا ہے! ننھی قمری! تم کانپ رہی ہو اِس بات سے کہ کہیں اِس وحشی انسان (عثمان) کی چشم و ابرو پر کوئی بل نہ آجائے! ــــــ وہ عثمان جس کی محبت اک درندے کی دلدادگیٔ شکار سے زیادہ نہیں! کیا سچ مچ عشق کا بھوت ایسا ہی اندھا بہرا ہوا کرتا ہے؟! کیا تمہاری آنکھوں میں اتنی برائے نام بینائی بھی باقی نہ رہی کہ تم اُس ملعون درندگی کو دیکھ لو جو تمہارے "سلطان" کے سین وبسیار ملتی ہے!! وہ اک "گرگِ جگرخوار" ہے، تاہم اک "نرم لحم حلوان" اُس کے لئے آہ کشی کر رہا ہے!! ع

تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو!

زائرہ۔ آہ میریا! ؎

دل کو روؤں کہ یا جگر کو میر؟

میری دونوں سے آشنائی تھی!

ایکاش کہ میں اُس سرزمینِ مسیحیت کی زیارت کرتی جس میں میرا بھائی مجھے لیجانا چاہتا ہے! واحسرتا کہ مجھے عثمان کی خلوتِ الفت ہی میسر ہوتی!...... میریا! میں اک دوگونہ رنج و عذاب میں مبتلا ہوں! اِس اذیتِ دوئی میں میرا دلِ بیمار گرفتار ہے! وہ التزامِ فرض اور وفائے عشق کسی کا بھی اہل نہ رہا! وہ اک قیامت خیز تہلکہ کے اندر متزلزل ہے! او میرے اللہ! مجھے میرے تاریک توہمات سے نجات دے! ...... ہاں، میں اُس سے ملونگی! اُس سے دو بدو باتیں کروں گی! اور جس وقت وہ قدس سے رخصت ہوچکا، میں اپنی زندگی کا رازِ سربستہ اپنے عاشق پر بے نقاب کردوں گی! وہ میری "انجیلِ دل" کا بے پردہ مطالعہ کرے گا، اور اک غریب نصرانی لڑکی پر ترس کھائے گا، جو سلطان کی محبت اور مسیح کی ارادت کے درمیان معلق ہو رہی ہے!

...... اچھا ہرچہ بادا باد! بھیجو اُس غلام کو جو یہ تحریری پیام میرے پاس لایا! (میریا جاتی ہے، اور غلام آتا ہے!)

زائرہ۔ (غلام سے) تم ہی یہ خط لائے تھے۔ فرانسیسی صلیبی مجاہد کے پاس ہے؟

غلام۔ جی ہاں!

زائرہ۔ اچھا کہو اُس سے کہ میں اُس کی مُرادِ دل سے وفا کروں گی! ...... اب جس وقت وہ موقعے پر پہنچے اُسے سیدھے یہیں لے آؤ!

(زائرہ رخصت ہوجاتی ہے۔ اور سلطان اور خالد داخل ہوتے ہیں)

عثمان۔ اللہ اکبر! ایک ایک گھڑی ساعتِ قیامت کی طرح گزر رہی ہے! اگر وقت کی رفتار یہی ہے تو میں یقیناً مجنون ہوجاؤں گا!! (غلام کو آتا دیکھکر) کہو کہو اُس نے کیا کہا؟ ہاں ہاں جلدی کہہ! ابے تو بولے گا کہ نہیں؟!

غلام۔ میرے آقا! اُس نے کہا کہ میں کہدوں کہ وہ یہاں اُس کا انتظار کرے گی، اُس سے ملاقات کرے گی، اور اُس کے مقصدِ دلی سے بے وفائی نہ کرے گی!

عثمان۔ اچھا، جاؤ! معلوم ہوگیا!

(غلام چلا جاتا ہے)

(خالد سے) اچھا تم بھی چلے جاؤ! ابھی ابھی! ہاں بس رخصت! فوراً میرے سامنے سے ہٹ جاؤ، نہیں تو میرے ہاتھ سے دوچار کا خون ہوجائے گا!!

(خالد چپکا چلا جاتا ہے!)

(تنہائی میں) میں کہاں ہوں؟ میں کہاں ہوں!! اُف یہ تاریکی؟! ایسی فضائے ظلمات!! مجھے کچھ سُجھائی نہیں دیتا!...... زائرہ!...... زائرہ! نہیں نہیں، میں کیوں کسی کو پکاروں؟! ع

موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے؟!

آہ! میری خوش قسمتی کے مطلعِ زریں پر یہ ابرِ تاریک اُسی کی کم نگاہی ہی کا تو پرتو ہے! ؎

اے پرتوِ مہتاب جہانتاب ادھر بھی

سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے!

ہائے زائرہ کی شیریں لبُ شکستی پیماں کی یہ پہلی تلخی ہے! اور ؎

رگ وپے میں جب اُترے زہرِ غم تب دیکھئے کیا ہو؟

ابھی تو تلخیٔ کام و دہن کی آزمائش ہے!

ہاں زائرہ تو اب عثمان کے پاس نہ آئے گی۔ لیکن ہنری حریفانہ زائرہ کے دامنِ پاک کی طرف بڑھ رہا ہے!...... اچھا آرہا ہے مردود! دیکھو

سون

(۲) اُجاڑ۔ ویران۔ غیر آباد ؎ جیتے تیرے مرے سے کیا شہر سونا ہو جائے گا (ولا)

سونا لیے پی گئے سُونا کر گئے دیس ؎ سونا لادن پی چلے سونا ہو گئے دیس (علوم)

(۳) سُنسان۔ چُپ چاپ۔ خاموش۔ اکانت۔ خاموشی کا عالم ؎ شہر خموشاں ہ

گھر میرا فرقت میں سُونا ہو گیا ؎ کنجِ مدفن کا نمونہ ہو گیا (ناسخ)

(۴) غیر محافظ۔ بلا نگرانی ٭

سُونا گھر بھُتوں کا راج (ہ) کہاوت :۔ جب کوئی سر دھرا نہ ہو تو بد ذاتوں کا زور ہو جاتا ہے۔ جب کوئی لائق نہیں ہوتا تو نالائقوں کی بن آتی ہے ٭

سُونا ہو جانا (ا) فعل لازم۔ سُنسان ہو جانا۔ بے رونق ہو جانا۔ خالی ہو جانا ؎

اُن کے گھر سے جب بگڑ کر میں چلا تو یہ کہا ؎ آپ کے جانے سے کیا سونا مکان ہو جائے گا (داغ)

سونا مکھی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک دوا کا نام جو آنکھوں کی دواؤں میں پڑتی اور اُسے عربی میں مرقشیشا یا حجر النور۔ فارسی میں سنگ روشنائی یا سنگ نور کہتے ہیں۔ ماہیت میں ایک قسم کا پتھر ہے جو سفید تو نہیں مگر مٹیالا سا ہے۔ دوسرے درجے میں حار اور بعض کے نزدیک تیسرے میں یابس۔ نور بصر بڑھانے اور برص کو نفع دینے والا ؎

تو وہ سونے کا پُتلا ہے اگر بیٹھے کوئی مکھی ؎ وہیں سونا مکھی کی طرح اے یار سونے کی (ناسخ)

سَونپنا (ہ) فعل متعدی ۔ (ا) سُپرد کرنا۔ حوالے کرنا۔ ہاتھ دینا۔ تحویل کرنا۔ تفویض کرنا۔ دھرنا (مصرعہ میر حسن) کہا حق کو سونپا تجھے لے سدھار۔ (۲) پاس دینا۔ سنبھلوانا (۳) کسی کے اعتبار پر چھوڑ دینا ٭ امانتاً رکھنا ٭

سونٹا (ہ) اسم مذکر۔ خُتکا۔ خُدکا۔ کُتکہ۔ ڈنڈا۔ گُندا۔ گدکا۔ وہ موٹی لاٹھی جو اکثر قلندر یا اوباش آدمی اپنے ہاتھ میں رکھتے یا جس سے بھنگ گھونٹتے ہیں ٭ تم۔ جریب۔ عصا۔

سونٹا بَردَار (ا) اسم مذکر :۔ وہ شخص جو امیروں کی سواری کے آگے آگے چاندی کے منڈھے ہوئے سونٹے لے کر چلتا ہے۔ عصا بردار خواص۔ چوب دار۔ علم بردار ٭

سونٹا رائے (ا) اسم مذکر۔ ایک مذاقیہ نام ہے جو کسی اُجڈ ہندو کو ہندو لوگ کہہ دیتے ہیں ٭

سونٹاسے ہاتھ (ہ) اسم مذکر۔ (عو) خالی ہاتھ۔ ننگے ہاتھ۔ جب ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں رہتیں یا کسی زیور سے ہاتھ بھرے ہوئے نہیں ہوتے تو عورتیں تشبیہاً "سونٹاسے ہاتھ" کہا کرتی ہیں۔ اس محاورے میں ہندو عورتوں کی خصوصیت نہیں مسلمان عورتیں بھی برابر بولتی ہیں کہ "میرے سونٹاسے ہاتھ ہو گئے ساری چوڑیاں ٹوٹ گئیں۔ چوڑی والی آئے تو اور چوڑیاں پہنوں" (میوہ کا دوہا)

سائیو تیرے چوڑیاں جھانی بھر بھر ہاتھ ؎ میں کہارا ماتیرا اگکار ایرے سونٹاسے ہاتھ

سونٹھ (ہ) اسم مؤنث ۔ (ا) سوکھی ادرک۔ زنجبیل۔ درجہ سوم کے اخیر میں گرم اور دوم میں خشک (۲) گنوار۔ قیمتی چیز۔ نادر چیز۔ بے بہا چیز جیسے ایسی ہی تم نے سونٹھ بھی ہے" ٭

سون

(اس جگہ لفظ سونٹھ کا نون قلب مکانی کی صورت پیدا کر کے سونٹھ خیال کیا گیا مگر ہندی کوشوں میں فیلن ڈکشنری کے سوا کہیں اس سونٹھ کا پتا نہیں لگتا۔ واللہ اعلم کہ فیلن صاحب نے یہ زبانی اعتبار پر لکھ دیا ہے چونکہ سونٹھ کے یہ معنی نہیں آتے شاید اس وجہ سے یہ تکلیف فرمائی۔ لیکن ہماری رائے میں اس جگہ سونٹھ ہی اس معنی میں ہے کیونکہ گاؤں گنویں میں یہ قیمتی چیز اس وجہ سے خیال کی جاتی ہے کہ ہر جگہ بوئی نہیں جاتی اور وہاں کبھی کبھی بلکہ خاص کر بچہ پیدا ہونے میں اس کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ لوگ کسی نادر چیز کی طرح اسے وقت بے وقت کو لگا رکھتے ہیں چنانچہ گنواری عورتیں جس کسی گھر میں سونٹھ نہ ہو اُسے نہایت غیر محتاط خیال کرتی ہیں اس کے علاوہ جب کوئی شخص کسی کے کھیت میں جانے کا ارادہ کرتا اور کھیت کا مالک اُسے روکتا ہے تو یہ اُس کے جواب میں کہتا ہے کہ "تم نے ایسی ہی سونٹھ بو رکھی ہے جو ہمیں منع کرتا ہے"۔ یہ باتیں ہم نے بگوش خود سُنی ہیں۔ پس ان دلائل سے سونٹھ کا اُن لوگوں کے نزدیک عزیز اور نادرات سے ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بھی انہیں لوگوں سے بقالوں میں آ کر رائج ہوا) ٭

(۳۔ ہندو) بخیل۔ کنجوس۔ کنشک جیسے سونٹھ رائے یعنی بخیل بہادر۔ کنجوس صاحب وغیرہ (۴۔ ہندو) چُپ۔ خاموش۔ سوم بخود۔ گول جیسے "وہ تو سونٹھ ہوا ہے کچھ جواب نہ دیا"۔ (اس معنی میں فیلن صاحب بہادر کی رائے ہے کہ لفظ شونیہ शून्य کا بگاڑ کر سونٹھ کر لیا ہے لیکن سنسکرت کوشوں سے لفظ شونیہ کے معنی خالی اور صفر کے پائے جاتے ہیں شاید اُسے بھی یہ خیال کیا ہو مگر ہم اس سے بھی متفق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک ایک سونٹھ کی بستگی اور گرہ پن سے بجائے خود خاموشی کی حالت عیاں ہے۔ پس اسی قسم کے الفاظ پر ہمیں فیلن صاحب کی ڈکشنری پر اعتراض ہے اور اس اعتراض آنے کی وجہ وہی ہے کہ انہوں نے کم سن بچونگڑوں کے آگے سنسکرت ڈکشنریاں رکھ دیں اور کہہ دیا کہ اپنی لیاقت کے موافق ان لفظوں کے مادے نکالتے چلے جاؤ۔ اس جگہ ہمیں صرف مادے پر اعتراض ہے ورنہ لفظ سونٹھ بمعنی خاموشی تو فوربس شکسپیر نے بھی حسب عادت پوربی بھاکا کے موافق لکھ دیا ہے) ٭

سونٹھ بسانا (ہ) فعل متعدی (گنواری ہندو عو) :۔ (ا) کوئی قیمتی چیز خریدنا (۲) کیو کا خریدنا۔ زچہ خانہ کی چیزیں یا سامان خریدنا جیسے (کہاوت) "چارن کی آئیاں رسونٹھ بساہن جائیاں"۔

سونٹھ پانی (ہ) اسم مذکر۔ زیرہ کا پانی۔ وہ ترش پانی جس میں زیرہ سونٹھ کھٹائی نمک مرچ وغیرہ ڈال کر کھانا ہضم ہونے کے واسطے بناتے اور بیچتے پھرتے ہیں ٭

سونٹھ پانی والا (ہ) اسم مذکر۔ وہ شخص جو زیرے کا پانی بیچے ٭ ایک ذلیل اور حقیر آدمی ٭

سونٹھ پنجیری (ہ) اسم مؤنث :۔ (عو) زچہ خانہ کی عمدہ خوراک جو میدہ۔ گھی۔ سونٹھ وغیرہ پڑ کر خشک بنائی جاتی ہے اور نوماہے میں تقسیم ہوتی ہے ٭

غدار بھی شریک کار ہیں! اُف! وہ اِن سب سیہ کاروں کو! سبھی کو واصلِ جہنم کر دوں گا بحسبہم جہنم! ------- ہاں کیا میرا عزم انتقام ناجائز ہے؟! ------- خالد! خالد! پلٹ آ!

(خالد داخل!)

کہو وہ نظر آیا؟ تم نے اُسے گرفتار کیا؟!

خالد۔ میرے آقا! وہ ابھی تک نہیں آیا!

عثمان۔ رات! خوفناک رات!! اک طوفانِ ظلمات!!! ----- اے شبِ دیجور! اپنی ساری سیاہی کے باوجود تو اِن کفار زشت کار کے جرمِ سیاہ کو کیوں کر اپنے پردۂ تاریک میں چھپا سکے گی؟! ----- اُف زائرہ! تیری، میرے حریمِ دل میں یہ "قدم نمائی و فزود آئی" اور پھر ایسی گریز پائی!! آہ! ؎

مجھکو خبر نہیں تھی کہ ہیں کتنے مفت خوار
جامِ شرابِ ناب و لبِ میگسار میں!

اُف میرا یہ عشقِ مجنونانہ، اور اُس پر ایسا جفا کار تازیانہ؟!

خالد۔ میرے مظلوم آقا! یہ شین و شیون اب ختم ہونے دیجئے! اور اپنے ہاتھ میں حسامِ انتقام سنبھالئے!

عثمان۔ او میرے خدا! اک عورت کیسی ناگن ہوتی ہے! اپنی نیرنگی میں بالکل اک گرگٹ! اُف رنگِ حنا، خونِ شہیداں کو کس طرح اپنی ہی طرح اک "نزہتِ بے پروا" سمجھتا ہے! آہ خالد، تم نہیں جانتے کہ میں اِس گردن روئی غزالۂ گریز پا کا کیسا قتیلِ خرام ہوں! اُف خالد، رحم رحم! دَوڑ، دَوڑ! مجھے اِس صدمۂ جانکاہ سے بچا! آہ زائرہ! تو کیسی میٹھی چھری ہے!! واویلا! وامصیبتا!!

خالد۔ ایں! سلطانِ عثمان، اور صرفِ شیون و بکا؟! اے خدا، یہ میں کیا دیکھتا ہوں؟!

عثمان۔ ہاں ہاں، ٹھیک ہے! قہرمانِ سلطان کے یہ پہلے آنسو ہیں جو اُس کی آنکھوں سے نکلے ہیں! ہاں وہ خون کے گھونٹ بن کر پیئے جائیں گے! اُن کی تلخی اک ذائقۂ بازگشت چکھائے گی! ہشیار کہ اُن میں خونِ محبوب کی رنگینی ہے اور مرگِ عدو کی زہرناکی!! ------- زائرہ! میرے سر پہ پہلے وہ اَبرِ کرم، اور اب برقِ سوزاں کا یہ پرچم؟! اپنے کرتوت کے خمیازے سے ناآشنا لڑکی! تجھے کیا خبر کہ تو نے حقِ زیست کھو دیا ہے!! تیرے سر کے سنہرے بالوں پر خونی موت مُورچھل کر رہی ہے! -------

ایں یہ کیا؟! یہ کون؟! خالد! جلدی جلدی! گرفتار کر اُسے، گرفتار!! ہاں اِس موذی کو پابزنجیر کر کے کشاں کشاں میرے حضور میں لا!

(خالد بھاگ کر جاتا ہے! زائرہ اور میریا دُھندلی سُرنگ میں دکھائی دیتی ہیں!)

زائرہ۔ آؤ میریا!

عثمان۔ وہ آواز! ------- یہی وہ صوتِ جاں نواز ہے جو کبھی میرے لئے اک کلمۂ سحر بنی تھی، لیکن آج کی رات اک خنجرِ خونریز ہے! اُف نیرنگ ساز تتلی! میں تیری خون آشام رنگ طرازی سے اب فریب میں نہ آؤں گا! تجھے تیرے اصلی رنگ میں بے نقاب کر دوں گا!!

(وہ میان سے اک تیغچہ نکالتا ہے، اور چپکے چپکے آگے بڑھتا ہے!)

ہاں ہاں، وہی ہے، وہی ہے! میرے خدا، زائرہ، اور اُس کے ہاتھوں وفا کی نعش کی تدفین اِس لحدِ سیاہ میں؟!

(خنجر اُس کے ہاتھ سے گر پڑتا ہے، اور وہ پیچھے کھسک آتا ہے!)

اُف اُف! یہ خنجرِ خونیں اور اُس کا گلوئے حسین؟! حیف مجھ پر!

زائرہ۔ میریا! یہ کیا آواز تھی؟!

میریا۔ اُسی ہنری فرانسیسی کی آمد کی مُخبر!

(عثمان معاً پھر خنجر بکف ہو جاتا ہے!)

عثمان۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری سازش پوری بخت و پز ہو چکی!

زائرہ۔ آہ، مجھ پر ہراس و یاس کا غلبہ ہو رہا ہے! آہ، میرا دلِ دونیم!! کیا یہ تم ہی ہو ہنری پیارے؟

عثمان۔ نہیں، یہ ہے عثمانِ مبغوض! ------ وہ جسے غدارانہ تم ٹھکرا رہی ہو۔ نہ کہ وہ جس سے معشوقانہ معانقے کے لئے جا رہی ہو! اور (خنجر کھینچ کر) لو یہ ہے تمہارا صلہ، تمہارے رنگین دھوکے کے لئے!!

(زائرہ قدموں پر گرتی ہے، عثمان جھٹک دیتا ہے، اور خنجر اُس کے سینے میں پیوست کر دیتا ہے!)

زائرہ۔ عثمان! عثمان! ارے یہ تم! تم! آہ!

(جاں بحق ہو جاتی ہے!)

سون

سونٹھ کی اس لینا یا سونٹھ کے لڈو کھانا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) سونٹھ (یعنی خاموشی کی بلا سر ہو گھسنا - سُونی سادھنا - گونگے کا گُڑ کھانا - چُپ سادھنا - خاموشی اختیار کرنا * برداشت کرنا - بردباری کرنا - تحمل کرنا * (اس محاورہ سے روشن بالمعنی کو ظاہر کرتا ہے) *

سونٹھ ہو رہنا (ہ) فعل لازم:- خاموش ہو رہنا - دم کھینچ [illegible] چُپ رہنا (بعض لوگوں نے مارنا [illegible] کے ساتھ بھی لکھا ہے) *

سونٹھو راست (ہ) صفت:- (پوربی) مخبلوں کا سردار *

سونٹھیا صراف (ا) اسم مذکر:- بڑا بھاری مہاجن - قابل اعتبار اور ساہوکار والا ساہوکار معتبر اور با دیانت کو بھی کہتے ہیں - جس طرح فیلن صاحب نے وہاں [illegible] کے معنی میں لفظ سونٹھ دیا تھا اسی طرح بیاج دینے کے معنی سونٹھیا بیچنے والا قرار دیا ہے چونکہ سونٹھ کے معنی سونٹے کے ہیں جو بیش قیمت چیز کے [illegible] اس وجہ سے ہم اسے تسلیم نہیں کر سکتے یہ محض گھڑت ہے - اصل میں یہ بھی سونٹھ ہی ہے کیونکہ سونٹھ کرانا کی چیزوں میں مہنگی اور گنواروں کے نزدیک ایک اعلیٰ اور قیمتی چیز ہے اس وجہ سے سونٹھ کے بیوپاری کو ابتدا میں بڑا بھاری بیوپاری مانا کرتے تھے چنانچہ اس کے ثبوت میں ہم لفظ سونٹھ میں بہت کچھ لکھ آئے ہیں - چنانچہ مشہور ہے ایسی کیا تم نے سیر بھر سونٹھ بیچی ہے یعنی ایسی کونسی بیش قیمت چیز فروخت کی ہے کہ جس کے دام ادا کرنے ضروری اور لازمی ہیں - اس کی اصل جو سنوٹھیا بمعنی سونا قرار دی ہے وہ بھی تکلف اور بناوٹ سے خالی نہیں *

سونٹے (ہ) اسم مذکر:- (۱) سونٹا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی [illegible] کے ساتھ تبدیلی *

سونٹے بردار (ف) اسم مذکر:- سونٹا بردار کی جمع *

سونٹے پڑنا (ہ) فعل لازم:- لٹھ پڑنا - لاٹھیاں پڑنا - ڈنڈوں سے پٹنا *

سونٹے سے (ہ) تابع فعل (بازاری):- ٹھینگے سے - بلا سے - ٹھینگے سے - کیا پروا ہے *

سونجھنا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کے درخت کا نام جس کی پھلیاں ہندو لوگ بادی نہ ہونے کے واسطے بہت کھاتے اور اُس کا گوند عورتیں کمر کی مضبوطی کے واسطے کتر کھاتی ہیں جیسے "رت کا پھولا سونجھنا ڈال پات سے جائے" *

سوندھا (ہ) صفت:- (۱) کوری مٹی یا کورے برتن کی سی خوشبو والا - بالو کی بنی ہوئی چیز کی سی خوشبو والا - آگ کے اندر بُھنا ہوا پھل جیسے آلو وغیرہ جو سوندھی خوشبو دیتا ہے وہ بھی سوندھا سوندھا آلو کہلاتا ہے (۲) اسم مذکر:- خوشبو - سُگندھ - مہک (۳) ایک مرکب خوشبو کا مصالح جس سے بال دھوتے یا جسے کپڑوں وغیرہ میں لگاتے ہیں *

سون

پینچ ورک [illegible] کی پیشانی پہ کہیں — سوندھا لگا کے کھول دیے ہیں جو بال تو (افشاں)
پوشاک میں لگا یا نگینہ سوندھے کی بو سی بسی ہے (مصرع مرزا)

سوندھاپن (ہ) اسم مذکر:- سوندھاہٹ - سوندھی سوندھی خوشبو - کورے برتن یا تازہ بھنے ہوئے چنوں کی خوشبو *

سوندھانا (ہ) فعل متعدی:- (گنوار) (۱) جوش دینے کی ہانڈی کو [illegible] سکھانا - شوربہ جذب کرانا تاکہ دوبارہ پھٹ نہ جائے *

سوندھاہٹ (ہ) اسم مؤنث:- (دیکھو سوندھاپن) *

سوندھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ملانا - گڈمڈ کرنا - جیسے گوشت سوندھ کر چڑھاؤ یعنی تمام مصالح ڈال کر ملا کر آگ پر رکھو - علیحدہ مصالح کو ڈال کر پچھونا نہیں (۲) سانا - بھرنا - سنانا - آلودہ کرنا * گوندھنا جیسے آٹا سوندھ کر [illegible] (۳) کپڑا دھونے کے واسطے ملنا *

سوندھی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ریجنی [illegible] کپڑے بھگو کر ان کا میل کاٹتے ہیں - کھاری مٹی - جوا کھار (۲) وہ بڑی ناند جس میں دھوبی کپڑے بھگوتے ہیں - سوندی *

سوندھی (ہ) صفت:- (۱) کوری مٹی کی سی خوشبو والی (۲) اسم مؤنث:- [illegible] پیندہ - چھوٹی قسم کی پھونٹ جیسے "پہاڑ کی سوندھی [illegible]" (آواز ککڑی فروش)

سوندھیاں (ہ) اسم مؤنث:- (سوندھی کی جمع) ککڑیاں - پھونٹیں - "کیا پاچن کچ [illegible] ہیں سوندھیاں اور میٹھیاں" * (آواز ککڑی فروش)

سونڈ (ہ) اسم مؤنث:- ہاتھی کا ہاتھ - خرطوم - بینی فیل *

سونڈوالا (ہ) اسم مذکر:- (عو) ہاتھی - فیل * وہ جانور جس کے منہ پر لمبی نالی سی لٹکے *

سونڈا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک لمبی سونڈ والا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے - سُرسُری (۲) کاٹھی - زین *

سونڈکا (ہ) اسم مذکر:- (۱) کمان - مدو (۲) وہ چیز جسے اسپ پالانی پر رکھتے ہیں *

سونڈی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- ایک سرخ رنگ کا کیڑا جو چنوں میں لگ جاتا ہے (۲) ناف - نابھی - ٹونڈی (۳) کلال - آب کار - شراب کشید کرنے والا *

سونس (ہ) اسم مذکر:- دیکھو سوس نمبر (۲) *

سوں سوں (ہ) اسم مؤنث:- سانس کی آواز جو ناک سے نکلے *

سوں سوں کرنا (ہ) فعل متعدی:- ناک سے سانس لینا - ہانپنے کی آواز *

سونف (ف) اسم مؤنث:- (اصل میں سونپ یا سونپھ تھا جو اب بھی ناتی اور ہندو بولتے ہیں) بادیان جو اکثر پیٹ کے درد اور زچہ خانہ وغیرہ میں کارآمد ہے - مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک *

عثمان۔ ہا! خوش کام انتقام کی قلبی آسودگی!۔۔۔۔۔۔ اچھا اب مجھے جانا چاہیئے۔ اب میں اُس کی طرف ایک نظر نہیں دیکھ سکتا! اُس کی نعش بھی میرے لئے اب نامحرم ہے!۔۔۔۔۔۔ اچھا، کوئی بتائے گا، میں نے کیا کیا؟ ——— کیا کیا؟ ——— کیا کیا؟، انصاف! انصاف!۔۔۔۔ اچھا تھوڑا اور ٹھہر جاؤں، وہ دیکھو اُس کا تماشا و عاشق بھی آتا ہے! مجھے عنادِ رقیبانہ کی لذت سے پورا شکم سیر ہی ہو لینے دو!!

(ہنری اسیر و پا بزنجیر لایا جاتا ہے۔ خالد اور مسلح سلطانی سپاہی اُس کو محاصرے میں لئے ہوئے ہیں!)

دیکھ، او بدبخت، دیکھ! تو نے میری حیاتِ ارضی سے ساری روحِ مسرت نکال لی! لیکن بس کر اب ع

برگردنِ تو بماند و بر ما بگذشت!

بدمعاش، دیکھ! وہ بیوفا مخلوق، جسے تو نے اپنا ہدفِ عشق بنایا، اور اپنی بدآموزی سے اُسے اِس مختی سرنگ کی راہِ غداری پہ چلایا، ——— یہ تیرے سامنے پڑی ہوئی ہے!!

ہنری۔ ایں، مقتول! میری بہن مقتول؟! زائرہ! پیاری زائرہ!!

(غش کھا جاتا ہے!)

عثمان۔ ایں، بہن! اُس کی بہن؟! کرشمہ سازِ خدا۔ کیا یہ ممکن ہے؟!

ہنری۔ او عفریتِ خبیث! یہ ممکن کیا، مسلمہ حقیقت ہے! ارے ظالم، وہ میری بہن تھی، ماں جائی بہن!!۔۔۔۔۔۔ اور ایلفرڈ اُس کا باپ تھا!۔۔۔۔ وہ دراصل باللہ ہو گیا، اور آہ میں زندہ درگور! میں زائرہ کے پاس والدِ مرحوم کا اک پیامِ وصیت لا رہا تھا، جس کی نسبت میں نے یہ امید موہوم وابستہ کی تھی کہ شاید وہ اُس کے کمزور دلِ وارستہ کو مسیح کے دینِ حق کی طرف واپس لے آئے گا! لیکن وہ خدا کی غیرِ خوشنودیِ مزاج کی مرتکب ہوئی، اور اُس نے تجھ سے محبت کرنے کی پاداش میں تیرے ہی ہاتھوں کیفرِ کردار کو پہنچایا!

عثمان۔ (زائرہ کی نعش کے پاس جا کر) خالد! کھول دو مشکیں اِس نصرانی نوجوان کی!۔۔۔۔۔۔ اور جاؤ، میری ساری دولت زیرِ حراست مسیحی اسیروں کے درمیان تقسیم کر دو! اور سب کو رہا کر کے یافہ (بندرگاہِ قدس) پہنچا دو!

خالد۔ لیکن میرے آقا ———

عثمان۔ بس میرے خادم! دم بخود ہو کر میرے حکمِ ناطق کی تعمیل کرو! (ہنری سے مخاطب ہو کر) اور تو اے سوختہ بخت مجاہدِ صلیبی اور قتیلِ محبتِ خواہری! اپنی ہمشیرِ عزیز کو لے جا، اور اُس کی مادرِ وطن کی آغوشِ لحد میں اُسے سلا دے! اور اگر زبانِ خلق یوں شکوہ سنج ہو کہ ہائے یہ تو وہ پیکرِ نسوانی تھا جو شرافت، شیرینی، عالی منشی، اور معصومی کے آب و گل سے کبھی دستِ قدرت نے بنایا تھا، تو کہنا کہ لاریب ایسا ہی تھا! عثمان نے اُس سے محبت کی، اور سوئے ظن کے خنجرِ مسموم سے اُسے شہید کیا، اور پھر اپنے ہی سے اپنے مقتول کا انتقام لیا! اِس طرح! دیکھ!

(وہ خودکشی کر لیتا ہے!)

(کاپی رائٹ)

پیا نہیں [illegible] زندگانی اے ساقی

[illegible] سب فانی اے ساقی

[illegible] جس کی [illegible]

[illegible] جوانی اے ساقی

اختر

پیمانے میں ہے بادہ [illegible]

نغمے میں [illegible] آواز

پیمانہ [illegible] سر مست شباب

اے [illegible] عمر دراز

[illegible]

سونف کا عرق (۱) اسم مذکر :- عرق بادیان ۔

سونگھا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) وہ شخص جو قوت شامہ کے وسیلے سے زمین کے اندر کا حال یعنی خزانہ اور میٹھا پانی وغیرہ دریافت کرلیتا ہے (۲) شکاری کتا - وہ کتا جو شکار کی بو پہچانے (۳) مخبر - جاسوس - بھیدی - کھوجی - سراغی ۔

سونگھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بو لینا - ناک سے بو باس معلوم کرنا - باس لینا - ٹھیک معلوم کرنا (۲) بازاری لوگ یا عوام بطور مذاق جوتی پہچاننے کو کہتے ہیں جیسے "اپنی جوتی سونگھ کر پہنا" ۔

سونگھنی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ہلاس - نسوار (۲) ہلاس کی ڈبیا ۔

سونلانا (ہ) فعل متعدی :- رنگ کا تیرہ پڑنا - سانولا ہوجانا - کالا ہوجانا ۔

سونے (ہ) اسم مذکر :- سونا کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے حروف مغیرہ کے آنے پر بدل لیتے ہیں جیسے سونے کا گردا اور پینل کی پینڈی ۔

سونے جھونے میں لدا پھندا رہنا (ہ) فعل لازم :- سونے کے زیور میں پیلا رہنا - زیور میں تلنا - بہت سا زیور سونے کا پہنے رہنا ۔

سونے سے گھڑاون مہنگی (ہ) کہاوت :- اصل قیمت سے لاگت زیادہ - "دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی" - "روپے کا - دنا دس روپے کی گھڑاون" - پرانی کہاوتوں میں سونے سے گھڑاون مہنگی دیکھنے میں آیا ہے - چنانچہ رنگین نے بھی اسی طرح ایک رباعی میں باندھا ہے ؎

رنگین لیتا ہے گو گھڑاون مہنگی	گھڑتا ہے وہ خوب وو گھڑاون مہنگی	(رنگین)
معروف ہے کہ دو وہ کہیں تھم اٹھائے	سونے سے کہیں ہو گھڑاون مہنگی	

سونے کا پانی (ہ) اسم مذکر :- (۱) آبِ طلا - وہ پانی جس میں سونا گلایا گیا ہو جیسے گلٹ کے ملمع یعنے سلوشن میں (۲) وہ پانی جس میں سونے کی کوئی چیز ڈال کر جوش دے لیں اور پھر اُس بچے پر چھڑکیں جس کی سیتلا نے آنکھ موڑلی ہو ۔

سونے کا نوالہ (۱) اسم مذکر :- لقمۂ نعمت - لقمۂ چرب - تر نوالہ جیسے "سونے کا نوالہ کھلایئے شیر کی نظروں ڈرایئے" ؎

کہتے ہیں مرے کے بوسۂ طلائی جبین کا	سونے کا میں نے تجھ کو نوالہ کھلا دیا	(برق)
چشم براہ ہوں میں کس گل کی	آج یاں کون آنے والا ہے	(نامعلوم)
نہیں اترتا گلے سے جوں نرگس	منہ میں سونے کا گو نوالہ ہے	

سونے کا ورق (۱) اسم مذکر :- ورقِ طلا جو اکثر کام آتا ہے ۔

سونے کی چڑیا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مالدار - دولتمند - دھنی - دھنونت - دھنوان جیسے "آج تو کچہری میں سونے کی چڑیا آئی ہے خوب ہاتھ رنگو" (اہل علم) (۲) انگیا کی درمیانی درخت جس کا حال لفظ چڑیا میں لکھا جاچکا ہے - اس معنی میں صرف شاعروں نے سونے کا طرہ لگا دیا ہے ورنہ فقط چڑیا کہتے ہیں ؎

شکر ہے یار کی انگیا پہ پڑا خواب میں ہاتھ	بخت بیدار ہوئے سونے کی چڑیا پائی	(ناسخ)
اے پری تو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا	آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھ کو	(ایضاً)

(۳) دولت - مال - زر ؎

سرخ دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہ ہم	باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہوگئی	(امیر)

(۴) بیش قیمت چیز - بیش بہا شے - قیمتی مال - نایاب یا نادر چیز خواہ پرند ؎

سیمبر مرغ نگہ سونے کی چڑیا ہوجائے	آنکھ اٹھا کر جو طلائی تری جوشن دیکھے	(وزیر)
پھٹ گئی اُس کی آنکھ کی جو انگیا ہاتھ سے	ہاتھ ملتے ہیں اُڑی سونے کی چڑیا ہاتھ سے	(جرات)
کچھ تو میں ڈھنڈتا رہا اور کچھ وہ شرماتی رہی	رات کو سونے کی چڑیا ہاتھ سے جاتی رہی	(نامعلوم)

سونے کی چڑیا ہاتھ آنا (ہ) فعل لازم :- کسی مالدار احمق کا داؤں میں پھنسنا - دولتمند کا قابو میں آنا - موٹی اسامی ملنا ۔

سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل جانا (ہ) فعل لازم :- عمدہ کام بگڑ جانا - آئی مراد کا ہاتھ سے جاتا رہنا - کسی امیر کا قابو سے نکل جانا - مالدار کا جال سے بچ جانا ۔

سونے کی سلاخ (۱) اسم مؤنث :- سونے کی میخ یا کیل ۔ سونے کی سلائی یا سیخ ۔

سونے کے سہرے بیاہ ہو (۱) عو :- (دعا) یعنی خداتعالے ایسے دولتمند گھر میں بیاہ کروائے کہ پھولوں کی بجائے سونے کا سہرا بندھنے کو آئے ۔ خدا دولتمندی اور خوش اقبالی کے ساتھ بیاہ نصیب کرے ۔

سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا (ہ) کہاوت :- فائدہ کی خاطر جان جوکھوں میں نہیں پڑا جاتا - لالچ کے لئے جان نہیں دی جاتی ۔

سونے میں پیلی موتیوں میں سفید ہو (۱) دعا :- یعنی کثرت سے زرد جواہر پہننا نصیب ہو - سونے کے زیور کی کثرت سے سنہری اور موتیوں کی کثرت سے سفید بنی رہے ۔

سونے میں سہاگا (ہ) محاورہ :- باعثِ زینت و جلا ۔ سریع التاثیر ۔ چونکہ سہاگے سے سونا دمکتا اور رونق پکڑتا ہے اس سبب سے ایسے موقع پر بولتے ہیں ۔ جہاں کہتے ہیں کہ جیسے "انگوٹھی میں نگینہ" چنانچہ مثل بھی ہے "سونے میں سہاگا موتیوں میں تاگا" یعنی سونے کی رنگت سہاگے سے کھلتی اور موتیوں کی بہار تاگے میں پرونے سے معلوم ہوتی ہے - کھرے - ایمان دار اور امین ملازم کی نسبت بھی بولتے ہیں - تیر بہدف کے موقع پر بھی کہتے ہیں ۔

درسِ نیشتر

زرد رُخ، نیچی نظر، افسردہ خاطر، دل نڈھال — کس قدر ہے تجھکو دختر کی ولادت کا ملال
شوق میں بیٹے کے پانی پھر گیا ارمان پر — حشر برپا ہو گیا اک بے گنہ کی جان پر
اُف یہ نازک وقت اور یہ ترش ابروئی تری — اب کہاں کمبخت کی قسمت میں دلجوئی تری
منفعل اور مشتعل، دل سرد، آہیں گرم، گرم — سرخ سرخ آنکھیں بھبوکا سی نگاہیں گرم گرم
شعلۂ جوّالہ گھر میں پھر رہا ہے ہر طرف — اک جہنم سا نظر میں پھر رہا ہے ہر طرف
ہو کے برہم اس قدر کھلوا نہ تو اپنا بھرم — تجھکو کیا حق ہے کرے پیدائش دختر کا غم
تجھکو قدرت نے کیا تھا مرد، تُو نے کیا کیا — او غلام سلطنت نامرد تُو نے کیا کیا؟
مرد ہونے سے ترے لعنت بڑی اک بڑھ گئی — تجھ سے زنجیرِ غلامی میں کڑی اک بڑھ گئی
تُو نے بزمِ کبر و نخوت میں اُجالا کر دیا — تو نے میعادِ غلامی میں اضافہ کر دیا
بڑھ گیا تیرے سبب سے اور عصرِ سلطنت — تجھ سے محکم ہو گئی بنیادِ قصرِ سلطنت
اُس کو گر زندہ نہ رکھیں گھونٹ تیرے خون کے — اک جنازہ ہے حکومت دوش پر قانون کے

ہاں مناسب کچھ یہی معلوم ہوتا ہے ہمیں
بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوتی رہیں اُس قوم میں

جس کے بیٹے چھوڑ دیں ماں باپ کی تعلیم کو — مضحکہ سمجھیں بڑوں کی عزت و تعظیم کو
مکتبوں کو چھوڑ کر جو داخلِ اسکول ہوں — دین میں مفلوج ہوں اخلاق میں مجہول ہوں
ہوں بزرگوں کے شعائر سے جنھیں بیزاریاں — ٹھوکروں میں جن کی ہوں ماں باپ کی خودداریاں
نازِ محبوبانہ سے ہر طور جن کا منفعل — اور ہر انداز سے جن کے نسائیت خجل
جن کی ایک ایک بات سے مجروح ہو فرزانگی — ہر ادا ہر ناز سے محجوب ہو مردانگی

سون

سُونی (ہ) صفت مؤنث :- خالی - ریتی - بھری کا نقیض جیسے سُونی سیج ، گما ہیں اجاڑ۔
بتائیے دولہن کی تم چھوڑ دو سونی سیج — عقرب دولوں ساتھ بھی سونا ضرور ہے (راحت)

سُونیا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- شگونیا - فالیا - شانہ بین - فال گو - تو تخیص وہ فال دیکھے کاہن - پیشین گو ۔

سُونیا (ہ) اسم مذکر :- راکھ میں سے سونا نکالنے والا - نیاریا ۔

سونا (ہ) صفت :- (۱) لال سُرخ ۔ کسبہ کا رنگ - قرمزی ۔ (۲) بھٹیریا آگ کی بھار جا جو گوار کا کھانا ہیں صبح کے وقت کھانے میں جیسے سُونے کی بیت نہیں مشہور (اسلام) کی توفیق نہیں ۔

سوہان (ف) اسم مذکر :- ریتی - لکڑی یا دھات صاف کرنے کا ایک اوزار آلہ ۵
ٹوٹتی دست جنون سے گرنہیں زنجیر پا — تو مری سمت سے کیا سوہن بھی جا تا رہا (ظفر)

سوہان روح (ف + ع) صفت :- آزار دہندہ جان - گراں خاطر ۔

سوہلا (ہ) اسم مذکر :- دیوی کی تعریف کا گیت ۔ تعریف کا گیت ۔

سوہلے یا سُہلے (ہ) اسم مذکر :- سوہلا کی جمع - ماتا دیوی کی تعریف کے گیت ، وہ گیت جو عورتیں بیاہوں یا بیٹھک وغیرہ میں یا جن دیوی کی تعریف میں گایا کرتی ہیں ۵
کوئی گوتی ہے سُہلے بلا کے چھلبلے ار — وہ چنچل تن ہی کا بھرتی ہے اک اوندھ دم (رنگین)

سوہن (ف) اسم مذکر :- سوہان کا مخفف - ریتی ۔

سوہرا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (دیکھو سورا بمعنی سُسرا) ۔

سُوہنا (ہ) فعل لازم :- زیب دینا - پھبنا - سوبھا معلوم دینا - اچھا دکھائی دینا یا موزون ہونا - سجنا - یہ لفظ سنسکرت شوبھن शोभन بمعنی چمکدار اور خوبصورت سے ماخوذ ہے ۔

سُوہنی (ہ) صفت (ہندو) :- (۱) خوبصورت - سندر - خوشنما - دلفریب (۲) اسم مؤنث :- جھاڑو - جاروب - بُہاری ۔ (چونکہ جھاڑو گھر کو صفائی سے سہانا بنا دیتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) ۔

سوہی یا سوئی (ہ) ضمیر :- وُہی ۔ جو ہی ۔ ویسا ہی ۔

سُوئی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) سوزن - سومی - کپڑا سینے کا اوزار جیسے "سُوئی ٹوٹی کشیدے سے سیوتی" (۲) ترازو کا کانٹا - زبان ترازو (۳) گھڑی یا کمپاس وغیرہ کی سُوئی جو حرکت کرتی یا نشان بتاتی ہے (۴) اناج یا کسی چیز کا پھوٹا ؤ جو اول ہی اول نکلے - اُنکر - پُوا (۵) پھانس - کانٹا - خار جیسے "سوئیاں سی چُبھ رہی ہیں" (۶) نوک کے برابر - ذرا سا جیسے "منہ سوئی پیٹ کوئی" ۔

سُوئی پرونا (ہ) فعل متعدی :- سُوئی کے ناکے میں تاگا ڈالنا ۔

سوے

سُوئی کا بھالا یا پھاوڑا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- بات کا بتنگڑ ہو جانا - پر کا کاگ ہو جانا - ذرا سی بات کی بڑی بات ہو جانا ۔

سُوئی کا کام (ہ) اسم مذکر :- سوزن کاری ۔

سوئی کا ناکا (ہ) اسم مذکر :- سوئی کا چھید یا وہ سوراخ جس میں تاگا پرو دیا جاتا ہے ۔

سوئی کے ناکے سے خدائی کو یا سب کو نکالنا (۱) فعل متعدی :- قدرت کے ذریعے نا ممکن بات کا کر دکھانا (۲) ایک نقل کی طرف اشارہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک زردشت سے متعلق ہے جب آپ نے سوال کیا تھا کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نکل سکتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا میں وہ قدرت ہے کہ سارا جہان نکال سکتا ہے (۳) حسن سلیقہ دکھانا - دانائی دکھانا - مطیع کر لینا ۵
تھا کام یہ تیرا ہی خداوند تعالیٰ نے — لا سوئی کے ناکے سے خدائی کو نکالا (ہدایت)

سوبا (ہ) اسم مذکر :- ایک خوشبودار ساگ کا نام جسے فارسی میں شود کہتے ہیں ۔

سُوبا (ہ) اسم مذکر :- سوا کا پہاڑا - ایک قسم کا گیت ۔ سوا سیر کا بٹ ۔

سویا اور چُوکا (ہ) کہاوت :- یعنی غافل ہوا اور غلط کھائی ۵
سدا بیدار رہے غفلت سے نیرنگ — مثل مشہور ہے سویا سو چُوکا (نیرنگ)

سوَیّاں (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی خوراک جو گیہوں کے میدے یا روے کو گوندکر تار کی مانند بنائی جاتی اور مسلمانوں میں عید کو اور ہندؤں میں سلونوں کے تہوار پر بالخصوص پکا کر کھائی جاتی ہیں - فارسی میں رشتہ حلوا عربی میں شعیریہ کہتے ہیں ۔

سوَیّاں بٹنا یا توڑنا (ہ) فعل متعدی :- سویاں بنانا ۔

سوَیّاں جھیلنا (ہ) فعل متعدی :- گھوڑی یا ہاتھ کی سوتوں کو احتیاط کے ساتھ اٹھا اٹھا کر پھیلانا ۔

سُوَیدا (ع) اسم مذکر :- وہ نقطہ سیاہ جو دل پر ہے ۔ ۵
ہوگیا جزو بدن جائے گا اب کیا سودا — مردمک آنکھوں میں ہے دل میں سویدا سودا (اسیر)
مت مردمک دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں — ہیں جمع سویدائے دل چشم میں آہیں (غالب)
(یہ اصل میں سودا کی تصغیر ہے جو سود کی تانیث ہے) ۔

سویر (ہ) صفت :- اویر کا نقیض - اول - پہلے - جیسے "اویر سویر سب کے ساتھ ہے" ۔

سَویرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) اول وقت - صبح - تڑکا - سحر - طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت ۵
خوباں منہ پہ ڈالے زلفیں تمام سویرے پھرتے ہیں
دل کو اے آشفتہ چھپا رکھیو یاں تو لٹیرے پھرتے ہیں (میر تقی)
(۲) دن - روز جیسے "ابھی تو سویرا ہے" ۔

سویرا ہونا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) صبح ہونا - پو پھٹنا - تڑکا ہو جانا - دن

جن کے دل نفرت سے معمور اور آنکھیں شعلہ بار　　جن کی تاریخیں تعصب سے جہنم در کنار
بزدلی کی ہوں سند جن کی کتابوں کے ورق　　لیں بجائے درسِ حریت غلامی کا سبق

جس کے بیٹے مادرِ بھارت کی رسوائی کریں
جس کے بیٹے غیر کے در پر جبیں سائی کریں

تیر برسیں جن کی ہر تقریر سے، مضمون سے　　رنگ لیں دامن جو اپنے بھائیوں کے خون سے
راہ میں چیونٹی کی پامالی کا بھی ڈر ہو جنھیں　　شیرِ مادر کی طرح خونِ برادر ہو جنھیں
جو نہ جیتے ہوں نہ مرتے ہوں وطن کے واسطے　　ہوں جو نافرمان گل اپنے چمن کے واسطے
جیل جانے کے عوض جائیں جو دفتر کی طرف　　ہوں غلامانہ نگاہیں جن کی افسر کی طرف
آہ وہ دفتر، جہاں حیوانیت ہو حکمراں　　ابنِ آدم کی شرافت ذبح ہوتی ہو جہاں
عدل اور انصاف کا نیلام ہوتا ہو جہاں　　خنجرِ بیداد خوں آشام ہوتا ہو جہاں
حق کیا جاتا ہو ناحق اور ناحق، حق جہاں　　عدل کا خوں، رحم کا ہوتا ہو سینہ شق جہاں
کوڑیوں کے مول میں انساں بکتا ہو جہاں　　چند سکّوں کے عوض ایمان بکتا ہو جہاں
مکر و کذب و فسق کی تلقین ہوتی ہو جہاں　　صدق و عدل و رحم کی توہین ہوتی ہو جہاں
حقِ آزادی و حریت جہاں محبوس ہو　　اپنی رفعت سے جہاں انسانیت مایوس ہو
دادخواہی جس جگہ روتی ہو دھاڑیں مار کر　　بیگناہی مار ڈالی جائے باڑیں مار کر

غور تو کر تجھ سے مرد اچھے ہیں اب یا عورتیں؟　　شرم کر تیری طرح محروم ہیں کیا عورتیں
بدنصیبی سے ہے یوں تو قوم ساری ہی غلام　　تو ہے غیروں کا، مگر بیٹی ہے اپنوں کی غلام

سوچ دل میں شکر تجھکو یا شکایت چاہیئے
نام سے بیٹے کے او نامرد غیرت چاہیئے

بسمل سعیدی جوشی

ٹونک

سوے

نکل آنا۔ دن چڑھ جانا۔ روز روشن ہو جانا۔ سورج سر پر آجانا جیسے "جہاں مُرغا نہیں ہوتا کیا وہاں سویرا نہیں ہوتا" ؎

سوگیا اُن کے قریب وعدے تب تک گئی ملنے جو چونکا تب ایسا سویرا ہوگیا (نسیم)

(۲) تڑکا ہو جانا۔ چاندنا ہو جانا۔ اُجالا ہو جانا۔ آنکھ کے کھلنے کے بعد ٹھیک پونا۔ حد مقرر رہا کسی سے تیر کے آجانا جیسے "اتنے جوتے پڑے کہ سویرا ہوگیا"۔

سوبیسے (ہ) اسم مذکر:۔ حروف مغیرہ کے آجانے کی صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں ؎

سانجھ سویرے مل کر چڑیاں چوں چوں چوں چوں کرتی ہیں
چوں چوں چوں چوں چوں چوں چوں ہیں یا وہ بچوں سے چوں چوں کرتی ہیں (نظیر)

سُوئمبر یا سوامبر (س) اسم مذکر:۔ بلفظ سوئے 'स्वयं' یعنی خود اور بر 'वर' یعنی خاوند سے مرکب ہے یعنی اپنی پسند کا خاوند چھانٹ لینے کا قاعدہ۔ ہندوؤں کے اگلے زمانہ کی وہ رسم جس میں کنیا بیٹی بر کو اُس کے کمال اور ہنر کو دیکھ کر خود چُن لیا کرتی تھی (اس کا عالی خاندانوں اور راجاؤں میں یہ دستور تھا کہ جب اُن کی لڑکی شادی کرنا چاہتی تھی تو وہ تمام امیروں اور راجاؤں کو اطلاع کر دیتے تھے کہ فلاں روز جن جن کو شادی کرنی ہو فلاں جگہ آئیں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں جس کا کرتب پسند آئے گا وہی یہ دلہن پائے گا)۔

سُوئمبر رچنا (ہ) فعل متعدی:۔ خاوند کے انتخاب کی مجلس جمع کرنا۔

سُوئمبرا (ہ) اسم مؤنث:۔ اپنے آپ خاوند کو انتخاب کر لینے والی لڑکی۔

سُوئیوں ناج پرونا (ہ) فعل متعدی (عو):۔ نہایت کنجوس پن کرنا۔ خست کرنا۔ خسّت کرنا۔ بخل کرنا۔ کنجوسی کرنا جیسے "ایسی کنجوس اور دلدر بھی نہ بنو کہ سوئیوں ناج پروؤ اور کوئی صبح اٹھ کر تمہارا نام بھی نہ لے" (چندر بدنیلی)۔

سِہ (ف) صفت:۔ تین۔ ثلاث۔ ۳۔

سِہ بندی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) سہ ماہہ۔ ترمایہ۔ وہ قسط جو تیسرے مہینے ادا کی جائے۔ سہ ماہہ خراج (۲) اسم مذکر:۔ وہ سپاہی جو ہر سال سہ بندی خراج یعنی محصول وصول کرنے کے واسطے نوکر رکھا جائے جیسے "سہ بندی کے پیادے کا آگا پیچھا برابر ہے یعنی چند روزہ حاکم کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اِس کو سپہ بندی کا مخفف بھی آبِ حیات میں لکھا ہے جس کے معنی نو نگہداشت فوج قرار دیتے ہیں"۔

سِہ برگہ (ف) اسم مذکر:۔ تین پنکھڑی کا پھول۔ یہ بیل بوٹی جو ٹوپیوں وغیرہ پر بنائی جاتی ہے۔

سِہ پہل (ف) صفت:۔ تین پہلو کا۔ سہ رُخہ۔

سِہ چند (ف) صفت:۔ تگنا۔ سہ گُنا۔

سہا

سِہ دَرہ (ف) اسم مذکر:۔ تین درجہ کا مکان۔ تین دروازوں کا دالان۔ لکڑی یا پتھر کے تین محراب دار دروازے۔

سِہ شنبہ (ف) اسم مذکر:۔ اتوار سے تیسرا دن۔ منگل۔ منگل وار۔

سِہ کرّر (ف) تابع فعل:۔ تبارا۔ تیسری دفعہ۔

سِہ ماہی (ف) صفت:۔ سال کا چوتھا حصہ۔ ہر تیسرا مہینا۔

سِہ منزلہ (ف + ع) صفت:۔ تین کھنڈ کا مکان۔ اوپر نیچے تین درجوں کا مکان۔ سہ آشیانہ۔

سُہانا (ہ) صفت:۔ (۱) مرغوب۔ دل پسند۔ خوش آئندہ۔ پیارا۔ بھاتا جیسے "ماتے کی رات ان سہانے کی بات" (۲) سہتا۔ گنگنا۔ نیم گرم۔ نیم گرم۔ شمسم۔

سَہار (ہ) اسم مؤنث:۔ برداشت۔ تحمل۔ صبر۔ "دکھ کی سہار مشکل ہے"۔

سَہارا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مدد۔ آسرا۔ بھروسا۔ تکیہ۔ وسیلہ جیسے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" ؎

بتو دین و دنیا میں کافی ہے مجکو خدا کا بھروسا سہارا تمہارا (داغ)

(۲) امید۔ توقع (۳) اطمینان۔ تقویت۔ طمانیت۔ آڑ۔ ٹیکن۔ قوت۔ توانائی (۴) اڑواڑ۔

سَہارا پانا (ہ) فعل متعدی:۔ تقویت پانا۔ مدد پانا۔

سَہارا تکنا (ہ) فعل متعدی:۔ آسرا ڈھونڈھنا۔ مدد چاہنا۔

سَہارا دینا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ مدد دینا۔ ٹیک لگانا۔ تھامنا۔ روکنا۔ سنبھالنا۔ حمایت کرنا۔ تقویت دینا۔ بھروسا دینا۔ اُمید وار کرنا۔ امید بندھانا۔

سَہارا ڈھونڈھنا (ہ) فعل متعدی:۔ آسرا تکنا۔ وسیلہ ڈھونڈھنا۔

سَہارا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) وسیلہ ہونا۔ ذریعہ کرنا (۲) نوکر رکھنا (۳) جمع پونجی سے اطمینان کر لینا۔ جائداد خرید لینا۔ جیسے "اُنھوں نے تو اپنا خاصہ سہارا کر لیا"۔

سَہارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) اٹھانا۔ تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔ سہنا ؎

شرابِ عشق کی شدت سہارے کیونکر یہ حال نشہ کا ہے کھوپری چٹکتی ہے (بحر)

(۲) تھامنا۔ روکنا (۳) گوارا کرنا۔

سُہاگ (ہ) اسم مذکر:۔ مرکب از (سُو خوش + بھاگ نصیب) (۱) خوش نصیبی۔ خوش طالعی۔ خوشحالی (۲) خاوند کی حیات کا زمانہ۔ وہ زمانہ جو خاوند کی زندگی میں بسر ہو جیسے "تیرا سہاگ بنا رہے" یعنی تیرا خاوند زندہ رہے (۳) میاں بیوی کا پیار۔ اخلاص۔ محبت۔ موافقت۔ سازگاری ؎

سارے محلوں میں جاگ ہے ہم سے اب تو گہرا سہاگ ہے ہم سے (آتش)

افسانہ نگاری

محمد یوسف ظفر۔ بی اے

دورِ حاضر میں افسانہ کو تعلیم و تربیت کا بہترین ذریعہ قرار دیا جا سکتا ہے، اور فی الحقیقت موجودہ نسلوں کو گزشتہ زمانے کے تجربات اور موجودہ وقت کی ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے افسانہ ہی بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ افسانہ میں رومانی حیثیت کے علاوہ واقعات کو جس قدر دخل ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ اگرچہ ان میں جدت بہت کم ہوتی ہے، لیکن بہر کیف انسان کے اخلاق اور عادات پر انھیں افسانوی واقعات نے جس قدر اثر ڈالا ہے وہ شاید ادبیات کی تمام دیگر صنوف سے بڑھکر ہے۔ افسانے عہدِ ماضی کے ماحصل ہیں، اور دورِ جدید کے لئے یہ گنجینہ ہر لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ نسلوں کی تعلیم و تربیت میں افسانوں کا درجہ بہت بلند ہے، اُس زمانے میں جب استادوں اور کتابوں نے انسان کو سُدھارنے کا بیڑا نہیں اُٹھایا تھا، کہانیاں اور صرف کہانیاں ہی اس مقصد کو حل کر سکتی اور کرتی تھیں۔ بچے اور نوجوان۔ مرد اور عورتیں اپنے بزرگوں کے گرد حلقہ لگائے عشق و محبت، شجاعت و دلیری قربانی اور ایثار کے رنگین اور دلکش افسانے سنا کرتے، یہ افسانے حقائق پر مبنی ہوتے اور کوئی شخص بھی اِن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا، آج بھی ماں اپنے بچے کو سلاتے رات کے اولین حصے میں اپنے بزرگوں کی تقلید کرتی ہے، اور اسی روش پر گامزن ہے جو قدما، اور متاخرین نے تیار کی تھی، آج بھی وہ اپنے بچے کو خوش کرنے کے لئے افسانے سناتی ہے۔ لیکن اُسے یہ خبر نہیں ہوتی کہ اس "ایک تھی طوطی اور ایک تھا طوطا" میں کس قدر زندگی ہے، اور یہ افسانہ اُس کے بچے کی آئندہ حیات پر کس قدر اثر انداز ہوگا۔ مذہبی میدان میں افسانوں نے جس قدر حصہ لیا ہے، وہ اظہر من الشمس ہے۔ حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ، حضرت یوسف علیہم السلام اور دیگر واقعات قرآن حکیم میں، کورو پانڈوں کی جنگ۔ سری کرشن جی اور سری رام چندر جی کے واقعات رامائن میں اور دیگر مذہبی کتابوں میں بزرگوں کے تذکرے فی الحقیقت افسانے ہیں اور انہی افسانوں نے انسان کی زندگی کو رنگنے کی جس قدر کامیاب سعی کی ہے وہ ہر لحاظ سے قابلِ ستائش و تحسین ہے۔

دنیا بھی ایک افسانہ ہے اور افسانہ کو پسند کرتی ہے، لیکن بہت کم ایسے لوگ ہیں جنھوں نے افسانہ نگاری کا ملکہ حاصل کیا ہو، انسان کا دل و دماغ ایک رنگین اور دلکش کامیاب افسانے کے تاثرات کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن بہت کم افسانہ نگاروں کو یہ محسوس ہو سکا ہے کہ وہ احساس جو اس طرح پیدا ہوتا ہے کس قدر اخلاقی قوت کا حامل ہے اور اس اخلاقی قوت کو کس طرح جائز طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ ایک ایک عمدہ اور کامیاب افسانہ، افسانہ نگار کے اپنے ذہنی ارتقا کا شاہد ہے۔

افسانوں کی ابتدا درس آموزی کی غرض سے ہوئی۔ اُس زمانے میں جب ادب صرف افسانوں اور کہانیوں کا دوسرا نام تھا، اُن کا مقصد محض تعلیمی تھا، واقعات ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں افسانے

بھلے آدمی اب باز آئیں اِس پری کے سہاگ سے
کرتا ہو جو خاک سے اُسے کیا مناسبت آگ سے (انشا)

باتوں پر ہاتھ میں دیکھا تو کہا بہت کچھ کرنے تم سہاگ لگے (جرأت)

(۴) زردوبیاز - مار چاؤ - لاڈ پیار - (۵) ایک قسم کے عطر کا نام جو زیادہ تر بیاہ شادی میں ملا جاتا ہے ؎

کالی نہیں ہے عطر لگانا سہاگ کا بہ بات منا ہے جو سہاگن ہیں (معلوم)

(۶) ایک قسم کے خاص گیت جو عورتیں شادی میں گایا کرتی ہیں۔ بہ دو طرح کے ہوتے ہیں بعض تو دولہا کی طرف سے دلہن کے شوق میں گائے جاتے ہیں جو سہاگ اور بدھاوے کی طرف سے دولہا کی تعریف میں گائے جاتے ہیں اُن کو سہاگ گھوڑیاں کہتے ہیں ؎

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ محل میں اُدھر گھوڑیاں اور سہاگ (میر حسن)

(۷) وہ تمام خوشی کے زیور اور چیزیں جو سہاگن ہونے کی حالت میں تو پہنیں اور رانڈ ہو کر موقوف کر دیں جیسے نتھ - کانچ یا لاکھ کی چوڑیاں - مہندی - مسی - سرخ کپڑے۔ (۸) خوشی - خرمی - چین - (۹) سہاگ بمعنی سہاگہ (۱۰) سنگار - آرائش - بناؤ - چبہ (زنانہ گیت) ؎

سب سکھیاں سنگار ہیں کرتیں ہم کن پہ چہیں کہ سہاگ پیا کب آویں گے

ناجو رے ناجو گھونگٹ کھول گھونگٹ میں تیرے چندر بستے لال انمول (سہاگ)

لاڈو تیرا رے آیا بنڑی بیرا آیا نہیں تجھے آنکھوں بال آنگن جو غش کھا دیا (۷)

(بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ لفظ اصل میں دو بھاگ تھا یعنی دو شخصوں کے نصیبوں کا ملنا چونکہ دال اور سین کا بدل ہے جیسے بکواد بکواس وغیرہ۔ پس دو بھاگ سہاگ ہو گیا مگر یہ بیان ضعیف سا ہے) ؎

سُہاگ اُتارنا (ہ) فعل متعدی :- جب عورت رانڈ ہو جائے تو اُس کی نتھ اُتار کر چوڑیاں توڑنا - بیوہ بنانا - بیوہ پن ظاہر کرنا - رنڈسالا پہنانا ؎

سُہاگ اُترنا (ہ) فعل لازم :- نتھ اُترنا - چوڑیاں ٹوٹنا - رنڈسالا پہننا - بیوہ ہونا - رانڈ ہونا ؎

سُہاگ بھری (ہ) صفت :- خوش و خرم - خاوند کے سُکھ اور گھر کے عیش میں مسرور ؎

سُہاگ بھاگ (ہ) اسم مذکر :- پیار اخلاص - خاطر و مدارات جیسے "سہاگ بھاگ از رانی ... چولہے آگ نہ گھڑے پانی" یعنی لینا دینا خیر سلا خاطر داری بہت ؎

سُہاگ پٹارا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) وہ زیور کا ڈبا جو دولہا کی طرف سے دلہن کو دیا جائے - اِس میں کنگھی - سرمہ - مسی اور اُبٹنا وغیرہ بھی ہوتا ہے پنجاب میں سُہاگ پٹاری کہتے ہیں ؎

سُہاگ پُڑا (ہ) اسم مذکر :- کاغذ کا وہ خوش نما بنا ہوا پُڑا جس میں تیرہ خوشبو کی چیزیں جیسے چھیل چھبیلا - ناگر موتھا - صندل - کیوڑہ - کچری وغیرہ رکھ کر ساچق کے روز دلہن کے ہاں لے جاتے اور وداع کے روز دولہا سے پسوا کر دلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں

ساچق کے سامان میں سے ایک سامان کا نام ؎

سُہاگ رات (ہ) اسم مؤنث :- شب زفاف - تخت کی رات - دولہا دلہن کے ساتھ سونے کی اوّل رات - بیاہ کی رات ؎

سُہاگ سیج (ہ) اسم مؤنث :- برات کا پلنگ جس پر دولہا دلہن سوتے ہیں ؎

سُہاگ کا عطر (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا عطر جو شادی میں کام آتا ہے ؎

سُہاگ کا گہرا ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت پیار اخلاص ہونا - میل جول - ربط ضبط ہونا - سہاگ ہونا - زیادہ ہوتے ہیں ؎

خوش نہالی پیڑ ہوں دسہرا ہے ان میں کیا سہاگ گہرا ہے (زکت)

سُہاگ گھوڑی (ہ) اسم مؤنث :- وہ شادی کے گیت جو دولہا کے گھر میں دلہن کی تعریف میں دولہا کو خوش اور شوق بڑھانے کے واسطے گائے جاتے ہیں جیسے ؎

آج دن سہاگ کی بڑی کو بنا یا کا ذب نے آج بدھاوا میرے بنے بڑا دن دکھایا -

بنرا بنڑی ہاتھ پہ بیٹھے آرسی مصحف دکھایا - وغیرہ ؎

سُہاگ لہر (ہ) اسم مؤنث :- نسیم صبا - ہوائے خوش گوار ؎

سُہاگا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ٹنکن - ٹنکار - ایک کھار کا نام - اکثر پہاڑوں سے لاکر بیچا جاتا ہے اور سونا چاندی گلانے کے کام میں آتا ہے - مزاج اُس کا تیسرے درجہ میں گرم و خشک - [illegible] درد و کرم دندان و دوانہ وغیرہ جیسے "شہد سہاگا گھی مری دھات کا جم" - کوئی سا دھات کا کشتہ ہو ان چیزوں سے اصلی حالت پر آ جاتا ہے (۲) پنجاب :- ہیڑا - کھیت کے یکساں کرنے کا پٹڑا - جندرا ؎

سُہاگن (ہ) اسم مؤنث :- مرکب از (سو - خوش + بھاگ - طالع) وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو - شوہر والی - خاوند والی - وہ عورت جس کا سُہاگ قائم و برقرار ہو ؎

سُرخ جوڑا جو پہن کر مرا قاتل آیا موت تو آئی مگر خوب سُہاگن آئی (ظفر)

سیج سکھی پی اکیلا چوچک پی پی ہوے نا جانوں اُس پی سے کون سُہاگن ہوے (دوہا)

(لفظ سیج سہسر کا کرلیا ہے جس کے معنی ہزار کے ہیں اور چوچک سے مراد چاروں طرف ہے) ؎

سُہاگن کا بچہ پچھواڑے کھیلتا ہے (ہ) کہاوت :- یعنی سُہاگن کا بچہ مر جائے تو اُسے مرا نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے کیونکہ میاں بیوی زندہ ہیں تو بہتیرے بچے ہی بچے ہو جاویں گے یہ مرنا بمنزلہ غائب ہونے کے ہے نہ مرنے کے ؎

سُہال (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کی خستہ اور روغنی میٹھی تلی ہوئی روٹی ؎

سُہالی (ہ) اسم مؤنث :- سُہال کی تانیث - پوری - کچوری - چپاتی جیسے "نالی کا پیٹ سُہالی سے نہیں بھرتا" "سسرال کی گالیاں سُہالیاں ہوتی ہیں" ؎

صورت میں منتقل کردئے جاتے تھے۔ تاکہ وہ نوجوانوں کی زندگیوں کے بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔ اس طرح انسان قدرت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی پاداش اور فطرت کے جذبۂ انتقام سے آگاہ کردئے جاتے تھے۔ اور اس طرح وہ شجاعت پرستی اور اخلاقی جرأت کی خوابیدہ روحوں کو بیدار کیا کرتے تھے۔

جوں جوں ہم انسان کے ارتقا کی منازل پر غور کرتے چلے آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ افسانوں کا درجہ کسی حالت میں کبھی کم نہیں ہوتا۔ ہر عہد میں ہر نسل کے پاس افسانوں کا موروثی ذخیرہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے جو تاریخی لحاظ کے علاوہ اور افسانوی پہلو کے باوجود ایک بلند و بالا مقصد لئے ہوئے ہوتا ہے آجکل ہمارے اپنے زمانہ میں بھی افسانہ اپنی عظیم الشان وقعت لئے ہوئے ہے اور ہم اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شاید انسان کی زندگی پر اخلاقی مذہبی کتب نے بھی اس قدر احسان نہیں کیا جس قدر افسانہ کی ماہیت نے کیا ہے۔ افسانہ نے جو سلوک گزشتہ نسلوں کے ساتھ روا رکھا تھا وہ آج ہم سے بھی وہی رعایت برت رہے ہیں، اور ہم اُن کے مرہونِ منت ہیں۔

اگر ہم جانوروں اور انسانوں کی دماغی زندگی کے فرق پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس مسئلہ میں انسان کی فوقیت بالخصوص اس امر میں ہے کہ وہ مستقبل کے لئے اپنا مقصد قائم کر لیتا ہے، اور جانور اپنے آباؤ اجداد کی طرح اپنی مشینی زندگی بسر کرنے پر مجبور اور مطمئن ہیں۔ انسان کے دماغ میں اُن چیزوں کے تصورات کے دھندلے دھندلے نقوش پیدا ہو جاتے ہیں جو آئندہ بر روئے کار پر وقوع پذیر ہونے دیتے ہیں۔ بچہ جانور اور انسان کی حدِ فاصل پر کھڑا ہو کر اپنے قرب و جوار پر نظر ڈالتا ہے۔ اپنے اندرونی جذبات کے تحت در تخیلی بینائی کی بنا پر وہ ہر چیز کو ایک شفقتی روشنی میں دیکھتا ہے۔ اب یہ انسانوں کی ذمہ ہے کہ وہ بچے کو اس تخیلی اور شفقتی دنیا سے نکال کر مادی دنیا سے متعارف کریں اور بچے پر اُس کی حقیقت اور اُس کی زندگی کی عزائم و مقاصد واضح کر دیں۔

اب سوال یہ ہے کہ افسانہ کس کو کہتے ہیں؟ اگرچہ یہ سوال سطحی طور پر دیکھنے میں معمولی نظر آتا ہے لیکن بہت کم اہلِ قلم افسانہ کی صحیح تعریف پیش کر سکے ہیں، وہ واقعات کی بے نقابی یا تاریخی بیان کو افسانہ قرار دے دیتے ہیں حالانکہ حقیقت کچھ اور ہے۔ میرے نزدیک افسانہ سچے یا تخیلی واقعات کا اس طرح بند کیا جانا ہے کہ واقعات بتدریج ایک دوسرے سے منسلک رہیں، اور بجائے دماغ کے احساسات پر اثر پڑے۔

چند چیزیں جو ہر افسانہ کے لئے جزوِ اتم ہیں اور جن کے بغیر افسانہ کی حقیقت فی الواقع افسانہ ہو جاتی ہے، ہر افسانہ نگار کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ نقاط ہر افسانہ کی جان ہیں۔ خواہ وہ افسانہ اخلاقی ہو یا معاشرتی۔ سیاسی یا مذہبی، ہر افسانہ نگار ان پر جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے عمل کرتا ہے۔ ان میں یہ نقاط افسانہ کی روح و رواں ہوتے ہیں۔ (۱) تمہید (۲) واقعات کا بتدریج بڑھاؤ (۳) (Climax) یا افسانہ کا معراج (۴) اختتام۔

تمہید ہر چیز کے لئے لازمی ہے۔ لیکن افسانے کی ابتدا افسانے کی جان ہوتی ہے۔ جس طرح گھوڑ دوڑ میں ایک گھوڑے کی دوڑ آغاز پر منحصر ہوتی ہے ٹھیک اُسی طرح افسانے کا آغاز بھی اُسے کامیاب یا کامیاب بنانے میں بڑا حصہ لیتا ہے اور محض بُرے آغاز کی بنا پر کئی افسانے ناکام ہو جاتے ہیں۔

تمہید میں مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ہیرو سے پڑھنے والے کو تعارف کرا دیا جائے یا ایک پردہ پسِ پشت اضافہ کے لئے تیار کیا جائے۔ اسے (Background) کہنا چاہیئے۔ لیکن اس تمہید سے پڑھنے والے میں دلچسپی ضرور پیدا ہو۔ اور یہ افسانے کی رنگینی اور چاشنی میں اضافہ کرے۔ افسانہ نگار کے لئے لازم ہے کہ وہ تمہید ہی میں ایسی جاذبیت پیدا کرے کہ اُن احساسات کو جگانے کی کوشش کرے جن کا تعلق نفسِ افسانہ سے ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جس قدر تمہید چھوٹی ہوگی اُسی قدر بہتر اور موثر ہوگی۔ لمبے لمبے جملے اور بیکار تمہیدیں بلاوجہ باعثِ تکلیف ہو جاتی ہیں، اور پڑھنے والے پر اُن کا بار پڑتا ہے اور وہ اُن کو روندتا ہوا اصلی افسانہ کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ آجکل اس افسانہ کی نسبت بھی اُس کی چاشنی اور دلچسپی اہم ہے۔ اور تمہید سے ہی پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ جس افسانے کا وہ مشتاق ہے وہ افسانہ یہی ہے۔ لمبی چوڑی تمہید کی بجائے چند توصیفی اور ترکیبی جملے استعمال کرنے چاہئیں اور آغاز کو سوچ کر چند حروف ہی بطور تمہید کافی ثابت ہوں گے۔

نفسِ افسانہ میں معراج کی طرف واقعات کا بتدریج بڑھاؤ بھی بہت اہم ہے۔ اس مقام پر ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ واقعات کو قدم بقدم بڑھایا جائے، اور پڑھنے والا کم از کم معراج کو پہلے سے ہی سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

مت بُرا مان یو جمیل اُس کا   اُس کی گالی نہیں سُہالی ہے   (جمیل)

سُہاگ (ہ) اسم مذکر (ہندو) ۔ مرکب از (سیہ + بھاگن) (۱) ہندوؤں کے بیاہ کا سنجوگ یا مبارک زمانہ ۔ ساہا (۲) اہلِ حرفہ کی شادیوں میں گرم بازاری ۔

سُہاگ چمکنا (ہ) فعل لازم ۔ بہت سے بیاہ شادیاں ہونے کے سبب اہلِ حرفہ کی گرم بازاری ہونا ۔

سُہام (ع) اسم مذکر ۔ (۱) حصے ۔ ٹکڑے (۲) تیر ۔ ٹکمہ ۔ ناوک ۔ بان ۔ خدنگ ۔

سُہانا یا سُہاونا (ہ) صفت ۔ (۱) مرغوب ۔ دل پسند ۔ خوش آیندہ ۔ اچھا معلوم دینے والا ۔ خوش منظر ۔ خوب صورت ۔ موزون ۔ بھاتا ۔ سُندر ۔ من بھاون ۔ منوہر ۔ خوش اسلوب ۔

کنج بے اختیار یاد آیا   اور سُہانے درختوں کا سایہ   (انشاء)

سُہانا تھا کچھ ایسا روپ اُس کا   کہ سایہ چاہتی تھی دھوپ اُس کا

لگا ساڑھ سُہاونا گرجت ہمٹوں اور   پی پی کرت پپیہا اسولبت اور مور   (گیت)

(۲) ستا ۔ نیم گرم ۔ شیر گرم ۔ گوارا ۔ کنکنا ۔ سمسم ۔

سُہانا سا (ہ) صفت ۔ اچھا اور خوشنما سا ۔ مرغوب الطبع ۔ دل کے موافق ۔ خوش آیندہ سا ۔

گھڑی چار دن باقی اُس وقت تھا   سُہانا سا اک طرف سایہ ڈھلا   (میر حسن)

سُہانا سُہانا وقت (ا) اسم مذکر ۔ خوشگوار اور خوش آیندہ وقت ۔ دل کو خوش کرنے والا اور طبیعت میں تازگی پیدا کرنے والا وقت جیسے ”وہ پچھلی رات کا سُہانا سُہانا وقت ۔ وہ گلابی جاڑے کا موسم کھیتوں میں گھم گھم کرتی چلیں“ ۔

سُہانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) بھانا ۔ پسند آنا ۔ پیارا لگنا ۔ مرغوب ہونا ۔ دل پسند ہونا ۔ رچنا ۔ اچھا لگنا جیسے ”کانا مجھے بھائے نہیں اور کانے بن سُہائے نہیں“ (۲) پھبنا ۔ زیب دینا ۔ موزون ہونا ۔ خوشنما ہونا (۳) ستانا ستا ہونا ۔ کنکنا ہونا ۔ نیم گرم ہونا ۔

سُہانا سایہ ڈھلنا (ہ) فعل لازم (لکھنؤ) ۔ جھٹ پٹے کا وقت ہونا ۔ سانجھ ۔ سرِ شام ۔ دونوں وقت ملنا ۔ سندھیا ہونا ۔

سہاول (ا) اسم مذکر ۔ (دیکھو ساہل) شاقول ۔

سُہاؤنا (ہ) فعل لازم ۔ (دیکھو سُہانا)

سہاے (ہ) اسم مذکر (ہندی) ۔ مدد ۔ سہارا ۔ تقویت ۔ اعانت ۔ یاوری ۔ مددگاری ۔ حمایت ۔ پُشتی (۲) صفت ۔ معاون ۔ مددگار ۔ یاور ۔ مہربان ۔

سہاے کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ مدد کرنا ۔ حمایت کرنا ۔ تقویت دینا ۔ سہارا دینا ۔ بچانا ۔ پناہ دینا ۔ آڑے آنا ۔

سہائی (س) اسم مذکر ۔ (۱) مددگار (۲) اسم مؤنث ۔ مدد ۔ سہارا ۔

سہائتا (ہ) اسم مؤنث ۔ (دیکھو سہاے) ۔

سہائتا کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ (دیکھو سہاے کرنا) ۔

سہایک (ہ) اسم مذکر ۔ معاون ۔ مددگار ۔ یاور ۔ حمائتی ۔

سہت (ہ) حرف ربط (ہندو) ۔ ساتھ ۔ سنگت ۔ سمیت ۔

سہتا سہتا (ہ) صفت ۔ قابلِ برداشت ۔ سہارنے کے لائق ۔ کنکنا ۔ سمسم ۔ شیر گرم ۔

سہج (ہ) اسم مذکر ۔ سہل ۔ آسان ۔ سُگم ۔ آہستہ جیسے ”سہج پکڑا برہم چاری“ ۔ ”سہج پکے سو میٹھا“ ۔

سہج سہج / سہج سے (ہ) تابع فعل ۔ آہستہ آہستہ ۔ دھیرج سے ۔ ریان سے ۔ سہولت سے ۔

سہج میں (ہ) تابع فعل ۔ آہستگی میں ۔ نرمی سے ۔ آسانی سے ۔ فرصت میں ۔

سہرا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) وہ پھولوں خواہ موتیوں کی لڑیاں جو دولہا دلہن کے سر سے مُنہ پر لٹکائی جاتی ہیں ۔ مقیش یا سونے کے تاروں کے ہار جو عروس یا داماد کے سر سے باندھتے ہیں ۔ مور ۔ مکٹ ۔ مالا جیسے ”دولہا کے سر سہرا“ (۲) وہ نظم یا گیت جو دولہا اور اُس کے سہرے کی تعریف میں ہو ۔

اے جوان بخت مبارک ترے سر پر سہرا   آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا
ایک کو ایک پہ تزئین ہے درِ آرائش   سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا
سر پہ طرّہ ہے مزیّن تو گلے میں بدّھی   کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا
دُرِ خوش آب مضامیں سے بنا کر لایا   واسطے تیرے ترا ذوق ثنا گر سہرا   (ذوق)

ہیرے موتیوں کا سر سہرا براجے سر سوہے کنگنا
سُبھ کی گھڑی وے میرا جیون ہار بنا   (گیت)

(اس لفظ کے مادّے میں لوگوں نے عجیب عجیب شگوفے چھوڑے ہیں بعض صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ لفظ شوہرہ تھا یعنی خاوند کی نسبت رکھنے والا ۔ اس سے شہرہ پھر سہرا ہو گیا بعض کی رائے ہے کہ سیرا بیاے مجہول لکھو اگرچہ فارس والوں نے اپنے قاعدے کے موافق سہو باندھ دیا ہے مگر یہ بات صاحب بہارِ عجم بھی نہیں بتاتے کہ یاے مجہول کس مصلحت اور کس وجہ سے تسلیم کی جائے ۔ ایک صاحب رائے دیتے ہیں کہ اسے فارسی سہ بمعنی تین اور ہار سے مرکب خیال کرو ۔ شاید اول میں تین لڑی کا ہوتا ہو لیکن یہاں ایک لفظ فارسی دوسرا ہندی میل نہیں کھاتا اس وجہ سے ہم بقاعدہ فلولجی اس طرح پر کہتے ہیں کہ یہ لفظ ہندی سر بمعنی فرق اور ہار سے مرکب ہے بمعنی سر کا ہار ۔ اول اول اس لفظ نے سرہار نام پایا ہو پھر رلے ہلگر کے سہار ہوا ہو اس کے بعد الف نے قلب مکانی پیدا کر کے سہرا نام حاصل کیا ہو اور یہی ہر طرح سے اقرب ہے) ۔

تاکہ اُس کی دلچسپی میں خاطر خواہ اضافہ ہو۔ ہر افسانہ نگار صرف ربط پر ہی نہیں بلکہ افسانہ کی خوبی پر چار چاند لگا سکتا ہے۔ یہاں پر محاوروں کا استعمال اور سلاست کو بھی دخل ہونا چاہیئے۔

معراج یا (climax) پر تمام افسانے کا دارومدار ہوتا ہے۔ افسانے میں محض معراج کی خاطر واقعات کو بڑھاتے چلے جانا چاہیئے کیونکہ معراج کی ناکامی تمام افسانے کی ناکامی ہے۔ افسانہ کی زندگی کا تمام تر انحصار معراج پر ہے، اور معراج میں افسانہ نگار کی قابلیت کی جھلک موجود ہوتی ہے۔ بغیر معراج کے کوئی افسانہ افسانہ ہی نہیں ہوسکتا۔ اگر یہاں پر ذرا سی حیرانی کو دخل ہو جائے تو یہ بھی اُس کی خوبی ہے۔ اور کم از کم مذاحیہ میں حیرانی افسانہ کے لئے جزو لازم ہے اور اخلاقی افسانہ تو بغیر معراج کے بے معنی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

معراج کی طرح افسانے کے انجام کو بھی کامیابی اور ناکامی میں دخل ہے۔ ایک اچھا افسانہ خاطر خواہ انجام نہ پانے کی وجہ سے بے معنی سا ہوجاتا ہے، کیونکہ اُن احساسات کا جو معراج میں انتہا تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، سنبھالنا انجام پر منحصر ہے۔ اور پڑھنے والا خود بخود یہ کہنے پر مجبور ہوجائے کہ افسانے کا انجام یہی ہے اور وہ وہی تاثرات لے کر اُٹھے جو معراج میں اُس کے لئے رکھے گئے تھے۔ یہاں پر دماغ کو قدرے سکون ملنا چاہیئے۔ تاکہ تمام افسانہ پر ایک نظر غائر ڈالنے اور گہرائیوں کی تہ تک پہنچنے میں کامیابی ہو۔

اس لئے ہر اچھے افسانے میں دلچسپی پیدا کرنے والی تمہید۔ واقعات کا باقاعدہ اور مکمل چڑھاؤ، اور معراج جو تمام افسانے کی روح ہے کا نظام اور ایک لطیف انجام جس سے پڑھنے والے کو سکون سا نصیب ہو۔ ہونا چاہیئے۔ یا دوسرے الفاظ میں ایک افسانے کے لئے ہیرو۔ واقعات کی رفتار، پلاٹ اور انجام اُس کا جسم ہیں۔

چند واقعات کو ایک لڑی میں پرو دینے کا نام افسانہ نہیں، بلکہ افسانہ کا جزو اساسی واقعات کا درجہ بدرجہ ربط اور اُن کا ایک زبردست روشنی میں ظہور اور چھوٹے چھوٹے کمزور واقعات پر دسترس ہی افسانہ کو یہ نام دے سکتے ہیں، اور اس سے بھی بڑھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ افسانہ میں سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ اس میں کچھ ہونا چاہیئے۔

مقدار یا معیار

بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ "کلیم" کے حجم کو دیکھتے ہوئے اُس کا چندہ زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ سراسر خلافِ واقعہ ہے، اتنے بڑے سائز کے ساتھ "کلیم" کا جو حجم ہے وہ اُردو زبان کے کسی پرچے کو میسر نہیں۔

چھوٹے سائز کے پرچے زیادہ سے زیادہ ساٹھ صفحوں پر مشتمل ہوتے ہیں، اور "کلیم" بڑے سائز کے باوجود تقریباً سو صفحے پیش کرتا ہے، اور اس لحاظ سے وہ اردو کا سب سے زیادہ سستا پرچہ ہے۔

اور اگر یہ خلافِ واقعہ امر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ "کلیم" کا حجم حسبِ مُراد نہیں ہے، پھر بھی یہ اہم سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اشیاء کی "مقدار" قابلِ توجہ ہوتی ہے، یا اُن کا "معیار" اور کسی شئے کا "وزن" اُس کی خوبی کا ضامن ہوتا ہے، یا اُس کے "محاسن" ؟

اگر "معیار" و "محاسن" سے قطع نظر کر کے کسی شے کی قدر و منزلت "مقدار" و "وزن" پر مبنی ہوسکتی ہے تو خاک کے ایک بہت بڑے انبار کو ترجیح دی جاسکتی ہے ایک ہیرے کے نگینے پر، کیونکہ ہیرے کا نگینہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اور ایک ہاتھی کو ترجیح دی جاسکتی ہے انسان پر، کیونکہ ہاتھی کا جسم گوشت کی ایک بہت بڑی مقدار کا حامل ہوتا ہے۔

(مینیجر کلیم)

سہر

سہرا باندھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سہرا سر پر رکھنا۔ دولھا بننا (۲) نیگ لینے کے واسطے بہنوئی کا اپنے ہاتھ سے نسبتی بھائی کے سہرا باندھنا ٭

سہرا بندھائی (ہ) اسم مؤنث:- سہرا باندھنے کا نیگ جو بہنوئیوں کو ملتا ہے ٭

سہرا دکھانا (ہ) فعل متعدی:- شادی دکھانا۔ بیاہ رکھانا۔ شادی دیکھنے کا موقع نصیب کرنا۔ بیاہ رچوانا ؎

نابندی کو مبارک ہو بنی بنڑے کو حق نے دونوں کا ہمیں آج دکھایا سہرا (شیریں)

سہرا دیکھنا (ہ) فعل متعدی:- بیاہ رکھینا۔ شادی کرنا۔ بیاہ رچانا جیسے "خدا تمہیں بیٹے کا سہرا دیکھنا نصیب کرے" ٭

سہرت جُلوے کی (۱) اسم مؤنث:- بیاہتا بیوی۔ وہ بیوی جسے باقاعدہ پنچوں کے ساتھ بیاہ کر لائے ہوں ٭

سَہَسر (س) सहस्र صفت:- سہنسر۔ ہزار۔ الف ٭

سَہل (ع) صفت:- لغوی معنی نرم و ہموار زمین۔ اصطلاحی نرم۔ آسان۔ سہج ٭

سَہل انگار (ع+ف):- آسانی طلب۔ تن آسان۔ کاہل۔ سست۔ الکسیا۔ حیلہ جو۔ بہانہ جو ٭

سَہل انگاری (ع+ف) اسم مؤنث:- تن آسانی۔ آسان طلبی۔ کاہلی۔ سستی۔ آلکسی۔ حیلہ جوئی۔ بہانہ سازی ٭

سَہل کرنا (۱) فعل متعدی:- آسان کرنا۔ پانی کر دینا جیسے "نئی تصنیف نے علم سہل کر دیا" ٭

سَہلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پولے پولے ہاتھ پھیرنا۔ آہستہ آہستہ رگڑنا۔ گدگدانا ٭ (۲) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا (۳) پچکارنا۔ چمکانا۔ تھپکنا ٭

سُہلے (ہ) اسم مذکر:- (دیکھو سوہلے) ٭

سَہم (ف) اسم مذکر:- ترس۔ بیم۔ خوف۔ ڈر۔ ہیبت ٭

سَہم جانا (۱) فعل لازم:- ڈر جانا۔ خوف یا رُعب میں آ جانا۔ ہیبت چھا جانا ؎

رکھے ہے منہ میں یہ انگشت حیرت اے کماں ابرو
گیا ہے سہم کچھ کھا کر یہ تیرا تیر دل میرا } (نظیر)

سَہم چڑھنا (ہ) فعل لازم:- خوف چھانا جیسے "کل کی شادی کا سہم چڑھا ہوا ہے" ٭

سَہما (۱) صفت:- خوف زدہ۔ ڈرا ہوا۔ چُپ ٭

سَہما سَہما (۱) صفت:- خوف زدہ۔ خائف۔ ڈرا ہوا۔ چُپ چُپ ؎

سہمے سہمے نظر پڑے ہیں میر اُس کے اطوار سے ڈرے کچھ تو (میر)

سَہمانا (۱) فعل متعدی:- ڈرانا۔ خوف دلانا ٭

سہمنا (۱) فعل لازم:- ڈرنا۔ خوف کھانا۔ ہیبت زدہ ہونا ؎

سہی

ڈرتے ہیں وہ جہاں نظر آتا ہے گردباد سمجھے ہوئے ہیں کیا مری وحشت غبار سے (ثاقب)

سَہنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) برداشت کرنا۔ سہارنا۔ اُٹھانا۔ انگیز کرنا۔ جھیلنا ؎

واہ رے تپش سہوں ظالم ظلم اپنا طرز اے تجھ سے کوئی نام وفا میرے بعد (ممنون)

اُن کے تو جورستے اک غم ہو گئی ہے صیاد سے گلہ نہ شکوہ نہ باغباں سے (سوز)

(کہاوت) "سہتا ہے ان سہنا پھاتی رہے" (۲) بھگتنا۔ بتلا ہونا۔ جیسا کیا ویسا سہو (۳) صبر کرنا۔ سلوک کرنا (۴) سنبھالنا۔ تھامنا (۵) ماننا۔ تسلیم کرنا (۶) گوارا کرنا ٭ (یہ لفظ سنسکرت سہنا सहन بمعنی صبر اور برداشت سے نکلا ہے) ٭

سَہَنسر (س) صفت:- (۱) الف۔ ہزار۔ سو صد جیسے "سہنسر لوپی ایک کنہیا" ٭ (۲) بہت۔ بافراط۔ سینکڑوں۔ ہزاروں جیسے "رام کے سہنسر نام ہیں یا یہ جس نے" ٭

سَہَنک (۱) اسم مؤنث:- (دیکھو صحنک) ٭ ؎

یا نوجوانی ہے سو دامری سہنک کا تم چوک سے جلتے تمہیں لا بیوی جانی (رنگین)

سَہو (ع) اسم مذکر:- بھول۔ چوک۔ خطا۔ غلطی۔ فراموشی۔ غفلت ؎

ملہ ریاز وصل بھر کی جا سرنوشت ہیں اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا (رند)

سَہوِ قلم (ع) اسم مذکر:- لغزش تحریر۔ قلم کا ارادے کے خلاف چل جانا۔ قلم سے کچھ کا کچھ نکل جانا ٭

سَہوِ کاتب (ع) اسم مذکر:- کاتب کی بھول۔ غلطی جو لکھنے والے سے ہو جائے ؎

ہے یہ دیوان میر بے اصلاح لوگ کہتے ہیں سہو کاتب ہے (سودا)

سَہواً (ع) تابع فعل:- بھولے سے۔ بلا ارادہ۔ غفلتاً ٭

سَہُول (۱) اسم مذکر:- (دیکھو ساہل) ٭

سَہُولت (ع) اسم مؤنث:- نرمی۔ آسانی۔ آہستگی ٭

سہی یا سئی (۱) تابع فعل:- اصل میں صحیح تھا۔ یہ لفظ جس قدر موقعوں پر بولا جاتا ہے اگر وہ سب موقعے جتائے اور اُن کے واسطے الفاظ بنائے جائیں تو بھی ہم پورا پورا چربا نہیں اتار سکتے۔ کیونکہ اہل زبان اسے بہت سے ایسے موقعوں پر استعمال کر جاتے ہیں کہ انہیں اہل زبان ہی بول اور سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا شخص اگر بولے گا تو ضرور خطا کھائے گا۔ لہٰذا ہم چند مشہور قریب الفہم موقعے زیادہ تر حضرت غالب کی غزل بنا کر آگے چلتے ہیں) (۱) ٹھیک۔ بجا۔ درست جیسے جو تم کہو سو ہی سہی (۲) برائے ایجاب۔ قبول۔ منظور۔ تسلیم۔ مانا۔ فرض کیا ؎

ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی (غالب)

(۳) برائے شرط جیسے آ تو سہی؟ کھا تو سہی؟ جا تو سہی؟ وغیرہ (۴) تکمیل فعل کے واسطے جیسے "میاں کھاؤ تو سہی پیچھے تکلف کر لینا" یعنی پہلے کھانا تو کھاؤ ٭ ؎

(مصرعہ رنگین) اُس کو یاں لا تو سہی سوچ میں بیٹھی ہے کیوں۔ یعنی پہلے لے تو آ

انڈین نیشنل کانگریس

اور ہندوستانی مسلمانوں کے بڑے بڑے سوال

مرتب کردہ

شعبۂ اطلاعات سیاسی و معیشتی آل انڈیا کانگریس کمیٹی - الہ آباد

گذارش

۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۶ء تک مختلف اوقات میں کانگریس نے بارہا ایسی تجویزیں منظور کی ہیں جن کا براہِ راست یا بالواسطہ مسلمانوں سے تعلق ہے، ان سب تجاویز کو جمع کرنے اور ان کے متعلق تفصیلی طور پر لکھنے سے ایک خاصی کتاب مرتب ہو جائے گی۔ ہمارا مقصد اس وقت صرف اس قدر ہے کہ کانگریس کی کارروائیوں میں سے بعض چیدہ چیدہ تجاویز درج کر دیں تاکہ مسلمانانِ ہند کو اس قومی ادارہ کی ہمہ گیری اور اہمیت کا ہلکا سا اندازہ ہو جائے اور وہ اُسے محسوس کریں کہ مسلمانوں کی حقیقی خدمت فرقہ پرست انجمنیں نہیں بلکہ صرف استعمار دشمن اور کثیر قومی ادارے کر سکتے ہیں، جن کے دروازے ہر ملت کے غریب اور جدوجہد کرنے والے لوگوں کے لئے یکساں کھلے ہوئے ہوں۔

ہم نے بعض تجاویز بیرونی اسلامی ممالک کے متعلق دی ہیں اس کا مقصد ہندوستان کے مسلمانوں کی دلجوئی نہیں ہے بلکہ مدعا یہ ہے کہ اسلامیانِ ہند اسے خوب محسوس کر لیں کہ آج ہندوستان اور اسلامی دنیا میں اس لئے قرب و یگانگی پیدا ہو رہی ہے چونکہ بیشتر ایشیائی ممالک مغربی استعمار اور خصوصیت سے برطانوی استعمار کے نیچے دب گئے ہیں اور ایک کی قومی جدوجہد کا دوسرے پر لازماً اثر پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج مصر، شام، فلسطین، ترکی، طرابلس اور دوسرے اسلامی ملکوں پر ہندوستانی قومی تحریک کی برابر نگاہ رہتی ہے اور خلافت کی تحریک نے تاریخی طور پر ہندوستان میں ایک بلند پایہ قومی اور ملکی تحریک کا درجہ اختیار کر لیا تھا، اس سے یہ بات بھی صاف ہو جائے گی کہ بہت سے ایسے سیاسی مسئلے جنھیں مسلمان خالصتاً مذہبی اور ملی تصور کرتے ہیں۔ کانگریس کے استعمار دشمن مسلک کی وجہ سے ہم کانگریسیوں کے لئے اسی درجہ اہم ہیں اور ہماری سیاست کا لازمی جزو ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں پنڈت جواہر لال نے تقسیم فلسطین اور واقعاتِ سرحد سے برابر گہری دلچسپی لی ہے اور کانگریس نے برابر تجاویز منظور کیں اور اُن پر عمل کیا ہے۔

مسلمانوں کے سیاسی مطالبات کے متعلق کانگریس کی تجاویز پڑھنے سے یہ خوب واضح ہو جائے گا کہ کانگریس نے یا تو مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے مثلاً سندھ کی علیحدگی اور صوبہ سرحد کے لئے اصلاحات کا سوال یا غیر مشتبہ الفاظ میں اس کا اعلان کر دیا ہے کہ کانگریس فرقہ وارانہ مسئلہ کا کوئی مخصوص حل اس وقت تک تسلیم نہ کرے گی جب تک تمام فرقوں کو یہ صورت منظور نہ ہو، کانگریس کی تاریخ میں ایسی مثالیں بھی ملیں گی جب اس نے نزاعی فرقہ وارانہ سوالات کا ایک حل پیش کیا لیکن جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ ایک یا دونوں فریق اس مخصوص تجویز سے متفق نہیں ہیں، تو اس نے

(۵) غنیمت ہے - مغتنم ہے - بہتر ہے ؎

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی (غالب)

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی (〃)

(۶) تسلئ خاطر یا من سمجھوتی کے واسطے - یہی سمجھیں گے - یونہیں جانیں گے ؎

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ کہ ہو آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی (غالب)

عمر ہر چند کہ ہے برق خرام دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی (〃)

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے بے نیازی تری عادت ہی سہی (〃)

ہم کوئی ترک وفا کرتے ہیں نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی (〃)

(۷) تاکید کے واسطے - حصر تاکید کے لئے ؎

کچھ تو دے اے فلک نا انصاف آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی (غالب)

(۸) تسلسل کے واسطے - جاری رہے - چلے جاتے - برقرار رہے ؎

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی (غالب)

(۹) تاکید کلام کے واسطے - مانو - جانو - خیال کرو ؎

عشق مجھکو نہیں وحشت ہی سہی میری وحشت تری شہرت ہی سہی (غالب)

(۱۰) منظور کرو - قبول کرو ؎

میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی (غالب)

یعنی جلوت نہ سہی مجھے خلوت ہی میں بلانا منظور کرو + (۱۱) ہرچہ بادا باد - کچھ ہی ہو - کچھ پروا نہیں - جیسے "چلو یونہی سہی - ہم فقیر ہی سہی" +

سہی شام (۱) تابع فعل :- صبح سرشام +

سُہَیل (ع) اسم مذکر :- ایک نہایت تاباں مشہور ستارے کا نام جو ملک یمن میں طلوع ہوا کرتا ہے - اس کی تاثیر سے چمڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی اور کل حشرات الارض مرجاتے ہیں ؎

اللہ رے تاب حسن کہ اس کا دُرِ براق چشمک زنی کرے ہے سُہیل یمن کے ساتھ (ذوق)

سَہیلی (ہ) اسم مؤنث :- مرکب از (سہ ساتھ سکھی + آلی) ساتھ رہنے والی مصاحبہ مصاحب خواص - کنیز ہمعصر - ساتھن - سکھی - ہیلی - آلی - سجنی + ہمجولی لڑکی جیسے "سُن ری سہیلی موری ہیلی - بابل گھر رہی میں البیلی" ؎

ہے یہ گھر کا لنگا یہاں ہے کون باون گز سے کم
ایک سے ایک آہ بندی کی سہیلی قہر ہے } (جان صاحب)

سے یا سیہ یا ساہی (ہ) اسم مؤنث :- خارپشت - سیہ - ساہی - سہی - ژُو - ژُوژہ - (ایک وحشی جانور کا نام جس کے تمام جسم پر بڑے بڑے سیاہ سفید گنڈے دار کانٹے ہوتے ہیں

اُس کا مُنہ سؤر کے مُنہ سے بہت مشابہ ہے چنانچہ یہی وجہ ہے اس کو بعض نے حرام بعض نے مکروہ لکھا ہے جس وقت اسے خوف ہوتا ہے تو یہ اپنے پر پھیلا لیتی یا اُن کے ذریعہ سے حربہ کرتی ہے ہندوستانیوں کا خیال ہے کہ اس کا کانٹا گھر میں رکھنے سے لڑائی ہوتی ہے یہ قریباً بڑے کچھوے کے برابر ہوتی ہے) +

سے کا کانٹا (ہ) اسم مذکر :- چونکہ اس کانٹے کو لوگ لڑائی کا باعث خیال کرتے ہیں اس وجہ سے اُس آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو لڑائی کا گھر - باعث تکرار یا خود لڑاک ہو ؎

جس کے سبب لڑائی ہو وہ آدمی نہیں کانٹا ہے گھر میں سیہ کا یا گل کنیر کا (ذوق)

سی یا سیہ (ہ) اسم مذکر :- شیر - سنگھ - اسد - ناہر ؎

ہنسا تھے سوا گئے کاگا بیٹھے دوان جا منا گھر اپنے سی کس کے جھان (دوہا)

سی (ہ) اسم مؤنث :- دفعۃً ٹھنڈی ہوا لگنے یا کسی چیز کے کاٹ کھانے یا تکلیف یا مرچ کی جلن کے باعث جو آدمی کے مُنہ سے آواز نکلے ؎

پڑھانے مجھکو وہ مس کر جو ذرا انگریزی تو جاڑے کے کہا کر کہوں میں اے بی سی (نامعلوم)

(۲) سردی کے سبب سوسو کرنے کی آواز (۳) حروف تشبیہ :- مانند - مثل - نظیر - مشابہ - برابر - تا جیسے "اس ہنی شمر زماں سی دوست" یعنی ماں جیسی (۴) برائے کثرت و افراط جیسے "بیڑیاں سی بیڑیاں توڑی ہیں شکست سی شکست کی ہے کہ کوئی بھی نہ کریگا +

سی سی کرنا (ہ) فعل لازم :- جاڑے سے سُوسُو کرنا - مرچوں کی تیزی یا تکلیف کے باعث منہ سے آواز نکالنا +

سی (ف) عدد :- تیس - تین دہائی - ۳۰ +

سی پارہ (ف) اسم مذکر :- قرآن شریف کا ہر ایک تیسواں حصہ +

سے (ہ) حرف جر :- (از - سوں - ستی - تے وغیرہ) (۱) برائے ابتدا - اس میں زمانے سے تعلق ہو - خواہ مکان سے جیسے کل سے راہ دیکھ رہا تھا + گھر سے بازار تک گیا (۲) یہ اِن کے لئے - جیسے اُسے کپڑے پیسے کھانے پینے سے کیا کمی ہے (۳) بعض یا بعضیت کے واسطے جیسے ہندوؤں میں سے ایک وہ بھی ہے (۴) سبب یا علت کے واسطے جیسے غل سے کان پھٹے جاتے ہیں یعنی غل کے سبب + (۵) مدد کے واسطے جیسے دو توپوں سے قلعہ لے لیا - سو سواروں سے شہر لے لیا (۶) علامت مفعول کی بجائے جیسے اُس سے کہدو (۷) ساتھ - ہمراہ - سنگ جیسے سالن سے روٹی کھائی (۸) دوری کے واسطے جیسے یہ چیز ہاتھ سے پھینک دو (۹) نسبت کے واسطے جیسے یہ چیز اُس سے اچھی ہے یعنی اُس کی نسبت + ایک سے دو بھلے (۱۰) اہمیت جیسے میں دو سو آدمیوں سے وہاں گیا (۱۱) بعد - پس - پھر جیسے آب سے جھوٹ مت بولنا یعنی اب کے بعد (۱۲) اوپر - پر جیسے سیڑھی سے گرا - کوٹھے سے گرا (۱۳) طرف - جانب جیسے مغرب سے ابر اُٹھا - پُورب سے چلا (۱۴) اندر - بیچ - جیسے ہنڈے سے گھی نکال لو - پتیلی سے سالن نکال لو (۱۵) تجرید - علٰحدگی - جیسے دس میں سے پانچ چُن لو (۱۶) کثرت و افراط کے لئے جیسے وہاں چور سے چور ہیں +

بلا تامل اُسے منسوخ کر دیا۔

غرضکہ قبطیوں اور مسلمانوں کو بالخصوص کانگریس کے رویہ اور حیثیت کے متعلق اطمینان ہونا چاہئیے جبکہ بین وقت بے وقت (اور خاصکر ایسے زمانہ میں جب متحدہ قومی تحریک کے آثار بڑھنے لگیں اور آزادی کی جدوجہد سامنے ہو) یہ خوف دلایا جاتا ہے کہ کانگریس میں غیر مشروط طور پر شریک ہونے سے اُن کے جائز حقوق خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ اعتراض کرنے والوں اور خوف دلانے والوں کا بظاہر قومی اور ملکی آزادی کی جد وجہد سے کم از کم اس وقت دور کا بھی تعلق نظر نہیں آتا۔

میں نے کانگریس کی تجاویز مضامین کے اعتبار سے نہیں بلکہ سنہ اور تاریخ کے لحاظ سے بلا عنوان دئے درج کر دی ہیں تاکہ تسلسل کا اظہار ہو جائے۔

(محمد اشرف)

۱۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بنارس ۳۰، ۳۱ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

• آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی یہ قطعی رائے ہے کہ ترکی کو صلح کی جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ ان وعدوں کے خلاف ہیں جو حکومت برطانیہ نے کئے تھے اور قومی خود مختاری کے اصول، جسے اتحادی حکومتوں نے تسلیم کر لیا تھا، کے منافی اور ہندستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو تکلیف پہنچانے والے ہیں، اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ دوران جنگ میں ہندستان کی دولت ایشیا میں آزادی کے ساتھ استعمال کی گئی تھی، یہ کمیٹی اس کی مذمت کرتی ہے کہ اس استعمال کا نتیجہ متذکرہ بالا صلح کی شرائط کی صورت میں ظاہر ہو جس سے خلافت کا وقار اور طاقت تباہ ہوتی ہے اور مسلمانوں کے مقدس مقامات خلافت کے قبضہ وحفاظت سے نکل کر عیسائیوں کے قبضہ یا اثر میں آتے ہیں۔

یہ کمیٹی پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ ہندوستان میں امن اور اطمینان کے قیام کی خاطر صلح ترکی کی شرائط پر ایسی نظر ثانی کی جائے کہ وہ متذکرہ بالا وعدوں اور ہندستان کے مسلمانوں کے جائز مطالبات کے مطابق ہو جائیں۔

۲۔ اجلاس خاص کلکتہ ۴، ۶، ۸، ۹، ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء

• اس امر کے پیش نظر کہ خلافت کے مسئلہ پر ہندوستان کے مسلمانوں سے متعلق جو ذمہ داریاں عاید ہوتی تھیں اُن کو پورا کرنے میں حکومت برطانیہ اور حکومت ہند دونوں نمایاں طریقہ پر ناکام رہی ہیں اور وزیر اعظم نے ارادۃً ان وعدوں کو جو انہوں نے مسلمانوں سے کئے خلاف ورزی کی ہے اور چونکہ ہر غیر مسلم ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی ان کی مذہبی مصیبتوں کے دور کرنے میں ہر جائز طریقہ سے مدد کرے۔

• اور اس واقعہ کے پیش نظر کہ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کے حادثات میں دونوں متذکرہ بالا حکومتوں نے پنجاب کے بے گناہ لوگوں کو بچانے اور ان افسروں کو جنھوں نے ان کے ساتھ غیر سپاہیانہ اور وحشیانہ سلوک کیا تھا سزا دینے میں یا تو کوتاہی کی ہے یا بالکل ناکام رہی ہیں اور سر مائیکل اوڈوائر کو جو اکثر سرکاری جرائم کے براہ راست یا بالواسطہ ذمہ دار تھے اور جنھوں نے ان لوگوں کی مصیبتوں سے جو ان کی حفاظت میں رکھے گئے تھے، بے پروائی برتی، ذمہ داریوں سے بری کر دیا ہے، نیز چونکہ دار العوام اور دار الامرا کے مباحثوں میں ہندوستان کے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کی تکلیف دہ کمی ظاہر ہوتی ہے اور صوبہ پنجاب میں باقاعدہ تشدد اور ہیبت انگیزی کی حمایت کا پتہ چلتا ہے، اور چونکہ وائسرائے کے آخری اعلان میں پنجاب اور خلافت کے معاملات پر ندامت یا تاسف کی کوئی علامت نہیں ملتی اس لئے

• اس کانگریس کی رائے ہے کہ ہندوستان کو اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک اوپر ذکر کی ہوئی دو بے انصافیوں کی تلافی نہ ہو جائے اور یہ کہ قومی وقار برقرار رکھنے اور اس قسم کی دوسری بے انصافیوں کو روکنے کا موثر ذریعہ صرف سوراج کا حصول ہو سکتا ہے، اس کانگریس کی مزید رائے ہے کہ ہندستان کے لوگوں کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری راہ عمل نہیں ہے کہ غیر متشدد ترک موالات کی پالیسی جسے مسٹر گاندھی نے شروع کیا ہے، اختیار کی جائے تا آنکہ متذکرہ بالا بے انصافیوں کی تلافی ہو جائے اور سوراجیہ حاصل ہو جائے۔

۳۔ ورکنگ کمیٹی بمبئی ۱۴، ۱۵ ، جون سنہ ۱۹۲۱ء

اس مسئلہ کے متعلق کہ اگر حکومت برطانیہ، انگورہ کی ترکی سلطنت کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کرے تو ہندستانیوں کو حکومت کی مدد کرنی مناسب ہے یا نہیں؟ ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ ترک موالات کی

سے

یا اِس شہر میں بدمعاش رہیں ہیں ۔

ہے مائل غرولِ عنانِ قرص پُرنور آفتاب — جس سے ڈر کر بھاگتا ہے وہ رہے وہ آفتاب (صابر)

سِتّے (ہ) صفت: (۱) دیکھو دسو، صد ۔

کہاوت: یا مانی بھی اُس شہر کی ہے — کہ اکیس پروشالے دیئے سات سے (میرحسن)

(۲) گنوار: سے ۔ است جیسے "وہ وہار اچاچاتے" ۔

سَیّاح (ع) صفت: بہت سیاحت کرنے والا ۔ جہاں گرد ۔ بہت سیر کرنے اور پھرنے والا (اسم مذکر) مسافر ۔ جاتری ۔ راہی ۔

سِیاحت (ع) اسم مؤنث: سفر ۔ سیر ۔

سَیّاحی (ع) اسم مؤنث: مسافرت ۔ سیر ۔ سفر ۔

سِیادت (ع) اسم مؤنث: (۱) سرداری ۔ پیشوائی ۔ بزرگی ۔ امامت ۔ سلطنت ۔ حکومت ۔ بادشاہی (۲) حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اولاد ۔ قوم سادات ۔

سیار یا سیال (ہ) اسم مؤنث: (گنوار) شغال ۔ گیدڑ ۔ جمبو ۔ شرکال ۔

سَیّار (ع) اسم مذکر: بہت سیر کرنے والا ۔ بہت پھرنے والا ۔ تیز چلنے والا ۔ گردش کرنے والا استارہ ۔

سَیّارہ (ع) اسم مذکر: ثابت کا نقیض ۔ گردش کرنے والا اور پھرنے والا ستارہ ۔

سِیاست (ع) اسم مؤنث: (۱) ملک کی حفاظت و نگرانی ۔ حکومت و سلطنت (۲) انتظامِ ملک ۔ بند و بست ۔ دار و گیر ۔ نظم و نسق (۳) تنبیہ ۔ چشم نمائی ۔ دھمکی ۔ مارپیٹ ۔ گوشمالی (۴) رعب داب ۔ قہر و غضب ۔ خوف و دہشت ۔ سخت گیری ۔

سیاست کرنا (۱) فعل متعدی: سزا دینا ۔ تنبیہ کرنا ۔ گوشمالی دینا ۔ دھمکانا ۔ چشم نمائی کرنا ۔

سیاستِ مُدُن (ع) اسم مؤنث: شہری انتظام ۔ نظامِ شہری ۔

سِیاق (ع) اسم مذکر: (۱) حساب ۔ حساب کے قاعدے (سیاق کے لغوی معنی ہانکنے ۔ چلانے اور پاے بند باز یعنی باز کے پاؤں کی ڈوری کے ہیں چونکہ علم حساب میں زبان و قلم دونوں کو زیادہ اور عرصے تک ساتھ حرکت ہوتی ہے اس وجہ سے یا اس باعث سے کہ حساب کی یادداشت مثل باز ہے جو اکثر اُڑ کر ملتفت ہو جاتی ہے اور اُس کا لکھ لینا ایسا ہے جیسے باز کے پاؤں میں ڈوری ڈال دیں پس حساب لکھنے کے قواعد کو سیاق کہنے لگے) (۲) ربطِ مضمون ۔ طرز ۔ ڈھنگ ۔ ترکیب ۔

سیاقِ عبارت یا کلام (ع) تابع فعل: ربطِ تحریر یا طرزِ کلام یا کہنے یا بولنے کے ڈھنگ سے ۔ مثلاً "سیاقِ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف تدبیر کا طرفدار ہے" "سیاقِ کلام سے ظاہر ہے کہ آپ کو دوسری طرف رجحان زیادہ ہے" ۔

سَیّال (ع) صفت: رواں ۔ بہنے والی ۔ رقیق ۔ پتلی ۔ چمکدار ۔ چلنے کے قابل ۔

سِیالا (ہ) اسم مذکر: (گنوار ہندو) موسمِ سرما ۔ جاڑا ۔ سیت ۔ کال ۔

سیا

شیام (ہ) صفت: (۱) کالا ۔ سیاہ ۔ اسود ۔ تیوتار (۲) اسم مذکر ۔ کرشن جی کا لقب (چونکہ کنھیا جی شیش ناگ سانپ کی پھنکار سے سانولے پڑ گئے تھے اس سبب سے یہ لقب پڑ گیا تھا) (۳) کالی کوئل ۔ کوئل (۴) راگنی کا نام ۔

سیام برن (ہ) اسم مذکر: کالا رنگ ۔ سیاہ فام ۔ کالا ۔

سیام برن اور دانت انیک چمکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے ہو کہے تو آری } (آری کی پہیلی)

سَیّاں (ہ) اسم مذکر: (گیتوں میں) سائیں کی تصغیر بالجت ۔ کنتھ ۔ بالم ۔ پیا ۔ سوامی ۔ مالک ۔ خاوند ۔ پتی ۔ بھتار ۔ بھرتا ۔ خصم ۔ شوہر ۔ میاں جیسے سیاں کے ہوتے بھیا کا ناؤں ۔ پہن اوڑھ سیاں سرجاؤں (گیت) سیاں بر کھامیں لیسے آئے ۔

سَیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کا ہے کا (ہ) کہاوت: جان پہچان یا دوست کے صاحب اختیار ہونے سے ڈر جاتا رہا ۔

سِیان (ہ) اسم مذکر: (سنسکرت) دانائی ۔ ہوشیاری ۔ چالاکی ۔ عیاری ۔ فطرت ۔

یہ دلبروں کے فن ذرہب اتنی عمر میں — جھمکا ہٹ تو ٹپکتی ہے اس کی بیان پر (میر تقی)

سیان پت } (ہ) اسم مؤنث } (۱) چترائی ۔ دانائی ۔ عیاری ۔ ہوشیاری ۔
سیان پن } (ہ) اسم مذکر } چالاکی ۔ (۲) فریب ۔ دھوکا (۳) کنجوسی ۔ کنتک پن ۔ بخیلی ۔

سِیانا (ہ) صفت: (سنسکرت سگیان یعنی با دانش تعلیم یافتہ ۔ عالم ۔ گیانی ۔ سُجان ۔ واقف ۔ دانا ۔ زیرک ۔ عقلمند ۔ تیز فہم ۔ زکی ۔ بدھوان ۔ سمجھدار ۔ چیت ۔ فہیم ۔

سیانے تو ہیں بہت سے سب سے سیانا چھوٹا — اپنا دیکھو ہو چوگنا اٹھا ڈٹ نے پر کم ہو (معلوم) (نصیر)

(۲) گھراٹ ۔ پختہ کار ۔ پکا ۔ تجربہ کار ۔ گھاگ ۔ ٹھوں کا ٹھیک (۳) چتر ۔ چاتر ۔ چالاک ہوشیار ۔ عیار ۔ فطرتی جیسے "بننے سے سیانا سو دیوانہ" "سیانا کوا گوہ کھاتا ہے" (پہیلی):

ایک میں دیکھی ایسی ناری	پیٹ میں لگا لنگی ساری	(شمع)
پیاس لگے جب ایسی سیانی	اور کے ہاتھ سے پیوے پانی	

(۴) تاڑو ۔ تاڑباز ۔ تاڑیا ۔ مردم شناس ۔ قیافہ شناس ۔ کائیاں ۔ بھانپو ۔

جب بات بناتا ہوں تو کہتا ہے وہ دل — ہے یار سیانا کوئی فقرہ نہ چلے گا (بحر)

(۵) مکار ۔ فریبی ۔ چھلیا ۔ چھلبلیا ۔ دغاباز ۔ متفنی ۔ حراف جیسے "قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے ہوتے ہیں" (۶) حکمتی ۔ جگتی ۔ ڈھب کا ۔ مطلبی ۔ مطلب کا جیسے "بننے سے سیانا سو دیوانہ" (۷) بالغ ۔ یانا کا نقیض ۔ بڑا ۔ بڑی عمر کا ۔ سن تمیز کو پہنچا ہوا ۔

اس تجویز کے پیش نظر جو کلکتہ کانگریس کے خاص اجلاس میں منظور کی گئی تھی، ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ مسلمانوں کی رائے عامہ کے خلاف ان کارروائیوں میں حکومت برطانیہ کی مدد کرنے سے باز رہے، اور اس لئے ہندوستان کے سپاہی پیشہ طبقہ کو چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں حکومت کی خدمت کرنے سے انکار کر دے "

۴۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بمبئی ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۱۹۲۱ء

"حسب ذیل تجویز کو جو مرکزی خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام اہالیان بمبئی کے ایک عام جلسہ میں پاس ہوئی ہے نوٹ کر لیا جائے۔

"اس واقعہ کے مدنظر کہ ہندوستان کے باشندوں کی قسمت لازمی طور پر ہمسایہ ایشیائی اقوام اور حکومتوں کے ساتھ وابستہ ہے، مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہمسایہ حکومتوں کے ساتھ محبت اور اتحاد کے جذبات کو ترقی دینے کی کوشش کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ بہی خواہی اور ہمدردی کے تعلقات قایم کرنے کی غرض سے ہندوستان کی ایک واضح اور قطعی خارجی پالیسی ترتیب دے۔

"طے کیا گیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی طرف سے تجویز کی رسید مسٹر چھوٹانی، جلسہ کے صدر اور مرکزی خلافت کمیٹی کے پاس روانہ کر دی جائے اور اس بات کا شکریہ ادا کیا جائے کہ انھوں نے اتنے اہم مسئلہ کی طرف آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی توجہ مبذول کرائی اور ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی جائے کہ وہ متذکرہ پالیسی کے متعلق ایک بیان تیار کرے تاکہ اُسے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں غور و خوض کے لئے پیش کیا جائے "

۵۔ ورکنگ کمیٹی ۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء بمبئی

خارجی پالیسی کی اس تجویز کے متعلق جس کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جولائی کے اجلاس بمبئی میں خاص طور پر ورکنگ کمیٹی سے ایک بیان تیار کرنے کی درخواست کی تھی، ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ کانگریس پڑوس کی حکومتوں اور دوسری سلطنتوں پر ظاہر کر دے کہ

(۱) حکومت ہند کسی طرح بھی ہندوستان کی رائے عامہ کی نمائندگی نہیں کرتی ہے اور اس کی جو پالیسی بھی ہوتی ہے اس کی غرض روایتی طور پر ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت نہیں ہوتی بلکہ ہندوستان کو ہمیشہ اپنی غلامی میں رکھنا ہوتی ہے،

(۲) کہ ہندوستان کو ایک خودمختار ملک کی حیثیت سے حاصل کر لینے کے بعد دوسری حکومتوں سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں، چونکہ اس کے باشندے ان میں سے کسی کو نقصان پہنچانے کے خواہشمند نہیں ہیں، اور اس لئے ان کا ارادہ کسی ایسے تجارتی رشتے کا قائم کرنا نہیں ہے، جسے متذکرہ بالا حکومتوں کے باشندے نہ پسند کرتے ہوں یا جو ان کے اغراض و مفاد کے منافی ہو۔

(۳) نیز یہ کہ ہندوستان کے باشندے اکثر ان معاہدوں کے متعلق جو حکومت برطانیہ اور ہمسایہ حکومتوں کے درمیان طے پائے ہیں، یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ استعماری حکومت نے ہندوستان میں لوٹ جاری رکھنے کے لئے کئے ہیں، اور اس لئے ان حکومتوں سے جو ہندوستان کے باشندوں کی بدخواہ اور ہندوستان کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے خواہشمند نہیں ہیں، مطالبہ کرتی ہے کہ استعماری حکومت کے ساتھ اس قسم کے معاہدے کرنے سے باز رہیں۔

"کمیٹی اسلامی حکومتوں کو یہ بھی یقین دلاتی ہے کہ جب ہندوستان خودمختاری حاصل کرے گا تو اس کی خارجی پالیسی ایسی رکھی جائے گی جس میں مسلمانوں کے مذہبی فرائض کی توقیر کا خاص لحاظ ہوگا..."

۶۔ اجلاس سالانہ منعقدہ احمد آباد ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء

"یہ کانگریس غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور ترکوں کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور ترکی قوم کو یقین دلاتی ہے کہ ہندوستان کو اُن کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اور ان کی موجودہ حیثیت اور آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جد و جہد میں مدد کرنے کے لئے تیار ہے "

۷۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی، ۲۰ تا ۲۴ جون ۱۹۲۲ء، کلکتہ

"آل انڈیا کانگریس کمیٹی ترکی قوم کو حالیہ فتوحات پر مبارکباد دیتی ہے

سیا

کر رکھا تعویذ طفلی میں جسے　　اب تو وہ لڑکا سیانا ہو گیا　　(میر)

(۸) اسم مذکر: - عامل - پری خوان - صاحبِ تسخیر - بھوت پریت اتارنے اور گنڈا تعویذ کرنے والا - مُلّانا - بھوپا ۔

طبیب کہتا ہے اس کو دق ہے کہیں ہیں جرّاح ہے یہ زخمی
سیانا کہے پری کا سایہ نہ تم سے ملتے نہ ایسے ہوتے　(...)

ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زلف کا ہے نہ مُنھ سے بولے نہ سر سے کھیلے　(...)

اور بھی بھڑکے ہے دل میں آتشِ دیوانگی　　آہ جل جل ہو بکتے ہیں آن کر سیانے بھی　(جرأت)

(۹) پنجاب: - حکیم - طبیب - بید ۔

سِیاہ (ف) صفت: - (۱) (دیکھو سیام) (۲) ازحد - نہایت - بہت جیسے "سیاہ مست" (۳) شوم - نحس - بد - واژوں جیسے "سیاہ بخت" ۔

سیاہ باطن (ف + ع) اسم مذکر: - بدباطن - ریاکار - مکار - کپٹی - کینہ توز - منافق - دربھیدیا ۔

سیاہ بخت (ف) صفت: - بدنصیب - بدطالع - واژوں بخت - ابھاگی - بدبختا ۔

سیاہ پوش (ف) صفت: - ماتمی - سوگوار ۔

سیاہ تاب (ف) صفت: - (۱) جب صیقل کئے ہوئے لوہے کو نیمبو کے عرق میں تر کر کے ایک خاص طریقے سے آگ پر رکھتے ہیں تو وہ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ پس اسی کو سیاہ تاب کہتے ہیں (۲) : - سفیدی ملے ہوئے ٹوٹلے جو دھواں دُور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جائیں ۔

سیاہ دِل (ف) صفت: - عاصی - گنہگار - سنگدل - بیرحم - ظالم ۔

سیاہ رُو (ف) صفت: - روسیاہ - سیاہ چہرہ - کالا کلوٹا - بے حُرمت - بے عزت - ذلیل - رسوا - شرمندہ - خوار - بے وقر - بدنام - کلنکی ۔

سیاہ زبان (ف) اسم مذکر: - وہ شخص جس کی زبان کے نیچے نہایت سیاہی ہو۔ چنانچہ لوگوں کا خیال ہے کہ اُس کی بددعا اور کوسنا بہت جلد اثر کر جاتا ہے ہندی میں اُسے کلجِبّا کہتے ہیں ۔

سیاہ سفید کرنا (۱) فعل متعدی: - خواہ بُرا خواہ بھلا کرنا - مختار کُل ہونا - چاہنا سو کرنا۔ (چونکہ سیاہ بمعنی بد جیسے سیاہ بخت سیاہ کار وغیرہ اور سفید بمعنی اچھا جیسے سفید کار - بخت سفید - سفیدرُو وغیرہ آتا ہے اس وجہ سے یہ معنی لئے گئے جن لوگوں کو زبان فارسی کی واقفیت نہیں اور محاورہ دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کے نزدیک سیاہ کو سفید سفید کو سیاہ کرنے کا اختیار اگر یہ لفظ ہندی ہوتا تو شاید چل بھی جاتی) ۔

سیا

سیاہ کار (ف) صفت: - فاسق - فاجر - بدکار - ظالم - گنہگار - عاصی - پاپی - اپرادھی ۔

سیاہ کاری (ف) اسم مؤنث: - فسق و فجور - بدکاری - ظلم ۔

سیاہ گوش (ف) اسم مذکر: - ایک درندے چھوٹے سے جانور کا نام جسے امیر لوگ شکار کے واسطے رکھتے ہیں۔ چیتے کی قسم میں سے ہے - بن بلاؤ ۔

سیاہ مست (ف) صفت: - بدمست - نہایت متوالا - نشے میں غرقاب - نشے میں چور - مخمور ۔

کُشتہ ہوں میں کس چشمِ سیاہ مست کا یا رب
ٹپکے ہے جو مستی مری تربت کے شجر سے　(ذوق)

سیاہ مستی (ف) اسم مؤنث: - بدمستی - مدہوشی - بے ہوشی ۔

سِیانا (ہ) اسم مذکر: - بھوت - پریت - جن - دیو - سایہ پری ۔

لگ گئی آنکھ جو سوتے میں ترے نقش قدم کی　　شب سیانے نے کئی بار دبایا مجھ کو　(ذوق)

سِیاہہ (ف) اسم مذکر: - اہل عملہ و متصدیان دفتر کی اصطلاح میں وہ کچا روزنامچہ جس میں نقدی یا اجناس ہر روز کو بطریق اجمال بلا تفریق و تفصیل ایک جگہ درج کر لیتے ہیں - بہی - کھاتہ - روزنامچہ ۔

سِیاہۂ آمدنی (۱) اسم مؤنث: - روزانہ آمدنی جو زمینداروں سے لے کر داخل خزانہ کی جائے ۔

سیاہہ بہی (۱) اسم مؤنث: - (۱) روزنامچہ - جس میں روزمرہ کا خرچ آمدنی وغیرہ درج ہو - آمدنی کا کھاتہ - روکڑ بہی (۲) وہ رجسٹر جس میں عدالت کے حکم احکام درج کئے جائیں ۔

سیاہہ دِکھانا (۱) فعل متعدی: - فوج کی تعداد ظاہر کرنا - فوج کا شمار یا لشکر کی کثرت دکھانا - جائزہ دینا - موجودات دینا ۔

ہم دل و جان سے ہے کہ آنکھ اُس کی جھپکے گی　　دکھا کر چشم اُس کے سیاہہ فوجِ مژگاں کا　(نامعلوم)

سیاہۂ موجُودات (ف + ع) اسم مذکر: - روزمرہ کی آمد و خرچ اور ترسیلِ زر وغیرہ کا رجسٹر یا موجودہ اشیا - روکڑ وغیرہ کا روزنامچہ ۔

سیاہہ کرنا (۱) فعل متعدی: - درج رجسٹر یا داخل روزنامچہ کرنا - کھاتے پر چڑھانا ۔

سیاہہ نویس (ف) اسم مذکر: - محاسب - روزنامچہ لکھنے والا - کھاتے پر چڑھانے والا ۔

سِیاہی (ف) اسم مؤنث: - (۱) کالک - کلونس (۲) مداد - زکاب - روشنائی - مسی - وہ چیز جس سے لکھیں (۳) تاریکی - اندھیرا ۔

کہو کوئی نہ کرے دہشتِ سیاہیِ گور　　ہوئے ہیں چاند سے ٹکڑے نہاں زمیں کے تلے　(مصحفی)

اور اپنی اس قلبی رائے کا اظہار کرتی ہے کہ ایشیا اور یورپ کے ترکی علاقوں میں پوری اور بے روک آزادی دینے کے متعلق حکومت انگورہ کے تمام مطالبات پورے نہ کر دیئے جائیں اور جب تک جزیرۃ العرب کو غیر اسلامی قبضہ سے آزاد نہ کر دیا جائے ہندوستان میں امن و اطمینان نہیں ہو سکتا۔"

۸۔ اجلاس سالانہ منعقدہ گیا ۱۹۲۲ء

"چونکہ مشرقِ قریب کے نازک حالات خلافت اور حکومتِ ترکی کے وجود کے لئے خطرہ ہو رہے ہیں اور ہندو، مسلمان اور ہندوستان کے دوسرے لوگ اس خطرے سے ہونے والے نقصانات کو روکنے کا عزم رکھتے ہیں، یہ کانگریس طے کرتی ہے کہ ورکنگ کمیٹی، خلافت ورکنگ کمیٹی کے مشورہ سے ایسے ذرائع اختیار کرے جن پر عمل کر کے ہندو، مسلمان اور دوسرے لوگوں کی طرف سے ناجائز مفاد کی خاطر ہندوستان کو استعمال کئے جانے سے روکنے کے لئے متحدہ محاذ پیش کیا جا سکے اور صورت حالات کا بندوبست کیا جا سکے۔"

۹۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بلگام ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

"طے پایا کہ کانگریس مصریوں کے ساتھ ان کی مصیبتوں میں مودبانہ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور اُمید کرتی ہے کہ وہ بہادری کے ساتھ ان آلام کو برداشت کریں گے اور اُن کے ملک میں تشدد کا جو دور دورہ ہے اس کا کامیابی سے مقابلہ کریں گے۔"

۱۰۔ ورکنگ کمیٹی سابرمتی ۲۴ مئی ۱۹۲۶ء

"بحث و مباحثہ کے بعد ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق منجملہ اور باتوں کے حسب ذیل تین تجویزوں پر اتفاق رائے ہوا۔

(۱) لکھنؤ پیکٹ کی شرائط کے پیشِ نظر کسی مجلس قانون ساز کے کسی کانگریسی ممبر کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ کوئی تجویز یا قانون جداگانہ انتخاب کو ختم کر کے مشترکہ انتخاب جاری کرنے کے لئے پیش کریں جب تک کہ اس کے متعلق مجلس قانون ساز کے ہندو مسلمان اراکین کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

(۲) مجلس قانون ساز کے مسلمان امیدواروں کا انتخاب کرتے وقت صوبجاتی کانگریس کی مجلس عاملہ عام طور پر ان لوگوں کو ترجیح دے گی جن کی سفارش صوبائی خلافت کمیٹی نے کی ہو۔

(۳) مجلس قانون ساز کی کانگریس پارٹی کا کوئی رکن فرقہ وارانہ مسئلہ سے متعلق کوئی ایسی تجویز قانون یا ترمیم پیش نہ کرے گا جس کی کانگریس پارٹی کے ہندو یا مسلمان اراکین کی تین چوتھائی کی اکثریت خلاف ہو۔

۱۱۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بمبئی ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ مئی ۱۹۲۶ء

ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق حسب ذیل مزید تجویزیں منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمان لیڈروں کی یہ تجویز کہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں اور برطانوی بلوچستان میں اس قسم کی اصلاحات نافذ کی جائیں جیسی کہ دوسرے صوبوں کو حاصل ہیں، کمیٹی کی رائے میں مناسب اور معقول ہے اور اس کو عمل میں لانا چاہیئے، اور اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ دوسرے انتظامی اصلاحات کے ساتھ ساتھ ان صوبوں میں ایک مناسب عدالتی نظام بھی نافذ کیا جائے۔

(۲) اس تجویز کے متعلق کہ سندھ کو الگ صوبہ بنا دیا جائے اس کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ زبان کی بنیاد پر صوبوں کی دوبارہ تقسیم کا وقت آگیا ہے، یہ ایک ایسا اصول ہے جسے کانگریس کے دستور میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔

"کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ صوبوں کی دوبارہ تقسیم کا کام فوراً شروع کر دینا چاہیئے اور جو صوبہ زبان کی بنیاد پر علیحدگی کا مطالبہ کرے اس کا اس اصول کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔"

"کمیٹی کی مزید رائے ہے کہ اندھرا، سندھ اور کرناٹک کو علیحدہ صوبہ قرار دے کر اس کام کی ابتدا کی جا سکتی ہے۔"

(۳) آئندہ دستور میں ہر شخص کو ضمیر کی آزادی حاصل ہوگی اور مرکزی یا صوبجاتی کسی کونسل کو آزادیٔ ضمیر میں مداخلت کا حق حاصل نہ ہوگا۔

"ضمیر کی آزادی، سے مراد اعتقاد اور عبادت کی آزادی، مذہبی رسوم کی ادائیگی اور اجتماع کی آزادی، دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے اور دوسروں کے اسی قسم کے حقوق میں مداخلت کئے بغیر مذہبی تعلیم و تبلیغ کی آزادی ہے۔"

۱۲۔ اجلاس، کلکتہ ۱۹۲۸ء

"یہ کانگریس مصر، شام، فلسطین اور عراق کے لوگوں کو مغربی استعماریت

سیا

(۴) کاجل۔ کجلا (ہ) کلنک کا ٹیکا۔ داغ۔ دھبا۔ کلپ ◆

سیاہی چوس (۱) اسم مذکر۔ جاذب کاغذ۔ بلوٹنگ پیپر۔ سوختہ۔ سیاہی چوس ◆

سیاہی ڈالنا (۱) فعل متعدی۔ دوات میں روشنائی ڈالنا۔ دوات کو بھرنا اور درست کرنا ◆

سیاہی غالیز (۱) اسم مذکر۔ (لکھنؤ) نکمے اور بیکار آدمی سے کنایہ ◆

سیاہی نے دبایا ہے (۱) محاورہ۔ کالی کالی چیزوں کے خواب میں دیکھ کر ڈر جانے اور بڑبڑانے کے موقع پر بولتے ہیں (یعنی خواب میں باتیں کرتا۔ اٹھ اٹھ کر آ دیوں ہے) ست و گریباں ہوتا بلکہ لکڑی ہاتھ میں آجانے تو مارنے کو چل جاتا ہے۔ چونکہ اُسے اپنی کچھ خبر نہیں ہوتی اس وجہ سے بیداری کا حکم اُس پر نہیں لگ سکتے۔ اصل میں یہ ایک مرض ہے مگر عوام اُسے جن و پری کا اثر خیال کر کے کچھ سے کچھ بیان کر دیتے ہیں ؎

دھیان اُس کاکل مشکیں کا جو آیا مجھکو خواب میں آکے سیاہی نے دبایا مجھکو (آتش)

سیب یا سیو (ف) اسم مذکر۔ (۱) ایک میوۂ شیریں کا نام جو امرود سے کسی قدر مشابہ اور سرخ و خوشنما نشان اس پر ہوتے ہیں۔ مزاجاً معتدل۔ اس کا مربہ تقویت قلب کے واسطے نہایت مفید ہے (۲) دِن میں تفاح۔ ترکی میں آلمہ اردو میں سیو کہتے ہیں۔ شعرا معشوق کی ٹھوڑی سے تشبیہ دیا کرتے اور اسے سیبِ زنخداں باندھتے ہیں۔ فارسی میں سیو بھی کہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یائے تحتانی اور واو مجہول کا آپس میں بھی بدل ہے۔ چنانچہ علاوالدین وغیرہ شعرائے عجم کے کلام میں موجود ہے) ◆

سیبِ زنخداں (ف) اسم مذکر۔ خوشنما چھوٹی اور خوبصورت ٹھوڑی معشوقانہ زنخدان ؎

نہ کبھی ہرگز تیرے یوسف کو پہنچتا آسیب پاس اُس کے جو ترا سیبِ زنخداں ہوتا (ناسخ)

سیپ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) صدف۔ سیپی۔ گوش ماہی۔ ایک قسم کا دریائی کیڑا جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں (۲) پرندوں کے ایک مرض کا نام جس سے وہ دُبلے ہو جاتے اور مر جاتے ہیں (۳) ایک قسم کا پتلی گٹھلی کا آم ◆

سیپ کے بوتام (۱) اسم مذکر۔ وہ بٹن یا گھنڈیاں جو سیپ کے خول سے بنائی جائیں ◆

سیپ کے موتی (۱) اسم مذکر۔ وہ موتی جو سیپ کے خول سے بنائے جائیں ◆

سیپ لگنا (۱) فعل لازم۔ پرند کا بیماری کے باعث لاغر اور دُبلا ہو جانا۔ دکھا اُٹھ جانا ◆

سیپارہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی تیس ٹکڑے ؎

حالتِ دل کا بیاں کرتا کسی سے میں تو کیا عشق میں اک مصحفِ رخسار کے سیپارہ تھا (آتش)

(۲) قرآن شریف کا ہر تیسواں حصہ ؎

مرتا ہوں اُس کے قامت و زلف و دہن پہ میں سیپارہ ہے مجھے یہ الف لام میم کا (صابر)

عالم کلاہ وہ رتبہ دیکھ تو قرآن میں زاہد سر سیپارۂ اول پہ لکھا ہے الم میرا (آتش)

سیپی (۱) اسم مؤنث۔ دیکھو سیپ نمبر اول و سوم ◆

سیت

سیپی آم (۱) اسم مذکر۔ نہایت پتلی گٹھلی کا آم ◆

سیپی سا منہ نکل آنا (۱) فعل لازم (عو)۔ گال پچک جانا۔ منہ ست جانا۔ چہرے کا دُبلا اور لاغر ہو جانا۔ منہ نکل آنا۔ ہڈیاں دکھائی دینے لگنا۔ جیسے "دو ہی دن کے بخار میں بچے کا سیپی سا منہ نکل آیا" ◆

سیت (ہ) اسم مذکر۔ اصل سیتو सेतु (۱) پل۔ جسر۔ جیسے "سیت رامیشور" (۲) بند۔ پشتہ۔ مینڈھ۔ تودہ۔ ٹیلا۔ ٹاپو (۳) صفت:۔ سفید۔ دھولا۔ چٹا۔ ابیض جیسے "کالی بھالی نہ سیت دونوں کو مارو ایک ہی کھیت" (اس معنی میں یہ لفظ اصل میں سنسکرت شویت श्वेत سے لیا گیا ہے) ◆

سیت (ہ) اسم مؤنث بیائے معروف:۔ (۱) وہ رطوبت جو آدمی کے ہاتھ یا پاؤں سے موسم سرما میں اکثر نکلا کرتی ہے۔ پسینہ۔ پسیو۔ عرق۔ نمی ؎

سیت ہاتھوں سے جو ٹپکی تو یہ خوشبو نکلی عطر گویا کفِ رنگیں نے حنا کا کھینچا (بحر)

(۲) موسم گرما۔ سردی کے دن۔ جاڑا۔ زمستان (۳) ٹھنڈ۔ خنکی (۴) اوس۔ شبنم۔ کہر (۵) چھاچھ۔ مٹھا۔ ماست (۶) صفت:۔ ٹھنڈا۔ سیتل (۷) سست۔ کاہل۔ ڈھیلا ◆

سیت راڑی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):۔ چھاچھ میں جوار۔ مکئی یا باجرے کا پکایا ہوا دلیا جسے پہلے ملا کر دھوپ میں رکھ دیتے اور پھر کا کر رات بھر چھوڑ دیتے اور علی الصباح چھاچھ ملا کر کھاتے ہیں تاکہ جسم سرد رہے ◆

سیت کال (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) سیالے کے دن۔ جاڑے کا موسم۔ فصلِ زمستان۔ سردی کے دن ◆

سیتا (س) اسم مؤنث:۔ (۱) ہل کی پھالی۔ ہل کا وہ لوہا جس سے زمین کھدتی جاتی ہے (۲) جانکی۔ بیدیہی یعنی متھلا کے راجہ جنک کی بیٹی اور سری رامچندر جی کی رانی جن کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس وقت راجہ جنک جگ کے واسطے ہل جوت کر زمین صاف کر رہے تھے تو اُس وقت ہل کی پھالی لگنے سے زمین کے اندر سے ایک مٹکا نکلا جس میں سے یہ لڑکی نمودار ہوئی اور اس وجہ سے سیتا نام رکھا گیا (۳) صفت:۔ پاکدامن۔ پارسا۔ باعصمت۔ عفیفہ۔ ست والی (چونکہ سیتا جی باوجودیکہ راون ایک غیر شخص کے ہاتھ لگ جانے سے بھی اپنے ست پر قائم رہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) ◆

سیتاپتی (ہ) اسم مذکر۔ رامچندر جی۔ سیتا جی کے خاوند ◆

سیتاپھل (ہ) اسم مذکر۔ (۱) شریفہ۔ ایک عمدہ خوش ذائقہ پھل کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ جب راجہ رامچندر جی اور سیتا جی امرت سر کے علاقہ سے گذرے تو وہاں ایک تالاب پر شریفے کے بہت سے درخت کھڑے تھے سیتا جی کی فرمائش سے وہ پھل توڑ کر اُن کو دیا گیا جس کی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ مگر ہماری

کے نیچے سے جو کانگریس کی رائے میں ہندوستان کی جنگ آزادی کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ آزادی حاصل کرنے کی کوششوں پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور ان کو ہندوستان کی پوری ہمدردی کا یقین دلاتی ہے"

۱۳۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی لکھنو ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء

"آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان ذلت آمیز اور تکلیف دہ پابندیوں کو جو جنوبی افریقہ کی یونین حکومت نے اپنے ملک میں علی برادران کے داخلہ پر عائد کی ہیں نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان پابندیوں کو قومی توہین خیال کرتی ہے۔ کمیٹی کی رائے میں حکومت ہند، یونین حکومت پر ان ناقابل اعتراض پابندیوں کو اٹھانے اور جنوبی افریقہ میں علی برادران کے داخلہ میں سہولتیں بہم پہنچانے پر اصرار نہ کرکے قومی وقار کو برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے، خاصکر ایسی حالت میں جبکہ انھوں نے اس ملک میں قیام کے دوران میں سیاسی مباحث سے الگ رہنے کا خود ہی وعدہ کیا تھا۔

۱۴۔ ورکنگ کمیٹی نیو دہلی ۳، ۴ فروری ۱۹۲۹ء

"کمیٹی نے افغانستان کی حالیہ اندرونی مشکلات، اور شاہ امان اللہ کی نافذکردہ اصلاحات کو ختم کرنے کی رجعت پسندانہ کوششوں کا بےچینی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے، یہ کمیٹی دل سے ملک کی ترقی پسند عناصر کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور افغانستان کو متحد اور ترقی پرور ملک بنانے کی کوششوں کو کامیاب دیکھنے کی آرزومند ہے"

۱۵۔ ورکنگ کمیٹی لاہور، ۲ جنوری ۱۹۳۰ء

"نیچے درج کی ہوئی تجویز (جو کانگریس میں پیش کرنے کے لئے تیار کی گئی اور ورکنگ کمیٹی کو بھیجی گئی) کے متعلق یہ کمیٹی ڈاکٹر سید محمود، ڈاکٹر کچلو اور لالہ دونی چند انبالوی کو اس تجویز میں مندرجہ الزامات کے متعلق تحقیق کرنے اور جن قوانین اور ضوابط کا حوالہ دیا گیا ہے اُن کی نوعیت اور اُن کے نفاذ کے طریقوں کے متعلق رپورٹ تیار کرنے پر مامور کرتی ہے۔ ضرورت ہو تو یہ اصحاب دو مقامی اصحاب کو بھی جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ دو ہو شریک کار کرسکتے ہیں۔ یہ رپورٹ آئندہ مارچ کے اختتام سے پہلے کمیٹی کے پاس پہنچ جانی چاہئے۔

تجویز متذکرہ بالا کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"چونکہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ، میں فرنٹیئر کرائم ریگولیشن (ضوابط جرائم صوبہ سرحد) مرڈرس آوٹریجس ایکٹ (قاتلانہ جرائم کے متعلق قانون) اور ضوابط تحفظ (سیکیوریٹی ریگولیشن) وغیرہ کے انتہائی تباہ کن طریقے نافذ کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے عام شہریوں کی زندگی اس صوبہ میں ناقابل برداشت ہوگئی ہے اور جن کے غیر محتاط اور بلا امتیاز استعمال کی زد سے اچھے تعلیم یافتہ اصحاب بھی بچنے نہیں پاتے۔

"اور چونکہ قانونی سماعت، بحث یا اپیل کا موقع باقی نہیں رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے سرکاری عہدہ داروں کو من مانے طریقے پر بے گناہ اشخاص کو ہراساں کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

یہ تجویز کی جاتی ہے کہ جلد ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے جو اوپر ذکر کئے ہوئے قوانین کو جانچے، شہادتیں لے اور ان کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کا پتہ چلائے اور ان کو جلد از جلد ختم کرنے کے ذرائع پر غور کرے۔

۱۶۔ اجلاس سالانہ لاہور ۱۹۲۹ء

"چونکہ نہرو رپورٹ کو منسوخ کردی گیا ہے، اس لئے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کانگریس کی پالیسی کا اعلان کرنا غیر ضروری ہے۔ کانگریس کو یہ یقین ہے کہ آزاد ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسائل کو صرف قومی اصول پر حل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں نے خاصکر اور مسلمان اور دوسرے فرقوں نے عام طور پر فرقہ وارانہ مسائل کے اس حل سے بے اطمینانی ظاہر کی ہے جو نہرو رپورٹ میں پیش کیا گیا ہے، کانگریس سکھوں، مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کو یقین دلاتی ہے کہ کسی آئندہ آئین میں اس مسئلہ کا کوئی ایسا حل کانگریس کے لئے قابل قبول نہ ہوگا جو تمام متعلقہ جماعتوں کو پورا اطمینان نہ دلا دیں"

۱۷۔ سالانہ اجلاس فیض پور ۱۹۳۷ء

کانگریس کی رائے میں شمالی مغربی سرحد پر حکومت ہند کی اختیار کردہ

سیت

ذاتی تحقیق جو مفرد کن اور سیر و انگل سے حاصل ہوئی یہ ہے کہ جب راجہ رام چندر ملک تلنگانہ میں پہنچے اور یہاں کے سرسبز جنگل میں جہاں دس ہزار تالابوں میں سے چھ ہزار اس وقت تک صحیح سالم موجود ہیں اور شریفے کے درخت بکثرت و خوش ذائقہ پائے جاتے ہیں تو وہاں سیتا جی نے یہ پھل پسند فرمائے اور رامچندر جی نے ایک نوع پھل جو اسی قسم کا مگر ذائقہ میں ذرا اترا ہوا اور زردی مائل برنگ سرخ ہے اپنے لئے انتخاب کیا جس کا نام رام پھل رکھا گیا ہے اُس کو کھایا اور خوب غور سے دیکھا شریفہ سے بڑا بسُرخ اور لمبوترا ہوتا ہے۔ وضع ہو بہو ویسی ہی ہے۔ مقام جنگل جہاں رامچندر جی نے ہرن کے شکار کے واسطے گھٹنا ٹیک کر تیر چلایا تھا اسی جگہ آمیر کے اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ یہاں ایک چٹان دس فیٹ اونچی ڈھائی سو فیٹ چوڑی موجود ہے اس پر رامچندر جی کے گھٹنے کا نشان بنا ہوا ہے۔ راون سیتا جی کو یہیں سے اٹھا کے گیا تھا۔ ہنومان اسی جگہ کے راجہ کا سپہ سالار تھا۔ ہنم کنڈہ میں اُس کے نام کا ایک بہت پرانا خوشنما سیاہ پتھر کا مندر بنا ہوا ہے۔ ہنومان کا گھر اسی جگہ تھا۔ اس کی قوم کے لوگ اب تک موجود ہیں۔ ان کے رنگ سیاہ اور چہرے لمبوترے ہیں۔ یہ مقام نہایت ہی پُرفضا اور صحت افزا ہے۔ حضور نظام کی حکومت ہے ٭

(۲) سیتا گمیا۔ گول گمیا۔ کوڑا۔ کوکھرا ٭

سیتا چھتی یا چھتی چھیتا (ہ) صفت ۔ (مسلمان عو) صحیح سیتاستی۔ (دیکھو سیتاستی) ٭

سیتاستی (ہ) صفت ۔ سیتا کی سی ست والی۔ باعفت۔ عفیفہ۔ پارسا۔ پاکدامن۔ باعصمت۔ پتی برتا۔ بیوی۔ زن۔ نیک بیوی ایسی نیک بخت جس کے دامن پر نماز جائز ہو ٭

سیتانگ (ہ) اسم مذکر (ہندو) ۔ جھولا۔ رعشہ۔ کمپ بائی۔ سُنبھری۔ فالج لقوہ اردھنگ۔ وہ مرض جس سے جسم رہ جائے ٭

سیتل (ہ) صفت ۔ سنسکرت شیتل शीतल (۱) ہندو۔ ٹھنڈا۔ خنک۔ سرد۔ بارد (۲) سست۔ ڈھیلا (۳) خوش۔ سُکھی (۴) اسم مؤنث ۔ ایک قسم کی نباتات یا بید جس کے بوریئے بناتے اور اسے سیتل پاٹی کہتے ہیں (۵) چیچک یا ماتا دیوی ٭

سیتل پاٹی (ہ) اسم مؤنث ۔ سرکی بوریہ۔ آسام کی چٹائی ٭

سیتل چیر (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) ٹھنڈا کپڑا۔ ایک قسم کا کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ اُس سے آگ اثر نہیں کرتی ٭

سیتل چینی (ہ) اسم مؤنث ۔ کباب چینی۔ سرو چینی مزاجاً گرم و خشک۔ مفصل دیکھو سرو چینی میں ٭

سیٹ

سیتل تائی یا سیتل تا (ہ) اسم مؤنث ۔ (ہندو) (۱) سردی۔ خنکی۔ ٹھنڈک۔ سیت۔ برودت (۲) حلم۔ نرمی۔ ملائمت ٭

سیتلا (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) ٹھنڈی۔ چیچک۔ ماتا۔ گوٹی (۲) ایک دیوی کا نام جو سیتلا کی مالک خیال کی گئی ہے۔ پھپولے والی (پرانی فارسی میں الفاظ ذیل اس سے مشابہ ہیں۔ شیر زنگ۔ شیرینہ۔ شیرونہ) ٭

سیتلا پوجا یا پوجن (ہ) اسم مؤنث ۔ (ہندو) سیتلا ماتا کی پوجا ٭

سیتلا کا بچا یا (ہ) صفت (عو) ۔ اوّل معلوم۔ دوم بدہیئت۔ بدصورت۔ بدنما ٭

سیتلا کا کھاجا (ہ) اسم مذکر ۔ شیر خوار بچے جو اکثر مرض چیچک سے فوت ہو جاتے اور اُن کی زندگی پر کم بھروسہ کیا جاتا ہے۔ چیچک کی خوراک ؏
پوشیدہ ہے کہ طفل رہا ہے جو ہے سو سیتلا کا کھاجا ہے (حکمت)
ہوا لڑکا جو کھاجا سیتلا کا عجب احوال ہے ماتا پتا کا (جرأت)
(ہم تعجب کرتے ہیں کہ بزعم خود ہمارے ملکی محاورہ دان ہمعصروں نے اس لفظ کے معنی سیتلا منہ داغ کے اپنے خزانے کی کون سی کوٹھری میں سے نکالے۔ اس معنی میں نہ تو کوئی ہندو ہی بولتا ہے اور نہ مسلمان۔ جہاں اپنی اُپج اور تحقیق سے کچھ لکھا گیا ہے وہاں ایسی ہی دست درازیاں ہوئی ہیں ایسی ہی غلطیاں مخزن المحاورات کے ہندی الاصل مؤلف نے بھی کی ہیں جو پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی میں پاس ہو کر مدارس میں بھیجی گئی ہے) ٭

سیتلا کا مٹھ یا بھون (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) وہ چھوٹے چھوٹے برج نما گھروندے جو اکثر شہروں کے باہر سیتلا کی پوجا کے واسطے بنا دیتے ہیں ٭

سیتلا کھایا (ہ) صفت ۔ چیچک رو یا چیچک منہ داغ۔ بدہیئت۔ آبلہ رو ٭

سیتلا کی پھوٹی آنکھ (ہ) اسم مؤنث ۔ (ہندو) وہ آنکھ جو چیچک سے جاتی رہی ہو۔ چونکہ آنکھ لاعلاج ہوتی ہے اس وجہ سے اُس نقصان پر بھی اطلاق کرنے لگے ہیں جس کا جبر نقصان ناممکن ہو ٭

سیتلا منہ داغ (ہ) صفت ۔ وہ شخص جس کے منہ پر چیچک کے نشان ہیں۔ آبلہ رو۔ کوچا کریلا۔ سیتلا کھایا۔ بدنما چہرے والا ٭

سیتی (ہ) حرف جار ۔ (پرانی ہندی جو اب متروک ہے) سے۔ ازہین ؏
کوئی میں تجھ سے ہرجائی سے کرتا ہوں گا یارانہ کسی سے تجھکو سائی ہے کسی سیتی بڑھائی ہے (وحشت)

سیٹ (انگلش seat) اسم مؤنث ۔ سواری۔ ایک آدمی کے قابل سواری کی جگہ۔ نشست۔ بیٹھک جیسے "ڈاک میں سیٹ لے کر چلے جاؤ" ٭

سیٹن یا سیٹھن (انگلش Sheeting شیٹنگ) اسم مؤنث ۔ ایک قسم کا موٹا نہایت غفص کپڑا جو پلنگ کی چادروں اور مردانے پیجاموں کے کام

پالیسی قطعاً ناکام رہی ہے اور اس لئے ہندوستان اور سرحد پار کے قبائل کے مفاد کو نقصان پہنچا یا ہے۔ یہ پالیسی ملوکیت کے اغراض کی خاطر اختیار کی گئی جس کا مقصد زیادہ تر یہ ہے کہ ہندوستان کے گرانبار فوجی اخراجات کو جائز ثابت کیا جائے، اور نیم جنگی حالات پیدا کر کے ان فوجوں کو جو عام طور پر نکمی پڑی رہتی ہیں، استعماری اغراض کے لئے ٹریننگ دی جائے، کوئی پالیسی جو ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری جیسے خلافِ انسانیت اور وحشیانہ طریقوں کے استعمال اور سرحد پار کے علاقوں پر ہمیشہ فوجی حملوں کو ضروری قرار دے قابلِ مذمت ہے، اس کے علاوہ یہ پالیسی سرحد پر امن قایم کرنے میں نمایاں طریقہ پر ناکام رہی ہے اور اکثر سرحد پار کے حلیف قبائل کو دشمن اور مخالف بناتی رہی ہے۔

ہندوستان کے اندرونی و بیرونی دونوں مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ سرحد پر امن ہو اور ہمارے ہمسایوں کے ساتھ دوستوں کا سا تعلق قائم رہے، اور کانگرس یقین رکھتی ہے کہ یہ دوستانہ تعلقات اور امن بغیر کسی وقت کے قائم کئے جا سکتے ہیں، اگر سرحد پار کے قبائل کے ساتھ دوستوں اور اچھے ہمسایوں کے مانند سلوک کیا جائے اور تہذیب پھیلانے یا اقتصادی اعانت پہنچانے کے حیلے سے فوجی سڑکیں تیار کر کے یا کسی دوسرے پردے میں ان کے معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ کانگرس یقین رکھتی ہے کہ سرحد کے پٹھان قبائل کے خلاف غیر متمدن، خطرناک، ظالم اور حملہ آور ہونے کے الزامات بے بنیاد ہیں، اور اس لئے تراشے گئے ہیں کہ اُن کی بنا پر ناجائز مداخلت اور کثیر فوجی اخراجات کو صحیح ثابت کیا جائے۔

کانگرس اعلان کرتی ہے کہ ہندوستان کے لوگ اپنے ہمسایوں سے دوستی چاہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ امن اور فلاحِ انسانی کو ترقی دینے والے بڑے کاموں میں تعاون کے لئے تیار ہیں۔

سرحد پار کے علاقوں میں پچھلی تعزیری کارروائیوں کی، جو حکومت ہند کی بے نتیجہ اور خطرناک سرحدی پالیسی کی مزید مثال ہے اور جس سے تباہی اور ناخوشگواری کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے کانگرس مذمت کرتی ہے۔

کانگرس کی رائے میں سرحد کے مسئلہ کو حل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سرحدی علاقہ کی اقتصادی، سیاسی اور فوجی حالات کی تحقیقات کی جائے، تاکہ سرحدی قبائل کو ساتھ لے کر سرحدی مسائل کو پر امن طریقہ پر ہمیشہ کے لئے طے کر دیا جائے۔"

آتا ہے۔ یہ لفظ امریکن ہے اور وہیں سے اول اُس کا ایجاد ہوا ۔

سیٹھ (ہ) اسم مذکر۔ (س شریشٹھ) (۱) دھن کا دیوتا، دھنوان دھنی۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ مہاجن۔ ساہ۔ کوٹھی وال ۔ صرّاف جیسے "سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ" (۲) تھوک فروش۔ تاجر۔ سوداگر۔ بیوپاری (۳) ایک عزّت کا خطاب یا کلمہ جو بنئے بقّال کے حق میں بولا جاتا ہے ۔

سیٹھا (ہ) صفت :- (۱) بے مزہ۔ بے نمک مرچ کا۔ پھیکا۔ بے لذّت۔ نفہ۔ جیسے "بخار کے سبب مُنہ سیٹھا ہے" (۲) ضعیف و کمزور ۔

سیٹھاپن (ہ) اسم مذکر:- پھیکاپن۔ بے نمکی ۔

سیٹھی (ہ) صفت مؤنث :- (۱) بے مزہ پھیکی (۲) دیکھو سیٹی ۔

سیٹی (ہ) اسم مؤنث :- مُنہ کی مہین آواز۔ زنبیل۔ زفیر۔ شپیل۔ پٹّھے کی سی آواز۔ صفیر۔ پرندوں کی آواز ۔ وہ آواز جو کبوتر اُڑاتے وقت مُنہ کے اندر دو انگلیاں رکھ کر نکالتے ہیں ۔

سمجھو گلے کی سیٹی صدائے صورِ اسرافیل کو — ہے قیامت مجھکو اُلفت اُس کبوتر باز سے (ناسخ)

سیٹی باز (ہ) اسم مذکر:- زفیریا۔ سیٹی بجانے والا ۔

سیٹی بجانا (ہ) فعل متعدی:- صفیر کرنا۔ زفیہ لگانا ۔

سیٹی دینا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :- صفیر کے ذریعہ سے بُلانا۔ زفیرے کر پکارنا ۔

کوٹھے اوپر مَیں کھڑی اور سبز کبوتر جائے — سیٹی دے کر بُلائے تُوں جوڑا بچھڑ اجائے (دوہا)

سیج (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بستر۔ بچھونا (۲) پلنگ۔ چارپائی۔ کھاٹ۔ خاوند کے ساتھ سونے کی چارپائی جیسے "سیج کی مکھی بھی بُری" یعنی اگر مکھی سوکن ہو تو وہ بھی ناگوار ہوتی ہے ۔

سیج بچھانا (ہ) فعل متعدی:- پلنگ درست کر کے بچھانا۔ بستر درست کرنا ۔

سیج بند (ہ) اسم مذکر:- پلنگ کی چاروں پایوں سے باندھنے کی ڈوری۔ کسنا۔ پلنگ کی ڈوریاں ۔

سیج چڑھنا (ہ) فعل لازم:- میاں بیوی کا ساتھ سونا۔ پلنگ پر قدم رکھنا۔ ہم بستر ہونا۔ ہم خواب ہونا ۔

ایک کنتھ کی نو لکھ ناری سیج چڑھیں وہ تریا ساری
جلے کنتھ دیکھے سنسار اُن تریوں کا یہی سنگار } (پہیلی۔ پرناوہ)

سیج سجانا (ہ) فعل متعدی:- پلنگ کو آراستہ کرنا۔ پلنگ درست کرنا۔ بستر بچھانا ۔

سیج سجنا (ہ) فعل لازم:- پلنگ آراستہ ہونا جیسے "ابراہیم ادھم کی سیج سو من پھولوں سے سجتی تھی" ۔

سیج سنوارنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (سیج سجانا) ۔

سیج گاڑی (ا) اسم مؤنث :- پالکی گاڑی۔ پینس کی وضع کی گاڑی جس میں چار پہئے ہوتے اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ جو لوگ اس کا ماخذ انگریزی خیال کریں تو وہ لفظ چیز Chaise ماخذ کر سکتے ہیں جس کے معنی ہیں وہ دو پہیہ گاڑی جس کی کرسی نما بیٹھک ہو اور دو آدمی بیٹھ سکیں یعنی ٹمٹم۔ مگر ہماری رائے میں چونکہ یہ گاڑی پلنگ کی طرح لمبی اور فنس سے مشابہ ہوتی ہے اس وجہ سے سیج یعنی پلنگ ہی سے تشبیہ دے کر یہ لفظ بنالیا ہے لیکن اصل ایجاد اہل فرنگ ہی سے ہے ۔

سیجڑی (ہ) اسم مؤنث :- سیج کی تصغیر بالتحقیر۔ کھٹیا۔ کھٹولی۔ پلنگڑی ۔

سیجڑیاں (ہ) اسم مؤنث :- سیج کی بالتصغیر جمع جو اکثر گیتوں میں آتی ہے کھٹیاں پلنگڑیاں جیسے ۔

سونی سیجڑیاں اکیلے پڑے ہو — بلم تم ہم سے لڑے ہو

سیجیں (ہ) اسم مؤنث :- سیج کی جمع۔ چارپائیاں۔ کھاٹیں ۔

سیچنا (ہ) فعل متعدی :- پانی دینا۔ آبپاشی کرنا۔ پاٹنا۔ پانی بٹانا کھیتی میں پانی پہنچانا ۔

تمسی برواگ کے سیچت ہی کمہلائیں — رام بھروسے جو رہیں پربت پر ہریائیں (دوہا)

آگ لگے پھولے پھلے سیچت جاوے سوکھ
مَیں تو سے پوچھوں اے سکھی پھول کے بھیتر رکھ } (پہیلی انار تعش وانی)

سیخ (ف) اسم مؤنث :- سلاخ۔ لوہے کی وہ لمبی اور گول سنیک جس پر کباب لگاتے ہیں۔ کباب زن ۔

سیخ پا ہونا (ف) فعل لازم :- گھوڑے کا الف یا چراغ پا ہونا ۔

سیخ پر لگانا (ف) فعل متعدی :- کباب لگانا۔ کباب بھونا (دوسرے معنی جو تکلیف دینے اور جلا کر کباب کرنے کے جو ہمارے یار متبع فیلن صاحب نے دیئے ہیں وہ محض غلط اور افترا میں داخل ہیں کیونکہ اس محاورے کو وہی گڑھ بیٹھے ہیں جن کے ذہن میں کباب کہا جا رہا ہے ۔

سیخچہ (ف) اسم مذکر :- سیخ کی تصغیر ۔

سیخیا کباب (ف) اسم مذکر :- سیخ کے کباب۔ وہ کباب جو سیخ پر بھونے جائیں ۔

سیّد (ع) اسم مذکر :- (۱) امام۔ پیشوا۔ رہنما۔ سردار۔ سردار قوم۔ حضرت فاطمہؓ کی آل اولاد جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ حسنین کی اولاد۔ سبط رسول۔ اہل بیت آل پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲) عوام و ہنود :- (وہ بزرگ دین یا مقبول خدا سیّد جو صاحب کرشمہ اور ولی ہونے کے خیال سے روح پاک متصوّر ہو۔ چنانچہ اکثر کہتے ہیں کہ اُس کے سر پر سیّد آتا ہے یا "اُسے سیّد کی پھٹکار ہو گئی ہے") ۔

سیّد زادہ (ع + ف) اسم مذکر :- اولادِ حسنین۔ سیّد کی اولاد۔ از نسل سادات ۔

وہ واقعہ!

اختر اورینوی، ایم، اے

انسان کی زندگی بعض دفعہ کتنے چھوٹے چھوٹے واقعات سے شدید طور پر متاثر ہو جاتی ہے۔ یہ بظاہر معمولی واقعات کیسے انقلاب انگیز ثابت ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی تو یہ روزمرہ کی ناقابلِ التفات باتیں وہ معجزہ نمائی کرتی ہیں کہ اہم حادثات بھی انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔

میں اور شاہد لڑکپن سے ساتھ رہتے سہتے آئے تھے، وہ میرا چچا زاد بھائی تھا، ہم لوگ ابتدا سے برابر لڑتے جھگڑتے رہتے تھے، میں اُسے اکثر چھیڑا کرتا تھا، اُس پر پھبتیاں کستا رہتا، اُس کی نقلیں اُتارتا، اور سو سو طرح سے اُسے پریشان کرتا تھا، شاہد بھی بڑا زود رنج تھا، محض مذاق کی باتیں اُسے رُلانے کے لئے کافی تھیں، وہ بہت حساس تھا، دن گزرتے گئے اور ہم لوگ اسکول کی منزل طے کر کے کالج میں پہنچے۔ سِن شعور کو پہونچ کر لڑکپن کی باتیں تو خیر ختم ہوئیں۔ لیکن اب بھی میں اور شاہد برسرِ پیکار رہتے تھے۔ یہ تقریری جنگ ہوتی تھی۔ خیالات اور عادات میں ہم دونوں بہت ہی مختلف تھے۔ لہٰذا ہم لوگوں کے درمیان اکثر مباحثہ و مناظرہ ہوا کرتا تھا۔

شاہد کا دل ایک شاعر کے دل کی طرح نازک تھا۔ مگر وہ رسمی شاعر نہ تھا، وہ حد درجہ جذباتی تھا، لیکن جذبات پرست نہ تھا۔ اُسے اپنے جذبات پر اقتدار حاصل تھا اور یہ اقتدار رفتہ رفتہ پیدا ہوا تھا، مجھے حیرت ہوتی تھی کہ لڑکپن میں بات بات پر رونے والا شاہد کس طرح ایک زبردست قوتِ ارادی کا مالک ہو گیا ہے، پھر بھی اُس کے دل کی رِقّت علیٰ حالہٖ قائم تھی۔ وہ جذبات کی آگ میں جلتا رہتا تھا، مگر اظہارِ جذبات میں وہ پہاڑ پر آہستہ آہستہ گرنے والی برف کے گالوں کی طرح تھا، شاہد نے بی اے میں معاشیات اور تاریخ کا مضمون لے رکھا تھا اور اس کا زیادہ وقت مطالعے میں صرف ہوتا تھا۔

یوں تو میں بھی پڑھنے لکھنے میں ہیٹا نہ تھا، مگر میں کتابوں کو لحاف کی طرح اوڑھے نہیں رہتا تھا۔ کھیل کود اور صحبتِ احباب کا مجھے کافی شوق تھا۔ نازک احساسات شاید میرے دل میں کبھی نہیں رہے اور میں دل پر جبر کرنے کا بھی عادی نہ تھا۔ میں نے بی اے میں انگریزی اور فارسی ادب لیا تھا۔ کالج میں ہم دونوں کی جولانگاہ بھی جدا جدا تھی۔ شاہد معاشیات اور تواریخ کی سوسائٹیوں کا ممبر تھا، اور میں بزمِ ادب اور کشتی رانی کے کلب کا۔ البتہ مجلسِ مناظرہ میں ہم دونوں برابر کے شریک تھے۔ وہاں بھی اکثر و بیشتر ہم لوگ ایک دوسرے کی مخالفت ہی میں زبان آوری کے جوہر دکھلاتے تھے، ہوسٹل کی عام صحبتوں میں بھی جب نظریۂ اخلاقیات یا طریقۂ تعلیم و تعلّم کی بحث چھڑتی یا سینما کی جدید فلموں پر رائے زنی ہوتی تو ہم دونوں فریقِ مخالف ہی کی حیثیت سے ان میں حصہ لیتے۔ غرض ہم لوگ ایک دوسرے کے حریف تھے۔

شاہد نے معاشیات میں اعزاز کے ساتھ درجہ اعلیٰ میں اوّل ہو کر بی اے پاس کیا۔ میں نے بھی انگریزی ادب میں اعزاز حاصل کرتے ہوئے معمولی طور سے بی اے کر لیا۔ ایم اے میں شاہد معاشیات میں غرق ہو گیا، اور میں انگریزی ادب کی دلفریب وسعتوں میں محوِ گلگشت

سَیدانی (ع) اسم مؤنث ۔ قوم سادات کی عورت ۔ مثلاً بیبی جو اپنی ہی قوم سے ہو ؎

کل ملی جی میں ذرا جانیو بی سیدانی　　حوض کھدوا کے بھروا دیجو بی سیدانی (رنگین)

سِیدھ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ٹیڑھ کا نقیض ۔ راستی ۔ سیدھا پن ۔ سُدھ پن ۔ استقامت (۲) شست ۔ نشانہ ۔ تاک ۔ ہدف ۔ سامنے جیسے "ناک کی سیدھ میں چلے جاؤ" ۔

سِیدھ باندھنا (ہ) فعل متعدی :- شست لگانا ۔ نشانہ باندھنا ۔

سیدھیں (ہ) تابع فعل :- سامنے ۔ شست میں ۔ ہدف میں ۔ ایک خط میں ۔ مقابل میں ۔

سِیدھا (ہ) صفت :- (ٹیڑھے کا نقیض) (۱) راست ۔ مستقیم ۔ سُدھ ۔ عمود وار ۔ کھڑا جیسے "سیدھا بہشت میں گیا" ۔ "سیدھا گھر خدا کا" (۲) سادہ دل ۔ صاف دل ۔ کھرا ۔ بے کپٹ ۔ بھولا ۔ سچا ۔ سادھو جیسے "وہ تو سیدھا آدمی ہے" (۳) غریب ۔ مسکین ۔ حرام زادے یا شریر کا نقیض ۔ مرکھنا کے خلاف جیسے "سیدھا جانور یا گھوڑا" وغیرہ (۴) یمین ۔ داہاں ۔ راست بخلاف چپ ۔ (۵) ٹھیک ۔ درست ۔ باقاعدہ (۶) آسان ۔ سہل ۔ سہج جیسے "سیدھا کام یا سیدھا سوال" (۷) موافق ۔ حسب مرضی جیسے "اب تو اُس کا نماوند ہوی سے سیدھا ہے" (۸) ساعد ۔ مددگار ۔ سعید جیسے "جب دن سیدھے آئیں گے تو سب کام بن جائیں گے" (۹) نیک ۔ ایمان دار (۱۰) تابع فعل :- سامنے ۔ مقابل ۔ محاذی ۔ سنمکھ ۔

سیدھا آنا (ہ) فعل لازم :- مقابلہ سے پیش آنا ۔ سامنے ہوجانا ۔ سامنا کرنا ۔ مارنے کو تیار ہونا جیسے "وہ تو بات کرنے سے سیدھا آتا ہے" ۔

سیدھا بنانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سُدھ بنانا ۔ راست بنانا ۔ کجی دور کرنا ؎

ناوکِ مژگانِ برگشتہ سے کی تھی ہمسری　　کیوں نہ پھر کر تیر گر سیدھا بنائیں تیر کو (ناسخ)

(۲) ٹھیک بنانا ۔ سرکش کی سرکشی نکالنا ۔ درست کرنا ۔ قرار واقعی سزا دینا ۔ گوشمالی کرنا ۔ کسی خطا یا قصور پر پیٹنا ۔ خبر لینا ۔ آڑے ہاتھوں لینا ۔ سرزنش کرنا ؎

خط نے کیا سیدھا بنایا کاکلِ خم دار کو　　کر دیا بیکار موڈِ ناتواں نے مار کو (ناسخ)

سیدھا بناؤں وہ کہ کرے یاد عمر بھر　　قابو میں میرے گر فلکِ کج ادا چڑھے (عارف)

اُس نے گلشن میں دکھا کر قدِ دلجو اپنا　　خوب ہی سروِ لبِ جو کو بنایا سیدھا (ظفر)

کتنے ٹیڑھوں کو بنایا دم میں سیدھا یار نے　　کون سا سرکش کہ گردن اُس کے آگے خم نہیں (غافل)

اے آہ ذرا بنا دے سیدھا　　ہے چرخ میں سخت کج ادائی (مومن)

اگر وہ چار نالے لب سے پیہم لب تک آویں گے　　تجھے اے چرخ سرکش خوب سا سیدھا بنا دیں گے (نکہت)

(۳) تربیت کرنا ۔ ادب سکھانا ۔ راہ پر لانا ۔ سیدھے راستہ پر ڈالنا جیسے "اُستاد کے چپ کرو ۔ سیدھا بنا دے گا" ۔ "گھوڑے کو ہر ایک چابک سیدھا نہیں بنا سکتا" ۔

سیدھا بنّا (ہ) فعل لازم :- درست ہونا ۔ ٹھیک بننا ۔ کجی نکلنا ۔ ٹیڑھ نکلنا ۔ راستہ پر آنا ؎

قامتِ موزوں سے اُس کے ہمسری کرتا ہے یہ　　سر اٹھے قمری کہ کیونکر خوب سا سیدھا بنے (نصیر)

خم جب سے قدِ راست میں آیا سنبھل گئے　　سیدھے بنے ہم ایسے کہ سب بل نکل گئے (نامعلوم)

سیدھا بنا دینا (ہ) فعل متعدی :- کجی نکال دینا ۔ بل نکال دینا ۔ درست کر دینا ۔ ٹھیک کر دینا ۔ راہ پر لے آنا ۔ شیخی نکال دینا ۔ خفتے درست کر دینا ۔ دماغ جھاڑ دینا ؎

بنا دیتا ہے کوچہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا　　کھچے جب جنتری میں تار کا سب خم نکلتا ہے (شہیدی)

سیدھا سا (ہ) صفت :- بے تکلف مزاج ۔ بے کپٹ ۔ مکر و فریب سے ناآشنا ۔ غریب سا ۔ مسکین صفت ؎

دیکھا بھالا جو ایسا سیدھا سا کوئی کن میں نے　　نہایت ہی اکڑ پھوں شوخ وہ نرگس جواں نکلا (شوق)

گرچہ اک سیدھا سا انساں تیری صورت میں　　یک اُس گھٹن میں پھنسے کے حق میں کوئی آفت ہوں میں (معروف)

سیدھا سادا یا سیدھا سادھا (ہ) صفت (مرکب از سیدھا + سادہ) :- بھولا بھالا ۔ صاف اور بے کپٹ ۔ بے تکلف مزاج ۔ راست طبع ۔ بے فساد ۔ سادہ وضع ؎

کاٹی ہے ہم نے یہ نہیں اوقات زندگی کی　　سیدھے سے سیدھے سادے اور کج سے کج رہے ہیں (انشا)

تم کہاں وضع کہاں اور تکلف کیسا　　سیدھا سادا ہے بنایا تمہیں سید حق نے (مؤلف)

سیدھا سادھا بننا (ہ) فعل لازم :- بھولا بھالا بننا ۔ جان بوجھ کر اپنے کو ناواقف ظاہر کرنا ۔

سیدھا کرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (سیدھا بنانا) ؎

تیرے قامت نے کیا خوب ہی سیدھا اُس کو　　سروِ گلشن کو بہت دعویِ رعنائی تھا (ممنون)

تیری ابرو نے کماں کو نہ سا سیدھا کیا　　پیشِ مژگاں تیر خم مثلِ کماں ہو جائے گا (ناسخ)

اگر مینا کی گردن خم نہ ہوتی　　تو کیا ساقی کو میں سیدھا نہ کرتا (معروف)

سیدھا ہاتھ (ہ) اسم مذکر :- داہنا ہاتھ ۔ دایاں ہاتھ ۔ اُلٹے ہاتھ کا نقیض ۔ دست راست ۔ یمین ۔ سچا ہاتھ ۔

سیدھا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کجی دور ہونا ۔ راست ہونا (۲) ٹھیک ہونا ۔ درست ہونا ۔ سیدھا بننا (۳) راہ پر آنا ۔ سرکشی نکلنا ۔

سِیدھا (ہ) اسم مذکر :- کچی خوراک ۔ ناپختہ طعام ۔ رسد ۔ پیٹیا ۔ سوکھی چیزیں جو بطور ضیافت برہمن یا کسی بدھائی دینے والے کو دیں ۔ آٹا ۔ نمک ۔ گھی ۔ گڑ ۔ پان ۔ پیسہ وغیرہ جو حالت خوشی میں دیا جائے ۔

(یہ لفظ اصل میں اَسیدھا تھا کیونکہ سِدھ सिद्ध سنسکرت میں پختہ کے معنی میں اور اسدھ بمعنی ناپختہ) ۔

سِیدھا منس یا مَن کرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہنود) برہمنوں کے واسطے کچی خوراک نکال کر علیحدہ رکھنا ۔

سیدھا دینا (ہ) فعل متعدی :- کچی خوراک کسی خوشی کے موقع پر برہمن یا کمین

رہنے لگا۔ شاہد کی عزقابی ایک غواص کی عزقابی تھی، جس سے وہ دُنیا کے بازار میں فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہر چند کہ شاہد کو فوری فائدے کی توقع نہ تھی، پھر بھی اُس نے اپنے مطالعے کی دولت کو دنیا کی اجتماعی فلاح کے لئے عملی طور پر استعمال کیا۔ ام ۔اے میں پہنچکر شاہد کے دائرۂ عمل میں بہت وُسعت پیدا ہو گئی۔ وہ اتحادِ طلبار کی مجلس اور انجمنِ نوجوانان کا معتمد تھا۔ نیز صوبہ کی اشتراکی انجمن کا نائب معتمد۔

ایک اتوار کو ہوسٹل کے چند طلبار کی معیت میں، میں اور شاہد کامن روم میں مشغولِ تفریح تھے۔ اخبار دیکھتے دیکھتے میں نے کہا" دیکھو شاہد! تمہارے روس میں بھی سرمایہ داری نے آخر غلبہ حاصل کر ہی لیا" بعض طلبا مسکرانے لگے۔ شاہد نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

" اگر ایسا ہو گیا ہے تو مجھے افسوس ہے، بُری صحبت کا آخر کچھ تو اثر ہو، مجلس اقوام میں روس اور کیا سیکھے گا"۔۔۔۔ سب لوگ اب متوجہ ہو گئے۔ میں نے کہا۔" ناممکن العمل نظریئے ہمیشہ ناکامیاب ہوتے ہیں" شاہد نے زیرِ نظر رسالہ کو بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔" بہت سی باتیں ایک خاص فضا میں ناممکن العمل ہو جاتی ہیں۔ آپ اگر اصولِ صحت و صفائی پر نقطہ بہ نقطہ بھی عمل کیجیے اور آپ کے محلے والے بے اصولے ہوں تو آپ اُن کے اعمال کے نتائج سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ایسی صورت میں ممکن ہے آپ اصولِ صحت و صفائی کو ہی کوسنے لگیں۔ سمجھتے ہو حامد! بیماری کے جراثیم کی طرح ظلم و ستم، گناہ و عصیاں کے بھی جراثیم ہوتے ہیں، طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے ساری بستی کو پاک و صاف کرنے کی ضرورت ہے بلکہ ساری دنیا کو۔ اشتراکیت کی کامیابی تکمیل کو اس وقت پہنچے گی جب سارے ممالک اس اصول کی پیروی کریں گے۔ اب رہی اشتراکیت کے عملی پہلو کے متعلق گفتگو، عشرتِ ادب میں ڈوبے رہنے والوں کے لئے تو رائٹر کا پراپیگنڈا ہی حرفِ آخر ہے۔ کاش تم اس امر پر غور کرتے کہ وہ نظریہ جو کروڑوں انسان کی ناگفتہ بہ حالت کو چند سالوں میں بدل دے، وہ ناممکن العمل نہیں ہو سکتا، حیات آفرین و حیات پرور تبدیلی ایک خالق و قیوم قوت کی دلیل ہے"

شاہد کے لہجے میں ایک مبلغانہ جوش تھا، اسی طرح دیر تک رد و بدل ہوتی رہی، تب میں نے کہا۔۔۔" یہ ساری دنیا کو ایک لاٹھی سے ہانکنا انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ فرق و تفاوت تو قدرت نے بھی روا رکھا ہے"

شاہد بولا۔ تم لوگوں نے فطرت اور انسان کے تعلق کو اب تک نہیں سمجھا۔ اصلاحِ فطرت اور فطری رجحانات میں توازن کا قیام مقصدِ انسانیت ہے۔ اخلاقِ فاضلہ کی تاسیس اور مذہب کی بنیاد بھی اسی اصول پر ہے، جذبات و شہوات کی روک تھام کے آخر کیا معنی ہیں؟ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے بند باندھے جاتے اور نہریں بنائی جاتی ہیں۔ اگر فطرت کے پیدا کردہ فرق و تفاوت سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے تو ہمیں اس میں ترمیم و تنسیخ کا حق ہے۔ یہی آدم کا مقام خلافت ہے، انسانیت فطرت کی غلام نہیں آقا ہے۔ فطرت کے نوامیس، فطرت کے مظاہر و آثار انسانیت کے لئے خام پیداوار ہیں، جن سے اُسے اعلیٰ و ارفع چیزیں تیار کرنا ہیں، جس طرح ایک معمار سنگِ ناکارہ سے محل و قصور کی تعمیر کرتا ہے۔ یہی انسانیت کی الوہیت ہے۔ اور اس ترمیم و تنسیخ، تعمیر و تخلیق کا معیار اجتماعی فلاح و بہبود ہے۔۔۔۔ تمہارے اعتراض کا ایک پہلو اور بھی ہے۔ ممکن ہے وہ پہلو تمہارے پیشِ نظر نہ ہو۔ مگر لوگ اکثر اس سوال کو اٹھاتے ہیں کہ انسانی فطرت ذاتی ملکیت کے تصور سے علیحدہ ہو کر دولت آفرینی کی محرک نہیں ہو سکتی۔ یہ اعتراض بھی غلط ہے۔ اشتراکیت سے قطعِ نظر، موجودہ سماج کے ہمارے اجتماعی اعمال ذاتی سود و نفع کی تحریص سے بلند تر ہوتے ہیں۔ انسانی فطرت اتنی پست نہیں جس قدر اُسے سُود خوار سرمایہ داروں نے سمجھ رکھا ہے اور دوسروں کو غلط طور پر سمجھانا چاہتے ہیں، اور اگر تم خالص" افادیت" کے نقطۂ نظر سے بھی دیکھو تو اجتماعی فلاح و ترقی کے معنی انفرادی فوز و کامرانی کے ہیں۔ حامد! پھر اس امر پر بھی غور کرو کہ لوگ جسے" انسانی فطرت" سمجھتے ہیں وہ بعض حالات میں نفسی لحاظ سے محض" حجابِ فطرت" ہوتا ہے۔ انسانی فطرت ماحول، عادات اور توارث کے پردے میں روپوش بھی رہتی ہے"

شاہد نہایت ہی پُرسکون مگر پُر اثر انداز میں اپنے خیالات کو واضح کر رہا تھا کہ ایک صاحب" پنگ پانگ" کھیلتے ہوئے بول اُٹھے۔

" شاہد صاحب کچھ بھی ہو اشتراکیت مذہب کے خلاف ہے، روسی دہریئے ہیں۔ سرمایہ داروں کے ساتھ ان لوگوں نے خدا کو بھی ملک بدر کر دیا ہے" میں نے بھی ان صاحب کی پُر زور تائید کی، شاہد ایک اندازِ

سید

یا ماہ بہ نشانہ وغیرہ کو دینا ۔

سیدھے (ہ) صفت :- (حروف مغیرہ کے آجانے کی صورت میں) ۔

سیدھے سُبھاؤ (ہ) تابع فعل :- سادگی سے ۔ سیدھے پنے سے ۔ بھولے پن سے ۔ صاف دلی سے ۔ یونہیں ۔ برسبیل تذکرہ ۔ سیدھی سادی عادت کے موافق ۔ بے خبری میں ۔ انجانی میں ۔ حسب عادت ۔ ایمان داری سے ۔ سچ سچ ۔

سیدھے مُنہ بات نہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- غرور یا گھمنڈ کے باعث سیدھی طرح بات نہ کرنا ۔ رُخ دے کر نہ بولنا ۔ التفات نہ کرنا ۔

سیدھی (ہ) (سیدھا کی تانیث مونث) :- راست ۔ ٹھیک وغیرہ ۔ دیکھو (سیدھا)

سیدھی آنکھ (ہ) اسم مونث :- (۱) داہنی آنکھ (۲) نظر لطف ۔ عنایت جیسے

عجب سیدھی آنکھوں کام نکلے تو کیوں نظر ٹیڑھی کریں ۔

وہ گئے دن جو ہیں ملتے تھے سیدھی آنکھ تھی　　اب تو جب آتا ہوں نگاہ بار کج (ناسخ)

سیدھی آنکھوں (ہ) تابع فعل :- خوشی خوشی ۔ سلوک سے ۔ بن بگڑے جیسے اُن سے سیدھی آنکھوں یہ نہیں نکل سکتا ہے ۔

سیدھی آنکھوں بات نہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (سیدھے منہ بات نہ کرنا) بے مروتی کرنا ۔ رُخ نہ دینا ۔

سیدھی آنکھوں دینا (ہ) فعل متعدی :- جن آنکھوں لینا انہیں آنکھوں دینا ۔ دیتے وقت نظر میلی کرنا ادائے قرض کرنے کے وقت دل یا تیوری پر بل نہ لانا ۔

سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا (ہ) کہاوت :- ملائمت اور نرمی سے ہر ایک کام نہیں نکلتا ۔ ریاست بے سیاست نہیں ہو سکتی ۔ سان یا سختی کے بغیر کام نہیں نکلتا ۔

سیدھی چال چلنا (ہ) فعل لازم :- سلامت روی اختیار کرنا ۔ سیدھا راستہ چلنا ۔

غیرت حاک کو سیدھی چال چل اے ماہ مست　　گرتے ہیں نشے میں چلتے ہیں اگر مے خوار کج (ناسخ)

سیدھی راہ (ہ) اسم مونث :- (۱) راہ راست ۔ صراط المستقیم سواء الطریق (۲) نیک راہ ۔

سیدھی سادھی یا سیدھی سادی (ہ) صفت مونث :- (۱) بھولی بھالی ۔ بے کپٹ ۔ صاف دل (۲) صاف ۔ سلیس ۔ فصیح ۔ آسان جیسے سیدھی سادھی عبارت یا بول چال ۔

سیدھی سُنانا (ہ) فعل متعدی :- کھری کھری کہنا ۔ کھلی کھلی کہنا برملا کہنا صاف صاف سُنانا ۔ بے لاگ کہنا ۔ بے لاگ لپیٹ بیان کرنا ۔ بے دھڑک اور بے باکانہ گالیاں دینا ۔ بے نقط سُنانا ۔ بے لگاؤ ہو کر گالیاں دینا ۔ کسی کا لحاظ اور خیال نہ کرکے بُرا بھلا سنانا ۔

سیر

صفدری تذکرہ کہیں اُس کے کہا قائل سرو　　سیدھی اُس شوخ نے کیا کیا نہ سُنائیں مجھکو (صفدری)

کہنے لگا کہ تُو ہے بہت ہو بہ ہو تم　　دو چار سیدھی سیدھی تمہیں بھی سُنا ئیے (میر)

سیدھی سُنائیں پر نہ بھی ناصح کو یارا　　اُس نے جو آلٹی اُلٹی سمجھائی تمام رات (عاشق)

سیدھی طرح (ہ) تابع فعل :- (۱) ڈھنگی سے ۔ رسان سے ۔ نرمی سے ۔ ملائمت سے ۔ چین سے (۲) ڈھنگ سے ۔ ترتیب سے (۳) بغیر فساد و فتنہ (۴) اچھی طرح ۔ خوبی ۔ جیسے میں تو تم سے سیدھی طرح اپنا روپیہ لوں گا (۵) باشرافت سے ۔ تہذیب سے ۔ بھلمنساہی سے جیسے سیدھی طرح بات کرو ۔

سیدھی کہنا (ہ) فعل متعدی :- صاف کہنا ۔ کھلی کہنا ۔ کھری کہنا ۔ بے لاگ کہنا کھری کھری سُنانا ۔

سیدھی نظر (ہ) اسم مونث :- نظر مہر ۔ نگاہ لطف و کرم ۔ عین الطاف ۔ مہربانی ۔ مروت ۔ شفقت ۔

نہ کی جو بات بھی عاشق سے جس نے عمر بھر سیدھی　　عبث ہے اُس سے یہ کہنا کہ رکھ ہم سے نظر سیدھی (معروف)

خلاف وضع ٹیڑھی کی طبیعت سے تماشا چلتا ہے　　مگر سیدھی نظر سے تیری پتلا کام چلتا ہے (ذوق)

نہ کچھ قدر ہم کو نہ زر چاہئے　　فقط ایک سیدھی نظر چاہئے (شاد)

سیدھی نظر رکھنا (ہ) فعل متعدی :- چشم لطف و کرم اور نظر عنایت سے پیش آنا ۔ مہربانی کی نظر رکھنا ۔

نہ کی جو بات بھی عاشق سے جس نے عمر بھر سیدھی
عبث ہے اُس سے یہ کہنا کہ رکھ ہم سے نظر سیدھی

سیدھیاں سُنانا (ہ) فعل متعدی :- کھری کھری کہنا ۔ صاف صاف کہنا کھلی کھلی کہنا ۔ آزادانہ گالیاں دینا ۔ دشنام دہی کرنا ۔ بے لاگ گالیاں دینا ۔

کبھی اُس کی جو میں جتانے لگا　　مجھے سیدھیاں وہ سُنانے لگا (میر)

سَیر (ع) اسم مونث :- (۱) گلگشت ۔ سیل ۔ تفریح ۔ پھرنا ۔ گشت ۔ سیاحت ۔ دورہ جیسے سفلسی میں اور بازار کے سیر (۲) ہوا خوری ۔ چہل قدمی (۳) تماشا ۔ کیفیت ۔

مومن آؤ تمہیں بھی دکھلا دوں　　سیر بُت خانے میں خدائی کی (مومن)

خواہش وصل میں ثاقب کی کون دیکھے سیر　　کچھ دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں اشعار کے ساتھ (ثاقب)

(۴) مزہ ۔ تماشا ۔ لطف ۔

حور کے واسطے زاہد نے عبادت کی ہے　　سیر تو جب ہے کہ جنت میں نہ جانے پائے (داغ)

(۵) میلا ٹھیلا ۔ نمائش ۔ پینٹھ (۶) لطف ۔ مزہ ۔ ابھی وہ آجائیں تو کیا سیر ہو ۔ (۷) ہنسی ۔ مذاق ۔ ٹھٹھا ۔ اُسے چھیڑنے سے عجب سیر ہوئی (۸) مطالعہ

تاسف کے ساتھ مسکرایا اور گویا ہوا۔

"افسوس اور تعجب ہے کہ آپ لوگ مسائل کو اُلجھا کیوں دیتے ہیں اشتراکیت ایک خاص معاشیاتی و اقتصادی مسئلہ ہے۔ آپ اِسے اسی نظریئے سے دیکھئے۔ عمران کے اقتصاد کی ایک خاص نہج سے تنظیم کا نام اشتراکیت ہے۔ اگر یہ تنظیم دوسری تنظیموں سے اعلیٰ و افضل ہو تو اِسے تسلیم کیجئے اور اگر ادنیٰ و اسفل ثابت ہو تو اِسے رد کر دیجئے۔ غالباً مذہب سے آپ کی مراد اسلام ہے۔ اسلام نے تفصیلی طور پر کوئی اقتصادی پروگرام پیش کرنا پسند نہیں فرمایا۔ اسلام نے بعض اصول پیش کئے ہیں، اور وہ میرے علم میں اشتراکیت سے نہیں ٹکراتے۔ مختصراً اشتراکیت کے معنی دنیا کے "دولت آفرین ذرائع" پر اجتماعی قبضہ کے ہیں۔ ایسی چیزیں جو دولت پیدا کرتی ہیں وہ انسانیت کی ملکیت ہیں۔ جب تک دنیا ایک ریاست نہیں بن جاتی یا ایک وفاقِ عالم جنم نہیں لیتا۔ اُس وقت تک عملِ اشتراکیت کو ملک ملک کے اندر محدود کریجیے۔ ہاں تو وہ اشیا جو دولت آفرین نہیں انفرادی ملکیت بن سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ کھیتوں، کارخانوں، اداروں، کانوں، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ پر انفرادی قبضہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ساری چیزیں ریاست کی ملکیت میں داخل ہوتی ہیں۔ گویا ہر فرد انکا مساوی طور پر مالک ہے۔ اشتراکی ریاست میں ہر فرد کو محنت وعمل کی آزادی ہے۔ مگر اُس حد تک کہ اس کی محنت وعمل سے جماعت کا اور اُس فرد کا نقصان نہ ہو۔ انفرادی فائدہ کے لئے کوئی فرد اپنی صحت کو خراب نہیں کرسکتا۔ اپنی کمائی ہوئی دولت سے ایک فرد ذرائع دولت آفرینی پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ ہاں وہ اپنی پسند اور ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے۔ مثلاً گھڑی۔ موٹر، گائے وغیرہ مگر موٹر آپ کرایہ پر نہیں چلا سکتے۔ اور گائے کا دودھ بھی فروخت کرنے کی اجازت نہیں کہ اس سے ریاست کی تجارت یعنی اجتماعی تجارت کو نقصان پہنچتا ہے۔ جہاں تک چھوٹی تجارتوں اور زراعت کا تعلق ہے، روس میں بھی ابھی تک اشتراکیت کامل طور پر جلوہ گر نہیں ہوئی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ روس کو ابھی کافی وقت نہیں ملا ہے اور اس کی راہ میں بین الاقوامی موانع بھی حائل ہیں۔" ٹھیک اسی وقت ایک اور صاحب "پریم نگر میں بناؤنگی گھر میں"...... گاتے ہوئے کامن روم میں داخل ہوئے۔ کچھ دیر ٹھیرے اور فضا کی ثقالت کو محسوس کرکے ایک تازہ گولڈ فلیک سلگاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ شاہد کا لوگ احترام کرتے تھے لہٰذا درمیانِ گفتگو کوئی اُسے ٹوکتا کم تھا، اس نے تھوڑے سے توقف کے بعد سلسلۂ کلام جاری کیا ——

"معلوم نہیں آپ اشتراکیت کو مذہب کے خلاف کیوں سمجھتے ہیں، شاید آپ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ انفرادی ملکیت کو اس نظامِ معیشت نے سرے سے منسوخ کر دیا ہے، سو یہ واقعہ نہیں، انفرادی ملکیت صرف اُن اشیاکے لئے ممنوع ہے جو "دولت آفرین" ہیں۔ آپ انفرادی مِلک کی چیزوں کو شوق سے اسلامی قانونِ وراثت کے لحاظ سے بانٹئے۔ اسلام نے وراثت کے لئے کھیتوں، کارخانوں وغیرہ کی شرط تو کی نہیں، جو بھی ترکہ ہو اُس پر قانونِ وراثت کا عمل ہوگا، اور میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ اگر اشتمالیت کا دور دورہ ہو تو بھی اسلام کے اصل الاصول کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ اسلام کی روح اجتماعیت ہے، قانونِ زکوٰۃ، سود کی ممانعت اور خود قانونِ وراثت اس امر کا ثبوت ہیں، دورِ اشتمالیت میں جب ترکہ ہی نہ ہوگا تو پھر قانونِ وراثت کا نفاذ ہوگا، جیسے آج بھی جس کے پاس پس انداز سرمایہ نہ ہو، اس پر زکوٰۃ کا قانون عاید نہیں ہوتا، یا جس طرح غلامی کے مٹ جانے کے بعد غلاموں کے متعلق احکام ضروری نہیں رہے۔ یہ قوانین ارکانِ دین تو ہیں نہیں۔ سمجھے آپ؟۔ اکثر سرمایہ دار ملکوں میں بھی ریل، ڈاکخانے وغیرہ وغیرہ، ریاست کی مِلک ہیں۔ اس اجتماعی ملکیت پر آپ لوگ کیوں مداخلت فی الدین کا فتویٰ صادر نہیں فرماتے؟"

پنگ پانگ کا کھیل تو ختم کر ہی دیا گیا تھا، معترض صاحب میرے ساتھ ہوکر پوری طور سے بحث میں دلچسپی لے رہے تھے، کہنے لگے: "یہ طول فضول گفتگو تو رہنے دیجئے، آپ کی اشتراکیت ہی نے تو روس کو خدا دشمن بنا ڈالا ہے، اندھیر ہے، صاحب اندھیر ہے۔ مذہب کا نام لینا وہاں جرم ہے، خدا کی پناہ!"

شاہد نے جواب دیا —— "عجیب بات ہے صاحب! آپ یورپ کی بے حیائی اور عیاشی کا ذمہ دار نظامِ سرمایہ داری کو کیوں قرار نہیں دیتے؟ اشتراکیت کیوں روس کی بے دینی کی ذمہ دار ہو! بھائی صاحب! بات یہ ہے کہ روس میں جیسا مذہب رائج تھا اُسے مٹنا ہی چاہیئے تھا۔ ارتقائے حیات کا ایک جلوہ انقلاب بھی ہے، اور جب انقلاب آتا ہے

کتب بینی۔ ملاحظہ جیسے آجکل کس کتاب کی سیر کر رہے ہو؟ ۔

(۹) اِن نظارہ۔ دیدبازی ۔ بہار۔ جوبن ۔

سیر دیکھنا (۱) فعل متعدی :۔ تماشا دیکھنا۔ بہار دیکھنا۔ کیفیت لوٹنا۔ مزہ حاصل کرنا ۔

سیر کرنا (۹) فعل متعدی :۔ (۱) پھرنا ۔ سفر کرنا ۔ ناپنا۔ ڈولنا ۔ باغ کی گلگشت وکوہ گردی کرنا (۲) ہواخوری کرنا۔ چہل قدمی کرنا۔ تفریح کو جانا (۳) تماشا دیکھنا۔ کیفیت دیکھنا ۔

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب ۔ آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی (غالب)

(۴) مطالعہ کرنا۔ پڑھنا (۵) تماشا دیکھنے جانا۔ میلے میں جانا ۔

سیرگاہ (ع + ف) اسم مؤنث :۔ تماشا گاہ۔ سیر دیکھنے کی جگہ۔ مقام فضا۔ نظارہ گاہ۔ دید کی جگہ ۔

سیر و شکار میں مصروف رہنا (۱) فعل لازم :۔ جابجا پھرا اور شکار کھیلنے میں مبتلا رہنا ۔

سیر ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) لطف ہونا۔ بہار ہونا۔ مزا آنا ۔

دلی میں صبح پھولوں کا میلا پھر آئے داغ ۔ بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو (داغ)

(۲) سیر گلفروشاں کے ہونے کو بھی کہتے ہیں جو دہلی کا ایک مشہور برساتی میلہ ہے ۔

سیر (ف) صفت :۔ (۱) پُر۔ رجا ہوا۔ آسودہ۔ چھکا ہوا۔ اگھایا ہوا۔ پیٹ بھرا۔ گرسنہ کا نقیض (۲) مطمئن۔ مستغنی۔ بے پروا (۳) متنفر۔ برداشتہ۔ بیزار۔ جیسے "اُس کی باتوں سے دل سیر ہو گیا" ۔

سیر چشم (ف) صفت :۔ (۱) آسودہ حال۔ مستغنی۔ بے پروا ۔ قانع۔ صابر (۲) سخی۔ داتا۔ دل والا۔ ذی حوصلہ ۔

سیر چشمی (ف) اسم مؤنث :۔ آسودگی۔ استغنا۔ بے پروائی۔ صبر و قناعت ۔

سیر حاصل (ف + ع) صفت :۔ زرخیز۔ باردار۔ شاداب۔ اچھی پیداوار کی ۔

سیر ہونا (۹) فعل لازم :۔ (۱) چھکنا۔ رجنا۔ آسودہ ہونا۔ پیٹ بھرنا۔ نیت بھرنا۔ (۲) بیزار ہونا۔ متنفر ہونا۔ دل بھر جانا (۳) مستغنی اور بے پروا ہونا ۔

سِیَر (ع) اسم مؤنث :۔ (سیرت کی جمع) (۱) خصلتیں۔ عادتیں۔ سبھاؤ (۲) علم تاریخ۔ گذرے ہوئے لوگوں کے حال کا بیان ۔

سیر (ہ) اسم مذکر :۔ سولہ چھٹانک یا اسّی روپیہ بھر کا وزن ۔

سیر بھر (ہ) تابع فعل :۔ ایک سیر۔ سیر کے وزن کی مقدار ۔

سیر کو سوا سیر موجود ہے (۱) کہاوت :۔ ہر فرعونے را موسیٰ۔ ایک زبردست کے لئے دوسرا اُس سے زیادہ زبردست موجود ہے ۔

سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اُبل گیا (۱) کہاوت :۔ کم حوصلہ یا کم ظرف کو کوئی مرتبہ مِلا اور وہ پھٹ پڑا۔ کمینے کو مقدرت ہوتے ہی بہکتے اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے ۔

سیر (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) (۱) وہ زمین جو مالک یا موروثی اسامی کے زیر کاشت ہو۔ کاشتکاری۔ اراضی کاشت جو زمیندار کے نام ہو (۲) شریک۔ شامل۔ ساتھ ۔

سیر جوتا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ زمیندار جو اپنی زمین کی آپ ہی کاشت کرے ۔

سیرا (ہ) اسم مذکر :۔ (پنجاب) حلوا۔ موہن بھوگ (۲) ٹھکے کا پتلا گڑ جو تمباکو میں ڈالا جاتا ہے ۔

سیراب (ف) صفت :۔ مرکب از (سیر + آب) تشنہ کا نقیض۔ پانی سے بھرا ہوا۔ لبریز ۔ تازہ۔ تر و تازہ۔ شاداب۔ سرسبز ۔ پھولا پھلا ۔ زرریز۔ زرخیز۔ سیرحاصل ۔ رجا ہوا۔ چھکا ہوا۔ پیٹ بھرا ۔

سیراب کرنا (۱) فعل متعدی :۔ پیاس بجھانا۔ تر و تازہ کرنا۔ پیٹ بھرنا۔ نیت بھرنا۔ چھکانا ۔

سیرابی (ف) اسم مؤنث :۔ نمی۔ تری ۔ شادابی۔ تر و تازگی ۔ زرریزی۔ زرخیزی ۔

سیرت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) خو۔ خصلت۔ عادت۔ بان۔ سبھاؤ (۲) ذاتی وصف۔ گُن۔ ہنر ذاتی۔ سلیقہ ۔

ہو تے سیرت سے ہیں مردان نکو دلا ور ممتاز ۔ ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہبازسے چیل (ذوق)

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا (مصرعہ)

سیروا (ہ) اسم مذکر :۔ پلنگ یا چارپائی کے سرہانے خواہ پائنتی کی لکڑی (یہ لفظ سر یا پاد بمعنی پد یعنی پاؤں سے مرکب ہے کثرت استعمال سے دال محلہ گر پڑی اور پا حسب قاعدہ واؤ سے بدل کر وا ہو گیا) ۔

سیروں (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سیر کی جمع (۲) کثرت کے واسطے جس طرح معطریوں آتا ہے مثلاً سیروں لہو نکل گیا ۔

جوش جنوں نے فصد سے مطلق کمی نہ کی ۔ سیروں لہو ہمارے بدن سے نکل گیا (آتش)

سیروں لہو بڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ خوشی و انبساط کے باعث جسم میں بہت سا خون پیدا ہو جانا ۔

بڑھ گیا سیروں لہو اُن کو جو آتے دیکھا ۔ خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی (داغ)

سیری (ف) اسم مؤنث :۔ آسودگی۔ سیرّی۔ اطمینان۔ طمانیت۔ تسلی۔ تسکین۔

تو بہت سی مزدوری چیزیں بھی اس سیلاب میں تباہ ہو جاتی ہیں، روس کی خدا سے بیزاری اشتراکیت کا نتیجہ نہیں انقلاب کا حاصل ہے، روس کے مذہبی ٹھیکہ داروں نے خدا کو زار کی ایک تصویر کلاں کی شکل میں پیش کیا تھا۔ لہٰذا انقلاب کی شعلہ سامانیوں نے جب زار اور زاریت کو خاکستر کر ڈالا تو خدا پر بھی آنچ آ گئی۔ پادریوں کا خدا اب وہاں حکومت نہیں کرے گا بلکہ انسانیت کا خدا رب العالمین اپنے جمال و جلال کا تخت وہاں بچھائے گا۔" شاہد کی گفتگو میں ایک اثر تھا۔ مگر میں نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ معترض صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ــــ "چلو محمود کرکٹ کھیلنے! شاہد کو خوش اعتقادی کی جنت میں رہنے دو!" ہم دونوں کمرے سے باہر نکل آئے اور دوسرے طلبا نے بھی ہماری پیروی کی۔ شاہد پھر رسالہ کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا ہو گا۔

شاہد روز بروز اپنے مشاغل میں سرگرم ہوتا جا رہا تھا۔ کالج کے ارباب اختیار نے والد صاحب کو اس کی اطلاع بھیجدی۔ وہ شاہد سے سخت برہم ہوئے اتفاق سے اُن دنوں اُن کا پٹنہ ہی میں تبادلہ ہو گیا تھا، انہوں نے ہم لوگوں کو ہوسٹل سے ہٹوا لیا۔ ہم لوگ اُن کے ساتھ رہنے لگے۔ مگر شاہد کو جائے قیام کی تبدیلی نے ذرہ برابر بھی نہیں بدلا۔ ان دنوں وہ انجمن کارکنان مطبع کی تنظیم میں مشغول تھا اور میں نوکری کی تلاش میں راہ ناپتا پھرتا تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ ایک روز میں ڈی۔پی۔آئی صاحب سے ملنے گیا تھا۔ واپسی میں ایک رکشا کرایہ کر کے میں نے گھر کی راہ لی، میرا رکشا والا بہت ہی آہستہ آہستہ جا رہا تھا۔ مجھے کوفت ہو رہی تھی۔ مئی کی دوپہر میں سوٹ اور ٹائی میں بندھے رہنا خاصی مصیبت ہے، میں رکشا والے کو آہستہ پھر ہانکتا رہا مگر وہ کمبخت تیز چلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا، اُس کے نحیف و عریاں جسم سے پسینہ ٹپاٹپ گر رہا تھا اور وہ بُری طرح ہانپ رہا تھا۔ الکترے کی پختہ سڑک تونے کی طرح جل رہی تھی اور گرم ہوا کے تیز جھونکے رُخ پر طمانچے مار رہے تھے۔ میں رکشا میں بیٹھا ہوا پھنکا جا رہا تھا۔ مگر کرتا تو کیا کرتا۔ میں نے رکشا والے کو دو چار سخت سست جملے سنائے۔ مگر وہ تو کچھوے کی چال چلنے پر مصر تھا، کشاں کشاں میں اپنے مکان پہنچا۔ مکان کے برآمدے پر شاہد کہیں جانے کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ میں رکشا سے اترا۔ پرس جیب سے نکال رکشا والے کو پیسے دینے لگا۔ وہ غریب مجھے اُتار کر رکشا کے سائے میں بیٹھا ہانپ رہا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ ناتواں گردن جھکی جا رہی تھی دھنسی ہوئی کمزور آنکھیں نقاہت سے بھیانک ہو رہی تھیں اور ایک خفیف سا رعشہ سارے جسم پر طاری تھا۔

میں نے دریافت کیا ــ "کیوں جی رکشا والے، بیمار ہو گیا؟ بیمار ہو تو کام کیوں کئے جاتے ہو؟" پیسے میں نے اُس کے سامنے پھینک دئے وہ جواب دینے سے قاصر تھا۔ میں سر برآمدہ کے وسط میں چلا آیا اور شاہد کے پاس بیٹھ گیا ــ شاہد خاموش بیٹھا حالات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے شاہد؟" شاہد خاموش تھا۔ میں اپنی ٹائی ڈھیلی کر رہا تھا۔ ٹائی کھول کر میں نے کوٹ اُتار کرسی کی پُشت پر ٹانگ دیا۔ رکشا والا ابتک اسی حالت میں تھا۔ مجھے اُس کے حال پر ترس آ رہا تھا۔ میں نے پھر پوچھا "کیوں جی رکشا والے تم بیمار ہو؟" رکشا والے نے مضمحل انداز میں سر اُٹھایا اور بولا ــــ

"جی ہاں مجبور" وہ دام لینے کے لئے رکا اور پھر بولا۔ "مجبور مجھے تو ہو گیا تھا، پرسوں سے بوکھار اترا ہے۔ کل پنچھ پایا ــــ" اس کا دم ٹوٹنے لگا "مجبور مالک کا رکسا ہے۔ دس دن سے مالک کو روپیہ نہا ملا ہے۔ دو تین روج سے اُن کا آدمی تکا جا کر رہا تھا......" رکشا والا رُک رُک کر بول رہا تھا "سرکار! مالک دوسرے کو رکسا ٹھیکہ کو کہتے تھے .... مجبور بیماری میں کرج دام بھی ہو گیا ہے۔ تین روز سے گھر میں کھرچی نہیں۔ بال بچے .... سب بھوکے ہیں۔ بنیا اُدھار بھی نہیں دے ہے مجبور" مجھے اس کے حالِ زار پر بہت رحم آ رہا تھا نے پرس سے دو چونیاں نکال کر رکشا والے کو دیں۔ دو بجیدہ سرور ہو دو آنہ تو اُس کو مزدوری مل ہی چکی تھی۔ اُس کے لب سے شکریہ کے الفاظ بھی نہیں نکل سکے۔ صرف نگاہوں میں جذبات تشکر رقص کر رہے تھے۔ دل میں افتخار و مسرت کی کیفیتیں مچل رہی تھیں۔ شاہد ایک اندوہگین سکوت کے ساتھ سارے ماجرے کو دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا "یہ پندار و خودی ہے نیکی نہیں" مجھے ایسا محسوس ہوا کہ شاہد نے میری دکھتی ہوئی رگ پکڑ لی میں شرمسار ہو رہا تھا۔ مجھ سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ شاہد نے سلسلۂ کلام

سیر

استغنا ۔ جی بھرنا ۔ نیت بھرنا ۔ پیٹ بھرنا ۔

سیری کرنا (ا) فعل متعدی :۔ بھرنا ۔ پُر کرنا ۔ چھکانا ۔ رجانا ۔ اطمینان کرنا ۔ جی بھرنا ۔ نیت بھرنا ۔ پیٹ بھرنا ۔ خوش کرنا ۔ راضی کرنا ۔ تسلی کرنا ۔ تسکین کرنا ۔

سیری ہونا (ا) فعل لازم :۔ چھکنا ۔ رجنا ۔ اطمینان ہونا ۔ تسلی ہونا ۔ تسکین ہونا ۔ تشفی ہونا ۔

سیری (ہ) اسم مذکر :۔ (گنوار) شریک ۔ ساجھی ۔ بٹائی دار ۔ حصے دار ۔ شریک کشت ۔

سیرہ (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) تری ۔ نمی ۔ سیل ۔ سیلاب ۔ وہ ندی یا نالہ جس سے اُس کے آس پاس کے کھیت سیراب کئے جائیں ۔

سیڑھی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ا) زینہ ۔ نردبان ۔ سُلّم ۔ پیڑی (۲) وسیلہ ۔ ذریعہ جیسے آدمی سیڑھی سے چڑھتا ہے یعنی وسیلہ سے ترقی پاتا ہے (۳) درجہ ۔ مرحلہ ۔ مرتبہ ۔ ڈگری ۔ گربڈ ۔ جیسے "ایک سیڑھی اور چڑھ جاؤ تو پھر بیڑا پار ہے" ۔

سیڑھی سیڑھی چڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ درجہ وار ترقی کرنا ۔ درجہ بدرجہ مرتبہ پانا ۔

سیڑھیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ (ا) سیڑھی کی جمع (۲) پوڑیاں ۔ پایہائے زینہ ۔ قدمچے ۔

سیزن (انگلش Season) اسم مذکر :۔ رُت ۔ موسم ۔ سما ۔ فصل ۔

سیئس (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (سائیس) ۔

سیس (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) سر ۔ سر ۔ فرق ۔ راس ۔ مونڈ ۔ کپال ۔ کھوپری ۔ مستک ۔ پیشانی ۔

سیس پھول (ہ) اسم مذکر :۔ (ا) سر کا ایک زیور کا نام (۲) خاوند ۔ پتی ۔ سرتاج ۔ برتا ۔

سیس نوانا (ہ) فعل متعدی :۔ سر جھکانا ۔ سر خمیدہ کرنا ۔ سلام کرنا ۔ آداب بجالانا ۔ مطیع ہونا ۔ حکم ماننا ۔

سیسا یا سیسہ (ہ) اسم مذکر :۔ ایک دھات کا نام جو رانگ کی قسم میں سے نیلاہٹ لئے ہوئے ہوتی ہے ۔ سکا ۔ سُرب ۔ رانگ ۔ بندوق کی گولیاں اسی سے بناتے ہیں ۔

سیشہ (ہ) اسم مذکر :۔ (ا) کمان کا چلہ ۔ زہ کمان ۔ وہ رسی جس پر تیر رکھ کر چلاتے ہیں (۲) آتش کے ایک کیل کا نام ۔

سیس ناگ (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) شیش ۔ ناگ یعنی سرپراج (سانپوں کا راجہ جس کے ہزار پھن بتاتے اور کہتے ہیں کہ اس کے اُوپر کے پھن پر زمین ٹھیری ہوئی ہے ۔ یہ وشنو کا بستر خیال کیا جاتا اور اس کا پھن اُن کا چھتر مانا جاتا ہے ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ لچھمن جی اور بلدیو جی نے اسی کا اوتار لیا تھا ۔ پتال کا راجہ ۔

سیف (ع) اسم مؤنث :۔ تیغ ۔ تلوار ۔ شمشیر ۔ لمبی تلوار ۔

ابھی سیف زبان سے سوں میں کار ذوالفقار آتش ۔ کوئی کافر جو منکر ہو مری معجز زبانی کا ۔ (آتش)

سیف ٹوٹ پڑی تھی مگر نیچہ کاٹ کر گیا (ا) کہاوت :۔ یعنی جس پر بھروسہ تھا وہ تو کام نہ آیا مگر ایک ادنیٰ شخص سے کام نکل گیا (اس کی ابتدا یوں ہے کہ ایک مرتبہ نواب سیف اللہ خاں ہاتھی پر سوار تھے بیٹا پاس بیٹھا تھا کسی نا دفقیر نے سوال کیا کہ ارباب سیفو کوئی چیز دلوا نواب صاحب نے منہ پھیر لیا مگر لڑکے نے ایک اشرفی جیب سے نکال کر ہاتھ دی اس پر فقیر خوش ہو کر کہا "سیف ٹوٹ پڑی تھی مگر نیچہ کاٹ کر گیا") ۔

سیکھ

سیف زبان (ع + ف) اسم مذکر :۔ تیز زبان ۔ وہ شخص جس کے کلام میں اثر اور بات میں تاثیر ہو ۔ اعلیٰ درجہ کا شاعر ۔ سخن دان ۔ سخن گو ۔ منہ پھٹ ۔ دریدہ دہن ۔

دُنبالہ سے سُرمہ کے صواں ہوتی ہیں آنکھیں ۔ کہ بیٹھیں تجھے سیف زباں ہوتی ہیں آنکھیں (ذوق)

سیفہ (ف) اسم مذکر :۔ جلد سازوں کا وہ اوزار جس سے کاغذ کاٹتے ہیں ۔ تلوار کا ٹکڑا ۔

سیفی (ع) اسم مؤنث :۔ (ا) وہ اسم جلالی جو کسی دشمن کے دفعیہ کے واسطے ننگی تلوار کی پُشت پر قاعدہ مقررہ کے موافق پڑھ پڑھ کر پھونکتے اور اُس دشمن کا ہلاک ہو جانا تصور کرتے ہیں جب یہ اسم الٹا ہی تباہی اور بربادی کا موجب ہو تو اسے سیفی کا اُلٹ جانا کہتے ہیں نیز ایک دعا کا نام جس میں نہایت جلال برستا ہے ۔ مجازاً اجاڑ ۔ ویرانہ ۔

کوئی پڑھتا ہے سیفی میرا دشمن ۔ کوئی کھینچے پھرے ہے سیف آہن (ظفر)

ہو لیا ہے قتل اُن کا نام سن کر پیار سے ۔ مجھ کو سیفی یار کا اسم جلالی ہو گیا (صبا)

اُس کی جنبش ابرو سے پلے سیف پہ سیفی ۔ مژگاں وہ کریں نشتر فولاد پہ جادو (جرأت)

مجھ پہ افلاک سے سیری ہی بلائیں آئیں ۔ سیفیاں پڑھتے ہوئے پھر کے علائیں آئیں (داغ)

دم فنا دیکھنے والوں کے کیا کرتا ہے ۔ سیفی عامل کا اشارہ ہے ترے ابرو کا (آتش)

(۲-۱) سراپ ۔ دعائے بد ۔ کوسنا ۔ نفرین (۳-۱) صفت :۔ تلوار سے مشابہ ۔ شمشیر نما ۔

سیک یا سینک (ہ) اسم مؤنث :۔ گرمی ۔ تپش ۔ لپٹ ۔ حدّت ۔ نطول ۔ تیڑا ۔ گرم کر کے ٹکور دینا ۔ سینکنا ۔

سیک پہنچنا (ہ) فعل متعدی :۔ گرمائی پہنچنا ۔ آرام آنا ۔

سیکتے پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (بازاری) چارہ جوئی کرتے پھرنا ۔ رفع تکلیف کے واسطے مددگار ڈھونڈنا جیسے "ہمارا کوئی وار چل گیا تو بھر سیکتے ہی پھرو گے" ۔

سیکڑا (ہ) اسم مذکر :۔ (ا) سو ۔ صد (۲) صفت :۔ فی صدی ۔

سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا (ہ) فعل لازم :۔ کمال نادم و شرمندہ ہو جانا ۔ نہایت خجل و منفعل ہو جانا ۔ شرم سے آب آب ہو جانا ۔

چند اُس زلف سے قطرے جو جھڑے پانی کے ۔ پڑ گئے سیکڑوں سنبل پہ گھڑے پانی کے (نصیر)

چھینٹے کل آپ جو غیروں سے لڑے پانی کے ۔ پڑ گئے سیکڑوں بس ہم پہ گھڑے پانی کے (جرأت)

سینکنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ا) آگ پر گرم کرنا ۔ تپانا ۔ گرمائی پہنچانا ۔ نطول کرنا ۔ گرم پانی کے تریڑے دینا ۔ (۲) روٹی پکانا ۔ روٹی پونا جیسے "دو روٹیاں ہماری بھی سینک یا کرو" (۳) کرارا کرنا ۔ خوب گرمائی پہنچانا ۔ انگاروں پر لال کرنا (۴) چارہ جوئی کرنا ۔ حمایتی تلاش کرنا (۵) بھوننا ۔ بریاں کرنا جیسے "کباب سینکنا" ۔

سیکھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) پند ۔ نصیحت ۔ سکشا ۔ اُپدیش ۔ صلاح ۔ مشورہ ۔

سیکھ دینا (ہ) فعل متعدی :۔ نصیحت کرنا ۔ پند دینا ۔ صلاح دینا ۔ مشورہ دینا ۔ تدبیر بتانا ۔

سیکھ تاکو دیجئے جاکو سیکھ سُہائے ۔ سیکھ نہ دیجے باندرا جو گھر بئے کا جائے (دوہا)

(اس کا قصہ مفصل اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے سبب بندر عاجز آکر ادھر اُدھر بھاگتا پھرا آخر کو ایک کھجور پہ

جاری رکھتے ہوئے کہا ـــ چرائی ہوئی نیکی اور دزدیدہ مسرت! کاش لوگ کو مجموعی طور پر دیکھ لیتے! حامد! تمہاری نیکی میں بالیدگی نہیں، زندگی نہیں ـ بے روح نیکیاں ان دنوں عام ہیں۔ ایک فلاکت زدہ رکشا والا سماج کے مظلوموں کا نمائندہ تھا، کیا تم آٹھ آنے بخش کر سارے دکھی لوگوں کو ظلم سے بچا سکے؟ نہیں! بلکہ اُس ایک فرد کی زندگی بھی سنوارنے سے تم قاصر رہے۔ تم نے اپنے غرور و پندار میں اضافہ کر لیا اور اُس غریب مزدور کی عزتِ نفس پر تیر چلایا۔ تمہاری نیکی اُس مارواڑی کی نیکی کی طرح ہے جو ہزاروں انسان کے خون چوس لینے کے بعد کسی اتوار کو خیرات بانٹ کر نیکی خریدتا ہے یا اُس نمازی کی نیکی کی مانند ہے جو عیدین کی نمازیں پڑھ کر سال بھر کی نمازوں سے غافل ہو جاتا ہے۔ حامد! انفرادی نیکیوں کا بھی مقام ہے۔ مگر ترکِ فرائض کے بعد نوافل کا اہتمام مضحکہ خیز بات ہے"

شاہد کا حرف حرف اثر بن کر میرے دل میں اترا جا رہا تھا، شاہد اُٹھا اور چلا گیا۔ رکشا والا ہمارے مکان کے سامنے سڑک پر ایک سایہ دار درخت کے نیچے اپنے اور میرے مستقبل سے بے خبر رکشا کے جوا سے تکیہ لگائے سو رہا تھا۔ گرم لُو کے تیز جھونکے چل رہے تھے۔ فضا میں بگولے رقص کناں تھے ـ

بس اسی معمولی واقعہ نے میری زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس کے بعد میں شاہد کا ہم خیال تھا اور شریکِ کار۔

غزل مسلسل

فصلِ گل و نسیمِ بہاراں نہ پوچھئے ‏ ‏ ابرِ سیاہ و زلفِ پریشاں، نہ پوچھئے

جوشِ شباب و بادۂ و محبوبِ حور وش ‏ ‏ سب ہیں شکستِ توبہ کے ساماں، نہ پوچھئے

اک اک نگاہِ مست ہے محشر طراز۔ اُف! ‏ ‏ روداد زہد و دانشِ حیراں، نہ پوچھئے

پیچھے ہی رہ گئی ہیں جنوں کی حدیں تمام ‏ ‏ طغیانِ ذوق و شوقِ فراواں، نہ پوچھئے

یہ سر ہو اور اُس بُتِ کافر کا آستاں ‏ ‏ شوقِ نیاز مند کے ارماں، نہ پوچھئے

میں ذرہ اور ذرہ نوازئ آفتاب ‏ ‏ تابندگئ قسمتِ ناداں، نہ پوچھئے

اُس مہ جبیں کے عشق میں ہوش و خرد سے آج ‏ ‏ کیونکر جنوں ہے دست و گریباں، نہ پوچھئے

اب حالتِ خرابِ محبت نہ دیکھئے ‏ ‏ ذکرِ وفائے قلبِ پریشاں، نہ پوچھئے

سُن لیجئے فسانۂ بیچارگئ عشق! ‏ ‏ لیکن مآلِ حُسنِ پشیماں، نہ پوچھئے

اک کافر حسیں کا پجاری ہے آج کل
اب مسلکِ خلیقِ مسلماں نہ پوچھئے

خلیق قریشی۔ لائلپور

سیک

چڑھ گیا جہاں ریاست سنگھ گونسلے میں بیٹھا ہوا ہمسایہ کی بہار لوٹ رہا تھا اُس نے اُس سے بطور نصیحت کہا کہ یار مجھے خدا نے انسان کی سی صورت ہاتھ پاؤں سب کچھ دیئے مگر تو نے اتنا سلیقہ بھی نہ کیا کہ آج کو بھیگنے سے بچ جاتا بندر ایک تو جلا ہوا تھا ہی اس پر اور بھی جل اُٹھا ... کہا کہ ... سیکھ جا بس (رہا کیا)

سیکھ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) (۱) صلاح و مشورہ لینا۔ رائے لینا (۲) نصیحت پکڑنا۔ عبرت پکڑنا۔ نصیحت حاصل کرنا۔

سیکھ ماننا (ہ) فعل متعدی۔ نصیحت پر چلنا۔ کہا ماننا۔ صلاح یا مشورے پر عامل ہونا۔ "جو زمانے بڑے کی سیکھ وہ مانگے در در بھیک"۔

سیکھتڑ (ہ) صفت :۔ نو آموز۔ مبتدی۔

سیکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) آموختن کا ترجمہ۔ تعلیم پانا۔ حاصل کرنا۔ پڑھنا (۲) دوسرے کی عادت یا روش اختیار کرنا جیسے "سیکھ سیکھ پڑوسن تیرے لچھن" ؎

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے ۔۔۔ آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے (درد)

سیل (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) بھالا۔ برچھا۔ نیزہ۔ زوبین۔ بلم۔ علم (فارسی والوں نے اسی کو سل لکھا ہے) (۲) سیس بچوں کی برچھیں۔ سبزہ (۳) انگلش Shell چونکہ اُردو والوں نے تیسرے معنی میں اس لفظ سے یہ لفظ بنالیا اس وجہ سے ہم نے بلحاظ اُردو یہ لفظ اسی میں داخل کردیا۔ ایک قسم کا آہنی گولہ جس کے اندر بارود یا چھوٹے چھوٹے ہتھیار مع بارود بھر کر توپ کے ذریعہ سے چلاتے ہیں جس وقت یہ گولہ سخت ہوجاتا ہے تو دفعتہً اندر کی بارود میں آگ لگ کر پھٹ جاتا ہے۔ بم کے گولے کو بھی سیل کا گولہ کہتے ہیں)۔

سیل کا کونڈا (ہ) اسم مذکر (عو) :۔ (مرچھول کا کونڈا (ہندوستان کی عورتوں کا دستور ہے کہ جب لڑکا سن بلوغ کو پہنچتا اور اس کی سیں بھیگنے لگتی ہیں تو وہ اُس خوشی میں سویاں پکا کر انہیں کونڈوں میں بھر اللہ میاں کی نیاز دلواتی اور سب کو کھلاتی ہیں ؎

سیل کے کونڈے ابھی کے آج ہیں کیا اے دوا ۔۔۔ وہ چھوٹا سا جو لڑکا تیری گود ہی کا پلا (انشا)

سیل کا گولہ (۱) اسم مذکر :۔ بم کا گولہ۔ مجوف بارود بھرا گولہ۔ مفصل دیکھو (سیل نمبر ۳)

سَیل (ع) اسم مذکر و مؤنث :۔ پانی کی رو۔ سیلاب۔ بہاؤ۔ باڑھ۔ لہر۔ طغیانی۔ طوفان ؎

پھرتا ہے سیل حوادث سے کبھی مردوں کا منہ ۔۔۔ شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں (ذوق)

نہیں یہ خواری کا سبب ہو ہو گر محبوب خدا ۔۔۔ سَیل سے ہو کیوں نہ ہو م خانہ خمار کا (ناسخ)

رہی ہے منزل مقصود تھوڑی دور ۔۔۔ خبر نہ تھی مجھے سَیل فنا کے آنے کی (داغ)

کتنے ڈوکتا ہیں انہیں حاتم ہم کیا لکھوں ۔۔۔ اک سَیل کی عرق انفعال کی (سالک شاہ نایت)

سِیل (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) نمی۔ تری۔ رطوبت۔ سیٹھ۔ نم (۲) شرم۔ حیا جیسے "اُس کی آنکھوں میں ذرا سیل نہیں" (۳) ٹھنڈ۔ سردی۔ خنکی چنانچہ سیلا بمعنی ٹھنڈا اور سیلک بمعنی ٹھنڈا آب ... سے نکلا ہے (۴) عادت۔ بان۔ خو۔ خصلت۔ سیرت۔ خلق۔

سیل

اہلیت۔ سُبھاؤ۔ آدمیت۔ مزاج۔ طینت۔ سرشت۔ صلاح۔ نیکی یا بھلی پکیائی بھلائی حلم۔ مروت۔ نرم دلی۔ استقلال (اس لفظ کے بارے میں جب نمی کے معنی لیتے ہیں تو وہاں شیل ... سے ماخوذ کرتے ہیں اور جب خلق عادت وغیرہ سے مراد رکھتے ہیں تو اُس جگہ شیل ... سے ماخوذ کرتے ہیں مگر درحقیقت دونوں قریب قریب ایک ہی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ خنک فارسی میں بھی اچھے عمدہ کے معنی میں آیا ہے اور ٹھنڈا ہندی میں بھی خوش اور سُکھ کے معنی میں آیا ہے جیسے اُس کی ماں کا دل ٹھنڈا ہے ...)

سیل جانا (ہ) فعل لازم :۔ نم ہوجانا۔ تر ہوجانا۔

سیل گرم (۱) صفت :۔ کچھ ٹھنڈا کچھ گرم۔ نیم گرم۔ شیر گرم۔ گنگنا۔ کنکنا۔

سیل تائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) دیکھو (سیتل تائی)۔

سیل ونت (ہ) صفت :۔ (ہندو)۔ صالح۔ پاکدامن۔ پارسا۔ باعصمت۔ سلیم الطبع۔ اہل دل۔ راضی۔ خوش۔ قانع۔ صابر۔ وفادار۔

اونچے نیچے مندر چڑھ کا ستھ جنس گھر گھوڑی ۔۔۔ سیلونت ایک ندی چڑھ پی پھر چلی سارس کی جوڑی (ابن کبیر)

ہلدی بڑی ناتجے کھیت رس تجے نہ آم ۔۔۔ سیلونت گن نا تجے اوگن تجے نہ غلام (دوہا)

سیلا (ہ) صفت :۔ (۱) نم۔ بھیگا۔ تر۔ گیلا (۲) ٹھنڈا۔ خنک۔ بارد۔ سرد۔

سیلا کر کے کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) (۱) ٹھنڈا کر کے کھانا (۲) نرمی اور آہستگی سے کام نکالنا۔ جلدی نہ کرنا۔

سیلا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ریشمی چادر جس کا دکن میں زیادہ رواج ہے اور بطریق سوغات اکثر لاتے ہیں (۲) سر سے باندھنے کا ریشمی عمامہ۔ رندیل۔ پگڑی (۳) ایک قسم کا اُبلا ہوا چاول (اہل کلکتہ شالی قرار دیتے ہیں)۔

سیلاب (ع + ف) اسم مذکر (۱) پانی کا ریلا۔ سیل۔ رو۔ طوفان آب۔ پانی کا چڑھاؤ۔ طغیانی (۲) سیل۔ ندی نالہ ؎

میرے اشکوں کا فلک پر موج زن سیلاب تھا ۔۔۔ ہالہ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

سیلابچی (۱) اسم مذکر :۔ (لکھنؤ) دیکھو (چلمچی) لگن۔ طشت۔ منہ ہاتھ دھونے کا برتن ؎

ماہ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلابچی ۔۔۔ آفتاب اُس کے تاباں آفتابہ ہو گیا (ناسخ)

(یہ لفظ ترکی میں چلمچی ہے فارسی سے تھا جسے عوام نے چلمچی کرلیا اور اہل لکھنؤ نے اس کو سیلابچی ٹھہرا لیا)۔

سیلابی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) نمی۔ تری۔ رطوبت۔ سیل (۲) وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے سیراب ہوتی ہے۔ کچھار۔ ترائی (۳) طغیانی۔ چڑھاؤ۔ رو۔ طوفان۔

سیلانی (۱) صفت :۔ سیر کا شوقین۔ سیر کرتا پھرنے والا۔ جہاں گرد۔ سیاح۔ رمتا۔ باؤ ونڈی۔ پھرنے والا۔

سیلانی جیوڑا (۱) صفت :۔ موجی۔ لہری۔ من موجی۔ وہ شخص جو ایک جگہ ٹک کے نہ بیٹھے اور سیر تماشے میں مصروف رہے۔

سیلانی فقیر (۱) اسم مذکر :۔ رمتا جوگی۔ درویش جہاں گرد۔ مرد سیاح ؎

کل سیل سا جوشاں جو ادھر آیا میر ۔۔۔ سب بولے کہ یہ فقیر سیلانی ہے (میر)

سیل کھڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو (سنگ جراحت)۔

سیلنا (ہ) فعل لازم :۔ نم ہونا۔ گیلا ہونا۔

نیکدل سرمایہ دار[1]

(یہ نظم ایک خاص واقعہ سے متاثر ہو کر کہی گئی ہے، جو جناب حفیظ ہوشیارپوری نے مجھے سنایا۔) احسان دانش

اک دن کہ دوپہر کی جوانی تھی کامیاب آتش فشانیوں میں تھا مصروف آفتاب
تھی بام و در پہ رُوحِ جہنم فسانہ خواں جھنجھلائی سی زمین، بھڑکتا سا آسماں
ایسے میں اک مریضِ ادب خستہ و زبوں
لیکر عقیدتوں کا اُبھارا ہوا جنوں
ہر سانس میں خلوص کی خوشبو لئے ہوئے دل میں خیالِ خدمتِ اُردو لئے ہوئے
سودا رسوخ کا نہ جنونِ مصاحبت سرسام منتوں کا نہ خبطِ ملازمت
خواہش نہ قرض کی، نہ سفارش کی آرزو شہرت کی اور نہ دادِ نگارش کی آرزو
ملنے کو اک محافظِ اُردو کے گھر گیا
رد کا ہزار ذوقِ خودی نے، مگر گیا
نیکی کا جس کی سارے زمانے میں شور ہے ہاتھوں میں ہی نہیں ہے، قلم میں بھی زور ہے
ہے جس کے رنگِ رُخ کا زر و سیم پر مدار قرنوں سے کامگار ہے پشتوں سے مالدار
لیکن بغیر پوچھے اس آنے کا کیا سبب؟
اس دھوپ میں عذاب اُٹھانے کا کیا سبب؟
باصد غرورِ جاہ و باندازِ پیچ و تاب دولت کی بیخودی نے یہ بڑھکر دیا جواب
آرام کا یہ وقت ہے اسوقت جائیے
گر ہو سکے تو شام کو تشریف لائیے
ارماں بھری نگاہ کو چکر سا آگیا دنیائے آرزو پہ اندھیرا سا چھا گیا
رنگیں بیانیوں کے قدم رُک کے رہ گئے خودداریوں کے سبز علم جھک کے رہ گئے
ثابت ہوا کہ فطرتِ زر میں غرور ہے
شہرت کا طمطراق حقیقت سے دور ہے

احسان دانش

[1] یہ حضرت احسان کی سیدھی سادی سی نظم جو معنوی و لفظی حیثیت سے اُن کی دوسرے نظموں کے مقابلہ کی نہیں ہے، اس لئے درج کی جاتی ہے کہ اس سے زردار مدعیانِ ادب کے اخلاق پر روشنی پڑتی ہے۔ سچ ہے ادیب ہونے کے باوصف زردار، زردار ہی رہتا ہے۔ (مدیر)

سیل

سیلی (ہ) اسم مؤنث (۱) بالوں کی ڈوری یا سیاہ ریشم خواہ تاگوں کی لڑی جو اکثر جوگی یا صوفی گلے میں پہنتے ہیں ہ

دریکا ران با بجھالے مہیں گرکیسو جوگیا جس ہاتھوں بیچ مرگی بیچ سیلی کا ندھے پیچکیں گیں (دوہا)

سانولے رنگ مینوں بیچ سیت واندوہ ہیں ہم فقیروں کے لئے سیلی سنبھالا آ پہ کا (بحر)

(۲) جالی جالی (۳) عورتوں سے جنہیں زناف تا سینہ پیٹا ورسینے کے بالوں کی سیدھی لکیر ہ

دلھیں دیت چھیلی تھی ہے ترقافیہ میں شعر باعث فحش نقل نہیں کیا گیا (رنگین)

پھندے سیلی ہے شکم پیارے ناف ہے یا شیشہ کا فر پیراہن میں ہے (آتش)

[illegible] بیچ کی ہے کھوتی نسترن کا پھول تا ناف سیلی ہے نسترن کی شاخ (ذوق)

سیم (ہ) اسم مؤنث :- پھیپی پھلی ایک قسم کی ترکاری جس کی پھلیاں اور اُس کے بیج پکایا کرتے ہیں ہ

سیم کے بیج (ہ) اسم مذکر :- تخم سیم ، آنکھیں لڑکانے ، درلنت میں بادام کے منہ کے ہو جاتے ہیں

سیم (ف) اسم مؤنث :- (۱) چاندی - روپا - نقرہ (۲) دولت - روپیہ پیسہ ہ

شہر [illegible] میں مری ہی میں بیچ سجنوں جلائے آپ تو سیم و زر سے اُس گریہ پاس (ناسخ)

سیم تن یا سیم بر یا سیم بدن (ف) صفت :- چاندی کے سے جسم والا - گورا چٹّا ۔

معشوق - حسین - خوبصورت - من موہن ۔

سیماب (ف) اسم مذکر مرکب از (سیم + آب) پارہ - زیبق - بھوربیج - روح [illegible] بلکہ روح جملہ ہے ہ

[illegible] سیماب کی بھیجوں نامہ کی جا [illegible] اُس کے نامہ بر لایق نہیں تحریر کے (ظفر)

سیماب آگ کے ہونا (۱) فعل لازم :- مثل سیماب بے قرار اور بے تاب ہونا چونکہ سیماب آگ پر

[illegible] اور جلد تڑپ کر اُڑ جاتا ہے اس وجہ سے تشبیہاً محاورہ ہو گیا ہ

[illegible] رہیں بے تاب تھا بستر گل کے نہ تھا میں آگ پر سیماب تھا (ناسخ)

سیماب وار (ف) صفت :- سیماب کے مانند - مثل سیماب بے تاب و بے قرار ۔

سیمابی یا سیمابیا (۱) اسم مذکر :- کبوتر کے ایک رنگ کا نام ہ

[illegible] سیمابی [illegible] کسی رنگ کا ہو نامے کے بندھتے ہی سیمابی کبوتر ہو جائے (ناسخ)

سیمرغ (ف) اسم مذکر :- عنقا - ایک پرند کا نام جس میں بقول بعض تیس پرندوں کا رنگ بقول بعض

پرندوں کے برابر قد ہوتا ہے - زال پدر رستم کو اسی نے پرورش کیا تھا اور بعض لوگوں نے ایک حکیم

کا نام بھی لکھا ہے جس کی خدمت میں زال نے تعلیم پائی تھی ہ

[illegible] تیرے ناوک مژگاں سے یہ طائر سیمرغ تک قاف سے باہر نہیں آتا (اسیر)

سیمل (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (سنبھل) ۔

سیمی یا سیمین (ف) صفت :- چاندی کا - نقرئی ۔

سین (انگلش scene) اسم مذکر :- نظارہ - پردہ - وہ پردہ جو تماشا گاہوں میں

[illegible] تماشے کے [illegible] اُٹھایا جاتا ہے تغیر کا پردہ جس پر جنگل پہاڑ وغیرہ کا نقشہ بنا ہوا ہوتا ہے

سین

سین (ہ) اسم مذکر :- (ہندی) (۱) اشارۂ چشم - آنکھ کا اشارہ - عشوہ - غمزہ - چشمک - رمز (۲)

علامت - نشان - چینہ (یہ لفظ مع فارسی لفظ چشم کے ہم معنی [illegible] جس سے باہم ایک ہونا ثابت ہے) ۔

سین چلانا یا دینا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندی) آنکھ مارنا - بھوں چلانا - اشارہ کرنا - غمزہ کرنا ۔

سین (ع) اسم مذکر :- دیکھو حرف (س) ۔

سینا (ہ) فعل متعدی :- درخت کرنا - ٹانکا بھرنا - رفو کرنا ۔

سینا (ہ) اسم مذکر :- سو درخت یعنی ٹانکا - سینے کا کام - سینے کا کپڑا - سلائی کی چیز جیسے میرے

آگے ابھی بہت سینا پڑا ہے " اُن کا سینا ہماری پسند نہیں " ۔

سینا پرونا (ہ) اسم مذکر :- سو سینے سلانے کی چیز - سلائی کا کام " تم کچھ کر لو تمہارا سینا پرونا میں سنبھالوں " ۔

سینا (س) اسم مذکر :- (ہندی) سینا - فوج - لشکر - سپاہ ۔

سینا پتی (س) اسم مذکر :- (ہندی) سپہ سالار - فوج کا کمانیر ۔

سینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) انڈوں پر بیٹھنا - انڈوں کو بیٹھ کر گرمائی پہنچانا (۲) ہندوؤں پوجنا -

پرستش کرنا - پوجا کرنا - عبادت کرنا ہ

سیئے رام کو چھاڑ کے سیویں بھتی اُوت آپ بچارے مر گئے جن سے مانگیں پوت (کبیر داس)

(۳) پالنا - پرورش کرنا - جیسے " اُنہوں نے تو بیماری کو سے رکھا ہے علاج ہو تو آرام بھی نظر آئے " ۔

سینا بینی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندی) اشارہ و کنایہ - باہم آنکھیں لڑانا - رمز و کنایہ ۔

سینت (ہ) تابع فعل :- (ہندی) صفت - بلاقیمت - پھوکٹ - بن مول - یونہیں - ناحق

بے فائدہ جیسے کھانا نہ کپڑا سینت کا بھڑوا ، یعنی ٹوٹی دیتا ہے نہ کپڑا مفت کا خاوند بن گیا ہے ۔

سینتالیس (ہ) صفت :- سات اور چالیس - چہل و ہفت - ۴۷ ۔

سینتنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سنگوانا - حفاظت سے رکھنا جیسے سینت کے رکھنا (۲) جوڑنا -

جمع کرنا - علیحدہ کر کے رکھنا (۳) کسی کے پاس رکھنا - جمع کرانا (۴) بازاری :- مار ڈالنا - قتل

کر ڈالنا - مار رکھنا - ٹھور رکھنا - کھیت رکھنا ۔

سینتیس (ہ) صفت :- سات اور تیس - سی و ہفت - ۳۷ ۔

سینچنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (سیچنا) بلانا - کھیت میں پانی دینا ۔

سیندور (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (سندور بمعنی اینگر) ۔

سیندور کھانا (۱) فعل متعدی :- اول معلوم دوم آواز بند ہونے کی دوا کھانا - سُرمہ کھانا ہ

لطف جاتا ہے سرود نالۂ پر شور کا خون دل پیتا ہے یہ کھانا مجھے سیندور کا (ذوق)

سیندور کھلانا (۱) فعل متعدی :- دیکھو (سُرمہ کھلانا) آواز بند ہو جانے کی دوا کھلانا -

کیوں نہیں بولتے سو کے طیور کیا شفق نے کھلا دیا سیندور (ذوق)

سیندوری آم (ہ) اسم مذکر :- سُرخی لئے ہوئے آم ۔

سیندھ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) نقب - کونجل - کھول شگاف - دیواروں میں چوری کے

ماں کا خط

جی۔ آر۔ قیس شیخوپوری

ہر چند اس خط میں خط کی شان مفقود ہے، اور یہ خط کے پردے میں ایک مضمون ہے۔ لیکن چونکہ اس سے ہندوستان کے افلاس پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ — مدیر

میری زندگی کی روشنی ——— !

بیٹا اشوک! اب میں بڑھی ہو گئی، قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھی ہوں۔ زندگی کی کتنی راتیں میرے لئے باقی ہوں گی۔ میں کتنے دن اور جیوں گی نہیں کہہ سکتی۔ اس دنیا میں میرا بسیرا اور چند روز سے زیادہ نہیں۔ نہ معلوم کب ——— ؟ میری کشتیٔ حیات منجدھار میں آکر ڈوب جائے۔ مرنے سے پہلے چاہتی ہوں کہ تمہیں سکھ اور شانتی کی زندگی گزارتے دیکھوں۔ تم نہیں سمجھ سکتے کہ ماں کے پریم بھرے دل میں کتنے جذبات۔ کتنی آندھی اور کتنا طوفان اُٹھتا رہتا ہے۔ بیٹا ——— ! ماں کا دل پریم کا اتھاہ ساگر ہوا کرتا ہے۔

جب سارا سنسار سو جاتا ہے، حتیٰ کہ رات کی خوفناک تاریکی میں سمندر کی لہریں بھی خاموش ہو جاتی ہیں تو میرے دل کی گہرائیوں میں صرف تمہارا ہی خیال ہوتا ہے۔ گو تم میری نظر سے دور ہو۔ لیکن میں اپنے دل کے قریب پاتی ہوں۔ پردیس میں نہ جانے کہاں کہاں کی خاک چھانتے پھرتے ہو گے۔ تمام دن چکر کے بعد رات کو کہاں اور کدھر سوتے ہو۔ بی اے اور ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ لیکن نوکری کے لئے جان دینی پڑتی ہے۔ تمہیں اب تک کوئی نوکری ملی یا نہیں۔ بہت دنوں سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا جس سے دل میں دھڑکن اور بے چینی رہتی ہے۔ آج دونوں آنکھیں پھڑک رہی ہیں۔ جس سے طرح طرح کی بدشگونی ہو رہی ہے۔ بھگوان بھلا کرے۔ رات کو پنجرے میں مینا دور سے پھڑ پھڑانے لگی، اور پھر درد ناک آوازیں ایسی بولی، جیسے وہ زخمی ہو گئی۔ یا ڈر گئی ہے؛ مارے ڈر کے درختوں سے اور پرندے بھی خوفزدہ ہو کر اُڑ گئے۔ میں رات بھر جاگتی رہی، پلک بھی نہیں مار سکی۔

ہر اتوار سے ڈاکیہ اُسی طرح ڈاک کا تھیلا لئے گاؤں میں پہونچتا ہے۔ ڈاکیہ کو دیکھکر شاما دوڑی جاتی ہے اور اپنی توتلی زبان سے بولتی ہے "کہ میلے بیا کا خط دو" ڈاکیہ کو میری بے چینی، اضطراب اور پریشانی کا حال کیا معلوم ——— ؟ آج بھی تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ شاما اور بھی اُداس ہو گئی۔ اُس کو تمہارے خط سے شانتی ملتی ہے، اور میرے دل کو بھی۔ تم بڑے کابل ہو۔ نہ ماں کا خیال ہے نہ شاما کا۔ شاما کہتی ہے کہ "اب بیا سے تبھی نہ بولوں گی" "وہ ہم کو یاد نہیں کرتے" تمہاری شاما تم سے رُوٹھ گئی۔

آج دس روز سے بیمار پڑی ہوں۔ بخار ہے، اور حرارت سے بدن پھنک رہا ہے۔ کچھ بیماری۔ کچھ تنگدستی اور کچھ مجبوری نے حالت خراب کر دی ہے۔ چلنے پھرنے سے مجبور ہو گئی ہوں۔ ایک قدم چلنے کی سکت نہیں، دوسرے، درد و غم، رنج و الم، مفلسی و مایوسی نے اور بُرا حال کر دیا ہے، بھوک سے مر رہی ہوں۔ گھر میں نہ اناج ہے، نہ پیسہ، مشکل سے ایک وقت روٹی میسر ہو جاتی ہے، اور دوسرے وقت پیٹ پر پتھر باندھ کر سو رہتی ہوں۔ بھوک سے تڑپتی ہوئی شاما اور بلکتے ہوئے بچوں کو دیکھا نہیں جاتا۔ مصائب اور تکلیفات

سین

واسطے چیمبا کا ریشہ۔ سنسکرت سندھی ؟ بمعنی سوئی سے بنا ہے (۲) ایک قسم کی کجری یا چونٹ جسے سوندھی بھی کہتے ہیں۔

سیندھ لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھر یا دیوار میں کو نقب دینا۔ نقب زنی کرتا۔

سیندھا (ہ) اسم مذکر:۔ کانی نمک خواہ سفید ہو خواہ گلابی خواہ سیاہ۔ نمک سنگ۔ پہاڑی نون۔

سیندھی یا سیندی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) جنگلی کھجور کے عرق کا نام جس سے سرور ہوتا اور اکثر تاڑی کی بجائے پیتے ہیں (۲) دیکھو (سوندھی)۔

سینک (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (سیک بمعنی گرمائی)۔

سینک (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) جھاڑو کی تیلی۔ تیلی۔ خلال۔ دانت کریدنی (۲) ہتور کلنگ۔

سینک سڑپے (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو طنزاً) فضول خرچی۔ اسراف۔ صرف بیجا۔ (یکوئی محاورہ نہیں ہے صرف بطریق نقل کبھی بول دیتے ہیں جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کوئی سوم بنیا اپنے گھر والوں کو ایک سینک بھر کے گھی دیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو بیٹے نے اُسے بھی فضول خرچی سمجھ کر تھوڑا سا گھی ایک شیشے میں بند کر کے رکھ دیا اور کہا کہ سینک سڑپے تو لالچ کے ساتھ گئے اب تو دیکھو اور کھاؤ یعنی اب اور بھی زیادہ کفایت کے عادی ہو جاؤ دیکھ لینے سے بھی تسلی ہو سکتی ہے کیا ضرور ہے کہ گھی کھایا ہی جایا کرے)۔

سینک کھڑی ہے (ہ) محاورہ:۔ گاڑھی بھنگ کی تعریف میں بولتے ہیں ؎

ساقی کی طاہر کوئی کیا شاخ نکالے گاڑھی یہ چھنی بھنگ کہ سینک اس میں کھڑی ہے (امیر)

سینکڑا (ہ) صفت:۔ دیکھو (سیکڑا)۔

سینکنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (سیکنا)۔

سینکیا (ہ) صفت:۔ (۱) دھاری دار۔ مخطط۔ خط دار جیسے سینکیا گلبدن۔ (۲) اسم مذکر:۔ چڑیا۔ ڈوریا۔ کھنجوری۔

سینگ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) شاخ حیوان۔ قرن "بھادوں کا جھلا ایک سینگ گیلا ایک سوکھا" (۲) بازاری:۔ عضو تناسل۔ ٹھینگا۔ انگوٹھا جیسے "کھا گئی لڈو اور کھا گئی سینگ" (۳) علامت خاص۔ ٹیکا۔ علامت فخر جیسے "کیا تمہارے ہی سر پر سینگ ہیں" (۴) ذاتی بوجھ۔ ذاتی اولاد جیسے "گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں"۔

سینگ سمانا (ہ) فعل لازم:۔ گذارہ ہونا۔ پناہ ملنا۔ سر چھپانا۔ آرام پانا۔ گذر دیکھنا۔ حفاظت کی جگہ تلاش کرنا جیسے "جہاں سینگ سمائے وہاں چلے جاؤ"۔

سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا (ہ) فعل لازم:۔ بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹوں کی صحبت میں شریک ہونا۔ بڑوں کا بچوں میں کھیلنا کودنا۔ داڑھی مونچھیں منڈا کر لڑکا بننا۔

سینگ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ جھونکنا۔ سینگ چبھونا۔ سینگ گھسیٹرنا وغیرہ۔

سینگ نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) شاخ کا نمودار ہونا۔ ماتھے پر قرن نکلنا (۲) جانوروں کا جوان ہونا۔ جوانی پر آنا۔

سینگڑا (ہ) اسم مذکر (۱) بارود رکھنے کا سینگ۔ بارود دان (۲) ایک سینگ کا باجا جسے منہ سے بگل کی طرح بجاتے ہیں۔ ناد۔

سینگنا (ہ) فعل متعدی:۔ (گنوار) شاخ دار حیوان کی چوری پہچاننا۔ چوری کا مال پہچاننا۔ چوری کے مویشی پکڑنا۔

سینگوٹی (ہ) سینگ کی تصغیر (۱) چھوٹا سا سینگ۔ ننھا سینگ جیسے "اس بیل کی کیا چھوٹی چھوٹی سنگوٹیاں ہیں" (۲) اسم مؤنث:۔ ہرن کے سینگوں کا بنا ہوا ہتھیار جس سے اکثر پھلاز کھیلا کرتے ہیں (۳) پیتل کا خول یا شام جو بیلوں کے سینگوں پر خوبصورتی کے واسطے چڑھاتے ہیں۔ سینگوں کا غلاف (۴) راس کا محصول۔ حیوانات کا محصول جیسے "فی راس بولتے ہیں"۔

سینگی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وہ سوراخ کیا ہوا سینگ جسے منہ سے کھینچ کر بدن کا گوشت ابھار لیتے یا گرمی چوستے ہیں۔ شاخ حجام۔ شیشۂ حجام جیسے "درد کو ایک سینگی کافی ہیں (آغاز) (۲) ایک قسم کی مچھلی۔

سینگی والی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وہ کنجری جو سینگیاں لگائے (۲) بدصورت اور بدہیئت عورت (جب بھری سینگی کہیں گے تو پچھنوں سے مراد ہوگی اور خالی سینگی کہیں گے تو صرف سینگی کھینچنے سے مراد ہوگی)۔

سینگیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ (سینگی کی جمع)۔

سینگیاں توڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سینگیاں کھینچنا یا لگانا۔ شاخیں لگانا (۲) بازاری:۔ متواتر بوسے لینا۔ بٹیاں توڑنا۔

سینگیاں کھینچنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ شاخیں لگانا۔

سینہ (ف) اسم مذکر:۔ چھاتی۔ صدر۔ انسان کا وہ حصہ جس میں چوچیاں ہوتی ہیں اور حیوانات کا اگلا دھڑ جس میں دونوں دستیں ہوتی ہیں (گر فارس والوں نے پستان اور سرزنش کے معنی میں بھی باندھا ہے)۔

سینہ ابھار کر چلنا یا نکال کر چلنا (۹) فعل لازم:۔ تن کر چلنا۔ سینہ تان کر چلنا۔ اترا کر چلنا۔ اینٹھ کر چلنا۔

سینہ بند (ف) اسم مذکر:۔ (۱) انگیا (۲) ایک سرمائی پوشش کا نام جس سے چھاتی گرم رہتی ہے (۳) گھوڑے کی پٹی جو خوگیر کے اوپر کسی جاتی ہے (۴) وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپکنے کے سبب کپڑے بچانے کے لئے سینے تک باندھ دیتے ہیں۔

سینہ بہ سینہ (ف) تابع فعل:۔ (۱) چھاتی پر چھاتی۔ چھاتی سے چھاتی

سے بھری ہوئی زندگی کو صبر اور حوصلے سے بسر کرنا صرف غریبوں کا کام ہے، امن و اماں صرف امیروں کے لئے مخصوص ہے۔ غریبوں کے لئے نہیں۔ قدرت نے بھی امیروں کو راج رچنے کے لئے، اور غریبوں کو دکھ سہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

میں اپنی غمناک کہانی کہاں تک لکھوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری آنکھوں سے اشکوں کا چشمہ پھوٹ نکلے۔ تمہیں غمزدہ دیکھکر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ ساون کا مہینہ بھی آ گیا۔ گھر گرا جا رہا ہے۔ جہاں چھپر بے مرمت ہونے کی وجہ سے بیٹھا جا رہا ہے۔ آج سات دن، اور سات راتیں گزر گئیں ہیں۔ لیکن پانی کا زور کسی طرح نہیں رکتا۔ چھاجوں پانی برس رہا ہے۔ ایسی جھڑی لگی ہے جو کسی وقت نہیں تھمتی ہے۔ سرد اور طوفانی رات ہے۔ جب بادل زور سے گرجتا ہے، تو ساری بستی کانپ کر جاگ اٹھتی ہے۔ بادل کی کڑک، بجلی کی چمک، اور ہوا کے زور و شور سے دل دہل جاتا ہے۔ آس پاس کے مکانات تاریک اور ڈراؤنے معلوم ہوتے ہیں، اور رات بھی موت سے زیادہ بھیانک معلوم ہو رہی ہے۔ امیروں اور دولت مندوں کی امیری قائم ہے۔ وہ انند کے ساتھ رات بھر سوتے ہیں۔ اُن کی نیند سکھ کی نیند ہوتی ہے۔ غریبوں کے دکھ کو وہ کیا جانیں۔ ہم غریبوں کے لئے خوشنما اور عالی شان مکانوں کی جگہ نہایت پست کوتاہ کچی مٹی کا جھونپڑا ہوتا ہے۔ جن پر گھانس پھونس کے چھپر پڑے ہوتے ہیں، اور قید خانے کی کوٹھریوں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر بھی بھگوان کو منظور نہیں تھا۔ اور ستم ڈھانا تھا۔ گھر نہیں بچ سکا۔ گاؤں کا شاید ہی کوئی ایسا کچا گھر ہوگا جو بچا ہوگا۔ اپنا گھر بھی اسی آندھی پانی میں بیٹھ گیا۔ صرف ایک کونہ رہ گیا ہے جس کے سہارے پناہ گزیں ہوں۔ افلاس کی زندگی گزار رہی ہوں۔ پیسہ پیسہ کے لئے محتاج، اور دانہ دانہ کے لئے ترس گئی ہوں۔ ناداری سے مجبور ہوں۔ پیسہ نہیں جو مکان کی مرمت کراؤں۔ پھر قرض کس سے مانگوں، اور قرض کون دیتا ہے۔ امیروں کو قرض آسانی سے مل جاتا ہے امیر مقروض بھی ہزاروں لاکھوں ہی کے ہوتے ہیں۔ غریب کو کوئی ایک پیسہ بھی مشکل سے دینے والا نہیں۔ اب تم ہی کہو کہ اس مفلسی اور بیچارگی میں کس کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں، اور نہ اب اتنی سکت ہے کہ زندگی بسر کرنے کے لئے محنت مزدوری کر سکوں، اور نہ ہاتھ پیر میں اتنی قوت ہے جو دن رات ایک کر کے چکی پیسوں۔ وہ زمانہ اور تھا بیٹا ——! جب صبح ہونے سے پہلے محنت کی دیوی پر اپنی خوشگوار نیند بھینٹ چڑھا دیتی تھی۔ اور چکی لیکر پیسنے بیٹھ جاتی تھی۔ صبح سے شام تک محنت مزدوری کرنے کے بعد گھر کا خرچ نکل جایا کرتا تھا۔ لیکن اب خون پانی کرنے کے بعد روٹی نہیں ملتی۔ جب سے یہ لوہے کی مشین گاؤں میں آئی ہے۔ کسی گھر سے چکی پیسنے کی آواز نہیں آتی۔ نہیں تو گھر گھر چکی چلتی تھی۔ اس لوہے کی مشین نے یتیموں اور بیواؤں کے سہارے کو اور بھی توڑ دیا۔ گاؤں کے بڑے بابو اور بھیا خوشی کے ساتھ مشین ہی میں آٹا پسوانے لگے۔ غریب ہمیشہ دولت مندوں اور امیروں سے رحم و کرم کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی نظر غریبوں پر نہیں ہوتی ہے۔ گاؤں کی دکھیاریاں مزدوری کے لئے مرتی ہیں۔ مگر اُن کی مزدوری چھین کر ایسے کو دی جاتی ہے جو کسی طرح حق دار نہیں۔ سنتے ہیں کہ منوں آٹا آدھ گھنٹہ کے اندر پسوالو، اور مزدوری بھی بہت کم ہے۔

اب اس سنسار میں ہم ایسے غریبوں کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ عزت آبرو بچانا مشکل ہو گیا ہے غریب روکھی سوکھی روٹی کھا کر بھگوان کا شکر بجا لاتے ہیں اور اپنی غریبی کو قسمت کا نتیجہ قرار دے کر چپ ہو رہتے ہیں۔ اور دولت مندوں کی عشرت آرائیاں غریبوں، محتاجوں، یتیموں اور بیواؤں کی پاک مسرتوں کا خون اور محنت ہے۔ غریبوں میں اپنی حالت کا احساس نہیں ہوتا ہے صرف اس لئے کہ غریب ہیں، نادار ہیں، اور محتاج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی آن بان اور ٹھاٹھ قائم ہے۔ ورنہ آج اگر ذرا بھی دل میں احساس ہو جائے تو ان کی عشرت آرائیوں کا چراغ کبھی نہ جلنے پائے۔

بیٹا ——! ان آفتوں کے بعد دوسری مصیبت اپنی بھیانک اور مکروہ شکل میں نظر آ رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رادھا بچپن کی خوشگوار منزلوں سے گزر کر اب شاہراہِ جوانی پر قدم دھر چکی ہے۔ جوانی کا احساس اب اُس پر بری طرح غلبہ پا چکا ہے۔ دیکھتی ہوں کہ اُس کی جوانی مٹی میں ملی جا رہی ہے۔ ساتھ کی کھیلی لڑکیوں میں اب کوئی کنواری نہیں۔ جوان لڑکی کو کب تک گھر میں بٹھائے رکھوں۔ ہر وقت گہرے سوچ میں پڑی رہتی ہوں، اور جس قدر سوچتی ہوں گہری اُلجھنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک ایک دن میرے لئے ایک ایک برس ہو رہا ہے۔ دنیا کی کسی چیز میں میرے لئے سکھ نہیں۔ جب سب لوگ آرام کرتے ہیں میں اکیلی جاگ کر ساری رات گزار دیتی ہوں کہ رادھا میری حیات

سین

لی ہوئی (۲) وہ بات جو خاندان میں ایک دوسرے کی بتائی ہوئی برابر چلی آتی ہے۔
وہ بات جو نسلاً بعد نسلٍ ہوتی آتی ہے۔

سینہ پر سِل دھرنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو (چھاتی پر پتھر رکھنا) ۵

خانۂ اغیار میں جا بیٹھیں تم کیا کروں — سِل مگر سینہ پہ دھر لیتا ہوں جا رہی اپنی ہیں (تحمل)

سینہ پھٹنا (۱) فعل لازم:۔ دیکھو (چھاتی پھٹنا نمبر ۱) ۵

شگاف جامہ سے ہا دیکھ کے سینہ پھٹتا ہے — رفو کرتا ہوں نوکِ خار سے صحرا کے دامن میں (امانت)

سینہ پیٹنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو (چھاتی پیٹنا) ۵

سینہ چاک ہونا (۱) فعل لازم:۔ چھاتی پھٹنا۔ سینہ شق ہونا۔ صدمہ سے ایسے چھاتی کا پھٹا جانا ۵

ملائک اے حضرتِ آدم کو ہے جنت سے آنے کا — نہ کیوں ابنِ غم سے سینہ چاک ہو گندم کے دانے کا (نصیر)

سینہ زن (ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جو محرم میں سینہ زنی کرے۔ ماتمی ۔

سینہ زوری (ف) اسم مؤنث:۔ زور آوری۔ سرزوری۔ زبردستی۔ سرکشی ۔

سینہ زوری کرنا (۱) فعل متعدی:۔ سرزوری کرنا۔ زبردستی کرنا۔ دھینگا دھینگی کرنا۔ سرکشی کرنا ۔

سینہ زور (ف) صفت:۔ زبردست۔ سرزور۔ سرکش ۔

سینہ سپر (ف) تابع فعل:۔ سنکھ ہو کر۔ مقابل ہو کر۔ سینہ سامنے کر کے۔ ڈٹ کے سامنے ہو کے

کہے گا تو جہاں تیغ آزمائی — تو واں سینہ سپر ہم بھی چلیں گے (جرأت)

(۲) صفت:۔ صفِ جنگ میں سینہ سامنے کر دینے والا۔ وہ بہادر جو منہ پر کھائے اور منہ ہی پر مارے ۔

سینہ سپر رہنا (۱) فعل لازم:۔ موقع خوف و خطر یا ہلاکت یا جنگ وغیرہ میں منہ سامنے رکھنا۔ مقابل رہنا۔ سامنے رہنا۔ جما رہنا۔ ڈٹا رہنا ۵

دیکھیں گے تیری برش شمشیر نظر ہم — جوں آئینہ رہتے ہیں سدا سینہ سپر ہم (نصیر)

سینہ سپر کرنا (۱) فعل متعدی:۔ صفِ جنگ میں ڈٹ کر کھڑا ہونا۔ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے نہ رکنا۔ مقابل ہونا۔ سنکھ ہونا۔ سامنے ہونا۔ منہ پر کھانا ۔ ضرب یا نشانہ کے واسطے منہ سامنے کر دینا۔ مقابلہ کرنا۔ نشانۂ آفت و بلا ہونا ۵

ہم وہ نہیں کہ جائیں کا خوف و خطر کریں — کھینچیں جو آپ تیغ تو سینہ سپر کریں (امانت)

سینہ سپر کیا تھا جن کے لئے بلا کا — وہ بات بات میں اب تلوار کھینچتے ہیں (میر)

کیوں بھویں تانتے ہو بندہ نواز — سینہ کس وقت میں سپر نہ کیا (درد)

پاس اُس کے گئے جو ہم سپر کر سینہ — دل کرنے کو اُس کی چاہ کا گنجینہ
جب ہم نے کہا دیکھنے آئے ہیں تمہیں — سن کر یہ لگا وہ دیکھنے آئینہ (رباعی)

سین

کیا لطف ہے گر ہم ہیں ہم وہ تیغ کھینچے — سینہ سپر کریں ہم تیغ غضب کرو تم (میر)

تیغ قاتل کو بہت ہاتھ پہ روکا افسوس — مصحفی تجھ کو یہاں سینہ سپر کرنا تھا (مصحفی)

سینہ سپر ہونا (۱) فعل لازم:۔ آفات و بلا کا نشانہ ہونا۔ صفِ جنگ میں ڈٹنا۔ مقامِ خوف و خطر میں منہ سامنے کر کے کھڑا ہونا۔ مقابل ہونا۔ سنکھ ہونا ۵

خدنگِ مژگاں سے زود تو اُن کے دل اپنا سینہ سپر ہے جب سے
مثالِ آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوار آہنی ہے (بیت)

اٹھائے غم تیغ کس نے سپر ساجگر کس کا — ہوا یوں معرکۂ عشق کے سینہ سپر کس کا (مصحفی)

مژگاں اُن کے پھیرے یں انجم میں یا بھالے ہیں — سینہ سپر ہاں ہم بھی ہیں اب اپنے دیکھے بھالے ہیں (اشرف)

سینہ سیاہ (۱) صفت:۔ سیاہ دل۔ تیرہ دل۔ کینہ ور۔ بدباطن۔ سیاہ باطن ۔

سینہ صاف (ف) صفت:۔ بے کپٹ۔ بے نفاق۔ صاف دل ۔

سینہ صندوق (۱) صفت:۔ ابھرے ہوئے سینے والا۔ چوڑے چکلے سینے والا ۔

سینہ کاوی (ف) اسم مؤنث:۔ سینہ خراشی۔ محنت شاقہ۔ سخت کوشش۔ جانفشانی۔ مصیبت ۵

سینہ کاوی الگ ہے کوئی نہیں تک اے ظفر — ناموروہ جو نگیں ایسا تو ہو سکتا نہیں (ظفر)

غم جدائی میں ترے ظالم کہوں میں کیا تجھ پہ کیا بنی ہے — جگر گدازی ہے سینہ کاوی ہے جانکنی ہے (ذوق)

سینہ کوبی یا سینہ زنی (ف) اسم مؤنث:۔ چھاتی پیٹنا۔ ماتم۔ دھمال تصادم ۵

چشم کہتی ہے تری جنبشِ مژگاں سے کہ دیکھ — سر یہ بیمار کے یہ سینہ زنی خوب نہیں (ذوق)

سینہ کوٹنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو (چھاتی پیٹنا یا کوٹنا) ۵

بس کہا کہیں حالِ دل اتم زدہ اے وائے — سینہ ہی فقط کوٹے ہے کیا پیٹے ہے سر بھی (جرأت)

دل جو تھا اک آبلہ پھوٹا گیا — رات کو سینہ بہت کوٹا گیا (میر)

سینے (۱) اسم مذکر:۔ (۱) سینہ کی جمع (۲) حروف وغیرہ کے آجانے کی تبدیلی صورت ۔

سینے پر پتھر رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو (چھاتی پر پتھر رکھنا) ۵

سینے پہ اپنے تو بھی رکھ اے نصیر پتھر — کیوں سنگ دل کے غم میں کرتا ہے آہ بیٹھا (نصیر)

سینے پر سانپ لوٹنا (۱) فعل لازم:۔ دیکھو (چھاتی پر سانپ لوٹنا) ۔

سینے پر ہاتھ دھرنا (۱) فعل متعدی:۔ کسی صدمہ پر دل کو تھامنا۔ دل کو تسلی دینا۔ اضطرابِ خاطر کو روکنا ۵

ہاتھ سینے پہ ہیں دھر کے بہت بیٹھ گیا — راہ میں تیری کیا دل نے بہر گام قلق (ممنون)

سینے سے لگانا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو (چھاتی سے لگانا) ۵

شبِ ہجراں میں جو کچھ اُس سے ہوئی ہیں باتیں — تیری تصویر کو سینے سے لگا کر تو کہوں (داغ)

کی آخری خوشی ہے، اس کا بیاہ ہو جاتا، میری آتما کو شانتی ملتی۔ لیکن بیاہ کہاں سے کروں جس کو ایک وقت کھانے کا ٹھکانہ نہیں جس کو رہنے کی جھونپڑی نہیں وہ نقد ہزار، پانچسو کی رقم کہاں سے لائے۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ رواج ہوگیا ہے کہ لڑکی والے جب تک لڑکے کو کم از کم ہزار ——— پانسو نہ دیں۔ شادی کرنا پاپ سمجھتے ہیں۔ پڑھے لکھے نوجوانوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ ولایت جانے کا خرچ مانگتے ہیں۔ موٹر چاہتے ہیں، اور بہت کچھ فرمائشیں ہوتی ہیں۔ ہائے پہلے کے لوگ کیسے سیدھے سادے ہوتے تھے۔ پہلے روپیہ اور سونے چاندی کے زیورات شادی کے موقعہ پر مرد کی جانب سے عورت کو دئے جاتے تھے۔ مگر ہائے زمانہ کتنا پلٹ گیا۔ وہ کارخانہ ہی بدل گیا ہے کہ اب عورت ہی کی طرف سے مرد کو سونے چاندی دئے جاتے ہیں۔ غریب لڑکی والے مارے جاتے ہیں۔ وہ چکی کی طرح پسے جاتے ہیں۔ اور امیر اپنی شادیوں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ ہزار، دو ہزار کی آتش بازی پھونک ڈالتے ہیں۔ دان جہیز حوصلے کے مطابق دیتے ہیں۔ تمام ارمان دل کھول کر نکالتے ہیں۔ برات کے ساتھ ڈھول باجہ ہوتا ہے۔ عیش ونشاط کی محفلیں آراستہ کرتے ہیں۔ غیر ضروری اور بُرے رسموں میں بڑی بے دردی کے ساتھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ امیر اپنی دلچسپی اور عیش و آرام کے سامان میں کمی کرنا گوارا تک نہیں کرتے ہیں۔ غریب خون بہانے کے لئے اور سرمایہ دار جونک کی طرح خون چوسنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اُن کی آنکھیں یہ بھی نہیں دیکھتیں کہ پڑوس میں کتنی بدنصیب عورتیں ایسی ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں۔ جن کے سہاگ کے دن برباد ہو رہے ہیں۔ دکھیاری ماں رو رہی ہے۔ ایک طرف گھر میں جوان لڑکی بیٹھی سٹر رہی ہے، اور دوسری طرف یتیم بچے سڑکوں پر بھوک سے بلبلاتے مارے پھر رہے ہیں۔ بچوں کی بُری حالت اور گھر کی تباہی دیکھ کر، باپ جرم کی طرف قدم اُٹھانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ماں ایک عصمت فروش عورت کی طرح گھر کی چہار دیواری سے باہر نکل پڑتی ہے۔ بیٹیا ———! انسان سب کچھ کرسکتا ہے، مگر بھوک کی آگ برداشت نہیں کرسکتا۔

بیٹیا ———! اِس احساس کے بعد ——— جب مستقبل کا بھیانک خواب دیکھتی ہوں، تو کانپنے لگتی ہوں، اور جب اُس کی گہرائیوں پر نظر ڈالتی ہوں تو اس تاریک پردے میں کسی طرف سے مدہم روشنی بھی دکھائی نہیں دیتی ہے۔ چاروں طرف گھُپ اندھیرا معلوم ہوتا ہے اس لئے گھر کی تباہی اور بدبختی سے بچنے کے لئے میرے بیٹے جی راد ھاکے ہاتھ، برہمن کے ہاتھ نہ سہی، اچھوت کے ساتھ بیاہ کر دو۔ تم اس بچار پر مجھ سے نفرت کروگے۔ لیکن اونچ ذات کا برہمن، اور نیچ ذات کا بھنگی سبھی ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ اگر آج نہیں تو کل، آخر ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ میں اُس کو ذلت اور رُسوائی سے اچھا سمجھتی ہوں۔ بہت سی لڑکیاں بے آسرا ہو کر اِدھر اُدھر بھٹک گئیں۔ اس لئے قسمت کہیں ایسے غار کی طرف لے نہ جائے۔ جو تباہی کی آخری حد ہوتی ہے، سماج اور سماج کا بنایا ہوا قانون اندھا ہے۔ سماج کو چھوڑ دو۔ سماج کو بکنے دو۔ وہ بڑ بڑا کر خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ ظلم و تشدد کرنے والے رہزنوں کی مجلس کا نام سماج ہے، اور تم اُس کی پوجا کرنا چاہتے ہو۔

زمانے کی بے وفا رفتار کو دیکھتے ہوئے اصلاح کا بیڑا اٹھاؤ۔ اخلاقی جرأت پیدا کرو۔ چھوت چھات کے بُت کو ہمیشہ کے لئے توڑ دو۔ تمہاری مخالفت زیادہ سے زیادہ ہوگی۔ لیکن رفتہ رفتہ تم لوگوں کو اپنا ہمنوا بنالوگے۔ تمہاری آواز آج نہیں، مگر ایک روز اچھی طرح سُنی جائے گی۔ لوگوں کے دلوں پر اثر کرے گی، اور کیا تعجب ہے کہ اپنی زندگی میں اِس کا خوشگوار نتیجہ دیکھ لو۔ یا اگر نہ دیکھ سکو تو نسلیں تم سے سبق لیں گی۔ آنے والی عورتیں تمہیں انصاف کا دیوتا کہیں گی، تم دُنیا کے محسن سمجھے جاؤگے۔

طوفان سے غضب [illegible] سب کو [illegible] کرو

اِس بزمِ جہاں سے [illegible] نیست کرو

پیدا [illegible] سے معمور کرو

معصوم جوانوں کو [illegible] کرو

(رئیس)

سین

سینے کا ابھار (۱) اسم مذکر:- عورتوں کی چھاتیوں کا نمو۔ چھاتیوں کا ابھر آنا جو علامت بلوغ ہے۔

سینی (ف) اسم مؤنث:- لوہے تانبے خواہ پیتل یا ٹین کا خوان۔ کشتی۔

سیو (۱) اسم مذکر:- ف (سیب - سیو) (۱) ایک شیریں پھل کا نام۔ دیکھو (سیب) (۲) ایک قسم قلند ار مٹھائی اور نیز نمکین بیسن کی سویاں۔

سیوا (س) اسم مؤنث:- (۱) خدمت۔ ٹہل جیسے "سیوا کرے سو میوہ کھائے"۔ (۲) نگہداشت۔ حفاظت۔ نگرانی۔ محافظت (۳) نوکری۔ چاکری۔ ملازمت ؎

شیریں ہے پھل ان پودوں کا دریا ہے گلشن کا
سیوا کرو ان کی انہیں بروان چڑھاؤ

(۴) پوجا۔ ستکار۔ بھگتی۔ پرستش۔ بندگی۔ عبادت۔

خواجہ جی کے جاؤں گی من بیراں جی کے جاؤں گی　خواجہ جی کی سیوا میں لال میٹھا پاؤں گی (گیت)

سیوا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ٹہل کرنا۔ خدمت کرنا۔ جیسے "رات دن کر سادھن کی سیوا جو چاہوے بیکنٹھ کا میوا" (۲) نوکری کرنا۔ ملازمت یا چاکری کرنا (۳) انتظار کرنا۔ منتظر رہنا جیسے "بھلی سیوا کرائی۔ گھنٹہ بھر سے سیوا کر رہے ہیں" (۴) پوجا کرنا۔ پرستش کرنا۔

سیوار (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کی گھانس جس سے شکر صاف ہوتی ہے۔

سیواری (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی شکر جو سیوار گھانس سے صاف کی جاتی ہے۔

سیوت (ہ) صفت:- (قصاب) فربہ اور چکنا گوشت۔

سیوتی (ہ) اسم مؤنث:- از (سیت) بمعنی سفید۔ ایک قسم کا سفید گلاب۔ نسترن۔ نسرین۔ نسترون۔ نسترن۔ گل مسکیں (یہ لفظ ہندی زبان میں سیوتی بفتح واؤ اور سنسکرت میں سینتی ہے مگر اردو والے بواؤ موقوف استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ خواجہ حیدر علی آتش نے بھی باندھا ہے ؎

مارا پڑا ہوں دیکھ کے اک سیوتی سا رنگ　لازم جریدہ تین کرے ہے نسترن کی شاخ (آتش)

سیوڑا (ہ) اسم مذکر:- جین مت کا سادھو۔ سراوگیوں کا درویش جس کا کام اُپدیش کرنا اور کتھا سنانا ہے۔ جین مت کا بھکاری۔

سیوک یا سیوگ (ہ) اسم مذکر:- (۱) نوکر۔ چاکر۔ داس۔ ٹہلوا۔ خدمتگار۔ خدمتی۔ سرم چردا (۲) پجاری۔ پوجا پاٹ کرنے والا۔ بھگت۔ عابد (۳) مرید۔ چیلا۔ بالکا۔ پیرو ؎

سیوک سو ہی جانئے رہے بپت میں سنگ (دوہا)

سیہ

تن چھایا بیوں دھوپ میں رہے ساتھ اک سنگ

سیون (ہ) اسم مؤنث:- (۱) درخت (۲) ٹانکا۔ سلائی (۳) دونوں حصوں یا ان کے بیچ کی ملی ہوئی جگہ۔ کھوپری کا جوڑ۔

سیونگ بینک (انگلش Saving Bank) اسم مذکر۔ وہ کوٹھی یا بینک جس میں بچت یا پس انداز کا روپیہ یا تھا خواہ سود پر جمع کیا جائے۔

سیویں (ہ) اسم مؤنث:- (ہندو) دیکھو (سویاں)۔

سیہ (ف) صفت:- مخفف سیاہ۔ کالا۔ بد۔ نگون۔ نحس۔

سیہ باطن (ف + ع) اسم مذکر:- دیکھو (سیاہ باطن)۔

سیہ بخت (ف) صفت:- دیکھو (سیاہ بخت) ؎

گو سیہ بخت ہوں پر یار اٹھا لیتا ہے　شکل سایہ کی مجھے ساتھ لگا لیتا ہے (نصیر)

سیہ تاب (ف) صفت:- دیکھو (سیاہ تاب) ؎

جوش سودا سے سیہ تھا کیا ہی ناسخ کا لہو　ہے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر (ناسخ)

سیہ رُو (ف) صفت:- دیکھو (سیاہ رُو) ؎

اس ماہ وش کو غیر سیہ رو سے کام کیا　ہے فیض اپنے اختر بخت نژند کا (شیفتہ)

سیہ کار صفت:- دیکھو (سیاہ کار) ؎

بے سیاہی چلا کام قلم کا رئے ذوق　رو سیاہی ہو ساماں ہے سیہ کاروں کا (ذوق)

تیری ہی لف کو حشر میں ہم کھا دیں گے　جو کوئی مانگے گا نام سیاہ کاروں کا (میر)

نہیں سپیدی کہیں جس کی نہ ہو صبا ایس　گنہگاروں میں ایسا سیاہ کار ہوں میں (غافل)

سیہ مستی (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (سیاہ مستی) ؎

بزم میں ہر دم گریں کیونکر نہ ہم اغیار پر　ہے سیہ مستی نگاہ نرگس مخمور سے (وحشت)

(لفظ سیہ کے باقی محاورے یا مشتقات لفظ سیاہ میں دیکھو)۔

سیہی (ہ) اسم مؤنث:- (گنوار) خارپشت۔ سی۔ سیہ۔ سے۔

تخیلات کے تین پھول

سلام مچھلی شہری

۱۔ پریم کی موت

میرے پیارے! میرے مرنے کے بعد میرے ماتم میں حسرت آگیں نغمے نہ گانا۔ میرے سرہانے پھول نہ چڑھانا۔ میری قبر پر کوئی سایہ دار درخت نہ لگانا۔

صرف سبز گھاس شبنمیں قطروں کے ساتھ میری قبر پر اُگے گی۔

کبھی کبھی مجھے یاد کر لینا —— یا بالکل بھول جانا!

میں سایوں کو نہ دیکھ سکوں گی۔

بارش کو نہ محسوس کر سکوں گی۔

عندلیب کے حسرت آگیں نغمے نہ سن سکوں گی۔

اور طویل خواب نیم شبی میں کبھی کبھی تجھے یاد کیا کروں گی ——

یا شاید بھول جاؤں گی۔　　(ترجمہ)　　(اکرسچیانا روزیٹی)

۲۔ بُتکدہ کا پجاری

عام لڑکیوں کی طرح وہ ظاہری حُسن سے موصوف نہیں۔

جب وہ دیکھ کر مجھے مسکرائی تو پہلی بار میں نے اُس کے حُسن کو بے نقاب دیکھا۔ اور پہلی بار میں اس حقیقت سے آگاہ ہوا کہ اُس کی نظر ایک چشمۂ الفت اور ایک جوئبار نور ہے —— لیکن اب اُس کی نگاہیں سرد اور فراموش گار ہیں، اور میری پُرشوق نگاہوں کا جواب نہیں دیتیں۔

پھر بھی میں اُس کی نظر میں محبت کی روشنی دیکھتا ہوں، اور اب بھی اُس کی چڑھی ہوئی تیوریاں مجھے دوسری لڑکیوں کے تبسموں سے زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

(ترجمہ)　　(اگورلرج)

۳۔ اندھی لڑکی

اندھی لڑکی نے ماں کی اُنگلی چھوڑ دی اور باغ میں ایک جگہ بیٹھ گئی۔ پھر ادھر کان لگا کر اور یہ اطمینان کر کے کہ کوئی سُن تو نہیں رہا ہے اور اپنے ہاتھ دعائیہ انداز میں اُٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی۔

"میرے اللہ میاں! اُمّی جان کہتی ہیں کہ تم نے سورج بنایا ہے جو اپنی روشنی سے ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے، چاند اور سورج بنائے ہیں جو اندھیری راتوں میں دن کی طرح اُجالا کر دیتے ہیں۔

اُمّی جان کہتی ہیں کہ تم نے طرح طرح کے پھول کھلائے ہیں جو اپنے رنگ و بُو سے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں طراوت اور دل میں تازگی پیدا کر دیتے ہیں۔

اُمّی جان یہ بھی کہتی ہیں کہ تم نے بڑے بڑے پہاڑ دریا سمندر اور جنگل بنائے ہیں جن سے تمہاری قدرت ظاہر ہوتی ہے!

میرے اللہ میاں! تم نے جو مجھے اِن چیزوں کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہیں دیں تو میں اُس کی شکایت نہیں کرتی اور ان میں سے کسی چیز کو دیکھنا نہیں چاہتی —— لیکن میرا دل اتنا ضرور چاہتا ہے کہ کم از کم اپنی اُمّی جان کی صورت تو دیکھ لیتی"!!!

(طبعزاد)　　(سلام مچھلی شہری)

التماس پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت ہر مہینہ کی دسؔ تاریخ تک بھیج دینی چاہیئے ورنہ بعد میں تعمیل نہیں کی جائے گی۔　　(منیجر کلیم)

ش

ش (ع) اسم مذکر۔ (۱) عربی کا تیرھواں فارسی کا سولھواں اردو کا انیسواں ہندی یا سنسکرت کے حروف صحیح کا چھبیسواں حرف جسے شین معجمہ منقوطہ یا قرشت بھی کہتے ہیں (۲) حساب جمل میں اسکے تین سو عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) فارسی کے حاصل بالمصدر کی علامت (بعض اوقات حد و دار نیچہ میں لفظ شمال کا مخفف خیال کیا جاتا ہے (۴) یہ حرف ہندی اور فارسی میں اپنے اپنے موقع پر حروف ذیل سے بدل جاتا ہے ت س ج چ جھ ر س ژ غ ک ل ہ وغیرہ

شاب (ع) اسم مذکر۔ جوان۔ گبرو۔ چوبیس برس سے چالیس تک کی عمر کا آدمی یا چونتیس سے نیچے نیچے کی عمر کا آدمی ؎

جب پردہ رخ سے دور کرے وہ نقاب کا ✦ جلوہ ہر ایک ذرہ میں ہو آفتاب کا
کل نکلے تیغ مجتہد عصر سا فیا ✦ دکھلائے سبز باغ عذاب و ثواب کا
کہنے لگا زراہ تحیر مجھے یہ طنز ✦ معلوم ہو گا حشر میں پینا شراب کا
ہنسنے کہا کہ یہ تو ہیں ہم خوب جانتے ✦ پر کیا کریں کہ ہے ابھی عالم شباب کا
گستاخی ہو معاف تو اک عرض میں کروں ✦ کیجے جو آپ مجھکو سزاوار عتاب کا
تو سوئے ہمارے آگے ہو جب آپکا ورق ✦ اور ہو یقین آپکے اس اجتناب کا
ہے ہو دے کیج باغ ہو ساقی ہو ماہ وش ✦ اور واں مخل نہو کوئی باعث حجاب کا
گردن میں ہاتھ ڈالکے وہ شوخ بیحیا ✦ دے ذائقہ زباں سے دہن کے لعاب کا
کھینچے ہنسی سے اپنا وہ منہ سے ملا کے منہ ✦ یہ رنگ جسپہ جلوہ ہے رنگ خضاب کا
منت سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیئے ✦ گر پی نہ جائے جلد یہ پیالہ شراب کا
اُسوقت ہم سلام کریں قبلہ آپکو ✦ گر کچھ بھی خوف کیجئے روز حساب کا
اور امتحان بغیر تو یہ آپکا غلام ✦ قائل نہیں ہے تبدکسی تیغ شاب کا

شاباش (ف) کلمۂ تحسین: اصل میں شاد باش تھا خوش رہو ✦ مرحبا۔ واہ وا۔ آفرین ہے۔ کیا کہنا ہے۔ دھن ہو ؎

کیا غزل خوب کہی تونے یہ شاباش نصیر ✦ اب مضمون یہ آئین دگر باندھے ہیں (نصیر)
ناسخ کی غزل سنکے کہا کر تیرے شاباش ✦ آتی ہے مجھے حافظ شیرازی کی آواز (ناسخ)

اگر ہم اسکو شادباش کا مخفف نہ کہیں تو بھی درست ہے کیونکہ شا کا لفظ بھی بمعنے شاد آتا ہے ✦

شاباشی (ف) اسم مؤنث :۔ واہ وا۔ آفرین۔ مرحبا (عوام بولتے ہیں)۔

شاباشی دینا (ف) فعل متعدی (عوام) مرحبا کہنا۔ آفرین کرنا۔ واہ وا کرنا۔

پیٹھ ٹھوکنا ✦

شابالا یا شہ بالا (۱) اسم مذکر۔ صحیح فارسی (دو شاہ) دولھا کے آگے بیٹھنے والا دولھا کا نائب۔ ہمدوش۔ ساق دوش۔ ایران اور ہندوستان کے مسلمانوں کی رسم ہے کہ جب برات چڑھتی ہے تو ایک قریب کے رشتہ کے لڑکے کو جو دولھا کے ہمسن یا اس کا ہم قد ہوتا ہے سہرا باندھکر آگے بٹھا دیتے ہیں مگر اب زیادہ تر کمسن لڑکے کو بٹھایا کرتے ہیں۔ باقی کیفیت دیکھو (شاہ بالا) میں ✦

شابش (۱) کلمۂ تحسین و آفرین۔ شاباش کا مخفف یعنی دیکھو (شاباش) جیسے "شابش ملّا ہے تعویز کو باندھتے ہی لڑکا چھدکا" ✦ "شابش بیوی تیرے دم کو یاد ہے آپ لگا دے لڑکے کو" (عوام زیادہ بولتے ہیں)

شابشی (۱) اسم مؤنث :۔ (عوام) دیکھو (شاباشی)

شاپ (انگلش) Shop شوپ۔ اسم مؤنث :۔ ہاٹ۔ دکان ✦ خردہ فروش کی دکان ✦ کارخانہ ✦ بھٹیارسار ✦

شاپ کیپر (انگلش) Shop-keeper اسم مذکر :۔ دکاندار۔ خردہ فروش سوداگر

شاخ (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ٹہنی۔ ڈال۔ ڈالی۔ شاخچہ ؎

گجرے ہیں انکے ساعد سیمیں پر اسطرح ✦ پھولوں سے جیسے ہو گل نسترن کی شاخ (صابر)
کسی کی گلشن ہستی میں چلتی ہے ہوا ✦ اس چمن میں جھکے شاخ بروطنی ہیں (رند)
بدخصلتوں کو کرتا ہے بالانشین فلک ✦ اونچی ہے آشیانہ زاغ و زغن کی شاخ (ذوق)

(۲) سینگ۔ شاخ حیوانات۔ قرن ؎

رہتی ہے کشمکش میں پس مرگ پر جفا ✦ آخر کو زیر ارہ کٹی کرگدن کی شاخ (ذوق)
ظالم کو زہر تیغ رکھوں بعد مرگ بھی ✦ قطرن بناؤں پاؤں اگر کرگدن کی شاخ (صابر)

(۳) ٹکڑا۔ پارہ۔ جیسے شاخ شاخ یعنی پارہ پارہ (۴) وہ نہر جو کسی چشمے سے نکالی جائے ✦ رجبہا ✦ وہ نہر جو کسی دریا سے نکالی جائے ✦ رودبار۔ نالا۔ دھارا۔ سوتا (۵) قاش۔ پھانک۔ سالک۔ جیسے حلیبی کی شاخ۔ سھال کی شاخ (۶) ہرن کا سینگ ✦ اظہار تعداد کے واسطے جو خاص ہرن سے مخصوص ہے جیسے چار شاخ ہرن ؎

آنکھوں نے تیری قتل شروع کیا مجھے ✦ خنجر سے بھی ہے تیز سوا اس ہرن کی شاخ (صابر)

(۷) حصہ جزو۔ شق جیسے مدرسے کی شاخ (۸) عیب۔ نقص۔ دوش۔ خلل ✦ موجب خلل بات ؎

ترے سرے کے مہ تاب چسپے آنکھ ڈالی ✦ تو ہرن شاخ غزالاں میں بھی شاخ اسنے نکالی

بیر کا درخت

سعد منیر کانپوری

جاڑے کا موسم تھا۔ سرد ہوائیں چل رہی تھیں اور جوار کی سفید بالیوں سے لدے خمیدہ پودوں کے کھیتوں سے سرسراتی ہوئی گزر رہی تھیں، گذر رہی تھیں اور ایک عجیب اُداس نغمہ پیدا کر رہی تھیں، بوڑھا موہن کھیتوں کی روش پر آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہا تھا، بڑھا رہا تھا اور کچھ گزری ہوئی باتوں کا خیال کرتا جاتا تھا۔ بیس برس قبل کے واقعات اُس کے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔ عہدِ پارینہ کے گزرے ہوئے حالات اِس طرح اُس کے سامنے آرہے تھے جیسے فلم کے پردۂ سیمیں پر تصویریں گزر رہی ہوں۔ ایک ایک واقعہ اُس کی آنکھوں میں ایسا تازہ تھا۔ گویا وہ ابھی گزرا ہو، آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا وہ داہنی طرف گھوما اور ایک کنوئیں کے قریب لگے ہوئے بیر کے درخت کو کھڑے ہو کر تکنے لگا۔ ہرے بھرے درخت میں کچے، زرد اور سُرخ بیر ڈالیوں کو جھکائے ہوئے تھے۔ کہیں دور سے قمری کی دلگداز نوحہ خوانی نسیم کے دوش پر آرہی تھی اور فضا کو غمگین بنا رہی تھی وہ خیال کر رہا تھا، وہ دن بھی اُس کی زندگی کا کتنا سنہرا اور پیارا دن تھا، اُسی دن تو صحیح معنوں میں اُس کی زندگی کا آغاز ہوا تھا، اُس دن کو وہ کبھی نہیں بھُول سکتا، وہ تو اُس کے دماغ میں اس طرح آباد ہے جیسے ستاروں کے درمیان روشن چاند۔

یہی سردیوں کا زمانہ تھا اور یہی سہ پہر کا وقت، نیلے آسمان کے سمندر میں آفتاب ایک نور کی کشتی کی طرح مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا، وہ اپنی موسی کے گاؤں جا رہا تھا، کہ گھومتا، سیر کرتا اِدھر آنکلا، ایک خاص کشش تھی، جو اُسے اس طرف کھینچ لائی تھی ایک ایسی مقناطیسی طاقت جس کے زیرِ اثر اُس کے قدم خود بخود اُٹھتے چلے آئے تھے۔

سندری اسی جگہ بیر کے درخت کے نیچے کھڑی بیر توڑ رہی، وہ کس قدر حسین تھی بشباب کے بوجھ سے دبی ہوئی اُس وقت اُس کے رخسار مشقت کی سختی سے کیسے گلنار ہو رہے تھے۔ وہ سندر مکھڑا اب بھی اُس کے دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہے۔ اُس کی بکریاں اُسے دیکھ کر میاتی ہوئی بھاگ گئی تھیں، اُن کے بھاگنے سے جو سرسراہٹ پیدا ہوئی تھی وہ ابھی تک اُس کے کانوں میں گونج رہی ہے، وہ اُسے دیکھ کر چونک پڑی تھی۔ اور شرما کر نگاہیں نیچی کر لی تھیں، اُس وقت اُس کی یہ ادا عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھی۔

دن گزرتے گئے، ان کی ملاقات بڑھتی گئی اور چپکے چپکے محبت میں تبدیل ہوتی گئی۔ وہ نیچ ذات کی ضرور تھی۔ لیکن پریم ذات پات کو تو نہیں دیکھا کرتا۔ اب اُس کا دل اپنے گاؤں میں بالکل نہ لگتا۔ اس لئے زیادہ تر وہ اپنی موسی کے گاؤں میں رہنے لگا، سندری کی ہمہ نغمہ رفاقت اُسے اپنے اندر جذب کئے رہتی۔ بڑی رات تک وہ اور سندری اسی فردوسِ محبت میں چہل قدمی کیا کرتے۔ بیٹھا کرتے اور میٹھی میٹھی باتیں کیا کرتے۔ باتیں کیا کرتے اور کبھی نہ اُکتاتے، ایک رات جبکہ چندرما پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر براج رہا تھا، زرد جواہر کی طرح آکاش پر تارے بکھرے ہوئے ہوئے تھے جنگلی پھولوں کی باس سے بسے ہوئے ہوا کے جھونکے فضا کو معطر کر رہے تھے، رومان و شعریت کی بارش ہو رہی تھی۔ ان دونوں نے پیمان باندھا محبت

شاخ

(۹-۱) کمان کی لکڑی ـ چوب کمان ؎

ہر صید کی کمر ہی گئی ٹوٹ جس گھڑی ٭ ٹوٹی کمان دلبرِ ناوک فگن کی شاخ (ذوق)

(۱۰-ف) اُنگلی سے ٹخنے تک یا جثّے سے پاؤں تک کا حصّہ ٭ ہاتھ ٭ ٹانگ ٭ (۱۱-۹) نسبت تعلق ؎

نظارہ تیرے بوٹے سے قد کا لگائیگا ٭ کس کس نہ ہوشیار کو دیوانہ پن کی شاخ (آتش)

(۱۲-۱) پخ ـ جھگڑا ـ ٹنٹا ـ عذاب ـ دِقّت ٭ دُم ـ ضمیمہ ـ پچھالہ ؎

عریاں ہی دفن کرنا تھا زیرِ زمیں مجھے ٭ یہ اور دوستوں نے لگادی کفن کی شاخ (داغ)

گلگشتِ بوستانِ عدم مجھکو چاہئے ٭ ناحق لگی ہے الفتِ اہلِ وطن کی شاخ (صابر)

(۱۳-۱) انوکھی بات ـ سب سے بڑھکر بات ٭ ندرت ٭ باعث فخر بات ٭ ہنر ـ خوبی ٭ طرّہ ـ عمدگی ـ بھلائی ٭ ؎

چشم و کمر سے تیرے چشم و کمر ملائیں ٭ چیتے میں کیا تکلف کیا شاخ ہے ہرن میں (آتش)

چاروں میں رنگ مثل بو ہوا ہو جائیگا ٭ کونسی وہ شاخ ہے جسپر چمن کرنا رہے (")

کونسی خوبی نہیں تیرے قدِ آزاد میں ٭ شاخ ہے کیا سرو میں طرّہ ہے کیا شمشاد میں (داغ)

شرابِ ناب ہے ہر رنگ کی اپنے پیالے میں ٭ وہ طُرّہ کونسا گل میں ہے کیا ہے شاخ لالے میں

(۱۴-۱) ایک قسم کا پکوان جو میدے کے خمیر اور کھانڈ کو ملا کر اُس کی روٹی سی بناتے اور چھُری سے تراش کر گھی میں تل لیتے ہیں ٭ سُہال ـ ایک قسم کا شکلمہ

(۱۵-۱) نسل ـ اولاد ـ (۱۶-۱) سینگی ٭ پچھنا ٭

شاخ دار (ف) صفت :- ٹہنی دار ٭ سینگدار ٭

شاخ در شاخ (ا) صفت - پیچ در پیچ ـ بات میں بات ـ اُلجھا ہوا ـ پیچیدہ ٭

شاخِ دریا (ف) اسم مؤنث :- رودبار ـ دھارا ـ نالا ـ دریا کا وہ حصّہ جو اپنی دھار سے جدا ہو کر دوسری طرف بہتا چلا جائے ٭

شاخِ زعفران (ف ع) صفت :- (۱) انوکھی ـ انوکھا ـ نادر ـ عجیب و غریب عمدہ نایاب ـ بطنز اکبر و نخوت کی نسبت کہتے ہیں ؎

گئے ہے آپکو یاں شاخِ زعفران دیکھو ٭ شگوفہ اور ہی لائی ہے اب کی بار بسنت (نصیر)

نا جمن وہی ہے ملیں سے گو فرزاں ہے ٭ ٹہنی جو زرد بھی ہے سو شاخِ زعفراں ہے (میر)

فغاں وہ نکلے مری ہنستے ہنستے لوٹ گئے ٭ نکل کے منھ سے بنی شاخِ زعفراں فریاد (وزیر)

(۲) مغرور ـ خود بیں خود نما ـ اپنے تئیں کھینچنے والا ـ جیسے ”ماں اِلی باپ تیلی بیٹا شاخِ زعفران“ ٭

شاخِ غزال یا آہو (ف) اسم مؤنث :- (۱) ہرن کا سینگ ـ (۲) کنٹھا ـ تیر اندازی کی کمان ـ ہلال ـ اول روز کا چاند ٭

شاخ

شاخ لگانا (ا) فعل متعدی :- (۱) قلم لگانا ـ ٹہنی لگانا (۲) سینگی لگانا ـ مثال دیکھو شاخ میں لگانا میں (۳) منسوب کرنا ـ نسبت دینا ـ مثال دیکھو (شاخ نمبر ۱۱) (۴) دیکھو (شاخ نمبر ۱۲) (۵) دن لگانا ـ مرتبہ بڑھانا ـ فخر بخشنا ٭

شاخ لگنا (ا) فعل لازم :- (۱) ٹہنی لگنا (۲) سینگی لگنا (۳) دن لگنا ـ اترانا ـ نازاں ہونا ـ نازاں یا فخر ہونا ؎

شاخ نبات کو نئے تلیاں نہ منہ لگائے ٭ ایسی صباحت سے لگی اُس ذہن کی شاخ (ذوق)

ہے ہاتھ میں چھُری کی عوض یاسمن کی شاخ ـ اب تو لگی ہے آپکو اک بانکپن کی شاخ (صابر)

شاخِ نبات (ف) اسم مؤنث :- (۱) مصری کے کوزے کی وہ لکڑی یا تاگا جو کوزہ بنانے کے واسطے اُس کے آبخورے میں لگا دیتے ہیں (۲) دوسرے بقول عوام حافظ شیرازی کی معشوقہ کا نام ٭

شاخ نکالنا (ا) فعل متعدی :- (۱) سینگ نکالنا ـ سینگ لانا یا ابھارنا ٭ (۲) ٹہنی یا ڈال نکالنا ـ (۳) عیب نکالنا ـ نقص ظاہر کرنا ـ دوش دینا ـ داغ لگانا ـ کلنک لگانا ـ بُرائی نکالنا ـ کیڑے ڈالنا ـ (اس معنی میں بلفظ مخفف شاخسانہ خیال کرنا چاہئے) ؎

ترے سرمے کے دنبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہے ٭ تو پھر شاخ غزالاں میں بھی شاخ اُس نے نکالی ہے (وزیر)

چمن میں آج نرگس پہ جو تو نے آنکھ ڈالی ہے ٭ کوئی شاخ اُس میں شاید چشم بد دور اب نکالی ہے (")

کب کہا میں نے کہ مجھسا نہیں دنیا میں کوئی ٭ آپ بے وجہ نکالے ہیں مری ذات میں شاخ (شیریں)

مردم کی ہے نگاہ میں ہر عیب سے بری ٭ چشمِ صنم میں شاخ نکالے غزال کیا (امانت)

(۴) حجت کرنا ـ دلیل نکالنا ـ نکتہ چینی کرنا ـ حرف گیری کرنا ؎

جب نکالے ہے وہ پیر دنگی کرامات میں شاخ ٭ پھر بھلا کیوں نہ نکالے مری ہر بات میں شاخ (شیریں)

(۵) پخ نکالنا ـ جھگڑا کھڑا کرنا ـ فتنہ اُٹھانا (۶) انداز نکالنا ـ طرز نکالنا ـ اترانا ؎

کیا شاخ نکالی ہے نئی اُس مین ناداں ٭ دور آپ چو آستانہ تو اے سرور دامن کھینچ (نصیر)

شاخ نکلنا (ا) فعل لازم :- (۱) سینگ کا نمو یا برپا ہونا (۲) عیب نکلنا ـ نقص نکلنا (۳) نقشہ اُٹھنا ـ جھگڑا نکلنا ؎

میں نے دیکھا کہ جما رنگ پھری کچھ تو ہوا ٭ آپ فتنہ طرف نہر پھرا شکر خدا
آنکھ بدلی یہ کہا مصلحتاً ہو کے خفا ٭ ہے یہی رنگ تو اب لطف ملاقات کا کیا
صرصرِ ظلم تو چلتی ہی رہے گی صاحب
اک نہ اک شاخ نکلتی ہی رہیگی صاحب
(نواب مرزا [illegible])

(۴) حجت نکلنا ـ تکرار ہونا ـ بحث ہونا ؎

دل بسمل کے سوا تحفہ ہے کیا پاس مرے ٭ سو نکلنے لگی اب ایسی بھی سوغات میں شاخ (شیریں)

کا لطیف و معصوم پیمان، چاندنی کی نقرئی کرنوں کے زیر سایہ، ننھے ننھے نازک پھولوں کو گواہ بنا کر۔

جلد ہی گاؤں والوں کو اُن کے ملنے جلنے کی خبر ہو گئی، اور وہاں سے رفتہ رفتہ اُس کے پتا کے کانوں تک بھی پہونچ گئی۔ اُس کے پتا اُس کی ہر طرح سے دلدہی کر سکتے تھے، اُس کی ہر بات اور ہر آرزو پوری کر سکتے تھے، لیکن اُس کو ایک نیچ ذات کی لڑکی سے ملتے اور دھرم تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے، اپنی ذات، اپنے خاندان کو دھبہ لگنے کو نہیں برداشت کر سکتے تھے، برادری میں سبک ہونا نہیں چاہتے تھے، جب انھیں معلوم ہوا کہ وہ سندری سے بیاہ کرنا چاہتا ہے تو بہت ہی برہم ہوئے۔ اول سمجھاتے سمجھاتے رہے، اور دھمکاتے بھی رہے۔ لیکن وہ تو محبت کا مذہب قبول کر چکا تھا۔ پریم دیوی کے چرنوں کے آگے سر جھکا چکا تھا اور پریم دیوی کا سچا پجاری بنا رہنا اُس کے لئے بڑی پرارتھنا تھی، اسی خیال میں مدہوش وہ ہر مخالفت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کو تیار ہو گیا۔ جب اُس کے پتا نے اُس کی ضد اور ہٹ دیکھی تو سخت غصہ ہوئے۔ اسی شدید غصے کی حالت میں اُسے بڑی لعنت ملامت کی، اور دنیا میں ہمیشہ آلام و مصائب کی زندگی بسر کرنے کی بد دعا دیکر گھر سے نکالدیا۔

گھر سے نکلنے کے بعد وہ بالکل مفلس تھا، اِس لئے اس نے پہلے کچھ پونجی جمع کرنے کا فیصلہ کیا اور بعد میں بیاہ کرنے کا، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سندری اُس کی ہو جانے کے بعد تکلیف اور پریشانی میں زندگی بسر کرے۔ دونوں گاؤں میں اُس کا مقاطعہ ہو چکا تھا، اس لئے اُسے وہاں کوئی کام ملنے کی اُمید نہ تھی۔ اگر اُمید تھی تو شہر میں، اگرچہ وہ سندری کی طویل مفارقت اور جدائی نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اس عارضی جدائی میں اُس کی اور سندری کی آئندہ بہتری کا راز پوشیدہ ہے۔ اسی خیال نے اُس کے ارادہ کو مضبوط بنا دیا تھا۔ جب اُس نے اپنے ارادہ کو سندری پر ظاہر کیا تو وہ گھبرا گئی۔ سخت پریشان ہو گئی اور عاجزی و خوشامد سے اُسے روکنے لگی۔ لیکن جب اُس نے اُسے طرح طرح سے سمجھایا اور جانے پر اصرار کیا تو وہ رونے لگی، اُس کی آنکھوں کی اتھاہ ندی سے محبت کے قطرے ٹپکنے لگے، اُس نے روتے ہوئے کہا تھا۔ "میں یہ جدائی نہیں برداشت کر سکوں گی" اِتنا کہکر اُس نے اپنا سر اُس کے سینے پر رکھدیا تھا، موہن نے سندری کو بہت دلاسا دیا اور جلد لوٹ آنے کے وعدہ پر اُسے روتا ہوا چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ پردیس میں اُسے سخت تکلیف اور مصیبتیں اُٹھانا پڑیں۔ کئی روز کام نہ ملنے کی وجہ سے فاقہ کرنا پڑا، آخر بڑی دقتوں اور مشکلوں سے چپنے چاب چاب کر اُس نے کچھ رقم جمع کی اور اُس کو لے کر چھ مہینے کے بعد گاؤں واپس آیا۔ وہ خوش خوش ہنسید ھا سندری کے جھونپڑے کی طرف جا رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا، سورج تیزی سے چمک رہا تھا۔ پسینے میں شرابور جب وہ راستے میں برگد کے درخت کے نیچے سے گزرا تو کسی نے کہا، "سندری تو مر گئی" اُسے یقین نہ ہوتا تھا۔ لیکن اُس کا دل خوف و ہراس سے زور زور سے دھڑکنے لگا۔ جوں جوں سندری کا گھر نزدیک آتا گیا اُس کے قدموں کی رفتار سُست ہوتی گئی۔ اُسے اندیشہ ہونے لگا تھا کہیں یہ بات سچ نہ ثابت ہو جائے دھڑکتے ہوئے دل اور لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ وہ جھونپڑے میں داخل ہوا، اُس وقت اُس کا سانس رُکا جاتا تھا۔ گھر میں اُداسی چھائی ہوئی تھی، سُندری کی ماں چپ چاپ رنج و غم کی مورت بنی بیٹھی تھی اُسے دیکھتے ہی وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی اور روتے ہوئے کہنے لگی "اُس نے تمھارے لئے جان دیدی، تمھارے جانے کے بعد کئی روز تک اُس کے منہ میں ایک کھیل بھی اُڑ کر نہیں گئی تھی، چند روز بعد گاؤں کے نمبردار، چوکیدار اور تمھارے پتا آئے اور مجھے اُس کی شادی جلد اپنی برادری کے کسی لڑکے کے ساتھ کرنے پر مجبور کرنے لگے، مجھے طرح طرح دھمکایا، ڈرایا۔ آخر خود ہی بر تلاش کیا اور بیاہ کا انتظام کر دیا، جس صبح کو بیاہ کا دن تھا، سندری کا پتہ نہ تھا۔ بہت جستجو کے بعد اُس کی لاش بیر کے درخت کے پاس والے کنوئیں سے برآمد ہوئی، اُس وقت اُس کا دماغ چکرا گیا تھا، اُسے یاد نہیں وہ جھونپڑے سے کب اور کیسے نکل گیا تھا، اور حزن و ملال میں ڈوبا ہوا معلوم نہیں کہاں کہاں کی خاک چھانتا پھرا تھا۔

ماضی کے خوشگوار ایام کے آغاز اور اُس کے خونی انجام کی یاد سے اُس کا دل ایک بار پھر بے چین ہو گیا، اُس کی بے رونق مگر دنیا دیکھی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گرنے لگے۔ ——— چٹیل میدانوں سے سرد ہوائیں آ رہی تھیں اور جوار کی سفید بالیوں سے لدے ہوئے خمیدہ پودوں کے کھیتوں سے سرسراتی ہوئی گزر رہی تھیں، گزر رہی تھیں اور غم انگیز اداس نغمے پیدا کر رہی تھیں۔

شاخ

شاخچہ (ف) اسم مذکر۔ شاخ کا مصغر۔ چھوٹی ٹہنی ＊

شاخسانہ یا شاخشانہ (ع۔ ف) اسم مذکر جو مرکب از شاخ + شانہ (۱) حجت۔ تکرار۔ (۲) رخنہ۔ عیب۔ خلل۔ نقص۔ نندا۔ کلنک۔ الزام۔ بہتان۔ تہمت۔ عیب گیری۔ عیب جوئی۔ (۳) فتنہ۔ فساد۔ جھگڑا ٹنٹا۔ (۴) بحث۔ دلیل (۵) شک۔ شبہ۔ بدگمانی۔ گمان بد۔ ؎

سب نے دل میں تیری زلفوں کو ＊ یہی لوگوں کا شاخسانہ ہے (سوز)

(۶) ڈھکوسلا۔ وہم۔ فریب۔ دھوکا۔ گھڑت ؎

مت سمجھ سنبل کہاں وہ زلف کہاں ＊ شاعروں کے یہ شاخسانے ہیں (میر)

صاحب۔ زلف کیا کوئی سمجھے ＊ کہ اس بات کے شاخسانے بہت ہیں (مصحفی)

باقی شاخیں اس کے مشتقات میں دیکھو ＊

(مؤلف)۔ ہمیں ہیں اگرچہ شاخشانہ ہے گو شاخسانہ بھی بہت سی فارسی لغات میں پایا جاتا ہے لیکن اہل زبان سب کے نزدیک بالاتفاق شاخشانہ ہے جسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جسطرح ہمارے ہندوستان میں منہ چیرے او رکھوری فقیروں کا گروہ ہے۔ اسیطرح وہاں بھی منہ چیرے فقیروں کا گروہ ہے جسکا قاعدہ ہے کہ ہاتھوں میں ڈنڈوں کے بجائے سینگ اور مینڈھے کے شانہ کی ہڈی اختیار کر دو آدر کے ساتھ بجاتے ہوئے دکانوں اور گھروں پر جاکھڑے ہوتے ہیں صاحب خانہ یا مالک دکان نے سیدھی طرح کچھ دیدیا تو خیر ورنہ وہیں پاکھنڈ پھیلانے دانت پیسنے اور چھری لیکر اپنے اعضا کاٹنے اور خون بہانے لگتے ہیں جسکی وجہ سے وہ لوگ تنگ آکر انہیں کچھ نہ کچھ دیکر ٹال دیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے فارسی میں ڈراوے دھمکی اور خوف کے معنے ہو گئے۔ اگر کوئی شخص کسی کا مطلب بر نہ لائے اور وہ اُسے رنے مارنے کی دھمکی دے تو کہتے ہیں کہ تم ہم سے شاخشانہ کرتے ہو یعنی منہ چراین دکھاکر ڈراتے ہو لیکن اردو والوں نے اس سے حجت رخنہ فتنہ اور موجب خلل بات کا مفہوم لیکے ان معنوں میں مستعمل کرلیا جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں اور ان معانی ہی کی وجہ سے ہم نے اسکو اردو قرار دیا ہے کیونکہ اصل اور مروجہ زبان فارسی کے معنی سے بہت دور ہیں۔ حضرت شاہ نصیر نے اسکو شاخشانہ ہی باندھا ہے۔ پس صاحب بہار عجم پر تعجب ہے کہ اُنہوں نے شخصانہ بمعنی حملہ مخفف شاخسانہ کیونکر شاخسانہ کے ساتھ ملا دیا ہے شاید کسی کتاب بیاض اشعار یا دیوان میں املا غلط لکھا ہوا دیکھکر اسکو بھی درست خیال کرلیا ہو۔ لیکن ہماری رائے میں یہ کاتب کی غلطی ہے وہ ہرگز ایسی غلطی نہیں کر سکتے) ＊

شاخسانہ پیدا ہو جانا (۱) فعل لازم: جھگڑا کھڑا ہو جانا۔ فتنہ برپا ہو جانا۔ رخنہ نکل آنا ＊ ؎

ٹکڑے دل ہے کس تدر گستاخ شانہ ہوگیا ＊ زلف میں پیدا کہاں کا شاخسانہ ہوگیا (اختر)

شاد

شاخسانہ کھڑا کرنا (۱) فعل متعدی: جھگڑا نکالنا۔ رخنہ ڈالنا۔ خلل پیدا کرنا۔ فساد اُٹھانا۔ فتنہ برپا کرنا ＊

شاخسانہ نکالنا (۱) فعل متعدی: (۱) حجت کرنا۔ تکرار کرنا۔ جھگڑا نکالنا۔ مین میخ نکالنا ؎

شاخسانہ ہی نکالے ہے ہمیا بات میں تو ＊ باغ میں تیرے سوا کسنے اڑائی ڈالی (انصیر)

(۲) عیب چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بُرائی کرنا۔ کیڑے ڈالنا ＊

شاخسانہ ہونا (۱) فعل لازم: نقص نکلنا۔ عیب ظاہر ہونا ؎

نہ زلف یار کا کاتبی کر سکا مانی ＊ ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا (آتش)

شاخسانے (۱) اسم مذکر: شاخسانہ کی جمع ＊

شاخسانے نکالنا (۱) فعل متعدی: جھگڑے کھڑے کرنا۔ رخنے نکالنا۔ نقص پکڑنا۔ اعتراض کرنا۔ حجت تکرار کرنا۔ نکتہ چینی و خردہ گیری کرنا ＊

شاخسانے نکلنا (۱) فعل لازم: (۱) فتنے برپا ہونا۔ جھگڑے کھڑے ہونا ؎

شاخسانے نہ ازنکلیں گے ＊ جو گیا اُسکی زلف کا اک تار (میر)

(۲) حجت و تکرار ہونا (۳) عیب گیری و نکتہ چینیاں ہونا (۴) بہتان لگنا۔ الزام لگنا ＊

شاخیں (۱) اسم مؤنث: شاخ کی جمع جو حروف مغیرہ کے نہ آنے کی صورت میں آتی ہے۔ ٹہنیاں۔ سینگیاں۔ عیوب ＊

شاخیں کھنچوانا یا لگوانا (۱) فعل متعدی: سینگیاں لگوانا۔ سینگیاں ترڑوانا ＊

شاخیں لگانا (۱) فعل متعدی: (۱) سینگیاں لگانا۔ سینگیاں توڑنا ؎

بیمار چشم دلبر آہو نگاہ کو ＊ شاخیں بھی گر لگائیں تو بیکر ہرنکی شاخ (ذوق)

(۲) قلمیں لگانا۔ درخت کی ٹہنیاں بونا ＊

شاخیں نکالنا (۱) فعل متعدی: (۱) درخت کا ٹہنیاں یا ڈالیاں لانا۔ (۲) عیب جوئی کرنا۔ عیب نکالنا۔ نقص ظاہر کرنا۔ عیب چینی کرنا ؎

باغ میں جا نکلے ہم تیرے جو قد کی یاد میں ＊ سینکڑوں شاخیں نکالیں نامتشاد میں (امانت)

شاخیں نکالوں سینکڑوں شاخ غزال میں ＊ دیکھوں جو تیرے سرمۂ دنبالہ دار کو (وزیر)

سینکڑوں شاخیں نکالیں اہل عیب جو ＊ ہے غزال چشم آہو گیر پشت آئینہ (ایضاً)

مصرعۂ سرو میں لاکھوں ہی نکالوں شاخیں ＊ باندھوں مضموں جو قد یار کی رعنائی کا (آتش)

(۳) حجت و تکرار کرنا۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ رخنے نکالنا ＊

شاد (ف) صفت: (۱) خوش و خرم۔ خوشوقت۔ [illegible]ال۔ بے غم۔ بافرحت۔

شاہ پارے

از نتیجۂ افکار عالی جناب معلیٰ القاب فرمانروائے ریاست ٹونک دام اقبالہٗ

ٹھمری

جب شام کی مُرلی کان پری میں جات ڈگریا ٹھہاری رہی
گھونگھٹ سے جو واکو دیکھا سکھی پت لاج اجیرن مو پہ بھئی

انترہ

جب شام نے بپتا دیکھی موری تب راج نگر کی باٹ لئی
جب برہ اگن میں پھنکن لگی واہو مُرلی نے سانچے سُر میں کہی
تن من کو جلا دے سُن ری سکھی جو خاک بھئی اکسیر بھئی جب شام

ٹھمری

ہے برہ اگن کی آنچ نئی تن چھور کے جائے من میں لگی
سُلگت ہوں نہ پُوچھے بات کوئی کانوں پہ دھرت ہیں ہاتھ سبھی

انترہ

جب کوک کروں سنسار ہنسے جب چُپکی رہوں تو گھاؤ لگے
اس غم کی بپھا کو کون سُنے اپنے بھی پرائے ہو کے چلے
میں ہائے کروں تو راج کہے جب رُو ئی جلی تب جوت بھئی ہے برہ اگن

ٹھمری

کر جور رہی ٹھکرائے گیو بیدردی موئے تڑپائے گیو
دِن رین کا چین لیو سجنی سکھ مور کے سوتن سنگ بھیو

اسد جیسے چشم ما روشن دلِ ما شاد (۲) پر بھرا ہوا - لبریز - لبالب چنانچہ شاداب بمعنی پُرآب بہت لبیار - بافراط ۔

شادباش (ف) کلمۂ دعا - خوش رہو - شاباش ۔

کیا شاد کو خفیف کرے ہے زبانِ خلق ۔ شاباش جسکو کہتے ہیں شادباش ہے (ذوق)

شاد ہونا (۱) فعل لازم :- خوش یا خوشحال ہونا - مسرور ہونا - آنند ہونا - پرسن ہونا ۔

کیا شاد ہوں کہ بس غم ہجراں میں مرگیا ۔ روزِ فراق ہی مجھے روزِ وصال ہے (عارف)

شاداب (ف) صفت :- تروتازہ - سرسبز - ہرا بھرا - سیراب ۔

شادان ہونا (۱) فعل لازم :- دیکھو (شاد ہونا) خوشحالی کرنے والا - کیونکہ شادان اسم حالیہ ہے ۔

دیکھکر مجکو وہ غمناک ہوئے ہیں شاداں ۔ اے دل اِس سے بھی سوا اور غمیں کیوں نہوئے (عارف)

شادابی (ف) اسم مؤنث :- سیرابی - سرسبزی - طراوت - ہریاول - تروتازگی

شادماں (ف) صفت :- خوش و خرم ۔

شادی (ف) اسم مؤنث :- (۱) خوشی - انبساط - خوشحالی - آنندی - (۲) جشن ۔ عید ۔ تیوہار (۳-۱) :- خوشی کی تقریب - بیاہ - بواہ - رسم کتخدائی جیسے "شادی خانہ آبادی ہے" (۴-۱) :- جب بی شادی کہینگے تو وہاں بچوں کے ڈرانے کے فرضی نام سے مراد ہوگی ۔

شادی رچانا (۱) فعل متعدی :- بیاہ کے کاروبار کا پھیلانا - کسی خوشی کی تقریب کا سامان شروع کرنا ۔

شادی کا تنبول (۱) اسم مذکر :- دیکھو (تنبول نمبر ۲)

شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شبِ وصل ۔ بھرا ہے شادی کا تنبول آبگینوں میں (مصحفی)

شادی کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) بیاہ کرنا - بواہ کرنا - نکاح کرنا ۔ بیاہنا - بیاہ کرلانا (۲) خوشی منانا - جشن کرنا (۳) نئے گھر میں جاکر رہنے سے پیشتر اُس گھر میں مستحقوں اور غریبوں خواہ رشتہ دار و نحو کو کھانا کھلانا - پرورش کرنا - نئے مکان کی شادی سے یہی غرض ہوا کرتی ہے (۴) گھوڑا بیچنا - گھوڑے کو فروخت کرنا - کیونکہ بیچنے کا لفظ اُسکی نسبت اچھا نہیں جانتے - مکان کی نسبت بھی کہتے ہیں ۔

شادی مبارک (ف + ع) محاورہ :- ایک کلمہ ہے جو تہنیت عروسی یا ولادت وغیرہ کے موقع پر بجائے مبارکباد کہتے ہیں - جیسے "شادی مبارک بنے کو رنگ بھری رات ہے" ۔

شادی مرگ (۱) اسم مذکر :- (۱) بترکیب مقلوب بلا اضافت تحتانی صحیح ہے - مگر بعض لوگوں نے باضافت بھی باندھا ہے - وہ شخص جو افراطِ خوشی میں مرجائے - خوشی میں مرا ہوا ۔

زخم پُر کرکے گئے سینوں پر اہلِ بزم کے ۔ تھا جو شادی مرگ ہنس ہنس کر وہ ماتم ہوا (نسیم دہلوی)

(۲) اسم مؤنث :- مرگِ انبساط - خوشی کی موت - وہ موت جو افراطِ خوشی سے آجائے وہ مرگ جو دفعتہً کسی خوشخبری یا دولت کے ملجانے سے آجائے یہی ایک قسم کی مرگِ مفاجات ہے ۔

شادیٔ مرگ سے پھولا میں سمانیکا نہیں ۔ گور کہتے ہیں کسے تا کفن ہے کس کا (آتش)

شادی مرگ ہوجانا یا ہونا (۱) فعل لازم :- کسی بات کی خوشی میں دفعتہً مرجانا - افراطِ خوشی سے موت آجانا - باضافت تحتانی بھی آتش نے باندھا ہے ۔

دم میں شادیٔ مرگ ہوجانا ۔ تیرے خط کے جواب میں دیکھا (آتش)

ایسی ادا سے بوسۂ لب کہ شادی مرگ ہوں ۔ جور و ستم کا میری جان لطف و کرم کا نام لو (مومن)

ہوگیا سنکر نوید وصل شادی مرگ میں ۔ لب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہوگیا (〃)

ترے بیمار کو گر اپنے جینے کی تمنا ہو ۔ فلک پر سن کے ہنستے ہنستے شادی مرگ عیسیٰ ہو (ذوق)

جوابِ وصل سے کیونکر نہوں میں شادی مرگ ۔ خوشی بھی اور خوشی دلربا کے آنے کی (داغ)

شادی ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) خوشی ہونا - خوشوقتی اور خوشحالی ہونا ۔

کبھی خنداں ہوئے تو صورتِ گل ۔ ہم کو شادی برائے نام ہوئی (امیر)

(۲) بیاہا جانا - نکاح ہونا (۳) گھوڑے یا مکان وغیرہ کا فروخت ہونا ۔

شادیاں (۱) اسم مؤنث :- (شادی کی جمع) ۔

شادیاں گنانا (۱) فعل متعدی :- بیاہ وغیرہ کی بہت سی تقریبیں کرنا ۔

شادیانہ (ف) اسم مذکر :- (۱) خوشی کا باجا ۔ آنند منگل - خوشی کے گیت - خوشی کے نوبت نقارے (۲) وہ نذر جو کسان زمیندار کو شادی کے موقع پر نیوتے کے طور پر دیتا ہے (۳) بدھاوا - بدھائی - مبارکباد - جھجھے کار ۔

شادیانہ بجانا (۱) فعل متعدی :- خوشی کی نوبت بجانا - فتح کا نقارہ بجانا ۔

شادیانہ دینا (۱) فعل متعدی :- خوشی کی نوبت بجانا - مبارکباد دینا - بدھاوا دینا ۔

شادیانہ جو دیا نالۂ شیون نے دیا ۔ جب ملاقات کو ناشاد کی ناشاد آیا (داغ)

شاذ (ع) صفت :- (۱) منفرد - جدا شدہ - تنہا رہا ہوا (۲) کم - نادر - کمیاب قلیل الوجود (۳) صرفیوں کی اصطلاح میں وہ لفظ جو خلاف قیاس ہونے

انترہ

جب روت تھکی تب آنکھ لگی سپنے میں درشن پائے رہی
جب راج کے پیاں پڑن رہی مُن ہُوک سے موری آنکھ کھُلی
سب سوئے سے کھووں اے ری سکھی میں جاگ کے واکو کھوئے دیو کرجور رہی

ٹھمری

جو پریم کا بن مُن بھائے گیو جی دیکھ مورا لہرائے گیو
گھر در کو دیو تج اسے سجنی سنگ ساتھ کُٹم لبسرائے گیو

انترہ

جب راج کی داسی بن کے چلی کر تھام کے بولی مو سے سکھی
کاہے کھوت یہ باٹ بُری میں بیّاں چھُڑا کر واسے کہی
یہ پیت کا بن ہے اے ری دئی جو کھوئے گیو سو پائے گیو جو پریم

ٹھمری

جب پیت کی سِندھ نہانے چلی شُدھ تن کی رہی نہ من کی رہی
جب بِرہ اگن تن من میں لگی منجدھار میں آپ ہی آن پڑی

انترہ

جب تن کی نیا بھنور میں پھنسی گھبرا گئی پی پی کرنے لگی
جب راج دُہائی دینے لگی کاہو کان میں مورنے بات کہی
یہ پیت کی ندیا ہے ری دئی تو ڈوب گئی تو پار بھئی
جب پیت کی سِندھ نہانے چلی

ہندوستان کی جمہوری زبان

امام اکبرآبادی

(۳)

بعد کو جب ہندوستان پر انگریزوں کا تسلط ہوا، اور اُن کو ہندوستانیوں سے واسطہ پڑا تو سینکڑوں الفاظ اردو میں انگریزی کے شامل ہوگئے اور اس طرح ہوئے کہ بولنے اور سننے والا محسوس تک نہیں کرتا کہ میں غیر زبان کے الفاظ استعمال کر رہا ہوں۔ رفتہ رفتہ جب انگریزوں کو اردو سے دلچسپی ہوئی تو اُنھوں نے اُس کو پڑھنا شروع کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں ادبیات کا ذوق پیدا ہوگیا، اور سینکڑوں انگریز شاعری کرنے لگے، نہ صرف یہ بلکہ تصنیف و تالیف میں بھی کافی حصہ لیا۔ مثال کے طور پر یہاں چند انگریزوں اور فرانسیسیوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

مسٹر جون جاشوکٹلر۔ یہ ڈچ قوم سے تھا، جس نے ۱۷۱۵ء میں اردو زبان کی صرف و نحو لکھی۔ اس کے بعد مسٹر ہیڈلے نے ایک قواعد ۱۷۷۲ء میں لکھی۔ پھر مسٹر فرگسن نے ۱۷۷۳ء میں ایک لغت لکھی اور ڈاکٹر گلکرائسٹ نے جو اس زبان سے زیادہ دلچسپی رکھتا تھا۔ متعدد تصنیفات کیں، اور انگریزی سے اردو میں تراجم بھی کئے۔

جون شیکسپیر نے ایک لغت ۱۸۱۷ء میں۔ مسٹر ڈنکن نے ایک لغت ۱۸۴۷ء میں۔ جون ولیم پروفیسر آگرہ کالج نے طبی آلات پر ایک کتاب مع نقشوں کے ۱۸۵۰ء میں لکھی۔ جون پارکس لیڈلے کو اس زبان سے اس قدر دلچسپی تھی کہ آگرے میں اردو کا ایک چھاپے خانہ قائم کیا، اور دستور المعاش پر ۱۸۵۳ء میں ایک کتاب لکھی۔

مسٹر برٹرلینڈ فرانسیسی نے ۱۸۵۵ء میں ایک لغت لکھکر پیرس میں چھپوائی۔ مسٹر برائز نے ایک لغت ۱۸۶۶ء میں لندن میں طبع کرائی، اور ڈاکٹر فیلن جو ایک محقق فاضل تھا اُس نے اردو سے انگریزی، اور انگریزی سے اردو میں دو لغات تیار کیں جو بہت مشہور ہیں، مستند ہیں، اور بسیار کوشش و محنت، تحقیقات و جانفشانی کے ساتھ لکھی ہیں۔ اس کے مقدمے میں نظیر اکبرآبادی کے کلام پر جو رائے زنی کی ہے وہ ہندوستان کے ادب نواز طبقے کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ سعدی و شیکسپیر کی طرح نظیر بھی دنیا کے اسٹیج پر آگیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ نظیر نے اپنے کلام کے ذریعہ کائنات کی ہر ہر چیز کو ایسی زبان میں پیش کر دیا ہے کہ جس سے بڑھکر اتحاد کی بُو نہ تو میر اکبرآبادی کے کلام میں ہے۔ اور نہ غالب کے۔ اُس نے اردو زبان کی ایک ایسی شاہراہ قائم کر دی ہے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ غرضکہ اس لغت کے مقدمے میں ڈاکٹر موصوف نے ہندوستان کے بڑے شاعروں کو نظر انداز کر کے صرف نظیر کی تعریف و توصیف کی ہے۔ ڈاکٹر موصوف مدت دراز تک آگرے اور دہلی میں مقیم رہے، اور الفاظ کی تحقیقات کے لئے شہر بشہر گشت کر کے ماہرینِ زبان سے ملتے رہتے تھے۔

مسٹر گارسن کی شخصیت بھی قابلِ قدر ہے۔ یہ فرانسیسی تھے اور کئی زبانوں کے ماہر۔ اُن کو اردو سے ایک قسم کا عشق تھا۔ یہ بات چیت اور خط و کتابت اکثر اردو میں کرتے تھے۔ پیرس یونیورسٹی کے پروفیسر تھے اور اردو میں بہت سی تصنیفات کیں، انھوں نے اردو کی اشاعت فرانس تک کی۔ اُن کی چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

تذکرہ جات شعراء مصنفین اردو۔ یہ کتاب ۱۸۳۶ء میں پیرس میں طبع کرائی گئی۔

مصنفین و مؤلفین اردو۔ مطبوعہ پیرس ۱۸۶۹ء

ہندوستانی ڈرامے کا انتخاب مطبوعہ پیرس ۱۸۵۰ء

انتخابِ کلام میرؔ۔ مطبوعہ پیرس ۱۸۲۶ء

اردو زبان کا رسالہ۔ مطبوعہ پیرس ۱۸۳۳ء

مسلمانانِ مشرق کا علمِ عروض۔ مطبوعہ پیرس ۱۸۳۴ء

انتخابِ کلام ولی دکھنی۔ مطبوعہ پیرس۔

اسی قبیل کے اکثر و بیشتر یورپین حضرات گزرے اور موجود ہیں۔ جنھوں نے اردو زبان کو یورپ سے روشناس کرایا، اور اُس کی نشر و اشاعت میں کافی حصہ لیا۔ اُنیسویں صدی کے آغاز سے اور ذوق بڑھا اور ادب و شاعری تک نوبت پہونچی۔ اس زبان کی جاذبیت پر حیرت ہوتی ہے کہ باوجود ہندوستان میں پراکرت زبانوں کی موجودگی کے، یورپ کے ذوقِ نظر نے اردو ہی کا انتخاب کیوں کیا! اسی سے اسکی ہمہ گیری کا ثبوت ملتا ہے، اور یقیناً مغربی زبانوں کے لٹریچر میں سب سے زیادہ اور سب سے اعلیٰ لٹریچر اسی زبان کا ملے گا۔ ذیل میں چند یورپین شعرا کے نام بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے کلام کو پڑھکر حیرت ہوتی ہے۔

مسٹر جون واکر تخلص واکر۔ یہ انگریز کلکتہ میں کسی ممتاز عہدے پر مامور تھا۔ کلام کا نمونہ یہ ہے۔

اوطالبِ دنیا تجھے غیرت نہیں آتی — کھائی دہنِ خاک نے فغفور کی ہڈی

گر راست ہو قسمت ہو کبھی باعثِ دولت — مشہور ہے کج پاؤں میں تیمور کی ہڈی

مسٹر جونس تخلص صاحب۔ تلمذ از میر وزیر علی صبا۔ فرماتے ہیں۔

دیکھنا توڑ کے وحشت میں نکل جاؤنگا — مجھکو پہناتے ہو زنجیر پہ زنجیر عبث

مسٹر جونسٹن تخلص فلاطون۔ تلمذ از مرزا مہدی حسن خنا، اردو فارسی دونوں میں شعر کہتے تھے۔

کیوں خزاں میں سر پٹک کر مر نجائے عندلیب

ہے بقائے گُل سے وابستہ بقائے عندلیب

مسٹر برلی تخلص برلی تلمذ از عنایت علی آگرہ، شاگرد غالب۔ کتنا بلند شعر کہدیا ہے۔

سر بسودائے سجود و لب بجنبش پائے دوست

کوئی بتلا دے کہاں اس کا حریم ناز ہے

مسٹر الگزینڈر، تخلص آزاد۔ ریاست الور میں ملازم تھے، اور اردو سے خاص ذوق رکھتے تھے۔

ابرو ہو تو تیغ ستم ریز کیجئے — مژگاں ہو تو خنجرِ براں نکالئے

مسٹر ڈنکن تخلص غریب۔ تلمذ از مرزا عنایت حسین آگرہ، شاگرد غالب

گریہ میں تسکیں تری افزائشِ گریہ ہوئی

دردِ بیتابی سے میں کچھ ایسا لذت یاب تھا

مسٹر جارج اشیفن تخلص استان دہلی میں اکثر قیام رہا۔ اردو کے شعرا کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔

خط کا یہ جواب آیا لکھا جو کبھی پھر خط

کر ڈالوں گا ایک دم میں تری اُن کے ٹکڑے

مسٹر فراسو تلمذ از دلسوز دہلوی۔ ان کا بھی اکثر دہلی میں قیام رہا۔

گرادے برق یارب ہے قیامت شام تنہائی

نہو جب گل ہی گلشن میں تو اپنا آشیاں کیوں ہو

مسٹر آئزک تخلص عبری۔ یہ مذہباً یہودی تھے، ان کا قیام اکثر کلکتہ میں رہا۔ فرماتے ہیں۔

اشک سے، شیشۂ جگر، چشم بنی مےخانہ — دیکھئے اب ہمہ تن غیرت مےخانہ ہوا

مسٹر الیکس رین تخلص صاحب۔ تلمذ از خیراتی خاں دلسوز۔ یہ صاحب فرانسیسی قوم سے تھے۔ کہتے ہیں کہ

ہے زلف حلقہ زن خطِ دلبر کے آس پاس — یا اژدہا ہے فوج سکندر کے آس پاس

لارڈ مین ماؤتھ۔ یہ اردو زبان کے بیحد مداح تھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے۔

پردہ داری اُن کی ہے یا شعلہ سامانی مری

شام تنہائی ہے، میں ہوں اشغلِ سوز و ساز ہے

مسٹر جان ٹامس تخلص طوماس۔ تلمذ از نصیر دہلوی، اردو کے دلدادہ تھے۔ فرماتے ہیں

کاوشِ غم ہے جنوں ساز بقدرِ لذت

پر مجھے حسرتِ آوارہ کا انداز نہیں!

شاکر (ع) صفت:- شکرگزار۔ شکر کرنے والا نعمت یا بھلائی کا احسان ماننے والا۔ سپاس گزار + قانع۔ صابر۔ سنتوکھی جیسے خدا پر شاکر و صابر ہیں۔ جیسے شاکر کو شکر موزی کو ٹکر۔

شاکر نعمت (ع) اسم مذکر:- نعمت کا شکرگزار +

شاکی (ع) صفت:- (۱) شکایت کرنے والا۔ گلہ گزار۔ گلہ مند۔ شکوہ کرنے والا۔ (۲) فریادی۔ نالشی۔ دادخواہ۔ مستغیث (۲-۱) بدگو۔ چغلخور۔ غماز۔ غیبت کرنے والا۔ لتر +

شاگرد (ف) اسم مذکر:- (۱) خدمت گار۔ خدمتی۔ ٹہلوا۔ (۲) تلمیذ۔ طالب علم۔ چٹا۔ کسی بات کو استاد سے سیکھنے والا (۳) چیلا۔ بالکا۔ مرید۔ معتقد۔ پیرو۔ لڑکا۔ نوکر۔ ملازم۔ چاکر۔ (۵) سائیس۔ نفر۔ چرودار۔ (۶) نوآموز امیدوار۔ اپرنٹس۔ دفتر کا کام سیکھنے والا۔ سیکھتڑ +

شاگرد پیشہ (ف) اسم مذکر:- (۱) سلاطین ہند کے دفاتر میں عملہ فعلہ کو کہا کرتے ہیں۔ اہلکار۔ (۲) جلودار۔ امرا کے آگے آگے چلنے والے نوکر۔ حشم وخدم۔ تزک۔ (۳) نوکر۔ چاکر۔ خدمت گار۔ خدمتی۔ ادنے درجے کے ملازم۔ خانگی یا نیچ کے نوکر جیسے سائیس۔ خاناماں۔ خدمتگار اور اوپر کا کام کاج کرنے والے (۴) ادنے ملازموں کے رہنے کے وہ مکان جو کسی کوٹھی یا محل کے متعلق قریب ہی بنے ہوئے ہوں +

شاگرد رشید (ف+ع) اسم مذکر:- ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد۔ بطور نظر شاگرد +

شاگرد کرنا (ا) فعل متعدی:- شاگرد بنانا۔ شیرینی لیکر تلمیذوں کے زمرہ میں داخل کرنا۔ چیلا کرنا +

شاگرد ہونا (ا) فعل لازم:- شیرینی رکھنا۔ تلمذ اختیار کرنا۔ چیلا بننا۔ مرید ہونا۔ معتقد ہونا۔ قائل ہونا۔ استادی تسلیم کرنا +

شاگردی (ف) اسم مونث:- (۱) استادی کا نقیض۔ تلمذ۔ طالب علمی۔ نوآموزی۔ (۲) خدمت ٹہل (۳) چیلاپن۔ مریدپن۔ (۴) وہ مزدوری سے زیادہ روپیہ جو استاد بطریق انعام شاگرد کو دے۔ شاگردانہ +

شاگردی کرنا (ا) فعل متعدی:- کسی سے کام سیکھنا۔ استاد بنانا۔ پڑھنا۔ تعلیم پانا۔ معتقد ہونا۔ شیرینی رکھنا +

شال (ہ۔ف۔ت۔) اسم مونث:- اونی یا ریشمی چادر +

شال باف (ف) اسم مذکر:- (۱) شال بننے والا (۲) ایک طرح کا سرخ ریشمی کپڑا

شال بافی (ف) اسم مونث:- شال بننے کا کام +

شال دوز (ف) اسم مذکر:- شال پر بیل بوٹے بنانے والا۔ شال پر کام بنانے والا

شالا (س) اسم مذکر:- گھر۔ مکان۔ جگہ جیسے پاٹ شالا (مکتب) گوشالا (گایوں کے رہنے کا مکان) کھڑک +

شالی (ت۔ف۔س) اسم مذکر:- دھان۔ چاول +

شالی (ف) صفت:- منسوب بہ شال۔ شال کا جیسے شالی رومال +

شام (ہ) اسم مونث:- حلقۂ آہن جو لکڑیوں اور اوزاروں کے سروں پر خول یا چھلا جیسے چھیں لگاتے ہیں۔ دھات کا بنا ہوا خول یا چھلا چنانچہ شام لگانا یا جڑنا اسی کے واسطے آتا ہے +

خط لگاہ یہ کی ہے انکھ سے بہار :. نرگس کا پھول بھر عصا شام ہوگیا (برق)

آنسو یہ آکے نوک مژہ پر ٹھہرا نہیں + سونے پہ آبنوس کے چاندی کی شام ہے (ہر)

شام (ہ) صفت:- س- شیام ۲۹ (۱) سیاہ۔ کالا۔ اسود۔ نیلا اور کالا ملا ہوا (۲) اسم مذکر:- سری کرشن کا لقب (۳) ایک انجیر کا درخت جو الہ آباد میں ہے اور ہندو اسکو مقدس جانکر پوجا کرتے ہیں +

شام کرن (ہ) اسم مذکر:- وہ گھوڑا جس کے کان سیاہ ہوں +

شام (ف) اسم مونث:- وقت مغرب۔ آفتاب غروب ہونے کا وقت۔ مسا۔ سانجھ۔ سنجا۔ جھٹ پٹا۔ دونوں وقت ملتے۔ بسیرے کا وقت۔ "سب کی بیا شام" +

شام پھولنا (ا) فعل لازم:- شفق پھولنا۔ مغرب کی سرخی کا نمودار ہونا۔

ہیں زیر زلف کیا گل دُر اسکے کان میں + دیکھی نہیں ہے پھولتی یوں شام اب تک (فصیح)

چوٹی میں وہ لپیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو + پھولی ہے شام کہدو یہ صبح بہار کو (وزیر)

پیش از دم سحر مرا روٹھا ہو کا دیکھ + پھولے ہے جیسے شام وہی ... (تقی)

جلوہ گریوں ہے تر البِ مسی پان کے بیچ + شام گویا کہ یہ پھولی ہے گلستان کے بیچ (رشک)

شام غریباں یا غریبی (ف) اسم مذکر:- مسافروں کی شام جو رنجدہ اور مایوسی و تنہائی کا باعث ہوتی ہے۔ علی الخصوص مفلسی کی حالت میں جبکہ توشہ تک نہو + مصیبت کی شام۔ مفلسی کی شام + س

خط کا آغاز ہوا اس رخِ نورانی پر + چل بسی صبح وطن شام غریباں آئی (آتش)

دیکھ لے شام غریبی وہ مسافر ہیں ہم + جس کو گھر یاد نہو جس کو وطن یاد نہو (داغ)

داغ سے روشن کیا میں نے بیابان میں چراغ + میرے ہاتھ آیا ہے یہ شام غریباں میں چراغ (مصحفی)

شام کا بھولا صبح گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے (ا) کہاوت:- اگر

مسٹر جونا تھم تخلص شائق۔ باوجود فوجی عہدے دار ہونے کے ذوقِ شعر تھا۔

جو ہو رقیب منتِ درماں و طنزِ غیر کیا کیا جفائیں ہم نے سہیں تیرے واسطے

مسٹر آگسٹن ڈی سٹوا تخلص مفتون۔ مقیم آگرہ۔ تلمذ از مرزا عنایت حسین آگرہ۔

نکالوں کس طرح پہلو سے ٹکڑا اُس کے پیکاں کا
کہ مدت میں گزر دل میں ہوا ہے آج مہماں کا

مسٹر جارج فانٹوم تخلص صاحب۔ ملازم ریاست رامپور۔ اندازِ بیان یہ ہے۔

یہ آرزو ہے تیرے آنے کی مجھے اے شوخ
کہ جھوٹے وعدوں پہ بھی انتظار باقی ہے

مسٹر جوزف تخلص غریب۔ تلمذ از مرزا عنایت حسین آگرہ۔ شاگرد مرزا غالب

شباب دیکھا تو ان کے شباب کو دیکھا
اک آبگینے میں گویا شراب کو دیکھا

مسٹر ڈانیال کارلور تخلص شکر، تلمذ از فنا و از مرزا عباس حسین ہوش لکھنوی۔

پہنچا ہے بعد مرگ فلک پر مرا غبار رتبہ بلند خلق میں ہے خاکسار کا

مسٹر ایرن جیکوب تخلص ایرن۔ تلمذ از ریاض خیرآبادی

یہ کیا چپکے چپکے شکایت ہے اے دل خبردار کس کا گلہ ہو رہا ہے

مسٹر جون بلیٹرز تخلص اسیر۔ تلمذ از شاہ نصیر دہلوی، فرماتے ہیں کہ

شمع فانوس میں در پردہ جلی ہے دیکھو
شعلۂ آہ نکالے ہے جگر سے باہر

سر ولیم جونس کلکتہ میں جج کے عہدے پر مامور تھے، اور ۲۸ زبانوں کے ماہر تھے۔ لیکن ان کو اردو زبان سے گہری دلچسپی تھی، ڈیوک آف کناٹ اور فریڈرک پین کوٹ وغیرہ کو بھی اس زبان میں خاص مہارت تھی۔ یہ حال تو یورپین مردوں کا تھا۔ لیکن یورپین لیڈیز کو بھی اس زبان سے بڑی دلچسپی تھی۔ مثال کے طور پر ان کے بھی چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

مسز آرچسٹن، تخلص حیرت مقیم آگرہ فرماتی ہیں کہ

زودتھا ہے ہمارا جو وہ دلبر کئی دن سے اس واسطے رہتی ہوں میں مضطر کئی دن سے

مس آئمین ٹیکر۔ تلمذ از منشی عبدالغفور نساخ کلکتہ۔ آپ چند کتابوں کی مؤلف بھی تھیں۔ سخن الشعراء وغیرہ انھیں کی تالیف کردہ تھیں۔

ہو گئی نیند بھی ہمسایہ کو تا صبح حرام میں نے نالہ جو کسی رات سرشام کیا

مسز بلیک۔ تخلص خفی۔ اردو زبان سے گہری دلچسپی تھی

اے خفی اپنے اشک بے تاثیر مفت میں جگ ہنسائی کرتے ہیں

مسز کلائیں۔ مقیم آگرہ۔ یہ ایک یورپین خاتون ہیں۔ لیکن اردو سے ایک نوع کا عشق ہے۔ (حیات)

مسز مورسن۔ مقیم آگرہ۔ یہ ایک ترکی خاتون ہیں، ان کے خاوند آئرش تھے۔ فرماتی ہیں۔

صبا چھیڑ مت کر تو مجھ خستہ دل سے
مجھے اپنی اور تجھکو اپنی پڑی ہے

مس مورسن۔ مقیم آگرہ۔ یہ ایک ترکی دوشیزہ ہے۔ ان کو اردو موسیقی سے محبت ہے۔ اور اردو غزلیں نہایت دلکش آواز سے گاتی ہیں۔

لیڈی ہارڈنگ۔ اردو زبان کی بیحد مداح تھیں۔ اور اکثر اسی زبان میں بات چیت کیا کرتی تھیں۔

لیڈی چیمسفورڈ۔ آپ کو اس زبان سے اتنی محبت تھی کہ شملہ کے ایک زنانہ جلسہ میں اردو ہی زبان میں تقریر فرمائی، اور اس روانی کے ساتھ کہ سامعات محوِ حیرت تھیں۔

ملکہ وکٹوریا آنجہانی۔ آپ اس زبان سے اتنی محبت تھی اور اردو کی اس قدر عزت افزائی کی کہ اس کے حصول کے لئے آگرے سے مولوی برکت اللہ صاحب کو انگلستان بلایا۔ اردو زبان میں آپنے اپنا ایک روزنامچہ بھی تیار کیا تھا، اور ہندوستانیوں سے اکثر اسی زبان میں بات چیت فرمایا کرتی تھیں۔

یورپین مردوں اور عورتوں کے یہ چند نام بطور مثال پیش کئے ہیں، حالانکہ اسی قبیل کے ہزارہا نام ایسے ہیں جن کا بیان اس مختصر مضمون میں نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں وہ یورپین عہدے دار جو دو سو سال

شام

کوئی شخص اپنا وعدہ وقت موعود سے کچھ عرصے بعد پورا کرے تو وہ بھی
اور وعدہ خلاف نہیں خیال کیا جاسکتا۔

شام کلیان (ہ) اسم مذکر۔ شام کا راگ۔

شام کی صبح کرنا (ہ) فعل متعدی۔ شب بروز آوردن کا ترجمہ۔ رات کاٹنا
رات گزارنا۔

کاو کاو سخت جانیہائے تنہائی نہ پوچھ ۔ صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا (غالب)

شام کو شام اور سحر کو سحر نہ گننا۔ اس قدر مصروف اور ساعی ہونا کہ رات کو رات
اور دن کو دن نہ سمجھنا۔ ہر وقت مصروف و مستعد رہنا۔

شام کو شام سحر کو نہ سحر گنتی ہوں ۔ بلکہ اُڑتے ہوئے طائر میں گنتی ہوں (معذرت)

شام کے مرے کو کب تک روئیے (ہ) کہاوت۔ ہمیشہ کے رنج کو
کب تک بیٹھئے۔ عمر بھر کے جھگڑے کی کب تک شکایت۔ جس امر کی حسرت
تمام عمر رہے اُسکا ذکر ہی کیا۔

عیسیٰ جیسا دل زلف میں لب سو بیٹھے ۔ شام کے مرے کو کب تک روئیے (ناظم)
یہ سمجھی میں جل زار رنگ ہی جان تو آہ ۔ رونے کب تک میں مرے کے شام (حسرت)

شام و سحر (ع) تابع فعل۔ صبح و شام۔ سانجھ سویرے۔ دونوں وقت۔
ہر وقت۔

شام ہونا (ہ) فعل لازم۔ سانجھ ہونا۔ دن چھپنا۔ آفتاب غروب ہونا۔

شام ہی دن چھپ گیا چکوی دینی رہے ۔ چل چکوے وا دیس میں جہاں شام کبھی نہ ہوئے (دوہا)

شام (سریانی) اسم مذکر۔ (۱) ملک کا نام جسے شام بن نوح نے آباد کیا تھا
اہل عرب اسکو سام بھی کہتے ہیں۔ مگر سریانی زبان میں شین معجمہ ہے۔
یہ ملک دریائے فرات اور بحیرۂ شام کے مابین واقع اور اسکا دارالخلافہ
شہر دمشق ہے جو ایشیائے روم کا ایک شہر ہے۔ اس ملک کے جنوب میں
عرب اور بیت المقدس ہے۔ یہ ملک نہایت قدیم مقام شاہان سلف
اور قدمائے فیلسفی کا ہے۔ ارم اور سریہ بھی اسی کو کہتے ہیں۔

شاما (ہ) اسم مؤنث۔ ایک سیاہ رنگ کی خوش الحان چڑیا کا نام جسے
تماشبولی میں سننا یا خالہ جان کا کہنا آگے آیا یعنی بروقت کے آثار نمایاں
ہوئے۔

شام پرتی (انگلش) چمپرٹی Champerty کو بگاڑ لیا ہے۔ اس شرط پر
مقدمہ میلینا کہ جیسی ڈگری کا کچھ حصہ وکیل بھی لے۔

شامت (ع) اسم مؤنث۔ از (شوم معنی بدبختی) بدقسمتی۔ بدنصیبی۔ نحوست۔

شام

بدبختی۔ ادبار۔ شقاوت۔ نکبت۔ آفت۔ مصیبت۔ فلاکت۔ بپتا۔
سختی۔ کشاکش۔ بُرگت۔ خرابی۔ بپت۔ کمبختی۔

تری غریب میں کیوں آ گیا مری شامت ۔ دیا تھا حق نے دل ناامید وار مجھے (عارف)
زلف نے جھٹکے بُری ہے لپٹ کے عشق دل ۔ اسکو تم اپنے نصیبوں کی ہی شامت سمجھو (نصیر)
تیرے ہی کاکل سے رکھتا ہے یہ بل ۔ دل کی شامت کو دیکھتے ہیں ہم (رؤف)

شامت اعمال (ع) اسم مذکر۔ کئے کی سزا۔ چلن اور کرتوت کا صلہ۔
گناہوں کی مصیبت۔

شامت آنا یا آجانا (ہ) فعل لازم۔ بُرے دن آنا۔ خرابی کے آثار
نمایاں ہونا۔ نصیبوں کا برگشتہ ہونا۔ ادبار آنا۔ مصیبت کا سامنا ہونا۔
کمبختی آنا۔

ہوش نہ الجھا ہے اُس کاکل کی کشش سے ۔ آئی تو نہیں ہے دل کمبخت یہ تیری شامت ہے (نصیر)
یہ کہیں کہتا ہے قصہ تو جو زلف یار کا ۔ کیا دل نادان تری آئی ہے شامت ان دنوں (معروف)
آئی ہے کیا مری شامت آئی ہے کیا مری شامت ۔ میں کروں اظہار درد غم تمہارے سامنے (داغ)
زلف نے حال مرا موجو کیا ۔ ہوئے شامت تری بھی آئی ہے (عاشق)
نہ چھیڑ اس زلف پریشاں کو تیری شامت نہ آجائے ۔ چلی جا اے صبا ہاں گر تری تقدیر بہتر ہے (ایضاً)
کیوں لوٹ پڑا گیسوئے شکوں پہ تمہارے ۔ تو اور سنو آئی ہے شامت سر دل کی (عزت)
گیا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئی ۔ اُٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے (غالب)

شامت زدہ (ع + ف) صفت۔ عو۔ شامت کا مارا۔ مصیبت زدہ۔
بدنصیب۔ بدبخت۔ کمبخت۔ ناشاد و نامراد۔ کمبختی کا مارا۔

دن گئے زلف بُت کافر میں آپہنچے تو ہیں ۔ شام کو شامت تو وہ پر گھر میں آپہنچے ہیں (ظفر)
ملتی ہے شان یار کی زلف سیاہ کی ۔ شامت زدہ میں محو شب تار ہو گیا (شائق)
بے وجہ یہ دل زلف گرہ گیر میں الجھا ۔ دیوانہ شامت زدہ زنجیر میں الجھا (نصیر)

شامت سوار ہونا (ہ) فعل لازم۔ عو۔ دیکھو شامت آنا جیسے "سن ز مردار
تجھ پر کیا شامت سوار ہے جو خاوند سے آئے دن لڑتی ہے"۔

شامت کا سر پر کھیلنا (ہ) فعل لازم۔ ادبار یا بداقبالی و مصیبت کا سر پر
آنا۔ بُرے دن آنا۔

شامت کا مارا (ہ) صفت۔ دیکھو شامت زدہ۔

ساتھ اس شامت کے مارے کے سراپا تو نہار ۔ اے ظفر دل تو اسیر زلف کاکل ہو گیا (ظفر)
شانے سے جو چوٹی یار کی الجھی تو یہ سنے کہا ۔ کیوں مار کھایا آپ نے شامت کے مارے موئے (نصیر)

شامت کا گھیرا (ہ) صفت۔ دیکھو شامت زدہ۔

سے ہندوستان آتے رہتے ہیں اور اس وقت بھی موجود ہیں۔ یہ تقریباً تمام اردو سے واقف ہوتے ہیں، بلکہ اُن کے لئے اردو جاننا بڑی حد تک لازمی ہے۔ اگر ان کا شمار کیا جائے تو کئی لاکھ تک پہونچیگا۔

لہٰذا اس تذکرے کو چھوڑ کر پھر ڈاکٹر گستاؤلی بان کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ جن کا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہے۔ انھوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ اسی بات پر صرف کرکے ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں ہندوستان کا فنِ تعمیر۔ یہاں کی برادریوں۔ ذاتوں اور زبانوں کے متعلق نہایت مفصل بیان ہے۔ یہ کتاب قابلِ داد و لائقِ ستائش ہے۔ اس کا ترجمہ جناب ڈاکٹر سید بلگرامی نے اردو میں کرکے بڑا احسان کیا ہے، کتاب نہایت ضخیم ہے، اور اس کا نام تمدنِ ہند ہے، اس میں زبانوں کے متعلق یوں لکھا ہے۔

"مختلف محاوروں کو چھوڑ کر ہندوستان میں آریا طبقہ کی تقریباً ۲۱ زبانیں ہیں۔ ان میں سے ہندوستانی (اردو) وہ زبان ہے جس کا سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ گویا ملک کی دولتی زبان ہے۔ اسی میں بہت کچھ خط و کتابت ہوتی ہے اور اخبارات و رسائل چھپتے ہیں۔ غرضکہ جن اشخاص کو ہند کے لوگوں سے کام پڑتا ہے ان کو اردو کا جاننا لازمی ہے۔ یہ زبان باوجود ملک میں عام ہونے کے ایک بالکل جدید زبان ہے، اور پندرھویں صدی کے ابتدا میں قدیم آریا زبان ہندی، فارسی اور عربی سے مرکب ہو کر بنی ہے اس کی صرف و نحو سنسکرت سے مشتق ہے۔ اور عموماً یہ فارسی حرفوں میں لکھی جاتی ہے۔ یہ زبان زیادہ تر اردو کے نام سے مشہور ہے جو سلطنتِ مغلیہ کے فوجی پڑاؤ کا نام تھا۔"

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ

"زبانوں کی کثرت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے اس سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کی زبانیں بھی اسی قدر مختلف ہیں جس قدر اُن کی ذاتیں۔ اس سے صاف متبادر ہے کہ جب کہ ان مختلف اقوام میں یہ دوہرا اختلاف موجود ہے جو یورپ میں نہیں پایا جاتا تو پھر اس امر کی بہت کم امید کی جا سکتی ہے کہ اس پستی کے غارِ عمیق کو پار کرکے یہ آپس میں مل جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔"

ڈاکٹر موصوف حیرت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ۲۰۰ زبانیں اور ۳۰۰ مختلف محاورے بولتے ہیں۔ عربی، فارسی اور سنسکرت ان کے علاوہ ہے۔ آپ نے اپنی کتاب میں مختلف زبانوں کے بولنے والوں کا مع تعداد کے ایک نقشہ نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ درج کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس زبان کے کتنے بولنے والے ہیں؟ یہ کتاب ۱۸۸۷ء کے شروع میں لکھی گئی تھی جس کو آج ۴۸ برس گزر چکے ہیں۔

نقشہ یہ ہے

نام زبان	بولنے والوں کی تعداد	نام زبان	بولنے والوں کی تعداد
اردو	۸ کرور ۲۵ لاکھ	بنگالی	۳ کرور ۹۰ لاکھ
تلنگی	ایک کرور ۷۰ لاکھ	مرہٹی	ایک کرور ۷۰ لاکھ
پنجابی	ایک کرور ۶۰ لاکھ	تامل	ایک کرور ۳۰ لاکھ
گجراتی	۹۵ لاکھ	کنڑی	۵۰ لاکھ
اڑیا	۷۰ لاکھ	ملیالم	۵۰ لاکھ
سندھی	۴۰ لاکھ	ہندی	۳۰ لاکھ

اس نقشہ سے بولنے والوں کی کل تعداد ۲۱ کرور ۸۰ لاکھ ہوتی ہے اور آج ۱۹۳۵ء میں ہندوستان کی آبادی کی تعداد تخمیناً ۳۸ کرور ہے گویا ۴۸ سال میں ملک کی تعدادِ آبادی تقریباً ۱۷ کرور بڑھ گئی۔

اس کے بعد انڈین نیشنل کانگریس کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نقشہ کانگریس کی دفعہ ۴ کے ماتحت ہے اور ملک کے روبرو اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

کانگریس کا پیش کردہ نقشہ

نام مقام	نام زبان	نام مقام	نام زبان	نام مقام	نام زبان	کیفیت
اجمیر مارواڑ	اردو	اندھرا	تیلگو	آسام	آسامی	اندھرا و آسام میں بھی ۹۰ فیصدی اردو سمجھی
بہار	اردو	بنگال	بنگالی	برار	مرہٹی	بنگال و برار میں تقریباً ہر شخص اردو جانتا ہے

شام

شامت کی مار (۱) صفت :- نصیبوں کی خرابی۔ قسمت کا لکھا۔ بدنصیبی۔ بدحالی۔ کمبختی ٭

شامت کی ماری (۱) صفت مؤنث۔ دیکھو (شامت زدہ) مصیبت زدہ ٭

شامت گھیرا (۹) صفت۔ دیکھو (شامت زدہ) ٭

شامت میں پھنسنا (۱) فعل لازم :- دام مصیبت میں گرفتار ہونا۔ خرابی میں آنا۔ آفت میں پھنسنا۔ شومئ طالع میں مبتلا ہونا ٭ ف

سودا ہے سر زلف بتاں اُسکو ہوا ہے ٭ شامت میں یہ دل مفت پھنسا دیکھئے کیا ہو (عاشق)

شامت ہونا (۱) فعل لازم :- بدنصیبی اور بدطالعی کا پیش آنا۔ نصیبوں کی بُرائی ہونا۔ برگشتگی طالع کا ہونا ٭ ف

بھولے سے ملتا ہے وہ شوخ مجھ سے ہے بیزار ٭ یہ اور کچھ نہیں طالع کی ہے شامت ہے (جرأت)

میں کہا اُنسے مجھے چاہتے ہیں شاید آپ ٭ آپکے دل سے جو نکلی ہے صدا آہوں کی

سنکے یہ کہنے لگیں مجھے چاہوں کیونکر ٭ ایسی شامت ہے بھلا کیا سر پھروں کی

اگر کہوں میں سنوار زلفیں تو وہ بگڑ کے ہیں کہتے گالی

عجب نصیبوں کی کچھ ہے شامت سوال دیگر جواب دیگر

شامتی (۱) صفت عو :- شامت زدہ۔ کمبختی کا مارا۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

شامل (ع) صفت (۱) پھیلا ہوا۔ گھیرے ہوئے۔ ملا ہوا۔ شریک۔ ضم شدہ۔ ملحق۔ مشترک (۲) ہمراہ۔ ساتھ (۳) اکٹھا۔ ایک جگہ ٭ جُڑواں۔ چسپاں (۴) ساجھی۔ حصہ دار۔ پتی دار (فاعل بمعنی مفعول ہے اس کے معنے فراگیر زدہ ہیں)

شامل حال (۲) تابع فعل :- (۱) شریک حال۔ ہمراہ اور ہر حالت میں شریک جیسے "خدا کا فضل شامل حال رہے" (۲) عوام :- ملکر۔ باہم۔ ہمراہ۔ شامل ہوکر جیسے "شامل حال رہتے ہیں۔ شامل حال گئے تھے"۔

شامل حال ہونا (۱) فعل لازم۔ عوام :- شریک ہونا۔ ملنا۔

شامل کرنا (۱) فعل متعدی :- ملانا۔ شریک کرنا۔ ملحق کرنا ٭ داخل کرنا۔ مسل میں ملانا ٭ جوڑنا۔ پیوند کرنا۔ لگانا۔ وصل کرنا ٭

شامل مسل (۱) صفت :- مسل میں داخل کیا ہوا۔ مقدمات کے کاغذات کے ساتھ منسلک یا نتھی کیا ہوا ٭

شامل ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) ملنا۔ داخل ہونا۔ شریک ہونا۔ ملحق ہونا۔ خلط ہونا۔ وصل ہونا (۲) حصہ لینا۔ کسی چیز میں پتی ڈالنا۔ ساجھی ہونا ٭

شاملات (۱) (شامل کی جمع) (۱) بہ جمیع المالکان عدالت کی بنائی ہوئی

شان

ہے۔ عربی میں نہیں آتی۔ دیکھو (شامل) (۲) حصہ داری۔ شراکت۔ ساجھا۔ مشارکت ٭

شاملات میں (۱) تابع فعل :- شراکت میں۔ حصے میں۔ پتی میں۔ ساجھے میں

شامّہ (ع) اسم مذکر :- سونگھنے کی قوت۔ اچھی اور بُری بو کے معلوم کرنے کی قوت جس کا مسکن دماغ اور آرِناک ہے ٭

شامی (ع) اسم مذکر :- باشندۂ ملک شام۔ شام کا رہنے والا۔ منسوب بہ شام ٭

شامی کباب (۱) اسم مذکر :- وہ کباب جو گوشت کو مع مصالح و بالکر پیسنے کے بعد ٹکیاں سی بناکر تلے جاتے ہیں۔ ملک شام میں اسکا دستور بہت ہے ٭

شامیانہ (۹) اسم مذکر :- (۱) گھیرا۔ کپڑے کا سائبان۔ آسمان گیر۔ سایہ پوش۔ (۲) ایک قسم کا خیمہ۔ (اساتذۂ فارس کے کلام میں نہیں صرف ہندوستان کی گھڑت ہے)

شان (ع) اسم مؤنث :- (۱) شوکت۔ عظمت۔ مرتبہ۔ دبدبہ۔ جلال ٭ ف

کیا کہوں کیا ہو یہ تیرے گدا کی شان ہے ٭ شک نہیں ہے صدقے امیر بادشاہ کی شان ہے (عارف)

(۲) حق۔ نسبت جیسے "یہ آیت اُن کی شان میں ہے" (۳) وقت۔ موقع۔ حال۔ جیسے آیت کی شانِ نزول (۴) عزت۔ فخر۔ حرمت۔ شرف۔ توقیر۔ منزلت۔ رفعت (۵-۱) قدرت۔ شکتی۔ طاقت جیسے "خدا کی شان ہے چاہے سو کرے" ٭ ف

جھکے زاہد کے سر پائے صنم پر سجدہ کرنے کو

خدا کی شان بُت کرنے لگے دعوے خدائی کا

(۶-۱) آن۔ انداز۔ ادا۔ انوٹ۔ طور۔ طرز۔ طریق۔ وضع ٭ ف

کبھی ہندو ہے کبھی ہے وہ مسلماں شیریں

روز اُس بُت کی نئی شان سے ہم دیکھتے ہیں

(۷) ہیئت۔ صورت۔ شکل۔ ڈھنگ ٭ ف

شان شمع مقابل برگ یار دیر لگا لا ہے ٭ پروانہ سے اُس نے عجب ہی شان کا بتا (نصیر)

شان جانا (۱) فعل لازم :- عزت میں فرق آنا۔ رتبہ گھٹنا ٭ ف

وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگیں ٭ اس میں کیا تیری شان جاتی ہے (رنگیں)

شان چوٹّا (۱) اسم مذکر۔ عوام :- (۱) دوسرے کی طرز اور انداز اڑانے والا شخص (۲) دماغ چوٹّا۔ متکبر۔ دیمغ رو آدمی ٭

شانِ خدا (۱) اسم مؤنث :- خدا کی قدرت۔ فطرت کے بڑے بڑے کام ٭ ف

پوچھا میں نے اُس صنم سے کیا ہو عجب شباب ٭ ہنس کہو وہ صنم شانِ خدا ہیں نظما (ظفر)

بمبئی	مرہٹی گجراتی	برما	برمی	ناگپور	مرہٹی	ان صوبوں میں ۹۰ فیصدی اردو جانتے ہیں
دہلی	اردو	گجرات	گجراتی	کرناٹک	کناڑی	گجرات و کرناٹک میں ۵۰ فیصدی اردو جانتے ہیں
کرالا	ملیالم	صوبہ متوسط	اردو	مہاراشٹر	مرہٹی	یہاں ۴۰ فیصدی اردو جانتے ہیں
سرحد	اردو	پنجاب	اردو	سندھ	سندھی	سندھ میں ۵۰ فیصدی اردو سمجھتے اور بولتے ہیں
تامل ناڈ	تامل	صوبہ متحدہ آگرہ	اردو	اتکل	اڑیا	تامل ناڈ و اتکل میں ۵۰ فیصدی اردو جانتے ہیں

کانگریس کے نقشے کے بموجب زبان کے لحاظ سے کل ۲۱ مقامات ہیں۔
اِن میں سے سات مقامات پر اردو زبان تسلیم کی گئی ہے۔ حالانکہ تمام ملک ہند میں
اردو سمجھی ضرور جاتی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ان سات صوبوں کی آبادی
کتنی ہے۔

اس کا نقشہ یہ ہے

اجمیر مارواڑ	بہار و اڑیسہ	دہلی صوبہ	صوبہ بمبئی	سنٹرل انڈیا	پنجاب	آگرہ متحدہ	حیدرآباد دکن	میزان کل
۲ کروڑ ۸۰ لاکھ	۳ کروڑ ۲۵ لاکھ	۶ لاکھ ۵۰ ہزار	۲ کروڑ	۲ کروڑ ۲۵ لاکھ	۵ کروڑ ۲۰ لاکھ	۵ کروڑ ۳۰ لاکھ	ایک کروڑ ۴۵ لاکھ	۲۴ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار

اس نقشہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی تقریباً ۵۰ فیصدی آبادی کو
اردو لکھنا، پڑھنا، بولنا اور سمجھنا بخوبی آتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی صوبوں میں
کم و بیش ۴۰ فیصدی آبادی اردو سمجھتی ضرور ہے۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان کے
نقشے کی تائید کانگریس کا نقشہ کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے خود بسلسلہ
تجارت ہندوستان کے ہر ہر صوبے تقریباً ہر ہر شہر، اور دیہات
کا گشت کیا ہے، اور بارہا کیا ہے۔ اور اس دوران میں زبان کی
تحقیق کا شغل جمیل بھی رہا ہے۔ اس بنا پر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ
مندرجہ صدر ۱۴ مقامات پر جہاں کانگریس نے اردو تسلیم نہیں کی ہے
وہاں ۴۰ فیصدی اردو سمجھنے والوں میں ۲۵ فیصدی لکھنا پڑھنا بھی
بخوبی جانتے ہیں۔ جن سے روزانہ مراسلت ہوتی رہتی ہے۔

چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے، اور ثبوت کے بعد دعوے سے کہا
جا سکتا ہے کہ اس وقت صرف ہندوستان میں اردو سمجھنے والوں کی
تعداد کم و بیش تیس کروڑ ہے، آئندہ نقشوں سے اس کا مزید ثبوت
پیش کیا جائے گا، اور بتایا جائے گا کہ ہندوستان سے باہر اس
زبان کو کتنے کروڑ انسان سمجھتے ہیں۔

انسان اور اس درجہ تباہی توبہ
آویزشِ انوار و سیاہی توبہ
گھنگھور گھٹا، برستا ہے اور پیہم
سیلاب دو رو ہے، الٰہی توبہ
جوش

اس دورِ [illegible] کا ہند و بیت کہیں گے
شایانِ فاتح و شکست کہیں گے
ہو جائے گی سطحِ ذہن [illegible] سے بیزار
دنیا کے بلند و پست کہیں گے
جوش

شاندار (۲) صفت :- باعظمت - ذی رتبہ - عالیشان ‪+‬ رعب داب والا ‪+‬ عزت دار ‪+‬ دھوم دھام کا - بہت بڑا - کلاں - عظیم جیسے شاندار مکان - خوشنما - بھڑکیلا - چمکیلا جیسے شاندار جوتی - پوشاک ‪+‬

شان دکھانا (۲) فعل متعدی :- عظمت دکھانا - تجلی ظاہر کرنا ‪+‬ قدرت دکھانا ‪+‬

شان شوکت (ع) اسم مؤنث :- رعب - داب - جاہ وجلال - تجمل - شکوہ - بھڑک - ٹھاٹ - احتشام ‪+‬

شان کا مارا جانا (۱) فعل لازم :- عزت یا عظمت میں فرق آنا - جیسے "اس میں کیا شان ماری جاتی ہے" ‪+‬

شان گھٹنا (۱) فعل لازم :- عزت یا عظمت کا کم ہونا - حرمت میں فرق آنا ‪+‬

شان لگنا (۱) فعل لازم (طنزاً) :- دن لگنا - عزت بڑھنا - فخر ہونا - اترانے کا سبب ہونا ‪+‬ سہ

کچھ امتیاز نہ لاحبکو تھا نہ طفلی میں ‪+‬ ستم ہوا کہ جوانی میں اُسکو شان لگی (نظیر)

سنو نہ تم تو مرے حال پر یہ ہوں ہو دلیل
کہ جسکی ذلت وخواری سے تم کو شان لگی (؟)

شان میں بٹا لگنا (۱) فعل لازم :- عزت میں فرق آنا - ناک کٹنا - حرمت کم ہونا ‪+‬

شان میں جفتے پڑنا (۱) فعل لازم (طنزاً) :- عزت وحرمت میں فرق آنا - ننگ وعار کا موجب ہونا ‪+‬ سہ

زلیست سے جو ہاتھ دھو بیٹھا ہے گر اُس پاس بھی
آ رہو گے تم تو کیا جفتے پڑیں گے شان میں (؟)

شانِ نزول (ع) اسم مؤنث :- کسی آیت قرآنی کے اترنے کا موقع - موقعِ نزول - سببِ نزول - باعثِ نزول (یہ لفظ مخصوص ہے احکام الٰہی کے واسطے مگر نہیں معلوم ہمارے دوست مخزن المحاورات نے اپنے سرورق پر اصطلاحوں کی وجہ تسمیہ اور "شان نزول" کیونکر لکھ دیا - شاید اجتہاد فرمایا ہے) ‪+‬

شان وشوکت (ف+ع) اسم مؤنث :- طمطراق - رعب داب - جاہ وحشم - ٹھاٹ باٹ - دھوم دھام - کرّ وفر ‪+‬

شان وشوکت سے رہنا (۱) فعل لازم :- کرّ وفر سے رہنا - ٹھاٹ باٹ سے بسر کرنا - طمطراق اور جاہ وحشم کے ساتھ رہنا ‪+‬

شانہ (ف) اسم مذکر :- (۱) کنگھی - کنگھا ‪+‬ سہ

ہم بھی اتو ہوتے کہ زلف کو اُس کی
کاش ہم کو بنا تا یہ فلک شانہ کسی کا (؟)

(۲) کتف - مونڈھا - مونڈھے کی ہڈی - کندھا ‪+‬ سہ

پرچھائیں سے بھی میری جھکتے ہیں یہانتک
ملتا ہے کہیں خط کبھی شانہ کسی کا (؟)

شانہ بیں (ف) اسم مذکر :- فال گیر - فالیا - شگون بتانے والا - چونکہ یہ فال گیری کے شانہ کی ہڈی پر نقش لکھ کر ایران میں دیکھا کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے ‪+‬ سہ

الجھا ہے کس کی زلف پریشاں میں اے ما ‪+‬ اے شانہ بیں سمجھ کے ذرا شانہ دیکھنا (مصحفی)

قسمت میں ہے وہ زلف گرہگیر دیکھنا
اے شانہ بیں مرا خط تقدیر دیکھنا
یوں ہی ہوا رہے لی جو فصل بہار میں
پاؤں میں ہوشیار کے زنجیر دیکھنا (؟)

شانہ پھڑکنا (۱) فعل لازم :- مونڈھا پھڑکنا - یہ دوست کی ملاقات کا شگون سمجھتے ہیں ‪+‬ سہ

شانہ یوں جو پیا پھڑکتا ہے ‪+‬ کوئی آوے گا کیا حبیب مرا (؟)

شانہ سے شانہ چھلنا (۱) فعل لازم :- کثرت وانبوہ خلائق کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا - نہایت اژدحام اور بھیڑ ہونا ‪+‬

شانہ ہلانا (۱) فعل لازم :- کھوا ہلانا - کھوا ہلا کر جگانا یا نیند سے اُٹھانا ‪+‬ سہ

خیال خواب راحت ہے علاج اس بدگمان کا
وہ کافر گو میں مومن مرا شانہ ہلاتا ہے (؟)

شاہ (ف) اسم مذکر :- (۱) اصل - جڑ - (۲) مولا - خداوند - صاحب - آقا - مالک (چونکہ بادشاہ رعایا کی جڑ اور اُس کا آقا ہے اس سبب سے بادشاہ کے معنی میں مستعمل ہو گیا) (۳) بادشاہ - سلطان - راجہ - ملک - راؤ - (۴) فقیروں کا لقب - داتا - سوامی (۵) نوشہ - دولھا - (۶) شاہ شطرنج کی کشت کرنے کو بھی شاہ کہتے ہیں - اردو میں شہ اسی سے بنا لیا ہے (۷) بڑا - کلاں - عظیم جیسے شاہراہ - شاہ رگ - شاہانی - شاہ توت

چور ——— ٹیگور کی ایک نظم سے ماخوذ

افسر ماہ پوری

دو بیگہ کے سوا میری تمام زمینیں مہاجنوں اور زمینداروں کی نذر ہوگئیں۔ میں نکبت و عسرت کے بھیانک غار میں گر پڑا۔ دو بیگہ زمین کی بساط ہی کیا! دال دلیے پر بھی گزر اوقات کرنا دشوار ہوگیا۔ اکثر فاقہ کرنا پڑتا تھا۔ مگر بُرا ہو غربت کا کہ یہ دو بیگہ زمین بھی جس پر میری تمام زندگی کا دار تھا، گاؤں کے زمیندار کی آنکھوں میں کھٹکنے لگی۔ چنانچہ ایک دن زمیندار مجھے بلا کر کہنے لگا۔

"اوپن! ایک خاص کام کے لئے تمہاری زمین کی شدید ضرورت ہے۔ اگر میرے ہاتھوں فروخت کر دو تو بڑی اچھی بات ہوگی معقول قیمت دے دوں گا۔"

"آپ زمیندار ہیں سرکار! آپ کے پاس تو دنیا بھر کی زمینیں موجود ہیں آپ کو مزید زمین کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے، اگر ہو بھی تو میں قطعی مجبور ہوں سرکار! صرف دو بیگہ زمین باقی رہ گئی ہے۔ اگر اسے بھی بیچ دوں تو کھاؤں گا کیا سرکار"

"تم میرا مطلب نہیں سمجھے اوپن!" زمیندار چرب زبانی سے کام لیتے ہوئے بولا "بات یہ ہے کہ تمہاری زمین کو اپنے باغ سے ملحق کرکے اس میں بھی پودے لگا دینا چاہتا ہوں۔ اس طرح باغ کی خوبصورتی اور نظر فریبی دو بالا ہو جائے گی۔ قیمت کی طرف سے مطمئن رہو۔ کچھ زیادہ ہی دیدوں گا۔"

میری آنکھوں میں آنسو از خود اُمنڈ آئے، زمیندار کے سامنے میں بالکل مجبور تھا، بالآخر میں نے گلوگیر آواز میں کہا "معاف کیجئے سرکار! مجھے تباہی میں نہ ڈالئے۔ کیا یہ میرے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ صرف دو بیگہ زمین جو میرے باپ دادا کی واحد یادگار رہ گئی ہے اُسے بھی فروخت کرکے نان شبینہ کے لئے محتاج ہو جاؤں؟"

زمیندار کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہوگیا، اُس کے بشرے سے خشم و قہر کے آثار نمایاں ہوگئے۔ وہ چند سکنڈ تک خاموش رہا۔ پھر کچھ دیر کے بعد مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے بولا "اچھا کچھ ہرج نہیں دیکھا جائیگا۔"

ابھی بمشکل دو ماہ گزرے ہوں گے کہ زمیندار نے ایک جعلی ہینڈ نوٹ بنا کر مجھے دونوں بیگہ زمین سے بے دخل کر دیا۔ افسوس! جن لوگوں کے قبضہ میں دنیا کی ساری وسعتیں سمٹ کر آگئی ہیں وہ بھی زیادہ سے زیادہ زمین حاصل کرنے کے لئے بدترین فعل کرنے سے گریز نہیں کرتے ہیں۔

"شاید خدا کو یہ منظور نہیں ہے کہ میں اب دنیا میں زندہ رہوں" میں نے دل میں سوچا "اسی لئے تو اُس نے میری بچی کھچی زمین بھی چھین کر زمیندار کو دے دی"

یہ خیال کرکے کہ مجھے دنیا کی نعمتوں اور مسرتوں میں حصہ لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ میں نے ایک سادھو کا ہاتھ پکڑ لیا، اس کے ہمراہ در در مارا مارا پھرنے لگا۔ گلی گلی کی خاک چھانی۔ میں نے دنیا سے تعلق منقطع

شاہ کام۔ وغیرہ (۸) تاش کے اُس میر کا نام جو یکے سے کم اور سب میروں سے بڑا ہوتا ہے ✦

شاہ باز (ف) اسم مذکر:۔ ایک سفید اور بڑے شکاری پرند کا نام جس سے بادشاہ لوگ اکثر شکار کھیلا کرتے ہیں۔ بڑا باز۔ شاہین۔ جُرّہ باز ✦ ؎

تو نے زلفوں کو اُلجھ پڑنے سے منہ دیا جو یار
شاہ بازِ حسن سے بازو نظر آیا مجھے

شاہ بالا (ف) اسم مذکر:۔ اس کے لغوی معنی ہمدوش۔ اصطلاحی وہ شخص جو قد و بالا اور سن و سال میں دولہا کا ہمسر و قریبی رشتہ دار ہو جسے مثل نوشہ آراستہ کر کے دولہا کے پیچھے بٹھاتے اور تا خانۂ عروس لیجاتے ہیں۔ ہندوستان میں ختنہ شدہ کو شاہ بالا نہیں بناتے۔ ترکی میں ساقدوش کہتے ہیں ✦

شاہ برہنہ (۱) اسم مذکر:۔ عورتوں کا ایک فرضی جن جیسے شاہ دریا زین خان۔ صدر جہاں۔ سکندر شاہ وغیرہ ✦ ؎

کہیں طبق کوئی پریوں ہی کے اٹھاتی ہے
کہے ہے شاہ برہنہ سے کوئی دل کا غم

شاہ بلوط (ف۔ع) اسم مذکر:۔ سیتا سپاری۔ ایک قسم کا بلوط جو نہایت شیریں۔ نافع ہے۔ زہیر و خفقان و غثیان و مثانہ کو مفید ہے۔ یہ پھل مزاجاً درجۂ اول میں بارد اور دوم میں یابس ہے۔ بلوط الملک ✦

شاہ پر (ف) اسم مذکر:۔ پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر ✦

شاہ ترہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا میں کام آتا اور مصفّیٔ خون خیال کیا جاتا ہے۔ خارشت کے واسطے بہت مفید۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں حار جسے ہندی میں پت پاپڑہ کہتے ہیں ✦

شاہ تیر (ف) اسم مذکر:۔ کڑی۔ بڑی کڑی۔ شہتیر۔ سقف خانہ ✦

شاہ خانم (۱) اسم مؤنث (طنزاً):۔ بڑے گھر کی عورت۔ متکبر عورت۔ جیسے "شاہ خانم کی آنکھیں دُکھتی ہیں شہر کے چراغ گل کر دو" (یعنی ایسی نازک مزاج و متکبر ہیں کہ اپنی تکلیف کے ساتھ اوروں کو بھی تکلیف دینے سے پرہیز نہیں کرتیں) ✦

شاہ درہ (ف) اسم مذکر:۔ عو۔ وہ آبادی یا گاؤں جو شاہی جھروکوں یا محل خواہ قلعے کے نیچے واقع ہو ✦

شاہ دریا (۱) اسم مذکر:۔ عورتوں کے اعتقاد کے موافق ایک فرضی جن کا نام جو رباتوں پریوں کا لاڈلا بھائی اور سکندر شاہ سے چھوٹا مانا گیا ہے ✦ ؎

بلاؤں سر پہ ترے آج شاہ دریا کو ✦ کہ دور ہووے ترے دل کا یہ رنج و الم (رنگین)

کیا فقط روتی ہیں پریاں اُسی کے عشق میں
شاہ جنّہ ایسا دریا شاہ دریا ہو گیا

شاہ راہ (ف) اسم مؤنث:۔ بڑا راستہ۔ بڑی سڑک ✦ بادشاہ کی سواری آنے جانے کے قابل رستہ ✦

شاہ زادگی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) بادشاہ زادے کی خردسالی کا زمانہ (۲) امیری۔ میرزائی (۳) بیوقوفانہ غرور۔ ابلہانہ تکبر ✦

شاہ زادہ (ف) اسم مذکر:۔ ملک زادہ۔ راج کنور۔ راج کنوار۔ کنور۔ ٹیکا ✦

شاہ زادی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) بادشاہ زادی۔ ملک زادی۔ بادشاہ کی بیوی۔ شاہی خاندان کی عورت۔ بادشاہ کی بیٹی۔ بیگم۔ ملکہ۔ سلطانہ۔ رانی۔ (۲) کنول کے پھول کے اندر کا زرد زیرہ ✦

شاہ صاحب یا شاہ جی (۱) اسم مذکر:۔ اعلیٰ درجے کے درویشوں کا لقب ✦ باباجی۔ سوامی جی۔ سائیں صاحب ؎

ہوا ہیں میرجو اس بُت سے سائل بوسۂ لب ✦
لگا کہنے ظرافت سے کرشمہ صاحب عذادیو
ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ مولیٰ واہ جی ✦
چھوٹے منہ سے یہ نکالا لیتے جاؤ شاہ جی

شاہ سوار (ف) اسم مذکر:۔ بڑا سوار۔ خوب سواری جاننے والا سوار ✦

شاہ عبّاس (ف۔ع) اسم مذکر:۔ (۱) عباس بن عبد المطلب کا نام جو رسول مقبول کے چچا اور خلفائے عباسیہ کے مورث اعلیٰ تھے۔ ان کی حکومت ۱۳۲ھ میں تھی اور ان کے خاندان میں ۶۵۶ھ تک سلطنت رہی (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے کا نام جو اُن بیوی سے پیدا ہوئے جنسے حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ یہ بڑے بہادر اور جری تھے۔ یزید کی فوج کے ساتھ اُنہوں نے خوب خوب بہادریاں دکھائیں اور اکثر اُسکو نیچا دکھایا ✦

کرکے پرسکون زندگی گزارنے کی متعدد بار سعی کی۔ مگر ہر دفعہ ناکامی ہی سے دوچار ہونا پڑا۔ کیونکہ تنہائی میں اکثر گاؤں کی جدائی اور دو بیگہ زمین کا غم مجھے خون کے آنسو رُلاتا تھا۔

اس کوچہ گردی میں پندرہ سال بیت گئے۔ اب میرے دل میں گھر کا خیال برابر آنے لگا۔ لہٰذا ایک روز اپنے گاؤں کی طرف چل کھڑا ہوا۔

چند دنوں کی مسافت کے بعد میں اپنے گاؤں پہونچ گیا۔ مجھے کتنی مسرت و خوشی ہوتی تھی: گاؤں کے ہرے بھرے کھیتوں نے میرا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ گنگا کی فرحناک اور سرور انگیز ہوا نے میرے غمزدہ اور مجروح دل کو سکون و اطمینان بخشا۔ کھیتوں کے درمیان ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی پگڈنڈیاں، گاؤں کی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں آم کے گھنے گھنے جھنڈ میرے دل کو اپنی طرف بے اختیار کھینچنے لگے۔

گاؤں کی معصوم لڑکیاں اپنی اپنی کمروں پر ایک ایک گگری رکھے ہوئے کنویں سے گھر واپس جا رہی تھیں، ان کا معصوم دل سینے کے اندر ایک لطیف دھڑکن پیدا کر رہا تھا۔ میں اُنھیں دیکھکر کسی قدر مسرور ہوا: ہر ایک کو میں نے جھک کر سلام کیا، اُنھوں نے مجھے ماں کی طرح دعائیں دیں۔

دوسرے روز گاؤں کی سیر کرنے کے لئے نکلا۔ کمہار کے گھر، بازار اور مندر سے گزرتا ہوا میں اس جگہ پہونچ گیا جہاں کبھی میرا مکان تھا۔ مگر افسوس! آج اس کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔ میں تھک گیا تھا چنانچہ میں نے چاروں طرف ایک سرسری نظر دوڑائی۔ زمیندار کے باغ کی دیوار کے نزدیک وہی قدیم آم کا درخت اب تک کھڑا تھا جس کے سائے میں میں نے بہت سے دن گزارے تھے، میں اسی کے سایہ میں جا بیٹھا۔

کسی غیر معلوم جذبہ سے متاثر ہوکر میں زار و قطار رونے لگا۔ آنسوؤں نے میرے دل کی بھڑاس نکال دی۔ گزشتہ واقعات ایک ایک کرکے میری نظروں کے سامنے رقص کرنے لگے۔ جیسا کہ میں ایک مرتبہ جب کہ آندھی نہایت تیزی سے چل رہی تھی میں رات بھر جاگتا رہا تھا۔ علی الصباح مالی باغ میں آم چننے کے لئے آیا تھا۔ میں اسی خیال میں غلطاں تھا کہ دفعتاً ہوا کا ایک تند جھونکا آیا۔ میرے پاؤں کے قریب ہی دو پکے ہوئے آم درخت سے گر پڑے۔ میں بہت خوش ہوا اور انھیں حسرتناک نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

اسی اثنار میں باغ کے ایک گوشے سے مالی نکلا اور مجھے بُری بُری گالیاں دینے لگا۔ مجھے سخت غصہ آیا۔ مگر اپنی بیکسی کا جائزہ لے کر خاموش رہ گیا۔ "دو آم پر اتنا عتاب" میں نے دل میں سوچا۔

مالی مجھے پہچانتا نہیں تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر زمیندار کے پاس لے گیا جو اُس وقت تالاب میں مچھلی پکڑ رہا تھا، اُس کے چاپلوس دوست اُسے گھیرے ہوئے تھے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ جب زمیندار نے کل واقعہ سن لیا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے لال بھبھوکا ہو گیا۔ "تجھے مار مار کر ادھ موا کر دوں گا" زمیندار نے گرجکر کہا، اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"آپ تو خواہ مخواہ خفا ہو گئے، میں نے تو صرف دو آم اُٹھائے تھے" میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"سادھو کا روپ تجھے سادھو نہیں بنا سکتا ہے! چور بدمعاش" یہ کہہ کر زمیندار اپنے دوستوں کے ساتھ ہنسنے لگا۔

زمیندار کے اس جملے نے میرے دل پر کاری ضرب لگائی۔ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

"ہاں سرکار! آج کل ریاکار زمیندار تو سادھو سمجھے جاتے ہیں مگر فی الحقیقت سادھو چور" یہ میرے دل کی غمناک آواز تھی جو سینے سے بلند ہو کر ہوا میں منتشر ہو گئی۔

شاہ

شاہ عباس کا علم (ف + ع) اسم مذکر:- وہ جھنڈا جو حضرت عباس ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج کے ساتھ تھا اور نیز وہ علم جو محرم میں اہل تشیع ساتویں تاریخ کو اُنکی یاد میں نکالتے ہیں ٭

شاہ عباس کا علم ٹوٹے (۱) دعائے بد۔ عوہ۔ یعنی حضرت عباس کے علم کی مار پڑے (اہل تشیع میں یہ قسم بہت کھائی جاتی ہے) ؎

جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے ٭ شاہ عباس کا علم ٹوٹے (شوق)

شاہ گام (ف) اسم مذکر:- بڑا قدم۔ گھوڑے کا ایک خاص قدم، راہوار قدم۔ تیز قدم ٭

شاہ نامہ (ف) اسم مذکر:- (۱) وہ تاریخ جس میں بادشاہوں کا ذکر لکھا جائے۔ تاریخ سلاطین۔ سِیَر۔ (۲) ایک مشہور قدیم شاہان فارس کی کی منظوم تاریخ جسے فردوسی شاعر نے ؁ء میں محمود غزنوی کے حکم سے تصنیف کیا تھا ٭

شاہ مرداں (ف) اسم مذکر:- (۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ مصرع
شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار ٭ لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

(۲) دہلی کے قریب ایک مقام کا نام جہاں تعزیے دفن ہوتے اور اُسے علی گنج بھی کہتے ہیں۔ یہاں کی گاجریں بڑی میٹھی ہوتی ہیں اس وجہ سے ترکاری فروش اُن کو "شاہ مرداں کی لاڈیاں" کہکر فروخت کرتے ہیں ٭

شاہ مرداں کی لاڈریاں (۱) اسم مؤنث:- گاجریں۔ زردک ٭

شاہ نائے (ف) اسم مذکر:- بڑا الگل۔ تُرم۔ سرنا ٭ شہنائی نفیری ٭

شاہ نشیں یا شہ نشیں (ف) اسم مؤنث:- (۱) بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ۔ (۲) بساط کرنایہ (۳) وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو۔ جس پر اکثر بادشاہ بیٹھکر لوگوں کو درشن دیا کرتے تھے ٭ ؎

بیٹھے ہے جیسے وہ رہے یہ دعا کا یارب ٭ تا خانہ جہاں ہے وہ شہ نشیں نہ ٹوٹے (جرأت)

(۴) دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے اور اکثر وعظ وغیرہ کے موقع پر پردہ کرکے وہاں عورتوں کو بٹھادیا کرتے ہیں ٭ ؎

اگرچہ چھوڑکر بیٹھا تھا وہ پردہ نشیں چلون ٭ نگاہ عاشقاں درپردہ لیکن شہ نشیں میں تھی (نصیر)

شاہوار (ف) صفت:- بادشاہوں کے لائق۔ نہایت عمدہ و نفیس چیز۔ جیسے جواہرات و اسباب خانہ وغیرہ ٭ بیش قیمت موتی۔ دُرِ یتیم ٭

شاہ

شاہانہ (ف) صفت:- (۱) شاہی۔ خسروی۔ راجائی۔ سلطانی۔ بادشاہوں کے موافق۔ بادشاہوں کی مانند۔ عمدہ۔ نفیس۔ جیسے شاہانہ پوشاک شاہانہ کارخانہ وغیرہ۔ (۲) اسم مذکر:- شادی کا جوڑا ٭ جو دولھا کو پہنایا جائے (۳) شام کا گیت یا وقت ٭

شاہانہ جوڑا (۱) اسم مذکر:- دولھا کا سُرخ جوڑا۔ سُرخ پوشاک ٭

شاہانہ وقت (۱) اسم مذکر:- شام کا وقت۔ وقت مغرب جیسے "ساتھی کا نشان شاہانہ وقت پر چڑھتا ہے اور برات کا صبح کو" ٭

شاہد (ع) اسم مذکر:- (۱) گواہ۔ ساکھی۔ شاکشی۔ حاضر۔ وہ شخص جو آنکھ سے دیکھی بات کسی کی طرف سے حاکم کے روبرو ظاہر کرے۔ جیسے "چور کا شاہد چراغ" (۲-ف) صاحب حسن۔ معشوق۔ محبوب۔ امرد۔ خوبصورت لڑکا (۳-ف) خوب۔ خوشنما۔ دل پسند ٭

شاہد باز (ف) اسم مذکر:- حسن پرست۔ حسینوں سے رغبت رکھنے والا ٭ امردوں سے محبت رکھنے والا ٭ ؎[1]

شاہد بازار (ف) اسم مذکر:- بازاری معشوق۔ کسب کمانے والی معشوق ٭ کوٹھے والیاں۔ کسبیاں۔ کنچنیاں۔ طوائف۔ بیسوا۔ پاتر ٭ ؎

جس آنکھ کو ہو رخنۂ دیوار کی تلاش
پھر کیوں کرے وہ شاہد بازار کی تلاش (مصحفی)

شاہد حال (ع) اسم مذکر:- گواہ حال ٭

شاہدی (ع) اسم مؤنث:- شہادت۔ گواہی۔ اظہار ٭

شاہنشاہ (ف) اسم مذکر:- بادشاہوں کا بادشاہ۔ بڑا بادشاہ جس کے ماتحت اَور کئی بادشاہ ہوں۔ مہاراجہ۔ ادھراج قیصر۔ فغفور۔ خاقان۔ سلطان ٭

شاہنشاہی (ف) اسم مؤنث:- راج۔ ادھکار۔ سلطنت۔ حکومت۔ بادشاہی ٭

شاہی (ف) صفت:- بادشاہی۔ سروری۔ بادشاہت۔ حکومت شاہانہ ٭

شاہین (ف) اسم مذکر:- (۱) ایک سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام (۲) ترازو کی سوٹھ ٭ تولنے کے کانٹے کی سوئی۔ زبانۂ ترازو ٭ ترازو کی ڈنڈی ٭

[1] ذوق: ہے ایک رندِ شاہد باز ٭ اس کو کیا دخل پارسائی میں

رفتارِ وقت!

ادارۂ کلیم

اُڑیسہ کا سبق!

صوبۂ اُڑیسہ کا سابقہ جمود اور اس کا معلومہ حل، کانگریسی وزارتوں کی سیاسی فتوحات میں اک طرۂ افتخار کا اور اضافہ ہے! کانگریس کا قبولِ مناصب اگرچہ ہر لوث اور ضعف سے پاک رہا ہے، لیکن انگریزی سرمایہ داری اور برطانوی سامراج مسلسل اُسے ترغیب اور ترہیب کی دوگونہ آزمائش میں گرفتار کرتا رہا ہے! اک مستبد و غاصب حکومت خود اپنی جگہ طاقت اور دولت کی صیدِ زبوں ہوا کرتی ہے، پس اپنی زار و زبوں رعیت کو وہ ان دونوں مذکورہ فتنوں کی کارفرمائی سے بالاتر کیونکر سمجھ سکتی ہے؟! نتیجہ یہ ہے کہ وہ بار بار یہی دوگونہ طلسم اُس پر چلاتی ہے اور ہر ناکامی پر اک تلخ کام استعجاب سے دوچار ہوتی ہے! ؎

خدایا! جذبۂ دل کی مگر تاثیر اُلٹی ہے!
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے!

اپنے مدِمقابل فریق کا یہ خطاب سننے کی صلاحیت غلط کوش حکومت بمشکل رکھتی ہے کہ ؎

بروایں دام بر مرغِ دگر نہ　　　کہ عنقا را بلند است آشیانہ!

حقیقتہً اس معرکہ کے فریقینِ جنگ یہ ہوتے ہیں:

اُس طرف تیغ و تفنگ، اِس طرف اک ذوقِ عمل
جنگ پھر ہوتی ہے دیوانوں کی فرزانوں سے!

شانِ نمرود اُدھر آنِ براہیمؑ اِدھر
جا کے ٹکرائے ہیں درویش جہانبانوں سے!

الغرض حکومت اِس ماجرائے عجیب کو نہیں سمجھتی۔ غلط فہمی، غیر معاملہ دانی، غیر مردم شناسی، غلط کوشی، غیر عبرت پذیر ناکامیابی، بیسود دست و پا زنی، یہی اُس کے کاروبار ہوتے ہیں، جو اُس کی آنکھیں اُس وقت جا کر کھولتے ہیں جب کہ نقاب افگنی بھی بے مصرف ہو جاتی ہے! تاج و تخت کے متزلزل ہونے سے پہلے تاجپوشوں اور تخت نشینوں کے دماغ معطل اور حواس مختل ہو جایا کرتے ہیں! ؎

بیدادِ عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسدؔ　　جس دل پہ ناز تھا مجھے "وہ دل" نہیں رہا!

بہار اور یوپی میں کانگریسی وزرائے اعظم کو نذرِ تغافل کرنے کی کوشش میں ناکام ہو کر، اب اُڑیسہ میں کانگریسی وزارت کی بیداریٔ حواس و استقامتِ ضمیر کا حکومت نے جائزہ لیا! اُس نے شاید فرض کر لیا کہ خانۂ کانگریس کے ساکنین ابتک سو گئے ہوں گے۔ کیا مضائقہ ہے اگر اُن کے پاؤں کی جوتی اُتار کر اُن کے سر کا تاج بنا دی جائے؟! یعنی وزارت کے ماتحت سیکریٹیریٹ کے اک اہل کار کو صوبے کی گورنرشپ کی شہ نشین پر متمکن کر دیا جائے! یہ کتنی معصوم عیاری اور کیسی محفوظ پسِ چلمن تیراندازی ہوگی!!

کانگریسی حلقوں کی طرف سے اک ہوش آور جرعۂ احتجاج پلایا گیا حکومت کی خود فریبی کا پردہ تو اُسی وقت چاک ہو گیا تھا، تاہم وہ دوسروں کو اپنے پر قیاس کرنے کی انسانی کمزوری سے جلد نجات نہ پا سکی! اُس نے اگرچہ

دہ رقص خلائق تھے ہم اعمال جو تولے
اُڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا

شایان (ف) صفت :- مخفف شائگان ۱؎ زیبا - موزوں - لائق - مناسب - قابل - سزاوار - گرمیت (۲) عمدہ - نفیس - قابل ارزانی سلاطین (۳) روا - جائز - (۴) ممکن - واجب +

شائبہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ملونی - آمیزش - غیر خالص - اچھی چیز میں بری چیز کا ملاؤ - آلودگی (۲) شک - شبہ - احتمال - لاگ - لگاوٹ -
(ان معنی میں عربی نہیں ہے فارسی اور اردو والے بول دیتے ہیں) +

شاید (ف) تابع فعل (از شائستن) :- (۱) زیبا - لائق - باید - گر لفظ باید کے ساتھ آتا ہے (۲) حرف شک - گر - باعث - کداچت - ظن غالب - غالباً - ممکن - فارسی میں تمنا کے موقع پر بھی آجاتا ہے - جیسے کہ حافظ نے لکھا ہے - مصرعہ -

شاید کہ باز بینیم آں یار آشنا را

شاید و باید (ف) تابع فعل :- جیسا چاہیے - بخوبی - ہر طرح سے جیسا شایان اور زیبا تھا +

شائستگی (ف) اسم مؤنث :- درستی - تہذیب - سزاواری - قابلیت - لیاقت - استعداد - بھلمنسائی - خوش خلقی - اخلاق - مروت - آدمیت - انسانیت +

شائستگی سے (۱) تابع فعل :- درستی سے - اخلاق سے - تہذیب سے +

شائستہ (ف) صفت :- (۱) لائق - زیبا - موزوں - شایان - جوگ - مناسب - سزاوار - (۲) تربیت یافتہ - مہذب - تعلیم یافتہ - مؤدب - صحبت یافتہ - اہل معقول (۳) خوش خلق - خوش اخلاق - خلیق - ملنسار - متواضع (۴) سگھڑ - ہنرمند - باسلیقہ (۵) ہونہار - اصلاح پذیر - سیکھنے یا سادھنے جوگ (۶) اچھا - بہتر +

شائع (ع) صفت :- فاش - آشکارا - ظاہر - برگھٹ - مشتہر - عام - پھیلا ہوا - چھاپ کر مشتہر کیا ہوا - چھپا ہوا - اعلان کیا ہوا - شہرت دیا ہوا - مشہور کیا ہوا +

شائع کرنا (۱) فعل متعدی :- مشتہر کرنا - پھیلانا - اشتہار دینا - چھاپ کر مشتہر کرنا - جاری کرنا - چھاپنا +

شائع ہونا (۱) فعل لازم :- مشتہر ہونا - پھیلنا - اعلان دیا جانا - چھپ کر جاری ہونا - سب پر ظاہر ہونا +

شائق (ع) صفت :- مشتاق - اشتیاق رکھنے والا - شوق رکھنے والا - شوقین - آرزومند - خواہشمند - خواہاں - طلبگار - متمنی - پُرشوق +

(اس لفظ کے عربی ہونے میں تو کچھ کلام نہیں - مگر جن معانی میں فارسی اور اردو میں بولا جاتا ہے - اس کے یہ معنی نہیں ہیں - البتہ شوق میں لانے اور اپنا فریفتہ بنانے والا ضرور ہیں جن سے مراد معشوق و دلربا ہوسکتی ہے - ایسی صورت میں مُفرَّس قرار دے سکتے ہیں) +

شب (ف) اسم مؤنث :- رات - راتری - رج - جنی - رین - رَین - لیل - لَیل - روز کا نقیض + س

بُلا اُس سیہ روز کو بزم میں
شب عیش اے مہ جبیں ہو چکی

شب باش (ف) اسم مذکر :- مقیم - منزل گزیں - فروکش - رات کی رات رہنے والا - شب گزار - بسرام +

شب باش ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) رات کو رہنا - رات بھر ٹھیرنا - بسرام کرنا - رات گزارنا - رات بھر سونا (۲) شب کو ہمصحبت ہونے کے واسطے کسی کسبی کے ہاں رہنا +

شب باشی (ف) اسم مؤنث :- رات کا قیام - بسرام - شب گزاری - منزل گزینی - فروکشی +

شب بخیر (ف) کلمۂ دعا :- رات خیر سے گزرے +

(جب کسی امر کے صبح کو کرنے کا قصد ہوتا ہے تو اس کے ساتھ یہ لفظ کہتے ہیں جیسے "رات کی نیت حرام ہے - شب بخیر کل وہاں ضرور چلینگے") +

شب برات (ف) اسم مؤنث :- مرکب از (شب + برات) -

(ماہ شعبان کی چودھویں اور بعض کے نزدیک پندرھویں رات جس میں ملائکہ بحکم الٰہی رزق کی تقسیم اور عمر کا حساب لگاتے ہیں - اس تاریخ میں مسلمان لوگ اپنے اپنے مُردوں کی فاتحہ دلاتے روشنی کرتے آتشبازی چھوڑتے اور حلوا پوری پکاکر باہم بانٹتے ہیں - لیکن سب سے پہلے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نیاز دلوائی جاتی ہے - جس کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول مقبول نے جنگ اُحد فتح کرکے اپنے یاروں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرما ہوئے تو دیکھا کہ ہر ایک اپنے اپنے مُردوں کی تعزیت کرتا روتا

"گورنر سازی" کی کارروائی کو اک شریف آدمی کے گھر میں "مداخلت بوقت شب کا اقدام" سمجھا تھا تو کانگریسی وزارت کی تنبیہہ کو بھی اک "گیدڑ بھبکی" سے زیادہ فرض نہ کیا! پھر دیکھئے کہ اِس قیاسِ فاسد کی اساسِ فاسد پر اربابِ حل و عقد کی قسمت آزمائی کس نوبت تک پہنچی! مسٹر داس وزیر اعظم اُڑیسہ جب بغرضِ ادخالِ استعفیٰ، پوری روانہ ہونے کے لئے اپنی کار میں پا برکاب ہوگئے تو اُس وقت گورنر بہار کے قدم متزلزل ہوئے اور اُنھوں نے بذریعہ ٹیلیفون مائل پرواز وزیر اعظم کو مطلع فرمایا کہ "آپ تکلیف نہ فرمائیے۔ میں نے اپنا عزمِ رخصت فسخ کر دیا ہے، اور سارا معاملہ رفت و گزشت ہے!

کچھ ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز   آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر!

تاہم قضیۂ اُڑیسہ کا اصلی سبق ایک قدم آگے واقع ہے! "قبولِ منصب" کے وقت یہ اندیشہ کیا گیا تھا کہ کہیں کانگریسی وزرا، اس بخیلانہ آئین کے جامۂ تنگ کے شکنجے میں کچل کر نہ رہ جائیں! جامے کی تنگی میں شک نہ تھا، لیکن قوم پرست وزیروں کی "سیاسی و اخلاقی تنومندی" بھی ہر شک و شبہ سے بالاثابت ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کے زندہ و بالیدہ اجسام نے جامۂ آئین کو کہیں کھینچ تان کر فراخ کر لیا اور کہیں اپنے گدازِ بدن کے وزن سے اُسے پھاڑ ڈالا! جو مطلق العنان گورنر، منتخب شدہ وزرار پر عرصۂ زیست تنگ کر دینے والے تھے، خود اُن کی ولادت اور وضعِ حمل میں، آج کانگریسی وزیر حائل ہوگئے!

در جہاں مانندِ جوئے کوہسار   از نشیب و ہم فراز آگاہ شو
یا مثالِ سیل بے زنہار زی   فارغ از پست و بلندِ راہ شو!

جو وزارت چھتاری وغیرہم کے لئے اک "دامگاہ" تھی وہ داس و امثالہم کے حق میں اک "ورزشگاہ" بن گئی!

ہر چہ گیرد علتی علت شود   "کفر" گیرد کاملے "ملت" شود

(ا-ا-خ)

میسور میں کانگریسی علم کی سرفرازی!

"ودوراشواتھم"، ریاست میسور کا اک گمنام گوردہ، شاید جدید العہد تاریخِ میسور میں اُس سے زیادہ یادگار مقام بننے والا ہے جتنا کہ انگلو انڈین ہسٹری آف انڈیا میں نامور قلعۂ سرنگاپٹم، یہی ارضِ دکن کا وہ تاریخ ساز نقطہ ہے جہاں دس ہزار خلق اللہ نے اپنے خونِ گرم سے ملت ہند کے علم قومی کے ساتھ اپنی بے پناہ عقیدت کا ظفری "فائرنگ" کی زبانِ شہادت کی ہمنوائی میں خاکِ میسور کی لوحِ محفوظ پہ لکھدیا! اور پھر اِس عقیدت کے اخلاص کے احترام و خیر مقدم میں دربارِ میسور شریفانہ وفیاضانہ آگے بڑھا، اور کانگریس کے "ترنگے جھنڈے" کو اپنی مملکت کا "ثانوی علم" تسلیم کر لیا!

دیکھیں تو کس طرح اُنھیں ہوتا نہیں اثر
لو آج نامہ لکھتے ہیں خونِ جگر سے ہم!

"شہید کا جو خون، اک "کلیسا" کی تعمیر کے لئے "آب و گل" بہم پہنچاتا ہے وہ آزادی کے "مندر" کے خاکے کی صورتگری بھلا کیوں نہ کردیگا؟! شش جہت میں قربانی ہی کے کلک کن فیکون کی کائنات نظر آتی ہے!

سعیٔ جرأت ہے نشانِ قیس و شانِ کوہکن
عشق نے آباد کر ڈالے ہیں دشت و کوہسار!

"حادثۂ ودوراشواتھم" کے بعد پے در پے جو واقعات ظہور میں آئے اُن کی بلیغ زبانِ حال بجز اِس کے کس حقیقت کی ترجمان ہے کہ سارا سانحہ اک وقتی غلط فہمی کی تباہکاری تھا! میسور، ہندوستان کی اک درجۂ اوّل کی ریاست ہے! "ترقی و تقدم" اُس کی پیشانی پر بخطِ جلی کندہ رہے ہیں! گزشتہ سِنین کے اک دسہرے کی تقریبِ سعید پر مہاتما گاندھی نے دربارِ میسور کے نظم و نسق کو "رام راج" کا قریب ترین دستیاب ہندوستانی نمونہ فرمایا تھا! ماضیٔ قریب کی اِس نیکنام اور روشناسِ ہندوستان "تاریخِ زریں" کی جلد کا ایک جزو بھلا "ودوراشواتھم" کا "ورقِ خونیں" کس طرح بن سکتا تھا؟! نیک محضر ریاستِ میسور کی شاہراہِ ترقی و ارتقا کا جلوسِ رواں ایسے غارِ تاریک کی اُفتاد سے بالا واقع ہوا تھا! چنانچہ وقوعِ واقعہ کی پہلی صدائے بازگشت پر گویا میسور کے نظامِ عصبی کا ایک ایک ریشہ بیدار ہو گیا! اور وہاں کی حکومت نے عاجلانہ تسلسل و تکرار سے متعدد ایسے دلیرانہ اقدامات کا مظاہرہ کیا کہ ہندوستان کی بیشمار نگراں آنکھوں کو جو "خوش جمال میسور" کے رُخِ روشن پر ناگہاں پڑ جانے والی اِس نقابِ تاریک پر مرکوز ہو رہی تھیں، معاً میسور کا اصلی چہرۂ زیبا نظر

شبب

پر فاتحہ دلواتا ہے۔ حضرت نے یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ افسوس امیر حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں۔ انصار نے یہ سنکر اپنی عورتوں کو امیر حمزہ کے گھر بھیجا تاکہ ماتم داری کریں۔ شام سے آدھی رات تک انہوں نے ان کا ماتم کیا اور مرثیہ پڑھتی رہیں۔ چنانچہ اسوقت تک اہل عرب میں یہی دستور ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کو کیوں نہ آئے مگر اول حضرت امیر حمزہ کی تعزیت کرے گا۔ شب برات کی فاتحہ کا دستور بھی انہیں سے منسوب کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک خوشی کا تہوار خیال ہونے لگا ہے اس وجہ سے زمانہ کی خوشی کو شب برات اور دن کی خوشی کو عید سے تعبیر کیا کرتے اور آتش بازی چھوڑتے ہیں جیسے اس کے دن عید اور رات شب برات ہے یعنی رات دن خوشی حاصل ہے۔ ع

کیوں نہ اٹک اپنے پھلجھڑی کی طرح + شب فرقت شب برات نہیں (ناسخ)

شب برات کا چاند:- (ا) اسم مذکر۔ ع۔ ماہ شعبان +

شب بیدار (ف) صفت:- رات بھر جاگ کر عبادت کرنے والا۔ شاغل۔ رات بھر جاگنے والا۔ رات کو اٹھنے والا۔ شب خیز۔ عابد۔ تہجد گزار + س

نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو

شب بیداری (ف) اسم مؤنث:- شب خیزی۔ بیداری۔ بیخوابی۔ رتجگا۔ رات بھر عبادت کرنا +

شب تار یا تاریک (ف) صفت:- اندھیری رات +

شب چراغ (ف) اسم مذکر:- ایک قسم کے لعل کا نام جو رات کو چراغ کی مانند چمکتا ہے۔ اسکا قصہ یوں مشہور ہے کہ دریائی گائے جو دیگر حیوانات کی مانند ہوتی اور دریا کے اندر رہتی ہے جب رات کیوقت چرنے نکلتی ہے تو اس جواہر کو منہ سے نکالکر زمین پر رکھ دیتی اور اسکی روشنی میں چرتی پھرتی ہے جہاں چر چکی اس کو پھر بہا کو منہ میں رکھا اور غوطہ لگا گئی۔ شکاری اس کی گھات میں رہکر اس لعل کو اڑا لاتے ہیں۔ یہ بات بھی ایسی ہے جیسے سانپ کے من کی نسبت زبان زد خلائق ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ خود ایک کانی جوہر لعل کی قسموں سے ہے (۲) جگنو۔ پٹ بیجنا۔ کرمک شب تاب +

شب خوابی (ف) اسم مؤنث:- رات کو پہنکر سونے کے کپڑے۔ پوشاک شبینہ + رات کا سونا +

شب خون (ف) اسم مذکر (۱) رات کا حملہ۔ قتال شب۔ چھاپہ۔ رات

شبق

کے وقت بے خبر دشمن پر دھاوا (۲) خون۔ قتل۔ خونریزی + س

جان و دل پہ لشکر آرائی تھی ہوش یاس کی
عمت اس بوسے میں شب خون تمنا ہو گیا

شب خون مارنا (ہ) فعل متعدی:- چھاپہ مارنا۔ بے خبری میں دشمن پر دھاوا کرنا +

شب تولی (ف) اسم مؤنث:- وہ قزاقی جو رات کے وقت خونریزی کے ساتھ کی جائے +

شب خیز (ف) اسم مذکر:- دیکھو (شب بیدار) +

شب خیزیا (ا) اسم مذکر:- قزاق جو رات کو لوٹے +

شب خیزی (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (شب بیداری)

شب دیز (ف) اسم مذکر:- مشکی گھوڑا۔ کالے رنگ کا گھوڑا + س

کوچے نادر یک لگاتا ہوں قدم اٹھتا نہیں
کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا

شب دیگ (ف) اسم مؤنث:- وہ شلغم گوشت جو رات بھر ایک خاص ترکیب سے منہ خام کرکے پکایا جاتا اور دن کو خمیری روٹی کے ساتھ کھایا جاتا ہے +

شب رنگ (ف) اسم مذکر:- مشکی رنگ کا گھوڑا۔ کالا گھوڑا +

شب زفاف (ف) اسم مؤنث:- سہاگ رات۔ تخت کی رات۔ دولھا دلہن کی اول رات۔ شب عروس +

شب شہادت (ف) اسم مؤنث:- قتل کی رات۔ محرم کی نویں رات جس کی صبح کو امام حسین کا کنبہ اور ان کے بہت سے ہمراہی مع حضرت امام حسین علیہ السلام کوفیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ شب عاشورا +

شب قدر (ف + ع) اسم مؤنث:- عظمت و جلال کی رات۔ اگرچہ اس کے تعین میں اختلاف ہے مگر اکثر کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت کے برابر ہے۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اس رات کو آسمان کی کھڑکی کھلتی اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی عبادت دیکھنے اول آسمان پر تشریف لاتے ہیں۔ قرآن شریف کے اترنے کی رات بھی اسی کو لکھا ہے + س

مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی + سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا (آتش)

آگیا! ع

مبادا ایں مجمع سا یارب غم از باد پریشانی!

سر مرزا اسمٰعیل بالقابہ اور سردار پٹیل کے درمیان جو مفاہمت عمل میں آئی ہے وہ مستقبلِ قریب کے برطانوی ہند اور "ہندوستانی ہندوستان" کی بغلگیری کا تمہیدی "شیک ہینڈ" ہے! ؎

شکر ایزد کہ میانِ من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ مستانہ زدند!

عالی جناب مہاراجہ بہادر میسور کی پیشگاہ سے ترحمِ خسروانہ کے جو ایک سے زائد اعلانات ہوئے اُن میں "شکست خوردگی" کے کسی پہلو کی تلاش کی کاوش، اِس شاہانہ کریم النفسی پر بُرا اخراجِ تحسین ہوگا! ؎

تو نے ظاہر میں رعایا سے جو کھائی ہے شکست
یہ حقیقت میں ظفر مندیٔ سلطانی ہے!

اگر وِدُھور اشوا اتم کے شہداء کا خون، قومی پرچم کو اِتنا سُرخ رو کر سکتا ہے تو ہم اِسے ناکافی "خونبہا" نہیں سمجھتے! اگر اک غلط کارعاملِ حکومت کا فائرنگ آرڈر، اصل قلبِ ریاست سے تمامی مملکت کے جمہوری رنگ میں رنگ دیے جانے کے اک نمائندہ کمیشن کے تقرر کی "گلبانگ" کا آہنگِ پیشیں بن سکتا ہے تو ہم اُسے سینۂ شگاف "کیا معنی، "سامعہ خراش" کہنے میں بھی تامل کریں گے! ؎

تفاوت است میانِ شنیدنِ من و تو
تو بستنِ در و من "فتحِ باب" می شنوم

(ا-ا-خ)

گفتگوئے مُصالحت!

مُسلم لیگی بچوں کو منانے پر چلنے کا بزرگانِ کانگریس نے پھر اک مرتبہ سلسلہ شروع کیا ہے! گاندھی جی کو اِس سعیٔ بیحاصل" کی "لذت" مبارک ہو! ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو   از شما یک کس نشد اسرار جو!

"مطلوبِ عربدہ جو" کی نزاکتِ طبع کی اِتنی رعایت اِس "مجازی طالب" (مہاتما) کو منظور ہے کہ وہ اپنی اور جناح کی ملاقات کی سیاسی واقعیت کو اِس "عاشقانہ معاملہ بندی" کی زبان میں ادا کرنا پسند کرتے ہیں کہ "میں مسٹر جناح کے جناب میں باریاب ہونے کے لئے جارہا ہوں"! ؎

مقصد ہے ناز و غمزہ، وے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے "دشنہ و خنجر" کہے بغیر!

تاہم آپ یہ خیال نہ کیجئے گا کہ مسٹر جناح کی بارگاہِ ناز کے مجلسی آداب کے یہ آخری ممکن حدود ہیں! حاشا وکلا! اِس اجمال کی تفصیل آپ یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ابھی زیرِ ذکر ایام گفت وشنید کی افتتاحی تاریخوں میں کہیں بدبختی سے مولانا ابوالکلام آزاد نے برسبیلِ تذکرہ اک نمائندۂ پریس سے اتنا کہہ دیا کہ "نوآغاز مذاکراتِ صلح اک مثلث نما خط وکتابت کا ماحصل ہیں جس کے ایک فریق مسٹر جناح بھی ہیں"! اِس پر ہندوستان کے "مختار الملک"، اسلامی ہندوستان کے "قائدِ اعظم"، مالابار ہل، بمبئی کے "شہزادۂ اسلام" نے معاً اک برقی پیام سے ملکی پریس کو نوازا جس میں اس شائبے تک کو مُسترد کیا گیا کہ اُنھوں نے موجودہ گفتگوئے مُصالحت کی سلسلہ جنبانی و طرح اندازی کے کسی ننگ کو گوارا کیا ہے! ع

بندہ پرور! مگر خدا شُدہ؟!

جن بزرگوں کو وطنِ مظلوم کے مسائل ومشکلات سے اِتنی ہمدردی ہے جتنی کہ مسٹر جناح کی ذاتِ "صمدیت مآب" کے اِن کلمات سے مُترشح ہوتی ہے، اُنکی "مشکل کشائی" پر ہم ایمان لائے ہیں؟! ؎

ہم کو اُن سے وفا کی ہے اُمید   جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!

سچ تو یہ ہے کہ مسٹر جناح خود مسلمانانِ ہند کی اک لا علاج سیاسی مشکل ہیں، نہ کہ اُن کا حلِ مشکل! خود اک عقدۂ دُشوار کو ہم نے "ناخنِ تدبیر" فرض کر رکھا ہے! اک "طاعون" کو "تریاق"!

ہاں زیرِ بحث گفت وشنید کے آئندہ مراحل سے اگر آپ اُس کی پاس پروریوں کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو اِس خبر کے اندر اک سُراغِ مستقبل پایئے کہ اب مزید گفتگو جناح اور بوس کے درمیان خط وکتابت کے ذریعے ہوگی! یہ مکتوب "نصف الملاقات" نہوں گے، "نصف التفریق" ہوں گے! ؎

قدیم رسمِ مروت کہاں رہی باقی؟   ذریعہ باتوں کا اب جبکہ ٹیلیفون ہوا!

حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ اک دَردِ لا دوا ہے! اربابِ لیگ کے جو مقاصد مرکوزِ خاطر ہیں وہ تو ناگفتہ بہ ہیں، اور جو گفتنی ہیں وہ تحصیلِ حاصل ہیں! پھر وہ کوئی سمجھوتہ، داد وستد کے اصول پر کرنے کے لئے تیار نہیں! وہ زیادہ

شب کور (ف) اسم مذکر:۔ رتوندیا۔ وہ شخص جسے رات کو نہ دکھائی دے ۔

شب کوری (ف) اسم مؤنث:۔ اندھاپن۔ رتوندا ۔

غیب کی شب (ف) تابع فعل:۔ رات کی رات۔ صرف ایک رات۔ رات بسر ہ

دنیا میں ہم رہے بھی تو کم فرصتی کے ساتھ ۔ جیسے سفر میں رہتا ہے انسان شب کی شب (مصحفی)

شب ماہ، شب ماہتاب (ف) اسم مؤنث:۔ چاندنی رات س ہ

پیری میں میر گریہ بھلا کیا ہے اور سوز ۔ دریا کی سیر ہے خوش شب ماہتاب میں (میر سوز)

شب و روز (ف) صفت:۔ رات دن۔ لیل و نہار۔ شبانہ روز ۔

شب وصال یا شب وصل (ف۔ ع) اسم مؤنث:۔ (۱) معشوق سے ملنے کی رات۔ سہاگ رات۔ ملاقات کی رات ۔ س ہ

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے ۔ کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الٰہی ۔ نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے } (علم)

(۲) وہ شب جس میں کسی عارف باللہ کا انتقال ہو ۔

شب یلدا (ف) اسم مؤنث:۔ اندھیری بڑی رات۔ شب تار دراز شب تاریک پوس مہینے کی اندھیری اور منحوس رات ۔ س ہ

کھینچتی روز قیامت سے بھی ہے آپکو دور ۔ تری زلفوں کی بلائیں شب یلدا لیکر (ذوق)

شباب (ع) اسم مذکر:۔ جوانی بکر دین تیس برس کی عمر سے چالیس برس تک کا زمانہ ہ

وقت پیری شباب کی باتیں ۔ ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں (ذوق)

(۲) شروع۔ آغاز۔ ہر ایک چیز کی ابتدا ۔

شباشب (ف) تابع فعل:۔ سراتوں رات۔ تمام رات ۔

شبانہ روز (ف) تابع فعل:۔ رات دن۔ شب و روز ۔ ہر وقت ۔

شباہت (ع) اسم مؤنث:۔ مشابہت۔ سماں۔ صورت شکل۔ ہیئت و اندام کی مطابقت۔ شبیہ۔ شکل۔ صورت ہیئت۔ چہرا مہرا مجازاً رونق روپ جوبن ۔ س ہ

آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا ۔ وہ شکل اسکی اور وہ شباہت کہاں رہی (مصحفی)

شبد (س) اسم مذکر:۔ (۱) آہٹ ۔ آواز صوت۔ صدا۔ بانگ۔ (۲) لفظ بول بچن۔ پد۔ جو کچھ منہ سے بولا جائے (۳) صیغہ مشتق (۴) نانک پنتھی لوگ بھجن کو شبد کہتے ہیں ۔

شبد کوش (س) اسم مذکر:۔ کتاب لغات۔ ڈکشنری۔ فرہنگ ۔

شبستان (ف) اسم مذکر:۔ خلوتخانہ۔ خواب گاہ۔ امیروں کے سونے کی جگہ۔ مسجد کی وہ جگہ جہاں رات کو عبادت کرتے ہیں ۔

شبکہ (ع) اسم مذکر:۔ سوراخدار۔ لوہے یا بید وغیرہ کے تاروں کا جال۔ لوہے کا

جال۔ چھپکا کبوتروں کے بڑے کا جال۔ جو لکڑی میں بندھا ہوا در شکل مثلث ہوتا ہے۔ غلط العام چھپکا ہو گیا ۔

شبنم (ف) اسم مؤنث:۔ مرکب از شب ۔ نم یعنی نم شب۔ اوس۔ نزل۔ وہ رطوبت جو ہوا سے درختوں پر ٹپکتی ہے ۔ س ہ

روئے رنگیں عرق نشاں ہے ۔ شبنم گل سے ٹپک رہی ہے (رند)

(۲) ایک قسم کا سفید اور نہایت باریک کپڑا ململ تنزیب ۔ س ہ

ٹھنڈی ٹھنڈی تھی جو جھس پہ لگ جاتی تھی ۔ اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی (امانت)

آفتاب داغ سودا کو جو دیکھا اڑ گیا ۔ جامۂ تن اسے جنوں شبنم کا کرتا ہو گیا (وزیر)

شبنمی (ف) اسم مؤنث:۔ مسہری۔ چھپر کھٹ جو اوس سے بچنے کے واسطے بنایا جائے۔

شبّو (ف) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا سفید پھول جس میں بھینی بھینی خوشبو آتی اور رات کے قریب کھلتا ہے۔ اسکے درخت کا بھی یہی نام ہے ۔

شُبہ (ع) اسم مذکر:۔ شک۔ گمان۔ احتمال۔ بھرم ۔ کھٹکا ۔ دھوکا ۔ وہم ظن۔ وسواس ۔

شبہ کرنا (۸) فعل متعدی:۔ بدگمانی کرنا۔ بھرم کرنا۔ احتمال رکھنا۔ شک کرنا ۔

شبہ مٹانا یا نکالنا (۹) فعل متعدی:۔ بدگمانی یا شک رفع کرنا۔ احتمال دور کرنا ۔

شبہ ہونا (۱) فعل لازم:۔ گمان گزرنا۔ دھوکا ہونا۔ احتمال گزرنا س ہ

شکل اسکی ایسی ہے دلچسپ کہ پڑ جاتے عکس ۔ تا قیامت آئینے میں شبہ ہو تصویر کا (ناسخ)

شبینہ (ف) صفت:۔ (۱) رات کا شب سے منسوب ۔ باسی۔ رات گذرا ہوا۔ (۲) رات کا بچا ہوا۔ (۳) شب بیداری جو لوگوں سے کرائی جائے۔ مگر اس معنی میں صرف اہل پنجاب بولتے ہیں ۔

شبیہ (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) نظیر۔ مشابہ۔ مانند۔ مثال ہم شکل (۲) وہ تصویر جو کسی خاص شخص کی صورت اور شکل کے مطابق بنائی جائے۔ شباہت ۔ س ہ

چاند سورج کو تمہاری شکل سے نسبت ہے کیا ۔ کچھ شبیہ اے غیرت شمس و قمر ملتی نہیں (رند)

شبیہ بہ معین (ع) اسم مؤنث:۔ (اقلیدس) وہ شکل جس کے مقابل کے دو دو اضلاع تو برابر ہوں۔ لیکن چاروں ضلعے برابر نہوں اور نہ چاروں زاوئے ہی قائمے ہوں ۔

شپ (ف) صفت:۔ (۱) جلد۔ زود۔ شتاب۔ عجل۔ عجلت (۲) پھجی کی آواز سٹرک ۔ تیز چلنے کی آواز جیسے "وہ شپ سے نکل گیا" ۔

شپ شپ (ف) صفت:۔ (۱) جلد جلد جھپ جھپ (۲) تیر چلانے کی متواتر آواز (۳) چقاچاق۔ تلواروں کی پیہم آواز۔ س ہ

سے زیادہ "یافت" کا بدلہ زیادہ سے زیادہ "طلب" سے دینا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے کو زیادہ سے زیادہ پابند کرنے کا نعم البدل ان کے ہاں اپنی زیادہ سے زیادہ آزادی و بےقیدی ہے۔ ان کے فلسفۂ آئینی میں حقوق کے بالمقابل فرائض واقع نہیں ہوتے ہیں۔ صرف حقوق کی ہوس ہے۔ کانگریس کی کوئی بات انہیں، کانگریسی وزارتوں کی کرسیوں کے سوا، پسند نہیں۔ یعنی وہ کانگریسی جہاد آزادی پر تو تبرّی بھیجتے ہیں۔ لیکن اُس کے اثمارِ فتح میں اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اُن کی شرائطِ مفاہمت یہ ہیں کہ "ہم تمہارے یہاں آئیں گے تو کیا کھلاؤ گے! اور تم ہمارے یہاں آؤ گے تو کیا لاؤ گے؟" غالبا اس یک طرفہ معاملت میں اک راز ہے۔ اور وہ یہ کہ اہل لیگ، فریق ثانی کی ساری پیشکشوں اور مراعات کا معاوضہ اپنی طرف سے یہ سمجھتے ہیں کہ "ہم آیندہ اپنی رخنہ اندازیوں اور فتنہ پردازیوں کو ترک کر دیں گے"! پس ہم سے کوئی سمجھوتہ کرے تو اس حیثیت سے نہیں کہ ہم کوئی حقدار فریق ہیں جسے اپنا حق ملنا چاہیئے۔ یا یہ کہ ہم کوئی کارآمد ملکی جماعت ہیں جنہیں اپنے سیاسی مستقبل سے مطمئن کر کے استخلاصِ وطن کے معرکے میں دوش بدوش کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس لئے اور محض اس لئے کہ اگر ہماری "دہن دوزی" نہ کی گئی تو ہم تمہارا بھی خواب و خور حرام کر دیں گے بس صرف ہمارے شر سے ڈر کر ہم سے معاملہ کرو۔ اور تمہارے عطیات کی ہماری طرف سے یہ کافی و وافی قیمت ہے۔ کہ ہم اب شرارت نہ کریں گے!!" ——— یہ کوئی پارٹی پالیٹکس نہیں ہے، "پولیٹکل بلیک میلنگ" ہے۔

مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد کے یہ آخری ممکنات ہیں! امراء و رؤساً نوابان و تعلقداران کو اگر آپ سارے ہندوستان کی پیشکش بھی نذر دیدیں تب بھی وہ برطانوی سامراج کے خلاف کسی جدوجہد میں شریک نہیں ہو سکتے! آخرالذکر چیز اُن کے دولتمندانہ شاخ و برگ کی بیخ و بنہ ہے۔ اور کوئی شئے امکاناً اپنے مادر و پدر کے ساتھ جنگ نہیں کر سکتی۔ اگر امراء سے سمجھوتا ممکن ہے تو ہندوستان کے قلعہ نشین برٹش سو لجرز سے بھی اک معاہدے، کی طرح ڈالنی عینیہ اسی طرح دائرہ امکان میں ہے! ہم سادہ لوح کانگریس کے دماغ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ —

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟ آخر اس درد کی دوا کیا ہے!

مسلم لیگ کے عقبی پشتے ہی "مخصوص مفادات" ہیں۔ نہ کہ مسٹر جناح! جو محض اک پردہ ہیں! اگر آج وہ کانگریس سے متفق ہو جائیں "قائد اعظم" کی بلند نشینی سے معزول ہو کر اک سیاسی مرتد کے گڑھے میں دھکیل دیئے جائیں۔ کانگریسی مولانا محمد علی مرحوم کا کثر مسلم حلقوں میں قبل ازیں یہی حشر ہو چکا ہے! الغرض جناح انہی مذکورہ بالا ارباب دولت و ریاست اور ان ہی خطاب یافتہ درباریوں او حکام رس خواجہ سراؤں کا "وکیل" ہے، خود اہل معاملہ نہیں۔ "قائد اعظم" کا خطاب صرف "محنتانے" کا اک جز ہے جو بجائے نقد کے جنس میں ادا ہوا ہے! اسی طرح "مختار الملک" کا لقب امرا کے مقدمے میں "مختار نامہ" لگانے کی اک "فیس" ہے! ——— پس مسٹر جناح کو فیصلہ کن عنصر سمجھنا بڑی مغالطہ آمیز تشخیص ہے! اصل فریق معاملہ محمود آباد و چھتاری ہیں۔ چنانچہ مجوزہ راضی نامے کی شرائط کو "وکیل" نے اپنے "موکلوں" کی طرف رجوع کر دیا ہے۔ جو ہم جون کو اس کے وکالت خانہ واقع بمبئی میں قدم رنجہ فرما ہو کر اپنے عدالتی نمائندے کو ضروری احکام دیں گے۔

سوال یہ ہے کہ کانگریس پنڈال کی ساری وسعت کے باوجود کیا وہ اتنا فراخ کیا جا سکتا ہے کہ محمود آباد و چھتاری کو اس کے اندر "ایکاموڈیٹ" کیا جا سکے؟!

صلح گرانِ کانگریس کی طرف سے یہ غیر ملفوظ فریاد ہمارے گوش زد ہوتی معلوم ہوتی ہے کہ —

بس، ہجوم نا امیدی خاک میں مل جائیگی یہ جو اک لذت ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے!

(ا۔ا۔غ)

کان پور کی اسٹرائک

کان پور کے کارخانجات پارچہ بافی کی تازہ آغاز مہیب ہڑتال، سرمایہ داری کی نا اہلی اور بے دردی کی اک پُر شور رسوائی ہے! بہاتما گاندھی سرمایہ داری کی مریضہ کے اک ہمدرد معالج اور دلسوز تیمار دار واقع ہوئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ سرمایہ داری کی اصلاح ضرور کرنی چاہیئے۔ لیکن اُسے منسوخ نہ کر دینا چاہیئے۔ تمام دولتمندوں کو "امانت داران دولت" کے قالب میں ڈھال لو۔ اور پھر تم کو، بالشوک انقلاب کی ضرورت ہے، نہ کمیونسٹ تشدد کی۔ نہ ڈکٹیٹر شپ آف دی پرولیٹریٹ کی! امراء اور غربا زیادہ سے زیادہ بس ذرا بے فکر والدین اور قدرے محروم نظر

چل سٹ جی یہ سے بجلی ال بادلوں لیکرہ دیکھی ہو یا تیری تلواروں کی تپ تپ ہے (رات)

شپاشپ (ف) اسم مؤنث - صحیح (شپاشاپ) (۱) بیکایک تیر کی پیہم آواز (۲) ہوا کے چیرنے چاٹنے کی آواز (۳-۱) سپے درپے - برابر - متواتر - پیہم - (۴-۱) پانی کے چھینٹے یا اُس کے اندر جانے کی آواز +

شپیر و شبیر (عبرانی) شبّر کی تصغیر :- (۱) نیک - خوبصورت - حسین - چونکہ شبیر اور شبّر اصل میں ہارون علیہ السلام کے فرزندوں کے نام تھے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ناموں سے حضرت حسن و حسین کو یاد کرتے تھے - اس وجہ سے حضرت امام حسین کا لقب پڑ گیا تھا +

حریف [illegible] شہ [illegible] موسے کی ہے جو [illegible] یاں ہے ﴿[illegible]﴾
شبیر کا جو ہو [illegible] شفق + [illegible] دلیل [illegible]

شت (ن) صفت - [illegible] +

شتا (ع) اسم مذکر :- (۱) جاڑا - سردی (۲) زمستان - موسم زمستان - جاڑے کا موسم [illegible] وسط نومبر سے وسط فروری تک رہتا ہے +

شتا (ہ) اسم مذکر :- (عوام و بازاری) چانٹا - تھپڑ - [illegible] - دھول +

شتاب (ف) تابع فعل :- جلد - فوراً - بے لغزش - سُرعت - جھٹ - بلا توقف - جھٹ پٹ +

شتاب کار (ف) صفت :- جلد باز - تعجیل کار - چڑچڑا - [illegible] +

شتابی (ف) اسم مؤنث :- (۱) شتاب کا نقیض - جلدی - تیزی - سُرعت - فوراً بھی - قاتل مرے لاکھ لو شتابی سے دستگیری + جوں [illegible] تیرے خنجر [illegible] (ذوق)

ساقیا جام سے شتابی دے ﴿میر﴾
کون کہتا ہے پارسا ہیں ہم

(۲) اضطرابی - گھبراہٹ - بے صبری - جیسے کیوں شتابی کرتا ہے صبر کر (تعجیل بھی بولتے ہیں) +

شتر (ف) اسم مذکر :- اونٹ - جَمَل - ایک کرڈھنگی حیوان کا نام جس کی شکل پہاڑ کے ٹیلے کے بہت مشابہ ہے + (بعض شعرائے ہند نے جو اسکو شتر لنگر کے قافیہ کے ساتھ باندھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے) +

شتربان (ف) اسم مذکر :- اونٹ کا نگہبان - ساربان - اونٹ والا +

شتر بے مہار (ف) صفت :- بن نکیل کا اونٹ جو آزاد اور قابو سے باہر ہو - بے لگام - نڈر - بے خوف - بےباک - گھر کا نہ گھاٹ کا + وحشی - جنگلی - جانگلو - صحرائی - بن رہا - ناشائستہ - غیر مہذب - نا تراشیدہ - بے تربیت - آوارہ - بادہوائی ھ

شتر

[illegible] گر پھر سے لیلیٰ محمل سوار جاتے [illegible] مجنوں بھی ساتھ ہوں [illegible]

شتر پا (ف) اسم مذکر :- سورج مکھی کا پھول +

شتر خانہ (ف) اسم مذکر :- اونٹوں کا طویلہ - وہ احاطہ جہاں سرکار کے اونٹ رہتے ہیں

شتر سوار (ف) اسم مذکر :- (۱) سانڈنی سوار - وہ اردلی جو اونٹ پر سوار ہو کر چلتا ہو (۲) قاصد - پیک - وہ سانڈنی سوار جو چٹھیاں پہنچاتا ہے +

شتر غمزہ (ف) اسم مذکر :- (۱) دھوکا - مکر - دغا - فریب - حیلہ - فطرت - چالاکی - [illegible] - حیلہ - تحیل - [illegible] - شرارت + ھ

شتر غمزے [illegible] سے کیا گیا + فتنہ آسا [illegible] (ظفر)

(۲-۱) ناز بیجا - ناموزوں نخرہ + ھ

[illegible] سے شتر غمزے + اگر مجنوں کا دل ہو تنگی [illegible] (ذوق)

چونکہ [illegible] [illegible] ہیں ہوا [illegible] جاتے ہیں اونٹ [illegible] بدنام ہے [illegible] ہو گا +

شتر کینہ (ف) اسم مذکر :- وہ شخص جس کا کینہ اور کپٹ کبھی نہ نکلے - بلکہ ہمیشہ دل میں رہے - کیونکہ اونٹ کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنی عداوت کا بدلہ لئے بغیر نہیں چھوڑتا ہے چاہے کسی قدر عرصہ کے بعد موقع کیوں نہ ملے - دلی عداوت - دلی دشمنی +

شتر گاؤ (ف) اسم مذکر :- زرافہ - ایک حیوان کا نام جو عرب کے ملکوں میں [illegible] ہے - اس کی گردن اونٹ سے اور اس کے کھر بیل سے مشابہ ہیں - چونکہ رنگ چیتے سے ملا ہوا ہے - اس وجہ سے شتر گاؤ پلنگ بھی کہتے ہیں - لوگوں کا [illegible] ہے کہ یہ عجیب الخلقت جانور ماده حبشی اور نر بیل کے ساتھ جفتی کرنے سے پیدا ہوتا ہے - اس کا قد سر کی چوٹی سے لیکر کھروں تک ۱۸ گز کے قریب ناپنے میں آیا ہے +)

شتر مرغ (ف) اسم مذکر :- صحرائے افریقہ و عرب کے ایک پرندہ کا نام جو اونٹ سے بعض اعضا میں نہایت مشابہ ہے - جنوبی امریکہ میں بھی پایا جاتا اور قد میں دو گز کے قریب ہوتا ہے - اس کی گردن نہایت لمبی اور صاف ہوتی ہے - دوڑنے میں ریگستانی میدانوں میں گھوڑے پر سبقت لے جاتا ہے - اس کی خوراک غلہ اور نباتات ہے - کنکر پتھر کھا کر ہضم کر لینے میں مشہور ہے - اس کے بازوؤں کے پر قد میں زیور سے کم نہیں - یہ تیس انڈوں سے کم نہیں دیتا +)

شتر نال (ف) اسم مؤنث :- زنبورک - ایک قسم کی چھوٹی توپ جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھی اور اسی پر چلائی جاتی ہے - ایسی توپیں بادشاہی سواری میں اکثر ہوا کرتی تھیں اور

مہر اولاد کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور تھوڑی سی تعلیم و تلقین اور بیداری ضمیر و سلسلہ جنبانیِ کرم کے بعد دونوں کے درمیان صلۂ رحمی کے تعلقات بحال ہوسکتے ہیں! — مہاتما جی کی نیکی و معصومی کا یہ اک نہایت خطرناک پہلو ہے۔ جس چیز کو وہ "بھائی" کہتے ہیں اس کی تاریخی سِپت پر روزِ ازل سے لے کر کسی وقت بھی کوئی ایسی شے کبھی معرضِ وجود میں نہ رہی جو "بجز طبقاتی آویزش" کے "مادر و دختر کی آمیزش" کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہو! بلاشبہ ایسے افراد بکثرت ہوتے ہیں جنہوں نے اس اِذعان کو اپنے سینوں میں پایا کہ وہ ایک ہی خاندانِ آدم کے ارکان ہیں جن کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر انہوں نے کھانا کھایا۔ وکٹر ہیوگو کی لامزریبل کا "بشپ" اک ایسی ہی ہستی تھا۔ سقراط اِسی امت بشری کا اک دوسرا داعی تھا۔ مسٹر ایچ۔ جی ویلز (زندہ و زندۂ جاوید مورخِ تاریخ عالم) اک ایسا ہی عالمی دل و دماغ رکھتا ہے۔ جو دنیا کو "ہمارا بڑا گاؤں" کہتا ہے۔ خود مہاتما گاندھی اسی سلسلۂ عالیہ کے اک حلقۂ زرّیں ہیں۔ اور پھر تاریخ کی سب سے بڑی بوالعجبی یہ ہے کہ سوشیلزم و کمیونزم کا پیغمبر، کارل مارکس۔ شائی لاک کا ہم نسل تھا۔ اور ساری دنیائے لکھ پتیوں اور کروڑ پتیوں کی دولت کو۔ محرومین و مساکین ارض کے لئے حلال کر دینے والا انہی قارونوں اور فرعونوں کے بڑے بڑے لعتہائے ترسے تا زیست گریزاں و روگرداں رہا!

تاہم سب کچھ کہنے کے بعد حقیقت اس سے آگے نہیں بڑھتی کہ یہ سب "افراد" کی داستان تھی، افراد کی! لیکن ناپیداکنار انسانی جنگل کے یہ معدودے چند گل و شگوفہ اس "نیستانِ سوسائٹی" کے منظرِ خارزار میں کوئی قابلِ شمار تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ ایسے افراد دردِ انسانی کا درماں بننے میں جتنے "کامیاب" ہیں اتنے ہی "کمیاب" ہیں۔ ان کو کثیر التعداد، عامۃ الورود اور سہل الوصول سمجھنا اس قدر نیک خواہی نہیں جس قدر کہ بدعقلی ہے! اگر میر آج موجود ہوتا تو گاندھی جی کو بتاتا کہ: ؎

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں   تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں!

اخلاقی و معاشی و اجتماعیاتی فلسفیوں نے اسی حقیقت کو "اخلاقی فرد اور اخلاق سوز سوسائٹی" کے اصطلاحی کلمات میں بیان کیا ہے! ع نیست جز انساں دریں عالم کہ بسیار است و نیست!

اس وقت کانپور کے سرمایہ داران، "اجتماعی طب" کے دار التشخیص میں کھڑے کئے جا چکے ہیں۔ اب گاندھی جی دیکھ لیں کہ ان مریضوں کی اختلاجی حرکاتِ مذبوحی کے چارٹ کے اندراجات کیا بتلاتے ہیں۔ ان "امانت دارانِ دولتِ قومی" نے کارخانجات کانپور کی گذشتہ متعدد و متواتر ہڑتالوں میں فاقہ کش و نشانۂ فائرنگ مزدوروں کا رقصِ بسمل دیکھا: "تا این حرفت" کے مراعاتی قانون سے پورا فائدہ اٹھانے کے باوجود مزدوروں کی اجرت کو قوت لایموت کے پیمانۂ تنگ تک بھی نہ پہنچایا! روئی کے بھاؤ کے گرنے کے نتیجے میں ہندوستانی کاشتکار کو کروڑوں کا مجموعی خسارہ ہونے کے علی الرغم، کارگاہوں کے بازاری ساختہ کپڑے کے نرخ میں مطلق کسی تخفیف پر آمادگی کا اظہار نہ کیا۔ حکومت کی مامور کردہ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے "پاک حساب" کے سارے ادعا کے باوصف محاسبۂ کتبِ حساب سے مجرمانہ گریز کیا۔ کانگریسی وزارت کی تنبیہ پر بھی کمیٹی کی نہایت معتدل سفارشات کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر دیا۔ حکومت کی خرگیری پر خود اس کی مقرر کردہ کمیٹی کو گوناگوں اصطلاحی بے ضابطگیوں کے ارتکاب کا ملزم گردانا۔ لیبر کمیٹی سے اشتراکِ عمل کرنے کے بجائے اُس کے ارکان کو عین وقت آخر پر اپنی سفارشات میں ترمیم و تحریف کرنے کی سازش کی اثر آفرینی کی! ابتدائی اعلانِ اسٹرائک کے بعد کارخانوں کو کھلا رکھنے کی کوشش کی اور ہڑتالی مزدوروں کے "راستے" میں لیٹے ہوئے اجسام کو "خرامِ نازِ کار" سے ٹھکراتے ہوئے اپنی فیکٹریوں کے دفتروں کے کاشانوں میں دندناتے ہوئے چلے جانے کی معشوقانہ جفاکاریوں کی نمائشیں کیں! چالیس پچاس ہزار کے درمیان مزدوروں اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ نفوس رکھنے والے مزدور خاندانوں کے زن و بچہ کو بے آب و ناں اور شاید بے خانماں چھوڑ کر نینی تال۔ شملہ اور ولایت کی بہشتوں کی طرف رفع الی السماء فرما گئے! — سبحان اللہ برین "امانت داریِ دولتِ قومی"! صَلِّ علیٰ۔ بریں علاج پذیریٔ سرطانِ سرمایہ داری!

ہندوستان کے سرمایہ دار مہاتما گاندھی کے اُپدیشوں پر اس سے بڑھ کر شرحِ صدر کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ جتنا کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ کے پروگرام تجدیدِ معیشت پر امریکن ملوک التجار نے دیا ہے ؎

مایۂ طینتِ آدم زخمیرِ دگر است   تو توقع زگلِ کوزہ گراں میداری!

موجودہ لمحے پر بھی ارتقا یافتہ بشریت کی پسماندگی کا یہ نقشہ ہے: ؎

ہاں نوعِ بشر میں بجیں ہے اب تک   انسان رہِ راست پہ نہیں ہے اب تک

شعر

وہ تمام راستے میں چھوٹتی جاتی تھیں +

شُتری (ف) صفت ۔ (۱) شتر کے رنگ کا ۔ گندمی سیاہی نا سیالی ۔ اس حرف کے بارن کا ۔ برگ کا ۔ جیسے شتری چغہ ۔ یا پن وغیرہ جیسے حرف شتری بھی کہتے ہیں + (۲) حصہ ۔ بارہ نقارہ جو اونٹ پر رکھا جاتا ہے +

شُجاع (ع) صفت ۔ دلیر ۔ بہادر ۔ دلاور ۔ دل چلا ۔ جری ۔ سورما ۔ سوربیر +

شُجاعت (ع) اسم مؤنث ۔ دلیری ۔ بہادری ۔ سورماپن ۔ مردانگی +

شجر (ع) اسم مذکر ۔ درخت ۔ برچھ ۔ ترور ۔ روکھ ۔ پیڑ + سہ

دل ہوا سرو گلستاں کے نظارے سے نہال + شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا (امانت)

شجردار (ف) اسم مذکر ۔ وہ نگینہ جس میں پیڑ سے بنے ہوئے ہوں ۔ سنگ شجر +

شجرہ (ع) اسم مذکر ۔ (۱) درخت ۔ پودا ۔ (۲) نسب نامہ ۔ کرسی نامہ ۔ سلسلہ ۔ بنساولی ۔ وہ کاغذ جس میں ورثہ ایک کی اولاد کی ترتیب وار درج ہو (۳) وہ کاغذ جس میں اہل طریقت لوگ اپنے پیروں کا نام اور سند لکھا کر مریدوں کو وظیفہ کے طور پر پڑھنے یا پاس رکھنے کے واسطے دیتے ہیں (۴) کھیت کا نقشہ ۔ جاک لسٹ پٹواری کا نقشہ +

شجرہ قلّہ (ا) اسم مذکر ۔ صحیح (شجرہ + کلاہ) ۔ (۱) پیروں کا شجرہ اور ٹوپی جو تبرکاً مریدوں کو دی جاتی ہے (۲) بدھنا بوریہ ۔ انگڑ کھنگڑ ۔ استر بستر ۔ برتن بھانڈا ۔ اسباب و سامان ۔ چیز بست ۔ (حالہ ۔ بکھیڑا) +

شجرہ قلّہ اُٹھانا (ا) فعل متعدی ۔ بدھنا بوریا سمیٹنا ۔ استر بستر باندھ کر چلنے کی تیاری کرنا ۔ بکھیڑا اٹھانا +

شجرہ و کلاہ (ف) اسم مذکر ۔ سلسلہ کے پیروں کا نام اور پیر کی ٹوپی جو تبرکاً کسی مرید خاص یا سجادہ نشین کو دی جاوے +

شحم (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) چربی ۔ پیہ ۔ (۲) مٹاپا ۔ فربہی چنانچہ شحیم موٹے آدمی کو اسی وجہ سے کہتے ہیں (۳) گودا ۔ مغز ۔ کسی پھل کے اندر کا پنیر جیسے شحم حنظل وغیرہ

شحنہ (ع) اسم مذکر ۔ کوتوال ۔ محافظ شہر ۔ وہ شخص جسے بادشاہ انتظام شہر اور لوگوں کی دھمکی کے واسطے مقرر کرے + عالم کے تین شحنے کے نو +

شخص (ع) اسم مذکر ۔ (۱) آدمی کا جسم ۔ کالبد مردم ۔ وجود انسان ۔ بدن (۲) آدمی ۔ نفر ۔ بشر ۔ متنفس ۔ فرد ۔ (۳ ۔ ۱) مرد عجیب ۔ طرفہ معجون ۔ انوکھا آدمی ۔ جیسے "آپ بھی کیا شخص ہیں" +

شخص غیر (ع) اسم مذکر ۔ اجنبی آدمی +

شخص ثالث (ع) اسم مذکر ۔ معتبر آدمی جو دو میں فیصلہ کرائے ۔ بچولیا ۔ سرپنچ +

شد

شخص واحد (ع) اسم مذکر ۔ (۱) اکیلا آدمی ۔ ایک آدمی ۔ تنہا آدمی ۔ (۲ ۔ قانون) وہ شخص جس کا کوئی ساتھی یا مددگار نہ ہو ۔ بلا معاون +

شخصی (ع) صفت ۔ ایک آدمی سے متعلق ۔ شخص واحد سے منسوب +

شخصی حکومت (ع) اسم مؤنث ۔ وہ حکومت جس میں بادشاہ کو اختیار مطلق حاصل ہو ۔ جمہوری کا نقیض +

شخصیت (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) انسانیت ۔ آدمیت ۔ بشریت (۲ ۔ ۱) اشرافت ۔ اصالت ۔ بھلمنسائی و خوبی ۔ بھلائی جیسے "اس میں بھی کوئی شخصیت نکلتی ہے" (۳ ۔ ۱) عزت ۔ حرمت ۔ شان ۔ وقعت ۔ وقار ۔ پت جیسے "ایسا نہ ہو کہ ساری شخصیت نکل جائے" +

شخصیت جتانا (ا) فعل متعدی ۔ شیخی مارنا ۔ ڈینگ کی لینا ۔ اترانا ۔ تعلی کرنا +

شُد (ف) فعل لازم ۔ (۱) رفت و گذشت (۲ ۔ ۱) کسی کام کا آغاز یا ابتدا +

شد آمد سے (ا) تابع فعل ۔ قدامت سے ۔ ابتدا سے ۔ اول سے ۔ پرانی رسم یا رواج کے موافق +

شُد بُد (ف) اسم مؤنث از شدن و بودن ۔ کسی کام کی تھوڑی سی واقفیت یا مہارت ۔ تھوڑا سا درک + حرف شناسی ۔ یونہیں سی مداخلت ۔ قدر قلیل واقفیت +

شُد بُد ہونا (ا) فعل لازم ۔ تھوڑا سا علم یا کسی قدر مہارت ہونا ۔ حرف شناسی ہونا ۔ ذرا سی مداخلت ہونا ۔ یونہیں سا جاننا +

شَدّ (ع) (مرکبات میں) سختی ۔ مضبوطی ۔ استواری +

شدّ و مدّ (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) دھوم دھام ۔ تزک و احتشام ۔ تکلف ۔ ٹھاٹ (اس معنی میں فارسی والے استعمال کرتے ہیں) + (۲) شدت ۔ سختی ۔ زور ۔ جیسے ۔ شد و مد کی برسات +

شدّ و مدّ سے یا شدّ و مدّ کے ساتھ (ا) تابع فعل ۔ زور دے کر ۔ عبارت میں جوش اور زور ثابت کرکے ۔ تاکید لفظی سے ۔ زور سے ۔ سختی کے ساتھ ۔ تندی کے ساتھ + سہ

سخن کرتے ہیں نستعلیق کوئی ہی نہیں کرتا + پڑھیں ہیں شعر کوئی ہم سو بھی شدومد سے (میر)

تعریف جو اور پھر اس شد و مد کے ساتھ + میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا (داغ)

شدّا (ا) اسم مذکر ۔ علم ۔ وہ جھنڈا یا جھنڈی جو شہدائے کربلا کی یادگار میں محرم میں نکالا کرتے یا تعزیوں کے ساتھ رکھتے ہیں ۔ یہ لفظ اصل میں عربی لفظ شدہ سے لیا گیا اور علم شہدا کے معنی میں مشہور ہو گیا +

اللہ کو ہو مژدہ کہ حساب مداناں تمہارو نازل جہاں وہیں ہے اب تک!
بشریت کا دیرینہ سرطان، نیز اس کے لئے اک جدید فاتحکار جراحی
نشتر ہے!

خواجہ از خونِ رگِ مزدورساز دلعلِ ناب در جفائے دہ خدایاں کشتِ دہقاناں خراب

انقلاب! انقلاب اے انقلاب!! (۱۰۱ - غ)

لیبر کمیٹی

لیبر کمیٹی کے نام سے آل انڈیا نیشنل کانگریس نے اک جداگانہ ادارہ قائم کیا ہے۔ جس کے اغراض و خدمات کی نوعیت کا اک عمومی تصور اُس کے نام ہی سے قائم کیا جا سکتا ہے، یہ جدید صیغہ آئندہ کے ہندوستان گیر کانگریسی ایوانِ حکومت کا اک پورا با پروبال مستقل محکمہ بن سکتا ہے۔ اور یہ امکان بھی چنداں بعید نہیں کہ وہ مستقبل کی سوشلسٹ حکومتِ ہند کا تخم ثابت ہو ؏ شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پروبال!

بمبئی۔ یوپی۔ بہار اور بڑودہ وغیرہ میں حرفتی مزدوروں کی زندگی و ملازمت کے حالات کی جو تحقیقات ماضی قریب میں عمل میں آئی ہے۔ بے روزگاروں کے بارے میں جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں۔ اوقات خدمت کی ساعات میں جو تخفیف اور مقدارِ اُجرت میں جو اضافہ ہوا ہے۔ افتادِ مرض و ہرج میں جو رعایتیں منظور ہوئی ہیں۔ زنانہ مزدوروں کو ایامِ وضعِ حمل و ابتدائی زمانہ زچگی میں جن مراعات کی سفارش کی گئی ہے۔ نیکٹرز ایکٹ کی جو توسیع عمل میں آئی ہے۔ بچہ بردار مزدور عورتوں کی خدمت کے کارخانجات و مقامات میں سوویٹ آدابِ حکومت کی اتباع میں شیر خواروں کے لئے جن گہواروں کی مبارک جدت کا اجرا کیا گیا ہے، وغیر ذٰلک۔ ان تمام حرفتی و مزدوری والے عنوانِ حیاتِ وطن کے تحت جس قدر قابلِ ذکر و داد تازہ نشو و نما مختلف کانگریسی صوبوں اور بعض ترقی کوش ریاستوں کے اندر ظہور میں آئی ہے، اُس پر اس لیبر کمیٹی نے اظہارِ استحسان کیا ہے اور ان سرگرمیوں کی مزید ترقی و توسیع کی باصرار و بتکرار متعلقہ جماعتوں اور حکومتوں سے فرمائش و سفارش کی ہے۔ کانگریس کا یہ اہم شعبہ ہمارے پُرجوش خیر مقدم کا مستحق ہے! (۱-۱- غ)

ماہرین کی کمیٹی

کانگریسی صوبجات ہند کے وزرائے اعظم نے اپنے حال کے اجتماعِ بمبئی کی تقریب سے "ماہرین کی کمیٹی" کے قیام و انتخاب کی اک غیر معمولی تجویز پیش کی۔ اِس اجمال کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ماہرینِ فن کی ایسی کمیٹیاں جو مخلوط و مشترک علمی و فنی و حرفتی و حکومتی مسائل و مہمات پر متعلقہ ارکانِ حکومت کو مشورہ دیں تاکہ آخر الذکر کی تعمیری تجاویز بیش از بیش کامیابی سے بار آور ہوں، اپنے وسیع ترین مالہ و ماعلیہ میں اک بالکل جدید العہد تصور ہے۔ مہذب ممالک کی حکومتیں اگرچہ صدیوں سے دینی تسلط سے آزاد ہو چکی ہیں اور اسی تقریب سے "ایوانِ حکومت اور حرم کلیسا کا افتراق" عمل میں آیا ہے، لیکن اِس الہامی محور سے لنگر گسستہ ہو جانے کے بعد اُن کو کوئی دوسرا معینہ مرکزِ ثقل بھی نہیں ملا ہے۔ ان کا عام ترقی پسندانہ، متمدن زاویۂ نگاہ کافی نہیں کہا جا سکتا۔ عالمِ غیب کے الہامی دین سے اِن ریاستوں نے جو رہائی حاصل کی تھی وہ عالمِ ظاہر کے مثبت علم و سائنس کی عقدہ کشائی پر کی تھی۔ لیکن اِس پس منظر کی روشنی میں انتقالِ حکومت کا داخل خارج عین صحیح فریق کے نام نہ ہوا۔ ہم "پادریوں" کے پنجے سے چھٹے اور "پالیٹشنوں" کے چنگل میں پھنس گئے! علم کی حکومت نہ وہ تھی، نہ یہ ہے! ہمارا نقلِ مکان، کورانہ عقیدے سے عام سیاسی توہمات اور قوم پرستانہ تعصبات کو ہو گیا۔ ضرورت تھی کہ گلو خلاص شہری کا ہاتھ جہل و جمود سے چھڑا کر عین علم و فن، تقدم و تمدن کے دست بیعت میں دے دیا جائے، اور جاہل پادری اور عامی سیاسی ہر دو کو سررشتۂ حکومت سے خارج البلد کر دیا جائے۔

انسانی دماغ ابھی تازہ تازہ ہی اس تصور کی علی الاطلاق وسعت و قطعیت سے آشنا ہوا ہے۔ چنانچہ اس مسلک سیاست و حکومت کی ترجمانی کے لئے جو اصطلاحی نام تجویز ہوا ہے وہ "ٹیکنوکریسی" (Technocracy) ہے! ــــ یعنی نظم و نسق علم و فن!

کانگریسی وزرا کی مجوزہ "کمیٹی ماہرین" اسی تصور کا خواب ابتدائی ہے! اور اسی نئی "تدبیر امر" کا نقش اول۔ ان حکومتی کمیٹیوں کے

شَدَّاد (ع) اسم مذکر۔ ایک مشہور کافر بادشاہ مصر و ارم کا نام جو قوم عاد سے اپنے بھائی شدید کے بعد تخت نشین ہوا۔ ضحاک تازی اسی کا بھانجا تھا۔ خدائی کا دعویٰ کرکے بہشت کی بجائے باغ ارم اس نے بنوایا تھا۔ اور اُس میں حوروں کی بجائے خوبصورت عورتیں اور غلمانوں کے عوض حسین امرد چھوڑے تھے۔ جس [illegible] جاتا تھا اور یہ اُسکا ملاحظہ کرنے گیا۔ خدا کے حکم سے گھوڑے کی رکاب میں سے پیر اُتارنے نہ پایا تھا کہ روح قبض ہوگئی۔ [illegible] ہوئے رکھا [illegible] اور باغ کے [illegible] طبقے تھے۔ اور ہر ایک طبق ایک نئے انداز سے آراستہ تھا۔ [illegible] کے دم سے [illegible] ہوئی ٭

شِدَّت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) سختی۔ [illegible] کثافت [illegible] درشتی [illegible] ٭ [illegible]۔ (۲) زور۔ جوش خروش۔ قوت۔ جیسے شدت کا [illegible]۔ (۳) زیادتی۔ کثرت۔ [illegible]۔ ترقی۔ غلبہ۔ جیسے شدت کی بارش یا درد کی شدت۔ (۴) [illegible] زبردستی۔ [illegible] سینہ زوری ٭

شِدَّت سے (۱) تابع فعل:۔ (۱) زور سے۔ سختی سے۔ [illegible] سے۔ [illegible] شدت سے بخار چڑھا۔ شدت سے مینہ برسا ٭ (۲) کثرت سے۔ [illegible] شدت سے [illegible] ہوا ٭ ؎

[illegible] کے نہ ابر کرے ٭ حالت اس دقت شدت سے بنا اپنی ہے [illegible]

شِدَّت کا (۱) صفت:۔ زور کا۔ بہت سا۔ سخت ٭

شُدَنی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) ہونے والی بات۔ ہونی۔ بھاوی۔ (۲) صفت) ہونہار۔ ممکن۔ ہونے جوگ ٭

شَدَّہ (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی حملہ۔ دھاوا۔ چونکہ یورش کے وقت فوج کا جھنڈا آگے رہتا ہے۔ اس وجہ سے اس کے معنی جھنڈا۔ علم۔ نشان۔ باؤٹا۔ ہوگئے مگر ہندوستان میں شدہ اُن علم کو کہتے ہیں جو تعزیوں کے ساتھ رہتا یا ساتویں تاریخ کو پنجے وغیرہ کی شکل بنے ہوئے نشان رنگ برنگ کے کپڑوں سے آراستہ کسی جگہ میں زیارت کے واسطے رکھتے ہیں چنانچہ شدے نکالنا نکلنا اسی سے مراد ہے ٭ اس کا املا الف سے غلط ہے ٭

شُدَّہ (ہ) صفت:۔ (ہندی) (۱) پاک صاف۔ پوتر۔ کنول۔ تازہ دھش ٭ ستھرا۔ اچھوتا خالص (۲) ٹھیک۔ درست۔ صحیح (۳) جدرا۔ چارابر وکا صفایا جو کسی عزیز کے مرنے پر کیا جاتا ہے (۴) اُجلا۔ نرمل۔ سفید۔ اُجلا (۵۔ کایستھ) گوشت۔ لحم ٭

شُدہ شُدہ (ف) تابع فعل:۔ رفتہ رفتہ۔ درجہ بدرجہ۔ ہوتے ہوتے آہستہ آہستہ ٭

شَدِید (ع) صفت:۔ سخت۔ کٹھن ٭ محکم۔ اُستوار ٭ مشکل۔ دشوار ٭ بہت زیادہ

زور کا۔ نہایت۔ بھاری۔ جیسے ضرب شدید یعنی ضرب سخت ٭

شَدِیدُ الْعَدَاوَت (ع) اسم مذکر۔ دشمن سخت۔ جانی دشمن۔ وہ شخص جو دشمنی کرنے میں نہایت سخت ہو ٭

شَر (ع) اسم مذکر و مؤنث:۔ بدی۔ شرارت۔ برائی۔ خرابی۔ کھوٹ۔ بگاڑ۔ فتنہ فساد جھگڑا۔ [illegible] ؎

[illegible] آپ کے کوچے سے سب [illegible] ہی گیا گویا [illegible] ہے [illegible] مگر اہل زبان مؤنث ہی بولتے ہیں جیسے پہلی [illegible] سے [illegible] ؎

[illegible] ٭ نقطہ [illegible] میں شر ہو گئی [illegible]

شَر اُٹھانا یا اُٹھنا [illegible] متعدی) جھگڑا اُٹھانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ فساد کرنا ٭

شِرا (ع) اسم مذکر۔ خرید و فروخت ٭ خرید۔ بیع کا نقیض ٭

شَراب (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) عرق۔ پینے کی شے جس میں شربت ہو یا پانی۔ (۲) نشہ کرنے والا عرق۔ [illegible]۔ خمر۔ صہبا۔ مُل۔ بادہ۔ [illegible] ٭ ؎

ساقی بنا شراب کو آتش کہوں کہ آب ٭ حیران ہوں آفتاب کو آتش کہوں کہ آب (ضمیر) [illegible] کیونکر [illegible] ٭ مجھ کو گھٹی میں پلائی ہے شراب انگور کی [illegible]

(۳) طبیبوں کی اصطلاح میں شربت کو [illegible] جیسے شراب نفشہ۔ شراب نیلوفر یعنی شربت بنفشہ و شربت نیلوفر ٭

(فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ [illegible] بادشاہ کے عہد میں جو کہانی کہانی سے تھا شراب معلوم ہوا۔ اُس کا قاعدہ تھا کہ وہ انگور کا عرق بنا کر رکھتا تھا اور جو جھوٹا سمجھتا تھا اُسے ایک [illegible] میں جمع کر دیتا تھا۔ جو خمیر اُٹھ کر شراب بن جاتا تھا۔ ایک دن کسی باندی سے خفا ہو کر اُسے پلا دیا۔ تو وہ نشے میں اکڑنا چھینے لگی۔ اور بعض کے نزدیک خود باندی نے کسی بیماری سے تنگ آکر جنجال مودکشی اسے پیا تھا۔ جس سے بجائے رنج کے خوشی ہوگئی تھی۔ پس بادشاہ نے یہ حال دیکھ کر شراب بنوانی شروع کر دی)۔

شَرابِ پُرتگالی (د) اسم مؤنث:۔ ملک پرتگال کی بنی ہوئی شراب [illegible] عمدہ شراب ٭ ؎

زور پر ہے النشا کی عجب حالت ہے اے ساقی
شراب پرتگالی کے وہ منہ پر پڑے جا
(انشا)

شَراب پینا (۱) فعل متعدی:۔ مے نوشی کرنا۔ شراب کا عادی ہونا ٭

شَراب خانہ (ف) اسم مذکر۔ کلال خانہ۔ میخانہ۔ مے کدہ۔ خرابات بھٹی۔ پاسی خانہ شراب بکنے کی جگہ۔ شراب بننے کی جگہ ٭

ایک پیش کردہ رکن، سرونسوتیسو ریا، دنیائے صنعت و انجنیرنگ کے اک مینارِ عظمت و جلالت واقع ہوئے ہیں۔ (ا۔ا۔غ)

دہلی اور نئی دہلی!

دہلی کی میونسپلٹی میں ماہ مختتمہ کے دوران ہیں میونسپل کمیٹی کے غیر سرکاری صدر کی تائید میں اک بلند آہنگ ریزولیشن پیش ہوا، جس پہ ایوان کی دونوں پارٹیوں کے درمیان ہنگامہ خیز مجادلہ ہوا۔ مابہ النزاع یہ چیز تھی کہ پایۂ تختِ سلطنتِ ہند کی ۵۰ سالہ میونسپل کارپوریشن کی "پیرِ نابالغی" کا یہ کیا حال ہے کہ با ایں ہمہ ریش و فش اُس کی مسندِ صدارت پر اس کا خضرِ راہ اک سرکاری حاکم چلا آتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کہاں تک قابلِ برداشت شرمناکی ہے؟!

دلی صدیوں اور قرنوں سے ہند و یا مسلمان سلطنتوں کی تختگاہ بنی ہوئی ہے۔ پس اُس کے رگ و ریشے ہیں طاقت کے سامنے سجدہ ریزی کا ذوق مخمر ہو چکا ہے۔ سلطنتوں کے پایۂ تخت سیاسی سطوت کے "قلعے" ہوتے ہیں اور اخلاقی "بزدلی کے زنانخانے"! یہاں کا ہر شخص طبعاً اک "امیر" ہوتا ہے، اور ہر امیر فطرتاً اک "خواجہ سرا"! دلی کا ایک ایک چپہ اور اُس کے کرۂ باد کا ایک ایک جرعۂ ہوا اِسی روح کی پرورش کا دیرینہ دایہ خانہ ہے۔ پس عہدِ جدید کی ساری طاغوت شکنیوں کے علی الرغم یہاں کا قدیم الایام "سیاسی سومنات" آج بھی خاصا با آب و تاب ہے۔ البتہ اس معبد کے مجاوروں کی اکثریت محمودِ غزنوی اور ابراہیم خلیل اللہ کے نام لیوا مدعیوں کے خانوادوں سے بھرتی ہوا کرتی ہے!

اگر حقیقتِ اسلام در جہاں این ست   ہزار خندہ کفر ست بر مسلمانی!!

چنانچہ انگلستان کے "سیاسی سینٹ پال" میں جو زلزلہ زیرِ ذکر میونسپل ریزولیشن سے ڈالا گیا اُس میں ایک سے ایک بڑھ کر "ستونِ اسلام" اور "برجِ توحید" نے اس کی متزلزل بنیادوں کی پشت پناہی کی! اور اپنے عقیدے میں اپنے "صنمِ کبیر" نیز اپنے "نفعِ کثیر" دونوں کے تحفظ کی ضمانت کرلی! ؎

توجو چاہے تو بنے خاک بھی اک بندۂ پاک   میں خدا کس کو بناؤں جو خفا تو ہو جائے؟

اللہ اللہ سرکاری صدر "ظلِ الٰہی"! — اگر آپ کہیں کہ غیرت قومی کے لئے یہ تصور بھی کس درجہ شرمناک ہے تو معاف فرمایئے۔ ہماری "قومِ جاہلون" کی آنکھوں پر ایسے حجاباتِ غلیظ پڑے ہوئے ہیں کہ وہ اس ذلت آفرینی کے دیکھنے سے قطعاً قاصر ہے؛ ساتھ ہی "خان بہادر" اتنا بلند بانگ اسمِ اعظم ہے کہ ہر جاہل کا سامعہ اُس کے تلفظ ہی پر مرعوب ہو جاتا ہے:

نئی دلی کی حالت "پرانی دلی" سے کہیں زیادہ ناگفتہ بہ ہے۔ بر اعظم ایشیا کا یہ جدید ترین شہنشاہی شہر دقیانوسی ترین آئینی زندگی رکھتا ہے؛ یعنی اس کی بلدۂ عالیہ کے ایوانِ ذی شان کی کرسیوں کو ایک بھی منتخب شدہ ممبر کی نشست داغدار نہیں کرتی! یہ "پارلیمنٹوں کی والدۂ ماجدہ" والی قوم کا اک "آزاد شہر" ہے۔ یا قبلائی خاں و چنگیز کا مستقرِ استبداد "خصارِ کان بلو"؟ (ا۔ا۔غ)

یوروپ

یورپ کے سیاسی ہیجان و بحران کی "دیگ" سکون و تبرید پہ آتی معلوم نہیں ہوتی۔ مسٹر چیمبرلین صدرِ اعظم برطانیہ، اپنے محبوب عقیدے میں اک "نسخۂ شفا" لے کر اٹھے تھے۔ جس کی نسبت اُن کا راسخ ایمان یہ تھا کہ اگر "اللہ شافی۔ اللہ کافی" کے زمزمہائے دعا کے زیرِ سایہ اُس کے پلانے کا موقع انہیں دیا گیا تو وہ "فرنگی براعظم" اور اس کے بعد ہفت اقلیم کے امنِ رفتہ کی متاعِ گم گشتہ کو آپ کی ہتھیلی پر لا کر رکھ دیں گے! — انہوں نے پہلے تمام یورپ پر اک نگاہِ غلط انداز ڈالی اور بیک نظر اس کے ماؤف ترین نقطۂ بدن پر انگلی رکھ دی! یہ عبارت تھی اٹلی سے!

انہوں نے کہا کہ یورپ کا اصل "فتنہ گر" مسولینی ہے۔ اور اس کے جذبۂ فتنہ گری کا فوری علاجِ شافی اک معاہدہ ہے۔ یہ معاہدہ اتنی فاتحکار چیز ہے کہ اگر "ٹریفالگر اسکوئر" اور "کی چوٹی پر کھڑے ہو کر بھی وہ اُس کی اثر آفرینی مسولینی سے کریں تو مُنافیِ مُدبری کوئی بات نہ ہوگی۔ بوڑھے، لاغر اندام چیمبرلین کا دل ایسا لوٹ کے مسولینی کے نستعلیق خط و خال پہ آیا کہ مجنوں کے عشقِ لیلیٰ کا رومان سرد پڑ گیا! ؎

شراب خوار (ف) اسم مذکر۔ شرابی۔ میخوار۔ بادہ نوش۔ مدرا پینے والا ✦

شراب خواری (ف) اسم مؤنث۔ بادہ کشی۔ مے نوشی ✦

شراب دو آتشہ (ف) اسم مؤنث۔ وہ مرتب کشیدگی ہوئی شراب۔ تیز شراب۔ تند شراب ✦

شراب طہور (ع) اسم مؤنث۔ وہ پاک صاف شراب جو بہشت میں جنتیوں کو ملے گی ✦ ؎

کیا بات ہے تمہاری شراب طہور کی

شرالبور (ہ) صفت: (ا) لتھڑا ہوا۔ تر بتر۔ شرابور۔ سنا ہوا۔ لتھڑا۔ سر تا پا آلودہ ✦

خم سے بوتلیں لبریز جو ہوا جوش شراب ✦ ہو گئی بادۂ گلگوں سے شرابور گھٹا (ناسخ)

اس دیدۂ خونبار کے اشکوں سے اے یار ✦ کیا پوچھتے ہو ہم تو شرابور ہیں سارے (جرأت)

شرابی (ف) اسم مذکر۔ (۱) شراب خوار۔ بادہ کش۔ قدح کش۔ (۲) صفت، متوالا۔ مست شراب۔ سرمست۔ مدماتا۔ مخمور ✦

شراٹا (ہ) اسم مذکر۔ زور کی آواز۔ شور۔ غل۔ سناٹا ✦ ہوا کا سناٹا۔ مینہ کی صدا ✦ ؎

شراٹے مینہ کے ہیں یہاں بادل گرج رہے ہیں
نقارے سے فلک پر کچھ آج بج رہے ہیں (؟)

شرادھ (س) श्राद्ध اسم مذکر۔ (۱) دیکھو (سرادھ) (۲) کریا کرم ✦

شرارت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) بدی۔ برائی۔ ایذا رسانی۔ کھوٹ۔ کھٹائی۔ خباثت۔ بد ذاتی۔ نٹ کھٹی ✦ (۲) شوخی۔ طناری۔ نٹھرائی ✦ طراری۔ چلبلاہٹ۔ چنچل پن۔ بے باکی۔ چالاکی۔ دلیری ✦ ؎

رگ رگ میں ہے یہ آپ شرارت بھری ہوئی ✦ پانی بھی دو چلے تو ہم کو شراب ہو (مؤلف)
کون ہوتے تھا کہاں طور کے غش آیا ✦ ایک یہ بھی تھی میری جان شرارت تیری (تصویر)
شوخی میں تغافل ہے رکاوٹ میں لگاوٹ ✦ تیری نگہ یار شرارت نہیں جاتی (زار دہلوی)

(۳-ع) چنگاری۔ شرارہ چنگی۔ آگ کا تنگا ✦ (۴-ف) دنگا۔ سرکشی۔ غوغا۔ شورش ✦ (چونکہ لفظ شرارت بمعنی شرارہ آیا ہے۔ اس سے تجلی کے معنی بھی نکلتے ہیں۔ چنانچہ اس معنی میں تصویر کے شعر سے ثابت ہوتا ہے جو شاعر نے خاص اسی رعایت سے باندھا ہے لیکن وہ موقع میسا ہے کہ اس میں شرارت کے معنی بھی بخوبی نکلتے ہیں۔ اس وجہ سے وہاں دیا گیا)

شرارت کرنا (ہ) فعل متعدی: (۱) بدی کرنا۔ برائی کرنا۔ گستاخی کرنا (۲) شوخی کرنا۔ دنگا کرنا ✦

شرار (ع) اسم مذکر۔ آگ کا تنگا۔ چنگاری۔ پارۂ آتش ✦ (اصل میں شرارہ کی جمع ہے۔ مگر اردو والے مفرد استعمال کرتے ہیں ✦) ؎

کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجھ کو ✦ ادھر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا (ناسخ)

شرارتاً (ع) تابع فعل۔ از روئے شرارت۔ شرارت سے۔ خباثت سے ✦

شرارہ (ع) اسم مذکر۔ آگ کا تنگا۔ چنگاری۔ پارۂ آتش ✦

شرافت (ع) اسم مؤنث۔ شریف پن۔ بزرگی ✦ نجابت ✦ اصالت امیرزادگی۔ بھلمنسائی۔ اشرافت۔ انسانیت۔ آدمیت ✦

شراکت (ف) اسم مؤنث۔ صحیح (شرکت) (۱) ساجھا۔ شمولیت۔ حصہ داری۔ یکی۔ (۲-عو) دشمنی۔ عداوت۔ وہ دشمنی جو باہم ہمسروں یا رشتہ داروں میں ہو (یہ لفظ غلط مشہور ہو گیا ہے۔ صحیح شرکت ہے۔ لیکن چونکہ کثرت سے بولا جاتا ہے۔ اور زبانوں تک میں آتا ہے۔ اس وجہ سے اردو قرار دیا۔ گو کہ حقیقت میں شرکت ہی کو بگاڑ لیا ہے مگر شعرائے اردو نے شراکت ہی باندھا ہے چنانچہ میر حسن نے لکھا ہے ✦ مصرع ✦ یہ شراکت تو بندے کو بھاتی نہیں) ✦

شراکت کرنا (ہ) فعل متعدی۔ ساجھا ملانا۔ ساجھا کرنا۔ پتی ڈالنا۔ شریک کرنا ✦

شراکتِ مختلفہ (ف) اسم مؤنث:۔ وہ شرکت جس میں شریکوں کی رقموں یا مدت شرکت میں اختلاف ہو۔ غیر مساوی شرکت ✦

شراکتِ مساوی (ف) اسم مؤنث:۔ برابر کا ساجھا۔ یکساں پتی۔ برابر کی حصہ داری ✦

شراکت نامہ (ف) اسم مذکر۔ وثیقۂ شرکت۔ وہ کاغذ جو شریکوں میں باہمی قرار مدار کی بابت لکھا جائے ✦

شرائط (ع) اسم مؤنث:۔ (شرط کی جمع) شرطیں ✦

شرائین (ع) اسم مؤنث:۔ (شریان کی جمع) تمام جسم میں خون پہنچانے والی رگیں۔ رگہائے جہندہ۔ رو حدار رگیں ✦

شراب (ع) اسم مذکر۔ آشامیدنی۔ خوردنی۔ نوش۔ جیسے اکل و شرب ✦

شربت (ع) اسم مذکر۔ پینے کی چیز مٹھاس میں پکا ہوا عرق۔ ادویات کا شیرہ کھانڈ میں پکایا ہوا۔ کھانڈ خواہ قند پانی میں گھولا ہوا۔ ؎

بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیاسے ہیں نہ حلق سے سیرے ہے جب شربت عناب اترا (آتش)

شربت پلانا (ہ) فعل متعدی، (۱) قند میں گھولا ہوا پانی نوش کرانا۔ (۲) مسلمانوں کی ایک رسم جو نکاح کے بعد شربت پلا کر ادا کی جاتی اور اس کے عوض کچھ نقدی دلہن والوں کے واسطے ڈالنی پڑتی ہے۔ خوشی کی رسم ادا کرنا۔ (۳) ہنود، منگنی کرنا۔ بات ٹھہرانا ✦ پان کھلانا ✦

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے!

اٹلی کے آہنگر زادے" پر پہلی قربانی مسٹر چیمبرلین نے اپنے نوجوان فرزندِ سیاست کپتان ایڈن کی چڑھائی جس غریب نے اضطراراً کہہ دیا تھا کہ آپ کس مردم دزد کو اپنا دلبر بنا رہے ہیں؟" صاحب حال چیمبرلین نے ایڈن کو جھڑک دیا! اور ع

گفت خاموش شو تو مجنوں نیستی

بالآخر چیمبرلین اور مسولینی کی بغل گیری میں حائل کوئی کانٹا نہ رہا۔ اور آزادانہ ان کی پیش کش عشق کے کاروبار شروع ہونے۔ وزیر اعظم انگلستان نے بحر الروم کے پورے نصف پانی سے آتش خوار "الی ڈیوس" کا غضب ٹھنڈا کیا! لیکن قبل اس کے کہ اس عملی تدبیر کے اثرات مترتب ہوں۔ ہر ہٹلر اپنے "کارخانہ کرپ" کے سارے جہنم کی حرارت کو اپنی جلو میں لئے روتہ آ دھمکا! اس نے اپنے گرمجوشی معانقے اور آتش افروز خطبوں سے اٹلی کی فضا میں جو نزلزلہ خیز امواج پیدا کیں اُن کی پیمائش آپ مسولینی کی مابعد تقریر جنیوا سے کیجئے۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ "اٹلی اور جرمنی کا اتحاد غیر متزلزل ہے۔ دونوں کو جو طاقت و نصرت نصیب ہوئی ہے وہ ایک دوسرے کی پشت گرمی کا نتیجہ ہے۔ جرمنی کا الحاقِ آسٹریا پر ہمارا صاد لوگوں کو بڑی طرح چراغ پا کر چکا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ ۱۹۳۸ء کے حالات اب اک قصہ پارینہ بن چکے ہیں مستقبل کی لا محدود دوریوں تک روم اور برلن عناں بعناں نظر آتے ہیں!"

چنانچہ اسپین سے مسولینی کی موعودہ دست کشی نے یہ کرشمہ دکھایا کہ فرینکو کے دست و بازو میں شاید وہ چند قوت آگئی۔ اور اس نے سارے اسپین کو بحر اوقیانوس اور بحر الروم کے سواحل کے درمیان پامال کر ڈالا!

انگلستان کے بعد اب فرانس دوسرا شکار ابلہ فریبی بن رہا ہے وہ جب انگلستان کی سی تلون پیشگی سے قاصر نظر آیا تو ہٹلر نے اپنے تازہ دم جیوش قدرتی حصار پیرنیز پر دوڑا دیئے! تجویز یہ ہے کہ انگلستان کے بے دردانہ و بزدلانہ سکوت سے فائدہ اٹھا کر فرانس کو مرعوب و مغلوب کر لیا جائے۔ روس سے بھی اس کے روابط دوستی منقطع کر دیئے جائیں اور سارے خرخشوں کو صاف کر کے دنیا کا اک نیا نقشہ بنایا جائے جس پر فرانس اور انگلستان سے طوعاً یا کرہاً دستخط کرائے جائیں۔ کشور کشائی کا یہ بے پناہ جلوس رواں دواں ہے۔ آجکل وہ زیکوسلوویکیا کی جرمن سرحد کو تھپیڑے دے رہا ہے۔ بہت جلد یہ امر مقدر اخبارات میں افسانۂ بزم و انجمن بن جائے گا۔

(ا۔ا۔خ)

پامالِ خزاں پھر سے گلشن ہوجائے
گلچینِ ستم کا خون سے دامن ہوجائے
سب دل کی تمنائیں نکل جائیں اگر
انسان کو زندگی اجیرن ہوجائے

(جنبش)

چند نشاط اسباب ہوجاتے ہیں
کر رنج سے کچھ خراب ہوجاتے ہیں
انسان کے سینے میں ہیں نشتر کے ہمراہ
سب عیش بھی باعثِ عذاب ہوجاتے ہیں

(جنبش)

شرب

شربت پلائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وہ رقم جو دلہن والوں کو شربت پلاکر حاصل ہو یا وہ رقم جو شربت پینے کے عوض میں بعد از نکاح دیجائے (۲) مہندی وہ نیگ جو دولھا یا دلہن کی جانب سے نائی کو دیا جائے۔ جھیتلا ۔

شربت کے پیالے پر نکاح پڑھانا (۱) فعل متعدی :- کچھ کھڑاگ نہ کرنا اور غریبوں کی طرح صرف شربت کا پیالہ پلاکر نکاح کر دینا ۔

شربت کے سے گھونٹ (۱) اسم مذکر :- میٹھے گھونٹ ۔ شہد کا سا لطف ۔

شربت کے سے گھونٹ سمجھ کر پینا (ہ) فعل متعدی :- کسی ناگوار یا تلخیات کو نہایت خوشی اور خوشی کے ساتھ برداشت کرنا۔ کسی کڑوی چیز یا بات کو فرط محبت کے باعث مزے لے لے کر پینا ۔

شربتی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ایک طرح کا ہلکا زرد کسی قدر سرخی لئے ہوئے رنگ۔ یا سنگترا و شہاب ملاکر بنایا ہوا رنگ ۔ ایک قسم کا نگینہ جو بہ رنگ شربت یا زرد ہوتا ہے (۳) ایک قسم کا میٹھا میوہ جسے میٹھا ماہی کہتے ہیں اور پنجاب میں اکثر ہوا کرتے ہیں (۳) ایک قسم کے نہایت باریک اور عمدہ کپڑے کا نام ہے شبنم سے قریب قریب اسے بھی تصور کر سکتے ہیں (۴) ایک قسم کے بڑے بڑے دانے جو میٹھے ہوتے اور دہلی میں لکڑی والے کہتے ہیں ۔

یہ آب آب خال رخ یار سے ہوئے ۔ شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے (بحر)

(۵) صفت :- رسیلہ۔ رس دار۔ رس کا بھرا ہوا ۔

شرح (ع) اسم مؤنث :- (۱) بیان۔ اظہار۔ کھول کر کہنا۔ برنن ۔ کشایش (۲) تفسیر تشریح۔ تفصیل۔ ٹیکا۔ حاشیہ۔ بھاش ۔

لب جاں بخش کے قریب وہ خط ۔ شرح ہے متن زندگانی کی (آتش)

تیری صورت کو دیکھتے ہیں ہم ۔ شرح وحدت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلف)

(۳) ا: نرخ۔ در۔ قیمت۔ مول۔ بھاؤ۔ جیسے کس شرح سے بکا۔ کیا شرح نکلی (۴) لگان۔ پڑتا۔ وہ نرخ یا خراج جو فی بیگھہ یا فی ہل لگایا جائے ۔

شرح آبیاشی (ف) اسم مؤنث :- قانون۔ نہر کا پانی دینے کا نرخ یا معمول ۔

شرح بندی (ہ) اسم مؤنث :- نرخنامہ۔ نرخ کی فہرست ۔

شرح خوراک گواہان (ہ) اسم مؤنث :- گواہوں کی خوراک کا معمول ۔

شرح سود (ع) اسم مؤنث :- سود کا معمول ۔

شرح کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مفصل بیان کرنا۔ کھول کر کہنا۔ تفصیل یا تفسیر بیان کرنا۔ تصریح کرنا (۲) کسی کتاب کے متن کی تفسیر یا تشریح لکھنا ۔

شرح لکھنا (۱) فعل متعدی :- ٹیکا لکھنا۔ تفسیر لکھنا ۔

شرط

شرح لگان (۱) اسم مؤنث :- خراج کا نرخ۔ زمین کی پڑتی۔ جمعبندی ۔

شَرَر (ع) اسم مذکر :- آگ کی چنگاری۔ پتنگا۔ پارۂ آتش ۔

ترے پرسے عجب بنے گئے شرر نہ تڑپ تو میل زدہ بس
جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس (میر؟)

سخت جانی سے عجب چنگاریاں ظالم نے جب ۔ سنگ آہن مل گئے پیدا شرر ہونے لگا (ذوق)

شَرْط (ع) اسم مؤنث :- (۱) عہد و پیمان۔ قول و قرار۔ بچن۔ قول (۲) ہوڑ۔ بازی۔ بدنی۔ داؤں (۳) لازم۔ لزوم۔ انحصار۔ واجب۔ ضرور ۔

کیسے ہر فن میں لگی ہے شرط بر تمدادلی ۔ کب کھلیں ہم سے آنکھیں کہ لوزادی (امیر)

حسن کے واسطے ہے دل لازم ۔ عشق کے واسطے جگر ہے شرط (ناسخ)

گلشن عشق کے نظارے کو ۔ مثل غنچہ گرہ میں زر ہے شرط (آتش)

(۴) ف :- طرز۔ طور۔ طریق۔ فارسی والوں نے اس معنی میں مستعمل کیا ہے۔ اور مولانا نظامی نے اکثر جگہ باندھا ہے (۵) ف :- مناسب۔ واجب جیسے شرط انصاف یہ نہیں کہ کسی غریب کی نہ سنیں اور امیر کی طرفداری کریں ۔

شرط باندھنا۔ بدنا۔ کرنا۔ لگانا (۱) فعل متعدی :- بازی لگانا۔ عہد کرنا۔ ہوڑ بدنا۔ ہاتھ لگانا۔ ہاتھ مارنا۔ ذمہ لینا۔ ذمہ دار بننا ۔

یا وہ ڈبو دیوے زمیں یا ہم ڈبو دیں تو فلک ۔ آجائے تو روتے ہیں ہم شرط ابر تر سے باندھ کے (مومن)

خو تمہاری نہ جائے گی بدلی ۔ اس میں جو چاہو ہم سے بدلو شرط (ظفر)

دل بند زلف سے نہیں چھٹتا ۔ اس کے چھٹنے میں تم نہ باندھو شرط (ایضاً)

لے تو چلا ہے ناصح ناداں پیام وصل ۔ میں شرط باندھتا ہوں جو بے آبرو نہ ہو (داغ)

دیکھیں تو پہلے کون مٹے اس کی راہ میں ۔ بیٹھے ہیں شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم (داعلم؟)

آج رونے کا جو انداز نکالا ہے نیا ۔ شرط کیا ابر سے اے دیدۂ تر باندھی ہے (مصحفی)

شرط یہ ہے (۱) تابع فعل :- بشرطیکہ۔ اس شرط پر۔ اس اقرار پر ۔

شرطی (ع) صفت :- (۱) مشروط۔ شرط لگی گئی۔ اقراری۔ معہود جیسے "یہ سودا شرطی ہوا ہے ناپسند ہو تو پھیر دینا" (۲) تابع فعل عو :- ضرور۔ بیشک۔ مقرر۔ بلاشبہ۔ ضد کے موقع پر عورتیں بولتی ہیں ۔

اس سے اک بار تو ہو بند سی ملیگی شرطی ۔ تنگ و ناموس کو کھو بند سی ملیگی شرطی
نا تجھ اب جان سے دھو بند سی ملیگی شرطی ۔ ہونی جو ہو دے سو ہو بند سی ملیگی شرطی
وصل کی اب تو زباں اس سے میں ہاری انا (؟)

شرطیہ (ع) صفت :- (۱) منسوب بہ شرط۔ از روئے شرط۔ شرطی (۲) وہ جملہ جو شرط و جزا سے مل کر بولا ہو (۳) دیکھو شرطی نمبر ۲ ۔

شرع

شرع (ع) اسم مؤنث :- راہ راست - وہ سیدھا رستہ جو خدا تعالیٰ نے بندوں کے واسطے نکالا اور اُس پر چلنے کا حکم دیا - قانون محمدی - قانون اسلام جو قرآن کے موافق ہے * دین مذہب - اعتقاد - آئین - دستور - رواج - طور - طریقہ - سمرتی - دھرم شاستر *

شرع پر چلنا (۱) فعل لازم :- دین اسلام اور اُس کے قانون کے موافق عامل ہونا - دین محمدی پر کاربند ہونا - اسلام کے قاعدوں کا برتاؤ کرنا *

شرع تورنا (ع - ت) اسم مؤنث عو - یہ دو مترادف لفظ ہیں جس کے مرادی معنی قانون شریعت و سنت اسلام - دین و مذہب ہیں *

شرع تورے والی (۱) اسم مؤنث - وہ عورت جو پابند شرع اور قواعد اسلام کی نہایت پابند ہو (طنزاً بھی کہتے ہیں) *

شرع پر چلنا (۱) فعل لازم :- دین اسلام پر قائم رہنا - شرع محمدی کی پیروی کرنا - دھرم شاستر کے موافق کرنا *

شرع کے خلاف کرنا (۱) فعل متعدی :- قانون اسلام کے خلاف کرنا - مذہب کے برعکس کرنا *

شرع محمدی (ع) اسم مؤنث - قانون محمدی - دین اسلام کا طریقہ *

شرع محمدی مہر (ع) اسم مذکر - وہ نقدی جو نکاح کے وقت قانون اسلام کے موافق مرد کے ذمہ مقرر ہو جس کا اقل درجہ ۱۰ درہم اور زیادہ سے زیادہ ۔۔۔ ہے *

شرع محمدی نکاح پڑھانا (۱) فعل متعدی :- قانون اسلام کے موافق سیدھا سادا نکاح کر دینا جس میں نہ تو زیادہ صرف کیا جاتا ہے اور نہ تزک احتشام اور باجے گاجے کی ضرورت ہوتی ہے *

شرع میں رخنہ ڈالنا یا نکالنا (۱) فعل متعدی :- مذہب میں کوئی نئی بات داخل کر کے خلل انداز ہونا - مذہبی امور میں جھگڑا نکالنا - بدعت کرنا *

شرع میں شرم کیا (۱) کہاوت :- (۱) جو بات مذہباً جائز ہو اُس میں شرم کرنے سے کیا فائدہ (۲) معاملہ میں شرم نہیں چاہئے *

شرعاً (ع) تابع فعل :- از روئے شرع قانون اسلام کے موافق *

شرعاً جائز ہونا (۱) فعل لازم :- از روئے شرع اسلام مباح ہونا - مذہبی قاعدے کے موافق درست ہونا *

شرعی (ع) صفت :- (۱) شرع کے مطابق - قانون اسلام کے موافق - جیسے شرعی لباس (۲) شرع پر چلنے والا - پیرو اسلام *

شرعی پیجامہ (۱) اسم مذکر :- ٹخنوں سے اونچا پیجامہ - اُٹنگا پیجامہ *

شرعی ڈاڑھی (۱) اسم مؤنث :- شرع کے موافق ڈاڑھی جو لمبان میں ایک بالشت کے قریب ہوتی ہے *

شرعی قسم (ع) اسم مؤنث :- باضابطہ قانون اسلام کے موافق سوگند *

شرق

شرعی گنٹھن یا تلتبان (۱) اسم مذکر :- (ظرافتاً) قاضی جو نکاح پڑھاتا ہے۔ (ایک نئے محاورہ داں نے ماں باپ کو بھی لکھدیا ہے) *

شرغہ (۱) اسم مذکر :- سبزہ یا بادامی رنگ کا گھوڑا - اگر سمند کی ایال و دم مائل بہ زردی ہو تو اُسے بھی شرغہ کہیں گے *

شرف (ع) اسم مذکر :- بزرگی میں کسی پر فوق لیجانا - بزرگی - بزرگواری * برتری - ترجیح - فوقیت * عمدگی - خوبی - بھلائی *

شرف لیجانا (۱) فعل لازم :- فوقیت لیجانا - سبقت لیجانا - بڑھ جانا - غالب آجانا - آگے نکل جانا - فوق لیجانا * ؎

گل پر شرف ترا رخ خوش رنگ لے گیا * قد کا بلند مرتبہ شمشاد سے ہوا (آتش)

شرف خدمت یا ملازمت (ع) اسم مؤنث :- خدمت کرنے یا پاس رہنے کا افتخار - خدمت میں حاضر ہونے یا پاس آنے کا فخر *

شرف یاب (ع + ف) صفت :- (۱) معزز - اعزاز یافتہ (۲) شرف حاصل کرنے والا - بزرگی پانے والا *

شرف یاب ملازمت ہونا (۱) فعل لازم :- خدمت میں حاضر ہونے کی بزرگی حاصل کرنا *

شَرَف (ع) اسم مذکر :- (۱) بلندی - جائے بلند - مقام منیع * مبارک - نیک * بزرگی * علو حسب - وہ بزرگی جو خاندان یا آباء و اجداد کے سبب ہو - شرافت نجابت (۲) کسی سیارے کا اپنے اصلی گھر یا مقام یعنی برج میں آنے کا افتخار - جیسے "شرف آفتاب برج حمل کے انیسویں درجے منزل بطین میں آنے سے اور شرف ماہ برج ثور کے درجہ سوم یعنی منزل ثریا میں آنے سے خیال کیا جاتا ہے اسیطرح عطارد کو سنبلہ میں زہرہ کو حوت میں مریخ کو جدی میں مشتری کو سرطان میں زحل کو میزان میں آنے سے شرف حاصل ہوتا ہے" بعض لوگوں کا قول ہے چونکہ جب کوئی سیارہ اپنے گھر میں آتا ہے تو اُس وقت جو کام کیا جائے وہ مبارک اور نیک ہوتا ہے - اِس وجہ سے شرف یعنی مبارک اور نیک کہنا چاہئے *

شرف ہونا (۱) فعل لازم (۱) بزرگی یا فخر حاصل ہونا - عزت ملنا (۲) کسی سیارہ کا اپنے اصلی گھر میں داخل ہونا * ؎

ساقی نے منہ لگایا نہ جام شراب کو * اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو (قلق)

شرق (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی طلوع آفتاب - خورشید تابان - اصطلاحی معنی آفتاب نکلنے کی جگہ - مشرق - پورب *

شرق سے غرب تک (۱) تابع فعل :- مشرق سے مغرب تک - پورب سے پچھم تک *

شرقی (ع) صفت: - (۱) پوربی - پوربیا - پورب کا رہنے والا - (۲) مشرق کا - پورب کا - شرق سے نسبت رکھنے والا *

شرقی زبان (۱) اسم مؤنث: - وہ زبان جو یورپ کے شرق میں بولی جاتی ہے جیسے ایشیائی زبان مثل عربی - چینی - فارسی - سنسکرت وغیرہ *

شرقی علوم (ع) اسم مذکر: - وہ علوم مشرق جو ایشیا میں رائج ہیں *

شرک (ع) اسم مذکر: - خدا کی ذات میں کسی اور کو شریک کرنا - کفر - اصنام پرستی - کئی خدا ماننا - کسی کو خدا کا شریک خیال کرنا *

شرک جلی (ع) اسم مذکر: - شرک ظاہر - ... بت پرستی *

شرک خفی (ع) اسم مذکر: - شرک پوشیدہ جیسے کسی کام کو ... دکھانا *

شرکا (ع) اسم مذکر: - شریک کی جمع *

شرکت (ع) اسم مؤنث: - شمول - شمولیت - اشتراک - ساجھا - ... ہمراہی - ساجھا - شامل ہونا *

ہیں اس طرح کا دل لگاتی نہیں * پہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہیں (میر حسن)
(مشتقات دیکھو شراکت میں) *

شرم (ف) اسم مؤنث: - (۱) لاج - غیرت - حیا - انفعال - ندامت - حجاب - جھجک

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب * شرم تم کو مگر نہیں آتی (غالب)

(۲) خیال - لحاظ - پاس *

قاتل نہ مجھ سے موڑیو منہ وقت ذبح تو * کچھ شرم کیجیو مرے گردن جھکانے کی (جرأت)

(۳) آلہ تناسل - عضو مخصوص (دیکھو شرمگاہ) (۴) عزت - حرمت - بات *

شرم بھی نہیں آتی (۱) محاورہ: - دوست کے نہ آنے کے شکوے یا خلاف بیانی کے جواب میں کہتے ہیں یعنی دل میں تو سمجھو - شرماؤ تو سہی قائل ہو *

شرم حضوری (ف - ع) اسم مؤنث: - سامنے کا لحاظ - آنکھ کی شرم - منہ دیکھے کی لاج و مروت *

بکتے ہی جاتی شرم حضوری میں لاکھ جرم * دنیا میں کیا کریں جو خدا رو برو نہ ہو (داغ)

شرم رکھنا (۱) فعل لازم: - لاج رکھنا - عزت بچانا - بات بنی رکھنا *

رو میں نے کہا ہے دو تر سا بچہ گاں پر * رکھیو تو مری شرم بڑھاپے میں خدایا (میر)

شرم رہ جانا (۱) فعل متعدی: - بات رہ جانا - پت رہ جانا - عزت قائم رہنا - توقیر میں فرق نہ آنا - آبرو رہنا *

شرم سے پانی پانی ہونا (۱) فعل لازم: - شرمندگی سے آب آب ہونا - خجالت کے مارے پسینے پسینے ہونا *

دوست بہت اس کا گردش یار تو * پانی پانی شرم سے ہو دے سحاب (میر)

شرم سے گڑنا (۱) فعل لازم: - شرمندگی یا خجالت کے مارے زمین میں دفن ہو جانے اور منہ چھپانے کو جی چاہے - نہایت شرمندہ ہونا - از حد نادم ہونا - کمال منفعل ہونا -

شرم شرم میں کام ہو جانا (۱) فعل لازم: - لحاظ و مروت میں کام تمام ہو جانا -

شرم کرنا (۱) فعل متعدی: - شرمانا - لحاظ کرنا - حجاب کرنا - حیا کرنا - انفعال (دیکھو شرم)

شرم کی بات (۱) اسم مؤنث: - لاج کی بات - افسوس کی بات - غیرت کی بات *

شرم کی بات ہے (۱) کلمۂ تحقیر: - غیرت کا مقام ہے - افسوس کی جگہ ہے - تف ہے ... *

شرم کی ہونٹ بھوکی مرے (۱) کہاوت: - غیرت مند ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے - مروت و لحاظ والا ہمیشہ تنگ رہتا ہے جس دلہن کو کھانے میں شرم آتی ہے وہ ہمیشہ بھوکی مرا کرتی ہے *

شرمگاہ (ف) اسم مؤنث: - جائے شرم - عورت - پردے کی جگہ - وہ مقام جس کا چھپانا اور پردے میں رکھنا واجب ہے - اندام نہانی *

شرمانا شرمی (۱) تابع فعل: - (۱) شرم و لحاظ کے دباؤ میں آکر - مروت کے باعث - حجاب کے سبب - از روئے شرم جیسے ترکش میں دو تیر نہیں پر شرما شرمی لڑتے ہیں (۲) اسم مؤنث: - شرم و لحاظ - حجاب *

چاہئے عاشق و معشوق میں گرما گرمی * وصل کی رات نہیں خوب یہ شرما شرمی (سلطان)

شرمانا (۱) فعل لازم: - (۱) شرمندہ ہونا - خجل ہونا - نادم ہونا - لجانا - منفعل ہونا - محجوب ہونا - (۲) متعدی: - لاج کرنا - لحاظ کرنا - حجاب کرنا - حیا کرنا - (۳) متعدی - شرمندہ کرنا - ندامت دینا - ذلیل کرنا - جیسے "ہمیں خدا شرمائے ہم کیا کہیں" *

اسے شرمایئے گے ذکر عدو پر * یہ قسمت ہے حجاب آئے نہ آئے (داغ)

شرماؤ یا شرمالو (۱) صفت: - لجاؤ - شرم کرنے والا - حیادار - شرمندہ - شرمگیں - شرمگوں - منفعل - شرمناک *

شرمسار (ف) صفت: - مرکب از (شرم + سار) صاحب شرم - لاجونت - شرم زدہ - شرمندہ - شرماؤ - حیامند - شرمگیں *

شرمسار کرنا (۱) فعل متعدی: - شرمندہ کرنا - لجانا - غیرت دلانا - خجل کرنا *

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمہیں شرمسار کون کرے } (درد)

شرمساری (ف) اسم مؤنث: - شرمندگی - خجالت - انفعال - لاج - شرم *

شرم

شرمندگی (ف) اسم مؤنث:۔ ندامت۔ غیرت۔ لاج۔ شرم۔ جیسے "آپ کی شرمندگی میرے سر آنکھوں پر" ✦

شرمندگی اُٹھانا (۱) فعل لازم:۔ ندامت اٹھانا۔ شرمندہ ہونا۔ خفت اُٹھانا۔ پچھتانا۔ رسوا ہونا ✦

شرمندہ (ف) مرکب از شرم و آگندہ) شرمناک۔ شرمسار۔ لاجونت۔ شرمیلا۔ نادم۔ جیلوالا۔ غیرتمند (۲) ا:۔ ممنون۔ احسان مند جیسے "ہم آج تک کسی کی کوڑی کے شرمندہ نہیں" ✦

شرمندۂ احسان (ف ع) صفت:۔ احسان کا شرمندہ۔ احسان کے سبب شکر گزار ✱
آشناہوں تری تیغ کا شرمندۂ احساں ✦ سر میرا ترے سر کی قسم اٹھ نہیں سکتا (ذوق)

شرمندہ صورت (۱) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کے چہرے۔ دریہت ظاہری سے حیا خواہ شرمندگی ٹپکے۔ شرمالو ✦

شرمندہ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ شرم دلانا۔ حیا دلانا۔ غیرت دلانا۔ ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ خفیف کرنا۔ جھپانا۔ سجانا۔ سکپانا ✦

شرمندہ ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔ منفعل ہونا۔ سجانا (۲) ممنون ہونا۔ احسان مند ہونا۔ احسان اُٹھانا ✦ ✱
ایک مشت خاک کا بھی تجھ سے شرمندہ ہوں ✦ ہو مراگھر اے فلک تعمیر میری خاک سے (ناسخ)

شرمیلا (۱) صفت:۔ (پورب) دیکھو (شرمالو)

شروا (۱) اسم مذکر:۔ مخفف شوربا جو شوربا سے بنایا گیا ہے۔ شوربہ ✦

شرواچٹ (۱) اسم مذکر:۔ طعام تلاش۔ پیٹ بوچھڑ ✦ وہ خوشامدی جو کھانے کے لالچ سے دوست بنے۔ ابن الوقت۔ زمانہ ساز ✦

شروع (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی کسی کام میں پڑنا۔ کسی حیوان کا پانی میں اُترنا۔ اصطلاحی معنی آغاز۔ ابتدا۔ آرنبھ۔ اُٹھان۔ اوّل۔ آد۔ پہل ✦

شروع سے (۱) تابع فعل:۔ ابتدا سے۔ آدسے۔ اول سے ✦

شروع سے آخر تک (۱) تابع فعل:۔ ابتدا سے انتہا تک۔ اول سے آخر تک۔ آد سے انت تک۔ از اول تا آخر ✦

شروع کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) آغاز کرنا۔ ابتدا کرنا۔ پہل کرنا جیسے کتاب شروع کرنا (۲) بنیاد ڈالنا۔ نیو رکھنا۔ بنا ڈالنا ✦

شروع ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) آغاز ہونا۔ ابتدا ہونا (۲) جاری ہونا۔ رواں ہونا۔ نکلنا جیسے "اول یہ بات تجھ سے شروع ہوئی" ✦

شری (س) اسم مؤنث:۔ دیکھو (سری بمعنی لچھمن وغیرہ) ✦

شری

شریان (ع) اسم مؤنث:۔ رگ جہندہ جس میں او چھوٹی رگوں کی نسبت خون زیادہ ہوتا ہے۔ وہ رگ جس میں روح ہوتی ہے۔ نبض دیکھنے کی رگ۔ لال رگ ✦ شریان ان چھوٹی چھوٹی رگوں سے عبارت ہے جو ہر ایک رگ کے نیچے ہوتی ہیں اور ان میں خون کی نسبت روح زیادہ اور قلب سے اگی ہیں ✦

شریر (ع) صفت:۔ صاحب شر۔ بد۔ برا۔ نٹ کھٹ۔ پاپی۔ کھوٹا۔ بدذات۔ حرامزادہ۔ شوخ۔ بیباک۔ ڈھنگی۔ اپاتی۔ سرکش ✦

شریعت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) راہ ظاہر و راست ✦ وہ قانون جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا (۲) دینی قانون۔ دھرم شاستر۔ قانون اسلام (۳) طریقہ۔ راستہ (۴) سالکوں کی اصطلاح میں تزکیۂ ظاہر۔ صفائی ظاہر ✦

شریف (ع) صفت:۔ (۱) مرد بزرگ قدر۔ بزرگ ✦ نجیب۔ اصیل۔ بڑے رتبہ کا ✦ عالیخاندان۔ اونچے گھرانے کا (۲) بھلا مانس۔ مہذب۔ اشراف۔ شائستہ۔ تہذیب یافتہ۔ اشراف زادہ۔ کلونت۔ فخر خاندان (۳) سید۔ آل رسول (۴) مکہ شریف کے حاکم کا لقب جو سید ہوتا ہے (۵) صفت:۔ پاک۔ مقدس۔ پوتر۔ ایک تعظیم کا کلمہ جیسے مزاج شریف۔ مکہ شریف۔ رجیم شریف۔ اسم شریف وغیرہ (۶) ا۔ اسم مذکر۔ ناظر عدالت۔ اس معنی میں یہ لفظ انگریزی (Sheriff) سے بگڑا ہوا ہے جس کے معنی قانونی کارروائی کرنے والا یا جوڈیشل ہیں ✦

شریف قوم (ع) اسم مذکر:۔ قوم کا سردار۔ سردار قوم ✦

شریف و رذیل (ع) صفت:۔ ادنیٰ اعلیٰ۔ نیک و بد۔ وضیع و شریف ✦

شریفہ (۱) اسم مذکر:۔ ایک شیریں اور چھوٹے سے پھل کا نام۔ سیتاپھل (یہ لفظ ہندی شری پھل سے بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سنسکرت میں شری پھل کے معنی مقدس اور پاکیزہ اور عمدہ پھل کے ہیں چنانچہ وہ لوگ ناریل اور بیل کے پھلوں کو شری پھل کہتے اور دیوتاؤں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں)

شریک (ع) صفت:۔ (۱) شامل۔ ملا ہوا۔ ملحق ✦ شامل حال۔ ساتھی ✱
جب دل جلے تو کیوں نہ جگر ہو بھلا شریک ✦ ہمسائے کو ستاہے دھوئیں کا سدا شریک (نصیر)
(۲) اسم مذکر:۔ حصہ دار۔ پتی دار۔ ساجھی (۳) ا:۔ مددگار۔ معاون۔ سہایک (۴) ا:۔ رفیق۔ دوست۔ ساتھ رہنے والا۔ ہمراہی ✦ ✱
دل میں کھٹکے کیوں ترے ابرو کا ہیں خیال ✦ آتا ہے کام وقت پڑے دار با شریک (نصیر)
(۵) ا:۔ رشتہ دار۔ ہم کفو۔ ہم قوم۔ حریف۔ ہم پیشہ۔ ہم سر ✦ ✱
حسن لاثانی کا تیرے دوسرا ہوگا شریک ✦ دیکھ پاویگا کہیں گر تیرے منھ کو آئینہ (سودا)
(۶) ا:۔ عدو۔ دشمن۔ چشمک رکھنے والا "ہائے مجھے خیال نہ آیا کہ وہ تو میری شریک ہے"۔

شش ماہی (ف) اسم صفت۔ چھ ماہی۔ نصف سال ❊

شش و پنج (ف) اسم مذکر۔ (۱) چوسر یا نرد بازوں کا پانسہ (۲) وہ چیز جو دو مختلف میں ہو (۳) سوچ۔ بچار۔ فکر و اندیشہ۔ حیرانی۔ اضطرابی۔ تُذبذب۔ دھکڑ پکڑ۔ اُدھیڑ بُن۔ تردد۔ فکر ❊ ؎

بتاتی ہے دل میں شش و پنج ملا ہے ❊ آئینہ کیوں دو چار کیا ہم نے کیا کیا (نصیر)

شش و پنج میں پڑنا (۱) فعل لازم:۔ سخت تردد اور فکر میں مشغول ہونا۔ اُدھیڑ بُن میں رہنا۔ نہایت متردد و متفکر ہونا ❊

شش و پنج میں ہونا (۱) فعل لازم:۔ فکر و اندیشہ یا اُدھیڑ بُن میں ہونا۔ دُبدھا میں پڑنا۔ دھکڑ پکڑ میں ہونا یا رہنا ❊

ششدر (ف) اسم مذکر۔ (۱) دنیا کی چھے طرفیں جنہیں شش جہت بھی کہتے ہیں۔ (۲) چھے دروازے کا مکان چھے دروازے دار گھر ❊ ؎

جسم سے حیرت نے پیدا کی نکل جانے کی راہ
اب تو ششدر ہے سرائے بے در و بے بام روح (؟)

(۳) نرد بازی کا پاسہ جس میں چھے چھے نقش ہوتے ہیں (۴) وہ مقام جہاں سے رہائی مشکل اور دشوار ہو (۵) صفت:۔ حیران و پریشان۔ عاجز و سرگردان۔ متحیر۔ ہکا بکا (یہ معنی تختہ نرد کی بازی سے لئے گئے ہیں کیونکہ وہاں شش در سے چھ گھروں سے مراد ہے جو اس بازی میں خانۂ شطرنج کی مانند بنے ہوئے ہوتے ہیں اور نیز اسکے پاسوں میں بھی چھے چھے نقش ہوتے ہیں۔ یہ بازی دو تختوں پر کھیلی جاتی ہے جن میں سے ہر ایک تختے پر بارہ بارہ گھر اس طرح پر کہ چھے دائیں جانب چھے بائیں طرف واقع ہوتے ہیں۔ اور دائیں اور بائیں جانب کے گھروں میں کچھ فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ پس جسوقت نرد تختے کے آخر گھر میں جاکر بند ہو جاتی ہے اور اپنی طرف کے چھے گھروں میں سے کسی گھر میں حریف کی اجازت بغیر نہیں جا سکتی تو اسوقت کھلاڑی عاجز و حیران ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسی وجہ سے حیران و سرگردان کے معنی پر اطلاق ہونے لگا۔

کہیں ہے کاغذ کہیں قلم اور کہیں دوات آپ چپ ہے جرأت
کسی کا خط اس کو ایسا آیا کہ جس کے ششدر جواب میں ہے (؟)

بازی دہر نے وہ بند کیا گھر میں مجھے ❊ جس طرح نرد کبھی ہو کے ہے ششدر رہتے (عارف)

ششدر رہنا (۱) فعل لازم:۔ حیران و متحیر رہنا۔ ہکا بکا رہنا ❊ ؎

جب کسے دریا کا تماشا خود گرچہ خوگر آفتاب ❊ رہگیا پر شکل تیری دیکھ ششدر سا آفتاب (صفیر)

ششدر سا رہنا (۱) فعل لازم:۔ حیران سا رہنا۔ حیرت زدہ سا ہو جانا ؎

ششدر سا ہو گیا ہوں دریا دیکھ کر ❊ دیوار بن گیا ہوں میں دیوار دیکھ کر (ناسخ)

ششدر ہو جانا (۱) فعل لازم:۔ حیران و متحیر ہو جانا۔ بیخود ہو جانا۔ حیرت میں رہ جانا۔ ہکا بکا ہو جانا۔ بے اوسان ہو جانا ❊ ؎

ترے چہرے سے جو اُٹھ جائے سر بزم نقاب ❊ کوئی بیخود کوئی حیراں کوئی ششدر ہو جائے (غافل)

تختہ نرد عشق دل کھیلا جو حسن یار سے ❊ اڑ گئے ایسے مرے چھکے کہ ششدر ہو گیا (آتش)

ششدر ہونا (۱) فعل لازم:۔ حیران و پریشان ہونا۔ حیرت میں رہنا۔ بیخود و بیہوش ہونا۔ بے سدھ ہونا۔ ہکا بکا ہونا۔ متحیر ہونا ❊ ؎

دیکھ کر رخ کی صف میں ہی بندِ ششدر ہوں
حال آئینے سے پوچھے کوئی حیرانی کا (؟)

تنہائی پہ اپنی ہوں نپٹ ششدر و حیراں ❊ آنے کا جو ہے نام تو رونا نہیں آتا (جرأت)

بزم میں وا جو نقاب رخ جاناں ہوگا ❊ کوئی بیخود کوئی ششدر کوئی حیراں ہوگا (غافل)

قمار عشق میں تو ایک بھی بازی نہیں پائی ❊ ہوا پانسے سے حیراں اُس کے ششدر رہ گیا (عاشق)

شطاح (ع) صفت۔ نہایت شوخ۔ نہایت بیباک۔ آفت۔ شوخ دیدہ۔ قحبہ ؎

کیتکی آفت ہے چنبیلی علم اور نرگس ہے سحر ❊ گلچمن ہے ایک شطاح اور چنبیلی پھر رہے (رنگین)

زنانخی میری علامہ ہے ایسی ❊ کہ جوں ہی کل چپی اک دے کے جھانکی
کہا میں نے کہ ملتی جا ادھر آ ❊ تو اُس شطاح نے ہوں کی نہ ہاں کی (؟)

تیری شطاح میں بی ڈنڈے ان جوروؤں کے ذریعہ سے چلی ہیں گھوڑے مردوں کو حیلے بہانے یاری کا (راحت)

شطرنج (معرب چترنگ) اسم مؤنث:۔ ایک ایرانی بازی کا نام جس سے ذہن تصور عقل سوچ فکر حافظہ کو ترقی ہوتی اور ۳۲ مہروں کے ذریعہ سے کھیلی جاتی ہے ❊ ؎

جہاں کو وضع جہاں پائمال کرتی ہے ❊ نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہے (اسیر)

(اس لفظ کو اکثر اہل لغت نے بالکسر مگر بعض نے بالفتح بھی لکھا ہے۔ بالکسر لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ فعلل کے وزن پر کلام عرب میں کوئی لفظ بالفتح نہیں آتا۔ اس لفظ کی تحقیق میں صاف بہار عجم لکھتے ہیں کہ یہ ششرنگ کا معرب ہے جو ایک فارسی زبان کا لفظ مردم گیاہ کے معنی میں ہے۔ چونکہ یہ گھاس اور اسکی جڑ آدمی کی صورت سے مشابہ ہے۔ اور اس کھیل کے اکثر مہرے انسان کے نام پر ہیں۔ لہٰذا مجازاً ششرنگ کہنے لگے۔ بعض محققوں کی رائے ہے کہ یہ لفظ سنسکرت چترانگ کا معرب ہے۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں چتر [illegible] چار کو اور انگ [illegible] جسم و اعضا کو کہتے ہیں۔ چنانچہ چترنگی اُس فوج کو کہتے ہیں جس میں چار رکن یعنی ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیدل ہوں مجازاً چار رکن۔ چونکہ اس بازی کے بھی شاہ و فرزین کے علاوہ چار رکن یعنی ہاتھی گھوڑا رُخ پیادہ ہیں لہٰذا یہ نام رکھا گیا۔ بعضوں کے نزدیک یہ لفظ شدرنج تھا یعنی رنج رفت۔ کیونکہ حالت فکر اور موقع رنج میں اس کھیل سے طبیعت بہل جاتی ہے۔ اور بعضوں نے صدرنگ کا معرب قرار دیا ہے۔ کیونکہ رنگ بمعنی حیلہ آتا ہے اور اس

میں سینکڑوں حیلے کرنے پڑتے ہیں صاحب فرہنگ شیدی نے ایک جگہ شترنج بتائے
دَرْشت لکھ کر اسکے معنی مختلف قسم کا ملا جلا غلہ قرار دیئے اور یہاں تک تصدیق پہنچائی ہے کہ
اگر اسکی ہشت پائیں تو آنرا ہشترنج کہتے ہیں اور اگر ردنی پائیں تو نان شترنجی کہتے ہیں چنانچہ
اُدھر کے شاعر کا شعر بھی اسکی مثال میں درج کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ شطرنج
اسی کا معرب ہے۔ بعضوں نے اسکی اصل ہندی شت رنگ لکھی ہے یعنی بہت سے
رنگ والا کھیل کیونکہ شت زبان سنسکرت میں بمعنی صد آیا ہے۔ غرض اسی طرح
تیئے مُنہ آتی باتیں ہیں جنکی کیفیت بمشکل معلوم ہوسکتی ہے۔ ہم یادو بھر کر
کسی کو طول نہیں دے سکتے۔ اسکے موجد کی نسبت یہ روایت ہے کہ حکیم داہر کے
بیٹے صصہ نے جو نوشیرواں کا ہم عصر تھا اسے ایجاد کیا اور اسکے بیٹے لجلاج او بقول
بعض لجلاج نے اسے پھیلایا جسکے اظہار کا باعث یہ قرار دیتے ہیں کہ ہندوستان کا
کوئی بادشاہ تھا جسے ہمیشہ لڑائی بھڑائی اور لشکر کشی کا شوق رہتا تھا اتفاقاً وہ
کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ گھوڑے کی سواری کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں
ایک روز اپنے تمام وزیروں کو بلا کر کہا کہ تم سب ملکر کوئی ایسی تدبیر نکالو کہ جس سے
ہمیں گھوڑے پر چڑھ کر جنگ و لشکر کشی کے واسطے جانا نہ پڑے بلکہ اپنے گھر بیٹھے
بیٹھے لڑائی کی تمام کیفیت دیکھ لیا کریں۔ اس وقت حکیم لجلاج نے عرض کیا کہ حضور اسکی تدبیر
میرے پاس ہی بنائی موجود ہے یہ کہکر اپنے گھر چلا گیا اور وہاں سے شطرنج لیکر چلا آیا اور
بادشاہ سے اسکے کھیلنے کی کیفیت بیان کی۔ چنانچہ بادشاہ کو یہ کھیل نہایت پسند آیا اور
اُسنے اس دانائی کے صلہ میں حکیم مذکور کو بہت کچھ انعام دیا اور یہ کھیل تمام ہند میں پھیل
گیا موقع جنگ پر اب بھی جنگی افسر اس قسم کے نقشے اپنے سامنے موجود رکھتے ہیں جن سے
دشمن کی چال اور اپنی چال کا مقابلہ کرتے رہتے اور اسکے موافق دمدمے وغیرہ کا حکم دیتے
ہیں گو یہ کھیل ہندوستان میں عام ہوگیا تھا مگر ملک ایران میں اس سے کوئی واقف
نہ تھا وہاں تک اسکے پہنچنے کی یہ وجہ ہوئی کہ جب نوشیرواں تخت سلطنت پر بیٹھا اور
اسکے حکما کے فضل و دانش کا شہرہ تمام آفاق میں پھیلا تو اُس زمانہ کے ایک ہندوستان
کے راجہ نے امتحاناً شطرنج مع تحائف دیگر وہاں بھیجے اور لکھا کہ یہ ہمارے ملک کے
داناؤں کی ایجاد ہے۔ آپ بھی اسکی داد دیں۔ چونکہ نوشیرواں اور اُسکے وزیر اس
کھیل سے ناواقف تھے اس سبب سے بہت حیران ہوئے۔ کوئی اس عقدہ کو حل
نہ کرسکا تو وزیر بزرجمہر کو جو اُس زمانہ میں فہمید میں بڑھا ہوا تھا بُلا کر قاصد ہند کے
ساتھ شطرنج کھیلنے کا حکم دیا۔ قاصد نے بساط بچھا کر کھیلنا شروع کیا۔ پہلی بازی قائم
یعنی برابر اُٹھی دوسری بازی پر بزرجمہر نے مات دی اور اسکے جواب میں گھر جاکر تختہ
نرد ایجاد کرکے لایا واللہ اعلم بالصواب ✦ صاحب نفائس اللغات اسکے باب میں یوں
تحریر فرماتے ہیں کہ قاضی ابن خلقان اپنی کتاب وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں کہ شطرنج
کا واضع صصہ بن داہر ہندی ہے جسنے اس کھیل کو شاہ شیران کے نام پر اختراع کیا اور اسکے
اختراع کا سبب یہ ہوا کہ اردشیر ابن بابک جو سلاطین عجم کا پہلا بادشاہ ہے اُسنے تختہ نرد
ایجاد کی چنانچہ اسی وجہ سے اُسے نردشیر بھی کہتے ہیں۔ اس ایجاد سے عجمی ہند کے بادشاہ پر
فخر کرنے لگے جب یہ خبر بادشاہ ہند کو پہنچی تو اُسنے صصہ کو حکم دیا چنانچہ اُسنے شطرنج
ایجاد کی اور اُس زمانہ کے تمام حکیموں نے اسے تختہ نرد پر فوقیت دی ہماری رائے میں یہ
بات زیادہ قرین قیاس ہے اور اسکے ہندی ہونے میں کوئی شبہ نہیں موجد کے
نام میں سب کا اتفاق مگر باعث ایجاد میں البتہ اختلاف ہے۔ مرزا شمشاد علی بیگ
خان صاحب [illegible] اس باب میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ
ہندوستان کا کھیل اور چترانگ کھیل کا معرب ہے اسکا معرب شطرنج ہوا چونکہ جنگ کے
چار عضو فیل اسپ رُخ پیادہ مشہور ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا اور جس طرح ایک ایک
آدمی اپنے اپنے لشکر سے نکل کر حریف کے مقابل آیا کرتا تھا وہی طریق اس کے مہروں
کی چال کا ہے اسکا واضع اُن کے نزدیک بھی حکیم داہر اور رواج دینے والا حکیم سسا
ہوا ہے اسکا اختراع راجہ پورس کے عہد کے قریب ہوا ہے۔ جن لوگوں نے لجلاج کو اسکا
واضع قرار دیا وہ غلطی پر ہیں۔ لجلاج خلفاء عباسیہ کے زمانہ میں ایک حکیم ہوا ہے جسے
بہت عرصہ نہیں گزرا۔ فردوسی نے بھی اس امر میں حکایت لکھی ہے وہ نوشیرواں
اور بزرجمہر سے تعلق ہے۔ موجد کا نام جو صاد مہملہ سے لکھا ہے یہ سین مہملہ سے ہوگا۔
کیونکہ ہندی میں سرے سے صاد کا حرف ہی ندارد ہے۔ چونکہ دوسری زبان والوں کی
کتابوں سے اس امر کی تحقیق ملی ہے۔ اس وجہ سے اُنہی کے موافق لوگوں نے لکھنا شروع
کردیا ایک صاحب نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ مندودری راون کی بیوی نے یہ کھیل
نکالا مگر کوئی ثبوت نہیں دیا) ✦

ایجاد شطرنج کی نسبت فوربس صاحب بھی جنہوں نے شطرنج کی تاریخ لکھی ہے یقین دلاتے
ہیں کہ شطرنج جس پر دنیا کے تمام دانا حیران ہیں کہ کس طرح موجد نے اس ایک فٹ مربع کپڑے
پر دانائی کو ختم کردیا ہے۔ پہلے ہند میں ایجاد ہوئی سنسکرت میں اس کا نام چاترنگ ہے
عربی میں پہلے شاطرنج کہلائی پھر شطرنج کے نام سے مشہور عالم ہوئی۔ نیز ڈاکٹر فنڈر
لنڈسی صاحب بھی تائید کرتے ہیں کہ ایسے عقلی کام سوائے ہند کے اور کہیں ایجاد
نہیں ہوئے ✦

شطرنج باز (ع + ف) اسم مذکر۔ شاطر۔ شطرنج کا کھلاڑی ✦

شطرنج بازی (ع + ف) اسم مؤنث۔ شطرنج کا کھیل۔ شطرنج کھیلنا ✦

شطرنجی (ف) اسم مؤنث۔ دراصل (شترنجی) لغوی معنی مختلف قسم کے اناج کی روٹی۔

جیسے سُتی روئی وغیرہ۔ اصطلاحی مختلف رنگ کے سوت کی دری۔ دری۔ ایک قسم کا دبیز روئی فرش ٭

شطرنجی باف (ف) اسم مذکر۔ دری بُننے والا ٭

شِعار (ع) اسم مذکر۔ دِثار کا نقیض۔ وہ کپڑا جو اور کپڑوں کے نیچے پہنیں جیسے کرتہ بنیان وغیرہ (دوسرے معنی) وہ اشارہ کا لفظ جس سے جنگی سپاہی اپنی فوج کے آدمی کو سوال کرکے پہچان لیں۔ اسے انگریزی میں پیرول اور عوام پلول کہتے ہیں۔ فارسی والے لباس۔ دستور۔ عادت۔ طور طریقہ۔ طرز۔ روش کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جیسے نصفت شعار۔ بد شعار۔ وغیرہ ٭

شُعاع (ع) اسم مؤنث۔ روشنیِ آفتاب۔ کرن۔ جوت۔ چمک۔ چاند سورج کی روشنی کا انعکاس ٭

شَعبان (ع) اسم مذکر۔ عربی آٹھواں مہینہ جس کی چودھویں تاریخ کو شب برات کا تہوار ہوتا اور رجب کے بعد آتا ہے۔ شب برات کا چاند (چونکہ اس مہینہ میں کثرت سے خیرات کی جاتی اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا اور تمام تقدیری امورات عالم علیحدہ علیحدہ کئے جاتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا۔ کیونکہ اس کا مادہ شعب بمعنی علیحدہ کرنا ہے ٭

شُعْبَدہ (ع) اسم مذکر۔ (مشہور بضم اوّل ہے) وہ بازی جو سحر و جادو یا مکر و فن سے متعلق ہو۔ ڈھب بندی۔ نظر بندی۔ چھل بل۔ حقہ بازی ٭ دھوکا۔ فریب۔ جل

شعبدہ اُٹھانا (۱) فعل متعدی۔ کوئی عجیب و غریب بات دکھانا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ اُشغلہ اُٹھانا۔ طوفان اُٹھانا۔ آفت برپا کرنا ٭ ؎

یہ کیا کہ آپ نیم نگہ کرکے رہ گئے ٭ جو شعبدہ اُٹھائیے پورا اُٹھائیے (داغ)

شُعبَدہ باز یا شُعبَدہ گر (ف) اسم مذکر۔ وہ بازی گر جو تعجب انگیز اور حیرت افزا کرتب دکھائے۔ مداری۔ بازی گر۔ جادو گر۔ سحر ساز۔ حیلہ ساز۔ مکار۔ دھوکے باز ؎

تری زلفوں پہ بلائیں جو بلا گرداں ہیں ٭ فتنے قربان ہیں اے شعبدہ گر آنکھوں پر (داغ)

شُعبدہ بازی (ف) اسم مؤنث۔ نظر بندی۔ دغا بازی۔ چالاکی۔ سحر سازی۔ مکاری ٭

شُعبدے دِکھانا (۱) فعل متعدی۔ نیرنگیاں دکھانا۔ نیرنجات دکھانا۔ دھوکے دینا۔ تماشے دکھانا۔ طلسمات دکھانا۔ کارستانیاں دکھانا ٭ ؎

عشق نے دکھلائے کیا کیا شعبدے ٭ دل اِدھر کھو یا اُدھر پیدا کیا (داغ)

شُعبہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) گروہ۔ زمرہ۔ فرقہ (۲) شاخ۔ ٹہنی ٭ ٹکڑا۔ حصہ (۳) راگنی راگ کی آنچ۔ شاخ (۴) ریچ بسا رستہ۔ وہ نہر جو کسی نہر سے نکالی جائے ٭

شِعر (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی جاننا۔ دریافت کرنا۔ کسی باریک چیز کی واقفیت۔ اصطلاحی وہ سخن موزوں و مقفٰی جو بالقصد کہا جائے۔ لیکن بعض کی رائے ہے کہ مقفٰی ہونے کی شرط نہیں ہے۔ جس نے عربی میں اوّل شعر کہا وہ یعرب ابن قحطان ہے اور جس نے فارسی میں شعر کہنا شروع کیا وہ بہرام گور ہے۔ نظم۔ پد۔ چھند۔ گیت۔ ٹھک دوہا۔ بیت۔ دو مصرعہ ٭ ؎

سراپا کھنچ گیا نقشِ قلم سے روئے جاناں کا ٭ مشابہ ہو گیا تصویر سے ہر شعر دیواں کا (آباد)

شعرِ تر (ع۔ ف) اسم مذکر۔ شعرِ رنگیں۔ پاکیزہ۔ پُر لطف۔ آبدار۔ بامزہ و تازہ بہ مضمون پُر کیا ہوا۔ ؎

شعر تر ہے مرا جو ایک گُل تر ہے ناسخ ٭ نہیں قرطاس یہ دامن ہے کسی گلچیں کا (ناسخ)

اندھے مصحفی تری نازک خیالیاں ٭ مصرع شعر تر ہیں کہ پھولوں کی ڈالیاں (مصحفی)

کبھی سے مصحفی تو نے کیا آبدار غزل ٭ کہ شعر تر سے ترے شعر کی زمیں تر ہے (ایضاً)

اے طبع رواں تیری مدد ہووے تو شاید ٭ اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تر آوے (درد)

شعر خوانی (ع۔ ف) اسم مؤنث۔ شعر پڑھنا ٭

شعر کہنا (۱) فعل متعدی۔ کبت کہنا۔ نظم لکھنا۔ کلام موزوں کرنا۔ شعر گوئی کرنا۔ پد اچنا ٭

شعر گوئی (ع۔ ف) اسم مؤنث۔ سُلکتائی۔ شاعری۔ کوئی تائی۔ سپد لپنا۔ چھند اچنا ٭

شُعَرا (ع) اسم مذکر۔ شاعر کی جمع۔ کوی لوگ ٭

شَعشَعہ (ع) اسم مذکر۔ فیلن صاحب نے اس لفظ اور اس کے معانی و محاورہ میں غلطی کی ہے۔ اور ساتھ ہی ہمارے نئے محاورہ داں معصر کو بھی جو ان کے پورے پورے ناقل ہیں او گرہ کی عقل بہت ہی بہت رکھتے ہیں اس کے محاورے چننے میں دھوکا ہوا۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ بفتح شین کو بضم شین کیوں لکھا کیونکہ یہ کچھ بڑی غلطی نہیں ہے لیکن اس کے معنی جو انہوں نے اُشغلہ۔ ضرب دندانہ یعنی شین کا شوشہ دئے ہیں یہ کہاں سے دئے اور ہمارے معصر نے شعشعہ اُٹھانا اس املا کے ساتھ کہاں سے نکالا۔ کیونکہ عربی میں شَعْشَعَہ بفتح شین معجمہ شراب کو پانی میں ملا کر اُس کی تیزی کم کرنے کے معنی میں آیا ہے۔ پھر یہ معنی جو لئے گئے تو کہاں سے لئے گئے۔ البتہ اگر آمیزش کے معنی لکھتے تو بجا تھا یا جس طرح بعض لغات والوں نے شعاع آفتاب کے معنی بھی لکھے ہیں ان کی پیروی کرتے۔ صاحب منتخب جو عربی لغات میں کامل اور مستند مصنف ہیں ان کا قول ہے کہ کلام عرب میں یہ معنی نہیں آئے لیکن صاحبان موصوف نے تو یہ بات بھی نہیں لکھی۔ ہم اس لفظ کو مع مشتقات شوشہ میں دینگے جہاں سے اسکا پتہ تو کسی قدر چلتا ہے گو پورا پورا نہو ٭

شُعلہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) چمک۔ روشنی۔ فروغ۔ تابش۔ درخشندگی۔ جوت (۲) لاٹ۔ لہر۔ زبانۂ آتش۔ جوالا۔ لپٹ جیسے "اس بات کے سننے سے شعلے اُٹھتے ہیں۔"

(۳) آگ۔ آتش (۴) (۹)۔ غصہ۔ غضب ۔ مگر مرکب ہو کر۔

شعلہ اُٹھنا (۱) فعل لازم۔ آگ بھڑکنا۔ آگ لگنا۔ غصہ آنا۔ جلن ہونا۔ جیسے اسکی صورت سے شعلے اُٹھتے ہیں۔ لُو اٹھنا۔ لاٹ اٹھنا۔ زبانہ کا بلند ہونا۔ ؎

کبھی سُنے پاسے حنائی جو ناز سے رکھا ❊ بھڑک کے شعلہ ہار سے فراز سے اُٹھا (ع)

شعلہ بھبوکا (۱) صفت۔ (۱) نہایت حسین۔ گورا چٹا۔ شمع مثال۔ شمع رو۔ روشن (۲) غضبناک۔ خشمناک۔ خشمگیں۔

شعلہ بھبوکا ہونا فعل لازم۔ نہایت غضبناک ہونا۔ افروختہ ہونا۔ غصے کے مارے جل جانا۔ آگ لگ جانا۔ لال ہو جانا۔ آگ ہو جانا۔ بھبکنا۔ غصہ ہو پڑنا۔

سنتے ہی شعلہ بھبوکا ہوئی ❊ مجھی کہتے ہے۔ ہا کیا ہوا (میرحسن)

شعلۂ جوّالہ (ع) اسم مذکر۔ گرداگرد پھرنے والا شعلہ۔ جلتی ہوئی بنیٹی کا چکر۔

شعلہ خُو (ع + ف) اسم مذکر۔ معشوق بدمزاج۔ تیز مزاج۔ تندخو۔ غضبناک۔ ؎

گر شعلہ حسن ہے جو کچھ تجھ میں ❊ شمع میں شعلہ خو نہ ہووے گی۔ (معروف)

شعلہ رُو (ع + ف) اسم مذکر۔ شعلہ رخ۔ نہایت خوبصورت۔ حسین معشوق۔

شعُور (ع) اسم مذکر۔ (۱) دانائی۔ واقفیت۔ شناخت۔ تمیز۔ پہچان (۲) سمجھ۔ عقل۔ بدھ۔ گیان۔ دانش۔ ؎

سمایا دیدۂ مشتاق میں وہ غیرت یوسف ❊ ابھی کس کو کیا وارستے شعور اپنا (آتش)

شعُور پکڑنا (۱) فعل متعدی:۔ ہوش سنبھالنا۔ ہوشیار ہونا۔ تمیز سیکھنا۔ تمیز حاصل کرنا۔ ہوش کی لینا۔

شعُوردار (۱) صفت۔ تمیزدار۔ فہمیدہ۔ سمجھ دار۔ عقیل۔ ہوشیار۔ گیانی۔

شغال معرب شگال۔ اسم مذکر۔ گیدڑ۔ سیال۔ سیار۔ جیسے سگ زرد برادر شغال۔

شِغب (ع) اسم مذکر:۔ شور۔ غل۔

شغل (ع) اسم مذکر۔ (۱) بے فرصتی۔ کام کاج۔ دھندا (۲) خدا کا دھیان۔ خدا تعالیٰ کی طرف مصروفیت (۳-۱) کھیل کود۔ بازی تماشا۔ دل لگی۔ دل بہلاؤ۔ تفریح طبع (۴) دھیان۔ تصور۔ خیال جیسے "تمہیں تو رات دن اسی کا شغل ہے"۔

(یہ لفظ بالضم و بضمتین۔ بالفتح و بفتحتین چاروں طرح درست ہے)

شغل کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) اپنے تئیں کسی کام میں مصروف کرنا (۲) کھانا پینا۔ حقہ نوش کرنا۔

شفا (ع) اسم مؤنث:۔ صحت۔ تندرستی۔ چنگا پن۔ ؎

کیسی شفا کہاں کی شفا یہ بھی چند روز ❊ قسمت میں تھا کہ نازِ مسیحا اٹھائیے (ناظم)

اثر کشش سودا سے وہ ملتی ہے ❊ ترے بیمار کی صورت سے شفا ملتی ہے (صبا)

چلو بس حضرت عیسیٰ تم اپنا کام کرو ❊ مریض عشق کو ہو گی شفا سنو تو سہی (مؤلف)

شفاخانہ (ع + ف) اسم مذکر۔ ہوسپٹل۔ دارالشفا۔ اسپتال۔ بیماروں کا علاج ہونے کی جگہ۔

شفا دینا (۱) فعل متعدی:۔ صحت بخشنا۔ تندرستی عطا کرنا۔ اچھا کرنا۔ آرام بخشنا۔

شفاعت (ع) اسم مؤنث:۔ خواہش۔ سفارش۔ وساطت۔ درمیان میں پڑنا۔ بیچ بچاؤ۔ آدمیوں کے گناہوں کی معافی کی سفارش۔

شفاعت کرنا (۱) فعل متعدی:۔ خدا سے گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا۔ بیچ میں پڑنا۔ آڑے آنا۔ جیسے پیر آپ زمانے سے شفاعت کس کی کریں۔

شفّاف (ع) صفت۔ نہایت صاف جس کے آر پار نظر نکل جائے۔ شیشے کی طرح اُجلا اور صاف۔ نہایت لطیف۔ نرمل۔ اُجلا۔

شفتالُو (ف) اسم مذکر۔ آڑو۔ ایک قسم کا بڑا آڑو۔ بیوندی آڑو۔ چپٹی آڑو۔ ؎

طفلی کی مانند سیر زال شکنگی ہوتی ❊ باغ عالم میں کبھی شفتالو نے لب جائیگا (آتش)

شفتل (۱) اسم مذکر۔ عوام۔ بیہودہ۔ نالائق۔ نابکار۔ پلید۔ ملیچھ۔ بدکار۔ توبہ شکن۔ لُچا۔ ؎

دنیا وہ زال ہے کہ دو رنگئے رہے ❊ کیا کیا بدلتی رنگ یہ شفتل ہے سرخ سپیر (نفیس)

شفتلیں یوں چڑھیں نظروں میں تمہاری گوئیاں
اور میں کوٹھے سے اس طرح اتاری جاؤں

ان کو نرگس نے جو گلشن میں اشارے سے کہا ❊ سحر ہے اے بت بیباک تری آنکھوں میں
گھور کر بولے یہ قدرت تری شفتل باندی ❊ ہم کو تو ٹوکتی ہے خاک تری آنکھوں میں

وہ حکمت میں جو مجھ سے چل نکلا ❊ تو وہیں میں نے زگب کے کھا کر بل
کہا اُس سے کہ اب سے اے رنگیں ❊ تجھ سے بولے تو ہو عجب شفتل

اس کی اصل شفتہ یعنی کمینہ ناہموار کج فہم اور کم قیمت وغیرہ خیال میں آتی ہے چنانچہ تزک جہانگیری میں لفظ شفتہ موجود ہے چونکہ اہل ہندی میں نسبت کی علامت ہے پس بیگمات قلعہ نے چونکہ یہ لفظ ہے ہندی الفاظ کھرل مرل سڑل وغیرہ کی طرح شفتل بنا لیا۔

شُفعہ (ع) اسم مذکر۔ ہمسائگی۔ ہمسایہ پن۔ گھر خواہ زمین کی ہمسائگی جس کا بہت بڑا حق ہے۔

شفق (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) صبح اور شام کی سرخی۔ مگر اردو میں شام کی سرخی کو زیادہ کہتے ہیں۔ سانجھ۔ گودھولی۔ ؎

ہے آج جو یوں جوش نا نور سحر رنگ شفق ❊ پرتو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق (ذوق)

(۲) نہایت خوبصورت۔ سرخ و سفید۔

شفق

شفق پھولنا (۱) فعل لازم۔ شام کی سرخی کا نمودار ہونا۔ شام پھولنا ؎
سینہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا ۔ دل ان کا بھی ہوا ہے زاہدی کم ہو جائیگا (ناسخ)

شفق پھولی ہے دیکھو شام کو شہر بدخشاں میں
لب رنگیں پہ مستی مل کے اُس نے پان کھایا ہے } (امانت)

سرخ ہنسنے پاں ہو لعل سی زیب یار پر * پھولے شفق دیار بدخشاں کی شام میں (آتش)
آسماں پہ کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی * عکس جا پہنچا تمہارے دامن گلنار کا (نسیم دہلوی)

شفق کا ٹکڑا (۱) صفت۔ گورا بھبوکا۔ نہایت حسین *

شفق کھلنا (۱) فعل لازم۔ دکھو بولتے ہیں۔ دیکھو شفق پھولنا ؎
بہر دعا وہ دست حنائی جو اُٹھ گئے * ہر فرق شفق زمیں پہ بہ رنگ جدا کھلی (داغ)

شفقت (ع) اسم مؤنث۔ فارسی والوں نے بہ سکون دوم بھی جا بجا نظم کیا ہے *
(۱) لطف۔ مہربانی۔ ہمدردی۔ رحم۔ ترس۔ نرمی۔ ملائمت (۲) پیار۔ محبت *

شفوقہ (۱) اسم مذکر۔ غلط العوام۔ صحیح شگوفہ *

شفیع (ع) اسم مذکر۔ خواہش گر۔ گناہوں کی سفارش کرنے والا۔ وکیل۔ بچانے والا۔ آڑے آنے والا *

شفیع الامم (ع) اسم مذکر۔ امت کی شفاعت کرنے والا۔ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب *

شفیع محشر (ع) اسم مذکر۔ حشر میں شفاعت کرنے والا۔ رسول مقبول صلعم کا لقب *

شفیق (ع) صفت۔ مہربان۔ عنایت فرما۔ مشفق۔ الطاف فرما۔ کرپالو۔ دیالو۔ ہمدرد۔ دیاوان۔ کریم *

شق (ع) صفت۔ پھٹا ہوا۔ ترقیدہ۔ شگاف پڑا ہوا۔ پھونٹ کی طرح کھلا ہوا *

شق ہونا (۱) فعل لازم۔ پھٹنا۔ شگاف پڑنا *

شق (ع) اسم مؤنث۔ (۱) نصف حصّہ۔ نصف۔ آدھا ٹکڑا۔ پارہ۔ حصّہ *
(۲) طرف۔ جانب (۳) قسم۔ صنف *

شق نکلنا (۱) فعل متعدی۔ جھگڑا نکلنا۔ بیخ نکلنا۔ شاخ نکلنا۔ وقت پیش آنا *

شقہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) وہ رقعہ جو بادشاہ لوگ اپنے امرائے حضوری کو کسی ضروری امر کے واسطے لکھیں۔ شاہی مُہری یا دستخطی خط جو اعلیٰ منصب داروں کے نام جائے (۲) رقعہ جو برابر والے ایک دوسرے کو لکھیں یا امیر لوگ اپنے سے کم رتبہ کے امیروں کو بطور دوستانہ لکھیں *

شقی (ع) صفت۔ بدبخت۔ بدنصیب *

شقیقہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) کن پٹی۔ کان اور پیشانی کے بیچ کا ملائم حصّہ جہاں رگ

شکا

پھڑکتی رہتی ہے (۲) دردِ نیم سر۔ آدھا سیسی *

شک (ع) اسم مذکر۔ یقین کا نقیض۔ گمان۔ شبہ۔ ظن۔ بھرم۔ احتمال۔ وسواس۔ دُبدھا۔ سندیہ ؎
گلے سے سرخئے پاں صورت مے جو لگا آئی * ہوا شک مے کشوں کو گردن ساقی پہ مینا کا (وزیر)

شک پڑنا (۱) فعل لازم۔ شبہ گزرنا۔ بھرم ہونا۔ گمان ہونا *

شک ڈالنا (۱) فعل متعدی۔ شبہ پیدا کرنا۔ گمان کرنا *

شک رفع کرنا۔ نکالنا۔ مٹانا (۱) فعل متعدی۔ شبہ دور کرنا۔ گمان مٹانا *

شک کرنا (۱) فعل متعدی۔ شبہ کرنا۔ گمان کرنا *

شکار (ف) اسم مذکر۔ (۱) صید۔ نخچیر۔ حیوان کے مارنے کا قصد۔ کھیٹک۔ اہیر۔ یکھدیر (۲) وہ حیوان جو صید کیا گیا ہو (۳) راجپوت۔ گوشت۔ لحم۔ (۴) اسامی۔ سونے کی چڑیا۔ مراد *

شکار آنا (۱) فعل لازم۔ شکار پھنسنا۔ شکار ہاتھ لگنا ؎
لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک میں * میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا (ناسخ)

شکار بند (ف) اسم مذکر۔ وہ تسمہ جو گھوڑے کی دُم کے قریب چار جامہ کے پیچھے شکار لٹکا لینے یا ضروری سامان باندھ لینے کے واسطے لگا ہوا ہوتا ہے۔ فتراک۔ اسباب باندھنے کے تسمے جو گھوڑے کے چپ و راست بندھے ہوئے ہوتے ہیں *

شکار کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) صید کرنا۔ اہیر نا۔ کسی جانور یا حیوان کو مارنا ؎
آنکھ ہے ترک زلف ہے صیاد * دیکھیں دل کا شکار کون کرے (داغ)
روح القدس کو بہل کیا یار نے شکار * اک تیر میں وہ مرغ بلند آشیاں گرا (میر)

چھوا جو گیسوئے عنبریں کو تو سانپ کھیلا فسوں سے گویا
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار میں نے کیا ہرن کا } (ناظم)

(۲) دام میں لانا۔ قابو میں لانا۔ پھندے میں پھنسانا (۳) موہنا۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا ؎
شہباز سے نہیں کم کچھ ان بتوں کی آنکھیں * یہ لگ جسکو چاہیں دم میں شکار کرلیں (مصحفی)
(۴) آسامی بنانا۔ فریب سے لوٹنا *

شکار کو جانا (۱) فعل لازم۔ صید کرنے کے ارادے سے نکلنا *

شکار کھیلنا (۱) فعل لازم۔ صید مارنا۔ صید افگنی کرنا۔ جانوروں کو مارنا۔ یا پکڑنا۔ جیسے شکاری شکار کھیلیں احمق ساتھ پھریں *

شکار گاہ (ف) اسم مؤنث۔ صیدگاہ۔ شکار کھیلنے کا مقام۔ رمنا۔ نخچیر گاہ *

شکار مارنا (۱) فعل متعدی۔ دیکھو شکار کرنا نمبر ۱ *

شکا

شکار ہاتھ لگنا (۱) فعل لازم :- (۱) صید کا قابو میں آنا۔ شکار حاصل ہونا (۲) اسامی ملنا۔ حسب مراد کوئی شخص ہاتھ لگنا ◆

شکار ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) کسی جانور کا مارا جانا جیسے "شکار ہوگیا" "شکار ہو رہا"۔ (۲) جال میں پھنسنا۔ قابو میں آنا ◆ ؎

اس کی نخچیر گاہ سے روح الامیں ◆ ہو کے آخر شکار نکلے گا (امیر)

(۳) عاشق ہونا۔ مفتون ہونا۔ شیدا و والہ ہونا ؎

خوباں کے کوچے سے ہم دل فگار ہو کے چلے ◆ شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے (داغ)

شکاری (ف) اسم مذکر :- (۱) شکار کرنے والا۔ صیاد۔ اہیری۔ ابیر یا (۲) صفت :- شکار سے نسبت رکھنے والا۔ شکار کا کام دینے والا ◆

شکاری جانور (۱) اسم مذکر :- وہ پرند یا درندہ خواہ حیوان جو شکار کر سکے شکار کرنے والا جانور ◆

شکاری کتا (۱) اسم مذکر :- وہ کتا جو شکار کے لیے۔ شکار مارنے یا پکڑنے والا کتا۔ تازی کتا ◆

شکال (ف) اسم مذکر :- وہ عیب کہ گھوڑا جس کا دایاں ہاتھ یا بایاں پاؤں خواہ اس کے برعکس سفید ہو۔ مگر فارسی کی لغات میں لکھا ہے کہ وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں سفید اور باقی رنگ کوئی سا ہو ◆

شکایت (ع) اسم مؤنث :- (۱) گلہ۔ شکوہ۔ ہو اُلاہنا۔ گلہ گزاری۔ (۲-۱) دکھ۔ مرض۔ بیماری۔ تکلیف۔ جیسے "ایک نہ ایک شکایت لگی ہی جاتی ہے" (۳-۱) زود رنجی۔ خواہی۔ دشمنی۔ جیسے "حاکم سے شکایت کرنا" (۴-۱) برائی۔ بدی۔ غیبت۔ جیسے "اس کی شکایت اس سے اور اس کی شکایت اس سے کرنا۔ دونوں کا کام ہے"

شکایت رفع کرنا (۱) فعل متعدی :- دکھ دور کرنا۔ تکلیف دور کرنا ◆ گلہ اتارنا۔ شکوہ اتارنا ◆ مزاج بدلانا۔ کام بنانا ◆

شکایت کرنا (۱) فعل متعدی :- دکھڑا رونا۔ مصیبت بیان کرنا ◆ گلہ و شکوہ کرنا ◆ فریاد کرنا ◆ بدی کرنا۔ برائی کرنا۔ غیبت کرنا ◆

شکایت ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) گلہ ہونا (۲) برائی بیان کی جانا (۳) کسی مرض کا لاحق ہونا ◆

شکتی (س) اسم مؤنث :- (۱) بل۔ طاقت۔ زور۔ قدرت۔ پراکرم ◆

شُکَّر (س) शुक्र اسم مذکر :- (۱) چھٹا سیارہ۔ سُوک۔ زہرہ۔ لوٹے فلک۔ ناہید (۲) یوم آدینہ جمعہ (بول چال میں شکریہ تشدید کاف فارسی آتا ہے) ◆

شُکر (ع) اسم مذکر :- (۱) سپاس منعم کی حصول نعمت پر احسانمندی ظاہر کرنا۔ ثنائے

شکر

منعم۔ وحسن یاد و منت ماننا۔ احسان ماننا ◆ ؎

اس در پہ جو میں جبہ سا تو نا ◆ شکر دم شعلہ بار ہوتا (مومن)

شکر کرنا یا بجا لانا (۱) فعل متعدی :- سپاس گزاری کرنا۔ احسان ماننا ◆

شکر گزار (ع + ف) صفت :- شاکر۔ ممنون۔ حق شناس۔ احسان مند۔ نمک حلال۔ منت پذیر

شکر گزاری (ع + ف) اسم مؤنث :- احسانمندی۔ حق شناسی۔ منت پذیری ◆

شَکَر یا شکّر (ف + و) اسم مؤنث :- (۱) کھانڈ چینی۔ بورا ◆ نبات۔ قند مصری ؎

کیا لبالب ہے ترے تنگ دہن پر شکر ◆ یجو مجھ کو بھی لے طفل حسیں تھوڑی سی (مومن)

(۲) ایک قسم کی سرخ یا زرد ڈلی دار کھانڈ (۳) طنزاً کھے ◆ خاک۔ یہ لفظ سنسکرت میں शर्करा شرکرا پایا جاتا ہے ◆

شکر پارہ (۱) اسم مذکر :- ایک قسم کی مٹھائی جو بشکل مربع پارہ پارہ ہوتی ہے۔ شکر پرک۔ شکر پرہ۔ فارسی میں صرف پارہ بھی کہتے ہیں ؎

وہ دنیا یار کے ہونٹوں کی میں تعریف کروں ◆ جان بیا بیں ہیں جن سے وہ شکر پارے بھر (بحر)

شکر تری (ف + ۱) اسم مؤنث :- سفید کھانڈ۔ بورا چینی ◆ ؎

ہنگام بوسہ گرم جو دیکھ دہی ہوئے ◆ شکر بنے لب پسینے سے شکر تری ہوئے (ذوق)

ہندوستان کے فارسی دانوں کا بنایا ہوا لفظ ہے ◆

شکر خورا (۱) اسم مذکر :- (۱) ایک پرند کا نام جو مٹھاس نہایت شوق سے کھاتا ہے (۲) نعمت کا خوگر۔ تر نوالہ کھانے والا ◆ ؎

مجھ کو نہیں اس شکر لب کی خبر ◆ حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر (دلی)

شکر سے منہ بھرنا (۱) فعل متعدی :- کسی خوشخبری کے شکریہ میں مٹھائی کھلانا۔ مٹھائی سے منہ بھر دینا۔ شیرینی کھلانا۔ منہ میٹھا کرنا ◆ ؎

اگر آج کوئی محبوب کے خط کی سنائے گا ◆ بھروں گا طوطی دنیا کو منہ ساقی میں شکر سے (امیر)

شکر رنجی (ف) اسم مؤنث :- وہ رنجش یا آزردگی جو دوستوں میں گاہے گاہے ہو جاتی ہے۔ رکاوٹ۔ انقباض خاطر۔ یونہی سی رنجش۔ ظاہری رنجش۔ ان بن۔ شکر آب ◆ ؎

جو منا ہوں لب شیریں وہ خفا ہو جاتے ◆ کیا شکر رنجی جاناں میں مزا ہوتا ہے (وزیر)

لب شیریں کو کہتا ہے نہیں کم نقل مفل سے ◆ شکر رنجی نہیں باتوں پہ رہتی ہے مری ان سے (ایضاً)

شکر قند (۱) اسم مذکر :- اصل میں شکر کند تھا (دل معلوم و دم حیثر) ایک قسم کی میٹھی ترکاری جو مولی کی مانند زمین کے اندر پیدا ہوتی اور راستے ابال کر یا بھوبل میں بھون کر کھاتے ہیں اس کے اندر سے سوت سا نکلتا ہے ◆

شکر لب (ف) صفت :- میٹھے بول۔ شیریں لب معشوق ◆ ؎

اے شکر لب تیرے تل کو دیکھ کر میں کیا کہوں ◆ آ گئے میٹھے بھنسے رپوڑی کے چہرے میں (مؤلف)

شکرانا (۱) اسم مذکر۔ وہ خشکہ جس میں کھانڈ اور گھی ڈالکر کھلائیں۔ کھانڈ چاول کی ضیافت۔ ع۔

شعر: زر دے سے ہمارا باندھ دے گر تو نکاح ۔ خوب کھلوائینگے اے شیخ تجھے شکرانا ہم (سودا)

شکرانہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) شکریہ۔ سپاس۔ منت۔ احسان (۲) وہ روپیہ جو مقدمہ جیتنے کے بعد بطور شکریہ حسب اقرار وکیل کو دیں۔

شکرانہ ادا کرنا (۱) فعل متعدی۔ سپاس گزاری کرنا۔ شکر بجالانا۔ احسان ماننا۔ احسان مندی ظاہر کرنا۔ شکرگزاری کرنا۔

شکرہ (ف) اسم مذکر۔ باز کی قسم کا ایک شکاری پرندہ۔ اسم۔ اشکرہ۔ ایک قسم کا باز۔

شکرہ پالنا (۱) فعل متعدی۔ خرچ باندھنا۔ خرچ سر لینا۔ بھروسا کرنا۔ جیسے "پرائے ہاتھ پر شکرہ پالنا" یعنی پرائے بھروسے پر کوئی کام کرنا۔

شکری (ف) اسم مؤنث۔ ایک قسم کا آم جو نہایت شیریں اور بڑا ہوتا ہے۔

شکست (ف) اسم مؤنث۔ (۱) ٹوٹ پھوٹ۔ شکستگی جیسے "شکست و ریخت کی مرمت" (۲) ہار۔ ہزیمت۔ مغلوبیت۔ مات۔ زک (۳) ہیچ۔ کمی۔ نقصان۔

شکست دینا (۱) فعل متعدی۔ ہرانا۔ ہٹانا۔ پسپا کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مات دینا۔ بھگانا۔

شکستِ فاحش (ف ع) اسم مؤنث۔ شرمناک۔ شکست۔ زبوں ہیزی کی شکست۔ بڑی شکست۔

شکستِ فاش (ف) اسم مؤنث۔ ظاہر شکست۔ ایسی شکست جس میں کسی کو کلام نہو۔ بھاری شکست۔

شکست و ریخت (ف) اسم مؤنث۔ ٹوٹ پھوٹ۔ گری پڑی۔

شکست ہونا (۱) فعل لازم۔ ہار ہونا۔ مات ہونا۔ ہزیمت پانا۔ پس پا ہونا۔ بھاگ جانا۔

شکستگی (ف) اسم مؤنث۔ ٹوٹ پھوٹ۔ شکست و ریخت۔ خستگی۔

شکستہ (ف) صفت۔ (۱) ٹوٹا ہوا۔ خستہ۔ ریختہ۔ گرا ہوا (۲) گھسیٹ وہ خط جو گھسیٹ کر لکھا جائے اور کسی قاعدہ کی پابندی نہو۔ نستعلیق کے برخلاف۔

شکستہ حال (ف ع) صفت۔ تباہ حال۔ خستہ حال۔ زدہ حال۔ مصیبت زدہ۔ آفت زدہ۔ پریشان حال۔

شکستہ حالی (ف ع) اسم مؤنث۔ پریشانی۔ پراگندگی۔ خستہ حالی۔ تباہی۔ مصیبت۔ آفت رسیدگی۔

شکستہ خاطر (ف ع) صفت۔ رنجیدہ دل۔ غمگین۔ غمزدہ۔ دل آزردہ۔ خستہ۔ خاطر۔

شکستہ خط (ف ع) اسم مذکر۔ ایک قسم کا خط جو نستعلیق کے برخلاف گھسیٹ کر لکھا جاتا ہے۔ ع۔

کیوں میں نے خط لکھا اُسے خطِ شکستہ سے ۔ مارا جو خط کو پھینک کے سر نامہ بر پہ ہاتھ (الفیر)

ایسا شکستہ دل مجھے پایا ہے یار نے ۔ خط بھی جو آتا ہے تو شکستہ لکھا ہوا (مؤلف)

شکل (ع) اسم مؤنث۔ (۱) صورت۔ چہرہ۔ مہرہ۔ ہیئت۔ اکار۔ روپ۔ جیسے "شکل چڑیلوں کی مزاج پریوں کا"۔ ع۔

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی ۔ قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی (اسیر)

(۲) مانند۔ مشابہ۔ مثل۔ ع۔

ٹکٹکی باندھے ہے وہ ماہ میں ڈرتا ہوں ۔ شکلِ غربال نہ پڑ جائیں قمر میں سوراخ (جرأت)

تڑپتا ہوں دن رات میں شکلِ بسمل ۔ مرے سر کو کس دن قلم کیجئے گا (عاشق)

(۳) وضع۔ تراش خراش۔ رنگ۔ ڈھنگ۔ انداز (۴) ڈھب۔ طور۔ طریق۔ طرح۔ ع۔

ہو انظروں سے وہ غائب تو ہم آنکھوں کو رو بیٹھے
کسی شکل اب نظر آتا نہیں اُس کا نظر آنا (؟)

نکلے نالوں کی ہوس دل سے ہمارے کس شکل
تیرے سوفاروں میں گر صورت منقار نہو (؟)

(۵) صفت۔ نوع۔ قسم۔ جنس۔ فصل۔ بھانت (۶) ڈول۔ انداز۔ نقشہ۔ ڈھانچا (۷) ہیکل۔ مورتی۔ مورت۔ بت (۸) اقلیدس میں شکل وہ ہے جو ایک حد یا کئی حدوں سے محدود ہو (۹) تدبیر۔ موقع۔ اُپائے جیسے "روزگار کی شکل نہیں نکلتی" (۱۰) حالت۔ گت۔ گتی۔ ع۔

حیرت سے تیرے دیکھنے والے کی ہے یہ شکل ۔ جس شخص نے دیوار کو دیکھا اُسے دیکھا (داغ)

شکل بگاڑنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) صورت بگاڑنا۔ چہرہ کو بدروپ کر دینا۔ اس قدر مارنا کہ صورت نہ پہچانی جائے۔ بدروپ کرنا (۲) چہرے کی لینا۔ چہرے کو بدہیئت بنانا (جو لوگ ہجرت کرنا اس کے معنی گھڑتے ہیں وہ دھوکا دیکر سوانگ بڑھاتے ہیں)

شکل بنانا (۱) فعل متعدی۔ (۱) ڈول ڈالنا۔ خاک ڈالنا (۲) روپ دھارنا۔ کسی صورت کا اختیار کرنا۔ نقل کرنا (۳) چہرہ بنانا۔ منہ بگاڑنا۔

شکل تو دیکھو (۱) محاورہ طنزاً۔ قابلیت تو دیکھو۔ لیاقت تو دیکھو۔ منہ تو دیکھو۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ ع۔

شکل تو دیکھو مصور کھینچیگا تصویر یار ۔ آپ ہی تصویر اُس کو دیکھ کر ہو جائیگا (ذوق)

شکل

شکل سے بیزار ہونا (۱) فعل لازم: کسی کی صورت سے نفرت کرنا۔ کسی کے ملنے یا ملاقات کرنے سے بھاگنا۔ نہایت ناراض ہونا۔ از حد متنفر ہونا۔ سه
بھا اثر کیا مری الفت نے یار پر * لیتے ہی دل کے شکل سے بیزار ہوگیا (سلیم)

شکل نکالنا (۱) فعل متعدی: (۱) موقع نکالنا۔ تدبیر سوچنا۔ اُپائے کرنا۔ صورت کا خوشنما کرنا۔ جوبن نکالنا جیسے اب تو اس نے اچھی شکل نکال لی ہے پیار آنے لگا۔

شکل نکلنا (۱) فعل لازم: موقع یا تدبیر ہونا۔ جوبن آنا۔ صورت کا خوشنما معلوم دینا۔

شکل و شمائل (ع) اسم مونث: صُورت و سیرت۔ روپ۔ رنگ خوبصورت
واہ کیا خوب جوانی میں نکالا جوبن * آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی (امیر)
یوسف نے دیکھکر تری تصویر یہ کہا * کیونکر مرے ایسی شکل و شمائل کی آرزو (فرخ)

شکم (ف) اسم مذکر: پیٹ۔ اودر۔ بطن۔ جوج۔ اوجھ۔ ڈھڈھ۔ لوپٹا۔ سه
ساقی شراب سے رہے قصر فلک بھرا * شیشے کی طرح سے شکم صاف تک بھرا (آتش)

شکم پرور یا بندہ (ف) صفت: (۱) پیٹو۔ کھاؤ۔ بسیار خوار۔ بڑپیٹا۔ حریص (۲) خوش خوراک۔ تن تازہ کرنے والا۔

شکم سیر (ف) صفت: پیٹ بھرا۔ بھرپور۔ اگھایا ہوا۔ آسودہ۔ اپھرا ہوا۔ چھکا ہوا۔

شکم سیر ہو کر کھانا (۱) فعل متعدی: پیٹ بھر کر کھانا۔ چھک کر کھانا۔ بخوبی کھانا۔

شکمی (ف) صفت: (۱) پیٹ کا۔ جنم کا۔ مادر زاد۔ پیدائشی۔ جیسے شکمی اندھا یا دیوانہ (۲) بیچ کا۔ بطور خود۔ اندرونی جیسے شکمی شریک۔

شکمی کاشتکار (۱) اسم مذکر: وہ کسان جو پرائی زمین کو بدلے جوتنے میں شریک ہو مگر اس کا نام پٹواری کے کاغذات یا بندوبست میں نہ ہو۔ اجارہ دار۔ اسامی۔ پٹے دار۔

شکن (ف) اسم مونث: (۱) جھول۔ چین۔ بل۔ سلوٹ۔ چرس۔ جھری۔ چنّٹ۔ گُنجلک۔ جفتہ۔ سه
پریشانہ دل صد چاک نے کیا سیدھا * شکن ذرا بھی نہ اس زلف عنبریں میں رہی (امیر)
(۲) مرکبات میں بمعنی شکستن کا امر جو اکثر اسم فاعل ترکیبی میں مستعمل ہے جیسے بت شکن۔ عہد شکن۔ قلعہ شکن۔

شکن پڑنا (۱) فعل لازم: چرس پڑنا۔ بل پڑنا۔ جفتہ پڑنا۔ سلوٹ ہونا۔

شکن ڈالنا (۱) فعل متعدی: نشان ڈالنا۔ کاغذ موڑ کر نشان کرنا۔ تہ کرنا۔

شکنجہ (ف) اسم مذکر: (۱) مجرموں کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس میں اُن کی ٹانگیں کس دی جاتی ہیں (۲) جلد سازوں کے ایک پیچدار اوزار کا نام جس میں کتابیں دبا کر کاٹتے یا پشتہ کس کر چپلا کرتے ہیں۔ اس میں چوبیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں اس کے ذریعہ سے پیچ کسا جاتا ہے (۳) عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ۔ سزا (۴) کولھو۔ پیلنے کا آلہ یا اوزار (۵) روئی دبانے کی کل۔

شکنجۂ آبی (ف) اسم مذکر: ایک قسم کے روئی دبانے کے پیچ کا نام جو پانی کی داب کے ذریعہ سے نہایت کم حجم کر دیتا ہے۔ اس کا موجد ایک شخص براما نامی یورپین تھا چنانچہ اس کا نام شکنجۂ براما بھی مشہور ہے۔

شکنجہ کرنا (۱) فعل متعدی: دکھ دینا۔ تکلیف دینا۔ تنگ کرنا۔

شکنجے (۱) اسم مذکر: (۱) شکنجہ کی جمع (۲) واحد کی وہ صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے تبدیل یائے مجہول ہو جاتی ہے۔

شکنجے میں کھنچوانا (۱) فعل متعدی: شکنجے کے ذریعہ سے عذاب سخت دلوانا۔ کولھو میں پلوانا۔ سه
نام جس نے عشق کا روئے کتابی کے لیا * اسکو زلفوں کے شکنجے میں وہ کھنچوانے لگے (آتش)

شکنجے میں کھینچنا (۱) فعل متعدی: تان نا۔ سیدھا بنانا۔ سخت تکلیف دینا۔ دق کرنا۔ نہایت تنگ کرنا۔ شکنجے میں کرنا۔ جنتری میں نکالنا۔ اذیت پہنچانا۔ کولھو میں پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ نفس تنگ کرنا۔

شکوا (ع) اسم مذکر: صحیح املا (شکویٰ): گلہ۔ شکایت۔

شکوہ (ف) اسم مذکر: دیکھو (شکوا)۔ سه
معشوق بے نیاز ہے عاشق کو چاہئے * لب سے کرے جو شکوہ تو دل سے دعا کرے (ذوق)

شکوہ گزاری (ف) اسم مونث: گلہ گزاری۔ شکایت دوستانہ۔ اُلاہنا دینا۔
اس سے گلہ کیا کبھی اُس سے گلہ کیا * دن رات یونہیں شکوہ گزاری میں کٹگئی (مصحفی)
بر سر شکوہ بھی لائی نہ ہمیں اسکی نگاہ * تا اسی پردے میں ہم شکوہ گزاری کرتے (اعلم)

شُکوہ (ف) اسم مذکر: ہیبت۔ رعب داب۔ شان۔ شوکت۔ حشمت۔ مرتبہ۔ بزرگی۔ دکھاوٹ۔ تکلف۔

شکیب یا شکیبائی (ف) اسم مذکر: صبر۔ سنتوکھ۔ آرام۔ تحمل۔ بردباری۔ سه
ضعف نے ایسا بٹھایا اسکی بزم ناز میں * میں نے یہ جانا مجھے حاصل شکیبائی ہوئی (داغ)

شکیل (۱) صفت: صورت دار۔ وضعدار۔ خوبصورت۔ خوش وضع۔
(جن لغات والوں نے اسے ان معنی میں عربی قرار دیا ہے وہ خطا پر ہیں کیونکہ عربی میں اس کے معنی مکر و فریب کے آئے ہیں اور فارسی میں یہ لفظ کسی استاد کے کلام یا تصانیف ایران میں نہیں پایا جاتا۔ پس ان معنوں میں اردو والوں کی گھڑت ہے اسلئے اس کو اردو ہی کہنا چاہیے۔

شگی

شگیلہ (ہ) اسم مؤنث۔ خوبصورت عورت۔ جمیلہ ۔

شگاف (ف) اسم مذکر۔ چیرا۔ درز۔ دراڑ۔ چھری۔ قلم کے بیچ کا چراؤ ۔

شگاف دینا یا لگانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) قلم کو چیرنا (۲) چیرا لگانا۔ زخم کو نشتر لگانا ۔

شگفتگی (ف) اسم مؤنث۔ پھول کا کھلنا۔ خندگی ۔ خوش طبعی۔ فرحت ۔ سرسبزی۔ شادابی ۔

شگفتہ (ف) صفت۔ کھلا ہوا۔ خوش۔ مفرح ۔

شگفتہ بحر (ف ۔ ع) اسم مؤنث۔ عروض کی ایسی بحر جس کے اشعار پڑھنے میں زبان پر چستی اور طبیعت کی روانی پائی جائے۔ چلتی ہوئی بحر ۔

شگفتہ خاطر (ف ۔ ع) اسم مذکر۔ خوش دل۔ خوش مزاج۔ خوش باش ۔

شگفتہ رو (ف) اسم مذکر۔ ہنس مکھ۔ خندہ پیشانی ۔

شگن (ف ۔ ہ) اسم مذکر۔ (۱) فال نیک۔ شگون۔ سگن (۲) ہ۔ نیگ۔ نذرانہ نقد۔ (یہ لفظ فارسی اور سنسکرت دونوں میں ایک ہی طرح پر آیا ہے یعنی کاف تازی دونوں جگہ موجود ہے مگر اب کرکے کاف فارسی سے زیادہ مستعمل ہوگیا ہے۔ اصل میں سنسکرت ہی سے یہ لفظ لیا گیا ہے۔ کیونکہ سنسکرت میں शकुन شکن بمعنی فال اور اچھی خبر دینے والا آیا ہے اور شین مجزوم ساکن ہے۔ فارسی میں مضموم۔ فارسی والے اسکو شگون کا مخفف کہتے ہیں۔ یہ اصل میں شک بمعنی لائق ہونا اور اُن۔ उन کلمہ زائد سے جو تحسین کلام کے واسطے آتا ہے مرکب ہے۔ مگر ہمارا قیاس یہ کہتا ہے کہ اگر اس کو سُو सु بمعنی اچھا اور گُن गुण بمعنی نتیجہ سے مرکب خیال کریں تو کیا قباحت ہے کیونکہ شگون عمدہ نتیجہ رکھنے ہی سے عبارت ہے۔ اور سنسکرت دونوں صورتوں میں رہتا ہے۔ فرہنگ ترکی میں اس کو ترکی بھی قرار دیا ہے) ۔

شگن بچارنا (ہ) فعل متعدی۔ ہندو۔ ستاروں کا جوگ دیکھنا۔ سون دیکھنا۔ فال نیک دیکھنا ۔

شگن کرنا (ہ) فعل متعدی۔ کسی کام کو اچھے وقت میں شروع کرنا ۔

شگن لینا (ہ) فعل متعدی۔ فال لینا ۔

شگنیا (ہ) اسم مذکر۔ فالیا۔ نجومی۔ رمال۔ جوتشی ۔

شگوفہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) غنچہ۔ کلی۔ بغیر کھلا ہوا پھول۔ زہرہ (۲) گل۔ پھول۔ پُشپ (۳) کسی عجیب یا انوکھی بات کا ظہور۔ اشتغالہ۔ چٹکلہ ۔

گل پھوے سمائے نہیں ہیں جامے میں اپنے
او سنے یہ شگوفہ ہے نسیم سحری کا (انشا)

دل کو باغ عشق حسن آیا زمانے میں پسند ۔ یہ شگوفہ لے چلے ہم آکے اس گلزار سے (للاعلم)

شگو

نیا ہے کیا شگوفہ یہ کہ اکثر ۔ رہا ہے پھول پڑتا گلستاں میں (میر)

اس چہرے کی خوبی سے عبث گل کو جتایا ۔ یہ کون شگوفہ سا چمن زار میں لایا (ایضاً)

شگوفہ پھولنا (ہ) فعل لازم۔ کسی عجیب و غریب بات کا ظاہر ہونا۔ انوکھی بات نکلنا ۔ ناگہانی امر پیش آنا۔ فتنہ کھڑا ہونا (منیدو اسوختہ منشی جواہر سنگھ جوہر لکھنوی)

مان کے بھلانے سے اُٹھیگا کسی دن فتنہ ۔ دیکھنا میٹھی نگاہوں کے کمانیں کا مزا
ہنسنے پہ دہن اُن سے نہیں ہے اچھا ۔ دیکھ لینا کہ کوئی تازہ شگوفہ پھولا
تک کسی اور سے ہوا ایسے تم اب بھول گئے
شل گل حسن دو روزہ پہ عبث پھول گئے

کیا باغ کوے یار ہے سیر اس کی کیجئے ۔ آتش شگوفے پھولتے ہیں یاں نئے نئے (آتش)

خانہ ہو چکا تیار اے سرو روان اپنا ۔ شگوفہ پھولنا باقی رہا ہے نخل ماتم کا (للاعلم)

صدا یہ سرزمین کربلا قاتل سے آتی ہے ۔ شگوفہ پھولتا ہے اک نیا روز اس گلستاں میں (للاعلم)

شگوفہ چھوڑنا (ہ) فعل متعدی۔ اشتغالہ چھوڑنا ۔ کوئی نئی یا عجیب بات بیان کرنا۔ کسی فتنہ انگیز اور جدت خیز بات کا بیان کرنا۔ چھچھوندر چھوڑنا ۔

سرو سے قمری پھرے ہے بگڑی بگڑی باغ میں ۔ کیا شگوفہ تو گیا سرو خراماں چھوڑ کر (احسان)

سنتا نہیں بلبل بیدل کی جو کل آہ ۔ کیا تو نے شگوفہ یہ صبا کان میں چھوڑا (مشتق)

دل خون ہوئے اک دم میں ہزاروں کے شگر ۔ کیا تو نے شگوفہ یہ نیا آن کے چھوڑا (ظفر)

شگوفہ دکھانا (ہ) فعل متعدی۔ لکھنؤ۔ مصیبت دکھانا۔ آفت پیش لانا۔ بلائیں پھنسانا۔ ناگہانی فتنہ میں مبتلا کرنا۔ امر عجیب و غریب پیش لانا۔ کوئی انوکھا معاملہ پیش کرنا ۔

نرگس چشم نے تیری مجھے بیمار کیا ۔ سنبل زلف نے آفت میں گرفتار کیا
گل رخسارہ رنگیں نے دل افگار کیا ۔ سرو قامت نے مجھے بید صفت زار کیا
تخم الفت نے شگوفہ یہ دکھایا مجھکو
دشت پُرخار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھکو (منیر اسوختہ)

شگوفہ کھلانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) پھول کھلانا۔ بہار دکھانا ۔

کیا فصل بہاری نے شگوفے ہیں کھلائے ۔ معشوق ہیں پھرتے سر بازار بسنتی (امانت)

(۲) کسی عجیب و غریب امر کا پیش لانا (۳) فتنہ اٹھانا ۔

شگوفہ کھلنا (ہ) فعل لازم۔ کلی کا پھولنا۔ گل کھلنا۔ عجیب و غریب بات کا پیش آنا۔ فتنہ اُٹھنا ۔

شگوفہ لانا (ہ) فعل متعدی۔ کوئی نئی بات کرنا۔ انوکھی بات کرنا۔ کوئی عجیب و غریب

امر پیش لانا۔ رنگ لانا۔ سوانگ لانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ آفت لانا ۔ ع

شعر شیب آتی ہیں دل میں تپ آتی ہے ہاے ۔ دیکھیے کیا کیا شگوفے اکیلے لاتی ہے بہار

کس زمیں کس رنگ سے کیا کہتی آتی ہے بہت ۔ اک شگوفہ سا نیا گلشن میں لائی ہے بہت (ظفر)

صحن میں میرے اے گل مہتاب + کیوں شگوفہ تو کھلنے لانا (میر)

اے اشک بھی آگے سر شاخ نہ مژگیں ۔ ایک اور شگوفہ تو یہ آج نیا لایا (نصیر)

ہوئی تو اپنا رنگ دکھانے کی بر دلا ۔ لائی ہے ایک شگوفہ نیا پشیر سنتے (ایضاً)

شگون (معرب) اسم مذکر ۔ فال ۔ تفاول ۔ فال نیک و بد ۔ شوون +

مبارک ۔۔۔ ساعت کا دیکھنا خواہ [illegible] خواہ آدمیوں [illegible] چھینک، بلی یا ہرن وغیرہ کے ذریعہ سے ۔ [illegible] میں خوبی کہی گئی ہے ۔ [illegible] کی رسم (۲) نیگ ۔ نذرانہ +

شگون کرنا (۱) فعل متعدی ۔ نیک ساعت میں کسی کام یا رسم کو شروع کرنا ۔ کسی بات کا کرنا ۔ بات ٹھیرانا ۔ نسبت کرنا +

شگون لینا (۱) فعل لازم ۔ فال لینا ۔ شگون لینا ۔ کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کا وقت دیکھنا ۔ مبارک گھڑی دیکھنا ۔ ع

دو آتے کہیں گر ہم سے ان کے آنے کا ۔ شگون میں کے کچھ آواز زاغ سے تو مرا (ظفر)

شگون منانا (۱) فعل متعدی ۔ اچھی بری ساعت کو دیکھنا ۔ شگون بچارنا ۔ نیک اور نامبارک ساعت کا خیال کرنا +

شگون ہونا (۱) فعل لازم ۔ (۱) کسی کام کا ساعت سعید میں شروع کیا جانا ۔ بھی فال نکلنا (۲) نسبت یا منگنی کی رسم کا ادا ہونا +

شگونیا (۱) اسم مذکر ۔ دیکھو شگنیا +

شل (ع) صفت ۔ ہاتھ پاؤں کا کام سے جاتا رہنا ۔ ہاتھ یا پاؤں کا سوکھ جانا ۔ تھکنا ۔ بیکار ہونا ۔ رہ جانا ۔ تکان ۔ تھکاوٹ ۔ سن ہوجانا ۔ تھکا ماندہ ۔ سست +

شل ہوجانا (۱) فعل لازم ۔ تھک جانا ۔ کام سے ہاتھ یا پاؤں کا جاتا رہنا ۔ ہاتھ پاؤں کا رہ جانا ۔ سست و بے حرکت ہوجانا ۔ تھک کر چور ہوجانا ۔ ہاتھ پاؤں کا سن ہوجانا ۔ ع

نکلے بل تیری زلف کا کیونکر ۔ ہاتھ شانے کا اسے بری شل ہے (امانت)

سخت جانی کا برا ہو دل ہے شرمندہ نسیم ۔ پھر گیا خنجر کا منہ شل ہوگئے بازوے دوست (نسیم دہلوی)

شلجم (معرب شلغم) اسم مذکر ۔ ایک ترکاری کا نام جو مولی کی قسم میں سے ہے مزا گاجر [illegible] گرم تر ۔ پنجاب میں اس کو [illegible] کشمیر میں گوگلو کہتے ہیں +

شلجمی (ف) صفت ۔ منسوب بہ شلجم +

شلجمی آنکھیں (۱) اسم مونث ۔ بڑی بڑی آنکھیں +

شلک یا شلق (ت) اسم مونث ۔ صحیح تلک ۔ (۱) بندوقوں یا توپوں کی باڑ جو سلامی کے واسطے چھوڑی جائے ۔ توپ یا بندوق کی آواز جو کسی خوشی میں کی جائے ۔ ع

مے خانہ میں جو قلقل مینا کی ہے صدا ۔ گویا یہ عید گاہ ہے شلک ہے عید کی (اسیر)

(۲) بازاری ۔ [illegible] +

شلک اڑانا (۱) فعل متعدی ۔ (۱) باڑ چھوڑنا ۔ بندوق یا توپ چلانا ۔ سلامی اتارنا (۲) شگوفہ چھوڑنا ۔ چھچھوندر چھوڑنا ۔ اتفاقاً بھوڑنا ۔ گپ اڑانا (۳) بازاری ۔ [illegible] منہ لگانا +

شلنگ (انگلش) shilling اسم مذکر ۔ چاندی کا انگریزی سکہ جو پہلے آٹھ آنے کے برابر تھا مگر اب [illegible] آنے میں بیچنے لگا ہے ۔ اسکا رواج [illegible] یہاں میں آنے سے خرچ کریں تو وہاں ایک شلنگ کی چیز ملے ۔ پونڈ کا بیسواں حصہ +

شلنگ (ف) اسم مذکر ۔ ورزش کی بیٹھک ۔ ڈگ ۔ دو قدم کے درمیان کا فاصلہ ۔ جست ۔ تڑپ ۔ کسی جگہ سے اچھلنا اور پھر وہیں آجانا ۔ زقند ۔ ع

پاؤں کا کیا حال ہے ہمارا یہ طفل اشک ۔ مژگاں کا جھوڑو سے یہ وقت شلنگ تھا (نصیر)

شلنگ بھرنا (۱) فعل متعدی ۔ چھلانگ مارنا ۔ زقند لگانا ۔ جست بھرنا ۔ چوکڑی بھرنا ۔ کودنا پھاندنا ۔ ڈگ بھرنا ۔ اونچا اچھلنا ۔ ع

وحشتی تیری نگہ کا بیابان کعبہ دیکھ ۔ بھرنے لگے شلنگ غزال حرم کے ساتھ (انشا)

دیکھی تڑپ کہ جب وہ مضطر یہ تڑپ ہے ۔ گردوں کو جا لگائے ہے بھر کر شلنگ تھا (میر)

رفتہ جنوں میں کوہ تو کیا ہے کروں جو سمند جاؤں شلنگ بھر کے فلک کے رواق پر (اسیر)

شلنگا (۱) اسم مذکر ۔ دُور دُور کا فاصلہ ۔ (ٹو پایہ لفظ شلنگ بمعنی فاصلہ میان دو قدم سے ماخوذ ہے) +

شلنگے بھرنا (۱) فعل متعدی ۔ دور دور ٹانگے بھرنا ۔ لوٹنے لگانا ۔ سرپٹ لگانا +

شلنگیں (۱) اسم مونث ۔ جمع شلنگ ۔ چھلانگیں ۔ چوکڑیاں +

شلنگیں بھرنا یا مارنا (۱) فعل متعدی ۔ دور دور قدم رکھنا ۔ ڈگیں بھرنا ۔ چھلانگیں مارنا ۔ چوکڑیاں بھرنا ۔ زقندیں لگانا ۔ بیٹھکیاں لگانا ۔ اچھلنا کودنا +

شلوار (ف) اسم مذکر ۔ (مرکب از شل + وار) پجامے کے نیچے پہننے کا جانگیا ۔ گھٹنا ۔ اب مونث ۔ ازار ۔ پجامہ ۔ تنبان +

شلوک (س) श्लोक اسم مذکر ۔ چار پد کا سنسکرت چھند ۔ شعر ۔ فرد ۔ دوہا ۔ مصرعہ ۔ کبت ۔ پد ۔ نظم ۔ بیت ۔ پربند +

شلوکہ (ف) اسم مذکر ۔ ایک قسم کا کرتہ ۔ صدری ۔ انگرکی یا مرزئی یا نیم آستین جو بچوں کو

اکثر سینہ گرم کرنے کے واسطے پہنا دیتے ہیں۔ سینہ بند۔ وہ کپڑا جو بچوں کے کرتے پر میلا نہ ہونے کی خاطر سے باندھ دیتے ہیں۔ ع

ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا۔ جو شلوکا تھا ہمارا وہ لبادہ ہو گیا (ناسخ)

شُلّہ (ف) اسم مذکر۔ ایک قسم کا کھانا جو چاولوں کو گوشت کے شوربے میں بطور ہریسہ نہایت گلا کر پکایا جاتا اور جسے اہل لوگ شولہ کہتے ہیں۔ بعض اوقات پتلی کھچڑی کو بھی شولہ کہتے ہیں (فرہنگ رشیدی۔ سراج اللغات۔ برہان قاطع وغیرہ میں بہ تشدید صحیح لکھا ہے)

شَلِیتَہ یا شَلِیتا (ہ) اسم مذکر۔ ٹاٹ کا بڑا تھیلا جس میں خیمہ تہ کر کے رکھا جاتا ہے جیسے شلیتے میں میخ نہ رکھنے لشکر میں میخ نہ رکھے یعنی میخ شلیتے کو پھاڑتی ہے اور میخ جنگل کی گون کا نہیں ہوتا۔

شُمار (ف) اسم مذکر۔ (۱) گنتی۔ تعداد۔ کمیت۔ حساب۔ لیکھا۔ ع

شمار اپنی خطاؤں کا بتاؤں۔ تمہیں شاید حساب آئے نہ آئے (مرزع)

(۲-۱) انداز۔ تخمینہ۔ جانچ۔

شُمار سے باہر یا زیادہ (۱) تابع فعل:۔ اَنگنت۔ بے شمار۔ بے حساب۔ بے تعداد۔

شُمار کرنا (۱) فعل متعدی:۔ گنتا۔ حساب کرنا۔ اندازہ کرنا۔ جانچنا۔

شُمار کُنِندہ (ف) اسم مذکر۔ (حساب میں) کسر دو عددوں سے بیان کی جاتی ہے جس میں ایک عدد اوپر ہوتا ہے ایک نیچے اور بیچ میں ایک خط عرضی کھینچ دیتے ہیں نیچے کے عدد کو نسب نما یا مخرج یا مقام یعنی اکائی کے حصوں کی مساوات اور برابری دکھانے والا اور اوپر کے عدد کو شمار کنندہ یا کسر یا بسط کہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدد کے جس قدر حصے کئے تھے اُن میں سے کس قدر کسر بنانے کے واسطے لئے ہیں۔

شَمّاس (ع) اسم مذکر۔ (۱) آفتاب پرست۔ سورج کی پرستش کرنے والا۔ گبر۔ ترسا (۲) وہ شخص جس نے آتش پرستی کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔ قوم ترسا کا سردار یا پجاری جو بیچ میں سے سر منڈا کر معبد میں بیٹھا رہتا ہے۔

شِمال (ع) اسم مؤنث۔ دست چپ۔ بایاں ہاتھ۔ جانب قطب شمالی۔ اُتر۔ (چونکہ یہ سمت کعبے کے بائیں ہاتھ کو ہے اور اہل عرب نے کعبہ کو ایک شخص ٹھہرا کر اس کا منہ مشرق کو پیٹھ مغرب کو مانی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا)

شِمال رُو یا شِمال رُویہ (ع + ف) صفت۔ وہ مکان جس کا رُخ بطرف جانب ہو۔

شِمالی (ع) صفت۔ شمال سے منسوب۔ اُتر کا۔

شِمالی ہوا (۱) اسم مؤنث۔ اُتراں۔ باد شمال۔

شَمائِل (ع) اسم مذکر۔ (۱) جمع شمیلہ و شمال بمعنی خصلت) عادتیں۔ خصلتیں۔ سیرتیں (۲) مرادف شکل۔

شِمر (ع) اسم مذکر۔ یزید کے ایک سپہ سالار یا فوجدار کا نام جس ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو میدان کربلا میں شہید کیا تھا۔ پس اسی وجہ سے یہ لفظ مردود۔ ملعون۔ نابکار۔ بدذات۔ مشہور۔ ظالم کے معنی میں مستعمل ہو گیا ہے۔

شَمس (ع) اسم مذکر۔ سورج۔ آفتاب۔

شَمسہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) وہ سنہری چاند جو کلس یعنی قبہ میں لگاتے ہیں (۲) وہ گول گول چپٹے کلابتونی یا زردوزی حلقے جو تسبیح میں ہر ثلث پر خوبصورتی و شمار کے واسطے پھندنے کی مانند بنا کر ڈال دیتے ہیں۔ علاقہ تسبیح۔ ع

زاہدیں پڑھوں اسے جو نام اپنے صنم کا۔ خورشید ابھی ہوں تری تسبیح کے شمسے (ناسخ)

نہ کیوں لخت دل پر داغ تار اشک خوں میں ہوں
کہ یہ شمسے ہیں نیلم کے ہیں تسبیح مرجاں میں

شَمسی (ع) صفت۔ منسوب بہ شمس جیسے شمسی برس یا مہینا وغیرہ جو سورج کی چال کے موافق قرار دیا گیا ہے۔ آفتابی۔ شنکرانتی۔

شَمشاد (ف) اسم مذکر۔ ایک خوش قد درخت کا نام جو سرو کی قسم میں سے ہے اور اکثر معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔

شَمشیر (ف) اسم مؤنث:۔ (مرکب از شم + شیر) ایک ہتیار کا نام جو دُم شیر یا ناخن شیر کی صورت پر بنا ہوا ہوتا ہے۔ تلوار۔ کھانڈا۔ سیف۔ کھڑگ۔ تیغ۔ ع

(دم و ناخن اسد)

برش کب تیغ ابرو کی ملے تیغ مہ نو کو۔ کہاں شمشیر چاندی کی کہاں شمشیر لوہے کی (ناسخ)

(اگرچہ یہ لفظ بہ یائے مجہول ہے اور اکثر جگہ اساتذہ فارس کے کلام میں بھی اس کا قافیہ بیائے مجہول پایا گیا ہے۔ گو وہ اپنے لہجے کے موافق یائے معروف پڑھیں گر اردو والوں نے بہ یائے معروف نخچیر کے وزن پر باندھا ہے۔ لیکن صاحب برہان بھی اسی وزن پر کہتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں طرح جائز ہے)

شَمع (ع) اسم مؤنث۔ (۱) موم۔ مدھو کَل۔ مُرصع (۲) موم کی بتی۔ چربی کی بتی۔ ع

داغ اپنے دل صد چاک میں یوں جابجا ہے۔ جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہے (اسیر)

(یہ لفظ عربی میں بہ فتح اول و دوم موم کے معنی میں آتا ہے مگر اختلاط عرب و عجم وغیرہ سے بہ سکون ثانی مستعمل ہو گیا)

شَمع دان یا شَمعدان (ع + ف) اسم مذکر۔ بتی دان۔ وہ چیز جس میں موم کی بتی لگا کر جلاتے ہیں۔

شَمع رُو (ع + ف) صفت۔ (شاعر) نورانی چہرے والا۔ خورشید رو۔ خورشید طلعت۔

سلوک ۔ ۵

یہاں تک شمع رویوں کو مری قربت سے نفرت ہے
کہ گل ہوئے چراغ و شمع گر آوے مرے گھر میں (مومن)

شمع بڑھانا (۱) فعل متعدی۔ شمع گل کرنا۔ بتی بجھانا ۔ ۵

وہم ہم ہم اُس بت حنا کا بڑھتا ہے حجاب
اب کوئی شمع کو عقل سے بڑھا کر دیکھا ہے (مومن)

شمع سحری (ع ۔ ف) اسم مؤنث ۔ چراغ صبح ۔ قریب الزوال ۔ عنقریب فنا ہونے والا ۔ (۲) صبح کو گل ہونے والی شمع ۔ ۵

بزم ہستی میں کچھ آسودہ نہیں ہم بیٹھے ۔ مثل شمع سحری ہم کو سفر ہے درپیش (مصحفی)

شمع کا رُو و پُشت برابر ہے (۱) ۔ کہاوت ۔ صاف باطن آگے پیچھے یکساں ہیں ۔

شمع مُردہ یا چراغ مُردہ (ف) اسم مؤنث اول و مذکر دوم ۔ چراغ افسردہ ۔ بجھا ہوا چراغ ۔ بجھی ہوئی شمع ۔ ۵

شمع مردہ کے لئے ہے دم عیسیٰ آتش ۔ سوزش عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل (ذوق)
دل افسردہ پہ چھپا نہیں ہنو ۔ کام اس چراغ مردہ کو کیا ہے لگن کے ساتھ (ایضاً)

شملہ (ف) اسم مذکر ۔ (۱) کندھے پر ڈالنے یا سر سے باندھنے کی شال مگر اردو میں بمعنی آخر مستعمل ہے ۔ عمامہ ۔ پگڑی ۔ ایک خاص قسم کی دستار جیسے "شملہ مقدار علم" ۔ ۵

زیب زینت رنج و غم والے گیسو کو ہیں ۔ پیچ جو سر پر پڑا شملہ ہمارا ہو گیا (برق)
(۲) طرہ ۔ عمامہ کا سرا یا چوٹی ۔ دُنبالۂ عمامہ ۔

شمول (ع) اسم مذکر ۔ اکٹھا محیط یا شامل ساتھ ۔ معیت ۔ تمام ۔ سب ۔ جملہ ۔ مجموعہ ۔

شمہ (ع) اسم مذکر ۔ (۱) ذرا سی خوشبو ۔ تھوڑی سی مہک (۲) صفت ۔ اندک ۔ کم ۔ حبہ ۔ ذرہ ۔ تنک ۔ تھوڑا ۔ مقدار قلیل ۔

شمیانہ (ا) اسم مذکر ۔ مخفف شامیانہ ۔

شمیم (ع) اسم مؤنث ۔ خوشبو ۔ سگندھ ۔ نکہت ۔ باس ۔ مہک ۔ لپٹ ہوائے معطر ۔ ۵

شمیم کاکل شکیں سے میں جو اونگھ گیا ۔ تو آپ بولے کہ لو اسکو سانپ سونگھ گیا (میر)
شمیم گیسوئے مشکین یار آہی گئی ۔ تن عروسی کو بو ایک بار آہی گئی (رند)

شناخت (ف) اسم مؤنث ۔ تمیز ۔ پہچان ۔ واقفیت ۔ شناسائی ۔

شناخت کرنا (ا) فعل متعدی ۔ پہچاننا ۔ تمیز کرنا ۔

شناس (ف) امر کبات میں) جیسے مردم شناس ۔ قدر شناس ۔ حق شناس وغیرہ یعنی آدمی کو پہچاننے ۔ قدر جاننے اور حق کی تمیز کرنے والا ۔

شناسا (ف) اسم مذکر ۔ پہچاننے والا ۔ شناسندہ ۔ پرکھنے والا ۔ تاڑو ۔ تاڑ یا بھانپو ۔

شیطاں جو نہ تھا جوہر معنی کا شناسا ہ آدم اسے اک خاک کا پتلا نظر آیا (ناظم)
(مصرعہ) شناسا گر ہو تیرا کوئی پردہ دگو ہے

شناسائی (ف) اسم مؤنث ۔ جان پہچان ۔ روشناسی ۔ واقفیت ۔ تعارف ۔ صاحب سلامت ۔

دوست دشمن کو بنایا ہے ترے انداز نے سب کو بھیجا اگر مجھ سے شناسائی ہوئی (داغ)
جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے ۔ پھر نہ ہونے کے برابر وہ شناسائی ہوئی (ایضاً)
نہیں معلوم کہ ہیں کون بلا حضرت عشق ۔ یوں تو اپنی بھی زمانے سے شناسائی ہے (ایضاً)

شنبہ (ف) اسم مذکر ۔ ہفتہ ۔ سنیچر ۔ یوم السبت ۔ یہ لفظ بکسر ہائے موحدہ والے ملفوظ صحیح اور بسطح اساتذۂ فارس کے کلام میں پایا جاتا ہے ۔

شنجرف (ف) مذکر ۔ شنگرف ۔ شاید اس کا معرب سنجرف ہے ۔ ایک سُرخ رنگ کی چیز کا نام جسکو گندھک اور پارے کی آمیزش سے تیار کرتے اور حل کرکے نقاشی و مصوری وغیرہ کے کام میں لاتے ہیں ۔ عربی زنجفر ۔ ہندی اینگر ۔ دوسرے درجہ میں حار اور بقول بعض اسی درجہ میں یابس ۔ ۹ ماشے کھائے تو آدمی مر جائے ۔

شنگرف (ف) اسم مذکر ۔ دیکھو شنجرف ۔

شنگرفی (ف) صفت ۔ شنگرف کے رنگ کا ۔ سرخ ۔

شنیع (ع) صفت ۔ زشت ۔ بد ۔ خراب ۔ بُرا ۔ نامعقول ۔ معیوب ۔ زبوں جیسے فعل شنیع ۔

شنیعہ (ع) اسم مذکر ۔ خراب بات ۔ فسق فجور ۔ معیوب بات ۔ کار زبوں جیسے افعال شنیعہ ۔

شو (س शिव) اسم مذکر ۔ لغوی معنی فلاح ۔ موجودات ۔ مخلوقات کو فنا کرنے والا ۔ ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا کا نام جو ہلاک کرنے کی قدرت رکھتا اور اُس کی سب سے زیادہ پرستش ہوتی ہے مہادیو ۔ مہیش جیسے کیلاش پتی ۔ مہاراج بہاری ۔ شنکر شو بم بم بولے (ہندوؤں کے مذہب میں تین دیوتاؤں کو مسلم رکھا ہے اول برہما یعنی خالق مخلوق دوم شو یعنی فنا کنندۂ مخلوقات سوم وشن یعنی رب المخلوق ۔ ان میں سے وشن اور شو کی سب سے زیادہ پرستش ہوتی ہے اور برہما کی بہت کم) ۔

شوراتری (س शिवरात्रि) اسم مؤنث ۔ ہندوؤں کے ایک مشہور اور بڑے تیوہار کا نام جو شو کی یادگار میں پھاگن بدی چودس کو منایا جاتا اور اُس میں دھوم دھام کے ساتھ برت رکھتے اور نہایت خوشی کرتے ہیں ۔

شوال (ع) اسم مذکر ۔ مسلمانوں کا دسواں قمری مہینا ۔ عید کا چاند ۔ ۵

شوا

ساون میں دیا تو مہ شوال دکھائی ✦ برسات میں عید آئی قوس کش کی بن آئی (ذوق)

(اس کا مادہ شول ہے جس کے معنی اونٹنی کا دُم اُٹھانا اور کسی چیز کا اُٹھایا جانا ہے چونکہ اس مہینے میں اونٹنیاں وضع حمل کے قریب ہونے کی وجہ سے دُم اُٹھایا کرتی تھیں اور اہل عرب اس ماہ میں لڑائی موقوف رکھتے اور سیر و شکار کے واسطے گھروں سے باہر نکل جایا کرتے تھے جس سے اونٹنیوں کے حمل کی حفاظت اور نیز انکی ترا اُس مقصود ہوتی تھی اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا)

شوالا (ہ) اسم مذکر۔ مرکب از شیو + آلہ: مہادیو کا استھان۔ شوجی کا مندر ✦ ع

تھیم کو سے خرابات ہوں سنو اے بحر ✦ مسجدوں کا ہوں خادم نہیں شوالوں کا (بحر)

شوب (ف) اسم مذکر۔ شوبدن کا حاصل مصدر۔ دھوب۔ دُھلائی۔ دھلنے کا فعل جیسے "دُہری شوب میں پھٹ گیا"۔

شوب پڑنا (۱) فعل لازم۔ (۱) کپڑے کا ایک بار دھوبی کا دھوب پڑنا۔ دھونے میں آنا ع

شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی ✦ سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی (داغ)

(۲) بازاری: قید ہونا۔ قید بھگتنا جیسے "اُن پر تو کئی شوب پڑ چکے ہیں یہ کیا جیلخانہ سے ڈرتے ہیں"۔

شوخ (ف) صفت: (۱) طرار۔ بیباک۔ دلیر۔ طناز۔ چلبلا۔ تیز۔ چالاک۔ ترتریا۔ چنچل۔ اچپل۔ چپلا۔ چلبلا رہنے والا۔ بے چین طبیعت کا (۲) شریر۔ نٹ کھٹ۔ دھگوڑا۔ بد۔ کھوٹا ع

شہر کے شوخ سادہ رو لڑکے ✦ ظلم کرتے ہیں کیا جوانوں پر (میر)

(۳) گستاخ۔ بے ادب ✦ ڈھیٹ۔ نگر (۴۔ ۱۹) کھلاڑی۔ کھلنڈرا ✦ دل لگی باز۔ زندہ دل۔ ظریف (۵۔۱) اسم مذکر۔ معشوق۔ دلبر۔ دلربا ع

اے داغ اسی شوخ کے مضمون بھرے ہیں ✦ جس نے مرے اشعار کو دیکھا اُسے دیکھا (داغ)

اے داغ سناتے غزل اُس شوخ کو ہم بھی ✦ گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا (ایضاً)

ناز کرتی ہوئی ہم پر جو صبا آتی ہے ✦ کوچۂ زلف سے اُس شوخ کے کیا آتی ہے (طاہر)

جو ہے سو بیخود رفتار ہے تیرا اے شوخ ✦ اس روش سے نہ قدم تو نے اُٹھایا تو تھا (میر)

ہجر تا چند ہم اب وصل طلب کرتے ہیں ✦ لگ گیا ڈھب تو اُسی شوخ سے ڈھب کرتے ہیں (ایضاً)

(۶۔۱) رنگ کی تیزی۔ ڈہڈہا۔ چہچہاتا رنگ۔ تیز ع

تھا بسکہ شوخ اس بُت گل پیرہن کا رنگ ✦ دُہری قبا میں بھی نہیں چھپتا بدن کا رنگ (غافل)

رنگ گل سے خون ہائے آبلوں کا شوخ ہے ✦ نقش پا سے پھولتا جاتا ہے گلشن زیر پا (آتش)

(۷۔۱) عورت۔ علامہ۔ قطامہ۔ فاحشہ۔ چھنال۔ کھلاڑن۔ اہادی (۸۔۱) فتنہ انگیز۔ فتنہ۔ فتان۔ معشوق کی آنکھ کی تعریف میں یا نیز دریباک دیدہ کی نسبت بولتے ہیں یعنی نہ رہنے والی آنکھ۔ ع

شود

ایک نگہ کی اُمید بھی اُسکی چشم شوخ سے ہم کو نہیں ✦ ایدھر اودھر دیکھیگا پر ہم سے آنکھ چرا دیگا (میر)

شوخ چشم یا شوخ دیدہ (ف) صفت۔ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھ میں ذرا سیل نہو ✦ بے ادب گستاخ ✦ ڈھیٹ۔ شوخ مزاج ع

کدھر جاتا ہے تو اے شوخ دیدہ ✦ بسان اشک مردم سے رسیدہ (سوز)

شوخ چشمی (ف) اسم مؤنث۔ بے حیائی۔ بے غیرتی۔ بے طرحی ✦ بے باکی۔ بے ادبی۔ گستاخی شرارت ✦ ع

شوخ چشمی تری پردے میں ہے جب تک تب تک
ہم نظر باز بھی آنکھوں کی حیا کرتے ہیں

شوخ چشمی کرنا (۱) فعل متعدی۔ بے باکی کرنا۔ شرارت کرنا ✦ ع

انہیں نے پردے میں کی شوخ چشمی ✦ بہت ہم نے تو آنکھوں کی حیا کی (میر)

شوخی (ف) اسم مؤنث۔ (۱) بذلہ۔ ڈھنگائی۔ نٹ کھٹی۔ کھٹائی۔ شرارت ✦ ع

شوخی تو دیکھو آپ ہی کہا آؤ بیٹھو میر ✦ پوچھا کہاں تو بولے کہ میری زباں پہ (میر)

(۲) چنچل پن۔ اچپلاہٹ۔ چلبلاپن ✦ ع

شوخی و شرم و ادائیں تری اور مہرباں ہیں ✦ ایک چلنے کے لئے ایک نہ چلنے کے لئے (داغ)

شوخیاں اُس برق وش کی بزم میں دیکھے کوئی ✦ صاعقہ کا طور ہے اسپر گرا اسپر گرا (ایضاً)

(۳) بے باکی۔ دلیری ✦ بے ادبی۔ گستاخی ✦ بے حیائی۔ بے شرمی۔ (۴) طراری۔ اضطرابی۔ بے قراری ✦ ع

شوخی سے ٹھیرتی نہیں قاتل کی نظر آج ✦ یہ برق نظر دیکھئے گرتی ہے کدھر آج (داغ)

شوخی سے (۱) تابع فعل۔ شرارت سے۔ بے باکی اور دلیری سے ✦ ضد سے ہٹ سے۔

شوخی کرنا (۱) فعل متعدی۔ ڈنگا کرنا ✦ شور کرنا۔ غل کرنا۔ شرارت کرنا۔ نٹ کھٹی کرنا ع

شوخیاں کرتے نہیں چل نکلے ہو تم حد سے سوا ✦ باندھینگے مہندی لگا کر ہم تمہارے ہاتھ پاؤں (شوق)

شودر (س) शूद्र اسم مذکر۔ منو کے دھرم شاستر کے موافق ہندو کی چوتھی یا خدمت کرنے والی ذات جسے بیان کرتے ہیں کہ برہما کے پاؤں سے پیدا ہوئی ہے۔ نیچی ذات۔ کمینی ذات۔ خدمتی لوگ۔ ٹہلوا۔ خدمتگار۔

(اس لفظ کا مادہ شُچ शुच् بمعنی دھونا دھلانا ہے جب اس میں رک रक् کلمہ نسبت لگایا اور پیش کی حرکت کو بڑھا کر حسب قاعدہ سنسکرت چ च کو د द سے بدل دیا تو شودرک शूद्रक ہوگیا پھر کثرت استعمال سے کاف گر کر شودر رہگیا۔ اس کے لغوی معنی نہلانے دھلانے والا خدمتگار ہو کر معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا)

شور (ف) اسم مذکر۔ (۱) غل۔ غپاڑا۔ غلغلہ۔ آشوب ✦ فتنہ ✦ فریاد ✦ غوغا۔ بانگ۔ زور کی آواز ✦ چیخ چاخ۔ غریو۔ دُہائی۔ رولا۔ ہنگامہ۔ بلوہ۔ فتور۔ (۲) شہرہ۔ شہرت۔ دھاک۔ آوازہ۔

کوئی شخص بات شروع کرے +

شوشہ چھوڑنا (ف) فعل متعدی۔ دو چار آدمیوں کے سامنے کوئی نئی بات کہنا۔ فساد انگیز بات کہنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔

شوق (ع) اسم مذکر۔ (۱) خواہش۔ آرزو۔ نفس کی آرزومندی۔ ہوس نفسانی۔ اچھا۔ تمنا۔ اشتیاق ؎

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر + آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی۔ (انعق)

(۲) رغبت۔ میلان طبع۔ میل۔ دھن۔ شغل۔ مشغولی۔ کام ؎

اے ذوق شوق جامہ دری ہم پھر چک گیا + پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریبان تک گیا۔ (رند)

(۳) عشق۔ محبت۔ (۵) جوش۔ سرگرمی (۶۔۷) مرادف ذوق۔ چاٹ۔ مزہ + چسکا۔ اُمنگ ؎

کیا ذوق ہے کیا شوق ہے سو مرتبہ دیکھوں + پھر بھی یہ کہوں جلوۂ جاناں نہیں دیکھا۔ (داغ)

(۸) کلمۂ اجازت جیسے بسم اللہ مثلاً کھانا کھلانے یا حقہ پلانے کے وقت کہتے ہیں کہ شوق کیجئے۔ (۹) دھن۔ ترنگ۔ لہر۔ جیسے کوئی دن یہی شوق لگ گیا کہ روز دریا پر جانے لگے +

شوق داد الٰہی ہے (ف) کہاوت۔ کسی چیز کی رغبت یا محبت بغیر از عنایت ایزدی کے نہیں

شوق ذوق (ف) اسم مذکر۔ کسی کام کی سرگرمی۔ گرمجوشی۔ عیش و عشرت۔ شغل اشغال +

شوق سے (ف) تابع فعل۔ (۱) باشوق۔ بسر و چشم۔ خوشی سے۔ بخوشی۔ جیسے تم شوق سے کھاؤ۔ شوق سے پیو۔ (۲) بے خوف۔ بے دھڑک۔ بے تامل۔ بلا خوف و خطر یہ بے کھٹکے ہٹ یا ضد کے موقع پر بھی آتے ہیں ؎

بس اگر کچھ کہتی نہیں شوق سے سہاری چیخ + نام لیکر مری اماں کو دو چاری چیخ۔ (رنگین)

لے میں آتی ہوں کمر پیٹ کے چونڈے کو کسوٹ + نوچ نوچ اپنا تو منہ شوق سے کر زاری چیخ ؎

ہم خوش ہوئے سوراخوں کے پڑنے سے جگر میں
اب نے کی طرح شوق سے فریاد کریں گے — تپش

(۳) دل سے۔ کمال رغبت اور چاؤ سے۔ اُمنگ سے جیسے وہ ہر ایک کام شوق سے کرتا ہے۔ ہنسنے یہ کام شوق سے سیکھا تھا (۴) بے پروائی سے ؎

اسیر حرماں ابتلا اب شوق سے ونات + مستانہ چڑھکر قدح بنگ و شراب (انشا)

(۵) اپنی مرضی سے۔ اپنے ارادے سے +

شوق میں ذوق و صعوبت میں لڑکا (ف) کہاوت۔ ایک لطف چاہا دو لطف حاصل ہوئے۔ خواہش پوری ہونے کے علاوہ منافعت میں حاصل ہوا +

شوقین (ع) صفت۔ (۱) شائق۔ صاحب شوق۔ آرزومند۔ خواہشمند۔ طالب۔ مشتاق۔ (۲) چھیلا۔ رنگیلا۔ ملہری۔ بھی سرنانی۔ بہروپیا (۳) ابن الوقت۔ رسیا (۴) لتیا۔ دستیو۔ عادی۔ شوقی (دہنی شوقین) میں مگر یہ عربی الاصل ہے گو ہیئت اس کی دو دونوں کا اختراع ہے +

شوقین بڑھیا چٹائی کا لہنگا (ف) کہاوت۔ جو شخص اپنی بے سرا اور حیثیت کے خلاف لباس پہنتا ہے اُسکی نسبت طنزاً یہ کہاوت کہتے ہیں +

شوقیہ (ع) صفت۔ (۱) منسوب بہ شوق۔ شوق سے بھرا ہوا۔ اشتیاق سے مالامال جیسے شوقیہ سلام۔ شوقیہ خط یا رقعہ وغیرہ +

(۲) تابع فعل۔ شوق سے۔ رغبت سے۔ بطور تفنن دل بہلانے کو جیسے اُنہوں نے تو یہ کام شوقیہ سیکھا ہے۔ کچھ کمانے کی غرض سے نہیں سیکھا +

شوکت (ع) اسم مؤنث (۱) قوت۔ زور۔ بل۔ شدت ہیبت + رعب (۲۔۱) دبدبہ۔ صولت۔ رعب داب۔ (۳۔۱) درجہ۔ منزلت۔ قدر۔ مرتبہ۔ تمکنت (۴۔۱) ٹھاٹ۔ تجمل۔ جاہ و جلال۔ شان و شکوہ۔ حشمت۔ کروفر +

شوکت اسلام (ع) اسم مؤنث۔ اسلام کا دبدبہ اور اُسکی قوت جو ابتدائے زمانہ میں تھی +

شولہ (ف) اسم مذکر۔ دیکھو (شلہ) +

شوم (ع) صفت۔ نقیض یُمن بدفالی مگر فارسی والے منحوس۔ بدبخت۔ کنجوس بخیل کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اصل میں اسجگہ مصدر کو مفعول کے معنی میں لیا ہے +

شوم قدم (ع) صفت۔ سبز قدم۔ نامبارک قدم۔ بھنڈ پیرا۔ وہ شخص جسکا قدم نحس ہو +

شومی (ع) اسم مؤنث۔ بدبختی۔ بدنصیبی۔ نحوست۔ بخل۔ تنگدستی۔ تنگ چشمی +

شومئی طالع یا بخت (ع) اسم مؤنث۔ نحوست۔ بدنصیبی۔ بدطالعی اگرچہ شوم خود مصدر ہے مگر فارسی والے بعض عربی مصادر کے آخر میں یائے مصدری لگا کر اسم فاعل و اسم مفعول کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں +

شوہر (ف) اسم مذکر۔ خاوند۔ خصم۔ مالک۔ پتی۔ سوامی۔ پیا۔ بالم۔ بھرتار۔ کنتہ پرش +

شوہرہ (ف) اسم مذکر۔ دیکھو (سہرا) +

شہ (ف) اسم مذکر۔ مخفف شاہ۔ (۱) بادشاہ۔ ملک۔ سلطان۔ راجہ۔ شہریار۔ فرمانروا۔ خسرو۔ راؤ۔ مہیپتی۔ نرپتی۔ پت (۲) بزرگ۔ کلاں۔ فائق۔ ممتاز۔ وہ چیز جو چیزوں میں بہ سبب صورت و سیرت امثال پر فوق رکھے جیسے شہ سوار۔ شہباز۔ شہ زور۔ شہپر۔ شہتیر وغیرہ (۳) کشت۔ مہرۂ شطرنج کو ایسی جگہ بٹھا کر جہاں سے حریف کا بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے یا اُٹھ جانے کی تدبیر کرے۔

رشہاب ثاقب (ع) اسم مذکر۔ وہ چمکتا ہوا ستارہ جو رات کو ٹوٹتا ہے ۔

شہاب پولا (ا) اسم مذکر۔ دیکھو (گیا بیتال) ۔

شہابی (ف) صفت ۱۔ (۱) منسوب بہ شہاب ۔ شہاب کے رنگ کا (۲)۔ (ع) عکس۔ پرتو۔ شباہت۔ جھلک۔ "اس میں کچھ کچھ اُس کی شہابی پائی جاتی ہے"۔

مصر کی شہابی (۳)۔ (۱) ایک قسم کی مٹی جس کا رنگ سرخ نکلتا ہے ۔

شہادت (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) گواہی۔ شاہدی۔ ساکشی۔ صحیح خبر (۲) امر حق پر مارا جانا۔ راہ خدا میں شہید ہونا۔ بے قصور بے خطا مارا جانا (۳) خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول مقبول کی رسالت پر سچے دل سے اقرار کرنا (۴) کلمۂ شہادت (۵) قتل۔ ذبح ۔ موت۔ مرگ ۔

دیکھنا شوق شہادت جو وہ معمول بھی جائے ۔ جرم اپنا اُسے خود یاد دلاتا ہوں میں ۔ (داغ)

شہادت دینا (ا) فعل متعدی ۔ گواہی دینا۔ ساکشی دینا ۔ اظہار دینا ۔

شہادت لینا (ا) فعل متعدی ۔ گواہی لینا۔ گواہی سننا۔ اظہار لینا ۔

شہادت ہونا (ا) فعل لازم ۔ (۱) گواہی ہونا (۲) شہید ہونا۔ راہ خدا میں مارا جانا۔ امر حق پر مارا جانا (۳) فوت ہونا۔ قضا ہونا۔ مرنا ۔

سُنتے ہیں آج وہ بت تیغ بکف آتا ہے ۔ کون روکیگا جو قسمت میں شہادت ہوگی (رشید)

شہامت (ع) اسم مؤنث ۔ بزرگی۔ بڑائی۔ توانائی۔ چستی۔ دلیری۔ جرأت۔ بہادری۔ شجاعت ۔

شہانہ (ف) صفت ۔ (مخفف شاہانہ) دیکھو (شاہانہ) ۔

سندری میں بھی سُمن رہتی ہے رنگ اُنکو جانکی ۔ پہنکر سُرخ جوڑ لگت بجاتے ہیں شہانے کی ۔ (امانت)

شہانہ جوڑا (ا) اسم مذکر ۔ دیکھو (شاہانہ جوڑا) ۔

شہانا وقت (ا) اسم مذکر ۔ دیکھو (شاہانہ وقت) ۔

ہے سیج وصل وقت شہانا ہے اے صنم ۔ للہ بھیرویں کی کوئی تان لیجئے ۔ (امانت)

(۲) برات چڑھنے کا وقت ۔

شہانی چوڑیاں (ا) اسم مؤنث جمع ۔ دلہن کی سی چوڑیاں۔ عمدہ چوڑیاں۔ قیمتی چوڑیاں۔ بھاری چوڑیاں ۔

مل بیائس مشک کی سے جو ڑی والی رکھا ۔ روز لاتی ہے بنا کر تو شہانی چوڑیاں
دیکھ تو آنکھوں کی اندھی کچھ بھی ہے تجھکو تمیز ۔ یہ تو میری نوجوانی اور پرانی چوڑیاں (نظیر)

شہانی مہندی (ا) اسم مؤنث ۔ عمدہ دلہن کی سی مہندی۔ شوخ رنگ مہندی۔ سہاگن مہندی۔ گہری مہندی ۔

مہندی لگی ہے آج سہاگن پاس ۔ مہندی ہاتھوں میں نکلیں شہانی بنکار رنگیں ۔

شہد (ع) اسم مذکر۔ اس معنی میں ہند و فارسی والے بھی استعمال کرتے ہیں (۱) انگبین۔ مدھ۔ ماکھی۔ عسل۔ مسمع ۔ مشہور شے جو مکھیاں پھولوں سے اکٹھا کرتی ہیں۔ مزاج اس کا درجہ میں گرم و خشک ۔

تیری بختی موزیوں پر کرتی ہے نازل بلا ۔ شہد لُٹتا ہے شب تاریک میں نحل کا (ناسخ)

(۲) صفت ۔ نہایت شیریں ۔

شہد سا (ا) صفت ۔ نہایت شیریں۔ شہد کی مانند ۔

شہد کی چھری (ا) اسم مؤنث ۔ میٹھی چھری۔ دشمن دوست نما۔ وہ شخص جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے یا ظاہر کا نہایت میٹھا از حد خلیق مگر باطن کا حد سے زیادہ کھوٹا اور ایذا رساں ہو ۔

شہد کی مکھی (ا) اسم مؤنث (۱) مہال کی مکھی۔ وہ مکھی جو شہد جمع کرتی اور چھتا بنا کر رہتی ہے (۲) ہری چُگ۔ وہ شخص کہ جہاں کہیں فائدہ دیکھے وہیں جا لپٹے۔ لالچی۔ لالچ خورا۔ حریص (۳) چمچڑ۔ چمٹی۔ لپٹو۔ چمٹو۔ وہ شخص جو سر ہو جائے چمٹ جائے ۔

شہد لگا کر چاٹو (ا) محاورہ (بطور طنز) کمال احتیاط سے رکھو۔ نہایت عزت اور قدر سے کام میں لاؤ۔ دوا سمجھ کر رکھو ۔

(جب کوئی چیز کار آمد نہو اور اس کا رکھنا نہ رکھنا برابر ہو تو کہتے ہیں کہ اسے شہد لگا کر چاٹو مثلاً کوئی سرٹیفکیٹ ایسا ہو کہ اُسے کوئی نہ پوچھے یا کوئی دستاویز قابل سماعت نہ ہو تو اُس کی نسبت یہی کہیں گے) ۔

شہد لگا کے الگ ہو جانا (ا) فعل لازم ۔ فساد کی بنیاد ڈال کے علیحدہ ہو جانا۔ لڑائی کی بات نکال کے آپ جدا ہو جانا۔ چنگی ڈال کر الگ ہو جانا ۔

(اصل میں یہ اُس قصہ کی طرف تلمیح ہے۔ جو اس طرح پر مشہور ہے کہ "کسی شخص کو راستہ میں شیطان نہایت مقطع صورت ثقہ لباس پہنے ہوئے ملا۔ اس نے کہا کہ یار تیری صورت تو ایسی پاکیزہ اور متبرک ہے پھر تجھے لوگ کیوں بُرا کہتے ہیں۔ شیطان نے جواب دیا کہ اس میں میرا قصور نہیں یہ انکی ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے۔ تم ذرا میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ میں بالکل علیحدہ ہوں گا۔ اور لوگ مجھ پر ناحق لعنت و ملامت کرینگے۔ میرا جو نام نکل گیا ہے تو وہی مثل ہو گئی کہ شہر میں اونٹ بدنام۔ دشمن سوئے نہ سونے دے ۔

کسی کا جرم کسی کی خطا کسی کا قصور ۔ مجھے ہمیشہ کیوں سزا سنو تو سہی (نامعلوم)

غرض وہ دونوں نکلکر بازار گشت شیطان نے دیکھا کہ ایک شہد فروش کُرتا دھمیں شہد بھرے ہوئے چھان چھان کر مرتبانوں اور بڑی بڑی لباریوں میں بھر رہا ہے اس نے ذرا سا اُٹھا کر دیوار کے کونے میں لگا دیا جس سے تھوڑی دیر میں مکھیاں جمع ہو گئیں اور وہ شہد پر گھیں کر بیٹھتا

[illegible] چھپکلی کے خیال سے بلی دوڑی بلی پر
ایک [illegible] کے ساتھ بلا تھا پیٹا بلی اور گھڑ دونوں لڑتے
ہوئے [illegible] - شہد فروش نے جھلا کر کتے کے پیٹھ پر ایسی لاٹھی
ماری [illegible] سپاہی کو یہ بات دیکھکر غصہ آیا اُسنے شہد فروش کا سر پیچ
[illegible] گرفتار کر لیا - لوگوں کا جھگڑا ہوگیا اور سب کہنے لگے کہ دیکھو
[illegible] کرتے دیر نہیں لگتی - کیا تو ذراسی بات تھی اور کہاں تک نوبت پہنچی -
[illegible] نے کہا کہ بھلا میرا کیا قصور تھا - چھپکلی کو میں بلا کر نہیں لایا - کتے کو میٹھے
نہیں [illegible] بلی میری خالہ نہیں تھی پھر مجھے کیوں گالیاں پڑیں - اِسپر اُس آدمی نے
[illegible] ایک با شہد لگا کر تو تم ہی الگ ہوگئے تھے شیطان بولا کہ آپ کا بھی انصاف
دیکھ لیا پس اس بات سے یہ محاورہ ایجاد ہوگیا ۔

شہداء (ع) اسم مذکر - شہید کی جمع ۔

شہدپن (ا) اسم مذکر - بدمعاشی - لُنگاڑپن - لُچپن - بے ناموسی - بد وضعی - گُنڈاپن ؎

مشتاق [illegible] بے کیف ہے تقدس ۔ جو عشق کے مزے ہیں سارے شہدپن میں (اشتاق)
[illegible] عاشقی بہشت مشت - دھول دھپا ۔

شہدپن پھیلانا یا کرنا (ا) فعل متعدی - بدمعاشی کرنا - لُچپن کرنا - دنگا کرنا ۔

شہدہ (ا) اسم مذکر - بے نام و ننگ - لچا - بدمعاش - گُنڈا - رند - لُنگاڑا - بد وضع - بازاری
آدمی - اوباش ۔ ؎

شہدے [illegible] ہوئے خدائی کے ۔ پھٹے مُنہ ایسی بیحیائی کے ۔ (شوق)

(ایک فرقہ ہے جو اکثر ننگے سر ننگے پاؤں رہتا اور شادیوں میں دلہن کا پلنگ اُٹھاتا ہے -
جب کسی مردے کو دفن لیجاتے ہیں تو وہ بھی انہیں کے سپرد ہوتا ہے جیسا یہ فرقہ گالی گلوج
میں مشہور ہے ویسا ہی دیانتدار بھی ہے - اول درجہ کے شہدے وہ ہیں جو دہلی کی جامع
مسجد پر بیٹھے رہتے ہیں اُنکی عورتیں بھی کمانے میں شریک اور گالی گفتار میں یدطولے
رکھتی ہیں شہدہ ان لوگوں کا نام دو وجہ سے مشہور ہوا اول تو یہ کہ ان لوگوں کو بات
بات پر نبی ہی وغیرہ کی قسم کھانے کی عادت ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ شاید جھوٹی
[illegible] سے بھی انہیں انکار نہیں ہوتا چونکہ شہدا شہید کی جمع ہے جسکے معنی گواہ اور قسم کھانے والا
[illegible] میں شہدا لئے اسکا اطلاق واحد پر بھی کرنے لگے جسکی وجہ سے اسکا املا شہدہ قرار پایا) -

شہدپن یا شہدین خواہ شہدپنا (ا) اسم مذکر - لُچپن - لچاپن - بدمعاشی -
[illegible]

شہد [illegible] (ا) صفت [illegible] - خراب خستہ ۔ ؎
[illegible] بات بھی میاں کی نہ رہی شہد [illegible] (بہار)

شہر (ع) اسم مذکر - قمری مہینہ - ماہ - مہینہ - (اسی وجہ کہ ہلال کو دیکھکر شہرت دیتے ہیں اس وجہ
سے یہ نام رکھا گیا) ۔

شہر (ف) اسم مذکر - مدینہ - نگر - بلدہ - نگری - قصبہ سے بڑھکر آبادی - پور - پوری ۔

شہر آباد کرنا (ا) فعل متعدی - نگر بسانا ۔

شہر آشوب (ف) اسم مذکر - (۱) وہ مدح یا ذم جو شعرا کسی شہر کی نسبت لکھیں - کسی شہر کے
اُجڑنے یا برباد ہونے کا نظمیہ ذکر یا ماتم (۲) وہ شخص جو اپنے حسن و جمال کی بابت شور بندۂ شہر ہو

شہربانو (ف) اسم مؤنث - (۱) بانوئے شہر - شہر کی امیرزادی - شہر کی بیگم - خاتونِ شہر - شہر
کی دلہن یعنی زینتِ شہر - اکثر شریف زادیوں کے یہ نام ہوا کرتے ہیں (۲) یزدجرد
بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پکڑی ہوئی آئیں
اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا اُنسے نکاح ہوا جنسے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے

شہر بدر کرنا (ا) فعل متعدی - شہر سے کسی جرم یا گناہ کے سبب باہر کرنا - شہر سے خارج
کرنا - جلاوطن کرنا - دیس نکالا دینا - جمنا پار کرنا ؎

ہوتا ہے تیرے چہرۂ روشن کے مقابل ۔ ہم شہر بدر ماہ کو اے یار کرینگے ۔ (نصیر)

شہر پناہ (ف) اسم مؤنث - فصیلِ شہر - شہر کی چار دیواری ۔

شہر خبرا (ا) اسم مذکر - وہ شخص جو تمام شہر کی خبر رکھے - شہر گرد - گھر گھر کی خبر رکھنے والا -
شہر کی ہوائی - جاسوس شہر - شہر کی خبریں لانے والا ۔

شہر خموشاں (ف) اسم مذکر - (مخفف شہر خاموشاں) قبرستان - گورستان - مرگھٹ -
خاموشی کی بستی - وہ جگہ جہاں مُردے دفن ہوں - تکیہ - تہبسان - شمسان ؎

کہا جو شہر خموشاں کسی نے تکیہ کو ۔ دہانِ گور سے ہنسے اُسے جواب دیا (امانت)
چُپ لگائی یا رنے ہم شہر خاموشاں گئے ۔ یار کے مطلب کا پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے (معروف)

اے اجل اب ساکنِ شہر خموشاں کر مجھے -
کیا کروں ملتا نہیں کوئی مکان کوئے دوست } (ذوق)

دفن ہو شہر خموشاں سے الگ لاش مری ۔ مرگئے پھر بھی جدا سب سے رہنا بہتر (امیر)
آتی ہے مجھکو شہر خموشاں سے یہ صدا ۔ تاریکیٔ لحد ہے سواد اس دیار کا - (آتش)

شہر شملہ (ا) اسم مذکر - (ہجو) - شہر نا پرسان - اندھیر نگری - وہ جگہ جہاں سے انصاف
مروت اور محبت بالائے طاق ہو - ؎

کیا ہوا ہے شہر شملہ جو دکھا میری جان ۔ ہیں تیلکوں اور ناخنی یوں کملائے تجھکو پان رنگیں،
(مثنوی شوق میں ایسی ہی اسکی مثال ہے)

شہر کی ہوائی (ا) اسم مؤنث - دیکھو (شہر خبرا)

شہر گشت (ف) اسم مذکر - برات کا گشت جو شہر میں لگایا جائے ۔

شہر

شہر میں اونٹ بدنام (ا) کہاوت: مشہور آدمی کی شامت آتی اور نامی چور مارا جاتا ہے۔ وہ شخص جو کسی عیب کے باعث مشہور ہو ◆

شہر یار (ف) اسم مذکر: (۱) معاون شہ مددگار شہر (۲) بادشاہ بزرگ عادل۔ اپنے ہمعصر بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ۔ شہنشاہ (۳) بزرگ شہر ◆

شہرت (ع) اسم مونث: (۱) لغوی معنے میان سے تلوار نکالنا۔ اصطلاحی۔ ظاہر و آشکارا کرنا۔ دھوم دھام۔ اطلاع۔ اشاعت ◆ افواہ۔ آوازہ۔ اشتہار۔ شہرہ۔ چرچا (۲) نام۔ ناموری۔ نیک نامی (۳) رسوائی۔ فضیحتی ؎

پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی ◆ ہم بھی رسوا ہو چکے انکی بھی شہرت ہو چکی (داغ)

شہرت پانا (ا) فعل لازم: مشہور ہونا۔ نام پانا۔ نیک نامی حاصل کرنا ◆

شہرت دینا (ا) فعل متعدی: مشہور کرنا۔ اشتہار دینا۔ ڈونڈی پٹینا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ رسوا کرنا۔ بدنام کرنا ◆

شہرت ہونا (ا) فعل لازم: دھوم ہونا۔ دھاک ہونا۔ چرچا ہونا۔ مشتہر ہونا۔ شور مچنا ◆

شُہرہ (ع) اسم مذکر: آوازہ صیت۔ دھوم۔ دھاک۔ نام ؎

سرمہ ہے سفاک شہرہ ہے نگاہ یار کا
سچ کہا ہے بار کاٹے نام ہو تلوار کا

شہرہ آفاق (ع) صفت: مشہور جہاں۔ تمام عالم میں مشہور ◆

شہرہ ہونا (ا) فعل لازم: دھوم ہونا۔ شہرت ہونا۔ دھاک ہونا۔ نام ہونا ◆

شہری (ف) صفت: (۱) شہر کا۔ شہر سے منسوب جیسے شہری انتظام (۲) اسم مذکر: دیہاتی کا نقیض۔ شہر کا باشندہ ◆

شہریت (ا) اسم مونث: عوام: دہقانیت کا نقیض۔ (یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی کے قاعدے [illegible] مصدری لگا کر بنالیا ہے ◆)

شہلا (ع) اسم مونث: (۱) وہ عورت جسکی آنکھیں بھیڑ کی مانند ہوں۔ میش چشم۔ سیاہی لئے ہوئے بھوری آنکھ یا مائل بسرخی سیاہ آنکھ (۲) ایک قسم کی نرگس جسکا پھول زرد ہونے کی بجائے سیاہ ہوتا ہے اور انسان کی آنکھ کو اسی سے تشبیہ دیا کرتے ہیں جسکی وجہ سے ہمیں بھی یہ لفظ لکھنا پڑا ◆

شہنائی (ف) اسم مونث: (مرکب از شہ + نائی) نفیری۔ سرنائی۔ سورنائی ◆ نفیری۔ الغوزہ جیسے "چنے چبا لو یا شہنائی بجا لو" ؎

جام نقارہ شادی ہے مجھے اے ساقی ◆ قلقل شیشہ نے نغمہ ہے شہنائی کا (بحر)

شہنشاہ یا شہنشہ (ف) اسم مذکر: (شاہان شاہ کا مخفف) شاہوں کا شاہ۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ شہریار۔ بڑا بادشاہ جسکے ماتحت اور بادشاہ بھی ہوں۔ بادشاہ بزرگ۔ سلطان۔ قیصر۔ مہاراج ادھراج۔ خاقان۔ فغفور ◆

شہی

شہنشاہی (ف) صفت: (۱) شاہی۔ قیصری۔ شہنشاہ سے منسوب۔ بادشاہ کا۔ (۲) عہد سلطنت۔ تاجداری۔ سلطنت ◆

شہنشاہی دربار (ف) اسم مذکر: قیصری دربار۔ بڑا بھاری دربار ◆

شہوت (ع) اسم مونث: (۱) خواہش۔ آرزو۔ شوق (۲) بھوک۔ ککھیا۔ اشتہا (۳) شوق نفس بطرف حصول لذت و منفعت۔ خواہش جماع۔ باہ۔ وشئے۔ کام۔ بھوگ بلاس ◆

شہوت انگیز (ف) صفت: شہوت بڑھانے یا خواہش نفسانی کو ابھارنے والا ◆

شہوت پرست (ف) صفت: نفس پرست۔ عیاش۔ تماش بین۔ کامی۔ بھوگی۔ وشئی ؎

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے ◆ حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے (ذوق)

شہوت ہونا (ا) فعل لازم: (۱) خواہش جماع ہونا۔ بھوگ کو جی چاہنا (۲) خیزی ہونا۔ نعوظ ہونا ؎

مجھکو شہوت ہوئی تیمم سے ◆ تھی یہ بیشک کسی چھنال کی خاک (فقیر)

شہود (ع) اسم مذکر: حاضر ہونا۔ اہل تصوف کی اصطلاح میں ایک درجہ ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد تمام موجودات میں جلوۂ حق بلکہ ہر شے عین حق نظر آتا ہے ◆

شہودی (ع) اسم مذکر: سالکوں کی اصطلاح میں وہ لوگ کہ مراتب کثرات و موہومات صوری سے گذر کر توحید کے اس درجہ پر پہنچ جائیں کہ موجودات کی تمام صورتوں میں مشاہدۂ حق کریں۔ بلکہ عین حق دیکھیں ◆

شہید (ع) اسم مذکر: (۱) گواہ۔ گواہی میں امانت دار (۲) خدا کی راہ میں قربان ہونے والا۔ وہ شخص جو حق پر جان دیدے۔ وہ شخص جو ناحق مارا گیا ہو۔ مقتول راہ خدا ◆ ؎

غسل میت کی شہیدوں کو نہ کیا حاجت ہے ◆ بے نہائے بھی نکھرتے ہیں نکھرنے والے (داغ)

(۳) وہ شخص جسکے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو ◆ عالم الغیب۔ خدا تعالے۔
(۴) ت: بقاعدۂ تجرید مقتول۔ کشتہ۔ مجروح۔ قربان۔ فدا۔ عاشق مقتول۔ جیسے "شہید تبسم۔ شہید عشوہ خونبہا" پنجم نقرہ میں آیا ہے ؎

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل ◆ شہید ناز کی تربت کہاں ہے (لااعلم)

حضرت خضر جب شہید نہ ہوں ◆ لطف عمر دراز کیا جانیں (داغ)

ہوا جنوں کی پھینکوں سے پیرہن گلزار ۔ ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا ۔ (داغ)

شہید کرنا (۱) فعل متعدی ۔ قتل کرنا ۔ مار ڈالنا ۔

تیغ نگاہ ناز سے کیجئے مجھے شہید ۔ کیوں آپ پہلے آئے ہیں شمشیر ہاتھ میں (رشک)

شہید ہونا ۔ (۱) فعل لازم ۔ (۱) راہ خدا میں یا حق پر مارا جانا ۔ اپنے آقا پر جان نثار ہونا ۔ ناحق مارا جانا ۔ (۲) مقتول ہونا ۔ مرنا ۔ فوت ہونا ۔ انتقال کرنا ۔ مارا جانا ۔

شہید اے ذوق بیٹھے ہیں ہوئی ہیں حسرتیں لاکھوں ۔ مری جو آہ ہے گویا وہ ہے کشتہ کا ترکا (ذوق)

دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشم سیاہ کو ۔ آنکھیں مری شہید ہوئیں انتظار میں (ناسخ)

(۳) عاشق ہونا ۔ کسی پر مرنا یا جان دینا ۔ فریفتہ ہونا ۔ جان باختہ ہونا ۔

میں جو شہید ہوں لب خندان یار کا ۔ کیا کیا چراغ ہنستا ہے میرے مزار کا (ذوق)

پھانسی کسے لگائیگی اے زلف یار تو ۔ یہ ابرو تو شہید ابروئے خمدار ہو گیا ۔ (رنگ)

شہیدی (ع ۔ ف) صفت (۱) شہید سے منسوب (۲) اسم مذکر ۔ کرامت علی خان شہید شاعر کا تخلص جو [illegible] اور [illegible] غزلوں میں ید طولیٰ رکھتے تھے ۔ سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں انتقال ہوا ۔

شہیدی تربوز (۱) اسم مذکر ۔ نہایت پکا اور سرخ چھلکوں لال تربوز ۔

شئے (ع) اسم مؤنث ۔ چیز ۔ بست ۔ جنس ۔ پدارتھ ۔ جیسے دل ہی شئے کہاں میسر ہے ۔

گل تھے بلبل کے لئے سرو تھے قمری کے لئے ۔ کوئی شئے گلشن ایجاد میں بیکار نہ تھی (اسیر)

ہم سے پوچھئے تو کوئی دنیا میں شئے کیا شئے اچھی ۔ [illegible] اچھا ہے نہ [illegible] ملال اچھا ہے (داغ)

شئے (۲) اسم مؤنث ۔ عو ۔ (۱) برکت ۔ زیادتی ۔ افزونی ۔ جیسے اس چیز میں کچھ شئے برکت نہیں اپنا کوٹرنے میں شئے ہے (۲) دیکھو (شہ) ۔

شئے دینا ۔ (۱) فعل متعدی ۔ دیکھو (شہ دینا) بھڑکانا ۔ [illegible] ڈالنا ۔ آگ میں تیل ڈالنا ۔ بھڑکانا ۔ اکسانا ۔ ابھارنا ۔ لڑنے پر آمادہ کرنا ۔

شئے ملنا (۱) فعل لازم ۔ پرچک ملنا ۔ کمک ملنا ۔ حمایت ملنا ۔ مدد ملنا ۔ سہارا ملنا ۔ اشتعال ملنا ۔

ہے گو کہ ہرن نشہ مے دشت جنوں میں ۔ اسپر بھی ہوئی راہ نہ طے دشت جنوں میں
وحشت کو ملی اور بھی شئے دشت جنوں میں ۔ ہاتھوں کی شکایت ہمیں ہے دشت جنوں میں

شیاطین (ع) اسم مذکر ۔ شیطان کی جمع ۔

شیام (س) صفت ۔ (۱) دیکھو سیام (۲) ایک بڑ کا درخت جو الہ آباد میں ہے اور ہندو اسے مقدس سمجھکر پوجتے ہیں ۔

شیٹ (انگلش Sheet) اسم مذکر ۔ (۱) کاغذ کا تختہ ۔ تاؤ ۔ کاغذ کا ٹکڑا ۔ کاغذ کی پٹی ۔ ورق (۲) پلنگ کی چادر ۔ چادر ۔ دھاکا ۔ پانی کی چادر ۔

شیخ (ع) اسم مذکر ۔ (۱) پیر ۔ خواجہ ۔ مرشد ۔ بزرگ (۲) عالم ۔ فاضل ۔ مذہبی علوم میں فائق ۔ شاستری ۔ قاضی ۔ مفتی ۔ محدث ۔ فقیہ ۔ واعظ (۳) بوڑھا ۔ بڑا بوڑھا ۔ وہ شخص جسکی عمر پچاس سے اوپر اور اسی برس سے نیچے ہو ۔ بعض لوگوں نے پچاس برس تک کے آدمی کو شیخ لکھا ہے ۔ سرگروہ ۔ پیشوا ۔ (۵) خانقاہ کا سردار ۔ سرحلقہ صوفی ۔ سجادہ نشین (۶) مسلمانوں کی چار ذاتوں میں سے پہلی ذات جنمیں سے پیغمبر ہوئے اور ان سے سادات کا خاندان چلا ۔ سادات کا لقب ۔

شیخ الاسلام (ع) اسم مذکر ۔ سب سے بڑا پیشوائے دین ۔ مفتی ۔ امام وقت ۔ مجتہد ۔ اسلام کا سرگروہ ۔

شیخ الشیوخ (ع) اسم مذکر ۔ پیر مشایخ ۔ تمام عالموں اور فاضلوں کا سرگروہ ۔

شیخ جی (۱) اسم مذکر ۔ (۱) قوم شیخ کے واسطے تعظیمی خطاب ۔ شیخ صاحب ۔ ملاجی ۔ قاضی صاحب ۔ مفتی صاحب ۔ زاہد اور عابد آدمی (طنزاً بھی کہتے ہیں) ۔

مبارک ہو کعبہ تمہیں شیخ جی ۔ یہ بندہ تو بیت الصنم کو چلا ۔ (نصیر)

شیخ چلی (۱) اسم مذکر ۔ (۱) وہ شیخ جو چلہ کشی کرتے کرتے خلل دماغ اور ہوش و حواس کے اختلال میں مبتلا ہو گیا ہو (۲) مورکھ ۔ بودھو ۔ بیوقوف (۳) دیوانا ۔ پاگل ۔ باولا ۔ (۴) ایک فرضی احمق جسکے قصے لوگوں نے گھڑ رکھے ہیں ۔

(اس لفظ کی اصل اگر چلی معنی احمق قرار دیتے ہیں تو یائے نسبت لگا کر چلی کر لیا ہے اور جو چلی بمعنی [illegible] لیتے ہیں تو وہاں چلہ کش سے مراد لی ہے کیونکہ چلہ کشی کی زیادتی سے بھی آدمی مختل الحواس ہو جاتا ہے)

شیخ جنڈال نے رہے مکھی نہ رہے بال (۱) کہاوت ۔ یعنی ایسا بلا چٹ اور بلا نوش ہے کہ مکھی اور بال تک کی پروا نہیں کرتا سب ہضم ہے ۔

شیخ ڈونڈوں (۱) اسم مذکر ۔

امینہ تھمانے کا ایک ٹوٹکا ہے جسمیں کپڑے کا ایک [illegible] بنا کر نام مذکورہ کے ساتھ موسوم کرکے اور ایک کھونٹی [illegible] کرکے باندھ کے بارش کے پانی میں لکڑی کے ذریعہ سے کھڑا کر دیتے ہیں اور بقول جہلا اس ٹوٹکے سے بارش تھم جاتی ہے ۔ چنانچہ مرزا رفیع نے بھی بخیل کی ہجو میں اس طرف اشارہ کیا ہے ۔

کبھو کہتا تھا یارو تیل چلاؤ ۔ کبھو کہتا تھا شیخ ڈونڈوں بناؤ (سودا)

(فیلن صاحب نے جو یہاں اس شعر میں غلطی کی ہے اور بجائے تیل چلاؤ کے تیل ڈالو لکھ دیا ہے انکی ناواقفیت پر اس قدر دلالت نہیں کرتی جسقدر اس خوگیر کی بھرتی پر حرف لاتی ہے جنمیں سے ہر ایک کمانے خود بہلول دانا بنکر انہیں دھوکا دیا تھا ۔ تیل چلاؤ خود ایک ٹوٹکا ہے جسکی کیفیت لفظ تیل کے مشتقات میں اسی محاورے کے ساتھ لکھی گئی ہے لعل تو یہی دیکھنا چاہئے کہ لفظ ڈالو سے شعر ہی کہاں موزون رہا جہاں ایسے ایسے شاعر جمع ہوں وہاں کیوں نہ عمدہ تحقیق کی جائے)

شیخ

شیخ سَدّو (ا) اسم مذکر۔ عورتوں کا ایک معتقد علیہ فرضی ولی خواجن ؎

کسی کو جی سے ہے اخلاص شیخ سدو سے
کہے ہے آپ کو ننھے میاں کی کوئی حرم (رنگین)

(عورتوں نے اپنے بہت سے ولی سب سے علیحدہ بنا رکھے ہیں جو انکی عین جہالت کا باعث اور ہوشیار عورتوں کے کمانے کا خاصہ ڈھنگ ہے۔ انہیں سے مشہور یہ ہیں۔ شیخ سدو۔ زین خان۔ صدجہان۔ ننھے میاں۔ چہل تن۔ شاہ دریا۔ شاہ سکندر۔ ہفت پری یعنی لال پری۔ زرد پری۔ سبز پری۔ سیاہ پری۔ آسمان پری۔ دریا پری۔ نور پری۔ اگرچہ یہ سب انکے معتقد علیہ ہیں مگر شاہ دریا شاہ سکندر۔ اور ساتوں پریوں کی نسبت کہتے ہیں کہ سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انکو جنت سے حضرت زہرہ فاطمہ علیہا السلام کی خدمت اور ان کے ساتھ کھیلنے کے واسطے دنیا میں بھیجا تھا۔ یہ سب انکے غلام اور انکی لونڈیاں ہیں اسی وجہ سے ان کو اوروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور شاہ سکندر و شاہ دریا کو نوری شہزادہ بھی کہتے ہیں)۔

شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ (ا) کہاوت۔ اصل میں یوں ہے کہ سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ کیونکہ سیٹھوں کو نہ تو اس سے کام پڑتا ہے اور نہ وہ لوگ چربی کی لاگ کے سبب اسکا بیوپار مناسب جانتے ہیں اگرچہ شیخ بمعنی رئیس شہر قرار دیکر کہہ سکتے ہیں کہ اسکو ادنے سودوں کی کیا خبر ہے یعنی جس چیز سے جسکو تعلق نہ ہو یا جس کام کو جس سے مناسبت نہ ہو اس سے متعلق کرنا لاحاصل ہے۔ کیونکہ وہ اسکی کیفیت اور قدر سے واقف نہیں ہوتا یہ بعینہ ایسی مثل ہے جیسے کہتے ہیں کہ گدھا کیا جانے زعفران کی قدر۔

شیخِ وقت (ع) اسم مذکر۔ (۱) اپنے زمانے کا فاضل یا فقیہ بہت بڑا عالم جسکا نظیر اسکے زمانے میں نہو۔ علامۂ عصر (۲) اپنے زمانے کا مرشد کامل۔ اپنے وقت کا قطب کامل۔ بہت بڑا عارف۔ شاہ ولایت۔ صاحب خدمت ؎

مومن وہ ندا سنکی بت پرستی اختیار
ایسے شیخِ وقت تھا سو بھی برہمن ہو گیا (مومن)

شیخانی (ا) اسم مؤنث۔ قوم شیخ کی عورت۔ شیخ کی بیوی۔

شیخڑا (ا) اسم مذکر۔ (۱) شیخ کی تصغیر یا تحقیر۔ (۲) ایک قوم جو ملاکھوروں سے مولانا اسمٰعیل صاحب کی طفیل مشرف بہ اسلام ہوئے۔

شیخوخت (ع) اسم مؤنث۔ بڑھاپا۔ پچاس برس کے بعد سے اخیر عمر تک کا زمانہ۔

شیخی (ا) اسم مؤنث۔ بڑائی۔ تعلّی۔ نمود۔ شیخی۔ اترانا۔ ڈون۔ لاف زنی۔ فخر۔ گھمنڈ۔ ڈینگ۔ خودنمائی۔ خودپسندی۔ خودپرستی۔ خودبینی۔ جیسے شیخی خورے سے کہنا تیرا گھر لٹتا ہے اُسنے کہا بلا سے میری شیخی تو بغل میں ہے۔

شید

شیخی اور تین کانے (ا) کہاوت۔ قمار بازی کا دھوکہ کرنا اور پھر تین کانے یعنی خالی داؤں لانا۔ شیخی ہمیشہ خالی جاتی اور شیخی خورے کو ہرا دیتی ہے۔ نری شیخی ہی شیخی۔ خالی ڈینگ ہی ڈینگ۔ ڈینگ کے سوا کچھ نہیں۔ بیجا شیخی کرنے والے کی نسبت بھی بولتے ہیں۔ یعنی عبث لاف بیجا مارتے ہو۔

شیخی باز یا شیخی خورا (ا) اسم مذکر۔ ڈینگیا۔ بڑبولا۔ بابڑ۔ لاف زن۔ گھمنڈی۔ گپیا۔ نمودیا۔

شیخی بگھارنا (ا) فعل متعدی۔ ڈینگ مارنا۔ بزرگی کا اظہار کرنا۔ ڈون کی ہانکنا۔ تعلی کی لینا۔ بڑائی مارنا۔ لاف و گزاف کرنا۔ خودستائی کرنا۔ اترانا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ۔ وہ ساری شیخی انکی جھڑی دو گھڑی کے بعد (ذوق)
وہ ہے انہیں بھی وہ بت انکا بھی دل لیگا ۔ زاہد کمال اپنی شیخی بگھارتے ہیں۔ (آتش)

شیخی جتانا (ا) فعل متعدی۔ بڑائی ظاہر کرنا۔ بڑا بول بولنا۔ خودستائی کرنا۔

شیخی جھڑنا (ا) فعل لازم۔ غرور ٹوٹنا۔ سبک ہونا۔ نیچا دیکھنا۔ گھمنڈ نکلنا۔ بات بگڑنا۔ خفت ہونا۔

شیخی خورا (ا) اسم مذکر۔ دیکھو (شیخی باز)۔

شیخی کرکری ہونا (ا) فعل لازم۔ دیکھو (شیخی جھڑنا) ؎

خاک میں مل کے بھی زاہد کو ہے رندوں سے غرور ۔ کرکری ہو گئی شیخی و شیخت نہ گئی۔ (نامعلوم)

شیخی کرنا (ا) فعل متعدی۔ اترانا۔ ڈینگ مارنا۔

شیخی مارنا (ا) فعل متعدی۔ دیکھو (شیخی بگھارنا)۔

شیخی میں آنا (ا) فعل لازم۔ اترانا۔ کسی پر اپنی عظمت و بزرگی ظاہر کرنا۔

شیخی نکلنا (ا) فعل لازم۔ دیکھو (شیخی جھڑنا)۔

شَید (ع) اسم مذکر۔ مکر۔ فریب۔ کید۔

شَیدا (ف) اسم مذکر۔ آشفتہ۔ دیوانہ۔ فریفتہ۔ مجنوں۔ عشق میں ڈوبا ہوا۔ عاشق۔

شَیدائی (ف) اسم مذکر۔ شیدا ہونے والا۔ آشفتہ و فریفتہ ہونے والا۔ عاشق۔ (اس میں جو یائے تحتانی ہے اسکی نسبت لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ اگر یائے مصدری قرار دیں تو فارسی والوں نے لفظ شیدائی کو اس معنی میں کہیں نہیں باندھا اگر یائے زائد ٹھیرائیں تو وہ معروف نہیں آتی ٹیکچند کے سوا کسی نے اسکو نہیں لکھا۔ ہاں اگر یائے فاعلی کہیں تو قرین قیاس ہے چنانچہ اول ہی معنی اسی کے لحاظ سے لکھے گئے ہیں۔ حضرت نیّرِ رخشاں نے ایک مقام پر اسطرح باندھا ہے ؎

پانی پی لیتے ہیں اور کوئی کسی سے نہیں بولتا +

شیرِ خدا (ف) اسم مذکر: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ مولیٰ علی۔ اسد اللہ ؎

دنیا میں ابن ملجم پیدا ہوا دوبارہ
جنگل میں جس نے یارو شیرِ خدا کو مارا

شیر دہاں (ف) اسم مذکر: (۱) وہ صورت جو شیر کے منہ سے مشابہ اکثر حوضوں۔ پرنالوں یا نہروں وغیرہ کے دہانوں پر بناتے ہیں تاکہ پانی اسکے اندر سے گرتا ہوا اچھا معلوم دے (۲) بڑے منہ کا آدمی (۳) ایک قسم کی بندوق۔ ایک قسم کا عصا + (۴) وہ مکان جو دروازے کی طرف سے عرض میں کم اور پیچھے کی طرف سے زیادہ ہو +

شیر رہنا (ا) فعل لازم:۔ غالب رہنا۔ در رہنا۔ زبر رہنا +

شیرِ قالی یا قالین (ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شیر کی تصویر جو اکثر قالینوں پر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ شاعروں نے اس لفظ کا اکثر استعمال کیا ہے جیسے ؎

شیرِ قالیں اور ہے شیرِ نیستاں اور ہے۔

(۲) وہ شخص جو تن و توش کا آدمی جو دیکھنے میں شیر مگر مردانگی میں بھیڑ سے بھی کم ہو +۔ بہادری کی شیخی مارنے والا +

شیر کا ایک ہی بھلا (ا) کہاوت:۔ اچھوں کا ایک ہی کافی ہے۔ کہتے ہیں کہ شیر کا ایک ہی بچہ ہوتا ہے۔ باقی تیندوے یا بگھیلے سے ہوتے ہیں۔ مگر یہ امر مشاہدہ کے خلاف ہے +

شیر کا بال (ا) اسم مذکر:۔ اول معلوم دوم مجازاً سمِ قاتل۔ زہر ہلاہل ؎

کھاؤں میں ہیرا جو اس بن کیونکہ دل ٹکڑے نہ ہو
جو رگ پاں ہے وہ مجھکو شیر کا سا بال ہے۔

شیر کا بال کھلانا (ا) فعل متعدی: کسی شخص کو کلیجہ کٹ کر مرجانے کے واسطے شیر کی مونچھ کا بال کھلانا۔ کیونکہ اُسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے ؎

اُس سے کیا چشم رکھے کوئی کہ وہ آہو چشم
شیر کا بال کھلادے ہے جگر کاٹنے کو

شیر کا بُرقع (ا) اسم مذکر۔ فقیری۔ درویشی (چونکہ فقرا کا سلسلہ حضرت علی اسد اللہ الغالب سے نکلا ہے اس وجہ سے یہ کہنے لگے ہیں) +

شیر کا مُنہ جھُلسنا (ا) فعل متعدی: شیر کے کلّے کو یا مُنہ کو آگ میں جلانا چونکہ اس کا بال کھا جانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ اس سبب سے کل

شکاریوں کا قاعدہ ہے کہ وہ شیر کو مارتے ہی اُسکا منہ جھلس دیتے ہیں ؎

یاں تک عدو زمانہ ہے مردِ دلیر کا
جھلسیں ہیں منہ شکار کئے پر بھی شیر کا

شیر کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) کسی شخص کو کسی پر دلیر کرنا۔ (۲) غالب کرنا بڑھانا۔ (۳) زیادہ کرنا۔ تیز کرنا۔ جیسے نمک شیر کردیا۔ (۴) اکسانا۔ آگے بڑھانا جیسے چراغ کی بتی شیر کردو +

شیر کی آنکھ دیکھنا (ا) فعل لازم:۔ غضب آلودہ نظر سے دیکھنا۔ دشمنی کی نظر سے دیکھنا جیسے "استاد سوٹے کا نوالہ دیکھو شیر کی آنکھ" (بچہ کی نسبت بولتے ہیں +

شیر کے رُقعے میں چھیچھڑے کھانے ہیں (ا) کہاوت:۔ باوجود مقدرت و دعوے امیری تھوڑے سے لالچ پر گر پڑتے ہیں۔ باطن ظاہر کے خلاف ہے +

شیر کی بولی بولنا (ا) فعل لازم:۔ اوکنا۔ قے کرنا۔ ڈالنا۔ قے کی آواز کی نسبت بولتے ہیں۔ بعض شاعروں نے اونٹ کی بولی بولنا بھی اس معنی میں باندھا ہے ؎

بنی آدم کی ٹولی کی نولی +۔ میٹھی بولے ہے شیر کی بولی (انشا)

شیر کے کان (ا) اسم مذکر:۔ رعبنگڑ۔ بنگ کے چھاننے کی صافی۔ ریش قاضی +

شیر مارنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) شیر کا شکار کرنا (۲) بڑی بہادری و جوانمردی کرنا جیسے "ایسا ہی آپ نے شیر مارا ہے" +۔

شیر مرد (ف) صفت:۔ (۱) بہادر۔ جوانمرد۔ دلیر۔ سورما۔ دل چلا (۲) مرتاض عارفِ کامل +۔

شیر مردی (ف) اسم مؤنث:۔ بہادری۔ دلیری۔ جرأت۔ شجاعت۔

شیر ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) دلیر ہونا ؎

آنکھ اُسکی عاشقوں سے جھپکتی نہیں ہے اب +
دل شیر ہوگیا مگر آہوئے یار کا

"گھر پر سب شیر ہوتے ہیں"۔ "اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے"۔

(۲) غالب ہونا (۳) تیز ہونا۔ زیادہ ہونا۔ جیسے نمک وغیرہ (۴) زبردست بننا۔ زور آور ہونا ؎ ع

گلی میں اپنی تو کتا بھی شیر ہوتا ہے + (آتش)

شیئر (انگلش share) اسم مذکر:۔ حصہ۔ بھاگ۔ پتی۔ بہری۔ ساجھا۔ بانٹ۔ تقسیم +

شیئر ہولڈر انگلش (Share Holder) اسم مذکر - حصہ دار - شریک پتی دار - ساجھی سہیم ۔

شیرازہ (ف) اسم مذکر - (۱) وہ بنا ہوا رنگین خواہ سفید فیتہ جو کتاب کی جزبندی کے بعد پشتے کے دونوں طرف خوبصورتی اور سلائی کے جکڑا رہنے کے واسطے لگا دیتے ہیں - (۲) انتظام سلسلہ بندش - اجتماع - جمعیت ۔

جو ملتا تار کوئی مہکا اُس زلفِ معنبر کا
تو ہوتا باعث شیرازہ ان اجزائے ابتر کا } (مصحفی)

شیرازہ بندی (ف) اسم مؤنث - جلد بندی - جزبندی - درستیٔ کتاب - کتاب کی سلائی ۔

شیرازہ کھلنا یا ٹوٹنا (ا) فعل متعدی - ٹانکا ٹوٹنا - سلائی کھل جانا - انتظام یا ترتیب کا قائم نہ رہنا ۔

شیرازی (ف) صفت - (۱) منسوب بہ شیراز جو فارس کا ایک مشہور شہر اور مولد و مسکن سعدی علیہ الرحمۃ و حافظ شیرازی ہے - جیسے "شیرازی جوتا، شیرازی ٹوپی" وغیرہ (۲) (ا) اسم مذکر - ایک قسم کا گولا کبوتر جس کا حلیہ یہ ہے - قد بڑا سینہ چوڑا - آنکھیں بڑی بڑی - سر بڑا - نلیاں موٹی - پنجوں میں پھول یعنی پر پیٹ سفید - اور اوپر کے تمام پر مع سر سیاہ یا سبز یا زرد ہوتے ہیں ۔

شیرخشت (معرب شیرخشک) اسم مؤنث - ایک شیریں مسہل دوا کا نام جو خراسان میں بعض اقسام کے درختوں اور پتھروں پر اس طرح جمی ہوئی ہوتی ہے جس طرح ہمارے ملک میں شبنم کی بوندیں درختوں پر دکھائی دیتی ہیں - مزاجاً حرارت و برودت میں معتدل - بعض کے نزدیک اول درجہ میں حار مع الرطوبت ہے ۔

شیرنی (ا) اسم مؤنث - شیر کی مادہ ۔

شیرنی (ا) اسم مؤنث - شیرینی کا بگڑا ہوا لفظ ۔

شیروں کا منہ کس نے دھویا ہے (ا) کہاوت بچوں کے بے منہ دھوئے کھانا کھانے کے وقت کہتے ہیں ۔

شیرہ (ف) اسم مذکر - (۱) شربت - قوام - چاشنی - رس - عرق جو کسی چیز کو پیس کر نکالا جائے (۲) - (۳) ملکے کا تیلا گڑ جو تمباکو میں ڈالا جاتا ہے ۔

شیریں (ف) صفت - (۱) میٹھا - مدھر - شہد سا - رطب - خوشگوار - حلاوت میں شیر سے نسبت رکھنے والا (۲) عزیز - پیارا - جیسے "جان شیریں" (۳) نرم - ملایم رسیلا - رس دار - جیسے "شیریں کلام - شیریں گفتار" (۴) اسم مؤنث - فرہاد کی معشوقہ خسرو پرویز کی بیوی کا نام ۔

چاٹ دی فرہاد کو اور جا بجی خسرو کے ہاتھ
تو تو اے شیریں مٹھائی بن گئی بازار کی } (اعلم)

شیریں زبان (ف) صفت - میٹھا بولا - خوش گفتار - خوش کلام - فصیح ۔

شیرینی (ف) اسم مؤنث - (۱) مٹھائی (۲) حلاوت ۔

شیشم (ا) اسم مذکر - ایک درخت کا نام جس کی لکڑی نہایت مضبوط وزنی اور خوش رنگ ہوتی ہے - سیسو - عربی میں ساسم کہتے ہیں جس سے شیشم ہو جانا قرین قیاس ہے ۔

شیش محل (ا) اسم مذکر - امیروں کا وہ مکان جس میں چاروں طرف شیشے اور آئینے لگے ہوئے ہوں ۔

جدھر کو دیکھیے اُدھر آپ ہی چمکتا ہے
مزہ پڑے نہ اُسے کیونکر شیش محلوں کا } (نظیر)

اے دخترِ رز نشہ نے پتلا دیا ہم کو
ہے چرخ بریں نام ترے شیش محل کا } (بحر)

شیش محل کا کتا (ا) اسم مذکر - بوکھلایا ہوا کتا - باؤلا کتا - مجازاً دیوانہ - باؤلا آدمی - سودائی - پاگل - مجنون ۔
(چونکہ شیش محل میں کتے کو چاروں طرف اپنے عکس کے سبب کتے ہی کتے نظر آتے ہیں اس سبب سے وہ بہت گھبراتا اور بھونکتا ہے) ۔

شیشناگ (س) اسم مذکر - دیکھو (سیسناگ)
(یہ لفظ شیش بمعنی سر یا راج - ہاتھی - برادر سری کرشن - قتل - ہاتھی - جدانت وغیرہ سے مرکب ہے - ڈاکٹر برنیر صاحب نے جہاں لکھا ہے کہ دنیا بہت سے ہاتھیوں کے سروں پر اُٹھائی ہوئی ہے - وہاں انکو اس معنی نے دھوکا دیا ہے جو فیل سے متعلق ہے ورنہ بالاتفاق تمام سنسکرت ہندی کوشوں میں لکھا ہے کہ شیشناگ سانپوں کا راجہ ہے - جس کے ایک ہزار پھن ہیں اور وشنو اُسی پر سوتے ہیں - اور اُسی کے ایک پھن پر زمین ٹھیری ہوئی ہے - لچھمن جی اور بلدیو جی نے شیش جی کا اوتار لیا ہے - بعض لوگوں نے گاے کے سینگ پر بھی دنیا کو مانا ہے حال کے محقق شیشناگ امریکہ کے راجہ کو بیان کرتے ہیں جسے پاتال کا راجہ بھی مانا گیا ہے) ۔

شیشہ (ف) اسم مذکر - (۱) زجاج - آبگینہ - کانچ - کاچ ۔

زاہد تجھے قسم ہے خدا کی ادھر تو آ ۔ کیا نور سا جھلکتا ہے شیشے کے جام میں (مؤلف)

(۲) وہ زجاجی ظرف جس میں شربت وغیرہ رکھتے ہیں۔ بوتل۔ قرابہ۔ مینا۔ (۳) آئینہ۔ آرسی۔ پائینہ۔ درپن۔ مُرۃ +

شیشہ دکھانا - (۱) فعل متعدّی :- نائی لوگ تیج تہوار کو آئینہ دکھا کر جو انعام لیتے ہیں اُس سے مراد ہے۔ آئینہ دکھانا +

شیشہ دکھائی (۱) اسم مؤنث :- وہ انعام جو نائی کو آئینہ دکھانے کی بابت دیا جائے +

شیشۂ ساعت (ف ۔ ع) اسم مذکر :- ریت گھڑی۔ بالو گھڑی۔ دھر گھڑی اس کی شکل ایسی ہوتی ہے کہ دونوں طرف دو شیشے کی کپیاں بیچ میں نلی جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ ایک طرف بالو ریت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ جو ذرا ذرا گرتی رہتی ہے۔ جب گھنٹہ پورا ہو جاتا ہے تو وہ پوری ریت نیچے کی کپی میں آجاتی ہے۔ اس وقت اُسکو اُلٹ کر رکھ دیتے ہیں اور پھر گھنٹے کا حساب شروع ہو جاتا ہے ؎

خاک ہو کر بھی فلک کے ہاتھ سے ہم کو قرار
ایک ساعت مثلِ ریگِ شیشۂ ساعت نہیں } (ذوق)

اے ہمدمو اِس وصل سے فرقت ہی بھلی ہے
پچتائے ملاقات سے ہم اور زیادہ
خاک ایسی محبت پہ کہ جوں شیشۂ ساعت
ملنے سے کدورت ہو بہم اور زیادہ } (نظم طباطبائی)

شیشہ گر (ف) اسم مذکر :- شیشہ ساز۔ شیشہ اور اُس کے برتن بنانے والا +

شیشی (۱) اسم مؤنث :- شیشا۔ کانچ کا چھوٹا سا ظرف جس میں عطر وغیرہ رکھتے ہیں۔ ننھی سی بوتل۔ دوائی کی چھوٹی بوتل۔ قارورہ۔ قدرہ +

شیشی سُنگھانا (۱) فعل متعدّی :- (۱) چونا نوشادر ملا کر شیشی کے ذریعے سے ناک میں پہنچانا + (۲) (اردو) بے ہوشی سُنگھانا۔ کلوروفورم سُنگھانا +

شیشے (۱) اسم مذکر :- (۱) شیشہ کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے بھی یہ صورت ہو جاتی ہے۔ جیسے شیشے میں۔ شیشے کا۔ اصل میں شیشہ میں شیشہ کا تھا +

شیشے کا دیو (۱) اسم مذکر :- شراب۔ صہبا۔ مے۔ مدھرا۔ دارو +

شیشے کی طرح پھولنا (۱) فعل لازم :- اپھرنا۔ موٹا ہونا + اترانا۔ مغرور ہونا۔ (یہ لفظ عوام الناس شاذ و نادر ہی بولتے ہیں)۔

شیشے میں اُتارنا (۱) فعل متعدّی :- (۱) معنی ظاہر ہیں + (۲) (سیانوں کا دستور ہے کہ جب کسی آدمی کے اوپر سے بھوت پریت یا جن وغیرہ کو اُتارتے ہیں تو ایک شیشہ مُنہ کھول کر رکھ لیتے اور اُس میں کوئی عمل یا منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتے ہیں جس کے سبب سے اُن کے خیالات کے موافق وہ بھوت اُس آئینہ میں شکل و خال آجاتا ہے اور پھر اُس کا مُنہ بند کرکے دفن کر دیتے ہیں۔ چونکہ بوتل میں آجانے سے بھوت قابو میں ہو جاتا ہے اس سبب سے یہ لفظ [illegible] کرنا۔ قبضے میں کر لینا + تسخیر کرنا + یار بنانا + ملائم کرنا + [illegible] فریفتہ بنانا + موہنا۔ اپنی طرف رجوع کرنا۔ قید کرنا [illegible] کے معنی میں مستعمل ہو گیا ہے ؎

کون سی رات وہ آئی کہ تصور سے نہ میں
شیشۂ دل میں پری کو میں اُتارا نہ کیا۔ } (مصحفی)

باتیں اُس آئینہ رو کی بھی ہیں گویا کہ طلسم
آج تو خوب ہی شیشے میں اُتارا ہم کو } (داغ)

شیشے میں اُس پری کو اُتارا ہے پڑھ کے پاؤں
سر پر چڑھا رقیب کے شیطان لیجئے۔ } (امانت)

کشش کی یہ میرے دل نے اُتر آئے وہ کوٹھے سے
پری کی طرح شیشے میں اُتارا مہر گردوں کو } (اسیر)

ہوا ہے اُس پری کا جلوہ گر دل لاکھ افسوں سے
سلیماں کی قسم دیدے کے شیشے میں اُتارا ہے) } (وزیر)

شیشے میں اُترنا (۱) فعل لازم :- تسخیر ہونا۔ قابو میں آنا۔ یار بننا۔ ملائم پڑنا۔ دھیما ہونا + ؎

نہ لگا یا لبِ گلرنگ سے مینائے شراب
ہم سے شیشے میں نہ اُترا وہ پریزاد کبھی } (امانت)

شیشے میں اُتروانا (۱) فعل متعدّی :- جن پری بھوت وغیرہ کو منتر افسوں یا کسی عمل کے زور سے بوتل میں بند کروا کر قابو میں لانا۔ قید کرانا۔ تسخیر کرانا۔ بند کرانا + (حب دنیا و دولت کی مذمت میں) ؎

تو بھوت ہو چھاتی پہ اگر آن چڑھیگا
تو واں بھی ترے واسطے عامل کوئی بلوا

شیشے میں اُتروا کے تجھے دیوں گے گزوا
یا خوب سا شدگا کے کوئی ہار و فلیتا۔ (بیان)
دھونی بھی تری ناک میں دلوائینگے بابا

شیطان (ع) صفت۔ از شطن بمعنی مخالفت) (۱) مخالفت کرنے والا۔ نافرمان۔ سرکش۔ باغی۔ متمرد (۲) پلید۔ خبیث۔ بدخو۔ بدکار (۳) مرید۔ مردود۔ رجیم۔ راندۂ درگاہ۔ سنگسار کردہ شدہ۔ نکالا ہوا۔ (۴) گمراہ۔ سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا۔ بدراہ (۵-ا) شریر۔ بدذات۔ پاپی۔ نٹ کھٹ۔ کھوٹا۔ حرام زادہ۔ شوخ ؎

نشۂ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے اک اَور بھی شیطان چڑھا (ذوق)

(۶-ا) فتنہ انگیز۔ فتنہ پرداز۔ مفسد۔ فسادی۔ (۷-ا) گمراہ کرنے والا۔ بہکانے والا۔ مغوی۔ بدراہ کرنے والا۔ جیسے آدمی کا شیطان آدمی ہے ؎

کس گلی میں وہ رہے ہو رہے کہاں کا وہ خبیث
کوئی شیطان ہوئیگا جس نے کہ ذکر ایسا کیا (انشا)

(۸-ا) بدخواہ۔ دشمن۔ چغل خور۔ غماز۔ لڑائی کرا دینے والا۔ آگ لگانے والا جیسے "شیطان کے کان بہرے" (۹-ع) اسم مذکر۔ ابلیس۔ عزازیل۔ خناس۔ معلم الملکوت۔ جن۔ بھوت۔ پریت۔ دیو۔ دیت۔ اسُر۔ پشاچ ؎

ہونا عاشق سوچ کر اُس دشمن ایمان کا
دل نہ کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا (فدوی)

(ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا۔ اور آتشی پیدائش کے باوجود ملائک کا مرتبہ رکھتا تھا جن کی پیدائش نور سے ہے۔ چونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرکے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ اس وجہ سے راندہ گیا۔ اور مخلوق کو بہکانا شروع کیا)

(۱۰-ا) غصہ۔ خشم۔ غضب۔ ؎

تو خیالِ زلف کو اے دل نہ سر اتنا چڑھا
وہ بلا دیگی جو شیطان اُسکو آ چڑھا (ظفر)

(۱۱-ا) طوفان۔ بہتان۔ تہمت۔ جیسے "شیطان طوفان سے اللہ نگہبان"
(۱۲-ا) جھگڑا۔ فساد۔ فتنہ۔ "ارے میاں یہ کیا شیطان لیکر آئے؟"

شیطان اُٹھانا۔ (ا) فعل متعدی۔ (۱) طوفان اُٹھانا۔ بہتان لگانا۔ (۲) جھگڑا کھڑا کرنا۔ فساد اُٹھانا۔ (۳) غل و شور مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔

شیطان اُچھلنا (ا) فعل لازم۔ شرارت سوجھنا۔ فتنہ انگیزی یا جنگجوئی کو جی چاہنا۔ مستی چھوٹنا۔ اودھم مچانا۔

شیطان چڑھنا۔ (ا) فعل لازم۔ غصہ چڑھنا۔ بدی پر آنا۔ ضد چڑھنا جیسے "جس وقت اُسے شیطان چڑھا۔ ایک کی نہیں سنتے" (شعر دیکھو شیطان نمبر ۱۰)

شیطان چوکڑی (ا) اسم مؤنث۔ بھتنوں کی جماعت۔ شریر لڑکوں کا گروہ۔ بدذاتوں کا جتھا۔

شیطان سر پر چڑھنا (ا) فعل لازم۔ (۱) جن یا بھوت کا سر پر سوار ہونا (۲) غصہ یا ضد چڑھنا۔ دماغ میں شرارت بھرنا۔ بدی کا سر پر سوار ہونا۔

شیطان سے زیادہ مشہور (ا) محاورہ۔ نہایت بدنام۔ رسوائے خلق مراد نہایت مشہور۔ الم نشرح۔

شیطان کا کان میں پھونکدینا (ا) فعل متعدی۔ شیطان کا بہکا دینا۔ شیطان کا کسی شخص کو مغرور بنا دینا۔ شیطان کا کسی شخص کو تعریف سے آسمان پر چڑھا دینا۔ جیسے "شیطان نے ہر ایک کے کان میں پھونک دیا ہے کہ تیرے برابر کوئی نہیں"

شیطان کا دھکا (ا) اسم مذکر۔ شیطان کی مار۔ شیطان کی طرف کا صدمہ ؎

کوئی کچی ہے گنے ہر بات کا پکا تجھے
گر پڑے تو اوندھے منہ شیطان کا دھکا تجھے (انشا)

شیطان کا لشکر (ا) اسم مذکر۔ سپاہ شیطان۔ شیاطین کا مجمع۔ ہجوم اشرار لڑکے۔ لونڈے۔ بچے

شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی (ا) کہاوت۔ جھگڑا کھڑا ہوتے یا غصہ آتے عرصہ نہیں لگتا۔ شیطان سے ڈرتا رہے۔

شیطان کی آنت (ا) اسم مؤنث۔ وہ چیز جس کی درازی حد سے زیادہ ہو۔ نہایت طویل۔ طومار۔ نہایت دراز۔ جی کو اکتا دینے والا قصہ یا کہانی ؎

ہر چند ہوں پیر اجل سر پہ ہے اجل
تس پر نہیں پیٹ کے سوا اُنکو عمل
ہے رشتۂ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہے پیر طول عمل ([illegible])

شیطان کی چھڑی (ا) اسم مؤنث۔ شیطان کا جھنڈا۔ باعث رسوائی۔ رسوائی کا نشان۔ "بڑی تند شیطان کی چھڑی جب دیکھو جب تیری کھڑی"

شیطان کی خالہ (ا) اسم مؤنث:۔ اوّل معلوم دوم لڑائی جھگڑا کروا دینے والی عورت۔ تنگ چیری ×

شیطان کی ڈور (ا) اسم مؤنث:۔ مکڑی کے جالے کا تار جو آخر برسات میں دور تک تنا ہوا دکھائی دیتا ہے ×

شیطان کے کان بہرے (ا) محاورہ عو:۔ جب ہم کسی کی تعریف کرتے یا خبر بد یعنی خبر مرگ سنتے ہیں تو اس نیت سے یہ فقرہ کہتے ہیں کہ شیطان جو مفسد ہے وہ نہ سُنے اور نہ اسکے کان تک یہ خبر پہنچکر موجب تشہیر ہو۔ خبر مرگ کے موقع پر کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو مگر اصل مدعا یہ ہے کہ خدا غماز کے کان تک یہ بات نہ پہنچائے۔ جیسے ہے نے شیطان کے کان بہرے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے لیکن اُسنے سا تو نہیں ''(راز حجاب النسا) خردا فروز نے کہا ٹھنگنی کا پیغام ڈالنے سے تمیں ٹھاس ہیں کمتا۔ نہ ہو جائے دادا نے کہا ''دادا ہی دو بار شیطان کے کان بہرے۔ خدا نکرے کہیں آپس میں ایسا ہو سکتا ہے'' ×

شیطان کے کان کاٹنا (ا) فعل متعدی:۔ شیطان سے بڑھ کر کام کرنا۔ شیطان سے زیادہ شریر فتنہ انگیز اور فسادی ہونا۔ شیطان کو مات کرنا۔ بہت بڑا شریر اور حرام زادہ ہونا۔ جیسے ''اُس نے تو شیطان کے بھی کان کاٹے ہیں''۔ یعنی اُسے بھی گوشمالی دی ہے ×

شیطان لگنا یا چھوٹنا (ا) فعل لازم:۔ اُوماد لگنا۔ مستی چھوٹنا۔ شرارت پر آنا۔ دیکھو (شیطان اُچھلنا)

(ہم نہیں جانتے ہمارے معصر دلی اترانا اینٹھنا اس محاورے کے معنی کس دلیل سے دیئے)

شیطان مجسم (ع) اسم مذکر:۔ سراپا شر۔ نہایت دنگئی اور فتنہ پرداز آدمی بد آدمی ×

شیطان نے لڑکوں سے پناہ مانگی ہے (ا) کہاوت:۔ لڑکوں سے شیطان نے بھی توبہ کی ہے ×

(اس کا ایک فحش قصہ مشہور ہے جسکے کہنے کی یہاں ضرورت نہیں)۔

شیطان ہر جگہ موجود ہے (ا) کہاوت:۔ سامان گناہ ہر جگہ تیار ہے۔ بدخواہ دین و ایمان سے کوئی جگہ خالی نہیں ×

شیطان ہو جانا (ا) فعل لازم:۔ شریر یا دنگئی ہو جانا × (لڑکوں کی نسبت بولتے ہیں)۔

شیطان ہونا (ا) فعل لازم:۔ دنگئی یا فسادی ہونا۔ گمراہی کا اُستاد ہونا۔ ہمارے نوجوان نئے محاورہ دان نے اس جگہ محاورہ دانی کو کھونٹیا لگایا کہ اس لفظ کے معنی عورتوں کو بدخوابی ہونے کے دیئے۔ بن جانے کہنے سے ایسی ہی قباحتیں ہوا کرتی ہیں)۔

شیطانی (ا) صفت:۔ (۱) منسوب بہ شیطان۔ شیطان کا (۲۔ عو) احتلام جو عورتوں کو ہو جائے۔ بدخوابی ×

(ان معنی کے علاوہ جس نے زیادہ گھڑ کے معنی لکھے وہ نہایت حماقت کی ہے کیونکہ محض غلط ہے) ×

شیطانی لشکر (ا) اسم مذکر:۔ دیکھو (شیطان کا لشکر) ×

شیطانی حرکت (ا) اسم مؤنث:۔ حرکت ناشائستہ۔ شرارت۔ خباثت۔ شیطنت ×

شیطانی وسوسہ (ا) اسم مذکر:۔ توہمات باطلہ۔ باطل خیالات۔ ملحدانہ خیال ×

شیطنت (ع) اسم مؤنث:۔ خباثت۔ بدکاری۔ شرارت۔ خبث۔ مخالفت۔ سرکشی۔ فتنہ۔ فساد ×

شیعہ (ع) اسم مذکر:۔ معاون۔ مددگار۔ کمکی۔ متبع۔ پیرو۔ مقلد۔ وہ گروہ یا اُنمیں کا کوئی شخص جو حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور اُنکی اولاد کا دوستدار۔ متبع اور باقی صحابہ کے خلاف ہے۔ ایرانی امامیہ مذہب کے لوگ اثنا عشریہ ''سُنی شیعہ بھی ہیں آیا سو گیا'' ×

شیفتہ (ف) اسم مذکر:۔ عاشق۔ مدہوش۔ فریفتہ۔ دیوانہ مزاج۔ شیدا۔ متحیر۔ پریشان۔ دل دادہ۔ مفتون ؎

کس لعل آتشیں کا ہے دل اپنا شیفتہ × جسپر ہمارا نام کھدا وہ نگیں جلا × (آتش)

دیکھ کر چاند کو حیران سا رہجاتا ہے × شیفتہ ہے یہ ترے چاند سے رخسار کا دل (طوفان)

شیفتگی (ف) اسم مؤنث:۔ برہم زدگی۔ مدہوشی۔ حیرانی ×

شین (ع) اسم مذکر:۔ حرف تہجی کا بہ لحاظ عربی تیرھواں۔ بلحاظ فارسی سولھواں حرف ×

شین قاف درست نہ ہونا (ا) فعل لازم:۔ زبان کا تلفظ صحیح اور درست نہ ہونا۔ سکر سُر دا بولنا ×

شین کے سٹرپے لگانا (ا) فعل متعدی:۔ کثرت سے لفظ شین محل بے محل استعمال میں لانا بجائے سین مہملہ شین معجمہ بولنا ×

شیون (ف) اسم مذکر:۔ (۱) نوحہ۔ نالہ۔ آہ۔ آواز ماتم۔ فریاد۔ واویلا ؎

کلیجہ تھام لوگے جب سنوگے × نہ سنوائے خدا شیون کسی کا (داغ)

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے × نہ بے شیون نکلتا ہے نہ بے ماتم نکلتا ہے (داغ)

(۲) رنج۔ دکھ۔ صدمہ ×

شیوہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ناز۔ کرشمہ (۲) طرز۔ روش۔ طور۔ طریقہ۔ وتیرہ۔ دستور العمل۔ ڈھنگ۔ طرق ×

پردہ تیرے حیا کا رسوائے عام نکلا × یہ شیوہ کیا بھلا ہے جس سے کہ نام نکلا (قلق)

ص

ص - (ع) اسم مذکر: - (۱) عربی کا چودھواں - فارسی کا [illegible] حروف جسے صاد مہملہ یا صاد غیر منقوط کہتے ہیں - (۲) حساب جمل [illegible] نوے عدد فرض کئے گئے ہیں - (۳) یہ حرف اپنے اپنے موقع پر عربی [illegible] بدلتا ہے - ش - ج - چ - ز - س - ش - ع - (۴) قرآن شریف کی [illegible] حروف عربی ہے سوا اپنے خاص لفظ کے ساتھ بستے صوا [illegible] کسی زبان [illegible] عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے جن زبانوں میں عربی الفاظ [illegible] گئے ہیں ان کے [illegible] [illegible] ہے چنانچہ اسی لحاظ سے ہم نے اس کو [illegible] کی گنتی میں داخل کیا ہے [illegible] سے پہلے سین سے [illegible] بدل لیا ہے جیسے [illegible] شصت [illegible] معنی [illegible] اور ص [illegible] ساٹھ [illegible] اس وجہ سے اس معنی میں صاد معہ [illegible] شروع کر دیا [illegible] بطور دائرہ لکھتے ہیں - تو وہ علامت صحیح یا منظوری خیال کی جاتی ہے [illegible] تشبیہ دیتے ہیں) +

صابر - (ع) صفت: - (۱) صبر کرنے والا - شکیبا - سنتوشی - سنتوکھی + متحمل - [illegible] مصیبت یا صدمہ پر خاموش رہنے والا - جیسے "صابر و شاکر وہ نوجوان ہیں" - (۲) اسم مذکر - لقب حضرت ایوب علیہ السلام - جن کا صبر ضرب المثل ہے +

صابن - (ف) اسم مذکر: - (صابون سے بگڑا ہوا لفظ ہے) ٥

صابن دئے میل کٹے اور گنگا نہائے پاپ جھٹ بڑا بار بار بیر او رسانچ بڑا تاپ (ہندو)

صابن سا منہ میں گھلنا - (ف) فعل لازم: - سیٹھا اور بے مزہ منہ ہونا - منہ کا ذائقہ خراب ہونا +

صابن سا منہ ہونا - (ف) فعل لازم: - سیٹھا سیٹھا منہ ہونا - پھیکا پھیکا اور بدذائقہ منہ ہونا +

صابن میں کا تار - (ف) صفت: - شامل اور پھر آلودگی سے پاک - تعلقات دنیا میں شامل اور پھر علیحدہ - جل کوئے یا بگلے کی مانند کہ پانی میں غوطہ لگایا اور اڑتے وقت چھینٹ تک نہیں اڑی - سچے موحدوں کا قول ہے کہ دنیا میں ایسے رہئے جیسے صابن تار بے لوث - بے تعلق - آزاد +

صابون - (ع) اسم مذکر: - ایک کپڑا یا منہ وغیرہ دھونے کی چیز جو تیل - سجی - چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے - فارسی میں [illegible] - ترکی میں [illegible] کہتے ہیں +

(یہ لفظ کئی زبانوں میں پایا جاتا ہے یعنی عرب - خراسان - ہند - فارس میں - بلکہ انگریزی سوپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یونانی [illegible] [illegible] اصحاب بولی کہتے تھے [illegible] +

صاحب - (ع) [illegible]: - (۱) یار - دوست - ساتھی (۲) مالک - خداوند + پتی - آقا - حاکم - سرکار (۳) والا - جیسے صاحب علم یعنی علم والا - (۴) خدا تعالیٰ - پرمیشر - ایشور - سائیں +

(۵) [illegible] اپنے سپاہیوں کی بیویوں کی نسبت ان کے [illegible] کے جواب میں کہا تھا ٥

[illegible] [illegible] [illegible] ہو کر چھپیں ما لگیر
[illegible] [illegible] گھر میں یاد کرتے صاحب سب سچے ہیں (مجہول)

(۶) [illegible] حضرت - جناب - حضور - قبلہ جی - وغیرہ (۷ - ف) خاوند - خصم - شوہر - بھرتار - پیا - [illegible] آپ - جیسے "صاحب کو کس نے بلایا ہے میں تو صاحب کو نہیں پہچانتا" +

(جب کسی دوست [illegible] یا ہمراہی [illegible] بوقت ملاقات ظاہر کرنا ہوتا ہے یہ فقرہ بولتے ہیں) +

(۸ - ف) یورپین لوگوں کا عام لقب - جنٹلمین - شریف (۹ - ف) اشارہ بطرف معشوق - دلبر - دلربا - من موہن - پریتم ٥

بند بند الگ جدا دیکھیں انہی میں بھی میرے صاحب کو جو بند ہی سے جدا کرتے ہیں (میر تقی)

ظاہر ہوئے صاحب میں قیامت کے نشاں سب
سینے پہ ابھرنے لگے دو دشمن جاں اور (ترجمان ناتھ نار)

صاحب اختیار - (ع) صفت: - با اختیار - مختار - خود مختار - حاکم - صاحب حکومت - مطلق العنان - آزاد +

صاحب اخلاق - (ع) صفت: - خلیق - خوش اخلاق - میٹھ بولا - اچھے سبھاؤ والا +

صاحب الزمان - (ع) اسم مذکر: - حضرت امام مہدی علیہ السلام کا لقب ہے +

صاحب اقبال - (ع) صفت: - خوش نصیب - بختاور - بھاگوان - نیک اختر - طالع ور +

صاحب بہادر - (ع - ف) اسم مذکر: - یورپین حکام کا لقب - انگریز - یورپین - اہل فرنگ +

صاحب تخت - (ع - ف) اسم مذکر: - بادشاہ - گدی نشین - تاجدار - تاجور

صاحبِ تدبیر۔ (ع) اسم مذکر:۔ ذی شعور۔ زیرک۔ مدبر۔ ہوشیار۔ تجربہ کار +

صاحب تمیز۔ (ف) صفت (بلک اضافت) (۱) تمیزدار۔ ذی شعور۔ شائستہ۔ مہذب (۲) دانا۔ فہیم۔ باعقل وہوش۔ دانشمند۔ خردمند۔ چتر۔ گیانی۔ زیرک۔ بدھوان۔ سُجان (۳) واقف۔ ماہر (۴) باسلیقہ۔ سگھڑ۔ ہنرمند +

صاحبِ جاگیر۔ (ع + ف) اسم مذکر:۔ جاگیردار۔ ٹلکی۔ وہ شخص جس کو گورنمنٹ سے کسی صلہ میں یا بطور پنشن کچھ زمین یا گاؤں ملا ہو +
(جلال الدین اکبر بادشاہ کے زمانہ میں جاگیردار سے وہ قابض اراضی مراد تھی کہ اُسے کسی بڑی خدمت کے عوض اس شرط پر سرکار سے زمین عطا ہوئی ہو کہ وہ بادشاہ کی خاص خاص خدمتیں انجام دے۔ یہ خدمات عموماً جنگی ہوا کرتی تھیں مثلاً جاگیردار پر فرض ہوتا تھا کہ ضرورت کے وقت سپاہی کی ایک خاص تعداد سے بادشاہ کی مدد کرے۔ اور جب تک عہدوں کی پوری پوری تعمیل کی جاتی تھی تو یہ بھی ضرور رہتا تھا کہ جاگیر کی آمدنی میں سے جاگیردار اپنا وظیفہ اور فوج کی تنخواہ دے کر جو کچھ باقی بچے وہ خزانۂ سرکار میں داخل کرے)

صاحبِ جائداد۔ (ع + ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کے پاس زمین املاک باغات وغیرہ ہوں۔ جاگیردار۔ زمیندار۔ ٹھاکر۔ بھومیا۔ مالک اراضی۔ دھرتی پت + مالک مکان۔ مالک املاک +

صاحب جمال۔ (ع) صفت:۔ (بلک اضافت) حسین۔ خوبصورت۔ گورا۔ چٹا۔ جمیل۔ خوبرو۔ سندر۔ ملوک +

صاحب حیثیت۔ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) صاحب جائداد۔ صاحب املاک۔ ٹلکی۔ (۲) دولتمند۔ صاحب عزت +

صاحبِ خانہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ (۱) مکین۔ گھر والا۔ گھر کا مالک (۲) میزبان۔ مہماندار۔ ؎

مدرسہ یا دیر تھا کعبہ یا بت خانہ تھا — ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحب خانہ تھا (درد)

صاحب دل۔ (ع + ف) صفت و اسم مذکر:۔ (بلک اضافت) عارف۔ خداشناس۔ پارسا۔ صالح۔ متقی۔ پرہیزگار۔ دیندار +

صاحب دماغ (ع) اسم مذکر:۔ دماغ دار۔ متکبر۔ مغرور۔ ناک چڑھا۔ مزاجدار۔ ؎

نوچ عشاق دیکھ ہر جانب — نازنیں صاحب دماغ ہوا (ولی)

(بلک اضافت اور با اضافت ہر دو طرح جائز) +

صاحبِ ذوق (ع) صفت:۔ اہل مذاق۔ وہ شخص جسے کسی امر کا چسکا پڑ گیا ہو + عارفِ کامل۔ صاحب حال۔ صاحب وقت (۲) شوقین۔ رسیا۔ رنگین مزاج۔ عاشق مزاج۔ ؎

صاحبِ ذوق بھلا رہتے ہیں پابند کہیں — جی اگر ہے تو جہاں ہے یہ مثل جھوٹی نہیں (صفدر)

صاحبِ راز۔ (ع + ف) اسم مذکر:۔ رازدار۔ ہمراز۔ بھیدی۔ محرم۔ محرمِ کار۔ رازدان + دمساز۔ ہمدم + صاحب اسرار۔ واقف الحقائق +

صاحب رائے (ع) اسم مذکر:۔ (۱) وزیر۔ مشیر۔ مدار المہام۔ دیوانِ اعلیٰ۔ دستور۔ کیونکہ رائے اصطلاح میں وزیر کو کہتے ہیں۔ (۲) مدبر۔ صاحب تدبیر۔ عقیل۔ فہیم۔ (۳) شیخ بوعلی سینا سے بھی مراد ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ فخر الدولہ بادشاہ رے کا وزیر تھا۔

صاحب زادہ۔ (ع + ف) اسم مذکر:۔ (۱) امیرزادہ۔ شریف زادہ۔ رئیس زادہ۔ میاں + اشراف کا بچہ۔ عزت دار کا بیٹا (۲) لڑکا۔ بیٹا۔ فرزند (۳) کسی بزرگ دین کی اولاد۔ بزرگ زادہ۔ پیرزادہ۔ (۴) ناتجربہ کار نوجوان۔ وہ نوعمر جس نے زمانہ کے نشیب و فراز کا سبق نہ لیا ہو +

صاحب زادہ پن (۱) اسم مذکر:۔ نادانی۔ احمق پن۔ بھولپن +

صاحب سلامت (۱) اسم مؤنث:۔ علیک سلیک۔ سلام علیک۔ سلام وبندگی + رسمی ملاقات۔ ملاقات۔ روشناسی۔ جان پہچان + ربط ضبط ؎

تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے — کہ تھی صاحب سلامت پاسباں سے (داغ)

مجھے جب دیکھنا تب تھے سے مکھڑا چھپا لینا — نکالا طور اُس نے روز یہ صاحب سلامت کا (گریاں)

اے دلِ مشتاق کافی ہے سہارا اس قدر — کیا نہ ہوگا وصل جب صاحب سلامت ہو چکی (داغ)

جو پوچھا اس سے لوگوں نے کہ نشی کون ہے بولے — مجھے کچھ یوں ہی اس شوخ کی صاحب سلامت ہے (نشی)

اور کچھ مطلب نہیں ہاں رہ گئی ہے اتنی بات — راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی (مصحفی)

کر چکا ہوں صاحب اپنی زندگی کو میں سلام — جان لے چھوڑے گی صاحب سلامت آپ کی (اسید)

اے جنوں صاحب سلامت کو تو ہاتھ اٹھتا نہیں — دیکھ کر مجھ کو اٹھا لیتا ہے پتھر ہاتھ میں (ناسخ)

تیری ناآشنائی کے ہیں بندے — نہ وہ اب ربط نے صاحب سلامت (میر)

کھڑا ہوتا نہیں رہزنِ دل پاس عاشق کے — موافق رسم کے اک دور کی صاحب سلامت ہے „

رہا رابطہ غارت دل تلک بس — نہیں اب تو بندے سے صاحب سلامت „

پاس گر آئے کسی کا پاسداری کیجئے — ورنہ رہنے دیجئے صاحب سلامت دور کی (ظفر)

میری اور اس شوخ کی صاحب سلامت جب ہوئی — صبر طاقت نے کہا لو ہم نے یہ مجرا کیا (جرأت)

صاحب سلامت ہونا۔ (و) فعل لازم:۔ علیک سلیک ہونا۔ سلام علیک ہونا۔ ؎

مجھے دیکھتے ہی دور سے منہ پھیر لیتے ہیں — جو ہوتی ہے تو اب صاحب سلامت ایسی ہوتی ہے (لالہ علم)

اُس نے اٹھائیں کنکھیاں ہم نے کیا جھک کر سلام
کل ہماری اُس کی یوں صاحب سلامت ہو گئی

صاحب سلیقہ - (ع) اسم مذکر :- سگھڑ۔ صاحب تمیز۔ ذی شعور۔ ہنرمند۔ ذی تدبیر ٭

صاحب شوق - (ا) اسم مذکر :- (کلمۂ طنز) جب کوئی شخص کوئی بات کہتا اور دوسرا پسند نہیں کرتا تو اظہار اکراہ میں یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے کہ تم تو صاحب شوق ہو ٭ شوقین ٭

صاحب ضلع (ع) اسم مذکر :- بڑا صاحب ضلع کا حاکم۔ ڈپٹی کمشنر ٭ کلکٹر۔ مجسٹریٹ ٭

صاحب عالم - (ا) اسم مذکر :- شہزادگان دہلی کا لقب ٭

صاحب فراش - (ع + ف) اسم مذکر :- وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے۔ وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو ٭ کھٹیا سینے یا چارپائی پر پڑا رہنے والا بیمار آدمی ؎

اٹھے جہاں ہی سے جو بستر سے وہ اٹھے بیمار مریض عشق جو صاحب فراش ہے (ذوق)

صاحب قدرت - قادر مطلق۔ سارتھی شکتی مان۔ جیسے جل تو جلال تو صاحب کمال تو آئی بلا ٹال تو ٭

صاحب قران (ع) اسم مذکر :- (۱) وہ شخص جس کے نطفہ ٹھیرنے یا پیدا ہونے کے وقت زہرہ و مشتری ایک گھر میں ہوں۔ قران السعدین جس طرح یہ قران بہت مدت میں واقع ہوتا ہے اسی طرح قران کی پیدائش والے کی حکومت سلطنت بھی مدت تک رہتی ہے۔ چونکہ امیر تیمور کی پیدائش کے وقت یہ قران ہوا تھا اس سبب سے اس کا لقب یہی پڑگیا۔ (۲) بہت بڑا بادشاہ۔ بادشاہ ہفت اقلیم (۳) بعض لوگوں نے سرور کائنات ؐ کی نسبت بھی صاحب قران لکھا ہے ٭

صاحب قران ثانی (ع) اسم مذکر :- وہ بادشاہ جو امیر تیمور کے رتبہ کے قریب پہنچا ہو۔ شاہجہاں بادشاہ دہلی کا لقب ٭

صاحب کمال (ع) صفت :- (۱) کامل۔ ماہر۔ استاد۔ گنی (۲) صاحب کرامت۔ عارف کامل۔ سدھ۔ ولی۔ درویش کامل۔ پیر روشن ضمیر۔ رکھی منی۔ سادھو سنت ٭

صاحب لوگ - (ا) اسم مذکر :- یوروپین لوگ۔ اہل فرنگ کا خطاب لقب فرنگی۔ انگریز ٭

صاحب مقدور - (ع) اسم مذکر :- ذی مقدور۔ مال دار۔ دولتمند ٭

صاحب من - (ع + ف) میرے صاحب ٭ (لفظ خطاب و القاب و تکیہ کلام) جناب من۔ مہربان من ٭

صاحب نسبت - (ع) اسم مذکر :- خدا رسیدہ۔ خدا سے لگاؤ رکھنے والا پہنچا ہوا۔ صاحب کرامت۔ صاحب کشف۔ ولی کامل ٭

صاحب نصیب - (ع) اسم مذکر (۱) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ صاحب اقبال۔ طالع ور۔ (۲-عو) بدنصیب۔ شوم طالع۔ کم بخت۔ بدبخت۔ جیسے کیسی صاحب نصیب بچی ہے۔ ذرہ بڑھنے پر دال نہیں لگاتی ٭

(چونکہ عورتیں برے کلمے کا زبان پر لانا بھی برا سمجھتی ہیں۔ اس وجہ سے اکثر موقعوں پر ایسے لفظ جن کے معنی مدہ ہوں زبان پر لاتی ہیں۔ جیسے برکت ہے۔ یعنی نہیں ہے۔ نسبت ہی بہت ہے۔ علی ہذا) ٭

صاحبان - (ف) اسم مذکر :- (صاحب کی جمع) شرفاء ٭ خداوندان۔ جیسے صاحبان انگریز۔ صاحبان نعمت ٭

صاحبانہ - (ف) صفت :- منسوب بہ صاحبان انگریز۔ انگریزی ٭

صاحبو - (ا) کلمۂ خطاب۔ اے حضرات۔ اے حاضرین جلسہ ؎

خدا کے واسطے اے صاحبو کہو تو سہی کہ رسم مہر و وفا بھی کچھ اس دیار میں ہے (انشا)

صاحبوں - (ا) اسم مذکر :- صاحب کی جمع ٭

صاحبہ - (ع) اسم مؤنث :- جنابہ۔ صاحب کی تانیث ٭

صاحبی - (ا) اسم مؤنث :- (متروک) (۱) حکومت سلطنت ٭ عہد۔ دور دورہ۔ (۲) پیری۔ امرائی۔ (۳) عالی دماغی۔ نازک دماغی۔ دماغ۔ دماغداری کم توجہی۔ کم التفاتی۔ بے پروائی ؎

صاحبی کیسی جو تم کو بھی کوئی تم سا ملا پھر تو خواری ہی بیزاری بندہ پرور ہو شتو (میر)

صاحبی کرنا - (ا) فعل متعدی :- دماغ کرنا۔ نازک دماغی سے پیش آنا۔ کم توجہی کرنا۔ عدم التفات کرنا۔ خاطر میں نہ لانا ؎

آنے لگے ہو دیر دیکھئے کیا ہے کیا نہیں تم تو کرو ہو صاحبی بندے میں کچھ رہا نہیں (میر)

صاد - (ع) اسم مذکر و مؤنث :- (۱) عربی کا چودھواں حرف ؎

رشک ہے ہجر میں ہمیں اتنا ٭ وصل کا صاد ہا وصال رہا (اختر)

(۲) صحیح ہونے یا منظور کرنے کی علامت۔ علامت تصدیق و اقرار۔ صہ منتخب و برگزیدہ چیز کی علامت۔ (۳) قرآن شریف کی اڑتیسویں سورہ کا نام (۴-ا) تشبیہاً چشم یکسر ؎

صاد آنکھوں کی دیکھ کر پیر کی پیتائی کے چہرے پر نظر کی (نسیم لکھنوی)

(تانیث کی مثال بھی اس شعر سے ثابت ہے)

صاد کرنا - (ا) فعل متعدی :- کسی چیز کی خوبی اور عمدگی تسلیم کرنا۔ تصدیق کرنا۔ ماننا۔ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ صحیح و درست ہونے کو تسلیم کرنا۔ تسلیم کرنا۔ سراہنا۔ آفرین کرنا۔ قبول کرنا۔

صاد

صفتِ چشم وہ کیوں کر سبھی صاد کریں — شعر کو آنکھ پہ رکھ رکھ کے مجھے یاد کریں (فیاض)

ہے یقیں ہم کو اگر وہ دیکھتا مجرا تیرا — صاد کرتا چوم کر دل گیر اپنے ہاتھ سے (جعفر)

رات دن تذکرۂ شعر و سخن رہتا تھا — صدفِ گوہرِ خوش آب دہن بنتا تھا
ہم زباں اپنا ہر ایک کا اہلِ فن بنتا تھا — جبہ گھسائے مضامیں سے چمن بنتا تھا
طرح تو جب کوئی ایجاد کیا کرتے تھے — آنکھوں سے اہلِ نظر صاد کیا کرتے تھے ([illegible])

(۲) دستخط کرنا۔ سائن کرنا۔ منشیانِ دفتر کی اصطلاح میں اربابِ دولت کی نظر سے جو کاغذات مطالب گذرتے تھے اور اُن پر جو منظوری کی علامت میں صرف حرف صاد بنا دیا جاتا تھا اُسے صاد کرنا کہتے تھے ۔

صاد لکھنا۔ (۱) فعل متعدی: ۔ دیکھو (صاد کرنا) ؎

صاد چہرے پہ تیرے خامۂ قدرت نے لکھا — باعثِ چشم حسینوں میں تو ممتاز رہا (وحشت)

صاد ہونا۔ (۱) فعل لازم: ۔ (۱) منظور ہونا۔ تسلیم ہونا۔ مقبول و پسندیدہ ہونا۔

ع۔ کلکِ ازل سے چہرۂ تیرا صاد ہو گیا (ناسخ)

(۲) تصدیق ہونا۔ دستخط ہونا۔ صحیح ہونا ۔

صادر۔ (ع) صفت: ۔ نکلنے والا۔ خروج کرنے والا۔ کسی جگہ سے باہر آنے والا۔ واپس پھرنے والا۔ صدور پانے والا۔ جاری ہونے والا۔ نافذ ہونے والا ۔

صادر کرنا۔ (۱) فعل متعدی: ۔ نافذ کرنا۔ جاری کرنا۔ کوئی حکم یا ایکٹ پاس کرنا ۔

صادر وارد یا وارد و صادر۔ (ع) اسم مذکر: ۔ آیندہ و روندہ۔ مسافر۔ آنا جانا۔ آیا گیا۔ مہمان ۔

صادر ہونا۔ (۱) فعل لازم: ۔ (۱) نافذ ہونا۔ جاری ہونا۔ نکلنا۔ پاس ہونا۔ جیسے حکم صادر ہونا۔ ایکٹ صادر ہونا۔ (۲) واقع ہونا۔ حادث ہونا۔ پیش آنا ۔ (۳۔ ۱) پہنچنا۔ صدور پانا۔ نازل ہونا جیسے نامۂ والا صادر ہوا ۔

صادق۔ (ع) صفت: ۔ (۱) سچا۔ راست گو۔ ست بادی ؎

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ — کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے (غالب)

(۲) منصف۔ انصاف کی کہنے والا۔ خدا لگتی کہنے والا۔ (۳) وفادار۔ بامروت۔ وعدہ وفا۔ بچن پال (۴۔ ۱) ٹھیک۔ درست۔ چسپاں۔ مطابق۔ موزون۔ جیسے تم پر بھی یہی مثل صادق ہے کہ گنوار ہیلی پرے گنا نہ دے ۔

صادق الاعتقاد۔ (ع) صفت: ۔ سچے اعتقاد والا۔ راست عقیدت ۔

صادق القول۔ (ع) صفت: ۔ بات کا پورا۔ باوفا۔ وفادار۔ راست بادی ۔

صادق آنا۔ (۱) فعل لازم: ۔ ٹھیک ہونا۔ درست ہونا۔ موزون ہونا ۔

صادق دوست۔ (ع + ف) اسم مذکر: ۔ سچا دوست۔ بے ریا دوست۔ دوست باوفا۔ پورا دوست۔ دلی دوست ۔

صاف

صاعقہ۔ (ع) اسم مؤنث: ۔ برق۔ بجلی۔ داہنی ؎

گفتگو سے مری جلے اغیار — صاعقہ بن گئی مگر آواز (تجمل)

صاف۔ (ع) صفت: ۔ (۱) بےغش۔ بے ملاوٹ۔ کھرا۔ نرمل۔ خالص۔ صفا۔ (۲) کورا۔ بےداغ۔ بےعیب۔ غیر مستعمل۔ اچھوتا۔ (۳) نردوش۔ بےگناہ۔ معصوم۔ پاک۔ پوتر۔ (۴) بےلاگ۔ آلودگی سے بچا ہوا صفاغال ؎

صاف ہے سینہ ہمارا کہ نہ دل ہے نہ جگر — کیا صفائی تجھے اے آئینہ رو آتی ہے (داغ)

(۵۔ ۱) سہل۔ آسان۔ جیسے یہ عبارت صاف ہے۔ (۶۔ ۱) اخراج مواد یا مادہ کشف جیسے پیٹ صاف ہونا۔ (۷۔ ۱) کوڑا کرکٹ۔ میل کچیل۔ خواہ مبد۔ وغیرہ سے صفائی۔ جیسے موری صاف ہونا۔ کنواں صاف ہونا۔ سر صاف ہونا۔ میدان صاف ہونا وغیرہ (۸۔ ۱) اُجلا۔ مصفا۔ اُجل۔ شفاف۔ براق۔ (۹۔ ۱) سپاٹ۔ برابر۔ ہموار جیسے چھاتیاں صاف ہونا (۱۰۔ ۱) کھردرا کا نقیض۔ رندہ کیا ہوا۔ ریشم یا کاغذ کی مانند۔ چکنا۔ ہاتھ پھسلنے کے قابل ؎

گو تری ہیں چھاتیاں بہت صاف — تو میری بھی ہیں غضب ہی شفاف (رنگین)

(۱۱۔ ۱۔ عو) بعینہٖ۔ ہو بہو۔ عین بعین۔ من عن۔ جیسے یہ تو کوئی صاف مرد وا کھڑا ہے ؎

سُنو جو حضرتِ زاہد سے صفتِ جنت کے — تو صاف پھر گئی آنکھوں میں اُس مکاں کی طرح (داغ)

(۱۲۔ ۱) بےکپٹ۔ بےکینہ۔ جیسے وہ اپنے دلوں سے صاف ہے (۱۳۔ ۱) بالکل۔ قطعی ؎

چین سے صاف ہاتھ اُٹھا بیٹھا — جیسے اس دل کا ہمنشیں ہوں میں (جرأت)

جیسے صاف انکار کرنا (۱۴۔ ۱) ظاہر۔ پرگٹ۔ آشکار۔ صریح۔ جیسے اس کا مطلب تو صاف ہے (۱۵۔ ۱) مستعین۔ بایقرا۔ پڑھا جانے کے قابل جیسے تیج صاف لکھا ہوا ہے (۱۶۔ ۱) نکھرا ہوا۔ چھنا ہوا۔ جیسے دوا یا پانی صاف (۱۷۔ ۱) بادیانت۔ بےلوث (۱۸۔ ۱) منجھا ہوا۔ مانجھا ہوا۔ (۱۹۔ ۱) صیقل کیا ہوا۔ (۲۰۔ ۱) چنا ہوا۔ پھٹکا ہوا۔ (۲۱۔ ۱) ہموار سطح۔ چورس۔ جیسے صاف میدان (۲۲۔ ۱) سچا۔ سیدھا۔ صادق۔ (۲۳۔ ۱) مفصل۔ واضح۔ (۲۴۔ ۱) ٹھیک۔ درست۔ صحیح جیسے صاف خبر ملنا ؎

اے راجہ عجب بےخبری کا سا ہے عالم — کچھ ملک عدم کی نہیں ملتی ہے خبر صاف (راجہ)

(۲۵۔ ۱) سادہ رو۔ جیسے بال ؎

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جواب صاف تھا
اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا ([illegible])

[illegible] بے رکاوٹ۔ جیسے صاف زبان چلنا ۔

[illegible] صاف جو ہوگئی سینہ کے سب پار نظر (عاشق)

[illegible]

[illegible] مانند آئینہ کے ہے سب آسمان صاف (میر سوز)

[illegible] ہے۔ پارا پار ۔

[illegible] صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں (داغ)

صاف اُڑا لانا۔ (ہ) فعل لازم: اس طرح بھگا لانا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ الگ اُبھار لانا ۔

اس پری کو وہ محافہ میں بٹھا کر لائی   نکہتِ گل کی طرح صاف اُڑا کر لائی (صفدر)

صاف انکار کرنا۔ (ہ) فعل متعدی: بالکل جواب دینا ۔ مکر جانا۔ کانوں پر ہاتھ رکھ جانا ۔

صاف بات۔ (ہ) اسم مؤنث: کھری بات۔ آزادانہ رائے۔ بے لاگ بات ۔

اگر وہ پاک باطن ہیں اگر وہ دل کے اچھے ہیں ۔
برا ہرگز ہماری صاف باتوں کا نہ مانیں گے } (رام چرن لال شیدا)

صاف باطن۔ (ع) بترکیب اردو صفت: صاف دل۔ بے کپٹ۔ بے کینہ ۔

کینہ جو اک صاف باطن تو نہیں   ہیں تری محفل میں سب سامان صاف (داغ)

صاف بچنا۔ (ہ) فعل لازم: بالکل بری اور بے جرم ثابت ہونا۔ بال بال بچنا۔ کچھ ضرر یا صدمہ نہ پہنچنا ۔

صاف بولنا۔ (ہ) فعل لازم: ٹھیک تلفظ ادا کرنا۔ کسی پرند کا انسان کی طرح بات چیت کرنا ۔

صاف بیان کرنا۔ (ہ) فعل متعدی: (۱) کھری کہنا۔ مفصل کہنا۔ (۲) کھلم کھلا اور علانیہ بیان کرنا ۔

صاف پانی۔ (ہ) اسم مذکر: نرمل یا نتھرا ہوا پانی۔ آبِ زلال ۔

صاف جواب دینا۔ (ہ) فعل متعدی: بالکل انکار کرنا۔ سراسر انکار کرنا۔ قطعی انکار کرنا۔ دو ٹوک جواب دینا ۔

شرف دیا دل کو مسیحا نے دیا صاف جواب   اب کوئی دم میں لبوں پر یہ دم آتا ہے (تسلیم)

پہلے ہی بوسے پہ چپکا ہوں میں اگر جواب صاف   سمجھا نہیں اب جو یار نے بے شعور ہیں (آتش)

صاف چھوٹنا۔ (ہ) فعل لازم: بے لاگ چھوٹنا۔ بری ہونا۔ بے قصور بن کر رہائی پانا ۔

صاف دل۔ (ہ) صفت: سینہ صاف۔ بے ریا۔ بے کپٹ۔ بے کینہ ۔

صاف دیدہ۔ (ہ) صفت۔ عوام: صوا دیدہ۔ بے شرم۔ بے حیا۔ بے غیرت۔ ڈھیٹ ۔

صاف دیدہ ہونا۔ (ہ) فعل لازم۔ عوام: بے غیرت ہونا۔ بے شرم بننا۔ ڈھیٹ بننا۔ بیٹے لوگ کی تیزی بھی کیا صاف دیدہ ہے۔ کہے اور کر جائے ۔

صاف دیوانہ بنانا۔ (ہ) فعل متعدی: بالکل دیوانہ اور پاگل بنانا ۔

یا ہمارے عقل کے قائل تھے سب شاہ پری   یا مگر کر صاف دیوانہ بنایا آپ نے (جرأت)

صاف رہنا۔ (ہ) فعل لازم: (۱) اُجلا رہنا۔ پاک رہنا (۲) دیانت داری اور ایمان داری سے رہنا۔ بے لاگ رہنا۔ جیسے صاف رہو بے باک رہو۔ (۳) بھوکا رہنا۔ فاقہ سے رہنا۔ فاقہ کرنا۔ نہ کھانا۔ جیسے وہ کل دن بھر صاف رہا ۔

صاف زبان چلنا۔ (ہ) فعل لازم: بے روک زبان چلنا۔ جلدی جلدی بات چیت [illegible] جلد جلد بولنا ۔

قطعِ سخن وہ کیوں نہ کرے بد گماں صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف } (معروف)

صاف شفاف۔ (ع) صفت: مثل آئینہ صاف۔ ایسا صاف جس کے آر پار نظر نکل جائے۔ بالکل صاف ۔

صاف صاف۔ (ہ) صفت: واشگاف۔ بے لاگ۔ بے لگاؤ۔ کھری کھری۔ کھرا۔ کھلم کھلا۔ علانیہ ۔

صاف صاف سُنانا۔ (ہ) فعل متعدی: بے نقط سنانا۔ بے رو و رعایت گالیاں دینا۔ بے لاگ سنانا۔ کھری کھری کہنا ۔

صاف صاف کہنا۔ (ہ) فعل متعدی: کھری کھری کہنا۔ بے لاگ بیان کرنا۔ کھول کھول کر کہنا ۔

لو اور سنئے شکوۂ وصلِ رقیب پر   وہ صاف صاف کہتے ہیں مسکرا کے آپ (داغ)

پھرتے ہیں تجرد بت تیری راہ میں   کرتا ہے صاف صاف یہی جوش نقش پا (ایضاً)

صاف کان کھول دینا۔ (ہ) فعل متعدی: بخوبی متنبہ کر دینا۔ اچھی طرح سے جتلا دینا۔ عبرت دلانا۔

ست نرگس گیر گلشن ہستی در دروزہ ہے   باد نسیم کھول دے ہاں گل کے کان صاف (معروف)

صاف کرنا یا کر دینا۔ (ہ) فعل متعدی: (۱) دھونا۔ چھاننا۔ میل نکالنا (۲) گرد یا میل سے دور کرنا۔ چھاننا (۳) پھٹکنا۔ چننا۔ کوڑا کرکٹ نکالنا (۴) مانجھنا۔ صیقل کرنا۔ اُجالنا۔ جلا کرنا (۵) نقل کرنا۔ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا (۶) جنگل کاٹ کر میدان بنانا۔ (۷) جھاڑ دینا۔ بُہارنا (۸) بلذاری: چٹ کرنا۔ اڑا دینا۔ جیسے سارا طباق صاف کر دیا (۹) لوٹ گھسوٹ کر کچھ باقی نہ رکھنا۔ بالکل غارت کرنا۔ تاخت تاراج کرنا ۔

صاف

بے چراغ کرنا۔ مُوسنا۔ جھاڑو پھیرنا۔ صفا کرنا۔ جیسے چور گھر کو صاف کر گیا۔ (۱۰) اُجاڑنا۔ مارنا۔ قتل کرنا۔ جیسے گھر کے گھر صاف کر دیئے ؎

چھٹ گئی سب جیبِ نشتاقوں کی آج کر دیا سفاک نے میدان صاف (داغ)

(۱۱) مشق کرنا۔ درستی یا صلاحیت بہم پہنچانا۔ جیسے خط صاف کرنا۔ (۱۲) روانی بہم پہنچانا۔ جیسے ہاتھ صاف کرنا (۱۳) تبدیل ذائقہ کرنا۔ مُنہ کا مزہ ٹھیک کرنا جیسے پان سے مُنہ صاف کرنا وغیرہ (۱۴) آلائش نکالنا۔ مذبوحہ جانور کو بنانا ✦

صاف کہنا۔ (ہ) فعل متعدی:۔ کھری کہنا۔ بے لاگ سچ کہنا سُنانا۔ بے رو رعایت کہنا۔ ؎

قربان میں اے یار تیری اُلٹی سمجھ کے ہوتا ہے تکدر تجھے کچھ کہئے اگر صاف (راجہ)

صاف گالیاں دینا یا سُنانا۔ (ہ) فعل لازم:۔ بے لاگ گالیاں سُنانا۔ کھُلی کھُلی گالیاں دینا ؎

ہوتا نہیں ہے مجھ سے تو اے بدگمان صاف دیتا ہے گالیاں تو مجھے آن آن صاف (میرسوز)

صاف گزرنا یا بِیتنا۔ (ہ) فعل لازم:۔ کڑا کا گذرنا۔ فاقہ گذرنا۔ بالکل کھانے کو نہ ملنا ؎

مرغانِ قفس کو تو نہ دانہ ہے نہ پانی صیاد گذرتے ہیں نہیں آٹھ پہر صاف (راجہ)

صاف لُوٹنا۔ (ہ) فعل متعدی:۔ بالکل لوٹ لینا۔ کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ جھاڑو پھیرنا۔ صفایا کرنا ؎

کیا کہوں کچھ بھی اس سے چھوٹا ہے ملکِ دل اُن نے صاف لُوٹا ہے (میر)

صاف معاملگی۔ (ہ) اسم مؤنث:۔ لین دین کی صفائی۔ کھرا برتاؤ ✦

صاف نکل جانا۔ (ہ) فعل لازم:۔ بے لاگ نکل جانا۔ کسی صدمہ یا آزار یا ضرر کے بغیر بچکر چلا جانا۔ بہت سے آدمیوں یا خطرناک جگہ سے صاف نکل جانا ✦

صاف نہ کہنا۔ (ہ) فعل متعدی:۔ کسی بات کو صحیح بیان نہ کرنا۔ توضیح کے ساتھ بیان نہ کرنا۔ سچ نہ کہنا۔ ابہام سے بیان کرنا ✦

صاف ہونا۔ (ہ) فعل لازم:۔ (۱) جھڑنا۔ جھاڑا جانا۔ بُہارا جانا (۲) کینہ یا بغض یا عداوت سے باز رہنا۔ کپٹ دور کرنا۔ خلوص اور اخلاص ہونا ؎

خانۂ دل کی صفائی ہو گئی پھر نہیں مجھ سے مرا مہمان صاف (داغ)

(۳) کھُلنا۔ جاری ہونا جیسے رستہ یا موری صاف ہونا۔ (۴) منہدم ہونا۔ ڈھینا۔ گر پڑنا۔ مسمار ہونا ؎

روتا ہوں غم میں میر کسی آئینہ رو کے اب ہوں کیوں نہ سیلِ اشک سے میرے مکان صاف (معروف)

(۵) زوال ہونا ؎

صاء

کہتا ہوں میں کہ کیا مری تقصیر کچھ بتا کہتا ہے ہوتی ہے مری تجھ پر زبان صاف (میرسوز)

(۶) قتلِ عام ہونا۔ بہت سے آدمیوں کا مارا جانا۔ صفا صفا ہونا ؎

کہیں بالا کسی بلبلے نے بتا یا دل کو بن کے بجلی کہیں بجلی نے جلایا دل کو
پیچ چوٹی کا کہیں پیچ میں لایا دل کو کہیں دزدیدہ نگاہوں نے چُرایا دل کو
خامشی چھا گئی اندازِ تکلم سے کہیں صاف میدان ہوا تیغِ تبسم سے کہیں (ہجر)

(۷) جنگل کا کٹ جانا۔ (۸) بال مونڈے جانا۔ جیسے سر صاف ہونا (۹) بیباق ہونا۔ چکنا۔ نبٹنا۔ نمٹنا۔ پاک ہونا۔ جیسے حساب صاف ہونا۔ (۱۰) کھُلنا۔ بادلوں کا دُور ہونا جیسے آسمان صاف ہونا۔ (۱۱) مسودہ کی نقل ہونا۔ درست کرکے لکھا جانا ؎

شغل ہے یہ جنابِ داغ کا ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف (داغ)

(جب خط صاف ہونا کہینگے تو وہاں تحریر کی خوش اسلوبی اور صفائی مراد ہو گی)

صافہ۔ (ف) اسم مذکر۔ از صاف (۱) فاقہ دینا۔ شکاری جانور کو شکار کرنے کے واسطے بھوکا رکھنا۔ یا کبوتروں کو بلند پروازی اور ہلکا ہونے کے واسطے بھوکا رکھنا ؎

اپنے شیداؤں کی بازپرس جو خبر لیتے ہو ملک الموت کو صافہ یہ مگر دیتے ہو (مؤلف)

(۲) سر سے باندھنے کا دوپٹہ۔ جیسے کانسٹبل وغیرہ باندھتے ہیں۔ منڈاسا ✦

صافہ دینا۔ (ف) فعل متعدی:۔ بھوکا رکھنا۔ فاقہ دینا ✦

صافی۔ (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) دستمال۔ وہ رومال یا کپڑا جس سے باورچی لوگ چولھے کے اوپر سے دیگ پکڑ کر اُتارتے ہیں۔ (۲) چھاننے کا کپڑا۔ (۳) صفت:۔ صاف۔ کھرا۔ بےغش۔ بے ریا جیسے صوفی صافی ✦

صالح (ع) صفت:۔ (۱) نیک۔ اچھا۔ نکوکار۔ پاکدامن۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ نیک بخت (۲) ایک پیغمبر کا نام جن کی دعا سے اونٹ پہاڑ سے پیدا ہُوا تھا ✦

صالحہ (ع) اسم مؤنث:۔ نیک بخت عورت۔ پاکدامن بی بی۔ عفیفہ۔ باعصمت۔ عصمت والی۔ سیتا ستی۔ پتی برتا ✦

صانع (ع) اسم مذکر:۔ کاریگر۔ بنانے والا۔ پیشہ ور۔ صنعت کرنے یا دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔ سنسار رچنے والا۔ خالق ✦

صانعِ حقیقی (ع) اسم مذکر:۔ صانعِ قدرت۔ خدا تعالےٰ ✦

صانعِ قدرت (ع) اسم مذکر:۔ صانعِ فطرت۔ خدائی کا پیدا کرنے والا۔ دنیا بنانے والا۔ خدا تعالیٰ ؎

نقشے تو بہت صانعِ قدرت نے بنائے پر بن نہ سکا پھر دہن ایسا کمر ایسی (آزردہ)

صانعِ مُطلق (ع) اسم مذکر:۔ وہ کاریگر جو صنعت میں کسی کا محتاج ہو۔ خدا تعالےٰ

صائب (ع) صفت:۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ بالغ۔ درست۔ ٹھیک۔ سیدھا۔

صاء

جیسے فکرِ صائب ◆

صائم (ع) اسم مذکر :۔ روزہ دار۔ برتی ◆

صائم الدّہر (ع) صفت :۔ ہمیشہ روزہ رکھنے والا۔ نت برتی ◆

صبا (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ ہوا جو مشرق سے چلے۔ وہ پُروا ہوا جو پچھلی رات کو چلتی ہے۔ دبور کا نقیض۔ بعض لوگوں کے نزدیک وہ پُروا ہوا جو موسم بہار میں چلتی ہے۔ فیلن صاحب نے پچھوا ہوا۔ خدا جانے کیونکر اور کہاں سے لکھ دیا ہے

نثار تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم　　صبا جو غنچے کے پردے میں جا نکلتی ہے (غالب)

(۲) میر وزیر علی لکھنوی شاگرد آتش کا تخلص جو فصاحت اور بلاغت میں اچھے تھے ◆

صباح (ع) اسم مؤنث :۔ صبح۔ تڑکا۔ بھور۔ فجر۔ بہان۔ سحر۔ بگاہ ◆

صباحت (ع) اسم مؤنث :۔ ملاحت کا نقیض۔ گوراپن۔ خوبروئی۔ جمال۔ سفیدیٔ رنگِ انسان ◆

صبّاغ (ع) اسم مذکر :۔ رنگریز۔ رنگنے والا ◆

صُبح (ع) اسم مؤنث :۔ دیکھو۔ (صباح) ہے

شبِ برات جو زلفِ سیاہ یار ہوئی　　جبین سے صبح مئے عید آشکار ہوئی (آتش)

صبح خیز یا **صبح خیز یا** (ا) اسم مذکر :۔ (۱) علے الصبح اٹھنے والا۔ بہت سویرے جاگنے والا۔ نور کے تڑکے اُٹھ کھڑا ہونے والا (۲) وہ چور جو جنگل میں مسافروں سے پیشتر اٹھ کر اُن کا مال اسباب لے جاتا ہے ہے

بچ سکے کیونکر اب کسی کی سُتھنے　　ملا مسجد کا صبح خیز یا ہے (سودا)

شیخ حرم مؤذن دونو چلن کے بد ہیں　　یہ صبح خیز یا ہے تو وہ اُٹھائی گیرا (مصحفی)

صبح دم (ع + ف) اسم مذکر :۔ گجردم۔ علے الصباح۔ بڑی فجر۔ منہ اندھیرے۔ پچھلے پہرے۔ نور کے تڑکے۔ راجہ کرن کے پہرے ◆

صبح سے شام تک (و) تابع فعل :۔ تمام دن۔ تڑکے سے سانج تک ◆

صبح شام بتانا یا کرنا (ا) فعل متعدی :۔ آج کل کرنا۔ ٹالنا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ بہانہ کرنا ہے

جب ملنے کا سوال کروں ہوں زلف و رخ دکھلاتے ہو
برسوں مجھ کو یوں ہی گذرے صبح و شام بتلاتے ہو　　} (میر تقی)

صبح صادق (ع) اسم مؤنث :۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح جس کے ساتھ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت ◆ پو پھٹنا۔ علے الصباح۔ گجردم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد آسمان کے گرد و نواح میں پھیل جاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت پہلے مشرق کی طرف اُفق کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے ہے

صبح صادق جس کو کہتے ہیں وہ ہے موئے سفید
رات اک رنگ خضابی ہے سپہر پیر کا　　} (نسیم دہلوی)

صبح

صُبح صُبح (ا) تابع فعل :۔ تڑکے تڑکے۔ سویرے سویرے۔ جیسے صبح صبح چلے جاؤ۔ صبح صبح تکرار نہ کرو ◆

صبح کاذِب (ع) اسم مؤنث :۔ صبح صادق کا نقیض۔ وہ صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ مستطیل اونچی اُٹھی ہوئی سفیدی جو صبح صادق سے پہلے کچھ نمودار ہوتی ہے ہے

مقدم صدق پر ہے کذب گرچہ صدق فائق ہے
کہ پہلے صبح کاذب یاں ہے پیچھے صبح صادق ہے　　} (ذوق)

اے زاہد دو رنگ نہ پیرآپ کو بنا　　مانند صبح کاذب ابھی ہے ادھیڑ تو (مد)

صبح کا بھولا شام کو آئے تو اُسے بھول نہیں کہتے (ا) کہاوت :۔ اگر آدمی خرابی اُٹھا کر سنور جائے یا جوانی کے افعال سے متنبہ ہو کر بڑھاپے میں توبہ کرلے یا ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت میں کرلے تو وہ قابلِ مواخذہ نہیں ہے

ہوں میں باشندہ عدم مجھے بھولا نہ کہو　　صبح بھولا تو گھر اپنے سرِ شام آیا (میرا)

اب نہ سُن گھر میں کروں تیرے تغافل کا گلہ　　بات کیا صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو آیا (رشید)

صبح کا تارا (و) اسم مذکر :۔ وہ نہایت روشن ستارہ جو اکثر صبح کے وقت اور کبھی شام کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ زہرہ تارا جو تیسرے آسمان پر ہونے کے سبب بڑا اور قریب نظر آتا ہے ہے

رات آخر ہوئی اور صبح کا تارا نکلا　　مدعا دل کا نہ صد حیف ہمارا نکلا (نواب)

صبح کرنا (و) فعل متعدی :۔ رات کاٹنا۔ شب گذارنا۔ تڑکا کر دینا۔ دن نکال دینا ہے

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ　　صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا (غالب)

صبح کس کا مُنہ دیکھا تھا (و) کہاوت :۔ علے الصباح کس منحوس پر نظر پڑی تھی کہ روٹی نصیب نہیں ہوئی۔ یا فلاں کام نہیں بنا یا رنج رہا۔ لڑائی دنگا ہوا۔ وغیرہ وغیرہ اکثر جب کوئی کام بگڑ جاتا یا خلافِ مرضی ہوتا ہے تو اُس وقت یہ فقرہ کہتے ہیں کیونکہ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اگر صبح کو نیک بخت یا خوش نصیب کا مُنہ دیکھے تو تمام کام سنوریں اور بخیل یا بدبخت کا مُنہ دیکھے تو سارے کام بگڑیں۔ چنانچہ ذوق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے ہے

جس جگہ بیٹھے ہیں با دیدۂ نم اُٹھے ہیں　　آج کس شخص کا مُنہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہیں (ذوق)

صبح کی پو پھٹنی اللہ میاں کی آس (ا) کہاوت :۔ علے الصباح کی

صبح

پہلی بکری ہو جائے۔ تو پھر خدا تعالےٰ سے بکری ہی بکری کی اُمید ہے۔ جب دُکاندار اپنی چیز کو اول مرتبہ بیچتا ہے۔ تو یہ فقرہ زبان پر لاکر ترازو کی ڈنڈی سے قیمت کو کھٹکھٹاتا ہے۔ تاکہ تمام دن اسی طرح روپے پر روپیہ پڑتا۔ اور میں خوب کھنتا رہوں +

صبح کی پوچھنا تو شام کی کہنا (و) فعل لازم:۔ نہایت بے اوسان اور حواس باختہ ہونا۔ گھبرا جانا ؎

کیا جانے خط میں کیا ہے قاصد کا ہے یہ حال　　پوچھی جو صبح کی تو کہی اُس نے شام کی (داغ)

صبح وشام کرنا یا بتانا (و) فعل متعدی:۔ دیکھو صبح وشام بتانا یا کرنا۔

صبح وشام ہونا۔ (و) فعل لازم:۔ ٹال ٹول ہونا۔ لیت و لعل ہونا۔ آجکل ہونا۔ ٹالا ٹولنا ؎

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا　　رات دن صبح و شام ہوتی ہے (داغ)

صبح ہو جانا (و) فعل لازم:۔ (۱) دن نکل آنا۔ پو پھٹنا۔ صبح کی سفیدی کا نمودار ہو جانا۔ (۲) تڑکا ہو جانا۔ صدمہ دماغی سے آنکھوں کے آگے چاندنا ہو جانا۔ نہایت پٹنا۔ خوب گت بننا + بیہوشی وغفلت سے چونک جانا۔ ساری حرزدگی یا شیطنت نکل جانا ؎

دل نہ جا شب گرد زلف یار کے　　صبح ہو جائیگی مارے مار کے (نذر علی بیگ گلشن)

صبح ہونا (و) فعل لازم:۔ پو پھٹنا۔ دن نکل آنا۔ آفتاب طلوع ہونا +

صَبْر۔ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) شکیبائی۔ شکیب۔ سنتوکھ۔ کسی صدمہ یا حادثہ پر خاموشی اختیار کرنا۔ صبر کی داد خدا کے ہاتھ۔ (۲) حلم۔ بردباری۔ برداشت۔ سمائی۔ تحمل جیسے "صبر کر من میں تا سکھ رہے تن میں" (۳۔ و) توقف۔ تامل۔ کھما۔ دھیرج۔ ذرا صبر کر لے لینا۔ (۴۔ و۔ عو) تسلی۔ اطمینان۔ تسکین جیسے "اس پر بھی ایسی ہی مصیبت پڑے تو مجھے صبر آئے"۔ (۵۔ و۔ عو) کسی کا دل دکھانے کی آفت۔ وہ مصیبت جو کسی کو صدمہ پہنچانے کی پاداش میں خدا کی طرف سے پہنچے۔ خدا کی مار۔ جیسے "تجھ پر اُس بڑھیا کے ستانے کا صبر پڑے گا" (۶۔ و۔ عو۔ تابع فعل) وبال جان۔ آفت پڑے۔ صبر پڑے۔ بلا نازل ہو ؎

صبر اُس پر اُس ہماری حسرت دیدار کا　　بند جس نے کر دیا روزن تری دیوار کا (تصویر)

اے دل بیتاب اتنا اضطراب　　صبر تجھ پر اور تو میں کیا کہوں (رمز)

کیا اُس گھر میں پھر جا جس نے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اُس کی جان پر اس بیقراری کا　　(جرأت)

صبر آنا (و) فعل لازم۔ عو: تسلی ہونا۔ ٹھنڈک پڑنا۔ اطمینان ہونا۔ کل پڑنا۔ قرار ہونا۔ چین آنا۔ جیسے "اس بچے کے بھی اتنا ہی خون نکلے تو صبر آئے"۔ "اُس بن صبر نہیں آتا" ؎

ملا زمیں میں گو اُڑا تب اس کو صبر آیا　　اس دل نے ہم کو آخر یوں خاک میں ملایا (میر)

صبر

کس طرح صبر کروں صبر نہیں آتا ہے　　دل مرا قابو سے بے قابو ہوا جاتا ہے (مظہر حکیم)

صبر پڑنا۔ (و) فعل لازم:۔ عو۔ آہ پڑنا۔ ستانے کی مصیبت یا وبال میں گرفتار ہونا۔ خدا کی مار پڑنا۔ غیب سے آفت آنا۔ تاثیر صبر اور چُپ کا خدا کی طرف سے صلہ ملنا + (دعائے بد کے موقع پر مستعمل ہے) ؎

وہ یہ کہتے ہیں مرا صبر پڑیگا تجھ پر　　اب مجھے رنج نہیں اپنی شکیبائی کا (داغ)

پڑے صبر آرام کی جان پر　　مری جان بے صبر و بے تاب کا (شیفتہ)

کافر پڑیگا سر پہ ترے صبر عندلیب　　گلچین اگر چمن میں گل تر اُٹھائیگا (تجمل)

صبر سمیٹنا (و) فعل متعدی۔ عو: (۱) ناحق تہمت لگانا۔ بہتان کا گناہ اپنے ذمہ لینا۔ طوفان لینا۔ جھوٹ بولنا ؎

صبر میرا سمیٹتی ہے دوا　　شب کو بولی تھی چارپائی کب (رنگین)

(۲) دعائے بد لینا۔ کوسنا سننا۔ جیسے "آج زبان تر ہے کل خشک۔ کیوں کسی کا صبر سمیٹوں" +

صبر کرنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) نا امید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔ (۲) برداشت کرنا۔ سہارنا۔ سہنا۔ بردباری کرنا۔ تحمل کرنا + خاموش رہنا۔ چُپ رہنا۔ جور وستم یا کسی صدمہ کو سہارنا۔ سنتوکھ کرنا ؎

رو چکے اب عدد کو صبر کرو　　بس کرو درد سر نہ ہو جائے (نسیم بھرتپوری)

کرتا ہوں صبر اُن کے جفا پر تو کہتے ہیں　　یہ دل ہی اَور ہے یہ کلیجہ ہی اَور ہے (داغ)

ایک دن ہو تو کوئی صبر کرے　　روز کے انتظار نے مارا (بیباک)

(۳) تامل کرنا۔ توقف کرنا۔ ٹھیرنا۔ دم لینا (۴) توکل کرنا۔ قناعت کرنا۔ اکتفا کرنا۔ توکل پر رہنا۔ جیسے خدا پر صبر کئے بیٹھے ہیں ؎

نہیں آتے نہ آئیں وہ گئے تاب و تواں جائیں
تجھی پر آج ہم اے بیقراری صبر کرتے ہیں　　(داغ)

صبر لینا (و) فعل متعدی:۔ کسی کے عذاب صبر میں گرفتار ہونا۔ کوسنا سننا۔ دعائے بد لینا + بہتان دھرنا۔ تہمت لینا۔ الزام لگانا۔ طوفان دھرنا ؎

صبر لے زاہد نافہم نہ مے خواروں کا　　بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہگاروں کا (داغ)

صبر وشکر کرنا (و) فعل متعدی۔ عو: کسی مصیبت یا بلائے ناگہانی پر چپ رہنا۔ حالت تکلیف میں خدا کا شکر بجا لانا +

صبر ہونا۔ (و) فعل لازم:۔ (۱) سنتوکھ ہونا۔ برداشت ہونا۔ سہار ہونا۔ قناعت ہونا۔ (۲) اطمینان ہونا۔ ٹھنڈک پڑنا۔ تسلی ہونا۔ چین پڑنا (۳) تامل ہونا۔ توقف ہونا +

صَبُوح۔ (ع) اسم مؤنث:۔ غبوق کا نقیض۔ شراب صبح۔ شراب بامداد +

یا ہمدوسرے میں مخلوط ہونا۔ جیسے گرم تاثیر صحبت کا اثر +

صحبت کرنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (صحبت داری کرنا) +

صحبت گرم ہونا (ہ) فعل لازم: مگروہ جلسہ طی ہونا۔ جلسے ہونا۔ فرصت ملنا۔ پاس بیٹھ کر دل خوش کرنا۔ پاس رہنا +

صحبت نہ رہنا (ہ) فعل لازم: پاس اٹھنے بیٹھنے کا موقع نہ ملنا۔ شریک جلسہ نہ ہونا۔ جلیس انیس نہ رہنا ؎

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ ۔۔۔ افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی (امیر)

صحبت یافتہ (ع + ف) صفت: تعلیم یافتہ۔ تہذیب یافتہ۔ شائستہ۔ علم مجلس سے واقف۔ کسی لائق، یا فاضل یا عالم خواہ امیر خواہ درویش، دپیر کی صحبت سے فیض اٹھائے ہوئے +

صحبتی ۔ (ا) صفت۔ عوام: جلیس۔ انیس۔ ہمنشین۔ ساتھی۔ رفیق۔ ہم صحبت یار +

صحبتیں ۔ (ا) اسم مؤنث: صحبت کی جمع +

صحبتیں اٹھانا برتنا دیکھنا (ہ) فعل متعدی: اچھے لوگوں کی صحبتوں سے فیض اٹھانا +

صِحّت (ع) اسم مؤنث: (۱) آرام۔ تندرستی + شفا (۲) درستی۔ تصحیح۔ شدہ۔ صحیح کرنا + ؎

بے نشتے ہیں تیرے بیمار کے صحت کیا ۔۔۔ جسکے نسخہ میں دوا کے نقطہ کو صحت نہیں (ذوق)

(۳) درستیٔ املا +

صحت بخش (ع + ف) صفت: فائدہ بخشنے والا۔ شفا دینے والا۔ مفید +

صحت پانا یا ہونا (ہ) فعل لازم: شفا پانا۔ تندرست ہونا۔ چنگا ہونا۔ اچھا ہونا +

صحتِ جان (ہ) دعا جب امیر لوگوں کی بائی سرتی ہے۔ تو اس کی نسبت یہ لفظ کہتے ہیں۔ جیسے "امیر نے پادا صحت جان غریب نے پادا بے ایمان" +

صحت خانہ (ع + ف) اسم مذکر: بیت الخلا۔ جائے ضرور۔ پیخانہ۔ ٹٹی + (یہ لفظ بیت الخلا جہانگیر بادشاہ کا ایجاد ہے) +

صحت نامہ (ع + ف) اسم مذکر: (۱) فہرست اغلاط مع صحت۔ شدھ پتر۔ غلط نامہ (۲) شفا پانے کا سرٹیفکیٹ + تندرستی کا سرٹیفکیٹ جس سے ملازمت کے قابل تصور کیا جائے +

صحت ہونا (ہ) فعل لازم: شفا پانا۔ آرام ہونا۔ تندرست ہونا +

صحرا (ع) اسم مذکر: زمین ہموار جو نہ تو بہت نرم ہو اور نہ سخت + میدان۔ چٹیل میدان جس میں درخت بالکل نہ غیرہ نہ ہو۔ جنگل۔ بیابان۔ بنجر۔ ویرانہ۔ دشت۔ بادیہ +

ریگستان۔ بھوڑ ؎

وہی جنت ہے جو وحشت میں کہیں دل بہلے ۔۔۔ لوگ صحرا کو لئے پھرتے ہیں صحرا کیسا (داغ)

مجنوں کو کہاں حوصلہ تھا ضبط جنوں کا ۔۔۔ دل گھر میں ہوا تنگ تو صحرا نظر آیا (ناظم)

ہوگیا لبریز صحرا گر گئے لاکھوں کے گھر ۔۔۔ زور اب کے تو نہایت بڑھ گیا برسات کا (نسیم دہلوی)

ہے واں کی زمیں رتبہ میں افلاک سے بالا ۔۔۔ آنکھوں میں مری پھرتا ہے صحرائے نجف (صابر)

صحرا لق و دق (ع) اسم مؤنث: سنسان اور ویران جنگل +

(لق و دق زبان ترکی میں لغ ودغ تھا۔ لفظ اول بفتح اول اور لفظ دوم جو لفظ اول کا تابع ہے۔ بفتح دال مہملہ بمعنی ہموار دشت جس میں درخت اور گھاس نام کو نہ ہو)

صحرائی ۔ (ع) صفت: جنگلی۔ وحشی۔ بیابانی +

صَحن ۔ (ع) اسم مذکر: (۱) آنگن۔ انگنائی۔ پیشگاہ خانہ۔ رقبہ۔ چوک ؎

بیٹھنے دیگی نہ کونے میں بھی جنت مجھ کو ۔۔۔ صبح کو زیر قدم صحن بیاباں ہوگا + (نسیم)

(۲۔ لکھنؤ) ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا +

صحن چمن (ع + ف) اسم مذکر: باغ کا تختہ۔ تختۂ گلشن +

صحن دار (ع + ف) اسم مذکر: وہ مکان جسکے آگے انگنائی یا چوڑا سیدان چھوٹا سا ہوا ہو +

صحنچی ۔ (ف) اسم مؤنث: کوٹھڑی + وہ چھوٹے چھوٹے مکان جو گھیا والان وغیرہ کے اطراف میں بنا دیتے ہیں

صَحنک ۔ (ع) اسم مؤنث: صحن کا مصغر (۱) چھوٹا طباق۔ طباقچہ۔ رکابی۔ طبق طعام۔ گنوار اکثر مٹی کی رکابی کو کہتے ہیں۔ کونڈا۔ جیسے "شیخ بڑھا میں نہ صحنک میں" (کہاوت)

(۲۔ ا۔ عو) حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی نیاز کا کھانا۔ یا فاتحہ ؎

ہوں میلے سر سے نہ مجھے حوصلہ ضد رہے ۔۔۔ صحنک میں شامل اے بوا ہو ناضد رہے (راحت)

صحنک سے اٹھ جانا (ہ) فعل لازم: حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مجلس نیاز۔ یا طعام فاتحہ میں بے عصمتی کے باعث شریک ہونے کے قابل نہ رہنا۔ کیونکہ جن جن باتوں کا ذکر آگیا ہے اور وہ "**بی بی کا دانہ**" میں ہم لکھ چکے ہیں۔ جہاں ان میں فرق آیا عورتیں نہ تو خود ہی اپنے کو اس نیاز میں شریک ہونے کے قابل سمجھتی ہیں اور نہ صاحب نیاز ہی جب خبر ہو جائے تو اسے شریک ہونے دیتی ہے ؎

ڈر ہے ہم صورتوں کی چشمک سے ۔۔۔ اے اٹھ جاؤں گی میں صحنک سے (شوق)

(ہم حیران ہیں کہ ہندوستانی مخزن المحاورات کے جدید محقق نے بی بی عائشہ کی نیاز کہاں سے لکھ دیا جب ایک قوم کی رسمیں معلوم نہیں تو اس میں ہاتھ ڈال کر اوروں کو گمراہ کرنے اور غلطی میں ڈالنے سے کیا فائدہ اس سے تو نہ لکھنا ہی بہتر تھا) +

صحیح ۔ (ع) صفت: (۱) عیب سے پاک۔ مبرا (۲) ٹھیک۔ درست۔ بجا۔ راست۔ شدھ۔ جیسے خبر صحیح (۳) تندرست۔ چنگا۔ نروگی۔ (۴) پورا۔ کامل۔ سالم کا مترادف

صحی

سوچا۔ سالا (۵)۔ (۶)۔ اسم مؤنث) تصدیق۔ دستخط۔ سائن (۶)۔ اسم مذکر) حروف علت کے سوائے باقی حروف صحیح مانے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ متغیر نہیں ہوتے +

صحیح العقل (ع) صفت: عقل کا پورا۔ وہ شخص جس کی عقل سالم ہو +

صحیح المزاج (ع) صفت: تندرست۔ بھلا چنگا۔ راست طبع +

صحیح النسب (ع) صفت: نسل سے ٹھیک۔ اصیل۔ باپ دادا کی طرف سے بے عیب۔ خاندانی۔ شریف + ولد الحلال +

صحیح سالم (ع) صفت: جوں کا توں۔ محفوظ۔ مامون۔ پورا اور کامل + صحیح و سلامت + جیتا جاگتا۔ زندہ و سلامت + بھلا چنگا۔ تندرست +

صحیح سالم یا صحیح سلامت رہنا (ا) فعل لازم: بھلا چنگا اور زندہ و سلامت رہنا۔ پورا اور جوں کا توں رہنا +

صحیح سلامت (ع) تابع فعل: جیتا جاگتا۔ بخیر و عافیت۔ تندرستی اور زندہ رہنے کے ساتھ +

صحیح کرنا (ا) فعل متعدی: (۱) اصلاح دینا۔ غلطی نکالنا + درست کرنا۔ (۲) جمانا۔ بٹھانا۔ جڑنا۔ جیسے نگینہ صحیح کرنا۔
(اس معنی میں اس کا املا سہی کرنا اس طرح پر جائز ہو گیا ہے)
(۳) تصدیق کرنا + دستخط کرنا۔ سائن کرنا (۴) بہی میں لکھنا۔ کھتے پر چڑھانا۔ درج حساب کرنا۔ سیاہے پر چڑھانا۔ ٹیپنا۔ لکھ لینا۔ (۵) مارنا۔ لگانا۔ دینا۔ جیسے "چانٹا یا دھپ بالات صحیح (سہی) کرنا" (۶) آگے کرنا۔ کھرے کرنا۔ (۷) گواہی شاہدی سے پکا کرنا + تحقیق کرنا۔ ثبوت پہنچانا +

صحیح گئے سلامت آئے (ا) کہاوت: جیسے گئے تھے ویسے ہی چلے آئے۔ نہ کچھ کمایا نہ کھویا۔ جیسے یہاں نکمے تھے ایسے ہی باہر رہے +

صحیح ہونا (ا) فعل لازم: (۱) غلطی نکلنا۔ درست ہونا۔ شدھ ہونا۔ (۲) تحقیق کو پہنچنا۔ درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ جیسے یہ بات ابھی صحیح نہیں ہوئی (۳) تصدیق ہونا + گواہی ہونا + دستخط ہونا + ثبوت ہونا۔ (۴) پکا ہونا۔ (۵) بہی میں لکھا جانا۔ سیاہے پر چڑھنا +

صحیح ہے یا سہی ہے (ا) محاورہ: بجا ہے۔ درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ حق ہے +

صحیفہ (ع) اسم مذکر: کتاب۔ رسالہ۔ پترا + ورق لکھا ہوا صفحہ + نامہ۔ مصحف +

صخرہ (ع) اسم مذکر: ایک جن اور اس نہایت بدصورت دیو کا نام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری لے گیا تھا +

صد

صد (ف) صفت: سو۔ سیکڑا۔ مائت +
(یہ لفظ اصل میں سد ہے مگر سد بمعنی سو تھا۔ قدما نے رفع اشتباہ کی غرض سے سد بمعنی دیوار و حائل سے جدا ہونے کے لئے صاد سے لکھنا شروع کر دیا۔ اسی طرح شصت کی نسبت خیال کرنا چاہئے) +

صد آفرین (ف) کلمۂ تحسین۔ ہزار آفرین۔ شاباش۔ مرحبا۔ کیا کہنا ہے۔ بارک اللہ۔ اگرچہ یہ کلمۂ تحسین ہے مگر مذمت پر دلالت کرتا ہے یعنی خلاف طبع امر ہو جانے کے موقع پر طنزاً بولتے ہیں +

صد رحمت (ع) کلمۂ تحسین۔ دیکھو (صد آفرین) +

صد برگ (ف) اسم مذکر: وہ پھول جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوں۔ جیسے ہزارہ گیندا +

صدا (ع) اسم مؤنث: (۱) گونج۔ گنبد کی آواز۔ وہ آواز جو کوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کر نکلے (۲) آواز۔ بول۔ ندا۔ آہٹ ؎

ذاد کے مرقد سے یہ آتی ہیں صدائیں | برباد کسی شخص کی محنت نہیں جاتی (داغ)
گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال | جو استخواں کو بھی توڑو صدا نہیں آتی (رند)
نہ چونکا خواب سے ہم سے کہنے میں ہمدم | یہ کس کے پاؤں کی آئی صدا سنو تو سہی (مؤلف)

(۳) درویش یا فقیر کے مانگنے کی آواز ؎

لگے در بدر پر چلانے پھرتے | گدا تو ہوئے پر صدا کیا نکالی (میر)
جہاں مجنوں پکارا بس ہیں ورتک نکل آئی | صدا پہچانتی ہے آپ لیلی اپنے سائل کی (مصحفی)

(۴) پنجاب) پنجاب میں بتشدید دال شادی یا غمی کے موقع کا بلاوا +

صدا دینا (ا) فعل متعدی: (۱) فقیر کا آواز لگانا۔ (۲) پنجاب میں بتشدید دال بلاوا دینا +

صدا کرنا (ا) فعل متعدی: درویشانہ آواز لگانا۔ فقیرانہ سوال کرنا ؎

ہو غنی بوسۂ لب دے ڈالو | ہم فقیرانہ صدا کرتے ہیں (وزیر)
فقیر بستی میں تھا تو نزار یاں کیا تھا | کبھو جو آن نکلتا کوئی صدا کرتا (میر)

صدا لگانا (ا) فعل متعدی: (۱) دیکھو (صدا کرنا) (۲) بھیک مانگنا۔ سوال کرنا +

صدارت (ع) اسم مؤنث: بالانشینی۔ صدر نشینی۔ ایک معزز عہدے کا نام جو وزارت کے قریب ہے + چیف جسٹس کا عہدہ +

صداقت (ع) اسم مؤنث: (۱) سچائی۔ راستی۔ راست بازی۔ بے ریائی۔ خلوص + وفاداری + (۲) تصدیق۔ ثبوت۔ گواہی۔ شہادت +

صدر (ع) اسم مذکر: (۱) سینہ۔ چھاتی۔ چنانچہ ذات الصدر۔ درد سینہ کو اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ (۲) پیشگاہ خانہ۔ صحن۔ انگنائی + سامنا۔ آگا + سامنے کا رخ۔

(۳) اعلےٰ مقام۔ اعلےٰ جگہ + وہ مقام جہاں کسی عزت دار یا اعلےٰ مرتبہ کے شخص کو بٹھائیں اعلےٰ عہدے دار کے رہنے کی جگہ۔ ہیڈ کوارٹر (۴۔ صفت) اعلےٰ۔ بزرگ اعلےٰ درجہ کا۔ بالانشین + امیر۔ صاحب منصب۔ ذی قدر۔ ذی منزلت۔ سردار۔ جیسے "صدر ہر جا کہ نشیند صدر است"۔ (۵) بڑا۔ اونچا + اوّل۔ کلان۔ جیسے صدر بازار صدر دالان۔ وغیرہ (۶) کیمپ۔ چھاؤنی۔ اُردو۔ لشکرگاہ۔ معسکر (۷۔ ا) خاص۔ (۸) مسندگاہ +

صدرِ اعظم (ع) اسم مذکر:۔ وزیر اعظم۔ دیوان اعلےٰ +

صدرِ اعلےٰ (ع) اسم مذکر:۔ اعلےٰ ہر جگہ کا منصف۔ اوّل درجہ کا جج +

صدرِ امین (ع) اسم مذکر:۔ امینوں کا سردار۔ اعلےٰ درجہ کا امین۔ درجۂ دوم کا منصف وہ حاکم جو جج کے ماتحت ہو۔ سب اور ڈینیٹ جج +

صدر بازار (ا) اسم مذکر:۔ (۱) چھاؤنی کا بڑا بازار + خاص بازار۔ اردو بازار +

صدر بورڈ (ا) اسم مذکر:۔ مرکب از صدر و Board) بورڈ۔ عدالت عالیہ + مال کا محکمۂ اعلےٰ + اجلاس کی میز +

صدرِ جہاں (ع + ف) اسم مذکر:۔ (۱) سردار جہان (۲) عورتوں کے ایک معتقد علیہ جن یا ولی کا فرضی نام جس کا حال "شیخ سدو" میں لکھا گیا ہے ؎

صدر جہاں سے لگایا کسی نے ہے لگا کوئی کہے ہے کے ہنے یہ جن خاں کا مجھ پہ کرم (رنگین)

صدر دیوان (ع + ف) اسم مذکر:۔ دیوان اعلےٰ۔ دیوان خالصہ۔ خزانۂ شاہی کا مہتمم اعلےٰ +

صدرِ صدُور (ع) اسم مذکر:۔ اعلےٰ درجہ کا منصف۔ اوّل درجہ کا جج۔ دیوان خالصہ شاہی گھر کا محافظ۔ معتمد الدولہ +

صدر مقام (ع) اسم مذکر:۔ ہیڈ کوارٹر۔ حاکم اعلےٰ کے رہنے کی جگہ۔ دارالامارت مرجع۔ صدر +

صدر منصرم (ع) اسم مذکر:۔ اعلےٰ درجہ کا منصرم۔ بڑا منصرم۔ پیمائش کے دفتر ہندوستانی کا اعلےٰ عہدے دار +

صدر نشین (ع + ف) اسم مذکر:۔ میر مجلس۔ کرسی نشین۔ چیرمین +

صَدرَہ پڑھ کر احمق رہے (د) کہاوت:۔ منطق پڑھ کر بھی عقل نہ آئی۔ (صدرہ معقولات میں اعلےٰ درجہ کی ایک کتاب کا نام ہے) +

صَدری (ع) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی مرزئی کا نام جو عرب کے لوگ پوشاک کے اوپر اکثر پہنا کرتے ہیں۔ اور اس کے آگے بہت سی گھنڈیاں اور کچھ کام بھی کیا ہوا ہوتا

ہے۔ کرتی۔ جاکٹ۔ واسکٹ۔ فتوحی۔ سینہ بند +

صَدَف (ع) اسم مؤنث:۔ سیپی۔ سیپ۔ ایک قسم کا سمندری گھونگا جس میں سے موتی نکلتا ہے +

صِدق (ع) اسم مذکر:۔ کذب کا نقیض۔ سچ۔ راستی۔ ست۔ سچائی + خلوص +

صِدق دل سے (ا) تابع فعل:۔ خلوص نیت سے صاف دلی سے۔ تہ دل سے۔ بطیب خاطر +

صَدَقہ (ع) اسم مذکر:۔ (زبان زد بسکون دال) (۱) خیرات۔ وہ چیز جو خدا کے نام پر دیجائے۔ جیسے "صدقہ دیا رد بلا" ؎

بلا لیتی بخشش سے بہائے چشم تر آنسو لئے کچھ دامن خالی کو صدقہ روئے غمگیں کا (نسیم دہلوی)

(۲) وہ کھانا وغیرہ جو کسی کے سر سے اُتار کر چوراہے میں رکھتے ہیں۔ اُتارا (۳۔ مجازاً) فدا۔ قربان۔ واری۔ بلاگرداں۔ سرگرداں (۴۔ ا) طفیل بدولت۔ جیسے "تیم نام کی پگڑی باندھی وہ بھی صدقہ جورو کا"۔

(اردو میں اس لفظ کو بسکون ثانی بولتے ہیں۔ مگر یہ محض غلط ہے شعرا نے بھی اس کی پیروی نہیں کی)

صدقہ اُتارنا (ا) فعل متعدی:۔ اُتارا اُتارنا۔ کسی چیز کو سر کے گرد پھرا کر للہ دینا۔ کسی چیز کو سر یا جسم سے چھوا کر چوراہے میں رکھنا +

صدقہ دینا (ا) فعل متعدی:۔ خیرات کرنا۔ کوئی چیز سر سے اُتارنا + قربان کرنا۔ نثار کرنا ؎

مجھ کو صدقے کر اگر ہے بدمزا تیرا مزاج یہ اِدھر صدقہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا (ذوق)

صدقہ سِلّا (ا) اسم مذکر۔ عو۔ صحیح (صدقہ وصَلا) خیر خیرات + وہ صدقہ جو سلامتی کے عوض میں دیا جائے +

(ہماری رائے میں یہ لفظ صدقہ وصَلا ہے۔ کیونکہ صلا عربی میں فقرا کو کھانے کے واسطے بلانے کو کہتے ہیں اور صدقہ بمعنی خیرات۔ یا وہ کھانا جو راہ خدا میں دیا جائے۔ پس اس صورت میں یہ لفظ مرادف صدقہ ہے۔ جن لوگوں نے اس کو صدقہ صلاح قرار دیا ہے اُنہوں نے شاید صدقہ سلامتی و خیریت قرار دیا ہے۔ لیکن یہ تکلف سے خالی نہیں۔ آگے اپنی اپنی رائے ہے) ؎

صدقے سلّے ترے اُوپر سے اُتروا تا تھا گنڈے تعویذ ترے واسطے میں لاتا تھا (صابر)

صدقہ سِلّا اُتارنا (ا) فعل متعدی:۔ عو۔ خیر خیرات کرنے کے واسطے نقدی یا کسی چیز کا سر پر سے وارنا۔ چوراہے میں رکھنے کے واسطے سری۔ کلیجی وغیرہ کو سر کے گرد پھرانا

صدقے (ا) اسم مذکر۔ عو:۔ (۱) صدقہ کی جمع جیسے بہتیرے صدقے اتارے کچھ نہ ہوا (۲۔ ندا) واری۔ قربان۔ بلہاری۔ صدقے ہوں۔ صدقے جاؤں ؎

میں دو بدو بیٹھی ہوں کی جان اِدھر دیکھ صدقے تری ہر آن کے ہر آن اِدھر دیکھ (رنگین)

صدی (ع) اسم مؤنث :- (۱) سو برس سے منسوب۔ سو برس کی تعداد۔ جیسے تیرھویں صدی۔ چودھویں صدی۔ صد سالہ وغیرہ (۲۔ صفت) سیکڑا۔ سیکڑے پر۔ سو کا۔ جیسے فیصدی سو یا کمیشن وغیرہ +

صِدّیق (ع) صفت :- (۱) نہایت سچا۔ نہایت راست گو۔ کسی کی بات کو سچ جاننے والا (۲۔ اسم مذکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول کا لقب جو سب سے پیشتر رسالت کے قائل ہوئے + حضرت یوسف ع کا لقب +

صَدیق (ع) اسم مذکر :- یار۔ وفادار +

صراحت (ع) اسم مؤنث :- تصریح۔ تشریح۔ وضاحت + صریح۔ ظاہر۔ آشکارا۔ ظہور +

صراحت کرنا (ف) فعل متعدی :- کھول کر کہنا۔ تشریح کرنا۔ وضاحت کرنا +

صراحتًا (ع) تابع فعل :- از روے تصریح۔ علانیہ۔ کھلا۔ ظاہرًا +

صُراحی (ع) اسم مؤنث :-
(عربی میں صراحیہ آیا ہے۔ کیونکہ صراح شراب خالص کو کہتے ہیں اور یہ اسکے رکھنے کا ظرف ہے)
(۱) شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔ بوتل (۲-ف) مخروطی شکل کا کپڑے کا ٹکڑا جو انگرکھے وغیرہ کی دو نو بغلوں کے نیچے خوبصورتی کے واسطے سی دیتے ہیں +

صُراحی دار (ع+ف) صفت :- صراحی نما۔ بشکل صراحی لمبوترا۔ اونچی گردن کا +

صُراحی دار گردن (ف) اسم مؤنث :- لمبی گردن۔ معشوقانہ گردن ؎

دُرِ اشک اپنی آنکھوں سے نکل پڑتے ہیں یکبارگی
نظر جاتی ہے جب اس کی صراحی دار گردن تک (جرأت)

صُراحی دار گھنگرو (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کے لمبوترے خوشنما گھنگرو۔ صراحی نما گھنگرو +

صُراحی دار موتی (ف) اسم مذکر :- صراحی نما موتی۔ کسی قدر لمبوترا موتی ؎

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی دار گوہر ہوگیا (آتش)

صُراحی گردن (ف) اسم مؤنث :- لمبی اور خوشنما گردن۔ معشوقانہ گردن ؎

گردن ہے تری بہائے حسن ناگن + تو میری بھی ہے صراحی گردن (رنگین)

صِراط (ع) اسم مؤنث :- (۱) راہ راست۔ راہ۔ رستہ (۲) ایک پل کا نام جو باعتقاد اہل اسلام دوزخ کے درمیان بال سے زیادہ باریک تلوار سے

زیادہ تیز بنا ہوا ہے۔ نیک بندے اُس پر سے بہ آسانی گزر جائینگے اور گنہگار کٹ کٹ کر دوزخ میں گر پڑینگے ؎

رکھنا سمجھ کے قدم چاہئے یہاں + دنیا نہیں صراط ہے یوم الورود کی (اسیر)

صراطِ مستقیم (ع) صفت :- راہ راست۔ سیدھا راستہ +

صَرّاف (ع) اسم مذکر :- (۱) سونا چاندی پرکھنے والا۔ روپیہ پرکھنے والا۔ زر شناس ؎

گہر کو جوہری صراف زر کو دیکھتے ہیں
بشر کے دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہیں (ذوق)

(۲-ف) وہ مہاجن یا ساہوکار جو نقدی یا زیورات اور ٹکوں وغیرہ کا بنج کرے + (۳-ف-صفت) مالدار۔ زردار۔ دولتمند + کھرا۔ معاملہ کا صاف (۴-ف) پرکھیا۔ پرکھنے والا۔ تاڑیا۔ تاڑو۔ بھانپو +

صراف کے سے ٹکے (ف) محاورہ :- وہ سودا جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو۔ اور ہر وقت اُس کے دام اُٹھ آئیں۔ جزوی نفع پہنچنے کا سودا۔ جو کسی طرح پڑا نہیں رہتا +
(چونکہ صراف اپنے ٹکوں کو کوڑیوں کے نفع پر بھی فروخت کر دیتا ہے اور اس کم نفع کے سبب ہر ایک خرید لیتا ہے۔ پس اس وجہ سے اُس سودے یا مال کی نسبت بولتے ہیں جو پڑا نہ رہے۔ اور جب چاہیں دام کھڑے کرلیں) +

صرّافہ (ف) اسم مذکر :- (۱) صرافی کا پیشہ۔ نقدی اور روپے پیسے کا بنج (۲) وہ بازار جہاں صرافوں کی دکانیں بہت سی ہوں۔ صرافوں کا بازار (۳) بینک۔ کوٹھی +

صرّافہ کھولنا (ف) فعل متعدی :- کوٹھی کھولنا۔ بینک جاری کرنا + صرافی کی دکان کھولنا۔ نقدی یا ہنڈی کا بنج اختیار کرنا +

صرّافی (ف) اسم مؤنث :- (۱) پیشۂ صراف۔ روپے پیسے کا بنج۔ سود بٹے کا کاروبار (۲) ہنڈاون۔ تُڑائی۔ بھنائی۔ روپیہ یا اشرفی خُردہ کرائی (۳) ایک خاص قسم کا ہندی خط جو صراف یا مہاجن لوگ لکھا کرتے ہیں۔ مُنڈے۔ پنجابی لنڈے +

صَرصَر (ع) اسم مؤنث :- آندھی۔ بادِ تند۔ جھکڑ۔ اندھیاؤ

صَرَع (ع) اسم مؤنث :- لغوی معنی اپنے تئیں زمین پر گرانا۔ اصطلاحاً مرگی کا مرض کیونکہ مرگی والا اکثر غش کھا کر زمین پر گر پڑتا ہے +

صِرف (ع) صفت :- نرا۔ خالص + فقط۔ نرا۔ تنہا۔ اکیلا
(یہ لفظ حصر کے واسطے بھی آتا ہے) +

صَرف (ع) اسم مذکر :- (۱) خرچ۔ خرچ۔ اُٹھاؤ (۲) وہ علم جس سے کلموں کی شناخت اور اس کے تغیر و تبدل کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ (انگریزی

حروف و حرکات کا ہیر پھیر، ادل بدل معلوم کرنے کا علم ۔

صَرف کرنا (۱) فعل متعدی :۔ خرچ کرنا۔ اُٹھانا۔ خرچ میں لانا ۔

صَرف و نحو ۔ (ع) اسم مؤنث :۔ گرامر۔ بیاکرن ۔ وہ علم جس میں لفظوں کا توڑ جوڑ اور اُن کے بولنے برتنے کا قاعدہ بیان کیا جائے ۔

صرف ہونا (۱) فعل لازم :۔ خرچ ہونا ۔ اُٹھنا ۔

صَرفہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) افزونی ۔ زیادتی ۔ غلبہ ۔ سبقت ۔ ع

ترسم کہ صرفہ نہ برد روز بازخواست — نانِ حلالِ شیخ ز آبِ حرامِ ما (حافظ)

(۲) کفایت شعاری میں زیادتی ۔ بخل۔ خرچ میں تنگی و احتیاط ۔ کنجوسی ۔ خست ۔ بخیلی ۔ کمی ۔ اوت ۔ کفایت شعاری جیسے جھوٹ میں صرفہ کیا ۔ ع

کب لطف زبانی کی گھٹا مُنہ جو دیکھا تھا — برسوں سے پریم سے صرفہ ہی آنکھ کا تھا (میر)

کیوں صرفہ نگاہ مری جان ہوگیا — اک تیر اور بھی تیرے قربان ہوگیا (داغ)

مے کے دینے میں جو صرفہ ہے تجھے اے ساقی — کہ ستمگر مرا اِن بھی کبھی تر نہ ہوا (عبدالکریم سوز)

نوش بے صرفہ کرے خونِ گنہگار نہ عشق — پھول سے نکہتیں سے بھلا اور شمشیر کا (آتش)

(۳-۶) دریغ ۔ افسوس ۔ خیال ۔ لحاظ ۔ بچاؤ ۔ جیسے اُسے اپنی جان کا بھی صرفہ نہیں ۔

صرفہ سے (۱) تابع فعل :۔ کفایت سے ۔ بجز رسی سے ۔ اوت سے ۔ جگت سے ۔ کتربیونت سے ۔ کفایت شعاری سے ۔

صرفہ کرنا (۱) فعل متعدی :۔ کفایت شعاری کرنا۔ کنجوسی کرنا۔ کفایت کرنا۔ کمی کرنا۔ بخل کرنا ۔ ع

تم ہم سے صرفہ ایک نگہ کا کیا کئے — اغماض ہم کو اپنے سے جی کئے یاں ہے (میر)

نیمجاں کیوں چھوڑتا ہے ایک دم کے واسطے — جنبش ابرو کا صرفہ کر نہ اے صیاد تو (مجبور)

صرفہ ہونا (۱) فعل لازم :۔ کسی بات کا دریغ ہونا۔ کسی بات میں کمی ہونا۔ بخیلی اور کنجوسی ہونا ۔ ع

مے کے دینے میں جو صرفہ ہے تجھے اے ساقی — کہ ستمگر مرا اِن بھی کبھی تر نہ ہوا (عبدالکریم سوز)

صرفہ نہیں ہے مطلق جان عزیز کا بھی — اے میر تجھ سے ظالم ہے احتراز جب (میر)

صُرّہ (ع) اسم مذکر :۔ توڑا۔ تھیلی۔ ہمیانی ۔

صَریح (ع) صفت :۔ ظاہر۔ آشکارا۔ عیاں۔ صاف۔ علانیہ۔ بے لاگ ۔ ع

بغل سے بیگنے دل کو نکال کے وہ صریح — جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا (ذوق)

صریح مکرنا ۔ (۱) فعل لازم :۔ ظاہرا انکار کرنا۔ جان بوجھ کر انکار کرنا۔ صاف انکار کرنا ۔

صریحاً (ع) تابع فعل :۔ ظاہرا۔ ظاہرًا۔ صاف۔ کھلم کھلا۔ آشکارا ۔

صریر (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) قلم کے چلنے کی آواز۔ دروازے کی چول کی آواز۔ ٹڈیوں کے اُڑنے کی آواز ۔ ع

ایک سے خوام ناز کے مضموں میں لکھتا ہوں — صریر کلک بھی سنتے ہوئے قلقل مینائی (اسیر)

گر لکھوں مضمون اپنے نالۂ پُرشور کا — تو صریرِ خامہ سے ہیں کام بانگ صور کا (ذوق)

نغمہ اسا اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں — ہے شور النیات صریر قلم نہیں ([?])

(۲) مطلق آواز ۔ صدا ۔ ع

کہتے ہیں شور قیامت جسکو وہ ملتے تیری — تیرے ستون کی صریر خواب غفلت ہو تو ہو (ذوق)

صَعب (ع) صفت :۔ سخت۔ دشوار۔ تکلیف دہ ۔ ناگوار ۔

صُعُوبت (ع) اسم مؤنث :۔ سختی۔ دشواری۔ دقت۔ مشکل۔ تکلیف۔ مصیبت۔ کشٹ ۔

صُعُود (ع) اسم مذکر :۔ بلندی۔ اونچائی ۔ چڑھاؤ ۔ حساب میں اعداد کو اپنی نفس ضرب دیکر اُس کی قوتوں کو اُٹھانا جیسے ۴ × ۴ = ۱۶ × ۱۶ = ۲۵۶

صُعُود کرنا (۱) فعل لازم :۔ اوپر چڑھنا جیسے بخارات کا دماغ کو صعود کرنا ۔

صُعُود و نُزُول (ع) اسم مذکر :۔ اُتار چڑھاؤ ۔

صَعوہ (ع) اسم مذکر :۔ ممولا۔ ایک چڑیا کا نام جس کی لمبی دُم ہر وقت اور جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے ۔ اللہ میاں کی دھوبن۔ جھانپو ۔

صِغَر (ع) اسم مذکر :۔ خُردی۔ کِبَر کا نقیض۔ چھوٹا پن۔ چھوٹائی ۔

صِغرِسِن (ع) اسم مؤنث :۔ نابالغی۔ کم عمری۔ خُردسالی۔ بال ۔

صُغرٰی (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) چھوٹی لڑکی۔ سب سے چھوٹی چیز (۲) حضرت فاطمہ صغرٰی جو حضرت امام حسین ؑ کی بیٹی تھیں (۳۔ اسم مذکر) علم منطق میں شکل کا پہلا قضیہ۔ کبریٰ کا نقیض۔ جس طرح نحو میں مبتدا اور خبر اسی طرح منطق میں صغرٰی کبرٰی دو قضیے بنکر نتیجہ نکلتا ہے ۔

صَغیر (ع) صفت :۔ چھوٹا۔ خرد۔ ادنےٰ ۔

صغیرسِن (ع) اسم مذکر :۔ کم عمر۔ خُردسال۔ نابالغ ۔

صغیرسِنی (ع) اسم مؤنث :۔ نابالغی۔ خردسالی۔ کم سنی۔ بال پن۔ لڑکپن ۔

صغیر و کبیر (ع) اسم مذکر :۔ چھوٹے بڑے۔ ادنےٰ واعلےٰ۔ خرد و بزرگ ۔

صَغیرہ (ع) صفت :۔ چھوٹا۔ خرد ۔ چھوٹا گناہ جو معاف کر دینے کے قابل ہو ۔

صَف (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) قطار۔ لنگ۔ پرا۔ لائین۔ سلسلہ۔ تانتا۔ گنگری ۔ ع

جس پر نگاہ کی اُسے بس ہی رکھا — جنبش ہوئی مژہ کو تو اک صف اُلٹ گئی (وزیر)

(۲) فرش۔ بستر۔ بچھونا۔ جیسے صف ماتم وہ فرش جس پر ماتمی آ کر بیٹھیں (۳-۶) بوریہ۔ چٹائی۔ حصیر۔ سیتل پاٹی (۴) نمازیوں کی قطار جس میں آگے کے پیچھے سب برابر اور ایک خط پر ہوں ۔

صف

صف آرا (ع + ف) صفت:۔ جنگ آرا۔ جنگ کے واسطے سپاہ کا پرا جمانے والا۔ مقابلہ کرنے والا +

صف آرا ہونا (ا) فعل لازم:۔ لڑائی کے واسطے سپاہ کا پرا جمانا۔ جنگ کے واسطے پرا جما کر کھڑا ہونا۔ مستعد جنگ ہونا۔ فوجکشی کرنا +

صف آرائی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ پرابندی۔ قطار بندی + جنگ آزمائی۔ نبرد آزمائی +

صف باندھنا (ا) فعل متعدی:۔ قطار جمانا۔ پرا باندھنا +

صف بستہ (ع + ف) صفت:۔ قطار بستہ۔ پرا باندھے ہوئے + آراستہ +

صف جنگ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) لڑائی کی صف آرائی۔ لڑائی کی پرا بندی (۲) وہ لڑائی جو آمنے سامنے قطار باندھ کر شروع کی جائے۔ مجازاً صف آرائی۔ مطلق لڑائی ە

بہ صف جنگ احمق میدان پکڑتے ہیں	اُستاد میرے آگے سب کان پکڑتے ہیں (مصحفی)

عاشقوں سے یہ اشارہ ہے ترے فرگاں کا	اس صف جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے (آتش)

(اس معنی میں یہ لفظ صحیح جنگ صف ہے) +

صف کی صف (ا) اسم مؤنث:۔ تمام صف۔ تمام قطار۔ پرے کا پرا۔ ٹکڑی کی ٹکڑی +

صف ماتم (ع + ف) اسم مؤنث:۔ وہ فرش۔ جس پر ماتم کرنے والے یا ماتمی آکر بیٹھیں +

صفا (ع) صفت:۔ (۱) پاک۔ پاکیزہ۔ صاف ستھرا + روپ کیا ہوا۔ مجلّا۔ شفاف۔ صیقل کیا ہوا۔ جلادار ە

دیدۂ دل سے نظر کی رُخ جاناں پہ اسیر	چشم پوسی سے صفائے یدِ بیضا دیکھے (اسیر)

(۲) بے کھردرا پن۔ سپاٹ۔ ہموار ە

پڑتی ہے آنکھ جاکر ہر دم صفائے تن پر	سو جی گئے تھے صدقے اُس شوخ کے بدن پر (میر)

(۳) بے غش۔ کھرا + مزل۔ بے کدورت (۴۔ ا) بے لاگ۔ بے لگاؤ۔ بے رعایت + **صفا** (۵۔ ع) مکہ شریف کی ایک پہاڑی کا نام جو مروہ پہاڑی سے تخمیناً دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے۔ حاجی لوگ ان دونو پہاڑیوں کے بیچ میں دوڑتے ہیں۔ یہ دوڑنا لوازمات حج میں داخل سمجھتے ہیں +

صفا چٹ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بالکل مونڈ ڈالنا۔ صفایا کرنا ە

صفا

واں تیری سے صفا کا اُس نے جو حاصل کیا اگر	تو نصف داڑھی کو بڑھا یا یا صفا چٹ کر دیا (ظفر)

صفاً صفاً (ا) تابع فعل:۔ (اصل میں صفاً صاف تھا) بے نشان۔ بالکل نیست و نابود۔ سرتاپا صفایا۔ بے چراغ۔ ویران۔ برباد۔ تہس نہس +

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا مجھ پہ ہوا	جیسے کہتا ہے کوئی ہو تراصفاً صفا

زندگی کے غرض اسباب سے اب کچھ نہ رہا	دل گیا صبر گیا ہوش گیا جی بھی گیا

شغل میں غم کے ترے ہم سے گیا کیا کیا کچھ (جرأت)

(قرآن شریف میں جو صفاً صفاً آیا ہے وہ صف بمعنی قطار سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے معنی صف بصف صف صف۔ قطار در قطار ہیں) +

صفاً صفاً کرنا (ا) فعل متعدی:۔ صفایا کرنا۔ اُجاڑنا۔ برباد کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔ استیصال کرنا +

صفاً صفا ہونا (ا) فعل لازم:۔ اُجڑنا۔ صفایا ہونا۔ برباد ہونا۔ ویران ہونا۔ کوئی نہ رہنا۔ تباہ ہونا۔ مٹنا۔ تہس نہس ہونا۔ خاک میں ملنا +

صفا کہنا (ا) فعل لازم:۔ بے لاگ کہنا۔ لگی لپٹی نہ رکھنا۔ کھری کہنا۔ آزادانہ کرنا ە

آئینہ مُنہ پہ برا اور بھلا کہتا ہے	سچ یہ ہے صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے (داغ)

صفا مشرب (ع) صفت:۔ صفا طینت۔ نیک طینت۔ نیک طبیعت۔ بے کدورت۔ پاک صاف۔ صاف دل۔ صاف گو۔ کھرا۔ کھرتل۔ بے لاگ۔ صاف صاف کہہ دینے والا ە

مُنہ پہ کہہ دیتا ہے یہ بزم میں سب کی بد و نیک	ہے یہی عیب کہ آئینہ صفا مشرب ہے (مصحفی)

صفات (ع) اسم مؤنث:۔ (صفت کی جمع) اوصاف۔ تعریفیں۔ توصیفیں۔ برائیاں۔ گُن۔ بھلائیاں۔ خوبیاں۔ عمدگیاں + خاصیتیں۔ خواص +

صفاتی (ع) صفت:۔ ذاتی کا نقیض۔ منسوب بہ صفات + عارضی +

صفائی (ا) اسم مؤنث:۔ پاکیزگی۔ ستھرائی۔ صاف ہونا (۲) صداقت۔ سچا پن۔ راستی۔ سچائی (۳) سادگی۔ سادہ پن۔ بیوقوفی (۴) جھاڑ پونچھ۔ جھاڑ و بہارو (۵) رونق۔ چکناہٹ۔ ملگتائی (۶) ہمواری۔ برابری۔ سپاٹ پن (۷) بریّت۔ رہائی۔ بے جرمی (۸) ملاپ۔ کینہ یا کپٹ سے برطرفی۔ صلح۔ جیسے دونو میں صفائی ہو گئی خوب ہُوا (۹) کھرا پن۔ کھرتل پن جیسے معاملہ کی صفائی (۱۰) حساب کی بیباقی۔ چکوتا۔ فیصلہ + بے باقی۔ تصفیہ (۱۱) دیانت۔ دیانت داری (۱۲) بے غیرتی۔ بے شرمی۔ بے حیائی ە

میں نے سُن کے یہ کہا سچ ہے بڑی کی یہ خطا	بن بلائے ہوئے جو آپ کے گھر پر آیا

عادو ایسی چاہئے صفا کیا کہنا	مر گیا وہ جدائی سے نہ تم نے پوچھا (جرأت)

صفا

خفتہ دکھلاتے ہو اُلٹا مجھے دھمکاتے ہو
اِس صفائی کا ہوں قائل نہیں شرماتے ہو　(رند و سوخت میرا)

(۱۳) تردید۔ ابطال۔ بُطلان۔ کاٹ ۔

قتل کرتی ہے گفتگو اُن کی　　بات میں بات کی صفائی ہے　(داغ)

(۱۴) کاٹ چھانٹ۔ قطع و برید۔ قتل و قمع۔ کشش کوشش۔ جیسے درختوں کی صفائی۔ آدمیوں کی صفائی۔ (۱۵) فاقہ۔ اُپاس۔ تنگدستی۔ خوڑہ۔ کڑاکا۔ اُتھد ۔

نواب کے گھر میں گر خدائی ہوگی　　اور عرش بریں تک بھی رسائی ہوگی
جوں آئینۂ شب کے وسوسے ہیں عظیم　　فقت پہ سدا یوں ہی صفائی ہوگی　(ناسخ)

(۱۶) بربادی۔ ناس۔ تباہی۔ ستیاناس۔ وناس۔ انہدام۔ صفایا۔ معدومیت۔ نیست و نابود ہونا۔ جیسے گھر کے گھر کی صفائی ہوگئی یعنی سب مرگئے یا سارا گھر اُجڑ گیا تباہ ہوگیا (۱۷) سینے سے صاف کرنا۔ بے کھٹکا پن (۱۸) جلا۔ صیقل۔ اُجلا پن (۱۹) خاتمہ۔ انجام۔ اتمام۔ جیسے آج آٹے کی بھی صفائی ہے (۲۰) کسی مادے یا غلاظت وغیرہ کا خارج ہونا جیسے معدے کی صفائی وغیرہ (۲۱) پھرتی۔ چالاکی۔ تیزی۔ تیز دستی۔ جیسے ہاتھ کی صفائی ۔

(اگرچہ یہ لفظ سلامتی اور غلامی وغیرہ کے قیاس پر فارسی قرار دیا جا سکتا تھا۔ مگر چونکہ اہل عرب کے کلام میں کبھی نہیں پایا جاتا۔ لہذا اردو قرار دیا گیا) ۔

صفائی بتانا (۱) فعل متعدی:۔ صاف انکار کرنا۔ صاف جواب دینا۔ بالکل لا کلام رکھنا۔ ٹالنا۔ رستہ بتانا۔ ٹہلانا۔ ڈول کرنا۔ دھتا بتانا ۔

خط کے آنے سے دھواں دھار ہوا بیٹھا　　آپ اب کیوں نہ بتاوینگے صفائی مجھ کو (طیش)

صفائی کر دینا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) جھاڑ پونچھ دینا۔ جھاڑ دینا۔ بُہار دینا۔ (۲) تصفیہ کر دینا۔ فیصلہ کر دینا۔ بے باقی کر دینا۔ بھگتان کر دینا۔ چُکا دینا (۳) صیقل کر دینا۔ جلا کر دینا۔ مانجھ دینا۔ (۴) کھا ڈالنا۔ اُڑا دینا۔ برباد کر دینا۔ اُٹھا ڈالنا۔ خرچ کر ڈالنا۔ (۵) منہدم کر ڈالنا۔ اینٹ سے اینٹ بجا دینا۔ اجاڑ دینا۔ (۶) قتل کر ڈالنا۔ کوئی باقی یا زندہ نہ چھوڑنا ۔

صفائی کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) صاف کرنا۔ جھاڑنا۔ بُہارنا۔ (۲) فیصلہ کرنا۔ تصفیہ کرنا۔ چکانا۔ بھگتانا۔ بے باقی کرنا (۳) چمکانا۔ صیقل کرنا۔ مانجھنا۔ جلا کرنا۔ (۴) خاتمہ کرنا۔ صرف کرنا۔ اُٹھا ڈالنا (۵) اُجاڑنا۔ سرتاپا برباد کرنا۔ منہدم کرنا۔ اینٹ سے اینٹ بجانا۔ بالکل تباہ کرنا ۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا ۔

ہاتھوں نے خوب ہاتھ صفائی کی　　لشکرِ ہوش کی صفائی کی　(سخن)

(۶) درختوں کا چھانٹنا (۷) تمام کرنا۔ پورا کر بیٹھنا۔ جیسے کام کی صفائی کرنا ۔

صفر

صفائی ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) جھاڑا جانا۔ بُہارا جانا۔ (۲) بریت ہونا۔ بری ہونا۔ (۳) بے باقی ہونا۔ بھگتان ہونا۔ نمٹیرا ہونا۔ تصفیہ ہونا (۴) رنجش جاتی رہنا۔ ناصاف ہونا (۵) رفع کدورت ہونا۔ صلح ہونا۔ ملاپ ہونا ۔

غبار آپس میں رکھنا دل میں کیا ہو آشنا ستا　　گر اپنے زمانہ میں صفائی ہو تو بہتر ہے　(نصیر)

(۶) اُجڑنا۔ برباد ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔ منہدم ہونا۔ معدوم ہونا ۔

شمشیر جو چپ ہے تو حسد ہاتھ　　دنیا کی صفائی ہے اگر اس کا اُٹھا ہاتھ　(کفایت)

(۷) جلا ہونا۔ چمکنا۔ صیقل ہونا۔ (۸) اُٹھنا۔ صرف میں آنا۔ تمام ہونا۔ پورا ہونا۔ (۹) خاتمہ ہونا۔ کام تمام ہونا۔ صفایا ہونا۔ فیصلہ ہونا۔ قتل ہونا ۔

دل صفائی ، خود نمائی ہے　　یاں مری جان کی صفائی ہے　(جذب)

صِفَت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) بیانِ حال۔ اظہار علامت۔ کسی چیز کا نشان ۔ بیانِ فضائل (۲) تعریف۔ توصیف۔ وصف ۔ خوبی۔ عمدگی۔ بھلائی۔ گُن۔ یاد۔ (۳) ماہیت۔ سیرت۔ ماہیت۔ خصلت۔ کیفیت۔ خو۔ عادت۔ لچھن۔ خاصہ۔ سبھاؤ۔ تاثیر (۴) وضع۔ ہیئت۔ شکل۔ طور۔ طریق (۵) مانند۔ مشابہ۔ مثل۔ مثال۔ جیسے شمع صفت۔ آئینہ صفت (۶) اصطلاح نحو میں صفت۔ وہ اسم ہے جس سے کوئی چیز کسی خصوصیت کے ساتھ معلوم ہو۔ اس کی ذات سے ساتھ ہو خواہ بھلائی کے ساتھ ۔

صفحہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ورق۔ ایک طرف کا رُخ ۔ مُنہ۔ چہرا۔ رُخ (۲) سطح۔ وسعت۔ فراخی۔ پھیلاؤ ۔

صفحۂ ہستی (ف ۔ ع) اسم مؤنث:۔ روئے زمین۔ دنیا کا پردہ۔ طبقۂ دنیا ۔

صفحۂ ہستی سے اُٹھنا یا گزرنا (۱) فعل لازم:۔ دنیا سے گزرنا۔ جہان سے سدھارنا۔ مرنا۔ انتقال کرنا ۔

صفحۂ ہستی سے نام و نشان مٹانا (۱) فعل متعدی:۔ دنیا کے پردے سے نابود کر دینا۔ نام لیوا اور پانی دیوا نہ رکھنا۔ بیخ و بنیاد سے کھونا۔ بیخ ناس کر دینا ۔

صَفَر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) خالی ہونا۔ خلا۔ خلو۔ (۲) ایک بیماری شکم کا نام جس سے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ (۳) عربی ۔ قمری دوسرا مہینہ جو ماہ محرم کے بعد آتا ہے تیراں تیزی ۔

(اس نام کی وجہ تسمیہ میں مختلف بیان ہیں جو لوگ اسے [illegible] ماخذ صِفر بالکسر بمعنی خالی قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں چونکہ قبلِ اسلام سے پیشتر ماہ محرم میں قتال و جدال۔ سیر و شکار منع تھا اس وجہ سے اہل عرب اس مہینے میں

جوموسم کے بعد آتا ہے اپنے گھر خالی چھوڑ چھوڑ کر قتال و جدال اور سیر و شکار کو نکل جاتے تھے پس اس وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس وقت اس مہینے کا نام تجویز ہوا تو موسم خزاں تھا چونکہ ان دنوں درختوں کے پتے زرد ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس لفظ کو صُفر بالضم بمعنی زردی سے ماخوذ کیا۔ بعض لوگوں کا یہ قول ہے چونکہ اس مہینے میں وہ مرض جس سے لوگوں کے چہرے زرد ہو جاتے ہیں زیادہ پھیل جاتا ہے۔ اس لئے یہ نام رکھا گیا *)

صِفر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) خالی۔ تہی (۲) ہندی۔ حساب میں وہ نقطہ جو عدد کی دائیں جانب ہونے سے دس گنا بڑھاتا۔ اور بائیں جانب ہونے سے کچھ قیمت نہیں پاتا ہے۔ ابتدا میں اس کی صورت پانچ کے ہندسے سے مشابہ یعنی دائرہ کوچک کی مانند درمیان خالی عربی اور فارسی میں لکھی جایا کرتی تھی چنانچہ انگریزی اور ہندی میں اب بھی ٥ یہی صورت ہے۔ مگر اب عربی۔ فارسی اور اردو دانوں نے صرف نقطہ پر اکتفا کر لیا ہے۔ چونکہ صفر کی کچھ تعداد نہیں ہوتی اس وجہ سے جہاں کوئی مقدار نہیں ہوتی وہاں اسے لکھ دیتے ہیں۔ منجموں کی اصطلاح میں ستارہ زہرہ اور برج حمل کی علامت ہے چنانچہ اسی وجہ سے علاوہ صفر ان کی اصطلاح میں برج حمل سے عبارت ہوا کرتی ہے *

صَفرا (ع) اسم مذکر:۔ پت۔ زرد آب۔ تلخ۔ اخلاط اربعہ میں سے ایک زرد رنگ خلط کا نام ہے جگر میں جو طبخ کے وقت خون کے اوپر جھاگ اٹھتے ہیں۔ وہ صفرا ہی سے متعلق ہیں۔ مزاجاً نہایت گرم و خشک مگر اس کی کئی قسمیں ہیں۔ جوش صفرا کے واسطے ترشی مفید ہے بعض اوقات یہ لفظ صرف زردی کے موقع پر اور بعض اوقات تلخی کے موقع پر فارسی میں آیا ہے *

صَفراوی (ع) صفت:۔ صفرے سے متعلق۔ صفرے کا منسوب بہ صفرا۔ پت دار۔ ولد الصفرا *

صَفراوی مزاج (و) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کے مزاج میں خلط صفرا زیادہ ہو۔ تلخ مزاج *

صَفُو دینا (و) فعل متعدی:۔ صاف مات دینا۔ تاش کا ایک ایک پتہ جیت لینا * کوئی پتہ حریف کے پاس نہ چھوڑنا *

صُفُوف (ع) اسم مذکر:۔ صف کی جمع۔ قطاریں *

صَفَوی (ع) اسم مذکر:۔ منسوب بہ شاہ صفی۔ ایک خاندان کا نام جس نے ایران میں بادشاہی کی ہے۔ یہ خاندان شاہ صفی نام ایک درویش کامل کی اولاد سے چلا ہے۔ اس میں شاہ طہماسپ صفوی شاہ اسمٰعیل صفوی شاہ عباس صفوی مشہور بادشاہ ہوئے ہیں *

صَفی (ع) صفت:۔ صاف۔ پاک۔ خالص۔ برگزیدہ۔ دوست خالص (۲) حضرت

آدم علیہ السلام کا لقب * ایک ایرانی درویش کامل کا نام *

صَفیر (عربی بالفتح صفیل) اسم مؤنث:۔ پرندوں کی آواز۔ سیٹی جو پرندوں کے بلانے کے واسطے دیں *

صَفیل (و) اسم مؤنث:۔ (غلط العوام صحیح فصیل) شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ *

صَفیں (و) اسم مؤنث:۔ صف کی جمع *

صَفیں اُلٹنا (و) فعل لازم:۔ (۱) معرکہ کارزار کی صفوں کا درہم برہم ہونا۔ لڑائی کی صف بستہ فوجوں کا تتر بتر ہونا ؎

وہ پھیریں پلکیں اُلٹتی ہیں صفیں اک آن میں ۔۔۔ ابلقِ ہندیں سباہ سیہ پلٹن پھرے (میر)

(۲) اہل بزم یا اہل مجلس کی صفوں کا تہ و بالا ہونا محفل کا بھنڈ ہونا۔ نشہ میں آکر مجلس کی مجلس کا لوٹ پوٹ ہونا ؎

گر اس کو فریب نرگس مستانہ آتا ہے ۔۔۔ الٹتی ہیں صفیں گردش میں جب پیمانہ آتا ہے (آتش)

صَفیں باندھنا (و) فعل متعدی:۔ قطاریں لگانا۔ پرے جمانا۔ صف بستہ کرنا *

صَفیں جمنا (و) فعل لازم:۔ قطاریں بندھنا۔ قطاریں بندھ کر کھڑا ہونا۔ پرے بندھنا قطاریں۔ لگنا * ؎

روز جمتی ہیں صفیں ماہ رووں کی بیکار ۔۔۔ نہیں جمتا وہ مرے گا ہن میں جو جائیگا (داغ)

صَلا (ع) اسم مؤنث:۔ کھانا کھلانے یا کسی چیز کے دینے کے واسطے پکارنا۔ دعوت عام * پیچھے کی آواز * اہل فارس مطلق بلانے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس میں خواہ حریف کو جنگ کے واسطے بلائیں۔ خواہ کسی اور کو کسی کام کے واسطے طلب کریں *

صَلا کرنا (و) فعل متعدی:۔ کھانا کھانے کی تواضع کرنا۔ کھانا کھانے کو کہنا۔ کھانا کھاتے وقت دوسرا آجائے تو اُسے کھانے کے واسطے بُلانا صلاح کرنا میں یہ معنی تکلف سے ہونگے *

صَلاءِ عام (ع) اسم مؤنث:۔ دعوتِ عام۔ اجازت عامہ *

صلا نہ شُد بلا شُد (ف) ضرب المثل۔ مُنہ کیا لگایا کہ اُس کے گلے ہی پڑ گئے۔ بُلانا ہی غضب ہُوا *

صَلابَت (ع) اسم مؤنث:۔ سختی۔ مضبوطی۔ استحکام *

صَلابَت جنگ (ع + ف) اسم مذکر:۔ لڑائی کا مضبوط۔ بہادر۔ جنگی عہدہ داروں کا خطاب *

صَلاح (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) نیکی۔ ضد فساد۔ بھلائی * بہتری۔ اچھائی * نیکوکاری پارسائی۔ زہد۔ تقویٰ ؎

اس چشم مست کے ہیں خرابات میں ہم تقوے کجا و زہد کجا و کجا صلاح (ذوق)
کرتی خراب اُسی کو ہے تیری نگاہ مست جس کو کہ دیکھتی ہے نکوکار با صلاح (ایضاً)

(۲-و) مشورہ۔ مشورت۔ شورہ۔ کنگاش۔ مصلحت۔ صوابدید ٭

رہتا ہے اپنا عشق میں یوں دل سے مشورہ جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح (ذوق)

(۳-و) رائے۔ عقل۔ تدبیر۔ تجویز۔ مت

اے ذوق جانہ ہوش و خرد کی صلاح پر دے عشق جو صلاح وہی ہے بجا صلاح (ذوق)

(۴-و) ارادہ۔ منشا۔ منصوبہ۔ مت۔ مرضی ٭

سید ھے ہی جائیں کعبہ کو بیت الصنم سے ہم گر پھیر دے نہ وہ صنم کج ادا صلاح (ذوق)

(۵) تواضع طعام۔ کھانا کھلانے کی التجا۔ اگرچہ اس معنی میں صلا ٹھیک ہے۔ مگر اسیر کے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ صلاح بھی اس معنی میں درست ہے۔ کیونکہ اُس نے صلا زدن کی بجائے صلاح گفتن فلاح اور نجاح کے قافیہ کے ساتھ باندھا ہے

ساقی مہ از کرم ہیچ نہ داد باز کرد جام مے بکف گرفت گفت ندا صلاح (اسیر)

صلاح بتانا (و) فعل متعدی:۔ رائے دینا۔ تدبیر بتانا۔ تجویز نکالنا۔ صورت پیدا کرنا۔ ڈھنگ بتانا۔ رستہ بتانا ٭

غافل ہے آسمان و زمیں کے ملانے تو ٭ اُس مہر وش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح (ذوق)

صلاح پر چلنا۔ (و) فعل متعدی:۔ کسی کی رائے پر کام کرنا۔ کسی کا کہا ماننا۔ کسی کی تدبیر پر عمل کرنا ٭

صلاح پوچھنا (و) فعل متعدی:۔ رائے لینا۔ مشورہ کرنا ٭

منظور چشم یار ہے سب میں مصلحت پوچھے بلاکشوں کی کسی سے بلا صلاح (ذوق)
منظور گر ہو قتل مرا غیر سے نہ پوچھ ہے تو صلاح نیک میں کیا پوچھنا صلاح (ایضاً)

صلاح ٹھیرنا (و) فعل متعدی:۔ رائے قرار پانا۔ تجویز ٹھیرنا۔ ارادہ ہونا ٭

ٹھیری ہے اُن کے آنے کی یاں کل پہ جا صلاح
اے جان برلب آمدہ تیری ہے کیا صلاح (ذوق)

صلاح دینا (و) فعل متعدی:۔ رائے دینا۔ مشورہ دینا۔ تجویز و تدبیر بتانا ٭

ناصح یہ کیا کہا کہ نہ مل ان بتوں سے تو دیتا ہے کوئی ایسی بھی مرد خدا صلاح (ذوق)
اُس بد معاملہ سے ترا کیا معاملہ کس بد صلاح نے تجھے دی یہ بلا صلاح (ایضاً)

صلاح سمرقندی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ دیکھو (صلائے سمرقندی) ٭

صلاح سے (و) (۲) فعل:۔ مشورہ سے۔ رائے سے ٭ کہنے سننے سے۔ بہکانے سے ٭

صلاح کار (ف) اسم مذکر:۔ (۱) نکوکار۔ زاہد۔ متقی (۲-و) صلاح دینے والا۔ صلاح دینے والا۔ مشیر۔ منتری ٭ ناصح (۳-ف) دستے کار۔ اصلاح کار۔ جیسے مصرع حافظ ع

صلاح کار کجا و من خراب کجا ٭

صلاح کرنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) رائے لینا۔ مشورہ کرنا ٭ ارادہ کرنا۔ تجویز کرنا۔ تدبیر سوچنا ٭

یارب ہو واں کی خیر کہ کچھ کر رہے ہیں آج ٭
چشم و نگاہ و مشورہ ناز و ادا صلاح (ذوق)

(۲) صلا کرنا۔ کھانا کھانے کو کہنا۔ شریک طعام کرنا۔ کھانے کی تواضع کرنا۔ اگرچہ اس معنی میں صلا کرنا صحیح ہے۔ اور ہم نے وہاں لکھا بھی ہے۔ مگر فارسی کے ایک آدھ شاعر نے صلاح گفتن اس معنی میں باندھا ہے۔ جس سے یہاں بھی لکھنا پڑا ٭

صلاح لینا (و) فعل متعدی:۔ رائے لینا۔ تدبیر پوچھنا۔ مشورہ کرنا ٭

یہ ہے مرا فریق یہی ہے مرا شفیق
لوں کس سے واں کے جانے کی اے سو صلاح (ذوق)

صلاحِ وقت (ع) صفت:۔ قرین مصلحت۔ بمقتضائے وقت۔ اچھا۔ موقع مناسب۔ مناسب وقت ٭

صلاح و مشورہ (ع) اسم مذکر:۔ تدبیر و تجویز۔ عقل والے ٭ کونسل۔ کمیٹی۔ مسکوٹ۔ گٹھ ۔ ت۔ ارادہ۔ منصوبہ ٭

(یہ دونوں لفظ باہم مترادف ہیں) ٭

صِلاح (ع) اسم مؤنث:۔ [illegible] مصالحہ۔ باہم صلح ہونا ٭ (اردو میں صلح اس معنی میں بولا جاتا ہے بعض [illegible] نا کو صلاح اور کبھی صلاح بھی کہہ دیتے ہیں۔ جیسے کہ ایک آدھ لغت نویس نے بھی [illegible] ہے) ٭

صلاحیت (ع) اسم مؤنث:۔ [illegible] بہتری۔ خوبی (۲) پارسائی۔ زہد۔ تقوے۔ پرہیزگاری (۳-[illegible]) لیاقت۔ مادہ۔ قابلیت۔ استعداد۔ سمجھ۔ ذہن (۴-و) اصلاح [illegible] نرمی۔ نرم دلی۔ جیسے اب اُن کا مزاج صلاحیت پر آیا ہے (۵-و) دھیمی۔ ج۔ ملائمت۔ آہستگی۔ حلم جیسے صلاحیت سے اپنا کام نکال لو (۶-و) گواہی۔ شاہدی۔ شہادت۔ ساکشی۔ اظہار [illegible] رپورٹ ٭ مسافروں کی رپورٹ۔ جو سرائے سے لکھ کر آتی [illegible] ل جو تھانہ دار حاکم کو لکھ کر بھیجے ٭

صلاحیت [illegible] سیاہہ جو پولیس یا محکمہ مال میں رہتا ہے۔

اوار جہ۔ روزنامچہ ✤

صلاحیت پر آنا (ہ) فعل لازم:۔ اصلاح پر آنا۔ درستی پر آنا۔ صلاح پذیر ہونا۔ پر آنا۔ قائم ہونا۔ ٹھیک ہونا ✤ مرض کا اصلاح پر آنا ✤

صلاحیت لکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ سراؤں کے مسافروں کا نام پتہ آنے جانے وغیرہ کا احوال لکھنا ✤ رپورٹ لکھنا۔ درج رجسٹر کرنا ✤

صلائے سمرقندی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ رسالۂ تریاق الاغلاط میں لکھا ہے کہ صلاح سمرقندی غلط العوام ہے۔ صحیح صلائے سمرقندی ہے۔ کیونکہ اہل سمرقند خوش خلقی۔ مروت اور جوانمردی میں ضرب المثل ہیں۔ یہاں تک کہ تھوڑے سے کھانے پر بھی عام تواضع کرتے اور سب کو کھانا کھانے کے واسطے کہتے ہیں۔ گو ان کے پاس بہت سا کھانا ہو اور پھر باز رہیں۔ لیکن خان آرزو کی رائے ہے۔ کہ صلائے دروغ یا طلب سرسری سے مراد ہے۔ جو نہ دل سے نہ ہو۔ یعنی صرف منہ جھٹلانے کے واسطے ہو۔ چنانچہ آج کل اردو میں اور اشعار فارسی میں صلائے سمرقندی ایسے ہی معنی میں پایا جاتا ہے۔ خان آرزو کی رائے میں اہل سمرقند میں ظاہری خلق اور منہ دیکھے کی محبت بہت ہے۔ مگر دل سے ایسی ہے جس طرح آج کل اہل دہلی کا وتیرہ ہو گیا ہے۔ بعض شعرائے فارس جیسے اسیری لاہجی کے اشعار سے صلاح جائے غلطی سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اسیری کا شعر صلاح کے نمبر ۵ میں لکھا ہے۔ مرزا حسین شریف صاحب طہرانی جو اس وقت میرے پاس تشریف لائے فرماتے ہیں کہ ایران میں آخیر ہی معنی میں صلائے سمرقندی و خوش باش سمرقندی بولتے ہیں۔ باقی بناوٹ ہے ✤

صُلب (ع) اسم مذکر:۔ (۱) پشت کے مہرے۔ پیٹھ کی ہڈیاں جو گردن کے نیچے سے دھڑی تک مسلسل ہیں ✤ زمین سخت (۲) صفت، سخت۔ درشت (۳) آبائی حسب و شرف۔ خاندانی بزرگی (۴۔ ہ) نطفہ۔ تخم۔ بیج ✤ نسل۔ اولاد۔ فرزند۔ سنتان ✤

صُلبی (ع) صفت:۔ سگا۔ ولد الحلال۔ اولاد حقیقی پشتی۔ نسلی۔ جیسے صلبی بیٹا۔ یعنی اپنے نطفہ کا بیٹا ✤

صُلح (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) ضد فساد۔ آشتی میل ملاپ۔ مصالحت۔ دوستی۔ اتحاد۔ باہم موافقت۔ مصالحہ ؎

صلح کی ٹھیرائیے اب تو لڑائی ہو چکی [illegible] محبت آزمائی ہو چکی (لا اعلم)

(۲۔ ۱) ضد کا نقیض۔ کبوتر [illegible] ایک دوسرے کے کبوتر کو پکڑ کر واپس کر دیتا ہے (۳) [illegible] آپس کی صفائی۔ رفع کدورت۔

(۴۔ ۵) امن و امان (۶۔ قانون) راضی رضا۔ باہمی اتصال تصفیۂ باہمی ✤

صلح دوست (ع + ف) اسم مذکر:۔ صلح کل۔ آشتی پسند۔ وہ شخص جو جھگڑے اور فساد کو پسند نہ کرے۔ امن خواہ۔ کس مرنج و مرنجان ✤

صلح کرانا (ہ) فعل متعدی:۔ باہمی صفائی کرانا۔ ملوانا۔ اتحاد کرانا۔ ملاپ کرانا۔ موافقت کرانا۔ کدورت دور کرانا ✤

صلح کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ آشتی کرنا۔ ملاپ کرنا۔ ملجانا ✤ باہم صفائی کرنا۔ رفع کدورت کرنا ؎

صلح دشمن سے بھی کر لینگے تری خاطر سے — جس طرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے (داغ)

(۲) عہد نامہ کرنا ✤

صلح کُل (ع) اسم مؤنث:۔ کل مذاہب کا ایک حال سمجھ کر مختلف مذاہب کے لوگوں سے خصومت نہ کرنا اور دوست و دشمن سے یکساں برتاؤ رکھنا۔ یہ صوفیوں کا طریقہ ہے۔ ہمہ اوست۔ ہمہ از اوست۔ ہمہ دوست ✤

صلح نامہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ صلح کا عہدنامہ ✤ راضی نامہ ✤

صلح ہونا (ہ) فعل لازم:۔ آشتی ہونا۔ ملاپ ہونا۔ صفائی ہونا۔ رفع کدورت ہو جانا۔ ایک ہو جانا۔ اتحاد ہونا ؎

کچھ کیری مٹنے کی طرح نہ ہوئی — صلح اسکے کسی طرح نہ ہوئی (مومن)

صلِّ علےٰ (ع) اسم مؤنث:۔ صل علیٰ محمد کا جو اول ورد ہے مخفف۔ لغوی معنی رسول اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ چونکہ اہل اسلام میں دستور ہے کہ جب کسی خوبصورت یا عمدہ چیز کو دیکھتے یا خوشبو سونگھتے یا کوئی بات قابل تعریف سنتے ہیں۔ تو اس وقت اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ تمام خوبیاں انہی کے طفیل سے دیکھنے میں آئیں۔ کیونکہ زمین و آسمان آپ ہی کی بدولت سے پیدا ہوئے ہیں۔ پس درود بھیجنا لازم ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ محاورہ موافق ذیل پر بولا جانے لگا۔ واہ وا۔ سبحان اللہ۔ کیا کہنا ہے۔ آہا۔ مرحبا ؎

جس نے نظارہ کیا صل علے یاد آیا — ترے حصے میں صنم حسن خداداد آیا (امانت)

صلِّ علےٰ کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ درود بھیجنا۔ درود پڑھنا۔ کسی عمدہ خوشبو یا خوبصورت آدمی سے خوش ہو کر اپنے پیغمبر کو یاد کرنا۔ واہ وا کرنا۔ سبحان اللہ کہنا۔ تعریف و توصیف کے واسطے زبان کھولنا ؎

دیکھنا میرے بت ہوش رُبا کا جلوہ — دیکھ کر شیخ جسے صل علے کہتا ہے (داغ)

صلعم (ع) دعا:۔ مخفف صلے اللہ علیہ وسلم یعنی ان پر خدا تعالیٰ کا درود رحمت اور سلام ہو ✤

صلو

صلوات (ع) اسم مؤنث :- (۱) صلوۃ کی جمع ۔ خدا تعالٰے کی طرف سے درودیں ۔ برکتیں ۔ رحمتیں ۔ مہربانیاں ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہوں (۲-و) باز آنا ۔ دست بردار ہونا ۔ دعائے پوچنا ۔ سلام کرنا ۔ رخصت کرنا ۔

دل بتوں کو دے کے دیں کا دھیان بھی جاتا رہا
دین کو صلوات ہے ایمان بھی جاتا رہا (ظفر)

(۳-و) گالی ۔ بھوگ ۔ دشنام ۔ کلام ملائم ۔ لام کاف ۔

تجھسا نہیں ہے کوئی زمانے میں خوش کلام
صلوات ہے صنم تری دشنام کا جواب (بحر)

شب کی صحبت پوچھتے کیا ہو دیکھئے اُس کا حسن ملیح
جوں جوں زباں پہ درود ادھر تھا دوں دوں اُدھر صلواتیں (جرأت)

چونکہ کریہ اور بُرے الفاظ کا زبان پر لانا معیوب ہے اس وجہ سے اکثر موقعوں پر کلمات مدح ذم کے معنی میں لیا کرتے ہیں ۔

(عربی میں صلوات اول تینوں مفتوح حرفوں کے ساتھ ہے ۔ مگر اہل فارس اور اردو زبان کے بولنے والے حرف دوم کو ساکن کر کے مثل کلمات اس کو بھی استعمال کرنے لگے ہیں) ۔

صلوات سنانا (و) فعل متعدی :- بُرا بھلا کہنا ۔ بھوگ سنانا ۔ دشنام دینا ۔ گالیاں دینا ۔

گر اُس لب جاں بخش کی میں بات سُناؤں ۔ جیسے بھی جو کچھ بولے تو صلوات سُناؤں (رشت)
تب ہی سناؤں کا تجھے صلوات بینکڑوں ۔ گرچہ صبا وہ تیرے لگانے سے اُٹھ گیا (مؤلف)

صلوات ہے (و) محاورہ :- سلام ہے ۔ باز آئے ۔ دعا ہے پوچھے ۔ ہاتھ اُٹھایا ۔ دست بردار ہوئے کچھ غرض نہیں ۔ کچھ واسطہ نہیں ۔

(مثال دیکھو ظفر کے شعر صلوات نمبر ۲ میں) ۔

صلواتیں (و) اسم مؤنث :- صلوات کی جمع ۔

صلواتیں سنانا (و) فعل متعدی :- بُرا بھلا کہنا ۔ بھوگ سنانا ۔ گالیاں دینا ۔

پڑھتا تھا میں تو سمجھ لئے ہاتھ میں درود ۔ صلواتیں مجھ کو آکے وہ ناحق سُنا گیا (میر)

ہمیں حضرت سلامت کہکے صلواتیں سُناتے ہیں
غضب کی شوخیاں ہیں اُن کی دشنام مؤدب میں (امیر مینائی)

صلوۃ (ع) اسم مؤنث :- درود ۔ رحمت خدا ۔ آرزو فرض ۔ دعا ۔ نماز ۔ صراح میں لکھا ہے کہ نماز دعا کے معنی میں بندے کی طرف سے ۔ اور رحمت درود کے معنی میں خدا تعالٰے کی جانب سے جو رسول اور فرشتوں پر نازل ہو ۔

صلی

(شرح نصاب میں لکھا ہے کہ یہ لفظ صلا بمعنی سُرین دو چوتڑ سے ماخوذ ہے ۔ چونکہ نماز پڑھنے والا سجدہ میں [illegible] سُرین اونچے کرتا ہے اس وجہ سے اس فعل کا نام صلوۃ رکھا ۔ اور بعضوں نے اس کے لغوی معنی تحریک یعنی دو سُرینوں کا ہلانا لکھا ہے اور نماز کے معنی اسی سے نکالے گئے ہیں واللہ اعلم بالصواب) ۔

صلی وجلی (و) کلمۂ تعریف :- (اول مخفف صلے علے گر جلی جاہلاس نے تابع مہمل لیا ہے ۔ جل جلالہ کا مخفف کہیں تو بھی درست نہیں ہو سکتا ۔ وہ کہا کرتے ہیں ۔ صلی وجلی نور کے تجلّے ۔ جس سے خود ان کی جہالت ٹپکتی ہے ۔ جو لوگ اہل زبان ہیں وہ اس کو نہیں بولتے) ۔

سبحان اللہ ۔ کیا کہنا ہے ۔ کیا بات ہے ۔ واہ وا ۔ کیا پوچھنا ہے ۔ کیا خوب بات ہے ۔ مرحبا ۔ صد رحمت ۔ شاباش ۔ صد آفرین ۔ بارک اللہ ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ غنی ۔

(یہ محاورہ مدح و ذم دونوں پر حسب موقع دلالت کرتا ہے) ۔

صلہ (ع) اسم مذکر :- (۱) انعام ۔ عطا ۔ بخشش ۔ ہدیہ ۔ تحفہ (۲-و) بدلہ ۔ عوض ۔ پاداش نیکی ۔ جزائے نیک ۔ اجر ۔ جیسے صلۂ کارگذاری ۔ صلۂ محنت وغیرہ (۳) نحو میں وہ جملہ جو موصول کے بعد اُس کے جواب میں واقع ہو اور ان دونوں کے درمیان ایک حرف صلہ بھی آئے ۔ مگر اردو میں حرف صلہ اول آتا ہے ۔

صلہ دینا (و) فعل متعدی :- انعام دینا ۔ بدلہ دینا ۔ عوض دینا ۔ اُجرت یا مزدوری دینا ۔ حق محنت و حق السعی عطا کرنا ۔

صلہ ملنا (و) فعل لازم :- حُسن خدمت یا کارگذاری کا انعام ملنا ۔ بدلہ ملنا ۔

صلہ میں (و) تابع فعل :- بدلہ میں ۔ عوض میں ۔ عوضانہ ۔ بدلہ ۔ جزا ۔

صلّے (ع) صیغۂ ماضی واحد غائب مذکر ۔ اُس نے برکت دی ۔ اُس نے درود بھیجا ۔ وہ مہربان ہوا ۔

صلّے اللہ علیہ (ع) کلمۂ دعا :- خدا تعالٰے کا اُن پر درود ہو ۔ اُن پر خدا کی رحمت ہو ۔

(یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے) ۔

صلّے علّے (و) کلمۂ دعا :- اُن پر درود و رحمت ہو ۔ کیا کہنا ہے ۔ سُبحان اللہ ۔ شاباش ۔ واہ وا ۔ مرحبا ۔

ہیں دہن غنچوں کے وا کیا جانے کیا کہنے کو ہیں
شاید اُس کو دیکھ کر صلّے علّے کہنے کو ہیں (ذوق)

صلیب (معرب چلیپ) اسم مؤنث :- (۱) سولی ۔ چلیپا (۲) اس شکل کا نام + وہ علامت یا لکڑی کی بنی ہوئی اس شکل کی صورت جسے رومن کیتھلک مذہب کے عیسائی ہر وقت پہنے رہتے ہیں ۔ اس کی [illegible] کئی قسمیں ہیں جیسے × - +

صم

کر آپ ہی بشپ اور بشب یہ دونو اس طرح کی صلیب ڈالتے ہیں - ۹ + ۹ عیسائی مذہب کا ایک نشان جو اکثر گرجا کے اوپر سرکاری جھنڈوں اور عیسائی مذہب کے بادشاہوں کے تاج پر بنا ہوا ہوتا ہے +

(اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتے آسمان پر لے گئے تو طرطوس یا خطوتس نام ایک شخص کو جو عیسےٰ علیہ السلام کا ہمشکل تھا دار پر کھینچ دیا جس میں + اس طرح کی دو لکڑیاں لگی ہوئی تھیں اس تاریخ کے بعد تر سائیوں نے اُس شخص کو عیسیٰ تصور کر کے دار عیسےٰ کی چوبی شکل بطور ان کی یاد میں لٹکانے لگے ہیں ڈالنی شروع کی اور اُس کی تعظیم و تکریم کرنے لگے اور اس کا نام بھی صلیب رکھ دیا) +

صُمّ (ع) اسم مذکر :- جمع اصم - آگندہ گوش - بہرا - کر - بوٹا - کن بوڑا - وہ شخص جس کی سماعت میں فرق ہو +

(اگرچہ یہ اصم کی جمع ہے - مگر اس حالت حور کی طرح اس کو بھی مفرد استعمال کرتے ہیں - یا یوں کہو کہ بجائے مفرد جمع کا استعمال مبالغہ کے واسطے ہے) +

صُمّ و بُکم (ع) اسم مذکر :- جمع اصم و ابکم - گونگے بہرے + گونگا بہرا - اسی میں تصرف کر کے عوام الناس نے گم سم کر لیا ہے - اردو والے اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں - جو کسی بات کا جواب نہ دے +

صَمصام (ع) اسم مؤنث :- تیغ تیزاں - جس کا منہ نہ پھرے - مجازاً مطلق تلوار یا شمشیر ؎

قتل کرکے مرے قتل کر صمصام نہ بھیج　　قتل کرنا ہے تو پھر قتل کا پیغام نہ بھیج　(عاشق)

صَنّاع (ع) اسم مذکر :- بہت بڑا کاریگر - نہایت ہنرمند - اہل حرفہ - پیشہ ور +

صِناعت (ع) اسم مؤنث :- ہنر - کاریگری - پیشہ - حرفہ + دستکاری +

صَنائع (ع) اسم مذکر :- صناعت کی جمع - کاریگریاں - ہنرمندیاں +

صَنائع بدائع (ع) اسم مذکر :- وہ عجیب و غریب نکات اور باریکیاں جو نظم یا کلام میں اُس کی خوبی اپنی طبیعت کی رسائی ظاہر کرنے کے واسطے عمداً لائی جائیں یا از خود صادر ہوں +

صَندل (چندن کا معرب) :- چندن + اگر یا اگر - ایک قسم کی سفید خوشبودار لکڑی کا نام جو مزاجاً دوم درجہ میں سرد خشک ہے ؎

پریوں نے کشاں کشاں نکالا　　صندل آتش کدے میں ڈالا　(نسیم)

(اس کی تین قسمیں ہیں - اول سفید خوشبودار - دوم سرخ بے نیاز خوشبو - سوم - زرد کہ اس میں بھی چنداں خوشبو نہیں ہوتی - صندل کی لکڑی بے ریشہ ہوتی ہے اور گھسنے سے نہایت صاف نکلتی ہے - چنانچہ - تختیٔ نہایت صاف کے واسطے صندل سا کہا کرتے ہیں - جب جسم پھنسیوں کے بعد صاف ہو جاتا ہے تو اُس وقت بھی کہتے ہیں کہ صندل سا جسم ہو گیا - صندل کی سی تختی - نہایت صاف چیز - مثلاً شکم وغیرہ کے واسطے بھی کہتے ہیں - لفظ چندن فارسی میں بھی پایا جاتا ہے) +

صند

صَندل کے چھاپے مُنہ کو لگے - (و) کہاوت :- (۱) بڑی بدنامی ہوئی نہایت روسیاہی ہوئی - (۲) - پورب) سرخروئی حاصل ہوئی - بڑا نام پایا نیکنامی کمائی +

(اول معنی میں یہ محاورہ بھی اُسی قبیل سے ہے کہ مدح کے الفاظ سے ذم مراد رکھنا) +

صَندل کی سی تختی (و) صفت - ۶ :- مثل تختۂ صندل صاف - نہایت صاف سپاٹ + بے روئیں - شفاف +

(ضیکری کی تعریف میں شاعروں نے باندھا ہے) +

صَندل گھسنا (و) فعل متعدی :- اول معلوم دوم - (۱) باش عو) عورتوں کا باہم مساحقت کرنا - طبق زنی کرنا - چپٹی لڑنا +

(اس کی مثالیں رنگین کی ریختی - ردیف نون کی غزل میں دیکھو یا بحث فحش پر لکھا) +

صَندل لگانا (و) فعل متعدی :- صندل مالیدن کا ترجمہ - صندل کا اعضا پر طلا کرنا - اکثر درد سر کے واسطے زیادہ لگاتے ہیں +

صَندلی (ت) صفت :- (۱) صندل کے رنگ کا - سرخی لئے ہوئے زرد - دھانی رنگ سے مشابہ +

(یہ رنگ چھڑیلے ناگرموتھے یا رکچری برادۂ صندل سے جوش دیکر بنایا جاتا ہے) +

(۲) صندل کی لکڑی کا بنا ہوا - (۳ - ۱) ایک قسم کی اونچی تپائی جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے اور اُس پر چڑھ کر سفیدی وغیرہ مکانوں کے اندر پھیرتے ہیں - (۴ - ۱) جنم کا نپنسک - وہ شخص جو قدرتی خواجہ سرا پیدا ہوا ہو - وہ نامرد جس کے عضو تناسل کا پیدائش ہی سے نشان نہ ہو +

صُندُوق (ع) اسم مذکر :- چوبی - یا چرمی خواہ ٹین کا اسباب رکھنے کا ظرف - بکس - پیٹی - پٹارا - پیٹی (۲) تابوت - وہ صندوق جس میں مردے کو رکھ کر لیجاتے ہیں ؎

اُٹھاتے نجد میں کس دھوم سے ہم قیس کا مردہ
اگر صندوق ملجاتا کہیں لیلیٰ کی محمل کا　+　(نامعلوم)

(۳ - ۱) صفت :- ابھرا ہوا آگے نکلا ہوا - پھولا ہوا - سطبر - جیسے سینہ صندوق - (بازاری اشخاص بولتے ہیں) +

(یہ لفظ عربی زبان میں بضم صاد ہے - کیونکہ کلام عرب میں فعلول کے وزن پر جو الفاظ آتے ہیں وہ بضم اول ہوتے ہیں جیسے عُصفُور - جُمہور وغیرہ مگر فارسی والے اس وزن کے الفاظ کو بفتح اول پڑھتے ہیں اسی وجہ سے لفظ زنبور کے وزن پر صَندوق اُردو میں بھی بولا جاتا ہے) +

صند

صندوق میں بند کرکے رکھنا (ف) فعل متعدی :- (۱) کمال احتیاط سے چھپا کر رکھنا۔ جان کے برابر رکھنا۔ تعویذ بنا کر رکھنا ؎

صندوق میں کمی بت پر خلی کرکے بند　　پائی کہیں جو اپنے گرفتار کی شبیہ (جرأت)

(۲) طنزاً بھی کہتے ہیں جس طرح ہوا نہ لگنے دو کہتے ہیں اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ کی چیز ایسی ہی نایاب ہے اسے صندوق میں بند کرکے رکھئے یعنی ہوا نہ لگنے دیجئے +

صندوقچہ (ع + ف) اسم مذکر :- صندوق کی بقاعدہ فارسی تصغیر۔ چھوٹا بکس۔ صندوقچی سے بڑا اور صندوق سے چھوٹا +

صندوقچی (ع + ف) اسم مونث :- دیکھو صندوقچہ +

صندوقی (۱) صفت :- صندوق کے موافق۔ صندوق کی وضع کا۔ مستطیل کار جیسے صندوقی قبر جو بغلی قبر کا نقیض ہے +

صُنْع (ع) اسم مونث :- کاریگری +

صَنْعت (ع) اسم مونث :- کاریگری۔ پیشہ۔ ہنر۔ حرفہ۔ دستکاری۔ کام +

صنعتِ پروردگار (ع + ف) اسم مونث :- فطرتی کاریگری۔ قدرتی ہنرمندی۔ خدا تعالے کے عجیب و غریب کام +

صِنْف (ع) اسم مونث :- نوع۔ جنس۔ قسم۔ گونہ + نوعِ مقید بصفات +

(بعض لوگوں نے صنف کی یہ تعریف لکھی ہے کہ انواع موجودات میں سے ہر نوع کی قسم کا نام صنف ہے۔ مثلاً حیوان جنس ہے اور اُس کے انواع اونٹ گھوڑا بیل انسان وغیرہ ہیں جس طرح اقسام جنس کو انواع کہتے ہیں۔ اقسام نوع کو صنف کہینگے۔ مثلاً اصنافِ نوعِ اسپ ترکی۔ عربی۔ کوہی۔ کچھی وغیرہ ہے۔ اور اصنافِ نوعِ انسان چینی۔ رومی۔ ہندی۔ حبشی وغیرہ) +

صَنَم (ع) اسم مذکر :- (۱) بت۔ مورتی۔ پتلی۔ پرتما۔ قالب۔ لکڑی خواہ پتھر۔ خواہ دھات یا مٹی وغیرہ کا بنا ہوا۔ قالب بے جان۔ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ شمن کا معرب ہے۔ مگر چونکہ فارسی میں شمن بت پرست کو کہتے ہیں اس وجہ سے محل تامل ہے ؎

جس نے دیکھا تجھ کو عریاں وہ یہی کہنے لگا　　خوب آذر نے بنایا ہے صنم بلور کا (ناسخ)

پکارتا ہوں یہ بتکدے میں خدا ہے واحد خدا ہے واحد }
جواب دے مجھ کو اے برہمن یہ منہ ہے تیرے کسی صنم کا } (اسیر)

(۲-ف) (چونکہ بت ہر طرح سے سڈول اور متناسب اعضا میں نہایت خوشوضع ہوتا ہے اس وجہ سے اہل فارس اردو والے مجازاً معشوق کے معنی میں استعمال کرنے لگے) پریتم۔ موہن۔ من موہن۔ دلدار۔ دلبر۔ دلربا۔ محبوب۔ عزیز۔ جانی۔ پیارا ؎

صنم

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا　　دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بے مقدور کا (ذوق)

وہ دن خدا کرے کہ خدا بھی جہاں نہ ہو　　میں اور صنم ہو اور کوئی درمیاں نہ ہو (ارشد)

(بعض موقع پر شعرا نے مرشد پیر یا خدا تعالے سے بھی مراد لی ہے) +

دل جان دین و ایمان جو لینا ہو صنم لے لو　　کرینگے عذر دینے میں ہم جو چاہو قسم لو (ظفر)

نہیں دیکھا ہے لیکن تجھ کو پہچانا ہے آتش نے }
بجا ہے اے صنم جو تجھ کو دعوے ہے خدائی کا } (آتش)

صنم خانہ۔ صنم کدہ (ع + ف) اسم مذکر :- بتخانہ۔ مندر۔ دیول۔ دیو استھان۔ ٹھاکردوارا +

صنم کا کھیل۔ ایک قدیمی کھیل ہے جو استادان عاشق مزاج کے اختراعات سے دل بہلانے اور شاہدان پری تمثال کے پرچانے کا ایک اچھا لٹکا ہے۔ چنانچہ حضرت قلندر بخش جرأت وغیرہ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے ؎

کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چمکا　　طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو صنم کا

سونے نہ دینگے اور نہ سوئینگے رات بھر　　کھیلینگے آج کھیل صنم کا صنم سے ہم (احسن اللہ)

اس کھیل کے قواعد میں ایک مختصر رسالہ بھی سید حسین شاہ صاحب حقیقت کی تصنیف سے یادگار زمانہ ہے جس کا نام مصنف موصوف نے "صنم کدہ چین" تجویز فرما کر ۱۲۰۹ ہجری میں تیار کیا۔ اور وہ ۱۲۶۹ ہجری میں ۴۳ صفحہ پر مطبع مصطفائی میں چھپا +

اس کھیل کو اس طرح کھیلتے ہیں کہ چند ہم عمر باہم ملکر ایک جگہ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ردیف تہجی سے حرف الف کا دورہ شروع کرتے ہیں۔ یعنی اُن میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ صنم آمد۔ دوسرا اس سے پوچھتا ہے از کجا؟ وہ کہتا ہے۔ از احمد نگر۔ غرض اخیر تک اسی طرح اُس سے سوال کرتے جاتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک کا جواب دیتا جاتا ہے۔ جب الف کا دورہ ختم ہو جاتا ہے تو بے کا دورہ شروع کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یے تک لے جا کر ختم کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک چیز کے جواب دینے میں بھی عاجز و قاصر رہتا ہے تو اُسے اس طرح شرمندہ کرتے ہیں کہ جس حیوان کی چاہتے ہیں۔ اُس سے بولی بلواتے ہیں۔ بعض لوگ الف۔ عین۔ حا۔ ہا۔ سین۔ صاد۔ ذال۔ زاے۔ ضاد و ظا کا فرق نہیں کرتے اور زبور و شیرینی وغیرہ چاہتے ہیں سو پوچھ بھی لیتے ہیں تمثیلاً یہاں ایک سوال کرکے اُس کا جواب بھی لکھا جاتا ہے :-

صنم آمد۔ از کجا؟ از احمد نگر۔ کجا میرود؟ بہ آگرہ۔ بر چہ سوار است؟ اُشتر۔ چہ پوشیدہ است؟ اچکن۔ در دست چہ دارد؟ انگشتری۔ چہ میخورد؟ انگور۔ چہ می نوشد؟ آب۔ چہ میسراید؟ ایمن کلیان شعرے ہم یاد دارد؟ آرے[1] ؎

[1] چاہے جس زبان کا شعر پڑھے اختیار ہے +

صنم

اے بلو اگر بگلشن لب آب بگذری — بشنار عرضہ وہ بر جاناں پیام ما (حافظ)

آج بیڈ عجب ہے ہمارے دل میں کچھ آئی ہوئی
جام سے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا چھائی ہوئی } (بیان)

آ پیارے نین میں پلک ڈھانک تو ہے لُون
نہ میں دیکھوں اور کو نہ تو ہے دیکھن دون } (قدیم)

کدام شکل ہم یاد دارد؟ آرے ۔ آمدن بارادت رفتن باجازت ۔ کدام چیستان ہم یاد دارد؟ آرے ؎

آن چیست کز حسن بتاں زبوں گردد — اندر کف موشگاں سوزدوں گردد
سر بستہ نقش گر زسد آب باد — چوں آب باد رسد ہم خوں گردد

۸ ۔۔ ۵ ۔ ۱ یعنی مہندی ؎

اُٹھے تو اک روگ اُٹھائے بیٹھے تو دکھ دے
جائے تو اندھیری لائے آوے تو سکھ دے } (پہیلی)

آنکھ ۔ پس اسی طرح ہر حرف کے سوال کئے جاتے ہیں +

صنم کدۂ چیں (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) چین کا مشہور بتخانہ جہاں کے بتوں کی تعریف شعرائے فارس نے بہت لکھی ہے ۔ شاید اُنہوں نے اصلی کے بُت نہ دیکھے ہونگے (۲) ایک کتاب کا نام جس میں صنم کا کھیل لکھا ہوا اور سید حسین حقیقت کی تصنیف سے ہے +

صنوبر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) چیڑ کا درخت جس میں چلغوزے لگتے ہیں اور نہایت سیدھا ہوتا ہے (۲) سرو ناز ۔ ایک قسم کا سرو جس سے معشوق کے قد اور اس کے خرام کو تشبیہ دیتے ہیں ۔ جیسے ؎

چنداں بود کرشمہ و ناز سہی قداں — کاید بجلوہ سرو صنوبر خرام ما (حافظ)

محبت گلشن عالم میں جنسیت سے لازم ہے
نہ کیوں اُس سرو پر عاشق صنوبر ہو مرے دل کا } (ذوق)

صواب (ع) اسم مذکر :۔ خطا کا نقیض ۔ راست ۔ درست + جیسے جواب باصواب + راستی ۔ درستی ۔ (۲ ۔ ف) خوب ۔ بہتر + بہتری +
(جن صاحب لوگوں نے اس کے معنی اجر ۔ بدلہ وغیرہ لکھے ہیں وہ ثواب ثائے مثلثہ سے بنا دیں) +

صواب اندیش (ع + ف) صفت :۔ راست اندیش ۔ ٹھیک اور مناسب سوچنے والا ۔ بہتری کی سوچنے والا +

صواب دید یا صوابدید (ع + ف) اسم مؤنث :۔ صلاح ۔ مصلحت ۔ صلائے مستحسن ۔ تجویز درست + مشورہ ۔ کنکاش +

صوبہ

صوبجات (ع) اسم مذکر :۔ (صوبہ کی جمع) +

صوبہ (ع) اسم مذکر :۔ از صوب (۱) سلطنت کا وہ حصہ جس میں بہت سے پرگنے یا اضلاع شامل ہوں ۔ جیسے صوبۂ پنجاب ۔ بنگال ۔ مدراس ۔ بمبئی وغیرہ ۔ (۲) حاکم صوبہ ۔ لفٹنٹ گورنر +

صوبہ دار (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) حاکم صوبہ (۲) سپاہ پیادہ کا وہ ہندوستانی اعلےٰ عہدہ دار جس کا رتبہ کپتان کے برابر ہوتا ہے ۔ سیناپتی +

صوبہ داری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ (۱) حکومت صوبہ + نظامت (۲) صوبہ دار کا عہدہ +

صوت (ع) اسم مؤنث :۔ بانگ ۔ آواز ۔ صدا ۔ ندا ۔ جیسے صوتِ دلکش یا دلپذیر وغیرہ +

صُور (ع) اسم مذکر :۔ (۱) نرسنگھا ۔ نرسنگا ۔ بجانے کا سینگ ۔ تُرئی ۔ بگل ۔ تُرم ۔ نفیری ۔ قرنا ۔ (۲) وہ آواز جو حضرت اسرافیل حشر کے روز ایک دفعہ مار ڈالنے کے واسطے دوسری مرتبہ جلانے کے واسطے چالیس برس کے فاصلہ سے نکالینگے ؎

تیرے قامت سے جو ہو برپا قیامت سر پر — کام لے منقار سے نے یا دو قمری صور کا
گر ترے فریادیوں کے نامۂ پیچیدہ کو — لب پہ رکھ کر پھونکئے پیدا ہو نالہ صور کا } (ذوق)

صورِ اسرافیل (ع) اسم مذکر :۔ وہ صور جس کو حضرت اسرافیل حشر کے دن پھونکینگے +

صور پھونکنا (ہ) فعل متعدی :۔ تُرئی بجانا + حضرت اسرافیل کا زندوں کے مارنے اور مُردوں کے جلانے کے واسطے روز محشر کو بگل بجانا +

صورت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) پیکر ۔ شکل ۔ ہیئت ۔ چہرا + مُنہ ۔ مکھڑا ۔ لقا ۔ جیسے "صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا" ؎

داغ کی شکل دیکھ کر بولے — ایسی صورت کو پیار کون کرے (داغ)
پکارا دیکھ کر میں حور کی شکل — خداوندا یہ صورت وہ نہیں ہے (ایضاً)
ہماری شکل تیرے غم میں پہچانی نہیں جاتی — بگڑ جاتی ہے صورت بھی مصیبت ایسی ہوتی ہے (ایضاً)

(۲) نقش ۔ تصویر (۳) ڈول ۔ خاکہ + ڈھانچ ۔ ڈھچر (۴) حالت ۔ گت ۔ گتی ۔ کیفیت ؎

سر اپنا ران پر جو غیر کی رکھ کر وہ شب سوئے
یہ میٹھی ران ہم سے کچھ نہ پوچھو ران کی صورت } (آتش)

رنگتی آئینہ کرتا تو ہے تجھ سے لیکن — میں اسی سوچ میں ہوں کیسے کیا صورت ہو (نصیر)

مفت آنکھوں میں تری پھرنے لگی منہ زرد　　ہوگئی میر تری کیا صورت　(میر)

نہیں ایک صورت پہ کوئی مدام　　اُسی کے غرض ذات کو ہے قیام　(میر حسن)

(۵) طرح۔ وضع۔ طور۔ طریق۔ نوع۔ رنگ۔ ڈھنگ۔ ڈھب۔ قرینہ ۵

گر کسی صورت نہیں کاشانۂ تن خلیے سے　　ہر نفس دل اُبلہ گاہ حسن شک حور ہے　(نسیم دہلوی)

اس کی شرارتیں بھی قیامت سے کم نہیں　　دل مجھ سے چھینے ہے کسی صورت سے کم نہیں　(داغ)

تمہارے آگے خندۂ گل کا یہ نقشہ ہے　　کہ جس صورت کوئی بگڑا ہوا بنتا ہے حسین بن کر　(ایضاً)

بلا سے اضطراب دورہی بن کر تمہیں رہنا
کسی صورت سے تم رہنا مرے دل میں مگر رہنا　(؟)

عزت کی کوئی صورت دکھلائی نہیں دیتی　　چُپ رہیے تو چشمک ہے کچھ کہیے تو گالی ہے　(میر)

قمر نے رات کہا اُس کی دیکھ کر صورت　　کہ میں غلام ہوں اُس شکل کا بہر صورت　(میر)

سچ تو یہ ہے کہ دل آجائے حسینوں پہ جس کا　　پھیر اُس پر کسی صورت نہیں آتا ہے اُسے　(جرأت)

کریں وہاں قصد کیونکر اضطراب دل جتانے کا
کسی صورت نہیں مقدور جس جا لب ہلانے کا　(ایضاً)

(۶) تدبیر۔ تجویز۔ جیسے "کوئی تو اُس کی نوکری کی صورت نکالو" (۷) مانند۔ مثل + مشابہ ۵

اک غیرتِ شیریں نے مری زیست ہے کی تلخ
سر پھوڑ کے مرجاؤں نگا فرہاد کی صورت　(امانت)

آنکھوں کے تصور میں مجھے صورت نرگس　　اک پل نظر آتی نہیں آرام کی صورت　(ایضاً)

خوب رو کو دوست رکھتا ہے خلیل بھی دیکھ لو　　صورت آدم نہ جنت سے نکالا حور کو　(غافل)

کس کی تیغ نگہ نے مارا ہے　　دل تڑپتا ہے صورت بسمل　(تجمل)

پئے تسکین خاطر صورت پیراہن یوسف　　محمد کو تو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا　(لا اعلم)

کچھ نہیں چاہیے تجہیز کا اسباب مجھے　　عشق نے کشتہ کیا صورت سیماب مجھے　(ذوق)

(۸) موقع۔ محل ۵

کوئی صورت نہیں اس گھر سے اب تیرے نکلنے کی
قیامت کی ہے جس نے آرسی تجھ کو دکھا دی ہے　(؟)

اب تو سوز سے بجھنے کی نکالو صورت
خیر تقصیر ہوئی اب تو اِدھر آہی گیا　(؟)

ہوئی صورت نہ اپنی کچھ شفا کی　　دوا کی مدتوں برسوں دعا کی　(افسر)

(۹) ظاہر۔ معنی کا نقیض ۵

لیا میں کا خراب کیکے رہیں فلک تا کے　　صورت میں قطرۂ خوں ہے معنی میں پیالۂ دل　(میر)

(۱۰) بھیس۔ روپ ۵

رو دی صورت پہ برستا ہے ہماری رونا　　گرچہ ڈھب سے بنلتے ہیں ہنسی کی صورت　(معروف)

(۱۱) آثار۔ علامت۔ نشان (۱۲) شغل۔ مشغلہ۔ کام۔ کاج ۵

وصل کا وعدہ نہیں تو قتل کا وعدہ سہی
دل کے بہلانے کو پیارے کوئی صورت چاہیے　(شوق)

(۱۳) بُت۔ مورت۔ مُورت۔ مورتی ۵

ٹوٹے بُت مسجد بنی مسمار بتخانہ ہوا　　جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا　(رند)

صُورت آشنا (ع + ف) صفت :۔ روشناس + جان پہچان۔ دور کی صاحب سلامت کا + واقفکار ۵

زمیں گور کو یہ ملک بیگانہ سمجھتے تھے　　بہت سے لوگ لیکن ایسے صورت آشنا نکلے　(امیر)

کیسے ہے دیکھ مجھے صورت آشنا سے ہو　　ہزار جی سے ہوں قربان اس تجاہل کا　(ممنون)

صورت آشنا ہونا یا ہو جانا (و) فعل لازم :۔ روشناس ہونا۔ فقط دیکھا بھالی کی ملاقات ہونا۔ صورت پہچاننا۔ یونہیں سا واقف ہونا۔ واقف ہو جانا۔ جان پہچان ہو جانا ۵

ترے کشتوں سے جو صورت آشنا ہو جائیگا　　زندگی سے وہ مسیحا کا خفا ہو جائیگا　(آتش)

صورت باندھنا (و) فعل متعدی :۔ کسی امر کا اس طرح بیان کرنا کہ اُس کا سماں آنکھوں کے روبرو پھر جائے۔ نقشہ کھڑا کرنا۔ سماں باندھنا +

صورت بدلنا (و) فعل متعدی :۔ (۱) روپ بھرنا۔ بھیس بدلنا۔ چہرہ تبدیل کرنا۔ (۲) دوسری ہیئت اختیار کرنا۔ ہیئت پلٹنا۔ جیسے بونٹ کے کیڑے کا تیتری بنجانا (۳) منہ بگاڑنا۔ چہرا بگاڑنا۔ اس قدر مارنا کہ وہ پہچانا نہ جاسکے +

صورت بگاڑنا (و) فعل متعدی :۔ چہرا بگاڑنا۔ بے روپ کرنا۔ بدصورت بنانا۔ بدشکل کرنا۔ بدنما کرنا۔ بد ہیئت کرنا۔ کروپ کرنا +

صورت بنا (و) فعل لازم :۔ چہرے کی ہو بہو نقل اُترنا۔ پوری پوری نقل اُترنا۔ جیسے "صورت تو نہ بنی پر منہ تو چڑا دیا" یعنی نقل مطابق اصل نہ ہوسکی۔ مگر خاکا تو اُڑا دیا +

صورت بنانا (و) فعل متعدی :۔ (۱) شکل بنانا۔ تصویر بنانا۔ ہیئت بنانا۔ (۲) روپ بھرنا۔ بھیس بدلنا۔ (۳) منہ بنانا۔ چہرا بنانا۔ چہرے کی لینا۔ منہ بگاڑ کر بات کرنا + منہ چڑانا (۴) ڈول ڈالنا۔ خاکہ ڈالنا (۵) غریبی اور مسکینی ظاہر کرنا۔ گڑگڑانا۔ (۶) ناک بھوں چڑھانا۔ اکراہ ظاہر کرنا۔ اس معنی میں شاذ و نادر کہیں بول دیتے ہیں۔ ورنہ ٹکسال باہر ہے +

صُورت پرست (ف) اسم مذکر :۔ ظاہر پرست + بُت پرست۔

مورتی پوجن کرنے والا ؎

تفرقے صورت پرستوں کے ہیں سارے ورنہ یاں
دیر و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ (ذوق)

صُورت بگڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) شکل بننا۔ ڈول بندھنا۔ ڈھنگ پکڑنا۔ (۲) رنگ اختیار کرنا۔ کسی روش پر آنا (۳) طور پکڑنا۔ وقوع میں آنا +

صُورت تو دیکھو (ہ) محاورہ۔ طنزاً:- مُنہ تو دیکھو۔ لیاقت تو دیکھو۔ کہاں تو یہ دعوے اور کہاں یہ شکل۔ چھوٹا مُنہ بڑی بات ؎

چلا ہے کھینچنے تصویر میرے بُت کی آج — خدا کے واسطے صورت تو دیکھو مانی کی (میر)
کھینچیں گے مرے آئینہ رخسار کی تصویر — دیکھے تو کوئی مانی و بہزاد کی صورت (امانت)

(کسی کی ناقابلیت ظاہر کرنے کے واسطے بطور تمسخر کہتے ہیں) +

صُورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا (ہ) کہاوت:- بدصورتی پر یہ کچھ مزاج۔ صورت ایسی اور نزاکت ایسی۔ بدشکلی پر یہ دماغ۔ فقیری میں شاہی مزاج +

صُورت حال (ع) اسم مؤنث:- صورت معاملہ + کیفیت ظاہری۔ روئداد +

صُورت حرام (ہ) صفت:- دیکھنے میں خوشنما اور ذائقہ میں قابل نفرت۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کا۔ گندم نما جو فروش۔ دھوکے کی ٹٹی۔ بور کے لڈو۔ ظاہر میں ایسی خوبصورت چیز کہ اسے دیکھ کر حرام حلال کا خیال نہ رہے مگر باطن میں مدنا گوار جیسے "صُورت حرام پیریا اندرائن کا پھل" ؎

خوب رُو وہ ہے جس کی خواہش — شمع صورت حرام ہوتی ہے (داغ)

صورت دار (ہ) صفت۔ عو:- خوبصورت۔ قبول صورت۔ شکیل جمیل۔ حسین جیسے "بڑے گھروں کی وہی بات ہے کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان ہم نے تو آج تک کوئی صورت دار نہیں دیکھا"+

صورت درگور ہونا (ا) فعل لازم + عو:- دعائے بد۔ مرنا۔ دنیا سے اُٹھ جانا گڑنا۔ دفن ہونا ؎

بعد مُردن آچکے رونے کو سنگر گور دور
جیتے ہی جی کہتے ہو صورت تری درگور دور (ذوق)

صورت دکھانا (ہ) فعل متعدی:- چہرا دکھانا۔ شکل دکھانا۔ جلوہ دکھانا۔ سامنے آنا۔ روبرو ہونا۔ نظارہ دکھانا۔ دیدار دکھانا ؎

تو اپنی جو صورت دکھادے مجھے — تو بس قید غم سے چھڑا دے مجھے (میرحسن)

صورت شکل والا (ہ) صفت:- طرحدار۔ وضعدار۔ شکیل حسین۔ خوبرو + گبرو +

صورت کرنا یا نکالنا (ا) فعل متعدی:- کوئی تدبیر یا تجویز کرنا۔ ڈھنگ ڈالنا۔ کچھ سرانجام یا بندوبست کرنا۔ ذریعہ پیدا کرنا۔ وسیلہ نکالنا +

صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل (ا) محاورہ:- بدصورتی اور بدوضعی کے ساتھ آن موجود ہونا۔ بدصورت آدمی کی نسبت طنزاً کہتے ہیں +

صورت یہ ہے (ہ) محاورہ:- حال یہ ہے حقیقت یہ ہے۔ بات یہ ہے +

صورتاً (ع) تابع فعل:- از روئے ہیئت۔ ظاہراً۔ بظاہر +

صُوری (ع) صفت:- ضد معنوی۔ ظاہری +

صُوف (ع) اسم مذکر۔ (۱) اُون۔ پشم گوسفند و دیگر حیوانات + نمدہ + کمل (۲) ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ (۳) ریشۂ قلم ؎

سوکھا یہ سوز غم سے تن تیرے ناتواں کا — صوف قلم ہوا ہے مغز اس کی استخواں کا (صابر)

(۴- ر) وہ کپڑا جو دوات میں ڈالا جائے۔ لیقہ۔ کیونکہ ابتدا میں ریشم یا نمدے کا ٹکڑا ڈالتے تھے۔ تاکہ وہ سیاہی کو خوب جذب کرلے۔ بعض لوگ اب بھی ریشم ڈالتے ہیں ؎

روشنائی سے رقم جب وصف گیسو ہو گیا
مشک نافے سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا (اسیر)

(۵- ر) گوٹا بننے کا بانا +

صوف پوش (ع + ف) اسم مذکر:- نمد پوش۔ کمل پوش۔ وہ درویش جو کمل اوڑھے رہے۔ مراد صوفی جو ابتدا میں یہی لباس رکھا کرتے تھے +

صوف ڈالنا (ا) فعل متعدی:- دوات میں ریشم یا کپڑا ڈالنا +

صُوفی (ع) اسم مذکر:- (۱) پشمینہ پوش۔ نمد پوش۔ (اصطلاح میں صوفی وہ شخص جو اپنے دل اور خیالات کو ماسوائے اللہ سے محفوظ رکھے) بعض اہل لغات نے لکھا ہے کہ یہ لفظ صوفہ سے منسوب ہے جو اہل تجرد میں سے زمانۂ جاہلیت میں ایک فرقہ تھا کہ وہ کعبہ اور خلق اللہ کی خدمت کو اپنا فرض جانتا تھا۔ پس اہل تصوف ان سے منسوب ہوئے۔ نیز صوفی بمعنی مخلص بھی آیا ہے۔ ہمہ اوست اور ہمہ ز وست ان کے دو فرقے مشہور ہیں + اولاد و معتقدان صفی جو ایک درویش صوفی المذہب تھا جس کی اولاد سے فارس میں خاندان صفویہ چلا) +

(۲- و) متقی۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ بھگت۔ پاک صاف۔ بے گناہ۔ معصومہ ؎

بزم دشمن میں ہے آپ تو صوفی بن کر — سُرخ آنکھوں میں کہاں ہے اثر جام شراب (داغ)
مصحفی چشم سے ساقی کی نہ رکھ تو صحبت — بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں مخمور کے پاس (مصحفی)

صوفی صافی (ع) اسم مذکر:- فقرا کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے دل کو غیر حق سے پاک صاف رکھے +

صورت | معنی

صُوفیانہ (ع + ف) صفت:۔ (۱) صوفیوں کا سا۔ منسوب بصوفی۔ (۲-۱) سادہ + درویش پسند۔ دہایانہ۔ ٹیپ ٹاپ یا بھڑک سے بھرا +

صُوفیانہ وضع (ا) اسم مؤنث :۔ سادہ وضع۔ سیدھی سادی وضع۔ سادہ پن +

(جن لوگوں نے اس کو صوفیانہ وضع لکھا ہے۔ شاید وہ صورت کے معنی عرفی سمجھے ہیں یا جاہلوں کے زمرہ میں داخل ہیں) +

صَولَت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) حملہ۔ دھاوا (۲) سختی۔ تندی۔ ہیبت۔ رعب داب +

صَوم (ع) اسم مذکر :۔ روزہ۔ برت + روزہ دار +

صَوم وصَلوٰة (ع) اسم مؤنث :۔ روزہ نماز۔ نماز روزہ۔ گیان دھیان۔ اور برت میں لگا رہنا ؎

جبیں پہ سجدے کی جا در تن پہ سجادہ ۔۔ خیال یار میں صوم و صلوٰة آتی ہے (اختر)

صَہبا (ع) اسم مؤنث :۔ شراب سرخ۔ ایک قسم کی لال شراب۔ مئے لالہ گوں۔ مئے احمر۔ سفید انگوروں کی شراب۔ سید محمد زکریا خاں صاحب زکی ؎

یہ گرمزہ ہو صہبا پیجئے خون دل اپنا ۔۔ ہم نے تاک رکھی ہے مئے انگور پی لینا (زکی)

نیند آئی ہے بڑی رات گئے آئے ہو ۔۔ سرخ آنکھوں میں بھلا نشہ صہبا کیسا (داغ)

خون دل آنکھوں میں اس طرح سے بھر جاتا ہے ۔۔ جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے (آتش)

صَیّاد (ع) اسم مذکر :۔ شکار باز۔ صید کرنے والا۔ شکاری۔ اہیڑی + چڑی مار۔ ماہی گیر +

صَیّادِ اجل (ع) اسم مذکر :۔ ملک الموت۔ جم دوت۔ فرشتۂ مرگ۔ عزرائیل +

صِیام (ع) اسم مذکر :۔ صوم کی جمع۔ روزے +

صِیانت (ع) اسم مؤنث :۔ حفاظت۔ نگہبانی۔ نگرانی + پاسبانی + بچاؤ +

صَید (ع) اسم مذکر :۔ (۱) شکار۔ وہ جانور جس کو شکار کریں۔ اہیر ؎

اہل خوں گرفتۂ یار د شفاعت سے فائدہ ۔۔ صید اجل کسی نے چھڑایا نہیں ہنوز (مومن)

(عربی میں بمعنی مصدر یعنی شکار کرنے کے بھی آتا ہے)

(۲-ا) اسم مؤنث :۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح میں اس امر کا عہد کہ دونو مد مقابل میں سے جو کوئی ایک دوسرے کے کبوتر کو پکڑے (صید کرے) پھر نہ دے۔ صلح کا نقیض چنانچہ کہتے ہیں کہ ہماری اُس کی صید ہے + ہم پیشہ۔ ہم کار آدمیوں کی باہمی ضد اور لڑائی جیسے بٹیر بازوں۔ پتنگ بازوں کبوتر بازوں کی نسبت بولتے ہیں ؎

صید سے ہیں تقصد ذبح کا کچھ قصد رہا ۔۔ صلح بھی ٹھیری تو پھر کاہے کے چھوڑا ہم کو (ذوق)

(ہم یہ جانتے ہیں چلتے سنے محاورہ دان نے اسکے شرط لگانے اور بھیری کہنے کے معنی کہاں سے لکھے اگر کبوتر کے دو دینے کی شرط لگانی کہتے تو بھی بجا تھا شاید مقلدیہ معنی لکھے ہیں) +

صَید بدنا (ا) فعل متعدی :۔ (کبوتر باز) کبوتر کو پکڑ کر نہ دینے کا باہم عہد کرنا۔ ضد باندھنا +

صَید کرنا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) شکار کرنا۔ اہیڑنا۔ پکڑنا ؎

دل پرداغ کو میرے نہ چھوڑا چشم گریاں نے ۔۔ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے (نصیر)

(۲) فریفتہ کرنا۔ قابو میں لانا۔ بس میں لانا +

صید گاہ (ع + ف) اسم مؤنث :۔ شکار گاہ۔ رمنا۔ شکار کھیلنے کی جگہ +

صَیدی (ا) اسم مذکر :۔ (کبوتر باز) وہ دو شخص جو آپس میں صید رکھیں۔ مخالف۔ حریف۔ مخاصم۔ مقابل۔ دشمن۔ وہ شخص جو اپنے ہم پیشہ آدمیوں سے ضد اور لڑائی رکھے۔ علی الخصوص بٹیر بازوں۔ کبوتر بازوں۔ پتنگ بازوں کا حریف ؎

جیسے اڑتا کسی صیدی کا کبوتر ہر دم ۔۔ لاگ پروانہ کی سو بار اُٹھے اور بیٹھے (نصیر)

وائے قسمت اب آئیگا نہ لائیگا جواب ۔۔ لیچلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لے چلا (داغ)

رہی ہر طرح سے صید کی کبوتر کی طرح ۔۔ ہاتھ سے اُس بت بے درد کے اپنا ہم کو (ذوق)

صِبغہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) سانچے میں ڈھالنا۔ سانچے میں ڈھلا ہوا۔ ڈھلی ہوئی چیز۔ (۲) خلقت۔ طریقت۔ اصل (۳) وہ مشتق یا منقلب کلمہ جو کسی اصل لفظ سے نکالا گیا ہو۔ جیسے ماضی مضارع امر یا ان کی تقسیم جو بلحاظ واحد جمع۔ حاضر۔ غائب و متکلم مقرر کی گئی ہے یا یوں کہو کہ مصدر کے مادے میں جو حروف یا حرکات کے ادل بدل سے الگ الگ ڈھنگ کے لفظ اس طرح ڈھلیں کہ مصدر کے معنی بھی قائم رہیں۔ تو اُس لفظ یا مشتقات کو صیغہ کہینگے (۴- اہل تشیع) کلمات ایجاب و قبول + نکاح۔ عقد۔ (۵-ا) مد۔ محکمہ۔ زمرہ۔ شعبہ۔ جیسے صیغۂ آبپاشی۔ صیغۂ ریاستہائے غیر۔ صیغۂ آبکاری۔ دیوانی وغیرہ +

صِیغہ پڑھانا (ا) فعل متعدی :۔ (اہل تشیع) نکاح پڑھانا۔ چار بول پڑھانا۔ ایجاب و قبول کرانا +

صِیغہ گردانا (ا) فعل متعدی :۔ تصریف کرنا۔ فعل کی گردان کرنا۔

(جن لوگوں نے اس کے معنی مجامعت کرنا لکھے ہیں۔ اُن کی محاورات سے ناآشنائی صاف ظاہر ہے وجہ یہ ہے کہ ایک لکھنوی شاعر منیر تخلص نے ایک جگہ کسی طالب علم اور ایک عورت کے اقرار مدار شرط میں بطور مزاح و ہجو لکھا ہے کہ ع

دس صیغے ایک رات میں گردانے جائینگے

یعنی تو نے جو دس مرتبہ سونے کا اقرار لیا ہے یہ مجھ سے نہیں ہوسکیگا۔ بلحاظ طالب علم اُس نے یہ رعایت رکھی ہے مگر آپ نے اسکے معنی ہی مجامعت فرض کر لئے اگر یہ سچ ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ صیغہ گردانا اس شعر کے علاوہ دوسری جگہ بھی اس معنی میں بتا سکتے اور دکھا سکتے ہو یا نہیں؟)

صیقا

صَیقَل (ع) اسم مؤنث :۔ زنگ وہ رگڑنا ۔ جلا ۔ صفائی ۔ روپ ۔ تاب ۔ آب ۔ چمک ۔ پرداز ◆

صَیقَل کرنا (ف) فعل متعدی :۔ جلا کرنا ۔ روپ کرنا ۔ صاف کرنا ۔ چمکانا ۔ آب دینا ۔ پرداز کرنا ◆

صَیقَل گر (ع ◆ ف) اسم مذکر :۔ جلا کرنے والا ۔ ہتھیار صاف کرنے اور سان چڑھانے والا ◆

ض

ض (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عربی کا پندرھواں ۔ فارسی کا اٹھارواں ۔ اردو کا [illegible] حرف جسے ضاد معجمہ یا منقوطہ کہتے ہیں ۔ (۲) حساب جمل میں اس کے آٹھ سو عدد فرض کئے گئے ہیں ۔ (۳) اس کا ٹھیک تلفظ اہل عرب ہی سے نکل سکتا ہے ۔ اردو والے اس کا تلفظ دُواد ۔ ضواد کرتے ہیں (۴) یہ حرف دال مہملہ و یائے تحتانی معروف سے بدلا ہے ۔ اول جیسے ضحاک سے دواک لیکن بلحاظ وجہ تسمیہ دونو میں فرق پڑجاتا ہے ◆ دوسرے تقضض سے تقضی یعنی مدت کا پورا ہونا ◆

ضَابِط (ع) صفت :۔ (۱) دانائی اور واقفیت کے ساتھ نگاہ رکھنے والا ۔ مضبوط پکڑنے والا ۔ حفاظت میں رکھنے والا ۔ (۲) منتظم ۔ انتظام کرنے والا ۔ ہوشیار ۔ مدبر ۔ چگتیا ۔ (۳) حاکم ۔ مالک ۔ قابض (۴) پابند قاعدہ ◆ پابند اوقات ۔ محتاط (۵) متحمل ۔ بردبار ۔ صبر سے رکھی ۔ قانع ◆ مستقل مزاج ۔ گمبھیر ◆

ضَابِطَہ (ع) اسم مذکر :۔ لغوی معنی ہر شے کو اُس کی حد کے موافق نگاہ رکھنے والا ۔ نگہداشت ۔ قاعدہ ۔ دستور عمل درآمد ۔ آئین ۔ قانون ۔ دستور العمل ◆ انتظام ۔ بندوبست ◆ ربط و ضبط ◆

ضَابِطہ برتنا (ف) فعل متعدی :۔ قانون پر چلنا ۔ حسب آئین کام کرنا ◆

ضَابِطۂ دیوانی (ف) اسم مذکر :۔ مالی قانون ۔ وہ قانون جس میں باہمی لین دین کے قواعد ۔ حاکم و رعایا کے واسطے منضبط ہوں ◆

ضَابِطۂ فوجداری (ف) اسم مذکر :۔ قانون فوجداری ۔ امور ناجائز یا مجرموں اور فتنہ انگیزوں کے انسداد کا دستور العمل ◆

ضَابِطۂ مال (ف) اسم مذکر :۔ صیغۂ مال کے حکام کا قانون ۔ خزانہ خراج یا مالگزاری کے متعلق قانون ◆

ضَاحِک (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ہنسنے والا ۔ خنداں ۔ منہ چڑانے والا ۔ ٹھٹھا اڑانے والا ۔ مذمت گر ۔ ہجو کہنے والا ۔ ظریف ۔ ٹھٹھول (۲) سید غلام حسین ایک نامی شاعر کا تخلص جو

ضاہ

سودا کا ہمعصر دلی کا باشندہ پیر فیض آباد کا متوطن ہوا ۔ سودا کی ہجوؤں کی بدولت اس کو نہایت شہرت حاصل ہوئی ◆

ضَامِن (ع) اسم مذکر :۔ (۱) کفیل ۔ ذمہ دار ۔ ذمہ دار ۔ خاطر جمع کرنے والا ۔ بیچ میں پڑنے والا ۔ وہ شخص جو کسی کا طرفدار ہو ۔ جیسے ضامن ہے یار لاسف ۔ (۲ ۔ و) وہ لکڑی کی پچر جو حقہ کی نے اور اُس کے نیڑوے کے درمیان فاصلہ رہنے کے واسطے باندھ دیتے ہیں (۳ ۔ و) مایۂ شیر ۔ وہ دہی جس کے ذریعے سے دودھ جماتے ہیں ۔ پنیر مایہ ◆

(جب صاحب ضامن کہینگے تو اُس شخص سے مراد ہوگی جو کسی کے بروقت طلب جو دکر دینے کا ذمہ دار ہو ۔ مال ضامن کہینگے تو قرض ادا کرنے کے کفیل سے عبارت ہوگی ۔ اور فعل ضامن سے وہ شخص مراد ہے جو کسی افعال کا ذمہ دار ہو) ◆

ضَامِن دَرضَامِن (ف) اسم مذکر :۔ کفیل کا کفیل ۔ ذمہ دار کا ذمہ دار ◆

ضَامِن دینا (ف) فعل متعدی :۔ کسی شخص کو اپنا کفیل یا ذمہ دار بنا کر پیش کرنا ۔ بیچ میں ڈالنا ◆

ضَامِن ہونا (ف) فعل لازم :۔ ذمہ دار بننا ۔ کفیل ہونا ۔ اوٹنا ۔ بیچ میں پڑنا ۔ جیسے ضامن نہ ہوے باپ کہ ہے ضامنی گھر باپ کا ◆ ضامن ہو جیئے گرہ کا دیجئے ۔ اک جھگڑا اپنی وکھلانے جو مرد جسے کو تو پھر میں ضامن ہوں ترے وے سے اگر جائیں کہیں (مصحفی)

ضَامِنی (ع) اسم مؤنث :۔ کفالت ۔ ذمہ داری ۔ ذمہ داری ۔ آڑ ۔ اوٹ ۔ جیسے "گیا پدری اور گیا پدری کی ضامنی" ◆

(جب زر ضامنی کہینگے تو اُس نقدی سے مراد ہوگی جو ضمانت کی بابت رکھی جائے ۔ فعل ضامنی سے کسی کام کی ذمہ داری ۔ مال ضامنی سے قرض کی کفالت عبارت ہے) ◆

ضَامِنی پر چھوڑنا (ف) فعل متعدی ۔ عوام ◆ ضمانت یا ذمہ داری پر رہا کرنا ◆

ضَامِنی دینا (ف) فعل متعدی :۔ ضمانت دینا ۔ کفیل یا ذمہ دار بننا ◆

ضَامِنی قبول یا منظور کرنا (ف) فعل متعدی :۔ کسی کی کفالت یا ذمہ داری کو تسلیم کرنا ◆

ضَائِع (ع) صفت :۔ اکارت ◆ غارت ۔ نکما ۔ تلف ۔ رائگاں ۔ بیفائدہ ۔ لاحاصل ۔ بے سود ۔ برتھا ◆

ضَائِع جانا (ف) فعل لازم :۔ برباد جانا ۔ تلف ہونا ۔ رائگاں جانا ◆ نیست و نابود ہونا ۔ مرنا ◆

ضَائِع کرنا (ف) فعل متعدی :۔ (۱) کھونا ۔ برباد کرنا ۔ تلف کرنا ۔ رائگاں کرنا ۔ اُڑانا ◆ بیکار اور نکما کرنا (۲) مارنا ۔ قتل کرنا ۔ جان سے کھونا ۔ جیسے اتنے آدمی ضائع کئے ◆

ضاء

ضائع ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کھویا جانا۔ اکارت ہونا۔ برباد ہونا۔ تلف ہونا۔ خراب ہونا۔ بیفائدہ صرف ہونا۔ (۲) مرنا۔ فوت ہونا۔ نیست ہونا + قتل ہونا۔ مارا جانا +

ضبط (ع) اسم مذکر :- (۱) نگہداشت۔ حزم و احتیاط کے ساتھ نگرانی۔ نگہبانی۔ حفاظت۔ ہوشیاری (۲) انتظام۔ بندوبست۔ نظم و نسق (۳) حکومت۔ عمل۔ راج (۴) روک ٹوک۔ بندھیج۔ قید۔ پابندی (۵۔ و) قُرق۔ سرکاری تحت۔ تحت سرکار +

ضبط کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) روکنا۔ نگرانی کرنا + قُرق کرنا۔ سرکاری بنانا۔ چھیننا (۲) عمل میں لانا۔ قانون یا ضابطہ قایم کرنا۔ مقرر کرنا جیسے قاعدہ ضبط کرنا (۳) پینا۔ جذب کرنا۔ سمائی کرنا۔ جوشش روکنا۔ جیسے غصہ ضبط کرنا ؎

آہ کرنے میں شان جاتی ہے ضبط کرنے میں جان جاتی ہے

گر نہ ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا کہ نیچے آسماں کے اک نیا اور آسماں ہوتا (ذوق)

ضبط ہونا (ہ) فعل لازم :- قُرق ہونا۔ چھنتا۔ کسی جرم میں مال خواہ جائداد کا سرکاری ہو جانا (۲) متحمل ہونا۔ برداشت ہونا۔ بردباری ہونا +

ضبطی (ا) اسم مؤنث :- (۱) قُرقی۔ نگرانی۔ روک ٹوک +

ضبطیٔ جائداد یا مال (ہ) اسم مذکر :- دھن۔ دولت کی قُرقی +

ضبطی میں آنا (ہ) فعل لازم :- قُرق ہونا۔ قُرقی میں آنا۔ چھن جانا۔ سرکاری ہو جانا +

ضحے (ع) اسم مذکر :- چاشت کے وقت کوئی کام کرنا۔ چاشت گاہ۔ دوپہر دن چڑھے یا دس بجے تک کا وقت +

(چونکہ بقرعید کے روز دوپہر سے پہلے پہلے نماز پڑھ کر قربانیاں کرتے ہیں اس وجہ سے عید اضحٰی اس کا نام رکھا گیا۔ نیز اضحٰے بمعنی قربانی بھی آیا ہے) +

ضحاک (ع) اسم مذکر :- بہت ہنسنے والا۔ نہایت خندہ زن +

(پیشدادیوں میں سے ایک بادشاہ کا نام جو تازس کا بیٹا اور بہت بڑا ظالم بادشاہ حضرت عیسٰے سے ۷۰۰ برس پہلے ہوا ہے۔ کہتے ہیں اس کے کندھوں پر کوئی عارضہ سانپ کی شکل کا ہو گیا تھا جس کی دوا اور غذا آدمی کا مغز تھا چنانچہ اُس کے اس مرض نے ہزاروں بندگان خدا کا خون کر دیا پہلے یہ عرب کا بادشاہ تھا۔ مگر جب فارس کے بادشاہ جمشید کا ظلم حد سے گزر گیا۔ تو لوگوں نے اس کو چڑھائی کرنے کی ترغیب دی اور وہ اس میں کامیاب ہوا۔ جمشید بھاگ گیا اور یہ تخت ایران پر متمکن ہوا +

حضرت ابراہیمؑ اسی کے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ سزائے تازیانہ اور دار پر کھینچنا اسی کے وقت سے رائج ہوا ہے۔ اپنے باپ کو دھوکے سے راہ میں کنواں کھود کر اور اُسے خس و خاشاک سے پاٹ کر اسی نے ہلاک کیا تھا۔ اس کے نام سے ظلم اور سختی کی مراد لیتے ہیں۔ یہ شخص فریدوں ابن آبتین کے ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ بعض اہل لغات کی رائے ہے کہ ضحاک دہ آک کا معرب ہے یعنی دس عیبوں والا چنانچہ ان کی تفصیل اس طرح پر بیان کی گئی ہے (۱) بدصورتی (۲) پستہ قدی (۳) ظلم (۴) دروغگوئی (۵) بددلی (۶) بیدینی (۷) بسیار خواری (۸) بے شرمی (۹) بیخودی (۱۰) بدزبانی + بعض لوگوں کی رائے ہے کہ پیدائش کے وقت اس کے اگلے دو دانت باہر نکلے ہوئے تھے چونکہ اس کے ماں باپ عربی تھے اس وجہ سے انہوں نے بطور پیشین گوئی و نیک فال ضحاک نام رکھ دیا۔ عقلائی قریب الفہم ہے) +

ضخامت (ع) اسم مؤنث :- موٹائی۔ سطبری۔ موٹاپا۔ حجم + جسامت۔ جیسے کتاب کی ضخامت۔ دُنبل کی ضخامت +

ضد (ع) اسم مؤنث :- (۱) نقیض۔ برعکس۔ مخالف۔ غیر۔ متباین۔ خلاف + جیسے نیکی کی ضد بدی۔ رات کی ضد دن +

(ضد اور نقیض میں یہ فرق ہے کہ نقیض چیزیں نہ تو جمع ہی ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جیسے عدم اور وجود اور ضدین جمع تو نہیں ہو سکتی مگر رفع ہو سکتی ہیں۔ جیسے سیاہی و سفیدی) +

(۲۔ و) کینہ۔ دشمنی۔ بغض۔ عداوت۔ مخالفت ؎

اللہ رے دشمنی کہ مرے بعد مرگ وہ ضد سے نشاں مٹاتے ہیں لوح مزار کا (شیدا)

عام ہیں اُس کے تو الطاف شہیدی سب پر تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا (شہیدی)

(۳۔ و) ہٹ۔ اصرار۔ اڑ۔ پیز ؎

شب وصل ضد میں بسر ہو گئی نہیں ہوتے ہوتے سحر ہو گئی (داغ)

کوئی بھی طول روز جزا سے غرض نہ تھی میری شب فراق کی ضد نے بڑھا دیا (ع)

مبتلائے شب فراق ہوئے ضد سے ہم تیرہ روزگاری کے (مومن)

(۴۔ و) ہمارہمی۔ سینہ زوری۔ انانیت (۵۔ ا) خشم۔ غصہ۔ کرودھ۔ جیسے ضد چڑھنا (۶۔ و) تعصب۔ تیج +

ضد آنا (ہ) فعل لازم :- ہٹ چڑھنا۔ تیج پڑنا۔ اڑ ہونا ؎

دل کو آسودہ جو دیکھا تو تمہیں ضد آئی اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشاں ہوتا (داغ)

ضد باندھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بہت اصرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا + (۲) دشمنی باندھنا۔ بیر باندھنا۔ مخالفت کرنا۔ عداوت کرنا (۳) بخشنا۔ بخشنا۔ بخششی کرنا +

ضد پر (ہ) تابع فعل :- اڑ پر۔ ہٹ پر۔ مخالفت پر +

ضد پر آنا (ہ) فعل لازم :- اصرار پر آنا۔ ہٹ پر آنا۔ مخالفت پر کمر باندھنا +

ضد پوری کرنا (ہ) فعل متعدی :- اصرار کے موافق کرنا + اڑ رکھ لینا۔ ہٹ رکھ لینا + کہا کرنا۔ تیج کو کر دکھانا +

ضد چڑھنا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (ضد آنا) + غصہ چڑھنا +

ضد رکھنا (ہ) فعل متعدی :- دشمنی رکھنا۔ کینہ رکھنا۔ مخالفت رکھنا۔ خلاف رہنا +

ضد کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) اصرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا ؎

مشتاق ضد بھی کرتے ہیں لیکن حاضر تقدیر کافر جو ہیں ہاتھ تو وہ بیمار ہو گیا (رزمی)

(۲) بحث و تکرار کرنا۔ حجت کرنا + جھگڑنا +

ضِدّی (ہ) صفت:۔ ہٹ، اصرار کرنے والا۔ ہٹیلا + متعصب۔ نہایت بحث کرنے والا +

ضِدَّین (ع) صفت:۔ (۱) دو ضدیں۔ دو نقیض اور مختلف چیزیں۔ مشرق مغرب۔ شمال جنوب۔ رات دن وغیرہ (۲)۔(و۔ عوام) ضد۔ مخالفت +

ضَرْب (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) مار۔ چوٹ۔ ٹکر + دھکا۔ صدمہ ؎

دل جگر دونوں ہیں مشتاق اُس خنجر کے سینے پر کھاؤنگا جو ضرب وہ دوستی ہوگی (رند)

(۲) بیان۔ برنن۔ ذکر چنانچہ ضرب المثل اسی معنی سے نکلا ہے۔ (۳) ٹھپا۔ مہر۔ چھاپ۔ جیسے ضرب سکہ۔ دارالضرب وغیرہ (۵) توپ کا شمار ظاہر کرنے کا عدد۔ جیسے چار ضرب توپ (۶) ضرر۔ نقصان۔ ٹوٹا۔ گھاٹا۔

(۷) شمشیر زنی (۸) صوفیوں کا کلمہ کو ایک خاص زور اور جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے (۹) جمع کا وہ قاعدہ جس سے اعداد کو باہم ٹکرانے سے بہت جلد مجموعہ معلوم ہو جائے جب ایک عدد دوسرے عدد کی اکائی کے موافق بار بار جمع کیا جائے تو جس مختصر ترکیب سے یہ حاصل جمع دریافت ہو جائے اُسے ضرب کہتے ہیں مثلاً ۳ کو ۴ میں ضرب دینے سے وہ عدد پیدا ہوگا جو ۳ کو ۴ دفعہ جمع کرنے سے حاصل ہو +

ضَرْب اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ صدمہ اُٹھانا۔ نقصان گوارا کرنا۔ ٹوٹا سہنا۔ گھاٹا جھیلنا +

ضَرْب چلیپا (ع + ف) اسم مؤنث:۔ ایک خاص قسم کی ضرب جو آڑی دیجاتی ہے +

ضَرْبُ المَثَل (ع) اسم مؤنث:۔ کہاوت۔ مثل بیان کرنا۔ وہ جملہ جو مثال کے طور پر بیان کیا جائے +

ضَرْبُ المَثَل ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کہاوت کی طرح مشہور ہونا۔ زبان زد عام ہونا۔ مشہور ہونا۔ شہرت پانا +

ضَرْب آنا (ہ) فعل لازم:۔ چوٹ آنا + دھکا لگنا +

ضَرْب دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (عوام) نقصان دینا۔ ٹوٹا دینا۔ ضرر پہنچانا + اعداد کو باہم ٹکرانا +

ضَرْب شَدید (ع) اسم مؤنث:۔ سخت چوٹ۔ مہلک ضرب +

ضَرْب شمشیر (ع + ف) اسم مؤنث:۔ تلوار کا زخم۔ تلوار کا ہاتھ +

ضَرْب لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) چوٹ لگانا۔ کوٹنا۔ تھوڑا مارنا (۲) ہاتھ لگانا۔ وار کرنا۔ تلوار مارنا۔ حملہ کرنا۔ صدمہ پہنچانا۔ قطعہ

کند جو میں نے نکر یہ سُنلے دو ٹکڑے لگا کے ضرب میاں تیغ آبدار کی ایک (مضمی)

ترکیا جواب صنعت ہے تسمی جیس یہ قتل کہ سوختار کی ہوتی ہے ادا کی ایک بار (نصیر)

(۳) ٹھپا لگانا۔ چھاپ لگانا (۴) ایک خاص طریقے کے ساتھ خدا کا نام لینا یا کلمہ پڑھنا جس سے دل پر صدمہ پہنچے۔ جھٹکے کے ساتھ کلمہ پڑھنا +

ضَرْب لگنا (ہ) فعل لازم:۔ چوٹ لگنا + صدمہ پہنچنا + نقصان ہونا۔ ٹھوکر + دھکا لگنا +

ضَرْب مُرَکَّب (ع) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی ضرب جس میں نقدی یا کسی جنس وغیرہ کے مختلف حصص میں ضرب دیں۔ جیسے روپے آنے پائی کو کسی خاص عدد میں ضرب دیکر ایک مجموعہ معلوم کرنا۔ ضرب مخلوط۔ لاگن +

ضَرْب مُفرد (ع) اسم مؤنث:۔ ضرب سادہ۔ ضرب بسیط۔ ضرب غیر مرکب سادھا ان گن +

ضَرَر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گزند۔ نقصان۔ مضرت۔ زیاں۔ خسارہ۔ ہان (۲) درد دُکھ۔ تکلیف۔ صدمہ۔ مصیبت (۳۔ و) چوٹ۔ ضرب +

ضَرَر پہنچانا (ہ) فعل متعدی:۔ نقصان پہنچانا۔ ٹوٹا دینا۔ صدمہ پہنچانا۔ ایذا دینا +

ضَرَرِ جسمانی (ہ) اسم مذکر:۔ (قانون) جسمانی چوٹ۔ بدنی صدمہ۔ تکلیف جسمانی۔ ایذائے بدنی +

ضَرَرِ خفیف (ع) اسم مذکر:۔ تھوڑا سا نقصان۔ یوں ہی سا گزند +

ضَرَر رسانی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ ایذا دہی۔ دُکھ دینا۔ تکلیف دہی +

ضَرَرِ شدید (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بڑا بھاری نقصان (۲) دیکھو (ضرب شدید) +

ضَرُور (ع) صفت:۔ (۱) واجب۔ لازم + ناگزیر۔ لابد + اُچت۔ وہ بات جس کا ہونا ہی چاہئے۔ مفروض + مطلوب۔ درکار + ؎

مرتا ہے غیر آپ اپنے کشتۂ ناز یار کیوں حاضر ہیں جان و دل جو کسی کو ضرور ہوں (آتش)

(۲۔ و۔ طنزاً) ہینگ۔ بھی۔ درست جی کیا شبہ ہے (۳۔ و) اٹل (۴۔ و۔ اسم مؤنث) حاجت۔ ضرورت۔ درکار۔ چاہ۔ خواہش۔ جیسے جتنے روپے کی ضرورت ہو لے جاؤ (۵۔ و۔ تابع فعل) بالتاکید۔ بالضرور + البتہ لاکلام +

ضَرُور ضَرُور (ہ) تابع فعل:۔ بالتاکید۔ بالضرور۔ واجباً۔ ناگزیر۔ بالتحقیق بالیقین +

ضَرُور نہیں (ہ) محاورہ:۔ واجب نہیں۔ لازم نہیں + درکار نہیں ؎

اے بُت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر اس کعبہ میں ضرور نہیں فرش سنگ کا (آتش)

ضرو

ضَرُوری (و) تابع فعل :۔ بالضرور۔ واجبی۔ لازمی ✦

ضَرُور ہے (و) محاورہ :۔ واجب ہے۔ لازم ہے ✦ درکار ہے۔ خواہش ہے ✦

ضَرُورَت (ع) اسم مؤنث :۔ حاجت۔ احتیاج۔ خواہش۔ کمی۔ درکار ✦ ناچاری۔ جیسے ضرورت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں ✦

ضرورت پڑنا یا ہونا (و) فعل لازم :۔ حاجت پیش آنا۔ خواہش ہونا ✦ درکار ہونا ✦ موقع پڑنا۔ کام نکلنا۔ کام پڑنا ✦

ضَرورت مند (و) صفت :۔ حاجتمند۔ محتاج۔ تنگدست۔ تنگ حال۔ مفلس ✦

ضَرُورتاً (ع) تابع فعل :۔ ازروے ضرورت۔ واجباً۔ لازماً۔ ناچار ✦

ضَرُوری (و) صفت :۔ (۱) واجبی۔ لازمی۔ تاکیدی (۲) ناگزیر۔ لابد۔ ناچاری۔ مجبوری ✦

ضَرِیح (ع) اسم مؤنث :۔ گور۔ قبر۔ مزار۔ مرقد ✦ مقبرہ ✦ تعزیہ۔ وہ چھوٹا سا کاٹھ چوبی تعزیہ جو نہایت متبرک ہے اور ہمیشہ کے واسطے بناکر رکھ چھوڑتے ہیں ✦

(حو ناشبیہ روضہ مبارک سید الشہدا کے دو نام ہیں۔ تعزیہ اور ضریح مبارک۔ یان دونوں کی وضع مختلف ہے۔ یعنی تعزیہ گنبد نما اور ضریح مربع کوٹھی کے انداز کی ہوتی ہے ؎

نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی ۔ زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہے کی ✦ (ناسخ)

منتخب اللغات میں لکھا ہے۔ کہ وہ درز قبر یا گڑھا جو قبر کے اندر بناتے ہیں۔ بخلاف لحد کہ وہ قبر کی ایک جانب ہوتی ہے) ✦

ضِعْف (ع) صفت۔ بالکسر۔ دوچند۔ دگنا۔ الضاعف ✦

ضَعْف (ع) اسم مذکر :۔ کمزوری ✦ عقل کی کوتاہی ✦ غشی۔ بے ہوشی ✦

ضَعْف آنا (و) فعل لازم :۔ غش آنا۔ بیہوش ہوجانا ✦

ضُعْف (ع) اسم مذکر :۔ سستی۔ ناتوانی۔ کمزوری۔ نقاہت۔ ناطاقتی ؎

منزل مقصود تک پہنچے بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لے چلا } (داغ)

ضُعْفِ بَصارت (ع) اسم مذکر :۔ نظر یا بینائی کی کمزوری۔ آنکھ کی ناطاقتی ✦

ضُعْفِ جگر (ع + ف) اسم مذکر :۔ کلیجے کی ناطاقتی۔ جگر کی وہ حالت کہ اُس میں قوت جاذبہ کم ہوجائے ✦

ضُعْفِ دل (ع + ف) اسم مذکر :۔ دل کی کمزوری ✦ دل کا ضعیف ناتواں ہوجانا ✦

ضلع

ضُعْفِ دماغ (ع) اسم مذکر :۔ دماغ کی کمزوری۔ دماغ کی ناتوانی ✦

ضُعْفِ مثانہ (ع) اسم مذکر :۔ مثانہ کی وہ حالت کہ اُس میں قوت جاذبہ کم ہوکر پیشاب نہ رک سکے ✦

ضُعْفِ معدہ (ع) اسم مذکر :۔ معدے کی وہ حالت کہ جس میں کھانا ہضم نہ ہوسکے۔ کمئ ہاضمہ ✦

ضَعِیف (ع) صفت :۔ سست۔ ناتوان۔ ناطاقت۔ نربل۔ دُوربل۔ کمزور۔ منحنی۔ نحیف۔ نقیہ ✦ بوڑھا ✦

ضَعِیفُ الاِعْتِقاد (ع) صفت :۔ وہ شخص جس کے اعتقاد کا بھروسا نہ ہو۔ سست اعتقاد۔ جس کے اعتقاد میں گرمجوشی نہ ہو۔ بھولا۔ سادہ ✦

ضَعِیفُ العَقل (ع) صفت :۔ کم عقل۔ بے وقوف۔ کم فہم ✦

ضَعِیف ہونا (و) فعل لازم :۔ کمزور و ناتواں ہونا ✦ بوڑھا ہونا ✦

ضَعِیفی (ع) اسم مؤنث :۔ بڑھاپا۔ پیری ✦ کمزوری۔ نحافت ✦

ضَلالَت (ع) اسم مؤنث :۔ گمراہی ✦ خطا۔ قصور۔ راستی کا نقیض۔ کج راہی ✦

ضِلْع (ع) اسم مذکر :۔ (۱) پہلو کی ہڈی۔ پسلی (۲) خط۔ لکیر۔ حد۔ سمت۔ بازو۔ جیسے مربع چار ضلعوں سے مرکب ہے (۳) حصہ۔ جزو۔ کسی ملک کا وہ حصہ جہاں مجسٹریٹ یا کلکٹر ممالک آئینی میں اور ڈپٹی کمشنر ممالک غیر آئینی میں رہتا ہو۔ حاکم ضلع کا صدر مقام (۴۔ و) جگت۔ تلازمہ۔ رعایت لفظی مثلاً دھوبی کا ذکر آئے تو اس میں استری۔ گھاٹ۔ کلپ۔ بھٹی۔ جکان وغیرہ اس طرح پر لائیں کہ لفظ بولنے میں آئیں۔ اور اُن کے معنی دوسرے ہوں۔ جیسے تیری استری کلپے گی۔ گھاٹ سے بات کر۔ بھٹی چڑھ کر گورا ہوجا۔ جو گانے آئیگی۔ سو انعام لے جائیگی وغیرہ ✦

ضِلْع بولنا (و) فعل لازم :۔ تلازمہ اور جگت کے ساتھ گفتگو کرنا۔ اس کی مثال ضلع نمبر ۴ میں دیکھو ✦

ضِلْع دار (ع + ف) اسم مذکر :۔ ضلع کا سپرنٹنڈنٹ۔ نگہبان ضلع۔ سربراہ کار ضلع۔ سزاول ✦ زمینداروں سے مالگزاری وغیرہ وصول کرنے والا افسر۔ ذیلدار ✦ نہر کا ہندوستانی افسر۔ صیغۂ آبپاشی کا وہ افسر جو پانی کا حساب لگاتا ہے ✦

ضِلْع داری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ ضلعدار کا عہدہ و کام ✦

ضم (ع) اسم مذکر :- (۱) کسی چیز کو کسی چیز کے پاس لانا۔ ملانا۔ شامل اور ملحق کرنا (۲) پیش کی حرکت۔ ضمہ۔ چونکہ دونوں ہونٹوں کے ملانے سے یہ حرکت ظاہر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

ضماد (ع) اسم مذکر :- لیپ۔ دوا کو لتہ کر جسم پر لگانا + گدی۔ زخم پر لیپ یا ضماد +

ضمانت (ع) اسم مؤنث :- ضامنی۔ ذمہ داری۔ کفالت۔ آڑ +

ضمانت داخل کرنا (و) فعل متعدی :- تحریری ضمانت دینا۔ کفالت نامہ داخل سرکار کرنا۔ ضامن ہونا۔ کفیل ہونا +

ضمانت کرنا (و) فعل لازم :- ضامنی دینا۔ ضامن ہونا۔ ذمہ لینا۔ ذمہ دار ہونا۔ اوٹنا ؎

قرض لیجئیگی وہ شے رمضاں میں مجھ کو　　حضرت شیخ جو کر لینگے ضمانت میری (داغ)

ضمانت نامہ (ع + ف) اسم مذکر :- کفالت نامہ۔ تحریری ضمانت +

ضماناً (ع) تابع فعل :- بطور ضمانت۔ کفالتاً۔ از روے ضمانت +

ضمانتی (و) اسم مذکر :- (عوام) ضامن کفیل۔ ذمہ دار +

ضمائر (ع) اسم مونث :- ضمیر کی جمع +

ضمن (ع) اسم مذکر :- (۱) اندر۔ اندرون۔ تہ + شمول۔ شرکت (۲۔ قانون) باب۔ فصل۔ دفعہ۔ حد۔ جیسے ضمن اول۔ ضمن دوم وغیرہ (۳۔ و) متعلق۔ متضمن +

ضمن میں (و) تابع فعل :- شمول میں۔ ساتھ میں۔ اندر + باب یا دفعہ کے متعلق۔ باب میں۔ فصل میں جیسے اسی ضمن میں وہ بھی ذکر ہے +

ضمناً (ع) تابع فعل :- (۱) شمولاً۔ بالاشتمال (۲) اشارۃً۔ کنایۃً۔ در پردہ +

ضمہ (ع) اسم مذکر :- ضم۔ پیش۔ پیش کی حرکت +

ضمیر (ع) اسم مؤنث :- (۱) دل۔ ہردہ۔ من۔ جی۔ قلب + اندرون دل۔ اندرونہ۔ ہیا (۲) راز۔ بھید + مخفی۔ پوشیدہ۔ نہاں (۳) خیال۔ اندیشہ۔ جو کچھ دل پر گزرے (۴۔ صرف و نحو) وہ اسم جو اسم ظاہر کے قائم مقام ہو۔ اسم غیر مظہر۔ وہ مختصر اسم جس سے اسم غائب یا حاضر یا متکلم سمجھا جائے۔ تاکہ جس اسم کا نام پہلے لے چکے ہیں۔ دوبارہ نہ لینا پڑے۔ جیسے احمد نے مجھ سے ایک چیز مانگی اور میں نے وہ اُسے دیدی۔ یہاں وہ اور اُسے دونو ضمیر ہیں +

ضمیمہ (ع) اسم مذکر :- وہ شے جو کسی اور شے پر بڑھا کر لگا دیں۔ تتمہ۔ تکملہ۔ الحاق۔ پارچۂ زائد۔ جیسے اخبار کا ضمیمہ +

ضوابط (ع) اسم مذکر :- ضابطہ کی جمع۔ قوانین +

ضیا (ع) اسم مؤنث :- (۱) روشنی۔ چمک۔ جگمگاہٹ۔ نور۔ تجلی۔ جوت۔ پرکاش ؎

خورشید میں یہ ضیا کرن کی　　ہے مہر گیا اسی چمن کی (نسیم)

(۲) تلف۔ ضائع۔ ہلاک۔ ہلاکت۔ جیسے درعرصۂ ضیا افتادند۔ تاریخ التواریخ +

ضیافت (ع) اسم مؤنث :- مہمانی۔ کھانا کھلانا۔ دعوت۔ جگ۔ جیونار +

ضیافت کرنا (و) فعل متعدی :- دعوت کرنا۔ کھانا کھلانا +

ضیغم (ع) اسم مذکر :- شیر درندہ۔ پھاڑنے والا شیر + شیر ببر +

ضیف (ع) اسم مذکر :- مہمان۔ پاہنا +

ضیق (ع) اسم مؤنث :- (۱) تنگی۔ بھچاؤ۔ گھساؤ (۲) مشکل۔ دقت۔ دشواری (۳) کمی۔ کوتاہی (۴) دمے کا مرض +

ضیق النفس (ع) اسم مذکر :- دمہ۔ دمہ۔ سانس کا روگ۔ سانس کا تنگی سے آنا جانا۔ دم گھٹنا +

ضیق میں (و) تابع فعل :- وقت میں دشواری میں۔ جیسے اُن کے اتمو ضیق میں دم ہے" +

ضیق میں آنا (و) فعل لازم :- تنگ ہونا۔ عاجز آنا۔ گھبرانا + دقت میں پڑنا۔ مشکل میں پھنسنا +

ضیق میں ہونا (و) فعل لازم :- دیکھو ضیق میں آنا +

ط

ط (ع) اسم مؤنث :- (۱) عربی کا سولھواں۔ فارسی کا انیسواں۔ اردو کا بائیسواں حرف جسے طاے حطی یا طاے غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں (۲) حساب جمل میں اس کے نو عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) اس کا ٹھیک تلفظ عربی کے سوا دوسری زبان میں ادا نہیں ہوسکتا اگر طو کا تلفظ قریب قریب ہے (۴) یہ حرف عربی ہے بابت ص۔ض۔ظ۔ اور کا ن عربی سے کہا جاتا ہے

طاری (ع) صفت :- ناگاہ ظاہر ہونے والا۔ دفعتاً آپڑنے والا۔ عارض ہونے والا۔ چھاجانے والا۔ مراداً غالب ہونے والا +

طاری ہونا (و) فعل لازم :- چھانا۔ پیش آنا۔ غالب ہونا۔ ناگاہ آپڑنا۔ جیسے رعب یا دہشت کا طاری ہونا۔ غم و اندوہ کا طاری ہونا +

طاس - (تاس کا معرب) اسم مذکر :- (۱) پانی یا شراب پینے کا پیالہ + طشت کلاں۔ لگن۔ تسلا + سینی + بڑا طباق۔ کونڈی ؎

خورشید جو چھپا تو یہ آلا شفق میں شوخ　　سونے کا منہ کے کیا طاس کہ دیا (ظفر)

(۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ تمامی۔ زری۔ کمخواب۔ تاش۔ بادلہ (۳۔ و) کھیلنے کا تاش جس کے پتوں پر نشان بنے ہوئے ہوتے ہیں ✦

طاسہ (ع) اسم مذکر۔ تاشہ۔ ایک قسم کا باجا جو بڑے صبا ق پر کھال منڈھ کر بنایا جاتا اور براتوں کے ساتھ تاشے والے آگے آگے بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اردو والے اس کو تاشہ کہنے لگے ہیں ✦

طاسہ خرفہ (و) اسم مذکر۔ تاشہ اور دُھول ✦

طاسے مرفے والے (و) اسم مذکر:۔ ڈھول تاشے والے۔ باجے گاجے والے ✦

طاعت (ع) اسم مؤنث:۔ فرماں برداری ✦ عبادت۔ بندگی۔ پرستش۔ پوجا پاٹ ✦

طاعون (ع) اسم مذکر:۔ ایک متعدی مشہور وبا کا نام جو اکثر عرب کے ملک میں آتی ہے اور اس میں ایک پھوڑا۔ چھاتی یا بغل یا خصیے کے نیچے نکلا کرتا ہے۔ جس سے آدمی بہت کم جانبر ہوتا ہے ✦

طاغی (ع) اسم مذکر:۔ باغی۔ سرکش۔ مفسد۔ سرغنہ۔ پھرا ہوا۔ متمرد ✦

طاق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) محراب ✦ آلا۔ دیوار کے اندر جو محراب دار کھود بنا دیتے ہیں ؎

مے مارا ہے سر زور سے جب ریحر میں میں نے ‏ دیوار میں در نہ سہی طاق ہوا ہے (اسیر)

(۲۔ ف) صفت کا نقیض۔ فرد۔ یکتا ✦ یکا۔ یگانہ ✦ لاثانی۔ بے نظیر۔ اپنا آپ ہی نظیر۔ جیسے "وہ اس کام میں طاق ہے" ؎

قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ ‏ سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا (ذوق)

سحر سازی سخن گوئی ہے مکاری ہے ‏ کونسی بات ہے جس میں کہ نہیں طاق آنکھیں (صابر)

(۳۔ و) نادر۔ کمیاب۔ معدوم۔ عنقا۔ جیسے طاقت طاق ہونا یعنی طاقت کا زائل اور معدوم ہونا (۴۔ ف) تہ۔ تا۔ تو۔ لا۔ جیسے دو طاق سہ طاق یعنی دو تا سہ تا ✦ (شرح نصاب در رسالہ معربات میں لکھا ہے کہ طاق جو بنائے خمیدہ و در محراب کے معنی میں ہے اور نیز فرد مند جفت کے یہ تاکا معرب ہے اس صورت میں اہل عرب نے ایک ق زیادہ کرکے تے زشت کو طائے حطی سے بدل لیا ہے) ✦

طاق ابرو (ع ✦ ف) اسم مؤنث:۔ قوس ابرو۔ محراب ابرو۔ بھوؤں کی کمان ✦

طاق بھرنا (۱) فعل متعدی۔ مو:۔ مسجد۔ یا کسی پیر و سید کے مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول بتاسے وغیرہ چڑھانا۔ خواہ تو مراد پوری ہونے سے پہلے خواہ بعد ✦

طاق پر دھرنا یا دھر رکھنا (و) فعل متعدی:۔ اٹھا رکھنا۔ باز آنا۔ چھوڑنا۔ ترک کرنا ؎

دل سے کب جاتی ہے سمجھانے سے اس بُت کی ہوا ‏ ناصحا اپنی نصیحت طاق پر لے دھر رکھو (معروف)

طاق پر رکھا رہنا (و) فعل لازم:۔ کام نہ آنا۔ بیکار اور نکما رہنا۔ رائگاں ہو جانا۔ جیسے "جب قبضہ ہو گیا تو دانش و انش سب طاق پر رکھی رہتی ہے" ✦

طاق پر رکھنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) طاق پر اٹھا کر رکھنا ✦ اٹھا رکھنا۔ الگ کر دینا۔ الگ کرنا۔ چھوڑ رکھنا۔ الفظ کرنا۔ منقطع کرنا۔ باز آنا۔ اٹھا دینا۔ کام نہ رکھنا ؎

رکھو طاق پر اپنی یہ دوستی ‏ نہ دشمن مرا اک زمانہ کرو (ظفر)

مطالعے سے ترے بیت ابروان شوخ ‏ رکھی ہے شیخ نصاب طاق پر کتاب اٹھا (نصیر)

(۲) طاق نسیان پر رکھنا۔ بھلانا ؎

طاق سے تو اتارے شیشہ ‏ طاق پر رکھ کتاب اندیشہ (ذوق)

بید پران سب ہی پڑھے دھر دیں کتا بیں طاق ‏ پریم اچھتر جانے نہیں پڑھا لکھا سب خاک } (کبیر)

طاق پر رہنا یا ہونا (و) فعل لازم:۔ بیکار محض اور نکما ہونا۔ کام نہ کرنا۔ الگ پڑا رہنا ✦

طاق جفت (و) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا جوا جس میں ہاتھ میں کوئی چیز چھپا کر دریافت کرتے ہیں کہ اس میں طاق ہے یا جفت یعنی اگر اسے گنے تو جوڑا جوڑا آکر ٹھیر یگا۔ یا خیر پر طاق یعنی کوئی چیز مفرد بھی رہ جائیگی۔ عوام اس کو طاق جُفت کہتے ہیں ✦

طاق کرنا۔ (و) فعل متعدی:۔ یگانہ بنانا۔ فرد بنانا۔ یکتا کرنا۔ یکا کرنا ؎

تیرہ بختی میں لگاوٹ نے کیا محبوب طاق ‏ مسی اس لب کی کبھی آنکھوں کا کاجل ہو گیا (امانت)

طاق نسیان پر رکھنا (و) فعل متعدی:۔ بھلا دینا۔ یاد نہ رکھنا ؎

سمجھتے ہم جو پہلے معنے لفظ جدائی کو ‏ تو رکھتے طاق نسیاں پر کتاب آشنائی کو (جرأت)

طاق ہونا (و) فعل لازم:۔ (۱) یکتا ہونا۔ یگانۂ آفاق ہونا۔ کسی کام میں فرد ہونا۔ لاثانی اور بے نظیر ہونا۔ نادر اور کمیاب ہونا ؎

معلوم ہے اغیار بد آموز ہوئے ہیں ‏ ہر کام میں عارف وہ کبھی طاق نہ ہوتے (عارف)

ستم میں جو کچھ شہرۂ آفاق ہو ‏ تو نخوت میں بھی تم یہاں طاق ہو (مؤلف)

(۲) جاتا رہنا۔ زائل ہونا۔ معدوم ہونا۔ نیست ہونا ✦

طاقت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) زور۔ بل۔ قوت۔ توانائی (۲) تاب۔ مجال ✦

جرأت ۔ حوصلہ ؎

جب تمامی بیکسوں نہ ہمدم دیم آخراس کو — کشور تن سے روانہ ہو چو دم کیا طاقت (جرأت)

(۳) قابلیت ۔ لیاقت ۔ استعداد ۔ مقدور ۔ مقدرت ۔ جیسے "طاقت مہماں نہ داشت خانہ بمہماں گذاشت" (۴) برداشت ۔ سمائی ۔ ظرف ۔ بساط (۵) سلطنت ۔ حکومت ۔ دولت +

طاقت آزمائی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ زور آزمائی ۔ زور آزمانا یا دکھانا ۔ زور لگانا +

طاقتِ جسمانی یا بدنی (ع) اسم مذکر :۔ زور جسم ۔ کایا کا بل ۔ دیہی بل ۔ انگ بل ۔ تن بل +

طاقت طاق ہونا (ع) فعل لازم :۔ زور و قوت کا عنقا صفت ہو جانا ۔ بالکل طاقت نہ رہنا ۔ نام کو بل نہ رہنا ۔ تمام قوت کا زائل ہو جانا ؎

گر دکھادوں تجھے محراب خم ابروے یار — ناصح گوشہ نشیں طاق تری طاقت ہو (نصیر)

آنکھ کہتی تھی کہ اب طاقت نظارہ ہے طاق — دل یہ کہتا تھا کہ یاں سے نہ ہٹو زنہار (سوز صبائی)

صبر اس سے زیادہ کرنا کام ہے ایوب کا — تو خبر یہ ہی کہ اب عاشق کی طاقت طاق ہے (میر سوز)

رکھیں نہ دنیا سے ہم اُس میں ذرا بھی — اگر طاق ہو جائے طاقت تمہاری ۔ (صابر)

ہجر میں طاق ہو گئی طاقت — خوب بن آئی ناتوانی کی (مخبر)

ابرو سے کر اشارہ کہ صحت ہوا ے مسیح — طاقت ترے مریض محبت کی طاق ہے (اسیر)

طاقت کرنا (ع) فعل متعدی :۔ زور دکھانا ۔ قوت آزمانا ۔ زور کرنا +

طاقت ور (ف) صفت :۔ زور آور ۔ توانا ۔ بلی ۔ بلوان ۔ بلونت ۔ شکتی مان +

طاقچہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ چھوٹا طاق ۔ طاق کی تصغیر +

طاقہ (ع) اسم مذکر :۔ تھان ۔ اُونی یا ریشمی کپڑے کا تھان ۔ بانات کا تھان + تھانوں کی تعداد ظاہر کرنے کے واسطے بھی آتا ہے ۔ جس طرح ہاتھی کے لئے زنجیر اسپ کے واسطے راس ۔ اسی طرح جامہ کے واسطے طاقہ کہتے ہیں +

طاقی (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی لمبی ٹوپی ۔ کلاہ (۲) ۔ اسم مذکر) کرنجی آنکھ کا گھوڑا + ایک آنکھ چھوٹی ایک آنکھ بڑی کا گھوڑا ۔ یہ عیب دار اور منحوس گھوڑا خیال کیا جاتا ہے ۔ چنانچہ مثل ہے "طاقی نہ رکھے باقی" (۳ ۔ صفت) بھینگا ۔ اینچا تانا ۔ احول ۔ کج نظر ۔ کج بین +

طالِب (ع) اسم مذکر :۔ خواہاں ۔ خواستگار ۔ تلاش کرنے والا ۔ طلبگار ۔ طلب کرنیوالا ۔ مشتاق ۔ متفحص ۔ جوئندہ ۔ جیسے "طالب زر غیر طالب مولا اوست" +

طالبِ دُنیا (ع) اسم مذکر :۔ دنیادار ۔ لالچی ۔ حریص +

طالبِ دیدار (ع + ف) اسم مذکر :۔ مشتاق نظارہ ۔ دیکھنے کا خواہشمند ۔ عاشق ۔ مشتاق +

طالبِ زر (ع + ف) صفت :۔ لالچی ۔ حریص ۔ دولت کا خواہاں ؎

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم — تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا (مومن)

طالبِ عقبےٰ (ع) اسم مذکر :۔ دیندار ۔ عقبے کا طلبگار ۔ زاہد ۔ عابد ۔ پارسا ۔ جیسے "طالب عقبے مخنث" +

طالبِ علم (ع) اسم مذکر :۔ متعلم ۔ ودیارتھی ۔ مبتدی ۔ علم حاصل کرنے والا ۔ سیکھنے والا ۔ نو آموز +

طالب علمی (ع) اسم مؤنث :۔ متعلمی ۔ علم سیکھنے کا کام ۔ شاگردی +

طالب و مطلوب (ع) اسم مذکر :۔ عاشق و معشوق ۔ محب محبوب +

طالِع (ع) اسم مذکر :۔ (۱) طلوع ہونے والا ۔ نکلنے والا ۔ صعود کرنے والا ۔ اُدے ہونے والا + نیا چاند (۲) نجومیوں کی اصطلاح میں وہ برج یا درجہ جو مولود کی ولادت یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی سے نمودار ہو ۔ اول کو طالع ولادت دوم کو طالع مسئلہ کہتے ہیں ۔ دوازدہ گانہ طالع میں سے ہر ایک کا اثر سعادت اور نحوست میں جدا جدا ہے (۳) بخت ۔ نصیبا ۔ بھاگ ۔ قسمت ۔ پرالبدھ ۔ اقبال +

طالع خوابیدہ (ع + ف) صفت :۔ بخت خفتہ ۔ سویا ہوا نصیبا ؎

یہ طالع خوابیدہ جاگے ہیں نہ جاگینگے — لگ جائیگی آنکھ اپنی جب وقت دعا ہوگا (آزردہ)

میں طالع خوابیدہ ہوں کس شخص کا یارب — جو آج تک کوئی جگاتا نہیں مجھکو (مصحفی)

طالع چمکنا (ع) فعل لازم :۔ نصیبا جاگنا ۔ قسمت کھلنا ؎

ظلمت ہجر گئی ماہ منور چمکا — بخت بیدار ہوئے طالع صفدر چمکا (صفدر)

طالع شناس (ع + ف) اسم مذکر :۔ منجم ۔ جوتشی ۔ نجومی ۔ حال گو +

طالع ور یا مند (ع + ف) صفت :۔ صاحب نصیب ۔ بختاور ۔ خوش نصیب ۔ قسمت والا ۔ اقبالمند +

طالع وری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ بختاوری ۔ خوش نصیبی ۔ اقبالمندی +

طامع (ع) صفت :۔ لالچی ۔ حریص ۔ لوبھی ۔ طمع کرنے والا +

طاؤس (ع) اسم مذکر :۔ ایک خوشنما پرند کا نام جو بڑے مرغ کے برابر ہوتا اور اُس کے دم پر سبز و سنہری چاند بنے ہوئے ہوتے ہیں ۔ مور ۔ چتر دھاری ۔ میور ۔ گیتوں میں مُرلاتا ہے ؎

تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی ‏‏‏‏طاؤس ڈگمگا کے گلستاں میں گر گیا۔ (صبا)

بال ابلق ہی داغ میں ہیں داغ بتوں کے ‏‏‏‏جس طرح کہ مصحف میں ہرے ہیں پر طاؤس (مصحفی)

(۲) ایک ایرانی ساز کا نام جو شکل رباب بشکل طاؤس بنا ہوا ہوتا ہے اور سارنگی کی طرح بجایا جاتا ہے +

طاؤسی (ع + ف) صفت :- طاؤس کا۔ طاؤس کے رنگ کا + طاؤس کے موافق +

طاؤسی رقص (و) اسم مذکر :- ایک قسم کا ناچ جو مور کے ناچ سے مشابہ ہے +

طاہر (ع) صفت :- پاک۔ صاف۔ پوتر۔ پاکدامن +

طاہری (و) اسم مؤنث :- ایک قسم کا نفیس کھانا جو چاولوں اور بڑیوں سے پکایا جاتا ہے۔ بڑی پلاؤ۔ بڑیوں کا پلاؤ۔ جیسے کہ مثل "طاہری اب کہاں جائیگی باہری" +

طائر (ع) اسم مذکر :- اُڑنے والا پرند۔ پکشی۔ پنچھی۔ پکھیرو۔ چڑیا۔ مرغ۔ پرلوا

اسیر آفت نہیں منہ سونے والے جس کا ‏‏‏‏طائر قبلہ نما کا ہے کہ بسمل ہوگا (ناسخ)

طائر قدس یا قدسی (ع) اسم مذکر :- پاک جہان کا پرندہ۔ فرشتہ۔ ملک + جبرئیل علیہ السلام +

طائفہ (ع) اسم مذکر :- (۱) قوم۔ ملت۔ ذات۔ برن (۲) گروہ۔ جتھا۔ زمرہ۔ فرقہ + پنتھ + جماعت۔ پرا۔ ٹکڑے۔ غول (۳) خاندان۔ کُل (۴-۱) رنڈی اور اُس کے بھڑوے + ناچنے والوں کا گروہ۔ جیسے بھانڈوں کا طائفہ۔ رنڈی کا طائفہ (۵) قافلہ۔ کاروان (۶) شاہی جلو۔ ہمراہی لوگ۔ دولہا کے رکاب جُھرمٹ +

طائفہ نچانا (و) فعل متعدی :- رنڈی یا بھانڈوں کا ناچ کرانا +

طِب (ع) اسم مؤنث :- علاج جسم و جان (۲) حکمت۔ بیدک۔ علاج و معالجہ کا علم + علم ادویات +

طبِ رُوحانی (ع) اسم مؤنث :- روح کا علاج کرنا۔ علم اصلاح روح یعنی علم اخلاق +

طِبابت (ع) اسم مؤنث :- فن حکمت۔ بیدک۔ ڈاکٹری۔ حکیمی علاج و معالجہ +

طبّاخ (ع) اسم مذکر :- باورچی۔ رسوئیا۔ بکاول +

طباشیر (معرب تباشیر) اسم مؤنث :- بنسلوچن۔ ایک سفید نیلاہٹ لئے ہوئے چیز کا نام جو بانس کے اندر سے نکلتی اور ادویات میں پڑتی ہے۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں بارد تیسرے میں یابس۔ مفید سوزش معدہ و جگر و اسہال دموی

نیز مسکن عطش وغیرہ مجازاً سفیدی +

طباق (ع) اسم مذکر :- (۱) بڑی رکابی۔ تھالی۔ تسلہ (۲) بیتاسی، کپال کھوپڑی۔ کاسہ سر۔ جیسے لٹھ کے ساتھ طباق کھول دیا +

طباق سا مُنہ (و) اسم مذکر عو :- چوڑا مُنہ۔ پھیلا ہوا مُنہ۔ چکلا چہرہ۔ پھیڈا مُنہ۔ چپٹا چہرہ ~

کس نسبت اُس کے ہو گا تو نقطے مقابل ‏‏‏‏اے آفتاب تیرا مُنہ تو طباق سا ہے (میر)

طباقی کُتّا (و) اسم مذکر :- طعام تلاش۔ مفت خورا۔ نیو نچوڑ۔ شرداچٹ۔ طفیلی۔ دوسرے شخص کی ہڈیاں توڑنے والا۔ کاسہ لیس۔ دسترخوان کی بلی +

طبائع (ع) اسم مؤنث :- طبیعت کی جمع +

طبراق (و) اسم مذکر :- فقیروں کی جھولی۔ کاسہ گدائی +

(شاید فقیروں نے لفظ طباق کو بگاڑ کر یہ لفظ بنا لیا ہے) +

طبع (ع) اسم مؤنث :- (۱) سرشت مردم۔ طبیعت۔ خمیر۔ فطرت۔ خلقت۔ مزاج ~

بے ہوا اُڑنے لگا مُشت غبار ‏‏‏‏طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی (وزیر)

(۲) خو۔ خصلت۔ عادت۔ طینت۔ سیرت۔ خُلق۔ سُبھاؤ۔ بان۔ منش (۳) مُہر۔ چھاپ۔ سکہ۔ ٹھپا۔ نقشہ۔ چھاپا (۴) خارج از ذہن۔ (۵) موجودات کائنات +

طبع آزمائی (ع + ف) اسم مؤنث :- طبیعت کی جودت اور رسائی کا امتحان +

طبع زاد (ع + ف) صفت :- طبیعت سے نکالا ہوا۔ دل سے نکالا ہوا۔ اپنی ایجاد یا اختراع سے + ایجاد۔ اختراع + اپنا۔ ذاتی جیسے طبع زاد شعر +

طبع کرنا (و) فعل متعدی :- چھاپنا + شائع کرنا۔ چاپ کردن کا ترجمہ +

طبع ہونا (و) فعل لازم :- چھپنا + شائع ہونا +

طبعی (ع) صفت :- منسوب بطبیعت یا طبع + فلسفہ کے متعلق (۱) ذاتی۔ سرشتی۔ فطرتی۔ جبلی۔ خلقی (۲) حکمت کے ایک فن کا نام جس میں فطرتی۔ مادی۔ قدرتی خواص اشیاء اور تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے + وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور اُن کی خاصیت کا حال درج ہو +

(جب تیسرا حرف ی ہو تو یائے نسبت آخر میں بڑھانے کے وقت اُسے گرا دیتے ہیں جیسے مدینہ سے مدنی وغیرہ) +

طبع

طبعی جغرافیہ (ہ) اسم مذکر۔ وہ جغرافیہ جس میں زمین کی تمام اشیاء کی وجوہات بیان کی جائیں۔ یا یوں کہو کہ جس میں خشکی تری کی بحث ہو ٭

طبق (ع) اسم مذکر۔ (۱) طباق۔ سینک۔ تھالی۔ بڑی رکابی (۲) موافق۔ مطابق۔ برابر جیسے برطبق حکم (۳) گھوڑے کے ایک مرض کا نام جس میں اُس کے جسم پر ورم ہو جاتا ہے (۴) چپنی۔ ساحقت (۵) طبقہ۔ ازل۔ تختہ۔ خطہ۔ ملک۔ ولایت ٭ کھنڈ۔ پرت۔ حصہ۔ پردہ ؎

جنوں میں بھوک لگی کبھی تو چھانی خاک ٭ طبق زمیں کا اُٹھ کے رکھا طباق میں رکھا (ناسخ)

ایضاً

اک رکابی میں ہیں چودہ طبق روشن ہوئے (نظیر)

عرش بریں کو نالوں نے سیرے ہلا دیا ٭ ساتوں طبق کو توڑ گیا تیر آہ کا (منشی محمد گنگا بشن موج)

(۶۔ و۔ عو) پریوں کی نیاز (۷۔ ہ) سونے کا ورق۔ پترا۔ پتی ٭

طبق چھوڑنا (ہ) فعل متعدی۔ عو۔ (لکھنو) نیاز دلوانا۔ پریوں کی نیاز کرنا۔ کونڈا کرنا ؎

پریوں کا طبق چھوڑوں گی دیوانی نہ ہو جاؤں
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا } (ایضاً)

طبق زن (ع ٭ ف) اسم مؤنث۔ چپٹی باز۔ مساحقت باز ٭

طبقات (ع) اسم مذکر۔ طبقہ کی جمع ٭

طبقہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) درجہ۔ منزل۔ کھنڈ (۲) تہ۔ پرت (۳) لوگ۔ پھیرہ ٭ (۴) آدمیوں کا گروہ (۵) پایہ۔ رتبہ۔ مرتبہ ٭

(اہل اردو اسے بسکون ثانی طبقہ زیادہ بولتے ہیں) ٭

طبقہ اُلٹ جانا (ہ) فعل لازم۔ کسی ملک یا ولایت کا دگرگوں ہو جانا ٭ دنیا پلٹ جانا ٭ کسی ملک کا تہ و بالا ہو جانا۔ کسی خطہ یا سرزمین کا پائمال اور تلپٹ ہو جانا۔ تس نس ہو جانا ٭

طبل (ع) اسم مذکر۔ بڑا ڈھول ٭ دمامہ۔ دھونسا (بفتحتین غلط ہے) ٭

طبلچی (ہ) اسم مذکر۔ طبلہ بجانے والا ٭

طبلق (ع) اسم مذکر۔ (۱) وہ کاغذ جو کاغذات کے مٹھے کے یا اخبار کے اوپر اُس کے بند رہنے کے واسطے لگایا جائے۔ چٹ۔ دو رُخ سے کھلا ہوا لفافہ۔ (۲) کاغذات کا مٹھا۔ کاغذوں کا جزدل ٭

طبلہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) ڈبا۔ صندوقچی جیسے طبلۂ عطار (۲) چھوٹے ڈھول ڈھولک ٭ ایک خاص طرز کا اک رُخہ باجا جس کو بایاں بھی کہتے ہیں۔ سارنگی کے

طبی

ساتھ بجانے کا باجہ ٭

طبلہ بجنا۔ ٹھمکنا۔ کھڑکنا (ہ) فعل لازم۔ ناچ یا طبلہ بجنے کی دھوم دھام ہونا ؎

ہوتا ہے ناچ گھر گھر گھنگرو چھنک رہے ہیں ٭ بجتا ہے مینہ جھڑا جھڑ طبلے کھڑک رہے ہیں (نظیر)

طبی (ع) صفت۔ طب کا۔ ڈاکٹری۔ حکیمی۔ میڈیکل۔ علاج معالجہ سے متعلق۔ جیسے طبی مدرسہ۔ طبی کالج وغیرہ ٭

طبیب (ع) اسم مذکر۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ بید۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ چارہ گر۔ چارہ ساز ؎

مجھ سے یقیں کو طبیب تم تو اپنا ستے لگا ٭ اُس کو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو (نیاز)

طبیب حاذق (ع) اسم مذکر۔ حکیم دانشمند۔ نہایت عقلمند اور تجربہ کار۔ حکیم۔ سیانا بید ٭

طبیعت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) مزاج۔ خاصیت۔ سرشت۔ اصل۔ فطرت۔ خمیر۔ (۲) خو۔ خصلت۔ عادت۔ طینت۔ سبھاؤ۔ (۳) خلقت۔ پیدائش ٭

طبیعت اُلجھنا (ہ) فعل لازم۔ دل گھبرانا۔ پراگندہ خاطر ہونا۔ جی پریشان ہونا۔ ناگوار خاطر ہونا۔ گراں خاطر گزرنا ٭

طبیعت آنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) دل آنا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ موہا جانا۔ شیدا و والہ ہونا۔ کسی پر مرنا۔ جان دینا ؎

زندگی سے جو امانت تو خفا رہتا ہے ٭ سچ بتا دے تری کس پہ ہے طبیعت آئی (امانت)

جب اُن کے عشق میں روتا ہوں میں ہنس ہنس کے کہتے ہیں
بتاؤ کس پہ مرتے ہو طبیعت کس پہ آئی ہے } (ایضاً)

ہمارے دیکھنے سے کیوں بگڑتے ہو پری پیکر ٭ ہم انسان کی انسان پر طبیعت آ ہی جاتی ہے (شیدا)

کسی کی چاہ نے ایسا کیا تنگ کہ بس ٭ طبیعت اب کہیں بارِ دگر نہ آوے گی (جرأت)

دوڑ دوڑ آنے سے جرأت کے اکرت کیا کرے ٭ اس بچارے کی طبیعت تم پہ ہے آئی ہوئی (ایضاً)

اب طبیعت اُن کی سنتا ہوں کہیں آئی ہوئی
یہ اگر سچ ہے تو ہے سخت رسوائی ہوئی } (ایضاً)

(۲) کسی چیز پر دل راغب ہونا۔ کوئی چیز پسند آنا۔ بھانا ٭

طبیعت بحال ہونا (ہ) فعل لازم۔ طبیعت کا درست ہونا۔ افاقہ ہونا۔ تندرستی ہونا۔ طبیعت کا خوش اور راضی ہونا ؎

غم برطرف ہے آمد رشک مسیح ہے ٭ نام خدا ہے آج طبیعت بحال کیا (امانت)

طبیعت بگڑنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) جی اُلٹنا۔ متلی ہونا۔ دل متلانا۔ غثیان ہونا

متلی ہونا (۲) ناراض ہونا۔ دل خفا ہونا۔ طبیعت کا برانگیختہ ہونا۔ (۳) بیمار ہونا۔ علیل ہونا +

طبیعت بھر جانا (ہ) فعل لازم:۔ دل اُکتا جانا۔ دل سیر یا بیزار ہو جانا۔ جی بھر جانا۔ اُک جانا + اٹل ہو جانا +

طبیعت پر چھانا (ہ) فعل لازم:۔ دل پر ہجوم کرنا۔ طبیعت کو گھیرنا ؎

وہ اپنی طبیعت پہ ابھی چھائے ہوئے ہیں ۔۔۔ (صابر)

طبیعت پر زور ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ دل لڑانا۔ توجہ کرنا۔ طبیعت کو راغب اور متوجہ کرنا۔ دل پر بوجھ ڈالنا۔ دل لگانا۔ توجہ کی محنت اٹھانا +

طبیعت پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ دل بیزار ہونا۔ جی اُکتانا ؎

۔۔۔ کہا کہ مصحفی ۔۔۔ ہم سے طبیعتیں تو گل و خار کی پھریں (مصحفی)

طبیعت ثانیہ (ع) اسم مؤنث:۔ دوسری طبیعت۔ عادت جو مزاج کا حکم پیدا کر لیتی ہے +

طبیعت دار (ع + ف) صفت:۔ ذہین۔ طباع۔ ہوشیار۔ زود فہم۔ ذکی۔ سمجھ دار۔ عالی دماغ +

طبیعت کا پھیکا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ جی اُنسا ہونا۔ علیل ہونا +

طبیعت لڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ ذہن لڑانا۔ توجہ ڈالنا۔ دل پر زور ڈالنا۔ متوجہ ہونا۔ عقل لڑانا +

طبیعت لڑنا (ہ) فعل لازم:۔ ذہن لڑنا۔ طبیعت کا رسا ہونا۔ طبیعت کا کسی بات کو پہنچنا۔ باریک امور میں دل کا متوجہ ہونا۔ کسی امر کی دل کے ساتھ مناسبت اور لگاؤ ہونا۔ دل مصروف ہونا ؎

واہ کیا کیا طبیعت اپنی بھی ۔۔۔ عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے (ذوق)

طبیعت لگنا (ہ) فعل لازم:۔ جی لگنا۔ دل راغب اور متوجہ ہونا۔ دل کا مشغول یا مصروف ہونا +

طبیعت نہ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ جی نہ لگنا۔ دل اُکتانا۔ جی گھبرانا۔ دل اُچاٹ ہونا۔ دل نہ جمنا +

طبیعت ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کسی چیز پر رغبت ہونا + دل آنا۔ جی چاہنا۔ عشق ہونا۔ توجہ ہونا۔ میلان طبع ہونا ؎

ستیاناس جائے غارت ہو ۔۔۔ اور پر جس کی کچھ طبیعت ہو (شوق)

طپش (ف) اسم مؤنث:۔ (صحیح معرب طپش ہے کیونکہ بائے فارسی عربی میں نہیں آتی یہ لفظ اصل میں تپیدن سے تپش تھا۔ آج کل اس کا املا تائے فوقانی سے ہی جائز ہے اگلے لوگ تائے حطی سے لکھا کرتے تھے) +

وہ اضطراب جو گرمی یا حرارت کے باعث ہو۔ مجازاً گرمی۔ حدت۔ تمازت بیقراری۔ مفصل معنی دیکھو (تپش میں) +

طپنچہ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (تمنچہ نمبر ا) تپنچہ۔ اصل میں تفنگچہ یا تفنگچہ ہے ؎

۔۔۔ شب کے گل جو سیدھے طپنچے کئے ہوئے (مصحفی)

طحال (ع) اسم مؤنث:۔ ۔۔۔ تلی۔ سپرز۔ پلہی۔ ایک عضو کا نام جو جگر کے قریب ہے (۲) ۔۔۔ تاپ تلی۔ وہ مرض جس میں تلی پھول جاتی یا اس میں درد ہوتا ہے۔ درد سپرز۔ ۔۔۔ سپرز +

طرا (ہ) اسم مذکر:۔ صحیح (ع۔ طرہ) دیکھو (طرہ) +

طرا جمانا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ سکہ بٹھانا۔ تحت بٹھانا۔ رعب جمانا۔ حکم چلانا۔ تحکم کرنا ؎

تو اپنی پاہ میں ڈوبا ہوا جو مجھ کو پاتا ہے ۔۔۔ تو اس خاطر ناخن مجھ پہ طرا جماتی ہے (رنگین)

طرار (ع) صفت:۔ (۱) لغوی معنی کیسہ بر۔ جیب کترا (۲) تیز زبان۔ لسان۔ فرفر زبان چلانے والا۔ کیونکہ طر بمعنی تیز کرنے اور کاٹنے سے یہ لفظ ماخوذ ہے + اُچکا۔ بدمعاش۔ جیب کترا (۳۔ ں) تیز۔ چالاک۔ تُرتُریا۔ ہوشیار۔ شوخ۔ چنچل۔ چپل۔ چھبیلا ؎

بات پوری نہیں کہی میں نے ۔۔۔ کہ وہ طرار لے اُڑا مطلب (داغ)

شوخ طرار چھبیلی کمسن ۔۔۔ حسن اُبلا ہوا بہار کے دن (شوق)

طرار فرار (ہ) صفت۔ عو:۔ نہایت شوخ بے باک اور چالاک۔ تُرتُریا۔ تیز زبان۔ وہ شخص جس کی قینچی سی زبان چلے۔ فرفر زبان چلانے والا۔ چلبلا۔ اچپل چنچل + عیار +

فرار مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں نہایت بھاگنے والا۔ چونکہ جو آدمی تیز اور پھرتیلا ہوتا ہے وہی خوب بھاگ سکتا ہے۔ پس اس وجہ سے اردو والوں نے اس کو طرار کا مترادف ٹھیرا لیا) +

طرارہ یا طرارا (ہ) اسم مذکر:۔ چوکڑی۔ چھلانگ۔ اچھل کود۔ کلانچ +

طرارہ بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ اچھلنا۔ کودنا۔ کلانچیں مارنا۔ چوکڑی بھرنا۔ بھاگنا + رمیدگی اور وحشت اختیار کرنا ؎

خوش نگاہوں کو رہنے دشت میں مجھ سے گریز ۔۔۔ غائب آنکھوں سے ہرن بھر طرارہ ہو جائے (امانت)

طراری (ع + ف) اسم مؤنث:۔ تیزی۔ زباں آوری۔ چرب زبانی۔ لسانی۔ چالاکی + اچپلاہٹ۔ چلبلاپن۔ چنچل پن۔ ترتراپن +

طرارے بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) فرفر پڑھنا۔ بے تکان پڑھنا۔ بے اٹکاؤ پڑھنا۔ جلد جلد پڑھنا۔ پڑھنے میں خوب مشاق ہونا۔ (۲) گھوڑے کا

تیزی چالاکی دکھانا۔ خوب دوڑنا۔ فراٹے بھرنا۔ سرپٹ دوڑنا۔ بگٹٹ جانا + اچھلنا۔ کودنا۔ جیسے "کئی دن میں جو گھوڑا کھلا تو خوب ہی طرارے بھرے" +

طَراوت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) تازگی۔ تروتازگی۔ پژمردگی کا نقیض + سرسبزی سیرابی۔ (۲۔ ر) خنکی۔ ٹھنڈک۔ جیسے "باغ کے دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے" (۳۔ ں) تری۔ نمی۔ رطوبت ۔

سرے پا تک ہوگیا ہوں خشک تاغم ہوکے میں }
اشک سے آنکھوں میں باقی کچھ طراوت ہو تو ہو } (عارف)

(شاید اس معنی میں یہ لفظ بعض لوگوں نے ترجمہ رطوبت کا خود سمجھا ہے۔ ورنہ صرف تازگی کے معنی میں آیا ہے) +

طَراوت بخشنا (و) فعل متعدی :۔ تازگی بخشنا + خنکی بخشنا۔ فرحت بخشنا +

طَرَب (ع) اسم مؤنث :۔ خوشی۔ انبساط۔ آنند۔ فرحت۔ خرمی۔ ہلاس۔ عیش۔ شادمانی + اُمنگ ۔

طالع میں نہیں طرب ذری بھی منحوس ہے زہرۂ مشتری بھی (مومن)

طَرَب انگیز (ع + ف) صفت :۔ نشاط افزا۔ فرحت بخش + اُمنگ بڑھانے والا +

طَرح (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) انداختگی۔ بیخختگی + اخراج۔ تفریق۔ پھینکنا۔ ڈالنا۔ گرانا + دُور کرنا۔ نکالنا۔ خارج کرنا۔ تفریق کرنا۔ جیسے دس میں سے چار طرح کئے تو چھ باقی رہے (۲) بُنیاد۔ بیخ۔ جڑ۔ نیو رکھنا۔ بنیاد ڈالنا (۳) نقاشی۔ نقش کاری + ڈھانچا۔ ڈول۔ خاکہ (۴) کنارہ کشی۔ کنارہ۔ علیحدگی جُدائی جیسے کسی کام میں طرح دینا (۵) کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ قیمت پر اپنا مال فروخت کرنا (۶) کمکی فوج۔ وہ فوج جو کمک کے واسطے میدان جنگ میں کھڑی رہے (۷۔ مجازاً) صورت۔ پیکر۔ ہیئت۔ شکل۔ نقشہ (۸۔ و) وضع طرز۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ ڈھب + انداز۔ روش ۔

یہ تم نے نئی طرح نکالی معشوقی ہے آپ کی نرالی (مومن)

(۹۔ و) حال۔ احوال۔ جیسے آج کل ان کی کیا طرح ہے (۱۰۔ و) حالت۔ کیفیت۔ ماہیت۔ روئداد۔ دشا۔ گتی۔ گت (۱۱۔ و) وہ مصرع جو اہل مشاعرہ آیندہ کی غزل کے واسطے بطور بنیاد شعرا کو دے۔ کہ اب کی دفعہ اس وزن اس ردیف اس قافیہ پر غزل کہی جائے +

(یہ لفظ بفتح ثانی مشہور اور اکثر شعرائے اردو کے کلام میں موجود ہے۔ اس صورت میں اردو خیال کرنا چاہئے کیونکہ عربی اور فارسی کلام میں بسکون دوم ہی کہا ہے) ۔

فاتحہ کو نہ آیا بعد از مرگ میرے یار کی طرح دیکھو + (میر)

طرح اُڑانا (و) فعل متعدی :۔ انداز اڑانا۔ طرز حاصل کرنا۔ وضع سیکھ لینا۔ ڈھنگ سیکھ لینا۔ ہو بہو نقل کرنا۔ جیسے گانے کی طرح اڑا لینا۔ بات چیت کی طرح اڑا لینا وغیرہ +

طرح بطرح کا (و) تابع فعل :۔ رنگ برنگ کا۔ بھانت بھانت کا۔ اقسام انواع کا۔ نوع بنوع +

طرح دار (ع + ف) صفت :۔ وضع دار۔ رنگیلا چھبیلا۔ چھب والا۔ خوش وضع۔ خوبصورت۔ آن و انداز والا۔ خوش انداز ۔

جو طفلی میں دیکھا اُسے دایہ بولی یہ لڑکا طرح دار پیدا ہوا ہے (مصحفی)

خوبئے سود کیلئے زشتئے خوبی ہے ضرور سچ تو یہ ہے کہ کوئی تم سا طرح دار نہیں (حالی)

ایک ہو لاکھ جوانوں میں طرح دار بھی ہو }
رشک یوسف بھی ہو عاشق بھی ہو زردار بھی ہو } (صفدر)

ناکہ نظروں میں نہ جچیگی تری حوریں واعظ ہم سے بیٹھے ہیں دلی کے طرح داروں پر آنکھ [illegible]

طرح داری (و) اسم مؤنث :۔ (۱) وضعداری (۲) ناز و انداز۔ خوبصورتی۔ آن بان +

طرح ڈالنا (و) فعل متعدی :۔ بُنیاد ڈالنا۔ نیو رکھنا + تدبیر کرنا + (کم بولتے ہیں) +

طرح دینا یا دے جانا (و) فعل متعدی :۔ (۱) ٹالنا۔ اغماض کرنا۔ اعراض کرنا روگردانی کرنا + چشم پوشی کرنا۔ درگزر کر جانا ۔

ہے یقین داورِ محشر بھی طرح دے جائے دیکھنے حشر میں زیبا طرح داروں کی (حجاب)

(۲) بے التفاتی کرنا۔ توجہ نہ کرنا۔ دھیان نہ دینا +

طَرز (ع) اسم مؤنث ومذکر :۔ (۱) ہیئت۔ شکل (۲۔ ف) طور۔ طریقہ + قاعدہ۔ قانون + روش ۔

نہیں ملتا کسی مضمون میں ہمارا مضموں طرز اپنا ہے جدا سب سے جدا کہتے ہیں (داغ)

(۳) انداز۔ وضع۔ دھج ۔

وہ رُکھی گوٹ ہے رضائی کی طرز ٹپکے ہے بیوفائی کی

(۴۔ و) عادت۔ خُو۔ خصلت۔ سبھاؤ ۔

زُلف کی مانند کنگھی نے ترے بیداد کی طرز ہے شاگردیں بھی ٹھیک ٹھیک اُستاد کی (اسیر)

طرز اُڑانا (و) فعل متعدی :۔ انداز سیکھنا۔ وضع اختیار کرنا۔ کسی کا انداز یا کسی کی روش اپنے میں پیدا کرنا۔ ڈھنگ اڑانا ۔

ہمارے نالہائے پُراثر کی طرز اُڑاتی ہے
گریباں چاک ہو گل کا نہ کیوں بلبل کے شیون پر

ہر نالے میں سو ٹکڑے جگر ہوتا ہے بلبل — آساں نہیں طرز اُڑانی مرے نالوں کی (ناسخ)

طرز اُڑائی ہے ہمارے نالۂ دل دوز کی
چھپیہ پڑ جائیں نہ کیوں منقار موسیقار میں

طرزِ تحریر یا عبارت (ع) اسمِ مؤنث:- لکھنے کی روش جو کسی خاص دور - زمانے ڈھنگ پر مبنی ہو - مضمون نگاری کا طریقہ ۔

طرزِ کلام (ع) اسمِ مذکر:- اندازِ گفتگو ۔

طرز لے اُڑنا (ا) فعل لازم:- کسی کی بات سیکھ جانا - بعینہٖ نقل کرنے لگنا - ہوبہو وہ انداز اور روش اُڑا لینا ۔

لے اُڑی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے — گل نے سیکھی روشِ چاک گریباں ہم سے (مضطر)

طَرَف (ع) اسمِ مؤنث:- (۱) کنارہ - اُفق - حاشیہ - لب - سرا - کور (۲) اور جانب - سمت - جہت ۔ بازو - پہلو - بغل - رُخ - کُنج (۳) (ف) کسی چیز کا حصہ یا ٹکڑا (۴) پاس لحاظ - پاسداری - پچ ۔

کچھ گل صبا کا لاگو نہیں اس چمن میں میر — کرتے ہیں سب ہوا اپنے طرفدار کی طرف (میر)

نہ کوئی کرے گا کسی کی طرف — وہ جس کی طرف حق اُسی کی طرف (مومن)

(۵) صفت: مقابل - حریف ۔

(یہ لفظ بہ فتحِ را و سکونِ را دو طرح فارسی اشعار میں موجود ہے۔ مگر اُردو میں قانونی الفاظ کے سوا کہیں بسکونِ را نہیں پایا جاتا) ۔

طَرَفِ ثانی (ف) اسمِ مذکر (قانون):- فریقِ ثانی - فریقِ مخالف ۔ مدعا علیہ جس پر دعوٰے کیا جائے ۔

طرف دار (ع + ف) صفت:- (۱) پاسداری کرنے والا - ساتھی - حامی - پشتی - مددگار - جانب دار ۔

اُس کی طرف سے دل نہ پھرے گا کہ ناصحو — اب ہو گیا یہ جس کا طرف دار ہو گیا (داغ)

(۲- اسمِ مذکر) کسی فریق کا آدمی - کسی کی طرف کا شخص ۔

یہ دل مجھ سے لڑتا ہے تیری طرف سے — کہاں کا طرفدار پیدا ہوا ہے (مصحفی)

طرف داری (ف) اسمِ مؤنث:- پاس - پچ ۔ لحاظ ۔ حمایت - پشتی ۔

طرف داری کرنا (ف) فعل متعدی:- پاسداری کرنا - پچ کرنا - لحاظ کرنا - حمایت کرنا - پشتی کرنا ۔

طرف سے (ف) تابع فعل:- (۱) جانب سے (۲) حسابوں - لیکھے - جیسے "تمہاری طرف سے کچھ ہی ہوا کرے" (۳) عوض - بدلے - بجائے - جیسے تمہاری طرف سے دس روپے دیدو ۔

طرف ہونا (ف) فعل لازم:- طرف دار ہونا - پاسداری کرنا - حامی و مددگار ہونا - کسی کی سی کہنا ۔

سُنے گا کون جب حشر میں مری فریاد — وہاں بھی تیری طرف ہو گئے سب جہاں کی طرح (نثار)

طُرفگی (ف) اسمِ مؤنث:- شگفتگی - عمدگی - خوبی - ندرت ۔

طُرفہ (ع) صفت:- نیا - انوکھا - عجیب - غریب - نادر - عمدہ - تحفہ - خوش آیندہ ۔

ہے طرفہ ماجرا مرے قاتل کے سامنے — بسمل پڑا تڑپتا ہے بسمل کے سامنے (مصحفی)

طُرفہ تر (ف) صفت:- عجیب تر - اعجوبہ - انوکھا ۔

ضبطِ گریہ نے تماشا طرفہ تر دکھلا دیا — چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلا دیا (ذوق)

طُرفہ تماشا (ف) اسمِ مذکر:- انوکھا تماشا - عجیب غریب تماشا - نیا کھیل - عمدہ سیر ۔

ایک طرفہ تماشا ہے ذرا دیکھو تو تم بھی — لے آئے ہیں اُن کو بھی کنتے ہوئے گھر تک (نسیم)

اک طرفہ تماشا یہاں ہے مری جان — روتا ہوں جو ہجراں
جو بوند گراتی ہے مری چشمِ دُرافشاں — بن جاتا ہے گوہر

طُرفہ گل پھولنا (ف) فعل لازم:- کسی عجیب یا انوکھی بات کا ظہور ہونا - نئی بات ہونا ۔

گلستانِ شہادت گاہ میں یہ طرفہ گل پھولا — بنایا شاخِ گل قاتل نے اپنے دستِ خنجر کو (ناسخ)

طُرفہ ماجرا (ف) اسمِ مذکر:- عجیب سرگزشت - انوکھا واقعہ - تعجب کی بات ۔

طُرفہ معجون (ع) اسمِ مذکر:- (۱) عجیب مرکب چیز - وہ چیز جو عجیب و غریب اجزا سے مرکب ہو - (۲) عجیب آدمی - انوکھا آدمی (۳) عجیب مسخرہ - نقلِ مجلس - عجیب سرشت و خصلت کا آدمی (۴) احمق - چُوتیا ۔

طُرفہ یہ ہے (ف) محاورہ:- عجب یہ ہے - تعجب یہ ہے - حیرت یہ ہے - اچنبھا یہ ہے ۔

طَرفَۃ (ع) اسمِ مؤنث:- جھپک - ایک بار آنکھ جھپکنے کی حرکت - پلک مارنے کا وقفہ - چشم زدن ۔

طَرفۃُ العین (ع) تابع فعل:- پلک جھپکانے میں - پلک مارنے میں - آنکھ کے

طرہ

پلک مارتے میں۔ دم کے دم یا آن کی آن میں۔ ذرا سی دیر میں +

(جن لوگوں نے اس کو طرفۃ العین بضم اول لکھا ہے یہ اُن کی نری ہی ناواقفیت ہے)

طُرّہ (ع) اسم مذکر:- (۱) زلف - کاکل - الکن - وہ بال کھلائے ہوئے بال جو اکثر دیوش لوگ ادھر اُدھر چھوڑ لیتے ہیں۔ نیز کاکل معشوق جو تابدار ہو ؎

بوئے نافہ کاخر صبا زاں طرہ بکشاید ز تاب جعد مشکینش چہ خوں افتادہ در دلہا (حافظ)

(۲) پٹھے، پٹے بال - ماتھے پر کے بال - ماتھے کے بال - (۳) بیتقیش کے تاروں کا گچھا جو پگڑی کے اوپر لگاتے ہیں جیسے طرۂ دستار یا علاقۂ دستار۔ ورشتۂ دستار بھی کہتے ہیں + منڈاسے کا وہ پلہ جو اُس کے اوپر نکلا ہوا رہتے ہیں + پھولوں کی لڑیوں کا بنا ہوا وہ گچھا جو دولھا کے کان کے پاس لٹکتا رہتا ہے + ٹوپی کا پھندنا جو لٹکتا رہتا ہے + گوشوارہ + کلغی - تاج + جانور کے سر کی چوٹی - نیز عام پھندنا۔ گچھا ؎

صحبت اعلیٰ سے ادنیٰ کو بھی عزت ہے حصول طرۂ دستار نے پایا مکاں بالائے سر (نسیم دہلوی)

وائے قسمت حسن کی دولت کو لوٹیں تیرہ روز طرۂ شمع رکھتا ہے دہن گلگیر کا (ایضاً)

(۴-و) ازید - علاوہ + فایق (۵- صفت) انوکھا - ایک دوسرے سے بڑھکر۔ بڑھا ہوا - آگے سبقت لیجانے والا - فوقیت رکھنے والا - غالب ؎

ہر طریقے سے ہے بڑھ کر روشِ وحشئ زلف
طرۂ ہفتاد و دو ملت پہ یہ مذہب نکلا۔ } (اسیر)

کیوں نہ پھانسے عاشقوں کے دل طفلِ برہمن طرہ ہے گردن کا ڈورا دوش کے زنار پر (آتش)

طرہ ہے رشکِ غیر یہ انداز یار کا یہ جاں خراش تھا وہ دل آزار ہو گیا - (رزمی)

زاہد کا عمامہ ہو کہ ہو شیخ کی دستار ان دونوں پہ طرہ ہے مرا دامنِ تر آج (داغ)

(۶) مکان کا چھجا - جسے طرۂ ایوان بھی کہتے ہیں (۷) ایک قسم کا سُرخ و زرد پھول جو ہندوستان میں اکثر ہوتا ہے اور اسے گل طرہ کہتے ہیں (۸) کوڑا - تازیانہ (۹) ایک کھیل کا نام جسے ہندوستان میں کوڑا ہے جمال شاہی چوکے گا تو ماروں گا" کہتے ہیں - (۱۰) ہر ایک چیز کا کنارہ (۱۱) وہ بھنگ کا گھونٹ جو فوج پینے کے بعد پیں۔ چسکی + مطلق بھنگ - جیسے طرہ چڑھانا بمعنی بھنگ پینا آیا ہے (۱۲-ا) طُرفہ - عجیب - انوکھا (۱۳- ف) انوکھی بات - نُدرت - باعثِ فخریات - سب سے بڑھ کر بات + بھلائی - خوبی - عمدگی بدشاخ ؎

شراب ناب ہے ہر رنگ کی اپنے پیالے میں وہ طرہ کونسا گل میں ہے کیا ہے شاخ لائے ہیں
کونسی خوبی نہیں تیرے قدِ آزاد میں شاخ ہے کیا سر میں طرہ ہے کیا شمشاد میں } (داغ)

(۱۴- ف) جال - پھندا - دام +

طری

طرہ پینا (۱) فعل متعدی:- بھنگ پینا - بھنگ چڑھانا - سبزی پینا - بوٹی پینا +

طرّہ جمانا (۱) فعل متعدی:- دیکھو (طرّہ پینا) +

طُرّہ چڑھانا (۱) فعل متعدی:- بھنگ پینا - سبزی پینا +

طرۂ طرار (ف) اسم مذکر:- گیسوئے تراشیدہ و خوش نما - شوخی سے بھرے ہوئے کاکل ؎

پیچ پر رشک سے کھاتا ہے چمن میں سنبل جب سے دیکھے ہیں ترے طرۂ طرار بہم (مصحفی)

طُرّہ کرنا (۱) فعل متعدی:- تازیانہ لگانا - کوڑا کرنا + تیز کرنا - چمکانا + بڑھانا - زینت دینا ؎

طرہ اُسے جو حسنِ دل آزار نے کیا اندھیرے گیسوئے سیۂ یار نے کیا (آتش)

طُرّہ ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) بات پر حاشیہ چڑھنا - اصل سے بڑھ کر بیان ہونا (۲) فائق ہونا ؎

سبزہ رنگوں کے عشق میں ہو جو مست بھنگ نوشوں میں کیوں نہ طرہ ہو (اسیر)

ہوئے ہیں لف پیچاں سے بھی طرہ تری دستار کے بیداد گر پیچ (آتش)

(۳) عجیب اور انوکھا ہونا (۴) زیادہ ہونا - افزوں ہونا - بڑھنا +

طُرّہ ہے (۱) محاورہ:- حاشیہ ہے - افزونی ہے - زیادتی ہے + باعثِ زینت ہے - نہایت موزوں اور زیبا ہے - باعث زینت و رونق ہے - زیادہ چمک دمک کا سبب ہے + جال ہے - پھندا ہے ؎

کیوں نہ پھانسے عاشقوں کے دل و طفلِ برہمن طرہ ہے گردن کا ڈورا دوش کے زنار پر (آتش)

طَرِیق (ع) اسم مذکر:- (۱) راہ - راستہ - رستہ - سبیل - سڑک - ڈگر - شارع (۲) مذہب - شریعت - پنتھ ؎

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حد سے ہیں (ذوق)

(۳) طرز - وضع - روش - چال فیشن + طور - طریقہ - ڈھنگ - ڈھب - (۴) ریت - رسم - رواج - دستور - (۵) آئینِ دین - قانونِ مذہب - مرجلو - (۶) قاعدہ - ترکیب +

طَرِیق الشمس (ع) اسم مذکر:- وہ دائرہ ہے جو زمین کے مدار ارضی سے منطبق کیا ہوا ہے - اور آفتاب کا اُس پر گزر رہتا ہے - نصف خطِ استوا کے شمال کی طرف نصف جانب جنوب ہے +

طَرِیقت (ع) اسم مؤنث:- (۱) راہ - باٹ - رستہ - ڈگر (۲) پنتھ + مذہب (۳) شریعت کا نقیض یعنی تزکیۂ باطن کیونکہ تزکیۂ ظاہر کا نام شریعت ہے۔

یہ اصطلاح سالکوں کی ہے اور اہل طریقت یہی لوگ کہلاتے ہیں ۔

طریقہ (ع) اسم مذکر ۔ (۱) دیکھو (طریق) ؎

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو — وہ طریقہ تو بتادو تمہیں چاہیں کیونکر (داغ)

(۲) قاعدہ ۔ ترکیب ۔ گُر ۔

طریقہ بتانا (ہ) فعل متعدی :۔ رستہ بتانا ۔ ہدایت کرنا ۔ کسی کام کے کرنے کا ڈھنگ بتانا ۔ رکان بتانا ۔ گُر بتانا ۔

طریقہ برتنا (ہ) فعل متعدی :۔ کسی دستور یا قاعدے پر چلنا ۔ وضع شرع یا قانون مذہبی پر عمل کرنا ۔ برتاؤ کرنا ۔

طشت ۔ معرب تشت :۔ (۱) طباق ۔ تھال ۔ لگن ۔ پرات ۔ تسلا (۲) وہ ظرف جس میں اگلے زمانہ میں بٹھا کر خونی مجرم کو قتل کرتے اور اُس کے اوپر دوسرا طشت ڈھک دیتے تھے تاکہ خون زمین پر نہ گرے ۔ مجازاً آسمان قتل ؎

قتل ہوا جب مدار کیا قاتل کر گیا نصیب — اب دیکھتا ہوں میں کہ نے طشت اور خنجر کفن (عاشق)

(۳) پیخانہ پھرنے کا ظرف ۔

طشت از بام (ف) صفت :۔ ظاہر ۔ آشکارا ۔ صریح ۔ عام ۔ مشہور ۔

طشت از بام ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) رسوا ہونا ۔ بدنام ہونا (۲) مشہور ہونا ۔ الم نشرح ہونا ۔ برائی کے ساتھ ظاہر ہونا ۔ راز فاش ہونا ۔ بھید کھلنا ۔ شہرت ہونا ۔

طشت چوکی (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ چوکی جس کے اوپر بیٹھ کر پیخانہ پھرتے اور اس کے نیچے ایک مسی ظرف لگن کی شکل کا رکھا جاتا ہے ۔ امیروں کے ہاں اکثر اور غریبوں کے ہاں بیماری یا زچہ خانہ میں اس کا کام پڑتا ہے ۔

طشتری (ہ) اسم مؤنث :۔ چھوٹی رکابی ۔ سکوری ۔

طعام (ع) اسم مذکر :۔ (۱) گیہوں ۔ گندم ۔ کنک (۲) کھانا ۔ کھانے کی چیز ۔ خوردنی ۔ غذا ۔ بھوجن ۔ خورش جیسے اول طعام بعدہٗ کلام ۔

طَعم (ع) اسم مذکر :۔ مزا ۔ لذت ۔ ذائقہ ۔ سواد جیسے بدطعم یعنی بدمزہ ۔

طُعم (ع) اسم مذکر :۔ طعام ۔ خورش ۔ خوردنی و طعمۂ مرغ ۔

طُعمہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) روزی ۔ خورش ۔ رزق (۲) شکاری پرندوں کا کھانا کھاجا (۳ ۔ مجازاً) لقمہ ۔ نوالہ جیسے طعمۂ نہنگ طعمۂ اجل وغیرہ ۔

طَعن (ع) اسم مذکر :۔ (۱) نیزہ زنی ۔ نیزہ مارنا (۲) عیب گیری ۔ طعنہ ۔ مہنہ ۔ تشنیع ۔ ملامت ۔ تعریض ۔ بولی ٹھولی ۔ مذمت ۔ اہانت ۔ طنز ۔ سرزنش ۔

طعن ترُو تَر (ہ) اسم مؤنث ۔ عو ۔ صحیح (طعن تعریض) طعنہ مہنہ طعن تشنیع لعنت ملامت ۔ طنز ۔

(بعض لوگ تر و تر طعنہ کا بگڑا ہوا لفظ خیال کرتے ہیں ۔ مگر یہ صورت صاف نہیں ہے ۔ اور تو تو من صاف ہے ۔ کیونکہ اس کے معنی رُو گردانی ۔ مزاحمت اور نفرت وغیرہ کے سب بیان صادق آتے ہیں)

طعن تشنیع (ع) اسم مؤنث :۔ طعنہ مہنہ ۔ چھیڑ چھاڑ ۔ آوازہ توازہ ۔

طعن توڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ طنز کرنا ۔ آوازہ پھینکنا ۔ طعنہ دینا ؎

قصہ کہنا تھا کسی عہد شکن کا مد نظر — وہ گئے لینے یہ طعن کہ پہر پر توڑا ۔ (امنون)

طعنہ (ع) اسم مذکر :۔ دیکھو (طعن) بولی ٹھولی ۔ آوازہ توازہ ۔

طعنہ تشنہ (ہ) اسم مذکر ۔ عو ۔ صحیح ۔ طعن تشنیع ۔ لعنت ملامت ۔ بُرا بھلا ۔ طعن تو تو من ۔

طعنہ تشنہ دینا (ہ) فعل متعدی :۔ بُرا بھلا کہنا ۔ چھیڑنا ۔ ملامت کرنا ۔ عیب نکالنا ۔

طعنہ دینا (ہ) فعل متعدی :۔ ملامت کرنا ۔ چھیڑنا ۔ بولی مارنا ۔ آوازہ توازہ پھینکنا ۔ ملاہی سنانا ۔

طعنہ زن (ع + ف) اسم مذکر :۔ طعنہ مارنے والا ۔ آوازہ توازہ پھینکنے والا ۔

طعنہ زنی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ عیب گیری ۔ چھیڑ ۔

طعنہ مارنا (ہ) فعل متعدی ۔ عو :۔ طعنہ زنی کرنا ۔ بولی ٹھولی مارنا ۔ عیب گیری کرنا ۔ آوازہ کسنا ۔

طعنہ مہنہ (ہ) اسم مذکر :۔ طعن تشنیع ۔ لعنت ملامت ۔ بُرا بھلا ۔ آوازہ توازہ ۔ چھیڑ چھاڑ ۔

(مہنا اگر ہندی قرار دیا جائے تو اس کا کچھ پتا آگے نہیں چلتا جس طرح اور لفظوں کا مادہ سنسکرت ۔ پراکرت یا پالی وغیرہ سے مل جاتا ہے اس کا مطلق نہیں ملتا ۔ اس کے علاوہ عربی الفاظ کے ساتھ اس کا جوڑ بھی یہی دلالت کرتا ہے ۔ کہ یہ بھی ہو نہ ہو عربی ہو ۔ اور مسلمان عورتوں میں اس کا زیادہ بولا جانا بھی اسی امر پر دال ہے ۔ چنانچہ عربی زبان سے ہی اس کا پتا لگا ۔ مَہَن (م ہ ن) اس کا مادہ ہے ۔ ذلت و خواری اس کے معنی ہیں ۔ چنانچہ مَہِن بمعنی خوار و ذلیل حقیر ۔ و مُہان بمعنی اہانت کردہ شدہ و ذلیل خوار اسی سے ماخوذ ہیں ۔ پس مہنہ ۔ اصل میں مہنۃ بتائے مصدری تھا جس سے مہنہ ہوگیا ۔ واللہ اعلم بالصواب)

طعنے (ہ) اسم مذکر :۔ طعنہ کی جمع ۔

طعنے دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (طعنہ دینا کی جمع) تلا گردن کرنا ۔

طعنے سنانا (ہ) فعل متعدی :۔ بولی ٹھولی مارنا ۔ باتیں سنانا ۔ بُرا بھلا کہنا ؎

طعن | طفل

مرے جنازے پہ کیوں وہ آئے کہ ڈھونڈتے طعنے مجھے ستائے
کہ کہئے جو زباں پہ آیا سُنا کئے سوگوار باتیں (؟)

طعنے مہنے (ہ) اسم مذکر:۔ (طعنہ مہنہ کی جمع) ✦

طعنے مہنے دینا (ہ) فعل متعدی:۔ بُرا بھلا کہنا۔ بولی ٹھولی مارنا۔ ٹلّا گو دن کرنا۔ کھجانا۔ چھیڑنا ✦

طُغرا (ت) اسم مذکر:۔ خطِ پیچیدہ ✦ وہ خط جس میں بادشاہ کا نام القاب فرمانوں کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے۔ شاہی مُہر۔ شاہی خطاب جو اجلاس کے کواغذات یا دیگر بادشاہی خط و کتابت میں درج ہو ✦ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ جلی اور پیچیدہ خط جس میں بادشاہ کا القاب و نام خوب روشن لکھا ہوا ہو۔ جیسے جلال الدین اکبر کا طغرا ان الفاظ سے لکھا جاتا تھا السلطان الاعدل الاعظم جلال الدین اکبر بادشاہ غازی ✦

طُغیانی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ (۱) سرکشی۔ تمرّدی۔ بغاوت ✦ حد سے گزرنا۔ حد سے بڑھنا (۲) دریا کا چڑھاؤ۔ سیلاب۔ باڑھ (۳) زیادتی۔ افزونی ✦

(چونکہ طغیان خود مصدر ہے اس میں یائے تحتانی مصدری کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اہلِ فارس کا قاعدہ ہے کہ وہ جب تک اس قسم کے مصدروں میں اپنے ہاں کی یائے مصدری نہ لگا لیں اُن کو چین نہیں پڑتا۔ چنانچہ فضولی۔ غلامی۔ سلامتی سے ظاہر ہے۔ پس اس کو فارسی صورت میں خیال کرنا چاہئے) ✦

طِفل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) لڑکا۔ بچّہ۔ بالا۔ بالک (۲) شیرخوار۔ دودھ پیتا۔ نوزادہ ✦ نادان۔ لایعلم ؎

پیش خیز آتا نہیں باہر رواقِ چشم سے
طفلِ اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا (ناسخ)

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثلِ برق
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے (لاا علم)

طِفلِ شیرخوار (ع + ف) اسم مذکر:۔ دودھ پیتا بچہ۔ معصوم بچہ ✦

طِفلِ مکتب (ع) اسم مذکر:۔ مبتدی۔ سیکھنتڑ۔ طالبِ علم۔ طفلِ دبستان۔ چٹّا۔ بیارتھی۔ وہ شخص جو کسی کے آگے کچھ رتبہ نہ رکھتا ہو۔ ادنے ✦ ناتجربہ کار۔ ناآزمودہ کار۔ لونڈا ✦

طِفلی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ لڑکپن۔ کودکی۔ بچپن۔ بالک پن۔ بالپن۔ طفولیت ✦ نادانی۔ کم سنی۔ کم عمری ؎

طفلی میں بھی بہت کرتے تھے ہم اور طرح کی
بھلا تی تھی مایہ تو گُل داغِ جگر سے (عارف)

طُفولت (ع) اسم مذکر:۔ دیکھو (طفلی) ✦

طفولیت (ع) اسم مؤنث:۔ دیکھو (طفلی)

(جیسی مصدر یائے تحتانی بڑھا کر جولیت کی طرح بنا لیا ہے) ✦

طُفَیل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) (ابن زلال کوفی شاعر کا نام جو عبداللہ بن غطفان بن سعد کی اولاد سے تھا۔ اور طعام ولیمہ میں بن بلائے لوگوں کے ساتھ ہو لیا کرتا تھا۔ بلکہ اُس کا قول تھا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو کوفہ آسمان کی طرح جلسے سر پر ہوتے اور ہم ہر وقت دیکھ کر مجالسِ طعام کو معلوم کر لیا کرتے ✦ بعض لوگ کہتے ہیں کہ طفیل شراب کی مجلس میں بن بلائے شریک ہو جایا کرتا تھا۔ غرض نتیجہ دونوں سے ایک ہی نکلتا ہے۔ پس اسی وجہ سے اس شخص کی نسبت کہنے لگے جو دعوے کے ساتھ بن بلائے چلا جائے۔ جیسے فارسی میں ناخواندہ مہمان کہتے ہیں۔ اور یہی جب کا لفظ بدولت۔ بوسیلے کے معنی میں مستعمل ہو گیا) ✦

(۲) ذریعہ۔ وسیلہ۔ توسّط ✦ تصدق (۳۔ تابع فعل) بوسیلہ۔ بذریعہ۔ بتصدق۔ بدولت ✦

طُفَیل سے (۱) تابع فعل:۔ بدولت۔ تصدق میں۔ وسیلے سے۔ جیسے "آپ کے طفیل سے سب کچھ موجود ہے" ✦

طُفَیلی (ع + ف) صفت:۔ (۱) دوسروں کے طفیل گزارہ کرنے والا۔ اوروں کے وسیلہ سے نیازت اُڑانے والا۔ بن بلائے لوگوں کے ساتھ ہو کر دعوتوں میں جانے والا ✦ چھچھلگو۔ دوسروں کے سر کھانے والا ؎

استخواں کھائے سگِ یار کے سائے کے ہما
ہے یہ سب کہ طفیلی بھی ہو مہمانی میں (اسیر)

طُفَیلیا (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (طفیلی) ✦

طِلا (معرب تیل کا) اسم مذکر:۔ وہ روغن جو بطور ضماد تعصیب پر تندی و رفع سُستی کے واسطے لگایا جائے۔ سُستی کا تیل ✦

طِلا (معرب تلا ہے) (۱) زرِ سُرخ۔ سونا۔ کنچن۔ سورن (۲) ملمع۔ گلٹ۔ چنانچہ مُطلّا اسی جہ سے زر اندودہ کو کہتے ہیں (۳۔ ہ) بہ تشدید لام۔ بگڑی کا زرین سرا ✦ سونے کے تار۔ سونا چڑھایا ہوا تار ✦ کلابتو۔ سنہری کلابتو۔ چنانچہ طلّے کی جوتی یعنی کامدار جوتے۔ سے یہی غرض ہے (پنجاب)

(چونکہ ہندوستان کے راجہ سونے میں تُل کر وہ سونا دان کیا کرتے تھے اہلِ عرب نے اس سونے کو تُلا سمجھ کر طلا بنا لیا۔ اور زر کے معنوں میں مستعمل کرنے لگے ورنہ تُلا بمعنی ترازو تھا) ✦

طُلّاب (ع) اسم مذکر:۔ طالب کی جمع۔ طالبِ علم مبتدی ✦

طَلاق (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) عورت کا قیدِ نکاح سے آزاد ہونا ✦ آزادگی (۲) روانی۔ کشادگی۔ تیز زبانی (۴۔ ہ) قسمِ سخت جو ذیل حالتِ غصہ میں دوسرے کو دے۔ مثلاً طلاق ہے جو تو سامنے ہی نہ آیا ہے یعنی تیری ماں پہ طلاق ہے اگر

اگر بہت سے مقابلہ نہ کرے ◆

طلاق دینا (ہ) فعل متعدی: بیوی کو آزاد کرنا۔ زوجیت سے خارج کرنا۔ زوجہ کو چھوڑنا۔ تیاگنا۔ قانون مذہب کے موافق اُس سے قطع تعلق کرنا ◆

طلاق لینا (ہ) فعل متعدی: خاوند سے آزادی حاصل کرنا ◆ نکاح سے باہر ہونے کی درخواست کرنا۔ خاوند کو چھوڑ دینا ◆

طلاق نامہ (ع + ف) اسم مذکر: طلاق حاصل کرنے یا ہونے کی دستاویز ◆

طلاقت (ع) اسم مؤنث: کشادگیٔ زبان۔ تیز زبانی۔ چرب زبانی۔ کشادہ بیانی۔ فصاحت ◆

طلاقن (ہ) اسم مؤنث: مطلقہ۔ وہ عورت جس کو طلاق دی ہو یا جس نے طلاق لی ہو۔ ہندوستان میں یہ لفظ بجائے دشنام عورتیں خیال کرتی اور طلاقن کا لفظ سنکر نہایت چڑتی ہیں۔ گویا عیب میں داخل ہے ◆

طلائی (ع + ف) صفت: سونے کی۔ زرّین۔ سنہرا۔ سُنہری ◆

طَلایہ (ف) اسم مذکر: (اصل طلائع) وہ فوجی گروہ جو رات کو شہر یا اپنے لشکر کی چوکسی کرے۔ علاوہ غلط مشہور ہے۔ طلایہ۔ روند۔ گشت۔ قراول گشت ◆ (یہ لفظ عربی میں طلائع یعنی افواج محافظ لشکر یا اُن سپاہیوں کے ہیں جو مخالف کے لشکر کی خبر لینے کو اپنی فوج سے پیشتر روانہ ہوتے ہیں اس کی جمع طلیعہ ہے) ◆

طلایہ پھرنا (ہ) فعل لازم: گشت پھرنا۔ روند پھرنا۔ قراولوں کا اپنے لشکر کی چوکسی کے واسطے رات بھر لشکر کے گرداگرد دورہ کرنا۔ فوجی گروہ کا شب کے وقت گشت کرنا ◆

طَلَب (ع) اسم مؤنث: (۱) تلاش۔ جستجو۔ (۲) درخواست۔ چاہ۔ التجا۔ آرزو۔ تمنا۔ مانگ۔ اِچھا۔

آرزوئے ساغر مے ہے بس اے ساقی مجھے　　کب طلب ہے جام جم کی کاسۂ فغفور کی (ناسخ)

(۳۔ ہ) خواہش۔ چھو۔ کسی چیز کی ایسی عادت پڑجانا کہ جب تک وہ وقت پر نہ ملے طبیعت بیچین رہے۔ لت۔ دھت۔ جیسے حقہ کی طلب۔ زردے کی طلب۔ چاء یا افیون کی طلب وغیرہ (۴۔ ہ) بلاؤ۔ طلبی۔ جیسے آج وہاں اُن کی طلب ہے (۵۔ ہ) تنخواہ۔ ماہانہ۔ جیسے گولہ باز دکھیں جاے طلب سے کام ◆

طلب بانٹنا (ہ) فعل متعدی: تنخواہ تقسیم کرنا ◆

طلب بٹنا (ہ) فعل لازم: تنخواہ تقسیم ہونا ◆

طلب بُجھانا (ہ) فعل متعدی: خواہش مٹانا۔ چھو بجھانا ◆ اِچھا پوری کرنا ◆

طلب وار (ہ) اسم مذکر: (۱) عادی۔ لتیا۔ کسی چیز کا خواہشمند۔

جیسے حقہ یا زردہ کا طلب وار (۲) تنخواہ دار ◆

طلب دینا (ہ) فعل متعدی: تنخواہ دینا ◆

طلب کرنا (ہ) فعل متعدی: (۱) بُلانا (۲) مانگنا ◆ دعوے کرنا ◆

طلب گار (ف) صفت: خواہشمند ◆ جویاں ◆

طلب نامہ (ف) اسم مذکر: سفینہ۔ سمن۔ بلاؤ کا نمنہ۔ حاضر عدالت ہونے کا سرکاری پروانہ ◆

طَلَبانہ (ہ) اسم مذکر: قانون۔ وہ رسوم جو کوئی طلبی کی بابت یا چپراسی کی خدمت کا حق سمجھ کر لی جائے۔ جیسے مدد کی فیس جو دیہات میں اسامی کی طلبی کے واسطے جائے اور اُسے خوراک کے طور پر دلائی جائے یا کسی گواہ کا خرچانہ۔ سپاہیوں کا یومیہ۔ روزینہ ◆

طُلَبا یا طَلَبَہ (ع) اسم مذکر: طالب کی جمع۔ طلب کرنے والے۔ مبتدی طالب علم چیلے۔ شاگرد ◆

طَلَبی (ہ) اسم مؤنث: بلاؤ۔ بُلاوا۔ طلب ◆

طلبی ہونا (ہ) فعل لازم: بلاوا ہونا۔ بُلایا جانا۔ حاضر ہونے کا حکم جانا۔ سمن جانا ◆

طِلِسْم (یونانی) اسم مذکر: (یونانی تلفظ طلسما *Telesma* انگریزی ٹلسمن *Talisman* ہے جو اسی سے بنا ہے)

(۱) وہ جادو کا پُتلا جو وہمی خیالات سے بنایا خواہ پیدا کیا جائے ◆ نیرنجات کا عجیب غریب تماشا۔ اجزائے سماوی و ارضی کی ترکیب سے بنایا ہوا تماشا۔

مرغ چمن کے نالوں سے ہے یہ صدا بلند　　قابل ہے دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا (آتش)

(۲) وہ مہیب یا ڈراونی صورت جو عمل نیرنجات سے بنائیں تاکہ کوئی شخص مدّ سے آگے نہ بڑھے اور اُس طرف نہ جائے۔ یہ صورت کبھی شیشے کی بھی بنا دیتے ہیں اس کا علم ہی جُدا ہے جو کتب حکمت میں بخوبی لکھا ہے۔ پس اسی وجہ سے اُس پُتلے پر بھی اطلاق ہونے لگا جو دفینوں یا خزانوں پر اس غرض سے بنا دیتے ہیں کہ غیر شخص کا ہاتھ وہاں تک نہ پہنچے۔ یا وہ محافظ رہیں (۳) منتر ◆ جادو۔ ٹونا ٹوہنی (۴) عجیب و غریب بات۔ حیرت میں ڈالنے والی بات۔ حیرت انگیز بات۔ (۵۔ ہ) بھانمتی کا تماشا (۶) وہ علم جو خیالات موہوم کو بشکل عجیب و غریب نظر میں لائے ◆

طِلِسم باندھنا (ہ) فعل متعدی: کوئی عجیب و غریب بات کر کے دکھانا۔ انوکھی بات کرنا۔ تعجب انگیز اور حیرت خیز امر ظہور میں لانا ◆

طِلِسمات (ع) اسم مذکر:- طلسم کی جمع بقاعدۂ عرب ✦

طِلِسماتی (ا) صفت:- غضبی۔ آفت کا پرکالہ۔ غضب کا۔ آفت کا۔ قیامت کا۔ غضب۔ آفت۔ قیامت ✦ جادو کا ✦

طِلِسمی (ا) صفت:- جادو کا۔ آفت کا۔ طِلِسماتی ✦

طَلعت (ع) اسم مؤنث:- (۱) دیدار۔ نظارہ (۲) رُخ۔ صُورت۔ شکل۔ چہرہ۔ جیسے حورطلعت۔ ماہطلعت۔ خورشید طلعت وغیرہ ✦

طُلُوع (ع) اسم مذکر:- چاند سورج کا نکلنا۔ اُدے ہونا۔ کسی ستارہ کا ظاہر ہونا ✦ نکلنا۔ اُبھرنا۔ بلند ہونا ؎

ماسینہ ہے مشرق آفتاب داغ سوزاں کا　　طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا (ناسخ)

طُلُوع کرنا (ا) فعل لازم:- نکلنا۔ اُدے ہونا۔ بلند ہونا۔ اونچا ہونا۔ چاند سورج یا کسی ستارہ کا دکھائی دینا ✦

طُلُوع ہونا (ا) فعل لازم:- سورج نکلنا۔ چاند نکلنا۔ اُدے ہونا ✦

طمانچہ (ا) اسم مذکر:-

(فارسی والے طبانچہ و طپانچہ لکھتے ہیں)

(۱) تھپیڑ۔ ہاتھ کا تھپیڑ جو کسی کے رخسارے پر لگائیں۔ لپڑ۔ رہپٹ۔ رہپٹا۔ لطمہ۔ (۲-عو) چھاتی بڑھانے کے واسطے جو ہاتھ کی تھپکی لگاتے ہیں اُسے بھی طمانچہ کہتے ہیں ✦

(اصل میں تپانچہ تھا یہ فرمانی تھا کیونکہ تو بمعنی طاقت اور چہ کلمہ نسبت سے مرکب ہے) ✦

طمانچہ جڑنا۔ سہی کرنا۔ لگانا۔ مارنا (ا) فعل متعدی:- تھپیڑ لگانا۔ رہپٹ لگانا ✦

طمانچہ سے مُنہ لال رکھنا (ا) فعل لازم:- صاحب غیرت ہونا۔ باوجود افلاس چہرے کی سُرخی برقرار رکھنا ✦

طمانچے سے مُنہ لال کرنا (ا) فعل متعدی:- تھپیڑ مار کر منہ لال کرنا۔ تھپیڑ مارنا تھپیڑ سے چہرے کے رنگ میں فرق ڈالنا ✦

طُمانِینَت (ع) اسم مؤنث:- اطمینان۔ دلجمعی۔ خاطر جمع ✦ تسلئی خاطر ✦

(یہ لفظ جس طرح بفتح طائے منقوطہ و نون مکسور مشہور ہے غلط ہے صحیح بضم اول و کسر نون اول و یائے معروف و فتح نون ثانی بمعنی سکون قلب تصور کرنا چاہئے۔ کہ طرح سے ایک نون کے حذف کا جواز ظاہر ہوتا ہے) ✦

طُمطُراق (ف) اسم مذکر:- مرکب از دو کلمہ طم و طراق (خوشی) یعنی آواز خوشی۔ شان و شوکت۔ ٹھاٹ و ترتیب۔ دھوم دھام۔ دھوم دھڑکا۔ بیہودہ بڑکا۔

تمطراق اسی کا بگڑا ہوا ہے ✦

طَمَع (ع) اسم مؤنث:- (۱) حرص۔ امید۔ لالچ۔ لوبھ۔ آز (۲) خواہش۔ چاہ ✦

طمعِ خام (ع + ف) اسم مؤنث:- ناممکن بات کی تمنا۔ تمنائے محال۔ آرزوئے ناممکن الحصول ✦

طمنچہ (ا) اسم مذکر:- (۱) تفنگچہ۔ چھوٹی سی بندوق ✦ پستول۔ آج کل کے بھی طمنچہ ہی کہنے لگے ہیں (۲) بازاری نوعمر لڑکی۔ نوخیز کسبی ✦ باکرہ کنواری دوشیزہ ✦

طِناب (ع) اسم مؤنث (۱) خیمہ کی رسّی (۲) بازی گروں کا رسّا (۳) رسّی نیجو۔ ڈوری۔ جیوڑی۔ ریسماں۔ رسن ؎

کون کہتا ہے کہ نکلی ہے شب کو کہکشاں　　ہے مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی (اظفر)

طنابیں (ا) اسم مؤنث:- طناب کی جمع۔ رسّیاں۔ ڈوریاں ✦

طنابیں کھنچنا (ا) فعل لازم:- بُعد یا دُوری کا کم ہو جانا۔ پاس آ جانا۔ فاصلہ نہ رہنا۔ سمٹ جانا۔ جیسے زمین کی طنابیں کھنچ گئیں ؎

پہلو میں کہاں تک دل بیتاب کو دابیں　　اے کاش زمیں کی کہیں کھنچ جائیں طنابیں (مصحفی)

طنّاز (ع) صفت:- کثرت سے رمز اور کنایہ میں باتیں کرنے والا ✦ ناز کرنے والا۔ ناز سے چلنے والا۔ شوخ۔ بیباک۔ چالاک۔ طرار (معشوق کی صفت میں آتا ہے) ؎

آ کے بالیں پہ وہ طنّاز سراپا انداز　　مجھ سے کہنے لگا کیوں ہے تو گھبرایا ناحق (ذوق)

تیری ٹھوکر سے او بتِ طنّاز　　جی اٹھا مُردہ یہ ہوا اعجاز (شعل)

طنبو (ا) اسم مذکر:- دیکھو (تنبو)

(یہ لفظ طناب سے ماخوذ ہوا ہے یعنی وہ گھر جو رسّیوں کے ذریعہ سے کھڑا کیا جاتا ہو اور دخیمہ) ✦

طنبور (تنبور کا معرب) دیکھو (تنبور)

طنبورہ (تونبڑا کا معرب) ایک قسم کے ستار کا نام جس میں تونبا لگایا جاتا ہے۔ دیکھو (تنبورا)

(فرہنگ رشیدی مؤلف کی رائے ہے کہ یہ لفظ دُنب برہ تھا یعنی دُنبہ کی دم کیونکہ اس کی شکل اسی کے مشابہ ہے) ✦

طَنز (ع) اسم مؤنث:- (۱) نخرہ انداز (۲) چھیڑ۔ تمسخر۔ ہنسی۔ ٹھٹھا (۳) رمز کے ساتھ بات کرنا (۴) طعنہ مہنہ۔ آوازہ توازہ۔ بولی ٹھولی ✦

طنز کرنا (ا) فعل متعدی:- آوازہ کسنا۔ بولی پھینکنا۔ طعنہ مارنا۔ [illegible]

طنز [illegible]

طنطنہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) طنبورا اور بربط وغیرہ کی آواز ✦ نقارہ اور نوبت یا دمامہ کی آواز کیونکہ ان میں نر اور مادہ دو ہوتے ہیں ایک کی آواز زیر دوسرے کی بم ہوتی ہے پس آواز زیر کو طنطنہ۔ بم کو دبدبہ کہتے ہیں (۲) کرّو فر۔ دھوم دھام۔ شان و شوکت ✦ رعب داب۔ دبدبہ۔ تحکم (۳۔ ا۔ عو) غصہ۔ تیہا۔ بد مزاجی (۴۔ و) تمکنت تبختر۔ غرور۔ تکبر۔ گھمنڈ ؎

یہ بل کرتا ہے تو نوک مژہ کی آبداری پر — تجھے بھی طنطنہ کتنا ہے اتنی سی کٹاری پر (نوازش)

(۵۔ ا) آن بان۔ آن تان۔ تمکنت جیسے عجب طنطنہ کی عورت ہے ✦

طنطنہ دکھانا (۱) فعل متعدی۔ عو: تحکم جتانا حکومت دکھانا۔ ڈرانا دھمکانا مزاج دکھانا ✦ اترانا ؎

حاکم ہوں تیری راہ میں کلکٹر کی آشنا — کیا طنطنہ دکھاتی ہے تحصیلدار کا (راحت)

طواف (ع) اسم مذکر: گرد پھرنا۔ پرکرما کسی بزرگ یا مقدس مقام کے گرد پھرنا ؎

طواف کعبہ میسر ہے ہم کو گھر بیٹھے — جدھر نگاہ کی صورت تیری آئے دیکھی (نصیر)

طواف کرنا (۱) فعل متعدی: گرد پھرنا۔ پرکرما دینا۔ پرکرما کرنا تصدق ہونا ✦

طوالت (ع) اسم مؤنث: (۱) طول۔ درازی۔ لمبائی جیسے عبارت کو طوالت نہ دو (۲) زیادتی۔ افزونی ✦

طوائف (ع) اسم مذکر۔ (۱) طائفہ کی جمع۔ گروہ جیسے طوائف عرب و ترک وغیرہ نیز ملوک الطوائف یعنی ہسپانیہ کے وہ صوبے جن کی نااتفاقی سے اہل عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا (۲۔ و۔ اسم مؤنث) ناچنے والی عورت۔ کنچنی۔ کسبی۔ رنڈی رقاصہ۔ لولی ✦

طوائف الملوک (ع) اسم مذکر۔ بادشاہوں کے وہ گروہ جن کی بدنظمی اور نااتفاقی کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا ہو۔ اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو ✦

(ایران میں طوائف الملوکی کا خطاب ان کے تیسرے طبقے میں یعنی اشکانیوں کو ملا جنکی حکومت باقی تینوں طبقوں سے کم یعنی صرف دو سو برس تک رہی۔ یورپ میں ہسپانیہ کے اُن صوبوں کا لقب ہوا۔ جن کی نااتفاقی سے اہل عرب کی حکومت کو وہاں زوال آیا) ✦

طوائف الملوکی (ع) اسم مؤنث: ہڑبونگ۔ ہڑبم۔ ہلچل۔ کھلابلی ✦ غدر۔ خلفشار ✦ آپادھاپی ✦ بدانتظامی۔ مرہٹی۔ سکھاشاہی۔ بادشاہ گردی۔ بدعملی۔ بدنظمی شاہجی کی عملداری ✦ اندھیر۔ دھینگا دھینگی۔ دھینگا دھینگ بلو کا راج ✦

طوبےٰ (ع) مؤنث طیب: (۱) نہایت خوشبودار (۲) بہشت کے درخت کا نام جس کی شاخیں ہر ایک اہل جنت کے مکان پر جھکی ہوئی ہونگی۔ اس کی خوشبو سے تمام مکانات معطر ہیں اور اس میں سے طرح بطرح کے میوے اترینگے۔ فارسی والوں نے بعض موقع پر اسے طوبی بکسر بائے موحدہ بھی استعمال کیا ہے۔ بکلب بر لکھش جنت کی بیری۔ بیر کا درخت ؎

کھڑے ہوں پر طوبےٰ وہ دم بینے کو بھی — جو حسرت نہ تیرے سایہ دامن میں بیٹھیں (داغ)

طُور (ع) اسم مذکر: کوہ سینا۔ کوہ اراراٹ ✦

(نیہ مقدس اور معزز پہاڑی کا نام جو عرب کے گوشہ شمال و مغرب میں واقع ہے یہ پہاڑ یہودیوں اور ان کے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسےٰ کلیم اللہ کے سبب یادگار ہے حضرت موصوف نے اسی پہاڑ ہی پر شرعی احکام اور تجلیہ باری سے افتخار پایا تھا۔ چونکہ طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام طور سینا تھا۔ رفتہ رفتہ کوہ سینا کو کوہ طور کہنے لگے اور یہ خیال کیا کہ اس پہاڑ کا نام ہی طور تھا چنانچہ حضرت غالب کا شعر ہے ؎

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب — آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی (غالب)

طَور (ع) اسم مذکر: (۱) یکبار۔ دفعہ (۲) حد (۳) اساس۔ بنیاد (۴) طرف (۵۔ ت) طرز۔ روش ✦ چال چلن۔ نوع۔ طرح۔ ڈھنگ ؎

خاتمہ تجھ پہ ہے اے یار جفاکاری کا — سیکھے تجھ سے کوئی طور دل آزاری کا (آباد)

(۶۔ و) گت۔ گتی۔ حالت۔ حال۔ احوال۔ کیفیت۔ رنگ ڈھنگ (۷۔ و) عوام: قسم۔ بہانت ✦

طور بے طور ہونا (۱) فعل لازم: (۱) حال بے حال ہونا۔ حال دگرگوں ہونا غیر حالت ہونا ؎

طور بے طور ہوئے دل کے خدا خیر کرے — بے طرح گھات میں ہے اس بت عیار کی آنکھ (داغ)

(۲) قریب مرگ ہونا۔ مُردنی چھا جانا۔ تیور پھر جانا (۳) لچھن بگڑنا۔ بُرے ڈھنگوں پر ہونا۔ ابتر حالت ہونا (۴۔ عو) موقع بے موقع ہونا۔ کل بے کل ہونا ✦

طور طریق (۱) اسم مذکر: رنگ ڈھنگ۔ طرح وضع۔ چال چلن۔ رویّہ۔ برتاؤ ✦

طُوس (معرب توس) اسم مذکر۔ (۱) خراسان کے ایک شہر کا نام جو فردوسی شاعر کے سبب محتاج بیان نہیں (۲) ایک شخص اور ایک دوا کا نام جو حافظہ کے واسطے مفید ہے (۳) ایک قسم کا اونی نہایت ملائم دلدار کپڑا ✦

طُوسی (ف) صفت: (۱) طوس کا ✦ طوس کا رہنے والا (۲۔ اسم مذکر) ایک کبوتری رنگ کا نام جو مازو کسیس۔ پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے اور طوس کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے ✦

طوطا (ف) اسم مذکر۔ دیکھو (توتا) ✦

طوطا پالنا (ہ) فعل متعدی :- (دیکھو توتا پالنا) +

طوطا چشم (ف) صفت (دیکھو توتا چشم) بے وفا۔ بے دید۔ بے مروت۔ ناآشنا +

طوطا چشمی (ہ) اسم مؤنث :- بے مروتی۔ بے وفائی۔ بے دید پن +

طوطے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) طوطا کی جمع (۲) دیکھو (توتے نمبر ۲) +

طوطے اُڑ جانا یا طوطے سے اُڑ جانا (ہ) فعل لازم :- ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا کا مخفف ہے۔ حواس باختہ ہو جانا۔ بے اوسان ہو جانا۔ گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔ بدحواس ہو جانا۔ سُرت نہ رہنا ؎

سبزہ رنگ آگے بڑھاؤ ہو مرے ساتھ راتے　　جبکہ اُڑ گئے طوطے سے مرے تھے سے آ (معروف)

طوطے کی سی آنکھیں پھیرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (توتے کی سی آنکھیں پھیرنا)

طوطے کی طرح آنکھ بدل جانا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (توتے کی طرح آنکھ بدلجانا) +

طوطے کی طرح پڑھنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (توتے کی طرح پڑھنا) +

طوطی (ف) اسم مذکر۔ (۱) دیکھو (توتی) ؎

صاف بندش ایسی دی ہر بیت آئینہ بنی　　دیکھتے ہی اسکو گویا طوطی مضموں ہوا۔ (وزیر)

(۲) فصیح۔ خوش گفتار +

(بعض شعرا جیسے نظیر نے مؤنث بھی باندھا ہے بلکہ عوام تو مؤنث ہی بولتے ہیں)

طوطی بُلوانا (ہ) فعل متعدی :- واہ واہ کرنا۔ شہرہ حاصل کرنا۔ نام پانا ؎

پولے جو شوم بھڑ جا مار اُس کے سر پہ جوتی　　دو دن تو دوستوں میں بلوالے اپنی طوطی (نظیر)

طوطی بولنا (ہ) فعل لازم (۱) دیکھو (توتی بولنا) ؎

خط سبز تہ لب کی ترے کیا دھوم ہے ساقی　　جہاں میں آج طوطی بولتا ہے لعل میگوں کا (امانت)

دل شیدا کا خواہاں ہے ہر اک گل　　مرے بلبل کا طوطی بولتا ہے۔

آئی خزاں فسردہ ہوئے گل گئی بہار　　طوطی چمن میں بول چکا عندلیب کا (اسیر)

غنچے کرتے ہیں چٹک کر زمزمے پر آورے　　طرفہ طوطی بولتا ہے بلبل گلزار کا (ایضاً)

دام خط میں گل اسیروں نے کیا فریاد کا　　بولتا ہے آج کل طوطی مرے صیاد کا (فروغ)

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا　　خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا (ذوق)

(۲) نصیبا چمکنا۔ نصیب جاگنا۔ رونق بازار ہونا۔ زمانے کا موافق یا اقبال یاور ہونا ؎

سُن لے [illegible] جو امانت　　بلبل کا نہ طوطی کبھی گلزار میں بولے (امانت)

طوطیا (ف) اسم مذکر۔ (۱) نیلا تھوتھا۔ مس گشتہ (۲)۔ (ہ) تہمت۔ بہتان۔ الزام +

طوطیا باندھنا (ہ) فعل متعدی :- بہتان لینا۔ تہمت دھرنا۔ کلنک لگانا۔ دوش دینا ؎

دیا سرمہ کب اُن کی آنکھوں میں ہیں نے　　غلط مجھ پہ سب طوطیا باندھتے ہیں (مصحفی)

طوطیا بندھنا (ہ) فعل لازم :- الزام لگنا۔ تہمت لگنا۔ بہتان دھرا جانا ؎

نرمی آنکھوں میں کب سرمہ لگایا　　بندھا مجھ پر ناحق طوطیا ہے (امانت)

طوعاً و کرہاً (ع) تابع فعل :- از روے اطاعت و کراہت۔ رضامندی و ناراضمندی سے۔ چار ناچار۔ جبراً قہراً۔ حق ناحق۔ خواہ مخواہ +

طوفان (ع) اسم مذکر :- (۱) غرق کر دینے والی رَو۔ سیلاب۔ طغیانی۔ باڑھ۔ چڑھاؤ۔ ایک عالم یا ملک کو گھیر لینے یا تباہ کر دینے والا پانی ؎

کشتئ نوح بھی آئے تو نہ ساحل ہو نصیب　　دیدۂ تر نے کیا تیرے وہ طوفاں پیدا (ہجر)

قلق ہے دل پہ فغاں ہے بر لب جگر پہ داغ اور مژہ پہ طوفان
اجل نہیں کہ جانِ واحد یہ سو طرح کے عذاب ہیں ہے ｝ [illegible]

بلا سے تو بھی طوفاں ہو نہیں دریا تو ہو　　حسرت اُس آنسو پہ ہے جو قطرۂ شبنم ہوا (داغ)

(۲) بادِ تند۔ آندھی۔ نہایت شدت کی ہوا۔ جھکڑ (۳) شدت کی بارش یا عالمگیر مینہ۔ سخت بارش۔ تل دھار اُوپر دھار مینہ برسنا (۴) اندھیرا گھُپ۔ تاریکی سخت۔ یہ معنی کشف اللغات سے لئے گئے ہیں (۵) مرگ عام۔ وبا۔ مری۔ از کشف (۶) حالت افراط مبالغہ اور غلبہ کے واسطے + از حد۔ کمال۔ نہایت ؎

قاتل کے لا متابل آنکھوں میں کر دیا دل　　اس طفل اشک نے بھی طوفاں دلاوری کی (جرأت)

(فقرہ عوام) کیسی ہی طوفان ڈھمنی ہو میرے دادا کے آگے کان ہی پکڑیگی۔ یعنی کسی قدر بڑھ کر گانے والی کیوں نہ ہو اس سے دب ہی جائیگی (۷) وہ پانی جو زمین سے بافراط اُبل کر ایک عالم یا تمام ملک کو غرقاب کر دے جیسے طوفان نوح ؎

ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی +　　جب کہ طوفان مرے دیدۂ تر سے اُٹھا (صبا)

(۸) کار عظیم۔ بڑا بھاری کام +

(از بہار عجم فارسی میں طوفان کردن اسی معنی میں آتا ہے)

(۹۔ ہ۔ کلمۂ تعریف) مثل آفت کا پرکالا۔ بلا۔ غضب۔ قیامت جیسے "وہ لڑکا کام کرنے میں طوفان ہے" ؎

جو تم ہنسنے ہنسانے میں کوئی اب [illegible] ہو　　تو پھر رونے رُلانے کو سنا جی میں بھی طوفان ہوں (جرأت)

(۱۰) نہایت۔ از حد۔ [illegible]۔ کثرت ؎

طوف

تقلید کرکے وہ دکھانا کی ذکر کیا + مچتیسی ہوئی کیسی ہی طوفان ذونی (رنگین)

(۱۱ - ۱) - ع) تہمت - بہتان - الزام ۔

سنتے جنہیں کے جو ہوئے بہلے بس میں یا مول اس پہ کسی طرح کا طوفان ہو کوچ (رنگین)

میں کب کی تھی بھلا کچھ اور حسب کی بات تو نے عجیب کا بہتان اور طوفان پر (انشا)

کہے یوں بجاتے وہ کب بزم میں ۔ اٹھائے قیبوں نے طوفان جب بہت (شیفتہ)

گھر میں برہم ہے جو وہ فتنہ وہ وہاں ہیں ہم ۔ مجھ پہ طوفان کوئی تازہ اٹھا ہو دیگا (تسکین)

(اس معنی میں مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ طوفان اصل میں اس باد مخالف کے معنی ہیں جو ہوا کے خلاف چلتی اور اس کے صدمہ سے اکثر جہاز غرق ہو جاتا ہے اور بہتان بھی ایک خلاف اصل بلا وجہ تحریر ہونا بات ہے جس طرح طوفان کا کوئی وقت مقرر نہیں اسی طرح بہتان کا کوئی موقع نہیں)

(۱۲ - ۱) غل - شور (۱۳ - ۱) فساد - بلوہ - ہنگامہ - دنگہ - جھگڑا - ٹنٹا - لڑائی بھڑائی ۔

میں تو ہے پاس نہ آنا ابھی آتی نظمی چلی مرے گھر میں نوعہت لینے کو طوفان گئی (رنگین)

(۱۴ - ۱) داویلا - توبہ دھاڑ - ہائے وائے + ماتم - کہرام جیسے طوفان مچنا ۔

(۱۵) قہر - غضب - آفت - مصیبت - بلا - جیسے طوفان ڈھانا بمعنی آفت توڑنا +

(اہل تاریخ نے تین بڑے طوفانوں کا نشان دیا ہے اول وہ طوفان جو حضرت آدم سے پیشتر آیا چنانچہ تاریخ حکما میں لکھا ہے کہ آدم کا ظہور دور اول میں عالم کے طوفان سے تباہ و برباد ہونے کے بعد وقوع میں آیا۔ دوسرا وہ طوفان جو حضرت نوح کے وقت میں کوفہ سے شروع ہوا تمام دنیا میں پھیلا۔ تیسرا طوفان وہ ہے جو خاص مصر میں آیا اور اس سے وہاں کی تمام مخلوق غرقاب ہو گئی) +

طوفان اُٹھانا (ف) فعل متعدی :- (۱) بہتان لینا - الزام دھرنا تہمت لگانا ۔

کہتے ہو رو رو کے تو کرتا ہے کیوں سوا مجھے خوب چشم خشک پر طوفان اٹھایا آپ نے (دولہ)

میں بیٹھ کے در پر ترے ہرگز نہیں رویا ناحق کا اٹھایا ہے یہ طوفان کسی نے (معروف)

میں تو بولا ہی نہیں کس نے کیا ہے شکوہ جھوٹ طوفان نہ اٹھا خیر ہے بہت ہے (مومن)

ذات شریف ہو تم میں خوب جانتا ہوں طوفان اور کوئی مجھ پر اٹھائیگا (نسیم دہلوی)

(۲) فساد اٹھانا - فتنہ برپا کرنا - حشر برپا کرنا - آفت مچانا - ہنگامہ مچانا ۔

نور دیدہ تمہیں سمجھوں ہوں میں اے طفل سرشک [illegible]

دیکھو سر پر مرے طوفا[illegible]

دیکھ اشک کو مت بہنے مژگاں سے گل چشم [illegible] اٹھائے (نصیر)

کہلاتے نہ تم گر غم دکھا دیتا [illegible] تمہارا (نفس)

طوف

(۳) بمعنی طوفان لانا - کثرت سے مینہ برسانا - بانسوں پانی چڑھانا - پانی کی تہ دوانا - سیلاب لانا ۔

گریۂ چشم نے سو بار اٹھایا طوفاں پہ ذرا آتش دل میری بجھائی نہ گئی (عارف)

(۴) نہایت غل شور مچانا - واویلا کرنا +

طوفان اُٹھنا (ف) فعل لازم :- (۱) بہتان کھڑا ہونا - تہمت لگنا - الزام لگنا ۔

روتا ہوں جو میں کرتے ہو بہتان ہزار دو آنسوؤں پر اٹھتے ہیں طوفان ہزار دو

بہتان ان کو لیتے ہیں بے شرم وہ لوگ اٹھتے ہیں رات دن یہی طوفان ادھر ادھر (نسیم دہلوی)

(۲) سیلاب آنا - رو آنا - باڑھ آنا + آندھی آنا - شدت کی ہوا چلنا +

طوفان آنا (ف) فعل لازم :- (۱) آندھی آنا - شدت سے ہوا چلنا (۲) طغیانی ہونا - سیلاب آنا (۳) شدت سے مینہ برسنا +

طوفان باندھنا (ف) فعل متعدی :- (۱) باندھنو باندھنا بہتان لینا - بدنام کرنا - تہمت لگانا - عیب دھرنا - الزام لگانا - داغ لگانا ۔

سنا دھوکے سے بھی رو دی میں اس صنم نے کہا تو کیا خدا کا قہر ہے طوفان لونڈی پہ باندھا (جان صاحب)

(۲) کسی بات کو مبالغہ سے بیان کرنا - بڑھا کر کہنا ۔

اشک آئے نہیں مژگاں پہ کہا یار نے ابھی پانی سو نیزے یا باندھ کے طوفان چڑھا (ذوق)

ہم نے رونے کا بھلا کب سر و سامان باندھا تم نے بے دیدہ و دانستہ یہ طوفان باندھا (مصحفی)

طوفان برپا کرنا (ف) فعل متعدی :- (۱) فتنہ و فساد کھڑا کرنا - جھگڑا اٹھانا - ہنگامہ برپا کرنا - غل شور مچانا - دھوم ڈالنا - پٹنک - پیٹا مچانا - کہرام ڈالنا (۲) پانی چڑھانا - طغیانی لانا ۔

چشم گریاں سے یہ طوفان کیا ہے برپا کہ بہائے لئے پھرتا ہے طلاطم مجھ کو (رزمی)

طوفان بنانا (ف) فعل متعدی :- (۱) بہتان گھڑ دینا - تہمت لگانا + عیب لگانا - کلنک لگانا + کوئی بات گھڑ دینا - تھوپنا - ذمہ لگانا ۔

دھب رونے کا تری بزم میں اک آن بنا مجھ پہ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان بنا (ظفر)

طوفان بندھنا (ف) فعل لازم :- بہتان لیا جانا - تہمت لگنا - عیب تھپنا ۔

تہمت گریہ کیا کرتے ہیں مجھ پر یہ رقیب سینکڑوں جھوٹ کے طوفان بندھا کرتے ہیں (اسیر)

طوفان بندی (۱) اسم مؤنث :- تہمت دھرنا - بہتان لگانا - جھوٹ بولنا - جیسے "انہیں تو خوب طوفان بندی آتی ہے کہ لیا اور دو کو لڑوا دیا" ۔

طوفان جوڑنا (ف) فعل متعدی :- جھوٹا الزام لگانا - تہمت دھرنا - بہتان لینا ۔

رشتہ بہناپے کا توڑینگی وہ جوڑیں طوفاں خوب ثابت ہوا اب جو شبہ ہے مجھ پر جلنا (جان صاحب)

طوفان شیطان (ں) اسم مذکر: تہمت و بہتان۔ فتنہ۔ فساد +

طوفانِ شیطان اللہ نگہبان (ں) کہاوت: یعنی خدا تعالے تہمت اور شیطان سے جو باعث فساد ہے بچائے رکھے۔ جھگڑے ٹنٹے سے اللہ محفوظ رکھے + طوفان اور شیطان سے خدا بچائے +

طوفان کھڑا کرنا (ں) فعل متعدی: دیکھو طوفان اُٹھانا نمبر ۱۔ ۲ +

طوفان طوفان (ں) تابع فعل: بہت بہت۔ نہایت [illegible] بکثرت ؎

قطرہ قطرہ آنسو جس کے طوفان از طوفاں فشاں ہے
پارہ پارہ دل ہے جس میں تو وہ تودہ حسرت ہے

طوفان لگانا یا لینا (ں) فعل متعدی: تہمت لینا۔ بہتان دھرنا + عیب لگانا +

طوفان میں آنا (ں) فعل لازم: باد مخالف یا باد تند کے سبب کشتی خواہ جہاز کا آفت میں آنا + پانی کی طغیانی کے سبب ڈوبنا۔ تلاطم میں آنا ؎

[illegible] کو ڈرتا ہوں دکھلاتے ہوئے وہ بن جبین   کشتی آجائے نہ یہ موجۂ طوفاں میں کبھی (نصیر)
عشق جب کشتی کا تو ہو تا خدا   وہ نہ آئے کس طرح طوفان میں (داغ)

طوفان ہونا (ں) فعل لازم: (۱) تلاطم ہونا۔ موج ہونا + شدت کی ہوا چلنا یا زور کا مینہ برسنا (۲) آفت انگیز اور بلاخیز ہونا + آفت کا پرکالا ہونا۔ غضب ہونا۔ (مدح و ذم دونو موقعوں پر بولتے ہیں) ؎

[illegible] ل سے چشم تک آئے نہ پایا طفل اشک   رفتہ رفتہ اب تو یہ لڑکا کوئی طوفاں ہوا (جرات)
[illegible] ک گلگوں جیب و دامن پر مرے غلطاں ہیں   اس زمانے کے تو لڑکے بھی کوئی طوفان ہیں (ہدایت)
[illegible] میں بھنے کے یہ ملسی بھی کوئی طوفان ہے   پل میں طوفاں کر دکھائے چشم ریا بار ہے (معروف)

طوفانی (ں) صفت: (۱) بہتانی۔ تہمتی۔ وہ شخص جو ہر ایک پر تہمت دھرے آگ لگاؤ۔ جھوٹا۔ مفتی (۲) فسادی۔ دنگئی۔ فتنہ انگیز۔ شریر۔ اُدھمی۔ اُودھم جوتنے والا (۳) آفت۔ بلا۔ غضب + غضب کا بنا ہوا۔ آفت کا پرکالہ۔ (۴) دھواں دھار۔ تیز۔ فوق البھڑک ؎

[illegible] لہراتی ہوئے لب پہ طوفانی حباب   گو کھرو اور بنت کی ہے بناوٹ خاصی (رنگین)

طَوق (ع) اسم مذکر: (۱) گردن بند۔ حلقہ۔ ہر ایک گول اور مدور چیز + وہ بھاری حلقہ جو مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اُٹھا سکیں ؎

[illegible] پری پیکر میں دیوانہ ہوں تیری چال کا   طوق ہو میرے گلے میں حلقہ خلخال کا (گویا)

(۲) طوغ۔ ایک قسم کا جھنڈا جس پر پنجہ کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے شدّا وغیرہ

مگر اردو میں یہ معنی نہیں آتے اس صورت میں یہ ترکی ہے اور تزک جہانگیری میں آنے کے سبب زُبر پڑھائی میں داخل ہے لکھا گیا (۳-۱) پٹا۔ چپراس (۴) وہ گول نشان جو بعض پرندوں کے گلے میں قدرتی ہوتا ہے۔ جیسے کبوتر۔ طوطے فاختہ وغیرہ کے ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی میں مطوقہ اسی قسم کے پرندوں کو کہتے ہیں (۵-۱) وہ منت کا گنڈا یا چاندی کا حلقہ یا ہنسلی جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ گلوبند۔ ہار۔ ایک قسم کا زیور ؎

جنون تھا مجھ کو جب میں طوق منت کا پہنتا تھا
پریزادوں سے نام عشق ہے مجھ کو لڑکپن سے

اُس کے پاؤں کے کڑے یارب کہیں لگجائیں ہاتھ
ہوں گلے کے تاکہ اس شیدائے عریاں تن کے طوق

طُول (ع) اسم مذکر: (۱) درازی۔ لمبائی ؎

حد نہیں معلوم ہوتی پڑ چکی کیا کیا نظر   طول ہے زخموں کے دامن پر شبِ بیمار کا (نسیم)
جا چکیں خلد میں کہ دوزخ میں +   طول روز حساب نے مارا (داغ)

(۲) جغرافیہ: کسی مقام سے وہ فاصلہ مراد ہے جو کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہے۔ پس جو مقام حد گاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طول طول شرقی اور جو جانب مغرب ہو اس کا طول طولِ غربی کہلاتا ہے +

طولِ اَمَل (ع) اسم مذکر: درازئے اُمید۔ حرص دنیا۔ لالچ۔ لوبھ ؎

کچھ فیصلہ حشر کی بڑھ جائیگی رات   گر طول امل کا مرے دفتر نظر آیا (تجمل)
ہے فکر کیا کرے گا مرا غلبۂ ہوس +   طول امل کا دوش پہ دفتر اُٹھائیگا (لاادری)

طولِ بلد (ع) اسم مذکر: عرض بلد کا نقیض۔ شہر یا ملک کا وہ فاصلہ جو نصف النہار کے خطوط سے معلوم کیا جائے +

طول پکڑنا (ں) فعل لازم: بڑھ جانا + عرصہ کھنچنا۔ جیسے مقدمہ یا بیماری کا طول پکڑنا +

طول دینا (ں) فعل متعدی: بہت بڑھانا۔ دراز کرنا + عرصہ لگانا جیسے بات کو طول دینا مقدمہ کو طول دینا وغیرہ +

طول کلام (ع) اسم مذکر: بات کو بڑھانا۔ بات کا پھیلاؤ۔ درازنفسی زیادہ گوئی۔ کلام [illegible] درازی۔ بات کا بتنگڑ +

طول کھینچنا [illegible] عرصہ پکڑنا۔ دیر لگنا۔ عرصہ گذرنا۔ مدت لگنا ؎

کھینچا یہ طول اپنی اسیری [illegible] خیال سے گلزار کی شبیہ (جرات)

کل جو میں نے کہا ناز نیں سے　جی میں آتا ہے تجھ سے کیجے عیش
تو لگی کہنے یوں وہ بے تمیز　بس بس اب مجھ کو مت دلاؤ طیش　(جان صاحب)

طیش میں آنا (ہ) فعل لازم :- غصّہ میں بھرنا۔ جوش میں آنا۔ غضبناک ہونا۔ خشمناک ہونا +

طینت (ع) اسم مؤنث :- خلقت۔ خمیر۔ سرشت + (۲) پیدائش۔ خصلت۔ عادت +

طیور (ع) اسم مؤنث :- طیر کی جمع۔ پرندے۔ پکھیرو +

ظ

ظ (ع) اسم مؤنث :- (۱) عربی کا سترھواں۔ فارسی کا بیسواں اردو کا تئیسواں حرف جیسے ظائے معجمہ یا ظائے منقوط کہتے ہیں یہ حرف اردو زبانوں میں نہیں بولا جاتا انہیں حتی الوسع اس کا تلفظ ظ ادا کرنا چاہئے۔ (۲) حساب جمل میں اس کے نو سو عدد فرض کئے گئے ہیں +

ظالم (ع) صفت۔ اسم مذکر :- (۱) اندھیر کرنے والا۔ انیائی۔ مردم آزار۔ ظلمی۔ ظلم کرنے والا۔ ستمگر۔ بیداد گر۔ جا ستانے والا۔ جفا کار جیسے ظالم کی عمر کوتاہ ؎

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں　سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کہیں شمشیر کا (ناسخ)

(۲) نامنصف۔ غیر منصف۔ نیاؤ نہ کرنے والا جیسے ظالم کا پینڈا ہی نرالا ہے یعنی ناانصافی کے بتیرے رستے ہیں۔ دل آزار۔ بردئی ؎

دروازہ میکدہ کا نہ کر بند محتسب　ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے　(ذوق)

(۴۔ و) زور آور۔ زبردست۔ جیسے ظالم کا زور سر پر۔ ظالم کی داد خدا کے گھر (۵) جاہل۔ وحشی (۶۔ و) شریر۔ حرامزادہ۔ بدذات۔ جیسے "ظالم کی رسی دراز ہے" (۷) دشمن۔ شوخ۔ بے باک (۹) معشوق طناز۔ سفاک۔ معشوق سنگین دل ؎

ہم تصور میں بھی جو بات ذرا کہتے ہیں　سب میں اُڑ جاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہیں (داغ)

سراپا فن بے مہری و بے رحمی کے عالم ہو
پھر اس پر دلربا ہو کیا کہوں کوئی سخت ظالم ہو　(مؤلف)

(۱۰۔ و) کلمۂ تعریف جیسے ہوئے بے ظالم +

ظالم کا پینڈا ہی نرالا ہے (و) کہاوت :- عوام ظالم سب سے جُدا طریق رکھتا ہے +

ظالم کی رسی دراز ہے۔ (و) کہاوت :- ظالم کی عمر بڑی ہوتی ہے ؎

کیوں نہ ہو ہر تار گیسوے بُتِ قاتل دراز　کہتے ہیں ظالم کی رسی ہوتی ہے اے دل دراز (حکمت)

ظالم کی عمر کوتاہ ہے (و) کہاوت :- ظالم مدت تک نہیں جیتا ظلم ہمیشہ نہیں رہتا ؎

آج تک یہ فلک پیر رہا کیوں قائم　عمر ظالم کی تو کوتاہ سُنی جاتی ہے　(داغ)

ظاہر (ع) صفت :- (۱) آشکار۔ صریح۔ عیاں + روشن۔ واضح + کھلا ہوا + پرگٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہ (۲) باطن کا نقیض۔ معنی کا برعکس۔ صورت اوپری حال۔ جیسے "ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا" (۳۔ ف) شہر کا گرد و نواح شہر سے باہر کا میدان۔ جبکہ کسی شہر کے ساتھ مضاف ہو کر آئے +

ظاہر اللہ باطن اللہ (و) صدائے آزادان لکھنو :- خدا تعالیٰ ہر جگہ موجود اور سمایا ہوا ہے +

ظاہر بنائے رکھنا (و) فعل لازم :- ٹھاٹ بنائے رہنا۔ ٹیپ ٹاپ رکھنا۔ ظاہر میں آراستہ و پیراستہ رہنا ؎

صوفی کہاں سے واقف سر الست ہیں　ظاہر بنائے رکھتے ہیں ظاہر پرست ہیں　(داغ)

ظاہر پرست یا ظاہر بین (ع + ف) صفت :- ظاہر پر چلنے والا۔ ظاہر دار۔ دنیا دار۔ ابن الدنیا۔ ابن الوقت۔ حالت ظاہر پر نظر رکھنے والا۔ جیسے دنیا ظاہر پرست ہے +

ظاہر دار (ع + ف) صفت :- نمودیا۔ دکھاوٹی۔ بناوٹی + منافق۔ یکا؟ دکھاوے کا دوست +

ظاہر داری (و) اسم مؤنث :- دکھاوا۔ نمائش۔ اُوپری باتیں۔ تکلیف کی باتیں + نمود۔ تکلف۔ صدق دلی کا نقیض +

ظاہر داری برتنا (و) فعل لازم :- دکھاوے کی باتیں کرنا۔ دنیا رکھاوے کی باتیں کرنا۔ معاشرت برتنا۔ تکلف سے پیش آنا۔ تکلف کرنا +

ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا (و) کہاوت :- ظاہر اچھا۔ باطن بُرا۔ صورت کے ولی فعلوں کے شیطان +

ظاہر ظہور (و) صفت :- مکشوف۔ کھلم کھلا۔ صاف صاف۔ کھلی کھلی +

ظاہر کرنا (و) فعل متعدی :- (۱) کھولنا۔ افشا کرنا۔ پرگٹ کرنا۔ بھید کھولنا۔ طشت از بام کرنا (۲) مشتہر کرنا۔ اشتہار دینا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ (۳) تشریح کرنا۔ تصریح کرنا۔ وضاحت کرنا +

ظاہر میں (و) تابع فعل :- [illegible] دیکھنے میں +

ظاہر و باطن (ع [illegible] اندر باہر۔ دل اور ظاہر جیسے ظاہر و باطن میں یکساں [illegible]

ظاہ

ظاہر ہونا (و) فعل لازم :۔ پرگٹ ہونا۔ کھلنا۔ افشا ہونا۔ مشتہر ہونا۔ نمودار ہونا۔ آشکارا ہونا ✦ مشہور ہونا۔ شہرت پانا ✦

ظاہر ہے (و) محاورہ :۔ عیاں ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ سب جانتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے ✦

ظاہرا۔ ظاہِرًا (ع) تابع فعل :۔ بظاہر۔ از روئے ظاہر۔ دیکھنے میں۔ جہاں تک خیال کریں ✦

ظاہر پیر (و) اسم مذکر :۔ گوگا پیر۔ حلال خوروں کی قوم کے پیشوا کا نام۔ خاکروبوں کا پیر و مرشد۔ پہلے جب یہ ہندو تھا تو اس کا نام گوگا تھا۔ جب مسلمان ہوا تو ظاہر پیر رکھا گیا ✦

ظاہری (ف) صفت :۔ باطنی کا نقیض۔ دکھاوے کا ✦ باہر والا۔ کھلا ہوا بدیہی ✦

ظرافت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) دانائی۔ زیرکی (۲) خوش طبعی۔ مزاح۔ دل لگی۔ مذاق۔ ہنسی۔ کھلی۔ ٹھٹا۔ چہل۔ تمسخر۔ ٹھٹول۔ چھیڑ خانی ✦

ظرافتًا (ع) تابع فعل :۔ ہنسی سے۔ مذاق سے۔ مزاحًا۔ دل لگی سے ✦

ظرف (ع) اسم مذکر :۔ (۱) دانائی۔ زیرکی (۲) برتن۔ باسن۔ بھانڈا ✦ ہانڈی۔ ہنڈیا۔ کسی چیز کے رکھنے کا برتن۔ آوند۔ دیگچی (۳۔ ف۔ ا) حوصلہ۔ سمائی۔ گنجائش ؎

آج امتحاں ہے نالۂ بے اختیار کا — کل ظرف دیکھنا ہے ترے رازدار کا (حالی)
تم نے ہمیشہ جور و ستم بے سبب کئے — اپنا ہی ظرف تھا جو نہ پوچھا سبب کیا (میر)
یہ تصرف عشق کا ہے سب وگرنہ ظرف کیا — ایک عالم غم سمایا خاطر ناشاد میں (ایضاً)
مجھ سے دریا نوش کو ساقی پلاتا ہے شراب — دیکھتا ہوں میں بھی ظرف شیشہ و پیمانہ آج (آتش)

(۴۔ صرف و نحو) وہ اسم ذات جو جگہ یا وقت کے معنوں پر دلالت کرے ✦

ظرف آفتاب (ع) اسم مذکر :۔ لکھنؤ۔ شراب کا پیالہ۔ گلاس ✦

ظرف زمان (ع + ف) اسم مذکر :۔ (صرف نحو) اسم زمان۔ وہ اسم جس میں زمانہ یا وقت پایا جائے۔ جیسے دوپہر۔ صبح۔ شام ✦

ظرف مکان (ع) اسم مذکر :۔ اسم مکان۔ وہ اسم جس میں مکانیت پائی جائے جیسے باغ۔ راغ۔ گھر۔ قلمدان۔ مزار وغیرہ ✦

ظروف (ع) اسم مذکر :۔ ظرف کی جمع ✦

ظریف (ع) اسم مذکر :۔ (۱) زیرک آدمی۔ خوش طبع آدمی۔ ٹھٹول (۲) صفت۔ ہنسی باز۔ دل لگی باز۔ خوش طبع۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ ٹھٹے باز ✦

ظلم

ظفر (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) فتح۔ فیروزی۔ جیت۔ فتح مندی۔ نصرت ؎

لشکر اندوہ کے نرغے میں ہے تنہا دل — فوج غم پر مرد غازی کو ظفر ملتی نہیں (رند)

(۲) کشائش ✦ خوش نصیبی۔ کامیابی جیسے السفر وسیلۃ الظفر ✦

ظفر تکیہ (ع) اسم مذکر :۔ ایک قسم کی بنائی ہوئی لکڑی جسے فقیر الگ کر کے سہارا لیتے ہیں۔ T ✦

ظفر جنگ (ع + ف) اسم مذکر :۔ فوجی خطاب ✦

ظِل (ع) اسم مذکر :۔ سایہ۔ چھاؤں۔ چھایا ✦

ظِل اللہ (ع) اسم مذکر :۔ سایۂ خدا۔ نائب خدا۔ آیت خدا ✦ خلیفہ۔ بادشاہ۔ راجا۔ حاکم ✦

ظل الٰہی (ع) اسم مذکر :۔ دیکھو (ظل اللہ) ✦

ظِل حمایت (ع) اسم مؤنث :۔ دامن پناہ۔ پناہ۔ سرن۔ زیر سایہ ✦

ظُلم (ع) اسم مذکر :۔ اندھیر۔ ستم۔ جور۔ جفا ✦ سختی ✦ بے انصافی ✦ بے رحمی ✦ تپیا۔ پاپ ✦ انیتی۔ جبر و تعدی ✦ زبردستی۔ زور آوری۔ زور۔ زیادتی ✦

ظلم توڑنا (و) فعل لازم۔ عو :۔ سختی کرنا ✦ خفا ہونا۔ آفت توڑنا۔ آفت ڈھانا۔ قیامت برپا کرنا ✦

ظلم ٹوٹنا (و) فعل لازم۔ عو :۔ آفت آنا۔ مصیبت پڑنا۔ غضب ہونا۔ قیامت برپا ہونا۔ خفگی ہونا ؎

کیا کہوں کیا ظلم ٹوٹا اُن بچاروں پر اجی — کوچۂ قاتل میں جو مجھ کو رحم کھا کر بیٹھے (جرأت)

ظلم دوست (ع + ف) صفت :۔ ستم پیشہ۔ ظالم۔ ظلم کو پسند کرنے اور روا رکھنے والا۔ انیائی ✦

ظلم ڈھانا (و) فعل متعدی۔ عو۔ (۱) غضب ڈھانا۔ آفت توڑنا۔ ستم کرنا۔ نہایت جفا کرنا ✦ غضب ہونا۔ خفا ہونا (۲) کوئی عجیب کام کرنا۔ انوکھا کام کرنا۔ بساط سے بڑھ کر کام کرنا ✦

ظلم رسیدہ (ع + ف) صفت :۔ مظلوم۔ ستم رسیدہ ✦ وہ شخص جس کی حق تلفی ہوئی ہو ✦ وہ شخص جس پر جبر ہوا ہو ✦

ظلم سے (و) تابع فعل :۔ زور سے۔ زبردستی سے۔ دھینگا دھینگی سے دباؤ سے ✦

ظلم کرنا (و) فعل متعدی :۔ (۱) ستم کرنا۔ سختی کرنا۔ جبر کرنا۔ ستانا۔ زبردستی کوئی عجیب یا حد بشری سے باہر کام کرنا ✦

ظلم ہے (و) محاورہ :۔ (۱) اندھیر ہے۔ ستم ہے (۲) غضب ہے۔ آفت ہے۔

ظلم

قیامت ہے نہایت زبون ہے ؎

نہ ژولا مجھ کو ترلے دو رشتے کسے مقصود ۔ دینے ظلم سا خوگر ہے یاراں ہم نا (آتش)

ظلماظلمی (ہ) تابع فعل :۔ (عوام) از روئے جور۔ دھینگا دھینگی سے زبردستی سے ۔ جبرًا +

ظلمات (ع) اسم مؤنث :۔ ظلمت کی جمع (۱) تاریکیاں ۔ سیاہیاں ۔ اندھیرا +

(بضرورت شعر لام ساکن بھی ہوجاتا ہے)

(۲) وہ تاریکی جس میں آب حیات کا چشمہ خیال کیا گیا ہے (۳) بحر اوقیانوس کا نام کیونکہ وہاں بادلوں کے باعث اکثر تاریکی رہتی اور نیز پانی کا رنگ بھی سیاہ معلوم ہوتا ہے ۔ یہ بحر یورپ اور افریقہ کے مابین واقع ہے +

ظُلمت (ع) اسم مؤنث :۔ تاریکی ۔ اندھیرا ۔ سیاہی +

ظُلمی (ہ) صفت :۔ (۱) ظالم ۔ ستم شعار ۔ انیائی (۲) بے رحم ۔ سنگدل ۔ سخت ۔ جابر +

ظن (ع) اسم مذکر :۔ (۱) وہم ۔ گمان ۔ شبہ ۔ بھرم + خیال (۲) تُہمت بہتان (۳) کسی بات کے واقع یا نہ واقع ہونے پر غالب ۔ قریب بیقین + رائے یقین ۔ اغلب +

ظنِ غالب (ع) اسم مذکر :۔ گمان غالب ۔ یقین + پورا احتمال ۔ یقینًا ۔ گمان قوی ۔ اغلب +

ظنِ فاسد (ع) اسم مذکر :۔ گمانِ بد ۔ بدگمانی ۔ شک و شبہ ۔ بدظنی +

ظنی (ع + ف) صفت :۔ (۱) خیالی ۔ وہمی ۔ گمانی جیسے نجوم ظنی علم ہے (۲) اغلبی ۔ عقل کے قریب +

ظنیہ (ع) صفت :۔ منسوب بہ ظن ۔ گمانی + وہ مقدمہ جو قریب یقین ہو +

ظُہر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) زوال کا وقت ۔ دوپہر سے بعد کا وقت ۔ تیسرا پہر (۲) تیسرے پہر کی نماز ۔ نماز پیشین +

ظَہر (ع) اسم مؤنث :۔ پشت ۔ پیٹھ +

ظہر سمن یا تمسک (ا) اسم مؤنث :۔ (قانون) سمن کی پشت پر ۔ تمسک کی پشت پر +

ظہری (ہ) تابع فعل :۔ عدالت ۔ پشتی ۔ پشت پر لکھا ہوا ۔ جیسے ظہری جواب +

ظُہُور (ع) اسم مذکر :۔ انکشاف ۔ اظہار + خروج ۔ وقوع + اعلان ۔ پرکاش +

عاج

ظہور میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ ظاہر ہونا ۔ نمایاں ہونا + پیش آنا + طلوع ہونا ۔ اُدے ہونا +

ظہور میں لانا (ہ) فعل متعدی :۔ ظاہر کرنا ۔ پیش لانا ۔ آشکارا کرنا ۔ پرگھٹ کرنا +

ظہور ہونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (ظاہر ہونا) +

ظہورا (ہ) اسم مذکر ۔ عوام ۔ (۱) ظہور ۔ نمود ۔ نمائش ۔ رونق ۔ جلوہ ۔ اظہار قدرت ؎

جو پوربی پیچھا پھرتا تھا بے دولت پورا کا ہے ۔ جیسے چوٹی نہ تی بھی اُسے اقبنہ بولا ہے
بنے ہیں تو رضاں جنکا کہ اصلی نام نورا ہے ۔ عجب شان الٰہی ہے عجب حق کا ظہورا ہے
عجب نقشہ ہے دلی کا عجب عالم ہے لمکا ۔ کہ اب تو جو رزالا ہے وہی لالا ہے رنگ کا
(میر جعفر زٹلی)

(۲) ٹھاٹ ۔ رونق ۔ تجمل جیسے "آپ ہی کے دم کا ظہورا ہے" (۳ ۔ بازاری) بیٹا ۔ پتر + اولاد +

ع

ع (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عربی کا اٹھارھواں فارسی کا اکیسواں اردو کا چوبیسواں حرف جسے عین مہملہ یا غیر منقوطہ کہتے ہیں ۔ اس کا تلفظ اہل عرب سے بہتر کوئی نہیں نکال سکتا اس کی آواز کنٹھ کے نیچے سے نکلتی ہے (۲) حساب جمل میں اس کے ستر عدد فرض کئے گئے ہیں ۔ یہ حرف فارسی کے حرف الف سے بدلا ہے ۔ مثلاً لال لعل +

عابِد (ع) اسم مذکر :۔ عبادت کرنے والا ۔ پرستش کرنے والا ۔ پوجا پاٹ کرنے والا ۔ پجاری ۔ سیوک + داس ۔ بھگت ۔ پرہیزگار +

عاج (ع) اسم مذکر :۔ ہاتھی دانت +

عاجز (ع) صفت :۔ (۱) کمزور ۔ ناتوان (۲) بے بس + تنگ ۔ مجبور ۔ لاچار جیسے بندہ عاجز ہے ؎

ممنوں کی نبض دیکھ کے فرماتے ہے مسیح ۔ عاجز ہے اس مرض سے دوا اور دوا ہم (ممنون)

(۳) مغلوب ۔ منہزم ۔ شکست یافتہ (۴) تھکا ماندہ (۵) مایوس ۔ ناامید ۔ (۶) غریب ۔ مسکین +

عاجز آنا (ہ) فعل لازم :۔ تنگ آنا ۔ دق آنا ۔ تھکنا ۔ مغلوب ہونا ۔ مایوس ہونا ۔ جیں بولنا +

عاجز کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ جیں بلوانا ۔ تنگ کرنا ۔ دق کرنا ۔ مجبور کرنا ۔ تھکا مارنا +

عاجز ہونا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (عاجز آنا) ✦

عاجزی (ف) اسم مؤنث:۔ عجز۔ انکسار ✦ منت۔ سماجت۔ خوشامد درآمد۔ فروتنی تواضع جیسے عاجزی خدا کو بھی پسند ہے ✦

عاجزی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ منت سماجت کرنا۔ گڑگڑانا ✦ فروتنی کرنا۔ گھگھانا۔ ہاتھ جوڑنا ✦

عاد (ع) اسم مذکر:۔ (۱) وہ عدد جو ایک عدد معلوم کو پورا تقسیم کر دے۔ وفق۔ مقسوم علیہ کامل۔ قاسم کامل (۲) ایک قوم کا نام جن کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام مقرر ہو کر آئے تھے۔ چونکہ ان کی نسل عاد بن سام بن نوح ع سے تھی اس وجہ سے یہی نام رہا۔ یہ قوم خدا تعالٰے کی نافرمانی کے باعث طوفان باد سے تباہ و برباد ہوئی ✦

عادِ اعظم (ع) اسم مذکر:۔ مقسوم علیہ اعظم۔ وہ بڑے سے بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ اعداد کو پورا پورا تقسیم کر دے ✦

عادات (ع) اسم مؤنث:۔ عادت کی جمع ✦

عادت (ع) اسم مؤنث:۔ از عود (۱) خو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ بان (۲) طبیعت خاصہ۔ خاصیت (۳) چال ڈھال۔ طور طریقہ (۴۔ ف) دستور۔ قاعدہ۔ ریت۔ رسم (۵۔ ر) طلب۔ کسی چیز کی لت ✦

عادت پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ سبھاؤ پڑنا۔ عادی ہونا۔ بان پڑنا ✦ ڈھب پڑنا ✦

عادل (ع) صفت:۔ منصف۔ نیائے کار۔ جج۔ انصاف کرنے والا ✦

عادی (ا) صفت:۔ خوگر۔ خوگرفتہ۔ خو یافتہ۔ معتاد ✦ وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو ✦

(چونکہ یہ لفظ عربی۔ فارسی مستند لغات یا کلام اساتذہ میں اس طرح نہیں آیا اس وجہ سے اہل اردو کا مخترع قرار دیا گیا۔ البتہ معتاد آیا ہے لیکن صاحب غیاث کی رائے میں منسوب بہ عادت یعنی بحالت الحاق یائے نسبت تائے مصدری اخیر سے ساقط ہو گئی)

عادی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ معتاد ہونا۔ خوگر ہونا۔ خو یافتہ ہونا ✦

عار (ع) اسم مؤنث:۔ ننگ۔ غیرت۔ شرم ✦ عیب۔ لاج۔ سنکوچ۔ برائی ✦

عار آنا (ہ) فعل لازم:۔ ننگ معلوم دینا۔ شرم ہونا۔ لاج آنا ✦

عار کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ غیرت کرنا۔ شرم کرنا۔ لاج کرنا۔ عیب سمجھنا۔ ننگ جاننا۔

تم تو کب آتے تھے لیکن مرگ بھی آتی نہیں
آپ کی آزردگی سے ہم سے سب نے عار کی (تیا)

عارِض (ع) اسم مذکر:۔ (۱) رخسار۔ رخسارہ۔ گال۔ گل رخ ؎

خط سے پنہاں عارض قاتل قمر ہونے لگا ۔۔۔ رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا (وزیر)

لیتے ہیں جس کو مردمک چشم آفتاب ۔۔۔ مجھ کو گماں ہے وہ ترے عارض کا تل نہ ہو (مصحفی)

(۲) فوج کی موجودات لینے والا ✦ سپہ سالار ✦ بخشئ فوج (۳) لاحق ہونے والا ملنے والا ✦ پیش آنے والا ✦

عارِض ہونا (ہ) فعل لازم:۔ لاحق ہونا۔ پیش آنا ✦ پیدا ہونا۔ نمودار ہونا۔ جیسے کسی مرض کا عارض ہونا ✦

عارِضہ (ع) اسم مذکر:۔ مرض۔ دکھ۔ روگ۔ بیماری ✦

عارِضی (ع) صفت:۔ رحتی۔ اصلی کے برعکس۔ نقلی ✦ اتفاقیہ۔ مستعار۔ چند روزہ۔ دو دن کا ؎

حسن عارضی پر ہو جئے مغرور ۔۔۔ سنی کس نے بہار بے خزاں ہے (عارف)

یہی مضمون خط ہے احسن اللہ ۔۔۔ کہ حسن خوبرویاں عارضی ہے (احسن)

عارِف (ع) اسم مذکر:۔ واقف۔ جاننے والا۔ خدا شناس۔ ولی۔ خدا رسیدہ معرفت میں ڈوبا ہوا ✦ رشی۔ منی۔ سادھو۔ صاحب معرفت ؎

پوچھا ہے عارفوں سے جو ہم نے مکان یار ۔۔۔ آنکھوں کو بند کر کے ہے دل کا پتا دیا (آتش)

عاری (ع) صفت:۔ ننگا۔ خالی۔ برہنہ۔ جیسے علم سے عاری۔ عقل سے عاری (۲۔ ہ) تنگ۔ قاصر۔ عاجز۔ دق۔ مجبور جیسے اس کام سے عاری آگیا (۳۔ ا) وہ شخص جس سے کام نہ ہو سکے۔ مجبور۔ معذور۔ ناچار۔ جیسے وہ اس کام میں عاری ہے ✦

عاری آجانا (ہ) فعل لازم:۔ تنگ آجانا۔ تھک جانا۔ عاجز آجانا۔ دق ہونا۔ جیسے اُس کی ان حرکتوں سے عاری آگیا ✦

عاری ہوجانا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (عاری آجانا) ✦

عارِیَت (ع) اسم مؤنث:۔ (بہ تشدید و بلا تشدید) مانگے کو دینا یا لینا۔ مستعار۔ اُدھار۔ قرض ✦

(یہ لفظ عار سے منسوب ہے کیونکہ کسی چیز کا مانگنا ننگ و عار میں شامل ہے) ✦

عارِیتاً (ع) تابع فعل:۔ مستعار۔ مانگے کو۔ بطور قرض۔ چند روز کے لئے اُدھار پر۔ یونہی ✦

عارِیتاً دینا (ہ) فعل متعدی:۔ چند روز کے واسطے دینا۔ مانگے کو دینا۔ مستعار دینا ✦

عارِیتاً لینا (ہ) فعل متعدی:۔ مانگے کو لینا۔ مستعار لینا۔ چند روز کو لینا ✦

عارِیتی (ع + ف) صفت:۔ اُدھار۔ ہاتھ اُدھار۔ مانگی ہوئی ✦ چند روزہ۔ عارضی ✦

عازِم (ع) اسم مذکر:۔ قصد کرنے والا۔ ارادہ کرنیوالا۔ قاصد * کسی چیز پر دل لگانے والا *

عاشِق (ع) اسم مذکر: (۱) نہایت دوست رکھنے والا۔ چاہنے والا * مریض عشق * طالب۔ بیراگی۔ سجن۔ پریتم۔ پریمی۔ رسیا * مفتون۔ فریفتہ۔ شیدا و دوالہ * نثار۔ تصدق۔ فدا۔ گو ؎

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر — آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیئے (غالب)
جب تک بنی بنی نہ بنی گھر کی راہ لی — عاشق ہیں یا شہید ہی کسی کے غلام ہیں (شہیدی)

(۲) نہایت پسند کرنے والا۔ نہایت سراہنے والا۔ دل سے رغبت رکھنے والا
قائل ؎

جب تک بہار رہتی ہے تنہا ہے مست تو — عاشق ہیں میر ہم تو تری عقل و ہوش کے (میر)

(۳) محبت الٰہی میں غرق۔ عارف کامل (۴۔ و) بے فکرا۔ بے پروا۔ اچیت۔ غافل۔ مدہوش۔ دین و دنیا سے بے خبر (۵۔ ہ) پیٹی کی گھنڈی۔ تکمے کا وہ پرزہ جو اس کے حلقہ میں ڈالا جائے۔ پیٹی کا نر *

عاشِق مزاج (ع) صفت:۔ حسن پرست۔ زندہ دل۔ خوش طبع ظریف۔ خوش مزاج۔ رنگین۔ رنگیلا۔ رسیا۔ دل لگی باز *

عاشِق مولیٰ (ع) اسم مذکر۔ طالب خدا۔ عاشق خدا *

عاشِق و معشوق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) یار و آشنا۔ محب و محبوب۔ پیا پریتم۔ (۲۔ و) گہرے یار۔ پکے یار (۳۔ و) لازم و ملزوم (۴۔ و) پیٹی کے وہ دو پرزے جنسے کہ کسی جاتی ہے۔ تکمے کے تک۔ حلقہ گھنڈی۔ پیٹی کی زبان (۵۔ و) فاعل و مفعول (۶) دو مختلف رنگ کے انگوٹھی پر کے نگ جو ایک خانہ میں ہوں *

عاشِق ہونا (و) فعل لازم:۔ مفتون ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ دل لگنا۔ آنکھ لگنا۔ موہا جانا۔ محو ہونا۔ فدا ہونا۔ شیدا و والہ ہونا۔ دل دینا *

عاشِقانہ (ع + ف) صفت:۔ عشق انگیز۔ عاشق کے مطلب کی۔ عاشق کے مزاج کے موافق۔ عاشقوں کا سا۔ جیسے عاشقانہ غزل یا مزاج *

عاشِقی (ا) اسم مؤنث:۔ عشق۔ محبت۔ عاشق ہونا۔ فریفتگی۔ محویت۔ آشفتگی۔ جیسے "عاشقی اور خالہ جی کا گھر" ؎

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں — اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی (میر)

عاشقے (و) کلمۂ تحسین و آفرین:۔ (بازاری) شاباش۔ آفرین۔ مرحبا۔ کیا کہنا ہے *

عاشُورا (ع) اسم مذکر:۔ محرم کی دسویں تاریخ * امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کی تاریخ۔ بعض شعرائے فارسی نے اپنے اشعار میں عاشورہ ہے ہو کے ساتھ بھی باندھ دیا ہے۔ جیسے نفرالله آذرین کا مصرع ہے ؎

عاشورۂ ما ہاشمی و عید دگران جنہ

عاصی (ع) اسم مذکر:۔ نافرمان۔ حکم عدول * گنہگار۔ خطاوار۔ مجرم۔ تقصیروار۔ پاپی۔ اپرادھی۔ دوشی * بدکار۔ سیہ کار۔ خطاکار *

عاطِر (ع) صفت:۔ (۱) شائق عطر * معطر۔ خوشبودار (۲) نیک نہاد۔ خیراندیش۔ نیک نیت۔ بھی خواہ۔ مہربان۔ عالی ہمت۔ فیاض۔ معزز۔ بزرگ۔ جیسے خاطر عاطر *
(یہ معنی جونسن صاحب نے دیئے ہیں) *

عاطِفت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) عطوفت۔ مہربانی۔ لطف۔ عنایت۔ شفقت۔ کرپا * توجہ * نوازش *

عافِیت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) صحت۔ تندرستی۔ آرام * امن۔ سلامتی * (۲) خیر کا مرادف۔ بھلائی۔ نیکی۔ خیریت *

عافیت تنگ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ کسی کے عیش و آرام میں خلل انداز ہونا۔ عیش منغص کرنا۔ آسائش میں خلل ڈالنا۔ چین سے نہ بیٹھنے دینا۔ آرام نہ لینے دینا *

عاق (ع) صفت:۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمانبرداری نہ کرے۔ نافرمان۔ باغی۔ سرکش۔ متمرد *

عاق کرنا (ا) فعل متعدی:۔ اولاد کو نافرمانی کے باعث محروم الارث کرنا۔ اولاد سے قطع تعلق کرنا۔ چھوڑ دینا۔ حق یا رشتہ سے خارج کر دینا۔ فرزندی سے دور کرنا *

عاق ہونا (و) فعل لازم:۔ ارث سے محروم کیا جانا۔ جدا ہونا۔ علیحدہ کیا جانا۔ قطع تعلق ہونا۔ کچھ واسطہ نہ رہنا۔ خارج ہونا۔ نکالا جانا۔ مردود ہونا ؎

یہ تیرے لئے ہم نے عزیزوں سے بگاڑی — اس ذلت و خواری سے کبھو عاق نہ ہونے (عارف)

عاق نامہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ فرزندی یا ارث سے اولاد کو محروم کرنے کی دستاویز *

عاقِبت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) آخر۔ انجام۔ اخیر۔ پایاں۔ ملتہ جیسے عاقبت بالخیر۔ (۲۔ و) نتیجہ۔ نمو۔ پھل۔ مآل (۳۔ و) آخرت۔ عقبیٰ (۴۔ و۔ تابع فعل) آخرکار۔ آخر کو ؎

اے بتو اس قدر جفا ہم پر — عاقبت بندۂ خدا ہیں ہم (میر)

عاقبت اندیش (ع + ف) صفت:- دور اندیش - انجام بین - آخر بین - انجام کار سوچنے والا - عاقل - ہوشیار - دانا۔

عاقبت بگاڑنا (ا) فعل متعدی - عہد انجام خراب کرنا - عقبیٰ خراب کرنا - دین خراب کرنا - نیکوں کے ساتھ برائی کرکے خدا کا گنہگار بننا - دین کا ستیاناس کرنا - ماں باپ کی نافرمانی سے اپنی بھلائی میں خلل انداز ہونا۔

عاقبت کا توشہ (و) اسم مذکر:- (۱) توشۂ عاقبت - اس جہان کا سہارا - دوسری دنیا کا وسیلہ۔ اعمال نیک - اچھی کرنی۔

(معصوم بچہ جو دنیا سے گزر جائے کیونکہ عقائد اسلام کے موافق چھوٹے بچے جو اپنی معصومیت کے باعث بخشے جائینگے وہ تاوقتیکہ سفارش کرکے اپنے ماں باپ کو ساتھ نہ لینگے جنت میں جانے سے انکار کرینگے۔ اور خدا تعالے اُن پر رحم کھا کر اُن کے والدین کو بخش دیگا۔ پس اس وجہ سے جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو اُسے یوں تسلی و تشفی دیتے ہیں)۔

عاقبت کے بوریئے سمیٹنا (ا) فعل لازم:- لالچ کے لئے قیامت تک جینا۔ اس قدر زندہ رہنا کہ جب قیامت آئے تو ایک ایک کے گھر کا اسباب سمیٹ کر اپنے گھر لیجائے۔ مدت تک جینا۔ جو شخص باوجود پیری مرنے سے وہم کرے اُسکی نسبت طنزاً کہتے ہیں ؎

بی عاقبت کے کون سمیٹے گا بوریئے — جو آج آئے کل گئے اس جا یونہیں رہے (جان صاحب)

(جن محاورہ دانوں نے اس کے معنی مصیبت اُٹھانا لکھے ہیں۔ وہ محض غلطی پر ہیں یا خود اپنی ہی واقفیت بدلتے ہونگے)۔

عاقبت گندی کرنا یا خراب کرنا (ا) فعل متعدی:- دیکھو (عاقبت بگاڑنا)۔

عاقِر قرحا (ع) اسم مذکر:- اکرکرا - ایک تیز اور دلدار جڑ کا نام۔ جو دانتوں کے درد تقویت باہ وغیرہ کے کام میں آتی اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے۔ چنانچہ اکثر بازیگر اس کو چبا کر منہ میں جلتا ہوا کوئلہ رکھ لیتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار۔

عاقِل (ع) صفت: عقلمند - دانا - ہوشیار - زیرک - گیانی - گیان دان - بُدھوان - ذی ہوش - دانشمند - خردمند۔

عاکِف (ع) اسم مذکر: گوشہ نشین - معتکف - مسجد میں ایک گوشہ کے اندر عبادت کے واسطے بیٹھنے والا۔

عالِم (ع) اسم مذکر:- (۱) دانا - دانندہ - جاننے والا - واقف - باخبر - جیسے عالم الغیب وغیرہ (۲) پڑھا لکھا - فاضل - پنڈت - پڑھا ہوا - گیانی - بُدھوان - ودیاونتی - مولوی - مُلّا - صاحب علم ؎

عالم وہ کیا عمل نہ ہو جس کا کتاب پر — بیفائدہ وہ تو یونہیں جاہل لُٹ گیا (نامعلوم)

عالِم الغیب (ع) اسم مذکر: غیب داں - غائب کا حال جاننے والا - انترگیانی - سب کچھ جاننے والا - خدا تعالے۔

عالِم باعمل (ع + ف) صفت:- پڑھا لکھا - وہ عالم جسے علم کے ساتھ عمل بھی ہو۔

عالَم (ع) اسم مذکر:- (۱) جہان - زمانہ - دہر - کال - دُنیا - پرتھی - پرتھوی - جگت - ترلوکی - سنسار ؎

تمہارے حسن کی کیونکر نہ اس عالم میں شہرت ہو — پری ہو حور ہو رشکِ قمر ہو مہر طلعت ہو (امانت)

عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو — سارے عالم میں بھر رہا ہے عشق (میر تقی)

جو عالم وحدت میں تماشا نظر آیا — کچھ کہہ نہیں سکتا کہ مجھے کیا نظر آیا (ناظم)

(۲) انواع مخلوقات۔ دنیا کے لوگ - جگ - آفریدگان۔ ماسوائے خدا تعالے سب عالم ہے - مخلوق ؎

زلف ہی در ہم نہیں ابرو بھی پر خم اور ہے — یاں غضب ہوتا ہے عالم داں سو عالم اور ہے (میر)

حسن کی دولت ہے تجھ میں صنم شانِ خدا — جس طرف تو ہوگا اک عالم اُدھر ہو جائیگا (زند)

(۳) جو کچھ فلک الافلاک کے درمیان ہو (۴) قسم - صنف - جنس - پرکار - جیسے "دیگر گلہائے بیل کہ در بوئے عالم یاسمن سفید است" (از تزک جہانگیری) (۵ - ف - ۵) حالت - صورت - گت - لکھا - درجہ - گتی۔ درگت۔ حال خراب ؎

کیا نئے دوستوں سے بگڑی آج — دشمنوں کا کچھ اور عالم ہے (داغ)

(۶) طور - طریقہ - طرز - ڈھنگ - روش - حال - احوال ؎

بیگسی فرقت میں جو کچھ اپنے جی پر بیکسی — ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا (داغ)

نہ کیونکر بلبلیں چہکیں فور گریہ سے میرے — نسیم اب دامن رنگیں میں عالم ہے گلستاں کا (نسیم)

عمر کاٹی آرزوئے وصل جاناں میں نسیم — کیا کہوں کیونکر بسر کی کیا مرا عالم ہوا (نسیم)

کل عجب عالم سے اُس کوچے میں جرأت تھا پڑا — ہاتھ اک سینے پہ تھا اور دوسرا سر کے تلے (جرأت)

بیخود اُس مست ادا و ناز بن رہتے ہیں ہم — عالم اپنا دیکھئے تو عالم دیگر ہے اب (میر)

صبح ہجراں میں اِدھر ہم کیں اُدھر اُن کا یہ حال — آئینے سے کہتے ہیں یہ کیا مرا عالم ہوا (داغ)

تہِ شمشیر قاتل کس قدر بشاش تھا ناسخ — کہ عالم ہر دہانِ زخم پہ ہے رو خندہ اِن کا (ناسخ)

دریا میں عیاں ہے حال امواج — عالم ہے عیاں رواروی کا (اسیر)

ہم راہ کیا پا بہنے ہیں دل میں تمہارے — اس ضعف کے عالم میں بھی یہ عزمِ سفر ہے (عارف)

عالم افلاس ہے لیکن ہیں ہم عالی دماغ — بوئے شاہی اپنی درویشی کے پیراہن میں ہے (اسیر)

درہمی سے برہمی سے دیکھئے — دونو عالم کا عجب عالم ہوا (میر)

(۷۔ و) لطف۔ مزا ۔ سیر۔ تماشا ۔

نہ ہوں کیونکہ ممنون پیرِ مغاں کا ۔ یہ عالم جو ساغر پلایا تو دیکھا (ممنون)

تریاں وہ ہیں کہ یہ شاہی بڑنگ ابر ۔ عالم ہے دوش باد پر اپنے غبار کا (آباد)

خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا (مصرعہ میر)

(۸۔ و) جوبن۔ بہار۔ حسن۔ روپ۔ رونق ۔

بہار آئی ہے عالم ہے گل و نسرین و سوسن پر ۔ جوانانِ چمن نازاں ہیں اپنے اپنے جوبن پر (آتش)

کیا کسوں کچھ نہ پوچھو اس بت بے پیر کا عالم ۔ کہ بوٹا سا ہے قد اور شکل ہے تصویر کا عالم (معروف)

چشم بد دور عجب آج ہے عالم تم پر ۔ مجھ کو ڈر ہے کہ نظر آپ کسی کی ہو جائے (ایضاً)

کیوں نہ ہو عالم میں ہر اس تیرے عالم کی دھوم ۔ تجھ پہ جو عالم ہے یار وہ کہیں عالم نہیں (ایضاً)

رُخ ہے گل غنچہ دہن زلف پریشاں سنبل ۔ چشم بد دور عجب اُس پہ ہے عالم ساقی (نصیر)

اک عالم اب تو ہے پھر آ گئے دیکھئے اے دل ۔ خدا ہی جانے یہ عالم رہے رہے نہ رہے (ایضاً)

ستو رنے کا تو کیا کہنا ہے اس کا ذکر ہی کیا ہے ۔ حینوں کے بگڑنے میں بھی اک عالم نکلتا ہے (نیر زید آبادی)

حیرت تی تھیں شکل بسمل پر ۔ تیرے کشتہ پہ ایک عالم تھا (نواب)

(۹۔ و صفت) مانند۔ نظیر۔ مثل ۔

عوریاں یوں تو ہیں اُس عالم تصویر میں سب ۔ اک مگر نازے یہ کم سخنی خوب نہیں (ذوق)

(اس لفظ کی تحقیق میں بعض محققوں کی رائے ہے کہ فاعل بفتح عین ایک خاص وزن ہے جو اسم آلہ کا کام دیتا ہے۔ جیسے خاتَم بفتح فوقانی بمعنی مایُختَم پس عالَم بفتح لام بمعنی مایُعلَم بہ ہوا چونکہ دنیا کے عجائبات کے دیکھنے سے خدا تعالےٰ کی ذات اور قدرت پر علم یعنی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ لہذا جہان کو عالَم کہنے لگے۔ اور باقی معانی اصطلاحی ہو گئے) ۔

عالمِ ارواح (ع) اسم مذکر:۔ (۱) روحوں کا جہان۔ عالمِ جان (۲) عناصرِ اربعہ ۔ چاروں عنصر ۔

عالم آرا (ع ۔ ف) صفت:۔ دنیا کو آراستہ کرنے والا۔ جہان آرا ۔ گیتی آرا ۔

عالمِ اسباب (ع) اسم مذکر:۔ دنیا۔ کیونکہ دنیا کے تمام کام سببوں پر موقوف ہیں ۔

ساقی و مطرب ہوں گر سن اور ہو کنج چمن ۔ چاہئے اسباب اتنا عالمِ اسباب میں (ناسخ)

واغ ہو سر پر گلے میں طوق بیڑی پاؤں میں ۔ کچھ تو ہو اسباب آخر عالمِ اسباب ہے (ایضاً)

عالم افروز (ع ۔ ف) صفت:۔ جہان کو روشن کرنے والا۔ جہانتاب مراد آفتاب ۔

عالمِ امر (ع) اسم مذکر:۔ (تصوف) عالمِ ملائکہ ۔ عالمِ ارواح۔ فرشتوں یا روحوں کا جہان۔ وہ چیزیں جن میں ماپ تول اور اندازہ کو دخل نہ ہو ۔

عالمِ بالا (ع ۔ ف) اسم مذکر:۔ ملاءُ الاعلےٰ ۔ عالمِ علوی کے فرشتے ۔ عالمِ علوی۔ دوسرا جہان۔ پرلوک ۔ آسمان۔ عرش ۔ بہشت۔ جنت۔ بیکنٹھ۔ سورگ۔ سورگ لوک۔ فردوس ۔

کیجئے جے دل میں عارف عالمِ بالا کی سیر ۔ اب تو کچھ اس خاکداں میں دل بہت گھبرائے ہے (عارف)

نہ نکلے عالمِ بالا کا ایسا چاند سا چہرہ ۔ نہیں کا فرِ بتوں میں ایک صورت ایسی ہوتی ہے (داغ)

کرے ہے آہ رسا میری جو سیر عالمِ بالا ۔ فلک کو بھی یونہیں اک آبلہ سا زیر پا سمجھے (ذوق)

عالمِ برزخ (ع) اسم مذکر:۔ مقام ارواح جو موت اور قیامت کے درمیان ہے ۔

عالم پناہ (ع ۔ ف) اسم مذکر:۔ جہان پناہ۔ دنیا کی پناہ۔ وہ شخص جس کے پاس آکر خلقت کو امن ملے۔ یعنی بادشاہ ۔

عالم پھر جانا (ہ) فعل متعدی:۔ زمانہ پھر جانا۔ دنیا کا مخالف یا برگشتہ ہو جانا۔ تمام خلائق کا ناراض ہو جانا ۔

عالمِ جاوید (ع) اسم مذکر:۔ عالمِ آخرت۔ دوسری دنیا جو بے زوال ہے ۔

عالمِ جبروت (ع) اسم مذکر:۔ (تصوف) صفات خدا تعالےٰ کا مرتبہ چونکہ جبروت کے معنی عظمت و بزرگی آتے ہیں اس وجہ سے عالمِ عظمت و جلال اسمائے صفات الٰہی و مرتبۂ وحدت کو جو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے عالمِ جبروت کہتے ہیں ۔

عالمِ جنات (ع) اسم مذکر:۔ جنوں کی دنیا ۔ بھوت۔ پریت وغیرہ کے رہنے کا مقام ۔

عالمِ خلق (ع) اسم مذکر:۔ صوفیوں کی اصطلاح میں وہ چیزیں جن میں ماپ تول مقدار کمیت اور اندازہ کو دخل ہو ۔

عالم دکھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) جوبن دکھانا۔ انداز دکھانا۔ انوٹ دکھانا۔ بہار دکھانا۔ رونق دینا ۔

کرتے کو چھپے سے لڑاتی چلی ۔ جوانی کا عالم دکھاتی چلی (میر حسن)

خوشنما ہے چہرۂ محبوب پر زلفِ سیاہ ۔ عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر (آتش)

(۲) کیفیت دکھانا۔ حالت دکھانا ۔ مصیبت پیش لانا۔ آفت دکھانا ۔

یا تو بن بن کا عالم ہم کو دکھلاتے تھے تم ۔ یا ہمیں کچھ اور ہی عالم دکھایا آپ نے (جرأت)

عالمِ سفلی (ع) اسم مذکر:۔ دنیا۔ جہان۔ پرتھی۔ مرتو لوک۔ زمین۔ عالمِ خاک ۔

عالمِ صغیر یا صغیر (ع) اسم مذکر:۔ انسان اور انسان کے جسم سے مراد ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس عالمِ کبیر یعنی دنیا میں موجود ہے۔ اُسی کی نظیر انسان اور جسم انسان میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً۔ روح بجائے بادشاہ عقل بجائے وزیر اور حسد۔ بغض۔ قہر۔ بُرے اور بدمعاش آدمیوں یا سپاہ کی بجائے۔ رحم۔ حیا۔ حلم ملک کے اشراف بھلے مانسوں کی جگہ ہیں۔ اسی طرح دماغ اس دنیا کا آسمان۔ دو آنکھیں دو کان دو نتھنے اور ایک ناک ساتوں سیارے۔ ہڈیاں پہاڑ۔ بال نباتات بچی۔ رگیں دریا اور نہریں ہیں +

عالم عالم (ع) صفت:۔ جہاں جہاں۔ بہت بہت۔ نہایت۔ بہت ہی جب کثرت بیان کرنی ہوتی ہے تو اس موقع پر کسی اسم کو دوبارہ بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً چمن چمن۔ خار خار۔ گل گل وغیرہ +

عالمِ غیب (ع) اسم مذکر:۔ دوسرا جہان۔ وہ جہان جو ہم سے پوشیدہ ہے +

عالمِ فانی (ع) اسم مذکر:۔ دنیائے فانی۔ فنا ہونے والا جہان۔ عالم سفلی +

عالمِ کبیر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) دنیا۔ جہان۔ سنسار (۲) قدرت۔ مایا شکتی +

عالمِ کون (ع) اسم مذکر:۔ عالم موجودات۔ دنیا۔ جہان۔ کیونکہ کون بمعنی ہست و موجود آیا ہے اور دنیا نیست سے ہست ہوئی۔ یا یوں کہو کہ کون بمعنی حادث یعنی پہلے نہ تھی پھر پیدا کی گئی اور اس لئے یہ نام رکھا گیا +

عالمگیر (ع + ف) صفت:۔ (۱) جہان کو لینے اور فتح کرنے والا۔ بادشاہ عظیم الشان (۲) اسم مذکر) خاندان تیموریہ کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جسے اورنگ زیب بھی کہتے تھے۔ اور مغلوں کی سلطنت کے زوال کی بنیاد اُسی کے وقت سے پڑی تھی (۳ صفت) تمام دنیا میں پھیلا ہوا۔ تمام عالم میں چھایا ہوا۔ جیسے عالمگیر مرض یا دبا یا قحط +

عالمِ لاہوت (ع) اسم مذکر:۔ ذات خدا کا عالم + خدا تعالے + وہ مقام جہاں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ مفصل دیکھو (لاہوت) +

عالمِ مثال (ع) اسم مذکر:۔ اس عالم اجسام کی نسبت ایک نہایت لطیف عالم کا نام جس میں اس دنیا کی تمام چیزوں کی نظیر موجود ہے + خیالی دنیا۔ خواب +

عالمِ معقول (ع) اسم مذکر:۔ عالم عقلی۔ ذہنی عالم +

عالمِ معنی (ع) اسم مذکر:۔ وہ عالم جو محسوس نہ ہو سکے +

عالمِ ملکوت (ع) اسم مذکر:۔ عالم فرشتگاں۔ مگر صوفیوں کی اصطلاح میں عالم معنی کا عالم ارواح ہے بعض کے نزدیک عالم غیب + فرشتوں کی عبادت گاہ +

عالم میں مشہور ہونا (ہ) فعل لازم:۔ شہرۂ آفاق ہونا۔ تمام دنیا میں مشہور ہونا +

عالمِ ناسوت (ع) اسم مذکر:۔ دنیائے فانی۔ عالم اجسام کبھی غیر معبت و عبودت ظاہر سے بھی مراد ہوتی ہے +

عالمِ وجود (ع) اسم مذکر:۔ عالم ہستی۔ زندگی کا عالم +

عالمِ ہیولانی (ع) اسم مذکر:۔ عالم اجسام۔ مادّی عالم +

عالمی (ع) اسم مذکر:۔ دنیاوی۔ دنیا کا رہنے والا +

عالمیان (ف) اسم مذکر:۔ عالمی کی جمع۔ جہان کے لوگ +

عالی (ع) صفت:۔ (۱) اونچا۔ رفیع۔ بلند۔ بالا (۲) بڑا۔ کلان۔ عظیم (۳) ممتاز۔ معلے۔ صدر۔ بزرگ۔ مقدس۔ قابل تعظیم۔ جیسے "مزاج عالی" +

عالیجاہ (ع + ف) صفت:۔ بڑے مرتبہ والا۔ ممتاز۔ بلند شان والا۔ عالی رتبہ والا + بلند پایہ +

عالی جناب (ع) صفت:۔ بلند درگاہ والا۔ بلند رتبہ والا۔ اعلےٰ حضرت +

عالی خاندان (ع + ف) صفت:۔ اونچے گھرانے کا۔ بڑے گھر کا۔ امیرزادہ۔ شریف زادہ۔ اچھے خاندان کا +

عالی دماغ (ع) صفت:۔ (۱) بڑے دماغ والا۔ نہایت سوجھ بوجھ کا آدمی۔ روشن دماغ۔ دانا۔ عقلمند +

عالی شان (ع) صفت:۔ (۱) اعلےٰ مرتبہ کا۔ بڑی شان والا۔ جاہ و جلال اور ٹھاٹ باٹ والا۔ (۲) بڑی شان کا۔ شاندار۔ بڑا عظیم الشان۔ عمدہ + بہت بڑا جیسے عالی شان مکان یا قلعہ +

عالی ظرف (ع) صفت:۔ عالی حوصلہ۔ بڑی ظرف کا۔ سمائی والا +

عالی قدر یا مرتبہ (ع) صفت:۔ بڑے مرتبہ والا۔ رتبہ کا۔ والاشان +

عالی ہمت (ع) صفت:۔ (۱) بڑی ہمت والا۔ صاحب جرأت۔ فراخ حوصلہ۔ صاحب حوصلہ۔ اُولوالعزم۔ بلند نظر۔ بلند ارادے والا۔ (۲) سخی فیاض۔ دل والا جیسے "عالی ہمت سو اُمفلس" +

عالی ہمتی (ع) اسم مؤنث:۔ بلند حوصلگی۔ اولوالعزمی۔ بلند نظری۔ جرأت۔ دلیری۔ سخاوت۔ فیاضی۔ فراخ حوصلگی +

عالیہ (ع) عالی کی تانیث:۔ (۱) بلند۔ بڑی۔ بزرگ جیسے سرکار عالیہ (۲) مسلمان عورتوں کا نام +

عام (ع) صفت :- (۱) پھیلا ہوا۔ مشہور۔ خاص کی ضد * معمولی * کُل (۲) سب۔ تمام (۳) بازاری۔ ادنےٰ۔ ہیچ۔ کم قدر (۴) رواجی۔ رسمی۔ رائج۔ (۵)۔ اسم مذکر۔ تمام آدمی۔ سب لوگ *

عام فہم (ع) صفت :- سب کی سمجھ میں آجانے والا مضمون یا کتاب * عبارت و بیان۔ سہل۔ فصیح۔ آسان *

عام لوگ (ا) اسم مذکر :- عوام الناس۔ عوام *

عام میں (ا) تمیز فعل :- سب کے سامنے۔ سب لوگوں میں۔ علانیہ۔ کھلم کھلا۔ تمام میں۔ سب میں *

عامرہ (ع) صفت :- بھرا ہوا۔ معمور۔ مالا مال۔ مراد از شاہی خزانہ *

عامل (ع) اسم مذکر :- (۱) عملدار۔ حاکم۔ شاہی عہدے دار * تحصیلدار۔ محصل (۲) سیانا۔ مُلّانا۔ اوجھا۔ بھوپا۔ جن یا بھوت پریت کا عمل جاننے والا۔ فسونگر۔ افسوں خواں۔ ٹونہایا۔ عمل خواں۔ منتر پڑھنے والا *

سفر اک پری چہرہ ہے میرے شیشۂ دل میں — بھلا عشق کا اس کی بدلتا ہے عامل اب کے (زار)

(۳) عمل کرنے والا * کسی بات پر چلنے والا * رسم رواج کا عمل کرنے والا جیسے "عامل معمول سے طاقتور ہوگا تو عمل چلے گا" *

عامّہ (ع) صفت :- منسوب بہ عام * مشہور۔ عام *

عامی (ف) اسم مذکر :- عام سے منسوب۔ عام * جاہل *

عائد (ع) صفت :- عود کرنے والا۔ لَوٹ کر آنے والا۔ لوٹنے والا۔ واپس آنے والا۔ پھرنے والا۔ جیسے "یہ قصور تم پر عائد ہوتا ہے" *

عائد ہونا (ا) فعل لازم :- وارد ہونا۔ اُلٹ کر پڑنا۔ ذمہ پڑنا۔ منسوب ہونا *

عبا (ع) اسم مذکر :- ایک عربی پوشاک کا نام۔ جبہ۔ چغہ * ایک قسم کی پوشاک پشمینہ *

عباد (ع) اسم مذکر :- عبد کی جمع۔ بندے۔ غلام *

عبادت (ع) اسم مؤنث :- بندگی۔ پوجا پاٹ۔ بھگتی۔ پرستش۔ اطاعت۔ نماز۔ دُعا *

عبادت کرنا (ا) فعل متعدی :- خدا کی بندگی کرنا۔ نماز پڑھنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔ پرستش کرنا

عبادت گاہ (ع * ف) اسم مؤنث :- معبد۔ پرستش گاہ۔ مسجد * مندر۔ دیول * گرجا *

عبارت (ع) اسم مؤنث :- تعبیر۔ بیان * مضمون * تحریر * طرزِ تحریر۔ انشا * مراد *

عبارت آرائی (ع * ف) اسم مؤنث :- مضمون کو سنوار کر لکھنا۔ مضمون کی رنگینی۔ تکلفانہ مضمون *

عبّاس (ع) اسم مذکر :- (۱) شیر درندہ * حضرت پیغمبر صلعم کے چچا کا نام جو عبد المطلب کے بیٹے تھے۔ خلفائے عباسیہ انہیں کے خاندان سے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ۱۳۲ھ سے ۶۵۶ھ تک حکومت کی تھی (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے کا نام جو اُن بیوی سے ہوئے تھے جنہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد نکاح میں لائے تھے۔ (۳) ایک پودے کا نام جس کے پھول کو گل عباس کہتے ہیں اور عوام نے اس کا نام گلا باسی رکھ چھوڑا ہے *

عبّاسی (ع * ف) صفت :- (۱) منسوب بہ عبّاس۔ عباس کے خاندان کا جو آنحضرت صلعم کے چچا تھے۔ اور اُن کی خلافت بغداد میں عرصۂ دراز تک رہی (۲) ایک سکہ کا نام جس پر عباسیہ خاندان کے بادشاہوں کا نام لکھا ہوا تھا (۳) نیلاہٹ لئے ہوئے سُرخ رنگ جو شہاب لاجورد اور گلشائی کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۴) رنگ سیاہ کیونکہ خلفائے عباسیہ نے اس رنگ کو پسند کر کے اپنا لباس قرار دے لیا تھا۔ (۵) ملک پیرو واقع جنوبی امریکہ کا سنگ مرمر۔ (۶) ایک پودے کا نام جسے گل عباسی بھی کہتے ہیں *

عبث (ع) صفت :- (۱) بیفائدہ۔ بیہودہ۔ لاحاصل۔ فضول۔ بیکار۔ نکما۔ جیسے فعل عبث (۲) بازی۔ کھیل۔ لعب۔ (۳) ناحق * بلا وجہ *

عبد (ع) اسم مذکر :- (۱) بندہ۔ غلام۔ چیلا۔ داس (۲) ملازم۔ نوکر *

عبدالدّنیا (ع) اسم مذکر :- دنیا کا بندہ۔ دنیا کے لالچ پر دین کی پروا نہ رکھنے والا *

عبدالشہوت (ع) اسم مذکر :- شہوت کا بندہ۔ شہوت پرست۔ نفسانی خواہشوں کا غلام۔ لذاتِ نفسانی کے آگے دین و دنیا کی پروا نہ رکھنے والا *

عبدیّت (ع) اسم مؤنث :- غلامی۔ بندگی *

عبرانی (ع) اسم مؤنث :- (۱) اہل کنعان کی زبان جسے آج کل یہودی بولتے ہیں (۲) یہودی۔ موسائی۔ حضرت موسےٰ کی اُمت *

عبرت (ع) اسم مؤنث :- (۱) اندیشہ (۲) نصیحت پکڑنا۔ نصیحت لینا۔ زمانہ کے واقعات سے نصیحت حاصل کرنا (۳) خوف۔ تنبیہ * نصیحت *

وجہ یہ کہ عبرت لغتہً سکہ وزن پر ہے اور لغتہً بالکسر لت۔ دونوں کے واسطے مقرر ہے جس میں عبرت کے

عبر

(عبر ... طبیعت کی حالت ... کرنے کے ہیں ... طبیعت کا غفلت سے آگاہی و ہوشیاری کی طرف عبور کرنا۔ جیسے نصیحت پکڑنا ہو گئے) ◆

عِبرت انگیز (ع + ف) نصیحت انگیز۔ ایسی بات جسے دیکھ کر آدمی کو خوف آئے اور وہ اس سے نصیحت پکڑے ◆

عِبرت پکڑنا (و) فعل لازم: نصیحت پانا۔ کان ہونا۔ متنبہ ہونا۔ نصیحت حاصل کرنا ◆

عِبرت حاصِل ہونا (و) فعل لازم:۔ کان ہونا۔ متنبہ ہونا۔ نصیحت پانا ◆

عِبرت دِلانا (و) فعل متعدی:۔ خوف دلانا۔ متنبہ کرنا۔ نصیحت دینا۔ گوشمالی کرنا ◆

عِبرت ہونا (و) فعل لازم: نصیحت ہونا۔ کان ہونا۔ خوف ہونا ◆

عِبری (ع) اسم مؤنث:۔ دیکھو (عبرانی)

(عبر بمعنی کنارہ ہے۔ چونکہ یہ زبان دریائے فرات کے پرلے کنارے پر بولی جاتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ بعض محققوں کی رائے ہے کہ عبر بن صالح بن سام بن نوح سے منسوب ہے۔ بعض لوگ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے ایک شخص یا ملک کنعان کے قدیمی باشندوں سے منسوب کرتے ہیں۔ بعض ایک یہودی کا نام قرار دیتے ہیں۔ غرض شام کے ملک کی زبان ہے۔ جو آرمینیا والوں کی زبان سے ملتی ہوئی ہے) ◆

عُبُودِیت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) بندگی۔ غلامی (۲) اطاعت ◆ عبادت ◆

عُبُور (ع) اسم مذکر:۔ (۱) دریا سے اُترنا ◆ گزر۔ گزرنا۔ راہ پر گزرنا ◆ لنگھنا۔ (۲۔ ل) استحضار۔ نظر۔ کتب متداولہ و غیر متداولہ یا مسائل وغیرہ پر حاوی ہونا۔ جیسے "ان کو تمام مسائل حکمیہ پر عبور رہے" ◆

عُبُورِ دریائے شور کرنا (و) فعل متعدی: سمندر پار اتارنا۔ کالے پانی بھیجنا۔ جزیرہ انڈمان کو کسی سخت جرم کی پاداش میں بھیجنا۔ دیس نکالا دینا۔ جلاوطن کرنا ◆

عُبُور کرنا (و) فعل متعدی:۔ دریا سے پار اُترنا۔ دریا لنگھنا۔ کسی۔ استہ سے گزرنا ◆

عَبہَر (ع) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی خاص نرگس جو نرگس شہلا کے برخلاف اندر سے زرد ہوتی ہے۔ بستان افروز۔ نیز عام نرگس ؎

پتلی سیاہ دکھاؤ اُس چشم مست کی | بھونرا عجب ہے یوں گل عبہر میں گھر کرے (ذوق)
چشم سیاہ تمہاری نظر پھر کے دیکھے جب | لالہ میں داغ دے گل عبہر میں گھر کرے (ء)

عَبِیر (ع) اسم مذکر:۔ ایک خوشبودار سفوف یا برادہ (پوڈر) جو مشک۔ گلاب۔

عجب

صندل وغیرہ سے مرکب ہو کر تیار ہوتا اور کپڑوں پر چھڑکا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے زعفران بھی اس میں شریک کی ہے۔ بلکہ صرف زعفران کو بھی لکھا ہے۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے ◆

عِتاب (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ملامت (۲) غصہ۔ غضب۔ قہر۔ خفگی۔ خشم۔ کوپ۔ طیش۔ تیہا۔ ڈانٹ ؎

سنتے ہیں اُس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم | کس مزے سے عتاب کی باتیں (ذوق)

عِتابِ الٰہی (ع) اسم مذکر:۔ قہر خدا۔ آفت سماوی۔ غضب الٰہی۔ خدا کی مار ◆

عِتابِ شاہی (ع + ف) اسم مذکر:۔ بادشاہ کا غصہ۔ خطاب شاہی ◆

عِتاب و خِطاب (ع) اسم مذکر:۔ غضب۔ غصہ ◆ عتابیہ کلمات۔ خفگی کے کلمے۔ ڈانٹ۔ ڈپٹ ◆

(یہ دونو لفظ باہم مترادف ہیں) ◆

عَجائِب (ع) اسم مذکر: عجیب کی جمع ◆

عَجائِب خانہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ عجائب گھر۔ وہ مکان جہاں عمدہ عمدہ نادر اور انوکھی چیزیں خواہ جدید خواہ قدیم سیر دیکھنے کے واسطے رکھی جائیں۔ میوزیم ◆

عَجائِب و غَرائِب (ع) اسم مذکر:۔ انوکھی اور عجیب چیزیں ◆

عَجائِبات (ع) اسم مذکر:۔ عجائب کی جمع اور عجیب کی جمع الجمع ◆

عَجَب (ع) صفت:۔ (۱) انوکھا۔ نادر ◆ تعجب انگیز ◆ اچنبے میں لانے والا۔ طرفہ۔ نیا۔ نئی طرز کا۔ نئے ڈھنگ کا۔ نرالا۔ عمدہ ؎

عجب نقشہ ہے دنیٔ کا عجب عالم ہے عالم کا | کہ اب تو جو نرالا ہے وہی بالائے ستم کا (ظہور)
غریق بحر گناہ ہیں فریب دنیا سے | عجب ہی طرح کا طوفاں ہے شتاب صریح (ممنون)
ہر اک طفل سرشک اک ورق لئے نکلا | عجب ہی نسخہ پریشان ہو گیا دل کا (ایضاً)

(۲) بوالعجب۔ طرفہ معجون۔ طرفہ تر عجیب۔ انوکھا۔ اعجوبہ ◆ مشعبد۔ شعبدہ انگیز۔ جادوگر ؎

اسیر رنج و غم میں ہوں مریض جاں بلب میں ہوں | اور اس پر اب تلک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں ہوں (ذوق)

(۳) دُور۔ بعید ؎

وہ عیار ہیں گر آئینے میں دیکھتے صورت | عجب کیا تھا کہ خود کاجل چرا لیتے اپنی آنکھوں سے (عارف)

عَجَب کرنا (و) فعل متعدی:۔ کوئی انوکھا کام کرنا۔ غضب کرنا۔ حیرت کا کام کرنا۔

طرفہ کام کرنا +

عجب حال ہونا (ہ) فعل لازم :۔ بُرا حال ہونا ۔ دگرگوں ہونا ۔ ابتر حال ہونا ۔ ع

قامت خمیدہ رنگ شکستہ بدن نزار — تیرا تو میر غم میں عجب حال ہو گیا (میر)

عُجب (ع) اسم مذکر :۔ تکبر ۔ خود بینی ۔ خود نمائی ۔ گھمنڈ ۔ ان ۔ گمان ۔ ابھمان ۔ گرب ۔ ع

عجب دان ہیں جن کو شب تاج سلطانی — فلک پل بھاگیا ہیں سو بیٹھے ہیں کسرانی (سودا)

عِجز (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عاجزی ۔ عاجز ہونا ۔ ناچاری ۔ ناتوانی ۔ کمزوری ۔ بیبقدوری (۲ ۔ و) مغلوبی ۔ ہار ۔ شکست ۔ نارسائی (۳ ۔ و) مسکینی ۔ غریبی + انکسار ۔ فروتنی ۔ ادھینتائی (۴ ۔ و) منت سماجت ۔ خوشامد درآمد +

عجز کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ گڑگڑانا ۔ منت سماجت کرنا ۔ انکسار کرنا +

عجز ہونا (ہ) فعل لازم :۔ انکسار ہونا + نارسائی ہونا ۔ کسی کے کام کرنے پر قادر نہ ہونا ۔ تھکنا +

عجلت (ع) اسم مؤنث :۔ جلدی ۔ شتابی ۔ پھرتی ۔ تیزی ۔ سُرعت +

عجم (ع) اسم مذکر :۔ عرب کے سوا ملک ۔ مگر ملک ایران و توران خصوصاً + (لغوی معنی گونگے ۔ چونکہ غیر ممالک کے آدمی عرب میں جا کر وہاں کی زبان بول اور سمجھ نہیں سکتے تھے اس سبب سے وہ لوگ ان کو اہلِ عجم یعنی گونگے کہا کرتے تھے ۔ نیز وحشی آدمی کے معنی میں بھی بولتے تھے) +

عجمی (ع) اسم مذکر :۔ عجم کا رہنے والا ۔ خصوصاً ایرانی ۔ تورانی ۔ لغوی معنی گونگا اور وحشی یعنی عربی زبان نہ سمجھنے والا +

عجوبہ (ع) اسم مذکر :۔ عجب چیز ۔ انوکھی چیز ۔ نایاب چیز +

عجیب (ع) صفت :۔ کارشگفت ۔ غریب ۔ نادر ۔ انوکھا ۔ طرفہ + قابلِ تعریف + نرالا + حیرت انگیز ۔ تعجب خیز +

عجیب و غریب (ع) صفت :۔ طرفہ ۔ نرالا ۔ انوکھا ۔ حیرت انگیز ۔ تعجب خیز +

عدالت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) برابری ۔ نصفت ۔ مانند اور نظیر بنانا ۔ (۲) انصاف ۔ داد ۔ نیاؤ ۔ عدل گستری ۔ دادگری (۳ ۔ و) مجازاً ۔ کچہری ۔ نیائی سبھا ۔ دیوان عام ۔ انصاف کرنے کا مکان ۔ دربار ۔ اجلاس + جھگڑا چکانے اور انصاف کرنے کا محکمہ یا عملہ +

(چونکہ ظالم کو مظلوم کے برابر کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

عدالتِ اپیل (ہ) اسم مذکر :۔ (قانون) وہ کچہری جہاں مرافع کیا جائے ۔ بڑے حاکم کی کچہری +

عدالت چڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ کچہری چڑھنا ۔ عدالت تک جانے کی نوبت آنا ۔ جو شریفوں میں نہایت معیوب بات ہے +

عدالتِ خفیفہ (ع) اسم مؤنث :۔ وہ عدالت جس میں قرضہ کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے ۔ چھوٹی کچہری ۔ چھوٹے صاحب کی عدالت یا محکمہ ۔ جہاں پانچ سو روپے تک کا فیصلہ ہو +

عدالتِ دیوانی (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ عدالت جس میں معاملات قرض یعنی پانچ سو روپے سے اوپر کے لین دین کے جھگڑے طے کئے جاتے ہیں +

عدالتِ سشن (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ فوجداری کی کچہری یا اجلاس جس میں سنگین مقدمات بذریعہ کونسل فیصل کئے جاتے ہیں ۔ چوری یعنی نچاپٹ سے خون وغیرہ کا مقدمہ فیصل کرنے والی عدالت +

عدالتِ ضلع (ع) اسم مؤنث :۔ ضلع کی کچہری ۔ ڈپٹی کمشنر کی کچہری ۔ صاحب ضلع کی عدالت +

عدالتِ فوجداری (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ کچہری جس میں مار پیٹ ۔ چوری چکاری قتل و خون وغیرہ کے مقدمات فیصل کئے جائیں +

عدالتِ عالیہ (ع) اسم مؤنث :۔ سب بڑی عدالت ۔ چیف کورٹ ۔ ہائی کورٹ +

عدالت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ انصاف کرنا ۔ حق رسی کرنا ۔ نیاؤ کرنا + کچہری کرنا ۔ اجلاس کرنا +

عدالت کے کُتّے (ہ) اسم مذکر :۔ ملازمانِ عدالت جو رشوت لینے کے واسطے مستغیثوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ۔ اور بن بتے کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں +

عدالتِ ماتحت (ع) اسم مؤنث :۔ چھوٹی کچہری یا محکمہ جو کسی بڑے محکمہ کے ماتحت ہو +

عدالتِ مال (ع) اسم مؤنث :۔ محکمۂ مال ۔ سررشتۂ مال ۔ وہ عدالت جس میں سرکاری خراج جمع ہو ۔ کلکٹری +

عدالتِ مجاز (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ عدالت جسے پورا پورا اختیار حاصل ہو ۔ با اختیار عدالت +

عدالتی (ہ) صفت :۔ متعلق بہ عدالت + حاکم مجاز +

عداوت (ع) اسم مؤنث :۔ بغض ۔ بیر ۔ دشمنی ۔ عناد ۔ لاگ ۔ بیر بدلا ۔ مخالفت + کینہ ۔ کپٹ +

عداوت جبلی (ع) اسم مؤنث :۔ قدرتی عناد ۔ فطرتی عداوت ۔ ذاتی دشمنی ۔ جیسے بلی اور چوہے کی عداوت ◆

عداوتِ دلی یا قلبی (ف) اسم مؤنث :۔ جانی دشمنی ۔ باطنی عداوت ◆

عداوت رکھنا (ف) فعل متعدی :۔ کینہ رکھنا ۔ دشمنی رکھنا ◆

عداوت سے (ف) تابع فعل :۔ لاگ کے سبب ۔ دشمنی سے ۔ بیر سے ◆

عداوت نکالنا (ف) فعل متعدی :۔ دشمنی نکالنا ۔ دشمنی کا بدلہ لینا ۔ بیر لینا ۔ عوض لینا ◆

عداوتی (ف) صفت :۔ عداوت رکھنے والا ۔ لاگو ۔ دشمن ۔ مخالف ۔ بیری ۔ بدخواہ ◆

عِدّت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) تعداد ۔ شمار (۲) وہ مدت شرعی جس میں عورت نکاح نہ کر سکے یعنی عورتوں کی طلاق کا وہ زمانہ جس میں دوسرا خاوند کرنا منع ہے چنانچہ مطلقہ کے واسطے تین حیض یا تین مہینے کی مدت کا وقفہ اور نان نفقہ واجب ہے بیوہ کے واسطے چار ماہ دس روز ۔ حاملہ کی عدت کے لئے وضع حمل تک مدت مقرر ہے ◆

(عدت ترکہ میں جھگڑا نہ پڑنے کے سبب مقرر ہوئی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اولاد کس خاوند سے ہے اور اس کا ورثہ کس کی جائداد پر ثابت ہوتا ہے ۔ پس اس وجہ سے یہ تعداد مقرر کی گئی ۔ اگر اس میں نکاح ہو جائے تو وہ جائز نہیں ۔ لیکن ہندوستان کی عورتوں میں عدت کی نسبت شرع اور غیر شرع سب امور ملا کر یہ رسم پڑ گئی ہے کہ سوا چار مہینے تک دہلیز لانگھنا جس سے شرعاً نکاح جائز ہو اس کے سامنے آنا ۔ مسی ۔ سرمہ ۔ کاجل ۔ مہندی ۔ عطر ۔ تیل ۔ خوشبو لگانا ۔ چوڑیاں یا سرخ رنگ کا جوڑا یا نیا کپڑا پہننا مطلقاً ممنوع ہے ۔ بلکہ نئی جوتی اور ناخن لوانے سے بھی احتراز کیا جاتا ہے) ◆

عِدّت میں بیٹھنا (ف) فعل لازم :۔ عدت کے زمانہ کو حسب شرع اور رسم ملک گزارنا ۔ عدت میں رہنا ◆

عَدَد (ع) اسم مذکر :۔ (۱) نمبر ۔ شمار ۔ گنتی ۔ تعداد (۲) شمار کیا گیا ۔ معدود ۔ گنا گیا (۳) ہندسہ ۔ آنک ۔ رقم ۔ حصہ ◆

عددِ صحیح (ع) اسم مذکر :۔ پورا آنک ۔ وہ عدد جو کسر نہ ہو ۔ بن بٹا ہوا عدد ۔ عدد غیر مقسوم ◆ اکائی ◆

عَدل (ع) اسم مذکر :۔ (۱) برابری ۔ نصفت ۔ مساوات (۲) نظیر ۔ مانند ۔ ہمسر (۳) نیاؤ ۔ انصاف ۔ معدلت ۔ داد ۔ دادگستری ◆

عدل کرنا (ف) فعل متعدی :۔ انصاف کرنا ۔ نیاؤ کرنا ۔ ایمان اور دیانت کے ساتھ فیصلہ کرنا ۔ تصفیہ کرنا ◆

عدل گستر (ع + ف) اسم مذکر :۔ منصف ۔ عادل ۔ انصاف کرنے اور داد دینے والا ◆

عدل گستری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ نصفت شعاری ۔ انصاف ۔ عدالت ۔ معدلت ◆

عدم (ع) اسم مذکر :۔ (۱) نیستی ۔ معدومیت ۔ ناموجودگی ۔ ناپید ۔ فنائے محض ۔ مفقود الوجود ۔ معدوم الوجود ۔ ناموجودگی ؎

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا } (مومن)

(۲) نہیں ۔ نفی ◆ نہ ہونا ◆

عدم پیروی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ (قانون) غیر خبرگیری ۔ بے پروائی ۔ غیر حاضری ۔ بے جستجوئی ◆

عدم تعمیل (ع) اسم مؤنث :۔ تعمیل نہ کرنا ۔ غیر تعمیلی ۔ نابجا آوری ◆

عدم توجہی (ع) اسم مؤنث :۔ بے توجہی ۔ کم توجہی ۔ بے پروائی ۔ غفلت ۔ تغافل ◆ بے احتیاطی ◆ بے التفاتی ۔ بے رخی ۔ بے مروتی ◆

عدم ثبوت (ع) اسم مذکر :۔ بے ثبوتی ۔ کسی امر کی دلیل یا تصدیق یا شہادت کا نہ ہونا ◆

عدم فرصت (ع) اسم مؤنث :۔ فرصت یا مہلت کا نہ ہونا ◆

عدم مطابقت (ع) اسم مؤنث :۔ اختلاف ۔ کسی امر کا مطابق یا موافق نہ ہونا ◆

عدم موجودگی (ف) اسم مؤنث :۔ غیر حاضری ۔ غیبت ۔ غائبانہ ۔ پس غیبت ◆

عدم واقفیت (ع) اسم مؤنث :۔ ناواقفیت ۔ ان جان پنا ۔ بیخبری ۔ لاعلمی ◆

عدم وجود برابر ہے (ف) محاورہ :۔ ہونا نہ ہونا برابر ہے ۔ جیسا ہوا ویسا نہ ہوا ۔ یکساں ہے ◆ (نکمے اور بیکار آدمی خواہ چیز کی نسبت بولتے ہیں) ◆

عَدُو (ع) اسم مذکر :۔ (۱) دشمن ۔ بیری ۔ بدخواہ ۔ مخالف ◆

(عربی میں بتشدید واو ہے مگر فارسی والوں نے تشدید کو حذف کر دیا ہے البتہ بعض موقع پر ضرورت شعر کے واسطے جائز رکھا ہے)

(۲ - ل) رقیب - اپنے معشوق کا دوسرا عاشق جو دشمن کی مانند ہے ؎

مینٹ نگ دنیہ کرنہ کروں گا یقین کبھی ۔ جب تک عدو کے خون کی خنجر میں بو نہ ہو (داغ)

وصال کو ہم ترس رہے تھے جو آپ ہوا تو مزا نہ پایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اس کو رنج و الم نہ ہوتا } (تسلیم)

عُدُول (ع) اسم مذکر :- اعراض - روگردانی - راہ سے پھرنا ✦

عُدُول حکم (ع) اسم مذکر :- نافرمان - حکم نہ ماننے والا - منحرف - متمرد - سرکش باغی ✦

عُدُول حکمی (ع) اسم مؤنث :- نافرمانی - سرکشی - اعراض - انحراف - بغاوت - تمرد ✦

عُدُول حکمی کرنا (و) فعل متعدی :- نافرمانی کرنا - حکم نہ ماننا - انحراف کرنا - بغاوت کرنا ✦

عَدِیل (ع) صفت :- (۱) برابر - یکساں - نظیر - مانند - رتبہ اور قدر میں مساوی -
(۲ - اسم مذکر) عادل - منصف - داد گستر ✦

عدیم (ع) صفت :- نیست - نابود - ناپید - گم - نایاب ✦

عذاب (ع) اسم مذکر :- (۱) شکنجہ - شکنجے میں کھینچنا - چابک زنی - تنگ کرنا - تکلیف دینا - تنگی - تکلیف - ضیق - کشٹ - اذیت - ایذا - دکھ - مصیبت - سوہان روح ؎

کیونکر نہ ہر شرارہ آتش فغاں کرے ۔ دوزخ عذاب میں ہے ہمارے عتاب سے (غافل)

تا سحر جان پر عذاب رہا ۔ ماہ کی طرح اضطراب رہا (مومن)

عشق ہے عاشقوں کے جلنے کو ۔ یہ جہنم میں ہے عذاب کہاں (میر)

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا } (داغ)

(۲) ثواب کا نقیض - پاداش بدی - سزائے گناہ ؎

ناصحا تو جب ہے عذاب ثواب کا ۔ دوزخ میں بادہ کش نہ ہوں جنت میں تو نہ ہو (داغ)

نفرت شراب سے ہے نہ رغبت کباب سے ۔ کوسوں پرے ہیں دور ہم زہد و ثواب سے (مؤلف)

ایسی ہم سے ہوئی خطا کیا اب ۔ جس کے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے ملا جو خون دل ۔ تو جلا کر جگر کباب ملا } (قطعۂ مؤلف)

فقرہ :- روزے کا ثواب - بھنگ کا عذاب دونوں کر برابر ہو گئے - یا سود کا نشہ مفت میں گیا ✦

(۳ - و) دقت - دشواری - جھگڑا - بکھیڑا - جیسے ارے میاں یہ کیا عذاب اُٹھا لائے - (۴ - و) روگ - علت - جیسے ثبت اولاد بھی عذاب ہے۔ (۵ - و) پاپ - گناہ - اپراد - دوش - جیسے عذاب کمانا یعنی گناہ مول لینا ✦

عذاب ثواب (و) اسم مذکر :- پاپ پن - گناہ ثواب - نیکی بدی - برائی بھلائی - جیسے اس کا عذاب ثواب تمہاری گردن پر ۔

عذابِ قبر یا گور (ع + ف) اسم مذکر :- فشار قبر - گناہگار مردے کو قبر کا بھینچنا یا خدا تعالیٰ کی طرف سے تا بہ قیامت سانپ بچھو وغیرہ کی تکلیف پہنچنا - قبر میں جلتا رہنا ✦

(عقائد اسلام کے موافق مرنے میں قبر میں آ کر بٹھا کر پھر تین روز تک جان پڑتی ہے اور نکیرین اُس سے ایمان کے متعلق کچھ سوال کرتے ہیں ۔ اگر وہ ان میں اپنی نیکیوں کی مدد سے ثابت قدم رہتا ہے تو اُس کے واسطے جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے کہ قیامت تک آرام سے سوتا رہے اور جو اس کی بدیوں کے سبب جواب نہیں بن پڑتا تو دوزخ کی کھڑکی کھل جاتی ہے جس سے اس کی روح اور جسم کو تکلیف پہنچتی رہتی ہے - واللہ اعلم بالصواب) ✦

عذاب مول لینا (و) فعل متعدی :- روگ بسانا - درد سر مول لینا - جان بوجھ کر دقت میں پڑنا - پاپ لگانا - جھگڑا پیچھے چپٹانا - مصیبت مول لینا ✦

عذاب میں پڑنا یا پھنسنا (و) فعل لازم :- دقت میں مبتلا ہونا - مصیبت میں پڑنا ✦

عِذار (ع) اسم مذکر :- عارض - رخسار - رخسارہ - گال - چہرہ - رُخ - صورت ؎

پاسیں موچے ہوئے گل سُرخ ۔ دیکھ آئینے میں عذار اپنا (ناسخ)

عُذر (ع) اسم مذکر :- (۱) حیلہ - بہانہ (۲) معذور رکھنا - معذرت (۳) کسی بات کا سبب - حجت (۴ - و) اعتراض - گرفت - پکڑ - جرح (۵ - و) معافی - طلب عفو (۶ - و) انکار - استرار کا نقیض ✦

عذر باقی نہ رکھنا یا نہ چھوڑنا (و) فعل متعدی :- کسی حجت یا دلیل خواہ اعتراض کی گنجائش نہ رکھنا ✦

عذر بیجا (ع + ف) اسم مذکر :- غیر مناسب عذر - ناجائز عذر - بیہودہ عذر - لغو یا بیہودہ معذرت جو قابل سماعت نہ ہو ✦

عذر پذیر (ع + ف) صفت :- کماجوگ - وہ عذر جو قابل پذیرا ہو - قابل تسلیم - قابل معافی - واجب العفو - درگزر کرنے کے قابل - واجب الرعایت ✦

عذر پیش کرنا (و) فعل متعدی :- اعتراض پیش کرنا - کوئی دلیل یا حجت لانا - بحث کرنا ✦

عذر خواہی (ع + ف) اسم مؤنث:- (۱) معذرت - و نتی - کسی امر کا عذر بیان کرنا - (۲) ماتم پرسی - تعزیت - پُرسہ - بسیا یا - جنازہ کے ساتھ نہ جا سکنے کا عذر +

عذر خواہی کرنا (و) فعل متعدی:- تعزیت کرنا - پرسہ دینا - شریک جنازہ نہ ہو سکنے کا عذر بافسوس پیش کرنا - افسوس ظاہر کرنا +

عذر دار (ع + ف) اسم مذکر:- (قانون) معترض - مزاحم - دعویدار +

عذر داری (و) اسم مؤنث:- اعتراض - مزاحمت + دعوے + حجت - دلیل +

عذر قوی (ع) اسم مذکر:- مضبوط اور پکا عذر - زبردست عذر +

عذر کرنا (و) فعل متعدی:- (۱) معذرت کرنا - عفو چاہنا - عذر خواہی کرنا - معافی مانگنا - (۲) اعتراض کرنا + دعویدار ہونا - (۳) جرح کرنا - بحث کرنا +

عذر کے قابل (و) صفت:- (۱) عذر کے لائق - اعتراض کرنے حجت یا دلیل لانے کے قابل - قابلِ مزاحمت (۲) کمتا جوگ - قابلِ عفو - واجب الرعایت +

عذرِ معذرت (ع) اسم مذکر:- عذر خواہی - منت سماجت - اقرارِ قصور اقرارِ خطا + توبہ تائب + طلبِ عفو +

عذرِ معذرت کرنا (و) فعل متعدی:- عذر خواہی کرنا - طلبِ عفو کرنا - اپنے قصور اور خطا کا مقر ہو تا منت سماجت کرنا - توبہ کرنا +

عذرِ معقول (ع) اسم مذکر:- عذر بجا و قابل تسلیم - ٹھیک اور صحیح عذر - وہ عذر جو از روئے عقل درست ہو +

عذر نہ ہونا (و) فعل لازم:- انکار نہ ہونا + اعتراض یا حجت نہ ہونا +

عذر وراثت (ع) اسم مذکر:- (قانون) میراث یا ورثہ کا دعوے +

عِراق (ع) اسم مذکر (۱) کنارہ - لب دریا + (وہ شہر یا ملک جو دریا کے کنارہ پر واقع ہوں - مجازاً وہ خاص ملک جو دریائے جیحون - دجلہ اور فرات کے کنارے پر واقع ہیں - عراق کے دو حصے کئے گئے ہیں ایک کا نام عراق عرب ہے یعنی متعلق بہ عرب اس میں وہ ملک شامل ہیں - جو دریائے دجلہ اور فرات کے کناروں پر واقع اور جن میں بغداد بھی شامل ہے - دوسرے کا نام عراق عجم ہے یعنی متعلق فارس اس میں وہ ملک شامل ہیں جو دریائے جیحون کے کنارے پر ہیں - چنانچہ خراسان - اصفہان اسی میں داخل ہے - عراق کا طول عبادان سے لے کر موصل تک اور عرض قادسیہ سے لیکر حلوان تک ہے) +

(۲) موسیقی کے ایک مقام کا نام جسے چاشت کے وقت گاتے ہیں یہ بارہ مقاموں میں سے تیسرا مقام ہے +

عراقی (ع) اسم مذکر:- (۱) عراق کا گھوڑا + تازی + عربی گھوڑا - جیسے عراقی پر بس نہ چلا گدھے کے کان اینٹھے (۲) - صفت) منسوب بہ عراق - عراق کا +

عرائض (ع) اسم مؤنث:- عریضہ کی جمع - عرضیاں - عریضے - درخواستیں +

عَرَب (ع) اسم مذکر:- (۱) (ایک مشہور مقدس اور بہت بڑے جزیرہ نما کا نام جس کے شمال میں ایشیائی روم - عراق و شام - جنوب میں بحیرۂ عرب - بحر ہند - مشرق میں خلیج فارس مغرب میں بحیرۂ قلزم واقع ہے یہاں کے باشندے کچھ تو یعرب بن قحطان کی اولاد سے ہیں اور کچھ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے - یہ مکہ - مدینہ - کربلا یعنی مقدس زیارت گاہوں اور پیغمبر آخر الزمان کے پیدا ہونے کے سبب بہت مشہور ہے - وہاں کے گھوڑے دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتے - چونکہ یعرب بن قحطان یمن کے بادشاہ کا نام تھا - پس اسی بادشاہ کے نام سے اس ملک کا نام عرب قرار پایا کیونکہ اسی نے آباد کیا تھا - اس ملک کے درمیان میں سنسانی اور شور ریگستانوں کے سوا جن میں کہیں کہیں نخلستان بھی ہے کچھ نظر نہیں آتا - اس ملک کی زبان اور علی الخصوص قبیلۂ قریش کی زبان سب ملکوں کی زبانوں سے فصیح ہے) +

(۲) اہل عرب - علی الخصوص شہر کے باشندے - شہری عرب - باشندۂ امصار عرب - اعرابی کا نقیض +

عرب سرائے (ع + ف) اسم مؤنث:- (چونکہ یہ مقام مؤلف لغات کی ننھیال ہے - اس وجہ سے اس کا مختصر حال لکھنا اپنے اوپر واجب سمجھ کر ذہن نشین کرتا ہے - یہ ایک تین دروازے کی چھوٹی سی بستی شاہجہان آباد عرف دہلی سے تین میل کے فاصلہ پر جانب جنوب بمقام موضع غیاث پور میں مقبرہ ہمایوں کے متصل اور درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے قریب واقع ہے - کہتے ہیں حضرت نظام الدین اولیاء اکثر اس سرزمین پر تشریف لا کر بیٹھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس سرزمین سے کمال انسیت ہے کیونکہ یہاں سے مجھے بوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہے - یہ بستی سنہ ۱۳ جلوس اکبری مطابق ۹۷۶ ہجری قدسی میں نواب حاجی بیگم صاحبہ ہمایوں بادشاہ کی بیوی نے حج سے آنے کے بعد بسائی تھی جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب نواب حاجی بیگم صاحبہ کو سنہ ... حج کو تشریف لے گئیں تو وہاں سے انہوں نے ایک ایسا تحفہ لانا چاہا جس سے تمام ہندوستان میں ایک بزرگی اور قیام کے ساتھ ان کا نام یادگار رہے - چنانچہ انہوں نے وہاں کے علاوہ فضلو کی بدولت سے نہایت نجیب الطرفین عرب جو حجر الموت اور خاص بیت اللہ کے رہنے والے عابد زاہد اور فاضل تھے شجرہ شرافت مختلف قبیلوں سے ... مردہم پہنچائے - ان میں بالفقیہ - بالحسن - بابو - شقافت - باطہ - بالکثیر وغیرہ اور ان کے خدمتی لوگ تھے کم عرب کی اجازت سے لاکر یہاں لائیں - اور موضع غیاث پور میں انہیں کے نام پر ایک گاؤں بسا کر عرب سرائے نام رکھا گیا

ان لوگوں نے یہاں آکر اس بستی کو نمونۂ عرب بنا دیا۔ جا بجا عربی کھجور کے درخت وغیرہ لگا کیا ساگ لگایا قہوہ اور صلوٰۃ کا رواج دیا۔ صبح کی نماز میں صلوٰۃ کا پڑھنا۔ مردے کے ساتھ صلوٰۃ کا پڑھتے ہوئے لیجانا تو عرب جانا عجیب کیفیت اور لطف دکھاتا تھا۔ ان لوگوں کی ہندوستان میں گو شادیاں ہو گئیں مگر رسمیں تمام عربی ہی قائم رہیں۔ شاہی خزانہ سے ان کی تنخواہیں مقرر ہوئیں۔ جو سلطنت مغلیہ کے اخیر تک کچھ نہ کچھ قائم رہیں۔ اس کے بعد جب ۱۲۷۳ھ ہجری میں ۵۰ لاکھ روپے کے صرف سے ۱۴ برس کے عرصہ میں مقبرۂ ہمایوں جو خاص اس بستی کی وجہ سے وہاں بنایا گیا تھا۔ تیار ہوا۔ تو بادشاہ کی قبر پر جا کر ان کی ارواح کو ثواب پہنچانا اور نگرانی رکھنا بھی انہیں لوگوں کے سپرد ہوا۔ ان لوگوں کے پاس خاص وہی شجرہ جو عرب سے بواسطہ بیعت ہو کر آیا تھا۔ اب تک موجود ہے۔ اگرچہ کرم خوردہ ہو گیا ہے مگر پڑھا صاف جاتا ہے اور وہ اب حاجی الحرمین شریفین جناب مولوی سید عبداللہ صاحب بالفقیہ۔ سررشتہ دار کوہ شملہ کے پاس تبرکاً رکھا ہے۔ جسے دیکھ کر اکثر لوگ ان لوگوں کی شرافت اور حسب و نسب کی تعریف کرتے ہیں۔ مولوی صاحب ممدوح بندۂ مؤلف کے ماموں محقق محمدی میں دو بے ہوئے درویش صفت بلکہ اپنے وقت کے حاتم ہیں۔ ہندوستان سے لے کر عرب اور ایران بلکہ قسطنطنیہ تک لوگ ان کو جانتے ہیں۔ سرکار انگریزی کے عہدے دار بہت کم ایسے ہونگے جو آپ کا ذکر خیر نہ کرتے ہوں۔ افسوس ہے کہ عرب سرا میں ان کے بعد کوئی شخص ہندوستان کو عرب کا دکھانے والا ہندوستان اور علی الخصوص عرب سرا میں رہیگا۔ باحسن قبیلہ سے سید محمد باحسن صاحب ایک بڑے آزاد منش پکے موحد سید محسن صاحب باحسن کے بیٹے تھے جنہوں نے سال گزشتہ میں انتقال فرما کر عرب سرا کو راس سا سونا کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ الٰہی تو اس بستی کو ہماری عمر میں پھر آباد اور اسی حالت پر دکھا دے آمین یا ربّ العالمین ✦

عَرْبَدَہ (ع) اسم مذکر:۔ بدخوئی۔ جنگجوئی۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ فتنہ۔ آشوب ✦

عربدہ جو (ع + ف) صفت:۔ لڑاکا۔ جنگجو۔ فتنہ پرداز۔ فسادی ✦

عربستان (ف) اسم مذکر:۔ عرب کا ملک ✦ عربوں کے رہنے کی ولایت ✦ عرب کی زمین ✦

عَرَبی (ع) صفت:۔ (۱) عرب سے منسوب۔ عرب کا (۲۔ اسم مؤنث) زبان عرب۔ عرب کی بول چال (۳۔ اسم مذکر) تازی۔ عربی گھوڑا (۴۔ اسم مذکر) باشندۂ شہری عرب ✦

عربی باجہ (ہ) اسم مذکر:۔ دف۔ تاشہ۔ مرفہ ؎

رہی فقط عربی باجہ پر انہوں کی شان ۔۔۔ جو چاہیں سکونہ بجوائیں سو ہے کیا امکان (سودا)

عربی پھنشیا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی بندش دستار جو میاں صاحبوں اور اتقیا کے ساتھ مخصوص ہے۔ عمامہ ✦

عُرُس (ع) اسم مذکر۔ (۱) شادی کی دعوت ✦ طعام عروسی ولیمہ طعام ولیمہ۔

بیاہ کی ضیافت ✦

(۲ ۔ ہ) مجازاً بزرگوں یا مرشدوں کی سالانہ فاتحہ کی مجلس جو تاریخ وفات کو ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں بعض جگہ قوالی اور ناچ رنگ بھی کراتے ہیں ؎

عرس تھا کس کے فنائی پا کے کشتہ کا کہ رات ۔۔۔ بن رہا تھا باغ میں ہر لالۂ گلشن چراغ (مصحفی)

ہو جو مجھ بادہ کش کے عرس میں تو ۔۔۔ شور قلقل سے شیشے کا قل ہو۔ (میر)

عرس ہے کس کے شہید حسن کا یارب جو آج ۔۔۔ حور کے دامن میں گل ہیں ساغر غلماں میں چراغ (غالب)

کبھی تو عرس میں لوانتے فاتحہ احباب ۔۔۔ کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا۔ (بحر)

(چونکہ خدا رسیدوں اور عاشقان الٰہی کی اس غمکدۂ دنیا سے رحلت بمنزل شادی کے عروسی ہے۔ پس اس وجہ سے مرنے کو وصال اور مجلس فاتحہ کو عرس کہنے لگے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

عروسی بود نوبت ماتمت ۔۔۔ اگر نیک روزی بود خاتمت)

عُرس کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مجلس فاتحہ کرنا مجلس طعام فاتحہ عمل میں لانا ؎

منظور ہے گر عرس مرا کیجئے لیکن ۔۔۔ انبوہ قیباں مرے مدفن پہ نہ ہووے (مصحفی)

عَرْش (ع) اسم مذکر:۔ (۱) چھت۔ سقف (۲) تخت۔ اورنگ ✦ تخت الٰہی۔ کرسئ حق تعالےٰ جس کا بیان شرعاً جائز نہیں ہے۔ مگر کہتے ہیں ایک سرخ یاقوت ہے جو خدا تعالےٰ کے نور سے درخشاں ہے۔ بعض آدمی نویں آسمان پر اور بعض آٹھویں پر خیال کرتے ہیں شعرائے اردو اور عوام نے اس آسمان سے ہی مراد لی ہے ؎

کیا بیاں ہو رفعت قصر جلال مرتضےٰ ۔۔۔ عرش اعظم بھی کہ اُسکے سائباں پیدا ہوا۔ (ناسخ)

عرش آشیانی (ع + ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کا گھر عرش پر ہو شاہان مغلیہ کو مرنے کے بعد اس قسم کے خطاب ملا کرتے تھے چنانچہ جلال الدین اکبر بادشاہ کا یہی خطاب ہوا تھا۔ اور تحریر میں اسی نام سے اُن کا ذکر آتا تھا علیٰ ہذا فردوس مکانی۔ جنت آرامگاہ وغیرہ ✦

عرش پر جھولنا (ہ) فعل لازم:۔ (لکھنؤ) کمال رفعت۔ بلندی علو جاہ و مراتب حاصل ہونے سے مراد ہے۔ جیسے اُن کی تلوار عرش پر جھولتی ہے۔ یا اُن کی شکوہ عرش پر جھول رہی ہے ✦

عرش پر چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ قدر و منزلت میں نہایت بڑھانا۔ آسمان پر چڑھانا۔ نہایت خوشامد کر کے مغرور بنانا ✦ اعلےٰ مرتبہ دینا ؎

عاشق ہیں ہم قلندر چاہے جہاں بٹھا دے ۔۔۔ یا عرش پر چڑھا دے یا خاک میں ملا دے (نظیر)

عرش پر دماغ پہنچنا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت عالی مرتبہ ہونا۔ نہایت اترانا۔ اپنے تئیں بہت بڑا سمجھنا ؎

رکھا ہو سر پہ قدم یار تو نے آمد بلت ... دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہنچا (جرأت)

عرش پر دماغ ہونا یا پہنچنا (ہ) فعل لازم:- آسمان پر دماغ ہونا۔ نہایت متکبر اور مغرور ہونا۔ بہت اِترانا۔ کسی کو خاطر میں نہ لانا۔ کبر و نخوت گرفتار ہونا فخر کرنا ؎

تری درگاہ کا اُٹھائے جلال اے سرشتہ حُسن
عرش پر ہم نے دماغ اس کے گدا کا دیکھا } (آتش)

آسماں گر گیا نظر سے مری ... عرش پر جب ترا دماغ ہُوا (داغ)

عرش گرد باد ہو گردش نصیب میں ... پر ہے دماغ عرش پہ اس خاکسار کا (مرزا غالب)

دامانِ زین چھوا ہے جو اس شہسوار کا ... ہے عرش پر دماغ ہمارے غبار کا (آتش)

اُد کثافت صورت نہ ہو کیوں عرش پہ تیرا دماغ
چرخِ ہفتم تیری کرسی نے کیا ہے بام کو } (ناسخ)

اب بھی دماغ رفتہ ہمارا ہے عرش پر ... گو آسماں نے خاک میں ہم کو ملا دیا (میر)

سنتا نہیں ہزار کی فصل بہار میں ... پہنچا ہے عرش پر ترا اے باغباں دماغ (ذوق)

عرش سے فرش تک (ہ) تابع فعل:- آسمان سے زمین تک۔ اوپر سے نیچے تک۔ جس طرح فارسی میں از ثریٰ تا ثریا و از سمک تا سماک آتا ہے ؏

عرش کا تارا (ہ) اسم مذکر:- سب سے اونچے آسمان کا ستارا ؏ زینتِ عرش ؏ بہت بڑے درجہ والا ؏

عرش کا تارا توڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کوئی عجیب کام کرنا۔ حدِ بشری سے باہر کام کرنا۔ نہایت بڑھ کر کام کرنا ؎

عرش کے توڑے ہیں تارے جائے مضمونِ بلند
آج بارے امتحانِ طبع عالی ہو گیا } (ناسخ)

(۲) گناہِ عظیم کرنا ؏ دل دکھانا ؏ غضب کرنا ؎

تو نے ظالم دلِ روشن جو ہمارا توڑا ... غُل فرشتوں نے کیا عرش کا تارا توڑا (ناسخ)

(اہلِ تصوف دل کو عرش سے کم نہیں سمجھتے وہ اسے خدا تعالیٰ کا عرش قرار دیتے اور کہتے ہیں قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ۔ پس اسی وجہ سے شاعر نے یہاں دل کے ساتھ مناسبت دی ہے) ؏

عرش کا تارا ہونا (ہ) فعل لازم:- نہایت عالی مرتبہ ہونا۔ چار چاند لگنا۔ علو و جاہ پر پہنچنا ؎

ماہرویں سے کہا تم کو تو عالم نے کہا ... میرے ہی کہنے سے صاحب عرش کے تارے ہوئے (مفتون)

عرش کا ٹوٹنا (ہ) اسم مذکر:- بواو مجہول۔ آسمانی نقصان۔ آسمانی ضرر۔

وہ ستارہ جو آسمان سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔ ٹوٹا ہوا تارا۔ عرش کا ٹوٹا ؏

عرش کا ٹوٹا (ہ) صفت:- بواو معروف: عجیب سا۔ دکھا ؏ نادر ؏

عرش کے تارے توڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بڑھ کر کام کرنا۔ بڑا کام کرنا ؏ بڑھ کے ہاتھ مارنا ؏ اعلیٰ درجہ پہنچنا۔ انوکھا اور عجیب کام کرنا ؏ اچھوتے مضامین باندھنا۔ نئے خیالات ظاہر کرنا ؎

دو چند ماہ سے غزل یہ تیری شاعروں میں نہ کیونکر چمکے
کر توڑ لائے ہے عرش کے تو نصیر عالی مقام تارے } (نصیر)

(۲) گناہِ عظیم کرنا ؎

آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے ... خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے (آتش)

عرشِ معلّیٰ یا عرشِ بریں (ع + ف) اسم مذکر:- عرشِ اعظم۔ فلک الافلاک ؏

عرصہ (ع) اسم مذکر:- (۱) آنگن۔ انگنائی ؏ میدان ؏ صحن خانہ ؏ بساطِ شطرنج ؏ میدانِ جنگ (۲۔ ف) دُوری۔ فاصلہ ؏ زمانہ دراز (۳۔ ہ) دیر۔ تاخیر ؏ وقفہ۔ مُدّتِ قلیل یا کم مدت ؏ اثنا ؏ توقف۔ قطعہ

عرصہ جب انتظار کا حد سے گذر چکا ... دل نے کہا کہ تم ہی چلو وہ تو آ چکے
واں پہنچا اور پکارا تو آواز سنتے ہی ... بولے کہ اب تو پاؤں میں مہندی لگا چکے

(۴) زمانہ۔ طوالت۔ درازی۔ وقفہ ؎

ہو گئی باطل ہماری عمر غفلت میں بسر ... عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اک خواب تھا (ناسخ)

عرصہ تنگ ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) میدان تنگ ہونا۔ وسعت یا فراغی نہ ہونا (۲) وقت کم ہونا۔ وقت گزرنا ؏

عرصہ کھینچنا (ہ) فعل متعدی:- طول پکڑنا۔ دیر لگانا۔ تاخیر کرنا ؎

آپ کو یار نے عشاق سے ایسا کھینچا ... حشر تک وعدہ دیدار نے عرصہ کھینچا (صبا)

لگتے ہی زخم تیغ ستم کے ہو گا اُن کا کام تمام
عرصہ کب ہے کو کوئی دم کا ترے بسمل کھینچیں گے } (ظفر)

عرصہ لگانا (ہ) فعل متعدی:- دیر کرنا۔ دیر لگانا۔ تاخیر کرنا۔ ڈھیل ڈالنا۔ توقف کرنا ؏

عرصۂ محشر (ع) اسم مذکر:- میدانِ قیامت ؏

عَرَض (ع) اسم مذکر:- نقیض جوہر۔ وہ چیز جو قائم بغیر ہو۔ جیسے کپڑے پر رنگ کاغذ پر حروف۔ پس کپڑا اور کاغذ جوہر رنگ و حروف عرض ہے کیونکہ ان کا قیام کپڑے یا کاغذ پر ہے ؏ وہ بیماری یا دکھ جو ایک بیماری یا دکھ کے سبب لاحق ہو جائے

جیسے بخار کی کمی ۔ تھکان کا کم ہو جانا وغیرہ ✦

عَرْض (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) بیان ۔ اظہار ۔ التماس ۔ ارداس ۔ گزارش ✦ بیان و ظاہر کرنا ۔ پیش کرنا (۲) ۔ اسم مذکر :۔ ۔ چوڑان ۔ چوڑائی ۔ پہنائی ۔ پنا ۔ پاٹ پھاٹ ۔ طول کا نقیض (۳) ۔ (۴) ۔ ۔ ۔ (۵) ۔ ۔ جیسے عرض راہ (۵) ۔ جغرافیہ کی اصطلاح میں ۔ ۔ کے اور خط استوا کے مابین واقع ہو خواہ شمالاً خواہ جنوباً جو مقام نصف کرۂ شمالی میں ہوتا ہے اُس کا عرض عرض شمالی اور جو مقام نصف کرۂ جنوبی میں ہوتا ہے وہ اُس کا عرض عرض جنوبی کہلاتا ہے ✦

عرضِ بَلَد (ع) اسم مذکر :۔ جغرافیہ ۔ طول بلد کا نقیض ۔ وہ عرض جو بذریعہ خطوط درجات العرض معلوم کیا جائے ✦

عرض بیگی (ع ۔ ت) اسم مذکر :۔ وہ شخص جس کی وساطت سے بادشاہ کے حضور میں عرض مطالب یا حاجات پیش کریں ۔ عرضیاں پیش کرنے والا عہدہ دار ۔ پرائیویٹ سکرٹری ۔ میر منشی ۔ سررشتہ دار ✦ (ترکی زبان میں بیگ امیر یا عہدہ دار کو کہتے ہیں) ✦

عرضِ حال (ع) اسم مذکر :۔ اظہار ۔ عرضداشت ۔ بیان ۔ روئداد ۔ عرضی ۔ خبر ✦

عرض کرنا (ع) فعل متعدی :۔ التماس کرنا ۔ گزارش کرنا ۔ التجا کرنا ۔ کہنا ✦ ادب کرنا ✦ پیش کرنا ۔ آگے رکھنا ✦ استصواب کرنا ۔ صلاح لینا ۔ اطلاع دینا ۔ رپورٹ کرنا ۔ جتانا ✦

عرض معروض (ع) اسم مؤنث :۔ کسی بزرگ کی خدمت میں مطلب کہنا ۔ کہنا سُننا ۔ التماس و گزارش ۔ پرارتھنا ۔ بنتی ✦

عرض معروض کرنا (ع) فعل متعدی :۔ گزارش کرنا ۔ کہنا سُننا ۔ اپنی حاجت یا مطلب پیش کرنا ✦

عرض و طول (ع) اسم مذکر :۔ لمبائی چوڑائی ✦

عرضاً (ع) تابع فعل :۔ از روئے عرض ۔ طولاً کا نقیض ۔ چوڑائی میں ✦

عرضداشت (ف) اسم مؤنث :۔ عرضی ۔ درخواست ۔ گزارش ✦

عَرْضی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ معروض جو ایک عرضی خط کھینچ کر کسی بزرگ یا حاکم کی خدمت میں پیش کی جائے ✦ درخواست ✦ عریضہ ۔ سوال ۔ تحریری گزارش ؎

تحریر یار نے نہ پڑھی میری مدتوں رکھے ہی رکھے طاق پہ عرضی گزر گئی (اسیر)

(۲) ۔ (ع) جو اصلی نہ ہو ✦ جو کچھ عارضی پڑا ہو ✦

عرضی تاننا یا ٹھوکنا (و) فعل متعدی (بازاری) نالش کرنا ۔ دعوے کرنا ۔ مقدمہ دائر کرنا ۔ مقدمہ رجوع کرنا ✦

عرضی پُرزہ (و) اسم مذکر :۔ نالش نولشی ۔ دعوے ۔ درخواست نالش ۔ فریاد ✦

عرضئ دعوے (و) اسم مؤنث :۔ (قانون) وہ کاغذ جس میں مدعی حال مقدمہ لکھ کر ابتدائی عدالت میں گزرانے ۔ نیز وہ درخواست دعوے جو ابتدا میں پیش کرکے مقدمہ چلایا جائے ✦

عرضی دینا (و) فعل متعدی :۔ دیکھو (عرضی لگانا) ✦

عرضی لگانا یا گزارنا (و) فعل متعدی :۔ نالش کرنا ۔ دعوے کرنا ۔ استغاثہ کرنا ۔ سوال دینا ۔ درخواست کرنا ۔ مقدمہ لڑانا ؎

ذرا سی بات پہ عرضی لگا دی بیٹے نے ہلانے فوج کسی کو خدا اُدھار لیا (رقعت)

عرضی لگنا (و) فعل لازم :۔ نالش ہونا ۔ دعوے ہونا ۔ سوال گزرنا ؎

لیس من تھے کہاں سے کہ بدنام ہو گئے عرضی ہے تھے فروش کی ہم پہ لگی ہوئی (عارف)

عرضی لینا (و) فعل متعدی :۔ درخواست لینا ✦

عرضی نویس (ف) اسم مذکر :۔ وہ شخص جس کا پیشہ عرضی و تمسک وغیرہ لکھنے کا ہو ۔ کچہری میں بیٹھ کر عرضی لکھنے والا ۔ جو قانوناً اجازت پائے ہوئے ہو ✦

عُرْف (ع) اسم مذکر :۔ شناختگی ۔ پہچان ✦ مشہور نام ۔ عام نام ✦

عَرَفَات (ع) اسم مؤنث :۔ ایک مقدس میدان کا نام جہاں حاجی لوگ عرفہ کے روز جو میں حج کا دن ہے کھڑے ہو کر لبیک پکارتے ہیں ۔ اور ظہر و عصر کی نماز وہاں پڑھ کر مکہ کو جو بارہ میل کے فاصلہ پر ہے واپس چلے آتے ہیں ✦

عِرْفان (ع) اسم مذکر :۔ (۱) شناخت ۔ پہچان ۔ واقفیت (۲) خداشناسی معرفت حق تعالیٰ ✦

عَرَفَہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ جس میں حاجی لوگ عرفات میں جا کر کھڑے ہوتے ہیں اور لبیک پکارتے ہیں ؎

حاجیو ہے آج عرفہ کچھ تکلف ہے ضرور بادۂ گلگوں سے رنگ لو جامۂ احرام کو (ناسخ)

(۲) ۔ (و) ہر ایک تہوار کا پہلا دن جس میں بچوں کو عیدیاں دیکر چھٹی دیتے ہیں ۔ (عید الضحٰی ۔ عید الفطر ۔ محرم کی دسویں ۔ اور شب برات سے ایک روز پہلے کا دن) نیم ماہ محرم (۳) ۔ (و) کسی شخص کے مرنے کے بعد جو عرفہ واقع ہو ۔ اُس میں مردے کی فاتحہ دلوانا ✦

(یہ لفظ اگرچہ بسکونِ ثانی غلط اور عربی میں پچھلے دو معنوں میں نہیں آیا مگر اس صورت میں اُردو قرار دینا چاہئے)

کیونکہ بعض شعرائے مثل ناسخ وغیرہ نے بھی پیکان و دم باندھا ہے) +

عرفہ کرنا (ہ) فعل متعدی:- کسی شخص کے مرنے کے بعد جو اول عرفہ واقع ہو اُس میں فاتحہ دلوانا +

عُرفی (ع) صفت:- (۱) رسمی۔ معمولی۔ ظاہری۔ مشہور۔ جیسے حیثیت عرفی (۲) جمال الدین شیرازی ایک مشہور شاعر کا تخلص جو اکبر کے زمانہ میں ہندوستان آیا اور عالم شباب ہی میں گزر گیا۔ اس کے زور دار قصائد مشہور اور قابل تعریف ہیں۔ اس نے ایک چار و درویش بھی امیر خسرو کے جواب میں لکھا ہے اور صاحب دیوان بھی ہے +

عَرَق (ع) اسم مذکر:- (۱) پسینا۔ پسیو۔ خوی۔ وہ رطوبت جو انسان کے بدن سے حالت گرمی میں نکلتی رہتی ہے (۲) کشید کے ذریعہ سے نکالا ہوا پانی یا مقطر ادویات کی بھاپ سے بنایا ہوا پانی جیسے عرق گلاب، کیوڑا وغیرہ (۳)- (۴) رس۔ افشردہ۔ کسی چیز کا نچوڑا ہوا پانی وغیرہ (۵) - (ع بکسر عین مہملہ) رگ + ریشہ۔ باریک۔ خواہ درخت کا ہو خواہ پتوں کا (۶)

عرق آجانا (ہ) فعل لازم:- کسی محنت یا شرم یا خوف کے باعث پسینا آجانا۔ پسینے پسینے ہوجانا +

عرق دو آتشہ (ع + ف) اسم مذکر:- دو دفعہ کا کھینچا ہوا عرق +

عرق ریزی (ع + ف) اسم مؤنث:- زحمت سخت محنت۔ جانفشانی اس قدر محنت کہ جس میں پسینا ٹپکنے لگے +

عرق ریزی کرنا (ہ) فعل متعدی:- کمال محنت کرنا۔ نہایت زحمت اُٹھانا۔ جانفشانی کرنا +

عرق عرق ہوجانا یا ہونا (ہ) فعل لازم:- پسینے پسینے ہوجانا۔ آب آب ہوجانا۔ پانی پانی ہوجانا۔ محنت۔ ماندگی۔ ناتوانی یا خوف کے مارے پسینوں میں نہاجانا۔ نہایت شرمندگی اٹھانا ؎

گنا کسی نے کیا تھر تھرایا دل اپنا عرق عرق ہوئے ہم جس کو انفعال ہوا (آتش)

عرق کھینچنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کشید کرنا۔ بخارات کے ذریعہ سے کسی چیز کا پانی بنانا (۲) نچوڑ لینا۔ طاقت کھینچ لینا جیسے تمام جسم کا عرق کھینچ لیا +

عرق گیر (ع + ف) اسم مذکر:- خوگیر۔ تہرو + چھپٹی۔ پالان +

عرق نعناع یا نعنع (ع) اسم مذکر:- وہ دیسی کشید کیا ہوا سرکہ جو پودینہ کی لاگ سے کھینچا جاتا ہے۔ کیونکہ عربی میں نعنع پودینہ کو کہتے ہیں اور تیزی کے واسطے یہ سرکہ میں بوقت کشید ڈالا جاتا ہے +

عرق چین (ع + ف) اسم مذکر:- ایک قسم کی گول ٹوپی جو سر کے پسینے سے پگڑی کے محفوظ رکھنے کے واسطے دستار کے نیچے پہنا کرتے تھے۔ مگر اب جو ٹوپیاں اس نام سے مشہور ہیں وہ چندوے دار اور آڑی کتری ہوئی کام دار ہوتی ہیں جن کو پگڑی کے بغیر ہی پہنا کرتے ہیں +

عُروج (ع) اسم مذکر:- صعود + بلندی۔ اونچائی۔ اوج۔ ارتفاع۔ نزول کا نقیض +

عروج پر ہونا (ہ) فعل لازم:- اوج عروج میں ہونا۔ چڑھنا بڑھنا۔ اعلیٰ رتبہ پر پہنچنا۔ اقبال یاور ہونا +

عروس (ع) اسم مؤنث:- دلہن۔ نہریا۔ بنی۔ بہو۔ بیاہلی۔ نیڑھی +

عَروض (ع) اسم مذکر:- (۱) مکہ معظمہ کا نام۔ بیت اللہ۔ کعبۃ اللہ۔ کعبہ (۲) اسم مؤنث وہ علم جس سے کہ اشعار کے وزن معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ خلیل بن احمد کو کعبۃ اللہ میں اس علم کا الہام ہوا تھا اسی وجہ سے تیمناً و تبرکاً یہ نام رکھا گیا (۳) اسم مذکر ہر بیت کے مصرع اول کی جزو اخیر کا نام +

عُریاں (ع) صفت:- ننگا۔ برہنہ۔ بے پردہ۔ دگمبر۔ اُگھاڑا ؎

کب لباس دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر
خانہ فانوس میں بھی شمع عریاں ہی رہا } (ذوق)

عَریض (ع) صفت:- طویل کا نقیض۔ چوڑا۔ چپٹا۔ عرض دار۔ چکلا +

عریضہ (ع) اسم مذکر:- عرضی + چھوٹے کی طرف سے جو بڑے کو خط لکھا جائے وہ عریضہ کہلاتا ہے۔ معروضہ۔ عرض کیا گیا +

عِزّ (ع) اسم مؤنث:- (۱) نقیض ذل۔ عزت۔ شرف۔ بزرگی۔ فخر۔ امتیاز۔ ارجمندی (۲) بفتح عین زائے معجمہ:- غالب ہوا۔ عزیز ہوا۔ غالب +

عَزَّ و جَلّ (ع) صفت:- دو ماضی کے صیغے ہیں جن کے معنی دوام اور ہمیشگی کے ہو گئے۔ غالب شدہ۔ بزرگ شدہ +

(خدا تعالیٰ کی تعریف میں کہتے ہیں) +

عَزا (ع) اسم مذکر:- (۱) صبر۔ مصیبت (۲) ماتم پرسی۔ پرسہ۔ سیاپا ؎

اللہ انہیں تو نظر بد سے بچانا بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہیں لئے اہل عزا میں (داغ)

عزادار (ف) صفت:- ماتم دار۔ سوگوار۔ سوگی۔ ماتمی۔ میت کے غم اور سوگ میں رہنے والا۔ میت کا غم کرنے والا ؎

پھر کیوں ہے بیا خیمہ زنگاری گردوں گر ہم شب ہجراں میں نہیں دل کے عزادار (مصحفی)

عَزازیل (ع) اسم مذکر:- شیطان کا نام۔ ابلیس۔ خناس +

عِزّت (ع) اسم مؤنث:- آدر۔ مان۔ حرمت۔ آبرو۔ وقر۔ پت۔ وقار + بزرگی۔ بڑائی۔ عظمت۔ شرف۔ شان۔ وقعت +

عزت اُتارنا۔ بگاڑنا۔ کھونا۔ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو۔ (آبرو اُتارنا) ٭

عزت بنانا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (آبرو بنانا) ٭

عزت دار (ع+ف) اسم مذکر :۔ صاحب عزت۔ باعزت۔ ذی رتبہ۔ ممتاز۔ معزز ٭

عزت دینا (ہ) فعل متعدی :۔ آبرو بخشنا۔ توقیر بخشنا۔ ممتاز فرمانا۔ رتبہ دینا ٭

عزت رکھنا (ہ) فعل لازم :۔ پت رکھنا۔ بدنامی سے بچانا۔ برقرار رکھنا ٭

عزت کا لاگو ہونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (آبرو کا لاگو ہونا) ٭

عزت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ آدر کرنا۔ تعظیم و تکریم سے پیش آنا۔ ادب کرنا۔ بڑا ماننا ٭

عزت کے پیچھے پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (آبرو کا لاگو ہونا) ٭

عزت میں بٹا لگنا یا فرق آنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (آبرو میں بٹا لگنا)

عزت ملنا (ہ) فعل لازم :۔ توقیر ملنا۔ شرف یا بزرگی حاصل ہونا۔ آؤ بھگت ہونا۔ تعظیم و تکریم ہونا۔ تعظیم ملنا ؎

سو بار جسے عشق میں ذلت نہیں ملتی　　اسباب فنا میں اُسے عزت نہیں ملتی (عمارت)

عزت والا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (عزت دار) ٭

عزرائیل (ع) اسم مذکر :۔ فرشتۂ قضا۔ ملک الموت۔ قابض الارواح۔ جمدوت۔ جان نکالنے والا فرشتہ ؎

الٰہی یار کی صورت میں عزرائیل کر پیدا　　کہ تا ہو جان دینے میں ہمیں لطف دگر پیدا (مؤلف)

عزل (ع) اسم مذکر :۔ معزولی۔ موقوفی۔ برطرفی ٭ بیکاری۔ معطلی ٭

عزل و نصب (ع) اسم مذکر :۔ موقوفی بحالی۔ ترقی و تنزل ٭ تغیر و تبدل۔ الٹا پلٹی۔ بدلی سدلی ٭

عزل و نصب کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ موقوف و بحال کرنا ٭ تغیر و تبدل کرنا۔ ترقی و تنزل کرنا ٭

عزلت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) گوشہ نشینی۔ خلوت۔ تنہائی ٭ اعتکاف۔ (۲) موقوفی۔ برطرفی۔ معزولی ٭

عزم (ع) اسم مذکر :۔ قصد۔ ارادہ۔ تہیا۔ آمادگی۔ نیت۔ آہنگ ٭

عزم بالجزم (ع) اسم مذکر :۔ پکا ارادہ۔ مصمم قصد۔ یقینی ارادہ ٭

عزم کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ عازم ہونا۔ جیسے "کدھر کا عزم کیا؟"

عزیز (ع) صفت :۔ (۱) پیارا۔ محبوب۔ لاڈلا۔ دُلارا۔ جانی۔ من بھاون۔ مرغوب۔ دلپسند ؎

کوئی ملن ایسی نہیں جسکو نہ ہو جسم عزیز　　تجھ کو کیوں لئے نفرت ہے مری جاں مجھ سے (عارف)

(۲) لائق۔ ارجمند (۳) عمدہ۔ بیش بہا۔ لائق قدر۔ کمیاب۔ نایاب۔ قابل عزت ؎

دیر کو جلتے ہیں ایماں اس لئے اب ہے عزیز
ارمغاں یاں سے یہ لے شیخ حرم سے جائیں گے } (عارف)

(۴) ذی عزت۔ صاحب رتبہ (۵) اسم مذکر۔ مصر کے بادشاہ کا لقب جو زمانۂ قدیم میں وزرا کا لقب ہوا کرتا تھا (۶۔ ہ) رشتہ دار۔ قرابت قریبہ رکھنے والا۔ اقارب۔ سمبندھی (۷۔ ہ) یار۔ دوست ؎

ذرا عزیز و صنم سے کہہ دو　　خفا ہو کیوں جی تم ہم سے کہہ دو (لااعلم)

(۸) خدا تعالےٰ کا ایک نام ٭

عزیز القدر (ع) اسم مذکر :۔ گرامی قدر۔ قابل قدر۔ عزیز۔ ایک القاب ہے جو چھوٹے بھائی یا رشتہ دار کو خواہ چھوٹے عہدہ دار ملازم کو لکھا جاتا ہے ٭

عزیز جاننا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کسی چیز کی قدر و منزلت کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔ عزت کرنا (۲) نہایت دوست رکھنا۔ چاہنا۔ محبت رکھنا۔ رغبت رکھنا۔ پیارا سمجھنا ٭

عزیز داری (ف) اسم مؤنث :۔ قرابت قریبہ۔ رشتہ داری۔ ناتہ داری۔ سگاوٹ۔ سگارت۔ بھائی بندی۔ یگانگت ٭

عزیز رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) قدر و منزلت کرنا۔ (۲) دوست رکھنا۔ دوست جاننا ؎

شرمندہ ہو گے جانے بھی دو امتحان کو　　رکھیگا کون تم سے عزیز اپنی جان کو (میر)

عزیز کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ عو :۔ دریغ رکھنا۔ افسوس رکھنا۔ پیارا جاننا۔ جیسے "ہم تم سے کوئی چیز عزیز نہیں رکھتے" ؎

مال دنیا کو میں کیا کرتا حسینوں سے عزیز　　جان تک دیتا جو کوئی خوبصورت مانگتا (امیر)

عزیمت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (عزم) (۲) وہ عمل یا افسون جس سے موکلوں کو حاضرات میں موجود کریں ٭

عساکر (ع) اسم مذکر :۔ عسکر کی جمع۔ بہت سے لشکر ٭

عسرت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) دقت۔ دشواری۔ سختی۔ مصیبت۔ تکلیف۔ (۲) تنگی۔ مفلسی۔ بے زری۔ غریبی۔ ناداری ٭

عس

عَسس (ع) اسم مذکر۔ کوتوال۔ شہر کے گرد گشت کرنے والا عہدہ دار +

عَسکَر (معرب لشکر) اسم مذکر: فوج۔ سپاہ۔ لشکر۔ سینا۔ کٹک۔ سنیا +

عَسَل (ع) اسم مذکر: شہد۔ مدھ۔ انگبین ؎

مال ہو ذی ہست تو تنہا آدمی کو چاہیے   سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہے سال خورکا (آتش)

عِشا (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) تاریکیٔ شب۔ رات کی اندھیری (۲) رات کی نماز۔ نماز خفتن۔ سوتے وقت کی نماز +

عُشّاق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عاشق کی جمع ؎

نقد دل کبھی لیتے نہیں عشاق عزیز   گرم بازار ہے اس یوسف کنعاں کا (امانت)

(۲ - ف) راگ کے ایک مقام کا نام جو دو گھڑی دن رہے گایا جاتا ہے +

عُشبہ (ع) اسم مذکر:۔ رس۔ ایک بوٹی کی شاخ کا نام جو امراض سوداوی کے واسطے نہایت مفید ہے۔ مغربی عشبہ عمدہ ہوتا ہے مزاجاً گرم ہے درجۂ دوم میں +

عَشَرہ (ع) صفت:۔ دس۔ دہ +

عُشر (ع) صفت:۔ بضم اول وسکون ثانی۔ دسواں۔ دہم + دسواں حصہ۔ دہ یک +

عُشرِ عَشیر (ع) صفت ہے (۱) دسویں حصہ کا دسواں حصہ ۱/۱۰۰ سواں حصہ (۲) ذراسا۔ جزوی۔ رتی بھر۔ مقدار قلیل۔ قدرے قلیل۔ حبہ بھر۔ جیسے میں تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں دونگا +

عِشرَت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) ہم صحبتی + خوش دلی + باہم مزے سے گذارنا + خوشی۔ خرمی + بہار۔ کیفیت۔ موج۔ عیش ونشاط۔ مزا۔ فرحت۔ رنگ رس۔ مسرت۔ آنند منگل (۲ - ف) حظِ نفسانی۔ مباشرت۔ بھوگ بلاس +

عشرت خانہ (ع + ف) اسم مذکر: عشرت گاہ۔ عیش وعشرت کرنے کا مقام۔ نشاط خانہ +

عشرت منانا (ا) فعل متعدی (۱) مزا اُڑانا۔ موج مارنا۔ چین کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ لطف اُڑانا (۲) بھوگنا۔ بلاسنا۔ مباشرت کرنا +

عَشَرہ (ع) صفت:۔ (۱) دہ۔ دس (۲ - ف) عاشورۂ محرم کی دسویں تاریخ (یہ لفظ جو بسکون ثانی زبان زد ہے غلط ہے بفتحتین یعنی دس صحیح ہے۔ لیکن عوام الناس اردو میں عاشورہ کی بجائے استعمال کرنے لگے ہیں یہاں تک کہ بعض شعرا نے بھی باندھ دیا ہے) +

عَش عَش (ا) اسم مذکر:۔ صحیح (اش اش، کلمۂ تحسین وآفرین واہ وا۔ (اس کے متعلق لفظ اش اش میں تشریح موجود ہے)

عش عش کرنا (ا) فعل متعدی:۔ دیکھو (اش اش کرنا) ؎

عشق

تم وہ وارفتہ ہو پر سیر کرتے ہو دکھلانے کو   پھر تو ش تیغ نازنے اپنے لیے کیا نقش عشق کو (ذوق)

عِشق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کسی چیز کو نہایت دوست رکھنا۔ ازحد محبت۔ شیفتگی۔ پریم۔ موہ۔ پیار۔ پریت۔ نیہ۔ نیہا۔ حب ؎

نکلا تھا بس عشق کا اُس کو تیر   لگی کھینچنے آہ بر یک سینہ (میر حسن)

(۲) شوق۔ آرزو۔ تمنا۔ چاہ۔ خواہش۔ رغبت (۳) عادت۔ لت۔ وصت۔ (۴) ایک قسم کا جنون۔ سودا جو خوبصورت آدمی کے دیکھنے سے ہو جاتا ہے ؎

کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق   جان کا روگ ہے بلا ہے عشق (میر)

(۵) سلام رخصت (۶ - ا) شاباش۔ آفرین۔ واہ وا +

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عشقہ سے ماخوذ ہے۔ جو ایک قسم کی بیل زرد تاگوں کی مانند ہوتی ہے اور ہندی میں اُسے اکاس بیل یا امربیل کہتے ہیں جس درخت پر یہ لپٹ جاتی ہے اُسے سکھا کر چھوڑتی ہے پس عشق کا بھی یہی حال ہے کہ جس شخص پر غالب آجاتا ہے۔ اُسے سکھا کر فنا کر دیتا ہے بعض اہل لغات عشق پیچاں یعنی لبلاب کو بھی عشقہ کہتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں صرف لپٹنا ثابت ہوتا ہے یعنی عاشق کو ملنے اور وصل ہونے کا ہمیشہ شوق رہتا ہے) +

عشق اللہ (ا) اسم مذکر۔ مدد اللہ کا نقیروں یا درویشوں کا باہمی سلام جس کا جواب مدد اللہ ہوتا ہے۔ مثلاً اُس نے عشق اللہ کہا وہ بولا مدد اللہ ع

عشق اللہ صبا نہیں کہیو جن لوگوں نے کیا ہے عشق (میر)

(۲) پہلوانوں کا سلام جو اکھاڑے میں اُتر کر کرتے ہیں +

عشق اللہ لینا (ا) فعل متعدی پہلوان کُشتی سے تھک کر سلام کرنے کے بعد اکھاڑے سے نکلنا۔ رخصت لینا۔ اجازت لینا + تھکنا۔ ہار ماننا۔ اُستادی تسلیم کرنا +

عشق باز (ا) اسم مذکر:۔ عاشق مزاج۔ حسن پرست۔ نظرباز۔ عاشق طالب۔ جانباز۔ تماشبین۔ عیاش +

عشق بازی (ا) اسم مؤنث:۔ عاشقی۔ کسی کے ساتھ عشق کرنا۔ حسن پرستی۔ نظارہ بازی۔ عیاشی۔ تماشبینی +

عشق پیچاں (ف) اسم مذکر:۔ ایک بیل کا نام جس کا پھول سُرخ اور پتیاں باریک باریک ہوتی ہیں۔ لبلاب۔ اردو میں عشق پیچہ بھی کہتے ہیں ؎

میں ہمیشہ عاشق پیچیدہ مو یاں ہی رہا   خاک پر روئیدہ میری عشق پیچاں ہی رہا (ذوق)

عشق پیچہ (ا) اسم مذکر۔ دیکھو (عشق پیچاں) +

عشقِ حقیقی (ع) اسم مذکر: عشق مجازی کا نقیض۔ خدا تعالیٰ کا عشق۔ عشق مولیٰ۔ اصل عشق۔ محبت الٰہی +

عشقِ مجازی (ع) اسم مذکر: عشق حقیقی کا نقیض۔ بناوٹ کا عشق۔ جھوٹا

عشق نفسانی عشق۔ دنیوی معشوقوں کا عشق۔ حسن پرستی ؎

میں گنہگار اگر عشق مجازی ہے گناہ ۔ میں خطا وار اگر اس کو خطا کہتے ہیں (داغ)

حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی ۔ نہاں جس کو سمجھے ہوئے تھے عیاں تھا (آتش)

عشق ہے (۱) کلمۂ تحسین و آفرین :۔ (عوام) استعمال مراد حسنت۔ شاباش ہے آفرین ہے۔ واہ واہ۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ مرحبا۔ (۲) پنجابی لفظ کے بسی کا بگڑا معلوم ہوتا ہے ؎

شب شمع پر پتنگ کے آنے کو عشق ہے ۔ اس دل جلے کی تاب کے لانے کو عشق ہے (میر)

دل اُن سے تیرے آنکھ لڑانے کو عشق ہے ۔ ہر چوری چوری نظریں ملانے کو عشق ہے (ہدایت)

دل نام خدا ہے خدا کا شریک ہے ۔ پر اس میں تیرے جلوہ سمانے کو عشق ہے (سوز)

عِشوَہ (ع) اسم مذکر :۔ ناز۔ فریب۔ حرکت۔ دلفریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ ٭

عِشوہ ساز۔ عِشوہ گر (ع + ف) اسم مذکر۔ معشوق ٭

عَصا (ع) اسم مذکر :۔ لاٹھی۔ سونٹا۔ چوب دستی۔ ہاتھ کی لکڑی۔ چھڑی ٭ نظم ؎

زور بازو سے جواں ہے تا سر ہر پیر کا ۔ دیکھ لو دست کماں میں بھی عصا ہے تیر کا (اسیر)

عصا بردار (ع + ف) اسم مذکر :۔ چوبدار۔ سونٹے بردار۔ جو امیروں یا بادشاہوں کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ یساول۔ علم بردار ٭

عصائے پِیری (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) بوڑھے کے ہاتھ کی لکڑی۔ (۲) بڑھاپے کا سہارا۔ بوڑھے کا لڑکا ٭

عصائے موسٰے (ع) اسم مذکر :۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کے ہاتھ کی لکڑی جس میں یہ معجزہ تھا کہ ساحروں کے مقابلہ میں سانپ بنجاتی اور اکثر اوقات عجیب عجیب کرشمے دکھاتی تھی ٭

عُصارہ (ع) اسم مذکر :۔ افشردہ۔ نچوڑا ہوا پانی۔ رس۔ شیرہ ٭

عصارۂ ریوند (ع + ف) اسم مذکر :۔ ایک زرد دوا مائل بسرخی کا نام جو پہلے درجہ میں حار اور مسہل ہر خلط فاسد ہے ٭

عِصابہ (ع) اسم مذکر :۔ عورتوں کے سر سے باندھنے کا کپڑا ٭

عَصَب (ع) اسم مذکر :۔ پے۔ پٹھا۔ ایک سفید چیز کا نام جس سے حس و حرکت اور اعضائے حیوانات کی مضبوطی ہے ٭

عَصَبِیَّت (ع) اسم مؤنث :۔ استواری۔ طرفداری ٭ رشتہ داری۔ خویشاوندی۔ سگ و پے کی شراکت ٭

عَصر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) روزگار۔ زمانہ۔ وقت۔ [illegible]

(۲) دن کا اخیر حصہ۔ نماز عصر اسی وجہ سے نام رکھا گیا ٭

عِصمَت (ع) اسم مؤنث :۔ پارسائی۔ پرہیزگاری۔ پاکدامنی۔ اپنے تئیں گناہ سے باز رکھنا۔ اصطلاحاً وہ پاکی جو ابتدائے پیدائش سے اخیر عمر تک رہی ہو یعنی گناہ کبیرہ اور علی الخصوص زنا نہ ہوا ہو ٭

عِصیان (ع) اسم مذکر :۔ گناہ۔ پاپ۔ اپراد۔ دوش۔ جرم۔ خطا۔ قصور ٭ (لغوی معنی سخت ہونے کے ہیں چونکہ گناہ سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے اس وجہ سے یہاں یہ معنی ہوگئے)

عُضلہ (ع) اسم مذکر :۔ ادلہ۔ گوشت کی مچھلی۔ بازو کی مچھلی ٭

عُضو (ع) اسم مذکر :۔ جسم۔ بدن (۲) بفتح اول جوڑ۔ بند۔ اعضا۔ بدن کا ٹکڑا۔ جزو بدن ٭

عُضوِ تناسُل (ع) اسم مذکر :۔ نسل بڑھانے کا عضو۔ ذکر۔ قضیب۔ مرد کا آلت۔ لوڑا ٭

عطا (ع) اسم مؤنث :۔ انعام۔ بخشش۔ دینا۔ سخاوت۔ فیض ؎

عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھوں ہیں گناہ ۔ یہ عطا ہے تری رحمت کے قریب تھوڑی سی (آتش)

عطا کرنا (ع) فعل متعدی :۔ دینا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا۔ مفت دینا۔ ہبہ کرنا ٭

عطا نامہ (ع) اسم مذکر :۔ وہ تحریر جو کسی چیز کو مرحمت کر دینے کی بابت سند دیجائے جیسے ہبہ نامہ ٭

عطائے تمغا (ع + ت) اسم مذکر :۔ (۱) کسی بہادری یا کارگزاری خواہ اعلٰے امتحان پاس کرنے کے صلہ میں جو تمغا دیا جائے۔ (۲) جاگیر مرحمت ہونا ٭

عطائے تو بہ لقائے تو (ف) ضرب المثل :۔ آپ کا دیا آپ ہی کے اوپر تصدق ہے ٭ (جب کوئی دی ہوئی چیز ناپسند ہو تو اُسے واپس کرتے وقت طنزاً کہتے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی چیز آپ ہی کو مبارک رہے کیوں اس قدر اسراف کرتے ہو) ٭

عطائے خدمت (ع) اسم مؤنث :۔ کسی عہدہ یا ملازمت کا مرحمت فرمانا ٭

عطّار (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عطر فروش۔ گندھی [illegible] پنساری ٭

عطار کا شیشہ اور مداری کا پٹارا (و) کہاوت :۔ یعنی عطار کی بوتل اور مداری کے پٹارے کا اعتبار نہیں ہوتا دونوں یکساں ہیں۔ مداری ایک ہی پٹارے میں سے سینکڑوں کھیل دکھاتا ہے اور بے ایمان عطار ایک ہی بوتل میں سے ہر قسم کا شربت یا عرق دیتا ہے ٭

عُطارِد (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ایک ستارے کا نام جو دوسرے آسمان پر ہے [illegible]

علم وعمل کو اس سے تعلق ہے اور برج سنبلہ میں اسے شرف ہوتا ہے نور میا
دہال (۲) کیمیاگروں کی اصطلاح میں جست دھات کا نام ✦

عطائی (ہ) اسم مذکر :۔ بے استادا۔ وہ شخص جس نے کسی استاد کے بغیر اپنے شوق سے
کوئی کام حاصل کیا ہو۔ جیسے عطائی نان خطائی جب لہر آئی توڑ کھائی ✦

عطر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) خوشبو۔ بوے خوش۔ نگہت۔ مہک۔ پھلیل۔ کسی چیز کی
نکالی ہوئی خوشبو جو صندل وغیرہ کی لاگ سے نکالی جائے ؎

اشک ہے ہمارا تکلف شب وصال ... روغن کی جگہ بے عطر سر جلا باگا (عطر)

(۲) خلاصہ۔ ست۔ لب لباب۔ جوہر جو نچوڑ کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے ✦

عطر جہانگیری (ع + ف) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا عطر جسے نورجہاں بیگم نے
محل خاص عہد جہانگیر میں ایجاد کیا تھا عطر گلاب اور یہ دونو ساتھ ایجاد ہوئے ہیں ✦

عطردان (ع + ف) اسم مذکر :۔ عطر رکھنے کا ظرف ✦

عطر کا پھویا (ہ) اسم مذکر :۔ عطر میں تر کی ہوئی روئی کا پھاہا۔ پنبۂ عطر آلود ✦

عطر کھینچنا یا نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ست نکالنا۔ خوشبو کا تیل بذریعہ
کشید نکالنا (۲) اس نکالنا۔ کس نکالنا۔ طاقت کھینچ لینا (۳) ست نکالنا جوہر
نکالنا۔ خلاصہ نکالنا ✦

عطر لگانا یا ملنا (ہ) فعل متعدی :۔ عطر ہاتھوں میں لگا کر جسم یا کپڑوں پر پھیر کر معطر کر لینا

عطر و پان کی تواضع (ہ) اسم مؤنث :۔ مہمان کی عطر و پان سے مدارات
کرنا ✦

عطریات (ع) اسم مذکر :۔ عطر کی جمع ✦

عَطسہ (ع) اسم مذکر :۔ چھینک

عَطَش (ع) اسم مؤنث :۔ پیاس۔ تشنگی۔ ترشنا ✦

عَطف (ع) اسم مذکر :۔ پھیرنا ✦ موڑنا ✦ لپٹنا۔ بات کو بات کی طرف پھیرنا۔
کسی کلمہ یا کلام کو دوسرے کلمے یا کلام کی طرف پھیرنا۔ جس کلمے یا کلام کو پھیرتے ہیں
اُسے معطوف اور جس کلمے یا کلام کی طرف پھیرتے ہیں اُسے معطوف علیہ کہتے
ہیں ✦

عُطُوفت (ع) اسم مؤنث :۔ مہربانی۔ عنایت۔ کرم۔ نوازش۔ کرپا ✦

عطیہ (ع) اسم مذکر :۔ عطا۔ بخشش۔ عنایت۔ انعام۔ دی ہوئی چیز ✦

عطیۂ سرکار (ع + ف) اسم مذکر :۔ گورنمنٹ سے انعام میں ملا ہوا ✦

عطیۂ سلطانی یا شاہی صفت :۔ بادشاہ کا بخشا ہوا۔
گورنمنٹ کا دیا ہوا ✦

عَظم (ع) اسم مذکر :۔ ہڈی۔ استخوان ✦

عُظَما (ع) اسم مذکر :۔ عظیم کی جمع۔ بڑے بزرگ ✦

عَظَمَت (ع) اسم مؤنث :۔ بزرگی۔ بڑائی ✦ برتری۔ شان و شوکت۔ قدر و حرمت
نظم۔ دو والوں نے بسکون دوم باندھا ہے ؎

ناہید اپست ہے حد سے گزر گیا ہے ... کچھ اس سے تو سنانے کی عظمت نہیں جاتی (داغ)

عُظمے (ع) اسم مؤنث :۔ بڑی۔ بزرگ۔ جیسے نعمت عظمے وغیرہ ✦

عَظیم (ع) اسم مؤنث :۔ بڑا۔ کلان۔ بزرگ ✦ سخت۔ نہایت۔ جیسے
صدمۂ عظیم ✦

عظیم الشّان (ع) صفت :۔ والا قدر۔ بزرگ منش۔ بڑی شان و شکوہ والا
بہت بڑا۔ جیسے عظیم الشان کمرہ یا مکان ✦

عِفّت (ع) اسم مؤنث :۔ پرہیزگاری۔ پارسائی۔ عصمت۔ پاکدامنی۔
ست ✦

عِفّت میں خلل ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ عزت لینا۔ ست ڈگانا ✦

عَفو (ع) اسم مذکر :۔ معافی۔ آمرزش۔ خطا بخشنا۔ بخشش۔ باوجود قدرت
عقوبت نہ دینا۔ شیخ سعدی نے بوستاں کے باب چہارم میں بضم ثانی بھی باندھا
دیکھو ع

عفو کردم از وے عملہاے زشت

عفو کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ معاف کرنا۔ درگزر کرنا۔ آمرزش کرنا۔ نجات دینا۔
بخشنا ✦

عُفُونَت (ع) اسم مؤنث :۔ سڑاند۔ بدبو۔ دُرگند۔ گندگی ✦

عَفیف (ع) صفت :۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ حرام کاری اور زنا سے محفوظ ✦

عَفیفہ (ع) اسم مؤنث :۔ پارسا عورت۔ پاکدامن عورت۔ پرہیزگار عورت۔
باعصمت۔ پتی برتا۔ سیتا ستی ✦

عُقاب (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور بلند پرواز
پرند کا نام جو آدمی کے برس دن کے بچے تک کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ ایک قسم کا
گدھ ؎

دیکھے گا کبھی شائقِ یقیں ... گو عقاب گماں بستہ ہوا (ناسخ)

(۲) کیمیاگر، نوشادر ✦

عقائد (ع) اسم مذکر :۔ (عقیدہ کی جمع) ✦

عَقَب (ع) اسم مذکر :۔ (۱) پیچھے۔ پچھواڑی۔ پس۔ پس پشت (۲) پیٹھ پیچھے

بیت بن ٭

عُقبیٰ (ع) اسم مونث :- آخرت - دوسرا جہان - عاقبت ٭

عُقبیٰ بنانا (ہ) فعل متعدی :- عاقبت سنوارنا ایسا کام کرنا جو وہاں کام آئے ٭

عَقد (ع) اسم مذکر :- (۱) گرہ - گانٹھ - بندھن (۲) قول و قرار - عہد و پیمان ٭ نکاح - گٹھ جوڑا (۳) بیچ - فروخت ٭

عقد بندھنا (ہ) فعل متعدی :- نکاح بندھنا - شادی ہونا - بیاہ ہونا ٭

عقد کرنا (ہ) فعل متعدی :- نکاح کرنا - بیاہ کرنا ٭

عُقدَہ (ع) اسم مذکر :- (۱) گرہ - گانٹھ - بندھن گٹھنی (۲) مشکل بات - دقیق امر - پیچیدہ بات - پیچیدہ مسئلہ ٭ معما - دقیقہ ؎

اور وہ کون عقدہ ہے کہ آساں ہوگا ایک منہ نہا تمہارا سو ہے دشوار مجھے (سوز)

(۳-ہ) راز - بھید - دل کی بات ؎

جب چاہئے کہ عقدۂ دل تجھ پہ کھولیے ہوتا ہے آ زبان پہ میری سخن گرہ (درد)

(۴-ہ) اُلجھاؤ - بکھیڑا - پیچ ؎

ہزار طرح کے عُقدے پڑے ہوئے ہیں کھلا نہ ایک زا عقدۂ نقاب دریغ (ممنون)

عُقدہ حل ہونا (ہ) فعل لازم :- گرہ کھلنا ٭ دقت اور مشکل رفع ہونا - کوئی پیچیدہ مسئلہ یا معما یا دقیقہ سمجھ میں آنا ؎

مدت سے ہمیں فکر تھی اثبات دہن کی عقدہ یہ ہوا جنبش لب سے ترے حل آج (مصحفی)

عقدہ کُشائی (ع + ف) اسم مونث :- (۱) گرہ کشائی ٭ مشکل کشائی - مشکل حل کرنا (۲) افشائے راز ٭

عقدہ کُشائی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گرہ کھولنا (۲) مشکل حل کرنا - دقت دور کرنا (۳) معما حل کرنا - بھید کی بات بتانا ؎

نیچہ شانہ کو دیتا ہے فلک کب ناخن جانتا ہے کہ یہ ہے عقدہ کشائی کرتا (ذوق)

عُقدہ کُھل جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) راز فاش ہو جانا - بھید کھل جانا - حقیقت کھل جانا - قلعی کھل جانا - افشائے راز ہو جانا - ملمع اُتر جانا (۲) مشکل حل ہو جانا - معما کھل جانا - دقیقہ حل ہو جانا ٭

عقدہ کُھلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) مشکل حل ہونا - گرہ کھلنا ٭ معما یا دقیقہ حل ہونا - مشکل مسئلہ طے ہونا ؎

تم جو بولے ہو گیا ثابت دہن باتوں ہی باتوں میں عقدہ کھل گیا (وزیر)

دہن یار کا عقدہ نہ کھلیگا ہرگز گفتگو اس میں ہے بے فائدہ تقریر عبث (اسیر)

(۲) بھید کھلنا - راز فاش ہونا ٭ حقیقت ظاہر ہونا - واقعی حال معلوم ہونا ٭

قلعی کھلنا ؎

باندھ کر یاں کا جوڑا اپنے کفر سے اُوکھا عقدے نا کھلجائیں سب پہ کفر و اسلام کے (جرأت)

عَقرَب (ع) اسم مذکر :- (۱) بچھو - کژدم ؎

موذیوں کو حق نے دے آنکھیں کیا ڈالا عین حکمت تھی کہ معدوم بصر عقرب بنے (ذوق)

(۲) آسمان کا آٹھواں بُرج - برچھک - جیسے قمر در عقرب یعنی چاند کا عقرب میں آنا - مگر اصطلاحاً خوبصورت سے ساتھ کسی بدصورت کا ساتھ یا نکاح ہونا ٭

عقرُقرحا (ع) اسم مذکر - دیکھو : عاقر قرحا ٭

عَقل (ع) اسم مونث :- (۱) اونٹ کے پاؤں میں رسی باندھنا (۲) دانش - خرد - بدھ - دانائی - گیان - فہم - ادراک - فراست - زیرکی شعور - تمیز - سمجھ - وہ قوت جس کے وسیلہ سے انسان بُرے بھلے کی تمیز اور دقائق اشیا کو حل کرے ٭ نفس ناطقہ ؎

زلفوں کی طرح تا کمر یار پہنچتی اے کاش سیاہ تی یہ عقل بشر ایسی (آتش)

(۳) حکما کی اصطلاح میں دس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام چنانچہ عقول عشرہ اسی وجہ سے اُن کا نام رکھا گیا ہے ٭

(اگرچہ لغوی معنی پاؤں میں رسی باندھنے کے ہیں - مگر چونکہ وہ انسان طبیعت کو افعال بد کی طرف جانے سے روکتی ہے لہذا یہ نام رکھا گیا) ٭

عقل انسانی (ع) اسم مونث :- وہ عقل جو آدمی کے ساتھ خصوصیت رکھے - جیسے تمیز - ادراک اشیا - انجام بینی - دور اندیشی وغیرہ انسان کے دل کی وہ قوت جس کے باعث وہ اور حیوانات پر ممتاز ہے - مثلاً رائے - خیال - تدبیر - انصاف ٭

عقلِ اوّل (ع) اسم مذکر :- وہ پہلا فرشتہ جو باقی نو فرشتوں سے اول پیدا ہوا ٭ جوہر اول ٭ نور محمدی ٭ جبرئیل ٭

عقل بڑی کہ بھینس (ہ) کہاوت :- طنزاً یعنی خوش تدبیری عمدہ ہے یا بھینس ٭

عقل پر پتھر پڑنا (ہ) فعل لازم - عو :- (۱) عقل کا سنگسار ہونا - عقل کا ستیاناس جانا - عقل ماری جانا - بیوقوفی ہونا ؎

سنگین دلوں کے ہاتھ سے اکثر لٹا کیے یونہی ہماری عقل پہ پتھر پڑا کیے (مرزا صابر)

(۲) (دعائے بد در حق بیوقوف) جیسے اس کی عقل پر پتھر پڑیں کیا منگایا اور کیا لے آیا ٭

عقل پر پردہ پڑ جانا (ہ) فعل لازم :- عقل کا جاتا رہنا - فہم میں قصور آ جانا - عقل کا ڈھک جانا - مشوش اور بے وقوف ہو جانا - عقل خبط ہو جانا - سمجھ نہ رہنا ٭

عقل

عقل پر پتھر پڑنا (ہ) فعل لازم ۔ عقل پر آفت آنا۔ عقل ماری جانا ✦

عقل ٹھکانے آنا (ہ) فعل لازم :۔ ہوش میں آنا۔ شعور پکڑنا۔ سمجھدار بننا۔ تمیز یا شائستگی حاصل کرنا ✦

عقل جاتا رہنا (ہ) فعل لازم :۔ ہوش جاتا رہنا۔ اوسان گم ہونا۔ حواس باختہ ہونا ؎

دیکھ کر میری عقل جاتی ہے ۔ جو تجھے رات پھانسی آتی ہے (شوق)

عقل چرخ میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ ہوش گم ہونا۔ مخبوط الحواس ہونا۔ اوسان نہ رہنا۔ ششدر رہ جانا۔ گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ حیران پریشان ہو جانا ✦

عقل چرخ میں آ جانا (ہ) فعل لازم :۔ چکر میں پڑ جانا۔ اوسان ٹھکانے نہ رہنا۔ بھول جانا۔ سُدھ گم ہونا ✦ متحیر ہونا۔ اچنبھے میں ہونا ✦

عقل چرخ میں ہونا (ہ) فعل لازم :۔ اوسان خطا ہونا۔ ہوش و حواس قائم نہ رہنا ✦ سمجھ میں نہ آنا۔ تعجب ہونا۔ حیرت ہونا ✦

عقل چرنے جانا (ہ) فعل لازم :۔ سمجھ نہ رہنا۔ ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ عقل کا موجود نہ ہونا۔ عقل کا غیر حاضر ہونا۔ بیخردانہ کام کرنا ✦

عقل چکرانا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (عقل چرخ میں آنا) ؎

کون سمجھے خم افلاک کی حکمت ساقی ۔ ہم تو کیا عقل فلاطوں کی بھی چکراتی ہے (اسیر)

عقل چکر میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (عقل چرخ میں آنا) ✦

عقل حیوانی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ عقل جو حیوانات کی فطرت میں داخل ہے۔ مثلاً چوہے یا مچھلی کے بچے کا بن سکھائے تیرنے لگنا ✦ بئے کا از خود گھونسلا بنانا ✦

عقل خرچ کرنا یا دوڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ رائے لڑانا۔ سمجھ سے کام لینا۔ غور کرنا۔ فکر کرنا ✦

عقل دینا (ہ) فعل متعدی : شعور سکھانا۔ رائے دینا۔ سمجھ کی بات بتانا۔ تدبیر سمجھانا۔ سمجھانا ✦ تربیت کرنا۔ سدھانا ✦

عقل سٹھیا جانا (ہ) فعل لازم :۔ بڑھاپے کے باعث عقل نہ رہنا۔ سترا بہترا ہو جانا۔ ساٹھ برس کے آدمی کی مانند بے وقوف ہو جانا ✦

عقل سلیم (ع) اسم مذکر :۔ پوری عقل۔ رائے صائب۔ عقل کا ٹھیک اور درست رہنا ✦

عقل کا پتلا (ہ) اسم مذکر۔ عقل مجسم۔ نہایت عقلمند۔ دانش کا بنا ہوا۔ از حد زیرک اور زود فہم ✦

عقل

عقل کا پورا (ہ) اسم مذکر :۔ (طنزاً) بیوقوفی کا پورا۔ نادانی میں کامل۔ سراپا بیوقوف۔ کاٹھ کا اُلّو۔ بچھیا کا باوا۔ مورکھ۔ کندۂ ناتراش۔ کودن۔ احمق۔ گاؤدی ✦

عقل کا چراغ گُل ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ (کنایۃً) عقل کا زائل ہو جانا۔ سمجھ میں فرق آ جانا۔ عقل کی روشنی کا جاتا رہنا ✦

عقل کا دشمن (ہ) اسم مذکر۔ عقل سے بیر رکھنے والا۔ محض بیوقوف ✦

عقل کا مارا (ہ) صفت :۔ بیوقوف۔ بے عقل۔ بودم۔ گاؤدی۔ وہ شخص جسے عقل کی پھٹکار ہو ✦

عقل کا مارا جانا (ہ) فعل لازم :۔ عقل کا جاتا رہنا۔ عقل کا ٹھکانے سے نہ رہنا۔ حواسوں میں فرق آنا۔ مخبوط الحواس ہونا۔ جیسے لڑکے تیری تو عقل ماری گئی ہے ✦

عقل کام نہیں کرتی (ہ) محاورہ :۔ احاطۂ عقل و تصور سے باہر ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا ✦

عقل کُل (ع) اسم مذکر :۔ (۱) کبھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی عرش اعظم سے مراد ہوا کرتی ہے ✦ عقل کامل۔ تمام عقول عشرہ کا مجموعہ۔ دانائے کُل (۲) دانا مشیر۔ وہ مشیر جس کی رائے بغیر کوئی کام نہ کر سکیں ✦ مختار کُل۔ ناک کا بال ✦

عقل کے طوطے اُڑ گئے (ہ) محاورہ :۔ عقل جاتی رہی۔ ہوش باختہ ہو گیا۔ بے اوسان ہو گیا۔ چھکے چھوٹ گئے۔ گھبرا گیا۔ سٹ پٹا گیا۔ ہکا بکا ہو گیا ✦

عقل کی کوتاہی (ہ) اسم مؤنث۔ سمجھ کا قصور۔ دانش کی کمی۔ کم عقلی۔ جیسے زدرنہ ظلم عقل کی کوتاہی ✦

عقل کے گھوڑے دوڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی کام میں فکر دوڑانا۔ رائے لگانا۔ خوض کرنا۔ عقل آرائی کرنا۔ دہبیں سوچنا۔ دلیلیں پیش کرنا (۲) اوپر دھڑے پکڑنا۔ خیالی پلاؤ پکانا۔ بانددھنو باندھنا ✦

عقل کی مار (ہ) اسم مؤنث۔ عوضہ عقل کی پھٹکار ✦

عقل کے ناخن لو یا عقل کے ناخن لو (ہ) محاورہ :۔ ہوش میں آؤ۔ حواس درست کرو۔ ٹھکانے عقل کی درست کراؤ۔ سمجھ کی بات کرو۔ بے وقوف نہ بنو ✦ (چونکہ گھوڑا سُم بڑھ جانے سے ٹھوکریں کھاتا ہے اسی وجہ سے عقل کو ایک گھوڑا فرض کر کے نعل بندی سوانے کا اشارہ کیا) ✦

عقل میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا۔ رائے میں آنا ✦

عقل میں فتور پڑنا یا آنا (ہ) فعل لازم :۔ سمجھ میں خرابی آنا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا

عقل میں کمی آنا ٭

عُقَلا (ع) اسم مذکر :- عاقل کی جمع ٭

عُقَلاءِ زمانہ (ع + ف) اسم مذکر :- دنیا کے عقلمند - دانایانِ جہاں ٭

عَقلاً (ع) تابع فعل :- از روئے عقل - عقل کی رو سے ٭ عقلیہ ٭

عَقلمند (ع + ف) صفت :- صاحبِ عقل - عاقل - عقیل - خردمند - ہوشمند - دانشمند - زیرک - دانا - ہوشیار - چتر - گیانی - بدھوان ٭

عَقلمند کی دُم (ا) صفت :- (طنزاً) عقلمند کا پیرو - دانشمند کا چھلّو ٭ بیوقوف ٭

عَقلمند کی دُو رَبلا (ا) کہاوت :- دانشمند آفت سے بچ جاتا ہے - عقلمند کی بلا دور رہا کرتی ہے ٭

عَقلمندی (ف) اسم مؤنث :- دانائی - ہوشمندی - زیرکی - چترائی - فراست - سیان پت ٭

عَقلمندی سے (ا) تابع فعل :- ہوشیاری کے ساتھ - دانائی سے - سوچ سمجھ سے ٭

عَقلی (ا) صفت :- منسوب بعقل ٭ وہ بات جو صرف ذہن میں آئے خارج میں نہ ہو - جیسے "عقلی دلیل یا گفتگو" ٭

عُقُوبَت (ع) اسم مؤنث :- دُکھ - عذاب - سزا ٭ سیاست ٭ سرزنش ٭

عُقُول (ع) اسم مؤنث :- عقل کی جمع - دانائیاں ٭ دسوں فرشتے - فرشتے ٭

عُقُولِ عَشَرہ (ع) اسم مذکر :-

(دسوں فرشتے کیونکہ علما کے نزدیک کُل دس فرشتے ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے اس طرح پر پیدا کیا - اوّل صرف ایک فرشتہ کو مخلوق فرمایا - اس کے بعد ایک اور فرشتہ اور آسمان پیدا کیا - یہاں تک کہ ایک فرشتہ اور ایک ایک آسمان پیدا کرکے نو آسمان اور دس فرشتے پیدا کردئے اور دسویں فرشتے نے خدا تعالےٰ کے حکم سے تمام جہان پیدا کیا) ٭

عَقِیدَت (ع) اسم مؤنث :- ارادت - کسی بات کو ٹھیک اور درست جانکر اُس پر دل جمانا - کسی بات کی دل میں گرہ باندھنا - اعتقاد - دل کا بھروسہ - مذہب کے وہ اصول جن پر یقین لانے سے اُسی مذہب میں شامل ہو سکے - ایمان ٭

عَقِیدتمند (ع + ف) اسم مذکر :- معتقد - دیندار - ارادتمند ٭

عَقِیدہ (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی در دل گرفتہ - دل میں جمایا ہوا - اعتقاد - باقی معنی دیکھو (عقیدت) ؎

ایک ساغر میں سو حجاب اُٹھے ہے عقیدہ مجھے کلالوں سے (تحریر)

عَقِیق (ع) اسم مذکر :- ایک سُرخ رنگ کا پتھر جس پر اکثر مہریں کھودتے یا انگوٹھیوں میں لگاتے ہیں - سُرخی کے باعث لبِ معشوق کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں - آنکھ کا اس پر کم اثر ہوتا ہے ؎

آویزہ تیرے گوش کا ہو اس اُمید پر کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا (آتش)

(زرد رنگ کا بھی مؤلف کی نظر سے گزرا ہے) ٭

عَقِیقُ البَحر (ع) اسم مذکر :- مونگا ٭

عَقِیقہ (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی پیٹ کے بال یعنی وہ بال جو بچے کے سر پر پیٹ میں پیدا ہو جاتے ہیں ٭ مونڈن - سر مونڈنے اور نام رکھنے کی تقریب جو پیدائش سے ساتویں دن ہوتی ہے چونکہ اس تقریب پر بچے کے بال منڈائے جاتے ہیں اور اُن کے برابر چاندی حجام کو دی جاتی ہے اور حسبِ شرع بکرے ذبح کرکے ضیافت کھلائی جاتی ہے - اسی وجہ سے اس تقریب کا نام عقیقہ ہو گیا - اس رسم میں حسبِ شرع بیٹے کے واسطے دو بکرے اور بیٹی کے لئے ایک بکرا بہ صفاتِ معہودہ ذبح کیا جاتا ہے جس کے حلال کرنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بچے کے بالوں کے عوض بال گوشت کے عوض گوشت - پوست کے عوض پوست علیٰ ہذا القیاس - تمام جسم کی چیزوں کی بجائے تمام چیزیں صدقہ میں دی گئیں تاکہ وہ آفاتِ دنیوی سے محفوظ رہے ٭

عَقِیل (ع) اسم مذکر :- (۱) نہایت زیرک اور دانا (۲) ابو طالب کے بیٹے کا نام جو بڑا ہوشیار تھا ٭

(ہاں قول کہنے کی ہیں یہ لفظ لغاتِ عربیہ میں نہیں پایا جاتا - حضرت صاحبِ غیاث نے شاید ہندوستان میں بولے جانے کے موافق لکھ دیا ہے - ہماری رائے میں اُردو متصور کرنا چاہئے) ٭

عَقِیم (ع) صفت :- جس کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو - بانجھ جس کا نطفہ قرار نہ پائے یا جس میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو ٭

(عربی میں ایسے مرد اور عورت دونو کے واسطے یہ لفظ آیا ہے) ٭

عَقِیمہ (ع) اسم مؤنث :- بانجھ عورت - وہ عورت جس کے بال بچہ نہ ہوتا ہو ٭

عَکس (ع) اسم مذکر :- اوندھا - اُلٹا - بازگونہ - لوٹا ہوا ٭ ضد - خلاف ٭ سایہ - پرچھائیں - پرتو - شبیہ - وہ صورت جو آئینہ یا صاف پانی میں دیکھنے سے نظر آتی ہے ؎

آسماں پر کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی عکس جا پہنچا تمہارے دامنِ گلنار کا (نسیم)

عَکس کھینچنا یا اُتارنا (ا) فعل متعدی :- سایہ کے وسیلے سے خیالی تانا - فوٹوگراف اُتارنا ٭

عَکسی (ا) صفت :- منسوب بعکس - جیسے "عکسی تصویر یا چھاپہ وغیرہ" ٭

عِلاج (ع) اسم مذکر :- (۱) اُپائے - چارہ (۲) درستی - تدبیر - دفعیہ ؎

علا

ہرد ما زرد گئے غیر سبب را چہ علاج ۔ ما گو شتیم ز کلف تو غضب را چہ علاج

(۳) معالجہ ۔ بیماری کی دوا دارو ۔

بیشک خفا مجھ سے ہیں سن لو یہ طبیبو ۔ کچھ میرا علاج خفقاں ہو نہیں سکتا (ظفر)

(۴ - ۹) سزا ۔ پاداش ۔ سیاست ۔ عقوبت ۔ تعزیر ۔

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج ۔ کہ اے طبیب تو ہی کہ پھر اس کا کیا علاج (ذوق)

امن لف کو جو شانہ کی صورت [illegible] ۔ ہے تازیانہ ایسے گنہگار کا علاج (مصحفی)

عِلاج کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) معالجہ کرنا ۔ اوکھی کرنا ۔ دوا دارو کرنا ۔ دوائی تھمنڈ ئی کرنا (۲) تدبیر کرنا ۔ اُپائے کرنا ۔ دفعیہ کرنا (۳) تنبیہہ ۔ بتانا ۔ سزا دینا ۔ سدھا کرنا ۔ تعزیر دینا ۔ عقوبت کرنا ۔

جز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج ۔ ہو آپ رو کرتے ہیں دید ار کا علاج (ناسخ)

مصروف ہے بہت ہی ہمارے علاج میں ۔ ہم بھی ذرا علاج کریں گے طبیب کا (شیفتہ)

عِلاج کو ڈھونڈے سے نہ مِلنا (ا) فعل متعدی:۔ نہایت کمیاب ہونا ۔ کھیں لگانے کو نہ ملنا ۔ دوا کو نہ ملنا ۔

(فارسی "از بہر دوا یا علاج نیافتن" کا ترجمہ ہے) ۔

عِلاج مُعالجہ (ع) اسم مذکر:۔ دوا دارو ۔ دوا درمان ۔

عَلاقہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) تعلق ۔ آویزش دل ۔ لگاؤ ۔ رابطہ ۔ واسطہ ۔ میل ۔ دوستی ۔ رشتہ ۔ سبندھ ۔ ربط ضبط (۲ - ۹) سروکار ۔ نسبت (۳ - ۹) نوکری ۔ ملازمت ۔ عہدہ ۔ کام (۴ - ۹) ضلع ۔ پرگنہ ۔ صوبہ ۔ احاطہ ۔ حلقہ (۵) تعلقہ ۔ ملکیت ۔ پٹی ۔ قبضہ ۔ زمینداری (۶ - ۹) جاگیر ۔ جائداد ۔ ریاست (۷ - ۹) قلمرو ۔ عملداری ۔ تحت ۔ حکومت (۸ - ۹) حدود ۔ سرحد ۔

عَلاقہ اُٹھ جانا (ا) فعل لازم:۔ تعلق نہ رہنا ۔ قطع تعلق ہونا ۔

عَلاقہ دار (ا) اسم مذکر:۔ (۱) رشتہ دار ۔ قرابتی ۔ قرابت دار ۔ سبندھی ۔ (۲) تعلقہ دار ۔ حاکم حلقہ یا ضلع ۔ ذیلدار ۔

عَلاقہ رکھنا (ا) فعل متعدی:۔ تعلق رکھنا ۔ واسطہ رکھنا ۔ نسبت رکھنا ۔ تعلق ہونا ۔

عَلاقہ سے باہر (ا) تابع فعل:۔ حدود سے باہر ۔ حلقہ سے باہر ۔ سرحد سے باہر ۔

عَلاقہ میں (ا) تابع فعل:۔ سرحد میں ۔ حدود میں ۔ حکومت کے اندر ۔ حلقے کے اندر ۔

عِلاقہ (ع) اسم مذکر:۔ کسی چیز سے بندھی یا لٹکی ہوئی چیز ۔ جیسے پُھندنا ۔ تسمہ ۔ تلوار یا زیور کا ڈورا ۔ گھوڑے کا تسمہ ۔ رکاب کا تسمہ ۔ حلقہ ۔ طرۂ دستار ۔

عِلاقہ بند (ف) اسم مذکر:۔ پٹوا ۔ زیور میں ڈورا ڈالنے والا ۔

عِلاقہ بندی (ف) اسم مؤنث:۔ پٹوے کا کام ۔ پٹواگری ۔

عُلالَت (ع) اسم مؤنث (۱) عذر یا بہانہ کرنے کی بات (۲ - ۹) بیماری ۔ دکھ ۔ روگ (بجائے علت اردو میں بولنے لگے ہیں) ۔

عَلّام (ع) اسم مذکر:۔ صیغۂ مبالغہ ۔ بہت جاننے والا ۔ ہر ایک بات سے واقف ۔ نہایت عالم یا فاضل ۔

عَلّامُ الغُیُوب (ع) اسم مذکر:۔ غیب دان ۔ چھپی باتوں اور آئندہ کی باتوں سے واقف ۔ خدائے تعالےٰ ۔ عالم الغیب ۔

عَلامات (ع) اسم مؤنث (۱) علامت کی جمع (۲ - ۹) بلا ۔ بلائیں ۔ بلیات جیسے "علامات کہاں آ گئیں" ۔

عَلامَت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) نشان ۔ نشان ۔ لچھن ۔ مارک (۲) پتہ ۔ ایڈریس (۳) سُراغ ۔ کھوج (۴) اشارہ ۔ کنایہ (۵) چھاپ ۔ مُہر ۔ شناخت کا نشان جو کارخانہ یا مالک کی طرف سے ہو ۔ لیبل ۔ (۶) آثار ۔

عَلامَتِ بُلُوغ (ع) اسم مؤنث:۔ جوانی کی نشانی جیسے موئے زہار یا موچھوں کا نکلنا ۔

عَلامَتِ تذکیر و تانیث (ع) اسم مؤنث:۔ مذکر مؤنث یا نر مادہ کی پہچاننے کی نشانی ۔

عَلامَتِ مردی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ مرد ہونے کی نشانی جیسے عضوِ نر یا ڈاڑھی موچھ وغیرہ ۔

عَلّامہ (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) بہت جاننے والی عورت ۔ نہایت عالم عورت ۔ فاضلہ (۲ - ۹) نہایت چالاک اور عیارہ عورت ۔ دیدہ دلیل عورت ۔ بیباک عورت ۔ شوخ چشم عورت ۔ مکارہ عورت ۔ بدعورت (۲ - اسم مذکر) نہایت دانا اور فاضل مرد (۳ - ۹) نہایت چالاک اور عیار مرد ۔ مکار آدمی ۔

(اردو معانی میں عجب نہیں کہ انسان سے بگاڑ لیا ہو) ۔

عَلّامۂ دَہر یا عَلّامہُ الدَّہر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) زمانہ کا فاضل ۔ فاضل اجل ۔ بہت بڑا عالم (۲ ۔ صفت) نہایت چالاک ۔ ہوشیار ۔ مکار ۔ عیارہ ۔ مکارہ جیسے "وہ عورت بڑی علامہ دہر ہے" ۔

عَلا[illegible] [illegible] ۔ آشکارا ۔ ظاہرا ۔ کُھلم کُھلا ۔ کُھلا کُھلا ۔ سب کے سامنے ۔ [illegible]یں ۔

عُلا نیہ کہنا (ہ) فعل متعدی :۔ کھلم کھلا کہنا۔ کھلی کھلی سنانا۔ کھلے طور پر کہنا۔ ڈنکے کی چوٹ کہنا ✦

عِلاوَہ (ع) تابع فعل (۱) حرف استثنا۔ سوا۔ سوا۔ اس کے سوا۔ بجز ✦ (۲) تابع فعل۔ اور۔ اوپر۔ فالتو۔ ابرنت۔ زیادہ۔ اور بھی ✦

(اس کے لغوی معنی اُس تھوڑے سے بوجھ کے ہیں جو بوجھ کے اوپر کو دیتے ہیں۔ نیز ہر ایک چیز جو ایک دوسری چیز پہ ہو۔ نیز وہ چیز جو کسی چیز پر بڑھائیں جسے فارسی میں سربار کہتے ہیں) ✦

عِلاوہ ازیں (ف) تابع فعل :۔ اس کے اسوا۔ اس کے باوجود۔ باوجودیکہ ✦

عَلائِق (ع) اسم مذکر :۔ علاقہ کی جمع۔ تعلقات۔ بکھیڑے ؎

ممکن نہیں ہے ذوق علائق سے چھوٹنا جب تک کہ روح کو ہے تعلق بدن سا (ذوق)

عِلَّت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) بیماری۔ دکھ۔ روگ۔ جیسے "علت دھوئی جائے عادت کیونکر جائے" (۲) وجہ۔ سبب۔ باعث۔ کارن (۳-ا) خراب اور ناکارہ چیز جیسے "یہ کیا علت اُٹھا لائے" (۴-ا) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ (۵-ا) عادت بد۔ لت۔ دھت (۶-ا) عیب۔ نقص۔ دوش۔ داغ۔ کلنک۔ زبونی (۷-ا) الزام۔ بہتان۔ تہمت۔ چھٹتا (۸-ا) کوڑا کرکٹ خس و خاشاک ✦

(علت جس سبب اُس بات کو کہتے ہیں کہ اُسے کسی امر یا چیز کے حاصل کرنے کے واسطے شامل حصول ٹھیرائیں۔ پس علت کی چار قسمیں مقرر ہوئی ہیں۔ یعنی ایک تو یہ کہ اگر سبب مسبب میں داخل ہے یا خارج تو داخل بالقوہ کی حالت میں اُسے علت مادی کہینگے جیسے کاٹھ کی تخت کے ساتھ نسبت اور جو داخل بالفعل ہے تو اُسے علت صوری کہینگے جیسے تخت کی صورت یعنی چوکور ہے یا خشت پہلو یا ہشت پہلو وغیرہ۔ اگر خارج ہے اور وہ سبب اس کا موجد تو اُسے علت فاعلی کہینگے جیسے بڑھئی یعنی تخت بنانے والا۔ اور اگر ایجاد کسی بات کے واسطے ہے تو اُس بات کو علت غائی کہینگے جیسے تخت کے اوپر بیٹھنا۔ پس علت غائی ظہور میں چاروں علتوں کے بعد اور مفہوم میں سب سے مقدم ہے۔ علت غائی کا اطلاق خدا تعالے کے افعال پر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اُس نے مخلوق کو کسی غرض سے نہیں پیدا کیا۔ اور جو کچھ فائدے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ سب اپنے اظہار صنعت کیواسطے ہیں ✦

عِلَّتِ اُبنہ (ع) اسم مذکر :۔ بریس۔ فعل بد کرانے کی عادت۔ علت مشائخ۔ اغلام کرانے کی عادت ✦

عِلَّتِ تامّہ (ع) اسم مؤنث :۔ سبب کامل [illegible]

عِلَّتِ صُوری (ع) اسم مؤنث :۔ وہ صو[illegible] کے بعد ہوگئی ہو۔ سبب ظاہری ✦

عِلَّتِ غائی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ علت جو علل چارگانہ کی غایت یا اُن کی منتہا ہے تائے فوقانی کو یائے نسبت کے ملانے کے سبب حذف کر دیا جس سبب یا منشا سے کوئی چیز بنائی گئی ہو وہ علت غائی ہے۔ اگرچہ علت غائی کا ظہور علتوں کے بعد ظہور ہوتا ہے۔ مگر ذہن اور تعقل میں سب سے مقدم ہے۔ ماحصل۔ نتیجہ۔ حاصل۔ ماحصل۔ مقصود اصلی ✦ فائدہ۔ پھل۔ سبب آخر۔ جیسے آپ نے جو اس پر نالش کی اس کی علت غائی کیا ہے ؎

عشق پیدا جو کیا تو نے تو معلوم ہوا بس یہ ایجاد سے تھی علت غائی تیری (اسیر)

عِلَّتِ فاعِلی (ع) اسم مؤنث :۔ سبب ایجاد۔ باعث تکوین۔ وہ سبب جس نے کوئی شے بنائی ہو ✦

عِلَّت لگا لینا (ہ) فعل لازم :۔ کسی چیز کی لت لگا لینا۔ عادت ڈال لینا۔ اپنے پیچھے بکھیڑا لگا لینا۔ جھگڑے میں پھنس جانا۔ عذاب مول لینا ✦

عِلَّت لگانا (ہ) فعل متعدی (۱) الزام لگانا۔ تہمت دھرنا ✦ پھانسنا۔ سانسنا۔ ملزم ٹھیرانا (۲) کسی چیز کی عادت ڈالنا۔ کوئی جھگڑا بکھیڑا پیچھے چمٹانا ✦

عِلَّتِ مادّی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنی ہو۔ اصل باعث (تفصیل علت کے نوٹ میں دیکھو) ✦

عِلَّتِ مَشائخ (ع) اسم مؤنث :۔ ایک بیماری کا نام ہے جس میں یبوست سوداوی کے سبب بعض پیروں کی مقعد میں خارش پیدا ہو کر اُنہیں مفعولیت کا عادی بناتی ہے۔ بریس۔ علت اُبنہ ✦

عِلَّت و مَعلُول (ع) اسم مذکر :۔ سبب مسبب۔ کارن کارج ✦

علحدہ (ع) صفت :۔ مخفف علیحدہ۔ دیکھو (علیحدہ) ✦

عَلَف (ع) اسم مذکر :۔ گھانس۔ گیاہ ✦

عَلَف زار (ع + ف) اسم مذکر :۔ چراگاہ۔ ڈھور چرانے کی جگہ ✦

عِلَل (ع) اسم مؤنث :۔ علت کی جمع ✦

عَلَم (ع) اسم مذکر :۔ (۱) جھنڈا۔ باڈنا ✦ نیزہ ✦ نشان۔ رایت۔ دھجا ✦ جھنڈی۔ بیرق ؎

ساتھ اپنے ہے اب فوج الم اور زیادہ کرتو بھی بلند آہ علم اور زیادہ (ذوق)

میدان عشق میں جو میں کھا کے قسم بڑھا تا دیر بے سر تہ ہی لے کر علم بڑھا (مصحفی)

(۲) امام حسین یا شہدائے کربلا کے نام کا جھنڈا ✦ ذوالفقار ✦ شدا ✦ وہ جھنڈیاں جو محرم میں نکالی جاتی ہیں۔ ان میں جس پر پان کی سی شکل ہو اُسے علم اور جن پر پنجہ ہو اُسے شدا کہتے ہیں محرم کی ساتویں تاریخ کو علیحدہ اور تعزیہ کے

علم

ساتھ ہمیشہ شدا یا عَلَم ضرور ہوتا ہے۔ عرفِ عام میں عَلَم اور شدّوں میں کچھ فرق نہیں ہے ؎

عشقِ عباس کو تماشا شیشیاں طے بیر اِس نئے تعزیہ کے ساتھ عَلَم ہوتا ہے (اسیر)

(۳) وہ نام جس سے آدمی مشہور ہو۔ خاص نام۔ عُرف: صرف میں معرفہ کی ایک قسم یعنی کسی معیّن شے کا نام۔ جیسے دہلی۔ آگرہ۔ پہاڑ۔ زید۔ بکر۔ عمر وغیرہ ✦

(۴۔ ہندسہ) ہر سطح متوازی الاضلاع میں قطر کے گرد کی ایک سطح متوازی الاضلاع دونوں متمّوں سمیت عَلَم کہلاتی ہے (۵۔ ۱) مشہور۔ المشترح۔ معروف ✦ رسوا۔ تشہیر۔ بدنام (۶۔ و) برہنہ۔ بے غلاف۔ جیسے تیغ علم کرنا ؎

علم تھی تیغ کاندھے پہ اُبل تھی اُرتو گویاں نہ روتاج ہم نے سوز کا نوبہ ن دیکھا (میر سوز)

(۷۔ و) بلند کرنا۔ اونچا کرنا۔ کھڑا کرنا ✦

عَلَم اُٹھنا (و) فعل لازم:۔ محرم کی ساتویں تاریخ کو مہدی سے کربلا کی یادگار میں شدّوں کا نکالنا ؎

ماتم کدۂ آلِ پیمبر ہے دل اپنا آہوں کے اُٹھیں کیوں نہ عَلَم از زیادہ (نصیر)

عَلَم بَردار (ع + ف) اسم مذکر:۔ جھنڈا بردار۔ وہ شخص جو موقع جنگ یا سواری پر فوج کا جھنڈا لے کر چلے۔ عَلَم دار ✦

عَلَم ٹُوٹنا (و) فعل لازم:۔ عورت ایک سخت کوسنا ہے جو اہلِ تشیعہ مستورات بحالتِ تکلیف مُنہ سے نکالتی ہیں۔ اصل میں حضرت عباس رضہ کا عَلَم اُس پر ٹوٹنے یعنی حضرت عباس رضہ کی مار پڑنے سے مراد ہوتی ہے۔ جیسے خدا کرے اُس پر حضرت عباس رضہ کا عَلَم ٹوٹے یا تجھ پر ٹوٹے ✦

عَلَم دار (ع + ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جو فوج کا جھنڈا لے کر آگے چلے۔ عَلَم بردار۔ جھنڈا بردار ؎

اشکوں کی کیوں نہ آہ سے ہو چشم تر نمود چلتا سپاہ کے ہے عَلَم دار سامنے (نصیر)

(۲) حضرت عباس ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب جن کو میدانِ کربلا میں عَلَم کی خدمت سپرد ہوئی تھی ✦

عَلَم کرنا (و) فعل متعدی:۔ تیغ یا تلوار کو میان سے نکالنا۔ تلوار سونتنا۔ تلوار ننگی کرنا۔ جیسے تلواریں عَلَم کرکے قصائے مُبرم کی طرح دشمن پر جا پڑے ؎

عین راحت ہے جو کچھ ہم پہ ستم کیجیگا سر جھکا دینگے اگر تیغ علم کیجیگا (ممنون)

عَلَم ہونا (و) فعل لازم:۔ مشہور ہونا۔ جھنڈے پر چڑھنا۔ رُسوا ہونا۔ تشہیر ہونا۔ بدنام ہونا ؎

شور نے نام خدا اِن کے بلا سر کھینچا میرسا ہے کوئی عالم میں عَلَم کا ہیکو (میر)

علم

عِلْم (ع) اسم مذکر:۔ (۱) دانش۔ دانائی ✦ واقفیت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی ✦ کسی فنِ خاص کی ماہیت سے واقف ہونا ؎

مدت سے یہ بحث درمیاں ہے پر علم نہیں کہ وہ کہاں ہے (شوق)

(۲) ودیا۔ گن۔ ہنر۔ فن۔ جوہر۔ (۳۔ ۱۔ عوام) جادو۔ ٹونا۔ منتر۔ افسون۔ سحر۔ (۴۔ و) عمل ✦ تسخیر ✦

(۵) بی بی بس علوم اور ان کی بہت سی شاخیں ہیں۔ سنسکرت میں چودہ علم اور ان کے بہت سے حصّے ہیں۔ چنانچہ عربی کے مشہور علوم یہ ہیں۔ صرف۔ نحو۔ لغت۔ معانی۔ بیان۔ عروض۔ قافیہ۔ انشا۔ رسم الخط۔ سما۔ مناظرہ۔ قرأت۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ فرائض۔ اصول۔ کلام۔ منطق وحکمت جس میں بہت سے علوم شامل ہیں جیسے ہیئت۔ ہندسہ۔ الٰہی۔ ریاضی۔ عدد۔ طب۔ فلاحت۔ کیمیا۔ نجوم۔ موسیقی۔ مناظر ومرایا۔ جبر ومقابلہ۔ جرِ ثقیل۔ رمل۔ جفر۔ طلسم۔ قیافہ۔ ساحت۔ اُصطرلاب۔ محاضرات یعنی لطیفہ گوئی وحاضر جوابی۔ تعبیر۔ تعویذ۔ تصوف۔ اخلاق اور علم تاریخ وجغرافیہ وغیرہ وغیرہ ✦

سنسکرت کے چودہ علم یہ ہیں۔ چار وید۔ چھ اُن کے انگ یعنی قرأت۔ صرف۔ نحو۔ کلام۔ عروض۔ نجوم۔ میمانسا یعنی علم الٰہی۔ پُران[۱۲] یعنی عقاید وغیرہ۔ نیائے[۱۳] یعنی منطق۔ دھرم شاستر[۱۴] یعنی فقہ) ✦

عِلمِ آب (ع + ف) اسم مذکر:۔ علم مائعات۔ جل بدّیا یعنی وہ علم جس کے وسیلہ سے سیّال چیزوں کی قوّت اور اُن کی داب وہمواری وغیرہ معلوم کی جائے۔ اِس کے اصول پانی یا اور اَور رقیق اور بہنے والی چیزوں سے متعلق ہیں یہ علوم جدیدہ کی ایک شاخ ہے ✦

عِلمِ اَخلاق (ع) اسم مذکر:۔ وہ علم جس کے وسیلہ سے آدمی کی عادتیں درست ہوں نشست وبرخاست کے طریقے آپس میں مل جُل کر رہنے کے قاعدے اور علمِ مجلس وغیرہ سے بحث کی جائے ✦

عِلمِ ادب (ع) اسم مذکر:۔ علمِ معانی بیان۔ بدیع صرف ونحو۔ انشاپردازی انشا اور اخلاق وغیرہ سے مراد ہے ✦

عِلمِ الٰہی (ع) اسم مذکر:۔ علم حکمت کی اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ الٰہی میں سے اخیر قسم۔ پس علم الٰہی وہ علم ہے۔ جس میں اُن امور سے بحث کی جاسے جو وجودِ خارجی یا تعقل میں مادہ کے محتاج نہ ہوں۔ جیسے معرفت خدا تعالےٰ یا معرفتِ بارگاہِ واحدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوئے ہیں۔ مثل عقول۔ نفوس یا اِن کے احکام وافعال ✦ علم معرفت یا فطرت ✦

عِلمُ الیَقِین (ع) اسم مذکر:۔ کسی بات یا کسی چیز کا اُس کی کیفیت اور

علم

ماہیت کے ساتھ ذہن دیکھے کمال یقین سے جانتا جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے یقین کی تین قسموں میں سے یہ اول قسم ہے ✦

عِلمِ انشا (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں دل سے مضامین پیدا کرنے اور اُن کے اظہار میں بلکہ بہم پہنچانے کا بیان ہو۔ جیسے جواب مضمون تحریر آرا و مطالب و عبارات وغیرہ ✦

عِلمِ آواز یا صوت (ع + ف) اسم مذکر:- وہ علم جدید جو آوازوں کی طاقت۔ خاصیت۔ اُن کے ظہور اور قدرتی اصول کو بتلانے مثلاً گرج سے بادل کی دُوری یا توپ کی آواز سے مقام کا فاصلہ معلوم کرنا وغیرہ ✦

عِلمِ بلاغت یا معانی (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں حسبِ موقع اور بمقتضائے وقت مطالب پر پہنچ کر گفتگو کرنے کا طریقہ بتایا جائے۔ فصاحت اس کا ایک جزو ہے۔ ایرادِ کلام میں کمال اور ملکہ حاصل کرنے کا علم ✦ وہ علم جو ادائے معانی میں وقوعِ خطا اور عبارت کی بد اسلوبی سے بچائے ✦

عِلمِ بیان یا کلام (ع) اسم مذکر:- علمِ خطابت۔ گفتگو کرنے کا علم۔ علمِ فصاحت ✦ علمِ کلام اُس علم سے بھی عبارت ہے۔ جو مقدمات نقلی کو دلائل عقلی سے ثابت کرنے کا ملکہ بخشے۔ چنانچہ متکلمین اسی وجہ سے علما کے ایک فرقہ کا نام ہے جس کا بیان اپنے موقع پر آئیگا ✦

عِلمِ تشریح (ع) اسم مذکر:- علمِ جراحی۔ وہ علم جس کے وسیلہ سے آدمی کے جسم رگ۔ پٹھوں اور تمام اعضا کا بالشرح حال معلوم کیا جائے۔ رنگ بدیا۔ اعضائے اندرونی و بیرونی کی حقیقت اُن کی بناوٹ۔ شمار استخوان اور جسم میں توڑ جوڑ کا بیان ہو ✦

عِلمِ تصوف (ع) اسم مذکر:- علمِ معرفتِ الٰہی۔ وہ علم جس کے وسیلہ سے اشیائے عالم کو مظہرِ حق ثابت کیا جائے۔ تزکیۂ باطن و صفائی قلب کا علم ✦

عِلمِ تواریخ یا سِیَر (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس کے وسیلے سے واقعات گذشتہ کا حال معلوم ہو۔ وہ علم جس کے وسیلے سے اگلے اور پچھلے واقعات کی مطابقت بتقیدِ مدت و سنہ معلوم کی جائے ✦ بادشاہوں کے حالات کا علم ✦

عِلمِ جبر و مقابلہ (ع) اسم مذکر:- مرکب از۔ جبر (زیادتی) ✦ مقابلہ (کمی) ✦ وہ علم جس میں اعداد و مقادیر کی کمی بیشی سے مجہول اعداد یا مقادیر کو معلوم کریں۔ اس علم میں بجائے اعداد بذریعۂ حروف و چند علاماتِ معینہ کی جاتی ہے۔ حروف اعداد کو تعبیر کرتے ہیں۔ اور علاماتِ معینہ کیفیت انفعال اعداد و ربط اعداد کو بیان کرتی ہیں۔ یعنی جبر و مقابلہ وہ علم ہے جس میں اعداد و مقادیر سے

علم

بطور عام بحث کی جاتی ہے ✦

عِلمِ جرِ ثقیل (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں بھاری چیزوں کے اوپر چڑھانے اُتارنے یا پھیلانے وغیرہ کے قاعدے بیان ہوں ✦

عِلمِ جفر (ع) اسم مذکر:- ایک علم کا نام جس سے احوالِ غیب پر واقفیت ہوتی ہے۔ اسے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب کرتے ہیں ✦

عِلمِ جمادات یا معدنیات (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں کانی اور معدنی اشیا پر بحث کی جائے۔ یعنی جس سے اِن چیزوں کی ماہیت شناخت اور ان کی اقسام و اصناف کا حال معلوم ہو۔ دھات بدیا ✦

عِلمِ حدیث (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں رسول مقبول کے افعال و کلام اور راویوں سے بحث کی جائے ✦

عِلمِ حساب یا عدد (ع) اسم مذکر:- گنت ودیا۔ سیاق۔ وہ علم جس میں کسی چیز کے شمار۔ اندازے اور گنتی وغیرہ سے بحث کی جائے ✦

عِلمِ حکمت (ع) اسم مذکر:- علمِ فلسفہ۔ گیان بدیا۔ وہ علم جس میں اشیائے موجودات خارجیہ کے احوال سے اُن کی حقیقت واقعی کے موافق جہاں تک طاقتِ بشری کام کرے بحث کی جائے۔ جس میں طبعی۔ ریاضی اور الٰہی یہ تینوں علم داخل ہیں ✦

عِلمِ حیوانات (ع) اسم مذکر:- جیو بدیا۔ پشو بدیا۔ قدرتی تاریخ کا وہ حصہ جو حیوانات کی ساخت۔ اقسام۔ اصناف۔ عادات وغیرہ کو بیان کرتا ہے ✦

عِلمِ دین (ع) اسم مذکر:- دھرم شاستر۔ وہ علم جس میں مذہب و ملت کے اصول سے بحث کی جائے ✦

عِلمِ رمل (ع) اسم مذکر:- ایک مشہور علم کا نام جو حضرت دانیال پیغمبر سے منسوب ہے اور اُس میں قرعہ و زائچہ وغیرہ کی مدد سے غیب کا حال معلوم کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ✦

عِلمِ ریاضی (ع) اسم مذکر:- وہ علم جس میں اُن اُمور سے بحث کی جاتی ہے جو وجودِ خارجی میں مادہ کے محتاج ہوں۔ جیسے مقدار و عدد خاص جو مادیات میں موجود ہیں۔ یا یوں کہو کہ وہ علم جو مختلف عددوں مقداروں اور جسامتوں کے درمیانی تعلق کو ظاہر کرے اور نیز اُس سے وہ طریقے حاصل ہوں جس سے مجہول مقداریں مقادیر معلومہ یا اعتباری کے وسیلہ سے معلوم ہو جائیں ✦

عِلمِ زبان (ع + ف) اسم مذکر:- وہ علم جس سے کسی زبان کی ماہیت و مخارج

اصلیت محاورات. مصطلحات. بشستہ لغات اور تحقیقات کا حکیمانہ طور پر جانتا۔ اور انسانی گفتگو یا تاریخ زبان سے ماہر ہونا حاصل کیا جائے۔ عروض. فصاحت۔ تاریخ۔ ادب یہ سب علم اس میں شامل ہیں +

عِلمِ طبعی (ع) اسم مذکر: نیچرل فلاسفی۔ فزکل۔ دیکھو طبعی نمبر ۲ +

عِلمِ عَروض (ع) اسم مذکر: علم اشعر۔ (دیکھو عروض) +

عِلمِ غَیب (ع) اسم مذکر: (۱) وہ علم جس کے وسیلہ سے غیب کی بات معلوم کریں۔ جیسے نجوم۔ جوتش۔ رمل۔ جفر وغیرہ (۲) غیب کی خبر +

عِلمِ فِقہ (ع) اسم مذکر: احکام شریعت کی واقفیت۔ علم دین۔ علم مذہب +

عِلمِ فَلاحت (ع) اسم مذکر: علم زراعت۔ وہ علم جس میں کھیتی باڑی کرنے اور پیداوار کے عمدہ قاعدے و اصول سے بحث کی جائے +

عِلمِ فَلسفہ (ع) اسم مذکر: علم حکمت۔ گیان ہندیا۔ ظہور موجودات کا علم۔ حقائق الاشیار کی معرفت۔ وہ علم جس میں کائنات کی حقیقت۔ فطرت۔ ماہیت اور خواص کی بدلائل بحث کی جائے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں جو اپنے اپنے موقع پر بیان کی جائینگی +

عِلمِ قِیافہ (ع) اسم مذکر: وہ علم جس سے آدمی کے حالات جسمی علامات صورت اور ساخت جسم سے شناخت کی جائیں +

عِلمِ کلام یا عقائد (ع) اسم مذکر: وہ علم جس میں مقدمات نقلی کو دلائل عقلی سے ثابت کریں۔ کسی چیز کو بدلائل حق جانکر اپنے دل میں جاننے کا علم +

عِلمِ کیمیا (ع) اسم مذکر: صنعت زرسازی۔ رسائن ہندیا + سونا چاندی بنانے کا علم۔ مگر عرف حال میں وہ علم جس سے اشیار کے اجزا کو جدا کرنے اور پھر اُن کو ملا دینے یا اُن کے تغیر و تبدّل اور خواص سے بحث کیجائے۔ کیمسٹری +

(لغت میں کیمیا کے معنی اصل زر و سیم یا صنعت زرسازی لکھا ہے۔ چونکہ قلب ماہیت غیر ممکن ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک دھات سے دوسری دھات تو نہیں بنا کرتی تھی۔ مگر رنگ بیشک چڑھ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ہمارے ایک دوست خدا تعالٰے اُنہیں غریق رحمت کرے جو اس علم سے بخوبی واقف اور اسے کرتے ہوئے تھے فرمایا کرتے تھے کہ کیمیاگری انگریزی ہے۔ جس طرح بہر لوگ بیان کرتے ہیں غلط ہے۔ ہاں اس کے ذریعے سے خواص اشیار کی واقفیت خوب ہو جاتی ہے) +

عِلمِ لَدُنی (ع) اسم مذکر: وہ علم جو کسی کو خدا تعالٰے کے پاس سے محض اُس کے فیض سے بغیر از محنت و اُستاد حاصل ہو (عربی میں لَدُن کے معنی نزد اور پاس کے ہیں) +

عِلمِ لُغت (ع) اسم مذکر: ڈکشنری لکھنے کا علم۔ زبان کے الفاظ کی تحقیقات کا علم۔ علم زبان +

عِلمِ مُثلّث (ع) اسم مذکر: علم ریاضی کی وہ شاخ جو مثلثوں کے اضلاع اور زاویوں کے تعلقات کو ظاہر کرتی یا علم تعلقات جو زاویوں اور قوسوں کے مثلثی علموں سے واقع ہوں۔ انہیں بتلاتی اور اُن کی پیمائش کے قاعدوں کو سکھلاتی ہے + ترکون میتی ہندیا۔ تکھونٹ ناپ ہندیا +

عِلمِ مَجلِس (ع) اسم مذکر: سبھا ہندیا محفل میں نشست و برخاست یا گفتگو اور حاضرین سے برتاؤ کرنے کا قاعدہ جو اخلاق اور عمدہ صحبت سے متعلق ہے۔ شریفانہ ملاقات کے قاعدوں کا برتاؤ۔ آداب مجلس +

عِلمِ مُدُن یا تمدّن (ع) اسم مذکر: راج نیتی۔ شہری انتظام کی واقفیت تدبیر سلطنت یا امور ریاست کا علم۔ قومی تدابیر علےالخصوص کسی شہر یا ریاست سے متعلق کارروائی کا طریقہ +

(مُدُن اصل میں مدینہ بمعنی شہر کی جمع ہے یعنی وہ علم جو شہروں کے انتظام سے متعلق ہو۔ پولیٹکل سائنس کا علم)

عِلمِ مَرایا (ع) اسم مذکر: وہ علم یا فن جس سے سطح مستوی کی ہر ایک چیز آلات شیشہ کے ذریعہ سے ہو بہو کسی خاص مقصد سے معلوم کی جائے + ایک قسم کی مصوری یا قاعدہ ہیئت + (مرایا۔ مرآۃ کی جمع خلاف قیاس۔ بہت سے آئینے چونکہ اس علم میں آئینوں سے کام پڑتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

عِلمِ مِساحت (ع) اسم مذکر: بکسر میم صحیح ہے۔ علم ہندسہ کی ایک شاخ جس سے اضلاع کا طول سطحوں کا رقبہ اور مجسمات کی جسامت وغیرہ معلوم ہوتی ہے۔ علم پیمائش مجسمات۔ زمین کی پیمائش کا فن +

عِلمِ مَناظر و مَرایا (ع) اسم مذکر: علم تنظر۔ علم طبعی کی وہ شاخ جو روشنی یا شعاع کی قوت خاصیت۔ اثر۔ زور۔ طاقت اور اُس کے ظہور کے قدرتی قاعدوں کو اجسام کثیف یا شفاف کے وسیلہ سے ظاہر کرتی ہے +

عِلمِ مَنطِق (ع) اسم مذکر: (از نطق) وہ علم جو آدمی کے فکر ذہن اور خیالات کو خطاؤں سے محفوظ رکھے۔ صحیح اور باقاعدہ خیالات کا علم یا اُن قواعد کا علم جن کے بموجب صحیح خیالات کا باترتیب ذریعۂ اشکال اربعہ و صغرٰے و کبرٰے عمل کیا جائے۔ کلام و گفتگو کے نتیجے نکالنے کا علم یا اِس علم میں تصورات سے بحث کی جاتی ہے +

عِلمِ موسیقی یا موسقی (ع + سریانی) اسم مذکر: خوش الحانی کا علم۔ سروں کا علم۔ وہ علم جس کے وسیلہ سے گانے بجانے کے قاعدے۔ سروں کے اصول اور آوازوں کا سلسلہ معلوم کیا جائے +

(لغت سریانی میں موسیقی کے معنی مطلق لحن کے ہیں۔ مگر اصطلاح میں سُریلی آواز کے ہو گئے۔ اس علم کی ابتدا بقول امام فخر الدین رازی حکیم فیثاغورس حضرت سلیمان علیہ السلام کے شاگرد سے ہوئی بعض کے نزدیک اس کے موجد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ مگر بعض اہل تحقیق اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ققنس جو ایک مشہور اور خوش الحان پرند ہے اُس کی آواز سے حکما نے یہ علم نکالا۔ اور آسمان کے بارہ برجوں کے موافق بارہ مقام ٹھیرا کر اس کے شعبوں یعنی اگنیوں کو رات دن کی گھڑیوں کے موافق چوبیس پر تقسیم کیا اور ہر ایک موسم کے واسطے ان برجوں کے باعث اس کی تخصیص ہوئی۔ مولانا روم کے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ گردش افلاک سے یہ علم حاصل ہوا۔
خوش ہمیشہ گفتہ اند این لحنہا ۔ کز دوار چرخ بگرفتیم ما) ٭

عِلمِ نباتات (ع) اسم مذکر:۔ نباس پتی یا جڑی بوٹی اور اشجار مختلفہ کی تحقیق کا علم جس سے درختوں۔ پودوں وغیرہ کی ساخت اُن کے اجزا کی قابلیت۔ بڑھنے کے مقام۔ اور نباتات کا حال معلوم ہو جاتا اور وہ اصطلاحیں معلوم کی جاتی ہیں جن سے اس علم کے بیان اور درختوں کی وجہ تسمیہ میں کام پڑتا ہے ٭

عِلمِ نجوم (ع) اسم مذکر:۔ جوتش بدیا۔ ستاروں کا علم۔ وہ علم جس کے ذریعے اجرام فلکی اُن کی جسامت۔ حرکات۔ سکنات۔ بُعد۔ زمانۂ گردش۔ گرہن وغیرہ کا حال معلوم ہو۔ مگر زمانۂ قدیم سے موافق ستاروں کی تاثیرات یعنی سعادت ونحوست اور واقعات آئندہ کی حسب گردش پیشینگوئی یا معاملات تقدیر اور اچھے بُرے موسم کی خبر دینے کا علم ٭

عِلمِ ہندسہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) علم ریاضی کی وہ شاخ جو اجسام کی جسامت خفیفت۔ اور سطوح وزوایا کے تعلقات یا اُن کی پیمائش کو ظاہر کرے۔ وہ علم جس سے معرفت اشکال ومقادیر اشیا کی واقفیت حاصل ہو (۲) اعداد ورقوم کا علم ٭

(اہل لغات کی رائے ہے کہ یہ لفظ اندازہ کا معرب ہے یا بدل ہمزہ بحرف ہا وحذف الف۔ چونکہ کلام عرب میں حرف دال وزا معجمہ بلا فاصلہ ایک کلمہ میں جمع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا حرف زا کو سین مہملہ سے بدل کر ہندسہ بنا لیا۔ مگر حال کے اہل تحقیق بیان کرتے ہیں کہ یہ لفظ ہند سے متعلق ہے۔ کیونکہ علم ریاضی کی جڑ ہندوستان ہے۔ اور اسی جگہ سے یہ علم مصر وعرب وغیرہ میں پہنچا ہے) ٭

عِلمِ ہَوا (ع + ف) اسم مذکر:۔ علم طبعی کا وہ حصہ جو ہوا۔ اُس کی خاصیت استعمال اور حیوانات کے ساتھ تعلقات کو بتلاتا ہے ٭

عِلمِ ہیئت (ع) اسم مذکر:۔ وہ علم جس کے ذریعہ سے اشکال فلکی اور مساحت کرۂ ارض معلوم کریں (دیکھو علم نجوم) ٭

(علوم عربی ۳ علوم انگریزی ۳ علوم ہندی ۲ مشہور ہیں۔ جن کا بیان ان علوم کی کتابوں سے بہتر لغات میں نہیں ہو سکتا ورنہ لغات بہت بڑھ جاتی) ٭

عُلَما (ع) اسم مذکر:۔ عالم کی جمع۔ پڑھے لکھے لگ۔ فاضل۔ پنڈت لگ ٭

عُلَماے دَہر (ع) اسم مذکر:۔ دُنیا کے عالم۔ دُنیا کے فاضل ٭

عِلمی (ع) صفت:۔ منسوب بہ علم۔ علم سے متعلق۔ جیسے علمی بحث۔ علمی تقریر وغیرہ ٭

عِلمیت (ع) اسم مؤنث:۔ علم ہونا۔ علم۔ بدیا۔ (یہ مصدر اُردو والوں کی گھڑت ہے) ٭

عِلمیت بگھارنا (ف) فعل متعدی:۔ علم کی شیخی میں آکر عالمانہ بحث کرنا۔ علم دکھانا۔ علم جتانا ٭

عُلُو (ع) اسم مذکر:۔ اُنچائی۔ بلندی۔ برتری۔ جیسے عُلوِ جاہ یا مرتبہ وغیرہ ٭

عُلُوِّ ہمت (ع) صفت:۔ عالی ہمت۔ بلند ہمت۔ بلند ارادہ ٭

عُلُوفہ (ع) اسم مذکر:۔ خوردنی۔ خوراک۔ کھانا۔ طعام۔ کھانے کی چیز ٭ راتب بھتا۔ راتبہ ٭ وظیفہ۔ روزینہ ٭

عُلُوم (ع) اسم مذکر:۔ علم کی جمع۔ بدیا۔ ہُنر۔ فن ٭

عُلُومِ جدیدہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ عُلوم جو زمانۂ حال میں ایجاد ہوئے۔ جیسے علم آب۔ فوٹوگرافی۔ علم ہوا۔ علم طبقات الارض۔ جرثقیل۔ طبعی ٭ حکمت ٭ ادب ٭ مساحت۔ ریاضی۔ زراعت۔ ہیئت۔ کیمیا۔ طب۔ علم آب وہوا۔ تاریخ۔ نظام شمسی۔ اخلاق۔ سیاست مُدن۔ نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ حساب وغیرہ اگرچہ ان میں علوم قدیمہ بھی شامل ہیں مگر اب ان کی ترکیب اور تجربہ نیا ہو گیا ہے ٭

عُلُومِ قدیمہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ علم جو پچھلے زمانہ سے چلے آتے ہیں۔ اور اُنہیں کے وسیلہ سے نئے عُلوم نکالے جاتے ہیں جیسے علم منطق۔ نجوم۔ عروض وغیرہ ٭

عُلُومِ متعارِفہ (ع) اسم مذکر:۔ (اقلیدس) وہ مشہور ومعروف اور صریح باتیں جو دلیل کی بنیاد قائم کرنے کے واسطے اختیار کی جائیں۔ جیسے جو چیزیں ایک دوسری پر منطبق ہوتی ہیں یعنی ایک ہی سطح گھیرتی ہیں۔ وہ آپس میں مساوی ہوتی ہیں ٭

عُلُومِ مَشرِقی (ع) اسم مذکر:۔ وہ عُلوم جو مشرقیہ ممالک یعنی ایشیائی ممالک میں مروج ہیں۔ مثلاً عربی۔ سنسکرت۔ فارسی یا اُردو وغیرہ زبانوں میں جن ایشیائی علموں کا ذکر ہے وہ علوم مشرقی کہلاتے ہیں ٭

عُلُومِ مَغرِبی (ع) اسم مذکر:۔ وہ علوم جو ممالک غربیہ یعنی یورپ۔ انگلستان۔ فرانس۔ جرمن۔ وغیرہ میں رائج ہیں ٭

ع

عُلوی (ع) اسم مذکر۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد۔ مگر اصطلاحاً وہ شخص جو حضرت علی کی اولاد سے تو ہو۔ مگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے نہ ہو ◆

عُلوی (ع) اسم مذکر :۔ فرشتہ۔ ملک۔ ستارہ۔ کوکب ◆ آسمانی فلکی۔ الٰہی ◆ اعلےٰ اوپر کا۔ اعلےٰ رتبہ کا۔ سفلی کا نقیض ◆

عُلوی عمل (ع) اسم مذکر :۔ وہ عمل جو آسمانی موکلوں فرشتوں یا اسمائے الٰہی کے ذریعہ سے کیا جائے۔ بخلاف سفلی کے کہ یہ شیطان اور بھوت پریت کے وسیلہ سے کیا جاتا ہے ◆

عَلی (ع) اسم مذکر (۱) اونچا۔ بلند ◆ حق تعالےٰ کا نام (۲) خلیفۂ چہارم کا نام جو رسول مقبول کے داماد اور چچا زاد بھائی تھے۔ صوفیوں کا سلسلہ انہیں سے چلا ہے۔ آپ کو علم معرفت میں بہت بڑا دخل تھا۔ بہادری اور مشکل کشائی میں یکتا تھے حسنین علیہما السلام آپ ہی کے جگر گوشے تھے۔ اہل تشیع ان کو ہر سہ خلفا پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ ایک تو آپ رسول مقبول کے خاندان میں تھے دوسرے داماد تیسرے سب سے زیادہ صاحب کمال اور خدا تعالےٰ کے گھر کے بھید سے واقف۔ چوتھے حسنین کے والد ماجد تھے۔ اہل سنن نے آپ کو رسول مقبول کے ارشاد کے بموجب خلیفۂ چہارم مانا ہے۔ مگر بزرگی اور عزت میں دیگر خلفا سے کسی طرح کم نہیں سمجھتے۔ مگر اہل تشیع زیادہ ہی سمجھتے ہیں۔ جو مین اُن کے حسن عقیدت کی دلیل ہے ◆

عَلی بند (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) ایک زیور کا نام جسے اکثر اہل تشیع کلائی یا بازو وغیرہ پر باندھتے ہیں ؎

ہاں ہے آج اُس کے علی بند نے مجھے ۔ دو اُنگلیاں بھی کم نہیں کچھ ذوالفقار سے (مصحفی)

(۲) کُشتی کے ایک پیچ کا نام (۳) جادو کا اثر رد کرنے والا تعویذ ◆

عَلی دمت (ف) صفت :۔ (عوام) بڑا۔ قد آور۔ قوی ہیکل ◆

عَلی عَلی (ع) اسم مذکر :۔ ایک فقرہ ہے جو مذہبی جنگ یا عام جنگ میں اہل اسلام حضرت سے شجاعت کی مدد مانگنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں جس سے مراد ہے یا علی مدد کر تو ہی مشکل کشا ہے ◆

عَلی کی مار (ا) دعائے بد۔ عو :۔ ایک کوسنا ہے جس کے معنی ہیں کہ اُس پر حضرت علی کی پھٹکار رہو ◆

عَلی مدد (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) کُشتی کے ایک فن کا نام یکیتی یا پھیکتی کی ایک قسم (۲) جواب سلام جو فقراء کی طرف سے ہوتا ہے ◆

علےٰ (ع) حرف جر :۔ پر۔ اوپر۔ بالا۔ پر ◆

ع

علی الاتصال (ع) تابع فعل :۔ متواتر۔ پے در پے۔ بلا فصل۔ متصل۔ پیہم۔ لگاتار۔ تابڑ توڑ۔ یکے بعد دیگرے۔ مکرر سکرر ◆

علی الاجمال (ع) تابع فعل :۔ بطور مجمل۔ مجملاً۔ بالاشتراک۔ فی الجملہ ◆

علی الاطلاق (ع) تابع فعل :۔ مطلق۔ بے قید۔ بالکل محض۔ سراسر بلا شرط ◆

علی الانفراد (ع) تابع فعل :۔ جداگانہ۔ الگ الگ۔ علیحدہ علیحدہ ◆

علی اللہ (ع) :۔ توکلتُ علی اللہ کا مخفف۔ لغوی معنی میں خدا پر بھروسا کیا (فارسی والے اکثر شور و غل یا غوغا کے معنی میں استعمال کرتے ہیں) ◆

علی التواتر (ع) تابع فعل :۔ دیکھو (علی الاتصال) ◆

علی الحساب (ع) تابع فعل :۔ اُس حساب میں جس کا ابھی فیصلہ نہ ہوا ہو۔ پیشگی طور پر۔ بلا حساب۔ یونہیں۔ چلتے ہوئے حساب میں۔ پاس سے۔ حساب میں لگائے بغیر ◆

علی الحساب دینا (و) فعل متعدی :۔ قبل از حساب دینا۔ پیشگی طور پر دینا۔ بطور قرض دینا۔ بیج کے طور پر دینا ◆

علی الخصوص (ع) تابع فعل :۔ خاصکر۔ خاص کرکے۔ خصوصاً۔ بالتخصیص کرکے ◆

علی الدوام (ع) تابع فعل :۔ ہمیشہ۔ ہمیشہ کے لئے ◆

علی الصباح (ع) تابع فعل :۔ بہت سویرے۔ تڑکے ہی۔ بھور ہے۔ نور کے تڑکے۔ راجہ کرن کے پہرے ◆

علی العموم (ع) تابع فعل :۔ عموماً۔ عام طور پر ◆

علی قدر مراتب (ع) تابع فعل :۔ حسب مرتبہ۔ حیثیت یا رتبہ کے موافق ◆

علی ہذا القیاس (ع) تابع فعل :۔ اسی قیاس پر۔ اسی طرح۔ یونہیں سمجھتے چلے جاؤ ◆

عُلیا (ع) افعل التفضیل مؤنث کا صیغہ :۔ بہت بلند۔ جیسے "ہند علیا وغیرہ" ◆

علیحدگی (ف) اسم مؤنث :۔ جدائی۔ تنہائی۔ خلوت ◆

علیحدہ (ع) صفت :۔ (اصل میں علیٰ حدہ تھا) (۱) اپنی حد پر (۲) جدا۔ الگ۔ نیارا۔ (۳۔ ر) علاوہ۔ سوائے (۴۔ تابع فعل۔ ر) جداگانہ۔ بالانفراد۔ متفرق۔ الگ الگ (۵۔ ا) خلوت میں۔ تنہائی میں جیسے "تم سے علیحدہ کچھ ذکر کرینگے" (۶۔ ر) شرکت سے باہر۔ شرکت سے خارج ◆

علیحدہ رکھنا (ر) فعل متعدی :۔ جدا رکھنا۔ نیارا رکھنا۔ ملنے نہ دینا ◆

علے

علیحدہ علیحدہ (ع) تابع فعل :- جدا جدا ۔ الگ الگ ۔ نیارا نیارا ◆

علیحدہ کرنا (و) فعل متعدی :- (۱) جدا کرنا ۔ الگ کرنا (۲) موقوف کرنا ۔ برطرف کرنا ۔ چننا ۔ چھانٹنا ۔ انتخاب کرنا ◆

علیحدہ ہونا (و) فعل لازم :- (۱) جدا ہونا ۔ الگ ہونا ۔ چھوٹنا (۲) موقوف ہونا ۔ برطرف ہونا ۔ (۳) بٹنا ۔ تقسیم ہونا ۔ جیسے "حصّہ علیحدہ ہوا" ۔ (۴) سرکنا ہٹنا ۔ پرے ہونا ◆

علیل (ع) صفت :- مریض ۔ بیمار ۔ دُکھیا ۔ روگی ◆

علیم (ع) صفت :- (۱) دانا ۔ جاننے والا ۔ عالم ۔ داننده ۔ واقف (۲) علم والا ۔ فاضل ۔ بِدیا وان ۔ صاحبِ علم ◆

علیہ (ع) تابع فعل :- اُس پر ۔ اُس کے اُوپر ◆

علیہِ الرّحمۃ (ع) دعا :- خدا کی اُس پر رحمت ہو ◆

علیہِ السّلام (ع) دعا :- اُس پر سلام ہو ۔ یعنی خدا تعالےٰ کی اُس پر عنایت مہربانی اور توجّہ ہو ◆

علیہم (ع) متعلق فعل :- اُن پر ۔ اُن کے اُوپر ◆

علیہمُ السّلام (ع) دعا ۔ اُن سب پر خدا تعالےٰ کا دُرود اور سلام ہو ◆

علیّین (ع) اسم مؤنث :- (۱) بہشت کا نام ◆ آٹھواں آسمان ◆ (۲ ۔ جمع علیّہ) جنّت کے اونچے اونچے مکان یا اُس کی کھڑکیاں ◆

عمّ (ع) اسم مذکر :- چچا ۔ باپ کا بھائی ۔ تایا ۔ تاؤ ۔ عمو ◆

عمّ زادہ (ع + ف) اسم مذکر :- چچا زاد ۔ چچا کا بیٹا ◆

عمارت (ع) اسم مؤنث :- (۱) آبادی ۔ بستی ۔ آبادانی (۲) مرمّت ۔ دُرستیِ شکست و ریخت (۳ ۔ و) مکان ۔ محل ۔ مسکن ۔ گھر ◆

عمّاری (ع) اسم مؤنث :- ہاتھی کا ہودج ۔ ہاتھی کا ہودا جو اُس کی پیٹھ پر بیٹھنے کے واسطے رکھتے ہیں ۔ ہاتھی کے اُوپر کی رتھ ◆

(بتخفیفِ میم و بلا تشدید بھی جائز ہے ۔ چونکہ اس کے موجد کا نام عمار تھا اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) ◆

عُمّال (ع) اسم مذکر :- عامل کی جمع ۔ حاکم ۔ کارگزار ۔ تحصیلدار ۔ روپیہ وصول کرنے والے عہدے دار ۔ پرگنوں کے حاکم ◆

عمامہ (ع) اسم مذکر :- پگڑی ۔ دستار ۔ سرپیچ ۔ پھینٹا ۔ مُنڈاسا ۔ صافہ (بہ تشدیدِ میم بھی درست ہے) ◆

عمد (ع) اسم مذکر :- اختیار سے کوئی کام کرنا ۔ قصد ۔ ارادہ ۔ آہنگ ۔ نیّت ۔ منشاء ۔ عزم ۔ مدنظر ◆

عم

عمداً (ع) تابع فعل :- قصداً ۔ ارادتاً ۔ جان بوجھ کے ۔ اختیار سے ۔ ارادہ سے ۔ دانستہ ◆

عمدگی (و) اسم مؤنث :- خوبی ۔ بھلائی ◆ جوہر ۔ وصف ۔ گُن ◆ فضیلت بزرگی ۔ عظمت ◆

عُمدہ (ع) صفت :- (۱) معتبر ۔ معتمد ۔ وہ شخص جس پر اعتماد اور بھروسا کیا جائے اعتبار رو ۔ ساکھ والا ۔ (۲ ۔ مجازاً) اچھا ۔ بھلا ۔ خوب (۳ ۔ و) شریف ۔ امیر ۔ دولتمند ۔ صاحبِ ثروت ◆ ذی رتبہ ۔ ذی عزّت ◆ سردار ۔ ان معانی میں اگلے شعرائے اُردو نے اکثر جگہ باندھا ہے ؎

سنو یارو کروں ہوں میں اک نقل | جس کو باور کرے نہ ہرگز عقل
اتفاقاً اک آشنا میرے | گئے تھے اک عمدہ کے ڈیرے (میر)

عمدوں نے سو طرح کی یاقوتیاں بنائیں (نظیر)

(۴) برگزیدہ ۔ منتخب ۔ پسندیدہ (۵ ۔ و) نفیس ۔ تحفہ ۔ قابلِ تعریف ۔ چوکھا ۔ (۶ ۔ و) اول درجہ کا ۔ چوٹی کا ۔ اعلےٰ قسم کا ۔ بڑھ کا (۷ ۔ و) خالص ۔ بے ملاو کھرا (۸ ۔ و) خوش ذائقہ ۔ لذیذ ۔ (۹ ۔ و) قیمتی ۔ بیش بہا (۱۰ ۔ و) نیک خلیق (۱۱ ۔ و) خوبصورت ۔ خوش وضع ۔ خوش اندام ◆

عُمدۃُ المُلک (ع) اسم مذکر :- ملکی اعلےٰ عہدہ داروں کا خطاب جو شاہی زمانہ میں دیا جایا کرتا تھا ۔ رکن السلطنت ◆

عُمدہ سے عُمدہ (و) تابع فعل :- نہایت اچھا ۔ نفیس سے نفیس ۔ بڑھیا اول درجہ کا ◆

عُمر (ع) اسم مؤنث :- (۱) وہ زمانہ کہ جس میں بدن کی آبادانی حیات کے سبب سے رہتی ہے ۔ سِن و سال ۔ اوستھا ۔ آربل ۔ آیو ؎

شبِ ہجراں کی درازی کا فکر کیا کیجے | خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے (آتش)

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے | عمر یونہیں تمام ہوتی ہے

(۲) عرصہ ۔ مدت ۔ زمانہ ۔ جُگ ◆ قرن (۳ ۔ و) عہد ۔ دَور ۔ جیسے "ہماری عمر میں یہ بات نہیں ہوئی" ◆

عُمر بسر کرنا (و) فعل متعدی :- عمر کاٹنا ۔ جوں توں کر کے دن پورے کرنا ۔ عمر گزارنا ۔ عمر کو انجام پر پہنچانا ؎

پاؤں کے نیچے کی مٹی بھی نہ ہوگی ہم سی | کیا کہیں عمر کو اس طرح بسر ہم نے کیا (میر)

عُمر بیتنا (و) فعل لازم :- دیکھو عمر کٹنا ◆

عُمر بھر (و) تابع فعل :- تمام عمر ۔ زندگی بھر ◆ تا بحیات ۔ تا زیست ◆ ہمیشہ

عمر

سدا۔ جیسے عمر بھر کا جلا پا +

عمر بھر کی روٹیاں سیدھی کر لینا (ہ) فعل متعدی :۔ تمام عمر کے خرچ کے واثق کما لینا۔ بہت سا روپیہ گھسیٹ لینا +

عمر پٹہ (ہ) اسم مذکر :۔ عمر بھر کا اجارہ۔ عمر بھر کا ٹھیکہ۔ تمام عمر جینے کا اقرار نامہ +

عمر پٹہ لکھوانا یا لکھالانا (ہ) فعل متعدی :۔ ہمیشہ زندہ رہنے کا اجارہ لینا۔ سدا جیتے رہنے کا اقرار نامہ لکھا لانا۔ ہمیشگی کا سامان کرنا ؎

لائے تھے ہم تو عمر پٹہ یاں لکھا کے تب سیاہی پہ سفیدی چڑھی تب تبر پڑا (نظیر)

عمر تیر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (لکھنؤ) دیکھو عمر ٹیر کرنا +

عمر ٹیر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ عمر گزارنا۔ عمر کو انجام پہنچانا۔ عمر کے دن پورے کرنا۔ زندگی کے دن بھرنا۔ جوں توں کرکے دن کاٹنا۔ عمر بسر کرنا۔ عمر کاٹنا۔ بُرے حالوں جینا۔ ایام گزاری کرنا +

(اہل لکھنؤ عمر تیر کرنا اس موقع پر بولتے ہیں۔ لیکن تیر کی کوئی نسبت نہیں پائی جاتی۔ ٹیر کرنا ٹالنا سے لیا گیا ہے۔ یعنی ٹال کا ٹیل ہوا۔ ٹیل سے حسب قاعدہ ٹیر ہوا۔ کیونکہ لام و رے کا بدل ہے اُس سے ٹیر کرنا بنا لیا +

عمرِ دراز (ہ) دعا۔ عو :۔ عمر بڑی ہو۔ جیتے رہو۔ مدت تک جینا نصیب ہو۔ یہ دعا سلام کے جواب میں چھوٹوں کو دیجاتی ہے +

عمر رسیدہ (ع۔ ف) صفت :۔ عمر پہ پہنچا ہوا۔ بڑی عمر کا۔ بوڑھا۔ مُعمّر + زمانہ دیدہ۔ تجربہ کار +

عمرِ طبیعی (ع) اسم مؤنث :۔ وہ عمر جو از روے حکمت و فطرت قرار دیگئی ہے۔ پوری عمر۔ اصلی عمر۔ ٹھیک عمر۔ جیسے ”انسان کی عمر طبیعی ۱۲۰ برس ہے“ ؎

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے (ذوق)

عمر قید (ہ) اسم مؤنث :۔ دائم الحبس۔ عمر بھر کی قید۔ جیتے جی کی قید +

عمر قیدی (ہ) اسم مذکر :۔ وہ قیدی جسے عمر بھر کی قید ہو۔ جنٹل اوقات غلام کے حق میں بھی کہدیتے ہیں۔ اور نیز کبھی بیوی کی نسبت +

عمر کا پیمانہ بھر جانا (ہ) فعل لازم :۔ عمر کے جام کا لبریز ہو جانا۔ زندگی پوری ہو جانا۔ مرنے کا وقت قریب آ جانا۔ زندگی ہو چکنا ؎

یاد آتا ہے جب چلنا وہ مستانہ کسی کا بس عمر کا بھر جاتا ہے پیمانہ کسی کا (مؤلف)

عمر کاٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ بے لطفی سے عمر گزارنا۔ جوں توں کرکے دن پورے کرنا۔ ایام گزاری کرنا۔ عمر بسر کرنا۔ عمر کو انجام دینا ؎

محبت اس کو کہتے ہیں کہ عمر اپنی چکورا یل بلا گردانے رو رو کے مہ کامل سے کاٹی ہے (نصیر)

عمل

عمر کٹنا (ہ) فعل لازم :۔ عمر گزرنا۔ عمر بسر ہونا۔ عمر بیتنا + اوقات بسری ہونا + جیسے ”ہماری تو اسی سرکار میں عمر کٹ گئی“۔ ”ماں باپ کی فقیری سے کہیں عمر کٹتی ہے“ +

عمر کے دن بھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ بے لطفی سے عمر گزارنا۔ عمر کے دنوں کو دفع کرنا۔ جوں توں کرکے عمر کاٹنا ؎

مرتا ہوں تڑپتا ہوں پڑا ہجر میں اس بن دن عمر کے بھرتا ہوں شب و روز میں گن گن (نظیر)

عمر گزرنا (ہ) فعل لازم :۔ عمر بیتنا۔ عمر کٹنا + مدت گزرنا۔ عرصہ ہونا ؎

ہم اسیروں کو بھلا کیا جو بہار آئی نسیم عمر گذری کہ وہ گلزار کا جانا ہی گیا (میر)

نہ سمجھا عمر گزری اس بُتِ خود سر کو سمجھاتے پگھل کر موم ہو جاتا اگر پتھر کو سمجھاتے (داغ)

عمرِ نوح (ع) اسم مؤنث :۔ نوح کی سی بڑی عمر۔ بہت بڑی عمر + عرصۂ دراز مدت طویل۔ ایک زمانۂ ممتد +

(حضرت نوح علیہ السلام کی عمر میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے چودہ سو برس بعض نے ایکہزار بیس برس مگر اکثر ساڑھے نو سو برس کی عمر لکھی ہے۔ اگر درست ہے تو یہی ہے) +

عَمْرو (ع) اسم مذکر :۔ ایک فرضی نام۔ جیسے ”زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔ وغیرہ“ +

(چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام اور اس نام میں بحالت تحریر فرق و امتیاز نہیں رہتا تھا۔ اور عُمر بضم کو عَمر بالفتح پڑھ دیا سو بے ادبی میں داخل تھا۔ لہذا ایک زائد واو کے ساتھ اس نام کے لکھنے کی رسم ڈالی گئی۔ اردو میں ایسے ناموں کی بجاے لٹو۔ جگدر۔ امکا ڈھمکا۔ احمد۔ محمود وغیرہ استعمال کرتے ہیں) +

عمرو زید (ع) اسم مذکر :۔ لٹو جگدر۔ امکا ڈھمکا۔ احمد۔ محمود جیسے ”احمد کی پگڑی بڑی کہ محمود کی“ ؟

عُمْرہ (ع) اسم مذکر :۔ حاجیوں کی ایک خاص عبادت کا نام جس کا یہ طریقہ ہے کہ مکہ سے احرام باندھ کر موضع تنعیم میں جو کعبہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ جا کر چند رکعت نفل ادا کرکے پھر مکہ میں آتے اور خانۂ کعبہ کا طواف شروع کرتے ہیں +

عُمْق (ع) اسم مذکر :۔ گہرائی۔ قعر۔ تہ۔ کنوئیں۔ حوض یا دریا کی تھاہ +

عَمَل (ع) اسم مذکر :۔ (۱) کام۔ کاج۔ کار۔ کاج۔ فعل۔ دھندا (۲) تعمیل۔ کارروائی + برتاؤ (۳) مشق۔ استعمال۔ ربط۔ مزاولت۔ ابھیاس۔ عادت معمول۔ نیم۔ ورد (۴) قاعدہ۔ قاعدہ کا برتاؤ یا استعمال جیسے ”حساب کا عمل سوال کا عمل وغیرہ“ (۵۔ ہ) اثر۔ تاثیر۔ گن (۶۔ ہ) نشے کا اثر + نشہ۔ سُکر + ؎

کیا کہوں خالِ رُخِ یار نے یا رو حبِ افیون کھلا اپنے عمل میں مارا (نصیر)

(۷۔ ہ) راج۔ حکومت۔ تخت۔ سلطنت۔ عملداری ؎

بے چراغِ داغ اے دل اُس کے گھر شب کو نہ جا اس عمل میں ڈر ہے چوکیدار کا بازار میں (نصیر)

(۸ - ۵) صدر و ملک (۹ - و) دخل - مداخلت - قبضہ - چنانچہ کہتے ہیں کہ اُس نے وہاں اپنا عمل دخل کر لیا (۱۰ - و) وقت - سماں - جیسے چار کے عمل میں اُٹھ کر منہ ہاتھ دھویا یعنی چار بجے کے وقت (۱۱ - ۱) پڑھنت - جادو - ٹونا منتر - افسوں - انچھر - سحر ۔

کیا پوچھتا ہے تو عمل نفس و محبت ۔ ۔ ۔ (ذوق)

تاثیر محبت عجب اک ڈھب کا عمل ہے ۔ لیکن عمل یار پہ چل جائے تو اچھا (ایضاً)

(۱۲ - و) شیافہ - پچکاری - عمل حاجت

شیخ جی کو پڑ طبیبوں نے بتایا ہے عمل ۔ ہو گیا پھر آج کل ان کو عمل بہ ساد کا (شیخ باقر علی)

(۱۳ - و) اسم خواہ جادو ہو خواہ علم ہو - خواہ عملی ◆

عمل بیٹھنا یا بیٹھ جانا (و) فعل لازم :- تحت بیٹھنا - حکومت جمنا - قبضہ ہو جانا - قبضہ و تصرف میں آ جانا - سکہ بیٹھ جانا - عمل دخل ہونا - حکومت ہونا - راج ہونا ۔

سر کوئی اُٹھا نہیں آگے مرے غافل ۔ بیٹھا ہے عمل جب سے مرا ملک سخن میں (غافل)

کشور عشق میں جرأت سے عمل بیٹھ گیا ۔ اُٹھ گئے غیر جو بزم میں گل بجھ گیا (جرأت)

عمل پانی (و) اسم مذکر :- نشہ پانی - بھنگ یا افیون وغیرہ کو پانی میں گھول کر پینے سے مراد ہوتی ہے ◆

عمل پانی کرنا (و) فعل متعدی :- نشہ پانی کرنا - نشہ پینا - نشے کی چیز معمولی وقت پر پینا ◆

عمل پڑھنا (و) فعل متعدی :- کسی منتر یا آیت یا دعا خواہ افسوں وغیرہ کو کسی مطلب کے واسطے بطور وظیفہ خاص ترکیب کے ساتھ پڑھنا - اسم پڑھنا - پڑھنت پڑھنا ◆

عمل جراحی (ع) اسم مذکر :- جراح کا کام - چیر پھاڑ ◆

عمل چلنا (و) فعل لازم :- کسی پڑھنت یا منتر یا اسم کا کارگر ہونا - عمل کا متاثر ہونا ۔

تاثیر محبت تو عجب ڈھب کا عمل ہے ۔ لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا (ذوق)

عمل دار (ع + ف) اسم مذکر :- حاکم - عامل - کارکن ◆ تحصیلدار - محصل - ضلع دار وغیرہ ◆

عمل داری (ع + ف) اسم مؤنث :- (۱) راج - پاٹ - حکومت - سلطنت - تحت - ریاست (۲) قلمرو - علاقہ (۳) اختیار - حکم - ادھکار - (۴) ضلع داری - کلکٹری ◆

عمل و دخل (و) اسم مذکر :- تحت - حکومت - قبضہ - اختیار ◆

عمل و دخل کرنا (و) فعل متعدی :- قبضہ کرنا - تحت بٹھانا ◆

عمل در آمد (ع + ف) اسم مذکر :- کارروائی - ضابطہ - اجرا - سلوک - برتاؤ - تعمیل - کاربندی ◆

عمل در آمد کرنا (و) فعل متعدی :- کاربند ہونا - تعمیل کرنا - کارروائی کرنا - برتاؤ میں لانا - عمل میں لانا - بجا لانا ◆

عمل در آمد ہونا (و) فعل لازم :- کارروائی ہونا - تعمیل ہونا - کار اجرا ہونا - عمل میں آنا ◆

عمل کرنا (و) فعل متعدی :- (۱) تعمیل کرنا - عمل میں لانا - بات ماننا - کسی بات پر کاربند ہونا - کہا ماننا - کسی بات پر چلنا - بجا لانا - برتنا - برتاؤ میں لانا ◆ (۲) اثر کرنا - تاثیر کرنا (۳) نشہ پانی کرنا - نشہ پینا (۴) قبضہ کرنا - تحت بٹھانا ◆

عمل ہونا (و) فعل لازم :- (۱) دخل ہونا - تحت بیٹھنا - قبضہ ہونا (۲) نشہ ہونا - سرور ہونا (۳) کسی بات پر کاربند ہونا - جیسے انہیں کسی کے سمجھانے پر عمل نہیں - رہنے - (۴) دقت ہونا - حال ہونا - جیسے تین کا عمل ہے ◆

عملہ (ع) اسم مذکر :- (عامل کی جمع) (۱) کارکن لوگ - اہلکار - محکمہ کے آدمی - ملازمان دفتر - کچہری کے لوگ ◆ (۲ - و) مکان کا ملبہ - مکان کا اسامان - زمین کے علاوہ جو کچھ مکان کی ہیئت ہو وہ سب عملہ میں داخل ہے - مثلاً چھت - چھت کی کڑیاں - چھپر - دیواریں وغیرہ ◆

عملۂ پولس یا فوجداری (و) اسم مذکر :- محکمۂ پولس - محکمۂ فوجداری شہری انتظام اور محافظت کے لوگ ◆

عملہ دخلہ (و) اسم مذکر :- (عوام) قبضہ و تصرف ◆

عملہ دخلہ کرنا (و) فعل متعدی :- قبضہ کرنا - تحت میں لانا - قابض و متصرف ہونا ◆

عملہ دخلہ ہونا (و) فعل لازم :- قبضہ ہونا - دخل ہونا ◆

عملہ فعلہ (و) اسم مذکر :- (عوام) کسی دفتر یا محکمہ کے ملازم - کارکنندگان دفتر - محکمہ کے نوکر چاکر - اہلکاران محکمہ ◆ والی موالی ◆

عملی (ع) صفت :- (۱) منسوب بہ عمل ◆ فعلی کا نقیض (۲ - و - عوام) نشہ باز - نشہ کا عادی ◆

عمو (ع) اسم مذکر :- چچا - باپ کا بھائی - تایا - تاؤ (اصل میں عم تھا مگر فارسی والوں نے ایک واؤ بڑھا کر عمو کر لیا جس طرح خال سے خالو بنا لیا تھا) ◆

عمود (ع) اسم مذکر :- (۱) تھم - تھمبہ - ستون ◆ چوب خیمہ ◆ گرز ◆ ترازو کی ڈنڈی

شاہین قرار دو (۲) علم ہندسہ) وہ خط مستقیم جو دوسرے خط مستقیم پر قائم ہو کر زوایائے متصلہ باہم برابر پیدا کرے۔ تو اُسے عمود اور ان زاویوں کو زوایائے قائمہ کہتے ہیں ✤

عمُود ڈالنا (ف) فعل متعدی: کسی خط مستقیم پر عمود قائم کرنا ✤

عمود دار (ع + ف) صفت: سیدھا۔ خط مستقیم کی مانند ✤

عمُوم (ع) سب گھیر لینے کی حالت۔ عام ہونا۔ سب جگہ ہونا۔ بے قید ہونا۔ عام۔ سب کیشوں گُنتہ کل۔ سب۔ مطلق ✤

عمُوماً (ع) تابع فعل: عام طور پر ✤ اکثر۔ اکثر اوقات۔ بیشتر۔ اکثر کر کے ✤ بہت۔ علے العموم۔ مطلقاً ✤ سراسری طور پر ✤

عمیم (ع) صفت: پورا۔ تمام۔ سب پر حاوی۔ سب کو گھیرے ہوئے۔ سب میں شامل۔ عام ✤

عمیق (ع) صفت: گہرا۔ ڈونگا۔ مقعر ✤ ڈباؤ۔ اتھاہ۔ جیسے دریائے عمیق وغیرہ ✤

عَن (ع) حرف جار: از۔ سے ✤ طرف ✤ جانب۔ جیسے "عنقریب" ✤

عَنا (ع) اسم مذکر: رنج کا مترادف ✤ مشقت۔ مصیبت۔ دُکھ۔ تکلیف۔ کشٹ ✤

عُنّاب (ع) اسم مذکر: ایک میوہ کا نام جو بیر کی قسم میں سے اور نہایت سُرخ ہوتا ہے۔ ولائتی بیر۔ مزاجاً معتدل مائل برطوبت۔ مصفّی خون۔ مُسفید مُسرفہ و مُسکّنِ تشنگی ✤

عُنّابی (ع + ف) صفت: عُنّاب کی مانند سُرخ ✤ سُرخ مائل بسیاہی جو نا سپال پھٹکری۔ پتنگ اور کتھ وغیرہ سے بنایا جاتا ہے ✤

عِناد (ع) اسم مذکر: (۱) سینہ زوری۔ سرکشی۔ لڑائی۔ خصومت (۲) ہٹ۔ اصرار۔ ضد۔ (۳) بیر۔ دشمنی۔ بغض۔ عداوت (۴) کپٹ۔ کینہ۔ نفاق ✤

عَنادِل (ع) اسم مذکر: عندلیب کی جمع۔ بلبلیں ✤

عَناصِر (ع) اسم مذکر: عنصر کی جمع۔ اصلی جزو ✤ چاروں عنصر یعنی خاک۔ باد۔ آب۔ آتش ✤

عِنان (ع) اسم مؤنث: باگ۔ لجام۔ لگام۔ لغام ✤ باگ ڈور۔ راس ؎

بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکسار کی ۔ سمندِ ناز کی اُس کے عناں پھیری نہیں جاتی (ظفر)

عِنایات (ع) اسم مؤنث: عنایت کی جمع۔ الطاف۔ مگر اردو میں واحد مستعمل ہے ؎

کیا تعجب ہے جو دو جام دئے سب سے سوا ۔ کب مرے حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی (رند)

عِنایَت (ع) اسم مؤنث: (۱) مہربانی۔ کرپا۔ نوازش۔ دیا۔ کرم۔ لُطف۔ شفقت (۲) فیض۔ بخشش (۳) دین۔ تحفہ۔ عطیہ (۴) توجہ۔ التفات (اس لفظ کے لغوی معنی قصد اور ارادہ ہیں۔ مگر اردو میں نہیں آتے۔ البتہ فارسی والوں نے اِن معانی کو بھی برقرار رکھا ہے) ✤

عِنایَت رکھنا (ف) فعل متعدی: توجہ رکھنا۔ التفات رکھنا۔ نظر مہربانی رکھنا ✤

عِنایَت کرنا (ف) فعل متعدی: (۱) مہربانی کرنا۔ دیا کرنا۔ کرپا کرنا۔ (۲) احسان کرنا۔ منت رکھنا۔ ممنون فرمانا۔ (۳) دینا۔ بخشنا۔ عطا کرنا۔ (۴) توجہ کرنا۔ اِلتفات کرنا ✤

عِنایَت ہے (ف) محاورہ: مہربانی ہے۔ نوازش ہے۔ کرم بخشی ہے۔ باعث فخر ہے ؎

ہم تو یوں نہ کہیں کہ بوسہ دو ۔ گر عنایت کرو عنایت ہے (حکیم)

عِنَب (ع) اسم مذکر: انگور۔ تاک۔ داکھ۔ رز ✤ کشمش ✤
(جب بنتِ عنب کہتے ہیں تو وہاں شیرۂ انگور یا شراب انگور سے مراد ہوتی ہے) ✤

عِنَبُ الثّعلَب (ع) اسم مؤنث: مکو۔ مزاجاً اول درجہ میں بارد دوم میں یابس جواورام حارہ کے واسطے نہایت مُفید اور لوشری کو [illegible] مرغوب ہے ✤

عَنبَر (ع) اسم مذکر: ایک قسم کی خوشبودار چیز جو آگ پر موم کی [illegible] اور ادویات وغیرہ میں پڑتی ہے۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں حار [illegible] یابس۔ مقوی حرارت غریزی و باہ۔ نافع امراض دماغیہ و قلبیہ۔ عمدہ قسم عنبر اشہب ہے ✤

(۱) بعض اشخاص ایک بحری جانور کا جو شکل گاؤ دریا کے اندر رہتا ہے گوبر قرار دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دریا کے کسی چشمے یا منبع سے نکلتا ہے۔ بعض محققوں کا قول ہے کہ یہ ایک قسم کا موم یا موم کی قسم کا مادہ ہے۔ جو ہند اور چین و حبش کے پہاڑوں سے ایک قسم کی شہد کی مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ طرح طرح کی خوشبو کھاتی ہیں اس وجہ سے یہ خوشبو ناک ہوتا ہے۔ برسات کے موسم میں پانی کی رو کے ساتھ بہکر دریا میں چلا جاتا ہے اور وہاں خوب جھکولے کھا کھا کر ڈھلتا اور دریائی جانوروں کے کھانے میں آتا ہے چونکہ وہ اُسے ہضم نہیں کر سکتے۔ اس سبب سے سمندر یا دریا کے کناروں پر آکر اگل دیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے لوگ گمان کرتے ہیں کہ اُن جانوروں کا گوبر ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے

کہ ہم نے عنبر میں حال کا شہد دیکھا ہے۔ چونکہ عنبر آگ میں پگھل جاتا ہے اس سے بھی ان کے نزدیک ثابت ہوا ہے کہ کسی قسم کا موم ہے۔ دانایان فرنگ کی تحقیقات کے موافق بھی موم کی آمیزش کا ایک قسم کا مادہ ہے جو بحر ہند اور منطقوں کے اور اور حصوں میں بہتا ہوا پایا جاتا ہے اور ... مچھلی کے اندر ایک رطوبت منجمد ہوتی ہے۔ غالباً عنبر وہی ہے اور وہ ایل اس کو اپنے ... سے خارج کرتی رہتی ہے۔ ایک معتبر کتاب میں لکھا ہے کہ تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عنبر سپرم وہیل مچھلی کے پیٹ کے اندر سے نکلتا ہے۔ یہ مچھلی امریکہ کے جنوبی سمندر میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ کلیں اس کی چربی کے تیل سے صاف ہوتی ہیں۔ عمدہ موم بتی اسی کی چربی سے تیار ہوتی ہے۔ پہلے کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ عنبر کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ سمندر میں بہتا ہوا یا کنارے پر پڑا ہوا اٹھا لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ملاحوں کو ۲۵ سیر عنبر سمندر میں بہتا ہوا مل گیا تھا۔ اور وہ سب مالا مال ہو گئے تھے۔ اس کی رنگت سیاہ یا زرد یا سفید یا شہری ہوتی ہے اور کبھی سنگ مرمر کے موافق بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی بڑی سے بڑی سل بعض اوقات بہتی ہوئی ساٹھ پونڈ سے لے کر ۲۲۵ پونڈ تک نکال کر تولی گئی ہے۔ جو تقریباً تیس سیر سے ایک سو بارہ سیر تک ہوتی ہے۔ شعرا معشوق کی زلف کو بلحاظ خوشبو و سیاہی کے تشبیہ دیا کرتے ہیں) +

[عنبر ا]شہب (ع) اسم مذکر: سیاہ رنگ کا عنبر۔ حبشی عنبر۔ جو غیر مصفا ہے۔

عنبر خشخاش (ع + ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا صاف کیا ہوا عمدہ عنبر جس میں سفید سفید خشخاش کی مانند پتیاں ہوتی ہیں +

[عنبر]ین (ع + ف) صفت:۔ (۱) عنبر میں بسایا ہوا۔ عنبر سے معطر + عطر آگین۔ [خ]وشبوناک (۲) عنبر کے رنگ کا۔ سیاہ +

[عن]د (ع) تابع فعل:۔ نزد۔ نزدیک + پاس۔ قریب۔ متصل + پیش۔ سامنے۔ آگے + ساتھ + تقریباً +

عند الاستفسار یا **تحقیقات** (ع) تابع فعل:۔ پوچھنے یا تحقیق کرنے کے وقت۔ بروقت دریافت +

عند الپڑتال (ع) تابع فعل:۔ عدالت کے عملے جو جو بی سے واقفیت رکھتے ہیں نہ فارسی اور اردو زبان سے۔ اس قسم کے بے میل۔ بے ربط۔ خلاف قاعدہ الفاظ جاری کر دیے ہیں یعنی پڑتال کرنے کے وقت +

عند الطلب (ع) تابع فعل:۔ مانگنے کے وقت۔ طلب کرتی دفعہ۔ بروقت مطالبہ +

عند الضرورت (ع) تابع فعل:۔ ضرورت کے وقت۔ ضرورت میں +

عند الملاقات (ع) تابع فعل:۔ بروقت ملاقات +

عند الوقوع (ع) تابع فعل:۔ وقوع ہونے کے وقت +

عندلیب (ع) اسم مؤنث و مذکر:۔ بلبل۔ ہزار داستان۔ گلبدم ے

کئی دن سے بے گھات میں صیاد عندلیب آج گل میں پھنستی ہے (رند)

طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر ہر چمن میں عندلیب خوش بیاں رہتا نہیں (اسیر)

عندیہ (ا) اسم مذکر۔ عادۃ عندی یعنی میرے نزدیک یعنی میری رائے۔ بہ ایں لگایا ہے رائے۔ مافی الضمیر۔ منشا۔ ارادہ۔ منصوبہ۔

عندیہ پانا (ا) فعل متعدی:۔ منشا معلوم کرنا۔ مافی الضمیر دریافت کرنا۔ رائے پانا +

عندیہ لینا یا **معلوم کرنا** (ا) فعل متعدی:۔ رائے لینا۔ ارادہ دریافت کرنا۔ بھید لینا۔ منشا معلوم کرنا۔ مافی الضمیر دریافت کرنا +

عندیہ نہ پایا جانا (ا) فعل متعدی:۔ دلی ارادہ معلوم نہ ہونا۔ بھید و کھلنا۔ اصلی مطلب یا منشا معلوم نہ ہونا +

عندیہ نہ کھلنا (ا) فعل متعدی:۔ دیکھو (عندیہ نہ پایا جانا) +

عنصر (ع) اسم مذکر:۔ اصل۔ بنیاد + اصلی جزو۔ اطبا کے نزدیک خاک باد۔ آب۔ آتش + تت۔ بھوت۔ اہل ہند پانچ عنصر مانتے ہیں ان کے نزدیک آسمان بھی عنصر میں داخل ہے +

عنقا (ع) اسم مذکر:۔ از عنق۔ گردن۔ (۱) راج ہنس۔ ایک دراز گردن معلوم الاسم و مجہول الجسم پرند کا نام بعض لوگوں کے نزدیک اس کا وجود فرضی ہے۔ کیونکہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ فارسی میں اسے سیمرغ لکھا ہے۔ یعنی وہ پرند جس میں تیس پرندوں کی مشابہت یا رنگ پایا جاتا ہے ے

عنقا نے گم کیا ہے نشان نام کے لئے گم گشتہ کون کتنا ہے شہرت پرست ہے (ذوق)

دہن یار کا رہتا ہے تصور اس میں شیشۂ دل میں پری بنگئے ہے عنقا آزا (آتش)

آتی نہیں کسی کو بھی اصلا نظر کر عنقا کی طرح گم ہے تمہاری کمر مگر (سرور)

ہم وہ لاغر ہیں کہ عنقا کی طرح اے صابر عمر بھر نام کے حرفوں ہی میں مستور رہے (مرزا صابر)

(عبداللہ یافعی نے مرآۃ الخیال سے نقل کیا ہے کہ حوالئے اصحاب الرس میں ایک میل اونچا پہاڑ تھا جس میں ہزاروں طرح کے طیور رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی برس میں ایک پرند بزرگ خلقت طویل العنق جس کا منہ آدمیوں کا سا اور اعضا میں ہر ایک جانور کی مشابہت پائی جاتی تھی۔ اس پہاڑ پر آنکلا۔ اول اول ان جانوروں کو ستانا اور ہلاک کرنا شروع کیا۔ پھر وہاں کے آدمیوں کے بچوں پر چوٹ کرنے اور انہیں پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ ساکنان تہامہ اس پرند کو عنقائے مغرب کہا کرتے تھے جب اس جانور نے حد سے زیادہ ستانے پر کمر باندھی تو وہ سب جمع ہو کر اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان علیہ التحیۃ والرضوان کے پاس گئے۔ اور ان

عنق

کی دعا کے سبب اس آفت سے نجات پائی۔ کہتے ہیں جب سے یہ جانور کسی جزیرے میں چلا گیا ہے ✦

مؤرخ فرغانی اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ صعید مصر (شمالی مصر) سے ایک بہت بڑا پرند جس کی ڈاڑھی اور طیلسان آدمی سے مشابہ اور اس کے پر طرح بطرح کے رنگوں سے ملون اور اعضا اکثر جانوروں سے ملتے ہوئے تھے۔ عزیز کے روبرو لایا گیا تھا اور اُسے عنقا کہتے تھے۔ ویبسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس خیالی جانور کا وجود شیر اور عقاب کی صورت سے مرکب ہے اس کے دو بازو ایک چونچ اور چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اوپر کا حصہ عقاب سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور نیچے کا شیر سے اس کی تصویر زمانۂ قدیم کے تمغوں پر بازرہ بکثرت دیکھنے میں آتی ہے۔ نیز ایک قسم کا گدھ جو ترکستان کے پہاڑی اضلاع شمالی افریقہ اور روم میں پایا جاتا ہے ✦

رومن صاحب کی تاریخ مصر میں لکھا ہے کہ صوبہ ڈلٹا[1] میں ہلیو پولس کے نام سے ایک مشہور شہر تھا جس کے معنی آفتاب کا شہر ہو سکتے ہیں۔ عربی جغرافیہ دانوں نے اسی کو عین الشمس لکھا ہے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس میں آفتاب کے نام کا ایک مندر بنا ہوا تھا۔ ہیروڈوٹس صاحب اور دیگر مورخان یورپ نے اس مندر اور عنقا کا قصہ لکھا ہے۔ اگر یہ قصہ سچا ہوتا تو بلاشبہ عجیب ہی قصہ تھا۔ وہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ عنقا ایک پرند کا نام ہے۔ تمام دنیا میں وہ اکیلا ہی ہوتا ہے عرب کے ملک میں اس کی پیدائش ہے۔ پانچ یا چھ سو برس تک زندہ رہتا ہے اس کا قد عقاب کے برابر اور سر نہایت چمکدار پروں کے تاج سے آراستہ ہوتا ہے۔ گردن کے پر سنہری اور تمام جسم ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے۔ دم سفید اور سرخ۔ آنکھیں ستاروں کی مانند چمکتی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ بوڑھا ہو کر مرنے کے قریب پہنچتا ہے۔ تو لکڑیوں اور خوشبودار چیزوں سے اپنا گھر جسے مرقد کہنا چاہئے بناتا ہے۔ اور اسی میں گھس کر مر جاتا ہے۔ اس کی ہڈیوں اور چربی سے ایک ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی کیڑا ایک دوسرا عنقا بن جاتا ہے۔ اور یہ دوسرا عنقا اس پہلے عنقا کو جس سے یہ پیدا ہو۔ دفن کرتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ خوشبودار چیزیں جمع کر کے بشکل بیضہ ایک اتنا بڑا گولا جسے وہ بخوبی اٹھا سکے بناتا اور اس میں چھید کر کے پہلے عنقا کے بقیہ جسم کو اس کے اندر رکھتا۔ اور اس سوراخ کو خوشبودار چیزوں سے نہایت احتیاط کے ساتھ بند کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اس عزیز اور عمدہ بوجھ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر عین الشمس میں لیجاتا اور جہاں آفتاب کی پرستش کی چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ وہاں اسے بھی جلا دیتا ہے ✦

یہاں تک تو ہم نے ایشیائی مؤرخوں اور مصنفوں کے موافق ہم نے لکھا۔ اب انگریزی مؤرخوں اور مصنفوں وغیرہ نے جو ان دونو جانوروں یعنی عنقا اور رلح ہس کی نسبت اپنی اپنی رائیں قائم کی ہیں۔ وہ بھی نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ طلبا اور شعراء کے لئے مفید ہوں تو ایک محقق مؤرخ کا بیان ہے

عنق

کہ ان دونو جانوروں کے حالات عجیب و غریب ہیں۔ مشرقی شاعروں نے ان کا حال بہت مبالغہ کے ساتھ لکھا ہے اور ایرانی و ہندی و عربی شاعروں نے تو ان کے مضامین کو اس کثرت سے گوندھا کہ شاعری کی تصانیف میں عنقا اور رلح ہس کی تشبیہ سینکڑوں شعروں میں دیکھی جاتی ہے علاوہ شاعروں کے اکثر مؤرخوں نے ان دونو جانوروں کے دلچسپ حالات میں بحث کی ہے۔ چنانچہ ہیروڈوٹس صاحب جو بڑے مؤرخ ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ عنقا ایک عجیب جانور ہے وہ پرندوں کی قسم سے ہوتا ہے یہ جانور دنیا میں متعدد نہیں ہوتے بلکہ ساری دنیا میں ایک ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش مؤرخوں نے لکھا ہے ملک عرب ہے۔ یہی جانور ہے جو چھ سو برس تک زندہ رہتا ہے۔ اس کا سراپا بڑے بڑے مؤرخ لوگوں نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ جیسا قد عقاب کا ہوتا ہے اتنا ہی بڑا اس کا ہوتا ہے۔ سر پر نہایت خوشنما تاج ہوتا ہے۔ جو بجلی کی طرح چمکتا رہتا ہے اس کی گردن بھی بڑی خوبصورت ہوتی ہے جس کے چھوٹے چھوٹے پر سنہرے ہوتے ہیں جن کی چمک سے آنکھوں کو چکاچوند ہوتی ہے اور سارا دھڑ پیٹ اور بازو کے پر ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں اور دم کے پر اکثر سرخ و سفید ملے جلے ہوتے ہیں۔ آنکھیں اس کی بڑی رسیلی ہوتی ہیں اور ایسی معلوم ہوا کرتی ہیں کہ جیسے ستارے چمک رہے ہیں۔ جب ہم اس کے سراپا کو خیال کرتے ہیں تو ہم کو یہ ساری توصیفات ایک عمدہ خیالی شکل خوشنما دکھائی دیتی ہے کہ جس سے بہتر شکل ہم نے نہیں دیکھی۔ علاوہ سراپا کے مؤرخ مذکور نے اس کا اور حال بھی لکھا ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر ہم کو بڑی حیرت ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب یہ بے نظیر جانور بوڑھا ہو جاتا ہے تو دنیا کو بُرا اور فانی جان کر خیال کرتا ہے کہ اب میرا بھی وقت مرگ قریب آگیا۔ فوراً خوشبودار لکڑیاں جنگل میں سے اکٹھی کر لیتا ہے اور اپنے گھونسلے کو مرقد کی صورت بناتا ہے۔ جب وہ اس کی حسب مرضی تیار ہو جاتا ہے تو اس میں جا بیٹھتا ہے اور پھر نہیں اٹھتا ہے یہاں تک کہ اپنی پیاری جان دیدیتا ہے۔ اور وہیں چلا جاتا ہے جہاں سب کو جانا ہے۔ اللہ اللہ جانوروں کو بھی اپنی ہستی و تیمی کا پورا پورا خیال ہوتا ہے ✦

بعدہٗ اس کا گوشت و پوست سڑنا شروع ہوتا ہے اس لاش کی ہڈیوں اور چربی وغیرہ سے ایک کیڑا اسی مرقد میں پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ دن کے بعد اس کیڑے کے پر و بال لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ دن بعد یہ کیڑا دوسرا عنقا ہو جاتا ہے۔ اور اڑنے لگتا ہے۔ یہ نیا عنقا پھر خوشبودار اشیا جمع کرتا ہے۔ اور ان خوشبودار اشیا کو ملا کر اس کی بہت بڑی مدور گولی بناتا ہے اور وہ اس قدر وزن کی بناتا ہے کہ جس کے اٹھانے کا وہ متحمل بھی ہو سکے۔ جب وہ گولی کلاں بن جاتی ہے۔ تو پھر یہ اس میں کئی دن تک چھید کرنا شروع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ اس کو مجوف کر دیتا ہے۔ جب اس گولی کا پیٹ خالی ہو جاتا ہے۔ تو پہلے عنقا کے لاشہ میں سے جو کچھ گوشت پوست باقی ہوتا ہے اس کو سوراخ کے ذریعہ سے عنقا اس گولے میں اندر کر دیتا ہے۔ پھر اس سوراخ کو عمدہ عمدہ خوشبوؤں کی اشیا سے بند کر دیتا ہے۔ بعد ازاں اس گولے کو تینوں

[1] ڈلٹا ایک یونانی حرف کا نام ہے جو بشکل مثلث ہوتا ہے چونکہ اس صوبہ کی شکل قریب قریب مثلث سے مشابہ تھی لہٰذا یہ نام پڑ گیا تھا ✦

عنق

میں رہا اور پروان چڑھا کر شہر ہیلیو پولس میں پہنچتا ہے۔ وہاں کے لوگ آفتاب کی پرستش کرتے ہیں۔ اور رست وہ رنگ آگ جلاتے ہیں۔ اُس آگ میں یہ اُس گولے کو ڈال دیتا ہے۔ اور وہ جل جاتا ہے۔ اکثر مؤرخوں نے اس کے دلچسپ حالات کی بابت بحث کی ہے بعض کا مقولہ ہے کہ یہ سب حال قصہ کے طور پر ہے اور جیسے اور شاعرانہ بناوٹ قصے ہوتے ہیں یہ بھی ہے بہت سے مؤرخ لکھتے ہیں کہ یہ حال صحیح ہے۔ اب ہم ایک بڑے مؤرخ کا قول لکھتے ہیں جس کی رائے کو اکثر لوگ پسند کرتے ہیں۔ ان کا نام شیبیٹس ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے سارے حال کو تو صحیح نہیں کہہ سکتا مگر عنقا کے وجود کو صحیح جانتا ہوں۔ اور یہ بھی اور ذکر کرتا ہوں کہ مؤرخوں نے جو اس کا حال بہت طول و طویل لکھا ہے شاید اس سے کم ہو۔ اور ہیرو ڈوٹس صاحب بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ گر پلینی صاحب صاف صاف لکھتے ہیں کہ میں اس سارے بیان کو ہی سراپا غلط سمجھتا ہوں +

ہم نے اکثر کتابوں میں دیکھا ہے کہ مصنفوں نے اس کا حال ایسے الفاظ میں لکھا ہے جن سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اس کا وجود ہے۔ ایک بڑے معتبر فاضل نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کی گردن بہت بڑی ہوتی ہے اور عنق گردن کو کہتے ہیں۔ اسی درازیٔ گردن کے سبب اس کا نام عنقا رکھا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں جو چیز عجیب اور نایاب ہوتی ہے اُس کو کسی موقع پر عنقا لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ جرَدینل صاحب نے بھی اکثر موقع پر لفظ عنقا کا استعمال کیا ہے۔ اور سینکا صاحب نے بھی نیک آدمی کو عنقا کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ علاوہ صاحبان مذکورین ہند کے لوگوں نے تو خوب تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ چنانچہ فاضل ازلی فیضی نے خدائے تعالےٰ کی تعریف میں یہ شعر نلدمن میں لکھا ہے ؎

لے در رنگ و پوے تو آغاز　　عنقاے نظر بلند پرواز

ہم نے اکثر رسالوں میں یہ بات دیکھی ہے کہ راج ہنس مرنے کے وقت نہایت عبرت کے ساتھ مختلف سُروں سے گاتا ہے۔ اور بشاش ہو کر چہچہاتا ہے۔ اکثر لوگوں نے اس بیان کو بھی جھوٹا قصہ لکھا ہے اور بہت لوگ اس کو سچ بھی بتلاتے ہیں۔ اس امر کو فقط شاعروں نے ہی نہیں لکھا بلکہ بڑے بڑے حکیموں کا بھی یہ قول ہے اور انہوں نے اپنی تصنیفات میں بطور استعارہ و تشبیہ کے بہت جگہ لکھا ہے۔ دیکھو سقراط۔ کراٹس صاحبان نے جو بڑے حکیم تھے اپنے آخری وقت کی تقریروں میں صاف بیان کیا ہے کہ ہماری آخری عمر کی یہ تقریر ایسی سمجھنی چاہئے۔ کہ جیسے راج ہنس آخری عمر میں خوش الحانی کرتا ہے۔ یہ تقریریں ان دونوں فاضلوں نے بہت بڑے مجمع میں کی تھیں کہ جو قابل سند ہو سکتی ہیں۔ سقراط کہ جس کی حکمت و لیاقت کو سب مانے ہوئے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو راج ہنس کی تقلید کرنی چاہئے کیونکہ وہ حقیقی روحانی عقل رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ مرنا بہت اچھی بات ہے وہ دنیا سے ناپائدار سے بہت خوشی کے ساتھ گاتا اور چہچہاتا ہوا چلا جاتا ہے اور اس قطعہ کی تقلید کرتا ہے ؎

عنق

یاد داری بوقت زادن تو　　ہمہ خنداں بُدند و تو گریاں

آنچناں کن کہ بعدِ مردنِ تو　　ہمہ گریاں شوند و تو خنداں

واقعی یہ قول بقراط کا درست ہے ہم بھی دنیا کو ایسا ہی مانے ہوئے ہیں۔ جیسا اُنہوں نے بیان کیا ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان دونوں جانوروں کے جو دلچسپ حالات بیان کئے گئے ہیں وہ واقعی صحیح ہیں اور ان کے صحیح ہونے میں کلام نہیں اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حالات قصے کہانیوں کی طرح بنائے ہوئے ہیں کسی طرح صحیح نہیں کہے جاتے۔ البتہ یہ تو ہم ضرور کہیں گے کہ ان حالات کی کچھ اصل بھی ضرور ہے۔ کیونکہ ع

تا نباشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا +

جو بات مشہور جہان ہوتی ہے یہ ممکن نہیں کہ اُس کی اصل نہ ہو ققنس کا حال بھی اسی سے ملتا ہے شاید دونوں ایک ہی ہیں +

غرض ہر طرح سے اس کا معدوم اور کمیاب ہونا ثابت ہے۔ پس اسی وجہ سے معدوم شے اور نادر چیز پر اس کا اطلاق ہونے لگا ؎

کچھ نہیں ہم مثالِ عنقا ایک	شہر شہر اشتہار ہے اپنا	(میر)
کوئی عنقا سے پوچھے نام تیرا	کہاں تھا جبکہ میں رسوا ہوا تھا	(ایضاً)
جستجو جس کی ہے وہ پردہ نشیں ہے عنقا	نظرِ خلق سے اس واسطے روپوش ہوں میں	(معروف)
نہیں جس کا نشاں مثلِ عنقا وار عالم میں	سراغ اس کا کوئی ڈھونڈے کہاں معلوم کیا ہوگا	(ظفر)
عنقاے وصل تھا نہ ابھی دام میں پھنسا	مرغ سحر کی دور سے آنے لگی صدا	(امانت)

(۲۔ صفت) عدیم المثل۔ بے نظیر۔ نایاب ؎

کرعطا ہوئی عنقا دہن ملا نایاب	جو کچھ خدا نے دیا تم کو انتخاب دیا	(امانت)

عنقا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) نادر و کمیاب ہونا۔ معدوم صفت ہونا ؎

درد دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ رہا	ہوگئی صورت عنقا میرے غمخوار کی شکل	(آتش)
کوئی اے صیاد تیرے عشق میں زندہ نہیں	طائر جاں جس کو کہتے ہیں وہ عنقا ہوگیا	(ناسخ)
سایہ کرتے ہیں ہما اُڑ کے پروں سے اپنے	تیری خسار سا چھپ ہو عنقا ہے وہ رُخ	(آتش)

(۲) معدوم ہونا۔ نیست ہونا۔ ناپدید ہونا۔ گم ہونا۔ غائب ہونا۔ پتہ نہ لگنا۔ چھپنا۔ الوپ ہونا ؎

گوشہ گیری نے زمانے میں مرا نام کیا	باعثِ شہرتِ عالم ہوا عنقا ہو کر	(فرخ)

کہیں گم گشتہ کیا عنقا ہوئی قدر سخن اب تو
کہاں سے عسکری پیدا کریں ہم قدرداں اپنا

شبِ فرقت ہو عنقا یا الٰہی روز محشر تک
جدا ہووے نہ جُگنک کس طرح سرخاب کا جوڑا

عورت ذات (ہ) اسم مؤنث :۔ انسان زنانہ۔ بیتریا بانی۔ عورت کی جنس ۔ عورت جو قابل رحم یا زبردست ذات ہے ✦

عورت کا راج (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زن راج ۔ عورت کی حکومت (۲) عورتوں کے غالب ہونے کا زمانہ (۳) کمھد راج ✦

عورت کی ذات (ہ) اسم مؤنث :۔ عورت بانی ۔ بیتریا بانی ۔ مستورات ۔ عورت کی جنس یا قسم ✦

عورت کی عقل گدی پیچھے (ہ) کہاوت :۔ عورت کو عقل بعد میں آتی ہے ۔ عورت دیر میں سمجھتی ہے ۔ عورت بیوقوف ہوتی ہے ✦

عِوَض (ع) اسم مذکر :۔ (۱) کسی چیز کا بدل ۔ بدلہ ۔ عوضہ ۔ اجر ۔ انتقام ۔ تاوان ۔ پاداش ۔ دُنڈ ۔ مکافات ۔ جزا ۔ جرمانہ (۲) قائم مقام ۔ بجائے ✦ (۳ ۔ ہ) سزا تعزیر عذاب ۔ مثلاً جیسا کیا تھا اُس کا عوض پایا ۔ "اُس کا عوض خدا دے" ✦

عِوَض خدمت (ہ) اسم مذکر :۔ قائم مقام ۔ وہ شخص جو کسی اصلی عہدہ دار کی بجائے اُس کی غیر حاضری میں خدمت کو انجام دے ✦

عِوَض لینا (ہ) فعل متعدی :۔ بدلہ لینا ۔ انتقام لینا ۔ کئے کی سزا دینا ✦

عِوَض مُعاوض (ہ) اسم مذکر :۔ ادل بدل ۔ عوضہ ۔ بدلا سدلا ۔ بازہم الٹا پلٹی ۔ جیسے "عوض معاوض گلہ ندارد" ✦

(معاوض کی بجائے معاوضہ یا معاوضت ٹھیک ہے مگر اردو کے لحاظ اور بول چال کے خیال سے معاوض دیا گیا) ✦

عِوَض میں (ہ) تابع فعل :۔ بدلے میں ۔ پاداش میں ۔ انتقام میں ✦

عِوَضانہ (ہ) اسم مذکر :۔ (عوام) عوض ۔ بدلہ ۔ معاوضہ ۔ بدلے کی چیز ✦

عِوَضی (ع) اسم مذکر :۔ (۱) قائم مقام ۔ عوض خدمت ✦ ایکٹنگ ۔ وہ شخص جو قائم مقام ہو (۲) قائم مقامی (۳ ۔ صفت) اصلی عہدے دار کی غیر حاضری میں کام کا انجام دینے والا ۔ انجام دہ ✦

عِوَضی دینا (ہ) فعل متعدی :۔ اپنی جگہ کے واسطے کوئی دوسرا آدمی دیکر آپ رخصت لینا ۔ اپنی بجائے آدمی یا عوض خدمت دینا ✦

عِوَضی رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ قائم مقام مقرر کرنا ✦

عِوَضی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ قائم مقامی کرنا ۔ دوسرے کا کام کرنا ✦

عَوعَو (ع) اسم مذکر :۔ آواز سگ ۔ کتے کے بھونکنے کی آواز ۔ بھوں بھوں ✦

عَون (ع) اسم مذکر :۔ مدد ۔ مدد کرنا ۔ سہارا ۔ یاری ۔ پشتی ۔ کمک ۔ معاونت ✦

عَونُ اللہ (ع) اسم مؤنث :۔ مدد خدا ۔ خدا کی مدد ✦

عَہد (ع) اسم مذکر :۔ (۱) وقت ۔ زمانہ ۔ کال ۔ سماں

عہد پیری شباب کی باتیں　ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں　(ذوق)

کوئی دم پیری بھی اپنی ہے بساطِ عدم　مثل شب عہد شباب آنکھوں سے چھلنی گئی (ناسخ)

(۲) قول و قرار ۔ اقرار مدار ۔ پیمان ✦ قسم ۔ سوگند ۔ بچن ۔ بندیچ پیمان ۔ وعدہ (۳) زمانہ حکومت ۔ سلطنت کا زمانہ ۔ سلطنت ۔ دور ۔ دورا ✦ ۔ و پابندی ✦

عہد توڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ اقرار کے خلاف کرنا ۔ قول وقرار پر نہ رہنا ۔ عہد شکنی کرنا ✦

عہد ٹوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ اقرار جاتا رہنا ✦ ٹھیکہ ٹوٹنا ✦ قسم ٹوٹنا ۔ پابندی نہ رہنا ۔ وعدہ خلافی کرنا ✦

عہد حکومت (ع) اسم مذکر :۔ سلطنت کا زمانہ ۔ ایام حکومت ✦

عہد شکن (ع + ف) صفت :۔ وعدہ خلاف ۔ اپنے قول و اقرار پر نہ رہنے والا ✦

عہد شکنی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ وعدہ خلافی ۔ اقرار مدار کے برخلاف کرنا ✦

عہد کرانا (ہ) فعل متعدی :۔ اقرار لینا ۔ قسم کھلانا ۔ قول لینا ✦

عہد کرلینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) شرط باندھ لینا ۔ مستحکم ارادہ کرلینا ۔ قسم کھا لینا ۔ (۲) چھوڑ دینا ۔ ترک کر دینا ۔ تیاگ دینا ۔ (۳) قول و اقرار کرلینا ۔ اقرار مدار کرلینا ۔ بچن ہار دینا ۔ وعدہ کرلینا ✦

عہد کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اقرار کرنا ✦ قسم کھانا ✦ قول ہارنا ✦ عہد بستن کا ترجمہ ۔ نیت باندھنا ۔ ٹھانا ۔ جمانا ✦

عہد لینا (ہ) فعل متعدی :۔ کسی امر کا وعدہ لینا ۔ قول لینا ۔ قسم لینا ✦

عہد میں (ہ) تابع فعل :۔ زمانہ میں ۔ دور میں ۔ وقت میں ✦

عہد نامہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ وہ کاغذ جو عہد و پیمان اور قول و قرار کے وثوق کے واسطے لکھا جائے ۔ معاہدہ ۔ تحریری عہد ✦

عہد و پیمان (ع + ف) اسم مذکر :۔ قول قرار ۔ اقرار مدار ✦ قسما قسمی ✦

عہد و پیمان کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اقرار مدار کرنا ۔ قول قرار کرنا ۔ وعدہ کرنا ۔ قسم کھانا ✦

عُہدہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ذمہ ۔ ذمہ واری ۔ ضمانت (۲) منصب ۔ مرتبہ ۔ سرکاری منصب ✦ افسری ۔ سرداری ✦

عُہدہ برا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ فرض ادا کرنا ۔ بری الذمہ ہونا ۔ اقرار پورا کرنا

عہد

ڈینگنا۔ وعدہ وفا کرنا +

عُہدہ برآئی (ف) اسم مؤنث:- تعمیل۔ بجا آوری۔ بترتیت انصرام۔ اہتمام۔ کارگزاری۔ انجام دہی +

عُہدہ پانا (ف) فعل لازم:- منصب حاصل کرنا۔ درجہ پانا۔ افسری حاصل کرنا +

عُہدہ دار (ع + ف) اسم مذکر:- افسر۔ صاحب منصب۔ ذی رتبہ +

عُہود (ع) اسم مذکر:- عہد کی جمع +

عِیادت (ع) اسم مؤنث:- بیمار پُرسی۔ بیمار کی خبر پوچھنی ؎

کبھی افسوس ہے آنا کبھی رونا آنا   دل بیمار کے ہیں دو ہی عیادت والے   (ذوق)

ہر گز نہ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے   لینے کو خبر اس کی چل جائیے تو اچھا   (ایضاً)

عِیادت کرنا (ف) فعل متعدی:- بیمار پرسی کرنا۔ بیمار کو پوچھنا۔ مزاج پُرسی کرنا +

عِیادت کو جانا (ف) فعل لازم:- بیمار کے پوچھنے کو جانا۔ خبر پوچھنا +

عِیاذاً باللہ (ع) ندا:- خدا کی پناہ۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں +

عِیار (ع) اسم مذکر:- (۱) لغوی معنی سونے چاندی کا کس دیکھنا۔ پرکھنے زر و سیم۔ (۲) کسوٹی (۳) نمونہ۔ بانگی (۴۔ ف) سونا چاندی تولنے کا کانٹا (۵۔ ف) حال۔ حقیقت حالت۔ کیفیت +کھرا کھوٹا پن ؎

سکۂ شہ کا ہوا ہے روشناس   اب عیار آبروئے زر کھلا   (غالب)

عَیّار (ع) اسم مذکر:- (۱) بہت آمد و رفت کرنے یا کثرت سے چلنے پھرنے والا مرد (۲۔ صفت) مکار۔ فریبی۔ حیلہ ساز۔ دغا باز۔ چھلیا۔ متفنی۔ پاکھنڈی۔ ٹھگ۔ فطرتی۔ دم باز۔ چال باز ؎

مگر جلتے ہو دل سے کریہ دلداروں کی باتیں ہیں
تمہاری تو وہ باتیں ہیں جو عیاروں کی باتیں ہیں   (ناسخ)

(۳۔ صفت) چالاک۔ تُرتُریا۔ ہوشیار ؎

اک ریوڑی کے پھیر میں آیا ہوا ہوں میں
برگشتہ جب سے وہ بُتِ عیار ہو گیا +   (ظفر)

(عیار کا مادہ عَیر ہے جس کے معنی گھوڑے کے چوگان کے وقت ہر طرف پھرنے اور دوڑنے کے ہیں۔ چونکہ چالاک آدمی ہر ایک گھات اور ڈھنگ سے واقف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ معنی اہل فارس نے اس سے نکال لئے) +

عَیّاری (ف) اسم مؤنث:- چھل۔ فریب۔ دغا۔ چالاکی۔ دھوکا بازی۔ فطرت ؎

عیاری اس کی دیکھیو جو کر چلا تو بس   پھر جاتے جاتے آنکھ وہ مجھ سے لڑا گیا   (جرأت)

عیب

عَیّاش (ع) صفت:- (۱) بہت عیش کرنے والا۔ اچھی طرح زندگی بسر کرنے والا۔ آرام کے ساتھ رہنے والا۔ آسندی (۲۔ ف) اسم مذکر) تماش بین۔ بدکار۔ رنڈی باز۔ اوباش نفس پرست۔ شہوت پرست +

عَیّاشی (ف) اسم مؤنث (۱) عیش و عشرت۔ رنگ رس۔ خوش گذرانی۔ تن آسانی (۲) تماش بینی۔ نفس پرستی + اوباشی۔ بھوگ بلاس +

عَیّاشی کرنا (ف) فعل متعدی:- تماش بینی کرنا۔ مزے اڑانا +

عِیال (ع) اسم مذکر:- زن و فرزند۔ بال بچے۔ متعلقین +

عِیال دار (ع + ف) اسم مذکر:- بال بچے والا۔ کنبے والا +

عِیال داری میں پھنسنا (ف) فعل لازم:- بال بچوں میں گرفتار ہونا۔ دلدر میں مبتلا ہونا + خانہ داری کے جھگڑے بکھیڑے میں گھرنا +

عِیاں (ع) صفت:- از چشم دیدن۔ آنکھوں سے دیکھنا۔ مُجاہرا۔ ظاہر۔ علانیہ۔ الم نشرح۔ کھلا ہوا۔ نمودار۔ جیسے "عیاں راچہ بیاں" +

عیاں کرنا (ف) فعل متعدی:- ظاہر کرنا۔ پرگھٹ کرنا +

عَیب (ع) اسم مذکر:- ہنر کا نقیض۔ نقص۔ بُرائی۔ خرابی۔ خُردہ۔ خالی۔ کھوٹ۔ داغ۔ دھبّا۔ دوش۔ دوکھ۔ کلنک۔ روگ۔ کسر۔ قصور۔ قباحت۔ سُقم جیسے "کرنے میں سو عیب نہ کرنے میں ایک عیب" ؎

تجھ سے بے نام و ننگ کیا عیب   دل لگا کر ہمیں لگا یا عیب   (مومن)

عیب جویان ہنر ڈھونڈتے ہیں عیب اسیر
جو ہنر مند ہیں وہ داد ہنر دیتے ہیں +   (اسیر)

عَیب پوش (ع + ف) صفت:- (۱) لوگوں کا عیب چھپانے والا۔ پردہ پوش۔ (۲۔ اسم مذکر) اوپر کی عمدہ پوشاک +

عَیب پوشی (ع + ف) اسم مؤنث:- پردہ پوشی۔ لوگوں کا عیب چھپانا۔ آنا کانی۔ چشم پوشی۔ اغماض +

عَیب جاننا (ف) فعل متعدی:- بُرا سمجھنا۔ بُرا خیال کرنا +

عَیب جُو یا عَیب بین (ع + ف) صفت:- خردہ گیر۔ حرف گیر۔ نُقص نکالنے والا +

عَیب چھپانا (ف) فعل متعدی:- پردہ پوشی کرنا۔ اغماض کرنا۔ خطا قصور کرنا ڈھانکنا +

عَیب دار (ف) صفت:- عیبی۔ جس میں کچھ عیب ہو۔ ناقص +

عَیب سے بری یا پاک ہونا (ف) فعل لازم:- بے عیب ہونا۔ بے نقص ہونا +

عیب گیری کرنا (ف) فعل متعدی: حرف گیری کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ نقص نکالنا +

عیب لانا (ف) فعل متعدی: گھوڑے کا شرارت کرنے لگنا۔ جیسے "اب یہ گھوڑا عیب لانے لگا" +

عیب لگانا (ف) فعل متعدی: (۱) دوش لگانا۔ الزام دھرنا۔ بہتان باندھنا۔ کلنک لگانا۔ داغ لگانا۔ متہم کرنا (۲) بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ (۳) عفت میں فرق ڈالنا۔ بٹہ لگانا +

عیب نکالنا (ف) فعل متعدی: نقص ظاہر کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ برائی نکالنا +

عیبی (ع) صفت: (۱) عیب دار۔ نقص رکھنے والا۔ داغی۔ کلنکی (۲) شریر۔ بدذات۔ رگی۔ جیسے گانڑا عیبی (۳) روگی۔ بیمار۔ علیل (۴) معیوب جیسے لنگڑا۔ کانا۔ کانڑا۔ گنجا۔ وغیرہ +

عید (ع) اسم مؤنث (۱) وہ تہوار جو ہر برس اُسی دن عود کر کے آئے۔ برس کا برس دن۔ مسلمانوں کے جشن کا روز۔ خوشی کا تہوار۔ خوشی کے عود کرنے کا دن۔ (۲۔ ا) نہایت خوشی ؎

زمانہ ہو گئیں بلا سے تری — ترے گھر میں تو عید قائل ہوئی (رند)

ہے روز عید رنجش خاطر کو دو سلام — آؤ گلے لگو مرے کیسی نہیں نہیں (آزردہ)

آج بھی منع بادہ اے زاہد — ترے نزدیک عید عید نہیں (شیفتہ)

(عید کے لغوی معنی واپس آنے والی چیز۔ چونکہ عید کا تہوار ہر برس عود کرتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

عید الاضحٰے یا عید قربان (ع) اسم مؤنث: (صحیح عید اضحیٰ) عید قرباں۔ بقر عید۔ مسلمانوں کا وہ تہوار جس میں قربانیاں اور حج کرتے ہیں ؎

یہ عجیب رسم دیکھی کہ بروز عید قرباں — وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا (مصحفی)

(اضحیٰ لفظ اضحات کی جمع ہے اور اضحات اصل میں اضحیۃ تھا کیونکہ اس کے معنی اُس قربانی کے ہیں جو چاشت کے وقت کی جائے۔ یہ رسم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے وقت سے جب کہ اُنہوں نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کی قربانی بحکم خدا کی اور اُن بیٹے کی بجائے خدا تعالےٰ کے ارشاد سے حضرت جبرئیل نے دنبہ رکھ دیا جاری ہوئی) +

عید الفطر (ع) اسم مؤنث: رمضان کے ختم کی عید۔ میٹھی عید۔ وہ عید جس میں فطرہ دیا جائے +

(چونکہ آج کے روز ہر شخص عید رمضان کا صدقہ دو سیر گیہوں یا چار سیر جو بشرط مقدرت دیتا ہے اس وجہ سے اس کا نام عید الفطر رکھا گیا) +

عید کا چاند (ا) اسم مذکر۔ (۱) ماہ شوال۔ رمضان کے بعد کا چاند۔

(۲) شوال کا مہینا۔ مسلمانوں کا دسواں قمری مہینا (۳) قابل قدر۔ قابل اشتیاق وہ شخص جسے مدت مدید یا عرصۂ بعید کے بعد بعین انتظار یا عالم اشتیاق میں دیکھیں ؎

کبھی دکھاتا ہے صورت نہیں برسوں دن — غرض وہ مہ لقا چاند عید کا ٹھیرا (ظفر)

عید کا چاند نکلنا (ف) فعل لازم: اول معلوم۔ دوم جس دوست کا مدت سے انتظار ہو اُس کا نظر آ جانا۔ جس چیز کے مشتاق ہوں اُس کا نظر پڑنا ؎

سب یہ کہتے ہیں کہ نکلا ہے عجب عید کا چاند — جب سے وہ طرۂ طلائی ہے ہلال ابرو دن

عید کا چاند ہو جانا (ف) فعل لازم: کمال اشتیاق اور آرزو کے بعد ملنا۔ گاہے گاہے ملنا۔ بہت کم نظر آنا۔ جیسے "تم تو عید کا چاند ہو گئے" ؎

کب سے شب فراق ہوں مشتاق دید کا — خورشید ہو گیا ہے مجھے چاند عید کا

آپ تو حق میں مرے ہو گئے اب عید کا چاند — کہ برس دن میں ادھر آج بھی تم نے سیا (معروف)

عید کے پیچھے ٹر (ا) کہاوت: برات کے پیچھے دھونسا۔ وقت گزر جانے کے بعد یا بے موقع کسی کام کا کرنا۔ کیونکہ جب تہوار نکل گیا تو خوشی کیسی اور جب برات چڑھ چلی تو باجے کس کام کے +

(ٹر ایک پنجاب کا میلا تھا جو وہاں عید کے دوسرے روز باغوں میں جا کر منایا جاتا تھا۔ ایام غدر میں جو پنجابی سپاہی دہلی میں آئے تو اُنہوں نے بعد از فتح دہلی یہاں بھی یہ میلہ مقرر کر دیا اور اب وہ دھوم سے ہونے لگا) +

عید کے پیچھے چاند مبارک (ا) کہاوت: محل موقع نکل جانے کے بعد مبارکباد دینا۔ بے محل ذکر کرنا +

عید کے چاند ہو جانا (ف) فعل لازم: دیکھو (عید کا چاند ہو جانا) +

عید کی نماز (ع) اسم مؤنث: وہ دوگانہ جو عید کے روز عیدگاہ میں جا کر ادا کیا جائے +

عیدگاہ (ع + ف) اسم مؤنث: وہ مقام جہاں جا کر عید کی نماز پڑھتے ہیں +

عید منانا (ف) فعل متعدی: خوشی کرنا۔ خوشی منانا۔ عید کا تہوار کرنا۔ جشن منانا ؎

گر سکیں میں عید منائی تو کیا ہوا — ایسا ہی تیغ تیز او گاہ قضا ہوا (داغ)

عید ہونا یا ہو جانا (ف) فعل لازم: (۱) عید کا تہوار ہونا یا ہو جانا (۲) کمال خوشی ہونا۔ نہایت انبساط حاصل ہو جانا۔ مراد بر آنا ؎

خدا شاہد ہے مجھ کو عید ہوتی — گلے سے تو نے لپٹایا تو ہوتا (اہتمام)

عین

یقیں جان اس کو لے قاتل اسی دن عید ہو جائے
گلا جس روز رکھ دوں میں تری تیغ ہلالی پر + (داغ)

عالم غیر میں تمہیں دیکھا ورنہ یہ عید کس کے گھر نہ ہوئی (داغ)

ہاں تھی مجھ کو عید سمندر میں اس گھڑی ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا

قتل کی سن کے خبر عید منائی میں نے آج جس سے مجھے ملنا تھا گلے مل آیا

عیدی (ع) اسم مونث (۱) عید کا انعام + عید کا خرچ جو بچوں کو دیا جائے (۲) وہ نظم جو بچوں کو ایک خوشنما کاغذ پر لکھ لکھ کر عید کی مبارکباد میں اُستاد لوگ عید سے ایک روز پیشتر دیتے اور اس میں حق استادی لیتے ہیں (۳) وہ مٹھائی اور نقدی وغیرہ جو عید کے دن سسرال سے آئے یا سسرال میں بھیجی جائے (۴) وہ خوشنما کاغذ جس پر عید کے اشعار یا قطعہ لکھتے ہیں ؎

میں وہ مجنوں ہوں کہ میرا کاغذ تصویر ہی مثل عیدی باعث خوشنودیٔ اطفال ہے (ذوق)

عیسائی (عبرانی + ف) اسم مذکر: نصرانی۔ مسیحی۔ نصارا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پیرو۔ اور اُن کے ماننے والے +

عیسوی (عبرانی) صفت: مسیحی + حضرت عیسےٰ سے متعلق + سنہ وہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت کے زمانہ سے شروع ہوا۔ مگر انگریزی تاریخ کے موافق اُن کے مرنے سے یہ سنہ شروع ہوا ہے +

عیسےٰ (عبرانی) اسم مذکر: گناہ سے بچانے والا +

(ایک پیغمبر کا نام جو باپ کے بغیر حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے اُن کو روح اللہ کا خطاب دیا گیا۔ پیغمبر آخرالزمان انہیں کے بعد ہوئے ہیں جن کی خبر آپ نے انجیل میں بھی دی ہے۔ اُن میں مُردوں کو جلا دینے۔ اندھے۔ کوڑھے۔ لنگڑے۔ لولوں کے اچھا کر دینے کا معجزہ تھا۔ چمگادڑ کو انہیں سے منسوب کرتے ہیں۔ جس میں مقعد کے بھول جانے سے یہ نقص ہے کہ وہ اپنے مُنہ سے بیٹ کرتی ہے۔ آپ قُم باذن اللہ کہہ کر مردے کو جلایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ نے یہودیوں کو ہدایت کی کہ حضرت موسےٰ کے وقت میں ہفتہ کا دن مبارک اور عبادت کا خیال کیا جاتا تھا اب میرے زمانہ میں اتوار کا دن ایسا ہے کہ اس دن کام کاج کرنا حرام اور عبادت کرنا واجب ہے۔ وہ لوگ اس امر سے ناراض ہوئے کہ ہمارے اتنے دنوں کے مانے ہوئے پیغمبر کے احکام کو رد کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے مار ڈالنے کی فکر میں رہنے لگے۔ ایک روز کسی مکان میں گھیر لیا۔ وہاں شیبوغ نامی ایک شخص جو یہودیوں کا سردار تھا۔ ان کے قتل کو گھس گیا۔ خدا تعالےٰ نے چھت پھاڑ کر اُن کو تو اوپر اُٹھا لیا۔ اور اُس کی صورت عیسےٰ سے مشابہ کر دی۔ جس کو اُن لوگوں نے عیسےٰ سمجھ کر مار ڈالا۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ وہ اُمت کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ اور صلیب پر چڑھائے گئے۔ اہل اسلام اُن کو عیسےٰ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور عیسائی مسیح کہتے ہیں۔ چونکہ شعرا نے بہت جگہ اپنے اشعار میں عیسےٰ کا استعمال کیا ہے۔ اس وجہ سے مختصر قصہ لکھا گیا۔ تاکہ اس قسم کے اشعار کا مضمون سمجھ میں آ کر طلبا کو پورا لطف حاصل ہوا کرے) +

عیسےٰ بدین خود موسےٰ بدین خود (ف) ضرب المثل + ہر شخص اپنے اپنے مذہب سے کام رکھے۔ دوسرے کے مذہب سے کیا واسطہ۔ عیسےٰ اپنے دین پر قائم ہے موسےٰ اپنے دین پر +

عیش (ع) اسم مذکر: (۱) خوشی کے ساتھ زندگانی کرنا۔ عشرت۔ آرام۔ آسودگی۔ چین۔ سکھ۔ خوشی۔ خرمی۔ خورسندی۔ لطف۔ مزہ۔ فرصت۔ آنند۔ رنگ رسی۔ رنگ رلیاں ؎

یوں ہی دل غم سے اگر ہجر میں خوگر ہوگا وصل میں عیش مجھے خاک میسر ہوگا (سالک)

(۲-و) بھوگ بلاس۔ نفس پرستی۔ مباشرت۔ حظ نفسانی +

عیش اُڑانا (و) فعل متعدی: (۱) مزا اُڑانا۔ لطف حاصل کرنا۔ رنگ رس میں رہنا۔ رنگ رلیاں کرنا۔ خوشی و خرمی میں وقت گزارنا۔ لقمے تلے کرنا۔ موج مارنا۔ مزے لوٹنا۔ (۲) مباشرت کرنا۔ حظ نفسانی حاصل کرنا۔ بھوگ بلاس کرنا۔ ہم بستر ہونا +

عیش کا بندہ (و) اسم مذکر: پابند حظ نفسانی + آرام طلب۔ موجی۔ چھیلا۔ نفس پرست۔ عیاش +

عیش محل (ع) اسم مذکر: عشرتگاہ۔ خوابگاہ +

عیش منانا (و) فعل متعدی: دیکھو (عیش اُڑانا) +

عیش و عشرت (ع) اسم مذکر: عیش و نشاط۔ خوشی و خرمی نفسانی خوشی۔ چین چان۔ رنگ رس +

عیش و عشرت سے گزارنا (و) فعل لازم: خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ آرام اور لطف کے ساتھ گزارنا +

عین (ع) اسم مذکر: (۱) آنکھ۔ چشم۔ نین۔ لوچن۔ دیدہ۔ نیتر (۲) پانی کا چشمہ۔ سوتا۔ چشمۂ آفتاب (۳) برگزیدہ ہر چیز۔ سردار (۴) ہر چیز کی ذات۔ ذات ہر شے۔ جوہر۔ حقیقت۔ نفس (۵) برادر مادری و پدری۔ سگا بھائی۔ حقیقی بھائی (۶-و-صفت) ٹھیک۔ ہو بہو۔ خاص۔ درست۔ راست۔ جیسے عین اسی جگہ ہے ؎

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری عین احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہے (ذوق)

(۷-اسم مذکر) عربی کا اٹھارھواں حرف (اس لفظ [illegible] سے معنی ہیں

بعض لوگوں نے ۷۰ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ لکھے ہیں) +

عینُ اتحاد (ع) اسم مذکر۔ ٹھیک دوستی۔ اصل دوستی۔ گہرا یارانہ۔ پکا یارانہ +

عینُ المال (ع) اسم مذکر۔ خاص سرکاری خزانہ۔ دولت شاہی۔ وہ روپیہ جو زمین کے خراج سے وصول ہو۔ خراج +

عینُ الیقین (ع) اسم مذکر۔ کسی چیز کی ماہیت و کیفیت کو آنکھ سے دیکھنے کے بعد یقین کے ساتھ معلوم کرنا۔ کسی چیز کو بچشم خود دیکھ کر یقین کرنا ۔

نہ چھوڑے گی جیتا مجھے چشم قاتل یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے (ذوق)

(یقین کی تین قسمیں ہیں۔ ایک علم الیقین جس کا حال لفظ علم کے مشتقات میں لکھا گیا۔ دوم عین الیقین جس کا بیان اسی میں موجود ہے۔ تیسرے حق الیقین یعنی کسی چیز میں داخل ہو کر یا خود وہ چیز بنجانا۔ یا اس میں محو ہو جانا۔ مثلاً زہر کو قاتل سمجھنا علم الیقین ہے اور زہر سے کسی کو مرتے بچشم خود دیکھنا عین الیقین ہے اور خود کھا کر مرنا حق الیقین ہے) +

عین بین (ف) صفت:۔ (۱) قریب قریب مشابہ صرف نقطہ کا فرق۔ سارس کیسی جوڑی۔ ہم شکل۔ ہم صورت۔ متشابہ (۲) بھینگا۔ اینچا تانا۔ احول۔ (۳) بھینگی والا +

عین مین (ف) تابع فعل:۔ ہو بہو۔ بعینہ۔ من وعن۔ وہی۔ ویسا ہی۔ ٹھیک ٹھیک۔ اسے چھپاؤ اسے نکالو +

(التقاعین اس جگہ تابع مہمل ہے جو بطور قافیہ عوام الناس نے لگا لیا ہے۔ عین کے معنی خود ہو بہو کے آتے ہیں۔ فیلن صاحب یا ان کے پیرو نئے محاورہ والں نے جو اسے من وعن کا بگڑا خیال کیا ہے۔ یہ محض غلط ہے اگر اس کا بگڑا ہوتا تو مین عین ہو سکتا تھا۔ نہ کہ عین مین ہو کر پھر عین میں ہوگیا یہ بات خیال میں نہیں آتی) +

عین وقت (ف) اسم مذکر:۔ نازک وقت + تنت + ٹھیک وقت +

عین وقت پر (ف) تابع فعل:۔ ٹھیک موقع پر۔ ٹھیک وقت پر تنت پر + ضرورت پر۔ ضرورت کی حالت میں۔ بروقت + زمانہ معہود پر۔ وقت معین پر +

عینک (ع + ف) اسم مؤنث:۔ (۱) آنکھ کا چشمہ۔ وہ بلور یا شیشے کے تال جو آنکھ پر تقویت بصارت کے واسطے لگاتے ہیں۔ چشمک۔ ینظرہ ۔

کیا تکلف ہے اگر سرمہ لگایا آنکھیں اے قناعت عینک قطع نظر ملتی نہیں (اسیر)

(۲۔ ف) شراب۔ بادہ۔ جو شخص شراب کا عادی ہوتا ہے اس کے کام کی نسبت کہتے ہیں کہ اس سے عینک بغیر کام نہیں ہوتا۔ یعنی بن شراب پئے اسے کوئی بات نہیں سوجھتی (۳) رشوت۔ گھوس۔ یہ اہل علم کی اصطلاح ہے جب تنفیث سے

مانگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بن عینک نظر نہیں آتا۔ یا ہم تو عینک لگا کر سوال کرتے ہیں +

غ

غ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا انیسواں۔ فارسی کا بائیسواں۔ اردو کا چھبیسواں حرف جسے غین معجمہ یا منقوط کہتے ہیں۔ اس کی آواز غرغرہ کی آواز سے مشابہ اور کنٹھ کے اوپر سے نکلتی ہے۔ کاف کے ساتھ اس کو ایسا لگاؤ ہے جیسا خ کو کاف کے ساتھ۔ یا جیسا ب کو پ سے۔ د کو ت سے۔ ز کو س سے۔ گاف کو کاف سے ہے بعض اوقات شاعر لوگ۔ غ سے بحساب جمل ہزار داستان بھی باعتبار اعداد مراد لیتے ہیں۔ لغت میں اس کے معنی گھٹا یا تیرگی کے ہیں۔ اگرچہ فارسی میں بھی یہ حرف پایا جاتا ہے۔ مگر شاذ و نادر۔ جیسے غازہ۔ غول۔ غوک۔ غوغا۔ غنودگی وغیرہ (۲) حساب جمل میں اس کے ہزار عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف اپنے اپنے موقع پر حروف ذیل سے عربی فارسی ترکی اردو میں بدل جاتا اور کبھی زائد بھی آتا ہے۔ ج چ خ ق ک گ م و ی +

غار (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گڑھا۔ کھڈا + کھڈ۔ چھیرا۔ بدھا (۲) کھوہ۔ گپھا۔ گہا۔ (۳۔ ف) گھاؤ۔ زخم کاری (۴۔ ف) ایک قسم کی نباتات جو جلانے سے عمدہ خوشبو دیتی ہے۔ اور اس کے بیج کو حب الغار اور درخت کو شجرۃ الغار کہتے ہیں +

غار پڑ جانا (ف) فعل لازم:۔ گڑھا پڑ جانا + گھاؤ ہو جانا + ناسور پڑ جانا + قرحہ پڑ جانا +

غارت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) تاخت و تاراج۔ لوٹ۔ لوٹ گھسوٹ۔ وہ سخت حملہ جو دشمن کے ملک پر قیدیوں اور غنیمت کے واسطے کیا جائے + مال غنیمت (۲۔ ف) تباہ۔ برباد + اُوجڑ۔ ویران۔ اُجاڑ۔ خراب +

غارت غول (ف) اسم مذکر۔ عو:۔ (۱) تباہ۔ برباد۔ بناش۔ اکارت۔ ضائع۔ گم۔ تلف۔ ناس (۲) خانہ کن۔ خانہ خراب۔ برباد شدہ ۔

بہائے آنسوؤں کے غول گرداب یہ چشم تر ہے غارت غول گرداب (اختر)

(یہ لفظ اصل میں غارت غور ہے۔ جس طرح ترکتاز۔ تاخت و تاراج ترکوں کے سبب فارسی میں بمعنی غارت گری رواج پایا۔ اسی طرح یہ محاورہ غوری خاندان کی غارت گری کے سبب ہند میں مروج ہوا۔ چونکہ سلطان شہاب الدین عرف محمد غوری نے اپنے دیو ہیکل افغانوں کو لے کر ہندوستان پر اکثر حملے کئے اور اس کو تاخت و تاراج کیا۔ اس سبب سے گیارھویں صدی عیسوی سے یہ محاورہ زبان زد خلائق ہو گیا۔ اور سب سے زیادہ عورتوں میں جو لوٹ مار کے نام سے کانپتی ہیں۔

اس لفظ نے دخل پایا۔ رفتہ رفتہ حسبِ قاعدہ رائے اہلِ کلام سے بدل ہو کر غارت غور سے غارت غول ہوگیا۔ چنانچہ شعرائے دونو طرح استعمال کیا ہے جس کی ایک مثال نمبر ۲ میں گزری۔ دوسری حکیم سو لاکھ شمس تلق شاگرد رشید حضرت حکیم مومن خاں دہلوی کے دیوان سے یہاں لکھی جاتی ہے

ہوئے ہیں سو فرہاد بھی غارت غول   لٹا ہے منزلِ الفت میں کارواں کیسا

غارت غول کرنا (ع) فعل متعدی۔ سو معنی تباہ و برباد کرنا۔ نشٹ کرنا۔ ضائع کرنا۔ ستیاناس کرنا ہے

ڈبو دے غول صحرائے زنخداں   بہت کرتا ہے غارت غول گرداب (اختر)

غارت غول ہونا (و) فعل لازم۔ عو۔ تباہ و برباد ہونا۔ ستیاناس جانا۔ ضائع ہونا۔ کھویا جانا۔ گم ہونا۔ ناپید ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔ جاتا رہنا۔ کالعدم ہونا۔ چوری جانا۔ پامال ہونا +

غارت کا مارا (و) صفت۔ عو۔ دیکھو (غارت گیا) +

غارت کرنا (و) فعل متعدی :۔ (۱) لوٹنا کھسوٹنا۔ تاراج کرنا + تباہ و برباد کرنا + پامال کرنا۔ مسمار کرنا۔ منہدم کرنا۔ اُجاڑنا۔ اینٹ سے اینٹ بجانا ہے

ہے یہی گر تند و تیز اپنی ہوا آہوں کی آج   شہر کردینگے غارت مثلِ قومِ عاد ہم (معروف)

(۲) ضائع کرنا۔ تلف کرنا۔ اکارت کھونا (۳) ناپید کرنا۔ فنا کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔ دنیا سے کھونا۔ جیسے "خدا تجھے غارت کرے" +

غارت گر (ع + ف) اسم مذکر۔ لٹیرا۔ قزاق۔ پنڈارا۔ بٹ مار۔ راہزن۔ دھاڑی ہے

ہو تو ہو آباد کیونکر یہ خراب آباد دل   عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو (ذوق)

غارتگری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ لوٹ مار۔ لوٹ کھسوٹ۔ تاخت و تاراج +

غارت گیا (و) صفت۔ عو :۔ تباہ شدہ۔ غارت شدہ۔ تاراج شدہ۔ برباد شدہ + خانہ خراب۔ اُجڑا۔ کھوجڑے پیٹا۔ کھوج کھویا ہو۔ دری لیا۔ حالتِ نفرت یا بیزاری میں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں ع

چھوڑ غارت گئے مرا پیچھا (شوق)

غارت ہو (و) دعائے بد۔ عو۔ ناپید ہو۔ اُجڑ جائے۔ فنا ہو۔ ہلاک ہوجائے۔ تباہ و برباد ہوجائے ہے

سیماب ہے پہلو میں مرے دل تو نہیں ہے   اس دل نے ستایا مجھے غارت ہو کہیں یہ (مومن)

غارت ہونا (و) فعل لازم :۔ (۱) لٹنا۔ تاراج ہونا (۲) تباہ و برباد ہونا۔ ستیاناس ہونا (۳) اُجڑنا۔ ویران ہونا (۴) پامال ہونا۔ منہدم ہونا۔ مسمار ہونا۔

اینٹ سے اینٹ بجنا (۵) ضائع ہونا۔ تلف ہونا۔ اکارت جانا + گم ہونا۔ کھویا جانا۔ جاتا رہنا (۶) فنا ہونا۔ معدوم ہونا۔ نیست ہونا۔ دنیا سے جانا۔ ناپید ہونا ہے

بڑھاپا آگیا جوبن لُٹا بیٹھی جلاپے میں   تو غارت ہو مجھے صورت نہ دکھلا خدا تیری (رنگین)

ہو تو ہو آباد کیونکر یہ خراب آباد دل   عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو (ذوق)

(۷) دفع ہونا۔ دفان ہونا۔ چمپت بننا۔ رخصت ہونا۔ جانا۔ جس طرح خوشی سے رخصت ہونے یا جانے کو سدھارنا کہتے ہیں اسی طرح حالت خفگی میں غارت ہونا کہتے ہیں۔ جیسے "دیکھئے وہ یہاں سے کس دن غارت ہوتا ہے" +

غارتی (و) اسم مؤنث :۔ دیکھو (غارت گیا) +

غاریقون (یونانی) اسم مذکر :۔ ایک دست آور دوا کا نام جو برنگ سفید پنیر و سپیدہ کی مانند ہوتی ہے۔ اسے تمام سمیات کے حق میں تریاق لکھا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نر ایک مادہ۔ لیکن مادہ بہتر ہے۔ اس کا دواں مضر ہے۔ اس لئے بالوں کی چھلنی میں چھان لیتے ہیں۔ مزاجاً اوّل درجہ میں حار۔ دوم میں یابس۔ خلط بلغم کے اخراج میں نہایت مفید ہے +

غازہ (ف) اسم مذکر :۔ گلگونہ۔ ایک قسم کا خوشبودار سرخ پوڈر۔ جو فارس کی عورتیں اکثر سرخی کے واسطے رخسارہ پر مل لیا کرتی ہیں + اُبٹنا۔ اُبٹن +

غازی (ع) اسم مذکر :۔ (۱) غزا کرنے والا۔ کافروں سے لڑنے والا۔ کافروں کو قتل کرنے اور مارنے والا۔ جیسے "مرے تو شہید مارے تو غازی" (۲) جری۔ شجاع۔ بہادر۔ سورما۔ سوربیر۔ مہا زر۔ فتح مند۔ ظفریاب۔ مظفر۔ منصور۔ کافروں پر فتح پانے والا۔ سلطان بادشاہوں کا خطاب (۳۔ ف) نٹ۔ بازیگر +

غازی مرد (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) بہادر آدمی۔ جانباز۔ سورما۔ سوربیر (۲) گھوڑے کا خطاب +

غازی میاں (و) اسم مذکر :۔ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود غازی کا خطاب جو کافروں سے لڑ کر عین عالم شباب میں شہید ہوا۔ اُسے عوام الناس ولی مانتے۔ اس کے نام کی چھڑیاں کھڑی کرتے اور پوجتے ہیں ان کی چھڑیوں کا میلا ابتدائے سنی یعنی جمادی الاول میں ہوا کرتا ہے +

غاشیہ (ع) اسم مذکر :۔ زین پوش۔ وہ کپڑا جو چارجامہ کے اوپر ڈالتے ہیں + پالان +

غاشیہ بردار (ع + ف) اسم مذکر :۔ زین پوش کو نہ پکڑ کر چلنے والا۔ سائیس۔ خدمتگار۔ ملازم۔ ادنٰے چاکر +

غاش

غاشیہ بردوش (ع ف) صفت: مطیع۔ فرمانبردار ◆

غاصب (ع) صفت: جبراً دوسرے کا مال لینے والا ◆

غافل (ع) صفت: بےخبر۔ ناعاقبت اندیش۔ بےاحتیاط۔ بےفکر۔ بےسوچ ◆ بےپروا۔ لاپروا۔ اچیت۔ ناخبرتا۔ بےخبر۔ بےشک۔ کم توجہ

غالب (ع) صفت: (۱) غلبہ والا۔ غلبہ کرنے والا۔ چیرہ دست۔ زبر۔ زبردست۔ زور ◆ بیش۔ زیادہ۔ بھاری۔ سرآمد (۲) اکثر۔ ضرور ◆ جیسے "غالب اوقات" (۳) شکست دینے والا۔ زیر کرنے والا۔ فتحیاب۔ مغلوب کرنے والا۔ سر کرنے والا۔ جیتنے والا۔ (۴) سبقت لیجانے والا۔ بڑھ جانے والا۔ شرط لے جانے والا۔ فائق (۵) اسداللہ بیگ خاں دہلوی ابن عبداللہ بیگ خاں کا تخلص جو مرزا نوشہ کے نام سے مشہور اور دبیرالملک نظام جنگ کے خطاب سے ممتاز تھے۔ ان کی فارسی تصانیف اور اردو کا ایک مختصر دیوان و انشائے اردو جس کا نام اردوئے معلّیٰ ہے۔ بہت مشہور معروف ہے ۱۷۹۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں اس دارنا پائدار سے رحلت فرما کر درگاہ نظام الدین میں مدفون ہوئے۔ لطیفہ گوئی۔ بذلہ سنجی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔ کبھی کبھی مؤلف بھی ان کی زیارت سے ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ اخیر وقت میں اُن کو دیکھا ◆

غالب آنا (ہ) فعل لازم: (۱) غلبہ کرنا۔ بڑھ جانا۔ در ہو جانا۔ زبر ہو جانا ◆ جیتنا۔ زیر کرنا ◆ (۲) فائق ہونا۔ سبقت لے جانا۔ فوقیت رکھنا (۳) زیادہ ہونا۔ بھاری ہونا ◆

غالب تھا (ہ) محاورہ: اغلب تھا۔ یقین تھا۔ گمان تھا۔ جیسے غالب تھا کہ وہ بڑھ جاتا ◆

غالب رہنا یا ہونا (ہ) فعل لازم: در رہنا۔ زبر رہنا۔ زیادہ رہنا ◆ بڑھ رہنا۔ سبقت لے جانا۔ چھا جانا ◆

غالب ہے (ہ) محاورہ: یقین ہے۔ گمان ہے ◆

غالباً (ع) تابع فعل: یقیناً۔ بالضرور ◆ گمان ہے۔ شاید ◆ بظاہر حال ◆

غالیچہ (ف) اسم مذکر: قالین۔ ایک قسم کا اونی گلکاری کیا ہوا فرش۔ جسے عوام غلیچہ کہتے ہیں ◆ گرمی کے استعمال کیلئے سوتی قالیچے بھی بننے لگے ہیں ◆

غائب (ع) صفت: (۱) جو موجود نہ ہو۔ غیر حاضر۔ نہاں شدہ۔ ناپدید۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ جو سامنے نہ ہو۔ غیر موجود۔ لاپتہ ◆ پیچھے۔ حاضر کا نقیض جیسے "غائب و حاضر یکساں ہے" (۲) ایک طرح کی شطرنج۔ جس کا بیان غائب کھیلنا میں لکھا گیا ہے ◆

غایت

غائب باز (ع + ف) اسم مذکر: وہ شخص جو بساط کے سامنے شطرنج نہ کھیلے ◆

غائب غُلّہ (ہ) صفت: بالکل غائب۔ تِیپٹ۔ اس طرح غائب جس طرح غلّہ غلیل سے نکلکر آنکھ سے غائب ہو جاتا ہے ◆

غائب غُلّہ کر دینا (ہ) فعل متعدی: الگ کر دینا۔ اڑا دینا۔ غائب کر دینا۔ چھپا دینا۔ تِیپٹ کر دینا۔ پتہ نہ لگنے دینا۔ اوپر ہی اوپر اڑا دینا ◆

غائب غُلّہ ہو جانا (ہ) فعل لازم: تِیپٹ ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ اُڑ جانا۔ پتہ نہ لگنا۔ جیسے "ان کے ہاں الغاروں چیز آندر ہی اندر غائب غلّہ ہو جاتی ہے" ◆

غائب کرا دینا (ہ) فعل متعدی: چھپوا دینا۔ مخفی کرا دینا۔ اڑوا دینا۔ چُروا دینا ◆

غائب کرنا (ہ) فعل متعدی: چھپانا۔ اُڑانا۔ چُرانا ◆ مخفی کرنا۔ تِیپٹ کرنا ◆

غائب کھیلنا (ہ) فعل لازم: پیٹھ موڑ کر یا بساط سے علیحدہ ہو کر شطرنج کھیلنا۔ بےدیکھے شطرنج کی چالیں چلنا ◆ (یہ کھیل کا قاعدہ ہے کہ حریف کی پیٹھ کے پیچھے بساط شطرنج بچھا کر مہرے رکھ دیتے ہیں۔ جب دوسرا حریف مہرا چلتا ہے تو اُسے جتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں مہرہ کو فلاں خانہ سے فلاں جگہ چلا ہے۔ پس وہ اپنے خیال سے بتا دیتا ہے کہ تم میری طرف کے فلاں مہرے کو فلاں جگہ رکھ دو۔ غرض اسی طرح ذہن میں نقشہ جما کر دوسرے حریف کو مات کر دیتا ہے اہل فارس اسے غائبانہ کہتے ہیں) ◆

غائب ہونا (ہ) فعل لازم: (۱) پوشیدہ ہونا۔ چھپنا۔ رُوپوش ہونا۔ (۲) جاتا رہنا۔ چوری جانا۔ (۳) حاضر نہ ہونا۔ موجود نہ ہونا ◆

غائبانہ (ع + ف) تابع فعل: (۱) غیر حاضری میں۔ غیر موجودگی میں۔ پیٹھ پیچھے ؎

قالب ہوا خراب ترے غائبانہ کیا او مرغ روح بھول گیا آشیانہ کیا (نعیم دہلوی)

(۲۔ ف) شطرنج کی بازی جو حریف اور بساط کی طرف سے منہ موڑ کر کھیلتے ہیں ◆

غائبانی یا غیبانی (ہ) اسم مؤنث: ایک قسم کی گالی جو عورت کے حق میں دیجاتی ہے۔ جیسے "قحبہ۔ قطامہ وغیرہ" یعنی غائبانہ [illegible] والی عورت ◆

غایت (ع) صفت: (۱) نہایت۔ منتہا۔ آخر۔ انجام۔ انتہا (۲) آدِھک۔ از حد۔ بےحد۔ بہت۔ بےٹھکانے۔ بیشمار۔ بےحساب ◆

غایت درجہ (ہ) تابع فعل: اخیر درجے۔ اخیر کو ◆ حد سے حد ◆

آخر الامر۔ انتہا پر +

غُبار (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گرد۔ دُھول + خاک + راکھ ؎

بے سبب گردش نہیں اس چرخ کی اے رشک ماہ
یعنی غبار عاشق سرگشتہ مثال ہو گیا (؟)

(۲) ملال۔ کلفت۔ کدورت۔ رنج۔ اندوہ ؎

صبا اُڑا نہ سکی آسماں مٹا نہ سکا کہ دل میں اُن کے ہمارا غبار باقی ہے (داغ)

دل سے گئی صفائی مجھ پہ رہا غبار حرص آز کے غبار کیتی اک ہیرے گئے (مختر)

(۳) تیرگی۔ خیرگی۔ جیسے غبارِ چشم (۴) گرد آمیز ہوا۔ (۵-۶) عداوت۔ بغض۔ دشمنی۔ کینہ۔ کپٹ۔ بیر۔ عناد۔ بیزاری ؎

چلے ٹھوکرے میری تُربت کو خاک سے بھی مری غبار رہا (وزیر)

(۶) کہر۔ کہاسا۔ شب دود۔ دُھند۔ بخارات غلیظہ۔ دھواں دھار (۷) ایک قسم کا خط جو وداگ الگ کاغذوں پر لکھا جاتا ہے اور ان دونو کاغذوں کو ملا لو تو پڑھا جاتا ہے ورنہ ایک غبار سا معلوم ہوتا اور پڑھنے میں نہیں آتا ہے +

غُبار اُٹھنا (و) فعل لازم:۔ (۱) زمین سے گرد کا بلند ہونا۔ آندھی اُٹھنا۔ بگولہ کا بلند ہونا۔ (۲) بخارات غلیظہ کا صعود کرنا +

غُبار آلودہ (ف) صفت:۔ گرد میں بھرا ہُوا گرد آلودہ +

غُبار آنا (و) فعل لازم:۔ کدورت آنا۔ میل آنا۔ رنج آنا ؎

ہم خاک میں ملے تو ملے غم مگر یہ ہے دل میں ترے غبار کہیں آگیا نہ ہو (وزیر)

غُبارِ خاطر (ع) اسم مذکر:۔ رنج دل۔ کدورتِ خاطر۔ ملال خاطر۔ رنج۔ رنجش +

غُبار رکھنا (و) فعل متعدی:۔ کدورت رکھنا۔ رنج رکھنا۔ مکدر رہنا۔ رنجیدہ رہنا + کینہ رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ بغض رکھنا ؎

کئے پر بھی فلک مجھ سے رکھے دل میں غبار
جسم کو خاک کرے خاک کو برباد کرے (؟)

بنوا کے خط کو بوسۂ عارض عطا کرو رکھتے ہو دل میں صاف تو لو غبار کیا (اسیر)

غُبار نکالنا (و) فعل متعدی:۔ کدورت نکالنا۔ دشمنی ادا کرنا۔ کینہ نکالنا۔ بغض کا بدلہ لینا۔ بیر نکالنا ؎

بیانِ سوزِ جگر پر یہ آپ گھبرائے نکالنا ابھی دل کا غبار باقی ہے (داغ)

غالب دہلی سے جدا ہم کو کیا یکبارگی آسماں کو تھی کدورت سو نکالا یوں غبار (میر)

غُبار نکلنا (و) فعل لازم:۔ دشمنی ادا ہونا۔ کینہ نکلنا۔ بدلہ نکلنا۔ عداوت پوری ہونا ؎

آندھیوں سے سیاہ ہو کا چرخ دل کا تب کچھ غبار نکلے گا (میر)

غُبارا (و) اسم مذکر (۱) ایک قسم کی آتشبازی جو ایک باریک کاغذ کا تھیلہ بنا کر اس کے اندر تیل کی بھیگی ہوئی اینڈوی روشن کرکے ہوا میں اُڑاتے ہیں ؎

سوزِ دل بعد فنا بھی آشکارا ہو گیا جب غبار اُٹھا ہمارا اک غبارا ہو گیا

(۲) ایک قسم کا ہوائی اُڑنے کا ایوان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اُس میں پیدا رجن یعنی ہوائے لطیف و گرم بھر کر اُڑاتے ہیں اور اُس کے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھ کر آدمیوں کو بٹھا دیتے ہیں۔ اس کا رواج یورپ میں بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن میں اس کے ذریعہ سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے۔ بیلون یا ایئر بیلون (۳) شیشے کا گول یہ شکل غبارا ظرف (۴) ایک قسم کا بم کا گولا جس میں آتشبازی بھر کر چھوڑتے ہیں۔ اور وہ اوپر جا کر پھٹ جاتا ہے۔ اور طرح بطرح کے پھول کھلاتا ہے +

(شیخ امداد علی بحر نے مشدد بھی باندھ دیا ہے۔ مگر غلط اور غیر فصیح ہے ؎

اُڑ کے گنبدِ افلاک بنے غبّارا جو میری آہ جہاں سوز کا دھواں پہنچے (بحر)

غَبْغَب (ع) اسم مؤنث:۔ پُر گوشت اور فربہ اندام آدمی کی ٹھوڑی کے نیچے کا لٹکا ہُوا گوشت جو خوبصورتی میں داخل ہے۔ طوق۔ گلو (فرہنگ جہانگیری نے غبب بھی لکھا ہے) +

غَبْن (ع) اسم مذکر:۔ خرید و فروخت میں نقصان دینا + تغلب۔ تصرف بیجا۔ دست برد۔ خورد برد۔ سپُرد کئے ہوئے مال کی چوری۔ خیانت +

غَبْن کرنا (و) فعل متعدی:۔ تغلب کرنا۔ خیانت کرنا۔ چُرانا۔ خورد برد کرنا +

غَبی (ع) صفت:۔ کم عقل + وہ شخص جس کی عقل صائب نہ ہو + بے وقوف بُھلکڑ۔ کُند ذہن۔ کم ذہن + وہ شخص جس کا حافظہ درست نہ ہو +

غَپ (و) اسم مؤنث:۔ صحیح گپ۔ لغو بے معنی بات۔ گفتگو۔ اصطلاحی جھوٹی اور شیخی کی بات + لاف و گزاف + گھڑنت +

غَپ شَپ (و) اسم مؤنث:۔ جھوٹی سچی بات + لغو و بیہودہ بات + اِدھر اُدھر کی بات چیت۔ گفتگو +

غَپ (و) اسم مذکر:۔ جلدی سے حلق وغیرہ میں اُتر جانے کی آواز +

غَپّا (و) اسم مذکر۔ عوام بازاری۔ جلدی سے اندر اُتر جانے والا + غضب۔ ذکر جیسے "اُٹھتی جوانی میٹھا غپّا" +

غپا غپ (و) تابع فعل عوام:۔ (۱) متواتر۔ جھڑا جھڑ۔ پے در پے۔

بکثرت۔ باِفراط۔ جیسے "غپا غپ نور برس رہا ہے" (۲) کسی چیز کی ملائم چیز کے اندر متواتر آنے جانے کی آواز ✦

غپّی (و) اسم مذکر :۔ جھوٹا۔ جھوٹا لپاٹی۔ لبّاڑیا۔ شیخی خورا۔ ڈینگیا۔ لاف زن۔ غپّوڑیا ✦

غپیا (و) اسم مذکر :۔ (دیکھو غپّی) ✦

غتر بود کرنا (و) فعل متعدی :۔ (عوام اس میں بجائے بے تا غتّر بود دیا بولتے ہیں) ملا جلا دینا۔ گڈ مڈ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ خراب کر دینا ✦

(اس کی اصل یوں ہے کہ دکنی بیوقوف جاہل جو بوستان پڑھتا تھا کسی شخص سے اس شعر میں سہ

کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود　　در ایام بوبکر بن سعد بود　　(سعدی)

یہ بات پوچھنے لگا کہ سارا شعر تو سمجھ میں آ گیا۔ مگر غتر بود سمجھ میں نہیں آیا۔ چونکہ اس نے بلاغت کی صرف نقطہ غت لیکر دوسرے لفظ بُود کے ساتھ ملا لیا تھا اس پر سے غلط ملط کے موقع پر بطور مذاق کہہ دیتے ہیں) ✦

غٹ (و) اسم مذکر :۔ (۱) گروہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ غول۔ جرگہ۔ ہجوم (۲) نگلنے یا حلق میں اُتار جانے کی آواز۔ قلقل مینا ✦

غٹ غٹ پینا (و) فعل متعدی : کسی رقیق چیز کو اس طرح اور متواتر یا جلدی جلدی پینا کہ جس کے سبب حلق کے اندر سے وہ آواز نکلے جو صراحی میں سے نکلتی اور جسے قلقل کہتے ہیں بغیر گھونٹ لئے پینا ✦

غٹا غٹ (و) تابع فعل : قُلقُل مینا۔ متواتر پینے کی آواز سہ

دھوم پیالہ دکشوں کی ہے کہ میخانہ میں　　مست جاتے ہیں صراحی کی غٹا غٹ سے بُت　　(انشا)

ساقی بھی ہے ساغر بھی ہے اور رنگ چمن ہے　　کر لطف سے آتی ہے صراحی کی غٹا غٹ　　(تحمّل)

غٹ پٹ (و) صفت :۔ گتھم گتھا۔ گلجپ۔ باہم گتھے ہوئے ✦

غٹ پٹ ہو جانا (و) فعل لازم :۔ (۱) گتھم گتھا ہو جانا۔ گلجپ ہو جانا۔ لپٹ جانا۔ گتھ جانا۔ بھڑ جانا۔ باہم لپٹ کر لڑنے لگنا سہ

شکر ہر کار جب بر ماسے غٹ پٹ ہو گیا　　شاہ تصیبا کا اثاثہ سارا تپٹ ہو گیا　　(نور الٰہی)

(۲) لتھ پتھ ہو جانا۔ ملجانا۔ آمیز ہو جانا۔ غلط ملط ہو جانا ✦ اپٹنٹ ہو جانا۔ گشتی ہو جانا ✦

رنگین سے او مجھ سے ہو کہ جس میں غٹ پٹ　　بتلا دے کوئی ایسی تدبیر میری باجی　　(رنگین)

غٹر غٹر پینا (و) فعل متعدی :۔ غٹ غٹ پینا۔ اس طرح مزا لے لے کر پینا کہ حلق سے گھونٹوں کی آواز نکلتی جائے ✦

غُٹر غُٹر سُننا (و) فعل متعدی :۔ مزے سے سُننا۔ مزا لے کر سننا۔ جیسے "اُن کی باتوں کو تو غٹر غٹر سنا کی ہماری نہ سن سکی" ✦

غُٹر غوں یا غُٹغُوں (و) اسم مؤنث : کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز۔ لکھنؤ والے غُٹغُوں بولتے ہیں ✦

غٹک جانا (و) فعل متعدی :۔ نگل جانا۔ حلق سے اُتار جانا۔ پی جانا ✦

غَثَیان (ع) اسم مذکر :۔ متلی۔ جی متلانا ✦

غچ (و) اسم مؤنث :۔ تلوار کے گوشت کے اندر گھسنے یا کیچڑ میں چلنے کی آواز ✦

غچا غچ (و) اسم مؤنث :۔ (۱) چقا چاق۔ خنجر یا برچھی یا تلوار کی لڑائی کی آواز جس میں آدمی کے گوشت کے اندر گھسنے سے یہ صدا نکلتی ہے۔ تلواروں کے متواتر جسم پر پڑنے کی آواز (۲) کیچڑ میں گھسنے یا دلدل میں پاؤں رکھ رکھ کر نکالنے کی آواز ✦

غچاکا (و) صفت :۔ (بازاری) موٹا تازہ معشوق۔ گُبدا۔ بھرے جسم کا۔ پُر گوشت ✦

غچپلی (و) صفت :۔ میلا۔ غلیظ۔ گندا۔ وہ آدمی جو اپنے جسم کی صفائی نہ رکھے۔ غلیظ طبع۔ کثیف۔ کثیف الطبع۔ گھوری ✦

غَدّار (ع) صفت :۔ (۱) بہت غدر کرنے والا۔ نہایت بے وفا۔ سرکش۔ مفسد۔ باغی۔ نمکحرام (۲۔ و) بہت بڑا۔ کلاں۔ وسیع۔ جیسے "شہر غدار پڑا ہے جہاں سے جا ہوئے آؤ"۔ بڑا شہر غدار ہے ✦

(زیادہ تر ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جب کوئی شخص یا کوئی چیز گم ہو جائے اور اُس کی تلاش میں بہت شہر کے باعث عاجز ہوں۔ شاید یہ معنی اس وجہ سے لئے گئے ہوں کہ جس طرح بے وفا سے حصول مراد غیر متصور ہے۔ اسی طرح بہت بڑے شہر میں گم شدہ چیز کا دستیاب ہونا غیر ممکن ہے یا یوں کہو کہ بقاعدہ تجربہ بہت بُرا۔ بے وفا سے صرف بہت بُرا معنی لے کر مستعمل کر لیا) ✦

غُدُود (ع) اسم مذکر :۔ گوشت کے اندر کی گٹھلی۔ گلٹی۔ جلد کے اندر کی گرہ۔ گانٹھ (عوام غدُود بولتے ہیں) ✦

غَدْر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) بے وفائی۔ عہد شکنی۔ بدعہدی ✦ بغاوت (۲) مفسدہ۔ ہلڑ۔ بلوہ۔ ہنگامہ۔ فتنہ ✦ سرکشی۔ انحراف۔ خلفشار۔ ہلچل۔ کھلبلی۔ دنگا۔ رولا ✦

غدر کرنا یا مچانا (و) فعل متعدی :۔ (۱) ہنگامہ برپا کرنا۔ فساد اُٹھانا۔ بلوہ کھڑا کرنا۔ مفسدہ کرنا۔ ہلڑ مچانا۔ فتنہ برپا کرنا (۲) شور غل مچانا۔ غل غپاڑا کرنا (۳) بدانتظامی پھیلانا۔ (۴) لوٹ گھسوٹ مچانا۔ (۵) سرکشی کرنا۔ بغاوت کرنا۔ سر اُٹھانا۔ باغی ہونا۔ برگشتہ ہونا۔ منحرف ہونا ✦

غَدِیر (ع) اسم مذکر :۔ تالاب۔ جوہڑ۔ جھیل۔ وہ نشیب جس میں برسات کا پانی دور تک جمع ہو جائے۔ ڈابر۔ پوکھر۔ کنڈ ✦

غِذا (ع) اسم مؤنث :۔ آہار۔ اوہار۔ خوراک جس سے بدن کی پرورش ہوتی ہے۔ قوت۔ ماکول۔ بھوگ۔ طعام سہ

غم بہت کھلوانا مجھ گریاں کو نوالے پہر یار　　خوف بدہضمی کا رکھتی ہے غذا برسات کی　　(آتش)

عورتوں پینے کو اور لخت جگر کھانے کو یہ غذا ملتی ہے جاناں ترے دیوانے کو (لالہ جی)

غذائے ثقیل (ع) اسم مؤنث:- دیر ہضم خوراک۔ بوجھل یا مرغن خوراک بطی الہضم چیز +

غذائے لطیف (ع) اسم مؤنث:- ہلکی خوراک۔ زود ہضم خوراک۔ سریع الہضم چیز +

غُرّا یا غُرّہ (ع) اسم مذکر:- صحیح (غرہ) (۱) گھوڑے کی پیشانی کی وہ سفیدی جو ایک درم سے زیادہ نہ ہو (۲) شب ہلال ۔ چاند رات ۔ اول روز کا چاند۔ جیسے غرۂ محرم یا شوال وغیرہ + پہلی تاریخ گنتی (۳-و) ناغہ تعطیل۔ روزمرہ کے کام میں کسی دن کی چھٹی کرنی (چونکہ اس روز نئی تاریخ ہوتی ہے اس وجہ سے یا غرّا بتانے کی جو وجہ ہے اُس سے یہ معنی لئے گئے ہیں۔ اور اسی سبب سے ہم نے اس کو الف سے لکھا ہے) +

غُرّا بتانا (و) فعل متعدی:- (۱) اخیر چاند کا وعدہ کرنا۔ بند تاریخ کا وعدہ کرنا۔ چاند دیکھنے یا پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا ؎

روز وصال یار مہینوں نہیں نصیب غرّہ بتا رہا ہے ہمیں بار بار چاند (بحر)

(۲) ٹالنا۔ لطائف الحیل سے پیش آنا۔ بہانہ کرنا۔ آج کل کرنا۔ آلا بالا بتانا + صاف جواب دینا۔ بالکل انکار کرنا۔ دھتا بتانا۔ دھتکارنا ؎

تیس دن وعدے پہ غُرّے کے پھراتا ہے مجھے جب ہوا چاند تو غُرّا ہی بتاتا ہے مجھے (ظفر)

تھا مجھ سے چاند رات کا اُس ماہ سے قرار غرّہ بتا کے رکھ گیا پردہ ہزار حیف (جعفر)

(۳) ناغہ کرنا۔ غیر حاضری کرنا (۴-و) فاقہ کرنا +

غُرّا دینا (و) فعل متعدی:- ناغہ کرنا تعطیل کرنا + فاقہ کرنا۔ لنگھن کرنا +

غُرّا کرنا (و) فعل متعدی:- (۱) ناغہ کرنا۔ غیر حاضری کرنا۔ جو کام روزمرہ ہوتا ہو اُسے کسی روز روک دینا۔ چھٹی منانا تعطیل کرنا ؎

وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا غُرّا نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ سارا چاند (آتش)

(۲) فاقہ کرنا۔ لنگھن کرنا +

غَرّا یا غَرّہ (و) اسم مذکر:- (عربی میں غرّہ بمعنی فریفتگی مگر اردو میں غرور اور تکبر کے معنی میں آیا ہے۔ شاید اردو والوں نے اپنے حُسن یا دولت یا منصب کی فریفتگی سے مراد لے کر اس معنی میں مستعمل کر لیا جس کی وجہ سے ہمیں اردو قرار دینا پڑا) گھمنڈ۔ تمکنت۔ مان۔ فخر۔ خود بینی۔ گرب۔ ابھمان۔ نخترہ۔ عُجب۔ لنترانی ؎

ملا کہیں تو دکھا دینگے عشق کا جنگل بہت ہی خضر کو غرّہ ہے رہنمائی کا (میر)

جب خدا پوچھیگا ذرّہ ذرّہ یہ میرا عجز اور تمہارا غرّہ (معروف)

ملم جب عدل کی جا تو لینگے گئے کیا آپ وہاں بولینگے

جامۂ خاکستری سے تیرے یہ ثابت ہوا اپنی درویشی کا ہے تجھ کو بھی غرّہ فاختہ (غافل)

غرّا ڈھینا (و) فعل لازم:- شیخی کا تمام ہونا۔ شیخی جھڑنا۔ غرور ڈھینا +

غرّا کرنا یا غرّے میں آنا (و) فعل متعدی:- اترانا۔ مغرور کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ ابھمان کرنا۔ تکبر کرنا ؎

غرّہ کر حُسن کا دو روزہ پہ نادانے یہ لازم رنگ سب رنگوں میں ہوتا ہے جہت مہ فیہ (ناسخ)

ہم نقیروں کا نہ کر ذکر کرتا وقاختہ اپنی کو کو پر نہ ہرگز غرّہ فاختہ
مرغ بستاں کا ہے سامنے و مند ہے نغمہ سنجی پہ نہ کر غافل سے غرّہ فاختہ } (ج)

نازک بدن پہ اپنے کرتے ہو تم جو غرّہ موسیٰ کرنے تم کو فرعون سا بنایا (حسن)

خوب صورت تمام دنیا کے حُسن پر غرّے کرتے ہیں کیا کیا (نواب بیگم حجاب)

غرّا ہونا (و) فعل لازم:- گھمنڈ ہونا۔ فخر ہونا۔ ناز ہونا ؎

کونسی چیز پہ غرّہ ہے تجھے اے غافل اب نہ دولت نہیں منصب نہیں جاگیر نہیں (غافل)

غَرارہ (تفریس) اسم مذکر:- از عربی (غرغرہ) (۱) حلق میں پانی ڈال کر کلی کرنا جس سے غرغر کی مانند آواز نکلے + کُلّی۔ چنانچہ حافظ شیراز نے بھی نظم کیا ہے ؎

اگر شبے بزبانم حدیث تو بر رود نیسے طہارت آں را بے غرارہ کنم (حافظ)

(۲-و) غرغرہ کرنے کی دوائیں (۳-و) ڈھیلے پائچوں کا پاجامہ۔ ایک بہت چوڑے عرض کا پاجامہ۔ بڑکا پاجامہ۔ ڈھیلا پاجامہ +

غرارہ دار پاجامہ (و) اسم مذکر:- دیکھو (غرارہ نمبر ۳) +

غرارہ کرنا (و) فعل متعدی:- کُلّی کرنا۔ حلق میں پانی ڈال کر خوب ہلانا + دوائیوں کی کُلّی کرنا +

غَرّاں (ف) صفت:- (۱) شور کرنے والا۔ ہیبت آواز نکالنے والا + دڑو کنے والا۔ دہاڑنے والا۔ چنگھاڑنے والا۔ گرجنے والا (۲) خونخوار۔ مردم خوار۔ درندہ۔ غضبناک۔ خشمناک (شیر کی نسبت بولتے ہیں) +

غُرّانا (و) فعل لازم:- غصے کی آواز نکالنا۔ کتے یا بلی کی طرح ہیبتناک آواز نکال کر ڈرانا + شیر کی طرح دہاڑنا۔ غُریدن کا ترجمہ + گھُرکنا۔ غرفش کرنا۔ نیلی پیلی آنکھیں کرنا۔ جیسے "کھائے اور غُرّائے" ؎

یہ لڑکے جانتے ہیں صرف کھانا اور غُرّانا نہیں ہے شیر خلاں ان میں ذرا ڈھنگ آدمیت کا (راحت)

غرائب (ع) اسم مذکر:- (غریب بمعنی نادر کی جمع) عجائب +

غَرْب (ع) اسم مذکر:- (۱) سورج ڈوبنا۔ غروب ہونا۔ چھپنا۔ است ہونا۔ (۲) مغرب۔ پچھم۔ پچھان + جانب قبلہ + شرق کا نقیض +

غربا (ع) اسم مذکر:۔ غریب کی جمع۔ (۱) اجنبی آدمی۔ غیر ملک کے آدمی۔ مسافر لوگ۔ پردیسی (۲۔ و) غریب۔ مسکین + محتاج۔ مفلس۔ کنگال۔ نادار۔ تہیدست۔ تنگدست۔ تنگ حال۔ نردھن +

غربال (معرب گربال) اسم مؤنث:۔ چھلنی۔ چھاننی۔ چلنی۔ پرویزن۔ آٹا چھاننے کا ظرف +

غُربت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) مسافرت۔ مسافری۔ سفر۔ سیاحت (۲۔ ا) مسکینی۔ غریبی۔ سادہ پن۔ فروتنی۔ عجز۔ انکسار۔ تواضع + حلم۔ بردباری۔ (۳۔ و) مفلسی۔ تنگدستی +

غربی (ع) صفت:۔ منسوب بہ غرب۔ غرب سے متعلق + مغرب کا۔ پچھمی۔ پچھم کا۔ جیسے "غربی شخص۔ غربی حد" +

غَرَض (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ہدف۔ نشانہ۔ تاج (۲) مقصد۔ مطلب۔ حاجت۔ مقصود ؎

دیوانہ میں تنہا ہوں پری سے نہیں غرض | تو ہو کسی کی جلوہ گری سے نہیں غرض (ممنون)

(۳) نیّت۔ ارادہ۔ منشا۔ مراد۔ مدعا۔ عزم۔ قصد۔ عزیمت۔ منظور ؎

گل کی وہ غرض جتائی اُس کو | رخصت کی طلب سنائی اُس کو (نسیم)

(۴) ضرورت + احتیاج۔ چاہ۔ خواہش ؎

جو مقرر روز تھا اپنا سو پاتے ہیں نصیر | دل سے ہم نے دور کی جاگیر و منصب کی غرض (نصیر)

(۵۔ تابع فعل) الغرض۔ الحاصل۔ القصہ۔ قصہ مختصر۔ حاصل کلام۔ پس۔ آخر الامر۔ فی الجملہ ؎

یہ سنتے ہی ساقی نے ساغر دیا | غرض دم میں مست ازل کر دیا

غرض باؤلی ہوتی ہے (و) کہاوت:۔ مطلب آدمی کو دیوانہ اور بے وقوف بنا دیتا ہے +

غرض آشنا (و) صفت:۔ گونگیرا۔ خود مطلبی۔ گون کا یار۔ غرضی۔ ابن الغرض +

غرض رکھنا (و) فعل متعدی:۔ مطلب رکھنا + امید رکھنا۔ آرزو رکھنا۔ تمنا رکھنا ؎

ایک بوسہ پر لگا کہنے وہ اپنا منہ پھیرا | ہم سے پھر بارِ دگر رکھنا اِس ڈھب کی غرض (نصیر)

غرض کا باؤلا (و) اسم مذکر:۔ مطلب کا دیوانہ۔ اپنے کام کا عاشق۔ گون کا یار +

غرض کا یار (و) صفت:۔ دیکھو (غرض آشنا) +

غرض کرنا (و) فعل متعدی:۔ (ہندو دوکاندار) سستا یا اونے پونے بیچنا۔ اپنا مطلب نکالنا۔ اپنی گون نکالنا +

غرض مند (و۔ ع + ف) صفت:۔ حاجتمند۔ خواہشمند۔ طالب۔ خواہاں +

غرض نکالنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) گون نکالنا۔ مطلب پورا کرنا۔ مطلب برآری کرنا۔ کام نکالنا۔ (۲۔ لازم) مطلب میں کامیاب ہونا +

غرضی (و) اسم مذکر:۔ غرضمند + لالچی + خواہاں۔ جیسے "بڑے کا کوئی غرضی نہیں" +

غُرفش (و) اسم مؤنث:۔ (غُرش کا بگڑا ہوا لفظ ہے) ٹرٹر۔ پس۔ اکڑ پھوں۔ بیہودہ پُراغ۔ غصہ آمیز باتیں۔ غُرّا کر بات کرنا +

غرفش کرنا (و) فعل متعدی:۔ غُرّانا۔ دھمکانا۔ اکڑ پھوں کرنا۔ بیہودہ پُراغ لانا۔ ٹر پھس کرنا +

غُرفش لانا (و) فعل متعدی:۔ دیکھو (غرفش کرنا) +

غُرفہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کوٹھے کے آگے کا کمرہ۔ بالاخانہ کا برآمدہ۔ وہ مکان یا دالان جو کوٹھے کے چھجے پر بنا دیتے ہیں۔ اٹاری + دریچہ۔ کھڑکی۔ جھروکا۔ باری ؎

تم مسی ملکر نہ غرفے سے نکالا منہ کرو | اور نہیں گر مانتے تو جاؤ کالا منہ کرو (ذوق)

رو دارِ اپنی اتنی ہے اُس شوخ کو کہاں | غرفے سے نا دکھائے وہ آئینہ وار منہ (جرأت)

مار ڈالا ہمیں غرفے سے دکھا کر ابرو | دور سے تم نے لیا تیر کا تلوار سے کام (اسیر)

قدم اٹھتا نہیں جوئے دل دیوانہ ترا | کس پری رو نے یہ غرفے سے کیا ہے باہر (ناظل)

شوخی سے دیکھنا نہیں آتا ابھی انہیں | غرفے سے جھانک لیتے ہیں بازار کیطرف (داغ)

(۲۔ و۔ بازاری) گوشۂ تنہائی۔ کونہ خلوت +

غُرفہ کی بات چیت (و) اسم مؤنث:۔ (بازاری) خلوت کی باتیں۔ خفیہ باتیں۔ رمز و کنایہ کی باتیں۔ جو علیحدگی میں کی جائیں۔ چھپواں باتیں +

غَرق (ع) اسم مذکر:۔ (صحیح بہ تحتین) (۱) ڈوبنا۔ سر سے پانی گزر جانا + (۲۔ صفت) ڈوبا ہوا۔ مغرق۔ مغروق۔ غریق (۳۔ و) مخمور۔ نشہ میں چُور (۴۔ و) نہایت مصروف۔ از حد مشغول۔ مستغرق۔ محو +

۱ اگرچہ صحیح بہ تحتین ہے مگر عربی۔ اردو اور فارسی کی بول چال میں بسکون ثانی مستعمل ہے۔ دوسرے معنی ہیں بہ فتح اول و کسر دوم۔ لیکن اردو میں اس کا تلفظ بھی وہی ہے۔ جو اول معنی کا تلفظ ہے

غرق کرنا (و) فعل متعدی:۔ ڈبانا۔ بورنا +

غرق ہونا (و) فعل لازم:۔ (۱) ڈوبنا۔ پانی میں سمانا (۲) مستغرق ہونا۔ نہایت مصروف و مشغول ہونا +

غرقاب (ع + ف) صفت:- مرکب از (غرق + آب) (۱) پانی میں ڈوبا ہؤا۔ پانی میں سمایا ہؤا۔ بالکل غرق + ڈوبا ہؤا (۲ - و) نشہ میں چور۔ نشہ میں مست۔ نشہ میں مُت بنا ہؤا۔ جیسے "چلّوؤں میں اُلّو لوٹے میں غرقاب" (۳) آبِ عمیق۔ گہرا پانی + گرداب۔ ورطہ۔ بھنور (۴ - و) نہایت مستغرق۔ نہایت مشغول و منہمک +

غرقی (ع) اسم مؤنث:- (۱) پانی میں ڈوبی ہوئی زمین + پانی کی دھمتی + ڈباؤ + ڈوبنا (۲ - و) نشیب۔ پستی۔ نچان۔ جیسے "وہ شہر تو غرقی میں ہے" (۳ - و) لنگوٹی۔ پنیلی۔ کوپین +

غرقی میں آنا (و) فعل لازم:- (۱) ڈوبنا۔ ڈوب جانا۔ غرق ہو جانا + (۲) دھس جانا۔ نشیب میں آجانا۔ پست ہو جانا۔ جیسے "اس کا غرقی میں آجانا" +

غروب (ع) اسم مذکر:- اُدوے کا نقیض۔ استر۔ اختفا۔ پوشیدگی۔ ڈوبنا۔ سورج کا چھپنا۔ آفتاب کا شام کے وقت چھپنا +

غروب ہونا (و) فعل لازم:- چھپنا۔ ڈوبنا۔ طلوع ہونے کا نقیض۔ استت ہونا +

غرور (ع) اسم مذکر:- لغوی معنی فریفتگی۔ اصطلاحی عُجب۔ تکبّر۔ گھمنڈ۔ فخر۔ ناز۔ تبختر۔ گمان۔ ابھمان۔ گرب۔ دماغ +

غرور کرنا (و) فعل متعدّی:- اترانا۔ ناز کرنا۔ فخر کرنا۔ گرب کرنا۔ دماغ کرنا +

غُرّہ (ع) اسم مذکر:- دیکھو (غُرّا)

غَرّہ (ف) اسم مذکر:- دیکھو (غَرّا) ؎

رہے جی میں اپنے غرّۂ جوہر کو توڑ دوں آئینۂ خیالِ مکدّر کو توڑ دوں (ذوق)

غریب (ع) اسم مذکر:- (۱) مُسافر۔ پردیسی + اجنبی۔ بیگانہ (۲ - صفت) نادر۔ عجیب۔ انوکھا (۳ - و) مسکین۔ عاجز۔ بیکس۔ شریر کا نقیض ؎

پوچھو جنابِ داغ کی ہم سے شرارتیں کیا سر جھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے (داغ)

(۴ - و) مُفلس۔ نادار۔ بے زر۔ ضدِ امیر۔ بے مقدور۔ غریب کی جورو غمدہ نام۔ غریب کی جورو سب کی بھابی +

غریب الوطن (ع) اسم مذکر:- مُسافر۔ پردیسی۔ بے گھرا۔ بیوطن ؎

خضر سے راہِ وطن کیا سمجھ کے پوچھوں میں مجھے تو خود وہ غریب الوطن نظر آیا (لا اعلم)

غریب پرور (و) صفت:- مسکین نواز۔ بیکس کی پرورش کرنے والا۔ حُکّام یا اعلےٰ مرتبہ کے اشخاص کی نسبت لکھتے اور بولتے ہیں +

غریب حرام زادہ (و) اسم مذکر:- وہ شخص جس کی صورت تو مسکینوں کی سی ہو۔ اور افعال بد ذاتوں کے سے۔ مُسمسی صورت کا آدمی۔ گُرگِ مسکین +

غریب خانہ (ع + ف) اسم مذکر:- (۱) مسافر خانہ۔ سرائے (۲ - و) اپنا گھر۔ جھونپڑا۔ غریب کا گھر۔ کھنڈا ؎

کب تو سویا تھا میرے گھر آ کر جاگے طالع غریب خانے کے (میر)

(اپنے مکان کی نسبت انکسار سے کہتے ہیں) (۳) محتاج خانہ۔ لنگر خانہ۔ وہ مکان جہاں غریبوں کو کھانا ملے +

غریب زادہ (ع + ف) اسم مذکر:- مُسافر زادہ + لونڈی زادہ۔ حرامی۔ کسبی بچہ۔ تخمی بچہ۔ چونکہ اکثر آوارہ لوگ بازاری عورتوں سے اختلاط کر لیا کرتے ہیں۔ اور اُن سے اولاد بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے +

غریب غربا (و) اسم مذکر:- محتاج۔ کنگال۔ بھوکے ننگے +

غریب نے روزے رکھے دن بڑے آگئے (۱) کہاوت:- مصیبت میں مصیبت آتی ہے۔ بیمقدور کی ہر طرح شامت ہے ؎

گردش دنوں کی کم نہ ہوئی کچھ کئے ہوئے روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے (میر)

غریب نواز (و) صفت:- دیکھو (غریب پرور) +

غریبا مؤ (و) صفت:- (عوام) غریبوں کے لائق۔ غریبوں کے قابل + روکھا سوکھا۔ دال دلیا + (ایسے کا (اصل میں مؤج یا موافق کا مؤ بنا لیا ہے) +

غریبی (ع + ف) اسم مؤنث:- (۱) مُسافرت۔ اجنبیت (۲ - و) ناداری۔ مُفلسی۔ بیمقدوری۔ بے زری۔ محتاجی۔ تہوت (۳ - و) مسکینی۔ عاجزی۔ انکسار۔ آدھینی۔ آدھینتائی۔ آدھینا +

غریبی آنا (و) فعل لازم:- محتاج ہو جانا۔ مفلسی آنا +

غریزی (ع) صفت:- اصلی۔ جبلّی۔ خِلقی۔ طبعی۔ جنمی۔ جیسے حرارت غریزی +

غریق (ع) صفت:- (۱) ڈوبا ہؤا (۲) سمایا ہؤا (۳) مستغرق۔ محو۔ نہایت مصروف۔ از حد متوجہ +

غریقِ رحمت (ع) صفت:- خدا تعالےٰ کی رحمت فضل یا عنایت میں ڈوبا ہؤا۔ مبرور۔ مغفور۔ مرحوم +

غریقِ رحمت ہو (۹) محاورہ:- خدا رحمت میں غرق کرے۔ خدا مغفرت کرے۔ خدا بخشے۔ خدا جنّت نصیب کرے ؎

اشک میں اپنے سوز ڈوب گیا یا الٰہی غریقِ رحمت ہو + (میر سوز)

غزا (ع) اسم مذکر:- جہاد۔ کافروں سے لڑنا۔ دشمنِ دین کے ساتھ جنگ کرنا +

غزال (ع) اسم مذکر:- ہرن کا بچہ۔ آہو برہ۔ ہرنوٹا + ؎

رُتنے کو تیرے سُن کے مشک ہو کے غزال دیوانہ ہو کے دشت ختن سے نکل گیا (آتش)

غزال چشم (ع + ف) صفت: ہرن کی سی بڑی آنکھوں والا ٭

غَزَل (ع) اسم مؤنث: ۔ معشوق یا اپنے محبوب کے ساتھ کھیلنا۔ عورتوں کے ساتھ اختلاط۔ جوانی اور ہم صحبتی کا ذکر ٭ عورتوں کے عشق کا ذکر ٭

(وہ باتیں جو عورتوں سے عشق بازی کے وقت بیان کی جائیں۔ اصطلاح میں وہ نظم جس میں حسن و جمال، فراق و وصال، حسرت و فریفتگی، ترک کیا خیال، معرفت وغیرہ کا ذکر یا نصیحت وغیرہ ہو یا وہ نظم جس میں عاشق و معشوق کے خیالات کو وسعت دیکر لکھا ہو۔ اس کا ہر شعر مستقل مضمون رکھتا ہے۔ غزل کے اشعار کم سے کم پانچ اور کثرت میں انتہا ہوسکتے ہیں مگر طاق ہونا شرط ہے۔ غزلیں بشکل دیوان جمع کی جاتی ہیں۔ پہلے غزل ایک ہی مضمون پر ہوا کرتی تھی مگر اب یہ رواج اُٹھ گیا۔ ہر ایک شعر جدا گانہ مضمون کا ہونے لگا۔ البتہ قطعہ بندی میں یہ بات نہیں ہے۔ مطلع کے دونوں مصرعوں کا قافیہ مشابہت رکھتا ہے باقی اشعار میں پہلے کے مصرعوں کا قافیہ۔ ردیف اور دوسرے مصرعوں کا قافیہ مطلع کے موافق ہوتا ہے) ٭

غزل پڑھنا (ہ) فعل متعدی: ۔ غزل سُنانا۔ غزل خوانی کرنا ۔

رند کلام اپنا پسند آنہ سکے دیر ۔۔۔ اکثر غزلیں پڑھتے ہیں زاد ہماری (رند)

غَزَل خواں (ع + ف) اسم مذکر: ۔ غزل پڑھنے یا سُنانے والا ٭

غَزَل خوانی (ع + ف) اسم مؤنث: ۔ غزلوں کا پڑھا جانا۔ مشاعرہ ٭

غَزَل کہنا (ہ) فعل متعدی: ۔ غزل بنانا ٭

غَسّال (ع) اسم مذکر: ۔ نہلانے والا ٭ مُردہ شو۔ مُردوں کو غُسل دینے والا ٭

غَسّالہ (ع) اسم مؤنث: ۔ مُردہ عورتوں کو غُسل دینے والی عورت ٭

غُسل (ع) اسم مذکر: ۔ تمام جسم کا دھونا۔ نہان۔ اشنان۔ حمام ٭ ہر ایک چیز کا دھونا ٭ دھونا ۔

نہیں ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانے میں ۔۔۔ ہمارے مُردے کو درکار ہے غُسل آب آہن کا (آتش)

غُسل خانہ (ع + ف) اسم مذکر: ۔ حمام۔ نہانے کا مکان۔ نہانے کی جگہ ٭

غُسلِ صحت (ع) اسم مذکر: ۔ تندرستی کا نہان۔ صحت پانے کا نہان۔ صحت حاصل کرکے نہانا۔ بیماری سے اُٹھ کر نہانا ٭

غُسل کرنا (ہ) فعل لازم: ۔ نہانا۔ حمام کرنا۔ اشنان کرنا ٭

غُسلِ میت (ع) اسم مذکر: ۔ مُردہ کا غُسل۔ مُردے کو نہلانا ۔

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو ۔۔۔ غُسل میت ہی ہمارا غُسل صحت ہو تو ہو (ذوق)

غَش (ف) اسم مذکر: ۔ (۱) بیہوشی۔ مورچھا ٭ سکتہ (اصل میں عربی غشی تھا۔ فارسی والوں نے یائے تحتانی حذف کرکے غش کرلیا) (۲) مفتون۔ فریفتہ۔ عاشق۔ شیفتہ ۔

جوانی سے وہ بھیل پاوے الٰہی چشم نظر بری ۔۔۔ وہ کون انسان ہے جو غش نہیں رنگین کے جوبن کا (رنگین)

غَش آنا (ہ) فعل لازم: ۔ مورچھا گت میں آنا۔ غفلت یا ضعف قلب سے بیہوش ہو جانا۔ بیخبر ہو جانا ۔

حُسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہیں ۔۔۔ چشم موسےٰ جسے دیکھیگا اُسے غش آئیگا (آتش)

جس وقت تیرے طور تجلی کو غش آیا ۔۔۔ لوگوں نے کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا (انشا)

جب ضعف سے مجھ کو غش آیا تو طنز سے کیا کہتا ہے
بس غش نہ کرو معلوم ہوا کچھ مرنے پر تم پہ غش ہو (نامعلوم)

غَش کرنا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) بیہوش ہونا۔ سکتہ کا عالم چھانا۔ مورچھا گت میں آنا۔ بیخبر ہونا ۔

ساقی نہیں سر رشتے سے کچھ حاجت ۔۔۔ آگے ہی ہم نے اس کی غش غش پہ غش کیا (انشا)

گلبن تلے جو ضعف سے بلبل نے غش کیا ۔۔۔ دھو کا یہ گل کا اس کو ہمیں گل نے غش کیا (مصحفی)

(۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ شیفتہ و شیدا ہونا۔ محو ہونا۔ دل دست داده ہونا ۔

چمن میں کل خیمے ہیں یہ جلسے کرائے ۔۔۔ سو بار کبک نے مرغ و بلبل نے غش کیا (انشا)

بند جلوے سے ترے چشم تماشائی ہو ۔۔۔ غش کرے طور سے عمران جو تماشائی ہو (برق)

غش کھانا یا کھا کر گرنا (ہ) فعل لازم: ۔ بیخبر ہو بیہوش ہو کر گرنا۔ غوطا کھانا ۔

غش کھا کے گرے ہے ہیں متانے ہیں پر ۔۔۔ جب بات کو وہ ماہ لب بام پہ آتا (ظفر)

(۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا جیسے "اس کتاب کو جو دیکھے غش کھا دے جو سُنے لوٹ جاوے"

غش لانا (ہ) فعل لازم: ۔ (لکھنؤ) بے ہوش ہونا ۔

محفل سے اُٹھانے کا جب قصد کیا اس نے ۔۔۔ دانستہ ہیں غش لاتا دیوانے کتنے ہیں (ناسخ)

غش ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) بیہوش ہونا۔ مدہوش ہونا۔ مورچھا گت میں آنا۔ بیخبر بننا ۔

جس کا کشتہ تقاضا وہی تیا ہے تماشہ گر دل ۔۔۔ ہو گئے غش گرنے لگے خاک پہ برسے پہ گل (وزیر)

(۲) دل از دست داده ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ شیفتہ ہونا۔ محو ہونا۔ مرنا۔ دیوانہ۔ مفتوں ہونا ۔

جوانی سے وہ بھیل پاوے الٰہی چشم نظر بری ۔۔۔ وہ کون انسان ہے جو غش نہیں رنگین کے جوبن کا (رنگین)

مرے ہے شمع پر پروانہ بلبل گل پہ یاں غش ہے ۔۔۔ دل دیوانہ ہمارا کل حسن پہ بیہوش ہے (نصیر)

تیغ ابرو پہ ترے غش ہے ہر دل انکھوں پر ۔۔۔ اس کو مسجد سے نہ ہے اسکو خرابات سے چھوٹ (نصیر)

جگر ہے نال سوز اکثر ہی رونے ہی پر غش ہے ۔۔۔ الٰہی کیا کروں یہ سخت کار آب و آتش ہے (اختر)

جوانی میں قیامت ہوئیگا تو ۔۔۔ جو غش ہے تجھ پہ اک عالم ابھی سے (معروف)

گل پہ مرتے مرتے اُس حمرِ رشید پر بھی غش ہوئی ۔۔۔ اب تو گلفنہ آفتابی ہے دوائے عندلیب (ناسخ)

جب کہا میں نے کہ غش ہوں میں ستمگر تجھ پر ۔۔۔ ہنسکے بولا کوئی غش ہی نہیں بولا کرتا (صابر)

میں تو اس نوجوان پر عاشق ہوں ۔۔۔ ہائے عالم تری جوانی کا ٭ (احسان)

کہتا ہے مرے آگے وہ مجھ پہ عدو غش ہے ۔۔۔ ہے ہے مری الفت سے ہے بیخبری اتنی (مومن)

غِش (ع) صفت: ۔ کھوٹا۔ ناسرہ۔ غیر خالص ٭ ملاوٹ کا ٭ ملونی کا ٭

غشی (ع) اسم مؤنث: بیہوشی۔ مورچھا گت ٭

غَصْب (ع) اسم مذکر: ۔ زبردستی لینا۔ دبا لینا۔ مار لینا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ مجازاً خیانت۔ مجرمانہ بددیانتی ٭

غصب کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ ظلم یا زبردستی سے لینا۔ بہ ظلم چھین لینا۔

غصہ

دل میں رکھ لینا۔ کوئی چیز دبا لینا۔ کسی کا حق جبر سے رکھ لینا +

غُصّہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) اندوہ۔ گلوگیر + وہ رنج جس سے گلا گھٹ جائے (۲۔و) خشم۔ غیظ۔ غضب۔ خفگی۔ عتاب۔ خطاب۔ رنجش ؎

قوت کی اُٹھا کون سکے رنجش بیجا اس واسطے پرپھر کے یہ غُصّہ ہے ہمیں بھی

غُصّہ اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ جھونجل اُتارنا۔ غصہ نکالنا۔ خفا کسی پر ہونا اور سرزنش کسی کو کرنا۔ ناراض کسی سے ہونا۔ اور اُس کا بدلہ کسی سے لینا ؎

کیوں کسی اَور کا غُصّہ وہ اُتاریں ساہم پر بیچ میں بول کے ہم مفت بُرے بنتے ہیں (مرزا جہاں)

غُصّہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی کی خفگی یا عتاب کا تحمل ہونا۔ کسی کی خشم کو برداشت کرنا ؎

غصہ اُٹھا اُٹھا کے یوں ہی بار بار کہ نے ناز اپنے تو نے پکارا ہے یار کہ ہو غصہ بُرا (منیر)

غُصّہ بہت زور تھوڑا مار کھانے کی یہی نشانی (ا) کہاوت:۔ کمزور کا غُصّہ اُس کی ضمانت کا موجب ہوتا ہے +

غُصّہ پینا (ہ) فعل متعدی:۔ جوشِ غضب کو روکنا۔ غم کھانا۔ جوش روکنا۔ جذبہ ضبط کرنا۔ خشم کی برداشت کرنا ؎

ہم ہوں جانے ہو دشمن کا بُرا کچھ سوچ کر دل ہی دل اپنے غُصّہ اپنا سے سنگر پی گئے (ظفر)

غُصّہ تُھوک دینا یا تُھوک ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ غصہ دور کر دینا۔ خفگی سے باز آنا۔ رنجش دور کرنا۔ جانے دینا۔ معاف کرنا۔ مَن جانا ؎

بچی مری بلکتی ہے غصّے کو تھوک دو صدقے گئی اجی اِدھر آؤ کہاں چلے (راسخ)

غُصّہ چڑھنا (ہ) فعل متعدی:۔ طیش آنا۔ غضب ہونا۔ غضب ہونا۔ خفگی ہونا ؎

آپ کی ہر ہر ادا کو ہے نظر تو تیر پر غُصّہ چڑھتا ہے تو وہ بھی اُٹھا کے تقصیر پر (مرزا جہاں)

غُصّہ دِلانا (ہ) فعل متعدی:۔ جھونجل دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ بھڑکانا۔ اُکسانا۔ انتقالِ طبع کرنا۔ خفا کرنا۔ ناراض کرنا +

غُصّہ سے بُھوت ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت خشمناک ہو جانا۔ غُصّے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا۔ آتشِ غضب سے لال ہو جانا ؎

مضموں تو شکر کر کہ ترا نام سُن رقیب غُصّہ سے بھوت ہو گیا لیکن جلا تو ہے (مضمون)

غُصّہ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ خفا ہونا +

غُصّہ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (غُصّہ پینا) +

غُصّہ میں (ہ) تابع فعل:۔ حالتِ خفگی میں۔ رنجش میں۔ تیزی میں۔ جوش میں +

غُصّہ میں بوٹیاں کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ جھونجل میں آکر اپنا جسم اُس غضب کے رفع کرنے کے واسطے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھانا۔ غُصّہ اُتارنا۔ جھونجل اُتارنا۔ نہایت افروختہ ہونا +

غضب

غُصّہ میں بھر جانا یا لال ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ غضب کے مارے آپے سے باہر ہو جانا۔ خشمناک ہو جانا۔ غضبناک ہو جانا۔ بہت افروختہ ہونا +

غُصّہ ناک پر ہونا (ہ) فعل لازم:۔ ناک پر غُصّہ ہونا زیادہ بولتے ہیں۔ بات بات پر غُصّہ آنا۔ ہر وقت غُصّہ موجود رہنا۔ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جانا +

غُصّہ نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ جھونجل اُتارنا۔ عداوت یا دُشمنی نکالنا۔ دل کا بُخار نکالنا۔ انتقام سے دل ٹھنڈا کرنا ؎

غصہ تو غیروں کا نکالا ہے اوپر اک جو بسا دل کا ہے دلبر نہ نکالا (حجاب)

غُصِیل (ا) صفت:۔ بدمزاج۔ غُصیلا۔ کرودھی۔ تند مزاج۔ مغلوب الغضب +

غُصِیلا (ا) صفت:۔ دیکھو (غصیل) +

غُصّے ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خفا ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ ناراض ہونا +

غَضَب (ع) اسم مذکر:۔ (۱) قہر۔ غُصّہ۔ عتاب۔ خشم۔ کرودھ۔ خفگی۔ غیظ۔ کوپ۔ روس۔ ظالم حاکم بھی خدا کا غضب ہوتا ہے ؎

اس بُت کا مجھے حسن خدا داد نہ اِس کو یہ مجھ پہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے (ذوق)

(۲۔و) فتنہ۔ فساد۔ آفت۔ بلا۔ مصیبت۔ بپتا ؎

یہ غضب نیچے بٹھائے مجھ پہ نازل کیا ہوا اُٹھ گیا دنیا سے کیوں تو تجھ کو اے دل کیا ہوا (جرأت)

یہ کہا ہوں کہ خفا ہو کے مجھے قتل کریں وہ غضب میں نہیں آتے یہ غضب ادبی ہے (اسیر)

(۳۔ا) نہایت بُری بات۔ نازحد نامناسب بات۔ بہت بیجا بات ؎

اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے ہم چاہیں قضا سے کہ امداد غضب ہے (ذوق)

(۴۔و) لعنت۔ پھٹکار۔ دھکّا۔ صدمہ۔ مار۔ جیسے "خدا کا غضب پڑے"۔

(۵۔ا) ظلم۔ ستم۔ اندھیر۔ دھند۔ ان نیاؤ۔ بے انصافی۔ بیداد + زور۔ زبردستی۔ سختی۔ جیسے "یہ تھوڑا غضب تھا کہ عورتوں کو بھی جیتا نہ چھوڑا + بڑے غضب کی بات ہے کہ کمزور پر سب زور چلاتے ہیں" ؎

خاکسترِ پروانہ پہ روتی رہی کیا شمع ہو خاکِ جگر سوختہ برباد غضب ہے (ذوق)

ہے سرد تو پابندِ غم بے ثمری ہیں کہتے ہیں گرفتار کو آزاد غضب ہے (ایضاً)

(۶۔ صفت) کلمۂ تعریف و مبالغہ۔ خواہ بُرائی کی زیادتی کے اظہار کے واسطے خواہ بھلائی کی۔ مثل قیامت۔ ستم۔ ظلم۔ وغیرہ"۔ نہایت غرّہ۔ دھوم کا۔ بڑھ کا۔ عظیم۔ بہت بڑا + بیڈھب۔ نازحد۔ نہایت۔ بہت۔ جیسے "غضب کا حافظہ غضب کا ذہن۔ غضب کی گرمی۔ غضب کا جاڑا۔ غضب کی ہوا۔ غضب کا جوبن۔ غضب کی چال" وغیرہ" ؎

غضب

گر ایک غضب ہو تو کرے کوئی گوارا   ہر بات غضب ہے تری گفتار غضب ہے (مصحفی)

گرچہ بے تاب دل ہے میرا کس طرح میں اُسکے پاس جاؤں
غضب یعنی کل جس کی مہربانی سو آج ہے وہ عتاب میں (؟)

کیا عشوہ ترا بر سر بیداد غضب ہے   جلاد کی ہے بھی یہ جلاد غضب ہے
جو ہے ستم دلکشا وہ بیداد غضب ہے   مرتا ہوں تم پر وہ ستم ایجاد غضب ہے
بھولا مجھے قتل کر عام تری تاب تل   انشا ہے مزا اعانت یا یاد غضب ہے
ہوتا ہے سپند ایک ہی آواز میں آخر   کیا سوختہ جانوں کی بھی فریاد غضب ہے

چڑھی تیوری کبھی اُس کی نہ اتری   غضب ہے قہر ہے پیارا ہمارا (میر)

تیر نگاہ ار جی غضب سے پر کیا بروئے نہر
کٹ گئے لاکھوں جو نوبت آ گئی تلوار پر

(۷ - و) افسوس - دریغ جیسے ”غضب ہے کہ اُس کا بیٹھے بیٹھے دم نکل گیا“ ۔

مرے بیان کو سن سن کے کانپ کانپ اُٹھے   غضب یہ ہے کہ سمجھا نہیں زبان صیاد (رند)
خط کے آنے میں اگر یک یہ ستانے دیر کی   ہے غضب آنے میں کیوں پیک صبا نے دیر کی (ناسخ)

(۸ - و - صفت) آفت کا پرکالہ - فتنہ انگیز - فتان - بلا خیز جیسے غضب کی آنکھ غضب کی رفتار ۔

خوبانِ جہاں یاد رہے تجھ کو بھی یہ بات   تشبیہ بھی محبت اک آزار غضب ہے (تشہیر)

(۹ - ا - صفت) سخت - دشوار - کٹھن - مشکل ۔

یہ بجا کہ منع ہو گا رمضاں میں آب دانہ   یہ غضب کہ تیس دن تک پئیں شراب ہرگز (داغ)

(۱۰ - و - صفت) کلمۂ حیرت و تعجب - جو اجنبی - انوکھی اور نادر بات یا اچرج کے واسطے آتا ہے - جیسے ”یہ منا تو غضب کی باتیں کرتی ہے“ ۔ بڑا غضب ہوا - اُس نے غضب کیا کہ آگ میں کود پڑا ۔

نکلے ہے صدا کوہ سے ہم آتش بہ آب   کیا سوز و گداز دل فرہاد غضب ہے (ذوق)

کبھی تو سویا پرے سرک کر کبھی وہ لپٹا گلے سے میرے
بڑا غضب ہے کہ ایک شب میں فراق بھی ہے وصال بھی ہے

(۱۱ - و - صفت) ناراض - خفا - رنجیدہ خاطر - برافروختہ - جیسے ”وہ آج پھر غضب ہے خدا خیر کرے“ ۔

اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی   پھر آج وہ مست مے بیداد غضب ہے (ذوق)

(۱۲ - صفت - و) خوفناک - ہیبتناک - بھیانک - مہیب - وحشت ناک - دردناک جیسے ”ایسا غضب کا جنگل اور اندھیری رات بھی نہ دیکھی ہو گی“ (۱۳ - صفت - و) عجیب - حیرت افزا - انوکھا - تعجب خیز ۔

غضب

پروانہ تری چرب لسانی سے ہوا ہلاک   ہے شمع تو گویا غضب ہی زبان دراز (میر)

ہے ہم سے ہنوز آئینہ بادیدۂ پرآب   اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
دیں ہوش بھلا مردم ہشیار کے پل میں   آنکھوں کو تمہاری یہ فسوں یاد غضب ہے

(۴ - صفت - و) نہایت خوبصورت - نہایت حسین - پری کا ٹکڑا - حور کا بچہ - پریوش ۔

مرتے نہیں حوروں پہ تری طرح سے واعظ   ہم جیسے ہیں عاشق وہ پریزاد غضب ہے (ذوق)
نہیں دیتی دکھائی صورتِ زیست   غضب وحشت ہو آیا کچھ کر آج (ممنون)

(۵ - صفت - و) ناہنگ - لٹیرا - ظالم - ایذا رساں - سخت تکلیف دہ - جفاکار - مضر - ضرر رساں - زہر - نہایت بڑا - بہت بُری - جیسے ”یہ بدمزاجی تمہاری سے حق میں غضب ہے“ ۔

بلبل ہے ترے واسطے فریاد غضب ہے   فریاد نہ کر دیکھ یہ صیاد غضب ہے
کوں غنچہ پریشاں ہو نہ ہوتے ہی شگفتہ   اس باغ میں ہونا ہی دلِ شاد غضب ہے
ہم چاہتے ہیں تم کو گرے سب کی نظر سے   پہلے ہی سے اس چاہ کی افتاد غضب ہے
توڑا کمرِ شاخ کو کثرت نے ثمر کی   دنیا میں گراں بار ہے اولاد غضب ہے

(۶) نڈر - دلیر - جری - جیسے ”وہ بڑا غضب ہے جو چاہتا ہے بیدھڑک کر بیٹھتا ہے“ (۷ - صفت) بڑا - زبوں ۔

وقت کو ہاتھ سے کھوتا ہے غضب غفلت میں
موت سے کم نہیں کچھ نیند کا آنا شب وصل

غَضَب آلُودہ (ف) صفت: غصہ میں بھرا ہوا - غضبناک ۔

غَضَبِ الٰہی (ف) اسم مذکر: - (۱) قہر خدا - انتقام آسمانی - بلائے آسمانی - عذاب الٰہی (۲ - دعائے بد - خو) خدا کا غضب پڑے - آسمانی بلا ٹوٹے - جیسے ”غضب الٰہی کوئی بھی بچہ کو یوں مارتا ہے“ ۔

غَضَب آنا (ف) فعل لازم: - آفت آنا - بلا نازل ہونا - شامت آنا - کمبختی آنا ۔

غَضَب بنی ہے (ف) محاورہ: - (۱) بیڈھب بنی ہے - بُری بنی ہے - سخت مصیبت ہے ۔

عجب ہی آفت بڑی ہے ہم پر بنی ہے آکر غضب ہی ہم پر
یہ ڈھاتے ہیں وہ ستم ہم پر اُٹھاتے ہیں سر قدم قدم پر

(۲) جب کسی عورت کی طرف اشارہ ہو گا - تو اُس سے بناؤ سنگار سے مراد ہو گی یعنی بیڈھب بنی سنوری ہے ۔

غَضَب پڑنا (ف) فعل لازم: - آفت آنا - عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا ۔

قہر ٹوٹنا۔ صدمہ یا مصیبت [illegible]

دلبر ہائے عشق میں ہم بے سبب پچے ۔ کم بخت دل پہ ہائے خدا کا غضب پڑے (سلطان)

پیک فلک کو تو سرے پنجے غضب ۔ پہنچا اس بوجھ سے تو منزلِ مقصود کب

غضب توڑنا (و) فعل متعدی:- (۱) فساد برپا کرنا۔ آفت ڈھانا۔ فتنہ اٹھانا۔ شور و شر مچانا۔ سخت بیداد کرنا۔ ظلم ڈھانا۔ ستم توڑنا ؎

کم شیں عیاسیوں سے مفسدہ پرداز غیر ۔ توڑتے دکھلا کے آنکھ ان پر غضب جنگ کا (آتش)

(۲) غصہ کرنا۔ خفگی کرنا۔ جھونجل اتارنا +

غضب ٹوٹنا (و) فعل لازم:- آفت آنا۔ بلا کا نازل ہونا + شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ مصیبت پڑنا۔ خفگی ہونا۔ عتاب ہونا۔ ؎

داغ یہ بات وہ سن لے تو غضب ٹوٹ پڑے ۔ کتنے پھرتے ہو بنایا ہے سرِ شام مجھے (داغ)

غضب خدا (و) اسم مذکر۔ مو:- (۱) دیکھو (غضب الٰہی نمبر ۱-۲)

(۲) تعجب بر بہتان جیسے "غضب خدا میں نے کس پر طوفان اٹھایا جو تم سب نے مجھے نکّو بنایا) +

غضب خدا کا (و) کلمۂ تنفر:- (۱) کسی امر متنفر کے صدور کے وقت یا نہایت نفرت و اکراہ ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے "غضب خدا کا کوئی ایسا بھی کام کرتا ہے" ؎

مقیم کعبہ میں وہ بت مدام کرتا ہے ۔ غضب خدا کا کوئی ایسا کام کرتا ہے

(۲) تعجب اور حیرت کے موقع پر بھی آتا ہے۔ جیسے "غضب خدا کا کتنے اونچے سے کود پڑا" +

غضب ڈھانا (و) فعل متعدی:- (۱) سخت بلا یا آفت لانا۔ سخت بیداد کرنا۔ ستم توڑنا۔ فساد مچانا۔ فتنہ برپا کرنا + نہایت ظلم کرنا۔ از حد سختی برتنا جیسے "ساس نے بہو پر غضب ڈھا رکھا ہے" ؎

ستم توڑے گی چشم اس عشوہ گر کی ۔ غضب ڈھائے گی یہ شوخی نظر کی

کہتے تو ہیں کہ پرسشِ تلوار دیکھیے ۔ کیا کیا غضب وہ ڈھائیں دلِ زار دیکھیے (مؤلف)

(۲) حد بشری سے باہر کام کرنا۔ کوئی انوکھی بات یا عجب کام کرنا +

غضب کا بنا ہوا (و) صفت:- آفت کا پرکالہ۔ آفت کا ٹکڑا۔ نہایت شتفتی۔ از حد مکار۔ فتنہ پرداز۔ مجسم فتنہ +

غضب کا سامنا (و) اسم مذکر:- فتنہ و آفت کا مقابلہ ؎

غضب کا سامنا ہے آج وہ بن کر نکلتے ہیں
دھڑی جمتی ہے مہندی ملتے ہیں گیسو سنورتے ہیں } (عبد اللہ خاں مہر)

غضب کرنا (و) فعل متعدی:- (۱) ظلم ڈھانا۔ آفت برپا کرنا۔ فساد اٹھانا۔ ستم ڈھانا ؎

غیر کو تم نہ آنکھ بھر دیکھو ۔ کیا غضب کرتے ہو ادھر دیکھو (امیر حسن)

بولتے تم تو کیا غضب کرتے ۔ سو ستم کرتے ہو تو چپ چپ (ظفر)

(۲) کوئی بے جا اور نامناسب امر کرنا۔ برا کرنا۔ مثلاً کوئی شخص کوئی حرکت نازیبا کرے اس کی تنبیہ کے واسطے کہتے ہیں کہ تو نے غضب کیا یعنی یہ امر کرنا نامناسب تھا ؎

غضب کیا ترے وعدے پر اعتبار کیا ۔ تمام رات قیامت کا انتظار کیا (داغ)

داغ وال غضب کیا تو نے ۔ بت کے بس میں پھنسا دیا تو نے (مؤلف)

بوسہ لیتے ہوئے ہم دیکھو ادب کرتے ہیں ۔ گالیاں دیتے ہیں یہ آپ غضب کرتے ہیں (شگفتہ)

(۳) کوئی عجیب و غریب امر کرنا۔ انوکھی بات کرنا۔ حیرت انگیز یا تعجب خیز امر کرنا ؎

مل کے مسی زنبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا ۔ کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا (ناسخ)

تم غضب کرتے ہو شکایت میں ۔ کیا قیامت ہو جو عنایت ہو (مؤلف)

تم بازی سے سوا اور بھی ہم مرتے ہیں ۔ دم مسیحا کو بھی دیتے ہیں غضب کرتے ہیں (ایضاً)

(۴) اندھیر کرنا۔ دُند مچانا۔ اتیاؤ کرنا۔ مثلاً جیسا غریبوں پر غضب کیا تھا آگے آیا (۵) اپنے یا کسی کے حق میں برا کرنا +

غضب کی (و) صفت:- قابل تعریف۔ بیان سے باہر + بیڈھب۔ بے طرح۔ از حد ؎

غضب کی لذتیں تیرِ نگہ نے تیرے بخشی ہیں ۔ کہ لاکھوں حسرتیں ہیں بستۂ فتراک سینے (نسیم دہلوی)

غضب لانا (و) فعل متعدی:- آفت لانا۔ مصیبت لانا۔ بلا لانا ؎

اوراقِ گل اڑتے ہوئے پھرتے ہیں چمن میں ۔ یہ لائی غضب بادِ صبا دفترِ گل پر (جرأت)

غضب میں پڑنا یا گرفتار ہونا (و) فعل لازم:- آفت میں پڑنا۔ مصیبت یا بلا میں گرفتار ہونا۔ عذاب میں مبتلا ہونا۔ ناک میں دم آنا۔ بپتا میں پھنسنا +

غضب میں آجانا (و) فعل لازم:- آفت میں مبتلا ہو جانا۔ عذاب میں پھنس جانا۔ بپتا میں آجانا۔ مصیبت میں پڑ جانا ؎

جب یقینِ عشق آیا پھر وہ بت کہاں اپنا ۔ آگئے غضب میں ہم دیکھے امتحاں اپنا (داغ)

غضب نازل ہونا (و) فعل لازم:- کوئی آفت یا مصیبت آنا۔ خفگی یا عتاب ہونا۔ معرضِ خطاب میں آنا +

غضبناک (ع + ف) صفت:- غصے میں بھرا ہوا۔ خشمناک۔ خشمگیں۔ خفا۔ تند۔ برہم۔ سا فروختہ + آشفتہ۔ از خود رفتہ۔ بیخود۔ لال +

غضبناک کرنا (ف) فعل متعدی ۔ ع ۔ بھڑکانا ۔ غصہ دلانا ۔ برہم کرنا ۔ برافروختہ کرنا ۔ برانگیختہ کرنا ۔ آگ بگولا کرنا +

غضبناک ہونا (ف) فعل لازم ۔ ع ۔ غصے ہونا ۔ نہایت افروختہ ہونا ۔ خفا ہونا ۔ بھڑکنا ۔ غصے میں لال ہونا ۔ جوش میں آنا ۔ آگ بگولا ہونا ۔ آگ ہو جانا +

غضب ہونا (ف) فعل لازم :۔ (۱) خفا ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ غصے ہونا ۔ آگ بگولا ہونا ۔ آگ ہونا ۔ لال پیلا ہونا ۔ لال ہونا ۔ غضبناک ہونا ۔

غیروں میں جو ہم پہ وہ غضب تھا کہ جانے اس کو کیا سبب تھا (میرحسن)

(۲) کوئی حرکت بے جا ہونا + کام بگڑنا ۔ کام خراب ہو جانا + برا ہونا ۔ کسی ایسے امر کا واقع ہونا جو موجب خرابی و نقصان ہو ۔ جیسے ابھی وہ بچے ہیں تو کیا غضب ہو، آج تو بڑا غضب ہوا کہ ساری محنت اکارت گئی (۳) سب لغہ در تعریف) آفت ہونا ۔ قیامت ہونا ۔ قہر ہونا ۔ ستم ہونا ۔ نہایت حسین و طرحدار ہونا ۔

> تڑپ اعضا میں ابرو میں کجی شوخی ہے چتون میں
> جوانی میں غضب ہوگا جو آفت ہے لڑکپن میں
> نہ کیونکر دیکھ کر تم کو بشر کی غیر حالت ہو
> غضب ہو قہر ہو آفت کا ٹکڑا ہو قیامت ہو (امانت)

غضبن (ف) اسم مؤنث و صفت :۔ بیڈھب عورت ۔ آفت کی پڑیا ۔ بیچارہ ۔ مکارہ ۔ نہایت چالاک اور ہوشیار عورت + ظالم ستمگر ۔ مردم آزار عورت +

غضبی (ف) اسم مذکر و صفت :۔ (۱) مرد خشمناک ۔ غضبناک + غصیل ۔ غصیلا ۔ بدمزاج ۔ تند مزاج ۔ (۲) آفت ۔ آفت کا ٹکڑا ۔ بیڈھب (۳) نیز وہ شخص جو کسی خوف و اندیشہ کے مقام پر بے دھڑک کوئی کام کر بیٹھے اور ذرا نہ ڈرے ۔ جیسے "وہ بڑا غضبی ہے یعنی نڈر اور دلیر ہے" (۴) ستمگر ۔ ظالم ۔ مردم آزار ۔ ظلمی ۔ اتیاچاری +

غضبی خانہ (ف) اسم مذکر :۔ (بیگمات قلعہ) غصہ ۔ غضب ۔ قہر ۔ عتاب +

غضبی خانہ اترنا (ف) فعل لازم :۔ (بیگمات قلعہ) عتاب نازل ہونا ۔ قہر ٹوٹنا ۔ آفت آنا ۔ جیسے "ادھر ہاتھ تنگ ہوا ۔ ادھر کسی کے سننے سے جوش آیا ۔ نوکر چاکر لونڈی غلاموں پہ غضبی خانہ اترا" (از چندر بہنیلی)

غفت (ف) صفت :۔ (لفظ غفص کا مخفف کر لیا ہے) دبیز ۔ ولدار ۔ سطبر ۔ موٹا ۔ وہ کپڑا جو خوب ٹھوک کر بنا گیا ہو +

غفار (ع) صفت :۔ (۱) نہایت چھپانے اور بخشنے والا ۔ معاف کرنے والا ۔ عفو کرنے والا ۔ گنہ پوش ۔ عذر نیوش ۔ آمرزگار (۲) خدا تعالےٰ کا صفاتی نام +

غفص (معرب گیس) صفت :۔ دیکھو (غفت) +

(یہ لفظ فردوس اللغات کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں پایا گیا ۔ بقول صاحب غیاث بظاہر گفت سطبر و قوی تھا ۔ حسب قاعدۂ فارسی کاف غین معجمہ سے اور بائے موحدہ فائے معجمہ سے اور رائے بے نقطہ سے بدل ہو کر غفص ہوا ۔ اور سین مہملہ حسب دستور عربی صاد مہملہ سے بدلا گیا ۔ غفص ہو گیا)

غفلت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) بے توجہی ۔ کم توجہی ۔ عدم توجہی ۔ بے خیالی ۔ بھول ۔ چوک ۔ کوتاہی ۔ بے خبری ۔ بے احتیاطی ۔ بے پروائی ۔ تغافل ۔ بے عقلی ۔ خواب خرگوش (۲ ۔ ا) غش ۔ غشی ۔ بے ہوشی ۔ مورچھا (۳ ۔ ا) نیند ۔ خواب ۔ غنودگی ۔ اونگھ ۔ جیسے "مجھ کو بیٹھے بیٹھے کچھ غفلت سی آگئی" +

غفلت سے (ا) تابع فعل :۔ کم توجہی اور بے پروائی سے ۔ بے احتیاطی سے

غفلت کا پردہ پڑ جانا (ف) فعل لازم :۔ خواب خرگوش میں آجانا ۔ بے خبر اور مدہوش ہو جانا ۔

بقول مصرع استاد والے معروف کیا سوجھے تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا ہے بیخبر پردہ (معروف)

غفلت کرنا (ف) فعل متعدی :۔ کوتاہی کرنا ۔ خبر نہ لینا ۔ بے پروائی کرنا ۔ عدم توجہی کرنا ۔ بھول جانا ۔ بسار نا ۔ خیال نہ کرنا ۔ چوک جانا +

غفور (ع) صفت :۔ (۱) معاف کرنے والا ۔ خطا بخشنے والا ۔ آمرزگار (۲) خدا تعالےٰ کا صفاتی نام +

غفور الرحیم (ع) صفت ۔ بخشنے اور رحم کرنے والا (یہ خدا تعالےٰ کے دو نو اسم صفت ہیں لیکن اردو کے محاورے میں اکٹھے بولے جاتے ہیں ۔ مثلاً "وہ بڑا غفور الرحیم ہے") +

غفیر (ع) صفت :۔ بہت ۔ کثیر ۔ انبوہ ۔ ٹھٹ ۔ اتنی بڑی جماعت یا گروہ کہ اس سے زیادہ نظر ہی نہ آئے ۔ جیسے "جم غفیر" +

غل (ع) اسم مذکر :۔ طوق آہنی ۔ لوہے کا طوق +

(یہ لفظ فارسی میں تو بلا تشدید آیا ہے مگر اردو والوں نے حضرت آباد لکھنؤ کے سوا کسی نے استعمال ہی نہیں کیا)

اڑ گئی زنجیر ٹکڑے پرزے سب غل ہو گیا تیری طاقت کا بس اے دست جنوں غل ہو گیا (آباد)

زنجیر کے ٹکڑے اڑنا اہل دہلی بھول کر بھی نہیں بولتے ۔ کیونکہ لوہا ایک ایسا کثیف اور ثقیل جسم ہے کہ جس کے لئے اڑنا کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتا) +

غل (ف) اسم مذکر :۔ (۱) شور ۔ غوغا ۔ فغاں ۔ فریاد + واویلا + ہانک پکار ۔ چیخ دھاڑ (۲) ہنگامہ ۔ شورش ۔ بلوہ ۔ دھوم ۔

میری فریاد سن کے کہتا ہے طرفہ حیرت سے قیامت آگئی کیونکر یہ غل کیسا زمیں پر ہے (مومن)

پروانہ بھی تھا گرمِ تپش پر بگمانِ راز　　بلبل کی تڑپ سے یہ کھلا تھی کہ غل ہوا (ذوق)

(بعض محقق اس لفظ کو فارسی بھی نہیں مانتے اُن کے نزدیک اردو یا ہندی ہے۔ اگرچہ ملا نظامی نے ہفت پیکر میں یہ لفظ بمعنی شور باندھا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ اس میں اُنہوں نے اہل ہند کی پیروی کی ہے۔ اگر یہ لفظ فارسی کا ہوتا تو برابر وہاں کی تصانیف میں پایا جاتا۔ ہماری رائے میں بھی یہ فارسی تو نہیں مگر غلغل کا مخفف ہو سکتا ہے اگر ہندی قرار دیں تو یوں دلیل ہو سکتی ہے کہ عجب نہیں جو یہ لفظ پنجابی گل بمعنی بات سے گُل ہو کر غل بن گیا ہو) +

غُل برپا ہونا (و) فعل لازم:- شور اُٹھنا۔ غوغا برپا ہونا۔ ہلڑ ہونا ؎

پاسے در زنجیر نکلا جب کہ دیوانہ ترا　　لشکرِ طفلاں کا غُل برپا ہوا بازار میں (نصیر)

غُل غپاڑا (ا) اسم مذکر:- شور و غوغا۔ چیخ پکار۔ ہُلّڑ۔ واویلا۔ آہ و زاری +

غُل کرنا یا مچانا (و) فعل متعدی:- چیخنا۔ چلّانا۔ شور کرنا۔ فغاں کرنا۔ غوغا کرنا۔ دھوم مچانا۔ پکارنا۔ خروش کرنا +

غُل ہونا (و) فعل لازم:- شور ہونا۔ غوغا ہونا۔ دُھوم مچنا ؎

ہو ترے روئے مخطط سے نہ کیوں شہر میں غُل
دن کو ہالہ میں ہوا ہے مہِ تاباں پیدا } (ناسخ)

دیوانہ ترا بادیہ پیما نہیں ہوتا　　غُل خانۂ زنجیر سے پیدا نہیں ہوتا

غِلاظت (ع) اسم مؤنث:- (۱) لغوی معنی سطبری۔ موٹائی + دبیز پن (۲) گاڑھا پن۔ رِقّت کا نقیض (۳ - و) نجاست۔ کثافت۔ ناپاکی۔ گندگی۔ چرک۔ میلا۔ بول و براز۔ بِشٹا +

غِلاف (ع) اسم مذکر:- (۱) پوشش۔ اوپر کا پردہ + میان۔ نیام + گھر۔ خانہ۔ خول + تکیہ وغیرہ کے اوپر کا کپڑا ؎

نئی نئی شب ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں　　یہ غلافِ آپ کے گل تکئے کا میلا اُترا (آباد)

(۲ - و - عوام) لحاف۔ بالاپوش۔ رضائی۔ سوڑ (۳ - و) خشفہ کے اوپر کا چمڑا جس کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ گھونگٹ (۴) خول +

غِلافنا یا غلیفنا (و) فعل متعدی:- (حلوائی) پاگنا۔ شیرے میں غوطہ دینا۔ شیرہ چڑھانا +

غِلافی آنکھ (و) اسم مؤنث:- وہ بڑی لمبوتری اور جھکی ہوئی آنکھ جو پپوٹوں سے ڈھکی ہوئی ہو +

غُلام (ع) اسم مذکر:- (۱) نوجوان۔ سادہ رو۔ لڑکا۔ امرد (۲) عبد۔ بندہ۔ چیلا۔ بردہ۔ داس۔ خانہ زاد۔ وہ زرخرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے (۳ - و) کلمۂ عجز و انکسار۔ نیاز مند۔ عقیدتمند۔ فدوی + ملازم۔ نوکر۔ نمک خوار۔

نمک پروردہ۔ سیوک ؎

گرچہ از روے نگہبے بہرہ ہوں　　ہوں میں اپنی نظر میں اتنا خوار
گر اپنے کو میں کہوں خاکی　　جانتا ہوں کہ آئے خاک کو عار
شاد ہوں لیکن اپنے جی میں کہ ہوں　　بادشہ کا غلامِ کار گزار } (غالب)

ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں خدا کے بندے　　اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے (ذوق)

(۴ - و) تاش کے ایک پتہ کا نام جو تنہ میں مہاسے کم اور اپنے تمام ہم رنگ پتوں یعنی دہلے تک کا سرخیال کیا جاتا ہے + گنجفہ کی ایک بازی یا رنگ کا نام +

غُلام بنانا (و) فعل متعدی:- اپنا تابعدار۔ فرمانبردار بنانا۔ مطیع بنانا +

غُلامِ بے درم (ع + ف) اسم مذکر:- بن داموں کا غلام۔ اونے غلام ؎

تمہارے در کی گدائی اور غلامِ بے درم ہونا　　یہی تعظیم بہتر ہے یہی توقیر بہتر ہے (عاشق)

غُلام زر خرید (و) اسم مذکر:- مول لیا ہوا غلام۔ خریدا ہوا چیلا۔ دام دے کر لیا ہوا بردہ +

غُلام کا غُلام (و) اسم مذکر:- غلام کا غلام۔ داس کا داس + پرستار زادہ۔ لونڈی بچہ۔ گھٹیا غلام۔ ادنےٰ درجہ کا غلام +

غُلام کرنا (و) فعل متعدی:- تابع بنانا۔ فرماں بردار بنانا۔ چیلا بنانا + شیفتہ مفتون بنانا ؎

اک نگہ میں غلام کرتے ہیں　　خوب رُو خوب کام کرتے ہیں (ولی)

غُلام گردش (ع + ف) اسم مؤنث:- (۱) حرم سرا اور دیوان خانہ کے بیچ کی دیوار۔ وہ دیوار جو حرم خانہ اور دیوان خانہ کے درمیان حائل ہو۔ پردہ کی دیوار + مہمان سرا کے حجرے کی آگے کی دیوار (۲ - و) برآمدہ۔ کوٹھی یا محل کے چاروں طرف کا برآمدہ جس میں نوکر چاکر غلام اردلی کے ملازم۔ دربان۔ حاجب وغیرہ حاضر رہتے ہیں +

(اس لفظ پر حضرت غالب کا ایک لطیفہ سُننے کے قابل ہے۔ ایک مرتبہ مرزا فتح الملک ولیعہد بہادر نے آپ کو یاد کیا۔ جب آپ غلام گردش تک پہنچ گئے۔ تو وہ بھول گئے اور یہ بڑی دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ اتفاقاً ولیعہد بہادر کو پھر یاد آیا کہ ہم نے غالب کو بلایا تھا۔ ملازموں سے پوچھا غالب حاضر ہے۔ آپ نے باہر سے خود جواب دیا کہ غلام گردش میں آگیا ہے۔ ان کی واقعی گردش اور برجستہ لطیفہ سے وہ بہت خوش ہوئے) +

غُلام مال (و) اسم مذکر:- وہ چیز جو مدتوں کام دے۔ وہ چیز جو غلام کی طرح ہر ایک کام میں موجود رہے مثلاً کمل۔ لوئی۔ ٹٹو وغیرہ۔ جب چاہو اوڑھو۔ جب چاہو بچھاؤ۔ اُس میں کوئی چیز باندھو۔ کسی طرح خراب ہونا۔ اور کسی خاص کام سے مخصوص

بڑا نہیں جاتا استعمال ادر کاہے چیز سے یہ معنی نہیں نکلتے اور نہ اس معنی میں لکھتے ہیں۔ یہ غیر فصاحت والوں کی غلطی اور اُن کے پیروؤں کا ٹھٹ دھوکا ہے)۔ +

غلام مول لینا (و) فعل متعدی :۔ (۱) غلام خریدنا۔ بردہ مول لینا + (۲) نوکری سے زیادہ یا منصب کے خلاف کسی شخص سے کام لیں یا بدقت اس کو کام میں صرف رکھیں تو وہ بھی کہتا ہے کہ تم نے غلام تو مول نہیں لے لیا۔ کہ کسی وقت فرصت ہی نہیں دیتے)۔ +

غلام ہونا (و) فعل لازم :۔ تابع ہونا۔ مطیع ہونا۔ فرماں بردار ہونا۔ فرماں پذیر ہونا ؎

کیوں اس کی مجھ زلیخا کی طرح ہے   یوسف غلام ہے مرا بے دام ہو گیا (جان صاحب)

غلاموں (و) اسم مذکر :۔ غلام کی جمع۔ جیسے "سو غلاموں گھر سونا" یعنی نیچ آدمی کسی قدر کیوں نہ ہوں جو نہ ہونے برابر ہیں +

غلاموں کی خرید و فروخت (و) اسم مؤنث :۔ (قانون) بردہ فروشی۔ غلاموں کا کاروبار جو داخل جرم ہے +

غلامی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) حلقہ بگوشی۔ بندگی۔ عبودیت۔ عبدیت۔ (۲-ا) اطاعت۔ فرماں برداری۔ تابع داری (۳-ا) آزادی کا نقیض قید۔ اسیری۔ بندی +

غلامی اختیار کرنا (و) فعل متعدی :۔ غلام بننا۔ مطیع و فرماں بردار رہنا۔ ملازمت اختیار کرنا۔ خدمتی بننا۔ نوکری لینا +

غلامی کا خط لکھ دینا (و) فعل متعدی :۔ غلام ہو جانے یا غلام بنانے کا عہد و پیمان کسی شرط کے انجام پر پہنچانے کی بابت کر دینا +

غلامی میں دینا (و) فعل لازم :۔ خدمت کو دینا۔ خدمت میں دینا۔ ٹہل کرنے کے واسطے دینا +

(یہ ایک انکسار کا کلمہ ہے جو بچے کو اُستاد کے پاس بٹھاتے وقت اُستاد سے یا لڑکے کی نسبت ٹھیراتے وقت دُلہن کے باپ سے کہتے ہیں۔ اسی طرح دُلہن کا باپ بھی دولھا کے باپ سے کہا کرتا ہے کہ میں بیٹی نہیں دیتا آپ کی خدمت کو لونڈی دیتا ہوں)۔ +

غلبہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) چیرہ دستی۔ زبردستی۔ زور آوری (۲) حملہ۔ زور۔ جیت (۳) زیادتی۔ بیشی۔ فراوانی (۴) فوق سبقت۔ فوقیت۔ ترجیح +

غلبہ پانا (و) فعل لازم :۔ فتح پانا۔ فتحیاب ہونا۔ مظفر و منصور ہونا۔ جیتنا۔ ور ہونا۔ غالب ہونا +

غلبۂ رائے (ع) اسم مؤنث :۔ رائے کی زیادتی۔ کثرت رائے۔ بہت سے آدمیوں کی یا نصف سے زیادہ کی رائے +

غلبہ کرنا (و) فعل متعدی :۔ غالب آنا۔ حملہ کرنا۔ ہجوم کرنا۔ چڑھ جانا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ فتح پانا۔ شکست دینا +

غلبہ ہونا (و) فعل لازم :۔ زیادتی ہونا۔ ایک فریق کا دوسرے فریق پر غالب یا تعداد میں زیادہ ہونا +

غلط (ع) صفت :۔ (۱) صحیح کا نقیض۔ بات یا حساب وغیرہ کی چوک۔ نادرست غیر صحیح + رسم خط یا املا یا صحت و اصل کے خلاف ؎

شاید کہ شوق نامہ مرا وہ پڑھے تمام   نام آج اپنے خط پہ ہے میں نے لکھا غلط (ممنون)

(بعض کے نزدیک غلط بطائے حطی بات کی بھول اور بتائے قرشت حساب کی چوک۔ چنانچہ محققین اردو میں سے ایک محقق نے اپنے غزل کے ایک شعر میں جس کی بناء قافیہ صفت شکست وغیرہ ہے غلت بتائے قرشت اس مصرعہ میں باندھا ؎

گنتی مرے گناہوں کی اکثر غلت ہوئی

بڑے بڑے شاعر اس پر معترض ہوئے لیکن یہ شخص غلطی پر نہ تھا۔ کیونکہ صراح میں خود موجود ہے کہ غلتٌ غلطٌ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ لیکن ابو عمرو کا قول ہے غلت حساب کی چوک اور غلط بات کی بھول کے واسطے ہے۔ مگر املائے طائے حطی سے ہی لکھنے کا رواج پڑ گیا ہے اس لئے ہمارے نزدیک طائے حطی سے لکھنا واجب ہے)۔ +

(۲-ا) نا راست۔ جھوٹ۔ خلاف۔ دروغ۔ بیجا ؎

تو اور حرف مہر سے ہو آشنا غلط   سو بار غلط غلط غلط لے ہو قا غلط
کی اُس نے عرض شوق بالفاظ آرزو   بولا یہ سُن کے لفظ غلط مدعا غلط
قربان یار میں کہ مری مرگ کی خبر   بولا یہ سُن کے ہو یہ سخن یا خدا غلط (مومن)

غلط العام (ع) اسم مذکر :۔ عام غلطی جسے سب لوگ استعمال کریں مگر اصطلاح میں وہ بات جس کو بالاتفاق تمام زباں والوں نے بھی بباعث فصاحت اپنے محاورے میں استعمال کر کے شعر و سخن میں برتا ہو۔ چنانچہ اسی سبب سے غلط العام فصیح کو سب علما و فصحا نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے۔ مثلاً منصَب بجائے منصِب۔ کبھو بجائے کبھی۔ قالَب بفتح لام کا قافیہ غالِب بکسر لام کے ساتھ۔ یونُس بضم نون کا قافیہ مونِس بکسر نون کے ساتھ۔ کافِر بکسر فا کا قافیہ ساغَر بفتح غین کے ساتھ اساتذہ کے کلام میں موجود ہے ؎

وہ دن کدھر گئے کہ کہیں بھی فراغ تھا   یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)
مزے جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے   مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے (ذوق)
گر یکے زیں چہار شد غالب   جان شیریں بر آید از قالب (سعدی)

وقت است خوش آں راکہ بود ذکر تو مونس
ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس (ایضاً)

حضرت ذوقؔ اُس غزل میں جس کی بناے قافیہ منتر۔ برابر۔ ستمگر۔ دلبر۔ اندر۔ کوثر وغیرہ ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اے ذوقؔ دیکھ دخترِ رز کو نہ مُنہ لگا ۔۔۔ چھٹتی نہیں ہے مُنہ سے یہ کافر لگی ہوئی (ذوقؔ)

غلط العوام (ع) اسم مذکر:۔ وہ غلطی جو عوام کالانعام یعنی جہلا اور بازاری اشخاص اپنی جہالت۔ بےعلمی۔ نادرستی اقفیت کے سبب کرتے ہیں اور اُن کی وہ بات قابل سند یا اعتبار نہیں خیال کی جاتی۔ جیسے بجھنا بجاے بجھنا۔ سنبل بجاے نصیب۔ کبھی بجاے کبھی۔ تعینات بجاے تعیّن۔ تابعدار بجاے تابع یعنی حکم بجا لانے والا۔ جربانہ بجاے جرمانہ وغیرہ وغیرہ ✦

غلط بردار (ع + ف) اسم مذکر:۔ بزر۔ کاغذ چھیلنے کا اوزار جس سے غلط حرف کو اُتار کر صحیح بناتے ہیں۔ حک کرنے کا اوزار ✦

غلط ٹھیرانا (ا) فعل متعدی:۔ غلط ثابت کرنا۔ تردید کرنا۔ جھوٹا قرار دینا ✦

غلط سمجھنا (ا) فعل متعدی:۔ خلاف سمجھنا۔ غلط فہمی کرنا۔ کچھ کا کچھ سمجھنا۔ غلط رنگ لگانا ✦

غلط فہمی (ع + ف) اسم مؤنث:۔ بھول۔ خبط۔ ناسمجھی ✦

غلط نامہ (ا) اسم مذکر:۔ فہرست اغلاط۔ صحت نامہ۔ اشد پتر ✦

غلطی (ا) اسم مؤنث:۔ صحت کا نقیض۔ بھول چوک۔ خطا۔ سہو ✦ حساب کی بھول ✦ نادرستی ✦ نادرستی ✦ غلط بیانی۔ خلاف بیانی ✦ فروگذاشت۔ لغزش۔ دھوکا۔ بھلاوا۔ غلط فہمی۔ ناسمجھی ✦

(چونکہ لفظ غلط خود مصدر اور بمعنی خطا کرنا ہے۔ پس یاے مصدری کی ضرورت نہیں یا اسلامتی خلامی وغیرہ کی طرح اہل فارس کے موافق مانو۔ لیکن تاوقتیکہ اہل فارس کے کلام میں یہ لفظ نہ پایا جائے اردو ماننا چاہئے) ✦

غلطی پڑنا (ا) فعل لازم:۔ بھول پڑنا۔ سہو ہونا۔ چوک ہوتا ✦

غلطی سے (ا) تابع فعل:۔ سہواً۔ بھول سے۔ بھول کر ✦

غلطی کرنا یا کھانا (ا) فعل متعدی:۔ بھولنا۔ چوک جانا ✦ خلاف کرنا۔ دھوکا کھانا۔ خطا کرنا ✦

غلطی میں پڑنا (ا) فعل لازم:۔ بھول میں پڑنا۔ سہو ہونا۔ چوک ہوتا۔ دھوکا کھانا ✦

غلطان (ف) صفت:۔ از غلطیدن۔ (۱) لوٹتا ہوا۔ لڑھکتا ہوا۔ لڑھکنا پڑتا ہوا۔ پیچان۔ پیچ کھاتا ہوا۔ چکراتا ہوا۔ گھومتا ہوا (۲۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی گول چنائی جسے مرغول بھی کہتے ہیں (۳۔ اسم مذکر) ایک قسم کا کپڑا ✦

(۴) پیچن۔ بتنی۔ بستہ۔ بند خانہ کستہ۔ جھپ ✦

غلطاں و پیچاں (ف) تابع فعل:۔ پیچ و تاب میں ✦ متفکر حالت میں۔ ادھیڑبن میں۔ سوچ بچار میں خیالات کے سلسلہ میں مستغرق ✦

غلطاں و پیچاں رہنا (ا) فعل لازم:۔ متفکر رہنا۔ ادھیڑبن میں رہنا۔ سوچ بچار میں رہنا ✦

غلاطہ (ع) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا موٹا کپڑا۔ تلوار کا چمڑے کا میان۔ نیام غلاف شمشیر ✦

غلطیاں (ا) اسم مؤنث:۔ غلطی کی جمع ✦

غلطیاں نکالنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) اعتراض کرنا۔ نقص ظاہر کرنا۔ عیب چینی کرنا۔ حرف گیری کرنا (۲) غلطیاں درست کرنا۔ صحت کرنا۔ صحیح کرنا ✦

غلاظت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) گاڑھاپن۔ رقت کا نقیض (۲) گندگی۔ ناپاکی۔ کثافت۔ غلاظت (۳) سطبری۔ مٹائی۔ دبیز پن ✦

غلغلہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) غل۔ شور۔ غوغا۔ فغاں۔ ہُلڑ (۲۔ ۱) شہرہ۔ دھاک ✦

غلک یا غولک (ف) اسم مؤنث:۔ وہ ظرف جس میں بکری محصول۔ یا سائر دنذر وغیرہ کی آمدنی ڈالتے رہتے ہیں۔ غلہ۔ گلہ ✦ وہ موکھا جو بچے اپنی جمع علیحدہ جوڑنے کے واسطے دیوار یا زمین میں بنا لیتے یا آبخورہ وغیرہ گاڑ لیتے ہیں۔ نقدی رکھنے کا چمڑے سے منڈھا ہوا ظرف جس کا سوراخ چھوٹا ہوتا ہے ✦

غلک میں دھرنا (ا) فعل متعدی:۔ جیب میں رکھنا۔ غلہ میں ڈالنا۔ ڈب میں رکھنا۔ جمع کرنا۔ چھپا کر رکھنا ✦

غلمان (ع) اسم مذکر:۔ غلام کی جمع۔ امرد۔ نوعمر لڑکے ✦ وہ مخلوق جو امرد کی صورت میں اہل جنّت کی خدمت کے واسطے ہوگی ✦ (اگرچہ یہ لفظ جمع ہے مگر اہل فارس اور زبان دانان اردو۔ اس کو مفرد مثل حور استعمال کرتے ہیں) ✦

غلو (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی جہاں تک ممکن ہو ہاتھ بلند کرنا ✦ ہجوم ✦ حد سے گزرنا ✦ علم معانی کی اصطلاح میں مبالغہ کی ایک قسم جس کی یہ تعریف ہے کہ متکلّم کا مدّعا حسب عقل و عادت محال ہو ✦

غلول (ف) اسم مذکر:۔ وہ کمان جس سے غلولہ چلائیں۔ غلّہ مارنے کی کمان۔ (غلیل اسی سے اردو والوں نے بنا لیا ہے) ✦

غلولہ یا گلولہ (ف) اسم مذکر:۔ گولی۔ غلّہ ✦

غلّہ یا غلیلہ (ا) اسم مذکر:۔ (مخفف غلولہ) مٹی کی گولی جو غلیل میں رکھ کر چلاتے ہیں۔ بندقہ ✦

غنچہ دہاں یا **غنچہ دہن** [illegible] اسم مذکر: ۔ [illegible] چھوٹے سے منہ کا معشوق ۔ [illegible] کا [illegible] سا ہو ۔

[illegible] بہار اپنے پر ہے آپ وہ غنچہ دہن لینے لگا (ذوق)

[illegible] لے جو جان [illegible] ہے اس خستہ تن کے پاس [illegible]
پہنچائے لے کے خط کوئی غنچہ دہن کے پاس) [illegible]

غنچۂ ناشگفتہ (ف) اسم مذکر: ۔ (۱) بند کلی ۔ منہ بند کلی ۔ بن کھلا پھول ۔ کلی ۔

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں (غالب)

(۲ ۔ و) دُرِ ناسُفتہ ۔ باکرہ ۔ دوشیزہ ۔ کنواری ۔ کنیا ۔ بہرہ بند ۔ آنکھ بند ۔

غنڈا (و) اسم مذکر: ۔ (گنڈا زیادہ بولتے ہیں) (۱) لُچّا ۔ شُہدا ۔ بدمعاش ۔ بدوضع ۔ بدچلن (۲) بجر دا ۔ فتنیاں ۔ مہابچی ۔

غنغنا یا **غِنغِنا** (و) اسم مذکر: ۔ ناک میں بولنے والا ۔ وہ شخص جو کسی عارضہ یا عادت پڑ جانے کے سبب ناک میں بولے ۔ بھنبھنے کی سی آواز والا ۔

غنغنانا (و) فعل لازم: ۔ (۱) ناک میں بولنا ۔ (۲) ناک میں گانا ۔ (۳) آہستہ آہستہ دل بہلانے یا کسی کام کی حالت میں دل کو تازہ رکھنے کے واسطے دھیمے سُروں میں کچھ گانا یا شعر پڑھنا ۔

غنغنی یا **غِنغِنی** (و) اسم مونث: ۔ ناک میں بولنے والی عورت ۔

غنودگی (ف) اسم مونث: ۔ اونگھ ۔ نیند ۔ خُمار ۔

غنودگی آنا (و) فعل لازم: ۔ نیند آنا ۔ اونگھنا ۔

غُنّہ (ع) اسم مذکر: ۔ آوازِ بینی ۔ ناک کی آواز ۔ جس کی آواز ناک سے نکلے ۔ چنانچہ نونِ غُنّہ اُس نون کو کہتے ہیں جس کی آواز ناک سے نکلے ۔ اور خوب ظاہر نہ پڑھی جائے ۔

غنی (ع) صفت: ۔ دولتمند ۔ بے پروا ۔ امیر ۔ دھنی ۔ بے نیاز ۔

دلِ فقر کی دولت سے مرا ایسا غنی ہے دُنیا کے زر و مال پہ میں تُف نہیں کرتا (ذوق)

غنیم (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) لوٹنے والا ۔ غارتگر ۔ لُٹیرا (۲) دشمن ۔ عدو ۔ مخالف ۔ بیری ۔ حریف ۔

غنیم چڑھ آنا (و) فعل لازم: ۔ دشمن کا اپنے مُلک پر چڑھ آنا ۔

غنیمت (ع) اسم مونث: ۔ (۱) لوٹ ۔ لُوٹ کا مال ۔ وہ مال جو بلا محنت و مشقت ہاتھ آئے ۔ وہ مال جو دشمن کی لڑائی میں سے ہاتھ لگے ۔ مالِ مُفت ۔ بُرد ۔ فتوح ۔ وہ مال جو کافروں سے چھین کر لائیں ۔ مغتنم ۔ (۲ ۔ و) مُفت برابر ۔ مُفت کی مانند (۳ ۔ و) قابلِ قدر ۔ قدر کرنے کے لائق ۔ جیسے "آپ کا بھی دم

غنیمت ہے" ۔

سخن مشتاق ہے عالم ہمارا غنیمت ہے جہاں میں دم ہمارا (میر)

(اس لفظ کی تحقیق یوں ہے کہ غنم زبان عربی میں بکری کو کہتے ہیں ۔ چونکہ عرب کی زمین بنجر و غیر آباد تھی ۔ اور ایسی صورت میں اُن کی پرورش صرف چوپایوں پر زیادہ منحصر تھی ۔ کیونکہ وہ جانتے تھے ۔ ہمارے ملک کے سوا دنیا میں اور ملک نہیں ہے پس اُن کی دولت یہی تھی ۔ جس طرح ہندوستان میں دھن کا لفظ مویشی کے واسطے مستعمل ہے ۔ اسی طرح وہاں اونٹ ۔ بکری ۔ وغیرہ کو کہتے تھے) ۔

(۴) بہتر ۔ عُمدہ ۔ مُفید ۔ فائدہ مند ۔

غنیمت شمر صحبتِ دوستاں کہ گل تا نہ روز است در بوستاں (سعدی)

بے کسی میں مجھے ہوتی ہے غنیمت وہ بھی کوئی جس وقت مرے سر پہ بلا آتی ہے (عارف)

غنیمت جاننا (و) فعل متعدی: ۔ قدر کرنا ۔ سار جاننا ۔ عزت کرنا ۔ مغتنم سمجھنا ۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

غنیمت سمجھنا (و) فعل متعدی: ۔ مُفت سمجھنا ۔ قابلِ قدر جاننا ۔ بہتر جاننا ۔ اچھا یا ملنا ۔

غنیمت ہونا (و) فعل لازم: ۔ (۱) قابلِ قدر ہونا (۲) مفت برابر ہونا ۔ (۳) قابلِ شکر ہونا ۔

غنیمت ہے (و) محاورہ: ۔ بہتر ہے ۔ شکر کا مقام ہے ۔ بہرحال خوب ہے ۔ جیسے "غنیمت ہے آپ نے اقرار تو کیا" ۔

غوّاص (ع) اسم مذکر: ۔ غوطہ خور ۔ غوطہ لگانے والا ۔ ڈبکیا ۔ موتیوں کے واسطے غوطہ لگانے والا ۔ پن ڈبّا ۔

غوّاصی (ع + ف) اسم مونث: ۔ غوطہ خوری ۔

غوامض (ع) اسم مذکر: ۔ غامض کی جمع ۔ چھپی ہوئی باتیں ۔ بھید ۔ باریکیاں ۔ نکتے ۔ باریک معنی ۔ دقیق معنی ۔ دقیقے ۔ گہری باتیں ۔

غوث (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) فریادرس ۔ فریاد کو پہنچنے والا ۔ فریاد (۲) اہلِ اسلام میں ولایت کے ایک درجہ کا نام ۔ جس کے عبادت کرنے والے کے بروقتِ عبادت ہاتھ پاؤں ۔ سر ۔ بلکہ تمام اعضا جُدا جُدا ہو جاتے ہیں ۔

غور (ع) اسم مونث: ۔ (۱) عمق ۔ گہراؤ ۔ تعر ۔ تہ ۔ زمین پست (۲ ۔ و) فکر ۔ تامل ۔ تعمق ۔ امکان ۔ سوچ ۔ بچار (۳ ۔ و) خبرگیری ۔ سُدھ ۔ پرداخت ۔ مشغولی ۔ شغل ۔

غور پرداخت (ع + ف) اسم مونث: ۔ خبرگیری ۔ پالن ۔ خیال ۔ توجہ ۔ پرورش ۔ محافظت ۔ علاج معالجہ ۔ رکھ رکھاؤ ۔

غور سے دیکھنا (و) فعل متعدی: ۔ نظرِ تعمق سے دیکھنا ۔ غائر نظر ڈالنا ۔

توجہ کرنا۔ تامل سے دیکھنا +

غور طلب (۱) تابع فعل۔ فکر طلب۔ قابل فکر۔ سوچنے اور بچارنے کے لائق +

غور کرنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) فکر کرنا۔ سوچنا۔ دھیان کرنا۔ بچارنا۔ (۲) توجہ کرنا۔ متوجہ ہونا۔ التفات کرنا۔ (۳) علاج معالجہ کرنا + خبرگیران ہونا۔ خبرگیری کرنا۔ غور و پرداخت +

ذال (۱) اپنے کلیجوں میں غم فرقت لئے۔ غور کرتے ہوئو کو جگر افگاروں کی (رند)

پھر عیادت آئے تو وہ کوس کرگئے۔ اچھا مرا علاج کیا میری غور کی (داغ)

غور (ف) اسم مذکر۔ فارس اور غزنی کے ایک پہاڑی ملک کا نام جو کوہستان افغانستان میں واقع ہے۔ عجم کے ایک ملک کا نام +

غورہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) کچے انگور جن کا شربت بنایا جاتا ہے۔ (۲) کچا ترو (کا) ... +

غوری (ف) صفت۔ (۱) منسوب بہ غور۔ غور کا رہنے والا۔ اس ملک یا علاقہ کا رہنے والا جہاں کا سلطان محمد غوری رہنے والا تھا۔ (۲) ایک قسم کی چینی کی رکابی جو پاسے ... سے ہندوستان میں آیا کرتی تھی۔ آجکل تانبے کی لنگری دار رکابی کو بھی غوری کہتے ہیں۔ ... کے باعث اس نام سے موسوم ہوئی کیونکہ اصل غوری میں لنگری کی شکل کے چار طرف پھول بوٹے وغیرہ بنے ہوئے رہتے تھے +

غوز (۱) اسم مؤنث (عوام) :۔ (۱) گپ۔ زٹل۔ لغو اور بے ہودہ بات۔ (۲) ڈینگ۔ شیخی۔ مبالغہ +

(یہ لفظ عوام الناس میں بولا جاتا ہے اس کی اصل دریافت کرنے کے لئے مختلف زبانوں کی طرف خیال کیا گیا مگر کوئی ... دل کو نہیں لگا عربی میں غوز قصد آہنگ کرنے کے معنی میں آیا ہے جس سے کسی بے بنیاد و بے اصل بات کا ... خیال ہے لیتے ہیں انگریزی میں ایک لفظ گوسپ (Gossip) ہے اس کے معنی گپ کے ہیں عجب نہیں کہ لشکری آدمیوں یا خدمتگار خانساماں وغیرہ نے پ کو گرا کر سین کو حسب قاعدہ رائے مہملہ سے بدل لیا ہو تر کی اور فارسی میں بھی اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں مگر ان کے معنی بھی یہاں چسپاں نہیں ہوتے جب تک کوئی عمدہ مادّہ ہاتھ لگے اس کو انہیں مدنوں میں سے کسی کا بگڑا ہوا لفظ سمجھنا چاہئے)

غوزیا (۱) اسم مذکر :۔ گپّی۔ یاوہ گو۔ ژاژ خا۔ شیخی باز۔ ڈینگیا +

غوزیں (۱) اسم مؤنث :۔ غوز کی جمع +

غوزیں اُڑانا (۱) فعل متعدی :۔ گپ لگانا + شیخی بگھارنا۔ ڈینگیں مارنا +

غوزیں لڑانا (۱) فعل متعدی :۔ گپ شپ مارنا۔ زٹلیں ہانکنا۔ جھوٹی سچی باتیں کرنا +

غوزیں لگانا یا مارنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) گپ شپ ہانکنا۔ زٹل قافیہ لڑانا۔ (۲) شیخیاں بگھارنا۔ ڈینگیں مارنا +

غُوط (۱) اسم مذکر :۔ (۱) کنکوے کا اوپر سے نیچے آجانا۔ کاغذ بادی کا بلندی سے پستی کی طرف میل کرنا۔ (۲) غشی۔ بے ہوشی۔ غش۔ مورچھا۔ جیسے گھڑیوں غوط میں پڑا رہتا ہے۔

(۴) استغراق +

(عربی میں بفتح اول کسی چیز کے اندر گھسنے، جانے اور گڑھا کھودنے کے معنی میں آیا ہے بضم اول اس کی جمع ہے لفظ غوطہ اسی سے ماخوذ ہے پس یہ لفظ عربی الاصل ٹھیرانا چاہئے)

غوطہ لگانا یا مارنا (۱) فعل لازم :۔ (۱) ڈبکی مارنا۔ ڈبکی لگانا۔ چبکی مارنا (۲) پوشیدہ رہنا۔ غائب رہنا۔ غیر حاضر رہنا۔ چھپا رہنا۔ (۳) خوض کرنا۔ مستغرق رہنا۔ کسی خیال میں ڈوبنا۔ غائر نظر ڈالنا۔ خوب سوچنا۔ نہایت غور کرنا +

غوطے میں آنا (۱) فعل لازم :۔ غش میں آنا۔ غشی چھانا۔ مورچھا لت میں آنا۔ بیہوش ہونا

غوطم چارہ (۱) اسم مذکر :۔ (پتنگ باز) پتنگ بازوں کا باہم صلح کے ساتھ اس طرح پتنگ لڑانا کہ ایک دوسرے پتنگ پر پتنگ ڈال دے مگر کاٹنے کا ارادہ نہ کرے لنگوا ڈالے اور اٹھا لے +

غوطم چارہ کھیلنا (۱) فعل لازم :۔ باہم جھوٹ موٹ پتنگ لڑانا +

غوطم غاطہ (۱) اسم مذکر :۔ لڑکوں کا آپس میں ایک دوسرے کو غوطہ دیکر کھیلنا۔ غوطے کھانے اور دینے کا کھیل + پانی میں غوطہ لگا کر چھپا چھپی چھپنے کا کھیل +

غوطہ (ع) اسم مذکر :۔ ڈبکی۔ پانی میں ڈوبنا۔ چبّی +

(عربی میں بواو معروف صحیح ہے کیونکہ واو مجہول کے ساتھ لام عرب میں نہیں پایا گیا)

غوطہ خور (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) غوّاص۔ پن ڈبّا۔ غوطہ زن۔ ڈبکی لگانے والا۔ پانی میں غوطہ کھانے والا۔ (۲) ایک آبی پرند کا نام جل کوّا +

غوطہ دینا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) ڈبونا۔ ڈبکی دینا + ڈوب دینا۔ غرق کرنا + تر کرنا۔ بھگونا جیسے رنگ میں غوطہ دینا۔ (۲) اصطباغ دینا۔ بپتسما دینا۔ کرسچن بنانا۔ عیسوی مذہب میں لانا۔ (۳) دھوکا دینا۔ فریب دینا +

غوطہ کھانا (۱) فعل لازم :۔ (۱) ڈوبنا۔ غرق ہونا + ڈبکی مارنا۔ ڈبکی لگانا۔ بڑکی مارنا۔ (۲) بھولنا۔ بھٹکنا۔ بیچ میں چھوڑ جانا۔ سہو ہونا جیسے قرآن شریف سنانے میں غوطہ کھانا۔ (۳) بازاری :۔ کسی ہی سے منہ کالا کرنا۔ مجامعت کرنا۔ (۴) گنوار :۔ دھوکا کھانا۔ جل میں آنا +

غوطہ مارنا (۱) فعل لازم :۔ (۱) ڈبکی مارنا۔ ڈبکی لگانا۔ پانی میں سرتک بیٹھ کر اُٹھنا۔ چبّی رہنا۔ (۲) غائب رہنا۔ کچھ دن غیر حاضر رہنا۔ ناغہ کرنا۔ (۳) خوض کرنا۔ فکر کرنا۔ کسے خیال میں مستغرق ہونا۔ (۴) بازاری :۔ دیکھو (غوطہ کھانا نمبر ۳)

غوغا (ف) اسم مذکر :۔ (۱) غل۔ شور۔ بانگ۔ فریاد۔ فغان۔ ہلّڑ۔ غل غپاڑا۔ گہار + ہنگامہ۔ دھوم + (۲) ہجوم۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ مجمع۔ بھیڑ بھاڑ +

غوغائی (۱) :۔ شور کرنے والا۔ غل مچانے والا۔ باتیں بناتیں کرنے والا۔ (۲) عوبہ وابی۔ بیہودہ۔

بے سلیقہ۔ جھوٹ گو۔ [illegible] (۳) [illegible] کاذب۔ کذاب۔ دروغگو (۴) ایک قسم کے پرند کا نام جسکو [illegible] بھی کہتے ہیں [illegible]۔ جہانگیری میں لکھا ہے کہ یہ پرند پپیہا سے مشابہ ہے چنانچہ اکثر پپیہا اپنے انڈے اُسکے [illegible] میں رکھ جاتے اور غوغائی [illegible] بچہ نکال لیتی ہے۔ کشمیر میں یہ جانور بہت پایا جاتا ہے +

غوک (ف) اسم مذکر۔ مینڈک۔ وزق۔ ضفدع [illegible] ڈڈو +

غول (ع) اسم مذکر۔ (۱) انبوہ۔ سپاہ۔ گروہ۔ [illegible] جماعت۔ جمعیت۔ بھیڑ + جمگھٹا۔ دل۔ ٹولی۔ ٹکڑی۔ جنتھا + جھنڈ۔ جتھا۔ جیسے پرندوں کا غول۔ [illegible] کا غول (۲) کان۔ گوش۔ چنانچہ [illegible] غول [illegible] ایک قسم کے دو اکان [illegible] کہ [illegible] سے کے کان سے مشابہ ہیں (۳) [illegible] لشکر قلب۔ وہ فوج کا حصہ جہاں بادشاہ یا سپہ سالار رہے (۴) غار۔ کھوہ۔ گپھا + حرامزادہ۔ جوڑواں لڑکے۔ توام بچے (۵) دیو بیابانی۔ ایک قسم کا جن جو آدمیوں کو رستہ بھلا تا اور جس صورت کا چاہتا بنکر ڈراتا اور ہلاک کردیتا ہے چھلاوا۔ اگیا بیتال۔ بھوت پریت +

(اس معنی میں عربی الاصل ہے [illegible] کہ واؤ معروف ہے فارسی والے بواؤ مجہول بھی استعمال کرتے ہیں)

غول بیاباں (ف) اسم مذکر۔ چھلاوا۔ اگیا بیتال۔ دیو بیابان۔ بھوت۔ پریت۔ جن۔ شیطان

میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان رہ گیا (آتش)

غوں غاں (ا) اسم مؤنث:۔ دودھ پیتے بچوں کی ہوں ہاں۔ شیر خوار بچوں کی بات چیت +

غوں غاں کرنا (ا) فعل متعدی:۔ ننھے بچوں کا بولنا۔ ہوں ہاں کرنا +

غیاث (ع) اسم مؤنث:۔ فریاد + فریادرس۔ داد آور + فریادرسی۔ دادخواہی + ایک کتاب لغت کا نام جسے مولانا غیاث الدین رامپوری نے لکھا ہے +

غَیب (ع) اسم مذکر۔ ضد حضور۔ غیر موجودگی۔ غیر حاضری + غائب۔ پوشیدہ + پوشیدگی۔ ناپیدگی + گپت۔ الوپ۔ مخفی۔ نہان +

غیب داں۔ اسم مذکر۔ پوشیدہ حال جاننے والا۔ خدا تعالےٰ۔ عالم الغیب۔ انترجامی +

غیبانی (ا) اسم مؤنث:۔ دیکھو (غائبانی)

(ایک قسم کی گالی اگرچہ اس کے معنی اچھے نہیں مگر اور گالیوں کی طرح فحش پر مستعمل نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ ثقات کی زبان پر بھی آجاتا ہے اسے خاص عورتوں کی نسبت بولتے ہیں ظاہرا غیب اور آئی کلمۂ نسبت سے مرکب ہے یعنی منسوب بہ غیب جس کا مفہوم پوشیدہ کار کرنے والی یا پوشیدہ فعل شنیع کرانے والی ہوسکتا ہے عورتیں اس لفظ کو چنداں سخت نہیں سمجھتی ہیں غالباً معنی نہ سمجھنے کا سبب ہے جیسے چولھے آگ نہ گھڑے پانی اوپر ہی اوپر جا غیبانی +)

اس سال غیبانیوں نے اندر ہی اندر مو کے مجھے کھک کردیا + (رتن پھیلی)

غَیبت (ع) اسم مؤنث:۔ ضد حضور۔ پیچھے +

غیبت میں (ا) تابع فعل:۔ غائب میں۔ پیٹھ پیچھے۔ پس غیبت +

غِیبت (ع) اسم مؤنث:۔ نندا۔ بدگوئی۔ بدی۔ پیٹھ پیچھے برائی۔ کسی کے پیچھے اُس کا عیب کرنا +

غیبت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بدی کرنا۔ نندا کرنا۔ پیٹھ پیچھے بُرا کہنا۔ بدگوئی کرنا +

غیر (ع) تابع فعل:۔ (۱) بجز۔ سوا۔ علاوہ۔ ماسوا۔ بغیر (۲) صفت:۔ جدا۔ علیحدہ۔ نیارا۔ الگ۔ (۳) دیگر۔ دوسرا۔ اور۔ جو اپنی ذات کے سوا اور دوسرا آدمی ہے

جو پانی پلاتا تو پینا اُسے و لیکن غیر کے ہاتھ جینا اُسے (میر حسن)

(۴) [illegible] بیگانہ۔ بدزیب۔ ناموزوں۔ ولو الاؤ (۵) برا۔ بری جیسے غیر حالت (۶۔ ۷) اسم مذکر۔ اجنبی۔ بیگانہ۔ مغائر۔ اپنا کا نقیض۔ ضد یگانہ۔ کنبے سے باہر شخص۔ رشتے ملتے سے جدا شخص (۸۔ ۹) مجازاً۔ رقیب۔ عدو۔ یک معشوق کے تھا عاشق یا ہم [illegible] بیں

نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا مجھے پر گالیوں کا جھاڑ تو نے بندھ باندھا (ذوق)

ربط غیروں سے بڑھا مجھ سے وفا چاہتے ہو دل میں مجھ کو یہ کیا آتے ہو کیا چاہتے ہو (خواجہ [illegible])

ترغیب دے کے غیر نے اب غیر کردیا وہ مہربان کچھ ایسا اتنا سر زبان نہ تھا (اشرف)

یوں آج اور نظر آتے ہیں ان کے ہمدم غیر کچھ چپکے ہی چپکے ہیں پڑھائے جاتے (انداز)

غیر کو اچھا کیے جاتے ہو میرے رو برو مفت میں بیٹھے بٹھائے دل برا ہو جائیگا (کاشف)

غیر کے گھر میں وہ مہمان بڑی مشکل ہے جان جانے کے ہیں سامان بڑی مشکل ہے (اسیر [illegible])

(۱۰) (بجائے حرف نفی) نہیں۔ بے۔ نہ۔ مت۔ خلاف جیسے غیر متناہی۔ غیر واقع۔ غیر مناسب +

غیر آباد (ع + ف) صفت:۔ (۱) ویران۔ اجاڑ (۲) بلا تردد۔ اُفتادہ۔ پڑتی۔ غیر مزروعہ (زمین)

غیر حاضر (ع) صفت:۔ ناموجود۔ غائب +

غیر حاضری (ع) اسم مؤنث:۔ ناموجودگی۔ بے حضوری + ناغہ + غیبت +

غیر حالت ہوجانا (ا) فعل لازم:۔ جان کنی کی نوبت پہنچنا۔ دگرگون حالت ہونا۔ حال بے حال ہوجانا + بدحال ہونا۔ سہ

ہوئی ہجر میں تم سے فرقت تمہاری کہ صابر ہوئی غیر حالت تمہاری (صابر)

غیر شفاف (ع) صفت:۔ مکدر۔ میلا۔ دُھندلا۔ جسکے آرپار نظر نہ جاسکے۔ تاریک۔ ملین +

غیر علاقہ یا علاقۂ غیر (ا) اسم مذکر۔ (قانون) اپنے اختیار کی حد سے باہر۔ احاطہ باہر۔ دوسرے کا علاقہ

غیر کی آگ میں جلنا (ا) فعل لازم:۔ دوسرے کی آفت یا مصیبت میں پڑنا + دوسرے شخص کی محبت میں سوختہ ہونا

غیر متحد (ع) صفت:۔ جس میں اتحاد نہ ہو۔ بلا اتحاد۔

غیر متعہد (ع) صفت:۔ بلا قول و قرار۔ وہ اشخاص جنسے کسی قسم کا عہد نہ ہوا ہو۔ باہمی عہد و پیمان سے باہر۔ ذمہ داری سے باہر +

غیر مستعمل (ع) صفت:۔ (۱) استعمال میں نہ آیا ہوا۔ کورا۔ اچھوتا۔ (۲) و:۔ متروک۔ منسوخ۔

غیر مروج، پرانی چال کا۔ رسم و سماج کے خلاف +

غیر مشروط (ع) صفت:۔ بلا شرط۔ جو شرط نہ کیا گیا ہو۔ شرطی یا مشروط کا نقیض +

غیر معتبر (ع) صفت:۔ بے اعتبار جس پر بھروسہ نہ ہو۔ جس کی ساکھ نہ ہو + نا پختہ۔ قیاس +

غیر مکمل (ع) صفت:۔ ناتمام۔ ادھورا۔ ناقص۔ کامل و مکمل کا نقیض +

غیر ممکن (ع) صفت:۔ ناممکن۔ دشوار۔ محال +

غیر مناسب (ع) صفت:۔ نامناسب۔ بے جا +

غیر منقولہ (ع) صفت:۔ اٹل۔ قائم۔ ٹھہرا۔ غیر متحرک + وہ چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جا سکے جیسے جائداد۔ مکانات۔ زمین۔ دکانیں وغیرہ +

غیر منکوحہ (ع) صفت:۔ جس سے نکاح نہ ہوا ہو۔ بن بیاہی۔ جو گھر میں ڈالی ہوئی ہو۔ حرم۔ باندی۔ سُرّیت۔ بیری۔ خواص۔ مدخولہ +

غیر موروثی (ع) صفت:۔ جو ورثہ میں نہ آئی ہو۔ سانجھ چوتی +

غیر واجب (ع) صفت:۔ (۱) ناواجب۔ ناجائز۔ بے جا۔ خلاف قانون یا دستور۔ بے وجہ۔ بے مناسب (۲۔ حساب) وہ کسر جس کا شمار کنندہ مقسوم علیہ کے برابر یا اس سے بڑا ہو۔ کسر بالمثل۔ جیسے ۳/۲ و ۵/۴ وغیرہ +

غیر واجبی (ف) تابع فعل:۔ (ہندی) بے مناسب۔ بے جا۔ غیر واجب۔ ناحق۔ خلاف دستور +

غیرت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) رشک۔ جیسے غیرت حور۔ غیرت پری۔ (۲) رشک لیجانا + (۳) حسد۔ ایرکھا۔ رقابت۔ جلن (۴۔۱) شرم۔ لاج۔ حیا۔ ننگ۔ عار۔ (۵) اجنبیت +

غیرت رکھنا (ف) فعل متعدی:۔ ناک رکھنا۔ صاحب حیا ہونا۔ شرم والا ہونا۔

مجھ کو یہ کہتے تھے خالو اُن کی ہنسی کیوں بگڑی چپنی بھر پانی میں ڈوبیں گر کچھ بھی غیرت رکھتے ہیں (نازنین)

غیرت سے مرجانا (ف) فعل لازم:۔ ننگ و ناموس یا شرم کے باعث جان دینا + نہایت شرمندہ ہونا۔ از حد منفعل ہونا۔ حیا سے جان دیدینا +

غیرت کرنا (ف) فعل متعدی:۔ شرم کرنا۔ حیا کرنا۔ لاج کرنا +

غیرت کھانا (ف) فعل لازم:۔ شرمانا۔ لجانا۔ شرمندہ ہونا۔ منفعل ہونا +

غیرت گلزار (ف) اسم مذکر:۔ رشک گلزار۔ رشک چمن۔ جسکے دیکھنے سے باغ کو رشک آئے + معشوق +

غیرت مند (ع۔ف) صفت:۔ غیرت والا۔ لجادان۔ جھکو۔ ناک والا۔ صاحب شرم و حیا +

غیریت (ف) اسم مؤنث:۔ (عوام) صحیح عربی (غیرت) اجنبیت۔ بیگانگی۔ مغایرت۔ دوئی۔

غیریت برتنا یا رکھنا (ف) فعل متعدی:۔ بیگانگی برتنا۔ دوئی رکھنا۔ غیر سمجھنا +

غیظ (ع) اسم مذکر:۔ غضب۔ غصہ۔ خشم سخت۔ کرودھ۔ کوپ۔ عتاب سخت۔ قہر + خشم پنہاں از عجز +

غیظ و غضب (ع) اسم مذکر:۔ عتاب و خطاب +

غیس (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) نشہ بازوں کی وہ مخروطہ آواز جو نشہ کی ترنگ میں نکلتی ہے۔ حالت بیہوشی و غنودگی کی آواز جو نشہ بازوں سے مخصوص ہے + (۲) شریس۔ اکڑ بھوں +

غیس پیں (ف) اسم مؤنث:۔ (عوام) (۱) شریس و نکالنا۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ تکرار۔ جیسے مجھ سے غیس پیں نہ کرو۔ (۲) چیں پیں۔ بچوں کے رونے کی دھیمی دھیمی آواز +

غیس پیں لانا (ف) فعل متعدی:۔ بات بات پر تکرار کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ شریس لانا +

غیس ہونا (ف) فعل لازم:۔ نشہ میں مست ہونا۔ نشہ میں غرقاب اور مدہوش ہونا۔ نشہ پیکر بے ہوش ہونا۔ نشہ میں چور اور سرشار ہونا۔

رات نہ جو غیس ہے نشہ میں اے ساقی بولی تم کیا کوئی دارو ہے خواب شیشہ میں (سائل)

غیور (ع) صفت:۔ بہت غیرت کرنے والا۔ ازحد رشک کرنے والا۔

<table><tr><td>پیشت ہمہ شاہاں غیور آمدہ ہرچند کہ آخر بظہور آمدہ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ</td><td>رباعی</td></tr></table>

ف

ف (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) عربی کا بیسواں۔ فارسی کا تئیسواں۔ اردو کا چھبیسواں حرف جسے فاے سعفص بھی کہتے ہیں۔ ہندی میں اسکا لفظ نہیں ہے مگر انگریزی میں ایف F پایا جاتا ہے (۲) حساب جمل میں اسکے اسی عدد فرض کئے گئے ہیں۔ (۳) یہ حرف عربی میں حرف عطف تاخیر کا بھی کام دیتا اور پس پھر تب بر لئے واسطے لئے اور چنانچہ وغیرہ کے معنی میں آتا ہے (۴) یہ حرف عربی اور فارسی میں اپنے اپنے موقع پر حروف ذیل سے باہم بدل جاتا ہے:۔ ب پ خ د ع ک و د ی +

فاتح (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کھولنے والا + (۲) فتح کرنیوالا۔ جیتنے والا + (۳) قضا کرنیوالا۔ مرنیوالا۔ (۴) شروع کرنیوالا + آغاز کرنے والا +

فاتحہ (ع) اسم مؤنث و مذکر:۔ (۱) کھولنے یا فتح کرنیوالی عورت (۲) کسی چیز کا شروع۔ ابتدا۔ اوّل۔ آغاز۔ دیباچہ (۳) سورۂ الحمد چونکہ قرآن شریف اسی سورت سے شروع ہوتا ہے اس وجہ سے اسکو سورۂ فاتحہ کہتے ہیں (۴) کسی متوفی کی روح کیواسطے قرآن شریف کی آیات سورۂ فاتحہ اور درود پڑھنا اکا اسکو ثواب پہنچانا۔

مرا ہی دل نہو یہیں ہی نہوں ملے مرگ یا یوں ہی خدا جانے یہ کس کی فاتحہ ہے آج یاروں پر (داغ)

اہل لکھنؤ اسے مذکر بولتے ہیں اور اہل دہلی مؤنث ـ

فاتحہ تھا کس شہید عشق کا رات بھر درگاہ میں ماتم رہا (بحر)

فاتحہ پڑھنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) سورۂ الحمد قل ہو اللہ اور درود کا کسی مردے کو ثواب پہنچانے کیواسطے پڑھنا۔ نیاز دینا۔

آج راحت پائی احسان اجل سے اے نسیم فاتحہ پڑھنے لحد پر یار بدظن آ گیا (نسیم دہلوی)

(۲) فعل لازم:۔ ہاتھ اٹھانا۔ مایوس ہونا۔ نراس ہونا۔ توقع نہ رکھنا۔ امید منقطع کرنا۔ آس چھوٹنا۔

پڑھو بس فاتحہ اے حضرت دل آچکا قاصد ادھر پھرنا اب اُس کا عمر رفتہ کا پھرآنا ہے (معروف)

مذاق خدمت صیاد مستی میں ملا ہم کو مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھئے رہائی کا (نسیم دہلوی)

فاتحہ پڑھئے کہ رکنے کا نہیں تیر نگاہ انکو اس سے کیا غرض کوئی اگر مر جائیگا (نامعلوم)

فاتحہ خیر (ع) اسم مؤنث:۔ مجاز۔ نکاح۔ عقد +

فاض

فاصلہ (ع) اسم مذکر:- حد - دُوری - مسافت - عرصہ - میدان +

فاصلہ پر (ا) تمیز فعل:- دُور - مسافت پر - پَلّے پر +

فاضل (ع) صفت:- (۱) افزوں - افزود - زیادہ - فضول + آیندہ نکلتا ہوا حساب سے افزوں - بڑھا ہوا + ~~

دشنام تیغ داد رستہ میں نہ چاہئے — گھور کے ہیں کہ یں ہے اپنے افقاد ی دونما
باوجود یں تو دکھ سیاہ ہیں زلف کے — فاضل ہیں بوسے رخ یار کی طرف } (...)

(۲) اسم مذکر:- صاحب فضیلت - عالم - دانا - صاحب فضل + بدیا دان +

فاضل اجل (ع) اسم مذکر:- عالی ذی شان فاضل بزرگ - بہت بڑا فاضل +

فاضل باقی (ع) اسم مؤنث:- زائد و کم - کم و بیش کمتی بڑھتی + وصول اور باقی + زائد باقی ماندہ ~

جمع دو بوسے تھے جب چار لئے یعنے وصُول
بولے اب آپ کے ذمے ہے یہ فاضل باقی } (...)

فاضل باقی نکالنا (و) فعل متعدی:- وصُول شدہ رقم حساب میں جمع کرکے کمی بیشی یا لینا دینا نکالنا +

فاضل نکلنا یا ہونا (و) فعل لازم:- زیادہ ہونا - بڑھتی ہونا - دوسرے کا اپنے ذمّہ نکلنا +

فاضل ہونا (و) فعل لازم:- (۱) صاحب فضل یا صاحب کمال ہونا - عالِم ہونا - جیّد عالم ہونا (۲) زیادہ ہونا - افزود ہونا - نکلنا +

فاطمہ (ع) اسم مؤنث:- (۱) بچّہ کو دُودھ پلانے والی عورت - بچّہ کو دُودھ سے باز رکھنے والی عورت + وہ عورت جس نے دو ہی برس میں بچّے کا دُودھ چھُڑا دیا ہو (۲) سیّدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جگر گوشۂ رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مُبارک جو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کی زوجۂ مُطہرہ اور حضرت حسنین علیہم السلام کی والدۂ ماجدہ تھیں - صحابیوں میں سے بیس عورتیں اس نام کی ہوئی ہیں جو قابل تعظیم ہیں +

فاعل (ع) اسم مذکر:- (۱) فعل کرنے والا - کسی کام کا کرنے والا + عامل - کرتا - کرتا (۲) موجد - مخترع (۳) مرتکب - مجرم - واردات کرنے والا (۴ - صرف) - پرتھم کارک - کرتا + وہ اسم جو فعل سے مشتق ہو اور اپنے وزن اور ڈھنگ سے اُس ذات پر دلالت کرے جس سے وہ فعل سرزد ہوا ہے + وہ شخص جس سے کوئی فعل سرزد ہوا ہو (۵) :- اغلامی -

فاق

لوطی - مفعول کا نقیض - دھوری + زانی - زناکار +

فاعل حقیقی (ع) اسم مذکر:- اصل بنانے والا - اصلی خالق - خالق حقیقی - خدا تعالےٰ +

فاعل و مفعول (ع) اسم مذکر:- (۱) کسی کام کا کرنے اور کرانے والا (۲) عاشق و معشوق - ایک دم کوب - فعل بد کرنے اور کرانے والا ~

یکدستہ میں گو سراسر غزل نامعقول ہے — دیکھا تو وہاں بھی فاعل و مفعول ہیں بن

فاقہ (ع) اسم مذکر:- (۱) تہی دستی - مفلسی - تنگ دستی - کمائی - افلاس + حاجت - ضرورت - احتیاج + نوبت (۲) بھوکا رہنا - بھوکا مرنا - کھانا نہ ملنا یا نہ کھانا + روزہ - برت + لنگھن +

فاقہ زدہ (ا) صفت:- بھوک کا مارا - بھوکا - کنگال - کنگلا +

فاقہ کرنا (و) فعل لازم:- بھوکا رہنا - کھانا نہ کھانا - لنگھن کرنا - نہ ملنے کے باعث بھوکا رہنا +

فاقہ کش (ع + ف) اسم مذکر:- بھوکا رہنے والا - لنگھن کرنے والا - بھوکا - کنگال +

فاقہ کشی (ع + ف) اسم مؤنث:- بھوکا رہنا - لنگھن کرنا - کھانے سے باز رہنا +

فاقہ مست (ع + ف) اسم مذکر:- (۱) لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا - مفلسی میں امیروں کی حرص کرنے والا (۲) حالت افلاس میں خوش رہنے والا - تنگی میں بھی مگن رہنے والا ~

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے — مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق (داغ)

فاقہ مستی (ا) اسم مؤنث:- (۱) لنگوٹی میں پھاگ - تنگی میں رنگ رلیاں + تنگدستی میں خوشی ~

فاقہ مستی ہے کہیں - مستی دولت ہے کہیں
اس خرابات میں ہم رند ہیں مے خوار نہیں - } (...)

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن - } (غالب)

فاقہ مستی اسے کہتے ہیں کہ غارت ہو کر
پھر اُسی رنگ میں ہیں پیر و جوانِ دہلی } (...)

فاقہ ہونا یا گزرنا (و) فعل لازم:- بھوکا ہونا - بھوکا رہنا - لنگھن ہونا +

فاقوں (ا) اسم مذکر:- فاقہ کی جمع +

فاق

فاقوں پر فاقے ہونا یا گزرنا (ہ) فعل لازم :- متواتر فاقے ہونا - روزہ پر روزہ ہونا - برت پر برت ہونا - متواتر بھوکا رہنا - روز بھوکا رہنا +

فاقوں کا مارا یا ٹوٹا (ہ) صفت :- فاقہ زدہ - وہ شخص جو نہایت تنگ دست ہو بھوکا رہنے سے نہایت دبلا اور حقیر ہو گیا ہو - مفلس - قحط زدہ - دانہ دانہ +

فاقوں مرنا (ہ) فعل لازم :- بھوکوں مرنا +

فال (ع) اسم مؤنث :- شگون - شگن - سگون - غیب کی بات - پیشین گوئی - نیک و بد بات کا شگون - جیسے "فال کی کوڑیاں ملا کو بھی حلال ہیں" یعنی مشقت کی اُجرت متقی کو بھی جائز ہے +

فالِ بد (ع + ف) اسم مؤنث :- بُرا شگون - بد شگون +

فال دیکھنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کتاب یا پاسے وغیرہ کے ذریعہ سے شگون نیک و بد کا معلوم کرنا - اعمال دعوات کی کتاب کھول کر کسی کو حسب حال بتانا +

فال کھلوانا (ہ) فعل متعدی :- شگون نکلوانا - غیب کی بات دریافت کرانا - آیندہ کی بات پوچھنا +

فال کھولنا (ہ) فعل متعدی :- (دیکھو فال دیکھنا) +

فال کھولنے والا (ہ) اسم مذکر :- فالیا - وہ شخص جو فال دیکھنے کا پیشہ کرے - شگن بچارنیوالا +

فال گو (ع + ف) اسم مذکر :- فال دیکھنے اور بتانے والا - شگون بتلانے والا +

فالِ گوش (ع + ف) اسم مؤنث :- وہ فال جو کسی بات کو دل میں ٹھان کر گھر سے نکلنے اور راہ گیروں کی آواز کے سننے سے نکالی جائے - راہ چلتے ہیں آدمیوں کی باتوں پر کان رکھنا اور اُس سے اپنے مطلب کے موافق آوازِ غیب سمجھ کر شگون لینا +

فال لینا (ہ) فعل متعدی :- شگون دیکھنا +

فال نامہ (ع + ف) اسم مذکر :- وہ کتاب جس سے شگون بتلاتے ہیں ؎

بارے گردانیاں کا سا نہیں ہے پاس اپنے فالنامہ
ہم اپنے نقطوں سے داغ دل ہی کے فالِ دولت نہ دیکھ لینگے } (ذوق)

فال نکالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دیکھو (فال دیکھنا) (۲) مُنہ سے کوئی بدشگونی کی بات نکالنا - شگون بد کرنا جیسے "ایسی تو فال نہ نکالو" +

فال نکلنا (ہ) فعل لازم :- شگون ہونا - کوئی غیب کی بات معلوم ہونا +

فالِ نیک (ع + ف) اسم مؤنث :- اچھا شگون +

فال

فالتو (ہ) صفت :- (۱) حاجت سے زیادہ - ضرورت سے زائد - بیکار - فاضل - زاید - بڑھتی - فضول (۲) پہاڑی لوگ :- قُلی - مزدور +

فالج (ع) اسم مذکر :- ادھرنگ - آدھے جسم کا ڈھیلا یا سُن پڑ جانا - ستہ مارا - خلط بلغمی کی زیادتی سے آدمی کے نصف جسم کا سُست اور بیکار ہو جانا +

فالج گرنا (ہ) فعل لازم :- ادھرنگ کی بیماری کا ہونا - دفعتاً بدن کا سُست اور ڈھیلا پڑ جانا +

فالسہ (ف) اسم مذکر :- ایک پھل کا نام جو قد میں جھاڑی کے بیر کے برابر اور رنگ میں اُودا - مزہ میں ترش و شیریں - مزاج میں درجہ سوم میں بارد اور درجہ اول میں یابس ہوتا ہے - اس کا شربت مفید صفرا ہے "گھلے والے لو شربت کورا" (بیچنے والے کی آواز) +

فالسئی (ہ) صفت :- اودا رنگ جو نیل اور شہاب اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے - بینگنی رنگ +

فالُودہ (ف) اسم مذکر :- پکا اور جما ہوا نشاستہ جس کے قتلوں کو باریک باریک کتر کر شربت کے ذریعہ سے گرمی میں پیتے ہیں - جیسے "خنکی فالودہ لو" (فالودہ فروش) +

(فالود یا پالود کا معرب ہے یعنی گندم کا صاف کیا ہوا نشاستہ جو اس کی گری سے بنایا جاتا ہے) +

فالودہ کھاتے دانت ٹوٹے تو بلا سے (ہ) کہاوت :- اگر آسان کام میں بھی جی گھبرایا تو بلا سے - اگر بھلائی میں بھی بُرائی ہو تو ہوا کرے +

فالودہ والا (ہ) اسم مذکر :- فالودہ بیچنے اور بنانے والا +

فالیز (ف) اسم مؤنث :- لغوی معنی کشت زار + باغ و بوستان اصطلاحی خربُزوں کا کھیت - کھیرے - ککڑی - تربوز کا کھیت +

فام (ف) اسم مذکر :- (۱) رنگ - لون - برن جیسے سیہ فام (۲) مانند شبیہ نظیر مثل جیسے گلفام +

فانُوس (ع + ف) اسم مذکر :- وہ چراغدان جو پنجرے کی شکل کا باریک کپڑے یا کاغذ سے منڈھا ہوا ہوتا ہے - ایک قسم کی بڑی قندیل - قندیلا +

فانوس خیال یا فانوس خیالی (ف + ع) اسم مذکر :- وہ فانوس جس کے اندر ہاتھی - گھوڑے وغیرہ کا چکر بنا کر لگا دیتے ہیں - اور وہ ہوا یا چراغ کے دھوئیں سے گردش کر کے بچوں کو بادشاہ کی سواری کا

صفت دکھاتا ہے ؎

آئے گئے بیٹھے بیٹھے جی کا ۔ فانوس خیال بن گیا گھر (نسیم)

[illegible] ایک میں جو صورتیں ہیں آنکھ کا خیال
گھوں ۔ فانوس خیال ہو بگولا [illegible] (ذوق)

فانہ (ف) اسم مذکر ۔ پھانہ ۔ ایک چھوٹی لکڑی جس کے ذریعہ سے لکڑی کی دو درز زیادہ پھاڑتے ہیں +

فانی (ع) صفت :- (۱) فنا ہونے والا ۔ مٹنے والا ۔ معدوم ہونے والا ۔ نیست و نابود ہونے والا + مرنے والا ۔ جہان سے گزرنے والا ؎

کیا جانیں ہم یہ کہ حادث ہے یا قدیم ۔ کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں نوجوان میں ہم (ناسخ)

ہر رنگ میں یہاں کی آنی جانی دیکھی ۔ دنیا یہ غرض کہ ہم نے فانی دیکھی
جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا ۔ جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی (نامعلوم)

(۲) نہایت بوڑھا ۔ معمر ۔ عمر رسیدہ +

فائدہ (ع) اسم مذکر :- (۱) نفع ۔ نقصان یا ضرر کا نقیض + سود + لابھ + منافع (۲) و :- پھل ۔ نتیجہ ۔ حاصل ۔ ثمرہ ۔ بر آمد ؎

گزری شب فراق بُری یا بھلی طرح ۔ اس گفتگو سے فائدہ پیارے گزر گئی (نامعلوم)

(۳) و :- گُن ۔ وصف ۔ خوبی (۴) و :- پیداوار ۔ محاصل ۔ آمدنی (۵) و :- غرض ۔ مطلب ۔ واسطہ ۔ جیسے "ہمیں لڑنے سے کیا فائدہ" + "ہم کیوں ملیں ۔ ہمیں فائدہ کیا" (۶) و :- کار آمد ۔ مفید مطلب جیسے "یہ کچھ فائدہ کی چیز نہیں ہے" (۷) و :- افاقہ ۔ آرام ۔ صحت ۔ کمی علالت ۔ سوفت جیسے "اب اُن کے مرض کو فائدہ ہے ۔ روز بروز فائدہ ہوتا جاتا ہے" (۸) و :- بہتری ۔ بھلائی ۔ جیسے "ہم تو اُن کے فائدہ کے لئے سمجھاتے ہیں ۔ ورنہ ہمیں کیا غرض" +

فائدہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) نفع اُٹھانا ۔ منافع حاصل کرنا ۔ لابھ پانا + پھل پانا + روپیہ کمانا (۲) آرام پانا ۔ صحت پانا ۔ جیسے "اس دوا سے بڑا فائدہ اُٹھایا" +

فائدہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آرام دینا ۔ صحت بخشنا ۔ مفید پڑنا ۔ شفا بخشنا (۲) نفع کمانا ۔ منافع حاصل کرنا ۔ کارگر ہونا ۔ مؤثر ہونا ۔ اثر پذیر ہونا (۳)

فائدہ مند (ع + ف) صفت :- مفید ۔ منفعت بخش ۔ پھل ۔ سود مند ۔ پھل ۔ دائک + کارگر ۔ تاثیر بخش ۔ مؤثر +

فائدہ ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) لابھ ہونا ۔ نفع ہونا ۔ منافع ہونا (۲) صحت پانا ۔

آرام پانا + افاقہ ہونا ۔ سوفتہ ہونا (۳) حاصل ہونا ۔ ہاتھ لگنا ۔ جیسے "تمہیں طرفداری کرنے سے کیا فائدہ ہوا" +

فائز (ع) صفت :- پہنچنے والا + فتح پانے والا +

فائز المرام (ع) صفت :- مطالب و مقاصد کو پہنچنے والا ۔ مراد پانے والا ۔ مراد مند ۔ بامراد ۔ کامیاب +

فائق (ع) صفت :- فوق رکھنے والا ۔ بلند ہونے والا ۔ فوقیت رکھنے والا ۔ ممتاز ۔ اعلیٰ ۔ بالا ۔ برتر ۔ معزز ۔ بڑھا چڑھا ۔ برگزیدہ +

فائیل (انگلش File) اسم مذکر :- (۱) لائن ۔ سلک ۔ لڑی + قطار ۔ سلسلہ (۲) نتھی ۔ منسلک (۳) دو تار جن پر کارآمد خطوط پرو کر رکھے جائیں (۴) مسل ۔ فرد ۔ فہرست (۵) بنڈل ۔ مُٹھا ۔ وہ کاغذات جو بالترتیب رکھے جائیں جیسے "اخبار کا فائل" +

فائیل کرنا (ہ) فعل متعدی :- منسلک کرنا ۔ نتھی کرنا + شامل مسل کرنا + تار میں ڈالنا +

فائن (انگلش Fine) اسم مذکر :- جرمانہ ۔ تاوان ۔ مصادرہ ۔ ڈنڈ +

فبہا (ع) تابع فعل :- لغوی معنی ہیں ساتھ اُس کے ۔ اصطلاحی ہیں بہتر ۔ بہت خوب :- فہوالمراد ۔ مراد حاصل +

فتّاح (ع) صفت :- کھولنے والا + علم کرنے والا + خدا تعالیٰ کا نام +

فتّان (ع) صفت :- فتنہ انگیز ۔ آفت خیز ۔ اکثر معشوق کی آنکھ کی نسبت استعمال میں آتا ہے جیسے چشم فتّان +

فتح (ع) اسم مؤنث :- (۱) کشائش ۔ کھولنا ۔ نصرت ۔ جیت ۔ ظفر ۔ فیروزی ۔ جے ۔ شکست کا نقیض جیسے "فتح خدا کے ہاتھ ہے ۔ بار بار لڑ کئے جاؤ" + (۲) اسم مذکر :- زبر ۔ نصب ۔ فتحہ ۔ حروف کی ایک حرکت کا نام جو نصف الف کی آواز دیتی ہے ۔ چونکہ اس حرکت کے تلفظ میں مُنہ کھولنا پڑتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا (۳) قوم سکھ :- سلام ۔ بندگی ۔ رام رام جیسے مسلمانوں نے فتح بولی ہے ۔ (یہ سلام گرو گوبند سنگھ صاحب اور تیغ بہادر صاحب کے وقت سے جاری ہوا)

فتح بولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کام بنانا ۔ مراد حاصل کرنا جیسے "جاؤ فتح بولو" (۲) سکھ :- سلام کہنا (۳) ہو چکنا ۔ ختم ہو جانا جیسے "گھی تو فتح بول گیا" +

فتح پانا (ہ) فعل لازم :- ظفریاب ہونا ۔ فیروز مند ہونا ۔ نصرت پانا ۔ جیتنا +

فتح پیچ (ف) اسم مذکر :- (۱) لکھنؤ :- عورتوں کے بالوں کی ایک قسم کی گُندھاوٹ جس کا دستور اکثر پوربی میں ہے ؎

مہندی بھرے ہاتھوں کی گل دستِ دست کھائیے
چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھائیے

(۲) دستار بندی کا ایک پرانا طریقہ۔ پگڑی باندھنے کا ایک خاص ڈھنگ (۳) ایک قسم کا حقہ کا نیچہ +

فتح خاں (د) اسم مذکر:۔ تیرہ خاں۔ تیس مار خاں۔ رستم خاں۔ بہادر۔ شجاع۔ جوانمرد۔ جیسے مرے بیٹے بڑے ہی نام فتح خاں +

فتح خاں کا سالا (د) اسم مذکر:۔ دیکھو رستم کا سالا +

فتح کا ڈنکا یا نقارہ بجانا (د) فعل متعدی:۔ جیتنے یا فتح مند ہونے کی نوبت بجانا۔ خوشی کے نقارے بجانا +

فتح کرنا (د) فعل متعدی:۔ (۱) جیتنا۔ غالب آنا۔ زیر کرنا۔ تسخیر کرنا۔ سر کرنا۔ (۲) سیدھا کرنا۔ کام بنانا۔ کام سنوارنا۔ جیسے جا فتح کر +

فتح گڈھ (د) اسم مذکر:۔ وہ قلعہ یا عمارت جو کسی فتح کی یادگار میں بنائی جائے جیسے دہلی کا فتح گڈھ جو ۱۸۵۷ء کی فتح کی یادگار میں بنایا گیا ہے +

فتح مند (ع+ف) صفت:۔ فیروزمند۔ غالب۔ مظفر۔ منصور۔ ظفریاب۔ جیتنے والا۔ جیتو۔ جے کاری +

فتح نامہ (ع+ف) اسم مذکر:۔ ظفرنامہ۔ وہ تحریر جو کسی فتح کی خوشی اور اُس کے حالات میں خواہ نظم اور خواہ نثر لکھی جائے +

فتح وظفر (ع) اسم مؤنث:۔ نصرت۔ فیروزی۔ جیت اور جے جے کار ــ

آدمی چاہے تو دیو آسماں کو مارے
نفس سرکش پر مگر فتح وظفر ملتی نہیں

فتح ہونا (د) فعل لازم:۔ جیت ہونا۔ جے ہونا۔ نصرت پانا۔ ظفریاب ہونا۔ فیروزمند ہونا ــ

ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھکو زلف یار
بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی

فتحہ (ع) اسم مذکر:۔ زبر۔ نصب۔ حروف کی ایک حرکت کا نام جو آدھے الف کی آواز دیتی ہے +

فتحیاب (ع+ف) صفت:۔ فیروزمند۔ مظفر منصور۔ جیتو +

فتحیاب ہونا (د) فعل لازم:۔ ظفریاب ہونا۔ جیتنا۔ غالب آنا۔ شکست دینا +

فتحیابی (ع+ف) اسم مؤنث:۔ جیت۔ غلبہ۔ نصرت۔ فتح۔ ظفر۔ پیروزی + ظفریابی۔ جے کار۔ جے جے کار +

فتراک (ف) اسم مذکر:۔ شکاربند۔ وہ چمڑے کے تسمے جو زین کے دائیں بائیں جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوئے ہوتے ہیں ــ

کیا امید کوئی اُس بت خاک سے باندھے + کہ کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے
دیکھے بھول گیا پھر تو پتا تھا اوں + کبھی فتراک میں تیری کوئی نخچیر بھی تھا
ہیں اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا + حلق میرا ابھی تہ خنجر قاتل ہوتا

فتق (ع) اسم مذکر:۔ کشادگی + ایک مرض کا نام جس سے آدمی کے خصئے یا فوطے بڑھ جاتے ہیں ــ

فتنہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) دیوانگی + عذاب + گناہ۔ (۲) غوغا۔ آشوب۔ فساد۔ ہنگامہ۔ جھگڑا۔ بلوہ۔ ہڑبونگ۔ آفت۔ بلا۔ شر۔ بغاوت۔ سرکشی۔ فتور۔ (۳) عاشق۔ مفتون (۴) معشوق۔ دلبر طرار۔ (۵) و:۔ ایک قسم کے عطر کا نام + ایک پھول کا نام۔ گل فتنہ۔ (۶) و:۔ صفت:۔ نہایت شریر۔ دنگئی۔ آفت کا پرکالہ۔ قیامت۔ غضب۔ بیڈھب۔ فتنی۔ شوخ +

فتنہ اُٹھانا (د) فعل متعدی:۔ جھگڑا اُٹھانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ چھل مچانا۔ ہڑبونگ مچانا۔ فساد کھڑا کرنا۔ غدر مچانا۔ فتور اُٹھانا۔ شور و شر کرنا۔ فساد ڈالنا +

فتنہ اُٹھنا (د) فعل لازم:۔ قیامت برپا ہونا۔ فساد کھڑا ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ غدر مچنا۔ فتور ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ دنگا ہونا ــ

غیر سے عطر مجموعہ خوبی ملوا دیکھ وہ بات نہ کر جس میں کہ فتنہ اُٹھے (نصیر)

فتنہ انگیز یا فتنہ پرداز (ع+ف) صفت:۔ (۱) دنگئی۔ فسادی۔ جھگڑالو۔ آگ لگاؤ۔ جھگڑا کھڑا کر دینے والا۔ (۲) وہ شخص جو لڑائی دنگا کرادے +

فتنۂ جہاں یا فتنۂ عالم (ع+ف) صفت:۔ دنیا میں حشر برپا کر دینے والا۔ عالم آشوب۔ مجازاً معشوق ــ

آئی اُس فتنۂ عالم کی سواری آئی یا گلستاں کی طرف باد بہاری آئی (صفدر)

فتنۂ خوابیدہ (ع+ف) صفت:۔ فتنۂ پوشیدہ و سربستہ۔ سوتی لڑ +

فتنہ زا (ع+ف) صفت:۔ آفت اُٹھانے والا۔ فتور برپا کرنے والا۔ فتاں ــ

ہزاروں فتنے اُٹھائے جدھر کو جا نکلے جہاں میں تم ہو عجب فتنہ زا سنو تو سہی (مولف)

(آنکھ کی نسبت بھی آتا ہے جیسے چشم فتنہ زا)

فتنی (د) اسم مؤنث:۔ فتنہ پرداز عورت۔ چالاک عورت + عیارہ۔ مفسدہ

نقصان + جھگڑالو۔ لڑاکا۔ ٹرٹا

فُتُوَّت (ع) اسم مؤنث: جوانمردی۔ شجاعت۔ بہادری۔ مردانگی + مروّت +

فُتُوح (ع) اسم مؤنث:۔ (فتح کی جمع) (۱) کشائشیں۔ کشائیاں + فتحیں۔ نصرتیں۔ (۲) اسم مؤنث: کشائش بالائی یافت۔ آمد۔ غیبی آمدنی۔ بے محنت کا روپیہ۔ وہ منفعت جو محنت کے معاوضہ سے علاوہ حاصل ہو ؎

کیا امید فتوح ہو اس سے آپ کاسہ رفتہ ہے دل کا (صابر)

فُتُوحات (ع) اسم مؤنث: فتوح کی جمع اور فتح کی جمع الجمع +

فَتُوحی (ع) اسم مؤنث:۔ صدری۔ بن آستینوں کی کمری۔ بن آستیوں کی مرزئی۔ ایک قسم کی جاکٹ کرتی +

فُتُور (ع) اسم مذکر:۔ (۱) سستی۔ ۔۔۔ اعضا + مجازاً خرابی۔ خلل۔ نقص۔ ضعف۔ کوتاہی (۲۔۱) فتنہ۔ فساد۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ ہنگامہ۔ شور شرابہ۔ دنگا۔ بلوہ +

فُتُور آنا (ا) فعل لازم:۔ خرابی پیدا ہونا۔ نقص نکلنا۔ رخنہ پڑنا۔ بگاڑ ہونا۔ خلل آنا ؎

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا (داغ)

فُتُور اُٹھانا (ا) فعل متعدی:۔ فساد مچانا۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ مفسدہ برپا کرنا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ شور و شر کرنا۔ فتنہ اُٹھانا ؎

بیٹھے بیٹھے فتور اٹھایا ہے کچھ قضا کا پیام آیا ہے (شوق)

فتور برپا کرنا (ا) فعل متعدی:۔ دیکھو (فتور اُٹھانا)

فتورِ عقل (ع) اسم مذکر:۔ اختلال حواس۔ سٹرا بٹرا پن۔ ضعفِ خرد۔ نشٹ بدھی۔ کوتاہی عقل +

فتور ڈالنا (ا) فعل متعدی:۔ خلل انداز ہونا۔ مخل ہونا۔ جھگڑا نکالنا۔ رخنہ ڈالنا +

فتور کرنا (ا) فعل متعدی:۔ لڑائی دنگا کرنا۔ فساد مچانا۔ فتنہ اُٹھانا۔

فتورِ ہضم (ا) اسم مذکر:۔ بدہضمی۔ سوءِ ہضمی۔ ان پچ۔ اجیرن +

فُتُوری (ا) صفت:۔ فتنہ انگیز۔ فتنی۔ فسادی۔ جھگڑالو۔ لڑاکا +

فُتُوریا (ا) اسم مذکر:۔ آگ لگاؤ۔ فتنہ پرداز +

فَتوٰی (ع) اسم مذکر:۔ فقہا کا وہ شرعی حکم جو کسی بات کے جواز یا عدم جواز میں بہ ثبت مواہیر دیا جائے۔ حکمِ شرع۔ مفتی کا حکم۔ فیصلۂ شرعی +

فتوٰی دینا (ا) فعل متعدی:۔ شرعی حکم لگانا۔ جواز و عدم جواز کا حکم دینا۔ مفتی یا پنچایت کا قانون مذہب کے موافق حکم دینا ؎

عشق کے مفتی نے یوں فتوٰی دیا دیکھنا خوباں کا درس خوب ہے (ذوق)

فتوٰی لینا (ا) فعل متعدی:۔ قانون شرع کے موافق رائے لینا۔ جواز یا عدم جواز کی بابت تحریری حکم لینا +

فَتِیل سوز (ع + ف) اسم مذکر:۔ دیلوٹ۔ شمعدان۔ روشنی کا چوٹھا ظرف جو اکثر پیتل یا لوہے وغیرہ کا ہوتا ہے +

فَتِیلہ (ع) اسم مذکر:۔ فلیتہ۔ پلیتا۔ موٹی بتی + بٹی ہوئی چیز ؎

پھر دل میں آہ سرد ہوئی میرے شعلہ زن لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا (ذوق)

(فتل سے ماخوذ ہے جس کے معنی بٹنا اور بل دینا ہیں)

فُٹ (انگلش Foot) اسم مذکر:۔ (۱) پاؤں۔ قدم۔ پیر۔ (۲) بارہ انچ کا پیمانہ۔ گز کا تیسرا حصہ +

فِٹَن (انگلش Phaeton) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی چار پہیوں کی بگھی جو اوپر سے کھلی ہوئی ہوتی ہے +

فَجر (ع) اسم مؤنث:۔ آخر شب کی سفیدی۔ روشنی صباح۔ نور کا تڑکا۔ صبح صادق۔ سحر۔ بھور۔ بامداد۔ پگاہ۔ راجہ کرن کا پہرا۔ طلوع آفتاب۔ گجردم +

فجر ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) صبح ہونا۔ تڑکا ہونا۔ دن نکلنا۔ چاندنا ہونا۔ (۲) آنکھیں کھلنا۔ غفلت دور ہونا۔ تنبیہ شدید کے سبب غفلت کا رفع ہونا۔ جیسے اتنی جوتیاں لگیں گی کہ فجر ہو جائیگی + (تڑکا ہو جانا بھی ایسے موقع پر بولتے ہیں عوام اِس کا تلفظ بہ فتحتین کرتے ہیں)

فُجُور (ع) اسم مذکر:۔ گناہ۔ جرم۔ قصور + زنا۔ بدکرداری۔ بدکاری۔ گنہگاری۔ عیاشی۔ زناکاری +

فُحش (ع) اسم مذکر:۔ بدی کا حد سے گزرنا۔ تہذیب کے خلاف ہونا + گالی دشنام۔ قابل شرم بات۔ بیہودہ بات۔ بیہودہ کلام۔ ننگ پن +

فحش باتیں یا کلام (ا) اوّل اسم مؤنث دوم مذکر:۔ قابل شرم باتیں بیحیائی کی باتیں۔ گالیاں۔ مغلظات کلام +

فحش بکنا (ا) فعل متعدی:۔ گالیاں بکنا۔ گندی یا رزالی باتیں کرنا +

فَحوا (ع) اسم مذکر:۔ (۱) مضمون۔ بات۔ سخن۔ کلام۔ معنی۔ مطلب۔ (۲) ا:۔ طرز۔ ڈھنگ۔ انداز جیسے "فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے +

فخر

فخر (ع) اسم مذکر:- (۱) ناز۔ غرور۔ گھمنڈ + شرف۔ بزرگی۔ برتری۔ (۲) وہ چیز یا وہ بات جس پر ناز کریں۔ بہر۔ جوہر (۳) شیخی۔ لنترانی۔ تعلّی۔ ڈوان + ابھمان۔ گمان۔ گرُ +

فخر جاننا یا سمجھنا (ا) فعل لازم:- قابل ناز و شرف خیال کرنا۔ عزت سمجھنا۔ افتخار جاننا۔ باعث بزرگی یا خوبی خیال کرنا +

فخر خاندان (ع + ف) اسم مذکر:- وہ شخص جس کے باعث خاندان کی شان ہو۔ کُلوتنا۔ اپنے کنبے کی عزت بڑھانے اور اُس کا نام کر دینے والا شخص +

فخر کرنا (ا) فعل لازم:- اترانا۔ ناز کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ بڑائی کرنا۔ بڑائی مارنا۔ تعلّی کرنا۔ ڈوان کی لینا۔ شیخی کرنا +

فخریہ (ع) تابع فعل:- فخریہؔ۔ از روئے فخر۔ افتخاراً۔ نازاں ہوکر +

فدا (ع) صفت:- (۱) جاں نثار۔ سرباز۔ قربان۔ دوسرے کے عوض جان دینے والا (۲) اسم مذکر:- سربہا۔ سرخرید۔ قیمت سر یا جان (۳) صدقہ۔ تصدق۔ نچھاور۔ نثار۔ بھینٹ۔ نذر + صلہ یا عوض جس کے وسیلہ سے اپنے کو یا کسی دوسرے شخص کو نجات دیں (۴) ا:- عاشق۔ فریفتہ۔ مفتون۔ دل دادہ +

فدا کرنا (ا) فعل متعدّی:- تصدق کرنا۔ قربان کرنا۔ وارنا۔ نثار کرنا + چھڑکنا۔ نچھاور کرنا +

فدا ہونا (ا) فعل لازم (۱) قربان ہونا۔ واری جانا۔ تصدّق ہونا۔ صدقہ ہونا۔ بلہاری جانا + جان دینا۔ جاں نثار ہونا۔ ع

سر رکھ قدمِ شمع پہ پروانہ نے دی جاں عاشق اُسے کہتے ہیں جو اس طرح فدا ہو (نصیر)

جانیں فدا اِدھر ہوں اُدھر صدقے بلبلیں + کوٹھے پہ جبکہ وہ گل رنگیں قبا چڑھے (عارف)

(۲) عاشق ہونا۔ مفتوں ہونا۔ فریفتہ ہونا +

فِدائی (ع) اسم مذکر:- جاں نثار۔ جاں باز + عاشق۔ اپنے کو دوسرے کی عوض ہلاکت میں ڈالنے والا۔ سر فدا کرنے والا۔ سر دینے والا + (اس میں یائے نسبت و فاعلیت دونوں ہوسکتی ہیں)

فِدوی (ع + ف) صفت:- (۱) سر بیچنے والا۔ کسی کی عوض سر دینے والا۔ جاں نثار۔ جاں باز + قربان ہونے والا۔ تصدق ہونے والا۔ جان چھڑکنے والا۔ (۲) اسم مذکر:- آپکا جاں نثار نوکر یا ملازم + (اکثر ادنے درجہ کے ملازم یا رعیّت عرضی کے اخیر میں اس لفظ کے ساتھ اپنا نام ڈالا کرتے ہیں)

فدا

فدیہ (ع) اسم مذکر:- (۱) وہ مال یا روپیہ جس سے کسے قیدی کو سرکار میں سے چھڑا لیں۔ نذر مخلصی (۲) ڈنڈ + جرمانہ۔ سربہا + صدقہ + وہ ٹیکس جو بادشاہ کی طرف سے غیر مذہب کے لوگوں سے لیا جائے۔ (۳) خوں بہا۔ دیت +

فرّ (ف) اسم مذکر:- (۱) آرائش۔ زیبائش۔ زینت۔ آراستگی۔ ٹیپ ٹاپ۔ بھڑک۔ شان و شوکت۔ دھوم دھام۔ رفعت۔ شکوہ (۲) نور۔ روشنی۔ چمک۔ مگر صرف فارسی میں آتا ہے چنانچہ نورانی آدمی کو فرہمند و فرمند کہتے ہیں (۳) ہیبت۔ رعب داب۔ دبدبہ۔ (ضرورت شعر یا بعض ترکیب کے سبب مشدد بھی کر لیتے ہیں)

فُرات (ع) اسم مذکر:- ایک دریا کا نام جو ایشیائے روم میں بہتا اور کوہ آرمینیہ کے پہاڑوں میں دو مقاموں سے نکل کر خلیج فارس میں جا گرتا ہے۔ ۳۰ میل کی مسافت پر دریائے دجلہ بھی شامل ہو جاتا ہے شہر بصرہ سے ۵۰ میل آگے بڑھ کر خلیج فارس میں گرتا ہے اس کا طول مع دجلہ ۱۸۰۰ میل ہے حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید بادشاہ شام سے اسی دریا پر لڑائی ہوئی تھی اس دریا کو اپنی قسمت پر افسوس کرنا چاہئے کہ اس کے ہوتے وہ لوگ پیاسے مرے۔ (اس کے لغوی معنی بہت میٹھا اور صاف پانی کے ہیں چونکہ روم میں اس سے عمدہ کسی دریا کا پانی نہیں ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا بعض اوقات سمندر سے بھی مراد لی گئی ہے مگر درست نہیں

فرّاٹا (ا) اسم مذکر:- (۱) کسی چیز کے اُڑنے کی آواز۔ ہوا کے تماچوں کی آواز جیسے جھنڈے کے کپڑے کی آواز جو زور کی ہوا میں ٹکرانے سے نکلتی ہے (۲) جلدی اور سرعت سے پڑھنے یا بولنے اور جلد جلد ورق اُلٹنے یا دوڑنے کی نسبت بھی بولتے ہیں (۳) ہوا کا سناٹا + (عربی فر بمعنی اُڑنے اور بھاگنے سے مرکب ہے)

فرّاٹے (ا) اسم مذکر:- (فرّاٹا کی جمع)

فرّاٹے بھرنا (ا) فعل لازم:- (۱) جلد جلد پڑھنا۔ جلد جلد سُنانا۔ بے اٹکے پڑھنا بے تکان پڑھنا (۲) خوب دوڑنا۔ پوئیہ جانا۔ بے تحاشا دوڑنا۔ نہایت تیزی سے دوڑنا۔ (۳) جھنڈے یا پھریرے کا ہوا میں لہرانا +

فرّاٹے لینا (ا) فعل لازم:- دیکھو (فرّاٹے بھرنا)

فَراخ (ف) صفت:- (۱) وسیع۔ کشادہ۔ چوڑا۔ کھلا۔ کھلا ہوا۔ لمبا چوڑا۔ موکلا۔ عریض و طویل۔ (۲) و:- بڑا۔ کلاں۔ اعظم۔ عالی۔ اونچا۔

بلند +

فراخ پیشانی (ف) صفت:- کشادہ پیشانی - چوڑی پیشانی کا - چوڑے ماتھے والا +

فراخ حوصلہ (ف) صفت:- عالی ظرف - بڑے حوصلے والا - عالی ہمت - بلند ہمت +

فراخ کرنا (ف) فعل متعدی:- چوڑا کرنا - کشادہ کرنا - موکلا کرنا - بڑھانا + ڈھیلا کرنا +

فَراخی (ف) اسم مونث:- (۱) کشادگی - چوڑائی - تنگی کا نقیض - وسعت - بستار - پھیلاؤ - (۲) خوش حالی - فراغبالی - فراغ - فراغت - آسودگی - تنگدستی کے برخلاف (۳) ا:- گھوڑے کا تنگ - کوتل کش - پٹی - پیشتنگ - زیرتنگ - بالاتنگ +

فُرادیٰ (ع) فرد کی جمع:- اکیلے - تنہا - ایک ایک +

فرّار (ع) صفت:- بہت بھاگنے والا + قرار کا نقیض جس کے معنی حملہ آور کے ہیں - چالاک - طرار مگر ناسخ کے شعر سے باغی - سرکش - نفور وغیرہ کا موقع بھی نکلتا ہے ؎

کام کیا ہے مجھکو اے ناسخ کسی فرار سے
جان و دل سے ہوں میں عاشق دلبر کرار کا (ناسخ)

فِرار (ع) اسم مذکر:- بھاگنا - بھاگ جانا +

فِرار ہونا (ف) فعل لازم:- بھاگنا - رفوچکر ہونا - کافور ہونا + روپوش ہونا - غائب ہونا - چھپ جانا + چلدینا +

فِراری (ع + ف) صفت:- (۱) بھاگ جانے والا - چلدینے والا بھگوڑا + روپوش ہوجانے والا - غائب ہوجانے والا (۲) ا:- مفرور - بھاگا ہوا - روپوش + وہ زمیندار جو اپنی زمین چھوڑ کر بھاگ جائے + وہ مجرم جو خوف گرفتاری سے چلدے +

فِراست (ع) اسم مونث: سرعتِ فہم و ادراک - زیرکی - دانائی + تیزفہمی عقلمندی + سمجھ - قیافہ شناسی - کسی شخص کی صورت دیکھ کر سیرت معلوم کرلینا +

فراسیس (ف) اسم مذکر:- مخفف فرانسیس +

فُراسیسی (ف) اسم مذکر:- مخففِ فرانسیسی +

فرّاش (ع) اسم مذکر:- (۱) فرش بچھانے والا + جھاڑو بُہارو دینے والا + وہ شخص جس کے سپرد فرش فروش اور روشنی وغیرہ کی خدمت ہو - بساط انجمن (۲) وہ شخص جس کے اہتمام میں خیموں کا گاڑنا اور کھڑا کرنا ہو - (۳) ا:- ایک درخت کا نام جس کے پتے جھاؤ سے مشابہ ہوتے اور ہوا میں نہایت شور کرتا ہے ایک قسم کا صنوبر یا شمشاد +

فرّاش خانہ (ع + ف) اسم مذکر:- توشک خانہ - توشہ خانہ دہلی کے ایک مشہور محلہ کا نام - وہ مکان جس میں ڈیرہ خیمہ - اور فرش فروش کا سامان رہے +

فرّاشی (ع + ف) اسم مونث:- فراش کا کام - فرش فروش بچھانا +

فرّاشی پنکھا (ف) اسم مذکر:- بڑا پنکھا - (یہ پنکھا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو مکان کی چھت میں لگایا جاتا اور کھینچکر تمام فرش پر ہوا پہنچاتا ہے دوسرا دستی بہت بڑا پنکھا جو کھڑے ہوکر جھلا جاتا ہے)

فرّاشی سلام (ف) اسم مذکر:- وہ سلام جس کے جھکنے میں فرش تک سر لیجانا پڑے - نہایت ادب تعظیم اور اعتقاد کا سلام +

فراغ (ع) اسم مذکر:- (۱) فرصت - مہلت - سوفتہ - سُبیتا + نجات - خلاصی + آرام - آسودگی - فراغت ؎

سوا کنج قناعت ظفر بشر کے لئے کہیں جہان میں ہرگز فراغ ہوا تھا (ظفر)

(۲) خوشی - انبساط - سرور تاب - نشاط دل - سکھ - چین ؎

وہ دن کدھر گئے کہیں بھی فراغ تھا یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا داغ تھا (میر)

(۳) آسودہ حالی - خوشحالی - فراغبالی - فراغ دستی - (۴) ا:- افراط - بہتات - (۵) ا:- اطمینان - دل جمعی +

فراغ خاطر یا دل (ع + ف) اسم مذکر:- اطمینان خاطر - دل جمعی - خاطر جمعی - تسلی - بیفکری - آسودگی +

فَراغت (ع) اسم مونث:- (۱) کسی کام سے فرصت پانا - فرصت - مہلت - سوفتہ - چھوٹ - چھٹکارا - خلاصی - نجات - رہائی ؎

ناخن غم ہے بس اب اور سینہ کاوی چھیں دیکھے ہی اس کام سے شاید فراغت ہو تو ہو (عارف)

(۲) اطمینان - بیفکری + (۳) بہتات - افراط - کافی - وافی (۴) آرام - چین - آسودگی - (۵) ا - ہندو یا گنوار:- پیخانہ - ٹٹی - جھاڑے - جنگل - گلّے - رفع حاجت کے واسطے جانا +

فراغت پانا (ف) فعل متعدی:- (۱) فرصت پانا - نجات پانا - چھٹکارا حاصل کرنا - خالی ہونا - نچنت ہونا - کسی کام کو انجام پر پہنچا کر فارغ ہونا - (۲) انزال ہونا - جھڑنا (۳) جھگڑا چکانا + فیصلہ کرنا +

فراغت جانا (ف) فعل لازم:- (ہندو) ٹٹی جانا - جنگل جانا -

پیخانے جانا۔ ٹٹی جانا +

فراغت سے (ا) تابع فعل:۔ (۱) اطمینان سے۔ دل جمعی سے۔ (۲) بخوبی۔ بافراط۔ (۳) چین سے۔ آرام سے۔ خاطرخواہ۔ من مانتا +

فراغت سے بیٹھنا (ا) فعل لازم:۔ بےغمت اور بے فکر ہونا۔ بے اندیشہ اور بے دغدغہ ہوکر آرام سے بیٹھنا ؎

نی مرجائے درد فرقت سے تم تو بیٹھے رہو فراغت سے (فروغ)

فراغت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) فرصت پانا۔ چھٹکارا پانا ؎

ابی پر کمر کستا ہے جب وہ غمزہ کہتا ہے فراغت بندے سے کرکے پھر قصد حرم کیجے (مصحفی)

(۲) (ہند) :۔ پیخانہ پھرنا۔ بول و براز کرنا +

فراغت ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) فارغ ہونا۔ چھٹکارا پانا۔ نجات پانا۔ کام سے چھوٹنا۔ فرصت پانا ؎

لو فراغت ہوگئی کیسا سبک جاں ہوگیا
چاک دامن ہوگیا ٹکڑے گریباں ہوگیا (بیان)

(۲) انزال ہونا۔ منزل ہونا۔ جھڑنا + (ہمارے نئے محاورہ داں مؤلف مخزن المحاورات نے جو اس کے معنی مرجانا یا فوت ہونا لکھے ہیں۔ یہ شاید خاص وہی بولتے ہیں یا اجتہاد کے طور پر لکھے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی مرجائے اور کہیں کہ وہ فراغت ہوگیا کوئی مرنے والا ہو اور کہیں کہ وہ فراغت ہونے والا ہے +

فراق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) جدائی۔ بجوگ۔ بِرہ۔ بچھوڑا۔ ہجر۔ علیحدگی۔ مفارقت ؎

رد فراق رشک عدو آسماں کے جور+ ایک جان ناتوان ہے کیا کیا سہا کرے (محسن)

جی جلتا ہے اب مصیبت میں ابتدا سے فراق میں غم تھا (نواب)

(۲) (ا) :۔ عوام۔ فکر۔ چنتا۔ خیال۔ دُھن۔ جیسے کس فراق میں بیٹھے ہو۔ (۳) (ا) :۔ عشق۔ محبت جیسے کس کے فراق میں کام کاج چھوڑ بیٹھے +

فرامشن (انگلش فریمیسن) Freemason کا بگڑا ہوا لفظ۔ اسم مذکر:۔ ایک قدیمی اور خفیہ مجلس۔ ایک خاص عقیدے کے لوگوں کا فرقہ + (یہ لفظ فری بمعنی آزاد و میسن بمعنی راج۔ معمار یا سنگتراش سے مُرکّب ہے جس کی نسبت اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ اول میں معماروں کا ایک فرقہ جس کا اتحاد اور اتفاق مشہور تھا اس نام سے مشہور رہا۔ بعد میں اسی بنا پر ایک اور فرقہ نکلا جو مجلسی خوشی باہمی اتحاد اور ہمدردی کا دم بھرتا اور سب سے جدا عقیدہ رکھتا ہے ان لوگوں نے آپس میں اس قسم کی ملاقاتیں اور اشارے مقرر کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچان لینا اور اس کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتا ہے اور نیز انھوں نے اپنی مجلس میں شریک کرنے کے واسطے فیس اور خاص خاص قاعدے مقرر کر رکھے ہیں جنہیں ظاہر کرنے کی نہایت ممانعت اور اُن کا اظہار نقض عہد میں داخل ہے ایک صاحب جو خاص فری میسن ہیں اس طرح پر لکھتے ہیں کہ اس جماعت کی اصلیت دنیا کے شروع زمانے سے قرار دی جاتی ہے مگر اس کی مضبوطی اور باطریقہ بنیاد حضرت شاہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے قائم ہوئی حضرت ممدوح نے مقام یروشلم یعنی بیت المقدس میں ایک معبد بنایا تھا جس کی صناعی لاثانی اور بے نظیر ہے اُنھوں نے دُور دراز مقامات سے بھی اچھے اچھے کاریگر اس مقام کے لئے بلوائے تھے چونکہ یہ خدا کا کام تھا اس سبب سے حضرت سلیمان کی یہ خواہش بھی ہوئی کہ جو کاریگر اس کام میں مصروف ہیں اُن کے اخلاق چلن اور افعال کو بھی برگزیدۂ آفاق ہونا چاہئے چنانچہ اُن کاریگروں کی ایک جماعت قائم ہوئی جو شخص جس قابل تھا وہ اُس درجہ میں رکھا گیا اُن کو پند و نصائح سے اور زیادہ تر کاریگری کے آلات اور کاموں کے ذریعہ سے دنیا کے اچھے کام سکھائے گئے اور میسنری کے اصول بتدریج بتلائے گئے عبادت گاہ کے ختم ہونے پر کاریگر اپنے اپنے وطن کو واپس جانے والے تھے اُس وقت اُن کو ہدایت کی گئی کہ جو باتیں اُنھوں نے سیکھی ہیں اُن کو بطور راز کے رکھیں اور خاص خاص لوگوں پر ظاہر کرکے جا بجا جماعتیں قائم کریں یہ جماعت اُس وقت سے چلی آتی ہے اسی وجہ سے اس فرقہ کے ممبر میسن کہلاتے ہیں جس کے معنی معمار ہیں جادو وغیرہ کا ان پر اتہام ہے اُردو والے اس مجلس کے ہر ایک ممبر پر یہی لفظ بولتے ہیں اور انھوں نے اس کا اطلاق ہمرنگ ہم صحبت ہم مشرب اور ہم راز شخص پر جو کسی اوباش وضع یا شراب خوار ٹولی کا آدمی ہو کر رکھا ہے)۔

فرامشن ہونا (و) فعل لازم:۔ (۱) فرمشن فرقہ کا ممبر بننا۔ (۲) ہم مشرب بننا۔ شریک صحبت ہونا۔ کسی خاص وضع کے آدمیوں کی ٹولی میں داخل اور اُن کا ہمراز ہونا +

فراموش (ف) صفت:۔ (۱) بھولا ہوا۔ یاد سے اُترا ہوا۔ چت سے اُترا ہوا چیتے سے اُترا ہوا جو کا ہوا (۲) اسم مؤنث:۔ بھول۔ چوک۔ سہو۔ خطا۔ نسیان۔ (۳) (ا) :۔ (ایک کھیل کا نام جس میں یہ شرط بدی جاتی ہے

فرا

... [illegible] ... فراموش تو تم ...
... [illegible] ... یاد ... اور جو تم چپتے ہی ہما ... چلے کر ...
گیا ہے ... دیتا نہیں پڑے گا ... فراموش بھی کہتے ہیں: ؎
بلا ... بھول گئی یا ... کچھ ... فراموش ... (رشک)

فراموش بدنا (ہ) فعل لازم:- فراموش کا شرط بدنا جس کی کیفیت اسی لفظ کے ضمن میں لکھی گئی ہے +

فراموش کار (ف) اسم مذکر:- وہ شخص جس کے کام میں بھول جانا داخل ہو۔ بھلکڑ +

فراموش کاری (ف) اسم مونث:- دیکھو (فراموشی)

فراموش کرنا (ہ) فعل لازم:- بھولنا۔ بسارنا۔ چت سے اتارنا۔ خیال نہ رکھنا +

فراموشی (ف) اسم مونث:- بھول۔ چوک۔ سہو۔ خطا۔ نسیان +

فرامین (ع) اسم مذکر:- فرمان کی جمع + (یہ فارسی زبان کے عربی دانوں کا تصرف ہے کہ انہوں نے فارسی کے لفظ کی عربی کے طور پر جمع بنالی ہے +

فرانس (انگلش France) اسم مذکر:- یورپ کے ایک قدیم اور مشہور ملک کا نام جس کی بنیاد جرمن کی فرینک قوم نے جو دریائے رائن پر آباد تھے ڈالی +

فرانسیس (ہ) اسم مذکر:- فرانس کے باشندے۔ فرنچ۔ اہل فرانس +

فرانسیسی (ہ) اسم مذکر:- (۱) فرانس کا باشندہ (۲) اسم مونث:- فرنچ زبان۔ فرانس کے ملک کی زبان +

فراواں (ف) صفت:- بہت۔ کثیر۔ زیادہ۔ مفرط۔ ات گت۔ اَدھک۔ تکتا۔ بسیار۔ وافر +

فراوانی (ف) اسم مونث:- کثرت۔ بہتات۔ افراط۔ زیادتی +

فراہم (ف) تابع فعل:- اکٹھا۔ جمع۔ مجموع۔ سگرا۔ سارا۔ سب +

فراہم کرنا (ہ) فعل متعدی:- اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ بٹورنا۔ سیکرنا +

فراہم ہونا (ہ) فعل لازم:- جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ سکرنا +

فراہمی (ف) اسم مونث:- جمعیت۔ اجتماع۔ سنگرا +

فراہمئے طلبا (ف+ع) اسم مذکر:- طالب علموں کا جمع کرنا۔ جمعیت طلبا +

فرائض (ع) اسم مذکر:- فریضہ کی جمع (۱) وہ کام جن کا کرنا ضروری ہو + لازمی کام۔ (۲) فرمودہ خدا + (۳) میراث کے علم کا نام۔ درسات یا ترکہ تقسیم کرنے کا جائز علم +

فر

فربہ (ف) صفت:- مقابل لاغر۔ موٹا۔ ... جسیم ... تن و توش ... مثلاً ... فربہ ... فربہ اندام ... کی نسبت کہینگے تو وہاں ... اجدار سے مراد ہوگی جسے سیوت بھی کہتے ہیں۔

فربہ اندام (ف) صفت:- جسیم۔ موٹے جسم کا۔ موٹا۔ پھپس۔ تونددن +

فربہ ہونا (ہ) فعل لازم:- موٹا اور جسیم ہونا۔ تُم تُم ہونا۔ بوٹی چڑھنا۔ جسم بھرنا +

فربہی (ف) اسم مونث:- مٹاپا۔ جسامت۔ تناوری۔ مٹاپا۔ تیاری +

فرتوت (ف) صفت:- بہت بوڑھا یا بڈھا۔ ڈوکرا۔ نہایت ضعیف بوڑھا پھونس۔ پیر مضعف گوشت۔ کمانی سے بے عقل۔ بدحواس۔ سترا بہترا +

فرج (ع) اسم مونث:- (۱) کشادگی۔ دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی۔ رخنہ۔ شگاف۔ دراڑ۔ (۲) عورت کا اندام نہانی۔ بُل + بُر +

فرجام (ف) اسم مذکر:- انجام۔ انت۔ خاتمہ۔ انتہا۔ عاقبت۔ آخر۔ اخیر +

فرح (ع) اسم مونث:- خوشی۔ خرمی۔ شادی۔ سرور۔ شادمانی۔ فرحت۔ انبساط +

فرحاں (ف) صفت:- شاداں۔ شادماں۔ خوش۔ مگن +

فرحت (ع) اسم مونث:- خوشی۔ خرمی۔ شادمانی +

فرحت افزا (ع+ف) صفت:- خوشی بڑھانے والا۔ تازگی بخش۔ مفرح۔ خوش آئندہ +

فرحت بخش (ع+ف) صفت:- انبساط بخشنے اور خوشی دینے والا۔

فرخ (ف) صفت:- (۱) مبارک۔ خجستہ۔ میمون۔ شبھ۔ سعید (۲) زیبا رو۔ خوش چہرہ + (یہ لفظ فر بمعنی زیبا اور رخ بمعنی چہرا سے مرکب ہے) +

فرخ تبار (ف) صفت:- اچھے گھرانے کا۔ اعلیٰ خاندان کا۔ رئیس ابن الرئیس۔ عالی خاندان +

فرخندہ (ف) صفت:- مبارک۔ مسعود۔ خجستہ جیسے فرخندہ فال۔ فرخندہ فرجام۔ فرخندہ خو وغیرہ وغیرہ +

فرخندہ بخت یا طالع (ف+ع) صفت:- خوش نصیب۔ مسعود طالع۔ نیک اختر۔ سعادتمند۔ بھاگوان۔ خوش اقبال۔ خوش قسمت۔ طالع +

فرد (ع) اسم مونث:- (۱) جفت کا نقیض۔ زوج کا برعکس۔ واحد۔ ایک

حاشیہ (۲) بیت - ایک شعر - دوہا - دوہڑا - سورٹھا - (۳) فہرست - حساب
تالیقہ وہ کاغذ جس پر محرر لوگ حساب کتاب درج کرتے ہیں - بند کاغذ - دفتر
سیاہہ - طومار - چٹھا - چیٹھہ ؏
نشتر میں ہیچ زن جو نسیم کرم ہوئی - انگلی چھپ کی فرد ہے حساب کی (اسیر)
(۴) ... کا ابرہ + لحاف کا ابرہ + چادر - شال - (۵) متنفس - ایک تن
تن واحد - شخص واحد - نفر - تن - (۶) ایک پرند خوش آواز کا نام جو ماہیے
اور چکوا چکوی کی طرح ہوتا ہے - رات بھر زیادہ علیحدہ رہتے اور دن کو دونوں
مل جاتے ہیں - یہ جانور برفانی پہاڑوں پر اکثر رات کے وقت بولا کرتا ہے +
(۷) ایک قسم کا سفید پیشانی کا لقا کبوتر (۸) اظہار تعداد و عدد کی بجائے پرندوں
کے ساتھ آتا ہے (۹) صفت :- اکّا - بکّا - یکتا - یگانہ - اکیلا - تنہا +

فرد باطل (ع) صفت :- نکمی اور بیکار فرد جو کام آنے کی نہ ہو - مجازاً
تقویم پارینہ - ردّی - بیکار محض - ناکارہ +

فرد بشر (ع) اسم مذکر :- شخص واحد - متنفس - نفر +

فرد فرد (ع) تابع فعل :- ایک ایک - الگ الگ - ہر ایک +

فردا (ف) تابع فعل :- (۱) کل - روز آئندہ - دوسرا روز - (۲) اسم مؤنث :-
روز قیامت +

فرداً فرداً (ع) تابع فعل :- ایک ایک + ہر ایک متنفس - جدا جدا +

فردوس (ع) اسم مذکر :- (۱) باغ - گلزار - گلشن - بوستان - گلستان (۲)
بہشت - جنت - سورگ - بیکنٹھ - بعض کے نزدیک بہشت کا
طبقۂ اعلیٰ +

فردوس مکانی (ع + ف) اسم مذکر :- وہ مردہ شخص جس کا گھر فردوس
میں ہو - حضرت بابر بادشاہ کا لقب جو اُن کے انتقال کے بعد دیا گیا +

فردوس منزلت (ع) اسم مذکر :- جنت میں رہنے والا - مرحوم - مغفور -
مبرور +

فردوسی (ع + ف) اسم مذکر :- حکیم ابو القاسم منصور طوسی کا تخلص
جو ۳۲۹ھ کے قریب موضع شاداب علاقۂ طوس میں پیدا ہوا - یہ شخص ایک بڑا ادیب
فاضل اور فن شعر و سخن کا ماہر کامل تھا - شاہان عجم کی تاریخ کو محمود غزنوی کے حکم
سے تیس برس کے عرصہ میں اُس نے نظم کر کے ساٹھ ہزار اشعار میں ۴۰۰ ہجری
میں انجام پر پہنچایا اور حسب وعدہ فی شعر اشرفی کے حساب سے نہ ملنے پر خفا
ہو کر اپنے دیس چلا گیا وہاں جا کر مر گیا اور ایک ہجو بھی شاہنامہ کے ساتھ

ملحق کر دی جس کے سبب محمود کے سلطان پر ہمیشہ کو دھبّا رہا اگرچہ بعد میں محمود
نے وہ روپیہ بھیجا تھا جس روز روپیہ پہنچا اُسی روز اُس کا جنازہ قبرستان کو جاتا ہوا
ملا - بعدہٗ وہ روپیہ اُس کی بیٹی سے لینے کے واسطے کہا گیا مگر اُس عالی ہمت نے بھی
اس دولت فانی کی پروا نہ کی)

فرزانگی (ف) اسم مؤنث :- (۱) عقل - دانائی - سمجھ - بدھ - گیان -
فہم - فراست (۲) علم + حکمت - فلسفہ + ودّیا - (۳) گن - جوہر - خوبی -
عمدگی - حسن - بھلائی (۴) لیاقت - سلیقہ +

فرزانہ (ف) صفت :- دانا - عاقل - عقلمند - دانشمند - ذی شعور - خردمند -
عقیل + زیرک - ہوشیار - بدھوان + چتر - سیانا - سجان + سمجھدار +
عالم + حکیم + گیانی + ہنرمند - صاحب جوہر - گنی + لائق +

فرزند (ف) اسم مذکر :- (۱) پوت - بیٹا - پسر - ابن - پتر - لڑکا - جنا ؏
ناتق پند دیئے تھے جا فرزند - دانا عاقل ذکی خردمند (نسیم)
(۲) اولاد خواہ ذکور ہو خواہ اناث ؏
فرزند وہ جو پند مانے - اور باپ کا کہنا فرض جانے (نسیم)

فرزند ارجمند (ف) اسم مذکر :- لائق بیٹا - ہونہار بیٹا - پیارا اور قابل قدر بیٹا

فرزند بنانا (ف) فعل متعدی :- گود لینا - متبنّیٰ کرنا - لے پالک بنانا +

فرزند خلف (ف + ع) اسم مذکر :- نیک اور صالح بیٹا - سپوت - اپنے
باپ کا پیرو بیٹا - وہ بیٹا جو باعتبار اخلاق قابل خلافت خیال کیا جائے -
خلف الرشید - نیک بخت اور سعادتمند لڑکا - آگیاکاری پتر - فرماں
بردار بیٹا - باپ کے حکم پر چلنے اور اُس کے کہنے کو فرض جاننے والا بیٹا +

فرزند ناخلف (ف + ع) اسم مذکر :- کپوت - نالائق بیٹا - ناآگیاکاری پتر
نافرمان اور باپ کے قدموں پر نہ چلنے والا بیٹا +

فرزند نرینہ (ف) اسم مذکر :- بیٹا - پسر - لڑکا - (نوٹ - یہ ہندوستان کے فارسی
خواں ہندوؤں کا ایجاد ہے)

فرزندی (ف) اسم مؤنث :- باپ بیٹے کا رشتہ - پترتا - ستانی - سوتائی +

فرزندی میں لینا (ف) فعل متعدی :- (۱) بیٹا بنانا - گود لینا - متبنّیٰ کرنا -
لے پالک بنانا (۲) دامادی میں قبول کرنا - داماد بنانا - خویش بنانا -
(جب کسی شخص کو اپنے بیٹے کی نسبت کسی شخص کی بیٹی سے کرنی
منظور ہوتی ہے - تو وہ یہ فقرہ کہتا ہے - کہ آپ اسے اپنی فرزندی میں قبول
فرمائیں - یعنی اس کے ساتھ نکاح کر دیں +

فرزین (ف) اسم مذکر:۔ (۱) دانا۔ عاقل۔ ذی ہوش (۲) شطرنج کا وزیر +

فرزین بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ شطرنج بازی۔ پیادہ کو وزیر کے درجہ تک پہنچا دینا +

فرزین بند (ف) اسم مذکر:۔ شطرنج۔ جس وقت فرزین پیادہ کی تقویت سے جو اُس کے پیچھے ہوتا ہے حریف کے مہرے کو آگے نہ بڑھنے دے تو اُسے فرزین بند کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر حریف کا مہرہ پیادہ کو مارے کا تو فرزین بھی اُس کا انتقام لے لیگا + وزیر کی اشت مات یا شہ مات جو فرزین کے وسیلے سے دی جائے +

فرس (ع) اسم مذکر:۔ گھوڑا۔ اسپ۔ تُرنگ۔ مرکب ؎

فرق آتا ہی نہیں روح رواں کی پائے میں۔ یہ فرس محتاج ہے کس دم بھلا مہمیز کا (آباد)

(۲) شطرنج کا وہ مہرہ جو ڈھائی گھر چلتا ہے +

فرستادہ (ف) اسم مذکر:۔ بھیجا ہوا + قاصد۔ ایلچی۔ رسول۔ پیغامبر۔ دُوت

فرسٹ (انگلش First) صفت:۔ اوّل۔ پہلا۔ اگلا + مقدم + سابق یکم

فرسخ (مُعرّبِ فرسنگ) اسم مذکر:۔ کوس۔ تین میل کی مسافت۔ تین میل کا فاصلہ۔ لیگ + (اہلِ فارس کے حساب سے اُن کے ہاں کا میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور زمانۂ حال میں انگریزی میل ۱۷۶۰ گز کا مانا گیا ہے +

فرسنگ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (فرسخ)

فرسودہ (ف) صفت:۔ (۱) گھسا ہوا۔ نہایت مستعمل۔ سال خوردہ۔ کہنہ۔ پُرانا۔ نہایت پُرانا۔ بے جان۔ بوسیدہ۔ کہا گزرا + تھکا ماندہ + عمر رسیدہ + خستہ حال +

فرسودہ حال (ف مع) صفت:۔ خستہ حال۔ تباہ حال +

فرسے (ہ) تابع فعل:۔ (۱) پھر سے۔ جلدی سے۔ جھٹ سے + ابھی۔ تُرنت (۲) اُڑنے کی آواز جو فر فر کی مانند ہوتی ہے اُس کی مشابہت سے یہ لفظ (عربی فر بمعنی اُڑنے سے بنایا گیا ہے)

فرسے اُترنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی اُڑتے ہوئے جانور کا جلدی سے پر آنا۔ کندے جوڑ کر گرنا۔ جھٹ سے اُترنا ؎

نیں نسیم بہاری یہ ہے پری کوئی۔ اُڑن کھٹولے کو ٹھہرا جو فرسے اُتری ہے (جرات)

فرسے اُڑنا (ہ) فعل لازم:۔ پھر سے اُڑنا۔ جلدی سے پروں کی ایک آواز کے ساتھ اُڑنا +

فَرش (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بساط۔ بچھونا۔ بستر۔ گستردنی۔ بچھانے کی چیز جیسے جازم۔ دری۔ بوریہ۔ چاندنی۔ غالیچہ۔ قالین وغیرہ ؎

نہ شاہی کی حسرت ہم فقیروں کو نہیں۔ فرش ہے گھر میں ہمارے چادرِ مہتاب کا (آتش)

(۲) مجازاً زمین۔ سطحِ زمین۔ سرزمین + تہ زمین + دھرتی۔ جیسے از عرش تا فرش۔ (۳) (ہ) چھکا۔ کھرنجا بندی کی ہوئی زمین۔ چونے سے پٹی کی ہوئی زمین +

فرش فروش (ہ) اسم مذکر:۔ استر بستر۔ بچھونا بچھونا۔ ہر قسم کا فرش اور اُس کی درستی (اگرچہ فروش فرش کی جمع ہے مگر ایسے موقع پر تابع مُہمل معلوم ہوتا ہے)

فرش کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔ (۲) چونے یا اینٹوں یا سِلوں خواہ تختوں وغیرہ کو بچھا کر یکساں سطح کرنا (۳) (بازاری) مار کر بچھا دینا۔ اتنا مارنا کہ زمین پر لوٹنا اُٹھا پھرے پلیتھن نکالنا۔ کچومر کرنا۔ پیوند زمین کرنا جیسے مار کر فرش کر دیا +

فرش ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بچھونا ہونا۔ بساط بچھنا (۲) کھرنجہ بندی ہونا۔ چھکا لگنا۔ چونہ گچی کی تہ بنتا (۳) پلیتھن نکلنا۔ کچومر ہونا۔ بھُرکس نکلنا۔ تباہی اور خستہ حالی ہونا +

فرشتگان (ف) اسم مذکر:۔ فرشتہ کی جمع +

فرشتوں (ہ) اسم مذکر:۔ فرشتہ کی جمع +

فرشتوں کو خبر نہونا۔ یا فرشتوں کا واقف نہونا (ہ) فعل لازم:۔ مبالغ برائے بے خبری۔ بالکل بے خبر ہونا۔ مطلق خبر نہونا۔ کانوں کان نہ جاننا۔ محض ناواقف ہونا جیسے ہمارے تو فرشتوں کو خبر نہیں ؎

ازل سے محرم رازِ پری ہوں میں مجنوں
مرے فرشتے نہیں میرے حال سے واقف } آتش

فرشتوں کے پر جلنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی جگہ پر پہنچنے یا وہاں تک جانے کی مجال نہونا۔ رُعب۔ جلال یا خوف کے باعث جانے کی تاب نہونا۔ ہوا تک کا گزر نہ ہونا + تاب نہ ہونا۔ مجال نہ ہونا۔ حوصلہ نہ پڑنا۔ گذر نہ ہونا۔ دخل نہونا۔ پہنچ نہ ہونا ؎

کیا چیز دیو مردِ سخنداں کے سامنے۔ پر جلتے ہیں فرشتوں کے انساں کے سامنے (انشا)

(نارسائی اور سخت روک ٹوک کی نسبت بولتے ہیں ؎

جہاں پر فرشتوں کے جلتے ہوں غافل۔ وہاں کس طرح ہم گذارا کرینگے (غافل)

فرشتوں کی نہ سننا (ہ) فعل متعدی:۔ آباے علوی کو خاطر میں نہ لانا۔ زبردستوں کی نہ سننا۔ نہایت سرکش اور متمرد ہونا ؎

سنتا نہیں فرشتوں کی ہم بادہ خوار کیا
کچھ ان دنوں فلک پہ ہے تار کا داغ } امیر

فرشتوں میں ملنا (۱) فعل لازم:- معصوم بچوں یا مقدس آدمیوں کا مرکر فرشتوں کا درجہ پانا + مقدس اور پاک مخلوق میں شامل ہونا +

فِرِشتہ (ف) اسم مذکر:- از فرستادن (۱) بھیجا ہوا۔ رسول۔ قاصد۔ پیغمبر۔ خدا تعالیٰ کا نورانی قاصد۔ ملائک (۲) مَلَک۔ ملک۔ دیوتا۔ خدا تعالیٰ کی وہ مقدس مخلوق جس کی پیدائش نور سے ہے۔ تمام روحانی انتظام اُسی کے سپرد خیال کیا جاتا ہے ؎

یہ پروانہ ہے کیا شمع رخ جاناں پر گر فرشتہ بھی دھر آئے تو شہپر جلا جائے (ناسخ)
آدمی کیسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پہ گئے (داغ)

(مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ فرشتے خدا کے نورانی بندے ہیں جو نور پاک سے پیدا ہوئے ہیں وہ معصوم ہیں اُن سے گناہ نہیں ہوتا۔ جس جس کام پر وہ مقرر ہیں۔ اُس پر ہمیشہ قائم اور مستعد رہتے ہیں۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے صرف خدا کے ذکر پر اُن کی زندگی موقوف ہے۔ اُن کا شمار خدا تعالے کے سوا کسی کو معلوم نہیں وہ بے انتہا اور لا تعداد ہیں جن میں سے چار فرشتہ مقرب اور نہایت مشہور ہیں۔ اوّل جبرائیل علیہ السلام جو خدا کی کتابیں اور اُس کے احکام پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔ دوم میکائیل علیہ السلام جو خدا کے حکم سے بندوں کی روزی تقسیم کرتے ہیں۔ سوم اسرافیل علیہ السلام جو منہ میں صور لیئے ہوئے قیامت کے انتظار میں کھڑے ہیں یعنے قیامت کے روز صور پھونکیں گے چہارم عزرائیل علیہ السلام جنہیں روحیں قبض کرنے کی خدمت ہے +

فرشتہ پر نہیں مارتا (۱) محاورہ۔ کوئی غیر اور اجنبی کسی طرح نہیں جا سکتا۔ یعنے نہایت پردہ اور روک ٹوک ہے کسی کا گزر نہیں فرشتہ جو ایک لطیف جسم اور صاحب قدرت ہے وہ بھی نہیں جا سکتا ؎

بشر کیا واں فرشتہ کا بھی کیا مقدور پر مارے
مرا خط لے کے قاصد گر روانہ ہو تو کیونکر ہو } ظفر

فِرِشتہ خاں (۱) اسم مذکر:- (۱) دیکھو (فرشتہ خواں) (۲) نہایت ہیکڑ اور زبردست آدمی۔ باہیبت اور بارعب آدمی۔ رستم خاں۔ تیس مار خاں۔ زور آور خاں ؎

بندہ طالب جس آستاں کا ہے کب گزر واں فرشتہ خاں کا ہے (جرأت)
ملک ہوں گرم فغاں پہنچے گردوں فریاد سُن اے فلک کریں تری فرشتہ خاں فریاد (دبیر)

بسانِ چرخ نشاں سپر چرخ تو کیا مال جو ملم ہوئے تو بندہ فرشتہ خاں سے رہ (انشا)
جو اُس پری سے لوں کوئی آدمی بھیجوں کہے کہ دخل نہیں یاں فرشتہ خاں کیلئے (ظفر)

فرشتہ خو یا فرشتہ خصلت یا صفت (ف + ع) صفت:- ملک سیرت۔ فرشتوں کی سی خصلت والا۔ نہایت سیدھا بھولا اور سیدھا سادا۔ نہایت معصوم صفت۔ متقی۔ پرہیزگار۔ معصوم۔ بھولا بھالا۔ پاک۔ مقدس۔ جنتی۔ بہشتی ؎

یوں تو وہ ہے فرشتہ خو لیکن ہے ذرا آدمی کشی کا شوق (مومن)

فرشتہ خواں (۱) اسم مذکر:- وہ شخص جو فرشتہ کو تسخیر کرنے اور اُس کے بلانے پر قادر ہو۔ عامل۔ تسخیر کے علم سے ماہر کامل ؎

مجھ کو بنا نہیں فیر آتے بلاتے ہیں بشر ہیں وہ بھی کچھ ایسے فرشتہ خواں تو نہیں (معروف)
بچے تو چرخ کی گردش سے کیا بچے انساں یہ چرخ وہ ہے کہ آتے ہے فرشتہ خواں کو چرخ (ظفر)

فرشتہ کا پر جلنا (۱) فعل لازم:- دیکھو۔ فرشتوں کے پر جلنا ؎

نامہ بر اُڑ کے اگر پہنچے تو پہنچے تو بہ اُس کے کوچے میں فرشتہ کا بھی پر جلتا ہے (سوز)

فرشتہ کا دخل نہونا (۱) فعل لازم:- کسی کی بھی رسائی نہونا۔ از حد بندی اور حفاظت ہونا +

فِرِشتے (۱) اسم مذکر:- (۱) فرشتہ کی جمع۔ ملائک (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے واحد بھی یائے مجہول سے بدل کر واحد ہی رہتا ہے +

فرشتے کا کسی کے گھر کو دیکھ لینا (۱) فعل متعدی:- ملک الموت کا گھر دیکھ جانا۔ بُرا رستہ پڑ جانا۔ بُرا رستہ نکل آنا۔ دشمن کا گھر دیکھ لینا۔ موت کا گھر دیکھ لینا ؎

دل لیا اُس نے کیوں نہو غم جاں کہ فرشتہ گیا ہے گھر کو دیکھ (معروف)

فرشتے کا لگاؤ نہونا (۱) فعل لازم:- کسی کی بھی پہنچ نہونا۔ مطلق رسائی نہونا ؎

کیونکہ جرأت لگائیں ہم لگا کہ فرشتے کا واں لگاؤ نہیں (جرأت)

فرشتے کے پر جلنا (۱) فعل لازم:- دیکھو (فرشتوں کے پر جلنا) ؎

جلتے ہیں اُس گلی میں فرشتے کے پر فغاں کیونکر پھرے واں سے ترا نامہ بر فغاں (فغاں)
جس گلی میں کہ فرشتے کے بھی پر جلتے ہیں کب یہ ممکن ہے کہ واں اُڑ کے کبوتر پہنچے (مصحفی)

فرشتے نظر آنا یا دکھائی دینا (۱) فعل لازم:- مرنے کا وقت قریب آنا۔ موت نظر آنا۔ جم دکھائی دینا۔ موت کا سر پر کھیلنا ؎

آیا جو شب کو خواب میں وہ غیرت پری کھلتے ہی آنکھ آئے فرشتے نظر ہمیں (جرأت)
پڑھتے ہی اُس کے خط کو آئے نظر فرشتے سچ ہے کہ ہیں موکل ہر حرف پر فرشتے (معروف)

نوٹ۔ پہلے لوگوں کا اعتقاد ہے کہ [illegible] آدمی کو اُس کے اعمال کے فرشتے دکھائی دیتے ہیں [illegible] محاورہ ہو گیا۔

فرشی (ع، ف) صفت:۔ (۱) منسوب بہ فرش۔ فرش کا۔ فرش سے متعلق۔ (۲) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا بڑا اور جوڑا [illegible] بند یہ کا حقہ۔

فرشی جوتا (ف) اسم مذکر:۔ فرش پر پہننے کا جوتا۔ جوتیلا۔ کفش پائی۔ سلیپر۔

فرشی حقہ (ف) اسم مذکر:۔ پیچوان [illegible] بیند ے کا حقہ۔

فرشی سلام (ف) اسم مذکر:۔ نہایت جھک کر سلام کرنا۔ نہایت تعظیمی سلام +

فرشی لمپ (ف) اسم مذکر:۔ فرش پر رکھکر جلانے کا لمپ۔ بیٹھک دار لمپ۔

فُرصت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) باری۔ نوبت۔ دوار [illegible] صاحب منتخب نے رکھے ہیں (۲) وقت اور موقع۔ محل۔ نا بو۔ ؎

دیتا ہے وہ چرخ کیے فرصت نشاط　وہ جس کے پاس جام وہ اب مجھ سے کم نہیں (ذوق)

(۳) چھٹی۔ مہلت + چھٹکارا۔ خلاصی۔ سوفتہ۔ نچنتا۔ فراغت (۴) زمانہ کی موافقت و سازگاری (۵) فرصت۔ غنیمت۔ مفت بر اہر مغتنم۔ ؎

وہ روزہ مہر گردوں افسانہ ایست افسوں
نیکی بجائے یاراں فرصت شمار یارا　(نظم)

(۶۔۹) ہندو:۔ افاقہ۔ بحالی صحت۔ آرام + شفا +

فرصت پانا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) وقت یا موقع پانا۔ قابو پانا (۲) خلصی یا چھٹکارا حاصل کرنا۔ فارغ ہونا (۳) رخصت حاصل کرنا۔ چھٹی پانا (۴) (لشکری) برخاست ہونا۔ موقوف ہونا۔ (۵) مہلت پانا +

فرصت دینا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) مہلت دینا۔ وقت دینا۔ میعاد بڑھانا۔ (۲) لشکری:۔ رخصت دینا۔ (۳) موقوف کرنا۔ برطرف کرنا +

فرصت ملنا (ف) فعل لازم:۔ چھٹکارا ہونا + مہلت ملنا + چھوٹ ہونا + موقع ملنا + موقوف ہونا +

فرصت میں (ف) تابع فعل:۔ (۱) سوفتے میں۔ خالی وقت میں۔ فراغت کے وقت۔ (۲) تنہائی میں۔ خلوت میں۔ (۳) آہستگی میں۔ دھیمے دھیمے۔

فرصت ہونا (ف) فعل لازم:۔ چھوٹ ہونا۔ مہلت ملنا۔ فراغت ہونا۔ موقع ملنا + افاقہ ہونا۔ آرام پانا +

فَرْض (ع) اسم مذکر:۔ (۱) تشخیص۔ تعیین۔ اندازہ۔ کسی چیز کا وقت مشخص کرنا۔ (۲) فرمودۂ واجب کردۂ خدا تعالےٰ۔ خدا کا حکم شرعی حکم

جس کے نہ کرنے سے آدمی گنہگار و خارج از مذہب خیال کیا جاتا ہے جیسے نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ۔ ؎

ترک اُس کوچہ میں جانا نہ میسر ہوویگا　زاہد ا فرض نہیں ہے کہ قضا ہو ویگا (ذکا)

گناہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد　جھکایا سر تو ادا فرض ہوچکا نہ ہوا (آتش)

دے ڈالو تم بھی حسن خوں جلائے نسیم　ہر مال دار پر ہے زکوٰۃ ادا فرض (نسیم دہلوی)

(۳) (فوجی) اور لازمی امر واجب۔ [illegible] واجب + ذمہ [illegible] کار۔ ڈیوٹی۔ مناسب۔ ؎

جھکنا فرض اس سے ہے جو آپ جھکے　ہے صورت سلام جواب سلام فرض (؟)

پہلے کروں جو حمد تو پیچھے بتوں کا ذکر　نام خدا ہے وقت شروع کلام فرض (امیر)

زینت سے کیا غرض ہے پس مرگ ہم نفس　یاد کی ہے ضرور نہ ہے شامیانہ فرض (نسیم دہلوی)

(۴) میت کا تقسیم ورثہ و ترکہ جو از روئے شرع واجب ہے (۵) ۱:۔ جوابدہی۔ ذمہ داری۔ مواخذہ۔ (۶) ۱:۔ مانا ہوا۔ تسلیم کیا ہوا۔ گمان کیا ہوا۔

فرض ادا کرنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) خدا کا حکم بجا لانا جیسے نماز پڑھنا روزہ رکھنا حج کرنا زکوٰۃ دینا وغیرہ (۲) خدمت ادا کرنا۔ ڈیوٹی پوری کرنا۔ اپنے اوپر جو کچھ واجب ہے اُسے بجا لانا +

فرض پڑھنا (ف) فعل متعدی:۔ نماز پڑھنا۔ اُن رکعتوں کو ادا کرنا جو خدا تعالےٰ نے واجب اور لازم کر دی ہیں +

فرض عین (ع) اسم مذکر:۔ ہر شخص کا ذاتی فرض۔ جیسے نماز روزہ وغیرہ

فرض کرنا (ف) فعل متعدی:۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ قبول کرنا + خیال کرنا۔ جاننا۔ کسی دعوے یا بات کو بلا ثبوت ماننا۔ ؎

منظور شاعروں کو ہے تیرے دہن کا ذکر　عنقا کا کرلیا ہے نشانہ یہی نام فرض
بوئے چمن سے مست ہوئے جا نکر شراب　غنچے کو شیشہ گل کو کیا ہم نے جام فرض　(امیر)

تدبیر بھی غرور ہے بہ تصور کے لئے　کر تو ابھی سے قبل عدد کا زمانہ فرض
ناصح کی پند طعنۂ احباب سُن چکے　کرتے نہیں کسی کو ہم اپنا یگانہ فرض　(؟)

فرض کفایہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ فرض جو کنبے میں سے کسی ایک شخص کے ادا کرنے سے بھی اور لوگوں کے سر سے اُتر جائے جیسے نماز جنازہ +

فرض محال (ف) صفت:۔ ناممکن القیاس۔ غیر ممکن الفروض +

فرض ہونا یا ہو جانا (ف) فعل لازم:۔ واجب ہونا۔ لازم ہونا + ذمہ ہونا خدا کے کام کی طرح ضروری اور لازمی ہونا۔ ؎

روزے سے کچھ غرض ہے نہ مطلب نماز سے　جو کام ہم کو آپ کہیں ہے وہ کام فرض (امیر)

فرض

مشہور کے بھی شعرا گر ہوں تو خوب ہیں کچھ نہیں کہی غزل عاشقانہ فرض (نسیم دہلوی)

فرضاً (ع) تابع فعل:- ازروے فرض - بالفرض - قیاساً - مانا کہ +

فرضی (ع ۔ صفت):- (۱) ضروری - لازمی - واجب - لابد - اٹل - ناگزیر

(۲) قیاسی - خیالی - گمانی - فرض کیا ہوا - بے اصل - نام کو - برائے نام -

بنایا ہوا - مصنوعی - ساختہ - نقلی +

فرط (ع) اسم مؤنث:- افراط - زیادتی - غلبہ - فراوانی - کثرت ؎

نہ حیا الفت سے موجب سوختہ گیا پہلے کہیں نقش پہ جو تھا ہاں (ناظم)

فرط شوق (ع) اسم مذکر:- کثرت اشتیاق - کمال تمنا - غلبہ شوق +

فرط محبت (ع) اسم مؤنث:- محبت اور پیار کی زیادتی - غلبہ محبت +

فرع (ع) اسم مؤنث:- (۱) تلی - شاخ - ڈالی - پیچ + پیچ گک ؎

گر کہوں فرع کو اصل حقیقت سمجھو کیا تعجب ہے خمار سے جو ...(عارف)

(۲) وہ دینی مسئلہ جو عمل سے متعلق ہو +

فرعون (ع) اسم مذکر:- (۱) نہنگ - مگرمچھ - گھڑیال - نکر (۲) ولید بن مصعب بن ریان بادشاہ مصر کا لقب جو کافر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہمعصر تھا یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا تھا جس کے سبب سے دریائے نیل میں غرق ہوکر مرا (۳) مصر کے بادشاہوں کا عام لقب (۴) ظالم - ستمگار - جابر - اتیائی - بڑا کا - جفا پیشہ (۵) مغرور - متکبر - اجمانی - گھمنڈی - مدعی - خودبیں (۶) سرکش - متمرد - نافرمان - باغی - متمرد - عدولی حکم - پھرا ہوا - بگڑا ہوا - برگشتہ ؎

دیکھتا آسیب ... کا گر باوہ جلال
کبھی فرعون نہ دعوئے خدائی کرتا } ذوق

(یہ شخص اصل میں اصفہانی الاصل تھا جب مسافرت کو نکلا اور ملک شام کے شہر بوشمر میں پہنچا تو ہامان بھی اس کے ساتھ ہولیا دونوں ملکر عین خربزوں کی فصل میں پہنچے اور ایک فالیز پر جاکر خربزے کھانے لگے کھیت والے نے انہیں غریب الوطن دیکھ کر خربزے بیچ ڈالنے کو کہا فرعون آپ تو بیچنے گیا اور ہامان کو اول ہی چھوڑ گیا جب شہر میں اور وہاں فرض لینے کا دستور دیکھا تو اس نے مالک سے آکر کہدیا کہ سب نے کل دام دینے کو کہا ہے اور اس دستور سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ احمقوں کا شہر ہے یہاں خوب بن آئیگی رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہنچا اور وہاں جاکر اپنی خواہش سے مقبروں کی کوتوالی اور قبرستان کا ٹھیکہ لیا اتفاق سے انہیں دنوں میں وبا بھی آئی اور یہ خوب مالا مال ہوگیا اس کے بعد بادشاہ کے مقربوں کو رشوت دیکر شہر کا کوتوال ہوگیا وہاں سے بھی خوب کمایا

فرع

اسی عرصہ میں وزیر سلطنت کا انتقال ہوگیا اور یہ عہدہ حسب اتفاق اسی کو ملا اس وقت اس نے رعیت کے دل میں گھر پیدا کرنے کے واسطے بادشاہ سے کہا کہ ایک سال کا خراج مجھ سے لے لیا جائے اور رعیت پر معاف کردیا جائے بادشاہ بہت خوش ہوا اور رعیت بھی دعائیں دینے لگی جب اس نے یہ بات دیکھی تو دو سال کے واسطے اور درخواست کی وہ بھی منظور ہوئی اسی عرصہ میں بادشاہ لاولد مرگیا اہل شہر سے بادشاہ مقرر کرنے کے واسطے رائے لی گئی تو سب نے بالاتفاق فرعون کی طرف رغبت ظاہر کی اور یہی بادشاہ ہوا اس نے اپنی سلطنت کا وزیر ہامان کو بنایا اور اپنے تئیں خدا کہلانے کا ارادہ ظاہر کیا اور یہ تدبیر نکالی کہ اول تو علما کو وعظ و نصیحت سے روکا اور پھر تعلیم کو ملک سے بالکل اٹھادیا تھوڑے عرصہ میں جاہل ہی جاہل نظر آنے لگے اس وقت اس نے بت پرستی کی ہدایت کی چنانچہ قبطیوں کی قوم نے بسر و چشم منظور کیا جب بیس برس تک بت پرستی ہوچکی تو کہا کہ بتوں کو تم نے خدائی دی ہے وہ چھوٹے معبود ہیں میں بڑا معبود ہوں جب چالیس برس اور گذرے تو کہا کہ میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمام بت توڑ ڈالے قبطی اس پر بھی راضی ہوگئے مگر قوم بنی اسرائیل جو حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم تھی ان باتوں سے انکار کرنے لگی جس کے سبب اس نے اس قوم پر بڑے بڑے ظلم اور سختیاں کیں ان لوگوں سے اونٹ اور گدھے کا کام لیا اور اس پر بھی پیٹ بھر کر روٹی نہ دی تیرہ برس کی سختی کے بعد خدا تعالیٰ نے ان کی قوم میں فرعون کی سرکوبی کے واسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا ایک دفعہ اس نے دریائے نیل کے کنارے پر کھڑے ہوکر یہ بڑا بول مارا کہ کیا ملک مصر میرا نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو جاری ہیں میرے قبضہ میں نہیں خوشامدیوں نے کہا ساری دنیا اور خدائی صرف آپ ہی کی ہے خدا کو یہ بات بری لگی جس کی پاداش میں اس نے جو کچھ سزا پائی سب جانتے ہیں یہ چار سو برس تک زندہ رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے بڑے مقابلے ہوئے اخیر کو دریائے نیل میں غرق ہوکر جہنم واصل ہوا اس کا قصہ بہت بڑا ہے مگر اس مختصر میں اس قدر گنجائش نہیں مجبوراً چھوڑ دیا گیا)

فرعون بے سامان (۱) صفت:- وہ شخص جو مقدرت نہ ہونے پر بھی اترائے اور سرکشی کا دم مارے - بن ملک کا نواب - کمزور سرکش - مغرور - متکبر - گھمنڈی - ظالم - آزار رساں - تکلیف دہ - بدذات - شریر ؎

نفس بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی
دیکھ پھر ساماں اس فرعون بے سامان کا } ذوق

فرعونی (ع) اسم مؤنث:- سرکشی - تمردی - بدذاتی - شرارت ؎

ترک کر اے رقیب فرعونی آہ میری عصائے موسیٰ ہے (دلی)

[illegible] فرغل کی [illegible] سکتی ہے)

فرغل (ف) اسم مؤنث:۔ روئیدار لبادہ ۔ روئی بھرا ہوا چُغہ ۔ ایک قسم کا جاڑے کا لباس

ابر سے میں برف بھی حرارت سے [illegible]
لیکن پڑھا [illegible] اوڑھے ہے فرغل عرق صبح } نصیر

فرفر (ہ) تابع فعل:۔ (۱) جلد جلد ۔ کمال سرعت سے ۔ بتعجیل ۔ جلدی جلدی پڑھنے لکھنے کاٹنے اور بولنے کے واسطے بھی آتا ہے ۔ جیسے فرفر سبق سنا دیا (۲) پھرکی کہ جس میں ڈورا ڈال کر کھینچتے ہیں اور اس سے فرفر آواز نکلتی ہے لیکن اردو میں پھرکی بولتے ہیں +

فرفر اڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) جلد جلد کاٹنا ۔ جلدی جلدی تراشنا جیسے گھوڑے کے سم فرفر اڑائے ۔ (۲) جلد جلد پڑھ کر ختم کرنا ۔ جیسے شکستہ عرضی فرفر اڑا دی

فرفر باتیں کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ جلدی جلدی بولنا +

فرفر پڑھنا (ہ) فعل متعدی:۔ جلدی جلدی پڑھنا ۔ بے اٹکے پڑھنا +

فرفر یاد ہونا (ہ) فعل لازم:۔ ازبر یاد ہونا ۔ خوب یاد ہونا ۔

زلف کے سودے میں تھا دیوان سودا کا سبق
عشق خط میں آگے طوطی نامہ فرفر یاد تھا } دولہ

فرفیون (یونانی) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا خاکستری رنگ کا گوند جو مراکو سے آتا ہے چوتھے درجہ میں حار اور نافع لقوہ فالج استسقا وغیرہ ہے +

فرق (ع) اسم مذکر:۔ (۱) جدائی ۔ علیحدگی ۔ فصل ۔ بچھوڑا ۔ بچھوہا + (۲) فاصلہ ۔ بُعد ۔ دوری ۔ مسافت ۔ (۳) بل ۔ انتر ۔ تفاوت ۔ اختلاف (۴) سر کے بالوں کی مانگ ۔ (۵) سر ۔ مونڈ ۔ راس ۔ سیس ۔ (۶) تمیز ۔ شناخت ۔ امتیاز (۷ - ۹) ہندی: گھٹاؤ ۔ کمی ۔ کسر ۔ کوتاہی (۸ - ۱) دوئی ۔ ڈراؤ ۔ بیگانگی ۔ مغایرت ۔ غیریت +

فرق آجانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مغایرت ہونا ۔ پہلی سی بات نہ رہنا ۔ غیریت ہونا ۔ کھنڈت ہو جانا ۔ اتحاد نہ رہنا ۔ ربط ضبط اٹھ جانا (۲) بٹا لگنا ۔ داغ لگنا ۔ بات بگڑنا ۔ جیسے عزت میں فرق آجانا (۳) میل ہونا ۔ دوغلا پن ہونا ۔ اصلیت میں اختلاف ہونا جیسے نسل میں فرق آجانا (۴) شکر رنجی ہونا ۔ رنجش آجانا ۔ بدمزگی ہو جانا ۔ ان بن ہو جانا +

فرق پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ اختلاف ہونا ۔ نہ ملنا ۔ میل نہ کھانا ۔ تفاوت ہونا +

فرق سے (ہ) تابع فعل:۔ فاصلے سے ۔ ہٹ کر ۔ پرے ۔ علیحدہ ۔ جیسے فرق سے

بیٹھو ۔ فرق سے کم [illegible] تھا +

فرق عظیم (ع) اسم مذکر:۔ بڑا بھاری تفاوت ۔ بڑا بل +

فرق کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ جدا کرنا ۔ تمیز کرنا ۔ الگ کرنا ۔ پیارا کرنا + صورت بدلنا ۔ تبدیل کرنا +

فرق نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ تفاوت معلوم کرنا ۔ غلطی نکالنا ۔ اختلاف مٹانا +

فرق ہونا (ہ) فعل لازم:۔ جدائی ہونا ۔ اختلاف ہونا ۔ تفاوت ہونا +

فُرقان (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا اصطلاحی قرآن شریف ۔ کلام اللہ ۔ کلام الٰہی ۔ مصحف مجید وہ آسمانی کتاب جو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی کتابوں کو منسوخ کر کے نازل ہوئی +

فُرقت (ع) اسم مؤنث:۔ جدائی ۔ ہجر ۔ مفارقت ۔ بچھڑنا ۔ علیحدگی ۔ تفرقہ ۔ بروہ

فِرقہ (ع) اسم مذکر:۔ قوم ۔ گروہ ۔ جماعت ۔ جتھا ۔ پنتھ ۔ منڈلی ۔ زمرہ ۔ جرگہ ۔ فریق ۔ ٹولی +

فرلانگ (انگلش Furlong) اسم مذکر:۔ میل کا آٹھواں حصہ ۔ دو سو بیس گز +

فرلو (انگلش Furlough) اسم مؤنث:۔ وطن جانے کی رخصت ۔ چھٹی یا رخصت ۔ خاص میعاد کی ملازمت کے بعد بلا وضع تنخواہ چھٹی ملے +

فرما (ہ) اسم مذکر:۔ انگریزی فارم کا بگڑا ہوا لفظ ۔ ایک رخ چھپا ہوا کاغذ + پروف ۔ پروف شیٹ +

فرما موڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ چھپے ہوئے کاغذوں کو ترتیب سے موڑ کر جز بنانا +

فرمان (ف) اسم مذکر:۔ شاہی حکم ۔ حکم بادشاہ ۔ بادشاہ کی طرف سے کتابت ۔ توقیع ۔ راج آگیا ۔ حکمنامہ ۔ منشور ۔ پروانہ ۔ سند شاہی + مطلق حکم ۔ آئیاس

کون سے دل میں نہیں یار تیرے عشق کا نقش
کس قلم رو میں شہ حسن کا فرمان نہ گیا } [illegible]

فرمان بردار (ف) صفت:۔ (۱) تابع ۔ مطیع ۔ محکوم ۔ [illegible] پذیر حکم ۔ اور بعین تسلیم کرنے والا ۔ (۲) اسم مذکر:۔ ملازم ۔ نوکر ۔ خدمتی +

فرمان برداری (ف) اسم مؤنث:۔ اطاعت ۔ تابعداری

فرمان برداری کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ اطاعت کرنا ۔ حکم ماننا ۔ تابعداری کرنا +

فرم

فرمان بھیجنا (ا) فعل متعدی :- حکم بھیجنا - حکم جاری کرنا - حکمنامہ بھیجنا - پروانہ بھیجنا +

فرمان پذیر (ف) اسم مذکر :- حکم بجالانے والا - فرمان بردار - مطیع ومنقاد -

فرمان روا (ف) اسم مذکر :- حکمران - حاکم - بادشاہ - رئیس خودمختار +

فرمان روائی (ف) اسم مونث :- حکمرانی - حکومت - بادشاہی - حاکمی

فرمان صادر کرنا (ا) فعل متعدی :- حکم نافذ فرمانا - حکم جاری کرنا +

فرمانا (ا) فعل متعدی :- (۱) حکم دینا - ارشاد کرنا - بولنا - کہنا - بیان کرنا + عرض کرنا - (۲) اسم مذکر :- ارشاد - حکم - کہنا +

فرماؤ تو قبالہ منگواؤں (ا) محاورہ - یعنی اب جائیے - مکان پر قبضہ کرکے نہ بیٹھیے - جب کوئی شخص نہایت جم کر بیٹھتا اور اس کا بیٹھنا ناگوار خاطر ہوتا ہے تو یہ محاورہ بولتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر آپ یہ مکان خرید کر اس جگہ رہنے کے ارادہ سے آئے ہیں تو لطیفہ ان کے سامنے بیٹھے ہیں قبالہ منگوائے دیتا ہوں - لطیفہ - ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ذوق کے پاس جم کر بیٹھ گیا جب یہ نہایت تنگ ہوئے تو نوکر کو بلا کر صندوقچہ منگایا قبالے نکال کر اُن کے آگے رکھے اور نوکر سے کہا کہ بھائی مزدوروں کو بلاؤ مکان پر تو قبضہ کر لیا کہیں اسباب میں ہاتھ سے نہ جاتا رہے وہ اس رمز کو سمجھ کر عفو تقصیر کے بعد رخصت ہوا +

فرمائش (ف) اسم مونث :- درخواست - مانگ - طلب - طلبی + حکماً یا کرم سے کسی چیز کی درخواست کرنا + تمنا - حاجت - ضرورت - بطور حکم سفارش یا ارشاد - حکم - فرمان +

فرمائش کرنا (ا) فعل متعدی :- درخواست کرنا - چاہنا - تمنا کرنا - کوئی چیز حکماً یا عمدہ کے لحاظ سے طلب کرنا - ارشاد کرنا - تحفہ منگوانا +

فرمائشی (ف) صفت :- (۱) فرمائش کی ہوئی - درخواست کی ہوئی - حکماً منگوائی یا بنوائی ہوئی - مجازاً عمدہ - نفیس - (۲ - ا) بازاری :- جوتی - مضبوط جوتی - جو سائی دے کر بنوائی گئی ہو ؎

خانگی کسبی نہیں ہیں رقعہ کا پردہ چھوڑ دو
کھاؤ گے فرمائشی سر پلپلا ہو جائیگا - (راسخ)

فرمائشی پڑنا (ا) فعل لازم :- جوتیاں پڑنا - جوتیاں لگنا ؎

عدو کا باریاب اُس بزم میں ہونا تو مشکل ہے ٭ پڑیں فرمائشی سر پر اگر جا کر وہاں جالکے (بیباک)

فرمائشی لگانا (ا) فعل متعدی :- مضبوط جوتی سے مارنا - خوب جوتہ کاری کرنا - جوتیاں مارنا +

فرو

فرنٹ (انگلش Front) صفت :- (۱) باغی - متمرد - سرکش - برگشتہ - پھرا ہوا - بگڑا ہوا (۲ - ا) برخلاف + ناراض - خفا - رنجیدہ +

فرنٹ ہو جانا (ا) فعل لازم :- (۱) باغی ہو جانا - بغاوت کرنا - سرکش ہونا - سرکشی کرنا - پھر جانا - بگڑ جانا - خام عدولی کرنا (۲) ناراض ہو جانا - برخلاف ہو جانا - رنجیدہ ہو جانا +

فرنچ (انگلش French) اسم مذکر :- (۱) باشندۂ فرانس (۲) ایک قسم کا پہناوا کا نام +

فرنگ (ف) اسم مذکر :- (۱) نصارا - عیسائی - انگریز - یورپین - فرنگی (۲) یورپ - فرنگستان - ممالک مغربی (اصل میں فرنک Frank سے فرنگ ہوا ہے کیونکہ یہ جرمن کی ایک قوم کا نام تھا جس نے پانچویں صدی میں گال یعنی فرانس کو تہ و بالا کر کے فتح کیا اور اسی سبب سے فرانس اُس کا نام پڑا)

فرنگستان (ف) اسم مذکر :- یورپ - ولایت +

فرنگی (ف) اسم مذکر :- انگریز - اہل فرنگ - یورپین +

فرنگی بچہ (ف) اسم مذکر :- انگریز بچہ - یورپین نژاد - زائدۂ اہل فرنگ +

فرنی (ف) اسم مونث :- ایک قسم کی کھیر جس میں چاول پیس کر ڈالتے اور نہایت نفاست سے پکا کر خوانچوں میں جماتے اور اوپر سے پتے جڑ دیتے ہیں - جیسے فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں بکتا - یعنی نیک و بد یکساں نہیں ہوتے + سب یکساں نہیں ہوتے +

فرو (ف) تابع فعل :- نیچے - تحت - زیر + کم + سفلہ - کم رتبہ - پنچ (اگر اس لفظ کے بعد کوئی حرف علت آئے تو فرود کہینگے +

فروتن (ف) صفت :- عاجز - متواضع - غریب - مسکین - ادھین ؎

فروتن سے جھکنا تو سرکش سے رکنا ٭ وہ رستم ہیں جو یہ کمان کھینچتے ہیں (دبیر)

فروتنی (ف) اسم مونث :- عاجزی - مسکینی - تواضع - غربت - ادھینا - ادھینائی ؎

بشر جو اس تیرہ خاکدان میں پڑا یہ اس کی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے
زمین پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اٹھا یہ روشنی ہے
کہ ہیں جو روشن ضمیر اُن کا فروغ اُن کی فروتنی ہے (منیر)

فرو کرنا (ا) فعل متعدی :- دبانا - بٹھانا - بجھانا - جیسے غصہ فرو کرنا +

فرو

فرومایہ (ف) صفت:- پیچ۔ کمینہ۔ سفلہ + کم ظرف۔ اوچھی پونجی والا +

فرو ہونا (و) فعل لازم:- دبنا۔ نیچے بیٹھنا۔ کم ہونا۔ ہلکا پڑنا۔ بجھنا۔ جیسے آتش فرو ہونا +

فروٹ (و) صفت:- (از انگلش فارورڈ Forward) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا۔ پوئیہ دوڑانا + آگے بڑھانا۔ آگے چلتا کرنا (۲) و:- خوب زدوکوب کرنا۔ (۳) و۔ بازاری:- جوع۔ کھیل۔ ڈولا +

فروٹ اڑانا (و) فعل متعدی:- (۱) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا۔ پوئیہ ڈالنا۔ (۲) تاچہ مارنا۔ زدوکوب کرنا۔ جوتے اڑانا۔ (۳) بازاری:- کھیل بنانا۔ جماع کرنا۔ برا کام کرنا۔ منہ کالا کرنا +

فروٹ جانا (و) فعل لازم:- سرپٹ جانا۔ پوئیہ جانا۔ دوڑا ہوا جانا +

فروخت (ف) اسم مؤنث:- بکری۔ بیع۔ خرید کا نقیض +

فروخت کرنا (و) فعل متعدی:- بیچنا۔ بیع کرنا۔ مول دینا +

فرود (ف) تابع فعل (۱) زیر۔ نیچے۔ پائیں (۲) اسم مذکر:- اُترا ؤ۔ ٹکاؤ۔ ٹھیراؤ۔ بسیرا +

فرودگاہ (ف) اسم مؤنث:- اُترنے کی جگہ۔ ٹھیرنے کی جگہ۔ جیسے سرائے۔ ہوٹل۔ ڈاک بنگلہ۔ پڑاؤ وغیرہ +

فروری (انگلش February) اسم مذکر:- انگریزی دوسرا مہینا جو ۲۸ یوم کا مگر چوتھے سال ۲۹ دن کا ہوتا ہے +

فروش (ف) اسم مذکر:- (مرکبات میں) فروشندہ۔ بیچنے والا۔ بائع۔ جیسے میوہ فروش۔ سبزی فروش وغیرہ +

فروشندہ (ف) اسم مذکر:- بیچنے والا۔ فروخت کرنے والا۔ بائع۔ مشتری کا نقیض +

فروع (ع) اسم مذکر:- فرع کی جمع شاخیں۔ ٹہنیاں + مذہبی اصطلاح میں وہ مسائل جو عمل سے تعلق رکھیں +

فُروغ (ف) اسم مذکر:- روشنی۔ جوت۔ درخشندگی۔ شعاع۔ تابش آفتاب نور۔ چمک دمک۔ رونق۔ جیسے دروغ کو فروغ نہیں ؎

فروغ کواکب دوچنداں ہوا ہر اک ساکن نگہ حیراں ہوا (ناسخ)

زمین پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
کہیں جو روشن ضمیر اُن کا فروغ آن کی ذہنی ہے (ناسخ)

(اُردو میں بہ فتح فا مستعمل ہے)

فرو

فروغ پانا (و) فعل لازم:- رونق پانا۔ سربلندی حاصل کرنا۔ عزت پانا۔ نام پانا ؎

آرزومند رہ گیا مجنوں میرے آگے فروغ پا نہ سکا (نسیم دہلوی)

فروکش ہونا (و) فعل لازم:- بسیرا کرنا۔ بسیرا لینا۔ ٹھیرنا۔ مقام کرنا۔ ٹکنا۔ اُترنا۔ منزل کرنا۔ رات بھر ٹھیرنا ؎

ہنشین جاکے فروکش ہوئے دالانوں میں پشوورے نظم دنسق کیے ہوئے دربانوں میں (صفدر)

فروگذاشت (ف) اسم مؤنث:- (۱) نظر انداز۔ قلم انداز۔ درگزر۔ چھوٹ۔ (۲) اغماض۔ آنا کانی۔ چشم پوشی۔ ٹال مٹول۔ (۳) بے پروائی۔ غفلت۔ (۴) کوتاہی۔ کمی۔ (۵) بھول۔ خطا۔ چوک۔ (۶) معاف۔ معافی +

فروگذاشت کرنا (و) فعل متعدی:- (۱) چھوڑنا۔ معاف کرنا۔ واگزاشت کرنا (۲) قلم انداز کرنا۔ درگزرنا۔ نظر انداز کرنا۔ (۳) بھولنا۔ چوکنا (۴) چشم پوشی کرنا۔ اغماض کرنا۔ ٹالنا۔ آنا کانی دینا۔ طرح دینا۔ جانے دینا +

فروماندگی (ف) اسم مؤنث:- ناچاری۔ مجبوری۔ بیچارگی۔ عاجزی + افلاس۔ مفلسی۔ تنگدستی + کمزوری +

فرومانده (ف) صفت:- عاجز۔ بیچارہ۔ مفلس۔ کمزور۔ تھکا ہوا +

فروہی (ا) اسم مؤنث:- (لکھنؤ) دستوری بٹا۔ داروغہ کا حق۔ کمیشن۔ فائدہ۔ حاصل +

فرہاد (ف) اسم مذکر:- سنگ تراش + ایک فارس کے مشہور سنگ تراش کا نام جو ایک شہزادی مسماۃ شیریں پر عاشق ہوگیا تھا مگر فرہاد کے رقیب خسرو پرویز نے اُس سے شادی کرلی تھی اور یہ اُس کے دم میں آکر وعدۂ وصل کی امید پر ایک نہر کوہ بے ستون سے کھود کر شیریں کے گھر تک لایا تھا تاکہ شیریں کی لونڈی باندیاں جو چار کوس جاکر دودھ لانے کی مشقت اُٹھاتی ہیں اُس سے بچیں شیریں کو دودھ سے کمال رغبت تھی چونکہ شہر سے دور اس پہاڑ پر بکریاں چرنے کو چھوڑ رکھی تھیں اور اس نے عشق کا دعوے کیا تھا اس وجہ سے یہ فریب دیا گیا فرہاد رات دن مشقت کرکے پہاڑ کو تراشتا اور بیچا بیچا شیریں کی مورتیں نئے نئے انداز سے بناتا ہوا ایک مدت دراز میں وہاں تک تالی سے آیا جس وقت یہ اپنے وعدے پر کامیاب ہوا اور خسرو نے دیکھا کہ اب شیریں سے ملنے کی درخواست کریگا تو اس نے یہ خبر اڑا دی کہ آج رات کو شیریں گزر گئی پس اس نے مایوس ہوکر فوراً ایک تیشہ اپنے سر میں مار لیا اور اسی صدمہ سے جان بحق ہوا۔ جب شیریں کو یہ خبر ہوئی تو وہ بھی کوٹھے سے گر کر مر گئی جو بے شیر لانے کے سبب کوہ کن بھی اس کا لقب پڑ گیا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ فرہاد ایک درویش تھا مگر عاشقی میں بادشاہی

فرہ

کا رتبہ رکھتا تھا ایک روز شیریں محل میں سوار باغ کی سیر کو جاتی تھی اتفاقاً ہوا سے محل کا پردہ اُلٹ گیا فرہاد کی نظر اُس پر جا پڑی دیکھتے ہی لوٹ ہوگیا ار مان شیریں کا نام ہی جپنے لگا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسی طرح اس بلا کو سر سے ٹال چنانچہ اُس نے فرہاد سے کہا کہ اگر تو عاشق صادق ہے تو بیستون کو دیے ستون سے ایک نہر یہاں تک کھود جب وہ کھود رہا تھا اختتام کے قریب پہنچا تو بخوف (الفا) خسرو و شیریں کی شادی) ایک شہزادہ خسرو پرویز نے جو نوشادی کا رقیب تھا ایک بڑھیا لونڈی کو جا بجا فرہاد کے پاس بھیجا کہ وہ آخر اُس کو پیاری شیریں مر گئی فرہاد نے اپنے سر پر تیشہ مارا کہ خود مشق تھی جھوٹ ہے جا ملا اور اس لونڈی کو فرہاد کُشتہ کہنے لگے وہ اب اس عشق میں شیریں سے کوئی بازی اگر چہ نکلا ہو ان کو کار جدام تیشہ فرہاد شیریں کیا تھوں ... بچے کی کہانی اور ... محال جان شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی پوچھو فرہاد سے اس تلخی ... تو (ذوق)

فرہنگ (ف) اسم مؤنث :- (۱) دانش - دانائی - سمجھ - عقل و ادب - فہم - فراست - کیاست (۲) کتاب لغات فارسی - جیسے فرہنگ رشیدی وسنگ جہانگیری وغیرہ +

فیری (انگلش Freq) صفت :- آزاد کھلے بند - وارستہ + بری - معاف + بے روک ٹوک - بلاقیمت - مفت + خود مختار +

فریاد (ف) اسم مؤنث :- (۱) غل - شور - داویلا - دہائی - مظلوموں کی آہ وزاری آہ و نالہ و

اس جستے دل نے مجھے دیوانہ بنایا ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آتی (رند)
تھرائیگے اے شیخ فرشتے تیری سن کر تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری (رند)
(۲) نالش - داد خواہی - استغاثہ +

فریادرس (ف) اسم مذکر :- فریاد کو پہنچنے والا - دُہائی کے سننے والا - مغیث - داد دینے والا - منصف - نیاؤ کرنے والا و

دستِ بدمستے کی ٹوٹ کے فریاد بہت نہ ہوا کوئی بھی فریادرس جام شراب (ذوق)
بُتِ ظالم نہیں سنتا کسی کی غریبوں کا خدا فریادرس ہے (تراب)

فریادرسی (ف) اسم مؤنث :- دادرسی - انصاف دہی - نیاؤ +

فریاد کرنا (ف) فعل متعدی :- (۱) غل مچانا - شور کرنا - آہ و زاری کرنا - نالہ و فغاں کرنا - دکھڑا رونا - (۲) نالش کرنا - استغاثہ کرنا - داد چاہنا +

فریاد کو پہنچنا (ف) فعل متعدی :- دادرسی کرنا - انصاف کرنا - فریاد سننا - نیاؤ کرنا +

فری

فریاد لانا (ف) فعل متعدی :- کسی کے ظلم و ستم کا شکوہ بیان کرنا - داد کو آنا -

گیا نہ کوئی ترے شہر نے میرا حال کہ میرے پاس نہ لایا ہو ارمغاں فریاد (سودا)

فریادی (ف) اسم مؤنث :- دُہائی دینے والا - نالشی - دعویدار - داد خواہ - مدعی - مستغیث +

فریب (ف) اسم مذکر :- (۱) دغا - مکر - حیلہ - خُدع - دھوکا - بتا - چل - دم جھانسا چھل - چھل بٹا و

لاکھ بے مارث کو دیکھا خلق نے اب فریب عقل و پنجہ کھلا (غالب)
(۲) چالاکی - چاترین - عیاری (۳) طلسم + شعبدہ +

فریب دینا (ف) فعل متعدی :- دھوکا دینا - دغا کرنا - چھلنا - دم دینا - جل دینا - چالاکی کرنا - پٹی دینا - جھانسا دینا +

فریب سے (ف) تابع فعل :- چھل سے - دغا سے - دھوکے سے - چال سے دم سے - عیاری اور مکر کے وسیلے سے +

فریب کرنا (ف) فعل متعدی :- دغا کرنا - چالاکی کرنا - عیاری کرنا - دھوکا دینا +

فریب میں آنا - (ف) فعل لازم :- دم میں آنا - دھوکا کھانا - جال میں پھنسنا +

فریب دہی - (ف) اسم مؤنث :- (قانون) دھوکا دینے کا جرم - دغا بازی - ٹھگی - دغل فصل +

فریبی (ف) اسم مذکر :- چھلیا - دغا باز - مکار - حیلہ ساز - دھوکے باز - ٹھگ پاکھنڈی - پھپٹ باز +

فریبیا (ف) اسم مذکر :- دیکھو (فریبی)

فرید (ع) صفت :- (۱) فرد - یکتا - یگانہ - بے مثل - بے نظیر - لاثانی (۲) حضرت شیخ الاسلام شیوخ عالم شیخ فرید الدین قدس سرہ جنہیں بابا فرید اور فرید شکر گنج بھی کہتے ہیں +

فرید بوٹی (ف) اسم مؤنث :- ایک نہایت سرد اور لیس دار بوٹی کا نام جس سے پانی جم جاتا ہے +

فرید شکر گنج (ف) اسم مذکر :- (۱) حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز کا لقب چونکہ آپ اکثر بچوں کو شیرینی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور نیز بعض لوگ آپ کی کرامت بھی بیان کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لقب پڑ گیا (۲) ہجو کا ایک ظریفانہ فقرہ جو اکثر کسی شخص کو بہ حیثیت ٹٹو پر چڑھا دیکھ کر کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض فقرا ایک مریل خستہ حال ٹٹو پر چڑھ کر فرید گنج کہتے

ی

دُکھ نہ رہے [illegible] ہیں پس اسی ہیئت پر محمول
کرلے پیسنی کے طور پر [illegible] کے لئے +

فرید شکر گنج نہ رہے دُکھ نہ رہے رنج (دوہا) فرید نے فقروں کی صدا
جس کی کیفیت نمبر [illegible] فرید شکر گنج میں لکھی گئی +

فریدون (ف) اسم مذکر: [illegible] مشہور اور قدیم بادشاہ
برآبتین کا نام [illegible] کے زمانہ سے
۷۶۰ برس پیشتر ہوا ہے۔ فریدون [illegible] باپ کو ضحاک
نے مارڈالا اور اس کے درپے ہوا کہ اس کی ماں [illegible] لے کر
بھاگی اور اپنا دودھ خشک ہوجانے کے سبب ایک گوالے کے سپرد کیا جس نے
گلئے کا دودھ پلا پلا کر فریدون کو پالا اور اسی کو اس نے رعایا [illegible] کاوہ آہنگر کی
مدد سے ضحاک کو ہلاک کیا اور آپ تخت [illegible] پر متمکن ہوا)

فریدی (ذ) اسم مؤنث: بابا فرید کی یاد کا کھانا +

فریفتہ (ف) صفت۔ (از فریفتن) دھوکا کھایا ہوا۔ فریب میں آیا ہوا۔ موہا ہوا۔
شیفتہ۔ شیدا۔ والہ۔ مفتون۔ عاشق۔ دل دادہ +

فریفتہ کرنا (ذ) فعل متعدی: موہنا۔ موہ لینا۔ عاشق بنا لینا۔ سوہت کرنا۔
لبھانا۔ دل لینا۔ عاشق بنانا۔ مفتون کرنا۔ شیفتہ کرنا +

فریفتہ ہونا (ذ) فعل لازم: موہا جانا۔ عاشق و مفتون ہونا ؎

گذشتہ حسن کا اب تک نشان باقی ہے نہوں فریفتہ کیوں کر کہ آن باقی ہے (میر سوز)
نہ تھا تحمل اگر اس کے نازکا تو پھر الم فریفتہ کیوں ایسے نازنیں کے ہوئے (الم)

فریق (ع) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی جدا اور تمیز کرنے والا۔ اصطلاح میں گروہ
جماعت + فرقہ۔ وہ گروہ جو کسی قوم سے جدا ہو کر دوسری جگہ چلا جائے + ٹولی۔
طائفہ۔ زمرہ۔ جتھا ؎

ہفتاد و دو فریق خستہ کے عدد سے ہیں اپنا ہے یہ طریق کہ باہر عدد سے ہیں (ذوق)

(۲) وہ مدعی یا مدعا علیہ +

فریقِ اوّل (ع) اسم مذکر: (قانون) مدعی کا گروہ۔ مدعی۔ پہلا جتھا۔
وہ گروہ جس نے اول دعوے کیا ہو۔ اصل فریق +

فریقِ ثانی (ع) اسم مذکر: (قانون) مدعا علیہ کا گروہ۔ طرف ثانی۔ مدعا علیہ
جس پر دعوے کیا گیا فریق مخالف +

فریقین (ع) اسم مذکر۔ تثنیۂ فریق۔ طرفین۔ دونوں فریق۔ مدعی اور مدعا علیہ
جانبین۔ متخاصمین +

فخ

فریم (انگلش Frame) اسم مذکر۔ ڈھانچ۔ ٹھاٹ۔ ڈھچر۔ چوکھٹا۔
ٹھاٹر۔ ڈول۔ حلقہ۔ گھیرا۔ کردہ۔ تصویر کا چوکھٹا + وہ لوہے کا چوکھٹا جس
میں چڑا منڈھ کر چھاپنے کے کام میں لاتے ہیں + جسم۔ قالب۔ پنجر۔
ٹھٹری +

فزوں (ف) صفت: مخفف افزوں۔ زیادہ۔ بڑھا ہوا۔ افزود +

فساد (ع) اسم مذکر۔ (۱) ضد صلاح۔ تباہی۔ خرابی۔ خلل۔ بگاڑ۔ سمیت۔
جیسے ہوا کا فساد + اول صورت یا حالت کا چھوڑ دینا۔ تغیر۔ تبدل۔ (۲)
غدر۔ خلفشار۔ بلوہ۔ فتنہ (۳) لڑائی۔ جھگڑا۔ دنگا۔ ہنگامہ۔ شرارت +
مخالفت۔ سرکشی۔ تمردی +

فساد اُٹھانا یا برپا کرنا (ذ) فعل متعدی: ہنگامہ مچانا۔ غدر مچانا۔ بلوہ کرنا
ہنگامہ برپا کرنا۔ فتنہ کھڑا کرنا +

فسادِ خون (ع + ف) اسم مذکر: خون کا بگاڑ۔ خون کی بیکاری۔ خون
کے قوام یا رنگت کا خلاف +

فساد کرنا یا مچانا (ذ) فعل متعدی: دنگا کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ غدر مچانا +

فساد کی جڑ (ذ) اسم مؤنث: [illegible] جھگڑے کی بنیاد۔ مبدء فساد۔
باعث فتنہ۔ لڑائی کا گھر۔ فتنہ برپا کرنے والا۔ آگ لگاؤ۔ فتنہ انگیز۔ مفسد
فتوریا۔ بیس کی گانٹھ۔ فتور مجسم۔ بانیٔ فساد ؎

بٹھا کے غیر کو تا تم نہ کر فساد کی جڑ نکال اس کو کہ ہے یہ بشر فساد کی جڑ (؟)
جو خط کے لکھنے میں برپا ہوں سو طرح فساد تو تھیری شاخ قلم سر بسر فساد کی جڑ

فسادِ معدہ (ع) اسم مذکر۔ معدے کا بگاڑ۔ پیٹ کا خلل +

فسادی (ع + ف) صفت: فتنہ انگیز۔ مفسد۔ جھگڑالو۔ دنگئی۔ فتوریا۔ نٹ کھٹ
شریر۔ کھوٹا +

فسانہ (ف) اسم مذکر۔ مخفف افسانہ (۱) گھڑا ہوا قصہ۔ بے اصل داستان۔
بنائی ہوئی کہانی۔ طبع زاد مضمون۔ (۲) ماجرا۔ سرگذشت۔ حال۔ احوال۔
حکایت ؎

مرجائیگا جب عاشق دیوانہ کسی کا گھر گھر پہ سنا جائیگا افسانہ کسی کا (مؤلف)

فسخ (ع) اسم مذکر: پھیرنا۔ لوٹانا۔ رائے پھیرنا۔ ارادہ توڑنا۔ قصد پھیرنا۔
رائے پلٹنا۔ نیت توڑنا۔ کھنڈن۔ کھنڈت۔ بھنجن بھنگ۔ نسخ۔
منسوخی۔ تردید۔ رد +

فسخِ عزیمت (ع) اسم مذکر: ارادہ توڑنا۔ نیت توڑنا۔ ارادہ پلٹنا +

جو ... باہر ... ختم ... وقت ... دکھنی تل دھان کنگنی وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں اس فصل کے لئے برسات کا ہونا ضرور ہے۔ یہ فصل اساڑھ سے اگھن تک خیال کی جاتی ہے +

فصل ربیع (ع) اسم مؤنث:- (۱) ساڑھی۔ برس کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں جو چنے مٹر مسور ارہر تمباکو وغیرہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں یہ فصل پوس سے چیت تک رہتی ہے۔ اس میں بارش کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی +

فصل گل (ع + ف) اسم مؤنث:- دیکھو فصل بہار

فصلی (ع + ف) صفت:- منسوب بہ فصل۔ فصل سے متعلق۔ موسمی۔ رُت کا +

فصلی بخار (۱) اسم مذکر:- وہ موسمی بخار جو رُت بدلنے کے سبب لاحق ہو +

فصلی بھڑوا (۱) اسم مذکر:- ہولی کا بھڑوا۔ موسمی مسخرہ +

فصلی سال (۱) اسم مذکر:- دیکھو سال فصلی

فصلی کوا (۱) اسم مذکر:- (۱) پہاڑی کوا جو برف کے موسم میں پہاڑ سے اُتر کر دیس میں چلا جاتا ہے (۲) پنجاب:- چندروزہ یار۔ غرض کا آشنا۔ مطلبی یار۔ ابن الوقت +

فصلی میوہ (۱) اسم مذکر:- موسم کا میوہ۔ رُت کا پھل +

فُصول (ع) اسم مذکر:- فصل کی جمع +

فصول اربعہ (ع) اسم مذکر:- برس کی چاروں رتیں۔ جاڑا۔ گرمی۔ ربیع۔ خریف +

فصیح (ع) صفت:- خوش بیان۔ خوش کلام۔ خوش گفتار۔ سہل گو۔ شیریں زبان۔ شیریں کلام۔ مٹھ بولا۔ خوش گو +

فصیل (ع) اسم مؤنث:- آبادی کو غیر آبادی سے جدا کرنے والی دیوار۔ شہر پناہ شہر کی چار دیواری +

فصیل پا باہر (ف) تابع فعل:- بارہ پتھر کے باہر۔ شہر بدر۔ جنا پار +

فَضا (ع) اسم مؤنث:- (۱) زمین کی فراخی۔ وسعت زمین۔ کشادگی صحن خانہ۔ کھلا ہوا میدان۔ دلکشا میدان۔ مطلق وسعت۔ فراخی۔ کشادگی۔ سطح۔ میدان ؎

آبادئے فضائے عدم ہم سے خاک ہو — کچھ ساتھ لے گئے نہ جہاں خراب سے (مصحفی)

(۲) و:- بہار۔ جوبن۔ رونق۔ کیفیت۔ دلچسپی ؎

باغ سرسبز ہے اور آب و ہوا اچھی ہے — کیجئے سیر کوئی دم کہ فضا اچھی ہے (مصحفی)

اپنی نظروں میں سب اندھیر ہے بے جام شراب
دیکھوں کن آنکھوں سے ساقی میں فضا ساون کی

فَضا کا مقام (۱) اسم مذکر:- کیفیت کی جگہ۔ بہار کی جگہ۔ دل لگی کا مقام۔ وہ مقام جہاں نزہت خاطر حاصل ہو +

فضائل (ع) اسم مذکر:- (فضیلت کی جمع) (۱) بزرگیاں۔ نیک اور پسندیدہ خصلتیں۔ خوبیاں۔ نیکیاں۔ عمدگیاں۔ ہنر۔ جوہر۔ اعلےٰ رتبے (۲) کمالات +

فضائل اربعہ (ع) اسم مذکر:- حکمت۔ شجاعت۔ عفت۔ عدالت +

فَضل (ع) اسم مذکر:- (۱) زیادتی۔ افزونی + عطا۔ بخشش + علم + ہنر۔ جوہر۔ بزرگی + رحم۔ مہربانی۔ مصرعہ میر حسن ؎

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار

اگر ادنیٰ فضل کرے تو چھٹیاں عدل کرے تو لُٹیاں (۲) ... بچوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام جیسے دال پیالی اللہ میاں کی بیٹی ... کی شادی۔ ہوّا وغیرہ مثلاً اللہ میاں کے فضل دیکھو یہ رہتا ہے +

فَضل الٰہی (ع) اسم مذکر:- خدا کی مہربانی۔ خدا کی عنایت + شکر ہے۔ خیریت ہے۔ مثلاً آپ مزاج کیسا ہے؟ فضل الٰہی ہے +

فَضل کرنا (۱) فعل متعدی:- (۱) رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ دیا کرنا + (۲) و:- شفا بخشنا۔ آرام دینا۔ چنگا کرنا +

فضل مولےٰ (ع) ندا (فقرا):- (۱) خدا خوش رکھے۔ خدا اپنا فضل کرے۔ خوش رہو۔ خدا کی عنایت رہے۔ (۲) عنایت خدا۔ خدا تعالےٰ کی نظر مہر۔ جیسے فضل مولےٰ از ہمہ اولےٰ +

فضل ہے (۱) محاورہ:- خیریت ہے۔ کیم کشل ہے +

فُضَلا (ع) اسم مذکر:- فاضل کی جمع۔ علما +

فُضَلات (ع) اسم مذکر:- فضلہ کی جمع +

فُضلہ (ع) اسم مذکر:- (۱) افزود۔ بچا ہوا۔ زیادہ + پس خوردہ۔ جھوٹ۔ جھوٹن۔ جھوٹا کھانا۔ (۲) پھوک۔ گاد۔ وہ ثقل جو غذا ہضم ہونے کے بعد بدن سے براہ معدہ یا شانہ یا دماغ وغیرہ خارج ہو جیسے بول براز چرک میل کچیل وغیرہ (۳) وہ ٹہنیاں جو پھل توڑ لینے کے بعد قابل ثمر نہ رہیں + نکمی اور بے موقع شاخیں جو چھانٹ ڈالنے کے قابل ہوں۔ یہ معنی صرف فارسی کتابوں میں آئے ہیں جیسے گلستاں میں آیا ہے ؎

زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلۂ رزرا چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور (سعدی)

فُضُول (ع) صفت:۔ (۱) زیادہ۔ بہت + ازحد۔ کثیر۔ وافر۔ (۲) و۔ بیفائدہ۔ لاحاصل۔ اکارت۔ ضائع۔ رائگاں۔ بیکار۔ نکما۔ (۳) ؛۔ فاضل فالتو۔ زائد۔ (۴) بفتح اول:۔ زیادہ گو۔ بکواسی۔ بکّی +

فُضُول باتیں (و) اسم مؤنث:۔ نکمی اور محض بیفائدہ باتیں۔ زٹل۔ بکواس +

فُضُول خرچ (ا) صفت:۔ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے والا۔ مسرف۔ کھاؤ۔ اڑاؤ۔ بے موقع اور بیجا خرچ کرنے والا۔ نکھٹو۔ کھاؤ لٹاؤ۔ خراج +

فُضُول خرچی (ا) اسم مؤنث:۔ اصراف۔ اسراف۔ خرچ کی زیادتی۔ بے موقع خرچ +

فُضُول خرچی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ اصراف کرنا۔ اڑانا۔ برباد کرنا۔ بے موقع اور بے فائدہ روپیہ اٹھانا۔ روپیہ ضائع اور برباد کرنا +

فُضُول گو (ع + ف) اسم مذکر:۔ باتونی۔ بکواسی۔ بکّی۔ طول کلام۔ بات کو بڑھا کر بیان کرنے والا +

فُضُول ہے (و) محاورہ۔ لاحاصل ہے۔ بے فائدہ ہے + غیر مصرف ہے +

فَضِیحت (ع) اسم مؤنث:۔ ذلت۔ بدنامی۔ رسوائی۔

فضیحت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ ذلت دینا + لڑنا۔ جھگڑنا۔ دنگہ فساد کرنا + دھتکارنا۔ جھڑکنا۔ جھڑکیاں سنانا۔ لتّے لینا۔ دور دیک کرنا (عورتیں فضیتا بولتی ہیں)

فضیحت ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ ذلت ہونا ؎

مراتب غوث کا ملتا ہے اجزائے گلستاں کو
بجا ہے شیخ سعدی کی یہاں ہوتی فضیحت ہے } (ناسخ)

(۲) پورب۔ جھڑکا جانا۔ دھتکارا جانا۔ دھرکار ہونا ؎

اب وصل کا ہے ذکر نہ وہ میل کی باتیں اک بوسہ پہ ہوتا ہوں فضیحت کئی دن سے (نجمل)

فضیحتی (ا) اسم مذکر:۔ عو:۔ (۱) دیکھو (فضیحت) (۲) لڑائی۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ دنگہ۔ فساد۔ (اس کا تلفظ فضیتی کرتی ہیں)

فضیحتی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ عو:۔ (۱) فضیتی کرنا۔ رسوائی کرنا۔ ذلت دینا بدنامی دینا۔ (۲) لتّے لینا۔ دھجیاں اڑانا۔ (۳) لڑنا۔ جھگڑنا۔ فساد مچانا۔ (تلفظ فضیتی کرنا ہو گیا ہے)

فضیحتیں کرنا (ا) فعل متعدی:۔ دیکھو (فضیحتی کرنا) ؎

کب ترک مے پہ پیر مغاں نے فضیحتیں میں توبہ کر کے اور گنہگار ہو گیا (سلیم)

فضیلت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) بزرگی۔ بڑائی۔ (۲) عمدگی۔ خوبی + ہنرمندی۔ علمیت + سلیقہ (۳) ؛۔ فوقیت۔ ترجیح۔ برتری +

فضیلت کا تمغہ (ا) اسم مذکر:۔ وہ تمغہ جو کسے علمی امتحان کے پاس کرنے کی سند میں دیا جائے۔ ڈپلوما۔ سند لیاقت۔ سرٹیفکیٹ۔ میڈل +

فضیلت کی پگڑی (ا) اسم مؤنث:۔ دیکھو (دستار فضیلت)

فضیلت کی پگڑی باندھنا (ا) فعل متعدی:۔ فضیلت حاصل کرنا۔ عالم ہونا۔ فاضل ہونا۔ فاضل ہونے کا تمغہ یا سند حاصل کرنا +

فطانت (ع) اسم مؤنث:۔ دانائی۔ زیرکی۔ ہوشیاری۔ دانشمندی +

فِطر (ع) اسم مذکر:۔ روزہ کھولنا۔ روزہ کشائی۔ افطار +

فِطرت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) آفرینش۔ اصل خلقت۔ پیدائش۔ خلقت۔ نیچر + قدرت۔ وہ شکل جو بچہ پیٹ میں اختیار کرتا ہے مضغہ۔ لوتھڑا۔ بولا۔ (۲) اصل۔ خمیر۔ گھٹی۔ ذات۔ (۳) دانائی۔ عقلمندی۔ ہوشیاری۔ زیرکی (۴) و۔ عو:۔ مکر۔ فریب۔ دغا۔ چالاکی۔ عیاری۔ چرتر ؎

بانسلوے اپنی فطرت سے وہ تب تک ذکر کیا
پاؤں میں جب تک نہ کوکا کے پڑیں تنکاریاں } (جان صاحب)

(۵) و۔ عو:۔ سازش۔ آنٹ سانٹ۔ ملی بھگت۔ (۶) فتنہ انگیزی +

فطرت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ چالاکی کرنا۔ چال چلنا۔ عیاری کرنا۔ دانائی کو کام میں لانا + سازش کرنا۔ گٹھ جوڑ کرنا +

فطرت لڑانا (و) فعل متعدی:۔ سازش کرنا۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ چال چلنا۔ چالاکی کرنا۔ عیاری کرنا + جگت لگانا۔ تدبیر لڑانا +

فطرتی (ع + ف) صفت:۔ (۱) طبعی۔ جبلّی۔ پیدائشی۔ جنمی۔ قدرتی۔ خلقی۔ اصلی۔ حقیقی۔ سادہ رن۔ بے ساختہ۔ بلاتصنع (۲) و۔ عو:۔ شوخ۔ عیار۔ چالاک۔ متفنی + فتنہ پرداز۔ چال باز + فریبی۔ مکار۔ حیلہ انگیز۔ دغاباز دھوکے باز +

فِطرہ (ع) اسم مذکر:۔ عید رمضان کا صدقہ جو فی آدمی دو سیر گیہوں یا چار سیر جو ہوتے ہیں اور یہ قبل از نماز نکالے جاتے ہیں +

فطیر (ع) اسم مذکر:۔ تازہ گندھا ہوا آٹا۔ جس کا خمیر نہ کیا ہو۔ خمیر کا نقیض +

فطیری روٹی (و) اسم مؤنث:۔ خمیری روٹی کا نقیض۔ چپاتی پھلکا۔ سادی روٹی +

فعل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کام۔ کاج۔ امر۔ کار۔ عمل۔ کرتب (۲۔ صرف)

کریا۔ وہ کلمہ جس کے معنوں میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ کرنا ہونا سمجھا پایا جائے (۳) حرکت و جنبش آدمی (۴) (۱)۔ کوتک۔ لچھن۔ کرتوت۔ حرکت بد۔ کرم۔ کارِ بیجا۔ حرکت بیجا ۔

رات لو بادہ کشی دن کو خیال توبہ ۔ ۔ مجھے تیرے فعل ایسے ہیں صورت ایسی (حیرت)

(۵) (۱) مکر۔ حیلہ۔ پھرتی۔ پھیر والے۔ بھگل۔ پاکھنڈ۔ دھاندل۔ بہانہ +

(اس کا تلفظ فیل ادا کرتے ہیں) (۶) (۱) بدفعلی۔ برا کام جو زنا یا لواطت و فرشتے۔ بھوگ بلاس۔ مباشرت۔ صحبت داری۔ جماع۔ مجامعت۔ وہ بات +

فعلِ جائز (ع) اسم مذکر۔ کارِ مباح۔ وہ کام جو شرعاً روا ہو +

فعلِ شنیع (ع) اسم مذکر۔ حرکتِ بیجا۔ کرم۔ شرمناک فعل۔ جیسے بیاشی، زناکاری۔ قماربازی وغیرہ +

فعلِ ضامنی (ا) اسم مؤنث:۔ نیک چال چلنی کی ضمانت۔ اس امر کی ذمہ داری کہ اب مجرم سے کوئی جرم نہیں ہوگا +

فعلِ عبث (ع) اسم مذکر:۔ بے فائدہ اور بے سود کام فضول اور نکما کام محنت رائگان +

فعل کرانا (ا) فعل متعدی:۔ لواطت کرانا۔ اغلام کرانا۔ زنا کرانا +

فعل کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) کوئی کام یا حرکت کرنا (۲) مجامعت کرنا۔ بدفعلی کرنا۔ کرم کرنا۔ (۳) عمل کرنا۔ کسی کام کا عامل ہونا۔ (۴) مکر کرنا۔ حیلہ کرنا۔ فریب کرنا۔ پاکھنڈ کرنا۔ دھاندل کرنا۔ (اس معنی میں اس کا تلفظ فیل کرنا ادا کرتے ہیں)

فعلِ لازم (ع) اسم مذکر:۔ (صرف):۔ فعل غیر متعدی۔ وہ فعل جو صرف فاعل ہی پر تمام ہو جائے اور مفعول کو نہ چاہے۔ اکرمک کریا۔ جیسے حامد آیا۔ محمود گیا وغیرہ +

فعل لانا یا فیل لانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) جھگڑا کرنا۔ فساد کرنا۔ کھوٹ لانا۔ (۲) چھیدکرنا۔ دھاندل کرنا۔ بے ایمانی کرنا۔ (۳) شرارت کرنا۔ دنگا کرنا حرمزدگی کرنا۔ بگڑنا۔ مچلنا۔ بدذاتی کرنا۔ بپھرنا۔ سرکشی کرنا جیسے گھوڑا فعل لارہا ہے

یا اگر ڈر ہو تو شہ پیکر کہیں لادے نہ فعل　تو ابھی تم ساتھ اپنے پلا کر دیکھ لو (معروف)

دل دیکے ظفر ہم نے کہا کچھ بھی نہ اُس کو　سو فیل وہ لاتا جو کوئی اور سا ہوتا (ظفر)

(۴) ہٹ کرنا۔ پاؤں پھیلانا۔ اینڈنا۔ پھیلانا۔ اصرار کرنا۔ (۵) مکر کرنا۔ پاکھنڈ کرنا۔ دھاندل لانا۔ بھگل کا ٹھٹنا۔ (اس کا تلفظ بھی فیل لانا ہے)۔

فعلِ متعدی (ع) اسم مذکر:۔ (صرف):۔ فعل غیر لازمی۔ وہ فعل جس میں مفعول کے سُننے کا انتظار ہے یا فاعل سے تجاوز کرکے مفعول پر واقع ہو جیسے حامد نے محمود کو مارا۔ احمد سعدی لایا +

فعلِ مجہول (ع) اسم مذکر:۔ (صرف):۔ جب فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور مفعول اُس کا قائم مقام ہو تو اُسے فعل مجہول کہتے ہیں جیسے زید مارا گیا

فعل مچانا (ا) فعل متعدی:۔ دنگا کرنا۔ شرارت کرنا (۲) دھاندل کرنا۔ پاکھنڈ کرنا۔ مکر کرنا۔ فریب کرنا۔ (۳) اصرار کرنا۔ ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ (اس کا تلفظ بھی فیل مچانا ہے)

فعلِ معروف یا معلوم (ع) اسم مذکر:۔ (صرف):۔ وہ فعل جس کا فاعل مذکور رہے جیسے زید نے عمرو کو مارا +

فعلِ ناجائز (ع + ف) اسم مذکر:۔ وہ کام جس کا کرنا شرعاً یا قانوناً ممنوع ہو۔ حرام۔ خلاف قانون۔ غیر مباح۔ غیر جائز +

فعلِ ناشائستہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ حرکت نالائق۔ حرکت نامناسب۔ نازیبا بات۔ ناموزون امر۔ غیر واجب کام +

فعلِ ناقص (ع) اسم مذکر:۔ (صرف):۔ جس فعل کا فاعل اور مفعول نہ ہو بلکہ وہ اسم اور خبر کا خواہاں ہو۔ جیسے ہونا۔ شدن۔ بودن۔ تھا وغیرہ +

فعلاً (ع) تابع فعل:۔ عملاً۔ از روئے عمل یا فعل۔ قولاً کا نقیض +

فعلی (ع + ف) صفت:۔ منسوب بہ فعل۔ قولی کا نقیض۔ عملی۔ فعل سے متعلق کام کا +

فِعلیا (ا) اسم مذکر:۔ عو۔ (۱) فیلیا۔ مکّار۔ فریبی۔ دھاندل باز۔ پاکھنڈی۔ بھگلیا + (۲) ضدی۔ ہٹیلا۔ ہٹی۔ (تلفظ فیلیا)

فعلیھایا (ا) اسم مذکر:۔ عو:۔ دیکھو (فعلیا)

فُغان (ف) اسم مذکر:۔ شور۔ غوغا۔ واویلا۔ نالہ و فریاد۔ آہ و زاری۔ یہ لفظ فغ بمعنی بت اور آن کلمہ نسبت سے مرکب ہے جس کے معنی ناقوس کلیسا ہوتے ہیں رفتہ رفتہ اس کے معنی ناقوس ہوئے اور پھر صرف اُس کی آواز اور اب فقط شور و غوغا رہ گئے چونکہ سنکھ بتوں کے آگے بجایا جاتا ہے اس سبب سے بت کے ساتھ منسوب ہوا)

فغفور (ف) اسم مذکر:۔ شاہان چین کا لقب۔ (جس کی وجہ یہ ہے کہ فغ یا فغ بت کو کہتے ہیں اور فور یا پور بیٹے کو جس بادشاہ کا نام یہ اول رکھا گیا اُس کے ماں باپ نے اُسے بت پر چڑھا دیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ منت مانی تھی کہ ہمارے

نق

ستــہ عیسوی میں موضع تلونڈی ضلع متعلقہ لاہور میں ایک کالو نامی کھتری کے گھر پیدا ہوا سمت ۱۵۱۶ میں اپنے کمالات کے سبب گدی نشین ہوا ہے اور ستــہ عیسوی میں وعظ شروع کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ خدائے واحد کے سوا دوسرے کو نہ مانو۔ آپس میں برادرانہ سلوک رکھو چونکہ بہت سے فقرا ہے کامل کی صحبت کے سبب دنیا چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوگئے تھے سکھوں کے مذہب کا سلسلہ انہیں سے چلا یا بہ بادشاہ کے معاصر تھے اس پنتھ کے لوگ اپنے پیشوا کے ارشاد کے بموجب خدا کی حمد و ثنا میں رہتے ہیں ان کی عبادت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے مرشدوں کے بنائے ہوئے دوہے چند کبت وغیرہ گا گا کر سننے والوں کو خوش کریں آدھ گرنتھ جسے گرنتھ صاحب کہتے ہیں انہی کے ملفوظات کا نام ہے۔ نانک صاحب نے ہر ایک مذہب کے اصول ملا کر ایک علیحدہ رستہ نکالا تھا مسلمانوں کے بہت سے طریقے انہوں نے پسند فرمائے تھے ان کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کرنی چاہئے قیامت کا روز ضرور ہوگا اس روز نیکوں کو انعام بدوں کو سزا ملے گی۔ کسی مذہب سے مخالفت اور بحث روا نہیں کسی سے تعرض۔ قتل چوری اور افعال ناسزا کی سخت ممانعت ہے تمام نیکیوں کی ہدایت ہے حتے کہ ہر ملک کے آدمیوں سے مروت ہمدردی اور مسافر نوازی تک کو ضروری امر لکھا ہے سمت ۱۵۹۵ مطابق ستــہ ۱۵۳۹ء میں اپنے دو لڑکے سری چند اور لکھمی چند چھوڑ کر مقام کور داسپور میں جو دریائے راوی کے کنارہ پر واقع ہے نوے برس کے ہو کر راہئے ملک بقا ہوئے اس طریقے کے چودہ گرو اور چودہ ہی پنتھ مشہور ہیں جنکی تفصیل موجب تطویل ہے +

جینی۔ ان لوگوں کو سیوڑے بھی کہتے ہیں ان کی ریاضتیں بھی بڑی کڑی اور کٹھن ہیں یہ لوگ چالیس چالیس روز تک برت رکھتے اور بھوک پیاس کی بڑی برداشت کرتے ہیں زبان کی لذتوں اور جسم کی پرورش سے اُن کو کچھ کام نہیں بلکہ کھانے پینے کا نام بھی زبان سے نہیں نکالتے برسات بھر پھرتے چلتے نہیں یہاں تک کہ پاؤں بھی نہیں پسارتے تاکہ کوئی کیڑا مکوڑا اس صدمہ سے نہ مرجائے جیو رکھشا ان کے مذہب کا سب سے بڑا اور اوّل اصول ہے اسی سبب سے آگ نہیں جلاتے کھانا نہیں پکاتے عمارت بنانا چراغ جلانا زمین کھودنا یا کھود کر پانی نکالنا از حد بُرا جانتے ہیں اس کے علاوہ سبز ترکاریاں ہرے میوے مطلق نہیں کھاتے کیونکہ اُن کے نزدیک ایسی چیزیں جانداروں کی مانند ہوتی ہیں اگر سخت بھوکے ہوتے ہیں تو اپنے مریدوں کے گھر سے مانگ تانگ کر کھا لیتے ہیں کپڑا بھی واجبی سا اپنے پاس رکھتے ہیں۔ یہ لوگ خالق حقیقی کے قائل نہیں ان کے مرشدوں کا قول ہے کہ جس طرح گھاس آپ سے آپ اگتی ہے اور اُس کا کوئی بونے جوتنے والا نہیں اسیطرح انسان اور

نفر

حیوانات بھی پیدا ہوگئے ہیں بلکہ قدیم سے یوں ہی چلے آتے ہیں اُن کا قول ہے کہ دنیا ادھ نہیں ہے نہ کوئی اس کا پیدا کرنے والا اور نہ کوئی مارنے والا قدیم سے یہ سلسلہ بلا تعین مدت اسیطرح چلا آتا ہے کبھی پرلے ہوتی ہے کبھی سرشٹ پہلے ان کے ان سات باتیں نہایت ممنوع تھیں یعنی شراب پینا۔ جھوٹ بولنا۔ شکار کھانا۔ پرائستری سے بھوگ کرنا۔ بیو گھات۔ چوری اور بعد غروب آفتاب کھانا مگر شب دیو رشی نے جو ان کے چوبیس اوتاروں میں سے ہیں سب آدمیوں کو جمع کرکے اُپدیش دی کہ نیک چلنی کے واسطے سپت دش جائز نہیں جو سپت دش کریگا نرگ میں گرجائیگا مگر اس پر لوگوں نے عمل نہیں کیا ان کے بعد گیوتم اشی نے بھی کہ وہ بھی چوبیس اوتاروں میں سے ہیں یہی اُپدیش فرمائی اُن کی ہدایت پر سب لوگ اعتقاد لائے اور پنتھ جین کے نام سے جس کے معنی برے کام وان کو چھوڑ کر اپنے کو پاک بنانا یعنی تپّیا کرنا ہے مشہور ہوا لیکن عقیدہ سب کا ترک سپت دش ہے اور ہم نے ابتک کسے جینی کو اُس کے برخلاف نہیں دیکھا ان میں چوبیس اوتار ہوئے ہیں اور سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ عذاب آخرت کوئی چیز نہیں انسان کا جسم چار عنصر کا مجموعہ ہے جہاں وہ پاش پاش ہوا ہر ایک عنصر اپنے عنصر سے جا ملتا ہے پس عذاب کس پر اور کس کے واسطے ہوا چنانچہ کریا کرم کو یہ کچھ نہیں سمجھتے اور نہ کرتے ہیں انکا قول ہے کہ اگر بجھے چراغ میں تیل ڈالا گیا تو کیا فائدہ اسی طرح مردے کو پانی دیا گیا تو کیا حاصل۔ چہرے اور سر کے بالوں کو غیر کے ہاتھ سے قینچی یا استرا لگوانا بدعت خیال کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اکھاڑنا عین عبادت ان کی خاص عبادت مسواک نکرنا۔ منہ نہ دھونا۔ پاک رہنا۔ غسل نہ کرنا اگر نجاست سے ہاتھ بھر جائے تو اُسے نہ دھونا اور پاک سمجھنا مشہور ہے اسی سبب سے اہل ہندوان کو اچھا نہیں سمجھتے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک طرف سے مست یعنی مرکھنا ہاتھی زنجیر توڑے آتا ہو اور دوسری طرف سے سیوڑا تو اُس سیوڑے کی طرف نہیں بلکہ جان کو خطرے میں ڈالکر ہاتھی کی طرف چلا جانا چاہئے۔ یہ لوگ مخالف کو اپنے مذہب میں نہیں لاتے اگر ان میں سے کوئی دوسرا دین اختیار کرکے پھر شامل ہونا چاہے تو اُسے بھی شامل نہیں کرتے ان لوگوں میں چار آسرم یعنی آئین ہیں پہلا برھما چارج جس میں بیاہ نہ کرنا علم ظاہر و باطن کا بہم پہنچانا اور اُس میں کامل ہوجانا داخل ہے۔ دوسرے گرہست یعنی شادی کرکے خانہ داری میں مشغول رہنا تیسرے بان پرست یعنی جب بیٹا صاحب اولاد ہوجائے تو گھر بار اُس کے سپرد کرکے جورو سمیت جنگل میں چلا جانا وہیں عبادت میں دھیان لگانا اور پھلوں کے سوا کچھ نہ کھانا۔ چوتھے سنیاس یعنی تمام تعلقات سے ہاتھ اٹھا کر سخت سخت ریاضتیں اور مشکل عبادتیں کرنا +

فقر

کبیر پنتھی۔ یہ پنتھ کبیر صاحب کا جسے ہندو گرو کبیر کہتے ہیں نکالا ہوا ہے ان کا مفصل
... بھکت مالا اور کتب تواریخ وغیرہ سے لفظ کبیر میں لکھا گیا ہے اب اُس پنتھ کے ایک
... معتبر شخص سے بہ ایں وجہ کہ یہاں پنتھ کا ذکر ہے تحقیق کر کے درج کیا جاتا ہے۔
... کا بیان۔ ہے کہ کبیر صاحب کا سلسلہ اس طرح چلا کہ اول گرو راما نند جی نے کاشی
... بنارس میں قیام فرمایا اور تپشیا کے زور سے وشنومت پھیلایا پہلے صرف
... برہمن پنتھ تھا۔ کبیر صاحب چھالہ ذات ایک برہمنی کے پیٹ اور راما نند جی کے
... سے پیدا ہوئے مگر اس عورت نے ان کو حرام کا خیال کر کے ایک تالاب کے
... کنارے ڈال دیا اور حسب اتفاق ایک جولاہے کی عورت پانی بھرنے گئی اس
... زندہ و سلامت دیکھ کر اٹھا لائی اُس کے خاوند نے بھی حرام کا سمجھ کر ... چاہا
... کبیر صاحب نے اُسی وقت بحالت طفلی پرچہ دیا یعنی کرشمہ دکھایا جس سے وہ فوراً
... معتقد ہوگیا اور بدل و جان اُن کی پرورش کرنے لگا جب کبیر صاحب سن تمیز کو
... پہنچے راما نند جی نے اُن کو اپنا چیلا بنایا اور آگیا دی چنانچہ اس اجازت سے کبیر
صاحب نے گیان چرچا شروع کر کے اپنا پنتھ جاری کیا اُن کا اعتقاد تھا کہ سب سے
پہلے اُس نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اُس نے اپنے نور قدرت سے زمین و آسمان
پیدا کیا بعد برہما اور برہما کے منہ سے چار وید آنکھوں سے بشن مہیش اور بشن سے
... دنیا پیدا کی اُن کے چیلے تو بہت سے ہوئے مگر کمال اُن کے قدم بقدم چلا اور
... یہاں تک کمال پیدا کیا کہ کبیر صاحب خود اُس کے معتقد ہوگئے۔ کبیر صاحب
... سنت ۱۳۰۲ میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے مقام ندیا ضلع ساگر
... میں اُن کا انتقال ہوا ہندو اُن کی سمادھ پر مسلمان قبر پر روشنی کرتے ہیں۔ اگرچہ اس
شخص کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ اُن کا وشنومت پر اعتقاد تھا مگر کبیر صاحب کے
اصلی اقوال اور خاص تصانیف وحدت کے سوا دوسری بات کو نہیں ثابت کرتی
... شخص درحقیقت بڑا بھاری موحد تھا +

دادو پنتھی۔ اس پنتھ کا حال اول میں ہم ایک معتبر تاریخ سے اور بعد میں خاص
اس پنتھ کے ایک معتبر شخص سے انتخاب و تحقیق کر کے لکھتے ہیں۔ دادو جو راما نندی
... ماننے والوں اور وشنومت کا ایک پیرو ہے دراصل کبیر پنتھ کے پہلے ہادیوں
میں سے ایک ہادی کا چیلا تھا بھی پانچویں پشت کا چیلا ہے کیونکہ کمال۔ جمال۔ بمل
بدھن کے بعد دادو گدی نشین ہوا یہ شخص ذات کا دھنیا اُون صاف کرنے اور
احمد آباد کے رہنے والوں میں تھا بارہ برس کی عمر میں گھر سے نکل کر سانبھر واقع
اجمیر میں گیا وہاں سے کلیان پور کلیان پور سے نرائنے جو سانبھر سے چار اور
جے پور سے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے پہنچا اُس وقت وہ سینتیس برس کا ہوگیا تھا

فقر

یہاں اُس نے ہاتف غیب کی آواز سن کر اپنی تمام زندگی راہ مذہب میں سونپ
فقیرانہ عمر بسر کرنی شروع کی اور بستی کو چھوڑ کر بھیرانہ پہاڑ پر جو نرنیا سے پانچ کوس ہے
جا رہا کچھ عرصہ بعد وہاں سے غائب ہوگیا اور کچھ پتا نہ ملا کہ کہاں گیا اس پنتھ کے
لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ نور الٰہی میں جذب ہوگیا اُن کا بیان ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۱۶۶۰ع
یعنی عہد اکبری کے اخیر اور عہد جہانگیری کے شروع میں پیش آیا۔ نرنیا میں جو
دادو پنتھ کی عبادت کا مقام ہے اب تک چارپائی اور اُس کی اصل کتاب کا متن
جس کی وہ لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں جوں کا توں موجود ہے۔ جہاں سے وہ غائب
ہوا تھا اُس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے۔ اس پنتھ کے اصول مختلف
کتابوں میں بھاکا زبان میں پائی جاتی ہیں اور اکثر تحقیقات کبیر کی بھاکا میں ہے۔
یہ سب تصنیفات آپس میں مشابہ ہے چنانچہ دادو کا دوہا ہے ؎

دادو دنیا باؤری پھر پھر مانگے سون   تا کس ہارا لکھ گیا تو بیٹھن ہارا کون

دنیا کی پیدائش کی نسبت ایک معتبر دادو پنتھی اُس کا اعتقاد یہ بیان کرتا ہے کہ اول
اُس نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اُس نے اُس نور سے زمین آسمان سب چیز اور
پانی میں کنول کا پھول اُس پھول سے برہما برہما کے منہ سے چار وید اور آنکھوں
سے بشن جی پیدا کیے اُن سے دنیا کی پیدائش ہو کر توالد و تناسل کا سلسلہ چلا اس کا
بیان ہے کہ دادو صاحب ایک اوتار کامل گزرے ہیں اُن سے بہت سی کرامتیں
اور کرشمے ظاہر ہوئے ہیں ان کا اور کبیر صاحب کا ایک زمانہ تھا دادو صاحب کے
۱۵۲ چیلے ہوئے مگر اس نے پنتھ چلایا باقی نے اس کی پروا نہ کی دادو صاحب نے
سنت ۱۶۶۰ میں بمقام نرانہ ساٹھ برس کی عمر میں رحلت کی اُن کا چیلا غریب داس گدی
نشین ہوا انہیں دونوں کی سمادھ یعنی ہے اُن کے بعد کوئی چیلہ نہیں ہوا اکبر اور جہانگیر
اُن کے معتقد رہے +

موہن پنتھی۔ اس پنتھ کا سلسلہ موہن جی سے چلا ہے یہ سنت ۱۷۱۶ میں بمقام کلکتا
متصل چھپور پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر سے ہی کرامتیں دکھانی شروع کر دیں چھتیس
برس تک دیو پور ضلع سنبل گڈھ علاقہ گوالیار میں کنوار کا ندی کے کنارے عبادت
الٰہی میں مشغول رہے ان کے بارہ چیلے ہوئے مگر اب صرف گدی یکجتی ہے اس پنتھ
کے لوگ بھدرا بھیک رکھتے ہیں یعنی بالوں کا رکھنا اُن کے ہاں جائز نہیں وشنومت
پر اس پنتھ کا اعتقاد ہے +

چرنداسی۔ یہ پنتھ بابا چرنداس جی سے چلا ہے جو سنت ۱۷۶۰ میں بمقام ڈہرہ علاقہ
الور میں مرلیدھر نامی کے گھر پیدا ہوئے خرد سالی میں کرشمے دکھا کر لوگوں کو معتقد
بنایا محمد شاہ بادشاہ کو چھ مہینے پہلے پرچہ دیا کہ نادر شاہ دہلی میں آویگا اور قتل عام

فقر

کرکے چند روز بعد واپس ایمان کو چلا جائیگا چنانچہ یہی ہوا اور بادشاہ معتقد ہوگئے دشنومت پرمان کا بھی اعتقاد ہے ۱۶۳۲ء میں بمقام دہلی رحلت کی اُن کے پاؤں چھپے ہوئے اب صرف گدی پجتی ہے - علم بر دھالنیں کا ایجاد ہے +

بیداسی - اس پنتھ والوں کا بیان ہے کہ بیداس مہاراج اوّل گرو رامانند جی کے چیلہ ہوئے ذات اِن کی برہمن تھی مدت تک گدائی کرتے رہے گرو رامانند جی کے چیلوں کو بھی مانگ مانگ کر کھلاتے تھے ایک دن اس گدائی میں گرو صاحب کی رائے کے خلاف وقوع میں آیا جس سے رامانند جی نے ناخوش ہوکر سراپ (بددعا) دیا اور اس کی وجہ سے انہیں ایک چمار کے گھر جنم لینا پڑا چونکہ یہ حال رامانند جی کو معلوم تھا لہذا وہ اپنی مراد کو پہنچے اور بہت سے کرامتیں ان سے ظاہر ہوئیں آخر الامر ۱۶۳۵ء میں بمقام کاشی رحلت فرمائی پھر کوئی ان کی جگہ گدی نشین نہیں ہوا اب صرف گدی پجتی ہے دشنومت پر اس پنتھ کا بھی اعتقاد ہے چمار لوگ اُن کو بہت مانتے ہیں +

لال بیگی - ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اوّل اور کوئی نہ تھا اس کی قدرت کاملہ سے بالمیک جی پیدا ہوئے جن کے سپرد معراج کی جاروب کشی ہوئی ایک روز خدا تعالیٰ نے اِن کی خدمت پر رحم کھاکر فرمایا کہ تو ضعیف ہوگیا ہے اب ہم تجھ کو کچھ دینگے چنانچہ دوسرے روز جو وہ معراج پر جھاڑو دینے گئے تو وہاں ایک چولا یعنی پیراہن ان کو ملا جسے وہ اپنے گھر شہر غزنی میں لے آئے اور رکھکر اپنے کام کاج میں مصروف ہوئے خدا کی شان کہ اس چولے سے ایک لڑکا پیدا ہوا جب بالمیک جی باہر سے آئے تو اس میں سے لڑکے کے رونے کی آواز سنی اُلٹے پیروں معراج کو گئے اور عرض کی کہ یا رب خدا اس چولے میں سے تو لڑکے کی آواز آرہی ہے تو وہاں سے حکم ہوا کہ تم ضعیف ہوگئے ہو اس لئے یہ تمہارا چیلا پیدا کیا ہے تو بالمیک جی نے عرض کیا کہ میرے پاس دودھ نہیں ہے اسے کیونکر پرورش کروں فرمایا کہ جو جانور تجھے ملے اُسی کا دودھ پلائیو میں نے لا الیس سے لال بیگ پیدا کیا ہے اور اُس کا نام نوری شاہ بالا رکھا ہے پس بالمیک جی معراج سے اُتر کر دنیا میں آئے دیکھا کہ سوسی یعنی سورنی اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہے بالمیک جی اُسے بچوں سمیت پکڑ لائے اور لال بیگ کو اُس سے دودھ پلوایا روز بروز لال بیگ بڑے ہوتے گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پیر بالمیک کی خدمت سنبھالی اُس دن سے سورنی کا کھانا خاک روبوں میں منع ہوگیا پھر خدا تعالیٰ نے لال بیگ سے کہا کہ تجھ کو ولایت دی اب گھر گھر تیری یادگاری میں ڈھائی اینٹ کی مسجد بنے گی چنانچہ اُسی روز سے ہر ایک خاک روب کے گھر کے سامنے ڈھائی اینٹ کی مسجد ضرور ہوتی ہے یہ مت بقول اُن کے آدم سے جاری اور یہاں سے ان کی جہالت ثابت ہے کہ کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہیں اگرچہ ہندوستان میں پنتھ تو بہت سے جاری ہیں مگر یہ سب یا تو ان سے ملتے ہوئے یا ان کی شاخیں ہیں اس وجہ سے ہم نے ان کو قلم انداز کیا اور جہاں تک ضروری سمجھا نوٹ کے طریق پر لکھدیا - فقط سید احمد - دہلوی ۱۶ جون ۱۹۰۱ء بمقام شملہ

فقروں (ع) اسم مذکر - فقرہ کی جمع +

فقروں میں آنا (ع) فعل لازم - باتوں میں آنا - دم میں آنا - فریب میں آنا - جھانسے میں آنا - دھوکا کھانا - چال میں آنا - چکنی چپڑی باتوں میں پھنسنا ؎

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مغرور ایسے فقروں میں آگئی ہیں ضرور (شوق)

فِقرہ (ع) اسم مذکر - (۱) پیٹھ کے مہرے کی ہڈی - کمر کا منکا - ریڑھ کی ہڈی - (۲) نثر کا ٹکڑا - عبارت کا ٹکڑا - کلام - جملہ (۳) (و) - دم - جھانسا - دھونس - پتّا - دھوکا - چال - چھل - فند - فریب + جھوٹی بات - جھوٹا وعدہ +

فقرہ باز (ع) صفت - چالیا - چالباز - عیّار - دمباز - دھوکے باز - پتّے باز - جھانسے باز ؎

روز وعدہ کرتے ہو آتے نہیں قول کب پورا ہوا صاحب تمہارا فقرہ باز کا (باقر)

فقرہ بتانا (ع) فعل متعدی - دم دینا - جھانسا دینا - کوئی جھوٹی بات گھڑ دینا + ٹال دینا - شگوفہ چھوڑنا - چٹکلا چھوڑنا - عیّاری کرنا - بہانہ کرنا ؎

آپ تشریف یاں نہ لائینگے روز فقرہ یوں ہی بتائینگے (عیش)

فقرہ بنانا یا گھڑنا (ع) فعل متعدی - کوئی بات دل سے گھڑنا - جھوٹی بات بنانا - گپ اُڑانا - دھوکا دینا - بہانہ کرنا +

فقرہ چلنا (ع) فعل متعدی - (۱) دھوکا دینا - فریب دینا - دم دینا - شگوفہ چھوڑنا - اشغلہ چھوڑنا - گپ اُڑانا جیسے یہ فقرہ اُس سے چلو جو تمہاری باتیں نہ جانتا ہو - (۲) کسی جھوٹی بات یا فریب کا کارگر ہونا - چال بن پڑنا - جیسے آج تو اُن کا فقرہ چل گیا ؎

وہ موسیٰ تھا کہ فقرہ چل گیا واں لن ترانی کا
تمہارے طالب دیدار یہ دعوے نہ مانیں گے (نظام دہلوی)

فقرہ دینا (ع) فعل متعدی - دم دینا - پتّا دینا - جھانسا دینا - چال چلنا ؎

میں نہ مانوں گا کبھی فقرہ کسے نادان کو دے
واہ رے وعدہ ترا قربان وعدے کے ترے (ناسخ)

یکے جب میں نے بلائیں کہا اے ماہ لقا مجھکو کچھ کام ہے دم بھر کے لئے آؤ ذرا
ہنس کے کہنے لگی ایسا تو نہیں ہونے کا میرے صاحب یہ کسے اور کو دیجے فقرا
کبھی جو گوریاں کھیلا ہو اُسے دم دیجے تم سے مطلب ہو جسے اُس کی بلائیں لیجے (نظیر اکبرآبادی)

فقر

فقرے (ا) اسم مذکر:- فقرہ کی جمع اور بگڑی ہوئی صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے بن جاتی ہے + جھوٹی باتیں - دم - جھانسے +

فقرے باز (ا) اسم مذکر:- دمباز - جھانسے باز - مکار - فریبی - دھونیا - چھلیا - دھوکے باز - چال باز - ٹھگ - عیار - متفنی - مثال دیکھو فقرہ بازیں)

فقرے بازی (ا) اسم مؤنث:- چالاکی - چھل بل - عیاری - جعلسازی - دمبازی - ٹھگ بدیا - چھل بٹے +

فقرے بازیاں کرنا (ا) فعل متعدی:- باتیں بنانا - چالیں چلنا - عیاریاں کرنا - دھوکے دینا ؎

کرتا ہے فقرے بازیاں کیا خوب ہم سے اور جعلسازیاں کیا خوب (شوق)

فقرے بنانا (ا) فعل متعدی:- (۱) لفظوں کو جوڑ کر جملے بنانا - (۲) باتیں بنانا - جھوٹی باتیں جوڑنا - دل سے باتیں گھڑنا - گھڑت کرنا ؎

ہوئے تم جو فقرے بنانے کے قابل تو جاہل بنے سب زمانے کے قابل (صابر)

فقرے بتانا (ا) فعل متعدی:- فقرہ بتلانے کی جمع ؎

مشق کرتے ہیں دبستاں میں بھی عیاری کی : فقرے اکثر وہ معلم کو بتا دیتے ہیں (امانت)

سچ تو اغیار سے فرمائیگا جھوٹے فقرے مجھے بتلائیگا
میں سمجھتا ہوں جہاں جائیگا میرے گھر کا بیکو آپ آئیگا
خیر یہ سے ہی کو بلوائیگا

چپ رہو چپ رہو فقرے نہ بتاؤ صاحب
بت بنے رہتے تھے باتیں نہ بناؤ صاحب

فقرے بندی (ا) اسم مؤنث:- تک بندی - فقرے جوڑنا - جملوں کی بناوٹ +

فقرے تراشنا (ا) فعل متعدی:- (دیکھو فقرے بنانا) [۱] ؎

فقرے ترشنا (ا) فعل لازم:- جھوٹی یا انوکھی بات گھڑی جانا - ؎

ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے
نئی جب بات نکلے گی تری محفل سے نکلے گی

فقرے ڈھالنا (ا) فعل متعدی:- آوازہ توازہ پھینکنا - رموز پھینکنا - طعنہ مارنا - چبتی ہوئی کہنا - ؎

مارنا کیسا کہ دھمکاتے نہیں تلوار سے تیز فقرے قاتلوں پر کب یہ ڈھالا آتا نہیں (مہر)

فقرے سنانا یا کہنا (ا) فعل متعدی:- منہ آنا - رموزیں پھینکنا - آوازے پھینکنا - طعنے مارنا - باتیں سنانا - ؎

فقی

یاد ہے آگے بھی ہم پر کبھی منہ آتے تھے
آگے بھی ہم سے کبھی فقرے کیے جاتے تھے

فقط (ع) تابع فعل:- (۱) صرف - محض - تنہا - نرا - اکیلا - ایک جیسے نقد تعویذ سے کام نہیں نکلتا کچھ کمر میں بھی ہونا چاہئے ؎

پر اس قید میں بھی نرا دھیان ہے فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے (بدر منیر)

(۲) صفت:- بس - کافی - مکتفی - (۳) اسم مذکر:- خاتمہ - تمت - تمام شد - (جب کسی عبارت یا کتاب یا خط وغیرہ کے تمام پر لکھتے ہیں تو وہاں یہ مراد ہوتی ہے کہ اب ختم ہے)

فقہ (ع) اسم مؤنث:- دریافت - واقفیت - علم - مجازاً احکام شریعت کی واقفیت علم دین - دھرم شاستر - علم شریعت +

فقہا (ع) اسم مذکر:- فقیہ کی جمع - علم دین کے جاننے والے - علم شرع کے ماہر +

فقیر (ع) اسم مذکر:- (۱) وہ درویش جو اپنے بال بچوں کے واسطے کم سے کم ایک روز اور زیادہ سے زیادہ دو چار روز کی خوراک رکھتا ہو بخلاف مسکین کہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور سازِ حد محتاج و ناچار ہو + گدا - بھکاری - بھک منگا - بھیک مانگنے والا - منگتا - کنگلا - دریوزہ گر - سائل "فقیر قرضدار لڑکا تینوں نہیں سمجھتے" ؎

شام دو کہ بوسہ خوشی پر ہے آپ کی رکھتے فقیر کام نہیں رد و کد سے ہیں (ذوق)

(۲) (ا):- صاحب فقر - قانع - خدا پرست - صاحب معرفت - سالک + تارک الدنیا - تیاگی (۳) مفلس - نادار - غریب محتاج - جیسے "فقیر کو کمل ہی دوشالہ ہے" +

فقیر دوست (ع + ف) اسم مذکر:- درویش دوست + وہ شخص جو درویشوں کو مانے اور ان سے ربط ضبط رکھے +

فقیر بنا (ا) فعل لازم:- (۱) کسی بزرگ دین کے نام کا درویش بننا جیسے محرم میں اکثر عوام اپنے بچوں کو امام حسین علیہ السلام کا فقیر بنایا کرتے ہیں - (۲) کسی کے عشق میں جوگ لینا + فقیری اختیار کرنا - تارک الدنیا ہونا - سنسار تیاگنا - (۳) مفلس ہونا - محتاج ہونا +

فقیر بنا دینا یا کر دینا (ا) فعل متعدی:- محتاج کر دینا - مفلس بنا دینا - بھیک منگوا دینا - کنگال کر دینا - کوڑی باقی نہ چھوڑنا - موس لینا - لوٹ لینا +

فقیر کی جھولی (ا) اسم مؤنث:- بغلی - وہ تھیلی جس میں فقیر مانگ کر ٹکڑے رکھتا ہے - جیسے "فقیر کی جھولی میں سب کچھ" - یعنی فقیر کے اختیار میں

[۱] بندھینگے تازہ مضموں کب تلک گیسوے سنبل پر تراشے جائینگے فقرے عبث برگ و رگ گل پر (احمدی)

ساری دنیا ہے +

فقیر کی صدا (ا) اسم مونث:۔ فقیر کے مانگنے کا کلمہ یا دعا یا ذکر۔ فقیر کی آواز

فقیر کی صورت سوال ہے (ا) فقرہ:۔ محتاج کے بشرہ سے اس کی ضرورت کھلتی ہے۔ ؎

پہچان لو فقیر کی صورت سوال ہے تم جان لو جو ہے مرے سائل کی آرزو (داغ)

میں وہ فقیر ہوں مری صورت سوال ہے (مصرعہ)

فقیر ہو جانا (ا) فعل لازم:۔ (۱) خدا کی یاد اختیار کرنا۔ کسی عشق میں تارک الدنیا بن جانا۔ جوگ لے لینا۔ ؎

بیٹھے ہیں مشتاق ہو کر ہیں تری آنکھوں پہ فقیر
ورنہ کیوں بستر ہے کیوں ہیں ہرن کی کھال کا } ناسخ

(۲) مفلس و نادار ہو جانا۔ محتاج ہو جانا۔ تنگدست ہو جانا +

فقیرانہ (ع + ف) تابع فعل:۔ (۱) درویشانہ۔ درویشوں کا سا درویشوں اور محتاجوں کی مانند۔ ؎

ملے کیونکر ہمیں آنا تری محفل میں اے جاناں
مری صورت فقیرانہ ترا در پاسبانانہ } ظفر

(۲) اسم مذکر:۔ وہ زمین جو فقرا کے گذارے کے واسطے وقف کر دی جائے +

فقیرنی (ا) اسم مونث:۔ فقیر کی تانیث۔ بھیک مانگنے والی عورت۔ محتاج عورت کنگلی + نیدی +

فقیری (ع + ف) اسم مونث:۔ (۱) درویشی۔ گدائی + مسکینی (۲) غریبی۔ محتاجی۔ مفلسی۔ افلاس۔ کنگلاپن (۳) صفت:۔ فقیر سے منسوب۔ فقیر سے متعلق جیسے فقیری ٹٹکا +

فقیری شیر کا برقع ہے (ا) کہاوت:۔ یعنی فقیری بہت بڑا پردہ ہے اس میں بڑے بڑے کامل نکل آتے ہیں +

فقیری ٹٹکا (ا) اسم مذکر:۔ درویشی چٹکلہ۔ سہل نسخہ۔ سہل علاج۔ جھومنتر +

فقیری لینا (ا) فعل متعدی:۔ درویشی اختیار کرنا۔ تارک الدنیا ہونا +

فقیہہ (ع) اسم مذکر:۔ علم فقہ کا عالم۔ علم دین کا فاضل۔ شرعی مسئلوں سے واقف + مفتی +

فک (ع) اسم مونث:۔ دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا۔ رہا کرنا۔ چھڑانا۔ رہائی۔ خلاصی۔ (۲) نحو:۔ وہ اضافت جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے صاحب دل۔ صاحب غرض۔ شاہ جہان وغیرہ +

فک اضافت (ع) اسم مونث:۔ اضافت کا چھوڑ دینا۔ اضافت نہ پڑھنا۔ وہ اسم جس کی اضافت چھوڑ دیں تو کچھ مضائقہ نہ ہو۔ جیسے صاحب خرد۔ شہنشاہ وغیرہ +

فک الرہن (ع) اسم مذکر:۔ رہن شدہ چیز کا چھڑانا۔ انفکاک رہن۔ گروی کو چھڑانا +

فکر (ع) اسم مونث و مذکر:۔ (۱) سوچ۔ بچار۔ اندیشہ۔ تردد۔ چنتا۔ اندیشہ تدبیر۔ ؎

فکر ہے ان کو متاع حسن کے نیلام کی پیر ہو چھوڑئے اگر بولی ہمارے نام کی (امیر)

(۲) (ا):۔ خیال۔ دھیان + دغدغہ۔ ؎

قرار آہی گیا غم میں جی سنبھل ہی گیا گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا (امیر)

(۳) (ا):۔ غم۔ رنج۔ اندوہ۔ ملال خاطر۔ وہ اندیشہ جو محل اندوہ میں ہو (۴) (ا):۔ غور۔ تامل۔ خوض۔ (۵) (ا):۔ پروا۔ حاجت۔ حتیاج۔ جیسے تمہیں روٹی کی کچھ فکر نہیں۔ (۶) (ا):۔ سوجھنا۔ تدبیر۔ ٹھکانا۔ جیسے اب اپنی اپنی فکر آپ کر لو +

فکر کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) تامل کرنا۔ سوچنا۔ بچارنا۔ خیال کرنا۔ غور کرنا (۲) تدبیر کرنا۔ سوجھا کرنا۔ (۳) رنج کرنا۔ غم کرنا جیسے اب فکر کرنے سے کیا ہوتا ہے +

فکر معاش یا معیشت (ع) اسم مذکر:۔ زندگی بسر کرنے کا سوچ۔ روٹی کمانے اور کسی دھندے کا خیال۔ فکر روزی۔ ؎

کیوں در پئے کشتن ہے تو اے فکر معیشت سینہ تو مرا چاک ہے گندم سے زیادہ (نصیر)

یاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغۂ حشر آسودگی حرفیست بیاں ہے نہ وہاں ہے (سودا)

فکر مند (ع + ف) صفت:۔ متفکر۔ اندیشہ ناک۔ متردد۔ چنتا رکھنے والا + غمگین +

فکر مندی (ا) اسم مؤنث:۔ (عوام) فکر۔ خیال۔ سوچ۔ بچار۔ تفکر۔ تردد۔

فگار (ف) صفت:۔ (کہنات میں) زخمی۔ مجروح۔ گھائل۔ جیسے دل فگار + آزردہ۔ زخم رسیدہ +

فلاح (ع) اسم مونث:۔ رستگاری۔ فیروزی۔ فتح مندی۔ کامیابی۔ بامرادی۔ آرام۔ راحت۔ آسودگی + نیکی۔ بھلائی۔ خیر + نجات۔ سلامتی۔ پناہ + عمدگی۔ خوبی +

فلاح کو پہنچنا (ا) فعل لازم:۔ بھلائی حاصل کرنا۔ نیکی کمانا۔ فائدہ اٹھانا۔ فیض پانا۔ پھل پانا۔ مراد کو پہنچنا۔ ؎

فلا

اس عاشق غریب کو گردہ ستائینگے پتھریں گے کس علاج کو کیا فیض پائینگے (محمد)

فَلاحت (ع) اسم مؤنث:- کشاورزی۔ زراعت بیج بونے اور درخت لگانے کی صنعت۔ کشتکاری۔ کھیتی باڑی۔ بونا جوتنا +

فَلاخَن (ف) اسم مؤنث:- مخفف فلاخان۔ گوپیا۔ گوپن۔ وہ رسی کا آلہ جس میں پتھر رکھ کر پھینکتے ہیں۔ (اس کا قافیہ من دکلشن وغیرہ کے۔ ماتھ آتا ہے)

فَلاسِفَہ (یونانی الاصل) اسم مذکر:- (۱) فلسفی بمعنی حکیم کی جمع۔ (۲) ایک معجون کا نام جو نہایت گرم اور امراض باردہ میں کارآمد ہے +

فلاطُون (یونانی) اسم مذکر:- افلاطون کا مخفف اختصار دار المملکۃ یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد مشہور حکیم جو ۴۴۰ برس قبل از مسیح فوت ہوا ؎

جیسے میرے ساغر سرشار وحشت کا نشہ چھپ گیا خم میں مری سوت فلاطوں دیکھکر } ذوق
علم جس کو عشق یا درجس کا جامع وخت نہیں وہ فلاطوں ہے تو بھی قابل جست نہیں

فَلاکت (ع) اسم مؤنث:- فلک زدگی۔ مفلسی۔ ناداری۔ مصیبت۔ نحوست۔ بپتا۔ گردش۔ شامت (یہ متاخرین کا وضع کیا ہوا جعلی مصدر ہے)

فلاکت زدہ (ع+ف) صفت:- مصیبت کا مارا۔ شامت زدہ۔ مفلس نادار۔ بدنصیب۔ بدبخت۔ بدطالع +

فُلاں (ع) اسم مذکر:- (۱) شخص فرضی۔ اکا ڈھکا۔ عمرو زید۔ بکر و خالد ولید۔ نتھو جگہد۔ حامد محمود وغیرہ (۲) کوئی۔ کسی۔ کوئی ایک۔ کوئی سا (۳) نا بردہ۔ وہ۔ وہ آدمی۔ شخص غائب کی طرف اشارہ۔ جیسے فلان ابن فلاں +

فَلان (۱) اسم مذکر و مؤنث:- اندام نہانی۔ شرمگاہ زن و مرد۔ اشارہ طرف عضو تناسل + کس۔ فرج + قضیب۔ ذکر +

فَلان مَرانی (۱) اسم مؤنث:- کس مرانی۔ کسبی۔ قحبہ۔ چھنال +

فُلانا (۱) اسم مذکر:- (۱) فلاں شخص۔ وہ آدمی۔ شخص معلوم۔ جیسے فلانے کی ماں نے خصم کیا بہت بُرا کیا کر کے چھوڑ دیا اور بھی بُرا کیا۔ (۲) آلہ تناسل +

فلانی (۱) اسم مؤنث:- (۱) فرضی عورت۔ اکی ڈھکی۔ زن معلومہ۔ (۲) کس فرج۔ قُبل +

فِلِزّ (ع) اسم مؤنث:- (بکسرتین و بضمتین) وہ کانی جوہر جس میں پگھلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت ہو۔ دھات۔ جیسے رانگ۔ تانبا۔ چاندی۔ سونا لوہا۔ سیسا۔ جست وغیرہ +

فِلِزّات (ع) اسم مؤنث:- فلز کی جمع۔ دھاتیں +

فَلس (ع) اسم مذکر:- (۱) تانبے کا سکّہ۔ پیسہ۔ (۲) مچھلی کا کھپرا۔ مچھلی کے اوپر کا چھلکا + المتاس کا قرص +

فلک

فَلسَفہ (یونانی) اسم مذکر:- حکمت۔ دانائی۔ دانشمندی + علم حکمت۔ آت ہمرگ۔ علم موجودات + حکیم پر دانش مند ہونا (یہ جعلی مصدر لفظ فیلاسوفا سے بنا لیا گیا ہے، لفظ اول بمعنی محب و ثانی بمعنی حکمت یعنی حکمت دوست +

فَلسَفی (یونانی الاصل) صفت:- (۱) فلسفہ جاننے والا حکیم۔ محقق اشیا۔ بحث کرنے والا (۲) حکیمانہ۔ فیلسوفانہ۔ فلاسفانہ +

فَلالین (انگلش Flannel) (فلانیل کا بگڑا ہوا لفظ) وہ نہایت ملائم گدگدا روئیں دار اونی کپڑا جو ڈھیلا ڈھالا بنا ہوا ہوتا ہے۔ یہ لفظ پرانی فرنچ کے لفظ Flaine فلے نے سے جس کے معنی تکیہ کا غلاف ہیں نکلا ہے +

فُلس کیپ (انگلش Foolscap) اسم مذکر:- وہ ولایتی دبیز کاغذ جو تقریباً ½۱۲ انچ سے لیکر ½۱۶ انچ تک ہوتا ہے +

فِلفِل (معرب پلپل) اسم مؤنث:- مرچ + (فلفل تین قسم کی ہے ایک دراز جو رنگ میں سرخ یا زرد ہوتی ہے دوسری سیاہ جو گول ہوتی ہے تیسری سفید کہ وہ بھی گول ہوتی اور دکھنی مرچ کے نام سے بکتی ہے)

فَلک (ع) اسم مذکر:- چرخ۔ آسمان۔ گگن۔ اکاس۔ ابر +

فلک الافلاک (ع) اسم مذکر:- نواں آسمان سب آسمانوں کا آسمان۔ عرش۔ کرسی +

فلک پر چڑھانا (۱) فعل متعدی:- آسمان پر چڑھانا۔ کمال عزت اور افتخار بخشنا۔ نہایت خوش کرنا ؎

اُس شوخ نے کل باتوں باتوں میں فلک تک سو بار چڑھایا مجھے سو بار اُتارا (نامعلوم)

فلک پر دماغ ہونا (۱) فعل لازم:- نہایت مغرور اور متکبر ہونا۔ اترانا۔ ؎

بجا نہیں فلک پہ گر اُس کا دماغ ہو روے زمین پہ وہ متابان ہے دوسرا (معروف)
دماغ اُس کا فلک پر کیوں نہ ہووے کہ وہ رکھتے ہیں اپنا چاند سا منہ (معروف)

کیوں کہدیا کہ آتی ہے تجھ سے بھی بوئے دوست } [illegible]
ہے آج کل دماغ فلک پر شمال کا

فلک پر دن کو تارے نظر آنا (۱) فعل لازم:- (۱) نہایت دوربین اور تیز نظر ہونا (۲) دن کو ایسا اندھیرا ہو جانا کہ تارے دکھائی دینے لگیں۔ تاریکی کے مبالغہ کے واسطے بولتے ہیں ؎

فلک پہ خلق کو تارے لگے نظر آنے اُنھوں نے دن کو جو زلف سیاہ دکھلائی (عارف)

نقی

ساری رہا ہے۔

فقیر کی صدا (ہ) اسم مؤنث:۔ فقیر کے مانگنے کا گیت یا دعا مانگنا۔ فقیر کی آواز

فقیر کی صورت سوال ہے (ہ) فقرہ:۔ محتاج کے بشرے سے اُس کی ضرورت ٹپکتی ہے۔ ؎

پہچان لو فقیر کی صورت سوال ہے ٭ تم جان لو یہ ہے مرے سائل کی آرزو (داغ)

(مصرعہ) میں وہ فقیر ہوں مری صورت سوال ہے ٭

فقیر ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خدا کی یاد یا کسی کے عشق میں تارک الدنیا بن جانا۔ جوگ لے لینا۔ ؎

بیٹھے ہیں عشاق ہو کر تیری آنکھوں پر فقیر
ورنہ کیوں بستر ہے کیوں ہیں ہرن کی کھال کا } داغ

(۲) مفلس و نادار ہو جانا۔ محتاج ہو جانا۔ تنگدست ہو جانا +

فقیرانہ (ع + ف) تابع فعل:۔ (۱) درویشانہ۔ درویشوں کا سا۔ درویشوں اور محتاجوں کی مانند ؎

ملے کیونکر ہمیں آنا تری محفل میں اے جاناں
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ } ظفر

(۲) اسم مذکر:۔ وہ زمین جو فقرا کے گذارے کے واسطے وقف کر دی جائے +

فقیرنی (ہ) اسم مؤنث:۔ فقیر کی تانیث۔ بھیک مانگنے والی عورت۔ محتاج عورت کنگلی + زبیدی +

فقیری (ع + ف) اسم مؤنث:۔ (۱) درویشی۔ گدائی + مسکینی (۲) غریبی۔ محتاجی۔ مفلسی۔ افلاس۔ کنگلاپن (۳) صفت:۔ فقیر سے منسوب۔ فقیر سے متعلق جیسے فقیری ٹٹکا +

فقیری شیر کا برقع ہے (ہ) کہاوت:۔ یعنی فقیری بہت بڑا پردہ ہے اس میں بڑے بڑے کامل نکل آتے ہیں +

فقیری ٹٹکا (ہ) اسم مذکر:۔ درویشی چٹکلہ۔ سہل نسخہ۔ سہل علاج۔ چھو منتر +

فقیری لینا (ہ) فعل متعدی:۔ درویشی اختیار کرنا۔ تارک الدنیا ہونا +

فقیہ (ع) اسم مذکر:۔ علم فقہ کا عالم۔ علم دین کا۔ فاضل۔ شرعی مسئلوں سے واقف + مفتی +

فک (ع) اسم مؤنث:۔ دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا۔ رہا کرنا۔ چھوڑنا رہائی۔ خلاصی۔ (۲) نحو:۔ وہ اضافت جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے صاحب دل۔ صاحب غرض۔ شاہجہان وغیرہ +

فلا

فک اضافت (ع) اسم مؤنث:۔ اضافت کا چھوڑ دینا۔ اضافت نہ پڑھنا۔ وہ اسم جس کی اضافت چھوڑ دیں تو کچھ مضائقہ نہ ہو۔ جیسے صاحب خرد۔ شہنشاہ وغیرہ +

فک الرہن (ع) اسم مذکر:۔ رہن شدہ چیز کو چھڑانا۔ انفکاک رہن۔ گرو ہوئی کو چھڑانا +

فکر (ع) اسم مؤنث و مذکر:۔ (۱) سوچ۔ بچار۔ اندیشہ۔ تردد۔ چنتا۔ اندیشہ۔ تدبیر ؎

فکر ہے اُن کو متاع حسن کے نیلام کی ٭ پھر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی (اسیر)

(۲) ا:۔ خیال۔ دھیان + دغدغہ ؎

ذرا آہ کیا غم میں جی سنبھل ہی گیا ٭ گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا (اسیر)

(۳) ا:۔ غم۔ رنج۔ اندوہ۔ ملال خاطر۔ وہ اندیشہ جو ملال و اندوہ میں ہو (۴) ا:۔ غور۔ تامل۔ خوض۔ (۵) ا:۔ پروا۔ حاجت۔ احتیاج۔ جیسے تمہیں روٹی کی کچھ فکر نہیں۔ (۶) ا:۔ سوجھا۔ تدبیر۔ ٹھکانا۔ جیسے اب اپنی اپنی فکر آپ کر لو +

فکر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تامل کرنا۔ سوچنا۔ بچارنا۔ خیال کرنا۔ غور کرنا (۲) تدبیر کرنا۔ سوجھا کرنا۔ (۳) رنج کرنا۔ غم کرنا جیسے اب فکر کئے سے کیا ہوتا ہے +

فکر معاش یا معیشت (ع) اسم مذکر:۔ زندگی بسر کرنے کا سوچ۔ روٹی کمانے اور کسی دھندے کا خیال۔ فکر روزی ؎

کیوں در پئے کشتن ہے تو اے فکر معیشت ٭ سینہ تو مرا چاک ہے گندم سے زیادہ (نصیر)
یاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر ٭ آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے (سودا)

فکرمند (ع + ف) صفت:۔ متفکر۔ اندیشہ ناک۔ متردد۔ چنتا رکھنے والا + غمگین +

فکرمندی (ہ) اسم مؤنث:۔ (عوام) فکر۔ خیال۔ سوچ۔ بچار۔ تفکر۔ تردد۔

فگار (ف) صفت:۔ (کتابت میں) زخمی۔ مجروح۔ گھائل۔ جیسے دل فگار + آزردہ۔ زخم رسیدہ +

فلاح (ع) اسم مؤنث:۔ رستگاری۔ فیروزی۔ فتح مندی۔ کامیابی۔ بامرادی۔ آرام۔ راحت۔ آسودگی + نیکی۔ بھلائی۔ خیر + نجات۔ سلامتی۔ پناہ + عمدگی۔ خوبی +

فلاح کو پہنچنا (ہ) فعل لازم:۔ بھلائی حاصل کرنا۔ نیکی کمانا۔ فائدہ اُٹھانا۔ فیض پانا۔ پھل پانا۔ مراد کو پہنچنا۔ ؎

فلا

اس عاشق غریب کو گردہ ستائینگے پہنچیں گے کس فلاح کو کیا فیض پائینگے (ممیر)

فَلاحت (ع) اسم مؤنث:- کشاورزی- زراعت بیج بونے اور درخت لگانے کی صنعت- کشتکاری- کھیتی باڑی- بونا جوتنا +

فَلاخَن (ف) اسم مؤنث:- مخفف فلاخان- گوپیا- گوپن- وہ رسی کا آلہ جس میں پتھر رکھ کر پھینکتے ہیں- (اسی کا قافیہ من دگلشن وغیرہ کے ساتھ آتا ہے)

فَلاسِفہ (یونانی الاصل) اسم مذکر:- (۱) فلسفی یعنی حکیم کی جمع- (۲) ایک معجون کا نام جو نہایت گرم اور امراض باردہ میں کارآمد ہے +

فلاطوں (یونانی) اسم مذکر:- افلاطون کا مخفف (حضرت) افلاطون یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد مشہور حکیم جو ۴۲۸ برس قبل از مسیح پیدا ہوا فوت ہوا ہے

جیسے میرے ساغر سرشار وحشت کا نشہ چھپ گیا خم میں سری صورت فلاطوں دیکھکر
علاج اس کا عشق اور جس کا علاج وحشت نہیں وہ فلاطوں ہے کوئی قابض جہت نہیں (ذوق)

فَلاکت (ع) اسم مؤنث:- فلک زدگی- مفلسی- ناداری- مصیبت- نحوست- پتیا- گردش- شامت (یہ متاخرین کا وضع کیا ہوا جعلی مصدر ہے)

فلاکت زدہ (ع+ف) صفت:- مصیبت کا مارا- شامت زدہ- مفلس نادار- بدنصیب- بدبخت- بدطالع +

فُلاں (ع) اسم مذکر:- (۱) شخص فرضی- اکا ڈھکا- عمرو زید- بکر خالد ولید- لَلّو جگّدر- حامد محمود وغیرہ (۲) کوئی کسی- کوئی ایک- کوئی سا (۳) نابردہ- وہ- وہ آدمی- شخص غائب کی طرف اشارہ- جیسے فلان ابن فلان +

فَلان (ا) اسم مذکر و مؤنث:- اندام نہانی- شرمگاہ زن و مرد- اشارہ طرف عضو تناسل + کس- فرج + قضیب- ذکر +

فَلان مَرانی (ا) اسم مؤنث:- کس مرانی- کستو- قحبہ- چھنال +

فُلانا (ا) اسم مذکر:- (۱) فلاں شخص- وہ آدمی- شخص معلوم- جیسے فلانے کی ماں نے خصم کیا بہت برا کیا کر کے چھوڑ دیا اور بھی برا کیا- (۲) آلہ تناسل +

فلانی (ا) اسم مؤنث:- (۱) فرضی عورت- اکی ڈھکی- زن معلومہ- (۲) کس فرج- قُبل +

فِلِزّ (ع) اسم مؤنث:- (بکسرتین و بفتحتین) وہ کانی جوہر جس میں پگھلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت ہو- دھات- جیسے رانگ- تانبا- چاندی- سونا لوہا- سیسا- جست وغیرہ +

فِلِزّات (ع) اسم مؤنث:- فلز کی جمع- دھاتیں +

فَلس (ع) اسم مذکر:- (۱) تانبے کا سکہ- پیسہ- (۲) مچھلی کا کھپرا- مچھلی کے

فلک

دیر کا چھلکا + المتاس کا قرص +

فَلسفہ (یونانی) اسم مذکر:- حکمت- دانائی- دانشمندی + علم حکمت- آت جوگ- علم موجودات + حکیم یا دانشمند ہونا (یہ جعلی مصدر لفظ فیلا سوفا سے بنا لیا گیا ہے) لفظ اول بمعنی محب و ثانی بمعنی حکمت یعنی حکمت دوست +

فَلسَفی (یونانی الاصل) صفت:- (۱) فلسفہ جاننے والا حکیم- محقق اشیا- بشٹا چاریا (۲) حکیمانہ- فیلسوفانہ- فلاسفانہ +

فَلالین (انگلش Flannel) فلانیل کا بگڑا ہوا لفظ) وہ نہایت ملائم گدگدا روئیں دار اونی کپڑا جو ڈھیلا ڈھالا بنا ہوا ہوتا ہے- یہ لفظ پرانی فرنچ کے لفظ Flaine فلین سے جس کے معنی تکیہ کا غلاف ہیں نکلا ہے +

فُلس کیپ (انگلش Foolscap) اسم مذکر:- وہ دو ورقہ ولایتی دبیز کاغذ جو تقریباً ½۱۳ انچ سے لیکر ½۱۶ انچ تک ہوتا ہے +

فِلفِل (معرب پلپل) اسم مؤنث:- مرچ + (فلفل تین قسم کی ہے ایک دراز جو رنگ میں سرخ یا زرد ہوتی ہے دوسری سیاہ جو گول ہوتی ہے تیسری سفید کہ وہ بھی گول ہوتی اور دکھنی مرچ کے نام سے بکتی ہے)

فَلک (ع) اسم مذکر:- چرخ- آسمان- گگن- اکاس- ابر +

فلک الافلاک (ع) اسم مذکر:- نواں آسمان سب آسمانوں کا آسمان- عرش- کرسی +

فلک پر چڑھانا (ا) فعل متعدی:- آسمان پر چڑھانا- کمال عزت اور افتخار بخشنا- نہایت خوش کرنا ؎

اُس شوخ نے کل باتوں باتوں میں فلک کے سو بار چڑھایا مجھے سو بار اُتارا (نامعلوم)

فلک پر دماغ ہونا (ا) فعل لازم:- نہایت مغرور اور متکبر ہونا- اترانا ؎

جانہیں فلک پہ گر اُس کا دماغ ہو روئے زمین پہ وہ- تاباں ہے دوسرا (معروف)
دماغ اُس کا فلک پر کیوں نہ ہووے کہ وہ رکھتے ہیں اپنا چاند سا تنہ (معروف)

کیوں کہدیا کہ آتی ہے تجھ سے بھی بوئے دوست
ہے آج کل دماغ فلک پر شال کا (ظہیر)

فلک پر دن کو تارے نظر آنا (ا) فعل لازم:- (۱) نہایت دوربین اور تیز نظر ہونا (۲) دن کو ایسا اندھیرا ہو جانا کہ تارے دکھائی دینے لگیں تاریکی کے مبالغہ کے واسطے بولتے ہیں ؎

فلک پہ خلق کو تارے لگے نظر آنے اُنہوں نے دن کو جو زلف سیاہ دکھلائی (عارف)

(۳) مرتے وقت یا مصیبت کے وقت سے بھی مراد ہوا کرتی ہے ×

فلک پر سر کھینچنا (ہ) فعل لازم :- نہایت بلند اور اونچا ہونا ؎

سر بہت فتنۂ محشر نے فلک پر کھینچا   پر ترے قامت دلکش کے برابر نہ ہوا (شیدا)

فلک سیر (ہ) اسم مؤنث :- بھنگ - سبزی - مہادیو کی بوٹی - کولاپتی - تکھا - بوٹی ؎

بیخودی ہے کہ بے حیائی ہے   یا فلک سیر تو نے کھائی ہے (شوق)

انیس یہ سوجھی فلک سیر کی ترنگ میں آج   کہ چل کے دھوئیے اب شستِ آفتاب میں پاؤں (رشک)

فلک کو خبر نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت بیخبری اور کمال ہی غضب ہونا - انتہا سے بے خبر ہونا - کسی کے طالع کو بھی خبر نہ ہونا ؎

تجھ رخ میں ہے جو لطف ملک کو خبر نہیں
خورشید کیا ہے اُس کے فلک کو خبر نہیں } (۱)

(۱) اس شعر کو شمس البیان والے اور شکسپیر نے تو میر عبداللہ تجرد کا لکھا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ وہاں رُو ہے اور یہاں رخ مگر صاحب آب حیات جو بہت محقق اور زبان اُردو کے مسیحا بلکہ خضر ہند ہیں وہ حضرت سودا کا بتلاتے ہیں چنانچہ ہم نے بھی انہیں کے موافق لکھا شاید کلیات میں بھی نکلے)

فلک نظر آنا (ہ) فعل لازم :- خدا یاد آنا - ایسی مصیبت پڑنا کہ اُس میں خدا کی لو لگے ×

فلک یاد آنا (ہ) فعل لازم :- مصیبت یاد آنا - زمانہ کی گردش کا سامنا ہونا - موت نظر آنا - خدا دکھائی دینا - فرشتے نظر آنا ؎

ہو گیا حسرت پرواز میں دل سو ٹکڑے   ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا (امانت)

ایسا بھی آدمی نہیں دیکھا ہے آج تک   آنکھوں میں دیکھ چبھتی ہے وہ نوک مژہ پلک
ایسا نہیں کہ چاند سا چہرہ ہو بے نمک   کوٹھے پہ رکھے پاؤں تو یاد آتا ہے فلک
جلتے ہیں پر فرشتوں کے کہنا ہے اب فضول
انسان کی دعا بھی نہیں ہوتی ہے قبول } (نظیر اکبر آبادی)

فلکی (ع + ف) صفت :- آسمانی - سماوی - اکاسی - عُلوی - عالم بالا کا ×

فُلُوس (ع) اسم مذکر :- فلس کی جمع مگر ہندوستانی مفرد بولتے ہیں - تانبے کا سکہ - پیسہ × قرس المناس ×

فِلولجی (انگلش Philology) اسم مؤنث :- علم زبان - تحقیق زبان - تراکیب زبان کی کیفیت اور اُس کی ماہیت کی واقفیت - صرف و نحو اور مادّوں اور کسے زبان کی دیگر زبانوں کے رشتے سے واقف ہونے کا علم ×

فَلِیتہ (ہ) اسم مذکر - غلط العوام - صحیح فتیلہ (۱) بتی - پلیتہ × موٹی بتی - چراغ کی بتی - (۲) توپ یا بندوق کا توڑا - شتابہ - (۳) وہ بٹا ہوا ڈورا سا جو انگر کھوں وغیرہ میں دیکر اوپر سے لڑھیا دیا جاتا ہے - (۴) تعویذ کی بتی جس کی دھونی بیمار یا آسیب زدہ کو دی جاتی یا اُس کے سامنے جلائی جاتی ہے ×

(فلیتہ کی نسبت یہ خیال بھی ہو سکتا ہے کہ فلتت بمعنی ناگا سے ماخوذ ہو اور اس کے معنی ناگا و یعنی جلد گیرندۂ شعلہ ہوں غرض اُردو دونوں صورتوں میں رہتا ہے)

فلیتہ جلانا (ہ) فعل متعدی :- بتی روشن کرنا - آسیب زدہ کے سامنے تعویذ کی بتی جلانا ×

فلیتہ دینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آگ سلگانا - آگ جلانا - آگ روشن کرنا جس طرح حلوائی تیل میں کپڑا تر کر کے بھٹی میں آگ جلاتے ہیں - (۲) توڑا دکھانا - بندوق کو شتابہ لگانا - توپ یا بندوق چلانا - (۳) سیون کے اندر ڈورا رکھنا - (۴) آسیب زدہ کو جنتر یا تعویذ کی دھونی دینا ×

فلیتہ دکھانا (ہ) فعل متعدی :- شتابہ دینا - توڑا لگانا - بندوق یا توپ کو آگ دینا × جلانا - آگ لگانا جیسے اس چھپر کو فلیتہ دکھاؤ ×

فلیتہ سنگھانا (ہ) فعل متعدی :- تعویذ یا جنتر کی دھونی دینا ×

فَم (ع) اسم مذکر :- مُنہ - دہن - مکھ - فوہ - دہاں ×

فَمِ رَحِم (ع) اسم مذکر :- بچہ دان کا مُنہ - زہدان کا مُنہ ×

فَمِ مِعدہ (ع) اسم مذکر :- معدہ کا مُنہ - کوڑی - معدے کا سوراخ جہاں سے غذا داخل ہوتی ہے ×

فَن (ع) اسم مذکر :- (بالفتح و تشدید نون مگر فارسی والے بہ تخفیف بھی مستعمل کرتے ہیں) (۱) حال - وضع - طرح - انداز - ڈھنگ - نوع - قسم - گونہ - (۲) ف :- گُن - کرتب - دستکاری - ہنر × جوہر - دانش - علم کی شاخ ؎

قسمت ہی سے ناچار ہوں اے ذوق وگرنہ   سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
ہوش و خرد گئے نگہ سحر فن کے ساتھ   اب جو ہے اپنی بات سو دیوانہ پن کے ساتھ } (ذوق)

(۳) ف :- مکر - فریب - دھوکا - چال - دم ؎

زلف افعی وش کو دھوئے گر وہ پُرفن آب میں
ہو بجائے موت پیدا مار رہزن آب میں } (ذوق)

غیر یارا کے وہ فن سے نکل گیا   سورج گھٹا کے چاند گہن سے نکل گیا (امانت)

مفسدے جو کہ ہوں اُس چشم سیہ سے کم ہیں
فتنہ پردازی جسے کہتے ہیں فن ہے کس کا } (کلیم)

فن

(۴) حرف فارسی ہیں: کشتی کا داؤں + راہ۔ راستہ + نغز بقاعدہ تجرید
یعنی راہ نغمہ سے صرف نغز مراد لی ہے

چہ دانی کہ من خود چو فن بیز نم دہل بر در خویشتن میز نم (نظامی)

(فن بمعنی فریب جو اہل فارس نے مستعمل کیا ہے شاید فند کا مخفف ہو)

فن فریب (ف) اسم مذکر: - (باہم مترادف ہیں) ہیپھیر۔ دلالے۔ چھل بٹے۔ ٹھگ
ودیا۔ عیاری و مکاری +

فنا (ع) اسم مؤنث: - (۱) نیستی۔ معدومیت۔ موت۔ ہلاکت۔ مرگ۔ مٹنا۔
اخیر ہونا۔ تمام ہونا۔ ناس۔ ہناس۔ بربادی ہے

جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے اُسکی غفلت پر فنا اُسوقت ہنستی خوب ہے (ظفر)

(۲) صفت: - معدوم۔ ناپید۔ نیست +

فنافی الشیخ (ع) اسم مذکر: - فقر کے ایک مرتبہ کا نام جس میں مرید ہر وقت اپنے
مُرشد کے دھیان میں ڈوبا ہوا اور مستغرق رہتا ہے +

فنافی اللہ (ع) اسم مذکر: - فقر کے اُس اعلےٰ مقام کا نام ہے جس میں عارف
لوگ ہر وقت اپنی اور تمام عالم کی نیستی اور خدا تعالےٰ کی ہستی معلوم کرتے رہتے
ہیں۔ خدا تعالےٰ کی حقیقت اور معرفت میں ڈوب جانے کا مرتبہ۔ روح میں
روح کے سمانے کا مرتبہ +

فنافی اللہ ہونا (ا) فعل لازم: - (۱) روح میں روح ملنا۔ خدا تعالےٰ کی
حقیقت اور ماہیت میں ڈوبنا۔ خدا تعالےٰ کی محبت میں اپنے کو مٹا دینا۔ ہے

فنافی اللہ ہو کر پاؤں عمر جاوداں ایسی
مسیح و خضر کی ہستی سے بڑھکر ہو عدم میرا (ذوق)

(۲) مرمٹنا۔ برباد ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔ (۳) فوت ہونا۔ ہلاک ہونا۔
مرجانا +

فنا کرنا (ا) فعل متعدی: - کھونا۔ برباد کرنا۔ مٹانا۔ نیست و نابود کرنا۔ ناپید
کرنا۔ نام کو نہ رکھنا۔ اُجاڑنا۔ ویران کرنا۔ تلف کرنا۔ معدوم کرنا۔
خاک میں ملانا۔ ملیا میٹ کرنا +

فنا ہوجانا (ا) فعل لازم: - (۱) مٹ جانا۔ تباہ ہوجانا۔ خاک میں ملجانا۔ ناپید
ہوجانا۔ غارت ہوجانا۔ (۲) عاشق ہوجانا۔ مفتون ہوجانا۔ کسی پر
مٹ جانا +

فِنانشل (انگلش) Financial صفت: - صیغۂ مالی۔ خزانہ یا خراج
یا آمدنی ملک کے متعلق +

فوا

فنانشل کمشنر (انگلش) اسم مذکر: - صیغۂ مال کا محتمم۔ خراج ملک اور خزانہ
کا افسر اعلےٰ +

فنانشلی (ا) اسم مؤنث: - فنانشل کمشنر کی عدالت۔ صیغۂ مال کی کچہری۔
خراج ملک کا دفتر +

فَنَد (ف) اسم مذکر: - مکر۔ فریب۔ حیلہ۔ پھند +

فند فریب (ف) اسم مذکر: - چھند بند۔ مکر و دغا۔ دم جھانسا۔ چھل بٹا +

فُندُق (ع) اسم مؤنث: - (مشہور فندق) ولایت کے ایک مشہور میوے
کا نام جو نہایت سُرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے چونکہ وہ سرانگشتِ
حنابستہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس وجہ سے کبھی لب معشوق اور
اکثر سرانگشت حنابستہ یا انگلیوں کے سُرخ سِروں سے مراد لیتے ہیں ہے

نے رنگ کفک ہوں نہ ترا فندق پا ہوں
میں کچھ نہیں لیکن ترے قدموں سے لگا ہوں ([illegible])

کیوں لبھاتی ہے مرے دل کو تو او فندق یار
کیوں جہاں میں مجھے انگشت نما کرتی ہے ([illegible])

یوں لگا فندق تو لے شانہ اُسکے ہاتھ میں
اس صفائی سے لگے ہرگز نہ ڈورے دل پر حنا ([illegible])

فُندُقیں لگانا (ا) فعل متعدی: - انگلیوں کے سِروں یا پوروں کے اوپر
مہندی لگانا ہے

انگلیاں اُن کو لگانی انگلیوں میں فندقیں نوک مژگاں پر مرے رشک جگر گون کیکر (ذوق)

(اُردو والے بول چال میں بکسر فا و بفتح دال مہملہ بولتے ہیں +

فَنڈ (انگلش) Fund اسم مذکر: - وہ نقد جس کی آمدنی کسی خاص
کام کے واسطے رکھی جائے۔ راس المال۔ پونجی۔ سرمایہ جمع۔ مال۔ دھن
بضاعت جیسے لوکل فنڈ جو روپیہ ضلع کی کمیٹی کے متعلق ہو +

فَنَل (انگلش فنل Funnel کا بگڑا ہوا لفظ) (۱) قیف۔ کیف۔ چونگا۔ بوتل
وغیرہ میں رقیق چیز ڈالنے کا نلی دار آلہ۔ (۲) کمانی۔ لوہے کا چکر جو گھڑی کے
اندر یا سیم لوگوں کے سایہ یا بگی کی گدی وغیرہ میں ہوتا ہے +

فُنُون (ع) اسم مذکر: - فن کی جمع جس کے معنی اہل فارس ہنر اور بند کشتی
کے لیتے ہیں +

فوّارہ (ع) اسم مذکر: - (۱) اُبال۔ اُبھان۔ سرجوش۔ (۲) وہ ظرف جس میں
سے پانی اُبلے۔ پھُہارا۔ پچکاری۔ (۳) بفتح فا: - نہایت جوش مارنے والا

فوا

ماخوذ از فور بمعنی جوشیدن + منبع ۔ چشمہ ۔ جھرنا ۔ آبشار +

(اِس لفظ کے عربی الاصل ہونے میں کلام ہے کیونکہ جس معنی میں اہل فارس و اہل زبان ہند اسے مستعمل کیا ہے عربی تصانیف اور کتب میں نہیں آیا البتہ قاموس میں منبع آب کے معنی پائے جاتے ہیں اگر بالفرض یہ لفظ عربی زبان میں اس معنی میں آیا بھی ہو تو معرب ہے اور ہندی پھہارا سے بنایا گیا ہے جو پھہار بمعنی باریک قطرات آب سے مشتق ہے عربی میں بہت سے ہندی الاصل الفاظ مانے جاتے ہیں جن میں اسی قسم کا تصرف ہوا ہے جیسے چندل سے صندل تری پھل سے اطریفل میں سے فلفل کسان پھل سے قرنفل وغیرہ +

فوارہ چلنا یا چھوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ پانی کا زور کے ساتھ اُبلنا ۔ آب افشانی ہونا ۔ باریک باریک دھاریں چلنا ؎

شعلے سے نکلتے ہیں دہن سے　فوارے سے چھٹتے ہیں بدن سے　(ارشد)
خون کے فوارے چھوٹ گئے +

فواکہ (ع) اسم مذکر ۔ جمع فاکہ ۔ میوے +

فوائد (ع) اسم مذکر :۔ فائدہ کی جمع +

فوت (ع) اسم مؤنث :۔ نیست ہونا ۔ جاتا رہنا ۔ معدوم ہونا ۔ موت ۔ مرگ ۔ قضا ۔ کال ۔ انتقال +

فوت ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مرنا ۔ جہان سے گذرنا ۔ پرلوک کو جانا ۔ قضا کرنا ۔ انتقال کرنا ۔ (۲) جاتا رہنا ۔ گم ہونا جیسے مطلب فوت ہونا ۔ شرط فوت ہونا ؎

یہ تپاک انی ہے مرگِ عاشقِ دلگیر سے　فوت ہوجاتا ہے مطلب آپکی تقریر سے　(صابر)

فوتی (ع + ف) صفت :۔ فوت شدہ ۔ مرا ہوا ۔ وفات یافتہ ۔ متوفی +

فوتی فراری (ع + ف) اسم مذکر :۔ اہل دفاتر کی اصطلاح میں مرنے یا کہیں بھاگ جانے والے سے مراد ہے + اُن زمینداروں کی فہرست جو مرگئے یا کہیں بھاگ گئے ہیں + فوت شدہ آدمیوں کا اسباب ۔ مال متوفی +

فوتی نامہ (ہ) اسم مذکر :۔ وہ تحریر یا کاغذ جو متوفی کے فوت ہونے کی اطلاع کے طور پر اُس کے گھر یا اُس کے افسر کو بھیجا جائے + مقتولوں کی فہرست + شہر کے مُردوں کا روزنامچہ جو کمیٹی یا کسے سرکاری افسر کی خدمت میں روز مرہ جائے +

فَوج (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) گروہ ۔ آدمیوں کا گروہ ۔ جتھا ۔ انبوہ ۔ بھیڑ ۔ ازدحام ۔ ہجوم ۔ جم غفیر ۔ (۲) سپاہ ۔ لشکر ۔ عسکر ۔ سینا ۔ کٹک ۔ جنگی آدمیوں کا مجمع ۔

فوز

نجانے امن میرے دل کو بچے لشکر غم　شکست پاگئی جو فوج قلعہ بند ہوئی　(صبا)

فوج بحری (ع) اسم مؤنث :۔ جنگی جہازوں کا بیڑا ۔ جہازی طاقت ۔ وہ سپاہ جو سمندروں کے استحکام اور بحری جنگ کے واسطے جہازوں پر رہتی اور پانی کی لڑائی کے فنون و قواعد سے خوب واقف ہوتی ہے +

فوج برّی (ع) اسم مؤنث :۔ خشکی کی فوج ۔ وہ سپاہ جو ملکوں میں لڑنے مرنے اور اُن کے استحکام کے واسطے ہو +

فوج بھرتی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ سپاہیوں میں نوکر رکھنا ۔ سپاہ نوکر رکھنا ۔ رنگروٹ بھرنا +

فوجدار (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) سپہدار ۔ سپہ سالار ۔ فوج کا افسر ۔ (۲) شہر کے باہر یا اندر کا حاکم ۔ کوتوال + مجسٹریٹ ۔ (۳) (ہ) فیلبان ۔ ہاتھی وان وہ شخص جو بادشاہ کی سواری میں ہاتھی پر آگے بیٹھے چنانچہ فوجدار خاں ایسے ہی لوگوں کا خطاب ہوتا ہے ۔ (اِس معنی میں یہ لفظ تعظیماً ہے)

فوجداری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ (۱) فوجدار کا عہدہ ۔ مجسٹریٹ کا عہدہ ۔ مجسٹریٹی ۔ (۲) (ہ) دیوانی کا نقیض ۔ وہ محکمہ یا عدالت جہاں لڑائی جھگڑے خون اور فساد وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوں ۔ عدالت نظامت ۔ (۳) (ہ) لڑائی ۔ دنگا ۔ جھگڑا ۔ فساد جیسے "فوجداری کے ارادے سے آیا تھا" +

فوجداری سپرد کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ مقدمہ عدالت سشن کے پاس بھیجنا ۔ دورے سپرد کرنا ۔ عدالت فوجداری کے اجلاس کے حوالہ کرنا +

فوجداری کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اول معلوم دوم لڑنا ۔ جھگڑا ۔ دنگا کرنا ۔ فساد کرنا +

فوج کشی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ چڑھائی ۔ دھاوا ۔ حملہ ۔ تاخت ۔ یورش +

فوج کشی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ فوج چڑھانا ۔ حملہ کرنا ۔ دھاوا کرنا ۔ چڑھائی کرنا ۔ یورش کرنا +

فوجی (ع + ف) صفت :۔ فوج سے متعلق ۔ لشکری ۔ جنگی ۔ جیسے فوجی خدمت ۔ فوجی افسر وغیرہ +

فَور (ع) اسم مذکر :۔ وقت ۔ ساعت ۔ گھڑی + جلدی ۔ سرعت ۔ شتابی +

فَوراً (ع) تابع فعل :۔ جھٹ ۔ جلدی سے ۔ چٹ پٹ ۔ جھٹ ۔ بلا توقف ۔ فی الفور ۔ جھٹ پٹ ۔ اُسی وقت +

فوز (ع) اسم مؤنث :۔ ظفر ۔ کامیابی ۔ مقصدوری ۔ فیروزی ۔ مقصدرسی ۔ بخوبی مقصد کو پہنچنا +

فوط

فوطہ (ف) اسم مذکر:- (اصل فوتہ) (۱) پیٹی۔ پٹکا۔ کمربند۔ (۲) حمام کی لنگی + رومال + پگڑی۔ (۳) وہ روپیہ جو رعایا سرکار میں داخل کرے۔ خراج۔ محصول۔ (۴) خزانہ۔ گنج۔ کنز۔ (۵) تھیلا۔ تھیلی۔ (۶) بیضہ۔ آنڈ۔ پیلڑ۔ خُصیہ۔ خایہ +

فوطہ چھٹکنا (ا) فعل لازم:- بیضہ بڑھ جانا۔ کسی ضرب کے باعث خصیہ کا اپنی جگہ سے سرک جانا +

فوطہ خانہ (ع + ف) اسم مذکر:- خزانہ۔ گنج +

فوطہ دار (ع + ف) اسم مذکر:- خزانچی۔ وہ ساہوکار جو کسی امیر کی سرکار میں صرف زر کا ذمہ دار ہو۔ تحویلدار۔ روکڑیا +

فوطہ داری (ا) اسم مؤنث:- خزانچی کا عہدہ۔ خزانچی گری۔ تحویلداری۔

فُوفَل (معرب پوپل) اسم مؤنث:- چھالیہ۔ پاری۔ کیپلی +

فوق (ع) صفت:- (۱) نقیض تحت۔ بالا۔ اوپر۔ اونچا۔ بلند۔ مرتفع (۲) اسم مذکر:- بلندی۔ اُونچائی۔ ارتفاع۔ پھُننگ۔ چوٹی۔ عروج۔ اوج۔ (۳) اسم مذکر:- سبقت۔ فوقیت ترجیح + عظمت۔ بزرگی۔ بڑائی۔ برتری۔ خوبی۔ فضیلت۔ بہتری +

فوق البھڑک (ا) صفت:- (غلط العوام) بھڑکیلا۔ بھڑک دار۔ چمکیلا۔ چکدار۔ زرق برق۔ چمکول۔ جگمگا +

فَوقُ العَادَت (ع) تابع فعل:- عادت سے بڑھ کر۔ بالا۔ عادت۔ بساط سے باہر۔ حد بشری سے باہر +

فوق رکھنا (ا) فعل متعدی:- فضیلت رکھنا۔ سبقت رکھنا۔ ترجیح رکھنا۔ بڑھکر ہونا۔ شرف رکھنا۔ فائق ہونا +

فوق لے جانا (ا) فعل متعدی:- سبقت لے جانا۔ فائق ہونا۔ شرف رکھنا۔ ترجیح رکھنا۔ بڑھ جانا +

فوقانی (ع) صفت:- اوپر کا۔ اوپر والا۔ بالائی + اوپر کے نقطے والی جیسے تاے فوقانی +

فوقیت (ع) اسم مؤنث:- بڑائی۔ عظمت۔ ترجیح۔ امتیاز۔ فخر۔ برتری۔ شرف۔ بزرگی۔ شان۔ فضیلت۔ خوبی۔ عمدگی۔ بہتری۔ قدر۔ منزلت۔ بالا دستی۔ غلبہ +

فَوقیت چاہنا (ا) فعل متعدی:- بڑائی چاہنا۔ ترجیح چاہنا۔ شرف چاہنا

فوقیت حاصل ہونا (ا) فعل لازم:- بڑائی ملنا۔ فائق ہونا۔ ممتاز ہونا۔ مفتخر ہونا۔ شرف پانا۔ برتر ہونا۔ عظمت پانا +

فہی

فوقیت رکھنا (ا) فعل متعدی:- شرف رکھنا۔ فائق ہونا۔ شرف بیجانا

فوقیت لے جانا (ا) فعل متعدی:- سبقت لے جانا۔ بڑھ جانا۔ غالب ہوجانا +

فُولاد (ف) اسم مذکر:- (۱) پولاد۔ ایک قسم کے نہایت سخت جوہردار لوہے کا نام + کھیڑی۔ اِسپات۔ سکیلا۔

سختئ ہجر یار سے دل میں ہوا جو درد موی ہماری آہ سے فولاد ہوگیا (آتش)

(۲) صفت:- سخت۔ کڑا + کٹھن۔ (۳) صفت:- مضبوط۔ اُستوار +

فولادی (ف) صفت:- (۱) فولاد کا بنا ہوا۔ اِسپات کا۔ (۲) اسم مؤنث:- بلم کی چھڑ۔ بھالے کی لکڑی۔ نیزے کا بانس۔ چھڑ۔ بانس +

فہرست (ف) اسم مؤنث:- فرد۔ چیزوں کی تفصیل۔ نقشہ۔ سیاہہ۔ وہ کاغذ جس میں کسی امر یا کسی چیز کی بالانفراد تفصیل ہو۔ سوچی پتر۔ جیسے فہرست کاغذات فہرست مضامین وغیرہ +

فہرست میں نام چڑھانا داخل کرنا یا لکھنا (ا) فعل متعدی:- رقوم میں نام درج کرنا۔ رجسٹر میں نام چڑھانا۔ جہرا کرنا۔ بھرتی کرنا +

فَہم (ع) اسم مؤنث:- بدھ۔ سمجھ۔ بُوجھ۔ دریافت۔ عقل۔ دانائی۔ گیان۔ تمیز۔ فراست۔ شعور۔ وقوف۔ رائے +

فہم ناقص (ع) اسم مؤنث:- عقل ناقص۔ ناکمل عقل۔ رائے ناقص۔ عقل کوتہ +

فہمائش (ف) اسم مؤنث:- ہدایت۔ نصیحت۔ سیکھ۔ پند۔ تلقین۔ تنبیہ۔ جتانا۔ سمجھانا۔ آگاہ کرنا +

فہمائش کرنا (ا) فعل متعدی:- سمجھانا۔ ہدایت کرنا۔ جتلانا۔ سمجھانا۔ آگاہ کرنا۔ متنبہ کرنا۔ تنبیہ کرنا +

فہمید (ف) اسم مؤنث:- سمجھ۔ عقل۔ رائے۔ جیسے آپ کی فہمید میں آیا +

فہمیدہ (ف) صفت:- سمجھدار۔ فہیم۔ ہوشیار۔ دانا +

فہوالمراد (ع) جواب یا حصول شرط۔ پس مراد حاصل۔ یہ فقرہ کسی شرط کے اخیر میں آیا کرتا ہے جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اگر فلاں امر اس طرح ظہور میں آئے تو ہماری یہی مراد ہے +

فہیم (ع) صفت:- دانا۔ سمجھدار۔ عقلمند۔ بدھوان۔ چتر۔ سُجان۔ باخبر۔ ہوشیار۔ صاحب ادراک۔ صاحب فراست۔ ذی شعور۔ زیرک۔ عقیل۔

فی

زود فہم - دانشمند - تیز فہم +

فی (ع) حرف جر:- (۱) درمیں - اندر - بیچ - بھیتر - درمیان - (۲) صفت:- ہر - ہر ایک - سرے - پیچھے - گیل - ساتھ - سر - جیسے فی آدمی فی من فی سیر فی کس وغیرہ (۳) (ا):- اسم مؤنث:- نقص - کمی - غلطی + دد کھ - دوش - کلنک - بٹا - داغ دھبا - عیب - قصور - کھوٹ - (اس کی وجہ تسمیہ فی ہو جانے میں دیکھو) (۴) (ا):- اسم مؤنث:- سازش - دغا - دال میں کالا - فریب - دھوکا - آنٹ سانٹ +

فی البدیہہ (ع) تابع فعل:- بے سوچے - فی الفور - فوراً - ترت + برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا +

فی الجملہ (ع) تابع فعل:- (۱) خلاصۂ کلام - القصہ - الغرض - حاصل کلام - قصہ کوتہ قصہ مختصر - مختصر کلام - (۲) (ا):- تھوڑا سا - یونہی - بالجملہ +

فی الحال (ع) تابع فعل:- بالفعل - اب - اس وقت - اس گھڑی - اس دم - سردست - ابھی +

فی الحقیقت (ع) تابع فعل:- درحقیقت - دراصل - واقعی - حقیقتاً - بیشک - الحق - واقع میں +

فی الفور (ع) تابع فعل:- فوراً - ترت - جلد - سٹا - شتاب - زود تر +

فی المثل (ع) تابع فعل:- تمثیلاً - نظیراً - کہاوت میں + بالفرض - لو فرضنا +

فی النار (ع) وعلے بد:- فی النار و السقر کا مخفف - دوزخ اور اس کی آگ میں جلے - دوزخ میں پڑے - اکثر کسی کافر یا ملعون کے مرنے پر کہتے ہیں +

فی النار و السقر ہو جانا (ا) فعل لازم:- دوزخ کی آگ میں پڑنا + جل جانا ؟ کباب ہو جانا - بھن جانا ؏

ہمارے سینے میں وہ آہ آتشیں ہے ذوق جو برق دیکھے تو فی النار و السقر ہو جائے (ذوق)

فی النار ہونا (ا) فعل لازم:- مخالف کا جہنم میں جانا - کافر یا ظالم کا مرنا + دفع ہونا - دور ہونا - جہنم واصل ہونا ؏

اب گھر تھا سا غیرت خلد بریں ہوا فی النار جب وہاں سے رقیب لعین ہوا (دولہ)

اے آہ سرد دیکھیں تو اب تیری گرمیاں سنوا دے ہاں کہ غیر تو فی النار ہو گیا (عامل)

فی الواقع (ع) تابع فعل:- (دیکھو فی الحقیقت)

فی امان اللہ (ع) تابع فعل:- ایک کلمہ ہے جو کسی دوست کے سدھارتے یا رخصت ہوتے وقت زبان پر لاتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی امان اور حفاظت سے تم کو پہنچائے - خدا حافظ - اللہ بیلی - اللہ نگہبان ؏

چھوٹ کر زنداں سے جب صحرا کو میں جانکلا فی امان اللہ کی آئی صدا زنجیر سے (اسیر)

فی

فی دکان (ا) تابع فعل:- دکان پیچھے - ہٹ گیل - ہر ایک دکان پر - ہاٹ پڑتی -

فی روپیہ (ا) تابع فعل:- روپے پیچھے - ہر ایک روپیہ پر +

فی روز (ا) تابع فعل:- روزانہ - فی یوم - ہر ایک دن کے واسطے - دہاڑی +

فی رہ جانا (ا) فعل لازم:- کمی رہ جانا - نقص رہ جانا - کسر رہ جانا - کھوٹ رہ جانا (اس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے کہ کسی شخص نے کسی قاضی سے کچھ لالچ دیکر کوئی فتوےٰ لکھوایا تھا جب اُس نے لکھکر حوالہ کیا تو یہ شخص اُس کی امید یا اقرار سے کچھ کم دیکر رفوچکر ہوا قاضی نے اُس سے کہا کہ اس میں لفظ فی رہ گیا ہے لاؤ اُسے بنا دوں ورنہ غلط رہ جائیگا مگر فتوے لکھوانے والے نے کہا کہ ابھی تو جب تک میں روپیہ اور نہ دونگا تم بہتیری فی نکالتے جاؤگے پس اس قصے سے یہ محاورہ اور اس لفظ کے کمی و نقص کے معنی اہل اُردو نے مستعمل کر لیے)

فی زماننا (ع) تابع فعل:- ہمارے زمانہ میں - ان دنوں - آج کل +

فی زمانہ (ع + ف) تابع فعل:- ان دنوں - آجکل - دریں ولا +

فی سال (ع + ف) تابع فعل:- سالانہ - ہر سال - ہر برس - برس پیچھے - برس پرتی +

فی سبیل اللہ (ع) تابع فعل:- خدا کی راہ میں - راہ مولےٰ - خدا کے نام پر - خدا کے واسطے - وقف - مال وقف ؏

خار صحرائی زبان خشک دکھلاتے ہیں کیا فی سبیل اللہ ہے آب روان آبلہ (امیر)

سو کچھ تجھ سے مانگتا تو نہیں ایک بوسہ دو فی سبیل اللہ (سوز)

فی سبیل اللہ کر دینا (ا) فعل متعدی:- وقف کر دینا - عام کر دینا - صلائے عام دیدینا - خیرات کر دینا - خدا کے نام پر چھوڑ دینا +

فی صدی (ع + ف) تابع فعل:- فی سینکڑا - سینکڑا پرتی - سو پیچھے - ہر سینکڑے پر +

فی کس فی نفر فی آدمی (ع + ف) تابع فعل:- آدمی گیل - آدمی پیچھے - آدمی سرے +

فی گھر (ا) اسم مذکر:- گھر پیچھے - گھر گیل - گھر سرے +

فی مابین (ع) تابع فعل:- دونوں کے بیچ میں - دونوں میں - باہم - آپس میں - درمیان +

فی نکالنا (ا) فعل متعدی:- عیب نکالنا - نقص نکالنا - نکتہ چینی کرنا - حرف گیری کرنا - اعتراض کرنا - عیب لگانا یا نکالنا - دوش دینا ؏

فی وہ نکالتے ہیں مری بات بات میں (مصرعہ لغو)

فی

فی نکلنا (ہ) فعل لازم :- نقص نکلنا - حرف گیری ہونا - اعتراض ہونا - عیب ثابت ہونا ۔

کون مٹی دے اسے اچھال اُسے ذات میں جس موئے کی فی نکلے (راحت)

فی ہونا (ہ) فعل لازم :- نقص ہونا - شبہ ہونا - دال میں کالا ہونا + سازش ہونا۔

فیاض (ع) صفت :- نہایت خیر خیرات کرنے والا - ملکہ بخش - بڑا سخی - بڑا داتا - دان دتار - کریم - دریا دل - دھرماتما - دل والا +

فیاض ہونا (ہ) فعل لازم :- سخی ہونا - دل والا ہونا - فلکیٹ ہونا - داتا اور دریا دل ہونا +

فیاضی (ع) اسم مؤنث :- سخاوت - دان دتاری - دریا دلی - کرم - دان پُن خیر خیرات - بخشش - عطا - جود +

فیاضی کرنا (ہ) فعل متعدی :- دل کرنا - ہمت کرنا - سخاوت کرنا - بخشنا +

فیتاباقیتہ (پرتگالی) اسم مذکر :- گور - کنارہ - باریک گوٹ - بنا ہوا کنارہ +

فیر (انگلش فائر Fire کا بگڑا ہوا لفظ) اسم مذکر :- (۱) آگ - آتش - نار - اگنی - (۲) بندوق یا توپ کو آگ دینا - سر کرنا - (۳) (بازاری) داب - دفو - کھیل - موقع - جماع +

فیر اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- (اوباش) کھیل بنانا - مجامعت کرنا +

فیر اُڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چھوٹنا - سر ہونا - توپ یا بندوق وغیرہ کا چلنا ۔

ہمارے کانوں کے پردے تو اُڑ گئے اس دم پٹاخے کرنے لگے چھکے جب ہم ٹکرا کے
پکارے سب کہ تو اِک ہے فوج میں شاید کہ فیر اُڑتے ہے ہرصف میں ہیں قطار قطار (نظیر)

فیر کرنا (ہ) فعل متعدی :- سر کرنا - چھوڑنا - بندوق یا توپ چلانا ۔

غضب ہے توپ پہ عاشق کو رکھکر فرنگی زاد تیسرا فیر کرنا (ظفر)

فیر ہونا (ہ) فعل لازم :- سر ہونا - چلنا - چھوٹنا - دغنا - توپ یا بندوق کا چلنا ۔

عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی (ظفر)

فیروزہ (ف) اسم مذکر :- پیروزہ ایک مشہور جواہر کا نام جو رنگ میں سبز زنگاری یا نیلگون یا آسمانی ہوتا ہے کہتے ہیں اگر آدمی صبح کو اُسے دیکھ لیا کرے تو آنکھوں میں فرق نہ آئے +

فیروزی (ف) صفت :- فیروزے کے رنگ کا یا فیروزے کا - نیلگون - نیلا - سبز فام - زنگاری - وہ رنگ جو نیلے تھوتھے یعنی طوطیاے سبز اور قلعی کے چونے کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے +

فیس (انگلش Fees) (اصل میں فی کی جمع ہے) اسم مؤنث :- محنتانہ - شکرانہ - اجرت - حق الخدمت - مزدوری + نذرانہ - شکرانہ - حق - انعام +

فیس

فیس کورٹ (انگلش Fees Court) اسم مؤنث :- رسوم عدالت - حق العدالت - عدالت کا محنتانہ +

فیشن (انگلش Fashion) اسم مذکر :- (۱) رسم - رواج - دستور - قاعدہ - آئین - (۲) چال - چلن - اسلوب - (۳) صورت - شکل - رُوپ - (۴) ترکیب - ساخت - بناوٹ - (۵) طور - طریق - ڈھنگ - وضع - ڈھب - طرز - روش - (۶) بیچ درپیچ - تراش خراش - قطع برید - کتربیونت - (۷) بناؤ سنگار - آن بان - آن انداز - شان شوکت - (۸) نمونہ - بانگی - مثال - پینڈا - نقشہ - (۹) کاریگری - ہنر - صنعت - (۱۰) لباس - پہناوا - پوشاک - (۱۱) صفت :- رائج الوقت - مروج - جس کا رواج ہو ۔

فیشن بدلنا (ہ) فعل لازم :- رواج بدلنا - چال بدلنا - نئی وضع یا نئے انداز کا رواج پانا +

فیشن ہونا (ہ) فعل لازم :- رواج ہونا - رسم پڑنا - چال پڑنا - چلن ہونا +

فیصل (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی حاکم یا وہ حکم جو مقدمات میں حق و باطل کو جدا کرے اصطلاحی - انفصال - فیصلہ - چکتی - نبیڑا - چکوتا - نیاؤ - پرچھا - تصفیہ

فیصل کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تصفیہ کرنا - جھگڑا چکانا - نبٹا کرنا - انفصال کرنا - پرچھا کرنا + (۲) چکانا - بے باق کرنا - نمٹانا - نبٹانا - (۳) ڈگری کرنا - مقدمہ کا فیصلہ کرنا - طے کرنا +

فیصل ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) تصفیہ ہونا - نبڑنا - نمٹنا - انفصال ہونا - پرچھا ہونا - طے ہونا - فیصلہ ہونا - (۲) چکنا - بے باق ہونا +

فیصلہ (ع) اسم مذکر :- (از فصل) ڈگری - چکوتا - انفصال - نیاؤ - نبیڑا - نبڑا - تصفیہ - پرچھا +

فیصلہ ٹھیرنا (ہ) فعل لازم :- تصفیہ قرار پانا - انفصال ہونا ۔

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

فیصلہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- جھگڑا چکانا - تصفیہ کرنا - طے کرنا + بے باق کرنا + کام تمام کرنا + مٹانا - برباد کرنا - توڑ پھوڑ ڈالنا ۔

بُرا ہو بادِ خزاں کا کہ دم کے دم میں یہاں
کیا ہے فیصلہ بلبل کے آشیانے کا (نسیم دہلوی)

فیصلہ ہونا (ہ) فعل لازم :- تصفیہ ہونا - نبیڑا ہونا - چکوتا ہونا - نمٹنا - چکنا - انفصال ہونا - طے ہونا - جھگڑا چکنا - قضیہ مٹنا ۔

فیض

بتوخدا پہ نہ رکھ معاذ دل کا بڑا بھلا ہیں ہو جائے فسردہ دل نہ (بحر)

فیض (ع) اسم مذکر: لغوی معنی دریا کی طغیانی۔ چڑھاؤ + اصطلاحی۔ فائدہ۔ نفع۔ حصول + سخاوت۔ فیاضی۔ نیکی۔ بھلائی۔ خیرات۔ بخشش۔ جود۔ دان پن۔ داد و دہش۔ کرم۔ فلاح۔ عالی ہمتی۔ دریا دلی + لنگر۔ سدا برت ؎

نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا (ذوق)

فیض پہنچانا (و) فعل متعدی: فائدہ پہنچانا۔ نفع پہنچانا۔ سلوک کرنا۔ بھلائی کرنا نیکی کرنا۔ خیرات دینا۔ دان پن کرنا۔ سخاوت کرنا +

فیض رساں (ع۔ ف) صفت: فائدہ پہنچانے والا۔ سخی۔ داتا +

فیض عام (ع) اسم مذکر: عام لوگوں کا فائدہ۔ عام سلوک +

فیض کو پہنچنا (و) فعل لازم: دیکھو (فلاح کو پہنچنا) ؎

نہ پہنچے دولت ممسک سے ہرگز فیض کو کوئی
ملا رتبہ نہ بیت المال کا بھی گنج قارون کو } (ہجو)

فیضی (ع) اسم مذکر: شیخ ابوالفیض فیضی فیاضی کا تخلص جو شیخ مبارک کا بیٹا اور ابوالفضل کا بڑا بھائی تھا۔ یہ شخص ۹۵۴ھ ہجری میں پیدا ہوا۔ شگفتہ پیشانی زندہ دل سحر خیز تھا جلال الدین اکبر کے عہد سلطنت میں اس نے بڑا عروج پایا ملک الشعرائی کا خطاب ملا۔ چالیس برس تک فیضی تخلص رکھا بعد میں فیاضی کر لیا چنانچہ اس کا ذکر اپنی مثنوی نل دمن میں بھی لکھا ہے یہ شخص بڑا صاحب تصانیف ہوا ہے دیوان قصائد مثنوی وغیرہ تمام اقسام سخن اُن کے یادگار ہیں اہل اسلام میں یہ ایک ایسا شخص ہوا ہے کہ جس نے عقائد ہنود کے رسوم و دستورات کی تحقیقات بلیغ کی ہندو بنکر زبان سنسکرت خفیہ طور پر حاصل کی اور پھر بہت سی عمدہ عمدہ سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے اُن کے مضامین ظاہر کئے حکیم بھی تھا اور اکبر بادشاہ کے پیغمبر قرار دینے اور مشہور کرنے کا خاص باعث یہی شخص تھا کلام اللہ کی بے نقط تفسیر لکھکر اسی شخص نے درخت کی جڑ میں رکھوا دی تھی اور مشہور کیا تھا کہ اکبر کے نام سے نازل ہوئی ہے پچاس برس کئی مہینے کا ہو کر ۱۵۸۰ عیسوی میں انتقال کیا +

فیل (انگلش Fail) صفت: ناکامیاب۔ چوکا ہوا۔ نامراد۔ بے بہرہ۔ پس ماندہ۔ پیچھے رہا ہوا۔ گرا ہوا۔ ناقص +

فیل کرنا (ا) فعل متعدی: گرا دینا۔ ترقی نہ دینا۔ ناکام کرنا۔ گھٹانا +

فیل ہونا (و) فعل لازم: ناکام ہونا۔ چوکنا۔ گرنا۔ نشانہ پر نہ پہنچنا۔ چوک کھانا۔ رہ جانا +

فیل

فیل (ا) اسم مذکر: مکر۔ فریب۔ جھنجھٹ + کھوٹ۔ شرارت + چھل بٹا۔ بھگل۔ جل (فعل سے بنا لیا ہے)

فیل کرنا (ا) فعل متعدی: دیکھو (فعل کرنا)

فیل گانٹھنا (ا) فعل متعدی: مکر کرنا۔ بھگل گانٹھنا۔ جل کھیلنا +

فیل لانا (ا) فعل متعدی: دیکھو (فعل لانا)

فِیل (ف) اسم مذکر: (۱) ہاتھی۔ پیل۔ سونڈ والا ہتھی۔ گج۔ (۲) شطرنج کے ایک مہرے کا نام جسے پیل کہتے ہیں +

فیل بان (ف) اسم مذکر: ہاتھی بان۔ مہاوت۔ فوجدار +

فیل پا یا فیل پاؤں (و) اسم مذکر: ایک مرض کا نام جو اکثر ہا۔ واور مرطوب ملکوں میں ہوتا اور اُس سے پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی مانند موٹا ہو جاتا ہے۔ فارسی میں پاغر کہتے ہیں سعداء الفیل۔ ذات الفیل +

فیل پایہ (ف) اسم مذکر: تھم۔ کھم۔ ستون۔ کھمبا۔ پیل پایہ + منار۔ منارہ۔ لاٹھ +

فیل خانہ (ف) اسم مذکر: ہاتھیوں کا طویلہ۔ گج سالہ +

فیل مرغ (ف) اسم مذکر: پیرو۔ ایک پرندے کا نام جو مور کی مانند اکثر دم پھیلائے رہتا اور اُس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی میں اس کو ٹرکی کہتے ہیں +

فیلہ (ف) اسم مذکر: پیلہ۔ شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔ رُخ +

فیلسوف (یونانی) اسم مذکر: دوستدار علم۔ حکمت دوست۔ کیونکہ فیل یونانی زبان میں بمعنی محب و سوف بمعنی حکمت و علم آیا ہے۔ اور یہی معنی فیلاسوف کے ہیں۔ (۱) حکیم۔ دانشمند۔ عالم۔ فاضل۔ پنڈت۔ فطرتی۔ (۲) ا: مکار۔ فریبی۔ بہروپیا۔ دغاباز۔ پاکھنڈی۔ جل باز۔ چھلیا۔ چھلیا ؎

مکر کا بانی جھوٹ کا سرتاج سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج (شوق)

(چونکہ حکیم و تجربہ کار آدمی کسی کو اپنا بھید نہیں دیتا اور راز داری کو جو ہر انسانی خیال کرتا ہے اس وجہ سے اردو والوں نے مکار کے معنی میں مستعمل کر لیا یا یوں کہو کہ اچھے لفظ سے اُس کے برعکس دیگر الفاظ کی طرح اس کے معنی بھی مقرر کر لئے جیسے ذات شریف بڑے حضرت وغیرہ بُرے معنی میں مستعمل ہو گیا پنجاب میں بمعنی فصیح)

فیلسوفی (و) اسم مؤنث: مکاری۔ عیاری۔ چالاکی۔ بھگل۔ فطرت۔ شرارت۔ نٹ کھٹی ؎

فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے میکشو توڑتا ہے شیشۂ میکدہ کی راہیں (ناسخ)

فَیلقوس (یونانی) اسم مذکر:- سکندر اعظم کے باپ کا نام جو مقدونیہ کا بادشاہ تھا (یہ لفظ فیلق بمعنی سردار اور اوس بمعنی لشکر سے مرکب ہے)

فَیلی۔ فَیلیا۔ فَیلی بازا (ف) صفت:- مکّار۔ فریبی۔ دغاباز۔ فیلسوف ○

یہ عاشق فیلئے ہوتے ہیں کیا صورت بنالتے ہیں
میںنوں خط نہیں بنتا نہ کپڑے بدلے جاتے ہیں (?)

فیملی (انگلش Family) اسم مذکر:- کنبہ۔ قبیلہ۔ لُغۃً قبائل۔ گھربار۔ بال بچے۔ آل اطفال۔ بیوی بچے۔ اہل وعیال۔ عیال و اطفال۔ جورو بچے۔ لڑکے بالے +

ق

ق (ع) اسم مذکر:- (۱) عربی کا اکیسواں فارسی کا چوبیسواں اُردو کا ستائیسواں حرف جسے قاف قرشت بھی کہتے ہیں اس کی آواز خاص عرب سے مخصوص ہے اور زبانوں میں اس کی بجائے کاف عربی کا زیادہ لہجہ نکالتے ہیں لیکن جب سے عربی کا تسلط فارس روم ترکستان اور ہند میں پہنچا، مسلمان قومیں پھیلیں تب سے بلحاظ صحت قرآن اس کا تلفظ اکثر ملکوں میں زبان زد عام و خاص ہو گیا اس کی آواز تالو کے اوپر سے نکلتی اور کوّے کی آواز سے بہت ملتی ہوئی ہوتی ہے (۲) حساب جمل میں اس کے سو عدد مانے گئے ہیں۔ (۳) یہ حرف حرف غین معجمہ اور کاف تازی سے اپنے اپنے موقع پر بدلتا ہے جیسے آقا سے آغا۔ آکا اور قشط سے کشط جس کے معنی کھال اُتارنا ہیں اور معربات میں ہائے ہوز سے بھی بدل جاتا ہے جیسے فستق پستہ سے بنالیا +

قاق اسم مذکر:- کوّے کی آواز کائیں کائیں۔ (یہ اصل میں عربی قاقا سے مخفف کرلیا ہے کیونکہ اس کے معنی عراقی کوّے کی آواز کے آئے ہیں جس کی آواز ہندوستان کے پہاڑی کوؤں سے نہایت مشابہ ہے)

قاآن (ت) اسم مذکر:- بہت بڑا عادل سخی اور عاقل بادشاہ + شہنشاہ چین کا لقب + وہ ترکی خطاب جو شہنشاہ یا حاکم اعلےٰ کو دیا جائے + چنگیز خاں کے بیٹے کا نام بھی تھا بعد یہ لقب ترکستان کے بادشاہ کا ہے مجازاً ہر ایک جلیل القدر بادشاہ کو کہتے ہیں +

قاب (ت) اسم مؤنث:- (۱) چینی کا بڑا طباق۔ صحنک + بڑی رکابی + خوان تھال ○

بادام کو اکب سے ہوا مجھپہ یہ روشن نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں (مصحفی)

(۲) مطلق ظرف جیسے قاب عینک بمعنی عینک کا خانہ۔ قاب قلم بمعنی قلمدان۔ علے ہٰذا القیاس قاب آئینہ قاب کتاب یعنی جزدوان وغیرہ +

قاب (ع) اسم مذکر:- قبضۂ کمان اور خانۂ کمان کا درمیانی حصّہ۔ کمان کی موٹھ سے گوشہ تک کا فاصلہ + قوس یا کمان کا نصف + ایک ہاتھ فاصلہ +

قابَ قَوسَین (ع) اسم مذکر:- دو کمان کا فاصلہ + دو ہاتھ کا فاصلہ + لُغۃً قلیل نہایت قرب + ابروے محبوب +

قابِض (ع) اسم مذکر:- (۱) قبضہ کرنے والا۔ دخیل۔ قبضہ دار + گھیرنے یا سمیٹنے والا (۲) جان قبض کرنے والا۔ نکالنے والا + ارواح کا قبض کرنے اور روزی کا تنگ کرنے والا۔ کھینچنے والا۔ پنجے سے پکڑنے اور دبانے والا۔ (۳) ف:- وہ چیز جو قبض کرے۔ پیٹ میں اثر کرنے والی چیز۔ (۴) ف:- قانون۔ مالک۔ بجائے مالک +

قابضِ ارواح (ع) اسم مذکر:- روح قبض کرنے والا۔ فرشتۂ مرگ۔ قضا کا فرشتہ۔ ملک الموت۔ جم دوت۔ ○

کام کیا قابض ارواح کا یاں پہلے ہی غمزۂ یار نے کرلی سری جان قبضے میں (ظفر)

قابض ہو بیٹھنا (ف) فعل لازم:- (قانون) دوسرے کی زمین یا جائداد وغیرہ پر قبضہ کرلینا۔ مالک بن بیٹھنا +

قابِل (ع) صفت:- (۱) جوگ۔ مناسب۔ جوگا + پسندیدہ۔ سزاوار۔ اچت۔ مستوجب۔ ○

جان و دل ہے نذر لیکر مجھسے وہ راضی تو ہو لے پاس میرے کونسی شے انکے قابل گھرمیں ہے (داغ)

جھنجلا کے بولے بوسہ جھپٹ کر جو لے لیا تو ہم سے اب تو ملنے کے قابل نہیں رہا
عام ہیں اُس کے تو الطاف شہیدی سب پر تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسے قابل ہوتا

(۲) چتر۔ ہوشیار۔ دانا۔ عقلمند۔ سیانا۔ پربین۔ گیانی۔ (۳) قبول کرنے والا + آگے آنے والا برس۔ (۴) ف۔ عو۔ عالم۔ فاضل۔ پنڈت۔ پڑھا لکھا۔ خواندہ۔ ادیب۔ تعلیم یافتہ۔ ○

ہوئے تم جو فقرے بنانے کے قابل تو جاہل بنے سب زمانے کے قابل (صابر)

(۵) ف۔ اسم مذکر:- لائق شخص۔ ہوشیار آدمی + تجربہ کار آدمی۔ (۶) تابع فعل لائق۔ ○

کھلاؤں قسم تو کہیں اس میں سم ہے نہیں ہے یہ شے کوئی کھلانے کے قابل (صابر)

قابِلِ ادا (ع) صفت:- (قانون) دینے جوگ۔ ادا کرنے کے لائق۔ قرض ادا کرنے کے لائق۔ صاحب مقدور +

قابلِ اعتبار (ع) صفت :- پرتیت جوگ۔ معتبر۔ اعتماد والا۔ مستند۔ پرمان جوگ

قابلِ اعتراض (ع) صفت :- مزاحمت کرنے اور عذر نکالنے کے لائق۔ بیجا۔ نامناسب۔ ناجائز۔ نادرست۔ قبیح +

قابلِ التفات یا توجہ (ع) صفت :- توجہ کرنے کے لائق۔ دھیان دینے کے لائق

قابلِ انقسام (ع) صفت :- تقسیم ہونے کے لائق۔ وہ جسم جسے جاہیں جس قدر اجزا میں تقسیم کرتے چلے جائیں +

قابلِ بازپُرس (ع+ف) صفت :- جواب دہی کے قابل۔ جواب دہ۔ اترجوگ۔ مواخذہ طلب +

قابلِ تسلیم (ع) صفت :- قبول کرنے اور ماننے کے لائق +

قابلِ تعریف (ع) صفت :- سراہنے کے لائق۔ استتی جوگ + نہایت عمدہ۔ نہایت پسندیدہ۔ آفرین کے قابل +

قابلِ زراعت یا تردّد (ع) صفت :- بونے جوتنے کے لائق۔ کشت کے قابل +

قابلِ سزا (ع+ف) صفت :- ڈنڈ جوگ۔ لائق سزا۔ قصوروار۔ گنہگار۔ مجرم۔ مستوجب سزا +

قابلِ سماعت (ع) صفت :- شنوائی کے لائق۔ سننے جوگ۔ توجہ کرنے کے قابل۔ وہ مقدمہ جو ازروئے قانون توجہ کرنے کے لائق ہو +

قابلِ غور (ع+ف) صفت :- توجہ کرنے اور سوچنے کے لائق +

قابلِ فنا (ع) صفت :- مٹ جانے اور معدوم ہو جانے کے لائق +

قابل کرنا (ا) فعل متعدی :- لائق بنانا۔ شائستہ بنانا۔ پڑھانا لکھانا۔ گن سکھانا۔ ہنرمند کرنا +

قابلِ نکاح (ع) صفت :- بیاہنے جوگ۔ شادی کرنے کے لائق۔ جوان۔ بالغ۔ بالغہ۔ بر جوگ +

قابل ہونا (ا) فعل لازم :- لائق ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ تجربہ کار اور صاحب استعداد ہونا۔ مستعد ہونا ؎

عام ہیں اُس کے تو الطاف شہیدی سب پہ تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا (شہیدی)

قابِلہ (ع) اسم مؤنث :- (۱) زن شائستہ۔ لائقہ۔ ہوشیار عورت۔ صاحب تدبیر عورت۔ (۲) دائی۔ بچہ جنانے والی عورت جو بوقت تولد بچے کی تدبیر اور زچہ کی خدمت کرتی ہے۔ (۳) ناما۔ ملازمہ۔ خادمہ۔ خدمت کرنے والی عورت +

قابِلیّت (ع) اسم مؤنث :- (۱) سزاواری۔ لیاقت۔ شائستگی۔ استعداد۔ سلیقہ۔ (۲) رسائی ذہن۔ سمجھ۔ بوجھ۔ دانائی۔ ہوشیاری۔ تجربہ کاری۔ (۳) علمیت۔ (۴) ا :- مادہ +

قابلیتِ انقسام (ع) صفت :- تقسیم ہو جانے کی صلاحیت۔ کسی جسم کے بہت سے حصوں میں تقسیم ہو جانے کی لیاقت +

قابلیت پیدا کرنا (ا) فعل متعدی :- استعداد حاصل کرنا۔ لیاقت بہم پہنچانا +

قابو (ت) اسم مذکّر :- (۱) فرصت۔ موقع۔ مُہلت۔ (۲) داؤ۔ گھات۔ کمین۔ (۳) قدرت۔ زور۔ طاقت۔ بس۔ بوتا۔ مقدور۔ (۴) ا :- حکم۔ اختیار۔ کہنا ؎

ہرچند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے قابو میں اپنے دل کو نہ پاؤں تو کیا کروں (امانت)

(۵) ا :- پہنچ۔ دسترس۔ رسائی +

قابو پانا (ا) فعل متعدی :- (۱) قدرت پانا۔ اختیار پانا۔ مجال پانا۔ موقع پانا۔ فرصت پانا۔ مُہلت پانا۔ ؎

تہِ خنجر ترے بسمل نے ہے ہے ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا پا (ذوق)

(۲) بدلہ لینا۔ عوض نکالنا +

قابو پر چڑھنا (ا) فعل لازم :- بس میں آنا۔ اختیار میں آنا۔ داؤ پر چڑھنا۔ ہتّے چڑھنا۔ کسی کے بس میں ہو جانا۔ ؎

عشق کے ڈھب پہ نہ کوئی بجز انسان چڑھا
اس کے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا (ذوق)

چھوڑنے ہی کے نہیں ہم دُخت رز کو دیکھنا
جب وہ قابو پر ہمارے ساقیا چڑھ جائیگی (بحر)

قابو چڑھنا (ا) فعل لازم :- دیکھو (قابو پر چڑھنا) ؎

سوچتا کیا ہے تو اب دل میں چڑھا جا معروف آج ہی تو چڑھا ہے یہ ترے قابو شیشہ (معروف)

قابو چلانا (ا) فعل متعدی :- اختیار چلانا۔ حکم چلانا۔ زور دکھانا۔ قدرت دکھانا۔ گھات لگانا۔ داؤ کرنا +

قابو چلنا (ا) فعل لازم :- بس چلنا۔ اختیار ہونا۔ دسترس ہونا۔ پہنچ ہونا +

قابو سے باہر ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) قدرت سے باہر ہونا۔ بس کا نہ رہنا۔ اختیار کا نہ رہنا + (۲) آپے سے باہر ہونا۔ آپ میں نہ رہنا +

قابو سے نکلنا (ا) فعل لازم :- (۱) بس کا نہ رہنا۔ اختیار سے باہر ہونا + (۲) مچلنا۔ بپھرنا۔ آپے سے باہر ہونا۔ ؎

ابلق جو وہ یاں آیا کیا ہمیں ترسایا تو نے اُسے سکھلایا قابو سے نکل جانا (مومن)

(۳) داؤ سے نکلنا۔ گھات سے نکلنا +

قابو کا نہونا (ا) فعل لازم :- بس کا نہونا۔ اختیار کا نہونا۔ کہنے کا نہونا ؎

چشم شوخ اُن کی بس اب اُن کے ہی قابو کی نہیں
وہ تو بے شبہ چراتے پہ چرائی نہ گئی

قابو کرنا (ا) فعل متعدی:- بس میں کرنا۔ اختیار میں کرنا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ قابض ہونا۔ قبضہ کرنا + دبانا۔ داؤں میں لانا۔ دبوچنا۔ جیسے شیر نے ہرن کو قابو کر لیا ؎
وائے قسمت کیا دھر آئینے نے روئے نگار شانے نے کر لیا اُس زلف پر قابو اپنا (رند)

قابو میں آنا (ا) فعل لازم:- بس میں آنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ زیر ہونا۔ مغلوب ہونا ؎
میری قابو میں نہ پہروں دل ناشاد آیا وہ مرا بھولنے والا جو مجھے یاد آیا (داغ)

قابو میں رکھنا (ا) فعل متعدی:- بس میں رکھنا۔ اختیار میں رکھنا۔ قبضے میں رکھنا۔ کہنے میں رکھنا۔ مطیع رکھنا۔ زیر رکھنا۔ مغلوب رکھنا +

قابو میں کرنا (ا) فعل متعدی:- بس میں کرنا۔ اختیار میں کرنا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ قبضے میں کرنا +

قابو میں لانا (ا) فعل متعدی:- بس میں لانا۔ داؤں میں لانا۔ زیر کرنا۔ مغلوب کرنا +

قابو میں لگنا (ا) فعل لازم:- گھات میں لگنا۔ داؤں میں لگنا۔ در کمین نشستن کا ترجمہ ؎
قاتل جو چھپا ہوا کھڑا ہے قابو میں لگا ہوا کھڑا ہے (نسیم)

قابو میں ہونا (ا) فعل لازم:- بس میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ قبضہ میں ہونا۔
درد کی شدت اِدھر لیں اُدھر پہلو میں تھی رات کو دو طرح کی لذت سرے قابو میں تھی (نواب)

قابو ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) قبضہ ہونا۔ تصرف ہونا۔ بس ہونا۔ (۲) موقع ہونا۔ موقع ملنا ؎
مرا قاصد پھر آیا لے کے خط کیوں کوئے جاناں سے
یقیں ہے خط کے دینے کا اُنہیں قابو نہ ہو یگا } [illegible]

قابُوچی (ت) اسم مذکر:- صحیح (قاپُوچی) (۱) دربان۔ حاجب۔ دُوارپال۔ (۲) ا۔عو:- کلمۂ تحقیر۔ ردوا کھدوا۔ سفلہ۔ کمینہ۔ جیسے اُس موئے قابوچی کو پوچھتا ہی کون ہے۔ (۳) ا:- خود غرض۔ خود کام خود مراد (۴) ا:- حرام زادہ متفنی نابکار + دلّہ۔ کٹن۔ قلتبان۔ دیوث + فتنہ پرداز۔ مفسد۔ بدذات ؎
نچا تو غیر کے گھگیانے پر مفسد ہے وہ موذی
وہ قابوچی بڑا ہے اُس کی یہ منت زبانی ہے

قابیل (سریانی) اسم مذکر:- حضرت آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہابیل کے بھائی کا نام جس نے اپنی بہن اقلیما کے حسد میں ہابیل کو مار ڈالا اور اپنے باپ نیز حکم خدا کو نہ مانا +

قاتل (ع) اسم مذکر:- (۱) قتل کرنے والا آدمی۔ خونی آدمی۔ گھاتک۔ ہتیارا۔ جلاد۔ مارنہار۔ (۲) صفت:- کشندہ۔ ہلاہل۔ ہلاک کنندہ۔ مہلک۔ جان لیوا۔ جیسے زہر قاتل (۳) خطاب معشوق جیسے ظالم۔ کافر ؎
نہ چھٹا مجھ سے کوچۂ قاتل مر گیا تو بھی میری خو نہ گئی (رند)
قتل کے بعد رحم آتا ہے یہ پتا ہے ہمارے قاتل کا (نواب)

قاجار (ت) اسم مذکر:- (قاجار یا قراجار) وہ خاندان ہے جو آجکل ایران میں بادشاہی کر رہا ہے اِس خاندان کی اصل نسل قراجار نویان یعنی شہزادہ قراجار سے ہے جو قوم سے مغل اور ہلاکو خاں کے پوتے ارغون خاں کا آتالیق اور ایک بڑا کثیر الاولاد شخص تھا اِس کی نسل بہت پھیلی اُس کی اولاد میں سے جو اکثر آرمینیہ میں آباد تھی ایک شخص شاہ قلی خاں استرآباد میں آیا اُس وقت خاندان صفویہ کا عہد حکومت تھا شاہ قلی خاں نے استرآباد میں شادی کی اور اُس کے ہاں دو بیٹے ایک فتح علی خاں دوسرا فضل علی آقا پیدا ہوئے نواب فتح علی خان کو سلطنت ایران میں بہت رسوخ حاصل ہوا اور رفتہ رفتہ خود سلطنت پر قابض ہو گیا اگرچہ اُس نے خود کچھ سلطنت نہیں کی مگر اولاد کے واسطے ایک مضبوط بنیاد ڈال دی اور آخر اُس کا بیٹا محمد حسن خاں بادشاہ ہو گیا کتب تواریخ میں نواب فتح علی خاں کو جد سلاطین قاجار لکھا ہے ناصر الدین قاجار جو آجکل ایران میں تخت نشین ہیں اپنے خاندان کے چھٹے بادشاہ ہیں جن کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ محمد حسن خان قاجار۔ حسین خاں قاجار۔ آغا محمد شاہ قاجار۔ فتح علی شاہ قاجار۔ محمد شاہ قاجار۔ ناصر الدین شاہ قاجار دام سلطنتہ +

قادر (ع) صفت:- (۱) قدرت والا۔ طاقت رکھنے والا۔ توانا۔ زور آور۔ بلوان (۲) خداتعالے کا صفاتی نام۔ (۳) غالب۔ ور۔ زبر۔ (۴) قابو رکھنے والا۔ بس رکھنے والا۔ مختار +

قادر انداز (ع + ف) اسم مذکر:- ٹھیک نشانہ لگانے والا آدمی۔ حکم انداز + تیر انداز + وہ تیر انداز جس کا تیر کبھی خطا نہ کرے۔ نشانہ باز۔ نشانچی۔ اچھا ہوا نشانہ لگانے والا +

قادرِ مُطلق (ع) اسم مذکر:- پوری پوری قدرت والا۔ ہر ایک کام پر قدرت رکھنے والا۔ بے انتہا قدرت والا۔ خداتعالے +

قادری (ع) اسم مؤنث:- بیگمات قلعہ میں ایک قسم کا سینہ بند ہوا کرتا تھا

قار

جس کا اب رواج جاتا رہا۔ شعرا کے کلام میں یہ لفظ رہ گیا ہے۔ ؎

تودہ ایک ہے المدری او حرفت باز قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشواز (نگین)

قارورہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) شیشی۔ کپّی۔ شیشا۔ پھکنی کی صورت کی شیشی جس میں پیشاب بھر کر حکیم کو دکھانے کے واسطے لے جاتے ہیں۔ (۲) مجازاً پیشاب۔ بول۔ ؎

سرخیٔ رنگ شفق سے صاف ہوتا ہے عیاں آسمان گویا ہے قارورہ کسے محرور کا (مصحفی)

(۳) ا:۔ بارود کی کپّی جس میں آگ لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے ہیں۔ مصرع

زقارورہ و پلخ وبید برگ (نظامی)

(۴) ایک قسم کا پیکان۔ برچھی یا تیر کا پھل۔ بھالا +

قارورہ دیکھنے والا (ا) اسم مذکر:۔ حقارتاً حکیم۔ طبیب۔ بید۔ ڈاکٹر +

قارورہ شناس (ع+ف) اسم مذکر:۔ حکیم۔ طبیب +

قارورہ ملنا (ا) فعل لازم:۔ (بازاری) میزان ملنا۔ جگت ملنا۔ نہایت ربط بڑھنا۔ تپاک بڑھنا۔ موافقت آنا۔ پلول ملنا۔ طبیعت ملنا۔ موافقت ملنا۔ راس ملنا۔ سنجوک ہونا۔ کمال اتحاد ہونا۔ ؎

ملا ہے سارے زمانے سے تیرا قارورہ ہمیں سے تجھکو مگر اجتناب رہتا ہے

کچھ ان دنوں یہ یار سے قارورہ ملا ہے یاد ابھی اگر اُس نے ہے تو ہم سے کہا ہے (جرأت)

قارون (ع) اسم مذکر:۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی کا نام جو نہایت خوبصورت ہونے کی وجہ سے منور کے نام سے مشہور تھا قدما کے اعتقاد میں یہ سونا چاندی بناتا اور بہت بڑا کیمیا گر تھا اُس نے اس قدر روپیہ جمع کیا تھا کہ چالیس خچر صرف اُس کے خزانوں کی کنجیوں کو لیکر چلا کرتے تھے جب حضرت موسےٰ نے حکم دیا کہ ہزار دینار پیچھے ایک دینار زکوٰة دیا کر تو وہ بہت ناراض ہو کر اُن سے منحرف ہوگیا اور حضرت موصوف کو ذلت دینے کے درپے ہوا آخر کار اپنے افعال قبیحہ اور اُن کی بد دعا سے اپنے مال اسباب سمیت زمین میں دھنستا چلا گیا اور قیامت تک اسیطرح سر پر خزانوں کا بوجھ لئے زمین کے اندر بیٹھتا چلا جائیگا۔ مجازاً ہر ایک بخیل مالدار کو کہدیتے ہیں۔ ؎

صائبا غفلت سائل بزمینم درکرد بے زری کرد بمن آنچہ بقارون زرکرد (صائب)

قارون کا خزانہ (ا) اسم مذکر:۔ مجازاً۔ بہت بڑا خزانہ۔ خزانۂ عیق۔ دولت بے انتہا۔ جیسے بیٹھے بیٹھے تو قارون کا خزانہ خالی ہو جاتا ہے +

قاری (ع) اسم مذکر:۔ (۱) سامع کا نقیض۔ پڑھنے والا۔ خوانندہ۔ بکتا۔ (۲) وہ شخص جو علم قرأت سے واقف ہو اور حروف کے مخارج کے موافق قرآن

قاض

شریف پڑھے۔ وہ شخص جو کلام اللہ کے حروف کی تجوید قرأت کے ساتھ ادا کرے + ساتوں قرأتوں سے واقف +

قاز (ت) اسم مؤنث:۔ راج ہنس۔ کونج پین۔ ایک قسم کا حواصل۔ ایک مشہور پرند کا نام جو اکثر موسم سرما میں گرم خطّوں میں چلا آتا اور اُس کے غول کے غول دریا کے کناروں پر ملتے اور قطار باندھ کر اُڑتے ہیں +

قاسِم (ع) اسم مذکر:۔ تقسیم کرنے والا۔ بانٹنے والا۔ قسمت کرنے والا +

قاش (ت) اسم مؤنث:۔ (۱) پھانک۔ پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا + پارہ۔ ٹکڑا۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک۔ (۲) ابرو۔ بھوں +

قاش زین (ت+ف) اسم مذکر:۔ حنائے زین۔ قوج زین۔ زین کا ہرنا۔ گھوڑے کے زین کے آگے اور پیچھے کے ٹیکئے جو پھانک کی صورت کے ہوتے ہیں +

قاش قاش کرنا (ا) فعل متعدی:۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پھانک پھانک کرنا +

قاصد (ع) اسم مذکر:۔ قصد کرنے والا۔ ارادہ کرنے والا + ہرکارہ۔ پیغامبر۔ پیک نامہ بر۔ سندیسی۔ چٹھی رساں۔ دُوت۔ پیام آور۔ ایلچی۔ سفیر۔ ؎

قاصد آیا گویا عیسا آیا دل بیمار میں جی سا آیا (میر)

قاصِر (ع) صفت:۔ (۱) کوتاہی کرنے والا۔ کمی کرنے والا۔ مقصِر۔ قصور کرنے والا۔ (۲) مجبور۔ ناچار +

قاضی (ع) اسم مذکر:۔ (۱) حکم لگانے والا۔ حکم کرنے والا۔ جھگڑا چکانے والا۔ جج۔ منصف۔ وہ شخص جسے بادشاہ کی طرف سے منصب قضا سپرد ہو۔ مسلمانوں کا مجسٹریٹ جیسے پاسہ پڑے سو داؤ قاضی کرے سو نیاؤ۔ (۲) ادا کرنے والا۔ روا کرنے والا جیسے قاضی الحاجات۔ (۳) نکاح خواں۔ نکاح پڑھانے والا۔ نکاح باندھنے والا +

قاضی الحاجات (ع) اسم مذکر:۔ حاجت روا۔ مراد برلانے والا۔ مجازاً خدا تعالےٰ + روپیہ۔ زر۔ دولت۔ نقدی۔ پیسہ +

قاضی القضاۃ (ع) اسم مذکر:۔ قاضیوں کا قاضی۔ بڑا قاضی۔ منصف اعلےٰ۔ چیف جسٹس +

قاضی بچہ (ا) اسم مذکر:۔ (بھنگڑ بولتے ہیں) بھنگ کا ٹس جو بھنگ پینے میں مانع آتا ہے +

قاضی جی اپنا آگا تو ڈھانکو پیچھے کسیکو نصیحت کرنا (ا) کہاوت:۔ بڑا آدمی پہلے اپنے اخلاق و اطوار درست کرے پھر دوسرے کو نصیحت دے +

قاضی جی بہتیرا سرائیں میں ہارتا ہی نہیں (ا) کہاوت:۔ سخت بیمیا

قاض

اڑیل ضدی ہٹیلے اور کج فہم کی نسبت طنزاً بولتے ہیں +

قاضی جی دبلے کیوں ہوئے؟ شہر کے اندیشے سے (ا) کہاوت:۔ ناحق غیروں کے غم و فکر میں رہنے والے کی نسبت بولتے ہیں +

قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے (ا) کہاوت:۔ حاکم یا امیر کے گھر کے اونے آدمی بھی سمجھدار ہوتے ہیں +

قاضی جی کا پیادہ گھوڑے سوار (ا) کہاوت:۔ حاکم کا ملازم جلدی جلدی کرتا ہوا آتا ہے +

قاضی جی کی لونڈی مری سارا شہر آیا قاضی جی مرے کوئی نہ آیا (ا) کہاوت:۔ جس کا منہ ہوتا ہے اُس کے سبب ہر ایک کی خاطر ہوتی ہے جب وہ مرجاتا ہے تو کوئی نہیں پوچھتا۔ جیتے جی کے سب لاگو ہیں۔ منہ دیکھے کی سب کو خاطر ہوتی ہے +

قاضئ فلک یا چرخ (ع + ف) اسم مذکر:۔ مشتری یعنی برہسپت ستارہ جو سعد اکبر ہے +

قاضی قُدوَہ (ع) اسم مذکر:۔ (ایک کثیر الاولاد قاضی کا نام) جس کی نسبت روایت ہے کہ ابتدائے آفرینش میں حضرت آدم کے بعد اُن سے مخلوق بڑھی چنانچہ روبک صاحب کہتے ہیں کہ اُن کی بیوی ایک ایک مرتبہ ستر ستر بچے جنتی تھیں۔ ہمارے دوست مولوی نجم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ قاضی قُدوَہ ایک بزرگ دسویں صدی ہجری میں صوبہ اودھ میں تھے جن کے ستر بیٹے تھے بادشاہ نے کثیر الاولاد سمجھ کر ہر ایک بچے کے لیے ایک ایک گاؤں مرحمت فرمایا یعنی ستر گاؤں کی جاگیر عطا کی چنانچہ آجتک اُن کی اولاد اُس جاگیر سے ملک اودھ میں فائدہ اُٹھا رہی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے مگر جہاں مولوی صاحب نے کہاوت کے موقع پر ان کی ضرب المثل کا موقع استعمال لکھا ہے اُس میں مغالطہ ہوا ہے کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ "آدھے قاضی قدوہ آدھے بابا آدم اُس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو اپنے آپ کو مثل حضرت آدم اور قاضی قدوہ کے اعلیٰ و افضل سمجھے" لیکن یہ امر موقع اور نفس عبارت کے بالکل برخلاف ہے البتہ کثیر الاولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے وقت کے قاضی قدوہ ہیں یعنی اپنی اولاد سے گاؤں بسا سکتے ہیں ہمارے نئے محاورہ نگار بلکہ معانی تراش نے ایک قوم کا دل دکھانے کیواسطے یہاں بھی وار کیا ہے وہ کہتے ہیں "طنزاً سوری یا بارہ بچوں والی" ہم حیران ہیں کہ جس صورت میں مسلمان اس نام تک سے پرہیز کرتے ہیں وہ کیونکر طنزاً ہی سہی کسے مسلمان کو سوری کہ سکتے ہیں اس کے علاوہ یہ محاورہ بولا تو جاتا ہے مرد کی نسبت اُنہوں نے سوری کس قاعدہ سے لکھ دیا یہ مانا کہ کثیر الاولاد عورت کو اُن کے تحقیق کے موافق کسے قوم میں سوری کہ دیتے ہوں مگر مرد سے کیونکر مراد لے لی اس کے علاوہ آپ نے اس کا تلفظ بھی غلط لکھا ہے کیونکہ یہ لفظ قدوَہ یا قدوہ وطرح پر آیا ہے +

قاع

قاضی کا پیادہ (ا) اسم مذکر:۔ (۱) حاکم کا ملازم۔ عدالت کا چپراسی۔ سرکاری سپاہی۔ کوتوالی کا ملازم۔ کانسٹیبل۔ تھانہ کا سپاہی + آگے آنے والا۔ پکڑ لیجانے والا۔ زبردست۔ باعث عبرت۔

کیوں نکر بولتا یہ بندہ مظلوم القضا گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا (ذوق)

(۲) عوام:۔ پیشاب کی حاجت جو کسی کے روکے نہ رکے +

قاضی کلہ نکریگا (ا) محاورہ۔ کوئی معترض نہیں ہوگا۔ کوئی مزاحم نہیں ہوگا۔ جیسے تم اس وقت نہ جاؤگے تو قاضی کلہ نکریگا۔ یعنی کچھ قباحت نہ ہوگی +

قاضی بیاہ نکریگا تو گھر تو آنے دیگا (ا) کہاوت:۔ اگر فائدہ نہ ہوا تو کچھ نقصان بھی نہیں +

قاطبۃً (ع) تابع فعل:۔ (۱) عموماً۔ علی العموم۔ اکثر۔ اکثر اوقات۔ بیشتر۔ اکثر کرکے (۲) بالکل۔ تمام۔ سب۔ سب کے سب۔ یک لخت۔ یک قلم۔ یکسر +

قاطع (ع) صفت:۔ قطع کرنے والا۔ کاٹنے والا۔ بُرندہ جیسے قاطع بلغم قاطع صفرا وغیرہ

قاعدہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بُنیاد۔ نیو۔ جڑ۔ بیخ و بن۔ بِنا۔ مُول۔ اصول۔ اصل (۲) دستور۔ رسم۔ رواج۔ چال۔ ریت + آئین۔ قانون۔ ضابطہ۔

> مآلِ کارِ جہانِ فانی کبھی نہیں اک قاعدے پر
> جو چار دن ہے وفور راحت تو بعد اسکے غم و الم ہے (...)

(۳) پیندا۔ پیندی۔ بیٹھک۔ تلا۔ تلی۔ (۴) اقلیدس:۔ مثلث کے زاویۂ راس کے مقابل کا ضلع۔ وہ خط جس پر مثلث یا شکل متوازی الاضلاع واقع ہو + (۵) فقہ:۔ نماز میں ایک سجدہ کے بعد اُٹھکر ذراسی دیر بیٹھنے کو قاعدہ کہتے ہیں۔ (۶) ا:۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ روش۔ طرز۔ (۷) ا:۔ عادت۔ سبھاؤ۔ بان۔ خو۔ خصلت۔ (۸) ا:۔ الف بے تے۔ حروف تہجی کا رسالہ۔ اچھر دیپکا۔

مکتب میں اُسکے باپ نے لاکر دیا بٹھا اک قاعدہ بھی سامنے اُس طفل کے رکھا (نظیر)

(۹) ا:۔ ترتیب۔ قرینہ۔ اُسلوب۔ جیسے قاعدے سے رکھو۔ قاعدے سے کھڑے ہو (۱۰) ا:۔ دستور العمل۔ سعدد۔ (۱۱) ا:۔ گُر + سُوتر + جیسے حساب یا صرف و نحو کا قاعدہ۔ (۱۲) ا۔ غلط العوام:۔ فائزہ۔ گھوڑے کی لگام کو دُمچی سے باندھنا +

قاعدہ باندھنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) دستور ٹھیرانا۔ دستور العمل بنانا۔ قانون باندھنا۔ (۲) گُر مقرر کرنا۔ (۳) عادت ڈالنا۔ دستور ٹھیرانا جیسے تم نے

قاع

توڑ و نہی کا قاعدہ باندھ لیا +

قاعدہ جاری کرنا (ا) فعل متعدی:- قانون جاری کرنا- دستور باندھنا +

قاعدہ دان (ع + ف) اسم مذکر:- رسم و رواج سے واقف- ہر امر کے سلیقہ اور اسلوب سے ماہر- عام مجلس سے واقف +

قاعدے سے (ا) تابع فعل:- دستور کے- وانق + ڈھنگ سے- ترتیب سے- درستی سے- سلیقہ سے- ادب سے- آداب مجلس کے موافق + باترتیب- موزونیت کے ساتھ ؎

فتنے بھی قاعدے سے اُٹھتے ہیں جب اُٹھتے ہیں
کیا سلیقہ ہے تمہیں انجمن آرائی کا +

قاعدے لگانا (ا) فعل متعدی:- ڈھنگ سے لگانا- ترتیب سے رکھنا +

قاعدہ کا پابند رہنا (ا) فعل لازم:- قانون پر چلنا- ضابطہ پر عامل ہونا +

قاعدۂ کلیہ (ع) اسم مذکر:- عام قاعدہ- گُر- اُصول +

قاعدہ کی بات ہے (ا) محاورہ- عام بات ہے- عام دستور ہے +

قاف (ع) اسم مذکر:- (۱) عربی کا اکیسواں حرف جس کا بیان اس لفظ کے شروع میں لکھا گیا- (۲) ایک پہاڑ کا نام جو ایشیائے کوچک کے شمال میں بحیرۂ کیسپین اور بحر اسود کے مابین واقع ہے انگریزی اسے کاکسس کہتے ہیں ۱۸۴۹۳ فیٹ بلند ہے اہل اسلام کی بعض کتابوں میں جس قاف کا ذکر ہے اُسے دنیا کے گرداگرد مانا گیا ہے بلکہ اُسے زمرد کا خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں جس میں اُس کی شاخ نہو اُس سے پرے دنیا نہیں پائی گئی ہفت قلزم میں مرقوم ہے کہ کوہ قاف پانچ سو فرسنگ بلند اور اُس کا بڑا حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے صبح کے وقت جب آفتاب اُدھر سے نکلتا ہے تو اُس کی شعاع سبز نظر آتی ہے اور جب منعکس ہوتی ہے تو سبز دکھائی دیتی ہے مگر یہ بات خلاف قیاس ہے کیونکہ لون اجسام مرکبہ سے مخصوص ہے نہ کہ بسیط سے اسی طرح کسی پہاڑ کی بلندی ڈھائی فرسنگ سے زیادہ ثابت نہیں ہوئی +

قافلہ (ع) اسم مذکر:- لغوی معنی سفر سے واپس پھرنے والا گروہ + کاروان- مسافروں یا تاجروں کا گروہ- یہ مدنی + جاتریوں کی سمو حاجیوں کا گروہ +

قافلہ سالار (ع + ف) اسم مذکر:- سردار قافلہ- میدنی کا سرگروہ- قافلہ باشی- میر قافلہ وغیرہ +

قافیہ (ع) اسم مذکر:- لغوی معنی پیچھے چلنے والا- ردیف سے پہلے کا لفظ یا حرف- تُک- اصطلاح میں چند کلمہ کے اخیر حروف کی مشابہت جو بیتوں یا مصرعوں

قاق

کے اخیر میں واقع ہوتے ہیں مثلاً ؎

جُھوم کا ساقیا اِک اِدھر سبز جام جھلکتی ہو جس سے مئے لالہ فام

یہاں جام اسفام قافیہ ہے کبھی قافیہ کے الفاظ محکم اواخر بھی آتے ہیں جیسے اس شعر میں ؎

زر- چاہتے ہو میری سعادت سر چاہئے ہو میری سعادت

یہاں زر اور سر قافیہ ہے- قافیہ کے اصلی اخیر حرف کو روی کہتے ہیں چنانچہ اول شعر میں جام اور فام کا میم حرف روی ہے +

قافیہ بندی (ع + ف) اسم مؤنث:- تُک بندی- تُک جوڑنا- پد ملاپ- سج بندی +

قافیہ پیمائی (ع + ف) اسم مؤنث:- مضمون شعر کی عمدگی سے غرض نہ رکھ کر صرف تُک جوڑ دینا- اشعار کی گنتی پوری کرنے کے واسطے قافیہ جوڑ دینا ؎

شہر میں قافیہ پیمائی بہت کی آتش اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا (آتش)

قافیہ تنگ رہنا (ا) فعل لازم:- کسی کام میں عجز رہنا- عجز ہونا- عاجز رہنا ؎

بندش چست سے تری آتش قافیہ تنگ رہا کرتا ہے (آتش)

قافیہ تنگ کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) گفتار و کردار میں عاجز کر دینا- دوسرے شخص کیواسطے حالت مقابلہ میں کوئی قافیہ نچھوڑنا- ایسے قافیئے باندھنا جس کے جواب میں دوسرا عاجز آجائے- (۲) تنگ کرنا- عاجز کرنا- ضیق میں کرنا- دق کرنا- ستانا + حیران و پریشان کرنا- ناک چنے چبوانا- ہوش بکھیرنا- چین کھونا ؎

رہو تم میں جاتا ہوں اب بہر جنگ کروں تیغ سے قافیہ اُس کا تنگ (منشی)

قافیہ تنگ ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) کسی شعر یا نظم کا قافیہ دستیاب نہ ہونا- قافیہ نہ ملنا- تُک نہ پانا ؎

کیا کیا سخنور نکلے پھر تنگ قافیئے ہوں لکھیں ظفر غزل وہ گر ایسے قافیوں میں (ظفر)

(۲) گفتار و کردار میں عاجز آنا ؎

آتا ہے ذکر جب دہن تنگ کا ترے ہوتا چمن میں قافیہ غنچوں کا تنگ ہے (ظفر)

(۳) عاجز ہونا- تنگ ہونا- گھبرانا- سٹ پٹانا- ضیق میں ہونا- دق ہونا- چیں بولنا- ہار ماننا- تھک جانا- عاجز آجانا- حیران و پریشان ہونا- ناک میں دم آنا ؎

باندھنا مشکل نہیں گر تیرا مضموں ہاں قافیہ غنچے کا تنگ اے غیرت گل کیوں ہوا (ظفر)
کیوں قافیہ یاں تنگ نہو اہل سخن کا مضموں ہے مرے شعر میں تنگئ دہن کا (رند)
گر نکرتا دہن یار سے تو ہم چشمی تنگ کیوں غنچۂ گل قافیہ تیرا ہوتا (نصیر)

قاف

بسملکیوں قافیہ ہے تنگ اُسے آنے تو دو مصرعِ شمشیر سے دم بھر میں مطلع صاف ہے (اسیر)
کیوں قافیہ تنگ سخندان کا ہو نصیر ہے بیٹھنا ردیف کا دشوار سامنے (نصیر)
اب چرخ نے ہائے کر دیا تنگ ہے عیش کا اب تو قافیہ تنگ (شیریں)
اک آبلہ پک پک کے خوشی سے ہوئے ہو کیا شعر کہوں قافیہ ہے تنگ زبان کا (آتش)

قافیہ مِلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) تُک سے تُک مِلانا- تُک میں تُک جوڑنا- پد سے پد ملانا- (۲) گٹھنا- سازوار بنّا- پلول مِلانا- یارانہ کرنا +

قاق (ت) اسم مذکّر:- (۱) سوکھا ہوا گوشت جسے اہلِ ولایت بھونکر کھاتے ہیں- (۲) مجازاً:- نہایت دُبلا- لاغر- سوکھا سہما- نحیف و زار- ناتوان- ضعیف- ماشا- کانٹا- نزار ؎

خشک کر دیتی ہے گرمی عشق کی بید صحرائی سا مجنون قاق ہے (میر)
وادیٔ وحشت میں ہیں اپنے ہی یہ جوشِ خِرد طاقتِ جنبش کہاں اُسمیں کہ مجنون قاق ہے (ناسخ)
خشک دیکھا گل نرگس کو تو یہ سمجھے ہم یہ کسی طالب دیدار کی ہیں قاق آنکھیں (صابر)
(بعض اہلِ لغات نے طویل القامت آدمی اور نیز ایک قسم کی روٹی کو بھی لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراز قد کے معنی میں عربی ہے اور روٹی کے معنی میں کاغ یا کاک کا معرب چنانچہ فرہنگ جہانگیری میں کاک صحیح اور قاق غلط قرار دیا ہے +

قاقا (ع) اسم مذکّر:- عرب کے جنگلی کوّے کی آواز جو ہندوستان کے پہاڑی کوے سے بہت مشابہ ہے- کائیں کائیں- کوں کوں +

قاقُلہ (ع) اسم مؤنث:- بڑی الائچی- ایل کلان- مناجاً حار اور دوسرے درجے میں یابس مقویٔ معدہ ہاضم طعام اور دافع قے و غثیان ہے- (بعض نے مطلق الائچی کو قاقلہ بڑی کو قاقلۂ کبار چھوٹی کو قاقلۂ صغار لکھا ہے)

قاقُم (ت) اسم مذکّر:- ایک قسم کے نیولے کا نام جس کی کھال نہایت باریک اور پشم انتہا سفید اور ملائم ہوتی ہے مگر دُم سال بھر تک سیاہ رہتی ہے امیر لوگ اُس کی پوستین بنا کر پہنتے اور اُس سے نہایت گرم رہتے ہیں +

قال (ع) اسم مذکّر:- (۱) گفتگو- مباحثہ- بات چیت- گفتار- قول- مقولہ- (۲) حال کا نقیض- صرف ظاہری بات چیت- دکھاوے کی بات- اوپری بات- جیسے "حال کا نہ قال کا ردی چھچھو دال کا" ؎

حیرت سے عارفوں کو نہیں راہ معرفت حال اور کچھ ہے یاں انہوں کے حال و قال کا (میر)

(۳) بفتح لام- صیغۂ ماضی:- کہا- فرمایا- ارشاد کیا جیسے "قال اللہ تعالےٰ- قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم" +

قان

قال مَقال (ع) اسم مؤنث:- گفتگوے بسیار- بہت سی بحث و تکرار- ردو بدل- حیص بیص- قیل و قال- قضیہ حجت- چخ چخ +

قالَب (ع) اسم مذکّر:- (۱) کالبد- سانچا- ڈھانچا- قالبوت- ٹھٹھری- پنجر + چھاپہ جس سے چھینٹ چھاپتے ہیں- (۲) بدن- جسم- کاٹھی- جسد- جُثّہ- چولا- پنڈا- سریر- کایا- انگ- محل- بوڈ- تن- مرب- جیسے قالب خاکی- قالب بشری- ایک جان دو قالب ؎

پیتا نہیں شراب جو میں بے وضو کئے قالب میں میرے روح کسے پارسا کی ہے (لاہوری)
(اُردو والے اور بعض شعرائے فارس بکسر لام استعمال کرتے ہیں جیسے ؎
چون یکی زین چہار شد غالب جان شیرین برآید از قالب (سعدیؒ)

قالب بدلنا (ہ) فعل متعدی:- چولا بدلنا- دوسرا جسم اختیار کرنا- دوسرے جسم میں حلول کرنا +

قالبُوت (ہ) اسم مذکّر:- عوام الناس نے قالب کو بگاڑ لیا ہے اُسمیں دیکھ لو +

قالی یا قالین (ت) اسم مؤنث:- غالیچہ ایک قسم کا بچھونا- فرش پشمین +

قامت (ع) اسم مذکّر:- قد- بالا- ڈیل- جسم ؎

تڑپا ہوش کے ہاتھوں پہ قامت سرک گیا ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا (دبیر)
آدمیت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ پست ہمت یہ نہو اور پست قامت ہو تو ہو (ذوق)
تیرے قامت کو دیکھتے ہیں ہم شرحِ وحدت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلف)

قاں (ہ) اسم مؤنث:- بط کی آواز- بطک کی آواز +

قاں قاں کرنا (ہ) فعل متعدی:- بطک کا بولنا +

قانِع (ع) صفت:- تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنے والا- سنتوکھی- سنتوکیا- صابر +

قانون (یونانی) یہ لفظ کینن canon بگڑ کر عربی زبان میں قانون ہو گیا (۱) ہر ایک چیز کی اصل- مادہ- جڑ- بنیاد- بنا- مبدا- (۲) کتاب یا جدول کا مسطر- چھتی- رول + اندازہ کرنے کا آلہ- مقیاس- اندازہ- (۳) مجازاً:- قاعدہ- دستور- آئین- ضابطہ- شرع- شاستر- تورہ- رسم- ریت- چال- چلن- رواج- سرکاری دستور العمل- راج نیت ؎

کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہیں زبان پہ خلق کے قانون ہے فرنگی کا (اسیر)

(۴) طور- طریق- روش- ڈھنگ- راہ- بیوہار- (۵) ایک مشہور ستاری باجے کا نام جس میں بہت سے تار ایک تختے پر لگے ہوئے ہوتے ہیں- بربط- چنگ (۶) ایک طب کی مشہور کتاب کا نام جسے شیخ ابو علی ابن سینا حکیم نے ظہیر فلسفۂ بابلی کے اوراق ہاتھ لگ جانے سے بنایا تھا- (بعض اہلِ لغات

قان

اس کو کانوں کا معرب بتاتے اور عربی میں مستعمل لکھتے ہیں چنانچہ قوانین اسی وجہ سے اس کی جمع آتی ہے)

قانون پر چلنا (ا) فعل متعدی: ضابطہ کا پابند ہونا۔ آئین کے موافق کارروائی کرنا۔ ضابطہ کے بموجب چلنا +

قانونِ جنگی (ا) اسم مذکر: فوجی آئین۔ وہ قانون جو افواج کے متعلق ہو +

قانون چھانٹنا (ا) فعل متعدی: قانونی جث کرنا۔ خواہ مخواہ حجت نکالنا۔ دلیلیں کرنا +

قانون داں (ع + ف) اسم مذکر: واقف آئین۔ قانونی۔ وہ شخص جو سرکاری قوانین سے بخوبی واقف ہو + مفتی۔ فقیہ۔ دھرم شاستری +

قانون دانی (ا) اسم مؤنث: قانونی واقفیت۔ مفتی گری +

قانونِ دیوانی (ا) اسم مذکر: وہ سرکاری ضابطہ یا دستور العمل جو لین دین کے متعلق ہو +

قانون کا حکم رکھنا (ا) فعل متعدی: ضابطہ کا سا زور رکھنا۔ دستور العمل بنانے کے قابل ہونا +

قانون گو (ع + ف) اسم مذکر: (ا) پرگنہ کا رجسٹرار۔ صدر پٹواری۔ وہ محرر جس کے پاس تمام ضلع یا علاقہ کی زمینوں کا حساب کتاب رہے۔ محاسبانِ دہ کا نگران و سربراہ کار گاؤں اور ضلع کا وہ اہل کار سال جو اپنے حلقہ کے تمام مالی حالات۔ خراج۔ آمد و خرچ دہ کا حساب کتاب رکھتا زمین کی پیمائش میں مدد دیتا داخل خارج کی رپورٹ کرتا اور فوت ہونے کی اطلاع گزرانتا ہے اور چونکہ یہ لوگ نہایت چالاک ہوتے ہیں اس وجہ سے ایک مثل بھی مشہور ہے کہ قانون گو کی کھوپری مری بھی دغا دے +

قانون گوئی (ا) اسم مؤنث: قانون گو کا عہدہ۔ صدر پٹوار گری +

قانونِ مال (ع) اسم مذکر: مال گزاری اور خراج زر کے متعلق سرکاری ضابطہ و آئین۔ لگان و محال زمین کا ضابطہ +

قانوناً (ع) تابع فعل: از روئے قانون۔ حسبِ ضابطہ۔ دھرم شاستر کی رُو سے +

قانونی (ا) صفت: (ا) مقنن۔ وضع آئین۔ قانون بنانے والا۔ (۲) قانون جاننے والا۔ قانون داں۔ (۳) از روئے قانون و شرع۔ شاستر کے موافق۔ (۴) حجتی۔ تکراری۔ جھگڑالو +

قانونیا (ا) اسم مذکر: قانون داں + حجتی۔ تکراری۔ جھگڑالو +

قاہر (ع) صفت: قہر کرنے والا۔ زور آور۔ زبردست۔ طاقتور + ظلم ڈھانے والا + غالب۔ مستولی + فاتح۔ مظفر۔ منصور۔ جے کاری +

قاہ

قاہرہ (ع) صفت مؤنث: (ا) چیرہ۔ غالبہ۔ فاتحہ۔ منصورہ جیسے افواج قاہرہ۔ (۲) مصر کے دار الخلافہ کا نام جس کا تاریخی حال یہ ہے۔

مصر کے القاہرہ کو زبان اہالیہ میں کیرو کہتے ہیں جو مصر کا دار الخلافہ ہے اس کی بنیاد عوہر لئے جو المو بغالی ظفر بیکر فوج کا کمانڈر انچیف تھا ۳۵۸ھ ہجری میں ڈالی تھی یعنی ۹۶۹ء کو مقام کا سدان سے (ٹونس کے نزدیک) ایک قومی لشکر کی سرکردگی میں خاص مصر پر حملہ آور ہوا تھا اور ایک بڑی خونریز جنگ کے بعد اُس نے مذکورہ صدر سنہ میں مصر القاہرہ کی بنیاد ڈالی تھی۔

مصر القاہرہ بعد ازاں ۳۶۲ھ مطابق ۹۷۳ء کو ناسٹیٹ کی جگہ دار الخلافہ مصر کا نام مصر العتیق یعنی پُرانا مصر پڑ گیا۔ جب مصر القاہرہ کی شان و شوکت بڑھی اور یہاں امرا نے اپنے رہنے کے لئے مکانات بنانے شروع کئے تو مواغظم اپنے سارے دربار کی فتحمندی کا باجا بجاتا ہوا بڑی شان و شوکت اور جاہ و حشمت اور طمطراق سے داخل مصر القاہرہ ہوا پہلے مصر القاہرہ کو دار المملکت کہتے تھے لیکن بہت دنوں کے بعد اس کا مروجہ نام رکھا گیا + قاہرہ کے معنی اصل میں فاتح اور ناصر کے ہیں اس لئے اس کا یہ نام موزوں کیا گیا + شہر کے ایک حصہ میں گوہر نے دو عظیم الشان محل بنائے تھے جو ابتک اپنی اُسی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اس حصۂ شہر کو القصرین کہتے ہیں یہ خوشنما محلات پہلے صلاح الدین کے رہنے کی جگہ تھی (وہ صلاح الدین جس نے یورپ کی عظیم الشان فوجوں کو بڑی جوانمردی سے یروشلم کے میدانوں میں سخت بیعزتی کے ساتھ شکستوں پر شکستیں دی تھیں) پھر مدت تک یہاں قاضی اجلاس کرتے رہے کچھ دن کیلئے یہ محل زمانہ کی دست بُرد میں آکر تباہ ہوگئے تھے لیکن ان کی دوبارہ بخوبی مرمت کی گئی ہے + چاردیواری یا فصیل قاہرہ شہر کی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی لیکن جب صلاح الدین کا دور دورا ہوا تو اُس نے فصیل کو پتھر کا بنا دیا اور شہر کی نئے سرے سے مرمت کی تعمیر کا کام اس خلیفہ کے عہد میں بہت رونق پر تھا اور سنگ تراشی نے تو گویا مصر القاہرہ میں جنم ہی لیا تھا + صلاح الدین جسکو یوسف صلاح الدین بھی کہتے ہیں ایوبی خاندان کا مصر میں بہت بڑا بانی شمار کیا جاتا ہے۔ اور یورپ کے گھر گھر میں ایسا مشہور ہے کہ جہاں جہادی جنگوں کا جو عیسائیوں نے کی تھیں ذکر آتا ہے اُس کا پُر رعب نام پہلے زبان پر آ جاتا ہے لیکن جب سلطنت کی کچھ تبدیلی ہوئی اور حکمراں اندرونی جھگڑوں میں مصروف ہوئے تو ۱۱۶۸ء میں فرانسیسوں نے قاہرہ پر حملہ کیا اور ایک حصۂ شہر پر تاخت کر کے آگ لگا کر بھاگ گئے ابھی صلاح الدین ہی کی حکومت کا دورہ باقی تھا کہ اُس سوختہ حصۂ شہر کی بدستور سابق تعمیر ہوگئی بلکہ یوسف صلاح الدین نے بیرونی حملے دشمنوں کے روکنے کے لئے ایک اور

قاہ

چار دیواری شہر کے گرد بنانیکا حکم دیا اور مناسب جانا کہ شہر کے جنوبی حصہ میں جو بہت مناسب ہے چٹان صاف کر کے ایک قلعہ بنائیں بہت جلد اپنے ارادہ کے مطابق عمل میں لایا اور ایک بہت بڑا کنواں اس قلعہ کے اندر زمین کھدوایا تاکہ بوقت محاصرہ پانی کا پورا سرمایہ بہم پہونچا سکے مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کنوئیں کو ریت سے پاٹ دیا اور دریائے نیل سے ایک نہر کاٹی اور قلعہ میں لایا کہ بہتات سے پانی دیسکے۔ جہاں صلاح الدین نے کنواں کھدوایا تھا گو چند روز کے بعد بند کر دیا گیا تھا لیکن یوسف صلاح الدین کے بعد پھر کھولا گیا اور اب تک موجود ہے اور بیر یوسف کے نام سے قاہرہ بھر میں مشہور ہے یہاں اس کنوئیں کی نسبت مختلف روایتیں مشہور ہیں چاروں طرف کوئیں کے لکڑی کے ستون کھڑے ہیں بالکل یہی معلوم ہوتا ہے کہ کنواں صرف ان لکڑیوں پر دھنسا ہوا ہے زمین میں نہیں اور کئی باتیں اس میں زیادہ عجیب ہیں بعض کا خیال ہے کہ یوسف اس کنوئیں کا بانی نہ تھا اور امیر جو پہلا فاتح مصر کا ہے اس نے اس کو کھدوایا تھا اور بعض یوسف ہی کو کوئیں کا بانی کہتے ہیں۔ اس کنوئیں کے دو حصے ہیں۔ ایک بالائی اور دوسرا تحتی کہلاتا ہے سیدھی گہری سیڑھیاں نیچے تک چلی گئی ہیں۔ دو سو ساٹھ فٹ گہرا اندازہ ہوا ہے قاہرہ کا ٹھیک اور صحیح حصہ جسکا تعلق مصری شہر کے ساتھ ہے اسکی کچھ تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ قلعہ قاہرہ میں جانے کی سب سے سہل ترکیب خچروں کی سواری ہے لیکن خواتین کے لئے تامجھام زیادہ موزوں اور آرام کی سواری ہے جسپر سوار ہو کر وہ بآرام قلعہ میں پہنچ سکتی ہیں اس قلعہ میں علاوہ کنوئیں کے جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اور بھی کئی مقام قابل دید ہیں جو سیاحوں کے دل اپنی پوری مقناطیسی قوت سے کھینچتے ہیں ان میں اول نظر بادشاہ کے محل پر پڑتی ہے جو اپنی خوبی اور عجیب و غریب عمارت سے اپنے ناظرین کا دل خوش کر دیتا ہے۔ اس کے بعد نئی مسجد ہے یہ اور بھی دلفریب منظر اپنے میں رکھتی ہے یہ مسجد محمد علی نے یوسف کے محل میں بنائی تھی۔ اس میں چند خوبصورت اور دلچسپ کمرے بنے ہوئے ہیں کہ وہاں سے آنے کو جی نہیں چاہتا۔ پس یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اب وہ منہ سے بول اٹھینگے۔ مسجد کا ایک بہت بڑا چوکور صحن ہے جسکے گرد اکہری قطار ستونوں کی ہے دس ستون جنوب و شمال کی جانب ہیں اور تیرہ مغرب کی طرف اور بارہ مشرق کی جانب۔ ہر ایک دروازہ میں ہو کر خاص نماز پڑھنے کی جگہ پر پہنچتے ہیں۔ اس خوبصورت وسیع مسجد کے علاوہ اور بھی بہت سی مسجدیں ہیں جو معمولی طور کی ہیں اس مسجد کے پرے دوسری طرف حرم سرائے پادشاہ ہے اور مسجد سے متصل ایک باغ بنا ہوا ہے جو اب تک شاداب اور سرسبز ہے اس مسجد کے کئی دروازے کھلے ہوئے ہیں اور یہیں سے یوسف صلاح الدین کے ہال کا راستہ ہے یہ ہال ایک بہت بڑی عمارت ہے اور بیشمار جگادری بلند بلند ستونوں پر بنی ہوئی ہے ✦

سنہ ۱۵۲۹ء میں ان ستونوں میں زلزلہ کے سبب یا کسی اور دوسری وجہ سے تزلزل پڑ گیا تھا۔ ہمیں افسوس سے بیان کرنا ہوگا کہ جو ستون کسقدر جنبش کھا گئے تھے انکو درست نہ کرایا یہ حکمران حال کی غفلت کا باعث ہے اسلئے ایک بہت بڑا حصہ اس ہال کا برباد ہو گیا اور نہایت بدنما معلوم ہوتا ہے مجھے خصوصاً اس کی صورت دیکھکر بہت افسوس ہوا یقین ہے کہ اگر عباس پاشا اسطرف ذرا بھی توجہ کی تو ان کا دوبارہ بنجانا کچھ بھی بڑی بات نہیں ہے اگر وہ گرے ہوئے ستونوں کا بھی خوف ہے کیا عجب ہے جو اُن ستونوں کی قسمت بھی اپنے ساتھیوں کی سی ہو۔ پلیٹ فارم پر سے سارا شہر صاف نظر آتا ہے کہ شہر کا منظر دل میں کھپا جاتا ہے ✦

قلعہ کے دروازہ کے باہر ایک پرشوکت عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے جو سلطان حسن نے بنوائی تھی یہ پلیٹ فارم بھی ایک عجیب جگہ ہے جہاں سے شہر کا کونہ کونہ بخوبی معلوم ہوتا ہے ہم نے دوربین لگا کر سارے شہر کی خوب سیر کی اور بڑی دیر تک اس خوبصورت شہر کا ملاحظہ کرتے رہے پہلی چاردیواری جو یوسف صلاح الدین کے وقت سے پہلے بنی تھی اس کے ویران کھنڈر ہنوز اپنے پرشان بانیوں کے دبدبے کا نقشہ مسافروں کی نظروں میں کھینچتے ہیں سب میں زیادہ تعجب انگیز وہ حصہ قلعہ ہے جو خوب مضبوط کیا گیا ہے بیرونی حملہ آور کبھی آسانی سے فتح نہیں کر سکتے۔ اگر مصری فوج دلیری سے مورچہ بندی کر کے یورپین طاقت سے مقابلہ کرے تو بڑی محنت سے فتح ہوگا ✦

ان مستحکم اور مضبوط فصیلوں کا ایک حصہ سنہ ۱۸۲۴ء میں بارود سے اڑ گیا لیکن اُسی سال پھر وہ کل شکستہ حصۂ فصیل بنگئی اس لئے اگر مصریوں کو کبھی بیرونی حملہ آور قوت سے پناہ ہوگی تو یہی مضبوط اور مستحکم قلعہ پناہ دیگا۔ دروازہ کے شمال جانب ایک وہ جگہ ہے جہاں امین نے قتل عام مملوک میں مچایا تھا یہ قتل عام بھی سخت خوفناک تھا جسکو مصری بڑے جوش و خروش سے بیان کرتے ہیں جس جگہ امین آکر چھپا تھا وہ تاریخی مقام بھی دلچسپ ہے جو ہم مورخوں کو خصوصاً بڑھکر خوشی بخشتے ہیں قلعہ کی فصیل کی مغربی جانب عقاب کی ایک خوشنما مجسم تصویر بنی ہے جسکو بیان کرتے ہیں کہ کاراکوش وزیر صلاح الدین کی نوج کا نشان تھا لیکن تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جس دن یہ قلعہ بنایا گیا تھا اُسی دن یہ عقاب بھی فصیل کی ادھر چوٹی پر تعمیر ہوا تھا اور اس عقاب کے پیرون پر قلعہ کے بننے کی تاریخ کندہ ہے۔ بہت سے ضعیف الاعتقاد سفید سر والے مصری یہ مشہور کرتے ہیں اور انہیں اس کا یقین ہے کہ جب مصر پر کوئی آفت آتی ہے تو یہ غل مچاتا ہے اور لوگوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ ایک اور بڑھی اس عظیم الشان قلعہ کے باہر ہے جہاں ہر وقت مصری توپ خانہ لگا رہتا ہے اور کثرت سے میگزین بھی یہاں ہر وقت مہیا رہتا ہے ✦

قاہ قاہ (ف) اسم مؤنث۔ ٹھٹھا مارنے کی آواز۔ خندہ بآواز۔ ٹھٹھا۔ قہقہا۔ [illegible]

قاہ

غنچوں نے ٹوپی پھینکا دی اپنی کلاہ پر ۔ گُل ہنس پڑے چمن میں تری قاہ قاہ پر (مصحفی)

قاہ قاہ ہنسنا (ہ) فعل لازم:- ٹھٹھا مار کر ہنسنا۔ ٹھٹھے مارنا۔ ؎

نہ کچھ سبب نہ جہت قاہ قاہ ہنستے ہو ۔ تمہاری خوش مجھے آتی یہ قاہ قاہ نہیں (انشا)

قائیزہ (ع) اسم مذکر:- لنگوٹ۔ لگام +

قائیزہ کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گھوڑے کے منہ میں دہانہ چڑھا کر لگام کسے کو دُم سے باندھ دینا تاکہ چلتے وقت منہ نہ مارے۔ (۲) (ہ) لنگوٹ باندھنا۔ لنگوٹ کسنا + جتی بنا۔ مجرد رہنا۔ (بازاری)

قائل (ع) صفت:- (۱) کہنے والا۔ گویندہ۔ گویا۔ بولنے والا۔ بولا۔ بکتا۔ (۲) ہار۔ اپنے قصور پر معترف ہونے والا۔ خطا کا مُقر + قبول کرنے والا۔ ماننے والا۔ تسلیم کرنے والا۔ معقول ہونے والا۔ مات ہونے والا۔ ہارنے والا۔ لاجواب۔ ؎

ہم تصور کے مصور کے ہیں قائل واللہ ۔ یوں تو شہرۂ جہاں مانی و بہزاد ہیں سب (امانت)

ہم تو اُس داغ کے قائل ہیں جو چھپائے نہ چھپے ۔ دل کے پردے میں چراغ تہِ داماں ہو کر (داغ)

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل ۔ جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے (غالب)

قائل کرنا (ہ) فعل متعدی:- لاجواب کرنا۔ معقول کرنا۔ کسی شخص کو اُس کی خطا کا مقر کرا دینا +

قائل معقول کرنا (ہ) فعل متعدی:- لاجواب کرنا۔ بند کرنا۔ جھوٹا ثابت کرنا۔ دعوے توڑنا + شرم دلانا۔ شرمندہ کرنا۔ اُس کے قصور کا معترف کرنا۔ مقر بخطا کرنا +

قائل ہو جانا (ہ) فعل لازم:- مان جانا۔ تسلیم کر لینا۔ مقر ہو جانا۔ معترف ہو جانا۔ ہار جانا۔ مات ہو جانا۔ ؎

شعرا سے کہتے ہیں کیا کہتا ہے ناظم واہ واہ ۔ اس غزل کو سن کے ہیں قائل تمہارا ہو گیا (ناظم)

قائل نہ ہونا (ہ) فعل لازم:- نہ ماننا۔ تسلیم نہ کرنا۔ مُقر نہ ہونا۔ لاجواب اور بند نہ ہونا۔ ؎

آج اے آہِ جہاں سوز نہ رکھ کچھ باقی ۔ بخیہ قائل نہیں اللہ کی یکتائی کا (سالک)

ایسا تو نہ ہو حشر میں تکرار کی ٹھیرے ۔ تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہیں ہوتا (داغ)

جو دیکھتا ہوں دیدۂ بیدار ہی سے میں ۔ قائل نہ خواب کا ہوں نہ تعبیرِ خواب کا (ظفر)

کبھی ہوتے نہ دیدارِ خدا کے حشر میں قائل ۔ سمجھتے قائل رویت جو مضموں لن ترانی کا (امیر)

عبث بحث کرتے ہو تم آب اُن سے ۔ یہ بت تو خدا سے بھی قائل نہ ہوں گے (نواب)

قائل ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) مقر ہونا۔ معترف ہونا۔ ماننا۔ اپنی خطا یا قصور کو تسلیم کرنا۔ اپنی غلطی ماننا۔ معقول ہونا۔ ؎

بُرا تو ملتے نہیں اے ظفر وہ میری باتوں سے ۔ ولے جب سوچتے ہیں خوب قائل ہیں وہ بھی
تیری تقریر ناصح خوب ہے ہاں ہم بھی قائل ہیں ۔ مگر سنتا دلِ دیوانہ یہ تقریر کس کی ہے (بحا)

موت نے کر دیا ناچار وگرنہ انسان ۔ ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا (ذوق)

نہ کہتا تھا اگرچہ منہ سے ظاہر آفریں ہم کو ۔ مگر مہر و وفا کا وہ ہمارے دل میں قائل تھا (ظفر)

نئی طرح سے میں کہتا ہوں اب غزل خوانی ۔ عدو بھی چاہئے اس زمزمے کے ہوں قائل (مومن)

حباب بحر سے جام بلوریں کو تو لے ساقی ۔ ندی تشبیہ ہو قائل یہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے (نصیر)

مجھے بے تابئ دل تو نے بنایا نادان ۔ ورنہ قائل تھا فلاطوں مری دانائی کا (شہیدی)

ڈھونڈا ہے کس بیاض سے کیا بار واہ رند ۔ قائل ہیں جستجو کے تری ہیں تلاش کے (رند)

اے صنم کوئی نہیں محبوب تجھسا دو سر ۔ سخت کافر ہے جو وحدت کا تری قائل نہ ہو (آتش)

(۲) اُستاد ماننا۔ کامل فن تسلیم کرنا۔ ماہر فن جاننا۔ ؎

اے ظفر ایک ہے تو فن سخن میں اُستاد ۔ کیوں نہ قائل ہوں ترے ناسخ و آتش دونوں
بلکہ گر ہوتے ظہوری و نظیری بھی آج ۔ کرتے ہر شعر کو سن کر ترے اش اش دونوں (بحا)

قائم (ع) صفت:- (۱) کھڑا ہونے والا + کھڑا ہوا + کھڑا۔ عمودار۔ سیدھا۔ عمودی۔ (۲) مضبوط + پائیدار۔ دیرپا۔ پائیدار۔ رہاؤ + برقرار + جوں کا توں موجود۔ بقا۔ مستقل۔ (۳) شطرنج میں دونوں حریفوں کا برابر رہنا۔ (۴) مقرر۔ مستقیم +

قائم اُٹھنا (ہ) فعل لازم:- شطرنج میں برابر کی بازی رہنا۔ دونوں حریفوں میں سے کسی کو مات نہ ہونا +

قائم النار (ع) اسم مذکر:- آگ پر ٹھہرایا ہوا پارہ +

قائم انداز (ع + ف) صفت:- (۱) شاطر کامل و نرد باز یکتا جو اپنی بازی کو ہر طرح قائم اور برقرار رکھے۔ (۲) قادر انداز۔ نشانہ باز + ٹھیک نشانہ لگانے والا + غالب۔ (۳) ف:- عاجز و ناتواں صرف نظامی نے باندھا ہے +

قائم بالذات (ع) صفت:- قائم بنفسہ۔ قائم بالغیر کا نقیض۔ وہ چیز جو بذات خود قائم اور برقرار رہو۔ واجب الوجود + جوہر + آزاد۔ خود مختار۔ مطلق آزاد +

قائم بالغیر (ع) صفت:- قائم بالذات کا نقیض۔ دوسری چیز کے بھروسے یا سہارے پر قائم رہنے والا۔ محتاج غیر + عرض خلاف جوہر +

قائم رکھنا (ہ) فعل متعدی:- موجود و برقرار رکھنا۔ تھامنا۔ سنبھالے رکھنا۔ گرنے نہ دینا۔ محفوظ رکھنا۔ صحیح و سالم رکھنا۔ جوں کا توں رہنے دینا +

قاء

حساب چلتا رکھنا۔لین دین جاری رکھنا +

قائم رہنا (۱) فعل لازم :۔ٹھہرنا۔برقرار رہنا۔جوں کا توں رہنا۔سلامت رہنا۔موجود رہنا۔کھڑا رہنا۔مستقل رہنا + بنا رہنا۔ٹِکا رہنا + جڑ پکڑنا۔مضبوط رہنا۔ثابت قدم رہنا +

قائم کرنا (۱) فعل متعدی :۔(۱) بنا ڈالنا۔بنیاد رکھنا + جڑ قائم کرنا۔نیو رکھنا یا ڈالنا۔(۲) مقرر کرنا۔(۳) اُٹھانا۔کھڑا کرنا + بنانا۔تعمیر کرنا + (۴) حد باندھنا۔حد بندی کرنا۔حد بست کرنا۔حد مقرر کرنا + ڈھونڈی کرنا۔(۵) پکا کرنا۔مضبوط کرنا۔جمانا جیسے کسی بات پر قائم کرنا۔(۶) مستقل کرنا۔مستقیم کرنا۔برقرار کرنا۔(۷) رکھنا۔دھرنا۔بٹھانا جیسے مُہرہ قائم کرنا۔(۸) پیدا کرنا۔رچنا۔اُپجانا۔آپیں کرنا۔موجود کرنا۔مخلوق کرنا۔(۹) پارہ بٹھانا۔پارے کو قائم النار کرنا۔

قائم مزاج (ع) صفت :۔مستقل مزاج۔گمبھیر پکا۔ثابت قدم + بات کا پورا۔بات کا پکا + حلیم المزاج متین۔اطمینان والا +

قائم مزاجی (ع + ف) اسم مؤنث :۔استقلالی۔استقلال۔گمبھیرپن۔مضبوطی۔برقراری۔ثابت قدمی۔حلیمی۔متانت +

قائم مقام (ع) اسم مذکر :۔(۱) دوسرے کی جگہ پر کام کرنے والا آدمی + عوضی۔عوض خدمت چند روز کے لئے مقرر ہونے والا آدمی۔(۲) مختار کار۔سربراہ کار۔اکٹنگ۔وکیل۔گماشتہ (۳) ولیعہد۔خلیفہ۔راج کنور ٹیکا۔نائب۔نائب السلطنت +

قائم مقام ہونا (۱) فعل لازم :۔کسی کی طرف سے مختار یا سربراہ کار ہونا۔وکیل ہونا + عوض خدمت ہونا۔عوضی پر ہونا + ولیعہد ہونا + گماشتہ ہونا + نائب ہونا۔عوضی کرنا۔دوسرے کی جگہ پر کام کرنا۔وکالت یا سفارت کرنا +

قائم مقامی (ع + ف) اسم مؤنث :۔نیابت + خلافت + گماشتہ گری + مختاری۔وکالت۔رسالت۔سفارت + سربراہ کاری + عوضی۔عوض خدمتی +

قائم ہونا (۱) فعل لازم :۔(۱) کھڑا ہونا۔ایستادہ ہونا۔اُٹھنا۔نصب ہونا (۲) برقرار ہونا۔مستقل ہونا۔مستقیم ہونا۔(۳) بنیاد پڑنا۔نیو پڑنا۔بِنا پڑنا۔(۴) جمنا۔بستہ ہونا۔منجمد ہونا۔ٹھہرنا۔قرار پکڑنا جیسے پارے کا قائم ہونا وغیرہ (۵) حد بست ہونا۔حد مقرر ہونا۔(۶) ٹکنا۔رہنا +

قائمہ (ع) اسم مذکر :۔(۱) نوّے درجہ کا زاویہ + وہ زاویہ جو دو خطوط مستقیم کے عمود وار تقاطع کرنے یا قائم ہونے سے پیدا ہو +

قَبا (ع) اسم مؤنث :۔ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا دوہرا جامہ یا اچکن + روئیدار

قبا

سینہ کشادہ جامہ۔ ؎

بالیدہ تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی (اسیر)

قبا کرنا (۱) فعل متعدی :۔چاک کرنا۔پارہ پارہ کرنا۔ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ؎

عریانی میں لباس کا بھی نام ہو ضرور جی چاہتا ہے جیب کو اپنی قبا کروں (صابر)

میرے اس دست دشت نے قبا کر ڈالا ہے جعفر گلے کے جیب کو پہنے کو چو بغلوں کو دامن کو (جعفر)

(اصل میں یہ فارسی محاورہ ہے اور قبا کردن کے ساتھ آیا ہے)

قبا ہونا (۱) فعل لازم :۔چاک ہونا۔پارہ پارہ یا پرزے پرزے ہونا۔ ؎

وہ چشم کیا ہے جس سے سدا اشکِ غم نہ آ ماتم میں جو قبا نہ قبا ہو قبا نہیں (اسیر)

گریبان کے تو کر ڈالے ہیں پرزے فصل گل میں نے ذرا ہاتھ اور اُٹھ جاتا تو چولی بھی قبا ہوتی (مصحفی)

قباحت (ع) اسم مؤنث :۔برائی۔زشتی۔خرابی۔بدی۔زبونی۔نازیبا و نامناسب بات۔اوگن۔(۲) نقص۔عیب۔کھوٹ۔دوش + خطا۔قصور۔کوتاہی۔رخنہ۔(۳) ا :۔دِقّت۔مشکل۔دشواری + مصیبت +

قباحت نکالنا (۱) فعل متعدی :۔اوگن ظاہر کرنا۔نقص نکالنا۔عیب وھرنا۔برائی ثابت کرنا۔رخنہ ڈالنا۔خرابی ظاہر کرنا۔عیب چینی کرنا +

قباحت نکلنا (۱) فعل لازم :۔(۱) بُرا نتیجہ پیدا ہونا۔بُرا ہونا۔خرابی نکلنا۔(۲) نقص نکلنا۔عیب ظاہر ہونا۔کھوٹ نکلنا۔(۳) دِقّت پیش آنا۔مشکل پڑنا۔دشواری ہونا +

قباحت ہونا (۱) فعل لازم :۔خرابی ہونا۔برائی ہونا۔دِقّت نکلنا۔دشواری ہونا

قَبالہ (ع) اسم مذکر :۔لغوی معنی قبولیت اصطلاحی ضامنی نامہ۔خط شرعی۔تمسک۔بیعنامہ۔بکری پٹّہ۔سند ملکیت۔مکان یا جاگیر وغیرہ کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو۔مکان کا کاغذ یا سند +

قبالہ لکھوانا (۱) فعل متعدی :۔قبضہ کرنا۔قابض ہونا۔گھر کا مالک بنجانا۔ہتیا دیکر بیٹھ جانا۔ ؎

شام ہونے کو ہے بس جائیے اب اپنے گھر کہیں ہمسائے کے لوگوں کو نہ ہو جائے خبر
آبرو کا مجھے رہتا ہے خیال آٹھ پہر بجے ہیں جانے کو ہوں اب نہیں فرصت دم بھر
دیر سے آئے ہو کیا اب بھی نہ گھر جاؤ گے
کچھ قبالہ تو مرے گھر کا نہ لکھواؤ گے

قبالہ لینا (۱) فعل متعدی :۔کسی جاگیر یا مکان یا جائیداد وغیرہ پر قبضہ کرنا۔قابض ہونا۔ ؎

نکلتا ہی نہیں یاں سے کسی صورت جو تولے غم ہمارے خانۂ دل کا کیس لیتا قبالہ ہے (عارف)

قبالہ نویس (ع + ف) اسم مذکر: وہ شخص جس کا پیشہ تمسک و بیناموں کے لکھنے کا ہو۔ متصدی۔ محرر۔ عرائض نویس +

قبالۂ نیلام (ا) اسم مذکر۔ وہ سند ملکیت جو نیلام کرنے والے کی جانب سے ملے۔ خط فروخت +

قبالے (ا) اسم مذکر۔ قبالہ کی جمع۔ بیناسے +

قبالے آگے دھرنا (ا) فعل متعدی: مکانات کا قبضہ دینا۔ گھر بار حوالے کرنا۔ مکان چھوڑنا۔ (جب کسی شخص کا بیاہ بیٹھنا ناگوار ہوتا ہے تو ایسی حرکت اس کے شرمندہ کرنے اور ستانے کیواسطے کرتے ہیں) ؎

بیٹھنے پر دیر کے ہم کو خجل وہ کر گئے جب حویلی کے قبالے لا کے آگے دھر گئے (درد)

قبالے لے ڈالنا (ا) فعل متعدی: (۱) قبضہ کر لینا۔ قابض ہو جانا۔ قابو پا لینا۔ دھنی دینا۔ ہتیا دینا۔ جگہ ہو بیٹھنا۔ (۲) ... دینا۔ خریدے ڈالنا (عوام)

قبالے لے لینا یا لکھوا لینا (ا) فعل متعدی: ... قابض ہو جانا۔ مالک بنجانا۔ ہتیا کر ہو بیٹھنا۔ جیسے "تم نے تو جھے کے قبالے لے لئے"

قبائل (ع) اسم مذکر۔ (۱) قبیلہ کی جمع۔ گروہ۔ طوائف۔ جماعتیں۔ فرقے۔ فریق۔ ٹولیاں۔ جتھے۔ اقوام۔ (۲) کل۔ خاندان۔ قبا۔ کنبہ۔ عیال و اطفال۔ بال بچے۔ گھر کے لوگ۔

قُبح (ع) اسم مونث: برائی۔ نیکی سے دوری۔ نقص۔ عیب۔ زشتی۔ زبونی۔ نقیض حسن جیسے حسن و قبح معلوم ہو گیا +

قبر (ع) اسم مونث: تربت۔ گور۔ مدفن۔ مزار۔ مقبرہ۔ سمادھ۔ گڑھا۔ وہ گڑھا جس میں مُردے کو دفن کریں۔ جیسے کوئی کسی کی قبر میں نہیں جاتا۔ موئے کی قبر جیتے کا گھر +

قبر بنا (ا) فعل لازم: گور تیار ہونا۔ تربت تعمیر ہونا۔ دفن ہونا ؎

ہو وہ بھی کوئی روز جو زائر کہیں اسیر لو کربلا میں قبر مظفر علی بنی (اسیر)

قبر بنوانا (ا) فعل متعدی: گور تیار کرانا۔ تربت چنوانا۔ مزار تعمیر کرانا ؎

مر گیا ہوں میں کسے پردہ نشین کم میں قبر بنواتے ہو بار دمرے میدان میں کیا (نسیم)

قبر بنانا (ا) فعل متعدی: (اول معلوم دوم بانا ...) کھود کر دبا دینا۔ مار رکھنا۔ ڈھیر رکھنا۔ مار کر دبا دینا۔ کھیت رکھنا۔ لوتھ ڈالدینا۔ جیسے بل لایا تو ابھی قبر بنا دونگا +

قبر پر قرض نہیں ہوتی (ا) کہاوت: قرض پر قرض نہیں ملتا +

قبر سلامی (ا) اسم مونث: وہ قیمت گور جو مالک زمین کو اس کی ملکیت میں قبر بنانے کے عوض دی جاتی ہے +

قبر کا تعویذ (ا) اسم مذکر: سنگ مزار۔ وہ پتھر جو قبر کی نشانی کیواسطے صندوق کی وضع کا بنا کر رکھدیتے ہیں ؎

تھی کھدی تیشے سے جس سنگ پہ شیریں کی شبیہ + کاش فرہاد کی وہ قبر کا ہوتا تعویذ (ناظم)

قبر کا تعویذ بنا یا ہونا (ا) فعل لازم: محبت کے باعث کسی کی قبر پہ پڑا رہنا +

قبر کا منہ جھانک کر آنا (ا) فعل لازم: مر مر کر بچنا۔ ہلاکت سے نجات پانا۔ خدا کے گھر سے پھرنا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا + خدا خدا کر کے تندرست ہونا۔ از سر نو زندگی پانا +

قبر کھود دینا (ا) فعل متعدی: (بانداری) مار کر دبا دینا۔ مار کر گڑھے میں ڈالدینا کھود کر دبا دینا +

قبر کھود کر لانا (ا) فعل متعدی: جہاں ہو وہاں سے لانا۔ زمین کے اندر تک نہ چھوڑنا۔ پتال سے ڈھونڈ کر نکال لانا +

قبر کھود کر نکال لانا (ا) فعل متعدی: دیکھو (قبر کھود کر لانا)

قبر کھودنا (ا) فعل متعدی: (۱) مُردے کے واسطے گڑھا کھودنا۔ سمادھ بنانا۔ (۲) مار رکھنا۔ مار ڈالنا۔ مارتے مارتے جان نکال ڈالنا۔ جیسے "ابکی دفعہ بولا تو قبر کھود دونگا"

قبر کے مُردے اکھاڑنا یا اکھیڑنا (ا) فعل متعدی: گور کے مُلے اکھاڑنا۔ پرانے جھگڑے نکالنا۔ دبی ہوئی باتوں کو ابھارنا۔ فتنۂ خوابیدہ کو جگانا۔ سوتی راڑ جگانا + مُردوں پر اتہام رکھنا۔ مُردوں کا عیب ظاہر کرنا +

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا (ا) فعل لازم: مرنے کو تیار رہنا۔ گور کنارے ہونا۔ چلن ہار دن میں ہونا۔ گزشتنی ہونا۔ قریب بمرگ ہونا۔ جمنا کنارے بیٹھنا۔ (نہایت بڑھاپے یا ایسی بیماری کے موقع پر بولتے ہیں جب زیست کی امید منقطع ہو جائے)

قبر میں سے اٹھا لینا (ا) فعل متعدی: دشمنی نکالنے یا بدلہ لینے کیواسطے اس قدر آمادہ ہونا کہ مرنے کے بعد بھی سزا دئے بغیر نہ چھوڑنا۔ قبر سے نکال کر سزا دینا۔ قبر میں بھی نہ چھوڑنا +

قبر میں سے نکل کر آنا (ا) فعل لازم: مُردوں کی صورت بنا کر آنا۔ ہیبتناک شکل بنا کر آنا۔ ڈراؤنی صورت ہو جانا خواہ بیماری کے باعث خواہ کسی اور صدمہ کے سبب +

قبرستان (ع + ف) اسم مذکر: گورستان۔ مدفن۔ تربہ۔ شہر خموشاں۔ تکیہ + مرگھٹ۔ مسان + کوچۂ خموشاں۔ گور خانہ۔ وہ جگہ جہاں بہت سے مُردے

دفن ہوسکتے ہیں +

قُبَّرَہ (ع) چکاوک۔ چنڈول۔ بعض کے نزدیک سُرخاب +

قَبض (ع) اسم مذکر۔ (۱) نقیض بسط۔ گرفتگی۔ بستگی + پنجہ سے پکڑنا۔ دبوچنا۔ (۲) پیٹ سکیڑنا۔ (۳) قابو۔ بس۔ تحت۔ دخل۔ القبض دلیل الملک +

قبضُ الوصول (ع) اسم مذکر۔ رسید کا رجسٹر۔ وہ کتاب جس میں بھرپایا لکھوایا جائے

قبض بالجبر (ع) اسم مذکر۔ زبردستی قبضہ کر لینا۔ مداخلت بیجا۔ ناجائز طور سے مالک بنجانا +

قبض کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) اٹکنا۔ پیٹ میں گرفتگی پیدا کرنا۔ (۲) نکالنا۔ سلب کرنا۔ کھینچنا جیسے روح قبض کرنا +

قبضہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) مُوٹھ۔ تلوار کی مُوٹھ۔ دستہ۔ ہتھی۔ گرفت۔ پکڑ۔ بیٹھا جیسے خنجر یا کمان و شمشیر کا قبضہ ~

دل میں کئے تصرف دیکھا جو پاس انکا ۔ شمشیر کا ہے قبضہ تنہا ترے مکان کا (صابر)

(۲) پنجہ۔ مشتی۔ مجازاً اسکندر نامہ میں بھی یہ معنی آئے ہیں) (۳) ہ۔ نرماد کی۔ جیسے کواڑوں یا صندوق کے قبضے۔ (۴) ہ۔ ڈنڈ۔ ڈنڑ۔ بازو۔ بانہ۔ بانہ کی مچھلی جیسے اُس پہلوان کا ایک ایک قبضہ پہ تھا۔ (۵) دخل۔ مداخلت۔ قابو۔ تصرف۔ اختیار۔ تحت ~

ہم غیر کے قبضہ سے نکلتا وہ نہیں ۔ جی میں ہے مار کے مرجائیے سرسے تلوار (نصیر)

قبضہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی۔ بیدخل کرنا۔ بے اختیار کرنا۔ تصرف سے نکالنا۔

قبضہ اُٹھنا (ہ) فعل لازم۔ دخل اُٹھنا۔ مداخلت نہ رہنا۔ تحت میں نہ رہنا ~

پھر کسی طرح ظفر اُٹھ نہیں سکتا قبضہ ۔ آگیا خانۂ دل اُس کے جہاں قبضے میں (ظفر)

قبضہ پانا (ہ) فعل متعدی۔ دخل پانا۔ قابو پانا۔ تصرف میں لانا۔ دخیل ہونا +

قبضہ پہ ہاتھ ڈالنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) تلوار سونتنے کے واسطے اُس کی مُوٹھ پر ہاتھ لے جانا۔ (۲) دوسرے شخص کی تلوار کا قبضہ پکڑ لینا۔ تلوار نہ نکالنے دینا۔ دلیری وجرات سے دوسرے شخص کی تلوار پکڑ لینا +

قبضہ پر ہاتھ رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ کسی کے قتل کرنے کے واسطے تلوار کی مُوٹھ پر ہاتھ ڈالنا ~

ڈرانہ ہم کو تو قبضہ پہ ہاتھ رکھ رکھکر ۔ قسم ہے تیری ہی اپنی تو آرزو یہ ہے (سوز)

قبضہ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ دخل کرنا۔ دخیل ہونا۔ تحت بٹھانا۔ تصرف میں لانا۔ غصب کرنا۔ چھین لینا۔ مالک بن بیٹھنا ~

تمنا اسلئے رہتی ہی مرنے کی حریصوں کو کریں تحت الثریٰ میں جاکے قبضہ گنج قارون کا (اسیر)

قبضے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) قبضہ کی جمع۔ (۲) حروف وغیرہ یا آبع وغیرہ کے آجانے کی تحریر جس میں وکویائے مجہول سے بدل لیتے ہیں +

قبضے میں آنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔ ہتھے چڑھنا۔ (۲) تحت میں آنا۔ تصرف میں آنا۔ دخل ہونا ~

غم دلدار کو کس طرح نکالوں دل سے ۔ آگیا اب تو ہے اُسکے یہ مکان قبضے میں (ظفر)

قبضے میں رہنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) قابو میں رہنا۔ بس میں رہنا۔ کہنے میں ہونا ~

جبکہ شرح غم دل اپنی بیان کرتا ہوں ۔ نہیں رہتی مری اُسوقت زبان قبضے میں (ظفر)

(۲) دخل میں رہنا۔ تحت میں رہنا۔ چھاتی تلے رہنا۔ پاس رہنا +

قبضے میں کر لینا (ہ) فعل متعدی۔ قابو میں کر لینا۔ بس میں کر لینا۔ تحت میں کر لینا ~

کام کیا قابض ارواح کا یاں چلے ہی ۔ غمزۂ یار نے کرلی مری جاں قبضے میں (ظفر)

قَبْل (ع) تابع فعل۔ (۱) ضد بعد۔ پہلے۔ آگے۔ پیشتر۔ اوّل۔ جیسے قبل اندک واویلا۔ (۲) اسم مذکر۔ محاصرہ۔ گھیرا +

قبل از آنکہ (ع + ف) تابع فعل۔ پہلے اس سے کہ۔ اس سے پیشتر +

قبل ازیں (ع + ف) تابع فعل۔ اس سے پہلے +

قِبْلَہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) سامنے یا مقابل کی چیز۔ وہ سمت جدھر نماز پڑھتے وقت رُخ کریں۔ سمتِ کعبہ۔ کعبہ۔ (۲) کلمۂ تعظیم جیسے حضرت۔ جناب۔ حضور۔ واجب التعظیم +

قبلۂ حاجات (ع) اسم مذکر۔ دوسرے شخص کی حاجتوں اور ضرورتوں کو رفع کرنے والا۔ مراد بر لانے والا + ایک کلمۂ تعظیم ~

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے ۔ بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہئے (غالب)

عشق بھی آخر ہوا حضرت واعظ خاموش ۔ آپ نے یہ لو کی قبلۂ حاجات نئی (داغ)

قبلہ رُو (ع + ف) اسم مذکر۔ وہ شخص یا چیز جو قبلہ کی طرف مُنہ کئے ہوئے ہو + قبلہ کی سمت +

قبلۂ عالم (ع) اسم مذکر۔ بزرگ جہاں + بادشاہوں کا لقب۔ جہاں پناہ + مدار حاجات +

قبلۂ کونین (ع) اسم مذکر۔ دین و دنیا کے بزرگ۔ والد ماجد۔ والد بزرگوار +

قبلہ گاہ (ع + ف) اسم مذکر۔ (۱) بجائے قبلہ۔ والد ماجد۔ پتا۔ باپ۔ پسر بزرگوار۔ (۲) بانساری۔ پرکھا۔ بزرگ۔ حمایتی۔ ماسٹ۔ دلی خنگر +

قبلہ نما (ع + ف) اسم مذکر۔ وہ کمپاس یا اسطرلاب جس سے سمت قبلہ معلوم ہو۔

قبل | قتل

ایک آلہ کا نام جس کے وسیلہ سے قبلہ کا رخ معلوم کرتے ہیں اس کے اندر مقناطیس کی شکل کا لوہے کا ایک پرزہ اس طرح سادہ سوئی کی شکل لگا لیتے ہیں کہ اس کا منہ ہر وقت قبلہ کی جانب رہتا اور ذرا سی جنبش سے حرکت کرتا رہتا ہے۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں (سودا)

دل بیتاب کو جب تجھ سے ملا دیکھیں گے یوں تڑپتا اسے قبلہ نما دیکھیں گے (نصیر)

رہبر سے غرض کیا ہے جو منزل نظر آئے کعبہ میں بھی قبلہ نما کو نہ دیا دم (داغ)

قبلہ و کعبہ (ع) اسم مذکر:۔ کلمۂ تعظیم و تکریم۔ ؎

میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں بھی ہمیشہ خط میں قبلہ و کعبہ لکھا کرتا ہے القاب مجھے (ذوق)

قبوز (ع) اسم مذکر:۔ (۱) قبر کی جمع۔ (۲) پستول کا چرمی گھر جو گھوڑے کی کاٹھی میں بنا ہوا ہوتا ہے (اس معنی میں مفرد بولتے اور قبوریں اس کی جمع لاتے ہیں)

قبول (ع) اسم مذکر:۔ تسلیم۔ منظور۔ پذیرفتہ۔ اجابت + پسند ؎

مرنا قبول رشک کے صدمے نہیں قبول ہم آئیں کیا رقیب تری انجمن میں ہے (لا اعلم)

(عربی کے مصدر فعل میں اس وزن پر شاذ و نادر ہی مصدر آتے ہیں)

قبول صورت (ا) صفت:۔ (عو):۔ خوبصورت۔ حسین۔ دل پسند ؎

کہا جو میں نے کہ بوسہ کریں عنایت آپ تو ہنس کے بولے کہ ایسے قبول صورت آپ (معروف)

قبول کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) ماننا۔ تسلیم کرنا۔ منظور کرنا ؎

حاصل اگر وصال نہیں ہجر ہی سہی جنت نہ ہاتھ آئے تو دوزخ قبول کر (اسیر)

(۲) پسند کرنا۔ (۳) (ا)۔ اقرار کرنا۔ ہامی بھرنا۔ انکار نہ کرنا۔ اقبال کرنا +

قبول ہونا (ا) فعل لازم:۔ منظور ہونا۔ مستجاب ہونا + مانا جانا +

قبولنا (ا) فعل متعدی:۔ (عو):۔ (۱) پسند کرنا۔ منظور کرنا۔ ریجھنا۔ (۲) اقرار کرنا۔ اقبال کرنا +

قبولی (ف) اسم مونث:۔ ایک قسم کا پلاؤ جو چنے کی دال اور چاول ملا کر پکایا جاتا ہے۔

قبولیت (ا) اسم مونث:۔ (۱) اجابت دعا۔ جیسے آخر شب قبولیت کا وقت ہے۔ (۲) (قانون) منظوری + اقرار نامہ۔ عہد نامہ + راضی نامہ۔ وہ دستاویز جو پٹے کے جواب میں لکھی جائے۔ قبالہ۔ لکھتم۔ لکھت پڑھت۔ (یہ مصدر خلاف قاعدہ اردو والوں نے بنا لیا ہے)

قبہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گنبد۔ گنٹ۔ مٹھ۔ برج۔ (۲) کلس۔ کلغی۔ گیند کی صورت کا کلس + کنگرہ +

قبیح (ع) صفت:۔ (۱) قباحت والا۔ بد۔ زشت۔ بدصورت۔ بدنما۔ بدشکل۔ (۲) سیوبہ۔ نازیبا۔ نامناسب۔ قابل شرم +

قبیل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) آدمیوں کا گروہ۔ (۲) قسم۔ جنس۔ نوع۔ صنف۔ فرع جیسے یہ بات بھی اسی قبیل سے ہے۔ (۳) خاندان۔ کنبہ۔ قبیلہ +

قبیلہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) گروہ۔ ایک دادا کی اولاد۔ گیل۔ فرقہ۔ زمرہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ (۲) کنبہ۔ خاندان۔ کل۔ تبار۔ (۳) (ا):۔ بیوی۔ جورو۔ منکوحہ۔ استری۔ اہلیہ۔ گھر والی +

قبیلہ پرور (ع + ف) صفت:۔ اپنے کنبے کی پرورش کرنے والا۔ کنبہ پرور +

قتال (ع) اسم مونث:۔ جنگ۔ جدال۔ لڑائی۔ خونریزی۔ کارزار۔ کشت و خون۔ یدھ +

قتل (ع) اسم مذکر:۔ خون۔ ہلاکت۔ تلوار یا کسی ہتھیار سے مار ڈالنا۔ گھات۔ ہنسا۔ بدھ۔ بدھنا +

قتل عام (ع) اسم مذکر:۔ سب کی خونریزی۔ بلا امتیاز جان سے مار ڈالنا +

قتل عام کرنا (ا) فعل متعدی:۔ عوام الناس کا خون بہانا۔ سب کو مار ڈالنا۔ عام لوگوں کے بلا امتیاز مار ڈالنے کا حکم دینا جس طرح تیمور اور نادر شاہ نے دہلی میں حکم دیا تھا۔ ؎

کوئی عاشق نظر نہیں آتا ٹوپی والوں نے قتل عام کیا (میر)

جب وہ قاتل خرام کرتا ہے ہر قدم قتل عام کرتا ہے (مصحفی)

کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کیلئے دس بیس روز مرتے ہیں دو چار کیلئے (مومن)

قتل عام ہونا (ا) فعل لازم:۔ سب کا مارا جانا۔ عوام الناس کے مار ڈالنے کا حکم ہونا۔ ؎

سنا ہے جب سے یہ ہم نے خوشی ہے دل کو بڑی کہ اس کے کوچہ میں کل قتل عام ہوویگا (جرأت)

قتل عمد (ع) اسم مذکر:۔ (قانون) جان بوجھ کر مار ڈالنا۔ دیدہ و دانستہ شرارت یا بغض و عداوت سے ہلاک کرنا +

قتل کا بیڑا اٹھانا (ا) فعل متعدی:۔ کسی کے مارنے کا عہد کرنا۔ خون کرنے کی قسم کھانا۔ مار ڈالنے پر ہاتھ مارنا۔ ؎

سر بکف شوق شہادت میں ہوں کب انکار ہے قتل کا بیڑا اٹھائے تو وہ تیغ خوش غلاف (رند)

تڑپائے کیوں نہ مجھکو شہادت کا انتظار۔ قاتل وہ میرے قتل کا بیڑا اٹھا چکا (مؤلف)

قتلا (ا) اسم مذکر:۔ قاش۔ پھانک۔ ٹکڑا۔ سانک۔ گول تراشا ہوا ٹکڑا +

قتی (ت) اسم مونث:۔ انگور کی پٹاری +

قتیل (ع) صفت:۔ مقتول۔ کشتہ۔ شہید۔ ؎

ترے قتیل بتاتے نہیں تجھے قاتل جب ان سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہیں (ذوق)

قحبہ (ع) اسم مؤنث:۔ کھنکھار کر بلانے والی عورت + فاحشہ۔ رنڈی۔ کسبی۔ پُتریا۔ پاتر۔ بدکار۔ ؎

بیلوں سے موافق ہو طبیعت کیونکر دنیا کی حلاوت ہوتی ہے ہر قحبہ کو اساک پیدا (آتش)
دلہن مت سمجھو طالب دنیا کی کیا قحبہ ہے یہ۔ سونا آتا تو سمجھو دل ہے کا کتب خانہ ہے (سوز)

قحط (ع) اسم مذکر:۔ (۱) مہنگائی۔ گرانی۔ کال۔ خشک سالی۔ اکال۔ بارش کے نہونے کے باعث غلہ کا گراں ہوجانا + (۲) کمی۔ کمیابی +

قحط پڑنا (د) فعل لازم:۔ کال پڑنا۔ گرانی ہونا + کمی ہونا۔ کمیابی ہونا۔ اُدھ اُپڑنا

قحط زدہ (ع+ف) صفت:۔ کال کا مارا۔ بھوکا۔ کنگلا۔ بھوکا کنگال + نہایت حریص سے کمانے اور کچھ نہ چھوڑنے والا + ندیدہ +

قحط ہوجانا (د) فعل لازم:۔ کال پڑجانا۔ کمی ہوجانا۔ کمیابی ہوجانا۔ معدوم ہونا۔ ؎

قحط اپنے عہد میں مہر و وفا کا ہوگیا

قد (ع) اسم مذکر:۔ قامت۔ جسم کی لمبائی۔ بالا +

قدِ آدم (ع) اسم مذکر:۔ آدمی کے قد برابر۔ آدمی کی لمبائی کے موافق۔ پُرس۔ چار ہاتھ۔ چھے فیٹ یا دو گز کی لمبائی جیسے قد آدم پلی +

قد آور (ع+ف) صفت:۔ لمبا۔ لمبے قد کا۔ دراز قد۔ طویل القامت۔ لم چھڑ۔ لمبو۔ لمبوا + تن و توش کا۔ پچ ہٹا جوان +

قد برابر بجلی ٹوٹے یا پڑے (ا) عو:۔ قسم سخت۔ ودعائے بد۔ جتنا قد ہے اُسیقدر بجلی گرے اور ہلاک کرے +

قد نکالنا (د) فعل لازم (عو) بچہ کا بڑھنا۔ بچے کا درازی اختیار کرنا جیسے

قد نکالا ہے اس سے دبلا ہے۔ ؎

نکالا ہے قد میرے رشک چمن نے یہ بوٹا بھی طوبےٰ ہوا چاہتا ہے (رند)

قد نکلنا (ا) فعل لازم:۔ بچے کا بڑا ہونا۔ بچے کا لمبا اور دراز قد ہونا +

قد و قامت یا قد و بالا (ع+ف) اسم مذکر:۔ جسامت۔ انگلیٹ +

قدامت (ع) اسم مؤنث:۔ دیرینگی۔ کہنگی۔ ہمیشگی + زمانۂ سابق۔ زمانۂ سلف۔ اگلا زمانہ۔ سدامت +

قدح (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بڑا پیالہ۔ کاسۂ بزرگ۔ شراب کا پیالہ۔ بھنگ کا پیالہ۔ بادیہ۔ مطلق پیالہ + جام۔ ساغر۔ پیمانہ۔ ؎

شیشہ جو پھوٹ جائے تو پھوٹے بگڑ نہو یارب جدا سبو سے قدح اور قدح سے ہم (مصحفی)
اُس نے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہے یہ جام جم ہوا قدح گل نہ ہوسکا (مومن)

(۲) ضد مدح + عیب چینی۔ اعتراض۔ تردید۔ سوال توڑنا۔ جرح۔ بطلان۔ ابطال جیسے رد و قدح +

قدح خوار (ع+ف) صفت:۔ نہایت شرابی۔ بہت بہت سے جام پینے والا۔ شرابخوار۔ قدح نوش۔ ؎

بے بادہ کشی تو نے کبھو ہم کو نہ پایا کیوں ابر یہ ہم بھی قدح خوار ہیں کیسے (مخبر)

قدح کش (ع+ف) اسم مذکر:۔ شراب خوار۔ نشہ باز۔ ؎

ساون میں دیا لو مہ شوال دکھائی برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی (ذوق)

قدح کی خیر منانا (د) فعل لازم:۔ بھلا چاہنا۔ اپنی بھلائی چاہنا۔ سلامتی چاہنا۔ ؎

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے یہ قدح میرا ہے خیر اسکی مناتا ہوں میں (آتش)

قدح کرنا (ا) فعل متعدی:۔ دعوے توڑنا۔ دلیل کاٹنا۔ بطلان کرنا۔ جھٹلانا۔ غلط ٹھیرانا۔ کھنڈن کرنا۔ جرح کرنا۔ بار بار سوال کرنا +

قَدَر (ع) اسم مؤنث:۔ قضا۔ حکم + حکم مجمل جو خدا تعالےٰ نے روز ازل بندوں کی نسبت فرمایا۔ مرادف تقدیر + برابر۔ مساوی +

قَدْر (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) اندازہ۔ جانچ۔ مقدار۔ (۲) قسمت۔ نصیب۔ روزی۔ (۳) قدرت۔ طاقت۔ توانائی۔ (۴) عزت۔ بزرگی۔ آبرو۔ بڑائی۔ حرمت۔ خوبی۔ توقیر۔ مرتبہ۔ منزلت۔ ؎

قدر اُسکی چشم اہل نظر میں زیادہ ہے جو آپ کو نفیر سمجھتا ہے سب سے کم
جبکو دیکھا عزیز اُسکی وطن میں قدر کیا باغ سے ہو کر جدا پہنچے ہے گل دستار پر } (ما)

لب شیریں سے ترش ہوکے کہتے تلخ کلام قدر سرکار نے کی خوب نمکخواروں کی (رند)

قدر انداز (ع+ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کا تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھے اور کبھی خطا نکرے۔ تیر انداز علمی۔ نشانہ باز۔ قادر انداز۔ حکم انداز + بال باندھا نشانہ لگانے والا۔ ؎

بچ رہے کیونکر نشانہ اُس نگاہ ناز کا تیر کرتا ہے خطا کوئی قدر انداز کا (اسیر)

قدردان (ع+ف) اسم مذکر:۔ (۱) قدرشناس۔ رُتبہ شناس۔ گن گیانی۔ دوسرے شخص کے ہنر کی سار جاننے والا۔ جوہر شناس۔ (۲) ا:۔ مربی۔ سرپرست۔ بزرگ +

قدردانی (ع+ف) اسم مؤنث:۔ ہنرشناسی۔ جوہرشناسی۔ گن گیانی + عزت۔ آبرو +

قدردانی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ ہنر کے باعث عزت کرنا۔ کسے جوہر کے سبب رتبہ بخشنا۔ ہنر کی داد دینا +

قدر کرنا (ا) فعل متعدی:۔ عزت کرنا۔ توقیر کرنا۔ گن ماننا +

قدر و منزلت (ع) اسمِ مؤنث۔ توقیر و عزت۔ رتبہ۔ منصب۔ جاہ۔ بزرگی۔ عظمت +

قدر ہونا (ا) فعل لازم۔ عزت و توقیر ہونا +

قدرت (ع) اسمِ مؤنث۔ (۱) طاقت۔ قوت۔ توانائی۔ مقدور۔ مجال + (۲) پونچ۔ حوصلہ۔ (۳) مایا۔ ایشور کی شکتی۔ خدائی طاقت + فطرت + نیچر + خدا تعالےٰ کی شان۔ صنعتِ باری۔ شانِ الٰہی۔ عظمتِ باری۔ ف

عالم ہے نصیر ایسا اپنے بُت کافر کا　　اللہ کی قدرت ہے اللہ کی قدرت ہے (نصیر)

بیاں مخلوق سے کب ہو سکے خالق کی قدرت کا　　جو خود مصنوع ہو وہ کہہ سکے کیا راز صنعت کا

جہاں جن ملک حیران ان تیری حقیقت کا　　تحمل کیا بیاں تو کر سکیگا اُسکی قدرت کا

(۴) دسترس۔ رسید پہنچ + اختیار +

قدرت پانا (ا) فعل متعدی۔ طاقت پانا۔ توانائی پانا۔ زور پانا۔ حوصلہ پانا + مجال ہونا +

قدرت رکھنا (ا) فعل لازم۔ قادر ہونا۔ شکتی مان ہونا + لائق ہونا۔ قابلیت رکھنا +

قدرتِ کاملہ (ع) اسمِ مؤنث۔ پوری پوری طاقت۔ سروشکتی۔ قدرتِ مطلق۔ بے انتہا طاقت +

قدرتی (ع+ف) صفت۔ فطرتی۔ طبعی۔ خلقی۔ اصلی۔ حقیقی۔ ذاتی۔ جبلی۔ سادھارن۔ بے ساختہ +

قدرتی رنگ (ا) اسمِ مذکر۔ خود رنگ۔ اصلی رنگ۔ ذاتی رنگ +

قدرتی علامات (ع) اسمِ مؤنث۔ فطرتی نشانیاں۔ ظہورِ ربانی۔ شانِ ایزدی کا ظہور +

قدرے (ع+ف) صفت۔ ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ قلیل۔ کسیقدر۔ کچھ۔ کم +

قدرے قلیل (ا) صفت۔ بہت کم۔ بہت ذرا سا۔ کسیقدر +

قُدری (ا) اسمِ مؤنث۔ (ع) زور۔ طاقت + کوشش۔ اصرار +

قُدری کرنا (ا) فعل متعدی (ع) زور چلانا۔ تحکم دکھانا۔ زور دکھانا + سعی کرنا۔ کوشش کرنا + ہر چند تردد کرنا۔ اصرار کرنا۔ جیسے تم کبھی قدری کر دگے تو کچھ نہیں پڑھنے کا۔ انہوں نے بہتیری قدری کی پر میں خدا کا بندہ نہ مانا +

قُدس (ع) صفت۔ (۱) متبرک۔ پاک پوتر۔ مقدس۔ (۲) اسمِ مذکر۔ عرب کے ایک پہاڑ کا نام جو نجد میں واقع ہے + بیت المقدس۔ یروشلیم + جبرائیل علیہ السلام کا نام جنہیں روح القدس بھی کہتے ہیں۔ (۳) اسم۔ پاکیزگی۔ تقوےٰ۔ طہارت +

قُدسی (ع) صفت۔ (۱) پاک۔ پاکیزہ۔ متبرک۔ پوتر۔ (۲) اسمِ مذکر۔ فرشتہ + ولی اللہ۔ نیک آدمی۔ معصوم صفت۔ (۳) ایک مشہور فارسی گو حاجی محمد خاں خراسانی شاعر کا تخلص جو نہایت فصیح اور بلیغ کلام رکھتے تھے ولایت سے موقوف ہو کر ہندوستان میں آئے اور بہت سے لوگوں کو اپنا معتقد بنا کر یہیں انتقال فرمایا +

قدغن (ت) اسمِ مؤنث۔ تاکید۔ ممانعت۔ قید + نہایت روک ٹوک۔ مناہی۔ امتناع۔ ف

قدغن ہے کہ اس در پہ کوئی آنے نہ پائے　　اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پائے (مصحفی)

لغوی معنی اہتمام بادشاہاں۔ خبرداری +

قِدم (ع) اسمِ مذکر۔ ہمیشگی۔ قدامت۔ دیرینگی۔ کہنگی۔ پُرانا پن + خدا تعالےٰ کی ایک صفت

قَدَم (ع) اسمِ مذکر۔ (۱) پاؤں۔ پیر۔ پد۔ پگ۔ پا۔ چرن۔ (۲) پینڈ۔ گام۔ ڈگ وہ فاصلہ جو حالتِ رفتار میں ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں تک ہو۔ ف

ابھی ہیں اے عزیزو گور کی منزل میں جا پہنچوں
جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لے لو (بقا)

(۳) روش۔ رفتار۔ چال۔ (۴) نقشِ پا۔ جیسے قدم شریف یعنی نقشِ پائے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۵) تشریف آوری۔ آنا۔ مقدم۔ جیسے قدم درویشاں رد بلا۔ اس کا قدم ہمارے گھر میں مبارک ہوا۔ (۶) مجازاً۔ واسطہ دخل جیسے قدم درمیان ہونا۔ (۷) مجازاً۔ ذات۔ دم۔ موجودگی۔ وجود۔ ف

مینا و ساغر و مے ساقی و مطرب و نے　　یہ ساری خوبیاں ہیں یاں سو نکے قدم (سوز)

مصرعہ ثانی۔　　ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے۔

(۸) گھوڑے کی ایک قسم کی بے تکان رفتار۔ دھیمی چال۔ ف

صرصرِ ابلق ایام کا دم بند کیا　　جب چلا توسن ناز بُتِ دلدار قدم (رشک)

(۹) (ا) ایک سایہ دار درخت اور ایک قسم کی گھاس کا نام۔ یہ لفظ ہندی الاصل ہے اُردو والوں نے قاف سے بدل لیا۔ ف

کسی کا کشتۂ رفتار ہوں عجب کیا ہے　　قدم کا پیڑ ہو میری مزار پہ پیدا (بحر)

قدم اُٹھا کر جانا یا چلنا (ا) فعل لازم۔ پاؤں اُٹھا کر جانا۔ جلد جلد چلنا۔ قدم بڑھا کر جانا۔ ف

ہم ہاتھ ملتے رہ گئے اور لے گئے گھر کو تم　　کیسے قدم شتاب اُٹھا کر چلے گئے (جرأت)

قدم اُٹھانا (ا) فعل لازم۔ جلدی چلنا۔ پاؤں بڑھانا۔ جلدی جلدی قدم رکھنا +

قدم

قدم اُٹھنا (ہ) فعل لازم:- پاؤں اُٹھنا۔ چلنا۔ جانا۔ سرکنا۔ ہلنا۔ حرکت کرنا۔ ۔۔

مارِ وحشت جنوں بھڑکے میں گھر سے اُٹھا پھر بیاباں کی قدم چھٹنے سر سے اُٹھا (صبا)

آتی ہے صدا لیے جرسِ ناقۂ لیلیٰ۔ صد حیف کہ مجنوں کا قدم اُٹھ نہیں سکتا (ذوق)

قدم اُکھڑنا (ہ) فعل لازم:- پاؤں نہ جمنا۔ ٹھہر نہ سکنا۔ چل نہ سکنا + رفتار میں فرق آجانا۔ ۔۔

آیا ہے فکر باغ میں جب تیری چال کا ڈرتے اُکھڑ گیا ہے قدم ہر نہال کا (ناظم)

قدم باز (ف) صفت:- (۱) تیز رفتار۔ شتاب رو۔ جلد چلنے والا۔ (۲) خوش رفتار۔ ایک انداز کے ساتھ چلنے والا +

قدم بقدم چلنا (ہ) فعل لازم:- کسی کی پیروی کرنا۔ کسی کی روش اور چال چلن اختیار کرنا۔ لکیر کا فقیر ہونا۔ کسی کے پنڈے چلنا۔ پیچھے پیچھے چلنا۔ ساتھ ساتھ چلنا +

قدم برداشتہ (ع + ف) تابع فعل:- پاؤں اُٹھائے ہوئے۔ پاؤں اُٹھا کر۔ تیز رفتاری سے۔ جلدی۔ دوڑا ہوا۔ بھاگا بھاگ۔ ۔۔

خط اُنہیں جلدی میں لکھتا ہوں قلم ہوتا شکستہ جائیو اے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ (ظفر)

قدم بڑھانا یا آگے رکھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) آگے بڑھنا۔ آگے چلنا + پیش قدمی کرنا۔ جلدی جلدی چلنا۔ پاؤں اُٹھا کر چلنا۔ (۲) حد سے باہر قدم رکھنا اپنی حد سے بڑھنا۔ تجاوز کرنا۔ زیادتی کرنا۔ (۳) مداخلت کرنا۔ پاؤں اڑانا۔ دخیل ہونا + قابض ہونا +

قدم بوس ہونا (ہ) فعل متعدی:- تعظیماً پاؤں چومنا۔ پاؤں پڑنا۔ پابوسی کرنا۔ پاؤں کو ہاتھ لگانا۔ پالاگن کرنا +

قدم بوسی (ع + ف) اسم مؤنث:- (۱) پابوسی۔ پاؤں چومنا۔ پاؤں پڑنا۔ پاؤں کو ہاتھ لگانا۔ پالاگن۔ (۲) ڈنڈوت۔ پرنام۔ ملازمت۔ خدمت۔ بندگی۔ سلام۔ آداب۔ کورنش۔ جیسے قدم بوسی کو حاضر ہونا۔ قدمبوسی کرنا + بڑوں کی ملاقات +

قدم بھاری ہونا (ہ) فعل لازم:- کسی شخص کا کسی شخص پر نامبارک ہونا۔ منحوس قدم ہونا۔ ۔۔

قدم بھاری ہمارا ہوگا ہمسر باغ عالم میں وہ ٹہنی پھٹ پڑیگی جس پر اپنا آشیاں ہوگا (آتش)

قدم پر قدم رکھنا (ہ) فعل لازم:- کسی کے ڈھنگوں پر چلنا۔ ڈھنگ سیکھنا۔ کسی کی عادت اور رویّہ اختیار کرنا۔ پیروی کرنا۔

قدم پر رکھ قدم اُسکے بہت مشکل ہے مرجانا سر آمد ہو گیا ہے یہ فنِ مہر و الفت میں (میر)

قدم

قدم پھسلنا (ہ) فعل لازم:- پاؤں ڈگمگانا۔ پاؤں بہکنا۔ استقلال میں فرق آنا۔ ثبات میں فرق آنا۔ نیت کا ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت پھسلنا۔ بدنیت ہوجانا۔ ۔۔

کیا بلا کوسِ بتاں کی بھی ہے چکنی بٹی قدم زاہد صد سالہ پھسلتے دیکھا (لااعلم)

قدم پھیرنے آنا (ہ) فعل لازم:- مرنے سے پیشتر۔ اخیر مرتبہ کسی جگہ پر جانا۔ اخیر پھیرا کرنا۔ جیسے کل بیچارہ یہاں بھی قدم پھیرنے آیا تھا آج چل بسا +

قدم جمانا (ہ) فعل لازم:- پا افشردن کا ترجمہ۔ ڈٹ کر کھڑا ہونا۔ جم کر کھڑا ہونا۔ مستقل ہو کر رہنا۔ جم کر رہنا۔ ۔۔

واسفانی مقام لغزش ہے کوئی اپنا قدم جما نہ سکا (نسیم دہلوی)

قدم چومنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دیکھو (قدمبوس ہونا) (۲) اُستاد اور قابل تعظیم ماننا + نہایت شریر اور فتنہ انگیز تسلیم کرنا (طنزاً)

قدم چھونا (ہ) فعل متعدی:- ادباً پاؤں کو ہاتھ لگانا۔ پالاگن کرنا۔ گوڑے چھونا۔ پیروں پڑنا +

قدم درمیان ہونا (ہ) فعل لازم:- واسطہ ہونا + دخل ہونا۔ مداخلت ہونا بیچ میں پڑنا۔ آڑے آنا۔ شریک حال ہونا +

قدم دکھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) چال دکھانا۔ رفتار کا امتحان دینا۔ (۲) چلتے پھرتے نظر آنا۔ رخصت ہونا۔ ہوا کھانا جیسے چلو قدم دکھاؤ +

قدم رسول یا قدم شریف (ع) اسم مذکر:- رسول مقبول صلعم کا نقش قدم + وہ مکان جہاں حضرت موصوف کے قدم مبارک کا نشان رکھا ہو +

قدم رکھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پاؤں رکھنا۔ چلنا۔ پیر دھرنا۔ ۔۔

انسان کل کا پتلا بنایا ہے اُس نے آپ اور آپ وہ کہتا ہے پتلے کو کل کے چل
پھر آنکھیں بھی تو دی ہیں کہ رکھ دیکھکر قدم کہتا ہے کون تجھکو نہ چل چل سنبھل کے چل (نظیر)

(۲) دخل دینا۔ مداخلت کرنا۔ درک دینا۔ پاؤں اڑانا۔ ۔۔

رکھے قدم جو کوئی محبت میں اے ظفر لازم ہے پہلے ڈھونڈ لے رستہ نباہ کا (ظفر)

(۳) کسی کام کے کرنے کا دعوےٰ کرنا۔ کسی کام کی شیخی مارنا۔ شیخی بگھارنا۔ ۔۔

یہ گردونِ سنگ گرگٹ جیسے اب کیا کیا بدلتا ہے پہن ہنگریز رنگا رنگ کے کپڑے نکلتا ہے
پہلوانی میں جو رکھکر قدم اپنا وہ چلتا ہے کسنے کیطرح ہر اک کو پاؤں میں ملتا ہے
عجب نقشہ ہے دلّی کا عجب عالم ہے عالم کا
کہ اب تو جو رِ خدا لب ہے وہی سالا ہے رستم کا (نظیر)

(۴) کوئی کام اختیار کرنا۔ کسی کام میں پڑنا۔ ۔۔

قدم

راہِ عشق میں اپنا تو یہ کہا ہم نے قدم   سفرِ رفتہ پیش کیا آتا ہے بارے دیکھئے (دبیر)

ہمدوش جنوں محبت میں قدم کھینچینگے ہم   دیکھ لینا اُسکو بھی اپنا سا کر رکھینگے ہم
رکھتا ہے راہِ محبت میں قدم گر اے دل   تو کمر پہلے ہمت کی کھینچ کے باندھ } (بحر)

(۴) آنا - تشریف لانا + جانا - تشریف لے جانا ۔

قدم رکھنا سنبھل کر صحبت رنداں میں زاہد   یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں (لاعلم)

قدم رنجہ فرمانا یا کرنا (ف) فعل متعدی :- کسی کے گھر تک جانے کی تکلیف اُٹھانا - تشریف لانا - تشریف ارزانی فرمانا - تکلیف کرنا - تکلیف اُٹھانا - پدھارنا - (تعظیماً کہتے ہیں) ۔

اِک ماہوش کرے گا قدم رنجہ بزم میں   وہ کار چاندنی کے لئے ہے کتان مجھے (امانت)

قدم رنجہ ہمارے گھر میں صاحب کبھی بھولے سے فرمایا تو ہوتا (تجمل)

جانبِ میخانہ جو ہم نے قدم رنجہ کیا   جام چھلکے خم لنڈھے رسم بہار کیا ہوا میں (نسیم دہلوی)

قدم قدم پر (ف) تابع فعل :- ہر ایک قدم پر + چپہ چپہ پر ۔

قدم قدم جانا یا چلنا (ف) فعل لازم :- آہستہ آہستہ جانا - سج سج چلنا +

قدم کو ہاتھ لگانا (ف) فعل متعدی :- (۱) پاؤں چھونا - تعظیماً پاؤں کو ہاتھ لگا کر چھونا - پاؤں چھونا - (۲) نہایت خوشامد کرنا - گڑگڑانا - عاجزی کرنا - پیروں پڑنا - ماتھا ٹیکنا - ناک رگڑنا ۔

قدم کو ہاتھ لگاتا ہوں اُٹھ کہیں گھر چل   خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں مت پھیلا (انشا)

قدم گاڑ کے بیٹھنا (ف) فعل لازم :- ایک جگہ جم کر بیٹھنا - پائینچہ بھاری کرنا - پاؤں جمانا - جم ہو جانا ۔

جُوں نگیں گھر میں قدم گاڑ کے بیٹھے تھے نصیر   شہرت نام سے لیکن ہمیں تنگ آئے ہے (نصیر)

قدم گاڑنا (ف) فعل متعدی :- پاؤں جمانا - جم ہو جانا +

قدم لگنا (ف) فعل لازم :- (۱) گھوڑے کا قدم قدم چلنے لگنا - گھوڑے کو قدم چلنا آجانا - (۲) کسی کے زیر سایہ رہنا - کسی کی پناہ یا حفاظت میں ہونا - (۳) متعدی - پاؤں چھونا - قدمبوسی کرنا +

قدم لینا (ف) فعل متعدی :- (۱) پاؤں چھونا - ادباً یا تعظیماً قدموں کو ہاتھ لگانا - پابوسی کرنا - پاؤں چومنا - پاؤں کو آنکھوں سے لگانا - پاؤں پکڑنا - گوڑے چھونا ۔

فقیروں کے قدم لیتے ہیں سلطاں   یہ ہے تاثیر نقش بوریائی (وزیر)

دوڑ کے لینے قدم اجل کے   دھوکا ہوا یار کی خبر کا (نسیم دہلوی)

زنداں سے بیاباں میں تواضع ہوئی بڑھکر   کانٹوں نے لئے میرے قدم اور زیادہ (داغ)

قدم

انہیں لوگوں کے آنے سے تو میخانہ کی عزت ہے   قدم لو شیخ کے تشریف لائے بادہ خوار ہیں (داغ)

خط اُنکا پہلے پڑھا ہم نے پیچھے سرنامہ   بڑھا کے ہاتھ قدم پہلے نامہ بر کے لئے (صبا)

(۲) بڑا جاننا - اُستاد ماننا - پیر و مرشد سمجھنا - دوسرے کے کمال کا اعتراف کرنا +

بدی شرارت فتنہ و فساد بلکہ تمام افعال شنیعہ کا بادشاہ تسلیم کرنا (انشا) ۔

چال ابر کی چلا جو گلستاں میں جھوم کر   طاؤس نے قدم ترے رہوار کے لئے (آتش)

گئے تھے پھر چھپکے شب کہیں تم غرض کہ لیے قدم تمہارے
یہی ہیں چالیں تو لو چلو بس نہ تم ہمارے نہ ہم تمہارے } (تجمل)

تیرے خرام کے پیرو میں جتنے ہیں فتنے   قدم سب آن کے وقت خرام لیتے ہیں (ذوق)

جس کی اس میکدہ میں بیعت دست سبو   وہ قدم تیرے پس اے پیر مغاں لینے لگا (لاعلم)

فتنہ محشر بھی جھک جھک کے قدم لیتا ہے   تم تو وہ ہو قیامت سے بھی بڑھکر نکلے (طبیب)

تو وہ ہے نام خدا اے بت کافر کہ ترے   زاہد کعبہ نشین بھی قدم آ لیتا ہے (نصیر)

(۳) خوشامد کرنا - چاپلوسی کرنا - منت سماجت کرنا - عجز و انکسار کرنا - پیروں میں گرنا - احسان ماننا ۔

ضعف آنے نہیں دیتا تھا قدم لے لیکر   گھر تک آیا ہوں بڑے زور سے دم لیکر (معروف)

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے   اُٹھا اور اُٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے (غالب)

(۴) خیر مقدم کہنا - استقبال کرنا - آگوانی کرنا - (جن لوگوں نے الزام دینے کے معنی لئے ہیں غلطی کی ہے)

قدم لینے آنا (ف) فعل لازم :- پاؤں چھونے کو یا پابوسی کو آنا - آداب بجا لانے کو حاضر ہونا - خیر مقدم کو آنا - استقبال کو آنا ۔

ہر چند ہوں دیوانہ مگر ہے ادب اتنا   آتی ہے قدم لینے کو وحشت مرے گھر تک (نسیم دہلوی)

قدم مارنا (ف) فعل متعدی :- (۱) کوشش کرنا - سعی کرنا + پیروی کرنا - دوڑ دھوپ کرنا ۔

عرصہ جنگ سے خونریز نہیں ہے یاں کی   بیشہ عشق میں مومن کی طرح مار قدم (آتش)

(۲) قدم رکھنا - کسی کام میں پڑنا ۔

کبھی کوچے میں حسینوں کے گزارا نکرے   دل کو مارا قدم اس راہ میں مارا نکرے (امانت)

فقیروں کے قدم مارا سہی ہیں اے آتش   طریق احمد مرسل سی شاہ راہ نہیں (آتش)

(۳) تیز جانا - جلد جانا +

قدم مار کر جانا (ف) فعل لازم :- پاؤں اُٹھا کر جانا - جلد جانا - تیز جانا - دوڑ کر جانا +

قدم نکالنا (ف) فعل متعدی :- گھوڑے کو قدم سکھانا - گھوڑے کو سدھانا - گھوڑے کو خوش رفتار بنانا - چال سکھانا +

قدم نکلنا (ہ) فعل لازم :- گھوڑے کا سدھنا۔ گھوڑے کا خوش رفتار اور قدم باز ہونا +

قدم نہ اٹھ سکنا (ہ) فعل لازم :- خوف یا دہشت سے پاؤں نہ اٹھنا۔ آگے نہ چل سکنا۔ پاؤں کا قابو میں نہ رہنا۔ عاجز ہونا۔ ~

میں شاہسوار آج ہوں میدانِ سخن میں ۔ رستم کا مرے آگے قدم اٹھ نہیں سکتا (نصیر)

قدم نہ پڑنا (ہ) فعل لازم :- چل نہ سکنا۔ پاؤں نہ اٹھنا۔ آگے نہ بڑھ سکنا۔ ~

صحرا میں مرے خضر کا پڑتا نہیں قدم ۔ جب تک نہ آگے آگے کوئی رہنما چلے (غافل)

قُدَما (ع) اسم مذکر :- قدیم کی جمع۔ اگلے لوگ۔ پرانے وقت کے آدمی + سلفا۔ اگلے حکیم یا فاضل یا صاحب فن و محقق وغیرہ متقدمین۔ پرکھا +

قدمچہ (ع + ف) اسم مذکر :- گھٹنے کا پایہ۔ پیخانہ کے اندر کا چبوترہ یا وہ پایہ جس پر پاؤں رکھکر بیٹھتے ہیں +۔

قدموں (ہ) اسم مذکر :- قدم کی جمع +

قدموں پر گرنا (ہ) پیروں پر گرنا۔ پیروں پڑنا۔ پاؤں پر سر رکھنا۔ پاؤں کو چومنا۔ پابوسی کرنا۔ ~

ارادہ پابوسی کا تھا اے بیداد گر اپنا ۔ گرا قدموں ہی پر تیرے کٹا جس وقت سر اپنا (دلسوز)

قدموں سے لگنا (ہ) فعل لازم :- پاؤں سے مس کرنا۔ پاؤں چومنا۔ پاؤں کو لگنا۔ ~

کیسے سر سے تو قدموں سے اُسکے جا لگتے ۔ اگر برنگ حنا ہم میں کچھ اثر ہوتا (جرأت)

نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہم کو ۔ جس کے قدموں سے لگے اُس نے اُٹھایا ہم کو (خواجہ وزیر)

(۲) قدمبوس ہونا۔ پاؤں چومنا۔ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آنا۔ (۳) عاجزی کرنا۔ پیروں پڑنا۔ (۴) کسی کے سایۂ حمایت میں رہنا۔ زیر سایہ رہنا۔ (۵) ساتھ رہنا۔ جدا نہ ہونا۔ پاس رہنا۔ ~

نے رنگ کفک ہوں ترا نے حنا ہوں ۔ میں کچھ نہیں لیکن ترے قدموں سے لگا ہوں (ذوق)

قدموں سے لگے پڑے ہیں (ہ) محاورہ :- (۱) مطیع ہیں۔ تابع ہیں۔ خادم ہیں۔ فرمان پذیر اور چرن بردار ہیں جیسے ایسے تو بہتیرے اُن کے قدموں سے لگے پڑے ہیں۔ (۲) زیر سایہ ہیں + رعیت ہیں + ماتحت ہیں +

قدموں سے لگے رہنا (ہ) فعل لازم :- کسی کا کسی کے پاس سے کبھی جدا نہ ہونا۔ ہر وقت ساتھ رہنا +

قدموں کو چھوڑنا (ہ) ساتھ چھوٹنا۔ جدا ہونا۔ کسی سے علیحدہ ہونا +

قدموں لگی بلا (ہ) اسم مؤنث :- ساتھ رہنے والی آفت۔ وہ مصیبت جو

ہمیشہ دم کے ساتھ رہے۔ بلائے سخت +

قُدُوم (ع) اسم مذکر :- (۱) قدم کی جمع۔ (۲) کسی جگہ سے آنا۔ تشریف لانا۔ سفر سے واپس آنا۔ (یہ جمع عربی کے اعتبار سے غلط اور اقدام صحیح ہے لیکن اساتذۂ فارس نے دیگر اوزان کے موافق خیال کر کے اپنے کلام میں باندھ دیا ہے ان کی تحقیق مستفرد ہے جسکے معنی نمبر دوم میں لکھے گئے ہیں)

قدیر (ع) صفت :- صاحب قدرت۔ قادر۔ طاقتور + صاحب قدر + مضبوط۔ پختہ + نام خدا تعالیٰ +

قدیم (ع) صفت :- (۱) پرانا۔ پراچین۔ دیرینہ۔ کہنہ۔ ہمیشہ کا۔ ازلی۔ ہمیشہ ہمیشہ ہونے والا۔ سناتن کا۔ پہلے زمانہ کا۔ اگلے زمانہ کا۔ (۲) ہقانون :- آبائی بمعنی جدی۔ باپ دادا کا۔ بپوتی۔ پشتینی +

قدیم الایام یا قدیم سے (ہ) تابع فعل :- ہمیشہ سے۔ سدا سے۔ شدامت سے۔ اگلے وقتوں سے۔ زمانۂ سلف سے +

قدیم نوکر یا نمکخوار (ہ) اسم مذکر :- پرانا ملازم +

قدیمی (ہ) صفت :- قدیم کا۔ ہمیشہ کا۔ سدا کا۔ پرانا۔ دائمی جیسے قدیمی نوکر یا گاؤں وغیرہ

قرابادین (ع) اسم مذکر :- متعلق بہ ادویات۔ لغات الادویہ۔ دواؤں کی ڈکشنری

قرابت (ع) اسم مؤنث :- قربت۔ نزدیکی۔ رشتہ داری۔ یگانگت۔ رشتہ ناتہ +

قرابت دار (ہ) اسم مذکر :- رشتہ دار۔ ناتے کا +

قرابت داری (ہ) اسم مؤنث :- رشتہ داری۔ ناتہ +

قرابتِ قریبہ (ع) اسم مؤنث :- پاس کی رشتہ داری۔ قریب کا رشتہ۔ سکاوٹ سگارت۔ پاس کا رشتہ +

قرابتی (ہ) صفت :- رشتے کا۔ ناتے کا۔ یگانہ۔ سمبندھی +

قرابہ (ع) اسم مذکر :- عرق رکھنے کا بڑا شیشہ۔ بہت بڑی بوتل + ببکا۔ صراحی۔ خم۔ جمجھر +

قرابین (ت) اسم مؤنث :- چوڑے مُنہ کا تفنگچہ جس میں بہت سی گولیاں بھر کر چھوڑتے ہیں۔ چوڑے مُنہ کا دھماکا یا چھوٹی بندوق +

قِرأت (ع) اسم مؤنث :- (۱) پڑھنا۔ خواندگی + تلفظ۔ (۲) حرفوں کا مخرج صحیح ادا کرنا + ایک علم کا نام جس میں مخارج و تلفظ حروف عربیہ سے بحث کی جاتی ہے۔ علم تجوید +

قرار (ع) اسم مذکر :- (۱) آرام۔ سکون۔ ٹھہراؤ۔ ٹکاؤ۔ آسودگی۔ استقرار۔ قیام۔ (۲) صبر۔ تحمل۔ برداشت۔ سہار۔ دھیرج۔ بردباری۔ حلم + ستوگن۔ شکیبائی۔ (۳) ثبات۔ استقلال۔ بھدرک۔ (۴) طمانیت۔ اطمینان۔ دلجمعی

(۵) راحت - چین - آسائش - آرام - (۶) وہ - قول - عہد - اقرار - پیمان - بچن ۔ ؎

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو } (مومن)

(یہاں اقرار کا مخفف خیال کرو)

قرار آنا (ہ) فعل لازم ۔ آرام آنا - چین پڑنا - اضطراب رفع ہونا ۔ جی ٹھہرنا ۔ اطمینان ہونا - دلجمعی ہونا ۔

قرار پانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) ٹھہرنا - مقرر ہونا - (۲) قیام کرنا - استقرار ہونا - (۳) تصفیہ ہونا - نبٹنا - (۴) دن مقرر ہونا - تاریخ ٹھہرنا - نسبت ٹھہرنا - (۵) باہم وعدہ یا عہد و پیمان ہونا - (جب نطفہ قرار پائیگا تو وہاں نطفہ ٹھہرنے سے مراد ہوگی)

قرارداد (ع ۔ ف) اسم مذکر ۔ (۱) اقرار مدار - عہد و پیمان - کسی بات کا وعدہ - قول قرار - معاہدہ - بچن - پرتگیا ۔ شرط - ہوڑ - ٹھیکہ - (۲) فیصلہ - تصفیہ - نبیڑا - تجویز - جیسے فرد قرارداد جرم ۔

قرارداد جُرم (ع) اسم مذکر - (قانون) مجرم کو بعد از تحقیقات جرم ضابطہ کا حکم لگایا جانا - تجویز جرم ۔

قرار دینا (ہ) فعل متعدی ۔ ٹھیرانا - مقرر کرنا ۔ ٹھانا - جمانا ۔ تجویز کرنا ۔ ؎

منظور امتحاں ہے مرا تو ابھی سہی   یہ کیا ضرور ہے کہ کوئی دن قرار دو (عارف)

قرار کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) اقرار کرنا - (۲) ٹھیرانا - ٹھاننا - (۳) عہد و پیمان کرنا ۔

قرار واقعی (ع) تابع فعل ۔ بخوبی - ہر طرح سے ۔ اطمینان کے ساتھ ۔ جیسا چاہیئے ۔ ٹھیک - پوری - قطعی - کامل ۔

قرار و مدار (ع) اسم مذکر ۔ عہد و پیمان - قول و قرار - باہمی تعہد - بچن - پربان ۔

قَراقُر (ع) اسم مذکر ۔ قرقرہ کی جمع - پیٹ کے بولنے کی آواز - پیٹ کی گڑگڑاہٹ - گڑبڑاہٹ - گڑگڑ - (بول چال میں بضم قاف ثانی آتا ہے)

قرار ہونا (ہ) فعل لازم ۔ پیٹ بولنا - پیٹ میں گڑگڑ ہونا - پیٹ میں گڑبڑ ہونا

قِران (ع) اسم مذکر ۔ (۱) نزدیکی - قربت - اتصال - (۲) ساتوں ستاروں میں سے سورج کے علاوہ کوئی سے دو ستاروں کا سنجوگ - لگن - گرہ - دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا ۔ ؎

لیتا ہے جب وہ ہاتھ میں آئینہ اُس گھڑی   باہم قران شمس و قمر بھی ہو نہیں (مصحفی)

(زہرہ (شکر) کا مشتری (برہسپت) کے ساتھ اور چاند کا زہرہ کے ساتھ قران ہونا مولود کے حق میں نہایت مبارک خیال کیا جاتا ہے چنانچہ صاحب قران ایسے ہی مولود کیواسطے آتا ہے چونکہ یہ قران برسوں میں یعنی دس ۔ بیس ۔ تیس ۔ چالیس ۔ اسی یا ایک سو بیس برس بعد واقع ہوا کرتا ہے اس سبب سے جگ یعنی مدت دراز سے بھی مراد لیا کرتے ہیں) ؎

طالع ہوئے نہ اپنے سعادت سے ہمقرین   گرچہ بہت قران مہ و مشتری ہوئے (ذوق)

قِرانُ السَّعدَین (ع) اسم مذکر ۔ (۱) دو اچھے ستاروں کا سنجوگ ۔ شبھ گھڑی - شبھ لگن - شگون نیک - ساعت سعید - (۲) دو نیک یا اچھے آدمیوں کا اجتماع (۳) امیر خسرو دہلوی کی ایک منظوم کتاب کا نام جس میں بغرا خاں اور کیقباد باپ بیٹوں کے باہم ملاپ ہو جانے کی کیفیت درج ہے ۔

قِران کرنا (ہ) فعل متعدی - اب متروک ہے (۱) نزدیک ہونا - دو ستاروں کا ایک برج میں ہونا - ملنا - (۲) کسی ایسی بات کو کر کے دکھانا کہ جسکے وقوع سے کمال تعجب ہو - کار ستگ کرنا ۔ ؎

شرمندہ ہیں طالع خورشید و ماہ دونوں   خوبی نے تیرے مُنہ کی ظالم قران کیا ہے (میر)

قُرآن (ع) اسم مذکر ۔ (۱) کلام اللہ - فرقان مجید - حلف - مصحف مقدس - (۲) وہ کلام الٰہی جو ہمارے حضرت رسول خدا احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل و وارد ہوا اسمیں ۱۱۴ سورتیں ۶۶۶۶ آیتیں ۵۴۰ رکوع ہیں جو بقول صاحب کشاف ایک ہزار قصص ایک ہزار - امثال ایک ہزار وعدے ایک ہزار وعید یعنی وعدۂ سزا ایک ہزار اوامر ایک ہزار نواہی پر مشتمل ہے باقی پانچسو آیتیں حلت و حرمت میں ایک سو دعائیں اور چھیاسٹھ ناسخ و منسوخ بھی داخل ہیں - اگرچہ لفظ قرآن جسکے معنی پڑھنے اور جمع کرنے کے ہیں مصدر ہے لیکن بمعنے مفعول مستعمل ۔ ؎

ہاتھ چومینگے سبھی گبر و مسلمان میرے   ایک میں سنت و صنم ایک میں قرآن ہوگا (خواجہ وزیر)

قرآن اُٹھا جانا (ہ) فعل متعدی ۔ قرآن کی قسم کھانا - حلف اُٹھا لینا - قرآن کو ہاتھ پر اُٹھا لینا ۔ ؎

واقف اک بوسے سے نہیں جاناں ہم تو   جھوٹ پر تیرے اُٹھا جائینگے قرآں ہم تو (نصیر)

قرآن اُٹھانا (ہ) فعل متعدی ۔ قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر قسم کھانا - دیکھو (بڑی چیز اُٹھانا) ؎

سوتے میں تیرے رخ کا کبھی بوسہ لیا ہو   قرآن اُٹھاتا ہوں ناحق کی یہ تہمت ہے (نصیر)

خلاف رضا کچھ نہ ہم نے کیا   اُٹھاتے ہیں اس بات پہ قرآں ہم (شیریں)

جس بات کی چاہو قسم ایک مرتبہ لے لو ہر بار تو قرآن اٹھایا نہیں جاتا (سند)

قرآن اُٹھا لینا (ا) فعل لازم: قرآن کی قسم کھا جانا۔ قرآن ہاتھ میں لے لینا۔

سورۂ والشمس کی تفسیر ہے مکھڑا ترا　شوق سے لینگے اُٹھا بات پہ قرآن ہم (شوق)

قرآن اُٹھوانا (و) فعل متعدی: حلف اُٹھوانا۔ کلام اللہ کی قسم دینا ٥

کھا چکا عہد وفا پر رُخ روشن کی قسم　پھر یہ اُٹھواتے ہو تم کس لئے قرآن مجھے (عارف)

مصحفِ رُخ کی قسم میں ہے مزہ　ہم سے قرآن یہ اُٹھوائیگا (خواجہ وزیر)

قرآن پر ہاتھ دھرنا یا رکھنا (و) فعل متعدی: کلام اللہ کو ہاتھ میں لیکر قسم کھانا۔ سخت قسم کھانا اس میں انکار پر ہو یا اقرار پر +

قرآن پر قرآن رکھنے کا کیا مضائقہ (ا) کہاوت: ہم مرتبہ باہم جا ہے سو کر من سکتا ہے یا ہم قوم میں شادی ہونا کچھ مضائقہ اور عیب نہیں رکھتا +

قرآن پڑھنا (و) فعل متعدی: کلام اللہ کی تلاوت کرنا۔ قرآن پڑھکر کسی مُردے کی ارواح کو بخشنا ٥

پنڈت پوتھی بانچتے ملّا پڑھے قرآن　لوگ دکھاوا لاکھ پڑھو نہیں ملے بھگوان (دوہا)

قرآن ٹھنڈا کرنا (ا) فعل متعدی: (۱) کلام اللہ کو زمین پر گرا دینا۔ (۲) لازم: کلام مجید کا ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑنا۔ (جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے تو اہل اسلام اس امر کے گناہ میں اس کے برابر غلہ تول کر للہ دیتے ہیں)

قرآن ٹھنڈا ہونا (ا) فعل لازم: کلام مجید کا ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑنا۔ قرآن کی بے ادبی ہونا ٥

وہ کر کے رُخ جاناں کے تصور میں خ ہل　کہیں قرآن نہ خوف ہے اے دل ٹھنڈا (عارف)

قرآن درمیان (ا) اسم مذکر (عو) لکھنؤ: جب مسلمان عورتیں زندہ آدمی کو کسی مُردہ آدمی سے نسبت دیتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں +

قرآن درمیان دینا (ا) فعل متعدی: قرآن مجید کا واسطہ دینا + قرآن کی قسم کھا کر عہد کرنا۔ قسمیہ وعدہ کرنا +

قرآن درمیان ہونا (و) فعل لازم: قرآن کی قسم ہونا۔ قرآن مجید کو ضامن دینا۔ قرآن کی قسم کھانا ٥

تمہارے میرے قرآن درمیان ہے　کہ ہے نامِ محبت یار اخلاص (صابر)

قرآن سر پر رکھنا (و) فعل متعدی: دیکھو (قرآن اُٹھانا)

قرآن کا جامہ پہنانا (ا) فعل متعدی: سرتاپا راستبازی اور صداقت کا لباس پہنانا۔ اپنے کو نہایت ثقہ مہذب قابل اعتبار۔ نیک پارسا اور لائق اعتماد بنانا ٥

جھوٹ ہی جانوں کلام اُس رہزن ایمان کا
پہنکر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا (فدوی)

مت مانیو کہ ہوگا یہ بیدرد اہل دیں　گر آوے شیخ پہنکے جامہ قرآن کا (میر تقی)

قرآن کی دَور کرنا (ا) فعل متعدی: دو حافظوں کا باہم باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن شریف سنانا۔ باہم ملکر قرآن پھیرنا +

قرآن کی سُوں (ا) اسم مؤنث: (عو) سوگند قرآن +

قرآن کی قسم کھانا (ا) فعل متعدی: کلام اللہ کی سوگند کھانا +

قرآن کی مار (ا) اسم مؤنث۔ (عو): دعائے بد۔ قرآن کی پھٹکار پڑے۔ قرآن کے طفیل سے ماندا جائے +

قرآن گردانا (ا) فعل متعدی: قرآن شریف کو جزدان کے اندر رکھنا۔ قرآن شریف کو بند کرکے رکھنا ٥

مُنہ دوپٹے سے لپیٹے سو گئے　رکھدیا قرآن کو گردانکر (ہلال)

تیرا وہ روئے کتابی ہے کہ جسکے روبرو　دیتا ہیں قرآن کو بھی ملے ملا گردان (ظفر)

قرآن میں نام نکلوانا (ا) فعل متعدی: کسی مولود کا نام قرآن شریف دیکھکر اُس کے اول حرف کے موافق رکھنا تاکہ مبارک اور سعید ہو +

قرآن ہدیہ کرنا (ا) فعل متعدی: تعظیماً قرآن شریف کے فروخت کرنے کو اس نام سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اس کی قیمت ادا نہیں ہو سکتی +

قَراوُل (ت) اسم مذکر: (۱) بندوق کا شکاری جسے اُردو میں قرول کہنے لگے ہیں۔ شکار انداز۔ بندوقچی۔ بندوق سے شکار کھیلنے والا سپاہی۔ (۲) وہ فوج جو لڑائی کیواسطے جگہ مقرر کرنے کو آگے جائے + تاریخ ملکم میں فوج محافظ کے معنی میں آیا ہے اور بعض کتب تواریخ میں صرف سپاہی کے معنی میں بھی دیکھا گیا ہے۔ نیز سنتری اور پہریدار کے معنی بھی دیتا ہے۔ (۳) بھیلیا۔ شکار کھلانے والا +

قُرب (ع) اسم مذکر: پاس۔ نزدیکی + رشتہ۔ رشتہ داری +

قُربِ روحانی (ع) اسم مذکر: دلی نزدیکی۔ باطنی نزدیکی +

قُرب وجوار (ع) تابع فعل: گرد و نواح۔ آس پاس۔ اور دے دھورے۔ اردگرد۔ ہمسائیگی۔ پاس پڑوس۔ (بفتح جیم غلط ہے)

قُربان (ع) اسم مذکر: (۱) وہ چیز جو خدا تعالےٰ کی راہ میں بہ نظرِ تقرب تصدق کی جائے + بل۔ بلدان۔ بلی + بھیٹ۔ صدقہ۔ تصدق + مذبوح۔ ذبح کردہ شدہ (۲) کمان دان + کمان کا گھر۔ کمان رکھنے کا خانہ + وہ ترکش جس میں ترکش بندھا ہوا پیٹھ پر لٹکا رہتا ہے ٥

جان قربان ہے بر ماننا بے پیر نہیں   یہ وہ قرباں ہے کہ اس میں نہیں تیر نہیں (صابر)
(۳) اُ۔ قربان ہونا۔ بلاگرداں ہونا۔ قربان جاؤں)۔ قربانت شوم۔ صدقہ۔ بھاری سے ؎
کہا اُنے یہ سچ ہے میری جان   اے میں تیری زبان کے قربان (سودا)
لگتی ہیں گالیاں بھی ترے منہ سے کیا بھلی   قربان تیرے پھر مجھے کہلے آسی طرح (مومن)
کس ناتکا آنا ہے کس قہر جانا ہے   صدقے ترے آنے کے قربان ترے جانیکے (مصحفی)

قربان جانا (ا) فعل لازم:- (۱) نثار ہونا۔ تصدق ہونا۔ واری جانا۔ صدقے ہونا۔ بلہاری جانا
قربان لب نصیب کے کیونکر نہ جائیے + قسمت یہ ہے کہ سر پہ تمہارے ہے جا زلف (نسیم)
قربان اُس کی رحمت و برکت کے جائیے   بھولے نہ آپ کو اُسے کیونکر بھلائیے (لا اعلم)
(۲) مرنا۔ عاشق و فدا ہونا۔ جان دینا +

قربان قربان ہونا (ا) فعل لازم:- واری واری جانا۔ نہایت صدقے اور تصدق ہونا ؎
خسروا جلوہ ترا وہ طرب افزائے جہاں   کہ تجھے دیکھ کے ہو عید بھی قرباں قرباں (ذوق)

قربان کرنا (ا) فعل متعدی:- تصدق کرنا۔ نچھاور کرنا۔ فدا کرنا۔ نثار کرنا + وارنا۔ بلاگرداں کرنا۔ ایک کلمۂ حقارت بھی ہے ؎
کروں قربان میں پشواز کو جالی کی کُرتی پہ   نتھا مجھے اُٹھ سکتا نہیں ہے بوجھ دامن کا (رنگین)
قربان میں اُس خواب کے شب خواب میں دیکھا   اپنے پہ کیا ہے مجھے قربان کسی نے (معروف)

قربان کروں (ا) کلمۂ تنفر۔ (عو):- صدقے کروں۔ آگ لگاؤں۔ ملیا میٹ کروں۔ چولہے میں دُوں +

قربان کیا تھا (ا) کلمۂ تنفر و حقارت۔ (عو):- (۱) آگ لگا تھا۔ ملیا میٹ کیا تھا (۲) وارا تھا۔ نثار کیا تھا۔ صدقے کیا تھا ؎
سنبھلے اُسے اوڑھ کے وہ گلبدن اکثر + قربان کئے تھے مرے کمل پہ دوشالے (رند)

قربان گاہ (ع+ف) اسم مؤنث:- ذبح۔ مقتل۔ مسلخ۔ بیدی۔ بلدان کرنے کی جگہ۔ بل استھان +

قربان ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانا۔ فدا ہونا۔
بیکار مر کے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہوئے   قربان تیرے اے بُت ناوک فگن ہوئے (عارف)
کہوں ایک بات میں تجھسے اگر جی کی اماں پاؤں + مجھے قربان ہونے دے تیرے قربان میں جاؤں (سوز)
اری بیکسی تیرے قربان ہوں   بُرے وقت میں ایک تو رہ گئی (الہام)

قربانی (ع+ف) اسم مؤنث:- بلدان۔ جیو ہنسا + قتل۔ ذبح۔ حلال۔ عید اضحیٰ کو اونٹ یا دنبہ وغیرہ کا ذبح کرنا ؎
پیراہن پھنک رہا ہے میری قربانی کا مال   رنگ ہے جلّاد ہر تحریر دامنگیر میں (نسیم دہلوی)
(اس لفظ میں یائے تحتانی زائد ہے کیونکہ فارس والوں کا قاعدہ ہے کہ بعض اوقات عربی مصدر کے آگے یائے مصدری یا زائدہ اکثر بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے فضول سے فضولی۔ خلاص سے خلاصی فلاں سے فلانی وغیرہ)

قربانی کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) خدا کی راہ میں حلال چیز کو ذبح کرنا۔ (۲) ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ حسب شرع چھری پھیرنا +

قُربَت (ع) اسم مؤنث:- نزدیکی۔ قرب۔ پاس + رشتہ۔ قرابت +

قُرّة (ع) اسم مؤنث:- خنکی۔ ٹھنڈک۔ سیلتائی + سردی + روشنی۔ نور +

قُرّةُ العَین (ع) اسم مذکر:- (۱) ترہ تیز کی آبی۔ جرپالی کا ایک ساگ ہے (۲) وہ چیز جس سے آنکھوں میں تراوت اور ٹھنڈک پیدا ہو۔ (۳) پیارا بیٹا۔ نورِ چشم۔ راحت جان +

قَرح (ع) اسم مذکر:- زخم۔ گھاؤ۔ جراحت +

قُرحہ (ع) اسم مذکر:- وہ زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو + ناسور +

قرحہ پڑ جانا یا ہو جانا (ا) فعل لازم:- زخم پڑ جانا۔ گھاؤ پڑ جانا۔ زخم میں پیپ پڑ جانا۔ ناسور ہو جانا + بکس جانا۔ گل جانا +

قُرص (ا) اسم مذکر:- (۱) گردہ۔ گھیرا۔ ٹکیا + منڈل۔ کنڈل + گول۔ مدوّر + دوا کی ٹکیا ؎
سرد ہو جلوہ جو دیکھے عارضِ پُر نور کا   مہر تاباں قُرص بنجائے وہیں کافور کا (آباد)
تپ فراق میں اُس مہ جبیں کے دو مجھکو   بجائے قُرص تباشیر ماہتاب کا قُرص (ظفر)
(۲) ایک چاندی کے سکہ کا نام جو عرب میں چلتا ہے اور تقریباً ڈیڑھ آنے کا ہوتا ہے۔ (۳) ایک قسم کی شیرینی جو اکثر ساچق میں آتی ہے اور وہ گول گول سرخ یا سبز کھانڈ کی ٹکیاں ہوتی ہیں +

قَرض (ع) اسم مذکر:- دینا۔ وام۔ اُدھار۔ دَین۔ دادنی + مستعار۔ مانگا ہوا ؎
ہم قرض پہ نقدِ دل اُسے دیتے ہیں مومن   جس نے نہ کبھی آج تلک لیکے دیا دل (مومن)

قرض اُتارنا (ا) فعل متعدی:- کسی کا آتا ہوا بے باق کرنا۔ ادائے دَین سے فارغ ہونا۔ آتا ہوا چکانا۔ وام ادا کرنا +

قرض اُٹھانا (ا) فعل متعدی:- (۱) اُدھار لینا۔ وام لینا۔ (۲) آڑھت کے طور پر سودا اُدھار دینا +

قرض ادا کرنا (ا) فعل متعدی:- اُدھار کا روپیہ چکانا۔ وام بے باق کرنا +

قرض چُکانا (ا) فعل متعدی:- دیکھو قرض ادا کرنا +

قرض

قرضِ حسنہ (ع) اسم مذکر۔ بلا سودی اور بلا میعاد کے روپیہ قرض لینا۔ ہتھ اُدھار۔
(چونکہ اہل اسلام میں اس طرح پر قرض دینا بڑا ثواب ہے اس وجہ سے اس کا نام قرض حسنہ یعنی قرض نیک رکھا گیا)

قرض خواہ۔ قرضخواہ (ع+ف) اسم مذکر۔ قرض دہندہ۔ اُدھار دینے والا۔ وہ شخص جس کا قرض آتا ہو۔ لینڈار+

قرض دار۔ قرضدار (ع۔ف) اسم مذکر۔ اُدھار لینے والا۔ مقروض۔ مدیون+ دیندار○

دل کی جانب سے تغافل کیوں ہوا — قرض دار وں پر تقاضا چاہئے (داغ)

قرض داری۔ قرضداری (ا) اسم مؤنث۔ دینداری۔ دینار کھنا۔ قرض+

قرض دینا (ا) فعل متعدی۔ اُدھار دینا۔ مستعار دینا+

قرض رکھنا (ا) فعل متعدی۔ قرضدار ہونا۔ دیندار ہونا۔ مقروض ہونا+

قرض کاڑھنا (ا) فعل متعدی۔ (عوام)۔ اُدھار لینا۔ بیاج روپیہ لینا۔ دام لینا جیسے قرض کاڑھ مہمانی کی لونڈیں مارو انی کی یعنی ایک تو قرض دام کرکے مہمانداری کی اُس پر ہنسی یا مفت رسوائی مفت پلے بندھے+

قرض کھانا (ا) فعل متعدی۔ دیکھو (اُدھار کھانا) + بُرا ماننا۔ عداوت رکھنا۔ جانی دشمن ہونا۔ موت چاہنا○

نقد دل چھوڑتے نہیں خوباں — اسے گویا یہ قرض کھایا ہے (میر)

قرض نکلوانا (ا) فعل متعدی۔ سودی روپیہ کسی چیز پر لینا۔ گرہوں رکھوانا۔ گرہوں کرنا+

قرضہ (ع) اسم مذکر۔ دینا۔ اُدھار۔ دینداری۔ دام۔ قرض۔ رہن+

قرضہ چکانا (ا) فعل متعدی۔ دیکھو قرض ادا کرنا+

قِرطاس (ع) اسم مذکر۔ کاغذ۔ پترہ○

رنگ آتا یہ سامنے اس گل کے رخ پر عرق سے — سادہ ہے قرطاس [illegible]

(بعض اہل لغات کے نزدیک یہ لفظ یونانی الاصل ہے کیونکہ یونانی [illegible]

قرطاسِ غلط بردار (ع+ف) اسم مذکر۔ ایک قسم کا کمرکسا کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا صاف ہو جاتا ہے○

[illegible] میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو — دوست رکھتا ہوں میں قرطاس غلط بردار کو (مصحفی)

قرعہ (ع) اسم مذکر۔ پانسہ۔ چوب پارہ۔ دانہ تانبے یا پیتل یا جست خواہ ہاتھی دانت وغیرہ کا پانسہ جسے رمال ڈال کر غیب کی بات بتاتے ہیں۔ کعبتین+

[illegible] مذکر۔ رمال جو پانسہ پھینکنے والا+

قرم

قرعہ بازی (ع+ف) اسم مؤنث۔ چٹھی ڈالنا۔ پانسہ پھینکنا۔ کعبتین سے جوا کھیلنا+

قرعہ پھینکنا (ا) فعل متعدی۔ پانسے کے ذریعے سے فال لینا+ دانہ پھینکنا+ چٹھی ڈالنا+

قرعہ ڈالنا (ا) فعل متعدی۔ پانسہ پھینکنا۔ فال نکالنا+ چٹھی ڈالنا+

قُرق (ت) اسم مذکر۔ (۱) نگہبانی۔ محافظت۔ نگرانی یا پاسبانی (۲) روک۔ منع۔ ممانعت بانعا شکی+ ضبطی+

(اصل میں قُرُوق تھا)

قرق امین (ت+ع) اسم مذکر۔ ناظر عدالت جو ضبطی کرتا ہے+ بیلف۔ پیادۂ ناظر۔ شف ناظر+

قرق بٹھانا یا بٹھلانا (ا) فعل متعدی۔ (عو)۔ حکم بٹھانا۔ حکم چلانا+ مناہی کرنا۔ ممانعت کرنا۔ روک ٹوک کرنا تیا نسا○

شہ بھرائی جب نہیں ہوتی ہے اشعابگنی — قرق تب کیا مجھ پہ بٹھلاتی ہے اٹدابگنی (رنگین)

قرق کرنا (ا) فعل متعدی۔ ضبط کرنا۔ روکنا۔ قفل لگانا۔ باز رکھنا۔ کسی جرم خواہ قرضہ وغیرہ کی بابت کسی کے مال یا جائیداد کو تحویل میں رکھنا+

قرق نامہ (ت+ف) اسم مذکر۔ ضبطی کا پروانہ+

قُرقی (ا) اسم مؤنث۔ (۱) ضبطی۔ روک۔ ممانعت [illegible] نگرانی+ بندی۔ روک ٹوک+

قرقی اٹھا لینا (ا) فعل متعدی [illegible]

قرقی بٹھانا (ا) فعل متعدی [illegible]

دیوث۔ بھڑوا۔ قلتبان۔ بھاڑو۔ (۲-۱) نالائق۔ پاجی۔ ذلیل۔ جیسے قُرمساق نے جواب تک نہ دیا (ازروے مقطعے غالب)

قَرن (ع) اسم مذکر۔ (۱) ستاروں کا ملاپ۔ سیاروں کا سنجوگ + جگ۔ دس۔ بارہ۔ تیس۔ اسّی۔ یا ۱۲۰ برس کا زمانہ۔ بعض لوگوں نے صدی کو بھی لکھا ہے۔ لیکن عموماً بارہ برس کے عرصہ کو کہتے ہیں (۲) مجازاً۔ مدت مدید۔ زمانۂ دراز۔ عرصہ (۳) شاخ حیوان۔ سینگ +

قرن گزر جانا (ا) فعل لازم۔ مدت ہو جانا۔ جگ بیت جانا۔ زمانہ دراز ہو جانا +

قَرنا (ع۔ ف) اسم مذکر۔ نرسنگ۔ سینگ کا بگل + مُرہی۔ تُرم۔ ناے۔ ترکی نفیری

قرنبیق (ع) اسم مذکر۔ مرکب از (قرع + انبیق) عرق کھینچنے کا بھبکا +

قرنفل (معرب) کرن پھول۔ لونگ۔ میخک۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک۔ (یہ لفظ ہندی الاصل ہے کیونکہ کرن بمعنی کان اور پھول بمعنی گل آیا ہے چونکہ ہندوستان کی عورتیں اکثر لونگیں کانوں میں ڈالا کرتی ہیں۔ اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اسی وجہ سے بضم قاف بھی آیا ہے) +

قَرول (ا) اسم مذکر۔ دیکھو (قراول)

قَرولی (ا) اسم مذکر۔ (۱) قراولوں کا چھرا جس سے شکار کو ذبح کرتے ہیں شکاری کا چاقو (۲) پہرے دار۔ سنتری۔ محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان (۳) راجپوتانے کے ایک راجہ کی راج دھانی کا نام +

قریب (ع) تابع فعل۔ (۱) پاس۔ نزدیک۔ متصل۔ نکٹ۔ دھورے۔ نیڑے۔ ؎

پھٹکتا کوئی نہیں تیرے تفتہ جاں کے قریب ٭ فلک کے نیچے فلک اور اک نیا بن جاے (ظفر)

(۲) تقریباً۔ لگ بھگ +

قریبُ الاِختتام (ع) صفت۔ پورا یا ختم ہو جانے کے لگ بھگ۔ عنقریب ختم ہو جانے والا +

قریبُ الفہم (ع) صفت۔ جلدی سے سمجھ میں آجانے والا۔ قرین عقل۔ قریب الفعل چتین جوگ +

قریبُ القیاس (ع) صفت۔ جلد قیاس میں آجانے والا۔ قرین عقل +

قریبُ المرگ (ا) صفت۔ مرنے کے قریب پہنچا ہوا۔ نزع میں پڑا ہوا۔ کوئی دم کا مہمان۔ گور کنارے +

(یہ لفظ جاہلوں کا بنایا ہوا ہے کیونکہ ایک لفظ عربی دوسرا لفظ فارسی اس طرح پر ترکیب نہیں پا سکتا)

قریبُ الوُقوع (ع) صفت۔ عنقریب ظاہر اور واقع ہونے والا +

قریب قریب (ا) تابع فعل۔ (۱) پاس پاس۔ نزدیک نزدیک۔ متصل (۲)

لگ بھگ۔ بیتا جلتا۔ ملتا ہوا +

قریب کی رشتہ داری (ا) اسم مؤنث۔ نزدیکی رشتہ۔ اپنایت۔ یگانگت پاس کا رشتہ۔ پاس کی قرابت +

قُریش (ع) اسم مذکر۔ عرب کے ایک مشہور اور ذی عزت قبیلے کا لقب جس کا مورث اعلےٰ نضر بن کنانہ اور اولاد امجاد میں جناب سرور کائنات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں در اصل قُریش قرش کی تصغیر ہے جو ایک مچھلی کا نام ہے کہ وہ سب مچھلیوں پر غالب رہتی ہے چونکہ قبیلۂ قریش عزت شرافت اور خوبی زبان میں تمام قبیلوں پر غلبہ اور فوقیت رکھتا ہے اس سبب سے ملقب بہ قریش ہوا۔ بعض کتابوں میں اور بھی وجوہات لکھی ہیں۔ مکہ اسی قبیلہ کے قبضہ میں تھا +

قُریشیا (ا) اسم مذکر۔ کیروسین۔ مٹی کا تیل +

قُریشی (ع) صفت۔ قُریش قبیلہ کا۔ شیخ قُریش +

قرین (ع) صفت۔ (۱) قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ نیڑے۔ دھورے جیسے قرین قیاس (۲) ملا ہوا۔ ملحق۔ جُڑواں۔ لگواں۔ متصل۔ مماس۔ (۳) صفت۔ مثل۔ مانند۔ نظیر۔ مشابہ (۴) اسم مذکر۔ مصاحب۔ پاس رہنے والا۔ ہمنشین۔ جلیس۔ ہم صحبت یار دوست۔ ہم پیوند +

قَرینہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) ایک چیز کی دوسری چیز سے پیوستگی۔ الحاق + دو چیزوں کے درمیان کی ظاہری مناسبت۔ مناسبت (۲) ڈھنگ۔ طرز۔ انداز۔ روش۔ طور۔ طریق۔ وضع۔ طرح۔ اُسلوب (۳) سلیقہ۔ سجاوٹ۔ موزونیت۔ ترتیب آراستگی۔ خوش اسلوبی۔ تال میل۔ جوڑ (۴) قیافہ۔ قیاس +

قرینہ بقرینہ (ع) تابع فعل۔ ترتیب وار۔ خوش اُسلوبی سے۔ اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے موقع سے۔ موزونیت کے ساتھ +

قرینے سے (ا) تابع فعل۔ (۱) ڈھنگ سے۔ ترتیب سے۔ سگھڑاپے سے۔ خوش اسلوبی سے۔ (۲) قیاس سے۔ اندازے سے۔ قیافے سے۔ مناسبت ظاہری سے +

قرینے سے لگانا (ا) فعل متعدی۔ ڈھنگ ترتیب اور خوش اُسلوبی سے رکھنا۔ بالترتیب رکھنا۔ جوڑ کر رکھنا۔ ؎

مہندی جب تک میں لگاؤں تب تک اے منیاری تو
ٹھیک کر جوڑا قرینے سے لگا ری چوڑیاں۔

قزّاق (ت) اسم مذکر۔ مسافر زن۔ بٹمار۔ قطاع الطریق۔ ڈاکو۔ دھاڑسی۔ لٹیرا۔ غارتگر۔ شریر +

قزاقِ اجل (شعرع) اسم مذکر۔ ملک الموت۔ موت کا فرشتہ۔ قابض ارواح۔ جم دوت

قزّاقی (ت) اسم مؤنث۔ غارتگری۔ لوٹ مار۔ رہزنی۔ بٹماری +

قزح (ع) اسم مؤنث :- ایک فرشتہ کا نام جو ابر کا موکل ہے۔ بقول صاحب برہان ایک شیطان کا نام چنانچہ اسی وجہ سے قوس قزح کو کمان شیطان کہتے ہیں ✦
(بقول صاحب منتخب یہ لفظ قزح بمعنی راہ زرد و سرخ و سبز سے ماخوذ ہے چونکہ اس کا رنگ مختلف ہوتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) ✦

قزلباش (ت) اسم مذکر :- مغلوں کی ایک قوم کا نام جن کا پیشہ سپہگری ہے سپاہی۔ لشکری ✦
(یہ لفظ قزل بمعنی سرخ اور باش بمعنی سر سے مرکب ہے۔ کیونکہ اسمٰعیل صفوی بادشاہ ایران نے اپنی فوج کو سرخ ٹوپیاں دی تھیں۔ پس اس وجہ سے سپاہیان ولایت کا یہ نام پڑ گیا۔ اور اُن کی قوم بھی جدا ہو گئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قزلباش اُن قیدیوں کی اولاد میں خیال کئے جاتے ہیں۔ جن کو تیمور لنگ نے شیخ حیدر والئے ایران کو دیا تھا۔ چونکہ وہ سرخ ٹوپیاں جو ترکوں کی امتیاز کا نشان تھا۔ پہنا کرتے تھے۔ اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ یہ لوگ ایرانی فوج کے عمدہ سپاہی مانے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں نادر کے ساتھ یہی قوم آئی تھی۔ اور ٹوپی والوں کے نام سے مشہور ہوئی۔ چنانچہ میر تقی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے ؎

کوئی عاشق نظر نہیں آتا ٹوپی والوں نے قتل عام کیا (میر تقی)

قساوت (ع) اسم مؤنث :- سخت دلی۔ سنگدلی۔ بیرحمی۔ کٹھورپن۔ سیاہ دلی جیسے "قساوت قلبی" ✦

قساؤڑا (ہ) اسم مذکر تصغیر بالتحقیر :- قسائی کا بیٹا۔ قسائی کا بچہ ✦

قسائی (ہ) اسم مذکر :- (۱) قصاب۔ گوشت فروش۔ بوچڑ۔ سکھو۔ جیوگھاتک۔ جیو بدھک۔ ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ حلال کرنے والا (۲) ایک قوم کا نام جس کا پیشہ گوشت فروشی ہے۔ کھٹیک (۳) بیرحم۔ سخت دل۔ سنگین دل۔ ظالم۔ کٹھور۔ نردئی۔ جیسے "بھائی نہیں قصائی ہے" ؎

جو بچے تجھ سے تو خدائی ہے آدمی کا ہیکو قصائی ہے (شوق)

(یہ لفظ عربی قص بمعنی مار ڈالنے سے بگڑ کر قسائی ہوا ہے) ✦

قسائی بچا کبھی نہ سچا جو سچا سو کچا (ہ) کہاوت :- یعنی قسائی کی بات کا اعتبار نہیں یہ دوست کو سب سے زیادہ برا مال دیتا ہے ✦

قسائی کا پلا (ہ) اسم مذکر :- فربہ اور موٹا تازہ آدمی جو قسائی کے پلے کی طرح مفت کا مال کھا کھا کر پلا اور موٹا تازہ ہوا ہو ✦

قسائی کی بیٹی دس برس میں بیا جنتی ہے (ہ) کہاوت :- یعنی جس طرح قسائی کی بیٹی عمدہ غذا کھا کر جلد بالغ ہو جاتی ہے اسی طرح امیر اور دولتمند کی بیٹی جلد

جوان ہو جاتی ہے ✦

قسائی کے کھونٹے بندھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) قسائی کے حوالے ہونا۔ جیسے بھینسا بھینسوں میں یا قسائی کے کھونٹے (۲) ظالم کے پالے پڑنا۔ نردئی کے بس میں آنا ؎

جس دن سے اُس قسائی کے کھونٹے بندھا ہے وہ
گزرے ہے اس نمط سے ہر لیل و ہر نہار } (میر)

قسائی کے کھونٹے سے باندھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بیرحم۔ بدمزاج اور ظالم خاوند کے پلے سے باندھنا۔ نردئی کے ساتھ بیٹی کو بیاہنا (۲) مہلک جگہ اور جان جوکھوں کے موقع پر ڈال دینا ✦

قسائی کی گھانس کو کٹڑا کھا جائے (ہ) کہاوت :- یعنی جائے تعجب و امر محال ہے کہ زبردست کے مال پر زیردست قابض ہو جائے۔ ممکن نہیں جو زور آور کی چیز کو کوئی لے لے ✦

قسائی کی نظر دیکھنا (ہ) فعل متعدی :- دشمن کی آنکھ دیکھنا۔ دشمن اور ظالم کی طرح دیکھنا۔ ظالمانہ نظر کرنا۔ نگاہ قہر سے دیکھنا۔ تانستے رہنا۔ ڈانٹتے رہنا۔ چنانچہ اولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ کھلائے سونے کا نوالہ دیکھے قسائی کی نظر ✦

قسائی واڑا (ہ) اسم مذکر :- قصابوں کا محلہ ✦

قسائنی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) قصاب کی عورت (۲) قسائی کی جورو (۳ صفت) ظالم۔ بیرحم۔ کٹھور۔ جیسے "ایسی ماں قسائنی سے تو غیر اچھے" ✦

قِسط (ع) اسم مؤنث :- (۱) حصہ۔ جزو۔ کھنڈ۔ بھاگ۔ ٹکڑا۔ کسی چیز کا کوئی سا حصہ اندازہ (۲) رہتی۔ بانٹ۔ کھنڈی۔ وہ روپیہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے حسب اقرار ادا کیا جائے ؎

آخر کو قطرہ قطرہ ٹپکنے لگے سرشک قسطوں میں زر وصول ہوا خشک سال کا (ناظم)

(۳-ہ) خراج زمین۔ مالگزاری۔ باج۔ کر۔ محصول زمین ✦

قِسط باندھنا (ہ) فعل متعدی :- رہتی مقرر کرنا۔ کل کا کوئی مقرری جزو حسب وعدہ ادا کرنا ✦

قِسط بندی (ہ) اسم مؤنث :- وہ سرکاری روپیہ جو زمیندار لوگ ہر فصل پر حصہ کر کے دیتے ہیں ✦

قِسط وار (ع + ف) تابع فعل :- قسط بقسط۔ رہتی کے موافق۔ رہتی باندھ کر ✦

قَسَم (ع) اسم مذکر :- عہد و پیمان۔ سوگند۔ حلف۔ سوں۔ سپت۔ خدا کو بیچ میں دے کر کوئی عہد کرنا ✦

قسم

قسم اُتارنا (ہ) فعل متعدی :- عہد پورا کرنا۔ وعدہ وفا کرنا۔ سوگند پوری کرنا ٭

قسم توڑنا (ہ) فعل متعدی :- عہد کے خلاف کرنا۔ عہد شکنی کرنا۔ حلف کے برخلاف عمل کرنا۔ قول قرار پر نہ رہنا ٭

قسم ٹوٹنا (ہ) فعل لازم :- عہد شکنی ہونا۔ قول و قرار کے خلاف ہونا ؎

دل نہ رہا سینے میں دم کی طرح ٹوٹ گیا تیری قسم کی طرح (داغ)

قسم دلانا۔ دینا۔ کھلانا (ہ) فعل متعدی :- حلف اُٹھوانا۔ سوگند دلانا ٭ عہد لینا۔ قول لینا۔ بچن لینا ٭

قسم کھا جانا (ہ) فعل لازم :- قول سے پھر جانا۔ صاف مُکر جانا۔ بالکل انکار کر جانا ٭

قسم کھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سوگند یاد کردن کا ترجمہ۔ عہد کرنا۔ قول دینا۔ بچن ہارنا (۲) کانوں پر ہاتھ رکھنا۔ صاف انکار کرنا (۳) کسی بات کی صداقت کے واسطے خدا کو درمیان دینا۔ حلف اُٹھانا ؎

تم نہیں قول قسم کے سچے جھوٹ کہتا ہوں قسم کھائیگا؟ (ناظم)

تلوار کچھ نہیں تری ابرو کے سامنے باور نہ ہو تو کھاؤں قسم ذوالفقار کی (ناسخ)

قسم کھانے کو بات یا جگہ رہے :- (۱) محاورہ۔ سوگند کا موقع ملے قسم کھا سکیں کہنے کو بات رہے ؎

دل میں آتا نہیں اُس کے سرے گھر آنے کو
تا یہ لوگوں میں رہے بات قسم کھانے کو

قسم کھانے کو نہ رہنا (ہ) فعل لازم :- نام کو نہ رہنا۔ کسی چیز کا اس قدر بھی نہ ہونا کہ اُس کے ہونے کی قسم تو کھا سکیں۔ مطلق نہ رہنا۔ بالکل نہ رہنا ؎

ہر طرف پھیل گیا بغض و حسد عالم میں نہ رہی مہر و محبت تو قسم کھانے کو (رند)

قسم کھانے ہی کے لئے ہے (ہ) کہاوت :- بلے بانوں اور دغا بازوں کا مقولہ ہے کہ قسم صرف کھانے ہی کو بنی ہے اس میں دروغ ہو یا راست ٭

قسم لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) عہد لینا۔ بچن لینا۔ اقرار کرانا (۲) سوگند کھلانا۔ حلف اُٹھوانا۔ خدا کو درمیان دلوانا ؎

دل و جاں دین و ایماں جو لینا ہے صنم لے لو
کروں گا عذر دینے میں نہ کیں مجھ سے قسم لے لو

قسم ہو جانا (ہ) فعل لازم :- کسی چیز کا بالکل ترک ہو جانا۔ نام کو نہ رہنا۔ بالکل چھوڑ دینا۔ عہد ہو جانا۔ سوگند ہو جانا۔ جیسے اُسے تو جب سے بیار پڑا گوشت کھانا قسم ہو گیا ٭

قسم ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) عہد ہونا۔ باہم سوگند ہونا (۲) مطلق انکار ہونا۔ بالکل ترک ہونا ٭

قسم ہے (ہ) محاورہ :- (۱) سوگند ہے (۲) قسم دلانے کی نسبت بھی مثل طلاق ہے کہا کرتے ہیں جیسے تجھے قسم ہے جو ابھی نہ سمجھے (۳) محض ناممکن۔ بالکل دشوار ؎

نسیم غفلت کی چل رہی ہے امنڈ رہی ہیں قضا کی نیندیں
کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

قِسم (ع) اسم مؤنث :- (۱) حصہ۔ ٹکڑا۔ جزو۔ کسی چیز کا پارہ (۲) صنف۔ جنس۔ قماش۔ نوع۔ بھانت۔ پرکار۔ قبیل (۳) طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ طرز۔ طرح۔ وضع (۴) بانٹ۔ قسمت۔ تقسیم ٭

قسمِ اوّل (ع) اسم مذکر :- اعلےٰ قسم کا۔ عمدہ۔ اوّل درجہ کا ٭

قسم وار (ع) تابع فعل :- جنس وار۔ حصے وار۔ تفریق وار ٭

قسما قسمی (ع) اسم مؤنث :- باہمی عہد و پیمان۔ طرفین کا معاہدہ ٭

قسمت (ع) اسم مؤنث :- (۱) حصہ۔ بہرہ۔ بخرہ۔ بٹا ہوا۔ مقسوم۔ تقسیم کیا ہوا۔ (۲) تقدیر۔ پرالبدھ۔ بھاگ۔ نصیب۔ لکھا۔ کرم ریکھا۔ مشیت ایزدی۔ مقدر۔ کرم۔ طالع۔ رتی۔ بخت۔ جیسے "قسمت کے ہاتھ بات ہے قسمت پر موقوف ہے"۔

قسمت تو دیکھ کھولی گرہ کچھ تو رہ گئے ناخن ہمارے ٹوٹ کے بند نقاب میں (آزردہ)

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جاکر کہاں کمند دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا (ذوق)

میری صورت بنی تو خاک بنی قسمت اے صورت آفریں نہ بنی (داغ)

(۳) صوبہ۔ کھنڈ۔ کمشنری۔ احاطہ۔ چکلہ۔ پرگنہ۔ ضلع۔ علاقہ ٭

قسمت آزمائی (ع + ف) اسم مؤنث :- امتحانِ تقدیر۔ مقسوم بازی۔ تقدیر آزمائی۔ طالع کی آزمائش ٭

قسمت آزمائی کرنا (ہ) فعل متعدی :- نصیبے کا امتحان کرنا۔ تقدیر کی آزمائش کرنا۔ مقسوم آزمانا۔ اپنے طالع کو جانچنا ٭

قسمت اُلٹنا (ہ) فعل لازم :- تقدیر برگشتہ ہونا۔ نصیبے کا خلاف ہو جانا۔ بد اقبالی کا سامنا ہونا۔ نگوں بخت ہونا۔ واژوں بخت ہونا۔ نحوست یا شامت آنا ؎

برگشتہ یار ہو گیا مجھ راست باز سے قسمت کسی کی کجا نہ یوں ہمنشیں اُلٹ (رند)

قسمت بازی (ہ) اسم مؤنث :- تقدیر آزمائی۔ بھاگ پرکھنا۔ امتحانِ طالع۔ قسمت کے ساتھ بازی لگانا ٭

قسمت بگڑنا (ہ) فعل لازم :- (دیکھو قسمت اُلٹنا) ؎

بات تو ہم نے بنائی تھی وہاں خوب مگر
تھی جو بگڑی ہوئی قسمت تو بنی خوب نہیں

قسمت پلٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) تقدیر برگشتہ ہونا۔ قسمت بگڑنا (۲) دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ بھاگ جاگنا ◆

قسمت پھرنا (ہ) فعل لازم: نصیبا جاگنا۔ بھلے دن آنا۔ دن پھرنا۔ طالع یا اقبال کا یاور ہونا۔ زمانہ موافق اور ساعد ہونا ◆

قسمت پھوٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) برے دن آنا۔ تقدیر بگڑنا۔ نصیبے کا یاور نہ ہونا۔ ادبار آنا ◆

کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی — تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی (مومن)

بری جورو یا برے خاوند سے پالا پڑنا۔ (۲) بیوہ ہو جانا ◆

قسمت جاگنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (قسمت پھرنا) ◆

قسمت چمکنا (ہ) فعل لازم:- نصیبا جاگنا۔ تقدیر کا یاور ہونا۔ طالع کا عروج کرنا۔ اقبال کا سامنے آنا ◆

اس رشک قمر نے نہ دکھایا رخ روشن — اے چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی چمکی (امانت)

قسمت سے (ہ) تابع فعل:- خوش تقدیری سے۔ خوش طالعی سے۔ خوش نصیبی سے۔ تقدیر کی مدد اور یاری کے طفیل۔ مجازاً۔ بدقسمتی سے۔ بدنصیبی سے ◆

تو نہ آتا تیری آواز تو آیا کرتی — گھر بھی قسمت سے ترے گھر کے برابر ہوتا (بحر)

قسمت کا پھیر (ہ) اسم مذکر:- گردش تقدیر۔ تقدیر کا بگاڑ۔ انقلاب روزگار۔ گردش زمانہ۔ بدبختی۔ بداقبالی۔ ادبار ◆

دیر قاصد کو لگی جو راہ میں — تیری قسمت کا دلا یہ پھیر ہے (ناسخ)

قسمت کا دھنی (ہ) صفت:- نصیبے کا بادشاہ۔ اقبالمند۔ خوش اقبال۔ جواں بخت۔ صاحب نصیب۔ بھاگوان۔ تقدیر والا ◆

قسمت کا لکھا (ہ) اسم مذکر:- نوشتۂ تقدیر۔ مشیت ایزدی۔ نوشتۂ ازلی۔ ماتھے کا لکھا۔ لہنا ◆

یہ بھی قسمت کا لکھا اپنے کہ اس نے یارو — لے کے خط ہاتھ سے قاصد کے نہ پیرا کھولا (نصیر)

دیکھو قسمت کا لکھا اس نے پڑھا خط سو بار — دھیان پر پیارۂ مضموں کسی عنوان چڑھا (ذوق)

قسمت کا لکھا پورا ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) مقسوم کا لکھا پیش آنا۔ مصیبت کا پیش آنا۔ (۲) برا درجہ ہونا۔ لگت ہونا۔ شامت آنا۔ برا لکھا ہونا (۳) قسمت پھوٹنا۔ تقدیر پھوٹنا۔ تقدیر بگڑنا۔ نصیبا کھوٹا ہونا ◆

خط لکھا مجھ کو تو اس میں نام بھی پورا نہ تھا
کیا کہوں قسمت کا لکھا آج پورا ہو گیا (رند)

قسمت کا ہیٹا (ہ) اسم مذکر:- بدنصیب۔ کرم ہین۔ بدبخت۔ ابھاگی۔ منحوس ◆

قسمت کرنا (ہ) فعل متعدی:- بانٹنا۔ تقسیم کرنا۔ بھاگ کرنا۔ حصے لگانا۔ تیا پانچا کرنا ◆

قسمت کھلنا (ہ) فعل لازم:- (۱) بھاگ جاگنا۔ بھاگوان ہونا۔ نصیبا یاور ہونا۔ دن پھرنا ◆

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی — قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی (غالب)

(۲) شادی ہونا۔ بیاہا جانا۔ خاوند ملنا۔ بر ملنا ◆

قسمت لڑنا (ہ) فعل لازم:- تقدیر کا یاور اور موافق ہونا۔ حسب مراد کوئی کام بننا ◆

خوب رویوں سے بہت آنکھ لڑی پر افسوس
قسمت اے ذوق کہیں اپنی لڑی خوب نہیں (ذوق)

قسمت والا (ہ) صفت:- خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ بھاگوان۔ نیک طالع ◆

قسمیہ (ع) تابع فعل:- (۱) از روئے قسم۔ قسم کھا کر۔ جیسے "قسمیہ کہتا ہوں" (۲) وہ جملہ جس میں قسم کا ذکر ہو ◆

قسمیہ ہونا (ہ) فعل لازم:- قسا قسمی ہونا۔ عہد و پیمان ہونا ◆

قشقہ (ف) اسم مذکر:- ٹیکا۔ تلک۔ ماتھے کی بندی یا وہ علامت جو ہندو لوگ اپنی اپنی قوم کے رواج کے موافق صندل وغیرہ کی لگاتے ہیں ◆

شق کیا ہے ماہ کو انگشت ہی نے اے صنم — کھینچ کر قشقہ نہیں تو نے ماتھے پر اٹھا (نصیر)

قصاب (ع) اسم مذکر:- کاٹنے والا۔ ذبح کرنے والا۔ حلال کرنے والا۔ بوچڑ ◆

قصابہ (ع) اسم مذکر:- وہ رومال جو عورتیں اپنے سر سے باندھتی ہیں۔ پہاڑیں اسے ڈھاٹھا کہتے ہیں ◆

قصاص (ع) اسم مذکر (از قص بمعنی کشتن):- (۱) دیت کا نقیض۔ جان کے عوض جان اور خون کے بدلے خون لینا۔ سزائے موت جو مار ڈالنے کے عوض دی جائے۔ (۲) جزا۔ مکافات۔ بدلہ۔ انتقام۔ عوض۔ ادلے کا بدلہ ◆

قصاص لینا (ہ) فعل متعدی:- خون کا بدلہ لینا۔ انتقام لینا ◆

قصائی (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (قسائی) ◆ (چونکہ یہ لفظ قص سے بگاڑ کر قسائی اردو زبان میں بنا لیا گیا ہے۔ اور عربی الاصل نہیں ہے۔ اس وجہ سے سین مہملہ سے لکھنا واجب ہے۔ چنانچہ اس کے تمام مشتقات بھی اسی جگہ دیئے گئے ہیں) ◆

قصائد (ع) اسم مذکر:- قصیدہ کی جمع ◆

قصبات (ع) اسم مذکر:- قصبہ کی جمع۔ چھوٹے شہر ◆

قصباتی (ہ) صفت:- (۱) دہاتی کا نقیض۔ نگری کا باشندہ۔ قصبے کا رہنے والا (۲) قصبہ

قصبہ

سے متعلق +

قَصَبہ (ع) اسم مذکر: ۔ چھوٹا شہر۔ نگری۔ کھیڑا +

قَصد (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) ارادہ۔ آہنگ۔ نیّت۔ پیش نہاد۔ عزم۔ عزیمت (۲) منشا۔ مقصد۔ منصوبہ۔ عندیہ۔ مطلب۔ اِچھّا۔ مرضی۔ خواہش۔ چاہ (۳) سعی۔ کوشش۔ جہد + اقدام۔ پیش قدمی +

قصد کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ ارادہ کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔ دل میں ٹھاننا۔ نیّت کرنا ؎

فرہاد یہ پیغام نہیں کوہکنی کا   شیریں نے کیا قصد سری شکنی کا   (اسیر)

(فارسی میں قصد کردن کسی کے خون یا گرفتاری کے ارادے کے واسطے بھی آیا ہے) +

قصداً (ع) تابع فعل: ۔ ارادۃً۔ جان بوجھ کر۔ بالعمد۔ عمداً۔ دیدہ و دانستہ +

قصر (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) کمی۔ کوتاہی۔ تخفیف۔ اختصار۔ اقتصار (۲) محل۔ کوشک۔ محلسرا۔ ایوان۔ مکان۔ حویلی۔ رنواس۔ راج مندر۔ راج بھون۔ بارگاہ ؎

کچھ کچھ کرنا توانی نے کیا ہے خم مجھے   قصرِ تن میرا بنا ہے جب سے بے محراب تھا   (ناسخ)

(۳) وہ نماز جو مسافرت کی حالت میں معیّنہ رکعتوں سے کم کر کے پڑھی جائے +

قُصُور (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) کمی۔ کوتاہی + فروماندگی۔ عاجزی۔ نارسائی۔ کسر۔ نُقص + خطا۔ بھول۔ چوک۔ تقصیر۔ غلطی۔ سہو (۲) بہت سے محل: جمع قصر +

قصور بتانا (ہ) فعل متعدی: ۔ نقص بتانا۔ غلطی سمجھانا +

قصورِ فہم یا عقل (ع) اسم مذکر: ۔ نافہمی۔ ناسمجھی۔ کوتاہیٔ خرد +

قصورمند (ع + ف) صفت: ۔ تقصیروار۔ خطاوار۔ گنہگار۔ قابل الزام +

قصوروار (ع + ف) تابع فعل: ۔ دیکھو (قصورمند) +

قِصّہ (ع) اسم مذکر: ۔ (۱) کہانی۔ حکایت۔ داستان۔ افسانہ۔ نقل ؎

کیا کہوں میں میر اپنی سرگزشت   ابتدا ہی قصے میں وہ سو گیا   (میر)

(۲) بیان۔ ذکر۔ تذکرہ ؎

ہوئے پرخاک یہ قصہ کہاں ہے   یہیں تک یہ فلاں ابن فلاں ہے   (عارف)

(۳) لڑائی۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ ٹنٹا۔ بکھیڑا۔ جھنجھٹ ؎

دنیا سے کام کیں نہ عقبیٰ سے ہم سپہر   کب تک ادھر اُدھر کے یہ قصے سُنا کریں   (سپہر)

(۴) بے سود اور غیر مفید کہانی۔ ژٹل۔ پچ۔ غوز۔ گھڑت ؎

قصہ سُننے ہے کون عذاب و ثواب کا   ساقی شتاب دے مجھے ساغر شراب کا   (سنبل)

قصہ انفصال ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ دیکھو (قصہ فیصل ہونا) ؎

میر کا ہجر میں وصال ہوا   لے لو قصہ ہی انفصال ہوا   (میر)

قصہ بڑھانا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) قصہ کو طول دینا۔ داستان کو طوالت سے بیان کرنا ؎

قصہ

کچھ ماجرائے دل تو نہ اتنا دراز تھا   زلفوں کا ذکر چھیڑ کے قصہ بڑھا دیا   (عارف)

(۲) جھگڑے کو طول دینا۔ بات بڑھانا۔ قضیہ بڑھانا +

قصہ پاک کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) جھگڑا طے کرنا۔ قضیہ چکانا۔ راڑ کاٹنا۔ (۲) مار کر کام تمام کرنا۔ قتل کر ڈالنا۔ جان سے کھو دینا ؎

لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے دادخواہوں کا
کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہیں سکتا   (ناسخ)

(۳) قرضہ نمٹانا۔ قرض چکانا +

قصہ پاک ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) جھگڑا چکنا۔ راڑ کٹنا۔ ٹنٹا نبٹنا (۲) پاپ کٹنا۔ عذاب دُور ہونا ؎

یا تو پاس دوستی تجھ کو بُتِ بے باک ہو
یا مجھی کو موت آ جائے کہ قصہ پاک ہو   (ذوق)

(۳) قرضہ ادا ہونا (۴) مر جانا۔ دنیا سے گزر جانا +

قصہ تمام کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) داستان پوری کرنا۔ کہانی ختم کرنا (۲) کام تمام کرنا۔ پاپ کاٹنا۔ عذاب دُور کرنا ؎

عشق کا اختتام کرتے ہیں   دل کا قصہ تمام کرتے ہیں   (صہبا)

قصہ تمام ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) جھگڑا چکنا۔ پاپ کٹنا۔ نبیڑا ہونا۔ تصفیہ ہونا۔ عذاب دُور ہونا (۲) کام تمام ہونا۔ جان نکلنا ؎

اُس کا آخر اُدھر کلام ہوا   اپنا قصہ اِدھر تمام ہوا   (دیوانہ)

قصہ چکانا یا چکا دینا (ہ) فعل متعدی: ۔ جھگڑا طے کر دینا۔ قضیہ نمٹا دینا۔ فیصلہ کر دینا۔ انفصال کر دینا ؎

قاضی ہزار طرح کے جھگڑوں میں آ سکا   لیکن نہ حُسن و عشق کا قصہ چکا سکا   (سوز)

موت نے آ کے زمانے کے چکائے قصے
اقربا روتے ہیں مُردے کو خبر کچھ بھی نہیں   (حکیم)

روتے ہیں چشم بد آئیں یہ تیرے دادخواہ   کتنے ہی تیغ ابرو نے قصے چکا دیے   (درد)

ناطاقتی نے مرگ کا قصہ چکا دیا
جانے کی جانِ زار میں طاقت کہاں ہے اب   (ناسخ)

قصہ چکنا (ہ) فعل لازم: ۔ جھگڑا طے ہونا۔ قضیہ نمٹنا۔ تکرار دُور ہونا۔ باہم فیصلہ ہونا۔ جھگڑا مٹنا۔ انفصال ہونا ؎

قائل ہو کون دونوں میں دائر ہو جب کہ حق   پھر کیسے قصہ شیخ و برہمن کا کیا چکے   (عارف)

بتو نکا عشق ہے تجانے ہی میں مجھ کو رکھ زاہد   بہت اچھا ہے گر قصہ چکے نیا میں دنیا کا   (صابر)

قصہ

(۲) پاپ کٹنا۔ عذاب دُور ہونا۔ کام تمام ہونا ؎

کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا — قصہ تمام عمر کا لے پُر جفا چکے (ذوق)

قصہ خواں (ع + ف) اسم مذکر:۔ داستان گو۔ افسانہ خواں۔ حاکی۔ ناقل +

قصہ خوانی (ا) اسم مؤنث:۔ داستان گوئی۔ قصہ سنانا +

قصہ فیصل ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) انفصال ہونا۔ قضیہ نمٹنا۔ جھگڑا چکنا ؎

کیوں کو پیچھے برا ناظم کو لے آتے ہیں ہم — قصہ سب فیصل تمہارے روبرو ہو جائیگا (ناظم)

(۲) راڑ کٹنا۔ پاپ کٹنا۔ (۳) کام تمام ہونا ؎

دست قاتل میں ہے امانت تیغ — سر جھکا دم میں قصہ فیصل ہے (امانت)

قصہ فیصلہ ہونا (ا) فعل لازم:۔ تکرار مٹنا۔ قضیہ طے ہونا۔ جھگڑا چکنا ؎

اس کی رکھی ضد کہ اپنی بات تم نے سچ کہو
رات کو مختار قصہ فیصلہ کیونکر ہُوا +

قصہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ جھگڑا ٹنٹا کرنا۔ راڑ کرنا +

قصہ کوتاہ (ع + ف) تابع فعل:۔ الغرض۔ الحاصل۔ حاصل کلام۔ فی الجملہ۔ پس + فقط + بس +

قصہ کوتاہ کرنا (ا) فعل متعدی: قضیہ چکانا۔ جھگڑا طے کرنا۔ معاملہ فیصل کرنا +

قصہ کہانی (ا) اسم مؤنث: افسانہ و حکایت۔ ذکر اذکار۔ باہم داستان خوانی۔ داستان گوئی ؎

نہ وہ راتیں نہ وہ باتیں نہ وہ قصہ کہانی ہے
سر بستر فقط ہم یا ہماری ناتوانی ہے

قصہ کھڑا کرنا (ا) فعل متعدی:۔ جھگڑا اٹھانا۔ فساد مچانا۔ فتنہ برپا کرنا +

قصہ کہنا (ا) فعل متعدی:۔ کہانی کہنا۔ داستان سنانا + مصیبت اور بپتا کی طویل کہانی کہنا +

قصہ مختصر (ع) تابع فعل:۔ دیکھو (قصہ کوتاہ) +

قصہ مختصر کرنا (ا) فعل متعدی: قصہ کوتاہ کرنا۔ اختصار کے ساتھ بیان کرنا۔ بات نہ بڑھانا۔ کلام کو طول نہ دینا ؎

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر — اپنی تو نیند اُڑ گئی تیرے فسانے میں (سودا)

کچھ حال اپنی زلف کے دیوانے کا نہ پوچھ — بس مختصر ہی کر کہ یہ قصہ دراز ہے (وزیر)

قصہ مختصر ہونا (ا) فعل لازم:۔ خاتمہ ہونا۔ کام تمام ہونا۔ پاپ کٹنا۔ عذاب دور ہونا +

قصہ مول لینا (ا) فعل متعدی:۔ جھگڑا خریدنا۔ پاپ بسانا۔ جان کو روگ لگانا۔ بکھیڑے میں پڑنا ؎

قضا

نقد دل دیکھے اڑاتے ہیں ہم آنکھ — قصہ یوں مول لیا کرتے ہیں (وزیر)

قصہ ناندھنا (ا) فعل متعدی (عو):۔ (۱) مصیبت یا بپتا بیان کرنا۔ اپنا رونا رونا۔ قصہ چھونا۔ دکھڑا بیان کرنا۔ کہانی چھیڑنا ؎

بڑھ منھی اُجلی نے اک آن کے قصہ ناندھا
اُس سے بندی نے وہ دھانی جو دھائی پشواز

(۲) معرکہ برپا کرنا۔ جھگڑا اُٹھانا۔ فتنہ اُٹھانا +

قصیدہ (ع) اسم مذکر:۔ (لغوی معنی ٹھوس اور بھرا ہوا مغز یا نامع سطبر گر ہماری اور نیز صاحب کشف اللغات کی رائے کے موافق یہ لفظ قصد سے مشتق ہوا ہے یعنی اس قدر نظم لکھنی کہ شاعر قصیدہ کے تمام مراتب جس میں مدح و ذم گردش زمانہ حسن عشق۔ بہار و گلزار و دعا وغیرہ کا بیان شامل ہے۔ طے کر کے اپنے مقصود پر لا ڈالے۔ جن لوگوں نے ٹھوس مغز کے معنی میں یہ لفظ لکھا ہے۔ وہ بھی یہی دلیل لاتے ہیں۔ کہ شاعر تمام حالت کو نظم میں بھر کر اپنا مقصد بیان کرنا۔ یا یوں کہو کہ کثرت سے مضامین جلیلہ لاتا ہے۔ پس اس وجہ سے مغز کہنا بے جا نہیں۔ جب غزل اپنی حد سے گزر جائے تو وہ بھی قصیدہ ہی بلحاظ تعداد خیال کیا جاتا ہے۔ غزل اقل درجہ پانچ شعر کی اور زیادہ سے زیادہ اکیس شعر کی ہوتی ہے۔ قصیدہ کم سے کم پندرہ شعر کا اور زیادہ کی انتہا نہیں۔ غرض قصیدہ وہی ہے جو کسی کے واسطے بالقصد مدح یا ذم۔ پند یا حکایت کے طور پر نظم کیا جائے۔ اور اس کے اول بیت کے دو مصرعے ابیات دیگر کے مصرعہائے ثانی سے ہم قافیہ ہوں۔ قصیدے میں چند امور کا لحاظ رکھنا لازم ہے۔ مثلاً تشبیب یعنی تمہید۔ دوم حسن تخلص یا گریز یعنی تمہید سے مضمون مدح کی طرف دوڑنا۔ سوم تعریف ممدوح۔ چہارم حسن طلب یعنی ایک لطف اور انداز کے ساتھ اپنا مقصد بیان کرنا۔ پنجم دعا۔ اس میں شرطیہ ہو خواہ بلا شرط۔ جیسے حضرت ذوق کے اُس قصیدہ میں جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

سر آرائے گردوں جب تک سلطان خاور ہو — قمر دستور اعظم صدر اعلیٰ سعد اکبر ہو
ترا مداح دائم خسروا ذوق سخنور ہو — ہمیشہ تہنیت خواں ہو دعاگو ہو ثناگر ہو (ذوق)

شرطیہ دعا آتی ہے۔ قصیدہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے بہاریہ۔ جس میں گل و بلبل اور بہار و بوستاں کا ذکر ہو۔ حالیہ۔ جس میں انقلاب زمانہ کا بیان ہو۔ فخریہ۔ جس میں شاعر اپنے کمال یا ہنر کی تعلی کرے۔ بعض اوقات جب قصیدے کے اخیر میں حروف روی اس طرح واقع ہو کہ اُس کے بعد ردیف نہ آئے تو اس سے بھی قصیدہ منسوب ہو جاتا ہے۔ مثلاً قصیدہ العینیہ۔ لامیہ وغیرہ یعنی الف کی یا لام کی ردی والا قصیدہ) +

قضا (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) حکم + حکم خدا۔ وہ حکم الٰہی جو مخلوقات کے حق میں دفعۃً واقع ہُوا ہو۔ وہ حکم خدا جو خلقت کے واسطے ایک دفعہ ہی لگا دیا گیا ہے۔ حکم ازلی۔

مشیت الٰہی۔ ارادۂ حق + اتفاقاً + مرضی۔ رضا۔ فرمان۔ ارشاد ؎

ہاتھ سے تیرے ہی لکھی ہے جو اے قاتل قضا
زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی رضینا بالقضا (؟)

(۲) ادائے فرض یا واجب (۳) تکمیل۔ خاتمہ۔ اختتام۔ انجام۔ بجا آوری۔ تعمیل ایفا (۴) خلق۔ پیدائش۔ پیدا کرنا (۵) ذکر۔ بیان (۶) وہ عبادت جس کا وقت گزر گیا ہو ؎

نفس کی آمد و شد ہے نماز اہل حیات　　جو یہ قضا ہو تو اے غافلو قضا سمجھو (ذوق)

(۷) تقدیر۔ قسمت۔ پرالبدھ۔ بھاگ ؎

عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا　　زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جانی ہے (صبا)

(۸) موت۔ وفات۔ کال۔ اجل ؎

رہتے روتے مر گیا اک برق وش کی یاد میں
قسمت آتش میں لکھی تھی قضا برسات کی (؟)

شب فراق میں بچنا بشر کا ہے مشکل　　یہ بات اور ہے آئی ہوئی قضا پھر جائے (مصحفی)

بیگنہ جلاد سے پھروائی گردن پر چھری
گنتی میں تیرے شہیدوں میں ہمیں داخل قضا (؟)

قضا ادا کرنا (د) فعل متعدی:۔ (۱) فرض یا واجب کی فروگزاشت کو پورا کرنا (۲) کسی نقص کے سبب نماز کو پھیرنا یا از سر نو پڑھنا +

قضا بھرنا (د) فعل متعدی:۔ رہا ہوا فرض پورا کرنا۔ جیسے قضا شدہ روزوں یا نماز کو پورا کرنا +

قضا پڑھنا (د) فعل متعدی:۔ رہے ہوئے فرض کو ادا کرنا۔ نماز کو جو چھوٹ گئی ہو پورا کرنا +

قضا سر پر کھیلنا (د) فعل لازم:۔ موت کا قریب آنا۔ اجل کا قریب پہنچنا ؎

آج کل ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے خاک
کھیلتی ہے شمع ساں سر پر ترے اے دل قضا (؟)

قضارا (ع + ف) تابع فعل:۔ اتفاقاً۔ اتفاقیہ۔ حسب اتفاق۔ اتفاق سے۔ سنجوگ سے + (یہاں را بمعنی از ہے) +

قضا عند اللہ (ع) تابع فعل:۔ اتفاقاً۔ اتفاق سے۔ سنجوگ سے۔ حسب اتفاق۔ قضاکار۔ ناگاہ۔ اچانچک۔ اچانک +

قضا کا فرشتہ (د) اسم مذکر:۔ موت کا فرشتہ۔ ملک الموت۔ جم دوت۔ عزرائیل +

قضا کا مارا (د) صفت:۔ اجل گرفتہ۔ اجل رسیدہ۔ مرنے جوگا۔ مرلیا۔ موت لیا ؎

وہ صید خوں گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر　　جو صید گاہ میں تیری آیا قضا کا مارا (مصحفی)

قضا کرنا (د) فعل متعدی:۔ (۱) مذہبی فرض یا واجب کا وقت مقررہ پر ادا نہ کرنا۔ فرض کو چھوڑنا۔ جیسے "پڑھی نہ قضا کی" ؎

تیرا اُوبتا ادائے شکر کیا　　طاعت فرض کو ادا کرکے (رند)

(۲) فعل لازم:۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ وفات کرنا۔ فوت ہو جانا +

قضا و قدر (ع) اسم مذکر:۔ (وہ حکم جو خدا تعالیٰ نے ازل میں کل کائنات کی نسبت لگا دیئے ہیں مگر ان دونوں میں ذرا سا فرق بھی ہے یعنی قضا تو وہ حکم ہے جو مجموعۃً و مجملاً روز ازل میں تمام کائنات کی نسبت ہو چکا اور قدر وہ حکم ہے جو بتدریج اُس حکم ازلی (قضا) کے موافق ہر ایک فرد کی نسبت علیحدہ علیحدہ بتفصیل ہوتا رہتا ہے۔ پس قضا کو آمر (حکم کنندہ) کہنا چاہیئے اور قدر کو مامور (حکم کردہ شدہ) مگر بعض حکما اس کے برخلاف قدر کو آمر اور قضا کو مامور بتاتے ہیں۔ اس مسئلے سے بعض سکندر نامے کے اور بعض دیوان نشاط کے اشعار خوب حل ہوتے ہیں) +

قضا ہونا (د) فعل لازم:۔ گزرنا۔ ٹوٹ جانا۔ روزے یا نماز کا وقت پر ادا نہ ہونا۔ روزہ یا نماز کا جاتا رہنا ؎

ایک طرز نگاہ ساقی میں　　تیس روزے ہوئے قضا میرے (اسیر)

پی لے اے زاہد ذرا سی میری خاطر سے شراب　　لطف آ جائیگا گو روزہ قضا ہو جائیگا (کاشف)

دن کو ہی آنا تھا تجھے ماہ صیام میں　　درگور مرد وے میرے روزے قضا ہوئے (پری)

خواب غفلت میں نہ کر ہنگام پیری رائیگاں　　چونک ہوتی ہے نماز صبح اے غافل قضا (آتش)

قضائے الٰہی سے مرنا (د) فعل لازم:۔ اپنی موت سے مرنا۔ اپنی آئی سے مرنا۔ عمر طبعی سے مرنا +

قضائے حاجت کرنا (د) فعل متعدی:۔ پیخانہ پھرنا۔ بول و براز سے فارغ ہونا۔ دشا جانا۔ ٹٹی جانا +

قضائے عمری (ع) مؤنث:۔ وہ نماز جو ہر ایک وقت کے فرضوں کے ساتھ معمول سے زیادہ حسب قرار داد و نیت ہر روز نماز قضا شدہ کی عوض میں شامل ہو جانے کے واسطے بقیہ عمر میں پڑھتے رہیں +

قضائے کار (ع + ف) تابع فعل:۔ دیکھو (قضارا و قضا عند اللہ) +

قضائے مبرم (ع) اسم مذکر:۔ (۱) حکم محکم۔ حکم استوار۔ نہ ٹلنے والا حکم۔ ناگزیر حکم۔ (۲) وہ موت جو کسی طرح نہ ٹلے +

قضات (ع) اسم مذکر:۔ قاضی کی جمع +

قضایا (ع) اسم مذکر:۔ قضیہ کی جمع۔ عبارت کے جملے۔ فقرے۔ جھگڑے۔ مباحثے۔

قضے

مطالب - احکام - خبریں +

قَضِیب (ع) اسم مذکر: شاخ درخت + مجازاً (عضو تناسل) - ذکر - لنگ - اندری +

قَضِیَہ (ع) اسم مذکر: - (۱) مطلوب - طلب کیا گیا - خواستہ شدہ (۲) حکم - خبر - حکم لگانا - (۳ منطق) وہ جملہ یا فقرہ جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو - جیسے اصطلاح نحو میں جملۂ خبریہ کہتے ہیں (۴) جملہ - فقرہ - عبارت کا ٹکڑا (۵ - و) مباحثہ - بحث - تکرار + جھگڑا - ٹنٹا - فساد - جھنجھٹ - ونگہ فساد (۶) منطق کی شکل - مسئلۂ منطق (۷ - ۸) نالش - مقدمہ - جیسے قضیۂ زمین برسر زمین ؎

جائیں نکل ہم دشت جنوں کہ چھوٹیں گھر کے قضیے سے
ناک میں دم ہے ہوش و خرد ہے آٹھ پہر کے قضیے سے

قضیہ اُٹھانا (ف) فعل متعدی: جھگڑا کھڑا کرنا - فساد برپا کرنا - راڑ مچانا +

قضیہ بنانا (ف) فعل متعدی: منطق کا مقدمہ بنانا - منطق کا جملہ بنانا +

قضیہ پاک کرنا (ف) فعل متعدی: دیکھو (قصہ پاک کرنا) +

قضیہ پاک ہونا (ف) فعل لازم: دیکھو (قصہ پاک ہونا) +

قضیہ توڑنا (ف) فعل متعدی منطق: دعوے توڑنا - مسئلے کو باطل ٹھیرانا +

قضیۂ جزئیہ (ع) اسم مذکر منطق: وہ جملہ جس میں بعض افراد موضوع پر حکم لگایا جائے +

قضیہ چکانا (ف) فعل متعدی: جھگڑا پاک کرنا - راڑ مٹانا - دیکھو (قصہ چکانا) +

قضیۂ دلال (ع) اسم مذکر: شتری - فسادی - فتنہ انگیز - فتنہ پرداز - تکراری ؎

جو قضیۂ دلال ہیں وہ سب جمع ہیں اُن کی محفل میں
بیٹھے رہتے ہیں ان سے الگ ہم یار و ڈر کے قضیے سے

قضیۂ سالبہ (ع) اسم مذکر: منطق کا جملۂ منفی +

قضیہ کرانا یا کروانا (ف) فعل متعدی: - دوسرے کو لڑا دینا - جھگڑا کرانا +

قضیہ کرنا (ف) فعل متعدی: جھگڑا کرنا - بحث کرنا - تکرار کرنا - مباحثہ کرنا +

قضیۂ کلیہ (ع) اسم مذکر منطق: - وہ جملہ جس میں تمام افراد موضوع پر حکم لگایا جائے +

قضیۂ منعکسہ (ع) اسم مذکر: - مقدمۂ بالعکس - اُلٹا مقدمہ - وہ مقدمہ جو مدعا کے برخلاف واقع ہو + منطق میں جزو اول کو ثانی اور جزو ثانی کو اول اس طرح پر کرنا کہ ایجاب و سلب و صدق اصل بدستور قائم رہے نہ کلیت و جزئیت و کذب اصل برقرار رہیں +

قضیۂ موجبہ (ع) اسم مذکر منطق: جملۂ مثبتہ - سالبہ کا نقیض +

قطب

قضیہ مول لینا (ف) فعل متعدی: - دوسرے کے جھگڑے میں پڑنا - پرائی بلا سر لینا - پاپ بسانا - عذاب لینا +

قضیۂ مُہملہ (ع) اسم مذکر منطق: - وہ جملہ یا مقدمہ کہ اُس کا موضوع کوئی شخص معین نہ ہو - اور نہ اُس میں کلیت و جزئیت کا بیان ہو - نکما اور غیر مفید جملہ - جملۂ ناقصہ +

قط (ع) اسم مذکر: - عرضاً تراشنا یا کاٹنا - قلم کی نوک کو کاٹنا +

قط زن (ع + ف) اسم مذکر: - وہ لکڑی یا ہاتھی دانت کی چپٹی چیز جس پر قلم کی نوک رکھ کر کاٹتے ہیں ؎

مشق ستم رہی ہی اُس کی کہ جب تلک　ہر استخواں کو میرے نہ قط زن بنا لیا (ظفر)

(اصل میں یہ لفظ کاتب یا چاقو یعنی قلم تراش پر صادق ہے - مگر چونکہ قط پر اطلاق کرنے لگے ہیں اس وجہ سے مجازاً یہ معنی خیال کرنے چاہئیں) +

قط گیر (ع + ف) اسم مذکر: - دیکھو (قط زن) ؎

اُٹھانے سوز غم ہر نمط ہیں یہ خوں کے دعوے کوئی غلط ہیں
کہ شل قط گیر خط پہ خط ہیں ہنوز باقی ہر استخواں پر

قط لگانا (ف) فعل متعدی: قلم کے سر کو روانی کے واسطے تراشنا +

قِطار (ع) اسم مؤنث: مشہور بہ فتح اول - اونٹوں کی لار - اونٹوں کی سیدھی و لمبی صف - پرہ - لکڑی - لنگتار - ڈار - زنجیر و سلسلہ + ترتیب +

قطار باندھنا (ف) فعل متعدی: سلسلہ باندھنا - صف باندھنا - صف بستہ کرنا - پرا جمانا +

قُطّاع الطریق (ع) اسم مذکر: - دھاڑی - راہزن - بٹ مار - رستہ لوٹنے والے +

قطاعِ دائرہ (ع) اسم مذکر: - (اقلیدس) دائرہ کا وہ حصہ جو دو نصف - نصف قطروں اور قوس کے کسی حصے سے گھیرا گیا ہو +

قَطامہ (ع) اسم مؤنث: - (از قطم بمعنی تیزی شہوت مشہور بضم اول) : - (۱) چھنالی - چھلّو - زن بسیار شہوت - کامی - چھنال + فاحشہ - شہوت پرست عورت - (۲) بے حیا اور بدنہاد عورت - بے غیرت عورت - دھگڑباز + کٹنی + بیسوا - (۳) ایک نہایت فاحشہ عورت کا نام جو ابن ملجم سے سازش رکھتی اور آل رسول کی نہایت دشمن تھی - عجب نہیں جو عورتیں بحالت خفگی اُسی عورت سے منسوب کرکے عام عورتوں کو اسی وجہ سے کہ دیتی ہیں (۴) حرام زادی - علامہ - پتفنی - قحبہ +

قُطب (ع) اسم مذکر: - (۱) وہ کیلی جس پر چکی پھرتی ہے (۲) سردار قوم - سپہ سالار -

سالا۔ قوم جس پر کسی کام کا مدار ہو (۳) صفت) افضل۔ عمدہ۔ برگزیدہ (۴) محور کے انجاموں میں سے ہر ایک انجام جس پر کرہ گردش کرتا ہے۔ خصوصاً زمین کے محور کا ہر ایک انجام۔ وہ جنوبی یا شمالی نقطہ جو ہمیشہ ساکن رہتا ہے۔ شمال و جنوب کا وہ ستارہ جو فرقدان کے قریب واقع ہے۔ اور قائم اُسی پر مدار ہے۔ دھرو تارہ۔ قطب تارہ۔ جیسے قطب از جائے نجنبد ؎

ہر زہ گردوں میں کبھی ساتھ نہ دے گوشہ نشیں
مہر و مہ لاکھ پھریں قطب کہاں پھرتا ہے

(۵) سالکوں کی اصطلاح میں قطب۔ غوث۔ وہ ولی اللہ جس پر دنیا کے انتظام اور نگہبانی کا مدار ہو ✤ ایک ولی اللہ کا نام جو تمام اولیاء اللہ کے سردار اور افسر ہیں۔ اُن کا نام عبد اللہ اور اُن کے وزیر دو شخص ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام عبد الرب اور اُن کی جگہ قطب کے سیدھے ہاتھ کی جانب ہے یہ شخص نگہبان و ناظر مُلک ہے دوسرے کا نام عبد الملک ہے اس کی جگہ قطب کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے یہ ناظر ملائک ہے اس وجہ سے اس کا مرتبہ عبد الرب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (از کشف اللغات) ✤

قطب تارا (ہ) اسم مذکر:- وہ جنوبی یا شمالی چھوٹا سا نہایت روشن تارا جو ہمیشہ ساکن اور ایک جگہ پر قائم رہتا ہے اس کی وجہ سے سمت کی شناخت میں مسافر اور جہازات وغیرہ کو مدد ملتی ہے ؎

میری منزل میں ہے ماہ سریع السیر و مہوش
خواص اُس کا ہے مگر ہم دشمنوں کے قطب تارے کا

کرے کیا سلک گوہر روکشی اُس سلک دنداں سے
کہ ہر دندان روشن میں ہے عالم قطب تارے کا

قطب جنوبی (ع) اسم مذکر:- (۱) وہ دھرو تارا جو دکن کی طرف واقع ہے۔ دکھنی تارا جو جنوبی بحر منجمد پر واقع ہے ✤ (۲) زمین کے محور کا وہ انجام جو دکھن کی طرف ہے ✤

قطب شمالی (ع) اسم مذکر:- (۱) قطب جنوبی کا نقیض۔ اُتر دشا کا دھرو تارا۔ اتر تارا جو شمالی بحر منجمد پر واقع ہے ✤ (۲) زمین کے محور کا وہ انجام جو اُتر کی طرف ہے ✤

قطب نما (ع + ف) اسم مذکر:- قطبوں کی سمت معلوم کرنے کا آلہ۔ کمپاس ✤

قطبی (ع + ف) صفت:- قطب سے متعلق جیسے "قطبی ریچھ"۔ ایک قسم کا سفید ریچھ۔ یا قطبی تارا ✤

قُطبین (ع) اسم مذکر:- دونو قطب یعنی قطب شمالی و قطب جنوبی ✤

قُطر (ع) اسم مذکر:- (۱) کنارہ۔ طرف۔ سمت (۲) وہ خط مستقیم جو دائرہ کے

مرکز پر گزر کر اُس کے دو برابر حصے کرے اور محیط تک برابر چلا جائے ✤

قَطرہ (ع) اسم مذکر:- بوند ✤ پانی کی بوند (۲) ذراسی رقیق چیز۔ بوند برابر ✤

قطرہ آنا (ہ) فعل لازم:- بے ارادے یا از خود پیشاب کی بوند کا ضعف مثانہ کے سبب نکل پڑنا۔ موت کی بوند ٹپکنا ✤

قطع (ع) اسم مذکر:- (۱) تراش۔ بُرید۔ بیونت ؎

جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا ۔۔۔ گل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع (ظفر)

(۲) ٹکڑا۔ پارچہ۔ پارہ۔ حصہ۔ بھاگ۔ جزو (۳-۱) طور۔ طریق۔ وضع۔ ڈھنگ۔ طرز۔ بھانت۔ انداز۔ ڈول۔ نہج۔ روپ ؎

وہی زیبا ہے اُس کے واسطے جو قطع ہے جس کی
نکل سکتا ہے کوئی آستیں کا کار دامن سے

ہر کے گل نازاں چمن میں کیوں نہ پھولے اے صبا
ہے اترائی فی الحقیقت اُس نے میرے گل کی قطع

قطع بُرید (ع + ف) اسم مؤنث:- کاٹ چھانٹ۔ تراش خراش ✤

قطع تعلق کرنا (ہ) فعل متعدی:- کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ کچھ غرض نہ رکھنا۔ ترک ملاقات یا دوستی کرنا۔ میل ملاپ سے باز آنا ✤ تیاگنا۔ چھوڑنا۔ کچھ لگاؤ نہ رکھنا۔ کُٹّی کر دینا ✤

قطع تعلق ہونا (ہ) فعل لازم:- دوستی چھوٹنا۔ ترک ملاقات ہونا ؎

ہو چکا قطع تعلق تو جفائیں کیوں ہیں
جن کو مطلب نہیں رہتا وہ ستاتے بھی نہیں

قطع دائرہ (ع) اسم مذکر۔ (اقلیدس):- دائرے کا وہ حصہ جو وتر اور کسی قوس سے محیط ہو ✤

قطع کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا (۲) توڑنا۔ بھنجن کرنا۔ کھنڈن کرنا (۳) تیاگنا۔ چھوڑنا۔ القط کرنا ؎

غیر سے کیوں کے تو نے قطعہ جب خط میں لکھا ۔۔۔ ہم نے امید وفا اُس روز سے کی بالکل قطع (ظفر)

(۴) بند کرنا۔ رد کرنا ؎

لکھ بہ تبدیل قوافی اے ظفر اک اور غزل
گفتگو تو نے تو کی ہر اک سخن پرور کی قطع

قطع کلام کرنا (ہ) فعل متعدی:- بات کاٹنا۔ کسی کی بات کو پورا کرنے سے پہلے توڑ کر اپنی بات کہنے لگنا ✤

قطع نظر (ع) تابع فعل:- ماسوا۔ علاوہ۔ اس کے سوا۔ بجز۔ چھٹ۔ چھوڑ کر۔

بن ۔بغیر ۔بنا ۔بغیراز ۔خیال چھوڑ کے ۔باز آ کے ۔ماسوا۔ پھر بھی ۔تاہم ۔لیکن ۔باوجودیکہ ۔بہرحال ۔بہرصورت ۔مگر ✦

قطع نظر اِس کے (ا) تابع فعل :۔ اس کے علاوہ ۔اس کے ماسوا ۔بجز اس کے ۔اس کے بغیر ✦

قطع نظر کرنا (ا) فعل متعدی :۔ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا ۔کسی بات کو ترک کر دینا ✦

قطع ہونا (ا) فعل لازم :۔ (۱) کٹنا ۔ چھٹنا ۔بریدہ ہونا (۲) بیونتا جانا ۔ کپڑے کا چھانٹا جانا (۳) فیصلہ ہونا ۔انفصال ہونا ۔چکنا ۔نبٹنا (۴) گذرنا ۔بسر ہونا ۔کٹنا ؎

زلف مشاطہ نے تیری کیا پریشاں بکھیر دی قطع } (بیان)
وصل کی شب ہوگئی اس عاشق مضطر کی قطع }

قطعہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ٹکڑا ۔پارہ ۔جزو ۔حصہ ۔بھاگ ۔کھنڈ (۲) پرزہ ۔پرچہ جیسے "یک قطعہ خط" (۳) ملک کا حصہ ۔سرزمین ۔خطہ ۔دیار ۔ملک ۔دیس ۔ (۴) مطلع کے سوا باقی غزل یا قصیدہ کا ایک حصہ جو متفق المضمون ہو ۔ کم سے کم دو شعر ہوں ✦ وہ بیتیں یا اس سے زیادہ کو جو با مطلع ہوں یا بلا مطلع مگر مضمون میں ایک دوسرے کے متعلق ہوں قطعہ کہتے ہیں ✦

قطعہ بند (ع + ف) اسم مذکر :۔ وہ بیتیں جن کے معانی متصل کی بیت ملائے بغیر تمام نہ ہوں بلکہ بے نتیجہ رہیں ✦

قطعی (ا) تابع فعل :۔ (۱) بالقطع (۲) ضرور ۔شرطی ۔یقینی ۔واقعی (۳) اخیر ۔ناطق ۔کامل ۔پورا پورا (۴) حقیقت میں ۔درحقیقت ۔بیشک ۔ سچ ✦

قطعی گز (ا) اسم مذکر :۔ درزیوں کا وہ گز جس سے کپڑا ماپ کر قطع کرتے ہیں ۔ یہ گز سرکاری گز سے کچھ کم ہوتا ہے ✦

قِطمیر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) اصحاب کہف کے کتے کا نام (۲) کھجور یا چھوہارے کی گٹھلی کے اوپر کی پتلی جھلی ✦ وہ سفید نقطہ جو کھجور یا چھوہارے کی پشت پر ہوتا ہے ✦ شگاف تخم خرمہ یا وہ ریشہ جو اس شگاف کے اندر ہوتا ہے (۳ ۔کنایۃً) بہت ذرا سا ۔نہایت قلیل ۔قدرے قلیل ۔چنانچہ نقیر و قطمیر ایسے ہی موقع پر آتا ہے ✦

قُطن (ع) اسم :۔ روئی ۔پنبہ ۔کپاس ✦ (از روئے معنی اسم مؤنث ✦)

قَعر (ع) اسم مذکر :۔ کنوئیں کی تہ ۔کنوئیں یا دریا کا گہراؤ ۔عمق ۔تھاہ ۔گہرائی ✦

قُعود (ع) اسم مذکر :۔ سجود کا نقیض ۔نشست ۔بیٹھک ۔قعدہ ؎

سجدے میں ہے صراحی ساغر قعود میں ہے ۔ میخانہ تو سراسر بیت الحرام نکلا (مولانا شفق)

قفا (ع) اسم مؤنث :۔ گدی ۔پشت گردن یا سر کا پچھلا حصہ ۔پیچھا ۔پس پشت ✦ وصل

دھبا ✦

قَفَس (ف) اسم مذکر :۔ (۱) پرندوں کا پنجرا ۔ڈابک ۔قلقل ؎

تیرے بے جھٹ نے لگے شہر نہ تڑپ تو بلبل زار بس } (نسیم)
جلے گا قفس جلے گا قفس جلے گا قفس جلے گا قفس }

(۲ ۔مجازاً) :۔ قالب خاکی ۔جسم ۔کالبد (۳ ۔عوماً) قید ۔بندی ۔محبس ۔قیدخانہ ۔زندان (اس لفظ کا املا دو طرح یعنی سین مہملہ و صاد مہملہ سے درست اور جائز ہے ۔لیکن فارسی والے اسے سین مہملہ سے اور عربی والے صاد مہملہ سے لکھا کرتے ہیں ۔بقول صاحب برہان قفص معرب قفس ہے) ✦

قفل (معرب کوپلہ) اسم مذکر :۔ تالا ۔جندرا ۔تعف ۔مغلاق ۔مزلاج ✦

قفلِ ابجد (ع) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا گول حلقہ دار قفل جس میں حروف لکھے ہوئے ہوتے ہیں ۔جب اُن حروف کو ترتیب سے ملا دیتے ہیں تو قفل کھل جاتا ہے اور جب گڈ مڈ کر دیتے ہیں تو بند ہو جاتا ہے ۔اس قسم کے انگریزی قفل ۔ای ۔بی ۔سی ۔ڈی لکھے ہوئے بہت بکتے ہیں ✦

قفل بند ہونا (ا) فعل لازم :۔ تالا لگنا ۔جندرا بھڑنا ✦

قفل توڑنا (ا) فعل متعدی :۔ تالا توڑنا جو داخل جرم ہے ۔چوری کرنا ✦

قفل کھولنا (ا) فعل متعدی :۔ تفل وا کردن یا کشادن کا ترجمہ ۔تالا کھولنا ۔جندرا کھولنا ✦

قفل لگانا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) تالا بند کرنا ۔جندرا دینا (۲) مکان بند کرنا ✦ مکان پر قبضہ کرنا ✦

قفل میں بند کرنا (ا) فعل متعدی :۔ حوالات میں بند کرنا ۔حبس کرنا ۔قید کرنا ✦ تالہ لگانا ✦

قفلِ وسواس (ع) اسم مذکر :۔ گورکھ دھندا ✦ قفل ابجد ✦

قفلی (ا) اسم مؤنث :۔ (۱) ڈھکنے دار ظرف جس میں ایک زہ ہونے کے سبب ڈھکنا مثل قفل بند ہو جاتا ۔اور کھولے بغیر نہیں کھلتا ہے ۔پیچ دار ظرف جو ایک دوسرے میں آ کر پھنس جاتا ہے ۔ایک دوسرے میں آتا ہوا نل یا نلی ۔ جیسے "حقے کی قفلی ۔برف کی قفلی ۔سالن وغیرہ بند کر کے رکھنے کی قفلی ۔قلفی ۔ (۲ ۔بازاری) امرد ۔خوبصورت لڑکا ✦

قُقنُس (یونانی) مخفف ققنوس ۔اسم مذکر :۔ (۱) ایک نہایت خوش رنگ اور خوش آواز پرندے کا نام جس کی نسبت اہل لغات کا بیان ہے کہ اس کی چونچ میں تین سو ساٹھ سوراخ ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک ایک راگ نکلتا ہے ۔جب اسے بھوک لگتی ہے تو کسی بلند پہاڑ پر

قل

رُخ ہو بیٹھتا ہے جس کے سبب عجیب و غریب شعر نکلتے ہیں اُن کی آواز پر بہت سے پرندے فریفتہ ہو کر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور یہ اُن میں سے جو چاہے پکڑ کر چٹ کر جاتا ہے اس کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے اور جوڑا نہیں ہوتا جب پورے ہزار برس گزر جاتے ہیں تو اس کی عمر طبعی اخیر ہو جاتی ہے۔ اُس وقت یہ بہت سی سوکھی لکڑیاں جمع کرتا اور اُن پر بیٹھ کر مستی کے عالم میں گاتا اور پروں کو جھڑ جھڑاتا ہے جس وقت دیپک راگ اس کی چونچ سے نکلتا ہے تو اُن لکڑیوں میں آگ لگ جاتی اور یہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے خدا کی قدرت سے اس راکھ پر مینہ برستا اور اُس میں سے از خود انڈا پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد پھر اُس میں سے ققنس پیدا ہوتا اور پرورش پاتا ہے۔ فارس کے شعرا ایسے آتش زن کہتے اور اپنے کلام میں لاتے ہیں چنانچہ ؎

ضمیرم نہ زان بلکہ آتش زن است کہ مریم صفت بکر و آبستن است

مولانا نظامی نے بھی فخریہ کہا ہے۔ کہتے ہیں حکمانے علم موسیقی اسی سے حاصل کیا ہے پس اس صوت میں۔ موسیقار بھی اسی کو کہتے ہیں ؎

گر تو کرے نہ سید تو ققنس کی طرح سے جلکر ہوا پنی آگ میں خود ہی شکار خاک) + (صابر)

قُل (ع) صیغۂ امر:۔ (۱) کہو۔ بولو۔ کہ۔ بگو (۲) مجازاً:۔ قل ھو اللہ۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ قرآن شریف کی اخیر سورتیں جو اکثر فاتحہ کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ مگر جب چار قل کہتے ہیں۔ تو وہاں قل یا ایہا الکفرون بھی شامل ہے ؎

سنگ پھینکے ہے مری قبر پہ گُل کے بدلے گالیاں دے ہے پس مرگ بھی قل کے بدلے (محو)

(چونکہ ان سورتوں میں خدا تعالٰے نے اپنے رسول مقبول کی طرف خطاب کر کے کہیں تو فرمایا ہے کہ کہ اے محمد اللہ واحد ہے۔ کہیں فرمایا ہے کہ اے محمد کہ میں پناہ مانگتا ہوں صبح صادق کی سفیدی پیدا کرنے والے خدا اور شر وغیرہ سے۔ کہیں فرمایا ہے کہ میں پناہ مانگتا ہوں رب ناس بادشاہ انام و خالق خلائق سے۔ کہیں اشارہ ہوا ہے کہ کہدے اے محمد کافروں سے۔ پس اس وجہ سے یہی نام پڑ گیا۔ ورنہ کسی کا نام سورۂ اخلاص۔ کسی کا نام سورۂ فلق۔ کسی کا سورۂ ناس۔ کسی کا سورۂ کافرون ہے۔ اردو والوں نے اس وجہ سے کہ ان سورتوں کا فاتحہ پڑھنے میں رسم و رواج ہے۔ قل پر ہلاکت کا اطلاق کر کے محاورہ بنا لیا) +

(۲-ف) فاتحۂ سوم۔ پھول۔ عُرس۔ تیجا۔ ختم ؎

کیا غضب ہے کوئی اُس سے جا کے یہ کہتا نہیں
گرچہ تجھ پر شیوۂ نا مہربانی ختم ہے
پر ترے عاشق کا روز عرس ہے کہتے ہیں آج
قل میں ہو تو بھی شریک اے یار جانی ختم ہے
(ظہیر دہلوی)

قُل آعُوذیہ (ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کی عادت میں جا بجا فاتحہ اور قل پڑھ کر

قلب

ضیافتیں اُڑانا۔ اور پیسے لینا داخل ہو۔ یتدفی اللہ کا مال کھانے والا۔ فاتحہ خواں۔ فاتحہ خوانی پر گزر کرنے والا۔ مردوں کا مال کھانے والا۔ طالب طعام۔ تلاش طفیلی۔ مُلّانہ۔ مفت خورا۔ ٹکڑ گدا۔ بھیک کے ٹکڑے کھانے والا۔ خیرات خورا۔ مسجد کے ٹکڑے کھانے والا +

قُل کرنا (ف) فعل متعدی:۔ کام تمام کرنا۔ جان باقی نہ رکھنا۔ مار ڈالنا ؎

کیا وعدے ہی وعدے میں مرا قل یہ کیا مجھ سے تھا اے یار اخلاص (صابر)

قُل ہو اللہ پڑھنا (ف) فعل لازم:۔ اول معلوم دوم تباہ حال ہونا۔ کام تمام ہونا۔ لیکن اس معنی میں اکثر یاں قل ہو اللہ پڑھنا بولتے ہیں ؎

ہو رنج مرے دل کو دیا ہو آرام جز ذکر خدا نہیں ہے مجھ کو کچھ کام
فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ مدام
(نجم)

قُل ہو جانا (ف) فعل لازم:۔ (۱) ماتم ہو جانا۔ سوم ہو جانا۔ ختم ہو جانا۔ تیجا ہو جانا۔ فاتحہ ہو جانا۔ پھول ہو جانا ؎

فاتحہ میں تو نہ آیا حسرتا وا حسرتا اور اس حسرت میں عاشق کا ترے قُل ہو گیا (ظفر)

(۲) قریب بہلاکت پہنچنا۔ مرنے کے قریب پہنچنا۔ حالت نزع ہو جانا۔ خاتمہ ہو جانا۔ کام تمام ہو جانا ؎

وصل کے ایام میں وہ شور قلقل ہو گیا اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قل ہو گیا (ناسخ)

جام بھرتے بھرتے خالی شیشۂ مل ہو گیا مجلس جمشید برہم ہو چکی قل ہو گیا (آتش)

کافروں کو زلف کی زنار سے پھانسی ملی مومنین کا مصحف رو سے ترے قل ہو گیا (ایضاً)

قُل ہونا (ف) فعل لازم:۔ (۱) عرس ہونا۔ ختم ہونا۔ فاتحۂ سوم ہونا۔ پھول ہونا۔ تیجا ہونا ؎

شبنم جو نقل جام بنا گُل علی الصباح گلشن میں کس شہید کا ہے قل علی الصباح (نصیر)

(۲) کام تمام ہونا۔ قریب بہ ہلاکت پہنچنا۔ تباہ حالت ہونا ؎

محفل میں شور قلقل مینائے مُل ہوا لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا (ذوق)

ہو جو مجھ بادکش کے عرس میں تو جی کا قلقل سے شیشے کے قل ہو (میر تقی)

قلا (ف) اسم مؤنث: صحیح ہندی کلا (۱) چھل۔ فریب (۲) گُن۔ ہُنر۔ کرتب۔ کھیل +

قلابازی (ف) اسم مؤنث (صحیح کلابازی):۔ کرتب۔ کھیل۔ نٹ کی طرح دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر سر کے بل ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آن پڑنا۔ ڈھیکلی کھانا۔ سر نیچے پاؤں اُوپر کر کے پرے جا پڑنا +

قلابازی کھانا (ف) فعل متعدی:۔ ڈھیکلی کھانا۔ بھوک کے مارے لوٹا لوٹا پھرنا۔ جیسے "گھر میں چوہے قلابازیاں کھاتے ہیں۔ باہر میاں شیخی بگھارتے ہیں" +

قلا

قُلّابہ (ع) اسم مذکر۔ ماخوذ از قلب بمعنی اُلٹا کرنا:۔ (۱) مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ (۲) کُنڈا۔ حلقہ۔ کڑی +

قلاچ یا قلانچ (ت) صفت :۔ دیکھو (قلاش) +

قُلار (ت) اسم مذکر (جمع قُلّی):۔ اصطلاح میں وہ بادشاہی سپاہی جو لال انگرکھے کالی پگڑی کالے دو پٹے کی وردی سے شیر دہان چھوٹے چھوٹے چاندی کے سونٹے ساتھ لئے ہوئے بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے اور رضاحت داب بھی کوئی امر ہونے پر لوگوں کو مار بیٹھتے تھے نیز چھوچوکی بھی دیا کرتے تھے +

قلّاش (ت) صفت :۔ (۱) بے نام و ننگ۔ لفنگ۔ لچّہ گُنڈا۔ شہدا + بے غیرت۔ (۲) مفلس۔ غریب۔ بھوکا ننگا۔ نادار۔ کنگال۔ قلاچ (۳) مجرد از کائنات دنیا سے الگ +

قُلانچ (ت) اسم مؤنث (صحیح ترکی قُلاچ و قُلاش):۔ (۱) لغوی معنی دونوں ہاتھوں کے درمیان کی وسعت + کپڑا ناپنے کا گز جو دو ہاتھ کا ہوتا ہے (۲) گھوڑے کا کودنا + خرگوش یا ہرن کی زغند۔ چوکڑی۔ چھلانگ۔ گدکڑا +

قُلانچیں (ت) اسم مؤنث :۔ قُلانچ کی جمع۔ زغندیں۔ چھلانگیں۔ چوکڑیاں +

قُلانچیں بھرنا (ت) فعل متعدی :۔ ہرن یا خرگوش وغیرہ کا چھلانگیں مارنا۔ زغندیں لگانا۔ گدکنا۔ چوکڑیاں بھرنا ؎

وحشی کو دیکھا ہم نے اُس آہو نگاہ کے جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ (ذوق)

قَلْب (ع) اسم مذکر:۔ (۱) اُلٹا ہوا۔ اوندھا لٹکا ہوا۔ واژگوں (۲) دل۔ ہردہ۔ ہیا۔ من۔ خاطر۔ ضمیر۔ چونکہ دل سینہ میں اُلٹا لٹکا ہوا ہے اس وجہ سے یہ معنی ہوئے۔ (۳) وسط۔ درمیان + میانۂ لشکر۔ فوج کا درمیانی حصّہ۔ بیچ کی فوج جس میں بادشاہ رہتا ہے (۴) کھوٹا چاندی سونا۔ غیر خالص۔ کھوٹا۔ کھرے کا نقیض۔ کھوٹا سکّہ (۵) اوکھی گھاٹی۔ گڈھب رستہ۔ پہاڑ کی پیچ در پیچ راہ۔ (۶) گری۔ مغز + گودا۔ (۷) چپ نقیض راست +

قلب ساز (ع + ف) اسم مذکر (قانون):۔ کھوٹا سکّہ بنانے والا۔ جعلی روپیہ بنانے والا۔ جوڑا بنانے والا +

قلب سازی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ جھوٹا سکّہ بنانا۔ جوڑا بنانا + کھوٹ ملانا +

قُلْبہ (ع) اسم مذکر:۔ ہل۔ نانگل +

قُلبہ رانی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ ہل جوتنا۔ ہل چلانا۔ کاشت کرنا۔ کھیت جوتنا +

قَلْبی (ع) صفت :۔ (۱) دلی۔ ہِردانی۔ جانی۔ جیسے "قلبی دوستی" (۲) کھوٹا۔ غیر خالص۔ جعلی + ساختہ +

قلع

قِلّت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) کمی۔ توڑا + کمیابی۔ کثرت کا نقیض۔ عسرت۔ تنگی۔ ضیق۔ کوتاہی (۲۔۱) دِقت۔ مشکل۔ دشواری۔ صعوبت۔ جیسے "ہر چیز یہاں بڑی ہی قلت سے ملتی ہے" +

قَلْتَبان (ع) اسم مذکر:۔ دیّوث۔ وہ شخص جس کی عورت بدکار ہو اور پھر جان بوجھ کر روک ٹوک نہ کرے۔ بے غیرت۔ بھڑوا۔ بے حمیت۔ وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسروں کے پاس بھیجے + زن ساق +

(یہ لفظ زبان اور غلتبان بھی آیا ہے جس کے لغوی معنی بڑے اور گول پتھر یا بیلن کے ہیں جس کو زمین یا چھت کے ہموار کرنے کے واسطے پھراتے ہیں۔ چونکہ یہ پتھر از خود نہیں پھرتا۔ دوسروں کے اختیار میں ہوتا ہے اور اسی طرح دیوث کی عورت کا حال ہے کہ اُس کے کہنے میں نہیں ہوتی پس اس وجہ سے مجازاً یہ معنی ہو گئے) یا یوں کہو کہ گول پتھر یعنے چکنا گھڑا ہے جسے غیرت کا اثر نہیں +

قُلَّتَین (ع) اسم مذکر:۔ (۱) دو قلّے یعنی دو پانی کے بڑے مٹکے + پانی کے ایسے دو ظرف جن میں دس دس من پانی آ جائے جو شافعیوں کے ہاں پاک یعنی دہ در دہ کا حکم رکھتا ہے + بیس من مقدار کا پانی (۲۔۱) صفت) مکروہ۔ کراہیت کے قابل جھوٹا اور گھنگولا ہوا پانی۔ نجلی۔ نہایت استعمال میں آیا ہوا پانی یا کوئی رقیق چیز۔ خراب :۔ پاک اشدہ گندلے

نہ دیجو وہ پیالہ جو ہو قلّتین + (میر حسن)

(۳۔۱) مستعملہ۔ ہر ایک کے کام میں آئی ہوئی کسبی۔ فاحشہ +

(یہ محاورہ متعصب حنفیوں کا تراشا ہوا ہے۔ کیونکہ شافعیوں کے ہاں قلّتین وہی حکم رکھتا ہے جو حنفیوں کے ہاں دہ در دہ حوض۔ مگر حنفی اُس کو نجس سمجھتے ہیں + (از فرہنگ مدوجزر اسلام) +

قلّتین کرنا (ا) فعل متعدی :۔ ناپاک کرنا۔ نجس کرنا۔ مکروہ بنانا۔ گندا کرنا۔ گھنگولنا۔ ہاتھ ڈالنا +

قُلْزُم (ع) اسم مذکر:۔ وہ سمندر جو عرب اور مصر یعنی افریقہ کے مابین واقع ہے۔ ایک شہر کا نام جو مصر اور عرب کے درمیان سمندر کے کنارے پر بسا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اُس سمندر کا نام بھی قلزم ہو گیا + نہایت گہرا اور عمیق بحر + سمندر +

(فارسی والوں نے بہ فتح زائے معجمہ بھی اپنے کلام میں باندھا ہے) +

قَلْع (ع) اسم مذکر:۔ بیخ کنی۔ انہدام۔ گرانا۔ ڈھانا + منصب سے گرانا +

قلع و قمع (ع) اسم مذکر:۔ اکھاڑ پچھاڑ۔ توڑ پھوڑ + مسمار کرنا +

قِلْعہ (ع) اسم مذکر:۔ دِژ۔ حصار۔ وہ سنگین اور محفوظ عمارت جس میں بادشاہ رہتا ہے + کوٹ۔ گڑھ۔ کوٹلہ + بہت اُونچا اور بڑا مکان +

قِلعہ باندھنا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) چاروں طرف ٹاٹ کے بوروں وغیرہ کو رکھ کر حصار کھینچنا۔ دمدمہ بنانا (۲) فوج کا حصار باندھ کر کھڑا ہونا +

قلع

قِلعہ دار (ع + ف) اسم مذکر:- محافظ قلعہ۔ گڑھ پتی۔ قلعہ کا افسر۔ کیدان +

قلعہ شکن توپ (ا) اسم مؤنث:- بڑی بھاری توپ۔ جس کے وسیلہ سے قلعہ کی دیواریں توڑتے ہیں +

قَلعی (ع) اسم مؤنث:- (۱) رنگ۔ رانگا۔ ارزیز۔ رصاص (منسوب بہ قلع جو ایک کھان کا نام ہے جہاں نہایت عمدہ رانگ نکلتا ہے) (۲-ا) سفیدی۔ مکانوں پر پھیرنے کا چونہ + کھانے کا چونہ (۳-ا) مُلمع۔ گلٹ۔ جھول + لفافہ۔ اوپری چمک دمک + روغن۔ وارنش۔ جِلا۔ اوپ۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ +

قلعی اُترجانا یا جاتی رہنا (ا) فعل لازم:- رانگ کا ملمع اُترجانا۔ تانبا نکل آنا +

قلعی چَٹ (ا) اسم مذکر (عوام):- قلعی گر کا بیٹا +

قلعی کا چُونہ (ا) اسم مذکر:- پتھر کا چونہ۔ سفیدی +

قلعی کا کُشتہ (ا) اسم مذکر:- پھُونکا ہُوا رانگ۔ مارا ہُوا رانگ +

قلعی کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) برتنوں پر رانگ چڑھانا۔ رانگ کا ملمع کرنا (۲) سفیدی پھیرنا + وارنش کرنا + چمکانا (عوام) جیسے "آج تو خوب چہرے پر قلعی کرکے آئے ہو" + پرانے گُنبد یا ٹھیکرے پر قلعی کرنا بھی بولتے ہیں +

قلعی کھُل جانا (ا) فعل لازم:- (۱) ملمع اُترجانا۔ اصلی حالت دکھائی دینے لگنا۔ اوپ نہ رہنا ؎

ہے دل نالاں کو میرے عشق روے صاف سے
کھُل گئی قلعی فدا ہے آئینہ پر آئینہ } (نظم)

(۲) پوشیدہ عیب ظاہر ہوجانا۔ بھید کھُل جانا۔ بھانڈا پھوٹ جانا ؎

قلعی کھُل جائیگی یہ خوف رہا ۔۔۔ آرسی اُس کے روبرو نہ گئی (رند)

خط کا طوطی بولتا ہے اب کہاں وہ آب و تاب ۔۔۔ کھُل گئی قلعی ترے آئینۂ رُخسار کی (امیر)

آئینے کی دہیں کھُل جاتی ہے ساری قلعی ۔۔۔ ترے چہرے کے مقابل جو ذرا ہوتا ہے (وزیر)

بچشم اہل صفا اس کی کھُل گئی قلعی ۔۔۔ عجب نہیں ہے جو ہو شرمسار آئینہ (نصیر)

(۳) حقیقت معلوم ہوجانا۔ اصلیت کھُل جانا ؎

مقابل اُس رُخِ روشن کے کھُل گئی قلعی
نہ ٹھیرا آگ پہ سیماب وار آئینہ } (مومن)

دیکھے اُس مغبچہ کو گر واعظ ۔۔۔ قلعی کھُل جائے پارسائی کی (رند)

ہوگا کبھی جو اُس رُخِ روشن کا سامنا ۔۔۔ قلعی کھُلے گی آئینۂ مہر و ماہ کی (آتش)

(۴) دعوے ٹوٹنا۔ شیخی کرکری ہوجانا ؎

ساری قلعی کھُل گئی صبر و شکیبائی کی آہ ۔۔۔ چھُٹ گئی وہ تاق سیمیں خیبے کو بداتی ہوئی (معروف)

قلق

قلعی کھُلنا (ا) فعل لازم:- پوشیدہ عیب ظاہر ہونا۔ بھید کھُلنا۔ بھانڈا پھُوٹنا۔ حقیقت ظاہر ہونا۔ شیخی کرکری ہونا ؎

ہمارے گھر میں خط بنوا کے وہ آئینہ رو آیا ۔۔۔ کھُلی جب حُسن کی قلعی تو کُھلی صورت صفائی کی (امانت)

ہر عضو کہ رہا ہے اُس سادہ رُو کے تن میں ۔۔۔ قلعی کھُلے جو آئے آئینہ انجمن میں (اسیر)

رُخ کے صفا سے خُوب نہیں ہے مُقابلہ ۔۔۔ قلعی نہ آئینہ کی کہیں شیشہ گر کھُلے (رند)

اغیار کیا کریگا جو کچھ کیا ہے ہم نے ۔۔۔ قلعی کھُلے گی اُس کی لے یار امتحاں پر (عاشق)

قلعی کھُولنا (ا) فعل متعدی:- پوشیدہ عیب ظاہر کرنا۔ حقیقت کھولنا۔ راز افشا کرنا۔ بھید کھولنا ؎

قلعی کھولوں کروں میں آئینہ سارے اوصاف
خود نمائی یہ بھرے رو بروا ب کہدوں صاف } (معروف)

قلعی گر (ع + ف) اسم مذکر:- تانبے کے برتنوں پر رانگ کا ملمع کرنے والا +

قُلفی (ا) اسم مؤنث:- (دیکھو قفلی) +

قَلَق (ع) اسم مذکر:- (۱) اضطراب۔ بے قراری۔ بے آرامی۔ بے چینی۔ بے کلی۔ گھبراہٹ۔ بے صبری۔ تلاملی۔ بے تابی ؎

بیوجہ کہاں یہ ماجرا ہے ۔۔۔ یاں بھی یہ قلق کہیں ہُوا ہے (مومن)

ہم نہ کہتے تھے کہ ذوق اُس کی تو زُلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہم کو } (ذوق)

دل کو قلق ہے ترک محبت کے بعد بھی ۔۔۔ اب آسماں کو شیوۂ بیداد آگیا (مومن)

(۲-ا) رنج و الم۔ غم و اندوہ۔ سوچ۔ فکر۔ چنتا ؎

پھر کر اِدھر اُدھر نہ ہمارا گیا قلق ۔۔۔ لفظ قلق کی طرح سے وہی ہا قلق (ذوق)

کہا جاں بلب ہوں جو آئے تو مری زندگی ہو تو یوں کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق } (مومن)

طبیعت کو رہویگا چندے قلق ۔۔۔ بہلتے بہلتے بہل جائیگی +

(۳-ا-عو) حسرت۔ سخت افسوس۔ ملولا۔ پچھتاوا +

قَلَق رہنا (ا) فعل لازم:- دل پر کھٹکا رہنا۔ دل پر صدمہ رہنا۔ رنج رہنا۔ افسوس رہنا + تلاملی اور بیتابی رہنا +

قَلَق گُزرنا (ا) فعل لازم۔ عو:- ناگوار گزرنا۔ بُرا لگنا + رنج ہونا۔ افسوس ہونا + تلاملی اور بیقراری ہونا ؎

نہ پوچھو دوستو مجھ سے شبِ فرقت کے عالم کو
کہوں کیا میں قلق جو دل پہ گزرا بندہ عاجز ہے } (عاجز)

قلق ہونا (فعل لازم) [illegible] اور بیتابی ہونا ✦ رنج و ملال ہونا ✦ افسوس اور دریغ ہونا ؎

کُھل گئے آج وہ سب ربط نہاں تھے جو بہم — کس قدر آہ ہُوا اُن کے ترا نام قلق (ممنون)

پوچھا تھا محبت میں ہوتا ہے قلق کیسا — قسمت نے کہا دیکھ اے خانہ خراب ایسا (داغ)

نہ چلی میری اگر اُنہیں نہیں رلوا لیا تو کر لیے — مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سن کے ہُوا قلق (مومن)

قُلقُل (ع) اسم مؤنث:- صراحی یا بوتل کے اندر سے پانی خواہ شراب کے نکلنے کی آواز ؎

ساقیا قلقل مینا میں ہو آواز رباب — شیخ اُٹھ جائیگا سُنتا وہ مزامیر نہیں (صابر)

شورِ قلقل یہ کیوں ہے دخترِ رز — کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے (ذوق)

ہنسی کے ساتھ یہاں رونا ہے مثلِ قلقلِ مینا — کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا (ایضاً)

ہجر میں ہم کو قلقلِ مینا — صورتِ گریہ در گلو ہے گی (امانت)

نہیں قلقل دعا دیتا ہے شیشہ دمبدم ساقی — سبو کو خُم کو مے کو میکدے کو مے پرستاں کو (ظفر)

قلم (ع) اسم مذکر و مؤنث:- (۱) کِلک۔ خامہ۔ لیکھنی۔ سنسکرت میں کلم ✦ تراشا ہوا سفید نیزہ۔ لکھنے کے ایک آلہ کا نام ؎

وصفِ ابرو جبین مژگاں کے جو میں لکھنے لگا — تیر سا سیدھا قلم مثلِ کماں خم ہوگیا (ناسخ)

ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتھ — قلم تری دمِ تحریر ال گئی تھی کیوں (ظفر)

نظر آئی کششِ حسن جو مینی سمجھا — چھُٹ گیا ہاتھ سے اُستادِ ازل کے یہ قلم (نسیم دہلوی)

سُرخ ہیں تاب مضامین سے جو نقطے نہیں سیاہ — شعلۂ فکر سے ایسا ہے قلم گل افشاں (ایضاً)

(۲ - صفت) بُریدہ۔ تراشیدہ۔ تراشا ہُوا۔ کاٹا ہُوا (۳ - اسم مؤنث) وہ شاخ یا ٹہنی جو ہری کاٹ کر زمین میں لگاتے ہیں۔ جیسے گلاب کے درخت کی قلم یا گیندے کی قلم۔ جسے فارسی میں شاخچہ و قلمچہ کہتے ہیں (۴ - اسم مؤنث) وہ چھوٹے چھوٹے تراشے ہوئے بال جو کنپٹیوں کے اُوپر خوبصورتی کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں ؎

جس نے یہ اس بُتِ کافر کی تراشیں قلمیں — ہاتھ ہو جائے خُدایا قلم اُس نائی کا (صفت)

(۵ - ندا) تصوف کی اصطلاح میں عقلِ اوّل (۶ - اسم مذکر و مؤنث) بالوں کا بُرش یا وہ باریک کوچی جس سے مصور لوگ تصویر بناتے یا اس میں رنگ بھرتے ہیں (۷ - اسم مؤنث) ایک قسم کی آتشبازی۔ پھُلجھڑی۔ مہتابی۔ چھچھوندر وغیرہ (۸ - و - اسم مؤنث) جھاڑ کی وہ بلوریں شاخیں جو اس میں لٹکتی رہتی ہیں۔ کسی شفاف چیز کا لمبا ٹکڑا۔ شیشے کا تراشا ہُوا لمبا ٹکڑا۔ (۹ - و - اسم مؤنث) سلاخ۔ جیسے نوشادر کی قلم۔ ریوس کی قلم۔ قلمی شورے کی قلم وغیرہ (۱۰ - و - اسم مؤنث) شاخ۔ ٹہنی (۱۱ - و - اسم مؤنث) سینگ۔ شاخِ حیوانات (۱۲ - اسم مؤنث پنجاب) حیوانات کا عضو تناسل۔ چوپایوں کی اندری۔ جیسے سانڈ گھوڑے۔ بکرے وغیرہ کی (۱۳ - و - اسم مؤنث) شراب کی پتلی اور لمبی بوتل جسے قلم باندی بھی کہتے ہیں ؎

ہے جام مے کا پھول کھلا ہے گلاب کا — نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی

(۱۴ - و) پیوند درخت۔ وہ شاخ جو دوسرے درخت کی شاخ میں لگائی جائے۔ (۱۵ - و) حکم۔ حکومت۔ فرمانروائی۔ جیسے حکم رواں مثل نفاذ (فقیر) ✦

قلم اُٹھا کر یا قلم برداشتہ لکھنا (و) فعل لازم:- بے سوچے اور جلدی جلدی لکھنا۔ فی البدیہہ۔ بیساختہ اور بے تکلف لکھنا ✦ چلتا ہُوا لکھنا۔ ایقرا لکھنا۔ گھسیٹنا ؎

خط انہیں جلدی میں لکھتا ہوں قلم برداشتہ — جا بیٹھو لے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ ([illegible])

قلم انداز کرنا (و) فعل متعدی:- لکھتے میں چھوڑ جانا۔ نہ لکھنا۔ لکھنے میں فروگذاشت کرنا ✦

قلم بنانا (و) فعل متعدی:- (۱) قلم کو تراش کر لکھنے کے قابل کرنا (۲) کنپٹی کے اُوپر کے بالوں کو اُسترے سے درست کرانا ✦

قلم بند (ع + ف) صفت:- (۱) قلمی۔ تحریری۔ نوشتی۔ مکتوبی ✦ نوشتہ شدہ۔ لکھا ہُوا۔ مرقومہ (۲) بیاض حساب میں اُتارا ہُوا۔ بہی میں چڑھایا ہُوا ✦ مندرجہ جسٹر۔ مندرجہ فہرست (۳) محسوب کیا ہُوا۔ شمار کیا ہُوا۔ گنا ہُوا۔ لکھ کر حساب کیا ہُوا۔ جس میں کچھ شُبہ نہ ہو سکے (۴) مندرجہ۔ داخل شدہ۔ درج شدہ (۵ - تابع فعل) حساب سے ٹھیک حساب سے۔ حسب شمار۔ گنتی کے موافق۔ حسب تعداد۔ ٹھیک گنے اور لکھے ہوئے۔ جیسے قلم بند سینکڑوں گالیاں سُنائیں۔ قلم بند سو جوتے مارے وغیرہ ✦ (اردو میں یہ لفظ وثوق کلام و ثبوت تعداد صحیح کے واسطے زبان پر لاتے ہیں۔ چونکہ بہت سا حساب کتاب لکھے بغیر یاد نہیں رہتا۔ اس وجہ سے بعض اوقات بلاحساب۔ بے شمار۔ اَنگنت کے موقع پر بھی بول دیتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ حساب لکھا ہُوا ہے زبانی یاد رکھنے کے قابل نہیں) ✦

قلم بند سُنانا (و) فعل لازم:- لکھی اور شمار کی ہوئی گالیاں دینا جن میں کچھ شُبہ نہ ہو سکے۔ مجازاً:- اَنگنت اور بلاحساب گالیاں دینا۔ گنے ہوئے جھوگ سُنانا۔ خوب گالیاں دینا ✦

قلم بند کرنا (و) فعل متعدی:- لکھنا۔ درج کرنا۔ ٹیپنا۔ ٹانکنا۔ سیاہہ کرنا ✦ کتاب یا بہی پر چڑھانا۔ رجسٹر میں درج کرنا ✦ لکھ لینا۔ نوٹ کر لینا۔ ٹیپ لینا۔ درج یادداشت کرنا ✦

قلم بند لگانا (و) فعل متعدی:- گن گن کر لگانا۔ تحریری شمار کے موافق لگانا۔ گنے ہوئے جوتے سہی کرنا۔ خوب جوتیاں مارنا ✦

قلم بند ہونا (و) فعل لازم:- لکھا جانا۔ نوشت میں آنا۔ تحریر ہونا ✦

قلم پاک (ع + ف) اسم مذکر:- قلم پونچھنے اور صاف کرنے کا کپڑا۔ پین وائپر وغیرہ ✦

قلم پھیرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) لکھے ہوئے کو کاٹ دینا۔ چھپا دینا۔ حک کر دینا۔ چھیل دینا۔ مٹا دینا۔ منسوخ کر دینا ؎

خاکساری کی بدولت سے غنی جس کا حل اسے ظفر دے وہ نسخہ یہ اکسیر کے پھیر (ظفر)

(۲) نامۂ اعمال کو منسوخ کر دینا۔ گناہوں سے یا خطا سے درگزر کرنا +

قلم تراش (ع + ف) اسم مذکر:۔ قلم بنانے کا چاقو۔ پتلے پھل کا چاقو +

(لکھنؤ والے مؤنث بولتے ہیں۔ چنانچہ رشک لکھنوی کا شعر ہے ؎

میرے لئے تراش رہی ہے سرِ قلم کرتی ہے اتھ صاف تمہاری قلم تراش) (رشک)

قلم جاری رہنا (ا) فعل لازم۔ دعا:۔ صدارت یا قضات کا کام بنا رہنا۔ حکم جاری رہنا۔ حکم چلتا رہنا۔ صاحبِ اختیار بنا رہنا۔ حکومت برقرار رہنا۔ افسری قائم رہنا +

قلم چلانا (ا) فعل متعدی:۔ لکھنا۔ خامہ فرسائی کرنا۔ تحریر کرنا۔ ارقام کرنا۔ ثبت کرنا۔ درج کرنا۔ داخل رجسٹر کرنا +

قلمدان یا قلمدان (ع + ف) اسم مذکر:۔ قلم دوات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا خانہ۔ لکھنے کے سامان کا لمبا صندوقچہ یا ڈلوا +

قلمدان دینا یا عنایت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ صدارت یا منصفی گری خواہ وزارت کا عہدہ بخشنا + پرائیویٹ سکرٹری بنانا۔ منشئ خاص مقرر کرنا +

قلم دوات (ع) اسم مذکر:۔ اول معلوم۔ دوم ہماری فضیبِ مرد و فرجِ زن + لنگ اور یونی۔ کیر و دُبر + فاعل و مفعول +

قلم رو یا قلمرو (ع + ف) اسم مؤنث:۔ راج حکومت۔ ملک مطیع۔ ریاست۔ علاقۂ عملداری۔ سلطنت۔ مملکت۔ بادشاہی۔ راج پاٹ۔ ملک ماتحت +

(اہل لکھنؤ نے مذکر مؤنث دونو طرح باندھا ہے) ؎

اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا مطیع زیرنگیں قلمرو ہندوستاں ہوا (آتش)

چند پریاں بھی کروں مثل سلیماں تسخیر یہ قلمرو بھی رہے زیرنگیں تھوڑی سی (〃)

وہ ملک یا ولایت جس میں قلم بادشاہی یا اس کے وزیر و کارکن کا لکھا ہوا جائے اور وہاں کے لوگ اُسے تسلیم و قبول کریں۔ اس جگہ اسم اور امر نے مل کر ظرف کے معنی دئے ہیں) +

قلم روشن رہے (ا) دعائیہ فقرہ:۔ قلم جاری رہے۔ حکومت بنی رہے۔ حکم جاری رہے +

قلم قصائی یا قلم قسائی (ا) اسم مذکر:۔ محررِ عدالت۔ سرکاری منشی + رشوت خوار اور ظالم محرر کا خطاب جو لکھنے میں خلافِ حق قلم چلا کر غریبوں پر ظلم کرتا اور گلا کاٹتا ہے +

قلم کار (ع + ف) اسم مذکر:۔ (۱) منشی۔ متصدی۔ لکھنے پڑھنے کا کام کرنے والا۔ محرر۔ بابو۔ رائیٹر۔ کلرک (۲) نقاش۔ مصور + رنگ ساز۔ رنگ بھرنے والا۔ (۳) حکاک۔ کندہ کار + مہرکن + منبت کار (۴) ایک قسم کا بافتہ جس پر طرح بطرح کے نقش و نگار ہوتے ہیں +

قلم کاری (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) تحریر۔ کتابت (۲) نقاشی۔ مصوری + رنگسازی (۳) کندہ کاری۔ مہرکنی۔ منبت کار +

قلم کا یاری دینا (ا) فعل متعدی:۔ علم و فضل کا مدد کرنا۔ لکھنا پڑھنا کام آنا۔ منشی گری کا کام دینا + نوشتہ سے کام نکلنا۔ تحریر کا کارآمد ہونا +

قلم کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) بریدن کا ترجمہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ قطع کرنا ؎

زباں میری قلم کی مدعی کے توڑنے کہنے سے نہیں میری زباں پر ایک حرفِ مدعا آیا (ظفر)

آپ کچھ غیر کو چھپ چھپ کے رقم کرتے ہیں یہ جو ہو جھوٹ تو ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں (محبت)

(۲) اُتارنا۔ جدا کرنا۔ الگ کرنا۔ اڑانا۔ بھٹا سا اُڑانا۔ صاف کاٹنا ؎

جس گھڑی مشقِ ستم کیجئے گا پہلے سر میرا قلم کیجئے گا (ظفر)

بعد خط ملنے کا قاصد نے جو پیغام دیا سر قلم اُس کا کیا اُس نے یہ انعام دیا (ایضاً)

احوال سرگزشت مرا پوچھتا ہے کیا کرتا ہوں اب میں سر کو ترے روبرو قلم (تفسیر)

(۳) چھانٹنا۔ شاخ یا درخت وغیرہ کو کاٹنا

رقم گر ایک شمہ اُس کا اپنا درد و غم کیجے تو پھر چاہئے سارے نیستاں کو قلم کیجے (مرزا سلیمان شکوہ)

جو ایک گل کو بھی گلچیں لگایا تو نے ہاتھ قلم کرونگا ترا سر گلاب کے بدلے (رند)

قلم کروانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) اُڑوانا۔ کٹوانا۔ اُتروانا (۲) چھنٹوانا۔ قطع کرانا ؎

خوں میں غلطاں گل نظر آتے ہیں بے یار اے نسیم کیا قلم کروائے تھے گلبن کسی جلاد سے (ناسخ)

قلم کھینچنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) قلم پھیرنا۔ کاٹنا۔ رد کرنا۔ منسوخ کرنا ؎

خط رخسار کو تیرے جو دیکھا لے گلستاں رد قلم سبز خوشنویسوں نے خط گلزار پر کھینچا (ظفر)

جو کھینچوں کلکِ تصور سے یار کی تصویر ظفر مرقعِ مانی پہ میں قلم کھینچوں (ایضاً)

(۲) لکھنے سے ہاتھ روک لینا۔ لکھتے لکھتے چھوڑ دینا۔ لکھنے سے باز رہنا +

قلم لگانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) کسی پھول کے درخت کی شاخ کو زمین میں دبانا (۲) پیوند لگانا +

قلم مارنا (ا) فعل متعدی:۔ قلم پھیرنا۔ چھیکنا۔ کاٹنا۔ رد کرنا۔ منسوخ کرنا +

قلم مو (ع + ف) اسم مذکر:۔ بالوں کا قلم۔ برش +

قلم نہ اُٹھ سکنا (ا) فعل لازم:۔ (۱) لکھا نہ جا سکنا۔ تحریر نہ ہو سکنا۔ لکھا نہ جانا (۲) قلم اٹھانے کی برداشت نہ ہونا ؎

لکھئے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا (ذوق)

قلم ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) قلم شدنا۔ کٹنا۔ قطع ہونا ؎

رکھی تھی اک دن اُس کی چھری تو نے ہاتھ میں — ہر سال ہر گلاب کا تختہ قلم ہُوا (آتش)

سو بار جوں قلم ہو زباں شمع کی قلم — ایک حرف ہو نہ مثل زبانِ قلم نصیب (ذوق)

نہ گیا اُس طرف کا خط لکھا — ہاتھ جب تک مرا قلم نہ ہُوا (میر)

جواب مانگا جو نامہ بر سے تو اُس نے کھا کر قسم کہا یوں

زباں قلم ہو جو جھوٹ بولے کہ واں نہیں یک قلم نوازش

(۲) چھٹنا۔ درخت یا شاخ وغیرہ کا کاٹا جانا ؎

سر کٹنے سے سرفراز ہیں ہم اور زیادہ — جوں شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ (ذوق)

رنج سے راحت نصیب طبع شیریں کار ہے — بار لاتا ہے قلم ہونے سے نخل انگور کا (آتش)

کٹنے سے یوں خواہشِ دل شام و سحر بڑھتی ہے — جس طرح ہو کے قلم شاخ شجر بڑھتی ہے (داغ)

(۳) اُڑنا۔ جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا ؎

خط نویسی یہ ہے تو نوشتا تو — ہاتھ اک دن قلم تمہارے ہیں (ناظل)

قلماقنی (ت) اسم مؤنث (بیگمات):- ترکنی۔ جنگن۔ اُردابیگنی۔ اُردو ابیگنی ✦ (وہ عورت جو پانچوں ہتھیاروں سے مسلح شاہی محلوں اور حرم سراؤں میں سپاہیوں کی طرح پہرہ چوکی دیتی اور شاہی حکم احکام شہزادیوں میں پہنچاتی ہے یہ عورتیں حکماً شادی کرنے سے باز رکھی جاتی ہیں) ✦

قلمی (ع) صفت:- تحریری۔ مکتوبی۔ (۲) ہاتھ کا لکھا ہُوا۔ دستی لکھا ہُوا۔ مطبوعہ کا نقیض۔ (۳) شاخ نما۔ سلاخ کی مانند۔ جیسے "قلمی شورہ" وغیرہ (۴ - اسم مؤنث) تحریر۔ ترقیم۔ ارقام۔ جیسے "قلمی کرنا" "قلمی ہونا" وغیرہ ✦

قلمی آم (ف) اسم مذکر:- پیوندی آم جو نہایت بڑا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے ✦

قلمی شورہ (ف) اسم مذکر:- صاف کیا ہُوا شورہ جس کی قلمیں سی بنجاتی ہیں ✦

قلمی کرنا (ف) فعل متعدی:- تحریر کرنا۔ لکھنا۔ ارقام فرمانا ✦

قلمی ہونا (ف) فعل لازم:- تحریر ہونا۔ ارقام ہونا۔ لکھا جانا ✦

قلمیں (ف) اسم مؤنث:- قلم کی جمع ✦

قلمیں چھوڑنا (ف) فعل متعدی:- کنپٹی کے بالوں کو ترشوا کر یا اُسترے سے درست کرا کر رکھنا۔ کنپٹی کے بال بڑھانا ✦

قلندر (ع) معرّب کلندر:- (۱) کندۂ ناتراشیدہ یعنی وہ بے ڈَول کڑی کا ٹکڑا جو آسانی سے کواڑ نہ کھل جانے کے لئے پٹوں کے پیچھے لگا دیتے ہیں ✦ کاٹھ۔ لال خاں کا لکڑا (۲) غیر مہذب آدمی۔ ناشائستہ آدمی۔ دین و دنیا سے آزاد آدمی۔ مرد ناتراشیدہ و ناہموار (۳) بے ننگ و نام۔ بے غیرت۔ آزاد۔ ننگ۔ بے نوا اصل شاہی ؎

ناصح جرأت کو پابند علائق مت کر — وضع پر شخص کی ہے یہ قلندر چھوڑ دو (جرأت)

نہیں ممکن رہائی قید سے اُس زلفِ مشکیں کی

قلندر ہو کے میں بھی اُس کے پیچھے سر منڈاتا ہوں

(۴) ریچھ اور بندر نچانے والا۔ بندر والا۔ بندر کا سوانگ کرنے والا مداری۔

(۵) خیمہ کا ٹکڑا یا قلابہ ✦

(بعض اہل لغات نے اس لفظ کو قلندر بھی لکھا ہے اور اس کی نسبت اس طرح مفصل بیان کیا ہے کہ اصطلاح میں قلندر وہ شخص ہے جو دو نوجہان سے پاک و آزاد رہے۔ اگر ذرا بھی اُسے کوئی شے لگاؤ ہو۔ تو وہ مذہب قلندر سے دُور اور صاحبان غرور میں شامل ہے کیونکہ قلندر اس ذات سے عبارت ہے کہ وہ نفوس و اشکال عادتی بلکہ آمال بے سعادتی سے بالکل مجرد و بے تعلق ہو جائے اور روح مرتبہ تک ترقی کر کے تکلیفات رسمی کی قید و تعریفات ہی کی گرفتاری سے چھٹکارا پائے اپنے دامن وجود کو تمام دنیا سے سمیٹ لے اور دست خواہش کو تمام خلائق سے کھینچ لے۔ یہاں تک کہ دل و جان سب سے قطع تعلق کر کے جمال جلال حق کا طالب اور اس کی درگاہ کا واصل ہو جائے۔ چنانچہ قلندر روم کا قول ہے ؎

عالم ہمہ بطائفۂ صوفیاں پُر است — بسیار باشد ار بجہاں یک قلندرے

قلندر ملامتی اور صوفی میں یہ فرق ہے کہ قلندر نہایت آزاد اور مجرد عن العلائق ہوتا ہے اور جہاں تک بنتا ہے۔ عادت و عبادت کی تخریب میں کوشش کرتا ہے۔ ملامتی عبادت کے چھپانے میں نہایت ساعی رہتا ہے یعنی کوئی نیکی ظاہر نہیں کرتا اور کوئی بدی چھپا نہیں رکھتا ہے ؎

بر علی راہ ملامت رہ مردان خداست — چہ شود بار ملامت کہ بگردن ببریم

صوفی وہ ہے کہ اُس کا دل مطلق خلق کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اور نہ اُسے ان کے رد و قبول کی طرف التفات ہوتی ہے۔ صوفی کا مرتبہ سب سے زیادہ اور بلند ہے۔ کیونکہ باوجود تجرید و تفرید وہ رسول مقبول کا پیرو اور اُن کے قدم بہ قدم چلنے والا ہوتا ہے۔ دم بدم تجرد وحدت میں کوشش کرتا ہے۔ اور نعرہ **ھل من مزید** مارتا ہے۔ چونکہ **الصوفی ھو اللہ** مشہور ہے لہذا دم مارنے کی جگہ نہیں ؎

صوفیاں در دمے دو عید کنند — عنکبوتاں مگس قدید کنند) ✦

قلندرا (ف) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۲) خیمہ کا ٹکڑا جس پر ریشم یا لپّہ لپیٹ دیتے ہیں ✦

قلندری (ف) اسم مؤنث:- ایک قسم کی چھولداری جس میں قلندرا لگاتے ہیں ✦

قُلُوب (ع) اسم مذکر:- قلب کی جمع ✦

قُلُوب تازہ کرنا (ف) فعل متعدی:- دل خوش کرنا ✦

قُلّہ (ع) اسم مؤنث:- (۱) سرکوہ۔ پہاڑ کی چوٹی ✦ چھننگ۔ چوٹی (۲) گھوڑے کا ایک رنگ جو زردی مائل ہوتا ہے ✦

قلہ

قلہ شجرہ (ف) اسم مذکر:- (۱) صحیح کلہ شجرہ جو اکثر پیر لوگ اپنے مریدین مخصوص کو تبرکاً دیتے ہیں۔ (۲) انگو کھنگڑ۔ بوریا بوریہ۔ استر بستر۔ افتر بکتر۔ جیسے "اپنا شجرہ قلہ نے کر سدھارئیے"۔ اپنا قلہ شجرہ اٹھائیے +

قلہ قند (ف) اسم مذکر (صحیح۔ ف۔ کلہ قند) قند کا ڈلا۔ ایک قسم کی مٹھائی جو دودھ کا کند اور قند ڈال کر ڈلے سے بنا لیتے ہیں۔ خشت قند۔ قالب قند۔ کوزۂ قند +

قلی (ت) اسم مذکر:- (۱) لغوی معنی غلام جیسے حیدر قلی یعنی غلام حیدر۔ امام قلی یعنی غلام امام (۲) ف مزدور۔ باربردار۔ حمّال۔ بوجھ اٹھانے والا۔ محنتی +

قلی گری (ف) اسم مؤنث:- قلی کا کام یا پیشہ۔ مزدوری۔ محنت۔ عوام قلی گیری +

قُلیا (ع) اسم مؤنث:- قرآن شریف کی ایک صورت کا نام جسے سورۂ کافرون بھی کہتے اور اکثر فاتحہ وغیرہ میں پڑھتے ہیں +

قُلیا تمام کرنا (ف) فعل متعدی:- کام تمام کرنا۔ قتل کرنا۔ خاتمہ کرنا۔ مار ڈالنا ؎

کیا فائدہ جو قُلقُل مینا کا دور ہے — اپنی فراق یار نے قُلیا تمام کی (برق)

قُلیا تمام یا ختم ہونا (ف) فعل لازم:- کام تمام ہونا۔ قتل ہونا۔ قریب ہلاکت پہنچنا۔ خاتمہ ہونا۔ مرجانا۔ مٹ جانا۔ جان سے جاتا رہنا + عاشق ہو جانا ؎

کہ کے بسم اللہ جب اس طفل نے مصحف پڑھا
ہوگیا بسمل معلّم ختم قُلیا ہو گئی ([illegible])

قُل ہوا زاہد کا قُلیا ہوئی زاہد کی تمام — سنتے ہی قُلقُل مینائے شراب عشرت (ذوق)

قلیان (ف) اسم مذکر:- حُقّہ + کلی + گڑگڑی + پیچوان +

(یہ لفظ غلیان یعنی جوش عربی سے ترکی دانوں نے بنا لیا ہے چونکہ حقہ کا دم کھینچتے وقت اس کے اندر پانی جوش مارتا اور بلبلے اٹھتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ چنانچہ شیشے کے حقے میں اس کا بخوبی تجربہ ہو سکتا ہے) +

قلیل (ع) صفت:- کثیر کا نقیض۔ کم۔ تھوڑا۔ اندک۔ ذرا سا۔ ٹک۔ بہت کم۔ قدرے۔ (۲) چھوٹا۔ خرد۔ کوتاہ۔ کوچک۔ جیسے "قلیل القامت"۔ "کل قلیل فتنۃ کل طویل احمق" +

قلیہ (ع) اسم مذکر (بول چال میں بفتح اول و سکون ثانی بلا تشدید):- (۱) لغوی معنی توے پر بھنا ہوا گوشت یا تکے۔ اصطلاحاً وہ سادہ گوشت جو گھی میں بھون کر شوربہ دار پکائیں۔ (۲) کاشتہ) گوشت۔ لحم۔ نیکار۔ ماس۔ بوٹی۔ سالن۔ صالن۔ پر شاد +

قما

قلیہ چپاتی (ع+ت) اسم مذکر:- سادہ شوربہ دار گوشت اور پھلکا جو اکثر بیماروں اور ناتوانوں کو تجویز بتاتے ہیں +

قُم (ع) صیغۂ امر:- اٹھ کھڑا ہو۔ برخیز + اٹھ بیٹھ۔ اٹھ کھڑا ہو۔ جی اٹھ ؎

پھر قم نہ کہیں حضرت عیسیٰ اگر ان سے — کہئے یہ قم عشق کے ماروں سے تو کہئے (ذوق)
نہ اٹھیں شور قیامت سے بھی وہ مست ہیں ہم — کہے جب تک کہ قم قم لب مینا ہم کو (ایضاً)
میں مر گیا جو وہ لب جان بخش ہل گیا — یارب قم مسیح میں کیا زہر ہل گیا (داغ)
دست مژگاں سے سلایا ہے تھپک کر ایسا — نہ اٹھوں حضرت عیسیٰ جو کہیں قم مجھ کو (محزوں)
پس مردن بھی تو کچھ پیار کرو تم مجھ کو — قبر جھک کے محبت سے کہو قم مجھ کو (جادو)

قُم باذنِ اللہ (ع) اسم مذکر:- خدا تعالیٰ کے حکم سے جی اُٹھ +

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ مردہ کو یہ کلمہ کہکر جلا دیا کرتے تھے پس اس وجہ سے شعرا اکثر طنزاً اس لفظ کو معشوق کی برائی اور اس کی تعریف میں استعمال کر کے اس مضمون یا معجزے کی طرف تلمیح کرتے اور یہ مراد لیتے ہیں کہ ہم کو جو مقتول عشق ہیں ہمارے مسیحا یعنی معشوق کے سوا حضرت عیسیٰ بھی نہیں جلا سکتے ؎

پھونکیں یہ کان گر قم عیسیٰ کی ہو ہوس — مرتے ہیں جس پہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے (داغ)
قم باذنی قم باذن اللہ میں — فرق ہے ارض و سما کا اے مسیح (عاشق)

قُم باذنی (ع) اسم مؤنث:- میرے حکم سے (جی) اٹھ۔ بعض اوقات قم باذن اللہ سے بھی مراد ہوتی ہے۔ جیسے ؎

قم باذنی سے نہ اٹھا تو جناب عیسیٰ — مجھ کو دم دیکے جلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (لااعلم)

(چونکہ حسین بن منصور ملقب بہ حلاج ایک مشہور فقیر کامل حالت جذبہ میں یہ کلمہ کہہ کر مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ بحکم شرع قتل کئے گئے۔ پس شعرا اس ذکر کو اکثر موقعوں پر تلمیح کرتے اور عاشق صادق سے تمثیل دیا کرتے ہیں۔ ان کا لقب حلاج یعنی دھنیا اس سبب سے پڑ گیا تھا کہ آپ ایک روز حلاج کی دکان پر بیٹھے تھے اس سے کسی کام کو کہا اس نے اپنا کام چھوڑ کر جانے سے انکار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تو جا تو سہی تیرا کام اتنے میں کرتا ہوں وہ ان کے کام کو چلا گیا۔ جب وہ تھوڑی سی دیر میں واپس آیا تو اس نے اپنی دکان کی تمام روئی دھنی دھنائی پائی۔ اور متعجب ہو کر کہنے لگا کہ تم تو مجھ سے بھی زیادہ حلاج نکلے۔ پس اسی روز سے یہ لقب مشہور ہو گیا) +

قمار (ع) اسم مذکر:- (۱) جوا۔ ہار جیت کا کھیل۔ دیوت کریڑا۔ زر کی شرط لگا کر بازی بدنا۔ بازئے شرط۔ روپیہ پیسہ کی ہار جیت کا کھیل۔ پاسہ کھیلنا ؎

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن +
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا (سودا)

(۲ - بقاعدہ تجرید) چال - بازی - چنانچہ بد قمار بری چال چلن والے کو کہتے ہیں ؎

ہم سا بھی اس بساط پہ کم ہوگا بد قمار جو چال ہم چلے وہ بہت ہی بری چلے (ذوق)

قمار باز (ع + ف) اسم مذکر :- جواری - جوئے باز - شرط لگا کر بازی بدنے والا +

قمار بازی (ع + ف) اسم مؤنث :- جوا کھیلنا - جوا - شرطیہ بازی +

قمار بازی کرنا (ف) فعل متعدی :- جوا کھیلنا - شرط لگانا - بازی بدنا - پاسہ پھینکنا - ہار جیت کا کھیل کھیلنا +

قمار خانہ (ع + ف) اسم مذکر :- جوا کھیلنے کا مکان - پنڈت خانہ - کتب خانہ - جوئے خانہ +

قُماش (ع) اسم مذکر :- (۱) متاع - رخت خانہ - اثاثہ - اثاثہ - گھر کا اسباب - مال و متاع - (۲) بانات - ریشمی - ریشم کا کپڑا - الثہ - (۳) جوہر - صفت - ہنر - گن (۴) کمینہ - سفلہ - فرومایہ - چھوٹی قوم کا (۵) چیزہائے زبون - کمی چیز (۶ - ۱ - بکسر قاف و فتح نشت) طرح - وضع - ڈھنگ - طور - طریق - انداز - رنگ - جیسے خوش قماش عامۃ (۸ - ۱) بناوٹ - پرکار - قسم - جنس - نوع - صنف (۹ - ۱) گنجیفے کے ایک پتے کا نام - جسے تاج بھی کہتے ہیں +

قمچی (ت) اسم مؤنث :- (۱) کوڑا - تازیانہ - چابک - ہنٹر (۲ - ۱) سنٹی - بید - چھڑی + کھپچی - سٹک ؎

زلف کی قمچی سے دل ڈرتا نہیں بھوت بھاگے ہے دگر نہ مارے (ذوق)

(۳ - ۱) پتلی شاخ یا ٹہنی - ڈالی (۴ - ۱) پنجہ کشوں کی اصطلاح میں ہاتھ کا جھٹکا - جیسے "قمچی کر کے ہاتھ کی انگلی اتار دی" +

قمچی کرنا (ف) فعل متعدی (پنجہ کش) :- ہاتھ کا پنجہ کرتے وقت جھٹکا دینا +

قَمَر (ع) اسم مذکر :- (۱) چاند - چندر ما - ماہ - مہ - تیسری تاریخ سے اخیر تک قمر اور اس سے پہلے ہلال کہلاتا ہے ؎

قمر کیا ترے آگے محاق[1] میں آیا کہ آفتاب بھی تو احتراق میں آیا + (ناسخ)

(۲) کیمیاگروں کی اصطلاح میں چاندی - نقرہ - سیم - روپا - کیونکہ چاندی مادہ چاند ہی باعتبار مزاج و پیدائش قرار دیا گیا ہے +

قَمَر در عقرب (ع + ف) اسم مذکر - (۱) وہ وقت جب کہ چاند برج عقرب یعنی برچھک میں آئے چونکہ یہ وقت نحس اور نامبارک خیال کیا گیا ہے - اس وجہ سے نجوم پر عمل کرنے والے اس وقت میں کوئی اچھا کام نہیں کرتے + ساعت بد نحس - (۲ - ۱) خوبصورت اور بدصورت کا ساتھ - خوبصورت آدمی کے بدصورت آدمی کے پاس بیٹھنے یا حسین سے زشت رو کے ساتھ شادی ہو جانے کو بھی پھبتی کے طور پر قمر در عقرب کہتے ہیں - پنجاب میں اس کی بجائے ہلال میں چاند آیا بولتے ہیں +

[1] محاق ماہ - چاند کی اخیر تین راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے۔

قَمَری (ع) صفت :- منسوب بہ قمر - وہ مہینے یا سال جو چاند کی چال کے موافق قرار دئے گئے ہیں - شمسی کا نقیض +

قُمری (ع) اسم مؤنث :- ایک مشہور طوق دار پرند کا نام جو فاختہ یا تورو کی قسم میں سے ہے - اس کی آواز نہایت گونج دار ہوتی اور اس پر ایک ویرانہ برستا اور گرمی کی دوپہر کے وقت کا سماں بندھتا ہے - چنانچہ فقرا اکثر اس کا شوق ویرانہ پسندی کی وجہ سے رکھتے ہیں - اور دنیا دار اس کا پالنا منحوس سمجھتے ہیں ؎

تپ سوز محبت کے لئے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈا نیلگوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا (شیخ ناسخ)

(۲) ایک منگتا قوم کی عورتوں کا نام جنہیں اکثر خمریاں کہتے ہیں اور وہ میلوں میں گروہ بن کر مانگا کرتی ہیں - ان کی اصل قنبری ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے تئیں قنبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے غلام کی اولاد میں بتاتے ہیں - اور درویشی کا دم بھر کر تکیہ سنبھالتے ہیں +

قمع (ع) اسم مذکر :- بیخ کنی - انہدام - توڑنا پھوڑنا - مرادف قلع +

قُمقُمہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کی چھوٹی قندیل - تونبڑی (۲ - ۱) لاکھ کا مجوف بنا ہوا گولہ جس میں ابیر اور گلال یا رنگ بھرا ہوا ہوتا ہے اور اسے ہولی میں ہندو لوگ باہم ایک دوسرے پر مارتے ہیں - جس کے ٹوٹنے سے تمام کپڑوں پر گلال یا رنگ بکھر جاتا ہے ؎

چشم خوں افشان عاشق قمقمہ ہے رنگ کا
دیکھئے کیونکر رہے گا جیب اور داماں سفید (بحر)

گوری کے قمقمے بنائے توپن کی پچکاری سینے کھائی دٹی کھادیے جیسے تک تک ماری
شور دنیا میں مچو رہی - ہند ہیں کیسو بھاگ رچو رہی جور لجو رہی (گیت)

قمیص (ع) اسم مذکر :- لمبا کرتہ - کرتہ - پیراہن + کفدار کرتہ +

قنات (ت) اسم مؤنث :- لغوی معنی پہلو - بازو - اصطلاح میں وہ کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چاروں طرف لگاتے ہیں + کپڑے کا بنا ہوا پردہ - کپڑے کی بنی ہوئی اوٹ یا ٹٹی ؎

نہیں جو مائل سیر جہاں وہ پردہ نشیں تو کیوں فلک کی مشبک قنات تنتی ہے (اسیر)

قنات کھینچنا یا گھیرنا (ف) فعل متعدی :- پردہ کی دیوار کھڑی کرنا - خیمہ کے چاروں طرف یا صحن میں کپڑے کا پردہ لگانا +

قنا

قنادیل (ع) اسم مؤنث: قندیل کی جمع +

قناعت (ع) اسم مؤنث: تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا۔ جیسا اُسی میں گزارا کرنا۔ زیادہ طلبی اور حرص سے بچا رہنا۔ کم پر سنتوکھ کرنا۔ صبر۔ اکتفا ∽

گر نہ ہو یہ قناعت ماہ یک ہفتہ کی طرح   دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ ملا چھوڑ کر (ذوق)

جو کہ قناعت میں ہیں تقدیر پہ شاکر   ہے ذوق برابر اُنہیں کم اور زیادہ (ایضاً)

قناعت کرنا (ا) فعل متعدی: اکتفا کرنا۔ کافی سمجھنا۔ مکتفی جاننا۔ تھوڑی چیز پر راضی رہنا۔ سنتوکھ کرنا۔ کفایت کرنا۔ کافی ہونا +

قناویز (ت) اسم مؤنث: ایک قسم کا نہایت چمکدار مقیش ریشمی کپڑا جو پہلے بخارا سے آیا کرتا تھا۔ مگر اب انگلستان سے آتا اور گورنٹ یا سارسنٹ کی قسم میں شمار ہوتا ہے +

قند (معرب کند اور کاند یعنی کھنڈ و کھانڈ) اسم مذکر: (۱) شکر۔ کھانڈ۔ چینی۔ بورا۔ شکر تری (۲) گاڑھا شیرہ پکا کر جمائی ہوئی کھانڈ۔ جما ہوا برف سا شیرہ (۳) ایک قسم کی دانہ دار مٹھائی جس میں قند اور کُند یعنی دُودھ کا مادا ڈال کر پکاتے اور کونڈے وغیرہ میں جما کر قاشیں تراش لیتے ہیں ∽

اب وہ مزہ نہیں لب شیریں کے قند میں   چوکا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا (اسیر)

(۴) سُرخ پکے رنگ کا کپڑا۔ اک رنگا۔ سالو۔ ٹول (۵) صفت: نہایت شیریں +

قند لٹے کوئلوں پر مُہر (ا) کہاوت: یعنی بیش قیمت چیز کے ضائع ہونے کا افسوس نہیں کرتے اور ادنٰے کم قیمت چیز پر اتنا خیال اور اہتمام کرتے ہیں۔ قند کی بجائے اشرفیاں لُٹیں بھی بولتے ہیں +

قند مکرر یا دوبارہ (ف) اسم مذکر: (۱) دو مرتبہ صاف کیا ہوا قند جو نہایت عمدہ اور شفاف ہوتا ہے ∽

بعد بوسے کے تو اک بوسا اگر اور بھی دے   تو وہی حق میں مرے قند مکرر ہو جائے (مصحفی)

(۲۔ مجازاً) لبھانے عشوق یا اعادۂ کلام پُر مضمون وعمدہ +

قِندیل (ع) اسم مؤنث: ایک قسم کا شیشہ کا بنا ہوا ظرف جس میں بتی روشن کرکے چھت میں آہنی زنجیروں سے لٹکا دیتے ہیں + ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکاتے ہیں۔ ہندوستان میں کاغذ سے منڈھے ہوئے فانوس کو جسے اکثر ماہ محرم میں تعزیوں کے دروازے یا سبیلوں پر لٹکاتے اور جلاتے ہیں۔ قندیل کہتے ہیں ∽

عیاں ہے یوں مرے روز سیاہ میں خورشید   کہ جیسے شب کو نظر آئے دور کی قندیل (ذوق)

جہاں یہ خندۂ عشرت جبھی ہو گل فروغ   کہ کاسہ میں سر پر غرور کی قندیل (ایضاً)

قوا

ہمارے کعبۂ دل میں چراغ داغ روشن تھا
نہ تھی قندیل محراب فلک میں ماہ کامل کی ([illegible])

(چونکہ رسالہ معربات میں اسے کندیل کا معرب لکھا ہے اس صورت میں بہ فتح کاف بھی درست کہہ سکتے ہیں اور لالٹین و قمقمے سے بھی مراد ہو سکتی ہے) +

قندیلا (ا) اسم مذکر: بہت بڑا فانوس جو سرک یا امام باڑے وغیرہ کے دروازے پر اکثر ماہ محرم میں کاغذ کا بنا کر لٹکا دیا کرتے ہیں +

قُو (ا) اسم مؤنث: کُو۔ ایک قسم کی آواز جو کبوتر باز کبوتروں کو اُڑاتے وقت نکالتے ہیں۔ یا بچوں کے کان کے پاس دفعۃً کہہ کر اُن کو چونکاتے اور ڈرا دیتے ہیں ∽

برسوں بچے کو نہیں پیار کبھو کرتے ہیں   پیار بھی کرتے ہیں تو کان میں قُو کرتے ہیں (میر علی)

قُوا یا قُوے (ع) اسم مذکر: قُوت کی جمع۔ قُوتیں۔ طاقتیں۔ شکتیاں +

(اصل میں قووٰ تھا۔ چونکہ واو متحرک اور اُس کا ماقبل مفتوح تھا اس وجہ سے واؤ کو الف بصورت یا سے بدل لیا) +

قواعد (ع) اسم مذکر: قاعدہ کی جمع۔ دستور۔ قاعدے + ضوابط۔ رسوم۔ ریت رواج۔ مرجاد (۲) دستور العمل۔ قانون۔ ضابطہ (۳) اُصول۔ بنیادیں۔ گُر۔ (۴) صرف و نحو۔ ویاکرن۔ گریمر (۵) جنگی سپاہ کے لڑائی پر کام کرنے کے قاعدے۔ اُصول جنگ۔ صف آرائی کے ڈھنگ۔ پریڈ۔ پریڈ۔ سپاہیوں کی ورزش +

قواعد داں (ع+ف) صفت: (۱) فوجی قاعدوں اور اُس کی ورزش سے واقف۔ پکّا تجربہ کار اور قواعد جنگ سے واقف سپاہی (۲) صرفی نحوی۔ گریمر کا جاننے والا۔ ویاکرنی +

قواعد کرنا (ا) فعل متعدی: فوج کا ورزش کرنا۔ سپاہ گری کے فنون دکھانا۔ جنگی کرتب کرنا۔ پریڈ کرنا +

قواعد گاہ (ع+ف) اسم مؤنث: پریڈ۔ فوجی ورزش کا میدان۔ مصاف +

قواعد لینا (ا) فعل متعدی: فوج سے ورزش کرانا۔ پریڈ لینا۔ جنگی قاعدوں کا برتاؤ دیکھنا۔ کرتب دیکھنا +

قوّال (ع) اسم مذکر: (۱) خوش گو۔ خوش گفتار۔ شیریں زباں + بسیار گو۔ بہت بولنے والا (۲) بزرگوں کے قول گانے والا۔ گویا۔ سرود خواں۔ سرائندہ۔ ڈوم۔ کلاونت۔ مطرب۔ مغنّی۔ خنیاگر۔ نغمہ سرا +

قوّالی (ع) اسم مؤنث: صوفیانہ اور حقانی چیزوں کا گانا۔ صوفیوں کی مجلس سرود + وہ گانا بجانا جو اکثر بزرگوں کے مزار یا صوفیوں کی مجلس میں ہوتا اور ارباب ذوق کو وجد لاتا ہے +

قِوام (ع) اسم مذکر: (۱) قیام۔ ٹھہراؤ۔ بقا (۲) نظام۔ مدار (۳) اصل۔ اصلیت۔ سادہ۔

عبیر بنیاد + مصالحہ + کسی چیز کی لعت اور بناوٹ (۴) چاشنی - پت - شیرہ - راب ؎

بسوں صغیر کےلب شیریں ہوئے ہیں تلخ   گبھی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا + (نسیم)

قوانین (ع) اسم مذکر:۔ قانون کی جمع +

قُوت (ع) اسم مُؤنث:۔ کھانا - طعام - خوراک - خورش - بھوجن - روزی + روزینہ

رزق - اَن - اناج - دانہ پانی +

قُوت بسری کرنا (فعل متعدی):۔ اوقات بسری کرنا - زندگی بسر کرنا - زندگی پوری کرنا -

بُرا بھلا کھا کر زندگی کاٹنا - دنوں کو دھکا دینا - مُصیبت کا زمانہ - روکھی سوکھی کھا کر بسر کرنا -

گزارا کرنا - گزر اوقات کرنا +

قُوت بسری ہونا (فعل لازم):۔ گُزارا ہونا - کھانا پینا چلنا - گزر ہونا - جُوں تُوں

کرکے زندگی کے دن کٹنا - گزر اوقات ہونا - جیسے" اب تو آپ کی کچھ قُوت بسری ہونے لگی یا

ابھی تک ویسی ہی تنگی ہے" +

قُوتِ لایمُوت (ع) اسم مُؤنث:۔ اس قدر خوراک کہ جس سے جسم خاکی کا قیام رہے

زندگی قائم رہنے کے قابل خورش - سدرمق +

قُوَّت (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بل - طاقت - زور - شکتی - توانائی + پراکرم - سکت + قدرت -

مجال - تاب (۲) سہارا - مدد - کمک - اعانت - پشتی - تقویت (۳) سلطنت - دولت -

ریاست (۴ - علم طبعی) متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کرنے والا زور یا وہ طاقت جو کسی

جسم کی حالت کو بدل دے اس میں خواہ حالت سکون سے خواہ حالت متحرک سے (۵)

حس - اندری گیان - جیسے" قوت شامہ - ذائقہ - سامعہ وغیرہ" +

قُوَّتِ باصرہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ وہ قوت جس سے رنگوں اور صورتوں کی

تمیز کی جاتی ہے - جوت - بینائی - بصارت - آنکھ کی روشنی - نور چشم +

قُوَّتِ باہ (ع) اسم مُؤنث:۔ شہوت پرستی - قوتِ جماع - زور مجامعت - کام +

قُوَّتِ جاذِبہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ جذب کرنے اور سوکھ لینے والی قُوت - چُوس

لینے والی قوت + غذا کھینچ لینے والی قُوت +

قُوَّتِ جسمانی (ع) اسم مُؤنث:۔ جسمی طاقت - دیہی بل - طاقتِ جسم - بدنی طاقت -

بل پراکرم +

قُوَّتِ حافِظہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ وہ قوت جو حواس ظاہرہ و باطنہ سے حاصل شدہ

بات کو دماغ میں محفوظ اور موجود رکھتی ہے - یادداشت کی قوت - چیتا - یاد +

قُوَّتِ دافِعہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ ہٹانے اور دفع کرنے کی قُوت - باہر نکالنے

والی قُوت - خارج کرنے والی قُوت +

قُوَّت دینا (فعل متعدی):۔ مدد پہنچانا - طاقت بخشنا - زور دینا + مضبوط کرنا +

قُوَّتِ ذائقہ (ع) اسم مؤنث (طب):۔ چیزوں کا مزہ بتانے والی قوت - کڑوا -

میٹھا - ترش - سیٹھا وغیرہ ظاہر کرنے والی قُوت جو زبان سے متعلق ہے - سواد - مزہ -

لذت بتانے والی قُوت +

قُوَّتِ سامِعہ (ع) اسم مؤنث (طب):۔ وہ قُوت جس سے آوازوں کی تمیز کی جاتی ہے

یہ قُوت کانوں سے متعلق ہے - سُننے یا سُنائی دینے کی قُوت +

قُوَّتِ شامّہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ وہ قُوت جس سے بُری بھلی بو کی تمیز کی جاتی

ہے - بُو پہچاننے والی قُوت - یہ قوت ناک سے متعلق ہے - سُونگھنے کی قُوت +

قُوَّتِ لامِسہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ چھونے اور مس کرنے کی قوت جو تمام اعضاء

میں موجود مگر سرِ انگشت میں سب سے زیادہ ہے - اسی قوت سے نرمی سختی - گرمی

وسردی وغیرہ اس قسم کی کیفیتیں معلوم ہوتی ہیں +

قُوَّتِ ماسِکہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ وہ قُوت جو غذا کو معدے میں محفوظ رکھتی ہے

غذا کو روک رکھنے والی قُوت +

قُوَّتِ مُتخیِّلہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ وہ قُوت جو صورِ محسوسہ کو غائب میں محفوظ

رکھتی ہے - خیال رکھنے کی قُوت +

قُوَّتِ مُتَصَرِّفہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ بعض صور کو بعض معانی کے ساتھ نسبت

دینے والی قُوت +

قُوَّتِ مُدرِکہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ دریافت اور معلوم کرنے کی قُوت - جسے سمجھ

فہم - بُدھ - گیان وغیرہ کہتے ہیں +

قُوَّتِ مُمیِّزہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ تمیز کرنے اور پہچاننے کی قُوت - ہر چیز کا

فرق دریافت کرنے کی قُوت +

قُوَّتِ ہاضِمہ (ع) اسم مُؤنث (طب):۔ کھانا پچانے کی قُوت +

(ان کے علاوہ اور بہت سی قوتیں ہیں جو بلحاظ طوالت فروگزاشت کی جاتی ہیں - کیونکہ

اُن کی تفصیل عربی فارسی کی بڑی بڑی لغاتوں میں اور جن جن علموں سے یہ متعلق ہیں

ان کی کتابوں میں بخوبی اور مفصّل موجود ہیں - جس قدر اردو زبان میں کام پڑتا ہے

معرضِ تحریر میں آئیں) +

قورمہ (ت) اسم مذکر:۔ بریاں - گھی میں بُھنا ہُوا گوشت - بُھنا ہُوا گوشت جس میں ہلدی اور

شوربہ نہیں ڈالتے - جیسے" قورمہ ایسا بھی دال سے بھلا" (کہاوت) لاقورمے کا ہاتھ

حسبِ مراد کام ہو جانے پر عوام بولتے ہیں +

قوس (ع) اسم مُؤنث:۔ (۱) کمان - دھنک - دھنش (۲) دائرہ کا وہ حصہ جو

وتر اور محیط دائرہ کے کسی حصے سے گھرا ہُوا ہو (۳) آسمان کے نویں برج کا نام

جو بشکل کمان مانا گیا ہے۔ دھن راس (۴) شیطان کی کمان جو برسات میں نکلتی ہے۔ قوس قزح ✦

قوسِ قزح (ع) اسم مؤنث :۔ وہ کمان جو ابر میں رنگ برنگ کے رنگوں سے بنی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ آفتاب کے رنگ برنگ کی شعاعوں کے بخارات آبی میں رکنے سے جو قوسی صورت پیدا ہوتی ہے اُسے قوس قزح کہتے ہیں۔ لفظ قزح کی تحقیق اُس کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کمانِ شیطان۔ کمانِ رستم۔ دھنک ✦

قوس نما (ع+ف) صفت :۔ محرابدار۔ کمان کی وضع کا۔ قوسی ✦

قوسی (ع) صفت :۔ دیکھو (قوس نما) ✦

قَول (ع) اسم مذکر :۔ (۱) بات۔ بچن۔ سخن۔ کہن۔ کہنا ✦ کہاوت (۲) ملفوظ۔ واک (۳) عہد و قرار۔ عہد و پیمان۔ قسم۔ سوگند ✦

معلوم ہے ہمیں بھی جو کچھ عدو کے ساتھ — تُم نے کئے ہیں قول و قسم کل میں آج ہیں (ظفر)

عدے صدے قسم سے قول سے تکرار ہے — دل دیا اُن کو مگر جب خوب محبت ہو چکی (داغ)

(۴) وہ پند و نصائح یا بزرگوں کے حقانی اشعار جو قوال لوگ گاتے ہیں ✦ ایک قسم کا راگ جس کے موجد امیر خسرو دہلوی ہیں (۵) مقولہ۔ بیان۔ برزن ✦ اظہار۔ (۶) قولہ۔ مثال۔ سند کلام ✦

قول توڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) عہد توڑنا۔ وعدہ خلافی کرنا (۲) دعوے توڑنا۔ دلیل توڑنا۔ بات رد کرنا ✦

قول دینا (ہ) فعل متعدی :۔ بچن ہارنا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ عہد و پیمان کرنا۔ عہد باندھنا۔ قسم کھانا۔ اقرار کرنا۔ زبان دینا۔ پکا وعدہ کرنا ✦

قول آنے کا دئیے رہ میں تم — واہ خوب آئے وعدہ گاہ میں تُم (جرأت)

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر — جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا (ذوق)

اس نزاکت سے قول اُس نے دیا — ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہوئی (داغ)

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست رنج ہیں — لو سچ کہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا (ایضاً)

قول سے پھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ بات سے پھرنا۔ وعدے سے انکار کرنا۔ عہد شکنی کرنا۔ خلاف وعدہ کرنا۔ خلاف ورزی کرنا۔ زبان سے پھرنا ✦

قول قرار (ع) اسم مذکر :۔ اقرار مدار۔ عہد و پیمان ✦

قول قرار کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اقرار مدار کرنا۔ زبان دینا۔ بچن ہارنا۔ عہد و پیمان کرنا ✦

قول کا پورا (ہ) صفت :۔ بات کا پکا۔ راسخ الکلام۔ سچا۔ صادق القول ✦

قول کا چھلا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ چھلا جو بطور عہد یادداشت کے واسطے عاشق

و معشوق ایک دوسرے کو دیتے ہیں (۲) ایک قسم کا چھلا جس کی ساخت اس طرز پر ہوتی ہے کہ اخیر پر پہنچے سے پنجہ اس طرح ملا ہوا بنا ہوتا ہے کہ گویا کوئی ہاتھ میں ہاتھ دیکر قول کر رہا ہے یہی چھلا اکثر باہم لیا دیا جاتا ہے ✦

قول دے جاؤ اگر شب کو نہیں آنا ہے — ورنہ بہلانے ہو اب قول کے کیا چھلے سے (نصیر)

ہاتھ ملتا ہوں کہوں کیا یار جانی کیا ہوا — ہاتھ سے وہ قول کا چھلا نشانی کیا ہوا (ظفر)

قول لینا (ہ) فعل متعدی :۔ عہد لینا۔ بچن لینا۔ اقرار لینا۔ پکا وعدہ کرانا ✦

خدا ہی ہے جو آئے شب کو بھی وعدے پہ تو اپنے
عبث میں قول تجھ سے اے بتِ عیار لیتا ہوں (آتش؟)

قول مرداں جاں دارد (ع+ف) کہاوت :۔ شریفوں کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ مردوں کی زبان پکی ہوتی ہے۔ مردوں کی بات زندہ رہتی ہے ✦

قول و فعل (ع) اسم مذکر :۔ گفتار و کردار۔ چال چلن۔ راہ و روش۔ اطوار۔ طور طریق۔ رنگ ڈھنگ ✦

قول و قرار (ع) اسم مذکر :۔ دیکھو (قول قرار) ✦

نہ اعتبار ہے قول و قرار کا جس کے — دلا نہ رکھیو بھولے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

قول و قسم (ع) اسم مذکر :۔ عہد و پیمان۔ قسما قسمی۔ اقرار و مدار ✦

تمہارے قول و قسم کا کچھ اعتبار نہیں — کہ عہد کرکے کئی بار تم ظفر سے پھرے (ظفر)

قول ہارنا (ہ) فعل متعدی :۔ بچن ہارنا۔ زبان دینا۔ عہد کرنا۔ وعدہ واثق کرنا ✦ ہاتھ پر ہاتھ مارنا ✦

جیتے جی چھوڑتے ہیں کب یہ قدم — اب تو ہم تم سے قول ہارے ہیں (رند)

کہاں کا عشق محبت کسے ہے کیسا پیار — جو قول ہارے ہیں اُس کا نباہ کرتے ہیں (ایضاً)

قُولَنج (یونانی معرب کولنج) اسم مذکر :۔ وہ درد جو قولون انتڑی میں پیدا ہوتا ہے ایک قسم کا درد شکم۔ درد پہلو۔ باد سُول۔ پسلی کے نیچے کا درد ✦

قَوم (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) آدمیوں کا گروہ۔ گروہ مردمان (۲) فرقہ۔ خاندان نبس۔ کُل۔ آسرم۔ تبار۔ خیل ✦ خانوادہ۔ دودمان (۳) جات ✦ نسل۔ نژاد۔ ذات۔ برن۔ گوت ✦

قوم وار (ع+ف) صفت :۔ اچھی نسل کا۔ اچھے کھیت کا۔ اصیل۔ خاندانی ✦

قَومَہ (ع) اسم مذکر :۔ نماز میں رکوع کے بعد کھڑا ہونا ✦

قومی (ع) صفت :۔ برنی۔ جاتی ✦ ایک مذہب یا ملت یا ملک یا سلطنت کے (لوگ) وطنی۔ دیسی ✦

قومی مجلس (ہ) اسم مؤنث :۔ ہم قوم لوگوں کی انجمن۔ ہموطنوں کی سوسائٹی۔

قوم

ریلیجس سوسائٹی۔جاتی سبھا +

قومیت (ع) اسم مؤنث :۔ ایک جاتی۔نسل۔اصل + تعلق مذہبی +
(عربی میں قوم ہی آتا ہے مگر یہاں کے لوگوں نے قومیت بنا لیا ہے) +

قوی (ع) صفت :۔ (۱) تُوانا۔زورآور۔زبردست۔طاقت و شکتی مان + بلوان۔
ٹھاڈا۔ٹھاٹا۔بلی۔بلونت۔قوت والا (۲) مضبوط۔مستحکم۔استوار (۳) سخت
کڑا۔کٹھن (۴) ہٹا کٹا۔موٹا تازہ + روئیں تن۔تنومند۔قوی جثہ۔تناور۔
تن و توش والا جسیم +

قوی جثہ (ع) صفت :۔ موٹا تازہ۔فربہ اندام۔بھاری جسم کا۔تن و توش کا ہٹا کٹا۔
مضبوط جسم کا +

قوی ہیکل (ع) صفت :۔ (۱) دیکھو (قوی جثہ) (۲) زورآور۔شہ زور۔بلی۔
بلونت۔روئیں تن + قدآور +

قہار (ع) صفت :۔ (۱) بہت قہر کرنے والا۔غضبی + بہت غالب۔جبار۔یہ لفظ
خدا تعالیٰ کے اسمائے صفات میں سے ہے (۲) بڑے دریا کی صفت میں بھی آتا
ہے۔جیسے "دریائے قہار" (۳) جب فوج کی صفت میں آتا ہے تو وہاں فتاح نہایت
غالب۔زبردست کے معنی ہوتے ہیں +

قہاقا (ا) اسم مذکر (لکھنؤ) :۔ قہقہہ۔ٹھٹا۔خندہ بآواز۔کھل کھلا کر ہنسنا ؎

مسکرایا جو نظر آئے دہن غنچوں کے — کبک کی چال جو دیکھی تو قہاقا مارا (برق)

قہر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) غلبہ + زبردستی۔زورآوری۔چیرہ دستی (۲۔ا) طیش۔
غضب۔غصہ۔خشم۔کرودھ۔خفگی۔کوپ۔چھوہ (۳۔ا) جوش۔جثہ۔جذبہ۔
ولولہ (۴۔ا) تیزی۔تندی۔غضبناکی۔خشمگینی (۵۔ا) دشوار کام۔کٹھن بات۔
نہایت مشکل امر۔سخت کام (۶۔ا) بلا۔آفت۔شامت + بپتا۔مصیبت۔بھیڑ
سنکٹ۔غضب۔قیامت ؎

زیادہ ہوئی یاد جانی تمہاری — غرض قہر ہے مہربانی تمہاری (رند)
کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں اُن کے — اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوق)
ہے قہر وہ جو دیکھے نظر بھر کے جتنے میر — برہم کیا جہاں مژہ برہم زدن کے بیچ (میر)
کیسی آفت ہے چھپا ظلم اور نرگس ہے سحر — گل چمن ہے ایک شطاح اور چنبیلی قہر ہے (رنگین)
سچ ہے ہجوم شوق بھی ہے قہر اے نسیم — کیا کیا بلائیں سہتے ہیں ہر شب برائے زلف (نسیم)
بے صنم بھاتی ہے کب اے دل یہ فصل برشگال — قہر ہے آفت ہے ہم کو دیکھنا برسات کا (ایضاً)

(۷۔ا) عذاب۔روگ۔بلائے جان۔آفت جان۔سوہان روح (۸) افسوس۔حیف۔
دریغ۔آہ ؎

قہر

کیا قہر ہے یارو جسے آ جائے بڑھاپا — عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا (نظیر)

(۹) ظلم۔ناانصافی۔اندھیر۔ستم۔ناپرساں حالی۔ان نیاؤ۔جیسے ایک آنکھ میں اور دوسری
میں خدا کا قہر یعنی ایک بچے سے محبت دوسری سے نفرت (۱۰۔ا صفت) فتنہ انگیز۔
فتنہ پرداز۔آگ لگاؤ۔مفسدہ پرداز۔منفنی۔فسادی ؎

اری ایک ہی تو بڑی قہر ہے — کہیں قند مصری کہیں زہر ہے (میر حسن)

(۱۱۔ا) غضب کا۔قیامت کا۔آفت کا پرکالہ۔نہایت شوخ۔نہایت عیار۔ازحد
چالاک۔متفنی ؎

ہے یہ گھر انکا یہاں ہے کوئی باون گز سے — ایک اک آدبندی کی سیلی قہر ہے (رنگین)

(۱۲۔ا۔کلمۂ تحسین و آفریں) قابل تحسین۔قابل تعریف + نہایت خوبصورت۔
نہایت وضعدار۔نہایت طرحدار ؎

کرتی جالی کی پڑا سر پہ دوپٹا اچھا — قہر پاجامہ اور انگیا کی کساوٹ خاصی (رنگین)
طفلی سے اور قہر ہوا وہ شباب میں — تابش ہو دوپہر کو فزوں آفتاب میں (آتش)

(۱۳۔ا) برائے کثرت۔نہایت۔ازحد۔غایت۔ات گت۔ادھک ؎

میں جو جاتی ہوں تو جی آنے کو بھر کرتا ہی نہیں
اے دوا دلچسپ رنگیں کی حویلی قہر ہے

تری خاطر کروں کب تک میں دوگانا پیاری
قہر اس بات کا چسکا تجھے درگور پڑا

تجھ میں انداز و ادا و دلربائی قہر ہے — ساری باتیں خوب پر شب کی لڑائی قہر (شورش)

(۱۴۔صفت) نہایت بدمزاج۔غصیل۔خشمناک۔تندمزاج۔کڑوا۔غضبی۔کرودھی

چڑھی تیوری کبھی اس کی نہ اُتری
غضب ہے قہر ہے پیارا ہمارا

(۱۵۔صفت) نہایت مشکل۔ادق۔لاینحل ؎

اس میں جو چھوٹی ہے سب سے اسکی یہ تقریر ہے
میں سمجھتی ہی نہیں کچھ وہ پہیلی قہر ہے

(۱۶۔ا) عجیب۔انوکھا۔طلسم (۱۷۔ا) بُرا۔نامناسب۔ناگوار طبع ؎

میں نے جو کچھ لکھا تو ہوا قہر کونسا — پر تو قسم اگر ہو بجز انکسار خط (ممنون)

قہر الٰہی (ع) اسم مذکر :۔ غضب خدا۔بلائے آسمانی +

قہر توڑنا (ا) فعل متعدی۔عو :۔ غضب ڈھانا۔آفت برپا کرنا۔نہایت غصے ہونا۔
جھنجھلانا۔ازحد غصہ کرنا +

قہر ٹوٹنا (ا) فعل لازم۔عو :۔ (۱) غضب الٰہی نازل ہونا۔آفت آنا۔خدا کی طرف سے بدی کا بدلہ ملنا ؎

میں نے کب کی تھی جفا پوچھا اگر سب کی بات چیت
تو تو نے غیب کا بہتان او [illegible] پہ　(جرأت)

(۲) خفگی ہونا۔ ناراضگی ہونا۔ آفت برپا ہونا۔ غضب نازل ہونا۔ غضبی خانہ اُترنا۔ جیسے تمہارے کہنے میں آنے سے اُس غریب پر ناحق کا قہر ٹوٹا۔

قہرِ درویش بر جانِ درویش (ف) کہاوت:۔ [illegible] کا غصہ اپنے ہی اوپر چلتا ہے۔

قہر قیامت (۱) صفت:۔ خوبصورتی یا شوخی میں حد کو پہنچا ہوا۔ نہایت خوبصورت و حسین۔ از حد شوخ و فتنہ پرداز۔ مفتن۔ فتنہ زا۔

(یہ لفظ مدح اور ذم دو نو جگہ حسب موقع بولا جاتا ہے اور بعض وقت ہنسی افراط کھیل کے موقع پر بھی بولتے ہیں)

بس کچھ پوچھو باتیں اپنی کہئے تو تم کو ندامت ہو
قد قامت تو یہ کچھ ہے تمہارا پر کوئی قہر قیامت ہو　(میر)

قہر کا (۱) صفت:۔ (۱) آفت کا۔ بلا کا۔ غضب کا۔ قیامت کا (۲) نہایت۔ از حد۔ بے شمار۔ قہر کی دھوپ پڑ رہی ہے (۳) ہولناک۔ خوفناک۔ اندیشناک۔ ڈراؤنا۔ جیسے قہر کا مینہ برس رہا ہے (۴) آفت کا پرکالہ۔ نہایت چالاک۔ نہایت فتنہ پرداز۔ مفتنی۔ شوخ۔ عیار۔

قہر کا سامنا (۱) اسم مذکر:۔ غضب کا سامنا۔ آفت سے مقابلہ۔ بلا سے مٹھ بھیڑ۔

قہر کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) غضب کرنا۔ بُرا کرنا۔ بے جا کرنا۔

دیدیا خط اُنہیں قاصد نے ظفر قہر کیا　یہ نہ سمجھا کہ وہ بیٹھے ہیں غضبناک نہ دوں　(ظفر)

(۲) خلاف مرضی اور ناگوار طبع کوئی کام کرنا (۳) ظلم کرنا۔ ستم کرنا (۴) کوئی بڑھ کا اور قابل حیرت کام کرنا۔ تعجب انگیز کام کرنا۔ انوکھا کام کرنا۔

قہر کی آنکھ سے دیکھنا (۱) فعل متعدی:۔ غضب آلود یا نگاہ خشم آگیں سے دیکھنا۔ نیلی پیلی آنکھیں کرنا۔

قہر ہوتا ہے (۱) محاورہ:۔ بُرا ہوتا ہے۔ غضب ہوتا ہے۔ بلا ہوتا ہے۔ آفت ہوتا ہے۔

صابر کو بُرد بار سمجھ کر نہ چھیڑیئے　کہتے ہیں قہر ہوتا ہے غصہ حلیم کا　(صابر)

قہر ہے (۱) صفت:۔ آفت ہے۔ بلا ہے۔ غضب ہے۔ نہایت شوخ فتنہ پرداز۔ عیار اور چالاک نیز از حد خوبصورت کی نسبت مستعمل ہے۔

قہراً (ع) تابع فعل:۔ جبراً۔ زبردستی سے۔ زور و ظلم سے۔ مجبوراً۔ جبر سے۔ چار ناچار۔

قہقہہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ٹھٹھا۔ خندۂ باآواز۔ خندۂ بسیار۔ پکار کر ہنسنا۔ کھل کھلا کر ہنسنا۔ مضحکہ۔

مزا جب ہے کہ سارا میکدہ خنداں ہو زاہد پر
صراحی کے فقط اک قہقہے سے کچھ نہیں ہوتا　(بحر)

(۲) معرب کہ کہ) ایک قلعہ کا نام جسے کہ کہ بادشاہ نے بنایا تھا اور وہ اب تک تو ناپچہ علاقہ طوس میں واقع ہے۔ دیوار قہقہہ شعرا نے اسی کی دیوار کو باندھا ہے جس کی نسبت بہت سے عجیب و غریب گھڑے ہوئے قصے مشہور او قہقہہ ہو میں لکھے گئے ہیں۔ ان لوگوں نے معرب کرنے کے ساتھ اس کے تلفظ میں بھی فرق کردیا ہے۔

قہقہہ اُڑانا (۱) فعل متعدی:۔ ٹھٹھا مارنا۔ ہنسی اُڑانا۔ مضحکہ کرنا۔ کھلی اُڑانا۔ احمق بنانا۔

قہقہہ دیوار یا دیوار قہقہہ (۱) اسم مؤنث:۔ دیکھو (دیوار قہقہہ)۔

ہر ایک دیکھ کے صورت کو میری ہنستا ہے　الٰہی میں کوئی دیوار قہقہہ ٹھہرا　(ظفر)

ہنسے جو وہ میرے رونے پہ تو صف مژگاں　نہ سمجھو تم اسے دیوار قہقہہ سمجھو　(ذوق)

(میرے دوست عبدالحلیم صاحب عاصم جو حال ہی میں اُس طرف کی سیاحی فرما کر آئے ہیں۔ اس قلعہ کا چشم دید حال اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دشت **پامیر** جسے بام دنیا بھی کہتے ہیں ترکستان چین۔ ترکستان روس اور ختہ بدخشان وغیرہ کے درمیان واقع ہے۔ جب کوئی شخص ترکستان چین کی طرف سے اس دشت کو طے کرکے داخل صفحات بدخشان ہوتا ہے تو دریائے آمو کو جسے فارسی میں سفید رود بھی کہتے ہیں اور یہ دریائے آموں کی ایک شاخ ہے عبور کرتا ہے اور سب سے پہلے اُس درہ میں داخل ہوتا ہے جسے درۂ غن کہتے ہیں اس درہ کے بیچ میں دریائے آموں کا وہ حصہ جو **برپنج** کے نام سے مشہور ہے رواں ہے اور اس کے دونوں کناروں پر بہت سے مقامات آباد ہیں قبل از فتوحات اسلام ان مقامات کے ملوک کفار تھے اور تمام ایشیا برستی ان کا طریقہ تھا۔ اس درہ کا حاکم ایک کافر تھا جس کا نام کہ کہ مشہور تھا۔ جب لوائے فتح اسلام صفحات بدخشان وغیرہ پر لہرات میں لاتا ہوا اس درہ میں پہنچا۔ تو اس بادشاہ او سپہ سالار اسلام یعنی **عمر بن عوف** سے جو خلفائے عباسیہ کی طرف سے مامور ہوا تھا مقام سوجان میں جو دار الریاست کہ کہ تھا مقابلہ ہوا اور کہ کہ نے شکست کھائی۔ سوجان کی دائیں جانب ایک سلسلہ کوہ ہے جس کی رفعت سطح سمندر سے تقریباً گیارہ ہزار فیٹ ہے۔ اس کے ایک پہاڑ پر جو بالکل زیر سوجان سے متصل ہے کہ کہ کا ایک قلعہ تھا جس کی ایک دیوار اُفتادہ اور بہت سے آثار ہنوز موجود ہیں۔ اسی دیوار کو دیوار کہ کہ کہتے ہیں۔ جس کو اہل عرب نے معرب بناکر قہقہہ لکھا ہے اور ہنوز وہاں تاجیک لوگ آباد ہیں۔

تاجیک وہ لوگ ہیں جو عرب کی نسل سے عجم میں پیدا ہوئے کیونکہ دراصل یہ لفظ تازیک تھا اس لئے اہل عجم اہل عرب کو تازی کہتے تھے اور اس طرح مخلوط النسل ہو کر جو جماعت پیدا ہوئی اُس کو کاف تصغیر حقارت کی نظر سے تازیک بولنے لگے بقاعدہ ابدال تازیک سے تاجیک ہوا اب کثرت استعمال سے تاجیک مشہور ہے دیوار قہقہہ کی نسبت جو افسانہ مشہور ہے۔ یہ صرف حضرت شعراء بے فکر افسانہ تر

قمق

کالا ہے جسکو انہوں نے صرف لفظ قہقہہ کی مناسبت سے راشا اور قہقہہ کا متعلق کر دیا ہے۔ اور ...

(۲) دیوار قہقہہ کا ایک و تاریخی حال یہ ہے سلیمان بن داؤد علی نبینا و علیہ السلام کے لئے ایک جن نے اندلس کے شہروں میں سے منتہائے مغرب میں قریب بحر ظلمات کے ایک شہر تانبے کا بنایا ہے جس کو عربی زبان میں مدینۃ النحاس و ناوف مدینۃ قہقہہ دیوار کہتے ہیں ✦

روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اُس شہر کی خبر سُنکر اپنے مغربی عامل کو لکھا کہ تم اس طرف جاؤ اور جو کچھ وہاں عجائبات و غرائب دیکھو جلد مجھ کو لکھو۔ جب یہ نامہ عبدالملک کا موسٰی بن نصیر اُس کے عامل مغرب کو پہنچا مع لشکر طلحہ پکڑا اور بہت سے زاد و سفر کے کوچ کیا جس میں شیخ عالم عرب و علما و فضلا و رہبر لوگوں اور جلو طلب کے جاننے والے اور رہنما و نشان دہ موجود تھے غرضکہ چالیس دن تک بے منزل گمراہ راستہ پر سفر کیا۔ پیچھے ایک زمین وسیع پر جس میں بہت سے چشمے اور درختان خوش و اقسام کے طیور اور میوہ جات سبزہ اور گل بوٹے نئے نئے رنگ کے تھے پہنچے اس زمین میں جو سامنے آتا نظر آنے لگا قریب پہنچکر مقام کیا۔ امیر موسیٰ نے مقدمۃ الجیش کو ہزار سوار دیکر حکم دیا کہ شہر پناہ کے گرد پھر کر دریافت کرو کہ اس شہر کا دروازہ کہاں ہے اور کوئی شخص ہے کہ آس پاس کہیں نظر آتا ہے یا نہیں۔ موجب حکم کے وہ افسر گرم سیر ہوا اور چھ دن تک امیر سے غائب رہا ساتویں دن مع لشکریوں کے مراجعت کی۔ اور بیان کیا کہ اس کے گرد میں پھرا لیکن کہیں دروازہ کا پتہ نہ ملا نہ کوئی متنفس نظر آیا۔ اب امیر موسیٰ نے اپنے ہمراہیوں سے مشورہ کیا کہ اس شہر کا اندرونی حال دریافت کرنے کی کیا سبیل ہے۔ مہندسوں نے عرض کیا کہ اس دیوار کا کاٹنا مشکل ہے اگر حکم دیجئے تو ہم سرنگ لگا کر اس شہر میں داخل ہوں۔ پس ایک جگہ اساس شہر کے پاس کھودنا شروع کیا حتٰے کہ پانی نکل آیا اور بنیاد اسی طرح زمین پر مستحکم تھی مجبور ہو کر یہ تجویز کیا کہ کسی برج حصار کے گوشے میں دمدمہ بنایا جائے تا اوپر سے شہر نمایاں ہو۔ اس لئے پتھر توڑ توڑ کے چونہ جلا کے چونہ اور گچ مہیا کیا۔ اور تین سو گز کا اونچا دمدمہ بنایا جب پتھروں کے اٹھانے اور اوپر لے جانے سے عاجز ہوئے اور دیوار شہر ابھی دو سو گز باقی تھی تو اُس پر لکڑی کی بنیاد قائم کی اور بنیاد ایک سو ستر گز تھی۔ پھر اس پر ایک سیڑھی نصب کی اور رسیوں سے مضبوط باندھا اور دیوار کی منڈیر پر لگادی۔ اس وقت امیر موسٰے نے فرمایا جو اس پر چڑھے ہم دیت اُس کی عطا کرینگے۔ پس ایک مرد دلیر نے مبادرت کی اور دیت اپنی لی اور اُس کو ودیعت رکھا اور وصیت کی کہ اگر سلامت رہا تو یہ اجرت میری ہے اور اگر ہلاک ہوا تو دیت میرے اہل و عیال کو پہنچا دیجائے۔ بعدہٗ دمدمہ اور چوبی زینہ پر سے گزر کر شہر پناہ تک پہنچا جبکہ شہر کے مقابل ہوا دیکھتے ہی ایک قہقہہ لگایا اور تالیاں بجا شہر کے اندر کود اع

دیوار قہقہہ کا اُچکنا تھا اک ہنسی　　(میرانیس)

پھر تو اتنی ہولناک آوازیں لشکریوں کے گوش زد ہوئیں کہ خوف کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ تین شبانہ روز یہ صدائیں بلند رہیں۔ پھر سکوت ہو گیا۔ اُس وقت تمام لشکریوں نے ملکر ہر طرف سے اُس شخص کا نام لے لے کر پکارا۔ لیکن اندر سے کچھ جواب نہ ملا نا اُمید ہو کر بہت جزع و فزع اور گریہ و بکا کیا اور امیر بھی متاسف ہوا۔ پھر امیر نے لشکریوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اب کی بار جو کوئی چڑھے تو اُس کی دیت ہزار دینار ہے۔ ایک جوان نے قبول کیا۔ امیر نے اُس کو سمجھا دیا کہ خبردار مثل پہلے مرد کے نہ کیجیو۔ بلکہ جو کچھ ادھر دیکھیو ہم کو خبر دار کیجیو۔ جوان نے عہد کیا لیکن جب فصیل تک پہنچا اور شہر نظر آیا خندان اور مستانہ اندر کود ا۔ ادھر لشکری چیختے کے چیختے رہے اُس نے ایک نہ سُنی کچھ التفات نہ کی اب کی بار پہلے سے بھی بڑھ کر صدائیں آتی تھیں۔ خوف ہلاکت سب پر طاری تھا۔ اسی طرح تین شبانہ روز رہیں۔ بعدہٗ وہ آوازیں موقوف ہو گئیں۔ موسٰے بن نصیر نے سوچا کہ اب کیا کروں۔ کیونکہ اس شہر کا حال تو کچھ کھلتا نہیں۔ امیرالمومنین کو کیا لکھوں۔ آخر منادی کی۔ کہ اس مرتبہ جو شخص قصد کرے تو دوہری دیت ہم اُس کو دینگے۔ ایک شیر دل نے کہا کہ میں چڑھتا ہوں لیکن میری کمر میں مضبوط رسی باندھ دو اور اُس کا سرا پکڑے رہو۔ جب میں اپنے اُترنے کا اُس طرف قصد کروں تم کھینچ لیجیو۔ ہرگاہ مشرف بر شہر ہوا ایک قہقہہ لگایا اور دستک دیکر آپ کو اُدھر گرایا۔ یہاں لوگوں نے رسی کھینچی اور وہاں وہ اپنی طرف کھینچتا تھا تا ایکہ بند کمر گاہ سے نیم اُس کا منقطع ہو کر نصف شہر میں اور نصف لشکر میں گرا اور سبب صدائیں اور شور و فریاد و واویلا تین شبانہ روز بلند رہا۔ اب امیر دریافت حال شہر سے مایوس ہوا۔ اور گمان لیا کہ جنات اُس کو جذب کر لیتے ہیں اور پکڑ لیتے ہیں۔ جو کوئی دیوار پر چڑھے اور اُدھر دیکھے ✦

ناچار لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور ایک فرسخ تک شہر کے قرب میں سیر کی وہاں چند تختہائے سنگ سفید دیکھے کہ ہر تختہ بیس گز کا تھا۔ اور اُن پر اسمائے ملوک اور انبیا و اصفیا اور مواعظ منقوش تھے۔ اور ذکر آنحضرت صلعم اور شرف و کرامت اُمت محمدی کا امم سابقہ سے ثبت تھا۔ تھوڑی دور پر ایک مرد کی تصویر سو کھی کہ اُس کے ہاتھ پر ایک تختی تانبے کی تھی جس پر یہ لکھا تھا کہ یہاں سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو گے۔ موسٰے بن نصیر نے کہا یہ زمین خوشنما اور اس میں اشجار و نباتات اور پانی کثرت سے ہے ظاہرا کوئی خوف نہیں یہ خیال کرکے اپنے غلاموں کو وہاں سے آگے جانے کا حکم دیا۔ جو ہیں وہ آگے بڑھے ایک قسم کے چیونٹوں نے درختوں پر سے اُتر کر اُن کو اور اُن کے گھوڑوں کو کاٹا اور ہلاک کرڈالا ؎

مور چگاں را چو بود اتفاق　　شیر ژیاں را بدر آرند پوست

بعدہٗ اُن چیونٹوں کا دل بادل اُمڈا اور لشکر کی طرف متوجہ ہوا۔ مگر اُس تصویر سے آگے نہ بڑھا لشکری خائف اور متعجب وہاں سے اُلٹے پھرے اور نواحی مشرق میں جہاں اشجار کثیر تھے پہنچے وہاں ایک بحیرہ موجیں مارتا نظر آیا۔ اُس کے کنارے لشکر اُترا۔ غواصوں نے بحکم امیر اُس میں غوطے لگائے کئی خم تانبے کے ہاتھ آئے جنکا منہ سیسے سے بند سربمہر تھے۔ ایک خم کا منہ کھولا تو اُس میں سے ایک آتشی سوار جس کا گھوڑا اور نیزہ بھی آتشی تھا نکلا اور ہوا میں بلند ہوا۔ اور پکارا یا نبی اللہ اب میں نہیں پھرونگا پھر دوسرا خم جو کھولا۔ اُس میں سے مانند دھوئیں کے سوار مع نیزہ نکلا اور اسی طرح گویا ہو کر غائب ہو گیا۔ تیسرے خم سے سوار با نیزہ و سنگ مانند ٹھودار ہوا۔ اور یہ بھی وہی کہتا ہوا غائب ہو گیا۔ جب موسٰے بن نصیر اور علما نے کہا ان خموں کا کھولنا مناسب نہیں حضرت سلیمان نے ان میں جنات

کو بسبب تمرّد اور سرکشی کے مقید کیا ہے۔ پس باقی عمر اُسی بحیرے میں ڈالدئے بعدہٗ موذنوں نے ظہر کی اذان دی۔ جب آواز اذان بلند ہوئی بحیرہ میں سے ایک شخص نے نکلکر پانی کی سطح پر قیام کیا۔ لوگ لشکریوں پر ہیبت و دہشت نظر ڈالی۔ یہ دیکھ کر ہر طرف سے لوگ پکارے۔ اے شخص تو کون ہے۔ جواب دیا میں جن ہوں اُن جنّات میں سے جن کو حضرت سلیمانؑ نے اس بحیرہ میں قید کیا ہے۔ تمہاری آوازوں سے اُس پیرمرد کا گمان کیکے جو ہر سال ایک دن یہاں آکر ذکر صدائے عزّوجل اور تسبیح و تقدیس و تکبیر و استغفار میں مشغول ہوتا ہے اور اپنے لئے اور مؤمنین اور مؤمنات کے واسطے دعا کرتا ہے قعر دریا سے نکلا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون بزرگ ہیں۔ جن نے کہا ہر چند میں اُن کا نام اور مقام پوچھا کرتا ہوں لیکن وہ نہیں بتاتے ہمارا بیان امیر نے کہا شاید وہ خضر علیہ السلام ہیں اس نے کہا واللہ اعلم۔ بعدہٗ اُس سے پوچھا کہ یہاں کتنے جن قید ہیں۔ جواب دیا کہ ان کے شمار پر کوئی قادر نہیں پھر وہ غائب ہو گیا۔ اور امیر نے قصد بازگشت کیا۔ رہبروں نے کہا جس راہ سے ہم آئے تھے اُس راہ سے مُعاودت غیر ممکن ہے اس سبب سے کہ جو قومیں حوالی میں اسی راہ کے ہیں انہوں نے ہمارا آنا معلوم کر لیا ہوگا۔ کیا عجب ہے کہ حائل ہوں اور ہم میں اُن کے قتال کی طاقت نہیں۔ لہٰذا دوسرے راستے ہم چلتے ہیں اور اس راہ میں ایک قوم موسوم بہ منسک مسافر پرور ہے پس وہ اس راہ سے جس میں جھاڑی اور جنگل اور ندیاں اور وحوش و طیور رہتے چلے بعد چند روز کے ایک بڑے شہر کے قریب پہنچے کہ وہاں کے لوگوں کی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ جب اُس قوم نے لشکر موسےٰ کو دیکھا مسلح ہو کر مثل مور و ملخ کے احاطہ کر لیا۔ اب سب کو ہلاکت کا یقین ہوا۔ اتنے میں اُن کا بادشاہ لباس شاہانہ پہنے حشم و خدم کے ساتھ برآمد ہوا۔ اور تنہا آگے بڑھا اور سلام علیک کر کے عربی زبان میں پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے اور تمہارا امیر کون ہے۔ اس کلام سے سب کو فی الجملہ تسکین ہوئی اور موسےٰ بن نصیر نے اُس کا استقبال کیا اور کہا کہ میں خلیفۃ المسلمین عبدالملک بن مروان کی طرف سے اپنی قوم کا امیر اور قوم عرب سے ہوں اور ہماری روداد قابل سُننے کے ہے۔ جب ہم اُتریں اور تکان سفر سے استراحت پائیں بیان کرینگے۔ بادشاہ نے فرمایا یہاں دوپہر کو بہت گرمی ہوتی ہے لہٰذا تم کو اُن پہاڑوں کے دامن میں جہاں گنجان درخت اور پانی کے چشمے جاری ہیں۔ اُترنے کا حکم دیتا ہوں چنانچہ اُس کے بعض امرا نے لشکر کو اچھی جگہ اُتارا اور کھانا اور دانہ چارا بخوبی پہنچایا بعدہٗ بادشاہ مع امرا بحشمت و اجلال بازدید کو آیا۔ ہر طرف سے صدائے مرحبا بلند تھی۔ امیر بھی شکر و احسان بجا لایا اور بادشاہ سے دریافت کیا کہ آپ کس نبی کی امت میں ہیں بادشاہ نے فرمایا میں امت منسک ابن النصیر اولاد یافث بن نوح سے ہوں میری سلطنت آبائی اور میرا ملک موروثی ہے۔ اب تم اپنا حال بیان کرو کہ کیونکر یہاں پہنچے۔ امیر موسےٰ نے ساری سرگزشت دُہرائی۔ پھر موسےٰ نے پوچھا آپ نے عربی زبان کیونکر سیکھی آپ کی قوم میں ہم کسی کو عربی بات کرتے نہیں دیکھتے۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ اگر بادشاہ اپنی رعیت پر فضائل میں زیادہ نہ ہو تو کیونکر اصلاح متردّدین و مسافرین میں مصروف ہو سکتا ہے۔ میں نے عربی بلکہ اور زبانیں بھی سیکھی ہیں۔ غرضکہ ابن موسےٰ

رخصت لیکر منعت فرما ہوا۔ بادشاہ نے زاد سفر و راہبر ساتھ کر دیا +

قہقہہ لگانا یا مارنا (فعل متعدی)۔ ٹھٹّا مارنا۔ کھل کھلا کر ہنسنا۔ آوازہ لگانا + مضحکہ اُڑانا۔ کھلّی اُڑانا۔ تمسخر کرنا + احمق بنانا +

قہوہ (ع) اسم مذکر۔ بُن۔ کافی۔ ایک قسم کے تخم کا نام جسے حبۃ الخضرا بھی کہتے ہیں اسے بھُون کر پیستے اور پھر پانی میں چاء کی طرح جوش دیکر پیتے ہیں بھنے خواہ کچّے کو بُن اور پسے ہوئے کو قہوہ کہتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار یابس۔ اشتہا کو بڑھاتا۔ ہاضمہ کو قوت بخشتا اور حواس جگر و باہ کے واسطے از حد مفید ہے جزائر ہند۔ عرب و فارس میں پیدا ہوتا ہے تاریخ ہفت اقلیم میں لکھا ہے کہ اس کا ایجاد شیخ شاذلی سے جس کا مزار مخا میں ہے ہوا ہے +

قہوہ خانہ (ع) اسم مذکر۔ وہ مکان جہاں تمام قہوہ باز جمع ہو کر قہوہ پیتے اور گپ شپ اُڑاتے ہیں اس کا دستور عرب۔ بمبئی۔ کلکتہ میں ہے۔ ہندوستان میں اس کی بجائے شراب خانہ۔ بھنگڑ خانہ۔ تاڑی خانہ۔ چنڈو خانہ وغیرہ سمجھنا چاہئے +

قَے (ع) اسم مؤنث۔ ردّ طعام۔ اُلٹی۔ رد۔ ڈالنا۔ اوک۔ استفراغ۔ متلی +

قَے آنا (فعل لازم)۔ (۱) جی متلانا۔ غثیان ہونا۔ اُبکائی آنا۔ طبیعت مالش کرنا + استفراغ ہونا۔ (۲) گھن آنا۔ کراہت ہونا۔ نفرت ہونا۔ جی بگڑنا جیسے "اُسکی صورت دیکھ کر قے آتی ہے" +

قے کرنا (فعل متعدی)۔ ڈالنا۔ رد کرنا۔ اُلٹی کرنا۔ استفراغ کرنا + زمین دیکھنا۔ اوکنا + اُگلنا +

قے ہونا (فعل لازم)۔ رد ہونا۔ استفراغ ہونا۔ زمین دیکھنا (۲) جی متلانا۔ غثیان ہونا۔ طبیعت کا مالش کرنا +

قِیاس (ع) اسم مذکر۔ (۱) دو چیزوں کا فکر میں اندازہ کرنا + جانچ۔ اندازہ۔ اٹکل + تخمینہ۔ تقدمہ۔ انومان + گونت (۲ منطق) دو جملوں سے مرکب قول جس سے نتیجہ لازم آئے۔ منطقی شکل منطقی۔ مقولہ (۳-ا) ذہن۔ فہم۔ عقل۔ سمجھ۔ رائے۔ دانست + گمان خیال۔ تصوّر۔ سوچ۔ بچار (۴-ا) قیافہ +

قیاس سے باہر (ا) تابع فعل۔ (۱) بے اندازہ۔ بیشمار۔ خارج از حساب۔ بیحساب۔ ان گنت۔ بیحد۔ بدرجۂ نہایت (۲) تصوّر یا خیال کی حد سے گزرا ہوا (۳) سمجھ سے باہر۔ خارج از عقل و فہم +

قیاس کرنا (فعل متعدی)۔ (۱) اندازہ کرنا۔ جانچنا۔ انومان کرنا۔ تولنا۔ اٹکلنا (۲) گمان کرنا۔ خیال کرنا (۳) ماننا۔ تسلیم کرنا۔ تصوّر کرنا جیسے "اسکو بھی ایسا ہی قیاس کرو جیسا وہ تھا" +

قیاس لگانا (فعل متعدی)۔ رائے لگانا + سوچنا۔ بچار کرنا + عقل لڑانا + حساب لگانا۔ جانچنا +

قیاس میں آنا (فعل لازم)۔ سمجھ میں آنا۔ قرین عقل ہونا۔ خیال میں آنا +

قیاساً (ع) تابع فعل۔ از روئے قیاس۔ اٹکل سے۔ اٹکل پچو + اندازاً۔ تخمیناً +

قیاسی (ع) صفت :۔ (۱) قاعدہ کے موافق۔ منسوب بہ قیاس (۲) خیالی۔ موہومی۔ وہمی۔ ذہنی۔ تصوری +

قیافہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) شگون۔ سگن۔ فال (۲) ایک علم کا نام جس میں تمہ پیر اور چہرے وغیرہ کے خط و خال و علامات سے بھلا برا شگون لیتے اور صاحب علامات کے افعال و اقوال و احوال سے بحث کرتے ہیں ؎

قیافہ سے ظاہر سراپا شعور ۔ جبیں پر برستا شجاعت کا نور (امیر؟)

(۳-و) قیاس۔ اندازہ (۴-و) عقل۔ سمجھ۔ تمیز۔ شناخت۔ پہچان۔ ادراک ؎

ساغروں کی نہیں قیمت اضافہ ڈھونڈتے ۔ پر میں ساقی ہم کوئی صاحب قیافہ ڈھونڈتے (ظفر)

قیافہ شناس (ع + ف) اسم مذکر :۔ علم قیافہ سے واقف۔ زیادہ دان۔ شگونیا۔ فالیا۔ جوتشی +

قیافہ شناسی (ع + ف) اسم مؤنث :۔ علم قیافہ سے واقفیت۔ قیافہ دانی +

قیام (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ایستادگی + ٹھیراؤ۔ کھڑا ہونا۔ اٹھنا ؎

قیام جسم خاکی ہے نفس پر ۔ ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی (ارشد)

(۲) سکونت۔ بسیرا۔ بسرام (۳) دیرپائی۔ پائداری۔ استحکام۔ بقا۔ استقرار۔ ٹکاؤ (۴) بجد رک وثوق۔ اعتماد۔ استقلال جیسے تمہاری بات کو قیام نہیں (۵) موجودگی۔ سلامتی۔ ہستی (۶) نماز میں کھڑا ہونا +

قیام پذیر (ع + ف) صفت :۔ (۱) ٹھیراؤ۔ دیرپا۔ دیر تک رہنے والا۔ رہاؤ۔ ٹکاؤ (۲) مقیم۔ وارد۔ ورود فرما۔ فروکش +

قیام کرنا (ف) فعل متعدی :۔ مقام کرنا + ٹھیرنا۔ اترنا۔ فروکش ہونا +

قیامت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) قائم ہونا۔ کھڑا ہونا۔ ایستادہ ہونا (۲) وہ وقت جب کہ مردے زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے۔ رستخیز۔ روز حشر۔ روز محشر۔ یوم الحساب۔ مرکر اٹھنے یا دوبارہ زندہ ہونے کا دن + یوم القیام۔ روز بازپرس + روز موعود۔ روز شمار ؎

خدا کے واسطے جلدی دکھا دے حسن کا جلوہ ۔ قیامت کو ترے دیدار کا وعدہ قیامت ہے (امانت)

بجز پرواز شوق ناز کیا باقی رہا ہوگا ۔ قیامت اک ہوائے تند ہے خاک شہیداں پر (غالب)

(۳) پرلو۔ پرلے۔ سب کے مرنے اور فنا ہو جانے کا دن نیست و معدوم ہونے کا دن (۴-و) مجازاً :۔ مدت دراز۔ عرصہ مدید۔ اختتام دنیا تک کا وقفہ۔ انتہائے دنیا تک کا وقت۔ روز پسین۔ اخیر۔ دن مثال دیکھو نمبر ۲ میں امانت کے شعر کا دوسرا مصرعہ ؎

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق ۔ اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت (ذوق)

(۵-و) موت۔ قضا۔ اجل۔ آئی۔ کال۔ مرنا۔ مرن۔ مرگ۔ مرتو ؎

نہ وہ تپاک نہ الفت نہ وہ محبت ہے ۔ یونہیں ہی جو کوئی دن تو پھر قیامت ہے (جرأت)

(۶-و) انوکھی بات۔ کار عجیب۔ کار شگرف۔ تعجب انگیز بات۔ امر عجیب۔ نعجب عجب ؎

چشم پر آب ہے اور تپ سے جگر جلتا ہے ۔ کیا قیامت ہے کہ برسات میں گھر جلتا ہے (فدوی لاہوری)

(۷-و) بلا۔ آفت۔ غضب۔ قہر۔ ظلم۔ ستم + بلائے جان۔ آفت جان + فتنہ و آشوب ؎

تفاوت قامت یار اور قیامت میں ہے کیا مجنوں ۔ وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے (ممنون)

نہ پوچھو اس پری کے حسن کا عالم کہ آفت ہے ۔ بلا شوخی غضب نقشہ ہے قامت قیامت ہے (امیر حسین منشی)

چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قامت ۔ اس لئے لوگ تمہیں آفت جاں کہتے ہیں (مولچند منشی)

پائے ثبات کس کا ٹھہرے ہے اس کو دیکھے ۔ ہے ناز اک قیامت انداز اک بلا ہے (میر)

تم تو بیٹھے ہی بیٹھے آفت ہو ۔ اٹھ کھڑے ہو تو کیا قیامت ہو (ایضاً)

جواں ہوئے تو قیامت ہوئے خدا کی پناہ ۔ وہ جب بھی فتنہ تھے جب عالم شباب نہ تھا (داغ)

مسّی لو وہ لب پہ اے قاتل ۔ پان کھانا ترا قیامت ہے
کرکے جرأت سے وعدۂ فردا ۔ پھر نہ آنا ترا قیامت ہے (مؤلف)

تیرے قامت کو دیکھتے ہیں ہم ۔ اک قیامت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلف)

(چونکہ روز محشر کو اپنے اپنے اعمال کے سبب از بس آشوب و آفات کا سامنا ہوگا اور قامت معشوق سے بھی اس پر فریفتہ ہو جانے کے باعث ایسی ہی آفتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں پس شعرائے مبالغہ پسند معشوقوں کی خصلت اور خاصیت کو قیامت سے تشبیہ دیتے گئے ؎

جہاں میں روز ہے آشوب اس کے قامت سے ۔ اٹھے ہے فتنہ ہر اک شوخ تر قیامت سے) + (میر تقی)

(۸-و) غصہ۔ خشم۔ کرودھ۔ روس۔ جھو۔ (مرکبات میں یہ معنی آتے ہیں) (۹-و) واویلا۔ آہ و زاری۔ آہ و نالہ۔ شور و شغب۔ شور و فغاں۔ چیخ۔ دھاڑ۔ تہلکہ۔ اودھم۔ ہلڑ۔ رولا۔ غل غپاڑا۔ دھوم (مرکبات میں) (۱۰-و) ہل چل۔ کھل بلی۔ افراتفری (مرکبات میں) (۱۱-و) اندھیر۔ ظلم۔ ستم۔ ناانصافی۔ ناپرسان حالی۔ ان نیاؤ ؎

شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کھانے دو ۔ کیا قیامت ہے نہ جینے دو نہ مرجانے دو (خیرالدین یاس)

ہم خوش تھے کہ محشر میں تو دیکھیں گے وہ دیدار ۔ لیکن یہ قیامت ہے کہ محشر نہیں ہوتا (مولوی یار علی نعمت)

کیا قیامت ہے کہ اک دم نہ ٹھہرنے پاؤں ۔ دوں اگر خلد کو تشبیہ دکان خمار (مومن)

دوست کرتے ہیں ملامت غیر کرتے ہیں گلہ ۔ کیا قیامت ہے مجھی کو سب برا کہنے کو ہیں (ایضاً)

(۱۲-و) مصیبت۔ بپت۔ بپتا۔ سنکٹ۔ بھیڑ۔ سختی۔ عذاب۔ دکھ (مرکبات میں) (۱۳-و) کلمۂ تاسف) افسوس۔ دریغ۔ حیف + ملولا۔ رنج۔ ملال ؎

قیامت کا کیا ہے اس نے وعدہ ۔ قیامت ہے اگر تنہا نہ پایا (داغ)

جاتی ہے گزر جی پر اس وقت قیامت سی ۔ یاد آوے ہے جب تیرا یکبارگی آجانا (میر)

(۱۴-ف + و) صفت۔ برائے اظہار کثرت) نہایت۔ از حد۔ اتگت۔ ادھک۔ بدرجۂ غایت۔ بدرجۂ کمال۔ بکثرت۔ جیسے وہ قیامت حسین یا خوبصورت یا شوخ ہے ؎

نازک مزاج آپ قیامت ہیں میر جی ۔ جوں شیشہ میرے منہ نہ لگو میں نشے میں ہوں (میر)

قیامت تھا سماں اس خشمگیں پر ۔ کہ تلوار یں ملیں ابرو کی چیں پر (میر)

قیا

دم جھونخیے دل میں آنکھوں میں ایک پل — اتنے سے قد پہ تم بھی قیامت شریر ہو (امیر)
مجھے ہی ایک دو رہتے ہیں مہلت بات کی کس کو — ہُوا ہے دشمنوں کو کچھ قیامت اتحاد اُس سے (میر)
پانوں کا رنگ لب سے ترے آشکار ہے — اِس رنگ آتشیں پہ قیامت بہار ہے (مصحفی)
قیامت سرزمینِ دل پہ میرے حشر برپا ہے — ہوس ہر دم تمنا میں تو یہ کچھ اُٹھاتی ہے (درد)
آیا ہزار پیچ سے بحرِ طویل میں — مضمونِ زلفِ یار قیامت دراز ہے (وزیر)
مجھے بطفل بازی گر قیامت یاد آئیگا — سوا نیزہ پہ جب دیکھونگا میں خورشید محشر کو (ایضاً)
ثناخواں ہوں ہر اک شیریں دہاں کا — قیامت چھوڑا ہوں میں بھی زباں کا (معروف)
سکھلائے برق کو نظر اُس کی شرارتیں — وہ شعلہ خو تو ایسا قیامت شریر ہے (ظفر)
قیامت قامتِ دلدار کے مضموں لکھے ہیں — نہیں کم آفتابی دائرے خورشید محشر سے (ثاقب)
بڑا سنتے تھے ہم روزِ قیامت اور روز دن ہے — قیامت ہی نہ نکلا جو دیکھا روزِ ہجراں کا (معروف)

(۱۵-و) نہایت شوخ طرار۔ چنچل۔ چلبلا۔ چنچل۔ ترچھا۔ چالاک (۱۶-و) فتنہ انگیز۔ آفت خیز۔ فتنہ پرداز۔ آفت کا پرکالہ ۔ فسادی۔ فساد کی جڑ۔ آگ لگانے والی کا نمونہ منتفی۔ جیسے خدا اُس سے بچائے وہ ایک قیامت ہے (۱۷-و) کلمۂ تعریفِ مبالغہ و تعجب ۔ بیڈھب۔ بے طرح ؎

خدا بچائے قیامت کے ہیں تمہارے دِن — یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن (داغ)
موت آئی ہوئی ٹلجائے یہ آئی نہ رُکے — الاماں داغ قیامت ہے طبیعت میری (ایضاً)
حشر تک دل میں رہی اُس سروقامت کی طلب — یہ طلب ہے اپنی یا رب کس قیامت کی طلب (ذوق)
کہے میں نے اشعار ہر بحر میں — ولیکن قیامت روانی کے ساتھ (میر)
ہنستے آنا ترا قیامت ہے — مُسکرانا ترا قیامت ہے (جرأت)
اِس قیامت کی دُھوپ پڑتی تھی — یاد آتی تھی نفسی نفسی کی (ادیب)
رفتار نے پامال کیا ایک دو ہی کو — اس قد پہ قیامت ہے ستمگر تری سج دھج (نصیر)
جوانی میں عجب کیا حشر ہو گر چال سے برپا — لڑکے کا فر قیامت تھی تری رفتار پہلے سے (امانت)
آتشبازی سے جیسے شغلِ اطفال — ہے سوزِ جگر کا بھی اسی طور کا حال
تھا مُوجدِ عشق بھی قیامت کوئی — لڑکوں کے لئے گیا ہے کیا کھیل نکال (غالب)

(۱۸-و) مُشکل۔ دشوار۔ کٹھن۔ سخت بھاری۔ اجیرن۔ جیسے ایک ایک دن کاٹنا قیامت ہے ؎

مجھے گزرتی ہے اک اک گھڑی قیامت کی — جو اس طرح سے گزارے تو کیا گزارے دن (داغ)
جلد انصاف چکا خلق کا ملے داورِ حشر — پھر قیامت ہے جو وہ شوخ ستمگر آیا (شہیدی)
وہ دن ہجر کا اُس پہ شامت ہوا — اُسے کاٹنا دن قیامت ہوا (میر حسن)

(۱۹-و) بُرا۔ زبوں۔ زشت۔ قبیح ۔ زہر۔ مُضر۔ ضرر رساں ؎

گماں مجھ پر ہے اُسکو داد خواہی کی شکایت کا — قیامت ہوئیگا حق میں مرے آنا قیامت کا (سالک)
آہ اے برقِ عالم سوز — سر اُٹھانا ترا قیامت ہے (جرأت)

قیا

عجب ہوا یدل کہ مرچلے ہم تو — غل مچانا ترا قیامت ہے
کر نہ فریاد شل نہ اے یدل — مُنہ لگانا ترا قیامت ہے (غالب)

(۱۹-و) نامناسب۔ بیجا۔ ناگوارِ طبع۔ خلافِ مرضی (۲۰-و) غضبناک۔ خشمناک۔ آگ بگولا ؎

یا اُٹھنا بیٹھنا محفل میں اُس کا رنگ لائیگا — قیامت بن کے اُٹھینگے بھبھوکا بنکے بیٹھیں گے (داغ)

قیامت اُٹھانا (فعل متعدی) آفت برپا کرنا۔ فساد مچانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ آفت ڈھانا۔ شور مچانا ۔

قیامت اُٹھنا (فعل لازم) آفت برپا ہونا۔ فساد مچنا۔ شور و شر ہونا ۔

قیامت آنا (فعل لازم) (۱) پرلو آنا۔ حشر برپا ہونا (۲) آفت آنا۔ فتنہ برپا ہونا۔ بلا نازل ہونا۔ مصیبت پڑنا۔ قہر ٹوٹنا

بیچ والی کی شامت آئیگی — پہلے ہم پر قیامت آئیگی (شوق)
دمِ رخصت ہمیشہ دل پہ آفت آ ہی جاتی ہے — وہ جب پہلو سے اُٹھتے ہیں قیامت آ ہی جاتی ہے (شیدا)
[illegible] میں ہو جس پہ پیامِ مرگ آتے نہیں — قیامت اور آئیگی اگر با ہر قدم نکلا (نسیم)

قیامت برپا یا بپا کرنا (فعل متعدی) (۱) فتنہ اُٹھانا۔ فساد مچانا۔ دھوم ڈالنا۔ شور مچانا ؎

دل نے کی دیکھتے ہی ایک قیامت برپا — اُس کے قامت کا ظفر ہے وہ قیامت نقشہ (ظفر)

(۲) مصیبت ڈالنا۔ آفت لانا۔ غضب ڈھانا ؎

ترا خیال قامت ہر روز اے ستمگر — کرتا ہے اِک قیامت برپا ہمارے حق میں (ظفر)

(۳) نہایت خفگی کرنا۔ قہر توڑنا۔ غضب ڈھانا۔ جیسے بیگم صاحب دیکھتیں تو خدا جانے کیا قیامت برپا کرتیں (سگھڑ سہیلی)

قیامت برپا یا بپا ہونا (فعل لازم) (۱) شور و غوغا مچنا۔ غل غپاڑا ہونا۔ دھوم مچنا۔ دنگا ہونا ؎

دیا ہے پاؤں شوخی میں تیاگردوں نے صاحب کے — جہاں چھٹی ملی اُن کو تو اک برپا قیامت ہے (انشا)
کیونکہ کہئے نہیں کوئی آگاہ — اک قیامت بپا ہے یاں سر راہ (میر)

(۲) نہایت مُصیبت پیش آنا۔ بلا نازل ہونا۔ آفت میں پھنسنا (۳) حشر ٹوٹنا۔ خفگی ہونا۔ غضب نازل ہونا۔ اُترنا
(۴) فساد مچنا۔ لڑائی جھگڑا ہونا ۔ سر پھٹول ہونا۔ تلوار چلنا ۔ فتنہ اُٹھنا ؎

کچھ یہ بھی شوخیاں ہیں کہ رفتار سے تری — ہے کونسی جگہ کہ قیامت بپا نہیں (سپہر)
ہوویگی اُس روز برپا کیا قیامت اے ظفر — خاک پر جسدن شہیدوں کی وہ قاتل جائیگا (ظفر)

قیامت پر قیامت لانا یا ڈھانا (فعل متعدی) آفت پر آفت برپا کرنا۔ ظلم پر ظلم ڈھانا۔ نہایت حشر و فتنہ برپا کرنا ؎

دیکھنا دل کیا قیامت پر قیامت لائیگا — لے کے محشر میں جو ہم ساتھ اِس بلا کو جائینگے (ظفر)

قیامت توڑنا (فعل متعدی) نہایت خفا ہونا۔ آفت برپا کرنا۔ حشر توڑنا۔ قہر ڈھانا۔ شور کرنا ؎

وہ قیامت توڑتے ہیں پوچھ کر کیا حال ہے — پرسشِ دل بھی الٰہی پرسشِ اعمال ہے (داغ)

(۲) ظلم کرنا۔ نہایت ستانا۔ جور و جفا سے پیش آنا ۔

قیامت ٹوٹنا (فعل لازم) حشر برپا ہونا۔ آفت ٹوٹنا۔ قہر ٹوٹنا۔ شامت آنا۔ از حد خفگی ہونا ۔

قیامت ڈھانا (فعل متعدی) (۱) فتنہ اُٹھانا۔ ستم کرنا۔ ظلم کرنا۔ غضب کرنا۔ واویلا مچوانا ؎

طفلی میں وہ ہے چال کہ دل سب کے ہیں بس میں — ڈھاوگے قیامت کوئی دو چار برس میں (اسیر)

قیا

(۲) آفت توڑنا۔ حشر برپا کرنا۔ اُودھم ڈالنا ♦ نہایت خفا ہونا۔ برافروختہ ہونا۔ آگ بگولا ہونا ♦

قیامت کا (۱) صفت (کلمۂ تعجب و مبالغہ و تعریف) :۔ آفت ڈھانے والا۔ غضب کا بنا ہوا۔ قہر کا۔ فتنہ انگیز۔ نہایت فتنہ پرداز ♦ ازحد خوبصورت ♦ بیڈھب ؎

ظاہر ہوئے صاحب میں قیامت کے نشاں اور سینے پہ اُبھرنے لگے دو دشمن جاں اور (زار)

قیامت کرنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) غضب کرنا۔ بُرا کرنا۔ آفت لانا۔ مُصیبت لانا ؎

مجھے یاد آگئی بس وہیں اُس کے قد و قامت کی چمن میں دیکھ کر گل سرو میں نے کیا قیامت کی (مومن)

کوئی صورت نہیں اس گھر سے اب میرے نکلنے کی قیامت کی ہے جینے آرسی تجھ کو دکھا دی ہے (میر)

(۲) کارِ عجیب و شگرف کرنا (۳) فتنہ برپا کرنا۔ فساد مچانا (۴) ظلم ڈھانا۔ ستم کرنا۔ قہر توڑنا (۵) خفا ہونا۔ حشر توڑنا۔ شور مچانا۔ چیخنا۔ چلّانا ♦

قیامت گزرنا (۱) فعل لازم :۔ آفت گزرنا۔ مُصیبت کا سامنا ہونا۔ غضب میں پھنسنا۔ قہر نازل ہونا۔ آفت آنا۔ حشر ٹوٹنا ؎

فرداودی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی (غالب)

یہی طُولِ شب غم ہے تو سالک قیامت ہم پہ گزریگی سحر تک (سالک)

کیا کیا نہ قیامت گزر گئی ہم پر ہنوز شب انتظار باقی ہے (ایضاً)

قیامت لانا (۱) فعل متعدی :۔ آفت برپا کرنا۔ مُصیبت لانا۔ بلا میں پھنسانا۔ گرفتارِ رنج و عذاب کرنا۔ ظُلم ڈھانا۔ غضب میں مُبتلا کرنا ♦ فساد مچانا ؎

سُنا میں نے کہ پھر کرتا ہے تیری چاہ دل میرا قیامت اب کے لادیگا کروں کیا آہ دل میرا (سوز)

جگا مت اے فغاں دل کو کہ اُٹھ کر سر کو پھوڑیگا قیامت مجھ پہ لاویگا جو یہ فتنہ کہیں جاگا (ایضاً)

لائے گا سر پہ دیکھئے کیا کیا قیامتیں رُخ سے یکایک اُس کا اُلٹنا نقاب کا (بسمل)

قیامت مچانا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) ظُلم توڑنا۔ دھوم ڈالنا۔ خفا ہونا۔ غضب ہونا۔ شور کرنا (۲) آفت برپا کرنا۔ بلا یا مصیبت لانا (۳) واویلا کرنا۔ کہرام مچانا۔ پٹنک پیا ڈالنا۔ اُودھم مچانا ♦

قیامت مچنا (۱) فعل لازم :۔ (۱) کہرام ہونا۔ ماتم پڑنا۔ پٹنک پیا ہونا۔ واویلا مچنا۔ جیسے "اُس کے مرنے کی خبر سُنتے ہی قیامت مچ گئی" (۲) خفگی ہونا۔ آفت ٹوٹنا۔ پیچھے پڑنا۔ سر ہونا۔ اُودھم مچنا۔ بلا کی طرح پیچھے لگ جانا۔ دُھوم پڑنا ؎

اُن پہ ہے یہ قیدیاں آنے کی بابت اندنوں گھر میں پھرتے ہیں تو مچتی ہے قیامت اندنوں (معروف)

قیامت ہو جانا (۱) فعل لازم :۔ غضب ہو جانا۔ آفت ہو جانا۔ زہر ہو جانا۔ بُرا ہو جانا ؎

گماں مجھ پر ہے اُس کو دادخواہی سے شکایت کا قیامت ہو گیا حق میں مرے آنا قیامت کا (سالک)

قیامت ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) پرلو کا آنا۔ حشر کے دن کا ہونا۔ روزِ موعود و جزا و پرسش کا آنا۔ عالم فنا ہونے کا وقت آنا ؎

دُور کر خط کو کیا چہرہ کتابی اُن نے صاف اب قیامت ہے کہ سارے حرف قرآں ہے گئے (میر)

(۲) مُصیبت ہونا۔ آفت ہونا۔ بلا ہونا ؎

قید

ہو چکا رہنا مرا بستی میں آخر کب تلک نالۂ شب سے قیامت روز مردوزن پہ ہے (میر)

(۳) مُشکل ہونا۔ دشوار ہونا۔ کٹھن ہونا ؎

تری گلی سے نکلنا ہمیں قیامت ہے قدم قدم پہ ہزاروں مقام کرتے ہیں (داغ)

(۴) ہنگامہ برپا ہونا۔ شور و شر ہونا۔ فتنہ و آشوب برپا ہونا۔ فساد کھڑا ہونا ؎

خفتگانِ خاک کے سر پر قیامت ہو گئی غالباً ہنگامہ پھر اُٹھا کسی رفتار کا (ممنون)

(۵) حد بُرا ہونا۔ زبُوں ہونا ؎

گماں مجھ پر ہے اُس کو دادخواہی سے شکایت کا قیامت ہو گیا حق میں مرے آنا قیامت کا (سالک)

قیامت ہے (۱) محاورہ۔ مبالغۂ تعریف :۔ (۱) آفت ہے۔ بلا ہے (۲) شور ہے۔ غوغا ہے۔ (۳) نہایت خوبصورت ہے۔ فتنہ زا ہے (۴) ظُلم ہے۔ قہر ہے۔ ستم ہے ♦

قَید (ع) اسم مُؤنث :۔ (۱) بند۔ حبس۔ اسیری (۲) بندی۔ ممانعت۔ روک ♦ شرط ♦ پابندی ؎

اُٹھا اُٹھ کے بیٹھنے کی کہاں تاب اے اسیر قیدیں نماز میں ہیں قیام و قعود کی (اسیر)

(۳) مقدار۔ اندازہ۔ اوزان ♦

قیدِ بلا مشقت (۱) قانون۔ اسم مُؤنث :۔ وہ قید جس میں قیدی سے محنت نہ لی جائے اور خوراک معمول سے کم ملے۔ قیدِ محض ♦

قید بھرنا۔ بھگتنا یا کاٹنا (۱) فعل لازم :۔ قید خانہ میں بسر کرنا۔ بند ہوا رہنا۔ محبوس رہنا ♦

قیدِ تنہائی (۱) قانون :۔ اکیلی قید۔ تنہا رہنے کی قید۔ سنگین قید جس میں تنہائی کے علاوہ مشقت بھی زیادہ لی جاتی ہے ♦

قید خانہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ جیل خانہ۔ محبس۔ زندان۔ بندی خانہ۔ قیدیوں کے رہنے کا مکان۔ بندی خانہ ♦

قیدِ فرنگ (ع + ف) اسم مُؤنث :۔ اہلِ فرنگ کی ایک قسم کی قید تھی جس میں چھٹکارا مشکل سے ہوا کرتا تھا ؎

پھرتا ہے بال بال یہ دل راہ ڈھونڈتا زُلفیں نہیں ہیں جان کو قیدِ فرنگ ہے (سوز)

قیدِ قفس (ع) اسم مُؤنث :۔ پنجرے کی قید۔ نہایت سخت قید جس میں آدمی کو پنجرے سے باہر نکلنا دشوار ہے۔ (محاورہ ہندوستان کی عورتوں میں خوب رائج ہے اور اس سے غرض اُن کی چار دیواری میں باعث پردہ قید رہنے سے ہے) ♦

قید کرنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) حبس کرنا۔ بند کرنا۔ زندان میں بھیجنا۔ اسیر کرنا (۲) روکنا۔ ضبط کرنا ♦ پابند کرنا (۳) پکڑنا۔ گرفتار کرنا ♦

قید لگانا (۱) فعل متعدی :۔ حد باندھنا۔ محدود کرنا ♦ شرط باندھنا۔ مشروط کرنا ♦ پیچ لگانا۔ لازم گردانتا ♦ پابند کرنا۔ مقید کرنا ♦

قیدِ محض (ع) اسم مُؤنث (قانون) :۔ قیدِ بلا مشقت ♦

قید ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) جیل خانہ جانا (۲) پکڑا جانا۔ گرفتار ہونا (۳) پابند ہونا (۴) محدود ہونا۔ حد بندھنا ♦

قیدی (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) اسیر۔ بندھوا۔ مقید۔ محبوس (۲) گرفتار۔ پکڑا ہوا۔ پابند (۳) مُجرم۔ سزا یافتہ ♦

قیدی وان (۱) اسم مذکر (عو) :۔ بندھوا۔ پابند۔ مُقید ♦

قیس

قَیس (ع) اسم مذکر۔ (۱) عرب کے ایک قبیلہ کا سردار۔ ایک قبیلہ کا نام جو بنی مضر یعنی قیس عیلان کی اولاد سے ہے (۲) مجنوں عامری عاشق لیلےٰ کا نام۔ یہ شخص عرب کے شاہیر میں سے مذہب اسلام کے شروع میں ہوا ہے اس کا ایک دیوان بھی عربی زبان میں مشہور ہے ؎

کہاں اُن کے افسانۂ قیس لیلےٰ عبث کرتے ہو حال میں فکر سابق (رند)

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو خوب گزرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو (امام)

قیصر (رومی) اسم مذکر۔ (۱) قیصر لاطینی زبان میں اُس بچہ کو کہتے ہیں کہ وہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہی ہو۔ اور اُس کی ماں مرجائے۔ اور وہ ماں کا پیٹ چیر کر نکالا جائے۔ چونکہ روم کا اوّل بادشاہ اُغسطوس اسی طرح پیدا ہوا تھا۔ اور بڑا زبردست اور صاحب اقبال تھا۔ اس وجہ سے اور رعایا کُل بادشاہوں کو قیصر کے خطاب سے مخاطب کرنے لگے۔ چنانچہ روم کا ہر بادشاہ جس طرح قیصر کہلاتا ہے اسی طرح ترکستان کا خان۔ چین کا فغفور۔ ہندکا رائے یا راجہ (۲) سلطان۔ شہنشاہ۔ سیزر ✤

قیصر روم (رومی) سلطان روم۔ شہنشاہ روم ✤

قیصر ہند (رومی و ہندی) اسم مؤنث۔ جناب معلے القاب فرمانروائے ہند و انگلینڈ حضرت ملکۂ معظمۂ کشور ہند دام اقبالہا کا خطاب جو ۱۸۷۷ء میں بمقام دہلی عالیشان دربار مع تمام رؤساء ہند و علاقجات ممالک غیر وغیرہ منعقد ہو کر اختیار کیا گیا تھا ✤

قَیطُون (ع) اسم مذکر۔ ایک قسم کی زری اور ریشم کی بٹی ہوئی ڈوری۔ ایک قسم کی باریک بیچک ✤

قِیف (ت) اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام جس کا مُنہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اُس کے ذریعہ سے رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں آسانی بھری جاتی ہے ✤ کیف۔ پنجابی۔ پیک (اس لفظ کو صرف صاحب نفائس نے ترکی قرار دیا ہے مگر لغات ہائے ترکی وغیرہ میں اس کا پتا نہیں لگا۔ ہاں عربی زبان میں قحف کاسہ سر اور قدح چوبین کو کہتے ہیں عجب نہیں کہ اُسی سے یہ لفظ اردو والوں نے قیف کر لیا ہو کیونکہ قیف کے اُوپر بھی پیالہ کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے) ✤

قیل و قال (ع) اسم مؤنث۔ (۱) گفتگو۔ بات چیت (۲) حجت بحث۔ ردّ و کد۔ بحثا بحثی۔ تکرار و مباحثہ ✤

قیلولہ (ع) اسم مذکر۔ دوپہر کا سونا۔ خواب چاشت گاہ ✤ کھانا کھا لینے کے بعد لیٹنا ✤

قیلولہ کرنا (د) فعل لازم۔ کھانا کھا کر لیٹنا۔ دوپہر کو سونا ✤

قِیمت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) ارز۔ مول۔ دام۔ بہا (۲) بھاؤ۔ دَر۔ نرخ (۳) قدر۔ مرتبہ۔ منزلت ؎

[illegible] ہیں جا کے مُفت اپنی قیمت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلف)

قیمت [illegible] (د) فعل متعدی۔ دام وصول کرنا۔ مول بھر پانا ؎

نصیب سب جا لڑا چکے ہیں خسارے کیا کیا اُٹھا چکے ہیں
وہ مُفت دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں } (مؤلف)

قیمت ٹھیرانا (د) فعل متعدی۔ مول چکانا۔ بھاؤ مقرر کرنا ✤

قیمت چکانا (د) فعل متعدی۔ بھاؤ ٹھیرانا۔ مول مقرر کرنا ✤

قین

قیمت لگانا (د) فعل متعدی۔ دام لگانا۔ مول قرار دینا ✤

قیمت مقرر کرنا (د) فعل متعدی۔ دام تجویز کرنا۔ مول ٹھیرانا۔ دَر لگانا۔ دَر کی تشخیص کرنا۔ بھاؤ لگانا ✤

قیمتی (ع + ف) صفت۔ (۱) بیش بہا۔ گراں بہا۔ زیادہ قیمت کا۔ بیش قیمت (۲) عمدہ۔ نفیس۔ قابل قدر۔ عزیز ✤

قیمہ (ع + ف) اسم مذکر۔ کٹا ہوا گوشت۔ ریزہ ریزہ کیا ہوا گوشت ✤

قیمہ کرنا (د) فعل متعدی۔ کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ پرزے اُڑانا۔ تلوار سے کچلا کرنا ؎

قیمہ کر بیٹا کیا کہیں اب مجھ سے ہاتھ اُٹھا تا قبضہ بیچہ تو ترا خوں میں بھر چکا (مصحفی)

قیمہ قیمہ کرنا (د) فعل متعدی۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ریزہ ریزہ کاٹنا۔ باریک کاٹنا ؎

اگرچہ جسم کیا قیمہ قیمہ قاتل نے ہنوز طعمۂ شمشیر امتحاں ہوں میں (اسیر)

قیمہ کرنا (د) فعل متعدی۔ ٹکڑے کرنا۔ باریک کاٹنا۔ ریزہ ریزہ کرنا ؎

احتیاطاً ہمیں قیمہ بھی کیا قتل کے بعد جمع خاطر نہیں تا حال پریشانوں سے (شہیدی)

خنجر شوق شہادت نے مجھے قیمہ کیا آزمائش کے ارادے ہے وہ سفاک ہنوز (ایضاً)

قیمہ ہونا (د) فعل لازم۔ ٹکڑے ہونا۔ ریزے ہونا ؎

میدانِ عشق میں تو قیمہ بدن ہوا ہے تہ کرکے خاک ہی میں رکھ دیں کفن ہمارا (میر)

قینچی (صحیح ترکی قینچی بلا نون) اسم مؤنث۔ (۱) مقراض۔ کترنی۔ گاز۔ کپڑا یا کاغذ وغیرہ کترنے کا آلہ (۲) وہ لوہے کی آڑی ترچھی سلاخیں جو جنگلہ کے طور پر کسی مکان کے گرد لگا دیتے ہیں۔ یا وہ آڑی لکڑیاں جن پر کھپریل ڈالتے ہیں ؎

کی سگ جاناں کی خاطر ہڈیوں کی احتیاط قینچیاں تُربت پہ لگوائیں ہما کے واسطے (خواجہ زیر)

قینچی باندھنا (د) فعل متعدی۔ (پہلوان)۔ مخالف کی دونوں ٹانگوں میں اپنی دونوں ٹانگیں ڈالکر مجبور کر دینا (۲) گھوڑے کو دونوں رانوں کے تلے دبانا ✤

قینچی بجانا (د) فعل متعدی۔ کترنی یا مقراض کے پھلڑوں کو باہم ٹکرانا۔ جو ہندوستان کی عورتوں کے نزدیک باعث نحوست و جنگ ہے ✤

قینچی دکھانا (د) فعل متعدی (بازاری)۔ مقراض سے تراشنا۔ کاٹنا۔ جیسے ڈاڑھی کو قینچی دکھاؤ ✤

قینچی سی یا قینچی کی طرح زبان چلنا (د) فعل متعدی۔ فرفر زبان چلنا۔ جلد جلد زبان چلنا۔ صاف زبان چلنا۔ دوسرے کی بات کاٹنے کو جلد جلد بولنا۔ تڑاق پڑاق بولنا۔ چپا چپ یا سٹاسٹ بولنا ؎

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف (معروف)

قینچی لگانا (د) فعل متعدی۔ (۱) قینچی سے کترنا۔ مقراض دکھانا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ (۲) چھانٹنا۔ قلم کرنا (۳) ترچھی اڑواڑ لگانا ✤

ک | کات

ک

ک (ع) اسم مذکر:- (۱) عربی کا بائیسواں - فارسی کا چھبیسواں - اُردو کا اٹھائیسواں - ہندی یا سنسکرت کا پہلا حرف क جسے کافِ تازی کافِ عربی یا کاف کلمن بھی کہتے ہیں - اس کی آواز انگریزی میں K کے مطابق ہے (۲) حسابِ جمل میں اس کے بیس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف اپنے اپنے موقع پر ہندی فارسی میں کبھی اول میں کبھی وسط میں کبھی آخر میں حروفِ ذیل سے بدل جاتا ہے:- آ ب پ ت ج خ د ز س ش غ ق ل م و ہ (۴) یہ حرف کبھی بیان کبھی علت کبھی تردید کبھی تصغیر کے واسطے اُردو میں بھی آتا ہے ٭

کا (ہ) حرفِ اضافت:- (۱) یہ لفظ اُردو میں تعلق نسبت لگاؤ - ملکیت - قبضہ وغیرہ ظاہر کرنے کے واسطے آتا اور حرفِ اضافت کا کام دیتا ہے بشرطیکہ مضاف مذکر ہو - کیونکہ اُردو میں تذکیر و تانیث بلحاظ مضاف ہوا کرتی ہے - اور مضاف الیہ کے مذکر یا مؤنث ہونے سے کچھ واسطہ نہیں ہوا کرتا - پنجابی زبان میں اس کی بجائے دا برج بھاکا میں کو پھو جیوری یا گو میں کر بولتے ہیں جیسے اُس دا یعنی اُس کا واکو یعنی داکا یا اُس کا اُنکر یعنی اُن کا وغیرہ + (۲) :- (یہ لفظ اسم کے اخیر میں آنے سے صفت کے معنی بھی پیدا کر دیتا ہے مثلاً چاندی کا یعنی ساختۂ سیم - سونے کا یعنی ساختۂ زر - آفت کا یعنی ہمہ تن آفت فتنہ پرداز یا یوں کہو لفرۂ - زریں - آفت انگیز وغیرہ +) (۳) برائے استقبال اگر مصدر کے بعد جیسے "میں نہیں آنے کا" - "وہ نہیں جانے کا" - "اب نہیں کھانے کا" وغیرہ +

کابرہ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کبرا - چتی دار - چیت کبرا (۲) ایک سیاہ پرند کا نام جس کے پیٹ پر سفید چتیاں ہوتی ہیں اور اکثر جوار باجرے کی بالوں میں سے دانے نکال کر کھا جاتا ہے - زمیندار اسی نام سے اس کو اُڑایا کرتے ہیں +

کابک (ف) اسم مؤنث:- صحیح کابُک - کبوتروں کا وہ دڑبا جو بانس کی کھپچیوں یا پھٹیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے - حرفِ کاٹ کے دڑبے کو بھی کہدیتے ہیں - بُرج کبوتر - بُرج کبوتر خانہ +

کابُل (ف) اسم مذکر:- افغانستان کے دار الخلافہ کا نام جو ہندوستان سے جانب شمال متصل توران واقع ہے - "کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے" یعنی جہاں اچھے ہوتے ہیں وہاں بُرے بھی ہوتے ہیں +

کابلا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا بڑا پیچ - ڈھبری - بلٹ +

کابُلی (ف) صفت:- (۱) کابُل کا - کابُل سے منسوب - جیسے "کابلی دستہ" - کابلی چیز وغیرہ (۲) اسم مذکر:- ایک قسم کا کبوتر جو نہایت بلند اڑسکتا یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو جاتا اور دو دو تین تین پہر تک زمین پر نہیں اُترتا - بے شمار بازیاں کرتا اور قاصدی کا عمدہ کام دیتا ہے کہتے ہیں جب یہ پلٹیاں کھاتے کھاتے تھک جاتا ہے تو زمین پر گر کے لوٹنے لگتا ہے +

کابوس (ع) اسم مذکر:- ایک مرض کا نام جس میں آدمی کو حالتِ خواب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے اُسے دبا لیا ہے اور وہ اُس کی مہیب شکل سے ڈر کر آواز نکالتا اور اُس کے بوجھ سے گویا پِسا جاتا ہے - اصل میں یہ صرع کا مقدمہ ہے - فارسی والے اس کو سگاچہ کہتے ہیں اور ہندی میں جکڑا +

کابین (ع) اسم مذکر:- مہر - وہ روپیہ جو نکاح کے وقت مرد کے ذمہ ڈالا جاتا ہے +

کابین نامہ (ع + ف) اسم مذکر:- مہرنامہ - وہ کاغذ جس پر مہر کی تعداد اور اقرار مدار لکھا جاتا ہے +

کاپی (انگلش کوپی Copy) اسم مؤنث:- نقل + مسودہ + منقول + جلد - نسخہ + برت + چند سلے ہوئے اوراق +

کاپی رائٹ (انگلش Copyright) اسم مذکر:- حقِ تصنیف و تالیف + حقِ ایجاد - حقِ اختراع +

کاپی نویس (ا) اسم مذکر:- نقل نویس - نقل کرنے والا + کاتب - چھاپہ کی سیاہی سے کتابت کرنے والا خوشنویس + محرر +

کاتا (ہ) صفت:- (۱) ریسیدہ کاتا ہوا جیسے بڑھیا کا کاتا + (۲) تاگا - سوت - رشتہ - تار (۳) بانس کاٹنے کا چھرا +

کاتا اور لے دوڑی (ہ) کہاوت:- کام کرتے ہی مزدوری کا تقاضا - جلد باز - مزاج اور پیٹ کے ہلکے کی نسبت بولتے ہیں +

کاتب (ع) اسم مؤنث:- کتابت کرنے والا - محرر - لکھنے والا - نویسندہ - نقل نویس - کاپی نویس +

کات

کاتک (۵) اسمِ مذکر:- ہندی کا ساتواں مہینا۔ تقریباً ۱۵- اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک کا زمانہ +

کاتک کی کتیا (۵) اسمِ مؤنث:- مجازاً چھنالی عورت۔ چھنال عورت (چونکہ کاتک کے مہینے میں کتیا کو خواہش جماع بکثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اکثر کتے اُس کے گرد رہتے ہیں۔ پس تمثیلاً یہ محاورہ ہوگیا) +

کاتنا (۵) فعلِ متعدی:- ریسیدن یارستن کا ترجمہ + روئی کے تلگے چرخے کے ذریعہ سے بنانا۔ چرخے پر روئی یا ریشم سے سوت بنانا جیسے "کاتنا تو آتا نہیں پونیاں توبنانے لگی"۔ یعنی بے جانے بوجھے کام میں دخل دینے لگی +

کاتی (۵) اسمِ مؤنث:- سناروں کے ایک اوزار کا نام جس سے تار یا پترہ وغیرہ کاٹتے اور اُسے کتی بھی کہتے ہیں +

کاٹ (۵) اسمِ مؤنث و مذکر:- کاٹنے کا حاصل بالمصدر۔ بُرِش کٹاؤ ؎

جو کاٹ ہے ترچھی نگہِ یار میں عاشق
وہ کاٹ کرے کیا تبر و تیغ و سناں خاک
([illegible])

اُس ترک سا ہے کونسا خونریز دوسرا
کس کی کمر کی تیغ کا ہے بے پناہ کاٹ
(آتش)

(۱) بُرِشِ تیغ وغیرہ ؎

راستی سے میری کیا کیا دل میں کٹتے ہیں عدو
ورنہ کاٹ اُس تیغ میں کم ہے کہ جس میں خم نہیں
(وزیر)

بے یار چمن میں صفتِ گل ہوں جگر چاک شبنم میں گر کاٹ ہے ہیرے کی کنی کا (اسیر)

ابرو کی کاٹ کا جو امانت لکھا ہے وصف
خامہ کی ہے زباں دمِ تحریر باڑ دار
(امانت)

عالم کو مدد گھاٹ ہے تیغ یا قد دو تا ظاہر یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا (سودا)

ٹھونکدے تو بُلہوس کے پاؤں پہلے قتل سے
کاٹ ہے اے قاتلِ عالم تری شمشیر میں
([illegible])

(۳) زخم۔ گھاؤ۔ چرکا (۴) چھانٹ۔ قطع۔ تراش۔ بیونت (۵) تیزی روانی (۶) چرپراہٹ جو کسی تیز دوا سے زخم میں ہوتی ہے۔ خراش چھیلن (۷) پانی سے جو کنارے کٹ جائے یا کنارہ اُڑ جائے اُسے بھی کاٹ کہتے ہیں (۸) بُرائی۔ بدی۔ بدگوئی جیسے "وہ ہر وقت میری کاٹ کرتی رہتی ہے"

کاٹ

(۹) عداوت و دشمنی (بندہ ناظم) ؎

جانتا ہوں کہ جلاتا ہے مرا مدِ نظر میں سرِ راہ جو بیٹھوں تو نہ آؤ تم اُدھر
کاٹ کر راہ چلے جاتے ہو مجھ سے اکثر چال تلوار کی سیکھی یہ نکالے جوہر

زخمِ عشق پہ اتنا بھی ستم خوب نہیں -
کاٹ اچھی نہیں ہر دم کی یہ دم خوب نہیں

(حضرت سودا اور اسیر کے سوا کسی اور نے مذکر نہیں باندھا +)

کاٹ پھانس (۵) اسمِ مؤنث:- (۱) توڑ جوڑ + کتر بیونت + لگائی بجھائی۔ جُگل خوری۔ لگائی لتری + عیاری۔ چالاکی ؎

دیکھ کر میری عقل جاتی ہے جو تجھے کاٹ پھانس آتی ہے (شوق)

(۲) کسی کے حق یا اُجرت میں کمی و بیشی +

کاٹ پھانس کرنا (۱) فعلِ متعدی:- (۱) توڑ جوڑ کرنا۔ ساز باز کرنا (۲) کسی کی مزدوری یا امانت یا جمع میں جھوٹا سچا حساب لگا کر کمی بیشی کرنا اگلے پچھلے حساب میں وضع کرنا (۳) غیبت کرنا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ لگائی لتری کرنا۔ لگانا بجھانا۔ کٹنی کہنا (۴) بھانجی مارنا۔ بُرائی کرنا +

کاٹ چھانٹ (۵) اسمِ مؤنث:- قطع و برید۔ تراش خراش + چیر پھاڑ + جوڑ توڑ + کتر بیونت + چھٹی اور کٹی ہوئی چیز جو نکمی ہو۔ چھیچھن۔ ریزہ +

کاٹ چھانٹ کرنا (۵) فعلِ متعدی:- (۱) قطع و برید کرنا (۲) کتر بیونت توڑ جوڑ کرنا (۳) حساب میں کمی بیشی کرنا + بیچ میں روپیہ رکھ لینا۔ غبن کرنا۔ خیانت کرنا (۴) کٹنی کہنا۔ بُرائی کرنا۔ جڑ کاٹنا۔ دشمنی کرنا۔ عداوت کرنا (۵) اگلے پچھلے حساب میں وضع کرنا۔ منہا کرنا۔ مُجرا لینا +

کاٹ ڈالنا (۱) فعلِ متعدی:- تراش دینا۔ قطع کر دینا۔ اُڑا دینا۔ قلم کر دینا +

کاٹ کرنا (۱) فعلِ متعدی:- (۱) گھاؤ ڈالنا۔ زخم ڈالنا۔ خراش کرنا۔ چھیلنا (۲) پانی کا اپنے آپ رستہ کر لینا (۳) توڑ کرنا۔ تردید کرنا۔ جواب دینا (۴) بُرِش کرنا۔ ترشنا۔ کاٹنا ؎

بسمل جہان کو ابرو سے خمدار نے کیا کیا کاٹ تہر کا تری تلوار نے کیا (طوبا)

کاٹ کوٹ (۵) اسمِ مؤنث:- (۱) چیر پھاڑ۔ جراحی (۲) کمی بیشی۔ وضع اور مُجرا کرنے کے بعد جیسے "کاٹ کوٹ کر دس روپے نکلتے ہیں" +

کاٹ کوٹ کرنا (۱) فعلِ متعدی:- (۱) چیر پھاڑ کرنا۔ جراحی کرنا۔ اپریشن کرنا (۲) وضع اور مُجرا کرنا + کمی بیشی کرنا +

کاٹ

کاٹ کھانا (۹) فعل متعدی :- ڈس لینا + منہ مارنا + ڈنک مارنا + بڑکی مارنا +

کاٹ کھانے کو دوڑنا (۹) فعل متعدی :- بات بات پر آمادۂ پرخاش و مستعد جنگ و جدل ہونا - گھڑکنا - گھڑکیاں دینا - بدمزاجی سے جواب دینا - پھاڑ کھانے کو دوڑنا - بدمزاجی دکھانا - تندمزاجی اور ترشروئی سے پیش آنا +

کاٹا (ہ) صفت :- (۱) کاٹا ہوا - ڈسا ہوا + نیش زدہ - جیسے "سانپ کا کاٹا سوئے بچھو کا کاٹا روئے" (۲) اسم مذکر :- زخم مار - چوٹ (۳) ایک کلمہ ہے جو کسی بدمزاج یا غصیل آدمی کی بات کے جواب میں کہتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ دیکھو چوٹ کی - ابھی ڈسا ہوتا - سے مارا +

کاٹا اور الٹ گئی (ہ) محاورہ :- ڈس کر پلٹی کھا جانا - (چونکہ ناگن کا قاعدہ ہے کہ وہ آدمی کو کاٹ کر پلٹ جاتی اور اس سے اس کے منہ کا زہر چھالا چھوٹ کر جلد زہر چڑھ جاتا ہے) اس وجہ سے اس کا اطلاق ایسے موذی شخص یا چیز پر ہونے لگا جو پورا پورا نقصان پہنچا کر محض ناآشنا بن جائے ۔

حذر کر اے دلِ ناداں نہ زلفِ یار کو چھیڑ
یہ ناگنی نہ کہیں کاٹ کر الٹ جا رہے ([illegible])

کاٹنا (۹) فعل متعدی :- (۱) بُریدن کا ترجمہ - تراشنا - چھانٹ - اتارنا - تراش اتارنا - ورق اتارنا (۲) درخت چھانٹنا - شاخ قلم کرنا (۳) کترنا - قینچی سے اڑانا ۔

اے چرخ تجھ کو کس نے خاموش کر دیا ہے
کس نے زبان تیری یوں بے گناہ کاٹی ([illegible])

(۴) بیونتنا - قطع کرنا - قطع و برید کرنا (۵) گزیدن یا زخم زدن کا ترجمہ - ڈسنا - ڈنک یا نیش مارنا - کسی زہریلے جانور کا چوٹ کرنا ۔

سودا یہ اُس کے سر سے سیر ہو نہ جائیگا
عاشق کو ملا یا کر تو زلفِ سیاہ کاٹ ([illegible])

(۶) بڑکنا - بڑکی مارنا - منہ مارنا - دانت مارنا - دانت گڑونا - بھنبوڑنا - (۷) گھاؤ ڈالنا - زخم کرنا - خراش پیدا کرنا - جیسے کسی تیز دوا کا زخم میں چرمراہٹ پیدا کرنا (۸) دور کرنا - ترک کرنا - چھوڑنا - تیاگنا - تجنا جیسے "ایسی دوستی پرے کاٹتے ہیں - اس بلا کو بھی سر سے کاٹو" (۹) اڑانا

کاٹ

الگ کرنا - تن سے جدا کرنا - القط کرنا - جیسے سر کاٹنا - ہاتھ کاٹنا - "کاٹے باڑھ نام تلوار کا - لڑے سپاہی نام سردار کا" (۱۰) گزارنا - بسر کرنا + گنوانا - کھونا - ضائع کرنا - مجبوری اور کراہت کے ساتھ گزارنا - چارناچار بسر کرنا ۔

آخر صورت دل بہلنے کی نہیں کوئی مگر
ہجر کے دن کاٹتے ہیں وصل کی تدبیر میں ([illegible])

سردی کا موسم کاٹنا - برسات کاٹنا - مثلاً برسات کاٹ کر جائینگے ۔

یہیمل زندگانی کس طرح کاٹوں خدا بندا - تو مجھ کو اور دل دے کیونکہ تیرا نام داتا ہے (میر سوز)

کچھ فکر زادِ راہ کا کیجے نصیر اب تو تم نے تو عمر اپنی غفلت میں آہ کاٹی (نصیر)

یوں رو کے اُس گلی میں دن رات کاٹتے ہیں
رستے میں جیسے رہرو برسات کاٹتے ہیں ([illegible])

کہتا ہے ہجر میں بس اُس شمع رُو کا دھیان
تو روشنی کے شغل میں روزِ سیاہ کاٹ ([illegible])

(۱۱) بھگتنا - بھرنا - پورا کرنا - جیسے "قید کاٹنا" (۱۲) ذبح کرنا - حلال کرنا - چھری پھیرنا - بڑھانا - ہلاک کرنا + گردن مارنا - قتل کرنا ۔

دل اُس صفِ مژہ سے کس منہ سے پھر ہو دو کش
جن نے کہ ایک پل میں ساری سپاہ کاٹی ([illegible])

(۱۳) طے کرنا - قطع مسافت کرنا ۔

کوئی میدان سے میدانِ جنوں کاٹ کے آئے
مرحلے قطع یہ کیا کیا تھے کئے دور و دراز
کیا غضب ہے تری دیوار سے لگ بیٹھ گئے ٹک
پاؤں بھی کر نہیں سکتے ترے مجبور دراز ([illegible])

شب مانگ میں تمہاری لے رشک ماہ کاٹی
اُلفت کی سرزمین کی یوں دل سے راہ کاٹی ([illegible])

(۱۳) بیچ میں سے نکل جانا - آگے سے چلا جانا - جیسے "بلی یا کتے کا راستہ کاٹ جانا" (۱۴) گھسّی سے اڑانا - جیسے "پتنگ کاٹنا - کنکوا کاٹنا وغیرہ" (۱۵) لکڑی کے تختے یا پورے بنانا - لٹھوں میں سے کڑیاں نکالنا (۱۶) چکانا - نبٹانا - انفصال کرنا - فیصلہ کرنا جیسے "رار کاٹنا - جھگڑا کاٹنا" (۱۷) ٹیلے برابر کرنا - پہاڑ توڑنا - جیسے "پہاڑ میں سے سڑک کاٹنا" - (۱۸) جھاڑی صاف کرکے زمین نکالنا - میدان نکالنا - زمین صاف

کرنا جیسے "جنگل کاٹنا" (۱۹) پانی توڑنا - نہر یا دریا میں سے پانی لینا - جیسے "پانی کاٹنا" (۲۰) نکالنا جیسے "دریا میں سے نہر کاٹنا" - (۲۱) چیرنا - پھاڑنا چاک کرنا - جیسے "علم تشریح یا نہر کے امتحان کے واسطے مُردے کو کاٹنا" (۲۲) درو کرنا - لانی کرنا - لاؤنی کرنا - فصل اُٹھانا جیسے "کھیت کاٹنا" + گھاس کاٹنا (۲۳) وضع کرنا - منہا کرنا - نکالنا - خارج کرنا - جیسے "ہنڈاون یا سود یا بتی یا تنخواہ کاٹنا" (۲۴) پھروتی یا کٹوتی دینا کمیشن دینا - دستوری وضع کردینا - جیسے "بیس روپے سیکڑا کاٹ دینا" (۲۵) چھیکنا - قلم پھیرنا + منسوخ کرنا - رد کرنا + چھیلنا - مک کرنا (۲۶) دخل دینا - بیچ میں بولنا - بات میں مزاحم ہونا - جیسے "بات کاٹنا" (۲۷) تردید کرنا - توڑنا - اعتراض کرنا - رد و قدح کرنا - رد و کد کرنا - دلیل یا برہان کا رد کرنا - دعویٰ توڑنا - جھوٹ ثابت کرنا - بطلان کرنا - غلط ٹھیرانا - کھنڈن کرنا جیسے "دلیل کاٹنا" (۲۸) رنگ جُدا کرنا + رنگ نکالنا - رنگ اُتارنا - رنگ اُڑانا جیسے "رنگ کاٹنا" (۲۹) عو: - ٹکڑے کرنا - پُرزے اُڑانا - بوٹیاں کاٹنا - مارنا - پیٹنا - چھیتنا جیسے "ورے تو آ تجھے کیسا کاٹوں ہوں" (گنوار عو) (۳۰) لشکری: - میلہ اُٹھانا - گھورا اُٹھانا - کمانا جیسے "ٹٹی کاٹنا" (۳۱) کمانا - حاصل کرنا - کھینچنا - گھسیٹنا - غبن کرنا - سمیٹنا جیسے "اس نے تو اس ریاست سے ہزاروں کاٹے اور اُڑائے" (۳۲) چلتی گاڑی یا کراچی وغیرہ میں سے کچھ مال اسباب نکال لینا - جیسے کراچی کاٹنا - گاڑی کاٹنا" (۳۳) ریل گاڑی کو ٹرین میں سے جُدا کرنا - قطار سے علیحدہ کرنا (۳۴) جسم میں چُبھنا یا کسی چیز کا بدن کو تکلیف دینا جیسے "موٹا کپڑا تو اس نازک بدن کو کاٹتا ہے" (۳۵) حشرات الارض یا مچھر یا کھٹمل - پستو جوں وغیرہ کا جسم سے خون پینا (۳۶) تاش یا گنجفہ کی بازی میں سے پتے اُٹھانا + پتے چھانٹ کر دینا (۳۸) شاذ: - شرمانا - لجانا - شرم دلانا (علیٰ ہذا القیاس ہر ایک موقع پر اپنے آپ معنی بتا سکتا ہے جس کا یہاں لکھنا موجب تطویل ہے) +

کاٹنے کو دوڑنا یا کاٹنے دوڑنا (ہ) فعل لازم: - (۱) دیکھو کاٹ کھانے کو دوڑنا یا کاٹ کے مشتقات میں مصرعہ

کاٹنے کو دوڑے ہے ماہتاب آب مجھے

(۲) ناگوار گذرنا - ہوا لگنا ؎

چاندنی رات میں وہ ماہ جو یاد آتا ہے کاٹنے دوڑتے ہیں مجھ کو در و بام سفید (آتش)

ہجر میں مثل پلنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورتِ دیبا مجھے۔ (ہجر)

(۳) ویران اور اُجاڑ معلوم دینا ؎

دن کٹا جایئے اب رات کدھر کاٹنے کو۔
جب سے تو پاس نہیں دوڑے ہے گھر کاٹنے کو * (ذوق)

کالو (ہ) ندا (عوام): - اصل میں ایک گالی ہے جس سے مُراد لیتے ہیں جاؤ نالش کرو - ہمارا کیا کر سکتے ہو - جو کچھ کرنا ہو کر لو جیسے "کاٹو پانی پت میں رہتے ہیں" + (اس کے ساتھ ایک واہیات قصہ بھی ہے جو قلم انداز کیا گیا) +

کاٹو تو خون نہیں / کاٹو تو لہو نہیں (۱) محاورہ: - یعنی خوف کے باعث بدن میں لہو کی بوند نہیں رہی - تمام جسم زرد اور سرد ہوگیا نہایت صدمہ گذرنے - خوف طاری ہونے اور رنگ رہ جانے کے موقع یا اُس کے اظہار پر بولتے ہیں ؎

تری تصویر جس دم بزم میں آتی ہے پھر اُس دم
جو کاٹو تو لہو مطلق نہیں ہوتا حسینوں میں (...)

کاٹھ (ہ) اسم مذکر: - (۱) لکڑی - چوب - لکڑ - خشب (۲) ایک بھاری اور موٹا لٹھا جس میں مجرموں کا پاؤں ٹھونکنے کے واسطے چھید کر دیتے ہیں - اصل میں یہ دو برابر کے ترشے ہوئے لکڑ ہوتے ہیں - جن میں مجرموں کا پاؤں رکھ کر دونوں کو ملا دیتے اور اُوپر سے قفل جڑ دیتے ہیں - لال خاں کا لکڑا - فارسی میں کلندر - کلندہ - قلندر کہتے ہیں - عربی میں مقطرہ (۳) صفت: - سخت - درشت + مشکل - دشوار - کٹھن (۴) کندۂ ناتراش - محض بے وقوف (۵) عوام: - بے درد - بے رحم - کٹھور - نردئی +

کاٹھ پتلی (ہ) اسم مؤنث: - کٹھ پتلی زیادہ بولتے ہیں - لکڑی کی بنی ہوئی پتلی - لکڑی کا بُت - لکڑی کی گڑیا - لعبت چوبین +

کاٹھ چبانا (ہ) فعل متعدی (ہندو): - روکھے سوکھے دن کاٹنا - تنگی میں بسر کرنا - مشکل سے بسر اوقات کرنا - دنوں کو دھکا دینا +

کاٹھ کا (ہ) اسم مذکر: - (۱) کاٹھ کا اُلو کا مخفف (۲) صفت: - چوبین - لکڑی کا بنا ہوا +

کاٹھ کا اُلّو (ہ) اِسمِ مذکّر:۔ محض بے وقوف۔ اوروں کی عقل پر چلنے والا۔ مودھو۔ بچھیا کا باوا۔ مُورکھ۔ کُندۂ ناتراشیدہ۔ کودن۔ گاؤدی۔ احمق۔ نادان + منحوس +

کاٹھ کا گھوڑا (ہ) اِسمِ مذکّر:۔ (۱) لنگڑے آدمی کی لکڑی۔ لاٹھی۔ عصا۔ بیساکھی (۲) لکڑی کا بنا ہوا گھوڑا جیسے لنگڑ دین بولتے ہیں کاٹھ کا گھوڑا۔ لوہے کا زین (۳) لکڑی کا زینہ +

کاٹھ کباڑ (ہ) اِسمِ مذکّر:۔ انگڑ کھنگڑ۔ ٹوٹا پھوٹا اسباب۔ گھر کا نکما سنکما اسباب +

کاٹھ کٹوّل بانسلی (ہ) اِسمِ مذکّر:۔ بچّوں کے ایک کھیل کا نام۔ جس میں آنکھ مچولی کی طرح آنکھیں بند کرنے اور لکڑی کو چھونے پھرتے ہیں۔ جہاں کوئی لکڑی سے علیحدہ ہُوا اور اُسے چور نے پکڑ لیا۔ بس پھر وہی چور بن جاتا ہے۔ چونکہ چور اس میں یہ فقرہ کہتا پھرتا ہے کہ "کاٹھ کٹوّل بانسلی پھنبیری میرا نام" اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

کاٹھ کوڑا چلنا (ہ) فعل لازم (ہندو گنوار):۔ زور چلنا۔ بس چلنا۔ حکم چلنا۔ کاٹھ میں پاؤں دینے اور کوڑے مارنے کا اختیار ہونا۔ جس کا کاٹھ کوڑا چلے وہی چاہے جسے پکڑ بلائے ؛

کاٹھ کی بھمبو (ہ) اِسمِ مؤنث:۔ (۱) کاٹھ کی موٹی اور بدنی پُتلی (۲) احمق۔ سٹلّو +

کاٹھ کی گھوڑی (ہ) اِسمِ مؤنث:۔ (بھجنوں میں) تابوت۔ ارتھی جنازہ +

کاٹھ کی مورتی اور چندن ہار؟ (ہ):۔ (۱) کہاوت:۔ بدشکل آدمی کا بناؤ سنگار (۲) تعجب اور بداقبالی کے اظہار کی طرف بھی اشارہ ہے۔ لیکن اس صورت میں راجہ بھوج اور کاٹھ کی مورتی کے ہار نگل جانے اور بعد میں اقبال کا زمانہ آنے پر اُگل دینے کی حکایت پر تلمیح ہے۔ جس کا قصّہ ہم آگے جاکر "کہاں گنگا تیلی اور کہاں راجہ بھوج" میں نقل کرینگے +

کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی (ہ) کہاوت:۔ بار بار جھوٹ دغابازی۔ حیلہ وجعلسازی فروغ نہیں پاتی۔ فریب زیادہ نہیں چل سکتا (چونکہ کاٹھ کی ہانڈی ایک دفعہ ہی میں جل کر کام سے جاتی رہتی ہے اسی طرح آدمی کا اعتبار ایک آدھ دفعہ کے جھوٹ میں جاتا رہتا اور پھر ساکھ

نہیں رہتی ہے) +

کاٹھ میل (ا) اِسمِ مذکّر:۔ ڈاک گاڑی + (یہ لفظ انگریزی کارٹ میل (Cart Mail) یعنی میل کارٹ سے بگاڑ کر بنالیا ہے) ؛

کاٹھ میں پاؤں ٹھونکنا (ہ) فعل متعدّی:۔ لال خاں کے لکڑے سے باندھنا۔ قید تنہائی کرنا +

کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا یا دینا (ہ) فعل متعدّی:۔ مجرم کے پاؤں میں کاٹھ ڈالنا۔ مجرم کو لال خاں کے لکڑے میں پھنسانا + پاؤں میں بیڑی ڈالنا۔ قید کرنا۔ آنے جانے سے روکنا۔ حوالات کرنا +

کاٹھ ہوجانا (ہ) فعل لازم:۔ بالکل بے حس وحرکت اور بُت ہوجانا۔ گنگ صم ہوجانا۔ ساکت اور خاموش ہوجانا + اکڑجانا۔ سخت ہوجانا۔ ساکت اور خاموش ہوجانا۔ پتھر بن جانا +

کاٹھی (ہ) اِسمِ مؤنث:۔ (۱) جسم۔ جسامت۔ جیسے "اُس کی کاٹھی اچھی ہے۔ عمر کا پتا نہیں معلوم ہوتا"۔ انگلیٹ + (۲) قالب۔ ڈھانچ۔ پنجر ڈھانچا۔ ٹھاٹھر (۲) میان۔ تلوار کا نیام ؛ غلاف + خانۂ شمشیر۔ جفن (۳) گھوڑے کا پُٹھے کا زین جس کے نیچے لکڑی ہوتی ہے +

کاٹھی دھرنا یا کسنا (ہ) فعل متعدّی:۔ گھوڑے پر زین یا کاٹھی رکھ کر اُسے تیار کرنا۔ چارجامہ ڈالنا ؛

کانی اُنگلی پر نہ موتنا (ہ) فعل متعدّی (عو):۔ ایسا کاہل اور بے درد ہوجانا کہ اگر کسی زخم پر اُس کے اچھا ہوجانے کے واسطے کہیں کہ ذرا پیشاب کردے تو بھی نہ ہوسکے۔ جیسے "کیا مقدور جو کسی کی کانی اُنگلی پر مُوت سکے (چتر بہنیلی) نہایت سخت دل کا بجو اور بے رحم ہوجانا۔ ذرا سا کام کرکے نہ دینا + (ہمارے لالہ صاحب اُردو زبان کے موجد نے اپنی مخزن میں اس کی وجہ تسمیہ کیا عمدہ کہی ہے کہ یکھنے سے تعلق رکھتی ہے) +

کاٹے کھانا (ا) فعل متعدّی:۔ نہایت ناگوار گزرنا۔ زہر لگنا۔ ازحد بُرا لگنا + پھاڑ کھانے کو دوڑنا۔ خوفناک معلوم دینا + تکلیف دہ اور آزار رساں ہونا ستانا۔ تکلیف دینا ؎

دوپہر کی بوسہ بازی میں یہ کہنا اُن کا ہائے
دھوپ کاٹے کھاتی ہے جی چھوڑ پردے خس کے دو
} (رنگین)

فراقِ یار آہو چشم میں گھر کاٹے کھاتا ہے گماں نیستاں کا ہے مجھ کو شیر قالی پر (امیر)

کاٹے کھاتی ہے فرشتوں کی بھی صورت گوری
اس قدر خوگر ہوا ہوں کنج تنہائی کے ساتھ (؟)

کاٹے کھاتا ہے گھر ابھی سے ہمیں   دُور ہے موسم بہار ابھی (عارف)

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شمشیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں (؟)

کاٹے کٹے نہ مارے مرے (ہ) محاورہ:- نہایت سخت جان آدمی اور کار اہم کی نسبت بولتے ہیں - نہایت کٹھن - از حد مستحکم و مضبوط

نہ کاٹے کٹے جو نہ مارے مرے   وہ ناز و ادا پر تمہارے مرے (الاعلم)

کاٹے نہ کٹنا (ا) فعل متعدی:- دوبھر ہونا - اجیرن ہونا کٹھن اور سخت ہونا کسی طرح تمام نہ ہونا ؎

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے   دن عیش کے گھڑیوں میں گذر جاتے ہیں کیسے (شہیدی)

کاج (ہ) اسم مذکر:- (۱) کام - کار - کاریج - دھندا - جیسے "آپ کاج مہا کاج"

نین تو وہ سراہیئے جن نین میں لاج
بڑے ہوئے اور بکھ بھرے وہ نینا کس کاج (؟)

(۲) کسی بوڑھے آدمی کے مرجانے کی بڑی بھاری ضیافت جیسے "روٹی یا کھانا کرنا بھی کہتے ہیں" (۳) شادی کا کاروبار (۴) بوتام کا گھر - بٹن کا گھر - ہول +

کاج بنانا (ا) فعل متعدی:- بوتام کا گھر بنانا - ہول بنانا - بٹن کے واسطے کسی کپڑے میں سوراخ بنانا +

کاج کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) مردے کی روٹی کرنا - مردے کی بابت ضیافت کھلانا (۲) کوئی بڑا کام کرنا - (۳) بوتام کا گھر بنانا +

کاجل (ہ) اسم مذکر:- چراغ کا دھواں جو ٹھیکرے یا کسی چیز پر پار کر آنکھ میں لگاتے یا چکنا کرکے اسی کام کے واسطے ڈبیا میں رکھ چھوڑتے ہیں - دُودِ چراغ ؎

کاجل ڈالوں کرکرا اور سُرمہ دیا نہ جائے   ان نین میں پی بسے دوجا کون سمائے (دوہا)

ہجر جاناں میں نہیں ظلمت سے کم نور سحر
دیدۂ سیارہ و ثابت میں کاجل ہو گیا (؟)

کاجل پارنا (ہ) فعل متعدی:- دُودِ چراغ گرفتن کا ترجمہ - چراغ کی لو کے اوپر سرپوش رکھکر کاجل اکٹھا کرنا - کسی ٹھیکرے کو لو پر رکھ کر اس میں دُھواں جمانا +

کاجل دینا یا سارنا (ہ) فعل متعدی:- آنکھوں میں کاجل لگانا - جیسے "کاجل سب کو دینا آتا ہے پر جیتون بھانت بھانت ہے (کہاوت) +

کاجل کا تِل (ہ) اسم مذکر:- وہ خال جو معشوق لوگ خوبصورتی کے واسطے کاجل سے اپنے رخساروں پر بنا لیتے ہیں ؎

لگاؤ نہ کاجل کے تل اپنے منہ پر   ابھی خاک میں گر کے اختر ملینگے (الاعلم)

تیرہ بختوں نے بڑھایا حُسن دونا یار کا   تل ہے کاجل کے گُل رخسار لالہ ہو گیا (برق)

کاجل کی کجلوٹی اور پھولوں کا سنگار؟ (ہ) کہاوت:- یعنی صورت وہ کچھ بناؤ یہ کچھ - جب بدصورت آدمی زیادہ بناؤ سنگار کرتا ہے تو اس کی نسبت کہتے ہیں +

کاجل کی کوٹھڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) وہ مکان جہاں اکٹھا کاجل پارا جاتا ہے - جیسے "کاجل کی کوٹھڑی میں جو جائیگا - اگر نہ کالا ہوگا تو ٹیکا جب بھی لگ جائیگا (۲) بدنامی کا گھر - محل بدنامی - کلنک استھان - خراب صحبت وہ جگہ جہاں جانے سے بدنامی حاصل ہو - عیب لگنے کا مقام جیسے کاجل کی کوٹھڑی میں جو جائیگا اُسی کے ٹیکا لگیگا ؎

اُلفت کے داغ سے داغِ عشاق کیا بچیں ؛ کاجل کی کوٹھڑی ہے تمہاری سیاہ آنکھ
اُس چشم سرمگیں سے محبت ہوئی اسیرؔ ؛ کاجل کی کوٹھڑی میں گرفتار ہو گیا (اسیر)

دھبہ نہ کیوں لگے نظر شوقِ دید کو ؛ ہاں چشم سُرمہ سا ہے وہ کاجل کی کوٹھڑی (نکہت)

کاجل کی کوٹھڑی میں دھبے کا ڈر (ہ) کہاوت:- بدنام جگہ میں بدنامی کا خوف + دنیا میں آلایش معاصی سے بچنا محال اور دشوار ہے +

کاجل گھُلانا (ا) فعل متعدی:- دیکھو کاجل لگانا +
(سرمہ کی نسبت دہلی میں اور کاجل کی نسبت لکھنؤ میں لفظ گھُلانا بولتے ہیں) +

کاجل لگانا (ا) فعل متعدی:- آنکھوں میں سرمہ کی طرح دودہ چراغ کا استعمال کرنا +

کاجو بھوجو (ا) صفت:- (۱) نہایت نازک - جیسے کانچ شیشہ وغیرہ کی چیز - چوڑی کی مثال - ناپائدار - سریع الزوال - بودا (۲) بازارو - رسمی - لفافہ کا - دکھاوے کا - دیکھنے کا ہلکا - اشارے سے ٹوٹ جانے والا - وہ چیز جسے کاریگر نے باعتبار ظاہر تو نہایت خوشنما اور دلفریب بنایا ہو مگر پائدار نہ ہو

کاجو بھوجو ہوا کرتا ہے جہیز و گہنا   دیکھ جھومر ترا امراؤ بہو لوٹ پڑا (بی راحت)

(یہ لفظ کانڈا اور بھوج پتر سے جو دونوں نازک اور کم طاقت چیزیں ہیں -

بنایا گیا ہے اوّل میں کاغذ سے کاغد ہوا پھر غین حذف ہو کر کاذ۔ عوام نے چونکہ ذال کا لفظ اُن کی زبان سے نہیں نکلتا۔ کاجو بنا لیا۔ بھوج پتر سے بھوجو ہو جانا بہت آسان ہے۔ پس اس طرح پر کاجو بھوجو بنا لیا گیا۔ جو لوگ اس کے معنی میں نازک مزاج امیرزادے یا کے لکھتے ہیں۔ شاید خاص اُن کی چار دیواری میں آدمی کی نسبت یہ لفظ بولا جاتا ہوگا) +

کاجی (ہ) صفت (ہندو):- کاجی۔ کام میں مصروف رہنے والا۔ دھندے میں لگا رہنے والا +

کاچ یا کانچ (ہ) اسم مؤنث:- زُجاج۔ شیشہ۔ ایک قسم کا سخت چمکدار مادہ جو ریتہ اور کھاری یعنی سجّی کے ذریعے سے بنایا جاتا ہے (اصل میں یہ مادہ کانس کے جلنے سے ڈھیم کی صورت میں جمع ہو جاتا ہے چنانچہ اس کی ابتدا اسی طرح پر ہوئی تھی کہ مصر کے کسی قافلہ نے ایک مقام پر جو بہت سی کانس جلائی تو وہاں یہ مادہ آگ سے پگھل کر جمع ہو گیا اور اُسی سے پھر لوگوں نے ظروف بننے کی صلاحیت معلوم کر کے مختلف چیزیں بنانی شروع کر دیں۔ ہندی زبان میں جو کاچ اس کا نام پڑا۔ اُس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مادہ کانس میں زیادہ تر موجود ہے) +

کاچھ (ہ) اسمِ مذکر (ہندو):- (۱) دھوتی کا وہ حصّہ جو پیچھے اُڑسا جاتا ہے دھوتی کا لانگ (۲) زانو کے اوپر کا حصّہ۔ جانگ۔ جنگا سا (۳) جانگیا۔ کاچھا۔ کچھنا۔ کچھنی۔ گھٹنّا (۴) لباس۔ بانا۔ بھیس۔ رُوپ +

کاچھ کچھنا (ہ) فعل متعدّی (ہندو):- روپ بھرنا۔ سوانگ بھرنا۔ بانا پہننا لباس یا پوشاک اختیار کرنا۔ پہننا اوڑھنا۔ جیسا کاچھ کچھے ویسا ناچ ناچے (کہاوت) مصرعۂ نظیر ع

سب کاچھ کچھے سب ناچ نچے اُس رسیا چھیل رجھانے کو

کاچھ کھولنا (ہ) فعل لازم (گنوار):- لنگوٹہ کھولنا۔ مجامعت کے واسطے ننگا ہونا + بے حیا ہونا۔ ننگا ہونا۔ بے حیا اور بے شرم بننا + ازار بند کھولنا۔ لہنگا اُتارنا +

کاچھا (ہ) اسمِ مذکر:- جانگیا۔ ایک قسم کا لنگوٹا جسے پہلوان باندھتے اور وہ سموسے کی شکل کا ہوتا ہے اس سے چوتڑ پورے ڈھک جاتے ہیں۔ مگر آگے کی بےستری بدستور قائم رہتی ہے + گھٹنّا +

کاچھا باندھنا یا کسنا (ہ) فعل متعدّی:- لنگوٹہ باندھنا۔ کُشتی کے واسطے لنگر کسنا +: جانگیا پہننا +

کاچھن (ہ) اسم مؤنث:- کاچھی کی عورت۔ ہندو کنجڑن۔ مالن + ہندو ترکاری فروش عورت +

بڑے آج لائی جو ہے بیر کاچھن ۔۔۔ چکا تو دیتی ہے کیوں سیر کاچھن (رنگین)

تھی ماتھی پر جلوئی اک کالی سی کاچھن ۔۔۔ لو ساب تیرا تھا نہ وہی دیوکی نندن (انشا)

کاچھی (ہ) اسم مذکر:- ہندو کنجڑا۔ سبزی فروش۔ ہندو ترکاری بیچنے والا مالی کی ایک قوم +

کاخ (ف) اسمِ مذکر:- بلند عمارت۔ محل۔ ایوان۔ قصر۔ کوشک۔ رنواس۔ راج مندر۔ راج بھون +

کاذِب (ع) صفت:- صادق کا نقیض۔ جھوٹا۔ باطل۔ دروغگو +

کار (ف) اسم مذکر:- (۱) کام۔ دھندا۔ کاج۔ امر + فعل۔ عمل۔ کرتوت۔ کرتب۔ کرم (۲) صنعت۔ ہُنر۔ پیشہ۔ حرفت (۳) کشت۔ زراعت۔ کھیتی۔ باڑی (۴) جنگ و جدل۔ قتال و جدال۔ پیکار۔ لڑائی (۵) مطلب۔ مُراد۔ مقصد۔ مقصود (۶) شغل۔ مصروفیت (۷) سخن۔ بات۔ لیکن یہ معنی صرف شعرائے فارس کے کلام میں آتے ہیں۔ حکیم اسدی نے بھی اسی معنی میں باندھا ہے (۸) معاملہ۔ بیوہار (۹) ا۔ عو:- کوئی بڑی شادی یا تقریب۔ کاریج (۱۰) واسطہ۔ غرض۔ تعلق +

کار آزمُودہ (ف) صفت:- تجربہ کار۔ کام کیا ہوا۔ بھگتا ہوا۔ کاردان آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ واقفکار +

کار آمد (ف) صفت:- مفید مطلب۔ کام کا۔ برتنے کے لائق۔ فائدہ مند۔ سودمند۔ پھل دایک۔ نافع +: شخص کار آمدنی +

کاربار (ف) اسمِ مذکر:- (۱) کام کاج۔ شغل۔ مشغلہ (۲) لین دین۔ بنج بیوپار۔ داد و ستد +

کارباری (ف) اسم مذکر:- (۱) کامی۔ کاجی (۲) کارندہ۔ متصدّئ امورِ سلطنت۔ منصرم۔ مہتمم۔ کامدار۔ مدارالمہام (۳) تاجر۔ سوداگر۔ بنج بیوپار کرنے والا +

کاربراری (ف) اسمِ مؤنث:- مطلب برآری۔ گوں نکالنا۔ کام نکالنا۔ انجام کار۔ کارروائی۔ اجرائے کار + تعمیل۔ انجام دہی۔ بجا آوری۔ عمل +

کاربند (ف) صفت:- تعمیل کرنیوالا۔ عمل میں لانے والا + محکوم۔ فرماں بردار۔ مطیع۔ پَیرو +

کاربند ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) عامل ہونا۔ تعمیل کرنا (۲) فرض ادا کرنا۔ اپنے کارِ متعلقہ کا پُورا پُورا انجام دینا +

کارپرداز (ف) اسمِ مذکر:- کارکن۔ سربراہ کار۔ مہتمم۔ منتظم۔ منصرم۔

مدار المہام + گماشتہ - کارندہ - کامدار +

کارپردازی (ف) اسمِ مؤنث :- اہتمام - انصرام - کارروائی - سربراہی + گماشتہ گری - کارندگی +

کارِ ثواب (ف + ع) اسمِ مذکر :- نیک کام - بھلائی کا کام - دھرم - سکرم - پھل (ایک وہ کام جس کے صلے میں عاقبت کی نعمت ملے - خدا واسطے کا کام - للہ کا کام +

کارچوب (ف) اسمِ مذکر :- (۱) وہ لکڑیاں یا اوزار جن پر جولاہے تانی پھیلا کر بنتے ہیں - منبج (۲) ا :- ایک قسم کا کشیدہ جو لکڑی کے چوکھٹے پر پھیلا کر کاڑھا جاتا ہے (۳) ا :- زردوز - گلکار - چکن ساز - کشیدہ کار (۴) ا :- زردوزی کام کیا ہوا (۵) ا :- زردوزی - گلکاری - چکن سازی - کشیدہ کاری (۶) ا :- وہ چوکھٹا یا ڈھانچا جس پر کپڑا تان کر زردوزی کا کام کرتے ہیں +

کارچوبی (ف) اسمِ مؤنث :- (۱) گلکاری - زردوزی - کشیدہ کاری - چکن سازی - (۲) صفت :- زردوزی کیا ہوا +

کارِ خانگی (ف) اسمِ مؤنث :- نج کا کام - ذاتی معاملات +

کارخانہ (ف) اسمِ مذکر :- (۱) کارگاہ - کام کرنے کی جگہ + کام کرنے کا مکان - چیزوں کے بنانے اور تیار کرنے کا مقام (۲) دکان - کوٹھی - نج استھان - بیوپار گھر (۳) ا :- ایک قسم کی اونچی چوکی جس پر بیٹھ کر گوٹہ کناری بنتے ہیں - جولاہوں کی کرگہ (۴) ا :- کاروبار - کام دھندا - کام کاج ؎

نگاہِ مست نے اُس کی لٹائی خانقاہ ساری
پڑا ہے برہم اب تک کارخانہ زہد و طاعت کا

کہا تھا جو نسیم تجھے سب سُنا چکے   نزدیک اختتام ترا کارخانہ ہے (نسیم)

(۵) ا :- معاملہ - حساب - دھندا - معاملات - جیسے دُنیا کا یہی کارخانہ ہے

سرور کوئی تجھ کو بھلا یا بُرا کہے   دُنیا کے کارخانے ہیں بھائی خبر نہ ہو (سرور)

بڑا رتبہ ہے انساں کا نہ مشتِ خاک اسے سمجھو
یہی ہے دخل ہے جس کو خدا کے کارخانے تک

بیگانہ دیکھا ہر اک یگانہ دیکھا   اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا
جس کو دیکھا غرض غرض کا اپنے   دُنیا کا عجب کارخانہ دیکھا

(۶) ا :- قدرتِ حق - تماشائے حق - مایا - نیچر - معاملات الٰہی - خدا کے کاروبار ؎

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے

سیکڑوں ہست کئے نیست سے پھر نیست   کارخانے یہی اللہ تعالٰے کے رہے (اسیر)

سیرِ بُت خانے کی جب تک کہ نہ کی تھی ہم نے
کارخانہ ہی نہ تھا شان خدا کا دیکھا

(۷) پنجاب :- اندام نہانی - فرج - قُبل +

کارخانۂ الٰہی (ف + ع) اسمِ مذکر :- معاملاتِ خدا - ایشور کی مایا - قدرتِ خدا - جیسے کارخانۂ الٰہی میں کسی کو دخل نہیں ہے +

کارخانہ پھیلانا (ا) فعل متعدی :- کاروبار شروع کرنا - بنج بیوپار کرنا - تجارت کا ڈھیر ڈالنا - کام پھیلانا +

کارخانہ دار (ا) اسمِ مذکر :- (۱) صاحب کارگاہ - مالک کارخانہ - وہ شخص جس کا کاروبار ہو - کوٹھی کا مالک (۲) ا :- خانساماں + میرساماں - داروغۂ باورچی خانہ - بکاول +

کارخانہ داری (ا) اسم مؤنث :- کارخانہ کی افسری - کارخانہ کا کام +

کارخانہ کھولنا یا کرنا (ا) فعل متعدی :- دیکھو کارخانہ پھیلانا +

کارِ خیر (ف + ع) اسمِ مذکر :- (۱) بھلائی یا ثواب کا کام - نیک کام (۲) لڑکی کا نکاح - فاتحہ خیر (۳) کنیا دان +

کاردار (ف) اسمِ مذکر :- عُہدہ دار - منصب دار - عملدار - عامل - وزیر یا بادشاہ کے آگے کام کرنے والا +

کارداں (ف) صفت :- (۱) واقفکار - تجربہ کار - معاملہ فہم - حقیقت کار سے آگاہ (۲) اُستاد - ہُنرمند - کاریگر (۳) قدردان - کارشناس +

کارروائی (ف) اسمِ مؤنث :- (۱) کار اجرائے - اجرائے کار - کار برآری - کام نکالنا - گوں نکالنا - کام چلانا ؎

سوزِ دل کون بُجھائے کہ نہیں چشم میں اشک   پر ہے کچھ خون جگر کارروائی کرتا (ذوق)

(۲) کام - دھندا (۳) تعمیل - کارگذاری - برتاؤ - عملدرآمد (۴) قانون - ضابطہ - دستورالعمل (۵) انتظام - بندوبست - تدبیر - انصرام - اہتمام + پیروی - (۶) ا - بازاری :- مجامعت (۷) قانون :- روبکاری - پیشئے عدالت کا عملدرآمد - روئداد عدالت +

کارروائی کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) کارگزاری کرنا + کام چلانا - کام نکالنا - کار اجرائے کرنا - اجرائے کار کرنا ؎

کار

سوز دل کو ان بجھائے کہیں چشم اشک　بر ہے کچھ خون جگر کا مدوا بھی کرتا (ذوق)

وہ سیہ مست ہوں کہ نہ پائی اگر شراب　کی خون دل سے کار سواتی تمام رات (ناظم)

(۲) تعمیل کرنا۔ عمل کرنا (۳) فرض ادا کرنا۔ ڈیوٹی بجا لانا (۴) بازاری:۔ مجامعت کرنا (۵) گوں نکالنا۔ مطلب نکالنا (۶) بیر دیئے مقدمہ کرنا +

کارزار (ف) اسم مؤنث:۔ لڑائی۔ جنگ۔ جدل۔ محاربہ۔ پیکار۔ جد و۔ مصاف ان۔ حرب۔ نبرد۔ رزم۔ معرکہ (یہ لفظ کار بمعنی کاج اور زار بمعنی جگہ سے مرکب ہے چونکہ وہ محل کثرت کار و موقع حرکات مردان ہے۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

کارساز (ف) صفت:۔ کام بنانے والا۔ کام سنوارنے والا + صانع + قادر مطلق +

کارسازی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کام کرنا یا بنانا۔ درستیٔ کار (۲) صنعت۔ ہنر۔ حرفت (۳) (ا)۔ چالاکی۔ عیاری۔ کارستانی۔ مکاری۔ دغابازی۔ دھوکا بازی +

کارشناس (ف) صفت:۔ (دیکھو کار آزمودہ) +

کارفرما (ف) اسم مذکر:۔ کام لینے اور کام دینے والا۔ حاکم۔ بادشاہ۔ کام بتانے والا۔ حکم کرنے اور چلانے والا۔ کمانڈر۔ کمانیر ؎

نشہ سر سے سودا ہوا چاہتا ہے　جنوں کارفرما ہوا چاہتا ہے　(حالی)

کارکردہ (ف) صفت:۔ (دیکھو کار آزمودہ) +

کارکن (ف) اسم مذکر:۔ کاردار۔ عامل۔ کارندہ۔ مینیجر۔ سربراہ۔ مختار + وزیر۔ اہلکار۔ عملہ فعلہ۔ محافظ دفتر +

کارگاہ (ف) اسم مذکر:۔ کارخانہ۔ کرگہ۔ کام کرنے کی جگہ۔ جولاہوں کے کپڑا بننے کا گڑھا +

کارگر (ف) صفت:۔ (۱) مؤثر۔ سریع التاثیر۔ تیر بہدف۔ تاثیر بخش۔ گنی۔ گن کرنے والی (۲) مفید۔ فائدہ مند۔ پھل دایک۔ سود مند (۳) کاری۔ مہلک۔ ہلاک کنندہ۔ بھاری۔ گہرا +

کارگر ہونا (ف) فعل لازم:۔ مؤثر ہونا + مفید ہونا۔ گن کرنا۔ کاری ہونا۔ بھاری ہونا

ہاتھ تو ہلکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا　زخم پر قسمت سے میرے کارگر اچھا ہوا (ذوق)

کارگزار (ف) صفت:۔ نہایت کام کرنے اور حکم بجا لانے والا۔ عامل۔ کام میں چست۔ کام میں ہوشیار۔ خدمت گزار۔ فرماں بردار۔ مطیع۔ کارپرداز + چتر۔ چالاک۔ چوکس۔ مستعد۔ لوگوں کا کام بر لانے والا۔ حاجت روا +

کارگزاری (ف) اسم مؤنث:۔ ادائے فرض۔ خدمتگذاری۔ تعمیل۔ فرمانبرداری۔ خدمت۔ ملازمت۔ نوکری + مستعدی۔ ہوشیاری۔ کار برآری +

کارنامہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) جنگ نامہ۔ رزم نامہ (۲) وہ تصاویر کا مرقع جو مصور

کار

کاریگری اور اظہار کمال کے واسطے بہت کوشش سے تیار کر کے رکھتا ہے (۳) بہادری یا کسی کارگزاری کی سند۔ تمغۂ بہادری (۴) تواریخ۔ ہسٹری۔ واقعات (۵) قانون سلطنت۔ دستور العمل۔ ضابطہ۔ آئین +

کاروبار (ف) اسم مذکر:۔ (دیکھو کاربار) دھندا۔ جیلہ۔ شغل۔ کام کاج ؎

یکار ہے مجھے فرصت ہے رات دن　وہ کاروبار حسرت و حرماں نہیں رہا (مومن)

پوچھتے کیا ہو سوز کو یارو　کونسا کاروبار کرتا ہے
ایک مدت سے ہے جو خاک نشین　کچھ تو وہ خاک بار کرتا ہے　(سوز)

(اس جگہ بار مرادف کار ہے) +

کاربان (انگلش Carbon) اسم مذکر:۔ وہ اصلی زہریلا اور بسیط مادہ جو اکثر ہیرے یا جلی ہوئی چیز اور علی الخصوص کانی کوئلے یا پیسے میں زیادہ تر پایا جاتا اور تیزاب کی آمیزش سے نمک بن جاتا ہے +

کاربانک (انگلش Carbonic) صفت:۔ کاربون سے منسوب کاربون کا۔ کوئلہ کا +

کاربانک ایسڈ (انگلش Carbonic Acid) اسم مذکر:۔ کوئلہ کا تیزاب +

کاربانک ایسڈ گاس (انگلش Carbonic Acid Gas) اسم مؤنث:۔ وہ زہریلی ہوا جو زندہ حیوانات کے سانس اور نباتات سے بکثرت نکلتی ہے +

کارتوس (ا) اسم مذکر:۔ انگریزی کارٹرج (Cartridge) کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ وہ کاغذی انگشتی نل جس کے آخر میں گولی اور باقی حصے میں بارود بھری ہوتی اور اسے بندوق میں بھر کر سر کرتے ہیں۔ ٹوٹا ؎

رومی نے کچھ کیا نہ کیا شاہ روس نے　جھگڑا اٹھایا ہند میں پس کارتوس نے (منصف)

(بغیر گولی کا بھی کارتوس ہوتا ہے) +

کارٹرائی (انگلش Cartry) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا موٹا ابھری دھاری یا ڈوری کا مضبوط کپڑا جس کا بیجا سہ گھوڑے کی سواری کے تت بنتے ہیں +

کارج (س) اسم مذکر (ہندی):۔ کام۔ کاج (۲) تقریب۔ لوگوں کے جمع کرنے کا سبب (۳) غرض۔ مطلب۔ مقصد۔ مدعا۔ معاملہ۔ گوں۔ ارادہ (۴) سبب۔ باعث۔ (۵) پیشہ۔ حرفہ (۶) بوڑھے کے مرنے کی رسوئی +

کارج رچانا (ہ) فعل متعدی (ہندی):۔ شادی پھیلانا۔ کوئی تقریب کرنا +

کارد (ف) اسم مذکر:۔ چاقو + چھری + چھرا +

کارڈ (انگلش Card) اسم مذکر :- (۱) ملاقات کا ٹکٹ جس پر ملنے والے کا نام ہوتا ہے (۲) پتا - ورق (۳) وہ سرکاری ایک پیسہ کا کاغذ جو ڈاک میں بلا محصول جا سکتا ہے - پوسٹ کارڈ +

کارسپانڈنٹ (انگلش Correspondent) اسم مذکر :- پرچہ نویس - خبر نویس - نامہ نگار - جاسوس - مخبر - خبر رساں +

کارسپانڈنس (انگلش Correspondence) اسم مؤنث :- خط و کتابت - مراسلت - چٹھی پتری +

کارستانی (ف) اسم مؤنث :- (۱) چالاکی عیاری + سازش کارسازی جوڑ توڑ (۲) استادی - کمالیت - ہوشیاری (۳) تدبیر - اُپائے (۴) نٹ کھٹی - شرارت بدی - فتنہ انگیزی (یہ لفظ فارسی کارستان بمعنی کارخانہ و کارگاہ سے لیا گیا ہے چونکہ کارخانوں میں اکثر غیر مہذب لوگ ہوتے اور اُن کے سبب سے دن بھر چالاکیاں اور بدمعاشیاں گالی گلوچ وغیرہ ہوتی رہتی ہے اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) +

کارستانی کرنا (ف) فعل متعدی :- چالاکی کرنا عیاری کرنا + شرارت کرنا - نٹ کھٹی کرنا + سازش کرنا + تدبیر کرنا +

کارستانیاں (ف) اسم مؤنث :- کارستانی کی جمع - چالاکیاں +

کارن (ہ) اسم مذکر :- سبب - جہت - واسطے - لئے + واسطہ - باعث - خاطر ؎

گو مجھے تانسیگی باجی تیرے کارن اے دوا
میں نہیں کرنے کی تجھ کو شور مت تُو سے بہا } (ریختی)

نین بجھئے دھونڈے نیر رہو بھر لوپ　　انجن کارن بھیجیو تنک چرن کی دھوپ (دوہا)

کارندہ (ف) صفت :- (۱) محنتی - مزدور - کام کرنے والا (۲) اسم مذکر :- سربراہ کار منیجر - کارکن - ایجنٹ - مختار - گماشتہ +

کارنس (انگلش Cornice) اسم مؤنث :- دیوار کی کنگنی - گر سینکا (یہ لفظ عربی قرناس بمعنی بینیٔ کوہ سے انگریزی میں آیا ہے) +

کارنفلور (انگلش Corn-flour) اسم مذکر :- ایک قسم کے غلہ کا میدہ جو اراروٹ کی قسم میں سے ہوتا ہے +

کارواں (ف) اسم مذکر :- قافلہ - میدنی + بنجارا ؎

جس جگہ ہے حُسن فوراً قدرداں پیدا ہُوا
چاہ میں یوسف گرا تو کارواں پیدا ہُوا } (ناسخ)

کارواں سرائے (ف) اسم مؤنث :- قافلہ اُترنے کی سرائے - بنجارے کا پڑاؤ +

کاری (انگلش، صحیح کری Carry) اسم مؤنث :- خوردنی - ماکولات - میدہ ملا ہوا گاڑھا شوربہ اور گوشت جس میں ہلدی وغیرہ ڈال کر خشکہ کے ساتھ انگریز لوگ کھاتے اور اُسے کاری بھات بھی کہتے ہیں +
(یہ لفظ فارسی خوردنی سے لیا گیا ہے جو خوردن سے مشتق ہے - انگریزی میں نخود آب مرغ وغیرہ کے ہیں) +

کاری (ف) صفت :- (۱) مہلک - کارگر - کام تمام کر دینے والا + گہرا - بھاری جیسے کاری زخم ؎

کاری لگا نہ زخم سسکتے ہی ہم رہے　　اتنا قصور خنجر قاتل میں رہ گیا (لا اعلم)

(۲) کام کا - کارآمد - کامی جیسے مردکاری (۳) اُ - مرغباز :- سخت لات - بھاری لات - لات کی ضرب شدید و مہلک +

کاری کھائی (ف) محاورۂ مرغبازاں :- یعنی ایسی سخت لات کھائی کہ مرغ بے ہوش ہو گیا جب ایک مرغ دوسرے مرغ کو ضرب شدید پہنچاتا ہے تو مضروب کے حق میں کہتے ہیں کہ اس نے کاری کھائی +

کاریگر (ف) اسم مذکر :- (۱) ہنرمند - پیشہ ور - صنّاع - دستکار - حرفت کرنے والا (۲) ماہر فن - اُستاد فن (۳) کامل - ہوشیار - سمجھدار - کام کو خوب سمجھنا اور پہنچنے والا - (۴) چمار - موچی - کفش دوز +

کاریگری (ف) اسم مؤنث :- (۱) ہنرمندی - دستکاری - حرفت - پیشہ - صنعت + اُستادی - ہوشیاری - دانائی - کمالیت (۲) طنزاً :- نادانی - بے وقوفی - پھوہڑپن - بے سلیقگی +

کارے نہ مسئلے (ف) تابع فعل (عوام) :- حاصل نہ حصول محض فضول - یونہیں بے سبب نہ واسطہ +

کاڑھا (ہ) اسم مذکر :- وہ گرم دوائیں جو زچہ کو زہرباد کے اخراج کے واسطے جوش دیکر عوام لوگ پلاتے ہیں اس نام سے موسوم ہیں - کیونکہ کاڑھا ہندی زبان میں جوشیدہ و جوش دادہ آیا ہے - اسقاط کے موقع پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے - اس میں اکثر پوست - املتاس - بانس کی جڑ - چھوہارے - کھوپرا - سونٹھ - سونف مغز بادام وغیرہ ۳۲ چیزیں ڈالتے ہیں ؎

زہر لگتی ہے مجھ کو اجھوانی　　میں پیونگی بلا جنابی کو
نہیں دیتی ہے مجھ کو کاڑھا کیوں　　دوں میں کیا کیا بتا جنابی کو } (ریختی)

کاڑھنا (ہ) فعل متعدی (ہند و عوام) :- (۱) نکالنا (۲) باہر کرنا - اخراج کرنا (۳) کھینچنا - کشید کرنا (۴) خاص :- کشیدہ بنانا - سوئی کا کام کرنا - جیسے جالی یا رومال کاڑھنا (۵) گنولر :- جوش دینا - اوٹانا جیسے دودھ کاڑھنا (۶) گنوار :-

کاس

اُدھار لینا۔ قرض لینا (۷) گنوار:۔ چننا۔ انتخاب کرنا۔ الگ کرنا۔ استنباط کرنا (۸) گنوار:۔ لکیر کھینچنا۔ نقشہ کھینچنا (۹) گنوار:۔ موقوف کرنا۔ برطرف کرنا (۱۰) گنوار:۔ اسقاط کرنا۔ پیٹ گرانا۔ گرب پات کرنا (۱۱) ۱:۔ جلاوطن کرنا۔ دیس نکالا دینا +

کاسِد (ع) صفت:۔ کھوٹا۔ غیر خالص + بیرواج +

کاسنی (ف) اسم مؤنث:۔ ایک دوا کا نام جسے عربی میں ہند باکتے ہیں۔ اس کے پتے سلاد کی مانند ہوتے ہیں۔ مزاجاً بقول ابن بیطار اول درجہ میں سرد و تر بعض کے نزدیک خشک۔ شیخ ابوعلی قانون میں لکھتا ہے کہ کاسنی دو قسم کی ہے ایک دشتی یعنی جنگلی دوسری بستانی یعنی باغی۔ پہلی قسم کی درجۂ اول میں بارد ہے۔ مگر سوکھی ہوئی اول درجہ میں خشک اور تر اخیر درجہ میں تر ہے پس دشتی میں رطوبت کم اور بستانی میں نہایت برودت و رطوبت ہے +

کاسنی رنگ (ا) اسم مذکر:۔ سرخی مائل نیلا رنگ۔ نفشئی۔ یہ رنگ نیل شہاب اور کھٹائی سے تیار ہوتا ہے +

کاسہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) پیالہ۔ کانسہ۔ بادیہ۔ بیلا + طباق جیسے "کاسہ بھر کھانا عصا بھر چلنا" (۲):۔ بھیک کا ٹھیکرا۔ کچکول جیسے ہاتھ میں لیا کاسہ تو بھیک کا کیا سا نسا (۳) ف:۔ نقارہ۔ دھونسا۔ طبل (۴) ۱:۔ طعام خاصہ۔ راجہ کا طعام خاصہ (۵) ۱:۔ طعام۔ کھانا جیسے "کاسہ دیجئے یا سانہ دیجئے" یعنی کھانا کھلا دینا پاس رکھنے سے اچھا ہے +

کاسۂ سر (ف) اسم مذکر:۔ کپال۔ کھوپری۔ سر کا پیالہ +

کاسۂ گدائی (ف) اسم مذکر:۔ بھیک کا پیالہ۔ کچکول۔ زنبیل +

کاسہ لیس (ف) صفت:۔ (۱) جھوٹے برتن چاٹنے والا۔ ذلہ چین۔ ذلہ ربا۔ (۲) خوشامدی۔ چاپلوس۔ متملق (۳) پیٹو۔ پُرخور۔ شکم خوارہ (۴) فقیر۔ گدا + حریص لالچی۔ لوبھی +

کاش (ف) کلمۂ تمنا:۔ خدا کرے۔ خدا ایسا کرے۔ کیا اچھا ہو۔ کیا اچھی بات ہے + حسرت۔ خواہش۔ آرزو ان سب موقعوں پر بولتے ہیں ؎

روزِ محشر کو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا　　کہیں اے کاش جو ہوتی نہیں سزائیں یہ تقصیر (اسیر)

ہم بھی تو بلا دیتے پکڑ زلف کو اُس کی　　کاش ہم کو بناتا یہ فلک شانہ کسی کا (مؤلف)

کاشانہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) چھوٹا سا گھر۔ گھنڈلا۔ جھونپڑا۔ یہ تحقیر کا کلمہ ہے (۲) گھونسلا۔ آشیانہ +

کاشت (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) زراعت۔ جوت۔ کھیتی۔ قلبہ رانی۔ کشتکاری۔ کھیتی باڑی (۲) مزروعہ زمین۔ جوتی ہوئی دھرتی۔ بوئی ہوئی زمین +

کاغ

کھلا کھیت (۳) قبضۂ زمین۔ موروثی زمین +

کاشت کرانا (ا) فعل متعدی:۔ زمین جتوانا۔ زراعت کرانا۔ بوانا +

کاشت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بونا۔ جوتنا۔ زراعت کرنا۔ کھیتی باڑی کرنا۔ ہل چلانا +

کاشتکار (ف) اسم مذکر:۔ کسان۔ بویا۔ جوتا۔ زمیندار۔ کھیتی باڑی کرنیوالا مزارع۔ اسامی +

کاشتکاری (ف) اسم مؤنث:۔ کسان پن۔ کھیتی باڑی۔ زراعت۔ جوت۔ ہلواہی۔ قلبہ رانی +

کاشتکاری کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (دیکھو کاشت کرنا) +

کاشِف (ع) اسم مذکر:۔ کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ پردہ دور کرنے والا +

کاشکے (ف) کلمۂ تمنا:۔ (دیکھو کاش) ؎

کاشکے وہ بھی ہمارے سامنے ہی ہو چکیں
گردشیں باقی ہیں جتنی چرخ زنگاری میں اور　　(مصحفی)

کاغذ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) قرطاس۔ پتر + وہ چیز جس پر لکھتے ہیں ؎

نامہ رونے میں جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ　　کہ بنا ہم گہر صفحۂ دریا کاغذ (مومن)

سینہ صافوں کو زمانے کے ہے ہاتھوں سے شکست
ہے صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ
مُہر وہ کرتا ہے نامہ پر مجھے آتے ہے رشک
ملے یوں چوسے لعاب اُس کے دہن کا کاغذ　　(ذوق)

(۲) پُرزہ۔ پرچہ + رقعہ ؎

رقعہ شادئیے شہادت کا ہو خوں سے رنگیں　　ایسی شادی کو ہو ایسی ہی پھبن کا کاغذ (ذوق)

(۳) چٹھی۔ خط۔ مکتوب۔ نامہ۔ شقہ ؎

یوں اسیرانِ قفس تک کوئی پہنچا گلِ برگ　　جیسے غربت میں شفیقان وطن کا کاغذ (ذوق)

(۴) ۱: نوشتہ۔ تحریر۔ دستاویز۔ سند۔ قبالہ۔ تمسک۔ مچلکہ ؎

کیا کرے خانۂ گیتی کا کوئی دعوئے ملک　　نام پر کس کے ہے اس قصر کہن کا کاغذ (ذوق)

(۵) اخبار۔ پرچۂ خبر۔ نیوز پیپر ؎

نقد جاں دے کے اُسے آج عزیزو لے لو　　مصر مقصود سے آیا ہے خبر کا کاغذ (تجمل)

(۶) ورق۔ پتر (۷) سیاہا۔ لیکھا + بہی کھاتا + روزنامچہ + اعمال نامہ ؎

گو میں پیش ہو جب دفتر تن کا کاغذ　　ہو سیاہہ کو سفید ہے کفن کا کاغذ (ذوق)

(۸) ہُنڈی۔ کاغذ زر۔ نوٹ۔ پرومیسری نوٹ + (اس لفظ کو

صاحب قاموس نے بدال مُہملہ معرب کاغد لکھا ہے مگر صاحب مقالات حریری نے درۃ الغواص میں بعض مُصنفوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ کاغذ اور کاغد دونوں عربی ہیں)۔

کاغذِ آزادی (ع + ف) اسم مذکر۔ (دیکھو خط آزادی) ۔

مُردۂ قتل سے اُس عہد شکن کا کاغذ ہے مری رُوح کو آزادئ تن کا کاغذ (ذوق)

کاغذِ بادیا بادی (ع + ف) اسم مذکر۔ پتنگ۔ کنکوا۔ گڈی۔ تکل ۔

نامۂ میر کو اُڑاتا ہے کاغذِ باد کر گیا قاصد (میر)

عاشق تمہارے دیدۂ تر سے ہو منفعل اُڑتا برنگ کاغذ بادی سحاب ہے (کنہیا لال عاشق)

کاغذ پتر (ہ) اسم مذکر۔ (۱) چٹھی چپاٹی۔ خط پتر (۲) تمسک۔ دستاویز۔ سند قبالہ۔ لکھتم۔ تحریر وغیرہ ۔

کاغذ پر چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ ٹینا۔ ٹانکنا۔ درج رجسٹر کرنا۔ بہی میں لکھنا۔

کاغذ سا (ہ) صفت:۔ سوتی سا۔ پتلا۔ باریک۔ پتیل ۔ نازک ۔ نہایت ہلکا اور پتلا۔ کاجو بھوجو ۔

کاغذ سیاہ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) خوب لکھکر کاغذ بھرنا۔ کاغذ پر بہت کچھ لکھنا۔ کاغذ چیتنا۔ لکھتے لکھتے کاغذ لیپ دینا ۔

اپنے ہی روز سیہ سے نہیں واقف ناسخ کیوں کیا کرتے ہیں کاغذ کو یہ اعمال سیاہ (ناسخ)

(۲) کاغذ پر کیڑے مکوڑے کا لکھنا۔ کاغذ خراب کرنا۔ کاغذ بگاڑنا ۔

کاغذ کا پٹّا باز (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ کھلونا جو کاغذ سے اس طرح پر بناتے ہیں کہ جب اُسے ہلائیں تو وہ اس طرح ہاتھ چلاتا ہے جیسے پٹا باز پٹا کھیلتا ہے (۲) جھاڑ جھلا۔ پتلا دُبلا آدمی ۔ (جن لوگوں نے اس کے معنی چالاک لکھکر بانداوں میں نام لکھایا۔ جھک مارا۔ کیونکہ اُنہوں نے کبھی بولتے نہیں سُنا اور یہ خبر نہیں کہ اصل میں یہ پھبتی ہے اس کے معنی یہ نہیں ہیں جس طرح نہایت گورے آدمی کو خودے کی پتلی کہتے ہیں اسی طرح دُبلے پتلے کو کاغذ کا پٹا باز) ۔

کاغذ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دستاویز لکھنا۔ تمسک لکھنا (۲) ہبہ نامہ لکھنا (۳) کسی کے نام پر قبالہ لکھنا۔ کوئی چیز کسی کے نام پر لکھدینا ۔

کاغذ کھولنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی کی غلطی یا قصور کو ظاہر کرنا۔ بھید کھولنا۔ عیب ظاہر کرنا ۔

کاغذ کے گھوڑے (ہ) اسم مذکر۔ خطوط۔ چٹھیاں۔ نامے۔ مکتوبات ۔

کاغذ کے گھوڑے دوڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ جا بجا خطوط دوڑانا۔ ارسال خطوط و مکتوبات کرنا۔ چاروں طرف جلدی جلدی خط بھیجنا۔ خط و کتابت کرنا ۔

گو نہ جاویگی سواری آپ کی غیروں کے گھر
گھوڑے کاغذ کے یہیں سے بیٹھے دوڑائینگے آپ (نظم)

یوں تو صبا وہ گھر سے باہر جاتے نہیں اک مدت سے
لیکن گھوڑے کاغذ کے گھر بیٹھے وہ دوڑاتے ہیں

اجی کس ٹُھل سے بن جائے ہے گھوڑا کاغذ ہم بھی دوڑانے لگیں لاؤ نہ تھوڑا کاغذ (انشا)

جاری ہے اُس نگار کی غیروں سے رسم خط
کاغذ کے گھوڑے ان دنوں دوڑائے جاتے ہیں ([illegible])

میں سفر میں ہوں اور اُس کو غیر بہکاتے ہیں واں
مجھ کو اب کاغذ کے گھوڑے یاں سے دوڑانے پڑے ([illegible])

کاغذ کی ناؤ (ہ) اسم مؤنث:۔ اول معلوم۔ دوم بے ثبات اور ناپائدار چیز۔ غیر مستقل۔ فانی۔ سریع الزوال۔ کمزور۔ پوچ ۔ بھڑ مبا۔ بے اصل بات۔ وہ شئے جو بھروسے کی نہو ۔

علم سفینہ اُس کو تجھے علم سینہ سحر تو پل پر اور شیخ ہے کاغذ کی ناؤ پر (بحر)

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی (ہ) کہاوت:۔ یعنی جس طرح کاغذ کی ناؤ کا کچھ بھروسا اور اعتبار نہیں۔ اسی طرح دنیا سے ناپائدار کی دولت کا اعتماد نہیں ۔ بے اصل بات کو کچھ قیام نہیں ہوتا۔ جیسے ع

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں (میر حسن)

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اُترا (ہ) کہاوت:۔ یعنی ناپائدار سہارے پر کیا بھروسا ۔ بھڑ مبا کھل کر رہتا ہے ۔

کاغذ لکھانا (ہ) فعل متعدی:۔ تمسک کرانا۔ لکھتم کرانا۔ دستاویز لکھانا۔ قبالہ بنوانا۔ مچلکہ لکھانا ۔

کاغذ لکھدینا یا لکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تمسک کردینا۔ دستاویز کردینا۔ لکھتم کردینا۔ تحریر کردینا (۲) ہبہ کردینا۔ دوسرے کے نام لکھدینا ۔

کاغذ لکھوالینا (ہ) فعل متعدی:۔ لکھتم کرالینا۔ تحریر سے اطمینان کرالینا۔ دستاویز لے لینا۔ تمسک کرالینا ۔

کاغذ ملانا (ہ) فعل متعدی:۔ حساب کا مقابلہ کرنا۔ حساب جانچنا۔ پڑتالنا۔ بدملانا۔ جائزہ لینا ۔

کاغذِ نکاح (ع) اسم مذکر:۔ نکاح نامہ۔ کابین نامہ ۔

کاغذات (ع) اسم مذکر:۔ کاغذ کی جمع ۔

کاغذی (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کاغذ بنانے اور نیز بیچنے والا۔ کاغذگر۔ کاغذ فروش۔

کاغ

(۲) دفتری (۳) سفید کبوتر (۴) صفت:- کاغذ کا بنا ہوا (۵) صفت:- نازک پتلا۔ پتلے چھلکے کا۔ ایک قسم کے باریک چھلکے کا نیبو جس میں بہت سا رس نکلتا ہے۔

(۶) پنجاب:- محرر۔ منیم۔ بہی کھاتہ لکھنے والا (۷) سیاق داں۔ حساب داں +

کَاغَذِی بَادَام (ف) اسم مذکر:- ایک قسم کا بادام جس کے اوپر کا چھلکا نہایت باریک اور کاغذ کی مانند ہوتا ہے ؎

کھینچکر تصویر چشم یار بانی نے کہا — باغ عالم میں کب ایسا کاغذی بادام ہے (ناسخ)

کَاغَذِی ثُبُوت (ا) اسم مذکر:- تحریری ثبوت۔ خط و کتابت کے ذریعہ کا ثبوت +

کَاغَذِی مَحَلّہ (ا) اسم مذکر:- وہ کوچہ جس میں کاغذ بنانے والے رہتے ہیں کاغذیوں کا کوچہ + دہلی کے ایک کوچہ کا نام ہے +

کَافِر (ع) اسم مذکر:- (۱) حق کو چھپانے والا۔ منکر خدا۔ خدا کو نہ ماننے والا۔ مرتد۔ ناستک۔ بے دین۔ دھرم ہین۔ ادھرمی۔ ملحد۔ ملیچھ۔ لیانش ؎

مسجد میں اُس نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا — کافر کی دیکھ شوخی گھر میں خدا کے مارا (ذوق)

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا اپنا مذہب چھوڑ کر — میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا (غالب)

رو بیٹھیگا میری طرح دین کو اپنے — کافر جو ترے ساتھ مسلمان ملیگا (درد)

(۲) ا:- معشوق جفا کار۔ معشوق۔ دلدار۔ بت۔ صنم۔ من موہن۔ من ہرن ؎

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا — اُسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے (غالب)

ہر لحظہ لعف اُس کی دل مانگتی ہے مجھ سے — کافر نے کس بلا کو پیچھے لگا دیا ہے (مصحفی)

میں دخل کسی بات میں دیتا ہوں تو کافر — کہتا ہے مری بات میں بولا نہ کرو تم (مصحفی)

(۳) صفت:- ا:- ظالم۔ اظلم۔ شوخ۔ بیرحم۔ بیدرد۔ نردئی۔ سنگدل۔ کٹھور ؎

کافر وہ سیہ زلف بلا ہے تری کافر — جا از بیز میں جس کے چھپا خوف سے کالا (جرأت)

(۴) صفت:- غضب۔ قہر۔ قیامت۔ پُر آفت۔ فتنہ انگیز۔ فتان ؎

جس کی یہ کافر ادا یہ طرۂ طرار ہو — کیوں نہ کافر اُس کی صورت دیکھکر بیدا ہو (جرأت)

(۵) ا:- بد۔ بدذات۔ بلا۔ کمبخت۔ بدنصیب۔ نفرت اور کراہت ظاہر کرنے کے واسطے بطور تکیہ کلام ؎

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا — چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی (ذوق)

(۶) نواح کابل کی ایک قوم کا نام جس کی زبان کو بھی کافری بولی کہتے ہیں + (اہل فارس اور اردو والوں نے اس کو بفتح فا باندھا ہے اور منبر برابر۔ کوثر وغیرہ کے ساتھ قافیہ روا رکھا ہے) +

کَافِرِ حَرْبِی (ع) اسم مذکر:- وہ کافر جس کے سبب سے امور دین میں حرج واقع ہو اور اس سے ایسی صورت میں لڑنا واجب ہو +

کاف

کَافِرِ ذِمِّی (ع) اسم مذکر:- وہ کافر جو سلطنت اسلام کا مطیع ہو اور اُس سے جزیہ لیا جائے +

کَافِرِ کِتَابِی (ع) اسم مذکر:- وہ کافر جو کسی پیغمبر کی اُمت میں مگر دین محمدی کے برخلاف ہو جیسے یہود نصارا +

کَافِر کُرْتِی (ا) اسم مؤنث:- انگریزی کوٹ۔ انگریزی وضع کی جاکٹ +

کَافِرِ نِعْمَت (ع) صفت:- (۱) ناسپاس۔ ناشکر۔ احسان فراموش۔ بے احسان۔ حق ناشناس۔ نعمت کا انکار کرنے والا۔ منکر نعمت۔ کفران نعمت کرنے والا ؎

کھا کے زخم تیغ جو قاتل بجا لائے نہ شکر — کوئی بھی اُس سے زیادہ کافر نعمت نہیں (ذوق)

(۲) نمک حرام۔ حرام خور +

کَافِرِ نِعْمَتِی (ع) اسم مؤنث (با اضافت):- ناشکری۔ ناسپاسی۔ احسان فراموشی +

کَافِر ہونا (ا) فعل لازم:- منکر دین ہونا۔ دین سے پھرنا۔ دین میں نہ رہنا۔ جیسے روزہ نہ رکھیں نماز نہ پڑھیں۔ سحری بھی نہ کھائیں تو کافر ہی نہ ہو جائیں (ظرافتاً) +

کَافِرِی (ع) اسم مذکر:- ملک کافریہ واقع افریقہ کی ایک قوم کا نام +

کَافُور (ع) اسم مذکر:- کپور۔ کرپور۔ ایک نہایت تیز خوشبو اور تلخ ذائقہ کا دہنیت دار سفید مادہ جو اسی نام کے درخت سے نکلتا ہے۔ اس کا درخت ملک خطا اور چین کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ کافور کا درخت سو سوا سو ہاتھ بلند ہوتا ہے اور اس کا تنہ میں آدمیوں کی کولی میں بھی نہیں آسکتا۔ پُرانے درخت میں سے شب کے وقت خود بخود شعلے نکلا کرتے ہیں مگر اُن سے ہاتھ نہیں جلتا۔ ختا کے لوگ اس کی شاخوں کی گنڈیریاں کتر کر تین شبانہ روز پانی میں رکھتے اور پھر دیگ میں ڈال کر جوش دیتے ہیں جس سے اس کا عرق نکل نکل کر برف کی مانند جم جاتا اور وہی کافور کہلاتا ہے +

اہل ہند اس کی پیدائش کیلے کے درخت سے لکھتے اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سوات بوند یعنی قطرۂ نیساں سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ سورداس جی کے دوہے سے بھی ظاہر ہوتا ہے ؎

سوات بوند سیپی مکت کدلی بھیو کپور — کا رے کے مکھ بکھ بھیو سنگت سوبھا سور (دوہا)

کافوری شمع مشہور ہے۔ کافور کی روشنی نہایت شفاف ہوتی ہے۔ یہ آگ پر جلد اُڑ جاتا اور پانی پر بھی جلتا رہتا ہے۔ اس کی خوشبو سے اُونی اور پشمینے کے کپڑوں میں کیڑا نہیں لگتا۔ مزاجاً بارد اور تیسرے درجہ میں یابس۔

مقوی دل و دماغ۔ اکثر سفید چیز کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ چونکہ کافور کھلا رہنے سے بھی اُڑ جاتا ہے۔ اس وجہ سے کالی مرچیں ڈال کر رکھا کرتے ہیں
تیرے گورے رُخ کا بس کافور ہو جاتا یہ رنگ عال ہے بہر خانمت داشہ فلفل ہوا (نصیر)

زیست بھر کچھ کو نہ سوجھا چارۂ سودائے عشق
بارے کافور خطوط اب داغ کو مرہم ہوا (؟)

کافور دینا (ہ) فعل متعدی:- کافور کھلانا (۔چونکہ لوگوں میں نہایت سرد مشہور ہے۔ اس وجہ سے اس کو تپ محرقہ اور ازالۂ رجولیت کے واسطے کھلاتے ہیں
تپ دلِ شمع کی جب کم نہ ہوتی ناچار اس کو کافور سپیدئ سحر دیتی ہے (ذوق)

کافور ہو جانا (ہ) فعل لازم:- اُڑ جانا۔ جاتا رہنا۔ ہوا ہو جانا۔ غائب ہو جانا معدوم ہو جانا۔ اُڑن چھو ہو جانا۔ رفو چکر ہو جانا + چمپت ہو جانا۔ چل دینا۔ چلا بنا + فرار ہو جانا۔ بھاگ جانا + زائل ہو جانا ہ

کون آفتاب چہرہ ہے محفل میں جلوہ گر کافور ہو گیا ہے جو شمع لگن کا رنگ (وزیر)

اضطراب اللہ رے تیرے زخمِ مضطر کا ملے
ہو گیا کافور پھاہا مرہم کافور کا (؟)

سرد مہری سے رقیق اپنے جو تھے صبر و قرار ہو گئے کافور ذرا اُس کے پہنچا کر ہمیں (جرأت)
رکھتے ہی پھاہا جو اُٹھا شعلہ میرے داغ کا ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی (ناسخ)
شب آگیا جو بزم میں وہ ماہ یک بیک چہرے سے نور شمع کا کافور ہو گیا (سودا)
چاندنی میں تو نہ سو کوٹھے پہ ڈر ہے کہ تیرا لے کے ہو جائے پری کوئی نہ کافور پلنگ (انشا)

جب وہ آیا دیکھنے کو زخم میرے شعلہ رو
ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی (؟)

کافور ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) چمپت بننا۔ لمبا بننا۔ چلتا پھرتا نظر آنا۔ ہوا ہونا۔ دفع ہونا۔ دُور ہونا۔ رفو چکر ہونا۔ اُڑن چھو ہونا۔ چلتا بنا۔ چل دینا ہ

مت نام وفا کا لے تو اور وفا دور ہو
اُٹھ اُٹھ مرے پہلو سے کافور ہو جا دور ہو (؟)

صبح کافور ہوا ہوش ہوئے سر سے ہوا رفتہ رفتہ ہوئے آثار جنوں کے پیدا (صفدر)

(۲) جاتا رہنا۔ اُڑ جانا۔ زائل ہو جانا۔ قائم نہ رہنا ہ

سفیدی مُنہ کی ہو کافور ہر چند کوئی مٹتا ہے یہ داغ جوانی (آتش)
گرمی سے جو محفل میں جھبوکا سا وہ آیا تو وہیں رُخ شمع سے کافور ہوا رنگ (جرأت)
دُھواں چھپ گیا نور میں نور ہو سیاہی اُڑی سب کی کافور ہو (میر حسن)

(۳) معدوم ہونا۔ نابود ہونا + بجھنا۔ گل ہونا ہ

رشک افزا ہو ضیائے رُخ پُر نور ہوئی شمع کافور وہیں بزم سے کافور ہوئی
چارۂ سوزش ترا ہوگا ہماری آہ سے رنگ ہوتا ہے ترے چہرے کا کافور (صابر)

(۴) چھپنا۔ غروب ہونا۔ غائب ہونا۔ آنکھ سے اوجھل ہونا (مثال دیکھو کافور ہو جانا میں) +

کافور کا مرہم (ا) اسم مذکر:- نہایت ٹھنڈا مرہم۔ جس کا جزو اعظم کافور ہے +

کافور ہونا (ہ) فعل لازم:- معدوم ہونا۔ رفو چکر ہونا۔ چمپت بننا۔ چل دینا۔ اُڑ جانا۔ غائب ہو جانا (دیکھو کافور ہو جانا) ہ

دشتِ جنوں میں جو پہنچا تیرا دیوانہ سُن کے آوازِ جہاں سوز وہ کافور ہوا (مومن)

کافوری (ع ۔ ف) صفت:- (۱) کافور کا۔ کافور کا بنا ہوا۔ کپوری (۲) کافور کے رنگ کا۔ سفید رنگ کا۔ نہایت صاف و شفاف رنگ کا (۳) کافور آمیز۔ کافور ملا ہوا +

کافوری پان (ا) اسم مذکر:- ایک قسم کا سفید پان +

کافوری رنگ (ا) اسم مذکر:- زردی مائل رنگ۔ نہایت ہلکا زرد رنگ۔ یہ رنگ زعفران اور پھٹکری اور ہار سنگار سے تیار ہوتا ہے +

کافوری شمع (ا) اسم مؤنث:- کافور کی بنی ہوئی شمع جس کی روشنی نہایت صاف شفاف ہوتی اور دھواں مطلق نہیں اُٹھتا ہے +

کافی (انگلش Coffee) اسم مؤنث (منسوب بہ کافہ):- قہوہ۔ بُن (چونکہ بُن یعنی قہوہ ملک کافہ واقع افریقہ کے جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے انگریز لوگ اسے کافی کہنے لگے۔ مشرقی تاریخ کے موافق ایک شخص مسمی حاجی عمر درویش نے اس مفید پھل کو تلاش کر کے بہم پہنچایا تھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حاجی عمر ۱۲۸۵ء میں مکہ سے خارج ہو کر ملک کافہ کے ایک غار میں جا کر چھپا تو اُسے وہاں کافی کے پھل یعنی بُنوں کو بھون بھون کر کھانے کے سوا کچھ نہ ملا۔ اس کے کھانے سے اُسے جو جو فائدے معلوم ہوئے۔ اُس نے تمام افریقہ و عرب میں مشہور کر دیئے۔ الڈس صاحب کی تحقیق کے بموجب ایک ترکی سوداگر مسمی ایڈورڈ نے ۱۶۵۲ء میں اول مرتبہ سمرنہ سے لنڈن میں لایا اور اُس کے ایک ملازم نے کارن ہل میں دکان کھولی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ایک لاکھ بارہ ہزار پونڈ روزانہ کافی کا خرچ خاص لنڈن میں پایا جاتا ہے) +

کافی (ع) صفت (۱) کفایت کرنے والا۔ مکتفی۔ وافر۔ بہت۔ بس۔ بھرپور۔ تکتا۔ حسب دلخواہ۔ حسب ضرورت۔ بخوبی۔ اطمینان کے قابل۔ من مانتا (۲) (ا)۔ اسم مؤنث) چھتیس راگنیوں میں سے ایک راگنی کا نام (۳) پنجابی:- قافیہ۔ تک بندی جیسے بُلّھے شاہ کی کافیاں وغیرہ +

کافی ہونا (ہ) فعل لازم:- کفایت نہ کرنا۔ ناتمام رہنا۔ پورا نہ ہونا۔ مکتفی نہ ہونا +

کافی وافی (ع) تابع فعل:- بہت بہت سکتا۔ بخوبی۔ من مانتا۔ بھرپور۔ بھرپور

کافی ہونا (ؤ) فعل لازم:- کفایت کرنا۔ مکتفی ہونا۔ بخوبی ہونا۔ کام نکل جانے کے قابل ہونا +

کاک (انگلش کارک Cork کا بگڑا ہوا) ایک درخت کا نام جس سے اکثر بوتل وغیرہ کی ڈاٹ بناتے ہیں (یہ درخت ہسپانیہ اور پرتگال میں پیدا ہوتا ہے جس کے پوست سے ڈاٹیں بناتے ہیں) +

کاک (ف) اسم مذکر:- ایک قسم کی روغنی ٹکیا جو سوکھے آٹے میں گھی ملا کر پکائی جاتی ہے۔ بسکٹ۔ مٹھڑی۔ نیز وہ ٹکیا جو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تناول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اب درگاہ شریف کے تبرک میں کاک ہی دیا جاتا ہے جس کی ساخت گڑھے دار ہوتی ہے + (اگرچہ یہ لفظ فارسی زبان میں چھ معنی میں آتا ہے اور قاق جو لاغر کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ بھی اصل میں کاک ہی تھا چنانچہ حکیم انوری کے کلام میں بھی دیکھا گیا ہے) +

کاکا (ف) اسم مذکر:- (۱) بڑا بھائی۔ برادر کلاں (۲) وہ قدیمی غلام جو رہتے رہتے گھر ہی میں بوڑھا ہو گیا ہو۔ قدیمی خانہ زاد جیسے کاکا کرے سو کھا (۳) پنجاب۔ چھوٹا بچہ۔ ننا بھوا۔ ٹرلی۔ پیار کے موقع پر بھی لڑکے کو کاکا کہتے ہیں + سکھ راجہ یا سرداروں کا لڑکا (۴) بیگمات قلعہ:- وہ خواجہ سرا جس کی گود میں والدین نے پرورش پائی ہو +

کاکا (ہ) اسم مذکر (گنوار):- چاچا۔ چچا۔ عمو۔ باپ کا چھوٹا بھائی +

کاکاتوآ (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا سفید اور بڑا طوطا جس کے سر پر سرخ یا زرد کلغی ہوتی ہے۔ آواز آدمی کے بچے کی مانند صاف نکالتا ہے۔ اس کی چونچ نہایت سیاہ اور بدنما ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مشرقی جزائر میں بہت پایا جاتا ہے طوطا اپنا نام بہت صفائی سے لیتا ہے۔ کاکاکوا بھی اسی کو کہتے ہیں +

کاکاکوا (ہ) اسم مذکر:- (دیکھو کاکاتوآ) ؎

پڑا اڑتا پھرتا ہے جوں کاکاکوا کبھی اس شجر پر کبھی اُس شجر پر (انشا)

کاکریزی (ہ) صفت:- ایک سیاہی مائل اودے رنگ کا نام جو مائیں، کتھے۔ پتنگ۔ پھٹکری یا ناسپال کتھ۔ پتنگ۔ پھٹکری سے بنایا جاتا ہے۔ اگر نیلا کاکریزی بنائیں تو اُس میں کسیس آل اور زیادہ کردیں +

کاکڑا (ہ) اسم مذکر:- ایک ہرن کی قسم کے جانور کا نام جسے سابر بھی کہتے ہیں اور اس کی کھال کے موزے۔ میان وغیرہ بناتے ہیں +

کاکڑاسینگی (ہ) ایک قسم کی پھلی کا نام جو کاکڑا جانور کے سینگھوں کی طرح بل کھائی ہوئی ہوتی اور اکثر دوا میں کام آتی ہے +

کاکل (ف) اسم مؤنث:- سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار بال۔ زُلف۔ گیسو۔ جٹا۔ لٹ ؎

کاکل جو اُس کے شعلۂ رُخ سے سرک گئی
کالی گھٹا میں صاف یہ بجلی چمک گئی (؟)

کاکل پیچاں (ف) صفت:- خمدار زلفیں۔ کاکل تاب دادہ ؎

باندھے کاکل پیچاں کے جو اکثر مضموں اسلئے رکھتے ہیں معنی مرے اشعار کے پیچ (ناسخ)

کاکلوتی یا کاکلودی (ہ) اسم مؤنث:- (بیگمات قلعہ) ممتا محبت۔ اُلفت۔ مادری کی بیقراری جیسے اماں جان کاکلوتی کے مارے کلیجہ پکڑے پکڑے پھرتی ہیں

کاکلود (ہ) اسم مؤنث:- (عو) ممتا محبت۔ فرط الفت کا تقاضا محبت کی بیقراری ؎

ہر چند میں زناخی سے بیزار ہوں جیا + پر کاکلود اپنی سے ناچار ہوں جیا (رنگین)

(یہ لفظ کاکا بمعنی بچہ اور لاڈ بمعنی محبت سے بنالیا ہے)

کاکلیں (ف) اسم مؤنث:- کاکل کی جمع +

کاکلیں چھوڑنا (ف) فعل متعدی:- زلفیں چھوڑنا۔ لٹیں لٹکانا +

کاکی (ف) صفت:- کاک کھانے والا۔ کاک سے رغبت رکھنے والا۔ جیسے "حضرت قطب الدین بختیار کاکی" +

کاکی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- (۱) چاچی۔ چچی۔ باپ کے چھوٹے بھائی کی بیوی کاکا کی تانیث (۲) پنجاب:- لڑکی۔ بچی۔ بیٹی۔ ننی۔ بیوی +

کاگ (ؤ) اسم مذکر:- کارک کا بگڑا ہوا (دیکھو کاک بمعنی ڈاٹ) +

کاگ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کوا۔ زاغ۔ کوکو ؎

پنیا بھرنے دھن چلی بائیں بولو کاگ کے سر پھوٹے گاگری کے کوئی ملے گو یار (دوہا)

(۲) حلق کا وہ گوشت جو تالو سے اندر کے رُخ پر لٹکتا رہتا ہے اور اُسے ہاتھ لگانے سے قے آجاتی ہے +

کاگ اُٹھانا (ؤ) فعل متعدی:- گلا اُٹھانا۔ حلق کے کوّے کو اوپر سے دبانا +

کاگ پھسنڈ (ہ) اسم مذکر:- (کاگ + بھسنڈ) (۱) ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق ایک رشی یا کودں کے دیوتا کا نام جو رامچندر جی کے جھوٹے کھانے کو کوا بن کر کھا جایا کرتا تھا (۲) ایک نہایت کالا موٹا اور بھدا آدمی۔ نہایت بدشکل۔ دھینڈو۔ حبشی +

کاگا یا گگوا یا گگروا (ہ) اسم مذکر:- کاگ کی تصغیر ؎

کھلاوینگے تجھے ہم دودھ چانول پیٹ بھر بھر کے
خدا کے واسطے جلدی خبر دے سوز کی کاگا (؟)

کاگ

کاگا سب تن کھائیو، چن چن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو ہے پیا ملن کی آس ([illegible])

ابی اسے ری ماں یہیں گگو بولے۔
بھیرا و امدا ڈولے۔ ری اسے ری ماں یہیں گگو بولے ([illegible])

کاگا باسی بھنگ (ہ) اسم مؤنث۔ وہ بھنگ جو متعفن ہوکے جو بے علی الصباح پیتے ہیں +

کاگا باسی موتی (ہ) اسم مذکر۔ ایک قسم کا سیاہ موتی +

کاگا رول (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کووں کی کائیں کائیں (۲) نہایت شور و غل۔ غوغا۔ ہائے ہو۔ ہُلڑ +

کال (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) موت۔ قضا۔ اجل (۲) ملک الموت۔ موت کا فرشتہ۔ عزرائیل۔ جمراج جیسے ”کال کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان“ (۳) وقت سماں۔ زمانہ۔ موسم۔ رُت (۴) سانپ۔ ناگ۔ ار۔ عام بول چال میں نہیں ہے (۵) برج بھاکا میں دکل۔ دی۔ فردا (۶) قحط۔ اکال۔ گرانی۔ غلہ کی نامیسری۔ خشک سالی جیسے کال کا مارا سب جگ مارا ٭
گندمی چہرے کو اپنی زلف میں پنہاں نہ کر ہندواں حسن کو مبادا انسو ڈالیں کال کا (ناجی)

کس قدر ہے داغ مہر و لطف کا دنیا میں کال
مرگئے عشاق تو اس قحط عالمگیر سے ([illegible])

زمانہ عاشق و معشوق سے نہیں خالی
گلوں کا قحط نہیں بلبلوں کا کال نہیں ([illegible])

(۷) کمی۔ توڑا۔ قلت۔ جیسے کیا دنیا میں کپڑے کا بھی کال ہے ٭
زخم دل پر کیوں مرے مرہم کا استعمال ہے مشک گر ہوگا ہے تو کیا نون کا بھی کال ہے (ذوق)
گیسو نہ تم دکھاؤ کہیں دیکھ لونگا سانپ کالوں کا کیا خدا کی خدائی میں کال ہے (امانت)
(۸) صفت:۔ سیاہ۔ کالا۔ سیام جیسے کال راتری۔ کال گنڈیت۔ کال جیوڑی یعنی ملد سیاہ وغیرہ (۹) صفت:۔ بڑا بھاری۔ نامی۔ مشہور۔ جیسے کال جواری (۱۰) صفت:۔ کہنہ۔ پرانی۔ جیسے کال بنجر مدت کی بنجر زمین +

کال آنا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ موت آنا۔ وقت آنا +

کال بنجر (ہ) اسم مؤنث:۔ بہت دنوں کی پڑی ہوئی بنجر زمین +۔

کال پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) قحط ہونا۔ خشک سالی ہونا (۲) توڑا ہونا۔ کمی ہونا۔
قاتل کا بھی زمانہ میں اب کال پڑ گیا
پھرتا ہوں کب سے ہاتھ پہ سر کو دھرے ہوئے ([illegible])

کال

دوست خوش ہونے لگے دوست کے مرجانے سے
غم کا یہ کال پڑا ہے مرے غم کھانے سے ([illegible])

کالا ٹین (ہ) اسم مذکر۔ تحقیراً۔ نہایت کالا حبشی۔ شیدی +

کال جواری (ہ) اسم مذکر:۔ بڑا بھاری جواریا۔ نامی قمار باز +

کال کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ گرانی بسر کرنا۔ قحط کے دن گزارنا۔ جیسے کال کاٹنے یہاں چلے آتے ہیں ٭

کال کا لوٹا (ہ) صفت:۔ (۱) قحط زدہ۔ بھکڑ۔ بھوکا کنگال (۲) ندیدہ۔ نظر باز۔ دوسروں کے کھانے کو تکنے اور نظر لگانے والا (۳) قحط کے دنوں کا لوٹا اٹھایا ہوا۔ گرانی کے سبب مفلس شدہ +

کال کا مارا (ہ) صفت:۔ (دیکھو کال کا لوٹا) +

کال کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ قحط بسر ہونا۔ گرانی کے دنوں کا گزرنا +

کال کر جانا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ مرجانا۔ گزر جانا۔ انتقال کر جانا۔ فوت ہو جانا

کال کوٹھڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) اندھیری کوٹھڑی۔ کابُک۔ تنگ و تاریک۔ بلیک ہول (۲) قید تنہائی + کابُک۔ حوس +

کال گنڈیت (ہ) اسم مذکر۔ ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ جس کے جسم پر کالے کالے گنڈے اور چتیاں ہوتی ہیں +

کال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) قحط ہونا۔ گرانی ہونا۔ مہنگی پڑنا۔ خشک سالی ہونا ٭
ابر مری تُرہ تر کا نہ برسا جس سال خاک کھیتوں میں اُڑی قحط پڑا کال ہوا (امیر)
(۲) توڑا ہونا۔ کمی ہونا۔ نامیسری ہونا (۳) (ہندو):۔ مرنا۔ گزرنا۔ انتقال کرنا۔ دنیا سے اُٹھنا۔ فوت ہونا +

کالا (ہ) صفت:۔ (۱) سیاہ۔ سیاہ برن۔ اسود (۲) صفت:۔ ذوفنون۔ چالاک۔ ہر بابی۔ بہت بڑا ہوشیار۔ گھاگ۔ نہایت تجربہ کار + موذی (۳) اسم مذکر:۔ کالے رنگ کا آدمی۔ سیاہ فام (۴) صاحب لوگوں کے نزدیک ہندوستانی آدمی۔ نیٹو آدمی۔ دیسی آدمی (۵) ہندوستانی سپاہی۔ وہ سپاہی جو غدر میں انگریزوں سے پھر گئے تھے ٭
ظلم گوروں نے کیا اور نہ ستم کالوں نے ہم کو برباد کیا اپنے ہی اعمالوں نے (لا علم)
(۶) ار۔ سیاہ۔ ناگ ٭

بہت ہراک سے کمڑا کے چلے تھا کالا
ہوگیا دیکھ کے وہ زلف سیہ فام سفید ([illegible])

زباں کالی ہے جو ہر اس جسم سخت جاں میں کالا بھی کاٹتا تو مجھ کو اثر نہ کرتا (آتش)

٭ کے کال کالونگے اسے کے روز کھاؤنگے کالا ہے دل کو پھیکے جو تم کالا کاٹے

کال

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
دہان و گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

گیسوؤں پر ہاتھ رکھکر ناز سے کہتے ہیں وہ
سامری کو بھی تو ڈس جائیں یہ دو کالے درست

کالا آدمی (و) اسم مذکر:- (۱) انگریزوں کی اصطلاح میں حقارتاً ہندوستانی آدمی۔ نیٹو۔ دیسی آدمی + محقر آدمی (۲) حبشی۔ شیدی۔ افریقہ کا آدمی +

کالا بال (و) اسم مذکر:- (۱) موئے زہار۔ جھانٹ کا بال (۲) ہیچ۔ ادنے۔ ناچیز۔ حقیر۔ پوچ۔ ٹچ۔ خفیف +

کالا بال جاننا یا سمجھنا (و) فعل متعدی:- نہایت حقیر و ذلیل جاننا۔ خاطر میں نہ لانا۔ بے حقیقت سمجھنا ؎

جو رکب اُس کا زور مانے ہے　　کالا بال اُس کو اپنا جانے ہے　(سودا)

کالا بھجنگ (ہ) صفت:- کالا کوا۔ نہایت کالا۔ کالا کلوٹا۔ دھنیوے۔ از حد سیاہ فام۔ حبشی۔ شیدی۔ (بھجنگ ایک کوئل کی مانند پرند کا نام ہے جسے بھجنگا بھی کہتے ہیں) +

کالا پانی (ہ) اسم مذکر:- (۱) جزائر انڈیمن۔ جہاں ہندوستان کے عمر قیدی بھیجے جاتے ہیں ؎

خوگر سکیدہ کو چشمۂ حیواں نہ دکھا　　اے خضر وہ تو مرے حق میں ہے کالا پانی (عارف)

(۲) عبور دریائے شور۔ جلائے وطن۔ دیس نکالا۔ عمر قید۔ حبس دوام (۳) سمندر کا پانی جو سیاہ نظر آتا ہے ؎

تر پسینے سے ہوا ہے جو دو گیسوئے سیاہ　　نا بنے چڑھینگے عشاق بھی کالا پانی　(اسیر)

(۴) شراب۔ آب سیاہ (لکھنؤ) +

کالا پہاڑ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کوہ سیاہ ؎

جو ٹی کسی پری کی جو چڑھ جاوے دھیان میں
مضمون شعر میں اُسے کالا پہاڑ باندھ

(۲) مجازاً:- ہاتھی۔ فیل۔ گج (۳) انسان کا سر۔ مونڈ۔ سیس جیسے کالے پہاڑ پر ٹلوا ناچے (پہیلی اُسترے کی) (۴) صفت:- نہایت بھاری۔ اجیرن۔ ناگوار طبع بلائے جاں ؎

آ تجھ بغیر مملکت دل اُجاڑ ہے　　چھاتی پہ رات ہجر کی کالا پہاڑ ہے (رنگیں)

فراق مہ جبیں میں کسکو یا رب نیند آتی ہے　　کہ ہے کالا پہاڑ اک یہ اندھیری رات چھاتی پر (نصیر)

کالا تل (ہ) اسم مذکر:- (۱) کنجد سیاہ (۲) خال سیاہ +

کال

کالا چور (ہ) اسم مذکر:- (۱) بڑا بھاری چور۔ دزد کامل۔ چوروں کا سردار۔ دھاڑی چور۔ نامی اور مشہور چور۔ دنیا کا جانا پہچانا اور شناخت کیا ہوا چور ؎

وہ کالا چور ہے خال رخ یار　　کہ سو آنکھوں میں دل ہو تو چرالے　(میر)

دل چرا لینے میں گو زلف سیہ پُر زور ہے　　پر ترا خال سیہ لے شوخ کالا چور ہے　(ماتم)

بُتوں کا خال مشکیں دل اُڑائے بن نہیں رہتا
یہ کالا چور ہے اس کو چرائے بن نہیں رہتا

(۲) فرضی چور۔ نامعلوم الاسم آدمی۔ کسے باشد۔ کوئی شخص جس کا نام بتانا منظور نہ ہو۔ جیسے تمہیں کیا بتائیں ہم سے کالا چور کو گیا ؎

چرائے کوئی کالا چور دل کو پر جو تو پوچھے　　کہوں منہ پر کہ تیرے رخ کا کا فر تل چراتا ہے (ظفر)

(اس کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے اگلے زمانہ والے جو کہتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی کالا بمعنی اسباب اور چور سے مرکب ہے یعنی دزد رمال۔ لیکن یہ بالکل خلاف قیاس اور بے اصل ہے۔ ہماری رائے میں دو صورتیں ہیں اول تو یہ کہ ہندی میں جو کال کلمہ صفت بمعنی بڑا بھاری جیسے کال جواری وغیرہ میں موجود اور مستعمل ہے یہ اُسی کا مزید علیہ ہوکر کالا ہو گیا یا یوں کہو کہ کالا رنگ ایک ایسی ظاہری بات اور اظہر من الشمس امر ہے کہ اُسے ہر ایک جانتا اور پہچانتا ہے۔ پس جو نامی اور مشہور بلکہ سب کا جانا بوجھا چور ہو اُسے کالا چور کہتے ہیں۔ دوسرے معنی میں جو فرضی شخص مراد ہے وہ بات بھی ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ فرضی مقام پر لے آتے ہیں جیسے کالی جمعرات یا سنسکرت میں کال راتری بمعنی شب قیامت جس کی کوئی ٹھیک تاریخ مقرر نہیں) +

کالا دانہ (ف) اسم مذکر:- حب النیل۔ تخم نیل۔ نیل کے بیج جو دوسرے درجہ میں گرم و خشک۔ دستورات میں نظر گزر کے دفع کرنے کے واسطے اُن کا جلانا اور اتارنا مخصوص خیال کیا گیا ہے۔ یہ بیج دستاور ہوتے ہیں +

کالا دھتورا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا دھتورا جس کا درخت پھل اور بیج سیاہ مگر پتے سبز ہوتے ہیں۔ مہوس اس سے بہت شوق رکھتے ہیں۔ اس قسم کا دھتورا زیادہ زہریلا ہوتا ہے +

کالا دیو (ہ) اسم مذکر:- (۱) بڑا بھاری دیو (۲) نہایت کالا اور لمبا تڑنگا آدمی +

کالا زیرہ (ف) اسم مذکر:- زیرۂ سیاہ۔ ایک قسم کا عمدہ خوشبودار زیرہ جو کڑھی وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔ سب سے خوشبو میں بہتر تبت کا زیرہ ہوتا ہے +

کالا کلوٹا (ہ) صفت:- نہایت کالا۔ حبشی۔ شیدی۔ جیسے کالا کلوٹا بینگن لوٹا۔ بڑے بازار میں دھم دھم کوٹا ؎

چشم تر چاہے تو دے تجھ کو بہا ابر سیاہ　　رونے والی ہے وہ اے کالے کلوٹے اپنے آنکھ (جرأت)

کال

کالا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سیاہ کرنا (۲) ہندو :- کلنک لگانا - داغ لگانا - داغی کرنا - روسیاہ کرنا - رسوا کرنا +

کالا کوا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا نہایت سیاہ اور بڑا کوا جو اکثر پہاڑوں یا جنگلوں میں پایا جاتا ہے - کلاغ - زاغ دشتی یا کوہی - پہاڑی کوا - کاگ +

کالا کلوٹا (ہ) صفت (مجدد) :- نہایت سیاہ - تیل توا - بھنسا کالا کلوٹا +

کالا منہ (ہ) کلمۂ تنفر و دعائے بد :- (۱) یعنی خدا تجھے رسوا اور روسیاہ کرے - دور ہو منہ دکھا - پرے ہٹ ؎

غیر کے شب ہیں ہوا جو وصال — کچھ جو جیتے تو ہوئے کالا منہ (کیفی)
چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ — اے شب ہجر تیرا کالا منہ (مومن)

(۲) روسیاہ ؎

ہے سحاب اپنی نورانی دکھا سورنا ہیں — کب سے کالا منہ دکھاتی ہے شب فرقت ہمیں (ناسخ)

(۳) کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں کا مخفف +

کالا منہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی کا منہ سیاہ کرنا - منہ کو کالک لگانا (۲) عیب لگانا - کلنک لگانا - داغ لگانا - داغی کرنا - کلنکا کرنا - رسوا کرنا - بدنام کرنا - بے عزتی کرنا (۳) چھوڑنا - ترک کرنا - تیاگنا - دور کرنا - کام نہ رکھنا جیسے نہیں مانتا تو اس کا کالا منہ کرو (۴) نکال دینا - عاق کر دینا (۵) زنا کرنا - زنا کا مرتکب ہونا - بدفعلی کرنا - برا کام کرنا ؎

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت نگاہ کی — کالا کریگا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی (ذوق)

(۶) فعل لازم :- چمپت بننا - جانا - دور ہونا - دفع ہونا - رخصت ہونا - سامنے سے ہٹنا - لمبا بننا - ڈوب مرنا ؎

مستی ال کر تم نہ غرفہ سے نکالا منہ کرو — اور نہیں گر ملتے تو جاؤ کالا منہ کرو (ذوق)
یار کی مستی کے آگے رنگ جمنے کا نہیں — کالا منہ نیلم کرے اب جا کے رو ذیل میں (امانت)
اس کے گھر سے فقط نہ ہم نکلے — کیا دنیا سے چل کے کالا منہ (کیفی)

کالا منہ کر جگ دکھلاوے تب لالن کی لالی پاوے (ہ) کہاوت :- پہلے آدمی بدنام ہولے مشقت اٹھالے - جب جا کر نام روشن ہوتا ہے +

کالا منہ کرو (ہ) کلمۂ تنفر :- (۱) جاؤ دفع ہو - دور ہو - مجھے منہ نہ دکھلاؤ (۲) چھوڑ دو - جانے دو - کچھ کام نہ رکھو +

کالا منہ کریل کے دانت (ہ) کہاوت :- سب باتیں بگڑی ہوئی +

کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں (ہ) کلمۂ تنفر و دعائے بد :- جب عورتیں کسی سے نہایت بیزار اور ناراض ہوتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں - کیونکہ پہلے ہندوستان میں دستور تھا کہ جب حاکم کسی سے ناراض ہو جاتا تھا تو اس کا منہ کالا ہاتھ پاؤں نیلے کر کے گدھے پر چڑھا تشہیر کیا کرتا اور بعد میں شہر سے نکلوا دیا کرتا تھا جس سے نہایت رسوائی اور بدنامی ہوتی تھی - پس اسی سے تنفر کی حالت میں یہ کلمہ بولنے لگے جیسے "ایسے شخص کا کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں" +

کالا منہ ہو (ہ) دعائے بد :- روسیاہ ہو - رسوا ہو - بدنام ہو - نکالا جائے - پھٹکار پڑے ؎

فلک نے تاک کر سنگ حوادث مجھ پہ برسائے
الٰہی ہووے کالا منہ شب مہتاب ہجراں کا (؟)

کالا منہ ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) منہ کالا کیا جانا - روسیاہ ہونا (۲) بدنام و رسوا ہونا - ذلیل و خوار ہونا ؎

داغ رسوائی عذار یار سے کالا ہوا — اس دہن کے سامنے غنچے کا منہ کالا ہوا (بحر)

(۳) دفعان ہونا - نکالا جانا +

کالا ناگ (ہ) اسم مذکر :- (۱) مار سیاہ (۲) صفت :- موذی - ظالم - ایذا رساں +

کالانعام (ع) صفت :- کاف کے معنی مانند - انعام چوپائے جانور یعنی چوپایوں کی مانند بے وقوف - گدھے - بیل - پشو +

کالبد (ف) اسم مذکر :- (۱) قالب - ڈھانچ - ڈھانچا - ٹھٹھری (۲) جسم - تن - بدن - دیہ - کایا - سریر ؎

شگفتہ مثل گل ہر فصل گل میں داغ ہوتے ہیں
بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستاں کا (؟)

(۳) سانچہ - وہ اوزار جس میں کوئی چیز ڈھالیں (۴) جوتے کے اندر پھنسا کر اسے ابھارنے والی لکڑی - کالبوت +

کالبوت (ا) اسم مذکر (عوام) :- (دیکھو کالبد) +

کالبوت دینا یا چڑھانا (ا) فعل متعدی (عوام) :- جوتہ تیار کر کے اس کے اندر لکڑی کا بنایا ہوا پاؤں رکھنا - تنگ جوتے کو قالب پر چڑھا کر ڈھیلا کرنا +

کالج (انگلش College) اسم مذکر :- مدرسۃ العلوم - بڑا مدرسہ - اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا مدرسہ - ادب - گن - فن حکمت وغیرہ سکھانے کا مدرسہ +

کالر (انگلش Collar) اسم مذکر :- کتے کا پٹا - غلام کا طوق - گھوڑے کی حلقی - مویشی کا گندا - عورتوں کی ہنسلی - گریبان کی کنٹھی - گلوبند - ایک چوڑی سلی ہوئی پٹی جو اکثر انگریز لوگ گلے میں باندھتے ہیں - کوٹ وغیرہ کا وہ اٹھا ہوا بازو کپڑا جو گریبان سے اوپر خوبصورتی یا گلے کے مستور رہنے کے واسطے ساتھ سی دیتے ہیں +

کال

کالرا (انگلش) Cholera اسم مذکر: ۔ ہیضہ - وبائے ہیضہ - مُلکی - مَلّا واں +

کالک (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) سیاہی - کالس - کلونس - عربی سواد (۲) رسوائی - عیب (۳) س: ۔ منفذ، بڑھول +

کالک کا ٹیکا (ہ) اسم مذکر (ہندو): ۔ (۱) سیاہی - دھبّا - داغ (۲) کلنک کا ٹیکا - داغ - رسوائی - ذلّت - بدنامی +

کالک کا ٹیکا لگانا (ا) فعل متعدی (ہندو): ۔ کلنک لگانا - داغی کرنا - بدنام کرنا - رسوا کرنا +

کالک کا ٹیکا لگنا (و) فعل لازم: ۔ بدنام ہونا - بدنامی آنا - رسوائی حاصل ہونا - کلنک لگنا - داغ لگنا - ذلّت نصیب ہونا +

کالک مُنہ کو ملنا (و) فعل متعدی: ۔ مُنہ کو کالک ملنا زیادہ لیتے ہیں مُنہ کالا کرنا - خجل ہونا - شرمندہ ہونا ؎

ہے اُمّن دگر آئینہ لے کر اپنے دانتوں میں
مسی جب شب کو حقّان رنگ جو ملتے ہیں
تو مُنہ کو دستِ موج ودو سے تا صبح دم کالک
خجل ہو کر چراغانِ شب دیجور ملتے ہیں

کالک کے ہاتھ لگانا (ہ) فعل متعدی (ہندو): ۔ سیاہی کے بھرے ہوئے ہاتھ کسی کے مُنہ پر لگانا - مجازاً کسی کو بدنام و رسوا کرنا +

کالکا (س) اسم مؤنث: ۔ کالی دیوی - کالی مائی - درگا - بھوانی - شکتی - ایک کالے رنگ کی دیوی کا نام جس کی پرتما بھی کالی ہی بنائی جاتی ہے +

کالی (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) سیاہ - شیام - اسود (۲) ایک دیوی کا نام - درگا - بھوانی - کالکا - شیوجی کی استری پاربتی (۳) ایک سانپ کا نام جسے کرشن جی نے کالی دہ سے باہر نکالا اور اُس کے ۱۱ پھن بچھے (۴) صفت: ۔ سیاہ فام - کالے رنگ کی - سیاہ چردہ +

کالی آندھی (ہ) اسم مؤنث: ۔ وہ طوفان باد جس کی گرد کے باعث اندھیرا چھا جائے ؎

عشق زلف خانہ برباد آیا کھینچو آہِ گرم — کالی آندھی آگئی جلدی کرو روشن چراغ (وزیر)

کالی آنکھ (ہ) اسم مؤنث: ۔ چشم سیاہ - وہ آنکھ جو نہایت سیاہ اور خوبصورت ہو

یہی اشارہ ہے اُن کالی کالی آنکھوں کا
شکار شیر نہ کھیلیں تو ہم غزال نہیں

کال

کالی بلا (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) بلائے سیاہ - بلائے بد - بلائے سخت وعظیم - نہایت کالی چڑیل ؎

قسمیں تو ساری ہو چکیں باقی رہی ہے اب
کالی بلا کی غول بیابان کی قسم
افعی ہے شب ہے شک ہے یا توتیا ہے یہ
زلف سیہ ہے یا کوئی کالی بلا ہے یہ

جو رن ہے سو ہے دیو سفید اپنی نظر میں — جدائی ترے ہجر میں ہے کالی بلا ہے (ناسخ)

دل شامت زدہ کر اُس کی عذر کاکل سے
تیرے پیچھے یہ بلا بیٹھی ہے کالی بے ڈھب

(۲) آفت بزرگ - مصیبت سخت - سنکٹ - بپتا ؎

اے سیہ بختی کہ دل زلف دوتا میں پھنس گیا
اب رہائی ہو چکی کالی بلا میں پھنس گیا

(۳) کالی اور بدصورت عورت - ڈراؤنی شکل کی عورت - بُھتنی - چڑیل - پچھل پائی ؎

مجھے ہر چند کہیں اُس سے چھُڑا تیرے ہجر کی شب ہے یہ کالی بلا
نہیں جھوٹ کہتا مجھ کو اس میں ذرا مجھے تیری ہی زلف دوتا کی قسم

کالی بھلی نہ سیت دونوں مارو ایک ہی کھیت (و) کہاوت: دونوں کو ایک ہی سا سمجھو - سگ زرد برادر شغال - موذی سب بُرے + (اس کا قصہ یوں مشہور ہے کہ کسی شخص کی دو بیویاں تھیں جن میں نہایت دشمنی اور عناد تھا - ایک دوسری کو نہیں دیکھ سکتی تھی - چونکہ یہ دونو ساحرہ تھیں اس سبب سے ایک نے اپنے کو کالی چیل بنایا - دوسری نے اپنے تئیں سفید چیل کے روپ میں دکھایا - اس حرکت سے خاوند دہشت میں آیا اور اُس نے اُن کو جادوگرنیاں یقین کرکے بیں خیال کہ مجھے کچھ گزند نہ پہنچائیں فقرۂ مذکورہ زبان پر لا دونوں کو ایک ساتھ قتل کر ڈالا جب سے یہ مثل مشہور ہو گئی - مفسد اور جھگڑالو آدمیوں کے حق میں بولتے ہیں) +

کالی پیلی آنکھیں کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو): ۔ (دیکھو نیلی پیلی آنکھیں کرنا) - یہ محاورہ غلط ہے - جس محاورہ کا ہم نے حوالہ دیا ہے مسلمانوں میں وہی بولتے ہیں +

کالی پیلی چیل چلو (ہ) اطفال: ۔ چیلوں کو گوشت کے ٹکڑے اُچھال کر بلانے کی آواز - بعض لڑکوں کو یہ تماشا اچھا لگتا ہے - اس وجہ سے وہ قربانی وغیرہ کے موقع پر اپنے گھر سے گوشت لے آتے اور اس طرح چیلوں کو اکٹھا کرکے گوشت اُچھالتے اور انہیں آپس میں لڑواتے ہیں - ہفتہ کے روز بعض عورتیں بھی اپنے بچّوں کے

اوپر سے گوشت کا صدقہ اُتار کر چیلوں کے واسطے ٹوکریوں یا بچھوڑوں کو ریا کرتے ہیں کہ اُنہیں کھلا دو۔ سب بھی یہ فقرہ کہکر چیلوں کو جمع کرتے ہیں) +

کالی تیری (ہ) اسم مؤنث :- نہایت تیرہ و سیاہ عورت یعنی کبھی لڑکے بھی آپس میں سیاہ فام لڑکے کو کہتے ہیں (تیری تیرہ سے بنا لیا ہے) +

کالی جمعرات (ہ) اسم مؤنث :- فرضی روز یا شب۔ جس کا کوئی دن اور کوئی رات مقرر نہیں۔ صرف وعدہ ٹالنے یا نادہند کے وعدہ وعید کرنے کی نسبت طنزاً بولتے ہیں۔ جیسے" کالی جمعرات کو آنا اور لے جانا۔ اور نیز اکثر شوخ مزاج معشوق کے اقرار وصال پر بھی یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں +

کالی دِہ (ہ) اسم مذکر :- جمنا ندی کے ایک بھنور کا نام جس میں کالی سانپ رہتا تھا۔ یہ وہی سانپ ہے جس کے ہندی مذہبی کتابوں میں ایک سَو دس پھن لکھے ہیں اور اُسے سری کرشن جی نے کالی دہ سے باہر نکالا تھا چنانچہ اُس کی پھنکار سے اُن کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا +

کالی دیبی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دیکھو کالکا (۲) ہندوانیونی :- انیم - انیسون - جُتنی بیگم - ہیتو +

کالی زبان (و) اسم مؤنث :- زبان سیاہ جس کی نسبت عوام کا اعتقاد ہے کہ اُس کی بددعا جلد اثر کرتی ہے۔ کالی جیب ؎

جتنے ہیں اہل سخن کہتے ہیں ڈر کر الحفیظ
میری کلکِ دوزباں کی دیکھ کر کالی زباں } (رشک)

کالی زیری (و) اسم مؤنث :- ایک قسم کا زیرۂ سیاہ جو انیسون کے مشابہ اور مزاجاً دوم درجہ میں گرم و خشک ہے +

کالی سیتلا یا ماتا (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی سخت اور مُہلک چیچک جس کے دانے سیاہ ہوتے۔ جسم کو بدہیئت کر دیتے اور بچوں کو بڑی تکلیف دیتے ہیں۔ کِرتیا۔ مسوریا +

کالی کلوٹی (ہ) صفت :- نہایت سیاہ۔ کالی تیری +

کالی گھٹا (ہ) اسم مؤنث :- ابر سیاہ - ابر تیرہ +

کالی گھٹا ڈراؤنی بھُوری برسن ہار (ہ) کہاوت :- یعنی جو لاف زن اور دعوے کرنے والے نہیں ہیں۔ وہی کام دے جاتے ہیں +

کالی مٹی (ہ) اسم مؤنث :- وہ جوہڑ کی چکنی مٹی جو اکثر لیپنے پوتنے کے کام آتی ہے +

کالی مرچ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گول مرچ - سیاہ مرچ - فلفل گرد -

(۲) تشبیہاً :- تیکھی - تِکس ؎

کوئی پکارتا ہے کیوں خیر تو ہے بھائی　　ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی　(نظیر)

کالی ہانڈی سر پر دھرنا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- بدنام ہونا - بدنامی سر لینا - رسوائی اختیار کرنا +

کالی ہڑ (ہ) اسم مؤنث :- ہلیلۂ سیاہ - چھوٹی ہڑ - زنگی ہڑ - مزاجاً اول درجہ میں سرد دوم خشک اور بعض کے نزدیک گرم +

کالے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کالا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی صورت جس میں الف یائے مجہول سے بدل جاتا ہے۔ جیسے کالے رنگ کا - کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا (۳) اسم مذکر - کالے خاں - کالے میاں جیسے" واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے" +

کالے بال (ہ) اسم مذکر :- موہائے زہار - جھانٹ کے بال ؎

نہ لے تو نام میرے کالے بالوں کا وہ سُن لینگے
تجھے ہو شامت آجائیگی بھڑوے جُوتیا تیری } (رنگین)

کالے پانی بھیجنا (ہ) فعل متعدی :- عبور دریائے شور کرنا - جزیرۂ انڈمان کو بھیجنا - جلاوطن کرنا - سمندر پار اُتار دینا ؎

آہ کس طفل فرنگی سے پڑا ہے پالا　　مجھ کو بے جُرم و خطا بھیجے ہے کالے پانی (نصیر)

کالے تِل چابنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) کالا دان کھانا (۲) احسان اُٹھانا - ممنون ہونا - کنوڈا ہونا + غلام زرخرید بننا - جیسے" میں نے ایسے ہی تیرے کالے تل چابے ہیں جو آنکھ نیچی کروں" +

کالے تِل چبوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) غلام یا دنیا بنانا - زرخرید غلام بنانا - مول لے لینا - مطیع و فرماں بردار بنا لینا + احسان مند بنانا - مرہونِ احسان کرنا

دے کے بوسے خال کے اُس نے لیا ہے مجھ کو مول
اب کہاں جاؤں کہ چبوائے ہیں کالے تل مجھے } (معروف)

(۲) خوشامد کرانا - ڈھکانا + غلامی کا کام لینا - غلامی کرانا ؎

لینے بوسۂ خال لب جو پاس ہم اُن کے آتے ہیں
بوسے تو وہ دیتے نہیں پر کالے تل چبواتے ہیں } (بیخود)

(یہ ایک ٹوٹکا ہے جو دولہا کے ساتھ قبل از وداع اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دولہن کی ہتیلی پر کالے تل اور کھانڈ رکھکر دولہا سے کہتے ہیں کہ اس کو بغیر ہاتھ لگائے زبان سے اُٹھا کر چباؤ۔ اگر وہ چاب لیتا ہے تو عورتوں کے اعتقاد کے بموجب نہایت مطیع - زن بردار اور جورو کا غلام بنا رہتا ہے) +

کال

کالے سر کا (ہ) اسم مذکر:- (۱) انسان۔ مُنش۔ بنی آدم۔ آدم زاد جیسے "کالے سر کا بڑا بے ڈھب ہے" (۲) نر۔ مرد۔ آدمی۔ پُرش۔ جوان آدمی۔ نَبرد۔ جیسے "کالے سر کا ایک نہ چھوڑا" فاحشہ عورت کی نسبت کہتے ہیں +

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا (ہ) کہاوت:- اوّل معلوم۔ دوم موذی، دغاباز۔ فریبی آدمی سے بچنا مشکل ہے +

کالے کوس (ہ) اسم مذکر:- (۱) راہ ناپیدا کنار۔ مسافت بعید۔ دور دراز کا رستہ۔ بہت دُور۔ کوسوں دُور۔ راہ دور و دراز اور سخت دشوار۔ برسوں اور مہینوں کی راہ ؎

دیکھئے کب خدا ملا دیگا اب کے نکلیں گئے ہیں کالے کوس (رنگین)

(۲) بڑے بڑے کوس۔ لمبے کوس ؎

دیکھی نہ کسی نے میری غربت افسوس کانٹے کرتے ہیں ہر قدم پر پابوس
اس روز سیاہ پر یہ اے بخت سیاہ چلنے پڑے کالی رات میں کالے کوس ([illegible])

کالے کوسوں (ہ) اسم مذکر:- بہت دُور۔ ہزاروں کوس۔ مسافت بعید۔ برسوں اور مہینوں کی راہ ؎

دلامت منزلِ گیسو میں جا خواہش ہیں بوسوں کی
نہیں تو راہ طے کرنی پڑیگی کالے کوسوں کی۔ ([illegible])

یار ہے کالے کوسوں ہم سے دست درازی دیکھیگا
اکثر دست وہم سے اُس کی زلف سنوارا کرتے ہیں ([illegible])

جیسے "اب تو وہ بات کالے کوسوں گئی" + "بُری باتوں سے چھی چھی کر کے کالے کوسوں بھاگے" (از چنر بھنیلی) +

کالے کوّے کھائے ہیں (ہ) محاورہ:- جب کسی آدمی کے پیرانہ سالی پر بھی بال سفید نہیں ہوتے تو اُس کی نسبت کہتے ہیں کہ "اس نے تو کالے کوّے کھائے ہیں" + (عوام کالانعام کا اعتقاد ہے کہ کوّے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ اخیر وقت تک کالا ہی رہتا ہے۔ پس جو کالے کوّے کا گوشت کھاتا ہے۔ اُس کی عمر بھی بڑی ہوتی ہے اور بال بھی سیاہ رہتے ہیں) +

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا (ہ) محاورہ:- زبردست کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔ اعلےٰ کے سامنے ادنےٰ کی نہیں چلتی۔ کامل کے آگے ناقص کا کام رونق نہیں پاتا ؎

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ چھپ گیا مہرِ رخ ہر تیری زلف شبگوں دیکھکر (ذوق)

کام

(چونکہ کالے سانپ کی پھنکار کے سامنے چراغ نہیں جلتا۔ اس وجہ سے یہ محاورہ ہوگیا ہے۔ اور یہ کہنا محض غلط ہے کہ اُس کے من کے آگے چراغ کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ یا اُس کی آنکھ میں روشنی جذب کر لینے کی قوت ہے

کیوں نہ مجھے سوزِ دل دیکھ کر اُس زلف کو
کالے کے آگے ظفر جلتا ہے ہاں کب چراغ (ظفر)

داغِ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو
سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ ([illegible])

کالے کی سی لہر آجاتی ہے (ہ) کہاوت:- یعنی کبھی کبھی جنون اُبھر آتا ہے۔ گاہے گاہے ہڑک اُٹھ آتی ہے +

کالے کے کاٹے کا منتر نہ جنتر (ہ) کہاوت:- اول معدوم۔ دوم زبردست اور فریبی و دغاباز سے بچنا مشکل ہے +

کالے مُنہ اندھیرے (ہ) محاورہ (ہندو):- نہایت سویرے۔ نور کے تڑکے۔ جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے۔ علی الصباح +

کام (ف) اسم مذکر:- (۱) سقفِ دہن۔ تالو۔ حنک + حلق + دہان۔ مُنہ ؎

مُنہ بھر گیا رقیبوں کا شیریں دہانی سے کس درجہ تلخ کام ہوا ہے نبات کا (اختر)

(۲) مراد۔ مقصد۔ مطلب۔ مُدعا ؎

کام دل رنج و بلا کو سونپا تجھ کو اور ہم نے خدا کو سونپا (مومن)

دل کو ہو کیوں نہ تری ابروئے خمدار سے کام
جو سپاہی ہے سدا ہے اُسے تلوار سے کام ([illegible])

کام ہے زلفِ سیہ و روئے تاباں سے غرض
کچھ نہ مطلب کفر سے ہم کو نہ ایماں سے غرض ([illegible])

مطلب کی میرے ایک نہ فرمائی آپ نے
باتیں شبِ وصال میں کیں اپنے کام کی ([illegible])

(۳) خواہش۔ آرزو۔ تمنّا جیسے کام پُورا کرنا بمعنی آرزو بر لانا یا کام نکالنا بمعنی اچھا پوری کرنا وغیرہ (۴) کار۔ کاج۔ کاروبار۔ دھندا۔ کاج جیسے کام کو کام سکھاتا ہے۔ کام اپنا ہی کام ہے ؎

مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے مُنعمی
مصلحت سے کیا کوئی خالی ہے کام اللہ کا ([illegible])

یہی ہے تیشۂ فرہاد کا کام تراشے سنگ جو لے خیر کاٹے (مصحفی)

(۵) (ہ):- فعل۔ عمل۔ کردار۔ کرنی۔ کرتوت۔ کوتک ؎

کام

مار ڈالا ہمیں غرفے سے دکھا کر ابرو ۔۔۔ تو نے تم نے بنایا تیر کا تلوار سے کام (اسیر)

(۶) س :- کامنا - اچھا - مرضی - منورتھ (۷) س :- خواہشِ نفسانی - شہوت - کام دیو - حضرت عشق - عشق کا دیوتا (۸) ع :- محنت - مشقت - مزدوری - ریاضت - ریاض جیسے چار آنے روز کا کام ملتا ہے (۹) ا :- صنعت - ہنر + کرتب - کسب - پیشہ - حرفہ + کاریگری - دستکاری - (۱۰) ا :- شغل - مصروفیت - انصرام (۱۱) ہ :- بیوہار - لین - دین - بنج - بیوپار جیسے آجکل اُن کا کام خوب چمک رہا ہے (۱۲) ا :- مطلب - واسطہ - غرض - تعلق - علاقہ - سروکار جیسے جس کی بیوی سے کام اُس کی لونڈی سے کیا کام ؎

پیدا کیا ہر ایک آپ کام کے لئے ۔۔۔ اُس کو جفا سے کام ہے مجھ کو وفا سے کام (مصحفی)

یار سے کام ہے کیا خوب بدیار سے کام
گل کے مشتاق ہیں ہم رکھتے نہیں خار سے کام
آنکھ اسی واسطے ہے کان اسی واسطے ہیں
تیرے دیدار سے مطلب تیری گفتار سے کام

(۱۳) ا :- کارِ مخصوص - کارِ معلوم - کارِ مفہومہ - وہ بات ؎

خفا جو ہوتے ہو ناحق تو خوش رہو صاحب ۔۔۔ وہ کام مجھ سے نہیں بار بار ہوتا ہے (جان صاحب)

(۱۴) ا :- روزگار - ملازمت + عہدہ منصب - نوکری - خدمت - کارِ مفوضہ

کوہکن کوہ تو میں کاٹ رہا ہوں شبِ ہجر
بھاری بھاری ہوئے ہیں عشق کی سرکار سے کام

(۱۵) ا :- زردوزی - کارچوبی + گلکاری - کشیدہ کاری - نقاشی وغیرہ جیسے "اس جوتے پر بھاری کام ہے" - "اُس رومال پر تو خوب کام بنا ہوا ہے"

(۱۶) ا :- بڑی ہوشیاری - بڑی بات - دانائی - عقلمندی ؎

سوچ کے چلنا مسافر یاں ٹھگوں کا گام ہے
اس سرائے میں ہزاروں مر گئے اس سے بچنا کام ہے

(۱۷) ا :- فرض - ڈیوٹی - کار خدمت (۱۸) ا :- ڈاک کی تھیلی - ڈاک جیسے آج کی ڈاک میں کے کام گئے - ہر ایک چوکی پر کام دیتا ہوا چلا جا (۱۹) ٹہل خدمت - سیوا - کارگزاری - جیسے تمہارا کام اب کے سال اچھا رہا + کام پیارا ہے چام پیارا نہیں (۲۰) ا :- مہم - کارِ عظیم - کارِ اہم - کارِ دشوار - جیسے قاصد کا وہاں جانا کام رکھتا ہے ؎

سر سے جوں کوہکن گزر جانا ۔۔۔ کام یہ اس قدر نہیں ہے کچھ (غافل)

کام

اُس کے دل میں کام کرنا کام ہے ۔۔۔ یوں فلک پر کیوں نہ جائے آہ تو (میر)

(۲۱) بازاری :- جماع - کھیل - بھوگ بلاس - جیسے دو روپئے دئے اور کام بنا کر چلے آئے (۲۲) بازاری :- معاملہ - بات - ماجرا (۲۳) چالاکی - عیاری - ہوشیاری - چترائی ؎

دیکھ کر مجھ کو منہ کو چھپایا اور حیا کا نام کیا
واہ رے تیری دانشمندی اس میں بھی اک کام کیا

کام اُتارنا (ز) فعل متعدی :- کام تیار کرنا - کوئی چیز بنا کر پوری کرنا (دستکار)

کام اٹکنا (د) فعل لازم :- کام بند ہونا - کام رکنا - حرج کار ہونا ؎

جان سینہ میں نظر آنکھوں میں دم ہونٹوں پر
اک نہ آنے سے ترے کام ہیں اٹکے لاکھوں

کام آخر کرنا (د) فعل متعدی :- (۱) کام پورا کرنا - کام نپٹانا (۲) مار ڈالنا - قتل کر دینا - کام تمام کرنا ؎

کام بس اپنا کیا درد دروں نے آخر ۔۔۔ جب قدم گھر سے رکھا یار نے بیروں بنا (جرأت)

منہ سے برقع نہ کسی روز اتارا آخر ۔۔۔ کام در پردہ کیا تم نے ہمارا آخر (مصحفی)

بام پر آکر جو شب وہ کچھ اشارا کر گئے ۔۔۔ کیا کہیں بس کام ہی آخر ہمارا کر گئے (")

پیرزن نے کوہکن کا کام آخر کر دیا ۔۔۔ زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے (ناسخ)

کیا نازو نگہ نے مل کے میرا کام آج آخر
کہ ہوتی مشورت باہم دگر دو دن سے یہی تھی

کام آخر ہو جانا (ا) فعل لازم :- کام تمام ہو جانا - مرجانا - گزر جانا ؎

یا ربّ گر ادلِ شب سے یہی شدت رہی
کام میرا آخر اے دردِ جگر ہو جائیگا

کام آخر ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) کام پورا ہونا - کام انجام کو پہنچنا (۲) مرنا - کام تمام ہونا - گزرنا - جان سے جانا - دم نکلنا - ہلاک ہونا + دم نہ رہنا - قریب بہ ہلاکت پہنچنا ؎

کام ہی ہو گیا امیدِ شفا میں آخر ۔۔۔ دل کی بیماری تھی یا چشم کی بیماری تھی (آتش)

پردے میں کام یاں ہوا آخر ۔۔۔ وہاں سدا چہرے پر نقاب رہا (میر)

دیکھتا ہوں تو کام میرا ہو ۔۔۔ اوّلِ عشق میں ہی آخر ہے (میر)

چین وقتِ شام ہے بستر پہ نہ آرام صبح
گر یہی غم ہے تو کام آخر ہے اپنا شام صبح

کرتے ہو مداوا اب بیارِ غم کا اپنے ۔۔۔ جب کام ہوا آخر تدبیر نظر آئی (سودا)

کام

کام آنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کار آمد ہونا۔ مفید مطلب ہونا (۲) بیگ لگنا۔ ٹھکانے لگنا۔ بجا صرف ہونا۔ جگ سے خرچ ہونا۔ سوارتھ ہونا ؎

بالیں پہ دمِ نزع وہ خود کام نہ آیا مرنا بھی مرا ہائے مرے کام نہ آیا (رہیں)
آئی دعائے صبح مرے کام دیکھنا رام اپنا ہوگیا وہ دل آرام دیکھنا (تجمل)

(۳) مددگار ہونا۔ معاون ہونا۔ ساتھ دینا یا پشت پناہ ہونا۔ کام دینا۔ سہارا دینا۔ آڑے آنا۔ جیسے "حشر میں کچھ اپنا کیا ہی کام آئیگا" ؎

کام آیا نہ بُرے وقت کوئی اے غافل جس کو سمجھا تھا ئیں اپنا وہی بیگانہ ہوا (غافل)

جان سے ملا اُسے تنہا جہاں پایا جسے
بیکسی میں کام آنا کوئی تم سے سیکھ جائے

(۴) مارا جانا۔ قتل ہونا۔ ہلاک ہونا۔ لڑائی میں مارا جانا ؎

دل و دماغ و جگر یہ سب ایکبار کام آئے فراق میں اے یار (میر)
کام یہاں جس لئے جو کہ ٹھیرا یا۔ جب تلک ہو وے آپ کام آیا (درد)

کہے ہے لاش پر معروف کی اک غلق حسرت سے
کہ ہے یہ ہاتھ سے اُس ظالمِ اظلم کے کام آیا

(۵) صرف ہونا۔ خرچ ہونا۔ اُٹھ جانا (۶) استعمال میں آنا۔ برتنے میں آنا۔ برتا جانا (۷) فعل متعدی:- کام دینا۔ کام نکالنا۔ کارآمد ہونا۔ غرض نکالنا۔ مطلب برآری کرنا ؎

دستے جُگی تھی، رہی قسمت تو مجھے صاف جواب
آفریں جذبۂ دل رنت پہ کیا کام آیا
لطف سو دیجے پلا کر اُسے یک جام شراب
وصل کی رات میں کیا آئی مرے کام شراب

کسی کے نو آکام فرخندہ فال کہ آخر یہ دُنیا ہے خواب و خیال (میر حسن)

ہر عیش کی کرتی عنایات اندھیری
کام آتی ہے عاشق کے بہت رات اندھیری

بے بصر ہوتے ہیں محتاج نہیں عینک کے
کام اپنے نہیں آتی ہیں پرائی آنکھیں

ہو زباں بند جو محشر میں مرا نام آئے
سوچ رکھنا کوئی افسوں کہ وہاں کام آئے

کام بٹا لینا (ہ) فعل متعدی:- دوسرے کا کام آپ ہی تقسیم کرلینا۔ آپس میں کام بانٹ لینا۔ شریک کار ہوجانا۔ مددگار ہوجانا +

کام

کام بٹانا (ہ) فعل متعدی:- باہم کام تقسیم کرلینا۔ کسی کے کام میں شریک و معاون ہوجانا +

کام بر آنا (ہ) فعل لازم:- مقصد حاصل ہونا۔ مراد پوری ہونا۔ مطلب براری ہونا ؎

ہوگئے ہم سنتے ہی وصل کا پیغام تمام کام دل کچھ نہ برآیا کہ ہوا کام تمام (جرأت)

کام بڑھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کام اُٹھانا۔ دفتر برخاست کرنا۔ کام ختم کرنا۔ کام بند کرنا (۲) کام زیادہ کرنا + کام کو طول دینا + کام کو ترقی دینا + محنت یا مشقت میں زیادتی کرنا + بیوپار کو ترقی دینا +

کام بڑھئی۔ کام بڑھیکا (ہ) (آوازِ نجّار)- درودگر کی آواز۔ ترکھان کی آواز جو گلی کوچوں میں لگاتا پھرتا ہے۔ جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ بڑھئی کا کام کرنے والا آیا ہے +

کام بگاڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کام خراب کرنا۔ کام ناقص کرنا۔ کام ابتر کرنا (۲) حارج کار ہونا۔ مُخل ہونا۔ کسی کے کام یا مطلب میں خلل ڈالنا +

کام بگڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کام خراب ہونا۔ کام میں نقص پیدا ہونا۔ (۲) معاملہ بگڑنا۔ جیسے بنا بنایا کام بگڑ گیا (۳) بات میں فرق آجانا۔ دیوالہ نکل جانا (۴) کارخانہ تباہ ہونا۔ کاروبار میں فرق آجانا +

کام بنا رہنا (ہ) فعل لازم:- زمانہ کا حسبِ مراد رہنا۔ اقبال کا یاور رہنا۔ دَور دَورہ رہنا ؎

کہاں وہ گریہ وہ نالہ وہ جاں بلب رہنا کسی کا کام ہمیشہ بنا نہیں رہتا (احسان)

کام بنانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کام درست کرنا۔ کام سنوارنا ؎

یہ ستارے کی ہے گردش اے ظفر گھبرا نہیں
دیکھنا تیرے بنا تا کام ہے اللہ کیا (ظفر)

قسمت نے کوئی کام بنایا نہیں ہنوز
اپنے بھی لب پہ شکوہ تک آیا نہیں ہنوز

(۲) کام تیار کرنا۔ تقاضا نمٹانا۔ کوئی چیز بنانا۔ جیسے "دو کام روز بنا کر بیچ آتا ہے" (۳) مقصد پورا کرنا۔ مراد بر لانا۔ مطلب نکالنا۔ کار براری کرنا۔ ہوس نکالنا۔ ہوس مٹانا۔ ارمان پورا کرنا ؎

یہ ضعف ہے تو کام بنایا نہ جائیگا ہم سے ترے خیال میں جایا نہ جائیگا (مرزا صابر)

(۴) بازاری: کھیل بنانا۔ ہم بستر ہونا۔ ہم صحبت ہونا +

کام بن جانا (ہ) فعل لازم:- مطلب پورا ہوجانا۔ مراد بر آنا +

حسب دلخواہ کوئی بات ہو جانا ۔ کام تیار ہو جانا ۔ کامیابی حاصل ہو جانا ؎

ہے نزاکت مانع جنبش لبِ جاں بخش کو
کام تیرا خوب چشم سامری فن بن گیا

کام بند رہنا یا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کام رکنا ۔ کام ہرج ہونا کام اٹکنا ۔ کام نہ نکلنا ؎

ہمکی مت میں کہیں میرے رہیں کیوں کام بند　　واسطے جس شہ کے غالب گنبد بے در کھلا (غالب)

(۲) کارخانہ بند رہنا ۔

کام بند نہ رکھنا (ہ) فعل متعدی :- حارج کار نہ ہونا ۔ کام نہ اٹکانا ۔ کام نہ روکنا ؎

گو اُن کے گھر سے ہوگئے میرے نیم بند　　رکھتا نہیں ہے کام کسی کا کریم بند (داغ)

کام بنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کام درست ہونا ۔ کام ٹھیک ہونا (۲) مراد بر آنا ۔ کامیاب ہونا ۔ مقصد پورا ہونا ۔ مراد ملنا ۔ کاربراری ہونا ۔ مدعا حاصل ہونا ۔ مطلب حاصل ہونا ؎

وہ کون ہے کہ نہیں چاہتا کہ کام بنے　　پر اختیار میں بھی ہو درست کر لینا (ناظم)

کی عبث تیشہ زنی جو تھی جو تقدیر بھلی　　کام فرہاد کا بے قوت بازو بنتا (ظفر)

بنا نصیب سے کیا خوب کام بوسے کا　　کہ تیری لب پہ ہے ظالم تقلم بوسے کا
کیا بنے کام کہ تقدیر سے تاثیر کو بھی　　پنبۂ گوش ہوئی اپنی دعا کی تاثیر

کام بھگتانا (ہ) فعل متعدی :- کام پورا کرنا ۔ کام کو انجام دینا ۔ کام نمٹانا ۔ کارگزاری پوری کرنا ۔

کام بھگتنا (ہ) فعل لازم :- کام نمٹنا ۔ کام پورا ہونا ۔ تکمیل کو پہنچنا ۔ کام کا انجام پانا ۔

کام پر جانا (ہ) فعل لازم :- کام کرنے جانا ۔ اپنی ڈیوٹی پر جانا ۔ اپنے کارخانہ یا کار مفوضہ کے پورا کرنے کو جانا ۔ مزدوری پر جانا ۔

کام پر لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) برسرِ کار ہونا ۔ کسی خدمت پر مقرر کرنا (۲) کسی کام کے سیکھنے میں مصروف کرنا (۳) مزدوری پر لگانا ۔ کام دینا ۔ دھندے سے لگانا ۔

کام پر لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) برسرِ کار ہونا (۲) کام میں مصروف ہونا ۔ کام میں مشغول ہونا ؎

تار مژگاں پر چلا جاتا ہے اشک　　کام پر لڑکا یہ نٹ کا لگ گیا (نصیر)

کام پڑنا (ہ) فعل لازم :- کسی سے سروکار ہونا ۔ پالا پڑنا ۔ واسطہ پڑنا ۔ متعلق ہونا ۔ جیسے آدمی سے آدمی کو کام پڑتا ہے ؎

چندن پڑا چمار گھر نت اُٹھ کوٹے چام
رو رو چندن یہ کہے پڑا نیچ سے کام

کام تجنا (ہ) فعل متعدی :- کام چھوڑنا ۔ کام ترک کرنا ۔ دھندا چھوڑنا ۔

کام اتمام کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کام پورا کرنا ۔ کام کو انجام پر پہنچانا ۔ کام ختم کرنا ۔ خاتمہ کرنا ؎

مانند شمع ہم نے حضور اپنے یار کے　　کام وفا تمام کیا ایک آہ بیں (میر)

(۲) ہلاک کرنا ۔ مار ڈالنا ۔ جان لینا ۔ قتل کرنا ۔ جانستانی کرنا ۔ مار کر پار اُتار دینا

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماریٔ دل نے اپنا کام تمام کیا

یا تو لیتا ہوں داد دل یا رب　　کام اپنا تمام کرتا ہوں ۔ (لا اعلم)

کر چکے جلد میرا کام تمام　　دیر کیوں ہجر یار کرتا ہے (رند)

کر دیا کام تمام اُس نے مرا خوب کیا　　کہ کوئی کار ثواب اور نہ تھا یہی تمہارا (ظفر)

کر دیا تیغ نظر ہی نے تری کام تمام　　گو کہ قاتل نہ پڑا جسم پہ شمشیر سے خط (ظفر)

ہونے پایا سر سے قاصد کا نہ پیغام تمام　　تھا سخن لب پہ کہ قاتل نے کیا کام تمام (ممنون)

آپ کی جنبش لب نے تو کیا کام تمام　　اس اعجاز پہ کہتے تھے مسیحا ہوں ہیں (داغ)

سُننے پائے نہ دہن سے تیرے دشنام تمام
جنبشِ لب ہی نے اپنا تو کیا کام تمام

کام تمام ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کام پورا ہونا ۔ کام ختم ہونا ۔ کام انجام پانا ۔ کام کا انجام کو پہنچنا (۲) مرنا ۔ ہلاک ہونا ۔ کام آخر ہونا ۔ جان سے جانا ۔ جان دینا ۔ جان سے گزرنا ۔ فیصلہ ہونا ۔ نیست و نابود ہونا ۔ معدوم ہونا ۔ قریب بہ ہلاکت پہنچنا ۔ گور کے کنارے لگ جانا ؎

ہوگیا غفلت ہی غفلت میں جو کام اپنا تمام ۔
اس قدر غافل ترا شیوہ تغافل کیوں ہوا

ہمدموں کام مرے یک شب میں ہوا کام تمام
تھر تھا نالے جو دو چار برس کے سُنتے ۔

بن ترے اے بتِ خودکام یہ دل کو ہے خطر　　تیرے عاشق کا تمام آہ کہیں کام نہ ہو (لا اعلم)

کاٹا ہے یار نے مری باتوں کو اس قدر
گویا دہن میں کام زباں کا تمام ہے

کام

بہت ہیں ہاتھ ہی تیرے نہ کر قفس کی فکر
مرا تو کام انہیں میں تمام ہے صیاد ([illegible])

اِک نگاہِ ناز سے ہے کام یاں اپنا تمام
قتل کرنے کو مرے کیا تیر دپیکاں چاہیئے ([illegible])

تا اپنے وہ قرار پہ آوے کہ ہوگیا   یاں کام ہی تمام دلِ بے قرار کا (انشا)

ہوچکا مصحفیٔ خستہ کا تو کام تمام   آپ اب بیٹھے ہوئے باتیں بنایا کیجئے (مصحفی)

کام چڑھانا (ہ) فعل متعدی:- کسی کل یا مشین وغیرہ پر کام لگانا +

کام چلانا (ہ) فعل متعدی:- کارروائی کرنا- کار اجرا کرنا یا کام نکالنا - مطلب براری کرنا (۲) کاروبار یا دھندا چلتا رکھنا (۳) انتظام کرنا - بندوبست کرنا- اہتمام کرنا (۴) جوں توں کرکے پورا ڈالنا - دقت سے کام نکالنا +

کام چلاؤ (ہ) صفت: چند روزہ کار اجرا کے قابل - رفع حاجت کے لائق +

کام چلنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کارروائی ہونا- کار اجرائی ہونا- کاربراری ہونا- حاجت روائی ہونا- کام نکلنا- کاروبار جاری رہنا- مطلب نکلنا

صنم کی بزم میں جو مے کا جام چلتا ہے
تو یہاں بھی خونِ جگر پی کے کام چلتا ہے ([illegible])

فلک تو ٹیڑھی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے (ذوق)

(۲) گذر ہونا- بسر ہونا- کٹنا ؎

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دُنیا سے دل لگے   پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے (ذوق)

(۳) ہاتھ تنگ نہ رہنا +

کام چمکنا (ہ) فعل لازم:- کاروبار کی چلتی ہونا- کام کا بر سر رونق ہونا - کام کی قدر ہونا +

کام چور (ہ) صفت:- کام سے دل چرانے والا- کام سے ٹلنے والا- سُست کاہل وجود- وہ شخص جو کسی کام کے کرنے میں حیلہ وبہانہ کر دیتا ہے ؎

دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب (ذوق)

کام چور نوالہ حاضر (ہ) کہاوت:- وہ کاہل وجود اور سُست قدم جو کام کے وقت ٹل جائے اور کھانے کے وقت دسترخوان پر آموجود ہو- وہ سُست اور خود غرض آدمی جو کام تو نہ کرے مگر لینے کو موجود ہو +

کام

کام دار (ف) اسم مذکر- (۱) کارکن- سربراہ کار- عہدہ دار- مہتمم- منتظم- منصرم- گماشتہ- کارندہ (۲) صفت:- زردوزی کا کام کیا ہوا- زری یا ریشم کا کام کیا ہوا- جیسے کام دار جوتی +

کام دُولہا دُلہن ہی سے پڑتا ہے جب کہاوت:- یعنی جب لڑائی کے وقت دو آدمی مقابل ہوتے ہیں تیسرے کو دخل نہیں ہوتا آپس کا معاملہ آپس ہی میں طے ہوتا ہے +

کام دیکھنا (ہ) فعل متعدی:- کارگزاری کا معائنہ کرنا- کام کی پڑتال کرنا کام دیکھنا بھالنا +

کام دینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کار اجرائی کرنا- حاجت روائی کرنا- کام آنا بکار آمدن کا ترجمہ- چلنا (۲) عُہدہ منصب یا خدمت سپرد کرنا+ کوئی دھندا یا کام سپرد کرنا ؎

تو سدا چاک رہے اور سئے جاؤں میں   خوب اے دستِ جنوں تو نے مجھے کام دیا (ظفر)

(۳) چارج دینا- کام سپرد کرنا (۴) پیشہ وروں کو اُن کے کرنے کا کوئی کام بنانے کے واسطے دینا +

کام دیو (ہ) اسم مذکر:- خواہش نفسانی کا دیوتا- مدن- قوت باہ- خواہش جماع + دشتو اور رکمنی کا بیٹا- اور رتی کا خاوند +

کام ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- پالا ڈالنا- کوئی کام متعلق کرنا- سروکار پڑنا ؎

ہمدمو دل ہی یہ جانے ہے کہ وہ کیسا ہے
آہ ڈالے نہ خدا اُس بُتِ عیار سے کام ([illegible])

کام رکھنا (ہ) فعل متعدی: مطلب رکھنا- غرض رکھنا- تعلق رکھنا- جیسے "اپنے کام سے کام رکھو" ؎

خوے بدنامِ خوش ادا کو کہے   نقش پا چشمِ سرمہ سا کو کہے
کہربا روئے دلربا کو کہے   بند غم کاکلِ دوتا کو کہے
طعن و تشنیع ہی کام رکھے
جائی جائے کو تیرے نام رکھے ([illegible])

کام سپرد کرنا (ہ) فعل متعدی:- کام حوالہ کرنا (دیکھو کام دینا نمبر ۲-۳-۴)

کام سکھانا (ہ) فعل متعدی:- دستکاری یا ہُنر یا صنعت یا دفتر وغیرہ کا کام بتانا- جیسے کام کو کام سکھاتا ہے +

کام سمٹنا (ہ) فعل لازم:- کام اکٹھا اور ایک جا ہونا- کام قابو میں آنا کام طے ہونا- کام انجام پانا- کام بن جانا ؎

کام

امان وحبیب دونوں ہوئے ٹکڑے ایک جا
لپکے یہ کلام ناقہ سے میرے سمٹ گیا

کام سنگوانا (و) فعل متعدی: - دیکھو کام سمیٹنا +

کام سنوارنا (و) فعل متعدی: - کام درست کرنا - کام بنانا - بگڑے کام کو اصلاح پر لانا +

کام سے جاتا رہنا (ا) فعل لازم: - (۱) مطلب کا نہ رہنا - نکما ہو جانا خراب ہو جانا - قابل استعمال نہ رہنا - محض بیکار و معطل ہو جانا ؎

تم کو فرصت نہ ہوئی موت لے یاں مہلت کی
تم رہے کام میں ہم کام سے جاتے ہی رہے

(۲) موقوف ہو جانا - برطرف ہو جانا (۳) ناکارہ ہو جانا - ڈھیلا ہو جانا پاسنگ ہو جانا +

کام سے کام رکھنا (و) فعل متعدی: - اپنے مطلب کے سوا دوسرے کے کام میں دخل نہ دینا - اپنے مقصد کا خیال رکھنا - کار مفوضہ سے تعلق رکھنا - پرائے جھگڑے میں نہ پڑنا - دوسری طرف متوجہ نہ ہونا +

کام سے کام ہونا (و) فعل لازم: - اپنے مطلب سے مطلب اور اپنی غرض سے غرض ہونا - دوسرے سے مقصد اور مطلب نہ رکھنا ؎

ہے یہی جی میں کہ لیجے لب دلدار سے کام -
کام سے کام ہے ہم کو نہیں تکرار سے کام

کام سیکھنا (و) فعل متعدی: - کوئی کسب یا ہنر حاصل کرنا - کسی فن کی تعلیم پانا +

کام کا (و) صفت: - کارآمد - لائق کار + برتنے جوگ + مفید مطلب +

کام کا آدمی (و) اسم مذکر: - (۱) مرد کار آمد - مرد کاری - کاروبار کے قابل آدمی - کامی آدمی - کاردان آدمی - معاملہ فہم اور معاملہ دان آدمی - بیوپاری آدمی - آوارہ اور بیکار آدمی کا نقیض ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا   ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (غالب)

(۲) ہوشیار آدمی - تجربہ کار آدمی - سمجھدار آدمی - عقیل آدمی - حسب مرضی آدمی ؎

لطف آرام کا نہیں ملتا   آدمی کام کا نہیں ملتا - (داغ)

کام کاج (ہ) اسم مذکر: - کاروبار - اُدّم - شغل اشتغال + معاملہ + بیوپار - داد و ستد - لین دین +

کام کاجی (ہ) صفت (ہندو): - محنتی - محنت کش - چالاک - ہوشیار آدمی پھرتیلا - کامی +

کام کانہ کاج کا دشمن اناج کا (و) کہاوت: - وہ شخص جو کھانے یا اناج بگاڑنے کے سوا کسی کام کا نہ ہو - سست - کاہل وجود +

کام کر جانا (و) فعل لازم: - کام دے جانا - کامیابی دکھا دینا - کامیاب ہو جانا کام نکال دینا - کام آ جانا - کارآمد ہو جانا + اپنا اثر دکھا جانا - اپنی تاثیر کر دکھانا - کارگر ہو جانا ؎

دل کو لے جائے چرا کر ایک پر ثابت نہ ہو
کام کر جائے ہزاروں میں تری عیار آنکھ

جذبۂ دل کھینچ ہی لائیگا اُس عہدہ کام کو   کام اپنا ایک دن یہ بے ظفر کر جائیگا (ظفر)

وہ سوالی سے ڈر جائے تو اچھا   بڑی کام کر جائے تو اچھا (داغ)

ساقی نگاہ مست تری کام کر گئی   ٹپکی شراب شوق جگر کے کباب سے (نسیم دہلوی)

ایک عالم ہے دل دیوانہ کا اب کے نسیم
کام اپنا کر گیا جادو نگاہ یار کا

حسن اُس کا کام اپنا کر گیا   دیکھتے ہی رہ گئے حسرت سے ہم (نواب)

کام کر چکنا (و) فعل متعدی: - کام تمام کر دینا - مار ڈالنا - ٹھور رکھنا - ہلاک کر چکنا ؎

تریاق کیا کرے کہ یہاں زہر چڑھ چکا
کام اپنا کر چکے تری زلف دوتا کے سانپ

کام کرنا (و) فعل متعدی: - (۱) کاروبار میں لگنا - کام کاج میں مشغول ہونا (۲) دھندے سے لگنا - کوئی شغل کرنا (۳) کوئی ہنر یا پیشہ و حرفہ کرنا - فکر معیشت یا کار معاش میں مصروف ہونا (۴) فائدہ دینا - مفید پڑنا - فائدہ مند ہونا ؎

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

(۵) سرایت کرنا + اثر کرنا - مؤثر ہونا - اثر دکھانا - کارگر ہونا ؎

نالوں سے مرے رات کے غافل نہ ہوا کر
اک روز یہی دل میں ترے کام کرینگے

دل کھینچتی ہیں اور کسی کو خبر نہیں -
کرتی ہیں کام تیری نگاہیں نقاب میں

کام

صبح سے اَور بھی بایاں اُسے شام کو شند
کام کرتی ہے جو کچھ میری دُعا مست بو پچھو

(۶) کامیاب ہونا۔ مراد کو پہنچنا۔ مقصد حاصل کرنا۔ مطلب حاصل کرنا۔ مطلب پُورا کرنا۔ مطلب نکالنا۔ جیسے وہ تو اپنا کام کر گئے تمہیں رکھئے

وہ سوتے سے بے حجابانہ رہے اور ۔ نگاہِ شوخ کام اپنا کیا کی (مومن)

بظاہر گھات گو دل پر بُت خود کام کرتے ہیں
ہم اپنا کام کرتے ہیں وہ اپنا کام کرتے ہیں

کام کرتی رہی وہ چشمِ فسوں ساز اپنا ۔ لبِ جاں بخش دکھاتے اعجاز اپنا (آتش)

(۷) کار نمایاں کرنا۔ بہادری شجاعت یا ناموری کا کام کرنا۔ کسی کارِ اہم یا دشوار میں کامیابی حاصل کرنا ؎

کام پل میں مرا تمام کیا ۔ غرض اُس شوخ نے بھی کام کیا (میر)

(۸) عوام:۔ ہم صحبت ہونا۔ صحبت داری کرنا۔ کام بنانا۔ کھیل بنانا۔ مجامعت کرنا + کارِ مخصوص کرنا (۹) ہلاک کرنا۔ قتل کرنا۔ کام تمام کرنا ؎

زہرِ غم کر چکا تھا میرا کام ۔ تجھ کو کس نے کہا کہ ہو بدنام (غالب)

غمِ فرقت نے مرا کام کیا آخر کار ۔ ہاتھ ملتے رہے سب نسخِ مجوزِ تمام (شیریں)

اے مسیحا تو رہا غافل مداوا سے مرے
کام دردِ ہجر نے آخر کیا رنجور کا

خود تیرِ نگہ سے لڑتے ہیں اور نام ہمارا کرتے ہیں
ان نیچی نیچی نظروں سے وہ کام ہمارا کرتے ہیں

(۱۰) کوئی عجیب یا انوکھا کام کرنا۔ کارِ شگفت کرنا ؎

جفا پر جان دیتے ہیں ستم پر تیرے مرتے ہیں
یہ ناکامِ محبت سچ تو یہ ہے کام کرتے ہیں

(۱۱) کام دینا ؎

کیوں اُٹھالیں وہ مجھے جان کر اُفتادہ خاک
ناتوانی نے کیا کام توانائی کا

کام کُھلنا (ف) فعل لازم:۔ کام جاری ہونا۔ کاروبار چلنا۔ مشد انند ہونا (۲) کوئی نیا کام شروع ہونا۔ نیا کارخانہ کھڑا ہونا +

کام کھنچنا (ف) فعل لازم (متروک):۔ کام آخر ہونا۔ مرنا۔ گزرنا۔ جان سے جانا

شاید کہ کام صبح تک اپنا کھنچیگا میر
احوال آج شام سے درہم بہت ہے یاں

کام

کام کے سر ہونا (ف) فعل لازم:۔ (۱) کسی کام کے درپے ہونا۔ ہمہ تن کسی کام میں مصروف ہونا (۲) ہندو:۔ برسرِ روزگار ہونا۔ کام سے لگنا +

کام لگانا (ف) فعل متعدی:۔ کام شروع کرنا +

کام لینا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) کام کرانا (۲) کوئی کام اختیار کرنا (۳) چارج لینا۔ کسی دفتر کا کام سنبھالنا (۴) ٹھیکہ لینا جیسے انہوں نے وہاں کا کام لیا ہے (۵) منصب یا عہدہ حاصل کرنا + نوکری یا خدمت لینا (۶) صحبت داری کرنا۔ ہم بستر ہونا۔ مجامعت کرنا۔ اختلاط کرنا ؎

وصل کی شب کام اُس سے صبح تک کیا لیجے
وہ تو گھبرا جائے ہے کیجے جو کیم اختلاط

کام ملنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) کوئی عہدہ یا خدمت ملنا (۲) ٹھیکہ لینا +

کام میں (ف) تابع فعل:۔ استعمال میں۔ برتاؤ میں۔ برتنے میں۔ عمل میں +

کام میں آنا (ف) فعل لازم:۔ (۱) استعمال میں آنا۔ برتاؤ میں آنا۔ برتنے میں آنا (۲) صرف ہونا۔ خرچ ہونا۔ برتا جانا +

کام میں کام نکالنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) ایک پنتھ دو کاج۔ ایک کام کے ساتھ دوسرا کام بھی کر لینا (۲) ایک کام کے ساتھ دوسرا کام بھی بتا دینا۔ ایک کام میں دوسرا کام نکالنا +

کام میں لانا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) استعمال یا برتاؤ میں لانا۔ کام لینا ؎

لاتے زباں کو کام میں کرتے وہ ہم سے بات
مجبور رہ گئے کہ سرے سے دہاں نہ تھا

(۲) صرف کرنا۔ خرچ کرنا۔ اُٹھانا +

کام میں لگانا (ف) فعل متعدی:۔ کسی کام میں مصروف کرنا۔ کسی شغل سے لگانا۔ کسی کام کے سر کر دینا ؎

کام دن رات ہے عاشق کا ترے ناکامی
کر دیا تو نے لگا اُس کو اسی کام میں خاص

کام نکالنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) اپنی خواہش یا حاجت کو روا کرنا۔ غرض نکالنا۔ مطلب نکالنا۔ کارروائی کرنا (۲) کسی کے واسطے کوئی کام تجویز کرنا۔ اُجرت یا مزدوری یا ٹھیکہ کے واسطے کوئی کام قرار دینا +

کام نکلنا (ف) فعل لازم:۔ (۱) کاربراری ہونا۔ مطلب نکلنا۔ مقصد حاصل ہونا۔ کام بننا۔ مراد بر آنا ؎

صاف دل کو کیا اور داغ جگر کو دھویا ۔ کام کیا کیا نہ مرے دیدۂ تر سے نکلا دفراق

کام

گر سلسلۂ نامہ و پیغام نکلتا   تو اے دلِ ناکام پڑا کام نکلتا (داغ)

پیغام بر اُس شوخ کو لایا مجھے لے چل   خالی تری باتوں سے نہیں کام نکلتا (〃)

ہنگام وصل رد و بدل مجھ سے ہے عبث   نکلیگا کچھ نہ کام نہیں اور ہاں سے آج (امانت)

کیوں کام طلب ہے میرے آزار سے گردوں
ناکام سے دیکھا ہے کہیں کام نکلتا

(۲) کام ہونا۔ کام بنا۔ اجرائے کار ہونا۔ کارروائی ہونا۔ جیسے "منت نکلے کام تو کیوں دیجے دام" ۔

ممکن نہیں کہ نقل میں ہوں اصل کی صفات
نکلے ہے کام ہاتھ کا کب پُشت خار سے

(۳) مزدوری کھلنا۔ کام کھلنا۔ کسی کام کی ضرورت درپیش ہونا۔ جیسے "آجکل وہاں قلیوں کے بہت کام نکل رہے ہیں" (۴) کام چھننا۔ عہدے یا خدمت کا لے لیا جانا (جبا نا کے ساتھ آتا ہے) (۵) کام پیش آنا۔ کام درپیش ہونا) +

کام نہ آنا (ا) فعل لازم:۔ کارآمد نہ ہونا۔ مفید نہ ہونا۔ کچھ کام نہ دینا ۔

گھبرا کے میرے گھر وہ گُل اندام نہ آیا   یہ جذبۂ الفت بھی کسی کام نہ آیا (طالب)

کام ہو جانا (ا) فعل لازم:۔ (۱) کام بن جانا۔ مقصد حاصل ہو جانا۔ مُراد بر آنا۔ کام نکل جانا۔ مطلب پُورا ہو جانا۔ جیسے "کام آپ کا ہوا اور نام ہمارا ہو جائے" ۔

کب ہیں حریص بحرِ توکل کے آشنا   موتی کا ایک قطرے ہی میں کام ہو گیا (وزیر)

(۲) کام تمام ہو جانا۔ دم نکل جانا۔ ہلاک ہو جانا۔ جان سے جاتا رہنا۔ کام آخر ہو جانا۔ قریب بہ ہلاکت پہنچنا۔ بُرا حال ہو جانا ۔

اب وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ترا کیا حال ہے
کام ہی یاں ہو گیا میرا بہت دن ہو گئے

یوں لبِ خنجر کے بوسے متصل لینے نہ تھے
زخم کاری کی ہنسی میں کام میرا ہو گیا

اس عشق میں جیتے نہیں بچنے کے نصیر آہ
ہو جائیگا اک روز یونہیں کام ہمارا

(۳) کوئی صورت پیش آ جانا۔ کسی کام میں لگ جانا۔ کچھ کام کرنے لگنا۔

سرکار میں تجھے تو ارے کام ہو گیا   پاپوش سے تری جو مرا کام ہو گیا (جان صاحب)

(۴) روزگار لگ جانا۔ کوئی خدمت مل جانا۔ عہدہ یا منصب مل جانا۔ جیسے

کام

"اب انہیں حیدرآباد میں بڑا کام ہو گیا" +

کام ہو چکنا (و) فعل لازم:۔ (۱) کام ختم ہو جانا۔ کسی کام کا تکمیل کو پہنچ جانا۔ کام پُورا ہو جانا۔ کام نبٹ جانا (۲) مر چکنا۔ کام تمام ہو جانا۔ مر جانا۔ جان نکل جانا۔ جان سے جاتا رہنا۔ دم فنا ہو جانا۔ انتقال کر جانا ۔

آتے ہی آتے تیرے یہ ناکام ہو چکا   واں کام ہی رہا تجھے یاں کام ہو چکا (میر)

مَیں نے شروعِ نزع میں کی تھی تجھے خبر
پہنچا تو اُس گھڑی کہ مرا کام ہو چکا

کام ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) کار درپیش آنا۔ ضرورت پڑنا (۲) مطلب حاصل ہونا۔ مقصد پُورا ہونا۔ کام بننا ۔

جاں بلب ہوں خبرِ وصل سُنا دے قاصد
لب ہلانے میں تیرے کام مرا ہوتا ہے

(۳) کام تمام ہونا۔ کام آخر ہونا۔ جان سے جانا۔ ہلاک ہونا۔ مرنا

تیغ ناکاموں پر نہ ہر دم کھینچ   اک کرشمہ میں کام ہوتا ہے (میر)

اُٹھاؤں کس لئے احسان یار گردن پر
مرا تو اُس کے تغافل سے کام ہوتا ہے

بسکہ آغازِ محبت میں ہوا کام اپنا   پوچھتے ہیں ملک الموت سے انجام اپنا (شیفتہ)

مَیں خستہ تمام ہو چکا اب   جا درد کہ کام ہو چکا اب (مصحفی)

کام دھین (س) اسم مؤنث (ہندو):۔ (۱) راجہ اندر کی گائے جس سے جو کچھ مانگو حسب اعتقاد ہنود دیتی ہے (۲) دُودھیل گائے۔ بہت دُودھ دینے والی گائے +

کامراں (ف) صفت:۔ مقصدور۔ خوش نصیب۔ اقبالمند۔ بختاور +

کامرانی (ف) اسم مؤنث:۔ خوش نصیبی۔ بختاوری۔ اقبال۔ اقبالمندی +

کام رُوپی (ہ) صفت:۔ شہوت انگیز + شہوت خیز۔ من موہنی۔ سُندر۔ خوبصورت۔ حسینہ۔ جمیلہ +

کامگار (ف) صفت:۔ خوش نصیب۔ مقصدور۔ اقبالمند۔ بادشاہ۔ صاحبِ اقبال۔ فتحمند +

کامل (ع) صفت:۔ (۱) پُورا + تمام۔ سب۔ سارا۔ کُل۔ جملہ + سموچا۔ ثابت درست (۲) ماہر۔ اُستاد فن + بڑا بھاری کاریگر۔ پُرفن۔ پُرہنر (۳) عارف۔ پہنچا ہُوا۔ خدا رسیدہ ع

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پُوچھا چاہئے

(۴) فاضل اجل۔ عالم متبحر (۵) پکا۔ مضبوط +

کامل ہونا (۱) فعل لازم: کسی کام میں پورا ہونا۔ پکا ہونا۔ اُستاد ہونا + عارف ہونا۔ خدارسیدہ ہونا۔ پہنچا ہوا ہونا +

کامنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) نہایت خوبصورت عورت۔ حسینہ۔ جمیلہ۔ شکیلہ۔ کامروپی۔ سہریہ۔ پری۔ جیسے ”چھوٹی موٹی کامنی سب ہی پس کی بیل“ (۲) نازک اور دُبلی عورت۔ تن نازک۔ چھریری۔ چھریرے بدن کی۔ سُبک۔ قمچی سی +

کامود (ہ) اسم مذکر:۔ مالکوس راگ کے پتر کا نام جسے رات کو گاتے ہیں +

کاموُنی یا کموُنی (یونانی) اسم مؤنث:۔ ہاضمہ اور معدے میں ریاح تحلیل کرنے والی چٹنی جس میں کمُّون یعنی زیرہ جزو اعظم ہوتا ہے +

کامی (۱) صفت:۔ (۱) کارباری۔ کاروباری۔ کام دھندے میں مصروف۔ کام میں لگا ہوا (۲) کام کا۔ کارآمد۔ مفید کار (۳) ہ: شہوت پرست۔ عیاش +

کامیاب (ف) صفت:۔ بہرہ مند۔ کامران۔ کامگار۔ مقصد ور۔ بامراد۔ فتحمند مُراد وند۔ منصور۔ مُظفر +

کامیاب ہونا (۱) فعل لازم:۔ مُراد کو پہنچنا۔ مُراد حاصل کرنا۔ مقصد پانا۔ بمقصود رسیدہ و بہرہ مند ہونا +

کامیابی (ف) اسم مؤنث:۔ بہرہ مندی۔ مقصد وری۔ فتحیابی۔ فیروزمندی نصرت۔ ظفر +

کامیابی ہونا (۱) فعل لازم:۔ مقصد پورا ہونا۔ مُراد برآنا۔ فتح پانا +

کان (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کھان۔ معدن۔ کھندانہ (اُن چیزوں کے پیدا ہونے کی جگہ جو محض صنعت الٰہی سے وجود میں آتی ہیں۔ اگرچہ یہ لفظ فارسی ہے مگر حسن اتفاق سے عربی تکوّن کے اشتقاق سے قریب قریب ہے) وہ جگہ جہاں سے کھود کر دھات یا جواہرات وغیرہ نکالتے ہیں جیسے پتھر کے کوئلہ کی کان۔ چاندی کی کان۔ نیلم کی کان وغیرہ ؎

یارب کسی جنتر سے کھنچ آیا نہ اِدھر وہ
دل اُس بُت کافر کا ہے کس کان کا لونا (۔۔۔)

(۲) و:۔ منبع۔ چشمہ۔ جیسے عشق کی کان +

کان ملاحت (ف + ع) صفت:۔ ملاحت کی پوٹ۔ وہ معشوق جو نہایت سانولا سلونا ہو +

کان (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گوش۔ سمع۔ اُذن۔ کرن۔ سروَن۔ سُننے کا عضو۔ جیسے ”آپ سونٹے تیری باری۔ کان چھوڑ کنپٹی ماری“ ؎

کہے ایک جب سُن لے انسان دو — کہ حق نے زبان ایک دی کان دو (ذوق)

(۲) سماعت۔ سُننے کی قوت (۳) چارپائی کی ٹیڑھ جو اکثر سیل سے ہو جاتی ہے۔ چارپائی کی اینٹھ۔ کپڑے کا ایک کونا بڑا ایک چھوٹا جو کلپ سے ہو جاتا ہے + بل۔ کھنچاؤ + چارگوشہ یا مربع و مستطیل چیز کے ایک گوشہ کا بڑھ گھٹ جانا (رنگ کی پہیلی) ”سونے کا ایک شیر بنایا۔ بنا کان سب کو بھایا“ ؎

خلوت میں بھی ہیں کیونکہ کہوں تجھ سے رازِ دل
اس کا ہے ڈر کہ تیری چھپرکھٹ میں کان ہے (۔۔۔)

کیا باتیں کیجئے شب وصل اُن سے ناز کی
ڈرتے ہیں کہ کان نہ سُن لے پلنگ کا (۔۔۔)

(۴) مجازاً:۔ توجہ۔ دھیان (۵) لکھنؤ:۔ عورتوں کے کانوں کے ایک زیور کا نام جسے دہلی میں کرن پھول کہتے ہیں (۶) ستار۔ طنبور وغیرہ کی کھونٹی +

کان اُڑ جانا (۱) فعل لازم:۔ کانوں کا متواتر شور یا باتیں سُننے سے پریشان ہو جانا۔ کانوں پر صدمہ پہنچنا ؎

کہاں تک سُنوں کان تو اُڑ گئے — تری سُنتے سُنتے حکایات روز (رنگین)

کان اُڑے یا پھٹے یا پھوٹے جانا (۱) فعل لازم:۔ کثرت شور و غُل یا قصص طویل کے سُننے سے کانوں کا پریشان اور ماؤف ہو جانا +

کان آلگنا (۱) فعل لازم:۔ سرگوشی کرنے لگنا۔ کانوں میں خفیہ باتیں کرنے اور مصاحب بننے لگنا ؎

مُہلت تنک بھی ہو تو سخن کچھ اثر کرے
مَیں اُٹھ گیا کہ غیر ترے کانوں آ لگا (۔۔۔)

کان امیٹھنا اُکھاڑنا اینٹھنا۔ کھینچنا یا مروڑنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) گوشمالی۔ سزا دینا۔ ادب دینا۔ تادیب کرنا۔ تنبیہ کرنا۔ تاڑنا۔ دھمکانا۔ واجبی گوشمالی دینا ؎

بل دے کے جو وہ زلف پریشان امیٹھے
ہر گل کے نہ کیوں باد صبا کان امیٹھے (۔۔۔)

پاتا ہے جو گوشمالی کوئی انساں — ہو جاتی ہے بند شرم سے اُس کی زباں
آگے سے بھی آواز ہوئی اُس کی زیادہ — طنبور کی طرح گو امیٹھے گئے کان (رباعی)

(۲) لازم:۔ باز آنا۔ کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنا۔ جیسے ”ہم نے اس بات سے کان امیٹھے“ (۳) متعدی:۔ ستار۔ طنبور یا سارنگی وغیرہ کی

کھونٹی مروڑنا + (اہلِ لکھنؤ کان اُمیٹھنا بولتے ہیں) +

کان اُونچے کرنا (۱) فعل متعدی۔ کان کھڑے کرنا۔ چوکنّا ہونا۔ کسی بُری بات کے سُننے کو کان لگانا۔ چونکنا۔ خوابِ غفلت سے ہوشیار ہونا ؎

جو کئے تو نے کلام اے بدزباں اونچے کئے۔
ہم نے مُنہ سے کیا کہا جو سب نے کان اونچے کئے (?)

کان بال (ہ) اسم مذکر۔ ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بچے کے بال مُنڈوائے اور کان چھدوائے جاتے ہیں +

کان بجنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کانوں میں سائیں سائیں ہونا۔ کانوں میں باجا سا بجنا۔ کان میں ہر وقت آواز آنا۔ کانوں میں گونج کا بھرا رہنا۔ کان میں ہوا کے تموج کے سبب خود بخود آواز آنا (۲) کسی کے بغیر پکارے اور بِن بلائے بول اُٹھنا یا خیال کر لینا کہ ہمیں کوئی پکارتا یا کچھ کہتا ہے۔ خواہ مخواہ اور آپ ہی آپ کسی بے اصل بات کو دل میں ٹھہرا کر کہنا کہ تم ہم سے یہ کہتے ہو۔ جیسے "تمہارے بھی کان بجتے ہیں کہ کوئی بولے نہ بولے مگر کیا کہتے ہو"

خیال صبح کے ہونے کا ہے بہت شبِ وصل ہمارے کان تو بجنے لگیں گجر کی طرح (?)

کان بِندھنا (۱) فعل متعدی۔ کان چھدنا۔ کان میں سُوراخ ہونا +

کان بِندھوانا (۵) فعل متعدی:۔ کان چھدوانا۔ کان میں چھید کرانا +

کان بہرا یا گونگا کرنا (۹) فعل متعدی:۔ جان بوجھ کر اپنے تئیں بہرا یا گونگا بنانا۔ کسی بات کو سُنی ان سُنی کرنا۔ مجبوراً گونگا بہرا بن کر خاموشی اختیار کرنا۔ چُپ ہو رہنا۔ جیسے جب کوئی زبردست حاکم ناحق بُرا بھلا کہے یا گالیاں دے تو کہتے ہیں کہ "ایک کان بہرا کرو ایک گونگا۔ اپنے کام سے کام رکھو" +

کان بھر جانا (۱) فعل لازم:۔ کانوں کا آواز یا باتوں یا غیبت یا افسانوں وغیرہ سے پُر ہو جانا۔ کان اٹ جانا ؎

پندِ واعظ سُنتے سُنتے کان اپنے بھر گئے۔
کیا عبادت کو ہمیں ہیں سب فرشتے مر گئے (?)

کان بھر دینا (۱) فعل متعدی:۔ کسی کی طرف سے کسی کے کانوں میں بُرائی ڈال دینا۔ بُرائی جما دینا۔ دلوں میں بل ڈال دینا ؎

بھر دیئے کان اُس سراپا ناز کے — خاک مُنہ میں تفرقہ انداز کے (مومن)

کیا کان بھر دیئے ہیں خدا جانے غیر نے
غُصّے میں جو بھرے ہے وہ کافر بھرا ہوا (?)

کوئی غماز نہیں میری طرف سے اے ذوق
کان اُس کے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے (ذوق)

بھر دیئے کان رقیبوں کی طرف سے اُن کے
موتیوں کی سی پروئی وہ لڑی امیر نے بھی (امیر)

کان بھر لینا (۱) فعل متعدی:۔ کان پُر کر لینا۔ کان اٹا لینا۔ کانوں میں سما لینا۔ کانوں بسا لینا ؎

ڈر ہے تاثیر نہ کر جائے کسی کی فریاد
کان بھر لیجئے پہلے سے تو فریاد سے (?)

کان بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لگائی بجھائی کرنا۔ لگانا بجھانا۔ بُرائی جتانا غیبت کر کے بدظن کرنا۔ دوسرے کے دل میں کسی کی طرف سے بل ڈالنا۔ غمازی کرنا۔ چغلی کھانا۔ لگانا بجھانا۔ غیبت کرنا ؎

ہزار باتیں وہ دھر دینگے شکایتیں میری کر کے
رقیب کان آپ کے بھرینگے نہ سُنئے باتیں نہ دھر لی (?)

اب ہماری باتیں بھی سُنتے نہیں وہ معذور ہیں
کان کیوں غیروں کی جانب سے بہ آوازِ نی بھرے (?)

سرگرانی نہیں ہے وجہ یہ آتی ہم سے
خوب شاید کہیں غیروں نے ترے کان بھرے (?)

بُلبُل چمن میں آج جو بادِ سحر گئی۔
کچھ کان گُل کے تیرے ہی شکوے سے بھر گئی (?)

میرا افسانۂ غم گوش دل سے وہ سُنے کیونکر
بھرے ہیں کان اُس کان ملاحت کے رقیبوں نے (?)

دیکھ کر کیوں وہ مجھے آنکھ چُرا جاتا ہے۔
مُدّعی نے نہیں اُس گُل کے اگر کان بھرے (مصحفی)

(۲) کان اٹنا۔ کان پُر ہونا۔ بہت سی باتوں۔ افسانوں وغیرہ کے سُنتے سُنتے جی اُکتا جانا۔ کانوں میں سما جانا +

کان بہنا (ہ) فعل لازم:۔ کان سے پیپ جاری ہونا۔ کان میں سے ریم یا راد نکلنا +

کان بِندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ کانوں میں سُوراخ کرنا۔ کان چھیدنا +

کان پر جُوں نہ چلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کسی بات کے سُننے کا اثر نہ ہونا کسی بات کی مطلق پروا نہ ہونا۔ محض بے خبری عمل میں لانا۔ کہا نہ ماننا۔

کان

بال باندھی باندی۔ نہایت مطیع وفرماں بردار کنیز۔ زرخرید باندی۔ جیسے ایسی کیا ئیں تمہاری کان پکڑی باندی ہوں (ٹھگ سہیلی) ◆

کان پھڑپھڑانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کتّے کا دونوں کانوں کو ہلانا جو سفر کے حق میں باعتقادِ ہنود بدشگون خیال کیا جاتا ہے (۲) ہوشیار رہنا۔ چیتنا۔ مستعد ہونا۔ کمر باندھنا جیسے کان پھڑپھڑاؤ یعنی ہوشیار ہو جاؤ ◆

کان پھوٹ جانا یا پھوٹے جانا (ہ) فعل لازم:۔ غل یا شور کے باعث کانوں کا پریشان ہونا یا پھٹے جانا ○

اس شور سے اے دل تو نہ فریاد کیا کر   نالوں سے ترے پھوٹ گئے کان ہمارے (مصحفی)

کان پھوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ کانوں کو پریشان کرنا۔ غل سے دماغ اڑانا ◆

کان پھونکنا (ہ) فعل متعدی (پورب۔ ہندو):۔ (۱) کان بھرنا۔ اُکسانا۔ اُبھارنا۔ بہکانا۔ چغلی کھانا۔ غمازی کرنا۔ مصاحب بن کر یا خیرخواہ بن کر کسی کی طرف سے بدی بھرنا (۲) منتر دینا۔ سکھانا۔ سکشا دینا ◆

کان پیارے تو بالیاں جورو پیاری تو سالیاں (ہ) کہاوت:۔ یعنی لیلی پیاری تو لیلی کا کتّا بھی پیارا۔ بگانے عزیز تو ان کے متعلق بھی عزیز ◆

کان تلے کی چھوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ پتے کی کہنا۔ بھید کی کہنا۔ چُبتی ہوئی کہنا ◆ جھوٹی بات اڑانا۔ گپ ہانکنا۔ غوز اڑانا ◆

کان جھکانا (ہ) فعل متعدی:۔ دھیان دینا۔ کسی بات کے سننے کو متوجہ ہونا۔ کان لگانا۔ کان لگا کر سننا۔ کسی بات کا سننا چاہنا ◆

کان جھنّانا (ہ) فعل لازم:۔ کسی سخت آواز کا کانوں کو ناگوار اور گراں گزرنا

وہ تاشوں کی پٹ پٹ کہ پھٹ جائیں کان
وہ جھانجوں کی جھن جھن کہ جھنّائیں کان } ([illegible])

کان دبا کر چلا جانا (ہ) فعل لازم:۔ بے چون وچرا کئے چُپ چاپ چلے جانا۔ سیدھا اور خاموش چلا جانا ◆ دُم دبا کر جانا۔ جیسے جھٹ کان دبا کر سیدھا مکتب کو ہو لیا (ٹھگ سہیلی) ◆

کان دبانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کانوں کو آوازِ بد کے سننے سے روکنے کے واسطے ہاتھوں سے دبانا۔ کانوں میں اُنگلیاں دینا۔ کانوں پر ہاتھ رکھنا

وہ کان دباتے ہیں نزاکت کے سبب سے
نزدیک کی آواز ہو یا دُور کی آواز۔ } ([illegible])

(۲) خوف سے روبرو نہ آنا ◆ دبنا۔ کنیانا۔ کنّی کھانا۔ جیسے اُن سے سب کان دبلتے ہیں ◆

کان

کان دکھانا (ہ) فعل متعدی:۔ کان کا میل نکلوانا۔ کان میلئے سے کان صاف کرانا۔ ٹھینٹھی نکلوانا ◆

کان دھر کر یا دھر کے سننا (ہ) فعل متعدی:۔ غور سے سننا۔ نہایت خیال اور توجہ سے سننا۔ دھیان دے کر سننا۔ دل دے کے اور رغبت سے سننا۔ متوجہ ہونا۔ کان لگا کے سننا ○

کان دھر کر وہ سُنے تقریر ہو اتنی تو ہو   بات ہو ایسی تو ہو تاثیر ہو اتنی تو ہو (ظفر)

کس کے جی کا تیغِ ابرو سے زیاں ہوتا نہیں
کان دھر کر سُن تو توشیون کہاں ہوتا نہیں } ([illegible])

سُنتا ہے کان دھر کے بہت اُس کو پھر وہ شوخ
کرنے کسی سے بات اگر میں ذرا لگوں ◆ } ([illegible])

گر تجھ بھی کان دھر کے سُنے بات تو مری
اُس وقت آ کے دیکھے کوئی گفتگو مری } ([illegible])

لیا نہ ہاتھ سے جس نے سلام عاشق کا
وہ کان دھر کے سُنے کب پیام عاشق کا } ([illegible])

القصہ سُنا جو کان دھر کے   سمجھے جو بہت خیال کر کے
نالہ نہیں صرف درد وغم ہے   افسانۂ اُلفتِ صنم ہے } ([illegible])

کان دھر کر تو ذرا مصحفی یکبار سُن
آتی ہے جی کے دھڑکنے کی صدا کیا کیا کچھ } (مصحفی)

کان دھر کر کوئی افسانۂ غم سُنتے ہیں   کم کہوں تو بھی زیادہ ہے کہ کم سُنتے ہیں (نکہت)

(حضرت سودا نے کان دھر سننا بھی باندھا ہے۔ مگر اب متروک ہے) ○

تم کان دھر سنو نہ سنو اُس کے حرف کو   سودا کو پہ بکی اپنی ہی گفتار سے غرض (سودا)

کان دھر کر نہ سننا (ہ) فعل متعدی:۔ متوجہ ہو کر نہ سننا۔ غور سے نہ سننا۔ دل دے کر نہ سننا۔ توجہ نہ کرنا ○

ناک میں دم ہے کہ حالِ شبِ ہجر   کان دھر کر نہیں سُنتا کوئی (نکہت)

کان دھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سننا۔ توجہ دینا۔ متوجہ ہو کر سننا۔ کسی بات کا بتوجہ تمام سننا۔ کان لگانا۔ غور سے سننا۔ راغب ہو کر یا دل سے کوئی بات سننا

ہے نالہ وزاری کا مرے شور فلک تک
پر وہ بُتِ مغرور کوئی کان دھرے ہے } ([illegible])

کان دے کے سننا (ہ) فعل متعدی:۔ (دیکھو کان دھر کے سننا) ◆

کان دینا (ہ) فعل متعدی:۔ توجہ کرنا۔ متوجہ ہونا۔ دھیان دھرنا۔ غور کرنا۔

کان

خیال کرکے سننا۔ کان لگانا +

کان رکھکر سُننا یا کان رکھنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ (دیکھو کان دھر کر سننا)

کان رکھکر اگر وہ سن لیتے بوسے لیتا لب شکایت کے (داغ)

کیوں نہ کرتے دل سے باتیں ہجر میں ہم صبح تک
کان رکھکر کوئی سنتا یہ وہ افسانہ تھا

دو چار قلق کے مارے نالے عاشق کبھی لب سے گر نکالے
ہرگز نہ اُدھر کو کان رکھیں یہ کاٹنے میں اپنا دھیان رکھیں (میر حسن)

کان رکھکر سُنتی نہ ایک صدا ہم نے کیا آہ کا اثر دیکھا (تسلیم)

کان رکھ رکھ کے بہت درد دل میر کو تم سُنتے تو ہو پہ کہیں درد ہو کان کے بیچ (میر)

کان رکھکر نہ سُننا (ہ) فعل مُتعدی:۔ توجہ دے کر نہ سننا۔ متوجہ نہ ہونا۔ غور سے یا دل دے کر نہ سُننا۔ رغبت سے نہ سُننا ۵

کان رکھ کر نہ سنوں کیونکہ بھلا میں کہ نصیر ہے مرے کام کی اُسکے دہن و لب کی بات (نصیر)

کان رکھنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ (۱) کان لگانا۔ کان پاس لانا ۵

مرے لب پہ رکھ کان آواز سُن کہ اب تک بھی اک ناتواں آہ ہے (میر)

(۲) توجہ دے کر سُننا۔ متوجہ ہونا۔ دل سے سُننا۔ دل لگا کر سُننا ۵

کس نے لیا ہے تم سے مچلکہ کہ داد دو ٹک کان ہی رکھا کرو فریاد کی طرف
آغشتہ خون دل سے سخن تھے زبان پر رکھے نہ تم نے کان تک اُس داستان پر (میر)

غیروں کی بات پر نہ کہوں کان مت رکھو لیکن کبھی تو میری بھی فریاد کی طرف (سودا)

(۳) چھپ کر سُننا۔ خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا۔ سُنتے رہنا۔ باخبر ہونا۔ خبر رکھنا جیسے دیوار بھی کان رکھتی ہے ۵

ناک میں دم ہے گُل نداموں کی بیدردی سے
کان رکھتے ہیں عشاق کی فریادوں پر (ناسخ)

کان سے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ سرگوشی کرنا۔ کانا پھوسی کرنا۔ کانوں میں باتیں کرنا۔ مصاحب اور مقرب بننا۔ پاس رہنا ۵

دردِ دل اُن نے کب سُنا میرا لگے رہتے ہیں اُسکے کان سے لوگ
تاثیر کیا کرے سخنِ میر یار میں جب دیکھو لگ رہا ہے کوئی اُسکے کان سے (میر)

کان کا پردہ (ع) اسم مذکر:۔ کان کے اندر کی وسطی سوراخدار جھلی جو نہایت باریک اور نازک ہے۔ کان کا ڈھولنا +

کان کا پردہ پھٹنا (ع) فعل لازم:۔ غُل و شور کے باعث کانوں کو اس قدر صدمہ پہنچنا کہ اس سے سماعت میں فرق آجائے ۵

کان

بس اے صبا کہ بیٹھے نالے کو بلبل نہیں کان کا گل کے پردہ بیٹھتا ہے (مومن)

(پردے بیٹھ جاتے ہیں) +

کان کاٹنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ (۱) گوش بُریدن و قطع کردن کا ترجمہ۔ کان تراشنا (۲) بات کرنا۔ سبقت لے جانا۔ بڑھ جانا۔ فائق ہو جانا۔ فوقیت رکھنا۔ شرف لے جانا۔ ہرا دینا۔ کسی کے کردار ناپیچا۔ پرسبقت لے جانا بلکہ زیادہ تر لینے ہی موقع پر بولتے ہیں ۵

نیغِ بازار کا جو کھنچے بیان ان فرنگ کے کاٹ ڈالے کان (سودا)

(۳) فریب دینا۔ دھوکا دینا +

کان کا کچا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ شخص جو ہر ایک کی بات کو سُن کر بلا تحقیق اور بے سوچے سمجھے جلد اعتبار لے آئے۔ ضعیف الاعتقاد۔ سریع الاعتقاد۔ جلد بہکانے میں آجانے والا ۵

عجب کیا کان کے ہو دیں یہ سبزہ رنگ اگر کچے
کہ جبتک سبز ہوتے ہیں تو ہوتے ہیں ثمر کچے (جرأت)

سخت وہ کان کا کچا ہے خدا خیر کرے غیر پھر اُس کے سُنا کان لگا کرتا ہے (معروف)

کان کا میل (ہ) اسم مذکر:۔ چرک گوش۔ زیر گوش۔ وہ غلاظت اور کثافت جو کان کے اندر جمع ہو جاتی ہے۔ ٹھینٹھی +

کان کا میل نکلوانا (ہ) فعل مُتعدی:۔ (۱) کان صاف کرانا۔ کان دکھانا۔ کان کی ٹھینٹھی نکلوانا (۲) سماعت کا علاج کرانا +

کان کترنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ (دیکھو کان کاٹنا) ۵

وحشتِ چشم ترا اک جست میں عیب کیا کان آہوئے دشت چین و ختن کے کترے
اللہ رے تمہاری یہ تیزیِ طبیعت تم نے تو اے ظفر کان اہل سخن کے کترے (ظفر)

کان کھانا (ہ) فعل مُتعدی:۔ باتوں سے دماغ پریشان کرنا۔ غُل و شور کرنا۔ غوغا مچانا۔ غُل سے دق کرنا۔ بکواس سے ستانا۔ دماغ کے کیڑے اُڑانا۔ دق کرنا۔ تکلیف دینا +

کان کھڑے کرنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ کان اونچے کرنا۔ کنوتیاں بدلنا + چوکنا ہونا۔ چیتنا۔ متنبہ ہونا + (یہ محاورہ حیوانات جیسے خرگوش۔ ہرن۔ گھوڑے وغیرہ سے لیا گیا ہے۔ جو حالتِ خوف میں کان کھڑے کرکے سُن گن لیتے اور ہوشیار ہو جاتے ہیں) +

---

[1] نزدیک کرناں کی طرف کوئی مقام ہے جہاں اکثر مسافر لٹ جاتے ہیں۔ جس طرح ٹھگ مشہور ہے اسی طرح یہ جگہ نمازگری میں مشہور ہے (مؤلف)

کان

کان کھڑے ہو جانا (ہ) فعل لازم :- چوکنا ہو جانا - ہوشیار ہو جانا - متنبہ ہو جانا - چیت جانا - خبردار ہو جانا - چونک جانا - بدک جانا - خواب غفلت سے بیدار و خوف و اندیشے سے ہوشیار ہو جانا - خائف ہونا - ترساں ہونا - اندیشہ ناک ہونا جیسے "پہلے تو میں نے اس بڑھیا کو حجام بن کر آؤ توضع کی مگر جب اس نے کہا کہ میرے پاس ایک ایسا عمل ہے کہ جس کو کہو پاؤں مریہ ہو جائے تو میرے کان کھڑے ہو گئے کہ یہ تو کوئی ٹھگنی ہے" ∘

غیر کے کان کھڑے ہو گئے مانند پتنگ — اُس کی تیغ کے ترے غضب کو جو پایا تجھ کو (امانت)

آج اُس کا ارادہ ہے کرے قتل کسی کو — یُوں کہتے ہیں جو دوست ہیں ناداں کا رہے
پھر کہتی ہے سنی جھنک کان میں اپنے — سُنتے ہی کھڑے ہو گئے بس کان کا رہے

کان کھڑے ہونا (ہ) فعل لازم :- چونکنا - چوکنا ہونا - متنبہ ہونا - خواب غفلت سے بیدار ہونا - بھڑکنا - بدکنا - ہوشیار ہونا - چیتنا - ٹھٹکنا - خوف کھانا - اندیشہ ناک ہونا - متوحش ہونا - خائف و ترساں ہونا ∘

اُٹھتے ہی یہ سُلکڑے ہوئے کان — اُڑ گیا وہ اس سے لبِ پیرہن اوسان (مومن)

غیر جو بیٹھ کے محفل میں کرے سرگوشی — اور تم سنتے ہی سمجھاؤ مری جان کھڑے
کیوں نہ دم ناک میں ان باتوں سے آوے میرا — کیوں نہ اے کان ملعت ہوں ترے کان کھڑے

کان کُھل جانا (ہ) فعل لازم :- متنبہ ہو جانا - ہوشیار ہو جانا - خبر پڑ جانا - چوکنا ہو جانا - عبرت پکڑ لینا - نصیحت حاصل کر لینا - ہوش آ جانا - کان کھڑے ہو جانا - اپنی غلطی پر آگاہ ہو جانا - اپنے قصور پر نادم ہو جانا ∘

جو کسی کا شعر نخوت سے نہیں سُنتے ظفر
کان اُن لوگوں کے سن کر یہ غزل کھل جائینگے

کان کُھلنا (ہ) فعل لازم :- متنبہ ہونا - ہوشیار ہونا - چیتنا - چونکنا - چوکنا ہونا - عبرت پکڑنا - نصیحت پکڑنا ∘

بیقرار ہے شور گل کے کُھلے ہیں کان — نالہ میں کچھ تو بلبل نالاں اثر ہے شرط (ممنون)

کان کھول دینا (ہ) فعل متعدی :- جتا دینا - آگاہ کر دینا - خبردار کر دینا - متنبہ کر دینا - ہوشیار کر دینا - تنبیہ کر دینا - سمجھا دینا ∘

ہم تو اے کان ملاحت کھول دیتے ہیں کان
کان جو کھاتے ہیں ترے کان وہ بھر دیتے ہیں -

تو کان صبا گل کے اب کھول دے یہ کہہ کر
اس گلشن ہستی میں ہنسنے کی ہی مہلت ہے

کان

محتسب کہ سیر گلشن ہستی روز روز ہے — باد نسیم کھولدے اس گل کے کان صاف (معروف)
جب اپنے حقیقتاً تو نے جان کھول دیئے — صبا نے باغ میں جا گل کے کان کھولدیئے (جرأت)
کھولدیتا ہوں ترے کان ابھی سے اے گل — ایسی تقصیر کبھی پھر یہ خبردار نہو - (انشا)

کان کھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی بات کے سُننے کے واسطے کانوں کو متوجہ کرنا - کسی بات کی سماعت کے لئے کانوں کی حائل چیز کو دور کرنا - سننے کا مشتاق ہونا

کان کھولے ہوئے گل گوش بر آواز ہے آج
سیدِ دل جو تجھے کہنا ہو سنا اے بلبل -

(۲) آگاہ کرنا - خبردار کرنا - متنبہ کرنا - جتانا - ہوشیار کرنا - سمجھانا - عبرت دینا - نصیحت دینا ∘

دوش پر غنچے نے تو رخت سفر باندھا ہے — کان ہر گل کا تو اے پیک صبا کھول کے چل (نصیر)
کان کو کھولے نسیم سحری نے ناسخ — تو بھی گل سامع فریاد عنادل نہوا (ناسخ)

ملنے میں پری رویوں کے آفت جانو — ہے اس میں تو جان جو کھوں میں جانو
دیتا ہوں تمہارے کان کھولے اشرف — مانو مانو ہمارا کہنا مانو

کان کے پردے پھٹنا (ہ) فعل لازم :- (دیکھو کان کا پردہ پھٹنا) ∘

پھٹتے ہیں کان کے پردے دم آیا ہونٹوں پر
وہاں گوش ہے نالہ بلائے جاں فریاد

کان کی ٹھینٹھیاں نکلوانا (ہ) فعل متعدی :- کان کا میل نکلوانا - کان صاف کرانا - اپنے بہرے پن کا علاج کرانا - جیسے "کان کی ٹھینٹھیاں نکلوالو جب بات سُننا" ∘

کان غُن گُنگ ہونا (ہ) فعل لازم :- کان میں ایسی کیفیت کا نمایاں ہونا جس میں ہر وقت ایک آواز سی معلوم ہو - کان کا بھن بھن کرنا - کان بہرا ہونا ∘

(اصل میں گنگ بمعنی گونگا لال - اکم ہے - لیکن اردو والوں نے اس جگہ ہم سے مراد لی ہے اور اس صورت میں گنگ اُس آواز اور کیفیت سے مراد ہے جو کانوں میں پانی وغیرہ کے بھر جانے سے پیدا ہوتی ہے) ∘

کان لگا کر سُننا (ہ) فعل متعدی :- متوجہ ہو کر سُننا - غور و توجہ سے سُننا - دھیان دے کر سُننا - چوری سے سُننا - چھپ کر سُننا ∘

نہ روکو میرے غمخواروں کو میرا حال کہنے سے
لگا کر کان سُن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو
ہزاروں آدمیوں کی سُنتے ہو ایک میری بھی
لگا کے کان ذرا تم سنو خدا کے لئے

کان

سُننے کان طاقت اگر کہیں کچھ ہم ۔ لگا کے کان ہمیشہ سُنے رقیب کی بات (ظفر)

کہا میں نے اُس سے کہ او لقا سُنا تو نے درد کا تو دل سے گلا
ولے میرے فسانۂ غم کو ذرا کبھی کان لگا کے سُنا ہی نہیں

چل بزم معرفت میں خدا اُن لگا کے کان ۔
منصور نغمہ سنج انا الحق ترانہ ہے ۔

گلشن میں جو وصف اُس کا کروں دھیان لگا کر
ہر گل سری باتوں کو سُنے کان لگا کر

کان لگانا (ف) فعل مُتعدی :- (۱) کانوں کو متوجہ کرنا ۔ دھیان لگا کر سُننا ۔ دل سے سُننا ۔ خیال سے سُننا ۔ رجوع و مصروف ہونا ۔ متوجہ ہونا ۔ ہمہ تن سُننے میں مستغرق ہونا ۔ کن سوئیاں لینا ؎

چُپ کھڑا ہوں پسِ دیوار جو اُس کوچے میں
محوِ محشر کی طرف کان لگاتا ہوں میں

دیتا فریاد پہ بُلبُل کی ہے گل کان لگا ۔
حالِ دل پر مرے تو بھی تو ذرا دھیان لگا
ہجر کی شب میں نے جب دیکھا نہیں آتی سحر
کان بہتیرے لگائے پر نہ بولے جانور

میں اُن سے کروں بات کیونکہ محفل میں
لگاتے کان ہیں سب میری گفتگو کی طرف

کون آتا ہے جو سُننے کو صدائے کفِ پا
گل کی مانند لگائے ہوئے جو کان ہوں میں

(۲) پوشیدہ سُننا ۔ کن سوئیاں لینا ۔ استراقِ سمع کرنا ۔ چُھپ کر سُننا ۔ چوری سے سُننا

کیا کروں شکوہ کہ روزن دیکھ کر دیوار کا
جانتا ہوں میں لگائے کان یہ جاسوس ہے

کرو نہ بات جو تم میرے گھر ہو آئے ہوئے
کہ روزنوں سے ہیں کان آشنا لگائے ہوئے

ہم ہیں مومن یاں نگاہ و ناز و نیاز ۔ رقیب فائدہ کیا کان یوں لگانے کا (مومن)

کان لگنا (ف) فعل لازم :- (۱) کان کے پیچھے زخم ہو جانا ۔ کان پک جانا (۲) مُنہ چڑھنا ۔ مُنہ لگنا ۔ مصاحب بننا ۔ مقرب ہونا ۔ مُعتمد ہونا ۔ کہنا سُنا چلنا ۔ بار بنانا ناک کا بال ہونا ؎

مرگوٹ یار خبر چلاتا مرا نہیں ۔ جو کوئی اُس کے کان لگا کچھ سنا گیا (میر)

ہے کان تیرے زلفِ معنبر لگی ہوئی ۔ کیمگی یہ تا بال برابر لگی ہوئی (ذوق)

گُلوں کے کان لگے پھر نہ بُلبُلِ غمناک ۔ جو آنکھ اپنی تو اُسے گُل نہ دکھلاوے (احسان)

(۳) تیدی :- سرگوشی کرنا ۔ کانا پھوسی کرنا ۔ کانوں میں مصاحب پیشہ بن کر باتیں کرنا ۔ کھُسر پھُسر کرنا ؎

سخت وہ کان کا کچا ہے خدا خیر کرے ۔ غیر پھر اُس کے سُنا کان لگا کرتا ہے (معروف)

کان اُس کے زلف لگتی ہے کیا ہو جو کچھ کبھی
کہہ دے یہ سیاہ ہماری طرف سے بھی

یہ ادا خوش نہ مری جان لگی ۔ زلفِ سرکش ہے جب کان لگی (بہجت)

(۴) لازم :- دھیان لگا خیال ہونا ۔ دھن لگنا ۔ توجہ ہونا ۔ مصروف ہونا ۔ جیسے مہر علی کے مقدمہ پر سب کے کان لگے ہوئے ہیں ؎

زبسکہ رہتا ہے آنے کا اُس کے دھیان لگا
صدائے در پہ ہے در پردہ اپنا کان لگا

کان مروڑنا یا ملنا (ف) فعل مُتعدی :- (۱) گوشمالی کرنا ۔ کان اینٹھنا ۔ کان کھینچنا ۔ کان اُکھاڑنا ۔ کسی کام سے باز رکھنے کے واسطے یا کسی نامناسب بات پر تنبیہ کرنے کے واسطے کان پکڑ کر بل دینا (۲) دھمکانا ۔ ڈرانا ۔ لتاڑنا ۔ سزا دینا ۔ (۳) سارنگی یا ستار کی کھونٹی کسنا ۔

کان میلیا (ا) اسم مذکر :- کان کا میل صاف کرنے والا ۔ چرک گوش نکالنے والا ۔ وہ شخص جس کا پیشہ کانوں کو صاف کرنے کا ہے ۔

کان میں انگلی دینا یا رکھنا (ف) فعل مُتعدی :- کسی کی آواز نہ سُننے کے واسطے دونوں کان بند کر لینا ۔ مہیب آواز سے بچنے کو کانوں میں اُنگلیاں ڈال لینا ۔ جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں مگر ناسخ نے واحد کے ساتھ بھی باندھا ہے ۔ جس وجہ سے ہمیں لکھنا پڑا ؎

اپنی کہتا ہے مؤذن اور کی سُنتا نہیں ۔ رکھے ہنگامِ اذاں اُنگلی نہ کیونکر کان میں (ناسخ)

کان میں بات یا بول مارنا (ف) فعل مُتعدی :- بات سُن کر ٹال جانا ۔ بات بیچانا ۔ سُنی اَن سُنی کرنا ۔ گھُنی سادھنا ۔ نہ سُننے کا بہانہ کرنا ۔ بات کے سُننے میں گرانی کرنا ۔ گرانی کرنا ۔

کان میں پارہ بھرنا (ف) فعل مُتعدی :- آگندہ گوش کرنا ۔ اصم بنانا ۔ گونگا بہرا بنانا ؎

کرے فریاد کیا بُلبُل کہ ہے منظور شبنم کو
ترے اب کان میں بھرنا گل شاداب پارے کا

نالۂ بُلبُل کا جو سُنتا نہیں وہ گلشن میں ۔ بلکہ شبنم نے بھرا گل کے کہیں کان میں کیا (لا علم)

(جس طرح آنکھوں میں سلائی پھیر کر اندھا بنانے کی سزا تھی۔ اسی طرح کانوں میں پارہ بھر کر بھی سزا دیا کرتے تھے)۔

کان میں پڑا رہنا (ہ) فعل لازم:۔ یاد رہنا۔ معلوم رہنا۔ کسی بات کا علم رہنا۔ کسی امر کی آگاہی رہنا۔

کان میں پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ گوش زد ہونا۔ سننے میں آنا۔ آگاہی ہونا۔

کان میں پھونکنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کان میں بھرنا۔ کان میں بولنا۔ کان میں کہنا۔ کسی کو اندر ہی اندر بہکا دینا۔ کان میں ڈالنا۔ منتر پھونکنا۔ کوئی اچھی بُری بات کہنا۔

فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کونسا جس پر کہ کج کلاہ نہیں۔ (امیر)

آہی کان میں کیا اُس صنم نے پھونک دیا
کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذاں کے لئے (ذوق)

پھونکے ہے کان میں شہزادۂ گُل کے کوئی
کہ ارے بُوئے وفا چشمِ صنوبر میں نہیں۔ (آتش)

کان میں پھونکی جب اُس کے میں وہ بات
آج تو سنتے ہی کچھ دم کھا رہا (مصحفی)

(۲) بدی کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ غیبت کرنا۔ چغلی کھانا۔ کسی کی اس طرح بدگوئی کرنا کہ دوسرے کے دل نشین ہو جائے۔ دل میں بُرائی بٹھانا۔ جی میں بُرائی ڈالنا۔ کان بھرنا۔

مجھ سے خفا کیا تجھے کچھ کان میں تیرے
غیروں نے روز ہائے ستم پھونک پھونک کر (ظفر)

مُبادا پھونک دے کچھ کان میں گُلوں کے یہ
چمن میں دیکھو تم اے بُلبلو صبا سے ڈرو۔ (ظفر)

(۳) اغوا کرنا۔ بدگمان کرنا۔ بدظن کرنا۔ بد دل کرنا۔ بدی بٹھانا۔

افسون سراسر دلِ نالاں میں پھونکے
ڈرتا ہوں کہ گل اُس کے نہ کچھ کان میں پھونکے (ظفر)

بُلبل نے کہا آگ مری جان میں پھونکے
پر باد صبا گُل کے نہ کچھ کان میں پھونکے ([illegible])

آگ سا تو جو ہوا اے گُل تر آن کے بیچ
صبح کی باد نے کیا پھونک دیا کان کے بیچ ([illegible])

(۴) کسی کی تعریف کر کے اُسے پھُلانا۔ تعریف و توصیف سے خوش کرنا۔ خوشامد سے متکبر اور مغرور بنانا جیسے شیطان نے سب کے کان میں پھونک کہا ہے کہ "ہمچو من دیگرے نیست"۔

فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کونسا جس پر کہ کج کلاہ نہیں۔ (امیر)

کان میں تیل ڈال کر سو رہنا / کان میں تیل ڈال کر ہو بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ محض بے خبر غافل بے سدھ اور بے پروا بن جانا۔ اپنے کو بہرا گونگا بنا کر ہو بیٹھنا۔ اساوہن ہونا۔

کان میں تیل ڈال لینا / کان میں تیل ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ اپنے کو بے خبر اور بہرا بنا لینا۔ خاموشی اختیار کر لینا۔ چُپ سادھنا۔ کچھ نہ سُننا۔ کسی بات کے سُننے میں تجاہل کرنا۔ گونگا بہرا بن جانا۔ ناگندہ گوش ہو جانا۔

سوز پروانہ کیوں سُنے ہے چراغ — کان میں جیسے تیل ڈالا ہے (قائم)
بُلبل کا ایک نالۂ سوزاں نہیں سُنا — کیا ان گُلوں نے ڈال لیا تیل کان میں (لا اعلم)

کان میں ٹھینٹیاں ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کان میں میل کا ڈھیم ہونا۔ کان میں بہت سا میل جمع ہو جانا۔ کان میں میل کے ڈلے بند ھجانا۔ (۲) بہرا ہونا۔ اصم ہونا۔ بہرا بھنڈ ہونا۔

کان میں جھنجی کوڑی ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ غلام بنانا۔ حلقہ بگوش بنانا۔ غلام ہونے کی نشانی کان میں ڈالنا۔

کان میں ڈالنا یا ڈال دینا (ہ) فعل متعدی:۔ سُنا دینا۔ کہہ دینا۔ جتا دینا۔ آگاہ کر دینا۔ خبردار کر دینا۔ کانوں تک پہنچا دینا۔ گوش گزار کر دینا۔

بتائیں لفظ تمنا کے تم کو معنی کیا — تمہارے کان میں اک حرف ہم نے ڈال دیا (داغ)

ہو گیا صرف میرا جو کوئی اس بات کو
ڈال دے ناصح کے جا کر کان جو مانگے سو دوں (معروف)

کان میں رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ یاد رکھنا۔ خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا۔

اِک بات میں کہتا ہوں اُسے کان میں رکھنا
وہ بات یہ ہے مجھ کو ذرا دھیان میں رکھنا (معروف)

کان میں روئی دے کے ہو بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ (دیکھو کان میں تیل ڈال کر ہو بیٹھنا)۔

کان میں کھٹکنا (ہ) فعل لازم:۔ کان کو ناگوار گزرنا۔ کانوں کو بُرا لگنا۔ سُننے میں اچھا معلوم نہ دینا۔ پسند گوش نہ ہونا۔

کان میں کہنا یا کہدینا (ہ) فعل متعدی:- چپکے سے کہنا۔ پوشیدہ یا خفیہ طور سے کہدینا ؎

پھاڑا ہزار جائے گریبان صبر میر ۔۔۔ کیا کہہ گئی نسیم سحر گل کے کان میں (میر)

اُس سے پوچھو تم مری آشفتگی ۔۔۔ زُلف کہدیگی تمہارے کان میں (داغ)

کان نہ پھڑپھڑانا (ہ) فعل متعدی (عوام):- چُوں نہ کرنا۔ مطلق انکار نہ کرنا۔ کان نہ ہلانا۔ ذرا چُون وچُرا نہ کرنا +

کان نہ رکھنا یا نہ دھرنا (ہ) فعل متعدی:- متوجہ ہو کر نہ سُننا۔ دھیان نہ دینا۔ غور نہ کرنا۔ کان نہ لگانا ؎

آغشتہ خونِ دل سے سخن تھے زبان پر
رکھے نہ تم نے کان ٹک اس داستان پر (میر)

دو چار تلخ کے مارے نالے ۔۔۔ عاشق کبھی لب سے گر نکالے
ہرگز نہ ادھر کو کان رکھے ۔۔۔ یہ گانے میں اپنا دھیان رکھے (میر حسن)

درد دل کس کو سُناؤں یارب ۔۔۔ کان ادھر کو نہیں دھرتا کوئی (مومن)

کان نہ کھڑکھڑانا (ہ) فعل متعدی:- (دیکھو کان نہ ہلانا) +

کان نہ ہلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) چپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ چُپ چاپ رہنا (۲) انکار نہ کرنا۔ سر نہ ہلانا۔ چُون وچرا نہ کرنا۔ چُوں نہ کرنا (۳) چوپایہ کا نہایت غریب ہوجانا۔ جانور کا مانوس ہوجانا۔ نہایت ہلجانا۔ سدھ جانا +

کان ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) کسی چوکھونٹی چیز کا کوئی گوشہ بڑھا ہوا ہونا۔ چارپائی یا کپڑے وغیرہ میں ٹیڑھ ہونا (۲) عبرت ہونا۔ نصیحت حاصل ہونا + آگاہ ہونا۔ متنبہ ہونا۔ خبردار ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ ہوش پکڑنا۔ چیتنا۔ خبر پڑنا ؎

دعوئے خوش دہنی گرچہ اُسے تھا لیکن
دیکھ کر مُنہ کو ترے گل کے تئیں کان ہوئے (میر)

(۳) اطلاع ہونا۔ واقفیت ہونا۔ خبر ہونا۔ معلومیت ہونا۔ آگاہی ہونا ؎

گوشِ دیوار تک تو جا نالے ۔۔۔ اس میں گل کو بھی کان ہوتے ہیں (میر)

(۴) تجربہ ہونا۔ امتحان ہونا۔ آزمائش ہونا۔ عقل آنا۔ ہوش آنا۔ جیسے کچھ کھوکے کان ہوتے ہیں (۵) دھیان ہونا۔ خیال ہونا۔ سمجھنا۔ جاننا۔ جیسے "ذرا وقت سے بے وقت آیا اور خوب ساکھڑکھڑایا۔ آئندہ کو کان ہوئے کہ چھُٹی ملتے ہی گھر کو چلو (سگھڑ سہیلی)" +

کان (ہ) اسم مؤنث (ہندی):- لاج۔ شرم۔ حیا۔ لحاظ۔ مریادا + ڈھٹائی گستاخی

کان چھوڑنا (ہ) فعل متعدی:- بے شرمی اختیار کرنا۔ ننگی ہونا۔ بے شرم اور بے حیا ڈھیٹ ہونا۔ گستاخ ہونا +

کان رکھنا (ہ) فعل متعدی:- شرم رکھنا۔ لحاظ کرنا۔ شرمانا۔ لجانا +

کانا (ہ) صفت (ہندی):- (۱) یک چشم۔ ایک آنکھ کا۔ ایک آنکھ سے اندھا۔ واحد العین۔ کانڑا جیسے "کانا مجھے بھائے نہیں اور کانے بن سُہائے نہیں" "کانی کو کانا پیارا اپنی کو اپنا پیارا" (۲) داغی پھل۔ کرم کھایا ہوا پھل یا ترکاری۔ کانڑا پھل جیسے کانا بیگن (۳) ٹیڑھا۔ بانکا۔ ترچھا جیسے یہاں سے کتر کر کپڑا کانا (کانڑا) کردیا (۵) اسم مذکر:- کرشن جی کی طرف اشارہ جو اکثر گیتوں میں آتا اور کنہیا کا مصغر مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے کانا نے گھری بجائی معدی شدہ بسرائی (۴) پانسہ کا ایک نقطہ +

کانا پردہ (ہ) اسم مذکر:- ناقص پردہ۔ کمّا پردہ +

کانا ٹٹو بدھو نفر (ہ) محاورہ:- جیسے میں عیب نقص میں نقص۔ حالت خراب وتباہ کا بیٹھا اور بے مثل سامان۔ ٹٹو بھی کانڑا اور سائیس بھی احمق۔ نہایت مفلس معروف کے ہے ؎

پاس نہ سیم اور نہ زر ۔۔۔ اوقات بسر کرتا ہے اپنی اس پر
رنگیں وہاں دونوں ہے صورت اسکی ۔۔۔ کانا ٹٹو ہے اور بدھو ہے نفر (رنگین)

کانا باتی (ہ) اسم مؤنث:- ننھے بچوں کو بہلانے کا ایک فقرہ جس کے معنی ہیں کان میں باتیں کرنا۔ جب کسی بچے کو خوش کرنا یا ہنسانا منظور ہوتا ہے تو اُس کے کان سے مُنہ لگا کر "کانا باتی کانا باتی کُر" کہتے اور لفظ کُر پر زیادہ زور دیتے ہیں جس سے کان کے پردے پر صدمہ سا گزرتا اور لڑکا ہنس پڑتا ہے ؎

کمسِن مرا قاتل لڑکپن سے ترے سب دھیان میں
کانا باتی کُر کہا کرتا تھا میرے کان میں (جان صاحب)

(۲) پُوربی:- سرگوشی۔ کانا پھوسی +

کانا پھوسی (ہ) اسم مؤنث:- سرگوشی۔ کھسر پھسر۔ چپکے چپکے کان میں باتیں کرنا ؎

گزار اے ظفر داں تو اُنہیں لوگوں کا ہوتا ہے
کہ جن کو چاپلوسی اور کانا پھوسی آتی ہے (ظفر)

بزم میں تیرے اُنہیں لوگوں کا ہوتا ہے گزر
جن کو آتی چاپلوسی اور کانا پھوسی ہے (ظفر)

کانا پھوسی کرنا (ہ) فعل متعدی:- سرگوشی کرنا۔ کھسر پھسر کرنا۔ کان میں بات کہنا۔ خفیہ سازش کرنا +

کانا پچھو (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کی ترکاری جو کشمیر اور پہاڑ پر موسم برسات میں ازخود پیدا ہوتی ہے۔ یہ ترکاری کھمبی کی قسم سے ہے پہاڑی لوگ اسے چاؤں کہتے ہیں +

کان

کانا گوشی (ف) اسم مؤنث :- (۱) کانا پھوسی سرگوشی (۲) گوشمالی +

کانپ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پتنگ یا کنکوّے کی خمدار اور لچکدار پتلی تیلی جو قوس نما لگائی جاتی اور ٹھڈّے کے اوپر رہتی ہے۔ شاعر لچکدار کر کبھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں (۲) تنوار :- سؤر کا اگلا دانت + ہاتھی کا اگلا دانت (۳) لکھنؤ :- نہایت صاف اور عمدہ چونہ۔ سیپی کا چونہ۔ کھانے کا چونہ۔ سفیدی +

کانپ اُٹھنا (ہ) فعل لازم :- خوف سے تھرا جانا۔ ہل جانا۔ کپکپا جانا۔ لرز جانا۔ رعشہ ہوجانا۔ کانپ جانا۔ ڈر جانا ؎

کانپ اُٹھا تیرے مجنوں سے یہ اے لیلیٰ مَرش
کیوں نہ رہتے بید مجنوں قبر پر سایہ کئے

کانپ اُٹھتا ہے ... تیرے کوچہ میں
نالہ کرتا ہے کوئی زار و نزار آخر شب +

کانپ جانا (ہ) فعل لازم :- خوف سے لرز جانا۔ جاڑے سے کپکپی چھوٹ جانا

کانپ کانپ اُٹھنا (ہ) فعل لازم :- خوفِ خدا یا ترحم سے خواہ مطلق خوف سے نہایت تھرا جانا۔ لرز لرز پڑنا ؎

مرے بیان کو سُن سُن کے کانپ کانپ اُٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زباں صیّاد

کانپنا (ہ) فعل لازم :- ہلنا۔ لرزنا۔ تھرتھرانا + خوف کے مارے تھرانا + رعشہ ہونا۔ ڈرنا۔ خوف کھانا ؎

نہیں یہ شیشہ میں موجِ شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانہ خراب کانپے ہے

کاپی (انگلش صحیح Copy) کوپی :- (دیکھو کاپی مع مشتقات) +

کانٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) خار۔ سال۔ سُول۔ کنڈا۔ کنٹک۔ عربی میں شوک و شوکہ۔ (۲) سیم و زر اور دوا وغیرہ کے تولنے کی چھوٹی ترازو جس کے فلکرم میں سوئی لگی ہوئی ہوتی ہے ؎

سبب کیا ہے کہ جو تیری نظر میں ہم نہیں تُلتے
وگرنہ چشم و ابرو کا ہے تیری طرفہ تر کانٹا

ہماس ... گرم بازار وحشت   لگا بننے کانٹے میں تُل تُل کے کانٹا (ظفر)

(۳) ... ترازو کے دستہ کی سوئی (۴) مچھلی پکڑنے کا سر کج نیمدہ اور نوکدار کانٹا جسے فارسی میں شست۔ عربی میں قُلّاب کہتے ہیں ؎

کان

لگالے کانٹے میں ٹکڑا کوئی مرے دل کا
جو چارہ چاہئے لے گلعذار مچھلی کا +

(۵) ایک ڈول نکالنے کا اوزار جس کے چاروں طرف سر کج مثل قلاب آنکڑے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور اُسے رسی میں باندھ کر کنوئیں میں ڈالتے اور گرے ہوئے ڈول کو پھنسا کر نکال لیتے ہیں۔ فارسی چاہ جو۔ عودق۔ عودقہ ؎

ڈوبے ہم چاہِ زنخداں میں ان آنکھوں کے حضور
نہ مژہ نے رسنِ زلف میں کانٹا باندھا

(۶) بشکل پنجہ ایک آہنی یا برنجی چیز کا نام جس کے ذریعے صاحب لوگ گوشت۔ آلو وغیرہ اُٹھا کر کھاتے اور مربے یا اچار کے پھلوں اور ترکاری وغیرہ کو اس سے کچوتے ہیں تاکہ شیرہ خواہ نمک اندر تک سرایت کر جائے۔ میز کا کانٹا پنجہ۔ کوچا (۷) مہمیز جس سے گھوڑے کو ایڑ کرنے سے چابک کا کام نکلتا ہے۔ انی۔ آر (۸) خارِ ماہی وہ کانٹا جو مچھلی کے اندر سے نکلتا اور اُس کی پسلیوں کی بجائے ہوتا ہے یا وہ باریک کانٹا جو اُس کے گوشت کے اندر سے نکلتا ہے (۹) سیہ کا کانٹا خارِ قنفذ۔ خارپشت کا کانٹا (۱۰) پنجرا لٹکانے کا دہن کشادہ حلقہ + پُل کے تختے اٹکانے کا آنکڑا۔ پھل وغیرہ توڑنے کا آنکڑا ؎

اسیرِ قفس اُڑ چلے تھے چمن میں   پر اُٹھتے ہی پنجرا اٹکنے کے کانٹا
اک اُلجھاؤ کا پیچ ہے راہ ہماری   کہ ہے واسطے تختہ پُل کے کانٹا

(۱۱) وہ کل جس کے دبانے سے ریل گاڑی ایک پٹڑی سے دوسری پٹڑی پر ہوجاتی اور پٹری مل کر برابر آجاتی ہے (۱۲) ہُک۔ کیل کانٹا (۱۳) خلیدہ خروس شدہ۔ مُرغ۔ تیتر۔ چکور وغیرہ کے پاؤں کا خار جو نر کے ہوتا اور جوان ہوجانے پر نکلتا ہے ؎

ایک ادنےٰ سی یہ کاوش ہے کہ جس نے دیکھا
یار کے مُرغِ نظر نے اُسے کانٹا مارا +

(۱۴) پرندوں کے ایک سخت مرض کا نام جو اُن کے حق میں مُہلک ہوتا ہے۔ اصل میں اُن کی دُم پر ایک پھنسی سی ہوجاتی یا گوشت بڑھ جاتا ہے۔ بنگالے کی مینا اکثر اسی مرض میں مرجاتی ہے ؎

کیا تڑپ کر یہ اسیرانِ قفس کہتے ہیں   مار ڈالے ہمیں کانٹا کہ چمن یاد آیا (بحر)

(۱۵) خلش۔ کھٹکا ؎

کہو چارہ سازوں سے جلدی نکالو
مرے دل سے یہ غم کا ملِ مُبل کے کانٹا

کان

(۱۶) لاغر۔ نزار۔ نہایت دُبلا۔

بو سے جو پھول اُس نے مُنہ لگا لیا اپنی ہو سے سوکھ کے ہوا سنبل کے کانٹا
تجھے ہے خبر اے غیرتِ گل کوئی ہو گیا غم میں گھل گھل کے کانٹا

کانٹا سوکھ کے ہجر نے ہر چند کر دیا وہ گلبدن ملے تو نہ پھولا سماؤں میں (آتش)

(۱۷) نہایت ناگوار طبع۔ گراں خاطر۔

یاروں کو کھٹکتے ہیں وطن میں نہ رہینگے
کانٹا ہی جو ٹھیرے تو چمن میں نہ رہینگے

(۱۸) وہ چوبی بیج جس کے ذریعہ سے زمیندار لوگ گھاس پھوس وغیرہ اکٹھا کرتے اور اُسے چیلی یا بساکھی بھی کہتے ہیں۔ سلگھا (۱۹) شراب کا پُھہاک نشہ اور وہ حالت جو فرطِ مے نوشی سے طبع میں آتے۔ نہایت تیز اور تند شراب چنانچہ ظفر نے اسی رعایت سے اس شعر میں یہ لفظ باندھا ہے۔

کھاتا ہے عکس منزہ رہ نشہ میں کہ ہے درمیان ساغرِ گل کے کانٹا (ظفر)

(۲۰) گھنٹے یا گھڑی کی سوئی (۲۱) حساب کا عمل صحت۔ جیسے جمع۔ تفریق۔ ضرب۔ تقسیم کا کانٹا (۲۲) خشکیِ زبان یا زبان کا وہ کھردرا پن جو حرارت خواہ پیاس کے باعث ہو جاتا ہے (۲۳) توام کا تار (۲۴) روک۔ اٹکاؤ۔ سدِ راہ۔ حائل۔ مزاحم۔

ظفر حرص کا رہو سے کیونکر نہ کھٹکا کہ رستہ میں ہے یہ توکل کے کانٹا (ظفر)

(۲۵) دشمن۔ عدو۔ بدخواہ۔ آزار رساں۔

جا کے قاصد بھی وہاں غیروں میں شامل ہو گیا
اور اک کانٹا نکل آیا مری تقدیر کا

کانٹا چُبھنا (ہ) فعل لازم:۔ خار خلیدن و شکستن کا ترجمہ۔ کانٹا سلنا۔ کانٹا لگنا۔ پھانس لگنا۔

کانٹا چُبھونا (ہ) فعل متعدی:۔ خلش دینا۔ تکلیف دینا۔

چبھوتی ہے کا زہر انگشت شانہ جگر میں گرفتار کاکل کے کانٹا (ظفر)

کانٹا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی چیز کے نکالنے کے واسطے کانٹا کنوئیں میں پھانسنا۔

کانٹا سا (ہ) تابع فعل:۔ (۱) مثل خار۔ خار کی مانند (۲) نہایت دُبلا۔ نہایت لاغر تاق۔ سوکھا لقات۔

کانٹا سا آنکھوں میں کھٹکنا (ہ) فعل لازم:۔ محسود خلائق ہونا۔ ناگوار گزرنا۔ بُرا لگنا۔ گراں گزرنا۔

اگر مرجع خلق ہے ایک بھائی نہیں ظاہرا جس میں کوئی بُرائی

کان

بھلا جس کو کہتی ہے ساری خدائی ہر اک دل میں عظمت ہے جس کی سمائی
تو پڑتی ہیں اُس پر نگاہیں غضب کی
کھٹکتا ہے کانٹا سا آنکھوں میں سب کی

کانٹا سا کھٹکنا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت ناگوار گزرنا۔ گراں معلوم ہونا۔ بُرا لگنا۔ خار دکھائی دینا۔ محسوس ہونا۔

کیا جانے اُس کا پاؤں پڑا کس شرہ پہ آج
کانٹا سا کچھ ہمارے جو دل میں کھٹک گیا

فرقت سے تیرے تار نفس سینہ میں مرے
کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا

کانٹا سا نکل جانا (ہ) فعل لازم:۔ خلشِ غم۔ کاوشِ دل۔ درد جگر کا دفعہ ہو جانا۔ چین پڑ جانا۔ چین آجانا۔ آرام پڑ جانا۔ کسی دُکھ یا مصیبت یا سختی سے رہائی پانا۔

مر رہتے جو گل بن تو سارا یہ خلل جاتا
نکلا ہی نہ دم ورنہ کانٹا سا نکل جاتا

کانٹا سا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت لاغر اور دُبلا ہونا۔

میں تول لیا کرتی ہوں نظروں میں ہر اک کو۔
کانٹا سی ہوں۔ آنکھیں ہیں ترازو سے زیادہ

کانٹا گڑنا (ہ) فعل لازم (عوام):۔ خار خلیدن کا ترجمہ۔ کانٹا چُبھنا۔

کانٹا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خار خلیدن و شکستن کا ترجمہ۔ کانٹا چبھنا (۲) پرندوں کو کانٹے کا مرض لاحق ہونا (۳) شراب کا لگ لگا نشہ ہونا۔ مہلک نشہ ہو۔

کانٹا مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مچھلی کا اپنے پروں یا سیہ کا اپنے خاروں سے صدمہ پہنچانا۔ پر مارنا (۲) مرغوں کا باہم لڑتے وقت ایک دوسرے کے خار مارنا۔ لات مارنا۔

کانٹا نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ مصیبت یا تکلیف سے بچانا۔ خلش مٹانا۔ کھٹکا دُور کرنا۔

کانٹا نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) اول معلوم و دوم خلش دُور کرنا۔ کھٹکا مٹنا۔ غم دُور ہونا۔ تکلیف رفع ہونا۔

مر گئی سوت مگر غم نہیں بھولا مجھ کو
جان صاحب نہ کبھی دل سے یہ کانٹا نکلا

(۲) پرندوں کو اُن کا ہلاک کر دینے والا مرض لاحق ہونا۔

یا رب اُس گل کی محبت میں دم اپنا نکلے جان چھوٹے سے جو بچ جائے تو دم اپنا نکلے (بحر)

کان

کانٹا ہو جانا (ہ) فعل لازم: - دُبلا ہو جانا۔ لاغر ہو جانا۔ شاق ہو جانا۔ لقات ہو جانا
سوکھ کر کانٹا ہو جانا زیادہ بولتے ہیں۔ چنانچہ وہاں یہ لفظ لکھا گیا ہے ۔

ضعف پیری میں اُمید فروعشرت کہاں   سُوکھ کر کانٹا نہال زندگانی ہو گیا (اسیر)

ہاتھ میرا اسے گُل تر ہو کہ کر کانٹا ہُوا۔
ہے ترے دامن کے چھٹ جانے سے خار آستیں

کانٹوں (ہ) اسم مذکر: - کانٹا کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے واؤ نون کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ کانٹے ۔

کانٹوں پر کھینچنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ): - اہل معلوم (۲) گنہگار کرنا
کانٹوں میں گھسیٹنا۔ شرمندہ کرنا (۳) نہایت تکلیف دینا۔ آزار پہنچانا۔ ستانا۔
سزا دینا ۔

وحشت نے نکالا اُس گلی سے   کانٹوں پر اُس کو کھینچتا ہوں (ناسخ)
لا یک مرے تن سے جاں کھینچتے ہیں   کہ کانٹوں پہ آبرو واں کھینچتے ہیں (امانت)

کانٹوں پر گھسیٹنا (ہ) فعل متعدی: - (۱) اول معلوم یعنی سزائے سخت و تعزیر دینا۔ (۲) حد سے زیادہ تعریف کرکے گنہگار بنانا۔ شرمندہ کرنا۔ جب کوئی شخص کسی کی حد سے زیادہ تعریف یا خاطر و مدارات کرتا ہے تو وہ اُس کے جواب میں انکسار اً کہتا ہے کہ آپ کیوں مجھے کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ اہل لکھنؤ اور پورب والے پر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں (۲) نہایت تکلیف دینا۔ ستانا۔ از حد اذیت پہنچانا ۔

حُسن روز افزوں نے کانٹوں پر گھسیٹا یار کو
سبزۂ عارض بڑھا ایسا کہ جنگل ہو گیا

میں کون اور تمہاری خرہ کا مجھے خیال
کانٹوں پہ کیوں گھسیٹتے ہو مجھ غریب کو

کانٹوں پر لٹانا (ہ) فعل متعدی: - (۱) مضطرب کرنا۔ تڑپانا۔ بے چین اور بے قرار ہونا + جلانا۔ رشک دلانا ۔

شبِ فراق میں کانٹوں پہ میں لٹاؤں اُسے
سلاؤں طالع خفتہ کو اپنے بستر پر

اپنے پہلو میں نہ اُس گُل نے سلایا مجھ کو   شب کو اُس خار نے کانٹوں پہ لٹایا مجھ کو (امانت)
دِکھلا مجھے سبزۂ باغ خط نے   کانٹوں پہ لٹایا گُل چھپا کر

(۲) ستانا۔ تکلیف دینا۔ مصیبت دکھانا۔ آزار پہنچانا۔ دُکھ دینا ۔

گذرا میں تش بلو سیدے تو وہ کانٹوں پر   سحر کو دیکھتا خواب آلود فرش گل پہ شبنم کو (امانت)

نرگسی چشم نے تیری مجھے بیمار کیا   سُنبلی زلف نے آفت میں گرفتار کیا
گُل رخسارۂ رنگیں نے دل افگار کیا   سرو قامت نے مجھے بید صفت زار کیا
تخم اُلفت نے شگوفہ یہ دکھایا مجھ کو
دشت پُر خار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھ کو

کانٹوں پر لوٹنا (ہ) فعل لازم: - (۱) مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ تلملانا۔ بے تاب رہنا۔ بے قرار رہنا۔ بے چین رہنا ۔

عُمر بھر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں   جامۂ ہستی مجھے صحرا کا دامن ہو گیا (امانت)

نہ کانٹوں پر کوئی لوٹے یوں جوں میں بستر گُل پر
ترے بن کروٹیں شب کے سمن اندام لیتا تھا

نہ لوٹوں کس طرح کانٹوں پہ دُوری ہے گلستاں کی
وہ بلبل ہوں کہ فرش خواب جس کا گُل کا دامن تھا

میں لیٹا ہوں تجھ بغیر جو پھُولوں کی سیج پر
لوٹا کیا ہوں کانٹوں کے اوپر تمام رات

بے یار فرش گُل مری آنکھوں میں خار تھا
لوٹا کیا میں کانٹوں کے اوپر تمام رات

(۲) آتش رشک و حسد میں جلنا۔ رشک کھانا ۔

کسی شب باغ میں وہ غنچہ لب آیا جو ساتھ اپنے
تو شبنم رشک سے کانٹوں پہ سوئی گُل کے بستر پر

کانٹوں میں تُل کر بِکنا (ہ) فعل لازم: - نہایت گراں ہونا۔ کسی چیز کی کمال قدر ہونا۔ سونے چاندی کے بھاؤ بکنا ۔

کانٹوں میں کھینچنا (ہ) فعل متعدی: - گنہگار کرنا۔ مصیبت و بلا میں ڈالنا + شرمندہ کرنا۔ شرمانا ۔

دیکھیں کیا اُن کی لچک اُس ساعدِ نازک بغیر
کھینچتی ہیں کیوں ہمیں کانٹوں میں گُل کی ڈالیاں

پھُول دو رکھنے مری قبر پہ کیوں آتا ہے
اب تُو کانٹوں میں مجھے غیرتِ گلزار نہ کھینچ

کانٹوں میں گرنا (ہ) فعل لازم: - (۱) مصیبت یا آفت میں پڑنا + دقت میں پڑنا (۲) لشکری: - آتشک میں مبتلا ہونا۔ نیم کی ٹہنی ہلانا ۔

کانٹوں میں گھسیٹنا (ہ) فعل متعدی: - (۱) دیکھو کانٹوں پر گھسیٹنا (۲) آفت و بلا میں پھنسانا۔ مصیبت میں ڈالنا۔ تکلیف پہنچانا۔ آزار دینا ۔

کان

تا خوبان نوخطے بہ جلنے +
گھسیٹا پھر مجھے کانٹوں میں دل نے

بھاتا ہے نہایت دل کو خطِ رخسار جاناں کا
گھسیٹا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا

کانٹے (ہ) اسم مذکر:- (۱) کانٹا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول کے ساتھ تبدیلی کی صورت +

کانٹے بونا (ہ) فعل متعدی:- تخم بدی کاشتن کا ترجمہ جس کا انجام ندامت ہوتا ہے۔ اپنے یا کسی کے حق میں برا کرنا + کار زشت ورزیدن اور گناہ عظیم کرنا + بدی کرنا برائی کرنا ؎

شگفتہ سبزۂ خط کا نہ ہوئے دل ہرگز　بسے شعور اپنے لئے آپ نہ بو تو کانٹے (آتش)

باز آجانے سے اے دل اُس کی مژگاں کا خیال
دیکھ کیوں بوتا ہے کانٹے تو ہمارے واسطے

پڑ گئے منہ میں جو مجھ سوختہ تن کے کانٹے
ہیں یہ بوئے ہوئے اک غنچہ دہن کے کانٹے

چھیڑ کر مژگاں کا ذکر اس کی میرے سامنے
واسطے میرے مرے غمخوار کانٹے بو گئے

عدو سے عیش دن کی آپ سنتے ہیں وہ کہتا ہے
کہ جب آنا اسے کانٹے ہمارے حق میں بو جانا

فائدہ خط کے بڑھانے سے گلِ عارض پر
ایسے کانٹے حقِ عشاق میں بویا نہ کرو

کانٹے بوئے ببول کے تو آم کہاں سے کھائے (ہ) کہاوت:- بدی کر کے نیکی کے ثمرے کی امید رکھنا محض لاحاصل اور حماقت ہے +

کانٹے پر کی اوس (ہ) صفت:- نہایت ناپائدار و بے قیام ؎

اشک مژگاں پہ آکے کہتے ہیں　اپنی ہستی ہے کانٹے پر کی اوس (مصحفی)

جب تک ہو زیست اور غم ہو یا بوس
اور دکھ سے چھٹے یہ بھی فنا ہو افسوس
انسان کی زندگانی کا کیا کیجئے بیاں
اس دارِ فنا میں ہے کانٹے پہ کی اوس

کہتی ہے شبنم بھی اپنا دل مسوس　یعنی ہوں میں آپ کانٹے پر کی اوس (معروف)

کان

کانٹے پڑنا (ہ) فعل لازم:- نہایت تشنگی کے باعث زبان یا حلق یا منہ کا خشک ہو جانا ؎

تشنگی سے حلقِ مجنوں میں نہیں کانٹے پڑے
پاؤں کے یاں آن نکلے خار پنہاں واہ وا

بھر کے اشکیں آبلوں کی اب پلا دیجے سبیل
پڑ گئے ہیں پیاس سے کانٹے زبانِ خار میں

(منہ میں کانٹے پڑنا مثال دیکھو کانٹے بونا میں جرات کا شعر) +

کانٹے کی تول (ہ) اسم مؤنث:- ناکا تول۔ بہت ٹھیک۔ نہ کم نہ زیادہ + کھنچی ہوئی تول +

کانٹے میں تلنا (ہ) فعل لازم:- بیش قیمت۔ گراں قدر اور گراں بہا ہونا۔ سونے چاندی کے مول بکنا ؎

خرہ پراشک کے جمنے کا عقدہ آج کھلتا ہے
گراں قیمت ہے موتی اسلئے کانٹے میں تلتا ہے

ہوا اس قدر گرم بازارِ وحشت　لگا بکنے کانٹے میں تُل تُل کے کانٹا (ظفر)

کانٹی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) روئی کا کوڑا (۲) وہ نکمی ردی جو دھنکنے میں نہ آسکے دھنکنے کے بعد جو بنولوں وغیرہ کا کوڑا رہ جائے (۳) چھوٹا کانٹا جس میں جواہرات یا سونا چاندی تولتے ہیں (۴) چھوٹا ہک + آنکڑا + سانپ پکڑنے کی لکڑی جس کے اخیر پر لوہے کا آنکڑا لگا ہوا ہوتا ہے + بیڑی۔ جولان (۴) پنجاب لانگر جو لڑکے ڈور میں روڑا باندھ کر اڑاتے ہیں +

کانٹی کھانا (ہ) فعل متعدی (جاری):- قید کاٹنا۔ بڑا گھر دیکھنا۔ جیل خانے میں رہنا + سزا یافتہ ہونا۔ داغی ہونا۔ کندہ ناتراش ہونا +

کانجی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی۔ زیرہ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈال کر اس میں پکوڑیاں اور بڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہندو لوگ اسے ترکاری کی بجائے روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ پورب میں کھٹا مانڈ۔ ترانی وغیرہ کہتے ہیں۔ فارسی میں اسے آبکامہ عربی میں مری کہتے ہیں۔ مزاجاً دوم درجہ میں گرم و خشک اور ہاضم طعام ہے (۲) پیچ۔ مانڈ +

کانجی ہوس (و) اسم مذکر:- (یہ لفظ انگریزی کنفائننگ ہوس (Confining House) کا بگڑا ہوا ہے) (۱) قیدخانہ کا مکان + وہ تنگ کوٹھڑی جس میں قیدی کو سخت تکلیف دینے کے واسطے علیحدہ بند کرتے ہیں (۲) حوالات — حراست۔ نگرانی (۳) وہ

کان

سرکاری مکان جس میں لاوارث جانور بھیجے جاتے ہیں۔ سرکاری باڑا ✤

کانچ (ہ) اسم مؤنث:۔(۱) دیکھو کاچ (۲) خروج المقعد۔ ایک بیماری کا نام جس میں کمزوری کے باعث دستوں کے بعد اکثر بچوں کی مقعد باہر نکل آتی ہے ✤ مقعد کا گوشت بیجا پھرتے وقت نکل آنے کا مرض ✤

کانچ نکال دینا (ہ) فعل متعدی (بازاری):۔ مارتے مارتے گو نکال دینا خوب مارنا۔ اس قدر مارنا کہ اس کا صدمہ مقعد تک پہنچے ✤

کانچ نکل جانا (ہ) فعل لازم (بازاری):۔ برداشت نہ ہوسکنا۔ گو نکل جانا۔ نہایت صدمہ گزرنا ✤ دوالہ نکل جانا۔ اخراجات سے گھبرا جانا ✤

کانچ نکلنا (ہ) فعل لازم:۔(۱) مقعد کے گوشت کا ضعف و نقاہت کے سبب باہر نکل آنا۔ مقعد نکل آنے کا مرض ہوجانا (۲) صدمہ گزرنا ؎

دلائے ساٹھ تھے پر پانچ نکلے   آہی فتح خاں کی کانچ نکلے (جعفر زٹلی)

کانچھو (ہ) اسم مذکر:۔(۱) وہ شخص جسے کانچ نکلنے کا مرض لاحق ہو (۲) غلامی۔ لوٹی کنجری ✤

کاندھا (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ کندھا۔ دوش۔ عاتق۔ کتف۔ مونڈھا۔ کھوا۔ شانہ ✤ (لکھنؤ میں خواص بھی کاندھا بولتے ہیں چنانچہ دہلی کے موافق چند مشتقات بھی لکھے جاتے ہیں):۔

کاندھا بدلنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ کندھا بدلنا۔ ایک دوش سے دوسرے دوش پر کسی بوجھ کا لینا ✤

کاندھا دینا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ جنازے کو دوش پر رکھنا۔ کندھا دینا تابوت کے نیچے دوش رکھنا ؎

کاندھا مرے جنازے کو کیا دے وہ نازنیں
بھاری جسے گلوں کا ہے خام دوش پر (ناسخ)

دیا کاندھا جنازے کو جو میرے اس پری رو نے
گماں تھا تختۂ تابوت پر تخت سلیماں کا (ناسخ)

قبر میں بیٹھ ہماری نہ لگیگی ہرگز   یار نے آکے جو تابوت کو کاندھا نہ دیا (اعلم)

کاندھی دے جانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ پہلوتہی کرنا۔ بہانہ کرنا۔ ٹال جانا۔ اغماض کرجانا۔ آنا کانی دے جانا ✤

کانڈ (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ کتاب کا باب۔ حصہ۔ فصل۔ ادھیائے ✤

کانڑا (ہ) صفت:۔(۱) (دیکھو کانا) (۲) سات سمندر یا پہلے درجے کھیل کا وہ گھر جو چھبوانی کے بعد آتا ہے ✤

کان

کانڑا رکی (ہ) اسم مذکر:۔ کانڑا بدذات۔ نہایت شوخ اور شریر کانڑا ✤

کانڑی (ہ) اسم مؤنث:۔(۱) ایک آنکھ کی عورت۔ وہ عورت جس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہو (۲) کڑھائی ترکاری ✤

کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اوروں کی پھلی دیکھ بچکانے (ہ) کہاوت:۔ اپنا عیب کیسا ہی بڑا ہو عیب نہیں معلوم ہوتا دوسرے کا چھوٹا سا عیب بھی بڑا معلوم ہوتا ہے ✤

کانڑی کوڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ پھوٹی کوڑی۔ جھنجی کوڑی ✤

کانڑی کو کون سراہے کانی کا باوا (ہ) کہاوت:۔ اپنے کو اپنی بری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور غیر کو دوسرے کی اچھی چیز میں بھی کلام ہوتا ہے ✤

کانڑی مٹکو (ہ) اسم مؤنث:۔ تحقیراً وہ عورت جو یک چشم ہونے کے باوجود اپنے کو خوبصورت جانے اور مٹک مٹک کر چلے یا باتیں کرے ✤

کانس (ا) اسم مؤنث:۔ انگریزی کارنس کا بگڑا ہوا لفظ۔ کنگنی۔ چھجا۔ گر ✤

کانس (ہ) اسم مؤنث:۔(۱) ایک قسم کی لمبی گھاس جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں پیدا ہوتی اور آدمی کے جسم کو اپنی تیزی کے سبب کاٹ دیتی ہے (۲) جھگڑا ٹنٹا۔ تضیہ راڑ۔ کلیس (۳) اسم مؤنث:۔ چمک۔ تابش ✤

کانس میں پھنسنا (ہ) فعل لازم:۔ دقت میں پھنسنا۔ مشکل میں پڑنا ✤ (چونکہ کانس میں پھنس کر آدمی زخمی ہوئے بغیر نہیں رہتا اس وجہ سے یہ محاورہ ہوگیا) ✤

کانس میں تیرنا (ہ) فعل لازم:۔(۱) سراب کے دھوکے میں آجانا۔ دھوکا کھانا۔ (۲) سوچ بچار میں لگا رہنا۔ غور و فکر میں محو رہنا۔ خیالات میں غلطاں و پیچاں رہنا (۳) عو:۔ جان جوکھوں میں رہنا۔ دقت اور مشکل میں ہونا ✤

کانسا (ہ) اسم مذکر:۔(۱) راجہ کا کھانا۔ طعام خاصہ۔ خاصہ (۲) پورب:۔ کانسی ✤

کانسٹیبل (انگلش) Constable اسم مذکر:۔ چوکیدار۔ محافظ۔ نگراں ✤ پولس کا سپاہی ✤

کانسہ (ف) اسم مذکر:۔ صحیح فارسی کاسہ۔ پیالہ ✤ بھیک کا ٹھیکرا جیسے "ہاتھ میں لیا کانسہ تو بھیک کا کیا سانسہ" ✤

کانسی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے اس میں ۹۲ سیر تانبے کو گیارہ سیر رانگ دیا جاتا ہے۔ مگر عوام میں مشہور ہے کہ اس میں پیتل اور دیگر فلزات ملا کر بناتے ہیں۔ شاید اشٹ دھات سے ان لوگوں کو یہ مغالطہ ہوا ہے ✤

کانشنس (انگلش) Conscience اسم مذکر:۔ قوت ملکی۔ وجدان سلیم۔

کان

معلّمانہ قوت جو انسان کو بھلائی کی طرف متوجہ کرے۔ نور دل۔ نفس پاک +

کانفرنس (انگلش Conference) اسم مؤنث: مجلس شورہ۔ مشورے کی مجلس۔ صلاح مشورے کی کمیٹی۔ مکالمہ۔ مذاکرہ۔ سوال و جواب۔ مباحثہ۔ صلاح مشورہ۔ جانچ پڑتال۔ کنگاش +

کانکھ (ہ) اسم مؤنث (پورب): بغل۔ بر۔ کنار +

کانگریس (انگلش Congress) اسم مؤنث: (۱) اجتماع۔ جمعیت۔ مجمع۔ مجلس + اجتماع افسران ممالک۔ اہل ملک کی مجلس کا جمع ہونا۔ کونسل یا دربار جس میں چند اشخاص جمع ہو کر کسی قانون یا ملکی امر کی نسبت بحث کریں +

کانگڑی (کشمیری) اسم مؤنث: مٹی کی انگیٹھی جسے اکثر کشمیری گلے میں لٹکائے رہتے ہیں۔ برسی +

کانورا (ہ) صفت (عو): کائیں کائیں یا غل غپاڑے سے گھبرایا ہوا۔ حواس باختہ بدحواس۔ بے اوسان +

کانورا کرنا (ہ) فعل متعدی (عو): گھبرانا۔ بے اوسان کرنا۔ حواس باختہ کرنا۔ بدحواس کرنا۔ جان کھانا۔ دق کرنا جیسے ان بچوں نے تو کانورا کر دیا +

کانورا ہونا (ہ) فعل لازم: گھبرانا۔ حواس باختہ ہونا۔ سدھ نہ رہنا۔ بے اوسان ہونا

کانورانا یا کونرا دینا (ہ) فعل متعدی: گھبرا دینا۔ حواس باختہ کر دینا۔ ہوش ٹھکانے نہ رکھنا۔ بے اوسان کر دینا +

کانون (ف) اسم مذکر: (۱) انگیٹھی۔ بھٹی۔ (۲) پنجابی: قانون آئین +

کانوں (ہ) اسم مذکر: (۱) کان کی جمع (۲) بہت سے کان۔ گوشہا۔ ہر دو گوش (۳) کھانیں معدنیات۔ حروف مغیرہ کے آجانے سے +

کانوں پر ہاتھ دھر جانا (ہ) فعل لازم: صاف انکار کر جانا + مکر جانا + کچھ نہ جاننا۔ محض لاعلم ہونے کا اظہار کرنا۔ کانوں پر ہاتھ رکھ کر جتانا کہ ہم نے سُنا تک نہیں ؎

گھر گیا تھا دل میں انشا کے جنہوں نے واہ واہ
دھر گئے وہ آج اپنے ہاتھ دونوں کان پر (انشا)

کانوں پر ہاتھ دھرنا (ہ) فعل متعدی: (۱) صاف انکار کرنا۔ مطلق جواب دینا۔ نانٹنا جیسے (بیاہ مانگتے تو مانگ آئیں مگر اب سٹ پٹائیں کہ روپیہ کہاں سے آوے جو بیاہ کی تیاری ہووے۔ دار وغہ کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے اور کہیں ٹھور ٹھکانا نہیں سوجھتا (چتر بنبلی)) (۲) مکرنا۔ کہہ کر پھر جانا (۳) محض لاعلمی اور بے خبری ظاہر کرنا۔ ناواقفیت اور ناآشنائی کا اظہار کرنا۔ دوستی اور ملاقات کا انکار کرنا۔ انجان بننا + خاندان مغلیہ کے شاہی دربار کا سلام جس کی طرف غالب نے بھی اشارہ کیا ہے ؎

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں — دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں
کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں کرتے ہوئے سلام — اس سے ہے یہ مراد کہ ہم آشنا نہیں (غالب)

مرحبا اے دل و دیں لے کے مکرنے والے
ہاتھ کانوں پہ مرے نام سے دھرنے والے (داغ)

(۴) نماز کی تکبیر کے ساتھ کانوں پر ہاتھ رکھنا یا اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں دینا +

کانوں پر ہاتھ رکھ جانا (ہ) فعل لازم: دیکھو کانوں پر ہاتھ دھر جانا ؎

عشق میں ہوش و صبر سنتے تھے — رکھ گئے ہاتھ سو تو کانوں پر
غم میں دل صبر و ہوش سے پیارے — ہاتھ کانوں پہ رکھ گئے سارے

کانوں پر ہاتھ رکھنا (ہ) فعل متعدی: (۱) دیکھو کانوں پر ہاتھ دھرنا ؎

جانتے ہیں ہم غیروں سے جو کرتے ہو سرگوشی تم
کانوں پر ہاتھ آپ عبث لے کان ملاحت رکھتے ہیں (ظفر)

وہ عرض وصل سے رکھتے ہیں ہاتھ کانوں پر
اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا (داغ)

آئے ہیں بہر نماز اب کہ خدا کے آگے
کانوں پہ رکھیں بہانے سے وہ تکبیر کے ہاتھ (تسلیم)

(۲) دیکھو کانوں پر ہاتھ دھرنا نمبر ۲ ؎

رہنا قدم کا زہد میں ثابت محال ہے — کانوں پہ لوگ رکھتے ہیں گھر میں خدا کے ہاتھ (امانت)

(۳-۴) دیکھو کانوں پر ہاتھ دھرنا نمبر ۳ و ۴ ؎

آہی کان میں کیا اس صنم نے پھونک دیا۔
کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذاں کے لئے (ذوق)

(۵) کسی بات کے سننے سے اکراہ کرنا۔ نام سے نفرت کرنا۔ بھاگنا ؎

کام دل ہو کیونکہ حاصل اُس بت خود کام سے
ہاتھ جو کانوں پہ رکھتا ہو ہمارے نام سے (ظفر)

کانوں کا کچا (ہ) صفت: (دیکھو کان کا کچا) ؎

دل کا تو پاک چکے تھے ہم لاکھ بار کچا — پر سن کے ہو گئے سُن کانوں کا یار کچا (معروف)

کانوں کان خبر نہ ہونا یا **کانوں کان نہ جاننا** (ہ) فعل لازم: اس طرح پر کوئی بات ہونا جس کی دوسرے کو مطلق خبر نہ ہو + بالکل آگاہی اور واقفیت

کان

نہونا۔ محض لاعلم ہونا۔ کچھ نہ جاننا۔ بُو تک نہ چھُوٹنا۔ بالکل خبر نہونا۔ اصلا خبر نہونا ؎

ہوتی نہ کانوں کان خبر بیچ عشق کی　　تیری خموشیوں سے کچھ اظہار ہو گیا (خاقانی)

یُوں کانوں کان گُل نے نہ جانا چمن میں آہ
سر کو پٹک کے ہم پسِ دیوار مر گئے }

اُس نے جانا نہ کانوں کان بھی کچھ　　رات دن ہم نے آہ و زاری کی (خواجہ حسن)

یُوں تو جانا نہ کسی نے بھی کہیں کانوں کان
مجھ کو دیکھا تو لگا بولنے کچھ ناک چڑھا۔ }

میری اگر سُنو تو کبھی شور و شر نہو　　الفت کی کانوں کان کسی کو خبر نہو (ذوق)

ضبط فغاں کے ہاتھ سے اخفائے رازِ عشق
اب تک تو کانوں کان کوئی جانتا نہیں }

رازِ دل کی دیکھیو ہو خبر کانوں کان۔
فرحت اغیار کو جب بزم سے ٹالو تو کہوں }

کانوں کی ٹھینٹھیاں نکلوانا (ہ) فعل متعدی:۔ کان کا میل نکلوانا۔ کان دکھانا ✦ بہرے پن کا علاج کرانا (طنزاً) ✦

کانوں میں اُنگلیاں دینا یا رکھنا (ہ) فعل متعدی: کسی کی آواز نہ سُننے کی غرض سے کانوں کو بند کرنا۔ آوازِ مُہیب سے بچنے کے واسطے کان بند کرنا

ڈر گئے ہیں مرے نالوں سے موذن ایسے
اُنگلیاں کانوں میں ہنگامِ اذاں رکھتے ہیں }

اُنگلیاں کانوں میں دیتا ہے دمِ رفتار یار
ہر قدم پر آتی ہے آوازِ شیون زیرِ پا۔ }

کانوں میں بول مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ سُن کر ٹال جانا۔ گراہن کرنا۔ بات سُن کر جواب نہ دینا۔ بات پی جانا ✦

کانوں میں رس پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ کانوں کو رسیلی یا سُریلی آواز سے حظ آنا۔ لطف حاصل ہونا۔ راگ رنگ کا مزہ آنا ✦

کانی (ہ) اسم مؤنث (عوام):۔ دیکھو کانڑی ✦

کانی (ف) صفت:۔ متعلق بہ کان۔ کان سے منسوب۔ معدنی۔ کھان کی ✦

کانے (ہ) اسم مذکر (عوام):۔ (۱) کانا کی جمع ✦ کانڑے (۲) حروف وغیرہ کے آجانے سے جو الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں اُس کی صورت۔ جیسے "کانے کو کانا کہے تو اُٹھے ببک۔ سچ سچ کر پُوچھ لے تیری کیونکر پھوٹی آنکھ" یعنی نرمی سے کام خوب نکلتا ہے ✦

کاو

کانٹے چوٹ کنونڈے بھیٹ (ہ) کہاوت:۔ یعنی دُکھتے عضو پر چوٹ زیادہ لگتی ہے اور جس سے لحاظ و شرم ہو اُس سے ملاقات ضرور ہو جاتی ہے۔ جس بات کا ڈر ہوتا ہے وُہی پیش آجاتی ہے۔ خلافِ طبع آدمی سے اکثر ملاقات کا موقع یا جس سے چھپتے ہیں وہی اوبدکر سامنے آجاتا ہے ✦

کاو (ف) اسم مؤنث:۔ کھُدنی۔ کھُدائی ✦ کاوش ✦ کوشش۔ جستجو ✦ کُریدنی ✦ خلش ✦

کاؤ کاو (ف) اسم مؤنث:۔ کوشش۔ تجسس۔ تفتیش۔ تفحص ✦ زخم کو ناخن سے چھیلنا اور کھجانا۔ کاوش۔ خلش ؎

کاو کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جُوئے شیر کا }

سب کھا گئی جگر ترے پلکوں کی کاؤ کاؤ
ہم سینہ خستہ لوگوں سے بس آنکھ مت لگاؤ }

کاوا (ف) اسم مذکر:۔ گھوڑے کو اس طرح چکر دینے کا فعل جس سے اُس کے قدموں کے نشانوں سے زمین پر ایک دائرہ پیدا ہو جائے۔ جولان ؎

چکر میں آئے عقل نہ کیوں گردباد کی ✦
کاووں پہ آج رخش ہے اُس شہسوار کا }

وسعت نہیں آفاق کی تیری جولاں گاہ ہے
گردش ہے ہفت افلاک کی کاوا ترے شبدیز کا }

کاوا دینا (ف) فعل متعدی:۔ گھوڑے کو جولان پر پھیرانا۔ گھوڑے کو حلقہ باندھ کر چکر دینا ✦

کاوِش (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کھودنا ✦ کھوج نکالنا ✦ خلش۔ کُریدنی (۲) تجسس۔ تفحص۔ تلاش۔ جستجو۔ تفتیش (۳) (مجازاً):۔ بَیر۔ دُشمنی ✦ حسد۔ جلن ✦

کاوِش رکھنا (ف) فعل متعدی:۔ بیر رکھنا۔ دُشمنی رکھنا۔ جلنا۔ حسد کرنا ✦

کاؤں کاؤں (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کاگا یعنی کوّے کی کائیں کائیں۔ کاں کاں۔ کاغ کاغ۔ کوّے کے برابر اور متواتر بولنے کی آواز (۲) غُل۔ شور۔ غوغا ✦

کاؤں کاؤں کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کوّے کا کائیں کائیں کرنا (۲) غُل کرنا۔ شور کرنا ✦ کان کھانا۔ چِلّانا ✦

کاوہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک مشہور آہنگر کا نام جس نے فریدون کو ڈھونڈھ کر نکالا اور اُسے ضحاک ظالم پر چڑھایا ✦

کاویانی درفش (ف) اسم مذکر:۔ فریدون کا جھنڈا جسے کاوہ آہنگر نے بنایا تھا اور شاہانِ عجم نے ضحاک کی شکست کے بعد سے اُسے اپنے حق میں شگون نیک

خیال کر رکھا تھا۔ اصل میں وہ مینڈھے کے چمڑے کا ٹکڑا تھا جسے کاوہ لُہار کام کرتے وقت اپنی کمر سے لپیٹ لیتا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک حکیم تھا اور علوم طلسمات میں نہایت دستگاہ رکھتا اور اُس نے اس چمڑے پہ صد در صد کا نقش بنا رکھا تھا۔ بعضوں کا قول ہے کہ اُس چمڑے پر جو گرم گرم لوہے کے ریزے آکر پڑتے تھے اس سبب سے از خود ایک شکل بن گئی تھی اور اُس میں یہ خواص ہو گیا تھا کہ جس لڑائی پر اُسے جھنڈے میں باندھکر ملتے فتح پاکر آتے چنانچہ اسی وجہ سے شاہان عجم نے اُسے مرصع کر لیا تھا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں وہ مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سب مسلمانوں کو تقسیم کر دیا) +

کاوے پر لگانا (ہ) فعل متعدی: ۔ چوگان پھرانا۔ گھوڑے کو چکر دینا ؎

دیکھ توسن کو نہ صحرا میں لگا کاوے پر
کھاوے چکر نہ تا حلقۂ فتراک میں چرخ (بیخود)

کاوے دینا (ا) فعل متعدی: ۔ گھوڑے کو چوگان پھرانا۔ گھوڑے کو چکر دینا۔ گول چکر دینا۔ حلقہ باندھکر پھرانا۔ دائرے میں چکر دینا۔ گھوڑے کو اس طرح چکر دینا کہ جس کے قدموں کے نشان سے ایک دائرہ بن جائے ؎

اُس شہسوار کو ہے کیا خوف رزمحشر توسن کو کاوے دیکر جس نے حصار کھینچا (نصیر)

کاوے کھانا (ہ) فعل متعدی (مرغباز): ۔ ایک مرغ کا دوسرے مرغ کو ضرب شدید پہنچانا

کاوے کھائے پہ گر اُٹھائیوے حد سے پالی کی اور لگا دیوے
اس میں بانی کی اس کو ہار نہیں اور تکرار زینہار نہیں (انشاد مرغ نامہ)

کاہ (ف) اسم مؤنث: ۔ کٹی ہوئی سوکھی گھانس + پھونس ؎

وہ کوہ ہوں میں پہ کاہ ہے گراں جسکو وہ کاہ ہوں کہ کوہ پر جو بار ہوئی (آتش)

کاہ کشاں یا کہکشاں (ف) اسم مؤنث: ۔ آسمان کے اوپر کی وہ سڑک جو اندھیری رات میں بہت سے ستاروں کی بنی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اکاس گنگا۔ اندر کے ہاتھی کی راہ۔ اکاس جینو۔ عوام مسلمانوں کے نزدیک وہ راہ جس سے رسول مقبول شب معراج کو آسمان پر گئے تھے (چونکہ زمین پر گھانس گھسیٹتے ہوئے لے جانے سے ایسی ہی شکل بن جاتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

کاہگل یا کہگل (ف) اسم مؤنث: ۔ بھس اور مٹی کا پلستر۔ گھانس اور مٹی کی لپائی کچا پلستر +

کاہش (ف) اسم مؤنث: ۔ کاہیدگی۔ کمی۔ گھٹاؤ۔ زوال۔ گھٹتی۔ اُتار + نقصان قبول کرنا + تنزل + لاغری۔ دبلاہٹ +

کاہل (ع) صفت: ۔ سُست۔ مجہول۔ آلکسیا۔ احدی + کام چور۔ آلسی۔ آسکتی ڈھیلا۔ منتھا۔ کُند۔ مدھم + آرام طلب۔ تن آسا ؎

اُٹھا سکتے ہیں وہ رنج و مصیبت کب محبت میں
جو کاہل ہیں دم اپنا راحت و آرام پر دیتے (بیخود)

کاہل وجود (ف) اسم مذکر: ۔ سست آدمی۔ مجہول آدمی۔ آرام طلب آدمی۔ تن آسا۔ احدی +

کاہلی (ف) اسم مؤنث: ۔ سستی۔ آلکسی۔ مجہول پن۔ آرام طلبی۔ آلس۔ آسکت +

کاہو (ف) اسم مذکر: ۔ گوک۔ ایک قسم کے ساگ اور اُس کے تخم کا نام جسے عربی میں خس بولتے ہیں۔ سلاد۔ مزاجاً اخیر درجہ میں سرد، دوم میں تر بعض کے نزدیک سوم میں تر +

کاہی (ف) اسم مذکر: ۔ (۱) ہلکا سبز رنگ مائل بہ سیاہی جو نیل ہلدی اور پھٹکری کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے + (اصل سبب تو یہ تھا کہ زرد رنگ کو کاہی کہتے کیونکہ سوکھی گھانس اسی رنگ سے مشابہ ہے۔ بعض کائی کہتے ہیں پانی کی کائی کے ہمرنگ ہونے کے باعث + (۲) کسیس جو ایک قسم کی پھٹکری ہے +

کاہے (ہ) کلمہ استفہام (برج کے لوگ یا گنوار آدمی بولتے ہیں): ۔ کیوں۔ کس لئے۔ کس واسطے +

کاہے کو (ہ) کلمہ استفہام: ۔ کیوں۔ کس لئے۔ کس واسطے ؎

باہم کوک تھا تو اُٹھاتے تھے نرم گرم کاہے کو میر کوئی دبے جب بگڑ گئی (میر)

کاہے کے واسطے (ہ) کلمہ استفہام (متروک): ۔ دیکھو کاہے کو ؎

کیوں غائدہ بھی کس لئے کاہے کے واسطے
موجب سبب حصول بھی کچھ مدعا غرض (امیر)

کاہیدہ (ف) صفت: ۔ گھٹا ہوا۔ کم شدہ + لاغر شدہ۔ دُبلا ہو گیا ہوا۔ جیسے تنِ کاہیدہ وغیرہ +

کائی (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) وہ سبزی جو اکثر بند پانی کے اوپر یا برسات میں چونے کی دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے۔ سِوار۔ حلّ آب۔ جامۂ غوک + ایک قسم کی پھپھوندی۔ پانی کا جالا (پنجاب) + (۲) گہرا سیاہی مائل سبز رنگ +

کائی سی پھٹ جانا ۔ کائی کی طرح پھٹ جانا (ہ) فعل لازم: ۔ بادلوں کی طرح الگ الگ ہو جانا دفعتہً تتر بتر ہو جانا۔ انبوہ خلائق کا پھٹ جانا۔ بھیڑوں کی طرح بکھر جانا۔ جیسے مخالفوں کے قدم میدان سے ہٹ گئے کائی کی طرح پھٹ گئے +

کائی لگنا (ہ) فعل لازم: ۔ پانی پر سبزی کا چھا جانا۔ بند پانی پر جالا آ جانا +

کا ی

کایا (ہ) اسم مؤنث: - (۱) دیہ - جسم - تن - بدن - قالب - پنڈ - شریر -
کایا کو کیوں روئے تجھ سے پران نہیں جا نبیرے رنگ بیسنگی - یا کا ان ام
تل تل چھوٹی - تجھ دیئے پران - کایا رکھے دھرم پونجی لگے ہو یار +
(۲) ہیئت - روپ - بھیس (۳) (ا): - ماہیت - اصلیت (از فرہنگ حالی)

کایا بڑی کہ مایا؟ (ہ) کہاوت: - جان بچی کر مال یعنی جان سے بہتر مال نہیں +

کایا پلٹ (ہ) صفت: - (۱) تناسخ قبول کرنے والا - ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے والا - قالب بدلنے والا - چولا بدلنے والا (۲) روپ دھارنے والا - ہیئت بدلنے والا - بھیس بدلنے والا + بہروپیا (۳) اسم مؤنث: - وہ دوا جس کے ذریعہ سے آدمی بوڑھے سے جوان ہو جائے +

کایا پلٹ دینا (ہ) فعل متعدی: - (۱) ہیئت بدل دینا (۲) ماہیت بدل دینا -

مس خام کو جس نے کندن بنایا | کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا | پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا - | ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

کایا پلٹنا (ہ) فعل متعدی: - (۱) چولا بدلنا - قالب بدلنا - آواگون کرنا - تناسخ اختیار کرنا - بطریق تناسخ روح کو ایک جسم میں سے دوسرے جسم میں ڈالنا (۲) روپ دھارنا - صورت بدلنا - بھیس بدلنا (۳) پہلے کی نسبت جسم کا رونق پکڑنا - رنگ روپ نکالنا - جوبن پر آنا (۴) ہیئت بدلنا - ماہیت بدلنا +

کایا پلٹ ہو جانا (ہ) فعل لازم: - رنگ روپ بدل لینا - روپ دھار لینا - کچھ سے کچھ ہو جانا - دوسرے رنگ میں آ جانا +

کایا کشٹ (ہ) اسم مؤنث (ہندو): - جسمانی تکلیف + جسمانی مرض + جیسے "کایا کشٹ ہے - جان جوکھوں نہیں" +

کایا کلپ (ہ) اسم مذکر: - بعض ادویہ کے استعمال سے جسم کی ہیئت اولی کو بدل دینا مثلاً پیرانہ سال کا بدن جوانوں کی مانند ہو کر دانت درست اور ڈاڑھی تک سیاہ ہو جاوے (کلپ - ڈاڑھی یا بالوں کے رنگنے کا رنگ جیسے خضاب وسمہ) +

کائپھل (ہ) اسم مذکر: - (۱) ایک دوا کا نام جو درحقیقت کسی درخت کی چھال ہے - جسے عربی میں دار شیشعان کہتے ہیں - بقول ابن بیطار اول درجہ میں گرم - دوم میں خشک - صاحب الفاظ الادویہ لکھتے ہیں کہ اسے قندول وعود البرق بھی کہتے ہیں کیونکہ جب اس تک بجلی یا قوس قزح پہنچتی ہے تو اس میں عود ہندی سے زیادہ خوشبو ہو جاتی ہے - سنسکرت میں اسے کٹوپھل کہتے اور اردو والے کائپھل بولتے ہیں (۲) ایک پہاڑی اودے رنگ کے ترش پھل کا نام جو فالسہ کی مانند

کا ی

ہوتا اور مزاجاً سرد و تر مشہور ہے +

کایتھ (ہ) اسم مؤنث: - قوم کایستھ - ایک ہندو ذات کا نام جن کا کام نوشت وخواند اور منشی گری ہے - ہندوؤں میں سب سے اول سکندر لودھی کے وقت میں اسی قوم نے فارسی لکھنا پڑھنا اختیار کیا تھا جس کے سبب سے اس قوم میں بڑے بڑے فاضل اور صاحب تصانیف ہوئے جیسے کایتھ کا بیٹا پڑھا بھلا یا مرا بھلا + کایتھ کا ہتھیار قلم (یہ لفظ کایا بمعنی جسم اور ستھا بمعنی قرار پانے سے مرکب ہے یعنی وہ لوگ جو بقول بعض برہما کے جسم سے پیدا ہوئے اور بقول بعض شدرانی کے بیت اور چھتری کے نطفے سے ان کا جنم ہوا) +

کایتھ کی کھوپڑی (ہ) اسم مؤنث: - اول معلوم دوم نہایت گھنی - دغا باز اور چالاک آدمی جو موئے پر بھی نہ چوکے - اصل میں ایک مشہور قصہ کی طرف تلمیح ہے +

کایستھ (ہ) اسم مذکر: - (دیکھو کایتھ) +

کائنات (ع) اسم مؤنث: - (۱) دنیا - موجودات - مخلوقات - جگ - سنسار - عالم - ترلوک - خلق اللہ ؎

رونا اگر یہی ہے تو طوفان آئے گا - | اشکوں میں کائنات پھرے گی بہی بہی (رند)
ہر ذی حیات کا ہے سبب جو حیات کا | نکلے ہے جی ہی اس کے لیے کائنات کا (میر)

(۲) (ا): - جمع - پونجی - سرمایہ - بضاعت - مایہ - راس المال ؎

مآل کار ہے دو گز زمیں کفن دس گز | بڑی بساط نہیں کائنات اتنی ہے (اسیر)
ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ - | کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں (ناسخ)
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی | عرب اور کل کائنات اس کی یہ تھی (حالی)

(۳) (ا): - اصل حقیقت - بساط جیسے دس روپے کی بھی کچھ کائنات ہے +

کائیاں (ا) صفت: - (۱) نہایت چالاک - ہوشیار - خرانٹ - تجربہ کار - آٹھوں گانٹھ کمیت - پختہ کار (۲) فریبی - دغا باز - دھوکے باز - خود غرض (۳) شوم - خسیس - بخیل - کنجوس - مکھی چوس - ممسک - لئیم (۴) اسم مذکر: - مارواڑ کی ایک قوم کا نام جو بنج بیوپار میں بڑی ہوشیار اور کفایت شعاری و بخیلی میں یکتائے روزگار ہے

کائیاں پن (ہ) اسم مذکر: - (۱) عیاری - ہوشیاری - چالاکی (۲) مکاری - دغا بازی (۳) بخیلی - بخل - کنجوسی - خست +

کائیں کائیں (ہ) اسم مؤنث: - (۱) کاگا رول - کاؤں کاؤں (۲) چخ چخ - بک بک - جھک جھک - تکرار (۳) غل - شور غوغا +

کائیں کائیں کرنا یا مچانا (ہ) فعل متعدی: - کاگا رول مچانا - غل شور کرنا - چخ چخ کرنا - بک بک کرنا +

کب

کُب (ہ) اسم مذکر: - (۱) کج ۔ ٹیڑھ (۲) خم ۔ خمیدگی ۔ جُھکاؤ (۳) کوز ۔ خمیدہ ۔ دوتا شدہ ۔ پشتِ خمیدہ (۴) کوہان ۔ اونٹ یا سانڈ کے اوپر کا اُبھرا ہوا مقام +

کُب نکلنا (ہ) فعل لازم: - کوزہ پشت ہونا ۔ خمیدہ پشت ہونا ۔ کمر کا آگے کو جھک کر پیٹھ کا اُبھر جانا ۔ دیوار کا بیچ سے بُھبل جانا ۔ ٹیڑھا ہو جانا +

کب (ہ) ظرفِ زماں جو محلِ استفہام میں آتا ہے: - (۱) کس وقت ۔ کس دن ۔ کس گھڑی ۔ کس زمانے میں ۔ کد ۔ جیسے وہ کب آیا ؟

گوندھ کر ہاتھ پاؤں میں رنگیں اُس نے مہندی مرے لگائی کب (رنگین)

گرفتاں و خیزاں سدھارے بھی اب ہم
تو پہنچے بھلا جا کے منزل پہ کب ہم

(۲) تابع فعل: - کیونکر ۔ کس طرح ۔ کس طور ؟

ہرگز آتی نہیں ہے سانچ کو آنچ بیش جاوے گی یہ بُرائی کب (رنگین)

(۳) برائے نفی و استفہام انکاری: - جیسے وہ کب سنتا ہے ؟ وہ کب آتا ہے یعنی نہیں آتا ، نہیں سنتا +

گھر سے جس نے سفر کیا ہی نہو راہ کی کب وہ قدر جانتا ہے (معروف)

پاؤں کب اُس در دلکش سے اُٹھا سکتے ہیں
گو کہ جاتے ہیں یہ پاؤں سے کوئی جا سکتے ہیں

کب بنائے سے بنے ہے کوئی تدبیر کی بات
بات وُہی ہے کہ جو بات ہے تقدیر کی بات

ہرچند کہ بات اپنی کب لطف سے خالی ہے
پر یار نہ سمجھیں تو یہ بات نرالی ہے (مصحفی)

(۴) بعد زمانی اور تعیین وقت کے واسطے: - جیسے کب باپ مریگا اور کب بیل بٹینگے ۔ کب مواکب کیڑے پڑے ۔ کب دو گئے ۔ کب لو گئے ۔ (۵) اظہار کی نُدرت کے واسطے: - جیسے اس طرح کی دوا کب ملتی ہے ۔ ایسے لوگ کب مُیسر ہوتے ہیں +

کب تک یا کب تلک (ہ) تابع فعل: - کس وقت تک ۔ کس عرصہ تک ۔ کہاں تک ۔ تا کے ۔ تا بہ کے ۔ تا چند ۔ تا بہ چند ۔ انتہائے زمانہ کے استفہام کے واسطے آتا ہے +

کب تھوکتے ہیں (ہ) محاورہ: - بالکل خیال نہیں کرتے ۔ ہرگز متوجہ نہیں ہوتے ۔ کبھی خاطر میں نہیں لاتے ۔ کسی وقت رغبت نہیں کرتے ۔ نہایت اکراہ کرتے ہیں ؟

کبا

جو مردوں کو رغبت زالِ دُنیا سے نہیں مطلق
کب اس پہ تھوکتے ہیں وہ کہ یہ قحبہ ضعیفہ ہے (معروف)

کب سے (ہ) تابع فعل: - (۱) کس وقت سے ۔ کس زمانہ سے ۔ کس مُدت سے ۔ جیسے کب سے ٹھیک لیا ہے ۔ کب سے نوکر ہوا ہے وغیرہ (۲) دیر سے ۔ مُدت سے ۔ بہ مُدتِ مدید سے ۔ عرصہ دراز سے ۔ بڑی دیر سے ؟

دیر کر بیٹھے سے پیالہ دیکھ تو اب یہ بہاری کو ۔
جان کو تیری کب سے یہ اے ساقی خلل رہتا ہے

کب سے پایا نہیں جو بوسۂ لب کچھ حلاوت مرے سخن میں نہیں (ناسخ)

کب کا (ہ) تابع فعل: - (۱) کس زمانہ کا ۔ کس مُدت کا ؟

کئے جو نالے تو نکلا بخار سینے کا بھرا ہوا تھا مرے دل میں دھواں کب کا (رند)

بس بہاں عشق تیرے پُوجواں پیر تونے مجھ سے نکالا کب کا بیر
یہ تیرا عشق کب کا آشنا تھا کہاں کا جان کو میرے وصل تھا

(۲) بڑی دیر کا ۔ عرصۂ دراز کا ۔ مُدتِ مدید کا ۔ نہایت دیر سے ۔ بڑی دیر سے ۔ بہت پہلے سے ۔ بہت مُدت سے ۔ کبھی کا ۔ مُدت ہوئی ؟

کیا ہے درد جُدائی نے نیم جاں کب کا
جواب دے چکی ہے جانِ ناتواں کب کا

کب کب (ہ) تابع فعل: - (۱) کون کون سے وقت ۔ کس کس وقت ۔ کون کون سے دن ؟

کب کب تری گلی میں ہم بے قرار آئے
سو بار جی نے چاہا تو ایک بار آئے

(۲) گاہے ماہے ۔ بھولے بسرے ۔ کبھی کبھی ۔ جیسے پردیسی کب کب آتے ہیں +

کب کے (ہ) تابع فعل: کبھی کے ۔ بڑی دیر سے ۔ بہت پہلے سے ؟

ہمرہاں منزلِ مقصود کو پہنچے کب کے
چلنے دے ہم کو بھی لے پاؤں کے چھالے تُو

آپ سے ہم گزر گئے کب کے کیا ہے ظاہر میں گو سفر نہ کیا (درد)

کباب (ع) اسم مذکر: - (۱) کوئلوں پر بُھنا ہوا گوشت ۔ سیخ پر بُھنا ہوا قیمہ یا پرندے سیخ پر لگایا ہوا مرغ ۔ کڑھائی میں تلے ہوئے کباب بھی ہوتے ہیں جنہیں شامی کباب کہتے ہیں گولیوں کے کباب جو یخنی میں پکتے ہیں ۔ فارسی بتامہ ؟

وہ بخت کہاں ہوں ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا
جلا دل اور جو لب تک کباب خام آیا

ایسی ہم سے ہوئی خطا کیا اب — جس کے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے بلا جو خونِ دل — تو جلا کر جگر کباب دیا (اُمّید علیؔ)

(۲) صفت: سوختہ۔ بریاں۔ جلا ہوا بھنا ہوا ؎

بیتاب جی کو دیکھا دل کو کباب دیکھا
جیتے رہے تھے کیوں ہم جو یہ عذاب دیکھا (میرؔ)

کچھ نہ پوچھو کہ آتشِ غم سے — جگر و دل کباب ہیں دونوں (میرؔ)

مے کے پینے سے تو سینہ ہے کباب اے ساقی
آتشِ سوختہ کی کیونکہ نہ تاثیر ہو آب (ناظمؔ)

کباب بھوننا (ہ) فعل متعدی:۔ کباب بریاں کرنا۔ کباب تیار کرنا۔ کوئلوں پر یا سیخ پر کباب لگانا +

کباب کا آنسو (ہ) اسم مذکر:۔ کباب کا رساؤ۔ وہ پانی جو کبابوں میں سے پکتے وقت رِستا یا ٹپکتا ہے۔ کباب کی بوندیں ؎

دیکھا پگھلنا دل کا رُخِ آتشیں پہ آج — آئینہ ہو گیا ہیں آنسو کباب کا (مرزا صابرؔ)

کباب کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کباب لگانا۔ کباب بھوننا۔ کباب بنانا۔ کباب تیار کرنا ؎

خواہش گزک کی ہے اُسے گلشن میں باغباں
کیوں فاختہ نہ آتشِ گُل پر کباب کی (ناسخؔ)

(۲) جلانا۔ سوختہ کرنا۔ بھوننا + تکلیف دینا۔ دُکھ دینا + رنج پہنچانا۔ رنج دینا ؎

شراب پینے کا تھا ابر میں مزا اے چرخ
کباب کرنے کو کیوں آفتاب نکلا ہے (ناسخؔ)

جامِ حکم شراب کرتا ہوں — محتسب کو کباب کرتا ہوں (میرؔ)
ناصح مت کر کباب دل کو — ہے میری شراب زندگانی (میر دردؔ)
خرقہ رہنِ شراب کرتا ہوں — دلِ زاہد کباب کرتا ہوں (بیدارؔ)

(۳) رشک دلانا۔ آتشِ رشک میں جلانا۔ رشک میں سوختہ کرنا۔ رشک سے دل جلانا ؎

اُس گُل سے مل کے پیئینگے جامِ شراب ہم
لالہ کا دل جلا کے کرینگے کباب ہم (آفاقؔ)

یہ دشمنوں کے ساتھ تیری گرم جوشیاں
کرتی ہیں دل کو رشک سے جل جل کے کباب (نجمؔ)

غیر کے ہاتھوں سے پی تو نے شراب اچھا کیا — رشک سے دل کو کیا میرے کباب اچھا کیا (ظفرؔ)

کباب لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تِکّے لگانا۔ کباب بھوننا یا تیار کرنا۔ کباب پکانا (۲) جلانا۔ سوختہ کرنا (۳) رشک دلانا +

کباب لگنا (ہ) فعل لازم:۔ کباب بھننا۔ کباب تیار ہونا۔ کباب پکنا +

کباب ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گوشت کا بریاں ہونا۔ کباب تیار ہونا (۲) جلنا۔ بریاں ہونا۔ سوختہ ہونا۔ بُھننا ؎

میرے اشکِ گرم سے ہوتا ہے دریا بھی کباب
اس کی گرمی پہنچ جائے اُس کی تہ میں اس قدر (ظفرؔ)

گرے ہے شاخوں سے بُلبُل کباب ہو ہو کر
الٰہی پھول کھلے یا لگے چمن میں آگ (ذوقؔ)

تو اُلٹ کر گرم نظروں سے جو دیکھے ہو کباب
طائرِ رنگِ گُل تصویرِ پشتِ آئینہ (مرزا رضاؔ)

(۳) دُکھ پانا۔ غم زدہ ہونا۔ رنج اُٹھانا۔ دُکھیا ہونا ؎

ہجر میں کیا پیوں شراب کہ دل — ہو رہا ہے کباب اے قاصد (ناسخؔ)

(۴) رشک ہونا۔ حسد ہونا۔ رشک یا حسد یا غیرت سے جلنا ؎

ہوا محفل ساقی میں غیر جل کے کباب
ہمارے مُنہ سے جو نامِ شراب نکلا ہے (ناسخؔ)

غیروں سے مل چلے تم مستِ شراب ہو کر
غیرت سے رہ گئے ہم یک سو کباب ہو کر (میرؔ)

(۵) حد ناگوار گزرنا۔ نہایت بُرا لگنا۔ از حد جلنا ؎

مجھ کو مستِ شراب ہونا تھا — محتسب کو کباب ہونا تھا (سالکؔ)

(۶) نہایت برافروختہ ہونا۔ برانگیختہ ہونا۔ آگ بگولا ہونا۔ غصّے میں لال ہو جانا۔ طیش میں آجانا۔ جیسے اُسے دیکھتے ہی کباب ہو گیا +

کباب چینی (ا) اسم مؤنث:۔ سیتل چینی۔ سرد چینی۔ کبابہ۔ حب العروس۔ ایک قسم کے گول گول بیج جو سیاہ مرچ سے بہت مشابہ ہیں تیسرے درجہ میں حار و یابس اور بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں نافع سلسل البول و محلل ریاح و مقوی معدہ ہے +

کبابہ (ع) اسم مذکر:۔ (دیکھو کباب چینی) +

کبابی (ف) اسم مذکر:۔ (۱) کباب پز۔ کباب بنا کر بیچنے والا۔ کمیب۔ کباب فروش (۲) صفت۔ (ا):۔ کباب کرنے کے لائق (مُرغ) +

کبادہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) نرم کمان۔ مشق کرنے کی کمان۔ وھنش۔ چاپ۔

(۲) لیزم +

کبار (ع) اسم مذکر:- کبیر کی جمع - بڑے آدمی - بزرگ آدمی +

کباڑ (ہ) اسم مذکر:- (۱) ٹوٹا پھوٹا اسباب - کاٹ کباڑ - مستعمل اسباب (۲) گنوار - کرکٹ +

کباڑیا (ہ) اسم مذکر:- کباڑ بیچنے والا - ٹوٹا پھوٹا اور برتا ہوا اسباب فروخت کرنے والا - نیلام کا لایا ہوا مال فروخت کرنے والا +

کبت (ہ) اسم مذکر:- رباعی - قطعہ + اشلوک - چھند - نظم - شعر - ایک قسم کی ہندی نظم جیسے کبت بھاٹ کو سوہے او کھیتی جاٹ کو +

کبتائی (س) اسم مؤنث:- کبت بنانا - شاعری +

کبتائی کرنا (ہ) فعل متعدی:- ہندی یا سنسکرت کی نظم بنانا +

کبجا (ہ) اسم مذکر:- (۱) کُبڑا - کوزہ پشت - خمیدہ پشت + (کیونکہ ک بمعنی کم اور بُری طرح اور رُج بمعنی سیدھا ہونا یعنی کم سیدھا ہونا یا بُری طرح سے سیدھا ہونا) (۲) اسم مونث:- راجہ کنس کی ایک داسی من کنیز کا نام جسے کرشن جی نے سیدھا کیا تھا

کبد (ع) اسم مذکر:- جگر - کلیجہ +

کبدھی (ہ) صفت (ہندو):- احمق - گاؤدی - بے سمجھ - بے وقوف +

کبڈی (ہ) اسم مؤنث:- (لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں برابر کے دو گروہ بنا کر کھیلتے اور بیچ میں ایک حد فاصل مقرر کرکے وہاں مٹی کا ڈھیر یا جوتیاں وغیرہ رکھ کر اُسے پالا کہتے ہیں - اس کے کھیلنے کا طریق یہ ہے کہ ایک لڑکا ایک گروہ کی طرف سے دوسرے گروہ کی حد میں کبڈی کبڈی کہتا ہوا جاتا ہے اگر وہ مخالف کے کسی آدمی کو چھو کر بغیر دم ٹوٹے پالے تک آئیگا تو یہ اُسے مار آیا یعنی اُس کھیلنے والے کو نکما کر دیا - وہ گروہ میں سے نکل کر علیحدہ جا بیٹھتا ہے اور جو طرف ثانی نے اُس کو پکڑ لیا اور پالے تک بولتے ہوئے نہ آنے دیا تو یہ مر گیا - غرض اس طرح کھیلتے کھیلتے جب کسی گروہ کے سب آدمی مر جاتے ہیں تو وہ گروہ ہار جاتا اور اُس کے نام پالا ہوتا ہے) (۲) پنجاب:- کپا - وہ لکڑی جس میں لاسا لگا کر جانور پکڑتے ہیں +

کبڈی کھیلتے پھرنا (ہ) فعل لازم:- خالی خولی اور بیکار پھرنا - ہرزہ گردی کرنا - آوارہ گرد ہونا +

کبڈی کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) اول کبڈی کا کھیل کھیلنا - (۲) دوڑنا - کودنا - پھرنا +

کِبر (ع) اسم مذکر:- (۱) بزرگی - بڑائی - عظمت (۲) اپنے تئیں بڑا جاننا - غرور - تکبر - گھمنڈ - انانیت +

کِبَر (ع) اسم مذکر:- بڑھاپا - پیری - کلاں سالی +

کبرسن (ع) اسم مذکر:- کہن سال - بوڑھا - بڈھا - پیر - عمر رسیدہ +

کبرا (ہ) صفت:- ابلق - چت کبرا - سیاہ و سفید جسے فارسی میں خلنگ و خلنج کہتے ہیں +

کبریٰ (ع) اکبر کی تانیث:- بہت بڑی - بہت بزرگ - عظمیٰ جیسے عطیۂ کبریٰ نعمت کبریٰ +

کبریا (ع) اسم مذکر:- (۱) بزرگی - عظمت - بڑائی (۲) فخر - غرور - تکبر - خود بینی - خود نمائی (۳) خدا تعالیٰ کا نام (اس معنی کی نسبت بعض محققین کو تامل ہے اس وجہ سے کہ کبریا اسمائے باری میں کوئی نام نہیں - مگر فارسی والوں نے اسے بہت جگہ برتا ہے - قدسی - عرفی وغیرہ کے کلام میں برابر موجود ہے) +

کبریت (ع) اسم مؤنث:- (۱) گندک - گوگرد - ایک کانی آتشگیر مادہ کا نام جسے کیمیاگر آتش بستہ کہتے ہیں مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک چوتھے درجہ میں (۲) زر خالص - عمدہ سونا +

کبریت احمر (ع) اسم مؤنث:- گوگرد سرخ - لال گندگ جو نہایت کمیاب اور اکسیر کا جزو اعظم ہے - مجازاً اکسیر کیونکہ اکسیر اس سے بنتی ہے + عنقا - معدوم - کمیاب +

کُبڑا (ہ) اسم مذکر:- کبجا - کوزہ پشت - وہ شخص جس کی پیٹھ جھک گئی ہو - خمیدہ پشت - کمر ٹوٹا - کمر جھکا - منحنی +

کُبڑاپن (ہ) اسم مذکر:- خمیدگی - ٹیڑھ +

کبڑن (ہ) اسم مؤنث (لکھنؤ):- کاچھن - ترکاری بیچنے والی عورت +

کُبڑی (ہ) اسم مؤنث:- کوزہ پشت عورت - کمر ٹوٹی عورت - کمر جھکی ہوئی عورت +

کبڑیا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ):- کاچھی - سبزی فروش - ترہ فروش - ترکاری بیچنے والا +

کبک (ف) اسم مذکر:- چکور - ایک قسم کا تیتر جس کی چونچ اور پنجے سُرخ ہوتے اور آگ کھا جاتی ہے مُرغ آتش خوار - عربی میں حجلہ یا حجل کہتے ہیں ؎

چل نہیں سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال
پاؤں میں موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا
(ناسخ)

کبک دری یا کوہی (ف) اسم مذکر:- پہاڑی چکور جو بڑی خوبصورت اور نہایت خوش رفتار ہوتی ہے +

کبوتر (ف) اسم مذکر:- حمام - کپوت - کوبتر - ایک مشہور پرند کا نام جسے اکثر

شوقین اڑانے کے واسطے پالتے ہیں +

کبوتر اُڑانا (ہ) فعل متعدی:- کبوتروں کو پرواز میں لانا + کبوتر بازی کرنا ؎

مُرغ دل تب سے آپ کا ہے صید　جب کبوتر اُڑاتے تھے پر کا - (ناسخ)

کبوتر باز (ف) اسم مذکر:- کبوتر پالنے و اڑانے والا - کبوتر اُڑانے والا - کبوتروں کی شرطیں بدنے والا +

کبوتر بازی (ف) اسم مؤنث:- کبوتر اُڑانے کا فعل - کبوتروں کی شرط +

کبوتر خانہ (ف) اسم مذکر:- (۱) ڈربا - کابک (۲) مسافر خانہ - سرائے - وہ جگہ جہاں پر ایک آتا اور ایک جاتا ہے +

کبوتر لڑانا (ہ) فعل متعدی:- کبوتر بازی کرنا - کبوتروں کی ٹکڑی سے ٹکڑی بھڑانا +

کبوتر مارنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کبوتر پکڑنا ؎

الحذر اے طائر دل دیکھئے ہوتا ہے کیا
جان پر کھیلے ہیں ہم اس کا کبوتر مار کے (مصحفی)

(۲) کبوتر کا شکار کرنا +

کبوتر کی طرح لوٹنا (ہ) فعل لازم + نہایت تڑپنا - نقا کبوتر کی طرح کلابازیاں کھانا - لوٹن کبوتر کی مانند زمین پر تڑپنا +

کبوتری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کبوتر مادہ (۲) کنجری - ناچنے والی دہقانی عورت نرت کار (۳) پنجاب - صفت:- خوبصورت - خوش وضع +

کبود (ف) اسم مذکر:- نیلا رنگ - نیلگوں - آسمانی رنگ - ارزق +

کبودی (ف) صفت:- نیلا - نیلگوں - آسمانی +

کبھو (ہ) تابع فعل (متروک):- کبھی - گاہے - کداچت - گاہ + کسی وقت بعض اوقات ؎

مزے جو موت کے عاشق کبھو بیاں کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے (ذوق)

آگے تو ہم سے اس قدر تھا نہ کبھو الگ الگ
اب ہوئی ایسی کیا خطا رہتا ہے تو الگ الگ (ظفر)

کبھی (ہ) تابع فعل:- (۱) گاہ - گاہے - کداچت + کسی نہ کسی وقت - کدھی + کسی وقت - کسی گھڑی - کوئی دم - کوئی دم کو ؎

کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں ہی میں گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومن)

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومن)

کبھی خنداں ہوئے تو صورت گل　ہم کو شادی برائے نام ہوئی (اسیر)

یا رب یہ دل ہے یا کوئی مہمان سرائے ہے
غم رہ گیا کبھی - کبھی آرام رہ گیا (درد)

(۲) شاذ و نادر - گاہے گاہے - بھولے چوکے - بھولے بسرے - اتفاقاً اتفاق سے - بعض اوقات - "وہ تو کبھی آجاتے ہیں" (۳) کسی زمانے میں + سلف میں - سابق میں - پہلے زمانہ میں - جیسے "کبھی یہ قاعدہ ہوگا اب تو نہیں"

میر و مرزا تھے کبھی آج ہیں عارف موجود
جان لو اہل سخن سے نہیں دنیا خالی (عارف)

(۴) استفہام انکاری کے واسطے:- جیسے "کبھی تمہارے باوا نے بھی دیکھا ہے"؟

(۵) ہرگز - زنہار + مطلق - بالکل قطعی جیسے "میں کبھی تو دو لگا ہی نہیں" ؎

راز اپنا کبھی کہا نہ کسے　حال میرا کبھی سنا نہ سنے (داغ)

اگر سوے دل سوزاں کا داغ گل ہوتا　کبھی چمن میں نہ گل کا چراغ گل ہوتا (ظفر)

(۶) گھڑی میں - دم میں - جیسے کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے - کبھی آتا ہے کبھی جاتا ہے کبھی ہنستا ہے - کبھی روتا ہے + (جب یہ لفظ مکرر آتا ہے تو یہ معنی ہو جاتے ہیں) +

کبھی تولہ کبھی ماشہ (ہ) محاورہ:- غیر مستقل مزاج اور متلون شخص کی نسبت کہتے ہیں یعنی کبھی کچھ کبھی کچھ - گاہ دشمن گاہ دوست - دم میں کچھ دم میں کچھ ؎

کیا کہوں اپنے سیمتن کا حال　ہے کبھی تولہ اور کبھی ماشہ (حسن)

کبھی تو ہمارے بھی کوئی تھے ؟ (ہ) محاورہ:- یعنی کسی زمانے میں تو ہم سے بھی دوستی و آشنائی اور ربط و اخلاص تھا - گو اب ترک ملاقات ہے

میں نے کہا کبھی تھے ہمارے بھی کوئی تم
بولے کبھی نہیں مرے تم کوئی بھی نہیں (بقا)

کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا (ہ) کہاوت:- دور نگی و انقلاب زمانہ - یعنی زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ؎

ہر چند امیر مومن ہے بڑا　برحق تو یہ ہے امیر محسن ہے بڑا
احسان کرو اعتماد دولت پہ نہیں　ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا (امیر)

کبھی کا (ہ) تابع فعل:- بہت دیر کا - بہت عرصہ ہوا - مدت ہوئی - مدت کا جیسے "وہ تو کبھی کا چلا گیا + کھانا تو کبھی کا رکھا ہے" +

کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی (ہ) کہاوت:- زمانے کے انقلاب اور اُس کی دو رنگی سے عبارت ہے یعنی زمانے کا حال یکساں اور ایک حالت پر نہیں رہتا۔ گاہ ترقی ہے اور گاہ تنزل ؎

کبھی اُٹھاتے ہے گر رُخ پہ زُلف چھوڑے ہے
لگی ہے اُس کے ماہِ انقلاب ہاتھ بڑی
کہے ہے دیکھ وہ نیرنگ ساز آئینہ کو
کبھی کا دن ہے بڑا اور کبھی کی رات بڑی
(...)

کبھی کبھار (ہ) تابع فعل:- گاہے ماہے۔ بھولے بسرے۔ بھولے چوکے۔ وقت بے وقت۔ گاہ و بیگاہ۔ بعض اوقات۔ جیسے "کبھی کبھار بچوں نے ضد کی تو سودا منگوا دیا"۔ "کبھی کبھار تو آیا کرو"۔

کبھی کبھی (ہ) تابع فعل:- (۱) دیکھو کبھی کبھار۔ ؏ آیا کرو ادھر بھی میری جاں کبھی کبھی"۔ (۲) بہت کم۔ شاذ و نادر۔ جیسے "کبھی کبھی آجاتے ہیں"۔

کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے (ہ) محاورہ:- ایک حال پر نہیں۔ تلون اور انقلاب کی نسبت بولتے ہیں ؎

نہ پوچھو حال دل ہا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
بسانِ وسعتِ دریا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
(...)

کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات (ہ) کہاوت:- دیکھو کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات۔

کبھی گاڑی ناؤ پر کبھی ناؤ گاڑی پر یا کبھی ناؤ گاڑی پر کبھی گاڑی ناؤ پر (ہ) کہاوت:- انقلاب زمانہ یعنی کبھی ایسا کبھی ویسا۔

کبھی نہ کبھی (ہ) تابع فعل:- (۱) کسی نہ کسی وقت جیسے "کبھی نہ کبھی تو سمجھ لو نگا"۔ (۲) گاہے ماہے۔ بھولے بسرے "کبھی نہ کبھی تو ہو آیا کرو"۔

کبھی نہیں (ہ) تابع فعل:- ہرگز نہیں۔ کسی صورت سے نہیں۔ مطلق انکار کے موقع پر بولتے ہیں۔

کبیدہ (ف) صفت:- (۱) دمیدہ۔ دوہرا۔ ٹکڑے کیا ہوا۔ شکستہ (۲) ا:- رنجیدہ۔ ملول۔ غمگین۔ آزردہ۔

کبیدہ خاطر (ا) اسم مذکر:- شکستہ خاطر۔ رنجیدہ دل۔ ملول طبع۔ آزردہ خاطر۔

کبیر (ع) صفت:- (۱) صغیر کا نقیض۔ بڑا۔ بزرگ (۲) (ایک ہندی مشہور بڑے پکے موحد خدا پرست۔ توحید گو شاعر کا تخلص جو سکندر شاہ

لودھی کے وقت یعنی ۱۴۸۸ء تا ۱۵۱۷ء میں موجود تھا۔ یہ شخص قوم کا جولاہہ تھا اس کے ہاں اُون کا سُوت بنایا جاتا تھا۔ رامانند کے شاگردوں میں یہ بھی ایک بڑے پایہ کا شاگرد اور اُس کا مُرید با اخلاص تھا۔ پہلے اس کا تخلص گیانی تھا۔ پھر چونکہ اس نے کبیر پنتھ ایک بہت بڑا موحدانہ مذہب ایجاد کر کے پھیلایا۔ اس وجہ سے اس کا نام اور تخلص کبیر پڑ گیا۔ یا یوں کہو کہ وہ سب کو اپنے موحدانہ اعتقاد کے سبب بڑا اور ایک سمجھتا تھا۔ اور اگر ہندی خیال کریں تو کوئی معنی شاعر سے بگڑ کر کبی اور کبی سے کبیر ہو سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں رائے مُہملہ خلاف قاعدہ کہاں سے آگئی یہ اعتراض ہوگا۔ اس شخص کو ہندو اور مُسلمان دونو مانتے اور اپنے اپنے مذہب کے موافق بتاتے ہیں چنانچہ اُس کے مرنے پر بھی دونو فرقوں میں جھگڑا ہوا تھا کیونکہ ایک دفن کرنا چاہتا تھا دوسرا جلانا۔ اتنے ہی میں کبیر ظاہر ہوا اور اُس نے کہا کہ جنازہ کھول کر دیکھو۔ کفن اُٹھایا تو پھولوں کا ڈھیر نکلا۔ پس وہ پھول آدھے آدھے تقسیم ہو گئے۔ بنارس راجہ بنارس والے بنارس نے تو وہ پھول لیجا کر اپنے شہر میں جلائے اور اُن کی راکھ پر ایک مندر بنا کر کبیر چوڑا اُس کا نام رکھدیا اور بجلی خاں پٹھان نے جو وہاں کے مسلمانوں کا ایک بڑا سردار تھا اپنے حصے کے پھولوں کا ایک روضہ مقام گاؤر میں جو گورکھپور کے نزدیک ہے اور وہیں کبیر صاحب نے انتقال فرمایا تھا بنا دیا۔ کبیر پنتھی ان دونو مقامات کی زیارت کو جاتے ہیں۔ کبیر کی تصانیف تو بہت ہیں مگر اُس میں خرابی یہ ہوئی ہے کہ اُس کے اکثر شاگردوں نے بہت سی کتابیں آپ بنا بنا کر اُس کے نام پر مشہور زمانے میں کر دی ہیں جن کی زبان میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ اس کے بھجن نہایت ہی پُر تاثیر اور اُس کے اشعار کے چار مُدعی ہیں: مقصود۔ مایا۔ آتما۔ من۔ یہ اپنی تصانیف میں پنڈتوں ملانوں اور شاستر پر بہت مُنہ آتا ہے۔ (۳) ایک نہایت بڑے بڑ کے درخت کا نام جو بھڑونچ سے بارہ میل کے فاصلہ پر دریائے نربدا کے ایک ٹاپو میں واقع ہے۔ اس درخت کے سایہ میں دو ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اس کی نسبت مشہور ہے کہ یہ درخت کبیر جی کی مسواک سے پیدا ہوا اور واقع میں ہے بھی بہت پُرانا چنانچہ ایک اٹھارہویں صدی کے سیاح نے اپنی سرگزشت میں لکھا ہے کہ اس درخت میں ۳۵۰ تنے اور تین ہزار بھاری شاخیں ہیں چونکہ دریائے نربدا میں ہمیشہ سیلاب آیا کرتا ہے اس وجہ سے نربدا کے ٹاپو اور اُس کے ساتھ اس مشہور درخت کو بھی ہمیشہ صدمہ پہنچتا رہا ہے۔ اس درخت کا خاص تنہ کچھ دُور تک کھوکھلا بھی ہے۔ جس میں قدیم زمانے کے کچھ پتھر اس طرح چُنے ہوئے ہیں کہ اُن سے ایک بھدی سی عمارت سی بن گئی ہے۔ برہمن لوگ اس عمارت کو ماتا دیی کہتے ہیں)۔

کبیر (ہ) اسم مذکر:- ہندو پوربیوں کے فحش گیت جو ہولی کے موسم میں گرتوں کو

دیکھ کر گائے جاتے ہیں (معلوم ہوتا ہے کہ غلطی یا مذاق سے یہ نام کبیر کے بھجنوں پر رکھ کر مشہور کر دیا ہے یعنی ہولی کے بھجن) ◆

کبیر پنتھی (ہ) اسم مذکر:- وہ لوگ جو کبیر کے مذہب اور اُس کے اقوال پر چلتے ہیں مفصل حال لفظ فقرائے ہند میں دیکھو ◆

کَبیسَر (ہ) صفت:- بخیل - شوم - کنجوس - کنتک - تنگ دل - مکھی چوس ◆

کَبیسہ (ع) اسم مذکر:- لوند کا مہینا - لوند کے ۱۱ سوا گیارہ دن جو سال شمسی اور قمری کا فرق نکالنے کے لئے جوڑتے تو تین برس بعد ان کے عوض ہندو میں ایک مہینا بڑھا دیتے ہیں ◆ فروری کا انتیسواں دن جو سال شمسی پورا کرنے کو جوڑتے ہیں ◆

کبیشر (س) کبی ثوُر :- مرکب از کوی بمعنی شاعر اور کَ वी श्व र ایشور بمعنی خداوند) ملک الشعرا - کوی راے - شاعروں کا بادشاہ جیسے بالمیک

کبیکج (سریانی) اسم مذکر:- حشرات الارض کے مؤکل کا نام - جھینگروں کا بادشاہ (اکثر کتابوں کے اوراق پر جہاں افشاں کرتے ہیں یہ لفظ لکھ دیا کرتے ہیں - تاکہ کیڑوں سے محفوظ رہے چنانچہ پرانی کتابوں پر برابر یہ لفظ لکھا ہوا پایا جاتا ہے) ◆

کُپ (ہ) اسم مذکر:- بوزنگا - بھس کا ڈھوا جو بشکل برج بنا کر رکھتے ہیں (پنجاب میں یہ لفظ بولا جاتا ہے) ◆

کُپّا (ہ) اسم مذکر:- (۱) چمڑے کا پھولا ہوا چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے اور اکثر اونٹ کے چمڑے سے بناتے ہیں - نوٹ جیسے "شوم جوڑے بنی پلی سخی اُڑا دے پُپّے" (۲) صفت تشبیہاً :- موٹا - پھپس - موٹا تاب - لحیم شحیم - جسیم - فربہ - تیار - سنڈا - مُرمُروں کا تھیلا (۳) صفت :- سوجھا ہوا - پھولا ہوا - کُپّے کی مانند بھرا ہوا ◆

کُپّا سا ہو جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) نہایت موٹا اور فربہ ہو جانا (۲) پھول جانا سُوج جانا - ورم ہو جانا - آماس ہو جانا ◆

کُپّا لُڑھنا (ہ) فعل لازم:- اول معلوم - دوم کسی امیر نواب یا بادشاہ کا مر جانا ◆

کُپّا ہو جانا (ہ) فعل لازم:- پھول جانا - سُوج جانا - آماس چڑھ جانا - ورم ہو جانا نہایت فربہ اور پھپس ہو جانا ◆ منہ پھلانا - رُوٹھنا - خفا ہو جانا ◆

کُپاتر (س) صفت:- سُپاتر کا نقیض وہ دان جو غیر مستحق کو دیا جاوے - وہ تخم جو بُری جگہ صرف ہو ◆ (لفظ کُ بمعنی بُرا اور پاتر بمعنی دان دینے کے لائق سے مرکب ہے یا پاتر بمعنی ظرف یعنی وہ صدقہ جو بُرے برتن میں ڈالا جائے - اپنی بُرے آدمی کو دیا جائے جیسے کسی کوڑیا چوگھا تک کو دیا جائے) ◆

کپار (ہ) اسم مذکر:- (۱) کھوپری - کپال - کاسۂ سر (۲) شیو کا لقب جو اپنے ہاتھوں میں کھوپریاں رکھتا اور انھیں کا ہار پہنتا تھا [illegible] کا ٹھیرا ◆

کپاس (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بنولے سمیت روئی - بغیر صاف کی ہوئی روئی - بغیر اوٹی ہوئی روئی - پھٹی - پنبۂ غیر محلوج ؎

سمن ایسی پریت کر جیسی کرے کپاس
جیتے تو حرمت رکھے اور موئے چلیگی ساتھ
(دوہا)

(۲) روئی کا درخت - بن - باڑی ◆

کپاسی (ہ) صفت:- کپاس کے پھول کے رنگ کا سا ہلکا زرد جو ناسپال اور پھٹکری یا ٹیسو کے پھول اور پھٹکری سے بنایا جاتا ہے ◆

کپال (س) اسم مؤنث:- (۱) کھوپری - کاسۂ سر (۲) شیوجی کا لقب (۳) ماتھا پیشانی - سلاٹ (۴) قسمت - نصیب - بھاگ (۵) ہندوؤں کی ایک خاص ذات جو بنگالہ میں زیادہ ہے ◆

کپال کریا کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- کھوپری پھوڑنا مُردے کی ادھ جلی کھوپری کو بانس سے توڑنا - (ہندوؤں میں دستور ہے کہ جس وقت مُردے کو جلاتے ہیں اور وہ جل چکتا ہے تو اُس کا بیٹا یا کوئی اور جدی رشتہ دار اُس کی کھوپری پھوڑتا اور اُس میں گھی ڈالتا ہے) ◆

کپال کھلنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- قسمت کھلنا - نصیبا جاگنا - رتی چمکنا زمانہ کا مساعد و یاور ہونا ◆

کپتان (انگلش Captain) کپٹن - اسم مذکر:- ایک کمپنی یا لشکر یا جہاز کا حکمران - آزمودہ کار فوجی سردار - پولس کا بڑا افسر ◆ جہاز کا ناخدا سالار فوج - سینا پتی ◆ صوبہ دار - رسالدار ◆

کپٹ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) چھل - دغا - فریب - دھوکا - دغل فصل ◆ کھوٹ کھٹائی ؎

دل میں ترے کپٹ ہے نہیں جی میں میرے کھوٹ
جس طرح چاہے مجھ کو زمانے میں تو جہاں دیکھ
(تیمی)

(۲) بغض - عداوت - دشمنی - بیر (۳) کینہ - نفاق - دورُوئی ◆ کدورت ؎

میری طرف سے کپٹ جس کو ہے الٹی کرے ❊ جو شہد وہ پیئے تو ہو اُس کے حق میں سم دنگاہ
لکھا صفائی دل سے نہ لکھ حرفائے ظفر ◆ لکھ لکھ کے بھیجے اچھے ہزاروں کپٹ کے خطِ ظفر)

کپٹ رکھنا (س) فعل متعدی: ۔ حسد رکھنا۔ کینہ رکھنا۔ دغا رکھنا۔ کھوٹ رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ نفاق رکھنا۔ کدورت رکھنا ؎

دیکھو آئینہ کا رو و پشت ہے یکساں صاحب
صاف باطن نہیں رکھتے ہیں کسی سے بھی کپٹ ([illegible])

کپٹی (س) صفت: ۔ دغاباز۔ فریبی۔ چھلیا + کینہ توز۔ کینہ ور۔ منافق۔ دو بھیا + حاسد۔ اپر رکھا کرنے والا + دشمن۔ بیری۔ بدخواہ۔ دل میں کدورت رکھنے والا۔ جیسے "کپٹی کی پریت مرن کی ریت" +

کپڑھ (ہ) صفت: ۔ ان پڑھ۔ ناخواندہ۔ جاہل۔ جاہل مطلق۔ بے علم +

کپڑ (ہ) اسم مذکر: ۔ کپڑا کا مخفف +

کپڑچھن (ہ) صفت: ۔ کپڑے کا چھنا ہوا۔ خوب باریک اور میدہ سا چھنا ہوا +

کپڑچھن کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ کپڑے میں چھاننا۔ خوب باریک اور میدہ سا چھاننا +

کپڑدوآر (ہ) اسم مذکر (ہندو): ۔ توشہ خانہ۔ توشک خانہ +

کپڑدھول (ہ) اسم مذکر: ۔ ایک قسم کا ایک ریشمی کپڑا۔ کریب +

کپڑکوٹ (ہ) اسم مذکر: ۔ ڈیرہ۔ خیمہ۔ تنبو +

کپڑگند (ہ) اسم مؤنث: ۔ کپڑے کے جلنے کی بو +

کپڑا (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) لتّہ۔ پارچہ۔ بستر۔ ثوب + قماش۔ لوگا (۲) لباس۔ پوشاک + جامہ جیسے "کپڑا کہتا ہے تو مجھے کرتہ میں تجھے کروں شتہ" یعنی کپڑے کو حفاظت سے رکھ تاکہ تیری عزت بنی رہے (سنسکرت میں لفظ کرپٹ تھا) +

کپڑا اوڑھنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) کپڑا اوپر لینا۔ کپڑے سے اپنے تئیں ڈھانکنا (۲) عو: ۔ دوپٹہ سر پر ڈالنا +

کپڑا بننا (ہ) فعل متعدی: ۔ پارچہ بافی کرنا۔ تانا بانا کرکے کپڑے کا تیار کرنا +

کپڑا پہننا (ہ) فعل متعدی: ۔ پوشاک در بر کرنا۔ لباس پوشیدن کا ترجمہ +

کپڑا پہنے جگ بھاتا کھانا کھاوے من بھاتا (ہ) کہاوت: یعنی لباس عام پسند اور خوراک حسب طبع کھانے سے آدمی اچھا رہتا ہے +

کپڑوٹی (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) گل حکمت۔ کسی چیز پر مٹی چڑھانا تاکہ وہ جل نہ جائے کپڑے پر مٹی لتھ کر کسی ظرف پر لپیٹنا (۲) کپڑچھن +

کپڑوٹی کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) گل حکمت کرنا۔ کپڑے میں مٹی لتھ کر کسی ظرف وغیرہ پر چڑھانا۔ خامنا (۲) ہندو: ۔ کپڑچھن کرنا۔ کپڑے میں چھاننا +

کپڑوں (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) کپڑا کی جمع جو حروف مغیرہ وغیرہ کے آجانے سے بنتی ہے +

کپڑوں سے ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ حائض ہونا۔ میلے سر سے ہونا۔ بے نماز ہونا۔ ایام آنا +

کپڑوں میں نہ سمانا (ہ) فعل لازم: ۔ خوشی کے مارے از حد پھول جانا۔ مٹاپے کے باعث پھٹ پڑنا +

کپڑے (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) کپڑا کی جمع (۲) مجازاً: ۔ حیض۔ ایام معمول کے دن (۳) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جبکہ الف یائے مجہول سے بدل جاتا ہے +

کپڑے اتار لینا (ہ) فعل متعدی: ۔ کپڑے بدل لینا (۲) کپڑے چھین لینا + لوٹ لینا۔ کپڑے کھسوٹ لینا (۳) ننگا کر دینا +

کپڑے اتارنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) پوشاک بدلنا۔ نئی یا اجلی پوشاک پہننا۔ لباس بدلنا۔ دوسرے کپڑے پہننا (۲) جامہ از تن برکشیدن کا ترجمہ۔ کپڑے چھیننا۔ کپڑے کھوسنا۔ پوشاک لے لینا (۳) ننگا کرنا۔ عریاں کرنا۔ (۴) پنجاب: ۔ بے عزت کرنا۔ بے حرمت کرنا۔ ناک کاٹنا۔ عیب لگانا۔ کلنک لگانا۔ ڈاڑھی گھسوٹنا جیسے "اہ منڈا ساڈے کپڑے اتار دا ہے" (۵) فعل لازم: ۔ ننگا ہونا۔ عریاں ہونا +

کپڑے آنا (ہ) فعل لازم: ۔ (دیکھو کپڑوں سے ہونا) ؎

کپڑے انوکھے مجھے آتے نہیں + رسم یہ ہے ہوتی ہیں سب بے نماز (رنگین)
دھو کے کس طرح کپڑے دھوبن لائے + ہیں گر اب اسے تو کپڑے آئے (جرأت)

کپڑے بدلنا (ہ) فعل متعدی: ۔ جامہ تبدیل کردن کا ترجمہ۔ (دیکھو کپڑے اتارنا نمبر اول) +

کپڑے پہنانا (ہ) فعل متعدی: ۔ پوشاک پہنانا۔ جامہ پوشانیدن کا ترجمہ +

کپڑے پہننا (ہ) فعل متعدی: ۔ جامہ پوشیدن کا ترجمہ۔ لباس در بر کردن +

کپڑے چھڑانا مشکل پڑنا یا ہونا (ہ) فعل لازم: ۔ پیچھا چھڑانا دشوار ہو جانا۔ مشکل میں پھنس جانا۔ دقت میں پھنس جانا۔ جان بچانا مشکل ہو جانا۔ رہائی پانا دشوار ہو جانا ؎

قمری و بلبل نے آگھیرا سمجھ کر سرو و گل + باغ میں کپڑے چھڑانا یار کو مشکل ہوا (شہیدی)

کپڑے رنگنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) کپڑوں پر رنگ چڑھانا (۲) جوگی بننا۔ فقیر ہونا۔ جوگ لینا +

کپڑے گوہ کر دینا (ہ) فعل متعدی (عو): ۔ کپڑے میلے کر دینا۔ کپڑے چکٹ

کر دیتا ہے جیسے "یہ بچہ تو آئے دن کپڑے گُوہ کر دیتا ہے" +

کپکپی (ہ) اسم مؤنث:- لرزہ - تھرتھری - رعشہ - کپکپاہٹ - تھرتھراہٹ +

کپکپی چڑھنا (ہ) فعل لازم:- تپ لرزہ کا لاحق ہونا - تھرتھری چھُوٹنا - لرزے کا بخار چڑھنا +

کپکپی چھُوٹنا یا لگنا (ہ) فعل لازم:- لرزہ برانداممُ فتادن کا ترجمہ - کانپنا تھرتھرانا - لرزنا - خوف یا جاڑے کے بخار کے باعث کانپنے لگنا - تھرّانا +

کپُوت (ہ) اسم مذکر:- سپُوت کا نقیض - نالائق بیٹا - فرزند ناخلف - کھوٹا بیٹا نافرمان بیٹا - بُرا اور بدچلن بیٹا +

کپُور (ہ) اسم مذکر:- دیکھو کافور + ایک خوشبودار چیز کا نام +

کپُور کچری (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی خوشبودار گھانس کی جڑ +

کپُورا (ہ) اسم مذکر:- آنڈ - خصیہ - بیضہ - علے الخصوص مینڈھے یا بکرے وغیرہ جانوروں کا +

کپُوری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) دیکھو کافوری (۲) ایک قسم کا پان +

کپول (ہ) اسم مذکر (ہندو):- گال - رخسارہ - عارض (۲) گل تکیہ +

کپّی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) چھوٹا کُپّا - ڈبّۂ خورد (۲) وہ چرمی خاص وضع کا ظرف جو مشعلچیوں کے پاس ہوتا اور اُس سے مشعل کو تیل پلاتے ہیں + وہ چرمی چھوٹی سی شیشی نما چیز جس میں خوشبودار تیل رکھتے ہیں (۳) تلنبے یا پیتل کا وہ ظرف جس میں سپاہی لوگ بارود رکھتے ہیں +

کِت (ہ) تابع فعل (گیتوں میں یا گنوار):- کدھر - کس طرف - کہاں ؎

سونا ہو تو کس دھروں اور موتی دھروں پروے
بالا جوبن کت دھروں مرانت اُٹھ میلا ہوے
(دوہا)

کِتّا (ہ) تابع فعل (متروک):- دیکھو کتنا +

کُتّا (ہ) اسم مذکر:- (۱) کلب - سگ - کوکر - ایک مشہور جانور کا نام جو راتوں کو بھونکتا اور آدمیوں کا کمال رفیق و شدید الجوع ہوتا ہے (۲) ایک قسم کی گھانس جس کی بال کپڑوں میں لپٹ جاتی ہے (۳) غلام - بندہ - داس جیسے "آدمی پیٹ کا کُتّا ہے (۴) پیٹ - ڈھڈ - آدمی کا شکم جو ہر وقت کُتّے کی طرح کھانے کو مانگتا رہتا ہے - جیسے "یہ کُتّا ایسا پیچھے لگا ہے کہ کہیں سے ہو پہلے اسے کھلا دو" (۵) بندوق کا گھوڑا (۶) امیروں کے دروازے کا دربان اور عدالت کا چپراسی یا رشوت خوار عملہ جو آنے والوں سے کچھ نہ کچھ مانگتا اور نہ دینے میں مزاحم ہوتا ہے (۷) ناکس - فرومایہ - پاجی + ذلیل حقیر جیسے "بہن کے گھر بھائی کُتّا ساس

کے گھر جنوائی کُتّا - کُتّا پالے وہ کُتّا اور سب کُتّوں کا وہ سردار جو رہوے بیٹی کے بار

غیر نے ہم کو ذبح کیا نے طاقت ہے نے یارا ہے
اس کُتّے نے کرکے دلیری صید حرم کو مارا ہے
(میر)

(۸) ایک قسم کی تلوار جو آگے سے چوڑی اور دوہری دھار کی ہوتی ہے (۹) گھڑی کا وہ پُرزہ جو چکر کو روکتا رہتا ہے اور رہٹ کی وہ لکڑی جو اُس کے چکر کے اوپر لگی رہتی ہے (۱۰) انگریزی سوداگری کپڑے کا نشان جسے کُتّے مارک کہتے ہیں (جب آخرت کا کُتّا کہینگے تو وہاں عالم بےعمل سے مُراد ہوگی اور جب دُنیا کا کُتّا کہینگے تو وہاں دُنیادار سے عبارت ہوگی) +

کُتّا بھی دُم ہلا کر بیٹھتا ہے (ا) کہاوت:- یعنی گھر کی صفائی جب جانور پسند کرتا ہے تو انسان کو تو سب سے زیادہ کرنی چاہئے (اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کے مزاج میں گھر کی صفائی نہ ہو) +

کُتّا دیکھیگا نہ بھونکیگا (ہ) کہاوت:- حریص اور لالچی کو مال کی خبر ہوگی نہ نقصان پہنچائیگا - یعنی دیکھنے سے انسان کی ہوس بڑھتی ہے +

کُتّا گھانس (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی گھانس جو اکثر آدمی کے جسم سے کپڑوں سے چمٹ جاتی ہے - اُس کی بال میں خار خار ہوتے ہیں ؎

سگِ دُنیا پس از مردن بھی دامنگیر دُنیا ہو + کہ اُس کُتّے کی مٹی سے بھی کُتّا گھانس پیدا ہو (ذوق)

کِتاب (ع) اسم مؤنث:- (۱) نوشتہ - نامہ - مکتوب - لکھت + پُستک - پوتھی - گرنتھ - شاستر + مقالہ - جلد - نسخہ + رسالہ ؎

حجت ہے بہر مذہب عشق ایک ایک داغ + سینہ مرا کتاب ہے علم الکلام کی (آتش)

(۲) ا:- وہ کتاب جس میں شہدائے کربلا کا ذکر ہو (۳) ا:- فالنامہ - تعویذ گنڈے کی کتاب (۴) ا:- بیاض - بہی - کھاتہ - رجسٹر +

کتابِ آسمانی یا کتابِ الٰہی (ع) اسم مؤنث:- وہ کتاب جو خداتعالیٰ کی طرف سے احکام الٰہی کی بابت کسی پیغمبر کے وسیلہ سے نازل ہوئی ہو - جیسے توریت - انجیل - زبور - قرآن شریف وغیرہ +

کتاب پر چڑھانا (ا) فعل متعدی:- رجسٹر میں درج کرنا - بہی پر لکھنا - بہی میں درج کرنا - کھاتے میں اُتارنا - نوٹ کر لینا +

کتاب خوان (ف) اسم مذکر:- شہدائے کربلا کا ذکر بغیر از الحان ممبر پر بیٹھ کر پڑھنے والا - تحت اللفظ پڑھنے والا - نثر میں مرثیہ پڑھنے والا +

کتاب خوانی (ف) اسم مؤنث:- شہدائے کربلا کا تحریری احوال پڑھنا - ممبر پر بیٹھ کر شہادت کا احوال پڑھنا +

کتاب رُو (ع+ف) صفت:- لمبے چہرے کا۔ کتابی چہرے والا + گھوڑ مُنہا +

کتاب فروش (ع+ف) اسم مذکر۔ تاجرِ کتب۔ کتابیں بیچنے والا +

کتاب کا کیڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ کیڑا جو کتاب کو چاٹ جاتا ہے جیسے جھینگر وغیرہ۔ کرمِ کتاب۔ کتاب خور (۲) وہ شخص جو ہر وقت کتاب کے مطالعہ میں غرق رہے۔ ہر کتاب سے ماہر +

کِتابِ ہُدیٰ (ع) اسم مؤنث:- ہدایت کرنے والی کتاب۔ شریعتِ اسلام۔ قرآن مجید +

کِتابت (ع) اسم مؤنث:- تحریر۔ نوشت۔ لکھائی۔ کاپی نویسی۔ محرری۔ نقل نویسی +

کتابہ (ع) اسم مذکر:- کتبہ۔ وہ عبارت جو بخطِ جلی یا طغرا یا نسخ وغیرہ اکثر مقابر۔ مساجد اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں۔ جس میں اکثر تاریخ بنا یا بنانے والے کا نام یا کوئی مقدس کتاب کا فقرہ ہوتا

کِتابی (ع) صفت:- (۱) منسوب بہ کتاب۔ لکھی ہوئی۔ تحریری۔ قابلِ وثوق جیسے یہ بات تو کتابی ہے (۲) کافر کتابی یعنی وہ شخص جو دینِ منسوخ پر چلے منکرِ کتابِ الٰہی۔ جیسے یہودی۔ نصارا +

کتابی چور (ہ) اسم مذکر:- (۱) تصنیف چوٹّا۔ پُرانی تصنیف میں تصرف کر کے اپنی تصنیف قرار دے لینے والا جس طرح ہماری لغات کے بہت سے چوٹّے ہمارے ہی زمانے میں دہلی اور رامپور وغیرہ میں ہوئے (۲) وہ شخص جو عمدہ کتاب کو چُرا کر بھی لے لے +

کتابی چہرہ یا کتاب رُو چہرہ (ہ) اسم مذکر:- لمبا چہرہ ؎

پوچھتے کیا ہو کیسا ہے کتابی چہرہ + پہلے نیرع تھے میں قرآن اُٹھا لوں تو کہوں (داغ)

کتارا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایکھ۔ اُوکھ۔ ایک قسم کا پتلا گنا جس کے رس سے گُڑ کھانڈ وغیرہ بناتے ہیں۔ نیشکر ؎

ختم ہے شیریں ادائی اُس ستم ایجاد پر + ہاتھ میں نیزہ لیا جس دم کتارا ہو گیا (اسیر)

(یہ نام شاید اس وجہ سے رکھا گیا کہ اُس کی لمبی لمبی پوریاں کتر کر کولھو میں رس نکلنے کے واسطے لقمہ دیتے ہیں) +

(۲) املی کا پھل اس میں کچّا ہو یا پکّا۔ تمرِ ہندی۔ کنگل (یہ نام شاید کٹار کی قدرے مشابہت کے سبب رکھا گیا +

کتان (ف) اسم مذکر:- (۱) السی جس کا تیل نکلتا ہے (۲) ایک قسم کا باریک کپڑا جو

ملف یعنی گھانس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی طبیعت سرد و خشک ہے اس کا پہننا بدن سے رطوبت و عرق کو جذب کرتا ہے کہتے ہیں اگر کوئی فربہ اندام دُبلا ہونا چاہے تو جاڑے کے موسم میں کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی میں دُھلا ہُوا۔ اور اگر لاغر ہونا منظور ہو تو اس کے برعکس کرے (شاعروں نے اس کی نسبت یہ خیال کیا ہے کہ وہ چاندنی میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کپڑا اسی کے درخت کی چھال سے سن کے کپڑے کی طرح تیار کیا جاتا ہے اور نورِ ماہ کے سامنے اُسے ٹھیرنے کی تاب نہیں۔ تار تار الگ ہو جاتا ہے ؎

کتاں کا ہے چاک پیرہن گر + ہے داغِ کلفِ دلِ قمر یہ (مومن)

باغ میں گلگشت کو آیا ہے کیا وہ رشکِ ماہ + ہر گُل کے ٹکڑے ٹکڑے جوں کتاں ہونے لگا (تجمل)

گر کتاں اُس سے پھٹے اس سے جگر ہو چاک چاک
ماہِ تاباں اور ہے رخسارِ جاناں اور ہے } (برق)

کتائی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کاتنا۔ ریسیدگی (۲) کاتنے کی اُجرت +

کتائی کرنا (ہ) فعل متعدی:- اُجرت پر کاتنا +

کُتُب (ع) اسم مذکر:- کتاب کی جمع +

کتب خانہ (ع+ف) اسم مذکر:- کتاب گھر۔ لائبریری + وہ جگہ جہاں کتابیں جمع رہیں + کتابوں کے بکنے کا مقام۔ بُک ڈپو +

کتب فروش (ع+ف) اسم مذکر:- کتابیں بیچنے والا۔ تاجرِ کتب۔ کتاب فروش +

کُتُبہ (ع) اسم مذکر:- دیکھو کتابہ +

کتر (ہ) اسم مذکر:- (۱) دھجّی۔ قُراضہ۔ ریزۂ مقراض۔ کپڑے کی چھیٹن یا چھانٹن (۲) ہندو:- مُوباف۔ سر کا ڈورا۔ سربند۔ چوٹی بند۔ ڈوری (ترکیبات میں بلا تشدید آتا ہے) +

کتر بیونت (ہ) اسم مؤنث:- (۱) قطع و برید۔ تراش خراش۔ کاٹ چھانٹ (۲) سودے سلف یا خرید و فروخت میں سے بچانا۔ خورد بُرد۔ تغلب + حساب کتاب میں کمی بیشی کرنا + حساب میں سے کاٹ کوٹ لینا۔ منہائی۔ وضع (۳) توڑ جوڑ۔ چال + کاٹ پھانس ؎

دُنیا کی بات کی ہے کتر بیونت اُس کو یاد + مقراض کی طرح سے اُسکی زبان چلے (میر سوز)

کتر بیونت یہاں تک ہے کہ میری کاٹ پر اُس نے
مجھے بھیجا تو کلکتہ سے اک مقراض کا جوڑا } (انشا)

(۴) اُدھیڑبُن ۔ فکر ۔ سوچ +

کتربیونت سے (ہ) تابع فعل (ہندو):۔ کفایت شعاری سے ۔ چلن سے ۔ جگت ۔۔۔ صرفے ۔ جیسے وہ بڑی کتربیونت سے چلتا ہے +

کتربیونت رہنا (ہ) فعل لازم:۔ کاٹ چھانس رہنا + اُدھیڑبُن رہنا + کمی وبیشی کا خیال رکھنا +

کتربیونت کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کاٹنا چھانٹنا ۔ قطع وبرید کرنا (۲) سودے سلف سے کم وبیش کرکے بچانا + خیانت کرنا ۔ تغلب کرنا (۳) کاٹ چھانس کرنا ۔ وضع ومنہا کرنا (۴) کسی چیز میں کمی بیشی کرکے نئی صورت یا نئی چیز بنانا اختراع کرنا (۵) اُدھیڑبُن میں رہنا ۔ اُدھیڑبُن کرنا (۶) کفایت شعاری کرنا ۔ گھٹانا بڑھانا ۔ کمی وبیشی کرنا ۔ جیسے "گھر کے خرچ سے کتربیونت کرکے پورے سو روپے نکال دھرے" +

کترا کر جانا (ہ) فعل لازم:۔ راستہ سے بچ کر جانا ۔ راستہ کاٹ کر جانا ۔ بچ کر نکل جانا ۔ راہ میں موافقت نہ کرنا ۔ کنارے ہوکر جانا ۔ ساتھ سے بھاگنا ۔ بیگانگی اختیار کرنا ۔ راہ سے جدا ہو جانا ؎

کوئی یہ بھی کج ادائی کی اجی ہے چال واہ + سامنے سے یوں نہ کترا کر ہمارے جائیے (جرأت)

کترا کر، کترا کے چلنا (ہ) فعل لازم:۔ نفرت یا ناراضگی کے سبب راستہ سے بچ کر چلنا ۔ قدم کاٹ کر چلنا ۔ جلدی سے سمٹ کر نکل جانا ۔ ساتھ سے جدا ہو کر چلنا ۔ کنارہ کرکے جانا ۔ بچ کر جانا ۔ رستہ کاٹ کر جانا ۔ بیگانگی اختیار کرنا ۔ ساتھ سے بھاگنا ؎

وہ کترا کر چلے ہیں میکدے سے حضرتِ زاہد
بڑے مرشد ہیں ہاتھوں ہاتھ لانا اُن کو یاروں میں } (داغ)

خضر کیونکر نہ رہِ عشق میں کترا کے چلے ۔
طائرِ سدرہ بھی اُس رہ سے پرافشاں نکلا } (داغ)

قبرِ عاشق کی نظر آئی جواُن کو سرِ راہ + کیا تنفر ہے کہ وہ راہ کو کترا کے چلے (اسیر)

نکل جاتا ہے شوقِ دید میں کترا کے آنکھوں سے
مرے دل نے نیا رستہ نکالا کوے جاناں کا } (داغ)

کترانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) رستہ سے الگ ہونا ۔ رستہ سے بچنا ۔ نفرت یا اکراہ یا خفگی کے باعث رستہ کاٹ کر جانا ۔ ساتھ سے بھاگنا ۔ بیگانگی اختیار کرنا ۔ بچ کر نکلنا ؎

غربت میں عادت ہو گئی صحرانوردی کی مجھے
کترا کے پھر جاتا ہوں آتا ہوں جب منزل کے پاس } (داغ)

(۲) کنارہ کرنا ۔ بچنا ۔ جدائی اختیار کرنا جیسے مصرعۂ احسان ع

دل نے کترانا کیا مجھ سے شروع

خط کتروا کے آج قینچی سے + ہم سے ملنے میں جاتے ہے کترا (سجاد)

کترن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چھانٹن ۔ تراشہ ۔ چھیلن ۔ کتری ہوئی دھجی ۔ ریزۂ مقراض (۲) ٹکڑا جیسے پان کی کترن +

کُترن (ہ) اسم مؤنث:۔ دانتوں سے کتری ہوئی چیز +

کترنا (ہ) فعل متعدی:۔ تراشنا ۔ قطع کرنا ۔ بیونتنا ۔ کاٹنا ۔ چھانٹنا +

کُترنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دانتوں سے کاٹنا ؎

اعمالنامہ کو مرے چوہا کُتر گیا + اچھا ہوا کہ روزِ قیامت کا ڈر گیا (صابر)

(۲) بیچ میں سے رکھ لینا ۔ وضع کر لینا ۔ بچا لینا جیسے "تم نے دو روپے اُس میں سے بھی کُتر لئے" +

کترنی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ مقراض ۔ قینچی +

کترنی سی زبان چلنا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ دیکھو قینچی سی زبان چلنا ؎

جب کترنی سی چلی اُس کی زباں ہر بات میں
مُنہ میں مجھ کمبخت کے بھی پھر زباں کیونکر رہے } (...)

کتروان (ہ) صفت:۔ اُریبواں ۔ آڑا ۔ ترچھا +

کتروان چال (ہ) اسم مؤنث:۔ ٹیڑھی چال ۔ اُریبواں چال ۔ ترچھی چال ۔ رفتارِ کج ۔ کج واکج رفتار ۔ خرام ناز +

کتروانا (ہ) فعل متعدی:۔ قطع کرانا ۔ چھنٹوانا + بیونتوانا + ترشوانا +

کتروائی (ہ) اسم مؤنث:۔ قطع کرانے کی اُجرت +

کِتف (ع) اسم مذکر:۔ کندھا ۔ شانہ ۔ مونڈھا + کندھے کی ہڈی + گائے بکری وغیرہ کے اگلے پیروں کے اوپر کا حصہ جو کندھے سے ملحق ہوتا ہے اور اُسے قصاب کتیب کہتے ہیں +

کتک (ہ) اسم مذکر:۔ (دیکھو کُتک) سونٹا ۔ موسل ۔ موسلی +

کُتکا (ہ) اسم مؤنث:۔ (دیکھو کُتکا) بھنگ گھوٹنے کا سونٹا + سونٹا + موسل +

کتل (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) پتھر کی کرچی ۔ پتھر کی چوڑی دھجی ۔ سل کا ٹکڑا (۲) پُوربی:۔ (دیکھو کتر) +

کتل کا بگھار (ہ) اسم مذکر:۔ کتل کے وسیلہ سے گھی داغ کرنا ۔ کڑکڑاتے گھی میں پتھر کے ٹکڑے ڈال کر اُس سے دال بگھارنا تاکہ سوندھی ہو جائے +

کِتنا (ہ) تابع فعل:۔ کس قدر ۔ کس مقدار سے ۔ کس تول اور اندازے کے موافق

کس تعداد کے موافق جیسے بڑے بڑے بہ جائیں گر دھاکے کتنا پانی ہے

پوچھا جو اُس سے تیرے قد کے ہیں خواہاں کتنے
تو کہا گن لے یہ ہیں سرو گلستاں کتنے } [illegible]

(۲) کثرت کے لئے:- جیسے کتنا کھا گیا کتنا مہنگا ہے۔ کتنا بے حیا ہے یعنی بہت کھا گیا بہت مہنگا ہے۔ نہایت بے حیا ہے ؎

دل پُر آبلہ کو آہ میں کس کس کو دُوں ✦ ایک یہ خوشۂ انگور ہے مہماں کتنے
باغ میں جاکے ذرا دیکھ گلوں کے تختے ✦ تجھ سے میں کیا کہوں ہیں گنج شہیداں کتنے } [illegible]

(۳) کہاں تک کس درجہ تک جیسے اب کتنا سمجھائیں ✦

کِتنا ایک (ہ) تابع فعل:- کس قدر۔ کہاں تک ✦

کتنا ماند ہے (ہ) محاورہ (عو):- نہایت بے آب و بے رونق ہے۔ بالکل چمک جاتی رہی ہے ؎

بنایا ہے کمبخت نے ماند کتنا ✦ نہ لے ایسا کوئی خریدار جوتا
ٹکے تپ بے ربط موتی ہیں دائی ✦ یہ اُس جوتی والے کے سر مار جوتا } [illegible]

کتنا ہی (ہ) تابع فعل:- ہر چند ✦ کیسا ہی ✦ کسی قدر ✦

کَتنا (ہ) فعل لازم:- کاتا جانا۔ رستن کا ترجمہ۔ رُوئی کے تاگے بنا ✦

کُتنا (ہ) فعل لازم:- اندازہ ہونا۔ کوُتت میں آنا۔ تخمینہ ہونا۔ تشخیص ہونا ✦

کِتنوں کا (ہ) صفت (متروک):- بہت سوں کا۔ بہت سے لوگوں کا ؎

ہمیں خبر نہیں پر بعض لوگ کہتے ہیں ✦ کہ خون کتنوں کا اس پان اس سی پر ہے (مصحفی)

کَتنی (ہ) اسم مؤنث:- وہ بُوٹیا جس میں کاتنے کا سامان جیسے پونیاں۔ پونسلائی وغیرہ رکھی جائے ✦

کِتنے (ہ) صفت و استفہام:- (۱) بہت سے۔ بہت سارے۔ بہتیرے ؎

عشق میں آئی نہ دس بیس و چار کی موت ✦ کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی موت (مصحفی)
کتنے مفلس ہوگئے کتنے تونگر ہوگئے ✦ خاک میں جب مل گئے دونوں برابر ہوگئے (ذوق)

(۲) کس قدر۔ چند۔ کے ✦

کتنے پانی میں ہے (ہ) محاورہ:- کس قدر حوصلہ ہے۔ کہاں تک دستگاہ ہے۔ کتنا ظرف ہے۔ کتنی تھاہ میں ہے۔ کہاں تک تہ ہے۔ کس قدر واقفیت اور قدرت ہے ؎

اشکباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو ✦ کتنے پانی میں ہیں غرّا ہے بھلا دیکھیں تو (ذوق)

کتوانا (ہ) فعل متعدی:- سوت تیار کرانا۔ رُوئی کا سوت بنوانا ✦ چرخہ چلوانا ✦

کُتوال (ہ) اسم مذکر:- مخفف کوتوال ✦

کُتوالی (ہ) اسم مؤنث:- (دیکھو کوتوالی) ✦

کتوالی چبوترا (ہ) اسم مذکر:- کوتوالی۔ پولس کا اسٹیشن۔ کوتوال کے رہنے کا تھانہ ✦

کتھ (ہ) اسم مذکر:- کتھا کا مخفف جیسے بیڑیا کتھ ✦

کتّھا (ہ) اسم مذکر:- پان کے ساتھ کھانے کا ایک لوازمہ جو کسیلی چیزوں جیسے کیکر وغیرہ کی چھال کو جوش دے کر بنایا جاتا اور اُس کی پپڑیاں سی جماتے ہیں۔ پان کھانے والے اسے از سرِ نو پکا کر پتلا کر لیتے اور اُسے چونے کے ساتھ میں پان پر لگا کر کھاتے اور ادویات وغیرہ میں بھی ڈالتے ہیں ✦

کتھا (س) اسم مؤنث:- (۱) بیان۔ مقولہ۔ برنن۔ بات (۲) قصہ۔ کہانی۔ حکایت۔ افسانہ۔ تذکرہ۔ برتانت (۳) روائت۔ ذکر۔ اتہاس (۴) وعظ۔ پند مذہبی۔ درس۔ مذہبی ذکر اذکار ✦

کتھا بانچنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- مقدس کتاب کا وعظ کرنا۔ شاستر سنانا۔ درس کہنا۔ کوئی مذہبی تذکرہ پڑھنا ✦

کتھا بٹھانا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- شاستر کا بیان سُننے کے واسطے کسی پنڈت کو مقرر کرنا ✦

کتھا بکھاننا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دیکھو کتھا بانچنا۔ وعظ بیان کرنا (۲) کسی کا قصہ باندھنا۔ لمبا ذکر چھیڑنا ✦

کتھا سمپورن کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- شاستر پڑھ کر یا سُنا کر ختم کرنا۔ مذہبی مقدس کتاب کا خاتمہ کرنا ✦

کتھا سمپورن ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو):- شاستر کا بیان پُورا ہونا۔ شاستر ختم ہونا ✦

کتّھک (ہ) اسم مذکر:- (۱) گویوں اور ناچنے والوں کا ایک ہندو فرقہ جن کا نرتھ اور تانا قابل تعریف ہوتا ہے۔ سنجینا۔ ناچنے اور گانے والا لڑکا (۲) مدح خواں۔ مدّاح ✦

کتھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- (۱) بیان کرنا۔ برنن کرنا۔ کہنا (۲) بُرائی کے ساتھ چرچا کرنا۔ بُرا کہنا۔ لعنت ملامت کرنا (۳) شعر کہنا۔ نظم بنانا ✦

کتی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) سُناروں کے ایک اوزار کا نام جس سے چاندی سونے کے پتروں کو کاٹتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ کٹی تھا جس کا مادہ کاٹنا ہے (۲) ایک قسم کی تلوار۔ سروہی۔ نیمچہ ؎

غلاف سے جو کھینچی میرے جسم میں ٹھہری ✦ کہاں رہی تری کتی میان سے باہر (لا اعلم)

کُتّی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- کُتیا۔ مادہ سگ۔ کوکری ✦

کُتّے (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) کُتّا کی جمع (۲) وہ صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر بنا لیتے ہیں۔ جیسے "کُتّے کی طرح بھونکنا" +

کُتّے خسی (ا) اسم مؤنث: ۔ (۱) زبونی ۔ فرومایگی ۔ پاجی پن (۲) پاجی گیری ادنیٰ درجہ کی ملازمت مصیبت کی نوکری ۔ بے عزتی کی نوکری ۔ ذلیل نوکری (۳) پنجاب: ۔ ہرزہ گردی ۔ آوارہ گردی + کار بے فائدہ (بعض لوگ تو اُسے کُتّے کی خصلت کا بگاڑ بیان کرتے ہیں۔ بعض صاحب کہتے ہیں کہ خصی بمعنی اختہ سے لیا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ لفظ کُتّا کشی یعنی کنجر پن سے بگاڑ لیا ہے۔ ہماری رائے میں ظن غالب ہے کہ یہ لفظ یا تو ذاتی خس بمعنی خاشاک کوڑا کرکٹ وغیرہ سے یا عربی خس بمعنی فرومایہ و زبون وغیرہ سے بنایا گیا ہے جس کے ترکیبی معنی کُتّے کی سی خواری و زبونی ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب) +

کُتّے خسی کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ پاجی گری کرنا ۔ ادنیٰ درجہ کی ملازمت کرنا جس میں کچھ سود نہ ہو + بے فائدہ کام کرنا +

کُتّے تیرا مُنہ نہیں تیرے سائیں کا مُنہ ہے (ہ) کہاوت (عو): یعنی تمہارے آقا یا مُربّی کے لحاظ سے خاموشی اور درگذر کرتے ہیں جب کسی کمینہ کا قصور کسی شریف کی خاطر سے معاف کرتے یا نقصان کرنے پر دوسرے کے لحاظ سے چھوڑتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں +

کُتّے کا بھیجا کھانا (ہ) فعل متعدی: ۔ کُتّے کا بھیجا کھا کر دماغ میں بکنے اور بھونکنے کی قوت حاصل کرلینا ۔ بکواس کرنی اور بڑا بہر بولے جانے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ تو نے کُتّے کا بھیجا تو نہیں کھایا ہے؟ اُس نے تو کُتّے کا بھیجا کھایا ہے ۔ ذرا خاموش نہیں رہتا +

کُتّے کا کاٹا (ہ) اسم مذکر: ۔ سگ گزیدہ ۔ گزیدۂ سگ +

کُتّے کا کُتّا بیری (ہ) محاورہ: ۔ ہر شخص کا دشمن اُسی کی جنس سے ہوتا ہے ۔ ابنائے جنس ہی دشمنی کیا کرتے ہیں +

کُتّے کا کفن (ا) اسم مذکر (عو) حقارتاً: ۔ جھونا اور تار تر لنگا کپڑا ۔ تار تار الگ کپڑا ۔ نہایت جھرجھرا موٹے سوت کا اور نکمّا کپڑا ۔ گزی ۔ دھوتر ۔ جیسے
دیکھو تو یہ میرے شبنم کے تھان بھیجے ہیں کُتّے کا کفن تار تار الگ (سگھڑ سہیلی)

کُتّے کو گھی نہیں پچتا (ہ) کہاوت: ۔ کمینہ کو سمائی نہیں ہوتی ۔ کم ظرف میں حوصلہ نہیں ہوتا +

کُتّے کی دُم (ا) اسم مؤنث: ۔ کج طبع ۔ کج رائے ۔ کج فہم ۔ وہ شخص جسے نصائح اثر نہ کرے ۔ غیر تربیت پذیر ۔ نااہل ۔ بدطینت جسے صحبت کا اثر نہ ہو (اصل میں اس کہاوت کی طرف تلمیح ہے کہ کُتّے کی دُم کو بارہ برس نلوے میں رکھا پھر دیکھا تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی نکلی ؎

ہیں کجی میں مردم کج طبع بھی کُتّے کی دُم
راست ان کو کیجئے سو بار ہوں سو بار کج

کُتّے کی دُم مُوئے پر بھی ٹیڑھی (ہ) کہاوت: ۔ یعنی کج طبع کبھی تربیت سے درست نہیں ہوتا +

کُتّے کی سی ہڑک اُٹھنا (ہ) فعل لازم: ۔ اوّل معلوم دوم کسی امر کا دفعتہً شوق چرّانا ۔ شوق اُبھرنا کسی بات کا کبھی کبھی دفعتہً خیال آجانا +

کُتّے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے (ا) کہاوت: ۔ (یعنی جب آدمی کی شامت آتی ہے تو دانستہ خطرناک کام میں پڑتا ہے یا یوں کہو کہ جب کمینے کی شامت آتی ہے تو اشراف سے بگاڑتا ہے ۔ یہ مثل بعینہ اُس کی مانند ہے کہ جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے) +

کُتّے کی مَوت مرنا (ا) فعل لازم: ۔ (۱) نہایت ذلّت اور خواری و تکلیف سے مرنا ۔ بُرے حال سے مرنا ۔ خراب حالت سے جان دینا (۲) حرام موت مرنا ۔ نامردانگی سے مرنا +

کُتّے کی موت مارنا (ا) فعل متعدی: ۔ دُرگت سے مرنا ۔ بُری طرح سے مارنا ۔ ذلّت و خواری سے قتل کرنا ؎

گرگ و شیر و پلنگ کو وہ ترک + لیلتہ میں کُتّے کی موت مار آیا (جرکیں)

کُتّے کی ہڑک (ہ) اسم مؤنث: ۔ کُتّے کے کاٹے کی لہر جو بہتا پانی یا جلتی ہوئی آگ دیکھ کر اُٹھ آتی اور اُس میں آدمی کُتّے کی طرح بھونکتا بلکہ لوگوں کو کاٹنے لگتا ہے + کبھی کبھی کسی امر کے شوق اُبھرنے کو بھی کہتے ہیں +

کُتّے کی ہڑک اُٹھنا (ہ) فعل لازم: ۔ کُتّے کے کاٹے کے مرض کا اُبھرنا ۔ باؤلے کُتّے کے کاٹے کی لہر اُٹھنا +

کُتّے گھسیٹنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) مرے ہوئے کُتّوں کو گھسیٹ کر لیجانے کا کام کرنا ۔ کنجر پن کرنا ۔ کمین پن کرنا ۔ حقیر و ذلیل کام کرنا (۲) رنڈی رکھنا ۔ رنڈی کو ساتھ سُلانا +

کُتّے مار (ہ) اسم مذکر: ۔ کُتّوں کو مارنے والا ۔ کنجر +

کُتّیا (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) کُتّی ۔ مادۂ سگ ۔ عربی کلبہ ۔ لعوہ ۔ فارسی مادہ سگ لاس ۔ کوکری (۲) حقارتاً ۔ کم قدر چیز اور عورت کو بھی کہتے ہیں ۔ جیسے

مردار۔ خندی۔ مالزادی۔ چڑیل وغیرہ ؎

نہیں اتنا کہ اصلا خبر ہم کو یہ بھی + کہ ہے کون مردار کُتیا ترتی (حالی)

کُتیا چوروں مل گئی پہرا دیوے سو کوان (ہ) کہاوت:۔ یعنی جب وہ لوگ جو اپنے اور معتمد ہوں دشمن ہو جائیں تو بچاؤ مشکل ہے۔ اپنے دشمن ہو جائیں تو کون ساتھ دے +

کُتیا کا پلا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کُتیا کا بچہ۔ پلا (۲) مردک۔ ادنٰے آدمی (۳) حرامی۔ حرامکار +

کُتیا کے چھنالے میں پکڑا جانا یا پھنسنا (ہ) فعل لازم:۔ اور کی بلا میں پھنسنا۔ دوسرے کے جرم میں گرفتار ہونا اور ناحق کی آفت سر لینا۔ خواہ مخواہ کی برائی میں شریک ہونا۔ مفت میں بدنام ہونا +

کتیرا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا گوند۔ کثیرا۔ زُول۔ ژَرْدہ۔ مزاجاً بعض کے نزدیک گرم و تر اور بعض کے نزدیک سرد خشک۔ مغلظ خون۔ مانع خشونت سینہ وحلق وغیرہ +

کُٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ کوشنہ۔ ایک دوا کا نام جو اصل میں کسی درخت کی جڑ ہوتی اور عربی میں اُسے قسط کہتے ہیں۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک تیسرے درجہ میں حار یابس۔ دافع امراض باردہ و کلف محلل ریاح۔ نافع امراض دماغیہ اور محافظ پارچہ پشمینہ +

کُٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کُٹی کا کاغذ (۲) تابع فعل۔ مجازاً:۔ الگ۔ القط۔ جُدا جیسے آج سے یاری کُٹ (اطفال) (۳) پنجاب۔ اسم مؤنث:۔ ایک دھات کا نام جسے بھرت بھی کہتے ہیں (۴) کوٹنے کا حاصل بالمصدر:۔ کوفت کوبیدگی۔ زدوکوب۔ مار پیٹ (۵) اسم مؤنث:۔ دانت سے کسی چیز یا انگلی کے ناخن کو لگا کر جو آواز نکالیں + دانت سے کھٹکنے کی آواز۔ انگوٹھے کے ناخن کو اوپر کے دانت سے رکھکر بجانے کی آواز جو قطع دوستی کی علامت ہے۔ لکھنؤ میں کُمٹ کہتے ہیں +

کُٹ بدیا (ہ) اسم مؤنث:۔ زدوکوب۔ گت + گوشمالی (دہلی کے مسلمان اُسے کُدبدیا اور کتبدیا بولتے ہیں مگر صحیح تائے مثقلہ سے ہی ہے) +

کُٹ بدیا بنانا یا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ خوب پیٹنا۔ خوب ٹھونکنا۔ مارنا پیٹنا۔ زدوکوب کرنا۔ مار پیٹ کرنا + گت بنانا + کان اینٹھنا۔ گوشمالی کرنا +

کُٹ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سررشتۂ اخلاص کو قطع و بُریدہ کرنا۔ دوستی ترک کرنا۔ ملاقات چھوڑنا۔ آشنائی ترک کرنا ؎

لی چُپکے سے جبکہ میں نے اُس کے چٹکی + بولا پڑے جان پہ تیرے پھٹکی
پھر دانت تلے گھنگ کے ناخن یہ کہا + بس چل بسے اب آشنائی تجھ سے کُٹ کی } (رنگین)

تجھ کو ہے میری قسم اُن سے ددا + کہو جا کر یہ زبانی میری
تم نے کُٹ کی ہے جو الفت تو بس + پھیر دیجے وہ نشانی میری } (صاحب رنگین)

(یاری کُٹ کرنا زیادہ بولتے ہیں۔ دوستی آشنائی اور اُلفت کے ساتھ صرف شعراء کا اختراع ہے۔ اصل میں کٹ کرنا مُنہ سے دُور کاٹنا یا ناخن سے دانت بجانا کو کہتے ہیں۔ چونکہ بچے قطع دوستی کے وقت یہ فعل کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے کُٹی کرنا بھی یہی ہے) +

کُٹ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ یاری القط ہونا۔ دوستی کا جاتا رہنا۔ سررشتۂ اخلاص کا قطع و بریدہ ہونا۔ صید ہو جانا۔ ترکِ ملاقات و آشنائی ہونا ؎

کٹ زناغی سے ہوئی دوستی اچھا تو ہوا + کٹ گئی یعنی مرے پاؤں کی بیڑی آتا
چنچل سے تو آشنائی ہوئی کُٹ + ایک اور ہے ماہ وش اُس سے چُھٹ } (آتش)

(یاری کُٹ ہونا زیادہ بولتے ہیں) +

کَٹ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سیاہ رنگ جو ٹین کے ٹکڑوں۔ لوہے۔ کیس۔ ہڑبہیڑا آملہ۔ سرکہ وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اور اُس سے سیاہ چیزیں رنگتے ہیں۔ چونکہ یہ رنگ ان چیزوں میں سے کٹ کر نکلتا ہے شاید اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۲) کٹنے کا حاصل بالمصدر جو مرکبات میں آتا ہے۔ جیسے کٹ مرنا کٹ رہنا وغیرہ (۳) کٹنے کا امر (۴) کاٹ کا مخفف جیسے کٹ کھنا کُتا یعنی کاٹ کھانے والا کُتا (۵) برائے کثرت:۔ جیسے کٹ متا کٹ مستی وغیرہ +

کٹ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ترش جانا۔ قاشیں بنجانا + دو ٹکڑے ہو جانا + قطع ہو جانا۔ الگ ہو جانا۔ جُدا ہو جانا۔ بریدہ ہو جانا۔ گھِستا لگ کر ٹوٹ جانا۔ زخم لگ جانا۔ جیسے اُنگلی کٹ جانا۔ پتنگ کٹ جانا۔ درخت کٹ جانا (۲) پانی سے رستہ کی مٹی بہ جانا۔ بارش کے سبب سڑک میں گڑھے پڑ جانا۔ کڑاڑا گر پڑنا۔ جیسے سڑک کٹ جانا۔ دریا کا کنارہ کٹ جانا وغیرہ (۳) شرمندہ ہو جانا نادم ہو جانا۔ خجل ہو جانا۔ لاج سے مر جانا ؎

مخالف کٹ گئے سُنتے ہی مجلس میں سخن میرا + زباں کا اب ہوا معلوم جوہر تیغ ہے گویا (میر درد)

سُنبل تمہارے گیسوؤں کے غم میں لُٹ گیا + ابرو کی تیغ دیکھ مہ عید کٹ گیا (میر)

کٹ گیا پنجۂ مہر شفق آلودہ سحر + تو نے جو دست حنا بستہ نگارا کھولا (نصیر)

سخت جاں گو ہوں پہ خود شرم سے کٹ جاتا ہیں
مجھ سے ہوتا کہ ترے ہاتھ کو چھوٹا کرتا؟ } (آتش)

جملت ہوئی یہ رات تنہیر دیکھ کر + صدا کٹ گیا مرغ تنہیر دیکھ کر (اسیر)
(۴) گزر جانا۔ بیت جانا۔ بسر ہو جانا جیسے (و) کٹ جانا۔ دن کٹ جانا۔
موسم کٹ جانا وغیرہ ؎

شب جا تھوڑی رہی ہے یہ بھی اب کٹ جائیگی
تو گیا تو کون پہلو بیٹھنے پھر آئے گا

جاگتے جاگتے اور کروٹیں لیتے لیتے + کٹ گئی بارے مصیبت شب تنہائی کی
بلاس خلافی رفعت اہل دولت کو مبارک ہو + غریبوں کی بھی کٹ جائیگی دری اور عبادت سے

(۵) ساتھ سے جدا ہو جانا۔ علیحدہ ہو جانا۔ جیسے وہاں تک ساتھ گئے پھر
اپنے اپنے رستے کو کٹ گئے (۶) قتل ہو جانا۔ ذبح ہو جانا۔ مارا جانا۔ کام آنا
جیسے لشکر کا لشکر کٹ گیا (۷) زخم پڑ جانا۔ گھاؤ پڑ جانا۔ کسی تیز مرہم کے سبب
زخم میں کٹاؤ ہو جانا (۸) گاڑی یا کرانچی سے مال نکل جانا۔ چلتی گاڑی میں
چوری ہو جانا۔ جیسے آج رستے میں دو گانٹھیں کٹ گئیں (۹) ریل کی گاڑیوں
کا ٹرین سے جدا کر دیا جانا۔ ٹرین میں سے گاڑیاں نکل جانا (۱۰) طے ہو جانا
قطع مسافت ہو جانا جیسے دوستوں کے ساتھ ہونے سے رستہ خوب کٹ
جاتا ہے (۱۱) رشک یا ندامت سے ہلاک ہو جانا۔ شرم کے مارے مر جانا ؎

رشک الفت کم نہیں کچھ کاٹ سے شمشیر کے
کٹ گیا پروانہ شب کو نام سے گلگیر کے (بحر)

دکھلا قد رعنا نہ صنم اور زیادہ + کٹ جائیگا ہاں سرو ارم اور زیادہ (نصیر)
کچھ غم نہیں جو نیمچہ تیرا اُچٹ گیا + میں سخت جاں تو شرم کے مارے ہی کٹ گیا (غافل)
(۱۲) رنگ کا پھیکا پڑ جانا۔ رنگ اُڑ جانا۔ رنگ دور ہو جانا۔ رنگ ہلکا پڑ جانا
(۱۳) بیجا صرف ہو جانا۔ ناحق اوپر نکل جانا۔ مفت میں زیر بار ہو جانا۔ جیسے
رات کے مجرے میں بہت سے آدمی کٹے (۱۴) وضع ہو جانا۔ منہا ہو جانا۔
جیسے تنخواہ کٹ جانا (۱۵) فصل کا دہ ہو جانا۔ فصل اُٹھنا جیسے کھیتی کٹ جانا
(۱۶) رستہ پھٹ جانا۔ سڑک جدا ہو جانا۔ دوسری طرف کو سڑک جانا۔ جیسے
وہیں سے یہ سڑک دوسری طرف کٹ جاتی ہے (۱۷) پنجاب :۔ مات ہو جانا
ہار جانا۔ بازی ہو جانا (۱۸) خارج ہو جانا۔ قلم پھر جانا جیسے نام کٹ جانا +

کٹ رہنا (ہ) فعل لازم :۔ رستہ میں رہ جانا۔ بچھڑ جانا۔ راہ میں جدا ہو جانا۔
ساتھ چھوڑ دینا ؎

آتے تھے ساتھ میرے دیکھو تو کیا ہوئے وہ۔
ایسا نہ ہو کہ پیچھے رستہ میں کٹ رہے ہوں (بقا)

کٹ کٹ جانا (ہ) فعل لازم :۔ نہایت شرمندہ ہو جانا۔ شرم کے مارے
مر جانا ؎

گلبن تو کیا ہے رشک در یار سے اسیر + کٹ کٹ گئی ہے طوبئے خلد بریں کی شاخ (اسیر)
چمک گیا ہے یہ غازہ سے رنگ یار کا رنگ + کہ جس کے سامنے کٹ کٹ گیا بہار کا رنگ (اسیر)

کٹ کٹ کے لڑنا (ہ) فعل لازم :۔ خوب جان توڑ توڑ کر لڑنا۔ نہایت
بہادری سے جان بازی سے لڑنا۔ جان پر کھیل کھیل کر لڑنا ؎

نہ خنجر نہ کہتا تھا ستمگر گلو اپنا
جو یوں کٹ کٹ کے لڑتے ہیں وہ کب گھر کے مرتے ہیں (داغ)

کٹ کٹ کے مرنا (ہ) فعل لازم :۔ باہم لڑ لڑ کر مرنا۔ آپس میں کٹ کے مرنا +

کٹ کھنا (ہ) صفت :۔ (۱) کاٹ کھانے والا۔ چوٹ کرنے والا منہ مارنے
والا (۲) وہ حرفوں کی شکل جس میں اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے طالب علم
کا ہاتھ صاف کرنے کے واسطے لکھ دیتے ہیں۔ کٹے کٹے حرف (۳) عادت
کوتک۔ لچھن + اپنی ڈالی ہوئی بنیاد۔ ڈھنگ ؎

تعویذ و نقش کچھ نہیں کرتے اثر وہاں + سارے یہ کٹ کھنے ہیں تمہارے کئے ہوئے (رند)
(جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) +

کٹ کھنا کتّا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) کاٹ کھانے والا کتّا (۲) بدخلق اور بدمزاج
آدمی جو پھاڑ کھانے کو دوڑے +

کٹ کھنے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) کٹکھنا کی جمع (۲) خصلتیں۔ عادتیں۔
ڈھنگ۔ کوتک + چالاکیاں۔ چالیں۔ دغابازیاں۔ فریب۔ دھوکے ؎

واہ کیا رنگ دکھلاتے ہیں یہ طالع شوم + تہمتیں ہونے لگیں یہ بھی ہمارا مقسوم
ٹھہریں بدخواہ جو ہوں دل سے ہمیشہ محکوم + کٹ کھنے ایسے کسی اور کو ہونگے معلوم
بدگمانی ہے عبث صدقے میں قربان ہیں ہم + کج ادائی نہ کرو سید مسلماں ہیں ہم (منیر)

آگاہ کٹ کھنوں سے نہیں کس حسین کے ہم + اک عمر تختۂ مشق جفا و ستم رہے (للا علم)

کٹ مرنا (ہ) فعل لازم :۔ لڑ مرنا۔ آپس میں چھری کٹاری سے لڑ لڑ کر مر جانا۔ باہم
کشت و خون کر کے مر جانا ؎

قاتل کے آتے آتے سب آپس میں کٹ مرے
دریا لہو کا خنجر غیرت سے بہ گیا (داغ)

کٹ مستا (ہ) صفت :۔ بدمست۔ سیہ مست + سنڈا مسٹنڈا۔ گوناب۔ سنڈ مسنڈ

جوان توانا دست ؎ پیری میں بھی جوان رکھا ہے دختر تاک کی صحبت نے
یعنی پی پی کے انگوری میرے ہوئے کٹ مستے ہو (منیر)

کٹا (ہ) اسم مذکر:- پرکٹ کبوتر۔ وہ کبوتر جسے تہ بہ ہر وقت پھینکنے اور اچھالنے کے واسطے دُم اور پر کتر کر اُڑنے سے معذور کر دیتے اور ہاتھ میں لے کر اُڑتے ہوئے کبوتروں کو دکھاتے اور بُلاتے ہیں۔ پر اُکھڑا ہوا کبوتر۔ ع

بُری ساعت کے نہیں کٹا رہ ستمگر کس رن + کٹی بیتے نہیں ملنے کے کبوتر کس دن (آتش)

کٹا (ہ) صفت:- (۱) سخت۔ مضبوط۔ پکا۔ راسخ الاعتقاد۔ متعصب۔ بُرا دین کا دھرمی۔ جیسے کٹا مسلمان (۲) طاقتور۔ زور آور۔ بلی۔ پلوان۔ بلونت۔ تنومند۔ موٹا تازا۔ ہٹا کٹا۔ سنڈ مسنڈ۔ (اس معنی میں یہ لفظ اکثر کی کتا معنی بدلت اردو میں آیا ہے) + (۳) اسم مذکر:- موٹی جوں۔ چلڑ۔ کاں فرع +

کٹا (ہ) اسم مذکر:- قتل۔ قمع کشت و خون۔ خونریزی۔ کاٹنا۔ کٹنا +

کٹا چھنی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لڑائی بھڑائی۔ لڑائی جھگڑا۔ ارتیت۔ کارکوب جنگ و جدل۔ کشت و خون (۲) جانی دشمنی۔ سخت عداوت۔ بیر +

کٹا کٹی (ہ) اسم مؤنث (ہندو) قتل عام۔ خونریزی +

کٹار (ہ) اسم مذکر:- (۱) خنجر۔ نیچہ۔ پیش قبض۔ کتارہ۔ جمالی۔ ع

خونبہا اُس سے مانگیں تو کہے + کوڑی رکھتا نہیں کٹار اپنا (گویا)

(۲) ایک درندہ جانور جو بلے سے مشابہ ہے۔ کھیکھر۔ کٹاس +

کٹار بھونکنا (ہ) فعل متعدی:- خنجر مارنا۔ پیش قبض گھسیڑنا +

کٹار (ہ) اسم مذکر:- شریر ٹٹو۔ ڈنگی یابو +

کٹارا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دیکھو کتارا (۲) ایک دوا کے پودے کا نام +

کٹاری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) چھوٹا خنجر (۲) خنجری۔ وہ ٹیڑھے اور خمیدہ نشان جو ریشمی گلبدن یا لنگی وغیرہ پر ہوتے ہیں +

کٹاری دار (ہ) صفت:- خنجری دار۔ آڑی دھاریوں کا +

کٹاریا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا خنجری دار ریشمی کپڑا +

کٹاس (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (کٹار نمبر ۲) +

کٹانا (ہ) فعل متعدی:- عوام (دیکھو کٹوانا) +

کٹاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کاٹنے کا حاصل بالمصدر۔ تراش خراش (۲) گلکاری +

کٹا دن پڑنا یا لگنا (ہ) فعل لازم (عو):- کٹنے لگنا۔ چھریاں ہو کر استعمال میں آنا۔ خلاف مرضی دوسرے کے صرف میں آنا +

کٹا دن ڈالنا (ہ) فعل متعدی (عو):- زہر مار کرنا۔ نگلنا۔ ٹھونسنا۔ جیسے رُوکھی روٹی رکھی ہے کٹا دن ڈال لے (بحالت خفگی) +

کٹائی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) دِرو۔ فصل کا کٹنا (۲) کٹوانے کی اُجرت (۳) فصل کاٹنے کے دن فصل اُٹھانے کا موسم۔ اساڑھ۔ فصل +

کٹائی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کھیتی کاٹنا۔ لائونی کرنا۔ دِرو کرنا (۲) تراشنا +

کٹنی کہنا (ہ) فعل متعدی:- بُرائی کرنا۔ کسی کے خلاف میں کہنا۔ ایسی بات کہنا جس میں دوسرے کی بُرائی نکلے +

کٹ جانا (ہ) فعل لازم:- شرمندہ ہو جانا۔ کٹ جانا۔ زمین میں گڑ جانا۔ قائل ہو جانا۔ وہاں ہاں جانا۔ ع

مخالف کٹ گئے مجلس میں سنتے ہی سخن میرا
زباں کا اب ہوا معلوم جوہر تیغ ہے گویا (ذوق)

کٹر (ہ) صفت (عو):- سنگدل۔ بے رحم۔ کٹھور۔ سخت دل۔ نردئی۔ بیدرد بڑا بے کٹر ہے معاملہ دل کا + نکل سکا نہ کبھی ایک حوصلہ دل کا (احمد حسن)

(۲) بے مروت۔ بے وفا۔ طوطا چشم +

کٹر کٹر (ہ) اسم مؤنث:- کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز +

کٹڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) چھوٹا سا کوچہ۔ زمین کا چھوٹا سا آباد قطعہ۔ محلہ۔ قطعہ۔ باڑا۔ کٹھل۔ باکھل۔ احاطہ (۲) منڈی۔ چوک۔ چھوٹا سا بازار (۳) بھینس کا نر بچہ (۴) لغار چوبین۔ کاٹھ کا کونڈا۔ کاٹھ کا تسلا +

کٹک (س) اسم مذکر:- لشکر۔ عسکر۔ سینا۔ فوج۔ سپاہ +

کٹکٹانا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- (۱) دانت پیسنا۔ کچکچانا یا دانت بھینچنا (۲) حیوانات کو بہت [illegible] جلدی چلانا۔ ٹوسنا +

کٹکٹی (ہ) اسم مؤنث:- (دیکھو کچکچی) +

کٹکھنے (ہ) اسم مذکر:- (دیکھو کٹ کے مشتقات میں) ع

جانتا ہوں کٹکھنے گیسو کے ہیں بے جنگجو + لام باندھا ہے جو اُس نے بے چڑھائی شام پر (اسیر)

کٹکی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ایک کڑوی دوا کا نام جو ایک پتلی اور کالے رنگ کی گرہ دار جڑ ہوتی ہے۔ خربق الاسود۔ خال زنگی۔ خانق الذئب یعنی گرگ کش مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم خشک بعض کے نزدیک تیسرے درجہ میں حار یابس (۲) ڈانس۔ مچھر۔ پسو (۳) کھٹکی۔ دانتوں سے ڈور وغیرہ کو کاٹنا۔ ڈور پر دانت کا لگایا ہوا نشان جس سے جلد اُوٹ کر پتنگ کٹ جاوے۔ ڈور کو اس طرح دانت سے کاٹ کر چھوڑ دینا کہ ہوا کے زور یا جھٹکے کے ساتھ ٹوٹ جاوے +

کٹکی دینا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:- مخالف کی پتنگ کی ڈور کو دانتوں سے بودا کر دینا۔ ڈور کو کھٹک دینا۔ ڈور میں دانتوں کا نشان ڈال دینا ع

وہ دن بھی یاد ہیں جب ہیں اُڑاتا تھا پتنگ اپنا
لگا دیتے تھے کلکی ڈور میں سرکار دانتوں سے } (بحر)

کٹکی لگنا (ہ) فعل لازم:- ڈور میں نشان پڑنا جس سے جھٹکے کے ساتھ ٹوٹ جاوے۔ ڈور کٹنا۔ ڈور کا بودا ہونا ۔

رکھ دانت کاٹا بیر پتنگوں سے تو نہ شمع + کٹکی لگی ہے رشتۂ اُلفت کی ڈور کو (ظفر)

کٹ گلاس (انگ Cut glass) اسم مذکر۔ نقشین گلاس + ایک عمدہ قسم کا مضبوط شیشہ۔ فرنیچ گلاس کا نقیض +

کٹاگو (ہ) اسم مذکر (ہندو):- مسلمانوں اور گوجڑوں کے لئے ایک حقارت کا لفظ ذابح۔ ذبح کرنے والا +

کٹم (ہ) اسم مذکر:- پروار۔ کنبہ قبیلہ۔ خاندان۔ تبار۔ گھرانا۔ کل +

کٹملا (ر) اسم مذکر:- کم پڑھا ہوا مُلا۔ مُلانہ۔ مسجد کا طالب علم۔ مسجد کی روٹیاں کھانے والا +

کٹنا (ہ) اسم مذکر (ع):- کٹن۔ دلّا۔ قلتبان۔ عورتوں کو مردوں سے یا مردوں کو عورتوں سے ملانے والا۔ دیّوث۔ میانجی۔ قرمساق۔ قوّاد۔ زن جلب بھڑوا۔ بھاڑو +

کٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کوبیدہ ہونا۔ کوٹا جانا جیسے کٹنا پسنا (۲) پٹنا۔ مار کھانا جیسے "آج تو ہارا اُستاد سے خوب کُٹے" +

کٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ترشنا۔ بُریدہ ہونا۔ تراشا جانا + دو ٹوک ہونا۔ قاش ہونا + اُڑنا۔ قلم ہونا جیسے سر کٹنا (۲) چھری یا چاکو یا کسی دھار دار چیز کا جسم پر لگنا جسم پر خط پڑنا + زخم لگنا۔ چرکہ لگنا (۳) دُور ہونا۔ الگ ہونا۔ جاتا رہنا جیسے پاپ کٹنا۔ غم کٹنا۔ جھگڑا کٹنا (۴) پانی کے زور یا ریلے سے زمین کا بہ جانا۔ (۵) شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا + شرمانا۔ لجانا ۔

ذبح تم مجھ کو کرو یارب کٹیں دل ہیں رقیب
خون گردن کاروائی میں دم شمشیر ہو } (برق)

مرتا ہے غیر کس لئے کٹتا ہے یار کیوں + حاضر ہیں جان و دل جو کسی کو ضرور ہوں (آتش)

کنار و بوس ہے محفل ہیں سب سے دختر رز کو
ولے اک مُنہ لگانے سے مرے بدذات کٹتی ہے } (جان)

دیکھی آدھی رات کو جب ناگ اُس کی جھومر سمیت
کٹ گئی تب کہکشاں دُنبالہ دار اختر سمیت } (ظفر)

کیا کٹا ہے غیر جو دو چار ہو گیا + میرا دم اُس کو خنجر خونخوار ہو گیا (ادیب)

یہ ایما ہے اعجاز شق القمر + کہ کٹتے ہیں وہ وائے دیکھکر (مومن)

کٹے ہے دیکھ کر محفل میں شمع فانوسی + وہ گورے گورے تری بر آستیں ہیں ہاتھ (ظفر)

(۶) خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ سُبک ہونا ۔

غیر کٹنے لگیں بندھ جائے ہوا + مجھ سے کُھل کر اُڑوائیے آپ (رند)

(۷) گزرنا بیتنا۔ بسر ہونا۔ تمام ہونا۔ طے ہونا۔ انجام کو پہنچنا ۔

غیر مختار ہو ترے گھر میں اور ہوں ہم بھی + اپنی اس طرح سے اوقات کہاں کٹتی ہے (سوز)

کٹتی کسی طرح سے نہیں یہ شب فراق + شاید کہ گردش آج تجھے آسمان نہیں (مُصحفی)

کس طرح روز شب ہجر ہے کٹتی مت پُوچھ + شام سے صبح تلک صبح سے تا شام قلق (ممنون)

ہلال دیکھ کے اُس رشک ماہ کا مُنہ دیکھ + خوشی سے تجھ کو امانت کٹیگا سارا چاند (امانت)

وصل کی رات ہمنشیں کیونکر کٹی نہ پوچھ کچھ + در پئے صلح میں تھا تیہ بھی وہ لڑا کیا (نصیر)

عمر کٹتے تو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی + دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی (امین)

(۸) ساتھ سے جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ بچھڑنا۔ ساتھ چھوٹنا ۔

ہمراہ میرے کون چڑھا کوہ عشق پر + فرہاد ایک تیشہ میں رستہ سے کٹ گیا (بحر)

(۹) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ کام آنا۔ مقتول ہونا ۔

شعر شیریں کی وہ بندش ہے کہ کٹتے ہیں مدد
کس کو ملتی ہے بھلا ایسی ظفر آپ سے آپ } (ظفر)

(۱۰) گاڑی یا کراچی سے مال نکلنا۔ چلتی گاڑی میں چوری ہو جانا (۱۱) ریل کی گاڑی گاڑی سے جدا ہونا۔ ٹرین سے نکالا جانا۔ ٹرین سے علیحدہ کیا جانا (۱۲) قطع مسافت ہونا۔ رستہ طے ہونا ۔

ہمارے حلق پہ چلتا ہے رگ کے خنجر یار + یہ راہ دیکھئے کس طرح اس سے کٹتی ہے (لاعلم)

(۱۳) رنگ اُڑنا۔ دُور ہونا۔ ہلکا یا پھیکا پڑنا ۔

وہ ترش ابرو ہوا جو اُس کی شوخی پر ظفر + رنگ لالہ باغ میں کٹ کر گلابی ہو گیا (ظفر)

(۱۴) بیجا صرف ہونا۔ ناحق روپیہ گرہ سے نکلنا۔ مفت زیر بار ہونا۔ روپیہ ضائع ہونا۔ روپیہ خرچ ہونا۔ جیسے "ہم تو مجرے میں آٹھ روپے کو کٹ گئے۔ اُن کا ہزار روپیہ کٹ رہا ہے" (۱۵) وضع ہونا۔ منہا ہونا۔ مجرا ہونا۔ حساب میں لگنا (۱۶) فصل درو ہونا۔ کھیتی میں درانتی پڑنا (۱۷) رستہ پھٹنا۔ راہ کا جدا ہونا۔ دوسری طرف سرک جانا (۱۸) شدت سے ہونا۔ کثرت سے پڑنا۔ جیسے جاڑا کٹ رہا ہے برف کٹ رہی ہے (۱۹) کترانا۔ رستہ سے الگ ہو کر جانا۔ بچکر نکلنا (۲۰) جلنا حسد کرنا۔ رشک کھانا۔ جیسے دشمن اُس کا عروج دیکھ دیکھ کر کٹتے ہیں ۔

میں چھیڑتا ہوں جو اُسکو کبھی کٹے ہے رقیب + کہے ہے آپ کا ہیگا یہ آشنا گستاخ (مصحفی)

ٹن کے کٹتے ہیں جن کو میر سلسلہ رند + اسلئے لوگ مجھے سیف زباں کہتے ہیں (رند)

(۲۱) ناک کٹنا کا مخفف - ذلت ہونا - رسوائی ہونا ؎

دیکھ کر تجھ کو تو پروانہ جلا مرتا ہے + شرم سے شمع ترے آگے میاں کٹتی ہے (سوز)

(۲۲) پتنگ یا کنکوے کا گھسا کھا کر ٹوٹ جانا (۲۳) خارج ہونا - قلم پھرنا جیسے نام کٹنا (۲۴) نکلنا - جیسے "دریا سے نہر کٹنا" +

کٹناپا (ہ) اسم مذکر - پیشہ دلالی - دلّا پن - بھڑواپن - قلتبانی - ترہ ماقی - دیوث پن دیوثی +

کٹناپا کرنا (ہ) فعل متعدی :- دلّا پن کرنا - قلتبانی کرنا - بھڑواپن کرنا - دیوثی کرنا - عورتوں کو مردوں سے یا مردوں کو عورتوں سے ملانا +

کُٹنا (ہ) اسم مونث (عو) :- مار پیٹ - زدوکوب - کٹ بدیا - تلاق جیسے مجھی کی لتے ہی گھر چلو - ایسا نہو پھر کٹنا ہو (سگھڑ سہیلی) +

کُٹنی (ہ) اسم مونث :- (۱) دلّالہ - فرہادکش - عورتوں کو مردوں سے یا مردوں کو غیر عورتوں سے ملنے والی + نائکہ - دُوتی + عورتوں کو بھگا کر لے جانیوالی (۲) صفت :- چیلرہ - چالاک +

کٹواں (ہ) صفت :- ترشواں - تراشیدہ - تراشا ہوا +

کٹوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ترشوانا - کٹانا (۲) وضع کرانا - منہا کرانا - مجرا کرانا - (۳) درو کرانا کھیتی میں درانتی لگوانا (۴) خرچ کرانا - اوپر اُٹھوانا (۵) اُڑوانا - قلم کرانا - جدا کرانا جیسے سر کٹوانا (۶) خارج کرانا - رجسٹر سے نکلوانا - قلم پھروانا جیسے نام کٹوانا (۷) چھنٹوانا جیسے درخت کٹوانا (۸) شرمندہ کرانا - ذلیل کرانا - رسوا کرانا (۹) دریا میں سے نہر نکلوانا +

کُٹوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کوبانیدن کا ترجمہ + پٹوانا - کچلوانا (۲) بازاری : جماع کرانا - بھوگ بلاس کرانا +

کٹوتی (ہ) اسم مونث :- (۱) منہائی - پھرتا - مجرائی - بھرتی - مٹی کاٹا - بٹا - ہنڈاون کمیشن ڈسکونٹ (۲) کٹائی - تراش +

کٹورا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کانسی یا روئین - پانی پینے کا تانبے یا پیتل کا جام - مشربہ - بیلا - ساغر - پیالہ فلزات (۲) پورا کھلا ہوا پھول جیسے کٹورے ہیں موتیا کے ؎

لبریز اُس کے ہاتھ میں ساغر شراب کا + بنتا ہے عکس رُخ سے کٹورا گلاب کا (ناسخ)

(۳) معمور - آباد - خوب بسا ہوا - غنچہ جیسے "وہ شہر تو آجکل کٹورا بن رہا ہے" +

کٹورا بجنا یا کھنکنا (ہ) فعل لازم :- شہر کا اس قدر آباد اور معمور ہونا کہ اُس میں سقّے پانی پلانے کے واسطے جابجا کٹورا بجاتے اور گھر کانتے پھریں

رونق جوان ہونا - گرم بازاری ہونا - رونق ہونا +

کٹورا پھرانا یا دوڑانا (ہ) فعل متعدی :- منتر یا کسی عمل کے زور سے چور کو معلوم کرنے کے واسطے کٹورے میں ناموں کی چٹھیاں رکھ کر یا مشتبہ لوگوں کا نام لے لے کر پھرانا ؎

پھرائی چادر مہتاب شب میکش نے جیحوں پر
کٹورا صبح دوڑانے لگا خورشید گردوں پر (؟)

کٹورا سی آنکھیں (ہ) اسم مونث :- بڑی بڑی اور گول گول آنکھیں +

کٹوردان (ل) اسم مذکر (ہندو) :- ڈھکنی - ڈھکنے دار پیتل کا ظرف +

کٹورنا (ہ) فعل متعدی :- گھورنا - ٹکٹکی باندھنا - تاکنا + خفگی کی نظر سے دیکھنا +

کٹوری (ہ) اسم مونث :- (۱) چھوٹا کٹورا - چھوٹا ساغر یا جام + پیالی - بیٹگان - فنجان (۲) انگیا کا مانگ - لوکی - انگیا کا وہ حصہ جس میں چھاتیاں رہتی ہیں - غلاف پستان ؎

اُسکی انگیا کی کٹوری کو ہو لذیکھ کے ستمہ ساقیا اب نہ دکھا ساغر صہبا مجھ کو (ناسخ)

چاق چوبند سینہ زوری ہیں + پھول رکھے ہوئے کٹوری میں (شوق)

(۳) پیتل کے ورق کی گول گول گھڑی دار چھوٹی چھوٹی ٹکیاں جو اکثر آرایش کی ٹلیوں یا تعزیہ یا سہاگ پڑے وغیرہ پر لگی ہوئی ہوتی ہیں - جیسے "لال کاغذ کا پڑا اُس پر [illegible] بگمگ بگمگ کر رہی تھیں" -

(۴) گول آنکھ یا کھلا ہوا پھول جو چھوٹا ہو ؎

ٹھنڈی ہوا ہے آج چلو باغ میں شہیں + بھر کر گلابیوں سے کٹوری گلاب کی (بحر)

(۵) تلوار کی موٹھ کا وہ حصہ یا گول پھول جو اُس کے سر پر ہوتا ہے - سرحلقۂ قبضۂ شمشیر ؎

آب شمشیر پلا دوئے احمر کے عوض - + بھر دو قبضے کی کٹوری کبھی ساغر کے عوض (خواجہ زیر)

(۶) جھنڈے کے اوپر کلغی یا قرص طلائی وغیرہ - طاسک علم +

کٹوریاں (ہ) اسم مونث :- کٹوری کی جمع +

کٹوریوں (ہ) اسم مونث :- کٹوری کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر بنائی جاتی ہے +

کٹھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) کاٹھ کا مخفف - لکڑی - چوب - تختہ وغیرہ (۲) ہندو : کشٹ محنت مشقت - ریاضت - جیسے "کٹھ کرو تو کام بنے" (۳) ایک قسم کا سیاہ رنگ جو لوہے اور ترش چیز وغیرہ کو سڑا کر تیار کیا جاتا ہے (دیکھو کٹ) +

کٹھ پُتلی (ہ) اسم مونث :- (۱) کاٹھ کی مورتی - لعبت چوبین (۲) نازک لڑکی - دُبلی پتلی عورت - دوسرے کی عقل اور دلالے پر چلنے والی عورت + بے بس -

کٹھ

بے اختیار شخص +

کٹھ پتلی کا ناچ (ہ) اسم مذکر:- پتلیوں کا تماشا جو تاروں کے ذریعے سے ہاتھوں کے اشارے سے کیا جاتا ہے +

کٹھ پھوڑا (ہ) اسم مذکر:- ہُدہُد- مرغِ سلیمان- کٹھ بڑھئی- ایک پرند کا نام جو اکثر درختوں میں اپنی چونچ سے چھید کرکے گھر بناتا اور پنجاب میں چکّی راہ کہلاتا ہے +

کٹھ گلاب (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا گلاب +

کٹھ مستا (ہ) اسم مذکر:- نہایت مست (دیکھو کٹ مستا) +

کٹّھا (ہ) اسم مذکر (پورب):- زمین کا ایک طولانی پیمانہ جو بیگھہ کا بیسواں حصہ ہوتا ہے- ہندوستان میں تین گز کا پیمانہ- گٹّھا (۲) پنج سیر غلہ کا پیمانہ (۳) ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے +

کُٹھالی (ہ) اسم مؤنث:- چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کھریا مٹی اور روئی کوٹ کر بنائی جاتی ہے- پنجاب میں کٹھیالی کہتے ہیں- بوتہ- خلاص زر- بوتقہ- شعر

زر گل ہے گداز لے شعلہ روئے تیرے پرتو سے
کہ جو گل ہے چمن میں ایک سونے کی کٹھالی ہے } (؟)

کُٹھالی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سُنار:- سونے چاندی کو کٹھالی میں گلا کر اکٹھا کر لینا- سونا چاندی گلانا (۲) ہندو:- مُردے کو جلانا- مُردے کو آگ دینا (۳) بازاری:- کھو کھلا کرنا- گڑھا ڈال دینا +

کٹہرا (ہ) اسم مذکر:- (۱) جنگلا- لکڑکوٹ- لکڑیوں کا احاطہ جو حفاظت کے واسطے مکان کے چاروں طرف یا چھت پر یا زمین گھیرنے اور حد باندھنے کے واسطے لگا دیتے ہیں (۲) درندوں کے رکھنے کا لکڑی کا پنجرہ- اٹھ گھرا +

کٹھڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) لکڑی کا بڑا اور چوڑا ظرف- لکڑی کی ناند- کونڈا (۲) بھینس کا نر بچہ (۳) محلہ- چھوٹا بازار- منڈی +

کٹھل (ہ) اسم مذکر:- ایک پھل کا نام جس کے اوپر نار خار ہوتے ہیں- مزے میں شیریں مگر ہیکدار اور نہایت لیسدار ہوتا ہے- منہ کو تیل لگا کر کھاتے ہیں +

کٹھلا (ہ) اسم مذکر (ہندو):- ایک گلے کے زیور کا نام جو ہیکل کی مانند ہوتا ہے- حمیل- ہنسلی- تعویذ کی ہیکل +

کُٹھلا (ہ) اسم مذکر:- (۱) اناج کی کوٹھی کی تصغیر- کٹھی- اناج کا گودام- گنج- جیسے "کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا گھر ہے تمہارا ہے" (۲) چونا پکانے کی بھٹی- چونے کا بھٹا- چونے کا آوا +

کٹی

کُٹھلا چڑھانا (ہ) فعل متعدی:- چونا پکانے کے واسطے بھٹی چڑھانا- چونے کو بھٹی میں رکھ کر آگ دینا +

کُٹھلاسی (ہ) صفت (گنوار):- موٹی سی- موٹی چوڑی جسیم- بھاری جسم کی +

کٹھن (ہ) صفت:- سخت- دشوار- کڑی- مشکل- تکلیف دہ- سخت منزل یا سخت رستہ- راہ دشوار گزار

کٹھن ہے اُسکا آنا اِس طرف اے جذبۂ اُلفت ٭ جو تو دل پر رکھے اپنے تو لیکر آوے ہی آوے (معروف)
کچھ تو قاصد کی زبانی بھی نہ کہلا بھیجا اب کٹھن ہے مرض ہجر میں جینا مجھ کو (تجمّل)
عشق بازی پہ کمر کو نہ مرد کسو جانے دو ٭ راہ اُسکی ہے کٹھن بوالہوس جانے دو (میر)

کٹھوتی (ہ) اسم مؤنث:- ظرف چوبین- کٹھڑا- کاٹھ کا برتن جس میں آٹا وغیرہ گوندتے یا پانی رکھتے ہیں- تغار- تغارہ- جیسے "مَن چنگا تو کٹھوتی میں گنگا" +

کٹھور (ہ) صفت:- سخت- کڑا- سنگدل- بے رحم- نردئی- بے ترس- کٹر- نٹھر +

کٹھور (ہ) صفت:- بے ٹھور- بے موقع- بے ڈھب- بے ڈھنگ- جیسے "ٹھور کٹھور نہ مارو" +

کٹھیا (ہ) صفت:- (۱) سخت- کڑا- کاغذی کا نقیض جیسے "کٹھیا بادام- اخروٹ" (۲) اسم مؤنث:- بھینس کا مادین بچہ +

کُٹھیا (ہ) اسم مذکر:- غلہ رکھنے کا بڑا مٹی کا بنایا ہوا ظرف- کٹھلا- اناج کی چھوٹی کوٹھی +

کٹھیار یا کٹھار (ہ) اسم مذکر:- ذخیرہ- گدام- گنج- غلے کا گودام- جیسے
رام سماں کر ڈھونڈو کار ٭ بھرے ان کے کٹھل کٹھار

کُٹی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- (۱) درویشوں یا زاہدوں کی جھونپڑی (۲) مڑھی- سمادھ +

کُٹّی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) باریک باریک گنڈاسے سے کٹا ہوا چارہ- چارہ کی پوریاں- کٹی ہوئی پُولیاں (۲) پانی میں گلایا ہوا کاغذ جس کے پٹھے قلمدان وغیرہ بناتے ہیں- کوٹا اور سڑا ہوا کاغذ (۳) ایک کلمہ ہے جو لڑکے دوستی قطع کرتے وقت ناخن سے دانتوں کو کھٹک کر کہتے ہیں کہ "کُٹی ہمیں تمہیں چھٹی" یاری کٹ- قطع سررشتۂ اخلاص و محبت (۴) لکھنو:- دیکھو کُٹا- پر دُم بریدہ کبوتر (صاحب گلشن فیض نے لکھا ہے) +

کُٹّی کاٹنا (ہ) فعل متعدی:- پولیوں یا چارے کو گنڈاسے سے پور پور کرنا +

کُٹّی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) یاری کٹ کرنا- دوستی قطع کرنا- سررشتۂ اخلاص کو توڑنا (۲) کُٹی کرنا سانی کرنا- ٹکڑے ٹکڑے کرنا +

کُٹیا (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- مٹی کا دودھ کا برتن- دُہنیڈی- دودھ دوہنے کا برتن (۲) پورب:- مچھلی پکڑنے کا کانٹا- شست- شَصّ (۳) جوان بھینس

جھوٹی +

کٹیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک خاردار بُوٹی کا نام جسے بھٹ کٹیا بھی کہتے ہیں اور اُس میں کچریاں سی لگتی ہیں (۲) ایک قسم کی موٹی گھانس جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں ہو جاتی ہے (۳ ہندو) :- قصاب - بوچڑ - قسائی - ذابح +

کٹے پر نمک چھڑکنا یا نون دینا (ہ) فعل متعدی :- زخم پر نمک ڈال کر تکلیف دینا - زخم پر زخم دینا - دُکھ میں دُکھ بڑھانا - تکلیف میں تکلیف دینا - جلے کو جلانا - مرے کو مارنا ؎

اریپہ بیاکلہ ری دیت کٹے پر نون + ہو میرا میں ہو گی تو ہیو کہے سو کون
ماسے آگے دُکھ کہت ہوں دے کٹے پر نون + من میر و میر نہیں اور سو میر و کون (دوہا)

کٹے جانا (ہ) فعل لازم :- شرم کے مارے گڑ جانا - خجالت سے مُوا جانا - تھوڑا تھوڑا ہوا جانا - نہایت شرمندہ ہوا جانا ؎

دگرگوں رنگ گلہائے چمن ہے رُوئے گلگوں سے
کٹے جلتے ہیں سروِ بوستانی قدِ موزوں سے (میر)

کٹی چھنی (ہ) اسم مؤنث :- بیر - عداوت - دشمنی - (دیکھو اَٹا چھنی) ؎

بیطرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی + بیڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج (داغ)

کٹیلا (ہ) صفت (ہند) :- (۱) خاردار - پُر از خار - کانٹے دار + نوکدار - انی دار + (۲) دل میں کُھبنے والا - نکیلا - دل میں بیٹھنے والا - دلربا - من موہن - موہت کرنے والا - قاتل - مفتون کرنے والا - جیسے کٹیلی آنکھیں ”موہے سیاں کی آنکھ کٹیلی کوئی مست جادو کر یو ری“ (۳) زہریلا - قاتل - سمِ قاتل (۴) کاٹ کرنے والا - بُرّان - تیز - آبدار +

کٹے لگنا (ہ) فعل لازم (عو) :- چھُریاں کٹاون پڑنا - موت پر اُٹھنا - بُری جگہ صرف ہونا - چھُریاں ہو کر لگنا - جب کوئی چیز یا روپیہ پیسہ عورتوں کے خلاف مرضی کسی کے صرف میں آ جاتا ہے تو اُسے صرف ہو جانے کی بجائے نہایت خفگی اور قہر سے یوں کہا کرتی ہیں - جیسے ”ایک مکان رہگیا تھا وہ بھی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا سو آج بک کر کٹے لگ گیا“ +

کٹیل آنکھ (ہ) اسم مؤنث :- چشمِ قاتل - چشمِ سفاک + دل کو گھائل کرنے والی نظر دل میں بیٹھنے والی چتون +

کٹے مرنا (ہ) فعل لازم :- باہم کشت و خون کر کے جان دینے پر مستعد ہونا - لڑے مرنا غصے سے یکدگر کٹے مرتے ہیں یہ کہ موج + گرداب ڈھال رکھے ہے مارے ہے جب کٹار (سودا)

کثافت (ع) اسم مؤنث :- (۱) لطافت کا نقیض + غلظت - گاڑھاپن - (۲) غلاظت + نجاست - گندگی - آلودگی - آلائش (۳) مُٹاپن - سِٹبری

موٹاپن +

کثرت (ع) اسم مؤنث :- (۱) زیادتی - بُہتات - فراوانی - ریل پیل - افراط + غلبہ (۲) مجازاً :- علائق دنیوی جیسے کثرت میں وحدت کا مزا لوٹنا (۳) مجازاً :- انبوہ - ہجوم - بھیڑ بھٹ - ازدحام - جُھرمٹ (۴) و :- مشق - ورزش + جیسے ڈنڈ پیلنا مگدر ہلانا کشتی لڑنا وغیرہ (مگر اس معنی میں سین مہملہ سے چاہیے کیونکہ کسر بمعنی شکستگی و حرکت آیا ہے - تائے تانیث لگا کر کسرت کر لیا - ورزش میں دونو باتیں یعنی بدن کا توڑنا اور حرکت دینا موجود ہیں) +

کثرت رائے (ع) اسم مؤنث :- رائے کا غلبہ - لوگوں کی رائے کا کسی امر کی جانب زیادہ ہونا - نصف سے زیادہ کی رائے +

کثرت سے (ا) تابع فعل :- بکثرت - بافراط - من مانتا - بُہتیرا - نہایت - بدرجۂ غایت +

کثرت سے ہونا (و) فعل لازم :- کسی چیز کا افراط سے ہونا - کسی چیز کی ریل پیل ہونا +

کثیر (ع) صفت :- بہت - زیادہ - وافر - افراط سے - ادھک - نہایت - بیشمار +

کثیر الاضلاع (ع) اسم مؤنث :- بہت سے ضلعوں کی شکل (اقلیدس)

کثیر الاولاد (ع) صفت :- بہت سے بال بچوں والا - وہ شخص جس کے بہت سے بچے ہوں +

کثیر المعنی (ع) صفت :- وہ لفظ جس کے بہت سے معنی ہوں +

کثیف (ع) صفت :- لطیف کا نقیض - سِٹبر - موٹا - غلیظ - گندہ + پیہو - نجس + ناپاک - میلا +

کثیف الطبع (ع) اسم مذکر :- میلا آدمی - غلیظ آدمی - وہ شخص جو پاک صاف نہ رہے - گندا - گھوری +

کج (ف) صفت :- راست کا نقیض (۱) معوج - ٹیڑھا - ترچھا - آڑا - بانکا - خمیدہ منحنی (۲) اسم مذکر :- کُب - ٹیڑھ - کجی - خمیدگی - ٹیڑھاپن - جیسے ”ان کے پیر میں کج ہے یا دیوار میں کج آ گیا (مرکبات میں بمعنی بد مستعمل ہے) +

کج اخلاق (ف + ع) صفت :- بدخلق - اکھڑ - بدمزاج - ناملنسار - رُوکھا

کج ادا (ف) صفت :- بے مُروت - بے دید - بے وفا - رُوکھا - بدخلق - بداخلاق - طوطا چشم ؎

کبھی سیدھی طرح سے بات نہ کی + تم بھی کتنے ہو کج ادا صاحب (صابر)

کج ادائی (ف) اسم مؤنث :- (۱) بے مُروتی - بیوفائی - بیرُخی - بے [illegible]

زلف نے اُس کو سکھائی کج ادائی اسے ظفر
نکلے ہے ہر بات میں اُس کی جو ٹیڑھی کی بُو (ظفر)

ذکر کیا جو وہ کسی سے بات بھی سیدھی کرے
کج ادائی ہے بُتانِ کج کلہ میں اس قدر (ظفر)

ہے نظیروں سے کج ادائی کیا + آن بیٹھے جو تم نے پیار کیا (میر)
نگاہ یار ستمگر ہے تیر سے سیدھی + ولیک شیوہ ہے کافر میں کج ادائی کا (شرر)
کج ادائی یار میں ہے کج روی اغیار میں + ہیں عجب طالع ہمارے یار کج اغیار کج (اسیر)
تجھ سے تو ہم کو اے خم ابرو + بھی نہ تھی کج ادائی کی - (وزیر)

یار سے سیکھی مگر تو نے یہ چال + مرگ تیری کج ادائی دیکھ لی
جانِ دل ایمان و ہوش عقل کی + کج ادائی ہو نہ آئی دیکھ لی - (مصحفی)

(۲) مجازاً - عداوت - دشمنی - بُرائی - بدی +

کج ادائی کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) بیوفائی کرنا - بےمروتی کرنا - بیرخی کرنا - بےدید پن کرنا

برنگِ شانہ نہ کیونکر ہو دل کشاکش میں -
کرے ہے زلف تری ہم سے کج ادائی آج (ظفر)

راست کیشوں سے اے کمان ابرو + کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر (ولی)

(۲) دشمنی کرنا - عداوت کرنا - بُرائی کرنا - بدی کرنا ٥

فلک ہر روز کرتا ہے کج ادائی خدا جانے
کہ کس سے آج کی تھی کج ادائی کس سے کل کی تھی (ظفر)

کج ادائیاں (ف) اسم مؤنث :- کج ادائی کی جمع ٥

کرتا ہے جس کے ساتھ فلک کج ادائیاں + دیتا ہے اُس کو عشق کسی کجکلاہ کا (ظفر)

کج بحث (ف + ع) اسم مذکر :- وہ شخص جو ٹیڑھی ٹیڑھی بحث کرے - الٹی اُلٹی دلیل کرنے والا - جہالت سے تقریر کرنے والا - جہل مرکب میں پھنسا ہوا +

کج بحثی (ف + ع) اسم مؤنث :- اُلٹی پلٹی بحث - نامعقول گفتگو - تکرار بےنتیجہ +

کج پڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) خم ہونا - لنگ پڑ جانا (۲) ٹیڑھ پڑنا - خمیدگی آجانا (۳) ٹیڑھا گرنا - اُلٹا پڑنا - ترچھا گرنا ٥

ترچھی نظر سے طائرِ دل ہو چکا شکار + جب تیر کج پڑیگا اُڑیگا نشانہ کیا (آتش)

کج خُلق (ف + ع) صفت :- اکھڑ - بدمزاج - بداخلاق + بےمروت - بےدید - ترش رو +

کج خُلقی (ف + ع) اسم مؤنث :- بداخلاقی - اکھڑپن - بدمزاجی - تُرشروئی

بےمُروّتی - بےوفائی +

کج رائے (ف + ع) صفت :- جس کی رائے اور تدبیر درست نہو +

کج رفتار یا کجرو (ف) صفت :- ٹیڑھی چال چلنے والا - ناہنجار - جیسے فلک کجرفتار +

کج سرشت (ف) صفت :- بدطینت - بدخو - بداخلاق ٥

دوزخ میں بھی پڑیں تو نہ سیدھے ہوں کج سرشت
آتش میں پیچ و خم ہیں رسن کے رسن کے ساتھ (ذوق)

کج طبع (ف + ع) صفت :- (دیکھو کج سرشت) +

کج فہم (ف) صفت :- ٹیڑھی سمجھ کا - اُلٹی سمجھ کا - اوندھی سمجھ کا - کور مغز - خودرائے

رہا ٹیڑھا مثالِ نیشِ کژدم + کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا (ذوق)

کج کلاہ (ف) صفت :- ٹیڑھی ٹوپی رکھنے والا - بانکا ترچھا - بانکی یا آڑی ٹوپی پہننے والا ٥

ہوں گے نہ ٹیڑھے ہم کبھی تم سے + ہیں اسے کجکلاہ ہو کچھ کہہ لو
ہیں جتنے ٹیڑھے ابھی پل میں سیدھے ہو جاتے + جو اُن کی تجھ پہ نظر کجکلاہ پڑ جاتی (ظفر)

دہلی کے کجکلاہ لڑکوں نے + کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہیں آتا + ٹوپی والوں نے قتل عام کیا (میر)

کج کلاہی (ف) اسم مؤنث :- بانکپن - چھیلاپن - ترچھاپن - ٹیڑھ - خودنمائی

کجکلاہی نہ گئی تا سرِ مژگاں اُس کی + اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی دُرانی کا (مصحفی)

کج نکالنا (ہ) فعل متعدی :- ٹیڑھ نکالنا - سیدھا کرنا +

کج نکلنا (ا) فعل لازم :- ٹیڑھ نکلنا - سیدھا ہونا +

کجا (ف) تابع فعل :- مخفف کدام جا - استفہام مکانی و انکاری کے واسطے فارسی میں اور نفی کے واسطے اُردو میں آتا ہے جیسے "وہ کجا اور یہ کجا" یعنی میں کہاں وہ کہاں - مجھ سے اور اُس سے کیا نسبت +

کُجات (ہ) صفت (ہندو) :- کمینی ذات کا - نیچ قوم کا - کمینہ - ہینی ذات کا - جیسے "عشق نہ دیکھے جات کُجات" +

کجاوہ (ف) اسم مذکر :- محمل - اونٹ کی وہ کاٹھی جس پر دو شخص ایکدوسرے کے مقابل ہو بیٹھیں +

کجرا (ہ) اسم مذکر :- کجلا - کاجل کا مصغر (گیتوں میں آتا ہے) +

کجری (ہ) اسم مؤنث :- مرزاپور کے جو بولے - مرزاپور کے ایک خاص قسم کے گیت جو ہولیوں میں گائے جاتے ہیں +

کجکجک (ت) اسمِ مذکر:۔ فیلبانوں کا انکس +

کجکول (ف) اسمِ مذکر:۔ (۱) کاسۂ گدایان۔ زنبیل + بھیک کی جھولی + بھیک کا ٹھیکرا۔ کاٹھڑا۔ کشکول + (۲) مجازاً:۔ وہ بیاض جس میں ہر قسم کی انتخابی چیزیں یا اشعار یا مضامین وغیرہ درج ہوں +

کجلا (ہ) اسمِ مذکر:۔ (دیکھو کجرا) تصغیر بالمحبت +

کجلا گھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ آنکھوں میں کاجل لگانا۔ کاجل دینا سے

گھلا کے آنکھوں میں کجلا انہیں سے بات کرو
کرم کی جن پہ کہ کرنی نگاہ ہے تم کو (نامعلوم)

کجلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سیاہ پڑ جانا۔ آگ کا بجھ جانا (۲) سانولا جانا۔ سانولا پڑ جانا +

کجلوٹی (ہ) اسمِ مؤنث:۔ کاجل کی ڈبیا (جامن کی پہیلی):۔

کاجل کی کجلوٹی اودھو کا سنگار + ہری ڈال پہ بیٹا بیٹھی ہے کوئی بوجھ ہار

کجلی بن (ہ) اسمِ مذکر:۔ ہاتھیوں کا جنگل۔ وہ بن جہاں بہت سے ہاتھی ہوں۔ ہاتھیوں کے رہنے کا جنگل (اصل میں یہ لفظ گجلی بن تھا۔ کیونکہ ہندی زبان میں ہاتھی کو گج کہتے ہیں۔ کثرتِ استعمال سے کج ہوگیا)

کج مج زبان (ف) اسمِ مذکر:۔ وہ شخص جس کا کلام فصیح نہو۔ وہ شخص جو صاف نہ بول سکے۔ گپڑ سپڑ بولنے والا +

کجی (ف) اسمِ مؤنث:۔ راستی کا نقیض۔ کب۔ ٹیڑھاپن۔ خمیدگی + ترچھاپن ہے مساوی اہلِ دُنیا کی کجی و راستی + راست ہیں ہم سے اگر دو چار تو دو چار کج (ناسخ)

کچ (ہ) اسمِ مؤنث (گیتوں میں):۔ (۱) چُوچی۔ چھاتی۔ پستان + تھن + جیسے کچوں کا اُبھار سے

اظہار کرے ہے اُبھری کچوں کا عالم + سینے میں دل کو میرے کیا کیا دکھا گیا ہے (جُرأت)

(۲) سرپستان۔ بھٹنی +

کچ (ہ) صفت:۔ کچا کا مخفف + جیسے کچ لہو۔ کچ پینڈیا +

کچ بچ (ہ) اسمِ مذکر:۔ کچے بچے۔ چھوٹے چھوٹے بچے۔ کچر گھان۔ بہت سے چھوٹے بچے +

کچ پینڈیا (ہ) اسمِ مذکر (بازاری):۔ بودا۔ کمزور۔ کچی پینڈی کا + اوچھا۔ بھاری بھرکم کا نقیض۔ غیر مستقل مزاج۔ متلون۔ بات کا کچا۔ اقرار کا جھوٹا

کچ دلا (ہ) اسمِ مذکر:۔ بودے دل کا آدمی۔ وہ شخص جسے درد۔ دُکھ۔ ڈر کے صدمہ کی تاب نہو +

کچ دلی (ہ) اسمِ مؤنث:۔ دلی۔ کمزوری۔ بُزدلی۔ نامردی۔ ڈرپوکی + نرم دلی + بوداپن + کم ہمتی +

کچ لوندا (ہ) اسمِ مذکر:۔ کچے آٹے کا پیڑا۔ کچا آٹا۔ جیسے اس مایانے تو کچ لوندے پکا کر رکھ دئے +

کچ لہو یا کچ لہُو (ہ) اسمِ مذکر:۔ وہ کچا مواد جس میں خون کی سُرخی موجود ہو خون آمیز پیپ۔ پیپا یا ہوا لہو +

کچا (ف) صفت:۔ (۱) پکا کا نقیض۔ ناپختہ۔ نارسیدہ + خام + ادھ کچرا۔ ہرا (۲) ادھ گلا۔ بن گلا + بن پکا (۳) وہ مکان جو چونے یا پکی اینٹوں کا بنا ہوا نہو دھابا (۴) بودا۔ ناپائدار + نازک۔ کمزور (۵) نرم۔ ملائم۔ دیالو۔ دیاونت جیسے کچے دل کا (۶) ادھورا مُضغہ۔ وہ بچہ جو پیدا ہونے کے معمولی اوقات سے پیشتر ہو پڑے۔ ناتمام (۷) ناتجربہ کار۔ ناپختہ کار (۸) جلد اُڑ جانے یا دھونے سے چلا جانے والا رنگ۔ وہ رنگ جسے قیام نہو (۹) عُمدہ۔ خالص۔ کھری جیسے کچی چاندی (۱۰) کسی خاص معمولی سرکاری پیمانے سے کم پیمانہ یا وہ پیمانہ جو جا کے رواج سے کم ہو جیسے کچا سیر کچا من کچی تول وغیرہ (۱۱) غیر سرکاری کاغذ۔ اسٹامپ کا نقیض جیسے کچا کاغذ۔ (۱۳) غیر معتبر۔ بے ٹھکانے۔ مشکوک۔ مبہم۔ ناقابلِ اعتبار۔ بے سروپا جیسے کچی بات (۱۴) مسودہ۔ رف (۱۵) بُزدل۔ نامرد۔ تھڑدلا۔ ڈرپوک۔ (۱۶) جس کا مواد پکا نہو۔ زخم خام جیسے پھوڑے کا کچا ہونا (۱۷) وہ خط جو ابھی تک قاعدہ کے موافق صاف اور درست نہو۔ جیسے کچا خط +

کچا بچہ (ہ) اسمِ مذکر:۔ مُضغۂ گوشت۔ ادھورا بچہ۔ ناقص بچہ۔ جنین +

کچا بیگھہ (ہ) اسمِ مذکر:۔ پکے بیگھے کا پچیسواں[۲۵] حصہ۔ تیرہ گز[۱۳] مربع زمین کا ٹکڑا +

کچا پکا (ہ) صفت:۔ (۱) کچھ کچا کچھ پکا۔ جیسے کچی پکی سولف۔ نیم پختہ (۲) مذبذب۔ بے ٹھکانے (۲) وہ تعمیر جس میں کہیں چونا اور کہیں اینٹ گارے کی چنائی ہو +

کچا پکا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کچھ بھونا کچھ کچا رکھنا۔ ادھ بُھنا کرنا (۲) کسی بات پر کچھ رضی اور کچھ آمادہ کرنا +

کچا پیسہ (ہ) اسمِ مذکر:۔ دیسی پیسہ۔ ہندوستانی قدیمی سکہ کا پیسہ جو آدھ آنے کا پیسہ۔ ڈبل پیسہ کا نقیض +

کچا تاگا (ہ) اسمِ مذکر:۔ (۱) بغیر بل دیا ہوا سوت۔ وہ سوت جسے اینٹھا نہو۔ رشتۂ تاب نہ دادہ۔ تار بیجان (۲) پنجاب:۔ موم کی ناک۔ نازک چیز +

کچا

کچا تخمینہ (ا) اسم مذکر:- وہ اندازہ جو پورا پورا نہ کیا گیا ہو- اٹکل پچو حساب- تخمیص خام +

کچا جانا (ہ) فعل لازم:- (عو) اسقاط ہونا- پیٹ گرنا- ادھورا بچہ پیدا ہونا- گربھ پات ہونا +

کچا جن (ا) اسم مذکر:- مطلق جاہل اور ضدی آدمی جو کسی طرح سمجھائے نہ سمجھے- کسی بات کے پیچھے پڑنے والا آدمی- ہٹیلہ +

کچا خط (ا) اسم مذکر:- وہ خط جس میں پختگی نہ آئی ہو- وہ خط جس میں صفائی نہ آئی ہو- سے

مضمون عہدنامہ تو لکھدے مجکو پختہ + کیا ڈر ہے خط ہے تیرا گر اے نگار کچا (امیر مینا)

کچا دل (ا) صفت:- نرم دل- لڑکیوں کا سا دل- عورتوں کا سا دل- جلد بھر آنے والا دل +

کچا دودھ (ہ) اسم مذکر- خمیر ناچشیدہ- بن اونٹایا ہوا دودھ +

کچا دودھ پینا (ہ) فعل متعدی:- خاص سرشت ہونا- خام طبع اور غافل ہونا- سہو خطا سے مرکب ہونا- جیسے آدمی نے کچا دودھ پیا ہے بہک بھی جاتا ہے (شیر خام خوردن کا ترجمہ)

کچا ساتھ (ہ) اسم مذکر:- (عو) چھوٹے چھوٹے بچوں کا کنبہ- کچے بچوں کا ساتھ +

کچا سیر (ہ) اسم مذکر:- پختہ سیر کا نقیض- اسی روپے سے کم وزن کا سیر +

کچا شیر پینا (ہ) فعل متعدی:- (دیکھو کچا دودھ پینا) آخر آدمی نے کچا شیر پیا ہے کوئی بات رہ گئی تو کیا عجب ہوا +

کچا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (ا) کسی کو کھسیانا کرنا- رلانا- چھیڑ کر رنجیدہ کرنا- ذلیل کرنا- شرمندہ کرنا- کھپانا- (۲) کسی ارادے سے باز رکھنا- بیدل کرنا- دل توڑنا- ہمت توڑنا- افسردہ کرنا- پست ہمت کرنا- (۳) بودا کرنا (۴) کچی سلائی کرنا- تیپچی بھرنا- کھڑا کرنا- بخیہ کرنے سے پہلے شلنگے بھرنا- درست کرنا +

کچا کوڑھ (ہ) اسم مذکر:- (ہندی) جذام کھجلی- آتشک- (مسلمان کوڑھ کو مونث بولتے ہیں) +

کچا کھا جانا (ہ) فعل لازم:- نہایت خفگی کے موقعہ پر اپنے بچے کی نسبت عوام عورتیں بولتی ہیں- جس سے غرض یہ ہوتی ہے- کہ مجھے ایسا غصہ ہے کہ تجھے اتنی مہلت بھی نہ دوں گی کہ پکا کر کھاؤں +

کچر

کچا ہونا (ہ) فعل لازم:- (ا) ہمت ہارنا- دل توڑ بیٹھنا- ارادہ توڑنا- بیدل ہوجانا- پست ہمت ہونا- (۲) شرمندہ ہونا- کھسیانا ہونا- ٹھنکا ہونا- (۳) کچی سلائی ہونا- کھڑا ہونا- جیسے تمہارا انگرکھا کچا تو ہو گیا- بخیہ باقی ہے (۴) ناتجربہ کار ہونا- ناآزمودہ کار ہونا +

کچائی (ہ) اسم مونث:- (عوام) خامی- کچاپن- ناپختگی- ناتجربہ کاری +

کچالو (ہ) اسم مذکر:- (مرکب از کچ + آلو) (ا) اروی کی جڑ- ایک قسم کی ترکاری جو گھیاں کے درخت کی جڑ ہوتی ہے (۲) اروی کی ابلی ہوئی جڑ یا آلو- یا کمرک- امرود وغیرہ کو ترش کر کے نمک- مرچ اور کھٹائی ڈالکر جو بیچتے ہیں- اُسے بھی کچالو کہتے ہیں- جیسے کچالو میں نیبو کے رس کے +

کچالو والا (ہ) اسم مذکر:- وہ کنجڑا یا میوہ فروش جو کچالو بنا کر بیچتا پھرتا ہے

کچاہند (ہ) اسم مونث:- (لکھنؤ) کچیاند- ہراند- کچا مصالح رہنے کی بو +

کچ پچ (ہ) اسم مونث:- (ا) کیچڑ- دلدل- کیچڑ میں چلنے کی آواز (۲) تنگ جگہ میں خلائق کی کثرت اور انبوہ سے

مچھروں کی ہوئی ہے کچھ کچ پچ + لگا کاغذ بھی کرنے اب تچ تچ (انشا)

(آجکل ایسے موقعہ پر کچھ پچ بولتے ہیں)

کچرا (ہ) اسم مذکر:- (ا) کچا خربوزہ- اس میں چھوٹا ہو یا بڑا- (۲) کپاس کا ڈوڈا (۳) (ظرافتہ):- بچے کا پیٹ +

کچر پچر ہونا (ہ) فعل لازم:- (ا) دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی سی آواز ہونا- (۲) لتھ پتھ ہونا- شور اور ہونا (۳) کیچڑ ہونا- دلدل ہونا +

کچر کچر (ہ) اسم مونث:- کچے پھل کے چبانے کی آواز- ادھ کچرا گوشت کھانے کی آواز جیسے یہ کیسا گوشت گلایا ہے کہ منہ میں کچر کچر کرتا ہے +

کچرگھان (ہ) اسم مذکر:- بہت سے بال بچے- چھوٹے چھوٹے بچوں کا انبوہ-

کچری (ہ) اسم مونث:- ایک خوبصورت پھل کا نام جو صورت میں حنظل کے مشابہ اور نہایت سوندھا ہوتا ہے- مزے میں کھٹ مٹھا اور ہاضم- اکثر گوشت کے گلانے اور سونٹھ پانی میں بھگو کر کھانے کے کام میں آتا ہے:- تازی کچریاں یونہیں کھائی جاتی ہیں- اس کے پتوں میں باریک باریک خار ہوتے ہیں- جن کو بچے اکثر زبان پر رگڑ کر خون نکالتے اور آپس میں ایک دوسرے کو اپنی جوانمردی دکھا کر خوش ہوتے ہیں- عربی میں اس کو شتمام فارسی میں دستنبویہ کہتے ہیں- ہندی میں بڑی اور چھوٹی کچری کو سینڈھی اور سوندھی بھی کہتے ہیں- چھوٹا کچرا +

کچریاں (ہ) اسم مونث:- کچری کی جمع سینڈھیاں- سونڈھیاں +

کچریاں بیچنا (ہ) فعل متعدی۔ اول معلوم دوم کئی آدمیوں کا برابر ملکر بولے جانا۔ پکار پکار کر باتیں کرنا۔ بہت سے آدمیوں کا ملکر باتیں کرنا ✦

کچرڑانا (ہ) فعل لازم۔ (ہندو) آنکھوں میں کیچڑ ہونا۔ آنکھوں میں چیپڑ بھرنا ✦

کچ کچ (ہ) اسم مؤنث۔ لغو اور بیہودہ باتوں کا متواتر کئے جانا۔ بک بک جس سے سامعین کو دماغ سوزی اور سمع خراشی حاصل ہو ✦ بحث۔ مباحثہ۔ تکرار۔ چخ چخ۔ بک بک۔ جھک جھک۔ بہت سے آدمیوں کا ملکر باتیں کرنا ✦

لگے ہے آپ کا دل کس طرح اور ذکی کچ کچ پر
لگا کچھ بھر دئے ہیں عشق نے دل میں غم وحسرت (ذکی)

(بعض اوقات عوام کچ کچ کو کچ بھی کہدیتے ہیں) ✦

کچ کچ کرنا یا مچانا (ہ) فعل متعدی۔ بک بک کرنا۔ بکواس کرنا۔ کچریاں بیچنا۔ تکرار کرنا۔ بحث کرنا۔ جھگڑنا ✦

کچکچانا (ہ) فعل متعدی۔ غصے سے دانت پیسنا۔ دانت سے دانت بجانا۔ غصے کے مارے دانت آپس میں رگڑنا۔ زور سے دانت پیسکر کوئی کام کرنا

نقش دنداں پر وہ انگلی رکھکے آئینہ میں دیکھ
رو کے بولے گال اُن کا میں نے جب نیلا کیا
کچکچا کر کوئی ایسا کاٹ کھاتا ہے بھلا
حال میرا کیا کیا تو نے نہ اب اچھا کیا (ناظم)

ٹوکیاں اور پچھاوے ہوئے سب تار تار ✦ کچکچا کر کے جو نگیں نے جھنجھوڑی انگیا (رنگین)

کچکچاہٹ (ہ) اسم مؤنث۔ کچکچانا کا حاصل بالمصدر ✦

کچکچی (ہ) اسم مؤنث۔ کچکچاہٹ۔ دانتوں کے پیسنے کی حالت۔ دانت بھینچنے کی کیفیت ✦

کچکچی باندھنا (ہ) فعل متعدی۔ دانت بھینچنا۔ دانت پیسنا۔ غصے کے مارے دانت سے دانت پیسنا۔ جیسے "کچکچی باندھکر جو زور کیا تو توڑ ہی ڈالا" ✦

کچکڑ (ہ) اسم مذکر۔ کچھوے کی ہڈی یا ویل مچھلی کی ہڈی جس کے اکثر چین وغیرہ میں کھلونے بنتے ہیں ✦

کچکول (ف) اسم مذکر۔ (دیکھو۔ کجکول یا کشکول) ✦

کچلا (ہ) اسم مذکر۔ ایک زہریلے پھل کا نام۔ جس کے کھانے سے کتا مرجاتا ہے۔ اور انسان کے حق میں بھی مقدار سے زیادہ کھانا زہر قاتل ہے۔ عربی میں

خانق الکلب۔ حب الغراب اور ہندی میں کاگ پھل کہتے ہیں۔ فارسی میں کچ آیا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجہ کے اخیر میں گرم وخشک اور بعض کے نزدیک تیسرے درجہ میں حار یابس۔ نافع امراض عصبانی۔ مفید فالج ولقوہ وغیرہ ✦ (چونکہ کوا اسے کھاتا ہے اس وجہ سے ہندی میں کاگ پھل اور عربی میں حب الغراب نام رکھا گیا) ✦

کچلا جانا (ہ) فعل لازم۔ پس جانا۔ مسلا جانا۔ پامال ہونا۔ روندن میں آنا ✦

کچل دینا (ہ) فعل متعدی۔ مسل دینا۔ پیس دینا۔ موٹا موٹا پیس دینا ✦

کچل ڈالنا (ہ) فعل متعدی۔ مسل ڈالنا۔ پیس ڈالنا۔ پامال کر دینا۔ روند ڈالنا ✦

کچلنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) مسلنا۔ ملنا۔ دلنا۔ پیسنا۔ پامال کرنا۔ روندنا۔ پیلنا

بس اب خرام ناز کو موقوف کیجئے   دل عاشقوں کے زیر کف پا کچل چکے (تحیرؔ)

(۲) مارنا۔ پیٹنا۔ رگڑنا۔ پتھر سے پیسنا جیسے سانپ کا سر ہی کچلتے ہیں (۳) کچومر نکالنا۔ بھرکس نکالنا۔ دُھنا۔ خوب پیٹنا۔ جیسے "دیکھ تو تجھے کیسی کچلتی ہوں" ✦

کچلوہو یا کچلہو (ہ) اسم مذکر۔ پیپ ملا ہوا خون ✦

کچلی (ہ) اسم مؤنث۔ سیتا دانت جو عین آنکھ کے مقابل اور ڈاڑھوں کے بعد ہے۔ نوکدار دانت جو گوشت خواروں کے واسطے ایک قدرتی اوزار ہے۔ کیلا۔ دندان شکن۔ عربی ناب ✦ (محققان یورپ کی رائے ہے کہ اگر انسان کو خدا گوشت خوار پیدا کرتا تو اس کی کچلیاں بھی نہ ہوتیں۔ کیونکہ تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ کچلیاں یعنی کیلے گوشت خوار جانوروں کے سوا اور کسی کے نہیں ہوتے چنانچہ گائے۔ بکری۔ اونٹ۔ گھوڑے وغیرہ کو دیکھو اور کتے۔ شیر۔ بلی وغیرہ کو ملاحظہ کرو) ✦

کچنال (ہ) اسم مؤنث۔ ایک درخت اور اُس کے پھول کا نام۔ جسکی کلیاں ترکاری کی بجائے پکتی ہیں۔ یہ دو قسم کے پھول ہوتے ہیں یا سُرخ یا سفید مگر سفید سُرخ کی نسبت گراں اور کم کسیلے ہوتے ہیں۔ بند کلی کو کچنال اور کھلے ہوئے پھول کو بوندے کہتے ہیں ✦

کچو (ہ) اسم مذکر۔ (پورب) کچالو۔ رتالو وغیرہ کی قسم کا پھل جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ کند ✦

کچوانسی (ہ) اسم مؤنث۔ بسوانسی کا بیسواں حصہ۔ ١٦٠/١ ۶۵ مربع انچ کی مقدار ✦

کچور (ہ) اسم مذکر۔ ایک ہلدی کی قسم کا درخت اور اس کی جڑ جو اکثر دوا

میں پڑتی ہے۔ تر کچور +

کچوری (ہ) اسم مؤنث۔ پوری کا نقیض۔ ماش کی دال بھری ہوئی پوری جو کڑھائی میں تلی جاتی ہے۔ ع امانت خانی زردے کی ٹکیا +

کچوری سے گال (ہ) اسم مذکر۔ پھولے پھولے گال +

کچوری مل (ہ) اسم مذکر۔ موٹے پھپس منہ کو کہتے ہیں +

کچوریاں (ہ) اسم مؤنث۔ کچوری کی جمع +

کچوکا (ہ) اسم مذکر۔ خنجر وغیرہ کھونپنا۔ بھونکنا +

کچومر (ہ) اسم مذکر۔ ایک طرح کا اچار جس میں کیریاں وغیرہ کتر کتر ڈالتے ہیں +

کچومر کر ڈالنا (ہ) فعل متعدی۔ پلیتھن نکال دینا۔ ہلاکت کے قریب پہنچا دینا۔ کیچلا نکال دینا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔ قیمہ کر دینا +

کچومر نکالنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) بھرکس نکالنا۔ کچلنا۔ کیچلا نکالنا۔ قیمہ قیمہ کرنا۔ خوب مارنا۔ خوب گت بنانا۔ راپٹا کر دینا۔ ہلاکت کے قریب پہنچانا۔ (۲) توڑ پھوڑ کر حیثیت بگاڑ دینا +

کچوں (ہ) اسم مؤنث۔ کچ کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے بنائی جاتی ہے۔ ع

کچوں کی بیاں کیا کروں آب و تاب + سرآب آئینہ ہیں دو حباب (نکہت)

رنگ بھبوکا پیٹ ملائم اور کچوں میں سختی ہے
سینے سے لے ناف تلک اک صندل کی تختی ہے (رنگین)

کچوکنا (ہ) فعل متعدی۔ چبھونا۔ کھونپنا۔ بھونکنا۔ چھری گھسیڑنا۔ کونچنا۔ ٹہولنا +

کچھ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کچھوا۔ سنگ پشت۔ جیسے "مچھ کچھ نے موہے گھیر لیا۔ کوئی ایسا نہیں وہ جو پی کو ملا"۔ (۲) گوشۂ دیوار۔ دیوار کا کونا یا پہلو (۳) وشنو کا دوسرا اوتار +

کچھ مچھ (ہ) اسم مذکر۔ پانی میں رہنے والے جانور۔ کچھوا۔ مگرمچھ۔ گھڑیال وغیرہ۔ جن میں سے بعض جانور آدمی کو نگل بھی جاتے ہیں +

کچھ (ہ) صفت۔ (۱) ذرا۔ کسی قدر۔ تھوڑا۔ اندک۔ قدرے۔ قلیل۔ تھوڑا سا۔ تھوڑا بہت۔ کسی نہ کسی قدر جیسے کچھ اب لے جاؤ۔ کچھ کل لیجانا۔ کچھ او دانے دیا کچھ پو دانے دیا ہمارا کام ہو ہی گیا۔ ع

گرچہ ہیں مونس و غمخوار تنگ دو میں سبھی + کب تری طبع کو کچھ راہ پہ لا سکتے ہیں (انشا)

تیرے ناوک نے دل پسند کیا   ہم نے جانا اسے نظر کچھ ہے
سیکدہ کونسا ہے دور ایسا   تجھ میں ہمت بھی اے خضر کچھ ہے ([illegible])

(۲) استفہام کے واسطے۔ کیا۔ کہیں۔ کوئی۔ جیسے کچھ بات بھی۔ ع

درم و داغ قرض ہے دل پر + اے غم عشق میرے سر کچھ ہے (عارف)

(۳) برائے کثرت۔ بہت کچھ۔ بہت زیادہ۔ کم نہیں۔ کیا کچھ خرچ نہیں کیا۔ ع

ایک دو آسماں ڈبوئے تو کیا + ہم سمجھتے تھے چشم تر کچھ ہے (عارف)

(۴) کوئی چیز یا کھانا یا نقدی وغیرہ۔ جیسے کچھ دلوائیے بھلا ہوگا۔ ان کے پاس کچھ نہیں + کچھ لیتے ہو؟ کہا اپنا کام کیا ہے۔ کچھ دیتے ہو؟ کہا یہ شرارت بندے کو نہیں بھاتی۔ (۵) کوئی بات۔ کوئی مصلحت۔ جیسے "کچھ تم سمجھے۔ کچھ ہم سمجھے"۔ (۶) غیبت یا خلاف بات۔ جیسے کچھ سنا چاہتے ہو۔ کچھ کان میں پھونک دیا۔ (۷) کوئی بھید۔ کوئی راز۔ کوئی نکتہ۔ ع

بے خودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے (غالب)

(۸) بمعنی ہرچہ۔ جو کچھ۔ جیسے "کچھ دیا ہی آ گئے آ گیا" یعنی جو کچھ دیا تھا اُسی نے مدد کی۔ (۹) بالکل۔ مطلق۔ جیسے کچھ خبر نہیں۔ کچھ انکار نہیں (۱۰) کوئی اور بات۔ کوئی امر دیگر۔ ع

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے + کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی (غالب)

(۱۱) انقلاب زمانہ اور تغیر حالت اور تلوّنِ مزاج کے واسطے۔ ع

بچیگا کیونکر یہ دل الم سے گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
نبھیگی کس ڈھب بھلا صنم سے گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے ([illegible])

(۱۲) کسی قاتل یا مہلک چیز کی طرف اشارہ جیسے کچھ کھا کر مرگیا (۱۳) کوئی۔ برائے تنکیر۔ ع

ہنگام وصل رد و بدل مجھ سے ہے عبث
نکلیگا کچھ نہ کام نہیں اور ہاں سے آج ([illegible])

(۱۴) تاکید کلام اور تزئین کلام کے واسطے۔ جیسے کچھ ایسی نیند گھٹی ہے کہ مت پوچھو۔ کچھ ایسے خفا ہوئے ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔ ع

کیا کسی بت کے دل میں جگہ کی کوئی ٹھکانا اور رہا
حضرت مومن ہم تمہیں کچھ مسجد میں کم پاتے ہیں (مومن)

(یہ لفظ اور بھی بہت سے موقعوں پر آتا ہے۔ جسے اہل زبان ہی سمجھ سکتے ہیں) +

کچھ اتنا فرق نہیں (ہ) محاورہ۔ بہت فرق نہیں۔ بڑا بھاری فرق نہیں +

کچھ آنسو پونچھ گئے (ہ) محاورہ۔ کسی قدر تسلی ہو گئی۔ کسی قدر جیز

کچھ

نقصان ہوگیا۔ کسی قدر صبر آگیا +

کچھ اَور (ہ) محاورہ :۔ (۱) اَور بھی۔ اور زیادہ۔ (۲) دوسری بات۔ دوسرا امر۔ جیسے "کچھ اَور نہ سمجھنا" (۳) تازہ۔ نئی۔ جدید۔ طُرفہ جیسے "کچھ اور بات بھی سنی؟ کچھ اَور سُنا؟"

کچھ اَور گانا (ہ) فعل متعدی :۔ خلاف واقع بیان کرنا یا بے خلاف جواب دینا۔ سوال دیگر جواب دیگر دینا۔ آسمان کی پوچھیں تو زمین کی کہنا۔ جیسے "میں کچھ کہتا ہوں تم کچھ اَور گاتے ہو" +

کچھ ایک (ا) تابع فعل :۔ (عوام) کسی قدر۔ تھوڑا سا +

کچھ بات بھی (ہ) استفہام :۔ کوئی وجہ بھی۔ کوئی سبب بھی۔ کیوں۔ کسواسطے۔ کس لئے +

کچھ بات ہے (ہ) محاورہ بجائے استفہام :۔ قابل اعتبار ہے؟ اعتبار ہو سکتا ہے؟ خیال کرنے کے لائق ہے؟ یعنی بالکل بے اصل اور بے بنیاد ہے۔ ؎

کچھ بات ہے اے گل ترے رنگیں بیان سا ہے
یا رنگ لالہ شوخ ترے رنگ پاں سا ہے　(میر)

کچھ بسنت کی بھی خبر ہے؟ (ا) محاورہ :۔ دنیا کے حالات سے بھی واقف ہو۔ موسم پر بھی نظر ہے +

کچھ بنیاد ہے؟ (ا) محاورہ :۔ ذرا اصل اور حقیقت نہیں۔ کیا اصل ہے + نہایت مفلس اور عاجز ہے۔ ؎

تجھ سے کیا لیجے ارے تیری بھی کچھ بنیاد ہے　(مصحفی انشا)

کچھ پروا نہیں (ا) محاورہ :۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ کچھ چِنتا نہیں۔ کیا ڈر ہے۔ کیا خوف ہے۔ کیا پروا ہے +
(یہ محاورہ انگریزی Never Mind نیور مائنڈ سے ترجمہ ہُوا ہے اصل میں اُردو کا نہیں ہے) +

کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے (ہ) کہاوت :۔ (۱) کسی امر کا تمہیں خیال ہُوا اور کسی بات کا ہمیں۔ ہمارا تمہارا لیکھا جوکھا برابر ہے۔ حساب دوستاں دردل۔ ہم تم برابر ہیں۔ (یہ ایک قصہ کی طرف تلمیح ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیادہ مسافر بہت سا روپیہ لئے جاتا تھا رستہ میں ایک سوار ملا اِس نے اُس سے کہا کہ یار ہمارا بوجھ رکھ لے۔ سوار نے پوچھا کیا ہے؟ اِس نے جواب دیا کہ روپیہ ہے۔ اُس نے کہا کہ میں کسی کی جوکھوں نہیں رکھتا۔ جب سوار تھوڑی دور آگے بڑھا تو اس کی نیت میں فرق آیا کہ افسوس روپیہ رکھکر

کچھ

گھوڑا نہ بھگا دیا جو مفت میں کھرے ہو جاتے۔ ساتھ ہی اس پیادہ کو خیال گزرا کہ اگر وہ دے کر چل دیتا تو تو کیا کرتا۔ تھوڑی دور چلا تھا کہ وہ سوار پھر ملا اور کہا کہ لا رکھ لوں۔ اس نے اُس کے جواب میں کہا۔ کچھ تم سمجھے۔ کچھ ہم سمجھے۔ وہ وقت گیا۔ وہ بات گئی) + (۲) راز کی بات کو دل میں رکھو ظاہر نہ کرو۔ تاکہ دوسرا ماہر نہ ہو۔ ؎

تم دیکھ کے رنگ عاشق کو مغموم و دیدہ نم سمجھے
تصریح یہاں بیفائدہ ہے کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے　(سعید)

کچھ تم نے پڑا پایا؟ (ہ) محاورہ :۔ جب آدمی کو از حد کسی ظاہرا سبب کے بغیر خوش دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ شاید کچھ نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہے +

کچھ تم نے خواب دیکھا؟ (ا) محاورہ :۔ جب کوئی شخص کسی ناممکن بات کو بیان کرے یا متکلم کی نسبت ایسا امر ظاہر کرے۔ جو اُس پر عائد نہ ہو سکتا ہو۔ تو ایسے موقع پر یہ فقرہ کہتے ہیں یعنی "کیا بے ہوش ہو"؟

کچھ تو (ہ) تابع فعل :۔ (۱) کسی قدر۔ ذرا تو۔ ذرا ذہُور۔ تھوڑا بہت تھوڑا سا۔ کچھ ایک۔ کسی نہ کسی قدر تو۔ ؎

گل پھینکے ہے عالم کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی　(ذوق)

(۲) کوئی چیز تو۔ کوئی نہ کوئی شے تو۔ ؎

کچھ تو دے اے فلک ناانصاف
آہ و فریاد کی رُخصت ہی سہی　(ذوق)

کچھ تو خربوزہ میٹھا اور کچھ اوپر سے قند پڑا (ا) کہاوت :۔ دل میں تو لالچ تھا ہی اوپر سے ہوا نفع اور حرص بڑھ گئی +

کچھ جُدا ہی تیر مارینگے (ا) محاورہ :۔ طنزاً کہتے ہیں۔ یعنی یہ کونسی بہادری کرینگے؟ یہی تو اس مشکل کام کو بنائینگے!

کچھ دال میں کالا یا کالا کالا ہے (ہ) محاورہ :۔ کوئی مشتبہ امر ہے۔ کوئی راز ہے۔ کوئی معاملہ ہے + کوئی سبب ہے۔ کچھ نہ کچھ وجہ ہے۔ ؎

بال ہیں بکھرے بند ہیں ٹوٹے ٹوٹا کان کا بالا ہے
ہم نے تو یاں تاڑ لیا کچھ دال میں کالا کالا ہے　(جان)

کچھ دلائیے یا دلوائیے (ہ) محاورہ :۔ خیرات میں نقدی یا کوئی چیز

مرمت فرمائیے۔ بھکشا دیجئے ؎

ہاتھی کے ساتھ ساتھ یہ کہتا چلے عدو + مفلس ہوں کچھ دلائیے نواب نامدار (سودا)

کچھ دیا ہی آگے آگیا (د) کہاوت :- خدا نے کسی نیکی کے سبب مصیبت سے بچا دیا۔ کبھی کی خیرات ہی کام آئی +

کچھ دیئے کچھ دلائے کچھ کا دینا ہی کیا ہے (د) کہاوت :- ٹالباز کی نسبت کہتے ہیں +

کچھ ڈر نہیں (د) محاورہ :- (۱) خوف و خطرہ و اندیشہ کا مقام نہیں ہے ذرا خوف نہ کرو۔ وحشت نہ کھاؤ۔ اندیشہ نہ کرو۔ (۲) کیا مضائقہ ہے۔ کیا پرواہ ہے + سمجھ لینگے۔ بدلا لیکر چھوڑینگے +

کچھ راہ پر آئے ہیں (د) محاورہ :- نیم راضی ہوئے ہیں۔ ملاقات کا ارادہ ہے + کچھ درست ہوئے ہیں + کچھ ڈھب پر چڑھے ہیں + کچھ یار بنے ہیں۔ ؎

ان روزوں قدم رکھتے پڑتی ہیں تیرے پاؤں
اے شوخ تیری زلفیں کچھ راہ پر آئی ہیں (مصحفی)

کچھ سنا چاہتے ہو (د) محاورہ :- یعنی گالیاں کھانے کو جی چاہتا ہے۔ میرے منہ سے کچھ گالیاں سنوگے۔ کیا بھوک سننے کو جی چاہتا ہے ؎

جو کہتا ہوں اُس سے کر سن شعر میرے + تو کہتا ہے کیا کچھ سنا چاہتا ہے (ناسخ)

نسیم اُن سے کہتا ہوں گر بات کوئی + تو کہتے ہیں کیا کچھ سنا چاہتے ہو (نسیم)

کچھ سے کچھ ہو جانا یا ہونا (د) فعل لازم :- بالکل حالت یا زمانہ کا بدل جانا۔ دگرگوں ہو جانا۔ رنگ پلٹ جانا۔

ہووے زمانہ کچھ سے کچھ چھوٹے ہے دل لگا مرا
شوخ کسی بھی آن سے تجھ سے تو میں جدا نہیں (میر)

کچھ سونا کھوٹا کچھ سنار کھوٹا
کچھ گیہوں سیلے کچھ جندرے ڈھیلے
کچھ لوہا کھوٹا کچھ لہار
(د) کہاوت :- یعنی دونوں طرف بگاڑ ہوتا ہے۔ لڑائی طرفین سے ہی ہوا کرتی ہے۔ دونوں ہاتھوں تالی بجتی ہے +

کچھ شک نہیں (د) محاورہ :- بے شک۔ بلاشبہ۔ بلاشک۔ کسی امر کا گمان نہیں۔ یقیناً +

کچھ کا کچھ (د) تابع فعل :- اصل کے بالکل خلاف + کیا سے کیا + امید اور تخمینہ یا خیال کے برخلاف جیسے "کچھ کا کچھ خرچ ہوگیا۔ کچھ کا کچھ معاملہ ہوگیا +

کچھ کا کچھ سمجھنا (د) فعل متعدی :- مفہوم اور مطلب کے برخلاف سمجھنا۔ اُلٹا سمجھنا۔ ؎

کہے وہ کچھ ہے سمجھتی ہے یہ بس کچھ کا کچھ
دائی واقف ہے دوگانہ کے اشارات سے کم (رنگین)

کچھ کا کچھ کہنا (د) فعل متعدی :- اصل کے برخلاف بیان کرنا۔ خلاف واقع کہنا۔ یعنی بات کوئی ہو اور کہی کوئی جائے +

کچھ کا کچھ ہو جانا یا ہونا (د) فعل لازم :- بالکل انقلاب اور تغیر و تبدل کا ظہور میں آنا۔ اصل کے برخلاف ہو جانا۔ حال دگرگوں ہونا + غیر حالت ہونا۔ ؎

جب تک طبیب آئے ہوا حال کچھ کا کچھ
ہے درد دل یہی تو چلو ہو چکا علاج (امیر)

کچھ کان میں پھونکنا (د) فعل متعدی :- کوئی فسوں یا منتر یا جادو پڑھکر کان میں دم کرنا + کچھ غیبت کرنا + کچھ بُرائی کرنا + کچھ سرگوشی یا کانا پھوسی کرنا۔ ؎

کل ایک نے کہا کہ میاں مصحفی یہ بات
کہتے تھے ایکے اُسکی جو مجلس میں جائینگے
پھونکینگے اُس کے کان میں کچھ اور ہی فسوں
اور اس بہانے زلف کا بوسہ اُڑائینگے۔
کہنے لگا وہ شوخ کہ کچھ اندنوں کے بیچ
وہ بے ادب ہوئے ہیں بہت مار کھائینگے (قطعہ مصحفی)

کچھ کچھ (د) تابع فعل :- ذرا ذرا۔ کسی قدر۔ تھوڑا سا۔ تقریباً۔ قریب قریب۔ پاس پاس۔ لگ بھگ۔ تھوڑا بہت۔ قدرے قلیل ؎

کچھ کچھ اثر تو ہونے لگا جذب عشق کا + غش سنکے ہم کو یار نے بھیجا گلاب کو (آتش)

کچھ کر دینا (د) فعل متعدی :- (۱) کچھ باہم پہنچا دینا۔ کسی قدر کام بنا دینا۔ کوئی امر کر دکھلانا۔ (۲- عو) جادو کر دینا۔ ٹونا کر دینا +

کچھ کر لینا (د) فعل متعدی :- (۱) نیکی کر لینا۔ بھلائی کما لینا۔ دھرم کر لینا۔ جیسے "کچھ کر لے بندے دنیا میں جو آیا ہے" (۲) قابو چلا لینا سمجھ لینا۔ بدلہ لے لینا جیسے "اگر تمہاری حکومت ہے تو کچھ کر لو" +

کچھ کھا جانا (د) فعل لازم :- زہر کھا جانا۔ افیون یا سنکھیا خواہ ہیرے

کی کنی وغیرہ خودکشی کے ارادے سے کھا لینا۔ ف

غیر کے ہمراہ جانا ہے یہ مرجانے کی جا
صاحبِ غیرت ہوں کچھ کھا جاؤنگا کھانیکی جا (نکہت)

کچھ کھا کے سو رہنا (ہ) فعل لازم:۔ زہر ہلاہل نوش فرما کر سو رہنا۔ خودکشی کرنا۔ افیون یا سنکھیا پھانک کر لیٹ رہنا تاکہ جان نہ رہے۔ زندگی سے بیزار ہو کر مرجانا۔ ف

کیا اکیلے تیرے بن جاگئے اور سو رہیئے
تو نہ ہو پاس تو کچھ کھائیے اور سو رہیئے (جرأت)

یہ بلا فکر سے کچھ نیند گئی ہے کہ حسن ✦ جی میں آتا ہے کہ کچھ کھائیے اور سو رہیئے (حسن)

فلک کے ہاتھ سے آنا یہ ناک میں ہے دم
کہ کھا کے سو رہوں کچھ جی میں ہے ملی کی قسم (رنگیں)

کچھ کھا کے مرجانا یا مرنا (ہ) فعل لازم:۔ زہر کھا کے مرجانا۔ زہر کھا لینا۔ ہیرے کی کنی کھا لینا۔ سنکھیا پھانک کے مرجانا۔ ف

یونہی جو منتظر سے خفا رہو گے تم۔
سن لوگے ایک دن کہ وہ کچھ کھا کے مرگیا (منتظر)

ہے دلا تشنۂ دیدار تو کچھ کھا کے نہ مر پہلے اُس خنجرِ خونخوار کا زہراب تو پی (جرأت)

کچھ کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ زہر کھانا۔ کوئی قاتل یا مہلک دوا کھانا۔ بس کھانا۔ سم کھانا۔ ف

یا تو کہہ جاؤ یہاں رات کے آنے کے لئے
ورنہ کچھ مجھ کو منگا دیجئے کھانے کے لئے ([illegible])

کچھ کہہ بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ گالی دے بیٹھنا۔ سخن نا ملائم اور ناسزاوار کسی کی نسبت منہ سے نکال دینا ✦

کچھ کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ گالی دینا۔ گالی سُنانا۔ بُرا کہنا۔ بدکلامی کرنا۔ نا ملائم بات کہنا۔ کوئی ناگوار بات زبان پر لانا۔ ف

مصحفی کیوں خفا سے بیٹھے ہو کچھ کسی نے تمہیں کہا تو نہیں (مصحفی)

کچھ کھو کے سیکھنا (ہ) فعل متعدی (۱) نقصان سے تجربہ حاصل کرنا۔ جیسے "آدمی کچھ کھو کر ہی سیکھتا ہے" (۲) ٹھوکریں کھا کر سیدھا ہونا۔ گھاٹا اُٹھا کر چیتنا ✦

کچھ گوشہ جھکے کچھ کمان (ہ) کہاوت:۔ یعنی صلح کے واسطے طرفین سے نرمی چاہیئے۔ کچھ تم نرم ہو کچھ وہ نرم ہو جب کام بنے ✦

کچھ مُنہ سے سُننا (ہ) فعل متعدی:۔ زبان سے سُننا۔ زبان سے گالیاں سُننا۔ ف

چپ کرو بس ورنہ کچھ مُنہ سے سُنو گے ناصح۔
کچھ نہ سمجھاؤ مجھے حضرت سلامت اِن دنوں ([illegible])

کچھ مُنہ سے نکل جانا (ہ) فعل لازم:۔ زبان سے کوئی بات نکل جانا ✦ زبان سے بُرا بھلا نکل جانا۔ ف

بوسہ کا سوال اُس سے کروں ہوں تو کہے ہے
چپ رہ مرے کچھ مُنہ سے نکل جائے تو اچھا (نصیر)

کچھ نہ اُکھاڑنا یا کچھ نہ اکھاڑ سکنا (ہ) فعل متعدی:۔ کچھ نہ کرنا۔ ذرا صدمہ یا نقصان نہ پہنچا سکنا۔ بس نہ چلنا۔ قابو نہ چلنا۔ ف

آخر عدم نے کچھ نہ اُکھاڑا مرا میاں مجھا و تھا دستِ غیب پکڑ لی تری کمر (میر)

سرسبز اور خط سے ہوا حُسن یار کا آخر خزاں نے کچھ نہ اُکھاڑا بہار کا (عاشق)

(اُکھاڑنے کا اشارہ اصل میں اَور طرف تھا۔ جسے کراہت اور خلافِ تہذیب کے سبب فصحا نے گرا دیا ہے ✦

کچھ نہ پوچھو۔ کچھ نہ پوچھیئے (ہ) محاورہ:۔ (۱) کہنے کے قابل نہیں۔ قابلِ اظہار نہیں۔ شرم یا خاموشی اختیار کرنے کی بات ہے (۲) کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے جیسے "میرے گھوڑے کی کچھ نہ پوچھو" ✦

کچھ نہ کچھ (ہ) تابع فعل:۔ کسی نہ کسی قدر۔ تھوڑا بہت ✦ کوئی نہ کوئی بات۔ کوئی نہ کوئی چیز۔ ف

کچھ نہ کچھ ہو ہر جگہ کا ارمغاں ✦ تحفۂ شہدِ بتاں ہم لائے داغ (ممنون)

کچھ نہ نکلا (ہ) محاورہ:۔ اکارت گیا۔ بالکل خراب نکلا۔ ناکارہ اور نالائق ہوا۔ ف

بندے ہیں تمہیں ہزار ہم سے گو ایک غلام کچھ نہ نکلا (سودا)

کچھ نہیں (ہ) محاورہ:۔ (۱) کوئی بات نہیں۔ کوئی معاملہ نہیں۔ (۲) ذرا نہیں۔ نام کو نہیں۔ بالکل نہیں جیسے ع اقربا روتے ہیں مُردے کو خبر کچھ بھی نہیں ✦ (۳) خراب ہے۔ نکما ہے۔ ناکارہ ہے ✦

کچھ نہیں چلنا یا کچھ نہ چلنا (ہ) فعل لازم:۔ بس نہ چلنا۔ قابو نہ چلنا۔ پار نہ بسانا۔ مجبوری اور بے اختیاری کا عالم ہونا ✦ ف

تجھ سے تو کسی طرح مرا کچھ نہیں چلتا ✦ جز خون کہ آنکھوں سے شب و روز رواں ہے (سودا)

کچھ نہیں رہا (ہ) محاورہ:۔ (۱) کام تمام ہے۔ مرنے میں کوئی بات

باقی نہیں ہے۔ جاں کنی کا عالم ہے۔ تاب و طاقت جاکر مرنے کا وقت آپہنچا ہے۔ بچنے کی آس نہیں۔ دم نہیں رہا۔ مرنے کو ہے۔ مرنے والا ہے۔ ناامیدی ہوگئی)۔ ف

دم نکلتا ہے اب کوئی دم میں بیٹھو جا کچھ نہیں ۔۔ ہم میں (حیران)

مجنوں میں کچھ رہا نہیں بس اُسے تپ فراق
اب اس کے سوکھے ساکھے تو چند استخوان چھوڑ } (انشا)

(۲) بالکل تباہ و غارت ہوگیا۔ بالکل لُٹ گھُس ہوگیا ✦

کچھ نہیں کیا (ہ) محاورہ :- (۱) کوئی بھلائی نہیں کی ✦ کوئی نیکی نہیں کمائی۔ (۲) کوئی کام کی بات نہیں کی ✦ کوئی کام نہیں کیا (۳) بُرا کیا۔ اچھا نہیں کیا۔ خراب بات ہوئی۔ بُرا ہوا۔ ایسا واجب نہ تھا۔ ناواجب کیا ✦

کچھ ہو (ہ) ندا۔ محاورہ :- ہرچہ بادا باد۔ جو ہو سو ہو۔ کچھ پروا نہیں۔ کیا پروا ہے ✦

کچھ ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) عو :- جن یا بھوت یا پری یا پریت کا اثر ہو جانا۔ چڑیل کا چمٹ جانا۔ سایہ ہو جانا۔ آسیب چمٹ جانا۔ (۲) کسی لائق ہو جانا۔ کوئی بات یا ہنر حاصل کر لینا ✦

کچھ ہو رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کسی قابل ہو جانا۔ کسی لائق ہو رہنا کوئی ہنر یا علم سیکھ لینا۔ کچھ حاصل ہو جانا (۲) تھوڑا بہت فیصلہ ہو جانا۔ کسی نہ کسی تدر کام نمٹ جانا ✦

کچھ ہے (ہ) محاورہ :- (۱) کوئی بات ہے۔ کوئی سبب یا وجہ ہے دال میں کالا ہے۔ (۲) بہت کچھ ہے۔ بہت زیادہ ہے۔ ف

ایک دو آسماں ڈبوئے تو کیا ✦ ہم سمجھتے تھے چشم تر کچھ ہے (عارف)

(۳) برائی ہے۔ کھوٹ ہے۔ ارادۂ فاسد ہے۔ ف

کھوٹی باتیں ہیں اور پہلو دار ہاں ترے دل میں سیمبر کچھ ہے

کچھ ہی کرو (ہ) ندا :- چاہو سو کرو۔ چاہے جیسی سزا دو ہمیں کچھ مزاحمت نہیں۔ چاہے سو تدبیر یا چاہے سو کام کرو۔ ف

تم روؤ یا پیٹو کچھ ہی کرو ہم جان سے اپنی جاتے ہیں
جو روٹھ چلے اس دنیا سے پھر کب بھلا وہ آتے ہیں } (جرأت)

کچھ ہی کہو (ہ) ندا۔ محاورہ :- چاہو سو نام دھر دیا بُرا بھلا کہو۔ دل میں آئے سو کہو۔ کچھ پروا نہیں۔ ذرا نہیں سنتا۔ ذرا خیال نہیں کرتا۔ کہا

نہیں مانتا۔ جیسے کوئی کچھ ہی کہو من لاگا رے ✦

کچھ ہیں (ہ) محاورہ :- (۱) کسی قابل ہیں۔ کسی لائق ہیں کسی شمار میں ہیں۔ ف

جس طرح سب جہان میں کچھ ہیں ✦ ہم بھی اپنے گمان میں کچھ ہیں (مصحفی)

(۲) برائے تفصیل انقلاب وتلوّن۔ ف

ہم بھی اس انقلاب عالم سے آن میں کچھ ہیں آن میں کچھ ہیں (مصحفی)

کچھ ہی ہو (ہ) ندا :- دیکھو (کچھ ہو) تاکید در تاکید ✦

کچھار (ہ) اسم مذکر :- پورب (۱) دریا برآر۔ سمندر برآر۔ دریا کے قریب کی زمین۔ ترائی جس میں اکثر شیر رہتا ہے۔ دریا کا کنارہ۔ آبی ملک ✦ کہار درہ نشیب ✦ (۲۔ لکھنؤ) بیلا۔ بنی۔ دریا کے کنارے کی گھانس۔ نرسل کانس وغیرہ کا جنگل (ٹھیک معنی یہی ہیں کہ جو زمین دریا یا سمندر سے نکلی ہو۔ اُسے کچھار کہتے ہیں چنانچہ ہندوستان کے مغرب وجنوب میں جو ایک جزیرہ نما کچھ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی وجہ سے اُس کا بھی یہ نام رکھا گیا ہے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ خدا جانے کہاں سے کلکتہ کے ہندی کوش والے نے اس کے معنی پہاڑ کا کنارہ لکھدئے جس کا کوئی ثبوت کسی ہندی یا سنسکرت یا انگریزی ڈکشنری سے نہیں ملتا۔ شاید اہل کلکتہ اس معنی میں بولتے ہوں۔ مگر بظاہر تو غلطی معلوم ہوتی ہے۔ اس میں خواہ کاتب کی ہو خواہ مصنف کی) ✦

کچہری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وہ جگہ جہاں منشی۔ متصدی۔ حاکم۔ عامل بیٹھکر لشکر کا حساب کتاب اور مقدمات کی تحقیقات کریں۔ دفتر خانہ۔ دیوان۔ حساب گاہ۔ عمل خانہ ✦ نیائی سبھا۔ محکمۂ عدالت۔ دربار۔ اجلاس انصاف گاہ۔ راج دربار۔ دربار شاہی۔ بارگاہ (۲۔ مجازاً) بھیڑ۔ انبوہ۔ جمگھٹ۔ جیسے "یہ کیا کچہری لگا رکھی ہے" ✦

کچہری برخاست کرنا (ف) فعل متعدی :- دربار بڑھانا۔ اجلاس بند کرنا ✦

کچہری برخاست ہونا (ف) فعل لازم :- دربار اُٹھنا۔ عدالت بند ہونا۔ دفتر بند ہونا ✦ چھٹی ہونا۔ تعطیل ہونا ✦

کچہری چڑھنا (ہ) فعل لازم :- عو۔ عدالت تک جانا۔ عدالت میں جانا۔ دربار میں مدعی یا مدعا علیہ بنکر جانا جو عورتوں کے واسطے ایک معیوب امر خیال کیا گیا ہے ✦

کچہری کرنا (ہ) فعل متعدی :- عدالت میں بیٹھکر مقدمات کا طے کرنا۔

راج دربار لگانا۔ اجلاس کرنا +

کچہری کے کتے (ہ) اسم مذکر :۔ عملۂ عدالت اور وہاں کے چپراسی وغیرہ جو رشوت کے لئے مستغیث کے پیچھے پڑ جاتے اور بغیر لئے کتے کی طرح ٹانگ لیتے ہیں۔ ~

نہ چھوڑیں تن کے کپڑے بھی موئے کتے کچہری کے
ارے دیوانے اللہ منہ نہ دکھلائے عدالت کا

کچہری لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) اجلاس کرنا۔ (۲) بہت سے آدمیوں کو جمع کرکے چائیں چائیں کرنا۔ غل مچانا۔ شور کرنا۔ مجمع کرنا +

کچھنا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (کاچھا) جانگیا۔ کھنٹا +

کچھنی (ہ) اسم مؤنث :۔ کچھنا کی تانیث +

کچھنیا (ہ) اسم مؤنث :۔ کچھنی کی تصغیر بالتحقیر۔ اونچا ڈھیلا ڈھیلا گھٹنا یا جانگیا۔ گھاگری۔ گھگریا +

کچھو (ہ) حرف تنکیر (گنوار) کچھ جیسے اِسے دَئی میں نے کچھو نہ کہی موہے سانورے نے گاری دیئی +

کچھوا (ہ) اسم مذکر :۔ سنگ پشت۔ کچھ۔ کاسہ پشت۔ باخہ ایک لمبی گردن کے دریائی جانور کا نام جو اپنے سر کو نکالتا اور دھڑ میں چھپا لیتا ہے۔ اس کی ہڈی کی ڈھال اور کھلونے وغیرہ بھی بنتے ہیں۔ جیسے کہاوت :۔ کچھوے کا کاٹا کٹھوتی سے ڈرے یعنی سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے +

کچھواہا (ہ) اسم مذکر :۔ راجپوتوں کی ایک ذات کے لوگ جو اپنے کو راجہ رامچندر جی کے بیٹے کشو کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ جے پور کے راجہ اسی خاندان سے ہیں +

کچھوٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو گنوار) لنگوٹی۔ کوپین +

کچھو کے مچھو (ہ) اسم مذکر :۔ بُروں کے بُرے۔ بدذاتوں کے بدذات یعنی بد کی اولاد بھی بد ہوتی ہے +

کچھوی (ہ) اسم مؤنث :۔ کچھوے کی مادہ۔ طومہ +

کچھی (ہ) اسم مذکر :۔ صوبۂ کچھ کا گھوڑا جس کی کمر نہایت پتلی ہوتی ہے +

کچی (ہ) اسم مؤنث :۔ کچا کی تانیث (اس کے معانی لفظ کچا میں دیکھو) +

کچی اسامی (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) غیر موروثی زمیندار۔ چند روزہ زمیندار۔ پاہی اسامی۔ غیر موروثی جوتا۔ (۲) عارضی جگہ۔ قائم مقامی۔ غیر مستقل ملازمت +

کچی اینٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ اینٹ جسے پژاوے میں نہ پکایا ہو دھوپ کی سوکھی ہوئی اینٹ +

کچی بہی (ہ) اسم مؤنث :۔ روزنامچہ۔ کھاتہ۔ سیاہا۔ رف۔ وہ بہی جس میں رقم کے کم بیش کرنے اور کسی بات کی غلطی درست کرنے کا اختیار ہے اور بطور مسودہ خیال کی جاتی ہے +

کچی پیشی (ہ) اسم مؤنث :۔ مقدمہ کی اول شنوائی جس میں اپیل کی منظوری نامنظوری کا حال معلوم ہوتا ہے +

کچی ترکاری (ہ) اسم مؤنث :۔ ہری ترکاری۔ سبز ترکاری +

کچی تول (ہ) اسم مؤنث :۔ کچے بٹوں کے موافق وزن۔ کچے وزن کے حساب سے +

کچی ٹوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (بازاری) بلوغت سے پیشتر ازالۂ بکر ہونا۔ چھوٹی عمر میں سر ڈھکا جانا +

کچی چاندی (ہ) اسم مؤنث :۔ کھری چاندی کا نقیض۔ لیکن فارسی میں نقرۂ خام کھری چاندی کے معنی میں آتا ہے +

کچی رسوئی (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ رسوئی جسے چوکے سے باہر نہ کھا سکیں بن گھی کی روٹی +

کچی رینڈی دسترخوان کا ضرر (ہ) کہاوت :۔ نادان اور ناتجربہ کار کی صحبت میں بدنامی اور افشائے راز کا اندیشہ ہوتا ہے۔ طفل نوخیز سے احتراز کرنے کی نسبت بولتے ہیں +

کچی سڑک (ہ) اسم مؤنث :۔ ریتے کی سڑک۔ وہ سڑک جس پر کنکر وغیرہ کوٹ کر زمین کو سخت اور پختہ نہ کیا ہو +

کچی سلائی (ہ) اسم مؤنث :۔ تیپچی۔ لنگر +

کچی سلائی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ تیپچی بھرنا۔ لنگر ڈالنا۔ کچا کرنا۔ تگمیانا +

کچی عمر (ہ) اسم مؤنث :۔ بالی عمر۔ زمانۂ طفلی۔ ایام طفولیت۔ ابانی عمر + ناتجربہ کاری اور ناسمجھی کی عمر +

کچی کلی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) شگوفۂ خام۔ غنچۂ ناشگفتہ۔ منہ بند کلی۔ (۲۔ بازاری) دوشیزہ۔ باکرہ۔ کنیا۔ انچھیڑ۔ اچھوتی۔ ان بندھا موتی۔ دُرِ ناسفتہ۔ چہرہ بند۔ نابالغہ +

کچی کلی ٹوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) عمر طبعی سے پہلے مرجانا۔ چھوٹی عمر

میں مرجانا۔ (۲) (بازاری) کم سنی میں ازالۂ بکر ہونا۔

کچّی گولیاں کھیلنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) مٹی کی بن پکائی گولیوں سے کھیلنا جو جلدی ٹوٹ جاتی ہیں۔ (۲) نادان ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔ بے وقوف ہونا۔ ناآزمودہ کار ہونا۔ ؎

میں تو کچھ کھیلی نہیں ہوں ایسی کچی گولیاں
جو نہ سمجھوں بی نرنانی یہ تمہاری بولیاں۔ (انشا)

اور وہ ہوتیاں ہیں البیلی میں نہیں کچی گولیاں کھیلی (شوق)

کچّی مدّتی (ہ) اسم مؤنث۔ میعاد باقی۔ ہنوز میعاد کا وقت باقی ہو۔ کہ اُس میں پورا سود لگا لیا جاوے مثلاً جس روز گرو رکھیں اُس روز کا بھی سود لیں اور جس روز چھڑائیں اس روز کا بھی لگائیں۔ ورنہ رکھنے یا چھڑانے کے دن کا نہیں لگانا چاہئے۔

کچّے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کچا کی جمع۔ (۲) حروف مغیرہ کے سبب الف کے یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت۔ جیسے کچّے دل کا۔

کچّے پکّے دن (ہ) اسم مذکر۔ حمل کے چوتھے پانچویں مہینے تک کا زمانہ جس میں بڑی احتیاط لازم ہے۔

کچّے گھڑے پانی بھرنا (ہ) فعل متعدی۔ دشوار اور ناممکن کام کرنا۔ سخت مشکل یا تکلیف اُٹھانا۔ وقت میں پڑنا۔ سخت مصیبت جھیلنا۔ ناک چنے چبانا۔ ؎

اُس ستمگر سے مگر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچّے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں (حسن)

اشک بھر لاؤ نہ دل دیکھے سیاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمہیں کچّے گھڑے پانی کے (جرأت)

ہمارے نئے محاورہ داں نے گلشن فیض کے سبب یہاں بھی منہ کی کھائی ہے کہ اس محاورے کے معنی فرمانبرداری اور غلامی کے لکھ دیئے (یہ محاورہ بکراجیت کی مشہور روایت سے لیا گیا ہے جس میں اُس کے دھرماتما اور صاحب کرامات ہونے کا اس طرح پر ثبوت دیتے ہیں کہ وہ کچّے سوت کی ڈوری اور کچّے گھڑے سے پانی کھینچ لیتا۔ اور کچّے ہی برتنوں میں پانی رکھتا تھا۔ مگر وہ پانی سے گارا نہیں ہو جاتے تھے۔

کچّے گھڑے کی چڑھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) شراب یا تاڑی وغیرہ سے نہایت بدمست ہونا۔ گٹ گٹ نشہ ہونا۔ نشہ میں غرقاب ہونا۔

(۲) پاگل ہونا۔ دیوانہ ہونا۔ بہکنا۔ سر پھرنا۔ مزاج چلنا۔

کچیا (ہ) اسم مذکر۔ وہ شخص جو ذرا سے خوف کے باعث اپنے ارادے سے باز رہ جائے۔ بودا۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ کچ دلا۔ کم حوصلہ۔

کچیا جانا (ہ) فعل لازم۔ کچا ہو جانا۔ ہمت ٹوٹ جانا۔ ڈر جانا۔ دل چھوڑ دینا۔ دل چھوٹ جانا۔ شرما جانا۔ جھیپ جانا۔

کُچیلا (ہ) صفت۔ میلا کا مترادف۔ (یہ لفظ ہمیشہ میلا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے تسلی کا شعر) ؎

اس طرح میلے کچیلے تو یہ آفت ہو تم
گر تکلف کرو کچھ پھر تو غضب لاؤ اجی (تسلی)

کُچیں (ہ) اسم مؤنث۔ (متروک) کچ کی جمع۔ چھاتیاں۔ چوچیاں۔ پستان زنان۔

درِ حسن کی ہیں کچیں برجیاں • کہ دو بھٹنیاں اُنپر ہیں کلسیاں (نکہت)
وہ کنچن سی اس کی کچیں لال لال • بھری رنگ سے قمقمی کی مثال (حسن)

کحّال (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی آنکھوں میں سرمہ لگانے والا شخص۔ وہ شخص جس کا پیشہ لوگوں کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کا ہو۔ (۲) آنکھوں کا علاج کرنے والا۔ آنکھوں کا حکیم۔ ستیا۔

کُحل (ع) اسم مذکر۔ سرمہ۔ انجن۔ توتیا۔ بغیر پسا سرمہ۔

کحل الجواہر (ع) اسم مذکر۔ وہ سرمہ جس میں مروارید ناسفتہ اور دیگر جواہرات ڈال کر آنکھوں کی تقویت کے واسطے تیار کریں۔

کَدّ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) سختی۔ صعوبت۔ تکلیف (۲) جدوجہد۔ سعی و کوشش۔ سرگرمی۔ تردد۔ (۳-۴) اصرار۔ ہٹ۔ ضد۔ پچ۔

کد کرنا (ہ) فعل متعدی۔ ضد کرنا۔ اصرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔ کسی بات کو پچنا۔

کدّ و کاوش (ف) اسم مؤنث۔ جستجو۔ تلاش۔ کوشش۔ چھان بین۔

کد ہونا (ہ) فعل لازم۔ ضد ہونا۔ ہٹ ہونا۔ پچ ہونا۔ اصرار ہونا۔ جیسے تمہیں اپنی بات کی کد ہے۔

کد (ہ) تابع فعل۔ (متروک) دیکھو (کب)۔ (پرانی ہندی ہے۔ پنجاب میں عام ہندوستان میں عوام الناس کی عورتیں اب بھی بولتی ہیں)۔

کدکد (ہ) تابع فعل۔ دیکھو (کب کب)۔ جیسے کد کد منگلو ہوئے دھان سو کھا گھٹا الابے بھگوان (کہاوت)۔

گد (ف) اسم مذکر - (مرکبات میں) گھر - خانہ - بیت - مکان - (اس حال کو کد (کاف) سے بھی بولتے ہیں) ٭

کدبانو (ف) اسم مونث - (۱) صاحب خانہ عورت - گھر والی (۲) خدوم - جنگ خانہ - خاتون خانہ (۳) دُلہن - بنڑی - بہو - (۴) بیگم - بی بی - بیوی (۵) سُگھڑ عورت - سگھڑ اور صاحب سلیقہ عورت ٭

کدخدا یا کتخدا (ف) اسم مذکر - صاحب خانہ - گھر والا ٭ دولھا - نوشہ - بنڑا - بنا - بر ٭ خاوند - میاں - خصم - پتی ٭

کدخدا ہونا (ہ) فعل لازم - بیاہ ہونا - جورو والا ہونا - بیاہا جانا ٭

کدخدائی (ف) اسم مونث - شادی - عروسی - بیاہ - نکاح - ازدواج ٭

کداچت (س) تابع فعل - (۱) کبھی کبھی - گاہے ماہے - گاہے گاہے - بھولے بسرے - شاذونادر - بعض اوقات (۲) اتفاق سے - اتفاقاً - حسب اتفاق - سنجوگ سے - جب اس کے بعد نہیں کا لفظ آجاتا ہے تو ہرگز اور زینہار کے معنی ہو جاتے ہیں - جیسے کداچت یہ بات نہیں ہوتی) ٭

کہدارا (ہ) اسم مذکر - دیپک راگ کی راگنی کا نام جو موسم گرما یعنی جیٹھ - اساڑھ یا مئی وجون میں آدھی رات کو گائی جاتی ہے ٭

کُدال (ہ) اسم مونث - زمین کھودنے کے ایک نوکدار اوزار کا نام - کدالی - ناخن نول - مغرق ٭

کُدال لگنا (ہ) فعل لازم - کسی عمارت کا کدال سے ڈھایا جانا - مکان گرایا جانا ٭

کُدال سے فصد کھلواؤ (ہ) محاورہ - جب کوئی شخص خارج از عقل باتیں کرتا ہے تو اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تم کو جنوں کا زور ہے - اس کا علاج اس طرح کرو کہ نشتر کی بجائے کُدال سے خون لو - تاکہ تمہارا معالجہ ہو اور ہوش کی بنواؤ - عقل کے ناخن لو - حواسوں پر سے صدقہ دو - فصد کھلواؤ - (ان محاوروں کا ایک ہی مفہوم ہوتا ہے) ٭

کُدالی (ہ) اسم مونث - چھوٹی کدال ٭

کدانا (ہ) فعل متعدی - کودانا - اچھلوانا - پھلنگوانا - زقند لگوانا - چھلانگ لگوانا - پھندوانا ٭

کدبتیا - کٹ بتیا (ہ) اسم مونث - دیکھو کٹ بتیا بمعنی گوشمالی و زدوکوب وغیرہ ٭

کدکنا (ہ) فعل لازم - اُچھلنا - کودنا - پھلانگنا - پھدکنا - پھاندنا - کلاچیں مارنا - چوکڑیاں بھرنا ٭

کدکڑے یا کُدکّے مارنا (ہ) فعل لازم - (عموماً) کودتے پھرنا - اُچھلتے پھرنا - کلاچیں مارتے اور چوکڑیاں بھرتے پھرنا - خوب کھیلنا کودنا - اول لفظ دہلی کی عورتیں اور دوم اہل لکھنؤ بولتے ہیں - ؎

کیسے کیا ہی اندھیر ہے | دیوے چھٹی اگر آتو
مارئے کیا ہی کُدکّے | جاوے جو اپنے گھر آتو

(بیگمات)

کَدلی (س) اسم مذکر - (ہندو) کیلا - ایک پھل کا نام - موز ٭

کَدَم (س) اسم مذکر - (۱) دیوتاڑ - ایک قسم کے درخت کا نام جس پر کرشن جی گوپیوں کے کپڑے نہاتے میں لیکر چڑھ گئے تھے - اس کا پھل جوہری لوگ نہایت خوشی سے پکا کر کھاتے اور اس درخت کی کرشن جی کی وجہ سے تعظیم کرتے ہیں - (۲) ایک قسم کی گھانس کا نام ٭

کدّو (ف) اسم مذکر - (۱) ایک قسم کی ترکاری جو بیل میں تُرئیوں کی طرح لگتی ہے - ہندی میں اسے لمبا گھیا - لوکی - عربی میں قرع - فارسی میں نج کہتے ہیں - مسلمان اس کی بڑی تعظیم کرتے اور بیان کرتے ہیں - کہ یہ رسول مقبول کو نہایت مرغوب تھا - مزاجاً دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے (۲) شراب کی بوتل یا صراحی اور سیر طنبورے کو بھی کہتے ہیں - چنانچہ بوستاں میں شہزادہ گنجہ کی حکایت میں لکھا ہے - ؎

بہ میخانہ در سنگ بر دن زدند ٭ کدو را نشاندند و گردن زدند (سعدی)

(۳ - و - عوام) تشبیہاً - عضو تناسل مرد - جیسے ڈھینڈس - بینگن وغیرہ ؎

سما گئے مرے سینے میں مثل دل شیشے ٭ تمہارے محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا (وزیر)

(عرف عام میں کدّو بولتے ہیں - مگر اس صورت میں اُردو کہنا چاہئے) ٭

کدودانہ (ف) اسم مذکر - (۱) پیٹ کے ایک قسم کے کیڑے کا نام جو بعینہ گھیئے کے بیج سے مشابہ ہوتا اور اکثر لڑکیاں کی لڑیاں نکلتی ہیں - کرم شکم - کرم رودہ - (۲) ایک بیماری کا نام جس سے تمام جسم پر تخم کدو کی مانند پھنسیاں نکل آتی ہیں ٭

کدوکش (ف) اسم مذکر - ایک آلہ کا نام جس میں کدو کو رگڑ کر ایتے کے واسطے باریک کر لیتے ہیں - گھیاکش ٭

کُدوانا (ہ) فعل متعدی - دیکھو (کُدانا) ٭

کُدورت (ع) اسم مونث - (۱) گدلاپن - گدلاہٹ - صفا کا نقیض - گادھ - تلچھٹ - تیرگی - تاریکی - آلودگی (۲) دھول - گرد - غبار - غبار دل ؎

بربادنہ جائیگی کدورت ✦ کیاکیا تری خاک اڑ ئینگے ہم (مومن)

(۲)۔ مجازاً۔ (۱) رنجش۔ افسردگی۔ رنج و ملال۔ آزردگی۔ شکررنجی ✦ بغض۔ عداوت۔ کینہ کپٹ۔ دشمنی۔ ؎

ہماری خاک سے اُس کو کدورت کب کی تھی یارب
سکھایا ہے اُسے چلنا اُٹھا کر جس نے داماں کا (؟)

مرے غبار نے بھی کیا منہ نہ اُس طرف ✦ مجھکو کدورتیں جو رہیں آسماں کے ساتھ (داغ)

کدورت آنا (و) فعل لازم۔ دل میں غبار آنا۔ دل پر میل آنا۔ دل میں فرق آنا۔ رنج و ملال ہونا۔ رنجش آنا۔ ؎

اگرچہ ہو صفائی لاکھ ان آئینہ رویوں سے۔
پہ ذکرِ غیر سے دل پر کدورت آہی جاتی ہے (شیدا)

کدورت رکھنا (و) فعل متعدی۔ بغض رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ کپٹ رکھنا ✦

کدہ (ف) اسم مذکر۔ (مرکبات میں)۔ (۱) جگہ۔ مقام۔ گھر۔ خانہ۔ استھان جیسے آتش کدہ۔ مے کدہ۔ غم کدہ۔ ماتم کدہ (۲) گاؤں۔ دیہ۔ قریہ ✦

کِدھر (ہ) تابع فعل۔ (۱) کہاں۔ کس جگہ۔ کس طرف۔ کس جانب۔ کس سمت جیسے وہ کدھر گرجے اور کدھر برسے۔ ؎

لوگ کہتے ہیں محبت میں اثر ہوتا ہے ✦ کونسے شہر میں ہوتا ہے کدھر ہوتا ہے (مصحفی)

(۲) کہاں کو۔ کس طرف کو ✦ کہاں چلے۔ کس طرف چلے جیسے کیوں حضرت کدھر؟

کدھر آیا کدھر گیا (ہ) محاورہ۔ آنے یا جانے کی کچھ بھی خبر نہ ہوئی۔ نہایت بے خبری کے موقع پر بولتے ہیں ؎

ساقی تری طفیل سے ہکومہ صیام ✦ معلوم ہی نہیں کدھر آیا کدھر گیا
جی لگ گیا قفس ہی میں اتنا نہیں ہے دھیان ✦ موسم بہار کا کدھر آیا کدھر گیا (؟)

کدھر جاؤں کیا کروں؟ (ہ) محاورہ۔ حالت تحیر یا مجبوری اور بیکسی کے موقع پر زبان پر لاتے ہیں۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ کونسی تدبیر کروں۔ ؎

جیتا رہوں کہ ہجر میں مرجاؤں کیا کروں
توہی بتا مجھے میں کدھر جاؤں کیا کروں (مصحفی)

کدھر سے (ہ) تابع فعل۔ کس جانب سے۔ کہاں سے۔ کس مقام سے۔ جیسے کدھر سے آنا ہُوا ✦

کدھر کا چاند نکلا (ہ) محاورہ۔ (۱) مقام حیرت۔ تعجب اور محل استعجاب

میں بولتے ہیں۔ اور نیز جب کوئی دوست مدت میں ملتا یا جس کی امید نہ ہو۔ وہ دفعتہً آجاتا ہے تو اُس وقت بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی کہاں سے آگئے۔ یہ بات کیونکر ہوگئی۔ آج کیا تھا۔ یہ خلاف معمول کس سمت سے چاند نکل آیا۔ کہیں قُربِ قیامت تو نہیں۔ کیا قیامت آگئی؟ ✦ ؎

رُخ جو پردے سے مرے رشکِ قمر کا نکلا
نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا۔ (جرأت)

مرا گھر تیرا منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع
خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہرو نکلا (ذوق)

(۱) کیا جاتی دنیا دیکھی؟ کیا دل میں آگیا؟ آج کیا تھا؟ ؎

چاند نکلا تھا کدھر کیا ترے جی پر آیا ✦ شام کے وقت جو تو آج مرے گھر آیا (شہید)

کدھو (ہ) تابع فعل۔ (متروک) کبھو۔ کبھی ✦

کدھی (ہ) تابع فعل۔ (عو) کبھی۔ کبھو۔ کبھی کبھار۔ کسی وقت۔ گاہے ✦

کدھی کدھار (ہ۔ عو) تابع فعل۔ دیکھو (کبھی کبھار)۔ جیسے کدھی کدھار مجرے سلام کو آگئے آگئے۔ نہیں تو گھر میں آنند کے تار بجائے (چتر بہیلی)

کُڈھب (ہ) صفت۔ بے ٹھور ✦ بے ڈھب ✦ بے موقع۔ بے طور۔ بے ربط ✦ زبون۔ زشت۔ بد۔ بُری۔ ؎

پامال ہے عاشق کو منظور رکھے جانا۔
پھر چال کُڈھب چلنا ٹھوکر نہ لگانا بھی (میر)

اپنے جانے کا وہاں دن کو ہے ذرات کو ڈھب
دیکھئے کیسی بنے آن بنی بات کُڈھب (حیراں)

کُڈھنگ (ہ) صفت۔ (ہند و گنوار) بے ڈھنگا۔ بدسلیقہ۔ ناتراشیدہ۔ وحشی۔ جانگلو ✦ بداطوار ✦ بداخلاق ✦

کُڈھنگا (ہ) صفت۔ (گنوار) اکھڑ۔ بدمزاج ✦ بداطوار۔ بدچلن ✦

کُڈھیلڑ (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) سونتیلا بیٹا۔ گیلڑ بیٹا۔ فرزند زن ✦

کذّاب (ع) اسم مذکر۔ نہایت جھوٹا۔ اکذب۔ جھوٹوں کا بادشاہ ✦

کِذب (ع) اسم مذکر۔ جھوٹ۔ دروغ ✦

کر (ہ) برائے اظہار عطف درمیان دو فعل۔ جب یہ حرف فعل ماضی کے بعد آتا ہے تو فعل سابق کی اوّلیت اور فعل لاحق کی بعدیت کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی پہلے وہ فعل کیا جو اُس سے اوّل مذکور ہے اور بعد وہ فعل جو اُس سے

بیٹھے۔ جیسے آکر چلا گیا۔ اُٹھکر چلا گیا۔ کھڑا ہو کر بھاگ گیا۔ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگی۔ کھا کر جاتا ہے۔ لیکر جائیگا وغیرہ +

کَر (س) اسم مذکر :۔ (گیتوں میں)۔ (۱) ہاتھ۔ دست۔ ید۔ جیسے کنگنا میں باندھوں کر بیچ تہرے "آؤ مورے ہریالے بنرے" + (۲) ہاتھی کی سونڈ۔ خرطوم (۳۔ اسم مؤنث) محصول چنگی (۴۔ اسم مونث) باج۔ خراج۔ مالگذاری۔ تعلقبندی۔ (۵۔ اسم مؤنث) ٹیکس۔ وہ روپیہ جو ملکی اخراجات کی کمی پوری کرنے کے واسطے اُمرا خواہ دولتمند و عام لوگوں پر حسب تجویز سرکار لگایا جائے (۶۔ اسم مؤنث) ڈنڈ۔ تاوان چٹی ہرجانہ۔ ؎

تھی چڑیماروں پہ مرزاجی کی کر　　نصف اُن کے بیچنے پڑیں جانور
ہائے جس دن سے وہ مارو مرگئی　　سب چڑیماروں کے سر سے کر گئی (...)

(۷) جزیہ۔ وہ ٹیکس جو خلاف مذہب والوں پر بادشاہ لگانے +

کر باندھنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ چٹی دھرنا۔ ڈنڈ ڈالنا + بیگار مقرر کرنا + سرڈالنا۔ ہمیشہ کے واسطے کسی بات کا زبردستی معمول باندھنا دستور باندھنا۔ ٹیکس لگانا۔ ؎

گالیاں روز جو آکر مجھے دیجاتے ہو + مجھ پہ روز آپنے اسبات کی کر باندھی ہے (مصحفی)

لاکھ منت سے جو کر بوسے کی باندھی تو بھی
گاہ دیتا ہے وہ اور گاہ نہیں دیتا ہے۔ (...)

کر جوڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) ہاتھ جوڑنا۔ منت کرنا۔ بنتی کرنا۔ ہا ہا کھانا +

کَرَ (ہ) اسم مؤنث :۔ (پورب) کمر۔ میان۔ (گیتوں میں آیا ہے)

کَردھنی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) تاگڑی۔ لنگوٹ اٹکانے کا ڈورا +

کَر (ف) صفت :۔ (۱) بہرا۔ اصم۔ آگندہ گوش۔ وہ شخص جسے کم سُنائی دے۔ (۲۔ اسم مذکر) زور۔ قوت۔ طاقت۔ توانائی +

(جب فر کے ساتھ یہ لفظ مرکب ہوتا ہے تو وہاں مشدد بھی بلحاظ ماقبل ہو جاتا ہے) +

کرّ و فر (ف) اسم مذکر :۔ شان و شوکت۔ رفعت۔ شکوہ۔ ٹھاٹ باٹ + دھوم دھام + رونق و زیبائی + زور و توانائی + تزک و احتشام۔ ؎

ہے ہجومِ نالہ و افغان و فوجِ اشک و آہ
ساتھ شہزادوں کے صابر کرّ و فر اتنا تو ہو (صابر)

کرّار (ع) صفت :۔ (۱) بار بار حملہ کرنے والا۔ بھگا دینے والا۔ (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ چنانچہ آپ کو حیدر کرّار اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ اپنی توانائی اور شجاعت خداداد کے سبب جس پر حملہ کرتے اُسے نوکدم اس طرح بھگا دیتے۔ جیسے شیر اپنی آواز کے ساتھ چوپایوں اور درندوں کو بھگا دیتا ہے +

کرارا (ہ) صفت :۔ (۱) پژمردہ کا نقیض۔ سخت۔ کڑا۔ کرخت۔ ناملائم۔ اکڑا ہوا۔ وہ چیز جو دانتوں میں دباتے وقت سخت معلوم ہو۔ اور توڑتے وقت آواز نکلے۔ ؎

آشنا گر لب جاں بخش تمہارے ہوجائیں۔
پان مُرجھانے ہوئے ہوں تو کرارے ہوجائیں (...)

(۲) تکڑا۔ زور آور۔ شہ زور۔ تناور۔ ٹھاڈا۔ بلونت۔ ہٹا کٹا۔ (۳) خوب سنکا ہوا۔ کُرم کُرم۔ کُرکُرا + خستہ۔ بھربھرا۔ مُرمُرا۔ خوب تلا ہو۔ (۴) ہندو) گراں۔ مہنگا۔ قیمت چڑھا ہوا۔ تیز۔ (۵) بن گھسا ہوا۔ نیا۔ تازہ۔ پُورے وزن کا۔ وہ سکہ جس کے حروف نہ مٹے ہوں جیسے کرارا روپیہ۔ (۶) دلیر جری۔ بہادر۔ (۷) ایک قسم کی شیرینی کا نام جو لکھنؤ میں بنتی ہے۔ ؎

خط میں جب ہم نے لکھے آپکے لب شیریں کے وصف
نکتہ چیاں نقطے بنے کاغذ کرارا ہوگیا۔ (اسیر)

کراراپن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سختی۔ کرختگی۔ (۲) مضبوطی۔ تکڑاپن۔ ٹھاڈاپن۔ (۳) خستگی۔ بھربھراپن +

کراری (ہ) اسم مؤنث :۔ کرارا کی تانیث +

کرارے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) کرارا کی جمع جیسے کرارے روپے۔ (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یاے مجہول سے بدل جانیکی صورت +

کرارے دم (ہ) صفت :۔ تازہ دم۔ جو تھکا ہوا نہو + مضبوط + مستقل برقرار + تنا ہوا۔ توانا۔ ٹھاڈا۔ کڑا۔ تکڑا + ثابت قدمی +

کراڑا (ہ) اسم مذکر :۔ کڑاڑا۔ دریا کا بلند کنارہ۔ ساحل بلند۔ دریا کا عمودی کنارہ۔ دریا کے کنارے کا ٹیلا۔ وہ کنارہ جو پانی سے کٹ کر نکل آتا ہے۔ ؎

رستہ پوچھا تو خضر نے پھینکا　　کبھی دریا کبھی کراڑوں میں (مؤلف)

(اُردو والے دونوں جگہ راے ثقیلہ بولنا فصاحت کے خلاف سمجھتے ہیں) +

کِرام (ع) اسم مذکر :۔ کریم کی جمع۔ سخی لوگ +

کرامات (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) کرامت کی جمع۔ بزرگیاں + نوازشیں + (اُردو والے مفرد استعمال کرتے ہیں) +

(۲-۱) عمدگی۔ خوبی۔ بڑائی۔ عظمت۔ فضیلت (۳-۱) کرشمہ۔ خرق عادت

معجزہ۔ عقل کو عاجز کر دینے والی بات۔ پرچہ۔ تصرّف۔ حیرت انگیز و تعجب خیز امر جو کسی ولی اللہ یا کامل سے ظاہر ہو۔ قوت فوق العادت۔ اعجاز۔ دیوشکتی۔ ع

جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی ◆ خیر خُم کی، ہے ساقی تیری خیرات گئی (امیر)

فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد ◆ معجزہ عشق کا تھا اس کی کرامات نہ تھی (رند)

شیخ ہم کرتے ہیں اس خرقۂ رنگیں کا ادب
یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ تم میں کرامات نہیں (جرأت)

خرقہ مندیل و ردا مست لئے جاتے ہیں ◆ شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے (میر)

جی جس کو چاہتا تھا اُسی سے ملا دیا ◆ دل کی کشش نے کی یہ کرامات راہ میں (مصحفی)

آگیا وہ بت کافر تو کوئی دم کو آج ◆ شیخ صاحب کی کرامات نظر آتی ہے (جرأت)

(۴۔ و) بطریق تلازمہ یا مجازاً درویشوں کا عضو تناسل۔ شرمگاہ۔ ستر۔ ع

لنگوٹے کو آگے بڑھا لیجئے ◆ کرامات دتا چھپا لیجئے (شوق)

(۵۔ و) اصل۔ پونجی۔ سرمایہ۔ دولت۔ کائنات جیسے ایک اشرفی کونسی کرامات تھی۔ جو اُس پر حاتم سے بڑھا دیا ◆ ع

اور تو کیا ہے فقط ایک خوشی سے ملنا
یہی صابر کی کرامات ہے یہ بھی نہ سہی (صابر)

(۶۔ و) خطاب بہ شاہاں و بزرگاں۔ جس طرح حضور۔ خداوند نعمت۔ قبلہ و کعبہ۔ جہاں پناہ۔ صاحب عالم بہادر وغیرہ بولتے ہیں۔ جو اُن ہی یہ لفظ استعمال میں آتا ہے ◆

(اُردو میں مفرد ہی استعمال کرتے ہیں) ◆

کرامات والا (ا) اسم مذکر۔ اعجاز نما۔ صاحب کرشمہ۔ صاحب تصرّف۔ ع

جو دل میں تمہارے وہ انکی زباں پر ◆ تمہارے ہیں عاشق کرامات والے (ظفر)

کِراماً کاتبین (ع) اسم مذکر۔ وہ دونوں فرشتے جو انسان کے اعمال لکھنے اور شانوں پر خفیہ موجود رہتے ہیں۔ ع

کبھی قسمت کے لکھے سے زیادہ لکھ نہیں سکتے
وہ ناداں ہے جسنے خوف کراماً کاتبیں آیا (آتش)

(مفرد ہی استعمال ہے) ◆

کراماتی (ا) صفت۔ (عوام) صاحب کرشمہ۔ معجزہ دکھانے والا۔ پرچہ دکھلانے والا۔ دیوشکیتمان ◆

کرامت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) بزرگی۔ بڑائی۔ بزرگواری۔ عظمت۔ فضیلت

بڑپن۔ (۲) جود۔ بخشش۔ سخاوت۔ نوازش۔ فیاضی۔ مرحمت۔ عنایت۔ داد و دہش۔ انعام و اکرام۔ (۳۔ و) معجزہ۔ اعجاز۔ تصرّف۔ خرق عادت۔ کرشمہ۔ پرچہ۔ دیوشکتی۔ تعجب انگیز بات۔ شعبدہ ◆

تو نہیں کیا کرامت برہمن سمجھا خدا جانے ◆ نہ چلتے ہیں نہ پھرتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں (میر)

زاہد تجھے کرامت رنداں دکھاؤں چل ◆ کہتے ہیں انکی بزم میں چلتی شراب ہے (صابر)

نامہ بر کہتا ہے مجھ سے کیا کرامت ہے تمہیں
جو وہ لکھتے وہ بھی تم نے خط میں لکھکر کہدیا (داغ)

ہے یہ ساقی کی کرامت کہ نہیں جام کے پاؤں
اور پھر بزم میں سب نے اُسے چلتے دیکھا (ناظم)

ہر سخن مُنہ سے نکلتا ہے کرامت ہو کر ◆ کیوں نہ قوت اور کِ منعم میں خلل (نسیم دہلوی)

(۴۔ و) خوبی۔ عمدگی۔ بڑھکی بات۔ ندرت۔ انوکھاپن ◆

کرانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) کروانا۔ کوئی کام لینا۔ (۲) خاص کام دینا ◆

کرانا یا کرانہ (ہ) اسم مذکر۔ اقسام مختلف مصالح وغیرہ جیسے پنساری کی چیزیں ◆

کرانا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) پھٹکنا۔ رونا ◆

کرانچی (ہ) اسم مؤنث۔ اسباب لادنے کی بڑی چوپیا خواہ دوپیا گاڑی جو سرتاسر تختوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور اُسے بیل یا اونٹ کھینچتے ہیں ◆

کرانی (ا) اسم مذکر۔ از کرشچن Christian (۱) کرسٹان۔ وہ شخص جو عیسائی ہو گیا ہو۔ عیسائی۔ نصرانی۔ کرنٹا ◆ دوغلا عیسائی۔ ملا جلا عیسائی۔ (۲) انگریزی کلارک۔ انگریزی کا محرر ◆

کرانی اُردو (ا) اسم مؤنث۔ وہ ہندوستانی زبان جسکو یوریشین اور یوروپین اصل قاعدے اور لہجہ کے خلاف بگاڑ کر بولتے ہیں۔ کھڑی زبان۔ بے محاورہ اُردو ◆ قابل مضحکہ اُردو ◆

کرانی خانہ (ا) اسم مذکر۔ انگریزی کا دفتر ◆

کراؤ (ہ) اسم مذکر۔ چھوٹی قسم کی مٹر ◆

کراؤ (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) رانڈ کے ساتھ شادی کرنا ◆ متوفی خاوند کے چھوٹے بھائی کے ساتھ شادی کر لینا۔ اوڑھنا ڈالنا ◆ رانڈ کو گھر میں ڈالنا۔ (یہ قاعدہ عموماً جاٹوں۔ گوجروں۔ اہیروں اور دیگر چھوٹی چھوٹی ذاتوں میں جاری ہے)

کراؤ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) بیوہ کے ساتھ شادی کرنا۔ رانڈ کو گھر میں ڈالنا۔ رانڈ کو مدخولہ بنانا۔ اوڑھنا اُڑھانا۔ (۲) رانڈ عورت کا کسی مرد کے ساتھ خود نکاح پڑھا لینا۔ بیوہ کا کسی کے گھر میں پڑ جانا۔

اوڑھناڈال لینا ✦ کریوہ کی رسم کرنا ✦

کُراہ (د) اسم مذکر:۔ بدراہ۔ بُرا رستہ۔ راہِ خلاف۔ بیجا۔ راہِ راست کا نقیض۔ ٹیڑھا رستہ۔ ؎

کسے خبر ہے کہ منزل قریب ہے کسکی ✦ خجستہ ہوں جو کوئی راہ یا کُراہ چلے (بحر)

کَراہ (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ آواز جو کسی درد یا تکلیف یا بیماری کے سبب نکلے۔ ہائے۔ آہ۔ اونہہ۔ صدائے حزیں ✦

کراہت (ع) اسم مؤنث:۔ نفرت۔ تنفر۔ کراہیت۔ اکراہ۔ بیزاری۔ گھن۔ ناپسندی۔ ناخوشی ✦

کَراہنا (ہ) فعل متعدی:۔ درد یا دُکھ سے آہ آہ کرنا۔ ہائے ہائے کرنا۔ کُنتا۔ کانکھنا۔ ہائے ہائے کرنا۔ واویلا کرنا۔ چیخنا۔ چلّانا۔ دردناک آواز نکالنا۔ ؎

مرگ اک سوتی تھی ورنہ یہ کراہا شب کو ✦ کہ جہاں کو ترے بیمار نے سونے نہ دیا (ناسخ)

کیوں نہ دن رات کراہا کروں میں اے ناسخ
ہوگیا ہے مرضِ عشقِ حسیناں عارض } (")

دردمندوں سے کبھی ضبط فغاں ہوتا ہے
چپکے چپکے ترے بیمار کراہیں کیونکر } (داغ)

یہ کراہا ترا بیمار الم درد کے ساتھ ✦ کسی ہمسائے کو ہمسائے سونے نہ دیا (ظفر)

کراہا کیا درد سے رات بھر ✦ سحر ہوگیا تیرا بیمار چپ (")

اُڑادیتی ہے میری نیند شدت دردِ فرقت کی
کراہا کرتا ہے شب بھر دلِ بیمار پہلو میں } (نمود)

کراہیت (ع) اسم مؤنث:۔ دیکھو (کراہت)

کراہیت کرنا (و) فعل متعدی:۔ گھن کھانا۔ نفرت کرنا ✦

کِرایہ (ف) اسم مذکر:۔ بھاڑا۔ اجورہ۔ مزدوری۔ چوپایوں وغیرہ پر لادنے یا مکان وغیرہ میں رہنے کی اُجرت ✦ کسی چیز کی روزانہ یا ماہانہ اُجرت ✦ (یہ لفظ اصلاً عربی ہے مگر فارسی والے اپنے کلام کی جنس سے تصور کرتے ہیں) ✦

کرایہ اُگاہنا (ہ) فعل متعدی:۔ بھاڑا وصول کرنا۔ بھاڑا لینا۔ روزانہ اُجرت یا ماہانہ اجورہ لے کر جمع کرنا ✦

کرایہ چلانا یا کرایہ پر چلانا (د) فعل متعدی:۔ بھاڑے پر دینا ✦

کرایہ دار (د) اسم مذکر:۔ (۱) کرایہ کے مکان میں رہنے والا شخص ✦ اجورہ دار۔ اسامی ✦ رعیت۔ بھڑیت۔ (۲۔ بازاری) پیٹ کے اندر کا بچہ ✦

کرایہ دار اُترنا (د) فعل لازم:۔ (۱) کسی مکان میں کرایہ دار کا آکر رہنا۔ (۲۔ بازاری) پاؤں بھاری ہونا۔ حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔ امید سے ہونا ✦

کرایہ کرنا (د) فعل متعدی:۔ (۱) بھاڑا ٹھیرانا۔ اجورہ مقرر کرنا۔ (۲) بھاڑے پر لینا ✦

کرایہ کی گاڑی (د) فعل متعدی:۔ وہ پالکی گاڑی جو کرایہ پر چلتی ہے۔ ٹھیکہ گاڑی ✦

کرایہ لینا (د) فعل متعدی:۔ (۱) بھاڑا وصول کرنا۔ بھاڑا اُگاہنا۔ (۲) کرایہ پر لینا۔ اجورہ پر لینا ✦

کرایہ نامہ (ف) اسم مذکر:۔ سرخط۔ وہ کاغذ جو مکان وغیرہ کے لینے کی بابت مالک مکان کی طرف سے یا کرایہ دار کی جانب سے بطور اقرارنامہ لکھکر دیا جائے ✦

کرائے (د) اسم مذکر:۔ (۱) کرایہ کی جمع۔ جیسے آجکل مکانوں کے کرائے چڑھے ہوئے ہیں۔ (۲) حروف وغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں ہائے مختفی کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں ✦

کرائے پر چلانا (د) فعل متعدی:۔ (۱) بھاڑے کو دینا۔ اجرت پر دینا۔ (۲۔ بازاری) خرچی چلانا۔ خرچی پر بھیجنا ✦

کرائے پر دینا (د) فعل متعدی:۔ دیکھو (کرائے پر چلانا نمبر اول) ✦

کرائے دار (د) اسم مذکر:۔ دیکھو (کرایہ دار) ✦

کرائے دار اُترنا (د) فعل لازم:۔ دیکھو (کرایہ دار اُترنا) ✦

کَرب (ع) اسم مذکر:۔ غم واندوہ۔ رنج والم۔ درد۔ دُکھ۔ ایسا غم جس سے دم رُکے۔ بیقراری۔ بےچینی۔ اضطراب۔ بے آرامی۔ مجازاً سختی اور نہایت تکلیف جیسے کربِ موت یعنی موت کی سختی ✦ (اُردو والے آفت و بلا کا مترادف بھی خیال کرتے ہیں) ✦ ؎

تھا سبھی پیش نظر معرکۂ کرب و بلا ✦ صبر میں ثانی ایّوب ہوا خوب ہوا (داغ)

کُربَت (ع) اسم مؤنث:۔ غم واندوہ۔ دُکھ مصیبت ✦ سختی۔ صعوبت ✦

کربرا (ہ) صفت:۔ سیاہ اور سفید ملا ہوا۔ کالے اور دھولے رنگ کا چتکبرا ✦

کربری (ہ) اسم مؤنث:۔ کربرا کی تانیث۔ جیسے کربری ڈاڑھی یعنی ریش سفید وسیاہ ✦

کربلا (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) مرکب از (کرب + بلا) یعنی رنج و آفت کا مقام ✦ اُس بیابان عراق کا نام جہاں امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہ شہید

کرب

ہوئے تھے۔ شہدائے امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ سے تشبیہ دے کر کربلائے معلےٰ کہتے ہیں۔ (۲-۱) وہ جگہ جہاں پر تعزئے دفن کئے جائیں۔ (۳-۱) وہ مقام جہاں پانی میسر نہ آئے (۴- صفت) قلت- توڑا- کمی- قحط جیسے پانی کی کربلا ڈال رکھی ہے۔ (۵-۱) شہدا- گنج شہدا- وہ مقام جہاں بہت سے شہید دفن ہوئے ہوں۔ ع

مرتے نکلے یوں نہ تشنہ دیدار آن کر ✤ تا قاتل کی گلی تھی آگے زمین کربلا تھی (رند)

ہزاروں شہید محبت ہیں دفن ✤ گلی اُس کی ہے کربلا ایک ہے (رند)

کربلا ڈالنا (ہ) فعل متعدی ۔ (عو) نہایت قلت کرنا۔ قحط ڈالنا جیسے پانوں کی کربلا ڈال رکھی ہے۔ مانگو تو کبھی نہیں ملتے ✤

کربلا ہونا (ہ) فعل لازم ۔ (عو) قحط ہونا۔ کمی ہونا ✤ ایسا مقام ہونا جہاں پانی میسر نہ آئے اور نہ کچھ ورہی سے۔ نہایت تکلیف کا مقام ہونا۔ توڑا ہونا۔ نامیسری ہونا۔ ع

ابرو کی دُھن میں چاہ ذقن کا رہا نہ دھیان
پانی کی کربلا ہوئی کعبہ کی راہ میں (ذوق)

کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) کسی بات یا کسی کام کو کر گزرنا۔ کسی کام پر ہاتھ ڈالدینا۔ (۲) خاوند کر لینا۔ (۳) جورو بنا لینا ✤

کرپا (ہ) اسم مؤنث ۔ (ہندو) مہربانی۔ الطاف۔ عنایت۔ دیا۔ نوازش۔ کرم۔ انوگرہ۔ مرحمت ✤

کرپا رکھنا (ہ) فعل متعدی ۔ (ہندو) نظر عنایت رکھنا ✤ مہربانی سے یاد رکھنا۔ اپنی یاد رکھنا ✤

کرپا کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ (ہندو) مہربانی کرنا۔ عنایت فرمانا۔ دینا ✤ عطا فرمانا ✤

کرتا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) کرنے والا۔ بنانے والا۔ (۲) فاعل (دیا کرن میں)۔ (۳) رچنے والا۔ سرشٹی پیدا کرنے والا۔ خالق۔ فاعل حقیقی۔ (۴) مصنّف۔ مؤلف۔ (۵) پتی۔ مالک۔ سوامی جیسے کرتا دھرتا۔ (۶) خاوند۔ خصم۔ میاں۔ شوہر۔ (۷- صفت) تجربہ کار۔ مشاق۔ واقف کار جیسے کرتا اُستاد نکرتا شاگرد ✤

کرتار (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو)۔ (۱) کرنے والا۔ (۲) پیدا کرنے والا۔ خالق۔ کردگار۔ ع

ایک نار کرتار بنائی ✤ سگرے تن پر لالی چھائی
اور کہوں کیا اسکے آگے ✤ نام میں لوں پر بھابی لاگے (پہیلی)

کرتب (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) کرنے کے لائق۔ کرنے جوگ ✤ کام۔ فعل۔ (۲)

کرت

کمال۔ ہنر۔ (۳) سپہ گری کا ہنر۔ فن سپہ گری۔ (۴) چالاکی۔ ہوشیاری۔ عیاری۔ چلتر۔ ع

بدل کے بھیس کو کٹناں کے گھر میں ✤ گئی ہنگام میں ہولی کے میں جب
تو اپنی باجی سے بولی وہ رنگیں ✤ کہ اے بی دیکھو کٹنایں کے کرتب (رنگین)

(۵) شعبدہ کاری۔ طلسم۔ عجیب و غریب کام۔ حیرت میں ڈالنے والا کام۔ حقہ بازی۔ بازیگری۔ نٹ بدیا۔ شعبدہ بازی۔ ع

حسن کے نشہ سے گو مست ہیں آنکھیں لیکن
اپنے کرتب میں ہے ہشیار یہ چتون کی نظر (آتش)

(۶) مشق۔ مزاولت۔ برتاؤ۔ سادھن۔ عمل۔ مہارت۔ ربط۔ جیسے کرتب کی بدیا ہے یعنی ہنر کا اعتبار مشق کرتے رہنے سے ہے۔ (۷) تعلیم۔ عملی شکل ✤

کرتب بدیا (ہ) اسم مؤنث ۔ عملی ہنر۔ تجربہ کار علم ✤

کرتب دکھانا (ہ) فعل متعدی ۔ ہنر دکھانا۔ کمال دکھانا۔ فن سپہ گری ظاہر کرنا ✤

کرتبی- کرتبیا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) مشتاق۔ عامل۔ کرتا ہوا ✤ سپہ گری کے فن میں مشاق و ماہر۔ (۲) شعبدہ گر۔ حقہ باز۔ بھان متی ✤

کرتکا (س) اسم مذکر ۔ تیسرا نچھتر۔ چاند کا تیسرا گھر ✤

کرتوت (ہ) اسم مؤنث و مذکر ۔ (۱) کام۔ دھندا۔ کارج۔ کار۔ فعل۔ عمل۔ افعال جیسے کرنی نہ کرتوت لڑنے کو مضبوط۔ کرنی نہ کرتوت چلیو میرے پوت۔ ع

رام نام کو چھوڑ کے پوجن لگے اب بھوت ✤ تلسی کلجگ کے سمے دیکھو یہ کرتوت (تلسی داس)

لے گئے باغ نہ ہمراہ مجھے ✤ اپنی کرتوت کا پھل پائیگا (شیریں)

(۲) فریب۔ چالاکی۔ عیاری۔ مکاری۔ کرتب۔ چھل۔ چلتر۔ ع

میں دوگانا کے پاس شب جو گئی ✤ کر کے جوگی کا روپ مل کے بھبوت
بولی پہچان کر وہ اسے رنگیں ✤ ہیں نظر میں مری ترے کرتوت (رنگین)

(۳) کار بد و زبون۔ کوتک۔ بُرا کام۔ حرکات ناشائستہ۔ بیجا حرکتیں۔ کلچھن۔ عادت بد۔ ع

بڑا جگرا تیرا انشا ارے تو قہر ہے
کب تلک میں تیرے کرتوتوں کو رکھوں ڈھانپ ڈھانپ (انشا)

(۴) جادو۔ ٹونا۔ سحر ✤ ع

غضب ہے کہ رنگیں کا دل بھی ✤ نیا روز کرتا ہے کرتوت خوجا (رنگین)

کرت

(ہ۔ طنزاً) ناموری یا شہرت کا کام جیسے "دیکھ لی تیرے باپ دادا کی کرتوت"۔

کُرتہ (ف) اسم مذکر۔ قمیض۔ پیراہن + شلوکا۔

کُرتھی (ہ) اسم مؤنث۔ (پوربی) ایک قسم کا اناج جو خشخاش یا کنگنی کی مانند چھوٹا چپٹا ہوتا اور اُسے بجنگر گڑ کی چاشنی میں ملا لیتے اور گزک کی طرح کھاتے ہیں۔ کلتھی۔ کلتھی۔

کُرتی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ایک قسم کا بن آستینوں کا اونچا کرتا جسے عورتیں انگیا کے اوپر پہنتی ہیں۔ نیم تنہ۔ (۲) فوجی وردی کی جاکٹ۔ وردی کا کوٹ۔ جیسے لال کرتی کی پلٹن۔

کرجانا (ہ) فعل لازم۔ تلوار یا کسی ہتھیار کی دھار یا چاقو کا کند ہو جانا۔ دانتے پڑ جانا۔ دھار ٹوٹ جانا جیسے دانت یا چاقو کر جانا۔

سخت جانی اس کو کہتے ہیں کہ میرے حلق پر
خنجر اس سفاک کا مُڑ مُڑ گیا اور کر گیا۔ (کذا)

کرجاوے ڈاڑھی والا پکڑا جاوے موچھوں والا (کذا) کرے کوئی بھرے کوئی۔ یعنی کا قصور اور کوئی ملزم۔ جرم نہ کرنے پر جرم ٹھہرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ (یعنی داڑھی والا آدمی پر اگر اس کا قصور بھی ہو تو کم گمان ہوتا ہے اور جوان پر اگرچہ بے قصور بھی ہو تو جلد احتمال ہوتا ہے اس وجہ سے یہ کہاوت بنگئی۔)

کرچ یا کرَچ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ریزہ۔ خُردہ۔ ذرّہ۔ ٹکڑا۔ پارہ جیسے پتھر کی کرچ۔ عورتیں بکثرت بولتی ہیں۔

کرَچ (مالاباری) اسم مؤنث۔ ایک قسم کی لمبی تلوار جو اکثر فوجی افسروں کے پاس ہوتی ہے۔

(یہ لفظ مالاباری زبان میں کوچ تھا اُس سے کرچ بنالیا۔ ایک لحاظ سے انگریزی کرچ سے بھی خیال کرسکتے ہیں۔ کیونکہ انگریزی زبان میں crutch لاٹھی کو کہتے ہیں۔ اور یہ لمبائی میں اُس سے مشابہ اور سیدھی ہوتی ہے مگر انگریزی میں اس کے لئے کوئی خاص لفظ نظر سے نہیں گزرا۔ sword سورڈ جو تلوار کو کہتے ہیں وہی اسکو بھی کہتے ہیں)۔

کرچھا (ہ) اسم مذکر۔ مرکب از (کر + رکھشا) ہاتھ محافظت۔ ایک ڈنڈی دار ظرف کا نام جو لوہے کا ہوتا اور اُس میں گھی وغیرہ داغ کرتے ہیں۔ پورب میں کرچھل کہتے ہیں۔ فری پان۔

کرچھی (ہ) اسم مؤنث۔ کرچھا کی تانیث۔ چمچہ۔ گھی داغ کرنے کا لوہے یا پیتل کا ظرف۔

کرڑ

کُرُوچھیتر (ہ) اسم مذکر۔ راجہ کرو کے علاقہ کی زمین۔ پاپ دور کرنے والی جگہ۔ وہ مقدس مقام جہاں کوروں اور پانڈوں کی لڑائی ہوئی تھی۔ یہ جگہ دہلی کے قریب واقع ہے۔ چاند گرہن یا سورج گرہن کے روز وہاں بڑا اژدحام ہوتا ہے۔

کرخت (ف) صفت۔ لغوی معنی بے حس و حرکت۔ اصطلاحی سخت۔ کڑا۔

کرختگی (ف) اسم مؤنث۔ سختی۔ کڑاپن۔

کرداں (ہ) اسم مذکر۔ (۱) پچھوائی۔ بٹا۔ (۲) دھڑا۔ پچھوتی۔ کٹوتی۔ (۳) نئی اور پرانی چیز کی قیمت کا فرق یا وہ میل کچیل کا حق جو پرانے برتن لوٹنے برتن سے بدلانے وقت کاٹیں یا وہ حق جو نئے برتنوں میں ٹانکہ وغیرہ کی بابت کم کرکے دام لگائیں۔ اناج وغیرہ کے توڑا کرکٹ کا حق جو وزن میں کم کیا جائے۔

کردار (ف) اسم مؤنث و مذکر۔ (۱) طرز۔ روش۔ طور۔ طریق۔ قاعدہ۔ (۲) شغل۔ کام۔ عمل۔ دھندا۔

نہ گفتار میں انکی کوئی خطا ہے۔ نہ کردار انکا کوئی نامزا ہے۔ (حالی)

(۳) برا بھلا کام کرنا۔ چلن۔ رویّہ۔ عادت۔ خصلت۔ برتاؤ۔ چال ڈھال۔ جیسے ہر شخص کی رفتار و کردار جدا ہے۔

(بعض نے اس لفظ کو کرد یعنی کردن کی ماضی اور آر علامت حاصل بالمصدر سے مثل گفتار۔ رفتار وغیرہ مرکب خیال کیا ہے لیکن اس صورت میں بالفتح ہونا چاہیئے)۔

کردکھانا یا کردکھلانا (ہ) فعل متعدی۔ انجام پر پہنچا دینا۔ کوئی کام بنا کر دکھا دینا۔ تجربہ دکھا دینا۔ عمل کرکے دکھا دینا۔ نقل کو اصل کر دینا۔ وقوع میں لانا۔ کر ڈالنا۔ بہم پہنچا دینا۔

کردگار (ف) اسم مذکر۔ طرز بنانے والا۔ صانع قدرت۔ خالق۔ خدائے تعالےٰ۔ کرتار۔ کنندۂ کار۔ کیونکہ کرد بمعنی کار اور گار بمعنی خداوند آیا ہے۔

کردنی (ف) صفت۔ (۱) کرنے کے لائق۔ کرنے جوگ۔ (۲-۱) کرنی۔ اعمال۔ جیسے کردنی خویش آمدنی پیش۔

کردہ (ف) اسم مفعول۔ کیا ہوا۔ آزمودہ۔ عمل میں لایا ہوا۔ جیسے سفر کردہ۔ کار کردہ۔

کردھنی (ہ) اسم مؤنث۔ (پوربی) کمربند۔ پٹکا۔ آڑبند۔ پیٹی۔

کردیکھنا (ہ) فعل متعدی۔ تجربہ کرلینا۔ آزماکر دیکھ لینا۔ بُرائی بھلائی سے واقفیت پیدا کرلینا۔

کرڑ کرڑ (ہ) اسم مؤنث۔ چرڑ چرڑ۔ کسی چیز کے چٹخنے کی آواز جیسے بھونچال

سے کڑیاں کرکر کر ہو نے لگیں +

کرسٹان (ا) اسم مذکر - عیسائی - کرائیسٹ کا پیرو - کرشچن - کرسٹان نجات دہندہ کا پیرو +

کرسی (ہ) اسم مؤنث - اُپلے کا ٹکڑا - کنڈے کی کور +

کُرسی (ع) اسم مؤنث - (۱) چھوٹا تخت - چوکی - سنگھاسن - (۲) آٹھواں آسمان - (۳) تخت - اورنگ - سریر - سنگھاسن - پاٹ + مسند - گدی - (۴ - و) برابرا درسید ھا خط - اپنے اپنے موقع پر ایک لائن میں - لکھنے میں برابر ایک خط میں جیسے حروف کی کرسی یعنی نشست - موزونی و تسلسل (۵) عمارت کی سطح زمین سے وہ اونچائی جو باہر کا پانی اندر نہ جانے کی غرض سے چھوڑی جاتی ہے - نیو سے اوپر کا حصہ + ستون کی بنیاد - (۶ - و) پیڑھی - پشت - خاندان - (۷ - ا) لکھنؤ کے قریب ایک گاؤں ہے - جو اپنے باشندوں کی بیوقوفی کے سبب شکارپور اور بارہ وغیرہ سے زیادہ مشہور ہے - (۸) زینہ - درجہ - (۹) طبقۂ آسمان - ہر ایک آسمان چنانچہ یہ معنی ظہیر فاریابی اور سعدی کے شعر سے بھی معلوم ہوتے ہیں + ؎

نہ کرسئے فلک نہد اندیشہ زیر پا + تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلاں زند (فاریابی)

چہ حاجت کہ نہ کرسئے آسماں + نہی زیر پائے قزل ارسلاں (سعدی)

کُرسی دینا (ا) فعل متعدی - (۱) مکان کو بلندی دینا - عمارت کو سطح زمین سے اونچا کر کے بنانا - اونچی دہلیز رکھنا - (۲) برابر بٹھانا - عزت کی جگہ بٹھانا - برابر بیٹھنے کی عزت دینا - (۳) تعظیماً کسی کے واسطے کرسی چھوڑ کر کھڑا ہونا - آؤ بھگت اور تعظیم و تکریم سے بٹھانا +

کُرسی کا احمق (ا) اسم مذکر - نہایت احمق - ازحد گاؤدی - بالکل مُورکھ - کرسی قصبہ کا رہنے والا جس طرح شکارپور کے چوتیا مشہور ہیں - اسی طرح کرسی کے احمق +

کُرسی نامہ (ع + ف) اسم مذکر - شجرۂ نسب - سلسلۂ خاندان - نسب نامہ - بنسوالی +

کُرسی نشین ہونا (ا) فعل لازم - (۱) دربار میں کرسی پانا - کرسی پر بیٹھنے کے درجہ کو پہنچنا - مقبول و منظور سرکار ہونا - (۲) ٹھیک بیٹھنا - انتظام کے ساتھ منتظم ہونا - درست ہونا + قابل تسلیم ہونا - مقبول و منظور عام ہونا - جیسے بات کا کرسی نشین ہونا - ہم سلک و ہم سلسلہ ہونا +

کرسیوا تو کھا میوہ (ا) کہاوت - خدمت کر اور عظمت پا - محنت کا ثمرہ

راحت ہے +

کرشٹان (ا) اسم مذکر - دیکھو (کرسٹان) +

کرشٹان کرنا (ا) فعل متعدی - عیسائی بنانا - مسیحی دین میں لانا - بپتسما دینا - اصطباغ دینا - دین نصارا میں ملانا +

کرشٹان ہونا (ا) فعل لازم - مسیحی دین میں آنا - عیسائی بننا - اصطباغ لینا +

کرشٹانی (ا) صفت - کرشٹان کا + عیسائی - مسیحی +

کرشٹانی جوتا (ا) اسم مذکر - منڈا جوتا - انگریزی جوتا - بُوٹ + گُرگابی +

کرشٹانی (ا) اسم مؤنث - کرشٹان کی بیوی یا کرشچن عورت +

کرشٹین (ا) اسم مؤنث - مصغر بالتحقیر کرشٹان +

کرِشمہ (ف) اسم مذکر - (۱) آنکھ کا اشارہ - بھوں کا اشارہ - جھانولی - آنکھ کی جھپکی - غمزہ + عشوہ + ناز نخرہ - اشارات و نکایات ؎

سنیں سرگوشیاں غیروں سے اشارے دیکھے
آج آنکھوں سے کرشمے ترے سارے دیکھے (بحر)

(۲ - ا - مجازاً) کوئی تعجب انگیز بات - شعبدہ طلسم - انوکھی اور حیرت انگیز بات جیسے "بھان متی کا تماشا" ؎

لڑتے ہیں میکدہ میں آج جو یوں شیشہ و ساغر
کرشمہ چشم ساقی نے دکھایا کچھ نہ کچھ ہوگا - (ظفر)

(۳) اعجاز - تصرف - معجزہ - کرامات - خرق عادت - پرچہ - (۴ - ا) علامت - نشان - اشارہ - جلوہ - ظہورا ؎

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی + صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی + تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ + کرشمہ اک اُنکی جہالت کا تھا وہ (حالی)

کرشمہ دکھانا (ا) فعل متعدی - کوئی کرامات یا معجزہ دکھانا - پرچہ دینا + کوئی عجیب و حیرت انگیز بات کرنا +

کرِشن (ہ) صفت - (۱) سیاہ + کالا + سانولا - اندھیرا - اُجالا کا نقیض - تاریک جیسے کرشن پکش یعنی اندھیرا پاکھ - (۲ - اسم مذکر) وشنو کا آٹھواں اوتار - کنہیا جی - باسدیو جی کے بیٹے اور راجہ کنس کے بھانجے کا نام +

کرشن پکش یا پکھ (ہ) اسم مذکر - اندھیرا پاکھ - بدی - چاند کے اخیر

دن جن میں اول اندھیرا رہتا ہے۔ وہ پندرھواڑا جس میں چاند گھٹتا جاتا ہے +

کرشن جٹا (ہ) اسم مؤنث۔ بالچھڑ۔ سنبل الطیب۔ جٹاماسی +

کرشن رلیلا (ہ) اسم مؤنث۔ رہس۔ راس۔ کرشن جی کے کھیل تماشے +

کرفس (ع) اسم مؤنث۔ ایک قسم کی اجوان۔ تخم بنگ۔ اجمود۔ خراسانی اجوان جس کے کھانے سے بچھو کا کاٹا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجے میں باردویابس +

کرک (ہ) اسم مذکر۔ ریگیتوں میں، درد۔ پیڑ۔ دکھ۔ تکلیف۔ ٹیس۔ کسک۔ ع

بابل بید بلت کے پکڑ دکھائی بانھہ + بورا بید جانے نہیں کرک کلیجے ماتھہ (دوہا)

کرک (س) اسم مذکر۔ (۱) کیکڑا۔ خرچنگ۔ سرطان۔ گیگٹا۔ (۲) برج سرطان۔ چوتھی راس +

(منطقۃ البروج یا راس منڈل میں ایک نشان جو موسم گرما میں گردش آفتاب کی شمالی حد کو ظاہر کرتا ہے) +

کرکٹ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کوڑے کا مترادف خس و خاشاک۔ گھاس۔ پھونس۔ (۲-پورب) دیکھو کرک بمعنی کیکڑا +

کرکٹ (انگلش Cricket) اسم مذکر۔ گیند بلا۔ چوگان بازی۔ گوے چوگان۔ گیند بلے کا کھیل +

کرکچ (ہ) اسم مذکر۔ سمندری نمک جو بخارات آبی سے پیدا ہوتا ہے +

کرکرا (ہ) صفت۔ کنکریلا۔ ریگ آمیز۔ خاک آمیز۔ ریتیلا۔ کھس کھسا۔ جیسے چھنا چھانو اُتنا کرکرا۔ ع

سرمہ ڈالوں کرکرا انجن دیا نہ جائے + جن نینن میں پی بسے دوجا کب سمائے (دوہا)

کرکرا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) کسی چیز میں ریت ملا دینا۔ (۲) بگاڑنا۔ لطف کھونا۔ بدمزہ کرنا۔ بھنگ ڈالنا۔ کھنڈت کرنا جیسے "سارا مزہ یا سارا عیش کرکرا کر دیا +

کرکرا (ہ) صفت۔ خستہ۔ بھربھرا۔ گھی میں تلا ہوا۔ کرارا +

کرکراہٹ (ہ) اسم مؤنث۔ کرکراپن۔ دانت کے تلے کنکریلی چیز کے بولنے کی آواز۔ ریتلاپن +

کرکری (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) پیچش۔ مروڑا۔ (۲) گھوڑے کی بدہضمی۔ تخمہ۔

حمر الفرس۔ ایک مرض کا نام جس میں گھوڑے کا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔

(۳-ف) نرم (۱) ملائم ہڈی جو چبائی جاسکے جیسے کان یا شانے کی پتلی ہڈی کرکرانک بھی فارسی میں آیا ہے چپنی ہڈی + (۴) صفت بھربھری۔ خستہ۔ کراری +

کرکری اٹھنا (ہ) فعل لازم۔ (ہندو) (۱) مروڑا اٹھنا۔ پیچ و تاب ہونا۔ پیٹ میں درد ہونا۔ (۲) گھوڑے کو تخمہ ہونا۔ گھوڑے کا پیشاب بند ہو جانا +

کرکری ہڈی (ہ) اسم مؤنث۔ نرم اور ملائم ہڈی جو نرم کر کے کھائی جائے۔ مثل ہے یہ ڈلی چکنی کی باجی + (ع) چپنی یہ ہڈی کرکری ہے (رنگین)

کرکری (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) خاک آمیز چیز۔ کنکریلی چیز۔ (۲) ہیٹی۔ زبونی۔ ذلت۔ خواری جیسے "آج ان کی بڑی کرکری ہوئی"۔ (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ نوٹ از تماشں۔ ع

نظر آتا ہے یہ اُس کے تماشے حسن کا عالم
کہ سب کہتے ہیں پردہ کرکری کا اسکی چلمن کو (رنگین)

کرکری ہونا (ہ) فعل لازم۔ ہیٹی ہونا۔ ذلت ہونا۔ خواری ہونا۔ بگاڑنا۔ جھڑنا۔ ع

کرکری ہو گئی بدگویوں کی شیخی ساری + امتحاں کر کے اگر میں نے ظفر کو چھانا (ظفر)

کرکری خانہ (ا) اسم مذکر۔ وہ مکان جہاں جھاڑ فانوس اور شیشے وغیرہ کا سامان رہے + پڑا اور اترا ہوا اسباب رہنے کا مکان۔ اسباب ردی کا مکان۔ کاٹ کباڑ رکھنے کی جگہ +

کرکسا (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندو گنوار) لڑاکا عورت۔ جھگڑالو عورت۔ کلکل رکھنے والی عورت۔ لڑاکا عورت جیسے

جس گھر ہووے کرکسا ناری + اُس گھر ہووے دن دن کھواری (خواری)

کرکل (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندو) کرکراپن۔ کرکراہٹ۔ مٹی یا کنکر کی آمیزش +

کرگدان (ف) اسم مذکر۔ گینڈا۔ کرگ۔ ہاتھی کی مانند ایک جانور کا نام جس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں۔ ع

کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی + اپنے قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہے (ناسخ)

کرگس (ف) اسم مذکر۔ گدھ۔ کیگراج +

کرگزرنا (ہ) فعل لازم۔ کر ڈالنا۔ کر کے چھوڑنا۔ بن کئے نہ ہٹنا۔ اپنی ہٹ سے باز نہ آنا۔ کرلینا + ع

غرض اپنی سی وہ تو کر گزرا ہو گئی رات اور مینہ نہ کھلا (سودا)

کرگہ (ف) اسم مذکر ۔ کارگاہ ۔ وہ گڑھا جس میں جولاہے بیٹھکر کپڑا بنتے ہیں۔ فارسی میں پاچال عربی میں منسج کہتے ہیں۔ کارخانہ جولاہاں جیسے "کرگہ چھوڑ تماشے جائے ۔ ناحق چوٹ جولاہا کھائے" پنجابی کھڈی ۔ ؎

کرگا بیچ جولاہا سوہے بل پہ سوہی مالی ۔
پھوجاں بیچ سپاہی سوہے باگان سوہی مالی

کرگھنا (ہ) فعل متعدی ۔ (ہندو) ہاتھ پکڑنا ۔ بیاہ میں دُلھن کا ہاتھ پکڑنا ۔ بیاہ کرنا ۔ ہمدرد و حامی بننا ۔

کَرَم (ع) اسم مذکر ۔ (۱) بزرگواری ۔ عزیزی ۔ (۲) ہمت ۔ مردمی ۔ جوانمردی (۳) سخاوت ۔ بخشش ۔ دان ۔ پن ۔ جود ۔ داد و دہش ۔ ؎

لیتے ہیں ثمر شاخ ثمردار کو جھکا کر ۔ جھکتے ہیں سخی وقت کرم اور زیادہ (ذوق)

(۴ ۔ مجازاً) عنایت ۔ مہربانی ۔ تلطف ۔ کرپا ۔ دیا ۔ شفقت ۔ ؎

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
اور اس پہ بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بُت سے خدا سمجھے

کہا میں کہ بھرتا ہوں دم آپکا ۔ لگا کہنے صاحب کرم آپ کا (حسن)

کرم پیشہ (ع + ف) صفت ۔ داتا ۔ سخی ۔ لکھ بخش ۔

کرم کرنا (ا) فعل متعدی ۔ (۱) عنایت فرمانا ۔ نوازش کرنا ۔ مہربانی کرنا ۔ کرپا کرنا ۔ دیا کرنا ۔ ؎

اُسکی تعریف جو کرتا ہوں تو کیا کہتا ہے ۔ چپکے بس رہئے کرم کیجے نہ مجھپر اپنا (جرأت)

پسند یار جو آتا تو نذر تھا یہ بھی ۔ کرم کیا کہ مرا دل مجھے معاف کیا
خدا کے واسطے ابر کرم کرم تو نکر ۔ کہ میں غریب ہوں اور گھر مرا ٹپکتا ہے

(۲) قدم رنجہ فرمانا ۔ تشریف لانا ۔ ؎

دوستو چوری سے بھی رات اُنکا آنا تنگ ہے
پاؤں میں مہندی لگی ہے یاں کرم کیونکر کریں

کرم کیا ہے جو اے برق ادھر تو پورا کر ۔ مجھے بھی پھونکتی جا میرے آشیاں کیطرح (امیر کھنڈی)

(۳) فضل کرنا ۔ رحم کرنا ۔ جیسے "خدا اپنا کرم کرے" ۔

کِرم (ف) اسم مذکر ۔ کیڑا ۔ پلو ۔ مکوڑا ۔ پتنگا ۔

کِرم پیلہ (ف) اسم مذکر ۔ ریشم کا کیڑا ۔

کِرم خوردہ (ف) صفت ۔ کیڑ کھایا ۔ گھن کھایا ۔ گھن لگا ہوا ۔ ڈنک لگا ہوا ۔ پُرانا ۔ بوسیدہ ۔ کہنہ ۔

کَرم (س) اسم مذکر ۔ (ہندو) (۱) کام ۔ دھندا ۔ کار ۔ کاج ۔ (۲) دھرم

کے متعلق کام ۔ ثواب کا کام جیسے جگ ۔ ہوم ۔ دان وغیرہ ۔ مسلمانوں کے ہاں جیسے قربانی ۔ ولیمہ وغیرہ ۔ (۳) پہلے جنم کا کیا ہوا ۔ پہلے جنم کے کئے ہوئے کام کا پھل ۔ (۴ ۔ عو) بھاگ ۔ قسمت ۔ نصیبا ۔ تقدیر ۔ پرالبد ۔ بخت ۔ ؎

کاغذ ہو تو بانچ لوں کرم نہ بانچا جائے ۔ تنکا ہو تو توڑ دوں پریت نہ توڑی جائے (دوہا)

جیسے "اُتر جاؤ کہیں وہی کرم کے لچھن ۔ جنم کے ساتھی سب میں کرم کا ساتھی کوئی نہیں" ۔ (۵) پیشہ ۔ حرفہ ۔ کسب جیسے چاروں کا کرم یہ ہے ۔ (۶) فرض ۔ واجب ۔ (۷) مفعول ۔

کرم باچیک (ہ) اسم مذکر ۔ فعل مجہول ۔

کرم بھوگ (ہ) اسم مذکر ۔ پہلے جنم میں کئے ہوئے کام کا پھل بھلائی بُرائی کا نتیجہ ۔ قسمت کے لکھے کا ثمرہ ۔

کرم بھوگنا (ہ) فعل متعدی ۔ تقدیر کا لکھا پورا کرنا ۔

کرم پھوٹنا (ہ) فعل لازم ۔ (عو) ۔ (۱) کرم ہین ہونا ۔ بدنصیب ہونا ۔ تقدیر کا برگشتہ ہونا ۔ ادبار یا بداقبالی کا سامنا ہونا ۔ زمانہ کا نامساعد ہونا (۲ ۔ عو) بیوہ ہونا ۔ بدھوا ہونا ۔ رانڈ ہونا ۔ (۳ ۔ عو) بری جگہ شادی ہونا بُرے کے پلے بندھنا جیسے "اُس کی بیٹی کے تو کرم پھوٹ گئے" ۔

کرم ریکھ یا کرم ریکھا (ہ) اسم مؤنث ۔ نوشتۂ ازلی ۔ تقدیر کا لکھا ۔ جیسے "کرم ریکھ اَمِٹ ہے" ۔

کرم سینک (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) ۔ (۱ ۔ ظرافتاً) حقہ ۔ چلم کا پیالہ ۔ (۲ ۔ حقارتاً) کم گھی کے پکے ہوئے سخت پراٹھے جو مشکل سے کھائے جاتے ہیں ۔

کرم کا بلیا (ہ) صفت ۔ (۱) نصیبے کا زور آور ۔ زبردست نصیبے والا ۔ قسمت کا بادشاہ ۔ (۲ ۔ طنزاً) بدنصیب ۔ کرم ہین ۔ بدقسمت ۔

کرم کا دھنی (ہ) صفت ۔ دیکھو (کرم کا بلیا) ۔

کرم کارک (س) اسم مذکر ۔ مفعول یا مفعول ثانی ۔

کرم ہین (ہ) صفت ۔ بدنصیب ۔ بدبخت ۔ کرم کا ہیٹا ۔ بدطالع ۔ بداختر ۔ کم بخت جیسے "کرم ہین کھیتی کرے ۔ بیل مرے یا سوکھا پڑے" ۔

کُرم کُرم (ہ) اسم مؤنث ۔ کسی کراری یا بھربھری چیز کے کھانے کی آواز جیسے مرمروں کے کھانے کی آواز ۔ پاپڑوں کے کھانے کی آواز وغیرہ ۔

کِرمکِ شب تاب (ف) اسم مذکر ۔ رات کو چمکنے والا چھوٹا کیڑا ۔ جگنو ۔ پٹ بیجنا ۔ ؎

کبھی جو کوئی چمکتا ہے کرمکِ شب تاب ✦ سمجھتے ہیں اُسے مرغانِ شاخسار چراغ (ناظم)

کرم کلّا (ا) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی گوبھی جس میں پھول نہیں ہوتا۔ عربی میں کرنب۔ فارسی میں کلم۔ مزاجاً اول درجہ میں گرم دوم میں خشک ✦

کرُمل (ہ) اسم مذکر۔ (لکھنؤ) کن پیڑے کا نوک نیچے کا ورم۔ کران مول ✦

کرموں کو رونا (ہ) فعل لازم۔ (۱) اپنی بدنصیبی کا ماتم کرنا۔ قسمت کو رونا۔ نصیبوں کو پیٹنا۔ (۲) افسوس کرنا۔ پچتانا۔ رونا پیٹنا ✦

کرمی (ہ) اسم مذکر:۔ پورب کے ہندو زمینداروں کی ایک ذات کا نام ✦

کرن (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) آفتاب کے شعاعی خطوط۔ شعاعِ آفتاب۔ قرن الشمس۔ رشم۔ سورج کا تیج ✦ چاند کا پرکاش۔ شعاع قمر ؎

طرّۂ زر کا ترے ہے یہ پھبن کا عالم ✦ جیسے ہو صبح کو سورج کی کرن کا عالم (رنگین)

تھی عجب نوشہ کے منہ پر رات سہرے کی پھبن
وصف میں ہر سلک در کے میں لگاؤں کیا سخن
کہکشاں قربان وصدقے انجم چرخِ کہن
آفتاب خاوری جوں صبح چھوڑے ہے کرن
عارضِ روشن پہ یوں مقیش کے چمکے تھے تار
(مغفور)

بنّے مکھ دیکھ تیری بنو ہے سہاگ بھری
تاروں بھینی رات رہے رہیو جیسے چندر کی کرن کھڑی
(دوہا)

(۲) تارِ مقیش۔ وہ روپہلی یا سنہری گوٹے کے تار جو اکثر بھاری دوپٹوں کے آنچلوں یا ٹوپی کی باڑ پر لگائے جاتے ہیں ؎

چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں سے ✦ پاپوش میں لگاؤ کرن آفتاب کی (ناسخ)

کَرَن (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو)۔ (۱) کان۔ گوش۔ سمع۔ سرون۔ (۲) کشتی کی پتوار۔ کردال۔ سکّان۔ دنبالۂ کشتی۔ (۳) مثلث کا قاعدہ ✦ مربع یا متوازی الاضلاع کا وتر۔ آدھ کاٹ یا قطر۔ (۴) مفعول لہ۔ (۵) دو رکن کا ایک ہندی وزن۔ (۶) کُنتی کا بیٹا جو سورج کے نطفہ سے مانا گیا ہے۔ راجہ کرن ✦

کرن پھول (ہ) اسم مذکر۔ کان کے ایک زیور کا نام۔ گوشوارہ۔ آویزۂ گوش ؎

کانوں میں ترے دیکھکے سونے کے کرن پھول ✦ اے سروِ رواں بھولگئے مرغ چمن پھول (آتش)

گل خورشید جوں خور کے تکے عارض کی جانب کو
کرن پھول اس روش سے ہے یہ تیرے کان کے آگے
(یقین)

کرن کا پہرا (ہ) اسم مذکر:۔ راجہ کرن کا وہ وقت جو سورج سے نکلنے سے پہلے پہلے داد و دہش میں صرف ہوتا تھا ✦ نور کا تڑکا۔ علے الصباح۔ تجرِ دم جیسے ؎

بھورے ہی بھورے کرن کے پہرے ایسے دھیٹ سے یہ کام
کا گریا سوری چھولتی ہے ترکوائے مورے رام

کرن مُول (ہ) اسم مذکر:۔ (پورب) دیکھو کرن مل ✦

کرنا (ہ) فعل متعدی ہے (۱) کردن یا نمودن کا ترجمہ۔ بنانا۔ انجام کو پہنچانا۔ بجا لانا۔ عمل میں لانا ✦ نمٹانا۔ بنٹانا (۲) مارنا۔ چلانا جیسے بتیا کرنا۔ وار کرنا۔ دو دو ہاتھ کرنا۔ (۳) انتظام یا بندوبست عمل میں لانا جیسے ایسا کرو کہ سب قرضہ اُتر جائے۔ (۴) شغل میں رہنا۔ شغل رکھنا جیسے آجکل کیا کرتے ہو؟ (۵) بس میں لانا۔ قابو میں لانا جیسے ؎ یا کسی کے ہو رہو۔ اور یا کسی کو کر رکھو (۶۔ ہندو) خاوند بنانا۔ شوہر بنانا۔ خصم کرنا۔ اوڑھنا ڈالنا۔ بیوہ کا کسی سے شادی کر لینا ؎ دھوبی چھوڑ سقہ کیا رہی خصر کے گھاٹ ✦ اماں نے کیا کہا بیٹی نے کیا دو ہار (کہاوت) (۷۔ ہندو) گھر میں ڈالنا۔ مدخولہ بنانا۔ بیوی بنانا جیسے اُس نے فلاں عورت کو کر لیا۔ (۸۔ عو) جادو ڈالنا۔ ٹونا کرنا۔ افسوں کرنا۔ جیسے اُس پر تو کسی نے کچھ کر دیا (۹) کوئی کارخانہ یا کاروبار کھولنا جیسے دوکان کرنا۔ کارخانہ کرنا۔ جیسے تم بھی کچھ کر بیٹھو۔ خالی رہنے سے اچھا ہے (۱۰) حل کرنا۔ نکالنا جیسے دو گھنٹے میں ایک سوال کیا تو کیا ناک کیا۔ (۱۱۔ بقال) پھٹکنا۔ بنانا۔ چننا۔ جیسے پیسنی کری دھری ہے (۱۲۔ ہندو) سُلگانا۔ بنانا۔ جلانا جیسے آگ کرنا۔ (۱۳۔ ہندو۔ عو) پکانا۔ ریندھنا۔ پونا۔ جیسے دال کرنا۔ بھات کرنا۔ روٹی کرنا وغیرہ (۱۴۔ ہندو۔ عو) بال سنوارنا۔ چوٹی گوندھنا جیسے سر کرنا۔ کنگھی کرنا۔ (۱۵) بڑھانا۔ زیادہ کرنا جیسے عزت کرنا۔ آدر کرنا (۱۶۔ ہندو) باندھنا۔ کسنا جیسے دھوتی کرنا۔ لنگوٹ کرنا (۱۷) ٹھہرانا۔ مقرر کرنا۔ چکانا۔ معین کرنا۔ جیسے دس روپے روز پر مکان یا گاڑی وغیرہ کو کر لیا۔ (۱۸۔ بازاری) کام بنانا۔ مجامعت کرنا جیسے مفت کا کرنا اور دوسرے جانا (۱۹۔ بازاری) گھسانا۔ دخول کرنا۔ اندر پہنچانا (۲۰۔ ہندو) رکھنا۔ دھرنا۔ ڈالنا۔ بھرنا جیسے اس کا پانی اُس میں کردے (۲۱۔ ہندو) بجھانا۔ گل کرنا۔ چراغ کو ہاتھ دینا۔ چراغ بڑھانا یا بڑا کرنا جیسے ابھی سے دیا کر دیا (۲۲۔ ہندو) جلانا۔ روشن کرنا۔ جیسے چراغ بتی کرنا (۲۳۔ قصاب) کاٹنا۔ ذبح کرنا جیسے بکری کی ہے؟ بھیڑ کی ہے؟ وغیرہ (۲۴) ہاتھ لگانا۔ شروع کرنا۔ کام چھیڑنا (۲۵۔ ہندو) ہلانا۔ ڈُلانا۔ جھلنا جیسے پنکھا کرنا

(مرکب ہوکر یہ لفظ بہت سے معنوں میں آتا ہے) +

کرنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) دعا کرنا۔ کھنڈ ہونا۔ کھنڈا ہونا۔ کند ہونا۔ کنارہ جھڑنا۔ دانتے پڑنا (۲) شرمانا۔ شرمندہ ہونا۔ لجانا۔ کنیانا جیسے "وہ ۔ ۔ سے کرتے ہیں" +

کرنٹا (ہ) اسم مذکر ۔ کران کی تصغیر بالتحقیر۔ کشتان۔ کشتین +

کرنجا (ہ) صفت ۔ نیلی پتلی کا۔ ازرق چشم۔ بلی کی سی آنکھوں والا۔ کیرا +

کرنجوا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جس کا رنگ خاکی ہوتا ہے (۲) خاکی رنگ۔ کرنجوے کا سا رنگ۔ ایک قسم کا ہنجنی رنگ جو ماجو۔ کسیس۔ پھٹکری اور ناسپال کی آمیزش سے بنایا جاتا ہے +

کرنجی آنکھ (ہ) اسم مؤنث ۔ چشم ازرق۔ نیلی آنکھ۔ کیری آنکھ ۔ ؎

اے صنم تیری کرنجی آنکھ سے ثابت ہوا
رنگ اُڑ جاتا ہے روے مردم بیمار کا (ناسخ)

کرنڈ (ہ) اسم مذکر ۔ ایک قسم کا مصالح سے بنایا ہوا پتھر جو نگینے وغیرہ کے گھسنے اور چھری بنانے ہتھیار تیز کرنے کے کام میں آتا ہے۔ ؎

یہ باڑ میری کاٹکے وہی کس نے اس قدر
جو تم رگڑ رہے ہو سر دہی کرنڈ پر۔ (ذوق)

کرنڈی (ہ) اسم مؤنث ۔ سر کی چادر۔ کچے ریشم کی بنی ہوئی لنگی +

کرنی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) فعل۔ کام۔ اعمال جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ کرنی کا پھل ہے۔ اس معنی میں کرنے سے مشتق ہے (۲) ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا۔ چونہ وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ اور کہگل کرتے ہیں ۔ گل مالہ۔ اندایہ۔ ؎

جب راج نے قضا کے کرنی پسولی اُنکی
اِک اینٹ بھی نہ پائی ہرگز کسی مکان کی
رنگیں محل سنہرا پُر زر رہا تو پھر کیا (نظیر)

(اس کا مادہ کر بمعنی ہاتھ ہے کیونکہ اُس سے ہاتھ کی بجاے کام لیا جاتا ہے۔ لفظ نی نسبت کے واسطے آگیا ہے) +

کرنیل (انگلش) Colonel کرنل۔ اسم مذکر ۔ رجمنٹ کا اعلےٰ افسر۔ سرتیپ لشکر +

کروا (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) مٹی کا ٹونٹی دار برتن۔ بدھنا۔ لوٹہ + چھوٹا گھڑا۔ ٹھلیا +

کرواچوتھ (ہ) اسم مؤنث ۔ (ہندو) ہندؤں کے ایک تہوار کا نام جو کاتک کی چوتھی تاریخ ہوتا اور اُس میں سہاگنیں برت رکھکر پانی کے بھرے کروے کو پوجتی ہیں +

کروانا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) کوئی کام درست کرانا۔ کام بنوانا۔ کام لینا۔ (۲۔ عوام) مجامعت کرنا۔ لگوانا۔ وہ کام کرانا +

کرّوبی (ع) اسم مذکر ۔ مقرب فرشتہ۔ اعلےٰ درجہ کا فرشتہ +

کرّوبیاں (ف) اسم مذکر ۔ (کرّوبی کی جمع بقاعدۂ فارسی) فرشتگان مقرب اعلےٰ درجے کے فرشتے + ؎

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو + ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں (لا اعلم)

کروت (ہ) اسم مذکر ۔ بڑا آرا۔ ارّہ کلاں۔ کرانت۔ لکڑ چیرنے یا تختے کاٹنے کا ایک دانتے دار اوزار +

کروٹ (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) پہلو۔ جنب۔ بیٹھنے کی دونو طرف میں سے ایک طرف۔ پاسا۔ ؎

ترے بیمار کا یہ حال ہے اب ناتوانی سے۔
کہ کروٹ اے مسیحا ہے زباں پھیری نہیں جاتی (ناظم)

کھسک جاتا ہے جب مخمل کا تکیہ اپنے پہلو سے
تو یاد آتی کسی کی وہ مزے کی مجھکو کروٹ ہے (ذوق)

(۲) جانب۔ طرف۔ رُخ۔ بغل۔ بل۔ جیسے "دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"۔ (۳) طرح۔ طور۔ ڈھنگ۔ طرز۔ طریق + ؎

لپٹ کے یار سے سوتا ہوں مانگتا ہوں دعا
تمام عمر یہ یارب ایک کروٹ ہو۔ (؟)

کروٹ بدلنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) پہلو بہ پہلو غلطیدن کا ترجمہ۔ ایک پہلو سے دوسرے پہلو لیٹنا۔ لیٹنے کا رُخ بدلنا + ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر لٹا دینا بشرطیکہ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے دیر ہوئی ہو۔ ؎

جوں نکہت گل جنبش ہے جی کا نکل جانا
اے بادِ صبا میری کروٹ تو بدل جانا۔ (مومن)

(۲) انقلاب ہونا۔ پلٹی کھانا۔ زمانہ کا پھر جانا۔ ؎

یار ہم سے نہ کبھی آکے ہوا ہم بستر + کروٹ ایسی نہ زمانے کو بدلتے دیکھا (لا اعلم)

(۳) مخالف سے جا ملنا۔ فریق ثانی کی طرف ہو جانا +

(یہ معنی عام نہیں ہیں)۔

کروٹ لینا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) اِس پہلو سے اُس پہلو ہونا۔ پہلو کے بل سونا۔ رُخ بدلنا۔ سمت بدلنا۔ پیٹھ موڑنا۔ مُنہ پھیرنا۔ ع

جہاں سے لیتے ہیں کروٹ عدم کو چلتے ہیں
مکانِ عشق کے بیماریوں بستے ہیں

یار ستا نہیں مُنہ کرکے ہماری جانب * کبھی کروٹ نہیں لیتا ہے مقدر اپنا (بحر)

(۲) انقلاب اختیار کرنا۔ رُخ پلٹنا۔ پلٹی کھانا۔ دگرگوں ہونا *

کروٹ نہ لینا (ہ) فعل متعدی۔ خبر نہ ہونا۔ بالکل بے خبر رہنا۔ بھول کر یاد نہ کرنا * واپس نہ پھرنا۔ سفر سے واپس آنے کا ارادہ نہ کرنا *

کروٹوں (ہ) اسم مذکر۔ کروٹ کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے کی صورت میں بنجاتی ہے *

کروٹوں میں رات کاٹنا (ہ) فعل متعدی۔ بیقراری اور اضطراب سے شب بسر کرنا۔ بے چین رہنا *

کروٹوں میں رات کٹنا (ہ) فعل لازم۔ بیقراری اور بےچینی میں شب بسر کرنا۔ تڑپ کر رات گزرنا۔ ع

تجھ بن رہا یہ آہ میں بےکل تمام رات
تا صبح کروٹوں میں کٹی کل تمام رات

کروٹیں (ہ) اسم مؤنث۔ کروٹ کی جمع *

کروٹیں بدلنا (ہ) فعل متعدی۔ گھڑی گھڑی کروٹ لینا۔ گھڑی کوئی۔ کبھی اِس طرف کی کروٹ لینا کبھی اُس طرف کی۔ (مجازاً) بستر پر بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ بیکل اور بےچین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ آرام سے نہ سونا۔ ع

خیالِ خواب کہاں سوزِ غم سے جلتے ہیں * تمام رات پڑے کروٹیں بدلتے ہیں (جرأت)

کیوں نہ پیہم بےکلی سے کروٹیں بدلا کروں۔
جائے گل کس رات کانٹے میرے بستر میں نہیں

تمام شب کروٹیں بدلنا تمام دن دست حیف ملنا
بس اب رہا ہے یہ دم نکلنا قریب وہ دن بھی آچکے ہیں

کروٹیں لینا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (کروٹیں بدلنا) * ع

بسترِ گل پر جو تونے کروٹیں لیں رات کو
عطر آگیں ہو گئے اے گلبدن سب پس کے پھول

نہ تھا شب بسترِ گل لوٹتا تھا بلکہ اخگر پر
ترے بن کروٹیں خاک اے بتِ گلفام لیتا تھا

کرودھ (س) क्रोध اسم مذکر۔ کوپ۔ غصہ۔ خشم۔ غضب۔ خفگی۔ طیش۔ عتاب *

کرودھی (ہ) صفت۔ غصیلا۔ غصہ ور۔ غضبناک۔ غضبی *

کروڑ (ہ) صفت۔ سو لاکھ کی تعداد .... اکوٹی *

کروڑپتی (ہ) اسم مذکر۔ کروڑ روپے کی ساکھ والا۔ ایک کروڑ کا مالک ساہوکار۔ بڑا بھاری مالدار *

کروڑ کی ایک (ہ) محاورہ۔ وہ بات جو کروڑ باتوں کا خلاصہ ہو۔ نہایت تجربہ کی بات۔ دلیل ساطع۔ برہان قاطع۔ نہایت پکی بات * از حد کھری اور بےلاگ بات۔ کھری تل۔ ع

بات سن پائیں گر مروڑ کی ایک * کہہ دیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک (ظفر)

کروڑوں (ہ) اسم مذکر۔ کروڑ کی جمع * بےشمار۔ ع

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

کرّوفر (ف) اسم مؤنث۔ شان وشوکت۔ دھوم دھڑکا۔ رعب داب * دھوم دھام۔ ٹھاٹ باٹ۔ تزک واحتشام۔ شکوہ۔ جلوہ۔ ع

شوق گر قلیاں کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ
اے مرے سلطانِ خوباں شب کو کروفر سیت

کروفر سے یا کروفر کے ساتھ (ہ) تابع فعل۔ دھوم دھام اور ٹھاٹ باٹ سے۔ نہایت تزک واحتشام سے۔ شان وشوکت کیساتھ *

کروندا (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو)۔ (۱) کمکروندا۔ ایک سُرخ و سفید رنگ کے ترش پھل کا نام جس کا اچار پڑتا ہے۔ (۲) کان کے پاس کی گلٹی۔ غدود *

کُروہ (ف) اسم مذکر۔ کوس۔ چار ہزار گز زمین کی مسافت۔ بعض کے نزدیک تین ہزار گز کا بُعد *

کُرَوی (ع) صفت۔ گول۔ کُرہ کی شکل پر۔ مدوّر۔ دائرہ نما *

کُرہ (ع) اسم مذکر۔ گیند۔ گولا۔ ہر ایک گول چیز *

کُرۂ آب یا ماء (ع + ف) اسم مذکر۔ پانی کی سطح جو زمین کے کُرہ کے ساتھ داخل کرہ ہے۔ وہ پانی جس نے زمین کو گھیر رکھا ہے *

کرۂ ارض یا زمین (ع) اسم مذکر۔ زمین کا گولہ۔ تمام زمین جو گیند کی شکل پر ہے۔

کرۂ باد یا ہوا (ع+ف) اسم مذکر۔ ہوا کا تمام مجموعہ جو زمین کے چاروں طرف کئی کوس تک بلند گھرا ہوا ہے۔ زمین کے گرداگرد کی ہوا۔

کرۂ فلکی (ع) اسم مذکر۔ اکاس گولہ۔

کرۂ نار یا آتش (ع+ف) اسم مذکر۔ سب سے اونچا آسمان جسکی نسبت قدما کا خیال تھا کہ خاص آگ رہتی ہے۔ اس کرہ کو قدمائے صنوبری خیال کیا ہے اور دلیل اُس پر یہ لائے ہیں کہ آگ جلتے وقت اسی طرح کی شکل اپنے کرہ کے موافق بناتی ہے۔ مگر اس صورت میں لفظ کرہ کے معنی سے یہ لفظ علیحدہ ہو جاتا ہے۔

گھر ہے مجھ سوختہ جان کا کرۂ نار کے پاس
طائر اُڑتا نہیں ہو کر مری دیوار کے پاس

کُرّی (ہ) صفت۔ (پورب) کرکری۔ خستہ۔ چبنی۔ جیسے کُرّی ہڈی یعنی چبنی ہڈی جسے عربی میں غضروف کہتے ہیں۔

کریا (س) اسم مؤنث۔ (۱) کام۔ کاج۔ دھندا۔ کار۔ (۲) تجہیز و تکفین۔ کریاکرم (۳) دینی یا مذہبی کام۔ (۴۔ ویاکرن میں) فعل (۵) سوگند۔ قسم۔ حلف۔ عہد۔ (۶) بدلہ۔ عوض۔ مکافات (۷) پرستش۔ پوجا۔

کریا خراب کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) مٹی پلید کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔

کریا کرم (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مذہبی کام۔ فرض۔ (۲) تجہیز و تکفین۔ گور گڑھا۔

(ہندوؤں میں دستور ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اُس کا بیٹا یا قریب کے رشتہ دار جس وقت مردہ آدھا جل چکتا ہے تو بانس سے اُس کا سر پھوڑ کر گھی ڈالتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مردے کی عاقبت پاک ہوتی ہے پس اسی کا نام کریاکرم کرنا ہے۔ مسلمانوں میں اس کی بجائے تجہیز و تکفین کرنا اور اول منزل پہنچانا بولتے ہیں کیونکہ اُن میں جلانے کا قاعدہ نہیں ہے)۔

کریاکرم کرنا (ہ) فعل متعدی۔ تجہیز و تکفین کی رسم کو پورا کرنا۔ اول منزل پہنچانا۔ بھدرا کرا کر مردے کی مذہبی رسوم کا خاص بیٹے یا قریب کے رشتہ دار کو ادا کرنا۔

کریا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (کریاکرم کرنا)۔

کریا کھانا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا۔ سوگند کھانا۔

کُریال (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) جانوروں کے مزے سے بے کھٹکے بیٹھکر اپنے بازوؤں کو کھجانے اور سہلانے کی حالت۔

موسم گل کی خبر سنکے قفس میں صیاد۔ آکے کُریال میں ہر مرغ خوش آہنگ کھلا (ظفر)

(۲۔ عوام) امن۔ راحت۔ آرام چین۔ آسائش۔ آسودگی۔ بیفکری۔ طمانیت۔

کُریال کرنا (ہ) فعل متعدی۔ پرندے کا مزے اور لطف میں آکر بیٹھکر سے اپنے بازوؤں اور پروں کو کھجانا۔ پر سہلانا۔

درخت اُس باغ کے سارے ہرے تھے۔ ہر اک ڈالی میں میوے ہی بھرے تھے
درختوں کی بلندی پر تھے بیٹھے۔ پرندے بولتے کُریال کرتے

کُریال میں آنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) پرندوں کا خوش ہو کر اپنے پروں کو جھڑ جھڑانا اور صاف کرنا۔ (۲) مزے میں آنا (۳) خوشی میں آنا۔ (۴) اُمنگ میں آنا۔ خوش ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ عیش و راحت میں مست و سرشار ہونا (مثال دیکھو کُریال نمبر اول میں ظفر کا شعر)۔

کُریال میں غلّہ یا غلیلہ لگنا (ہ) فعل لازم۔ عین حصول مقصود میں خلل واقع ہونا۔ عین مزے میں کھنڈت ہونا۔ رنگ میں بھنگ ہونا۔ مزا مٹی ہونا۔

(چونکہ ایسی حالت میں غُلّہ لگنا اُس کے آرام میں خلل آنا ہے۔ پس کنایۃً راحت و آرام میں خلل واقع ہوجانے کے موقع پر بولنے لگے)۔

بیٹھے اگر خوشی سے اگر چمن میں بلبل
کُریال میں غلیلہ ایسا لگے کہ اُڑ جائے (سجاد)

کریپ (ا) اسم مؤنث۔ (صحیح انگلش Crape کریپ)۔ ایک انگریزی ریشمی کپڑے کا نام جو نہایت باریک اور لطیف یعنی ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ کپڑ دھول۔ کتان۔ کچّے ریشم کا باریک کپڑا۔

کُرَیت (ہ) اسم مذکر۔ کالا گُندیت سانپ جو نہایت زہریلا ہوتا ہے۔

کُریت (ہ) اسم مؤنث۔ رسم بد۔ بُرا دستور۔ بدچلنی۔ بداطواری۔ بدکرداری۔ بدمعاملگی۔ بے راہ بات۔

کُرید (ہ) اسم مؤنث۔ (عو) کاوش۔ کوشش۔ خلش۔ چھان بین۔ تجسّس۔ تفحص۔ تلاش۔ جستجو۔ ڈھونڈ۔ جیسے انہیں ہمیشہ اسی بات کی کرید رہتی ہے۔

کرید میں رہنا یا ہونا (ہ) فعل لازم۔ کسی کی بُرائی تلاش کرنے

میں مصروف رہنا۔ تجسّس میں رہنا ✦ تخریب کے درپے رہنا۔ جڑ کھودنا ✦

کُریدنا (ہ) فعل متعدی ✦۔ (۱) کاویدن کا ترجمہ۔ کھودنا۔ لکڑی یا کسی نوکدار چیز سے راکھ یا خاک وغیرہ کو کسی چیز کی تلاش یا انگارا نکالنے کے واسطے ہٹانا۔ (۲) جڑ خالی کرنا ✦ کھوکھلا کرنا ✦ کُھرچنا ✦ خلال کرنا جیسے "دانت کریدنا"۔ (۳) نکالنا۔ کھود کر باہر لانا ✦ پنجوں سے یا چونچ سے کھودنا۔ جیسے مُرغ کا یا کبوتر کا کریدنا ✦

کُریدنی (ہ) اسم مؤنث ✦۔ (۱) وہ اوزار جس سے تنور یا چولھے کی آگ الٹ پلٹ کرتے ہیں۔ آتش کاو۔ آلۂ کاویدن ✦ بڑھئیوں کی نہانی یا پوری (۲۔ عو) دیکھو (کُرید) کھٹکا ✦ خاش ✦

ہے اک کریدنی سی اُسکی لگی ہوئی ✦ اپنے لئے میں خود مزہ پا رہ ہوگیا (ادیب)

کُرکُریڑا (ہ) اسم مؤنث ✦۔ (ہندو) کھیل تماشا۔ دل بہلاوا ✦ ہنسی مذاق۔ ظرافت۔ مزاح۔ ٹھٹھولی ✦ عیش و نشاط ✦

کُریز (ف) اسم مؤنث ✦۔ (۱) پرندوں کا پرانے پروں کو جھاڑ کر نئے نکالنا۔ پُرانے پر گرانا۔ (۲۔ ؤ) پرندوں کے پر جھاڑنے کی کیفیت جس میں وہ نہایت بدنما اور بدہیئت معلوم ہوتے ہیں ✦

(صاحب فرہنگ جہانگیری لکھتے ہیں کہ لفظ کُریچ و کُریز دو معنی میں آتا ہے۔ اول معنی وہ جھونپڑا جو اکثر دہقانی لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں پھونس یا پُولیوں وغیرہ سے بیٹھنے کے واسطے بنا لیتے ہیں۔ اور نیز جب شکاری پرندوں جیسے باز و شاہین وغیرہ کے پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو اُن کو بھی گھروں میں باندھ یا پنجروں میں چھوڑ دیتے اور کہتے ہیں کہ کریز بستہ اند یعنی درخانہ بستہ اند۔ عوام نے غلطی سے پر گرانے کے معنی سمجھ لئے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں حکیم سنائی اور حضرت امیر خسرو کے شعر بھی لکھے ہیں مگر چونکہ یہ معنی داخل اصطلاح ہوگئے۔ اس وجہ سے دوسرے معنی یہی قرار دئے ہیں) ✦

کُریز چھوڑنا (ہ) فعل متعدی ✦۔ پرندوں کو پنجروں میں چھوڑ دینا تاکہ پُرانے پر جھاڑ کر نئے پر نکال لیں ✦

کُریز سے نکلنا (ہ) فعل لازم ✦۔ پرانے پر پرنے جھاڑ کر نئے۔ نئے پر نکال لانا ✦

کُریز میں آنا (ہ) فعل لازم ✦۔ پرندوں کا پر جھاڑنا۔ پر جھاڑنے کی کیفیت میں بھرنا ✦

کریل (ہ) اسم مذکر ✦۔ کیر کا درخت۔ ایک خاردار جھاڑی کا نام جس میں ٹینٹ لگتے اور ہندو اُس کا اچار ڈال کر کھاتے ہیں ✦

کریلا (ہ) اسم مذکر ✦۔ ایک قسم کی نہایت کڑوی ترکاری کا نام جو بیل میں لگتی اور صورت میں کُھردری ہوتی ہے۔ عربی میں اس کو خیار الحمار یا قثاء الحمار۔ فارسی میں سیاہنگ کہتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک ✦

کریلا اور نیم چڑھا (ہ) کہاوت ✦۔ ایک تو بدمزاج تھا ہی دوسری بات نے اور بھی ترقی دی۔ تلخی میں تلخی یا خرابی میں خرابی بڑھ گئی ✦

کُریل ڈالنا (ہ) فعل لازم ✦۔ (عو۔ متروک) کھول ڈالنا۔ کُرید کر نکال ڈالنا۔

باجی نگہ نصیحت بیجا جلے ہے دل ✦ ہے آگ سی جو سینے میں اُسکو کریل ڈال (رنگین)

(پورب میں رائے مہملہ کی بجائے رائے ثقلہ بولتے ہیں۔ صرف اسی لفظ میں نہیں بلکہ اور الفاظ میں بھی اُن کا دستور پڑ گیا ہے۔ جیسے کنکڑی۔ کنکڑ وغیرہ) ✦

کریلنا (ہ) فعل متعدی ✦۔ (پورب) دیکھو (کُریدنا) ✦

کریم (ع) صفت ✦۔ بخشندہ۔ بخشنے والا۔ کرم کنندہ ✦ جوانمرد ✦ گناہ سے درگزر کرنے والا۔ آمرزگار ✦ سخی۔ مخیّر۔ داتا۔ جواد۔ فیاض۔ اصطلاح میں کریم وہ شخص جو اپنی حاجت پر اور کی حاجت کو مقدم رکھے۔ لئیم کا نقیض ✦ رحیم۔ مہربان۔ شفقت کرنے والا ✦ بزرگ۔ عزیز۔ خدا تعالےٰ کا ایک صفاتی نام ✦

کریمی (ع) اسم مؤنث ✦۔ فیاضی ✦ عنایت۔ مہربانی ✦ بزرگی۔ بزرگواری ✦

کریہ (ع) صفت ✦۔ مکروہ۔ نفرت کے قابل۔ گھناؤنا۔ جس سے کراہت آئے۔ بھونڈا۔ بدشکل ✦

کریہ الصّوت (ع) صفت ✦۔ بدآواز۔ جس کی آواز بھلی نہ لگے۔ ناگوار آواز والا ✦

کریہ منظر (ع) صفت ✦۔ بدصورت۔ بدشکل۔ گھناؤنی صورت کا۔ بدنما ✦

کڑ (ہ) اسم مؤنث ✦۔ کسوم کے بیج۔ حب العصفر۔ کار جیرہ۔ کاژیرہ۔ جسے پنجاب میں پولیاں کہتے ہیں۔ مزاجاً اول درجہ میں گرم دوسرے درجہ میں اخیر تک خشک ✦

کِرْم (ہ) اسم مذکر ✦۔ کیڑے کا مخفف۔ کرم۔ کیٹ ✦

کِرْم کھایا (ہ) صفت ✦۔ (۱) کیڑوں کا کھایا ہوا۔ کرم خوردہ۔ گُھنا ہوا ✦ بوسیدہ۔ پُرانا۔ کہنہ۔ (۲۔ حقارتاً) چیچک رو۔ آبلہ رو۔ کوچا کریلا۔ سیتلا منہ داغ ✦

کِرْم کھائی (ہ) اسم مؤنث ✦۔ کرم کھایا کی تانیث۔

دور جو کی تھی اصیل اُس کو ہی لائے رنگیں
میری قسمت میں لکھی تھی وہی کڑ کھائی چھیر

کُڑا (ہ) صفت۔ (۱) نرم کا نقیض۔ سخت۔ کرخت۔ درشت۔ شدید۔ (۲) سخت گیر۔ بیرحم۔ کٹھور۔ شدید العمل جیسے کڑا حاکم۔ (۳) طاقتور۔ مضبوط۔ زورآور۔ کرارا۔ تکڑا۔ (۴) تند۔ تیز۔ (۵) تندمزاج۔ تیزمزاج۔ کڑوا۔ بدمزاج۔ رُوکھا (۶) کا مضبوط۔ مرد صفت۔ بیشہوت (۷) متحمل۔ برداشت کنندہ۔ بُردبار۔ سہارنے والا۔ جھیلنے والا۔ سختی اُٹھانے والا۔ زحمت کش۔ (۸) کٹھن۔ دشوار۔ مشکل۔ بھاری جیسے کڑے کوس (۹) ہندو۔ اکرا۔ مہنگا۔ گراں (۱۰) شجاع۔ بہادر۔ سورما (۱۱) اسم مذکر۔ حلقۂ آہنی۔ قُلّابہ۔ چوڑی۔ چھلا۔ کنڈا۔ جیسے کنجیوں کا کڑا۔ (۱۲) دست برنجن۔ خلخال یا برنجن۔ ہاتھ یا پاؤں میں پہننے کے لئے سونے چاندی کے حلقے۔ (۱۳۔ لکھنؤ) لداؤ کی عمارت۔ وہ عمارت جس میں چونے۔ پتھر اور اینٹوں کے سوا لکڑی کا کام نہ ہو جیسے گنبد و تبر کی چھت۔ قالب کاری۔ (۱۴) ہندی نظم کا بند۔ (۱۵) قبر یا مزار کی ڈاٹ۔ ع

قیدِ غم سے بعد مردن دی رہائی آپ نے
جب کڑا کھولا مزارِ عاشقِ دلگیر کا

کڑاپن (ہ) اسم مذکر۔ سختی۔ کرختگی۔ مضبوطی۔ کراراپن۔ تکڑاپن۔ بہادری۔ شجاعت۔ تندی۔ تیزی۔ تندمزاجی۔

کڑاسما (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) (۱) گرانی۔ مہنگا۔ قحط کا زمانہ۔ کال کے دن (۲) تنگدستی کا زمانہ۔ افلاس کے دن۔ بُرا زمانہ۔

کڑا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) سخت کرنا۔ اینٹھنا جیسے جسم کڑا کرنا۔ (۲) بھاؤ تیز کرنا۔ بھاؤ چڑھانا۔ (۳) مضبوط کرنا۔ مستحکم کرنا جیسے دل کڑا کرنا (۴) چُست کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا (۵) کسالا کرنا۔ سختی جھیلنا۔ سختی کی برداشت کرنا۔ کڑوا کرنا جیسے جی کڑا کرکے پی بھی جاؤ۔ (۶) ہمت بڑھانا۔ دلیر کرنا۔

کڑا لگانا (ہ) فعل متعدی۔ (لکھنؤ) لداؤ کا مکان بنوانا۔ لداؤ کی چھت ڈالنا۔ لداؤ ڈالنا۔

کڑا ہونا (ہ) فعل لازم۔ (۱) سخت ہونا (۲) کٹھن۔ دشوار اور مشکل ہونا (۳) گراں ہونا۔ اکرا ہونا۔ مہنگا ہونا۔ بھاؤ تیز ہونا۔ (۴) تندمزاج ہونا۔ سنگدل ہونا۔ بےرحم اور کٹھور ہونا۔

کڑاڑا (ہ) اسم مذکر۔ دیکھو (کراڑا)۔ ع

کیوں نہ روئیں پھوٹکر ہم تھعاناں کے تلے
دیدۂ تر اپنے دریا میں کڑاڑا چاہئے۔

کڑاکا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز۔ (۲) فاقہ۔ لنگھن۔ بھوکا رہنا۔ اُپاس۔ (۳) صفت۔ سخت۔ شدت کا۔

کڑاکا گزرنا (ہ) فعل لازم۔ فاقہ ہونا۔ بھوکا رہنا۔ نامیسری کے سبب کچھ نہ کھانا۔

کڑاکڑ (ہ) اسم مذکر۔ کسی سخت چیز کے ٹوٹنے یا بجنے کی متواتر آواز۔ جیسے "کڑاکڑ باجیں ٹھونکے دھان یا بانس"۔

کڑاکے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کڑاکا کی جمع (۲) حروف وغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔

کڑاکے کا جاڑا (ہ) اسم مذکر۔ سخت جاڑا۔ شدت کا جاڑا۔

کڑاکے کا فاقہ (ہ) اسم مذکر۔ سخت فاقہ۔

کڑاہ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بڑی کڑھائی۔ کڑھاؤ۔ حلوا پکانے یا کچوریاں وغیرہ تلنے کا بڑا ظرف۔ کڑھانِ کلاں۔ (۲۔ پنجاب) تر حلوا۔ موہن بھوگ۔ میٹھا۔

کڑاہا (ہ) اسم مذکر۔ دیکھو (کڑاہ نمبر اول)۔

کڑاہا پوجن (ہ) اسم مؤنث۔ کڑھائی کی پوجا جو کسی تہوار یا شادی میں اول ہی اول چڑھانے پر کی جاتی ہے۔

کڑاہی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ایک پھیلے ہوئے آہنی ظرف کا نام جس میں پکوان وغیرہ تلتے اور دودھ اوٹاتے ہیں۔ کڑھانِ خورد۔ (۲۔ پنجاب) تر حلوا۔ میٹھا (۳) پکوان یا شیرینی کی نیاز۔ (۴) پکوان۔ تلی ہوئی چیز۔

(یہ ایک قسم کا مجاز ہے کہ ظرف سے مظروف مراد لی ہے۔ جیسے آبخورہ بمعنی پانی)۔

کڑاہی باندھنا (ہ) فعل متعدی۔ منتر کے زور سے کڑھائی کو گرم نہ ہونے دینا۔ جادو سے کڑاہی کے نیچے کی آنچ کو بے اثر کر دینا۔

کڑاہی چڑھانا (ہ) فعل متعدی (۱) کسی چیز کے تلنے یا جوش دینے کے واسطے کڑاہی کو چولھے پر رکھنا (۲) پکوان کرنا۔ پکوان پکانا۔ پکوان کا سامان کرنا۔ تلنا۔

کڑاہی چڑھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) کڑاہی کا چولھے پر رکھا جانا۔ (۲)

پکوان کی تیاری ہونا ۔ پکوان ہونا ۔ پکوان کا تلا جانا ۔ پکوان شروع ہونا جیسے ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے کڑھائی چڑھے (چترہنبلی) (۳ ۔ ہندو) شادی کے کھانوں اور ضیافت کا سامان ہونا ۔ پوری پکوری بننا +

کڑاہی کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) پکوان تلنا ۔ پوریاں کچوریاں اور گلگلے وغیرہ تلنا ۔ (۲ ۔ ہندو) کسی دیوی یا دیوتا کی بھینٹ کا حلوا پکانا + نیاز کرنا +

کڑاہی مروڑنا (ہ) فعل متعدی ۔ (حلوائی) کڑھائی سرکانا +

کڑاہی میں ہاتھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی ۔ اپنی صداقت یا بیگناہی کا امتحان دینا ۔ جلتے ہوئے تیل میں ہاتھ ڈالکر دکھا دینا کہ ہم سچے ہونگے تو ہاتھ نہیں جلیگا +

(یہ اگلے زمانے کی بے بنیاد روایتیں چلی آتی ہیں) دیکھو (تیل میں ہاتھ ڈالنا) +

کڑبڑا (ہ) اسم مذکر ۔ وہ شخص جس کی ڈاڑھی کربڑی ہو ۔ ادھیڑ ۔ کھچڑ ۔ موخودا ۔ چال ۔ آمیزہ مو ؎

لڑکوں سے لڑکے چھٹے جوانوں سے تب جواں
بڈھوں سے بڈھے کربڑوں سے کربڑے لڑے } (انشا)

کربڑی ڈاڑھی (ہ) اسم مؤنث ۔ (دیکھو کربڑی) وہ ڈاڑھی جس میں سیاہ اور سفید بال ہوں ۔ تل چاولی ڈاڑھی ۔ ریش دو مو +

کربڑی (ہ) اسم مؤنث ۔ (گنوار) دیکھو (کڑوی بمعنی چری) +

کڑک (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) بجلی کی آواز ۔ شور رعد ۔ خروش برق + آواز مہیب وسخت ۔ ؎

کان میں جب مرے نالے کی کڑک جاتی ہے
ابر میں رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے } (ظفر)

(۲) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے یا چٹخنے کی آواز ۔ (۳) گھوڑے کی سرپٹ چال ۔ پویہ رفتار ۔ (۴) پٹہ بازی کا وہ ہاتھ جو حریف کے سیدھے پاؤں کے بائیں جانب لگائیں (۵ ۔ پنجاب ۔ ع) بجلی ۔ برق ۔ گاج جیسے تینوں کڑک پئے یعنی تجھ پر بجلی گرے +

کڑک بانکا (ہ) اسم مذکر ۔ کڑیل جوان ۔ وہ بانکا جوان جسکی آواز سے لوگ ڈر جائیں + بانکا ترچھا جوان ۔ گبرو + چھیلا ۔ چھیل چکنیا +

کڑک بجلی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) توڑے دار بندوق + وہ بندوق جس کی آواز نہایت مہیب ہو (۲) کڑاکے کی آواز والی عورت ۔ رعب داب کی عورت +

کڑک دوڑنا (ہ) فعل لازم ۔ سرپٹ جانا ۔ پویہ جانا +

کُڑک (ف) اسم مؤنث ۔ (۱) وہ مرغی جو انڈے دینے سے رک گئی ہو + ست مرغی (یہ لفظ اس معنی میں فارسی لفظ کُرُک سے بگڑا ہوا ہے) +

(۲ ۔ ف) خالی ۔ تہی ۔ کورا ۔ صاف +

کُڑک بولنا (ف) فعل لازم ۔ (عوام) خالی جانا ۔ ناغہ ہونا +

کُڑک کر بولنا (ف) فعل لازم ۔ کڑاکے کی آواز نکالنا ۔ مہیب آواز سے بات کرنا ۔ سخت آواز سے بولنا ۔ ڈراؤنی آواز نکالنا +

کُڑک ہونا (ف) فعل لازم ۔ مرغی کا انڈے دینے سے باز رہنا +

کڑکا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) کڑاکا ۔ شور رعد و برق ۔ آوازہ + ؎

نہ بادل لڑینگے مری چشم تر سے + کسے اپنا کڑکا سناتی ہے بجلی (بحر)

(۲) وہ تعریف کے اشعار یا کبت جو لڑائی کے وقت بھاٹ لوگ دلاوروں کا دل بڑھانے کے واسطے بآواز بلند پڑھتے اور لڑنے کی ترغیب دیتے ہیں ۔ رجز + وہ آواز جو نقیب لوگ بادشاہ کی سواری کے آگے آگے لگاتے چلتے یا میدان جنگ میں بہادروں کو سناتے ہیں ۔ ؎

عجب محبوب باشوکت ہے اے باد بہاری تو
صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا } [illegible]

(۳) بہادری کا یادگار گیت ۔ ساکھا ۔ کسی جنگ کا بیان ۔ رزمنامہ ۔ بہادری کا گیت ۔ ؎

جان شیریں کھوئی اپنی بر زبان تیشہ پر
یادگار کوہکن کیا خوب کڑکا رہ گیا } [illegible]

کڑاکڑاتا جاڑا (ہ) اسم مذکر ۔ سرمائے سخت ۔ شدت کا جاڑا ۔ نہایت زور کی سردی +

کڑکڑا کے دم مارنا یا آواز نکالنا (ہ) فعل متعدی ۔ حقہ کا زور سے دم لگانا ۔ کش لگانا ۔ کش کھینچنا ۔ حقہ کا دم مارنا ۔ کش لگانا ؎

دم میں افلاک پہ قدم مارا + حقہ کا کڑکڑا کے دم مارا (نکہت)

نکال آواز ایسی کڑکڑا کر او میاں ساقی
کہ ہوا بر سیہ سلفے کا تیری بزم کا جوڑا } [illegible]

کڑکڑانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) گھی یا تیل کے بگھارنے کی آواز نکلنا ۔ گھی کے داغ ہونے کی آواز نکلنا ۔ چربی وغیرہ کے تلے جانے کی آواز

ہونا۔ تیل وغیرہ کے کھولنے کی آواز کا نکلنا۔ (۲۔ متعدی) داغ کرنا۔ بگھارنا۔ خوب پکانا جیسے گھی کڑکڑانا۔

کڑکڑانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) انڈے دینے کے دنوں میں مرغی کا بولنا۔ مرغی کی وہ آواز جو انڈے دینے کے زمانہ میں نکالتی پھرتی ہے۔ انڈا دیتے وقت بولنا۔ گرہ چیدن۔ (۲) بڑبڑانا۔ بڑبڑانا۔ بڑبڑکرنا (۳) کوسنا۔ بددعا دینا۔ آہ مارنا (۴) حسد کرنا۔ جلنا۔ رشک کھانا۔ (۵) کُھنسانا۔ بُرا بھلا کہنا۔ جیسے "تم اپنی بابی اماں کا مزاج جانتی ہو کہ میری نصیحت فضیحت سے کڑکڑاتی بھی ہیں اور پھر مجھ بن اُنہیں کل بھی نہیں (چتر بھنلی)"۔

کڑکڑ بولنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی سخت چیز کا چباتے وقت آواز دینا۔

کڑکڑ چبانا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی چیز کو اس طرح چبانا کہ جس سے دانتوں کی آواز نکلے۔

کڑکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تڑخنا۔ تڑکنا۔ چٹکنا۔ تڑقنا۔ کسی چیز جیسے مخمل یا اطلس وغیرہ کا جابجا سے شق ہو جانا (۲) موتی گرجنا۔ موتی کا ٹوٹ جانا۔ موتی میں درز پڑ جانا۔ موتی میں بال آجانا۔

کیا کہوں رات کی بات ساتھ میں پیتم کے سوئی
کروٹ لی موتی کڑکا موتی کی گو بجھ کھوئی (؟)

(۳) چُرمُر ہونا۔

کڑکنا (ہ) صفت:۔ تڑخ جانیوالا۔ شکن پڑ جانیوالا۔ جیسے کڑکنا کاغذ۔

کڑکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گرجنا۔ بجلی کی آواز کا نکلنا۔ برق کا خروش اور رعد کا شور کرنا۔ گڑگڑانا۔

ڈر لاگت گوری شام گئی ہے۔ بیری بادل کڑک رہی ہے (گیت)
تھے شب ہجر میں کیا کیا دھڑکے۔ آہ تڑپی کبھی نالے کڑکے (نسیم دہلوی)

(۲) کڑاکے کی آواز سے بولنا۔ کہک کر بولنا۔ چیخ کر بولنا (۳) باجے کا خوب زور کے ساتھ آواز دینا۔ نوبت کا زور کے ساتھ بجنا۔

کڑکنا وہ نوبت کا باجوں کے ساتھ۔ گرجنا وہ دھونسوں کا ڈنکوں کے ساتھ (میر حسن)

(۴۔ بازاری) اُڑنا۔ کافور ہونا۔ روانہ ہونا جیسے وہاں سے جو کڑکا تو یہاں آکر دم لیا۔

کڑکیت (ہ) اسم مذکر:۔ کڑکا کہنے والا بھاٹ۔ نقیب۔ چاوش۔ وہ لوگ جو بادشاہ کی سواری کے آگے آگے یا بوقت جنگ تعریفی اشعار پڑھتے جاتے ہیں۔ رزمیہ داستانیں گا کر سنانے والے۔ ساکھا گانے والے۔

کڑنگا (ہ) اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) وہ شخص جو سخت گو۔ سخت کلام اور نہایت توانا و قوی ہو۔

کڑوا (ہ) صفت:۔ (۱) تلخ۔ تیتا۔ مُر۔ نیم کے مزے کا جیسے میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو (۲) تیز۔ چرپرا۔ جھلا۔ حلق پکڑنے والا جیسے کڑوا تمباکو (۳) کھاری۔ ململا۔ نمک کے مزے کا۔ کڑوا پانی وغیرہ (۴) بدمزاج۔ تندمزاج۔ جھلا۔ غصیل جیسے کڑوا گھوڑا۔ کڑوا آدمی (۵) درشت۔ سخت۔ اکھڑ۔ ترشرو۔ جیسے کڑوے سے ملئے میٹھے سے ڈریئے۔ یعنی دھیمی مزاج کا آدمی مکّار۔ اور اکھڑ آدمی صاف دل ہوتا ہے۔

کڑوا تیل (ہ) اسم مذکر:۔ روغن تلخ۔ ترے یا سرسوں وغیرہ کا تیل۔ میٹھے تیل یا تلوں کے تیل کا نقیض۔

کڑوا دل کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسالا کرنا۔ سختی جھیلنا۔ دل کو سخت کرنا۔ ہمت باندھنا۔ تلخی کی برداشت کرنا۔ ناگوار بات یا چیز کی برداشت کرنا جیسے "یہ دوا کڑوا دل کر کے پی جاؤ"۔

کڑوا زہر (ا) صفت:۔ زہر ہلاہل۔ نہایت تلخ۔ نیم سا کڑوا۔ زہر کی مانند کڑوا۔

(اس جگہ زہر کثرت ظاہر کرنے کے واسطے آیا ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ نمک زہر کر دیا یعنی از حد ڈال دیا۔)

کڑوا کریلا (ہ) اسم مذکر:۔ اول معلوم دوم نہایت بدمزاج آدمی۔

کڑوا کریلا نیم چڑھا (ہ) کہاوت:۔ ایک تو بدمزاج تھے دوسرے خلاف طبع بات نے اور بھی بدمزاجی بڑھا دی۔ چڑچڑے کو اور چڑایا۔ ایک تو بد تھے دوسرے بُروں کی صحبت مل گئی۔

کڑوا کسیلا (ہ) صفت:۔ تلخ و ناگوار طبع۔ ناقابل برداشت۔

تو جام مئے عشق موند آنکھ پی جا۔ یہی ایک ہے گھونٹ کڑوا کسیلا (انشا)

کڑوا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تلخ معلوم ہونا۔ ذائقہ میں بُرا معلوم ہونا (۲) ناگوار گزرنا۔ بُرا لگنا۔ زہر معلوم ہونا۔

کڑوا نیم (ہ) اسم مذکر:۔ (عوام)۔ (۱) دیکھو (کڑوا زہر)۔ (۲) نر نیم جو نہایت کڑوا اور بڑی عمر کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی خیال سے بچے کو کہتے ہیں کہ تیری عمر کڑوے نیم سے بڑی۔

کڑوا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کسی چیز کا تلخ اور بدمزہ ہونا۔ (۲) آزردہ ہونا۔ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

آج کچھ کڑوا ہؤا شیریں سے خسرو ہے ستم
وہ بھی عیاری اگر ہو کوہکن سے لاگ چلے (امانت)

(۳) بگڑنا۔ بدمزاج ہونا۔ تندی و درشتی سے پیش آنا۔ بدمزاجی ظاہر کرنا۔ کج خلق اور بے مروت بننا۔ ؎

واے محرومی گلے پر نہ گیا چلکر مرے ✦ مُنہ ہؤا خنجر کا میٹھا جب وہ کڑوا ہو گیا (خواجہ وزیر)

(۴) جھلا ہونا۔ غصیل ہونا۔ مزاج کا تیز ہونا جیسے گھوڑے کا کڑوا ہونا ✦

کڑواپن (ہ) اسم مذکر۔ تلخی ✦ بدمزاجی۔ تیزی۔ تندی ✦

کڑوانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) کڑوا ہونا۔ تلخ ہونا (۲ متعدی) بگڑنا۔ خفا ہونا۔ کھسانا۔ بدمزاجی برتنا (۳) آنکھوں کا نیند کے خمار کے باعث کھٹکنا نیند میں بھرنا۔ نیند کے باعث آنکھوں میں خارشت سی معلوم ہونا۔ ؎

خواب شیریں سے میں آگاہ نہیں برسوں سے
آنکھیں کڑواتی ہیں جب نیند ذرا آتی ہے (بحر)

کرواہٹ یا کڑواٹ (ہ) اسم مؤنث۔ تلخی ✦

کڑوڑ (ہ) اسم مذکر۔ (عوام) سَو لاکھ ؎

آئینہ خانہ بن گیا دل توڑنا نہ تھا ✦ یعنی اب ایسے جلوہ نما ہیں کڑوڑ دیکھ (مومن)

لاکھوں جتن کئے نہیں ضبط گریہ لیک
سنتے ہی نام آنکھ سے آنسو گرے کڑوڑ (؟)

(آج کل فصحاے دہلی اوّل راے مہملہ اور دوم مثقلہ بولتے ہیں۔ اور اہل لکھنو یا تو دونوں جگہ راے مثقلہ یا مہملہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت جلال لکھنوی اپنے اُستاد کا شعر لکھتے ہیں۔ ؎

فائق ہزار چند ہوں داغوں میں مور پر ✦ ایسے ہیں میرے طائر جاں کے کڑور پر (فائق)

اہل دہلی اسے بالکل ناپسند کرتے ہیں) ✦

کڑوڑا (ہ) اسم مذکر۔ (پورب) وہ شخص جو عاملوں اور محصلوں پر خیانت کی نگرانی کے واسطے کوئی حاکم مقرر کرے۔ افسروں کا افسر۔ حاکموں کا حاکم۔ بڑا عہدہ دار جسکے ماتحت اور عہدے دار بھی ہوں۔ ؎

کڑوڑوں کیوں نہ بیٹھیں بلک دل میں رنج کے تھانے
کہ درد عشق ہے یاں سائر و داثر کڑوڑا سا (؟)

(یہاں کوڑا جوڑا تھوڑا وغیرہ قافیہ ہے) ✦

کڑوی (ہ) اسم مؤنث۔ کڑبی۔ جوار یا باجرے یا مکئی کی چری۔ کڑب۔ کربی ✦

کڑوی (ہ) اسم مؤنث۔ (کڑوا کی تانیث)۔ (۱) تلخ۔ میٹھی کا نقیض۔ (۲) تند۔ تیز۔ تیکھی (۳) ناگوار طبع بات ✦

کڑوی بات (ہ) اسم مؤنث۔ ناگوار بات۔ سخنِ تلخ و ناملائم ✦

کڑوی روٹی یا کھچڑی (ہ) اسم مؤنث۔ (ہنود) مُردے کی حاضری جس روز کوئی مر جائے اُس روز کا کھانا۔ بھتی۔ حلواے مرگ۔ مرنے کا کھانا ✦ وہ کھانا جو مُردے کے گھر والوں کو اقارب و رشتہ دار کم سے کم ایک دن اور زیادہ سے زیادہ تین دن تک اپنے پاس سے پکا کر بھیجتے ہیں ✦

(لکھنؤ کے مسلمان بھی بولتے ہیں) ✦

کڑوی نگاہ (ہ) اسم مؤنث۔ نگاہِ خشم آلود۔ خفگی کی نظر ✦

کڑوے (ہ) صفت۔ (۱) کڑوا کی جمع جیسے کڑوے کریلے (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یاے مجہول سے بدل لیتے ہیں جیسے کڑوے بیج کا پھل کڑوا ہی ہوتا ہے۔ کڑوے منہ میں ہر چیز کڑوی ہی معلوم ہوتی ہے ✦

کڑوے کسیلے دن (ہ) اسم مذکر۔ (ع)۔ (۱) بُرے بھلے دن۔ سختی کے دن۔ مصیبت کے دن۔ ایام نحوست۔ منحوس دن ✦ تنگی کا زمانہ۔ افلاس کے دن ✦ بُرے دن ✦ بیماری کا موسم۔ وہ دن جن میں موسمی بیماریوں کا زور ہوتا ہے۔ جیسے اگر وہ اپنے کڑوے کسیلے دن تمہارے ہاں کاٹ جاتی تو کیا ٹوٹا آجاتا ✦ کڑوے کسیلے دن ہیں۔ احتیاط سے کھانا چاہیئے۔ ؎

تری فرقت میں شیریں اُسنے کیا مر مر کے جھیلے دن
لکھے فرہاد کی قسمت میں جو کڑوے کسیلے دن (؟)

(۲) حمل کا آٹھواں مہینہ جو خطرناک ہوتا ہے۔ اَٹِنا مہینا۔

دن تو یہ کڑوے کسیلے آپ کے گھر آؤں میں
جان صاحب ایسا میٹھا ہے تمہارا کیا مجھے (جان صاحب)

کڑوے کسیلے دن کاٹنا (ہ) فعل متعدی۔ مصیبت یا بپتا کے دن بھرنا۔ ادبار یا بدبختی کا زمانہ گزارنا ✦

کڑوے گھونٹ (ا) اسم مذکر۔ مشکل و ناگوار بات۔ کارِ سخت۔ کٹھن کام۔ ؎

رہ اجل اُس کی دم تیغ کے کھاؤں کئی زخم
گھونٹ کڑوے تو گلے سے یہ اُتر جائیں کہیں (؟)

کڑھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) رنجیدہ کرنا۔ ملول کرنا۔ اندوہگین کرنا۔ غمگین کرنا۔ رنج دینا۔ کلپانا۔ دل دُکھانا۔ ؎

تیرے حق میں اچھا نہیں ہے ستمگر * کُڑھانا کسی کا کُڑھانا کسی کا (ظفر)
مجھے تو تمہاری خوشی چاہیئے ہے * تمہیں گو ہو منظور میرا کُڑھانا (سوز)

تمہارے ہاتھ کیا آتا ہے بندے کے کُڑھانے سے
بھلا حضرت سلامت آپکو کیا اس سے حاصل ہے

(۲) رنج اُٹھانا۔ غم اُٹھانا۔ کلپنا۔ ؎

جو روتا ہوں تو آنسو پونچھکر کہتا ہے بس مت رو
ترا دل پاس میرے ہے تو کیوں جیوڑا کُڑھاتا ہے

(۳) افسوس دلانا۔ سوچ دینا۔ فکر دینا۔ چنتا پیدا کرنا۔ ؎

ہر مہینے میں کُڑھاتے تھے مجھے پھول کے دن
بارے اب کے تو مرے ٹل گئے معمول کے دن

(۴) جلانا۔ ناراض کرنا۔ کھجانا۔ رنج دیکر جلانا۔ ؎

صحبتِ غیر میں جایا نکرو * دردمندوں کو کُڑھایا نکرو (ولی)

حواس جس کے نہ رہتے تھے دیکھکر غمگیں
وہ شاد ہوتا ہے کیا کیا میرے کُڑھانے سے

کڑھا ہوا (ہ) صفت:- (۱) کشیدہ۔ کشیدہ کیا ہوا۔ زردوزی وغیرہ کا کام بنایا ہوا (۲) اُبلا ہوا دودھ۔ جوش دیا ہوا دودھ۔ (۳) کشید کیا ہوا۔ کھینچا ہوا۔ مقطر کیا ہوا۔ بھبکے کے وسیلہ سے نکالا ہوا *

کُڑھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) رنجیدہ ہونا۔ ملول ہونا۔ اندوہگین ہونا * دل دُکھنا۔ دوسرے شخص کے واسطے اندوہگین ہونا۔ درد آنا۔ رحم آنا۔ ترس آنا (۲) سوچ کرنا۔ افسوس کرنا۔ پچتاوا آنا۔ حسرت یا افسوس ہونا۔ چنتا کرنا۔ ؎

جی ہی دینے کا نہیں کُڑھنا فقط
اُس کے در سے جانے کی حسرت بھی ہے

(۳) رنج کرنا۔ رنج اُٹھانا۔ غم کھانا۔ ؎

بہتری کا منہ نہ دیکھا مرہی کر پائی نجات
کُڑھتے کُڑھتے دل مرا بیمار ایسا پڑ گیا

(۴) رحم کھانا۔ دردمندی ظاہر کرنا۔ دلسوزی کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ (۵) ایک ہندی لغات والے نے اس کے معنی جلنا اور حسد کرنا بھی لکھے ہیں۔

مگر بول چال میں نہیں سنے گئے۔ ہاں پنجاب کے لوگ بولتے ہیں)

کُڑھنا پچنا (ہ) فعل لازم:- غمگین اور آزردہ خاطر ہونا * یاد کرنا۔ جدائی میں رونا۔ ؎

عمر کوتہ سفر کی ہے مشہور * چلنے والے کی عمر ہووے دراز
کڑھیو پچیو تم سفر میں کہیں * اور پڑھا کیجو پانچ وقت نماز

کڑھنا (ہ) فعل لازم:- (گنوار) - (۱) نکلنا۔ باہر آنا (۲) کھینچنا۔ کشیدہ ہونا۔ (۳) زردوزی ہونا۔ کشیدہ کاری ہونا جیسے پھول بیل بوٹہ وغیرہ کڑھنا۔ (۴) دودھ جوش ہونا۔ دودھ اُبلنا *

کڑھوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کشیدہ کڑھوانا (۲- گنوار) نکلوانا (۳- گنوار) کچھ چیز رکھکر قرض لینا *

کڑھی (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کے لاون یا نان خورش کا نام جو بیسن کو دہی یا چھاچھ میں لتھکر پکائی جاتی اور اس میں ہلدی۔ مرچیں گرم مصالح اور پھلکیاں وغیرہ ڈالتے ہیں۔ اس کا اُبال مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ ہی آتا اور دفعۃً چلا جاتا ہے *

کڑھی کا سا اُبال (ہ) اسم مذکر:- اول معلوم دوم جلد فرو ہوجانے والا غصہ یا ارادہ۔ ولولۂ سریع الزوال *

(جب باسی کڑھی میں اُبال آنا کہینگے۔ تو وہاں بوڑھے کو غصہ آنے سے مراد ہوگی) *

کڑھی میں کوئلا (ہ) کہاوت:- اچھی بات میں کچھ نقص *

(نظر گزر کے لحاظ سے اُس میں کوئلا ڈال بھی دیا کرتے ہیں کیونکہ اُس کی زردی نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس سے عورتوں کو نظر بد کا اندیشہ ہوتا ہے) *

کُڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مُرغ یا مُرغی کے ہنکانے کی آواز۔ (۲) پنجاب میں لڑکی کو کہتے ہیں *

کُڑی کُڑی (ہ) اسم مؤنث:- مُرغیوں کے ہنکانے کی آواز *

کڑی (ہ) صفت:- کڑا کی تانیث۔ (۱) سخت * کرخت۔ درشت۔ شدید۔ (۲) مضبوط۔ مستحکم۔ (۳) نا ملائم۔ ناگوار طبع۔ دل کو بُری لگنے والی۔ (۴) تُند۔ تیز۔ جیسے کڑی شراب ؎

چمن کو وہ نگہِ مست سے اگر دیکھے
شراب سا ہی شرابوں سے ہو کڑی گل کی

پہلے ہی ساغر میں تھے ہم تو پڑے لوٹتے
اتنے میں ساقی نے دی اُس سے کڑی اور بھی

پہلے ہی جام میں نہوا کچھ نشا تو آہ !
دل نے دی جب گُس سے کڑی تب خبر پڑی

(۵) زحمت کش۔ سختی اُٹھانے والی۔ صعوبت کش۔ (۶) کٹھن۔ مشکل۔ بھاری۔ دشوار۔ سخت۔ دشوار گزار جیسے کڑی منزل۔ ف

بیمار کا تمہارے کل دم اُلٹ گیا تھا
کہتے ہیں آج اُس پر پھر شب وہی کڑی ہے

(۷) قہر آلود۔ غضبناک۔ غضب آلود۔ خشمناک۔ جیسے کڑی نگاہ۔ (۸) اسم مؤنث۔ تیر۔ بام۔ شہتیر۔ چوبِ سقف۔ رگا۔ گولا۔ چھلا۔ چوب۔ درا۔ جسے چھت میں ڈالتے ہیں۔ ف

قدرتِ حق سے بے ستوں ہے کھڑی
سقفِ گردوں میں کہکشاں ہے کڑی

(۹) جریب کا ہر ایک حصہ۔ گنٹر صاحب کی جریب کا سواں حصہ جو ۹۲ء۷ انچ کے برابر ہوتا ہے کیونکہ یہ جریب ۲۲ گز کی ہوتی ہے (۱۰) حلقۂ آہنی۔ جیسے ہتھ کڑی۔ ف

موسم گل دور ہے اوریاں ابھی سے اے جنوں
پاؤں کی زنجیر کی مجنوں نے کڑیاں کاٹیاں

(۱۱) چاندی یا سونے کا باریک اور پتلا حلقہ جو اکثر توڑے یا زنجیر کے بیچ میں ہوا کرتا ہے (۱۲) سختی۔ صعوبت + رنج۔ دکھ۔ مصیبت۔ صدمۂ سخت۔ زحمت + کشٹ۔ بپتا۔ کسالا (۱۳) حیوانات مثل بکری و بھیڑ کے سینے کی ہڈی (۱۴) ہندی نظم کا بند (۱۵) پنجاب) پاؤں کا ایک زیور۔ جیسے کڑی +

کڑی اُٹھانا (ہ) فعل متعدی۔ سختی جھیلنا۔ صعوبت کی برداشت کرنا + سخت بات سہنا۔ مصیبت جھیلنا۔ ف

جب تک کڑی اُٹھائی گئی ہم کھڑے رہے
ایک ایک سخت بات پہ برسوں اڑے رہے

کڑی اُٹھائیں نزاکت شعار مشکل ہے
بدن تو کیا نہ رہے آہنیں حصار میں روح

کڑی آنکھ پڑنا (ہ) فعل لازم۔ چشم قہر یا غضب آلود کا پڑنا۔ قہر کی نظر پڑنا۔ ف

سودا جو تری زلف کا اے جان ہے مجھکو
ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہے کڑی آنکھ

کڑی بات (ہ) اسم مؤنث۔ سخن سخت۔ کلامِ زشت۔ گفتارِ ناہنجار۔ نا ملائم بات۔ ناگوارِ طبع بات۔ ف

عاشقوں سے ہے کڑی بات اُس بُتِ بے پیر کی
کاکل پیچاں سے آتی ہے صدا زنجیر کی (ناسخ)

اے رند سیہ نازوں سُنے اُس کے کلامِ سخت
ہم نے بھی ایک بات کڑی گر کہی کہی

کڑی بولی (ہ) اسم مؤنث۔ زبانِ سخت جیسے دہاتیوں کی زبان +

کڑی جھیلنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (کڑی اُٹھانا) ف

جھیلتے ہیں جو کڑی آپ کے دیوانے لوگ
اُنکی اُن بیڑیوں میں اور کڑی مُنہ کی لگی

عشق کے معرکے میں کونسی جھیلی نہ کڑی
سر کیا سامنے جو قلعۂ فولاد آیا

زورِ وحشت سے جو تیرا عاشق ہوا آہن کا دل
وہ کڑی جھیلی کہ توڑی ہر کڑی زنجیر کی

کڑی چوٹ (ہ) اسم مؤنث۔ ضربِ شدید۔ صدمۂ سخت۔ ف

فرہاد ضربِ تیشہ سے ہے سخت ضربِ غم
سچ پوچھئے تو چوٹ ہمیں نے کڑی سہی (ذوق)

کڑی دھرتی (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) زمین سخت۔ (۲) پنجاب) وہ سرزمین جہاں کے آدمی مضبوط ہوں + بھوت پریت کے رہنے کی زمین +

کڑی دھوپ پڑنا (ہ) اسم مؤنث۔ شدت کی دھوپ پڑنا۔ تیز دھوپ پڑنا۔ سخت دھوپ پڑنا۔ ف

کیا لال ہوئی ہیں میری زنجیر کی کڑیاں۔
پڑتی ہے غضب وادئ وحشت میں کڑی دھوپ

کڑی سُنانا (ہ) فعل متعدی۔ سخت بات کہنا۔ ناملائم بات کہنا۔ ناگوارِ طبع سخن زبان پر لانا +

کڑی سہنا (ہ) فعل متعدی۔ دیکھو (کڑی اُٹھانا)

کڑی کا بولنا (ہ) فعل لازم۔ چوبِ سقف کا چٹخنا یا آواز دینا۔ جو صاحبِ خانہ کے واسطے منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ اور شگون بد مانا جاتا ہے +

کڑی کمان (ا) اسم مؤنث :- کمانِ سخت جو بہت زور سے کھینچی جاتی اور اُس کا تیر نہایت زور اور زور سے اُڑا ہوا جاتا ہے ●

کڑی کمان کا تیر (ا) صفت :- اول معلوم ووم نہایت تیز رفتار اور زود رَد۔ ؎

اگرچہ کیسا ہی ہو گا کڑی کماں کا تیر
وہ پیش جائیگا آہِ دلِ حزیں سے نہیں

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی

کڑی کہ بیٹھنا (ہ) فعل متعدی :- کوئی سخت بات زبان سے نکال دینا دل دُکھانے والی بات کہدینا۔ ؎

کوئی گھڑی اگر وہ ملائم ہوئے تو کیا
کہ بیٹھینگے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد

کڑی کہنا (ہ) فعل متعدی :- سخت بات کہنا۔ کلام سخت و درشت زبان پر لانا۔ ناملائم بات سُنانا ●

کڑی منزل (ا) اسم مؤنث :- منزل سخت ● راہِ دشوار گزار کٹھن راستہ۔ راہ صعوبت۔ ؎

رکھنا قدم اے دل رہ وحشت میں سمجھکر
زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے

شوکت ہے سوزِ عشق کی منزل بڑی کڑی
رکھا قدم تو جانیوفے النا رہو گیا

کڑیاں (ہ) اسم مؤنث :- (کڑی کی جمع) چھت کے شہتیر ● حلقے ●

کڑیل (ہ) اسم مذکر :- آگ کا بڑا ٹھیکرا۔ وہ اوپر سے ٹوٹا ہوا مٹکا جس میں آگ دبا کر رکھتے ہیں ●

کڑیل جوان (ا) اسم مذکر :- لٹر لگا جوان۔ قدآور جوان ● گراں ڈیل یا گبرو جوان۔ ہٹا کٹا جوان۔ زور آور آدمی۔ پہلوان آدمی ●

کَس (ف) اسم مذکر :- (۱) مرد۔ آدمی۔ لوگ۔ شخص جیسے تم بھی عجیب کس ہو (۲-۱) کوئی۔ کدام ●

کس نے پرسد کہ بھیا کون ہو ڈھائی ہو یا تین ہو یا پاؤن ہو (ا) کہاوت :- یعنی جب آدمی مفلس ہوتا ہے۔ تو کوئی اُس کی بات نہیں پوچھتا۔ کہ تو کون ہے یا کس درجے اور لیاقت کا ہے ●

کس و ناکس (ف) اسم مذکر :- ادنےٰ و اعلےٰ۔ خاص و عام۔ ہر آدمی ● لائق و نالائق ●

کَس (ہ) اسم مذکر :- (۱) زور۔ تاب و طاقت۔ بل۔ دم خم۔ ؎

زخم کھانے پہ کمر ہم بھی کسے بیٹھے ہیں۔
جب تلک بازوے جلاد میں کس باقی ہے

(۲) امتحان۔ آزمائش۔ پرکھ۔ چاشنی۔ تاؤ۔ جیسے سونے کا کس۔ گھی کا کس ؎

زر رخسار کے بوسے کی ہو یوں کیا قیمت
چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں تالوں تو کہوں

(۳) تلوار کی خمیدگی جس سے اُس کی خوبی معلوم ہوتی ہے۔ تلوار کو موڑ کر آزمانا (۴) مضبوطی۔ استحکام (۵) اصل۔ ذات۔ حقیقت۔ مُول۔ جڑ۔ (۶) کسی رنگدار چیز کا عرق۔ نکالا ہوا عرق (۷) کساؤ کا مخفف ●

کس بل (ہ) اسم مذکر :- دم خم۔ چم و خم شمشیر ● تاب و طاقت۔ زور بل۔ تاب و توانائی۔ دم کس۔ ؎

چاہئے کس بل بشر میں تیغ جوہر دار کا
مرد کو لعلوں کے اِکے قوت بازو نہیں

نیم بسمل چھوڑنے سے تجھ کو حاصل کیا ہوا
آج وہ کس بل ترا اے تیغ قاتل کیا ہوا

کس دیکھنا (ہ) فعل متعدی :- سونے کو تپانا۔ سونے کو تانا۔ چاشنی دیکھنا۔ کسوٹی پر لگانا (مثال دیکھو کس نمبر ۲) ●

کُس (ف) - (بقول بعض عربی) فرج زن۔ قُبل۔ عورت کی شرمگاہ۔ مقام مخصوص ●

کُس مَرانی (ا) اسم مؤنث :- ایک سخت گالی جس کے معنی ہیں۔ قحبہ۔ چھنال۔ بدکار۔ فلان مرانی ●

کِس (ہ) کلمۂ استفہام :- ایک کلمہ ہے جو حروف مغیرہ کے آگے آجانے سے کدامیہ اور استفہامیہ کاف کا کام دیتا ہے ● کون۔ کدام۔ ؎

کس پہ مرتے ہو آپ پوچھتے ہیں ● مجھے فکرِ جواب نے مارا (مومن)

کِس بات پر بھولا ہے (ہ) محاورہ :- کس گھمنڈ میں ہے کس شے پر اتراتا ہے۔ کونسے خیال نے تجھے بے خبر کر رکھا ہے۔ کس امید پر بیٹھا ہے۔ ؎

مال نہیں مطلق تسراہنڈ کو بھی — مصحفی کس بات پر پھولا ہے تو (مصحفی)

کس باغ کا بتھوا ہے - }
کس باغ کی مُولی ہے } (د) محاورہ۔ یعنی کچھ مال نہیں محض بے حقیقت ہے۔ کیا اصل وحقیقت ہے۔ قابل شمار نہیں۔ کسی حساب میں نہیں۔ کون پوچھتا ہے جیسے جب امیروں کا یہ حال ہو۔ تو ہم کس باغ کی مولی ہیں + ے

اُس چشم سے اور قد سے ہو نرگس و سرو ہمسر
کس کھیت کا بتھوا ہے کس باغ کی مولی ہے ([illegible])

(بتھوا ایک قسم کا ساگ اور مولی یعنی ترب ہے) +

کس بِرتے پر تتا پانی (ہ) کہاوت۔ کس بھروسے پر گرم پانی کی فرمائش۔ یعنی کس حوصلے اور امکان پر شیخی مارتے ہو۔ اس مقدور اور حقیقت پر غرور +

(اس کے ساتھ ایک قصہ ہے جو فحش ہونے کے سبب نہیں لکھا گیا) +

کس بلا کا ہے؟ (د) محاورہ۔ کس غضب کا ہے؟ کیسا بڑا جب ہے؟ (نہایت تعریف کے موقع پر بولتے ہیں۔ خواہ وہ تعریف کسی بُری بات کی ہو۔ خواہ بھلی کی) +

کس بلا کو پیچھے لگا دیا (د) محاورہ۔ (ع و) جب کسی ضدی یا ہٹیلے سے پالا پڑتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر آتا ہے۔ یعنی ہم کیسے عذاب میں پھنس گئے +

کس پر پھولے ہو؟ (ہ) محاورہ۔ یعنی کس بات پر مغرور اور متکبر ہو۔ اور کونسا وسیلہ یا حمایتی پیدا کیا ہے + ے

تم جو وہ لطف و پیار بھولے ہو — اس قدر کس پہ یار پھولے ہو (نعیم)

(اصل یہ ہے کہ اپنی اصل اور حقیقت کو جو بھول گئے۔ وہ کونسی بات ہے جس نے تم کو ایسا مغرور اور بے خبر بنا دیا) +

کس پورے پر (د) محاورہ۔ (ع و) یعنی کس توقع۔ کس امید اور کس دولت کی آمد پر۔ کونسے بھروسے پر +

کچھ دینے کا بھی دیکھ لے اے آہ ٹھکانا
کس پورے پہ لیتی ہے تو تاثیر دعا قرض ([illegible])

کس جنم کے کالے تل چابے ہیں؟ (ہ) محاورہ۔ یعنی کب سے تم نے بال سیاہ رہنے کی تدبیر کی ہے جو اب تک ایک بال سفید نہیں۔ یا کس زمانہ سے اطاعت و فرمانبرداری کا بیڑا اٹھایا ہے جو ذرا نافرمانی نہیں کرتے؟

کس چکی کا پیسا کھایا ہے؟ (ہ) محاورہ۔ یعنی ایسے موٹے جو ہو گئے۔ یہ کونسی چکی کے آٹے کی تاثیر ہے؟

کس حساب میں ہے؟ (د) محاورہ۔ کون پوچھتا ہے؟ کس گنتی میں ہے؟ دائرۂ حساب سے خارج ہے۔ ے

بہا پھرے ہے ان آنکھوں کے آب میں دریا
کہو تو ٹھیرے یہاں کس حساب میں دریا ([illegible])

کس خیال میں ہے؟ (د) محاورہ۔ کیوں بے خبر ہے؟ کیا بے فکر بیٹھا ہے۔ کیا سوچتا ہے؟ کیوں نہیں سمجھتا؟ ے

ترے فراق میں کچھ کھا کے سو رہونگا میں
تو کس خیال میں ہے تجھکو کچھ خبر بھی ہے ([illegible])

کس درد کی دوا ہے؟ (د) محاورہ۔ کس کام کا ہے؟ کیا کام آئیگا؟ تجھ سے کیا اُمید ہے؟ ے

مریضِ عشق سے کرتا ہے پرہیز
بتا کس درد کی پھر تو دوا ہے؟ ([illegible])

عاشقوں کی نہ کھو سکے اُلجھن + پھر یہ کس درد کی دوا ہیں بال (سفیدا)

کس سے؟ (ہ) تابع فعل۔ کس شخص سے؟ کون سے آدمی سے؟ از کدام کس؟ ے

روز اُڑاتا ہے وہ سر تیغ ستم سے دو چار
کس سے یہ طرز ستم اُس نے اُڑائی اللہ! ([illegible])

کس شمار و قطار یا کس گنتی میں ہے؟ (د) محاورہ۔ یعنی کون پوچھتا ہے؟ کوئی نہیں جانتا کہ بیچارہ غریب کون ہے۔ کچھ قدر و منزلت نہیں + ے

خدا کے واسطے اے مہرباں کہو تو سہی۔
کہ رسم مہر و وفا بھی کچھ اس دیار میں ہے
سوائے آپکے یاں کون پوچھے عاشق کو
وہ کس قطار میں ہے کس شمار میں ہے ([illegible])

کس طرح (د) تابع فعل۔ کیونکر۔ کیسے۔ کس طور سے۔ کس وجہ سے۔ کس سبب سے۔ ے

یہ بیدل زندگانی کس طرح کاٹوں خداوندا!
تو مجھکو اور دل دے کیونکہ تیرا نام داتا ہے ([illegible])

کس طرح کا (ف) صفت (۱) کیسا۔ کس قسم کا (۲) کس وضع کا + کس رنگ ڈھنگ کا (۳) کس مرتبے اور کس مقدرت کا + کس درجہ کا +

کس قدر (ف)۔ (۱) کلمۂ استفہام یا استفہام مقداری:۔ کتنا۔ کس اندازے۔ کس وزن اور تعداد کے موافق (۲) صفت:۔ نہایت۔ انتہا۔ حد سے انتہا۔ بدرجۂ غایت۔ حد سے زیادہ۔ کہاں تک۔ کس حد کا۔ کس درجہ کا۔ ؎

بھاگتا ہے مرے تصور سے ٭ کس قدر بدگمان ہے کافر (تسلی)

کس قطار میں ہے؟ (ف) محاورہ:۔ یعنی کس شمار میں ہے۔ کچھ قدر و منزلت اور توقیر و عزت نہیں رکھتا۔ کون پوچھتا ہے۔ کوئی نہیں پوچھتا۔ ؎

میں کس قطار میں ہوں جان مجھ سے سینکڑوں
مرمر گئے اذیتِ زنجیر کھینچ کر (مصحفی)

گنتی کے لوگوں کی وہاں صف ہووے گی کھڑی
تو میر کس شمار میں ہے کس قطار میں (میر)

برنگِ بیضۂ نوروز توڑے دل اُس نے
ہزاروں ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل (ذوق)

کس کا (ہ) استفہام:۔ (۱) کس شخص کا۔ کونسے آدمی کا۔ (۲) کونسے شخص کا بیٹا ہے؟ جیسے تو کس کا ہے؟

کس کا سر لائیں یا لاؤں (ہ) محاورہ:۔ یعنی ہم اس بارِ گراں کے متحمل نہیں ہیں۔ کس شخص کی مدد چاہیں۔ جو یہ کام کرے + کس کے سر سے کام لوں۔ ؎

ہم کو تکلیف نہ دو شیخ جی عمامہ کی۔
لاویں سر کس کا کوئی ہم سے یہ بار اٹھتا ہے (مصحفی)

کس کا سر لاؤں جو تمہارے ساتھ کھپاؤں +

کس کام کو نکلا تھا کیا کر آیا؟ (ف) محاورہ:۔ جب غفلت یا بیخودی کے سبب اپنے اصل مقصود کو بھول کر آدمی دوسرا کام کر بیٹھتا ہے تو افسوس کے ساتھ یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے + (شعر مرزا اشرف بیگ خاں صاحب اشرف جو علوم مشرقی کا ایک فاضل اجل نوجوان اور مؤلف لغات کا گہرا دوست اور مصحح لغات ہذا کا حقیقی بھائی تھا۔ تین برس ہوئے کہ داغ مفارقت دیکر سدھارا۔ خدا تعالیٰ ایسا صالح اور نیک سب کو کرے اور اُسے غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔ ؎

نہ ملا دوست تو ہو غیر کے در پر آیا ٭ ہائے کس کام کو نکلا تھا میں کیا کر آیا (اشرف)

کس کام کی یا کس کام کا (ہ) محاورہ:۔ کس مطلب کا کس غرض کا۔ نکما۔ نکمی۔ بے سود۔ ؎

مقصود ہے آنکھوں سے ترے رخ کا نظارا
جب تو ہی نہ ہو پاس تو کس کام کی آنکھیں (نظم)

کس کا موت ہے؟ (ہ) محاورہ:۔ کس کا پیشاب ہے۔ کس کا نطفہ ہے کس کی اولاد ہے۔ کس کا بیٹا ہے۔ کس کا بند ہے؟

کس کس (ہ)۔ (یہ کلمہ کبھی افراط و تاکید کے اظہار اور کبھی عقل کی حیرانی اور سرگردانی اور کبھی کوئی بات بن نہ آنے کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ مثلاً کس کس کام کو کروں۔ اس کی خاطر کس کس کا منہ نہیں دیکھا۔ کس کس ظلم کو نہیں جھیلا وغیرہ وغیرہ) +

کس کس دکھ کو جھیلا ہے (ہ) محاورہ:۔ یعنی طرح طرح کے درد و غم اٹھائے اور بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ کون کون سی تکلیف نہیں اٹھائی۔ ؎

اُدھر ہے ہوک پسلی میں اِدھر ہے بے کلی مجھ کو
زناخی تیرے کارن میں نے کس کس دکھ کو جھیلا ہے (رنگین)

کس کس دکھ کو روئیں (ہ) محاورہ:۔ کون کون سی مصیبت بیان کریں۔ کون کون سی تکلیف کو زبان پر لائیں +

کس کو (ہ) استفہام:۔ کس شخص کو۔ کونسے آدمی کو۔ کسے +

کس کھیت کا بتھوا یا مولی ہے (ہ) محاورہ:۔ دیکھو (کس باغ کی مولی ہے) +

کس کی بکری کون ڈالے گھانس (ہ) کہاوت:۔ (عو) یعنی اپنی چیز کی ہر ایک رکھوالی خوب کرتا ہے۔ دوسرے کی چیز کو کوئی نہیں سنبھالتا +

کس کی ماں کو ماں کہتی (ف) محاورہ:۔ (عو) جب کسی سبب سے کوئی ایسی بات پیش آجاتی ہے کہ جس سے اپنے بچے یا عزیز کی ہلاکت متصور ہو۔ تو اُس موقع پر بولتے ہیں کہ ابھی وہ مرجاتا تو ہم کسے اپنا درد مند بنا کر یہ مصیبت بیان کرتے۔ مثلاً اگر ٹھور بے ٹھور میرے بچے کے لگ جاتی۔ اور ایسے ویسے کچھ ہو جاتی۔ تو وہ بندی کس کی ماں کو ماں کہتی (سگھڑ سہیلی) +

(اصل میں یہ محاورہ ماں کے حق میں بنایا گیا تھا۔ یعنی اگر ہماری ماں مرجاتی۔ تو ہم کس کی ماں کو اپنی ماں بناتے۔ مگر رفتہ رفتہ عام اور بچوں کے لئے مخصوص ہوگیا)۔

کس گنتی میں ہے (ہ) محاورہ۔ دیکھو (کس شمار میں ہے)۔ ے

میں ہوں کس گنتی میں از یک تا ہزار
گالیاں اُس نے تو عالم کھا گیا (مصحفیؔ)

کس لوٹھے پر پھولی ہے (ہ) محاورہ۔ (بازاری۔ عو۔ ظرافت) یعنی کس یار و آشنا کی حمایت پر مغرور و متکبر ہوگئی ہے کہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی۔

کس لئے یا کس واسطے؟ (ف) تابع فعل۔ کیوں۔ چرا۔ کس سبب سے۔

کس مرض کی دوا ہے؟ کس مرض کی دوا ہو؟ (ف) محاورہ۔ کس کام کا ہے۔ محض نکما اور بے فائدہ ہے۔ کیا کام آئیگا۔ تمہاری ملاقات سے کیا فائدہ ہے۔ تمہارے ساتھ ربط ضبط رکھنے سے کیا حاصل ہے۔ ے

درد ہے اس بات کا ہم کس مرض کے ہیں دوا
سوچتے ہیں دل میں عارف ہم یہی اکثر پڑے (عارفؔ)

نہیں دیتے اگر ہم کو شفا لب ٭ کہو پھر کس مرض کی ہیں دوا لب (اسیرؔ)
نہ دیا بوسۂ لب جاں بخش ٭ کس مرض کی ہو تم دوا صاحب (صابرؔ)

کس مرض کی ہیں دوا یہ لبِ جاں بخش ترے
جاں بلب ہیں ترے آزارِ محبت والے (ذوقؔ)

زمانے میں جتنے قلی اور نفر ہیں
کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گو تیے امیروں کے نور نظر ہیں
ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپِ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں (حالیؔ)

کس منہ سے (ف) تابع فعل۔ (۱) کون سی زبان سے۔ کونسی بات سے جیسے تمہاری عنایت کا شکر کس منہ سے کروں۔ ے

کس منہ سے کہتی ہے کہ میں ہوں آشنائے گل
بلبل زبان سے یہ کبھی نہ نکلا کہ ہائے گل (نسیم دہلوی)

(۲) کس دلیل سے۔ کس وجہ سے۔ کس ثبوت پر۔

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن۔
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا۔
کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشقباز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا (نظم سوداؔ)

تیری صورت کو کہوں تصویر سا کس منہ سے میں
ہیں کہاں یہ گرمیاں یہ شوخیاں تصویر میں (جرأتؔ)

ہم زندہ کیوں رہے نہ وہ ہم سے اگر ملے
کس منہ سے ہم کہیں کہ نہ وہ عمر بھر ملے (عارفؔ)

(۳) کیا منہ لے کر۔ کیا ناک لے کر۔ کس عزت پر۔ کس خوبی پر۔ کون سی بات پر۔ کس خوبی یا جوہر سے۔ کونسے ہنر پر۔ ے

اِک تبسم سے کریگا تیر اسو ٹکڑے جگر
غنچہ تو کس منہ سے ہنستا اُس لبِ خنداں پہ ہے (بنگاؔ)

(۴) کون سے دل سے۔ کس حوصلہ اور کس جرأت سے ٭ کس وثوق سے۔ اُستادی حافظ قطب الدین صاحب مشیر دہلوی۔ ے

ارشاد مشیر آپ کا جو کچھ ہے بجا ہے
کس منہ سے یہ فرماتے ہو چاہا نکریںگے (مشیر دہلوی)

نہ یہ لب اور نہ یہ بات نہ غمزہ نہ نگاہ
چاند کس منہ سے ترے منہ کے برابر ہوگا (امیرؔ)

کس منہ سے کوسوں (ہ) (عو) کلمۂ تنفر۔ کون سی زبان سے دعائے بد دوں۔ کیا کہکر کوسوں۔ یعنی اس کے واسطے کون سی بُری سے بُری زبان لاؤں۔ ے

کیا ضعف کر دیا جوانی کو ٭ کوسوں کس منہ سے زندگانی کو (میر سوزؔ)

کس نے (ہ) کس شخص نے۔ کونسے آدمی نے ٭

کس نیند سوتا ہے یا سو رہا ہے؟ (ہ) محاورہ۔ یعنی کیا بے خبر پڑا ہے۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار و ہوشیار ہوکر چشم عبرت کھول۔ ہوش پکڑ۔ چیت۔ جاگ۔ کس بے خبری میں

پڑا ہے۔ ع

آئی سفیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ اُٹھ صبح قیامت ہوگئی کس نیند سوتا ہے

تعجب ہے نہیں در پے جو ہوتا
یہ دشمن ہے پڑا کس نیند سوتا

اُٹھ کہیں بیدار ہو کس نیند سوتا ہے نصیر
ہے سفر در پیش غافل نہ کر زادِ راہ کر

سو رہا منزل دنیا میں ہے غافل کس نیند
آفتیں سر پہ مسافر کے بہت لائے ہے خواب

کس نیند سویا ہے ؟ (ہ) محاورہ :- کیسا بے خبر ہے۔ کیسا غافل ہے۔ ع

بیداری کیسی اُس نے تو کروٹ کبھی نہ لی
کس نیند اے خدا مری تقدیر سوئی ہے

کس وقت (ا) تابع فعل :- کون سے وقت۔ کس گھڑی۔ کب ✦

کسا (ہ) صفت :- (۱) کھنچا ہوا۔ اُڑتا ہوا۔ وزن میں کم۔ جیسے کسا مت تولو۔ دو سیر سے کسا ہے (۲) تنا ہوا۔ چست۔ پھنسا ہوا۔ تنگ۔

کسا ہوا (ہ) صفت :- کھنچا ہوا۔ کم تلا ہوا ✦ تنا ہوا۔ چست تنگ۔ جیسے کسا ہوا بدن۔ کسی ہوئی پوشاک ✦

کسا کسایا (ہ) صفت :- کھنچا کھنچایا۔ کیل کانٹے سے درست۔ تیار۔ آراستہ پیراستہ۔ کمربند۔ کمربستہ۔ مستعد ✦ چار جامہ پڑا ہوا۔ کاٹھی رکھا رکھایا ✦ بندھا۔ بندھایا ✦

کُستا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کُدال۔ پھاوڑا۔ پھرسا (پورب)۔ (۲) رستا کا مترادف جیسے رستا کُستا ✦

کَستا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کیکر کی چھال جس سے چمڑا وغیرہ رنگتے ہیں (۲) وہ شراب جو کیکر کی چھال سے بنائی جاتی ہے۔ ٹھرا ✦

کستا جانا (ہ) فعل لازم :- (لکھنؤ) دیکھو (کسیا جانا) ✦

کساد (ع) اسم مؤنث :- ناروائی متاع۔ بے رواجی اشیاء۔ عدم خریداری اشیاء۔ جنس کا نہ بکنا ✦

کساد بازاری (ف) اسم مؤنث :- بے رواجی۔ عدم خریداری بکری کا نہ ہونا۔ بازار کا مندا ہونا ✦

کساری (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) ایک قسم کی دال جو ارہر کی دال سے مشابہ ہے ✦

کسالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) تکلیف۔ گشٹ۔ دُکھ۔ درد۔ پیڑا پیڑ۔ محنت۔ مشقت۔ سختی۔ صعوبت۔ زحمت کشی۔ تکلیف کی برداشت جیسے ذرا سی دیر کا کسالا ہے۔ ع

اک پیٹ رہے ہم کو سو خطرے ہوں پیدا
مردوں پہ تو کوئی بھی کسالا نہیں رہتا

مر گئے تیغ نگاہ یار سے جھگڑا مٹا
چین برسوں کا ہوا دم بھر کسالا ہو گیا

(۲) مصیبت۔ بپتا۔ بپت۔ (۳) کسل۔ سستی۔ کاہلی۔ ع

بعد فنا ہوئی ہے جہاں گرد میری خاک
دم کیا نکل گیا کہ کسالا نکل گیا

(اول اور دوم معنی میں اس لفظ کا مادہ کَشٹ اور سوم میں جو خاص لکھنؤ میں بولا جاتا ہے کسالت معلوم ہوتا ہے) ✦

کسالا کھینچنا (ہ) فعل متعدی :- تکلیف اُٹھانا۔ سختی جھیلنا۔ محنت کی برداشت کرنا۔ زحمت کشی کرنا۔

دل پہنچا ہلاکت کو نپٹ کھینچ کسالا
لے یار مرے سلمہ اللہ تعالیٰ

کسالت (ع) اسم مؤنث :- سستی۔ کاہلی۔ آلکسی ✦

کِسان (ہ) اسم مذکر :- کاشتکار۔ کشاورز۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ جوتا۔ بویا۔ مزارع۔ فلاح ✦

کسانا (ہ) فعل متعدی :- (عو) (۱) امتحان کرانا۔ آزمائش کرانا۔ پرکھوانا۔ چکھوانا ✦ کسوٹی پر لگوانا (۲) تنوانا۔ کھچوانا۔ (۳) تلوار کو موڑ کر آزمائش کرانا (۴) بٹیروں کو لڑانے کے واسطے باہم کشتی کرا کر دیکھنا۔ (۵) مشکل اور دشوار کاموں میں آدمی کا امتحان کرانا۔ (۶) دیکھو (کسیانا) ✦

کساؤ (ہ) اسم مذکر :- (۱) تناؤ۔ کھچاوٹ (۲) کسیلاپن۔ عفونت۔ زُخت۔ بدمزگی۔ تانبے یا پیتل کے برتن میں جو ترش چیز کے رکھنے سے ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے بھی کساؤ کہتے ہیں ✦

کساوٹ (ہ) اسم مؤنث :- تناؤ۔ بناوٹ۔ کھچاؤ۔ چستی تنگی۔ ع

کرتی جالی کی پڑا سر پہ دوپٹہ اچھا
تھرپا جامہ اور رانگیا کی کساوٹ خاصی } (رنگین)

لقا کی کساوٹ ہی کا مُول ہے +

کَسْب (ع) اسم مذکر۔ (۱) حاصل کرنا۔ پیدا کرنا۔ کمانا (۲۔ مجازاً) پیشہ۔ حرفہ۔ کام۔ دھندا۔ اُدّم ۔ (۳۔ مجازاً) ہنر۔ کرتب۔ فن۔ گُن۔ (۴۔ ا) وہ کمائی جو عورت بدکاری سے حاصل کرے +

کسب کرنا یا کمانا (ا) فعل متعدی ۔ قحبہ پنے سے روزی حاصل کرنا۔ بدکاری سے کما کر کھانا۔ پیشہ کرنا۔ کوٹھے پر بیٹھنا +

کِسبت (ا) اسم مؤنث ۔ (۱) نائی کی پٹی۔ وہ بیبی دار چمڑے کا خانہ جس میں نائی اپنے اوزار یعنی اُسترے۔ قینچی۔ کنگھا۔ نہرنا وغیرہ رکھتے ہیں + جرّاح کی تھیلی (۲) وہ چمڑے کا ٹکڑا جو سقّے اکثر اپنے بائیں چوتڑ پر اُس کی حفاظت کے واسطے باندھ لیتے ہیں +

(یہ لفظ عربی کِسوت بمعنی لباس و پوشاک سے لیا گیا ہے۔ چونکہ یہ بھی اوزاروں کا غلاف ہے۔ اس وجہ سے یہ نام پڑگیا) +

کسبت نامہ (ا) اسم مذکر ۔ وہ کتاب جس میں جرّاحوں اور حجاموں کا تاریخی حال یا اُن کے پیشہ کا احوال درج ہوتا ہے + سقّوں کے پاس بھی اس قسم کی کتاب ہوتی ہے +

کَسْبی (ع + ف) اسم مذکر۔ (۱) پیشہ ور۔ ہنر والا۔ دستکار۔ کاریگر۔ (۲) وہ بات جو محنت یا ریاضت و مشق سے حاصل ہوئی ہو۔ اپنی کوشش سے حاصل کیا ہوا کمال۔ وہبی کا نقیض (۳۔ ا۔ اسم مؤنث) فاحشہ۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ پیشہ کمانے والی۔ کوٹھے پر بیٹھنے والی۔ مونڈھے والی۔ پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ قحبہ۔ مالزادی۔ روسپی۔ لولی +

کستورا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کا ہرن جس کی ناف سے مشک نافہ نکلتا ہے۔ (۲) ایک قسم کی مچھلی جس کے سینگ ہوتے ہیں + صدف۔ سیپی۔ (۳) ایک قسم کے سیاہ پرند کا نام جو نہایت خوش آواز ہوتا اور اسی وجہ سے اُسے اکثر لوگ پالتے ہیں + (۴)

(ابابیل کا لعاب جو جزیرۂ پونٹ بلیر میں ایک پہاڑ کی چٹانوں سے کُھر جاتا ہے اور وہ نہایت مقوی باہ ہوتا ہے۔ پہلے اس کا ٹھیکہ پانچ سو روپیہ سالانہ تھا۔ اب پچاس ساٹھ ہزار سالانہ ہوگیا ہے۔ اسے معدہ میں ملا کر جوش کرتے اور ایک ماشہ کو جائیک

روپیہ کا آتا ہے چار روز تک پیتے ہیں۔ اس سے آدمی نہایت توانا ہو جاتا ہے۔ ناتوان انگریز وہاں جا کر رہتے اور توانا ہو کر آتے ہیں) +

کستوری (ہ) اسم مؤنث ۔ مشک۔ وہ خوشبودار خون جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ مِرگ مدھ۔ مسک + نافۂ مشک +

کَسْر (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) شکستگی + ٹوٹ پھوٹ۔ چیچ + ٹکڑا۔ حصہ۔ ٹوٹا ہوا۔ جزو (۲۔ صرف ونحو) زیر۔ زیر کی حرکت۔ کسرہ (۳۔ حساب) اکائی کا ایک حصہ یا کئی حصے۔ صحیح عدد کا کوئی سا ٹکڑا یا جزو۔ بھِن۔ (۴۔ ا۔ بفتحتین) کمی۔ نقص جیسے ایک آنچ کی کسر رہی۔ فقط دُم کی کسر ہے (۵۔ ا۔ عو) بچوں کی بدہضمی۔ پیٹ کا خلل جیسے بچے کے پیٹ میں کسر ہے (۶۔ ا۔ ہندو) نقصان۔ گھاٹا۔ خسارہ۔ ٹوٹا جیسے دو سو کی کسر پڑی +

کسر باقی نہ رکھنا (ا) فعل متعدی ۔ (عو) کوئی بات باقی نہ چھوڑنا۔ ذرا کوتاہی نہ کرنا۔ کمی نہ کرنا۔ بدی یا بُرائی کرنے میں نہ چوکنا۔ جیسے

(وہ تو کچھ خدا کو اچھی کرنی تھی کہ میں نے پہلے دیکھ لیا۔ نہیں تم نے تو میرے سر منڈوانے میں کوئی کسر باقی ہی نہ رکھی تھی (رسالۂ سہیلی) + ؎

کسر باقی فلکِ پیر نے کیا رکھی ہے۔
کہ اب آنکھیں سی دکھانے لگے انجم مجھکو } (بحر)

کسر بھرنا (ا) فعل متعدی ۔ (بقّال) ٹوٹا دینا۔ خسارہ بھرنا۔ کمی پوری کرنا +

کسر پڑنا (ا) فعل متعدی ۔ (بقّال) خسارہ ہونا۔ کمی ہونا۔ ٹوٹا ہونا + کمی ہونا۔ نقص ہونا جیسے اگر کسی بات میں کسر پڑے تو مجھے اُلاہنا دینا +

کسر دینا (ا) فعل متعدی ۔ (بقّال) خسارہ دینا۔ نقصان دینا۔ گرہ سے دلوانا +

کسر رکھنا (ا) فعل متعدی ۔ (۱) کمی رکھنا۔ کوتاہی کرنا۔ (۲) نقص باقی چھوڑنا +

کسر رہنا (ا) فعل لازم ۔ (بقّال)۔ (۱) گھاٹا رہنا۔ خسارہ رہنا + (۲) کمی رہنا۔ نقص رہنا۔ کوتاہی ہونا +

کسرِ شان (ع + ف) اسم مؤنث ۔ عزت کے خلاف۔ خلافِ شان۔ وہ بات جس سے آدمی کی عزت۔ آبرو اور شان میں فرق آئے +

کسرِ غیر واجب یا ملفوظی (ع) اسم مؤنث ۔ (حساب) جس کا

کسر

شمار کنندہ یعنی کسر نما۔ نسب نما کے برابر یا اُس سے بڑا ہو۔ جیسے $\frac{۶}{۵}$ یا $\frac{۷}{۵}$ ٭

کسر کرنا (ہ) فعل متعدی ہ۔ (۱) کمی کرنا۔ کوتاہی کرنا۔ جیسے تم نے کون سی کسر کی تھی (۲) مکتفی نہ ہونا۔ تھڑنا جیسے ایک ہی چیز نے کسر کر دی ورنہ سارا سامان پورا پورا تھا ٭

کسر کھانا (ہ) فعل متعدی ہ۔ (ہندو) نقصان اُٹھانا۔ گرہ سے دینا۔ پلّے سے دینا۔ خسارہ بھرنا۔ ٹوٹا دینا۔ گھاٹا بھگتنا ٭

کسرِ مرکب (ع) اسم مؤنث ہ۔ (حساب) عدد مخلوط۔ وہ رقم جس میں کسر کے ساتھ عدد صحیح بھی موجود ہو۔ ملوان کسر۔ جیسے $۲\frac{۳}{۴}$ ٭

کسرِ مضاف (ع) اسم مؤنث ہ۔ (حساب) کسر الکسر۔ وہ کسر جس میں کسر کی کسر ہو۔ جیسے $\frac{۵}{۶}$ کا $\frac{۱}{۲}$ ٭

کسرِ ملتف (ع) اسم مؤنث ہ۔ (حساب) وہ کسر جس کے شمار کنندے یا نسب نما یا دونوں میں کوئی عدد مخلوط (مرکب) یا کسرِ مضاف ہو۔ جیسے

$$\frac{\frac{۳}{۷}}{\frac{۲}{۳}} \quad ، \quad \frac{۴\frac{۳}{۴}}{۲} \quad ، \quad \frac{۷}{۲\frac{۱}{۲}} \quad ، \quad \frac{۲\frac{۱}{۳}}{۴\frac{۳}{۷}}$$

$$\frac{\frac{۵}{۶}\ \text{کا}\ \frac{۲}{۳}\ \text{کا}\ \frac{۱}{۵}}{۲\frac{۱}{۳}\ \text{کا}\ \frac{۵}{۶}\ \text{کا}\ \frac{۱}{۷}}$$ ٭

کسرِ مفرد (ع) اسم مؤنث ہ۔ (حساب) وہ کسر جس کا شمار کنندہ اور نسب نما صحیح عدد ہوں۔ سادی کسر۔ جیسے $\frac{۱}{۵}$ ٭

کسر نکالنا (ہ) فعل متعدی ہ۔ (۱) کمی پوری کرنا۔ خسارہ پورا کرنا۔ جیسے میں نے اپنی کسر نکال لی۔ تو ڈر نہیں۔ تیری بھی کسر نکال دونگا۔ (۲) انتقام لینا۔ بدلا لینا۔ سمجھنا۔ بھگتنا۔ دیکھو اس بات کی تم سے کیسی کسر نکالتا ہوں ٭

کسرِ واجب (ع) اسم مؤنث ہ۔ (حساب) وہ کسر جسکا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو۔ جیسے $\frac{۱}{۲}$ ٭

کسر ہونا (ہ) فعل لازم ہ۔ (۱) کمی ہونا۔ تھڑنا۔ گھٹنا۔ (۲) خسارہ ہونا۔ گرہ سے جانا (۳) بچے کے پیٹ میں خلل ہونا۔ بدہضمی ہونا۔ (۴) کوتاہی ہونا۔ کمی رہنا جیسے تمہاری طرف سے تو کسر ہوئی نہیں

کسک

مگر خدا نے بچا لیا۔ ع

لاحول ولا قوت یہ کون بشر ہے۔
صورت میں ہے لنگور ذرا دُم کی کسر ہے } (ناسلم)

کسرات (ہ) اسم مؤنث ہ۔ (اہل دفاتر کی بقاعدہ عربی بنائی ہوئی جمع)۔ وہ روپیہ یا قیمیں جو رخصت وغیرہ سے کٹ کر بچت میں ڈالی جاتی ہیں ٭

کسرت (ہ) اسم مؤنث ہ۔ (۱) ورزش روزمرہ۔ روزانہ ریاضت۔ ریاضت۔ پہلوانی۔ لڑنت ٭

(ڈنڈ پیلنا۔ مگدر ہلانا۔ کشتی لڑنا۔ لیزم ہلانا۔ بیٹھکیاں لگانا۔ یہ ساری باتیں جن سے آدمی کے جسم میں کسر و انکسار ہوتا ہے۔ سب اسی میں داخل ہیں۔ ثنا سے مثلثہ سے اس معنی میں لکھنا ہماری رائے کے خلاف ہے) ٭

(۲) مشق۔ مہارت۔ ربط۔ ابھیاس۔ برتاؤ جیسے کا بکسرت ہے ٭

کسرت کرنا (ہ) فعل متعدی ہ۔ (۱) ورزش کرنا۔ ریاضت کرنا۔ پہلوانی کرنا (۲) مشق کرنا۔ ربط کرنا ٭

کسرتی (ہ) صفت ہ۔ (۱) کسرت سے منسوب۔ کسرت یا ورزش کیا ہوا جیسے کسرتی بدن (۲) کسرت کرتا ہوا۔ کسرت کرنے والا۔ ورزشی جیسے یہ بڑا کسرتی آدمی ہے ٭

کسرہ (ع) اسم مذکر ہ۔ زیر۔ زیر کی حرکت ٭

کسریٰ (معرب خسرو) اسم مذکر ہ۔ نوشیروان عادل کا نام۔ اور نیز شاہان عجم کے ہر ایک بادشاہ کا لقب ٭

(خسرو کے لغوی معنی ملک بڑھانے والا ہیں۔ پس عربی میں بھی یہی معنی ہوسکتے ہیں) ٭

کسک (ہ) اسم مؤنث ہ۔ (۱) دُکھ۔ درد۔ تکلیف۔ پیڑ۔ پیڑا۔ ع

کسک دل میں پھر چارہ گر ہو گئی
جو تسکین پھر دو پہر ہو گئی } (...)

پہنچا دے ہمکو کوئی اُن تک ٹرکس جائے موری جیا کی کسک (گیت)

(۲) ٹیس۔ چمک۔ چبھن۔ کھٹک۔ کم کم درد۔ اثر درد۔ ع

بے ڈھب لگی ہے دل کو محبت کی اُس کے چوٹ
گو درد اس قدر نہیں لیکن کسک تو ہے } (...)

اے چارہ گر جگر کی کسک کس طرح مٹے
گو درد کم ہوا بھی تو کم ہو کے رہ گیا } (...)

پہلے تھی دل میں کھٹک اب تو ہے رگ رگ میں کسک
چین اے درد تجھے بھی شبِ ہجراں میں نہیں ♦ (داغ)

کسک آنا (ہ) فعل لازم ۔ (لکھنؤ) ضرب پہنچنا ۔ جھٹکا لگنا ۔ درد ہونا ۔ ؎

مزاج پوچھا کسی کا تو اُن کا منہ دُکھتا
کسک سی ہاتھ میں آئی اگر سلام کیا (...)

کسک مٹانا یا نکالنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) دُکھ کھونا ۔ درد کھونا ۔ تکلیف دور کرنا ۔ جیسے کمر کی کسک مٹانا (۲ ۔ گنوار) چُہل مٹانا ۔ جھَل کھونا خواہش نفسانی پوری کر دینا ♦

(گیتوں میں بھی آیا ہے جیسے چل بن میں تیری کسک مٹا دونگا) ♦

کسکٹ (ہ) اسم مذکر ۔ کئی قسم کی ملی ہوئی دھات ۔ بھرت ۔ اشٹ دھات ۔ کانسی ۔ پھول ♦

کسکنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) درد کرنا ۔ دُکھ دینا ۔ دُکھنا ۔ پیڑ ہونا (۲) ٹیسنا ۔ ٹیس مارنا ۔ چسکنا ۔ چپکنا ۔ کھٹکنا ۔ کم کم درد ہونا ♦

کسگر (ف) اسم مذکر ۔ مخفف کاسہ گر (پورب) کُمہار ۔ مٹی کے برتن بنانے والا ۔ کوزہ گر ۔ کاسہ ساز ♦

کسل (ع) اسم مذکر ۔ (۱) سُستی ۔ کاہلی ♦ (۲) ماندگی ۔ تکان ۔ تھکاوٹ ۔ (۳ ۔ ۱) علالتِ طبع ۔ ناسازیٔ طبع ۔ (۳ ۔ ۱) کمزوری ۔ ناتوانی ۔ ضعفِ مرض ♦

کسل مند (ف) صفت ۔ (عو) اَنمنا ۔ علیل ۔ بدمزہ ۔ ناخوش ۔ ناساز ۔ ناراض ۔ بیمار ۔ جی اچھا نہ ہونا ۔ ؎

تیری تبرید بھلا کب ہو مفید اُس کو طبیب
مرضِ عشق سے جس کا ہو کسلمند مزاج (کنھیالال عاشق)

کسل (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) صحیح (کُشل) خیریت ۔ عافیت ۔ تندرستی ♦

(یہ لفظ کھیم کے ساتھ بولا جاتا ہے ۔ علیحدہ کم سُننے میں آیا ہے) ♦

کسم یا کُسُمبھ (ہ + س) اسم مذکر ۔ کڑ کا پھول جس سے شہاب نکلتا اور لال کپڑے رنگے جاتے ہیں ۔ عُصفُر ۔ گل کاژیرہ ۔ گل کاجیرہ ۔ مزاجاً اول درجہ میں گرم دوم میں خشک ♦

کسم کا آزار ہونا (ف) فعل لازم ۔ (عوام ۔ عو) پیر چھوٹنے کا مرض ہونا ۔ پاؤں جاری ہونا کا آزار ہونا ۔ متواتر حیض آئے جانا ♦

کسمسانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) بل کھانا ۔ سکوڑا لینا ۔ مروڑی کھانا ♦ انگڑائی لینا ♦ کروٹ کے بل جنبش کرنا ۔ پہلو بدلنا ۔ کلملانا ۔ کلبلانا ۔ جنبش کرنا ۔ انگ مروڑنا ۔ ہلنا ۔ ؎

جھجک کر کسمسا کر شرم کھا کر ♦ دیا بوسہ و لے غمزہ جتا کر (لا اعلم)

اُس کے نقشہ کو جو چھاتی سے لگایا میں نے
کسمسا شرم سے تصویر نے مُنہ پھیر لیا (...)

کیا کہوں اُس کی ادائیں وصل کی شب کو کہ بس
ہاتھ لگ جاتے ہی کیا کچھ کسمسانے لگ گیا
غضب ہے لیتے ہی آغوش میں ہائے
وہ اُس کی سانس لینا کسمسا کے (...)

ٹک کسمسائے ہوتی ہیں سو سو جگہ سے چاک
یہ خوش جنہوں کی ہائے رسے ہیں تنگ چولیاں (...)

(۲) گھبرانا ۔ بے قرار ہونا ۔ تڑپنا ۔ مضطرب ہونا ۔ قابو سے نکلنے کے واسطے کوشش کرنا ♦ اُکتانا ۔ تنگ ہونا ۔ گراں گزرنا ♦ بے چین ہونا ۔ بے کل ہونا ۔ ؎

شب کہاں تھے کہ جو ہیں چشم خمار آلودہ
کسمسانا تیرا کچھ اور مزا دیتا ہے ۔ (...)

زانوؤں میں جو لیا ساقِ بلوریں کو دبا
کسمسایا وہ بہت ناز سے پر ہل نہ سکا (...)

کسمساہٹ (ہ) اسم مؤنث ۔ بے کلی ۔ بے چینی ۔ بے آرامی ۔ اضطراب ♦

کسنا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) پٹاری کا غلاف ۔ پٹاری کا گردہ (۲) بستر باندھنے کا تسمہ ۔ بستر بند ۔ بسترکش (۳) پلنگ کسنے کی ڈوری ۔ سیج بند ۔ (۴) گٹھڑی باندھنے کا کپڑا ۔ بقچہ بند (۵) وہ غلاف جس میں خوانِ طعام رکھکر ڈوری کھینچ دیتے اور اوپر سے خوان پوش ڈھانک دیتے ہیں ۔ خاصدان وغیرہ کا غلاف بھی کسنا کہلاتا ہے (۶ ۔ پنجاب) چھینکا جو چھت میں ٹنگا رہتا ہے ♦

کسنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) کھینچنا ۔ تاننا ۔ جکڑنا ۔ کھینچکر باندھنا ۔ چست کرنا ۔ تنگ کر کے باندھنا ♦ مضبوط کر کے باندھنا (۲) بستن کا ترجمہ ۔ باندھنا

جیسے پیٹی کسنا (۳) تلوار کو موڑ کر اُس کی آزمائش کرنا۔ تلوار کو خمیدہ کرنا (۴) ستانا۔ تنگ کرنا۔ دق کرنا۔ سخت گیری کرنا۔ تنگ پکڑنا۔ ضیق میں کرنا۔ شکنجے میں کھینچنا (۵) پکاتے وقت پانی کا چھینٹا دیکر خوب بھوننا۔ سالن کا پانی خشک یا جذب کرنا (۶) حلوائی) دودھ کو بھونتے بھونتے اکٹھا کرنا۔ بھوننا۔ جیسے کھوا کسنا۔ (۷) کسوٹی پر لگانا۔ سونے چاندی کی چاشنی دیکھنا۔ کھرا کھوٹا پرکھنا۔ (۸) آدمی کو آزمانا۔ آزمائش کرنا۔ جانچنا۔ تانا۔ کسی سخت یا لالچ کے کام میں آزمائش کرنا۔ ؎

چاندی سونے پر پھسلنے ولی ہوگی کوئی اور
میں کھری ہوں کس لے کندن مل کسوٹی پر مجھے

(۹۔ لکھنؤ) بٹیروں کا باہم لڑنا (۱۰) بندوق بھرنا۔ بندوق میں بارود گولی یا چھرّا ڈالنا (۱۱) قیمت چڑھانا۔ مول زیادہ کرنا۔ دام بڑھانا۔ زیادہ چارج کرنا۔ زیادہ قیمت لینا۔ زیادہ دام لگانا (۱۲) کھینچا ہوا تولنا۔ اُڑتا ہوا تولنا۔ کم تولنا۔ (۱۳) مارنا۔ پھینکنا۔ دینا۔ لگانا۔

اُن کو سمجھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں مدام
ہم پہ دن رات یہ آوازے کسا کرتے ہیں

(۱۴) فعل لازم۔ جھکنا۔ خمیدہ ہونا۔ تلوار کا مُڑنا تُڑنا۔

خمیدہ کرتا ہے انسان کو جوہر شرافت کا
اصالت جس میں ہوتی ہے وہی تلوار کستی ہے

کُسنگ (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) بُرا ساتھ۔ صحبت بد۔ بُری سنگت۔

کِسُو (ہ) علامت تنکیر۔

(پُرانی ہندی مگر فی الحال ٹکسال باہر البتہ دیہات کی عورتیں اب بھی بولتی ہیں)۔ کِسی۔ ؎

ہم کو پوشیدہ ہیں پیغام کسو کے آتے
خط پہ خط روز ہیں بے نام کسو کے آتے

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں یہ نہ سنئیگا
پڑھتے کسو کو سنئیگا تو دیر تلک سر دھنئیگا

کَسْتو (ہ) اسم مؤنث۔ کُس مرانی۔ قحبہ۔ بدکار۔ چھنال۔ فاحشہ۔ ایک سخت گالی جیسے مالزادی۔ حرامزادی وغیرہ۔ ؎

موری کستو کھڑی ہے پاس تیرے دیکھ تو
ناچ کرتواے نگوڑے سورمت لہے بہا

کَسْواناَ (ہ) کسنا کا متعدی المتعدی۔ معانی دیکھو (کسنا)۔

کُسْوانا (ہ) فعل متعدی۔ (عو)۔ (۱) کوسنے دلوانا۔ بددعا دلوانا۔ سراپ دلوانا۔ (۲) بددعا لینا۔

کُسْوانا پِٹوانا (ہ) فعل متعدی۔ (عو) رلوانا۔ چِلّانا۔ واویلا کرانا۔ رُلوانا۔ گریہ وزاری کرانا۔ کہرام ڈلوانا۔ کہرام مچوانا۔ پیٹک پٹیا ڈلوانا۔

کِسْوَت (ع) اسم مؤنث۔ لباس۔ پوشاک۔ جامہ پوشیدنی۔ بستر۔

کَسَوٹی (ہ) اسم مؤنث۔ محک۔ سنگِ عیار۔ وہ پتھر جس پر سونے کا کس دیکھتے ہیں۔ دھاتو پرکھنے کا پتھر۔ سنگِ زرکش۔ ؎

رُخ کا ترے خود رنگ ہے کندن نہ بنا خال
کوئی بھی لگاتا ہے کسوٹی سے زرِ گل

کھوٹے کھرے کا حال نہ عشاق میں کھُلا
افسوس بُت بنے نہ کسوٹی کے سنگ سے

(۲۔ مجازاً) جانچ۔ پرکھ۔ امتحان۔ آزمایش جیسے آدمی کے لئے معاملہ بڑی کسوٹی ہے۔

کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) عیار کردن کا ترجمہ۔ محک پر گھسکر سونے چاندی کا کس دیکھنا۔ سنگِ زرکش کے وسیلہ سے کھوٹا کھرا پرکھنا۔ چاشنی دیکھنا (۲۔ مجازاً) آزمانا۔ امتحان کرنا۔ جانچنا۔ پرکھنا۔

کُسُور (ع) اسم مؤنث۔ (کسر کی جمع) کسرات۔ ٹکڑے۔ اجزا۔

کُسُورِ اعشاریہ (ع) اسم مؤنث۔ (حساب) وہ کسریں جن کا نسب نما دس یا دس کی کوئی قوت ہو۔

کُسُورِ عام (ع) اسم مؤنث۔ (حساب) وہ کسریں جن کا نسب نما عام یعنی قید عشری سے بری ہو۔

کُسُوف (ع) اسم مذکر۔ سورج گرہن۔ زمین اور سورج کے درمیان چاند کا آجانا۔

(جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے۔ تو وہ آفتاب کے ایک حصہ کو زمین کے ایک حصہ سے چھپا لیتا اور سورج گرہن یا کسوف کہلاتا ہے۔ اگرچہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی۔ مگر درحقیقت

زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اور چاند کا سایہ اُس کے اوپر آجاتا ہے) ✦

کسُون (ن) صفت ۔ (چابک سوار، طاقی ۔ کنجی آنکھ کا گھوڑا ✦ بھینگا۔ ٹیڑھا تاکنا ۔ احول ۔ کج نظر) ✦

(گھٹنے کے واسطے آتا ہے) ✦

کستی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) چھوٹا بھاوڑا جو اکثر باغبانوں کے پاس ہوا کرتا ہے ۔ بیلچہ ۔ کلند ۔ مخفف (۲) دو قدم کے برابر فاصلہ کا ایک انداز یا پیمانہ ✦

کسے (ف) ۔ (ذوی العقول کے نکرہ کے واسطے آتا ہے) ✦

کوئی شخص ۔ کوئی آدمی ۔ کوئی متنفس ✦ شخصِ غیر معلوم ✦

کسے دید صحرائے محشر بخواب ✦ چو مس تفتہ روئے زمیں زآفتاب (سعدی)

کسے باشد (ف) ندا ۔ کوئی ہو ۔ کوئی کیوں نہ ہو ۔ خواہ کوئی ہو ✦

کِسے (ہ) کلمۂ استفہام ۔ کس شخص کو ۔ کونسے آدمی کو ۔ کدام کس را ۔ جیسے وہ نہ ہوں تو کسے دوں؟ یا کسے غرض پڑی ہے؟

کسی (ہ) علامت تنکیر یا عمومیت ۔ (۱) کوئی چیز ✦ کوئی آدمی ✦ کوئی بات ✦ کوئی ایک ✦ (۲) شخص غیر معلوم ۔ نامعلوم الاسم ۔ جیسے کسی کا ذکر ہے کہ وہ چار چار روز تک نہیں کھاتا تھا (۳) شخص معلوم شخص مفہومہ ۔ فلاں (۴ ۔ مجازاً) معشوق ۔ سیم بسر ۔ اشارہ و کنایہ بطرف معشوق و عاشق نیز بہ رقیب وغیرہ ۔ ع

ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بیکسی سے ہم

نہ لگتی آنکھ تو دن رات سوتے ہی رہتے
کسی کی چاہ نہ کرتے تو کیا نہ کرتے ہم

یاد آتا ہے جب چلنا وہ مستانہ کسی کا
بس غم سے بھر جاتا ہے پیمانہ کسی کا

کسی بات سے ہاتھ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی ۔ اُسے بالکل ترک کر دینا ۔ کسی بات یا کسی کام کو چھوڑ دینا ۔ کسی بات سے باز آنا ۔ دست بردار ہونا ✦ ناامید ہونا ۔ مایوس ہونا ۔ ناامید چھوڑنا ۔ آس چھوڑنا ۔ نراس ہو بیٹھنا ۔ ہاتھ دھو بیٹھنا ۔ ع

سمندِ عمر رواں ہے رہیں عناں پہ قابو نہیں ہے ہرگز
اُٹھائیں کیونکر نہ ہاتھ سب سے کہ پاؤں اپنا رکاب میں ہے

کسی بات کا خط لکھنا (ہ) فعل متعدی ۔ کسی امر کی دستاویز کرنا ۔ تمسک لکھنا ۔ اقرار نامہ لکھنا ✦ مچلکہ دینا ✦

کسی بات کا خط لکھوانا (ہ) فعل متعدی ۔ کسی امر کا اقرار نامہ یا تمسک یا دستاویز کرانا ✦ مچلکہ لکھوانا ۔ ع

آزاد پھر نہ کیجے ہمیں شرط ہے یہی
لکھواتے گر ہیں آپ غلامی کا ہم سے خط

کسی بات کا نوکِ زبان ہونا (ہ) فعل لازم ۔ اُس بات کا ازبر اور حفظ ہونا ۔ کسی امر کا نہایت یاد ہونا ۔ ع

حال دیوانوں کا اپنے پوچھ خارِ دشت سے ۔
یعنی افسانے اُسے نوکِ زباں بہتوں کے ہیں

کسی بات کے لالے پڑنا (ہ) فعل لازم ۔ اُس بات کا نامیسر و دشوار ہونا ۔ کسی بات کا نہایت خواہشمند ہونا اور اُسے پورا نہ کر سکنا یا یوسی و ناامیدی ہونا ✦ ع

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے

جیسے اُس کی جان کے لالے پڑ رہے ہیں ✦

کسی پر بھولکر بیٹھنا یا بھولنا (ہ) فعل لازم ۔ (ع) لغوی معنی کسی شخص کے بھروسے پر بے پروائی اختیار کرنا ۔ اصطلاحی کسی کی حمایت پر اترانا ۔ کسی کی امید پر گھمنڈ کرنا ۔ کسی کے برتے پر مطمئن ہونا جیسے کوئی خاوند پر کوئی کنبہ پر بھول کر بیٹھتا ہے ۔ میں تو اپنے خدا پر بھولی بیٹھی ہوں ✦

کسی پر بھولے پھرنا (ہ) فعل لازم ۔ کسی کی امید یا حمایت پر اتراتے پھرنا ۔ دوسرے کے برتے پر گھمنڈ کرنا ✦

کسی پر پروانہ ہونا (ہ) فعل لازم ۔ اُس پر فریفتہ اور عاشق و دلدادہ ہونا ۔ ع

شمع روؤں پہ ہوں بس دل سے سدا پروانہ
اپنے جی کا جو کرے آپ زیاں وہ میں ہوں

کسی پر تکیہ کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ اُس پر بھروسا اور اعتماد کرنا ✦

کسی پر جان جانا یا دینا (ہ) فعل لازم ۔ کسی پر عاشق و مفتون ہونا ۔ ع

کہا جب اُن سے تم پر جان جاتی ہے تو کہتے ہیں
غلط ہے یہ نہیں جا نکلی طاقت آپ کی جاں میں (مرزا صاحب)

کسی پر چھری تیز رہنا یا ہونا (۱) فعل لازم :۔ کسی پر بس چلنا۔ کسی کمزور پر قابو چلنا ۔ کسی کے قتل پر آمادہ ہونا۔ کسی کو ذلیل اور کم زور سمجھ کر بات بات پر قصور وار ٹھیرانا۔

کرتا ہے عاشقوں کو ہی تو ذبح تُند خو
رہتی تری چھری ہے انہیں پر مدام تیز (نظم)

سچ ہے چھری غریب پہ ہوتی ہے سب کی تیز
چھیڑا صبا نے زلف کو مجھ پر عتاب ہے (میر یار علی جان)

کسی پر دم دینا (۱) فعل متعدی :۔ اس پر شیدا و والہ ہونا۔ کسی کا عاشق زار ہونا ۔ کمال محبت کرنا۔ جیسے نانی اپنے نواسے پر دم دیتی ہے ۔

کسی پر دیوانہ ہونا (۱) فعل لازم :۔ اُس کے عشق میں مجنون و سودائی ہونا۔ کسی پر فریفتہ ہونا ۔

کسی پر گرم ہونا (۱) فعل لازم :۔ اُس پر غضب اور خفا ہونا یا جھنجلانا۔

بظاہر گو نہ مجھ پر گرم ہو وہ سنگدل لیکن
ظفر یہ جانتا ہوں ہیں نہاں ہے آگ پتھر میں (ظفر)

کسی پر مرنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (کسی پر جان جانا)۔

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر ۔ ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے (لا اعلم)

جان اٹکی سے ہے لبوں پر جب سے اٹکا دل میرا
ہو گیا مرنا بھی مشکل آپ پر مر کر مجھے (نجم)

کسی پر ہاتھ رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ اُسے دلاسا دینا۔ تسلی بخشنا۔ کسی کا حامی و مددگار ہونا۔

رات ساری مجھے دونوں کی تسلی میں کٹی
ہاتھ دل پر سے اُٹھایا تو جگر پر رکھا (جان صاحب)

کسی جگہ کو سر پر اٹھانا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) وہاں نہایت شور و غل کرنا۔ واویلا مچانا۔

تم نے گھر سر پر اُٹھایا کچھ جو سر میں درد ہے
دل میرا دیکھو کہ چپ ہوں اور جگر میں درد ہے (معروف)

ہلاتا ہوں فلک کو بعد مردن دل کے نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اُٹھائی ہے (ناسخ)

(۲) بچوں کا دنگا مچانا۔ جیسے اُن کے بچے نے تو آج سارا گھر سر پر اُٹھا رکھا ہے ۔ (ع)

کسی چیز پر آنکھ نہ ٹھیرنا (۱) فعل لازم :۔ (۱) کسی چیز کی آب و تاب اور چمک دمک کے سبب اُس پر نظر نہ پڑ سکنا۔ (۲) نہایت خوبصورت و حسین ہونا ۔

کسی چیز پر دل چلنا (۱) فعل لازم :۔ اُس پر مائل و راغب ہونا۔ کسی چیز کو جی للچانا۔ کسی چیز کو نہایت جی چاہنا۔ کسی بات کو من چاہنا ۔

کسی چیز پر لات مارنا (۱) فعل متعدی :۔ کسی چیز کو پاؤں سے دھکا دینا۔ کسی چیز کو ٹھکرانا۔ کسی چیز کو چھوڑنا یا خاطر میں نہ لانا۔ جیسے "اُس نے اپنے رزق پر آپ لات ماری" یعنی نوکری چھوڑی ۔

کسی چیز پر نہ تھوکنا (۱) فعل متعدی :۔ اُسے خاطر میں نہ لانا۔ کسی چیز سے نہایت اکراہ اور نفرت ظاہر کرنا ۔

کسی چیز پر ہاتھ نہ رکھنے دینا (۱) فعل متعدی :۔ گرانی کے باعث اُس چیز کو نہ چھونے دینا۔ زیادہ قدر اور مانگ کے باعث کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانے دینا۔ کسی چیز کی فروخت میں نہایت بے پروائی اور ترشروئی کو کام میں لانا ۔

کسی چیز کا دھواں اُڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ اُسے گرد اباد کرنا کسی چیز کو خاک میں ملانا۔ کسی چیز کو پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے دُھول اُڑا دینا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

کب آہِ دل اُڑاتی فلک کا دُھواں نہیں
کب دل ہمارا صورت برقِ تپاں نہیں (مؤلف)

کسی چیز کا کام آنا (۱) فعل لازم :۔ کسی بات کا کام دینا۔ کسی امر کا مفید مطلب پڑنا۔ کسی بات کا آڑے آنا۔ کسی بات کا یاور و مددگار ہونا ۔ نیگ لگنا۔ جا سے صرف ہونا ۔ کام نکالنا۔ مطلب بر لانا۔ مفید ہونا۔

نہ کیا کام کچھ ایسا جو وہاں کام آتا ۔ کھوئی یاں عمر ظفر ہم نے یونہی ہائے عبث (ظفر)

کسی چیز کو بالائے طاق رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ اُس چیز سے دست بردار اور بے تعلق ہونا۔ کسی بات کو الگ کرنا یا الگ کاٹنا۔

شیشۂ آثار شکوے کو بالائے طاق رکھ ۔ کیا اعتبار زندگئے بے ثبات کا (شیفتہ)

کسی چیز کو دل چلنا (ہ) فعل لازم۔ دیکھو (کسی چیز پر دل چلنا)۔

کسی چیز کو رو بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ اُس چیز سے ناامید و مایوس ہوجانا۔ ماتم کر بیٹھنا۔ فاتحہ پڑھ بیٹھنا۔ صبر کر بیٹھنا۔ کھو بیٹھنا۔

ہم بھی رو نے آپ کو اتنا ۔ بیٹھے آنکھوں کو اپنی رو صاحب (مشتاق)

(چونکہ جب کسی چیز کا ماتم ہوچکتا ہے۔ تو اُس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ پس اسی طرح گئی ہوئی چیز کا پانا بھی مشکل ہے۔ اس وجہ سے یہ محاورہ ہوگیا)۔

کسی چیز کو کسی کے سر یا منہ پر مارنا (ہ) فعل متعدی۔ کسی چیز کو نکما سمجھ کر اُس کے مالک کو واپس کرنا۔ جس کی چیز ہو اُسی کے سر ڈالنا۔

فلک نے پاؤں پہ ڈالا اٹھا لا کے آخر شب
صنم نے شام کو پھر اُس کے منہ پہ مارا چاند (سجھو)

جس نے یہ پیزار جوتی لا کر دی اُسی کے سر مارو (ع)

کسی چیز کو مٹی کر دینا (ہ) فعل متعدی۔ اُسے نہایت حقیر اور خفیف کر دینا۔ خاک کے مرتبہ کا کر دینا۔ سُبک کر دینا۔

عشق نے وہ گنج استغنا دیا مرزا ہمیں
جس نے مٹی کر دیا آگے مرے اکسیر کو (مرزا)

کسی چیز کی چاٹ لگنا (ہ) فعل لازم۔ کسی چیز کا مزا پڑ جانا۔

اپنے لب کی تمہیں بھی چاٹ لگی ۔ کیوں نہ پھیرو زبان ہونٹوں پر (سجھو)

کسی چیز کی طرف دل چلنا (ہ) فعل لازم۔ دیکھو (کسی چیز پر دل چلنا)۔

تلاشِ مشک میں جاتا ہے چیں کو سوداگر
چلا دل اپنا نہیں زلفِ مشکبو کی طرف (ظفر)

کسی سے (ہ) تابع فعل۔ از کسے کا ترجمہ۔ کسی شخص سے۔

کسی سے اٹکنا (ہ) فعل لازم۔ کسی سے پھنسنا۔ کسی شخص سے آشنائی ہونا۔ کسی سے آنکھ لگنا۔

کسی سے تنگ آنا (ہ) فعل لازم۔ اُس سے عاجز اور منقبض ہونا۔ بیزار ہونا۔ تھک جانا۔ ہار ماننا۔ دق ہونا۔

ہم آئے تنگ زیست سے پر ۔ اے خانہ خراب تو نہ آیا (سہراب)

کسی سے ٹکر لینا (ہ) فعل متعدی۔ اُس سے مقابلہ اور مجادلہ کرنا۔ کسی سے جا بھڑنا۔

کوہکن کیوں نہ سر کو پھوڑ مرے ۔ لی ہے جا کر پہاڑ سے ٹکر (میر سجاد)

کسی سے حرف نہیں اُٹھ سکتا (ہ) محاورہ۔ کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ کسی سے نہیں پڑھا جا سکتا۔ کسی کے پڑھنے میں نہیں آتا۔

حکایت زلف کی تیرے عجب پر پیچ لکھی ہے
کسی سے ایک حرف اُس داستاں کا اُٹھ نہیں سکتا (مصحفی)

کسی سے دل لگانا (ہ) فعل متعدی۔ کسی شخص سے اُلفت پیدا کرنا۔ کسی کا عشق کرنا۔ کسی پر مفتون ہونا۔ کسی سے دوستی کرنا۔

معروف دل لگانا ایسے سے کچھ نہیں ہے
جو رسم مہر و الفت یک بار بھول جاوے (یقین)

کسی سے سائی کسی سے بدھائی (ہ) کہاوت۔ یعنی کسی شخص سے تو کچھ وعدہ اور کسی سے کچھ۔ ایک سے اقرار کیا اور دوسرے کو جا اُسی کام کی مبارکباد دی۔ وعدہ خلاف اور جھوٹے شخص کی نسبت بولتے ہیں۔

کوئی ہیں تجھ سے ہرجائی سے کرتا ہونگا یارانہ
کسی سے تجھ کو سائی ہے کسی سے لی بدھائی ہے (جرأت)

کسی سے کھل جانا (ہ) فعل لازم۔ اُس سے نہایت بے تکلف اور بے حجاب ہوجانا۔ کسی سے شرم و لحاظ اُٹھا دینا۔

ہوتے ہی نشہ کیونکہ نہ کھل جائے وہ ہم سے
رہتا ہے ظفر کوئی حجاب ایسے مزے میں (ظفر)

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایک دن ([illegible])

ہم سے گھونگٹ نہ کر عروس عیش ۔ کھل جا اب تو نگار ہولی ہے (مؤلف)

کسی طرح (ہ) تابع فعل۔ کسی ڈھب۔ کسی طور۔ کسی پہلو۔ کسی عنوان۔ جیسے "وہ کسی طرح نہیں مانتا"۔

کسی عنوان (ہ) تابع فعل۔ دیکھو (کسی طرح)۔

پڑھتا نہیں خط غیر مرا واں کسی عنوان
جب تک کہ عبارت میں تصرف نہیں کرتا (ذوق)

کسی

کسی قدر (۱) تابع فعل ۔ ع ۔ ذراسا۔ تھوڑاسا۔ قدرے قلیل۔ کچھ۔ جیسے کسی قدر دیدو۔ باقی رہنے دو (۲) کتنا ہی۔ بہت کچھ۔ کسی اندازہ کے موافق۔ بہت سا۔ جیسے کسی قدر گیہوں نہ دو۔ وہ خوش نہیں ہوگا +

کسی کا (ہ) تابع فعل ۔ (۱) کسی شخص کا (۲) کنایۃً شخص معلومہ کا شخص مفہومہ کا۔ (مجازاً) اشارہ بمعشوق یعنی دلربا کا۔

ملنے کا مجھے رہتا ہے ارمان کسی کا + لیتا جو نہیں نام کسی آن کسی کا
مجھے یاد آتا ہے ہنس ہنس کے یاں رو + رلانا کسیکا رلانا کسیکا (ظفر)

(۳) دوسرے کا۔ اور کا۔ دیگر شخص کا۔ غیر کا + رقیب کا۔

عزیزو مرے آگے ذکر دلبر + نہ لانا کسیکا نہ لانا کسیکا
نہ مانا کرو مری جانب سے اب تم + لگانا کسیکا لگانا کسیکا (ظفر)

ہے قید تعلق سے چھٹا کون یہاں پر
کعبہ ہے اگر ایک کا بت خانہ کسیکا ([illegible])

(۴) اشارہ بطرف خود۔ اپنا۔ اپنی ذات کا۔

مرجائیے یا کچھ ہو کسے ہے دھیان کسی کا
دنیا میں نہیں کوئی مری جان کسیکا (یعنی میرا) (ظفر)

کسی کا پردہ پوشیدہ ہونا (د) فعل لازم ۔ مرکر پردہ ڈھکنا۔ عیب چھپنا۔ بات رہنا۔ مرجانے سے عزت رہ جانا۔ کسی بدنام یا بدآدمی کا جہان سے اٹھنا۔

شرر کا پردہ ہی پوشیدہ ہونا خوب ہوا
خدا ہی جانے وہ رسوا کہاں کہاں ہوتا (شرر)

کسی کا پھیلنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) اس کا بپھرنا۔ مچلنا۔ ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ اصرار کرنا۔ اڑ پکڑنا (۲) طول پکڑنا + وسیع ہونا۔

نہ سنبھلا سنبھالے سے یاں اشک دل + یہ پھیلا کہ طوفاں بپا ہوگیا (مظہر)

کسی کا کچھ نہیں چلتا یا بس نہیں چلتا (ہ) محاورہ ۔ کوئی کچھ تدبیر نہیں کرسکتا۔ کسی کی پیش نہیں جاتی۔ قابو اور اختیار سے باہر ہے۔ کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔

کسی کا کچھ نہیں چلتا ہے جب وہ اُٹھکے چلتا ہے
نکلتا ہے جو وہ گھر سے تو دم تن سے نکلتا ہے ([illegible])

کسی

مجھے تشنیع کیوں کرتا ہے ناصح یہ جو آنکھیں ہیں
بس ان خانہ خرابوں سے کسیکا کچھ بھی چلتا ہے (سودا)

کسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے (مصرعہ)

کسی کا کشتہ ہونا (د) فعل لازم ۔ اس کا فریفتہ اور مفتون ہونا۔ کسی کا دلدادہ ہونا۔ کسی پر مرنا + کسی کا مقتول ہونا۔

کشتہ ہوں چشم مست کا میرے مزار پر
لازم ہے جام بادۂ انگور کا چراغ (ظفر)

کشتہ ہوا ہوں میں دُرِ دندان پری کا
غسل بھی دینا تو مجھے آب گہر سے (عارف)

کسی کا کلمہ بھرنا (د) فعل متعدی ۔ (ع) ۔ (۱) کسی کا نہایت مطیع و منقاد ہونا۔ کسی کا از حد معتقد ہونا۔ کسی کو اپنا دین و ایمان اور پیشوائے مذہب سمجھنا + کسی پر ایمان لانا + (۲) کسی کو ہر وقت یاد کرنا۔ کسی کی یاد میں رہنا۔ کسی کو ہر وقت جپتے یا رٹتے رہنا +

کسی کا کلمہ پڑھنا (د) فعل متعدی ۔ دیکھو (کسی کا کلمہ بھرنا) +

کلمہ وہ بت پڑھیگا امانت کا روز و شب
کر دیگا اپنا فضل جو پروردگار کچھ (امانت)

کلمہ پڑھے ترا جسے دیکھے تو بھر نظر + کافر اثر ہے یہ تری کافر نگاہ کا (جرأت)

کسی کا گھر جلے کوئی تاپے (ہ) کہاوت ۔ کسی کا تو نقصان ہو اور کوئی خوشی منائے۔ ایک کی مصیبت دوسرے کی خوشی +

کسی کا لہو پینا (د) فعل متعدی ۔ (۱) اسے ہلاک کرنا۔ کسی کو جان سے مارنا۔ جان لینا۔ ذبح کرنا۔ قتل کرنا۔

سچ بتا تو مجھے سوفار خدنگ قاتل + لہو کس کس کے پئیگا دہن سرخ ترا (نصیر)

(۲۔ عوام) عاجز کرنا۔ تنگ کرنا۔ جان کھانا۔ جیسے اس نے تو ہمارا لہو پی لیا +

کسی کام کا نہ ہونا (د) فعل لازم ۔ محض نکما اور بے کار ہونا۔ عضو معطل ہونا۔

جو دل گداز عشق سے کچھ آشنا نہیں
اک سنگریزہ ہے جو کسی کام کا نہیں (منیر)

کسی کام میں رو دینا (د) فعل لازم ۔ اس کام سے عاجز اور تنگ آجانا۔ ہمت ہار دینا۔ تھک جانا۔ جی چھوڑ دینا۔

کسی

احوال کو یہ سُن کے مرا یار نے کہا
اے لو ابھی سے عشق میں اُسنے تو رو دیا (قابل)

کسی کا مُنہ تکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) مُنہ سے کسی بات کے سُننے کا آرزو مند ہونا۔ کسی بات کا متمنی ہونا۔ ـــــــ

اعجاز مُنہ تکے ہے تمہارے لب کے کام کا
کیا ذکر یاں مسیح علیہ السلام کا (میر تقی)

(۲) حالت مجبوری میں کسی کا مُنہ دیکھنا۔ عاجزانہ نظر ڈالنا۔ ـــــــ

کسی کا مُنہ کالا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی سے بیزار خواہ متنفر ہو کر ترکِ ملاقات کرنا۔ کسی کی دوستی سے باز آنا۔ کسی کو نالایق سمجھکر ملنا جُلنا چھوڑ دینا۔ ـــــــ

نہیں شام جدائی کی سحر ہے ✦ بس اب کالا کرو خورشید کا مُنہ (معروف)

(۲) کسی کو بے عزت کرکے نکالنا (۳) کسی کو بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ کلنگ لگانا (۴) کسی کے مُنہ کو سیاہی لگاکر سوانگ بنانا ✦

کسی کام یا کسی چیز یا کسی کے نام پر مِٹنا (ہ) فعل متعدی :- اُس کی خواہش میں اپنے تئیں برباد۔ پریشان اور خاک درخاک کرنا۔ کسی پر تباہ۔ برباد ہونا۔ ـــــــ

اپنا سا حال جان تو دا عوذ سند اکرمان
بیٹھا ہے کیوں مٹا ہوا جنت کے نام پر ([illegible])

کسی کا نقشہ جمنا (ہ) فعل لازم :- اُس کا تسلط ہونا۔ کسی کی بات یا مطلب کا کرسی نشین ہونا۔ بات بننا۔ کسی کا دخیل اور باریاب ہونا۔ ـــــــ

آپ خورے برف کے انشا کو تجھے آپ نے
اس کے یہ معنی کہ لو نقشہ تمہارا جم گیا (انشا)

کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان چلے (۱) کہاوت :- (۱) یعنی اگر ایک شخص مارتا ہے تو دوسرا جو کمزور ہوتا ہے۔ گالیاں ہی دیکر اپنا دل ٹھنڈا کر لیتا ہے۔ (۲) بدزبانی کا نتیجہ مار کھانا۔ اور ستانے کا نتیجہ کوسنے سُننا ہوتا ہے۔ (۳) ہر شخص اپنے مقدور اور امکان کے موافق انتقام لے سکتا ہے۔ ـــــــ

اُٹھائے تیغ جو قاتل تو میں دُعا بھی نہ دُوں
کسی کا ہاتھ چلے اور چلے کسی کی زباں ([illegible])

کسی

کسی کا ہو رہنا (ہ) فعل لازم :- کسی کا وابستہ یا پابند ہو رہنا۔ کسی کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا۔ کسی کا غلام بن رہنا ✦

کسی کو (ہ) مفعول :- (۱) کسے را ✦ (۲) شخص معلومہ و مفہومہ کو۔ معشوق کو۔ ـــــــ

ہنستے جو دیکھتے ہیں کسیکو کسی سے ہم
مُنہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بیکسی سے ہم (مومن)

کسی کو اپنا کر رکھو یا کسی کے ہو رہو (ہ) کہاوت :- یعنی خواہ تو آپ کسی کی غلامی و بندگی اختیار کرو۔ خواہ کسی کو اپنا ہی مطیع و فرمانبردار بناؤ کہ آرام سے گزرے ✦ یکسوئی ہر حال میں بہتر ہے ✦ توصل ہر حال میں باعث تقویت ہوتا ہے۔ ـــــــ

اپنی بپھر کہنا ہماری اک ذرا سُن لو رہو
کر رکھو اپنا کسیکو یا کسی کے ہو رہو (انشا)

کسی کو اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) اُس کی بات کو ہنسی میں ڈال دینا۔ بہکانا۔ دھوکا دینا۔ لطائف الحیل سے ٹال دینا۔ ـــــــ

یہ اُسی کی شمیم کا کل ہے ۔ اے صبا کیوں ہمیں اُڑاتی ہے (فہم)
یہ سُن شہزادی ہنسی کھِل کھِلا ۔ کہا کیوں اُڑاتی ہے نجم النساء (میر حسن)

(۲) کسی عورت کو بھگانا۔ بہکا کر لے جانا۔ ورغلا کر نکال لے جانا۔ غائب کر دینا۔ ـــــــ

رقیبوں نے جو دیکھا یہ اُڑا کر لے چلا اُسکو
پکارا یہ کوئی کیسا ہوا اندھیر آندھی میں (نظیر)

(۳۔ بازاری) کسی غیر عورت سے صحبت کرنا ✦ مجامعت کرنا۔ صحبت داری کرنا ✦

کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) اُسے بالکل خاطر میں نہ لانا۔ کسی پر مطلق نظرِ توجہ نہ ڈالنا۔ نہایت بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنا۔ ذرا آنکھ بھر کر نہ دیکھنا ✦ ـــــــ

جب سے دیکھا ہے تری ابرو کو ہم نے مہ جبیں
ماہِ نو کو آسماں پر آنکھ اُٹھا دیکھا نہیں (ظفر)

(۲) نہایت شرم والا ہونا۔ لحاظ اور شرم کے باعث آنکھ سامنے نہ کرنا۔ جیسے ایسا نیک آدمی ہے۔ کہ کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا ✦

کسی کو بینگن بیالے کسی کو ان پیچ (ہ) کہاوت :- کسی کو تو

کوئی چیز پاس ہے اور کسیکو ناموافق + ایک شے کسی کو فائدہ کرتی ہے۔ کسی کو ضرر پہنچاتی ہے + کسی کو مفت کا مال پچتا ہے۔ کسی کو نہیں پچتا +

(بیالا کے لغوی معنی نفاخ اور ریاح پیدا کرنے والا یعنی بادی چیز کے ہیں۔ کیونکہ یہ لفظ وایو بمعنی ہوا سے مشتق ہے۔ ان پچ بمعنی غیر منہضم جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو تو بینگن صرف ریاح پیدا کرتے ہیں مگر دوسرے کو سرے سے ہضم ہی نہیں ہوتا) +

کسی کو خیال میں نہ لانا (ا) فعل متعدی۔ کسی کی پروا نکرنا۔ کسی کو کچھ نہ سمجھنا۔ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ کسی کی طرف توجہ نکرنا۔ ہیچ سمجھنا۔ ع

منصور تو کسیکو نہ لایا خیال میں
حق ہے کہ عالی ایسا ہو سردار کا دماغ (ظفر)

کسی کی آگ میں پڑنا یا گرنا (ہ) فعل لازم۔ دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا۔ اور کی مصیبت میں شریک ہونا + ہمدردی کرنا۔ دوسرے کی مصیبت کا ساتھ دینا +

کسی کے آگے کان پکڑنا (ہ) فعل متعدی۔ اُسے اپنا اُستاد ماننا۔ سب سے بڑھکر تسلیم کرنا۔ جگت اُستاد جاننا۔ سردار ماننا۔ ع

دیکھکر موتی وہ بالے کا تبوں نے پکڑے کان
شعر و میرا یہ سب آتش رخوں کی ناک ہے ([illegible])

کسی کی آئی مجھ کو آجائے (ہ) محاورہ۔ (عو) دوسری کی موت مجھے لگ جائے +

(نہایت غصے یا تکلیف کی حالت میں اپنے آپ کو بددعا دینے کا فقرہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بلا سے اس مصیبت میں دوسرے ہی شخص کی موت میری موت ہو کر لگے۔ تاکہ اس عذاب اور تکلیف سے نجات ملے) +

کسی کی بات اونچی ہونا (ہ) فعل لازم۔ کسی کی بات کا کرسی نشین ہونا۔ بول بالا ہونا۔ کسی کی بات کا عزت اور فروغ پانا۔ ع

ترا اوصاف بالا ہے جو اپنا بول بالا ہے
کسی کی بات اپنی بات پر اونچی نہیں ہوتی (ظفر)

کسی کی بات پر جانا (ہ) فعل لازم۔ اُس کی بات کا خیال کرنا۔ ع

جاؤ ظفر کسی کی نہ باتوں پر ہے وہ بیہودہ گو خدا کی قسم (ظفر)

کسی کے پاس جا کر نہ پھٹکنا (ہ) فعل لازم۔ بالکل پاس نہ جانا۔ ذرا خبر نہ لینا۔ کسی سے نہایت دور اور متنفر رہنا۔ گریزاں رہنا +

کسی کے پاس نہ پھٹکنے پانا (ہ) فعل لازم۔ اس قدر دسترس یا مقدور یا تاب و طاقت نہونا کہ اُس تک جا سکیں + کسی شخص تک جانے کی نہایت بندش اور نگرانی ہونا۔ ع

کون اُس پاس بھلا جا کے پھٹکنے پاوے
چشم حیرت سے جسے کوئی نہ تکنے پاوے (معروف)

کسی کے پالے پڑنا (ہ) فعل لازم۔ کسی کے بس ہونا۔ کسی کے قابو میں آنا۔ کسی سے واسطہ پڑنا۔ ع

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
یک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے ([illegible])

ایسے نہ پڑیں کسی کے پالے
جو درد حسد سے مار ڈالے (مومن)

کسی کے ٹکڑوں پر پڑنا (ہ) فعل لازم۔ دوسرے کی روٹیاں کھانا۔ دوسرے شخص کی کمائی پر ڈھٹی دینا۔ مفت کی روٹیاں توڑنا۔ دوسرے کے گھر کھانا +

کسی کی جان سے دور کہنا (ا) فعل متعدی۔ (عو) جب کسی مردہ شخص کا ذکر اپنے کسی دوست یا عزیز سے کرتے ہیں تو پہلے یہ فقرہ ازراہِ توہم زبان پر لاتے ہیں۔ تاکہ اُس کے مرنے کا اثر اس تک نہ پہنچے۔ یعنی خدا تمہیں زندہ رکھے۔ اُس مرنے والے کی یہ عادت یا یہ قول تھا۔ یا تمہاری جان سے دور۔ فلاں شخص انتقال کر گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ع

مرے مرنے کی خبر غیر کو یوں دیتے ہیں
کہ وحشت جانباز تری جان سے دور ([illegible])

کسی کے حال پر رونا آنا (ا) فعل لازم۔ اُس کی کیفیت یا حالت سے دل کڑھنا۔ رحم آنا۔ ترس آنا۔ خوف خدا معلوم ہونا + افسوس آنا۔ تاسف ہونا + ع

مجھے رونا نہ اپنے حال پر کس طرح سے آوے
نوازش برق بھی ہنستی ہے میری بیقراری پر ([illegible])

کسی

کسی کے حق میں کانٹے بونا (د) فعل متعدی: کسی کے لئے کنواں کھودنا۔ کسی کے واسطے برائی کرنا۔ کسی کی طرف سے دوسرے کے دل میں برائی جمانا۔ کسی کو کسی کی طرف سے بدگمان کرنا۔

نیش زن کی آپ منتیں نہ کیجئے / جب آتا ہے کانٹے ہمارے حق میں بو جاتا (داغ)

کسی کی خبر کو آنا یا جانا (ا) فعل لازم: عیادت کو آنا۔ بیمار پرسی کو آنا۔

گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج / سو سو دعائیں دیتا ہوں آہ سحر کو آج (مؤلف)

کسی کی خبر لینا (ا) فعل متعدی: (۱) کسی شخص کی خبرگیری کرنا۔ کسی کی پرورش کرنا۔ خبرگیراں ہونا۔ سلوک کرنا۔ مساوک ہونا۔ مدد کرنا۔

خبر لی ہجر میں اس ناتواں کی / الٰہی مرتبہ جائے قضا کی (داغ)

(۲) کسی کو سزا دینا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ زدوکوب کرنا۔ گوشمالی کرنا۔ ٹھیک بنانا۔ سیدھا کرنا۔

خبر لونگا میں تیری خوب واعظ / جو تو نے بار بار آکے ستایا (مؤلف)

(۳) کسی کو سرزنش کرنا۔ کسی کو آڑے ہاتھوں لینا۔ ڈانٹنا۔ کھڑ کھڑانا۔ جھڑ جھڑانا۔ لعنت ملامت کرنا۔ قائل معقول کرنا۔ (۴) کسی کی بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو جانا۔ کسی کے دکھ درد کو پوچھنا۔ مزاج کی خیریت دریافت کرنا۔ خیر سلا لینے جانا۔

کسی کے خون کا پیاسا ہونا (ا) فعل لازم: اس کی جان کا دشمن ہونا۔ کسی کے درپئے قتل ہونا۔ کسی کی جان کا لاگو ہونا۔

ظاہر رگیں ہیں ضعف سے تن کی برنگ پاس / پیاسی ہیں میرے خوں کے یہ تو بر رد عبث (جعفر)

ان کا پیکاں ہے آبدار بہت / پر مرے خون کا پیاسا ہے (شیخ فاضل)

کسی کے دل میں جگہ پانا یا ملنا (ا) فعل متعدی: اس کے دل میں گھر ہونا۔ اس کے دل میں بیٹھنا۔ اس کے دل میں مقیم ہونا۔

برباد ہو کے یار کے دل میں ملی جگہ / آباد کر گئیں میری بربادیاں مجھے (نیاز)

کسی کی دھول اڑا دینا (ہ) فعل متعدی: اس کو مسمار اور برباد کر دینا۔ خاک اڑا دینا۔ خاک میں ملا دینا۔ ملیامیٹ کر دینا۔ گرد باد کر دینا۔

عظمت پہ اپنی اس قدر اے آسمان نہ پھول / چاہیں تو ایک دم میں اڑا دیویں تیرے دھول
دل نے وہ آگ عشق کے سینے میں کی قبول / دوزخ بھی جائے نعرۂ ہل من مزید بھول
لائیں گر آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

کسی کی سوچ پیاسی تھی (د) محاورہ: جب پانی کا بھرا ہوا مٹکا از خود ٹوٹ

کسی

جاتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

فغاں اپنی شئے ہاتھ سے تیرے جو ہے ٹوٹا / کسی بیکس کی شاید سوچ یاں پیاسی بھٹکتی ہے

کسی کے سامنے چراغ نہ جلنا (د) فعل لازم: نہایت رعب چھانا۔ رعب غالب ہونا۔ بات نہ چلنا۔ اثر نہ ہونا۔ زبردست کے آگے پیش نہ چلنا۔ اعلیٰ کے آگے ادنےٰ کو فروغ نہ ہونا۔

روشن عجب ہے عارض پرنور کا چراغ / بجھتا ہے اس کے سامنے کب حور کا چراغ (عاشق)

(یہ محاورہ اصل میں کالے سانپ سے لیا گیا ہے کیونکہ اس کی نظر کی تیزی یا پھنکار چراغ کو جلتا نہیں رہنے دیتی ہے)

کسی کے سر ہونا (د) فعل لازم: (۱) کسی کے پیچھے پڑنا۔ کسی کے درپے ہونا۔ کسی کام کے انجام کے لئے کسی شخص سے متواتر کہنا سننا۔ (۲) کسی کے ذمہ پڑنا۔ کسی پر تھپنا۔

کسی کی طرف رخ نہ کرنا (د) فعل متعدی: کسی سے شرمندگی کے باعث آنکھ نہ ملانا۔ منہ سامنے نہ کرنا۔ کسی کے مقابل نہ ہونا۔

کسی کی طرف رخ نہ ہونا (د) فعل لازم: کسی سے شرمندہ ہونا۔ لجانا۔ جھیپنا۔ کسی کے سامنے آنکھ نہ ہونا۔

آتش تو دشمنوں سے ازل سے بھی شعلہ رو / سوئے زمین رخ نہ ہوا آفتاب کا (اخلاص)

کسی کے کہنے پر جانا (ہ) فعل لازم: دیکھو کسی کی باتوں پر جانا۔

واعظ اس کی باتوں پر کوئی جاتا ہے میر / آؤ مے خانے چلو تم کس کے کہنے پر گئے (میر)

کسی کے کٹے میں گھی گھڑے کسی کے کٹے میں پتھر پڑے (ہ) محاورہ: کوئی قسمت والا ہوتا ہے اور کوئی بدنصیب۔ کوئی اچھا پھل پاتا ہے اور کوئی برا۔ کوئی پراٹھے کھاتا ہے کسی کو سوکھے ٹکڑے بھی میسر نہیں ہوتے۔

کسی کے لتے لینا (ا) فعل متعدی: اسے لتاڑنا۔ بحث و گفتگو میں عاجز اور قائل و معقول کرنا۔ کسی کو خوب جھڑجھڑانا۔ کسی کو خوب کھڑکھڑانا۔ ملامت و سرزنش کرنا۔ تنگ پکڑنا۔ تنگ کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ صحرا کے میرے خار خشک / دامن برق کے بھی لتے لیا کرتے ہیں

آفریں صد آفریں دست جنوں / خوب ہی لتے لئے پوشاک کے (آتش)

مرحبا مرحبا مریض عشق / خوب لتے لئے مسیحا کے (مؤلف)

(اصل میں لتے لینا کے معنی کپڑے اتارنا اور ننگا کر دینا ہیں یعنی اس قدر بحث میں عاجز کیا کہ

آگے اسے کوئی وس باقی نہیں گویا دیں کو جہان سے نکال دیا)

کسی کے لہو کا پیاسا ہونا (ہ) فعل لازم:- (دیکھو کسی کے خون کا پیاسا ہونا)

پیاسا تھا دتوں سے لہو کا جو سراج سیراب خوں سے خنجر خونخوار ہو گیا (افصح)

کسی کے لینے دینے میں نہ ہونا (ہ) فعل لازم:- کسی سے غرض اور سروکار نہ رکھنا۔

کسی کے لینے میں دینے میں تھے غیروں کو ناحق ستا کر چلے (امیر سوز)

کسی کی مٹی خراب یا عزیز کرنا (ا) فعل متعدی:- اُسے تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا کرنا۔

جو ہو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے انسان بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی (لا اعلم)

ذلیل ہونے سے غریب کی مٹی عزیز کر رکھی ہے +

کسی کی مٹی خراب ہونا (ا) فعل لازم:- کسی کی نہایت بے قدری بربادی اور تباہی ہونا۔ کمال ذلت اور خواری پیش آنا۔

صرصر کے ساتھ پھرتی ہے مانند گردباد کیا کیا ہماری خاک کی مٹی خراب ہے (مرزا)

کسی کی مٹی عزیز کرنا (ا) فعل متعدی:- کسی کی مٹی پلید کرنا۔ کسی کو رسوا و بدنام کرنا +

کسی کی مٹی عزیز ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) دیکھو (کسی کی مٹی خراب ہونا)

(یہاں بقاعدہ اردو اچھے لفظوں میں بُرے معنی سے مراد لی ہے)

(۲) مٹی ٹھکانے لگنا۔

اُس کی خنجر سے ہماری ہو گئی مٹی عزیز ہوں مفید خلق ہیں جو کشتہ فولاد تھا (دولہ)

کسی کے مقابل ہو جانا (ا) فعل لازم:- لڑنے کے ارادہ سے کسی کے سامنے ہو جانا۔ آمادۂ جنگ ہو جانا۔

اہل وحشت کو مری شورش سے لازم ہے حذر
میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں کے مقابل ہو گیا (ذوق)

کسی کے مُنہ پر چڑھنا (ہ) فعل لازم:- اُس کی برابری کرنا۔ اُس کے مقابل ہونا۔

چمن میں باغباں سے صبحدم کہتی تھی یہ بلبل
گلوں کے مُنہ پہ یوں چڑھتی ہے دیدہ دیکھو شبنم کا (آبرو)

کسی کے مُنہ لگنا (ہ) فعل متعدی:- باتوں میں برابری کرنا۔ ہم کلام ہونا۔ اخلاص سے باتیں کرنا۔ قرب حاصل کرنا۔

لگو نہ شیخ کے مُنہ دیکھو آج اے رندو کہ اُس کی ریش کا ہر بال ہے عتاب میں سیخ (ظفر)

کسی کے نام کا گڈا بنانا (ا) فعل متعدی:- اُسے رسوا کرنا۔ کسی کو رسوا و بدنام کرنا۔

بہ بخت عشق کے ہیں اُن کو رسوائی سے کیا داد ہمارے نام کا گُڈا بنالے جس کا جی چاہے (جعفر)

(بھاٹوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی شخص سے کچھ ہاتھ نہ لگنے کے باعث ناراض ہوتے ہیں تو اُس کے نام کا ایک کپڑے کا پتلا بنا کر بانس پر لٹکاتے اور جا بجا بدنام کرتے پھرتے ہیں کہ یہ ایسا سوم ہے ایسا بدبخت ہے وغیرہ)

کسی کے ہاتھوں سے تنگ آنا (ا) فعل لازم:- کسی شخص کے سبب مجبور اور عاجز ہونا۔ کسی سے دق ہونا +

کسی لایق ہونا (ا) فعل لازم:- کسی قابل ہونا۔ کسی ہنر یا لیاقت میں کامل ہونا۔ کسی جوگا ہونا +

کسی نہ کسی (ہ) تابع فعل:- کوئی نہ کوئی۔ ایک نہ ایک +

کسی نہ کسی دن (ہ) اسم مذکر:- ایک نہ ایک دن۔ کبھی نہ کبھی۔ کسی موقع پر۔ کسی روز۔ کسی دن +

کسی نے پیا دودھ کسی نے پیا پانی سب کو ایک بن گنوانی (ہ) کہاوت:- امیر و غریب بُرے اور بھلے سب کی گزر جاتی ہے۔ یعنی دودھ پینے والا بھی عمر کاٹ دیتا ہے اور پانی پینے والا بھی اپنی گزار دیتا ہے +

کسیا جانا (ہ) فعل لازم:- تانبے یا پیتل کے برتن میں رہنے سے کسی چیز کا مزا بدل جانا۔ کسیلا ہو جانا۔ کساؤ آجانا +

کسیرا (ہ) اسم مذکر:- کانسیا کار۔ ٹھٹیرا۔ کانسی تانبے پیتل وغیرہ کے برتن بنانے اور بیچنے والا +

کسیرو (س) اسم مذکر:- ایک قسم کی گھانس جس کی جڑ کچی اور بھون کر کھایا کرتے ہیں اس جڑ کا نام بھی کسیرو ہے جو آلو بخارے کے برابر اور اوپر سے سیاہ اور بالدار ہوتا ہے اس کا مادہ کیس ہے یعنی بالدار +

کسیرہٹا (ہ) اسم مذکر:- کسیروں کا بازار۔ وہ بازار جہاں تانبے پیتل اور کانسی کے برتن فروخت ہوتے ہیں +

کسیس (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کی نہایت کساؤ دار پھٹکری ہے جو لوہے اور گندک کے پھونکنے سے تیار ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اُس پر جوہر نمایاں ہو جائیں فارسی میں اسے زاک زرد و زاک شتر دندان زاک سیاہ اور زبان رومی میں قلقطار کہتے ہیں تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے +

کسیلا (ہ) صفت:- کساؤ دار۔ وہ چیز جس کی تلخی زبان کی گرفتگی کے ساتھ ہو

زحمت۔ غصص +

کسیلاپن (ہ) اسم مذکر:۔ کساؤ۔ کسیاؤ +

کش (ف) اسم مذکر:۔ (مرکبات میں) (۱) کشیدن کا امر۔ جیسے زحمت کش محنت کش۔ وغیرہ (۲) ماوراالنہر کے ایک شہر کا نام جو تین کوس تک چلا گیا اور اُس کے علاقہ کا طول چار منزل تک بیان کرتے ہیں (۳) (۔ حقہ کا دم۔ حقہ کا گھونٹ۔ جیسے ایک کش لو اور لگاؤ +

کش مکش (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) اینچا تانی۔ کھینچا تانی۔ کشاکش۔ کشیدگی رنجش۔ انقباض۔ ضیق ۔

کچھ وہ کھنچے کھنچے سے ہیں کچھ ہم کھنچے کھنچے اس کش مکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا (ارشد)

کرتا ہے دست جنوں جب کش مکش میں اُلجھتا ہے نفس کی تار سے (ذوق)

(۲۔ ۵) مخمصہ۔ اُلجھیڑا۔ اُلجھاؤ۔ تردد۔ وہ (۳۔ ۵) دقت۔ دھکا پیل۔ دشواری مشکل۔ جیسے کس کش مکش سے وہاں پہنچے۔ (۴) لڑائی بھگڑا۔ ردوبدل۔ ٹنٹا۔ تکرار ۔

مرا یا سنے کھینچا ہمیں اپنی ہی طرف کو ہم کشمکش گبر و مسلمان سے نہ چھوٹے (مصحفی)

کشا (ف) اسم مذکر:۔ (مرکبات میں) (۱) کشائندہ۔ کھولنے یا حل کرنے والا + آسان کنندہ۔ جیسے مشکل کشا۔ (۲) فضا اور راحت بخشنے والا۔ فراخ اور کشادہ کرنے والا جیسے دلکشا +

کشادگی (ف) اسم مؤنث:۔ فراخی۔ وسعت۔ بستار۔ چوڑائی۔ بسط +

کشادہ (ف) صفت:۔ (۱) کھلا ہوا۔ وا۔ باز۔ (۲) وسیع۔ فراخ۔ لمبا چوڑا۔ بسیط +

کشادہ ابرو (ف) صفت:۔ پیوستہ ابرو کا نقیض۔ کھلی ہوئی بھویں۔ وہ شخص جس کی بھووں کے بیچ کا میدان زیادہ کھلا ہوا ہو۔ جُٹّی بھووں کا نقیض +

کشادہ پیشانی (ف) صفت:۔ فراخ پیشانی۔ چوڑے اور کھلے ہوئے ماتھے والا + خندہ رو۔ خوش اخلاق۔ خندہ پیشانی۔ وہ شخص جو سب سے شگفتہ و خندان رہے اور کسی وقت رنجیدہ و ملول نہ ہو +

کشادہ دل (ف) صفت:۔ فراخ دل۔ سخی۔ عالی حوصلہ۔ فیاض۔ دا تا + خوش دل +

کشادہ رو (ف) صفت:۔ وہ گھوڑا جو پیچھے کی ٹانگیں پھیلا کر چلتا ہے۔ ٹانگیں کھول کر چلنے والا

کشادہ کشادہ (ف) صفت:۔ دور دور۔ فرق فرق سے۔ جدا جدا۔ الگ

الگ۔ علیحدہ علیحدہ + کھلا کھلا۔ فراخ فراخ +

کشاف (ع) صفت:۔ صیغہ مبالغہ (۱) نہایت کھولنے والا۔ بالکل پردہ اٹھا دینے والا۔ (۲) جاراللہ زمخشری کی تفسیر قرآن کا نام +

کشاکش (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کھینچا تانی۔ اینچا تانی۔ گھم گھٹا۔ کھینچا کھینچ۔ متواتر کھینچا ت

شکروں کی کشاکش میں آبرو ہو سوا + کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھ کر (ذوق)

(۲) کثرت آمد و رفت کی دھکا پیل۔ دھکم دھکا ۔

اللہ رے کشاکش دیر و حرم کہ ہیں ظالم ہزار ہاتھ سے دامن دریدہ ہوں (داغ)

(۳) تکلیف۔ زحمت۔ کشمکش + فکر۔ تشویش۔ مخمصہ ۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد سارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد (غالب)

(۴) چھینا جھپٹی۔ نوچا کھسوٹی۔ تکرار۔ جھڑپ۔ ردوبدل۔ ہاتھا پائی +

کشاورز (ف) اسم مذکر:۔ مزارع۔ دہقان۔ کھیتی کرنے والا + (اصل میں کشت ورز یا کشت آور مع زائے معجمہ زاید تھا)

کُشت (ف) اسم مذکر:۔ کشتن کا حاصل بالمصدر۔ قتل۔ خونریزی +

کشت وخون (ف) اسم مذکر:۔ قتل و قمع۔ خونریزی۔ کشش و کوشش +

کِشت (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کھیتی۔ باڑی۔ زراعت + کھڑا کھیت۔ بویا ہوا کھیت۔ مزروعہ قطعۂ زمین ۔

آب و تاب تیغ نے دل کی لٹائیں خواہشیں
کشت دہقان جل کے برق و سیل نے برباد کی } (میر؟)

(۲۔ شطرنج) بادشاہ کا ایسے گھر میں آجانا کہ اگر وہاں دوسرا مُہرا آجائے تو بادشاہ مرجائے اور مات ہو جائے۔ شہ +

کِشت زار (ف) اسم مؤنث:۔ کھیتی۔ زراعت + کھیت +

کِشت کار (ف) اسم مذکر:۔ کسان۔ کاشتکار۔ زمیندار۔ مزارع۔ کشاورز۔ کھیتی کرنے والا۔ بویا۔ جوتا +

کشت کاری (ف) اسم مؤنث:۔ کھیتی باڑی۔ زراعت۔ بونا جوتنا +

کُشتم کُشتا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کشتی لڑنا۔ گتھم گتھا ہونا۔ غٹ پٹ ہونا۔ لپٹ پڑنا +

کُشتہ (ف) صفت:۔ (۱) مقتول۔ ذبح کیا ہوا۔ بسمل۔ قتل کیا ہوا + شہید۔ (۲) اسم مذکر:۔ لاشہ۔ لاش۔ لوتھ۔ جسد مردہ۔ (۳) مٹا ہوا۔ محو۔ فریفتہ۔ عاشق۔ مفتون۔ جاں دادہ۔ (۴) اسم مذکر:۔ پھنکی ہوئی دھات۔ ماری

بمعنی دھات۔ جیسے کشتۂ سنکھ۔ کشتۂ سیکہ ✦

کشتہ کرنا (ف) فعل متعدی:۔ (۱) قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ شہید کرنا۔ (۲) دھات مارنا۔ اکسیر بنانا۔ دھات پھونکنا۔ (۳۔ و) تباہ و برباد کرنا ✦

کشتہ ہونا (و) فعل لازم:۔ (۱) قتل ہونا۔ شہید ہونا۔ ذبح ہونا۔ ہلاک ہونا۔ (۲) کسی پر مرنا۔ کسی پر جان دینا۔ عاشق ہونا۔ مفتون ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ کسی پر دم دینا۔ (۳) دھات کا مرنا۔ پارے ہڑتال وغیرہ کا جل کر خاکستر ہونا۔ اکسیر بننا۔ دھات کا پھنکنا ؎

مر کر بھی ہمارا دل بیتاب نہ ٹھہرا   کشتہ بھی ہوا تو بھی یہ سیماب نہ ٹھہرا (آزردہ)

کر بیکس اغیار لیو نکر خون جگر بیتاب کا   ہر کسی سے کشتہ ہوسکتا ہے کب سیماب کا (ناسخ)

جل کے میں خاک ہوا تو بھی رہا دل مضطر   وہ سیماب ہے کشتہ نہ ہوا پر نہ ہوا (ذوق)

کشتی (ف) اسم مؤنث:۔ صحیح کَشتی (۱) ناؤ۔ بیڑی۔ سفینہ۔ زورق۔ بجرا۔ پنسوا۔ ڈونگی۔ ڈونگا۔ ایک قسم کی سواری جس پر چڑھکر دریا سے پار اترتے ہیں جیسے کشتی لالچ ہی کے سبب ڈوبتی ہے یعنی لالچ سے کام بگڑتا ہے ✦ (۲) شراب پینے کی ایک قسم کی پیالی (۳۔ ا) سر میں تیل ڈالنے کی پیالی ؎

کشتی میں کچی تیل کی انا انڈیل ڈال
سوکھے ہیں بال آکے میرے سر میں تیل ڈال } (جان صاحب)

(۴۔ ا) سینی۔ لباخون۔ (۵۔ ا) کچکول۔ زنبیل۔ (اردو والے بکسر کاف بولتے ہیں)

کشتی بان (ف) اسم مذکر:۔ ملّاح۔ مانجھی۔ ناؤ کھیوا ✦

کشتی چلانا (و) فعل متعدی:۔ ناؤ کھینا۔ ناؤ کو لے جانا ✦

کُشتی (ف) اسم مؤنث:۔ زور آزمائی۔ لڑنت۔ مصارعت ✦ دو پہلوانوں کا باہم گتھنا ✦ گتھم گتھا ✦

(یہ لفظ اصل میں کُستی سین مہملہ سے خیال کیا گیا ہے کیونکہ فارسی زبان میں کُستن بمعنی پٹکنا اور دے مارنا آیا ہے کثرت استعمال سے شین معجمہ کے ساتھ بولنے لگے یا یوں کہو کہ کشتی مبدل کُستی ہے)

کشتی باز (ف) اسم مذکر:۔ کشتی گیر۔ لڑنتیا۔ لڑنت کرنے والا۔ پہلوان۔ مصارع ✦

کشتی برابر رہنا (و) فعل لازم:۔ لڑنت یا پکڑیں برابر چھوٹنا۔ کشتی میں نہ پچھڑنا نہ پچھاڑنا۔ ایک دوسرے پر غالب نہ آنا۔ کشتی گیرہ شدن یا قدر شدن کا ترجمہ ✦

کشتی بڑھنا (و) فعل متعدی:۔ پچھاڑنا۔ دے مارنا۔ کشتی میں در رہونا۔ کشتی جیتنا۔ کشتی مارنا ✦

کشتی جیتنا (و) فعل متعدی:۔ کشتی مارنا۔ پچھاڑنا ✦

کشتی دلانا (و) فعل متعدی:۔ کشتی کی مشق کے واسطے شاگرد کو پچھاڑنا۔ پکڑ کرنا۔ پکڑ دلانا ✦ پچھاڑنا ✦

کشتی کرنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) پکڑ کرنا۔ زور آزمائی کرنا۔ لڑنت کرنا۔ پٹنا ؎

کرتے ہیں پریوں سے کشتی پہلوانِ عشق ہیں
ہم کو ناسخ راجہ اندر کا اکھاڑا چاہئے } (ناسخ)

(۲) پہلوانی کرنا۔ ورزش کرنا۔ ریاضت کرنا ✦

کشتی گیر (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (کشتی باز)

کشتی لڑنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) پکڑ کرنا۔ گتھنا۔ پٹنا۔ لڑنت کرنا۔ زور آزمائی کرنا ؎

مجھکو مجنوں سے بھی جو قت کرا نظر پایا   کشتی لڑنے کو ہوئی باد بہاری تیار (آتش)

(۲) باہم لڑنا۔ بھڑنا۔ مقابلہ کرنا۔ رد کش ہونا ؎

آنکھ اس پُرجفا سے لڑتی ہے   جان کشتی قضا سے لڑتی ہے (ذوق)

کشتی مارنا (و) فعل متعدی:۔ پکڑ مارنا۔ پکڑ جیتنا۔ پچھاڑنا۔ دے مارنا۔ پٹک دینا ✦

کشتی ہونا (و) فعل لازم:۔ پکڑ ہونا۔ زور آزمائی ہونا۔ لڑنت ہونا ✦ گتھم گتھا ہونا۔ غٹ پٹ ہونا ✦

کَشٹ (س) اسم مذکر:۔ (ہندو) دکھ۔ کلیش۔ پیڑا۔ سنکٹ ✦ سختی۔ صعوبت ✦ تنگی۔ دشواری۔ دقت ✦ مصیبت۔ بلا۔ آفت۔ بپتا ✦ عذاب ✦

کشٹ اٹھانا یا بھوگنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) دکھ یا تکلیف اٹھانا۔ سختی و صعوبت کی برداشت کرنا۔ مصیبت بھرنا ✦

کِشٹا (ف) اسم مذکر:۔ (صحیح ف۔ کِشتہ) زرد آلو۔ شفتالو۔ آلوے زرد۔ چیلو۔ ایک قسم کا چھوٹا اور زرد آڑو جس کا مربّے بناتے اور گٹھلیاں نکال کر چاندی صاف کرنے کے واسطے سکھاتے ہیں ✦

کشش (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) کشیدن کا حاصل بالمصدر۔ کشیدگی۔ کھنچاؤ۔ کھینچا کھانچی ✦ جذب۔ (۲) ناز و کرشمہ۔ عشوہ و غمزہ۔ دلربائی (۳) میل۔ رغبت۔ رجحان۔ (۴۔ و) حرفوں کی قلم کی روانی کے ساتھ کشیدگی جیسے شین یا بے وغیرہ کی کشش (۵۔ و) توقف۔ دیر۔ تامل۔ وقفہ۔ تاخیر۔ ڈھیل۔ جیسے مینہ کی کشش نے تو مار ڈالا۔ (۶۔ و) مصیبت۔ سختی۔ کسالا۔ بپتا۔ سنکٹ۔ کشٹ جیسے کشش اٹھانا۔ یا کشش کے دن نکلنا وغیرہ ؎

آدھی میں آدے پاؤ تم لو پاؤ مجھے دو   کوئی دن کی کشش ہے اللہ آسان کریگا (چہیلی)

(۷-۱) کشیدگی خاطر۔ رکاوٹ۔ شکر رنجی۔ انقباض۔ ان بن۔ کش مکش۔ جیسے اُن دونوں کی آپس میں کشش ہے +

کشش اتصال (ع) اسم مؤنث :- علم طبعیات میں اُس قوت سے مراد ہے جس کے سبب اجسام کے ریزے یا ذرے باہم پیوستہ اور متصل رہتے ہیں یعنی اجسام کے پاس پاس کے اجزا کو آپس میں ملا ہوا رکھنے والی قوت جیسے اینٹ پتھر وغیرہ کی شکل جو اسی قوت کے سبب نمایاں ہے +

کشش اٹھانا (ا) فعل متعدی :- مصیبت اٹھانا۔ کشٹ کے دن بھوگنا۔ تکلیف جھیلنا۔ بپتا کے دن کاٹنا۔ کڑوے کسیلے دن گزارنا +

کشش ثقل (ع) اسم مؤنث :- (طبعیات) اُس قوت سے مراد ہے جو زمین اور اشیا کو فاصلے سے اپنی طرف کھینچنے میں اثر کرتی ہے چنانچہ چیزوں میں جو بوجھ ہوتا ہے وہ زمین ہی کی کشش کے باعث ہوتا ہے یعنی وہ کشش جس سے اجسام زمین کے مرکز کی طرف مائل ہوتے ہیں +

کشش کہربائی (ف) اسم مؤنث :- وہ قوت جس کے وسیلے سے کہربا گھاس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے یہ قوت لاکھ مور کے پر اور کافور وغیرہ کی ڈلی میں بھی پائی جاتی ہے علم کیمیا والے کشش مقناطیسی کو بھی اسی قبیل سے خیال کرتے اور دونوں کو ایک ہی قوت سمجھتے ہیں +

کشش کیمیائی (ف ۔ ع) اسم مؤنث :- (طبعیات) اُس قوت کا نام جس کے اثر سے دو مختلف چیزیں ملکر ایک نئی شے بنجاتی ہے جیسے ہیڈروجن اور اکسیجن گاس ملکر پانی بنجاتا ہے +

کشش مقناطیسی (ف ۔ ع) اسم مؤنث :- چُنبک پتھر کی وہ قوت جس کے وسیلے سے وہ لوہے اور پارے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے حال کے حکمانے برقی قوت سے بھی یہ کام لیا اور لوہے میں یہ خاصیت پیدا کردی ہے کہ جس سے لوہا خود دوسرے لوہے کو اٹھا لیتا ہے +

کشف (ع) اسم مذکر :- (۱) کھولنا۔ ظاہر کرنا + برہنہ کرنا۔ پردہ اُٹھانا + ظہور۔ توضیح۔ انکشاف۔ اظہار۔ تصریح۔ تفسیر۔ شرح ؎

جلد تن سے کھلے غوامض روح   یہی کشف اللغات اپنی ہے   (اسیر)

(۲) صوفیوں کی اصطلاح میں وہ درجہ جس پر پہنچکر غیب کے اسرار کھل جائیں یعنی دل کی صفائی کے سبب غیب کا حال معلوم ہو جانا مجازاً۔ وحی۔ الہام۔ آواز غیب۔ القا۔ اکاش بانی + مرادف کرامات +

کشف قبور (ع) اسم مذکر :- صوفیوں کا وہ مرتبہ جس میں اُن کو مُردے کی قبر پر

جاکر اُس کا احوال معلوم کرلینے کی قوت ہو جاتی ہے +

کشف و کرامات (ع) اسم مؤنث :- اعجاز و تصرف۔ خرق عادت (اول لفظ کے معنی دل کی صفائی کے سبب غیب کا حال معلوم ہو جانا دوم کے معنی اولیا اللہ سے خرق عادت ظاہر ہونا۔)

کشکول (ف) اسم مذکر :- فقیروں کا قدح۔ بھیک کا ٹھیکرا۔ زنبیل + فقیر کی تونبی +

کُشَل (س) اسم مؤنث :- (ہندو) :- عافیت۔ خیریت۔ صحت۔ تندرستی۔ کلیان۔ خیر و صلاح۔ خیر و عافیت +

کِشمِش (ف) اسم مؤنث :- ایک قسم کے سوکھے ہوئے انگور۔ داکھ جیسے وہ کون سی کشمش ہے جس میں تنکا نہیں یعنی بے عیب کون نہیں +

کِشمِشی (ف) صفت :- منسوب بہ کشمش + کشمش کے رنگ کا۔ آموا۔ وہ رنگ جو ناسپال ہلدی کھڑ پھٹکڑی اور گیرو یا بڑی ہڑ ہلدی شہاب ناسپال پھٹکڑی یا صرف ناسپال کتھے اور پھٹکڑی سے تیار کیا جاتا ہے +

کشمشی دن (ا) اسم مذکر :- صحیح کرسمس (Christmas-day) ایک انگریزی تہوار کا نام جسے بڑا دن بھی کہتے ہیں اور وہ ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسے علیہ السلام کے جنم کی تقریب میں ہوا کرتا ہے عیسے کا جنم دن +

کشمکش (ف) اسم مؤنث :- دیکھو (کش کے متعلقات میں)

کشمیر (ہ) اسم مذکر :- ایک مشہور سرسبز و شاداب کوہی مقام کا نام جو پنجاب کے شمال میں واقع ہے +

(اس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے کہ اصل میں یہ لفظ کشپ میر تھا کیونکہ کشپ ایک مشہور منی یعنی رکھی کا نام ہے جو مریچی رشی کا بیٹا اور دیوتاؤں کا محافظ تھا مگر ڈاکٹر برنیر صاحب اپنے سفرنامہ میں بحوالہ تاریخ کشمیر صرف اتنا پتا دیتے ہیں کہ یہ تمام ملک اگلے زمانے میں ایک بڑی جھیل تھا جس کے پانی کو ایک بوڑھے رشی مسمی کاشب نے اپنی کرامات سے بارہ مولا کے پہاڑ کو چیر کر نکال دیا اُسی کے نام پر کشمیر ہو گیا۔ میر زبان سنسکرت میں پہاڑ کے حصے کو کہتے ہیں جسکے مرکب معنی کشپ کا پہاڑ ہوئے چونکہ یہ مقام کشپ کا استھان تھا اسوجہ سے اول میں کشپ میر پھر کثرت استعمال سے بلسہ فارسی گر کر کاشیر اور کشمیر ہو گیا۔ یہاں کی سردی اور برف مشہور ہے وہاں کے لوگ ایسے دنوں میں انگیٹھیاں جنہیں کشمیری زبان میں کانگڑیاں کہتے ہیں اپنے سینہ پر لٹکائے رہتے اور رات کو ساتھ لیکر سوتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کا سینہ بالکل جلا ہوا اور بدنما ہوتا ہے یہاں کا شاستر کاشی اور ترہٹ کے شاستر کے برابر مستند مانا گیا ہے اول میں یہ ملک برہمنوں کی عملداری میں تھا چنانچہ اسی وجہ سے وہاں کی زبان سنسکرت آمیز ہے ۱۵۵۶ء میں جلال الدین اکبر نے اس صوبہ کو لیا اور ۱۷۵۲ء میں پٹھانوں کے قبضے میں آیا ۱۸۱۹ء میں سکھوں نے

چھینا اور ۱۸۴۵ء میں سرکار انگریزی نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو ایک کروڑ روپے کے معاوضہ میں اس شرط پر دے ڈالا کہ جب کبھی لڑائی کا موقع آئے تو ایک معنیہ کی مدد کریں اب یہاں کے فرمان روا انہیں کے پوتے ہیں ✦

یہ مقام ہندوستان کی شمالی مغربی حد پر پہاڑوں کے بیچوں بیچ واقع ہے اپنی آب و ہوا کی لطافت چشموں کی خوبی میوہ جات کی افراط کے باعث جنت نظیر کہلاتا ہے چنانچہ عرفی نے اس کی تعریف میں لکھا ہے ؎ ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید ✦ گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید۔ یہاں کے سب ہندو باشندے سارسوت برہمن ہیں جنہوں نے عدالت اور شرافت میں بڑی ترقی کی تقریباً تمام ہندوستان میں بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں یہاں کا اونی ریشمی کام اور شال دوشالہ قابل تعریف و لاثانی ہے زعفران بھی کشمیر سے بڑھ کر دوسری جگہ نہیں ہوتی مگر افسوس کہ ۱۸۷۷ء کے قحط میں وہاں کے قحط زدہ اس کی جڑیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کھا گئے) ✦

کشمیری (ہ) صفت :- (۱) کشمیر سے منسوب جیسے کشمیری کام۔ کشمیری شال وغیرہ (۲) اسم مذکر۔ باشندۂ کشمیر جیسے کشمیری بے پیری جس میں لفت نہ شیری (۳) اسم مذکر۔ ناچنے والا لڑکا۔ نچنیا۔ (۴) اسم مؤنث :- کشمیر کی زبان ✦

(یہ لوگ مکر۔ دغا فریب اور بیوفائی وغیرہ اکثر ایسے اوصاف میں مشہور ہیں چنانچہ مؤلف کو بھی ۱۸۹۶ء میں ایک کشمیری پنڈت نے نو ہزار کا نقصان پہنچایا جس سے فرہنگ آصفیہ کی اشاعت میں بہت دیر اور جلد سوم کی صحت میں ابتری ہوئی کسی نے سچ کہا ہے ؎ پادشاہے بہ کاشمیری گفت ✦ کاشمیری کہن خلاص شوم۔ قحط الرجال و الاشعر بھی اس امر کا مصداق ہے) ✦

کِرشن (ہ) اسم مذکر۔ صحیح کرشن۔ کنہا جی کا وصفی نام جو دس مشہور اوتاروں میں سے وشن کے آٹھویں اوتار ہوئے ہیں

(اصل میں یہ تیسرے رام یعنی بلرام کے چھوٹے بھائی تھے اُن کے والد ماجد کا نام وسودیو اور والدہ ماجدہ کا اسم مبارک دیوکی تھا مگر کرشن جی نے اپنے ظالم بے رحم ماموں راجہ کنس کے ڈر سے نند اور جسودھا کے گھر میں پرورش پائی تھی گویا نند ان کا اتگا تھا، اور جسودھا انّا تھیں اُن کے چھپنے کی وجہ یہ ہے کہ راجہ کنس کو پہلے سے پیشین گوئی کر کے بتایا گیا تھا کہ تمہارے خاندان میں ایک ایسا آٹھواں شخص ہوگا جو تمہیں غارت کریگا چنانچہ راجہ مذکور نے اسی وجہ سے بہن دیوکی کی تمام اولاد کو قتل کرا دینا اپنا وتیرہ کر لیا تھا پس کرشن جی نے نند گوالے کے گھر میں اپنے زمانۂ طفولیت کو گوالوں اور گوالنوں یعنی گوپوں اور گوپیوں میں بسر کیا اور اسی زمانہ میں کالے سانپ اور بہت سے دیوؤں اور راکشسوں کو مارا اور آخر کو راجہ کنس کی خبر لی آپ کے بچپن کی لیلائیں اور رہس نہایت شوق انگیز اور محبت خیز ہیں ✦ پانڈوں کوروں کی لڑائی میں جس کا ذکر مہابھارت میں ہے انہوں ہی نے یدہشٹر کی مدد کر کے اُسے کوروں سے فتح دلوائی تھی انگریزی تحقیقات کے موافق ان کی موجودگی کا زمانہ

حضرت عیسٰی سے تیرہ سو برس پیشتر خیال کیا گیا ہے) ✦

کُشندہ (ف) صفت :- مارنے والا۔ ہلاک کرنے والا۔ قاتل ✦

کُشنیز (ف) اسم مذکر :- دھنیا۔ کوتمبیر بھن سنا جاتا اوّل درجہ میں سرد دوم میں خشک ✦

کِشور (س) اسم مذکر :- (مرکبات میں ہندو) :- (۱) دس برس سے پندرہ برس تک کی عمر کا لڑکا۔ (۲) عنفوان جوانی۔ عالم شاب۔ (۳) لڑکا جیسے نند کشور۔ جگل کشور وغیرہ۔ (۴) نوجوان۔ نوعمر۔ بنا۔ گبرو ✦

کِشوَر (ف) اسم مؤنث :- ولایت۔ اقلیم۔ دیس۔ ملک جیسے ہفت کشور وغیرہ

کِشوری (ہ) اسم مذکر :- (گیتوں میں) لڑکا۔ نوعمر لڑکا۔ نوجوان لڑکا جیسے نند کشوری کشوری لال وغیرہ ہند مشہور بکسر کاف ہے)

کشیدگی (ف) اسم مؤنث :- (۱) کشش۔ کھنچاؤ۔ کھنچنے۔ (۲) دلوں کی رکاوٹ۔ تکاؤ۔ انقباض۔ تنگ رنجی۔ ملال ✦ تنفر۔ نفرت جیسے کشیدگی خاطر ✦

کشیدہ (ف) صفت :- مرکبات میں) برداشت کردہ۔ اٹھایا ہوا۔ بھگتا ہوا۔ سہا ہوا۔ کھینچا ہوا جیسے رنج کشیدہ۔ محنت کشیدہ۔ (۲) رنجیدہ۔ متنفر۔ ملول۔ مکدر۔ (۳) کھنچا ہوا۔ کھینچا ہوا۔ (۴) کاڑھا ہوا۔ نکالا ہوا۔ سوئی اور تاگے سے کاڑھا ہوا۔ (۵) اسم مذکر۔ گلکاری کا کام۔ زردوزی کا کام۔ سوئی کا کام۔ جیسے آنکھ دیدہ کاڑھے کشیدہ ✦

کشیدہ خاطر (ف ع) صفت :- رنجیدہ دل۔ ملول خاطر۔ ملول طبع۔ آزردہ۔ ناراض ✦

کشیدہ خاطر رہنا (ہ) فعل متعدی :- آزردہ دل رہنا۔ رنجیدہ رہنا ✦

کشیدہ کاڑھنا (ہ) فعل متعدی :- سوئی کا کام کرنا ✦

کَعْب (ع) اسم مذکر :- (۱) ٹخنا۔ شتالنگ۔ قاب پلے۔ استخوان پا۔ (۲) وہ چھ پہل ہڈی جسے نرد بازی میں پھینکتے اور ہار جیت کرتے ہیں۔ پاسہ۔ دانہ۔ قرعہ۔ (۳) علم حساب میں عدد کا تیسرا درجہ۔ گھن۔ جب کوئی عدد تین مرتبہ باہم ضرب کھاتا ہے تو اس کا حاصل ضرب کعب کہلاتا ہے جیسے ۵ × ۵ × ۵ = ۱۲۵ پس یہ مجموعہ پانچ کا کعب ہوا ✦

کعبتین (ع) اسم مذکر :- کعب کا تثنیہ (۱) دو مربع ہڈی کے شش پہلو پانسے جن کے ہر پہلو پر ایک سے لے کر چھے تک بندیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں ان سے چوسر اور جوا کھیلا جاتا ہے ✦

(ان میں تین پہل چھکے کے اور تین پہل پو کے ہوتے ہیں۔ چھ خال کا پہلو چھکا پانچ خال کا پنجہ چار خال کا چوک ایک خال کا پو دو خال کا دُوا تین خال کا تری کہلاتا ہے اس میں

ایک ساتھ خانوں کے آنے پر ہار جیت ہوتی ہے ہر دفعہ دو پانسے پھینکے جاتے ہیں اگر ان میں چوک پوک یا پو پو دونوں میں یکساں آجائے تو وہی بازی تر جائے غرض جگ تنے پر بازی موقوف ہے۔ ذوق ۔ جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے مرکعتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے ۔ (۲) ہر دو کعبہ۔ یعنی مکہ معظمہ و بیت المقدس +

(اس صورت میں کعبہ کعبت کا تثنیہ ہے)

کعبہ (ع) اسم مذکر :۔ بیت اللہ کا نام۔ مکہ۔ بیت الحرام۔ قبلہ۔ وہ مربع عمارت جو عرب میں اہل اسلام کا ایک مقدس و متبرک مقام ہے جہاں ہر سال حج ہوتا ہے ۔

تیرے کوچے کے رہنے والوں نے　　یہیں سے کعبہ کو سلام کیا　　(میر)

خلیل کعبہ بت پرستی خدا خدا کر خدا نما کر　　(شیخ خلیل)

(اس کے لغوی معنی بلند اور مرتفع ہیں چونکہ کعبہ کی عمارت وہاں کی زمین سے اونچی اور بلند ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا یا ازروئے صراح ابھرنے و منتفخ ہونے کے بھی مراد لے سکتے ہیں مگر صراح میں لکھا ہے کہ کعبہ کی عمارت چونکہ مربع اور چار گوشہ ہے اس وجہ سے اس کا مادہ تکعیب یعنی مربع کرنے سے خیال کرنا چاہئے چنانچہ اسی وجہ سے چو پہل پانسہ کو بھی کعبہ اور کعب کہا جاتا ہے)

کعبہ کی طرف ہاتھ اُٹھانا (ا) فعل متعدی :۔ کعبہ کی قسم کھانا۔ کعبہ کو اپنی صداقت یا عہد کا گواہ ٹھیرانا +

کعبہ ہو تو اُس طرف مُنہ نہ کروں (ا) محاورہ :۔ کسی جگہ سے اس قدر بیزار اور تنگ ہونا کہ اگر وہ جگہ مقام مقدس اور خدا کا گھر بھی بنجائے تو اُدھر رخ نہ کرنا۔ غرض نہایت بیزار تنگ اور عاجز ہو جانے کے موقع پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے ۔

طوف سر کوئے بتاں بھی نہ کروں میں　　کعبہ بھی اُدھر ہو تو کبھی رخ نہ کروں میں　　(للعلم)

کف (ع) اسم مذکر :۔ (فارسی وارد و والے بلا تشدید بولتے ہیں) (۱) ہاتھ کی ہتھیلی پاؤں کا تلوا و مطلق پنجہ۔ ہاتھ ۔

ید بیضا کا ترے ماہ سے ہو نُور دو چند　　کھولدے اپنا جو سامنے مہتاب کے کف　　(ظفر)

ہیں اعجاز کیا واہ مسیحائے جہاں　　ید بیضا تو ہمارا کف گلگوں تیرا　　(اختر)

(اس معنی میں مؤنث بھی بول دیتے ہیں) (۲) کپڑے پر گز اچڑھانا (۳) بحر کے رکن کے ساتویں حرف کو ساقط کرنا

کف (ع) اسم مذکر :۔ عربی میں بالتشدید ہے مگر فارسی اور اردو والے بلا تشدید بولتے ہیں) (۱) تلوا۔ پاؤں کے نیچے کا حصہ جسے کف پا بھی کہتے ہیں۔ (۲) پنجہ دست۔ ہاتھ جیسے فارسی میں کف دعا۔ کف چنار۔ کف مرجان۔ کف نیاز۔ کف ہمت کف جود وغیرہ اور اردو میں کف افسوس آیا ہے۔ (۳) ہاتھ کی ہتھیلی۔ کف دست۔ ہاتھ کا اندرونی حصہ ۔

ید بیضا کا ترے ماہ سے ہو نور دو چند　　کھولدے اپنا جو تو سامنے مہتاب کے کف　　(ظفر)

ہیں اعجاز کیا واہ مسیحائے جہاں　　ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا　　(اختر)

(اس معنی میں مؤنث بھی بولتے ہیں مومن کا شعر کف پا میں دیکھو)

(۴) وہ کپڑے کی دوہری پٹی جو آستینوں اور علے الخصوص قمیصوں کی آستینوں میں ضرور لگاتے ہیں +

(اس معنی میں بھی عربی ہے کیونکہ وہاں دوپارہ دوختن جامہ را بر یکدیگر کے معنی آتے ہیں)

(۵۔ ف) جھاگ۔ پھین۔ جیسے کف دریا کف صابون و کف مار وغیرہ ۔

عرق آلودہ ہیں بلیوں پہ ہیں آب کے کف　　اور یا منہ میں یہ افعی کے ہیں زہرآب کے کف　　(ظفر)

کیا بلا زہر محبت کی ہے ظالم تاثیر　　منہ سے نیلے ہیں رواں عاشق بے تاب کے کف　　(〃)

خون دل بہتا ہے اور چشم ہے میری گرداب　　اشک جو چشم میں ہیں گرد ہیں گرداب کے کف　　(〃)

بلبلے مستی کے ظفر بزم میں جائے پینہ　　منہ میں بھر آئے ہے مینا کے شراب کے کف　　(〃)

(۶۔ ا) تھوک۔ کھنکھار۔ لعاب دہن۔ بلغم ۔

تو بہار اپنی دکھائے تو چمن میں شبنم　　تھوک اے پھینکے نہ منہ پر گل شاداب کے کف　　(ظفر)

(۷۔ ا) چابک سوار :۔ پانچ۔ ۵ +

کف افسوس ملنا (ا) فعل متعدی :۔ ہاتھ ملنا۔ نہایت افسوس کرنا۔ از حد پچتانا۔ افسوس کر کر کے ہاتھوں کو باہم ملنا + ملولا کرنا +

کف پا (ف) اسم مؤنث و مذکر نزد اہل لکھنو :۔ پاؤں کا تلوا ۔

آج ہم رنگ حنا ہے گریہ　　مل دوں آنکھیں کف پا سے تیری　　(مومن دہلوی)

(چونکہ اس جگہ بعض لوگ خیال کر سکتے ہیں کہ شاید ہائے مجہول ہو اس وجہ سے ہم اس غزل کے جو سفر معشوقہ میں لکھی ہے دو ایک شعر بھی نقل کئے دیتے ہیں ۔

بو کچھ آتی ہے صبا سے تیری　　ناک میں دم ہے جفا سے تیری　　(مومن)

بس لگالے مجھے چھاتی سے کہ اب　　تنگ تر ہوں میں قبا سے تیری　　(〃)

مومن اس بت سے بگڑنا ہی نہ تھا　　بن چکی بارے خدا سے تیری　　(〃)

کف پائی (ا) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی چپٹی پتلی ایڑی کی جوتی جسے عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ سلیپر +

کف دست (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ہاتھ کی ہتھیلی (۲۔ صفت) :۔ برابر۔ یکساں چٹیل ہموار +

کف دست میدان (ا) اسم مذکر۔ وہ لق و دق میدان جس میں ٹک

کفل

درخت اور آبادی کا نام نہو۔ ویرانہ۔ سنسان۔ جنگل۔ بیابان ؎

نہ انسان ہے واں نہ حیوان ہے   فقط اک کفِ دست میدان ہے (میر حسن)

کف لانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) جھاگ لانا۔ پھین لانا۔ (۲) غصے میں تھوک اُٹھانا۔ غصے ہونا۔ بدمزاج ہونا۔ خشمناک ہونا ؎

دیکھے زاہد ترے ابرو کو اگر وقت نماز   لائے کیا کیا نہ وہ پیچھے خم محراب کے کف (ظفر)

خدام چاہنے والوں کے ہوئے غوطے کھا کھا   بت کف لائیگا وہ طفل غرشِ اسلوب میں (آتش)

(۳) بدی اور شرارت لانا۔ دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو دیوانہ اور پاگل بنانا۔ قیل لانا ؎

یہ داغ دل نے نکال آبلوں کے صف لایا   کہ عشق آنکھ دکھا ہم سے اور کف لایا (نصیر)

تنگ کرو تو تھوک اُٹھا دے   ہوش تو خاصے پر کف لاوے (مومن)

کفا (ف) اسم مؤنث:۔ سختی۔ محنت۔ تکلیف۔ تنگی۔ انقباض۔ مرادف جفا +

کفا جفا (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) سختی و مصیبت۔ ظلم و ستم۔ (۲)۔ (تابع فعل (پورب) بمشکل تمام۔ جوں توں کر کے۔ خدا خدا کر کے ؎

اُس بُت کو راہ راست پہ لائے کفا جفا   روٹھے ہوئے کو میں نے منایا کفا جفا (تجمل)

کُفّار (ع) اسم مذکر:۔ کافر کی جمع۔ ناسپاس۔ ناشکرے۔ مرتد +

کَفّارہ (ع) اسم مذکر:۔ گناہوں کو چھپا دینے یا دور کر دینے والا۔ گناہ دھو دینے والا۔ گناہ یا خطا کا بدلہ۔ خیانت کا عوضہ۔ پراچت۔ پراشچت۔ قصور کا ڈنڈ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے مثلاً قسم توڑ دینے کی پاداش میں آدمی کو لازم ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا تین روزے رکھے اور یہ بھی نہو سکے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا کپڑے پہنا دے اسی طرح روزہ توڑ دینے کی مکافات میں واجب ہے کہ انسان دو مہینے تک روزے رکھے اور اگر نہ رکھ سکے تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے جب اس گناہ کی باز پرس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ زیارت بزرگاں کفارۂ گناہ۔ (مثل) یعنی بزرگوں سے ملنا گناہوں کو دھوتا ہے +

کفارہ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ پراشچت دینا۔ گناہ کا عوضہ ادا کرنا +

کَفَاف (ع) اسم مذکر:۔ اندازہ + اس قدر معاش جو کفایت کرے۔ روز مرہ کا خرچ۔ روزی۔ وظیفہ۔ روزینہ۔ نان و نفقہ۔ راتبہ۔ روٹی کپڑا۔ بھتّا۔ پیٹیا +

کَفَالت (ع) اسم مؤنث:۔ ضامنی۔ ذمہ داری۔ ضمانت۔ آڑ۔ بِپتی +

کِفَایت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) کافی ہونا۔ بس ہونا۔ مکتفی ہونا۔ پوری مقدار

کفر

حسب ضرورت۔ (۲) اوت۔ بچت و دارا۔ کمی۔ کم خرچی۔ جزرسی۔ صرفہ ؎

گریہ اگر یہ میں تو کمی اے چشم   شوق کم ہے کفایتوں سے مجھے (ذوق)

کفایت سے (ہ) تابع فعل:۔ جگت سے۔ اوت سے۔ کتر بیونت سے۔ صرفہ کے ساتھ۔ چلن کے ساتھ۔ واجبی خرچ سے +

کفایت شِعار (ع) صفت:۔ جزرس۔ چلن کا۔ کم خرچ کرنے والا۔ جگت سے چلنے والا۔ صرفہ سے خرچ اُٹھانے والا۔ کم خرچ رکھنے کی عادت والا۔ (حرب والوں کا نشان جس سے آدمی پہچانا جائے مجازاً۔ عادت۔ خو۔ خصلت۔)

کفایت شعاری (ہ) اسم مؤنث:۔ جزرسی۔ کم خرچی۔ صرفہ۔ اوت۔ جگت۔ کم خرچ کرنے کی عادت +

کفایت کا (ہ) صفت:۔ فائدہ کا۔ نفع کا۔ اوت کا۔ سستا۔ مندا۔ جیسے آج سب سودا کفایت کا ملا +

کفایت کرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کافی ہونا۔ وافر ہونا۔ بس ہونا۔ مکتفی ہونا۔ پورا ہونا۔ (۲۔ متعدی) بچت کرنا۔ اوت نکالنا۔ صرفہ کرنا۔ (۳۔ متعدی) قیمت میں کمی کرنا۔ مول میں گھٹا کر دینا۔ اوت سے دینا۔ فائدہ سے دینا جیسے اس سودے میں کچھ کفایت کر دوگے تو اور بھی لے لینگے +

کفایتی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ دیکھو (کفایت شعار) +

کفچہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ڈوئی۔ بڑا چمچہ۔ کھپچا۔ کرچھی۔ کفگیر۔ کرچھا۔ (۲) سانپ کا پھن۔ جیسے کفچہ مار +

کُفر (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ناشکری۔ ناسپاسی۔ (۲) خدا کو نہ ماننا۔ خدا کی ذات و صفات سے منکر ہونا۔ سچے دین سے انکار کرنا۔ الحاد۔ بیدینی۔ بے اعتقادی۔ (۳) ضد۔ ہٹ۔ اٹھ۔ اعتقاد بد سے نہ پھرنا +

کفر بکنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دین کے مذمت کے الفاظ کہنا۔ رندانہ یا ملحدانہ گفتگو کرنا۔ بیدینوں کی سی باتیں کرنا۔ (۲) گالیاں بکنا۔ واہی تباہی بکنا۔ گالی گلوچ کرنا +

کفر توڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بیدینی سے دین میں لانا۔ دیندار بنانا۔ ملت میں لانا۔ الحاد دور کرنا۔ اعتقاد جمانا۔ (۲) اٹر توڑنا۔ ہٹ توڑنا۔ ضد توڑنا۔ انکار توڑنا۔ جیسے ؎

لائے اُس بُت کو التجا کر کے   کفر توڑا خدا خدا کر کے (للّلٰعلم)

(۳) مرید کرنا۔ تابعدار بنانا۔ مطیع کرنا۔ رام کرنا +

کفر کا فتوے دینا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی کو ملحد یا کافر قرار دینے کا حکم جاری

کفر

کرنا۔ کسی پر الحاد یا کفر کا حکم لگانا۔ از روئے احادیث و آیات کافر قرار دینا +

کفر کا کلمہ بولنا یا مُنہ سے نکالنا (و) فعل متعدی :۔ کفر بکنا۔ ایسا کلمہ یا ایسی بات زبان پر لانا جس سے دین کی اہانت یا مخالفت پائی جائے۔ بیدینی کے الفاظ زبان پر لانا۔ دین یا کسی دیندار کی بے ادبی کرنا +

کفر کچہری (و) اسم مؤنث :۔ بری سنگت۔ کُسنگ۔ صحبت بد۔ وہ مصنوعی عدالت کا کھیل جو ہولی کے دنوں میں گالی گلوچ اور فحش کے ساتھ کھیلا جاتا ہے +

کفرانِ نعمت (ع) اسم مؤنث :۔ ناشکری نعمت۔ احسان فراموشی۔ نمک حرامی۔ کور نمکی

کفری (و) اسم مذکر :۔ زانی۔ اغلامی۔ لوطی +

کفش (ف) اسم مؤنث :۔ جوتی۔ پاپوش۔ نعلین + نعلدار جوتی +

کفش پا (ف) اسم مؤنث :۔ پیر کی جوتی۔ پاؤں کی جوتی۔ مطلق پاپوش ہے

انجم تاباں سر چرخ بریں چمکیں ہزار   پر نہ اپنی کفش پا کے تم ستاروں میں گنو (ظفر)

کفش خانہ (و) اسم مذکر :۔ دلکشی غریب خانہ۔ دولت خانہ کا نقیض۔ انکسار آ اپنا مکان۔ کمنڈلا۔ جھونپڑا ہے

یہ گھر بھی کفش خانہ ہے آخر حضور کا   تشریف یاں بھی لایا کریں گاہ گاہ آپ (قلق شاگرد ذوق)

کفش دوز (ف) اسم مذکر :۔ موچی۔ جوتی بنانے والا۔ چمار +

کفش نشین (ف) تابع فعل :۔ جوتیوں میں بیٹھنے والا۔ حاشیہ نشین۔ نہایت کم درجہ اور کم لیاقت کا۔ ادنےٰ مرتبہ کا ۔ جیسے اُردو ابھی تک اہل زبانوں کے نزدیک کفش نشین ہے +

کفک (ف) اسم مؤنث :۔ ہاتھ کی ہتھیلی + پاؤں کا تلوا۔ پاؤں کی مہندی لگا ہوا پاؤں کا تلوا ہے

ہے ناف کوئی گرداب بلا اور گول سُرین رانیں ہیں صاف
ہے ساق بلوریں شمع ضیا پاؤں کی کفک پھر ویسی ہی (نظیر)

کفگیر (ف) اسم مذکر :۔ کفچہ۔ تانبے یا پیتل کا ہتھیلی کے موافق ڈنڈی دار چمچہ۔ سوراخدار کفچہ۔ ایک آلہ کا نام جس کے وسیلہ سے ہانڈی کے اندر سے کف نکالتے ہیں +

کَفَن (ع) اسم مذکر :۔ وہ کپڑا جس میں مُردے کی لاش لپیٹتے ہیں۔ جامۂ میت۔

کفن

مردے کی چادر جس میں لپیٹ کر دفن کرتے ہیں +

(بعض اہل فارس نے تصرف کر کے بسکون فا بھی باندھا ہے) ہے

دے دوپٹہ تو اپنا ململ کا   ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا (ناسخ)

تا اُس کو بھی یقین ہو ہمہ تن انتظار کا   رکھنا غر ودستہ نرگس کفن کے پاس (مؤلف)

کفن پر اُٹھنا (و) فعل متعدی :۔ (عو) :۔ کفن پر خرچ ہونا۔ کفن کے خرچ میں آنا۔ قسم سخت ہے جس کے معنی ہیں ہمارے مُردے پر اُٹھے جیتے ہے پاس ایک کوڑی ہو تو کفن پر اُٹھے" +

کفن پھاڑ کر اُٹھنا (و) فعل لازم :۔ مُردوں کا زندہ ہونا۔ مُردوں کا کسی عجیب بات کے سبب قبر سے نکل کھڑا ہونا و قیامت سمجھ کر مُردوں کا اُٹھ کھڑا ہونا ہے

کفن کو پھاڑ کر کیوں کر نہ اٹھیں گور سے مُردے
کریہ بوٹا سا قد اُس کا قیامت کی نشانی ہے (ذکی)

کفن پھاڑ کر یا پھاڑ کے بولنا (و) فعل متعدی :۔ بآواز مہیب بولنا۔ اس طرح چیخ کر بولنا کہ دوسرا ڈر یا دہل جائے + کسی عجیب یا خوفناک بات پر نہایت بے تاب اور مضطرب ہو کر بولنا۔ ضبط سخن نہ کر سکنا۔ دفعۃً بول اٹھنا یا چیخ مارنا۔ جیسے کوئی کھائے جاتا تھا جو تو اس طرح کفن پھاڑ کر بولے (عو) ہے

پیر ہو کر جو ہوا شیخ مرید اطفال   مُردے سب بولے کفن پھاڑ قیامت آئی (عزلت)

کفن چور (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) کفن دزد۔ گور شگاف۔ وہ چور جو قبر کھود کر مُردے کا کفن چرایا کرتا ہے۔ نبّاش۔ (۲) صفت بازاری :۔ بدذات ملعون۔ شریر۔ حرامزادہ + ظالم۔ سنگدل۔ بے رحم +

کفن سر سے باندھنا یا لپیٹنا (و) فعل متعدی :۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ سر ہتھیلی پر رکھنا۔ جان پر کھیلنا۔ اپنی زندگی کو معرض خطر میں ڈالنا۔ اجل کا مقابلہ کرنا۔ مرنے کو تیار ہونا۔ موت کا سامنا کرنا +

کفن سر سے باندھے پھرنا (و) فعل متعدی :۔ جان ہتھیلی پر لئے پھرنا۔ مرنے کو پھرنا۔ جان دینے کو مستعد رہنا +

کفن کاٹھی کرنا (و) فعل متعدی (ہندو) :۔ گور گڑھا کرنا۔ تجہیز و تکفین کرنا۔ کفنانا دفنانا +

کفن کو کوڑی نہیں (و) محاورہ :۔ نہایت مفلس اور قلاش ہے۔ اتنا پاس نہیں کہ مرنے پر کفن تو آسکے +

کفن کو لگے (و) عو :۔ کچھ پاس نہ ہونے کی نسبت سخت قسم۔ مُردے پر

اُٹھے۔کفن پرصرف ہو+کفن کے کام میں آئے ؎

جنوں میں پیراہن اپنا اُڑا اُچھا پڑے جو ایک تار بھی باقی ہو تو کفن کو لگے (رند)

جنوں میں پھاڑنے ہم ایسے پیراہن کو لگے جو ایک تار بھی چھوڑا ہو تو کفن کو لگے (ظفر)

کفن کھسوٹ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کفن کش۔ دیکھو (کفن چور) (۲) آدمیوں کا مال کھا جانے والا +

کفن میلا نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- دفن ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرنا۔ مرے ہوئے بہت زمانہ نہ گزرنا۔ تازہ سانحہ ہونا ؎

ابھی مٹا نہیں دعوے ستم رسیدوں کا کفن ہوا نہیں میلا ترے شہیدوں کا (فغاں)

کفنانا (ہ) فعل متعدی :- میّت کو کفن پہنانا۔ مُردے کو نہلا دھلا کر کفن میں لپیٹنا ؎

ابتو اُٹھوانے کو تابوت آیئے لوگ مُردے کو مرے کفنا چکے (اسیر)

پیراہن چاک ترے در پہ جو کل کرتا تھا آج لوگ اُس کو لئے جاتے ہیں کفنائے ہوئے (جرأت)

چاک آتا ہے نظر پیراہن صبح بہار کس شہید ناز کو دیکھا ہے کفناتے ہوئے (ذوق)

کفنی (ع) اسم مؤنث :- (۱) وہ کپڑا جو مُردے کے گلے میں تکفین کے وقت ڈالتے ہیں۔ (۲) وہ کپڑا جسے درمیان سے پھاڑ کر فقرا گلے میں ڈالے رہتے ہیں۔ ایک قسم کا فقیروں کا جامہ + نیز وہ کپڑا جو بچے کے پیدا ہوتے ہی اس خیال سے اُس کے گلے میں ڈالتے ہیں کہ وہ مدت تک زندہ رہے مگر درویش اس سے مُوتُوا قَبلَ اَنْ تَمُوتُوا سے مراد لیتے اور زندگانی کے ساتھ موت کو وابستہ سمجھتے ہیں ؎

کہدو نہ آشنا جامے سے باہر ہوں بادشاہ خلعت کا لطف ہے کفنی میں فقر کو (اسیر)

یہ اُس کی قبر ہے کہ جو آخر شدنی ہے ہوتے ہی تو لد جو گلے میں کفنی ہے (عارف)

(جو لوگ اس لفظ کو اُردو خیال کرتے ہیں غلطی پر ہیں البتہ یائے نسبت فارسی والوں نے لگا کر فارسی ڈھنگ پر کرلیا اور اپنے اشعار میں برابر باندھا ہے معزالدین فطرت۔ میر احمد فایق کے اشعار ٹیک چند بہار کی مصطلحات میں دیکھو۔ اگر یوں کہیں کہ سکونِ فا کے سبب اُردو کہتے ہیں تو بھی غلط ہے کیونکہ اُردو شعرا نے بھی یائے متحرک کے ساتھ باندھا ہے البتہ عوام الناس یا مستورات بسکون فا بولتی ہیں لیکن بالفرض بسکون فا بھی تسلیم کیا جائے تو بھی فارسی والوں کا تصرف جیسا کفن میں ہوا ہے یہاں بھی اُسی قاعدہ سے ہوسکتا ہے کیونکہ اُردو والوں میں کسی نے آج تک کفن بسکون غلط باندھا اور نہ زبان سے نکالا ہے) +

کُفُو (ع) اسم مذکر :- (۱) ہم جنس۔ ہم نسبت۔ ہم خاندان۔ ہم قوم۔

ہم ذات۔ ذات برادری + قوم۔ فرقہ۔ خیل۔ برادری (۲۔صفت) ہمتا۔ ہمسر۔ مانند۔ برابر۔ میل کا +

کَفیل (ع) اسم مذکر :- (۱) ضامن۔ ذمہ وار۔ ذمہ دار۔ ضمانت دینے والا + مواخذہ دار۔ جواب دِہ۔ کوئی کام اپنے اوپر لینے یا قبول کرنے والا۔ (۲) اول یرغمال +

کفیل ہونا (ہ) فعل لازم :- ضامن ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ ضمانت دینا +

کُک (انگلش Cook) اسم مذکر :- باورچی۔ طبّاخ۔ بکاول۔ کھانا پکانے والا +

کُک بائی (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (کُک)

کَکّا (س) اسم مذکر :- (۱) سورج + برہما + بشنو + کام۔ خواہش نفسانی + اگنی۔ آگ + دایو۔ ہوا۔ پون + یم۔ موت + آتما۔ رُوح + راجہ۔ بادشاہ + مور۔ طاؤس + من۔ دِل + سر۔ جسم + کال۔ وقت + دھن۔ دولت + شبد۔ آواز + پرکاش۔ ظہور + ہوشیار + پانی + سُکھ + بال۔ (۲) حروف صحیح کا پہلا حرف क + حروف تہجی کی مشق۔ (۳-۵) سکھوں کی علامات کے پہچاننے کے نام جو ککّا حرف سے شروع ہوتے ہیں جیسے کاچھا کیس۔ کڑا + اسی وجہ سے سکھوں کو ککّے اور کھکّے بھی کہتے ہیں +

ککرالی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کا بغلی پھوڑا۔ وہ گلٹی جو بغل میں ہو جاتی ہے۔ کھرالی۔ ککھرالی۔ بغلک۔ قنیں +

(یہ لفظ ککھ بمعنی بغل اور رال بمعنی پیپ یا مواد سے مرکب ہے) +

ککروندا (ہ) اسم مذکر :- ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو مزے میں ترش اور رنگ میں سُرخ ہوتا ہے۔ لوگ اُس کا اچار ڈالا کرتے ہیں +

کُکرم (ہ) اسم مذکر :- فعل بد۔ کار شنیع۔ پاپ۔ گناہ + حرام۔ چھنالا +

کُکرمی (ہ) صفت :- بدکار۔ زانی۔ پاپی۔ کلچھن +

کُکڑ (پنجابی) اسم مذکر :- مرغ۔ مرغا۔ خروس +

کَکّڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) پینے کا بنا ہوا تمباکو + ایک قسم کا پینے کا تمباکو جو گیلے اور سوکھے تمباکو کو ملا کر جلد سلگ جانے کی غرض سے بھر بھرا بنایا جاتا ہے ؎

سبک سمجھو نہ آہِ عاشقِ شیدا کو بیدردو
اگر کی بو دھواں دیتا ہے اس قلیاں کے ککّڑ کا

(۲) ایک قسم کا لمبے نیچے کا حُقّہ + مٹی کا بڑا حُقّہ۔ (۳) دُبلا پتلا اور حقیر آدمی جیسے حاجی ککّڑ +

ککڑباز (د) اسم مذکر:- (بازاری):- حقے کا لتیا۔ بہت حقہ پینے والا آدمی +

ککڑخانہ (د) اسم مذکر:- وہ جگہ جہاں عام لوگ بیٹھ کر حقہ پیتے ہیں۔ تکیہ۔ دایرہ + بھنگیرخانہ۔ بھٹیار خانہ + بری جگہ۔ بری سنگت +

ککڑکا دم (د) اسم مذکر:- حقہ مخصوص کا کش۔ برے حقے کا گھونٹ +

ککڑوالا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ شخص جو بازاروں عام مجمعوں اور میلوں میں لوگوں کو دام لے کر حقہ پلاتا پھرتا ہے۔ بازاری آدمیوں کو حقہ پلانے والا۔ (۲- مجازاً):- ذلیل اور خوار آدمی +

ککڑوں کوں (ہ) اسم مؤنث:- مرغ کے بولنے کی آواز۔ مرغ کی اذان۔ بانگ خروس +

ککڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) سوت کی بیضوی پینک۔ پھینٹی۔ کچے سوت کی لچھی جو تکلے کے وسیلہ سے بنائی جاتی ہے۔ انٹی۔ کبہ۔ گرہ۔ ذکی۔ (۲) مکئی کا بھٹا۔ (۳- پنجابی):- مرغی۔ ماکیاں۔ (۴) آکھ کا ڈوڈا + مدار کا پھل +

ککڑی ہوجانا (ہ) فعل لازم:- سمٹ کر ذرا سا ہو جانا۔ اچور ہو جانا۔ اینٹھ جانا۔ جیسے سوکھ کر ککڑی ہوگیا +

ککڑی (ہ) اسم مؤنث:- خیار۔ خیارزہ۔ گلونہ۔ قثا۔ ایک قسم کی ترکاری جسے کھاتے اور پکاتے ہیں لمبی اور حلقہ دار ہوتی ہے مزاجاً دوسرے درجہ میں سرد تر۔ پنجاب میں اسے تری یا ترکہتے ہیں۔ عورت اور ککڑی کی بیل جلدی بڑھتی ہے +

ککڑی کا چور (ہ) اسم مذکر:- ادنےٰ چور۔ اچکا۔ خفیف چوری کرنے والا۔ چھوٹی چیز کا چور +

ککڑی کا چور باندھا یا مارا جانا (د) فعل لازم:- بے انصافی اور ناپرساں حالی کے سبب ادنےٰ قصور پر بڑی سزا ملنا۔ دندچھنا۔ اندھیر ہونا۔ اندھیر نگری چوپٹ راج ہونا

باندھا جاتا ہے چور ککڑی کا مارا جاتا ہے وزد لکڑی کا (سودا)

ککڑی کھیرا کرنا (د) فعل متعدی:- (عو):- نہایت بیدردی اور کثرت سے کوسنا۔ ہر وقت اور ہر گھڑی بیقدری کے ساتھ کوسنا۔ نہایت بیقدر سمجھ کر کوسنا۔ بات بات پر کوسنا۔ جیسے "میرے بچوں کو ککڑی کھیرا کر رکھا ہے" ؎

سن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا کو سنا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے برا (نظیر)

(چونکہ ککڑی اور کھیرا ایسی ارزاں اور کم قدر ترکاری ہے کہ اس کے توڑنے پھینکنے میں آدمی کو ذرا درد نہیں آتا پس اس وجہ سے انسان کو ککڑی اور کھیرے کے برابر ادنےٰ اور حقیر سمجھ کر کوسنے کو کہنے لگے ہمارے نئے محاورہ دان نے اس کی وجہ تسمیہ میں سخت غلطی کی ہے) +

ککڑی کھیرے کے بیج (ہ) اسم مذکر:- تخم خیارین +

ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے (د) محاورہ:- ادنےٰ قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے۔ ادنےٰ تقصیر لایق تعزیر نہیں ہوتی۔ چھوٹی سی خطا پر بڑی سزا نہیں چاہئے۔ ذرا سے قصور پر بگڑ جانا انسانیت کے خلاف ہے ؎

ٹوٹی کلائی کب کرد موقوف شور کو گردن کوئی نہ مارے گا ککڑی کے چور کو (ظفر)

ککھوری (ہ) اسم مؤنث:- پورب (دیکھو ککرالی)

ککیانا (ہ) فعل لازم:- بندر کا چلانا چیخنا۔ کوکنا۔ چنگھاڑنا۔ کلکاری مارنا +

کگر (ہ) اسم مؤنث:- کنارہ۔ کور۔ حاشیہ۔ کنی + لب + حد۔ (۲) مکان کی کنگنی۔ کارنس۔ (۳) دھار۔ باڑھ +

کل (ہ) صفت:- کالا کا مخفف۔ سیاہ۔ کالا۔ شیام۔ اسود +

کل پوٹیا (ہ) اسم مذکر:- ایک پرند کا نام جس کا پوٹا آگے سے کالا ہوتا ہے +

کل جیبھا (ہ) اسم مذکر:- (عو):- سیہ زبان۔ وہ شخص جس کی جیبھ کالی ہو + وہ شخص جس کی دعاے بد جلد اثر کرے + منحوس +

کل جیبھی (ہ) اسم مؤنث:- (عو):- وہ عورت جس کی زبان سیاہ ہو۔ منحوس عورت۔ بدشگون عورت۔ وہ عورت جس کا کوسنا جلد اثر کرے + کثرت استعمال کے سبب اُس عورت کو بھی کہنے لگے ہیں جس کے کوسنے کے بعد کوئی صدمہ وقوع میں آئے +

کل دُمہ (د) اسم مذکر:- ایک کالی دُم کا پرند + کالی دم کا کبوتر +

کل سرا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ پرند جس کا سر یا چوٹی سیاہ ہو۔ کالے سر کا + پپیہا جس کا سر کالا ہوتا ہے ؎

سن رے پپیہا کلسرے آدمی رین نہ کوک یں ماری کتا سکی اٹھے کلیجے ہوک (دوہا)

کلم

(۲) آدمی۔ انسان۔ منش + کالے سر والا آدمی۔ جوان آدمی۔ مرد۔ نر ؎

گر کسے سے بھی منہ نہ موڑا
کلمرا نام کو نہ چھوڑا

سر نہیں دیتی اُٹھانے شیخ کو ریش دراز
ہے وبال اس کلمرے کو اپنے بھپالے کی جھونک

جیسے "کل سرے سے سب نیچے ہیں"۔ "کل سرا بڑا آفت ہے"۔ "کل سرے سے سب نے پناہ مانگی ہے"۔ (۳) کالے سر کا پتنگ +

کل موہا۔ کل منہا۔ کلموہا (ہ) اسم مذکر:۔ (ع و):۔ کالے منہ کا آدمی۔ سیہ چہرہ۔ سیہ رو + بدبخت۔ کم بخت + بدنصیب +

کل موہی۔ کل منہی یا کلموہی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کالے منہ کی عورت۔ سیہ رو عورت۔ روسیاہ عورت۔ (۲) کم بخت اور بدنصیب عورت ؎

موئی نے قیس سے عاشق کو تنکے چنوائے
قربان کی تھی چھگانا وہ کلموئی لیلا

(۳) کلمۂ نفرین۔ ٹرخل۔ شفتل۔ ذلیل۔ بیہودہ۔ نابکار۔ جیسے "بہتیری بیویاں کلموئی ٹرخلوں شفتلوں کے منہ لگانے میں اپنا تہس نہس کھوتی ہیں (چتر بنیلی)

کل (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) یَنتر۔ جنتر۔ مشین۔ کام کرنے کا آلہ۔ اوزار کام کرنے کی پتلی۔ وہ آلہ جو آدمی کا کام دے۔ جیسے "کپڑا سینے کی کل"۔ برف کی کل۔ روئی کی کل۔ سینے کی کل وغیرہ (۲) بندوق کی چانپ۔ بندوق کا گھوڑا۔ (۳) پنجرے کی چٹخنی یا کھٹکا + پنجرے کا وہ خانہ جس میں پرندوں کے پکڑنے کے لئے چٹخنی لگی ہوئی ہوتی ہے اور وہ حرکت کے ساتھ بند ہوجاتی ہے (۴) پھندا۔ جال۔ دام (۵) پُرزہ۔ پیچ + عضو۔ کسی چیز کا کوئی حصہ یا جزو جس کے بغیر وہ چیز کام نہ دے سکے۔ بند۔ جوڑ (۶) ارکان ہڈی۔ ڈمدتار۔ سلسلہ۔ کنجی۔ نکیل۔ چوٹی ؎

اُس کے کل یوں یہ قدرت میں ہے جیسے پتلی
سب جنبش ہر تار اُٹھے اور بیٹھے

کلک

کل بگاڑ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی آلہ کو بیکار اور نکما کر دینا۔ نقص پیدا کر دینا۔ کام کا نہ رکھنا ؎

اے انتظار آنکھ کی کیا کل بگاڑ دی
اب سوجھتا نہیں یہ گھڑی ایک پل چلے

کل بگڑنا یا بگڑ جانا (ہ) فعل لازم:۔ کل میں فرق یا نقص آجانا۔ کل کا بیکار ہوجانا۔ کسی پرزے میں فرق آجانا۔ کسی چیز کا نکما ہوجانا۔ کسی کل کا کام نہ دینا ؎

آدمی کہتے ہیں جس کو ایک پتلا کل کا ہے
پھر کہاں کل اُس کو جب کل ہو ذرا بگڑی ہوئی

کل بیکل ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کسی پرزے یا عضو کا اپنی جگہ سے سرک جانا + پیچ ڈھیلے ہوجانا۔ انجر پنجر ہل جانا۔ جوڑ بخیہ جدا ہوجانا۔ بے ترتیب ہوجانا +

کل پر پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی پھرانے والے آلہ کی مدد پر گردش کرنا +

کل پھیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (کل مروڑنا یا موڑنا)

کل ٹھیک کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی چیز کے پرزے درست کرنا۔ مشین کو ڈھنگ سے لگا کر چلتا کرنا +

کل دار (ف) اسم مذکر:۔ کل کے ذریعے سے بنا ہوا سکہ۔ انگریزی روپیہ۔ چہرہ شاہی روپیہ +

کل دار بندوق (ف) اسم مؤنث:۔ توڑے دار بندوق کا نقیض۔ چانپدار بندوق۔ گھوڑے کی بندوق +

کل کا (ہ) صفت:۔ کل کے ذریعے سے بنا یا بُنا ہوا۔ جیسے "کل کا کاتا ہوا کل کا بنا ہوا +

کل کا پُتلا (ہ) اسم مذکر:۔ کل کے ذریعے سے کام کاج کرنے والا۔ کلدار پتلی + دوسرے اعضا کی مدد سے کام دینے والا + انسان۔ آدمی۔ منش ؎

رنگ ہے آنکھ کی پتلی میں اسی کا جھلکا
چھوڑ دنیا میں دیا جس نے یہ پتلا کل کا

اے مصحفی گر چشم حقیقت سے تو دیکھے
پتلے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ کل کے

کلک

کل کا کارخانہ (ہ) اسم مذکر:- وہ جگہ جہاں کل کے پرزے تیار ہوتے ہیں۔ ورک شاپ +

کل کل (ہ) اسم مؤنث:- جوڑ جوڑ۔ بند بند۔ انجر پنجر۔ جوڑ بخیہ +

کل کل توڑ دینا (ہ) فعل متعدی:- جوڑ جوڑ ہلا دینا۔ بند بند ہلا دینا۔ ٹانکے ہلا دینا۔ ناف تلے ٹلا دینا۔ ایک ایک عضو کو ڈھیلا اور بیکار کر دینا۔ اندرونی اعضا کو صدمہ پہنچانا۔ اعضا کو جگہ سے بے جگہ کر دینا ہ

توڑ دی تم نے کل مری کل کل
دائی آوے تو بیکلی نکلے

کل کا گھوڑا (ہ) اسم مذکر:- وہ گھوڑا جو کل اور پرزوں کے وسیلے سے چلے +

کل لگانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کسی کام کے آلہ یا اوزار کو نصب کرنا۔ (۲) کسی پرند وغیرہ کے پکڑنے کے واسطے کوئی پھندا یا جال یا چٹخنی وغیرہ نصب کرنا +

کل مروڑنا یا کل موڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) مشین کو چلتا کرنا + کل گھمانا + کام دینے کے واسطے کھونٹی موڑنا۔ کلدار چیز میں کنجی دینا + کل چلانا۔ مشین درست کرنا۔ کل سنوارنا (۲) کسے کے دل کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دینا۔ طبیعت کو پھیر دینا + برگشتہ کر دینا۔ برخلاف کر دینا +

کل ہاتھ میں ہونا (ا) فعل لازم:- کسی کے رکان اپنے قابو میں ہونا۔ کسی کے دل یا طبیعت پر اختیار رہونا۔ کسی کی باگ یا ڈوری اپنے ہاتھ ہونا۔ جیسے "اُن کی کل تو مرے ہاتھ میں ہے" +

کل (ہ) اسم مؤنث:- (۱) آرام۔ چین۔ راحت۔ آسائش۔ سکھ۔ اطمینان۔ سکون۔ آسودگی ہ

کیا کہیں اے ہمنشیں ہیں آج کیوں بیکل سے ہم
جن سے کل تھی جان کو اُن سے جدا کل سے ہیں ہم

(۲) فرحت۔ خوشی۔ انبساط۔ آنند (۳) ڈھب۔ طرح۔ وضع۔ طور ہ

کل جو پہلو میں دیا تو نہ دکھائی مجھکو
آجتک کل سے کسی کل نہ کل آئی مجھکو

کلہ

کل آنا (ہ) فعل لازم:- چین پڑنا۔ راحت ہونا۔ اطمینان ہونا۔ آرام ملنا۔ سکھ ہونا + اطمینان اور طمانیت ہونا۔ قرار ہونا ہ

نہ پہنچا آپ کو ساعد پھرا کر پاس غیروں کے
کلائی ہاتھ میں لے کر مرے دل کو کل آئی ہے

شکل دو دن سے جو تم نے ہم کو دکھلائی نہیں
کل سے بیکل ہیں ہمیں کل آجتک آئی نہیں

کل پانا (ہ) فعل متعدی:- آرام پانا۔ چین پانا۔ آسائش ملنا۔ سکھ پانا۔ راحت حاصل کرنا۔ چین پڑنا۔ اطمینان ہونا +

کل پڑنا (ہ) فعل لازم:- چین پڑنا۔ آسودگی ہونا۔ اطمینان ہونا۔ دل ٹھہرنا۔ اضطراب یا قلق دور ہونا۔ جی ٹھہرنا ہ

پھر آج کل کا ہوا وعدہ دیکھئے کب تک
بغیر اُن کے ظفر ہم کو کل پڑے کیونکر

کل نہ پڑنا (ہ) فعل لازم:- چین نہ آنا۔ قرار نہ پڑنا۔ مضطرب ہونا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔ آرام نہ ملنا۔ اطمینان نہ ہونا ہ

کون اُٹھ گیا ہے پاس سے کیا ہو گیا ہے جو
پڑتی نہیں ہے تجھکو دلِ زار آج کل

کل اُس سے ہم نے ترک ملاقات کی تو کیا
پھر اُس بغیر کل نہ پڑی دو گھڑی کے بعد

کل نہ ہونا (ہ) فعل لازم:- قرار نہ ہونا۔ اطمینان نہ ہونا۔ چین نہ ہونا۔ مضطرب اور بیقرار رہنا۔ سکون نہ ہونا۔ ٹھہر نہ رہنا ہ

اس دل بیتاب کو آہ نہیں کل کہیں
مجھکو پھرے ہے لئے آج کہیں کل کہیں

کل ہونا (ہ) فعل لازم:- آرام ہونا۔ چین آنا۔ راحت ملنا۔ آسائش ہونا + آسودگی اور اطمینان خاطر ہونا۔ قلق اور اضطراب دور ہونا ہ

تسکین درد دل کو نے آج ہو نہ کل ہو
بے یار بے کلی ہے وہ ہی ملے تو کل ہو

کل (ہ) اسم مؤنث :- (۱) طرف - جانب - رُخ - کروٹ - بل - پہلو - جیسے "دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے" (۲) طرح - ڈھب - طور - (۳) وضع - دھج - ہیئت - انداز - جیسے اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی +

کل (ہ) اسم مؤنث :- (۱) روز گذشتہ - دی - دی روز - گزرا ہوا دن - آج سے پیچھے کا دن - روز پیس - اَمس جیسے "وہ کل ہی گئے" - (۲) فردا - روز آئندہ - آج سے دوسرا دن جو آئیگا - غد - جیسے "کل کی کس کو خبر ہے - آج ہے سو کل نہیں" ؎

ایڑیوں تک تیری چوٹی کی رسائی ہوتی
کل جو آنی تھی بلا آج ہی آئی ہوتی

آیا مالی باگ میں کلیاں کری پکار
کھلی کھلی سب بین لین کال ہماری بار

(۳) روز قیامت ؎

جو آج دیوے گا یہاں ویسا ہی وہ کل پاویگا (نظیر)

(۴) زمانۂ قریب - حال + عرصۂ قلیل +

کل پر کام نہ رکھنا (۱) فعل متعدی :- دوسرے دن یا آئندہ پر کام نہ چھوڑنا - آج کا کام آج ہی کر لینا ؎

دلا منظور ہے توبہ تو پھر اس میں توقف کیا
جو عاقل ہیں نہیں رکھتے ہیں وہ کام آج کا کل پر

کل کا لڑکا (ہ) اسم مذکر :- زادۂ دی روز + قریب الولادت - حال کا پیدا شدہ - سامنے کا بچہ +

کل کی بات (ہ) اسم مؤنث :- حال کا ذکر - ابھی کی بات - ترت کی بات - قریب کا ذکر - وہ امر جو زمانۂ قریب میں واقع ہوا ہو - تھوڑے دنوں کا ذکر ؎

طفل قند فروش بتا آج ترش رو ہو کر
لیکے نکلا مرے کیوں قتل کو گھر سے تلوار
کل کی یہ بات ہے تو کہ کے کھلاتا تھا مجھے
خوب میٹھی ہے یہ مصری کی شکر سے تلوار

یہ کل کی بات ہے میں عاشقوں میں تھا اسکے — شب وصال کے ہر روز لوٹتا تھا مزے
اب ایسا تو نے فلک کر دیا حقیر مجھے — سوال وصل کا کرتا ہوں میں جو اس بت سے
خدا کی شان دکھاتا ہے وہ جواب میں پاؤں

(۲) روز گذشتہ کا ذکر یا معاملہ +

کل کی رات (ہ) اسم مؤنث :- شب روز گزشتہ - دی شب - وہ رات جو آج کی رات سے پہلے گزر گئی ہو +

کل کل کرنا (ہ) فعل متعدی :- آج کل کرنا - روز کل کے وعدے پر ٹالنا - امروز و فردا کرنا - لیت ولعل کرنا +

کِل (ہ) اسم مذکر :- (بازاری) :- مشت - مکا - گھونسا +

کُل (ع) صفت :- (۱) ہمہ - تمام - سب - سارا جمیع - پورا - کامل + جملہ - (۲) صوفیہ کی اصطلاح میں واحد مطلق - چونکہ حق تعالے باعتبار حضرت واہیت جامع اسمائے مجموع ہے اس وجہ سے اُس کا یہ نام بھی ہے - (۳) ہر - ہر ایک جیسے کل آدمیوں کو دو دو روپے دے لئے یا کُلُ شَئٍ یرجع اِلٰے اصلہ - یعنی ہر شی اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے +

(لطائف اللغات والے نے لکھا ہے کہ یہ لفظ مفرد ہے مگر جمع کے معنی میں آتا ہے) +

کل جمع (ا) اسم مذکر :- (ہندو) **کُلُّہم** - کل کائنات - ساری جمع پونجی - سب کی سب رقم - تمام سرمایہ - مجموع جیسے اُن کے پاس تو اب کل جمع دس روپے رہ گئے +

کل کائنات (ع) اسم مؤنث :- (۱) جمیع مخلوق (۲-۱) :- ساری جمع پونجی - تمام سرمایہ +

کُل (س) اسم مذکر :- (۱) خاندان - تبار - خانوادہ - بنس - گھرانا - کنبہ - (۲) جات - ذات - برن - قوم +

کُل اُچھال (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) ننگ خاندان - اپنے خاندان کو کلنک لگانے اور بدنام کرنے والا آدمی +

کُل بکھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بھاٹوں کا کسی کے خاندان کو سراہنا - کسے خاندان کی تعریف و توصیف کرنا + (۲) کسے خاندان کا نسب نامہ پڑھنا - (۳) بھٹئی کرنا - خوشامد کی تعریف کرنا - (۴) تمام خاندان کو برا بھلا کہنا - سارے گھرانے یا کنبے کو پُن

کُل

ڈالنا۔ خاندان میں عیب نکالنا۔ کسی کے خاندان کی ہجو کرنا + کسی کے بڑوں کو بُرا کہنا +

کُل دھرم (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو)۔ خاندانی رسم و قاعدہ۔ گھرانے کی چال۔ اپنے بنس کا دھرم۔ بڑوں کی ریت +

کُل ونتا (ہ) صفت:۔ شریف گھرانے کا۔ خاندانی۔ اونچے گھر کا۔ بڑے گھر کا + رئیس زادہ۔ شریف زادہ + فخر خاندان +

(یہ لفظ کُل بمعنی خاندان اور ونتا حرف نسبت سے مرکب ہے) +

کُل ونتی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) اچھے گھرانے کی عورت۔ شریف زادی۔ رئیس زادی۔ (۲) پتی برتا ستی۔ عفیفہ۔ پاک دامن۔ عصمت والی۔ (۳) فخر خاندان عورت۔ خاندان کا نام اپنے ہنر اور لیاقت سے روشن کرنے والی عورت۔ صاحب ہنر عورت +

کُلّا (ہ) اسم مذکر:۔ درخت کی وہ کونپل جو کلی کی طرح اول نکلتی اور بعد میں اُس میں سے بڑے بڑے پتے نمایاں ہو جاتے ہیں فارسی میں اِس کو تُندہ کہتے ہیں +

کُلّا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) غرغرہ۔ کُلّی۔ غرارہ +

کَلا (س) اسم مؤنث:۔ (۱) بہت چھوٹا حصّہ + ذرے کا آٹھواں حصّہ۔ (۲) قرص ماہ کا سولھواں حصّہ + چاند کی قطر کا سولھواں حصّہ۔ (۳) آٹھ سکنڈ۔ آٹھ ثانیہ + درجہ کا ساٹھواں حصّہ یعنی ایک منٹ یا دقیقہ۔ (۴) چھل۔ فریب۔ مکر۔ دھوکا۔ بہانہ۔ دغل فصل + شعبدہ۔ (۵) گُن۔ ہنر۔ فن + گانے بجانے کے چونسٹھ فن۔ (۶) دیوشکتی۔ کرامت + معجزہ جیسے درگا دیبی میں بڑی کلا ہے۔ (۷) نٹ کی وہ حرکت جس میں سر نیچا کرکے ٹانگیں اوپر کر لیتا ہے۔ سکندری۔ مُعلّق۔ (۸) علم نجوم یعنی جوتش میں راس کے تیسویں حصّے کا ساٹھواں حصّہ $\frac{1}{1800}$ (۹) شوجی کے ماتھے کا ہلالی یعنی قوس نما نشان جس کے موافق اب بھی اُن کی مورتی کے ماتھے پر پوجا کرتے وقت کیسر سے بنا دیتے ہیں۔ اس معنی میں شوجی کی ماستی میں آیا ہے +

کلابازی (ہ) اسم مؤنث:۔ معلّق زدن کا ترجمہ۔ ڈھینکلی۔

کلا

وہ حرکت جو سر کو نیچے اور پاؤں کو اوپر کر کے نٹ لوگ کیا کرتے ہیں۔ اُردو والے اسے قلابازی زیادہ بولتے ہیں +

کلابازی کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ڈھینکلی کھانا۔ نٹ کی طرح سر نیچا ٹانگیں اوپر کر کے لوٹنی لینا۔ (۲) (عو)۔ بچے کا مچلنا۔ پٹنیاں کھانا۔ لوٹنیاں لینا۔ لوٹا لوٹا پھرنا +

کلاجنگ۔ (ہ) اسم مذکر:۔ کُشتی کے ایک داؤں کا نام جو کلا کی طرح کیا جاتا ہے +

کلاکار (ہ) صفت:۔ (ہندو)۔ لغوی معنی مکّار۔ فریبی۔ دغا باز اصطلاحی۔ فسادی۔ ذنگئی۔ نٹ کھٹ۔ شوخ + شور مچانے والا۔ غوغائی۔ (۲۔ پنجاب)۔ ہنرمند۔ صاحب ہنر +

کلاکرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ڈھینکلی کھانا +

کلاکھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ نٹ بازی کرنا۔ نٹ کی طرح ڈھینکلیاں کھانا ؎

دھم سے ہم دونوں گرے فرش پہ اس روپے رات
رہ گیا اُن کا دوپٹہ بھی چھپرکھٹ سے لپٹ
چوٹ کھا کر لگے کہنے کہ اگر ایسی ہی
ہو کلا کھیلنی تجھکو تو کسی نٹ سے لپٹ
(انشا)

کلّا (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو دکرم کلّا)

کلّا (ہ) اسم مذکر:۔ (یہ لفظ فارسی کَلَہ سے لیا گیا ہے) + (۱) رخسارہ۔ گال۔ (۲) جبڑا۔ گال کے اندر کا حصّہ۔ (۳۔ کنایۃً۔ عو)۔ آواز دراز + بدزبانی۔ زبان درازی۔ جیسے اُس کا بڑا کلّہ ہے۔ اُس کے کلّے سے سب ڈرتے ہیں۔ اُس نے اپنے کلّے سے سب کو دبار کھا ہے ؎

لب ہلانے کی بھی غصّہ میں نہیں بات مجھے
بدزباں لیتا ہے کلّے کے تلے داب مجھے
(رشک)

کلّا بہ کلّا لڑنا (ہ) فعل لازم:۔ دو بدو لڑنا۔ بالمواجہ گفتگو اور بحث کرنا + مُنہ پر کھانا مُنہ پر دینا + برابری کے ساتھ مقابلہ کرنا +

کلّا پھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گالوں میں ہوا بھرنا۔ گالوں کو ہوا سے اونچا کرنا۔ (۲) مغرور ہونا۔ (۳) خفگی یا رنج کے

کلا

باعث مُنہ پُھلائے رہنا - گال پُھلانا ✦

کلّا توڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) برابر کا بھائی جو کسی بات اور ذات بلکہ زور و قوت میں بھی کم نہ ہو ؎

آہ بھی پیرِ فلک کا جوڑ ہے
گرزنالہ بھی تو کلّا توڑ ہے
(نکہت)

(۲) صفت :- دندان شکن جیسے "کلّا توڑ جواب" ✦

کلّا جبڑا (ہ) اسم مذکر :- باہم مترادف - رخسارہ - گال جبڑا - جیسے "بڑے کلّے جبڑے کا آدمی ہے" ✦

کلّا چلے ستر بلا ٹلے (ہ) کہاوت :- مُنہ چلنے یعنی کھانے پینے سے ہزاروں بلائیں (بیماریاں) دور ہوتی ہیں - جب تک آدمی کھاتا پیتا ہے برابر تندرست اور توانا رہتا ہے ✦

کلّا دبانا (ہ) فعل متعدی :- بولنے سے روکنا - اپنی بات کے آگے دوسرے کی بات نہ ہونے دینا - اپنی آواز کے آگے دوسرے کی آواز کو دبا دینا ✦

کلّا دراز (ہ) صفت :- (فارسی میں کلہ دراز اسی معنی میں آیا ہے اور یحییٰ شیرازی کی رباعی میں موجود ہے) (۱) بیہودہ شور و غوغا کرنے والا - چلّا کر بولنے والا - (۲) بدزبان - زبان دراز - لڑاک - جیسے "وہ بڑی کلّا دراز عورت ہے" ✦

کلّا درازی (ہ) اسم مؤنث :- شور - غوغا ✦ زبان درازی - بدزبانی ✦ گالی گلوچ ✦

کلّا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شور کرنا - غل مچانا - غوغا کرنا - (۲) زبان کرنا - زبان درازی کرنا - بدزبانی کرنا ✦

کلابتو (ا) اسم مذکر :- دیکھو (کلابتون)

کلابتون (ت) اسم مذکر :- چاندی یا سونے کے تار جو ریشم پر چڑھا کر ڈوکوں کے ذریعہ سے بٹے جاتے ہیں - چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈور - زر رشتہ ✦

(جن لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ کل کا بٹا ہوا لکھا ہے یہ محض گھڑت ہے وہ ذرا اکبر نامہ کو آنکھ کھول کر دیکھیں اول تو یہ کل کے ذریعہ سے بٹا ہی نہیں جاتا تھا بلکہ پنڈلی کے گوشے سے بٹا جاتا ہے دوسرے اگر بالفرض کل سے بٹا جانا تسلیم کیا جائے تو بھی اُس کی حقیقت نہیں معلوم ہو سکتی - جب مادے کی اصلی حقیقت معلوم نہ ہو وہ مادہ نہیں کہلاتا - فیلن صاحب کو بھی اُن کے نوجوان مددگاروں نے ایسا ہی دھوکا دیا ہے -) ✦

کلا

کلابتونی (ت + ف) صفت :- کلابتون کا کام کیا ہوا - کلابتون کا بنا ہوا ✦

کِلاس (انگلش Class) اسم مؤنث :- (۱) درجہ - مرتبہ - طبقہ - پایہ - رُتبہ (۲) نوع - صنف - قسم - رقم - برن - پرکار - بھانت ✦ جنس ✦ ذات ✦

(وہ ترتیب جو مخلوق اور مادّوں کی قدرتی ساخت خاصیت اور اوصاف میں عموماً پائی جاتی اور اُس کے موافق اُس کی جماعت بندی کی جاتی ہے مثلاً اقسام نباتات جمادات یا حیوانات کی بالخاصہ یا بالمادہ تقسیم) ✦

(۳) اشخاص یا اشیا کی ترتیب یا تقسیم - (۴) طلبا کی جماعت (۵) فرقہ - گروہ - زمرہ - تھوک ✦

کلاس فیلو (انگلش Class-fellow) اسم مذکر :- ہم جماعت - ہم سبق ✦

کُلاغ (ف) اسم مذکر :- جنگلی کوّا - غراب - کاگ ✦

کلاک (انگلش Clock) کلوک - اسم مذکر :- گھنٹہ - بڑی گھڑی جو طاقوں پر رکھی جاتی ہے - لٹکن یعنی پنڈلم والا گھنٹہ ✦

کَلال (ہ) اسم مذکر :- شراب کھینچنے اور بیچنے والا - مے فروش - بادہ فروش - آبکار - خمّار - ہندوؤں کا ایک فرقہ جس کا پیشہ شراب فروشی ہے - پاسی - جیسے "کلال کی بیٹی ڈوبنے چلی لوگوں نے کہا متوالی ہے" ؎

مجھ مست کے ہیں حال پہ کیا کیا عنایتیں
ساقی کا میں غلام ہوں بندہ کلال کا
(؟)

گلے پڑے ہے جو ہر ایک کے یہ دختر رز
لگایا تو نے یہ مُنہ او کلال کے کیسا
(؟)

کلال خانہ (ا) اسم مذکر :- شراب خانہ - میکدہ - مے خانہ - خرابات - پاسی خانہ - وہ جگہ جہاں شراب کی کشید ہوتی ہے ✦ شراب فروش کی دوکان ✦

کلام (ع) اسم مذکر :- (۱) سخن - بات - گفتگو ؎

بے زبان و بے دہن ہے نطق کام اللہ کا
سب کلاموں سے ہے بالاتر کلام اللہ کا
(؟)

(۲) (نحو) :- وہ عبارت جو کلموں سے مرکب ہو - یعنی کلام وہ مرکب ہے جو کم سے کم دو کلموں سے بنا ہو اور زیادہ کی حد نہیں - (۳ - ف) :-

شعر۔ نظم۔ سخن ؎

اعجاز جان وہی ہے ہمارے کلام کو
زندہ کیا ہے ہم نے مسیحا کے نام کو } (ذوق)

(۴-۹)۔ قول۔ مقولہ۔ بچن۔ (۵) وہ علم جس میں مسائل نقلی کو دلائل عقلی سے ثابت کریں۔ متکلمین کا علم۔ (۶) ملفوظ۔ ملفوظات۔ (۷) تصنیف + مضمون۔ (۸-۱)۔ اعتراض۔ عذر۔ جائے گفتگو۔ حجت گرفت۔ جیسے "انکا اس قول میں ہمیں کلام ہے" یا "اس میں کچھ کلام نہیں"۔ (۹-۱-عو)۔ کلام اللہ۔ قرآن شریف و پارۂ قرآن جیسے "تیسوں کلام کے قسم + تجھے کلام کی مار پڑے" (۱۰-۱-عو) تقدیر۔ مقدر۔ قسمت۔ نصیب۔ مقسوم جیسے "ہمارے کلام میں یہی لکھا تھا"۔

(یہ لفظ اس اخیر معنی میں ہندی کرم سے بنا یا گیا ہے۔ عربی سے کچھ تعلق نہیں رکھتا)

کلام اُٹھانا (۱) فعل متعدی :۔ (عو) قرآن اُٹھا کر قسم کھانا۔ قرآن کی قسم کھانا۔ جیسے "اگر تو سچی ہے تو کلام اُٹھا جا" +

کلام اللہ (ع) اسم مذکر :۔ کلام الٰہی۔ مصحف مجید۔ قرآن شریف۔ وہ کتاب الٰہی جو پیغمبر آخر الزمان پر نازل ہوئی +

کلام اللہ اُٹھانا (۱) فعل متعدی :۔ دیکھو (کلام اُٹھانا)

کلام تام (ع) اسم مذکر :۔ (نحو) وہ مرکب جو اپنے کلموں میں اسناد ہونے کے سبب سامع کو متکلم کے کلام کی پوری پوری خبر دے اور سننے والے کو کچھ پوچھنے یا دریافت کرنے کی حاجت نہ پڑے اسی کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں جیسے "پانی لے آؤ" +

کلام کرنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) بات چیت کرنا۔ بولنا۔ گفتگو کرنا۔ ہمکلام ہونا۔ (۲) جھگڑنا۔ بحث کرنا۔ منہ لگنا۔ جیسے "مجھ سے کلام نہ کرنا ورنہ ابھی ٹھیک بنا دونگا" +

کلام ناقص (ع) اسم مذکر :۔ (نحو) مرکب غیر مفید۔ وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ جیسے "احمد کا غلام"۔ "محمود کا باپ"۔ مرد دانا وغیرہ +

کلان (ف) صفت :۔ (۱) خُرد کا نقیض۔ بڑا۔ کبر سن۔ بزرگ۔ (۲) لمبا۔ دراز + عظیم (۳) بہتر۔ مہتر۔ سردار۔ (۴) بلند۔ افزون۔ اُونچا۔ (۵) وسیع۔ فراخ۔ لمبا چوڑا +

کلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو)۔ رو لنا۔ پھٹکنا۔ اناج کا جھڑنا +

کُلانچ (۱) اسم مؤنث :۔ چھلانگ۔ زقند۔ چوکڑی۔ جست۔ کود پھاند۔ طفرہ +

(اگرچہ لوگ اسے ہندی خیال کرتے ہیں مگر چونکہ ہندی میں اس کے مادے کا پتا نہیں لگتا اور نہ قدیم ہندی تصانیف میں پایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ ترکی ہے اور عجب نہیں جو قلاج سے بنا لیا ہو کیونکہ اس کے معنی ترکی زبان میں کسی چیز کو مثل کمان زور سے کھینچنا آئے ہیں اور جست کرنے میں اپنے تمام جسم کو زور کے ساتھ دوسری طرف اُچھال کرلے جانا پڑتا ہے پس اس لحاظ سے یہ معنی لے لئے ہوں تو کچھ بیجا نہیں) +

کلانچ بھرنا (۱) فعل متعدی :۔ چھلانگ مارنا۔ زقند لگانا۔ کودنا۔ پھاندنا۔ چوکڑی بھرنا + لانگ جانا۔ برجستن کا ترجمہ +

کلانچ مارنا (۱) فعل متعدی :۔ دیکھو (کلانچ بھرنا)

کلاونت (ہ) اسم مذکر :۔ صحیح (کلا + ونت) [راگ + خداوند] ایک قسم کے ڈوم + وہ شخص جس کا پیشہ گانا بجانا ہو۔ گنیا گر۔ مُغنی۔ گویا۔ جیسے "گاتے گاتے کلاونت ہو جاتا ہے" +

(چونکہ سنسکرت میں کلو بمعنی راگ اور ونت بمعنی والا آتا ہے اس وجہ سے کلاونت گانے بجانے والا ہوا جیسے بلونت صاحب بل یعنی زور آور جسونت صاحب جس یعنی نام آور) +

کلاونت بچہ (۱) اسم مذکر :۔ مطرب بچہ۔ وہ شخص جو ڈوم کی نسل سے ہو۔ مغنی زادہ +

کلاوہ (ف) اسم مذکر :۔ (ف۔ کلابہ۔ کلافہ)۔ (۱) سوت کی گڈی۔ کچا سوت جو تکلے پر لپٹا ہوا ہو۔ (۲-۱)۔ وہ سرخ اور زرد گنڈے دار رنگا ہوا کچا سوت جو ناریل پر لپیٹتے اور بیاہ شادی میں سہاگ پڑے پر باندھتے یا سہاگن

کلا

عورتیں اُس سے اپنے بال گوندھتی ہیں۔ نیز سہلانے ملنے بھی
اسے کام میں لاتے ہیں۔ گھولی +

کلاہ (ف) اسم مؤنث :- (۱) لمبی ٹوپی جیسے کابلیوں کے
پاس ہوتی ہے اور اُسے پہنکر لنگی وغیرہ بھی باندھ لیتے ہیں
اس صورت میں اُس کا اوپر کا حصہ جو اکثر کا ہوتا ہے
کھلا رکھتے ہیں۔ (۲) تاج شاہی۔ مکٹ۔ افسر (۳)
ٹوپی۔ لال مرچ کی ہیلی سے

جنگل سے نکلی کاسی کرد لہن کا جیسے
لال جوڑا پہن کے سبز کلاہ پہنی

کلائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پہنچا۔ ساعد۔ کہنی سے لے کر
پنجے سے اوپر تک کا حصہ اور نیز ہاتھ کے قریب کا وہ حصہ
جو گٹے کے قریب ہے۔ عورتیں اسی جگہ چوڑیاں پہنا کرتی
ہیں۔ (۲) ایک قسم کی ورزش جس میں حریف سے اپنی
کلائی چھڑا کر اُس کی کلائی پر ہاتھ چڑھا دیتے ہیں +

کلائی کرنا (ہ) فعل متعدی :- کلائی کی ورزش کرنا۔
اپنی کلائی کو حریف کے ہاتھ سے چھڑا کر اُس کی کلائی
پر اپنا ہاتھ پہنچا دینا ۔

پنجہ دنداں [۱] تری کنگھی نے توڑا سانپ کا
کر کے گیسوئے کلائی ہاتھ توڑا سانپ کا

کلب (انگلش) Club اسم مذکر :- انجمن۔ مجلس
سوسائٹی۔ سبھا۔ سماج + کسی خاص بات کی ترقی کی
پنچایت + چندۂ جماعت۔ شراکت + صحبت + مشاعرہ +
پنچایتی مکان +

کلبل (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کیڑوں کا رینگنا۔ کیڑے
مکوڑوں کا پیٹ کے بل چلنا۔ (۲) مجازاً :- کچر پچر۔ پچ پچ۔
چنگے پوٹے۔ بچے کچے ۔

معشوق بچہ کش سے تو سنبل خدا بچائے
بس انتشار ہوتا ہے کلبل کو دیکھ کر

کلبلانا (ہ) فعل لازم :- کیڑوں کا رینگنا۔ کیڑے مکوڑوں کا

[۱] چونکہ سانپ کے صرف پانچ دانت ہوتے ہیں اس وجہ سے پنج دنداں باندھا ہے +

کلب

پیٹ کے بل چلنا + کلبل کرنا +

کلبلانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سوتی میں کیقدر جنبش کرنا۔ آہستگی
سے ہلنا + (۲) کھجانا۔ کھجلانا۔ چل ہونا۔ (۳) مضطرب ہونا۔
بیقرار ہونا۔ بے کل ہونا۔ بیاکل ہونا۔ تڑپنا۔ (۴) رینگنا
چلنا۔ جیسے کیڑوں کا زخم میں کلبلانا۔ (۵) قراقر ہونا۔
انتڑیوں کا بولنا۔ (۶) بچے کو ہلانا جلانا + گدگدیاں
کرنا +

کلبلاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- جنبش۔ آہستگی سے حرکت
کرنا + کیڑے مکوڑوں کی حرکت۔ کیڑوں کا رینگنا +

کلبہ (ف) اسم مذکر :- چھوٹا سا گھر۔ تنگ و تاریک حجرہ۔
غریبوں کا جھونپڑا + گوشہ۔ کونہ + خانۂ حقیر +

کلبۂ احزان (ف+ع) اسم مذکر :- غموں کا گھر۔ غم کدہ۔
ماتم کدہ ۔

پاؤں میرا کلبۂ احزاں میں اب ہٹتا نہیں
رفتہ رفتہ اُس طرف جانے کی مجھکو لت ہوئی

کلپ (س) اسم مذکر (ہندو) :- وید کے چھ انگوں میں ایک انگ۔
وید کی ایک فصل کا نام۔ (۲) برہما کا ایک دن یا رات جو
انسان کے .... ۴۳۲ برس یعنی چار جگ کے برابر
ہوتا ہے۔ (۳) پرلے۔ قیامت۔ پرلو۔ (۴) خطرہ۔ اندیشہ +
شک۔ شبہ۔ (۵) مطلب۔ مراد۔ مقصود۔ منورتھ۔ (۶)
دیوتاؤں کے ہزار جگ کے برابر کا زمانہ۔ (۷) نیائے شاستر۔
منطق کی کتاب۔ (۸) صرف و نحو۔ ویاکرن۔ گریمر +

کلپ برچھ یا برکش (ہ) اسم مذکر :- اندر کے باغ کا مراد بر لانے
والا درخت۔ بہشت کے ایک درخت کا نام جسے مسلمان سدرۃ المنتہی
کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک وہ ایک بیری کا درخت ہے جو
ساتویں آسمان پر واقع ہے اعمال مردم کی منتہا اور علم خلق
کی انتہا ہے۔ بلاغت اسی تک ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام
اس سے آگے تک نہیں جا سکتے کوئی شخص پیغمبر آخر الزمان
کے سوا اُس سے آگے نہیں گیا ۔

کماروں ہکلیٹے اور کلپ برچھ کی چھائیں ۔ احمد ڈھنک سامنی جو جیتم گل پائیں (دوہا)

کلپ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وسمہ- خضاب- بالوں کے رنگنے کا رنگ- (۲) مانڈ- آہار- کانجی کلف جو دھوبی لوگ چاولوں یا میدے کا پکا کر کپڑوں کو کرارا اور صاف بنانے کے واسطے دیتے ہیں- (۳- و) عیب- کلنک- داغ +

کلپ دینا (ہ) فعل متعدی :- مانڈی چڑھانا- کپڑے کو آہار دینا +

کلپ لگانا (ہ) فعل متعدی :- عیب لگانا- کلنک لگانا- داغ لگانا +

(ڈاڑھی کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) +

کلپانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ستانا- دُکھ دینا- رنج دینا- ایذا پہنچانا- کُڑھانا- دل دُکھانا- ظلم کرنا + مضطرب کرنا- بیقرار کرنا- تڑپانا +

(نظیر اکبرآبادی)
جو کوئی کسی کو یاں کلپا ئیگا
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پائیگا
اس دور مکافات میں سُن لے غافل
بیداد کریگا آج کل پائیگا

(۲) کلف دینا- مانڈ چڑھانا- (اب ٹکسال باہر ہے)

(امیر خسرو)
اُس دھوبی کے لڑکے کو جو میں کل پایا
دل ہاتھوں سے اُس کے اپنا بیکل پایا
کیا جانئے میل خاطر اُس کو کیا ہے
جی جامہ کو میرے اُس نے جو کلپایا

کلپنا (ہ) فعل لازم :- (۱) دُکھ پانا- ستایا جانا- دل دُکھنا- کڑھنا- (۲) بلبلانا- بےتاب و مضطرب ہونا- (۳) دعائے بد دینا- کوسنا- سراپ دینا- (۴) متروک :- کلپ دینا- مانڈی چڑھانا- آہار کرنا- (۵) افسوس کرنا +

کلپنا (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- من کی کامنا- منورتھ- دلی آرزو- دلی مقصد +

کِلٹا (ہ) اسم مذکر- ٹاپے کی طرح کا ٹوکرا جس میں پہاڑی لوگ کوئلے یا ترکاری وغیرہ بھر کر پیٹھ پر اُٹھاتے ہیں- ایک قسم کا کھانچا +

کِل جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) کیلوں یا منتر کے ذریعہ سے کسی مکان کسی چیز یا کسی جاندار کا قابو کیا جانا- تسخیر کیا جانا- قابو میں لایا جانا- جیسے سانپ کا کل جانا مکان کا کل جانا +

(جب زبان کی نسبت کہینگے تو وہاں اپنے برخلاف منہ سے اُس کے بند ہو جانے اور کوئی کلمہ اپنے برعکس نہ نکلنے دینے سے مراد ہوگی) +

کلجگ (ہ) اسم مذکر :- چوتھا جگ جو چار لاکھ بتیس ہزار برس اور پاپ کا زمانہ مانا گیا ہے- زمانۂ فنا کا قرن +

(لکھتے ہیں کہ یہ جگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار ایک سو دو برس پہلے ۱۸ فروری یوم جمعہ سے شروع ہوا ہے جسے اب تک تقریباً چار ہزار نو سو نواسی برس ہو گئے) +

کلجھوان (ہ) صفت (ہندو) :- سانولا- سونلایا ہوا- وہ چیز جس میں سیاہی کی شبیہ ہو +

کلجھین صورت (ا) اسم مؤنث :- کالی صورت- سانولی رنگت- جیسے زعفرانی دوپٹا اور یہ نگوڑی کلجھین صورت کھلا ہی نہیں کوئلہ (چتر بہیلی) +

کُلچہ (ا) (صحیح فارسی کلیچہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کی میدے کی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے + روغنی ٹکیا (۲) لکڑی کا گول گٹا جو خیمہ کی چوب میں اُس کے انجام کے قریب لگا ہوا ہوتا ہے +

کلچہ سا (ا) صفت :- کلچے کے مانند پھولا ہوا- جیسے کلچہ سے گال +

کلچھن (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- بُرا چلن- بدچلن- بدکرداری- بُرے کرتب +

کلچھنا (ہ) صفت (ہندو) :- (۱) بداطوار- بدکردار- بداخلاق- (۲) منحوس- نحس +

کلر (ہ) صفت :- (۱) اوسر- بنجر- شور- (۲) اسم مؤنث :- ریہ کی زمین جس میں شوریت کے سبب گھانس تک نہیں ہوتی- زمین شورہ- (۳) اسم مذکر :- شور- ریہ +

کلر لگنا (ہ) فعل لازم :- شور لگنا- ریہ پیدا ہونا- جیسے دیوار میں کلر لگ گیا +

کلر

کلرن (ہ) اسم مؤنث (عو) :- جونک والی۔ کیڑیاں لگانے والی ؎

ایک دن باجی نے کلرن سے منگائیں کیڑیاں
آگیا غش مجھکو سن کر یہ کہ آئیں کیڑیاں (رنگین)

کلس (ہ) اسم مذکر :- (۱) گنبذ کے اوپر کی کلغی۔ قُبّہ۔ لوہے یا پیتل یا تانبے کا سنہری ملمع کیا ہوا اسکھر جو اکثر مندروں یا مسجدوں کے گنبذوں پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ سرطوق گنبد۔ میل سر گنبذ۔ شمسہ۔ سرگنبذ۔ (۲) گھڑا۔ گگرا۔ لوہے تانبے پیتل وغیرہ کا گھڑا مجازاً اوچی جیسے ؎

کاہیکو سوچ کرے من مورکھ
گربھ میں کانٹھ کا کتنا کھابو
پہلے دودھ کلس بھروایا
پیچھے تیسرا جنم کروالو (بھجن)

کلسا (ہ) اسم مذکر :- تانبے یا پیتل کا تنگ مُنہ کا بڑا گھڑا۔ دیگچہ +

کلغا (ہ) اسم مذکر :- ایک سُرخ رنگ کے پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی۔ تاج خروس۔ بستان افروز مزاجاً پہلے درجہ میں سرد و خشک +

کلغی یا کلگی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ایک خاص پرند کے چند خوشنما پر جنہیں بادشاہ لوگ اپنے تاج یا ٹوپی اور پگڑی پر رزم خواہ بزم میں لگایا کرتے ہیں۔ جیغہ۔ کلل۔ کلگی۔ طرّہ ؎

اشک مالا موتیوں کا دود کلغی شعلہ تاج
رکھتی ہے تختِ لگن میں شوکت شاہ شمع (ناسخ)

کون تجھ سا بادشاہ حسن ہے اے مہروش
تاج زریں سر پہ ہے کلگی کہکشاں بالائے سر (تسلیم)

(۲) مور یا مرغ وغیرہ پرندوں کے سر کا تاج۔ پرندوں کی چوٹی۔ پرندوں کا خوشنما گُچھا جو اکثر پرندوں کی چوٹی پر قدرتی ہوتا ہے۔ (۳) کلس۔ قُبہ۔ طرّہ۔ شمسہ۔ (۴) لاؤنی یا مرہٹیوں کا مجموعہ +

(یہ لفظ فارسی میں کلگی بفتح لام مشدد آیا ہے اور بعض لغات میں بتخفیف لام مفتوح بھی پایا جاتا ہے لیکن اُردو والوں نے بسکون لام اختیار کر

کلاک

لکھا ہے پس اس صورت میں اُردو کہنا چاہئے اُس کے علاوہ فارسی میں غین معجمہ کے ساتھ کسی نے نہیں لکھا ہاں اس لحاظ سے کہ کاف فارسی اور غین معجمہ کا باہم بدل ہے اسے غلط نہیں قرار دے سکتے) +

کلغی باز (ہ) اسم مذکر :- مرہٹی باز۔ لاؤنی بنانے والا +

(لاؤنی بنانے والوں کے دو تھوک مشہور ہیں جن میں سے ایک کلغی باز کے نام سے مشہور ہے اور دوسرا طرہ باز کہلاتا ہے)

کلف (ع) اسم مذکر :- (۱) دیکھو (کلپ بمعنی آہار) (۲ س ع)۔ چہرے کی چھائیاں۔ داغ سیاہ جو چاند پر نظر آتے ہیں۔ وہ سیاہ دھبے جو خون کے بگاڑ سے مُنہ پر ہو جاتے ہیں۔ عشق۔ مُنہ کے داغ + چھیپ ؎

کتنا لگا ہے چاک پیرہن گر ہے داغ کلف دل قمر پر (مومن)

نہیں ہے یہ کلف رخسارۂ ماہ درخشاں پر
یہ اُس نے داغ کھایا ہے رُخ پرنور جاناں پر
کون جانے عکس بخت تیرۂ عاشق سے ہے
مہ کو دیکھو ہے کلف اور ماہ رخسار ولی خط ([illegible])

کلف آجائے ماہ کامل میں داغ رُخ لالہ کے مقابل میں (مومن)

کلفت (ع) اسم مؤنث :- رنج۔ اندوہ + تکلیف۔ کشٹ۔ سختی۔ مصیبت۔ بپتا + کدورت + رنجش۔ ملال خاطر۔ کوفت ؎

کلفت ہجر کو کیا روؤں ترے سامنے میں
دل جو خالی ہو تو آنکھوں غبار آجائے (مومن)

خدا کے واسطے بتلاؤ کیا ہے یہ ساماں
کلفت کیوں ہوئی ایسے کہو تو میری جان ([illegible])

کلفت دور ہونا (۱) فعل لازم :- رنج و تکلیف کا مٹنا۔ کدورت کا جاتا رہنا +

کِلک (ف) اسم مؤنث :- (۱) نیزہ جس کی قلم بناتے ہیں۔ نے۔ نرسل۔ (۲-۹) (اسم مذکر و مؤنث) :- قلم۔ لیکھنی۔ خامہ ؎

لکھتا ہوں ترے حسن خداداد کی تعریف ہے کلک مرے ہاتھ میں جبریل کے پر کا (ظالم)

زندان سے جو ہوتی ہے رہائی یوں کلک بیاں پر ہے آئی (صوفی)

کلکارنا (ہ) فعل لازم (ہند) :- پکارنا۔ آواز مارنا۔ ہانک مارنا۔ نعرہ لگانا۔ چیخنا۔ ٹھوکا دینا +

کلکاری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چیخ۔ کوک۔ چلّی۔ زور کی آواز۔ ٹھوکا۔ (۲) بندر کی آواز۔ بندر کا لکیانا +

کلک

کلکاری مارنا (ہ) فعل متعدی:- چیخ مارنا۔ زور کا دینا۔ چلانا۔ قہقہہ لگانا۔ گونا۔ نعرے سے پکارنا + بندر کا لکیانا۔ بندر کا چیخ مارنا جیسے "اُٹھ منوان ماری کلکاری" +

کلکتہ (۱) اسم مذکر۔ دیکھو (کلکٹر جو صحیح لفظ ہے)

کلکٹر (انگلش Collector کلکٹر) اسم مذکر:- اگاہنے والا محصل خراج ملک و محصول اور ٹیکس وغیرہ وصول کرنے والا۔ ضلع کا مالی افسر و منتظم ضلع۔ حاکم ضلع جیسے "تم ہی تو کلکٹر ہو" +

کلکٹر کا سالا (۱) اسم مذکر:- (بازاری) بخشی کا دوسرا کوتوال کا یار۔ حاکم کا رشتہ دار۔ زبردست کا رشتہ دار۔ ستم کا سالا۔ بیٹھے بیٹھے ہی تم کلکٹر کے سالے ہوئے؟

کلکٹری (۱) اسم مؤنث:- (۱) ضلعداری۔ افسر مالی کا عہدہ (۲) ضلع کی حکومت۔ حاکمی ہ

کل کل (ف-ہ) اسم مؤنث:- (۱) بیہودہ درائی۔ کاؤ کاؤ۔ بک بک ہ

انھی خبر ہو گریہ کی شدت کل سے اور ہی ہے | نکرواعظ کی کل حجت فردائے قیامت کی (ظفر)

(۲) ا۔ گھر والوں کی باہمی لڑائی جو روز مرہ ہوتی ہے۔ گھر کا جھگڑا۔ آئے دن کا ٹنٹا۔ راڑ۔ تکرار۔ چخ۔ کھٹا پٹی +

(یہ لفظ فارسی کے اشعار میں بھی برابر پایا جاتا ہے اور لغات فارسیہ میں بھی موجود ہے میر نجات وغیرہ نے اسے اچھی طرح ادا کیا ہے۔ ہندی سنسکرت کوش میں بھی موجود ہے پس اس وجہ سے دونوں زبانوں میں شریک کہا گیا۔ مستورات بکسر ہر دو کاف بھی استعمال کرتی ہیں) +

کل کل کرنا (۱) فعل متعدی:- ہربات پر لڑنا جھگڑنا۔ بات بات پر خفا ہونا۔ باہم تکرار کرنا۔ باہم ٹنٹا کرنا۔ راڑ کرنا۔ کلیش کرنا ہ

حباب بحر کو جام بلوریں سے تولے ساقی | ندے تشبیہ ہو قائل یہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے
شباہت او رنگت ایک گو دونوں کی ہیں لیکن | نکر نو نکتہ چیں کل کل یہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے ([illegible])

کہا تھا اُس نے مجھ سے کہ آؤں گا میں کل | ملا جو آج تو کل کل وہی پھر آیا خلل
جو پوچھا میں کہ تری کل کبھی کہیں ہے کل | تو ہنس کے کہنے لگا جا عبث نہ کر کل کل ([illegible])

کل کل (۱) اسم مؤنث (عو):- (۱) دانتا کل کل۔ تکرار۔ فساد + کچاکچی۔ بحثا بحثی۔ کلیش (۲) کچ کچ۔ غل۔ شور۔ بک بک۔ اس طرح غل مچانا کہ دوسرے کو ناگوار گزرے جیسے "کیوں کل کل کر رہے ہو" +

کل کل کرنا (۱) فعل متعدی:- کان کھانا۔ مغز کے کیڑے اُڑانا۔ دماغ پریشان کرنا +

کلم

کلکلاں (۱) صفت (ہندی):- زبردست۔ بالکل۔ پورا پورا۔ جیسے "وہ ان کے گھر کا کلکلاں مالک ہے" +

کل کلاں کو (ہ) تابع فعل (ہندی):- (۱) آیندہ کو۔ کل کو۔ بعد ازاں۔ آگے کو۔ اتفاقاً۔ تقضائے کار۔ قضا عند اللہ۔ سنجوگ سے +

کلکلانا (ہ) فعل لازم۔ (ہندی ویب) چڑچڑانا۔ کاٹ کھانے کو دوڑنا۔ بد مزاج اور ترش ہونا۔ غرانا +

کلملنا (ہ) فعل متعدی:- بیگمات (ا بہ ترک) نگلنا۔ زہر مار کرنا۔ بے رغبتی سے کھانا ہ

پیاری جان انتہا کی صاف ہے آنا کہ مسل میں | اکیلی تم بجز بی شقاب کچھڑی کی کلملتی ہو (رنگین)

کل کل کانٹا (ہ) اسم مذکر (ہ ب):- بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں لکیریں کھینچ کھینچ کر چھپا دیتے ہیں۔ دیکھو (جیل جاؤ نمبر ۲)

کلکی (س) اسم مذکر:- بشنو کا دسواں اوتار جو قصبہ سنبل میں وشنو شرما برہمن کے گھرانے میں پیدا ہو گا وہ گھوڑے پر چڑھے گا اور تمام گناہگار اور گمراہوں کو مارے گا۔ جیسے مسلمانوں میں حضرت امام مہدی کا خیال کیے گئے ہیں ویسا ہی یہ اوتار مانا گیا ہے +

کلگا (۱) اسم مذکر:- دیکھو (کلغا) +

کلگی (۱) اسم مؤنث:- دیکھو (کلغی) +

کلما (۱) اسم مذکر:- گلمہ + مصالحہ دار قیمہ بھری ہوئی بکری کی انتڑی۔ گلمہ۔ انگوچا +

کلمات (ع) اسم مؤنث:- کلمہ کی جمع جسے عربی میں عصیب فارسی میں جرغند کہتے ہیں +

کلموی (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (کل موہی مشتقات کل بمعنی مخفف کالا میں) +

کلمہ (ع) اسم مذکر:- (۱) شبد۔ لفظ۔ بول۔ یک سخن۔ بات۔ قول (۲) نحو میں وہ بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے (۳) منطق کی اصطلاح میں بمعنی فعل (۴) تفسیر میں بمعنی رسول (۵) دین اسلام کے رسول کا عقیدہ۔ استغفار نامہ۔ ان مذہبی پانچ عقائد کا ہر ایک عقیدہ جس پر اسلام کی بنیاد ہے مثلاً (کلمۂ طیّب۔ کلمۂ شہادت۔ کلمۂ تمجید۔ کلمۂ توحید۔ کلمۂ تمجید۔ بعض نے چھٹا کلمہ ردِ کفر ساتواں کلمہ استغفار بھی اس میں داخل کیا ہے۔ ان کلموں کی تفصیل کتب عقائد میں دیکھنی چاہئے۔ بندہ بباعث طوالت اس جگہ لکھنے سے معذور ہے) (۶) کلمۃ اللہ۔ مجازاً خدا کا نام (اردو والے بسکون لام زیادہ بولتے اور اکثر شعرا باندھ بھی دیتے ہیں۔ مثال لکھو نمبر ۲ کلمہ پڑھنا و کلمۂ تکبیر اور نیز کلمہ بھرنا میں وزیر اور جرأت نے کیا باندھا ہے) +

کلہ

کلہ دراز (ف) صفت :۔ بیہودہ غل مچانے والا ۔ لڑاک ۔ شوری ۔ زبان دراز ۔

کلۂ قند (ف) اسم مذکر ۔ قالب قند ۔ خشتِ قند ۔ قند کے ڈلے ۔ ایک قسم کی مشہور شیرینی کا نام جو کھوسے اور قند کے ذریعے سے بنائی جاتی ہے اس کو صرف قند بھی کہتے ہیں فارسی میں کلۂ قند و کلہ قند یعنی باضافت و بلا اضافت اور بہ تشدید لام عربی آیا ہے مگر اردو والے بلا تشدید و با قاف قرشت قلہ قند بولتے ہیں ۔

کلہ منار (ف) اسم مذکر :۔ مقلوب الاضافت یعنی منارِ کلہ ۔

(ایشیا میں جو دشمنوں باغیوں لٹیروں راہزنوں وغیرہ کے سر یعنی کھوپریاں ایک دیوار میں چن کر بلند سا بنا دیتے ہیں اُسے کلہ منار کہتے ہیں اس کے بنانے سے عبرت اور رُعب مقصود ہوتا ہے اس زمانہ میں اس کا رواج کابل کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا وہاں حال میں بھی کلہ منار بنایا گیا تھا جس کے سوا فن بہار لکھا گیا ہے ۔ جن لوگوں نے کلہ منار دیکھا نہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ صرف کھوپریاں چن کر بنا دیتے ہیں لیکن یہ مشاہدہ کے خلاف ہے ہمارے دوستِ معتبر روست حال میں کابل سے کیفیت دیکھ کر آئے ہیں) ۔

کلہاری (ہ) اسم مؤنث :۔ لڑاک عورت ۔ جھگڑالو ۔ جنگ جو ۔

ہم کلہاری طرح سے ہیں دیکھا ہوں آپ ۔ جو تو گھر سے نکل جائے مٹیں جنم کے پاپ (دوہا)

کُلہاڑا (ہ) اسم مذکر :۔ تبر ۔ چوب شگاف ۔ تبر چوب شکن ۔ وساگو ۔ بہت بڑی کلہاڑی جس سے لکڑہارے لکڑی کے پورے پھاڑا کرتے ہیں ۔ تیشۂ کلاں ۔

کُلہاڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ لکڑی چیرنے کا چھوٹا آلہ ۔ تیشہ ۔ بسولا ۔ تبر ۔ کُہاڑی فاس ۔ تبر چوب شکن ۔

کُلھڑ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چھوٹا کلھڑا ۔ چھوٹا مٹی کا آبخورا ۔ شکنیا (۲) ایک قسم کی آتش بازی (۳) گول مول آدمی ۔ گول مٹول ۔ بیڈول آدمی ۔ وہ شخص جس کے اعضا میں کچھ تناسب نہ پایا جائے ۔

کُلھڑا (ہ) اسم مذکر :۔ شکنیا ۔ مٹی کا آبخورا ۔

کُلہم (ع) تابع فعل :۔ (۱) سب کا سب ۔ پورا کا پورا ۔ اجمعین ۔ جیسے "کُلہم اجمعین یہی تھا" (۲) صفت :۔ سب ۔ تمام ۔ ہمہ ۔ پورا ۔ کامل (۳) حرف ۔ فقط جیسے "کُلہم اتنی بات تھی" ۔

کُلھیا ۔ کُلیا (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) بہت چھوٹا سا مٹی کا گول برتن جس میں عطار لوگ شربت وغیرہ دیتے ہیں ۔ کوزۂ کوچک ۔ چھوٹا سا آبخورہ (۲) چھوٹی سی ہانڈی جس میں جانوروں کا دانہ پانی یا کتھا چونہ رہتا ہے (۳) ایک قسم کی

کلی

آتش بازی جس کی مثال نظیر کے اشعار میں موجود ہے (۴) بازاری مجازاً :۔ مقعد ۔ دُبر ۔ بھبرز ۔ بھُڈ ۔ فرج ۔ بُھگ ۔ اندامِ نہانی ۔

کُلھیا سا (ہ) صفت :۔ بہت تنگ ۔ سکڑا ہوا ۔ چھوٹا ۔ بند جیسے "کلھیا سا مکان" ۔

کلھیا لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ پچھنے لگانا ۔ بھری سینگی لگانا ۔ شاخیں لگانا ۔

کلھیا میں گڑ پھوڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) چھپ کر کوئی کام کرنا ۔ مخفی کوئی کام کرنا ۔ پوشیدہ کام کرنا ۔ چھپا کر کوئی کام کرنا (۲) بہت سے آدمیوں کے کام کو چند آدمیوں سے کر لینے کی کوشش کرنا جیسے "کیا کلھیا میں گڑ پھوڑنا چاہتے ہو" (۳) ناممکن کام کرنا ۔

کلھیا میں گڑ پھوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کسی کام کا خفیہ یا پوشیدہ ہونا ۔ چھپا کر کوئی کام کیا جانا ۔ کسی ایسی بات کا اخفا کرنا جو فی نفسہ اخفا کی قابلیت نہ رکھتی ہو ۔

گھر میں شیخی کرنی کیا رکھتی ہے مول ۔ کلھیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا حصول (سودا)

(۲) ناممکن بات ہونا ۔ ناممکن کام ہونا ۔

کُلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے (ہ) محاورہ :۔ بڑا کام چھپ کر نہیں ہو سکتا ۔ راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا ۔

(یعنی جس طرح کلھیا میں جو ایک چھوٹا سا برتن ہے گڑ کی بھیلی کا توڑنا دشوار اور ناممکن ہے اسی طرح کسی بڑے راز کا مخفی رہنا محال ہے) ۔

کلھیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ کُلھیا کی جمع ۔

کلھیاں بھرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ (۱) کسی دیوی پر دودھ یا شربت کی کلھیاں چڑھانا (۲) دیوالی کی پوجا کے وقت کلھیوں میں کھیلیں ڈالنا ۔

کُلّی (ع) صفت :۔ (۱) سارا ۔ پورا ۔ تمام ۔ سموچا ۔ کامل (۲) منطق :۔ جزی کا نقیض جس کے مفہوم میں بہت افراد شامل ہوں یا جس کا مفہوم شرکت سے خالی نہ ہو جیسے حیوان ۔

کِلّی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (کلنی یعنی چھپکلی) (۲) گنوار ۔ کھونٹی کیل ۔ کیلی ۔ (۳) گنوار :۔ چیخ ۔ کرک جیسے "کلّی مارنا" ۔

کُلّی (ہ) اسم مؤنث :۔ غرغرہ ۔ غرارہ ۔ کُلّا ۔ مُنہ میں پانی بھر کر پھینکنے کا نام ۔ نکلا ۔

کُلّی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ منہ میں پانی بھر کر پھینکنا ۔ غرغرہ کرنا ۔ غرارہ کرنا ۔

اُس کے دانتوں پہ یہ عالم ہے جو کُلّی کی کبھی ۔ موتیوں نے آب یہ پانی کر دیا بڑھ گیا (بحر)

کَلی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) غنچہ ۔ زہر ۔ غنچۂ ناشگفتہ ۔ بن کھلا پھول ۔ گل دہان بستہ ۔ شگوفہ (۲) کونپل (۳) بازاری :۔ دوشیزہ ۔ کنواری ۔ کواری ۔ باکرہ (۴) پرندوں کے نئے اور چھوٹے پر کو بھی کلی کہتے ہیں ۔

بھری ابھی یہ پر دبال میں ہوائے بہار — کلی کلی میں شگفتہ ہاں گلاب رہا (سحر)

(۴) وہ مثلثی تراش کا کپڑا جو کرتوں انگرکھوں اور پجاموں وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔ شاخ جامہ۔ خریص۔ تریز ؎

گلبدن ایسا زمانہ میں ہوا تو پیدا — پائجامے کی بھی کلیوں سے ہے خوشبو پیدا (ظفر)

(۵) ایک قسم کا حقہ جو ابتدا میں بشکل کلی یعنی بہ امی نما بنایا گیا اور اب اس کے علاوہ اور اور وضع کی بھی کلیاں نکلی ہیں (۶) گنوار یا پنجاب کے لوگ جن سے قاف کا تلفظ ادا نہیں ہوتا قلعی کو بھی کلی کہتے ہیں۔

کلی کھلنا یا پھولنا (ہ) فعل لازم۔ غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ پھول کھلنا۔ فرحت دل و انبساط خاطر ہونے سے بھی مراد ہے۔

دل کی کلی تجھ سے ابھی اے صبا کھلی — جیسا کھلا گلاب کھلا ہو تو اک کلی (داغ)

کلے (۹) اسم مذکر۔ (۱) کلا بمعنی جبڑا کی جمع (۲) مگر مسند کے معنی کی جمع نہیں (۳) حروف۔ مینڈہ یا تابع وغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس پر الف۔ یائے مختفی کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔

کلے پائے (۹) اسم مذکر۔ سری پائے۔ بکری کا سر اور اس کے پاؤں جو پکائے جاتے ہیں۔

کلے تلے دبا لینا (۹) فعل متعدی (عو) :- اپنی آواز سے دوسرے کو بات نہ کہنے دینا۔ دوسرے کو غل مچا کر دبا لینا۔ اپنی آواز کے آگے دوسرے کی نہ سننا۔

کلے چیرنا (۹) فعل متعدی :- گال چیرنا۔ رخساروں کو پھاڑ ڈالنا۔ جیسے زیادہ بولا تو کلے چیر ڈالوں گا ؎

حیدر کرار نے وہ زور بخشا ہے نثار — ایک دم میں دو کردوں اژدر کے کلے چیر کر (نثار)

کلے دراز (۹) صفت :- دیکھو (کلہ دراز یا کلا دراز)۔

کلے والی (۹) اسم مؤنث :- بڑی اور بلند آواز کی عورت۔ زبان دراز۔ گالی گلوچ بکنے والی۔

کلیات (ع) اسم مؤنث :- (۱) کلی کی جمع۔ نقیض جزئیات (۲) مجموعۂ تصانیف۔ مجموعۂ نظم جو ایک ہی شخص کی تصنیف سے ہو۔

کلیاں (ہ) اسم مؤنث :- کلی کی جمع۔

کلیاں آنا (ہ) فعل لازم :- (۱) شگوفے نکلنا۔ غنچوں کا نمایاں ہونا۔ درختوں میں کونپلیں نکلنا (۲) پرندوں کے نئے پروں کا نکلنا۔

کلیان (س) اسم مذکر :- (ہندو) (۱) کشل خیریت۔ عافیت (۲) خوشی۔

منگل آنند۔ خوش و خرم (۳) سونا۔ نقد۔ طلا۔ کنچن (۴) خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ خوش حال۔ خوش حالی۔ اقبال مندی (۵) نجات۔ مکت۔ رستگاری۔ (۶) (فنانی اشدر) ایک راگنی کا نام جو رات کو گائی جاتی اور اسے شام کلیان بھی کہتے ہیں۔

کلیان ہونا (ہ) فعل لازم :- صاحب اقبال اور خوش طالع ہونا (۲) پھلنا پھولنا۔ سرسبز ہونا (۳) فنانی اللہ ہونا۔ مرنا۔ جنت کو سدھارنا۔ گزر جانا۔ فوت ہونا۔ قضا کرنا (۴) مجازاً۔ تباہ و برباد ہونا (۵) نجات ہونا۔ مکت ہونا۔ گتی ہونا۔

کلیانا (ہ) فعل لازم :- (۱) درختوں میں شگوفہ کا آنا (۲) پرندوں کا نئے پروں پر آنا۔ نئے پر نکالنا۔

کلیجن (ہ) اسم مؤنث :- خولنجان۔ پان کی جڑ۔ پان کی پُرگرہ جڑ۔ دوسرے درجے میں حار یابس۔ بلغمی کھانسی اور گندہ دہنی کو مفید ہے۔

کلیجا یا کلیجہ (ہ) اسم مذکر :- (۱) کبد۔ جگر۔ ایک عضو کا نام جو پہلو سے راست کی جانب واقع اور مخزن خون ہے۔ انسان کا جگر۔ وہ جگہ جہاں خون بنتا ہے۔ (اردو میں آدمی کی نسبت زیادہ بکرے کے بالخصوص بولتے ہیں) (۲) مجازاً: ہمت۔ جرأت۔ دلیری۔ دل گردہ۔ جگرا۔ حوصلہ۔ دیدہ دلیلی ؎

جلوہ دیکھا تری رعنائی کا — کیا کلیجا ہے تماشائی کا (داغ)

پھر فتنہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ — کس بلا کا ہے کلیجا کس غضب کا دیدہ ہے (داغ)

نہ خوف آہ بتوں کو نہ ڈر ہے نالوں کا — بڑا کلیجا ہے ان دل دکھانے والوں کا (نامعلوم)

کوہ غم مثل پر کاہ اٹھا لیتا ہوں — حوصلہ دیکھو ذرا میرا کلیجا دیکھو (رند)

(۳) مجازاً :- عالی ظرفی۔ عالی حوصلگی۔ اوٹ سائی ؎

کرتا ہوں صبر ان کی جفا پر تو کہتے ہیں — یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجہ ہی اور ہے (داغ)

(۵) میانۂ ہر چیز۔ گری۔ مغز۔ گودا۔ اندر کا حصہ۔ اس معنی میں جگر زیادہ مستعمل ہے (۶) تاب۔ طاقت۔ زور و توانائی۔ مجال۔ قدرت (۷) زہرہ۔ پتّا۔ شجاعت۔ بہادری جیسے ”بڑے کلیجہ کا آدمی ہے“۔ ”اس عورت کا بڑا کلیجہ ہے“۔

(۸) پیارا۔ عزیز۔ جانی۔ لخت جگر۔ دل کی کور۔ جان۔ جیسے ”تو تو ہمارا کلیجہ ہے“۔

(۹) نہایت عزیز چیز۔ از حد پیاری چیز جیسے ”ماں کلیجہ تک نکال کر کھلا دیتی ہے“۔

(۱۰) (عو) :- مایہ۔ دولت۔ جمع۔ پونجی۔ روپیہ۔ پیسہ جیسے ”ہم نے ہی تو اپنا کلیجہ نکال کر دیا اور ہم ہی دشمن ٹھیرے“ (۱۱) (عو) :- پیٹ۔ شکم۔ رودہ۔ جیسے ”کمی کہاں گیا کھڑی میں کھچڑی کہاں گئی پیاروں کے کلیجے میں“۔ ”جو کچھ ہوتا ہے اپنے ہی کلیجہ میں رکھ لیتی ہے“ (۱۲) (عو) :- مطلق دل۔ ہردہ۔ ہیا جیسے ”کلیجہ پکڑ کر رہ گیا“۔

کلے

بیٹی دل سوس کر دیا + اب کلیجہ منہ کو آتا ہے یا ہائے (شکوۂ سبلی)
تفت سے کلیجے کو کیا آتی ہے وا لگو   کیجو ان لوں بی جب دلگیر مری پھپھو (رنگین)
(۲) (عو) ۔ کلیجہ گرہ ۔ ترکی بہ ترکی جواب ۔ بجا سے سر پھوٹ ۔ ترکی ترکی وغیرہ ۔ جیسے
تیرا کلیجہ ۔ یعنی تیرا سر ۔ مثلاً کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے ۔ دوسرے نے کہا تمھارا
کلیجہ ۔ منہ چھوٹ کے موقع پر بھی اُس کے جواب میں کہتے ہیں ؎
کہا میں نے یہ دل ہے شیدا تمھارا   لگے ہنس کے کہنے کلیجا تمھارا (مااعلم)
(۳) (عو) ۔ چھاتی ۔ سینہ جیسے کلیجے سے لگا لینا وغیرہ ۔

کلیجا اچھلنا (ہ) فعل لازم (عو) ۔ دل دھڑکنا ۔ تپاک قلب ہونا ؎
وحشتناک مہر ہے آیا پھول کے مہکنے سے   ہے مغز از جاتا بلبل کے چہکنے سے
اُچھلے نہ کلیجا کیوں پتے کے کھڑکنے سے   اللہ رے نزاکت وہ غنچے کے چٹکنے سے } (نسیم دہلوی)
بولے کہ نہ چھٹ جاویں پروے کہیں کانوں کے
(اگرچہ دل دھڑکنے میں بہت امتیاز ہے مگر عورتیں حالت خوف یا خفقان میں جو دل کو
جنبش ہوتی ہے اُس کو بھی کلیجا ہی اچھلنا بولتی ہیں) ۔

کلیجا اُڑ جانا (ہ) فعل لازم ۔ دل کا نہایت پریشان ہو جانا ۔ اوسان کھو جانا ۔

کلیجا اُلٹ جانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) دل کا تہ و بالا ہو جانا ۔ دل اُلٹ جانا ۔
دیوانہ ہو جانا ؎
اقرار وصل کر کے پھر انکار ظلم ہے   تم کیا پلٹ گئے کہ کلیجا اُلٹ گیا (بحر)
(۲) متواتر قے آنے سے دم اُلٹ جانا ۔ قے کرتے کرتے جی گھبرا جانا ۔

کلیجا اُلٹنا (ہ) فعل لازم (عو) ۔ دم اُلٹنا ۔ جی گھبرانا ۔ وحشت ہونا ۔ کلیجہ منہ کو
آنا (کم بولتے ہیں) ۔

کلیجا بڑھ جانا (ہ) فعل لازم (لکھنؤ) ۔ دل بڑھ جانا ۔ وفور خوشی اور جوش
مسرت سے دل کا شگفتہ اور باغ باغ ہو جانا ؎
... کی شادی مرگ ... ہو گئی   جو سینہ پھٹ گیا ایسا کلیجا بڑھ گیا (بحر)

کلیجا بیٹھا جانا (ہ) فعل لازم (عو) ۔ دل کا خوف اور ناتوانی کے باعث ڈوبا جانا ۔
نہایت مضمحل ہو جانا ۔ دل کھر جانا جیسے بھوک کے مارے کلیجا بیٹھا جاتا ہے ۔

کلیجا بیندھنا ۔ سالنا ۔ چھیدنا (ہ) فعل متعدی (ہند و عو) ۔ دل میں
کوچے لگانا ۔ دل میں چھید کرنا ۔ کلیجا گودنا ۔ طعنے مہنے کی باتوں سے دل میں زخم
ڈالنا ۔ بول مارنا ۔ دل میں تیر لگانا ۔

کلیجا پاش پاش ہو جانا (ہ) فعل لازم ۔ دل کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ۔ دل خون ہو جانا ۔
نہایت دل دُکھنا ۔ دل کُڑھنا جیسے "تمھاری مصیبتیں سن کے کلیجہ پاش پاش ہو گیا" ۔

کلے

کلیجا پانی ہونا (ہ) فعل لازم ۔ نہایت رحم آنا ۔ دل کا کسی کے صدمے کی تاب نہ لا کر
رقیق ہو جانا جیسے "اس مصیبت کو سن کر پتھر کا کلیجہ پانی ہوتا ہے" ۔

کلیجا پتھر ہو جانا (ہ) فعل لازم ۔ دل کا نہایت سخت ہو جانا ۔ دل کا نہایت
بے رحم اور کٹر ہو جانا ؎
ہو گیا روز کے صدموں سے کلیجا پتھر   نکلے ٹوٹے ہوئے قاتل ترے پیکاں بہت (داغ)

کلیجا پکانا یا پکا دینا (ہ) فعل متعدی ۔ دل جلانا ۔ دل جلا دینا ۔ سوز رشک
سے طبیعت جلانا ۔ غم و غصہ دلانا ۔ دل دُکھانا ۔ رنج دینا ۔ درد کا پتلا بنانا ؎
اُن سے نازک کو کہاں ہے سختی کی تاب   بس کلیجا نہ پکا اے طمع خام اپنا (شیفتہ)
کسی کچے سے کہہ تو ناصحا جو عشق سے بھاگے
کہیں جا بھی پرے بک بک کلیجا کیوں پکایا ہے } (سوز)
اس آہ نارسا نے کلیجا پکا دیا   اُس گل نے کان تک نہ کہنا لائے دل (یاور)

کلیجا پک جانا (ہ) فعل لازم ۔ دکھی ہو جانا ۔ سائیں کرتے کرتے دل کا پکا
پھوڑا ہو جانا ۔ جلتے جلتے کباب ہو جانا ۔ غم ہی غم میں سوختہ ہو جانا ۔ دل کا ماؤف
ہو جانا ۔ سخت عاجز اور زندگی سے تنگ آ جانا ۔ چھاتی پک جانا ۔ کسی کی
تکلیف دہ باتوں سے دل کا آزار رسیدہ ہو جانا ؎
کہتا ہے بات بات پہ کیوں جان کھائے ہے   گویا کہ پک گیا ہے کلیجا ندیم کا (مومن)
بکتے بکتے ناصحا تیرا تو بھیجا پک گیا   اور سنتے سنتے سب میرا کلیجا پک گیا (ظفر)
سن سن کے پک گیا ہے کلیجا میرا اب   موقوف کیجئے کہیں اس داستان کو (جرأت)
قیامت کا تو وعدہ اس پہ انکار   کلیجا پک گیا تیری نہیں سے (داغ)
پک گیا ہے ترے ٹھوں سے کلیجا میرا   تجھ کو دوں حیلوں کو گر ہو مرا مقدور دوا (رنگین)
تیری گرمی سے تو اے واعظ کلیجا پک گیا   ذکر دوزخ کیوں کیا فردوس کے مذکور میں (اسیر)
چُپ ہو اے ناصح بہت باتیں نہ کر   تیری گرمی سے کلیجا پک گیا (اسیر)
اے حور آدمی میں ذرا دو کب تک جواب   چُپ رہتے رہتے بس کلیجا تو پک گیا (رند)

کلیجا پکڑ کر رہ جانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) کسی صدمے کی بے تابی سے روکنے کو
کلیجے پر ہاتھ رکھنا ۔ دل مسوس کر رہ جانا ۔ کسی صدمے کی تاب نہ لانے سے دل
تھام کر رہ جانا ۔ تڑپ کر رہ جانا ۔ دھک ہو جانا ؎
باتوں باتوں میں جو وہ مجھ سے بگڑ کر رہ گیا
غیر تو اپنا کلیجا ہی پکڑ کر رہ گیا } (ظفر)
کلیجا پکڑ کے وہ تو بس رہ گئی   کلی کی طرح سے بکس رہ گئی (میر حسن)
(۲) دھک رہ جانا ۔ اش اش کرنے لگنا ۔ لوٹ ہو جانا ۔ منہ سے بری کر لوٹنے لگنا ۔

تم دیکھنا بے تکلف بولی اور بے ساختہ سادی باتوں سے جو کچھ دل میں آئے گا ایسا بے ساختہ کہیں گے کہ سامنے تصویر کھڑی کر دیں گے اور جب تک سننے والے نہ سنیں گے کلیجا پکڑ کر رہ جائیں گے اس کا سبب کیا ہے — ۔۔۔ ۔

(آب حیات کے دوسرے دور کی تمہید)

کلیجا پکڑ لینا (ہ) فعل متعدی — (۱) کسی صدمہ یا الم کی تاب نہ لا کر دل تھام لینا۔ کسی صدمہ سے بےتاب اور مضطرب ہو جانا (۲) کسی دوا کا دل جا کر خنکی پیدا کرنا۔ چھاتی پکڑ دینا جیسے "اس دوا نے تو جاتے ہی کلیجا پکڑ لیا"۔

کلیجا پکڑنا (ہ) فعل لازم — کلیجا تھامنا۔ دل مسوسنا۔ دل کو صدمہ کے وقت کلیجے کو دبانا تاکہ زیادہ صدمہ نہ پہنچے۔

نیابت وہ رنگ کسی پر جو آئے دل — دیکھی او پکڑ کے کلیجا کراہتے دل (شاب)

کلیجا ٹکڑے ہوئے آنا (ہ) فعل لازم — پیٹ پھٹے ہوئے آنا۔ سخت اضطراب آنا۔ دل پھٹا ہوا آنا۔

یہ آہ نو شیبوں نے سر اٹھائے کہ جگر کی وہ تاب لائے
کلیجا ٹکڑے ہوئے خود آئے ہمارے نالوں میں اثر ہے (اظہر)

کلیجا پکنا (ہ) فعل لازم — دل جلنا۔ عاجز آنا۔ تنگ آنا۔ دل کا ماؤف ہونا۔ دل کا مغموم ہونا۔ چھاتی پکنا۔

دل اپنا یاں تلک اس عشق کے ہاتھوں سے پکا ہے
کہ تار اشک بھی جوں سلک گوہر آبلہ پا ہے (جرأت)

کلیجا پھٹا جانا (ہ) فعل لازم — کسی صدمہ کے باعث یا رحم و درد مندی سے دل کا ٹکڑے ٹکڑے ہوا جانا۔ کسی مصیبت کے سننے کی تاب نہ لانا۔

اپنا تو کلیجا ہی پھٹا جاتا ہے سن کر — دل تھام کے آرزدہ تو آہ بھر الہی (آرزدہ)

کلیجا پھٹ جانا (ہ) فعل لازم — (۱) کلیجے کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ دل پارہ پارہ ہو جانا۔ جگر شق ہو جانا۔ دل پاش پاش ہو جانا۔ عشق و محبت کا کمال ہو جانا۔

اور جو پیکار رہنا آنکھوں پھر بڑا ہے — پھٹ جائے گا کلیجا بات بھی کیا کر (مرزا عظیم شاہ آزاد)

یہ پری زاد کہ دیوانہ ہو عالم اس کا
طاق محراب بلا طرۂ خوش خم اس کا
چشم جادو و فسوں عشوۂ پیہم اس کا
تیر تیز ایسی نظر ہر دم اس کا
تیغ ابرو کی یہ جنبش ہو کہ بس تو کٹ جائے
دشت مژگاں کے اشارے سے کلیجا پھٹ جائے

(۲) حسد یا رشک سے جل مرنا۔ چھاتی پھٹ جانا۔ دھک رہ جانا۔

ہم جلے ان کے سب شکووں کے دفتر پھٹ گئے — پھر کلیجے اپنے بدخواہوں کے بد پھٹ گئے (ظفر)

کلیجا پھٹنا (ہ) فعل لازم — (۱) جگر شق ہونا۔ کسی صدمہ کے سننے کی تاب نہ لانا۔ کسی کی مصیبت نہ دیکھ سکنا۔ رحم یا درد مندی کے سبب کسی کی مصیبت دیکھ کر تاب نہ لانا۔ ترس آنا۔ رحم آنا جیسے "غدر میں جب دلی کی بیگمیں چکیاں پیسنے بیٹھیں تو ان کو دیکھ کر لوگوں کے کلیجے پھٹنے لگے" (۲) دل بھر آنا۔ دل پر صدمہ آ گرنا۔ صدمہ پہنچنا۔

یہاں دل کسی کا پھٹتا ہے — تو سنتے ہی اپنا کلیجا پھٹتا ہے (معروف)

اس کا وہ چھاتی سے لگنا جب کہ یاد آ جاتا ہے
پھٹنے لگتا ہے کلیجا سینہ تھرا جاتا ہے (ایضاً)

(۳) کسی کی دولت ثروت یا ترقی کو دیکھ کر حسد کرنا۔ جلنا۔ رشک کھانا۔ ٹوٹ سننا (ہمارے نسخے کا مادہ وان لالہ صاحب نے نہیں معلوم کہاں سے اس کے معنی دشمن ہونے کے لکھ دیئے شاید محاورہ پر اجتہاد کیا ہے تاکہ خزانہ میں کمی نہ رہ جانے)۔

کلیجا تر ہونا (ہ) فعل لازم (عو) — پیٹ بھرا ہونا۔ دولت کے سبب بےفکر رہنا۔ دولت مند ہونا۔ مال کے سبب دل کا غنی ہونا۔ جیسے "تمہارا تو کلیجا تر ہے تمہیں قحط کا کیا ڈر ہے"۔

کلیجا تھام تھام کر رونا (ہ) فعل لازم — بےتابی کے باعث دل کو پکڑ پکڑ کر رونا۔ زار زار رونا۔ بے تابانہ گریہ و زاری کرنا۔

کلیجا تھام کر بیٹھ جانا (ہ) فعل لازم — دل پکڑ کر رہ جانا۔ دل مسوس کر رہ جانا۔

بیٹھ جاتا ہوں غم میں کلیجا تھام کر — جب میں سنتا ہوں کہ اب ہوتا ہے جانا آپ کا (تجلی)

کلیجا تھام کر یا تھام کے رہ جانا (ہ) فعل لازم — (۱) دل مسوس کر رہ جانا۔ دل پکڑ کر رہ جانا۔ صدمہ کی برداشت نہ کرنے کے سبب دل پر ہاتھ رکھ کر صبر کرنا۔ نہایت بےتاب اور بےقرار ہو جانا۔ لوٹنے لگنا۔ لوٹنیاں کھانے لگنا۔ تاب و طاقت نہ رہنا۔ تڑپ کر رہ جانا۔

تیرے جلوے سے رہ جائے کلیجا تھام کر — حشر تک انسان کی تاب و طاقت ہو چکی (داغ)

رہ گئے لاکھوں کلیجے تھام کر — آنکھ جس جانب تمہاری اٹھ گئی (داغ)

گر نہ لکھوں حال دل میں ہاتھ اپنا تھام کے — جو پڑھے خط کو وہ رہ جائے کلیجا تھام کے (ظفر)

(۲) دل مار کر ہو بیٹھنا۔ صبر کر بیٹھنا۔ پتھر کی چھاتی کر لینا۔ صدمہ کو ضبط کر کے ہو بیٹھنا۔ رنج و الم کا اظہار نہ کر سکنا۔

پاس جا بیٹھا ہوں کل اک ترے ہم نام کے
رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجا تھام کے (جرأت)

کلے

کلیجا تھام لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) اظہار بے تابی کرنا۔ ضبط بے تابی کی علامت ظاہر کرنا۔ بے تاب ہونا۔ بے تابی کے مارے جگر پکڑ لینا۔ مضطرب ہونا۔ تڑاپنے لگنا ؎

عبث الفت بڑھی تم کو وہ کب یتا تھا دم تم پر ٭ یہ کہنے دیکھ کر دشمن کا کلیجا تھام لیتا تھا (مومن)

کلیجا تھام لوگے جب سنوگے ٭ نہ سنوائے خدا شیون کسی کا (داغ)

(۲) ضبط صدمہ کرنا۔ صدمے کے مارے دل پکڑ لینا۔ دل کو روکنا ؎

ترے جوشِ کا اِک کافر کوئی نام لیتا ہے ٭ تو عاشق ہائے کہتا اک کلیجا تھام لیتا ہے (ظفر)

روکوں حضور کیس میں ہاتھ تھام لوں کلیجا ٭ پہلو سے آپ اٹھے اک درد اٹھا جگر میں (بہار)

کلیجا تھامے ہوئے آنا (ہ) فعل لازم :- صدمے کے مارے دل پکڑتے ہوئے آنا۔ مضطرب آنا۔ گھبرایا ہوا آنا ؎

نو آخر کو میرا آپ کے نالوں میں اثر ٭ وہ تھامے ہوئے ہاتھوں سے کلیجا آئے (نور)

کلیجا ٹوٹ جانا (ہ) فعل لازم (ہندو عو) :- دیکھو کلیجا بیٹھا جانا۔ جیسے بھوک کے مارے کلیجا ٹوٹا جاتا ہے۔

کلیجا ٹوٹنا (ہ) فعل متعدی (متروک) :- دل پر صدمہ پہنچانا۔ دل پر چوٹ لگنا۔ اب کلیجا پھٹ جانا بولتے ہیں ؎

کبھی پر اس طرف آ کر بچا تی کوٹ جاتا ہے ٭ خدا شاہد ہے اپنا تو کلیجا ٹوٹ جاتا ہے (میر)

کلیجا ٹوک ٹوک ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو عو) :- دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ دل پھٹنا۔ دل پر صدمہ گزرنا۔ دل بے تاب ہونا ٭

کلیجا ٹھنڈا رہنا (ہ) فعل لازم (عو) :- مانتا خوش رہنا۔ جی خوش رہنا۔ چین اور سکھ سے رہنا۔ پلک اٹھا اٹھا کر راج کرو۔ کوک مانگ بھری پوری اور تمہارا کلیجا ٹھنڈا رہے (رسم رسیلی) ٭

کلیجا ٹھنڈا کرنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کو خوش کرنا۔ آرام پہنچانا۔ چین دینا ٭ تسلی بخشنا۔ تسکین دینا ٭

کلیجا ٹھنڈا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) دل میں خنکی ہونا۔ دل کو طراوت حاصل ہونا ٭ جی خوش ہونا۔ دل کا مگن ہونا ٭ دل کو آرام ملنا۔ طبیعت کو راحت حاصل ہونا۔ آرام پانا۔ دل ٹھنڈا ہونا جیسے دل کے پھپھولے پھوڑ لئے چلو اب تو کلیجا ٹھنڈا ہوا ؎

خاک ٹھنڈا مرا کلیجا ہو ٭ اس کے بن مجھ کو اک بلا ہے نیند (مجھو)

(۲) تسلی ہونا۔ تشفی ہونا۔ اطمینان خاطر ہونا ؎

تم گلے سے لگ گئے ٹھنڈا کلیجا ہو گیا ٭ میرے دل میں جو پھپھولا تھا وہ ادلا ہو گیا (بحر)

(۳) صبر آنا۔ سنتوکھ ہونا ٭ چین پڑنا۔ چین آنا۔ کل پڑنا ؎

کلے

گرمجوشی غیر سے کر کے جلایا آپ نے ٭ اب تو صاحب آپ کا ٹھنڈا کلیجا ہو گیا (خواجہ)

دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا ٭ نالہ کرتا تھا وے طالب تاثیر بھی تھا (غالب)

راکھ جل کر یہ ہوا تا ہو کلیجا ٹھنڈا ٭ دل سوزاں کو میں تشبیہ دوں کس اخگر سے (جرأت)

ہو گیا آبِ دمِ تیغ سے بسمل ٹھنڈا ٭ کیوں ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا (رند)

تپ دوری سے جو ہیں مر کے ہوں بالکل ٹھنڈا
تب کلیجا ہو ترا ست تغافل ٹھنڈا } (ظفر)

کلیجا جلانا (ہ) فعل متعدی :- (عو) (۱) دل جلانا۔ آزردہ کرنا۔ جی جلانا (۲) عوام :- زیادہ حقہ پینے سے اپنا سینہ کو صدمہ پہنچانا۔ زیادہ حقہ پینا (۳) لازم :- آزردہ ہونا۔ طبیعت جلانا ٭

کلیجا جلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) دل جلنا۔ آزردگی اور کوفت ہونا ؎

غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے ٭ داغ ہم ایسے ہیں جلتا ہے کلیجا کیسا (داغ)

(۲) رنج اٹھانا۔ غم کھانا۔ غم برداشت کرنا ٭

کلیجا جلی (ہ) اسم مؤنث :- دل سوختہ ٭ گرفتہ خاطر۔ رنج رسیدہ ٭

کلیجا جلی تکل (۱) اسم مؤنث :- وہ تکل جس کا بیچ کا حصہ سیاہ ہو ٭

کلیجا چھلنی ہونا (ہ) فعل لازم (عو) :- دل کا سوزن زدہ ہونا۔ دل خون ہونا۔ طعنے مہنے کے سبب دل سلنا۔ طعنے سننے کی سہار نہ رہنا۔ طعن و تشنیع سے تنگ آ جانا ؎

بولیوں سے سوت کی چھلنی کلیجا ہو گیا (مصرعہ)

کلیجا چھن جانا (ہ) فعل لازم :- طعن و تشنیع کے سبب دل کا پارہ پارہ اور سوزن زدہ ہو جانا۔ طعن و تشنیع کی باتوں کا ناگوار گزرنا۔ غم کی تاب نہ رہنا ؎

بس ناصحا یہ تیر ملامت کہاں تلک ٭ باتوں سے تیری آہ کلیجا تو چھن گیا (جرأت)

کلیجا چھنتا (ہ) فعل لازم :- دل کا سوزن زدہ اور مغموم ہونا۔ دل میں طعنے مہنے کی سہار نہ رہنا ٭

کلیجا دھڑکا دینا (ہ) فعل متعدی :- دل پر خوف بٹھا دینا۔ خوف سے دل ہلا دینا۔ دل کو خطرے یا اندیشے میں ڈال دینا۔ دل دہلا دینا۔ جیسے "تم نے تو میرا کلیجا دھڑکا دیا" ؎

کیا چین سے میں وصل میں بیٹھوں کہ ایک نہ ایک
خطرہ مرے کلیجے کو دھڑکائے جائے ہے } (جرأت)

کلیجا دھڑکنا (ہ) فعل لازم :- خوف یا اندیشہ کے باعث دل کانپنا۔ دل لرزنا۔ دل کپکپانا۔ اندیشہ ہونا۔ خوف چھانا ٭ تپاک قلب ہونا ٭ دل میں دھڑکن ہونا۔ دل دھک دھک ہونا ؎

کلے

واسطے دل کے دھڑکتا ہے کلیجا اے وائے ۔ کہ مراد خفقانی جو گیا پھر نہ پھرا (جرأت)
الٰہی خیر کیجیو آج کیوں ایذ و بھڑکتا ہے ۔ ملے گا تیغ زن شاید کلیجا بھی دھڑکتا ہے (میرسوز)

کلیجا دھک دھک ہونا (ہ) فعل لازم ۔ دل کانپنا ۔ دل کا تپاں و لرزاں ہونا ۔ خوف چھانا ۔

کلیجا دُھکڑ دُھکڑ ہونا (ہ) فعل لازم ۔ دیکھو (کلیجا دھڑکنا) ۔

کلیجا دھک سے ہو جانا یا رہ جانا (ہ) فعل لازم (عو) ۔ (۱) دل پر صدمہ سا گزر جانا ۔ دل ہل جانا ۔ دل پر خوف چھا جانا ۔ دل ڈر جانا ؎
ہو گیا دھک سے کلیجا وہیں بن تو گئی ۔ گھر میں ماہتاب کے ٹوٹا جو نالہ رات کو (علی)
(۲) متحیر ہو جانا ۔ حیرت زدہ ہو جانا ۔ حیرت چھا جانا ۔ بھچک رہ جانا ۔ دنگ ہو جانا ۔ متعجب ہو جانا ؎

پہلے اس بات کا مطلق اُسے آیا نہ یقیں ۔ وہی تیوری تھی بدستور وہی چین جبیں
جب کہا میں نے کہ موجود ہے وہ پردہ نشیں ۔ دیکھ لیا کبھی دیکھا ہے زمانہ میں کہیں
سامنا جبکہ ہوا دور ہوا دل شک سے
رہ گیا دیکھتے ہی ہو کے کلیجا دھک سے
([illegible])

کلیجا سُلگانا (ہ) فعل متعدی ۔ دل جلانا ۔ دل کو رنج دینا ۔ دل کباب کرنا ؎
یہ کہ کے شب وصل میں سُلگا نہ کلیجا ۔ ہے بے نہ لپٹ مجھ سے کہ پنڈا ہے ترا گرم (جرأت)

کلیجا سُلگنا (ہ) فعل لازم ۔ دل جلنا ۔ دل کو رنج ہونا ۔

کلیجا سنبھالنا (ہ) فعل متعدی ۔ دل کی روک تھام کرنا ۔ دل کو قابو کرنا ۔ دل کو پکڑنا ۔ دل کو تھام لینا ؎
جھانکا کسی نے ورتے جو گردن نکال کر ۔ ششدر سا رہ گیا میں کلیجا سنبھال کر (غضنفر)

کلیجا کاڑھ کے دینا (ہ) فعل متعدی (ہندو عو) ۔ (۱) دوسرے کے واسطے دل نکال دینا ۔ کسی عزیز اور پیاری چیز کا دریغ نہ کرنا ۔ جان نکال دینا ۔ جان تک عزیز نہ کرنا (۲) روپیہ نکال کر دینا ۔ مال سپرد کرنا ۔ بلا سود یا بن گردی روپیہ دینا ۔

کلیجا کاڑھ لینا (ہ) فعل متعدی (ہندو عو) ۔ (۱) ڈاین کی طرح جگر کھا جانا ۔ (۲) کسی کو موہ لینا ۔ فریفتہ کر لینا ۔ دل چھین لینا (۳) چیز کی یا بیچ کی عمدہ عمدہ چیز نکال لینا (۴) کسی کی جمع پر ہاتھ مارنا ۔ دوسرے کا مال مارنا ۔

کلیجا کاڑھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) ۔ (۱) دل نکالنا ۔ ڈاین کی طرح جادو کے زور سے دل پر صدمہ پہنچانا (۲) کسی کا مال مارنا ۔ کسی کی دولت پر ہاتھ مارنا ۔

کلے

کلیجا کانپنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) خوف سے دل دھڑکنا ۔ دل کا لرزاں اور تپاں ہونا ۔ خوف چھانا (۲) سردی لگنا ۔ سردی سے دل کپکپانا ۔ کپکپی چھوٹنا ۔

کلیجا کٹنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) ہیرے کی کنی یا کسی اور زہریلی چیز کے کھا جانے سے دل خواہ جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا (۲) خونی دست آنا ۔ اسہال آنا (۳) دل اُلٹنا ۔ دل پر چوٹ لگنا ۔ دل کڑھنا جیسے "اُس کا صدمہ دیکھ کر کس کا کلیجا نہیں کٹتا" (۴) ناگوار گزرنا ۔ برا لگنا جیسے "ایسے بدکو تو ایک روپیہ دیتے ہوئے بھی کلیجا کٹتا ہے" (۵) دل پر نہایت صدمہ گزرنا ۔ دل خون ہونا ۔ صدمہ سے جگر کا ٹکڑے ٹکڑے اور پاش پاش ہونا ۔ حادثہ گزرنا ۔ اولاد گزرنا ۔ جیسے (غالب) "ہائے ایک کا تو کلیجا کٹ گیا ہے اور لوگ کہتے ہیں صبر کر" (۶) بے جا روپیہ صرف ہونا ۔ بہت روپیہ خرچ ہونا (۷) حسد ہونا ۔ رشک ہونا ۔ دیر کھلے دل ہلنا (یہ معنی صرف فیلن صاحب نے دیئے ہیں سننے میں نہیں آئے) ۔

کلیجا کُھرچنا (ہ) فعل لازم ۔ بھوک کے سبب دل پر خشکی معلوم ہونا ۔ خوب بھوک لگنا ۔ اشتہائے صادق معلوم دینا ۔ کُھدیا لگنا ۔ جیسے "تیسرے پہر کو بھوک کے مارے کلیجا کھرچتا ہے (رنگھڑ سہیلی)" ۔

کلیجا کھلانا (ہ) فعل متعدی ۔ کمال خاطر و مدارات کرنا ۔ کیسی ہی عزیز چیز ہو اُس کے کھلانے سے دریغ نہ کرنا ۔ مال کھلانا ۔ دولت کھلانا ۔ جان تک نکال کر حوالے کر دینا ؎
شاد ہو ہو کے کھلاتا ہوں کلیجا اپنا ۔ غم بھی کیا یاد کرے گا کہ مدارات نہ کی (نامعلوم)

کلیجا گودنا (ہ) فعل متعدی (عو) ۔ دیکھو (کلیجا بیندھنا یا چھیدنا) دل کو کوچے لگانا ۔ کلیجا کوچنا ۔ طعنے مہنے دینا ۔

کلیجا مسوس کر رہ جانا (ہ) فعل لازم ۔ دیکھو (دل تھام کر رہ جانا ۔ دل پکڑ کر رہ جانا) دل مار کر رہ جانا ۔ صدمہ کو ضبط کر کے چُپ رہ جانا ۔ جیسے "جب کچھ نہیں بن پڑتا تو کلیجا مسوس مسوس کر رہ جاتی ہوں" ۔

کلیجا ملنا (ہ) فعل متعدی ۔ دل مسوسنا ۔ دل کو صدمہ پہنچانا ۔ دل و جگر مروڑنا ۔ دل دکھانا ؎
رنج فرقت کو پہنچتی نہیں ایذا کوئی ۔ دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی (امان علی سحر)

کلیجا مُنہ تک آنا (ہ) فعل لازم ۔ دیکھو (کلیجا منہ کو آنا) ؎
مرے بے تلبے فریاد کے جب زور کرتے ہیں ۔ کلیجا منہ تک آ جاتا ہے ناقوس برہمن کا (نسیم دہلوی)

کلیجا مُنہ کو آنا (ہ) فعل لازم ۔ جی اُکتانا ۔ دم گھبرانا ۔ دم الٹنا ۔ طبیعت کا کھلانا دم گھٹنا ۔ دم بولانا ۔ نہایت جی گھبرانا جیسے "خالی بیٹھے جی گھبراتا اور کلیجا منہ کو آتا ہے"

کلے

یاں بھی گھٹ گھٹ کے دم آتا ہے کلیجا منہ کو　　گھر میں کیا ہے مجھے وحشت جو بیاباں میں نہیں (صابر)

پڑا تھا اس خرابی سے دل اک ظالم کے کوچے میں
کہ اس کی دیکھ کر حالت کلیجا منہ کو آتا تھا (جرأت)

فغاں کیا دم بھی لینا بار ہے دل اُڑا جاتا ہے　　کہوں کیا درد پنہاں کو کلیجا منہ کو آتا ہے (متین)

اگر کچھ منہ سے بولوں ہو عیاں الفت کا جاتا ہے　　اگر چپکا ہی بیٹھا ہوں کلیجا منہ کو آتا ہے (نصیر)

(۲) جی نکلا پڑنا۔ دم فنا ہوا جانا ؎

کسی کو نہیں ہوتا قلق ہجر ہے مجھ کو　　کس وقت مرا منہ کو کلیجا نہیں آتا (ذوق)

مرا دل رنج و غم سے جس وقت گھبراتا　　تو یا حوال ہوتا ہے کلیجا منہ کو ہے آتا
نہیں ہرگز سمجھتا کوئی گو ہے لاکھ سمجھاتا　　ناجیب میں یکتا ہوں تو بات ہے ٹھہراتا
خدا دارم چہ غم دارم خدا دارم چہ غم دارم　　([illegible])

فرقتِ یار میں بے تابیِ دل کیا کہئے　　کب کلیجا نہیں منہ کو دمِ فریاد آیا (آتش)

(۳) خفقان ہونا۔ سودا اُچھلنا۔ خون ہونا۔ وحشت ہونا ؎

کلیجا آتا ہے منہ کو اب اُس کے دیکھے سے　　نہ پوچھ رند کا احوال اُس میں حال نہیں (رند)

(۴) بے تاب ہونا۔ بے قرار ہونا۔ تلملانا۔ ناگوار گزرنا۔ قلق گزرنا ؎

الٰہی خیر ناصح پیٹ پکڑے آگے ہے دوڑا　　کوئی دل لے نہ دست اُس کا کلیجا منہ کو آتا ہے (سوز)

کلیجا نکال کر یا نکال کے لے جانا (ہ) فعل مُتعدی :- کسی کی دولت چُرا کے لے جانا۔ مال مار کر چلا جانا ۔

کلیجا نکال لینا (ہ) فعل مُتعدی :- دیکھو (کلیجا کاڑھ لینا) ۔

کلیجا نکالنا (ہ) فعل مُتعدی :- دیکھو (کلیجا کاڑھنا) ۔

کلیجا نکل جانا (ہ) فعل لازم :- دم فنا ہو جانا۔ دم نکل جانا۔ جان نکل جانا ؎

دوڑو خدا کے واسطے دیکھو تو کیا ہوا　　کہتا ہے کوئی ہائے کلیجا نکل گیا (نسیم دہلوی)

کلیجی (ہ) اسم مؤنث :- تمام جگر دل پھیپھڑا تلی وغیرہ جو گلے کے نرخرہ سے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اگرچہ کلیجا کی تانیث ہے مگر اس کا اطلاق صرف حیوانات کے جگر پر ہوتا ہے جیسے بکری کی کلیجی۔ بھیڑ کی کلیجی۔ ہرن کی کلیجی وغیرہ۔ جگر بند۔ سواد البطن ۔

کلیجی پیپڑا (ہ) اسم مذکر :- (عو) ایک قسم کی پھبتی ہے جو بے میل سیاہی اور سُرخی پر کہی جاتی ہے جیسے اچھی ذرا دیکھنا! گُل انار دوپٹہ اور سرمئی پیجامہ جیسے کلیجی پیپڑا (چتر بھنیلی) ۔

کلیجے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کلیجا کی جمع (۲) حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں ۔

کلے

کلیجے پر چوٹ یا گھونسا لگنا (ہ) فعل لازم :- اندرونی صدمہ پہنچنا۔ دل پر صدمہ گزرنا۔ دل میں درد پیدا ہونا ۔

کلیجے پر چھری سی چل جانا (ہ) فعل لازم :- دل پر تیر سا لگنا۔ دل پر صدمہ سا گزر جانا ؎

یاد آگئی جو جنبشِ ابروئے یار رند　　بے ساختہ چھری سی کلیجے پہ چل گئی (رند)

کلیجے پر سانپ پھرنا یا لوٹنا (ہ) فعل لازم :- دل پر نہایت افسوس گزرنا۔ نہایت ملال آنا۔ رشک گزرنا۔ حسد گزرنا۔ رنج و صدمہ گزرنا ۔

کلیجے پر گھونسا سا لگنا (ہ) فعل لازم :- دل پر نہایت صدمہ گزرنا۔ دل پر چوٹ لگنا ؎

کہہ کے غصے میں پھر آیا اور بھی جلتے ہوئے　　ایک گھونسا سا کلیجے پر لگا جاتے ہو تم (جرأت)

کلیجے پر ہاتھ دھر کے دیکھنا (ہ) فعل مُتعدی :- اپنے دل کا سا حال دوسرے کے دل کا جاننا ۔

کلیجے پر ہاتھ دھرنا (ہ) فعل مُتعدی :- (۱) کسی کے دل کو تسلی دینا۔ (۲) اپنے دل کو دیکھنا۔ اپنے دل کا سا حال دوسرے کا جاننا۔ اپنے کو نفس سے کام لینا ۔

کلیجے پر ہاتھ دھرے پھرنا (ہ) فعل لازم :- بے تاب اور مضطرب پھرنا۔ دل پکڑے پھرنا۔ پیٹ پکڑے پھرنا ؎

ہو کے آزردہ جو وہ ہم سے پرے پھرتے ہیں　　ہاتھ ہم اپنے کلیجے پہ دھرے پھرتے ہیں (لا اعلم)

کلیجے سے دھواں اُٹھنا (ہ) فعل لازم :- نہایت سوختگی اور برافروختگی ہونا۔ کمال دل جلنا۔ دل سے دھواں نکلنا۔ دل سے بھاپ اُٹھنا ؎

لگائی آگ کس نے میرے گھر کو　　دھواں سا کچھ تو اُٹھتا ہے جگر سے (جرأت)

کلیجے سے لگا کے رکھنا (ہ) فعل متعدی (عو) :- نہایت عزیز کر کے رکھنا (۱) جان کے برابر رکھنا۔ جان سے زیادہ رکھنا۔ دم بھر جدا نہ ہونے دینا (۲) چھپا کے رکھنا۔ کمال احتیاط اور حفاظت سے رکھنا ۔

کلیجے سے لگا لینا (ہ) فعل مُتعدی (عو) :- چھاتی سے فرطِ محبت کے باعث چمٹا لینا۔ گلے سے لگا لینا۔ نہایت پیار کرنا۔ مامتا کے مارے خوب بھینچ بھینچ کر ملنا ۔

کلیجے سے لگائے رہنا (ہ) فعل لازم :- چھاتی سے لگائے رہنا۔ دم کے ساتھ رکھنا۔ اپنے سے جدا نہ ہونے دینا جیسے "واری تم کیوں گھبراتی ہو جب تک میرے دم میں دم ہے تمہیں کلیجے سے لگائے رہوں گی" ۔

کلیجے کا ٹکڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) لخت جگر۔ کلیجے کی کور۔ نور چشم۔ قرۃ العین۔ نہایت پیارا۔ نہایت عزیز (۲) پارۂ دل۔ لخت دل۔

کلیجے کھائی (ہ) اسم مؤنث (عو):- ڈاین۔ وہ جادوگرنی جو بچوں کے جگر کو نظر کے وسیلے سے کھا جاتی ہے ہندؤں میں کلیجے والی بھی کہتے ہیں۔

کلیجے کی کور (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (کلیجے کا ٹکڑا)۔

کلیجے میں آگ لگنا (ہ) فعل لازم:- (۱) دل یا جگر یا سینہ میں کسی تیز چیز کے کھا جانے سے سوزش پیدا ہونا (۲) نہایت پیاس و تشنگی ہونا۔

کلیجے میں ٹھنڈک پڑنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (کلیجا ٹھنڈا ہونا)۔

کلیجے میں چٹکیاں لینا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (کلیجا توڑنا) دل جلانا۔ طعنے مہنے کی باتوں سے دل کو صدمہ پہنچانا۔

کلیجے میں ڈال رکھنا (ہ) فعل متعدی:- فرط محبت کے باعث یا ممتا کے مارے دل کے اندر رکھ لینا (مبالغۂ محبت) جیسے "جی چاہتا ہے کہ اسے تو کلیجے میں ڈال رکھوں"۔

کلیجے میں ہاتھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دل میں جگہ کرنا۔ دل میں گھر کرنا۔ دل میں بیٹھنا۔ مقرب اور عزیز ہونا ؎

حنا سے یار کا پنجہ نہیں ہے گل کے رنگ   ہمارے اُس نے کلیجے میں ہاتھ ڈالا ہے (میر)

(۲) کلیجا نکال لینا۔ کسی عزیز چیز کو لے لینا۔ دولت پر ہاتھ مارنا۔ کچھ چھین لینا۔ (۳) دل دکھانا۔ تکلیف دینا جیسے کسی کے کلیجے میں ہاتھ ڈال کر روپیہ لیا تو کیا لیا۔

کلیجے والی (ہ) اسم مؤنث:- (ہندو عو) دیکھو (کلیجے کھائی)۔

کُلیچہ (ف) اسم مذکر:- دیکھو (کُلچہ)۔

کِلید (ف) اسم مؤنث:- کُنجی۔ مفتاح۔ چابی۔ تالی ؎

دہان یار کے مضموں جو سمجھے گیا ہم سے   زباں کلید ہے قفل در معانی کی (اسیر)

کلیس (ہ) اسم مذکر (ہندو):- (۱) کلیش۔ دُکھ۔ درد۔ پیڑا۔ تکلیف۔ کشٹ۔ سختی۔ رنج والم۔ بپتا۔ مصیبت (۲) جھگڑا۔ فساد۔ لڑائی۔ دنگا۔ راڑ۔ ٹنٹا۔ جیسے "وہ عورت تو روز کلیس رکھتی ہے"۔

کِلیسا (یونانی) اسم مذکر:- معبد ترسایاں۔ قوم ترسا کا مندر۔ گرجا ؎

بیک حرم ہم ہیں نہ ناقوس کلیسا   پھر شیخ و برہمن میں ہے کیوں غلغلہ اپنا (مومن)

کلیسائی (یونانی) صفت:- منسوب بہ کلیسا۔

کلیپیا (یونانی) اسم مذکر:- عیسائیوں کی ایک جماعت جو بُت پرست خیال کی جاتی اور وہ حضرت مریم کا بُت پوجتی ہے۔

کُلیل (ہ) اسم مؤنث:- (۱) گھوڑے کا خوشی میں آکر دائیں بائیں جانب اُچھلنا کودنا (۲) (۱)۔ اردو والے کریز کی جگہ بھی اس لفظ کو بول دیتے ہیں چنانچہ کُلیل میں غلیل لگنا محاورہ ہو گیا ہے۔

کُلیل میں غلیل لگنا (۱) فعل لازم:- رنگ میں بھنگ ہونا۔ خوشی میں دفعتہً رنج ہو جانا۔ دیکھو (کریز میں غُلّہ لگنا)۔

کَلیم (ع) اسم مذکر:- (۱) بات کرنے والا۔ ہم سخن (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب جو خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے (۳) ایک مشہور فارسی گو شاعر کا تخلص۔

کلیمُ اللہ (ع) اسم مذکر:- خدا سے کلام کرنے والا۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کا لقب۔

کُلین (س) صفت (ہندو):- (۱) کُلوان۔ کُلونت۔ عالی خاندان۔ اچھے گھرانے کا۔ اشراف۔ جنٹلمین (بنگالی برہمنوں کا ایک فرقہ جو اور برہمنوں پر فوق رکھتا ہے اور اُس کو دیگر فرقے کے برہمن اپنی بیٹی دینا فخر سمجھتے ہیں) (۲) ہ:- کمینہ۔ رذیل۔ سفلہ۔ یہ معنی مجازاً ہیں جو ممالک مغربی کی طرف بولے جاتے ہیں۔

کَلیو یا کَلیوا (ہ) اسم مذکر (ہندو):- (۱) باسی کھانا۔ شبینہ (۲) ناشتہ۔ وہ رات کا بچا ہوا کھانا جو صبح کو ناشتے کی بجائے کھایا جائے۔

کُم (ع) ضمیر جمع مذکر مخاطب:- شما۔ تم۔ آپ جیسے سلام علیکم آپ پر سلامتی ہو۔ دام عنایتکم۔ آپ کی ہمیشہ عنایت رہے۔

کَم (ف) صفت (۱) اندک۔ بیشی کا نقیض۔ قلیل۔ ٹک۔ تھوڑی دیر۔ ذرا سا۔ تھوڑا ؎

گو نہ سمجھوں اُس کی باتیں گو نہ پاؤں اُس کا بھید   پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا (غالب)

اے مصحفی آئے تھے احباب سو تو کرجو   اس محفل ہستی میں افسوس کہ کم بیٹھے (مصحفی)

(۲) نہیں۔ نہ۔ نفی مطلق کے واسطے۔ بے۔ معدوم جیسے وہ کم ایسا کام کرتا ہے یعنی نہیں کرتا (۳) بد۔ بُرا۔ منحوس۔ جیسے کم طالع۔ کم نصیب کم بخت وغیرہ (۴) اعلیٰ کا نقیض۔ ادنیٰ۔ چھوٹا۔ گھٹیا جیسے کم رتبہ۔

کم اختلاطی (ا) اسم مؤنث:- ناملنساری۔

کم اصل (ا) صفت:- (۱) بداصل۔ نیچ۔ رذالہ۔ سفلہ۔ کمینہ۔ پاجی (۲) ذلیل۔ خوار۔ نالائق۔

کم بخت (ف) صفت:- (۱) ابھاگا۔ ابھاگی۔ بدقسمت۔ بدنصیب۔ نگوں طالع۔ (۲) کلمۂ تنفر و تحقیر:- نگوڑا۔ شامت کا مارا۔ خانہ خراب۔ شامت زدہ ؎

دل کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوتا　　کمبخت کلیجا بھی تو شامل نہیں ہوتا (داغ)

(۳) تکیہ کلام۔ حُسنِ کلام ؎

وعدہ کرنے کو وہ تیار ہے بیٹھا دل ہے　　میں نے کمبخت یہ جانا مجھے وہ چھیڑتے ہیں (داغ)

کم بختی (۱) اسم مؤنث:۔ (۱) بدنصیبی۔ بدقسمتی۔ بدطالعی۔ نگوں بختی (۲) شامت۔ بدشگونی۔ بدفالی (۳) مصیبت۔ بپتا۔ آفت۔ بلا۔ بُرے دن۔ کھوٹے دن۔

کم بختی آنا (۱) فعل لازم:۔ شامت آنا۔ بُرے دن آنا۔ بلا کا سامنا ہونا۔ آفت نازل ہونا۔ مصیبت پڑنا۔

کم بختی کا مارا (۱) صفت:۔ شامت زدہ۔ مصیبت زدہ۔ آفت کا مارا۔ دکھیا۔ بدنصیب۔

کم بختی کے دن (۱) اسم مذکر:۔ ایامِ نحوست۔ زمانۂ مصیبت۔ کڑوے کسیلے دن۔ بُرے دن۔ بُرا وقت۔

کم بختی نے تو نہیں گھیرا۔ کم بختی تو نہیں آئی (۱) محاورہ:۔ کیا شامت آئی ہے۔ کھوٹے دن تو نہیں آئے۔ پٹنے کو تو جی نہیں چاہا۔

کم پا (ف) صفت:۔ دیرپا کا نقیض۔ بودا۔ کم زور۔ ناپائدار۔ ناپائندہ۔

کم تر (ف) صفت (۱) بہت کم۔ بہت تھوڑا (۲) نہایت ادنیٰ۔

کم توجہی (فصیح) اسم مؤنث:۔ بے پروائی۔ کم نگاہی۔ کچھ خیال نہ کرنا۔ غفلت۔

کم تولا (۱) اسم مذکر:۔ کم تولنے والا۔ ڈنڈی مارنے والا۔

کم حوصلگی (ف + ع + ف) اسم مؤنث:۔ تنگ ظرفی۔ تھڑدلی۔ اوچھا پن۔

کم حوصلہ (ف + ع) صفت:۔ کم ظرف۔ تنگ ظرف۔ اوچھا۔ تھڑدلا۔ کم دلا۔

کم حیثیت (ف + ع) صفت:۔ (۱) ٹٹ پونجیا۔ کم بضاعت۔ کم سرمایہ۔ تھوڑی سی کائنات والا (۲) کمینہ۔ نیچ۔ سفلہ۔ ذلیل۔ ناچیز (۳) اوچھا۔ کم دلا۔ بے حوصلہ۔ تھڑدلا۔ کم ظرف۔

کم خرچ (۱) صفت:۔ (۱) کفایت شعار۔ کفایتی۔ جزرس۔ (۲) بخیل۔ کنجوس۔ تنگدل۔

کم خرچ بالانشین (ف) کہاوت:۔ وہ عمدہ چیز جو قیمت میں کم اور نمائش میں زیادہ ہو۔ تھوڑے داموں میں بڑا کام نکالنے والی چیز ؎

کئے ضبط اشک آہ پہنچی فلک پر　　مرا عشق کم خرچ بالانشیں ہے (ذوق)

کم خوراک (ف) صفت:۔ کم کھانے والا۔ تھوڑا کھانے والا۔ تھوڑی بھوک کا۔

کم دلا (۱) صفت:۔ (۱) تھڑدلا۔ بزدلا۔ ڈرپوک (۲) کنجوس۔ کم حوصلہ۔

کم ذات (۱) صفت:۔ رذالہ۔ رذیل۔ کمینہ۔ نیچ ذات۔ قوم کا ہیٹا۔

کم رَو (ف) صفت:۔ چلنے میں سُست۔ سُست رفتار۔ جو چل نہ سکے ؎

کم رو ہے اس قدر کہ اگر اس کے نعل کا　　لوہا گلا کے تیغ بنا دے کبھو لہار

ہے دل کو یہ یقیں کہ وہ تیغ روزِ جنگ　　رستم کے ہاتھ سے نہ چلے وقتِ کارزار ([illegible])

کم رُو (ف) صفت:۔ کریہ منظر۔ بدصورت۔ وجیہ کا نقیض۔ وہ شخص جو وجاہت نہ رکھتا ہو۔ بے حیثیت۔ بدہیئت۔ حقیر۔ ذلیل۔ کمینہ۔ ارذل۔

کم زور (ف) صفت:۔ (۱) نربل۔ دُربل۔ ناتواں۔ ضعیف القویٰ۔ نقیہ۔ ناطاقت (۲) ضعیف الاثر۔ ضعیف التاثیر۔ ہلکا۔ مدھم۔ غیر موثر۔ بودا۔

کم زور کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) زور گھٹانا۔ طاقت توڑنا (۲) ناتواں کرنا۔ ضعیف و نقیہ بنانا۔

کم زوری (ف) اسم مؤنث:۔ ضعف۔ ناتوانی۔ ناطاقتی۔ نقاہت۔ دُربلتا۔

کم سال (۱) صفت:۔ خردسال۔ کم سن۔ نوعمر۔ صغر سن۔ بچہ۔ طفل۔ یانا۔

کم سخن (۱) صفت:۔ بہت کم بولنے والا اور کم بات کرنے والا۔ کم گو۔ ان بولا۔ رزمُونہا۔ مُونہا۔ بے زبان۔ چپ۔ سیدھا۔

کم سخنی (۱) اسم مؤنث:۔ کم گوئی۔ تھوڑا بولنا۔ کم بات کرنا ؎

خوبان یوں تو ہیں اس عالمِ تصویر میں سب　　اک مگر ناز ہے یہ کم سخنی خوب نہیں (ذوق)

کم سن (ف + ع) صفت:۔ چھوٹی عمر کا۔ یانا۔

کم سُننا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) نہ سُننا۔ توجہ نہ کرنا۔ خیال میں نہ لانا۔ دھیان نہ دینا۔ جیسے ایسی کم سُنتے ہیں (۲) اونچا سُننا۔ کسی قدر بہرا ہونا۔ پکار کے سُننا۔

کم سنی (۱) اسم مؤنث:۔ خردسالی۔ طفولیت۔ بچپن۔

کم سے کم (۱) تابع فعل:۔ زیادہ سے زیادہ کا نقیض۔ اقل درجہ۔ تھوڑے سے تھوڑا۔ بہت ہی کم۔

کم شہوت (۱) صفت:۔ کمر کا ڈھیلا۔ سُست۔ نامرد۔

کم طالعی (۱) اسم مؤنث:۔ کم نصیبی۔ بدنصیبی۔

کم ظرف (ف + ع) صفت:۔ (۱) عالی ظرف کا نقیض۔ کم حوصلہ۔ اوچھا۔ تھڑدلا۔ وہ شخص جسے کسی بات کی سمائی نہ ہو یا اپنے احسان کو جتلاتا پھرے۔ ناتحمل۔ نابردبار ؎

ساقیا ظرف سے کم ظرف پیا کرتے ہیں　　گر یقیں تجھ کو نہیں ہے تو لگا دے بوتل (لا اعلم)

روتا ہوں تو ہنستے ہیں وہ کم ظرف سمجھ کر　　کرتے ہیں خجل مجھ کو مرے دیدۂ تر آوہ (؎)

کم ظرف ہیں جو مست خرابات دہر میں　　ساقی خم شراب بھی پیمانہ ہوگیا (ناسخ)

ایک ساغر میں ہوش اُڑ گئے واہ　　کتنے کم ظرف ہو معاذ اللہ (شوق)

(۲) کمینہ۔ سفلہ۔ ارذل۔ ادنیٰ۔ حقیر۔ پاجی ؎

اپنے پہلو میں جگہ دی آپ نے کم ظرف کو جانے　　نہ رہی خدمت عالی میں ہم حرف کو جانے (ظفر)

وہ تنگ ظرف ہیں جو اک ساغر میں بہکتے ہیں ۔ نہیں قطرہ بھی یاں ہنگام نوشانوش میں دریا (آتش)

کم ظرفی (ا) اسم مؤنث :- (۱) کم حوصلگی ۔ اوچھاپن ۔ سُبک سری ۔ ناتحملی ۔ عدم بردباری ۔ سمائی کا نہ ہونا ؎

عقل کیا سبب کم ظرفی ہے بزم میں حباب ۔ یہ تو اپنا سبب بھی کرکے پشیماں ہو گیا (ذوق)

ہوئے ساقی سے خجل وہ رسے کم ظرف ملال ۔ بوسۂ لب کی طلب پہلے ہی پیمانے پر (ذکی)

(۲) کمینگی ۔ سفلگی ۔ رذالت ۔ کمینہ پن ؎

رندان بلاکش کی کم ظرفیاں تو دیکھو ۔ ساقی کے چھینک مارا جام شراب منہ پر (نصیر)

کم عقل (ف ۔ ع) صفت :- بے عقل ۔ بے وقوف ۔ کم فہم ۔ کم سمجھ ۔ نادان ؎

کم عقلی (ا) اسم مؤنث :- بے عقلی ۔ نادانی ۔ کم فہمی ۔ ناسمجھی ؎

کم عمر (ا) صفت :- دیکھو (کم سن) ؎

کم فرصتی (ف ۔ ع) اسم مؤنث :- (۱) قابو نہ ملنا ۔ موقع نہ ملنا ۔ (خلاف فراغت ملی) (۲) کام سے چھوٹ جانا ۔ عدم مہلت ۔ عدم فرصت ؎

نوبت نہ آئی یار کو کم فرصتی سے آج ۔ گذرا نہ یار سر مزار کم فرصتی سے آج (ناسخ)

کم فہم (ف ۔ ع) صفت :- نادان ۔ ناسمجھ ؎

کم فہمی (ا) اسم مؤنث :- نادانی ۔ ناسمجھی ؎

کم قسمتی (ا) اسم مؤنث :- کم نصیبی ؎

کم قسمتی اپنی کے سوا اور تو ہم کو ۔ کھلتا نہیں اُن کا سبب کم نگہی کچھ (ظفر)

کم قیمت (ا) صفت :- سستا ۔ ارزاں ۔ مندا ۔ مول میں کم ۔ نرخ میں کم ؎

کم کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) گھٹانا ۔ مخفف کرنا (۲) وضع کرنا ۔ منہا کرنا ۔ کاٹنا (۳) دھیما کرنا ۔ سست کرنا ۔ چال کم کرنا (۴) اختصار کرنا ۔ مختصر بنانا ؎

کم کم (ا) تابع فعل :- (۱) تھوڑا تھوڑا ۔ اندک اندک ۔ قطرہ قطرہ ۔ گاہے گاہے ۔ کبھی کبھی ۔ کبھی کبھار جیسے ؎

مہتر اپنی نہ رکھ غبار اتنا ۔ کم کم آنا ترا قیامت ہے (جرأت)

(۲) ف :- آہستہ آہستہ ۔ رفتہ رفتہ ۔ دھیرے دھیرے ۔ بتدریج ؎

کم گو (ف) صفت :- دیکھو (کم سخن) ؎

کم گوئی (ف) اسم مؤنث :- کم سخنی ۔ خاموشی ۔ چُپ ۔ چپکے رہنا ؎

کم محنت (ا) صفت :- کام چور ۔ محنت و مشقت سے بھاگنے والا ۔ زحمت کش کا نقیض ۔ سست ؎

کم نصیب (ا) صفت :- دیکھو (کم بخت نمبر ۱) ؎

کم نصیبی (ا) اسم مؤنث :- بدقسمتی ۔ نگون طالعی ؎

کم نگاہی (ف) اسم مؤنث :- عدم توجہی ۔ بے التفاتی ۔ بے پروائی ۔ کم نظری ؎

اُٹھوں گا خاک سے میں کشتہ کم نگاہی کا ۔ داغ کس کو ہے محشر کی دادخواہی کا (میر)

بھرا ہو چشم بتاں میں نہ کیوں عتاب کہ ہے ۔ تمام عمر کرے شکوہ کم نگاہی کا (ظفر)

کم و بیش (ف) تابع فعل :- تھوڑا بہت ۔ تقریباً ۔ قریب قریب ۔ لگ بھگ ؎

کم ہمت (ف ۔ ع) صفت :- پست ہمت ۔ کم حوصلہ ۔ بزدل ۔ ڈرپوک ۔ کام چور ۔ جی چھوڑ ؎

کم ہمتی (ا) اسم مؤنث :- کم حوصلگی ۔ پست ہمتی ۔ بزدلی ۔ کام چوری ۔ عدم جرأت ؎

نے تو گیا پیام تحمل پیام بر ۔ پہنچا نہ اُس کے کوچے میں کم ہمتی سے آج (عاشق)

کم ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) تھوڑا رہنا ۔ کسر رہنا (۲) گھٹنا ۔ وزن میں پورا نہ ہونا ۔ (۳) زوال ہونا ۔ ور گھٹنا ؎

کم یاب (ف) صفت :- (۱) نادر ۔ نایاب ۔ کم ملنے والی ۔ عنقا صفت ۔ (۲) نادر ۔ نایاب ۔ شاذ ؎

کم یابی (ا) اسم مؤنث :- نایابی ۔ نایابی ۔ نایابی ۔ ناہوت ۔ قلت ۔ ندرت ؎

کما (ع) تابع فعل :- جیسا ۔ جس قدر ؎

کما حقہ (ع) صفت :- جیسا اُس کا حق ہے ۔ جیسا ہونا چاہئے ۔ بخوبی ۔ ٹھیک ٹھیک ۔ واجبی ؎

کما ینبغی صفت :- جیسا کہ لائق ہے ۔ جیسا کہ چاہئے ۔ حسب اطمینان ۔ بخوبی ؎

کُماچ (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی ناہموار روٹی ۔ وہ روٹی جو کہیں سے پتلی اور کہیں سے موٹی ہو ۔ مجازاً بھدی ۔ چوڑی چکلی ۔ موٹی اور گول چیز جیسے "جو کماچ سا منہ تھا اب وہ سیب سا نکل آیا" ؎

کماچ دار (ا) صفت :- سطبر ۔ گٹھا ہوا ۔ غفص ۔ ٹھوک کر بنا ہوا ۔ صفت جیسے "لیجئے رنگین سنگین ڈلا سا کماچ دار مسالہ سخت ہیں جیسے کیلے کا گابھا" (شگفتہ بیلی)

کُمار (س) اسم مذکر :- (۱) کنور ۔ دلارا ۔ کشوری ۔ بالک ۔ کوارا ۔ بن بیاہا (۲) شہزادہ ۔ ملک زادہ ۔ راج دُلار ۔ راجہ کا بیٹا جیسے "راج کُمار" (۳) پُتر ۔ بیٹا ۔ پسر ۔ فرزند جیسے "نند کمار" "سنت کمار" ؎

کُماری (ہ) اسم مؤنث :- (کمار کی تانیث) ؎

کمال (ع) اسم مذکر :- از (کمل بمعنی سب) (۱) پوراپن ۔ کمالیت ۔ زوال کا

شعر

نتیجۂ طبع سلطانی و قریحۂ خاقانی اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

عجب یہ کرتے ہیں تصویرین کمال کمال
(اعجاز) (نہایت)

مُصوّرون کے ہیں اُستاد لالہ دین دیال
(راجہ)

Translation by SHAMSUL ULMA SYED ALI BILGRAMI, B. A., L. L. B.

In art of picture making skilled surpassing all,
A master e'en of masters is Lalla Deen Deyal.

نوٹ ٭ جس طرح اعلیٰ حضرت والاشوکت نظام دکن نے راجہ دین دیال صاحب کے حق میں شکارگاہ کے مقام پر یہ برجستہ شعر فرمایا اسی طرح ایک مرتبہ ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے ایک موقع پر سکھدیو پہلوان کی نسبت ارشاد فرمایا تھا جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایام غدر سے چند روز پیشتر ریاست الور کا مشہور پہلوان سکھدیو نامی دہلی آیا اور بادشاہ کے حضور میں عرضی گزرانی کہ حضور تمام شہر میں منادی کرادیں کہ جس پہلوان کو دعویٰ کشتی ہو وہ کل جھروکوں کے نیچے آجائے ورنہ اب میں لنگوٹ کھول ڈالوں گا یعنی ہمیشہ کے لیے کشتی سے عہد کرلوں گا۔ چنانچہ دوسرے روز عین ریتی میں جھروکوں کے نیچے دہلی کی تمام خلقت اور بڑے بڑے نامی پہلوان جمع ہوئے اور ایک بڑا بھاری میلا لگ گیا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی کہ سکھدیو سے کشتی لڑے۔ آخر کار سکھدیو نے بھاری بھاری مگدر ہلا کر طرح طرح سے ڈنڈپیل کر ڈھیکلیاں کھا کھا کر اپنا زور دکھایا اور بادشاہ کے روبرو لنگوٹا رکھ کر آئندہ کشتی کرنے۔ پکڑ لڑنے سے ہاتھ اُٹھایا بادشاہ سلامت نے اُس کی خداداد طاقت اور دعوے کے ثبوت میں فی البدیہہ یہ شعر فرمایا۔ اور ایک چاندی کی تختی میں کھدوا کر اُس کے گلے میں ڈلوادیا شعر

صورتِ رستم سیرتِ گیو ٭ یکتا گُرد مہا سُکھدیو

(۲) [illegible] کمال [illegible] (۳) نہایت عیاری [illegible] کمال [illegible] بات میں غالب آنا [illegible] ۔

کمال کو پہنچنا (۱) فعل لازم :- (۱) کسی بات میں کمال حاصل کرنا (۲) انتہا کو پہنچنا ۔ پورا ہونا ۔ اتمام ہونا ۔ ختم ہونا ۔

کمالا (۱) اسم مذکر :- پہلوانوں کی جنگ زرگری ، صلح کے ساتھ کشتی کرنا ، نقلی کشتی ۔ اپنا اپنا کمال اور کرتب دکھانے کی کشتی جو ہار جیت یا چت پٹ سے متعلق نہ ہو ۔ (جس طرح پتنگ باز کنکوا اڑانے میں بطور جارہ کھیلتے اور کاٹنے سے کچھ غرض نہیں رکھتے ہیں اسی طرح کمالے میں پہلوان اپنے اپنے داؤں کرتب ، کمال دکھاتے اور چت پٹ یا ہار جیت کرنے سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں) ۔

کمالا کرنا (۱) فعل متعدی :- پہلوانوں کا آپس میں جنگ زرگری کرنا ، اپنے اپنے داؤں بطور صلح دکھانا ۔

کمالات (ع) اسم مذکر ، جمع کمال ۔

کما کھانا (ہ) فعل متعدی :- محنت و مزدوری سے پیٹ پالنا ۔ روزی حاصل کرنا ۔

کما لینا (۱) فعل متعدی :- (۱) دباغت کر لینا ، چمڑے کو خوب مل دل کر ملائم اور درست کر لینا (۲) نوکری یا تجارت کے وسیلہ سے روپیہ پیدا کر لینا (۳) نجاست صاف کر دینا (۴) کمزور کر دینا ۔ چر لینا ۔ نچوڑ لینا ۔ ست نکال لینا جیسے بیماری نے کما لیا ۔

کمان (و) انگلش (Command) کمانڈ کا بگڑا ہوا) :- (۱) آگیا ، حکم ۔ ارشاد ۔ فرمان ۔ امر ۔ اذعان ۔ اذن (۲) حکومت ۔ سرکردگی ۔ سرداری ۔ اختیار ۔ افسری جیسے زیر کمان یعنی زیر حکم یا بسرکردگی ۔

کمان افسر (۱) اسم مذکر :- (لشکری) کمانیر ۔ کمانڈر ۔ فوج کا سردار ۔ فوج کی کمان بولنے والا ۔ سالار لشکر ۔ سیناپتی ۔ میر بخشی ۔

کمان بولنا (۱) فعل متعدی ، (لشکری) نوکری بولنا ۔ نوکری بتانا ۔ ڈیوٹی بتانا ۔ جنگی خدمت کا حکم دینا ۔ لڑائی پر جانے کا حکم دینا ۔

کمان بولی جانا (۱) فعل لازم :- نوکری بھگتنا ۔ ڈیوٹی بتائی جانا ۔ نوکری بولی جانا ۔ جنگی خدمت پر جانے کا حکم ملنا ۔ جنگی نوکری پر جانا ۔ لڑائی پر جانے کا حکم ملنا ۔

کمان پر جانا (۱) فعل لازم :- جنگی خدمت پر جانا ۔ جنگی نوکری پر جانا ۔ لڑائی پر جانا ۔

کمان پر ہونا (۱) فعل لازم :- ڈیوٹی پر ہونا ۔ جنگی نوکری پر ہونا ۔ جنگی خدمت پر ہونا ۔

کمان دغنا (۱) فعل لازم :- (۱) حکم ہو جانا ۔ کام مل جانا (۲) بندوق سر ہونا ۔ توپ کا فیر ہونا ۔ بندوق دغنا ۔ بندوق چلنا ۔

کمان بکنا (۱) فعل لازم :- نوکری بکنا ۔ فوج کا لڑائی کے واسطے تعین کیا جانا ۔

ہنگامہ ہے عشق سے لئے اعلمداری کا ... یعنی انکھوں کے رسالے کی کمان بکی ہے (نکہت)

کمان (ف) اسم مؤنث :- (۱) امر خمیدہ آلہ کا نام جس کے وسیلے سے تیر چلاتے ہیں ۔ قوس ۔ ونش ۔ دھنک ۔ چاپ ۔

لاکھوں ہی گوشہ گیرں کے ابرو نے خوں کئے ... ہر چند یہ کمان ہے بے تیر آپ کی (نکہت)

(۲) آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کا نام ۔ دھن راس (۳) محراب ۔ طاق ۔ دائرہ کا کوئی حصہ ۔ قطع دائرہ (۴) وہ قوسی شکل جو ساطعین کے فرامین کھینچی ہوئی ہوتی ہے اور بہ منزلہ طغرا ہوتی ہے ۔ ہلالی شکل ۔ قوس قزح ۔ کمان رستم (۵) صفت :- خمیدہ ۔ کوزہ ۔ کبڑا ۔ جھکا ہوا (۲) ؟ :- لچکدار ۔ لرزاں ۔

کمان ابرو (ف) اسم مذکر :- خمیدہ ابرو ۔ قوسی بھووں والا ۔ کمان جیسی بھووں والا معشوق ۔

کمان اتارنا (۱) فعل متعدی :- کمان تاننے کا نقیض ۔ کمان ڈھیلی کرنا ۔ کمان کا چلہ اتارنا ۔

کمان بردار (ف) اسم مذکر :- (۱) کمان اٹھا کر چلنے والا ۔ کمان سے چلنے والا ملازم ۔ کمان دار (۲) تیر انداز سپاہی ، وہ سپاہی جسے کمان کا ہتھیار دیا جائے ۔ دھنش پال ۔

کمان تاننا (۱) فعل متعدی :- کمان کھینچنا یا چڑھانا ۔ چلہ چڑھانا ۔ کمان کو چلہ کرنا ۔

کمان چڑھانا (۱) فعل متعدی :- دیکھو (کمان تاننا) ۔

کمان چڑھنا (۱) فعل لازم :- اقبال یاوری پر ہونا ۔ بات چلنا ۔ کہا سنا چلنا ۔ بول بالا ہونا ۔ رتی چمکنا ۔ زور زورا ہونا ۔ ڈنکا بجنا ۔ غلبہ ہونا ۔ جیسے آج کل ان کی کمان چڑھی ہوئی ہے ۔

کمان دار (ف) اسم مذکر :- (۱) دیکھو (کمان بردار) (۲) صفت :- محراب دار ۔ قوس نما ۔

کمان کھینچنا (۱) فعل متعدی :- کمان تاننا ۔ کمان چلانا ۔

فروتنی سے جھکنا تو سرکشی سے رکنا ... وہ بہتر ہیں جو یہ کمان کھینچتے ہیں (دبیر)

کمان گر (ف) اسم مذکر :- (۱) کمنگر ۔ کمان بنانے والا ۔ کمان ساز (۲) ہاتھ پاؤں کی بیجا شدہ ہڈیوں کو ان کی جگہ پر لانے والا ۔

کمان گری (ف) اسم مؤنث :- (۱) کمنگری ۔ کمانوں کے بنانے کا کام یا پیشہ (۲) :- ہڈیوں کے جوڑنے یا باندھنے کا ہنر ۔

کمان نکلنا (۱) فعل لازم :- قوس قزح کا نظر آنا ، جو مینہ کھلنے کی علامت ہے [illegible]

کمب

لوئی۔ کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا ؎

کمبل اُڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ جیل خانہ دکھانا۔ قید میں بھیجنا۔ قید کرانا۔ (چونکہ حسب قاعدۂ جیل دہاں پر ہر ایک ادنی اور اعلی کو جاتے ہی اوڑھنے اور بچھانے کے واسطے کمبل دیتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ ہو گیا ہے) ؎

کمبل پوش (۱) اسم مذکر:۔ وہ درویش جو ہمیشہ کمبل ہی اوڑھے یا پہنے ؎

کُمبھ (س) اسم مذکر:۔ (۱) گھڑا۔ مٹکا۔ ٹھلیا۔ کلس۔ کلسا (۲) ہاتھی کا سر۔ مستک (۳) جوتش میں گیارھویں راس۔ دلو۔ آسمانی گیارھویں برج کا نام۔ (۴) ہردوار کا میلا جو بارھویں برس ہوا کرتا ہے (۵) کُمبھکرن کا بیٹا (۶) ۶۴ سیر۔ ایک من چوبیس سیر (۷) ہندی نظم: کُچیں۔ عورت کی چھاتیاں ؎

کُمبھی (ہ) اسم مؤنث:۔ ہردوار کا میلا جو چھ برس کے بعد ہوا کرتا ہے ؎

کمپا (ہ) اسم مذکر:۔ لمبی چھڑ یا بانس جس کے اوپر لاسے یں تیلی بھر کر لگا دیتے اور اُس سے پرند پکڑتے ہیں ؎

کمپا مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پرند کو کمپے سے پھنسانا۔ لاسے کے ذریعہ سے جانور کو پکڑنا ؏

پکڑی انگیا کی جو چڑیا تو یہ حوریں بولیں ۔۔۔ نخل طوبیٰ پہ بوحتیا دنے کمپا مارا (منیرؔ)

نالہ جب پار گیا چرخ کے بولے یہ ملک ۔۔۔ طائر سدرہ کو صیاد نے کمپا مارا (برقؔ)

(۲) کسی کو دام فریب میں پھنسانا۔ کسی کو قابو میں لانا۔ داؤں مارنا۔ نشانہ لگانا ؎

کمپاس (انگلش Compass) اسم مؤنث:۔ محیط دائرہ ؎ حدود ؎ رقبہ ؎ ایک آلہ کا نام جو مقناطیسی سوئی کے وسیلہ سے اُفق کی سمت ظاہر کرتا ہے قطب نما۔ قبلہ نما ؎ سمت نما ؎ پرکار ؎ گُنیا۔ ایک قسم کی پیمائشی شیشے کی کل جس سے دوری اور بلندی ماپتے ہیں ؎ ایک آلہ کا نام جس سے انعکاس کے وسیلہ سے زاویہ کی پیمائش کرتے ہیں ؎

کمپاس کا دفتر (۱) اسم مذکر:۔ محکمۂ پیمائش ؎

کمپاس لگانا (۱) فعل متعدی:۔ آلۂ کمپاس کے وسیلہ سے پیمائش کرنا ؎

کمپاس والا (۱) اسم مذکر:۔ مساح۔ پیمائش کرنے والا۔ پیمائش کا صاحب ؎

کمپنی (انگلش Company) اسم مؤنث:۔ (۱) جماعت۔ ٹولی۔ سنگت۔ سبھا۔ مجلس۔ انجمن۔ سماج۔ منڈلی ؎ طائفہ۔ گروہ۔ زمرہ۔ فرقہ۔ جتھا (۲) شرکا۔ شریک۔ ساجھی (۳) سپاہیوں کی ٹولی (۴) انگلستان کے سوداگروں اور ساہوکاروں کی وہ جماعت جس نے

کمت

سنہ۱۶۰۰ء میں متفق ہو کر ملکۂ الزبتھ سے ہند کی تجارت کے واسطے یہ فرمان حاصل کیا کہ ہمارے سوا دوسری انگریزی کمپنی ہند میں تجارت نہ کر سکے۔ اور رفتہ رفتہ اس کمپنی نے یہاں کی زمینداری خرید کر اور بعض اوقات حکمت عملی سے ملک لے لے کر ہندوستان کی حکومت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی جو ۱۸۵۸ء سے بحکم ملکۂ انگلستان اُس سے واپس لی گئی کیونکہ ۱۸۵۷ء کا غدر اسی کمپنی کی غفلت کا نتیجہ خیال کیا گیا اب ہمارے زمانہ اور لغات تیار ہونے کے دنوں میں بھی ہند کی حکومت ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے قبضۂ اقتدار میں ہے۔ ہندوستان کے لوگ مدت تک کمپنی کو شخص واحد تصور کر کے بولتے چالتے رہے۔ مگر اب انگریزی زبان کا رواج ہو جانے اور مدارس کی تعلیم کے اثر سے وہ بات جاتی رہی گو عوام کالانعام اب بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں چنانچہ جب کمپنی کا روپیہ چلا تو یہ شعر ان لوگوں نے گھڑا ؏

افسوس ایسے سکۂ زر کے چلانے پر ۔۔۔ سر کاٹ کمپنی کا بکا سولہ آنے پر (نامعلوم)

کمپنی کا راج (۱) اسم مذکر:۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ؎ حکومت جمہوری ؎

کمپنی مارک (انگلش Company Mark) اسم مذکر:۔ وہ کپڑے کی مخصوص علامت جو کسی انگریزی کپڑے کی کمپنی نے تجویز کر رکھی ہے ؎

کمپو (۱) صحیح (انگلش Camp) کیمپ۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی میدان وسیع۔ وہ زمین جو فوج لڑائی کے وقت گھیر لیتی ہے خیمہ گاہ۔ لشکرگاہ۔ چھاؤنی۔ پڑاؤ۔ معسکر۔ اردو (۲) ڈیرے۔ خیمے (۳) فوج۔ لشکر۔ عسکر۔ سپاہ۔ سینا۔ کٹک (۴) عوام:۔ وہ فوج کی مقدار جو ایک جنرل کے ماتحت ہو۔ متعدد پلٹنوں یا رسالوں کا مجموعہ ؎

کمپو کے بگڑے ہوئے (۱) اسم مذکر:۔ (۱) لشکری لوگ۔ لُچے۔ گنڈے۔ شہدے۔ چھاؤنی کے شریر (۲) باغی۔ منحرف۔ سرکش۔ مفسد ؎

کمپوزنگ سٹک (انگلش Composing Stick) اسم مؤنث:۔ وہ سانچہ یا قالب جس میں ٹائپ کے حروف مرتب کئے جاتے ہیں۔ حروف جوڑنے کی تختی ؎

کمپوزیٹر (انگلش Compositor) اسم مذکر:۔ ٹائپ کے حروف ملانے یا جوڑنے والا۔ وہ شخص جو ٹائپ کو ترتیب دیتا ہے ؎

کمپونڈر (انگلش Compounder) اسم مذکر:۔ دواساز۔ دوا بنانے والا۔ نسخہ باندھنے والا۔ عطار ؎

کمتر (ف) صفت:۔ دوسرے سے کم۔ اور سے تھوڑا ؎ ادنی۔ حقیر۔ خفیف۔ سُبک ؎

کمترین (ف) صفت :- (۱) نہایت ادنیٰ۔ نہایت کم درجہ کا (۲) اسم مذکر۔ بندہ۔ غلام۔ نیازمند۔ فدوی ۔

کمتی (۹) صفت :- کم۔ وزن یا رتبہ یا لیاقت میں گھٹا ہوا ۔

کمٹھا (۹) اسم مذکر :- بانس کی کمان۔ چاپ۔ وہ لکڑی کی کمان جو اکثر کھیت اور بارکھوالوں کے پاس رہتی ہے۔ کمان چوب۔ چوب کمان۔ فارسی شیر بچہ۔ صحیح کمٹھا

کمخاب (ف) اسم مؤنث :- ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو تاروں سے زر کی آمیزش سے بُنا جاتا ہے۔ زربفت۔ تمامی۔ زری۔ تاش۔ بادلہ وغیرہ ۔

بُوٹیاں میں ترے کمخاب کے پجامے پر | پانچوں میں پڑے پڑے داماں جگنو (نصیر)

(یہ لفظ خواب بمعنی روئیں اور کم بمعنے تھوڑے سے مرکب ہے چونکہ اس میں مخمل کی نسبت کم روئیں ہوتے ہیں اس سبب سے یہ نام رکھا گیا فارسی والوں نے اس کا مخفف کخاب کبت باندھا ہے) ۔

کمر (ف) اسم مؤنث :- (۱) میان۔ کر۔ خصر۔ کٹی۔ جسم کا درمیانی حصہ۔ قطن۔ جب چیتے کی سی کمر کہیں گے تو پتلی کمر سے اور جب تک سی کمر کہیں گے تو سیدھی کمر سے مراد ہوگی۔ (کہاوت) کمر میں توشہ تو راہ کا بھروسا ۔

اس قدر پتلی کمر ہے اُس پری رخسار کی | کہتے ہیں ہیں سب اُس پر ہے جنم ار کی (ناسخ)

(۲) پیٹھ۔ پشت (۳) وسط۔ بیچ کا حصہ۔ میانہ (۴) پٹکا۔ پیٹی۔ منطقہ ۔ پٹا۔ پرتلا (۵) محراب۔ طاق۔ کمان (۶) بازوے لشکر۔ فوج کا پہلو۔ فوج جرنغار۔ برنغار (۷) :- جانگا۔ ہمت۔ ڈھارس (۸) :- کابلی کبوتر کا ہوا پر قلابازی کھانا۔ (۹) :- پہلوانوں کا ایک پیچ جو کمر یا کولے کے وسیلہ سے کیا جاتا ہے ۔

کمر باندھنا (۱) فعل متعدی :- (۱) کمر سے دوپٹہ یا پٹکا وغیرہ کسنا۔ پیٹی باندھنا۔ پیٹی لگانا (۲) سفر کو آمادہ ہونا۔ چلنے کو تیار ہونا ۔

نالہ جینے سے کرے عزم سفر آخر شب | راہرو باندھے ہے چلنے پہ کمر آخر شب (سودا)

سفر ہے دشوار خواب کب تک بہت بڑی یہ منزل عدم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے } (نسیم)

کیوں نہ اے آتش جوانوں کی طرح باندھوں کمر | پیر ہوں پیش ہے کرنا ہے میدان مرگ کا (آتش)

(۳) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ کسی کام کے سرانجام کو تیار ہونا۔ پختہ ارادہ کرنا۔ مصمم ارادہ کرنا۔ عزم بالجزم کرنا۔ قصد کرنا۔ لیس ہونا۔ جیسے آج نوکری پر کمر باندھوں تو سو موجود ہیں ۔

کمر تو قتل پہ کس کے بُت خونخوار باندھے ہے | کبھی خنجر کو تکتا ہے کبھی تلوار باندھے ہے (جرأت)

جامہ چینوں نے سدا باندھی کمر اس بات پر | گھیر اس کا ترے لیکن نہ آیا نا بنا (نصیر)

مرگ جبکہ قاتل نے بقتل عاشقاں باندھا | خم شمشیر سے پل بہر سر خون رواں باندھا (نصیر)

بادفا ہم سا جہاں میں نہ ملے گا عاشق | باندھئے قتل پہ میرے نہ خنجر دار کمر (اسیر)

رونے پہ باندھے جو مری چشم تر کمر | کیسی زمیں فلک پہ ہو پانی کمر کمر (خلیل)

کمر باندھی ہے گلچینوں نے غارت پر گلستاں کی | اجارہ بلبلوں کے خون کا صیاد کرتے ہیں (آتش)

پوچھتا ہے طنز سے کیا باندھی ہے کس پر کمر | باندھی ہے اس پر کمر کھولوں ترا شلوار بند (رند)

(۴) مسلح ہونا۔ ہتھیار باندھنا۔ پانچوں ہتھیار لگانا۔ کیل کانٹے سے لیس ہونا۔ وردی پہن کر تیار ہونا۔ لڑائی کے واسطے مستعد ہونا ۔

دل عاشق کو ان آنکھوں سے بچائے اللہ | قتل مسلم پہ ہیں باندھے ہوئے کفار کمر (اسیر)

نہیں یارا سر اشک سر الگو اُس کی مژگاں میں | کمر باندھے یہ کالی پلٹن اتنا رہے میداں میں (ظفر)

(۵) اختیار کرنا۔ عادت ڈالنا۔ شیوہ ڈالنا۔ وتیرہ کر لینا۔ جیسے جھوٹ بہتان یا ظلم وغیرہ پر کمر باندھنا ۔

خلق نے بہتان باندھی کر کب ہے کمر | ہے کہاں اُس کا دہن اک بات ہے افواہ میں (اسیر)

(۶) آس باندھنا۔ امید رکھنا۔ بھروسا کرنا ۔

کیا کمر باندھے امید وصل پر عاشق ترا | کٹ گئی اُس کی تو اب تیغ تغافل سے کمر (ظفر)

کمربستہ (ف) صفت :- (۱) تیار۔ لیس۔ موجود۔ مستعد۔ حاضر۔ آمادہ ۔

کمربستہ ہیں لوگ خدمت میں اُن کی | گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں اُن کی
اسی طرح جان اہل ہمت ہیں جتنے | کمربستہ ہیں کام پر اپنے اپنے } (حالی)

(۲) ہتھیار بند۔ مسلح ۔

الپ ارسلاں سے یہ طغرل نے پوچھا | کہ قومیں ہیں دنیا میں جو جلوہ فرما
نشاں اُن کی اقبال مندی کے ہیں کیا | کہ اقبال مند اُن کو کہنا ہے زیبا
کہا ملک و دولت ہو ہاتھ اُن کے جب تک
جہاں ہو کمربستہ ساتھ اُن کے جب تک } (حالی)

(۳) خادم۔ نوکر۔ ملازم۔ خدمت گار (صرف فارسی میں) ۔

کمر بندھانا یا بندھوانا (۱) فعل متعدی :- ڈھارس بندھانا۔ ہمت بندھانا۔ تقویت دینا۔ مستعد کرنا۔ آمادہ کرنا۔ فلاح آیندہ پر اس نظر سے امیدوار بنانا کہ کسی امر خاص کے ارادے سے باز نہ رہے۔ مدد کرنا ۔

ہوئی اس ناتواں سے گل رخوں کی استقامت یوں
کہ جوں گل ہائے گلدستہ کی بندھوائے کمر رشتہ } (معروف)

کمربند (۱) اسم مذکر :- (۱) پٹکا کمر کے باندھنے کا دوپٹہ ۔ پیٹی۔ پٹا (۲) ازاربند۔ شلوار بند۔ ناڑا (۳) صفت :- کمربستہ۔ تیار۔ مستعد۔ لیس ۔

کمر

نئی بیمارِ غم نے تیرے بستر پر کمر سیدھی — اُدھر ناز بھی ہم کی اُس نے اے رشک قمر سیدھی (منیر)
اے شوقِ شتر تو نے ہمیں پھر اُٹھا دیا — سیدھی ابھی تو کی تھی ذرا آن کر کمر (معروف)

(۲) قیلولہ کرنا۔ کھا کر لیٹنا ۔

کمر کا بل کھانا (۱) فعل متعدی :۔ کمر کا لچکنا۔ بارنزاکت سے کمر کا پیچ و تاب کھانا۔ ایک اندازِ معشوقانہ سے کمر کو مٹکانا ۔

کمر تک جو زلف چلبلا گئی — میاں وہ کمر لاکھ بل کھا گئی (دیتریں)

کمر کا ڈھیلا (۱) صفت :۔ نامرد۔ ہیجڑا۔ نپنسک۔ مخنث ۔

کمر کا مضبوط (۱) صفت :۔ (۱) مرد صفت۔ دیر میں انزال ہونے والا۔ ٹھیرنے والا۔ پشتوان (۲) طاقتور۔ جوان۔ شہ زور۔ زور آور ۔

کمر کرنا (۱) فعل متعدی :۔ (کبوتر باز) (۱) کابلی کبوتر کا ہوا پر قلابازی کھانا۔ کبوتروں کی ٹکڑی کا پلٹی کھانا۔ کبوتروں کا آدھی قلابازی کرنا۔ کبوتروں کا اُڑتے میں قلابازیاں کھانا یا پلٹیاں لینا ۔

لکھ کے خط وصفِ کمر میں جو کبوتر کو میں دوں — وفتِ پرواز کرے نخرے سے سو بار کمر (امیر)

پیچ و تابِ دلِ عشاق تماشا ہے اسیر — یہ کبوتر وہ نہیں ہیں جو کمر کرتے ہیں (اسیر)
کیا ہی اے طفل تری تاب کمر کا ہے اثر — تری ٹکڑی کے کبوتر بھی کمر کرتے ہیں (ناسخ)

(۲) جب پہلوان کمر کے پیچ پر مارتے ہیں تو اُسے بھی کمر کرنا مثل کولا کرنے کے کہتے ہیں ۔ (۳) گھوڑے کا کمر یا پٹھوں کو اس طرح اچھالنا کہ اُس سے سوار کو گر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ گھوڑے کا کمر کو ایک طرف سے اونچا ایک طرف سے نیچا کرنا ۔

کمر کس کر باندھنا (۱) فعل لازم :۔ کسی کام کے کرنے کا مصمم اور پختہ ارادہ کرنا۔ کسی کام کے انجام دینے پر نہایت مستعد ہونا ۔

بیٹھے ہیں جو زمانہ میں سب سے کنارہ کش — کس کر کمر ہیں جو بیٹھے تجرید باندھتے (ظفر)

کمر کسنا (۱) فعل لازم :۔ کمر کا سخت کھینچ کر باندھنا۔ تیار ہونا۔ کسی کام پر مستعد ہونا۔ کسی کام کے انجام پر آمادہ ہونا۔ پکا ارادہ کرنا ۔

اُس دل رُبا کے پاس اگر بھیجوں ایک کو — موجود ہوں خوشی سے کمر اپنی کس کے دس (ظفر)
ہم سے ناتواں تھے سو ہو چکے ہیں کب کے — نکلے ہو تم پیارے کس کر کمر کس پر (میر)
کیا ہے ذبح ہم کو آپ کی تیغ تغافل نے — کمر ہم بسملوں کے قتل پر کیا آپ کستے ہیں (جرأت)
عشق ازلی یہ کمر تم نہ کسو جانے دو — راہ اس کی ہے کٹھن بوالہوس جانے دو (میر سوز)
کشتۂ تیغ تغافل ہے جو دل خستہ ہے — کون زندہ ہے تو اب کس پہ کمر کستا ہے (رند)

کمر

کمر کُشائی (ف) اسم مؤنث :۔ کمر بندی کا نقیض۔ سپاہ کا اپنے ہتھیاروں کو کمر سے کھولنا۔ کمر کھولنا۔ پیٹی اُتار کر رکھنا ۔

کمر کمر (۱) تابع فعل :۔ پیٹھ تک۔ کمر تک۔ کمر کے برابر۔ جیسے کمر کمر پانی ہے ۔

حسابگاہِ قیامت میں جب مجھے لائے — ترا بیشتر ہے تمادان کمر کمر پانی (عارف)

کمر کوٹ (۱) اسم مذکر :۔ کمر برابر فصیل۔ سینہ پناہ۔ چھوٹی دیوار ۔

کمر کوٹھا (۱) اسم مذکر :۔ شہتیر یا کڑی کا وہ حصہ جو دیوار سے باہر کے رُخ نکلا رہتا ہے ۔

کمر کوہ (ف) اسم مؤنث :۔ پہاڑ کا بیچ کا حصہ۔ میان کوہ ۔

کمر کھول بیٹھنا (۱) فعل لازم :۔ کسی کام سے فارغ ہو کر آرام سے ہو بیٹھنا۔ پیٹی کھول ڈالنا۔ کوشش سے باز آنا۔ خانہ نشین ہونا۔ نوکری کرنے سے دستبردار ہونا ۔

ہم جیسے ہیں کھول اپنی کمر مصحفی اب — جو چاہے سو اُس مت پہ کمر باندھے (مصحفی)
رندو شب جو ہو رہے پھرتے ہیں ترے سامان — اہلِ دنیا کھول بیٹھے کب تحمل سے کمر (ظفر)

کمر کھول ڈالنا (۱) فعل متعدی :۔ کمر سے پیٹی یا پٹکا کھول ڈالنا ۔ کسی امر کی سعی اور کوشش سے باز آنا۔ بے فکر ہو بیٹھنا۔ نچنت ہو جانا ۔

کھول ڈالی قتل کر کے ہم کو قاتل نے کمر — آج ترکش بھر گئے خالی تمنچا ہو گیا (نامعلوم)

کمر کھول کر بیٹھنا (۱) فعل لازم :۔ نوکری چھوڑ کر بیٹھنا۔ ترک روزگار کر کے خانہ نشین ہونا ۔

کمر کو کھول کر اپنے کوئی کب بیٹھ سکتا ہے — کمر باندھے نہ تا کس کے کمر بند توکل سے (معروف)

کمر کھولنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) پٹکا کھولنا۔ پیٹی کھولنا۔ ہتھیار کھولنا ۔

کمر بھی کھول کر مر سپاہی اس طرح سوئے — بغل میں ہے اگر تلوار تو سر کے تلے خنجر (ظفر)

(۲) سعی و کوشش سے باز آنا (۳) کسی کام سے فارغ ہونا (۴) آرام لینا۔ سستانا۔ دم لینا ۔

جلد آئیو جواب کا یاں انتظار ہے — آ کہیں پہ کھولے نامہ بر کمر (ماشق عرف چھٹے صاحب)

(۵) فسخ عزیمت کرنا۔ ارادہ فسخ کرنا ۔

لالچ بھی ہے تا قاصد کو مرے خوف و خطر بھی — سو تیغ باندھ کے کھولی ہے کمر آج (داغ)

کمر کی لچک (۱) اسم مؤنث :۔ جنبش کمر۔ کمر کا بل۔ کمر کا مٹکنا۔ بارنزاکت سے کمر کا پیچ و تاب ۔

کمر اپنی دکھائے جو پیراہن میں لچک (مصرع مغفور)

کمر لچکانا (۱) فعل متعدی :۔ کمر مٹکانا۔ کمر کو پیچ و تاب دینا۔ کمر کو ہلانا جلانا۔

کمر کو بل دینا ۔ کمر کو موڑنا ٭

پلک سی کئی ہے شاخ کاہ سے شاخ پر ۔ خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا (انشا)

کمر لچکنا (۱) فعل لازم :- کمر کا بل کھانا ۔ کمر میں جنبش ہونا ۔ کمر میں جھٹکا لگنا ٭

کمر لگانا (۱) فعل متعدی :- (۱) سقّوں کی اصطلاح میں مشک کو پیٹھ پر رکھنا (۲) پورب :- پیٹی کسنا ۔ کمر کسنا ۔ نوکری یا پہرے کے واسطے تیار ہونا ٭

کمر لگنا (۱) فعل لازم :- (۱) چوپائے کی پیٹھ کا زخمی ہونا ۔ پیٹھ لگنا ۔ پیٹھ میں زخم ہونا (۲) چارپائی یا بستے پر پڑے پڑے کمر میں زخم ہو جانا ٭

کمر مار کر چلنا (۱) فعل لازم :- گھوڑے کا بار گراں کے سبب کبڑی ہو جانا ۔ گھوڑے کا بوجھ کے سبب کمر کو جھکا کر چلنا ۔ بوجھ سے کبڑا کر چلنا ٭

پرچھے گر اس کے ڈال دوں میں بار عشق کے ۔ چلنے لگے یہ رخش فلک مار کر کمر (معروف)

کمر مارنا (۱) فعل متعدی (۱) صف لشکر کے درمیان حملہ اور حربہ کرنا ۔ قلب لشکر کو شکست دینا ۔ فوج کے بیچ کے حصے پر حملہ کرنا ۔ میانہ فوج پر حملہ آور ہونا

کھائے کیونکہ لشکر صبر نہ توان شکست ۔ مارے جو فوج ناز و ادا آن کر کمر (معروف)

(۲) پہلو کے رخ ضرب لگانا ٭ پہلو مارنا ٭ ترچھا یا آڑا وار کرنا ۔ سیف کا ہاتھ لگانا بڑھی کا ہاتھ لگانا ٭

کمر میں چک آنا (۱) فعل لازم :- کمر میں جھٹکا لگنا ۔ کمر کا جھٹکا کھانا ۔ کمر میں ضرب پہنچنا ٭

جان صاحب کمر میں آئی ہے چک ۔ لے کے ڈولی جو کل کہار گرے (جان صاحب)

کمر ہلانا (۱) فعل متعدی :- دیکھو (کمر چلانا) ٭ (ہمارے دوست نے محاورہ دان نے اس لفظ کو کمر ہلانا اپنی تحقیقات کے موافق لکھا ہے اور معنی بھی خوب دیئے ہیں) ٭

کمرا (لاطینی) صحیح Camera کیمرا ۔ اسم مذکر :- محراب دار یا گنبد نما چھت کا مکان ۔ ان دنوں میں کمرا وہ پکا مکان کہلاتا ہے جس کی چھت اندر باہر سے کانس دار یا مرغول دار اور اونچی ہو یا وہ پکا کوٹھا جو کسی مکان کے اوپر اونچی اونچی منڈیروں کا بنایا جائے ۔ کوٹھی کے اندر کا ہر ایک درجہ جیسے سونے کا کمرا ۔ کھانے کا کمرا ۔ گول کمرا وغیرہ ٭ حجرہ ۔ کوٹھا ۔ کوٹھڑی ٭ خلوت خانہ ٭ (فارسی والوں نے بھی اس لفظ کو طاق بلند مانند طاق ایوان رطاق رنگا سلاطین و امرا کے معنی میں لکھا ہے چنانچہ حکیم ازرقی کے شعر سے بھی جو ابر کی صفت میں ہے یہی بات ثابت ہوتی ہے ٭

گہے از گردش کیواں بہ دریا بر زند کلہ ۔ گہے از گوشۂ گردوں کیواں بر پر دکمرا (ازرقی)

از لحد گور تا بہ دوزخ نفساں ۔ راہ شد طاق و طاق را کمرا (انوری)

نیز فارسی میں دیوار بند اور بکریوں کے راستے کے بند کرنے کا احاطہ اور زنار زرتشت کے معنی میں بھی آیا ہے ۔ ان معانی کے ثبوت میں عمعق بخاری ۔ حکیم قطران تبریزی وغیرہ کے اشعار موجود ہیں ۔ جن لوگوں نے پرتگالی زبان بتایا وہ غلطی پر ہیں) ٭

کمرک (۱) صحیح انگلش Cambreek کیمبرک ۔ اسم مذکر :- ایک قسم کی نہایت عمدہ اور باریک لٹھا جو نین سکھ کے مشابہ اور سفید ہوتا ہے ٭

کمرکھ (۱) اسم مؤنث :- ایک ترش اور خوش نما پھل کا نام جس کی چار پھانکیں سی لمبی پرنکالیاں ہوتی ہیں ٭

کمری (ف) اسم مذکر :- وہ گھوڑا جو بھاری بوجھ اٹھانے کے سبب کمر سے کبڑا کر یا پیٹھ کو دبا کر چلے ۔ کبڑا کر چلنے والا گھوڑا ۔ کمزور گھوڑا ۔ بودا گھوڑا ۔ عیبی گھوڑا ۔ کمر کا کچا گھوڑا ۔ گھوڑے کے ایک مرض کا نام جس میں اس کو چلنا دشوار ہوتا ہے (۲) (۔) اسم مؤنث :- ایک قسم کی باکٹ ۔ مرزئی یا جاکٹ ٭

کمسریٹ (۱) صحیح انگلش Commissariat یعنی کمسریٹ ۔ اسم مؤنث :- سپاہیوں کی رسد رسانی کا محکمہ ۔ رسد رسانی کا افسر ٭

کمشنر (انگلش Commissioner) اسم مذکر :- حاکم قسمت یا پرگنہ ۔ کئی ضلعوں کا حاکم ۔ ڈپٹی کمشنر کا افسر ۔ امین ۔ وکیل ۔ گماشتہ ٭

کمشنری (۱) اسم مؤنث :- قسمت ۔ پرگنہ ۔ کئی ضلعوں کا حلقہ یا علاقہ ۔ صوبہ ٭

کمک (ت ٭ ف) اسم مؤنث :- مدد ۔ اعانت ۔ پشتی ۔ حمایت ٭ مددگاری ٭ وہ فوج جو لڑائی میں مدد دینے کے واسطے تعین کی جائے ٭

ہرچند ناتواں ہیں مگر رکھتے دل قوی ۔ ہم عشق کی کمک سے جنوں کی سپہ ہیں (ذوق)

پہنچا کمک لشکر یاراں سے ہے یہ زور ۔ ہر الڈکی ہے دشت میں یا پہ چڑھائی (ذوق)

(اگرچہ صاحب غیاث اس لفظ کو لغات ترکی کے حوالے سے ترکی قرار دے کر بضم تین لکھتے ہیں مگر کلام شعرائے سلف سے بفتح دوم ثابت ہوتا ہے ۔ چنانچہ تاثیر اور مسیح کاشی وغیرہ کے اشعار سے ثابت ہوتا ہے ٭

باچشم تیز کہ فتنہ تار اکمک است ۔ شور یست کہ در سیاہیئے مردمک است (تاثیر)

گر بخت کسے سفید مطلق نشود ۔ در بخت ہم اندکے سفیدیئے کمک است (مسیح)

اس سے ثابت ہے کہ فارس والے بفتح دوم استعمال کرتے ہیں ۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس کو فارسی بھی لکھا گیا) ٭

کمک پر ہونا (۱) فعل لازم :- کسی حمایت یا پشتی پر ہونا ۔ کسی کا معاون ہونا ۔ مددگار ہونا ٭

لگ دینا

کمہاری کا گھر (ہ) اسم مذکر :۔ وہ مٹی کا بنا ہوا گھر جسے کمہاری یعنی ایک قسم کی بھڑ بناتی ہے۔

کمی (۱) اسم مونث :۔ توڑا ۔ گھٹتی ۔ نا ہوت ۔ تنگی ۔ ٹوٹا ۔ نقصان ۔ خسارہ ۔ نقص ۔ کسر ۔ کوتاہی ۔ چوک ۔ جیسے "دیں ہمارا کمی ہے" "یہاں کس بات کی کمی ہے"۔

کمی کرنا (۱) فعل متعدی :۔ کسر کرنا ۔ کوتاہی کرنا ۔

کہے ہے خنجر قاتل سے یہ گلوئے ادا ۔ کمی جو مجھ سے کرے تو جیسے نہ میرا (ذوق)

کمی نہ کرنا (۱) فعل متعدی :۔ کوتاہی نہ کرنا ۔ کسر نہ چھوڑنا ۔ کوشش سے باز نہ رہنا ۔ کوئی بات اٹھا نہ رکھنا ۔ ذرا نہ چوکنا ۔

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا (داغ)

کمیت (ف) اسم مذکر :۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ۔ جس کے دم کے بال سیاہ ہوں ۔ نیلیا ۔ سرنگ ۔

اس زمین میں لکھ غزل اک اور بھی ایسی نصیر
خوب چلتا ہے کمیت خامۂ اعجاز نصیب (نصیر)

ترے فیل فلک رفعت سے تھی وہ بسکہ وابستہ ۔ کمیت خامہ ضمرا سواری سے بہت بھڑکا (آتش)

کمیٹی (انگلش ۔ صحیح Committee کم مٹی) اسم مونث :۔ ایک سے زیادہ منتخب شدہ اشخاص ۔ وہ مقررہ اشخاص جن کے سپرد کوئی معاملہ یا خاص کام ہو خواہ عدالت کی جانب سے خواہ عوام کی طرف سے ۔ پنچایت ۔ مجلس ۔ سبھا ۔ انجمن ۔ سماج ۔

کمیٹی کرنا (۱) فعل متعدی :۔ پنچایت کرنا ۔ باہم جمع ہو کر مشورہ کرنا ۔

کمیرا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ مزدور جو باغبان یا کاشتکار کے ساتھ میں کام کرتا ہے ۔ کسان کا ٹہلوا ۔ سیوک ۔ نوکر ۔ چاکر ۔ مزدور ۔ کمیرا ۔ [illegible] کام کرنے والا ۔ اسسٹنٹ ۔ سہائک ۔ مددگار ۔ معاون ۔

کمیڑے (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو عو) تشنج اعضا ۔ جسم کا اینٹھنا ۔ اینٹھن ۔ مروڑ ۔ جب ماتا کے کیڑے کہیں گے تو اس سے مرض چیچک کے سبب اعضا شکنی ہونے سے مراد لیں گے ۔

کمیشن (انگلش Commission) اسم مذکر :۔ (۱) جماعت ۔ گروہ ۔ جتھا ۔ جماعت متعینہ ۔ کمیٹی (۲) سفارت ۔ نیابت ۔ رسالت ۔ وکالت ۔ گماشتہ گری ۔ وہ جماعت جو ایک بادشاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہ کی جانب بطور نیابت جائے (۳) دستوری ۔ دلالی ۔ حق السعی ۔ آڑھت ۔ رسوم ۔ محنتانہ (۴) وہ امین یعنی کمشنر جو کسی معاملہ کی تحقیقات کے واسطے موقع پر بھیجا جائے یا پردہ دار عورت کا معاملہ خود جا کر تحقیق کرے ۔

کمیشن بیٹھنا (۱) فعل لازم :۔ کسی امر کی تحقیقات یا تصفیہ کے واسطے کسی جماعت کا اجلاس ہونا ۔ کسی فرض یا کار مفوضہ کے انجام دینے کے واسطے کسی گروہ کا اجلاس کرنا ۔

کمیلا (ہ) اسم مذکر :۔ ایک ریگ کی مانند سرخ رنگ کی دوا کا نام جو زخم قرحہ اور کیڑوں کے حق میں مفید ہے ۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں حار یابس ۔ اس کو عربی میں قنبیل اور فارسی میں کنبیلائی کہتے ہیں ۔

کمیلا (ہ) اسم مذکر :۔ مذبح ۔ گھات استھان ۔ مسلخ ۔ مقتل ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنے کی جگہ ۔

تڑپتا تھا کوئی خوں میں طائر بسمل ہمارا دل ہے ۔ روان ہے موج جوئے خوں کمیلا کوئی قاتل ہے (نکہت)

کمیلا کرنا (ہ) فعل متعدی (قصاب) :۔ ذبیحہ کرنا ۔ کاٹنا ۔ ذبح کرنا ۔ حلال کرنا ۔ شریعت کے موافق چھری پھیرنا ۔

کمین (۱) اسم مذکر :۔ (۱) نیچ ۔ ادنیٰ قوم کا ۔ کمینہ ۔ شودر ۔ خدمتی ۔ نیچ ذات ۔ شاگرد پیشہ ۔ نوکر چاکر ۔ ٹہلوا (۲) صفت :۔ سفلہ ۔ پاجی ۔ کم ظرف ۔ سفلہ مزاج ۔ اوچھا ۔ دون ہمت ۔

کمین ذات (۱) اسم مونث :۔ نیچ قوم ۔ رذالی ذات ۔ جیسے چوڑھا چمار ۔ دھوبی وغیرہ ۔

کمین (ع) اسم مونث :۔ گھات ۔ دشمن یا شکار کے مارنے کے واسطے چھپ کر بیٹھنا ۔

اے حلقۂ زلف دام داری ہے عبث ۔ اے ناز و ادا کمین ہماری ہے عبث (مومن)

کمین گاہ (ع + ف) اسم مونث :۔ گھات کی جگہ ۔ وہ جگہ جہاں سے بیٹھ کر شکار یا دشمن کے چھپ وار مارنے کی کوشش کریں ۔

کمینڈ (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ) :۔ دغا ۔ فریب ۔

کمینڈیا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ) :۔ دغا باز ۔ فریبی ۔ مکار ۔

کمینہ (ف) صفت :۔ (۱) اوچھا ۔ کم ظرف ۔ دون ہمت ۔ سفلہ ۔ فرومایہ ۔ پاجی ۔ ذات کا ہیٹا (۲) اسم مذکر :۔ نیچ ذات ۔ کم اصل ۔ ارذل ۔ شودر ۔ نیچ قوم ۔ کم ذات ۔ بداصل ۔

کمینہ پن (۱) اسم مذکر :۔ سفلگی ۔ فرومایگی ۔ اوچھا پن ۔ دون ہمتی ۔ رذالت ۔ کم ظرفی ۔ پاجی پن ۔

کمینہ سے خدا کا م نہ ڈالے (۱) کہاوت : یعنی بداصل اور کم ذات سے

غُدا پالا نہ ڈالے کیونکہ صاحب عزت کو مرجانے کی جگہ ہوتی ہے ؎

میں کیا جفانہ اٹھائی فلک کے کینے سے — کسی کو کام نہ ڈالے خدا کمینے سے (رہتاب)

کُن (ف) صیغۂ امر۔ کھود۔ کندہ کر۔ مرکبات میں آتا ہے اور وہاں اسم سے مل کر اسم فاعل ترکیبی ہوجاتا ہے جیسے گورکن۔ نہرکن۔ کوہ کن وغیرہ ۔

کَن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ریزہ۔ ذرّہ۔ ذرا سا۔ ٹکڑا (۲) شگوفہ۔ غنچہ۔ پھول۔ کلی۔ کونپل جیسے "لکڑیوں میں کن آرہا ہے"۔ "تمباکو میں کن نکلا ہے"۔ (۳) پورب :۔ اناج۔ غلہ۔ ان۔ اناج کا دانہ (۴) (ہندو) :۔ طاقت۔ زور۔ بل۔ توانائی۔ دست۔ عطر۔ جیسے "تمہارے بدن میں کن نہیں رہا" (۵) چھوٹا۔ خُرد (۶) نیم۔ آدھا۔ کونہ۔ گوشہ۔ جیسے کن انکھیاں "گوشۂ چشم" ۔

کن انکھیوں سے دیکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ نیم نگاہ سے دیکھنا۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ پوشیدہ نظر کرنا۔ آنکھ چرا کر دیکھنا۔ آنکھوں کے کونے سے دیکھنا۔ نیچی نظروں سے دیکھنا۔ بھینگے پن سے دیکھنا۔ آنکھ بچا کر دیکھنا۔ نظر بچا کر دیکھنا ؎

گرچہ سب باتوں سے تائب ہوئے لیکن معروف
دیکھ لیتے ہیں کن انکھیوں سے طرح دار کو تو } (معروف)

اے دوا دیکھ تو کن انکھیوں سے — دیکھوں ہیں چشم نم زنانخی کو (رنگین)

آگئے یا قسمت جلا و یار یا مارے ہیں — اب تو کن انکھیوں لگا بے دیکھنے یارے ہیں (سودا)

کیا تجھی آنکھیں دکھیو ہو تلوار کی طرف — دیکھو کن انکھیوں ہی سے گنہگار کی طرف (میر)

کوئی سنبل کا اگر ذکر کرتا ہے تو وہ کافر — کن انکھیوں سے وہیں زلف معنبر دیکھ لیتا ہے (مصحفی)

کن اُنگلی (ہ) اسم مونث (ہندو) :۔ چھنگلی۔ سب سے چھوٹی انگلی۔ کانی انگلی۔ چِتلی انگلی۔ انگشت کوچک ۔

کن کوت (ہ) اسم مونث :۔ اناج کی جانچ۔ غلہ کا اندازہ ۔

کن ماتر (ہ) صفت (ہندو) :۔ نہایت قلیل بہت تھوڑا سا۔ تاؤ بھاؤ ۔

کَن (ہ) اسم مذکر :۔ (کان بمعنی گوش کا مخفف) کرن۔ گوش۔ سمع ۔

کن بندھا (ہ) اسم مذکر :۔ کان چھیدنے والا ۔ بندھیرا ۔

کن پٹی یا کنپٹی (ہ) اسم مونث :۔ کان کے برابر کی سطح جہاں رگ حرکت کرتی رہتی ہے۔ کان اور آنکھ کے درمیان کا حصہ۔ بناگوش۔ شقیقہ۔ وہ نرم جگہ جو کان اور بھوں کے درمیان واقع ہے۔ صُدغ ۔

کن پھٹا (ہ) اسم مذکر :۔ شگافتہ گوش۔ وہ شخص جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں۔ ایک قسم کے ہندو جوگی جو کانوں میں بڑے بڑے چھید کر کے مُندرے ڈالتے ہیں ۔

کن پھول (ہ) اسم مذکر :۔ (متروک) دیکھو (کرن پھول) ؎

گُہر کن پھول کے کانوں میں اُس کے کیا چمکتے ہیں
یہ باغ حسن میں انگور کے خوشے لٹکتے ہیں } (مغفور)

کن پیڑ (ہ) اسم مذکر :۔ کنٹھوا۔ وہ ورم جو کان کے نیچے سے گلے کی حد تک ہوجاتا ہے ۔

کن ٹوپ (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کی ٹوپی جس سے کان ڈھکے رہتے ہیں اُسے رات کو سوتے وقت جاڑوں میں یا سردی کے وقت پہن لیا کرتے ہیں ۔

کن چھدا (ہ) صفت :۔ وہ شخص جس کے کان چھدے ہوئے ہوں ۔

کن چھیدن (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ بچوں کے کان چھیدنے کی رسم ۔

کن رس (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) راگ رنگ سننے کا مزا (۲) باتیں سننے کا مزا (۳) کانوں کا راگوں کی آواز سے آشنا ہونا۔ فہم راگ دعنا ۔

کن رسیا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے گانا سننے کا مزا ہو۔ راگ کے سمجھنے اور لطف حاصل کرنے کا مذاق رکھنے والا ۔

کن سلائی (ہ) اسم مونث :۔ ایک قسم کا چھوٹا باریک سرخ رنگ کا دھاری دار کیڑا جو برسات میں پیدا ہوتا اور اکثر کان میں چلا جاتا ہے۔ خزک ہزار پا اس کے پاؤں بہت سے ہوتے ہیں ۔

کن سوئیاں لینا (ہ) فعل متعدی :۔ چھپ کر کسی کی باتیں سننا۔ دیوار سے کان لگا کر باتیں سننا۔ خفیہ بھید لینا۔ ٹوہ رکھنا۔ جاسوسی کرنا ۔

کن کٹا (ہ) صفت :۔ (۱) گوش بریدہ۔ بُوچا (۲) اسم مذکر :۔ دوسروں کے کان کاٹنے والا۔ گوش بُر۔ جیسے بچوں سے کہتے ہیں کہ "دیکھ وہ کن کٹا آیا اب کان کاٹ کر لے جائے گا دنگا نہ کر" ۔

کن کھجورا (ہ) اسم مذکر :۔ ہزار پا۔ صدپایہ۔ ایک زہریلے کیڑے کا نام جو کان میں گھس جاتا یا جسم میں چمٹ کر اپنے پاؤں گڑو دیتا ہے ؎

تا نگھوں سے زخم پہلو لگتا ہے کنکھجورا — متعجب مرے دل کو بیٹھا ہے کن کھجورا
چھپا کلی کا اس کی کیونکر خیال چھوٹے — بے وجہ دل سے آکر لپٹا ہے کن کھجورا } (نامعلوم)

(چونکہ اس پر کھجور کے درخت کے سے نشان ہوتے اور کانوں میں اکثر گھس جاتا ہے اس سبب سے یہ نام رکھا گیا۔ دہلی میں کھنکھجورا کہتے ہیں) ۔

کِن (ہ) کلمۂ استفہام :۔ کون۔ کس۔ کدام۔ جیسے کِن کا۔ کِن کو۔ کِن کے۔ کِن کی۔ کِن نے وغیرہ (کنتے دکن میں زیادہ بولا جاتا ہے اور نیز کس کی نسبت تعظیم کا لفظ ہے) ۔

کُن (ع) صیغۂ امر حاضر۔ ہو۔ ہوجا۔ موجود ہو۔ ظاہر ہو۔ پیدا ہو۔

کُن مکاں (ع) اسم مؤنث۔ بلفظی معنی ہوجا پس وہ ہوگئی۔ (مجازی)۔ دُنیا۔ مخلوقات۔ موجودات۔ کائنات۔ (چونکہ خدا تعالیٰ نے شے کی طرف جو اُس کے ذہن میں تھی ارادے سے پیدا کرنی منظور تھی خطاب کرکے کہا تھا کہ ہوجا یعنی وجود میں آجا پس وہ پیدا ہوگئی اس بو سے عالم موجودات کے معنی ہوگئے)۔

کُن فیکون (ع) اسم مؤنث۔ عالم موجودات۔ خلق۔ کائنات۔ وجہ تسمیہ دیکھو (کن مکاں)۔

کُن (ف) صیغۂ امر۔ کر۔ مرکبات میں اسم کے ساتھ مل کر اسم فاعل ترکیبی کے معنی ہوجاتے ہیں جیسے کارکن۔

کِنا (ع) اسم مذکر۔ مخفف کینہ۔ بُغض۔ عداوت۔ لپٹ۔ حسد۔ لاگ۔

کِنا رکھنا (ا) فعل متعدی۔ بغض یا عداوت رکھنا۔ کپٹ رکھنا۔ جلنا۔ حسد کرنا۔

کِنا نکالنا (ا) فعل متعدی۔ دشمنی لینا۔ عداوت نکالنا۔ بدلا لینا۔

کَنّا (ہ) اسم مذکر۔ (از۔ کان) (۱) کنارہ۔ کور۔ لب۔ کگر (۲) وہ ڈور جو کانپ اور ٹھڈے کے مقام اتصال اور پچھالے سے اُوپر کی جانب یعنی پتنگ کے بیچوں بیچ باندھی جاتی ہے۔ پتنگ کا وہ حصہ جس میں ڈور باندھتے ہیں۔

یعنی رشتۂ حیات مرا — رہیں کنے اسی کے تکل ہیں (جلال)

(۳) جوتی کے پنجے کا کنارہ (ہ)۔ (ہندو)۔ گرہ یا حلقہ جو اکثر کرتات یا ٹوکنے میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

کنّا نکل جانا (ہ) فعل لازم۔ کنارہ ٹوٹ جانا۔ کنارہ چر جانا۔ کنارہ پھٹ جانا۔

کنار (ف) اسم مؤنث۔ (۱) بغل۔ آغوش۔ گود۔ سینہ۔ چھاتی۔ جیسے ہمکنار یعنی ہم آغوش۔ بوس و کنار یعنی بوسہ بازی و ہم آغوشی یا چوما چاٹی۔

خفقان اُلفت نسے ہمدم کی — طوق گردن کنار اب وغم کی (مومن)

(۲) جدائی۔ علیحدگی۔ بچھوا۔ مفارقت۔

کنار گرم ہونا (ا) فعل لازم۔ بغل گرم ہونا۔ حظ وصال اُٹھانا۔ ساتھ سونا۔ ہم بستر ہونا۔ بغل میں لے کر سونا۔

کیوں ابھی سے کنارہ کرتے ہو — گرم ہونے تو دو کنار ابھی (معروف)

کنار (ف) اسم مذکر۔ کنارہ۔ لب۔ کور۔ حاشیہ۔ سنجاف۔ گوٹ۔ گوشہ۔ طرف۔ پہلو۔

کنار (ا) اسم مذکر۔ گھوڑے کا زکام۔

کُنار (ف) اسم مذکر۔ بیر۔ سدر۔

کنارا (ا) اسم مذکر۔ گوٹ۔ کور۔ آنچل۔ کنی۔ پہلو۔ حاشیہ۔ ریشمی خواہ سوتی خواہ زری کا فیتہ جو اکثر دوشالوں اور چادر جوڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے۔

اطلس کے عوض تلے ہیں ہے اطلس گردوں — بجلی جسے کہتے ہیں کنارا ہے زری کا (برق)

کنارہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) ساحل۔ لب دریا۔ تیر۔ کرارا (۲) کونہ۔ طرف۔ گوشہ۔ کھونٹ (۳) انجام۔ سرا۔ انتہا۔ حد۔ چھور (۴) جدائی۔ علیحدگی۔ انقطاع (۵) گوٹ۔ کور۔ آنچل۔ پلو۔ حاشیہ۔ فیتہ۔ بلحاظ قافیہ الف سے بھی آیا ہے۔

کنارہ کرکے بیٹھ رہنا (ا) فعل لازم۔ الگ ہوکر بیٹھ رہنا۔ کسی کام کو ترک کرکے ہو بیٹھنا۔ قطع تعلق کرلینا۔ آمد و رفت چھوڑ دینا۔

یاں کسی پاس ہے اپنے یقین ہے مجھ کو — بیٹھ رہوئے کا کہیں کرکے کنارا منگا (رنگین)

کنارہ کرنا (ا) فعل لازم۔ علیحدہ ہونا۔ علیحدگی اختیار کرنا۔ الگ ہونا۔ قطع تعلق کرنا۔ انقطاع کرنا۔ چھوڑ بیٹھنا۔ گوشہ نشین ہونا۔ دست بردار ہونا۔ تارک ہونا۔ بچنا۔ چلا جانا۔ باز آنا۔ رخصت ہونا۔ جانا۔

نقاب منہ سے اُٹھادے اگر ہمارا چاند — کنارہ چرخ سے کرنے لگے کنارہ چاند (تسلیم لکھنوی)

کرنے لگے جو سر کو کھینچ کنارہ آپ — کون اُٹھ گیا ہے آہ ہماری کنار سے (جرأت)

سب ڈوبے ہوئے وقت میں کرتے ہیں کنارا افسوس — آیا ساحل کبھی اپنی بے آپ کے پاس (امانت)

ڈوبنا بحر محبت میں گوارا کرتے — وہ نہ تھے ہم کہ جو مرنے سے کنارا کرتے (غافل)

کنارہ کش ہونا (ا) فعل لازم۔ دیکھو (کنارہ کرنا)۔

کنارہ کش جو ہو دنیا سے لے ظفر کوئی — تو پھر نصیب اُسے کنج فراغ اچھا ہو (ظفر)

کنارہ کشی (ف) اسم مؤنث۔ علیحدگی۔ انقطاع۔ جدائی۔ قطع تعلق۔

کنارے (ا) اسم مذکر۔ (۱) کنارہ کی جمع (۲) حرف مغیرہ کی حالت میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔

کنارے بیٹھنا (ا) فعل لازم (ہندو)۔ جمنا کے کنارے ہونا۔ مرنے کو بیٹھنا۔ گور میں پاؤں لٹکانا۔ مرنے کے قریب ہونا۔

کنارے پر (ا) تابع فعل۔ بر لب دریا۔ ساحل پر۔ علیحدہ۔ جدا۔

کنارے کنارے (ا) تابع فعل۔ الگ الگ۔ لب سڑک۔ پہلو میں۔

کنارے کنارے چلنا (ا) فعل متعدی۔ بچ کر چلنا۔

کنارے لگانا (ا) فعل متعدی۔ (۱) کشتی یا جہاز کو ساحل پر لاکر کھڑا کرنا۔ دریا پار اُتارنا۔ جیسے تیری نیا کنارے لگا کھیویا (۲) مدد کرنا۔ سہائتا کرنا۔

کنارے لگنا (ا) فعل لازم۔ ساحل پر پہنچنا۔ اختتام پر پہنچنا۔ دریا پار ہونا۔

قریب مرگ ہونا۔ جیسے "موت کے کنارے پہنچنا"۔

کنارے ہو جانا (ا) فعل لازم:۔ ایک طرف کو ہٹ جانا۔ بھیڑ میں بچ جانا۔ رستہ سے بچ جانا۔

کناری (ا) اسم مؤنث:۔ پتلا گوٹہ جو دوپٹوں وغیرہ کے کنارے پر عورتیں لگایا کرتی ہیں ؎

شب صاف پہ جلی نشان عشرت ہے لگا کے آئی ہے دامن پہ کناری الت (ابرو)

کناری باف (ا) اسم مذکر:۔ کناری بُننے والا۔

کناس (ع) اسم مذکر:۔ مہتر۔ خاکروب۔ حلال خور۔ جو جھاڑو دیتا ہے۔ بھانسی پینے والا۔

کناگت (ہ) اسم مذکر:۔ (اصل میں کنیا گت۔ مقام) ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جس میں اکثر وہ اپنی بیٹی کو بہت عمدہ کھانے کھلاتے اور اُن کے اندھیرے پاکھ کے ختم ہونے تک اپنے متوفی بزرگوں کے نام پر اُن کی تاریخ ... یوم وفات کو برہمنوں کو کھلایا کرتے ہیں بلکہ پنجاب میں تو یہ دستور ہے کہ کنواری لڑکیاں کناگت کے شروع سے ختم ہونے تک ... وہ اپنے گھر سے باہر جلی جاتی اور وہاں باہم خوب ایک دوسرے کی گت بناتی ہیں عجب نہیں کہ اس کا ... یہی ہو۔ مگر بعض پنڈت یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں کرناگت تھا جس وقت راجہ کرن جو شرا سخی اور دیگر اشیا کی بجائے صرف سونے کا دان پن کرنے والا تھا مر گیا اور فرشتے اُسے سُورگ میں لے گئے تو وہاں اُس کو کھانے پینے کے واسطے سونا ہی سونا ملا جو اُس کے کسی کام بھی نہ تھا۔ پس اُس نے پندرہ روز کے واسطے پھر دنیا میں آنے کی درخواست کی اور اب کی دفعہ پیدا ہو کر اناج اور غلے ہی کا دان پن کیا۔ پس جب سے کناگت کی رسم جاری ہو گئی یعنی راجہ کرن کی گت (... الت) سے منسوب۔ نونورتی درگا مائی کے سوا کناگت پتروں کے مشہور ہیں جیسے "... سے کناگت پھولا کانس باہمن اُچھلے نونو بانس" (کہاوت)۔

کنا... کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (سرادھ کرنا)۔

ک...ال (...ابی) اسم مذکر:۔ ایک طولانی پیمانے کا نام جو بیس مرلے یعنی بیگھہ ... ایک ... تھائی کے مساوی ہوتا ہے۔ گھماؤں کا آٹھواں حصہ۔

...ی کاٹنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ راستہ کاٹ کر دوسرے راستہ پر ہو لینا۔ ... راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ لینا۔

...ت (...) اسم مؤنث:۔ (۱) پوشیدہ طور پر بات کہنا۔ اشارے سے ... اشارہ۔ سخن پوشیدہ۔ مبہم بات ؎

... لکھا کر لکھے خط وہ کن کن کنایتوں سے مجھے (ذوق)

(۲) ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دے کر اسم مشبہ کو پوشیدہ رکھنا اور مشبہ بہ کا نام بیان کرنا۔

کنایہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) رمز۔ ایما۔ اشارہ۔ مبہم بات۔ سخن (۲) معنی۔ منشا۔ مراد۔ مقصد۔ مطلب (۳) استعارہ۔ مجاز (۴) صرف:۔ جب کوئی مطلب اختصاراً یا بغرض عدم اظہار ایک یا دو لفظوں میں ادا کیا جائے تو وہ لفظ اصطلاحاً کنایہ کہلاتے ہیں جیسے یوں کیا۔ ووں کیا۔ اس طرح بھی سمجھایا اس طرح بھی سمجھایا وغیرہ۔

کنایتاً (ع) تابع فعل:۔ اشارتہً۔ اشارے سے۔ ضمناً۔ مجازاً۔ بطریق ایما۔ جیسے کنایتاً مانگنا یا منع کرنا۔

کنبل (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (کمبل)۔

کنبھ (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (کمبھ)۔

کنبہ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کُنبہ۔ قبیلہ۔ گھرانا۔ خاندان۔ خویش۔ برادری۔ گل۔ خویشاوند۔ تبار۔ پروار (۲) لڑکے بالے۔ جورو بچے۔ بال بچے۔ اہل وعیال۔ آل و اطفال۔ آل و اولاد۔ جیسے "منہ لگا ہے ڈومنی کنبے سمیت آئی"۔

کنبہ پرور (ہ) صفت:۔ اپنے بال بچوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنے والا۔ کُنبے کو پالنے والا۔

کنبہ جوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ کُنبہ اکٹھا کرنا۔ رشتہ داروں اور قرابتیوں کو جمع کرنا۔ بھیڑ لگانا۔ جیسے "کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا"۔

کنپٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ کان اور ماتھے کے بیچ کی جگہ۔ دیکھو (کن بمعنی مخفف کان) کے مشتقات ہیں۔

کنت (س) اسم مذکر:۔ (۱) محب۔ دوست۔ پیارا (۲) خاوند۔ پیا۔ پریتم۔ سوامی۔ خصم۔ شوہر۔ بھرتار۔ پتی۔ جیسے "کنت نہ پوچھے بات ری میرا دھن سُہاگن ناؤں" (ہندی اور اُردو والوں نے اسی کو کنتھ کر لیا ہے)۔

کنتھ (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (کنت)۔

کنتھا (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (کنت) جیسے "کنتھا گھر رہے ویسے رہے بدیس"۔

کنٹر (انگلش۔ صحیح Decanter ڈی کنٹر):۔ شراب رکھنے کا خوش نما شیشہ۔ مینائے شراب۔ قرابہ۔

کنٹک (ہ) صفت:۔ بخیل۔ کنجوس۔ سُوم۔ تنگ دل۔ دانہ زد۔ ممسک۔ خسیس۔

کنٹک پنا (ہ) اسم مذکر:۔ کنجوسی۔ تنگ دلی۔ بخیلی۔ خسیس پن۔

کنٹک بہا کرنا (ہ) فعل متعدی:- کنجوسی کرنا- اوقات بیجا نا خست کرنا۔

کنٹھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) حلق- گلا- گلو (۲) گلے کی وہ ہڈی جو مرد کے بالغ ہونے پر ابھرآتی اور اس سے آواز کی جوبلی جاتی رہتی ہے- کانٹھی (۳) گلے کی آواز- سُر (۴) کنٹھا کا مخفف جیسے نیل کنٹھ- وہ پرندہ جس کے گلے میں نیلا طوق ہو- (۵) صفت:- حفظ- ازبر- برزبان- نوک زبان۔

کنٹھ اکشر (ہ) اسم مذکر:- ہندی حروف حلقی جیسے کا- کھا- گا- گھا وغیرہ

क - ख - ग - घ +

کنٹھ بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- گلا پڑجانا- آواز بیٹھنا- بھاری آواز ہوجانا۔

کنٹھ سوکھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) پیاس یا خشکی سے گلا خشک ہونا (۲) دُبلا ہوجانا- لاغر ہوجانا۔

کنٹھ کرنا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) حفظ کرنا- ازبر کرنا- زبانی یاد کرنا- نوک زبان کرنا۔

کنٹھ مالا (ہ) اسم مذکر:- (۱) خنازیر- گل سوا- گھر گھرا- گلے کے ایک مرض کا نام جس میں گلٹیاں ہوجاتی ہیں (۲) گلے کا ہار- کنٹھا- تسبیح گلو۔

کنٹھ نکلنا یا پھوٹنا (ہ) فعل لازم:- گلے کی ہڈی کا نمایاں ہونا- سن بلوغت کی علامت کا ظاہر ہونا- بالغ ہونا- بلوغت کو پہنچنا۔

کنٹھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) سونے کے منکوں یا بڑے بڑے موتیوں کا ہار- منکوں کا ہار- ایک قسم کا زیور طلائی جو گلے میں پہنتے ہیں (۲) پھولوں کا ہار- (۳) وہ ہلالی وضع کا کڑھا ہوا کپڑا جو گریبان میں لگاتے اور اُسے کنٹھی بھی کہتے ہیں۔

یہ تو اُترا ہوا کنٹھا ہے ترے کرتے کا ہاتھ آیا یہ تو کے یہ گریباں کیونکر (صبا)

(۴) ۳۲ بڑے بڑے دانوں کی مخصوص تسبیح جسے اکثر فقرا اپنے گلے میں ڈالتے ہیں۔

کنٹھا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ): تسبیح یا مالا کی قسم کھانا۔

ہم سے یہ ہو غبار یہ باور نہیں ہمیں گو تم نے خاک پا کا کنٹھا اٹھا لیا (امداد علی بحر)

کنٹھی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لکڑی کے دانوں یا کسی پیڑ کے بیجوں کی مالا جو پارسا لوگ باندھتے ہیں- تسبیح- گلے میں باندھنے کی لڑی- موتیوں کی لڑی (۲) پرندوں کے گلے کا طوق (۳) دیکھو (کنٹھا نمبر ۳)۔

کنٹھی باندھنا (ہ) فعل لازم (ہندو):- (۱) کسی کا چیلا ہونا- مرید ہونا- بیعت کرنا (۲) ترک حیوانات کرنا- گوشت اور شراب سے پرہیز کرنا- پارسا اور سادھو ہوجانا- بھگت بن جانا (۳) فعل متعدی:- چیلا بنانا- مرید کرنا- پنتھ میں لانا۔

کنٹھی دینا (ہ) فعل متعدی:- گرمنتر دینا- چیلا بنانا- مرید کرنا۔

کنڈیا (ہ) اسم مذکر- (لکھنؤ):- کانٹا کی تصغیر- مچھلی پکڑنے کا کانٹا- شست- قلاب- کانٹا۔

کُنج (ف) اسم مذکر:- زاویہ- گوشہ- کونہ- کنارہ۔

کنج تنہائی (ف) اسم مؤنث:- گوشۂ خلوت- خلوت۔

گو نہیں بھی جوش غم دل سے نہ نکلا ہائے ہائے آپ ہی میں ہم نہیں جب کنج تنہائی ملا (مومن)

کنج قناعت (ف- ع) اسم مؤنث:- گوشۂ صبر- گوشۂ قناعت- گوشۂ تسلیم و رضا۔

جو کنج قناعت میں ہیں تقدیر پہ شاکر ہے ذوق برابر انہیں کم اور زیادہ (ذوق)

وسعت ملک سلیماں کو سمجھتے کیا ہیں سامنے کنج قناعت کے قناعت والے (ظفر)

کُنج (س) اسم مذکر:- (۱) درختوں کے سایہ میں بیٹھنے کی جگہ- بیل بوٹوں کی جگہ- (۲) ہ:- گلی- کوچہ- محلہ۔

کنجا (ہ) صفت (ہندو):- کرنجا- ازرق چشم- نیلی آنکھوں والا- بلی کی سی آنکھوں والا- گربہ چشم۔

کنجر (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک خانہ بدوش قوم کے لوگ جن کا پیشہ سرکیاں چھینکے چھاج وغیرہ بنا کر بیچنے اور جنگلی جانوروں کو شکار کرنے کا ہے- ایک جرائم پیشہ قوم جس سے مجرموں کو پھانسی دلوائی جاتی ہے- پھانسی (۲) پنجاب: کنچن- رنڈی کا بھڑوا (۳) کمینہ- ارذل- بدوضع- بدہیئت- بدشکل۔

کنجری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کنجر قوم کی عورت (۲) ایک قسم کے فحش گیت جسے کنجریاں لڑائی کے وقت گا گا کر اپنا بخار نکالتی اور نیز وہ سوانگ میں بھی گاتے جاتے ہیں (۳) پنجاب:- کنچنی- رنڈی- کسبی- پاتر- بیسوا۔

کنجڑا (ہ) اسم مذکر:- ترہ فروش- ترکاری بیچنے والا- کاچھی- سبزی فروش- رائیں۔

کنجڑن (ہ) اسم مؤنث:- کاچھن- ترکاری بیچنے والی عورت- جیسے کنجڑن اپنے بیر کو کھٹا نہیں بتاتی۔

کنجڑے (ہ) اسم مذکر:- (۱) کنجڑا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت۔

کنجڑے قصائی (ا) اسم مذکر:- ادنی اور کمین آدمی- نیچ ذات کا اور گھٹیل آدمی- عوام الناس۔

کنجڑے کا غلہ (ا) اسم مذکر:- (۱) کنجڑے کی گولک- کچھڑی حساب- وہ

کنج

حساب جو صاف اور بالانفراد نہ ہو۔ بلا جھلا حساب۔ بے ترتیب حساب کتاب ایسا حساب جس کی آمد و خرچ کا پتہ نہ لگے۔ گڈمڈ حساب (ہ) صفت :۔ بے ترتیبی۔ ابتری ٭

کنجڑے کی گاڑی قصائی کی پچھاڑی (ہ) کہاوت :۔ ترکاری اوّل وقت اور گوشت اخیر وقت اچھا ملتا ہے ٭

کنجشک (ف) اسم مؤنث :۔ چڑیا۔ گوریا ٭

کنجل یا کنجر (۹) اسم مذکر :۔ بڑا اور قدیم الجثہ ہاتھی (فرہنگ جہانگیری میں اس معنی میں کنجلک آیا ہے اور فردوسی کا شعر بھی سند لکھا ہے مگر سنسکرت میں کنجر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دونوں لفظ ایک ہی ہیں) ٭

کنجوس (ہ) اسم مذکر :۔ بخیل۔ کنگال۔ زر دوست۔ بس مرکھ۔ تنگ دل سوم ع

بوسہ جب مانگو تو منہ کو پھیر لیتے ہیں بت / صورت ان کی سخی کی ہے مگر کنجوس ہیں (آتش)

کنجوسی (ہ) اسم مؤنث :۔ بخل۔ تنگ دلی۔ خست۔ کنگال پن۔ مسک ٭

کنجی (ہ) اسم مؤنث :۔ کلید۔ چابی۔ مفتاح۔ تالی ٭

کنجی کا کھویا جانا (ہ) فعل لازم :۔ چابی کا جاتا رہنا۔ کلید کا گم ہو جانا۔ کسی صندوقچے یا دروازے کے بند رہ جانے کا سبب ہو جانا۔ بند کا بند رہ جانا۔ مقفل رہ جانا ع

صبح ہوتی نہیں ہجر کی شب آج کی رات / آہ کھوئی گئی کیا باب اثر کی کنجی (مصحفی)

کنجی (ہ) صفت (ہندو) :۔ ازرق۔ نیلگوں۔ نیلی۔ کرنجی جیسے "کنجی آنکھ" ٭

کنچن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سونا۔ زر۔ ذہب۔ طلا (۲) ایک قوم کا نام جس کا پیشہ عورتوں سے کسب کموانا یا اُن کو نچوانا ہے۔ کنچنیوں کا مالک۔ لولی زادہ۔ لولی بچہ۔ بھڑوا (۳) ولدالزنا۔ حرامی (۴) صفت :۔ زردگا۔ نہایت تندرست ٭

کنچن بچہ (۹) اسم مذکر :۔ لولی زادہ۔ لولی بچہ۔ کسبی کا جنا۔ بیسوا پتر ٭

کنچن برسنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) دھن برسنا۔ روپیہ برسنا۔ کثرت سے آمدنی ہونا۔ بھرا بھر روپیہ پڑنا (۲) زرخیز اور خوب پیداوار ہونا ٭

کنچن نیر (ہ) اسم مذکر :۔ آب زر ٭ نہایت صاف اور شفاف پانی۔ ستھرا پانی ع

کی نلر سُہاؤنا برسے کنچن نیر / سب کے کنٹھ ہٹو کے رہ گئے عالمگیر (دوہا)

کنچنی (ہ) اسم مؤنث :۔ منسوب بہ زر۔ زر دوست۔ طالب زر۔ کنچن کی عورت۔ پاتر۔ بیسوا۔ رنڈی۔ کسبی ٭ رقاصہ۔ ناچنے والی ٭ (بعض لوگ جیسے ڈاکٹر بنیر

گند

وغیرہ اپنی تحقیقات میں لکھتے ہیں کہ کنچنی کے معنی میں سونے سے ملمع کی ہوئی یعنی آراستہ و پیراستہ) ٭

گند (س) اسم مذکر :۔ (۱) ... (۲) گانٹھ گٹھی جیسے پیاز۔ گاجر۔ مولی وغیرہ (۳) (ف) :۔ شکر۔ کھانڈ۔ بورا۔ چینی۔ قند اسی کا معرب ہے ٭

کُند (ف) صفت :۔ (۱) تیز کا نقیض۔ کھنڈا۔ بھترا۔ کھٹھرا۔ وہ چاقو یا تلوار جو تیز نہ ہو جیسے کند چاقو ع

تھی چھری کند گر بہ ہائے سید / لطف آیا کیا پچھاڑوں میں (مؤلف)

(۲) سست۔ کاہل۔ کٹھل۔ ٹھس۔ غبی۔ جیسے "کند ذہن" ٭

کُندا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) پرند کا بازو۔ شہپر جیسے کندے جوڑ کر گرا یا اترا (۲) تناب پائجامہ کی وہ سہ گوشہ کلی جو دامن کے قریب رہتی ہے۔ شاخ پیجامہ۔ تریز (۳) بندوق کی وہ سہ گوشہ لکڑی جس میں گھوڑا اور نال وغیرہ جڑا ہوا ہوتا ہے اور اُسے چھاتی سے لگا کر سر کرتے ہیں۔ بندوق کا پچھلا حصہ (۴) پتنگ کا ہر ایک گوشہ جو عرض میں ہوتا ہے۔ بازوے پتنگ (۵) گھٹا ہوا دودھ۔ کھویا۔ مادا (۶) دستہ۔ قبضہ۔ بینٹا (۷) پیدا۔ موٹی لکڑی کا ٹکڑا۔ کوٹا۔ اس معنی میں فارسی کندہ ہے ٭

کندا کھونا یا کرنا (۹) فعل متعدی :۔ دودھ کا کھویا بنانا۔ دودھ کا مادا بنانا ٭

کندا چڑھانا (۹) فعل متعدی :۔ بندوق کی نال میں لکڑی لگانا ٭

کندلا (ہ) اسم مذکر :۔ سونے کا تار۔ سونا جو چاندی پر چڑھا کر اس کے تار بنائے جائیں۔ سونے کا ڈلا ٭ (یہ لفظ کندل بمعنی سونا سے منسوب ہے) ٭

کندلا کش (۹) اسم مذکر :۔ وہ شخص جو چاندی کے ڈلے پر سونا چڑھائے ٭

کندلا گلانا (ہ) فعل متعدی :۔ چاندی اور سونا ملا کر گلانا تاکہ چاندی پر سنہری رنگ آ جائے ٭

کُندن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) خالص سونا۔ زرناب۔ زر خام۔ اُتم سونا جو نہایت ملائم اور رنگ دار ہوتا ہے ع

کم ہے کچھ کندن سے کیا چہرے کا اُس کے زرد رنگ / عشق کر کے مصحفی تو کیمیاگر ہو گیا (مصحفی)

(۲) نہایت چمکتا ہوا۔ دمکتا ہوا ٭ سرخ و سفید جیسے "کندن سا بدن" (۳) صفت :۔ خالص۔ سڑل۔ بے ملاوٹ جیسے "یہ تو کندن مال ہے" (۴) زردگا ٭

کندن بن جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اکسیر کے وسیلے سے خالص سونا تیار ہو جانا (۲) صاف اور ستھرا نکل آنا۔ نکھر جانا ٭ زردگا ہو جانا ٭ چمک جانا۔ دمک جانا (۳) رسائن بن جانا۔ کیمیا بن جانا۔ اکسیر ہو جانا۔ پارس بن جانا جیسے یہ کام کرو گے

کنکری کردینا (ہ) فعل متعدی :- ٹھیکری کردینا - بے قدری اور افراط کے ساتھ اُٹھانا - دل کھول کر خرچ کرنا - اسراف کرنا ◆

کنکریلا (ہ) صفت :- کنکر آمیز - کرکرا ◆

کنکریلی (ہ) اسم مؤنث :- پتھریلی زمین - سنگلاخ - رانگڑا زمین ◆

کُنکُنا (ہ) صفت :- نیم گرم - شیر گرم - سُسُم - گُنگُنا - مہتا سہتا - سیل گرم ◆

کنکوّا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کاغذ بلدی - پتنگ - گڈی ◆ تُکّل (۲) ایک بُوٹی کا نام ◆

کنکوّا اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- پتنگ بازی کرنا - کاغذ بادی کو ہوا پر تاننا ◆

کنکوّا بڑھانا (ہ) فعل متعدی :- پتنگ کو بلند کرنا - کنکوّا اُڑانا ◆

کنکوّا کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- مخالف کے پتنگ کے ڈور کو اپنی ڈور کے گھسّے اور پتنگ کے زور سے اُڑا دینا ◆

کنکوّا لڑانا (ہ) فعل متعدی :- پتنگ بازی کرنا - پتنگوں کا باہم اُڑا کر گھسّوں سے کاٹنا کٹوانا ◆

کنکُوت (ہ) اسم مذکر :- کھڑے کھیت کا تخمینہ لگانے والا - کھڑے اناج کو کوتنے اور اُس کے دام قرار دینے والا ◆

کن کھجورا (ہ) اسم مذکر :- کنگھجورا - ہزار پا - صد پا (مفصل دیکھو کن مخفف کان کے مشتقات میں) ◆

کنکی (ہ) اسم مؤنث :- وہ چاول کے ٹکڑے جو دھانوں سے نکالتے وقت ہو جاتے ہیں - چاولوں کا چورا ◆

کنگال (ہ) صفت :- (۱) مفلس - نردھن - دھن ہین - محتاج - نادار - تنگ دست - تنگ حال - فقیر - قلّاش ؎

مجھ سے فضول خرچ کے متھے جو چڑھ گیا دو دن میں آسمان بھی کنگال ہو گیا (صبا)

(۲) قحط زدہ - کال کا مارا - فاقہ زدہ - فاقہ کش - بُھکّڑ ◆

کنگال بانکا (ہ) اسم مذکر :- خشک بانکا - فاقہ مست - مفلس شوقین - افلاس میں اُترانے والا ◆

کنگال کردینا (ہ) فعل متعدی :- نردھن کردینا - مفلس بنا دینا - محتاج کردینا ◆

کنگال گھر کا (ہ) صفت :- غریب گھر کا - محتاج خاندان کا ◆

کنگال ملک (ا) اسم مذکر :- بھوکا دیس - کنگلوں کا ملک جیسے مارواڑ ◆

کنگال ہوجانا (ہ) فعل لازم :- مفلس ہوجانا - محتاج ہوجانا - افلاس میں گھر جانا ◆

گُنگر (ا) صفت :- موٹا - فربہ - قوی ہیکل - موٹا تازہ - خنگرا ◆

گُنگرا (ا) اسم مذکر :- موٹا اور فربہ آدمی - خنگرا - ڈھینگ - ڈھینگرا ◆

کنگلا (ہ) صفت :- کنگال کی تصغیر یا تحقیر - مفلس - قلّاش - بھوکا - محتاج - نادار ◆

کنگلی (ہ) اسم مؤنث :- فاقہ زدہ عورت - مفلوکہ - مفلس عورت - محتاج عورت - بھوکی عورت ◆

کنگن (ہ) اسم مذکر :- دست برنجن - دستینہ - کلائی کے ایک زیور کا نام جسے چوہے دنتیاں بھی کہتے ہیں - اینڈوی - سوار (یہ لفظ کر + گھن سے مرکب ہے یعنی ہاتھ کا زیور) ◆

کُنگُرہ (ف) اسم مذکر :- کنگورہ - وہ طاق نما کٹے ہوئے طاقچے جو شہر کی فصیل قلعہ کی دیوار یا دیگر عمارات میں خوب صورتی کے واسطے بنا دیتے ہیں - شُرفہ ◆

کنگنا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) وہ کلاوے کا ڈورا جو پھیروں کے وقت دولھا کی داہنی کلائی اور دلہن کی بائیں کلائی میں باندھا جاتا ہے - کپڑے کی وہ پوٹلی جس میں اسپند اور گینڈے کی کھال یا لوہے کا چھلّا سپاری ہلدی وغیرہ رکھ کر دولھا کے ہاتھ میں لگن کے دن باندھ دیتے ہیں (۲) وہ گیت جس میں کنگنا باندھنے کا ذکر ہوتا اور وہ کنگنا باندھتے وقت گایا جاتا ہے - جیسے "آؤ مورے ہریالے بنڑے - کنگنا میں باندھوں کر بیچ تیرے" (۳) ہندوؤں کی ایک شادی کی رسم جس میں دولھا دُلہن کا کنگنا بیاہ کر لانے سے دو روز بعد کھولا جاتا ہے ◆

کنگنی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کانس - دیوار کی کگر (۲) ایک قسم کا چکنا اور چھوٹا اناج جسے اکثر چڑیوں اور لالوں کو بھی کھلاتے ہیں اور نیز اس کے لڈو بناتے ہیں ◆

کنگورہ (ا) اسم مذکر :- (۱) دیکھو (کُنگُرہ) (۲) کلغی - جیغہ ◆ وہ خوش نما پر جو سرداروں کی ٹوپی پر لگائے جاتے ہیں - تاج کے اوپر کا جواہرات ◆

کنگھا (ہ) اسم مذکر :- شانہ - بال سلجھانے کا ایک مُرفّہ مردانہ آلہ - مُشط ◆

کنگھی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کنگھا کی تانیث - شانۂ کوچک جس کی دونوں طرف دندانے ہوتے ہیں (۲) ایک درخت کا نام جس کے پھول میں کنگھی کے سے دندانے ہوتے ہیں - درخت شانہ ؎

اُلجھا ہے دل اُنھوں کے گیسوئے پُر شکن میں اُگتی ہے جائے سبزہ کنگھی مرے چمن میں (آتش)

بہارِ شانہ صد چاک ہے زلفِ پریشاں میں عجب ہے جائے گل پھولی ہے کنگھی عشق پیچاں میں (رافق)

کنگھی چوٹی (ہ) اسم مؤنث :- تزئین مو - بناؤ سنگار - آرایش ؎

وائے اندھیر کہ کی شب وصل کنگھی چوٹی بن سنی کاجل میں (ناظم)

کنگھی چوٹی کرنا (ہ) فعل متعدی :- بناؤ سنگار کرنا - تزئین و آرایش کرنا - سر گوندھنا - بال سنوارنا - چوٹی کرنا - مانگ سنوارنا ۔

کنگھی کرنا (ہ) فعل متعدی :- بال بنانا - شانہ دہ موزوں کا ترجمہ - بالوں کو کنگھی کے ذریعے سلجھانا اور سنوارنا (اس کی بہت عورتوں کا یہ ہے کہ اگر دوسرے شخص کے سر کی کنگھی کی جائے تو بیر پڑ جاتا ہے) ۔

کنواں یا کُواں (ہ) اسم مذکر :- س (کوپ) چاہ - بیر - کوپ - جھیرا - تو - کوہ ؎

ملاحت ذقن یار کا ہے یہ شور عجب لطف کا کھاری ہے کنواں نکلا (آتش)

کنواں بیچا ہے کنوئیں کا پانی نہیں بیچا (ہ) کہاوت :- مکار بے فائدہ دلیل نا جائز و شروط خلاف عقل پر اس مثل کا اطلاق ہوتا ہے ۔

کنواں پوجنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- بیٹے کے جنم یا شادی کے وقت کنوئیں کی پرستش کرنا ۔

کنواں ٹوٹنا (ہ) فعل لازم :- کنوئیں کا پانی گھٹنا - کنوئیں کا پانی کم ہو جانا ۔

کنواں جوتنا یا چلانا (ہ) فعل متعدی :- کنوئیں سے لاؤ کے ذریعے سے پانی نکالنا - آبپاشی کرنا ۔

کنواں چھوڑ دینا (ہ) فعل متعدی :- کنواں چلانا بند کر دینا - کنواں تھام دینا - آبپاشی سے باز رہنا ۔

کنواں سا (ہ) صفت :- مانند چاہ - گہرا - ڈونڈا - عمیق ۔

کنواں کھودنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) چاہ کندن کا ترجمہ - کنوئیں کے واسطے زمین کھودنا (۲) دوسرے کے گرانے کو گڑھا کھودنا - کسی کے واسطے بدی کرنا - برائی کرنا ۔

کنواں کھودنے والا (ہ) اسم مذکر :- (۱) چاہ کن (۲) برائی کرنے والا - بدی کرنے والا ۔

کنواسا (ہ) اسم مذکر :- نواسے کا بیٹا - بیٹی کے بیٹے کا بیٹا ۔

کنواسی (ہ) اسم مؤنث :- نواسی کی بیٹی - بیٹی کی بیٹی کی بیٹی ۔

کنوتی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گوش اسپ - گھوڑے کا کان - گھوڑے کا کھڑا ہوا کان (۲) کان کی بالی - مرکی - دُرِیچہ ۔

کنوتیاں (ہ) اسم مؤنث :- کنوتی کی جمع ۔

کنوتیاں بدلنا یا کھڑی کرنا (ہ) فعل لازم :- گھوڑے کا دونوں کانوں کو کھڑا کرنا - چوکنا ہونا ۔

کنوٹھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کونہ - گوشہ - کھونٹ - زاویہ (۲) بغل - کنارا - آغوش (۳) برادر - بھاؤ - برابر کا بھائی ؎

زناخی ہو تو کونٹھے سے پکڑی گئی تو یہ کونٹھے سے پکڑی گئی (رنگین)

کنور (ہ) اسم مذکر :- (۱) لڑکا - طفل - کودک - بالا (۲) بیٹا - پسر - پتر (۳) راج دلارا - ٹیکا - راجہ کا بیٹا - بھیا - شہزادہ - ملک زادہ - راج پتر (۴) عزت کا خطاب ۔

کنول (ہ) اسم مذکر :- (۱) پدم - ایک پھول کا نام جو دریا میں کھلتا ہے - گل نیلوفر - کھانے کے پھول کا نام - شعرا اس پھول کو اکثر دل سے تشبیہ دیتے ہیں ؎

ہمیشہ جوش گریہ سے پانی میں ہے آتش کبھی تازہ نہیں نے اپنے اس دل کا کنول دیکھا (آتش)

وہ بہار آئے کبھی روتے ہوئے ہنسنے لگیں حوض کا فوارہ بن جائے کنول تالاب کا (بحر)

(۲) قمقمہ - ایک سرخ کاغذ یا ابرق کا پھول جس میں موم کی بتی جلاتے اور کتے بھادوں کے مہینے میں جمعرات کے روز عوام لوگ خواجہ خضر کے نام پر پانی میں بہا دیتے ہیں ۔ لالہ (۳) شیشے کے ایک ظرف کا نام جس میں شمع روشن کرتے ہیں ؎

چشم بد دور آپ کا کیا رنگ ہے سرخ و سفید ۔ ۔ ۔ روشن ہے کنول بلور کا (بحر)

(۴) ایک بوٹی کا نام (۵) مثانہ جانور - پھکنا (۶) مجازاً دل - من - ہردہ جیسے "ان کے دیکھتے ہی کنول ہرا ہو گیا" (۷) دیکھو (کمل باؤ بمعنی یرقان) ۔

کنول باؤ یا باؤ یا بائی (ہ) اسم مذکر :- یرقان ۔

کنول چرن (ہ) اسم مذکر :- وہ شخص جس کے پاؤں میں پدم ہو - مبارک قدم - مبارک پے ۔

کنول کھلنا (ہ) فعل لازم :- گل نیلوفر کا شگفتہ ہونا - دل خوش و خرم شگفتہ اور شاداب ہونا - دل کی کلی کھلنا ؎

جز دل کی آرسی کو ہمارے جلا کرے اس کا کنول خدا کی طرف سے کھلا کرے (انشا)

کنول گٹا (ہ) اسم مذکر :- کھانا - کنول کا بیج جسے کھاتے ہیں - کول ڈوڈے ۔

کنول نین (ہ) صفت :- کنول سی آنکھوں والا ۔

کنوں (ہ) اسم مذکر :- کنا کی جمع - پتنگ کے کنے - جوتے کے کنے (یہ جمع حروف مغیرہ کے آجانے سے اس طرح بنتی ہے) ۔

کنوں سے اکھڑنا (ہ) فعل لازم :- اول معلوم - دوم ٹر پڑے جانا - بالکل اکھڑ جانا - کچھ تعلق نہ رکھنا - جیسے "وہ تو کنوں سے اکھڑ گئے" ۔

کنونڈا (ہ) صفت :- (۱) شرمندہ - شرمسار - شرمگین (۲) ذلیل - خوار - رسوا ۔

داغی - بدنام - کلنکی - بٹیا (۳) احسان مند - ممنون - منت کشیدہ - شرمندۂ احسان ہ

وہ قوم جو ہیں آج سرتاج سب کی کنونڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی (حالی)

(۴) ناقص الخلقت - عیبی - عیب دار - ناقص ٭

کنونڈا کرنا (ہ) فعل متعدی:- شرمندہ کرنا - داغی کرنا ٭ احسان مند کرنا ٭ داغ لگانا - عیب لگانا ٭ نیچا دکھانا ٭ کسی عضو کو نقص پہنچانا ٭ عیب دار بنانا - جسمانی عیب کر دینا جیسے "ہاتھ پاؤں سے کنونڈا کر دیا" "آنکھ سے کنونڈا کر دیا وغیرہ" ٭

کنونڈا ہونا (ہ) فعل لازم:- شرمندہ ہونا ٭ ممنون ہونا - داغ لگنا - داغی ہونا - کلنک لگنا ٭ کسی عضو میں نقص آ جانا - عیب دار بن جانا - عیب لگ جانا ٭

کنونڈی (ہ) صفت:- (کنونڈا کی تانیث) "کنونڈی بلی چوہے سے کان کترواتی ہے" ٭

کنوؤں یا **کوؤں** (ہ) اسم مذکر:- کنواں کی جمع جو حروف مغیرہ کے آ جانے سے بنائی جاتی ہے ٭

کنوؤں میں بانس ڈالنا یا **کنوئیں میں بانس ڈالنا** (ہ) فعل متعدی:- کسی چیز کو کنوؤں میں بانس ڈال کر ٹٹولنا - بہت ڈھونڈ بھال کرنا - پتال تک تلاش کرنا - زمین کی تہہ تک میں ڈھونڈ ڈالنا - نہایت ڈھونڈ ڈھانڈ اور تلاش و جست جو کرنا ہ

کنوئیں میں بانس ڈالے ہم نے ہر چند نہ آیا بوسۂ چاہِ ذقن ہاتھ (مغفور)

کنوؤں میں بانس ڈلوا دینا (ہ) فعل متعدی:- نہایت تلاش کرا لینا - ڈھنڈوانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑنا ٭

کنوئیں (ہ) اسم مذکر (کنواں کی جمع) ٭

کنوئیں بھانگ پڑنا (ہ) فعل لازم:- سب کے سب کا متوالا اور پاگل ہو جانا - ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک کا مست و بے ہوش بلکہ خود رفتہ و دیوانہ ہو جانا - کسی کی عقل کا بھی سلیم اور بجا نہ رہنا ہ

اُس ذقن میں بھی سبزی ہے حظ کی دیکھو جیدھر کنوئیں پڑی ہے بھانگ (میر)

(چونکہ کنوئیں کا پانی ایک خلقت اور محلہ کا محلہ پیا کرتا ہے اور جب کنوئیں میں کوئی نشہ والی چیز ہو تو ظاہر ہے کہ سارا محلہ یعنی سب پینے والے متوالے ہو جائیں - پس اس لحاظ سے کثرت حمقا پر یہ محاورہ بولا جانے لگا) ٭

کنوئیں پر گئے اور پیاسے آئے (کہاوت):- امید کی جگہ گئے اور پھر محروم آئے - کمال بد نصیبی کے موقع پر بولتے ہیں ٭

کنوئیں جھانکنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) نہایت جست جو اور تلاش کرنا - کنوؤں کے اندر جا جا کر دیکھنا ٭ حیران و پریشان ہونا - سرگرداں پھرنا ہ

ڈوبا میں اس لئے کہ جگت آشنا تھا میں جھانکے کنوئیں چاہِ زنخداں کی چاہ میں (امانت)

(۲) کنوؤں میں گرنا - کنوؤں میں پڑنا ہ

یہ جگہ وہ ہے فرشتوں نے کنوئیں جھانکے ہیں پاک آلائشِ دنیا سے بشر کیا ہوگا (بحر)

(۳) گتے کے کاٹے کا ٹوٹکا کرنا جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ جسے کتا کاٹے اُس کو سات کنوئیں جھانکنے لازم ہیں تاکہ اُس کا اثر نہ ہو ٭

کنوئیں جھنکانا یا **جھنکوانا** یا **جھنکا دینا** (ہ) فعل متعدی:- (۱) کنوؤں کے اندر منہ ڈلوا کر دکھانا - کنوؤں کا پانی یا تہ دکھانا ٭ گتے کے کاٹے کو سات کنوؤں پر لے جانا تاکہ اُس کا اثر نہ ہو ٭ کنوؤں میں گرانا ہ

جتنے بتاہے شاہی مثلِ یوسف چرخ کہنا ہے مناسب ہے کنوئیں اس کو جھنکایا چاہیئے پہلے (اسیر)

(۲) حیران کرنا - آوارہ پھرانا - دربدر پھرانا ٭ ناک میں دم کر دینا - ستانا - ناک چنے چبوا دینا - تنگ کر دینا - مصیبت میں ڈالنا - آفت میں پھنسا دینا - دق کرنا - تھکا مارنا - دیوانہ بنانا - سودائی بنانا - باؤلا کر کے پھرانا - دیوانہ وار پھرانا ہ

عزیزِ یوسفِ کنعاں کی چاہ میں اب تو کنوئیں جھنکائے کا مجھ کو ہزار دل میرا (ملا اعلم)

عشق چاہِ ذقن کیا تو ہے دل دیکھنا کیا کنوئیں جھنکاتے ہیں (وزیر)

یوسف کنوئیں میں گر کے ہوا بادشاہِ مصر رفعت بھی دے کنوئیں جو کسی کو جھنکائے عشق (امیر)

چاہ میں زہرہ جبینوں کے دلا غرق نہ ہو یہ فرشتوں کو کنوئیں دم میں جھنکا دیتے ہیں (امانت)

لہر کے کبھی جاتے ہیں در یا کبھی تالاب کیا ہم کو جھنکاتی ہے کنوئیں چاہ تمہاری (〃)

گردشِ نرگسِ فتاں نے تو دیوانہ کیا دیکھ جھنکوائے کنوئیں چاہِ زنخداں کیا کیا (آتش)

عشق ذقن نے ہم کو جھنکائے بہت کنوئیں جیتے رہے تو نام ہی لیں گے نہ چاہ کا (نادر)

ذرا چاہ کا دیکھ اپنی مزا جھنکاتی ہوں کیسے کنوئیں میں بھلا (میر حسن)

یاد آئینۂ رخ نے تو بنایا حیراں دیکھوں جھنکوائے کنوئیں چاہِ زنخداں کتنے (رند)

کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو لگتی ہے (ہ) محاورہ:- یعنی جس قدر آمد ہوتی ہے اُسی قدر خرچ بھی ہو جاتا ہے - جہاں کی کمائی ہوتی ہے وہیں صرف بھی ہو جاتی ہے ہ

ترے من کی کسی کا ذقن کیونکر ہو عکس کنوئیں کی لگتی کنوئیں کو ہے جانِ من مٹی (نصیر)

کنوئیں میں بولنا (ہ) فعل لازم:- ضعف کے مارے نہایت آہستگی اور دھیمے پن سے بولنا - اس طرح بولنا کہ بمشکل دوسرے کے کان میں آواز جائے ٭

ہورت یا جان کنی کے وقت کیسی آواز نکالنا۔ قریب بمرگ ہونا ٭

کُنوئیاں (ہ) اسم مؤنث ۔ چھوٹا کنواں۔ کوئی۔ چاہ کوچک ٭

کُنہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) کسی چیز کی انتہا۔ تہ۔ حقیقت۔ ماہیت (۲) مجازاً۔ نکتہ۔ باریکی۔ مغز سخن ٭

کُنہ کو پہنچنا (ا) فعل متعدی ۔ کسی بات کے مغز یا اُس کی تہ کو پہنچنا ٭

کنہا (ہ) اسم مذکر (پورب) ۔ وہ سرکاری ملازم جو کھڑی کھیت کے غلہ کا اندازہ کرتا ہے۔ آنکو۔ کوتنے والا۔ جانچنے والا ٭

کنہائی (ہ) اسم مذکر:۔ برج کی زبان میں کرشن جی کو کنہائی کہتے اور ہولیوں میں اکثر اسی نام کے ساتھ گاتے ہیں ٭

کنہیّا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) سری کرشن جی کا نام۔ کاہن۔ شیام ؎

طرۂ حُسن اس صنم کے سر پہ زیبا ہوگیا   زلف کالی بن گئی جوڑا کنہیا ہوگیا (سحر)

(مفصل کیفیت دیکھو کشن میں) (۲) خوب صورت لڑکا۔ جوان حسین۔ جو کا بچہ ہوا دھر پہیں بھی نہ کم حُسنِ یار   کنہیا بنا وہ جو ستو نلا گیا (سحر)

(۳) ؛۔ رسیا۔ معشوق صفت۔ جیسے "وہ تو گوپیوں میں کنہیا ہے" ٭

کنی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) ٹکڑا۔ ریزہ۔ کرچ۔ پارہ ٭ بیش قیمت پتھر کا ٹکڑا۔ ریزۂ الماس ؎

تابِ دنداں دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر   کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں (ذوق)

کیوں کہ پی جاؤں یکہ لے ضبط   جو اشک ہے ہیرے کی کنی ہے (ناسخ)

(۲) کنکی۔ چاول کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ ٹوٹے ہوئے چاول (۳) چاول کا وہ حصہ جو گلنے سے رہ گیا ہو۔ خامی۔ ادھکچرا پن۔ جیسے جب چاولوں میں ایک کنی رہ جائے تو دم پر چھوڑ دو (۴) جوبن کا کوئی حصہ۔ حُسن کا کوئی نشان۔ کوئی آن۔ کوئی انداز۔ جیسے "ابھی تو اس میں ایک کنی باقی ہے" ٭

کنے (ہ) تابع فعل ۔ (دکن اور ضلع کانگڑہ میں زیادہ بولتے ہیں۔ متروک) پاس ٭ نزدیک۔ قریب ؎

مہیا جس کنے اسباب ملکی اور مالی تھے   وہ سکندر گیا یاں سے تو دونوں ہاتھ خالی تھے (میر)

کنّے (ہ) اسم مذکر ۔ (کنّا کی جمع) ٭

کنّے ڈھیلے ہوجانا (ہ) فعل لازم :۔ رگ پٹھے کا سُست اور عضو کا بیکار ہو جانا۔ تھک جانا۔ عاجز آجانا۔ پتلا حال ہو جانا۔ جوش جوانی و غرور و نخوت کا جاتا رہنا ؎

دیکھ حال میرا اُٹھ کے سو سو چلے   ساتھی بھاگے سب اپنا اپنا جی لے (بچے)

کبھی تھمی کمر بیش میں نہ چھوڑوں گی قدم   سو اُس کے بھی ہو چکے ہیں کنّے ڈھیلے (بچے)

کنّی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) حاشیہ۔ کنارہ۔ کور۔ سنجاف۔ مغزی۔ گوٹ۔ فیتہ۔ شال پر لگانے کا اُونی یا ریشمی کنارہ (۲) وہ دھجی جو پتنگ یا کنکوے کے گوشہ کی جانب کانپ میں باندھی جاتی ہے تاکہ پتنگ کا وزن برابر ہو کر سیدھا اُڑے (۳) گوشۂ پتنگ۔ کنکوے کا بازو (۴) تمباکو کے وہ چھوٹے چھوٹے پتے یا کونپلیں جو ایک دفعہ کاٹ لینے کے بعد دوبارہ نکلتی اور قابل قدر و عمدہ نہیں ہوتی ہیں ٭

کنّی باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ پتنگ کے بازو میں دھجی باندھ کر اُس کے دونو بازوؤں کو ہم وزن کرنا ٭

کنّی دار (ا) صفت :۔ وہ کپڑا جس کے کناروں پر کسی رنگ کی دھاری ہو۔ کنارہ دار ٭

کنّی دبانا (ہ) فعل متعدی :۔ قابو میں لانا۔ عاجز کرنا۔ تنگ کرنا۔ بس میں کرنا ٭

کنّی دبنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مطیع ہونا۔ مطیع و فرماں بردار ہونا ٭ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا (۲) جھینپنا۔ کنیانا۔ لجانا۔ شرم کرنا۔ آنکھ نیچی ہونا۔ (۴) ڈرنا۔ خائف ہونا ٭

کنّی کھانا (ہ) فعل لازم :۔ پتنگ کا ایک رُخ جھکنا۔ کنکوے کا ایک طرف سے نیچا ہو کر اُڑنا

کنیّا (س) اسم مؤنث :۔ (۱) نو یا دس برس تک کی لڑکی۔ چھوٹی عمر کی لڑکی۔ صبیہ۔ معصومہ (۲) باکرہ۔ دوشیزہ۔ چہرہ بند۔ ناکتخدا لڑکی۔ کواری (۳) بیٹی۔ دختر۔ دھی۔ پتری (۴) دُلہن۔ عروس۔ بنی (۵) چھٹی راس۔ برج سنبلہ (۶) درگا دیوی کا نام (۷) ایلوے کا درخت۔ درخت صبر (۸) بڑی الائچی۔ ہیل کلاں (۹) ہندی رباعی کا ایک وزن جس میں چار چار رکن ہوتے ہیں (۱۰) وہ پودا جو دوسرے درخت پر پیدا ہو جائے ٭ اکاس بیل۔ امر بیل (۱۱) بانجھ۔ وہ عورت جسے حمل نہ رہے ٭

کنیّا پتر یا کنیّا سُت (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ بن بیاہی لڑکی کا لڑکا۔ حرامی۔ ولد الزنا۔ حرام کا ٭

کنیّا جمانا (ہ) فعل متعدی :۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو درگا کے نام پر کھانا کھلانا ٭ معصوم لڑکیوں کی ضیافت کرنا ٭

کنیّا دان (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لڑکی کا بیاہ کرنا۔ لڑکی کو نکاح میں دینا (۲) جہیز۔

دان - آمیزہ دہیز (۳) وہ روپیہ جو بیٹی کے بیاہنے کے واسطے لوگوں سے بطور مدد مانگا جائے ۔

کنیادان مانگنا (ہ) فعل متعدی - (۱) کسی کی لڑکی کو نکاح میں لانے کے واسطے مانگنا ۔ کسی کی بیٹی سے بیاہ چاہنا (۲) بیٹی کے بیاہنے یا جہیز میں دینے کے واسطے کچھ نقدی طلب کرنا ۔

کنیاوانی (ہ) اسم مؤنث - سوات بوند - وہ بارش جو آفتاب کے برج سنبلہ میں آنے پر برستی ہے ۔ موسم بہار کی بارش - نیساں ۔ (ہندوستانیوں کے نزدیک تو یہ بارش ہندی چھٹے مہینے یعنی بھادوں میں تقریبًا ہوتی ہے اور فارس کے نزدیک ساتویں رومی مہینے میں جبکہ آفتاب برج حمل میں آتا ہے جو تقریبًا اپریل ہے) ۔

کنیانا (ہ) فعل لازم - (۱) کنکوے کا ایک جانب یا ایک طرف کو جھکنا - پتنگ - کالنی کھانا (۲) کنارہ کرنا - بچنا - ہٹنا - ایک طرف ہونا - کترانا - بغل کو ہونا ۔ ع

کوئی کیسا ہی اس سے کنیا دے   آخر اس کو یہ پیچ میں لادے (میر قائم)

(۳) شرمانا - جھینپنا - آنکھ سامنے نہ کرنا (۴) دور بھاگنا - الگ - الگ رہنا - بچا ہوا رہنا - پاس نہ پھٹکنا - دھوکے نہ جانا - وحشت کرنا - ربے کی اختیار کرنا ۔

(صاحب گلشن فیض نے جو حیران و متعجب ہونے کے معنی لکھے ہیں اس میں کلام ہے نہ تو کسی استاد کا شعر اس معنی میں نظر سے گزرا اور نہ سننے میں آیا) ۔

کُنیت (ع) اسم مؤنث - وہ نام جو باپ یا ماں سے خواہ بیٹا یا بیٹی کے نام سے بولا جائے - عربی میں ایسے ناموں کے اول ابو یا ام بنت ابن اور فارسی میں پسر یا دختر آتا ہے جیسے ابو الحسن - ابو القاسم - ابا بکر - ام الفاطمہ - بنت الکرم ابن حاجب عمار ابن ماجہ - ابن خلدون - پسر محمود - دختر حامد وغیرہ - اردو میں اصغر کی ماں - اکبر کا باوا وغیرہ - عربی میں وصفیت اور لقب کے معنی میں بھی مستعمل ہے - جیسے ابو الفضل - بزرگی کا باپ - ابو جہل جہالت کا باپ - ابو ہریرہ بلیوں کا باپ یعنی بلیوں کی پرورش کرنے والا کیونکہ اصل نام عبد الرحمن تھا - مگر بلیوں سے رغبت رکھنے کے سبب یہ لقب پڑ گیا ۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نام - خاندانی نام - وہ نام جس سے ماں باپ اپنے بچے کو پکاریں ۔

کنیر (ہ) اسم مذکر - ایک تلخ اور زہریلے درخت اور اس کے پھول کا نام جس کا پھول اکثر زرد یا سرخ ہوتا ہے اور پھل میں سے دودھ سا نکلتا ہے اس کے پھل کی شکل نہایت مسخری ہے - عوام الناس کا خیال ہے کہ جس کے گھر میں اس کا پھول ڈال دیں اس کے ہاں آپس میں کھٹا پٹی ہو جائے - گویا سی کے کانٹے کا اور اس کا ایک ہی خواص ہے دفلی - خر زہرہ - کردیرہ کنیل - مزاجًا اول درجہ میں گرم - دوم میں خشک ۔

کنیر کا پھول (ہ) اسم مذکر - (۱) گل خر زہرہ - (۲) لڑائی کا گھر - بس کی گانٹھ - فتنہ پرداز - فتنہ انگیز - سی کا کانٹا ۔ ع

جس کے سبب لڑائی ہو وہ آدمی نہیں   کانٹا ہے گھر میں ساہی کا یا گل کنیر کا (ذوق)

کنیر کی جڑ (ہ) اسم مؤنث - بیخ خر زہرہ جس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے ۔

کنیز (ف) اسم مؤنث - لونڈی - باندی - چیری - داسی - بندہ زن مملوکہ - پرستار زناں - حرم - سُریت ۔

کنیزک (ف) اسم مؤنث - تصغیر کنیز - بندہ زر ۔

کو (ہ) علامت مفعول (۱) را - نو - نہیں جیسے اس کو مارا - گھر کو گیا - شام کو جائے گا - میں تو اپنے کو حقیر سمجھتا ہوں - وغیرہ (۲) سے - از ۔ ع

نہ کعبہ میں نہ بت خانہ میں ملتا ہے خدا طالب   نہ پاوے گا نہ پاوے گا جسے جویا تو دل کو (سوز)

کیونکہ دصبا بچھڑے ہوئے یاروں کو   راہ ملتی ہی نہیں دشت کے آواروں کو (ناظم)

(اب متروک ہے) (۳) اظہار فعل کی تاکید کے واسطے جیسے وہ جانیکو ہے - آنیکو ہے یعنی جانیوالا یا عنقریب آنے والا ہے (۴) لئے - واسطے - برائے - جیسے ان کے ہاں کھانے کو بہت ہے - وہ روٹی کھانے کو بیٹھا ہے - اپنے گھر کو سب پہنچتے ہیں - (۵) گنوار بجائے کا استعمال کرتے ہیں یعنی کس کو بجائے کس کا - دادا کو ہے یعنی دادا کا ہے (۶) برج میں کون کی جگہ بولتے ہیں - جیسے کو جاتا ہے یعنی کون جاتا ہے (۷) بجائے میں - اندر - در - جیسے رات کو - دن کو یعنی رات میں دن میں (۸) زاید - تحسین و ربط کلام کے واسطے جیسے کل کو آتا یعنی کل آتا - آج کو وہ ہوتے تو دکھا دیتے ۔

کُو (ف) اسم مؤنث - گلی - کوچہ - محلہ - ٹولہ جیسے کوے یار کوے دلدار وغیرہ ۔

کوّا (ہ) اسم مذکر - (۱) زاغ - کاگ - کاگا - کاک - غراب - جیسے کوا ناک لے گیا ناک کو نہیں دیکھتے کوے کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں - یعنی جھوٹی بات کو بلا تحقیق مان لیتے ہیں (۲) وہ گوشت کا ٹکڑا جو حلق کے اندر بشکل زبان لٹکا ہوا ہے - ملازہ - لہات (۳) سرکنڈے کا ایک کھلونا جسے بچے دور پھینکتے ہیں (ہندوستان کی عورتیں اس کے بولنے پر اپنے کسی پردیسی کے آنے کا شگون لیتی اور اسے دیکھ کر کہتی ہیں کہ کوے اگر فلاں شخص آتا ہے تو اڑ جا ۔

کوّا اٹھانا (ہ) فعل متعدی - گلا اٹھانا - حلق کے اندر کا گوشت جو زیادہ لٹک جاتا ہے اسے دبانا تاکہ تکلیف لاحقہ جاتی رہے ۔

کوّا پری (ہ) اسم مؤنث - کالی عورت - کلّو - شیدن - حبشن - کالی کلوٹی ۔

کوّا پھنسانے کی چال ہے (ہ) محاورہ - ہوشیار آدمی کو دام فریب

میں لانے کا ڈھنگ ہے ۔

کوا ٹرٹراتا ہی ہے دھان پکتے ہی ہیں (ہ) محاورہ (پورب) : یعنی کوا ٹملاتا ہی رہتا ہے مگر دھان پکے بغیر نہیں رہتے۔ دشمن کے برا چاہنے سے برا نہیں ہوتا ۔

کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا (ہ) کہاوت : یعنی ادنیٰ جو اعلیٰ کی روش اور طرز اختیار کرتا ہے تو وہ خرابی اور رسوائی کا سبب ہوتا ہے یا جو شخص اپنی اوقات سے بڑھ کر حوصلہ کرتا ہے وہ اپنی پہلی حیثیت کو بھی کھو دیتا ہے ۔

عبث عدو کو ہے جرأت نہ میری کچھ نہ خیال ۔ کہ جیسے اپنی بھی کھوتا ہے ہنس کی چال (جرأت)

غیب اب اُس نے مکر کی راہ سے میری طرح تو لے
چلے گر چال کوا ہنس کی تو اپنی بھی کھو بیٹھے (جرأت)

عجب طرح کا زمانہ نے رنگ بدلا ہے ۔ نئی ہی شعبدہ برپا ہے زیر چرخ کہن
چلے ہے یعنی کہ کوا ہر ایک ہنس کی چال ۔ کہ ہر فلوس نے سیکھا ہے شفق کا چلن

کوا کھائیں پڑنا (ہ) فعل لازم - کاکا رول میں پھنسنا - کائیں کائیں اور زرغہ میں گھرنا - جیسے جب کچھ دینے کو نہ رہا تو قرض خواہوں کی کوا کھائیں میں پڑے ۔

کوآر (ہ) اسم مذکر - ہندی چھٹا مہینا - آسن - اسوج - اکتوبر جیسے کوار کا ساجھنا آیا برسا اور پہلا - ساون کی جھڑی بھادوں کا بھرن - کوار کے چھیلے پتلے مشہور ہیں ۔

کوآرا (ہ) صفت : - (۱) بن بیاہا - ناکتخدا - مجرد - وہ شخص جس کی شادی نہ ہوئی ہو جیسے ستی - کوارا پنڈا (۲) اوت - وہ شخص جو بن بیاہا مر جائے - جیسے کوآرے کے نام کا اٹھانا (ہندو)

کوارا بالا (ہ) اسم مذکر - بن بیاہا لڑکا - ناکتخدا لڑکا - کوارے پنڈے والا ۔

کوارا ناتا (ہ) اسم مذکر : - سگائی یا نسبت کے بعد کا اور شادی سے پہلے کا رشتہ - جیسے کوارے ناتے کوئی بھی کسی کے ہاں جاتا ہے جو میں چلی جاؤں ۔ (عو)

کوار منڈھوا (ہ) اسم مذکر (ہندو) : - دیکھو (کوارا ناتا) ۔

کوارپت یا کوارچھل (ہ) اسم مذکر - بکارت - دوشیزہ پن - دوشیزگی - کوارپن - چیرہ ۔

کوارپت یا کوارچھل اُتارنا (ہ) فعل متعدی - ازالۂ بکر کرنا - چیرہ توڑنا - کچا تاگا توڑنا - منہ کھولنا - سرفراز کرنا - چیرہ اُتارنا - کوارپن دور کرنا - مینڈھی کھولنا - سر ڈھکنا ۔

کبھی تو بھولوں بھی آکے پوچھا کہ تیرے جوڑے کا حال کیا ہے
یہی تھے اقرار تو نے جس دم کوارچھل تھا مرا اُتارا

کوآرپتا (ہ) اسم مذکر (عو) - زمانہ ناکتخدائی شادی ہونے سے پہلے کا زمانہ۔ کوارپنے کی حالت - جیسے بیٹی! کوارپتے بس کوئی بھی مستی لگاتا ہے جو تم لگاؤ گی ۔ (عو)

کوآرپن (ہ) اسم مذکر - دیکھو (کوآرپتا) ۔

کوآرپن اُتارنا (ہ) فعل متعدی : - غریبی موجب شادی کرنا - ہاتھ پیلے کرنا - دولہا چڑھانا - منہ کھلوانا ۔

کوآری (ہ) اسم مونث : - زن ناکتخدا - بن بیاہی لڑکی - کنیا - دوشیزہ - باکرہ - اچھوتی لڑکی - ان چھیڑی - ان بندھا موتی - کچی کلی - منہ بند کلی جیسے کوآری کھائے روٹیاں بیاہی کھائے بوٹیاں ۔ کوآری ارمان بیاہی پشیمان ۔

کوآری بالی (ہ) اسم مونث : - بن بیاہی لڑکی - ناکتخدا اور کم سن لڑکی - کورے پنڈے والی - اچھوتی لڑکی ۔

کوآری کوس اُبسنت (ہ) کہاوت : - آزاد اور مجرد کے لئے ہر وقت خوشی ہے ۔

کوآری لڑکی کو پیٹ رکھوانا (ہ) فعل متعدی : - اوّل معلوم، دوم بے اصل بات کو قائم کرنا - بہتان لینا - افترا کرنا ۔

کوارٹر (انگلش Quarter) اسم مذکر - (۱) رُبع - چوتھا حصہ - چوتھائی - پاؤ - ربع (۲) ہنڈرویٹ کا چوتھا حصہ جو ۲۸ یا ۲۵ پونڈ کے برابر ہوتا ہے (چونکہ ہنڈرویٹ سو پونڈ یا ایک سو بارہ پونڈ کا شمار کیا جاتا ہے اس وجہ سے ۲۵ یا ۲۸ پونڈ کا کوارٹر قرار دیا گیا مگر استعمال ۲۸ پونڈ کا زیادہ ہوتا ہے) (۳) ٹن کا چوتھا حصہ - ۷ من کا پیمانہ (۴) ایک ہفتہ یعنی مہینا کا چوتھا حصہ - سال کا چوتھا حصہ یعنی سہ ماہی (۵) مقام - جگہ - چھاؤنی - قیام - جیسے ہیڈ کوارٹر یعنی صدر مقام (۶) محلہ - ٹولہ - ضلع (۷) سپاہیوں یا افسروں کے رہنے کا مقام - صدر ۔

کوارٹر ماسٹر (انگلش Quarter-Master) اسم مذکر : - جنگی محکمہ کا وہ افسر جس کا کام چھاؤنیوں کے واسطے رسد ذخیرہ وردی ایندھن اسٹیشنری بہم پہنچانے اور فوج کی تبدیلی کا ہوتا ہے - ہر ایک چیز یعنی خیمہ وغیرہ مہیا کرنے والا فوجی افسر - جہاز کا چھوٹا عہدہ دار جو پتوار یعنی سُکّان پر حاضر رہتا ہے ۔

کواڑ (ہ) اسم مذکر - (۱) پٹ - دروازہ بند کرنے کے تختے - تختۂ در اسباب (۲) در - دروازہ - دوار (۳) سینہ کا ہر ایک پہلو - سینہ کا حصہ ۔

تیغ قاتل نے جو کھولے مری چھاتی کے کواڑ ۔ حسرت دل کے نکلنے کو عجب در ہو گیا (ناسخ)

کواڑ بند کرنا یا بھیڑنا یا دینا (۱) فعل متعدی: - پٹ بھیڑنا - کواڑ موندنا - کنڈی لگانا - دروازہ بند کرنا - دروازہ مسدود کرنا ۔

کواڑ توڑ توڑ کے کھانا (ہ) فعل متعدی: - مصیبت سے عمر کاٹنا - مصیبت بھرنا - جوں توں عمر بسر کرنا ۔

کواڑ کھٹکھٹانا (ہ) فعل متعدی: - زنجیر کھڑکھڑانا - کنڈی ہلانا - دستک دینا ۔

کواڑا (ہ) اسم مذکر (پوربی لکھنؤ): - دیکھو (کواڑ) ۔

اوہ بختوں کی ہماری قبر میں حاجت نہیں — خانۂ محبوب کا کوئی کواڑا چاہئے (ناسخ)

کواڑی (ہ) اسم مؤنث: - (۱) کواڑ کی تصغیر (۲) قبا کا وہ کپڑا جو سینہ کے دونوں طرف بنتا ہے - انگرکھے کا پردہ - بنڈی وغیرہ کی دونوں پہلوؤں کا وہ حصہ جو سینے کے ادھر ادھر ہوتا ہے (۳) دیکھو (کواڑا) بھر پنڈلی کے کواڑا ۔

کواڑیاں (ہ) اسم مؤنث: - کواڑی کی جمع - انگیہ و فتنے کی کٹوری پہ لہرانی - کترتے کترتے کپڑے کی تیکھی بوٹیاں کر ڈالیں - آستینوں کی کلیاں - دامنوں کی کواڑیاں کواڑیوں کی کلیاں کر ڈالیں (رسالۂ سہیلی) ۔

کواکب (ع) اسم مذکر: - کوکب کی جمع - روشن ستارے ۔

کوآن (ہ) اسم مذکر: - دیکھو (کنواں) ۔

کوب (ف) امر از کوبیدن: - مرکبات میں آتا ہے جیسے زدوکوب - زرکوب - کلوخ کوب وغیرہ ۔

کوبانس (ہ) اسم مذکر: - کوّوں کو بانس سے اڑانے کا فعل - کوّوں کے اڑانے کی آواز ۔

کوبانس کوبانس کرنا (ہ) فعل متعدی: - (۱) کوّے اڑانا - کوّے اڑاتے پھرنا - (۲) کسی کے پیچھے پیچھے لکڑی لئے اور تنبیہ کرتے پھرنا - جیسے "دن بھر بچوں کے پیچھے کوبانس کوبانس کرتی پھرتی ہوں" (۳) ہرزہ گردی کرنا - آوارہ گردی کرنا - واہی تباہی پھرنا - مارا مارا پھرنا ۔

کوبہ (ف) اسم مذکر: - (۱) وہ لکڑی جس سے چونہ یا چھت وغیرہ کوٹتے ہیں تھاپی - موگرا - کوٹنے کا آلہ - موگری - موسل - مٹی کے ڈھیلے توڑنے کی لکڑی - کلوخ کوب - لات - مرزبہ (۲) چابک - کوڑا - تازیانہ - سانٹا - درّہ - قمچی - (اردو میں حالت افراد میں یہ معنی نہیں آتے صرف کوبہ کاری میں یہ معنی پائے جاتے ہیں مگر فارسی لغات میں یہ معنی موجود ہیں) ۔

کوبہ کاری (ف) اسم مؤنث: - (۱) کوبہ سے کوٹنا - کوبہ بجانا - تھاپی لگانا (۲) چابک زنی کرنا - کوڑے مارنا - تازیانے لگانا - مار پیٹ کرنا - زدوکوب کرنا ۔

کوپ (س) اسم مذکر (ہندی): - غصہ - کرودھ - روس - خشم - خفگی - غضب - عتاب - قہر ۔

کوپل (ف) اسم مذکر: - شگوفہ - کلی - انکر یا انکوا - نئے پھوٹے ہوئے ملائم پتے - کلی (اردو والوں نے اسی کو کونپل کر لیا ہے) ۔

کوپل پھوٹنا یا نکلنا (ہ) فعل لازم: - شگوفہ نکلنا - نئے پتے پھوٹنا - انکر یا انکھوئی نکلنا ۔

بڑھتا ہے طفل کا دلا آتا ہے یار — پھوٹنا شاخ گل سے کوپل کا (ناسخ)

کوپین (ہ) اسم مؤنث: - (ہندی) لنگوٹی - سنگوٹہ ۔

جوگی ہو تجھے تو کیا ہوا مالا و الیتن — نار پرائی دیکھ کے پھاٹ گئی کوپین (دوہا)

کوت (ہ) اسم مؤنث: - (۱) آنک - اندازہ - تخمینہ - اٹکل - پرکھ - جانچ (۲) پیمائش - مساحت - ناپ (۳) مثلث قائم الزاویہ کا قاعدہ ۔

کوتا (ہ) اسم مذکر: - کوتنے والا - جانچنے - آنکنے - اندازہ کرنے اور تخمینہ لگانے والا ۔

کوتاہ (ف) صفت: - (۱) چھوٹا - اوچھا - ٹھگنا - بونا (۲) کم - تھوڑا - قلیل (۳) مختصر - مجمل - خلاصہ (۴) تنگ - فراخ کا نقیض - سکڑا (۵) ٹھنکا - بستہ - بونا (۶) ۔ چکتا - بے باق - طے - انقطاع ۔

کوتاہ بیں (ف): - (۱) کم نظر - کم بیں (۲) کوتہ اندیش - ناعاقبت اندیش ۔

کوتاہی (ف) اسم مؤنث: - (۱) کمی - قلت - اختصار - چھٹائی - نقص - کسر (۲) تنگی - ضیق ۔

کوتاہی کرنا (۱) فعل متعدی: - کمی کرنا - کسر چھوڑنا - دریغ کرنا ۔

کوتک (ہ) اسم مذکر: - (۱) کام - فعل - لچھن - حرکت - گن - جیسے "ذرا ان صاحبزادی کی کوتک دیکھو تو معلوم ہو" (رسالۂ سہیلی) (۲) افعال ناشایستہ - بدکرداری - عادت بد - بدچلنی - جیسے "ماما عظمت اپنے کوتکوں کے پیچھے یہاں سے نکالی گئی" (مرآۃ العروس) ۔

کوتکی (ہ) صفت: - (۱) کوتک کرنے والا - کلچھنا - بدکردار (۲) فریبی - دغاباز - فتنہ پرداز ۔

کوتل (ف) اسم مذکر: - بن سوار کا گھوڑا - خالی گھوڑا - زائد گھوڑا جو ضرورت کے موقع کے واسطے ساتھ رکھا جائے ۔ خاص گھوڑا - وہ گھوڑا جو امیروں کی سواری کے آگے آگے ساز سے آراستہ و پیراستہ محض زینت کی غرض سے چلتا ہے - جلو کا گھوڑا ۔ خاص سواری کا گھوڑا ۔

عرش ہے اس بادشاہ حسن کا تخت رواں — وہ صنم کوتل کبھو چرخ کو دوڑائے گا (آتش)

کوتل کش (ف) اسم مذکر: - بالانگ - پیٹار ۔

کوتل گارڈ (ا) صحیح انگلش Quarter Guard) کوارٹر گارڈ)
اسم مذکر۔ چھاؤنی یا فوج کا وہ صدر مقام جہاں ہر وقت گارد متعین اور گھڑی
اور بندوقوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے۔ آتے جاتے افسروں کی سلامی سی گارد اُتارتی [illegible]
[illegible] والوں کی نگرانی یہیں ہوتی ہے۔

کوتنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) اندازہ کرنا۔ آنکنا۔ جانچنا۔ تخمینہ کرنا۔ پرکھنا (۲) [illegible]
برازکے وسط سے بجانب مقعد [illegible] کا زور لگانا۔ [illegible]

کوتوال (ف) اسم مذکر:۔ محافظ قلعہ و شہر۔ شب [illegible] عسس۔ شحنہ شہر۔
رات کو گشت لگانے والا افسر۔ پولیس کا وہ عہدہ دار [illegible]
گرد اور [illegible] اس لفظ کی تحقیق میں اختلاف ہے۔ [illegible]
کوٹ بمعنی قلعہ اور وال [illegible] سے مرکب [illegible]۔ بعض [illegible]
ہے کہ اصل میں یہ لفظ کوتہ وال [illegible]
[illegible]
ہونے میں کلام نہیں [illegible]
اس قدر محال [illegible] ہے کہ ہندی [illegible]
نہیں پایا گیا اور کوٹ علیحدہ بولا جاتا اور بکثرت استعمال میں آتا ہے۔ [illegible]
کوتوال کے اشعار فارسی کتابوں میں برابر پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ درویش [illegible]
ملا محمد ظہوری وغیرہ کے اشعار اس وقت بھی ہمارے پیش نظر ہیں۔ پس اس لحاظ سے
اس کو مفرس خیال کرنا چاہیئے) ۔

کوتوالی (ا) اسم مؤنث:۔ کوتوال کا صدر مقام۔ کوتوال کا دفتر۔ بڑا تھانہ۔ پولیس
اسٹیشن۔ کوتوال کے بیٹھنے کی جگہ ۔

کوتوالی چبوترہ (ا) اسم مذکر:۔ کوتوال کے دفتر کا مقام ۔

کوتوالی چڑھنا (ا) فعل متعدی:۔ دنگے فساد یا چوری اور فوجداری کے جرم کے
سبب کوتوالی تک جانا۔ بدمعاشوں میں نام لکھا جانا ۔

کوتہ (ف) مخفف کوتاہ۔ صفت:۔ دیکھو (کوتاہ) ۔

کوتہ اندیش (ف) صفت:۔ ناعاقبت اندیش۔ چھوٹی سمجھ والا۔ کم بین۔
دوراندیش کا نقیض۔ کم حوصلہ۔ کم نظر۔ بے سوچے سمجھے کام کرنے والا ۔

کوتہ اندیشی (ف) اسم مؤنث:۔ دوراندیشی کا نقیض۔ ناعاقبت اندیشی۔
کم نظری۔ کم بینی۔ کم حوصلگی ۔

کوتہ بین (ف) صفت:۔ دیکھو (کوتاہ بین) ۔

کوتہ بینی (ف) اسم مؤنث:۔ دیکھو (کوتاہ اندیشی) ۔

کوتہ قد (ف + ع) صفت:۔ پستہ قد۔ ٹھنگنا۔ بونا۔ ٹھنگنی ۔

کوتہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) کم کرنا۔ چھوٹا کرنا۔ گھٹانا۔ مختصر کرنا (۲) طے کرنا۔
بے باق کرنا۔ نپٹانا۔ چکانا۔ چکتا کرنا ۔

کوتہ گردن (ف) صفت:۔ چھوٹی گردن والا۔ جیسے کوتہ گردن تنگ پیشانی
[illegible] کی سی پیشانی ہے
اے فلک تیری شرارت سے جہاں آگاہ ہے　　تنگ پیشانی ہے اور گردن تری کوتاہ ہے (حکمت)

کوتہ نظر (ف + ع) صفت:۔ (۱) کم بین۔ کم نظر (۲) غافل۔ بے خبر ۔

کوتھ (ہ) اسم مذکر:۔ (صرف کہاوت میں آتا ہے) واسطہ۔ تعلق۔ سروکار
جیسے "لوگوں کی مار کی مجھے لاہ سے کوتھ" ۔

کوتھا (ہ) تابع فعل [illegible] جیسے اُسے کوتھا رہی ہے۔ کوتھا مہینہ لگا ۔

کوتھلا (ہ) اسم مذکر [illegible] (۱) تھیلا۔ تھیلی۔ بیگ (۲) جیب۔
[illegible] (۳) مجازاً شکم۔ پیٹ۔ اوجھ۔ جیسے کوتھلا بھرنے
[illegible] ۔

کوتھلا بھرنا (ہ) فعل متعدی [illegible] دھڑی تا آنا۔ پیٹ بھرنا۔ گڑھا بھرنا ۔

کوتھلی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) تھیلی۔ کیسہ۔ خریطہ۔ جیب (۲) شیرینی یا مٹھائی
کی تھیلی جو تحفتہً کسی کو دی جائے ۔

کوتھمیر (ہ) اسم مذکر:۔ ہرا دھنیا۔ کشنیز سبز۔ دھنیئے کے پتے ۔

کوٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ لوہا جو تلوار یا پیش قبض وغیرہ کے میان میں بطور شام
لگا ہوا ہوتا ہے۔ میان کا چھلا ۔

کوٹ (انگلش Coat) اسم مذکر:۔ انگریزی کُرتی۔ ایک
خاص تراش اور وضع کا جامہ جسے انگریز لوگ یا اُن کی نوج پہنتی ہے۔ واسکٹ کے
اوپر کا لباس ۔
پائجامے یا کے پتلونیں ہیں انگرکھے کی جگہ کوٹ　　صاحبو لندن سے آئی ہے اوا کے کا نپور (رنجز)

کوٹ (ا):۔ (انگریزی Court) کورٹ کا بگڑا ہوا لفظ۔ کچہری۔ عدالت ۔

کوٹ (ہ) صفت:۔ کروڑ۔ سو لاکھ کی تعداد ۔

کوٹ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) قلعہ۔ حصار۔ حصین۔ گڈھ۔ وہ مکان جس کی پناہ
میں بیٹھ کر دشمنوں سے لڑیں (۲) فصیل۔ شہرپناہ۔ شہربند۔ چاردیواری۔
(۳) کھیت یا گانو کے گرد کا کچا پشتہ:۔ احاطہ (۴) جادوگروں کا کنڈل جس میں
بیٹھ کر منتر پڑھتے ہیں۔ حصار (۵) مجازاً:۔ قالب۔ کالبد۔ کاٹھی۔ جسم۔ سریر۔
دیہی۔ جسد ۔

کوٹ

کوٹ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- قلعہ چننا۔ حصار تعمیر کرنا۔ گڑھ بنانا ٭

کوٹ گشتی (۱) اسم مؤنث:- شہر کے لوگوں کا حال معلوم کرنے اور بدافعالی کا پتہ لگانے کے واسطے سرکاری ملازموں کا شہر کے گرد پھرنا۔ گشت ؎

چھپکے ملنے کی بھی کیفیت انہیں کھل جائے ۔۔۔ کوٹ گشتی میں لگے کوئی جو پیچھا اُس کا (برق)

کوٹر (ہ) اسم مذکر:- درخت کے اندر کی وہ جگہ جسے پرندے کھد لیتے ہیں ٭

کُوٹ کر (ہ) تابع فعل:- پیس کر۔ چورا کرکے ٭ بخوبی۔ بکثرت ٭ ازحد۔ ات گت ٭

کُوٹ کر موتی بھرنا (ہ) فعل متعدی:- چمک کے واسطے موتیوں کا چورا کرکے کسی چیز میں بھرنا۔ تمام حسن اور خوبی عالم کا ایک جا جمع کرنا۔ آنکھوں کی تعریف میں کہتے ہیں کہ ایسی چمکتی ہوئی اور خوش وضع آنکھیں ہیں کہ گویا موتی کوٹ کوٹ کر بھر دیئے ہیں ؎

کوٹ کر موتی بھرے ہیں تری گر آنکھوں میں ۔۔۔ قطرۂ اشک یہاں بھی ہیں گہر آنکھوں میں (ناسخ)

کوٹ کوٹ کر یا کوٹ کوٹ کے (ہ) تابع فعل:- بخوبی۔ اچھی طرح سے۔ ٹھونس ٹھونس کے۔ ٹھسا ٹھس۔ کھچا کھچ ٭ ازحد۔ نہایت۔ ات گت ٭

کوٹ کوٹ کر بھرنا (ہ) فعل متعدی:- بخوبی بھرنا۔ ناکوں ناک ٹھسا ٹھس بھرنا۔ ٹھونس ٹھونس کر بھرنا۔ جیسے "اس میں تو کوٹ کوٹ کر شرارت بھری ہے" ؎

بے تابیاں بھری ہیں مگر کوٹ کوٹ کر ۔۔۔ خرقے میں جیسے برق ہمارے ہے اضطراب (میر)

یہ کوٹ کوٹ کے شوخی بھری ہے اے ظالم ۔۔۔ کہ ایک دم تری آنکھ میں حیا ٹھہری (صابر)

کوٹ کوٹ کر موتی بھرنا (ہ) فعل متعدی:- تمام حسن و خوبئ عالم کا ایک جا جمع کر دینا ٭ آنکھوں کو نہایت بارونق اور چمک دار بنانا ؎

وہ آنکھیں جو روئی ہیں بس پھوٹ پھوٹ ۔۔۔ تو گویا کہ موتی بھرے کوٹ کوٹ (میر حسن)

خوش نمائی سلکِ دنداں کی دہن میں کیا کہوں ۔۔۔ درج یاقوت میں موتی بھرے ہیں کوٹ کوٹ (نکہت)

کوٹ کے بھر دینا (ہ) فعل متعدی:- اچھی طرح سے بھر دینا۔ بخوبی داخل کر دینا۔ خوب سما دینا۔ ٹھسا ٹھس بھر دینا۔ ٹھونس ٹھونس کر بھر دینا ؎

شوخی سے بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے یار کی ۔۔۔ کیا بھر دیا ہے کوٹ کے اُس کے بدن میں رقص (اسیر)

کوٹلا یا کوٹلہ (ہ) اسم مذکر:- (۱) چھوٹا قلعہ۔ گڑھی (۲) وہ جگہ جہاں مندر کا توشہ خانہ یا اسباب رہے ٭

کُوٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کوبہ زنی کرنا۔ کوبہ کاری کرنا۔ چھت یا چونے وغیرہ کو تھاپی خواہ موگری کے وسیلہ سے پیٹنا۔ کوٹنا کوفتن و کوبیدن کا ترجمہ۔ جیسے "کوٹو تو چونا نہیں خاک سے دونا" (۲) چھٹرنا۔ درور اکرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ٭ کچلنا۔

کوٹھ

(۳) پیسنے کا مرادف جیسے پیسنا کوٹنا (۴) خرمن کوب کے ذریعہ سے بالوں کے اندر کا اناج نکالنا۔ لاٹھی مارنا (۵) مارنا۔ پیٹنا۔ گھڑنا۔ زدوکوب کرنا۔ بجوڑنا ؎

کچلتے ہو مجھے تم میں یہ مانگوں ہوں دعا دل سے
کوئی دلبر مرے آگے تمہیں بھی خوب سا کوٹے } (نظیر)

(۶) بجانا۔ نواختن کا ترجمہ۔ تھاپ لگانا۔ ڈنکا لگانا۔ چوب مارنا (۷) بازاری:- عورت سے خوب کام لینا ٭

کُوٹو (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا اناج جسے ہندو لوگ برت میں کھاتے ہیں ٭

کوٹھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) بام۔ بالاخانہ۔ اٹاری۔ اوپر کا کمرہ (۲) اینٹوں یا پتھروں کا بنا ہوا مکان۔ کوٹھری کی تذکیر۔ حجرۂ بزرگ۔ بڑی کوٹھری (۳) ذخیرہ خانہ۔ گودام گھر۔ کھتا۔ بھنڈار۔ گولا (۴) اندرونی کمرہ۔ اندر کی بڑی کوٹھری (۵) وہ مکان جس میں خزانہ یا امیروں کا مال متاع رہے ؎

دیکھنا کیا حُسن کی دولت کا کوٹھا توڑ کر ۔۔۔ نکلی ہیں سر پر لئے دو بدرۂ زر چھاتیاں (بحر)

(۶) سینہ۔ چھاتی۔ نیم تن یعنی سر سے کمر تک کا جسم (۷) گنوار:- پیٹ۔ شکم۔ اوجھ۔ معدہ (۸) خانہ ٭ لکیروں کا کھینچا ہوا خانہ ٭ کالم ٭ کالم کا نصف حصہ۔ (۹) ضرب کا نقشہ جس میں پہاڑے درج ہوتے ہیں (۱۰) بچہ دان۔ دھرن (۱۱) چھت۔ سقف ٭

کوٹھا بگڑ جانا (ہ) فعل لازم (ہندو):- (۱) معدہ میں خلل ہو جانا۔ ہاضمہ میں فرق آ جانا۔ معدہ کا غلیظ ہو جانا (۲) رحم یا بچہ دان میں خرابی ہو جانا ٭

کوٹھا لینا یا کوٹھا لے کر بیٹھنا (ہ) فعل متعدی:- کسب اختیار کرنا۔ چکلے میں بیٹھنا۔ پیشہ کمانا۔ حرام پر روزی ٹھہرانا ؎

تجھ کو نہیں لحاظ تو کب مجھ کو شرم ہے
بیٹھوں گی کوٹھا لے کے میں منڈی بزار میں } (رحمت)

کوٹھڑی (ہ) اسم مؤنث:- حجرہ۔ چھوٹا کوٹھا ٭ کمرہ ٭ حجرۂ خرد ٭

کوٹھے (ہ) اسم مذکر:- (۱) کوٹھا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آ جانے کے سبب وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں جیسے کوٹھے پر۔ کوٹھے میں۔ کوٹھے کے اندر۔ کوٹھے کو۔ کوٹھے سے۔ کوٹھے تک ٭

کوٹھے اوپر لومڑی کیا دے گی لومڑی (ہ):- (فقرۂ اطفال ہنود) اس میں اوّل فقرہ صرف تحقیر کے لحاظ سے ہے اور دوسرے سے یہ مراد ہے کہ سوم سے فائدہ کی امید نہیں ٭

(جب ہندوؤں کے لڑکے لوہڑی کے تہوار میں گھروں سے ایندھن کا نوں سے پیسے مانگنے

جاتے ہیں کہ رات کو گڑھے کھود کر آگ جلاتیں اور چڑھوے ابٹیاں کھا کر خوشی مناتیں اور کوئی عورت ایسے وقت میں نہیں بیٹھتی یا انکار کرتی ہے تو اُس عورت کی نسبت یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں)۔

کوٹھے پر بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- کسب اختیار کرنا کسب کمانا - رنڈی بنا۔ بیسوا پن اختیار کرنا۔ پیشہ بنانا۔

کوٹھے چڑھنا (ہ) فعل لازم:- مشہور و معروف ہونا۔ الم نشرح ہونا۔ تمام زمانے میں پھیلنا۔ طشت از بام ہونا۔ سب کو معلوم ہوجانا۔ شہرت ہوجانا۔ جیسے "ہونٹھوں نکلی کوٹھے چڑھی"۔

کھڑکی نکال جانب دشمن نہ بام پر کوٹھے چڑھے جو بات گئے خاص و عام پر (رنج)

کوٹھے والا روئے چھپر والا سوئے (ہ) محاورہ:- یعنی دنیا میں دولت مند زیادہ حاجت مند متفکر اور شاکی پایا جاتا ہے۔ اور غریب خوش و خرم۔

کوٹھے والیاں (ہ) اسم مؤنث (عو):- کنچنیاں - رنڈیاں - کسبیاں - بیسوائیں - قحبائیں کنجریاں۔

کوٹھی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) چھوٹا پکا گھر (۲) کٹھلا - غلہ رکھنے کا گلی یا چوبی ظرف - بھنڈار - گودام - گنجینہ - گولا - گندوج - کندو - ذخیرہ - انبار جیسے کوٹھی میں چاول گھر میں اپاسؔ (۳) وہ لکڑی کا اونچا اور گول چکر جسے کنوئے کی تہ میں خاک نگرنے کی غرض سے ڈالتے ہیں - چونے کا گولہ جو پلوں کے نیچے گلایا جاتا ہے

چوڑیوں کا یہ عیاں ہے کیا دیدۂ تر خشک ہو کوٹھیاں سب میں پڑیں یوں چاہ کیونکر خشک ہو (اسیر)

(۴) مہاجنی گھر - ہنڈی وال کی دکان - بینک - صراف یا ساہوکار کی دکان (۵) کارخانہ - بیوپار گھر - تجارت استھان - بڑی دکان جیسے نیل کی کوٹھی - کپڑے کی کوٹھی انگریزی سامان یا اشیا کی کوٹھی (۶) بندوق کا خزانہ جس میں بارود جا کر ٹھیرتی ہے - خزانۂ تفنگ (۷) امیروں کے رہنے کا بڑا مکان - انگریزوں کے رہنے کا مکان بنگلہ - حویلی - محل - ایوان۔

تلاش اُس بادشاہِ حسن کو ہے شاہ منزل کی پسند آئے تو حاضر ہے یہ کوٹھی میرے دل کی (نامعلوم)

(۸) بچہ دان - رحم - دھرن - گربھ استھان (۹) پنجاب:- قحبہ خانہ - چکلہ - اڈا - وہ جگہ جہاں خانگیاں آکر جمع ہوں (۱۰) میان کی شام۔

کوٹھی اُتارنا یا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- کنوئیں کے اندر حلقۂ چوبیں کا داخل کرنا۔

کوٹھی بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- دیوالہ نکلنا - خسارہ آنا - گھاٹا آنا - ٹوٹا ہونا - ٹاٹ

اُلٹ جانا - تختہ اُلٹنا - بینک کا دیوالہ نکلنا۔

واں کوٹھی وہ کوٹھی بیٹھ گئی یاں کھیتی باڑی کھیت رہی (نظیر)

کوٹھی کرنا یا کھولنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بینک گھر کھولنا - صرافی یا ساہوکاری کی دکان جاری کرنا - ہنڈی کا بیوپار شروع کرنا (۲) کارخانہ جاری کرنا (۳) سوداگری کی بڑی دکان کرنا۔

کوٹھی گلانا (ہ) فعل متعدی:- کنوئے میں یا دریا کی تہ میں گرا کر گلانا - حلقۂ چوبیں یا اینٹ بنا کر تہ میں بٹھانا۔

کوٹھی وال (ہ) اسم مذکر:- مہاجن - صراف - ساہوکار - ہنڈی کا بنج بیوپار کرنے والا۔

کوثر (ع) اسم مذکر:- بہشت کی ایک نہر کا نام جو اُس کے اندر جاری ہے جنت کے اُس حوض کا نام جو بہشت کے باہر موقف میں واقع ہے چونکہ اس کا منبع کوثر ہے اس وجہ سے یہی نام رکھا گیا۔

کُوچ (ت) اسم مذکر:- روانگی - گون - گمن - رحلت - نقل مقام - رخصت - ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا - تحویل - کسی منزل یا مقام سے دوسری منزل یا مقام کو جانا - جیسے درزی کا کیا کوچ یا مقام۔

یاران رفتہ سے کہو ٹھیرے ہوئے چلیں اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا (اسیر)

کیا ملک نہ مقام اُن کو جو مشتاق عدم ہیں دل کوچ میں رہتا ہے ہمیشہ سفری کا (مصحفی)

سُن کر خبر سفر کی مجھے تا ملال ہو سیر شکار کا بھی دھر رکھتے ہیں نام کوچ
ناظم خدا کو علم ہے اُٹھ جائے منہ کدھر یاں سے تو ہے بجانب بیت الحرام کوچ (ناظم)

کوچ کرنا (۱) فعل لازم:- (۱) روانہ ہونا - چلنا - سدھارنا - رحلت کرنا - ڈیرا ڈنڈا اُٹھانا - سفر کرنا - رخصت فرما ہونا۔

ہے جوش گریہ یہ تو کریں کیوں نہ اہل شہر کشتی میں مثل نوح علیہ السلام کوچ (ناظم)

(۲) دنیا سے گزرنا - مرنا - انتقال فرمانا - رحلت کرجانا - وفات پانا۔

کوچ سب کر گئے دلی سے ترے قدر شناس قدر یاں رہ کے اب اپنی نہ گنوانا ہرگز (حالی)

(۳) وداع ہونا - راہ لینا - رخصت ہونا۔

روتے ہیں اہل صومعہ دن الوداع کے کرتا ہے اُن کے زعم میں ماہ صیام کوچ (ناظم)

کوچ مقام (ف + ع) اسم مذکر:- چلنا اور ٹھیرنا - منزل و سفر کرنا۔

کوچ ہونا (۱) فعل لازم:- روانگی ہونا - تصدہونا - جانا۔

گویا نماز روزہ کو سمجھے ہیں زادِ راہ نہ تا و کا ہے جانب دارالسلام کوچ (ناظم)

کُوچ یا کوچنج (ہ) اسم مؤنث:- وہ موٹا پٹھا جو آدمی کی ایڑی کے اوپر اور

ؔ بہو کو کٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ گھر بار تمہارا ہے۔

جیسے کورا بچ گیا۔ کورے دس روپے لے گیا (۷) کوڑ۔ احمق۔ مورکھ۔ نادان (۸) غریب۔ مفلس۔ روھن۔ تنگ دست۔ محتاج۔ دھن ہین (۹) بن دھار کا۔ دھار نکالا ہوا۔ تیز کیا ہوا۔ تازہ سان رکھا ہوا جس سے ابھی کام نہ لیا ہو۔ نہایت تیز۔ نہایت باڑھ دار جیسے کورا اُسترا (۱۰) پنجاب۔ بے مروت۔ بے وفا۔ روکھا۔ ناملنسار (۱۱) نرا۔ خالص۔ بالکل۔ متعارف

ایک بلی ایک بگلا دیکھا اوڑھے فقیری خرقہ ۔ باہر سب اُجیالا دیکھا چھانٹ چھانٹ کورا پھلکا
کوئی صاف نہ دیکھا دل کا

کورا اچھنا (ہ) فعل لازم۔ نِلو بچنا۔ صاف بچنا۔ کسی صدمہ یا آفت کا اثر تک نہ پہنچنا۔ بال بال بچنا۔ بال بیکا نہ ہونا۔

کورا برتن (ہ) اسم مذکر۔ (۱) نیا باسن۔ غیر مستعمل ظرف۔ گلی۔ بغیر برتا ہوا باسن۔ اچھوتا برتن۔

تازگی جی کی اور ترے تن کی ۔ واہ کیا بات کورے برتن کی (نظیر)

(۲) دوشیزہ۔ باکرہ۔ کواری۔ ان چھیڑ۔ اچھوتی (بازاری)۔

کورا پنڈا (ہ) اسم مذکر (عو)۔ اچھوتا جسم۔ بن بیاہی عورت۔ بن بیاہا مرد۔ کوارا۔ کواری۔

کورا رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) چھوٹ رکھنا۔ جاہل محض رکھنا۔ کچھ نہ سکھانا۔ بالکل تعلیم و تربیت نہ کرنا (۲) بالکل محروم رکھنا۔ کچھ نہ دینا۔ وعدہ وفا نہ کرنا۔ اقرار پورا نہ کرنا۔ خالی رکھنا۔ آرزو بر نہ لانا۔

کورا رہ جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) بالکل محروم رہ جانا۔ کچھ ہاتھ نہ لگنا۔ کچھ حاصل نہ ہونا (۲) جاہل رہ جانا۔ چھوٹ رہ جانا۔

کورا سر (ہ) اسم مذکر۔ وہ سر جس پر اُسترا نہ لگا ہو۔ وہ سر جس کے بال نہ مونڈے گئے ہوں۔ وہ سر جس پر پیٹ کے بال ہوں۔

کورا کاغذ (ہ) اسم مذکر۔ سادہ کاغذ۔ بن لکھا کاغذ۔

کورٹ (انگلش Court) اسم مذکر۔ (۱) محل شاہی۔ ایوان۔ محل سرا (۲) کچہری۔ عدالت۔ دربار۔ محکمہ (۳) ارکان دولت۔ حاکم عدالت۔ (۴) مقدمہ۔ روبکاری۔ جیسے "ہمارا اس کا کورٹ ہوگا"۔

کورٹ انسپکٹر (انگلش) اسم مذکر۔ وہ پولیس کا سارجنٹ جو سرکار کی طرف سے عدالت میں پولیس کے بھیجے ہوئے مقدمات کی مدعیانہ پیروی کرتا ہے۔

کورٹ مارشل (انگلش Court-Martial) اسم مذکر۔ کورٹ مارشل۔ جنگی یا جہازی افسروں کا ان مقدمات کی پیشی کے واسطے اجلاس جو جنگی یا جہازی قانون کے برخلاف ہوئے ہوں۔

کُور کُور (ہ) اسم مؤنث۔ کُتّے کے پلّے کو بلانے کی آواز۔

کورنش (ت) جمع کورنش اسم مؤنث۔ خمیدگی۔ جھکاؤ۔ جھک کر سلام کرنا۔ آداب بجالانا۔ آداب۔ تسلیمات۔ بندگی۔ تسلیم۔

کورنش بجالانا (ف) فعل متعدی۔ آداب بجالانا۔ تسلیم عرض کرنا۔ بندگی کہنا۔

کورنشات (ت) اسم مؤنث۔ جمع کورنش بہ قاعدۂ عربی جو خلاف فصاحت اور ناجائز ہے۔

کَورَو (س) कौरव اسم مذکر۔ کوروں۔ راجہ کرو کی اولاد۔ کرو بنسی۔ حضرت دھرت راشٹر اور پانڈو دونوں کے بیٹے پوتوں کو کرو بنسی کہہ سکتے ہیں لیکن خصوصاً دھرت راشٹر کے بیٹوں کو کورو اور پانڈو کے بیٹوں کو پانڈو کہتے ہیں۔ مہابھارت کی بڑی لڑائی انہیں دونوں خاندانوں میں اٹھارہ دن تک کروچھیتر کے میدان میں گرم رہی تھی اور انجام کار پانڈو فتحیاب ہوئے تھے۔ یہ لڑائی تقریباً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے تیرہ سو برس پیشتر ہوئی تھی۔

کوری (ہ) اسم مؤنث۔ (کورا کی تانیث)۔

کوری آنکھ سے دیکھنا (ہ) فعل متعدی (عو)۔ دیدے کی صفائی اور محض بے حیائی سے دیکھنا۔

کورے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کورا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔

کورے اُسترے سے سر منڈوانا (ہ) فعل متعدی (عو)۔ تازہ دھار نکلے ہوئے اُسترے سے سر منڈوانا تاکہ کوئی بال باقی نہ رہ جائے۔ قرار واقعی سزا دلوانا۔ سخت سزا دلوانا (چونکہ عورت کے واسطے اس سے زیادہ کوئی بے عزتی کی سزا نہیں ہے اس وجہ سے نہایت رسوائی کی سزا دینے سے مراد ہوتی ہے۔ بعض اوقات تکلیف سخت سے مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ پنجاب میں سوکھے اُسترے سے سر منڈوانا کہتے ہیں یعنی بغیر پانی لگائے سر منڈوانا تاکہ زیادہ تکلیف ہو)۔

کورے اُسترے سے سر مونڈنا (ہ) فعل متعدی۔ تازہ سان لگے ہوئے اُسترے سے سر مونڈنا تاکہ کوئی بال باقی نہ رہ جائے۔ سوکھے اُسترے سے سر مونڈنا تاکہ زیادہ تکلیف ہو (۲) کوڑی پاس نہ چھوڑنا۔ دھڑی دھڑی کر کے لوٹنا۔ موسنا۔ خوب ٹھگنا۔ کپڑے تک چھوڑنا۔

(۲) سینہ کی ہڈی جو خرمہرے کی طرح اونچی ہے۔ قص سینہ کے نیچے کی وہ ہڈی جو فم معدہ سے اوپر اُبھری ہوتی ہے (۳) کٹار کی نوک ؎

کس سے کھوں خلش نوکِ آبدار کی کوڑی کے وار پار ہے کوڑی کٹار کی (بحر)

(دوم اور سوم کی مثال اس شعر سے ظاہر ہے) ٭ (۴) نجازاً - روپیہ۔ پیسہ۔ مال۔ دولت۔ جیسے کوڑی نہیں گانٹھ میں چلے باغ کی سیر کو (۵) حبتہ۔ پائی۔ دام۔ دمڑی۔ جیسے اپنی تو کوڑی کوڑی ٹھوک بجا کے لے جاتی ہو (سگھڑ سیفی) (۶) مقدار قلیل ٭

کوڑی بھر (ہ) تابع فعل :- تھوڑا سا۔ ذرا سا۔ کوڑی کے برابر۔ ماشہ بھر ٭

کوڑی جلکن گن یا کوڑی چھپول یا کوڑی زغند (ہ) اسم مذکر۔ (بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں دو گروہ مقرر کرکے آمنے سامنے ایک ایک گروہ کو صف میں بٹھا دیتے اور اس کا منتر باری باری سے ایک کوڑی ہاتھ میں لے کر ہر ایک کے ہاتھ میں ٹٹولتا جاتا اور جس کو چاہتا اُسے دے دیتا ہے جب یہ شخص کوڑی ٹٹولا چکتا ہے تو دوسرے گروہ کے منتر سے کہتا ہے کہ جس کے پاس کوڑی ہو مانگ لو۔ چنانچہ وہ آنا اور چہرے وغیرہ کی علامتوں سے قیافہ کرکے مانگ لیتا ہے اگر اُس کے قیافہ کے موافق کوڑی نکل آئی تو یہ جیت جاتا اور اسی طرح اپنی طرف کے آدمیوں کو ٹٹولانا اور اس طرف کے منتر سے دریافت کرتا ہے اور جو اُس کے پاس نہیں نکلتی تو سب لڑکے ایک ایک زغند لگا کر آگے بڑھ جاتے اور اسی طرح دوسرے کی حد سے باہر تک چلے جاتے ہیں اُس وقت اس گروہ کے لڑکے جیت جاتے اور اپنی اپنی جوڑیوں سے حدِ مقررہ تک چڑھیاں لیتے ہیں۔ کھیل کا آغاز اس طرح پر ہوتا ہے کہ پہلے دو سردار تجویز ہوتے ہیں اس کے بعد تمام لڑکے اپنی اپنی جوڑیاں باہم بدتے ہیں پھر ایک فاصلہ بیٹھنے کے واسطے مقرر کرکے ایک ایک لمبی لکیر کھینچ دیتے ہیں جس پر لڑکے پاؤں رکھ کر قطار میں اپنی اپنی حد کی طرف جا بیٹھتے ہیں اس وقت اس امر کا فیصلہ کرنے کے واسطے کہ پہلے کون سا منتر اپنے آدمیوں کو کوڑی ٹٹولائے۔ یہ ترکیب کرتے ہیں کہ یا تو کوڑی کو اُچھال کر کوئی چت اور کوئی پٹ رُخ پر اپنا فیصلہ کر لیتا ہے۔ یا جوتی کے اُلٹے سیدھے گرنے پر یہ فیصلہ ہو جاتا ہے) ٭

کوڑی پاس نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت مُفلس اور تنگ دست ہونا۔ از حد ہاتھ تنگ ہونا۔ بھکّڑ ہونا ٭

کوڑی پھرنا (ہ) فعل لازم (لکھنؤ) :- پیادہ سپاہیوں یا لشکریوں کا کسی امر پر متفق اور ہمراہی ہو جانا ٭

کوڑی کا مال نہیں (ہ) محاورہ :- محض نکما ہے۔ مفت لینے کے لائق بھی نہیں۔ بے حقیقت اور بے حیثیت ہے ٭

کوڑی پھیرا کرنا (ہ) فعل متعدی :- بات بات پر آمد و رفت کرنا۔ ادنیٰ ادنیٰ کام کے واسطے آنا جانا۔ بہت سے پھیرے کرنا۔ نہایت پھرنا ٭

کوڑی کا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- نکما ہو جانا۔ خراب ہو جانا۔ ہیچ کارہ ہو جانا۔ کسی چیز کا بگڑ جانا۔ کام کا نہ رہنا ٭ بے قدر اور حقیر ہو جانا۔ نظروں سے گر جانا۔ قابلِ پسند نہ رہنا ؎

بُت کدوں میں ہے ہمارے نالۂ دل کا جو اوج اے صنم کوڑی کا ناقوسِ برہمن ہو گیا (امانت)

ہے جبینِ ستار میں ساغرِ شراب کا کوڑی کا ہو گیا ہے کٹورا گلاب کا (آتش)

کوڑی کوڑی (ہ) تابع فعل :- (۱) ایک ایک کوڑی۔ ایک ایک پیسہ۔ پائی پائی۔ جیسے "وہ آج کل کوڑی کوڑی کو حیران ہے" (۲) دام دام۔ حبّہ حبّہ۔ ذرا ذرا۔ بالکل جیسے "کوڑی کوڑی بھر پائی" ٭

کوڑی کوڑی ادا کرنا (ہ) فعل متعدی :- ایک ایک حبّہ چکا دینا۔ دام دام بے باق کر دینا ٭

کوڑی کوڑی بھر پانا (ہ) فعل متعدی :- دام دام وصول پانا۔ حبّہ حبّہ لے لینا۔ بھر پانا ٭

کوڑی کوڑی جوڑنا (ہ) فعل متعدی :- ایک ایک پیسہ کرکے جمع کرنا۔ پائی پائی جوڑنا۔ تھوڑا تھوڑا کرکے روپیہ جمع کرنا۔ نہایت کفایت شعاری اور کنجوسی سے پس انداز کرنا۔ بمشکل اور بہ نہایت دقت سے دولت جمع کرنا ؎

کوڑی کوڑی مایا جوڑی کر باتیں چھل کی
بھاری بوجھ دھرا سر اُوپر کس بدھ ہو ہلکی } (دوہا)

کوڑی کوڑی کو تنگ یا حیران ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت تنگ دست ہونا۔ از حد تہی دست اور مفلس ہونا۔ ایک ایک پیسہ کے واسطے حیران و پریشان رہنا ٭

کوڑی کوڑی لینا (ہ) فعل متعدی :- ایک ایک حبّہ وصول کرنا۔ پیسہ پیسہ اور پائی پائی لینا۔ کچھ رعایت نہ کرنا۔ کچھ نہ چھوڑنا ٭

کوڑی کوس دوڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) نہایت لالچی اور حریص ہونا۔ ایک کوڑی کے واسطے کوس کوس بھر کا چکر لگانا (۲) نہایت محنت و مشقت

کرنا - از حد پیر دوڑی کرنا - کمال کوشش اور سعی کرنا - اس زمانہ میں آدمی کوڑی کوس دوڑے جب چار پیسے کا منہ دیکھے ◆

کوڑی کو نہ پوچھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ذرا قدر نہ کرنا - مفت بھی کام نہ لینا - کوڑی بھی قیمت نہ لگانا - بات نہ پوچھنا - تنگ دستی میں کوئی کوڑی کو نہیں پوچھتا (۲) نہایت حقیر اور ذلیل جاننا - مطلق خاطر میں نہ لانا ◆

کوڑی کے تین تین (ہ) تابع فعل :- (۱) نہایت ارزاں - نہایت سستا - نہایت مندا (۲) نہایت بے قدر اور بے وقر ◆

کوڑی کے تین تین بکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ایک کوڑی میں تین آنا - نہایت ارزاں اور سستے بکنا (۲) کمال بے قدر اور حقیر ہونا - کچھ پوچھ نہ ہونا -

کوڑی کے تین تین ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت ارزاں ہونا سستے ہونا - بے قدر اور بے وقر ہونا - بات نہ پوچھی جانا ؎

کوڑی کے سب جہان میں نقش و نگین ہیں   کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں (نظیر)

کوڑی کے دو دو بکنا (ہ) فعل لازم :- نہایت ارزاں اور بہت سستا بکنا ؎

تری آنکھوں سے کریں قصد جو ہم چشمی کا   تو بکیں کوڑی کے دو دو یہ ہوں بادام خراب (ظفر)

افتادہ کوسیلے رہیں ہن جائے جائے دل   کوڑی کے دو دو کیوں نہ بکیں پارہ ہائے دل (نکہت)

کوڑی کی عزت ہو جانا - کوڑی کی بات ہو جانا (۱) فعل لازم :- کچھ عزت نہ رہنا - نہایت بے وقری اور بے قدری ہو جانا - ذرا آبرو نہ رہنا - بات بگڑ جانا ◆

کوڑی کے کام کا (۱) محاورہ :- محض بیکار - نکما - بے تصرف - ناکارہ - ہیچ کارہ ◆

دعویٰ بڑا ہے سوز کو اپنے کلام کا   پر غور کیجئے تو ہے کوڑی کے کام کا (سوز)

کوڑی کے کام کا نہیں (۹) محاورہ :- محض نکما اور ناکارہ ہے - بالکل بے کار اور بے مصرف ہے ◆

کوڑی کے مول بکنا (ہ) فعل لازم :- نہایت سستا اور ارزاں بکنا ؎

بعد فنا کھلے گی تجھے قدر زندگی   کوڑی کے مول بکنے کی یہ استخواں نہیں (آتش)

(جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) ◆

کوڑی میں تین مزے (۹) :- کھٹے کی پھانک بیچنے والے کی آواز جس سے مراد یہ ہے کہ ایک کوڑی میں کھٹے کی پھانک دیتا ہوں جس میں نمک مرچ اور ترشی تین مزے ہیں ◆

کوڑے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوڑا کی جمع (۲) زر - روپیہ - پیسہ - دام (۳) قیمت - مول ◆

کوڑے کر ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (بازاری) آونے پونے بیچ ڈالنا - دام کھرے کر لینا - ارزاں بیچ ڈالنا ◆

کوڑے کرنا (ہ) فعل متعدی :- (بازاری) دام کھرے کرنا - قیمت اٹھانا - بیچنا - فروخت کرنا - آونے پونے بیچنا - جیسے یہ تو تمہارے بھی کوڑے کرلائے ◆

کوڑے ہیں اس چیز کے (۱) ندا :- (شہدی) مول ہے اس چیز کا - دام ہیں اس چیز کے - جب شہدے کوئی چیز ارزاں فروخت کرتے ہیں تو اس چیز کو ہاتھ میں لے کر اس کے نام کے ساتھ کوڑے میں لگا کر یہ آواز لگاتے ہیں مثلاً کوڑے ہیں ایک لحاف کے - کوڑے ہیں اس چارپائی کے وغیرہ ◆

کوڑیالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کا سفید چتیوں والا نہایت زہریلا کالا سانپ ؎

وہ چند حسن ہو گیسوؤں کا جھالوں سے   کہ موتیوں سے بنے ہیں یہ کوڑیالے سانپ (برق)

(۲) ایک بوٹی کا نام جسے کوڑیالی بھی کہتے ہیں (۳) مال دار - زردار - متمول - دولت مند - امیر ؎

زلف نے نقد دل کئے ہیں جمع   اب تو یہ سانپ کوڑیالا ہے (گویا)

کوڑیالی (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کوڑیالا نمبر ۲) ◆

کوڑیاں (ہ) اسم مؤنث :- کوڑی بمعنی خرمہرہ کی جمع ◆

کوڑیوں (ہ) اسم مؤنث :- کوڑی کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے و- ن کے ساتھ بنائی جاتی ہے ◆

کوڑیوں کا جھاڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوڑیوں کا بنا ہوا درخت - کوڑیوں کا کھلونا (۲) بازاری :- عضو تناسل ◆

کوڑیوں کے مول (ہ) صفت :- نہایت سستا - ارزاں - کم قدر - بے قدر ؎

چار دن کی گرم بازار شباب ہے نونہال   کوڑیوں کے مول یہ سیب ذقن ہو جائے گا (آتش)

کوڑیوں کے مول بکنا (ہ) فعل متعدی :- نہایت ارزاں اور بہت سستا بکنا - مفت بکنا - بے قدری کے ساتھ فروخت ہونا ؎

ہمارے بعد ہو گا زخم کھانے کا مزا کس کو   بکے گا کوڑیوں کے مول قاتل پھل کٹاری کا (اسیر)

یہ اثر ہے خندہ دنداں نما سے یار میں   کوڑیوں کے مول گوہر بکتے ہیں بازار میں (نکہت)

بندگی کی یہ تمنا ہے کوئی سے جو ہمیں   بکتے ہیں کوڑیوں کے مول خریدار کے ہاتھ (آتش)

محبت کوڑیوں کے ہوا گر مول   بنی آدم نہ لے یہ درد سر مول (رر)

کوڑیوں کے مول بکوانا (۱) فعل متعدی :- نہایت ارزاں اور سستا فروخت کرانا - بے قدری سے بکرانا - مفت لٹوانا ۔

بکوایا ہو نہ جس نے کوڑیوں کے مول رحمت ہے میرے دیدۂ گریاں پہ (قمر)

کوڑیوں کے مول یا مولوں ڈھوا لینا (۱) فعل متعدی :- سستا بیچنا - ارزاں بیچنا - ٹکے دھڑی لگا دینا ۔

دنداں جو دیکھنے دو دل بیچ ڈالتے ہیں تو کوڑیوں کے مولوں ہیرا اُٹھاتے ہیں (دہرش آرنسیم)

(دہلی میں نہیں بولتے)۔

کوڑیوں کے مول لینا (۱) فعل متعدی :- سستا لینا - ارزاں خریدنا - مفت لینا ۔

کوڑیوں کے مول نہ لینا (۱) فعل متعدی :- مفت نہ لینا - بلا قیمت بھی لینے کا ارادہ نہ کرنا - ازحد نکما اور ناکارہ اور بے قدر سمجھنا ۔

کیا بے قدر ایسا و درد چشم ساقی نے کہ کوئی کوڑیوں کے مول جام جم نہیں لیتا (اسیر)

شتاقوں نے ترے نہ لیا کوڑیوں کے مول بکتا رہا یوسف سر بازار ہمیشہ (رند)

کوزاف (صفت) :- (۱) خمیدہ - دوتا شدہ (۲) پشت خمیدہ - کُب ۔

کوزپشت (ف) صفت :- خمیدہ پشت - کبڑا - کُبجا ۔

کُوزہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ڈونگا - دستی دار ظرف (۲) قفلی - قلفی جیسے کوزے ہیں برف کے (آواز برف فروش) ۔ (۳) وہ مصری جو مٹی کے آبخورے کے سانچے میں گول گول ڈلے سے بنا کر بیچتے ہیں - کوزۂ نبات - جیسے مصری کے کوزے (۴) مٹی کا برتن - مٹی کا باسن - ظرف گلی (۵) مٹی کا آبخورا - کلھڑا - سکنیا ۔

کُوزہ گر (ف) اسم مذکر :- کمہار - کلال - کاسہ گر ۔

کُوزے (۹) اسم مذکر :- (۱) کوزہ کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے ہائے مختفی کا یائے مجہول سے بدل ہو کر جمع کی صورت پیدا کر لینا - مثلاً اس مصری کے کوزے کی ڈلیاں بنالو ۔

کُوزے میں دریا بند کرنا (۱) فعل متعدی :- کسی بہت بڑے مضمون یا بیان کو نہایت مختصر کر کے لکھ دینا - سمندر کو آبخورے میں بند کر دینا ۔ طولانی مضامین کو اس طرح پر مختصر کر کے دکھا دینا کہ مطلب بھی فوت نہ ہو اور اختصار بھی بدرجۂ غایت ہو جائے - عجیب اور انوکھے بلکہ ناممکن امر کو مختصر کر کے دکھا دینا ۔

ہم بحر اشک روک کے رکھتے ہیں آنکھ میں کوئی کرے تو کوزے میں دریا حکیم بند (داغ)

ضبط گریہ نے تماشا طرفہ تر دکھلا دیا چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلا دیا (ذوق)

کوس (ہ) اسم مذکر :- (۱) راستہ کی ایک حد معین کا نام جس کی مقدار بعض کے نزدیک چار ہزار گز اور بعض کے تین ہزار گز ہے - یہ گز سوا گرہ کا ہے - انگریزی گز کے حساب سے ۲ میل ۲۲۰ گز کا ہوا - کروہ - فرسخ کا تیسرا حصہ - فرسنگ - جیسے کوس نہ چلی بابل پیاسی - زاد چلنے سے کام ہے نہ کوس گنے سے (یہ لفظ اصل میں ہندی گوس یعنی گوشبد یعنی آواز گاؤ کا بگڑا ہوا ہے چونکہ پہلے گائے کی آواز سے بعد اور فاصلہ کا اندازہ ہوا کرتا تھا جس طرح اب تیر اور گولی کے فاصلہ سے حساب لگایا جاتا ہے پس اس بہ سے معنی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) (۲) وہ پتھر یا نشان یا منارہ جو ہر فرسنگ کی مقدار پر بنا دیتے ہیں میل - سنگ نشان (۳) ۱:- آستین کا وہ بڑھا ہوا حصہ جو اُس کے اچھا ہو جانے کے سبب لگا دیتے ہیں - آستین کا کف - آستین کی موری کا جوڑ ۔

وحشت اک ہوتی ہے اس سے کیوں نہ پھاڑوں پیرہن
کوس سے ہر آستیں صحرا کا دامن ہو گئی } (انا علوم)

(فرہنگ جہانگیری برہان و دیگر کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ کل اور جامہ وغیرہ کے اُن گوشہ کو کہتے ہیں جو آخر گوشوں سے بڑھا ہوا اور زیادہ ہو پس اسی وجہ سے بڑھائی ہوئی آستین کے حصہ کو اردو والے کوس کہنے لگے) ۔

کوس چڑھانا (۱) فعل متعدی :- آستینوں کے آگے جوڑ ڈال کر طول بڑھانا - آستینوں کا ادھیاپن دور کرنا - کف لگانا ۔

کوس ڈالنا (۱) فعل متعدی :- آستینوں کے آگے اور کپڑا چڑھا کر اُس کو لمبا کرنا ۔

کوس (ف) اسم مذکر :- نقارۂ کلاں - دمامہ - دھونسا ۔

کوسِ رحلت (ف + ع) اسم مذکر :- کوچ کا نقارہ - روانگی کی گھنٹی ۔

کوسا (ہ) اسم مذکر - (عو) سراپ - کوسا ہوا - دعائے بد - جیسے اُسے تو کسی کا کوسا بھی نہیں لگتا ۔

کوسا لگنا (ہ) فعل لازم :- دعائے بد کا اثر ہونا - کوسنا لگنا - سراپ لگنا ۔

نہیں ہے نام کو بھی نم پڑی ہے خشک مدت سے
یہ کس کا لگ گیا کوسا ہماری چشم گریاں کو } (عارف)

کوسا کاٹی (ہ) اسم مؤنث (عو) :- کوسنا پیٹنا - سراپ - دعائے بد - دھرکار - پھٹکار ۔

کوسا کاٹی کرنا (ہ) فعل متعدی :- کوسنا پیٹنا - بُرا بھلا کہنا - سراپ دینا -

بددعا کرنا۔

کوسنا (ہ) اسم مذکر (عو):- دعائے بد۔ سراپ۔ دھرکار۔ نفرین۔ جیسے "اسے تو اُس کا کوسنا لگ گیا"۔ "تم اسے کیوں کوسنے دیتی ہے"؟

کوسنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سراپنا۔ دعائے بد دینا۔ سراپ دینا۔ بُرا بھلا کہنا جیسے کوسے جئیں اچھے مریں۔ کوون سے کوسے ڈھور نہیں مرتے۔

کوس کوس کے بیمار ڈال دیا ؎

مجھے کوسیں بلا سے گالیاں دیں — مگر وہ نام لیں ہر بار میرا (داغ)

(۲) پیٹنا۔ ماتم کرنا ؎

ڈبو دیا مجھے اس چشم تر کو کیا کوسوں — جلا دیا مجھے سوزِ جگر کو کیا کوسوں (مؤلف)

کوسنا کاٹنا (ہ) فعل متعدی:- کوسنا پیٹنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ دعائے بد دینا۔ سراپنا جیسے "پہلے تو اُس کی دعا نہیں لگا ہیں اب کو کوسنا کاٹنا شروع کیا کہ موا مارا جاتے مرتے کو ڈھائی گھڑی کی آئے میرا ناک میں دم کر دیا" (فسانۂ سہیلی)۔

کوسوں (ہ) اسم مذکر:- (۱) کوس بمعنی فرسنگ کی جمع جو حرف معیّو کے آجانے سے واؤ نون کے ساتھ بن جاتی ہے (۲) بہت دور۔ کالے کوس۔

کوسوں بھاگنا (ہ) فعل لازم:- نہایت نفرت اور توحش کرنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ دور بھاگنا۔ دور رہنا۔ الگ رہنا۔ از حد نفرت کرنا۔ جیسے "وہ اُن کے نام سے کوسوں بھاگتا ہے"۔

کوسوں دُور بھاگنا (ہ) فعل لازم:- نہایت تنفّر اور توحش کرنا۔ از حد نفرت کرنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ بالکل الگ اور دُور رہنا۔ مطلق غرض نہ رکھنا ؎

بھاگتا ہوں نے گلرنگ سے میں کوسوں دُور — فرقتِ یار میں مستوں کا مگر ہوش ہوں ہیں (ناسخ)

کوسوں دُور رہنا (ہ) فعل لازم:- نہایت دور اور الگ رہنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ الگ رہنا۔ توحش کرنا۔ وحشت کرنا۔ پاس تک نہ جانا۔

کوسوں دُور ہونا (ہ) فعل لازم:- نہایت دور ہونا۔ نہایت الگ رہنا۔ پاس تک نہ جانا۔ نہایت بچنا ؎

نفرت شراب سے ہے نہ رغبت کباب سے — کوسوں ہیں بعد ہم کو زہد و ثواب سے (مؤلف)

کوش (س) اسم مذکر:- (۱) خزانہ۔ گنجینہ۔ مخزن۔ کنز (۲) کتاب لغات۔ ڈکشنری۔ وہ کتاب جس میں ہندی کے لغت ہوں۔ فرہنگ ہندی۔ لغات ہندی (۳) میان۔ نیام۔ خانہ۔ تلوار وغیرہ کا گھر۔

کوشش (ف) اسم مؤنث:- (۱) سعی۔ جدّ و جہد۔ جستجو۔ جتن۔ قصد۔ اقدام۔ پیرو دوڑی۔ دوڑ دھوپ (۲) صرف فارسی میں:- قتل و قمع۔ جنگ و جدل۔ اس معنی میں کشتن مصدر کا حاصل بالمصدر سمجھنا چاہئے۔

کوشش کرنا (ہ) فعل متعدی:- جدّ و جہد کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ دوڑ دھوپ کرنا۔

کوشک (ف) اسم مذکر:- قصر۔ محل۔ ایوان۔ اونچی اور بلند عمارت۔ بلند مکان۔ ساج مندر۔

کوفت (ف) اسم مؤنث:- (۱) صدمہ۔ آزار۔ آسیب۔ ضرب ست و سنگ و چوب و مشت و لگد وغیرہ (۲) :- درد۔ پیڑ۔ دکھ۔ سختی۔ مصیبت ؎

بلا تھی کوفت کچھ سوزِ جگر سے — ہمیں تو کوٹ کوٹ اُن نے جلایا (میر)

(۳) :- غم۔ ملال۔ آزردگی۔ رنجش جیسے "خرس کی درد دینے سے کوفت حاصل ہوئی اور وہ کوفت باعث دردِ دل ہوئی" (نامۂ غالب) ؎

کوفت یہ دل نے اُٹھائی کہ ٹھہرے آنسو — یاد آئی جو تری موسم باراں میں کبھی (مصحفی)

(۴) :- تھکن۔ تکان (۵) :- لوہے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات (پنجاب) اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

کوفت گزرنا (۱) فعل لازم:- رنج اور صدمہ گزرنا۔ تکلیف گزرنا۔ سختی گزرنا۔ مصیبت گزرنا۔ الم گزرنا ؎

دیکھئے کب ہو وصال اب تو لگے ہے دیر بہت — کوفت گزری ہے فراق اپنی میں ہی پربہت (میر)

کوفتہ (ف) صفت:- (۱) آسیب رسیدہ۔ آزار کشیدہ۔ رنج دیدہ (۲) اسم مذکر:- قیمہ کے گول کباب۔ تلے ہوئے کباب۔ گولیوں کے تلے ہوئے کباب۔

کوفتہ بیختہ (ف) تابع فعل (طبیب):- کوٹ چھان کر۔ کوٹ کر اور چھان کر۔ جیسے "کوفتہ بیختہ و شربت نیلوفر آمیختہ بنوشند"۔

کوفہ (ع) اسم مذکر:- عراق عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں کے لوگ سخت اور بے رحم ہوتے ہیں۔ دشمن سلوات اور قاتل حسین علیہ السلام اکثر اسی جگہ کے لوگ تھے۔

کوفی (ع) صفت:- (۱) کوفہ کا باشندہ۔ کوفہ کا رہنے والا (۲) :- ظالم۔ بے رحم۔ باغی۔ نمک حرام۔

کوک (ہ) اسم مذکر:- بواؤ مجہول۔ ایک کتاب کا نام جسے کوک شاستر بھی کہتے ہیں اس میں انواع مجامعت و اقسام زن یعنی آسنوں کے ڈھنگ اور عورتوں کی قسمیں لکھی ہیں۔ بھوگ بلاس بدی شاستر۔

کوک (ف) اسم مؤنث:- کچی سلائی۔ لنگر۔ گرانی۔ دھاگا ڈالنا۔ لمبے لمبے ٹانکے۔

کوک دینا (ہ) فعل متعدی۔ کچی سلائی کر دینا۔ لنگر ڈال دینا۔ ٹھکیانا۔ ٹانکے ڈال کر کھڑا کر دینا۔ ترپ دینا ٭

کُوک (ف) اسم مؤنث۔ (۱) صدائے بلند۔ آواز بلند ٭ مطلق آواز (۲) ا۔ سُریلی آواز۔ ترانہ۔ چہچہاٹ (۳) ا۔ قمری فاختہ کبوتر اور کوے کی آواز مگر اول چال میں مور کی جھنکار کوئل کی اور کوکلے کی آواز ؎

فزوں تیرے کوک کوئل کی ہے ‏ ‏ نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہے (بحر)

میرا ری ہلیسی پیا آجھونہ آیو ری ما ‏ ‏ جنگل جنگل میں مرے کی پتا ہونہ پایو ری ما (گیت)

کوکلا کی کوک سُنی جیرا ڑ ار دیو ری ما ‏ ‏ میرا ری بدیسی

(۴) ا۔ چیخ۔ کیک۔ کلکاری۔ شور۔ غل۔ فغاں ؎

جس طرح بنے نرگس کو لا جا کے یہاں تک ‏ ‏ اُس بن مجھے کھانا یہ رم خوک ہے دائی

واں ات بن اُس کے ہے یہ اب بندی کی حالت ‏ ‏ یا شور ہے یا چیخ ہے یا کوک ہے دائی (رنگین)

(۵) ا۔ آہ و نالہ۔ آواز درد۔ فریاد و زاری۔ صدائے واویلا ؎

یارب جگر سے اُٹھتی مرے کیسی ہوک ہے ‏ ‏ جانکاہ جس کی تا فلک العرش کوک ہے (انشا)

(۶) ا۔ گھڑی یا گھنٹے یا باجے وغیرہ میں کُنجی دینا۔ جیسے گھڑی کی کوک چڑھی ہوئی ہے (۷) ا۔ وہ آواز جو کوکا پنتھی لوگ رات کو ایک دوسرے سے ملتے وقت مارتے ہیں ٭

کُوک اُترنا (۱) فعل لازم۔ گھڑی باجے یا گھنٹے وغیرہ کے چکّر کا کُھل جانا۔ کُنجی ہو چکنا ٭

کُوک چڑھنا (ہ) فعل لازم۔ گھڑی گھنٹے وغیرہ میں زیادہ کُنجی لگ جانا۔ چکّر کا زیادہ کسا جانا ٭

کُوک دینا (۱) فعل لازم۔ (۱) گھڑی باجے وغیرہ میں کُنجی دینا۔ چکّر کسنا۔ ارگن باجے کو ذی صوت کرنا ؎

شور مور دل کا ہے یا بانسلیوں کی آواز ‏ ‏ کوک کوئل کی ہے یا کوک یا ہے ارگن (نامعلوم)

(۲) آواز لگانا۔ صدا لگانا ٭

کُوک کرنا یا مارنا (۱) فعل متعدی۔ چیخ مارنا۔ آواز لگانا۔ ہانک مارنا کلکاری لگانا

کوک کر دو تر جگ بنسے پیچکے لاگے گھاؤ ‏ ‏ ایسے کٹھن سینہ کو کیسی بدکر دوں اُپاؤ (دوہا)

کُوکا (ہ) اسم مذکر۔ سکھوں کے اُس مذہب کا نام جسے بھائی رام سنگھ بڑھئی نے ۱۸۶۰ء میں ایجاد کیا تھا۔ اوّل یہ پنتھ ضلع راول پنڈی کے شہر حضرو میں شروع ہوا رام سنگھ بانئے مذہب سکھوں کی پلٹن میں نوکری بھی کر چکا تھا۔ جنرل ونٹورا نے فرانسیسی قاعدہ کے موافق اُسے قواعد بھی سکھا دی تھی۔ چونکہ اس کا گرومنتر بعض سکھ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی قرآنی آیت تھی اس سبب سے مسلمان بھی اُسے اچھا سمجھنے لگے تھے مگر یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ اس پر وثوق کیا جائے رام سنگھ کے جلاوطن ہونے تک ایک لاکھ ۲۰ ہزار اُس کے چیلے اور پیرو ہو گئے تھے اور اب تو کہتے ہیں کہ در پردہ بہت سی ترقّی کر لی ہے اس شخص نے موضع بھنیل ضلع لدھیانہ کو اپنا صدر مقام یعنی گروستھان مقرر کیا تھا بادشاہوں کی طرح حکم احکام جاری ہوتے تھے اس کا قول تھا کہ میں سکھوں کے چال چلن کو درست کرنے آیا ہوں نہ کہ اُن کا مذہب بدلنے میرا دلی منشا اور مقصد یہ ہے کہ سکھ لوگ عیش و عشرت کو چھوڑ کر باگرو نانک کے پورے پورے پیرو ہو جائیں نیکوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ اُس شخص کے بیان میں یہ اثر تھا کہ اپنی ذاتی تلقین اور ہدایت کے وقت لوگوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا اور جلسہ جمع ہونے پر نہایت شور و غل مچاتا تھا جس سے اُس کا نام کوکا یعنی کوکنے اور چلّانے والا رکھا گیا۔ اس کے مذہبی جلسہ میں عورت مرد سب شریک ہو کر ناچتے حال کھیلتے وجد لاتے اور گرنتھ صاحب کے فقرے چیخ چیخ کر گاتے زور زور سے چلّاتے اور خوب چکّر کھاتے یہاں تک کہ چکرا کر گر پڑتے تھے۔ رام سنگھ نے اپنی کسی مصلحت سے بہت سے چیلوں کو سرکاری فوج اور پولیس میں بھرتی کرایا جب اُن کی تعداد بڑھ گئی تو اُس نے پنجاب میں بیس صوبے یعنی اپنے نائب مقرر کئے۔ اس کے چیلے اکثر پیشہ ور اور رذیل قوم کے لوگ تھے جن کی مدد سے اکثر اپنے مخالفوں کو قتل بھی کرا دیتا تھا چنانچہ امرتسر رائے کوٹ۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ میں اس قسم کی خفیہ اور علانیہ وارداتیں ہوئیں۔ اس پنتھ کا آدمی اپنا بھید اور گرومنتر کسی پر تا وقتیکہ وہ اُس مذہب میں صدق نیّت سے شامل نہ ہو جائے مرتے دم تک ظاہر نہیں کرتا۔ سکھوں اور ہندوؤں کے سوا دوسرا شخص اُن کے مذہب میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ڈپٹی جیشی رام کا قتل اسی مذہب کے آدمی سے ظہور میں آیا تھا) ٭

کوکا (ہ) اسم مذکر۔ باریک کیل۔ مینجچہ۔ چھوٹی سی پریک ٭

کوکا بیلی (ہ) اسم مذکر (پوبب) ا۔ گل نیلوفر۔ کنول ٭

کوکب (ع) اسم مذکر۔ روشن ستارہ۔ ستارہ۔ بڑا ستارہ ؎

ہو گا واصل اور قارون کے خزانے میں رم ‏ ‏ پست ایسا ہے اگر کوکب مری تقدیر کا (اسیر)

کوکبہ (ع + ف) اسم مذکر۔ ستارہ ٭ جماعت۔ انبوہ۔ بھیڑ بھاڑ ٭ دھوم دھڑکا۔ شان و شکوہ۔ حشمت و بزرگی ٭ ایک بھلا فولادی گولہ جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے چوب میں لٹکتا ہوا چلتا ہے ٭ شاہی جلوس ٭ سواری کا پرا ٭ شوکت شاہی ٭ جلو ٭

کُوکر (ہ) اسم مذکر۔ (۱) سگ۔ کُتّا۔ کلب۔ ٹوگ جیسے چاکر سے کوکر بھلا جو

کوک

سو رہے اپنی نیند (۲) حقارتاً - نوکر کا نوکر - نوکر کا غلام - جیسے نوکر کے آگے چاکر چاکر کے آگے کوکر ۔

کوکر بسیرا کرنا (ہ) فعل لازم :- ذرا کی ذرا سستانا - ذرا آنکھ جھپکانا - بہت کم آرام کرنا ۔ ذرا سی دیر ٹھہر کر چلتا بننا - بہت کم ٹھہرنا ۔

کوکر بھنگرا (ہ) اسم مذکر :- ایک نہایت بدبو کی بوٹی کا نام ۔

کوکر تیرائی (ہ) اسم مؤنث :- کتے کی طرح تیرنا - سگ شناوری ۔

کوکر چال (ہ) اسم مؤنث :- کتے کی سی چال - ڈلکی چال ۔

کوکر چندی (ا) اسم مؤنث :- ایک جنگلی بوٹی کا نام جس کے پتوں کو پیس کر سگ گزیدہ کے زخم پر لیپ کرتے ہیں ۔

کوکر لینڈ (ہ) اسم مذکر (پورب) :- کتے اور کتیا کی لینڈی جڑ جانے کا نام جفتیٔ سگ باما دہ - عقد الکلب - قفل شدن یا پیوستن سگ ۔

کوکر متا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- کتے کا موت - سانپ کی چھتری یا سانپ کی ٹوپی - گگن دھول - کھمبی - ایک قسم کی روئیدگی جو اکثر برسات کے دنوں میں پھوٹ آتی ہے - کلاہ باراں - کلاہ زمین - سماغ - کلاہ مار - چتر مار ۔

کوکلا (ہ) اسم مذکر :- ایک سبز از قسم فاختہ پرند کا نام جس کے گلے میں طوق ہوتا اور اس کی آواز بعینہ آدمی کے بچے کی مانند ہوتی ہے یہ جانور برفانی پہاڑوں پر اکثر دیکھنے میں آیا ہے سنسکرت اور ہندی کوشوں میں کوئل کے معنی پائے جاتے ہیں - فارسی لغات میں کوکلہ بمعنی ہدہد - مرغ سلیمان نشانہ سر یعنی کھٹ بڑھئی لکھا ہے - کٹھ پھوڑا ۔

کوکنا (ہ) فعل متعدی :- بواؤ مجہول - کچی سلائی کرنا - لنگر ڈالنا - تاگا ڈالنا - کھڑا کرنا - تیپچی بھرنا ۔

کوکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چیخنا - چلانا - بلند آواز سے بولنا - کیک مارنا - لکیانا ۔ آواز لگانا - شور کرنا - غل مچانا - فغاں کرنا - آہ و فریاد کرنا - واویلا کرنا ؎

بن میں کھڑی بنجاری کوکے لئے لٹکیا ہاتھ　　ٹانڈا مھارا لد گیا اور نایک نہیں ہے ساتھ (دوہا)

اس آستاں سے کس دن پر شور سر نہ پٹکا　　اس کی گلی میں جا کر کس رات میں نہ کوکا (میر)

(۲) کوئل کا بولنا - فاختہ کا کوکو کرنا - مور کا جھنگارنا ؎

دل پر داغ نالاں جلے کب اس ماہ رو کے ہے　　چمن میں دیکھ کر طاؤس کو طاؤس کوکے ہے (منیر)

(۳) گھڑی یا گھنٹے یا باجے میں کنجی دینا - ساز کو ذی صوت کرنا - ارگن باجا بجانا - ساز ملانا (۴) کراہنا - درد کی آواز نکالنا ۔

کوکھ

کوکنار (ف) اسم مذکر :- پوست - خشخاش کا ڈوڈا - بعض نے مطلق خشخاش اور بعض نے اس کے عصارہ کو بھی لکھا ہے (یہ لفظ کوک بمعنی کھانسی و نار بمعنی انار سے مرکب ہے) ۔

کوکنی (ہ) صفت :- (۱) چھوٹا - ننھا - مختصر - جیسے کوکنی کیلا اور پنجاب میں جھڑ بیری کے بیر کو بھی کوکنی بیر کہتے ہیں (۲) ادنیٰ درجہ کا - گھٹیل - گھٹکا - جیسے کوکنی کلا بتو ۔

کوکنی (ا) اسم مذکر :- ایک رنگ کا نام جو شہاب لاجورد اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے (یہ لفظ ترکی زبان سے بتایا گیا ہے کیونکہ ترکی میں کوک بمعنی رنگ کبود آیا ہے) ۔

کوکو (ف) اسم مؤنث :- فاختہ کی آواز ۔ قمری کی آواز ؎

میں تو اس سرو کو ساتھ اپنے چمن میں لایا　　کھا گئی جان مری فاختہ کیوں کوکو سے (مصحفی)

وہ بھی قد پاس ہے جس کی ہے ہم کو جستجو　　قمریاں کرتی ہیں کوکو جس روش شمشاد پر (ناسخ)

سعی عشق میں قمری کا قدم آگے ہے　　ورد بلبل کا کبھی کلمۂ کوکو نہ ہوا (مرزا صبا)

کوکو (ہ) اسم مؤنث :- (اطفال) (۱) کوا - زاغ - کلاغ جیسے گیت میں آیا ہے ؎

میں تو سو رہی سکھ نیند پیا کو کوکو لے گئی رے

(۲) بچوں کو ڈرانے کا فرضی نام - جیسے ہوا - لولو - دال چپاتی وغیرہ ۔

کوکہ (ت) اسم مذکر :- (۱) انا کا بیٹا - دودھ پلانے والی کا لڑکا - برادر رضاعی - دودھ بھائی - دودھ شریک بھائی ؎

کوکا جی کچھو مسری دوگانا پہ کیا کھلی　　پشواز اور دی دھجلا جھل کی اوڑھنی (انشا)

(۲) انا کی بیٹی - دودھ پلانے والی کی بیٹی - دودھ بہن ؎

کرتی ہے ڈومنی پیا کوکہ مری جہان　　پکڑے ہے خاک چاٹ کے وہ کان ڈومنی (رنگین)

مجھ کو نظر آتی ہے اچھلی تری چتون کوکا　　ان دنوں رہتی ہے بیٹھی تری گردن کوکا

جس سے لڑتی ہے تری آنکھ وہ بچتا ہی نہیں　　ہے کہیں کہتی یہ شاید تری ناگن کوکا "

کوکھ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پیٹ - شکم - بطن - اودر (۲) پہلو ۔ پہلو کے نیچے کی وہ جگہ جہاں ہڈی نہیں ہے - جھولی - تہیگاہ - کشح - جنب (۳) حمل - گربھ - اودھان ۔ (۴) مجازاً :- اولاد ۔

کوکھ اجڑ جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) حمل کا گر گر پڑنا ۔ حمل کا قرار نہ پانا ۔ حمل نہ رہنا (۲) اولاد کا مر جانا - اولاد کا زندہ نہ رہنا ۔

کوکھ بند (ا) اسم مؤنث :- بانجھ عورت - عقیمہ ۔

کوکھ بند ہو جانا (ہ) فعل لازم :- جننے سے رہ جانا - حمل نہ ٹھہرنا ۔

کوکھ جلی (ہ) اسم مؤنث :- وہ عورت جسے بچوں کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو ؎

کوکھ

بہری ست کالکھا کوکھ جلی بھن واحت — مرگیا پیٹ میں بچہ تو کرے وائی کیا (رحمت)

کوکھ سے ٹھنڈی ہے (ہ) محاورہ (عو) :- اولاد سے خوش ہے - اولاد والی ہے - گود بھری ہے - صاحب اولاد ہے اور جو بچہ پیدا ہوا زندہ وسلامت ہے ٭

کوکھ شاستر (ہ) اسم مذکر (ہندو عوام) :- علم غیب - انتر جام جیسے میں نے کوکھ شاستر نہیں پڑھا جو پیٹ کے بچے کی بات بتا دوں ٭

کوکھ کا خلل یا آزار (ہ) اسم مذکر :- اسقاط کا مرض - پیٹ نہ رہنے کا روگ - پیٹ کی نظر - بچوں کا جینا - بچے یا مر جانے کا روگ ٭

کوکھ کی آنچ (ہ) اسم مؤنث :- محبت مادری - مامتا - ماں کی محبت - مادری اُلفت - جیسے "کوکھ کی آنچ بُری ہوتی ہے" "پیٹ کی آنچ سہی جاتی ہے کوکھ کی آنچ نہیں سہی جاتی" - یعنی بھوکا رہا جا سکتا ہے مگر مامتا نہیں چھوڑی جا سکتی ٭

کوکھ ماری جانا (ہ) فعل لازم (ہندو عو) :- بانجھ ہو جانا - عقیمہ ہو جانا - حمل ٹھیرنے کے قابل نہ رہنا ٭

کوکھ مانگ بھری پڑی رہے (ہ) محاورہ (عو) :- (دعائے خیر) تمہاری اولاد اور خاوند زندہ وسلامت رہیں - گود بھری اور سہاگن بنی رہو - جیسے خرد افروز نے دیکھتے ہی سلام کیا دادا نے لاکھوں دعائیں دیں کہ بیوی جیتی رہو کوکھ مانگ بھری پڑی رہے (چنتر بہنیلی) ٭

کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہنا (ہ) فعل لازم :- آل اولاد اور خاوند سے خوش وخرم رہنا - سہاگن اور صاحب اولاد رہنا - اولاد اور خاوند دونوں کا زندہ وسلامت رہنا ٭

وہ کیوں کوکھ سے اور مانگ سے رہے ٹھنڈی — رہے شال کماں جو کہ تیرے آگے خم (رنگین)

کوکھ مانگ سے ٹھنڈی ہونا (ہ) فعل لازم :- آل اولاد اور خاوند سے خوش ہو کر اُس کا سُکھ دیکھنا ٭

کوکھ اور مانگ سے وہ ٹھنڈی ہے جو دیتی ہے — جھاڑ بالوں سے زمیں لال پری کی بیٹھک (رنگین)

کوکھیں (ہ) اسم مؤنث :- کوکھ کی جمع ٭

کوکھیں لگنا (ہ) فعل لازم :- کوکھوں کا اندر کو دھس جانا - بھوک کے مارے کوکھوں کا خالی معلوم دینا - بھوکا ہونا ٭

کوکئی (ف) اسم مؤنث :- ایک قسم کا اودا رنگ - کوکنی رنگ ٭

کَوَل (ہ) اسم مذکر :- کچا اناج جو بھون کر یا اُسی طرح گنوار لوگ کھاتے ہیں ٭

کَوَل (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) گراس - لقمہ - کور - نوالہ (۲) اناج کی وہ مقدار جو چکی میں پیسنے کے واسطے ایک دفعہ ڈالتے ہیں - گلّا ٭ (پنجاب) کنڈرا ٭

کول

کول گراس نہ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- نوالہ تک نہ کھانا - بھوکا رہنا - نرا نار رہنا - کچھ نہ کھانا ٭

کولا (ہ) اسم مذکر (متروک) :- انگشت - نُرکال - زغال - ہیزم سوختہ کوئلہ ٭

جل کر اگر بجھائے بھی دل سوختہ مرا — تو پھر جلے گا جیسا کہ کولا بجھا ہوا (ذوق)

تاثیر آخر آتشِ ضبطِ فغاں سے کی — کولوں کی طرح داغ جگر کے سُلگ گئے (نامعلوم)

(آجکل کوئلا بولتے اور اسی کو صحیح خیال کرتے ہیں اگرچہ سودا نے بھی کولا ہی باندھا ہے لکھنؤ میں اب بھی دونوں طرح بولتے ہیں) ٭

کَوْلا (ہ) اسم مذکر :- (۱) دروازے کے اِدھر اُدھر کا پہلو - پاکھا - کونہ - گوشہ - کھونٹ - دروازے کے اِدھر اُدھر یا اندر کی دیوار (۲) وہ اناج کی پولی جو کاٹنے کو دی جائے (۳) بغل - آغوش - گود (۴) پورب :- چھوٹا سنگترا - کمترا - نارنگی سا ایک قسم کا نہایت میٹھا نارنج ٭

کُولا (ہ) اسم مذکر :- پُٹھ - پُٹھا - چوتڑ - پُرا - سُرین - ازار بندھنے کی جگہ - حقوہ ٭

طرۂ زلف ہی زیبا نہیں رخسار کے پاس — خوش نما کتنے ہیں کولے کمر یار کے پاس (آتش)

پہنچی ہے جھک کمر کو ارے لوگو دوڑیو — کولے تلک جو سر سے مرے ڈھلکی اوڑھنی (رنگین)

کولا ذنکیاں (ہ) اسم مؤنث (بہانا محاورہ) :- دھینگا مشتیاں - ہاتھا پائیاں ٭

شوخی مزاج اُسکے سے ابتک نہیں گئی — ویسا ہی بانکپن ہے وہی ہیں کولا ذنکیاں (مصحفی)

کُولا کاٹنا (ہ) فعل متعدی (عو) :- سزا دینا - کچھ کر لینا - کسی طرح کا صدمہ پہنچانا جیسے "اگر میں کچھ منگا کر کھاؤں گی تو کیا کوئی میرا کولا کاٹ لے گا" "کوئی کسی کا کولا نہیں کاٹ سکتا" - "ابھی میری آنکھ پھوٹ جاتی تو کیا میں تمہارا کولا کاٹ لیتی" ٭

کولا مٹکانا یا کولا مار کر چلنا (ہ) فعل متعدی :- چوتڑ نچانا - کولا پھڑکانا - کمر سے کیسی گت لینا ٭

کولھو (ہ) اسم مذکر :- تیل نکالنے کی کل - تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ - شکنجہ عصاری - چرخشت - معصار ٭

شیرینی اُن لبوں کی کھتا جو تو تو کولھو — پانی سے تجھ کو تیلا اسے شکر نہ کرتے (آتش)

کولھو پلنا (ہ) فعل لازم :- کولھو میں پسنا - کولھو میں پڑ کر تیل نکلنا ٭

تل ہوئے کولھو پلے بیٹھے پلا یا انگ — ہم تو گھر گھر جلتے پھر تو من بے یار پتنگ (دوہا)

کولھو چلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تیل نکالنے کی چرخی یا کل کو رواں کرنا (۲) کولھو کا کارخانہ کھولنا یا قائم کرنا ٭

کولھو چلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) تیل یا رس کی کل کا رواں ہونا (۲) کولھو کا کارخانہ قائم ہونا ◆

کولھو کا بیل (ہ) اسم مذکر :- (۱) تیلی کا بیل - وہ بیل جو کولھو میں جوتا جاتا ہے (۲) صفت :- نہایت محنتی - محنت کش - کسی کام میں ہر وقت جُتا رہنے والا ◆ ملازم محکمۂ بند وبست ◆

کولھو کاٹ موگری بنانا (ہ) کہاوت :- ایک بڑے کام کی چیز کو گنوا کر چھوٹی چیز بنانا ◆ ادنیٰ کام کے واسطے بڑا کام حرج کرنا - قیمتی چیز کو بگاڑ کر کم قیمت چیز میں لگانا - حماقت کا کام کرنا ◆

کولھو کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس }
کولھو کے بیل کو گھر ہی میں منزل ہے } (۱) کہاوت :- یعنی غریب مزدور کو گھر میں بھی مصیبت رہتی اور نصیبے کی گردش حیران و سرگرداں رکھتی ہے - مصیبت زدہ کو گھر میں بھی آرام و قرار نہیں ملتا ◆

کولھو کے بیل کی طرح پلنا (۱) فعل متعدی :- (۱) سخت محنت و مشقت کرنا - کسی کام میں رات دن جُتا رہنا - از حد محنت کرنا - کسی محنت کے کام میں مصروف رہنا (۲) غلاموں کی طرح کام میں لگا رہنا ◆

کولھو میں پلوا دینا (ہ) فعل متعدی :- شکنجے میں کھنچوا دینا - اگلے زمانہ کے موافق کولھو میں ڈلوا کر مروا ڈالنا ◆ نہایت سخت اور بے رحمی کی سزا دلوانا ◆

کولھو میں پیل ڈالنا }
کولھو میں پیلنا }
کولھو میں ڈال کر پیس ڈالنا } (ہ) فعل متعدی :- نہایت سخت سزا دینا - از حد تکلیف پہنچانا - نہایت محنت و مشقت میں رکھ کر مار ڈالنا - سخت محنت لینا - شکنجے میں کھینچنا - سخت تکلیف سے مار ڈالنا ؎

یارب شب جدائی تو ہرگز نہو نصیب بندی کو یوں جو چاہے تو کولھو میں پیل ڈال (رنگین)

کولی (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہندو جولاہا (۲) ایک ادنیٰ قوم جس کا کام موٹا کپڑا بُننا مچھلیاں پکڑنا اور بیگار وغیرہ بھگتنا ہے - جیسے "سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا" (۳) لکھنؤ : صفت - وہ سیاہی جو مہندی لگانے کے بعد خضابستہ ہاتھوں میں نمودار ہو جاتی ہے ؎

کولی تری مہندی کی نظر میں ہے مرے لال مشہور ہے نام حبشی رکھتے ہیں مرجان (رشک)

کَولی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کھیچی ◆ گود ◆ دونوں ہاتھوں کا حلقہ - گودی - آغوش ؎

لے لوں اسے کولی میں اگر میں تو عجب کیا بے مرہم ابھی زخم مرے دل کا بھر آئے (جرأت)

کولی بھر کے لے لینا (ہ) فعل متعدی :- دونوں ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر چھاتی سے لگا لینا - آغوش بھر کے لے لینا - گودی بھر کے لے لینا ؎

انہیں جب پیار سے گودی میں کولی بھر کے لے لوں گا }
دہن کے بوسے بھی میں لب کو لب پر دھر کے لے لوں گا } (ظفر)

کولی بھرنا (ہ) فعل متعدی :- کھیچی بھرنا - آغوش میں لینا - دونوں ہاتھوں سے گھیر کر ان کے بیچ میں لے لینا - گودی بھرنا - بغل میں دبانا (۲) فعل لازم :- ہم آغوش ہونا - بغل گیر ہونا - معانقہ کرنا ◆ گلے لگانا - چھاتی سے لگانا ◆

کولی میں بھر لینا (ہ) فعل متعدی :- دونوں ہاتھوں کے حلقہ میں لے لینا - کھیچی بھر لینا ؎

ہم نے تو تم کو دوڑ کے کولی میں بھر لیا فرمائیے اب آپ کی تشفیر کیا ہوئی (مصحفی)

کولے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کولا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں ◆

کونے سے لگ کر کھڑا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- رنج یا غصّے کے باعث دیوار کے پاکھے یا دروازے کے پہلو یا کونے سے لگ کر کھڑا ہو جانا - جیسے "ماری کرٹی کونے لاگی ہیں کیا ستیاں روٹھی تھی" ◆ (چڑیا کی کہانی کا فقرہ) ◆

کولے سینچنا یا ٹھنڈی کرنا (ہ) فعل متعدی :- دروازے کے دونوں کونوں پر پانی چھڑکنا تاکہ رد بلا ہو (اکثر سفر کو جاتے یا سفر سے آتے یا ماتا کو پوج کر گھر میں داخل ہوتے وقت یہ ٹوٹکا کیا جاتا ہے) ◆ (ہندو)

کومل (ہ) صفت :- (ہندو) (۱) نرم - ملائم ◆ نازک (۲) شیریں فصیح میٹھا - خوش آیندہ - جیسے "کومل بچن"

کومہل یا کونبھل یا کوہل (ہ) اسم مذکر :- وہ شگاف جو چور دیوار میں کر کے مکان کے اندر گھس آتے ہیں - سیندھ - نقب - پاڑ ◆

کومہل دینا یا لگانا (ہ) فعل متعدی :- پاڑ لگانا - سیندھ لگانا - نقب لگانا - مکان میں چوری کے واسطے شگاف دینا - مکان توڑنا - مکان پھوڑنا ◆

کَون (ع) اسم مذکر :- ہو جانا - ہونا - موجود ہونا - ہست ہونا ◆ عالم موجودات - دُنیا - جہان - ہستی ◆ حادث ہونے والی چیز ◆

کون و فساد (ع) اسم مذکر :- موجود ہونا اور تباہ ہو جانا - ہو کر بگڑ جانا - بودنی و نابودنی - مجازاً :- فانی - جیسے "عالم کون و فساد" ◆

کَون و مکان (ع) اسم مذکر :- دُنیا جہان - جگ سنسار - لوک ◆

کون (ہ) صفت :- بواو مجہول (دلّال) نو - ایک کم دس - ۹ - جیسے کون

آنے بمعنی نوتنے۔ کون تیچّے یعنی نو روپے وغیرہ ٭

کُون (ف) اسم مؤنث :۔ مقعد ۔ دُبر ۔ گانڑ ۔ مُجتی ۔ سُفرہ ۔ جاے دیگر ۔ زیدہ پشت ٭

کون خر (ف) اسم مذکر :۔ مرزا نادان ۔ احمق ۔ بے وقوف ۔ بے تمیز ۔ مردِ ناہموار ۔ مورکھ ٭

کَون (ہ) کلمۂ استفہام :۔ کدام ۔ کو ۔ کم جیسے "کون کسی کے آڑے جاوے دانہ پانی قسمت لاوے" ٭

کہوں گا حشر میں یہ کون ہیں کون ۔۔۔ مزا دے جائے گا انکار میرا (داغ)

کون بشر ہے (ا) محاورہ :۔ کدام کس است ۔ کون شخص ہے وہ کیا آدمی ہے ۔ ہم نہیں جانتے ٭

کون پرائی آگ میں گرتا ہے (ہ) محاورہ :۔ کوئی شخص کسی کی عوض مصیبت میں نہیں پڑتا ۔ دوسرے کی آفت کوئی اپنے سر نہیں لیتا ۔ کوئی شخص کسی کے عوض جان شیرین کو تلخ نہیں کرتا اور شریک رنج و بلا و مصیبت نہیں ہوتا ٭

یہ پتنگے کو مصیبت کھینچ لائی آگ میں ۔۔۔ ورنہ کون اے شمع گرتا ہے پرائی آگ میں (معروف)

کون دن تھے (ہ) محاورہ :۔ کیسے اچھے دن تھے ۔ کیا اچھا زمانہ تھا ٭

کون دن تھے کہ جب تب سے ترے نظارہ کو ۔۔۔ تری آنکھیں پریشاں نظری کا تھا جولاں (سودا)

(اب متروک ہو چلا ہے) ٭

کون سا (ہ) کلمۂ استفہام :۔ (۱) کدامیں ۔ جیسے "ان میں سے کون سا لوگے" ۔ "کون سا آدمی گالی دے گیا" (۲) ایسا کس قدر ۔ ایسا کتنا ۔ کتنا ۔ جیسے "آپ کا کون سا خرچ ہو گیا" ٭

مے کدہ کون سا ہے دور ایسا ۔۔۔ تجھ میں ہمت بھی اے خضر کچھ ہے (عارف)

کون سے مرض کی دوا ہو (۱) محاورہ :۔ کس کام کے ہو ۔ کیا کام کر سکتے ہو ۔ یعنی محض نکمّے اور بے تصرف ہو ٭

تم سے ہوا نہ درد دلِ زار کا علاج ۔۔۔ پھر کون سے مرض کی بتاؤ دوا ہو تم (نساخ)

کونا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گوشہ ۔ کُنج ۔ زاویہ ۔ کون ۔ دو لکیروں کا جھکاؤ ۔ (۲) کھونٹ ۔ طرف ۔ جانب ٭ پہلو ۔ پاکھا ۔ کُڑلا ٭

کونا کھدرا یا کونا کھترا (ہ) اسم مذکر :۔ کونا دونا ۔ گوشہ دوشہ ۔ بلا دِلا ۔ جیسے "کسی کونے کھدرے میں پڑی رہ گئی" ۔ "لوٹ کا مال چوری چھپی کونوں کھتروں میں بک گیا" (اس جگہ کھدرا تابع مہمل ہے ورنہ بل یا سوراخ کے معنی ہیں) ٭

گُونجَل (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو (گُنجل) ٭

کونپل (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو (کوپل مع مشتقات) ٭

گُونت (ہ) اسم مؤنث :۔ اندازہ ۔ تخمینہ ۔ اٹکل ۔ آنک ۔ تشخیص ٭

گُونتنا یا گُونتھنا (ہ) فعل متعدی :۔ دفع براز کے واسطے مقعد پر زور لگانا ۔ ہگنے میں زور کرنا ۔ حالت قبض میں زور کر کے دفع براز کرنا ٭

کُونج (ا) اسم مؤنث :۔ قاز ۔ کُلنگ ۔ راج ہنس ۔ حوصل ۔ وہ مرغابیاں جو جاڑے کے موسم میں اکثر سرد ملکوں سے گرم ملکوں میں آ جاتے اور قطار باندھ کر اُڑتے ہیں ٭

کُونج کونج ہماری کوڑی دے جا اپنی کوڑی لے جا (ا) :۔ بچوں کے ایک کھیل کا نام ۔ (جب لڑکے کونجوں کے غول کو دیکھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باہم رگڑتے جاتے اور یہ فقرہ کہتے جاتے ہیں اور اس رگڑ سے یا تو ازخود سفید سفید نقطے جو ناخنوں پر نمایاں ہوتے ہیں اُن کو کوڑیاں خیال کر کے گنتے ہیں کہ ہمیں اتنی کوڑیاں دے گئی یا رگڑ سے جو نشان پڑ جاتے ہیں ۔ اُن کو خیال کرتے ہیں) ٭

کُونجیں (ا) اسم مؤنث :۔ کونج کی جمع ٭

کُونچ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) جولاہے کا بُرش جس سے تانی صاف کی جاتی ہے (۲) ٹخنے سے اوپر کا پٹھا ۔ پے ۔ مفصل معنی دیکھو (لفظ کوچ بمعنی پے وغیرہ میں) ٭

کونچ (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک درخت اور اُس کی پھلی کا نام جس کے چھڑ کنے سے آدمی کے تمام جسم میں خارشت ہونے لگتی اور آگ سی لگ جاتی بلکہ سوج بھی جاتا ہے دراصل اُس کے روؤں میں یہ خاصیت ہے ۔ پہاڑوں پر بچھو کا درخت بھی ایسا ہی تماشا دکھاتا ہے ٭

کونچ پھلی (ہ) اسم مؤنث :۔ کونچ کے درخت کی پھلی جس کے روئیں سے آدمی کے جسم پر کھجلی ہونے لگتی ہے ٭

کونچا (ہ) اسم مذکر :۔ بھڑبھونجے کا کرچھا جس سے بالو وغیرہ نکالتا ہے ٭

کُونچی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) سفیدی پھیرنے کا بُرش ۔ مونجھ کا بُرش ۔ (۲) لمبی ڈاڑھی (۳) چاندی سونا صاف کرنے کا بُرش ٭

کَوند (ہ) اسم مؤنث :۔ بجلی کی چمک ۔ درخش ۔ درخشندگی برق ۔ تابندگی برق ٭

کَوندا (ہ) اسم مؤنث (پورب) :۔ بجلی کی چمک ٭ کسی چیز کا برق کی مانند اس طرح چمکنا کہ آواز مطلق نہ ہو ٭

پکارے ہے کہ وہ کوندا لگا دہ مینہ آیا ۔۔۔ پڑی ہے دھوم مرے اشک و آہ کی ایسی (سحر)

کوندنا (ہ) فعل لازم :- بجلی چمکنا - درخشیدن برق ؎

کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشے میں | ساقی نے بے آتش سے تیز اڑائی (ذوق)

کوندتی تھی نشیمن پہ مرے کوندکے بجلی | صیاد کے گھر آگ لگائی نہیں جاتی (داغ)

ہے آئینہ میں اُس رُخ روشن کا عکس یوں | ہو جس طرح سے کوندتی دریا کے پار برق (معروف)

برق کوندی جو چمن میں ترے رخساروں سے | آ لگے مرغ چمن باغ کی دیواروں سے (")

برق کوندے ہے پڑی دھوم سے ہم چشمی سے | تو بھی چمکا کے ذرا خشم ہو اگیر آؤ (نصیر)

تھا نکس چہرۂ تاباں پہ خدایا برقع | برق سی کوندگئی جو ہیں اٹھایا برقع (ممنون)

کونڈ (ہ) اسم مؤنث :- ناند - تغار سفالین - کٹھوتی - نیل کرنے کپڑے رنگنے یا دھونے کی ناند - لدوک - کٹھڑا ۔

کونڈا (ہ) اسم مذکر :- (۱) آٹا گوندھنے کا مٹی کا ظرف - ناند - کٹھڑا - تسلا - پرات - دورا (۲ - عو) :- نذر و نیاز کی شیرینی - کسی ولی کی نیاز کا کھانا ۔

کونڈا کرنا (ہ) فعل متعدی (۱ - عو) :- کسی ولی کے نام کی نیاز دلانا - کچھ پکا کر کونڈے میں کھلانا ۔ کڑاہی کرنا ؎

ہمسائی میر مصری قسم آپ کو ضرور | کونڈا کروں گی جمعہ کو سید جلال کا (میر یار علی)

(۲) بوطی :- اردلی اتارنا - دو تین آدمیوں کا مل کر کسی کے ساتھ فعل شنیع کرنا - سرکیبری کردن کا ترجمہ ۔

کونڈی (ہ) اسم مؤنث :- چھوٹا کونڈا جو لکڑی مٹی یا پتھر کا بنا ہوا ہوتا ہے - ہاون - بھنگ گھوٹنے کا برتن ۔ دوری

کونڈی سونٹا (ہ) اسم مذکر :- بھنگ گھوٹنے کی دوری اور تکہ ۔

کونڈی سونٹا بجانا (ہ) فعل متعدی :- بھنگ رگڑنا - بھنگ گھوٹنا ۔

کونچیں (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کوچیں مع مشتقات) ۔

کونزا (ہ) صفت (عو) :- کائیں کائیں سے گھبرایا ہو - بدحواس - بے اوسان جیسے مجھے کونزا کر دیا ۔

کونزا جانا (ہ) فعل لازم (عو) :- کائیں کائیں سے گھبرا جانا - بدحواس اور بے اوسان ہو جانا - ضیق میں آنا جیسے بچوں کے غل سے کونزا گئی ۔

کونزا دینا (ہ) فعل متعدی :- گھبرا دینا ۔

کونسل (انگلش Counsel) اسم مؤنث :- صلاح - مشورہ - مصلحت - کنگاش - سلاے طلبی - منصوبہ ۔

کونسل کرنا (۱) فعل متعدی :- صلاح و مشورہ کرنا - منصوبہ گانٹھنا - مل کر تدبیریں سوچنا ۔

کونسل (انگلش Council) اسم مؤنث :- مجلس شوریٰ - مشورے کی مجلس - صلاح کی کمیٹی - پنچایت - راے دینے والوں کا مجمع - حکام کی وہ جماعت جو معاملات سلطنت میں بادشاہ کو صلاح و مشورہ دیتی ہے ۔

کونسلی (۱) اسم مذکر :- مشیر - صلاح کار - کونسل کا ممبر - کونسلر - منتری ۔ وکیل - پیرو کار ۔

کوں کوں (ہ) اسم مؤنث :- کتوں کے پلوں کی آواز ۔

کون ہوتا ہے (ہ) محاورہ :- (۱) اُسے کیا تعلق ہے - وہ کیا علاقہ رکھتا ہے - اُسے کیا واسطہ ہے یعنی اُسے کچھ واسطہ نہیں کچھ علاقہ نہیں (۲) رشتے میں کیا لگتا ہے - کیا رشتہ ہے ۔

کونی (ف) اسم مذکر :- مابون - وہ شخص جسے علت مشائخ ہو - بولسیا - گانڈو ۔

کونین (ع) صیغہ تثنیہ :- دونوں جہان - ہر دو عالم - دونوں لوک - دنیا اور عقبیٰ - یہ جہان اور وہ جہان - دین و دنیا ۔

کوؤں (ہ) اسم مذکر :- کوا کی جمع جو حروف مغیرہ کے آنے سے ہو جاتی ہے ۔

کوؤں کی برات (ہ) اسم مؤنث :- اطفال - ہجوم زاغاں - جیسے چھائیں مائیں چھائیں مائیں کوؤں کی برات آئی ۔

کوہ (ف) اسم مذکر :- پہاڑ - جبل - اچل - پربت - گر - وہ سنگلاخ قطعہ جو سطح زمین سے بلند ہو ؎

تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی | پس نہ حق میں مرے ایک کوہ گراں ٹوٹا (ظفر)

کوہ آتش خیز یا آتش فشاں (ف) اسم مذکر :- جوالا مکھی پہاڑ - آگ کا پہاڑ - وہ پہاڑ جس میں سے گندک کا مادہ ہونے کے باعث آگ کے شعلے اٹھتے رہتے ہیں اور جب کبھی یہ مادہ زور کرکے ایک دفعہ ہی خروج کرتا ہے تو شہر کے شہر ویران اور تباہ ہو جاتے ہیں جیسے اٹلی کا اٹنا - ایس لینڈ کا ہکلا - ہندوستان کا جوالا مکھی پہاڑ جو کانگڑے میں واقع ہے ۔

کوہ آدم (ف + ع) اسم مذکر :- لنکا کے سلسلہ کوہ کی وہ بلند چوٹی جس پر خیال کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام وہیں بہشت سے آکر اترے تھے - اس پہاڑ کے اوپر دونوں طرف چڑھنے کے واسطے زنجیریں لگی ہوئی ہیں جس کے سبب سے سنگل دیپ اس جزیرے کا نام ہو گیا ہے تقریباً ایک میل تک سیدھی چڑھائی ہے اوپر جا کر دیکھو تو ایک گڑھا کھدا ہوا ہے جو آدم کے گرنے کا گڑھا بیان کیا گیا ہے - کچھ مجاور وہاں موجود رہتے ہیں ۔

کوہ بیستون (ف) اسم مذکر: - فارس کے ایک پہاڑ کا نام جسے فرہاد نے کھود کر جوئے شیر نامی ایک نہر نکالی تھی۔ اس کی کیفیت اخبار الاخیار میں اس طرح لکھی ہے کہ یہ پہاڑ درمیان ہمدان اور حلوان کے ہے جو بہت بلند ہے عرض اس کا سہ روزہ راہ ہے پتھر اس پہاڑ کا نہایت سخت ہے اور چوٹی سے جڑ تک یہ پہاڑ یکساں ہے۔ قصّہ شیریں خسرو اور فرہاد کا ہر شخص جانتا ہے لکھنے کی حاجت نہیں۔ اس نے اس پہاڑ پر شیریں کی صورت بنائی تھی اور گرد اس کے سامان آرایش بنایا تھا اور مکان کے درمیان خسرو کی صورت گھوڑے پر سوار زرہ پہنے ہوئے اس خوبی اور لطافت سے بنائی کہ زرہ کے جوڑ وغیرہ معلوم ہوتے تھے اگر کوئی شخص اس کو غور سے دیکھے تو یہ معلوم ہو کہ متحرک ہے۔ اب تک وہ مکان اور صورت وہاں موجود ہے۔ ایک تیر کے فاصلے تک اُس نے پہاڑ کو ایسا تراش ڈالا ہے کہ دیکھنے والے کو اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمارت سے ابھی معمار فارغ ہوئے ہیں۔ قصر شیریں و جوئے شیریں شیر اور راہ جو فرہاد نے بنائی تھی اب تک موجود و یادگار ہے ؎

کوہ صفا (ف+ع) اسم مذکر: - صفا اور مروہ مکہ معظمہ کے قریب دو مقدس پہاڑیاں ہیں جن کے بیچ میں حاجیوں کو سات بار دوڑنے کا حکم ہے ؎

کوہ طور یا سینا (ف+ع) اسم مذکر: - (۱) شام کے اُس مشہور پہاڑ کا نام جس پر موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اپنی تجلّی دکھائی اور دس احکام شرعی نازل فرمائے (۲) ایک مشہور ہیرے کا نام جو کوہ نور کے مقابل کا تھا ؎

کوہ قاف (ف+ع) اسم مذکر: - (۱) ایک زمرد کا مانا ہوا پہاڑ جسے ایشیائی لوگ دُنیا کے گرداگرد خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ آسمان اُس کی اطراف سے ملحق ہے۔ حال کی تحقیقات کے موافق بحیرۂ اسود کے شمالی حصّہ کا وہ پہاڑ جسے انگریزی میں کاکسس کے نام سے موسوم کرتے ہیں (۲) ۱: - وہ جگہ جہاں آدمی کا گزر نہ ہو سکے۔ نہایت دشوار گزار اور سُنسان پہاڑ جو دیو اور پریوں کا ایک فرضی مقام ہے ؎

کوہ کن (ف) اسم مذکر: - پہاڑ کھودنے والا ✦ فرہاد عاشق شیریں کا لقب جس نے کوہ بیستون کو کھود کر جوئے شیر نامی ایک نہر اپنی معشوقہ کے گھر تک پُہنچائی تھی۔ اور یہ سراسر خسرو پرویز کا دھوکا تھا ؎

دل پہ ہوں گر داغ سوزانِ عشق ہیں اے کوہ کن
پھر تو خسرو کا بھی گنج سوختہ کیا مال ہے (ذوق)

کوہ نور (ف+ع) اسم مذکر: - ہندوستان کے ایک بہت بڑے اور مشہور ہیرے کا نام جس کے برابر تمام دُنیا میں اِس وقت تک کوئی ہیرا دستیاب نہیں ہوا۔ اگرچہ اس ہیرے کی نسبت عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ سے تین ہزار برس پیشتر راجہ کرن انگھ جو مہابھارت کے ایک مشہور سورماؤں میں سے تھا۔ پہنا کرتا تھا۔ اور رفتہ رفتہ راجہ بکرماجیت والیٔ اُجین کی ملکیت میں آگیا تھا۔ جب تک مسلمانوں کی حکومت نہیں آئی۔ یہ ہیرا راجگان مالوہ کے قبضہ میں رہا۔ مگر اس کے نام کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یا تو مہابھارت کے زمانہ میں اس ہیرے کا یہ نام نہ ہوگا یا بعد میں یہ حکایت اُس سے متعلق کی گئی ہوگی۔ غرض یہ ہیرا کسی زمانہ میں مقام گولکنڈہ واقع حیدر آباد دکن سے برآمد ہوا تھا۔ جس کی نسبت محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ اپنی تزک بابری میں اس طرح لکھتا ہے کہ یہ ہیرا جسے کوہ نور کہتے ہیں۔ گوالیار کے ایک راجہ نے جو اُس زمانہ میں سلطان ابراہیم لودھی کی سبھا سے آگرہ میں حکمرانی کر رہا تھا۔ لوٹ سے محفوظ رہنے کے شکریہ میں میرے بیٹے نصیر الدین ہمایوں کی نذر کیا تھا ؎

کہتے ہیں ۱۶۶۵ء میں جب اورنگ زیب نے ٹیورنیر صاحب مبصر جواہرات کو اپنے جواہرخانہ کا ملاحظہ کرایا تو سب سے بڑھ کر یہی ہیرا جانچا۔ اور اِسی کا نقشہ اُتارا گیا۔ مگر غلبہ رائے اِس طرف ہے کہ ٹیورنیر صاحب کی ملاقات کے بعد یہ ہیرا اورنگ زیب کے قبضہ میں آیا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی شہادت بہم نہیں پُہنچی کہ اُس کے قبضہ میں کس طرح آیا۔ یعنی خاندانی ورثہ میں ملا یا کسی اَور نے تحفۃً دیا ؎

ہندوستان میں دو ہیرے مشہور تھے۔ ایک کوہ نور دوسرا دریائے نور۔ یہ دونوں ہیرے ۱۷۳۹ء میں کرنال کی لڑائی کے بعد دہلی کی لوٹ سے نادر شاہ کے تصرّف میں آئے تھے۔ اور وہ انہیں ایران لے گیا تھا۔ جن میں سے دریائے نور شاہ فارس کے تاج میں زیب دے رہا ہے۔ اور کوہ نور ہماری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے کرون میں جگمگا رہا ہے۔

کوہ نور کریم خاں زند کے ہاتھ سے جس نے نادر شاہ کے بعد سات برس تک سلطنت کی۔ اُس کے بھائی جعفر علی خان کے ہاتھ میں اور اُس سے لطف علی خان کے قبضہ میں آیا۔ بعد ازاں احمد شاہ دُرّانی اور اُس کے جانشینوں کے تصرّف سے نکل کر اُس کے پوتے شاہ شجاع کے توشہ خانہ میں پُہنچا۔ جب شاہ شجاع تخت قندھار کی ناقابلیت کے سبب اپنے بھائی محمود شاہ سے مغلوب ہو کر ہندوستان میں آیا۔ تو یہ ہیرا بھی اپنے

ساتھ لایا۔ راول پنڈی میں پناہ لی وہاں سے لاہور چلا آیا۔ یہاں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اُسے مجبور کرکے تین لاکھ نقد اور پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر کے وعدہ پر لے لیا۔ جس کی نسبت فقیر نورالدین اپنا چشم دید معاملہ اِس طرح لکھتا ہے کہ یکم جون ۱۸۱۳ء کو فقیر عزیزالدین۔ بھائی گوبند بخش شاہ مع جمعدار خوشحال سنگھ شاہ شجاع کی خدمت میں جاکر کوہ نور کے خواستگار ہوئے جس کے جواب میں شاہ شجاع نے کہا کہ اس کے واسطے مہاراجہ صاحب کو خود آنا چاہئے۔ چنانچہ مہاراجہ صاحب خود گھوڑے پر سوار ہوکر مع خدم و حشم نہایت خوشی کے ساتھ ایک ہزار روپیہ لئے ہوئے شاہ مذکور کے پاس گئے۔ شاہ نے نہایت تعظیم و تکریم سے بٹھایا اور وہ ہیرا نکال کر آگے رکھ دیا۔ جس کے صلہ میں مہاراجہ صاحب نے یہ اقرارنامہ لکھ کر دیا کہ ہم شاہ شجاع کو آئندہ ضرر و نقصان سے محفوظ رکھیں گے۔ غرض یہ تحفہ وہ لیکر مہاراجہ صاحب قلعہ کی طرف چلے آئے۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ایفائے وعدہ نہیں فرمایا +

۱۸۴۹ء میں یہ ہیرا سرکار انگریزی کے ہاتھ آیا اور ۱۸۵۰ء میں لارڈ ڈلہوزی گورنر جنرل ہند نے لفٹنٹ کرنل میکسن صاحب سی۔ بی اور کپتان رمزی صاحب کے ہمدست ولایت روانہ کیا۔ اُنہوں نے وہاں پہنچ کر بورڈ آف ڈائرکٹرز کے حوالہ کیا۔ ۲ جولائی ۱۸۵۰ء کو جناب قیصرۂ ہند کے حضور میں پیش ہوا۔ جسے لندن میں اسّی ہزار پونڈ کے خرچ سے امسٹرڈم کے ایک جوہری نے از سر نو پھر تراشا۔ گویا بقول سی۔ ڈبلیو کنگ صاحب اُس کی اصل درخوبی کو مٹا کر ایک ایسی بدنما اصلاح دی جس نے اِس ہیرے کو کانی اور تاریخی جوہر سے محروم کردیا۔ اب اِس کا وزن صرف ½ ۱۰۲ رتی رہ گیا ہے +

کوہان (ف) اسم مذکر :- اونٹ کی پیٹھ کی بلندی جسے کوبہ بھی کہتے ہیں سانڈ یا بجار یا بیل کا مُدّ۔ بیل کا اونچا کندھا +

کوہر یا کُہر (ہ) اسم مؤنث :- کُہاسا۔ شب دُود۔ وہ دُھندلا پن اور غبار جو اکثر جاڑے کے موسم میں صبح کے وقت دیس میں اور موسم برسات میں پہاڑوں پر بادلوں کے بخارات سے نظر آتا ہے۔ آبی غلیظ بخارات۔ دھند۔ تار میغ۔ خباب +

کوہسار (ف) اسم مذکر :- پہاڑی ملک یا مقام + پہاڑ سنگلاخ +

کوہستان (ف) اسم مذکر :- پہاڑی ملک۔ پہاڑی دیس + پہاڑوں کا سلسلہ + پہاڑ +

کوہستانی (ف) صفت :- (۱) پہاڑی۔ کوہی۔ پہاڑ کا (۲) اسم مذکر :- پہاڑ کا رہنے والا۔ باشندۂ کوہ +

کوہی (ف) صفت :- پہاڑ کا۔ پہاڑی۔ منسوب بہ کوہ +

کُوہی (ہ) اسم مؤنث :- بہری۔ ایک شکاری پرند کا نام جو اکثر کبوتروں کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک قسم کا شکرہ +

کوئی (ہ) علامت تنکیر :- (۱) کچھ + ہیچکس کسے + کسی جیسے "کوئی چیز نہ لو + کوئی نہ آوے" (۲) شخص نامعلوم۔ شخص فرضی + مطلق شخص۔ آدمی۔ جیسے کوئی کھڑا ہے۔ کوئی آتا ہے ؎

آنکھیں تک نقش قدم ہوگئیں سفید ۔ پھر اور کوئی اُس کا کرے انتظار کیا (میر)

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا ۔ کہ نہ ہنستے ہی رو دیا ہوگا (درد)

(۳) تابع فعل :- تقریباً۔ قریب قریب۔ لگ بھگ۔ تخمیناً۔ اندازاً۔ اٹکل سے۔ جیسے "کوئی دس سیر لے آؤ۔ کوئی دس روپے دینے رہ گئے ہیں" (۴) مطلق استفہام اور سوال کے لئے ؎

ہزار رنگ نے کھائے گا داغ داغ جگر ۔ مری بہار نہ ٹھیری کوئی خزاں ٹھیری (داغ)

بے چراغ اے کون رکھ داغ الم سے اے عشق ۔ خانۂ دل کوئی ویرانہ ہو لگھر نہ ہوا (ذوق)

(۵) استفہام انکاری کی بجائے۔ کہیں۔ ممکن ہے ؟ ہوسکتا ہے یعنی نہیں ممکن نہیں ہوسکتا۔ جیسے "یہ بھی کوئی بات ہے" ؟ ؎

کاوش غم دور ہو میرے دل ویراں سے کیا ۔ خار جاتے ہیں کوئی صحرا کا دامن چھوڑکر (ناسخ)

عشق میں ہم کوئی بلبل سے خجل ہوتے ہیں ۔ گل کو جب چاہے ملالے ترے رخسار کے ساتھ (غافل)

میری جانب کوئی دم ملتفت ہوتا ہے اب عارف
غرورِ حسن ہے اب تو دو چند اُس آفت جاں کو (عارف)

یہ بھی کوئی سونا ہے اے دیدۂ دجلہ ریز ۔ موجۂ خون جگر آب تک کمر کے پاس ہے (ایضاً)

سید شراب کیا پئیں دم بھر کے واسطے ۔ روزہ یہ کھولتے ہیں کوئی ایک جام پر (مؤلف)

(۶) قلت کمی کے واسطے جیسے ذرا۔ اک۔ مثلاً۔ کوئی دم کا مہمان۔ کوئی دن کا مہمان ؎

تیرا کاٹا نہ جیوی کوئی دم کا ۔ داغ دے گئے کلیجے میں غم کا (گیت)

(۷) بِرلا۔ شاذ و نادر۔ اکا دُکا۔ ایک آدھ۔ خال خال۔ جیسے "کوئی ایسا ہو تو ہو۔ کوئی ہوگا جو وہ حالت دیکھ کر نہ رو دیا ہوگا"

کوئی اب بولے کوئی جب بولے میری نکٹی شاباش بولے (۱) محاورہ (عو) :- نہایت بے غیرت اور بے حیا کی نسبت کہتے ہیں یعنی

کوبلیا (ہ) اسم مؤنث :- کویل کی تصغیر ۔

کویہ (ف) اسم مذکر :- ریشم کے کیڑے کی کھال - ریشم کے کیڑے کا خول ۔

کوئیہ ابریشم (ف) اسم مذکر :- ریشم کے کیڑے کا خول ۔

کہ (ف) اسم مذکر :- (اگرچہ فارسی میں بہت سے موقعوں پر مستعمل ہے مگر اُردو میں صرف چند جگہ آتا ہے اس وجہ سے اختصار ہی کو مدنظر رکھا) ۔ (۱) بیان کے واسطے اور نیز جوکی بجائے جو بیان کے موقع پر آتا ہے یعنی جیسے اُس نے کہا کہ میں جاتا ہوں ؎

پاس ناموس مجھے عشق کا ہے اے بلبل — ورنہ یاں کون سا انداز فغاں ہے کہ نہیں (سودا)

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں — بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں (غالب)

نہیں منظور جو بچنا تو دم چارہ گری — ہم مسیحا کو ڈراتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (داغ)

(۲) علت - سبب - کیونکہ - کس لئے کہ - زیرا کہ - جیسے وہاں نہ جاؤ کہ بھوکے ؎

دل دین ہاں سے جاتے ہیں کہ وہ جاتے ہیں — صبر و ہوش و خرد آتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (داغ)

پڑا تھا ہائے کس کمبخت کے ہاتھ — کہ ہے نکلا ہوا دامن کسی کا (داغ)

(۳) مفاجات - ناگاہ - دفعتہ - ایکان چک جیسے میں بیٹھا ہی تھا کہ وہ آگیا -

(۴) تردید کے واسطے بجائے یا - جیسے یہ لوگے کہ وہ ؎

دیکھا میں قصر فریدوں کے در او پر اک شخص — حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یاں ہے کہ نہیں ؟ (سودا)

داغ تھا درد تھا کہ الم تھا کچھ تھا — لے لیا عشق میں جو ہم کو میسر آیا (داغ)

دیر قاصد کو لگی اے دل مشتاق چلل — دیکھئے ہمکو بلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (ایضاً)

ساتھ دشمن کے وہ کیا آئے قیامت آئی — خاک میں ہمکو ملاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (ایضاً)

(۵) استفہام ؎

جرم ہے اس کی جفا کا کہ وفا کی تقصیر — کوئی تو بولو میاں منہ میں زباں ہے کہ نہیں ؟ (سودا)

مجھے معلوم تھا یا تم کو معلوم — وہ راز افشا ہوا مجھ سے کہ تم سے (داغ)

نہ کہنا پھر کہ ہم قاتل نہیں ہیں — ہوا خون حنا مجھ سے کہ تم سے (ایضاً)

کہا (ہ) اسم مذکر :- (۱) مقولہ - کہنا - قول - بچن - سخن (۲) گفتہ شدہ - کہا ہوا کہن ۔ جیسے ماں باپ کا کہا مانو ۔

کہا سُنا (ہ) اسم مذکر :- (۱) جرم - تقصیر - خطا - قصور - جو کچھ برا بھلا منہ سے نکلا یا کسی کی نسبت اپنے کانوں سے سنا ہو - گلہ - شکوہ شکوہ و شکایت ؎

کہتا تھا اس بعض کو کل وہ سنا سنا — کرے کوئی معاف کسی کا کہا سنا (غضنفر)

بوسۂ لب شتاب یا بخشو — ورنہ میرا کہا سنا بخشو (معروف)

گفت و شنود اگر مری رہی بھی — ظالم معاف رکھیو تو میرا کہا سنا (میر)

کہا سُنی (ہ) اسم مؤنث :- لگائی لتری - نیبت - لگائی بجھائی - اِدھر کی اُدھر کہنا ۔

کہا کرنا (ہ) فعل متعدی :- کہنا کرنا - کہا ماننا - کہنے کے موافق کرنا کہے پر عمل کرنا ۔

کہیں تو ہم بات تجھ سے لیکن کسی کا کب تو کہا کریگا ۔
جو سوز پر تو ستم کرے گا تو دیکھ ظالم برا کریگا ۔ (میر سوز)

کھات (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وہ میلا اور گھورا وغیرہ جسے گڑھا کھود کر دبا رکھتے اور کچھ عرصہ کے بعد نکال کر کھیتوں میں ڈالتے ہیں جس سے زمین کی طاقت بڑھتی اور درخت خوب پھلتا ہے - مل - سار - پانس - پٹا - جیسے کھات پڑے تو کھیت نہیں تو کھوڑ کا ریت (۲) بوسیدہ - گلی سڑی ۔

کھاتا (ہ) اسم مذکر :- (۱) روزنامچہ - پیلکھا بہی - روزمرہ کے حساب کی کتاب - سیاہا - خسرہ (۲) حساب - لیکھا - حساب کتاب - لین دین - بیوہار ۔

کھاتا پڑنا (ہ) فعل لازم :- حساب کتاب یا لین دین شروع ہونا ۔

کھاتا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کے ساتھ حساب کتاب یا لین دین جاری کرنا - لیکھا ڈالنا ۔

کھاتا کرنا (ہ) فعل متعدی :- کھتیانا - کھاتے میں چڑھانا - روزنامچے سے چھانٹ کر پکی بہی میں چڑھانا ۔

کھاتا پیتا (ہ) صفت :- خوشحال - آسودہ حال - مرفہ حال - دال روٹی سے خوش ۔

کھاتے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھاتا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں ۔

کھاتے باقی (۱) اسم مذکر :- (بقال) بقایا - باقی ۔

کھاتے پڑنا (ہ) فعل لازم :- حساب میں درج ہونا ۔ روزنامچہ سے پکی بہی میں چڑھایا جانا ۔

کھاتی (ہ) اسم مذکر :- بڑھئی - نجار - ترکھان - لکڑی کا کام بنانے والا ۔

کھاتے پیتے لاتیں مارنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- باوجود آسودگی قسمت کا شاکی رہنا - ناشکری کرنا ۔

کھاٹ (ہ) اسم مؤنث :- چارپائی - پلنگ - پلنگڑی - کھٹیا - کھاٹ - ماچا - جیسے چور کو پکڑے گا نٹھ سے چھنال کو پکڑے کھاٹ سے ۔

کھاٹ پر پڑکے کھانا (ہ) فعل متعدی (عو) :- بیماری پر اٹھنا - بیماری میں صرف ہونا - بیماری پر لگنا جیسے ہمارا روپیہ کھاٹ پڑکر کھائے ۔

کھاٹ پڑنا (ہ) فعل لازم :- بیمار ہو کر چارپائی پر پڑنا - صاحب فراش ہونا -

ہم دوش بستر ہونا •

کھاٹ سے اُتار لینا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- قریب مرگ آدمی کو چارپائی سے نیچے ڈال لینا تاکہ وہ مر کر بھوت نہ ہو جائے •

کھاٹ سے لگ جانا (ہ) فعل لازم :- صاحب فراش ہو جانا - چارپائی سے پیٹھ لگ جانا •

کھاٹ سینا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (کھاٹ پڑنا) •

کھاٹ کٹ جانا (ہ) فعل لازم :- صاحب فراش ہونے کے سبب بول و براز کے واسطے نیچے سے چارپائی کا کاٹ دیا جانا - نہایت بیمار پڑ جانا - مرنے کے قریب ہو جانا •

کھاٹ کھٹولا (ہ) اسم مذکر :- بچھنا بوریا - اسباب بستر - انگڑ کھنگڑ - اخر بختر - جیسے "اپنا کھاٹ کھٹولا اُٹھاؤ" •

کھاٹ نکلنا (ہ) فعل لازم (عو) :- جنازہ نکلنا - تابوت نکلنا - ارتھی نکلنا • مرنا جیسے "تیری کھاٹ نکلے اور میں دیکھوں یعنے تو مرے اور میں دیکھوں •

کھاج (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) کھجلی - خارشت - جھو نجھ - چل • خواہش مجامعت •

کھاجا (ہ) اسم مذکر :- (۱) خوراک - غذا - جیسے "چوہا بلی کا کھاجا ہے" (۲) ایک قسم کی مٹھائی جیسے "اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" •

کھاجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) نگل جانا - چٹ کر لینا - ہڑپ کر لینا - چبا ڈالنا ؎

مقابل ہو اگر لب کے ترے مصری چبا جاؤں
تری آنکھوں سے ہم چشمی کرے بادام کھا جاؤں (آغا بیگم)

(۲) مال مار لینا - غبن کر لینا (۳) اُٹھ جانا - صرف ہو جانا - جیسے "یہ مکان تو ہزار روپے کھا گیا" (۴) چھوڑ جانا جیسے عبارت کھا جانا (۵) رشوت لے لینا (۶) تباہ کر دینا - اُجاڑ دینا - برباد کر دینا - ویران کر دینا - خاک میں ملا دینا ؎

چار ہی دن میں نہ رکھا بلبل و گل کا نشاں
کھا گئی صیاد گل چیں کی نظر گلزار کو (آتش)

کھادر (ہ) اسم مؤنث :- بانگر کا نقیض - نشیب - زمین پست - کچھار - ہریانہ - کچھوہا - ترائی - وہ زمین جہاں سیلاب رہے •

کہار (ہ) اسم مذکر (۱) ہندو :- پانی لانے والا - پانی بھرنے والا • دھینور - مہرا (۲) ڈولی یا پالکی اُٹھا کر چلنے والا - حمال (۳) برتن مانجھنے والا - شلوا - شودر - خدمتی (یہ لفظ اصل میں کندھا + ہار تھا یعنی کندھے پر بوجھ اُٹھانے والا) •

کھار (ہ) اسم مذکر :- (۱) شور - ریہ - کلر • شوریت - نمک (۲) سجی - کاٹ کرنے والی چیز •

کھار لگنا (ہ) فعل لازم :- شور لگنا - کلر لگنا •

کھارا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- (۱) کھاس • لادی (۲) نمکین - شور • نمک (۳) ہندو :- سرکی کی تیلیوں یا سرکنڈوں کا چوکھونٹا ٹوکرا جس پر دولھا کو پھیروں کے وقت کپڑا ڈال کر بٹھاتے ہیں اور یہ اکثر اہیر نیوں جاٹنیوں کے پاس ہوتا ہے (۴) پہاڑ :- نمک - نون •

کھاروا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا سرخ موٹا کپڑا جو اکثر پردوں یا مجاموں یا سقوں کی لنگیوں کے کام آتا ہے •

کہاری (ہ) اسم مؤنث :- کہاروں کی مزدوری - ڈولی کا کرایہ ؎

فقط ہیگی میری اکبری سواری
یہ کیوں ڈولی رستے میں تم نے اُتاری
کرو لاکھ منت کرو لاکھ زاری
علی کی قسم ہیں دو دو نگی کہاری
مجھے سمجھیو تم نہ بھولی کہارو (رنگین)

جو روپیے کی ڈولی پہ کہیں جاتی ہوں چڑھ کر تو
دو شالے دیتے ہیں کہاروں کی کہاری میں (انشا)

کھاری (ہ) صفت :- نمکین - شوردار جس میں کھار پایا جائے • تلخ - کڑوا - تیناہ •

کھاری کنواں (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ کنواں جس کا پانی کڑوا یا نمکین ہو (۲) بے فیض •

کھاری کوئیں میں ڈال دینا (ہ) فعل متعدی :- ضائع کر دینا - کھو دینا - پھینک دینا - فائدے سے ہاتھ اُٹھا لینا - بے فائدہ کھونا ؎

دشمن سے سارا حال کہیں گے وصال کا
ڈالیں گے اپنی بات کو کھاری کوئیں میں ہم (مرزا صابر)

قند اگر سنے ترے شیریں دہن کے صف
کھاری کوئیں میں قند کے کوزوں کو ڈال دے (بحر)

کھاری نمک یا نون (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا نمک جو اکثر کھانوں میں پینے اور دوائیوں میں ڈالنے کے کام آتا ہے •

کھاڑی (ہ) اسم مؤنث :- خلیج - پانی کا وہ تنگ قطعہ جو خشکی میں دور تک چلا گیا ہو - نیز وہ پانی جو بندرگاہوں میں جہاز لا کر کھڑا کرنے یا جہاز بنا کر سمندر میں لے جانے کی غرض سے خشکی کے اندر گلی سی بنا کر بھر رکھتے ہیں یہ پانی سمندر سے ملا ہوا ہوتا ہے اور اس کے انجام پر بند کر دینے کے واسطے دور تک تختے بھی

لگایا کرتے ہیں ۔

کھاس (ہ) اسم مؤنث :- وہ جالی دار گون جس میں لیپٹ بھر کر گدھوں پر لادتے ہیں۔ آملوں کی جالی دار بوری۔ جالی دار بورا ۔

کھاسا (ہ) اسم مذکر (پوب) :- دیکھو (کھٹر) ۔

کھا کر ڈکار نہ لینا (ہ) فعل متعدی :- پرایا مال ہضم کر کے خبر نہ ہونا۔ بالکل ہضم کر جانا۔ پچا لینا ۔

کھاک سی (ہ) اسم مؤنث (عو) :- وہ موٹی موٹی سفید لکیریں جو بدن کی رنگت کے برخلاف نشان جو زچہ کی چھاتیوں رانوں اور پیٹ پر جننے کے بعد کھجا لینے سے پڑ جاتے ہیں ۔

نہیں ہے کھاک سی اسٹل یہ جسم ماہ پیکر پر ۔ کہ ہیں نقش تحریر اتو گویا مشجر پر (نکہت)

کھاک (ہ) اسم مذکر :- گینڈے کا سینگ جو اکثر خنجر پیش قبض سا طعہ اور چھرے وغیرہ کے دستوں میں لگایا جاتا ہے۔ کرگ ۔

کھال (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چمڑا۔ چام۔ چرم۔ ادھوڑی۔ انسان یا حیوان کے جسم کا پوست۔ حیوان کا بال دار چمڑا (۲) دھونکنی۔ چمڑے کی دھونکنی۔ دم آہن گر۔ دمہ۔ منفاخ ۔

آتش افروزی کیا کرتا ہے تم ہاری بھی روز ۔ ہے شکم غماز کا یا کھال ہے حداد کی (آتش)

(۳) پوست۔ چھال۔ بکل۔ چھلکا ۔

کھال اُپاڑنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- کسی کے جسم سے کھال اُکھاڑنا گوشت سے پوست جدا کرنا (۲) چمڑی اُدھیڑ دینا (۳) سزا دینا۔ بدلہ لینا۔ کچھ کر لینا ۔

کھال اُدھیڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پوست اُتارنا۔ چمڑی جدا کرنا (۲) سزائے تازیانہ دینا۔ سنٹیوں سے مارنا۔ بید لگانا ۔

کھال اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- چمڑی اُدھیڑنا ۔ کوڑوں کی مار سے پوست اُڑانا۔ تازیانہ کی سزا دینا۔ دُرّے لگانا ۔

کھال بگڑنا (ہ) فعل لازم :- (بازاری) شامت آنا۔ پٹنے کو جی چاہنا۔ جیسے "تیری کھال تو نہیں بگڑی جو اُسے چھیڑتا ہے" ۔

کھال کھنچنا (ہ) فعل لازم :- چمڑا اُدھڑنا۔ پوست اُتارا جانا۔ سزائے موت ملنا۔ چمڑی اُترنا ۔

آسان جگر کا یہ ادب سے کم جانیے ۔ کھال کھنچتی ہے ہمیشہ خانۂ قصاب میں (آتش)

کھال کھنچوانا (ہ) فعل متعدی :- چمڑی اُدھڑوانا۔ پوست اُتروانا۔ سزائے موت دلوانا۔ سخت سزا دلوانا ۔

کھا قاتل زلفیں آہستہ کرے مشاطہ ۔ کھال کھنچوائینگے وہ بال جو بیکا ہوگا (آتش)

کھال کھینچنا (ہ) فعل متعدی :- پوست کشیدن کا ترجمہ۔ زمانۂ جاہلیت کی وہ سزا جس میں زندہ مجرم کے جسم سے پوست اُتروا کر اُس میں بُھس بھروا دیا کرتے تھے۔ سزائے موت دینا ۔

شانہ کبھی جو اُس کی زلفوں کے بال کھینچے ۔ مشاطہ کی وہ بیباک غصّے میں کھال کھینچے (للّاوی)

رسم قلم رو عشق مت پوچھ تو کہ ناحق ۔ ایکوں کی کھال کھینچی ایکوں کو دار کھینچا (میر)

کھال میں مست ہونا (ا) فعل لازم :- اپنے حال میں خوش ہونا۔ اپنی موجودہ حیثیت اور غریبی میں ہی مگن رہنا ۔

زردار ہیں اپنے حال میں مست ۔ قلاش ہیں اپنی کھال میں مست (حالی)

کھالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ نیچی زمین جس میں بہت سے ندی نالے ہوں۔ (۲) گڑھا۔ غار (۳) نالہ۔ ندی۔ آب جو ۔

کھان (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کان۔ معدن۔ آکر کھندانہ فلزات اور جواہرات کے پیدا ہونے کی جگہ۔ وہ گڑھا جس میں سے معدنی اشیا برآمد ہوتی ہیں (۲) مخزن۔ خزانہ۔ منبع۔ مصدر۔ چشمہ۔ پوٹ (۳) افراط۔ کثرت۔ بہتات۔ وفور ۔

کہاں (ہ) استفہام برائے ظرف مکاں :- (۱) کس جگہ۔ کس مقام پر۔ کجا۔ کدھر۔ کتھے۔ کون سی جگہ ۔

کعبہ و دیر میں جو داغ نہیں ۔ پھر یہ خانماں خراب کہاں (داغ)

ظاہر میں گرچہ بیٹھا لوگوں کے درمیاں ہوں ۔ پر یہ خبر نہیں ہے میں کون ہوں کہاں ہوں (سوز)

غیر جاتا تھا وہاں میں نے یہ کہہ کر روکا ۔ تجھ سے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے (داغ)

روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یاں مجھے ۔ اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے (ارشد)

(۲) استفہام انکاری :- نہیں۔ نہ۔ کب ۔

اُن سے کہہ دی ہے آرزو دل کی ۔ اب مری بات کا جواب کہاں (داغ)

رات دو رات بھی جدائی کی ۔ اب نکلتا ہے آفتاب کہاں (")

بات کرنی جسے نہ آتی ہو ۔ بات سُننے کی اُس کو تاب کہاں (")

جو ترا جذب دل کامل ہے اے قیس ۔ تو پھر لیلی کہاں محمل میں ہوگی (")

پاؤں سے کیسے بیابان کہاں چھٹتا ہے ۔ ہاتھ سے یہ گریبان کہاں جاتا ہے (")

چاہ کے غرق تجھے بیگمان کرتے ہیں ۔ ڈوبے گرداب محبت کے کہاں ترتے ہیں (سوز)

(۳) تابع فعل :- بُعد۔ دُوری۔ تفاوت عظیم۔ فرق عظیم۔ خارج از امکان ۔

خارج ازنسبت - جیسے کہاں بڑھیا کہاں راج کنیا۔ کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی۔ کہاں یہ کہاں وہ ٭

میں کہاں اور بزم خراب کہاں لائی اے ہستی خراب کہاں (داغ)

کہاں تک یا تلک (ع) تابع فعل ؛- (۱) کب تک - کب تلک - کس وقت تک - کتنی دیر تک - تا بکے - کس عرصہ تک جیسے کہاں تک سوؤ گے؟ (۲) کتنی دور تک - کس حد تک - کتنے فاصلہ یا مسافت تک جیسے کہاں تک ساتھ چلو گے؟ کہاں تک پانی ہے؟ (۳) کس قیمت پر - کس مول پر جیسے کہاں تک فیصلہ ہو جائے گا؟ کہاں تک خرید لو گے؟ (۴) کتنا - کس قدر - جیسے کہاں تک سمجھاؤں - کہاں تک خاک اڑاؤ گے؟ ٭

کہاں چلے آتے ہو؟ (ع) محاورہ ؛- تمہارے آنے کا کام نہیں ہے ٭ پردہ ہے - پردے والے بیٹھے ہیں ٭

کہاں سر پھوڑوں (ا) محاورہ ؛- کجا روم - کہاں جاؤں - کیا کروں اور کدھر جاؤں کچھ تدبیر بن نہیں آتی عالم مجبوری اور اضطرار جاری ہے ٭

اسی حسرت میں کٹی عمر کہاں سر پھوڑوں کوئی سرکار سے اب تک نہ خریدار ملا (معروف)

کہاں سے (ع) تابع فعل ؛- کس مقام سے - کس جگہ سے ٭ کدھر سے - کس طرف سے ٭

کہاں سے ٹپک پڑے (ع) محاورہ ؛- اچانک چپک کدھر سے نکل آئے - کہاں سے آ گئے - کدھر سے آ گئے ٭

گر کی جو راہ ناقہ لیلیٰ نے یوں کہا تم ہاں کہاں سے حضرت مجنوں ٹپک پڑے (انشا)

کہاں سے کہاں (ع) تابع فعل ؛- کدھر سے کدھر - بے ٹھکانے ٭ دور دست کالے کوسوں ٭ بہت آگے ٭

کہاں کا (ع) تابع فعل ؛- (۱) کس جگہ کا - کس مقام کا ٭ کس شہر کا رہنے والا باشندۂ کدام جا - کس ملک کا ٭

یہ صنم خوش ادا کہاں کا ہے عشوہ کن دل ربا کہاں کا ہے (سوز)

(۲) کس طرف کا - کس جانب کا - کون سے شہر یا ملک کا ٭

کیا اضطراب شوق نے مجھ کو خجل کیا وہ پوچھتے ہیں کہئے ارادے کہاں کے ہیں (داغ)

(۳) کیسا ٭ کس کام کا - کس غرض کا - کس مطلب کا ٭

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھیرا تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو (غالب)

نہیں ہے بن ترے کچھ محفل عشرت کی کیفیت کہاں کا جام کیسا سبُو مخمور ہے شیشہ (نصیر)

(۴) کس کا - کدھر کا - کس قسم کا - کس کیفیت کا - کون ٭

گو منع ناصح کو ہم سے نہ بولے کہاں کا یہ غم خوار پیدا ہوا ہے (جرأت)

اس کے لب نگین سے ہم تو کلام سکتے ہیں کہاں کا لعل رمانی ہے یاقوت یمن کس کا (ناظم)

کرے جو ہند میں پند گو خدا کی ہے شان کہاں کا آج ہمارا یہ غمگسار آیا (آرزو)

(۵) کون سا ٭

میں نہ جیوں گا اس کے نے واللہ ایسا وہ پارسا کہاں کا ہے (سوز)

(۶) کب کا - کس زمانے کا - کن دنوں کا ٭

سوز مرتا ہے تجھ پہ میں نے کہا
کیسی صورت ہے کیسا ہے نقشہ
من کے وہ بول اٹھا کہاں کا ہے
وہ مرا آشنا کہاں کا ہے
(سوز)

کہاں کا آنا کہاں کا جانا (ع) فعل لازم ؛- کیسا آنا کیسا جانا - کیسا ملنا کیسا جلنا - کیسی ملاقات کیسا واسطہ ٭

کہاں کا آنا کہاں کا جانا وہ مانتے ہی نہیں یہ رسمیں
وہاں ہے وعدے کی بھی یہ صورت کبھی تو کرنا کبھی نہ کرنا
(داغ)

کہاں کا کہاں (ع) تابع فعل ؛- کدھر کا کدھر بے ٹھکانے - کس مقام سے کس مقام پر ٭ بہت دور - کالے کوسوں - دور دست - کہاں کا کہاں لے آیا - کہاں سے کہاں لے گیا - پڑھتے پڑھتے کہاں کا کہاں پہنچا ٭

کہاں کی بلا پیچھے لگی - (۱) محاورہ ؛- کلمۂ تنفر - کیسے آفت میں پڑے کیسے مصیبت میں گھرے ٭

(جب کوئی شئے گراں خاطر ناگوار طبع اور بار معلوم ہوتی ہے تو تنگ و ناراض ہو کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں) ٭

جوں سایہ لگ چلا میں تو وہ مجھ کو دیکھ کر بولا یہ میرے پیچھے کہاں کی بلا لگی (مصحفی)

کہاں کے ہیں (ع) محاورہ ؛- کون سی سرزمین اور کون سے ملک کے رہنے والے ہیں - کس مغفی شہر کے ہیں - ایسے کون ہیں ٭

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں (داغ)

کہاں لا کر پھنسایا (ع) محاورہ ؛- بری جگہ گرفتار اور فریفتہ کیا - کس عذاب میں ڈالا - کس بلا میں مبتلا کیا ٭

ملاؤں آنکھ تک اس سے تو سر تن سے جدا ہووے
کہاں لا کر پھنسایا ہت ترے دل کا برا ہووے
(جرأت)

کہانا (ع) فعل لازم (گنوار) ؛- (۱) باجنا - مشہور ہونا - کہلانا ٭ موسوم ہونا - نام کہا جانا (۲) متعدی ؛- کہلوانا - پیغام دینا - کہوانا ٭

کھانا (ع) اسم مذکر ؛- (۱) خوراک - طعام - خورش - بھوجن - رسوئی - روٹی -

ماکول ۔ خاصہ جیسے "کھانا حاضر ہے"۔ "دُلہن کے ہاں سے سو آدمیوں کا کھانا آیا"۔ (۲) (لشکری) :۔ ضیافت ۔ دعوت ۔ مہمانی ۔ جیونار ۔ جیسے "آج دس صاحب لوگوں کا کھانا ہے"۔

کھانا پینا (ہ) اسم مذکر :۔ آب و خورش ۔ اکل و شرب ۔ دانہ پانی ۔

کھانا پینا لہو کرنا (ہ) فعل متعدی (عو) :۔ رنج یا غصّہ دلا کر کھائے پیئے کو خون آلودہ کرنا ۔ کھایا پیا خاک میں ملانا ۔ انگ نہ لگنے دینا ۔ جزوِ بدن نہ ہونے دینا ۔ رنج دلانا ۔

کھانا جوڑا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ طعام اور دولہا کا بیش قیمت جوڑا جو دُلہن کے گھر سے آتا ہے ۔ وداع کے روز کا کھانا اور جہیز و نقدی وغیرہ جو اس نام سے دی جائے ۔

کھانا دانہ (ا) اسم مذکر (عو) :۔ شادی کی ضیافت ۔ بیاہ کی دعوت جو برادری کے لوگوں کو دی جاتی ہے ۔ جیسے "کھانا دانہ ایسا کیا کہ نام ہو گیا"۔

کھانا کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ تناول طعام کرنا ۔ خاصہ نوش فرمانا ۔ جیسے "کھانا کھا کر انگڑائی نہ لو نہیں تو کھایا پیا کُتّے کے پیٹ میں چلا جائے گا"۔ (عورتوں کا وہم) ۔

کھانا کھلانا (ہ) فعل متعدی :۔ روٹی کھلانا ۔ ضیافت دینا ۔ دعوت کرنا ۔

کھانا وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو یا ہاتھ یہاں دھوؤ (ہ) محاورہ ۔ جلد آؤ ۔ فوراً چلے آؤ ۔ آنے میں تامل نہ کرو ۔ جس طرح بیٹھے ہو اُسی طرح چلے آؤ ۔

کھانا ہضم نہ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کھانا نہ پچنا ۔ طعام کا گوارا نہ ہونا ۔ (۲) عو :۔ بے قراری رہنا ۔ اضطرابی رہنا ۔ چین نہ پڑنا ۔ جیسے "جب تک وہ اپنی چیز نہ لے گی کھانا ہضم نہیں ہوگا" یعنی بے قرار اور مضطرب الحال رہے گی ۔

کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) خوردن کا ترجمہ ۔ تناول کرنا ۔ نوش کرنا ۔ بھوجن کرنا ۔ جیمنا ۔ بھکنا ۔ ہیلو کرنا ۔ چٹ کرنا (۲) فرو بُردن کا ترجمہ ۔ نگلنا ۔ حلق سے اُتارنا ۔ نگلنا ۔ سٹکنا ۔ دھڑ میں ڈالنا ۔ ڈکارنا ۔ بھکوسنا ۔ ڈٹکنا (۳) پھاڑنا ۔ بھنبوڑنا ۔ جیسے "شیر کا کسی کو کھا لینا" (۴) ڈسنا ۔ کاٹنا ۔ ڈنگ مارنا ۔ جیسے "سانپ نے کھا لیا" ۔ "بچھو نے کھا لیا" (عوام) مگر پہاڑی اقوام کھٹملوں اور پسوؤں کے واسطے بھی بولتی ہیں جیسے "کھٹمل کھاتے ہیں" یعنی کاٹتے ہیں (۵) سہنا ۔ برداشت کرنا ۔ سہارنا ۔ پینا ۔ جیسے "غصّہ کھا کر چُپ ہو رہے"۔ علیٰ ہذا ۔ پیچ کھانا ۔ درد کھانا (۶) اُڑانا ۔ سمانا ۔ اٹنا ۔ بھرنا ۔ آنا ۔ کھپنا (۷) چاٹنا ۔ کترنا ۔ اُس نکال لینا ۔ کھوکھلا کر دینا ۔ جیسے "دیمک نے کھا لیا" ۔ "چوہوں نے کھا لیا" ۔ "گھن نے کھا لیا" وغیرہ (۸) غبن کرنا ۔ اُڑانا ۔ ہضم کرنا ۔ چٹ کرنا ۔ خورد بُرد کرنا ۔ ہاتھ مارنا جیسے "سرکاری روپیہ کھا گیا" (۹) رشوت لینا ۔ گھونس لینا جیسے "وہ تو کُھلے خزانے کھاتا ہے" (۱۰) ستانا ۔ تنگ کرنا ۔ دق کرنا ۔ جیسے "تو تو مجھے کھائے جاتا ہے" (۱۱) مار ڈالنا ۔ قتل کر دینا ۔ جان نکال دینا ۔ جیسے "میرا بس چلے تو تجھے کھا جاؤں" (۱۲) اُڑانا ۔ صرف کرنا ۔ فضول خرچی کرنا ۔ جیسے "چند روز میں پڑوسیوں تک کا مال کھا گئے" (۱۳) اُٹھنا ۔ صرف ہونا ۔ لگنا ۔ جیسے "یہ مکان دس ہزار روپے کھا کر بنا" (۱۴) چھوڑ دینا ۔ رکھ جانا ۔ بھول جانا ۔ جیسے "عبارت کھا جانا یا لکھنے میں حرف کھا جانا" (۱۵) پٹنا ۔ زد و کوب ہونا ۔ ٹھکنا ۔ جیسے "جوتے کھانا" ۔ "کوڑے کھانا" ۔ مار کھانا وغیرہ (۱۶) لوطی و بازاری :۔ اندر لینا ۔ ہڑپ کرنا ۔ ہپ کرنا (۱۷) گلا دینا ۔ بوسیدہ کر دینا ۔ راکھ کر دینا ۔ جیسے "لوہے کو زنگ کا کھا جانا" ۔ "زمین کا فرش کو کھا جانا" وغیرہ (۱۸) ہندو :۔ نوشیدہ کا ترجمہ ۔ سڑپنا ۔ پینا جیسے "جل کھانا" ۔ عوام ظرافتاً حقّہ کھانا بھی کہہ دیتے ہیں (۱۹) خون پینا ۔ خون چوسنا جیسے "مچھروں نے کھا لیا" ۔ "کٹملوں نے کھا لیا" (۲۰) اثر لینا ۔ اثر حاصل کرنا جیسے "ہوا کھانا" یعنی ہوا سے صحت کا اثر حاصل کرنا (۲۱) سُننا ۔ جیسے "گالیاں کھانا" ۔ "بھوگ کھانا" (۲۲) موقوف کرانا ۔ روزی چھڑانا ۔ نوکری چُھٹانا جیسے "اس حاکم نے آتے ہی پہلے سررشتہ دار کو کھایا پھر جتنے چالاک تھے اُن کو اُڑایا" (۲۳) برباد کرنا ۔ ستیا ناس کرنا ۔ جیسے "ٹڈی نے کھیت کھا لیا" (۲۴) زخم دینا جیسے "جوتی کا پاؤں کو کھانا" (۲۵) پریشان کرنا ۔ پراگندہ کرنا جیسے "کان کھانا" ۔ "دماغ کھانا" ۔ "سر کھانا" وغیرہ (۲۶) کرنا جیسے "ترس کھانا" ۔ رحم کھانا ۔ غصّہ کھانا ۔ پیچ و تاب کھانا ۔ (۲۷) ضرب تیغ و سنگ و چوب و لکد وغیرہ کا اُٹھانا ۔

(یہ لفظ مرکب ہو کر بہت سے مختلف معنی پیدا کرتا ہے جس کا ذکر اپنے اپنے موقع پر آئے گا اور اکثر جگہ موقع خود ہی بتائے گا) ۔

کھانا اور غُرّانا (ا) فعل متعدی :۔ بلّی کی سی عادت رکھنا ۔ اپنے محسن کا احسان فراموش کرنا ۔ ایک تو کھانا دوسرے دھمکانا ۔

کھانا پینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کھانا اُڑانا ۔ چٹورپن کرنا (۲) کھانا کھانا ۔ کمانے دانے میں اُٹھانا ۔ روٹی کپڑے کا خرچ اُٹھانا جیسے "کھاؤ پیو گھر اپنے رہو ہمارے سنگ"۔

کھانا کمانا (ہ) فعل متعدی:۔ نوکری چاکری کرنا۔ محنت مزدوری کرنا۔ روزی حاصل کرنا۔ کام دھندے اور روپیہ حاصل کرنے لگنا۔

کھانچا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ٹاپا۔ مرغیوں کے بند کرنے کا اونچا ٹوکرا۔ ایک قسم کا پنجرا۔ قفس خروس (۲) خوانچہ۔ چھابا۔ خوان۔ ٹوکرا (۳) موٹھ بچی۔ دیوار کا کج۔ دیوار کا کب (۴) وقفہ۔ دیر۔ ڈھیل۔ بچا۔ فرق۔ تاخیر۔ تعویق۔ فرق تسلسل۔ ناغہ۔

کھانچا پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ تسلسل میں فرق آنا۔ بچھا پڑنا۔ وقفہ ہونا۔ ناغہ ہونا۔

کھانڈ (ہ) اسم مؤنث:۔ شکرتری۔ بُورا۔ چینی۔ شکر سفید۔

کھانڈ کے کھلونے (ہ) اسم مذکر:۔ چینی کے بنے ہوئے ہاتھی گھوڑوں وغیرہ کی مورتیں جو دیوالی میں بنا کرتی ہیں۔

کھانڈا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی سیدھی دو دھاری تلوار۔ تیغہ۔ قصائی کا بُغدہ۔ مچھلی کا قتلہ۔ دہلی میں کھنڈا بولتے ہیں۔ شمشیر چوبیں۔

کھانڈا بجنا (ہ) فعل لازم:۔ تلوار چلنا۔ شمشیر زنی ہونا۔ جنگ جدل ہونا۔

کھانسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کھوں کھوں کرنا۔ کھانسی کی آواز نکالنا۔ کھونکھنا (۲) کھنکارنا۔

کھانسی (ہ) اسم مؤنث:۔ سرفہ۔ سُعال۔ کھوکھی۔ خارش گلو۔ دھانسی۔ کُھرکُھر۔ کھوں کھوں۔

کھانسی اُٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ مرض سُرفہ کا زور ہونا۔

کھانکھ (ہ) صفت (ہندی):۔ (۱) نہایت سوکھی ہوئی چیز جیسے پاپڑ پتا وغیرہ۔ (۲) کھائی۔ خندق۔

کھانگ (ہ) اسم مذکر:۔ ہاتھی یا سور کا دانت۔ ناب۔

کہانی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) حکایت۔ قصہ۔ داستان۔ کتھا۔ سمر۔ افسانہ۔ تذکرہ۔ شب افسانہ

جائے گریہ ہے مرا قصۂ فرقت کو وہ شوخ ۔۔۔ سُن کے دکھ کی کہانی جو گیا پھر نہ پھرا (جرأت)

قصۂ فرہاد و شیریں کیا لکھیں ۔۔۔ درد اپنے کی کہانی اور ہے (محسن)

(۲) ذکر۔ بیان۔ برنن۔ حال احوال (۳) سرگزشت۔ بیتی۔ گزری ہوئی۔

کہانی جوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ قصہ بنانا۔ کتھا بنانا۔ افسانہ جوڑنا۔

کہانی کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ داستان سُنانا۔ قصہ بیان کرنا۔ کتھا بچھانا۔

کہانی ہے (و) محاورہ:۔ افسانہ ہے۔ گھڑت ہے۔ غلط ہے۔ صرف کہنے کی بات ہے۔ جھوٹی بات ہے۔ سب جھوٹ ہے

خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا ۔۔۔ کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہے (نوازش)

کہانی یہ پڑی ہے (ہ) محاورہ:۔ طول طویل ذکر اور قصۂ پر غصہ ہے۔ یہ سرگذشت دراز اور داستان طویل ہے

کیا حال بیان کیجے عجب طرح پڑی ہے ۔۔۔ وہ طبع تو نازک ہے کہانی یہ بڑی ہے (سودا)

کھانے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کھانا بمعنی طعام کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے یائے مجہول کے ساتھ الف کے بدل جانے کی صورت۔

کھانے کمانے کا ٹھیکرا (ہ) اسم مذکر:۔ (بازاری) روزی کا وسیلہ۔ نوچی۔ وہ لڑکی جسے کسب کمانے کی نیت سے پالا ہو۔

کھانے کو بسم اللہ کام کو استغفر اللہ (۱) کہاوت:۔ کھانے کو موجود کام کو مفقود۔ کام کاج میں سست کھانے پینے میں چست۔ کام چور نوالہ حاضر۔

کھانے کو دوڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بدمزاجی سے پیش آنا۔ خشونت طبع کھانا۔ پینے جونری کی تو دونا سر چڑھا وہ بدمعاش ۔۔۔ کھانے ہی کو دوڑتا ہے اب مجھے حلوا سمجھ (میر)

(۲) فعل متعدی:۔ ڈرانا۔ کاٹ کھانے کا ارادہ کرنا۔ پھاڑ کھانے کو موجود ہونا۔

کھانے کو شیر کمانے کو بکری (۱) کہاوت:۔ کھانے میں سب سے زیادہ اور زبردست کمانے میں سب سے کم اور پست۔

کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور (ہ) محاورہ:۔ یعنی ظاہر باطن کے خلاف ہے قول کچھ ہے اور عمل کچھ۔

کھاؤ (ہ) صفت:۔ (۱) پُرخور۔ بہت کھانے والا۔ اکال۔ پیٹو۔ شکم بندہ۔ (۲) رشوت خور۔ راشی۔ گھونس کھاؤ (۳) بہت خرچ کرنے والا۔ چٹورا۔ تن پرور۔

کھاؤ اُڑاؤ (ہ) صفت:۔ فضول خرچ۔ لکھ لٹ۔ مُسرِف۔ خراج۔ چٹورا۔ تن پرور۔

کھاؤ پیت (ہ) اسم مذکر:۔ کھانے پینے کا دوست۔ مطلب کا یار۔ مطلب کا آشنا۔ خودغرض۔

کہاوت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کہن۔ قول۔ بچن۔ مثل (۲) ضرب المثل۔ نیوا۔ وہ بات جو نظیراً بار بار زبان پر آئے۔

کھاوے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح (۱) کہاوت:۔ یعنی باوجودیکہ بہتیرا کھاتا ہے مگر پھر بھی دبلا ہوا چلا جاتا ہے۔

کھائی (ہ) اسم مؤنث:۔ خندق۔ وہ گڑھا جو قلعہ یا شہرپناہ خواہ باغ کے

گروا کر کھو دیتے ہیں ۔ نالہ ، سلامت کوچہ ۔

کھایا پیا انگ نہ لگنا (ہ) فعل لازم ۔ خوراک کا جزوِ بدن نہ ہونا ۔ آب و نان کا خوش نہ آنا ۔ جسم کا فربہ و تر و تازہ نہ ہونا ۔ دن بدن لاغر اور دُبلا ہوا چلا جانا ۔

دُشمن کو خبر ہے کہ ترا اُس پہ ہے آہنگ ۔ جیوے بھی جو یہ سن کے تو کھایا نہ لگے انگ (سودا)

کھبّا (ہ) صفت :- (۱) سیدھا کا نقیض ۔ بایاں ۔ چپ ۔ اُلٹا (۲) بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا ۔ چپہ ۔ چپ دست ۔

کھبّی (ہ) اسم مؤنث :- کھبّا کی تانیث ۔ وہ عورت جسے بائیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو ۔ چپ دست ۔

کُھب جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) گھس جانا ۔ بندھ جانا ۔ گڑ جانا ۔ چبھ جانا ۔ بیٹھ جانا ۔

کُھب گئی رنگ سنہری یوں دل بیتاب میں ۔ جس طرح سے ڈوب جاتا ہے طلا سیماب میں (ناسخ)

جب لڑی ہیں وہ نگاہیں عاشقِ دلگیر سے ۔ چُبھ گئی ہیں برچھیاں سی کُھب گئے ہیں تیر سے (داغ)

(۲) بس جانا ۔ سما جانا ۔ نقش ہو جانا ۔ نقش ہو جانا ۔ دل نشین ہو جانا ۔ پسند خاطر ہونا ۔ منظورِ نظر ہونا ۔ نظروں یا آنکھوں کو اچھا لگنا ۔

وہ کب محوِ تماشائے مرقع ہوئے اے دل ۔ نظر میں جس کی نقشہ کُھب گیا جادو طرازوں کا (نامعلوم)

کُھبی ہے اس قدر آنکھوں میں خوبی تیری صورت کی ۔ کرہ گیا نظر آنے سے خوب و زشت مجھے (شاکر)

اے نکیلی یہ تھی کہاں کی ادا ۔ کُھب گئی جی میں تیری بانکی ادا (میر)

کُھب گیا حسنِ یار آنکھوں میں ۔ کیا ہی پھولی بہار آنکھوں میں (میر سوز)

شمع میں ہر چند ہے سر سے گزر جانے کی طرح
کُھب گئی دل میں ہمارے لیک پروانے کی طرح } (سودا)

اس قدر کُھب گئی ہے تیرے سنہری رنگت ۔ اب کچھ بھی سماتا نہیں زر آنکھوں میں (ناسخ)

کُھبنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چُبھنا ۔ گھسنا ۔ خلیدن کا ترجمہ ۔ بیٹھنا ۔ گڑنا ۔ بندھنا ۔ (۲) بسنا ۔ سمانا ۔ نقش ہونا ۔ دل نشین ہونا ۔ نظروں کو اچھا لگنا ۔

کہ بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- بُرا بھلا کہ دینا ۔ گالی دے بیٹھنا ۔

کھپاچ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کھپچی ۔ بانس کا ٹکڑا ۔ پھانس (۲) نہایت دُبلا پتلا آدمی ۔

کھپا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) صرف کر دینا ۔ لگا دینا ۔ برت لینا ۔ کام میں لے آنا (۲) تباہ کر دینا ۔ پامال کر دینا ۔ غارت کر دینا ۔ خراب و خستہ کر دینا ۔ ملیا میٹ کر دینا ۔ ناس کرنا ۔

رقیب نے تو مری جان ہی کھپا ڈالی (مصحفی انشا)

کھپانا ۔ کھپا دینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ہر تند لگانا ۔ صرف کرنا ۔ کام میں لانا ۔ جیسے اچھا بُرا مال سب کھپا دیا (۲) تحلیل کرنا ۔ گھلانا ۔ کام تمام کرنا ۔ ناس کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ کھونا ۔ گنوانا ۔ ضائع کرنا ۔ تلف کرنا ۔

اُٹھتا نہ بارِ عشق کسی سے ہمارے بعد ۔ ہم اور اپنی جان کو اس میں کھپا چلے (صابر)

جا عاشقی میں جان کھپا ہے یہی ہنر ۔ کیوں خاک چھانتا ہے تو دُنیا کے نام پر (شولف)

(۳) پچی کرنا ۔ جیسے مغز کھپانا ۔ سر کھپانا (۴) جذب کرنا ۔ پلانا ۔ پیوست کرنا جیسے سیر بھر دو سیر گھی کھپا دیا (۵) سمانا ۔ اٹانا ۔ بھنا ۔

کھپت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) صرف ۔ انصراف ۔ خرچ (۲) سمائی ۔ گنجائش ۔ گزارا ۔ نباہ ۔ اپنے تلّو کو ، کوئی ہنر سلیقہ سیکھو ، کہیں تمہیں جھلسیں تو وہاں تمہاری کھپت ہو (ننگوٹ سہیلی) ۔

کھپچّی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بانس کا چرا ہوا ٹکڑا ۔ کھپاچ ۔ بانس کی تیلی یا قمچی ۔ (۲) لاغر ۔ دُبلا پتلا ۔ کانٹا سا ۔

کھپچی (ہ) اسم مؤنث :- کولی ۔ گود ۔ بغل ۔ آغوش ۔

کھپچی بھرنا (ہ) فعل متعدی :- کولی بھرنا ۔ آغوش میں لینا ۔ دونوں ہاتھوں سے کمر پکڑ لینا ۔ گود میں اُٹھا لینا ۔

کھپّر (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) کھوپری ۔ کپال ۔ کاسۂ سر ۔ سر کی ہڈی ۔ (۲) تربی ۔ جوگیوں کا تونبے کا بنا ہوا برتن (۳) طشتِ خون ۔ وہ طشت جس میں مجرم کا خون اکٹھا کر کے بہایا جاتا یا دیوتا کو چڑھایا جاتا ہے ۔

کھپّر بھرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) خون کی بھینٹ چڑھانا ۔ قربانی کرنا ۔ قربانی دینا ۔ بل دان دینا (۲) جوگیوں کو شیو یا مہا دیو جی کے نام کی خیرات دینا ۔

کھپرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) چھال ۔ چھلکا ۔ بکل ۔ پوست ۔ فلوس ماہی (۲) پھانک ۔ قاش (۳) کھپریل چھانے کا سفالین ظرف ۔ کھولا ۔ پٹڑی یا چوکی جس سے مکان چھایا جاتا ہے ۔

ہے بیچ میں گھر چار طرف ہے صحرا ۔ دالان اُجاڑ ہے سڑا ہے چھپرا
در و اندر و نیمں زنجیر کی جا مارِ سیاہ ۔ کھپریل کا کھپرا جو ہے وہ بس کھپرا } (جان صاحب)

(۴) ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں میں پیدا ہو جاتا ہے ۔ سُرسُری (۵) چوڑی بھال کا تیر ۔ چوڑے پھل کا تیر ۔ منجوف و نحیف ۔

کھپریل (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کھپروں سے چھائی ہوئی چھت (۲) وہ مکان جو سفالپوش ہو ۔

کھپ

کھپریل ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ کھپروں کی چھت چھانا۔ سفال پوشش مکان تیار کرنا *

کھپنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) صرف ہونا۔ خرچ میں آنا۔ اُٹھنا۔ لگنا۔ جیسے "سارا روپیہ کھپ گیا" (۲) سمانا۔ امانا۔ اٹنا۔ کسی چیز کا کسی چیز کے اندر آجانا (۳) جذب ہونا۔ سوکھنا۔ خشک ہونا۔ جیسے "ان چاولوں میں بہت گھی کھپتا ہے"۔ "اس آٹے میں بہت سا پانی کھپتا ہے" (۴) بکنا۔ بک جانا۔ کھپت ہونا۔ فروخت ہوجانا۔ جیسے "اس شہر میں ہر قسم کا مال کھپ جاتا ہے" (۵) سمائی ہونا۔ گزر ہونا۔ جیسے "اچھوں میں بُرے بھی کھپ جاتے ہیں" (۶) تحلیل ہونا۔ گھلنا۔ رنجھنا۔ غم یا مصیبت سہہ سہہ کر جان دینا ؎

قالب کی باتیں عجم کیا تجھ میں کس کی ہڑیاں | غم میں ہم کو تنہائی نے کھپنا یہ بخت (رنگین)

کب تلک کڑھوں میں اُبھروں کیونکر | میں کیا کروں اے انشا اب جی ہی لگا کھپنے (انشا)

کھپ ہی جاتا ہے آدمی اے میر | آفتِ جاں ہے عشق کا غم بھی (میر)

(۷) کام آنا۔ مارا جانا۔ جیسے "اس لڑائی میں ہزاروں آدمی کھپ گئے" (۸) لکھنؤ۔ شرمندہ اور منفعل ہونا *

کھتّا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایامِ قحط میں گراں ہو کر بکے۔ زمیں دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتی۔ نہاں خانہ۔ مطمورہ (۲) گڑھا۔ مقتولوں کے ڈالنے کا گڑھا جو لڑائی میں کھودا جاتا ہے۔ گنج شُہدا * برف دبا کر رکھنے کا گڑھا (۳) ذخیرہ۔ انبار۔ خرمن۔ ڈھیر۔ گودام۔ بھنڈار (۴) خزانہ۔ گنجینہ *

کہتا (ہ) اسم مذکر :۔ کہنے والا۔ متکلم۔ بکتا۔ جیسے کہتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ مارتے کے آگے کہتا نہیں ٹھیرتا۔ کہتا بھلا کہ سُنتا *

کہتا کہتا (ہ) صفت :۔ کہتا ہوا۔ بہت کہنا جیسے "میں کہتا کہتا تھک گیا" *

کہتا ہُوا (ہ) صفت :۔ کہنے کی حالت میں۔ اثنائے گفتگو میں۔ بولتا ہوا۔ جواب دیتا ہوا۔ جیسے کہتا ہوا چلا گیا *

کہتر (ف) صفت :۔ مہتر کا نقیض۔ چھوٹا۔ ادنیٰ *

کھترانی (ہ) اسم مؤنث :۔ کھتری کی تانیث۔ کھتری کی جورو یا عورت *

کھترا (ہ) اسم مذکر :۔ کھتریوں کی برادری *

کھتری (ہ) اسم مذکر :۔ ہندوؤں کے چار برنوں میں سے ایک برن۔ ہندوؤں کی ایک قوم کا نام۔ کھتریوں سے گورا سو پنڈ روگی *

(اصل میں یہ لفظ چھتری سے بنا ہوا بتاتے ہیں اور کھتری کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں

کھٹ

کہ جب پرسرام برہمن نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کے واسطے اس قوم کو مارنا شروع کیا اور لاکھوں کو تباہ کر دیا تو ان لوگوں نے اپنی جان بچانے کے واسطے اس لفظ کو بدل کر کھتری مشہور کر دیا اور بھاگ کر پنجاب میں چلے آئے اور سوداگری کا پیشہ اختیار کر لیا) *

کھتریٹا (ہ) اسم مذکر :۔ حقارتاً کھتری بچہ۔ کھتری زادہ۔ کھتری کا۔ کھتری والا *

کھتونی (ہ) اسم مؤنث :۔ گاؤں کی زمین کا حساب کتاب مع کیفیت تقسیم وغیرہ *

کھتّے (ہ) اسم مذکر :۔ کھتا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کی وہ صورت جسمیں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔ جیسے "کھتے کے گیہوں" *

کھتّے کا (ہ) صفت :۔ وہ غلہ جو کھتی سے نکالا گیا ہو۔ بھکراندا۔ بھکر۔ بودار *

کھتّی (ہ) اسم مؤنث (عو) :۔ خزانہ۔ دولت۔ جیسے "کون سی ایسی کھتی میرے پاس رکھی ہے یا لکھاں کی دھر دھر تمہارے کنے دھری ہے" (سُگھڑ سہیلی) *

کھتیانا (ہ) فعل متعدی :۔ کھاتے میں رقم کو درج کرنا۔ روزنامچہ سے نکال کر کھاتے میں چڑھانا۔ کھاتا کرنا *

کہتّے (ہ) صفت :۔ کہتے ہوئے۔ بات کرتے یا جواب دیتے ہوئے *

کہتے کہتے (ہ) صفت :۔ دیکھو (کہتا کہتا) *

کہتے کے ساتھ ہی (ہ) تابع فعل :۔ فوراً۔ حکم سنتے ہی۔ جھٹ پٹ۔ تُرت *

کہتے ہوئے (ہ) صفت :۔ زبان پر لاتے ہوئے۔ مُنہ سے نکالتے ہوئے۔ جیسے "ہمیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے"۔ "یہ کہتے ہوئے چلے گئے" *

کہتے ہی (ہ) تابع فعل :۔ دیکھو (کہتے کے ساتھ ہی) *

کھٹ (س) صفت (ہندو) :۔ چھے۔ شش۔ سس *

کھٹ پد (س) اسم مذکر :۔ چھے پیروں والا یعنی بھونرا *

کھٹ راگ (س) اسم مذکر :۔ (۱) چھے ملکاتِ ردیہ جیسے حسد۔ غضب۔ حرص۔ کبر۔ شہوت۔ بغض۔ مگر مسلمانوں میں آٹھ ہیں۔ بخل۔ کذب۔ بے حیائی داخل اور شہوت ان میں سے خارج ہے (۲) چھٹوں راگ یعنی بھیرون۔ مال کوس۔ سری۔ میگھ۔ ہنڈول۔ دیپک (۳) سری راگ کا پانچواں پتر ؎

مطرب ایسا کچھ سُنا جس سے کہ ہو دل کو کشود | نیک سُن کہہ ہی تر الکھڑا گئے ہم تو میں (ظفر)

(۴) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ تضیہ۔ قصہ۔ راڑ * کھیڑا۔ جھنجھٹ۔ عذاب۔ روگ۔ جھمیلا * لغو و بیہودہ باتیں۔ جنجال ؎

جوں تار چنگ چھیڑ نہ انشا کو بات ان | تیرا ہنسا ہوا ہے یہ کھٹراگ سا بسنت (انشا)
گانے کو مست ہے تار جو مدہوش کرے | اپنے کھٹراگ کو تو صاف فراموش کرے (جرأت)
پڑے ہیں عشق کے کھٹراگ میں ہم اے عزیز | کے خیال ہے دھرپد ترانے ترروٹ کا (صبا)

(چونکہ راگ میں بھی ابتداء کھٹ مثال ہیں اس سبب سے اس کا نام کھٹ راگ ہے پس اس وجہ سے جو الجھیڑے کی یا مشکل بات ہوتی ہے اس پر اطلاق کر لیتے ہیں بعض مقام پر کلمۂ تحقیر کی جگہ بھی مستعمل ہے جیسے کیا کھٹراگ مچار کھا ہے)۔

کھٹراگ پھیلانا (ہ) فعل متعدی۔ جھگڑا پھیلانا۔ بکھیڑا پھیلانا۔ جھمیلا کرنا۔ جھنجھٹ کرنا۔ کھڑور ولانا۔

کھٹراگ لانا (ہ) فعل متعدی۔ جنجھٹ لانا۔ جھگڑا لانا۔ فیل لانا۔ کھڑور لانا۔ شرارت کرنا۔ دنگا کرنا۔

کھٹراگ میں پڑنا (ہ) فعل لازم۔ جھمیلے میں پڑنا۔ بکھیڑے میں پڑنا۔ فضول اور بے سود کام میں پھنسنا۔ جنجال میں پڑنا۔

کھٹ رس (س) اسم مذکر۔ چھے قسم کے ذائقے۔ جیسے کھٹا۔ میٹھا۔ نمکین۔ تلخ۔ کسیلا۔ چرپرا یعنی تیز جیسے مرچ۔

کھٹ شاستر (س) اسم مذکر۔ چھے درشن یعنی اول نیائے شاستر جس کا مصنف گوتم رشی ہے اور اس نے اس کتاب کو علم منطق میں لکھا ہے۔ دوسرے وشیشک شاستر جس کا مصنف کناد منی ہے اس کی اکثر باتیں نیائے شاستر سے ملتی ہیں۔ تیسرے میمانسا یعنی ویدانت جس کا مصنف جیمنی رشی ہے اس میں جگ کرنے برت رکھنے تپسیا کرنے دان دینے اور وید وغیرہ پڑھنے سے نجات یعنی مکتی حاصل ہونے کا حال لکھا ہے۔ چوتھے ویدانت جس کا مصنف بیاس دیو ہے اس میں برہم گیان یعنی علم الٰہی کا ذکر ہے۔ پانچویں سانکھ شاستر جس کا مصنف کپل منی ہے اس کا بیان دہریہ فرقہ کے عقاید سے ٹھیک ملتا ہوا ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ دنیا کا کوئی خالق نہیں دنیا ہمیشہ سے چلی آتی اور از خود پیدا ہوئی۔ چھٹے پاتنجل جسے پتنجلی منی نے تصنیف کر کے اپنے نام پر نام رکھا اور وہ جوگ شاستر کے نام سے بھی مشہور ہوا کیونکہ اس میں جوگ منی سنیاس کا بیان ہے یہ سانکھ شاستر کے مطابق ہے مگر صرف اتنا فرق ہے کہ اس نے خدائے تعالیٰ کو خالق مانا ہے۔ مفصل کیفیت آئین اکبری کی تیسری جلد میں موجود ہے۔

کھٹ کرم (س) اسم مذکر۔ برہمنوں کے چھے فرض جیسے اشنان۔ دھیان۔ جپ۔ ترپن۔ دیوتا کی پوجا وغیرہ اصطلاحاً وید پڑھنا اور پڑھانا جگ کرنا کرانا۔ دان دینا اور لینا۔

کھٹ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) دو چیزوں کے باہم ٹکرانے کی آواز۔ جیسے کھٹ سے پتھر آکر گھٹنے میں لگا۔ (۲) کھاٹ (چارپائی) کا مخفف۔

کھٹ بُنا (ہ) صفت۔ کھاٹ بُننے والا۔ چارپائی بُننے والا۔

کھٹ پٹ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) گھوڑے کے متواتر ٹاپ پڑنے یا بوٹ پہنے ہوئے جلدی جلدی چلنے کی آواز (۲) لڑائی بھڑائی۔ لڑائی جھگڑا۔ کھٹاپٹی۔ ان بن۔ ناچاقی۔ آجکل کھٹاپٹی زیادہ بولتے ہیں۔

کھٹ پٹ کھٹ پٹ (ہ) اسم مؤنث۔ جلد جلد اور متواتر ٹاپ پڑنے یا بوٹ پہنے ہوئے چلنے کی آواز۔ جیسے "کھٹ پٹ کھٹ پٹ کرتے ہوئے ان موجود ہوئے"۔

کھٹ پٹ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ لڑنا جھگڑنا۔ فتنہ و فساد برپا کرنا۔

جب دیکھو تب لاٹھی پائی کھٹ پٹ کرتے پھرتے ہیں
اُڑتے ہیں کوئی شیخ جی صاحب ان کو شتے بھول گئے (انشا)

کھٹ پٹ ہونا (ہ) فعل لازم۔ لڑائی جھگڑا ہونا۔

کھٹ کھٹ (ہ) اسم مؤنث۔ دو چیزوں کے متواتر ٹکرانے یا ٹوٹنے جانے یا بجنے کی آواز۔ جیسے کیا کھٹ کھٹ لگا رکھی ہے۔

کُھٹ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) کسی چیز کے کھٹکنے کی آواز۔ کسی چیز کے ٹکرانے کی آواز۔ کھٹ۔ کھٹکا۔ کھٹاکا (۲) لکھنؤ۔ کُٹ یعنی بچوں کے کُٹی کرنے کی آواز جو ترک ملاقات کے وقت انگوٹھے کے ناخن کو اوپر کے دانت سے کھٹک کر نکالتے اور بعد میں زبان سے کہتے ہیں کہ یاری کُٹ۔

کھٹ بڑھئی (ہ) اسم مذکر۔ کٹھ پھوڑا۔ ہُدہُد۔ کھٹ بڑھئی۔ مرغ سلیمان۔ ایک لمبی چونچ کے پرند کا نام جو درخت کو کھود کر کرتا اور اسی کے اندر گھر بنا کر رہتا ہے۔

کھٹا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ترنج۔ کاگل۔ ایک ترش پھل کا نام جو چکوترے سے چھوٹا ہوتا اور اس کا رس نمک کے شوخ کرنے میں دیا جاتا ہے نیچے اس کی پھانکیں بنا کر بیچتے اور بہت شوق سے کھاتے ہیں بعض کھانوں میں ترشی کے واسطے نیبو کی بجائے ڈالا جاتا ہے۔ جیسے کوڑی کو پھانک ہے کھٹے کی۔ کوڑی میں تین مزے (پھانکیں بیچنے والے کی آواز) (۲) لکھنؤ۔ ماچا۔ بڑی چارپائی۔ پلنگ کھٹیا کا اسم مکبر (۳) صفت۔ ترش۔ حامض۔ چوک۔ آنخ۔

کھٹا چوک (ہ) صفت۔ چوک سا کھٹا۔ نہایت ترش۔ بہت ہی کھٹا۔

کھٹ

کھٹا کھانا (ہ) فعل متعدی (عوام ہنود) :- (۱) بُری بات سُننا ۔ گالی کھانا ۔ بُرا بھلا سُننا ۔ جیسے مجھ سے بولے تو کھٹا کھاؤ گے ۔ (۲) خفا ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ بگڑنا جیسے تم نے کس بات پر کھٹّا کھا رکھا ہے؟

کھٹا میٹھا (ہ) صفت :- کچھ ترش کچھ شیریں ۔ کھٹ میٹھا ۔

کھٹا میٹھا ہونا (ہ) فعل لازم :- جی للچانا ۔ دل چلنا ۔ جی کرنا ۔ جی چاہنا ۔ لوبھ ہونا ۔ لالچ ہونا ۔ من چلنا ۔ رال ٹپکنا ۔ مُنہ میں پانی بھر آنا ؎

جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینے کی بہار کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا وائے کہ یار (نظیر)

(۲) (ہنود) شکر رنجی ہونا ۔ ان بن ہونا ۔ رنجش ہونا ۔

کھٹا ہو جانا یا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) ترش ہو جانا ۔ ترشا جانا ۔ حموضت آ جانا (۲) اچار کا تیار ہو جانا ۔ اچار اُٹھ آنا (۳) جب دل یا جی کے ساتھ کہیں تو وہاں بیزار بے دل افسردہ اور متنفر ہو جانے کے معنی ہونگے (۴) سڑ جانا ۔

کھٹاپٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ان بن ۔ لڑائی ۔ خفگی ۔ ناموافقت ۔ تکرار ۔ رنجش ۔ ناراضگی (۲) ہتھیاروں یا کسی چیز کے متواتر ٹکرانے کی آواز ۔

کھٹاپٹی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ہتھیاروں کا باہم ٹکرانا ۔ ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ (۲) لڑائی ۔ جھگڑا ۔ ٹنٹا ۔ تکرار ۔ کھٹ پٹ ۔ بگاڑ ۔ ان بن ۔ باہمی نزاع ۔ رنجش ۔ ناموافقت ۔ نفاق ۔

کھٹاپٹی رہنا (ہ) فعل لازم :- ان بن رہنا ۔ تکرار رہنا ۔ لڑائی جھگڑا رہنا ۔ باہم نزاع رہنا ۔ رنجش رہنا ۔ شکر رنجی رہنا ۔

کھٹاپٹی ہونا (ہ) فعل لازم :- ان بن ہونا ۔ ناموافقت ہونا ۔ رنجش ہونا ۔ شکر رنجی ہونا ۔ لڑائی ہونا ۔ جھگڑا ہونا ۔

کھٹاس (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مٹھاس کا نقیض ۔ ترشی ۔ کھٹائی ۔ حموضت (۲) خفگی ۔ ناراضگی ۔ بدمزگی ۔ کلفت (۳) اسم مذکر :- ایک قسم کا نیولا ۔

کھٹاکا (ہ) اسم مذکر :- دو چیزوں کے ٹکرانے کی آواز ۔ گرنے یا ٹوٹنے کی آواز ۔ کڑاکا ۔ کھڑکا ۔

کُھٹائی (ہ) اسم مؤنث :- کھوٹاپن ۔ نٹ کھٹی ۔ کھوٹ ۔ دوش ۔ عیب ۔ سُقم ۔ بُرائی ۔ نقص ۔ اوگن ۔ قباحت ۔ قصور ۔ بدی ۔ بدسلوکی ۔ دغا ۔ فریب ۔ دھوکا ۔

کُھٹائی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بُرائی کرنا ۔ بدی کرنا ۔ نٹ کھٹی کرنا (۲) دغا کرنا ۔ فریب دینا ۔ دھوکا دینا (۳) عیب لانا ۔ کھوٹ لانا ۔

کھٹ

کھٹائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ترشی ۔ کھٹاس ۔ حموضت ۔ کھٹاپن (۲) کچے آم کی سوکھی ہوئی پھانکیں ۔ امچور ۔

کھٹائی کھانا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ترشی سے رغبت رکھنے والا ۔ کھٹائی کا عادی (۲) نامرد ۔ وہ شخص جس کی رجولیت ترشی کھانے کے سبب جاتی رہی ہو ۔ کمر کا ڈھیلا ۔ ہیجڑا ۔ کم شہوتا ۔ (۳) مجازاً :- کُڑن ۔ بھڑوا ۔ ڈرپوک ۔ قرمساق (۴) مجازاً :- بے غیرت ۔ بے حیا ۔ بے شرم ۔

کھٹائی میں پڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) زیور کا اُجالنے کے واسطے کٹھوں میں ڈالا جانا ۔ ترشی میں پڑنا (۲) جھمیلے میں پڑنا ۔ بکھیڑے میں پڑنا ۔ وعدہ وعید میں پڑنا ۔ آجکل میں پڑنا ۔ تعویق میں پڑنا ۔ امروز فردا کے جھگڑے میں پھنسنا ۔ کام میں توقف تاخیر اور خرابی کا واقع ہونا ۔ دیر لگنا ؎

چرب شیریں جو کلام اُن کے یہی ہیں ہر بار کچھ دنوں آپ تو کھٹائی میں کھوار پڑے (رند)

ترش رو بہت ہے وہ زرگر پسر پڑے ہیں کھٹائی میں مدت سے ہم (میر)

کیوں ترش ہوں کب سے کھٹائی میں پڑا ہے قبضے سے ابھی سوت کے زیور نہ نکالو (جان صاحب)

بجلی گرے الٰہی مہاجن کی جان پر کیا پڑ گئیں کھٹائی میں کانوں کی بالیاں (")

وہ بوسے دیتے دیتے یکایک ترش ہوئے کیسا مقدمہ یہ کھٹائی میں پڑ گیا (امیر)

بس بچا جان آئی ہے تمہاری ترش روئی ہے کھٹائی میں مُجھ سے ہیں جیتے ہیں تے ہیں (مرزا داغ)

(یہ محاورہ سناروں سے لیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے بچاؤ کے واسطے زیور کے تقاضا کرنے والے کو اکثر یہ دھوکا دے کر ٹال دیا کرتے ہیں کہ زیور تیار تو ہو گیا اُجلنے کے واسطے کھٹائی میں پڑا ہے دو چار روز میں نکال دیں گے چنانچہ درزی کا بند اور سنار کی کھٹائی ایک مشہور مثل ہو گئی ہے) ۔

کھٹائی میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- اوّل معلوم ۔ دوم جھمیلے میں ڈالنا ۔ تعویق میں ڈالنا ۔ آجکل کرنا ۔ امروز و فردا کرنا ۔ بکھیڑے میں پھنسانا ۔ حیلہ حوالہ کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ وعدہ وعید کرنا ۔ توقف کرنا ۔ ڈھیل ڈالنا ۔ ٹالم ٹول کرنا ؎

ہو کے اک بوسے پہ ترش ابرو بات ڈال نہ کھٹائی میں (ذوق)

جواب صاف ہی دیجیے ترش روئی سے کیا حاصل کھٹائی میں مجھے کس واسطے یہ تم نے ڈالا ہے (عارف)

کیوں نہ ہو زرگر سے رنجش عاشق دلگیر کو اُس نے ڈالا ہے کھٹائی میں تری زنجیر کو (صابر)

کُھٹ بڑھئی (ہ) اسم مذکر :- ہُدہُد ۔ کٹھ پھوڑا ۔

کھٹ بُنا (ہ) اسم مذکر :- کھاٹ بُننے والا ۔ ایک قوم کا نام جس کا پیشہ چارپائی بُننے کا ہے ۔ یہ قوم اتفاق میں مشہور ہے ۔ اس کا آج تک سرکار میں

کوئی مقدمہ نہیں کیا۔

کھٹ پٹ (ع) اسم مؤنث۔ دیکھو (کھٹا پٹی)۔

کھٹراگ (ع) اسم مذکر۔ (دیکھو کھٹ سنسکرت بمعنی چھ کے مشتقات میں)۔

کھٹک (ع) اسم مؤنث (۱)۔ خلش۔ چبھن۔ رڑک جیسے آنکھ کی کھٹک کانٹے کی کھٹک۔ پھانس کی کھٹک۔

خیال ہے نہیں کس گل کے خارِ مژگاں کا — کھٹک سی ہوتی ہے لیل و نہار آنکھوں میں (الم)

(۲) ٹیس۔ چلیس۔ چیپک۔

کھٹکا (ع) اسم مذکر۔ (۱) کسی چیز کے ٹکرانے یا گرنے کی آواز۔ وہ صدا جو خفیف جو کسی چیز کے ملنے سے ہو۔ کھڑکا۔ کھٹاکا۔ عربی جرس فارسی شرفاک۔ پیروں کی آواز۔ آہٹ۔

ہم ان کے گھر میں چوری سے رہتے پر دم نکلتا تھا
دریچہ پایہ پر ہوتا تھا گر زنجیر کا کھٹکا (ظفر)

مجھ کو ہر کھٹکے پہ گزرا تیرے آنے کا خیال — اور شبِ وعدہ ہوتے رہے کھٹکے لاکھوں (سوز)

(۲) خلش۔ چبھن۔ کھٹک۔

خلشِ خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود — دیکھ گل دیکھ کے نازک بدنی خوب نہیں (ذوق)

(۳) وہ بانس کا ٹوٹا جو ثمردار درخت میں جانوروں کے ڈرانے کے واسطے باندھ دیتے اور اسے ہلاتے رہتے ہیں تاکہ اس کی آواز سے کوئی جانور درخت پر بیٹھ کر پھل کو نہ کھائے۔

مرغانِ باغ کیا ہی بہلتے کھٹکے باغباں — کرتا سدا تو کھٹکے کی کھٹ کھٹ ہے بانس پر (نصیر)

درختوں میں اگر کھٹکا بندھا بلبل کو کیا پروا — رہے ہے باغباں پر اور کچھ تدبیر کا کھٹکا (ظفر)

لگا رہتا ہے ترا باغ میں ہے باغباں کھٹکا — کہاں مرغِ چمن شاخِ شجر پہ چین سے بیٹھے ہے (لا اعلم)

فزوں ہوتا ہے جمعیت سے زیادہ سامان کا کھٹکا — درخت بار ور میں باندھتا ہے باغباں کھٹکا (آتش)

(۴) چٹخنی۔ چٹکنی۔ بلی۔ آگل۔ ہک۔ کانٹا۔ کیل کانٹا۔ قفل کا کتا۔

(۵) آواز کی گٹکری۔ سریلی آواز کا موزوں جھٹکا جو دل پر چوٹ لگاتی ہے۔

سنائی اپنی گمک بادلوں نے اسے ساقی — صراحیوں کے گلے کا بھی ہم سنوں کھٹکا (بحر)

(۶) بھے۔ خوف۔ خطر۔ ڈر۔ وحشت۔ بیم و ہراس۔ اندیشہ۔

نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا — نہ باہر ہے قزاق و رہزن کا کھٹکا (حالی)

موت کا مجھ کو نہ کھٹکا شبِ ہجراں ہوتا — مرے دروازے پہ گر آپ کا دربان ہوتا (داغ)

خدا حامی ہے اپنے بندۂ عاجز کا مشکل میں — نہ واں کھٹکا ہے کچھ ہم کو نہ کچھ ہم کو یہاں کھٹکا (آتش)

خار کا کھٹکا نہیں رکھتے ہیں ہم آتش قدم — موم ہو جاوے اگر آ جائے آہن زیر پا (〃)

یہ سچ ہے طاقت پہ بے طاقتی بھی کام آتی ہے — نہالِ خشک کو کھٹکا نہیں ہوتا ہے پت جھڑ کا (نسیم دہلوی)

بنایا شکلِ نیش ایسا خدا نے اُس کی مژگاں کو
کہ اک عالم کو ہے اُس عالمِ تصویر کا کھٹکا (ظفر)

اے ظفر ہے کچھ کھٹکا باغباں کا کس قدر — باغ میں بلبل کی آج آواز بھی آتی نہیں (ظفر)

ہے جو مرغانِ چمن کو تیر کا کھٹکا باغ میں — باغ میں بلبل کی آج آواز بھی آتی نہیں (لا اعلم)

ظفر نہیں ہے اگر باغباں کا کچھ کھٹکا — تو آج کیوں ہوئے مرغانِ بوستاں میں چپ (ظفر)

خیالِ زلف ہے کیونکر مری آنکھوں میں نیند آئے — کہ رستہ بند کر دیتا ہے کھٹکا مار و رہزن کا (اسیر)

(۷) اندیشہ۔ فکر۔ سندیہ۔ دغدغہ۔ خدشہ۔ تشویش۔ چنتا۔ خلجان۔ خطرہ۔ پیچ خیال۔ دُبدھا۔ تردد۔ ڈبکا۔

سیرِ بہار کیا تو کرے کا ہوس کہاں — کھٹکا رہتا ہے گل کو سدا نوکِ خار کا (ہوس)

شبِ جدائی کا مجھ کو کھٹکا ہے بس کہ روزِ وصال بھی ہے
اگر ہے رنگِ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملال بھی ہے (غافل)

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا — اُڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا (غالب)

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر سوتا
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو (〃)

ہوسِ گل کا تصور میں بھی کھٹکا نہ رہا — عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے (〃)

نہ تم بیزار ہو ہم سے نہ ہم بیزار ہوں تم سے — محبت کا مزا کیا ہے جب آیا دل میں کھٹکا (آتش)

آرام کہاں نصیب ہم کو — کھٹکا درپیش ہے سفر کا (نسیم دہلوی)

گو ابتدائے عشق میں سو حشر ہو چکے — کھٹکا مگر ہنوز ہے انجام کار کا (سالک)

پشتارۂ گناہ نہ باندھا اپنی پیٹھ سے — کھٹکا ہے راستے میں گرانبار کے لیے (رند)

چین پھر کیونکر دل اس بن جا ہوں کھٹکے سویئے — دل تو چاہے ہے کہ خوب آج سے لپٹ کر سوئیے (جرأت)

سرمایہ ہے بشر کے لئے مایۂ ضرر — کھٹکا ہے مالدار کو دنیا میں چور کا (اسیر)

جو مال دار ہے اُسے کھٹکا ہے چور کا — مچھلی کی طرح خار ہے پلے درم کے ساتھ (ناسخ)

شبِ وصال میں کھٹکا ہے ہجر کا دل پر — الٰہی حشر تلک ہو نہ آفتاب طلوع (شیدا)

(اگرچہ کھٹکا تصادم کو کہتے ہیں مگر اصطلاح میں ڈر۔ خیال کے معنی آتے ہیں اور اُن مقامات پر بھی بولتے ہیں جہاں جہاں ایک دفعہ کام بگڑ چکا ہو دوسری دفعہ کا دھڑکا ہو یا جہاں کسی خلل کا خیال ہو بعض جگہ خلش پر بھی اطلاق ہوتا ہے) (۸) مار واڑ۔

بیت الخلا۔ ٹٹی۔ پیخانہ۔ بول و براز کی جگہ۔ صحت خانہ۔

کھٹکا باندھنا (ع) فعل متعدی: باندھا یا ثمردار درخت میں بانس کا ٹوٹا جانوروں کے اُڑانے کے واسطے باندھنا۔

کھٹ

وہیں چھاتی دھکڑ ہاتی نہ ہو کیونکر یہاں کھٹکا ۔ مدحت بار در میں باندھتا ہے باغباں کھٹکا (فرد)

کھٹکا پڑ جانا (ہ) فعل لازم :- خوف یا اندیشہ ہو جانا ۔ ڈبکا لگ جانا ۔ ماتھا ٹھنک جانا ۔

باتیں کرتے کرتے پیارے دل دھڑکنے کیوں لگا ۔ کھٹکے کچھ آہٹ ہو کیا دل میں کھٹکا پڑ گیا (جرأت)

کھٹکا لگا رہنا (ہ) فعل لازم :- فکر و تشویش رہنا ۔ اندیشہ اور دغدغہ لگا رہنا ۔ خطرے میں جان رہنا ۔

تردد ہے کہ آئے لوہ امن تک پہنچنے ہیں ۔ مسافر کو لگا رہتا ہے کھٹکا نوبہ منزل کا (ابرام دہلوی)

کھٹکا لگنا (ہ) فعل لازم :- اندیشہ ہونا ۔ چنتا ہونا ۔ فکر ہونا ۔ تشویش ہونا ۔

وہ دن سے اپنے گھر گئے آئی شب فراق ۔ کھٹکا لگا ہوا تھا اسی رات کا مجھے (داغ)

کھٹکا مٹانا (ہ) فعل متعدی :- اندیشہ دور کرنا ۔ چنتا دور کرنا ۔ فکر رفع کرنا ۔ ڈبکا مٹانا ۔

سب حسرتوں کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا ۔ جن سے خلش تھی دل میں وہ کانٹے نکل گئے (داغ)

کھٹکا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) آہٹ ہونا ۔ کھڑکا ہونا ۔

شب وصال میں از بس تھا قیب کا خوف ۔ ہوا ذرا سا جو کھٹکا تو دل مرا کھٹکا (امانت)

(۲) فکر ہونا ۔ سوچ ہونا ۔ تردد ہونا ۔

گریہ آئے وال کا یاں کھٹکا ہوتا بار بار ۔ دوڑتے کا ہے کو پھرتے ہیں یہ گھر سوار (نظیر)

(۳) خوف ہونا ۔ اندیشہ ہونا ۔ ڈر ہونا ۔

کچھ نہیں کھٹکا ہے جو وحشی کو تیغ خار کا ۔ ہر قدم پر پاؤں کے چھالے سپر ہو جائیں گے (امانت)

کھٹکا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) کھڑکا ۔ آہٹ (۲) نقصان ۔ ضرر ۔ جیسے کوڑی کا کھٹکا نہیں ہوا (۳) اندیشہ ۔ دغدغہ (۴) گمان ۔ بھرم ۔ شک ۔ شبہ ۔ سندیہ ۔

کھٹکانا (ہ) فعل متعدی :- متروک ۔ دیکھو (کھڑکانا) ۔

راہ کس کی تو در یار پہ تکتا ہے نصیر ۔ کس کا کھٹکا ہے تجھے دن سے کھٹکاتا ہے (نصیر)

کھٹکتے رہنا (ہ) فعل لازم :- الگ الگ رہنا ۔ بچے بچے رہنا ۔ بچتے رہنا ۔ کنارہ کش رہنا ۔

کھٹک جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) چبھ جانا ۔ خلش کر جانا ۔ اثر کر جانا ۔ موثر ہو جانا ۔

بستر پہ میرا پھول بچھا یا جو آیا یاد ۔ پہلو سے دل میں خار سا اے گل کھٹک گیا (رند)

کھٹک جاتی ہے ان کے دل میں اپنی بات کتنی ہو ۔ ظفر کیونکر نہ ہو سے آپ کی تقریر کا کھٹکا (ظفر)

(۲) ناگوار گزرنا ۔ برا لگنا ۔ خار گزرنا ۔

لب نازک کے تصور میں ترے گلشن میں ۔ گل کی بھی پنکھڑی آنکھوں میں کھٹک جاتی ہے (نصیر)

کھٹ

(۳) اُچٹ جانا ۔ اکھڑ جانا ۔ منزل سے نکل جانا ۔ جیسے آج وہم سے کھٹک گئی ۔ (۴) بگڑ جانا ۔ بگاڑ ہو جانا ۔ دوستی میں فرق آ جانا ۔ جیسے اب ہماری اُن کی کھٹک گئی ۔

کھٹکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) خلیدن کا ترجمہ ۔ چبھنا ۔ خلیدہ ہونا ۔ بندھنا ۔ کھپنا ۔ خلش ہونا ۔ جیسے کانٹے یا پھانس کا کھٹکنا ۔

کس کماں ابرو کی مژگاں کا تصور تھا نصیر ۔ رات سینے میں جو دل میں تیر سا کھٹکا کیا (نصیر)

دل میں نشتر نگہ یار کا آ ہی کھٹکا ۔ وہی پیش آیا جو مدت سے تھا کھٹکا ہم کو (ذوق)

ہزار دیکھیے کیا کیا ان پلکوں سے اٹک کر ۔ جی نے گئے یہ کانٹے دل میں کھٹک کھٹک کر (میر)

مثل پیکان دل میں کھٹکے ہے ۔ ترا ارمان کیا کہوں تجھ سے (سوز)

تیر سا دل میں کچھ کھٹکتا ہے ۔ دیکھیو میں شکار کس کا ہوں (لاعلم)

(۲) درد کرنا ۔ ٹیس مارنا ۔ جیسے آنکھ کھٹکنا ۔ (۳) کرکرا معلوم دینا ۔ رڑکنا ۔ جیسے سرمہ آنکھوں میں کھٹکنا ۔ (۴) حد ناگوار گزرنا ۔ گراں گزرنا ۔ برا لگنا ۔ خار گزرنا ۔ جیسے ایک ہمارا ہی دم اُن کو کھٹکتا ہے ۔

کھٹکا کیا ہوا خاک کو بھی خاک ہو کے آہ ۔ میں سینہ مزار کا اپنے غبار تھا (نسیم دہلوی)

وہ غنچہ ہوں شگفتہ دل رہا عالم کے خاروں میں
وہ کانٹا ہوں نہ کھٹکا میں کسی کو گلعذاروں میں (داغ)

کیوں نہ کھٹکوں آسماں کو رات دن میں ناتواں ۔ ہے کی شکل اس میں نہیں عالم خار کا (ناسخ)

سوکھ غم سے ہوئے ہیں کانٹا سے ۔ پر دلوں میں کھٹکتے ہیں ہم (میر)

خلش گر ہے جو پاس ہر گل کے کانٹا ۔ کھٹکتا ہے دل میں بلبل کے کانٹا (ظفر)

(۵) کھڑکنا ۔ بجنا ۔ ٹھنکنا (۶) لڑائی ہونا ۔ ان بن ہونا ۔ بگڑنا ۔ بگاڑ ہونا ۔ جیسے ان کی اُن کی آپس میں کھٹک رہی ہے یا کھٹک گئی ۔ (۷) اُچٹنا ۔ اکھڑنا ۔ کنارہ کش ہونا ۔ بیزار ہونا ۔ اُچاٹ ہونا ۔

دل مرا اہل وطن سے ہے بہت کھٹکا ہوا ۔ خار نکے جس میں وہ ویرانہ ایسا چاہیے (داغ)

اب دل سے کھٹکتا ہے اگر خار تمنا ۔ کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہیں ہوتا (لاعلم)

(۸) خائف ہونا ۔ ہراساں ہونا ۔ اندیشہ ناک اور اندیشہ مند ہونا ۔ ڈرنا ۔ خوف کرنا ۔ دبنا ۔ جھجکنا ۔ کنیانا ۔ بدکنا ۔ بھڑکنا ۔ چونکنا ۔ ہچکچانا ۔

کیوں کھٹکتا ہے یہاں آتے ہوئے ۔ کیا مری مژگاں میں خار پلے خواب (صابر)

بغل میں لے کے یوسف کو اکیلا واں سے گزرا میں
قدم رکھتے ہوئے جس راستے میں کارواں کھٹکا (آتش)

زمیں کو زلزلہ آیا جو میری بے قراری سے ۔ ستارے کیسے کیسے بھڑکے کیا آسماں کھٹکا (آتش)

تیر تیرا بڑھ کے مژگاں سے نہیں کچھ کھٹکتے ہیں اسی نشتر سے ہم (داغ)

(۹) تردد اور اندیشہ کے ساتھ کسی بات کا دل میں گزرنا۔ خلجان ہونا۔ خطور کرنا (۱۰) دل پر اثر کرنا۔ مؤثر ہونا۔ چوٹ سی لگنا (۱۱) کھبنا۔ بسنا۔ گھر کرنا۔ پھبتا۔ بھلا لگنا۔ جیسے "دیا موری انکھیوں میں سانورا کھٹکے، مینا کھٹکے چیرا کھٹکے۔ امنگ جوانی رنگ سانورا، چتون پر رنگ ٹپکے"۔

کھٹکنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) پرند کے بچے کا انڈے میں چونچ مار کر باہر نکلنا۔

دیاسلائی جو بیچے تھا پاکر سرکنڈا ہوا وہ صاحبِ لشکر بنا کے اک جھنڈا
ہوائے بلغ جہاں سے کیوں ہو دل ٹھنڈا جو مرغ ذہنی کا بچہ کھٹکتے ہے انڈا
حضور بلبلِ بستاں کرے نوا سنجی (انشا)

(۲) متعدی۔ تربوز یا خربزہ کے بیج یا چلغوزہ وغیرہ کو گری نکالنے کے واسطے دانتوں سے دبا کر چھلکا جدا کرنا تاکہ ثابت گری نکل آئے۔ چھلکا اتارنا۔

کھٹ کھٹ (ہ) اسم مؤنث۔ آواز تصادم۔ متواتر کوٹے جانے کی آواز جیسے سو کھٹ کھٹ سنار کی ایک چوٹ لہار کی ؎

جب محنت بے پھل نہیں پتھر تراشی سے یہی مضمون تھا فرہاد کے تیشے کی کھٹ کھٹ کا (نظیر)

کھٹ کھٹ (ہ) اسم مؤنث۔ دیکھو (کھٹ کھٹ)۔

کھٹ کھٹا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بکھیڑا۔ جھمیلا۔ جھگڑا (۲) کام۔ دھندا۔ دکان داری وغیرہ جیسے "کچھ کھٹکھٹا کرلو جو دو چار پیسے ہاتھ آتے رہیں"۔

کھٹکھٹانا (ہ) فعل متعدی۔ کھڑکھڑانا۔ کنڈی مارنا۔ کھڑکانا۔ دستک دینا۔

کھٹکی (ہ) اسم مؤنث۔ ڈور یا تاگے کو دانت سے کاٹ کر ٹوٹ جانے کے قابل کر دینا۔

کھٹکی لگانا (ہ) فعل متعدی۔ ڈور کو دانت سے کاٹ دینا۔ ڈور میں دانتوں سے نشان ڈال دینا۔

کھٹلے (ہ) اسم مذکر (عو)۔ کان کے اوپر کے سوراخ جو زیور کے واسطے عورتیں چھدواتی ہیں۔

کھٹمٹھا (ہ) صفت۔ وہ میوہ جو ترش و شیریں ہو۔ کھٹ مٹھا۔ میخوش۔ مز۔ جیسے آلوچہ۔ آم۔ بیر وغیرہ۔

کھٹمل (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ایک سرخ رنگ کے کیڑے کا نام جو اکثر موسم برسات میں پلنگ اور چارپائی وغیرہ میں پیدا ہو کر آدمی کا خون پیتا ہے عربی میں بقّ، فارسی میں شب گز اور غسک کہتے ہیں۔ چارپائی کا کیڑا۔ کھٹ کیڑا پنجابی۔ ماٹگنوں (۲) ایک سیاہ رنگ کے پہاڑی پھل کا نام جسے کھاتے ہیں۔

کھٹنا (ہ) فعل متعدی (سوداگر)۔ کمانا۔ حاصل کرنا۔ پٹنا۔ فرغت کرنا۔ جیسے "آج دس روپے پٹے"۔ "بنے سو کھٹے۔ تم تو گئے کما نے کچھ کھٹ کے بھی لائے؟ بانو بہو شیرنی میاں خیر سے تو آئے"۔

کھٹو (ہ) صفت۔ (۱) کماؤ۔ کھٹنے والا۔ کمانے والا (۲) بنگال۔ محنتی۔ مزدور۔ مشقت کرنے والا۔

کھٹولا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) چھوٹا پلنگ۔ چھوٹی کھاٹ (۲) (ہندو)۔ پالنا۔ جھولنا۔ پنگوڑہ۔ مہد۔

کھٹولی (ہ) اسم مؤنث۔ چھوٹی سی چارپائی۔ کھٹیا۔

کھٹے (ہ)۔ (۱) کھٹا کی جمع (۲) حروف متغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت۔

کھٹے پیالے کو جی چاہنا یا جی چلنا (ہ) فعل لازم (زنان فاحشہ)۔ مباشرت اور مجامعت کی خواہش ہونا۔ ہم صحبت ہونے کی رغبت ہونا ؎

پھر چلا کھٹے پیالے پر نناخی یہ جی یاد آیا جو زباں کا وہ لہرانا تیرا (رنگین)

کھٹے چنے (ہ) اسم مذکر۔ نخود ترش و نمکین کھٹائی اور نمک مرچ لگے ہوئے چنے۔

کھٹے میٹھے دن (ہ) اسم مذکر (عو)۔ (۱) کڑوے کسیلے دن۔ برے دن۔ خراب موسم (۲) ایام حمل۔ گربھ کے دن۔

کھٹی (ہ) صفت۔ (۱) ترش۔ حامض۔ امل جیسے "اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹی نہیں کہتا" (۲) مجازاً۔ بیزار۔ متنفر۔ جیسے "اس سے طبیعت کھٹی ہو گئی" (۳) اسم مؤنث (پنجاب)۔ کمائی۔ نفع۔ فائدہ۔ جیسے "کتنے کی کھٹی ہوئی"۔

کھٹی چھاچھ سے بھی گئے (ہ) محاورہ۔ جو کچھ ذرا فائدہ یا امید تھی وہ بھی جاتی رہی (چونکہ باہر والوں کا دستور ہے کہ اکثر کھٹی چھاچھ محلے میں تقسیم کر دیا کرتے ہیں مگر جب بگاڑ ہو جاتا ہے تو وہ بھی نہیں دیتے اسی سے یہ محاورہ نکلا ہے)۔

کھٹی میٹھی باتیں سننا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) سخت و سست سننا۔ بری بھلی باتوں کی برداشت کرنا۔

کھٹیا (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چھوٹی کھاٹ۔ پلنگڑی۔ کھاٹ کی تصغیر بالتحقیر۔ چارپائی (۲) مجازاً۔ (عو) ارتھی۔ بوان۔ تابوت۔ جنازہ جیسے "خدا کرے اس کی کھٹیا نکلے اور میں دیکھوں"۔

کھٹیا پر پڑ کر کھانا (ہ) فعل متعدی (عو)۔ بیمار پڑ کر کھانا۔ بیماری پر اٹھنا۔ بیماری میں صرف ہونا۔ جیسے "جس نے تمہارا مال چرایا ہو وہ کھٹیا پر پڑ کر کھائے"۔

کھٹیا پر پڑنا (ہ) فعل لازم۔ بیمار پڑنا۔ صاحب فراش ہونا۔ ہمدوش بستر ہونا۔

کھٹ

کھٹیا سینا (ہ) فعل لازم (عو) :- چارپائی پر بیماری کے باعث پڑا رہنا - بیمار پڑنا - صاحب فراش ہونا - جیسے آج اتنے دن مجھے کھٹیا سیتے ہو گئے کبھی جھوٹوں الٹ کر خبر تک نہ لی (سکھڑ سہیلی) ٭

کھٹیا نکلنا (ہ) فعل لازم (عو) :- ارتھی نکلنا - جنازہ نکلنا - مردہ نکالنا ٭

کھٹیک (ہ) اسم مذکر :- (۱) چمڑا رنگنے والا - دباغ (۲) ایک قوم کا نام جس کا پیشہ عموماً ہر قسم کے جانوروں کے پالنے اور رکھنے کا ہے ٭ اہیڑی ٭

کھٹیکنی (ہ) اسم مؤنث :- کھٹیک قوم کی عورت - کھٹیک کی بیوی ٭

کھچ (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) رنجیدگی - ملال - رنج - آزردگی - خفگی - ناراضی ٭ چڑ - ناراضگی کا سبب - چھیڑ ٭

کھچ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- چڑ نکالنا - چھیڑ مقرر کرنا ؎

دور ہویاں سے نہ چھیڑ مجھے کیا نکالی ہے تو نے میری کھچ
کھو جڑا جا نیو ترا رنگین ارے میں تجھ سے دل لگاتی بچ } ([illegible])

کھجانا (ہ) فعل متعدی :- چڑانا - چھیڑنا - جلانا - غصہ دلانا ٭ ناراض کرنا - خفا کرنا - ایسی بات کہنا جو گراں گزرے اور رنجش خاطر کا باعث ہو ؎

گل شگفتے ہنستے ہیں میرے سینۂ پر داغ پر خوش نہیں یہ باتیں یوں ہم کو کھجاتی ہے بہار (حسرت)

کھجانا یا کھجلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خاریدن کا ترجمہ - ناخن سے کھرچنا - چل مٹانا - کھجلانا - سہلانا (۲ لازم) :- خارشت ہونا - چل ہونا - کھجلی ہونا - جیسے آجکل بدن بہت کھجاتا ہے ؎

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے } (ذوق)

(۳ تحقیراً) :- سراہنا - تعریف کرنا - جیسے گدھے کو گدھا کھجاتا ہے - یعنی بیوقوف کی بیوقوف تعریف کرتا ہے ٭

کھجلا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کی خستہ پوری جس میں چار چھید اور پرت پرت علیحدہ ہوتے ہیں - میلوں میں اکثر کبابی بیچا کرتے ہیں ٭

کھجلاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- خارشت - خارش کھجلی - چل ٭

کھجلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کھاج - خارش - خارشت - چل (۲) ایک سوداوی مرض کا نام جس میں یا تو بدن نہایت کھجلاتا یا ہاتھوں کی گھائیوں ڈھڈی وغیرہ میں پھنسیاں ہو جاتی ہیں اور اُن میں میٹھی میٹھی چل ہو کر کھجانے سے پانی ٹپکتا ہے اول قسم کی خشک اور دوسری تر کھجلی کہلاتی ہے (۳) وہ چل جو خواہش جماع پر آمادہ کرے ٭ سزا سے جسمانی پر آمادہ کرنے والی بات ٭

کھج

کھجلی اٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چل ہونا - خارش ہونا - کھجلانا (۲) پٹنے یا مار کھانے کو جی چاہنا (۳) خواہش جماع کا زور کرنا (۴) شامت آنا ٭

کھجلی ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (کھجلی اٹھنا) ٭

کھجور (ہ) اسم مؤنث :- (۱) خرما - ایک قسم کا چھوٹا چھارا (۲) درخت خرما ؎

سائیں کا گھر دور ہے جیسی لمبی کھجور اوپر چڑھوں تو میوہ کھاؤں نیچے گروں تو چکنا چور (دوہا)

(۳) ایک قسم کی شیرینی جو کھجور کی مانند نشان ڈال کر تلتے ہیں اور اکثر بچے کا دودھ چھڑانے میں بھی بناتے اور تقسیم کرتے ہیں یہ مٹھائی میدے میں کھانڈ اور گھی ملا کر تیار کی جاتی ہے ٭

کھجور چھڑی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس پر کھجور کی ٹہنیوں سے مشابہ چھڑیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں ٭

کھجورا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھجور جس میں پھل نہیں لگتا اور اس کے پھول کو مادہ کھجوروں کے پھول پر چھڑکنے سے بہت سی کھجوریں لگتی اور خوشہ میں سے جھڑنے نہیں پاتی ہیں (۲) چھپر کی گری - ٹکھ جوڑ (۳ بنگال) :- کن کھجورا ٭

کھجوری (ہ) صفت :- کھجور سے منسوب - کھجور کی وضع کا - کھجور کی ٹہنی یا درخت کی مانند ٭

کھجوری چوٹی (ہ) اسم مؤنث (عو) :- ایک قسم کے لہردار گندھے ہوئے بال - مضبوط گندھی ہوئی چوٹی ؎

مرے دل میں نشہ کا ہے مکاں مجھے سوجھتی ہیں وہ مستیاں
وہ کھجوری چوٹیوں والیاں پڑی پھرتی میری ہیں تاڑ میں } (انشا)

(جرأت میر حسن اور سحر وغیرہ نے بھی باندھا ہے) ٭

کھجوری ڈورا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- دوبلی ڈور - دوبلا تاگا ٭

کھچا (ہ) صفت :- (۱) تنا ہوا - کسا ہوا ٭ جکڑا ہوا (۲) کشیدہ - ناراض (۳) گراں - تیز - مہنگا - چڑھا ہوا ٭

کھچا جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) لدا یا بھرا ہوا برابر وسادہ کو چلا جانا جیسے اب تو سارا کپڑا پنجاب کو کھچا جاتا ہے (۲) گراں ہوا جانا - بھاؤ چڑھتا جانا - جیسے "بارش نہ ہونے سے اناج دن بدن کھچا جاتا ہے" (۳) کشش کے سبب کسی طرف کو چلا جانا - راغب اور متوجہ ہوا جانا - جھکا جانا - مائل ہوا جانا ؎

کھچا جاتا ہے عالم ہر طرف سے تیری جانب کو بجا ہے مرکز عالم ترے رخسار کا تل ہے (ناسخ)

کھچ

کھچا رہنا (ہ) فعل لازم۔ کشیدہ رہنا۔ الگ اور دُور دُور رہنا۔ رُکاوٹ رکھنا۔ رُکا رہنا۔ بچتا رہنا۔ آزردہ رہنا۔

کھچی اُس سے بھلا کب تک کہیں میں ۔ لڑا کرتا ہے وہ مجھ سے ہمیشہ (رنگین)

کھچا کھچ (ہ) صفت:۔ (۱) خوب بھرا ہوا۔ ٹھسا ٹھس۔ انبوہ خاص و عام جیسے کھچا کھچ آدمی بھرے ہوئے ہیں۔ کھچا کھچ بوری بھری ہوئی۔

وصل صنم ہوا تو مرا دم ہوا اخیر ۔ سینہ میں حسرتیں ہیں کھچا کھچ بھری ہوئی (رکمت)

(۲) تابع فعل:۔ بکثرت۔ بافراط۔ کثرت سے جیسے کھچا کھچ ڈولیاں اُتر رہی ہیں۔

کچھ نہیں معلوم پوچھو کون سا میلا ہے آج ۔ جاتیاں ہیں کیا کھچا کھچ ڈولیوں پر لڑکیاں (انشا)

(۳) اسم مؤنث:۔ چھپاچاق۔ ہتھیاروں کے جسموں پر چلنے اور گوشت میں گھسنے کی آواز۔ کچاکچ۔

کھچا کھچ بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ٹھونس ٹھونس کر بھرنا۔ ٹھسا ٹھس بھرنا۔ خوب داب داب کر بھرنا۔

کھچاؤ (ہ) اسم مذکر:۔ تناؤ۔ کساؤ۔ کھچاوٹ۔ کشیدگی۔ کھینچ۔ کشش۔

کھچاوٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) تناوٹ۔ کساوٹ۔

سب سے سب بات جُدی سب سے انوکھی رفتار
سب سے پوشاک الگ سب سے کھچاوٹ خاصی } (رنگین)

(۲) کشش۔ جذب (۳) رُکاوٹ۔ کشیدگی۔ انقباض۔

کھچ جانا (ہ) فعل لازم:۔ کشیدہ ہونا۔ رُک جانا۔ آزردہ اور خفا ہو کر ترک ملاقات کر دینا۔ بیٹھ رہنا۔ کنارہ کش ہو جانا۔ آمد و رفت موقوف کر دینا۔

کیا گُنہ ایسا ہوا اُس کی کھچوائی شبیہ ۔ کھچ گیا کیوں یار مجھ سے یہ حیرانی مجھے (معروف)

کھچڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دال اور چاول باہم ملے ہوئے۔ ایک ملائم خورش کا نام جس میں برابر کے دال چاول ملا کر پکاتے اور اکثر ہمارے بچوں یا بڈھوں کو کھلاتے ہیں۔ کچری۔ کشری۔ بچے اسے کچھی کہتے ہیں یا ہپا (۲) بیری کا پھول (۳) ناچ کی ہائی۔ وہ نقدی جو کسبیوں کو دے کر دوسری جگہ ناچنے نہ جانے کے واسطے روک دیں (۴) روپے اور اشرفیوں کا مجموعہ۔ ملی جلی روپے اور اشرفیاں (۵) اطفال:۔ چیل جھپٹے کے وہ چانٹے جو چیل بنتے یعنی رسی پکڑ کر بیٹھنے والے لڑکے کے سب لڑکے مل کر بٹھاتے وقت مارتے ہیں (۶) خفیہ صلاح و مشورہ۔ خفیہ چرچا (۷) اخراجات و محصولات مختلفہ (۸) کھڑبڑے بال۔ موئے ابلق۔ سیاہ اور سفید بال۔ تلچاولے بال (۹) صفت:۔ خلط ملط۔ ملا جلا۔ شیر و شکر۔ گڈمڈ۔

کھچ

درہم برہم (۱۰) وہ دال چاول جو چھٹی کے روز زچہ کے واسطے اُس کے میکے سے گٹھری بندھ کر آتے ہیں۔

کھچڑی آنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بیری کے درخت میں پھول آنا (۲) چھٹی کے روز زچہ کے واسطے اُس کے میکے سے کھچڑی کی گٹھری بندھ کر آنا۔

کھچڑی پکانا (ہ) فعل لازم:۔ اول معلوم۔ دوم خفیہ صلاح و مشورہ کرنا۔ سازش کرنا۔ گٹھ جوڑ کرنا۔ باہم خفیہ چرچا کرنا۔

کھچڑی پکنا (ہ) فعل لازم:۔ اول معلوم۔ دوم کسی امر کا خفیہ صلاح و مشورہ ہونا۔ چپکے چپکے چرچا ہونا۔ باہم گٹھ جوڑ ہونا اور منصوبہ بندھنا۔ کھسر پھسر ہونا۔

پک رہی ہے جو کھچڑی سی ہماری ہے جس ۔ نہ لگے اُس کی گلی دال نہ چاول ٹسکا (انشا)

(یہ محاورہ کھچڑی کے کھدبد ہونے سے لیا گیا ہے)۔

کھچڑی کھاتے پہنچا اُترنا (ہ) فعل لازم:۔ کمال نازک اور مزا اچھوا ہونا۔ ذرا سے بوجھ سے زیادہ صدمہ پہنچنا۔ ناحق کی یا جھوٹی نزاکت جتانا۔

کھچڑی کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (اطفال) چیل جھپٹے کا کھیل کھیلنے میں رسی پکڑ کر بیٹھنے والے کو سب کھلاڑیوں کا مل کر اول دفعہ چانٹے لگانا۔

کھچڑی ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بالوں کا تل چاولا ہو جانا۔ کھڑبڑے بال ہو جانا۔ بالوں کا سفید اور سیاہ ہو جانا یا ابلق ہو جانا (۲) گڈمڈ ہو جانا۔ مل جل جانا۔ خلط ملط ہو جانا۔

کھچ کھچ (ہ) اسم مؤنث:۔ کیچڑ میں چلنے کی آواز۔ پچ پچ۔

کھچنا یا کھنچنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تنا۔ کسا جانا۔ جکڑا جانا۔ جیسے رگیں کھچنا (۲) اینچنا۔ گھسٹنا (۳) کشیدہ ہونا۔ رُکنا۔ دور رہنا۔ کنارہ کش ہونا۔ ترک ملاقات کرنا جیسے بہت سا کھچو گی تو کہیں گے کیا دماغ چوٹی ہے (سگھڑ سہیلی)۔ آزردہ ہونا۔ الگ رہنا۔

کھنچ رہا ہے وہ اگر کچھ رہنے دو ۔ اپنی جانب سے بھی اب تو ڈھیل ہے (ناسخ)

جیسے ہیں کھنچے ویسے ہی یہاں آئیں وہ کھچ کر
یارب کشش دل میں اثر ہووے تو یوں ہو } (ظفر)

کچھ وہ کھچے کھچے رہے کچھ ہم کھچے کھچے ۔ اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا (ارشد)

لذت قتل کے بھی کیا ہیں سزاوار نہیں
ایسے کھنچتے ہو کہ کھنچتی کوئی تلوار نہیں } (صابر)

(۴) عرق نکلنا۔ کشید ہونا (۵) طول پکڑنا۔ دراز ہونا۔ عرصہ لگنا (۶) نکلنا۔ خارج ہونا جیسے طاقت کا کھچ جانا روح کا کھچ جانا (۷) اُترنا۔ نقل ہونا۔ بنا

جیسے نقشہ کھنچنا (۸) عکس اترنا۔ شبیہ اترنا جیسے تصویر کھنچنا۔ فوٹو کھنچنا (۹) روانہ ہونا۔ باہر جانا جیسے "تمام مال اُدھر کھنچا جاتا ہے" (۱۰) گراں ہونا۔ مہنگا ہونا۔ چڑھنا جیسے "اناج پھر کھنچ گیا" (۱۱) کشش ہونا۔ جیسے "ان کی طرف دل کھنچا جاتا ہے"۔

کھدانا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ گڑھا جہاں سے برتن یا اینٹیں بنانے کے واسطے چکنی مٹی کھودتے ہیں۔ بجری کی کھان۔

کھدائی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کھدنے کا حاصل بالمصدر جیسے "دس گز روز کھدائی ہوجاتی ہے" (۲) کھدوانے کی اُجرت (۳) کندہ کاری۔ کندہ گری۔

کھدبد (ہ) اسم مؤنث:۔ دال یا چاول وغیرہ کے پکنے کی آواز۔ کسی اناج کے اُبلنے کی آواز۔ جیسے "کھچڑی کا کھدبد ہونا"۔ پکنے کا شور۔

کھدبدانا (ہ) فعل لازم:۔ کھدبد کھدبد کرنا۔ اُبلنا۔ پکنا۔ جوش ہونا۔ کھولنا۔

کُھدرا (ہ) صفت:۔ (۱) کھردرا۔ کھرکھرا۔ روکھا۔ ناہموار۔ نابرابر۔ اونچا نیچا (۲) کونہ کا مترادف۔ گوشہ۔ جیسے "کونے کھدرے میں ہاتھ نہ ڈالو" "خدا جانے کس کونے کھدرے میں پڑا ہے" (۳) پورب:۔ متفرقات۔ چُٹ پٹ۔

کُھدنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کندہ ہونا۔ کھودا جانا (۲) نقش کیا جانا۔ (۳) اکھڑنا۔ مسمار ہونا۔ جیسے "مکان کُھد گیا"۔

کُھدنی (ہ) اسم مؤنث:۔ کُھدائی۔ مال یا دولت کی تلاش کے واسطے زمین کا کھودنا۔

کُھدنی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ دولت یا کسی سرقہ کا کھوج لگانے کے واسطے زمین کھودنا۔

کُھدنی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کُھدائی ہونا۔ کھودا جانا۔ کسی چیز یا مال کی تلاش کے واسطے زمین کا کندہ کیا جانا۔

کُھدوانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کندہ کرانا (۲) نقش کرانا۔ جیسے مُہر کُھدوانا (۳) جڑ سے نکلوانا۔ جیسے گھاس یا درخت کُھدوانا (۴) (عو) یوں توں کرانا۔ الفاظ فحش کے نقل کرنے میں یہ لفظ کہہ دیتے ہیں۔

کھدوائی (ہ) اسم مؤنث:۔ کھدوانے کی اُجرت۔ کندہ کرائی۔

کُھدیا (ہ) اسم مؤنث:۔ بھوک۔ اشتہا۔ کھانے کی چاہ۔ خواہش طعام۔

کھدیا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ بھوک لگنا۔ پیٹ کو لگنا۔ اشتہا ہونا۔

کھدیڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار) پیچھا۔ تعاقب۔

کھدیڑنا (ہ) فعل متعدی (گنوار):۔ (۱) تعاقب کرنا۔ پیچھا کرنا (۲) نکالنا۔ بھگانا۔ باہر کرنا۔ تاڑنا۔ دھتکارنا (۳) بھگانا۔ رگیدنا۔ گریزانیدن کا ترجمہ۔

کہہ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کسی بات کو کھول دینا۔ ظاہر کر دینا۔ بھید کھول دینا (۲) جتا دینا۔ بتا دینا (۳) عرض کر دینا۔ بات سُنا دینا۔ بیان کر دینا (۴) سمجھا دینا۔ کان کھول دینا۔ متنبہ کر دینا۔

کہہ دیں گے (ہ) محاورہ:۔ پھر آنا۔ فرصت میں پوچھنا۔ موقع پر بتا دیں گے کیا جلدی ہے۔ کسی امر کے ٹالنے اور انکار کرنے کے موقع پر مستعمل ہے۔ جیسے

دقت سننے کا جو پوچھا تو کہا کہہ دیں گے ‏ غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہہ دیں گے (داغ)

کھڈ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دو پہاڑوں کے بیچ کا عمق۔ غارِ کوہ۔ خندق۔ کھائی۔ گھاٹی۔ درہ۔ دامنِ کوہ (۲) پنجاب:۔ پہاڑی نالہ۔ کھالا۔ ندی۔

کُھڈّی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) قدمچہ۔ وہ اینٹوں یا پتھروں کا چبوترا سا جس پر بیٹھ کر پیخانہ پھرتے ہیں (۲) مجازاً:۔ ریخ۔ دانتوں کا سوراخ (۳) سر کے بالوں کا سیدھا مُنڈا ہوا حصہ جسے شیطان کی کھڈی بھی کہتے ہیں (۴) پنجاب:۔ بالفتح گرگہ۔ کارگاہ۔ جلاہوں کے بیٹھ کر کام کرنے کا گڑھا۔

کُھر (ہ) اسم مذکر:۔ گائے بکری اور ہرن وغیرہ کے ناخن۔ چرے ہوئے سُم۔ عربی ظلف فارسی تحریر۔ ریزہ سرای۔ ریزہ خوانی ؎

دانت گرے اور کُھر گھسے پیٹھ بوجھ نا لے
ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے (دوہا)

کُھر بندی (ا) اسم مؤنث:۔ گھوڑے کی نعلبندی۔

کُھرپلٹا (ہ) اسم مذکر:۔ ہندوستان کی ایک خانہ بدوش قوم کا نام جس کا یہ پیشہ ہے کہ وہ بوڑھے بیلوں کو کُھر وغیرہ سے درست کر کے جوان بیلوں کی قیمت میں دھوکا دے کر بیچ جایا کرتی ہے۔

کُھر (ہ) اسم مؤنث:۔ کھانسی۔ سُرفہ۔ کھوکھی۔

کُھر کھانسی (ہ) ندا (عو):۔ ایک مشہور فقرہ ہے جو عورتیں بچے کو کھانسی کی تکلیف یا کھانسنے کے وقت رونے سے بہلانے کے واسطے زبان پر لایا کرتی ہیں جیسے "کُھر کھانسی تیری دائی کے گلے میں پھانسی۔ کُھر کھانسی بنیئے کے جائے۔ اُس کے گھر گئے گڑ کھائے"۔

کُھر کُھر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کُھوں کُھوں کرنا۔ کھانسنا۔

کُہر (ہ) اسم مؤنث :- وہ بخارات جو سردی کے موسم میں صبح اور شام کو دھند کا عالم کر دیتے ہیں - کُہاسا - حباب - بزم - تابیخ دشم جیسے "کہر پڑ رہی ہے"

کُہرا (ہ) اسم مذکر :- کُہاسا - کُہر ۔

کَھرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کا بڑا چھان یا بنایا ہوا اوزار جس سے کپڑا چھنتے اور اُس میں خرتپت ڈولتے ہیں - کُھرپا (۲) کھنگر - کھنگری - ایک مصالح کا نام جس سے چھاپنے کے پتھر پر سے حرف اُڑاتے اور اُس کے کھنگر کی مانند سوراخ دار ڈلے ہوتے ہیں (۳) لکھنؤ :- درشت - سخت خشن (۴) لکھنؤ :- درشت خو - سخت کلام - بدمزاج - اُکل کھرا - اکھڑ مزاج ۔

کَھرّا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) پورب :- مسودہ - کچا حساب کتاب - کچا لکھا (۲) لکھنؤ :- طومار - مکتوب دراز - طول طویل خط ؎

پڑھ سکے گا کون محشر میں یہ کس کو ہے دماغ
لکھتے لکھتے نامۂ اعمال کھرّا ہو گیا } (اسیر)

کھرا (ہ) صفت :- (۱) خالص - بے غش ۔ زرناب - زرخالص - بے لاؤ - کھوٹا کا نقیض - زر جعفری - زر مصر - سو - زر جید (۲) اچھا - چوکھا - عمدہ - خوب - خاصا - جیسے کھرا مال "تم کھرے آنے کرے کر ہی جاؤ گے" ؎

عشق کے ہاتھ اے ظفر بیچ متاعِ جان کو
وہ زر نقد داغ دل دے گا تجھے کھرا کھرا } (ظفر)

(۳) صاف - سچا - بے ریا - بے کپٹ - راست باز ۔ خوش معاملہ - لین دین کا صاف جیسے "وہ کھرا آدمی ہے" "کھرے سے کھوٹا اُسے عرش کا ٹوٹا" (۴) بے رو رعایت - صاف گو - کسی کا پاس اور لحاظ نہ کرنے والا - منصف مزاج - (۵) اسم مذکر :- دوسرا کا نقیض - اقوم کا ستھرا (۶) صفت :- نقد جیسے "کھری مزدوری چوکھا کام" ۔

کھرا پن (ہ) اسم مذکر :- صفائی - خوش معاملگی ۔ خوبی - عمدگی ۔ دیانت دیانت داری - ایمان داری ۔ سچائی - صداقت ۔ صاف گوئی ۔

کھرا پن بگھارنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- صاف معاملہ ہونے کا دعوی کرنا - خوش معاملگی کی ڈینگ مارنا ۔

کھرا کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- پرکھنا - چٹکی لگانا ۔

کھرا کھوٹا (ہ) صفت :- اچھا برا - برا بھلا ۔ ایسا ویسا ۔

کھرا کھوٹا پرکھنا (ہ) فعل متعدی :- برے بھلے کی آزمایش کرنا - اچھے برے کو آزمانا ۔

کھرا کھوٹا ہونا (ہ) فعل لازم :- نیت میں فرق آنا - نیت بگڑنا - کسی خوب صورت عورت کو دیکھ کر بدنیتی کرنا - اس معنی میں جی یا دل کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے - جیسے اُسے دیکھ کر دل کھرا کھوٹا ہونے لگا ۔ (نظیر اکبرآبادی نے بھی آندھی کے مضمون میں ایک موقع پر باندھا ہے) ۔

کھرا کھیل (ہ) اسم مذکر :- (۱) خوش معاملگی - معاملہ کی صفائی (۲) تابع فعل :- جلد - تُرت - پھرت - فوراً ۔

کھرا کھیل فرخ آبادی (ہ) اسم مذکر :- (۱) فرخ آبادی روپیہ کا معاملہ سب سے کھرا ہے کیونکہ وہ کھوٹا نہیں ہوتا - خوش معاملگی اچھی ہے - اُدھر دام دیئے اُدھر کام لیا (۲) فوراً اور جلدی کے ساتھ سے کام کو بجا لانا ۔ (ایک زمانہ میں فرخ آباد ٹکسال گھر تھا اور وہاں کے برابر کسی کا کھرا سکہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ وہاں کا روپیہ ہمیشہ بادھے سے بکتا تھا بس اسی وجہ سے یہ مثل مشہور ہو گئی - عوام اس کو کھرا کھیل فرخ آبادی کہنے لگے) ۔

کُہرام (ہ) اسم مذکر :- بلاپ - رونا - کلپنا - گریہ و زاری - واویلا - آہ و نالہ - رونا پیٹنا - ماتم - نوحہ و فریاد ۔ آفت - قیامت (اس کی اصل بعض اشخاص کے نزدیک قہر عام ہے کیونکہ سنسکرت اور ہندی قدیم تصانیف سے اس کا پتہ نہیں لگتا اور نہ مسلمان عورتوں کے سوا ہندو عورتیں اس لفظ کو بولتی ہیں) ۔

کُہرام پڑنا (ہ) فعل لازم :- واویلا اور ماتم ہونا - کسی حادثہ کا رونا پیٹنا پڑنا ۔

کُہرام ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- واویلا مچانا - بلاپ کرنا - پٹیا ڈالنا - شور و غل مچا دینا - دہائی ڈالنا ۔

کُہرام کرنا (ہ) فعل متعدی :- ماتم اور شور برپا کرنا - بلاپ کرنا - رودن کرنا - رونا پیٹنا ؎

زنداں میں تھا کون جو مجھ بے تاب کی صف روشن کرتا
طوق نے باندھا حلقۂ ماتم بیڑیوں نے کُہرام کیا } (بحر)

رگو یہ زناخی نے عجب کام کیا ۔ رنگیں سے مجھے لگا کے بدنام لیا
سیاں کی زمیں ستلے کی اوپر ۔ گھر میں مرے آ کے یہ کُہرام کیا } ([illegible])

کُہرام مچنا (ہ) فعل لازم (عو) :- واویلا ہونا - شور و شیون ہونا - ماتم ہونا - رونا پیٹنا پڑنا ۔ آفت برپا ہونا - قیامت ٹوٹنا - جھگڑا پڑنا - شور و شر ہونا ؎

غرض کہ گھر میں مرے مچ رہا ہے وہ کُہرام ۔ کہ جس کے لکھنے سے ہوتی ہے شق زبانِ قلم (رنگین)

کُہرام ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (کُہرام مچنا) ؎

اکثر مشاعرے پہ ہوا بزمِ غم کا شک ۔ کیا کیا مرے کلام پہ کُہرام ہو چکا (رند)

کھرب (ہ) اسم مذکر:۔ سَو ارب کا ایک کھرب ہوتا ہے۔ دس ہزار کروڑ کی تعداد۔

کہربا (ف) اسم مذکر:۔ (مخفف کاہ ربا یعنی گھانس اُٹھالینے والا گوند) ایک قسم کا زرد گوند جس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اُسے کپڑے (چمڑے) پر رگڑ کر گھانس کے تنکے کے مقابل کریں تو مقناطیس کی مانند اُسے اُٹھالیتا ہے۔

کہربائی (ف) صفت:۔ منسوب بکہربا۔ متعلق بکہربا جیسے کشش کہربائی یعنی مقناطیسی قوت۔

کھرپا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھانس کھودنے کا آلہ۔ رانپا۔ فارسی رنبہ (۲) مجازاً۔ کُندہ ناتراش۔ احمق۔ مورکھ۔ کاٹھ کا اُلّو۔ بھوندو۔ بچھیا کا باوا۔

کھرپا جالی سنبھالنا (ہ) فعل لازم:۔ گھانس کھودنی اختیار کرنا۔ گھانس کھودنے جانا۔ سائیس کا پیشہ لینا۔ سائیسی کرنا۔

کھرپی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چھوٹا کھرپا۔ کھرچنی (۲) (عو) انگیا اور پشواز کے مونڈھوں کی تراش۔

کھرتل (ہ) صفت:۔ کھرا۔ صاف گو۔ بے ریا۔ آزاد۔ لگی لپٹی نہ رکھنے والا۔

کھرتل رہنا (ہ) فعل لازم:۔ کھرا اور صاف رہنا۔ سب سے الگ اور آزاد رہنا۔

کھرتل کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ صاف صاف اور کُھلی کُھلی کہنا۔ لاگ لپٹ نہ رکھنا۔ کسی بات کے کہنے میں لحاظ نہ رکھنا۔ آزادانہ بولنا۔

کھرتوا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی گھانس جو بتھوے کے ساگ سے مشابہ ہے۔

کھرج (ہ) اسم مؤنث:۔ چونکہ سُر بلندی و پستی کے اعتبار سے سات درجوں پر منقسم ہوئے ہیں پس پہلے سُر کا نام جو سب سے پست اور مخرج اُس کا ناف ہے اس نام سے موسوم ہوا اُس کی آواز مور کی مانند ہے۔

کھرچن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) پکتے میں جو طعام پاک کی اور چیز سُرخ و بریاں ہوکر ہانڈی کی پیندی میں تھپڑ سا جم جاتا ہے۔ تہ دیگ۔ تہ دیگی۔ تہ گیرہ۔ تبکراں۔ عربی قُرورہ۔ (۲) ہانڈی کی پوچھن (۳) دودھ کی جمائی ہوئی ملائی جو قصداً کڑھائی میں پکاتے وقت کناروں پر جما جما کر حلوائی لوگ اُتارتے ہیں (۴) بچا کچا۔ پس ماندہ۔ جیسے "نوکری چھوٹ گئی تو کیا ہے اب بھی کھرچن بہتیری ہے"۔ (۵) سب سے اخیر بچہ۔ پیٹ کی پوچھن۔

کھرچنا (ہ) فعل متعدی:۔ چھیلنا۔ دودون کا ترجمہ۔ کریدنا۔ سترون۔ مونڈنا۔

کھرچنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کھرچنے کا آلہ۔ کھرپی۔ رانپی (۲) (قلعہ) جدول ریز۔ حرف چھیلنے کا آلہ۔

کھردرا (ہ) صفت:۔ کُھردرا۔ ناہموار۔ دانے دار۔ اونچا نیچا۔ کھرکھرا۔ اکھڑا۔ درشت۔ خشن۔ اخشن۔

کھردراپن (ہ) اسم مذکر:۔ روڑاپن۔ کھرکھراہٹ۔ ناہمواری۔ درشتی۔

کھرسا (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) موسم خشک۔ موسم گرما۔ وہ موسم جس میں گرمی کے باعث گھانس وغیرہ جل جاتی ہے جیسے گدھا کھرسا میں موٹا ہوتا ہے۔

کھرسا پایا بجوگ نتیا نے پیاری آگ　　برکھا میں پیا بہت لاگیں کانبل چھاوا راگ (مدا)

(۲) سوکھا۔ خشک سالی۔ قحط۔ کال۔

کھرسا بکنا (ہ) فعل لازم (گنوار):۔ برسات کا بارش کے بغیر گزرنا۔

کھرسیلا (ہ) صفت:۔ خارشتی۔ کھجلی والا۔ گدھے یا اونٹ یا کتے کی خارش کی نسبت بولتے ہیں جیسے کھرسیلی کتیا۔ کھرسیلا کتا وغیرہ۔

کھرک (ہ) اسم مذکر:۔ گوسالہ۔ گوخانہ۔ باڑا۔ وہ مکان جس میں چارپائے بند کئے جاتے ہیں۔

کھرکھرا (ہ) اسم مذکر (گنوار) کھریرا۔

کھرکھرا (ہ) صفت (پورب):۔ دیکھو (کھردرا)۔

کھرل (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے پتھر کی کونڈی یا کھلی جو کشتی نما ہوتی اور ادویات کے پیسنے حل کرنے کے کام آتی ہے۔ سنگ صلایہ۔ مسحقہ۔ صلایہ سنگین۔

کھرل کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی دوا کو حل کرنا۔ خوب باریک پیسنا۔ سرمہ سا بنانا۔

کھرنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ ویولی۔ زخم کا انگور بندھنے کے بعد اوپر سے خشک ہو جانا۔ وہ خشکی جو زخم اچھا ہوجانے کے بعد اُس کے اوپر جم جاتی ہے۔ خشک ریش۔ خشک ریشہ۔ جلبہ۔

گل رگ تر جچے کے لگا بیٹھی ایک چونچ　　بلبل ہمارے زخم جگر کے کھرنڈ پر (انشا)

چاند ٹکڑے ہوئے زخم سے اترا تھا کھرنڈ　　لے کے لالے نے اُسے اپنے جگر پر رکھا (مصحفی)

اگر ہو پھانا پر سمندر یقین ہے ہو خاک دم میں جل کر
سنا ہو ہوا آفتاب محشر کھرنڈ ہے داغ آتشیں کا (ناسخ)

کھرنڈ بندھنا (ہ) فعل لازم:۔ زخم کا انگور بندھ کر اُس پر خشکی آجانا۔ زخم

کے اوپر پپڑی جم جانا۔

کھرنی (ہ) اسم مؤنث :- ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو نبولی یعنی نیم کے پھل سے مشابہ اور ذائقہ میں شیریں ہوتا ہے :

کھرا (ہ) اسم مذکر :- کہاروں کا ناچ اور گانا جو اکثر صبح کو رنڈیاں ناچا گایا کرتی ہیں۔

کھرہا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- خرگوش۔ سُسّا۔ سہا۔

کُھری (ہ) اسم مؤنث :- جوتی کے تلے کا وہ حصہ جو ایڑی کے نیچے رہتا ہے جوتی کا وہ حصہ جہاں نعل لگاتے ہیں۔ وہ چمڑے کا ٹکڑا جو جوتی کے نیچے بجائے پاشنہ کے نصب کریں۔ اڈا۔

کُھرّی (ہ) اسم مؤنث :- کھرّی چارپائی۔ وہ چارپائی جس پر بچھونا نہ ہو۔

کُھرّی چارپائی پر سونا (ہ) فعل لازم :- اوّل معلوم۔ دوم بدمزاج ہونا۔ خشم ناک ہونا۔ جیسے "کھرّی چارپائی پر تو سو کر نہیں آئے جو ایسے بدمزاج ہو"۔

کھری (ہ) اسم مؤنث :- کھرا کی تانیث۔ خالص۔ بے غش۔ بے میل۔ صاف۔ کھرتل۔ چوکھی۔ عمدہ۔ خاصی۔ صاف گو۔ بے کپٹ۔

کھری سُنانا (ہ) فعل متعدی :- صاف صاف کہنا۔ لگی لپٹی نہ رکھنا۔

کھری کرنا (ہ) فعل متعدی (دکان دار) :- اطمینان کرنا۔ خوش معاملگی کی تصدیق کرنا۔

کھرے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھرا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت۔

کھرے کھرے (ہ) صفت :- نقد۔ چوکھے۔ بے خرچے۔ بغیر دستوری اور بٹے کے۔ جیسے "کھرے کھرے روپے لو"۔

کھرے ہوجانا (ہ) فعل لازم :- نقد کی برابر ہوجانا۔ قائم ہوجانا۔ جیسے "تمھارے روپے کھرے ہوگئے"۔

کھریا (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی سفید مٹی جسے مکانوں پر پھیرتے ہیں۔ چاک۔

کھریا میں کوئیلا (ہ) محاورہ :- ناموزون اور بے میل بات۔

کُھریا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بڑے چپٹیں یا ناریل کے چھلکے یا کاٹ کا بنایا ہوا کٹوری کی شکل کا آلہ جس سے کپڑا چھنتے ہیں (۲) پورب :- گھٹنے کی چپنی۔

کُھرّے چنے بن جانا (ہ) فعل لازم :- اکل کھرا اور نا ملنسار بن جانا۔ بالکل بد اخلاق اور بے مروت بن جانا۔ جیسے "بہت ملنساری اختیار کرو بالکل کھرّے چنے بن جاؤ"۔

کھریرا (ہ) اسم مذکر :- گھوڑے کے بال صاف کرنے اور گرد نکالنے کا آہنی آلہ۔ کھرکھرا۔ کھرہرا۔ شانۂ ستور خار۔ ژرجون۔

کھڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ریزۂ آبگینہ۔ زجاج جس سے چاندی سونے پر جلا کرتے یا جس کی پوٹلی میں گلٹ کئے ہوئے پرزوں کو رکھ کر مٹتے اور اُجالتے ہیں۔ (۲) پورب۔ گھانس۔

کھڑا (ہ) صفت :- (۱) استادہ۔ اُٹھا ہوا۔ برپا۔ قائم (۲) سیدھا۔ عمود وار۔ راست۔ مستقیم (۳) بغیر کٹا ہوا۔ اُبا ہوا۔ اُگا ہوا۔ جیسے "کھڑا کھیت" (۴) کچا۔ ادھ گلا۔ نیم پختہ۔ جیسے "چاول یا دال کا کھڑا رہ جانا" (۵) لنگر ڈالے ہوئے۔ پانی میں ٹھیرا ہوا۔ جیسے "جہاز کھڑا ہے" (۶) (عو) :- جلد۔ ترت۔ فوراً۔ جیسے "کھڑا دونا دینا" (۷) درزی :- کچی سلائی کیا ہوا۔ ٹانکا ہوا (۸) نصب۔ برقرار۔ گاڑا ہوا جیسے کھڑا جھنڈا (۹) چلتا حساب (۱۰) بے تکان۔ بے پوچھے۔ بلا حساب۔ فوراً۔ جیسے "گن گن روزے کھائے کھڑا بہشت کو جائے"۔

کھڑا پانی (ہ) اسم مذکر :- بند پانی۔ وہ پانی جو بہتا ہوا نہ ہو۔ جیسے باولی یا تالاب وغیرہ کا پانی۔

کھڑا پانی نہ پینا یا کھڑے پانی نہ پینا (ہ) فعل متعدی :- ترت چلا جانا۔ فوراً چلا جانا۔ ذرا نہ ٹھیرنا (نہایت نفرت یا خفگی کے موقع پر بولتے ہیں)۔

کھڑا پچھاڑیں کھانا (ہ) فعل لازم :- کھڑے ہو ہو کر گر گر پڑنا۔ بچے کا غصے یا ضد کے سبب اپنے تئیں ہلکان کرنا۔ کسی صدمۂ عظیم یا حادثۂ مرگ کے سبب لوٹا لوٹا پھرنا (کھڑی پچھاڑیں کھانا زیادہ بولتے ہیں۔ مثلاً آج آپ کے چاہتے بھانجے نے تو میرا نفس تنگ کر رکھا ہے فجر سے لوٹ رہا ہے کھڑی کھڑی پچھاڑیں کھاتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ ہاں ہاں میرے انگرکھے میں پھول بنا دو۔ (سُگھڑ سہیلی)۔

کھڑا پڑا پیٹنا (ہ) فعل لازم :- ہر حالت میں ماتم کرنا۔ اُٹھتے بیٹھتے پیٹنا۔ برابر گریہ و زاری کرنا۔ متواتر پیٹنا۔ کہرام ڈالنا۔ کہرام مچانا۔

کھڑا داؤں (ہ) اسم مذکر :- (قمار باز) وہ داؤں جو چلتے چلتے لگایا جائے۔ اخیر داؤں۔ اخیر بازی۔

کھڑا دونا (ہ) اسم مذکر (عو) :- حضرت مولا مشکل کشا علی کرم اللہ وجہہ کی دست بدست نیاز۔

کھڑا دونا دینا

کھڑا دونا دینا (ہ) فعل متعدی (عو) :- حضرت مشکل کشا علی کی نیاز ہاتھوں ہاتھ دینا - فوراً منت ادا کرنا ۔

ہے وہ امال کیا بڑا دونا — جو وہ آوے تو دوں کھڑا دونا (رنگین)

شرطی اُوا اُف پٹیاں سو کھڑا ہیں دونا — گر ابکے مجھ سے مل جائے اے پیر میری باجی (ہ)

پڑیاں بی بی کی پھولوں کا گہنا — گر وہ بیٹھے تو دوں کھڑا دونا (بیگم)

کھڑا رکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ایستادہ او قائم رکھنا (۲) حساب چلتا رکھنا - باقی رکھنا - بے باق نہ کرنا ۔

کھڑا رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ٹھیرا رہنا - تھما رہنا (۲) ایستادہ رہنا - اُٹھا ہوا رہنا (۳) منتظر رہنا - راہ دیکھتے رہنا - راہ تکنا ۔

کھڑا کرکے دکھانا (ہ) فعل متعدی :- مانگنے کے جواب میں انگوٹھا کھڑا کرکے دکھانا - صاف انکار کرنا - بالکل نہ کرنا - شرارت یا ضد سے انکار کرنا ۔

کھڑا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ایستادہ کرنا - اُٹھانا (۲) برپا کرنا - لگانا - جیسے "فساد کھڑا کرنا - مقدمہ کھڑا کرنا - جھگڑا کھڑا کرنا" وغیرہ (۳) ٹھیرانا - روکنا - تھمانا - اٹکانا - جیسے "گاڑی کھڑی کرنا - گھوڑا کھڑا کرنا" (۴) لنگر کرنا - لنگر ڈالنا - لنگر ڈالنا جیسے "جہاز کھڑا کرنا" (۵) قائم کرنا - جاری کرنا جیسے "کارخانہ کھڑا کرنا" (۶) کچی سلائی کرنا - نگیانا - دور دور ٹانکے بھر کر پہلے اُس کی صورت بنا لینا جیسے "انگرکھا کھڑا کرنا" (۷) گاڑنا - نصب کرنا - جیسے "خیمہ کھڑا کرنا" (۸) سیدھا کرنا - حاصل کرنا - کمانا - جیسے "وہ تو اپنے چار پیسے روز کے روز کھڑے کر لیتا ہے" ۔

کھڑا کھیت (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ کھیت جو ابھی تک کاٹا نہ گیا ہو (۲) مساحت :- سیدھا یا لمبا میدان ۔

کھڑا کھیل (ہ) اسم مذکر :- تُرت کا معاملہ - ہاتھوں ہاتھ کا کام ۔

کھڑا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) اُٹھنا - ایستادہ ہونا (۲) گھوڑے کا چاروں پا ہونا - الف ہونا (۳) برپا ہونا - قائم ہونا - بُنیاد پڑنا - برخاستن کا ترجمہ (۴) ٹھہرنا - تھمنا - رُکنا (۵) گڑنا - نصب ہونا (۶) لڑنے کو مستعد ہونا - سیدھا ہونا (۷) حاصل ہونا - ہاتھ لگنا (۸) محفوظ ہونا - نہ مردی کا اُٹھنا ۔

کھڑاکا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- کھڑکا - کھٹکا ۔

کھڑاؤں (ہ) اسم مؤنث :- کفش چوبیں - وہ لکڑی کی جوتی جسے اکثر ہندو لوگ پہن کر چوکے میں جاتے یا عام لوگ موسم برسات میں خواہ نہانے کے وقت پہن لیا کرتے ہیں - پا افشار - قبقاب ۔

کھڑبڑ (ہ) اسم مؤنث :- ٹاپ کی متواتر آواز - کھٹ کھٹ ۔

کھڑک (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کھڑک) ۔

کھڑکا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھٹکا - آہٹ - کھڑکا (۲) ہندو :- خلال - دانت کریدنے کی چیز - سینک (۳) دونا بنانے کا تنکا - کھٹکا ۔

کھڑکا ہونا (ہ) فعل لازم :- کھٹکا ہونا - آہٹ ہونا جیسے "کھڑکا ہوا اور چور اُبھرا" ۔

کھڑکانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کُنڈی مارنا - کُنڈی کھٹکھٹانا - زنجیر مارنا - دروازہ بجانا - پُکارنا - بُلانا ۔

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے (ذوق)

رشک کہتا ہے نہ کھڑکانا درِ بے پیر کو — ہوئے گی اُس تک رسائی نالۂ زنجیر کو (صابر)

(۲) جھڑکنا - خبر لینا - لعن طعن کرنا - فاعل مفعول کرنا - آڑے ہاتھوں لینا - دھمکانا ۔

نہ ہوا ہم نے کھڑکایا بہت در — ذرا دربان کو کھڑکایا تو ہوتا (ظفر)

کوچۂ یار میں جایا کئے ہم بے کھٹکے — کھڑکا پتا بھی نہ دربان کے کھڑکانے کے بعد (لا اعلم)

کل اُس کا حلقہ در شب جو ہم نے جا کے کھڑکایا — تو اُس نے خوب ہی دربان کو باہر کے کھڑکایا (معروف)

(۳) پورب :- ڈرانا - بدکانا - چونکانا ۔

کھڑکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) درخت کے سوکھے پتوں کا بجنا ۔

ہے فصل بہاری میں یہ صیاد کا دھڑکا — دل اُڑ گیا بلبل کا جو پتا کہیں کھڑکا (امانت)

لئے ہیں گل کے بوسے آج کرچوری سے بلبل نے — پڑا سو یا کیا گل چین کو بھی پتا نہیں کھڑکا (نسیم دہلوی)

(۲) دیگوں کا کھنکنا - دیگوں کا بجنا (۳) کھٹکنا - بگاڑ ہونا - لڑائی ہونا - تلوار چلنا - کھانڈا بجنا ۔

کھڑکھڑ (ہ) اسم مؤنث :- وہ آواز جو کسی چیز کے چلنے یا گھسٹنے سے نکلے مثلاً کھڑکھڑے یا گاڑی یا یکے وغیرہ کے چلنے کی آواز - ہتھیاروں کے ٹکرانے کی آواز - سخت چیز کے ٹکرانے کی آواز - کھٹ کھٹ ۔

کھڑکھڑا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- خبر لے ڈالنا - جھڑک دینا - آڑے ہاتھوں لے ڈالنا - دھمکا ڈالنا - جھڑجھڑا ڈالنا - جھاڑنا - جھڑکنا ۔

کھڑکھڑانا (ہ) فعل متعدی :- جھڑجھڑانا - کھٹکھٹانا - بجانا - کھٹ کھٹ کرنا -

گنڈی کھلنا - کواڑ بجانا (۲) آہٹ سے ناتھوں لینا - خبر لینا - دھمکانا - جھڑکنا - زجر و توبیخ کرنا ٭

کھڑکھڑاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- پتوں یا ورقوں کے باہم ٹکرانے کی آواز - یکے وغیرہ کے چلنے کی آواز ٭

کھڑکھڑیا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کی گاڑی جس میں بگی کے گھوڑوں کو سدھاتے اور اُس کی آواز کھڑ کھڑ ہوتی ہے ٭

کھڑکی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) غرفہ - جھروکا - دو گھروں کی دیوار کے بیچ یا بالا خانے کے اوپر کا چھوٹا دروازہ - دریچہ - دریچی ٭ چھوٹا دروازہ ؎

آنکھیں چھینے دیں گی تری بیوفا مجھے ان کھڑکیوں سے جھانکے ہی بے تصا مجھے (بحر)

(۲) پگڑی کے اوپر کا وہ حصہ جو موکھا سا کھلا ہوا ہوتا ہے اور مارواڑی لوگ اکثر اِس قسم کی پگڑیاں باندھتے ہیں (۳) شہر یا قلعہ کا چھوٹا دروازہ ٭ وہ چھوٹا سا چور دروازہ جو غنیم سے چھپ کر نکل جانے اور اُس پر چھاپہ مارنے کے واسطے بنا کر چھوڑ دیتے ہیں (۴) پنجرے کا دروازہ (۵) چھوٹے کواڑ مع چوکھٹا ٭

کھڑکی دار انگرکھا (ہ) اسم مذکر :- وہ انگرکھا جو سینہ پر سے کھلا ہوا ہو ٭

کھڑکی دار پگڑی (ہ) اسم مؤنث :- مارواڑی پگڑی - وہ پگڑی جس کے آگے موکھا سا ہو ٭

کھڑگ (ہ) اسم مؤنث :- تیغ - تلوار - شمشیر ٭

کھڑگنجا (ہ) صفت :- سر سے گنجا چیچک رو نہایت بدصورت اور زشت - کریہ منظر ٭

کھڑگنجی (ہ) اسم مؤنث :- وہ گنجی اور سیتلا منہ داغ عورت جو نہایت بدنما اور کریہ منظر و بدصورت ہو ؎

پڑی پھرتی ہے کھڑگنجی سی اک لونڈی جو واعظ کی
بزخفش بنائے اپنی صورت خاکساری میں
سو اُس کی اب یہ صورت ہے کہ گاہے گرہنی سے بھی
لگایا ہاتھ اُس کے کان کو اور وہ پکاری میں
(نظیر)

کھڑلا (ہ) اسم مذکر :- (پورب) ڈربا - مرغی خانہ ٭

کھرنجا (ہ) اسم مذکر :- کھڑی اینٹوں کا فرش ٭ اینٹوں یا سلوں کا فرش - پتھر کا فرش یا سڑک ٭

کھڑنک (ہ) صفت :- نہایت سوکھا - پاپڑ سا کرارا - کماگر لا جیسے سوکھ کر کھڑنک ہو گیا ٭

کھڑے (ہ) :- (۱) کھڑا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے حروف مغیرہ کی یاے مجہول سے تبدیل ہو جانے کی صورت ٭

کھڑے پانی نہ پینا (ہ) فعل متعدی (عو) :- ذرا نہ ٹھیرنا - فوراً چلا جانا ٭

کھڑے پاؤں (ہ) تابع فعل :- کھڑے کھڑے - فوراً - اُسی وقت - تُرت ٭

کھڑے پاؤں بیٹھک دینا (ہ) فعل متعدی (عو) :- فوراً حضرت علی مشکل کشا کی نیاز دلوانا - تُرت منت ادا کرنا - ہاتھوں ہاتھ فاتحہ یا نیاز دلوانا ؎

کھڑے پاؤں بیٹھک دوں گی آج پہنچے سلامت نالے کے کھا تار وتنا (رنگین)

کھڑے پیر کا روزہ رکھنا (ہ) فعل لازم (ظرافتاً) :- برابر کھڑا رہنا - بیٹھنے کا نام نہ لینا جیسے "تم نے کیا کھڑے پیر کا روزہ رکھا ہے جو نہیں بیٹھتے" ٭

کھڑے کرنا (ہ) فعل متعدی :- نقد کرنا - اُٹھانا - حاصل کرنا - جمع باندھنا - جیسے "اپنے دام کھڑے کر لئے" ٭

کھڑے کھڑے (ہ) تابع فعل :- (۱) فوراً - تُرت - جلد - شتاب - بے تاخیر و توقف - بے درنگ - اُسی وقت ٭ آتے ہی ؎

پیارے تمہارے دم نے بے دم کیا ہمیں خوب اپنے گھر میں آپ سدھارے کھڑے کھڑے (جرأت)

پہنے تھے جو لباس جوانان باغ آہ ترک خزاں نے دم میں اُتارے کھڑے کھڑے (")

(۲) دیر تک کھڑے رہ کر - عرصہ تک انتظار کر کے - جیسے "وہ تو کھڑے کھڑے تھک کر چلا گیا" (۳) ذرا کی ذرا - لمحہ بھر کو - تھوڑی سی دیر کو - جیسے "ذرا کھڑے کھڑے اُن کی بھی خبر لے آنا" ؎

جس بن میں بے خبر سا پڑا تھا سو جرأت آج وہ لے گیا خبر مری بارے کھڑے کھڑے (جرأت)

کھڑے کھڑے آنا یا آکر چلا جانا (ہ) فعل لازم :- ذرا کی ذرا آنا - ذرا سی دیر کو آنا - تُرت آکر چلا جانا ؎

مشتاق اُن کی باتوں کا تھا وقت نزع بھی بولے نہ کچھ کھڑے کھڑے آئے چلے گئے (رند)

کھڑے کھڑے پھرنا (ہ) فعل لازم :- مضطرب پھرنا - بے قرار پھرنا - پیٹ پکڑے پھرنا - نہایت تملانا - گھبرایا گھبرایا پھرنا ؎

چارہ ترے مریض کا کیا ہو کہ اُس کے سب غم خوار اب پھرے ہیں بچارے کھڑے کھڑے (جرأت)

کھڑے گھاٹ کپڑے دھلوانا (ہ) فعل متعدی :- گھاٹ پر کھڑے رہ کر کپڑے دھلوا لانا ٭ جلدی کپڑے دھلوانا ٭ کپڑے دھلنے کی جگہ پر جا کر

کپڑے دھلوانا ؎

قابل شوب اگر جسم کا جامہ ہوتا   نو کھڑے گھاٹ یہ گدڑی بھی صلاحی تی (رند)

کھڑے گھاٹ دھونا (ہ) فعل متعدی :- جلدی دھونا۔ ترت دھو کر حوالہ کرنا ٭

کھڑے گھاٹ کلپانا یا کلپوانا (ہ) فعل متعدی :- سرِ دست آزمانا۔ فوراً امتحان کرنا ٭ سرِ دست کوئی کام کرانا۔ سرسری کام لینا ؎

کھڑی بھر ہو کے کوسے یار میں یوں رنگ دل کھویا
کہ کپڑا جیسے مفلس نے کھڑے گھاٹ آ کے کلپایا } (آتش)

کھڑے کھڑے ہو جانا (ہ) فعل لازم :- ذرا کی ذرا ہو جانا۔ لمحہ بھر کو آجانا۔ ترت آکر چلا جانا۔ تھوڑی سی دیر کو آجانا ؎

پھرتے ہیں بے قراری کے مارے کھڑے کھڑے   ہو جا جا کے پاس تو پیارے کھڑے کھڑے (جرأت)

کھڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ایک قسم کی تیراکی جس میں سیدھے کھڑے ہو کر صرف پاؤں مارنے سے تیرتے ہوئے جاتے یا پانی میں سینہ ابھارے ہوئے کھڑے رہتے ہیں۔ لکڑ سان کا نقیض (۲) صفت :- استادہ۔ اٹھی ہوئی ٭ سیدھی (۳) کچی۔ ادھ کچری جیسے کھڑی دال (۴) غیر وصول۔ موجود۔ وہ ہنڈوی جس کے دام وصول نہ ہوئے ہوں ٭

کھڑی پچھاڑیں کھانا (ہ) فعل متعدی (عو) :- کھڑے ہو ہو کر گر پڑنا۔ بچے کا حالت ضد میں اور بڑے کا اپنے کسی پیارے کے صدمۂ انتقال میں اپنے کو زمین پر گرا گرا دینا ٭

کھڑی تال (ہ) اسم مؤنث :- چلتی تال۔ چلتی ہوئی لے۔ جیسے "کھڑی تال کے چو بولے" ٭

کھڑی چوٹ (ہ) تابع فعل (بازاری) :- فوراً۔ ترت۔ اسی وقت۔ کھڑے کھڑے ٭

کھڑی چھایا (ہ) اسم مؤنث :- (جوتش) دُم دار ستارے کا سر ٭

کھڑی لکیر (ہ) اسم مؤنث :- عمود۔ سیدھا خط ٭

کھڑی لگانا (ہ) فعل متعدی :- کھڑے رہ کر تیرنا۔ کھڑی کی تیراکی تیرنا۔ صرف پاؤں کے ذریعے کھڑے کھڑے تیرنا ؎

نہیں اے خضر گردش پتلیوں کو چشم جاناں میں   لگاتے ہیں کھڑی اطفالِ ہندو آبِ حیواں میں (افق)

کھڑی ہنڈی (ہ) اسم مؤنث :- وہ ہنڈی جس کا روپیہ ادا نہ ہوا ہو۔ مُتی کی ہنڈی ٭

کھُرنْچ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) زخم خفیف۔ اچٹتا ہوا زخم۔ کھرونٹ۔ چھل جانا (ہمارے دوست نے اس لفظ کے معنی کھونچ دیئے ہیں حالانکہ اس میں اُس میں اندوسے محاورہ بہت بڑا بل ہے کیونکہ کھونچ خاص کپڑے کے واسطے ہے اور کھرنچ جسم کے چھل جانے کے واسطے شاید وجہ تسمیہ قرار دینے کے واسطے یہ احتمال فرمایا ہو جو بالکل بے لگاؤ ہے کھرنچ کے لغوی معنی خود اصطلاحی معنی کی اصل بتاتے ہیں کیونکہ کھرنچ کا مفہوم کھرچا جانا کُریدا جانا کھودا جانا وغیرہ ہے اور عداوت و دشمنی کے موقع پر بھی آدمی اپنے دشمن کا پوشیدہ عیب کھود کھود کر یا کرید کر نکالنا چاہتا ہے پس اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) (۲) کینہ۔ بغض۔ دشمنی۔ عداوت ٭ عیب گیری۔ نکتہ چینی۔ خردہ گیری ٭ چھیڑ۔ چھیڑ چھاڑ۔ بیجا تکرار۔ حجت ناحق ٭

کھرنچ رکھنا (ہ) فعل متعدی :- عداوت رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ کینہ رکھنا۔ کپٹ رکھنا ٭

کھرنچ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) عیب چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔ نقص نکالنا۔ اعتراض کرنا (۲) دشمنی کرنا۔ بیر کرنا۔ عداوت نکالنا (۳) چھیڑ نکالنا۔ حجت کرنا۔ ناحق کی تکرار کرنا۔ چھیڑنا ٭

کھرنچیا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- دشمن۔ حاسد۔ بیری ٭ عیب جو۔ خردہ گیر۔ حرف گیر۔ معترض ٭

کُہسار (ف) اسم مذکر :- (مخفف کوہسار) پہاڑی مُلک۔ پہاڑی دیس۔ پہاڑ کی جگہ ٭

کِھساری (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- ایک قسم کا غلہ جس کی دال کھاتے ہیں ٭

کھسرا (ہ) اسم مؤنث :- پنسا۔ حصہ۔ پنگوتی۔ ایک قسم کی چھوٹی چیچک۔ ہنسی کھیلنی ماتا ٭

کُھس پُھس (ہ) اسم مؤنث :- کھسر پھسر۔ سرگوشی۔ کانا باتی۔ پھسر پھسر۔ باہم آہستہ باتیں کرنا تاکہ کوئی اور نہ سُنے ٭

کھُسر پھُسر (ہ) اسم مؤنث :- کانا پھوسی۔ سرگوشی۔ پھُسر پھُسر۔ کانا باتی۔ چپکے چپکے باتیں کرنا۔ جیسے "کیا کھسر پھسر کر رہے ہو" ٭

کھُسر پھُسر کرنا (ہ) فعل متعدی :- کانا پھوسی کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ چپکے چپکے غیبت یا کسی کی برائی یا باتیں کرنا۔ کانا باتی کرنا ٭

کِھسکانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ہٹانا۔ سرکانا۔ پرے کرنا (۲) ٹالنا۔ روانہ کرنا۔ چلتا کرنا۔ دوسری جگہ بھیج دینا (۳) الگ کرنا۔ چھپا دینا۔ اڑا دینا۔ غائب کر دینا۔ جیسے "دو ہی روز میں ہزاروں روپے کھسکا دیئے" (۴) رشوت میں کچھ دینا۔ رشوت ہاتھ بڑھا کر پاؤں کے نیچے یا سامنے رکھ دینا۔

کھس

جیسے بیٹھے بیٹھے سوزوپے کھسکا دیئے تب مقدمہ جیت کر آیا ۔

کھسک جانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) سرک جانا ۔ ہٹ جانا (۲) چلا جانا ۔ شل جانا ۔ سٹک جانا ۔ آنکھ بچا کر نکل جانا ۔ چپکے سے نکل جانا ۔ دبک کر چلا جانا (۳) رپٹ جانا ۔ پھسل جانا ۔ جگہ سے ہٹ جانا ۔ جیسے بچا کھسک گیا ۔

کھسک کر جانا (ہ) فعل لازم ۔ ٹل کر چلا جانا ۔ چھپ کر چلا جانا ۔ چپکے سے چل دینا ۔ سٹک جانا ۔ آنکھ بچا کر نکل جانا ۔

ایک ہی خم تو اب دل پہ لگا کر گھر کو ۔ دیکھئے قاتل لے مرکھسک نست جا (معروف)

کھسکنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) سرکنا ۔ ہٹنا ۔ ٹلنا (۲) پھسلنا ۔ رپٹنا ۔ کھسلنا ۔ اپنی جگہ سے ہٹنا ۔ جیسے ازار کا کولھے سے کھسک جانا ۔ (۳) چلا جانا ۔ سٹک جانا ۔ کنارہ کرنا ۔ یک سو ہونا ۔ چمپت بننا ۔ چمپت ہونا ۔ چلتا بننا ۔ چل دینا ۔ چھپ کر چلا جانا ۔ ٹل جانا ۔ آنکھ بچا کر نکل جانا ۔ روانہ ہونا ۔

کیا تو اب جی کریں اے ہم صفیران چمن ۔ آگئی فصل خزاں گلشن سے سارے کھسکے پھول (نصیر)

کیا وہاں جاؤں یہ حکم ہے حاکم کا ۔ جو وہاں جائے تو پھر وہ نہ کھسکنے پاوے (معروف)

وہ چلا جان چلی دونوں یہاں سے کھسکے ۔ اس کو ٹھلہرن کئے ہے پاؤں پڑوں کس کس کے (مومن)

نظیر چھپ جا چھپا لے منہ کو بدل لے تیوری کھسک شتابی
جو دیکھ پاوے اٹکا وہ ستم گر تو جان پر ہے ابھی جھڑاکا } (نظیر)

کھسکو (ہ) محاورہ ۔ جاؤ ۔ دفع ہو ۔ چمپت بنو ۔ ہوا کھاؤ ۔ رخصت ہو ۔ سدھارو ۔ ٹہلو ۔

کھس کھس (ہ) اسم مؤنث ۔ گھانس کاٹنے کی آواز ۔

کھسلنا (ہ) فعل لازم ۔ پھسلنا ۔ رپٹنا ۔ کھسکنا ۔ جگہ سے ہٹ جانا ۔ ڈھسلنا ۔

کھسوٹا (ہ) اسم مذکر ۔ کشتی کے ایک داؤں کا نام جس میں حریف کو آگے گھسیٹ لیتے ہیں ۔

کھسوٹنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) نوچنا ۔ بال اکھاڑنا ۔ بال نوچنا ۔ موبر کندن کا ترجمہ ۔ کھوسنا ۔ جیسے "جس کی گودی میں بیٹھے اسی کی ڈاڑھی کھسوٹے" ۔

لے میں کہتی ہوں کہ سرپٹے کے چونڈے کو کھسوٹ
نوچ نوچ اپنا تو منہ شوق سے کر زاری پہ چیخ } (رنگین)

(۲) اتارنا ۔ چھیننا ۔ کھوسنا ۔ زبردستی لے لینا جیسے کپڑے تک کھسوٹ لئے (۳) اپاڑنا ۔ اکھاڑنا ۔ جڑ سے اکھاڑنا ۔ توڑنا ۔ نوچنا ۔ سونتنا جیسے مینڈھی کے پتے کھسوٹنا ۔ پھول کھسوٹنا ۔ درخت کھسوٹنا ۔

کہک

کھسیانا (ہ) صفت ۔ (۱) رنکھا ۔ روانسا ۔ رونا ۔ رو دینے والا ۔ چڑچڑا ۔ (۲) شرمندہ ۔ خفیف ۔ خجل ۔ نادم ۔ محجوب ۔ حجاب زدہ ۔ آزردہ ۔ جیسے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" ۔

کھسیانا کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ چڑانا ۔ رلانا ۔ کھجانا ۔ شرمندہ کرنا ۔ نادم کرنا ۔ شرم دلانا ۔

کھسیانا ہو جانا یا ہونا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) رنکھا ہو جانا ۔ روانسا ہو جانا ۔ رونے کو تیار ہو جانا ۔ رو دینا ۔ رو پڑنا ۔ قریب بہ گریہ ہونا ۔ رنجیدہ ہو کر رونے لگنا ۔

رات ہنس ہنس کے کہے بسترے بندہ نواز ۔ تم تو باتوں میں ہٹے جاتے ہو کھسیانے سے (صابر)

(۲) شرمندہ ہو جانا ۔ نادم ہو جانا ۔ شرما جانا ۔ خجل ہونا ۔

کھسیانی ہنسی (ہ) اسم مؤنث ۔ وہ ہنسی جو حالت شرمندگی یا قہر و غضب میں ہو ۔ زہر خند ۔ دانت نکوسنا ۔

کھسیانی ہنسی ہنسنا (ہ) فعل متعدی ۔ رفع خجالت یا اخفائے غضب کے واسطے ہنسنے کا سا منہ بنانا ۔ دانت نکوسنا ۔

کہف (ع) اسم مذکر ۔ (۱) غار کوہ ۔ پہاڑ کی کھوہ ۔ گپھا (۲) وہ کھوہ جس میں اصحاب کہف جا کر سوئے تھے ان لوگوں کو رقیم بھی کہتے ہیں کیونکہ رقیم ایک لوح کا نام ہے جس پر ان کا تمام حال لکھا ہوا تھا اور اسے کسی بادشاہ نے اس غار پر لٹکوا دیا تھا ۔ انگریزی کتابوں میں ان کو سیون سلیپرز لکھا ہے ۔ ہمارے ایک دوست جو ترکستان کی سیر فرما کر آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ بحیرۂ خزر کے پاس ایک غار ہے وہاں اصحاب کہف کی نعشیں رکھی ہوئی ہیں بہت سے لوگ زیارت کے واسطے آتے ہیں ۔ میں بھی گیا ۔ مجاوروں سے ساری حقیقت سنی ان کو دیکھا مگر ان لوگوں نے میرے حسب دل خواہ مجھ کو کفن بوسیدہ ہٹا کر نہیں دیکھنے دیا چونکہ ان لوگوں کے زمانے میں یہ ملک اسی بادشاہ کے قبضہ میں تھا جس کے سبب سے یہ لوگ ایمان بچا کر غار میں چھپے تھے اس وجہ سے عجب نہیں کہ یہ بات صحیح ہو مگر ابھی ہم کو اس کی اور تحقیقات قابل اطمینان باقی ہے ۔

کھگا (ہ) اسم مذکر ۔ خاکی ۔ وہ پنجابیوں کی فوج کا آدمی جسے ایام غدر میں سرکاری خاکی پوشاک ملی تھی ۔

کہکشان (ف) اسم مؤنث ۔ (مخفف کاہکشاں) وہ طولانی سفیدی جو اندھیری رات میں سڑک کی مانند آسمان پر دور تک گئی ہوئی نظر آتی ہے اور اصل میں بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار ہے ۔ کہکشان اس وجہ

کہک

سے نام رکھا گیا کہ جس طرح کوئی شخص گھانس رسّی میں باندھ کر کھینچتا ہوا دور تک لیجاتا اور اُس سے زمین پر نشان پڑجاتے ہیں یہی صورت اِس کی ہے۔ آکاس گنگا۔ اندر کے ہاتھی کی راہ۔ اکاس جنیو۔ معراج کی راہ۔ مجرہ۔ شاعر مانگ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں ؏

پھر کے مانگ پہ افشاں مہر روش بولا ستارے کیوں نہ چمکاتی ہے کہکشاں میری (امانت)

اے فلک کماں ہے خط شب کو کہکشاں کا نالے سے میرے شق ہے گنبد آسماں کا (نصیر)

کھکھ (ہ) صفت :- (۱) کھوکھلا۔ خالی (۲) تہیدست۔ مفلس۔ نادار۔ نردھن جیسے "ہم تو اس نغات کے پیچھے کھکھ ہوگئے"۔

کھکیڑ (ہ) اسم مؤنث :- رنج۔ مصیبت۔ سختی۔ صعوبت۔ زحمت۔ بپتا۔ سخت محنت۔

کھکیڑ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- مصیبت جھیلنا۔ سختی اور صعوبت کی برداشت کرنا۔ رنج و مصیبت سہنا ؏

آوارگی سے کوسے محبت کے ہاتھ اُٹھا اے ذوق یہ اُٹھا نہ سکے گا کھکیڑ تو (ذوق)

کہگل (ف) اسم مؤنث :- (مخفف کاہ گل) (اُردو والے بفتح کاف تازی فارسی بولتے ہیں) بھس ملی ہوئی مٹی جس سے مکان لیپتے ہیں۔ گارا۔ استرکاری کا گارا۔ پلستر کا گارا ؏

اُس پہ کوٹھی جائے تو خاک خوش آئے بھری ہے دراڑوں میں کہگل کئی من (مصحفی)

کہگل کرنا (ف) فعل متعدی :- پلستر کرنا۔ استرکاری کرنا۔ لیپنا۔

کھل (ہ) اسم مؤنث :- کھلی۔ تل یا سرسوں کا فضلہ۔ تیل نکالی ہوئی سرسوں یا تل یا تورے وغیرہ کا پھوک۔ تل کی سیٹھی۔ جیسے "مایا کا کیا جوڑنا کھل کھانا کمل اوڑھنا"۔

کھل کھا کھل (ہ) :- (محاورہ دوکان داران) (جس طرح بھس کھا بھس سستا مال خریدنے والے گاہک کو چڑانے کے واسطے کہتے ہیں اسی طرح یہ لفظ ہے یعنی تجھ میں اس چیز کے کمانے کی لیاقت اور حوصلہ نہیں ہے اس کی بجائے کھل خرید کرے جا جوار زاں اور سستی ملے گی)۔

کھَل (ہ) اسم مؤنث :- کھال کا مخفف۔ چمڑا۔ چام۔ پوست۔

کھل اُپاڑ (ہ) صفت :- کھال اُدھیڑنے والا۔ لینے کے واسطے کھال تک میں سے نکال لینے والا۔ لے لوٹ کا نقیض۔ وہ قرض خواہ جو ہر طرح سے لے کر پیچھا چھوڑے جیسے "وہ لے لوٹ ہیں تو میں کھل اُپاڑ ہوں"۔

کہل (ع) اسم مذکر :- مرد میانہ سال یعنی نہ بوڑھا نہ جوان۔ ادھیڑ۔

کھل

تیس برس سے لے کر پچاس برس تک کا آدمی۔

کُھلا (ہ) صفت :- (۱) بند کا نقیض۔ گشادہ۔ وا۔ باز ؏

صبح آیا جانب مشرق نظر اک نگار آتشیں رخ سر کُھلا (غالب)

نامے کے ساتھ آگیا پیغام مرگ رہ گیا خط میری چھاتی پر کُھلا (")

(۲) فراخ۔ وسیع۔ چوڑا (۳) عریاں۔ ننگا۔ بے حجاب (۴) صاف۔ بے ابر جیسے "مینہ میں کُھلا ہے چلے جاؤ" (۵) بے روک۔ بلا زحمت۔ آزادانہ بغیر بندھا (۶) مقفل کا نقیض۔ قفل یا کُنڈی نہ لگا ہوا۔ بکس سے باہر نکلا ہوا ؏

سطح گردوں پر پڑا تھا رات کو موتیوں کا ہر طرف زیور کُھلا (غالب)

(۷) عام۔ مشہور۔ معروف (۸) ظاہر۔ علانیہ۔ ڈنکے کی چوٹ ؏

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کُھلا (غالب)

دیکھیو غالب سے گر اُلجھا کوئی ہے ولی پوشیدہ اور کافر کُھلا (")

(۹) دل کشا۔ صحن دار۔ جس میں جی خوش ہو جیسے "کُھلا مکان یا کُھلی باولی"۔

کُھلا کُھلا (ہ) صفت :- (۱) صاف صاف۔ کھرا کھرا جیسے "کُھلا کُھلا بیوپار" (۲) دور دور۔ فاصلے سے۔ جیسے "کُھلا کُھلا کھو" (۳) فراخ۔ دل کشا۔ وسیع جیسے "کیا کُھلا کُھلا مکان ہے" (۴) بے لاگ۔ صاف ؏

روشناسوں کی جہاں فہرست ہے واں لکھا ہے چہرۂ قیصر کُھلا (غالب)

کُھلا کُھلا پھرنا (ہ) فعل لازم :- آزادانہ پھرنا۔ بے روک ٹوک پھرنا۔

کہلا بھیجنا (ہ) فعل متعدی :- پیغام بھیجنا۔ کسی کے ہاتھ پیام بھیجنا۔ سندیسا بھیجنا۔ سندیسا دینا۔ بُلا بھیجنا۔

کُھلا جانا (ہ) فعل لازم :- پھولا نہ سمانا۔ باغ باغ ہوا جانا۔ خنداں و خوش و خرم ہوا جانا۔ شگفتہ ہوا جانا ؏

پیام لے کے کس کی صبا کے ساتھ آتا ہے کہ گل آپ ہی کھلا جاتا ہے غنچہ مسکراتا ہے (محبت)

اس توقع میں کہ لاتے ہیں کبھی مژدۂ وصل مثل گل دیکھ صبا کو میں کھلا جاتا ہوں (قناعت)

کھلاڑ (ہ) صفت :- (۱) کھلاڑن۔ مردوں کے ساتھ کھیلنے والی۔ فن تماش بینی میں اُستاد۔ فاحشہ۔ فن عیاشی سے ماہر۔ شوخ۔ چنچل۔ خوش طبع۔ چہل چپل (۳) اسم مؤنث :- وہ عورت جو تماش بینی کے کھیلوں سے واقف ہو۔ فاحشہ عورت۔ چھنال عورت۔ بدکار عورت۔ اوباش اور بد وضع عورت (۲) اسم مذکر :- وہ شخص جو بازی اور لعب کی طرف مائل ہو۔

کھلاڑپن (ہ) اسم مذکر :- چھنال پن۔ چھنالا۔ اوباشی۔ شوخی۔ چنچل پن۔

کھلاڑن (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کھلاڑی) *

کھلاڑی (ہ) صفت :- (۱) کھیل جاننے والا - کرتب جاننے والا - کرتبی - ماہر فن - اُستاد - کامل فن - پُرفن * کوئی کھیل یا بازی جاننے والا ٭

کوئی کیا جانے کھلاڑی کھیلتے کیسے ہو تم ۔ بارہا اِس گنجفہ کو تم نے برہم کردیا (ناسخ)

(۲) جواری - قمارباز - تخم کھیلنے والا - جیسے کھلاڑی کو دیکھ کھلاڑی نہیں رہ سکتا - (۳) کھلنڈرا - کھیل کود میں مشغول رہنے والا (۴) سانپ پکڑنے والا - وہ شخص جو سانپ کا پکڑنا جانے (ہ) مداری - حقہ باز - شعبدہ باز - بھان متی - بازیگر - نٹ ٭

بنا سکے نہ ہوا خاک آگ پانی پر ۔ نہیں ہے سہل کھلاڑی کی لاگ پانی پر (انشا)

(۶) مکار - فریبی - عیار - دغاباز - چالاک * شوخ *

کھلاڑیاں (ہ) اسم مؤنث :- کلول - اُچھل کود - کود پھاند - شوخیاں *

کھلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خورانیدن کا ترجمہ - تناول طعام کرانا - بھوجن کرانا - جیسے کھلائے سونے کا نوالا دیکھے شیر کی نظر (درحق اولاد) (۲) ضیافت کرنا - دعوت کرنا - روٹی دینا - جیونار کرنا جیسے چار آدمی کھلائے (۳) بازی کرانا * بہلانا - بچے کا دل خوش کرنا - جیسے کھلائے کا نام نہیں رلائے کا نام (۴) سانپ کو منتر کے زور سے خوش کرنا * سانپ کو رکھنا - سانپ کی محافظت کرنا جیسے بچے کا رکھنا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے - حاکم کے پاس رہنا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے (۵) بھوت پریت کا سر پر لانا جن کو عمل کے زور سے کسی کے سر پر بلا کر اُس کے سر کو ہلوانا (۶) شگفتہ کرنا - پھلانا - وا کرنا - کھولنا ٭

کیوں نہ اُس رُت میں کہیں پھر چرا آسے چمن ۔ غنچۂ دل کو کھلاتی ہے ہوا ساون کی (مصحفی)

(۷) وانہ وانہ الگ کرنا جیسے پکتے چاولوں کو کھلانا (۸) مال چٹ کرنا - جیسے کسی عورت کا اپنے یار کو کھلانا (۹) پٹوانا - ضرب لگوانا - جیسے جوتیاں یا مار کھلانا - (۱۰) کھیلیں کرنا یا پھلانا جیسے جوار مکئی وغیرہ کو بھون کر کھلانا (۱۱) خستہ کرنا - بھربھرا کرنا *

کہلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دوسرے شخص کی معرفت پیغام دینا - دوسرے شخص سے کوئی بات ظاہر کرانا - بکوانا (۲) اقرار لینا - اقرار کرنا جیسے اُس کے مُنہ سے کہلا لیا (۳) دوسری دفعہ پڑھوانا - سبق یاد کرانا (۴) فعل لازم - مشہور ہونا - نامزد ہونا - باجنا - موسوم ہونا - جیسے یہ کون سا گانوں کہلاتا ہے (۵) متروک :- الکسانا - کاہلی کرنا - کاہل وجود ہونا - سست قدم ہونا * خائف اور ترساں ہونا - ڈرنا ٭

تو جواں مرد ایسا کہلاتا ہے یار ۔ نیند میں پھر کیوں تو کہلاتا ہے یار (رنگین)

کھلاؤ (ہ) اسم مذکر :- اوروں کو مال کھلانے والا - سخی - دریا دل جیسے وہ بڑا کھاؤ کھلاؤ ہے *

کھلائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) خوراک - خورش - جیسے اُس کی کھلائی خوب ہوتی ہے (۲) کھانا کھلانے کی اُجرت - خوراک کی قیمت (۳) بچوں کو کھلانے والی عورت - دایہ - بچوں کی تیمارداری اور اُن کو پالنے پوسنے والی عورت - انا

کھلائی پلائی (ہ) اسم مؤنث :- کھانے پینے کی قیمت - قیمت آب خورد *

کھلابلی (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کھل بلی) *

کھل بلانا (ہ) فعل لازم (پورب) - کھولنا - اُبلنا - جوش آنا - اُچھلنا *

کھل بلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ہل چل - افراتفری - درہمی برہمی - خلفشار - ہُلڑ - بِذ - فتور - ہنگامہ - غدر * رولا - بھدا * شور و شغب - شور و شر - فتنہ و فساد (۲) بوکھلاہٹ - گھبراہٹ - اضطراب - بے چینی - بے قراری * جلدی * شتاب زدگی *

کھل بلی پڑنا یا مچنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ہل چل ہونا - افراتفری ہونا - ہُلڑ مچنا - غدر مچنا - شور و شر ہونا - ہنگامہ برپا ہونا ٭

(ہجو ملاں)
ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں ۔ پڑی کھل بلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں ۔ لگی خاک سی اُڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر
جمے ایک جا سارے ٹِڈّی بچھڑ کر

(۲) گھبرانا - گھبراہٹ ہونا - بوکھلاہٹ پڑنا * اضطراب اور بے قراری ہونا * جلدی پڑنا *

کھل بلی ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- ہل چل ڈالنا - گھبرا دینا - شور و شر مچانا - ہُلڑ مچانا - غدر ڈالنا - خوف اور ڈر بٹھانا ٭

گلے میں تیغ جو کہ اُس نے یا علی ڈالی ۔ بتانِ ہند میں اک بار کھل بلی ڈالی (نصیر)

کھل بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- فراغت سے بیٹھنا - اچھی طرح آرام سے پھیل کر بیٹھنا - چار زانو ہو کر بیٹھنا - بافراغت کشادہ ہو کر بیٹھنا ٭

مکاں مصحفی اس کو نہ سمجھو آپ کا گھر ہے ۔ تکلف کچھ نہیں کھل بیٹھئے یاں بے حجابی ہے (مصحفی)

کھل پڑنا (ہ) فعل لازم :- پردۂ شرم و تکلف کو درمیان سے اُٹھا دینا - بے حجاب اور بے تکلف ہو جانا ٭

کھل پڑے عالم مستی میں تو ہم تخت کھلے   لے نہ لے دختر رز اب تو ترے بخت کھلے (انشا)

کِھل جانا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (کھلنا بمعنی شگفتہ ہونا)

کُھل جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گرہ یا کسی بندھی ہوئی چیز کا وا ہو جانا (۲) منکشف ہو جانا۔ مکشوف ہو جانا۔ ظاہر ہو جانا۔ معلوم ہو جانا۔ عیاں ہو جانا۔

صاف باطن ہو کے میری جان کس مشکل میں ہے
کھل گیا سب اُن پہ جو جو بھید میرے دل میں ہے } (ارشد)

راز دل کتنا چھپایا کُھل گیا   حال اس دولت سرا کا کھل گیا (وزیر)

کیسو قاصد کو نہ کھل جائے کسی پر یہ راز   سر مکتوب تو لکھ لکھ کے مرا نام نہ بھیج (ظفر)

آپنے جو جو دیئے ہیں رنج سب کھل جائیں گے   اس دل غمگیں سے اے جان حزیں تب پوچھئے (داغ)

جب پیچ عشق میں پڑے نساخ کھل گیا   کوئی نہیں ہے جان کا دشمن سوائے دل (نساخ)

(۳) پھٹ جانا۔ شق ہو جانا۔ دو پارہ ہو جانا جیسے سر کھل جانا بھیجا کھل جانا وغیرہ (۴) اُگھڑ جانا۔ عُریاں ہو جانا۔ ننگا ہو جانا۔ برہنہ ہو جانا۔ ستر نہ رہنا پردہ سرک جانا (۵) سیون نکل جانا۔ اُدھڑ جانا۔ جیسے ٹانکا کھل جانا۔ (۶) معما حل ہو جانا۔ عقدہ وا ہو جانا۔ سُلجھ جانا۔ کوئی مشکل سوال یا مسئلہ صاف ہو جانا (۷) رسی تڑا جانا۔ رسی یا پھندے سے نکل جانا۔ جیسے گھوڑا کھل گیا (۸) صاف ہو جانا۔ کشادہ ہو جانا۔ موکلا ہو جانا جیسے "موری کھل جانا" (۹) جاری ہونا۔ بہنے لگنا۔ چلنے لگنا۔ جیسے "رستہ کھل جانا۔ نہر کھل جانا۔ کام کھل جانا۔ زبان کھل جانا۔ یعنی گویائی ہو جانا" (۱۰) بے حجاب اور بے تکلف ہو جانا۔ شرم اُٹھ جانا۔ لحاظ جاتا رہنا۔ کھل مل جانا۔ ہمراز ہو جانا ؎

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن   ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذر مستی ایک دن (غالب)

(۱۱) چوڑا اور فراخ ہو جانا۔ وسیع ہو جانا جیسے "اب تو اس مکان کا خاصہ صحن کھل گیا" (۱۲) ابر یا گھٹا کا ہٹ جانا۔ مطلع صاف ہو جانا۔ بادل نہ رہنا۔ بارش تھم جانا۔ مینہ ٹھہر جانا ؎

اے محترم اتنی اشک باری   کھل جائے ہے ابر بھی برس کر (محترم)

ابر کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا   بس ثبات بحر دنیا کھل گیا (وزیر)

(۱۳) چھوٹ جانا۔ رہا ہو جانا۔ آزاد ہو جانا (۱۴) مرتب اور مزین ہو جانا۔ موزون اور زیبندہ ہو جانا۔ پھب جانا ؎

اللہ رے جامہ زیب تری جامہ زیبیاں   پہنا جو تو نے رنگ شہابی رنگ کھل گیا (داغ)

(۱۵) اٹک جانا اور رُک جانا کا نقیض۔ بحال ہو جانا۔ سلسلہ جاری ہو جانا۔ جیسے تنخواہ کھل جانا۔ پنشن کھل جانا (۱۶) باز ہو جانا۔ پھندا یا کھٹکا وغیرہ ڈھیلا ہو جانا (۱۷) (مستعمل):۔ گرہ سے جاتا رہنا۔ ضائع ہو جانا۔ ہار جانا۔ جیسے "آج اُس کے بھی تو سو روپے کھل گئے" (۱۸) شطرنج کے مہرے کا اپنے گھر سے چل کھڑا ہونا (۱۹) روک نہ رہنا۔ لگام نہ رہنا۔ جیسے "زبان کھل جانا" ؎

دیتا ہے بات بات میں وہ ہم کو گالیاں   یہ کُھل گئی ہے اُس بت بے پیر کی زبان (معروف)

کھالڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ (عوام) (۱) وہ بڑھیا عورت جس کے جسم پر گوشت کی بجائے کھال ہی کھال رہ گئی ہو (۲) پہاڑی:۔ وہ بشکل مشک کھال جس میں کوہستانی لوگ آٹا وغیرہ رکھا کرتے ہیں۔ چمڑے کی گون۔

کھلڑا (ہ) اسم مذکر:۔ کھال کی تصغیر۔ فقیروں کی چمڑے کی جھولی۔

کھلڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) کھال کی تصغیر۔ چمڑی۔ پوست حیوانات۔ کھال (۲) عضو تناسل کے آگے کا چمڑہ جس کا ختنہ ہوتا ہے۔ غلاف سرزہ۔ قلفہ۔ گھونگٹ۔

کھل کر یا کھل کے (ہ) تابع فعل:۔ (۱) خلاصہ ہو کر۔ پھیل کر۔ چار زانو ہو کر۔ کشادہ ہو کر۔ آرام سے۔ جیسے کھل کر بیٹھو تکلیف سے کیوں بیٹھے ہو (۲) بافراغت بخوبی۔ اچھی طرح سے۔ آزادانہ حسب دلخواہ۔ جی کھول کر۔ جیسے "اب تو مینہ کھل کر برس گیا۔ اب کے مہینے میں کھل کر نہیں ہوئی (عو)" ؎

جوں صبح اس چمن میں نہ ہم کھل کے ہنس لئے   فرصت رہی سو میر ہی اک نفس ہی (میر)

(۳) بے حجاب ہو کر۔ شرم و لحاظ اُٹھا کر۔ "ایک دفعہ تو کھل کر مل جاؤ" ؎

ذرا اب تو کھل کر کے مل مہرباں   بہت مدتوں تک تو شرما چکا (بسمل)

ہم نے جب بات کی اُس غنچہ دہن سے کھل کر   پہلے جب اُس کے رقیبوں کا دہن باندھ لیا (نظیر)

(۴) علانیہ۔ ظاہر۔

کھل کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (کھل بیٹھنا)

کھلا ہونا (ہ) فعل لازم (عو):۔ اچھی طرح سے حیض آنا۔ خون حیض کا بخوبی اخراج ہونا۔

کِھل کِھل (ہ) اسم مؤنث:۔ ٹھٹھے یا قہقہے کی آواز۔ قہ قہ۔ ٹھی ٹھی۔ قاہ قاہ۔ پھوہڑپن کی ہنسی۔

کھل کھل کے ہنسنا (ہ) فعل متعدی:۔ خوش ہو ہو کر ہنسنا۔ قہقہے مارنا۔ ٹھٹھے مارنا ؎

خیر ہے اپنے بھی رخسار زرد کی اُس کو   یہ ہم سے ہنستی ہے کھل کھل کے زعفران کیا خوب (اختر)

کھل کھل ہنسنا (ہ) فعل لازم:۔ ٹھی ٹھی ہنسنا۔ بے تحاشا ہنسنا۔ برابر ہنسے چلا جانا ؎

ثبات اس کو نہیں یہ عالم واشد دو روزہ ہے   ہنسو اتنا بھی اے غنچو نہ تم کھل کھل گلستاں میں (اختر)

کھل

کھل کھلا کر پھینکنا (ہ) فعل متعدی:- چوسر یا نماز کی کوڑیوں کو خوب ہلا کر بے لاگ پھینکنا۔

کھل کھلا پڑنا (ہ) فعل لازم:- بے تاب ہو کر زور سے ہنس پڑنا۔ خوشی میں آکر بے تحاشا ہنس پڑنا۔ قہقہا مار کر ہنس پڑنا ؎

غنچۂ گل کھل کھلا پڑا

ذکر جب تیرے تبسم کا آپڑا ۔۔۔ گلشن میں طفل غنچۂ گل کھل کھلا پڑا (معروف)

کھل کھلا کر ہنسنا یا کھل کھلا کے ہنسنا (ہ) فعل لازم:- ٹھٹھا مار کر ہنسنا۔ قہقہا مار کر ہنسنا۔ ٹھی ٹھی کرکے ہنسنا۔ زور سے آواز کے ساتھ ہنسنا۔ بہت ہنسنا۔ خندہ زنی کرنا۔ قہقہا مارنا ؎

ہنس قبر پہ میری کھل کھلا کر ۔۔۔ یہ پھول چڑھا کبھی تو آکر (درد)
کہا میں نے جو اے گل کچھ وفا کر ۔۔۔ تو وہ ہیں ہنس پڑا بس کھل کھلا کر (خلیق)
کیا قہر ہے یہ تیرا بچہ کو رلا کے ہنسنا ۔۔۔ پھر تس پہ اے ستمگر یہ کھل کھلا کے ہنسنا (محبت)
روتا ہوں بلبلا کے تو ہنستا ہے کھل کھلا ۔۔۔ کہتا ہے یار رو دو پر زور ہی نرالا ہے یہ (میر سوز)
کرتا ہوں رو کے ہستئ موہوم پر نظر ۔۔۔ ہنستا ہے جب چمن میں کوئی کھل کھلا کے پھول (نصیر)
سچ کہہ صبا گلوں پہ کہیں اوس پڑ گئی ہے ۔۔۔ کیا آج کھل کھلا کے کوئی ہنسا چمن میں (〃)
ہنستا وہ گل چمن میں اگر کھل کھلا کے صبح ۔۔۔ حیرت تھی کیا؟ جو بلبل تصویر بولتی (ظفر)
کھل کھلا کر جو ہنسے باغ میں گل وقت بہار ۔۔۔ تھا یہ باعث کہ نہیں روز خزاں دیکھا تھا
کھل کھلا کے ہنسے گلشن میں ہزاروں غنچے ۔۔۔ دل ہلا خوش و خرم نہ ہوا پر نہ ہوا
جب کھل کھلا کے ساقئ گلفام ہنس پڑا ۔۔۔ شیشے نے قہقہے لئے اور جام ہنس پڑا
ہنستا ہے کھل کھلا کے چمن میں گل اور یہ ۔۔۔ نالاں ہیں بلبل ناشاد کس طرح (عاشق)
ہاتھ منہ پر رکھ کے وہ بت کھل کھلا کے ہنس پڑا ۔۔۔ رل گئے موتی سے دنداں موتیا کے ہار ہیں (وزیر)
کیسی ہی کیوں نہ ہم میں تم میں سکھائیاں ہوں ۔۔۔ جب کھل کھلا کے ہنس دو دو میں صفائیاں ہیں (〃)

دیکھ کر اک رو جنوں کی رنگ رلیاں باغ میں
کھل کھلا کر ہنس پڑیں پھولوں کی کلیاں باغ میں } (انشا)

کھل کھلانا (ہ) فعل متعدی:- زور سے ہنسنا۔ قہقہا مارنا۔ ٹھٹھا مارنا۔ ہی ہی ٹھی ٹھی کرنا۔ نہایت بے تاب ہو کر ہنسنا۔ نہایت ہنسنا۔ خرم و شاداں ہونا ؎

خندۂ گل کے لئے تکلیف سیر باغ کیا ۔۔۔ آئینہ لو ہاتھ میں اور کھل کھلا کر دیکھ لو (غضنفر)
گل نہیں ہنستے چمن میں تم یہ کچھ اے بلبلو ۔۔۔ دیکھ رنگ زرد میرا کھل کھلائے ہے بسنت (میر سوز)

کھل کھلانا (ہ) فعل لازم:- انتڑیوں کا گڑ گڑ بولنا۔ قراقر ہونا۔ پیٹ بولنا۔ جیسے کھل کھلا کر دست آیا۔

کھل کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- آزادانہ کسی فعل کا مرتکب ہونا۔ شرم حجاب اٹھا کر کوئی کام کرنا۔ علانیہ کسی معیوب امر کا کرنا۔ جس کام کو پہلے چھپا کر کرتے تھے پھر اسے علانیہ اور کھلم کھلا کرنے لگے۔ مطلق آزاد ہو جانا ؎

تم شوخیوں سے پاؤں جو رکھو زمین پر ۔۔۔ کھل کھیلتے ہیں اب لب خاموش نقش پا (داغ)
کیا خوب راز دار ملا ہے نصیب سے ۔۔۔ کھل کھیلے پردے پردے میں تم تو رقیب سے (〃)
گالیاں دینے لگے نام مرا لے لے تم ۔۔۔ اس حیا کے کھلتے ہی کھل کھیلے تم (جرأت)
دیوانہ جان کر جو وہ کھل کھیلے غیر سے ۔۔۔ بے ہوشیوں سے اور میں ہشیار ہو گیا (محزون)

کھِلنا (ہ) فعل لازم:- (۱) پھول کا شگفتہ ہونا۔ کلی کا پھولنا۔ بکسنا ؎

کھل کے گل کچھ تو بہار اپنی صبا دکھلا گئے ۔۔۔ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے (ذوق)
ایک سے دو داغ دو سے چار پھر تو سیکڑوں ۔۔۔ کھلتے کھلتے پھول سینے پر گلستاں ہو گیا (نسیم دہلوی)
دل کی کلی تجھ سے کبھی اے صبا کھلی ۔۔۔ چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی (داغ)
نرگس نہ اس کی آنکھ سے شرمائی باغ میں ۔۔۔ اللہ رے ڈھٹائی کہ یہ بے حیا کھلی (〃)

(۲) پھول آنا۔ پھول لگنا (۳) خوش ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ نہایت شاداں ہونا۔ ہنسنا۔ خنداں ہونا (۴) دانہ دانہ جدا ہونا۔ جیسے "چاولوں کا کھلنا" (۵) بھربھرا اور خستہ ہونا (۶) دیوار کا شق ہونا۔ دیوار کا پھٹ جانا۔ پکی قبر یا گنبد وغیرہ میں درز آجانا ؎

داغ شگفتہ دل کا ذرا دیکھنا اثر ۔۔۔ مانند غنچہ قبر بھی بعد فنا کھلی (داغ)
نالوں سے شق ہوا نہ جگر پاسبان کا ۔۔۔ دیوار قید خانہ مگر بارہا کھلی (〃)
برشکال گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہئے ۔۔۔ کھل گئی مانند گل سو جا سے دیوار چمن (غالب)
تم جو دو پھول چڑھا دو تو خوشی کے مارے ۔۔۔ قبر کھل جائے یہ پھولے تن لاغر اپنا (بحر)

(۷) چاندنی کا نور افشاں ہونا۔ روشنی پھیلنا۔ جیسے "کیا چاندنی کھل رہی ہے" (۸) سرور ہونا۔ گٹھنا۔ جمنا۔ جیسے "نشہ کھلنا" (۹) زیب دینا۔ پھبنا۔ سجنا۔ موزوں ہونا۔ نکھرنا۔ جیسے "سرخی میں سبزی خوب کھلتی ہے"۔ "یہ ٹوپی تمہارے چہرے پر نہیں کھلتی" ؎

آرسی لے کے ذرا تو بھی تو دیکھ اپنی زیب ۔۔۔ لب کی مسی کھلی پان کی لالی کیا خوب (مصحفی)
مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا ۔۔۔ رنگت جو تیری نشے میں اے مہ لقا کھلی (داغ)

(۱۰) بالوں کا نکھرنا (۱۱) پارہ پارہ ہونا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ کھل کھل ہونا۔ جیسے "پھونٹ یا سر کا کھل جانا"۔

کھُلنا (ہ) فعل لازم:- (۱) گرہ یا کسی بندھی ہوئی چیز کا وا ہونا۔ کشادہ شدن کا ترجمہ۔ عقدہ وا ہونا۔ عقدہ حل ہونا ؎

وہ کہ جس کے ناخن تاویل سے ۔۔۔ عقدۂ احکام پیغمبر کھلا (غالب)

آہ کس کس نے لڑائے نہیں تدبیر کے پیچ
نہ کھلے پر نہ کھلے رشتۂ تقدیر کے پیچ } (ممنون)

(۲) ظاہر ہونا۔ منکشف ہونا۔ مکشوف ہونا۔ معلوم ہونا۔ عیاں ہونا۔ پرگھٹ ہونا۔ بھید کھلنا۔ راز افشا ہونا۔ بھانڈا پھوٹنا ؎

کچھ تو ہیں حقیقتِ شمس و قمر کھلے — کس کج کلاہ عشق پہ پیچ تیری پگ کھلے (آتش)
ہنسو بولو کھلے خوبی زباں کی — خموشی بات کھوتی ہے زباں کی (سالک)
وہ بھی تھی اک سیمیا کی سی نمود — صبح کو رازِ مہ و اختر کھلا (غالب)

غنچہ جو چمن میں صبح کھلا تب کان میں گل کے یہ کہنے لگا
ہاں آج یہ عقدہ مجھ پہ کھلا تو اور نہیں میں اور نہیں } (نصیر)

(۳) پھٹنا۔ شق ہونا۔ دراڑ پڑنا۔ چیر آنا۔ دو پارہ ہونا۔ کھبل کھبل ہونا۔ جیسے سکھلنا (۴) اکھڑنا۔ عریاں ہونا۔ ننگا ہونا۔ برہنہ ہونا۔ ستر نہ رہنا۔ پردہ اٹھنا۔ پوشش سرکنا (۵) ادھڑنا۔ بخیہ یا سیون کھلنا۔ سلائی کا ڈھیلا پڑنا جیسے "ٹانکا کھلنا" (۶) حل ہونا۔ کسی مشکل بات کا سمجھنا۔ کسی دقیق مسئلہ کا صاف ہونا۔ وا ہونا ؎

فکر میں تھے انتہائے عشق کی مدت سے ہم — بارے یہ عقدہ ہمیں آکر تہِ خنجر کھلا (سوز صبائی)

(۷) رسی تڑانا۔ پھندے سے نکلنا۔ جیسے کسی جانور یا گھوڑے کا تھان سے کھلنا (۸) اٹنا کا نقیض۔ اڑاؤ نکلنا۔ صاف ہونا۔ صفا ہونا جیسے "موری کھلنا" (۹) جاری ہونا۔ بہنے لگنا۔ چلنے لگنا۔ آمد و رفت شروع ہونا جیسے "نہر کھلنا"۔ "رستہ کھلنا"۔ "کام کھلنا"۔ زبان کھلنا وغیرہ ؎

شگاف چرخ سے اے آہ کیا ہوا حاصل — کہ او رراہ کھلی ہر بلا کے آنے کی (داغ)

(۱۰) حجاب اٹھنا۔ شرم و لحاظ دور ہونا۔ مغائرت نہ رہنا۔ بے تکلف ہونا۔ خاموشی دور ہونا۔ ہمراز بننا۔ بے تکلف ہو کر دل کی بات کہنا ؎

کس طرح معلوم ہووے اُس کے دل کا مدعا — مجھ سے باتوں میں ظفر وہ غنچہ لب کھلتا نہیں (ظفر)
بات بھی کچھ کی تو اُس نے ذکرِ دشمن کا کیا — وائے قسمت وہ کھلا ہے ہم سے تو کیونکر کھلا (تصنو)
برنگِ غنچہ گویا منہ پہ اک مہرِ خموشی ہے — نہیں کھلتا وہ ہم سے بر سرِ تقریر کیا باعث (نصیر)
باغِ معنی کی دکھاؤں گا بہار — مجھ سے گر شاہِ سخن گستر کھلا (غالب)
جبکہ باتوں میں وہ مجھ سے بتِ مغرور کھلا — میرا دل ایسا کھلا جیسی در معمور کھلا (ظفر)

(۱۱) چوڑا ہونا۔ فراخ ہونا۔ وسیع ہونا (۱۲) ابر یا گھٹا کا ہٹنا۔ بادل کا دور ہونا۔ مطلع صاف ہونا۔ بارش تھمنا۔ مینہ تھمنا ؎

شیشے شراب کے رہیں آٹھوں پہر کھلے — ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابرِ تر کھلے (آتش)

سوزِ دل کا کیا کرے بارانِ اشک — آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر تھما (غالب)

(۱۳) چھوٹنا۔ رہا ہونا۔ طویلے سے نکلنا۔ بند سے آزاد ہونا ؎

توسنِ شہ میں ہے وہ خوبی کہ جب — تھان سے وہ غیرتِ صرصر کھلا
نقشِ پا کی صورتیں وہ دل فریب — تو کہے بت خانۂ آزر کھلا } (غالب)

(۱۴) پھبنا۔ زیب دینا۔ سجنا۔ موزوں ہونا۔ زیبندہ ہونا ؎

زیب ہم جنس کی ہم جنس سے ہے عالم میں — پستئ گوٹ بہت کھلتی ہے مہتابی پر (امانت)
کھلتی ہے مرے شوخ پہ ہر رنگ کی پوشاک — اودی اگر ہے چمپئی گلنار بسنتی (〃)
غرق خوں ہے مری مژگاں بھی تو پلکیں بھی — رنگ کھلتا ہے مگر دیکھئے اچھا کس پر (داغ)
اُس سے اور بوسہ کی خواہش اپنی حد بات کر — وہ اگر دے بھی تو سالک تیرے منہ پر کھلا (سالک)
لب پہ جو تو نے جو دستار سجی نام خدا — کیا ترے منہ پہ اے شکِ بتاں کھلتی ہے (جرأت)
واقعی دل پر بھلا لگتا تھا داغ — زخم لیکن داغ سے بہتر کھلا (غالب)
منہ نہ کھلنے پہ ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں — زلف سے بڑھ کر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا (〃)
دیتی ہیں زیب آپ کو سب رنگتیں مگر — سرخ و سفید رنگ پہ کھلتی ہے شال سبز (رند)
کھلے ہے کیا ترے بازو پہ سیمبر تعویذ — بندھے ہیں پیچ میں جوشن ادھر ادھر تعویذ (〃)

(۱۵) اٹکنا اور رکنا کا نقیض۔ بحال ہونا۔ سلسلہ جاری ہونا۔ جیسے "تنخواہ کھلنا"۔ "پنشن کھلنا" (۱۶) باز ہونا۔ دروازہ یا قفل یا پھندے یا کھٹکے وغیرہ کا کشادہ ہونا ؎

رہتے ہیں ہم اُس کوچے میں گو بار نہ پائیں
کھلتا ہے تو سنتے ہیں درِ یار کی آواز } (ناظم)

صبح دم دروازۂ خاور کھلا — مہرِ عالم تاب کا منظر کھلا (غالب)
تھا دل وابستہ قفلِ بے کلید — کس نے کھولا کب کھلا کیونکر کھلا (〃)

(۱۷) ہندو:۔ گرہ سے جانا۔ ڈب سے نکلنا۔ ضائع ہونا۔ کھویا جانا۔ جوئے میں ہارنا۔ "آج بیٹھتے ہی سو روپے اُس کے بھی کھل گئے"۔ "ہمارا کیا کھل گیا جو سر پکڑ کر بیٹھ جائیں" (۱۸) شطرنج کے مہرے کا اپنے گھر سے چلنا۔ مہرے کا اپنے گھر کو چھوڑنا (۱۹) روک نہ رہنا۔ لگام نہ رہنا۔ قابو نہ رہنا۔ جیسے "اب تمہاری زبان بہت کھل گئی ہے" (۲۰) گھوڑے کا بکنا۔ فروخت ہونا۔ جیسے "اُس کے تھان سے چار گھوڑے روز کھلتے ہیں آج کل خوب کما رہا ہے" (۲۱) لکھنؤ:۔ ناگوار گزرنا۔ گراں گزرنا۔ تلخ گزرنا۔ برا لگنا ؎

ہجرِ جاناں میں کہیں جینے سے مرنا بہتر — زندگانی کے مزے کو ہمیں کھلتے دیکھا (رشک)

یعنی تلخ گزرتے ہوئے (۲۲) پھیلنا۔ خوشبو دینا۔ مہکنا۔ معطر ہونا ؎

تامل کی شواشد ہو تو کیا لطف کھلے آہ — کھلتی ہے جو بو غنچۂ گل کی تو کھلے پر (جرأت)

(۲۳) نکھرنا۔ رونق پر آنا۔ چمکنا۔ جوبن پر آنا ۔

جب چہرے پہ میرے نہ رہی نام کو سرخی
تب ہنس کے کہا اس نے کہ لو اب تو کھلا رنگ (جرأت)

(۲۴) فہرست یا رجسٹر نکلنا۔ دفتر دیکھا جانا ۔

پہلے دارا کا نکل آیا ہے نام — اس کے سرہنگوں کا جب دفتر کھلا (غالب)

(۲۵) جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا ۔

ہاتھ سے رکھ دی کب ابرو نے کماں — کب کمر سے غمزے کی خنجر کھلا (غالب)

(۲۶) ہندو:- خیال بٹنا۔ چت اچٹنا۔ جیسے "سمادھی کھلنا" یا "دھیان کھلنا" وغیرہ (۲۷) جچنا۔ اٹکنا۔ لگنا۔ قرار پانا۔ ٹھیرنا ۔

ہنس کر دکھائے دانت جو ہم کو تو کیا ہوا — لے لیجئے جو قیمت سلک گہر کھلے (آتش)

(۲۸) انقباض دور ہونا۔ کلفت مٹنا۔ بشاش ہونا۔ تنگی دور ہونا ۔

کیا چیز ہے عبارت رنگیں میں شرح شوق — خط کی طرح طبیعت بستہ اگر کھلے (")

(۲۹) گویائی ہونا۔ نطق ہونا ۔

حیواں سے آدمی کو شرف نطق سے ہوا — شکر خدا کرے جو زباں بشر کھلے (")

کھلنڈرا (ہ) صفت:- کھیل کود اور لہو و لعب میں مشغول رہنے والا۔ کھلاڑی ۔

کھلنڈرے ہیں پڑے ایسے کہ راہ میں ہر روز — بگاڑ دیتے ہیں دو تین چار کی صورت (ناظم)

کھلنڈری (ہ) صفت:- کھلاڑن۔ کھیل کود اور لہو و لعب میں مشغول رہنے والی ۔

کھلو (ہ) صفت:- (۱) ہر وقت ہنستی رہنے والی۔ ہنسوڑ۔ خوش مزاج ہنسی باز۔ خواہ مخواہ ہنسے جانے والی۔ خوش مسخری (۲) کھلاڑن۔ کھیلتی رہنے والی۔ کھلنڈری ۔

کھلو باولی (ہ) صفت (عو):- پگلوں کی طرح ہنستی رہنے والی۔ بے محل و موقع ہنسنے والی۔ ہنسوڑ۔ خوش مسخری و بے ہودہ ۔ جیسے "سسرال میں جا کر بہت سا ہنسوگی تو کہیں گے کھلو باولی ہے نہ ہنسوگی تو کہیں گے کیا شستہ و محرم کی پیدائش ہے (سگھڑ پاسیلی) ۔"

کھلوانا (ہ) کھولنا کا متعدی المتعدی ۔

کھلوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی:- (۱) پیغام دلوانا (۲) سبق یا کسی عبارت کا منہ سے نکلوانا ۔

کھلوریاں (ہ) متروک:- بن دھنیا بیج وغیرہ بھنی ہوئی چیزیں جو منہ صاف کرنے کے واسطے کھاتے ہیں جیسے "خاصدان میں گلوریاں چوگھڑے میں کھلوریاں لا کر آگے رکھیں" ۔

کھلونا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ کھیلنے کی چیز جس سے بچے کھیلا کرتے ہیں۔ بُعبہ۔ وہ مٹی کی یا لکڑی خواہ تانبے پتھر وغیرہ کی بعبت جس سے بچے کھیلتے ہیں ۔

دل کھلونا نہیں جو کہتے ہو — ہم ہی لیں گے ہم ہی لیں گے (سخی)

جیسے "بونا جورو کا کھلونا" ۔

فرصت نہیں ہم لینے کی اک طفل کے غم سے — معدوم کھلونے کی طرح جس میں گئی ہم سے (ناسخ)

(۲) وہ خوش مزاج یا مسخرہ آدمی جسے ہر ایک پسند کرے۔ جیسے "یہ شخص تو امیروں کا کھلونا ہے" (۳) نازک اور دکھاوے کی چیز (۴) بازاری:- عضو تناسل۔ (خواجہ آتش نے بضم لام بھی رونا دھونا ہونا وغیرہ کے ساتھ باندھا ہے اور اکثر عوام خصوصاً ہندو بیاہے یہی بولتے ہیں ۔

بازیچۂ مستی ہیں وہ مجنون پری ہوں — اطفال سمجھتے ہیں کھلونا مرے دل کو (آتش)

کھلی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مزاح۔ ہنسی ٹھٹا۔ چہل۔ ٹھٹولی۔ مذاق۔ تمسخر۔ خندہ زنی (۲) بے جا ہنسی۔ گندی گندی باتیں (۳) پورب:- گلوری ۔

کھلی اڑانا (ہ) فعل متعدی:- ہنسی اڑانا۔ ٹھٹا کرنا۔ احمق بنانا۔ مسخرہ بنانا۔ رسوا کرنا۔ فضیحت کرنا ۔

کھلی باز (ا) صفت:- مسخرہ۔ ظریف۔ چہل باز۔ خوش طبع۔ ہنسی مذاق کرنے والا ۔

کھلی بازی (ا) اسم مؤنث:- چھیڑ خانی۔ چھیڑ۔ ہنسی۔ مزاح۔ مذاق۔ ٹھٹا۔ چہل بازی ۔

کھلی کرنا (ہ) فعل متعدی:- ہنسی کرنا۔ مذاق کرنا۔ چھیڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ چہل کرنا ۔

غیر سے کھلی نہ کر جوں غنچہ کھل کھل کر نہ ہنس — مثل شبنم دیکھ کر گل رووے گا کوئی (نکہت)

کھلی میں اڑانا یا کھلیوں میں اڑانا (ہ) فعل متعدی:- ہنسی میں اڑانا۔ احمق بنانا۔ پاگل بنانا۔ مسخرہ بنانا ۔

ذرا سی بات میں یعنی جال ہو جس کا — وہ کھلیوں میں کسی کو اڑائے کا پھر کیا (رند)

آج تو رونق گلزار مٹاؤ صاحب — کھلیوں میں گل و لالہ کو اڑاؤ صاحب (")

باغ میں اس گل کو لے جا کر ہنسایا چاہئے — کھلیوں میں عندلیبوں کو اڑایا چاہئے (ناسخ)

کھلی میں لینا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):- ہنسی اور مذاق سے تنگ کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ مسخرہ بنانا ۔

کھل

شرمِ غنچہ کو رہی تیرے دہن سے ورنہ کھلیوں میں سے اک اک گل خنداں لیتا (بحر)

کھلی (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (کھل) عربی کُسب۔ فارسی کُنجارہ۔ جیسے "جیب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی"۔

کھُلے (ہ):۔ (۱) کھُلا بمعنی کشادہ وغیرہ کی جمع (۲) حروفِ مغیّرہ کے آجانے کی صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں (۳) ظاہر۔ نمایاں۔ عیاں ٥

جو چاہیں یار سے کیں اغیار غم نہیں خواجہ کو ہیں علاہ کعیث بزر کھلے (آتش)

کھُلے بازار (ا) تابع فعل:۔ سربازار۔ بے خوف وخطر۔ کھُلم کھُلا۔ علانیہ۔ ڈنکے کی چوٹ +

کیا ہوا محتسبِ شہر گو ہے بادہ فروش کھلے بازار جو بے خوف و خطر بیچتے ہیں (معروف)

کھُلے بالوں (ہ) تابع فعل:۔ (۱) بال کھولے ہوئے۔ ننگے سر (۲) بے تکلف۔ بے دھڑک۔ بے خوف وخطر۔ بے اندیشہ ٥

پکارے گرکوئی یوں گھر سے باہر کھلے بالوں نکل آیا نہ کیجے (مصحفی)

کھُلے بند (ا) تابع فعل:۔ (۱) بے تکلف۔ آزادانہ۔ کھُلم کھُلا۔ علانیہ۔ ظاہر ٥

کہا صبح دم میں نے غنچے سے جاکر کھلے بند مرغِ چمن سے ملاکر
تو بولا کہ فرصت یہاں اک تبسم سو وہ بھی گریباں میں منہ کو چھپاکر (ناسخ)

(۲) صفت:۔ آزاد۔ بے قید۔ وہ شخص جو پابند نہ ہو۔

کھُلے بندوں (ا) تابع فعل:۔ بے دھڑک۔ بلاخوف وخطر۔ بے باکانہ۔ نڈر ہوکر۔ بے اندیشے۔ آزادانہ۔ بے تکلف۔ علانیہ۔ کھُلم کھُلا۔ ہانکے پکارے۔ ڈنکے کی چوٹ۔ بے روک ٹوک۔ بے کھٹکے ٥

کھلے بندوں چلا جاتا ہے شائق بزمِ جاناں میں
کوئی اُس کی طرح سینہ سپر ہووے تو میں جانوں (شائق)

کھلے بندوں آبیٹھے وہ در پر عجب کیا ہے جو ہووے رہگزر بند (مصحفی)

کھول کر بندِ قبا کو ملکِ دل غارت کیا کیا حصارِ قلب دلبر نے کھلے بندوں لیا (آرزو)

بھولی باتیں کر کھلے بندوں لُبھاتا دل کو پھر قیدِ ہجراں میں پھنسانا سخت پُرفن آپ ہیں (عاشق)

کھُلے بندھن (ہ) تابع فعل:۔ لکھنؤ۔ دیکھو (کھلے بند)۔

کھُلے خزانے (ا) تابع فعل:۔ علانیہ۔ آزادانہ۔ بے دھڑک۔ کھُلم کھُلا۔ ڈنکے کی چوٹ۔ ہانکے پکارے۔

کھُلے خزانے سُنانا یا کہنا (ا) فعل متعدی:۔ کھری کھری اور صاف صاف کہنا۔ آزادانہ سُنانا۔ لگی لپٹی نہ رکھنا۔ ڈنکے کی چوٹ کہنا۔ نڈر اور بے خوف ہوکر کہنا۔ ہانکے پکارے کہنا۔

کھم

کھُلی (ہ):۔ کھُلا کی تانیث +

کھُلی سوڑھ کہنا یا گانا (ہ) فعل متعدی:۔ علانیہ کہنا۔ کھُلم کھُلا کہنا۔ صاف صاف سُنانا۔ آزادانہ بیان کرنا۔ سب کے روبرو کہنا۔ سب کو سُناکر کہنا (سوڑھ اصل میں ایک راگنی کا نام ہے کیونکہ جب کوئی بات گاکر کہی جاتی ہے تو ہر ایک شخص کا خواہ مخواہ ہی سننے کو جی چاہتا ہے پس اہل حرفہ سب کو سُناکر کوئی بات کہنے کے موقع پر بولتے ہیں)۔

کھُلی کمرکا (ہ) صفت:۔ خفیہ پولیس کا مخبر۔ جاسوس۔ کنسٹبل جو وردی کے بغیر ہر جگہ گھس بیٹھ کر خبر لاتے اور مجرموں کو پکڑواتے۔

کھلیان (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ جگہ جہاں بھُس میں سے اناج برساکر ڈھیر لگاتے ہیں۔ پیر (۲) وہ اناج کا ڈھیر جو کھیتوں پر صاف کرکے لگایا جاتا ہے۔ خرمن۔ انبارِ غلّہ۔ بکھتی۔ کھتا۔ کوٹھیار۔ اناج گودام۔ کوٹھی۔ گنج۔ (۳) مطلق انبار۔ ڈھیر۔ تودہ۔

کھلیان کردینا (ہ) فعل متعدی:۔ (نحو) توڑ پھوڑ کر ڈھیر کردینا۔ ستیاناس کردینا۔ تہ وبالا کردینا۔ تباہ وبرباد کردینا۔

کھلیان ہوجانا (ہ) فعل لازم:۔ لاشوں اور کشتوں کا ڈھیر ہوجانا۔ مقتولوں کا انبار لگ جانا۔ گنجِ شہیداں بن جانا ٥

دل جیسے خطِ سبز میں کھلیان ہوگئے پڑتے ہیں ایسے جنگ میں ہی کھیت گاہ گاہ (سجاد)

کھم (ہ) اسم مذکر:۔ تھم۔ ستون۔ ٹکن۔ تھونی۔ لاٹھ۔ منارہ۔ منارہ۔

کھماچ (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک راگنی کا نام جو کانھڑا راگنی میں اور راگنیوں کا رنگ ملاکر بنائی گئی ہے۔

کھمبا (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (کھم)۔

کھمبی (ہ) اسم مؤنث:۔ گگن دھول۔ ایک قسم کی روئیدگی جو اکثر برسات میں سفید رنگ کی لکڑی سی کھڑی ہوجاتی ہے اور لوگ اُسے انڈے کی طرح تل کر کھاتے ہیں۔ عربی میں کما۔ عسقول فارسی میں کلاہِ زمیں۔ سماغ۔ کلاہ دیوان وغیرہ۔

کھُم کھُم (ہ) اسم مؤنث:۔ (اطفال) (۱) ڈولی کے لچکنے یا رتھ کے چلنے کی آواز (۲) مجازاً رتھ۔ جیسے "چلو بھئی کھم کھم میں بیٹھ کے اپنی بیوی کو بزار لے چلیں" (چترِ بھنیلی)۔

کہن (ہ) اسم مذکر۔ کہنڈ کا مخفف:۔ (۱) منزل۔ درجہ۔ حصّہ۔ جیسے لاٹھ کا کہن (۲) مکان یا دوکان کا اندرونی حصّہ۔ جیسے دو کہنی دوکان دو کہنا مکان وغیرہ ۔

کُہَن (ف) صفت:۔ پُرانا۔ سال خوردہ۔ کُہنہ۔ مدّت کا۔ جیسے "چرخ کُہن۔ پُرانا آسمان" ۔

کُہن سال (ف) اسم مذکر:۔ بوڑھا۔ بڈھا۔ پیر۔ سال خوردہ۔ بڑی عمر کا۔ ضعیف۔ مُعمّر۔ عمر رسیدہ ۔

کُہن سالی (ف) اسم مؤنث:۔ بڑھاپا۔ پیری۔ ضعیفی ۔

کہن (ہ) اسم مؤنث:۔ کہنا کا حاصل بالمصدر۔ کہاوت۔ قول۔ بچن۔ بات۔ مقولہ ۔

کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بیان کرنا۔ گفتن کا ترجمہ۔ بکھانا۔ کتھنا۔ بولنا۔ زبان پر لانا ۔

کہنے سے گرچہ ہوتی ہے یارو پرائی بات ۔ ہم سے تو نہیں تھمتی منہ پر آئی بات (میر)

(۲) کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ افشا کرنا۔ جیسے "دوسرے سے بات کہنا" (۳) خبر کرنا۔ اطلاع دینا۔ آگاہ کرنا (۴) نام رکھنا۔ موسوم کرنا۔ جیسے "اُسے کلّو کہتے ہیں"۔ (۵) بُرا کہنا۔ سُنانا۔ بھوگ سُنانا۔ گالی دینا۔ نہ کچھ کہنا نہ سُننا۔ کیوں کہئے اور کیوں کہلائیے (ہندو) (۶) شعر کہنا۔ شعر گوئی کرنا ۔

کیوں نہ غالب کے ہوں اشعار کا قائل ناظم ۔ دوسرے جس نے سکھایا مجھے ایسا کہنا (ناظم)
اے مصحفی بعضے مرے کہنے کے ہیں قائل ۔ بعضوں کا مقولہ ہے کہ یہ کچھ نہیں کہتا (مصحفی)

(۷) سمجھانا۔ فہمایش کرنا۔ نصیحت کرنا (۸) کان کھولنا۔ تنبیہ کرنا۔ متنبہ کرنا ۔

کہنا سُننا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بہکانا۔ ورغلانا۔ جیسے "اُن کے کہنے سُننے میں نہ آجانا" (۲) ردّ و بدل کرکے مباحثہ کرنا۔ گالی گلوچ کرنا۔ بُرا بھلا سُنانا ۔

کہنا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مقولہ۔ قول۔ بچن۔ بات۔ کہاوت۔ کہن۔ (۲) برنن۔ بیان۔ ذکر۔ کتھا (۳) پند۔ نصیحت۔ اُپدیش (۴) حکم۔ فرمان۔ آگیا۔ امر (۵) بات چیت۔ گفت گو ۔

کہنا ٹالنا (ہ) فعل متعدی:۔ کہا نہ ماننا۔ حکم بجا نہ لانا۔ حکم عدولی کرنا ۔

کہنا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ حکم نہ ماننا۔ بات نہ ماننا ۔

کہنا سُننا (ہ) اسم مذکر:۔ دخل۔ مداخلت۔ رسائی۔ پہنچ۔ حکم۔ اختیار۔ چلتی۔ جیسے "آج کل تو ساری ریاست میں اُنہیں کا کہنا سُننا ہے" ۔

کہنا سُنا چلنا (ہ) فعل لازم:۔ دخل ہونا۔ رسائی ہونا۔ اختیار رہنا۔ بات مانی جانا۔ جیسے "سرکار میں جو اُن کا کہنا سُنا چلتا ہے دوسرے کا نہیں چلتا" ۔

کہنا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ حکم بجالانا۔ کہا ماننا۔ تعمیل ارشاد کرنا۔ بات ماننا۔ عرض پوری کرنا۔ عرض سُننا ۔

کہنا ماننا (ہ) فعل متعدی:۔ کہنے پر چلنا۔ کہنے پر عمل کرنا۔ تعمیل ارشاد کرنا۔ بات ماننا یا تسلیم کرنا ۔

کہنا نہ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) قابو میں نہ ہونا۔ بس میں نہ ہونا۔ ارادے کے موافق کوئی کام نہ کرنا۔ جیسے "اب ہاتھ کہنا نہیں کرتا۔ پاؤں کہاں سے کرتا" (۲) حکم نہ ماننا۔ تعمیل نہ کرنا۔ عمل نہ کرنا ۔

کھنجری یا کھنجڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ایک باجہ کا نام۔ بہت چھوٹی سی ڈفلی۔ چھوٹی چنگ۔ جو اکثر جوگیوں کے پاس ہوتی ہے (۲) ا۔ چھوٹا کھنجر۔ (۳) ا۔ ایک قسم کی لہر دار دھاری جو ریشمی کپڑے میں ہوتی ہے ۔

کھنچاؤ (ہ) اسم مذکر۔ دیکھو (کھچاؤ) ۔

کھنچنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دیکھو (کھچنا) (۲) متنفر رہنا۔ منحرف ہونا۔ وحشت پکڑنا۔ کشیدہ ہونا۔ کنارہ کش ہونا ۔

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر اُلٹی ہے ۔ کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے (غالب)

کھُندل مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ پامال کر ڈالنا۔ زیر و زبر کر دینا۔ روند ڈالنا ۔

قاش سے زمین کے ذرّہ جو اُچک جائے عناں
مارے ہے حوں روئے زمیں پشت فلک کو وہ کھُندل (سودا)

کھُندلنا (ہ) فعل متعدی:۔ پیروں سے روندنا۔ پامال کرنا۔ کھوندنا۔ زیر و زبر کرنا۔ پاؤں میں ملنا۔ مسلنا۔ کچلنا ۔

دل کو پاؤں تلے کھُندلنا ہائے ۔ کیوں جی ایسا بھی پیار ہوتا ہے (مصحفی)
اُٹھا دو نعش کو میری نہ اُس کوچے سے سُنتے ہو ۔ بلا سے گاہ گاہ اپنے گھوڑے سے کھُندلتا ہے (سوز)

کیا ناز و ادا کا ماتم ہے بے خوف اُچھلتے پھرتے ہیں
لونڈے ننگے پیروں سے وہ لاش کھُندلتے پھرتے ہیں ([illegible])

کھنڈ (س) اسم مذکر:۔ (۱) ٹکڑا۔ حصّہ۔ بھاگ (۲) منزل۔ درجہ۔ مکان پر مکان۔ مکان بلند کا درجہ (۳) مکان کا اندرونی حصّہ۔ جیسے دوکان کے اندر دوکان یا کوٹھے کے اندر کوٹھا وغیرہ (۴) زمین کا کوئی حصّہ۔ قطعۂ زمین۔ خطّہ۔ دیس۔ مُلک۔ ضلع۔ پرگنہ۔ جیسے بھارت

کھنڈ۔ بندیل کھنڈ۔ رہیل کھنڈ۔ وغیرہ (۵) کتاب کا حصّہ۔ باب۔ ادھیائے (۶) کھانڈ۔ شکر۔ قند۔ چینی۔ بورا ٭ میزان کھانڈ۔ کچی کھانڈ (۷) پدماوت کے گیت (۸) دھوبیوں کے بنائے ہوئے گیت۔ دھوبیوں کا راگ (۹) ہتھکنڈا۔ تلاش ؎

نہ طلبوں کی کسی نے سُنی تو وہ ناچار ٭ شروع دھوبیوں کی طرح کھنڈ کرتے ہیں (انشا)

کھنڈ کھنڈ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پارہ پارہ ہونا۔ ریزہ ریزہ ہونا۔ کھیل کھیل ہونا۔ پاش پاش ہونا ؎

نیناں تورے پاٹ کی کھنڈ کھنڈ ہو جائے ٭ تن بیچ ہوا تکائے کہ آپ انگ ہو جائے (دوہا)

کھنڈا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چاولوں کا چورا۔ چاولوں کے ٹکڑے (۲) کھانڈا بمعنی تلوار کا مخفف۔ تلوار۔ تیغ۔ شمشیر ٭

کھنڈا (ہ) صفت (ہندو) :۔ کھونڈا۔ کُند۔ بھُتھرا۔ دھار گرا ہوا ٭

کھنڈانا (ہ) فعل متعدی :۔ پھیلانا۔ بکھیرنا۔ تتھراؤ کرنا۔ زمین میں بچھا دینا۔ تتر بتر کرنا۔ تتر بتر کرنا۔ منتشر کرنا۔ پراگندہ کرنا ٭

کھنڈت (ہ) صفت :۔ صحیح سنسکرت (کھنڈت) (۱) ٹوٹا ہوا۔ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔ کٹا ہوا۔ چھِن بھِن ٭ (۲) تتر بتر۔ پراگندہ۔ بکھرا ہوا۔ منتشر (۳) مات کیا ہوا۔ رد کیا ہوا (۴) اسم مؤنث :۔ کھنڈن بھنجن۔ بھنگ۔ جیسے اس کا مست کھنڈت کر دیا (۵) ؎ خلل۔ دست اندازی۔ مزاحمت۔ خلل اندازی۔ حرج ٭ تردید۔ تنسیخ ؎

کبھی یہ آگئے شاستر و بید و پران ٭ کروں اک بات پنڈت کی کتھا کھنڈت (ذوق)

کھنڈت پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مزے میں خلل واقع ہونا۔ کریز میں خلل لگنا۔ کسی کام میں حرج واقع ہونا (۲) ٭ ورد یا نیم میں فرق آنا۔ کسی بات کا سلسلہ نہ رہنا ٭

کھنڈت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) خلل ڈالنا۔ دست اندازی کرنا۔ تعرض کرنا۔ حرج کرنا۔ رنگ میں بھنگ کرنا۔ رخنہ ڈالنا (۲) توڑنا۔ کھنڈن کرنا۔ بھنجن کرنا۔ (۳) رد کرنا۔ منسوخ کرنا ٭

کھنڈت ہونا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ٹوٹ جانا۔ ٹکڑے ہو جانا۔ جیسے جنیو کھنڈت ہو جانا (۲) رنگ بھنگ ہو جانا۔ مزے میں خلل پڑنا ٭

کھنڈر (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ٹوٹا ہوا مکان۔ نہایت بوسیدہ مکان۔ ویران مکان ٭ ویرانہ۔ خرابہ (۲) ٹوٹے پھوٹے مکانوں کے نشان۔ کسی اُجڑی ہوئی بستی یا شہر کے غیر آباد مکانات ؎

وہ سنگیں محل اور وہ اُن کی صفائی ٭ جمی جن کے کھنڈروں پہ ہے آج کائی

وہ مرقد کہ گنبد تھے جن کے طلائی ٭ وہ معبد جہاں جلوہ گر تھی خدائی
زمانے نے گو اُن کی برکت اُٹھا لی
نہیں کوئی ویرانہ پر اُن سے خالی (مسدس حالی)

کھنڈلا (ہ) اسم مذکر :۔ قتلہ۔ ٹکڑا۔ قاش۔ پھانک۔ مچھلی کا قتلہ ٭

کھنڈلا (ہ) اسم مذکر :۔ تحقیراً ٹوٹا پھوٹا مکان۔ جھونپڑا۔ کلبہ۔ چھوٹا سا گھر ٭

کھنڈن (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ بھنجن۔ بھنگ۔ چھِن بھِن ٭ تردید۔ تنسیخ ٭ بُت شکنی ٭

کھنڈن کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ توڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ٭ بگاڑنا۔ خلل ڈالنا ٭ مات کرنا۔ ہرانا ٭

کھنڈنا (ہ) فعل لازم :۔ بکھرنا۔ پھیلنا ٭ پراگندہ ہونا۔ پریشان ہونا۔ منتشر ہونا۔ تتر بتر ہونا۔ تتر بتر ہونا ٭ خشکی کے باعث بکھر جانا جیسے "روئی کھنڈی جاتی ہے" "دہی کھنڈا جاتا ہے" ٭

کھنڈے اُسترے سے سر مونڈنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ بکھرے (کھورے) اُسترے سے سر مونڈنا (بن دھار والے) اُسترے سے حجامت بنانا ٭ خوب تکلیف دینا ٭ لوٹنا۔ کھسوٹنا۔ خوب صفایا کرنا ٭

کھنس (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) روس۔ کرودھ۔ کوپ۔ خشم۔ غصہ۔ رِس۔ (۲) بیر۔ حسد۔ دشمنی۔ دیرکھا ٭

کھنسانا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ (۱) جلنا۔ ناراض ہونا۔ حسد کرنا۔ بیر کرنا۔ دشمنی کرنا۔ جیسے "نوکیوں ہر وقت اُس سے کھنساتی رہتی ہے" (۲) روکھا پھیکا ہونا۔ مُنہ بنانا۔ تیوری چڑھانا۔ تُرش رو ہونا۔ جیسے "جس سے آگ مانگو وہی کھنساتی ہے" (۳) لگائی بجھائی کرنا۔ کان بھرنا۔ چُغلی کھانی ٭

کھنک (ہ) اسم مؤنث :۔ بجنے کی آواز ٭ روپے کی آواز۔ جھنکار ٭ کھڑک ٭

کھنکانا (ہ) فعل متعدی :۔ بجانا۔ جھنکارنا۔ کھڑکانا۔ روپیہ بجانا۔ روپیہ پرکھنے کے واسطے اُس کی آواز نکالنا ٭

کھنکڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ کراری پوری۔ ایک قسم کے پاپڑ۔ مٹھڑی ٭

کھنکنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بجنا۔ کھڑکنا۔ برتنوں کا ٹکرانا ٭ ٹھنٹھنانا۔ جھنکار ہونا۔ جھنجھنانا۔ پرکھتے یا گنتے وقت روپیوں کا بجنا (۲) لکھنؤ :۔ جھوجری آواز نکلنا۔ ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن کی آواز ٭

کہنے پر جانا (ہ) فعل لازم :- کہا ماننا - کسی کے کہنے میں آنا - کسی کے کہنے کا خیال کرنا - بات کا خیال کرنا ۔

پچھتائے گا آخر کو مجھے چھوڑ کے اے یار — کہنے پہ تو ہر ایک مخالف کے نہ جا یئے (سوز)

کہنے سے بات پرائی ہوتی ہے (ہ) کہاوت :- منہ سے نکلی ہوئی بات پر قابو نہیں رہتا ۔

کہنے سے گرچہ ہوتی ہے یارو پرائی بات — ہوتا ہم سے تو نہیں نکہیں منہ آئی بات (میر)

کہنے کو (ہ) تابع فعل :- (۱) نام کو - ذرا کو - نام چارے کو - برائے نام جیسے "کہنے کو بات رہ گئی" (۲) عیب لگانے یا عیب نکالنے کو - جیسے "کہنے کو سب ہو جاتے ہیں بیٹھتا کوئی نہیں" ۔

کہنے کو بات رہ گئی (ہ) محاورہ :- یعنی وقت نکل گیا شکوہ ، شکایت اور گلہ باقی رہ گیا ۔

کہو سے تم ملے نہ تو ہم بھی مر گئے — کہنے کو بات رہ گئی اور دن گزر گئے (میر قاسم)

کہنے کو منہ میں زبان رکھتے ہیں (ہ) محاورہ :- اوّل معنی سوال کا جواب دے سکتے ہیں - جیسا کہو گے سنو گے - دوسرے معنی برائے نام زبان ہے گویائی کے قابل نہیں ۔

بولتے آپ نہیں ہم سے کبھی — منہ میں کہنے کو زبان رکھتے ہیں (مصحفی)

کہنے کی باتیں ہیں (ہ) محاورہ :- خالی باتیں ہی باتیں ہیں - صرف زبانی خرچ ہے - عمل میں لانا مشکل ہے ۔

کتنے تو مویوں کہتے ہیں کہتے جو یار آتا — سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا (میر)

کہنے میں (ہ) تابع فعل :- (۱) مطیع - فرماں بردار - تابع جیسے "وہ ہمارے کہنے میں ہیں" (۲) قابو میں - بس میں جیسے "ہاتھ کہنے میں نہیں" ۔

کہنے میں آجانا (ہ) فعل لازم :- بہکانے میں آجانا - ورغلانے میں آجانا ، دھوکے میں آجانا - فریب میں آجانا - کہے کا یقین کرلینا - بات کا اعتبار کرلینا ۔

کھنکھار یا کھنکار (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بلغم - کف ۔

مریض عشق پر رحم اے الٰہی زندگانی ہے — جگر کا کٹ کے آنا اب کی تم کھنکار پر رکھو (منیر)

(۲) کھانسنے کی آواز - کھانسی کی آواز ۔ وہ آواز جو گلا صاف کرنے کے واسطے نکالی جائے - بلغم کے ہٹانے کی آواز (۳) لکھنؤ :- وہ آواز جو روپیہ پیسے کے پرکھنے یا گننے سے نکلے ۔

کھنکھارنا یا کھنکارنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کھانسنا - کھانسنے کی آواز نکالنا

ہم کو رستے میں کسی گلی میں ہم تیرے سے — آہستہ تک گلی ہی میں کھنکار کے دیکھتی (مصحفی)

(۲) دوسرے کو کھانسی کی سی آواز سنا کر جتانا - کھانس کر اپنی طرف متوجہ کرنا - کھانسی کے ذریعے سے اشارہ کرنا ۔

دیکھ کر کھنکار اچھا کرا ور دی دشنام بھی — جب میں جھیلا یا تو بولے وا امیر انام بھی (انشا)

(۳) کھانس کر تھوکنا ۔ گلے میں سے بلغم ہٹانا - گلا صاف کرنا ۔

کھنکھجورا (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (کنکھجورا) اگر اس کا مادہ کھن بمعنی گھڑا اور کھجور قرار دیں تو اس کے معنی ہوں گے کھجور کے درخت کیسے کھن والا - یعنی گنڈے دار ۔

ناخنوں سے زخم سیلو لگتا ہے کھنکھجورا — مت چھیڑ میرے دل کو بیٹھا ہے کھنکھجورا (نصیر)

کھن کھن کرنا یا کھنکھنانا (ہ) فعل لازم :- ناک میں رونا - بچے کا بیماری کے باعث ناک میں رونا - جیسے "ننھا بچہ کھن کھن کرنے لگا تپتی پٹی مسے دی" (اسکھڑ سہیلی) (یہ لفظ عربی خن سے لیا گیا ہے) ۔

کھنگالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پانی ڈال کر برتن میں ہلانا اور اسے پھینک دینا ، پانی سے برتن صاف کرنا ۔

مولے ہے شوق چمن میں کسے صبوحی کا — پیالے گل کے جو شبنم کھنگال رکھتی ہے (لا اعلم)

(۲) دھونا - صاف کرنا - میل نکالنا - کدورت سے پاک کرنا ۔

کتنا نہیں کہ حشمت و مال و منال لے — اس میرے میلے دل کو آلہی کھنگال لے (رنگین)

(۳) بازاری : بھوگ بلاس کرنا - جماع کرنا - زنا کرنا ۔

کھنگر (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ اینٹوں کا جھنڈ جو زیادہ پکنے سے ہو جاتا ہے - کئی کئی جڑی ہوئی اینٹوں کا مجموعہ - جلی ہوئی اینٹ (۲) بہت سوکھا ہوا اور خشک (۳) دھات کا میل جو پگھلنے کے بعد نکلتا ہے (۴) ایک قسم کا کرنڈ جس سے چھاپہ کا پتھر صاف کرتے ہیں - گھڑا - کھنگری ۔

کھنگر لگ جانا (ہ) فعل لازم :- ہڈیاں نکل آنا - گوشت اور جسم گھل کر صرف ہڈیاں رہ جانا - سوکھا لگ جانا - سوکھ کر کانٹا ہو جانا ۔

کہنگی (ف) اسم مؤنث :- پرانا پن - بڑھاپا - پیری - قدامت ۔

کہنہ (ف) صفت :- پرانا - سال خوردہ - دیرینہ ۔

کہنی (ہ) اسم مؤنث :- مرفق - آرنج - ساعد و بازو کا جوڑ - بندگاہ ساعد و بازو ۔

کہنی مارنا یا چلانا (ہ) فعل متعدی :- مرفق کے ذریعے سے اشارہ کرنا - کہنی کی ضرب لگانا - کہنی سے ہٹانا ۔

کہنے پچھانا (ہ) فعل لازم :- کسی کی بات کا خیال کرنا ۔ کسی کی بات کا یقین کرنا

پچھتانے گا آخر کو مجھے چھوڑ کے اے یار ۔ کہنے پہ تو ہر ایک مخالف کے نہ جا دیکھ (سوز)
واعظا کس کی باتوں پر کوئی جاتا ہے میر ۔ آؤ مے خانے چلو تم کہن کے کہنے پر گئے (میر)

کھو (ہ) اسم مؤنث :- غار ۔ گپھا ۔ گوہا ۔ بھٹ ۔ گڑھا ۔ پہاڑ کے اندر کا کھوکھلا حصّہ ۔

کھوا (ہ) اسم مذکر :- شانہ ۔ مونڈھا ۔ کتف ۔ کندھا ۔ دوش ۔ شانہ کی ہڈی ۔

کھوانا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (کہلوانا) ۔

کھو بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- ضائع کر دینا ۔ برباد کر دینا ۔ تباہ کر دینا ۔ کھو دینا

کہیں تو بھی نہ دل کو کھو بیٹھے ۔ کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے (مومن)

کھوپرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھوپا ۔ ناریل کا مغز ۔ گری ۔ مغز جوز ہندی ۔ گون ۔ مغز نارجیل ۔ لب النارجیل ۔ مزاج بوعلی سینا کے نزدیک دوم درجہ میں گرم اور اول میں خشک اور ابن بیطار کے موافق اول میں گرم دوم میں خشک (۲) بازاری :- کاسۂ سر ۔ کھوپری ۔ جیسے کھوپرا پھوڑ دوں گا (ہندو اکثر کھوپا بولتے ہیں) ۔

کھوپری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کپال ۔ کاسۂ سر ۔ مخفف سر کے اوپر کا حصّہ سر کی ہڈی ۔ پالی ۔ جمجمہ ۔

کھوپری چٹخنا یا چٹکنا (ہ) فعل لازم :- کاسۂ سر کا شق ہونا ۔ تالو پھوٹنا ۔ شدت گرمی یا خشکی کے سبب کاسۂ سر کا چٹ جانا ۔

شراب عشق کی حدت سہار سکتے کیونکر ۔ یہ حال نشہ کا ہے کھوپری چٹکتی ہے (بحر)

کھوپری کھا جانا (ہ) فعل متعدی (عو) :- (۱) مجازاً بھیجا کھا جانا ۔ دماغ چٹ کر جانا (۲) ستانا ۔ دق کرنا ۔ جان کھانا ۔ تنگ کرنا (۳) دوسرے کے مال کو کھا جانا ۔ دوسرے کو موسنا ۔ لوٹ کر کھا جانا ۔ کچھ باقی نہ چھوڑنا ۔ سر مونڈنا ۔

کھوپری گنجی کرنا (ہ) فعل متعدی :- اس قدر مارنا کہ سر کے بال اُڑ جائیں ۔ سر پر بال نہ رکھنا ۔ خوب مارنا ۔ مار کر گنجا کر دینا ۔

کھو تو میں گھر چھوڑ دوں (ہ) محاورہ :- یہاں سے جائیے ۔ تشریف لے جائیے ۔ زیادہ نہ ستائیے (جب کوئی شخص آکر جانا نہیں چاہتا تو اُس سے ناراض ہو کر کہتے ہیں) ۔

کھوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) غش ۔ ملاو ۔ ملونی ۔ آمیزش (۲) اسم مذکر :- چاندی سونے میں کسی کم قیمت دھات کا ملاؤ ۔ نقص ۔ عیب ۔ دوش ۔ اوگن ۔ سقم ۔ قباحت (۳) خطا ۔ قصور (۴) نقصان ۔ ضرر (۵) بدی ۔ برائی ۔ ٹانٹا ۔

یہ مصحفی بے نصیبوں کی کھوٹ شکوہ کر ۔ کوئی نہیں جو ترا قدرداں زمانے میں (مصحفی)

(۶) شرارت ۔ نٹ کھٹی ۔ بدذاتی ۔ حرامزدگی (۷) دغا ۔ چھل ۔ فریب ۔ کینہ ۔ کپٹ ۔

یک رنگ آشنا نہیں ہم نے پرکھ لیا ۔ منہ پھیرے ہیں آپ مگر دل میں کھوٹ ہے (بحر)

کھوٹ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- برائی کرنا ۔ بدی کرنا ۔ قصور کرنا ۔ دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا ۔

کھوٹ ملانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خالص سونے چاندی میں کوئی ادنیٰ دھات آمیز کر دینا (۲) نقص کرنا ۔ خلل ڈالنا جیسے "میں نے کیا کھوٹ ملا دیا جو مری بات سے ناراض ہو گئی" ۔

کھوٹ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کا نقص یا عیب ظاہر کرنا ۔

کھوٹا (ہ) صفت :- (۱) کھرا کا نقیض ۔ ناسرہ ۔ زر غیر خالص ۔ ملونی کا ۔ جعلی ۔ زر قلب ۔ سکۂ قلب جو چلنے کے قابل نہ ہو ۔

بازار مصر میں چل یوسف کا سامنا کر ۔ کھوٹے کھرے کا پر کھل جائے گا چلن میں (آتش)

(۲) برا ۔ بد ۔ زبون ۔ زشت ۔ خراب ۔ شریر ۔ بدذات ۔ مفسد ۔ ذکمی ۔ بیبی ۔ نٹ کھٹ ۔ جتنا چھوٹا اُتنا ہی کھوٹا ۔ بڑا کھوٹا آدمی ہے (۳) ناقص ۔ نکما ۔ ناکارہ جیسے "کھوٹا مال" (۴) دغاباز ۔ بے ایمان ۔ ادھرمی ۔ نمک حرام ۔ فریبی ۔ منفنی ۔ مکار (۵) بدچلن ۔ زناکار ۔ بدکار ۔ جیسے "کھوٹے کے پاس بیٹھے کھوٹا کہلائے" (۶) کپٹی ۔ کینہ تو ز ۔ بدباطن (۷) بدنیت ۔ بُرے ارادہ والا ۔

کھوٹا بیٹا (ہ) اسم مذکر :- کپوت ۔ ناخلف ۔ نالائق بیٹا ۔ جیسے "کھوٹا بیٹا اور کھوٹا پیسا وقت پر کام آتا ہے" ۔

کھوٹا پیسہ (ہ) اسم مذکر :- گھسا ہوا پیسہ ۔ وہ پیسہ جو چلنے کے قابل نہ ہو ۔

کھوٹا پیسہ بُرے وقت کے کام آتا ہے (۱) کہاوت :- یگانہ دشمن دوست بیگانہ سے بہتر اور کارآمد ہوتا ہے ۔ اپنی نکمی اور ناکارہ چیز بھی وقت پر کام دے جاتی ہے ۔

داغ دل دیکھ ترحم تجھے خود کام آیا ۔ کھوٹا پیسہ ہی بُرے وقت پہ ہے کام آیا (نکہت)

پیچ نہ نکل ہے کبھی کام تم تلے سے کھوٹا پیسہ   صنم دیر ہو سے طالب ایماں ہم ہے (ناسخ)

کھوٹا سما (ہ) اسم مذکر (ہندی) : - برا زمانہ۔ کل جگ ‌•

کھوٹا کھرا دیکھنا (ہ) فعل متعدی : - برے بھلے کی آزمایش کرنا۔ پرکھنا۔ تانا •

کھوٹا کھرا ہونا (ہ) فعل لازم : - نیت کا ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت بگڑنا۔ للچانا •

کھوٹی (ہ) اسم مونث : - (۱) کھوٹا کی تانیث۔ غیر خالص۔ ناسرہ (۲) جعلی۔ تقلب (۳) بد۔ زبون۔ زشت۔ بدذات (۴) ناقص۔ نکمی (۵) دغاباز۔ فریبن۔ (۶) کینہ توز۔ کپٹ باز (۷) فاحشہ۔ قحبہ۔ بدکار۔ چھنال۔ بدچلن •

کھوٹی بولنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) : - (۱) بے راہ یا خلاف تہذیب بات زبان پر لانا۔ گالی دینا (۲) مسلمان : - بری کہنا۔ چغلی کھانا۔ کٹتی ہوئی کہنا ‌ؔ

یہی رہتا ہے دھڑکا جب تک اُس کی بزم میں بیٹھے
کہ کچھ کھوٹی نہ اپنے حق میں کوئی بدخواہ بول اُٹھے } (جرأت)

کھوٹی راہ کرنا (ہ) فعل متعدی : - عداوت کے باعث بروقت روک رکھنا یا بے محل خصت کرنا • صلح یا کام سے باز رکھنا • بنی بات کو بگاڑنا۔ بنے کام کو بگاڑنا • کسی کی شادی وغیرہ میں حارج ہونا ‌ؔ

قتل کرنا ہے تو لو دیکھو نہ دو چار کی راہ   کھوٹی کیوں کرتے ہو جی اپنے گنہگار کی راہ (جرأت)

کھوٹی کرنا (ہ) فعل متعدی : - (۱) کھوٹ ملانا۔ چاشنی دینا۔ ملونی ملانا (۲) بدی کرنا۔ برائی کرنا۔ اچھا نہ کرنا ‌ؔ

گر میں کہوں کہ ہم سے تو کھوٹی کی تم نے جان   تو کس ادا سے کہوے ہے ہاں ہم میں کھوٹ ہے (جرأت)

(۳) ضرر یا نقصان پہنچانا •

کھوٹی کھری سنانا (ہ) فعل متعدی : - برا بھلا کہنا۔ گالی گلوج بکنا۔ گالیاں دینا •

کھوٹی کہنا (ہ) فعل متعدی : - کسی کے حق میں برا کہنا۔ چغلی کھانا۔ کسی کے برخلاف کہنا •

کھوٹی گھڑی (ہ) اسم مونث : - بری گھڑی۔ برا وقت۔ سخت گھڑی۔ منحوس گھڑی۔ ساعت بد •

کھوٹی ہنڈی (ہ) اسم مونث : - جعلی ہنڈی۔ جھوٹی ہنڈی۔ جعلی نوٹ یا بل •

کھوج (ہ) اسم مذکر : - (۱) سراغ۔ نقش پے • آدمی کے پاؤں کا نشان۔ نقش قدم۔ پیڑ۔ اثر (۲) پتا۔ نشان۔ ٹھکانا (۳) تلاش۔ جستجو۔ تفحص (۴) خبر۔ واقفیت •

کھوج پانا (ہ) فعل متعدی : - پتا پانا۔ سراغ لگنا۔ نشان ملنا۔ ٹھکانا معلوم ہونا۔ خبر پانا ‌ؔ

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا   اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا (ذوق)

غرض نام و نشاں سارا بتایا   دل گم گشتہ کا یوں کھوج پایا (مومن)

مضموں کب ہاتھ آوے یا کیجے بیاں کا   مشکل ہے کھوج پانا عنقا کے آشیاں کا (نکہت)

جس گشتہ کا دنیا میں کہیں کھوج نہ پایا   وہ گشتہ غو چاہ زنخداں میں دیکھا (مصحفی)

کھوج ڈھونڈنا (ہ) فعل متعدی : - پتا لگانا۔ سراغ لگانا۔ خبر لگانا ‌ؔ

اس لئے ڈھونڈتا پھرتا ہوں دل زار کا کھوج   کہ ملے دل تو ملے خانۂ دلدار کا کھوج (ظفر)

ڈھونڈیں کیا سینہ میں تیر نگہ یار کا کھوج   نہ پتا ملتا ہے پیکاں کا نہ سوفار کا کھوج (")

کھوج کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) : - جستجو کرنا۔ تفحص کرنا۔ ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔ پتا لگانا۔ جیسے بولنے کا کھوج کرو برہم گیان دھر دیا"

کھوج کھونا (ہ) فعل متعدی : - ستیاناس کرنا۔ بیڑا غرق کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ خانہ خراب کرنا • کسی کام کا نہ رکھنا ‌ؔ

ہمارا کھوج کھونے کو نثار ایسا وہ درپے ہے
اگر نقش قدم دیکھے مٹائے بن نہیں رہتا } (نثار)

کھوج لگانا (ہ) فعل متعدی : - پتا لگانا۔ سراغ لگانا۔ ٹھکانا معلوم کرنا۔ نشان معلوم کرنا۔ خبر لگانا •

کھوج لگنا (ہ) فعل لازم : - کسی شخص یا کسی چیز کا نہایت تلاش سے معلوم ہونا۔ پتا لگنا۔ سراغ ملنا ‌ؔ

نہ اُس نور مجسم کا لگا کھوج   پھرے ایسے کہ ہارے چاند سورج (ناسخ)

کھوج مٹانا (ہ) فعل متعدی : - نیست و نابود کرنا۔ نام و نشان نہ رکھنا۔ بیخ کنی کرنا۔ استیصال کرنا •

کھوج مٹ جانا (ہ) فعل لازم : - پتا نہ رہنا۔ نام و نشان نہ رہنا۔ بالکل تباہ و برباد ہو جانا۔ معدوم ہو جانا۔ نیست و نابود ہو جانا ‌ؔ

جب وہ دو چار قدم آئے کہ جوں نقش قدم
مٹ گیا خاک نشینوں میں سے دو چار کا کھوج } (ظفر)

کھوج مٹنا (ہ) فعل لازم : - نام و نشان مٹنا۔ پتا نہ رہنا۔ برباد ہونا۔

تباہ ہونا ؎

ترے ندان سے جو ندکش ہو تو مانند حباب　　صاف دریا میں شے گوہر شہوا کا کھوج (ظفر)

کھوج مِٹا (ہ) صفت :- خانہ خراب - خانہ ویران - بے نام ونشان - ستیاناس گیا ۔

کھوج مِٹی (ہ) صفت :- خانہ خراب - خانہ ویران - ستیاناس گئی ؎

شوق مجھ کھوج مٹی کو ہے جو اُس بات سے کم
بولتی مجھ سے دوگانا ہے بہت رات سے کم (رنگین)

کھوج مِلنا (ہ) فعل لازم :- سُراغ ملنا - پتا لگنا - خبر ملنا ؎

چھوٹے ہم دام سے صیاد کے پر کیا حاصل　　نہ پتا گل کا ملا اور نہ گلزار کا کھوج (ظفر)

کھوج نِکالنا (ہ) فعل متعدی :- چوری کے مال کا پتا لگانا - سُراغ رسانی کرنا ؎

بے خلل ہیدہ دلدار میں سُراغ نہیں　　ہم کالے ہینگے اِس دہن تنگ یار کا کھوج (ظفر)

کھوج نکلنا (ہ) فعل لازم :- پتا لگنا - سُراغ ملنا ۔

کھوج نہ پانا (ہ) فعل متعدی :- پتا نہ پانا - سراغ نہ ملنا ؎

گو دھیان اُس کا ہم کو رہا ہمیشہ　　پر کھوج کچھ نہ پایا عنقا کے آشیاں کا (نصیر)

کھوج ہاتھ آنا (ہ) فعل لازم :- پتا لگنا - سراغ ملنا ؎

اے ظفر کیونکر نہ ہو کہ جنوں کے ہاتھوں　　ہاتھ آیا نہ گریباں میں کہیں تار کا کھوج (ظفر)

کھوجڑا (ہ) اسم مذکر :- کھوج کی تصغیر بالتحقیر (۱) کھوج - سُراغ (۲) نام ونشان ۔ بیخ وبنیاد ۔

کھوجڑا جانا (ہ) فعل لازم (عو) :- ستیاناس جانا - اُجڑنا - غارت ہونا - تباہ وبرباد ہونا - بیڑا غرق ہونا - خانہ خراب اور خانہ ویران ہونا - نام ونشان تک نہ رہنا - نیست ونابود ہونا ؎

کھوجڑا جائے میری آنکھوں کا　　نیند کیوں ان کو نہیں آتی ہے (رنگین)

کھوجڑا جائے (ہ) دعائے بد (عو) :- غارت ہو - برباد ہو - نیوان ناس جائے - ستیاناس ہو - خدا کھوئے - نام ونشان تک نہ رہے ۔

کھوجڑا کھونا (ہ) فعل متعدی (عو) :- ستیاناس کرنا - بگاڑنا - خراب کرنا - جیسے "تمہارا لاڈو پیار اس بچے کا کھوجڑا کھوئے گا - میرے تو بیٹے کا کھوجڑا کھودیا" ۔

کھوجڑے پیٹا یا گیا (ہ) صفت :- (عو) ستیاناس - خانہ خراب - خانہ ویران - مُوا - غارتی - اُجڑا - نگوڑا - جیسے کھوجڑے پیٹے کی شامت نے گھیرا ہے ۔

کھوجڑے پیٹی (ہ) دعائے بد (عو) :- (کھوجڑے پیٹا کی تانیث) ۔

کھوجی (ہ) اسم مذکر :- سُراغ لگانے والا - سُراغ رسان - کھوج نکالنے اور تفتیش کرنے والا - جوئندہ - متفحص - پژوہندہ ۔

کھوچڑ (ہ) اسم مذکر :- ہوتے ہوئے کام کو روک دینے والا - مخل - خلل انداز - رخنہ انداز - چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے والا - فسادی - مفسد - کھوٹا - بدسرشت - بدباطن ۔

کھود (ہ) اسم مؤنث (۱) پورب :- کھلی - کھل - تلچھٹ - سیٹھی (۲) خوید - چری - ہرے جو ۔

کھود کر پوچھنا یا کھود کھود کر پوچھنا (ہ) فعل متعدی :- خوب چھان بین کرنا - کسی بات کو طرح طرح کے سوالات کرکے پوچھنا - طرح طرح سے پوچھنا - نہایت تفحص اور تفتیش کرنا ؎

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو　　حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے (غالب)

کھودنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کندیدن کا ترجمہ - کاویدن - کندن - گڑھا کرنا - جیسے "چوہے کا بچہ بل ہی کھودتا ہے" (۲) اُپاڑنا - جڑ سے اکھاڑنا جیسے گھاس کھودنا (۳) کھوکھلا کرنا - خالی کرنا (۴) کریدنا - کھرچنا (۵) کندہ کرنا - مہر یا چپراس وغیرہ میں حروف کندہ کرنا - منبت کاری کرنا - نقاشی کرنا - جیسے کتبہ کھودنا - مہر کھودنا (۶) تحقیقات کرنا - تفحص کرنا - تفتیش کرنا (۷) عو :- گالی کے اُس لفظ کی نقل جو بچے اکثر ماں بہن کی دیا کرتے ہیں ۔

کھودن کی سُنے رات کی (ہ) محاورہ :- سوال کے برخلاف جواب دینا - سوال کچھ جواب کچھ - سوال دیگر جواب دیگر ۔

کھودینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ضائع کردینا - گنوا دینا - برباد کردینا - خاک میں ملا دینا جیسے "سارا روپیہ کھودیا" (۲) کہیں کا نہ رکھنا - نکما کردینا - جیسے اُس نے مجھے تو سب سے کھودیا ؎

جی اپنا میں نے تیرے لئے خوار ہو دیا　　آخر کو جستجو نے تری مجھ کو کھودیا (میر)

(۳) گم کردینا - غائب کردینا ۔

کھور (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- (۱) مویشیوں کے کُٹی کھانے اور پانی پینے کی ناند یا نالی (۲) پورب :- راستہ - گلی (۳) پورب :- چپنی - ڈھکنا - سرپوش (۴) گنوار :- رضائی - لحاف ۔

کھوڑو (ہ) اسم مذکر :- (۱) کُھردار جانوروں کی وہ حالت جس میں وہ زمین کو

اپنے کھُروں یا سُم سے کھود کر کسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں (۲) گھاسے کے رسبھانے یا سانڈ کے وشُو کنے کی حرکت ۔ ڈکرانے کی حالت (۳) بدی ۔ فساد ۔ دنگہ ۔ شرارت ۔ نٹ کھٹی ۔ فیل ۔ حرامزدگی ۔ جھگڑا ۔ ٹنٹا ۔ راڑ ؏

کھورو لانا (ہ) فعل مُتعدی :- (۱) زمین پر کھُر یا سُم دے دے مارنا ۔ پاؤں پٹینا (۲) شور و غل کرنا ۔ شور مچانا (۳) فیل لانا ۔ جھگڑا کرنا ۔ فساد مچانا ۔ نٹ کھٹی کرنا ۔ شرارت لانا ۔ حرمزدگی کرنا ۔ بدی کرنا ؏

کھوُڑ (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) :- (۱) پتروں کی خفگی ۔ مرے ہوئے بزرگوں کی ناراضگی (۲) آسیب ۔ خلل ۔ اثر جیسے اس کو میراں کی کھوڑ ہے ؏

کھوڑ (ہ) اسم مؤنث ۔ شیو کے پوجا کرنے والوں کا وہ تلک جو صندل یا سیندور وغیرہ کا لگاتے ہیں ؏

کھوُسا (ا) صفت :- وہ شخص جس کے ڈاڑھی اور موچھ جوانی پر بھی نہ نکلے ۔ کوسہ ؏

کھوُسٹ (ا) اسم مذکر :- وہ بوڑھا شخص جس کی ڈاڑھی اور موچھیں بڑھاپے کے مارے گر پڑی ہوں ؏ ڈاڑھی منچا ۔ ڈاڑھی گھسوٹا ہوا ؏ بوڑھا بوبک ۔ نہایت بدشکل اور زشت رو آدمی ۔ بوم خصلت ؏ چغد ؏ کہن سال ۔ پیر فرتوت ۔ بوڑھا پھوس ۔ ڈوکرا ؎

شیخ سے عید کو کیوں آپ ہم آغوش ہوئے کوئی جا تب بھلا ایسے بھی کھوسٹ سے لپٹ (انشا)

کھوس دینا (ہ) فعل متعدی (بنگال) :- اُڑس دینا ۔ اُلجھا دینا ۔ اُلجھا دینا جیسے کوئی شالا کھوش گیا ہوگا" ؏

(یہ ایک مذاقیہ فقرہ بنگالیوں کی بُزدلی کی نسبت مشہور ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کسی موقع پر بنگالیوں کی فوج بھرتی کی گئی تھی جب وہ غنیم سے لڑنے گئی تو بھاگ نکلی اتفاق سے غنیم کے کسی آدمی نے ایک ہتھیار بند بنگالی کو آ پکڑا اُس نے کہا کہ میں سپاہی نہیں ہوں مجھے ناحق پکڑتے ہو غنیم کے آدمی نے کہا کہ پھر ہتھیار کیوں باندھ رکھے ہیں اس پر بنگالی نے جواب دیا کہ کوئی شالا کھوش گیا ہوگا یعنی کسی نے اُڑس دیئے ہوں گے میرے نہیں ہیں) ؏

کھوس لینا (ہ) فعل متعدی (پورب و پنجاب) :- چھین لینا ۔ جھپٹ لینا ۔ اُچک لینا ۔ زبردستی لے لینا ؏

کھوسنا (ہ) فعل مُتعدی (گنوار) :- بال گھسوٹنا ۔ بال نوچنا (۲) (پورب و بنگال) :- چھینا ۔ جھپٹنا ۔ اُچکنا ۔ ہاتھ مارنا (۳) بنگال :- اُڑسنا ۔ اُلجھانا ؏

کھوکر سیکھنا (ہ) فعل مُتعدی :- نقصان اُٹھا کر تجربہ حاصل کرنا ؏

کھوکھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) سکاری ہوئی ہنڈی ۔ وہ ہُنڈی جس کے روپے دیئے جا چکے ہوں (۲) بنگالی :- لڑکا ۔ طفل ؏

کھوکھلا یا کھوکلا (ہ) صفت :- پولا ۔ تھوتھا ۔ خالی ۔ میان تہی ۔ مُجَوّف ۔ جوف دار ۔ چھوچھا ۔ بے مغز ؏

کھولانا (ہ) فعل مُتعدی :- (۱) جوش دینا ۔ اُبالنا (۲) (عو) :- جلانا ۔ غم دینا ؏

کھول کر (ہ) تابع فعل :- (۱) اگھاڑ کر ۔ ظاہر کر کے ۔ واضح طور سے (۲) بے روک ٹوک ۔ آزادانہ ؎

کھول کر دل جب میں روتا تھا فراق یار میں
چشم تر منبع تھی ہر موسے مژہ فوارہ تھا } (آتش)

جیسے کھول کر اوپر (۳) بخوبی ۔ جیسا چاہیئے ؏

کھول کر کہنا (ہ) فعل مُتعدی :- کسی بات کو خوب ظاہر کر کے اور علانیہ کہنا ۔ صاف کہنا ۔ بے لاگ کہنا ۔ واضح کر کے کہنا ؎

جو دل میں ہے ہمارے کھول کر ہم کہہ نہیں سکتے کہ مثل غنچہ ساں وہ اپنے دل میں بند دیں گے (ظفر)

کھول کیسہ کھا ہریسہ (ا) محاورہ :- گرہ کا زر خرچ کر اور دُنیا کا مزا اُٹھا ؏

کھولن (ہ) اسم مؤنث :- (۱) جوش ۔ اُبال (۲) جلن ۔ ٹیس ۔ سوزش زخم ۔ گلن ؏

کھولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) اُبلنا ۔ جوش کھانا ۔ نہایت گرم ہونا ۔ پکنا ۔ جوشیدن کا ترجمہ ۔ کھدبدانا (۲) عو ۔ جلنا ۔ دل ہی دل میں غم کھانا جیسے بی دولتی اپنے دل میں آپ ہی کھولتی (۳) زخم یا پھوڑے میں جلن یا ٹیس ہونا ؏

کھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کشادن کا ترجمہ ۔ گرہ ۔ بندش ۔ پھندے یا کسی بندھی ہوئی چیز کا باز کرنا ۔ عقدہ وا کرنا ۔ عقدہ حل کرنا ؎

بند بند اُس کے جدا کیجے یہی ہے جی میں جان من بند قبا جس نے تمہارا کھولا (نصیر)
آہ کچھ ہم کو نہ تھی فرصت یک دم کی خبر اے حباب لب جو تو نے یہ عقدہ کھولا (")
سر عشاق پہ کیوں کر نہ بلا نازل ہو تو نے اے رشک پری شام کو جوڑا کھولا (")

(۲) ظاہر کرنا ۔ منکشف کرنا ۔ واضح کرنا ۔ ابہام دور کرنا ۔ شُبہ مٹانا ؎

قاصد پھرے گا شہر میں جنت کو پوچھتا کب اُس کو کھول کر ترے گھر کا پتہ دیا (عارف)
دل نے تو الفتِ پنہاں کو نہ اصلا کھولا چشم تر تو نے مرا حیف یہ پردہ کھولا (نصیر)

(۳) افشائے راز کرنا ۔ بھانڈا پھوڑنا (۴) پھاڑنا ۔ شق کرنا ۔ دو پارہ کرنا ۔

چیرنا۔ جیسے سر کھول دینا (۵) اگھاڑنا۔ ننگا کرنا۔ عیاں کرنا۔ پردہ اُٹھانا۔
برہنہ کرنا۔ ستر نہ رکھنا ۔ پوشش سرکانا (۶) اُدھیڑنا۔ بخیہ یا سیون کا جدا
کرنا۔ سلائی دور کرنا۔ جیسے ٹانکا کھولنا (۷) سلجھانا۔ حل کرنا۔ کسی مشکل
مسئلہ یا دقیقے کا صاف کرنا (۸) صاف کرنا۔ کوڑا کرکٹ نکالنا۔ جیسے موری
کھولنا (۹) جاری کرنا۔ بہانا۔ جیسے نہر کھولنا (۱۰) حجاب دور کرنا۔ بے تکلف
کرنا۔ بے تکلف بنانا ۔ خاموشی دور کرنا۔ ہم راز بنانا۔ دل کا بھید لینا ؎

ہزار طرح سے کھولا وہ دل نہ کھلا ۔ ہمیں کھلنے کا کچھ اُس کے ہے زمانہ کھلا (ظفر)

(۱۱) چوڑا کرنا۔ فراخ کرنا۔ وسیع کرنا (۱۲) گھٹا یا بادل کو دور کرنا۔ بارش تھمانا
جیسے کئی روز بعد خدا تعالیٰ نے مینہ کھولا ہے (۱۳) بندے سے آزاد کرنا۔ رہائی
دینا۔ رہا کرنا (۱۴) کسی بندھے ہوئے جانور کی چوری کرنا (۱۵) اٹکانا اور
روکنا کا نقیض۔ بحال کرنا۔ سلسلہ جاری کرنا جیسے تنخواہ کھولنا (۱۶) ہتھیار کا
کمر سے جدا کرنا (۱۷) کھٹکا ہٹانا۔ قفل کو زنجیر سے دور کرنا ۔

کھونا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گم کرنا۔ بھلانا۔ بسرانا (۲) گنوانا۔ ضائع کرنا۔ برباد
کرنا ؎

دن کو کھو بیٹھتے ہیں کھوتے ہیں ۔ اور رات جو ہوتی ہے تو ہم سوتے ہیں
نے کام خدا کا کیا نے عقبے کا ۔ اس عمر کو دنیا میں یونہیں کھوتے ہیں ([illegible])

(۳) بے قابو کرنا۔ قابو کا نہ رکھنا جیسے دل کھونا۔ کسی آدمی کو ہاتھ سے کھونا۔
وغیرہ (۴) نکما کرنا۔ کام کا نہ رکھنا۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا جیسے کسی کام سے
کھونا (۵) دور کرنا۔ زائل کرنا۔ دفع کرنا۔ رفع کرنا ؎

عاشقوں کی نہ کھو سکے الجھن ۔ پھر یہ کس درد کی دوا ہیں بال (رشید)

کھونپ (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی لمبی لمبی سلائی۔ لمبے لمبے ٹانکے۔
ڈوبا۔ سیون۔ تیپچی۔ شلنگا ۔

کھونپ بھرنا (ہ) فعل متعدی :- موٹا موٹا سینا۔ تیپچی بھرنا۔ تگیانا۔
شلنگے مارنا۔ حقارتاً سینا ۔

کھونٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کون۔ کونہ۔ گوشہ ۔ زاویہ (۲) پہلو۔
جانب۔ طرف۔ سمت (۳) کنارۂ چادر۔ پلا۔ پلو (۴) ہندو :- چکی کا
ہتھا۔ چکی کا کھونٹا (۵) پورب :- کان کا میل۔ چرم گوش (۶) ہندو :-
دیوی دیوتا پر چڑھانے کی روٹیاں (۷) ملک کا حصہ۔ خطہ۔ دیس ۔

کھونٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) میخ۔ چوب۔ میخچو۔ خیمہ کی میخ۔ گھوڑا وغیرہ جانور
باندھنے کی میخ (۲) کولھو کی لاٹھ (۳) چکی کا ہتھا ۔

کھونٹا سا (ہ) تابع فعل :- میخ کی مانند سیدھا اور مضبوط گڑا ہوا ۔

کھونٹا سا بیٹھ جانا (ہ) فعل لازم :- کھونٹے کی طرح جم جانا۔ مضبوطی
کے ساتھ قائم ہو جانا۔ مستحکم ہو جانا ۔

کھونٹا سا گڑ جانا (ہ) فعل لازم :- جم کر بیٹھ جانا۔ مستحکم ہو جانا ۔

کھونٹے (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھونٹا کی جمع۔ میخیں (۲) حروف مغیرہ
کے آجانے کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں جیسے
بچھڑے کھونٹوں میں ہیں یا قسائی کے کھونٹے ۔

کھونٹے پر مارنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- ٹھینگے پر مارنا۔ خاطر
میں نہ لانا۔ پروا نہ کرنا۔ جوتی کی نوک پر مارنا ۔

کھونٹے سے باندھنا (ہ) فعل متعدی :- اول معلوم۔ دوم کسی بے رحم
کے ساتھ لڑکی کی شادی کر دینا ۔ پابند کر دینا ۔ نکاح یا شادی کر دینا ۔

کھونٹے سے بندھنا (ہ) فعل لازم :- اول معلوم۔ دوم پابند ہونا۔
نکاح یا شادی ہونا ۔ (عو)

کھونٹے کے بل کودنا (ہ) فعل لازم :- کسی کی حمایت پر اترانا۔
کسی کی پشتی پر پھولنا۔ کسی کے برتے بھروسے پر گھمنڈ کرنا۔ جیسے بچھڑا
کھونٹے کے بل کودتا ہے ۔

کھونٹی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھوٹی میخ (۲) سارنگی یا ستار کے کان۔
جن میں تار یا تانت لپٹی رہتی ہے (۳) بالوں کی جڑ۔ بن۔ وہ چھوٹے چھوٹے
بال جو مونڈنے کے بعد نکلتے ہیں (۴) گھوڑے وغیرہ کا قد۔ جیسے چھوٹی
کھونٹی کا گھوڑا یا آدمی ۔

کھونٹی لینا (ہ) فعل متعدی :- چھوٹے چھوٹے بالوں مونڈنا ۔

کھونٹی مروڑنا (ہ) فعل متعدی :- گوشمالی کرنا۔ کان اینٹھنا۔
ادب دینا ۔

کھونٹی نہ چھوڑنا (ہ) فعل متعدی :- خوب گھونٹ کر حجامت
بنانا۔ خوب سر گھونٹنا۔ بہت صفائی سے حجامت بنانا ۔ خوب صفایا
کرنا۔ کوڑی نہ چھوڑنا۔ خوب موسنا ۔

کھونچ (ہ) اسم مؤنث :- کیل یا کانٹے وغیرہ سے جو الجھ کر کپڑا پھٹ جائے
اُس پھٹی ہوئی جگہ کو کھونچ کہتے ہیں ۔

کھونچ آنا یا لگنا (ہ) فعل لازم :- کپڑے کا کسی چیز سے الجھ کر
پھٹ جانا ۔

کھونچا (ہ) اسم مذکر۔ بڑی کھونچ ٭

کھونچا (ہ) اسم مذکر۔ ساڑھے چھ کا پہاڑہ ٭

کھونچڑ (ہ) صفت۔ دیکھو (کھرچڑ) ٭

کھوندنا (ہ) فعل متعدی۔ پامال کرنا۔ روندنا۔ پیروں سے مسلنا۔ پاؤں تلے ملنا یا کچلنا۔ کھندلنا۔ لکدکوب کرنا ٭

کھونڈا (ہ) صفت۔ آگے کے دانت ٹوٹا ہوا شخص۔ دانت ٹوٹا۔ وہ لڑکا جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ رہے ہوں ٭

کھونسڑا (ہ) اسم مذکر۔ پرانی اور ٹوٹی جوتی۔ پائل۔ پیتڑا ٭

کھونسنا (ہ) فعل متعدی (پورب)۔ اڑسنا۔ بھرنا۔ ٹھونسنا۔ گھسیڑنا ؎

بال زلفوں کے دیئے کھونس اُس نے جو ٹوٹے ہوئے
سانپ کی بانبی میں سمجھا رخنۂ دیوار کو (ناسخ)

کھوں کھوں (ہ) اسم مونث۔ کھوں کھوں۔ کھانسنے کی آواز۔ جیسے "بڈھا رات بھر کھوں کھوں کرتا ہے" ٭

کھوں کھوں کرنا (ہ) فعل متعدی۔ کھانسنا۔ کھوں کھوں کرنا۔ دھانسنا ٭

کھوؤ (ہ) صفت۔ برباد کرنے والا۔ گنواؤ۔ لٹاؤ۔ فضول خرچ۔ مسرف۔ ضائع کرنے والا۔ روپیہ کھونے والا ٭

کھوہ (ہ) اسم مونث۔ گپھا۔ گوہ۔ پہاڑ کا غار۔ کہف۔ مغارہ ٭

کھوئی (ہ) اسم مونث۔ (۱) گنے یا ایکھ کا پھوک جو رس نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے۔ پنجاب میں سیٹھہ یا پھچی کہتے ہیں (۲) پورب۔ مرمرا۔ بھنے ہوئے چاول یا دھان کی کھیل (۳) گنوار۔ گھگھی۔ کپڑے یا کمل کو گوشہ نما بنا کر اوڑھنا۔ جھونپا ٭

کھوے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) کھوا کی جمع۔ مونڈھے۔ کندھے (۲) حرف مغیرہ کے آملنے سے الف کی یائے مجہول کے ساتھ بدل ہوجانے کی صورت ٭

کھوے سے کھوا چھلنا (ہ) فعل لازم۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا۔ شانہ سے شانہ رگڑ کھانا۔ نہایت بھیڑ ہونا۔ ازحد ہجوم ہونا ؎

دہلی کے کوچے ہیں اب سارے خالی   کھوے سے کھوے جہاں رہ چھلتے (مصحفی)

کھویا (ہ) صفت۔ بہت کھانے والا۔ پیٹو۔ بسیار خوار۔ کھاؤ۔ کھانے والا ٭

کھویا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) گندا۔ بھنا ہوا دودھ۔ دودھ کا ماوا۔ کھن۔ ربڑی (۲) اینٹیں بنانے کا گارا (۳) اینٹ کی رنگت کا۔ چنانچہ اینٹ کھویا اسی وجہ سے کہتے ہیں ٭

کھویا جانا یا کھوئے جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) گم ہوجانا۔ جاتا رہنا۔ (۲) سٹ پٹا جانا۔ ستی گم ہوجانا۔ گھبرا جانا۔ بدحواس ہوجانا۔ حیران ہوجانا۔ ہکا بکا ہوجانا۔ ششدر رہنا۔ دھک رہ جانا۔ آپے سے باہر ہونا۔ بے خبر ہونا۔ ازخود رفتہ ہونا ؎

کیا زندگی سے مری تم گفت گو کرتے ہو   کھویا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پاوے (میر)
سدا ہم تو کھوئے گئے سے رہے   کبھو آپ میں تم نے پایا ہمیں (ایضاً)
شب تم جو بزم عیش میں آنکھیں چرا گئے   کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے (مومن)

دل گم گشتہ کے مذکور پر تم کھوئے جاتے ہو
بڑی چوری سلے گی زلف پرخم میں اگر پایا (داغ)

ذکر کے آتے ہی کیوں کھوئے گئے   یہ تو واعظ کچھ چھپنے کی بات ہے (نسیم بھرتپوری)

(۳) جواب نہ بن آنا۔ لاجواب ہوجانا۔ بند ہوجانا ٭

کھوئے سے گئے (ہ) محاورہ۔ سٹ پٹا گئے۔ اوسان سے جاتے رہے۔ گھبرا گئے۔ حواس باختہ اور متحیر ہوگئے ؎

لعل و گوہر اُن لب و دنداں سے کھوئے سے گئے
پانی پانی اُس طلائی رنگ سے زر ہوگیا (آتش)

کھے (ہ) اسم مونث۔ (۱) ہشٹا۔ میلا۔ گوہ۔ براز۔ نجاست۔ گندگی۔ (۲) خاک۔ دھول۔ راکھ۔ کوڑا کرکٹ ٭

کھے کھانا (ہ) فعل متعدی۔ جھک مارنا۔ بیہودہ بکنا۔ گوہ کھانا۔ جیسے "جھوٹ بولنا اور کھے کھانا برابر ہے" ٭

کہی (ہ) اسم مونث (گنوار)۔ بات۔ کہا۔ جیسے "ماں سے شام موری کہی رہے" ٭ (گیت)

کہی بدی (ہ) اسم مونث۔ باہمی عہد و پیمان۔ قول و قرار ٭

کہی سنی (ہ) اسم مونث۔ لوگوں کا کہنا سننا۔ ورغلانا۔ بہکانا ؎

ناصحا کہی سنی پہ ہمارا نہیں عمل   جوجی میں آگیا وہ کیا کوئی کچھ کہے (داغ)

کھیپ (ہ) اسم مونث۔ از دکھینا جس سے کھیو ہوکر کھیپ ہوگیا (۱) اونٹوں یا ہتھی وغیرہ کے بوسوں کو کئی کئی چوپایوں پر دفعات لاد کر لانے کو کھیپ کہتے ہیں (۲) بحری سفر۔ دریائی سفر۔ جاترا (۳) بار جہاز۔ بھرتی۔ بوجھ۔

کھی

(۴) دفعہ۔ وار۔ شمار۔ بار۔ کرت۔ مرتبہ (۵) غش۔ کھوٹ ◆

کھیپ بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ بوجھ لادنا۔ مال بھرنا۔ دساور کے واسطے بہت سا مال لادنا ◆

کھیت (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کشت۔ مزرع۔ کشت زار۔ وہ زمین کا قطعہ جس میں بویا جوتا جائے (۲) بطریقِ مجاز کھیت میں اُگی ہوئی چیز جیسے "کھیت کھا گئے گدھا مارا جلاہا جولاہا"۔ "کھیت کھائے چڑی (چڑیا) اور لڑا کے سر تڑی" ؎

تینیں نت ان اشکوں میں نکل گیا کھیت لالہ کا کنارا جو نظر آیا مجھے (اختر)

(۳) خطہ۔ زمین۔ ملک۔ دیس۔ دھرتی وہ جا سے پیدائش یا نسب۔ جیسے "توں سے کھیت کا کھوج ملتا ہے" (۴) اصل۔ نژاد۔ نسل جیسے "اچھے کھیت کا گھوڑا ہے" (۵) میدانِ وسیع۔ چوڑا میدان۔ چٹیل میدان (۶) میدانِ جنگ۔ مصاف گاہ۔ میدانِ کارزار۔ معرکہ۔ حرب گاہ۔ رن بھوم۔ جنگ گاہ۔ رزم گاہ۔ مقتل (۷) تلوار کا وہ حصہ جو قبضہ سے اوپر اور پیپلے سے نیچے ہوتا ہے۔ متنِ شمشیر یعنی تلوار کا پھل ؎

چاک پیراہن ہر اک گل کا بعینہ زخم ہے کھیت ہے تلوار کا یارب کہ میدانِ بہار (آتش)

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا (سودا)

(بطریق مجاز مرسل یعنی ظرف بیان کر کے مظروف سے مراد لینا اس شعر میں مقتولوں اور کشتوں سے عبارت ہے) (۸) کارزار۔ جدھ۔ جدال و قتال۔ جنگ و جدل (۹) چاندنی۔ روشنی مہتاب۔ نور افشانیٔ ماہ۔ چاند کی روشنی کا پھیلنا ؎

کیا غم جلیں جو حاسد مضموں کی روشنی سے مشعل غول ہو نکلے کب کھیت چاندنی کا (امیر)

کھیت آنا (ہ) فعل لازم (متروک):۔ کام آنا۔ مارا جانا۔ قتل ہونا۔ شہید ہونا۔ مقتول ہونا۔ میدانِ جنگ میں ٹھور رہنا ؎

کیا جواں مارا گیا خوباں کے ہاتھ لاکھ حسرت کھیت آئیں جس کے ساتھ (مظہر)

خونِ منصور ہو گئی سب ریت جتنے صوفی تھے سارے آئے کھیت (انشا)

کھیت پتر (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ زمین کا رہن نامہ۔ خطِ زمین ◆

کھیت پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی جگہ جنگ و جدل کا واقع ہونا۔ بہت سے آدمیوں کا مارا جانا یا ٹھور رہنا۔ بہت سے لوگوں کا کام آنا۔ گھمسان پڑنا ◆

کھیت چٹھا (ہ) اسم مذکر:۔ پیمائش والوں کی کتاب جس میں زاویہ کی پیمائش لکھی جاتی ہے۔ خسرہ۔ فیلڈ بک۔ پٹواریوں کا خسرہ ◆

کھیت چھوڑنا یا چھوڑ جانا (ہ) فعل لازم:۔ میدانِ جنگ سے بھاگ نکلنا۔ میدانِ کارزار سے نکل بھاگنا۔ پیٹھ دکھانا ◆

کھیت رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ ٹھور رکھنا۔ مار رکھنا۔ جیتا نہ جانے دینا۔ سنگوا لینا ؎

دھانی جوڑے نے ترے کھیت کیا ہے مجھ کو سبز رنگ آپ نے دیکھے تو نہیں دھان کہیں (مصحفی)

زیرِ غم کھیت رکھے کیوں نہ ہمیں بھی ظالم
سج کے پوشاک وہ دھانی جو گیا پھر نہ پھرا (جرأت)

گیہوں کی طرح سیاتی ہے تو بے برگ دیکھنا کھینچیں ہیں پرکیسی پشیمانی گھٹا
یعنی جنت میں جو کھیت رہے گا تجھے بجز آہ دہقاں پکے ہے قبضہ گھٹا (؟)

کھیت رہنا (ہ) فعل لازم:۔ کام آنا۔ ٹھور رہنا۔ قتل ہونا۔ مارا جانا لڑائی میں ملا جانا۔ لڑائی میں اپنی جگہ سے نہ ملنا اور وہیں مارا جانا۔ شہید ہونا۔ مار رکھنا۔ مار لینا ◆ مر رہنا ◆ فریفتہ ہو جانا۔ جان دینا ؎

دھانی جوڑے نے ترے کھیت کیا ہے مجھ کو ◆ سبز رنگ آپ نے دیکھے تو نہیں دھان کہیں (مصحفی)

ہمدموں اس کے خط سبز سے کیا چاہتے ہو شاید اس کھیت میں تم کھیت رہا چاہتے ہو (نصیر)

بھلا ہوا یہ کہ ہم نہ اس سے کبھی فلاخن کے ڈر سے کھیلے
رہے وہ آخر کو کھیت یارو جو کوئی دہقاں پسر سے کھیلے ״

مانند دانۂ خال یہ ہم خاک میں ملے نکلا جو اس کا سبزۂ خط کھیت اب رہے (ناسخ)

گیا بیٹھ آ سامنے ریت میں رہا کھیت وہ تو اسی کھیت میں (میر حسن)

صنم نے دریٔ نازک ہو مجھ کو مر لینا رہا ہوں کھیت نہ میری کبھی کی خبر لینا (ناظم)

کیا نذرِ تیغ عشق سرِ سبز میں کیا اس معرکہ میں کھیت بہت خستہ جاں ہے (میر)

زرد جوڑا دیکھ کر جسمِ بتِ بے پیر میں کھیت رہتے یعنی کشتِ زعفراں کشمیر میں (نکہت)

عاشقوں سے یہ اشارہ ہے تری مژگاں کا اس صفِ جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے (آتش)

کھیت کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ فصل کاٹنا۔ درو کرنا۔ غلہ کاٹنا۔ کھیتی کاٹنا ◆

کھیت کا لکھا پڑھا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ):۔ گنوار۔ دہقان۔ کسان۔ دہاتی۔ روستا۔ ہل جوتا۔ ہل باہنے والا۔ ہل چلانے والا ◆

کھیت کرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) چاند کا اُدے ہونا۔ چاند نکلنا۔ رات کو قمر کا طلوع ہونا۔ اُگنا (انشا اللہ خاں نے چاندنی نے کھیت کرنا بھی باندھا ہے مگر ہمارے ہاں ایسے موقع پر چاندنی چٹکنا بولتے ہیں) ؎

کیا جو کھیت آ کے چاندنی نے مراد اپنی نہ چاند نکلا
کر ماہ کنعاں ہمیں جس کے آگے جو غروب سو چاند نکلا (انشا)

(۲) متعدی :- زراعت کرنا۔ بونا جوتنا (۳) متعدی: کھیت سنگوانا۔

کھیت کمانا (ہ) فعل متعدی۔ کھیت میں کھات یا گھوڑا وغیرہ ڈال کر اُسے زرخیز بنانا۔ کھیت کی زمین کو قابل پیداوار بنانا ۔

کھیت کیار کرنا (ہ) فعل متعدی :- کسان کا کام یا کسان پن کرنا۔ بونا جوتنا۔ کھیتی باڑی کرنا ۔

کھیت نلانا (ہ) فعل متعدی :- زراعت کو خود رو گھانس اور سبزۂ بیگانہ سے صاف کرنا۔ اڑانا دور کرنا۔ گھانس پات کھود کر نکالنا اور جڑوں کو گودتے جانا۔ فارسی غشار کردن وخشارہ کردن ۔

کھیت ہاتھ ہونا (ہ) فعل لازم :- میدان ہاتھ ہونا۔ فتحیابی ہونا۔ پالا ہاتھ ہونا۔ پالا جیتنا۔ فتح نام پر ہونا ؎

کاٹ کر کوچیں قدم رکھ سرزمینِ عشق پر ۔ کھیت ہاتھ آئے ہے بھاگو نہ دل چھوڑ کر (آتش)

کھیتی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) زراعت۔ کشت۔ زرع ۔ کشت زار۔ بویا ہوا کھیت (۲) فصل۔ ساکھ۔ پیداواری ۔ اناج۔ غلّہ۔ ان (۳) کسانی۔ کاشت کاری ۔

کھیتی باڑی (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (کھیت کیار) کھیت کرم۔ کسانی۔ کاشت کاری ۔

کھیتی باڑی کرنا (ہ) فعل متعدی :- زراعت کرنا۔ بونا جوتنا۔ کسانی کرنا۔ کاشت کاری کرنا۔ بونے جوتنے کا کام کرنا ۔

کھیتی خصم سیتی (ہ) کہاوت :- کام مالک ہی کی توجہ سے خوب ہوتا ہے۔ اگر مالک کسی کام میں خود ہاتھ نہ لگائے تو وہ کام حسبِ دلخواہ نہیں ہوتا ۔

کھیتی کرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (کھیتی باڑی کرنا) جیسے "سب سے بھلا کسان کھیتی کرے اور گھر رہے" ۔

کھید (س) اسم مؤنث (ہندو) :- (۱) دُکھ۔ درد۔ پیڑا۔ کشٹ۔ تکلیف۔ ایذا (۲) سوچ۔ فکر۔ اندیشہ (۳) غم۔ اندوہ۔ ملال۔ رنج والم ۔ ماتم ۔ سوگ (۴) روگ۔ بیماری۔ مرض ۔

کھیدا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہاتھیوں وغیرہ کے پکڑنے کی اوگی (۲) زور آور پرند۔ وہ چیل جو اور چڑیوں یا پرندوں کو مار کر نکال دے ۔

کھیدنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تاڑنا۔ ہکالنا۔ نکال دینا۔ باہر کرنا (۲) پوچھنا۔ ستانا۔ دکھ دینا۔ تکلیف دینا (گنوار)

کھیر (ہ) اسم مؤنث :- شیر برنج۔ دودھ اور چاولوں کا پکا ہوا ایک

قسم کا عمدہ کھانا جو ربڑی کی مانند ہوتا ہے۔ مشٹان بھوجن ؎

رَن کی سوبھا سور ما گھر کی سوبھا بیر
رات کی سوبھا چاندنی بھوجن سوبھا کھیر (دوہا)

کھیر چٹانا (ہ) فعل متعدی :- بچے کو اَن کھلانے اور پانی پلانے سے پہلے کھیر کھلانا ۔

کھیر چٹائی (ہ) اسم مؤنث :- ایک رسم کا نام جو بچے کے دودھ چھڑانے میں برتی جاتی ہے جب تک بچے کی زبان پر کھیر نہیں رکھ لیتے پانی یا اناج کی قسم میں سے کوئی چیز اُس کے مُنہ تک نہیں جانے دیتے ۔

کھیر کا دلیا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) قسمت پلٹ جانا۔ اقبال جاتا رہنا۔ بنا بنایا کام بگڑ جانا۔ نصیبا اُلٹ جانا۔ انقلاب روزگار ہو جانا (۲) کچھ سے کچھ ہو جانا۔ کیا سے کیا ہو جانا۔ کسی آرزو یا امید کا خاک میں مل جانا۔ بھلائی کرتے برائی پلّے پڑنا۔ سنورا ہوا کام بگڑ جانا۔

نظیر یار کی ہم نے جو کل ضیافت کی ۔ پکایا قرض منگا کر پلاؤ اور قلیا
سویا رآپ نہ آیا رقیب کو بھیجا ۔ ہزار حیف ہم ایسے نصیب کے بلیا
اِدھر تو قرض ہوا اور اُدھر نہ آیا یار ۔ پکائی کھیر تھی قسمت سے ہو گیا دلیا (نظیر)

کھیرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) بھورا رنگ۔ خاکی رنگ۔ بھوسلا رنگ (۲) ایک قسم کا کبوتر (۳) بچ بسکھبا دست چپ۔ اُلٹا ہاتھ (۴) بنگال :- ایک قسم کی چھوٹی مچھلی ۔

کھیرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کی چھوٹی ککڑی۔ بادرنگ۔ قثد۔ مزاجاً دوسرے درجہ کے اخیر میں سرد وتر (۲) تشبیہاً لمبا (۳) بچھو درخت کا پھل ۔

کھیر اکگڑی کرنا (ہ) فعل متعدی (عو) :- بیدردی سے کوسنا۔ بے دھڑک کوسنا۔ کھیرے ککڑی سے بھی کم سمجھ کر کسی کا مرنا چاہنا۔ نہایت کوسنا۔ جیسے "واہ واہ تم نے کیسا میرے بچے کو کھیرا ککڑی کر ڈالا" ؎

سَل کھیرا ککڑی جن کو کیا کوس کاٹ کر ۔ آج اُس پری نے زمرّد تیشے اُن کو آرے (انشا)

کھیروگ (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- مرضِ دق۔ تپ کُہنہ۔ تپ مزمن۔ بڑا روگ ۔

کھیری (ہ) اسم مؤنث :- باکھ کا گوشت۔ جانوروں کے تھنوں سے اوپر کا وہ گوشت جس میں دودھ بنتا اور رہتا ہے ۔

کھیڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) چھوٹا سا گاؤں۔ بستی۔ دہ۔ گرام (۲) کئی قسم کا ملا ہوا اناج جو اکثر کبوتروں کو ارزاں ہونے کے سبب کھلاتے ہیں (۳)

کھی

وہ ٹیلا یا مٹی وغیرہ کا ڈھیر جس سے معلوم ہو کہ یہاں پہلے گانوں آباد تھا۔ کھنڈر۔

کھیڑا اُجڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ بستی یا گانوں کا برباد ہو جانا۔

کھیڑا بسانا (ہ) فعل متعدی:۔ گانوں آباد کرنا۔

کھیڑا بسنا (ہ) فعل لازم:۔ گانوں آباد ہونا۔ بستی آباد ہونا۔

کھیڑا پتی (ہ) اسم مذکر (ہندی):۔ (۱) وہ برہمن جو خاص خاص نیگ یعنی یا دینی رسومات بجالائے اور اپنا حق الخدمت گانوں والوں سے وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے (۲) مالک دہ۔ دہ خدا۔ گانوں کا چودھری۔ مُقدم۔ گانوں کا سردار۔

کھیڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا سخت اور عمدہ لوہا۔ فولاد۔ پولاد۔ اسپات۔

کھیڑے کی دُوب (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گانوں کے آس پاس یا اندر کی گھانس جو اکثر روندن میں آتی رہتی ہے (۲) مجازاً گنوار:۔ نہایت غریب۔ مفلس۔ مسکین۔ ایسا غریب جو ہر ایک سے ستایا جائے۔

کھیس (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی بُناوٹ جو دوسوتی سے متعلق ہے۔ ایک قسم کا کپڑا جو اوڑھنے اور بچھانے کے کام آتا ہے۔ دوسوتی کا چادرا۔

کھیس (ہ) اسم مؤنث:۔ پیوسی۔ وہ گاڑھا دودھ جو بچہ پیدا ہونے پر اوّل ہی اوّل تین روز تک نکلتا اور جوش کرنے سے اس کی کھیلیں سی بن جاتی ہیں۔

کھیسا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) تھیلی۔ کیسہ۔ خریطہ۔ جیب۔ ڈبہ۔ پاکٹ۔ (۲) وہ کپڑے کی ہوئی تھیلی جسے ہاتھ میں پہن کر بدن کا میل صاف کرتے ہیں ایک قسم کا کپڑے کا جھانواں۔

کھیسا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ جسم کو کھیسا پھیر کر صاف کرنا۔ مثلاً کے بعد تھیلی سے بدن کا میل اتارنا۔

کھیسے سے ضد سوا ہوتی ہے (۱) کہاوت:۔ یعنی آدمی کو جس قدر سمجھاؤ اُسی قدر وہ زیادہ ہٹ کرتا ہے۔

ترا اپنی بات کے راجہ ہو پیارے / کھیسے سے ضد تمھیں ہووے سوائی (آبرو)

کھیکھے (ہ) اسم مؤنث (ع):۔ ہے ہے کا مترادف۔ کل کل جھگڑا ٹنٹا۔ دانتا کل کل جیسے کسی کی ہے ہے نہ کھکھے۔

کھیل (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بھُنے ہوئے چاول یا جوار یا مکی وغیرہ کا پھلا پھلی۔ کھلا ہوا چاول۔ وہ بھنا ہوا اناج جو پھول گیا ہو (۲) متعدد قلیل

کھی

شمر بھر۔ حبہ بھر (۳) بھنا ہوا سوا گُہ یا دھات جو پھول جائے۔

کھیل اُڑ کر مُنہ میں نہ جانا یا نہ پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ بالکل نہ کھانا۔ ذرا بھی منہ تک نہ جانا۔ کچھ منہ میں نہ پڑنا۔ کوئی چیز نہ کھانا۔

مُنہ پڑتی نہیں ہے کھیل اُڑ کر / زندگانی ہے غصہ کھانے پر (مومن)

کھیل کھیل کر دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ریزہ ریزہ کر دینا۔ پارہ پارہ کر دینا (۲) نہایت خستہ بنا دینا۔

کھیل کھیل ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ ٹکڑے ٹکڑے یا پارہ پارہ ہو جانا۔ خستہ ہو جانا۔ ٹوٹ کر یا پھوٹ کر کھیل بنانا۔ ریزہ ریزہ ہو جانا۔

کھیل ہونا (ہ) فعل لازم:۔ بھُن کر کھیل کی مانند پھول جانا جیسے بڑے کا کھیل ہونا۔

کھیل (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بازی۔ بازیچہ۔ لابہ۔ لعبہ۔ لہو و لعب۔ جیسے شطرنج یا نرد یا تاش اور گنجفہ وغیرہ کا کھیل۔

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل / کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا (غالب)

(۲) تماشا جو کرتب کرکے دکھایا جائے۔ نٹ بازی۔ شعبدہ بازی۔ جیسے "کھلاڑی کھلاڑی کا پیسہ مداری کا" (۳) دل بہلاوا۔ سیر۔ تماشا۔ شغل مشغلہ جیسے "لڑکوں کا کھیل چڑیوں کی موت"۔

گردن غیر پہ خنجر کو ہنسی سے رکھا / واں تجھے کھیل یہاں کام ہوا جاتا ہے (رلیں)

(۴) ہیلا۔ سوانگ۔ ناٹک۔ کریڑا (ہ) سہل۔ آسان۔ سہج سی ایک بات۔

واں ایک کھیل ہے بیٹھے روزگار ہے / وہ انجمن میں آئیں تو پھر انجمن کہاں (سالک)

عشق کچھ کھیل نہیں اے دل آرام طلب / سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آساں ہوتا (داغ)

کھینچ کر تلوار قاتل مجھ کو دھمکاتا ہے کیا / کھیل سر دینا حضور ہمت مردانہ ہے (اسیر)

نہ دل میں رحم ہے اُس کے نہ ہے خوف خدا / قتل کرنا کھیل ہے ایک اس بُت بے باک کا (جرأت)

(۶) صفت:۔ کاریگری۔ نیرنگ سازی۔ نیرنگی جیسے "قدرت کے کھیل"۔ (۷) کام۔ کاج۔ کارج۔ فعل۔ دھندا۔

ہم سے پوچھیں اس کی کھیل میں کھوئی ہے عمر / کھیل جو لوگ سمجھتے ہیں لگانا دل کا (شیفتہ)

(۸) وہ چھوٹا سا چشمہ جس میں مویشیوں کو پانی پلایا کرتے ہیں۔ چوآ۔ گونڈ۔ جھیرا (۹) بازاری:۔ جماع۔ مجامعت۔ بھوگ۔ لاس۔

کھیل بکھیڑا ہونا (ہ) فعل لازم (ع):۔ کام بگڑنا۔ کارخانہ بند ہونا۔ کام میں کھنڈت پڑنا۔ کاروبار بگڑنا۔

کھی

کھیل بگاڑنا (ہ) فعل متعدی:- کام بگاڑنا- کام خراب کرنا- فراکمندت کرنا- رنگ بھنگ کرنا- رخنہ ڈالنا- بنا بنایا کام بگاڑنا۔

کھیل بگڑ جانا (ہ) فعل لازم:- بنے ہوئے کام کا بگڑ جانا- کام میں رخنہ پڑ جانا- فراکمندت ہوجانا- رنگ بھنگ ہوجانا۔

تیرے مخمس کا ترے یکہ بگڑ جائے گا کھیل دیکھ چہرے پہ نہ تو زلف سہ فام نہ ... (ظفر)
جو جھنگا لاکھ ہم نے اُڑایا ہجو کی شب میں کہیں گئے تب کہ تیر کھیل اب چرخ کہن باز (مصحفی)

کھیل بنانا (ہ) فعل متعدی (بازاری):- کام بنانا- مجامعت کرنا- جماع کرنا- بھوگ بلاس کرنا۔

کھیل بننا (ہ) فعل لازم:- (۱) کام بننا- مطلب نکلنا- کار برآری ہونا۔

عاشق کا نہیں کھیل زر و سیم سے بنتا پاس اُس کے جو وہ سیم بدن جائے تو بن جائے (ظفر)

(۲) جماع ہونا- مجامعت ہونا۔

کھیل بھنڈیا بھنگ کرنا (ہ) فعل متعدی:- کام بگاڑنا- کام خراب کرنا- بنتے میں خلل ڈالنا۔

کھیل جانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گزار دینا- کھپا دینا- جوکھوں یا ہلاکت میں ڈال دینا- جیسے جان پر سر پر عزت پر مال پر کھیل جانا۔

کھیل جاتے ہیں جان پر عاشق جان دیتے ہیں آن پر عاشق (مصحفی)

(۲) مرجانا- ہلاک ہوجانا- جان سے جاتا رہنا۔

ناگنی بیچ میں آ اُس کے نہ مانگے پانی کھیل جائے جو کالا جوڑ سے اس کی لٹک (سودا)

کھیل جاننا (ہ) فعل متعدی:- آسان جاننا- بہت ہی سہل جاننا- سہج سمجھنا۔

بہت جانے لگا ہے اب جو بازی گاہ طفلاں میں
دلا تو جانتا ہے کھیل شاید عشق بازی کو (ناسخ)

کھیل ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- برت لینا- کام میں لے آنا- استعمال کرلینا- کام بنا لینا- اڑا دینا۔

چڑھت ہے گودا کہیں اس کی بیچل مجھے نگیں خدا کے واسطے تو اس کو کھیل ڈال (رنگین)

کھیل سمجھنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (کھیل جاننا) (۱)۔

ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اک دن دکھا دیں گے
قیامت اس کو کہتے ہیں قیامت ایسی ہوتی ہے (داغ)

بوالہوس اور لاف جاں بازی کھیل کیسا سمجھ لیا ہے عشق (مومن)
سب کو دیدہ ودلیل سمجھا ہے کیا ملاقات کھیل سمجھا ہے (شوق)

کھی

سُن کے شکوے میرے کس ناز سے وہ کہتے ہیں
آپ کیا کھیل سمجھتے ہیں لگانا دل کا (...)

(۲) تماشا جاننا- سیر سمجھنا۔

سمجھ کے اک کھیل کیا غضب ہے ہمارے لاشہ کو بعد مُردن
سپرد کرتا ہے اب وہ قاتل کبھی بہ آب و کبھی بہ آتش (جرأت)

کھیل کرنا (ہ) فعل متعدی:- ہنسی سمجھنا۔ کسی کام کو کام کی طرح نہ کرنا۔ مذاق میں ڈالنا (۲) کھیلنا- کودنا- تماشا کرنا۔

کھیل کود (ہ) اسم مذکر- لہو ولعب۔ اُچھل کود- کودنا پھاندنا۔

کھیل کھلاڑی کا (ہ) اسم مذکر:- قدرت الٰہی کی نیرنگ سازی- صانع لم یزلی کی صنعت کا تماشا۔

کھیل کھلاڑی کا ہے کہ بکھیا ہی ہم یہ ہوگئے ایک ایک عنصر آتش و آب و خاک و باد (انشا)

کھیل کھلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بازی کرانا۔ صاحب لوگوں کے ساتھ اتنا وغیرہ کھیلنا (۲) ہندو عو:- ستانا- حیران کرنا- ناچ نچانا- دق کرنا جیسے "یہ تو سارے دن کھیل کھلاوے ہے"۔

کھیل کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- بازیچہ کرنا- بازی کرنا- وکرنی کرنا۔

وہ کھیل کھیل جس سے بنے کچھ وہاں کا کھیل
کیا فائدہ یہاں کے ظفر کھیل وکود میں (ظفر)

عشق نہفتہ ہووے گا اشکوں سے آشکار یہ طفل کھیل کھیلیں گے افشائے راز کا (آتش)

کھیل نکالنا (ہ) فعل متعدی:- کوئی نیا کھیل ایجاد کرنا- جیسے تم روز ایسا ہی کھیل نکالتے ہو۔

کھیل ہاتھ لگنا (ہ) فعل لازم:- شغل ہاتھ لگنا- مشغلہ ہونا- دل کا بہلاوا ہاتھ آنا۔

کہاں سے روز دل وسینہ وجگر لاؤں تمہیں تو کھیل لگا ہاتھ تیغ رانی کا (ممنون)

کھیل ہے (ہ) محاورہ:- (۱) ایک ادنیٰ بات ہے- ایک ادنیٰ کام ہے- داخل عادت ہے۔

ہوں وہ ابتر طفل جس کو جان کھونا کھیل ہے کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا (آتش)
فقرہ دینا تو کھیل ہے تیرا خوب دیدہ ودلیل ہے تیرا (شوق)

(۲) تماشا ہے- سیر ہے- ایک دل لگی کی بات ہے- مشغلہ ہے شغل ہے- تفنن ہے۔

اُس پری کے طفل کا دیوانہ ہوں آتش ہے کھیل ہے یک تو ڑنا شوخی کی زنجیر کا (آتش)

مرغ دل مجھ سے ستاتا ہے اُسے بے سنگدل — شمع کا سر کاٹنا اک کھیل ہے گلگیر کا (ناسخ)

(۳) سہل ہے۔ آسان ہے۔

کھیلا کھایا (ہ) صفت (بازاری)۔ بھگتا ہوا۔ کار کردہ۔

کھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بازی کرنا۔ دل بہلانا۔ بازیدن کا ترجمہ۔ بازیچہ کرنا۔ کھیل کرنا۔ شطرنج یا گنجفہ یا چوسر وغیرہ کا شغل کرنا۔

آتے ہوئے پاس اپنے اُس رنگ آلہ — لگے جب یکہ عاشق بنام سے کھیلے (نصیر)

دانہ پانی سے خبر لینے کی توفیق نہیں — کھیلنا جانتے ہیں مرغ گرفتار کے ساتھ (ثاقب)

(۲) اُچھلنا۔ کودنا۔ کھلاڑی کرنا (۳) لہو و لعب کرنا (۴) کام کرنا۔ کوئی فعل کرنا۔ کوئی امر کرنا۔

سحر تک کیا کہیں جو کھیل تجھ بن شام سے کھیلے
تصوّر میں تری آنکھوں کے ہم بادام سے کھیلے (نصیر)

(۵) دل بہلانا (۶) گزرنا۔ بیتنا۔ جیسے "بچہ ہاتھ سے کھیل گیا"۔ نیز جان پر کھیلنا۔ سر پر کھیلنا وغیرہ (۷) قماربازی کرنا۔ جوا کھیلنا۔ جیسے "وہ خوب کھیلتا ہے" (۸) کسی بھوت پریت یا جن پری کے اثر سے سر ہلانا۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو کا فر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
دہان و گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (ذوق)

ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلا سے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زُلف کا ہے نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (ظفر)

کھیلی یا کھلی (ہ) اسم مؤنث (پورب)۔ گلوری۔ پان کا بیڑا۔

کھیلی کھائی (ہ) اسم مؤنث (بازاری)۔ بھگتی بھگتائی۔ دنیا کے کام سے واقف۔ کام دیتی ہوئی عورت۔

کھیم کُشل (ہ) اسم مؤنث۔ خیر و عافیت۔ خیریت۔ چین چان۔ صحت۔ تندرستی۔ ہنسی خوشی۔

کہیں (ہ) تابع فعل:۔ (۱) کسی جگہ۔ کسی مقام یا موقع پر۔ جا۔ ہیچ جا۔ جائے دیگر۔ دوسری جگہ۔ اور جگہ۔

سرکٹ کے بھی ہوا نہیں ٹھنڈا شہید عشق — تن لوٹتا کہیں ہے کہیں سر ہے لوٹتا (ظفر)

چھوٹ جانیں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے کہیں — خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں (〃)

حیرت ہے مجھ کو کیوں کر وہ جرأت بے چین ہے — جس بن قرار جی کو ہمارے کہیں نہیں (جرأت)

بدگماں کیوں ہے وہ مجھ سے یار و — کچھ کہیں تم نے سُنا کیا باعث (عاشق)

آئے ہیں شب کئے آپ و گرنہ — جانے کا ارادہ تو کہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

کو چند لفٹ بتاں میں دل اپنا ہو گا کہیں — پوچھتے کیا ہو ٹھکانا اُس غریب الدیار کا (ذوق)

(۲) کسی طرف۔ کسی جانب۔

سدھارو خیر سلا سے کہیں تم عتاب کر بھاگو — وگرنہ کوئی دم کو سوز سونا سے کے آتا ہے (سوز)

(۳) شاید۔ کداچت۔ مبادا۔ ایسا نہ ہو۔ چناں نشود۔ چناں نباشد۔ جیسے "تمہیں آپ ہی نہ بھول گئے ہوں"۔ "کہیں وہ نہ آجائے" (۴) مطلق استفہام اور استفہام انکاری کے واسطے۔ استفسار کے لئے۔ کیا۔ کوئی کی بجائے۔

نکلتا ہی نہیں یاں سے کسی صورت جو تو اے غم
ہمارے خانۂ دل کا کہیں لیتا قبالہ ہے (عارف)

سینہ جو کیا چاک تو واں کچھ بھی نہ پایا — کیا جانے جگر خاک کہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

کہیں اوسوں پیاس بجھتی ہے۔ کہیں تھوک سے بھی ستو سنے میں۔ کہیں لوڑھے توتے بھی پڑھتے ہیں (۵) برائے تمنا۔ کاش۔ جیسے "کہیں آتو جائیں" (۶) برائے ترقی و ترجیح۔ بہت زیادہ۔ جیسے "کہیں بڑھ کر ہے"۔ "کہیں آگے ہے"۔

مجھ کو کہتے ہیں رقیبوں کی بُرائی سن کر — وہ نہیں تم سے بُرے بلکہ کہیں اچھے ہیں (داغ)

(۷) برائے تنبیہ۔ جیسے "کہیں تم کچھ نہ کہہ بیٹھنا"۔ "کہیں تم بیچ میں نہ پڑ جانا" (۸) تابع فعل:۔ کسی طرح۔ جیسے "کہیں آ تو جائے"۔ "کہیں ٹال ترے"۔

سدھارو خیر سلا سے کہیں تم داب کر بھاگو — وگرنہ کوئی دم کو سوز سونا سے کے آتا ہے (امیر سوز)

(۹) ایسا نہ ہو۔ چناں نشود۔ مبادا۔

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا — کہیں جائے نہ اُس جنگ و جدل میں مارا (ذوق)

کہیں اَور (ہ) تابع فعل:۔ کسی اور جگہ۔ دوسری جگہ۔ جیسے "کہیں اور سے لاؤ"۔ "کہیں اور چلے جاؤ"۔

کہیں پاؤں رکھتے ہیں اور کہیں پڑتا ہے (ہ) محاورہ:۔ یعنی نشے میں اس قدر چور ہیں کہ سیدھا راستہ بھی نہیں چلا جاتا۔ ہر ہر قدم پر لڑکھڑاتے اور گرتے جاتے ہیں۔ نہایت سرشار سرمست مخمور اور بے ہوش ہونے کے موقع پر نشہ باز کی نسبت بولتے ہیں۔

رکھتے ہیں کہیں پاؤں تو پڑتا ہے کہیں اَور — ساقی تو ذرا ہاتھ تو لے تھام ہمارا (انشا)

عجب چال سے وہ چلی نازنین — کہ مستی میں پاتھا کہیں سے کہیں (میر حسن)

کہیں تل دھرنے کو جگہ نہیں (ہ) محاورہ:۔ کثرت خلائق یا انبوہ یا بھیڑ وغیرہ کے موقع پر بولتے ہیں۔ بالکل جگہ نہیں۔ اتنی جگہ نہیں کہ ایک تل بھی رکھ سکیں۔

کہیں ڈوبے بھی ترے ہیں (ہ) محاورہ:۔ یعنی بگڑے کا سنورنا دشوار ہے۔

کہیں سے (ہ) تابع فعل: ۔کسی جگہ سے ۔کسی مقام سے ۔ جیسے کہیں سے آمد نہیں ۔کہیں سے لاؤ مگر ہم کو دو۔

کہیں کا نہیں (ہ) تابع فعل: ۔ اظہار بُعد و فرق عظیم کے موقع پر بولتے ہیں ۔کہاں کا کہاں ۔ جیسے وہ تو کہیں کا کہیں پہنچا ۔ اس میں تو کہیں کا کہیں بل ہے۔

کہیں کا نہ رہنا (ہ) فعل لازم: ۔کسی جگہ اور کسی موقع کے قابل نہ رہنا ۔ دین و دنیا سے جانا ۔کسی کام کا نہ رہنا ۔ کسی قابل نہ رہنا ۔ محض نکما یا برباد ہو جانا۔

کہیں کا ہو رہنا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم: ۔کسی جگہ رہ پڑنا ۔ جہاں جانا اُسی جگہ کا ہو جانا ۔ جا کر واپس نہ آنا۔

خاکساری سے مثال نقش پا جس جگہ بیٹھے وہیں کے ہو گئے (الفتی)

کہیں کہیں (ہ) تابع فعل: ۔کسی کسی جگہ پر ۔بعض بعض جگہ ۔ بہت کم۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا (ہ) محاورہ: ۔ بے میل رشتہ جتانے کے موقع پر بولتے ہیں۔

کہیں ناخن سے بھی گوشت جدا ہوا ہے (۱) کہاوت: ۔ یعنی قرابت ۔یگانگت اور اپنوں سے چھوٹنا مشکل ہے ۔ رشتہ کسی طرح نہیں چھوٹ سکتا ۔ اپنوں سے اپنے نہیں چھوٹ سکتے۔

کہیں نہ کہیں (ہ) تابع فعل: ۔کسی نہ کسی جگہ ۔کسی نہ کسی مقام پر ۔ ضرور ۔ جیسے کہیں نہ کہیں تو برسا ہوگا ۔ کہیں نہ کہیں سمجھ لوں گا۔

کہیں نہیں (ہ) محاورہ: ۔کسی جگہ نہیں ۔ کسی موقع پر یا مقام پر نہیں ۔ بالکل پتا نہیں۔

کہیں ہاتھوں کی لکیریں بھی مٹی ہیں؟ محاورہ: ۔ یعنی کہیں رشتہ بھی چھوٹتا ہے؟ کہیں اپنے بھی چھوٹتے ہیں؟ اپنوں سے اپنوں کا چھوٹنا اور رشتہ سے نکلنا دشوار ہے۔

کھینا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) ناؤ چلانا ۔ چپّو کے وسیلہ سے کشتی لے جانا ۔ ڈانڈ لگانا۔

ہے قوم ہمارا تو بہ نوح کی کشتی پر قوم نہ کھیوے تو یہ کاغذ کی ہے ناؤ (حالی)

(۲) ہندو: ۔ برداشت کرنا ۔سہنا ۔ اٹھانا ۔ بھوگنا ۔ جیسے اب کے بڑا دکھ کھیا (۳) ہندو: ۔ جلانا ۔ آگ پر رکھنا ۔ دھونی دینا جیسے دھوپ کھینا یعنی دھوپ کھانس جلانا (۴) ہندو: ۔ ضرورت پر کسی کے کام آنا۔

کھینچ (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) کشش ۔ کھنچاؤ ۔ کشیدگی (۲) کمی ۔ قلت ۔ قحط ۔ کال ۔ گرانی ۔ آج کل اناج کی بڑی کھینچ ہے۔

کھینچ کرنا (ہ) فعل متعدی: ۔ کشیدگی ۔ انقباض ۔ رکاوٹ ۔ رکاؤ۔

اے داغ جذب عشق کی کھینچے گی کشش کی اس کشیدہ رو نے توجہ سے کمال کھینچ (داغ)

کھینچا کھینچ (ہ) اسم مؤنث: ۔ کش مکش ۔ کشاکش ۔ اینچا تانی۔

کھینچ لانا (ہ) فعل متعدی: ۔ اینچ لانا ۔ گھسیٹ لانا ۔ پکڑ لانا۔

کتنا ہے جذب شوق کہ میں کھینچ لوں بہار اُس سنگدل کو لا کبھی یاں ادھر تو کھینچ (ظفر)

کھینچنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) گھسیٹنا ۔ اینچنا ۔ تاننا۔

پنجۂ شانہ سے تو زلف گرہ گیر نہ کھینچ دل ہے دیوانے کو مت چھیڑ یہ زنجیر نہ کھینچ (مومن)

(۲) جذب کرنا ۔ چوسنا ۔ سوکھنا (۳) کشید کرنا ۔ چوانا ۔ مقطر کرنا ۔ بھپکے کے ذریعہ سے عرق وغیرہ نکالنا۔

لے اڑے تو جس کی لے سے پیر مغاں اب کے ایسی تند مے تاثیر کھینچ (داغ)

(۴) تمکنت کرنا ۔ اکڑنا ۔ غرور کرنا ۔ نخوت کے باعث علیحدہ رہنا۔

نازک بہت ہے رشتۂ الفت ٹوٹ جائے اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ (داغ)

جیسے وہ اپنے کو بہت کھینچتے ہیں (۵) لکھنا ۔ قلم سے جلدی جلدی نکالنا جیسے دو ورق رہے ہیں ان کو بھی کھینچ ڈالو (۶) عدالت میں لے جانا ۔ گرفتار کرانا ۔ پکڑوانا ۔ پکڑوا بلوانا (۷) مہنگا کرنا ۔ گراں کرنا ۔ جیسے جہاں مینہ کو دیر ہوئی اور بنیوں نے اناج کھینچا (۸) اٹھانا ۔ برداشت کرنا ۔ سہارنا ۔ سہنا ۔ اپنے اوپر لینا ۔ لینا۔

غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ اے داغ پیر زال سے مت سوال کھینچ (داغ)

رنج بیہودہ طبیب دل بیمار نہ کھینچ مفت شرمندگی اے عیسیٰ غمخوار نہ کھینچ (عاشق)

اپنا کر ایک کو یا ایک کا ہو رہ اے دل ناز دلدار اٹھا منت اغیار نہ کھینچ (ایضاً)

ہے وہ امیدی ہی سو نہیں ممکن کہ ملے چارہ گر رنج و مصیبت پئے تدبیر نہ کھینچ (مومن)

ہم تو سمجھے نہیں تلاش مہ آئے بھی تو کیا اے دعائے سحری منت تاثیر نہ کھینچ (ایضاً)

(۹) روکنا ۔ سمیٹنا ۔ پھیلانے کا نقیض جیسے ہاتھ کھینچنا (۱۰) تصویر بنانا ۔ عکس اتارنا ۔ عکس لینا ۔ فوٹو لینا ۔ بنانا۔

نقاش نقش کھینچ سکے اس کا گر تو کھینچ کیا کھینچتا ہے کھینچ اس قمر تو کھینچ (ظفر)

میں نہ کہتا تھا مصور کہ وہ ہے شعلہ عذار دیکھ تو صفحۂ قرطاس پہ تصویر نہ کھینچ (مومن)

یوں مصور یار کی تصویر کھینچ کچھ ادا کچھ ناز کچھ تقریر کھینچ (داغ)

کیا کھینچے شبیہہ صورت گران چین توڑو قلم کو مانی و بہزاد کی طرح (عاشق)

کھ

(۱۱) سونتنا - میان سے نکالنا - میان سے باہر کرنا ؎

منت تقاضا میں ہیں ہم خستہ جاں — کھینچ لے قاتل ذرا شمشیر کھینچ (داغ)

اے ستم پیشہ ہے بعد کمان نشہ عشق — دیکھ خمیازہ حسرت ہے یہ شمشیر نہ کھینچ (مومن)

کیوں دیر کر رہا ہے اگر ہے تو قتل پر — تلوار تو نے باندھی ہے اے تندگر تو کھینچ (ظفر)

(۱۲) باہر لانا - نکالنا ؎

چلے گا اس کے سامنے اے منہ تو منہ ہے کیا — ہاتھ اپنا جیب خجالت سے سر تو کھینچ (ظفر)

آتی فرصت دے ستم گر کہ پہنچ جائے اجل — دم کے دم اور بھی سینے سے تو تیر نہ کھینچ (مومن)

ظالم کھینچ آئے گا مرا دل بھی سناں کے ساتھ — سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ (داغ)

(۱۳) سمیٹنا - رولنا - بٹورنا - گھسیٹنا - کمانا - جیسے "روپیہ کھینچنا" "مال کھینچنا" ؎

ناصح تمہارا کام محبت میں جی نہ مار — دل کر لگا کے نفع اٹھا خوب مال کھینچ (داغ)

(۱۴) بھرنا - نکالنا - لمبا سانس لینا - ٹھنڈا سانس لینا جیسے آہ کھینچنا ؎

کیوں کھینچتا عبث ہے دلا آہ بے اثر — گر جانتا ہے کچھ بھی ہے اس میں اثر تو کھینچ (ظفر)

وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے — لے اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ (داغ)

خواب میرا سن کے ہمدم منہ سے بول — یوں نہ تو آہیں دم تعبیر کھینچ (〃)

(۱۵) چڑھانا - لٹکانا - جیسے دار یا سولی پر کھینچنا ؎

قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم — سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ (داغ)

قمری پہ کیا کرے گا ستم اور عشق سرو — ڈالا گلے میں طوق دیا دار پر تو کھینچ (ظفر)

(۱۶) حلقہ بنانا - احاطہ کرنا - گھیرنا - سرکل بنانا ؎

لے کے دشمن سے خط تقدیر کھینچ — یہ حصار اے دل پئے تسخیر کھینچ (داغ)

(۱۷) کاڑھنا - نقش بنانا - نقش کرنا - نکالنا - بنانا - اُتارنا - جیسے زائچہ کھینچنا - خط کھینچنا - لکیر کھینچنا وغیرہ ؎

کھینچ یوں رنگ میرا زاچپ — شکل میری یار کی تصویر کھینچ (داغ)

(۱۸) اظہار درازی اور بیان طوالت کے واسطے - کرنا - پکڑنا - جیسے طول کھینچنا - عرصہ کھینچنا - انتظار کھینچنا - حسرت کھینچنا ؎

جیسے نہیں میں وہ تو چلے آئیں گے ابھی — تو اُن کا انتظار ظفر دو پہر تو کھینچ (ظفر)

مومن آ کیش محبت میں کہ ہے سب جائز — حسرت حرمت صہبا و مزامیر نہ کھینچ (مومن)

(۱۹) اُوپر لانا - اُوپر چڑھانا - جیسے کوٹھے پر کسی چیز کو کھینچنا یا کنوئیں سے پانی کھینچنا (۲۰) جکڑنا - باندھنا - کسنا ؎

کھینچ مشکیں میری الفت سے لبا اگر بوسہ — کیا ہے طاقت جو کسے بھی یہ گنہگار نہ کھینچ (عاشق)

کھ

کھینچوں گا وہ بال کہ جس کی خبر دور ہوگی (۱) محاصرہ: یعنی اُن پوشیدہ اور چھپے ہوئے عیبوں کا اظہار کروں گا جن سے تمام عالم میں ذلت و رسوائی ہو کر تمہارے بزرگوں کی عزت و آبرو خاک میں مل جائے گی ◆

کہیں کیا - کیا کہیں (ہ) محاورہ: - ایک مجبوری اور بے بسی کا کلمہ ہے جو حقیقت حال بیان کرتے ہوئے باز رہنے کے وقت زبان سے نکالتے ہیں کیا بیان کریں - کیا شکایت کریں - کچھ مت پوچھو - قابل بیان نہیں ؎

ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا کہیں کیا جی کو رو بیٹھے
بس اب اک ساتھ ہم دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھے } (درد)

کھیوا (ہ) اسم مذکر: - (۱) ناؤ کی اُترائی - ناؤ کا کرایہ (۲) عبور یا پایاب (۳) مجازاً: - کشتی میں بیٹھنے والوں کا گروہ - عبور کرنے والے - عابرین - کھیپ (۴) کشتی - بیڑا - ناؤ - جیسے برسات کے سبب دن میں صرف ایک بار کھیوا لگتا ہے ◆

کھیوا پار کرنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی: - بیڑا پار لگانا - کشتی کو کنارے پہنچانا ◆ نجات دینا - عاقبت بخیر کرنا ◆

کھیوا پار ہونا (ہ) فعل لازم: - بیڑا پار ہونا - کنارے پر پہنچنا - ساحل مراد پر پہنچنا - مراد حاصل ہونا - مصیبت دور ہونا - مراد بر آنا ؎

اگر باخبر ہیں حقیقت سے اپنی — تنفر کی ہوئی اگلی عظمت سے اپنی
بلندی و پستی کی نسبت سے اپنی — گزشتہ اور آئندہ کی حالت سے اپنی
تو سمجھو کہ ہے پار کھیوا ہمارا
نہیں دور منجدھار سے کچھ کنارا } (حالی)

انہیں کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا — انہیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا (〃)

کھیوٹ (ہ) اسم مؤنث: - (۱) وہ سرکاری رجسٹر جس میں گاؤں کی کیفیت مندرج ہوتی ہے (۲) خراج کی قسط (۳) گاؤں کے حصوں کی مسل - وہ رجسٹر جس میں گاؤں کے حصہ داروں کی شراکت یا ورثہ درج ہو - کاغذات بندوبست - (۲) پورب: - ملاح - مانجھی ◆

کھیوٹ دار (۱) اسم مذکر: - گاؤں کا شریک - شریک حصہ ◆

کھیوٹ کھتونی (ہ) اسم مؤنث: - (۱) گاؤں کے بندوبست کا حساب و کتاب (۲) مالکان اراضی اور اُن کی زمینوں کا حساب کتاب ◆

کھیوٹیا (ہ) اسم مذکر: - (پورب) ملاح - مانجھی - ناؤ چلانے والا - کشتی بان ◆

کھیون ہار (ہ) اسم مذکر: - دیکھو (کھیوٹیا) ◆

کے

کھیوتیا (ہ) اسمِ مذکر :- دیکھو (کھیوٹیا) ۔

کھیپنی (ہ) اسمِ مؤنث :- سوکھی کٹی ہوئی جھاڑی۔ جھڑبیری کے وہ درخت جنھیں کاٹ کر پالا یعنی پتے نکال لئے ہوں صرف جھانکڑ یا کانٹے رہ گئے ہوں جو باڑ لگانے اور جلانے کے کام آتے ہیں ۔

کے (ہ) برائے اظہارِ عطف درمیان دو فعل :- جیسے آکے گیا۔ کھا کے جائے گا۔ لے کے جاتا ہے وغیرہ ۔

کے (ہ) استفہام عددی :- کتنے۔ کِتّے۔ چند۔ جیسے کے کوس ہے ؟ کے آدمی آئے تھے ؟ کے روپے لوگے ؟ وغیرہ

کے بار (ف) تابع فعل :- کتنی دفعہ۔ چند بار ۔

کئی (ہ) صفت :- چند۔ کتنے ہی۔ دو چار ۔

چھپتے نہیں گواہ جو سوزِ نہاں کے ہیں ۔ چند اشک گرم میں لئے چھالے زباں کے ہیں (للاعلم)

کئی ایک (ہ) صفت :- چند۔ چند ایک۔ دو چار۔ کتنے ایک ۔

کئی بار (ف) تابع فعل :- چند مرتبہ۔ چند بار۔ اکثر۔ بارہا۔ کتنی دفعہ ۔

کی (ہ) ایک کلمہ ہے جو اضافت کا کام دیتا ہے بشرطیکہ مضاف مؤنث ہو۔ اور مضاف الیہ خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث ۔

نقطہ چاہ مجھے قامتِ دلدار کی تھی ۔ مثلِ منصور زمانہ کو ہوس دار کی تھی (للاعلم)

کیا (ہ) کلمۂ استفہام ہے (۱) چہ ۔ آیا۔ (دیگنوار کا سر بھو جپوری) سے پنجابی، کی جیسے کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے ۔

ورزیدہ نظر ہے کیوں دمِ قتل ۔ کیا مرنے سے جی چرائیں گے ہم (مومن)

ہوتا ہے زور سن کے جو نامرد مدعی ۔ رستم کی داستاں ہے ہمارا فسانہ کیا (آتش)

اب تو دل اُس بُت کو ہم نے دے دیا ۔ اے ظفر دیکھیں خدا کرتا ہے کیا (ظفر)

مجھ سے ملنے کی مری جان قسم کھائی کیا ۔ ہجر میں مر ہی رہے اب تو شیدائی کیا (کاشف)

(۲) مساوات کے لئے جیسے کیا بھیڑ کیا بھیڑ کی لات"۔ کیا درزی کا کو بچ کیا مقام ۔

جو کچھ کیا ہے تم نے کیا جور کیا تظلم ۔ سب بھولیں دل سے گر آئیے یہاں پر (عاشق)

(۳) خواہ۔ چاہے ۔

شغل بہتر ہے عشق بازی کا ۔ کیا حقیقی و کیا مجازی کا (ولی)

(۴) ایسا ہی۔ گویا۔ جیسے کیا منہ کا نوالا ہے یعنی ایسا ہی منہ کے نوالہ کی طرح آسان ہے۔ کیا گھر کی بات ہے ؟ (۵) کس قدر۔ کتنا۔ جیسے تمہارا کیا خرچ ہوا ؟ (۶) حرف تردید کی بجائے یا آک۔ آیا۔ جیسے تم جاؤ گے کیا

کیا

میں جاؤں۔ یہ لے لو کیا وہ لے لو۔ کیا مارڈوں ڈھیری کیا داموں ہی ڈھیری۔ یعنی یا تو مر گئے یا مالا مال ہو گئے (۷) استفہام انکاری کے واسطے جیسے وہ کیا کر سکتا ہے ؟ وہ کیا طاقت رکھتا ہے ؟ اُس کی کیا مجال ہے ؟ بڑھاں کیا دھرا ہے ؟ ۔

طبل و علم ہے پاس نہ اپنے نہ ملک و مال ۔ ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا ؟ (آتش)

(۸) کون سا۔ کدام ۔

آتی ہے کس طرح سے مری قبضِ روح کو ۔ دیکھوں تو موت ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا (〃)

(۹) اظہارِ قلت و عظمت کے واسطے جیسے ایسی کیا بات ہے یعنی ذرا سی بات ہے۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ یعنی نہایت تعریف کے قابل ہیں۔ (۱۰) کون سی بڑی بات ہے۔ کون سا فخر ہے ۔

ایک دو آسماں ڈوبے تو کیا ۔ ہم سمجھتے ہیں چشم تر کیا ہے (عارف)

(۱۱) برائے نفی ۔

ترچھی نظر سے طائرِ دل ہو چکا شکار ۔ جب تیر کج پڑے گا اُڑے گا نشانہ کیا (آتش)

یعنی نہیں اُڑے گا ۔

دیکھا ہے میں نے عالم طولِ شبِ فراق ۔ کیا خوف ہے درازیٔ روزِ شمار کا (حالی)

(۱۲) برائے تحسین و آفرین ۔

یہاں مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے ۔ آتش غزل یہ تو نے لکھی عاشقانہ کیا (آتش)

(۱۳) کراہت و نفرت کے واسطے۔ کلمۂ تنفر و اکراہ ۔

جیسے تیری کیا اصل ہے ۔ تو کیا ہے اور تیری ہستی کیا (〃)

(۱۴) کیوں۔ کس لئے۔ کس واسطے۔ چرا ۔

بے یار ساز دار نہ ہوگا وہ گوش کو ۔ مطرب ہمیں سناتا ہے اپنا ترانہ کیا (〃)

دل مرا پُھنستا ہے کس کے عشق میں ۔ تو نصیحت ناصحا کرتا ہے کیا (ظفر)

(۱۵) حیرت۔ تعجب۔ افسوس کے واسطے ۔

پروانہ کو جلا کے کیا ایک دم میں خاک ۔ ہے ہے ستم یہ سوزِ محبت نے کیا کیا (ظفر)

(۱۶) برائے کثرت و افراط جیسے کیا بھیڑ تھی کہ خدا کی پناہ۔ کیا مینہ برسا ہے کہ دم نہ لیا۔ کیا ظلم کیا (۱۷) خوب۔ عمدہ و مبارک۔ مسعود ۔

دل آہِ سحر گاہ کے ہمراہ نکل چل ۔ کیا ساتھ ہے کیا ساتھ ہے کیا ساتھ ہے واللہ (جرأت)

ثروت تو نہ کر خوفِ معاصی کہ علی کی ۔ کیا ذات ہے کیا ذات ہے کیا ذات ہے واللہ (ثروت)

شطرنج میں وہ دس لوٹے ہمدم سے ہیں ملے ۔ کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ (رافت)

(۱۸) قابلِ اعتبار نہیں۔ قابلِ وثوق نہیں ۔

قسم کھاتے ہو مرے سر کی جھوٹی　　اجی جاؤ بھی جھوٹوں کی قسم کیا (مصحفی)

کیا اُدھار کی ماں مری ہے (ہ) محاورہ:- یعنی کیا لین دین کا دستور دنیا سے اُٹھ گیا ہے تم نہ دو گے تمہارا بھائی دوسرا موجود ہے (جب کوئی قرض دینے میں حجت کرتا ہے تو بولتے ہیں)

کیا آسمان کے تارے ہیں (ہ) محاورہ:- یعنی کچھ منقاصت اور نایاب نہیں ہیں ۔

کیوں نہ ہمارے ہاتھ آوینگے　　ایسے کیا آسمان کے تارے ہیں (مصحفی)

کیا اُکھاڑ سکتا ہے (ہ) محاورہ:- یعنی کچھ نقصان زیان اور ضرر نہیں پہنچا سکتا ۔

گر کوئی نیفہ اپنا پھاڑے ہے　　لیک کٹمل کا کیا اُکھاڑے ہے (انشا)

(یہ محاورہ ایک کریہ فقرہ کا مخفف ہے جس میں مخرج زہار کی طرف اشارہ ہے)

کیا آگ لگاؤں (ہ) محاورہ (عو):- کیا کروں۔ نہایت اکراہ جبر اور بیزاری ظاہر کرنے کے موقع پر آتا ہے ۔ مرزا بیگ خاں صحیح جلد ہذا۔

نصل گل صحن چمن ابر دمے آتش رنگ }
لے کے کیا آگ لگاؤں کہ وہ دلدار نہیں } (امیل)

کیا آگ لینے آئے تھے؟ (ہ) محاورہ:- جب کوئی شخص فوراً آ کر چلا جاتا ہے تو اُس سے طنزاً کہتے ہیں یعنی تم اس طرح آئے جیسے کوئی کسی کے گھر سے آگ لینے آتا اور اُسی وقت چلا جاتا ہے۔

کیا آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو؟ (ا) محاورہ:- یعنی کیا صریح دھوکا دینا منظور ہے۔ کیوں چند راتے اور مکرتے ہو۔

کیا انہیں کے سر ٹیکا ہے
کیا انہیں کے سر سہرا ہے } (ا) محاورہ:- کیا انہیں پر موقوف ہے کیا اُنہیں پر دار و مدار ہے یعنی یہ کام کچھ اُنہیں پر موقوف اور منحصر نہیں ہے اور لوگ بھی کر سکتے اور قابلیت رکھتے ہیں۔

کیا آئے کیا چلے (ہ) محاورہ:- آنا نہ آنا برابر ہے۔ جب کوئی دوست آتے ہی جانے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں یعنی تمہارا آنا آنے میں داخل نہیں ہے ۔

وعدہ عدو کا آپ کی تکرار سے کھلا　　میں نے یونہیں کہا تھا کہ کیا آئے کیا چلے (شیفتہ)

کیا بات ہے (ہ) محاورہ:- کیا کہنا ہے۔ شاباش۔ مرحبا۔ واہ واہ۔ بلبے۔ دھن ہے۔ کیا خوب۔ بہت خوب۔ سُبحان اللہ۔

(یہ محاورہ مقام تحسین و آفرین اور نیز طنزاً حسب موقع بولا جاتا ہے جس کے معنی ہیں کہ یہ کام یا یہ بات بیان سے باہر ہے۔ بعض جگہ صرف کیا بات بھی کہدیتے ہیں ۔

یہ کیا بات اُس کے ہونٹوں کی　　جینا دوبھر ہوا مسیحا پر (میر)

اہل دانش کے خواندگی تو کیا بات مگر　　غور سے دیکھو تو عاشق بھی کچھ عاقل نہیں (شیفتہ)

کیوں کہوں کیوں کر کہوں کس سے کہوں کیا کہوں }
آپ کی کیا بات ہے جو بات ہے سنجیدہ ہے } (داغ)

مطلب کی کہی نہ ایک ظالم　　کیا بات ہے تیری گفت گو کی (〃)

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو　　کیا بات ہے تمہاری شراب طہور کی (غالب)

اعجاز نما ہے لب عیسیٰ کی طرح سے　　کیا بات ہے کیا بات ہے اُس گل کے دہن کی (رند)

کیا بڑی عمر ہے (ا) محاورہ:- جب کوئی شخص اُس کی یاد یا اُس کا ذکر ہوتے وقت آ جائے تو اُسے یہ فقرہ سناتے اور خیال کرتے ہیں کہ ایسے شخص کی عمر بڑی ہوتی ہے ۔

مذکور کے ہوتے ہی میں آیا تو وہ بولا　　کیا خضر کی مانند تری عمر بڑی ہے (مصحفی)

کیا بلا (ا) محاورہ (عو):- (متروک) یہ محاورہ پہلے لفظ مگر کی جگہ بولا جاتا تھا اب بالکل نہیں بولا جاتا مگر بعض شعر کے معنی حل ہونے کے واسطے ضروری سمجھا گیا ۔

تو گیا ہے بھول اُس کو کیا بلا　　تھا جو پہلے دن کہا تو نے بھلا (رنگین)

کیا بھروسا ہے (ہ) محاورہ:- کیا اعتبار ہے۔ کچھ ٹھکانا نہیں۔ کچھ اعتبار نہیں۔ اطمینان کے قابل نہیں ۔

دم بیا ہوں کیا میرا بھروسا ہے مسیح　　جب کڑی مجھ پہ پڑے گی میں نکل جاؤں گا (مصحفی)

کیا بھروسا ہے زندگانی کا　　آدمی بلبلا ہے پانی کا (لاأعلم)

کیا پاؤں میں مہندی لگی ہے (ہ) محاورہ:- کون سا سبب یہاں آنے کو مانع ہے۔ طنزاً متکبر شخص کی نسبت جو آنے جانے میں تکلف کرے بولتے ہیں۔

کیا پدی کیا پدی کا شوربا (ا) محاورہ:- بے حقیقت چیز کی نسبت بولتے ہیں۔

کیا پروا ہے (ا) محاورہ:- کچھ مضائقہ نہیں۔ کچھ ڈر نہیں۔ کیا ڈر ہے۔ کیا خوف ہے)۔

(یہ محاورہ اصل میں انگریزی (Never Mind نیور مائینڈ سے ترجمہ ہو کر اُردو میں آیا ہے)۔

کیا پوچھنا ہے (ہ) محاورہ:- دیکھو (کیا کہنا ہے) ۔

ہنگام قتل غیر مجھے بھی کیا تمام　　کیا پوچھنا ہے برش شمشیر یار کا (عبدالرحمن بیدل)

آیا جو ذکر میرا بھے پوچھا کیا ایسے بھی لوگ شاید دنیا کے بیچ کم ہوں (انشا)
قدرشک مہر گلشن ایجاد ہے سو ہے کیا پوچھنا ہے حُسنِ خداداد ہے سو ہے (نکہت)
ہیں تجھ کو آپ قصدِ عرضِ احوال جو وہ خود پوچھتے ہیں پوچھنا کیا (شیفتہ)
سوز کے اشعار کا کیا پوچھنا ہے شاعرو گفتگو میں اُس کی پاتا ہوں نظیری کا دماغ (سوز)

کیا تاک لگائی ہے (ہ) محاورہ (متروک):- یعنی کس قدر عزت آبرو اور توقیر پیدا کی ہے ۵

تجھ سے نرگس ہی منہ پھر نکال کر کیا تاک شہرتِ حُسن تری تا بہ فلک جاتی ہے (نصیر)

تاک کے نیچے ہم اُس گل کی تاک لگائے بیٹھے ہیں
کون سے غنچہ مُنہ پر اپنی ناک لگائے بیٹھے ہیں (انشا)

کیا تھا کیا ہوا یا کیا تھا کیا ہو گیا (ہ) محاورہ:- اوّل معنی بنا ہوا کام یا بنی ہوئی بات بگڑ گئی ۔ دوسرے معنی زمانہ دگرگوں اور اُلٹ پلٹ ہو گیا ۵

اب نہ بلبل ہے نہ وہ گلزار کیا تھا کیا ہوا
کچھ نہیں آتا نظر جز خار کیا تھا کیا ہوا (رنگین)

جیسے کیا تھا کیا ہو گیا چمن تھا گل ہو گیا ۔ ایک فقیر کی صدا جو غدر سے پیشتر کہتا پھرتا تھا۔

کیا ٹوٹکا کرنے آئی تھیں (ہ) محاورہ (عو):- جب کوئی عورت جلد آکر چلی جائے یا تھوڑی دیر کے واسطے آئے تو طنزاً یہ محاورہ زبان پر لاتی ہیں اس کا اور آگ لینے آنے کا ایک ہی مفہوم ہے ۔

کیا جاتا (ہ) محاورہ:- کون سا نقصان ہو جاتا ۔ کون سا کام بگڑ جاتا ۔ کیا بگڑتا یعنی تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑتا ۵

میں بات کرتی جو لبنوں میں تم سے اے صاحب ذلیل ہوتی وہ بندی تمہارا کیا جاتا (جان صاحب)

کیا جاتی دُنیا دیکھی (ا) محاورہ:- یعنی کیا سبب ہوا جو تم نے دُنیا کو فانی سمجھ کر خلاف عادت بات کی ۔

(جب کسی بے رحم بے مروت سے کوئی رحم یا مروت کا کام ہو جائے یا کسی بخیل سے سخاوت ظہور میں آئے یا کوئی غیر ملنسار ملنساری کی باتیں کرے تو اُس وقت کہتے ہیں کہ تم نے کیا جاتی دُنیا دیکھی جو یہ خلافِ عادت برتاؤ کیا) ۔

کیا جان پائی (ا) محاورہ:- یعنی کیا تاب و طاقت اور کیا مجال ہے جو ہمسر اور مقابل ہو سکے ۔ مقابلہ اور روکشی کرنے کا حوصلہ تو پیدا کر لے کیا مُنہ ہے ؟ ۵

غضب چہرا پایا سم آن پائی تجھے پائے تصویر کیا جان پائی (منیر)

روبرو تیرے ہو سکے جرأت یار کیا اُس نے جان پائی ہے (جرأت)
ستم صاف چہرا غضب شان پائی تجھے پائے آئینہ کیا جان پائی (شیفتہ)

کیا جان ہے (ا) محاورہ:- کیا تاب و طاقت ہے ۔ کیا حوصلہ ہے ۔ کیا مجال ہے ۔ کیا مقدور ہے ۵

رُخ سے مہتاب اُس کے تری کیا جان ہے شمع روشنی تیری فقط رات کی مہمان ہے شمع (ظفر)
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پاوے ہاتھ پر طے ترے آنے کا بھروسا ہم کو (ذوق)

کیا جانے یا کیا جانیئے (ہ) محاورہ:- خدا جانے ۔ خدا کو خبر ہے مجھے خبر نہیں ۔ نہ معلوم لاعلمی ظاہر کرنے کے واسطے بولتے ہیں ۵

کیا جانے کس کی خاک ہے رکھ ہوش نقش پا ہو خاکِ عاشقاں نہ ہم آغوش نقش پا (سودا)
دل کو رکھا تھا میں نے بڑی احتیاط سے کیا جانے کے کان ملا حت نے کیا کیا (ظفر)
ہمارے قتل میں کیا جانے کیا ہو اس و پیش کھنچے وہ تیغ کی صورت کے سپر کی طرح (لا اعلم)
دوستوں کو مرے دشمن تو کیا ہے تو نے اور کیا جانیئے کیا ہے تجھے منظور روا (رنگین)
کیا جانیئے کہ وصل میں کیا بات ہو گئی آنکھیں نہیں ملاتے ہیں شرمائے جاتے ہیں (")
کیا جانے چپ ہوں کیوں تیری صورت کو دیکھکر آئینہ میں نہیں ہوں کہ حیران ہو گیا (داغ)

کیا چلائی (ہ) محاورہ:- کیا بات ہے ۔ کیا کہنا ہے ۔ جیسے آپ کی کیا چلائی امیر ہو جو چاہو سو اُٹھاؤ ۔

کیا چاہئیے (ہ) محاورہ:- (۱) کیا ضرورت ہے ۔ کس چیز کی حاجت ہے ۔ کیا مانگتے ہو (۲) کیا بات ہے ۔ کیا کہنا ہے ۔ کیا پوچھنا ہے ۔ واہ واہ ہے ۵

چاہئے اچھوں کو جتنا چاہئے یہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہئے (غالب)

کیا چلے (ہ) محاورہ:- یعنی کچھ قابو اور ذرا اختیار نہیں ہے ۔ عالم مجبوری اور باعثِ ناچاری ہے ۵

جدھر دیکھو اُدھر چرچا ہے اِن ہنگامہ سازوں کا چلے فتنہ کی کیا یاں وہ ہے دامن برازی کا (مصحفی)

کیا چوڑیاں ٹوٹ جائیں گی (ہ) محاورہ:- کیا نقصان ہو جائے گا ۔ کون سے ہاتھ دُکھ جائیں گے ۔ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے کسی کام کے کرنے میں اکراہ یا کاہلی کرے تو طنزاً یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ۔

کیا چیز ہے (ا) محاورہ:- کیا مال ہے ۔ کون سی بڑی دولت ہے ۔ کچھ بھی نہیں ہے ۔ اُس کی کیا اصل ہے ۔ کیا حقیقت ہے ۔ کم قدر اور حقیر چیز کی نسبت بولتے ہیں ۵

آدمی زاد تو کیا چیز ہے اے غیرت حور دل لگائیں ترے ہوتے نہ پری زاد سے ہم (رند)

کیا خاک ہے (ا) محاورہ:- دیکھو (کیا چیز ہے) ۔

کیا خاک رہا (۱) محاورہ :- کچھ نہیں بچا - کچھ نہیں رہا ؎

گرا جو شمع پہ پروانہ جل کے یوں بولا — اُٹھوں میں کاہے سے کیا خاک بال و پر رہا (مصحفی)

کیا خبر (۱) محاورہ :- کیا معلوم - کچھ خبر نہیں - خدا جانے - کون جانتا ہے ؎

کسی کو کیا خبر کیوں عیب و ہنر پیدا کئے تو نے — کہ جو کچھ ہے خدائی میں ہے بے ریب و شک تیرا (رغ)

کیا خدائی ہے (۱) محاورہ :- خدا تعالیٰ کی کیسی قدرت اور کیسی شان ہے - خدا کی شان ہے - خدا کی قدرت ہے - کیا شانِ الٰہی ہے +

(تعجب - حیرت - طنز اور طعنہ کے موقع پر یا جب کسی ادنیٰ کو اعلیٰ رتبہ پر دیکھتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ؎

کیا خدائی ہے منڈانے لگے اب خط وہ لوگ — دیکھ کر داڑھی میں چھپتے تھے جو نائی کو (انشا)

(خط منڈوانا اب نہیں بولتے خط بنوانا بولتے ہیں اس موقع سزاوار ہے)

کیا خوب (۱) کلمۂ طنز و تعریف :- واہ - کیا کہنا ہے - چہ خوش - اچھے آئے - کھرے رہے - کیا پوچھنا ہے - چہ خوش چرا نباشد - سبحان اللہ - آہا - خدا سلامت رکھے - رحمت خدا کی - اللہ اکبر - اوہو جی - اوہو - منہ بنواؤ - ہوش پکڑو - ہوش کی لو - ہوش میں آؤ - عقل سے بات کرو +

(غرض اس قسم کے تمام محاورے مشتمل بر مدح اور دال بر مذمت ہوا کرتے ہیں کیونکہ اکثر ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں کہ جس کا فعل اپنی طبیعت کے خلاف اور ناگوار ہوا کرتا ہے اور بعض موقع پر صرف تحسین بھی منظور ہوا کرتی ہے چنانچہ اشعار ذیل سے یہ سب موقع ظاہر ہیں ؎

کیسا ہم سے کیا نباہ کیا خوب — صد آفریں اُن کو واہ کیا خوب (ظفر)
بوسہ جو طلب کیا شب اُس سے — بولا وہ رشکِ ماہ کیا خوب (〃)
آئے نہ اقرار پہ وہ شب کو — ناصح دکھائی راہ کیا خوب (〃)
ہر صبح ہے سر برہنہ خورشید — پُر زر ہے تری کلاہ کیا خوب (〃)
ظلمات کہوں ہیں یا شبِ تار — ہے زلف تری سیاہ کیا خوب (〃)
گاہے نہ کہا ظفر کو لاؤ — بس دیکھی تمہاری چاہ کیا خوب (〃)

جب میں نے کہا تجھ میں ہے کیا آن و ادا خوب
گردن کو ہلا کر وہ لگے کہنے کہ کیا خوب (جرأت)

بس ہم کو نباہ کیا خوب — کیا خوب کیا نباہ کیا خوب (عاشق)
مارا عاشق کو کس ادا سے — کر کے ترچھی نگاہ کیا خوب (〃)

(ہم نہیں جانتے ہمارے دوست مخزن زبان دانی کو اس کے معنی تعجب اور بڑے اچھے کی بات کہاں سے معلوم ہوئی یہ صرف ایجاد بندہ ہے کیونکہ جن کتابوں سے اُنہوں نے لیا ہے اُن میں بھی نہ تو یہ معنی ہیں اور نہ کوئی اس قسم کی مثال ہے)

کیا خوب آدمی ہے (۱) محاورہ :- نہایت اچھا آدمی ہے - بڑا بھلا مانس ہے - بہت عمدہ آدمی ہے - قابل تعریف ہے ؎

ہنسے ہے دیکھ رہتا کیا خوب آدمی ہے — معشوق تمہارا کیا خوب آدمی ہے (میر)

کیا خوب آدمی تھا (۱) محاورہ :- جب کسی عمدہ آدمی کا اُس کے مر جانے کے بعد ذکر کرتے ہیں تو یہ کلمہ اُس کے مر جانے کے افسوس میں زبان پر لاتے ہیں ؎

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا — کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے (ذوق)

خوب ہے ایسی زندگی سے مرگ — ذکر میرا جو وہ حبیب کرے
ہائے کیا خوب آدمی تھا سرور — حق اُسے مغفرت نصیب کرے (بیان مصنف)

کیا خو نکالی ہے (۱) محاورہ :- کیسی عادت اختیار کی ہے - کیا بُری عادت ڈالی ہے - کیسی عادت بد اور خوئے زشت و زبون سیکھی ہے - جس کے سبب بُری بُری باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں ؎

کہتے ہو زہر سے بھی کل کو آئیو — کیا خو یہ نکالی ہے سناتے ہو میں کیا (مصحفی)

کیا درزی کا کوچ کیا مقام (۱) چھوٹے چھٹانک آدمی کو سفر و حضر یکساں ہے - مرد درویش اپنی سبکباری نادار بے تعلقی اور آزادی کے سبب جہاں چاہے بے تکلف چلا جائے کوئی دامنگیر اور مزاحم نہیں ہوتا - مفلس کو سفر کا تردد کرنا نہیں کرنا پڑتا +

(چونکہ درزی کا سب سے بڑا سامان سوئی تاگا اور قینچی ہے جس کے اُٹھانے کو مزدور رکھنے کو کچھ بڑی جگہ درکار نہیں - ٹوپی میں سوئی جیب میں قینچی اور بیچک رکھ کر جہاں چاہے جا سکتا ہے پس اس وجہ سے آزاد - مجرد - نادار وغیرہ کی نسبت بولنے لگے) +

کیا درجہ کر رکھا ہے (۱) محاورہ (عو) :- کیا حال کر رکھا ہے - کیا بُری گت بنا رکھی ہے - کیسی خراب حالت میں ہو +

کیا دن تھے (۵) محاورہ :- یعنی ایام گزشتہ کیسے اچھے اور حسب مُراد تھے جن کا اب افسوس آتا ہے - یاد آتے ہیں ؎

کیا دن تھے وہ کہ یاں بھی دلِ آرمیدہ تھا — رو آشیاں طائرِ رنگِ پریدہ تھا (سودا)
کیا دن تھے وہ کہ ہم کو بھی یار و فراغ تھا — یعنی کبھی تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)

کیا دہاڑا کر رکھا ہے (۵) محاورہ (عو) :- دیکھو (کیا درجہ کر رکھا ہے) ؎

کیا

کیا ڈر ہے (٥) محاورہ :- کیا مضائقہ ہے - کچھ پروا نہیں - کیا خوف و خطر ہے - کیا اندیشہ ہے - کیوں گھبراتے ہو - کیا حرج ہے - کیا نقصان ہے ؎

کیا ڈر ہے جو مہ شوق نے گر بند کی زبان　　کہتی ہے نگہ دل مائل کی آرزو (ممنون)

کیا ڈری ہے (٥) محاورہ (عو) :- کیا خوف ہے - کون سا اندیشہ ہے - کچھ پروا نہیں - بلکے نیست کا ترجمہ ٭

کیا رات ہے (٥) محاورہ :- کیا عمدہ مبارک اور مسعود رات ہے ؎

امشب کسی کاکل کی حکایات ہے اللہ　　کیا رات ہے کیا رات ہے کیا رات ہے اللہ (جرأت)

کیا رات تھی (٥) محاورہ :- کیا عمدہ مبارک اور مسعود شب تھی جس کا اب افسوس آتا ہے ؎

وہ بھی کیا رات تھی کہ سوتا تھا　　سر رکھے اس کنار میں کوئی (بیان)

کیا رہا (٥) محاورہ :- یعنی کچھ حالت باقی نہیں رہی - وقت نزع قریب پہنچا ہے ٭ کوئی امید نہیں رہی - آس ٹوٹ گئی - توقع اٹھ گئی ؎

ترے جانے سے مجھ میں کیا رہا ہے　　رہا تھا جی سو لب پہ آ رہا ہے (محبت)

اب کیا رہا جس سے رقیبوں کا ذکر کریں　　ہم تو بزرگ کی جان کو پہلے ہی رو چکے (نامعلوم)

کیا شاخ نکلی ہے (١) محاورہ :- کون سی انوکھی اور فخر کی بات حاصل ہوئی ہے - ایسی کیا شان و شکوہ اور شیخی زیادہ ہو گئی ہے ؎

کھنچی رہتی ہے اس ابروئے خم سے　　کوئی کیا شاخ نکلی ہے کماں میں (میر)

کیا شان میں بٹے پڑ جائیں گے (١) محاورہ :- کون سا عزت میں بٹہ لگ جائے گا - کیا قدر و منزلت میں فرق آ جائے گا ٭

(جب کوئی شخص کسی کام کرنے میں کمی کرتا ہے تو اس سے طنزاً یہ فقرہ کہتے ہیں)

کیا غم ہے (١) محاورہ :- (١) کیا اندیشہ ہے - کیا چنتا ہے - کیا فکر ہے جیسے تو ہے تو کیا غم ہے ٭

(لمبی ڈاڑھی والے کی نسبت جو درحقیقت دغاباز اور بظاہر نیک و پارسا معلوم ہوتا ہے کہتے ہیں یعنی اس ڈاڑھی کی طفیل سے تم ہمیشہ دھوکا دے سکتے ہو)

(٢) کیا مضائقہ ہے - کچھ ڈر نہیں ٭

کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے؟ (١) محاورہ :- کیا ہم نے حاکم کا کچھ قصور کیا ہے یعنی ہم نے کون گناہ اور جرم کیا ہے جس کے سبب ڈریں ٭

کیا قاضی گلہ کرے گا (١) محاورہ :- کوئی طعن و تشنیع نہیں کرے گا کوئی نام نہیں دھرے گا - کچھ نقصان اور ضرر نہیں ہوگا - کوئی شکوہ و شکایت نہیں کرے گا - کوئی منہ پر بات نہیں لائے گا ٭

کیا

کیا قیامت ہے (١) محاورہ :- کیسا برا ہے - کیسا غضب ہے - کیا ستم ہے - نہایت خوبصورت ہے - کس قدر حسین و خوش جمال ہے (بمعنی دوم) ؎

نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہت نیا پیار　　کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا (رشید)

کیا کام (١) استفہام انکاری :- کچھ کام نہیں - کیا واسطہ - کیا تعلق - کیا علاقہ ؎

سر سبز کشت دل ہے محمد کے عشق میں　　کیا اس زمیں میں کام ربیع و خریف کا (داغ)

کیا کچھ (٥) تابع فعل :- کس قدر - کتنا - بہت کچھ - نہایت - جیسے کیا کچھ روپیہ لٹ رہا ہے - کیا کچھ نہیں کہا ؎

میں نے جو کل کہا یہ ٹھان جائے گا　　دل ساری رات مجکو کیا کچھ کہا کیا ہے (جرأت)

منہ کر بھی میری جانب نے یا نہیں کبھی وہ　　کیا جانوں آہ کے جی میں ہے میری طرف کیا کچھ (میر)

کیا کروں (١) محاورہ :- (١) یہ محاورہ استفہام استفسار اطمینان طلبی - حیرانی تعجب و مجبوری کے موقعوں پر بولا جاتا ہے - یعنی حیران ہوں مجبور ہوں - ناچار ہوں مضیق میں ہوں - کوئی تو تدبیر بتاؤ - کسی طرح تو تسلی دو وغیرہ ؎

شکوہ نہیں عشاق کا دستور کروں کیا　　گر اس کے تم کا نہوں مشکور کروں کیا (رشید)

سولی نے ہمیں منت زنداں سے بچایا　　میں اب کہو اسے حضرت منصور کروں کیا (〃)

گستاک کے دوا سے مری کہتا ہے مسیحا　　مرتا بھی نہیں یہ تیرا رنجور کروں کیا (〃)

(٢) کس کام میں لاؤں - کیا کام لاؤں - مجھے نہیں چاہئے ؎

میت کو مری چاہئے خاک اس کی گلی کی　　جنت سے ملک لائے ہو کافور کروں کیا (رشید)

مے کھینچنے سے ان میں رہی حضرت واعظ　　میں بے کے نبرکے یہ انگور کروں کیا (〃)

(٣) کیوں کروں - کس لئے کروں ؎

ہونا تھا جو کچھ حال ہوا یار کے غم میں　　نالاں ہو عبث غیر کو مسرور کروں کیا (〃)

تھا روز مرا مجھ سے بھی تاریک زیادہ　　میں تیرا گلا اے شب دیجور کروں کیا (〃)

کیا کرے گا یا کیا کرے گا (٥) محاورہ :- کچھ نہیں کر سکتا - کیا کر سکتا ہے - کون سا نقصان یا ضرر پہنچا سکتا ہے ؎

طبل و علم ہے پاس نہ اپنے نہ ملک و مال　　مجھ سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا (آتش)

کیا کوسوں کیا کہہ کر کوسوں (٥) محاورہ (عو) :- نہایت خفگی اور دل جل جانے کے موقع پر یہ کلمہ بجائے دعائے بد زبان پر لاتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ہم ایسے ناراض ہوئے ہیں کہ کوئی بددعا ایسی نہیں پاتے جو اس ملال کو رفع کرے اور ہمارا دل ٹھنڈا ہو ؎

ڈبو دیا مجھے اس چشم تر کو کیا کوسوں　　جلا دیا مجھے سوز جگر کو کیا کوسوں (معروف)

ع۱ ہو گا کسی دیوار کے سائے میں پڑا میر ٭ کیا کام محبت سے اس آرام طلب کو

رقیب ایک پل بھی جدا نہیں ہوتا — یہ جم کے بیٹھے ہے اس بے بسر کو کیا کہیے (معروف)

کیا کہنا (ت۔ م) محاورہ:۔ دیکھو (کیا بات ہے۔ کیا پوچھنا ہے) کلمۂ تحسین و طنز۔ واہ واہ ؎

ہنسے ہے میں واہ کیا کہنا میرا	بیچ اس کو چھیڑ کر پیدا کیا	(داغ)
تیغ ہے اس نظر کا کیا کہنا	لیکن اپنے جگر کا کیا کہنا	(ظہیر)
دم نکلتا ہے سب کا بے دیکھے	اس ہن اس دم کا کیا کہنا	(״)
اس پری رو کو دم میں لے آیا	اپنے پیغامبر کا کیا کہنا	(״)
مہندی مل کے چوٹ مرجاں پر	ہاتھ لانا نگار کیا کہنا	(صبا)
جھوٹے وعدوں پہ آتا ہے یقیں	طرز گفتار یار کیا کہنا	(مؤلف)
بن کے بیہوش گر پڑا خم پر	طلب ہوشیار کیا کہنا	
کیا کیا مجھ پہ وار کیا کہنا	واہ رے میرے یار کیا کہنا	(مؤلف)
سر پہ بیٹھی کہ خاک پہ بیٹھی	بن بے تیغ نگار کیا کہنا	(״)
سر بھی کٹ کر گرا تو قدموں پر	دل چلے ہوشیار کیا کہنا	(״)
نقش اغیار نے جما ہی دیا	دل کے سادے نگار کیا کہنا	(״)
نفسیں چھوٹیں صیب کی سن کر	جسم زار و نزار کیا کہنا	(״)
دل اچھلنے کے ساتھ ہی اچھلا	مرے سنگ مزار کیا کہنا	(״)
اس مصیبت میں یہ غزل لکھی	سید بے قرار کیا کہنا	(״)
یار ہوں غمگسار کیا کہنا	اور ملیں ایسے یار کیا کہنا	(خاور)
پاؤں پڑ کے اسے منا لایا	ہاتھ تو لاؤ یار کیا کہنا	(״)

کیا کہنا ہے (ہ) محاورہ:۔ دیکھو (کیا بات ہے کیا پوچھنا ہے)۔

کیا کیا (ہ) استفہام:۔ (۱) تفصیل طلبی کے واسطے۔ کون کون سا۔ کدام کدام جیسے کیا کیا لاؤں۔ یعنی کون کون سی چیز لاؤں۔ کون کون سا اسباب لاؤں۔ ساس گئی ہے گاؤں بہو کہے میں کیا کیا کھاؤں۔ (۲) اظہار کثرت و افراط کے واسطے۔ سب کچھ۔ ساری باتیں سارے کام۔ کس قدر۔ کتنے۔ کیسے کیسے۔ کہاں تک۔ بہت سے۔ کیسا کیسا۔ بہت سارے۔ بہت کچھ۔ جیسے کیا کیا رنج اٹھائے ہیں۔ کیا کیا ارمان رہ گئے۔ کیا کیا ارادے تھے۔ کیا کیا ارمان ساتھ لے کر گیا وغیرہ ؎

بعد استاد ذوق کے کیا کیا	شہرت افزا کلام داغ ہوا	(داغ)
جو صاحب قدرت ہیں وہ کیا کیا نہیں کرتے	مجھ کو کسی شے کا نہیں مقدور کروں کیا	(شہیدی)

یعنی صاحب مقدور سب کچھ اور ساری باتیں کرتے ہیں ؎

نہ پوچھ عشق کے صدمے اٹھائے ہیں کیا کیا	شب فراق میں تم بلبلائے ہیں کیا کیا (مصحفی)
ذرا تو دیکھ تو گھر سے نکل کے اے بے مہر	کہ دیکھنے کو ترے لوگ آئے ہیں کیا کیا (״)
میں اس کے حسن بے عالم کی کیا کروں تعریف	نہ پوچھ مجھ سے کہ عالم دکھائے ہیں کیا کیا (״)
نصیب سب جا رہے ہیں سارے کیا کیا اٹھا چکے ہیں	وہ مفت دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت پا چکے ہیں (؟)

کیا کیا (ہ) محاورہ:۔ (۱) چہ کردم کا ترجمہ۔ افسوس تعجب۔ حیرت پشیمانی اور انفعال کے موقع پر الفاظ ذیل کی بجائے بولتے ہیں۔ یعنی بڑا غضب کیا۔ بڑا ستم کیا۔ صد بار آیا۔ بڑا غضب کیا۔ افسوس صد افسوس ٭ جائے تعجب ہے۔ بڑی حیرت ہے۔ نہایت شرم کی بات ہے ؎

اس بے وفا کو پیار کیا ہم نے کیا کیا	دل اس کو مفت خوار کیا ہم نے کیا کیا	(عاشق)
ناوک مسیح کو مرض عشق کے لئے	بڑا اسے طبیب کیا ہم نے کیا کیا	(״)
عشق بتاں سے دیر و حرم ترک ہوگئے	کیوں عشق اختیار کیا ہم نے کیا کیا	(״)
کہتا ہے اس کو دیکھ کے عاشق کا حال غیر	کیوں ہم نے اس کو خوار کیا ہم نے کیا کیا	(״)

(۲) کوئی بے جا بات نہیں کی۔ کیا بیجا کیا۔ کون سا برا کیا۔ کچھ غضب نہیں ہوگیا۔ کچھ ستم نہیں ہوگیا ؎

عشق کے مجرم تھے ہم مستوجب گردن کشی	جو ہوا ہم نے اگر ہم پر کیا تو کیا کیا	(ناسخ)

کیا کیا کچھ (ہ) استفہام:۔ کون کون سی بات۔ کون کون سی چیز ٭ بہت کچھ ٭

کیا کیا کچھ کہا۔ یا۔ کیا کیا کچھ نہ کہا (ہ) محاورہ:۔ کون کون سی بات نہ کہی۔ کون کون سی گالی نہ دی۔ بہت کچھ برا بھلا کہا۔ بہت سے بھوگ سنائے ؎

قبلہ و کعبہ خداوند و ملاذ و مشفق	مضطرب ہو کے اسے میں نے لکھا کیا کیا کچھ	(از قطعۂ میر)
پر کہوں کیا رقم شوق کی اپنی تاثیر	ہر سر حرف پہ وہ کہنے لگا کیا کیا کچھ	

کیا گزری (ا) محاورہ:۔ کیا بیتی۔ کیونکر بسر ہوئی۔ کیا ہوا۔ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اور لوگ اس کا حال دریافت کرتے وقت یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ؎

ہم تو مر کے جیتے یوں شب ہجر بارا گزری	تم نے اتنا بھی نہ پوچھا کہو کیا گزری	(نامعلوم)

کیا گل پھولا ہے۔ کیا گل کھلا ہے (ا) محاورہ:۔ کیا فتنہ برپا ہوا ہے۔ کیا ہنگامہ اٹھا ہے۔ کیا خرابی نکلی ہے ٭ کون سی عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے ٭

کیا کیا نہ ہوا (ہ) محاورہ:۔ کون سی بات رہ گئی۔ کیا کیا رسوائی اور

کیا

نصیحت نہ ہوی۔ کون سی بے عزتی تھی جو ہمارے ساتھ عمل میں نہ آئی ؎

کیا کیا نہ تیرے عشق میں اے یار ہو گیا — رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا (تشنہ)

کیا کیا نہ کیا (ہ) محاورہ:- کون سی بات چھوڑ دی۔ سب کچھ کیا۔ کوئی کام چھوڑا۔ کون سی بات باقی تھی ؎

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا — صبر ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا (مضمون)

کیا گونگے کا گڑ کھایا ہے؟ (ہ) محاورہ:- کیوں نہیں بولتے۔ کیوں خاموشی اختیار کی ہے۔ کس لئے گونگے بن گئے ہو ؎

کیا لوگے (ہ) ندا (محاورہ):- کیا فائدہ اٹھاؤگے۔ کس فلاح کو پہنچوگے۔ کون سے بچ جاؤگے۔ کیا پاؤگے۔ کیا حاصل ہوگا ؎

اے مخیر بتوں سے کیا لوگے — اللہ اللہ کیا کرو کیا ہیے (مخیر)

مر کے کیا لوگے یار سے تم — واں بھی حوریں تمہیں ستائیں گی (مولف)

کیا مال ہے (ا) محاورہ:- یعنی محض بے حقیقت اور ناچیز ہے۔ کچھ قدر وقعت اور منزلت نہیں رکھتا۔ نہایت کم قدر اور حقیر ہے۔ کیا حقیقت ہے۔ کیا اصل ہے۔ کون ہے ؎

دولت دنیا ہے کیا نام آوروں کے آگے مال — دیکھ لو رکھتا نگیں ہے خاتم زر زیر پا (نصیر)

شیریں کیا مال ہے ترے آگے — شرم سے خوردہ پانی پانی ہے (عاشق)

اجرت میں مال تو ہے کیا مال — ہے جان فدائے قاصد یار (ناسخ)

گنج جو جانتے ہیں گنج قناعت کو فقیر — سامنے اُن کے ہیں کیا مال یہ دولت والے (فقیر)

کیا مجال ہے؟ (ا) محاورہ:- کیا مقدور ہے۔ کیا تاب ہے۔ طاقت ہے۔ کیا حوصلہ ہے۔ کیا کرسکتا ہے۔ کیا اُکھاڑ سکتا ہے؟ ؎

کیا معنی؟ (ا) محاورہ:- (۱) کیا سبب۔ کیا وجہ۔ کیا واسطہ۔ کیا باعث۔ کیوں۔ کس لئے۔ کس واسطے ؎

ہم سے گو بولے تو کے کیا معنی — ہم سے اس گفت گو کے کیا معنی (معروف)

(۲) کیا موقع۔ کیا بات۔ کیا مراد۔ کیا غرض ؎

چاہ میں چاہئے ہے بدنامی — عزت و آبرو کے کیا معنی (رر)

(۳) کیا مجال۔ کیا حوصلہ۔ کیا مقدور ؎

تو ہی دل میں ہے ورنہ آتو سکے — عزت و آبرو کے کیا معنی (رر)

کیا منہ پر پھٹکار برستی ہے (ہ) محاورہ:- کیسا بے رونق اور اداس چہرا ہو رہا ہے۔ کیسا بے نور چہرا ہو گیا ہے۔ کیا منہ کا نور اڑ گیا ہے۔ کیا لعنت برستی ہے ؎

کیا

کیا منہ دکھاؤگے؟ (ہ) محاورہ:- کیا جواب دوگے؟ کیونکر سامنے آؤگے؟ کس طرح سرخرو ہوگے؟ ؎

کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں (ہ) محاورہ:- (۱) کیا خوش گفتار اور خوش بیان ہے۔ کیا دُرفشاں ہے۔ کیا فصیح ہے (۲) جب کوئی شخص بدکلامی کرتا ہے تو اس سے بھی طنزاً کہتے ہیں کہ واہ آپ کے منہ سے بھی کیا پھول جھڑتے ہیں ؎

کیا منہ لے کر جاؤں (ہ) محاورہ:- کس منہ سے جاؤں۔ کس سرخروئی سے جاؤں۔ کون سی بھلائی لے کر سامنے ہوں ؎

کیا منہ لے گھر جاؤں بیلے نیر میں کچھ ڈھنگ نہیں سیکھا
گونے کے راجا جن لاگے گونے کے لوگ سب دوڑائے نے اُٹھن بچھاون سکھی ری (موج)

کیا منہ ہے (ہ) استفہام انکاری:- کیا اصل ہے۔ کیا حقیقت ہے۔ کیا طاقت ہے۔ کیا حوصلہ ہے۔ کیا مجال ہے۔ کیا تاب ہے۔ کیا رتبہ ہے۔ کیا مقدور ہے ؎

مجنوں اٹھائے تو مری وحشت کو منہ ہے کیا — رخش جنوں کی میں جو برابر ہے جھپٹ دوں (ظفر)

کیا منہ ہے کہ ہو خنجر قاتل کی شکایت — یاں منہ ہی مرے زخم جگر کا نہیں کھلتا (رر)

منہ کیا کہ سامنے ترے ابرو کے آسکے — شمشیر اپنی کھینچ کے میدان میں ہلال (رر)

یہ غزل کیا اک قلم تو نے لکھی ہے اے ظفر — منہ ہے کیا پکڑے قلم کوئی سخنور ہاتھ میں (ظفر)

کیا منہ ہے ترا سوسن جو کچھ کہے وہاں پر — تقریر کچھ اگر ہو تو وہم اور گماں پر (عاشق)

گل کا کیا منہ ہے نگارا جو ترے سامنے آئے — باغ میں دست کف برگ حنا لگتا ہے (نصیر)

سچ ہے سوا درست شانہ کس کا منہ اور کون ہے ایسا — چھیڑے تمہارے چہرے پر جو کالی بالا زلف کا حلقا (رر)

مہر دیکھے ماہ دیکھے ہر ستارا دیکھے — کس کا منہ ہے منہ تو دیکھو منہ تمہارا دیکھے (نکہت)

(صرف کیا منہ بھی بولتے ہیں جیسے ؎

سنگ اسود نہیں ہے چشم بتاں — بوسہ مومن طلب کرے کیا منہ (مومن)

کیا ناک لے کر بولتے۔ یا۔ بات کرتے ہو (ف) محاورہ:- کس منہ سے بات کرتے ہو۔ کس غیرت اور شرم سے منہ سامنے کرتے ہو۔ یعنی شرماؤ اور گریبان میں منہ ڈالو ؎

کیا نام۔ کیا نام جی (ا) تکیہ کلام نقالاں ؎

کیا ننگی نہائے گی کیا نچوڑے گی (ہ) کہاوت:- مفلس آدمی کیا دے گا کیا دلائے گا۔ مفلس کے پاس کیا دھرا ہے ؎

کیا نہ چاہئے (ہ) محاورہ:- (۱) کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ جیسے

اگر تم ہی چلے جاؤ تو پھر کیا نہ چاہئے (۲) سب کچھ چاہئے۔ سب ہی چیز کی ضرورت ہے (۳) سب کچھ موجود ہے۔ پھر اور کس چیز کی ضرورت ہے گویا سلا کام ہی بن گیا۔ جیسے تم بھی ہمارے ساتھ ہو جاؤ تو پھر کیا نہ چاہئے ؎

کیا واسطہ (۱) استفہام :۔ (۱) کیا تعلق۔ کیا علاقہ۔ کیا نسبت۔ جیسے ہم سے اُس سے کیا واسطہ" (۲) کیا سبب۔ کس لئے۔ کیوں۔ کیا باعث ؎

کیا اب کیا واسطہ کیا کام تھا بتلائیے   گھر سے ہو نکلے! پشتہ تم ظفر دو دن الک (ظفر)

کیا ہوا (ہ) محاورہ :۔ (۱) چہ شد کا ترجمہ۔ کیا حال گزرا۔ کیسی بیتی۔ کیا ماجرا گزرا۔ کیا وقوع میں آیا۔ کیا پیش آیا۔ کیا کیا۔ کون سا نقصان ہو گیا۔ کیا بگڑ گیا (۲) کیا بات ہے۔ کیا معاملہ ہے (۳) کچھ تعجب نہیں۔ کوئی نئی یا انوکھی بات نہیں (۴) کیا مضائقہ ہے۔ کیا ڈر ہے۔ کیا اندیشہ ہے ؎

کیا ہوتا (ہ) محاورہ :۔ (۱) کیا اثر ہوتا۔ کیا کام نکلتا۔ کون سی بات بن جاتی۔ کون سا کام بن جاتا۔ کیا اچھا ہوتا۔ کون سا بھلا ہوتا۔ کیا مراد حاصل ہو جاتی۔ کیا فائدہ ہوتا۔ کیا حاصل ہوتا۔ کیا حاصل تھا۔ کیا فائدہ تھا۔ کیا مفاد تھا ؎

کیا ہوتا جو سمجھاتے اُسے جا کے مرے دوست
دشمن کا سخن ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا } (ذوق)

کبھی بھولے سے قتل صید لاغر وہ نہیں کرتا   ہمارا اُس سے پڑھنا اگر ہوتا تو کیا ہوتا (عاشق)

نگہ مژگان و ابرو قتل کو کیا کم تھے اے قاتل   سناں و تیر اور تیغا اگر ہوتا تو کیا ہوتا (〃)

ہجوم درد و غم سے سے بیمار کے وہ چھوٹا   مریض درد دل اچھا اگر ہوتا تو کیا ہوتا (〃)

(۲) کیا بگڑ جاتا۔ کیا نقصان ہو جاتا۔ کون سی بات فرق آ جاتا جیسے تم ہمارا کہا مان لیتے تو کیا ہوتا (۳) کیا پیش آتا۔ کیسی ہی بیتی۔ کیا مصیبت آتی جیسے بھی وہ آ جاتے تو کیا ہوتا (۴) تمنا کے واسطے کیا خوب ہوتا۔ کیا اچھا ہوتا۔ چہ خوش بودے

مرے قسمت میں جو لکھا اگر ہوتا تو کیا ہوتا   مرا جہاں وہ اک دن آ کر ہوتا تو کیا ہوتا (عاشق)

کیا ہوگا (ہ) محاورہ :۔ (۱) کیا پیش آئے گا۔ کیا گزرے گا (۲) کیا نقصان ہوگا۔ کیا بگڑ جائے گا۔ کیا بگڑے گا۔ کون سی آفت آ جائے گی۔ کون سا ملک چھن جائے گا۔ کچھ نہیں ہوگا ؎

جو در سے اپنے درباں کو اُٹھا لوگے تو کیا ہوگا
یہ پتھر میری چھاتی سے جو ٹالوگے تو کیا ہوگا } (معروف)

یہ اب ہونی نہیں ہرگز جو بوسہ بن لئے چھوڑیں
بگڑ کر مجھ سے گر مُنہ کو بنا لوگے تو کیا ہوگا } (〃)

کیا ہوگیا (ہ) محاورہ :۔ حیرت تعجب افسوس اور نیز دفعتہً صورت پر یت یا کسی معاملے کے دگرگوں ہو جانے پر بولتے ہیں ؎

کوئی نظر سے گزرا معشوق خوش ادا کیا   کیا جانے بیٹھے بیٹھے مجھ کو ہو گیا کیا (مصحفی)

دیدہ سمندر سے سوا ہو گیا   دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا (رشک)

کیا ہے (ہ) محاورہ :۔ (۱) برائے استفسار و استفہام۔ کیا بات ہے؟ کون سی بات ہے؟ کس بات کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ **کیا چیز ہے** کون سی چیز ہے؟ کس چیز کا نام ہے؟ کیا معاملہ ہے؟ ؎

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے   آخر اس درد کی دوا کیا ہے (غالب)

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار   یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے (〃)

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں   کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے (〃)

بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا ہے   غلام ساقی کوثر ہوں مجھ کو غم کیا ہے (〃)

تمہاری طرز روش جانتے ہیں ہم کیا ہے   رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے (〃)

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا   کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تند خو کیا ہے (〃)

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا   کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے (〃)

(۲) استفہام انکاری۔ نہیں ہے۔ کون ہے ؎

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی   یقین ہے ہم کو بھی لیکن اب اُس میں دم کیا ہے (غالب)

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے   تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے (〃)

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے   وگرنہ خوف بد آموزی عدو کیا ہے (〃)

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن   ہماری جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے (〃)

(۳) بے حقیقت ہے۔ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کسی کام کا نہیں۔ ہوا نہ ہوا برابر ہے۔ بیکار ہے۔ نکما ہے۔ کیا حقیقت ہے۔

شعر حضرت نواب میر محبوب علی خان بہادر فرمانروائے دکن

جن کے نام نامی اور دستگیری سے یہ فرہنگ آصفیہ تیار ہوئی ؎

دل میں گر تو نہیں تو پھر کیا ہے
گل میں گر بو نہیں تو پھر کیا ہے

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل   جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے (غالب)

پیوں شراب اگر خم بھی دیکھ لوں دو چار   یہ شیشہ و قدح و کوزہ و سبو کیا ہے (〃)

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا   وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے (〃)

(۴) کیا کہتے ہو۔ جب کوئی نام لے کر پکارتا ہے تو اُس کے جواب میں کہتے ہیں (ہ) کیا کام ہے۔ کیوں۔ بُلانے کے جواب میں کہتے ہیں۔ علم بے خبری لا علمی بے خبری ؎

حاشیہ[1]: پیر پروانہ ہے کیا شمع رخ جاناں پر ۔ گر فرشتہ بھی اگر آئے تو شہ پر جل جائے (ذوق)

کیا

مجھ کو اُن سے وفا کی ہے امید — جو نہیں جانتے وفا کیا ہے (غالب)
جان تم پر نثار کرتا ہوں — میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے (〃)

(۶) استفہام اقراری۔ یہی ہے ۵

ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہوگا — اور درویش کی صدا کیا ہے (غالب)

(۷) کیوں ہے۔ کس لئے ہے۔ کس سبب سے ہے۔ کس واسطے ہے ۵

جان محزوں نزار سی کیا ہے — عشق میں بے قراری کیا ہے (عاشق)

کیا ہی (ہ) محاورہ :- (۱) کثرت اور افراط ظاہر کرنے کے واسطے یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ بہت ہی۔ بکثرت۔ بدرجۂ غایت۔ اَت گَت۔ از حد۔ خارج از حساب۔ جیسے کیا ہی خلقت جمع تھی۔ کیا ہی روپیہ لُٹا ہے۔ کیا ہی مزا آیا ہے (۲) نہایت عمدہ۔ بہت ہی اچھی۔ نہایت مسعود و مبارک۔ قابل تعریف۔ حسب دلخواہ۔ جیسے کیا ہی کام بنا ہے۔ وہ کیا ہی رات تھی ۵

کیا ہی چمن میں شب کو واہ برسے تھی نور کی جھڑی
تار نشوں کے تھے بندھے ٹوٹتے تھی چاندنی پڑی
غنچہ دہن تھا بے خبر پی تھی جو سے کڑی کڑی
دیتا تھا بوسے پیار سے سینہ کوں گھڑی گھڑی
چشم سے چشم لب سے لب چھاتی سے چھاتی جب لڑی
کیا ہی گھڑی تھی عیش کی اس میں بلا یہ آپڑی
صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا دل ہی کی دل میں رہ گئی

کیا بھیڑئے راہ مارتے ہیں (۱) محاورہ :- کیوں آنے سے ڈرتے ہو (طنزاً بولتے ہیں)۔

کیا یاد رکھو گے۔ کیا یاد کرو گے (۱) محاورہ :- یعنی بہت یاد رکھو گے۔ مدت تک یاد کرتے رہو گے ۵

ہے کس کا جگر جس پہ یہ بیداد کرو گے — لو دل تمہیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے (حسرت)

کیاری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) خیابان۔ کھیت یا باغ کا وہ ہر ایک چھوٹا حصہ جو پانی دینے کے واسطے ہر ایک قطعہ میں بنا لیتے ہیں۔ قطعۂ باغ۔ تختۂ باغ۔ (آنکھ کی پہیلی) چھوٹی سی کیاری دل کو لگی پیاری۔ بوجھتا ہے بوجھ نہیں مارتی ہوں کٹاری (۲) وہ مستطیل یا مربع گڑھا جس میں نمک یا شورہ جماتے ہیں۔ جیسے نمک کی کیاری۔ شورے کی کیاری (۳) کیا اری کا مخفف یعنی اری عورت تو کیا کہتی ہے ۵

کیچ

بولی نرگس کی بجھ گیا ہی ہیں نہ دیکھا پانی — ہے ہماری ہی طرح جگو بھی کیاری روزہ (انشا)

کیاست (ع) اسم مؤنث :- دانائی۔ زیرکی۔ چتراپن۔ فہم و فراست۔ ہوش و خرد ۵

کیانی (ف) صفت :- منسوب بہ کیان جو کے بمعنی بادشاہ عظیم کی جمع اور ملوک عجم کے دوسرے طبقہ کے چلدوں بادشاہوں کا لقب ہے۔ پس کیانی وہ چیز جو کیانیوں کی طرف منسوب ہو جیسے تاج کیانی۔ کمان کیانی ۵

کیت (ہ) اسم مذکر :- (۱) کیتو۔ دُمدار ستارہ۔ جھاڑو تارا (۲) نواں گرہ۔ نواں ستارہ ۵

(ہندی میں یہ نو ستارے گرہ کہلاتے ہیں :- سورج۔ چاند۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ سنیچر۔ راہو۔ کیت) (۳) کیتکی کا مخفف جو ایک مشہور پھول ہے (۴) کوڑا۔ تازیانہ۔ بید۔ قمچی (یہ لفظ شاید انگریزی Cane کین سے عوام نے بنایا ہے) ۵

کیت (ہ) اسم مذکر :- ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جو بیل کے پھل کی مانند سخت مگر ذائقہ میں کھٹ مٹھا یا ترش ہوتا ہے ۵

کیتکی (ہ) اسم مؤنث :- ایک مشہور خوشبودار پودے کا نام جو کیوڑے کے درخت سے مشابہ اور اس کا پھول انڈے کی مانند ہوتا ہے۔ ہندی شعرا کا خیال ہے کہ بھونرا اس پر عاشق ہے ۵

کیتلی (۱) اسم مؤنث :- انگریزی (Kettle) کیٹل کا بگڑا ہوا لفظ۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام جس میں چاء یا پانی جوش کرتے ہیں۔ آفتابہ ۵

کیٹ (ہ) اسم مذکر (پورب) :- (۱) چیکٹ۔ چراغ کی گاد۔ حقہ کا میل۔ تہ نشین روغن۔ دُرد (۲) کیڑا۔ کوڑا ۵

کیجا (ہ) اسم مذکر (عو) :- پیارے بچے کے کلیجے یا اس کے سمجھانے کے واسطے اپنے جگر کو کہتے ہیں جیسے تو تو میرا کیجا ہے ۵

کیجا جان (۱) اسم مؤنث :- (۱) دائی۔ دایہ ۵

میری لیتی ہے بلائیں کن منہ سے آن کے — سب سے اور میں موں نواب اپنی کیجا جان کے (رنگین)

(۲) مثل جان و جگر۔ نہایت عزیز۔ جان کے برابر عزیز (۳) وہ عورت جسے مثل دایہ سمجھتے ہیں ۵

کیچ (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) گارا۔ گل۔ چہلا۔ دلدل۔ لاے۔ خلاب۔ وَحل۔ گیلی مٹی۔ غلیظ مٹی۔ سڑی مٹی جیسے اگلے پانی پچھلے کیچ ۵

کیچڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دیکھو کیچ ۵

کیچ

یہ تیرے کدہ خم خانہ عالم بنا ساقی۔ ارے غار کیچڑ میں یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے (اختر)
(۲) چیپڑ۔ کیٹ۔ چرک چشم۔ کیخ۔ رمص۔ (۳) درد۔ تلچھٹ۔ گاد۔
(۴) نہایت گاڑھی جیسے "کیچڑ سی بھنگ پیتا ہے"۔

کیچڑ میں پھنسنا (ہ) فعل لازم:۔ دلدل میں دھنسنا۔ کسی مصیبت یا دقت میں گھرنا۔
مجھ دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے وہ کیچڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب گل کے رمنا میں (آتش)

کیچوا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے لمبے اور سُرخ رنگ کے کیڑے کا نام جو اکثر برسات کے موسم میں زمین نمناک میں پیدا ہو جاتا اور اُس کے شکم کی بتّی رات کے وقت چمکا کرتی ہے۔ خراطین۔ شحمہ الارض۔ شکنند۔ گل خوردہ (۲) ایک قسم کا پیٹ کا کیڑا جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ کرم شکم۔

کید (ع) اسم مذکر:۔ مکر۔ فریب۔ دغا۔ دھوکا۔

کیر (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ ایک درخت کا نام جس میں ٹینٹیاں لگتی ہیں۔ کریل۔

کیر (ف) اسم مذکر:۔ ذکر۔ عضو تناسل۔ آلت۔

کیر خر۔ یا۔ کیر خرا (ف) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کا عضو تناسل گدھے کی مانند بڑا ہو۔

کیرا (ہ) صفت (گنوار):۔ کرنجا۔ ارزق چشم۔ بلّی کیسی آنکھوں والا۔ نیلی نیلی آنکھوں والا۔

کیری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) امبی۔ کچا آم (۲) ایک قسم کا زیور جس میں عطر رکھ کر گلے میں لٹکاتے ہیں (۳) کچے آم کی شکل کی چیز (۴) وہ عورت جس کی کرنجی آنکھیں ہوں۔

کیری آنکھ (ہ) اسم مؤنث:۔ کرنجی آنکھ۔ چشم ارزق۔
نہ چکے کیونکر حُسن طفل زرگر کیری آنکھوں سے کہ زرگر زیور سیمی کو ہاں اکثر ملتے ہیں (مغفور)

کیڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مکوڑا۔ کرم۔ کیٹ۔ حشرات الارض۔ دیدان۔ پلّو۔ رینگنے والا جانور۔ گھن۔ دیمک (۲) سانپ۔ مار۔ ناگ۔ کژدم۔ بچھو۔ کنکھجورا وغیرہ زہریلا جانور۔
چُبھی وہ نوک مژگاں جب ہوا درد اس قدر ہمدم کہ جانا دل نے زہریلا کوئی کاٹ اب کیا کیڑا (منشی)
(۳) عو:۔ جوں۔ سپش۔ مگر اس معنی میں جمع کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "اُس کے سر میں کیڑے بہ رہے ہیں" (۴) ننھا بچّہ۔ چند روزہ بچہ۔ تازہ پیدا شدہ بچّہ۔

کیڑ

کیڑا اُچھلنا (ہ) فعل متعدی:۔ (بازاری) علّت اُبنا کا زور کرنا۔

کیڑا دبانا (ہ) فعل متعدی (بازاری):۔ اُبنہ کی خواہش مٹانا۔ چل مٹانا۔

کیڑا کلبلانا (ہ) فعل لازم (بازاری):۔ علت اُبنا کا زور ہونا۔ بوس ہونا۔ چل مٹوانے کو جی چاہنا۔

کیڑا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ دیمک لگنا۔ گھن لگنا۔ کرم خوردہ ہونا۔ کرمکھایا ہونا۔ کتاب یا ریشمی اُونی کپڑے یا دانت وغیرہ کو جو بعض قسم کے کیڑے چاٹ جاتے ہیں اُسے کیڑا لگنا کہتے ہیں۔
روئے گل پر دیکھ کر شبنم کو کہتا ہے وہ گل کیا ہی پھبتی ہے کہ کیڑا لگ گیا بانات میں (آتش)
کیوں بال خورے کا ہے خط یا دیں گیاں ہم سے مُنہ لگا ہے یہ کیڑا کتاب میں (ناسخ)

کیبڑا (ہ) صفت (گنوار):۔ سخت۔ درشت۔ تُند مزاج۔ سخت گیر۔ مضبوط۔ مستحکم۔

کیڑے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کیڑا بمعنی کرم کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لینے کی صورت (۳) عو:۔ جوئیں۔ چیلڑ۔ سپش۔ قمل۔ جیسے "اس کے سر میں کیڑے بہ رہے ہیں" (۴) عو: کھٹمل۔ شب گز۔ غسک۔ جیسے "اب تو اس چارپائی میں بھی کیڑے ہو گئے رات بھر سونے نہیں دیتے"۔

کیڑے بہنا (ہ) فعل لازم (عو):۔ اوّل معلوم۔ دوم سر میں کثرت سے جوئیں پھرنا۔ بہت سی جوئیں پڑ جانا۔ جوئیں رینگنا۔

کیڑے پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کسی چیز میں سڑ جانے کے سبب کرم پیدا ہو جانا (۲) عو: عیب ہونا۔ نقص ہونا۔ جیسے "اس میں کیا کیڑے پڑے ہیں"۔

کیڑے پڑیں (ہ) دعائے بد (عو):۔ گلے سڑے۔
کیڑے پڑیں اس کوہ کنی پر تری فرہاد شیریں نے کہا اس لئے ہے سنگ میں کیڑا (جرأت)

کیڑے مغز کے اُڑنا (ہ) فعل لازم (عو):۔ دماغ کا پریشان اور پراگندہ ہونا۔ سر میں درد ہونے لگنا۔
اُڑ گئے مغز کے کیڑے تو اُدھر کیوں ہے کھڑی میری چندیا پکڑی ہو کے ادھر آری چیخ (رنگین)
(مغز کے کیڑے اُڑنا زیادہ بولتے ہیں)۔

کیڑی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ (۱) چینوٹی۔ چینٹی۔ مور (۲) عو:۔ جونک۔ زلو۔

کیڑی والی (ہ) اسم مؤنث:۔ جونک والی۔ کلرن۔ وہ عورت جس کا پیشہ جونکیں لگانے کا ہوتا ہے۔

کیڑیاں (ہ) اسم مؤنث۔ کیڑی کی جمع۔ چیونٹیاں۔ جونکیں ؎
ایک ان ناجی نے کا بیج منگائیں کیڑیاں ۔ آگیا غش مجھ کو سُن کر یہ کہ آئیں کیڑیاں (رنگین)
ٹکسٹ سے بیچ میں اُن آگیا ان بتو ۔ دیکھ تو گیا ملم میرے پیٹ لائیں کیڑیاں (〃)

کیڑیاں لگانا (ہ) فعل متعدی۔ جونکیں لگانا ؎
پتلی تیلی بن کے بیٹھو ہوتے ہی اپنے گھر ۔ ساری گدی بھری بھر لگائیں کیڑیاں (〃)

کیس (ہ) اسم مذکر (ہندو) ۔ (۱) بال۔ موئے سر۔ لمبے بال جیسے چھاجا باجا کیس بتیس ہنگا لو دیس ؎
گوری سووے سیج پہ اور مکھ پہ ڈالے کیس ۔ چل خسرو گھر اپنے سانجھ بھئی چوندیس (دوہا)
تورے کارن بلموا چھاڑو دیس ۔ ہم کرنیو جوگیا بھیس (〃)
ہاتھوں بیچ سمرن گلے بیچ بیلی ۔ کاندھے پڑے ہیں کیس۔ تورے کارن (مؤلف)
(۲) مرغ کا تاج۔ تاج خروس۔ پرندے سر کی کلغی (یہ لفظ فارسی گیش بمعنی گیسوئے ملتا ہوا ہے) ۔ پرندے کی چوٹی۔ پرندے کے سر کے ابھرے ہوئے بال۔

کیس (انگلش) Case اسم مذکر۔ (۱) ڈھکنا۔ خانہ پیٹی۔ بکس۔ گھر۔ نلوا۔ ڈبیا جیسے گھڑی کا کیس۔ بندوق کا کیس (۲) مقدمہ۔ نالش۔ قضیہ۔ امر۔ معاملہ (۳) نظیر۔ تمثیل۔ حوالہ (۴) چھاپے کے حروف یعنی ٹائپ جمانے کا خانہ دار بکس یا فریم۔ سانچا (۵) حال۔ صورت۔ حقیقت (۶) گرامر۔ حالت۔ تعلق۔ نسبت۔ رشتہ۔

کیسا (ہ) صفت: (۱) کس قسم کا۔ کس طرح کا۔ جیسے کیسا رنگ ہے ؎
جلوۂ حسنِ بتاں کی ہے نمایش کیسی ۔ اے دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا (ناظم)
اور دکھ درد ہو تو اس کو بھگت لوں یارب ۔ مجھ کو سونپا ہے غم حوصلہ فرسا کیسا (〃)
جو ستم پیشہ ہو معتقد مہر و وفا ۔ کیا وہ سمجھے کہ غم عشق ہے ہوتا کیسا (〃)
دیکھ کر شمع پہ گرتے ہوئے پروانہ کو ۔ پوچھتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے تماشا کیسا (〃)
ایک ہی رنگ ہے سب یہ تماشا کیسا ۔ کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا (داغ)
نامہ بر تو نے بھی دیکھا اُسے سچ کہنا ۔ گات کیسی ہے پھبن کیسی ہے نقشہ کیسا (〃)
(۲) کس بات کا۔ کس چیز کا۔ جیسے کیسا روپیہ مانگتے ہو ؎
نبل سے گئے دل کو نکال کے وہ صریح ۔ جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا (ذوق)
ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل ۔ اُٹھا ہے قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا (〃)
(۳) کس قدر۔ کتنا۔ کس درجہ۔ بہت سا۔ از حد۔ نہایت۔ اَت گت جیسے کیسا ڈھیٹ لڑکا ہے ؎
سوئے ہم ملیں ہیں اس رنگ کا رونا کیسا ۔ پانی ہو ہو کے بہا خونِ تمنا کیسا (داغ)

خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں نہ ظاہر کریں ۔ لوگ کرتے ہیں بُری بات کا چرچا کیسا (داغ)
غیر کا ذکرِ وفا اور ہمارے آگے ۔ داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا (〃)
جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا ۔ سادہ دل ہے وہ بُت آئینہ سیما کیسا (ناظم)
نہ پوچھ اس دلِ سودا زدہ سے شامِ فراق ۔ کہ تو ہے شوق میں صبحِ وصال کے کیسا (نصیر)
گلے ملا ہے جو ہر ایک سے یہ دخترِ رز ۔ لگا یا تو نے یہ منہ اے کلال کے کیسا (〃)
شبِ فراق میں اُس مہ جبیں کے انجم چرخ ۔ مجھے ڈرانے میں آنکھیں نکال کے کیسا (ذوق)
دھمکاتے ہیں جھنجھلا کے جو شرماتے ہیں کیسا ۔ قابو میں پھنسا کے وہ گھبراتے ہیں کیسا (حیدر)
رعشہ بھی ہے کچھ جسم میں کچھ لب پہ ہنسی ہے ۔ تنہا کہیں ملنے میں تو گھبراتے ہیں کیسا (〃)
(۴) کس کام کا۔ کس مطلب کا۔ کس غرض کا یعنی محض نکما۔ بیکار اور بے فائدہ بے سود ؎
ساغرو خم سے گل و غنچہ خوش آتا ہے ہمیں ۔ تو نہ ہو ساقی تو پھر کیسا چمن اور کہے پھول (نصیر)
ذوق دیدار میں نے خوب ہوں کہ مجھ سے حجاب ۔ اٹھ گیا آج سے جب ہیں ہی تو پردا کیسا (ناظم)
اُٹھ بسر بالیں سے میرے کبھی گھر اپنے طبیب ۔ اب دمِ آخر ہے یہاں کیسی دوا کیسا علاج (مصحفی)
(۵) کس طرح۔ کس طرح پر۔ کس ڈھنگ سے ؎
نہیں ہے فرصتِ یکدم پہ آہ اس کو نظر ۔ حباب دیکھے ہے آنکھیں نکال کے کیسا (نصیر)
میں کیا کہوں مہ تو بھی دیکھ کر ابرو ۔ چھپا ہے منہ کو گریباں میں ڈال کے کیسا (〃)
ہمارے خون سے دل پائمال کے کیسا ۔ چلا ہے دیکھو وہ دامن سنبھال کے کیسا (ذوق)
ہزار دم میں اسے یاد تو نے دیکھا ذوق ۔ گیا وہ غیر کے گھر تجھ کو ٹال کے کیسا (〃)
دل لے کے مرا صاف مکر جاتے ہیں کیسا ۔ جب مانگوں تو جھنجھلا کے یہ فرماتے ہیں کیسا (حیدر)
(۶) استفہام انکاری کے واسطے۔ کیا ذکر۔ کیا مذکور ؎
میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصہ سن کر ۔ کہتے ہیں سب بھی اک انداز ہے سودا کیسا (ناظم)
(۷) کہاں کا۔ کس کا۔ کاہے کا ؎
تپش و زاری و تنہائی و سرگردانی ۔ گھر میں سب کچھ ہمیں موجود ہے صحرا کیسا (ناظم)
طلب بوسہ میں کیا چاہئے ناظم ابرام ۔ دے چکے دل جسے پھر اس سے تقاضا کیسا (〃)
ترے قربان کوئی دم یہی تکرار رہے ۔ دل ہمارا ہے ہمارا ہے تمہارا کیسا (داغ)
(۸) کیوں۔ کیا۔ کس لئے۔ کس وجہ سے۔ کس سبب سے۔ کس سے ؎
نہیں ہے جوگی اگر چشمِ یار گرد اُس کے ۔ ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بال کھلے کیسا (ذوق)
بخش دے اُس بتِ سفاک کو اے داورِ حشر ۔ خون ہی مجھ میں نہ تھا خون کا دعوی کیسا (داغ)
حسن معشوقوں کو عاشق کے لئے اندوہ درد ۔ پھر شش و پنج میں میرے دل آپ کیسا کیا (عاشق)
کر کے خون ایک کا جا بیٹھے ہیں گھر میں اور پھر
پوچھتے ہیں کہ میرے در پہ ہے غوغا کیسا (ناظم)

کیسا ہی (ہ) تابع فعل:- (۱) کتنا ہی * کسی قدر * کما ینبغی * تا بہ امکان۔ تا بہ مقدور۔ جیسے کیسا ہی پاک کرو پھر احسان نہیں۔ کیسا ہی سمجھاؤ ذرا اثر نہیں (۲) کسی قسم کا ہی۔ کسی طرح کا ہی۔ جیسے کیسا ہی گڑ ہو اس وقت لے آؤ۔ وہ کیسا ہی ہے پھر اپنا ہے *

کیسر (ہ) اسم مؤنث:- زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد پھول۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم۔ اوّل میں خشک ہے ؎

دلّی کا تختۂ گلشن بنا ہے کیسر کی کیاری
گرم ہیں وا ہی کے نکلے لٹ گئی سب پھلواری } (سودا)
کہاں گئی باغ و بہاری

کیسری (ہ) صفت (ہندی):- زعفرانی۔ زرد *

کیسری بانا (ہ) اسم مذکر:- زعفرانی پوشاک * زرد پوشاک جو ہندوؤں میں دولہا کو پہناتے ہیں *

کیسریا بانا کرنا۔ یا۔ پہننا (ہ) فعل متعدی:- زرد پوشاک پہننا۔ زعفرانی پوشاک زیب تن کرنا *

(ہندوستان کے راجپوتوں میں قدیم سے دستور چلا آتا ہے کہ جب وہ کسی لڑائی پر نہایت مستعدی کے ساتھ عہد و پیمان کرکے جاتے ہیں تو اس قول و قسم کے اظہار کے واسطے کیسری بانا پہن لیتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ہم نے کرشن کا بانا پہنا ہے یا تو فتح کرکے آئیں گے یا وہیں کھیت رہیں گے۔ چنانچہ سودا نے بھی اس رسم کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

صد برگ و جعفری و گل اشرفی نے اب | کیسریا بانا کرکے یہ باہم کیا قرار (سودا)
سنمکھ صف قشون خزاں آوے جس گھڑی | ہو کر اتارے کیجئے میدان میں کارزار (〃)
ایسا نہ ہو کہ طعن کریں ہم کو بلبلیں | لڑ پو قدم کو گاڑ کے یاران طرحدار (〃)

کیسریا بانے والے (ہ) اسم مذکر:- وہ زعفرانی پوشاک والے راجپوت جو اگلے دستور کے موافق لڑائی پر چڑھتے وقت زرد پوشاک زیب تن کرکے جاتے اور پھر زندہ بغیر از فتح پھر کر نہیں آتے تھے *

کیسے (ہ) اسم مذکر:- (۱) کیسا کی جمع۔ کس بابت کے * کس قسم کے * کس رنگ۔ کس وضع کے * جیسے کیسے روپے مانگتے ہو۔ وہ کیسے آدمی ہیں۔ کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ کیسے مکان بنے ہوئے تھے وغیرہ (۲) استفہام:- کیوں۔ کیوں کر۔ کس وجہ سے۔ کس سبب سے۔ جیسے تم کیسے آئے۔ کیسے کھڑے ہو ؎

آنے میں تو سو طرح کی حجت تھی شب وصل | دیکھیں گے پر اب اٹھ کے سحر جاتے ہیں کیسے (رشید)
اس صاحب عصمت کو یہی سوچ ہے ہر صبح | بنے جو مرے بال بکھر جاتے ہیں کیسے (〃)
ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے | دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے (〃)

(۳) کس طرح۔ کس حالت میں۔ مثلاً کیسے ہو ؎

دیکھو تو آنے دو ستادیں گے شہیدی | بن آئی کسی شخص کی مر جاتے ہیں کیسے (〃)

(۴) کس قدر۔ کتنے ؎

غصہ میں نیا بانکا لے ہیں بڑی رو | جو بن کی رات بگڑتے ہیں سنور جاتے ہیں کیسے (〃)
رنجش کا مری اپنی نہیں آپ کو طلق | برہم نہیں ہم دیکھ کے ڈر جاتے ہیں کیسے (〃)

کیسہ (ف) اسم مذکر:- جیب۔ پاکٹ * تھیلی۔ خریطہ * جیسے حوالۂ کیسہ کما ہر کیسہ

کیسہ بر (ف) اسم مذکر:- جیب کترا۔ گٹھ کترا۔ اُچکا۔ بدمعاش *

کیسی (ہ) کیسا کی تانیث ؎

کیسی شفا کہاں کی شفا بھی چند روز | قسمت میں تھا کہ ناز مسیحا اُٹھائیے (ناظم)

کیش (ف) اسم مذکر:- (۱) مذہب۔ دین۔ اعتقاد۔ پنتھ۔ مت (۲) عادت۔ خو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ بان (۳) گن۔ وصف۔ صفت * طور۔ طرز۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔ طریق۔ روش (۴) ترکش۔ تیر دان۔ تیروں کے رکھنے کا نلوا *

کیش (انگلش Cash) اسم مذکر:- نقد۔ روکڑ۔ نقدی۔ روپیہ پیسہ۔ دام دمڑی *

کیش بک (انگلش) اسم مؤنث:- روکڑ بہی۔ نقد کے حساب کی بیاض *

کیف (ع) تابع فعل:- (۱) کیونکر۔ کس طرح۔ کیسا۔ چگونہ (۲) اصطلاح میں وہ عرض جو بذاتہ تقسیم قبول نہ کرے جیسے سیاہی۔ سفیدی۔ نشہ۔ مستی (۳) بغیر فتح فا:- اسم مذکر۔ نشہ۔ مدھ۔ خمار۔ سرور۔ جیسے ذرا بلبل کو کیف دے دو ؎

بے ہوشیاں نصیب ہیں سامعین کو | کیف شراب ناب سے ہر سخن میں تھا (نسیم)

کیفر (ف) اسم مذکر:- سزا۔ بدی کا عوض۔ پاداش۔ برے کام کا بدلہ *

کیفر کردار (ف) اسم مذکر:- کئے کی سزا۔ پاداش عمل بد۔ کار بد کی سزا *

کیفر کردار کو پہنچنا (ف) فعل لازم:- اپنے کئے کے پاس بیٹھنا۔ سزا کو پہنچنا۔ پاداش عمل پانا * ندامت اُٹھانا * کیا بھوگنا۔ کرنی کا پھل پانا *

کیف

کیفی (ع) صفت :- (۱) سرور - مخمور - سرشار - [illegible] - [illegible] میں چور - مدہوش (۲) [illegible] نشہ باز ؎

یہ وہ کیفی ہوں کہ پانی ہو تو بن جائے شراب
جوش کیفیت ہے میری خاک کے پیمانے میں (ذوق)

کیفیت (ع) اسم مؤنث :- (۱) حالت - چگونگی - ماجرا - حال - احوال - حقیقت (۲) عالم - گت - گہ - ڈھنگ (۳) توضیح - شرح - تفسیر - تفصیل - تشریح (۴) جوبن - بہار - دیق ؎

یا دو کشی کے سکھلاتے ہیں کیا ہی قرینے والا دو
کیفیت کے جو ہم نے دیکھے وہ میں مینے ساون بھادوں (نصیر)

(۵) لطف - مزہ - جیسے "آج بڑی کیفیت ہوئی" (فارسی والے اردو والے بلا تشدید اکثر استعمال کرتے ہیں) ٭

کیفیت طلب کرنا (۱) فعل متعدی (قانون) :- استفسار کرنا - پوچھنا - سرکاری طور پر دریافت کرنا + بازپرس کرنا ٭

کیفیت کی جگہ (۱) اسم مؤنث :- سیرگاہ - خوش نما و فضا سیر مقام - بہار کی جگہ - نظارہ گاہ ٭

کیفیت لکھنا (۱) فعل متعدی :- تحریری رپورٹ کرنا ٭

کیک (انگلش) (Cake) ایک قسم کی مٹھائی یا روٹی جو بشکل مخروط میدے انڈے میوے وغیرہ ڈال کر سانچے کے وسیلہ سے تنور میں پکائی جاتی ہے - اکثر بڑے دن اور شادی میں بالضرور انگریز لوگ پکواتے اور کھاتے ہیں - یہ لفظ فارسی الاصل ہے اور کاک سے بنا لیا گیا ہے ٭

کیکر (ہ) اسم مذکر :- ببول کا درخت - مغیلان - اس کی لکڑی نہایت مضبوط ہوتی ہے اور چھال سے چمڑا رنگا جاتا ہے ٭

کیکری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھوٹا کیکر - کیکر کا پودا (۲) ایک قسم کی سلائی جو کپڑے کو کتر کر کنگرے سے اسی کے اندر بناتے چلے جاتے ہیں چین کی مانند ہوتی ہے اس کی اصل کیکر ہے کیونکہ کیکر کی پھلی سے یہ مشابہ ہوتی ہے ٭

کیکری بنانا - یا - کاڑھنا (ہ) فعل متعدی :- کپڑے پر کنگری بنانا - چین بنانا ٭

کیکڑا (ہ) اسم مذکر :- سرطان - خرچنگ - کرک - گینگٹا - پنج پا - پنج پایہ - ایک آبی کیڑے کا نام جو بچھو سے مشابہ ہوتا ہے ٭

کیل

کیکنا (ہ) فعل لازم (پورب) :- چیخنا - چلانا - پکارنا - کوکنا - کلکاری مارنا (بندر کے بولنے کو اکثر کہتے ہیں) ٭

کیکئی (س) اسم مؤنث :- کیکے والئ کشمیر کی بیٹی جو راجہ دسرتھ والئ اودھ کی چاہیتی بیوی اور بھرت کی ماں تھی ٭ راجہ رام چندر کی سوتیلی ماں جس نے ان کو چودہ برس تک صحرا نشین کرایا تاکہ میرا بیٹا بھرت راجہ دسرتھ کی گدی پر بیٹھے ٭

کیل (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پریگ - میخ آہنیں - لوہے کی کھونٹی - میل آہنیں وغیرہ (۲) پیپ کا ڈورا جو اکثر مہاسوں کے چھیل ڈالنے سے نکلتا ہے ؎

دیکھے جو آئینہ بھی شباب اس جمیل کا
دل میں چبھے ابھار مہاسوں کی کیل کا (نا اعلم)

(۳) لمبی کتری ہوئی چھالیہ یا لونگ جو اکثر کٹوری بند رہنے کے واسطے لگا دیتے ہیں بعض امیروں کے ہاں سونے چاندی کی بھی بنوا کر رکھتے ہیں (۴) چاندی یا سونے کا ایک قسم کا زیور جو لونگ کی شکل کا ہوتا اور اکثر عورتیں ناک میں پہنا کرتی ہیں - بھوکلی ؎

آبلے پھوڑیں اتار وکان کھوتی کہیں
دل میں چبھتی ہنسے نکالو کیل اپنی ناک سے (بحر)

کیل کا کھٹکا نہیں (ہ) محاورہ :- یعنی ایسا انتظام اور رعب داب ہے کہ کوئی کیل تک نہیں چرا سکتا - کیل کا بھی اندیشہ نہیں - کسی شے کا ذرا خوف و اندیشہ نہیں - ذرا بھی اندیشہ نہیں ؎

وہ مرا دل تھا کہ جس کو کیل کا کھٹکا نہ تھا
سو قفل ہے تجھ پہ ٹھیر انوک مژگاں وا ہوا (امیر)

ذرد ہن کے لئے خاموشی مناسب ہے
یہی ہے قفل نہیں جس میں کیل کا کھٹکا (بحر)

کیل ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- کیل پر منتر پڑھ کر اس کے وسیلہ سے حصار یا قابو کرنا - قابو میں لانا - بس میں لانا - سانپ کو منتر کے زور سے کاٹنے کے قابل نہ رکھنا ؎

وصل کی شب یار کی کاکل کا کالا کیا ڈسے
پڑھ کے ہم نے اس کو منتر کیل ڈالا کیا ڈسے } (شہیدی)

کیل کانٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہتھیار - اوزار - شستر - اسلحہ - جیسے کیل کانٹے سے درست ہو کر فوج آگے بڑھی (۲) ایک قسم کا زیور (۳) گھسیٹ - گھسیٹواں لکھا ہوا - کیڑے مکوڑے کاڑھے ہوئے - بدخط - (۴) بچوں کا ایک کھیل جس میں ٹھیکریوں دیواروں وغیرہ پر بہت بہت سی لکیریں دو ٹھوک بن کر علیحدہ علیحدہ چھپواں کاڑھتے اور جگہ جگہ ٹھیکریاں وغیرہ دبا دیتے ہیں پھر میعاد مقررہ کے بعد وہ لکیریں گنی جاتی ہیں جس کی زیادہ ہوتی ہیں

کیل

وجیت جاتا ہے ٭

کیل نکالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پھنسی یا ماسے کو دبا کر اس کے اندر سے پیپ کا خشک مادّہ نکالنا (۲) عوام :- مارتے مارتے گوہ نکال دینا مار کر بھرکس کر دینا - مار کر راُیتا کر دینا - خوب ٹھیک بنانا ٭

کیلا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کھونٹا - بڑی میخ - چوب (۲) گوشت خوار جانوروں کے وہ دونوں بڑے دانت جن کے وسیلے سے وہ گوشت کاٹتے یا شکار پکڑتے ہیں - ناب - ہیرے - کھانگ - ڈاڑھ اور دانت کے بیچ میں کا دانت جسے کچلی کہتے ہیں ٭

کیلا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہیں - موز - طلح - اس کی پھلی میٹھی لذیذ ہوتی ہے - زیادہ کھانے سے بطلِ معتدل (۲) بازاری :- عضو تناسل ٭

کیلنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سانپ کو منتر سے قابو کرنا - کیل پر منتر پڑھ کر سانپ کو کاٹنے سے باز رکھنا ٭ بارود یا محل کے زور سے آسیب یا جن پری کو بس میں کرنا - مکان کے کونوں میں عمل پڑھ کر کیلیں گاڑنا تاکہ وہاں آسیب نہ آسکے - جادو یا منتر کے زور سے کسی شخص کو اپنے خلاف بولنے سے باز رکھنا - منہ بند کرنا - زبان بند کرنا - چنانچہ منہ کیلنا اسے بھی کہتے ہیں - کیونکہ جس شخص کو اپنے خلاف بولنے سے روکنا ہوتا ہے اس کا نام کیل پر منتر کے ساتھ پڑھ کر دبا رکھتے ہیں - رام کرنا - قابو میں لانا - تسخیر کرنا ؎

ہاں کسے تاب ہے کہ کیا کروں ذکر ہر | رہ سکے کوئی یاں کیا مقدور {
بس کسی نے اسے آکے کیلا | خوب اسے اس نے بنا ڈھیلا } (مثنوی)

کان نہ ہلے سے لطف اس کی اب سرگرمی کیوں نہیں {
یا کہیں سانپ اس انہی سے ہے کیلا ہوا } (نظم)

لے گئے میرا نام ورمیں تن باآہن کی کیل | میری تن ارو دستِ ظالم تو زبانِ دشمن کی کیل (درد)
خط آنے سے بھی لطف کا سوز نہیں جاتا | کالا ناگ کالے سے بھی کیلا نہیں جاتا (مجروح)

(۲) کیلیں لگانا - کیلیں جڑنا - کیلیں ٹھونکنا - کیلوں سے جڑنا - درج کرنا ؎

اَدھا باجا آدھا گیلا | سارا جگت اسی میں کیلا (پہیلی)

(دفتر) (۳) آنے جانے سے روک دینا - بند کر دینا - جیسے "چیونٹیوں کو کیل دینا" ٭

کیم

کیلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لکڑی کی کھونٹی ٭ وہ کھونٹی جو کنواں چلانے والے جوٹ جوڑنے میں لاؤ کی رسی اور جوے کے درمیان لگا کر کنواں چلاتے ہیں ٭ مطلق کیل ؎

اک نار کے بل میں کیلی | بن کیلی وہ آپ ہی ڈھیلی {
ٹانگوں سے وہ رہے اکھاڑی | نا ہیں لنگا نا ہیں ساڑی } (پہیلی)

(۲) لوہے کی لاٹھ - یعنی وہ لوہے کی لاٹھ جو راجہ پتھورا نے نجومیوں کے کہنے سے بنوا کر راجہ باسک کے سر پر گاڑی تھی - یہ کیلی ابھی تک قطب صاحب یعنی مہرولی میں جو دہلی کے قریب ہے موجود اور برقرار ہے عوام اسے کولی میں جا کر پکڑا کرتے اور یہ کہا کرتے ہیں کہ جس کی کولی میں نہ آئے اس کے نطفہ میں فرق ہے ؎

ہے مانک کہاں حیدر کا باسک کے سر پر | کیلی ہے یہ باسک سے بیار کے سر پر (منیر)

(۳) کشتی کے ایک داؤں کا نام - کشتی کا ایک مشہور پیچ جو ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر کیا جاتا ہے ٭ کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں حریف کے ہاتھ سے چھپا چھین لیتے ہیں - (۴) وہ کیل جو پہیے کے باہر نکل جانے کے واسطے دھرے کے سوراخ میں لگاتے ہیں - پیچ - اسکرو ٭

کیلی بارا چلانا (ہ) فعل متعدی :- لاؤ چلانا - کنواں چلانا - کنویں کا پانی بیلوں کے وسیلے سے نکالنا ٭

(بارا اس جگہ سنسکرت واری یعنی پانی سے لیا گیا ہے اور نیز بارا وہ راگ بھی ہے جو لاؤ چلاتے وقت چرس کے اوپر آجانے پر جتانے کے واسطے گاتے ہیں) ٭

کیلی کا کھٹکا نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (کیل کا کھٹکا نہ ہونا) ٭

کیلی کرنا (ہ) فعل متعدی :- پہلوانوں کا کشتی کے وقت وہ پیچ کرنا جسے کیلی کہتے ہیں - ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر مارنا ٭

کیلی والا (ہ) اسم مذکر :- (۱) جوتیا - وہ شخص جو کنوئیں کے بیل جوتتا ہے (۲) پانی کا چرس ڈالنے اور نکالنے والا - بارے والا - آب کش ٭

کیلی والا لال (ہ) اسم مذکر :- بارا لینے والے یعنی کنواں چلانے والے کی آواز جو راگ کے ساتھ نکالی جاتی ہے ٭

کیلیا (ہ) اسم مذکر :- جوتیا - کنوئیں کے بیل چلانے والا - کنوئیں کے بیل ہانکنے والا - بارے والے کا نقیض ٭

کیمخت (ف) اسم مذکر و مؤنث :- گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ کی کھال ٭

لہ اصل میں اس کیلی سے بکرا یا بھینسا باندھ کر بلدان یعنے قربانی کیا کرتے تھے -

کیم

وہ دانہ دار چمڑا جس پر دانہ اُٹھا کر زنگاری رنگ چڑھاتے اور موسم برسات میں اُس کی جوتیاں پہنتے ہیں ۔

کیمختی (ف) صفت ۔ کیمخت کا بنا ہوا ۔

کیموس (یونانی بعض کے نزدیک سریانی) اسم مذکر ۔ رس ۔ وہ رقیق شے جو معدہ میں کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہو ۔ مادہ ۔ خلط ۔ غذا کی اُس صورت کا نام ہے جو دوسرے طبخ میں جگر کے درمیان پختہ ہوتی ہے اور وہ صاف پانی کے مانند ہوتی ہے بعض لوگوں کے نزدیک وہ چیز جو جگر اور عروق میں نضج پاکر دودھ کے جھاگوں کی صورت میں پیدا ہوتی ہے ۔

کیمیا (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) اوّل معنی مکر و حیلہ ۔ دوم زرسازی ۔ یعنی روح و نفس اجساد ناقصہ کو باہم ملا کر مرتبہ کمال تک پہنچانا جیسے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنانا چونکہ یہ امر مکر و فریب سے خالی نہیں ہے اس وجہ سے اوّل معنی میں اہل عرب استعمال کرنے لگے البتہ فارس والوں نے پیر و مرشد کامل کی نظر ۔ عشق کامل و زر خالص کے معنی میں برتا ہے چنانچہ کیمیاگری سے عشق بازی مراد لی گئی ہے ۔ مجازاً رسائن ۔ اکسیر (۲) چیزوں کی خاصیت معلوم کرنے اُن کے اجزاؤں کے ملانے اور جدا کرنے کا علم ۔ وہ علم جس سے مادوں کے ملانے اُن کے تبدیل کرنے نیز اُن کے مفرد اور مرکب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے ۔ خاصیت و ماہیت اشیا کا علم ۔ کیمسٹری (۳) (۱) صفت ۔ نہایت مفید ۔ تیر بہدف ۔ اکسیر حکمی ۔ ایک برایک ۔ مفید مطلب ۔ حصولِ مقاصد کا ذریعہ ۔

غش میں سونگھاؤ خاک درِ یار دوستو ۔۔۔ صابر کے واسطے ہے یہی کیمیا علاج (صابر)

ہوا کچھ وہی جس نے یاں کچھ کیا ہے ۔۔۔ لیا جس نے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے ۔۔۔ مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہے (زینت)

یونہیں وقت سو سو کے ہیں جو گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اُٹھاتے

کیمیا بنانا (۱) فعل متعدی ۔ (۱) رسائن بنانا ۔ چاندی سونا بنانا ۔ (۲) مطلب حاصل کرنا ۔ آسانی سے روزی حاصل کرنا ۔

کیمیا سمجھنا (۱) فعل متعدی ۔ اکسیر جاننا ۔ نہایت مفید اور حسب مراد خیال کرنا ۔

وہ ہم سے خاکساروں کو جب اپنا خاک پا سمجھے
ہم اپنی خاک ساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے (ذوق)

کین

کیمیاگر (ع + ف) اسم مذکر ۔ (۱) رسائنی ۔ رسائنیا ۔ ہوس ۔ کیمیا بنانے والا ۔ زرساز (۲) مکار ۔ چالاک ۔

کیمیاگری (ع + ف) اسم مؤنث ۔ زرسازی ۔ نقرہ سازی چاندی سونا بنانے کا فن ۔

کین (ف) اسم مؤنث ۔ کھوٹ ۔ کپٹ ۔ نفاق ۔ حسد ۔ بغض ۔ مَیل ۔ دشمنی ۔ عداوت ۔ بیر ۔

مری تعریض میں نہ لا غیر کو ۔۔۔ کہاں تک ستم پیشہ کیں ہو چکی (مومن)

(اہل لکھنؤ فریب کے معنی میں بھی بولتے ہیں) ۔

کینیا (۱) اسم مذکر (لکھنؤ) ۔ فریبندہ ۔ فریب دینے والا ۔ دھوکے باز ۔

کینچلی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) سانپ کی سفید جھلی جو اُس کے جسم کے اوپر سے اُترتی ہے ۔ پوست مار ۔

مانگ سمجھتے ہیں جس کو سانپ کی وہ لکیر ہے کینچلی موباف ہے اور اُس کی چوٹی مار ہے (ناسخ)

(۲) بازاری ۔ پوشاک ۔ لباس ۔

کینچلی بدلنا (۱) فعل متعدی ۔ (۱) سانپ کا پرانا پوست چھوڑ کر نیا پوست لانا (۲) عوام ۔ ظرافتاً ۔ پوشاک بدلنا ۔ کپڑے بدلنا ۔ اُجلے کپڑے پہننا ۔ نکھرنا ۔ بننا سنورنا ۔ رُوپ نکالنا ۔

کینچلی جھاڑنا (ہ) فعل متعدی ۔ سانپ کا مُردار جھلی کا اپنے اوپر سے اُتارنا ۔ سانپ کا اپنے جسم سے پوست دور کرنا ۔

کینچلی چھوڑنا ۔ یا ۔ ڈالنا (ہ) فعل متعدی ۔ دیکھو کینچلی جھاڑنا ۔

کینچلی کا لچکا (ہ) اسم مذکر ۔ ایک قسم کا لچکا کہ جب اُسے کھینچتے ہیں تو سانپ کی کینچلی کی مانند لمبا ہو جاتا ہے چونکہ اُس پر کثرت سے اُتو کیا ہوا ہوتا ہے اس وجہ سے یہ بات ہو جاتی ہے ۔ لچکا ایک قسم کا گوٹا ہے ۔

کینچلی میں آنا ۔ یا ۔ بھرنا (ہ) فعل لازم ۔ نئی کینچلی بدلنے کو ہونا ۔ مردار کینچلی کے جسم پر سے اُترنے کا زمانہ آنا ۔ جب سانپ کینچلی میں بھرتا ہے تو نہایت بدروپ اور سست ہو جاتا ہے بلکہ اُسے نظر بھی کم آنے لگتا ہے کیونکہ وہ جھلی پھول کر اُس کی آنکھوں کو دھندلا کر دیتی ہے ۔

کینچوا (ہ) اسم مذکر ۔ دیکھو (کیچوا) چونکہ اُس کا مادہ کیچ ہے اس وجہ سے وہاں لکھا گیا ۔

کینڈا (ہ) اسم مذکر ۔ ڈَول ۔ نمونہ ۔ انداز ۔ خاکہ ۔ ڈھانچ ۔ سانچا ۔ قالب ۔ نقشہ ۔ پیمانہ ۔ اندازہ ۔ ناپ ۔ وہ اوزار جس سے کسی چیز کا

کین | **کیو**

نقشہ درست کیا جائے۔ ڈول ڈالنے کا اوزار۔ ڈھج۔ جیسے عجب کینڈے کا آدمی ہے۔

کینڈا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سرسری پیمایش کرنا۔ ناپنا۔ ڈول ڈالنا۔

کینڈا لینا (ہ) فعل متعدی:۔ نمونہ لینا۔ اندازہ لینا۔ خاکہ اتارنا۔ ڈول کی پیمایش کرنا۔

کینہ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (کین) ؎

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے ✽ تیرہ کینے کا مرے کھوکہ ابھی تک اس میں ہے (اعلم)

کینہ توز (ف) صفت:۔ کینہ کش۔ کپٹی۔ حاسد۔ دل میں بغض رکھنے والا۔

(توز بدن توختن بمعنی جمع کرنا سے توز امر کا صیغہ ہے)۔

کینہ رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ عداوت رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ کپٹ رکھنا۔

کینہ کش (ف) صفت:۔ دشمنی رکھنے والا۔

کینہ ور (ف) صفت:۔ کینہ رکھنے والا۔ دشمن۔ حاسد۔

کیواں (ف) اسم مذکر:۔ زحل جو بہت بلند ستارہ ساتویں آسمان پر واقع ہے۔ سپہر ہفتم ساتواں آسمان۔ آسمان ہفتم۔

کیوٹی (ہ) اسم مونث:۔ (ہندو) دیکھو (کیوکی دال)۔

کیوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک درخت اور اُس کے پھول کا نام جس کی خوشبو نہایت عمدہ ہوتی ہے اس کا پھول گلی کی مانند ہوتا ہے اسی وجہ سے کیوڑے کی گلی اُسے کہتے ہیں۔ کاذی (۲) کیوڑے کا عرق۔ ماء کاذی مزاجاً سرد تر۔ مقوی دل و دماغ و اعضا۔ رافع خفقان و فرح قلب۔

کیوکا (ہ) اسم مذکر:۔ جتنے کا سامان مثلاً گوند کھانے گھی سونف سونٹھ میوہ وغیرہ جیسے پورے دن ہوئے دائی کو کیوکے کے روپے دئے وہ کیوکا لے کے آئی (چیز بہیلی)۔

کیوکی دال (ہ) اسم مونث:۔ وہ دال جو سب قسم کی ملا کر پکائی جائے۔ کیوٹی۔

کیول (س) تابع فعل (ہندو):۔ (۱) ایک۔ واحد۔ اکیلا (۲) صرف۔ نرا۔ فقط جیسے کیول بھروسا تیرا (۳) تمام۔ بالکل۔ کامل (۴) علم وحدانیت۔ آتم گیان۔

کیول گیان (س) اسم مذکر:۔ (جینی) وحدانیت۔ توحید۔ توحد۔

کیول گیانی (س) اسم مذکر:۔ (جینی) موحد۔ توحید یا۔

کیولی (س) اسم مذکر (جینی):۔ (۱) وہ شخص جسے کیول گیان ہوگیا ہو۔ موحد۔ نجات پانے والا۔ مرنے اور پیدا ہونے سے نجات پایا ہوا۔ موکش گامی (۲) جنم پترا۔ زائچہ۔ لگن۔ کنڈلی۔

کیوں (ہ) کلمۂ استفہام:۔ (۱) کس لئے۔ کس سبب سے۔ کس خاطر۔ کس وجہ سے۔ کیا باعث۔ ترجمہ چوں او نیز ترجمہ چرا (۲) سوال و استغفار کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔ جیسے ؎

ہوگیا آبِ دمِ تیغ سے بسمل ٹھنڈا ✽ کیوں ہوا اب تو کلیجہ ترا قاتل ٹھنڈا (رند)

(۳) مقدار کے لئے۔ کتنے۔ جیسے کیوں سیر۔ (عو)

کیوں اندھا نیوتا کیوں دو بلائے (۱) محاورہ:۔ یعنی اندھے شخص کو بلاؤگے نہ ایک کے ساتھ دو آئیں گے کیونکہ وہ دوسرے شخص کی مدد بغیر نہیں آسکتا ہے یعنی اپنی بے وقوفی سے دگنا نقصان اٹھانا اور حماقت ہے۔

کیوں جان جاتی ہے!
کیوں دم نکلتا ہے! (۱) محاورہ:۔ کس لئے مرا جاتا ہے کس واسطے مضطرب ہوا جاتا ہے۔ کس سبب سے گھبرایا جاتا ہے۔ تجھے کیا غرض ہے۔ تجھے کیا مطلب ہے۔ تو کون ہوتا ہے۔ تجھ کو کیا پڑی ہے ؎

وہ بہت جور و جفا کرتا ہے مجھ پر تجھ کو کیا ناصح
تری کیوں جان جاتی ہے ترا کیوں دم نکلتا ہے ([illegible])

کیوں چبا چبا کر باتیں کرتے ہو (ہ) محاورہ:۔ کس لئے ازراہ تمسخر طنز آمیز باتیں کرتے ہو۔ کس سبب سے مٹھار مٹھار کر باتیں کرتے اور دوسرے شخص کو بناتے ہو۔ کس واسطے اس قدر اتراتے ہو۔

کیوں سیر (ہ) محاورہ (عو):۔ کس بھاؤ۔ کتنے سیر۔ کس نرخ پر ؎

بڑے آج لائی جو ہے بیر کا چھن ✽ چکاؤ تو دیتی ہے کیوں سیر کا چھن (رنگین)

کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہو (ہ) محاورہ:۔ کس لئے شرمندہ کرتے ہو۔

کیوں کر (ہ) تابع فعل (۱) چگونہ اور چساں کا ترجمہ۔ کس طرح۔ کیسے۔ کس دلیل سے۔ کس وجہ سے۔ کس بنا پر۔ کس امید پر۔ کس لئے۔ کس واسطے ؎

خدایا ہاتھ اٹھاؤں عرض مطلب سے بھلا کیوں کر
کہ ہے دستِ دعا میں گوشۂ دامن اجابت کا (مومن)

کیو

نئے تیغِ زباں کیونکر شکستِ کمک کر دینے کہ صف صف خود پہ چلا ہے فوجِ خجالت کا (مومنؔ) (۲) کس ڈھنگ سے۔ کس انداز سے۔ کس طریق پر۔ جیسے یہ کام کیونکر شروع کرنا چاہئے ٭

کیوں کہ (ہ) برائے علت :- اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ۔ اس طرح پر کہ۔ اس سبب سے کہ ٭

کیوں کے (ہ) تابع فعل :- دیکھو (کیوں کر) ٭

کیوں نہو (کلمۂ تحسین وآفرین) :- سبحان اللہ۔ واہ وا۔ کیا کہنا ہے کس لئے قابلِ تعریف نہ ہو۔ کس واسطے نہ سراہا جائے۔ بے شک اور بالضرور اسی قابل ہے۔ دم مارنے کی جگہ نہیں۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

کیو

عالم تمام اُس کا گرفتار کیوں نہ ہو وہ ناز پیشہ ایک ہے عیار کیوں نہ ہو (میرؔ)

کون سی طرز ہے جو اُسے آتی نہیں
کیوں نہ ہو شاگرد ہے ناسخ ہر اک اُستاد کا } (ناسخؔ)

کیوں نہیں (ہ) تابع فعل :- کس لئے انکار کرتے ہو۔ کیا سبب۔ کیا وجہ۔ کیا باعث ٭ ضرور۔ بالضرور ٭ درحقیقت۔ یقیناً۔ بے شک۔ بلاشبہ ٭ ایسے ہی ہو۔ ایسا ہی ہے۔ کون انکار کر سکتا ہے۔ کون نہیں سراہتا ٭

جلد سوم ختم ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرہنگِ آصفیہ جلد چہارم

گ

گ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) فارسی کا چھبیسواں۔ اُردو کا اُنتیسواں۔ ہندی کا تیسرا حرفِ صحیح ہے جسے گافِ فارسی یا عجمی بھی کہتے ہیں (۲) حسابِ جُمل میں اس کے بیس عدد کافِ تازی کے برابر شمار کئے جاتے ہیں (۳) یہ حرف ہندی۔ فارسی زبان میں کبھی اوّل کبھی وسط کبھی اخیر میں حروفِ ذیل سے بدلجاتا ہے۔ ب ج د خ غ م و ی +

گا (ہ) (۱) علامتِ مستقبل (۲) علامتِ تعظیم جیسے "آیئے گا۔ کھایئے گا نوش فرمایئے گا" وغیرہ +

گابھ (ہ) اسم مذکر: حیوانات کا حمل۔ بارِ شکم گاؤ و گوسفند وغیرہ +

گابھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گائے۔ بکری وغیرہ حیوانات کا پیٹ گرانا۔ کچا بچہ جننا (۲) خوف یا رُعب کے باعث حمل نکل پڑنا۔ نہایت رُعب ماننا۔ جیسے (وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اُس کے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی تھی) +

گابھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کیلے یا کھجور کے پیڑ کا نیا پتّا جو ابھی تک سفید اور نہایت ملائم ہو + شگوفہ یا کونپل کے بیچ کا پتّا (۲) لکڑی کا اندرونی حصّہ۔ گُودا۔ آسرا۔ (۳) کچا اناج۔ کھڑی کھیتی (۴) لحاف یا رضائی کے اندر کی نکالی ہوئی پُرانی روئی۔ رُوئڑ۔ لُوگڑ +

گابھن (ہ) اسم مذکر:۔ (پُورب) حاملہ۔ حیوانِ باردار۔ گرب وتی۔ پیٹ والی۔ گیابھن۔ گُبھن +

گابھنی (ہ) اسم مؤنث:۔ حاملہ۔ پیٹ والی۔ زنِ باردار۔ گرب وتی +

گابھنی گابھ ڈالتی ہے (ہ) محاورہ:۔ نہایت رُعب غالب ہے ایسا رُعب اور خوف ہے کہ حمل والیوں کے مارے دہشت کے حمل گرے پڑتے ہیں۔ جیسے "خرد افروز لکھی پڑھی ایک بڑی تعلقے حوصلے سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی تھی" (چنچل بھنیلی) +

گات (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) جسم۔ سریر۔ تن۔ بدن + جسامت۔ انگیٹھ۔ عورت کا پنڈا۔

جسنے باندھے ہونے گاتی تجھے دیکھا بشر کا		دلربا شے تھی مری جان تری گات نہ تھی (آتش)

(۲) سینہ۔ صدر۔ چھاتی۔ چنانچہ گاتی اسی وجہ سے اُس بندش کو کہتے ہیں جو سینہ پر آکر بندھے۔ جیسے "نٹنیاں پشواز پر اور گنوار یا گوجر جاڑوں میں چھاتی پر باندھے ہیں (۳) پستان۔ کُچیں۔

مجھ میں ذات ہے بلادست و دغا بازی کی کہاں
دیکھ کر مجھ کو چھپا لیتے ہو تم گات عبث (جرأت)

مکھائی گات تو موتی صدف میں جا کے چھپا جو کھولی زلف تو ہر موج بیقرار ہوئی (مصحفی)
چھیڑا انہیں نے تو بگڑ کر کہا کہ واہ تم کون ہو کہ ہاتھ لگاتے ہو گات کو (اکبر)

(۲) وضع۔ اسلوب۔ طرح۔ خوشنمائی جسم ؎

مان کرتی ہے عبث اپنے وہ جوبن پہ ودا گات میری بھی ندانی کی نہیں گت سے کم (رنگین)
نہ تری بات بری ہے نہ تری گات بری تھی آئی نہ مجھے تیری کوئی بات بری (ناسخ)

(۵) عورت کا اوپر کا دھڑ۔ دھجا (۶۔ ہندو عو) اندامِ نہانی۔ شرمگاہ۔ فرج۔ بدن (۷۔ ہندو عو) گربھ۔ پیٹ۔ حمل۔ اودھان +

گات اُگنا (ہ) فعل لازم:۔ (گیتوں میں) عورت کی چھاتیاں ابھرنا۔ جوبن یا مد پر آنا +

گات سے ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو عو) حمل سے ہونا۔ حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔ پاؤں بھاری ہونا۔ اُمید سے ہونا +

گاتا (ہ) اسم مذکر۔ ہندو:۔ (۱) دہی کا پتھا یا چکا۔ دہی کا تھلا جو اوپر سے جما رہا ہوا ہو (۲۔ پورب) کتاب کا پٹھا۔ بوٹ۔ گور۔ کتاب کی جلد۔ دفتی۔ وصلی +

گاتی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی پوشش چادر یا کمل و دوشالہ وغیرہ جس میں چادر کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر سینہ پر گرہ دے لیتے ہیں۔ لیکن رنڈیاں اُسے پشوازمیں اُڑس لیتی ہیں ؎

اک خلق کو گر جوگی بنا ہیں تو عجب کیا وہ گاتی دوشالے کی کستے ہوئے گانے (جرأت)

گاتی باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ دوپٹہ کو سینے اور کمر سے کسی کام کیلئے باندھنا

اِس اودی اوڑھنی سے نہ تو گاتی باندھیو
بن جائیگی یہ کوٹھری کا جل کی اوڑھنی (…)

پہنے کو آتشِ شیدا کے گاتی باندھ کر
دلربائی عتم کی اُس جانِ جاں نے گات میں (…)

گاتی مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گاتی باندھنا) +

گاتے گاتے کلاونت ہو ہی جاتا ہے (ہ) محاورہ:۔ یعنی کام کرتے کرتے تجربہ کار اور ماہر ہو ہی جاتا ہے +

گاج (ہ) اسم مؤنث (پورب):۔ (۱) بجلی۔ برق۔ دامنی۔ صاعقہ۔ (۲) کلائی کی چوڑیاں (۳) جھاگ۔ کف۔ پھین (۴) قہرِ الٰہی۔ غضب۔ آفت +

گاج پڑنا (ہ) فعل لازم (پورب):۔ بجلی پڑنا۔ بجلی گرنا + بجلی کے صدمہ سے مرنا +

گاجا باجا (ہ) اسم مذکر:۔ ڈھول۔ دمامے۔ تاشے۔ مرفے اور نقارے وغیرہ کی دھوم دھام +

گاجر (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گزر۔ زردک حزر۔ ایک قسم کی میٹھی جڑ۔ مزاجاً درجۂ دوم کے اخیر میں گرم اور درجۂ اول میں تر (۲) حقارتاً ادنیٰ اور کم قیمت چیز۔ جیسے "گاجر کی پونگی بجی تو بجی نہیں تو توڑ کھائی" +

گاجر مولی (ہ) اسم مؤنث:۔ کم قیمت اور ادنیٰ درجہ کی چیز۔ جیسے "تم نے اسے بھی کوئی گاجر مولی سمجھا" +

گاجنا (ہ) فعل لازم (گنوار):۔ (۱) گرجنا۔ بادلوں کا بولنا۔ شیر کا دہاڑنا۔ دھکنا۔ چنگھاڑنا (۲) خوش و خرم ہونا۔ شادماں ہونا (پنجاب) (۳) ناگوار گزرنا۔ گراں گزرنا۔ جیسے "چھاتی پہ بیٹھی گوشت برن گاجتا ہے" +

گاچ (ا) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا باریک جالیدار ریشمی کپڑا + ریشمی یا ردئی کا باریک اور ملائم جالیدار کپڑا جو لاہی کی مانند ہوتا ہے ؎

گاچ باریک جو جھلی سی ہو کتوری ٹوپی تو اسکی عجب جیسی ہو[1] (رنگین)

(چونکہ یہ کپڑا اوّل ملک کنعان کے شہر غازا میں ایجاد ہوا تھا اس وجہ سے انگریزی میں اسے گاز Gauze کے نام سے موسوم کیا) +

گاد (ہ) اسم مؤنث (۱) دُرد۔ تلچھٹ۔ راب۔ تہ نشین۔ پانی کے نیچے بیٹھی ہوئی گرد (۲) کیٹ۔ گاڑھا تیل۔ تیل کے نیچے کا چیکٹ (۳) نیچے کا گدلا اور گاڑھا تیل جو جمایا جاتا ہے +

گاد بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ دُرد کا تہ نشین ہونا۔ تلچھٹ کا نیچے اکٹھا ہونا +

گادڑ (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ (۱) گیدڑ۔ شغال۔ سیار (۲) بیٹر۔ میش۔ (۳) تابع مہمل جو گودڑ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے "گودڑ گادڑ بیچ کر کام چلاتا ہے" +

گار (ف) (۱) علامتِ فاعل جو مرکبات میں آتی ہے۔ کنندہ۔ والا۔ ہار + کرنے والا + بنانے والا۔ جیسے "پرہیزگار۔ ستمگار۔ گنہگار۔ خدمتگار۔ آموزگار۔ سازگار (۲) خداوند۔ صاحب۔ آقا (۳) لائق۔ قابل۔ جوگ جیسے رستگار یعنی رہائی کے قابل (۴) سبب۔ باعث۔ جیسے روزگار یعنی سببِ روز و یادگار یعنی کسی کے یاد آنے کا سبب +

گارا (ہ) اسم مذکر:۔ گوندھی ہوئی مٹی جس سے دیوار چنتے یا اینٹیں تھاپتے ہیں۔ گلابہ۔ ملاط۔ سانی ہوئی مٹی +

[1] دل پسند

گار

گارا کرنا یا بنانا (ہ) فعل متعدی :- مٹی گوندھنا - مٹی ساننا - مٹی میں پانی ڈال کر تغار بجھانا ✦

گارڈ (۱) اسم مذکر :- گارڈ Guard کا بگڑا ہوا لفظ ہے - (۱) سنتری پہرے دار ✦ نگہبان - پاسبان - محافظ - چوکیدار (۲) طلایہ - علاوہ پیش رو لشکر کے گرد گشت کرنے والا گروہ (۳) چار سپاہیوں کا گروہ مع ایک افسر کے (۴) چند سپاہیوں کا برج جو کی - سپاہیوں کے رہنے کی جگہ ✦

گارڈ (انگلش) Guard ریل کا محافظ - ریلوے ٹرین کا نگہبان - اور ذمہ وار ✦

گاڑا (ہ) اسم مذکر (۱) نو مسلموں کا ایک فرقہ جو عالمگیر کے عہد سلطنت میں جبر سے مسلمان ہوا تھا (۲) گھاتی - گھات لگانے اور کمین گاہ میں بیٹھنے والا شخص چنانچہ گاڑا بیٹھنا یعنی دشمن کے انتظار میں کمین گاہ میں بیٹھنا آتا ہے ✦

گاڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دبانا - دفن کرنا - دفنانا - قبر میں رکھنا - تو پنا - سمادھ دینا ؎

چھوڑ کر مجھ کو سکتا تم اگر گھر جاؤ مجھے بیٹھ بجھے گاڑ و مرا مردا دیکھو (رند)
مجھ کو تو گاڑے دُگانا اپنا ہی بھاری مگر لیگیا گو لوٹ کر گھر جو رہے تُو سے بھا (رنگین)

(۲) کھود کر جمانا - زمین میں قائم کرنا - کھڑا کرنا - جیسے "خیمہ گاڑنا - کھونٹا گاڑنا - بلے گاڑنا" وغیرہ (۳) ٹھونکنا ✦ دھسانا - جیسے "کیل گاڑنا" ✦

گاڑھ (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) مصیبت - سنکٹ - بپتا - مشکل - (۲ - اسم مذکر) کرگہ - کپڑا بننے کا گڑھا ✦

گاڑھ پڑنا (ہ) فعل لازم (پورب) :- مصیبت پڑنا - مشکل پیش آنا ✦

گاڑھا (ہ) صفت :- (۱) ضد رقیق - غلیظ - پتلا کا نقیض (۲) گندہ - ٹھونک کر بنا ہوا - غفص - سفت ✦ سطبر - ثخن (۳) گہرا - دلی - جگری - جانی - جیسے "گاڑھا یار - گاڑھا دوست" (۴ - ہندو) بھاری - مشکل - سخت دشوار - کٹھن جیسے "وہی اپنی دیا کر جنپے گاڑھی بپتا" (۵) مضبوط - طاقتور - زور آور - زبردست ✦ قوی - غالب - زیادہ - جیسے "یہ لال بڑا گاڑھا ہے ✦ یہ اُس سے بھی گاڑھا ہے" (۶ - اسم مذکر) ہندوستانی موٹا کپڑا - گزی - جامہ سفت (۷ - اسم مذکر) جنگلی اور مست ہاتھی ✦

گاڑھی (ہ) اسم مؤنث ✦ گاڑھا کی تانیث ✦

گاڑھی چھننا (ہ) فعل لازم :- (۱) کیچڑ سی بھنگ بننا - بہت زرا سی بھنگ تیار ہونا - پتلی بھنگ چھننے کا نقیض ؎

گاڑ

ساقی کی عطا میں کوئی کیا شاخ نکالے گاڑھی یہ چھنی بھنگ کہ پینک میں مرغ چھے (امیر)

(۲) گہری دوستی ہونا - نہایت ارتباط ہونا - پکا یارانہ ہونا ؎

بھر دے عوض شراب کے ساغر کو بھنگ سے
گاڑھی چھنی ہے ساقی اب ایک سبزہ رنگ سے (نامعلوم)

(۳) بھاری دشمنی ہونا - نہایت عداوت ہونا - از حد اَن بن ہونا ✦ خوب لڑائی دنگا ہونا - خوب گالی گلوچ ہونا - جیسے "آج تو اُن دونوں کی خوب گاڑھی چھنی - (۴) گہگہ نشہ ہونا ✦ گہرا نشہ ہونا ✦

گاڑھے ہیں (ہ) محاورہ :- غالب ہیں - وزنی ہیں - زبر ہیں - زیادہ ہیں - افزوں ہیں - بڑھ کر ہیں - مستزاد ؎

گاڑھے ہیں ہم اُس سے بھی جو سونٹے کو ہلا کر للکار کے بولے
دیتا ہوں گرا کنگرۂ عرش معلّے ہے یاں بھی یہ قدرت (نامعلوم)

گاڑھے یا گاڑے بیٹھنا (ہ) فعل لازم (ٹھگ) :- گھات میں بیٹھنا - کمین گاہ میں بیٹھنا - گھات کے واسطے غار میں دبک کر بیٹھنا ✦

گاڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ارابہ - عجلہ - لڑھیا - آدمیوں کے سوار ہونے اور اسباب لاد کر لے جانے کا پہیوں دار چھکڑا - بہلی - منجھولی - رتھ ✦ بگھی وغیرہ (۲) ریلوے ٹرین - ریل - ٹرین ✦

گاڑی بان یا گاڑی وان (ہ) اسم مذکر :- کوچوان - گاڑی چلانیوالا - گاڑی ہانکنے والا ✦ کوچ بیں - ارابچی ✦

گاڑی بھر (ہ) تابع فعل :- (۱) اس قدر بوجھ جتنا گاڑی میں آ جائے (۲) اس قدر راستہ جس میں سے گاڑی چلی جائے - (۳ - عو) بہت سا بہت سی ✦ ات گت - نہایت ✦ من مانتا - حسب دلخواہ ✦

گاڑی بھر آشنائی نہ جو بھر ناتا (ہ) کہاوت :- بہت سی دوستی سے ذرا سے رشتہ کا زیادہ خیال ہوتا ہے - رشتہ داری طرفداری سے بہتر ہے ✦ ذرا سی قرابت بہت سی دوستی پر غالب ہوتی ہے

گاڑی جوتنا (ہ) فعل متعدی :- رتھ یا بہلی یا بگھی وغیرہ میں بیل یا گھوڑے کو لگانا ✦ بگی میں گھوڑے جوتنا - گھوڑے کو بم میں لگانا ✦

گاڑی چلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گاڑی ہانکنا (۲) گاڑی کو کرایہ پر دینا ✦ گاڑی کو ٹھیکہ پر دینا ✦

گاڑی چھوٹنا (ہ) فعل لازم :- ریلوے ٹرین کا کسی مقام سے روانہ ہونا ✦

گاڑی خانہ (ہ) اسم مذکر :- بگی یا گاڑی کے رہنے کا مکان ✦

گاڑیوں کا اڈا ✦ وہ مقام جہاں بہت سی گاڑیاں کرایہ کے واسطے کھڑی رہتی ہیں ✦

گاڑی کا راستہ (ہ) اسم مذکر:۔ وہ چوڑی سڑک جس پر گاڑی آجا سکے ✦ شاہراہ۔ چوڑی سڑک۔ بڑی سڑک ✦

گاڑی کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) چلتی گاڑی میں سے کچھ چُرا لینا (۲) ریلوے ٹرین میں سے کسی گاڑی کو علٰحدہ کرنا ✦

گاڑی کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ چلتی گاڑی میں سے مال کا چوری ہو جانا ✦ ریلوے ٹرین میں سے گاڑی کا علٰحدہ کیا جانا ✦

گاڑی کو دیکھ کر پاؤں پھولنا (ہ) فعل لازم:۔ سہارا پاکر ہمت توڑ دینا۔ سہارا دیکھ کر محنت سے باز رہنا۔ سواری دیکھ کر تھکنے لگنا۔ جیسے گاڑی کو دیکھ کر لاڑی کے پاؤں پھولتے ہیں ✦

گاڑی ہانکنا (ہ) فعل متعدی:۔ گاڑی چلانا ✦

گازُر (ف) اسم مذکر:۔ دھوبی۔ بَرِیٹھا۔ کپڑے دھونے والا۔ رنجک ✦

گاس (انگلش) Gas اسم مؤنث:۔ (۱) ہوائے بسیط۔ غیر مرکب ہوا (۲) ایک قسم کا آتشگیر مادہ یا روشن دھواں جو اکثر ہڈیوں یا کوئلوں وغیرہ میں رہتا ہے ✦ ہوائے روشن ✦

گاگر (ہ) اسم مؤنث:۔ لوہے یا تانبے کا تنیڑا جس میں پانی گرم کرتے ہیں۔ تنیڑی ✦ پانی رکھنے کا کلسا ✦ تانبے یا پیتل کا گھڑا ✦

گال (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) رُخسارہ۔ رُخسار۔ کپول۔ عارض ؎

لوگ کہنے لگے کُندن پہ چڑھا ہے مینا
سبزۂ خط سے وہ خوش رنگ ترا گال ہوا } (؟)

(۲ ہندو) کَور۔ کَول۔ لُقمہ۔ گراس ✦ پھنکا (۳) کلّا۔ مجازاً زبان درازی جیسے "گال والا جیتے مال والا ہارے" (۴۔ ہندو) شیخی۔ ڈینگ۔ لنترانی۔ تعلّی ✦ لاف و گزاف۔ خودستائی۔ اپنی بڑائی (۵) وہ مٹھی بھر اناج جو چکی کے مُنہ میں ایک دفعہ ڈالا جائے۔ تقریباً آسیا (۶۔ پنجاب) گالی کا مخفف جیسے "کیوں گال کڈھنا ئیں" ✦ گال نہ کڈھ (۷۔ فرانسیسی) فرانس کا قدیم نام جو یورپ کی ایک وحشی قوم کا نام

گال بجانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گالوں میں ہوا بھر کر مُنہ سے بم بم کی آواز نکالنا۔ مثلاً جیسے "ہرگن گائے تیسے گال بجائے" (۲) بیہودہ بکنا۔ یاوہ گوئی کرنا ہرزہ سرائی کرنا۔ بکواس کرنا (۳) ڈینگ ہانکنا۔ شیخی بگھارنا۔ لاف زنی کرنا ✦

گال پچخ جانا یا پٹک جانا (ہ) فعل لازم:۔ پھولے ہوئے رُخساروں کا جبڑے سے لگ جانا۔ گالوں کا دُبلا پڑ جانا۔ گالوں کا پچک جانا۔ کثرت

مُباشرت سے مُنہ نکل آنا ✦

گال پچک جانا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (گال پچخ جانا) ✦

گال پر گال چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ بہت موٹا ہو جانا۔ گالوں کا پھول جانا۔ خوب گوشت چڑھ جانا۔ کچوری سے گال ہو جانا ✦

گال پُھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گالوں میں ہوا بھرنا۔ گالوں کو ہوا بھر کر اونچا کرنا (۲۔ فعل لازم) موٹا ہونا۔ فربہ ہونا۔ کچوری سے گال کر لینا (۳۔ فعل لازم) مُنہ سُجانا۔ تھوتھنی پُھلانا۔ رنجیدہ ہونا۔ خفا ہونا ؎

مشک کی طرح سے گال اپنے پُھلاتا کیوں ہے
ارے او مشقے کے لونڈے تو نہ پانی چھلکا (امثال)

گال توڑنا (ہ) فعل متعدی (بازاری):۔ (۱) بتی لینا۔ زبردستی بوسہ لینا۔ رُخسار پر دانت مارنا۔ گال کاٹنا۔ زور سے چوما لینا (۲) گال میں چٹکی لیکے کھینچنا ✦ گال مروڑنا ✦

گال سینکنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ مبارکباد دینا۔ اصل میں یہ رسم ہے جو دُولہا کے پہلے پہل خُسر کے گھر آنے پر اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ سُسرال کے موجودہ رشتہ دار اپنے ہاتھوں کو گرم کرکے اُس کے رُخساروں پر رکھتے اور اُسے مُبارکباد خیال کرتے ہیں ✦

گال کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) زخم بر رخسار زدن کا ترجمہ۔ رخسارہ پر دانت مارنا۔ (۲) نقصان پہنچانا۔ ضرر پہنچانا جیسے "مُنہ چومتے ہی گال کاٹا" ✦

گال کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ زبان درازی کرنا۔ زبان کرنا۔ گالی گلوج بکنا۔ بیہودہ الفاظ زبان سے نکالنا ✦

گالا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دُھنی ہوئی روئی کا گولہ یا گِلتّا۔ مندوف۔ مُنَدّفہ۔ پختہ۔ پنبہ زدہ۔ گولہ پنبہ بر زدہ۔ جیسے "سو گالیوں کا ایک گالا بنایا اور اُڑا دیا" (۲۔ پنجاب) ڈوڈے کے اندر کی موٹی سوٹی روئی (۳۔ تشبیہاً) نہایت سفید۔ برف کی مانند۔ جیسے "سر گالا سا بالا" ✦

گالاسا (ہ) صفت:۔ (۱) رُوئی کی مانند ملائم۔ نرم۔ (۲) برف سا۔ نہایت سفید۔ چٹّا۔ دھولا ✦ ابیض ✦

گالاسے بال (ہ) اسم مذکر:۔ سفید بال۔ دھولے بال ✦

گالم گلوج (ہ) اسم مؤنث:۔ گالی گلوج۔ دشنام دہی۔ گالی گفتار۔ باہمی دشنام دہی (گلوج تابع مہمل ہے) ✦

گالم گلوج کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ گالی گفتار کرنا۔ گالیاں بکنا۔ گالیوں کی لڑائی لڑنا ✦ تکا فضیحتی کرنا۔ زبان درازی کرنا ✦

گالُو (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- گواسی - گوادی - باتُون - باتُونی ❊ بیہودہ گو - یاوہ گو - واہی تباہی - ژاژخا ❊ ڈینگیا - شیخی باز - شیخی خورا ❊ اِترانے والا - خود نما ❊

گالوں میں چاتُول بھرنا (ہ) فعل متعدی :- چبا چبا کر باتیں کرنا - مُنہ میں گھنگنیاں بھرنا - مٹھار مٹھار کے باتیں کرنا ❊ بات میں آنا - چڑھ بنا ؎

وہ ایک دن تھا کہ میرے آگے وہ شوخی تمھی ڈال گئی
بھرے ہیں گالوں میں اب تو چاتُول کہیں وہ باتیں چبا چبا کے } (جرأت)

گالے (ہ) اسم مذکر :- (۱) گالا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے تبدیلی جیسے گالے کی معنی کھوئے جاتے ہیں : ستکے سردی نہ ستائے پالا ❊

گالے بنانا (ہ) فعل متعدی :- روئی کے گولے یا گلتے تیار کرنا تاکہ کاتنے کے کام آئیں ❊

گالے ڈُوبیں گے پتھر تِریں گے (ہ) کہاوت :- الٹا زمانہ آئیگا - کلجُگ کے آثار کی نسبت کہتے ہیں یعنی کلجگ میں نیچوں اور کمینوں کی تو بن آئیگی اور شریف و ذی رتبہ ذلیل و خوار ہو نگے ❊

گالی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دشنام - بدزبانی - بُری بات - فحش بات - شرم کی بات - سبوبہ - دشتیمہ ؎

گالی کو جانتا ہے سارا جہان گندی مت لا زباں پہ گالی ہوگی زبان گندی (معروف)

(۲) شٹنی ❊ مذاق کی بات - جیسے سُسرال کی گالی ہنس کر ٹالی ❊

گالی دینا یا سُنانا (ہ) فعل متعدی :- دشنام دینا - بدزبانی کرنا - بُری بات مُنہ سے نکالنا - لاغن بولنا - جیسے "گالی دیجئے سے گونگا بولے" یعنی بُری بات کی سہار گونگے کو بھی نہیں - گیت - چھاڈو مہارو اچرا میں گاری دُونگی - رنگ کی گگریا پھوڑی موری ❊ بھولبر تو سے ساری لونگی چھاڈو ؎

بات کرتے ہی سُنائی ہیں گالی کیا خُوب آپنے ہم سے نئی چھیڑ نکالی کیا خُوب (مصحفی)
دیکھ رہتے ہیں ہمیں دیتے ہو گالی کیا خُوب چال صاحب نے نئی یہ تو نکالی کیا خُوب (کمال)

گالی کھانا (ہ) فعل متعدی :- دشنام سُننا - فحش بات کی سہار کرنا - کھوٹی بات سُننا - جیسے "گالی دو نہ گالی کھاؤ" ❊

گالی گُفتا یا گالی گُفتار (و) اسم مؤنث :- باہمی گالی گلوج - باہمی دشنام دہی - گالیوں کی لڑائی ❊ تُو تُو مَیں مَیں ❊

گالی گلوج (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گالم گلوج و گالی گُفتا) ؎

بس آ ہو چکی گالی گلوج بندہ نواز اُمیدوار ہے اب یہ غلام بوسے کا (مرزا صابر)

گالیاں (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گالی کی جمع (۲) سِیٹھنیاں ؎

کہیں چٹکیاں اور کہیں تالیاں کہیں قہقہے اور کہیں گالیاں (میر حسن)

سُسرال کی گالیاں سب کو بھاتی ہیں ❊

گالیاں بکنا (ہ) فعل متعدی :- زبان سے فحش باتیں نکالنا - کھوٹے بچن بولنا ❊ بدزبانی کرنا ❊ بیہودہ سرائی کرنا ❊

گالیاں دینا (ہ) فعل متعدی :- دشنام دہی کرنا - فحش کہنا - سیٹھنیاں سُنانا ؎

لے لیا بوسہ تو کیا کیا دیتے ہیں اس نے گالیاں یاں کسی سے بھی زیادہ ہے مزا تعزیر کا (ممنون)

لگے مُنہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا } (نامعلوم)

گالیاں سُہالیاں (ہ) اسم مؤنث :- معشوقوں یا پیاروں کے مُنہ کی گالیاں جو اچھی معلوم ہوتی ہیں جیسے "تمہاری گالیاں نہیں سُہالیاں ہیں" ❊

گالیوں (ہ) اسم مؤنث :- گالی کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو واؤ مجہول سے بدل کر بنائی جاتی ہے ❊

گالیوں پر اُترنا یا گالیوں پر اُتر پڑنا (ہ) فعل لازم :- گالیاں دینے لگنا - بُرا بھلا کہنے اور دشنام دہی پر متوجہ ہو جانے کے موقع پر بولتے ہیں - جیسے "تم تو بات بات پر گالیوں پر اُتر پڑتے ہو یا اُتر آتے ہو" ❊

گالیوں پر زبان یا مُنہ کھُلنا (ہ) فعل لازم :- گالیوں کی عادت پڑ جانا - گالیاں بکنے کا مشتاق ہو جانا - زبان پر گالیاں چڑھ جانا - زبان سے گالیاں نکلنا - گالیوں کا تکیہ کلام ہو جانا - زبان کا دشنام سے آشنا ہو جانا ؎

بیہودہ باتیں سُننے لگی گالیوں پر مُنہ تمہارا کھُل گیا (وزیر)
تلخکام اُس لب شیریں کے کیا بوسے نے گالیوں پر جو زبانِ بُتِ بے پیر کھُلی (نصیر)

گالیوں پر مُنہ کھولنا (ہ) فعل متعدی :- بدزبانی کرنا - زبان درازی کرنا - گالیاں بکنا - گالیاں دینا - گالیوں پر اُتر پڑنا ❊ ؎

بات پوری بھی مُنہ سے نکلی نہیں آپ نے گالیوں پہ کھولا مُنہ (مومن)

گالیوں کا جھاڑ باندھنا (ہ) فعل متعدی :- لگاتار گالیاں دینا - متواتر گالیاں دینے پر اُتر پڑنا - برابر گالیاں دیئے جانا - گالیوں کا مینہ برسا دینا ؎

نہ جھاڑا غیر کو تُو نے کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا -
مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تُو نے بدزباں باندھا } (جرأت)

گالیوں کی بوچھاڑ کرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (گالیوں کا جھاڑ باندھنا) - لگاتار گالیاں دینا - پیاپے دشنام سُنانا ❊ ؎

چھوٹتے ہیں اب کوئی دو چار بوسے بن لئے چٹکیاں لے گالیوں کی خواہ تو بوچھاڑ کر (انشا)

گام

گام (ہ۔ ف) اسم مذکر (گنوار) :۔ گاؤں۔ دھام۔ دِہ۔ گرام ✦

گام (ف) اسم مذکر :۔ (۱) قدم ✦ ڈگ ۔ دونو پاؤں کے درمیان کا وہ فاصلہ جو چلنے میں واقع ہوتا ہے۔ پَینڈ ✦ پیر۔ پاؤں (۲) لگام۔ لجام (۳) گھوڑے کی ایک قسم کی مشہور رفتار۔ جیسے سبک گام۔ خوش گام وغیرہ (۴) پاؤں کی برابر طویل۔ ایک فٹ۔ ایڑی سے انگوٹھے تک (۵) آدھ گز لمبا۔ ایک ہاتھ ✦

گانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سرودن اور سرائیدن کا ترجمہ۔ نغمہ سرائی کرنا۔ الاپنا۔ راگ یا سُروں میں کہنا۔ جیسے "گانا، رونا کس کو نہیں آتا" اتم گانا مدھم بجانا (۲) مشہور کرنا۔ بیان کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ جیسے "سب میں اُسی کی بُرائی گاتا پھرتا ہے" (۳) کہنا۔ بیان کرنا۔ جیسے "تم اپنی ہی گاتے ہو" (۴) دُکھڑا دُہرانا۔ بپتا بیان کرنا۔ سرگزشت سُنانا۔ بیتی کہنا۔ جیسے "اپنی اپنی سب گاتے ہیں" (۵) مدح خوانی کرنا۔ سراہنا۔ ثنا خوانی کرنا۔ جیسے "جس کا کھانا گُن گانا" (۶) بکنا۔ بیہودہ اور لغویات کہنا ؎

کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا گاتا ہے ۔ پھر سوئے حضیض آسمان لاتا ہے
تنکا جو ہوا سے اُڑ کے ہوتا ہے بلند ۔ آخر وہ زمین پر ضرور آتا ہے (رباعی)

(۷) اسم مذکر، نغمہ۔ سرود۔ راگ۔ جیسے "پکا گانا" وغیرہ ✦

گانا بجانا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) راگ۔ رنگ۔ جیسے "وہاں تو روز گانا بجانا رہتا ہے" (۲) فعل متعدی، نغمہ سرائی وطبلہ نوازی کرنا۔ ڈوم پنا کرنا۔ جیسے "گاؤ بجاؤ کوڑی نہ پاؤ" ✦ گاؤ بجاؤ بنے کی وُہی نہیں ✦

گانٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گرہ۔ عقدہ (۲) جوڑ۔ بند (۳) گرہِ نیشکر۔ گنّے کی وہ جگہ جہاں سے پوری کی حد جُدا ہوتی ہے ؎

پیت تو ایک سے کیجئے جا میں رس کی کھان
جہاں گانٹھ تہاں رس ناہیں یہی پیت میں ہان (دوہا)

(۴) غدود ✦ گلٹی (۵) سُدّہ۔ جیسے "پیٹ میں گانٹھیں ہیں"۔ (۶) ناف۔ نابھی (۷) ڈب۔ جیب۔ کیسہ۔ تھیلی۔ ہمیانی۔ جیسے "گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں میاں گٹے والے ہوت" (۸) گٹھڑی۔ پارسل۔ بستہ۔ پیکٹ (۹) جڑ ✦ گٹھی۔ جیسے "ہلدی کی گانٹھ۔ پیاز کی گانٹھ" (۱۰) بل۔ فرق۔ نفاق۔ عداوت۔ روک۔ بندش۔ آنٹ۔ بیر۔ پردہ۔ ڈاہ۔ کپٹ۔ جیسے "اُن کے دل میں اس کی طرف سے گانٹھ ہے" ؎

مُو بمُو دل میں گانٹھ رکھتی ہے ۔ زُلف بے وجہ آنٹھ رکھتی ہے (نصیر)

(۱۱) عہد وپیمان ✦ قول وقرار۔ اقرار مدار۔ باہمی معاہدہ

گان

گانٹھ باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گرہ دینا۔ گرہ لگانا (۲) یاد رکھنا۔ خیال رکھنا۔ جیسے "اِس بات کی گانٹھ باندھ لو" (۳) باہم عہد وپیمان کرنا۔ (۴) جوڑا لگانا۔ عقد باندھنا ✦ مناکحت کرنا۔ ازدواج کرنا ✦

گانٹھ پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گرہ لگنا۔ گُتھی پڑنا۔ (۲) دل میں فرق آنا۔ اَن بَن ہونا۔ کینہ ہونا۔ کپٹ ہونا (۳) بستگی ہونا۔ بستہ ہوجانا۔ گُتھیاں پڑجانا جیسے "ولٹے میں گانٹھیں پڑگئیں" ✦ کھیرمیں گانٹھیں پڑگئیں ✦

گانٹھ جوڑنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ پھیروں کے وقت دولہا اور دُلہن کے دوپٹے میں ملا کر گرہ دینا۔ عقد باندھنا۔ گٹھ جوڑا لگانا ✦

گانٹھ سے جانا (ہ) فعل لازم :۔ گرہ سے جانا۔ اپنا ذاتی نقصان ہونا۔ جیب سے نکلنا۔ ڈب سے نکلنا ✦ جیب سے خرچ ہونا۔ پاکٹ سے نکلنا ✦

گانٹھ کا (ہ) صفت :۔ گرہ کا ✦ ذات کا۔ ذاتی ✦

گانٹھ کا پُورا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مالدار۔ دولتمند۔ صاحب دولت۔ اپنی گرہ میں نقدی رکھنے والا۔ انگھے کا مالک۔ زردار ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پُورا ہے پر صبا ۔ جب تک لگے نہ اِس زرِ پیشت کو ہوا (ظفر)
زلف کو کتنا پریشاں عقل کی دُوری سے تھا ۔ ہر گرہ میں اُس کے دل ہے گانٹھ کی پوری ہے یہ (بینچا)

(۲) بندھی مُٹھی۔ مجتمع۔ فراہم مجموع ✦ ؎

گل پریشاں ہے چمن میں برگ مانگے ہے صبا
گانٹھ کا پُورا ہے غنچہ کیوں نہ ہو زردار خوش (ظفر)

گانٹھ کا پُورا ہیئے کا اندھا (ہ) محاورہ :۔ بے وقوف مالدار ✦

گانٹھ کا پیسہ (ہ) اسم مذکر :۔ خاص اپنی ذات کا پیدا کیا ہوا مال ✦

گانٹھ کا دینا اور لڑائی کا مول لینا (ہ) محاورہ :۔ اپنا پیسہ قرض دینا اور لڑائی خریدنا برابر ہے۔ **القرض مقراض المحبت** ✦

گانٹھ کاٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جیب کترنا۔ جیسے "گانٹھ کاٹ کر روپیہ نکال لیا" ✦ مال مارنا (۲) لُوٹنا۔ زیادہ قیمت لینا۔ نہایت گراں بیچنا۔ ٹھگنا ✦ گراں فروشی کرنا۔ کم تولنا۔ ڈنڈی مارنا ✦

گانٹھ کا کھونا (ہ) فعل متعدی :۔ اپنی گرہ کا روپیہ برباد کرنا۔ ذاتی روپیہ ضائع کرنا ✦ نقصان اُٹھانا۔ ٹوٹا بھرنا ✦

گانٹھ کترنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گانٹھ کاٹنا) ؎

کھولتا کوئی تو چوری سے تسلی کی گرہ ۔ ہم نے دیکھے ہی نہیں گانٹھ کترنے والے (داغ)

گانٹھ کٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) جیب کتری جانا۔ جیب میں سے چوری جانا۔

گاں

(۲) لٹنا۔ مُسند لٹکایا جانا۔ زیادہ قیمت دی جانا ✦

گانٹھ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ (۱) جیب میں رکھنا۔ ڈب میں رکھنا تھیلی میں ڈالنا۔ (۲) جمع کرنا۔ جوڑنا (۳) تصرّف بیجا کرنا۔ مال مارنا۔ خورد بُرد کرنا۔ تغلّب کرنا۔ اُڑانا۔ الگ کرنا ✦ پرایا مال قبضہ میں کرنا۔ غصب کرنا۔ مال ملنا ✦

گانٹھ کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گرہ دُور کرنا۔ عقدہ وا کرنا (۲) تھیلی کھولنا۔ تھیلی کا مُنہ کھولنا۔ خُوب صرف کرنا (۳) کینہ دُور کرنا۔ کپٹ نکال دینا۔ صاف ہو جانا۔ مِلاپ کر لینا ✦ صفائی کر لینا۔ ایک ہو جانا ✦

گانٹھ گرہ میں کچھ نہیں (ہ) محاورہ :۔ کچھ پلّے نہیں۔ نرا مفلسا بیگ ہے۔ ازبسکہ مفلس و قلّاش ہے۔ نرا پھکڑ ہے ✦

غنچہ کی طرح گانٹھ گرہ میں نہیں کچھ آہ ۔۔۔ اور ہے بھی تو ایک خُونِ جگر ہے خورشِ دل (نصیر)

گانٹھ گرہ میں نہ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ پلّے نہ ہونا۔ پاس نہ ہونا۔ جیب خالی ہونا۔ جیسے "گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں چاندنی چوک کی سیر" ✦

گانٹھ گرہ میں ہونا (ہ) فعل لازم :۔ پلّے ہونا۔ پاس ہونا۔ گرہ میں ہونا

دل کا کیا مول بھلا زلفِ چلیپا ٹھہرے ۔۔۔ کچھ تری گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھہرے (نصیر)

گانٹھ گٹھیلا (ہ) صفت :۔ (۱) گرہ دار۔ بہت سی گانٹھوں والا۔ جیسے ٹوٹے پرچے جوڑنے تو گانٹھ گٹھیلا ہو یعنی بگاڑ کے بعد اگر صلح کیجائے تو بھی کامل صفائی نہیں ہوتی دِلوں میں گُتھمی رہتی ہے ؎

نیچے سے وہ گانٹھ گٹھیلا اُوپر سے وہ ٹیڑھا ۔۔۔ اقرہ میں لیں تو غضب خدا کا اسکا نام پہیلا (پہیلی)

(۲) مضبُوط۔ گانٹھوں سے گٹھا ہوا۔ چاق چوبند ✦

گانٹھ میں رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ ڈب میں رکھنا۔ نقدی پلّے رکھنا مالدار ہونا۔ زردار ہونا ✦ صاحبِ ثروت و صاحبِ مقدور ہونا ✦

گانٹھ میں زر باندھ کے رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ روپے کو نہایت احتیاط سے رکھنا۔ دولت کو خرچ سے بچا کر رکھنا۔ روپیہ چُھپا کر رکھنا۔ دولت کو ہوا نہ لگنے دینا ؎

اے دنی کھول کے کیسہ تُو اُڑا گل کی روِش ۔۔۔ کر نہ رکھ غنچہ نمط گانٹھ میں زر باندھ کے تُو (رفعت)

گانٹھ میں زر ہونا (ہ) فعل لازم :۔ پلّے ہونا۔ نقدی پاس ہونا۔ ڈب میں روپیہ ہونا۔ گرہ میں مال ہونا۔ دولتمند اور صاحبِ ثروت ہونا ؎

گانٹھ میں اپنی اگر غنچہ صفت زر ہوتا ۔۔۔ تو مجھے وصلِ دلارام میسّر ہوتا (نصیر)

گانٹھ میں زر ہے تو نر ہے نہیں تو خر ہے (ہ) کہاوت :۔ آدمی کے پاس اگر دولت ہے تو سب سے ذکی اور غالب یعنی مرد ہے ورنہ

گاں

گدھے سے بدتر اور بے وقوف ہے ✦

گانٹھ میں ہونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (گانٹھ میں زر ہونا) ؎

جنسِ دِیں لیجیے نہ دل کا گل لالہ سے مِل ۔۔۔ اس کی کیا گانٹھ میں ہے اور خریدار ہے دِل (نصیر)

گانٹھا (ہ) اسم مذکر :۔ لکڑی کا گرہ دار حصّہ ✦ ڈنٹھل۔ ٹُنڈنا ✦ ڈنٹھل ملا ہُوا اناج ✦ بھُس کے ڈنٹھل ✦

گانٹھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) باندھنا۔ گرہ دینا۔ گانٹھ لگانا۔ سانٹھنا ؎

کشمکش سے یہ بیڑیں کی وہ ٹوٹا اے ظفر ۔۔۔ رشتۂ دام کو صیاد نے پھر کر گانٹھا (ظفر)

(۲) جوڑنا۔ پیوند لگانا ✦ موٹی موٹی سلائی کرنا۔ ٹانکے بھرنا۔ گمیانا۔ ٹُلوکی سلائی کرنا۔ مرمّت کرنا جیسے "جُوتی گانٹھنا۔ گُدڑی گانٹھنا۔ پُرانے کپڑے گانٹھنا" ؎

ہائے حسرت ہے کہ اس تارِ رگِ جاں سے مری ۔۔۔ کفشِ پا کو نہ کسی نے تری دلبر گانٹھا (ظفر)

(۳) بندش باندھنا۔ خیال باندھنا۔ مضمون جوڑنا۔ مضمون بنانا۔ ترتیب دینا جیسے "شعر گانٹھنا۔ مضمون گانٹھنا۔ منصوبہ گانٹھنا" (۴) مِلانا۔ دوست بنانا۔ یار بنانا۔ سازش کرنا۔ ساز باز کرنا۔ متفق کرنا۔ موافق بنانا۔ اپنے سے سانٹھنا ؎

ہم سے ہر بات پہ لڑنے ہے ترا یوں اے ظالم ۔۔۔ نہیں معلوم تجھے غیر نے کیونکر گانٹھا (ظفر)

کیا گانٹھ لوگے جا کے خدا کو بھی میری طرح ۔۔۔ تم جو چلے ہو کعبہ کو بیتی سنوار کے (مؤلف)

(۵) اِس طرح پر گرفت کرنا کہ چھُوٹنا مشکل ہو۔ دبوچنا۔ جکڑنا۔ پکڑنا۔ بخوبی گرفت کرنا۔ قابو کرنا۔ بس میں لانا۔ بے بس کرنا۔ پیچ میں لانا ؎

مُرغِ دل یوں تری مژگاں نے ہے لیکر گانٹھا ۔۔۔ جیسے جنگل میں ہو شاہیں نے کبوتر گانٹھا (ظفر)

(۶) حریف کے وار کو کسی چیز جیسے ڈھال یا سپر وغیرہ پر روکنا۔ ضرب کو کسی چیز پر لینا (۷) مِلانا۔ چسپاں کرنا۔ جوڑنا ؎

نفسِ تُند سے باہم ہے دمِ سرد مرا ۔۔۔ میں نے اس تیر کو اس طرح ستمگر گانٹھا (ظفر)

گانجھا (ہ) اسم مذکر :۔ بھنگ کے پھُولوں کا بنایا ہُوا نشہ جو نشہ باز حقّے کی طرح یا چرس کے ڈھنگ پر پیتے ہیں جیسے لگے گانجھے کا دم اور مٹ جائے پل میں غم ✦ گانجھا پینے گیان بڑھے (گانجھا پینے والوں کے اقوال) ؎

گانجھا پیئے گر گیان گھٹے اور گھٹے من اندر کا
کھوکت کھوکت دم نکسے مُکھ دیکھو جیسے بندر کا } (دوہا)

گاندھار (س) اسم مذکر :۔ (۱) سُر کا تیسرا درجہ ✦ سات سُروں میں سے تیسرا سُر جو رکھب سے ایک درجہ بلند اور سینہ سے نکلتا ہے۔ جیسے "بکری کی آواز" (۲) قندھار جو ہندوستان کے شمال اور فارس کے درمیان واقع ہے۔ (۳) راجہ مجدھشتر کی بیوی اور دریودھن کی ماں ✦

گان

گانڈ یا گانڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مقعد - مبرز - سوراخ براز - کون - شنفو - جاے دیگر - گدا (۲) پنڈی - نیچے کا حصہ - تہ - تلی - جیسے "بیری کانڑ بھی نہیں جلتے" (۳ - عو) آلت - عضو تناسل - ذکر - جیسے "گانڑ کنارا خوجہ ہوا ہے" (۴ - عو) بھوسڑا - بھوسڑی - کُس (گالی کے موقع پر بولتے ہیں) +

گانڈا (ہ) اسم مذکر :- (گنوار) گنّا - ایکھ - نیشکر - پونڈا + اوکھ +

گانڈر (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی گھاس جس سے چھپر چھاتے اور اُس کی جڑوں کو خس کہتے ہیں - موسم گرما کے واسطے اس کی ٹٹیاں بنائی جاتی ہیں +

گانڈو (ہ) اسم مذکر :- (۱) مابون - کونی - بوسیا - علتِ شنل مُحاز رکھنے والا - علتِ اُبنہ رکھنے والا - پُشت انداز - پُشت دہ - وہ شخص جسے فعل بد کرانے کا مزہ ہو (۲) نامرد - ہیجڑا - نپنسک - مخنث - زنانہ - ہیز (۳) بزدل - ڈرپوک - پات کھا برا - ہیسا - ہیٹا +

++ **کا حمایتی بھی ہارا ہے** (۱) کہاوت (بازاری) :- کم حوصلہ اور نامرد کا طرف دار بھی ذلّت اُٹھاتا ہے - بودے کا ساتھی بھی شرمندگی اُٹھاتا ہے + نالائق اور کمینے کا ساتھ دینا داخل حماقت ہے +

++ **ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارتا ہے** (و) کہاوت :- (نامرد اور بودا آدمی اپنے ہی طرف دار پر حملہ کرتا ہے - جو شخص لڑائی میں پیٹھ دکھلائے اور اپنے جانب ملوں میں گھبراہٹ ظاہر کرے اُس کی نسبت اور نیز ایسے شخص کے حق میں بولتے ہیں جس کے سبب اُلٹا اُس کے ساتھیوں کو نقصان پہنچے) +

گانڑ (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گانڈ) + (چونکہ ڈ کا ڑ سے بدل ہے اس وجہ سے یہاں بھی گڈھ گڑھ وغیرہ کی طرح بلحاظِ فصاحت اُردو والوں نے تبدیلی کرلی ہے) اصل میں دالِ مثقلہ سے آیا ہے +

++ **پھاڑ** (ہ) صفت :- خوفناک دہشتناک - ہیبت ناک - بھیانک - سخت دشوار - دشوار گزار - کٹھن (بازاریوں کا محاورہ ہے) ؎

کیا ++ پھاڑ منزلِ صحرائے نجد تھی
دو چار کوس بھی نہ چلا قیس تھک گیا
(بیمار)

++ **پھاڑنا** (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) ڈرانا - خوف دلانا + دھمکانا (۲) خوب خبر لینا (۳) دق کرنا - تنگ کرنا - ستانا - ناک میں دم کرنا - جیسے "ایک شخص نے سارے محلّے کی ++ رکھی ہے" (۴) شرمناک سزا دینا (مثالیں دیوان چرکین میں دیکھو)

++ **پھٹ کر حوض ہو جانا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- (۱) ڈر کے مارے گھبرا جانا - نہایت ڈر جانا - رعب غالب ہو جانا - رعب میں آجانا - خوف چھا جانا ؎

++ حوض ہوئے رستم و سہراب کی + خنجرِ بُرّاں اگر دیکھے سر سے جلّاد کا (چرکین)

(۲) دیوالہ نکل جانا - خرچ سے گھبرا جانا +

++ **پھٹنا** (ہ) فعل لازم :- (۱) سفرہ چرنا - مقعد کا دریدہ ہونا (۲) نہایت ڈرنا - رعب غالب ہونا - دہشت بیٹھنا - ڈر لگنا - خوف چھانا + دم نکلنا - جان نکلنا - از حد خوف کھانا (۳) خرچ کرتے ہوئے دم نکلنا - خرچ سے گھبرانا - دم خشک ہونا - دم سوکھنا (۴) گھبرانا - بوکھلانا - بے اوسان ہونا - جیسے "عطار کی نسخے باندھتے باندھتے ++ گئی" +

++ **جلنا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- بُرا لگنا - بُرا معلوم دینا - پتنگے لگنا - مرچیں لگنا - حسد ہونا - جلن ہونا - رشک ہونا - ناگوار گزرنا ؎

جلتی ہے قبض کو کہن کی ++ + جب ہائے وہ ساتھ پیتے ہیں (چرکین)

++ **جوڑ بخیہ** (و) اسم مذکر (بازاری) :- گہری دوستی - گہرا یارانہ - پکّا یارانہ - دانت کاٹی روٹی - نہایت اتحاد ؎

غیر سے ++ جوڑ بخیہ ہے + اُن کو ہم سے نہ کیوں خوش آئے فراق (چرکین)

++ **جھپ** (ہ) اسم مذکر (بازاری) :- اپنی بات اور اپنے قول سے پھر جانے والا - متلوّن مزاج جس کی بات میں جھڑک نہ ہو - بات کا کچّا +

++ **چاٹنا** (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- خوشامد کرنا - جیسے سہلانا - چاپلوسی کرنا - جیسے "کُتّے کی گت ++ چاٹتا ہے" +

++ **چرنا** (ہ) فعل لازم :- اوّل معلوم - دوم دیکھو (پھٹنا) ؎

لڑتی ہیں آنکھیں لیے ایک شوخ شنگ سے + رستم کی ++ ہے جس خانہ جنگ سے (چرکین)

++ **چلنا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- دست آنا - پیٹ چلنا - اسہال جاری ہونا - دست لگنا - پیٹ جاری ہونا - بدہضمی ہونا - جیسے ++ چلے بن بھجتوں کو ؎

نہ موڑا کھانے سُننے کو تو پھر جیے گی ++ جب شہر میں ہیضے کی ہے پکار بُت (چرکین)

++ **حوض ہو جانا** (و) فعل لازم :- ++ پھٹ جانا - سہم جانا - ڈر جانا - خوف چھا جانا - رعب میں آجانا - دہشت بیٹھ جانا - ہول زدہ ہو جانا ؎

ہو جانے حوض نہ سب کے آب کی بھی ++ + عالم بیاں کروں جو دلِ بیقرار کا (چرکین)

++ **دھونا** (ہ) فعل متعدی :- (۱) آبدست لینا - بڑا استنجا کرنا - مبرز کو پانی سے صاف کرنا (۲) دوسرے کی خوشامد کرنا - خصیے سہلانا +

++ **دھونی نہ آنا** (ہ) فعل لازم :- کسی بات کا مطلق شعور نہ ہونا - مطلق کوڑھ اور نادان ہونا - ذرا سلیقہ نہ ہونا +

گان

+ + رگڑنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) نہایت کوشش و سعی کرنا۔ ناک رگڑنا۔ کمال منت سماجت کرنا۔ ازحد خوشامد کرنا۔ خوب زور لگانا +

دیکھو انصاف + + رگڑی یا ہمرے آہ جب غبار آیا (رنگین)

(۲) سخت محنت کرنا۔ بخوبی مشقت کرنا۔ کٹھن کام کرنا۔ (۳) خوشامد کرنا۔ ازحد عجز و انکسار کرنا۔ حد سے زیادہ چاپلوسی کرنا ہ

آگے آگے + + رگڑ پیر پہاڑ کا مدام　دیکھا اپنا گرجواں منتر سپہ بھوت نہ لگا (رنگین)

لگاوٹ کا شگوفہ + + بھی رگڑ ہے　محبت ہو گئی ہے اندوں یہ ہم پہ ہاں (ایضاً)

+ + سے گل کترنا یا گھوڑا کھولنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- کوئی انوکھا عجیب اور مشکل کام کرنا + کرتب دکھانا + ناممکن بات کرنا۔ فوق العادت کام کرنا + ازحد کوشش کرنا +

+ + غلامی کرنا (ہ) فعل متعدی :- نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔ ازحد خوشامد کرنا۔ خصیہ بردار بنا + چاپلوسی کرنا۔ غلاموں کی طرح پیچھے لگے پھرنا +

+ + غلط ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- نہایت بے غیرت اور بے حیا ہونا۔ ازحد غافل ہونا۔ قافیہ تنگ ہونا۔ بات نہ بننا۔ عاجز ہونا ہ

کب بیگے بحث جو ہم شعر کے اصولوں کی　تو بولی + + غلط سارے بولنے والوں کی (رنگین)

+ + کاٹنا (ہ) فعل متعدی۔ عو: ختنہ کرنا۔ مسلمانی کرنا۔ سنت کرنا +

+ + کا ہوش نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- مطلق بے ہوش اور بے خبر ہونا۔ بالکل بے خبر ہونا۔ آپے میں نہ رہنا +

+ + کھولے پھرنا (ہ) فعل لازم :- ننگا دھڑنگا پھرنا + بچپن اور بے ہوشی کا زمانہ ہونا۔ ایام طفولیت کا مقتضی ہونا ہ

چھوکرے تھے بہرے آگے کے یہ دو نو دشت میں
+ + کھولے پھرتے تھے وامق ہوا مجنوں ہوا　(میر)

+ + کی خبر یا سدھ نہ رہنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- بالکل بیہوش اور غافل ہو کر پڑ جانا۔ نہایت بے خبر ہو کر سونا + نشے کے سبب سے بے غیرت ہو جانا + مدہوش ہو جانا۔ نہایت بیہوش ہو جانا + حیرت میں ہو جانا ہ

+ + بیگم کی بھی حیرت سے ہیگی کچھ خبر　سامنے گر شیخ کے وہ جلوہ گر ہو جائیگا (رنگین)

ایسا نہ ہو کہ + + کی نہ سدھ بدھ نہ پھر رہے　دیکھینگے آپ نالہ و فریاد کا خروش

+ + کی خبر نہ ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- مطلق بے خبر و بیہوش ہونا۔ کچھ سدھ نہ رہنا۔ غیرت نہ ہونا۔ نشے میں نہیں ہونا ہ

افسوس آج انکو نہیں + + کی خبر　کل ہم خراج لیتے تھے جو روم و فرنگ سے (رنگین)

گان

+ + کی راہ یا رستے نکلنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- (۱) دستوں کے ذریعہ سے اخراج ہونا۔ دست لگ کر نکلنا۔ مقعد کی راہ سے تکلیف دیکر نکلنا۔ دستوں کی راہ نکلنا + جاتا رہنا ہ

پیشہ تیرا نہیں ہے آج بہت چاپلوسی کرنا　+ + کی راہ نکل جائیگی کل ساری غرض (رنگین)

(۲) قدر عافیت معلوم ہونا۔ حقیقت کھلنا۔ خبر پڑنا۔ آنکھیں کھلنا ہ

آمیز و بیج و سرڈوں کے ہاتھ تم بھی　+ + کی راہ دل لگی نکلے (راحت)

+ + کے نیچے یا + + تلے گنگا بہنا (ہ) فعل لازم :- بہت افراط سے دولت ہونا + بے انتہا دولت ہونا +

+ + گردن ایک ہو جانا (ہ) فعل لازم :- تھک کر چور ہو جانا۔ سر پیر کا ہوش نہ رہنا۔ کسی سخت محنت یا مشقت کے باعث لتھ ہو جانا + ہانپ جانا۔ مضمحل ہو جانا۔ نہایت تھک جانا + چور اور گردن میں نشانے کے مارے تمیز نہ رہنا +

+ + گلے میں آ جانا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- آنتیں گلے میں آ جانا۔ آفت یا بلا میں پھنس جانا۔ مشکل بنجانا + تنگ آ جانا۔ عاجز آ جانا + جی چھوٹ جانا +

+ + گنجفہ کھیلنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- پسر سے گذرنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بننا +

+ + گھسنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- دیکھو + + رگڑنا ہ

منہ تک بھی تو نہ غیر کو اس گل نے دی ہے　پھرون ہی گرچہ گھسے دو + + سے (رنگین)

تلوں کے مارے گھسی + + رات بھر میں نے　ہوئی نہ اس یہ شب ہجر کی سحر پیدا

+ + گھسوانا (ہ) فعل متعدی :- خوشامد درآمد کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ ناک چنے چبوانا + ناک میں دم کرنا۔ تنگ کرنا +

+ + لپلپانا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) مقعد کا مفعولیت کے ارادے سے از خود حرکت کرنا۔ اغلام کرانے کو جی چاہنا۔ مجازاً لپچانا۔ خواہش کرنا۔ دکھنے میں + گدگدانا بولتے ہیں۔ (۲) ڈرنا۔ خوف کرنا +

+ + مارنا (ہ) فعل متعدی (لوطی) :- (۱) گون زنی کرنا۔ اغلام کرنا۔ خلاف فطرت کام کرنا (۲) ستانا۔ مارنا۔ دق کرنا۔ حیران کرنا +

+ + مرانا (ہ) فعل متعدی (لوطی) :- اغلام کرانا + چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا

+ + مرانی (ہ) اسم مؤنث (بازاری) سخت گالی :- دیکھو گس مرانی۔ قحبہ۔ چھنال۔ حرامزادی +

+ + مروّل (ہ) اسم مذکر (لوطی) :- دھندھ۔ باہمی اغلام +

+ + میں انگلی کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- اول معلوم دوم ستانا۔ انگلانا۔ دق کرنا۔ چھیڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ حیران کرنا ہ

کون کرتا ہے + + میں انگلی　آپ کیوں سرکھری پھلتے ہیں (رنگین)

+ + میں پتنگے لگنا (ہ) فعل لازم :- متحمل ہاتا ہونا گوارا کرنا چپ ہی لگنا

گان

+ میں تھوک لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ زک دینا ٭ لگانا۔ دھبا لگانا۔ کلنک لگانا۔ ذلیل کرنا۔ ذلت دینا ٭ بہانا۔ شرمانا۔ ذلیل و رسوا کرنا ٭

+ میں تھوک دینا (ہ) فعل متعدی :۔ نہایت ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا ٭

+ میں چھچھونے لگنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مقعد میں کُھجلی ہونا۔ مبرز میں سُرسُری ہونا۔ غون کُھجلانا ٭ خُلِش ہونے کو جی چاہنا ؎

چھچھونے + میں شاید کہ لگے ہیں اُن کی ۔ شیخ جی چھیڑتے ہیں آج جو بیجا مجھ کو (جرکین)

(۲) پتنگے لگنا۔ مرچیں لگنا۔ حد ناگوار گزرنا۔ حد بُرا لگنا۔ جیسے ابھی میں کچھ کہہ دونگا تو + میں چھچھونے لگ جائینگے۔ میری باتوں سے اُنکی + میں چھچھونے لگ جاتے ہیں ٭

+ میں گوہ بھی نہیں (۱) محاورہ :۔ نہایت مفلس ہے۔ کوڑی پاس نہیں ؎

یار کی دعوت کریں کیا + میں گوہ بھی نہیں ۔ یہ مثل سچ کہتے ہیں کیا حوصلہ کنگال کا (جرکین)

+ میں گوہ نہ ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ مطلق مفلس اور قلّاش ہونا۔ نردھن ہونا۔ کوڑی پاس نہ ہونا۔ جیسے + میں گوہ نہیں اور کوّوں کی مہمانی ؎

کس طرح صاحب کو پھرائے بندہ پرور جائیے ۔ + میں ذرا گوہ نہیں ہے آپ کو زر چاہیئے (جرکین)

+ میں گُھسا جانا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :۔ نہایت خوشامد اور للّو پتّو کرنا۔ خوشامد کے مارے باوجود زجر و توبیخ پاس سے جُدا نہ ہونا ٭

+ میں گُھسا رہنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ خوشامد کے مارے ہر وقت کسی کے پاس رہنا ٭ خوشامد کے لئے ساتھ ساتھ لگے پھرنا ٭

+ میں گُھس جانا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ اوّل معلوم۔ دوم جاتا رہنا۔ نکل جانا۔ ذلت کے ساتھ نکلنا۔ جیسے "ساری شیخی + میں گُھس گئی ساری ہاہمی + میں گُھس گئی۔ سارا اترانا + میں گُھس گیا" وغیرہ ؎

+ میں گُھس جائیگی ساری شیخت شیخ جی ۔ جب یہ عمامہ پرانا اور سڑا ہو جائیگا (جرکین)

+ میں گُھسنا (ہ) فعل لازم :۔ کسی امیر کی خوشامد کرنا۔ ہر دم خوشامد کے مارے ساتھ رہنا ٭ کسی امیر کے ساتھ ساتھ لگا پھرنا ٭

+ میں لنگوٹی نہ ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ ازحد مفلس ہونا۔ افلاس کے باعث ننگا رہنا ٭ ننگا دھڑنگا پھرنا ٭

+ میں مرچیں لگنا (ہ) فعل لازم :۔ حد ناگوار گزرنا۔ ازحد بُرا لگنا۔ پتنگے لگنا۔ جلنا ٭ تلملانا۔ تیز بھیڑ ہونا۔ جھلانا۔ غضبناک ہونا ٭

گانس لینا (ہ) فعل متعدی (پورب) :۔ دبوچ لینا۔ کولی بھر لینا ٭ احاطہ کرلینا۔ گرد گرفتن کا ترجمہ ٭ گھیر لینا۔ قابو کرلینا۔ جکڑ لینا ٭

گاؤ

گانتھنا (ہ) فعل متعدی (پورب) :۔ سالنا۔ پرونا۔ برمانا ٭ چبھونا ٭ چھیدنا۔ بیندھنا۔ آر پار کرنا ٭ پار نکالنا۔ سوراخ کرنا ٭

گانسی (ہ) اسم مؤنث (پورب) :۔ تیر کی گُمّی پیکان نوک تیر۔ انی۔ نوک۔

گانگن (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا پھوڑا ٭ دُنبل ٭

گانو یا گانوں یا گاؤں (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گرام۔ دِہ۔ قریہ۔ دیہ۔ گام۔ موضع۔ کھیڑا۔ بستی۔ پنڈ ٭ مقام مسکن۔ قیام گاہ۔ نہونگا۔ ٹھور ٹھکانا ٭

پانی میں ہے واکا گانوں ۔ بستی میں نہیں واکی ٹھانوں
لمبہ پایا میں واکا نانوں

لاشوں کو عاشقوں کی نہ اُٹھوا گلی سے یار ۔ بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اُجڑ گیا (آتش)

(۲) غیر وطن۔ ملک غیر۔ پردیس جیسے ساس کٹی گاؤں بہو کہیں کیا کیا کماؤں ٭

گانو بانٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ علاقۂ دیہات کی تقسیم جو نمبرداروں اور زمینداروں پر بٹی ہوئی ہوتی ہے ٭ تقسیم دہ۔ نمبرداروں کی بٹی ہوئی حدیں ٭

گانو گنویں (ہ) اسم مؤنث :۔ قریہ۔ دیہات (گنویں تابع مہمل ہے) ٭

گانہ (ف) حرف نسبت :۔ منسوب۔ جیسے مانند مثل پنجگانہ۔ چہارگانہ جیسے پنجگانہ نماز۔ دوگانہ رکعت ؎ سگ بدپائے ہفتگانہ بشوے ٭ چوں کہ تر شد پلید تر باشد ٭

گانے والے کا مُنہ نہیں رہتا اور ناچنے والے کا پیر (ہ)

کہاوت :۔ کامی آدمی خالی نہیں بیٹھتا۔ عادت چھپائے نہیں چھپتی ٭ ہُنر چُھپا نہیں رہتا ٭ جیسا آدمی ہوتا ہے اُس سے ویسا ہی ظاہر ہو جاتا ہے ٭

گاؤ ۔ (ف) اسم مذکر :۔ بمعنی بیل اور اسم مؤنث بمعنی گائے۔ گؤ۔ بقر ٭

گاؤ پچھاڑ (ہ) اسم مذکر :۔ کشتی کے ایک داؤں کا نام جس میں حریف کی گردن پکڑ کر دے مارتے ہیں ٭ (پہلوانوں کی اصطلاح ہے) ٭

گاؤ تکیہ (ف) اسم مذکر :۔ بڑا تکیہ جس سے کمر لگا کر فرش پر بیٹھتے ہیں ٭

گاؤ چشم (ف) صفت :۔ بڑی آنکھوں والا ٭

گاؤ خانہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) کھرک۔ گوسالہ۔ گایوں کا باڑا۔ ڈھور باندھنے کی جگہ (۲) مرے ہوئے ڈھوروں کے ڈالنے اور اُنکی کھال اُتارنے کی جگہ ٭

گاؤ خوردہ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ گائے کے چرنے میں آجانا۔ گائے کے پیٹ میں جانا ٭ گیا گزرا ہونا۔ جاتا رہنا۔ برباد ہونا۔ معدوم ہونا۔ غارت ہونا۔ اُجڑنا۔ نیست و نابود ہونا ٭ جیسے "وہ دفتر ہی گاؤ خوردہ ہوا"

گاؤ دُم (ف) صفت :۔ (۱) مخروطی گاجر کی وضع کا۔ لمبوترا۔ ایک سرے

پرے موٹا دوسرے پرے پتلا۔ (۲) ایک باجہ کا نام جسے قرنا یا بگل کہتے ہیں ✦ تُرم۔ دُھونتو ✦ تُرہی ✦

گاؤ دیدہ (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی سیدہ کی ٹھیری اور لمبوتری ہوتی جو بیل کی آنکھ سے مشابہ ہوتی اور تنور میں پکائی جاتی ہے ✦

گاؤ دُمی (ا) اسم مذکر :۔ گنوار پن۔ حماقت۔ ابلہ پن۔ کیفیت حماقت۔ بیوقوفی ✦ تعلب۔ محمی۔ بیغزی [illegible]

گاؤ زبان (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کی لمبی روٹی جو بیلِ گاؤ سے مشابہ ہوتی ہے (۲) ایک قسم کی بوٹی جس کا پتا زبانِ گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے۔ لسان الثور۔ مزاجاً حرارت و برودت میں قریب بہ اعتدال مگر کسی قدر مائل بہ برودت لیکن درجۂ اوّل کے اخیر میں مرطوب ✦ بہ قول ابنِ بیطار معتدل مائل بہ رطوبت ✦

گاؤِ زمین (ف) اسم مؤنث :۔ بعقائدِ اہلِ ہند و اہلِ فارس وہ گائے جس کی پیٹھ پر تمام زمین ٹھیری ہوئی ہے۔ اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی ہے عوام میں مشہور ہے کہ اُس گائے کے دونو سینگوں پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہوں کے بوجھ سے زمین بھاری ہوجاتی ہے تو وہ گائے جھٹک کر ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے ؎

جب تیغِ خوش غلاف کل اُسکی اُگل پڑی گاوِ زمیں زمین کے نیچے اُچھل پڑی (مصحفی)

گاؤ زور (ف) صفت :۔ شہ زور۔ بڑا طاقتور۔ بلوان ✦

گاؤ زوری (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) سینہ زوری۔ زور آوری۔ بل طاقت۔ توانائی۔ شہ زوری (۲) کُشتی کے ایک پیچ کا نام ✦ کُشتی کرنیکی قوت۔ بزور کُشتی کرنے کی خواہش۔ پہلوانوں کی باہمی زور آزمائی ✦

گاؤ زوری کرنا (و) فعل متعدی :۔ زور آزمانا۔ طاقت کرنا۔ طاقت دکھانا۔ بل کرنا۔ بہت زور کرنا۔ بیل کا سا زور دکھانا ✦

گاؤ عنبر (ف + ع) اسم مذکر :۔ (۱) گاؤ آبی۔ سمندری گائے جسکی نسبت اہلِ فارس خیال کرتے ہیں کہ عنبر اس کا گوبر ہوتا ہے (۲) مالدار فائدہ پہنچانے والا آدمی لفظ عنبر میں تازہ تحقیق لکھی گئی ہے ✦

گاؤ کُشی (ف) اسم مؤنث :۔ گؤ ہتیا۔ گؤ بدھ۔ قربانیِ گاؤ ✦

گاؤ میش (ف) اسم مؤنث :۔ بھینس۔ جھوٹا۔ جھوٹی۔ کالا دھن۔ لغوی معنی وہ گائے جو بھیڑ سے مشابہ ہے ✦

گاوا (ہ) اسم مذکر :۔ گائے کا ✦

گاوانھی (ہ) اسم مذکر :۔ گائے کا گھی ✦

گاؤدی (ف) صفت :۔ احمق۔ اُلّو۔ گدھا۔ ابلہ۔ سفیہ۔ نادان۔ بےعقل۔ بےوقوف۔ گُر ✦ کم سمجھ۔ کُند ذہن۔ کُشل ✦

گاؤ گھپ (ہ) اسم مذکر :۔ (گھاؤ گھپ زیادہ بولتے ہیں) (۱) کھاؤ۔ اُڑاؤ ✦ تغلب کرنے والا۔ لوگوں کا مال کھا جانے والا ✦ فریبی۔ دغاباز۔ (۲) تغلّب۔ غبن۔ خیانت۔ تصرّفِ بیجا۔ (۳) وہ گھر جہاں اسراف اور فضول خرچی کا ٹھکانا نہ ہو۔ جو کچھ آئے سو کھپ جائے۔ جیسے "اُن کا گھر تو گاؤ گھپ ہے" ✦ (نوٹ اصل میں کھاؤ گھپ تھا)

گاہ (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) تختِ شاہی۔ تختِ سلطنت۔ سنگھاسن ✦ گدی (۲) وقت۔ زماں۔ کال۔ سماں۔ سما۔ جیسے "گاہ بیگاہ نہ آؤ یعنی وقت بےوقت"۔ (۳) جگہ۔ استھان۔ ٹھور۔ مقام۔ جیسے "خوابگاہ۔ چراگاہ۔ لشکرگاہ وغیرہ" (۴) صبح۔ فجر ✦ صبحِ صادق۔ تڑکا (صرف فارسی میں) (۵) باری۔ بار۔ کرت۔ مرتبہ۔ دفعہ (۶) بعض اوقات۔ کبھی۔ کسی وقت (۷) تارۂ جنوبی جو قطب شمالی کے پاس ہے۔ دُھرو تارا ✦

گاہ بگاہ (ف) تابع فعل :۔ کبھی کبھی۔ کسی کسی وقت۔ بھولے بسرے۔ کبھی کبھار۔ جیسے "گاہ بگاہ تو آجایا کرو۔ میں وہاں گاہ بگاہ جاتا ہوں" ✦

گاہ بیگاہ (ف) تابع فعل :۔ وقت بے وقت ✦ وقتاً فوقتاً ✦

گاہ گاہ (ف) تابع فعل :۔ کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ بھولے چوکے۔ بھولے بسرے ؎

میں نے کہا مشاعرے میں چلئے گاہ گاہ کہنے لگے کہ چلئے ہماری بلا چلے
زلفوں کو یہ بری باندھیں سودائی جب تلا پھر ایسی مجلسوں میں ہماری بلا چلے (بیخود)

گاہک (ہ) اسم مذکر :۔ خریدار۔ مشتری ✦ خواہاں۔ طلبگار ؎

مدوان روزوں میں ہے یہ گرمئے بازارِ حُسن
جنسِ دل کا ایک بھی گاہک نظر آتا نہیں ✦ ([illegible])

مضمون اپنے باندھ کر گاہک ہوا ایک خلق چوری کی جس میں جنس وہ دکان کیا چلے (احسان)
دل لیا پھر جان کے گاہک ہوئی بلا تیری سفت بر طرزِ نظر (مصحفی)

جوبن تجا جب روپ تھا گاہک تھے سب کوئے
جوبن رُوپ گنوائے کے بات نہ پُوچھے کوئے ([illegible])

گاہکی (ہ) اسم مؤنث :۔ خریداری ✦ مانگ۔ طلب ✦

گاہکی پٹنا (ہ) فعل لازم :۔ سودا بننا۔ معاملہ بننا۔ خرید و فروخت کا معاملہ ہونا ✦

گاہ

گاہنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کُٹنا یسلنا + کھونڈنا۔ روندنا۔ پامالی کرنا + اناج پر دائیں چلانا۔ اناج پر بیلوں کو پھرانا تاکہ بُھس الگ اور اناج الگ ہوکر صاف ہو جائے (۲- ہندو) ڈھونڈنا۔ چھاننا۔ جیسے ”سارا جگت گاہ مارا“ +

گاہی (ہ) اسم مؤنث :- پانچ کا مجموعہ۔ پنجہ۔ پانچ پانچ کا توڑا +

گاہے (ف) تابعِ فعل :- کبھی۔ کسی وقت۔ بھولے چوکے۔ بھولے بھٹکے

نہیں ممنوں گل ہوس ابر یہ ہے گاہے ✻ کہ ہوں خشک میں لب برق نگاہے گاہے (سودا)

گاہے گاہے (ف) تابعِ فعل :- دیکھو (گاہ گاہ) ✻

اس طرف بھی نہیں لائم ہے نگاہے گاہے ✻ وسمہ لحظہ بلحظہ نہیں گاہے گاہے (ظفر)

سر رہی اُن سے ملاقات ہے گاہے گاہے ✻ صحبتِ غیر میں گاہے سرِ راہ گاہے (جرأت)

گاہے ماہے (ف) تابعِ فعل :- دیکھو (گاہ بگاہ) +

گائے (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مادہ گاؤ۔ گؤ۔ بقرہ۔ دھن۔ جیسے ”گائے نہ بچھی نیند آئے اچھی“ (۲- صفت) غریب۔ بےزبان۔ بیچارہ +

گائے روان (ہ) اسم مذکر :- شاخِ ملخ جو بیل کے پتّے میں سے نکلتا ہے۔ ایک زرد رنگ کا مادہ جو گائے کے پتّے میں سے نکلتا اور بعد میں جم جاتا ہے گئولوچن +

گائے کا بچھیا تلے اور بچھیا کا گائے تلے کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- حکمتِ عملی سے کام نکالنا۔ تدبیر سے مطلب براری کرنا + (یعنی گائے کا دودھ بچھیا کی نسبت زیادہ اور بچھیا کا دودھ جو گائے کی نسبت کم دمعدہ ہوتا ہے حسبِ موقع اور مقتضائے وقت ایک دوسرے کے نام سے ظاہر کرکے اپنا ٹکا سیدھا کر لینا۔ بعض لوگ بچھیا کی جگہ بھینس بھی بول دیتے ہیں) +

گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے (ہ) کہاوت :- ماں باپ کو اپنی اولاد کی پرورش دوبھر اور مالک کو اپنی چیز کو کیسی ہی تکلیف دینے والی ہو ناگوار نہیں گزرتی +

گائے کی طرح کانپنا (ہ) فعل لازم :- اس طرح لرزنا جس طرح گائے قصائی کے آگے جان کے خوف سے تھراتی ہے۔ نہایت ڈرنا۔ نہایت خائف ہونا۔ ڈر کے مارے کپکپانا +

گایتری (س) اسم مؤنث (ہندو) :- (۱) رگوید کا ایک منظوم منتر جو مصیبت یا خوشی کے موقعوں پر سوا لاکھ دفعہ پڑھوایا جاتا ہے + دیدماتا۔ درگا۔ ترپدا دیوی + سورج دیوتا کی تعظیم۔ (۲) ایک قسم کے چھند کا نام جس کے ہر ایک پد میں چھے چھے حرف ہوتے ہیں +

گب

گایک (س) اسم مذکر (ہندو) :- گویا۔ گانے والا۔ مغنّی۔ خنیاگر۔ قوّال۔ میراثی۔ ڈوم۔ مطرب +

گاین (س) اسم مؤنث :- ڈومنی۔ میراثن۔ گانے والی۔ مغنّیہ۔ زنِ خنیاگر۔ مطربہ۔ گویّا عورت۔ وہ عورت جو علمِ موسیقی سے بخوبی واقف ہو +

گبدا (ہ) صفت :- طائم و پُر گوشت۔ گیم شیم۔ فربہ۔ گمدا یا گبدا۔ بھن بھاٹا +

گبر (ف) اسم مذکر :- (۱) خود خفتان چلتہ۔ زرہ۔ بکتر۔ (۲) مغ۔ آتش پرست۔ زردشت کا پیرو۔ اگنی کی پوجا کرنے والا۔ پارسی ✻

کس کی ملّت میں گنوں آپ کو مبتلائے شیخ ✻ تو مجھے گبر کہے گبر مسلماں مجھ کو (سودا)

گبر (ہ) صفت :- (۱) بھاری۔ بیش بہا۔ قیمتی۔ بیش قیمت۔ جیسے ”گبر مال مال“ (۲- پنجاب) مغرور۔ متکبر۔ بھمانی + (۳) مال دار بھاری بھرکم جیسے گبرو اسامی +

گبرو (ہ) صفت :- (۱) نوجوان۔ نوخیز۔ برنا۔ پٹھا۔ وہ جوان آدمی جس کی ابھی تک داڑھی نہ نکلی ہو (۲- ہندو۔ اسم مذکر) دولھا۔ نوشہ + خاوند۔ پتی۔ سوامی۔ مالک۔ شوہر +

گبرون (و) اسم مذکر :- صحیح (Gombroon) گمبرون۔ ایک قسم کا موٹا کپڑا جس کا ابتدائی شہر گمبرون یا واقع سواحل شام سے ہوا ہے یہاں لودھیانہ کوتہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ چارخانہ یا سوسی وغیرہ جو ولایتی سوت سے پنجاب میں تیار کی جاتی اور اکثر استر لگانے یا کوٹ پتلون وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے +

گبریلا (ہ) اسم مذکر :- ایک سیاہ رنگ کے بھونرے کی مانند پردار کیڑے کا نام جو گوبر کو جمع کرتا اور خوشبو یا پھول کی بو سے مر جاتا ہے۔ عربی میں اسے جُعل فارسی میں سرگین گرداں۔ ہندوستان کے مختلف قطعوں میں کہیں گبردم۔ کہیں گبرولا۔ کہیں گبرونڈا وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ جانور گوبر یا نباتات میں پیدا ہوتا ہے اور گوبر کی گولی سی بنا کر اُسے لڑکاتا پھرتا ہے +

گبھا (ہ) اسم مذکر :- گدیلا۔ گدا۔ توشک۔ وہ بستر جس میں روئی بھر لیتے ہیں +

گپ (ف) اسم مؤنث :- (۱) عموماً ہر بات۔ سخن۔ ذکر۔ حکایت (۲) رنگین ظرافت آمیز بات۔ جھوٹی دلچسپ بات + جھوٹی بات (۳-۱) ڈینگ۔ شیخی۔ تعلّی۔ بڑائی (۴-۱) جھوٹی خبر۔ افواہ۔ اڑائی (۵-۱) بکبک۔ بکواس (۶-ہ) دفعۃً ڈوب جانے کی آواز۔ گڑپ۔ غڑپ +

گپ شپ (ہ) اسم مؤنث :- دل لگی کی باتیں۔ جھوٹی سچی باتیں۔ دل بہلانے کی باتیں ✻

گپ

ہنگام سخن سنجی تو قِس کے زبانے کو شوخندہ کیا ایل اُس شوخ کی گپ شپ نے (انشا)

گپ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ جھوٹ بولنا + شیخی بگھارنا۔ بے پرکی اُڑانا +

گپ ہانکنا یا گپ شپ ہانکنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو گپ (ا، نا) +

گُپ (ہ) صفت:۔ (۱) اندھیرے کی صفت میں یہ لفظ آتا ہے جس کے معنی افراط اور زیادتیِ تیرگی کے آتے ہیں۔ جیسے "وہاں تو اندھیرا گُپ ہے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سُوجھتا"۔ (۲) وہ آواز جو حالت غشی یا بیہوشی میں کان میں آتی ہے (۳) خاموشی کا عالم۔ سنسان + چُپ کا مترادف +

گُپ چُپ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) خاموشی۔ چُپ چاپ (۲) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں ایک لڑکا مُنہ بند کر کے نیچے گلّے پُھلا لیتا ہے اور دوسرا دونو ہاتھوں کو اُس کے گلوں پر اس طرح سے مارتا ہے کہ اُس کے مُنہ سے بے اختیار آواز نکلتی ہے (۳) ایک کھلونے کا نام جو کُھلتا اور بند ہوتا ہے (۴) ایک قسم کی مٹھائی جو مُنہ میں رکھتے ہی گُھل جاتی ہے +

گُپ چُپ کی مٹھائی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی نہایت سُبک شیرینی کا نام جو مُنہ میں رکھتے ہی گُھل جاتی ہے ؎

لبِ شیریں کا بوسہ شوخ جو دیتا ہے چپکے سے
حلاوت کیا کہوں گویا کہ گُپ چُپ کی مٹھائی ہے } (ناسخ)

کم بولنا صنم کا میٹھا لگے ہے دل کو خاموشی اُن لبوں کی گُپ چُپ کی ہے مٹھائی (آرام)

اے دل لبِ شیریں کے بوسے کو تو کیا جانے گُپ چُپ کی مٹھائی ہے جو چکھے سو پہچانے (سودا)

رات بوسے دئے بیدہ شکر لب تو نے
کیا مزے دار تھی گُپ چپ کی مٹھائی تیری } ([illegible])

گپا (ہ) اسم مذکر (بازاری):۔ جلدی سے اندر چلا جانے والا۔ گڑپ سے بیٹھ جانے والا مجازاً عضو تناسل +

گپا کھانا (ہ) فعل متعدی (بازاری):۔ جماع کرانا۔ مباشرت کرانا۔ بدفعل کرانا۔ لگوانا + آنا جانا۔ شک جانا۔ ہضم کر جانا +

گپاگپ (ہ) اسم مذکر (بازاری):۔ (۱) غپاغپ۔ جلد جلد نگلنے یا کھانے کی آواز (۲) بافراط۔ بکثرت۔ جیسے "گپاگپ نُور برس رہا ہے" +

گُپت (س) صفت:۔ (۱) مخفی۔ پوشیدہ۔ چھپا ہُوا۔ نہاں (۲) الوپ غائب (۳) محفوظ۔ بچا ہُوا۔ مصئون۔ مامون (۴۔ صرف و نحو) محذوف + مقدر۔ لفظ یا کسی عبارت کا حذف (۵۔ تابع فعل) چُپکے سے۔ چُھپے چُھپے + درپردہ۔ اندر ہی اندر مخفی طور پر چُھپواں +

گت

گُپت دان (س) اسم مذکر:۔ (۱) مخفی خیرات۔ اس طرح کی خیرات کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (۲) جب کوئی شخص اپنی امانت برہمن کے پاس رکھ کر اُس کا دعوےٰ نہیں کرتا تو وہ بھی گُپت دان کہلاتا ہے اور نیز جب کوئی مُہر لگا کر یا سربندہ چیز برہمن کو دیتا ہے تو وہ بھی گُپت دان ہے۔ اس کے علاوہ کُرو چھیتر کے تالاب میں جو نقدی وغیرہ سرِ گُہر سورج گرہن کے وقت ڈالتے ہیں تو وہ بھی گُپت دان میں داخل ہے +

گُپت مار (ہ) اسم مؤنث (۱) بھیتری مار۔ گُھمّی مار۔ وہ ضرب جس کا نشان معلوم نہ دے (۲) طعن تشنیع۔ طعنہ منہ +

گُپت مال (ہ) اسم مذکر:۔ دفینہ۔ چُھپا ہُوا خزانہ۔ مالِ پوشیدہ +

گُپتی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ تلوار جو لکڑی کے اندر چُھپی رہتی ہے۔ ایک قسم کی پتلی تلوار جو عصا کی بجائے ہاتھ میں رہتی ہے۔ عصائے شمشیر +

گُپتی چلانا (ہ) فعل متعدی:۔ چھپواں تلوار مارنا +

گپڑ چوتھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ خلط ملط۔ گڈمڈ۔ گول مال گپڑ شپڑ وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے +

گپڑ شپڑ (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ بکواس۔ بکواد۔ بہفوات۔ واہیات باتیں بیہودہ باتیں۔ لغو باتیں + (عوام نے گپ شپ کو بگاڑ لیا ہے) +

گپ گپ کھانا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ نگلنا۔ جلدی جلدی کھانا۔ اندھا دھند کھانا۔ لپ لپ کھانا +

گُپھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) غار۔ کھو۔ مُغار۔ گوہا۔ تپسیر یا فقیر کے رہنے کی کھو (۲) جھاڑی۔ جنگل۔ بن۔ بنی + بیلا +

گُپھا میں بیٹھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ تارک الدنیا ہو کر غار میں بیٹھنا و فقیری لینا۔ سنیاس لینا۔ جوگ لینا۔ خلوت گزیں ہونا۔ گوشہ نشیں ہونا +

گُپھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) جُھبا۔ پُھندنا۔ شمسہ ریشم یا زری کے تاروں کا پُھندنا جو ٹوپیوں یا گرگابی جوتیوں وغیرہ میں لگاتے ہیں (۲) پھولوں کا گُچھا + گلدستہ + گُچھا +

گُپھے دار (ہ) صفت:۔ پُھندنے دار۔ جھبّے دار۔ گُچھے دار ؎

تقصیر کیا ہوئی تھی انشا پہ رات کو وہ گُپھے دار آپ نے نولا ازاربند (انشا)

گپی یا گپیا (ہ) اسم مذکر:۔ ڈینگیا۔ لاف زن۔ شیخی باز۔ شیخی خورا۔ بیہودہ گو بطال۔ جھوٹا۔ لپاٹی + لسان۔ باتونی +

گت (ہ) اسم مؤنث (۱) چال۔ روش۔ رفتار۔ حرکت (۲) حال۔ حالت

کیفیت۔ درجہ۔ دَشا۔ جیسے "تم نے ابھی کیا گت بنائی مگھائل کی گت گھائل جانے"۔ کون گت بھئی ہری سن موسے نند کشوری ؎
موری گت ایسی بھی تم بناسے پڑو۔ جیسے گھال لُہار کی سانس لیت بن جیئو (دو ۱)
(۳) ریت۔ رسم۔ طریقہ۔ طریق۔ رواج۔ ڈھنگ۔ قاعدہ۔ دستور (۴) علم۔ گیان۔ معرفت۔ واقفیت (۵) تدبیر۔ علاج۔ چارہ۔ اُپاے۔ تجویز۔ (۶) کریا کرم۔ تجہیز و تکفین۔ گور گڑھا۔ مردے کے جلانے یا دفنانے کی رسم (۷) مُکتی۔ موکش۔ نجات۔ گتی۔ نروان ؎
تُلسی ایسے نزن کی کیسے گت دت ہونے باپ نے راکھی پاتری تلکے ڈھگ سوئے (دو ۱)
(۸) زدوکوب۔ مار پیٹ (مذاق کے طور پر کہتے ہیں) (۹) ترکیب سرود کی ایک قسم + لَے۔ تان۔ سُر + نغمہ۔ بول۔ ساز کے بجانے کے مقررہ الفاظ جو پردوں کے ذریعہ سے نکالے جاتے ہیں۔ جیسے سارنگی یا ستار کی گت ؎
ستارہی میں بھی دھن رہتی ہے رنگ اُن کو جمانے کی
پہنکر سرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی } (؟)
(۱۰) ڈھنگ۔ وضع۔ طریق۔ طرز۔ موقع۔ جیسے "گت کا کپڑا بھی تو میسر نہیں"
(۱۱) ناچنے کا ٹھاٹھ۔ نرت کا انداز۔ انواعِ رقص کی ایک قسم۔ بارہ گتوں یا کا ایک ٹھاٹھ۔ بارہ توڑوں کا مجموعہ۔ سولہ اعضا کی حرکت جو ناچتے وقت ظاہر کی جاتی ہے (۱۲) شان۔ قدرت۔ صنعت۔ کھیل۔ جیسے وا کی گت وا ہی جانے (۱۳) گوشتہ۔ ماضی۔ بیتیت +

گت بجانا (ہ) فعل متعدی:۔ بول بجانا۔ نغمہ بجانا۔ ساز بجانا۔ سارنگی یا ستار کی کوئی لے چھیڑنا +

گت بجنا (ہ) فعل لازم:۔ بول بجنا۔ نغمہ بجنا۔ ساز بجنا۔ سارنگی یا ستار کے بول نکلنا + بارہ گتوں میں سے کسی گت کا ادا ہونا +

گت بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ڈھنگ بنانا۔ وضع اختیار کرنا۔ طرز پیدا کرنا۔ جیسے "تم نے اپنی کیا گت بنا رکھی ہے" (۲) ساز درست کرنا + کوئی گت ایجاد کرنا۔ نئے انداز سے گانے یا بجانے کی سروں کو ملانا۔ ساز بجانے کا نیا ڈھنگ نکالنا ؎
کبھی جو ناچنے کی لہر آئی تو ہوش اُڑانے وہ شئے بجائی
فسوں کے بولوں پہ گت بنائی چھلاوا بن کر ستار آیا } (؟)
(۳) بُرا درجہ کرنا۔ بُرا لکھا کرنا۔ خراب حال کرنا۔ سوانگ بنانا۔ کریا خراب کرنا۔ مٹی ؟ ؟۔ جیسے "ایک بیچاری بے خبر پڑ کر سو رہیں دیکھو دو چار جنہوں نے

ان کی کیا گت بنائی ایک نے چھپ کے چپ کے چٹکے میں چوٹی ٹانگ دی دوسری سوزنی میں پا ٹنچے سی دیے (چتر بیلی) ؎
وہ کر زیج اپنا خود ہی دیوانہ کیا ہم کو ہمیں سے پوچھتے ہو پھر کہ یہ کیا گت بنائی (ظلم)
(۴) سزا دینا۔ خبر لینا۔ پیٹنا۔ مارنا۔ چھیتنا۔ جیسے "آ جانے تو وہ گت بناؤں کہ کوئی دن یاد کرے" +

گت بنوانا (ہ) گت بنانا کا متعدی المتعدی:۔ پٹوانا۔ سزا دلوانا۔ پھیتوانا + بُرا حال کرانا۔ بُرا درجہ کرانا۔ ذلت کرانا +

گت بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ناچنے کا ٹھاٹھ بنانا۔ نرت کرنا۔ ناچنے کا کوئی ٹھاٹھ دکھانا۔ ناچ کا روپ سروپ ظاہر کرنا۔ مثلاً چھاتی کی گت۔ مکر کی گت۔ جھرمٹ کی گت۔ گھونگٹ کی گت۔ بانسری کی گت۔ گھونگٹ کی گت۔ تھالی کی گت۔ ٹھوڑی کی گت۔ مور کی گت۔ لقا کبوتر کی گت وغیرہ کا روپ دکھانا ؎
خوشی سے کیوں گت بھرے نہ صوفی کہ دیکھتا ہے وہ جھک ہوا یہ
بجے ہے ڈھولک اِدھر اُدھر ہے لجاغ سے فن مراد حاصل } (؟)

گت کا (ہ) صفت:۔ (۱) ڈھنگ کا۔ وضع کا۔ موقع کا۔ سلیقہ کا ؎
رہا کہ آکو کنارے سے رونی کپڑا ابھی نہیں گت کا نکمّو تھا یہی کیا یا الٰہی میری قسمت کا (رحمت)
(۲) اچھا۔ عمدہ۔ قابلِ تعریف۔ خوش وضع۔ خوش قطع ؎
ہوئی جاتی ہو کیوں جامے سے باہر سمدھیانے میں
چڑھیا ہے بٹو کو تم نے جوڑا کونسا گت کا } (؟)

گت کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ (۱) کریا کرم کرنا۔ تجہیز و تکفین کرنا۔ مُردے کی رسم ادا کرنا۔ (۲) مارنا۔ پیٹنا۔ چھیتنا (۳) کم قیمت پر فروخت کرنا۔ دام کھرے کرنا۔ اونے پونے بیچ ڈالنا (۴) برتنا۔ کام میں لانا۔ مستعمل کرنا + استعمال میں لانا۔ کام لینا۔ مصرف میں لانا +

گت ناچنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گت بھرنا) +

گت ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ (۱) کام میں آنا۔ برتا جانا۔ مصرف میں آنا۔ (۲) پٹنا۔ مار کھانا۔ سزا پانا۔ زدوکوب ہونا۔ (۳) کریا کرم ہونا۔ مُردے کی رسم ادا ہونا (۴) نجات ہونا۔ مُکتی ہونا۔ موکش ہونا۔ جنت کو سدھارنا جیسے "رام ہی نام ست ہے ست بولو گت ہے" (۵) دام کھرے ہو جانا۔ بِک جانا۔ ٹھکانے سے لگ جانا۔ اونے پونے فروخت ہو جانا (۶) کیفیت گزرنا۔ حال پیش آنا۔ بننا۔ بیتنا۔ گزرنا ؎
نہ کچھ کیو نہ کر چلو رین گنوائی سوئے خالی ہاتھ جات ہوں دیکھو کیا گت ہوئے (دو ۱)

گٹک

گٹکا (ہ) اسم مذکر:- گدکا۔ پٹا کھیلنے کی لکڑی۔ چمڑا چڑھی ہوئی ڈانڈ۔ پھری کا تعیض ✦ سونٹا۔ ٹھنگہ ✦

گتھم گتھا (ہ) صفت:- غت پٹ۔ گلپ ✦ گتم گتّا ✦

گتھم گتھا ہونا (ہ) فعل لازم:- جُٹنا۔ گتھنا۔ باہم لپٹ جانا۔ غٹ پٹ ہو گلپ ہونا۔ گتم گتّا کرنا۔ جیسے "کسی سے گتم گتّا کرتا ہے کسی سے گتم گتّا ہوتا ہے" وہ تو ایک ایک سے گتم گتھا ہوتا ہے ✦

گتھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) باہم لپٹنا۔ جُٹنا۔ بھڑنا۔ غٹ پٹ ہونا (۲) پرویا جانا۔ نتھی ہونا۔ منسلک ہونا ✦ گُندھنا (۳) محو ہونا۔ غرق ہونا۔ ڈوبنا۔ جیسے "خیال میں گتھنا" ✦

گتھواں (ہ) صفت:- بٹا ہوا۔ بلایا ہوا۔ گوتھا ہوا۔ جیسے "گتھواں ڈورا" ✦

گتھی (ہ) اسم مؤنث (ہندی):- (۱) گُتھی۔ گُنجلک۔ گرہ۔ الجھن (۲) پنجاب میں تھیلی ✦

گتھی پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) اُلجھنا۔ گتھی پڑنا (۲) معاملہ کا پیچ در پیچ ہونا (۳) دل میں گرہ پڑنا۔ دل میں فرق آنا ✦

گتی (س) اسم مؤنث (ہندو):- نجات۔ مکتی ✦

گتیا (ہ) اسم مذکر:- طبلچی۔ طبلہ نواز۔ طبلہ بجانے والا۔ ڈھاڑی ✦

گٹا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ٹخنا۔ ٹخنا۔ ٹنگ۔ کعب ✦ ٹخنے کی ہڈی (۲) ہندوستہ ہتیلی یا پہنچے کے پاس کا جوڑ۔ کلائی کا جوڑ (۳) ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کا جوڑ (۴) کاک۔ بوتل کی ڈاٹ ✦ ڈاٹ (۵) حقہ کی وہ بندش جہاں پر دو نلکے ملکر حقہ کے اندر رکھی جاتی ہیں۔ بند نیچۂ قلیان (۶) ایک قسم کی مٹھائی جس میں نل لگانے سے ریوڑیاں بنتی ہیں۔ کھانڈ کی سلاخ کے کٹے ہوئے ٹکڑے جو اکثر بچے بیچا کرتے ہیں (۷) پرانا چونا جس کی تہ بچھائی جاتی ہے۔ نیچے بچھانے کے کنکر یا روڑی (۸) ڈیل۔ گوکھرو۔ پاؤں یا ہاتھ کی وہ جگہ جو زیادہ رگڑ کھانے کے سبب سخت ہو جاتی ہے۔ عربی میں اس کو مجل۔ فارسی میں پنبہ کہتے ہیں ✦ وہ نشان جو کثرت سجود سے پیشانی پر پڑ جاتا ہے۔ سجادہ ؎

دل میں نہیں جو شیخ جی کھٹکا نماز کا   کیا کام آئیگا بھلا گٹا نماز کا   (نامعلوم)

(۹) جواہرات جیسے ہیرے یا زمرد وغیرہ کا بڑا ٹکڑا ؎

ترے پنجہ نے کلمست انگلیاں تری مہندی کی   کلائی نے تری الماس کا گٹا اکھیڑا ہے   (بحر)

گٹا (ہ) اسم مذکر:- ٹھنگنا آدمی۔ پستہ قد آدمی۔ بونا۔ ناٹا ✦ گٹھی۔

گٹ پٹ (ہ) اسم مؤنث (عوام):- انگریزی زبان کے لہجہ اور اس کی بات چیت کو نقلاً اس طرح کہا کرتے ہیں۔ جیسے "گٹ پٹ گٹ پٹ گوما بولے لیٹ پیٹ کپتان ✦ ترقی بین ننگا کود ے مُجرکرے کمان" ✦

گٹ پٹ کرنا (ہ) فعل متعدی:- انگریزی بولنا۔ انگریزی بولی کی نقل اتارنا ✦

گٹ پٹ (ہ) صفت (عوام):- (۱) غٹ پٹ۔ گتم گتھا (۲) گڈمڈ۔ غلط ملط (۳) غٹ پٹ زیادہ بولتے ہیں ✦

گٹ پٹ ہونا (ہ) فعل لازم (مشہور غٹ پٹ ہونا):- (۱) گڈمڈ ہونا۔ غلط ملط ہونا (۲) گتھم گتھا ہونا۔ جُٹنا۔ گتھنا (۳) وصل ہونا۔ مجامعت ہونا۔ جُفتی ہونا ✦ چپڑ غٹو ہونا ✦ گلپ ہونا ✦

گٹرغوں (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (غٹرغوں) کبوتر کے گونجنے کی آواز ✦

گٹک (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ڈاٹ۔ گٹا ✦ کاک (۲) چلم کے سوراخ میں رکھنے کی ٹھیکری۔ گٹیل (۳۔ پنجاب) سخت گٹھلی۔ جیسے "چھہارے یا بیر وغیرہ کی گٹھلی" (۴) بونا۔ ٹھگنا۔ پستہ قد ✦ گٹھی ✦

گٹکا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دوا کی گولی ✦ گون انا۔ بڑی گولی (۲) چوسر کی نرد گوٹ ✦ مہرۂ شطرنج (۳) مختصر کتاب۔ دستی کتاب۔ پاکٹ بک۔ ہینڈ بک۔ معمول ✦ وہ چھوٹی سی کتاب جس میں جادو منتر وغیرہ کی یادداشت درج ہوتی ہے (۴) وہ خمیرہ یا مٹھائی کا لقمہ جو بغیر چبائے نگلا جائے۔ جیسے "ساس کی چوری بہو کا گٹکا کبھی نہ کھائی ہوگی گپ چپ" (گٹکا فروش کی آواز) (۵) ایک قسم کا مصالحہ جیسے جوز جوتری پسے کتھا۔ لونگ الائچی۔ چھالیہ وغیرہ ڈالکر بناتے اور بھوپال میں پان کی جگہ بکثرت کھاتے ہیں جو سیاگر چھوٹے چھوٹے تنکوں میں بنایا جاتا ہے (۶) ایک قسم کی سیمابی طلسماتی گولی جسے جوگی لوگ بناتے اور اسے منہ میں رکھ کر جہاں چاہتے ہیں اڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اُن میں قوت پرواز آجاتی ہے ؎

لیا گر عشق نے منہ میں دل بیتاب کا گٹکا   تو جوگی جی صفا رہ جائیگا سیماب کا گٹکا   (منشا)

جان ہوا یوں ہوئی اُس خال کا بوسہ لے کر
جیسے اُڑ جائے دہن میں کوئی گٹکا لے کر   ([illegible])

گٹکری (ہ) اسم مؤنث:- زمزمہ۔ زُمزُول۔ وہ پیچیدہ آواز جو گانے والوں کے گلے سے لہرا کر نکلتی ہے۔ لہراتی ہوئی آواز ✦ ؎

گٹکری ہے گلے میں کافر کے   دیکھئے جب ہے تان ہونٹوں پر   (ناسخ)

گٹکری لینا (ہ) فعل متعدی:- گاتے گاتے آواز کو لہرا دینا۔ آواز کا لہرا لینا۔ آواز کو جنبش دینا ؎

مر گیا میں تو گٹکری ایسی   تو نے اے بلبل سحر لی ہے   (مصحفی)

گٹکنا (ہ) فعل متعدی (عوام):- (۱) غٹکنا۔ نگلنا۔ گلے سے اتارنا۔

(۲) ہندو۔ کبوتر کا غٹرغوں کرنا۔

گٹ گٹ (ہ) اسم مؤنث (ہندی) ہے۔ غٹ غٹ۔ جلد جلد پینے کی آواز حلق سے۔ تیتر چکور کے بولنے کی آواز۔ غُلغُلِ مینا۔ چھوٹے منہ کے برتن سے پانی انڈیلنے کی آواز۔

گٹھ (ہ) اسم مؤنث:۔ گانٹھ کا مخفف۔ گرہ۔ عقدہ۔

گٹھ جوڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) گٹھ بندھن۔ گرہ بندھن۔ دولہا دلہن کے آنچلوں کی گرہ جو پھیروں کے وقت جوڑا لگانے کی غرض سے ہندوؤں میں دی جاتی ہے (۲) دولہا دلہن۔ میاں بیوی۔ (۳) رابطہ۔ ربط۔ میل جول۔ معاشرت۔ معیت۔ ہمرکاب ہونا۔ ہمراہ ہونا۔

سارے عالم سے ترے واسطے منہ موڑا تھے　　رشتۂ ربط ہر اک شخص سے تھا توڑا تھے
جز ترے تھا کسی اور سے گٹھ جوڑا تھے　　تو نے ناحق کا نکالا جو یہ کم توڑا تھے
کیا کسوں نے مرے کونت اٹھائی کبھی　　اے ترے تفرقہ پردازوں کی ایسی تیسی (امیر)

گٹھ جوڑا باندھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ دولہا دلہن کے آنچلوں کو ملا کر گرہ لگا دینا۔ بیاہ کرنا۔ جوڑا لگانا۔ نکاح کرنا۔ عقد کرنا۔

گٹھ کٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کیسہ بُر۔ گرہ بُر۔ جیب کترا۔ طرار۔ اُچکّا۔ ٹھگ۔ چوٹا (۲) دغاباز فروشندہ۔ وہ دکاندار جو تول میں بھی دغا کرے اور مول میں بھی زیادہ لے۔

گٹھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بوجھا۔ بھار۔ گھانس یا لکڑی وغیرہ کا بوجھ۔ پشتارہ۔ بارِ ہیزم۔ گٹھڑ (۲) بڑی گٹھڑی۔ بقچہ۔ بوغبند (۳) پیاز کی گانٹھ۔ پیاز۔ لہسن کی پوتی (۴) جریب کا بیسواں حصہ۔ تین گز کا مجموعہ۔

گٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ گٹھوانا۔ سلوانا۔ پیوند لگوانا۔ جوتے وغیرہ کی مرمت کرانا۔ موٹی موٹی سلائی کرانا۔ سُتے سے ٹانکے لگوانا۔

جن کے طویلے بیچ کئی دن کا ذکر ہے　　ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار
اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانے کے ہاتھ سے　　موچی سے کفش پا کو گٹھاتے ہیں اُدھار (نظیر)

گٹھا ہوا بدن (۱) اسم مذکر:۔ نہایت سخت اور فربہ جسم۔ جوڑ بندوں سے مضبوط جسم۔ گٹھیلا بدن۔ چاق چوبند جسم۔ آٹھوں گانٹھوں سے مضبوط جسم۔

گٹھ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سل جانا۔ مرمت ہو جانا۔ پیوند لگ جانا (۲) سازش کر لینا۔ مل جانا۔ ساز باز کر لینا (۳) ایک ہو جانا۔ یار بن جانا۔ دوست ہو جانا۔ (۴) جنسی کہا جانا۔ جوڑا لگ جانا۔ بل جانا۔

بیگانہ جان بڑی شرم کی ہے یہ تو بات　　گٹھ گئی بلا سے نشک کے تمہاری بی تغاز (انشاء)

گٹھڑ (ہ) اسم مذکر:۔ بقچہ۔ پوٹلی۔ [illegible] گٹھا۔ بوجھا۔ جامہ بند۔ پشتارۂ جامہ۔ انبار۔

اٹھانے والوں پہ منعم کی لاش بھاری ہے　　مرے جو آپ تو گٹھڑ بنا دو شالوں کا (نامعلوم)

گٹھڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بقچی۔ بستۂ جامہ۔ پوندہ۔ جامہ بند خرد۔ پوٹ (۲) جمع۔ پونجی (۳) انبارِ گناہ (۴) مقدار۔ اندازہ۔ تعداد۔ (۵) ایک طرح کی تیراکی کا نام جس میں آدمی گھٹنے سے لپٹ کر پانی میں گٹھڑی کی طرح تیرتا رہتا ہے۔

گٹھڑی باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بقچہ باندھنا۔ پوٹ باندھنا (۲) سرمایہ جمع کرنا۔ پونجی جوڑنا۔ مال اکٹھا کرنا۔ (۳) سفر کو تیار ہونا۔ بوریا سنبھالنا۔ استر بستر باندھنا۔

گل ہی پاس باغ سے جانے نہیں دیتے　　گٹھڑی غنچے نے بھی زر بہر سفر باندھی ہے (مصحفی)

گٹھڑی حلال بقچہ مُردار (۱) کہاوت:۔ یعنی غیر کے بہت سے مال کو تو حلال سمجھ کر خورد برد کریں اور تھوڑی سی چیز کو حرام سمجھ کر ہاتھ نہ لگائیں۔ تھوڑے میں اعتبار الٹی بہت میں بے ایمانی۔

گٹھڑی کر دینا (ہ) فعل متعدی:۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر یا توڑ کر ایک جگہ ڈال دینا۔ باندھ کر ڈال رکھنا۔ باندھ کر بستہ کر دینا۔ باندھ دینا۔ پوٹ بنا دینا۔

رنگینی دل میں تڑپنے کی ہوس قاتل نے آہ　　اس طرح کا تیر مارا کر دیا گٹھڑی مجھے (معروف)

گٹھڑی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) جوڑنا۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ سمیٹنا (۲) گٹھڑی باندھنا۔ پوٹ باندھنا (۳) کشتی میں حریف کو دوہرا کر دینا۔

گٹھڑی مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ لوٹنا۔ مال مارنا۔ ٹھگنا۔ چوری کرنا۔ اُچکّا پن۔ جیسے "کسی کی گٹھڑی مارو"۔ پرائی گٹھڑی مار کر چل دیا۔

گٹھل (ہ) صفت:۔ (۱) بڑی گٹھلی کا۔ کم گودے اور بڑی گٹھلی کا۔ جیسے "گٹھل آم یا جامن وغیرہ" (۲) بے مغز۔ کودن۔ بے مغز۔ غبی۔ کُند ذہن (۳) بستہ۔ منجمد۔ (۴) اسم مذکر۔ گرہ۔ گانٹھ۔ جیسے "لحاف میں گٹھل پڑ گئے یا گٹھل ہو گیا" (۵) غدود۔ گلٹی۔

گٹھلی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) پھل کا بیج۔ خستہ۔ ثمر۔ عجم۔ تخم۔ حب۔ جیسے "بیر گٹھلی سب ہضم" (۲) غدود۔ گلٹی۔ وہ گرہ جو اعضا وغیرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ باغرہ۔ غدہ (۳) سُدہ۔ پیخانہ کی گرہ۔ گانٹھ (۴۔ پنجاب) گھڑالی۔ دھات گلانے کا ظرف جو کھریا مٹی میں روئی ملا کر لبط سے بنایا جاتا ہے۔

گٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سلنا۔ سِسنا۔ پیوند لگنا۔ موٹا موٹا ٹانکا بھرا جانا۔

گٹ

[illegible]ڑنا۔ بنا۔ جیسے "گدڑی یا لحاف [illegible]" سازش ہونا۔ ایک ہونا۔ ملجانا۔ متفق ہونا۔ شریک ہونا۔ سازش کرنا۔ یار بننا۔ جیسے "آپس میں گٹھنا" (۳) جٹنا۔ جفتی کھانا (۴) نتھی ہونا۔ منسلک ہونا۔ (۵) مضمون بندھنا۔ مضمون کی بندش ہونا۔ مضمون جُڑنا ٭ شعر بننا۔ جیسے "عبارت گٹھنا" (۶) آواز ملنا۔ ہم آہنگ ہونا جیسے "سُر گٹھنا" (۷) جوڑا لگنا۔ نر مادہ کا باہم مل جانا ٭

گٹھوانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو "گٹھانا" (۲) ملوانا۔ یار بنوانا۔ ساز باز کرانا۔ ایکا کرانا ٭ سازش کرانا ٭

گٹھوت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سازش۔ آنٹ سانٹ۔ ساز باز (۲) ربط ضبط۔ میل ملاپ۔ ارتباط (۳) موزونیت۔ موزونی ٭

گٹھوت کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سازش کرنا۔ باہم ملکر کوئی مشورہ کرنا۔ منصوبہ باندھنا ٭ ساز باز کرنا۔ پلول ملانا ٭

گٹھوت گانٹھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ سازش کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔ باہم مشورہ کرنا ٭ ساز باز کرنا۔ پلول ملانا ٭

گٹھوتی (ہ) اسم مؤنث۔ عو:۔ سازش۔ آنٹ سانٹ۔ ملی بھگت۔ جیسے "آپس میں گٹھوتی اور سب کی ملی بھگت ہے" (چتر بھیلی) ٭

گٹھوند (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ امانتِ سربستہ۔ گرویں کا مال جو علیٰحدہ گرہ میں باندھ کر رکھ دیتے ہیں ٭

گٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گانٹھ۔ گرہ (۲) گرہِ پیاز۔ پوتھی۔ ہلدی کی گرہ۔ سونٹھ کی گرہ ٭ بانس کی گرہ۔ گنّے کی گرہ (۳) جوڑ۔ بند۔ مفصل ٭

گٹھیا (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وجع مفاصل۔ جوڑوں کا درد ٭ نقرس ٭ بائی۔ (۲) گٹھڑی کی تصغیر۔ پُوٹ ٭ پُٹلیا۔ پوٹلی ٭

گٹھیلا (ہ) صفت:۔ (۱) گرہ دار۔ گانٹھوں والا (۲) مضبوط۔ قوی۔ کمایا ہُوا۔ سخت گٹھا ہُوا۔ جیسے "گٹھیلا بدن" ٭

گِٹّی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ریل۔ پھرکی۔ جس پر بادلہ یا تاگے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ تاروں کی پھرکی (۲) ٹھیکری یا کنکری جو چلم کے سوراخ میں رکھی جاتی ہے۔ چُغل۔ گِٹک ٭ (پنجابی) روڑ ٭

گج (س) اسم مذکر:۔ (۱) ہاتھی۔ ہستی۔ فیل۔ گنیش ؎

آدھا ارنا سارا ہاتھی وہ بوجھے جو رکھتے چھاتی (ارگجا کی پہیلی)

(۲ صفت) کلاں۔ بڑا۔ عظیم ٭

گج باگ (ہ) اسم مذکر۔ انکس۔ ہاتھی چلانے کا ہتھیار ٭ انکشر ٭

گج

گج پال (س) اسم مذکر:۔ ہاتھی بان۔ فیلبان۔ مہاوت۔ فوجدار ٭

گج پتی (س) اسم مذکر:۔ (۱) سب سے بڑا ہاتھی۔ ہاتھیوں کا راجا۔ گجراج۔ گج اندر (۲) فیلبان۔ مہاوت ٭

گج دنت (س) اسم مذکر:۔ ہاتھی دانت۔ عاج ٭

گج راج (س) اسم مذکر:۔ بڑا ہاتھی ٭ فیلِ کلاں ٭

گج موتی (ہ) اسم مذکر:۔ ہاتھی کے سر کا موتی۔ گجمن (ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ بڑے ہاتھی کے سر میں سے ایک بہت بڑا موتی جو نہایت بیش قیمت ہوتا ہے نکلا کرتا ہے) ٭

گج نال (ہ) اسم مؤنث: بہت بڑی توپ۔ قلعہ شکن توپ۔ جنگی توپ۔ فیلڈ بازی ٭

گجر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) پہر کا باجا۔ چار آٹھ بارہ بجے کے وقت گھنٹہ کا مکرر بجانا ٭ گھنٹے کی آواز۔ گھڑیال کی آواز ؎

وصل کی رات قیامت ہے گجر کی آواز صورِ محشر ہے مجھے مرغِ سحر کی آواز (نور)

(۲) صبح کے چار بجے کا وقت۔ صبح صادق کا وقت ؎

تھا شام سے دھڑکا سحر کا دھڑکا ہی لگا رہا گجر کا (نسیم دہلوی)

(۳) لال اور سفید ملے ہوئے گیہوں (۴) الارم۔ جگانے کی کل۔ جگوتی (۵) صبح کی نوبت۔ ورودی ٭

گجر بجانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھنٹہ کا مکرر بجانا۔ چار کے بعد پھر چار آٹھ کے بعد پھر آٹھ بارہ کے بعد پھر بارہ بجانا ٭

گجر بجنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھنٹہ کا مکرر بجنا جو آٹھ۔ چار اور بارہ کے واسطے مخصوص ہے (۲) صبح کی گھڑیال بجنا ٭ صبح ہونا۔ تڑکا ہونا۔ بھور ہونا ؎

شبِ وصال میں بجاتا جس گھڑی گھڑیال مجھے یہ ڈر تھا کہ بجنے کہیں گجر نہ لگے (ظفر)

مرا دل جو دھڑکا تو کہنے لگے گجر بج رہا ہے سحر ہو گئی۔ (نور)

ہم پہلے ہی سمجھے تھے تم گھر کو سدھارو گے
جس وقت گجر باجا تھا وہیں ٹھنکا تھا۔ ([illegible])

میں نے کہا وہ گھر کو چلے جبکہ صبحدم جاتے ہو کیوں ابھی تو گجر بھی بجا نہیں
کہنے لگے کہ تاروں کو تو دیکھ تو سہی کچھ اب تو صبح ہونے میں باقی رہا نہیں ([illegible])

جس وقت گجر صبح شب وصل بجا ہے چوٹ اُس کی یہاں اپنے کلیجے پہ پڑی ہے (اسیر)

وصل کی شب ہو چکی ملے رشک بجتا ہے گجر
ہمنشیں گھڑیال اب ہو پانی کے گھڑیال کا (داغ)

شاہی زمانے میں صبح اور شام کے وقت گجر نوبت بجنے کا دستور تھا۔ اس زمانہ میں صبح کے وقت اعصات کے وقت توپ چھٹتی تھی جس طرح اب اکثر صبح کی بابت کہتے ہیں کہ توپ چلتے ہی اُٹھتا ہوں۔ اُس وقت گجر بجتے ہی اُٹھتا ہوں کہا کرتے تھے۔ اور اکثر صبح ہی کے واسطے گجر کا لفظ زیادہ استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ شعرا نے اپنے اشعار میں اسی گجر کا اشارہ کیا ہے بمطلق گھڑیال بجانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں) +

گجردار (ہ) صفت:۔ گجر والا۔ جگونی والا + وہ گھنڈہ جس میں لام لٹکا ہوا ہو +

گجردم یا گجر بجے (ہ) اسم مذکر۔ ع:۔ علی الصباح۔ راجہ کرن کے پہرے۔ منہ اندھیرے۔ تڑکے۔ بھور رے۔ بہت سویرے +

گجر کا وقت (ا) اسم مذکر:۔ وقت سحر۔ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے کا وقت۔ سپیدہ دم۔ صبحدم ۔

وصل کی شب ہائے شیشے سے لڑایا جام کو
بول اُٹھا ساقی میں جاتا ہوں گجر کا وقت ہے

آنا کیا ہے جو آنے تو آدھی رات کے بعد اور اُٹھ کے چلتے ہوئے صبح تم گجر کے وقت (ظفر)

گجر (ہ) اسم مؤنث:۔ گاجر کا مخفف۔ گزر۔ خرط +

گجر بھت (ہ) اسم مذکر:۔ کہ دکن میں نکالی ہوئی گاجریں جو چاولوں اور دودھ کے ساتھ یا مطلق دودھ میں پکائی جاتی ہیں +

گجرا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گاجر کا پتا۔ گاجر کا سبزہ (۲) پاس پاس گُتھا ہوا ہار + پھولوں کا گہنا جو ہاتھ میں عورتیں پہنتی ہیں۔ پھولوں کے کنگن (۳) ایک قسم کے زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے (۴) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ مشروع +

گجری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گوجری۔ گوجر کی عورت (۲) ایک گلی کھلونے کا نام۔ جو گنواری عورتوں کی شکل کا دیوالی وغیرہ میں بنا کر بیچتے ہیں ۔

گجگجا (ہ) صفت (بعوام) گلگلا۔ گیلا گیلا سا۔ نم دار۔ سیلا سیلا۔ کسی رینگنے والے کیڑے مثلاً کیچوے یا جونک وغیرہ کے جسم میں محسوس ہونے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے پہلے گردن پر کچھ گجگجا سا معلوم ہوا۔ جب ہاتھ لگا کر دیکھا تو کنکھجورا تھا۔ (۲) کچا کچا۔ پلپلا۔ نرم سا۔ نیم پختہ۔ کچا آٹا سا جیسے گجگجا پراٹھا گجگجی روٹی

گجگجانا (ہ) فعل لازم:۔ کیڑوں کا کلبلانا + کلبل کلبل کرنا + رینگنا +

گجگجی (ہ) صفت:۔ کچی اور ملائم۔ جیسے گجگجی روٹی +

گجھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بہت سا مال۔ خزانہ۔ دولت۔ مایہ۔ دھن۔ وہ بہت سا مال جو ایک جگہ جمع ہو (۲) ڈھیر۔ تودہ۔ انبار +

گجھا دبانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی۔ مال مارنا۔ دولت چھپانا۔ دولت پر قبضہ کرنا۔ خزانہ غصب کرنا۔ دبا بیٹھنا

گجھا (ہ) صفت:۔ مخفی۔ پوشیدہ۔ چھپواں ۔

گجھی (ہ) صفت:۔ اندرونی [illegible] پوشیدہ۔ بھیتری۔ گپتی +

گجھی چوٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ اندرونی صدمہ۔ گپت مار یعنی ضرب۔ بھیتری مار +

گجھی گرمی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ گرمی جس میں حبس ہوا ہونے کے باعث دل کو تو گھبراہٹ ہو مگر بظاہر گرمی معلوم نہ دے +

گجھی مار (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو گجھی چوٹ) :۔ اندرونی ضرب بھیتری مار

گجھے اشارے (ہ) اسم مذکر یعنی اشارے پوشیدہ کنائے۔ چھپواں رمزیں +

ہوں کُشتہ ان کے گجھے اشاروں کی چوٹ کا تھا جن کے سر و پہ تمامی کی گوٹ کا (انشا)

گجھیٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ پورب۔ کنسلائی۔ ایک برساتی کیڑے کا نام۔ ہزارپا۔ گوش خارک

گجیٹی (ہ) اسم مذکر (پورب):۔ گوجرا۔ گیہوں اور جو باہم ملے ہوئے +

گجیا (ہ) اسم مؤنث:۔ پورب۔ ترکٹ۔ سموسہ۔ گُنجھی۔ ایک قسم کا پکوان + بالی + چھوٹا سا حلقہ گوش +

گچ (ف + ہ) اسم مذکر:۔ چونہ۔ آہک + پکا فرش یا پکی چھت (۲) گوشت میں برچھی یا تلوار کی نوک گھسنے کی آواز۔ جیسے گچ سے نوک گھس گئی (۳) کیچڑ میں پاؤں دھنسنے کی آواز (۴ صفت) گاڑھا۔ ڈھیٹ۔ غفص۔ سفت۔ (۵) ثقیل۔ غیر منہضم۔ جیسے "میدا پیٹ میں گچ ہو جاتا ہے" +

گچ کاری (ا) اسم مؤنث:۔ چونے کا کام + چونے گچی کا کام +

گچاکا (ہ) اسم مذکر (بازاری):۔ غچاکا۔ نوعمر نوچی۔ نوخیز عورت۔ جوانی میں بھری ہوئی عورت +

گچاگچ (ہ) اسم مؤنث:۔ غچاغچ۔ کسی چیز کے ملائم گوشت میں گھسنے اور نکلنے کی آواز۔ چقاچاق۔ تلوار یا خنجر کے جسم میں گھسنے کی آواز +

گچ پچ (ہ) صفت:۔ ازدحام۔ کثرت مردماں۔ کثرت خلائق + پاس پاس نزدیک نزدیک۔ بہت بلواں + کھچاکھچ۔ انبوہ خلائق +

گچھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) خوشہ۔ اناج کی بال۔ سٹا۔ گچھا۔ جھمکا (۲) انبوہ۔ جھرمٹ۔ غول۔ بھیڑ (۳) پُھندنا۔ جھبا (۴) لچھا۔ تاگوں کا ڈھیر۔ جیسے "ڈور کا گچھا" (۵) کنجیوں کا چھلا + چند پھلوں کا مجموعہ جو ایک شاخ میں ہوں + کنجیوں کا مجمع۔ کسی چیز کا ڈھیر۔ جیسے "کھجوروں کا گچھا۔ کنجیوں کا گچھا" +

گچھا تارا (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ عقد ثریا۔ پروین سات سہیلیوں کا جھمکا۔ بست ریشی +

گچی (ہ) اسم مؤنث (۱) چھوٹا سا گڑھا جس میں بچے کوڑیوں سے کھیلتے ہیں۔ گیند ڈالنے کا گڑھا (۲ صفت) نہایت خورد۔ چیاں سی +

گچی آنکھ (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹی آنکھ۔ چیاں سی آنکھ +

گچی | گد

گچی پالا (ہ) اسم مذکر:- ایک کھیل کا نام جس میں لڑکے گڑھے کھود کر اُس میں مقررہ سے کوڑیاں پھینکتے ہیں اور جس قدر کوڑیاں اُن گڑھوں میں آ جاتی ہیں اُن کو تو بہر حال لے جاتے ہیں اور جو باہر رہ جاتی ہیں اگر اُن میں سے بتائی ہوئی کوڑی کو مار دیتے ہیں تو وہ بھی سب لے لیتے ہیں یہ ایک قسم کا ابتدائی جُوا ہے ✦

گَد (ہ) اسم مؤنث:- زمین پر ٹپکنے کی آواز۔ دھم۔ جیسے "گد سے مارا" ✦

گِدّا (ہ) اسم مذکر- ایک قسم کی ملتی ہوئی لے کا گیت جس کو پورب میں نکٹا کہتے ہیں۔ یہ اصل میں گیت کی تصغیر ہے تائے مثناۃ کو حسبِ قاعدہ دال سے بدل لیا ہے۔ گھریلو گیت۔ گرہستیوں کے گیت ✦

گدا (ف) اسم مذکر:- بھکاری۔ فقیر۔ منگتا ✦

گداگری (ف) اسم مؤنث- عوام- بھکاری پن- بھیک مانگنے کا کام- فقیری- منگر گدائی ✦

گداگری کرنا (ف) فعل متعدی: بھیک مانگنا۔ ٹکڑے مانگنا۔ بھکشا مانگنا ✦

گدا (س) اسم مذکر:- گرز- گوپال- ایک لوہے کے ہتھیار کا نام جو آگے سے برج نما ہوتا ہے ✦

گدّا (ہ) اسم مذکر:- (۱) جُوار یا گندم یا جو کا خوشہ جو پک جانے کے قریب اور گدرایا ہوا ہو- چنانچہ جوار کے گدّے مشہور ہیں (۲) گدیلا۔ توشک۔ گبھا۔ رُوئیدار بستر (۳) چڑی کی پُولی ✦

گُدا (س) اسم مؤنث: مقعد- سُہرز- گُن- کانڑ ✦

گُدّا (ہ) اسم مذکر:- موٹا ٹہنا۔ ڈالا ✦ شاخِ درخت جو بہت موٹی اور مضبوط ہو ✦

گُداز (ف) صفت: (۱) پگھلا ہوا۔ پانی سا۔ گُھلا ہوا ✦ مرادفِ سوز (۲-۱) نرم- ملائم جیسے "گداز جسم" (۳- مرکبات میں) اسم فاعل ترکیبی کا کام دیتا اور وہاں امر کا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے "جاں گُداز- دل گُداز وغیرہ" ؎

ڈرتا ہوں خنجر اُس کا نہ بہ جائے ہو کے آب ۔۔۔ میرے گلے میں نالۂ آہن گُداز ہے (ذوق)

گُداز کرنا (ف) فعل متعدی:- نرم کرنا- ملائم کرنا- پگلانا- گُھلانا- پلپلا کرنا ؎

دل کو آہن کے گر کرے گُداز ۔۔۔ یار اپنی گرمیٔ رخسار سے
جوہر اُس سے یوں اُٹھالیں جس طرح ۔۔۔ حرف قرطاس غلط بردار سے (ناظم)

گُدازی (ف) اسم مؤنث:- (۱) گدازگی- پگلاہٹ ✦ گُھلاوٹ ✦ رقت- گداختگی ؎

غم جُدائی میں تیرے ظالم کہوں کیا مجھ پہ کیا بنی ہے
جگر گُدازی ہے سینہ کاوی ہے دلخراشی ہے جانکنی ہے (ذوق)

(۲) نرمی- ملائمت ؎

آپ کو سو بار سانچے میں اگر ڈھلوائے شمع ۔۔۔ پر گدازی جسم کی تیرے کہاں سے لائے شمع (رند)

گدکا (ہ) صفت: (۱) وہ نوخاستہ اور گداز بدن کا خوبصورت معشوق جو فربہ اندام اور سُڈول ہو گبرو پٹھا۔ گدرایا ہوا۔ گبدا۔ نوخیز ؎

بروں ہے وہم و قیاس سے بھی بتاؤں سج دھج میں اُس کی کیا اب
جوان رعنا بحسن یکتا بڑی کا عالم غرض گدکا (شوق)

(۲) ٹپکنا- پھدکنا- پٹخنا ✦ جیسے مجھ سے بولا تو ایک ہی گدکا سناؤ نگا ✦

گداگد (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پے در پے گرنے کی آواز- ایک کا ایک کے گرنے کی آواز۔ اُوپر تلے گرنے کی آواز۔ جیسے "گداگد بیر گر رہے ہیں- یا گداگد آدمی گرے" (۲) تواتر- پے در پے- لگاتار- ایک پر ایک- برابر- علی الاتصال ✦ تابڑ توڑ- پنجابی- دبادب ✦

گدالا (ہ) اسم مذکر:- دو رُخی کُدال- بڑی کدال جس سے زمین کھودتے یا دو بوا کرتے اور پتھر نکالتے ہیں ✦

گدائی (ف) اسم مؤنث:- فقیری- بھیک مانگنا- حاجت خواہی ✦ بھکشا ✦

گدائی کرنا (ف) فعل متعدی:- بھیک مانگنا- فقیری کرنا ؎

غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی ۔۔۔ کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تا کہ لو اُس سے اپنی پرائی ۔۔۔ نہ کرنی پڑے تم کو دردر گدائی
طلب سے ہے دنیا کے گر یاں یہ نیت
تو چمکو گے داں ماہِ کامل کی صورت (حالی)

گدبد (ہ) تابع فعل:- اُوپر تلے گرنے کی آواز- پے در پے گرنے کی آواز ✦

گدر (ہ) صفت:- (۱) ادھ کچرا- ادھ پکا- نیم پختہ- نارسیدہ- نیم خام- گدرایا ہوا- وہ پھل جو پک جانے کے قریب پہنچ گیا ہو- ملایم ✦

کاپے ادھک سیانے گدرا دھک میٹھائیں تمن دو پھل کون سے جو پاکے سے کروئیں (دوہا)
(بڑھاپے سے مراد ہے) (۲) موٹا- موٹی- جیسے "گدر روٹی" ✦

گدرانا (ہ) فعل لازم:- (۱) پھل کا پک جانے کے قریب پہنچنا- نیم پختہ ہونا- نیم رسیدہ ہونا- گدر ہو جانا ؎

قسمت میں ہے کیا نخلِ تمنا کے الٰہی ۔۔۔ پھل اس کے ہیں خاک میں گدرا کے ہمیشہ (شہیدی)

(۲) جوانی میں بھرنا- موٹا تازہ ہونا- بدن بھرنا- جوبن پر آنا- گداز ہونا- گبدا ہونا- بھرا بھرا بدن ہو جانا ؎

بھانجا اُس کا جوانی سے ہے اب گدرایا
جس کی خالہ بھرے تھی گلیوں میں پھاڑ خشتک (میر)

طفلی سے جوانی نے تصرف جو کیا ہے ۔۔۔ گدرا گیا کافر کا بدن اور زیادہ (رند)

(۳) آنکھ میں گدلا پن ہونا- آنکھ کچیانا- آنکھ دُکھنے کو آنا- جیسے "کل سے

گدر

آنکھ گدرا رہی ہے ✦

گدرایا ہُوا بدن (ہ) اسم مذکر:۔ گُداز بدن۔ بھرا بھرا بدن۔ گول گول جسم۔ جوانی میں بھرا ہُوا جسم ✧

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہُوں گھبرایا ہُوا　　چنپئی رنگ او ربدن ُکا وہ گدرایا ہُوا (جرأت)

جسم نازنین سینے کا عالم یاد آتا ہے مجھے　　گورا گورا گدگدا اور کیا ہی گدرایا ہُوا (یاقت علی)

گدر خیل (ہ) اسم مؤنث۔ لکھنو:۔ زن بدنہاد و کم زور ✦

گدڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دلق۔ خرقہ۔ فقیروں کا جُبہ جس میں بہت سے پیوند رنگ برنگ کے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ژندہ۔ یا دامہ۔ پیوند لگا ہُوا پُرانا جامہ۔ گودڑی۔ گودڑ کا لباس۔ پوشیدنی ✧

نہ لگا کھاوے ہرگز آپ کی گدڑی سے اے سائیں
پڑا چمکا کرے گو مہرِ عالمتاب کا جوڑا　　} (جرأت)

ملا عل لب ہے بیٹھے شہنشاہ حُسن کا　　سونے بن جیلے کہتی ہے گدڑی فقیر کی (آتش)

(۲) ہو ژندہ اوڑھنے کا کپڑا جسے غریب لوگ جاڑوں کے واسطے پُرانے کپڑوں کی تہ جما کر گانٹھ لیتے ہیں۔ پھٹا پُرانا لحاف (۳) پھٹی ہوئی رضائی ✧

پہنا لباس خُوب اگر عطر کا بھرا　　یا چیتھڑوں کی گدڑی کوئی اوڑھ کر پڑا (نظیر)

(۴) بے میل مختلف چیزوں کا مجموعہ۔ مانگے تانگے کی چیزوں کا ذخیرہ ✧

معروف کی رنگین نے سُنی یہ تقریر　　تقریر کے موجب نہیں اُس کی تحریر
لوگوں سے کہا اُس نے بہ جمع کیا　　دیوان گدڑی ہے اُس کا اوپر ہے فقیر　　} (رنگین)

(۵) حوصلہ۔ پونجی۔ بجیہ۔ تاب۔ طاقت۔ مجال جیسے "تمہاری کیا گدڑی ہے جو اس مال کو خرید و گے" (۶۔ د) گزری کا بگڑا ہُوا لفظ جسکے معنی بازارِ وقتِ شام کے آتے ہیں۔ چوک۔ وہ بازار جو شام کے وقت سرِراہ پُرانی دُھرانی چیز بیچنے کے واسطے لگایا جاتا ہے ✧

اے مصحفی گدڑی کی ذرا سیر تو کر لے　　جاتا ہے کہاں ابھی دو چار گھڑی ہے (مصحفی)

گدڑیا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دلق پوش۔ وہ شخص جو گدڑی پہنے رہے (۲) گودڑ بیچنے والا ✦ پھٹے پُرانے کپڑے بیچنے والا۔ کہنہ فروش (۳) خیمہ اور فرش وغیرہ کرایہ پر چلانے والا (۴) پھٹے حال سے رہنے والا۔ زدہ حال سے رہنے والا۔ وہ شخص جو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے رہے (۵) گدڑی کی تصغیر بالتحقیر جیسے "گنج شکر کے لال میری میلی گدڑیا دھو دے" ✦

گدڑیا پیر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ گاؤں یا قصبے کے پاس کا درخت جس پر جاہل لوگ اکثر چیتھڑے گودڑ باندھ دیا کرتے اور یہ خیال رکھتے

گدگ

ہیں کہ اس سے ہماری مُراد پُوری ہوگی یا وہ راستے کا درخت جس پر مسافر راہگیر جنوں کا مسکن خیال کر کے اس پر یہاں تک کپڑے لپیٹ دیتے ہیں کہ وہ دلق پوش کے مشابہ ہو جاتا۔ اور اُس سے مراد مانگتے ہیں۔ اس کا دستور فارس میں تھا چنانچہ وہ لوگ درخت فاضل کے نام موسوم کیا کرتے تھے (۲) درویش خرقہ پوش۔ دلق پوش۔ (۳) وہ شخص جو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے رہے ✦

گدڑیا فقیر (ہ) اسم مذکر:۔ درویش خرقہ پوش ✦

گدکا (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو (گتکا) ✦

گدگد (ہ) تابع فعل:۔ (۱) دیکھو (گدگدا) (۲۔ بنگال) آنند۔ خوش۔ پرسن۔ باغ باغ ✦

گُدگُدا (ہ) صفت:۔ (۱) نرم۔ ملائم۔ گداز۔ کول۔ لچپی سا ✧

بدن پری کا ترے تن سے گو کہ گورا ہے　　دلے وہ چھپے کر ایسا ہو گدگدا معلوم (نظیر)

(۲) بسترِ نرم۔ مخملی اور روئیدار بستر (۳) گدرایا ہُوا۔ گبدا۔ موٹا تازہ ✦

گُدگُدانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گدگدیاں کرنا۔ انگلیوں سے بغلوں یا تلوؤں یا کوکھ یا پیٹ وغیرہ کو سہلا کے ہنسی دلانا جسے عربی میں دغدغہ اور فارسی میں غلغچ یا غلغلیچ نمودن کہتے ہیں۔ سہلانا۔ سہلانا۔ چلبلانا۔ ہنسانا ✦ ہنسی لانا۔ خوش کرنا ✧

ایک دن اُس نے بوقتِ اختلاط　　خوب ہم کو گدگدا کر ہنس دیا۔ (نظیر)

جوگا ہے شکوہ کرتا ہُوں تو لکڑی لے کے اُٹھتا ہے
جو چُپ رہتا ہُوں تو بغلوں میں آ کر گدگداتا ہے　　} (نظیر)

جو میرے دل میں ہے کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے
گدگداؤں تو کہوں پاؤں دباؤں تو کہوں　　} (نظیر)

(۲) شوق بڑھانا۔ شوق دلانا۔ مزہ دلانا ✦ مساس کرنا ✦ شوق زیادہ کرنا ✧

کیا کہوں شوخئ نگاہِ بتاں۔　　دل کو نظروں میں گدگداتی ہے (اسیر)

(۳) اکسانا۔ آمادہ کرنا۔ بہکانا۔ بھڑکانا۔ اشتعالک دینا۔ اُبھارنا۔ چھیڑنا۔ حرکت دینا ✧

پڑ چکے تھے دستِ گستاخ اُس کمر کے در پئے　　شوقِ وصلِ یار دل کو گدگدا کر رہ گیا (آتش)

(۴) چھیڑنا۔ ہنسنا۔ مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا ✧

نہ گدگدا ایسے اتنا کہ آدمی رو دے　　تمہیں ہنسی ہے یہاں میری جان جاتی ہے (لا اعلم)

گدگدایا جو وہاں غیر کو یاں دل تڑپا　　اس دل کی آگ کو تم نے نہ کُریدا ہوتا (وولہ)

(۵) گھوڑے کے پیٹ میں پاؤں لگا کر گدانا۔ ایڑ لگانا ✧

بیستے ہو اک گل ہوئے نہیں سنہ تاز کو کیوں آتا گدگدانے ہو۔ (ذوق)

گدگداہٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ گدگدی کا اثر۔ کھجل۔ سلسلاہٹ +

گدگدائیے وہاں تک جہاں تک ہنسی نہ آئے (ہ) کہاوت:۔ دل لگی وہیں تک اچھی ہے جہاں تک دوست کو ناگوار نہ گزرے +

گدگندے (ہ) اسم مذکر:۔ جوار کی گھنگنیاں۔ اُبلی ہوئی جوار +

گدگدی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی سلسلاہٹ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا جانور کے رگڑ سے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے۔ دغدغہ۔ غلغلہ۔ غلیغہ ؎

لیے کمر کو زلف مسلسل کے پیچ میں کھاتی ہے تین تین بل اک گدگدی کے ساتھ (ذوق)

(۲) لہر شوق۔ جوش۔ ولولہ (۳) خواہش جماع۔ شہوت +

گدگدی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گدگدانا۔ انگلیوں کو بدن پر لگا کر ہنسانا + چھیڑنا ؎

کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب و روز کہ یوں
گدگدی دل میں کوئی آٹھ پہر کرتا ہے (...)

گدگدی ہم نے سر مفاجو کی اس نے کہا ظالم کچھ بھی حیا تو چاہیئے انسان کو (ظفر)

ہم نے جب کی گدگدی اُس کے نظیر پھر تو کیا کیا کھل کھلا کر ہنس دیا (نظیر)

(۲) شوق دلانا۔ مساس کرنا +

گدگدی ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سلسلاہٹ ہونا۔ میٹھی میٹھی کھل ہونا جس سے ہنسی آئے۔ خود بخود ہنسی آنا۔ طبیعت کا شوخی اور خندہ زنی کی طرف مائل ہونا (۲) شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ ہونا۔ شوق بھرنا۔ اس معنی میں دل کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں ؎

وہاں چٹکی میں جب وہ تیر لینگے یہاں اک گدگدی سی دل میں ہوگی (داغ)

شرمگیں آنکھوں کے بوسے لیے گستاخی سے
گدگدی دل میں ہوئی اُن کی حیا سے پیدا (...)

گفتگو ایسی کہ ہر بات ہو جس کی اعجاز خوبی و عشوہ و انداز و ادا ہو اور ناز
گدگدی دل میں ہو دیکھے سے بدن ہو گداز ہوئے تصویر طلسم ایسی ہی خوش آواز
گا کے وہ مست مئے ناز جو بیہوش کرے اپنے کھڑاگ تو صاف فراموش کرے (...)

گدلا (ہ) صفت:۔ (۱) گدر۔ گاد ملا ہوا۔ کدورت آمیز۔ تیرہ۔ منغّض۔ میلا۔ (۲) غلیظ۔ گاڑھا +

گدلاپن (ہ) اسم مذکر:۔ کدورت۔ میل۔ تیرگی۔ کیچ +

گدلانا ۔ (ہ) فعل لازم:۔ پانی کا گدر ہونا + میلا ہونا + گرد آمیز ہونا +

گدمہ (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا ملائم پشمار کمل جو برفانی پہاڑوں میں بنایا جاتا ہے۔ پھمبی + پہاڑی پشمدار کمبل جو نہایت گرم اور ملائم سیاہ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے +

گُدن ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ وہ عورت جس کا جسم گدا ہوا ہو +

گدنا ۔ فعل لازم:۔ (۱) سوئی سے ہاتھوں اور بازوؤں وغیرہ میں چھید کر کے نیل یا سرمہ بھر جانا کچھ یا (ہندوؤں کی ادنےٰ قوموں میں دستور ہے کہ وہ اس کو خوبصورتی سمجھ کر اکثر ہاتھوں اور بازوؤں بلکہ چھاتی تک مختلف قسم کے نشان سوئی سے گُدوا کر نیل بھر دیتے ہیں۔ پہلے عرب میں بھی یہ دستور تھا چنانچہ وہ اس رسم کو وشم یا دق کہتے تھے اگرچہ ہم نے اب بھی عرب کی عورتوں کا جسم چہرا ہاتھ وغیرہ گُدا ہوا دیکھا ہے۔ اہل فرنگ میں بھی یہ دستور پایا جاتا ہے)

(۲) گودنے کی رسم یا فعل (۳۔ اسم مذکر) گودنے کا نعل۔ کچوکا +

گُدّن (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ عورت جسکا جسم گدا ہوا ہو +

گدوانا، گُدانا (ہ) فعل متعدی:۔ ہاتھوں وغیرہ میں سوئی سے نشان لگوا کر نیل وغیرہ بھروانا

گُدّوا (ہ) اسم مذکر:۔ گودی یا گود کی تصغیر جیسے "یہ بچہ دن بھر گدوے پر چڑھا ہی رہتا ہے" +

گِدھ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کرگس۔ نسر۔ ایک چیل کی قسم کے پرند کا نام جو مردار خوار ہوتا ہے۔ کھگراج (۲) ایک قسم کا کنکوا جو گدھ کی شکل کا بنا کر اکثر لکھنؤ والے اُڑایا کرتے ہیں +

گدھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) خر۔ حمار۔ کھوتا۔ دراز گوش۔ (۲۔ صفت) احمق۔ نادان۔ مورکھ۔ بے وقوف۔ گستاخ۔ گنوار۔ کاٹھ کا الو جیسے کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے مثل۔ (۳۔ اسم مذکر) بارخر۔ گدھے کا بوجھ۔ جیسے "بار گدھے مٹی کافی ہے" +

گدھا برسات میں بھوکا مرے (ہ) محاورہ:۔ (لوگوں کا خیال ہے کہ برسات میں چونکہ کثرت سے ہری گھاس ہوتی ہے اور جہاں سے گدھا کھاتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ جوں کی توں گھاس کھڑی ہے میں نے کچھ بھی نہیں کھائی پس اس بات سے وہ اپنے واہمہ میں بھوکا رہتا اور دُبلا ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے اس احمق کی نسبت تمثیلاً کہتے ہیں جو اپنے خیالات سے آپ ہی مصیبت میں پڑے) +

گدھاپن (ہ) اسم مذکر:۔ بیوقوفی۔ مورکھ پن۔ نادانی۔ حماقت +

گدھا پیٹے گھوڑا نہیں ہوتا (ہ) محاورہ:۔ بیوقوف کو ادب دینے سے سمجھ نہیں آتی۔ رذیل سے شریف نہیں ہو سکتا ع

ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس

اصل بدل نہیں بدل جا سکتی ۔ ہر شخص اپنی اصل پر جاتا ہے +

گدھاچند (ہ) اسم مذکر (ہندی):۔ بیوقوف آدمی +

گدھا دھونے سے بچھڑا نہیں ہوتا (ہ) کہاوت :- کمینہ لباس سے شریف نہیں بن سکتا۔ زیب و آرائش سے بُری چیز اچھی نہیں ہو سکتی +

گدھا کھر سا میں موٹا ہوتا ہے (ہ) کہاوت :- احمق ناہوت اور مفلسی میں بھی دُبلا نہیں ہوتا + وا ہمہ سب میں اثر پیدا کرتا ہے +

(لوگوں کا خیال ہے کہ موسم خزاں میں گدھا نہایت تیار ہوتا اور خوش رہتا ہے جس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب کھانا کھانے پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اِدھر پہلے ہی قدر کھا لیا۔ چونکہ اُسے اپنی بیوقوفی کے سبب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس موسم میں قدرت ہی سے گھاس کا صفایا ہے خوشی کا نہیں بلکہ رنج کا موقع ہے پس ایسے شخص کی نسبت کہنے لگے جیسے رنج کے موقع پر خوشی یا خوشی کے موقع پر رنج ہو) +

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر (ہ) محاورہ :- بیوقوف جاہ و منصب کی قدر نہیں پہچانتا۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ ہر شخص اپنے مرتبہ کے موافق ہر چیز کی قدر کرتا ہے +

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ یا گدھا گھوڑا برابر (ہ) کہاوت :- اچھی بُری چیز کا ایک نرخ (بد تمیزی یا ناپُرسان حالی بے انصافی و بیقدری کے موقع پر بولتے ہیں) +

گدھا لوٹن (ہ) اسم مذکر :- وہ جگہ جہاں پر گدھے کے لوٹنے کا نشان ہو۔ عام کا خیال ہے کہ اُس کے اُوپر سے گزرنے میں پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ گدھا جو اُس جگہ اپنی تکان لوٹ کر اُتارتا ہے وہ اس شخص کو چڑھ جاتی ہے) +

گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہو (ہ) کہاوت :- نقصان کسی کا ہو اور رنج کوئی کُڑھا ئے (چونکہ دوسرے کی مصیبت میں پڑنا عقل کے خلاف یا کسی خاص غرض پر مبنی ہے اسلئے طنزاً کہتے ہیں +

گدھا پہنچو (ہ) اسم مذکر :- لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جسے گدھا گدھی بھی کہتے ہیں +

(اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے اور باقی لڑکے اِدھر اُدھر چھپ جاتے ہیں اس کے بعد آنکھیں بند کرنے والا لڑکا اس لڑکے سے جس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں ایک ایک مخفی لڑکے کا نام لے کر پوچھتا ہے کہ اُس کی کہاں پاتی۔ اگر اس نے غلط بتایا تو وہ پُکار کر پوچھتا ہے۔ فلاں گدھے۔ پس یہ پہنچو کہکر نکل آتا ہے اور جو صحیح بتایا تو وہ پکارتا ہے فلانی گدھی۔ یہ بھی نکل آتا ہے۔ جب گدھے گدھے ایک طرف اور گدھیاں ایک طرف اکٹھی ہو جاتی ہیں تو جس قدر لڑکے گدھے نکلتے ہیں۔ وہ سب گدھیوں کی چڑھ سواں لیتے ہیں جو سب سے پہلی گدھی نکلتی ہے۔ وہ پھول پان کی گدھی کہلاتی اور اب کی دفعہ اُسے آنکھیں بند کروانی پڑتی ہیں غرض کہ اسی طرح سلسلہ جاری رہتا ہے) +

گدھوں (ہ) اسم مذکر :- (۱) گدھا کی جمع جو حروف مغیّرہ کے آجانے سے وؔ ںؔ کے ساتھ بنتی جیسے خدا اپنے گدھوں کو مددیدہ کھلاتا ہے۔
(۲- عوام) کثرت اور افراط کے اظہار کرنے کو بھی بولتے ہیں۔
"گدھوں بخار چڑھا۔ گدھوں سیتلا نکلی +

گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کیوں بسائیں (ہ) کہاوت۔ اگر نادانوں سے ہنرمندوں کا کام نکلے تو ہنرمندوں کو کون پوچھے +

گدھوں کے ہل چلنا یا پھرنا (ہ) فعل لازم :- کسی شہر کا ایسا تباہ اور ویران ہونا کہ وہاں گدھے چرتے پھرا کریں نہایت ویران ہو جانا۔ دعائے بد کے موقع پر بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے "خدا کرے تیرے ہاں گدھوں کے ہل چلیں یعنی تیرا گھر اُجڑ جائے +

گدھے (ہ) اسم مذکر :- (۱) گدھا کی جمع (۲) لفظ گدھا کی وہ صورت جو حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول کے ساتھ بدل لینے میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے "کوئی گدھے کے کہنے کا بُرا نہیں مانتا +

گدھے پر چڑھانا یا سوار کرنا (ہ) فعل متعدی :- اوّل معلوم۔ دوم رُسوا کرنا۔ تشہیر کرنا۔ جھنڈے پر چڑھانا۔ گدّہا بنانا۔ بدنام کرنا +
(چونکہ پہلے دستور تھا کہ مجرم کو منہ کالا کر کے اُلٹا گدھے پر سوار کرنے اور شہر کے تمام بازاروں اور دروازوں پر پھرایا کرتے تھے۔ پس اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) +

گدھے پر کتابیں لادنا (ہ) فعل متعدی :- بیوقوف کو علم پڑھانا۔ ایسے کو علم سکھانا جسے اُس پر عمل نہ ہو۔ علم تحصیل کرنا اور عمل نہ کرنا ؎
نہ کر علم تحصیل تو بے عمل گدھے پر کتابیں نہ لادا نے غل (نکہت)

گدھے پر کتابیں لدنا (ہ) فعل لازم :- بے عمل کو علم ہونا بیوقوف کو علم ہونا + نالایق کو اعلےٰ کام ملنا۔ ناسمجھ کو دریا ہونا +

گدھے کا کھایا کھیت نہ پاپ نہ پُن (ہ) کہاوت :- بے موقع روپیہ اُٹھانے اور نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا +
(ایسے لغو اور بے فایدہ کام کرنے کے موقع پر بولتے ہیں جس سے کچھ بھی منفاد یا حصول نہ ہو) +

گدھے کو انگوری باغ (ہ) محاورہ :- بیوقوف کو اور یہ رتبہ ؟ نالائق کو اور بڑا کام ؟ (شان کبریائی اور استعجاب کے موقع پر بولتے ہیں) +

گدھے کو لوری حلوا خشکہ یا گلقند (ہ) کہاوت :- بیوقوف کو رتبہ۔ نالائق کو بڑا کام + (یہ مثل اُوپر کی مثل کا مترادف ہے) +

گدھ

گدھے کو حلوا کھلا کر لاتیں کھانا (ف) فعل متعدی:- نادان و بیوقوف کو سر چڑھا کر خفت اُٹھانا۔ بے وقوفوں کے ساتھ بھلائی کر کے بُرائی پانا +

گدھے کو گدھا کھجاتا ہے (ف) محاورہ:- احمق کو احمق ہی پسند آتا ہے +

گدھے کو لون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں دُکھتی ہیں۔ (ف) محاورہ:- بیوقوف کے ساتھ سلوک کیا اُس نے سمجھا بدسلوکی ہوئی +

گدھے کی آنکھوں میں لون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں پھوڑیں (ف) محاورہ:- نادان کے ساتھ بھلائی کی اُس نے کہا اُلٹی تکلیف دی۔ یعنی بیوقوف کے ساتھ سلوک کرنا بھی بے فائدہ ہے +

گدھے کے کھلائے کا پاپ نہ پن (ف) محاورہ:- بیوقوف کے ساتھ سلوک کرنے میں عذاب نہ ثواب +

گدھے کے ہل چلنا یا پھرنا (ف) فعل لازم:- اُجڑنا۔ ویران ہونا۔ مسمار ہونا۔ برباد ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا +

گدھے کے ہل چلوانا (ف) فعل متعدی:- کسی شہر کو غارت کرانا۔ آباد جگہ کو اجڑوانا یا مسمار کرانا + قلع قمع کرانا +

گدھے والا (ف) اسم مذکر:- (۱) خربندہ۔ کمہار۔ پرجاپت۔ گدھے لادنے اور کرایہ پر دینے والا (۲) بدحیثیت آدمی + بدہیئت آدمی پر پھبتی +

گدھی (ف) اسم مؤنث:- (۱) مادۂ خر۔ جارہ کھوتی جیسے چاہنے کے نام سے گدھی نے بھی کھیت کھانا چھوڑ دیا تھا + (۲) احمق عورت۔ پھوہڑ عورت +

گدھی کا بچا (ف) اسم مذکر:- بچۂ خر۔ جحاش۔ خرکرہ۔ خودک جیسے جوانی میں گدھی کے بچے پر بھی جوبن ہوتا ہے +

گدھی گدھے کا بیاہ (ف) اسم مذکر (ہندو):- جب دھوپ میں بارش ہو تو بچے اُسے اس نام سے موسوم کرتے ہیں +

گدھیا (ف) اسم مؤنث (گنوار) گدھی۔ مادۂ خر۔ جارہ کھوتی (پورب میں بھی بولتے ہیں۔ چنانچہ شہر پٹنہ میں ایک نواب صاحب میر گدھیا کے نام سے مشہور تھے +

گدھیڑی یا گدیڑی (ف) اسم مؤنث:- گدھی کی تصغیر بالتحقیر نہایت بھونڈی عورت بےسلیقہ اور بدتمیز عورت +

گدی (ف) اسم مؤنث:- (۱) قفا۔ پشتِ گردن۔ پس گردن۔ سر کا پچھلا حصہ۔ گردن کا پچھلا حصہ۔ جیسے "عورت کی عقل گدی پیچھے ہوتی ہے" ف

پتلی پتلی چٹکی بھر ہاتھوں سے اپنے بیدھڑک — ساری گدّی میں میری بھر کر لگائیں کیڑیاں (رنگین)

(۲) لکھنؤ: ہتھیلی کا گوشت جس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے +

گدّی بھانا یا ناپنا (ف) فعل متعدی (بازاری):- گدّی پر دھولیں جڑنا۔ دھپیانا۔

گدی

چپت اُڑانا۔ دھپّے لگانا +

گدّی پر ناگن ہونا (ف) فعل لازم:- نہایت منحوس ہونا کیونکہ جب قفائے گردن پر بھونری یعنی پیچدار بال ہوتے ہیں تو وہ مرد یا عورت نہایت منحوس اور آفاکش خیال کی جاتی ہے ف

جس سے لڑتی ہے زری نکھوہ پچھاتی ہے — کہ ہے گدی پہ تیری ناگن کو کا (رنگین)

گدّی سے زبان کھینچنا یا نکالنا (ف) فعل متعدی:- پشت گردن کو چیر کر اُس راستہ سے زبان نکال لینا تاکہ مجرم کو نہایت تکلیف ہو۔ سخت سزا دینا۔ بدکلامی یا بدزبانی یا بدفالی کی سزا۔ پیر ہی کے زمانے میں بادشاہوں اور راجاؤں کی طرف سے دی جایا کرتی تھی۔ سزائے موت دینا ف

گر آ کے تری بزم میں تقریر نکالے — گدی سے زباں شمع کی گلگیر نکالے (الفت)

گدی (ف) اسم مؤنث:- (۱) مسندِ حکومت۔ چار بالشِ حکومت + سنگھاسن۔ اورنگ۔ تختِ شاہی + ملوکت (۲) مسند۔ گدیلا۔ گدا۔ توشک۔ نہالچہ (۳) ٹاٹ۔ ٹپّڑ۔ دری۔ دوکانداروں کے بیٹھنے کا غالیچہ + (۴) دکاندار کے بیٹھنے کی جگہ۔ تھڑا (۵) رفادہ۔ رفیدہ۔ تنوروں میں روٹیاں لگانے کا وہ کپڑا جس کے اندر پھونس بھرا ہوا ہوتا ہے (۶) وہ تہ بتہ یا پیچ کیا ہوا کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دیتے ہیں (۷) لتہ حیض وہ کپڑوں کا گول لمبا سا پتلا تکیہ جسے عورتیں حیض کے دنوں میں اندام نہانی کے اندر رکھ لیتی ہیں۔ شلتہ۔ کرسف (۸) پالان۔ خوگیر۔ نمدہ (۹) زیرمشق۔ پیڈ۔ وہ کاغذوں کی تہ جس پر کاغذ رکھ کر لکھتے ہیں + مہر کی سیاہی لگانے کی گدی (۱۰) وہ روئیدار تھیلی جو گدکے یا پٹے وغیرہ کی موٹھ میں لگا دیتے ہیں۔ تاکہ ہاتھ میں لکڑی کی ضرب نہ پہنچے۔ اور نہ ہاتھ میں لکڑی چبھے (۱۱) کئی تہ کے کپڑوں کا مجموعہ۔ کئی لپٹے ہوئے کپڑوں کی تہ + سر پر بوجھ اُٹھانے کا اینڈوا یا اینڈوی (۱۲) استھان۔ کسی بزرگ یا درویش کا آستانہ۔ پیر کے رہنے کی جگہ۔ گرو استھان +

(۱۳ - اسم مذکر) گوالا۔ گھوسی (۱۴) ایک پہاڑی قوم کا نام جو اکثر بھیڑ بکریوں وغیرہ کی تجارت کرتی اور ریاست جموں۔ چنبہ۔ رامپور رشہر۔ کلو۔ چین وغیرہ میں پائی جاتی ہے ان لوگوں کو کنورے بھی کہتے ہیں [illegible] جو جوتی کی ایڑی وغیرہ میں رکھ دیتے ہیں

گدی پر بٹھانا (ف) فعل متعدی:- مسند نشین کرنا۔ مسندِ حکومت پر متمکن کرنا۔ تخت پر بٹھانا۔ حکومت سونپنا۔ ریاست سپرد کرنا۔ وارثِ ملک و ریاست قرار دینا۔ کسی پیر یا فقیر کا جانشین کرنا +

گدی پر بیٹھنا (ف) فعل لازم:- (۱) مسند نشین ہونا۔ مسندِ حکومت پر جلوہ فرمانا (۲) کسی بزرگ یا پیر یا گرو کے بعد اُس کا جانشین ہونا +

گدی

گدی رکھنا (ہ) فعل متعدی: عورتوں کا ایام حیض میں لتّہ رکھنا، حمل کی درستی کے واسطے کسی دوا کو کپڑے پر لگا کر اندام نہانی میں رکھنا۔

گدی سے اُتارنا (ہ) فعل متعدی: حکومت سے معزول کرنا، تخت سے اتارنا، فرمانروائی کے اختیارات لے لینا۔

گدی نشین (ف) اسم مذکر: تخت نشین۔ وہ شخص جو تخت حکومت یا ساہوکاری کی گدی پر بیٹھے۔ نائب السلطنت۔ مختار ریاست۔ گورنر۔ وائسرائے۔ درویشوں، فقیروں، پیروں وغیرہ کا جانشین۔

گدی نشین ہونا (ہ) فعل لازم: مسند نشین ہونا۔ گدی پر بیٹھنا۔

گدی نشینی (ف) اسم مؤنث: مسند نشینی، تخت نشینی، حکومت، ریاست۔ اختیار، ملک۔ پیر یا درویش وغیرہ کی جانشینی۔

گدیڑی (ہ) اسم مؤنث: دیکھو (گدھیڑی)۔

گدیلا (ہ) اسم مذکر: (۱) جامہ دو تا خصوصاً گھار وا جس میں روئی بھر کر گندے ڈال دیتے ہیں۔ روئی کا گدا۔ گبھا۔ توشک۔ (۲) ہاتھی کا چار جامہ۔ ہاتھی کے اوپر رکھنے کی گدی۔

گڈ ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ گاڑی کا مخفف۔ گاڑی۔

گڈ (انگلش- Good) صفت: اچھا۔ عمدہ۔ چوکھا۔ نفیس۔ خوب۔ نیک۔ تحفہ۔ شبھ۔ مبارک۔ فرخندہ۔ میمون۔ معقول۔ کھرا۔ پارسا۔ نیک۔ عابد۔ مفید۔ سودمند۔ اشراف۔ ذی عزت۔ شریف۔

گڈ ایوننگ (انگلش Good evening) اسم مؤنث: شام خیریت سے گزرے۔ شام کا سلام۔ مساکم اللہ بالخیر۔

گڈ بائی (انگلش Good bye) اسم مؤنث: خدا حافظ۔ اللہ بیلی۔ اللہ نگہبان۔ سلام رخصت جو مصافحہ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ رام رام۔ داتا بیلی۔ مددِ خدا۔ فی امان اللہ۔ بامانِ خدا۔ فی عین اللہ۔

گڈ فرائی ڈے (انگلش Good friday) اسم مذکر: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا جمعہ، عیسائیوں کی شب شہادت۔

گڈ مورننگ (انگلش Good morning) اسم مؤنث: صبح خیریت سے گزرے۔ صبح سلامتی سے گزرے، صبح کا سلام۔ صبحکم اللہ بالخیر۔

گڈ نائٹ (انگلش Good night) اسم مؤنث: شب بخیر۔ رات خیریت سے گزرے۔ رات کا سلام۔

گڈا (پنجابی، گنواری) اسم مذکر: (۱) چھکڑا۔ لادنے کی گاڑی (رابہ ۲-۵) مٹھا۔ بنڈل، پوٹلی، گٹھا۔ جیسے چقندروں کا گڈا۔ سرکنڈوں کا گڈا وغیرہ۔

گڈہ

گڈا (ہ) اسم مذکر: (۱) لعبت، پتلا، بت، ہیکل۔ گڑیا کا جوڑا جسے لڑکیاں روئی بھر کر آدمی کی صورت کا بنا کر کھیلا کرتی ہیں۔ (۲) رسوائی کا پتلا جو کسی بخیل کے نام کا بھاٹ لوگ بنا کر اسے لکڑی میں باندھتے اور نچاتے پھرتے ہیں۔ نیز وہ کپڑے کا بت جو سمدھنیں بوڑھے سمدھی کے مرجانے پر بطور مذاق ہنسنے میں اپنے گھر سے لے کر ظرافت کے گیت گاتی ہوئی آتی ہیں۔ جن میں اس قسم کا ذکر ہوتا ہے کہ تم ہماری سمدھن کو رانڈ کر چلے وغیرہ۔

گڈا بنانا (ہ) فعل متعدی: رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ فضیحت کرنا۔

گڈامی (ا) اسم مذکر: انگریزی۔ گوڈیم یو۔ یعنی Go dam you (او مردود چلا جا) کا بگڑا ہوا لفظ جس کے معنی مردود، ملعون، پاجی، مردک، لعنتی وغیرہ آتے ہیں۔

طبابت اپنا پیشہ تخلص اپنا علامی کوئی کہتا ہے پاگل اور کوئی کہتا ہے گڈامی (علامی)

گڈامی بولی (ا) اسم مؤنث (بازاری): انگریزی زبان کو اس وجہ سے بغیر معنی سمجھے حقارتاً کہنے لگے کہ وہ لوگ اکثر قلیوں وغیرہ کو گڈام کہکر خفگی ظاہر کیا کرتے ہیں۔ پس انہوں نے جانا کہ انگریزی زبان میں اسی قسم اور لہجہ کے الفاظ ہوتے ہیں۔ (۲) کرسٹانوں کی اُردو جو خراب انگریزی آمیز اُردو ہے۔

گڈامی جوتا (ا) اسم مذکر (بازاری): انگریزی جوتا۔ بوٹ۔

گڈبڈ (ہ) صفت (پورب): گڈمڈ۔ غلط ملط۔ باہم آمیختہ۔ رلا ملا۔

گڈریا (ہ) اسم مذکر: چوپان۔ چرواہا۔ گوالا۔ بکریاں چرانے والا۔ راعی۔ شبان۔ بھیڑوں اور بکریوں کا ریوڑ چرانے والا۔

گڈریا پُران (ہ) اسم مذکر: (۱) گوال کتھا۔ گڈریوں کا افسانہ۔ (۲) دہقانی علم۔ جٹ بدیا۔ کسانوں کا پند نامہ۔

گڈس ٹرین (انگلش Goods Train) اسم مؤنث: مال گاڑی۔ وہ ریل جس میں مال اسباب آتا جاتا ہے۔

گڈمڈ (ہ) صفت: (۱) درہم برہم۔ غلط ملط۔ ملا جلا۔ مخلوط۔ گھال میل۔ گول مال۔ (۲) آمیختہ۔ ملا یا ہوا۔ مغشوش۔

گڈمڈ کرنا (ہ) فعل متعدی: مخلوط کرنا۔ ملانا جلانا۔ غلط ملط کر دینا۔ گھال میل کر دینا۔ الٹ پلٹ کر دینا۔ درہم برہم کر دینا۔

گڈمڈ ہونا (ہ) فعل لازم: مخلوط ہونا۔ ملنا۔ غلط ملط ہونا۔ گتھنا۔ جڑنا۔

گڈھ یا گڑھ (ہ) اسم مذکر: (۱) کوٹ۔ قلعہ۔ حصار۔ ارک۔ چھوٹا قلعہ۔ گڑھی۔ جیسے گڈھ تو چتوڑ گڈھ اور سب گڈھیاں ہیں۔ (۲) گڈھی یعنی گاڑی کا مخفف

گدھ

جو ہر کتابت میں آتا ہے (۳) گمر منفاذ کہ وہ عجب نہیں جو فارسی کدہ سے یہ لفظ یا فارسی کلمہ اس سے بنایا گیا ہو) +

گدھے والا (ہ) اسم مذکر:- گاڑی بان۔ چودھری + بہلی یا چھکڑا چلانے والا

گڈھی (ہ) اسم مؤنث:- گڑھی۔ چھوٹا قلعہ۔ کوٹلہ + قلعۂ کوچک۔ کوٹ +

گڈی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بنڈل۔ گٹھا۔ پولی۔ دستہ۔ ترہ۔ ساگ کا بنڈل۔ (۲) آدھا دستہ۔ کاغذ کے دس دستوں کا مجموعہ (۳) سونے یا چاندی کے ورقوں کی گڈی جو ڈھائی سو ورق کی ہوتی ہے (۴) جیسے پھولوں کا دونا یا چنگیرا + (۵- گنوار) گاڑی۔ چھکڑا۔ بہلی +

گُڈی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) گھٹنے کی ہڈی + ہڈیوں کے جوڑ۔ قفلی۔ چھلنی ہڈی چنانچہ اسی گُڈی اسی سبب سے کہتے ہیں (۲) ایک قسم کا پتنگ جس میں پنچھالا نہیں ہوتا۔ تنگی۔ (۳) ایک قسم کا چھوٹا حقہ۔ گُھنڈی۔ مار یا حقہ۔ گڑگڑی (۴۔ لکھنؤ میں) پرندکے کندے جوڑنے کو بھی گڈی کہتے ہیں۔ پرندوں کا دونو بازو کو اُڑنے کے واسطے باہم سمیٹنا +

گذار (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزار) +

(پہلے فرہنگ دیں اس قسم کے الفاظ جیسے گزار۔ گزارہ۔ گزارش۔ گزر وغیرہ ذال معجمہ سے لکھا کرتے تھے لیکن حال کے محققوں نے زائے ہوز کے ساتھ اس کا املا صحیح قرار دیا ہے کیونکہ ذال معجمہ زبان فارسی میں نہیں آتی اور یہ تمام الفاظ جو کاف عجمی اور ذال معجمہ کے ساتھ لکھے جاتے ہیں فارسی الاصل ہیں۔ پس ذال معجمہ سے ان کا املا لکھا جانا کیونکر تسلیم کیا جائے گا۔ فرہنگ نویسوں نے اپنی عربی زباندانی کے سبب اس امر پر توجہ نہیں فرمائی۔ اس کا تصفیہ قاطع برہان میں حضرت غالب نے خوب کیا ہے) +

گذارا (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (گزارا) +

گذارش (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزارش) +

گذارنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گزارنا) +

گذاشتنی (ف) صفت:- دیکھو (گزاشتنی) +

گذر (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزر) +

گذرگاہ (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزرگاہ) +

گذرنامہ (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزرنامہ) +

گذران (ف) صفت:- دیکھو (گزران) +

گذران (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (گزران) +

گذرانا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گزرانا) +

گرگ

گذرنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گزرنا) +

گذری (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزری) +

گذشتنی (ف) صفت:- دیکھو (گزشتنی) +

گذشتہ (ف) صفت:- دیکھو (گزشتہ) +

گر (ہ) اسم مذکر (ہندی):- پہاڑ۔ کوہ۔ پربت۔ جبل + ڈونگر۔

گر (ف) علامت فاعل:- (۱) گار کا مخفف یا مرادف بمعنی والا۔ خداوند۔ ہما کنندہ۔ سازندہ۔ جیسے "زرگر۔ آہنگر۔ تیلی گر۔ کوزہ گر۔ کاسہ گر۔ صورت گر۔ مشعلگر وغیرہ" (۲) بنانے والا۔ جیسے "بادشاہ گر" دیکھو تاریخ ہند کہ سید حسین اور سید عبداللہ جنہوں نے فرخ سیر کو مار لینے کو بادشاہ گر کہتے تھے یعنی جسے چاہتے اُسے بادشاہ بنا دینے کا دعویٰ کیا کرتے تھے۔ (۳) بجائے لفظ باز جو علامت فاعل ہے جیسے "لونڈے گر" لاگر کا مخفف جو کلمۂ تر بط ہے ؎

گرچہ بیٹی ہٹ کو ہٹایا نہ جائیگا روٹھا ہوا بھلا ابھی منایا نہ جائیگا (مؤلف)

گُر (ہ) اسم مذکر۔ گرو کا مخفف:- (۱) پیر۔ مرشد۔ ہادی۔ رہنما + ادیبے ہن۔ (۲) معلم۔ اُستاد۔ ماسٹر (۳) منتر دینے والا۔ اچارج (۴) دیوتاؤں کا اُستاد برہسپتی (۵) بزرگ۔ مربی۔ بڑکھا (۶) قاعدۂ کلیہ۔ اصول (۷) گُن۔ باریکی +

گربار (ہ) اسم مذکر:- برہسپت۔ پنجشنبہ۔ جمعرات۔ چونکہ یہ دن برہسپت دیوتا کا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

گُربھائی (ہ) اسم مذکر:- (۱) پیر بھائی۔ ایک ہی گرو کے چیلے (۲) ایک ہی اُستاد کے شاگرد۔ اُستاد بھائی + ہم جماعت۔ کلاس فیلو۔ ہم مکتب +

گُرجن (ہ) اسم مذکر:- دینی بھائی۔ ایک دین کے پیرو +

گُرچھنا (ہ) اسم مذکر:- جاگیر وقف + وہ زمین جو کسی گرو کو نذرانہ میں دی جائے + عطیۂ شاہی جو کسی پیر یا مرشد کے گزارہ کے واسطے بطور جاگیر مرحمت ہو +

گُردوآرا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گُرداستھان۔ گرو کے رہنے کا مکان۔ پیر کی گدی۔ خانقاہ۔ صومعہ (۲) سکھوں کا دھرم سالہ۔ وہ مکان جہاں سکھوں کا گرنتھ صاحب رکھا رہتا ہے +

گُرگُر بدیا سر سر گیان (ہ) کہاوت:- یعنی ہر ایک گرو یا مرشد کا جدا گانہ علم و عمل اور ہر ایک سر میں مختلف عقل ہوتی ہے + انسان مختلف العقل اور مختلف الطبائع ہوتے ہیں۔ ہر شخص کی جدا رائے ہوتی ہے +

گُرگُڑ ہی رہے چیلے شکر ہو گئے (ہ) کہاوت:- مرید مرشد سے یا شاگرد اُستاد سے بھی بڑھ گئے + گرو اُستاد ویسا شاگرد ہو گیا ادنےٰ اعلےٰ رتبہ پر پہنچ گیا

گُرگیان (ہ) اسم مذکر :۔ وہ دینی علم جو مرشد اپنے مرید کو تعلیم کرے۔ مرشدانہ نصیحت۔ پند بزرگاں ؎

کاغجا پنے گرگیا گھٹے اور گھٹے تن اندر کا
کھٹ کھٹ کٹ لم گمے تکہ دیکھو جیسے بندکا } (کبیر)

گُرپا تا (ہ) اسم مؤنث :۔ گرو کی بیوی۔ مرشد کی زوجہ ٭ سادھنی ٭

گُرمکھی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ زبان جو گرو بولتے ہوں ٭ وہ ہدایات جو پیرنے اپنی زبان سے کی ہوں ٭ ملفوظات (۲) بابا نانک کی پنجابی زبان جس میں گرنتھ لکھا گیا ہے ٭ پنجابی زبان کے ہندی حروف ٭

گُرمنتر (ہ) اسم مذکر :۔ مرشد کی تلقین۔ پند مُرشد۔ پیر کی ہدایت۔ گرُاُپدیش ٭ وہ منتر جو برہمن اپنے ججمان کو اوّل دفعہ جنیو ڈالتے وقت سکھاتا ہے ٭

گرَّا (ہ) صفت :۔ سُرخی مائل۔ لاکھی ٭ لاکھی رنگ کا گھوڑا یا کبوتر ٭

گراب (ا) اسم مذکر :۔ وہ توپ کا گولا جس میں بہت سی گولیاں رال چھرّا وغیرہ بھرا ہوا ہوتا اور دشمنوں کے پراگندہ کرنے کو مجمع ازدحام پر مارتے ہیں۔ صحیح انگریزی گریپ (Grape) بمعنی چھرّا ٭

گِرا پڑا (ہ) صفت :۔ (۱) اُفتادہ۔ زمین میں گرا اور پڑا ہوا ؎

پایا نہ اُس گلی میں دل اپنا کسی جگہ
یوں ہم گرے پڑے تو بہت ڈھونڈنے دل (داغ)

(۲) خوار۔ مبتذل۔ ذلیل۔ حقیر۔ بیقدر ٭ کمینہ۔ بے حقیقت ؎

نازک مزاج قابل جور و ستم نہیں
فقرہ نہیں ہے جوڑ نہیں ہے یہ دم نہیں
تم کو نہیں ہے نیچ تو مجھ کو بھی غم نہیں
وہ ڈھیر پڑوں میں اور کوئی اُن میں ہم نہیں
جو ہم گرے پڑے وہی گھر میں پڑے رہیں
شامت ہماری ہم جو گلی میں اٹے رہیں } (گرمی ناسخ)

گِراس (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ (۱) لقمہ۔ نوالہ۔ کَول۔ کَور۔ کوا (۲) وہ چھوٹا سا روٹی کا ٹکڑا جو ہندو لوگ اپنے کھانا کھاتے وقت گائے۔ کُتّے اور کوّے کے واسطے توڑ کر رکھ لیتے ہیں کہ اگر ہمارے پِتّر ان کی جون میں ہوں تو اُن کو خوراک ملجائے۔ جیسے "گوگراس" ٭

گراس (انگلش ۔ Grass) اسم مؤنث :۔ گیاہ۔ ہری گھاس ٭

گراس کٹ (ا) اسم مذکر :۔ صحیح گراسکٹر جو انگریزی ہے۔ گھسیارا۔ گھاس کھود کر لادنے والا۔ سائیس ٭

گرام (س) اسم مذکر (ہندو) :۔ (۱) گام۔ گاؤں۔ گانوں۔ دیہ۔ قریہ۔ کھیڑا۔ پنڈ۔ موضع۔ بستی (۲) راگ کی اُٹھان ٭

(آواز کے تین درجے جن کو عرف عام میں اعلیٰ اوسط ادنیٰ کہتے ہیں ہر ایک درجہ کو سات سات سُروں پر تقسیم کیا اور اس کا نام گرام رکھا ہے۔ چنانچہ ان سب سُروں کے مجموعہ کو سپتک یا گرام کہتے اور تینوں گراموں کو ان ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ اوّل کھرج گرام یعنی درجہ ادنیٰ دوم مدھم گرام یعنی درجۂ اعلیٰ۔ سوم گندھار گرام یعنی درجۂ اوسط) ٭

گِرامی (ف) صفت :۔ (۱) مکرّم۔ بزرگ۔ معظم۔ مخدوم (۲) عزیز۔ پیارا۔ محبوب ٭ مرغوب خاطر ٭ پسندیدہ (ل) عزیز۔ بحذف ہمی بھاتا ٭

گِراں (ف) صفت :۔ (۱) ثقیل۔ سنگین۔ وزنی۔ بھاری۔ بوجھل نقیض خفیف و سبک (۲) ارزاں کا نقیض۔ مہنگا۔ (۳) ناگوار۔ مکروہ طبع۔ دُوبھر تکلیف دہ (۴) بیش قیمت۔ بیش بہا۔ انمول۔ جیسے "گراں قیمت" (۵) سخت درشت۔ کڑا۔ جیسے گراں جان بمعنی سخت جاں (۶) سُست۔ کاہل۔ (۷) مشکل۔ دشوار۔ اہم۔ کٹھن ٭

گِراں بار (ف) صفت :۔ بھاری بوجھ میں لدا ہوا ٭ باردار۔ بار آور۔ پھل لانے والا ٭ مالدار۔ دولتمند ٭ حاملہ ٭

گِراں بہا (ف) صفت :۔ بیش قیمت۔ قیمتی۔ بیش بہا۔ انمول۔ امول۔ عمدہ۔ بڑھیا ٭ قابلِ قدر۔ قابلِ عزت۔ قابلِ وقعت ٭

گِراں جاں (ف) صفت :۔ سخت جاں ٭ نہایت بُوڑھا اور بے حیا زندگی والا ٭ بیمار۔ جان سے تنگ ٭ فقیر ٭

گِراں جانی (ف) اسم مؤنث :۔ سخت جانی ٭ بے حیائی ٭

گِراں خاطر (ف + ع) صفت :۔ (۱) ناگوار طبع۔ دُوبھر۔ بیزار۔ (۲) آزردہ۔ ناراض۔ غمگین۔ رنجیدہ۔ ملول ؎

نسیم صبح کے جھونکے سے ہوں گراں خاطر
چمن میں جائے جو خوش دماغ صبح کو تو (ظفر)

گِراں خاطر گزرنا (ہ) فعل لازم :۔ ناگوار طبع ہونا۔ دل کو بُرا لگنا ٭

گِراں کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ بھاؤ چڑھانا۔ مہنگا کرنا۔ بھاؤ تیز کرنا ٭

گِراں گزرنا یا معلوم ہونا (ہ) فعل لازم :۔ ناگوار گذرنا۔ دُوبھر معلوم ہونا۔ بُرا لگنا ٭ دل پر بوجھ معلوم ہونا۔ ناپسند خاطر ہونا ٭

گِراں ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) دُوبھر ہونا ٭ ناگوار ہونا۔ بُرا لگنا ٭ بھاری ہونا۔ ناگوار خاطر ہونا۔ خلاف مرضی ہونا۔ طبیعت کے خلاف ہونا ؎

اُٹھا یا در سے کتنا سہل مجھ کو
کہو گے پھر کہ تم سب پر گراں ہو (سالک)

(۲) مہنگا ہونا۔ بھاؤ تیز ہونا ٭ بھاؤ بڑھنا۔ نرخ بڑھنا۔ تیزی ہونا۔ بازار چڑھنا ٭

گرا دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) پھینک دینا۔ ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ نیچے ڈالدینا۔

گرا

(۲) ڈھا دینا۔ مسمار کر دینا (۳) پھینک دینا۔ نیچے دے مارنا (۴) درجہ توڑ دینا۔ مرتبہ کم کر دینا (۵) قیمت کم کر دینا۔ مول گھٹا دینا (۶) اسقاط کر دینا۔ حمل ساقط کرنا

گرانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پھینکنا۔ نیچے ڈالنا۔ ڈالنا (۲) ڈھانا۔ مسمار کرنا۔ منہدم کرنا (۳) پٹکنا۔ دے مارنا۔ پٹخنا (۴) درجہ کم کرنا۔ درجہ توڑنا۔ مرتبہ گھٹانا (۵) قیمت کم کرنا۔ مول گھٹانا (۶) اسقاط کرنا۔ حمل نکالنا (۷) بہانا۔ رواں کرنا۔ جیسے "خون گرانا" (۸) نڈھال کرنا۔ مضمحل کرنا۔ جیسے "دوا نے جی گرا دیا" (۹) بکھیرنا۔ کھنڈانا۔ انشا لمن کا ترجمہ ◆

گرانڈ جوری (انگلش Grand jury) اسم مؤنث :- وہ پنچایت جس میں بارہ سے کم اور تیئیس سے زیادہ پنچ نہ ہوں۔ بڑی پنچایت جو کسی مقدمے کے فیصل کرنے کے واسطے مقرر کی جاتی ہے ◆

(یہ لفظ گرانڈ بمعنی بڑا اور جوری بمعنی پنچایت سے مرکب ہے) ◆

گرانی (ف) اسم مؤنث :- (۱) مہنگا پن۔ مہنگی۔ ارزانی کا نقیض۔ بھاؤ کی تیزی (۲) توڑا۔ کمی۔ قلت۔ کمیابی (۳) قحط۔ کال۔ ساکال۔ خشک سالی۔ (۴) بدہضمی۔ سوء ہضمی۔ بوجھ ◆

گرانیٔ خاطر یا طبع (ف) اسم مؤنث :- ناگوارئ طبع۔ بیزاری ◆

گراہ (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- مگرمچھ۔ گر۔ نہنگ۔ گھڑیال۔ جیسے "نجے کا منہ گراہ اور پیٹ سوم" ◆

گرائی (ف) اسم مؤنث :- (۱) گرفتگی۔ پکڑ۔ گرفتاری۔ گیرائی کا مخفف (۲-و) محکمۂ ٹھگی۔ وہ محکمہ جسے ٹھگوں کے پکڑنے اور گرفتار کرنے کا اختیار ہے ◆

گرب (س) اسم مذکر (ہندو) مان۔ گمان۔ ابھمان۔ غرور۔ گھمنڈ۔ تکبر ◆

گربہ (ف) اسم مؤنث :- بلی۔ ہربرہ۔ بلئی۔ ماربار۔ چوہے پکڑ کر کھانے والے جانور کا نام۔ بلی سی ◆

گربۂ آبی (ف) اسم مؤنث :- اود بلاؤ۔ دریائی بلی ◆

گربہ چشم (ف) صفت :- ازرق چشم۔ کرنجا۔ بلی کی سی آنکھوں والا۔ نیلی آنکھوں والا۔ جسے پنجاب میں بلا کہتے ہیں ◆

گربہ کشتن روزِ اوّل (ف+ع) کہاوت :- رعب پہلے ہی جانا چاہئے۔ رعب پہلے ہی دن خوب بیٹھتا ہے ◆

(یہ ایک قصہ کی طرف تلمیح ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پانچ یاروں نے عہد کیا تھا کہ ہم شادی ایک ساتھ ہی کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ہر ایک نے باری باری سے اپنی بیوی کی عادت مزاج اور خصلت بیان کرنی شروع کی۔ اتفاق سے چار کی بیویاں بد مزاج اور بد مزاج تھیں پر

گرت

غالب یہ ہے کہ عالی کا تھی ایک کی نہایت فرمانبردار اور خلیق بیوی نکلی۔ سب نے اس کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ اول ہی روز جب ہم دونوں میاں بیوی کھانا کھانے بیٹھے تو ایک بلی بھی دسترخوان پر آ بیٹھی۔ میں نے کہا چل چل جا۔ وہ نہ گئی تب میں نے لٹھ اٹھا کر اسے مار ڈالا۔ اس روز سے بیوی کے دل پر یہ رعب چھایا کہ وہ ہر بات پر ڈرنے لگی کہ جس نے ذرا سی بات پر بلی کو مار ڈالا تو خدا جانے میرا کیا حال کرے گا۔ اور دوستوں نے بھی اس پر عمل کیا مگر چونکہ عرصہ گزر گیا تھا بیویاں ان کی عادتوں سے واقف اور مزاجوں پر حاوی ہو گئی تھیں اس سبب سے کچھ پیش رفت نہ گئی اور اس دوست نے ان کا حال سن کر کہا کہ بھائی گربہ کشتن روز اول بود کا رعب جمانا کام نہیں دیتا) ◆

گربہ مسکین (ف) صفت :- غریب حرامزادہ۔ مسکینی صورت والا۔ دیکھنے میں غریب اور اصل میں شریر۔ مکار۔ فریبی ◆

گربھ (س) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) حمل۔ بار۔ پیٹ۔ آدھان ؎

تُلسی ہو کے انضمین جب گنگنا نہ کھائے ۔ جیسے سواستری گربھ رہے پچھتائے (دوہا)

(۲) مُکھنڈ۔ کچا بچا جنین ◆

گربھ استھان (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- رحم۔ بچہ دان ◆

گربھ پات (س) اسم مذکر (ہندو) :- اسقاط حمل ◆

گربھ پات ہونا (ہ) فعل لازم :- اسقاط ہونا۔ پیٹ گرنا۔ حمل گرجانا۔ ڈھینا ◆

گربھ رہنا (ہ) فعل لازم :- حمل قرار پانا۔ پاؤں بھاری ہونا۔ پیٹ رہنا۔ پیٹ میں بچہ پڑنا ◆

گربھ ونتی (س) اسم مؤنث :- حاملہ۔ پیٹ والی ◆

گرپڑ کر (ہ) تابع فعل :- بمشکل تمام۔ جوں توں کر کے۔ مصیبت بھگت کے۔ گرتا پڑتا افتاں خیزاں۔ خدا خدا کر کے۔ کشٹ اٹھا کے ؎

گر پڑ کے ہوتے ہیں نا قہ کے قریں پہنچا ۔ آواز جرس آئی اے قیس کدھر آیا (مصحفی)

گرتا پڑتا (ہ) تابع فعل :- افتاں خیزاں۔ گر پڑ کر۔ بمشکل تمام جوں توں کر کے ◆

گرتا پڑتا (ہ) صفت :- افتاں خیزاں۔ سرکش برکش۔ جلد و شتاب دوڑتا اور لپکتا ہوا ◆

گر پڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) افتادن کا ترجمہ۔ نیچے آرہنا۔ زمین پر آپڑنا۔ (۲) ڈھے جانا۔ مکان کا آپڑنا۔ دیوار یا مکان کا بیٹھ جانا (۳) نہایت کمزور اور نحیف ہو جانا۔ سنبھلنے کے قابل نہ رہنا۔ بیماری کے سبب ٹوٹ جانا۔ نہایت مضمحل ہو جانا۔ پنپنے کے قابل نہ رہنا (۴) تباہ ہو جانا۔ برباد ہو جانا ◆

گرج

گرج (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کڑک۔ آواز رعد۔ بجلی کے ایک بادل میں سے دوسرے بادل میں جانے کی آواز (۲) شیر کی آواز ۔ شیر کے غرّانے کی آواز ۔ ہاتھی کی چنگھاڑ (۳) زور کی آواز۔ چیخ ۔

گرج کر (ہ) تابع فعل۔ ع۔ چیخ کر۔ چلّا کر۔ پکار کر۔ زور کی آواز سے ڈانٹ کر۔ بہ آواز مہیب ؎

دو گھڑی کو اُسے جو دیکھا جو لیٹے ۔ تو پھر کیا گرج کر ہُوا شرت خوجا
کہا کے جب لیٹیں کہا اُسنے گرج کر مجھے ۔ تب یہ جھنجھلا کے کہا میرے کہی مُغلانی
نہیں ہنسنے کی تو لو جاؤ جی بس بس تُخشو ۔ ہم بھی لیتی ہوں ابھی اور بلا مغلانی

گرج کر بولنا (ہ) فعل متعدی۔ ع :- آوازِ مہیب بات کرنا۔ چیخ کر بولنا۔ ڈانٹ کر بات کرنا ۔ کڑاکے کی آواز نکالنا ۔

گرجا (پرتگالی) اسم مذکر :- عبادتگاہِ نصاریٰ۔ کلیسا۔ صومعہ۔ کنشت۔ چرچ۔ عیسائیوں کا عبادت خانہ ۔

گرجا کرنا (ہ) فعل متعدی :- عیسائیوں کا اپنی عبادتگاہ میں جاکر نماز پڑھنا ۔

گرجا ہونا (ا) فعل لازم :- عیسائیوں کی نماز ہونا۔ عبادت ہونا ۔

گرجا ہوا موتی (ہ) اسم مذکر۔ ٹوٹا ہوا موتی۔ بال پڑا موتی۔ گوہر شکستہ۔ مولا یا ہُوا موتی

گرجتے ہیں سو برستے نہیں (ہ) کہاوت :- یعنی جو شیخی بگھارتے ہیں وقت پر اُن سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ غُل مچانے والا کچھ کام نہیں کر سکتا۔ شیخی بازوں کی باتیں ہی باتیں ہوا کرتی ہیں ؎

فغاں کش دل جو ہوتا ہے تو اشکوں کو ترستے ہیں
مثل ہے جو گرجتے ہیں وہ بادل کم برستے ہیں

گرجنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادل کا بولنا ؎

کیا مزا ہو اگر گرجنے سے ۔ تجھ کو سُننے نہ دے کچھ بدلی (ناسخ)

(۲) شیر کا دھاڑنا۔ دہاڑنا ۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا (۳) تڑخنا۔ کڑکنا۔ چٹکنا۔ مڑکنا۔ بال آنا۔ جیسے "موتی کا گرجنا" (۴) بآوازِ مہیب بولنا۔ چلّا کر بولنا۔ خفا ہو کر بولنا۔ ہنکارنا۔ شور مچانا ۔ کڑاکے سے بات کرنا۔ کڑک کر بولنا ۔

گرجی (ف) صفت :- (۱) منسوب بہ گرجستان ۔ گرجستان کا باشندہ ۔ گرجستان کا (۲) ایک قسم کا کُتا جو گرجستان سے لایا گیا تھا ؎

اگر راتوں کو کُتوں نے بھی سُلایا گرجی ۔ اِدھر سے اُٹھ کے جھپٹا وہ ہمراہ پاسبان لپٹے (انشا)

(۳) نوکر کا لڑکا ۔ رہچرا۔ نوکر زادہ ۔

گرد (ف) اسم مؤنث :- (۱) غُبار۔ راکھ۔ خاک۔ دُھول ۔ بھبوت۔

گرد

(۲۔۹) بے اصل۔ بے حقیقت۔ ناچیز۔ ہیچ ۔

گرد اُٹھنا (۹) فعل لازم :- غُبار کا ہوا پر بلند ہونا۔ خاک اُڑنا۔ دُھول اُڑنا ؎

کمتر آئے کمتر چلے گلی سے تری
غُبار بن کے جو بیٹھے تو گرد ہو کے اُٹھے

گرد اُڑانا (۹) فعل متعدی :- (۱) دُھول اُٹھانا۔ خاک اُڑانا (۲) اناج برسانا۔ غلّہ کی خاک نکالنا (۳) خاک میں ملانا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا ۔ جیسے "فوج نے شہر کی گرد اُڑا دی۔ توپوں نے قلعہ کی گرد اُڑا دی" ۔

گرد اُڑائی یا سڑک گھسائی (۱) اسم مؤنث :- سڑک پر چلنے کا محصول۔ ٹول ۔ ٹول ٹیکس کو کہتے ہیں ۔

گرد اُڑنا (۱) فعل لازم :- (۱) دُھول اُٹھنا۔ غُبار اُٹھنا۔ خاک اُڑنا ؎

چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے ۔ گرد اُٹھی ہے ماہ جب تیری گلی کی (ناسخ)

(۲) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ منہدم ہونا۔ ویران ہونا۔ گدھے کے ہل چلنا۔ شہر کا تباہ و برباد ہونا ۔

گرد آلود یا گرد آلودہ (ف) صفت :- غُبار آلود۔ خاک میں ملا ہُوا۔ دُھول ملا ہُوا ۔ بھبوت رمایا ہُوا ۔

گرد باد (ف) اسم مذکر :- بگولہ۔ (دیکھو بگولا) ہوا چکر ۔

گرد بیٹھنا (۱) فعل لازم :- (۱) غُبار کا تہ نشین ہونا ۔ غُبار فرو ہونا۔ خاک کا نیچے جمنا۔ دُھول کا زمین میں بیٹھ جانا۔ گرد نشستن کا ترجمہ ؎

مجھ ناتواں کی خاک جو اُس میں ہوئی شریک
اُٹھ اُٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی گرد راہ کی

(۲) غُبار آلود ہونا۔ میل جمنا (۳) آندھی کا کم ہونا ۔

گرد جھاڑنا (۱) فعل متعدی :- (۱) غُبار دُور کرنا۔ خاک اور دھول سے صاف کرنا (۲) مارنا۔ سزا دینا۔ خبر لینا۔ خوب پیٹنا ۔

گرد جھڑنا (۱) فعل لازم :- (۱) دُھول جھڑنا۔ خاک یا کدورت یا غبار کا دور ہونا (۲) پٹنا۔ سزا پانا۔ خبر لی جانا ؎

پیچھا مجنوں کا کوئی چھوڑتی ہے واللہ ۔ جبتک گرد نہ جاویگی تری وحشت جھڑ (ظفر)

گرد کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) بے نُور کرنا۔ ماند کرنا۔ بیرونق کرنا۔ بے آب کرنا۔ مدھم کرنا ۔ مات کرنا۔ لولاہ کپھڑے میلا کرنا ۔

گرد کو نہ پہنچنا یا گرد کو نہ لگنا (۱) فعل لازم :- کچھ بھی مناسبت اور مسری نہ رکھنا۔ کسی طرح مقابلہ اور ہمسری نہ ہو سکنا۔ برابر نہ ہو سکنا۔

گرد

نقطۂ مقابل نہ ہونا ✦ کسی تیز رفتار حیوان کے اس قدر پیچھے رہ جانا کہ اُس کی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اُس تک بھی نہ پہنچنا ۔ عاجز رہنا ۔ تھک جانا ۔ پیچھے رہ جانا ؎

غرض وہ گرم عناں ہو کے جب چمکتا ہے — نہیں پہنچتی ہے برق اُس کی گرد کو زنہار (سودا)

اشہب فکر تری جلوہ گری کا عالم — نہ لگے گرد کو بھی جس کی پری کا عالم (آخر)

سایۂ طوبیٰ کا ہم دنیا میں کیا ستے نمط — گرد کو لگتی نہیں اس سایۂ دیوار کی (مصحفی)

گرد و غُبار (ف) اسم مذکر :- (۱) خاک ۔ دُھول (۲) کدورت ۔ کپٹ ۔ عداوت ۔ دُشمنی ✦

گرد و غُبار جھاڑنا (ا) فعل متعدی :- (۱) خاک دُھول جھاڑنا ۔ گرد اصاف کرنا (۲) کدورت نکالنا ۔ بھڑاس نکالنا ۔ بخار نکالنا ۔ بدلہ لینا ۔ مارنا پیٹنا ۔ انتقام کرنا ؎

عالم جو تو نہ ہووے مُکدّر تو جھاڑ دُوں — ہر پیر و کے گرد و غبار اپنے تِہ کا (ظفر)

گرد ہو جانا (ا) فعل لازم :- گرد میں دب جانا ✦ گم ہو جانا ✦ پست ہو جانا ۔ دب جانا ۔ عاجز ہو جانا ۔ تھک جانا ۔ مات ہو جانا ✦ ماند ہو جانا ۔ رونق نہ رہنا ۔ مدھم پڑ جانا ۔ بے رونق ہو جانا ۔ ہیچ ہو جانا ✦ مقابلہ نہ کرسکنا ۔ مقابل نہ ہو سکنا ۔ برابری نہ کرسکنا ۔ بے حقیقت ہونا ؎

اس مُنہ کو پہنچی ہے میری فتادگی — نقشِ قدم بھی آگے مرے گرد ہو گیا (معروف)

بے ہوا سرگشتہ ہے میرا غبار — سامنے اس کے بگولا گرد ہے (ناسخ)

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد — جب خاک اُڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا (ذوق)

گرد ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) بے حقیقت اور ناچیز ہونا ۔ مات ہونا ۔ پست ہونا ۔ خاک ہونا ۔ ہیچ ہونا ✦ بے اثر ہونا ۔ کچھ اثر نہ رکھنا ✦

اپنے عالم میں کیا ناز و ادا بھی کیا فرد ہے — حُسن کی آن و ادا سب اُس کے آگے گرد ہے (نظیر)

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد — جب خاک اُڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا (ذوق)

پوچھے ہے کیا لگا لے اگر سر میں درد ہے — اُس خاک پا کے آگے تو صندل بھی گرد ہے (افسوس)

(۲) ماند ہونا ۔ بے رونق ہونا ۔ مدھم پڑنا (۳) نہایت سہل اور آسان ہونا ۔ کچھ مشکل نہ ہونا ۔ جیسے "محنت کے آگے سب گرد ہے" (۴) شرمندہ ہونا ۔ خجل ہونا ۔ نادم ہونا ✦

گرد ہے (ا) محاورہ :- بے حقیقت ہے ۔ بے اصل ہے ۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا ۔ ناچیز محض ہے ۔ ہیچ ہے ۔ نقطۂ مقابل نہیں ہے ۔ ہمسری نہیں کرسکتا ✦ ماند ہے ۔ بے رونق ہے ۔ مدھم ہے ✦ مات ہے ۔ عاجز ہے ✦ شرمندہ ہے ۔ نادم ہے ۔ خجل ہے ؎

دل کی تپش سے گر میشے خورشید سرد ہے — سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے (روشن)

گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے — آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے (میر تقی)

کیا شہری اُس کی رنگت کے سنا گرد ہے — سامنے جب آ گئی دینار و درہم گرد ہے (ناسخ)

مجنوں کو لوگ کہتے ہیں صحرا نورد ہے — اِک وہ تو کیا کہ نقشِ مرے آگے گرد ہے (عارف)

گرد (ف) تابع فعل :- (۱) حلقہ ۔ گھیرا ✦ مدوّر ۔ گول (۲) چاروں طرف ۔ آس پاس ۔ اِدھر اُدھر ۔ نواح ۔ حوالی ۔ پیرامون ۔ اطراف ۔ دَور (۳) جمع ۔ فراہم (۴ - ا) پیچھے ۔ سر ۔ در پے (۵) بزبان پہلوی ۔ شہر ۔ مدینہ ۔ نگر ✦ مصر ۔ بستی ✦ قصبۂ کلاں ✦

گرد گھما (ا) اسم مذکر (بازاری) :- وہ شخص جو آوارہ گرد ہو ✦ طفیلی ۔ نیٹبو ۔ نچوڑ ✦ آوارہ پھرنے والا ۔ منڈلاتا پھرنے والا ۔ چکر لگاتا ہوا پھرنے والا ۔ کسی کے گرد پھرنے والا ✦ بے زر تماشبین ۔ بے زر شوقین ۔ مفلس چھیلا ✦

گرد نامہ (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا نقش و تعویذ جس کے گرداگرد یعنی اطراف میں عبارت مخصوص لکھ کر بھاگے ہوئے غلام یا لونڈی کا نام اُس کے بیچ میں لکھتے اور اُسے چرخے سے باندھ کر پھراتے یا پتھر کے نیچے دباتے یا کیل کے ساتھ مکان کے تھم میں ٹھونک دیتے خواہ زمین میں دفن کر دیتے ہیں ۔ اور اس عمل کی برکت سے وہ واپس آجاتے ہیں ۔ اس کے لغوی معنی شہرنامہ ہیں کیونکہ گرد زبانِ پہلوی میں شہر کو کہتے ہیں ۔ اور اس عمل سے وہ شخص ایسے شہر یا مقام پر واپس لایا جاتا ہے ؎

گرد نامہ خطِ شکلیں ہے ترا اپنے لئے — تجھ سے کیا کر سکیں وحشت میں ہم اے یار گریز (ناسخ)

گرد و نواح (ف + ع) اسم مذکر :- آس پاس کا علاقہ ۔ ضلع ۔ حوالی ۔ قرب و جوار ۔ پڑوس ۔ اطراف ✦ سوادِ شہر ✦

گرد ہونا (ا) فعل لازم :- درپے ہونا ۔ سر ہونا ۔ پیچھے پڑنا ۔ پیچھے لگنا ✦

گردا (ا) اسم مذکر ۔ پورب :- دُھول ۔ گرد ✦ بالو ۔ ریتا ۔ ریت ✦

گرداب (ف) اسم مذکر :- بھنور ۔ ورطہ ۔ گھمن گھیری ✦ وہ جگہ جہاں پانی گڑھا ہونے کے سبب چکر کھاتا ہے ✦ پانی کا چکر ؎

ترے کیا ہجر میں رو رو کے ہم اب آپ حیراں ہیں — یہ دو آستیں یا رب ہیں یا گرداب پانی کا (ظفر)

گرد آباد (ا) صفت ۔ صحیح گرد آباد :- (۱) غبار آلود ۔ گرد آلود (۲) تباہ ۔ برباد ۔ ستیاناس ۔ ویران (۳ - بازاری) مبہوت ۔ بے ہوش ۔ بے خبر ۔ بے سُرت ۔ جیسے "بخار میں گرد آباد پڑا ہے" ✦

گرد واباد کرنا (ہ) فعل متعدی :- خاک میں ملانا - ملیامیٹ کرنا - زمین کا پیوند کرنا * ویران کرنا - تباہ کرنا - برباد کرنا *

گرد واباد ہونا (ہ) فعل لازم :- تباہ ہونا - ویران ہونا - خاک میں ملنا *

گرداگرد (ف) تابع فعل :- چاروں طرف - سب طرف - چو رشو * آس پاس - قرب وجوار * اطراف - ارد گرد * چار کھونٹ *

گرداں (ف) صفت :- (۱) پھرنے والا - گردش کنندہ - دوّار - جیسے "گردون گرداں" (۲) - (ہ) اُلٹا ہوا - لوٹا ہوا - پلٹا ہوا جیسے "واگرداں" *

گردان (ہ) صفت :- (۱) "ہر پھر آ بیٹھی" پر آ جانے والا - ہلا ہوا - سدھا ہوا - مانوس - گرویدہ * وہ کبوتر جو اپنے گھر کو نہ بھولے اور جب موقع ملے جب ہی آ جائے - دوسری جگہ نہ بیٹھنے والا کبوتر - سچا کبوتر - وہ کبوتر جسے اپنے گھر بیٹھنے کی عادت ہو جائے دوسرے کے مکان یا چھتری پر نہ بیٹھے (گھوڑے کے لئے خصوصاً اور مشتاق یا پھیلو کے واسطے مرادًا زبان پر لاتے ہیں) ؎

قاصدی سے کوئی ہوتے ہیں کبوتر قانع　　آمد و شد میں یہ گردان رہا کرتے ہیں (امیر)

کیوں اُڑاتے ہو بلا یا ہیں کب ہم آپ　　جیسے گردان کبوتر ہمیں آ رہتے ہیں (میر)

ہے کبھی کوچۂ جاناں میں بدن میں ہے کبھی　　طائرِ روح ہے گردان کبوتر اپنا (ناسخ)

جاؤں میں ملی سے کہیں تو لگا پھر پھر یہیں　　میں ترے گھر کا کبوتر بن گیا گردان ہوں (ظفر)

(۲) گرد گھنا - گرویدہ رہنے والا * سر ہنے والا * مانوس *

گردان ہونا (ہ) فعل لازم :- ہلنا - مانوس ہونا - کبوتر کا اپنے گھر سے انس پکڑنا - دوسری جگہ نہ جانا *

گردان (ف) اسم مؤنث : دور - پھراؤ - لوٹاؤ * صیغوں کی تصریف - ترتیب کے موافق صیغوں کو پڑھنا * صرف کبیر وصرف صغیر * قرآن شریف کی دور * قرآن شریف کو دُہرانا باری باری سے اس طرح پڑھنا کہ ایک فوائد تلاوت کی ہو دوسرا سامع ہو - پھر وہ سامع یہ قاری *

گردان کرنا (ہ) فعل متعدی :- صرف کے صیغوں کو بالترتیب زمانہ اور وحدت وجمع کے لحاظ سے پڑھنا * دوہرانا - دور کرنا *

گرداننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) صیغوں کی تصریف کرنا کسی مصدر کے تمام صیغوں کو کہنا (۲) لپیٹنا - جزدان کے اندر رکھنا - غلاف میں رکھنا - بند کرنا - تہ کرنا جیسے حافظ کے جاتے ہی قرآن شریف گردان کر رکھ دیا ؎

مُنہ دوپٹے سے لپیٹے سو گئے　　رکھ دیا قرآن کو گردان کر (ہلال)

(۳) دوہرانا - تکرار کرنا - دور کرنا - مکرّر سہ کرر کہنا - جیسے "سبق گرداننا" - (۴) خیال کرنا - خیال میں لانا - سمجھنا * قدر جاننا - قدر کرنا - ماننا - تسلیم کرنا - جیسے "میں اُن کی بات کو نہیں گردانتا" ؎

سرباز وجاں نثار محبت وہ ہیں لیکن　　رستم بھی ہو تو مجھ اُسے گردانتے نہیں (داغ)

(۵) باندھنا - کسنا - سمیٹنا ؎

جب دیکھتے ہو مجھ کو چڑھاتے ہو آستیں　　دامن عدو کے قتل پہ گرداتے نہیں (داغ)

(۶) لانا - دینا - کرنا - جیسے "وہ اسی شعر کو بیل گردانتے ہیں" (۷ - پنجاب) سانتا - پھنسانا - لپیٹنا - ملانا - شریک حال کرنا - جیسے "میں بھی اس جُرم میں گردان لیا" *

گردان لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مان لینا - فرض کر لینا - سمجھ لینا - جان لینا * بند کر لینا - جزدان میں رکھ لینا * صیغوں کی تصریف کر لینا * دوہرا لینا - پھیر لینا - دور کر لینا * (۲ پنجاب) ملوث کر لینا - شریک جرم کر لینا - سان لینا -

گرداور (ف) اسم مذکر : گشت کرنے والا عہدہ دار - پٹواریوں کے حلقہ یا چھنگی کے علاقہ میں پھر کر دیکھنے والا افسر * پولس کا انسپکٹر - پولس کا سپرنٹنڈنٹ * ضلعدار * نگراں - ناظر *

گرداوری (ف) اسم مؤنث :- (۱) گرداور کا عہدہ (۲) گشت - دورہ (۳) نگرانی - پاسبانی - محافظت - نگہبانی (۴) گشت کرنے کا حلقہ یا علاقہ *

گرداوری کرنا (ہ) فعل متعدی :- گرداور کا دورہ کرنا - پٹواریوں کے افسر کا اپنے حلقہ میں گشت لگانا * دورہ کو جانا - گشت کو جانا *

گردباد (ف) اسم مذکر : بگولا - دونڈا - ہوا کا چکر جو غبار کو لے کر بشکل ستون بلند ہو جاتا ہے - واورولا پنجابی - زوبعہ - اعصار عربی (چونکہ اس کا مادہ گرد بفتح اوّل وگرد بکسر اوّل دونوں طرح جائز ہو سکتا ہے لہٰذا دونوں موقعوں پر لکھا گیا) ؎

شعلوں نے صاف سرو چراغاں بنا دیا　　اُٹھا جو گردباد ہمارے غبار کا (ناسخ)

گردبالش (ف) اسم مذکر :- گول تکیہ - گل تکیہ - وہ چھوٹا اور گول تکیہ جو سوتے وقت امیر لوگ رخساروں کے نیچے رکھتے ہیں *

گردش (ف) اسم مؤنث :- (۱) چکر - دور - دورہ - گھماؤ - پھیر - مدوّر صورت میں حرکت کرنا - حلقہ میں پھرنا (۲) انقلاب - تغیر زمانہ کا ہیر پھیر - قسمت کی برگشتگی - بداقبالی - ادبار - بدنصیبی - ناداری - (۳) مصیبت - آفت - بپتا - کشش - سختی - رنگ * کھکیڑ *

گردشِ آسماں (ف) اسم مؤنث :- آسمان کا پھرنا - آسمان کا چکر کھانا * (نظام فیثاغورث کے موافق پہلے تمام ایشیائی باشندے یہ خیال کرتے تھے کہ دنیا کے کل کام آسمان کی گردش کے موافق ہوتے ہیں چنانچہ تمام مشرقی شاعروں نے اسی طرف اشارہ کیا ہے) ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں　　ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا (غالب)

گردشِ زمین (ف) اسم مؤنث :- زمین کا اپنے محور اور سورج کے گرد پھرنا جس سے رات دن پیدا ہوتے اور موسم بدلتے ہیں +

گردش کرنا (ہ) فعل متعدی :- گھومنا چکر کھانا پھرنا۔ دورہ کرنا +

گردش میں آنا (ہ) فعل لازم :- چکر میں آنا۔ تباہی یا مصیبت میں پھنسنا +

گردش میں ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) چکر میں ہونا۔ ادبار میں ہونا۔ گردشِ تنگی میں ہونا۔ مصیبت میں ہونا۔ چکر میں ہونا (۲) طالع یا ستارہ کا اپنے گھر سے باہر ہونا ؎

تعجب کچھ نہیں ہے تو جو آنکھیں پھیر لے ہم سے
ہمارے بخت کا اے ماہ گردش میں ستارہ ہے (...)

گردن (ف) اسم مؤنث :- عُنق۔ نار۔ گلو۔ گلا +

گردن اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- گردن اونچی کرنا۔ گردن اُبھارنا۔ گردن بلند کرنا + سر اُٹھانا +

گردن پر احسان ہونا (ہ) فعل لازم :- بارِ احسان سر پر ہونا۔ اپنے اوپر احسان ہونا۔ مرہونِ منت ہونا۔ شرمندۂ احسان ہونا ؎

جانا نہیں پاس دُشمن کے شمشیر لے بھی   احسان کسی کا بھی گردن پہ نہ ہو (معصوم)

گردن اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- گردن کاٹنا۔ سر قلم کرنا۔ سر اُتارنا یا اُڑا۔ یا مُونڈ کاٹنا + قتل کرنا۔ مارنا + قربانی کرنا۔ بلیدان کرنا +

گردن اینٹھنا (ہ) فعل لازم :- گردن کا اکڑ جانا۔ گردن کے پٹھوں کا جکڑ جانا + ہوا سرد کے اثر سے اعصاب میں تشنج پیدا ہو جانا +

گردن اینٹھی رہنا (ہ) فعل لازم :- خفا رہنا۔ بگڑا رہنا۔ آزُردہ رہنا۔ غضبناک رہنا۔ اکڑا اور کھچا رہنا ؎

کچھ نظر آتی ہے ڈھلی تری چتون لوکا   اتنی رہتی ہے اینٹھی ہی گردن لوکا (رنگین)

گردن پر بوجھ رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) بارِ اعمال اور دین کا سر پر ہونا۔ بار اعمال کا ساتھ رہنا۔ برائی ذمے رہنا۔ عذاب سر رہنا ؎

کہ دھنیر بیں ہے نہیں ہٹ جائیگا گردن پہ بوجھ   روز و شب کے سر کے بِچھر پھرتی ہے کوئی (جرأت)

(۲) بارِ احسان رہنا۔ احسانمند ہونا (۳) گراں خاطر گزرنا۔ گراں خاطر ہونا۔ ناگوار ہونا + سر گرانی کا موجب ہونا۔ بارِ دوش ہونا +

گردن پر بوجھ ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) بارِ احسان میں دبنا۔ احسان سے تہہ رہنا (۲) بارِ اعمال اور عذاب سر پر ہونا (۳) گرانِ خاطر اور ناگوار ہونا (۴) گرانبار ہونا۔ وبالِ دوش ہونا۔ بارِ گردن ہونا ؎

وہاں انکار کشتن اور ہزاروں تنازعہ ہے   یہاں سر کا یہ عالم ہے کہ ہے اک بوجھ گردن پر (حیا)

گردن پر جُوا رکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بوجھ اُٹھانا۔ کوئی بھاری کام ذمے لینا۔ کسی چیز کو کھینچ کر لے جانے کے لئے مستعد ہونا۔ اپنی مدد آپ کرنا ؎

بہت خوان بے اشتہا تم نے کھائے   بہت بوجھ بندہ بندہ کے تم نے اٹھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے   بہت عارضی تم نے جلوے دکھائے
بس اب اپنی گردن پہ رکھو جُوا تم
گرو جاتیں آپ اپنی روا تم (حالی)

(۲) تابع داری کرنا۔ اطاعت قبول کرنا۔ کسی کام کے واسطے گردن جھکانا۔ (۳) بوجھ والا بننا۔ قبیلہ دار بننا۔ متاہل کرنا +

گردن پر خُون رہنا (ہ) فعل لازم :- کسی کے قتلِ ناحق کا گناہ یا عذاب سر رہنا۔ ہتیا کا اپرادھی ہونا ؎

ڈرے کیوں میرا قاتل کیا رہیگا اُس کی گردن پر
وہ خُوں جو چشمِ تر سے عمر بھر یوں دمبدم نکلے (...)

گردن پر خُون لینا (ہ) فعل متعدی :- کسی کے قتل کا گناہ لینا۔ جیو ہتیا کرنا۔ ہتیا سر لینا۔ ناحق جان سے مارنے کا عذاب سر لینا۔ پاپ لینا ؎

تیز خنجر سے سوا ہے ترا نشترِ فصّاد   خون گردن پہ لیا کسی سودائی کا (اسیر)

لئے انکار ساقی نے ہزاروں خون گردن پر
نگاہیں ڈوب کر رہ گئیں جام لبالب میں (...)

کُھلا نگ شفق سے یہ کہ ہر روز اپنی گردن پر   ہزاروں خون ناحق چرخ نیلی فام لیتا ہے (ظفر)

گردن پر خُون ہونا (ہ) فعل لازم :- کسی کے قتلِ ناحق کا عذاب یا گناہ سر ہونا۔ ہتیا ہونا۔ قتل کے گناہ کا مجرم ہونا۔ پاداشِ خُون کا ذمہ دار ہونا ؎

گردی ہر اک تمنا سو سو طرح سے کشتہ   ہے گردنِ فلک پر خوں اپنی آرزو کا (ممنون)
گردن پہ اُسکی خون ہے سارے جہان کا   حیران ہوں کہ جوشِ نزاکت کو کیا ہوا (نواب)
قربانِ نازِ نعش میری رکھ کر کہا   گردن پہ کس کی خون ہے اس بیگناہ کا (ممنون)
شفق ہے وجہ مست گردوں پہ سمجھو   یہ ہیں خون اُس کی گردن پر ہزاروں (جرأت)
مجرم ہے بعید اور بھی ہیں اک گنہ یہ بھی سہی   میرے ہی گردن پہ ہو سکے خون اغیار کا (حیا)

گردن پر سوار ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) کسی کی گردن پر چڑھنا (۲) سر رہنا۔ سر ہونا + سخت تقاضا کرنا + مجبور کرنا۔ ناچار کرنا۔ کسی بات یا کام کے واسطے از حد تنگ کرنا۔ چھاتی پہ چڑھا رہنا۔ چھاتی پر سوار رہنا + دھمکانا۔ ڈرانا + سر رہنا۔ پیچھے پڑا رہنا +

گردن پکڑ نکال دینا (ہ) فعل متعدی :- گردن میں ہاتھ ڈال کر نکال دینا۔ بے عزتی سے دھکے دیکر نکالنا۔ گل ہتّھے دیکر نکالنا +

گردن پھنسانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گردن کو پھندے میں پھنسانا

گرد

(۲) اپنے تئیں جوکھوں میں ڈالنا۔ اپنے کو خطرے میں پھنسانا (۳) ذمہ دار ہونا۔ جواب دہ بننا۔ ذمہ لینا۔ ضامن ہونا ✦

گردن تیار ہونا (۱) فعل لازم:۔ گردن کا فربہ اور موٹا ہونا ؎

ہاتھ تنگ گریباں نہیں زیبا پیارے ۔ پھانسی دیجے اسے گردن ہے ہماری تیار (آتش)

گردن توڑنا (۱) فعل متعدی (بازاری):۔ گردن مروڑنا۔ گردن جدا کرنا۔ جیسے "مل لیا تو گردن توڑ دونگا" ✦

گردن جھکانا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) گردن نیچے کرنا۔ گردن خم کرنا۔ سر خمیدہ کرنا ✦ بوجھ کے مارے گردن لٹانا ؎

عدو کی سرکشی موقوف ہوجاتی ہے احساں سے
یہ وہ ہے بوجھ بھاری جو جھکا دیتا ہے گردن کو } (؟)

(۲) تسلیم بجالانا۔ نمسکار کرنا۔ نمستے کرنا۔ تسلیم بجالانا۔ آداب بجالانا۔ ادب سے سلام کرنا ؎

جنابِ سلطانِ عشق وہ ہے کرے جو لے داغ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہوں دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکا کر } (؟)

(۳) اطاعت کرنا۔ فرماں برداری بجالانا۔ تابعداری کرنا۔ مطیع ہونا۔ ادھین ہونا۔ (۴) شرمندہ ہونا۔ سرنگوں ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا۔ (۵) احسان کے بوجھ میں دبنا۔ احسانمند ہونا۔ بارِ احسان لینا (۶) عاجزی کرنا۔ فروتنی کرنا ✦

گردن جھکنا (۱) فعل لازم:۔ (۱) گردن خم ہونا۔ تسلیم کا خمیدہ ہونا۔ گردن نیچی ہونا۔ آداب بجالانے کے واسطے سر کا خمیدہ ہونا ؎

کیونکر ترے آگے نہ جھکے حور کی گردن ۔ بجلی کی کمر شعلہ کا منہ نور کی گردن (ناسخ)
بیٹھا ہو جہاں پاس سلیمان کے آصف ۔ وہاں کیوں نہ جھکے قیصر و فغفور کی گردن (انشا)

(۲) شرمندۂ احسان ہونا۔ بارِ احسان میں دبنا (۳) شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ (۴) اطاعت قبول کرنا ✦

گردن جھکوانا (۱) فعل متعدی:۔ اطاعت کرانا۔ تواضع کرانا۔ سر جھکوانا ؎

غرورِ جاہ و حشمت عشق میں ہرگز نہیں رہتا
گدا کے آگے جھکواتا ہے یہ شاہوں کی گردن کو } (؟)

گردن حلال کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) ذبح کرنا۔ قتل کرنا۔ مارنا۔ گردن کاٹنا ؎

چھری نکالی ہے مجھ پر عدو کی خاطر سے ۔ پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہیں (داغ)

(۲) نہایت ستانا۔ ظلم کرنا۔ ستم کرنا ✦

گردن ڈھلنا یا ڈھلکنا (۱) فعل لازم:۔ گردن کا بے سکت ہوکر جسم پر گر پڑنا۔ گردن کا مڑ جانا۔ گردن کا ٹوٹ جانا۔ منکا ڈھلکنا۔ قریب بمرگ ہونا ؎

اب تک تو عیادت کو گیا وہ بُت غافل ۔ ڈھلکی ہوئی ہے ناسخِ رنجور کی گردن (ناسخ)

جب کشتۂ الفت کو اٹھایا تو ادھر سے ۔ بس ڈھل گئی سرِ قاتلِ مغرور کی گردن
بیساختہ بولا کہ ارے ہاتھ تو تک دو ۔ ڈھلکے نہ مرے عاشقِ مغفور کی گردن } (؟)

کیا جانیے کیا حال ہوا صبح کو اُس کا ۔ ڈھلکی ہوئی تھی شب ترے رنجور کی گردن (مصحفی)

گردنِ زمیں[1] (ف) اسم مؤنث:۔ خاکنائے۔ خشکی کا وہ قطعہ جو دو بڑے قطعوں کو باہم ملائے ✦

گردن سے جُوا اُتارنا (۱) فعل متعدی:۔ اطاعت اور فرمانبرداری سے نکلنا۔ آزاد ہونا۔ خودمختار ہونا۔ بے باک ہونا ✦

گردن کا بوجھ (۱) اسم مذکر:۔ (۱) بارِ اعمال۔ بارِ دین (۲) بارِ احسان۔ بارِ منت (۳) ناگوارِ طبع۔ گرانِ خاطر۔ گراں ✦

ہجر میں شانہ ہیں جانِ سُبک تن کا بوجھ ہے ۔ سرِ ناتوانِ عشق کی گردن کا بوجھ ہے (ہمت)
شامِ وصال کا جو شانہ یہ کھوج ہے ۔ گردن بھی روزِ ہجر میں گردن کا بوجھ ہے (انشا)

گردن کاٹنا (۱) فعل متعدی:۔ سر قلم کرنا۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ گلا کاٹنا ✦

گردن کا ڈورا (۱) اسم مذکر:۔ (۱) وہ سیاہ ڈورا جو اکثر پہلوان لوگ نظر گزر کے خیال سے گردن میں ڈالے رہتے ہیں (۲) گردن کی جنبش۔ ناچتے وقت معشوقانہ انداز سے ادا کی جاتی ہے جنبش و تحریکِ گردن۔ چہرے کی وہ حرکت جو معشوق بطریقِ بازی ظاہر کرتا ہے۔ علی الخصوص فرقۂ طوائف کا وہ معشوقانہ انداز و ادائے دلفریب جو قصداً حالتِ رقص میں اظہارِ خوش ادائی کی غرض سے بوسیلۂ ادائے حرکاتِ گردن ادا ہو۔ تمہ عادت پڑجانے کے سبب دیگر اوقات میں بھی یہ حرکت سرزد ہوتی ہے ؎

سرو ہی کا دکھاتا اپنی تو ڈورا کہتے ہے ۔ سلے لالا کی رگ گردن کے ڈورے سے (نصیر)

ہلا کر سر کیا کر بات تو مجھ سے نہ ہنس ہنس کر
زنانخی مارتا ہے مجھ کو ڈورا تیری گردن کا } (؟)

غبارِ ہستیٔ عاشق جو آج اُس کو اڑاتا ہے
سمندِ ناز کو گردن کا ڈورا تازیانہ ہے } (؟)

تیری گردن کے جو ڈورے کو اڑا جائے تو پھر ۔ چشمِ خورشید میں بیٹھے وہیں سوزن مارے (انشا)

---

[1] گردن زدنی۔ ت صفت۔ واجب القتل۔ کشتنی۔ ... (انشا)

گرد

ممکن نہیں دم مارے مارا تری گردن کا
تلوار کا ڈورا ہے ڈورا تری گردن کا } (انشا)

گردن کا منکا (ہ) اسم مذکر۔ استخوان گردن۔ پشت کی وہ ہڈی جہاں سے گردن شروع ہوتی ہے ؎

ناتواں ہوں گلے میں مرے باندھ تعویذ — لکھ کے لے مری گردن کا نہ منکا کا غذ (داغ)

گردن کا منکا ڈھلنا یا ڈھلکنا (ہ) فعل لازم:۔ گردن کی پچھلی ہڈی کا پست ہو کر پیچھے لٹک جانا۔ گردن کے جوڑوں کا سرک جانا جو قریب مرگ ہو جانے کی علامت ہے۔ مرنے کا وقت قریب پہنچ جانا۔ مرنے لگنا ۔ جب ترے بیمار کی گردن کا منکا ڈھل گیا — ہم سوں کی آنکھ میں نقشہ کفن کا ڈھل گیا (ظفر)

جو دیکھے ہے گردن کا ڈھلک جانے سے منکا
گردن کے غضب ہیں بت بے باک کے ڈورے } (ظفر)

گردن کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گلا کٹنا۔ سر قلم ہونا۔ سر اڑنا۔ مارا جانا۔ قتل ہونا۔ ذبح ہونا۔ حلال ہونا۔ (۲) عوام: تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ مسنا۔ لٹنا۔ زبردستی مال لیا جانا (۳۔ عوام) خوف جان ہونا۔ ڈر لگنا۔ دہشت آنا۔ جان نکلنا۔ جیسے "تیری تو وہاں جاتے ہوئے گردن کٹتی ہے"۔

گردن کش (ف) صفت:۔ (۱) باغی۔ یاغی سرکش۔ نافرمان۔ منحرف حکم عدول۔ متمرد (۲) زورآور۔ نہایت قوی و زورمند (۳) مغرور۔ متکبر۔ اہمانی (۴۔ ف) سردار سالار (۵۔ و) گستاخ۔ شریر۔ شوخ۔ بیباک۔ نٹ کھٹ۔ دنگئی۔ فتنہ پرداز۔ فسادی۔ فساد انگیز۔

گردن کشی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) انحراف۔ بغاوت۔ نافرمانی۔ تمرد (۲) غرور۔ مان۔ گھمنڈ۔ تکبر۔ کرب (۳) زورآوری۔ قوت۔ قدرت۔ طاقت (۴) شوخی۔ گستاخی۔ شرارت۔ نٹ کھٹی۔ بے باکی۔

گردن مارا جانا (ہ) فعل لازم:۔ قتل کیا جانا۔ ہلاک کیا جانا۔ سر اڑایا جانا۔
دار پر اہل گنہ ہوتے ہیں انگشت نما — سربدار سے کو جانتے ہیں گردن مارے (نصیر)

گردن مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ گردن زدن کا ترجمہ۔ قتل کرنا۔ سر اڑانا۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ ہلاک کرنا۔ جان لینا ؎

پیار سے کر کے حمائل غیر کی گردن میں ہاتھ
مارتے تیغ ستم سے مجھ کو گردن آپ ہیں } (بیان)

یہ ہی میری سزا ہے لے کے تیغ آبدار — مارئیے اس مجھ کو گردن جس جگہ پانی نہ ہو (معروف)
تو خریدار کی میرے ہے خریدار اصیل — مارے گردن تجھے لیکر کوئی تلوار اصیل (رنگین)

صورت اس کی کھینچ تھی مجھ کو لکھے بیٹھے — سو جفا کار نے نقاش کو گردن مارا (میر)
شوق پیدا ہیں اگر تو مجھے گردن مارے — ہو گیا مثل گل شمع پریشاں مجھ سے (غالب)
کشتنی اور بھی ندان میں بت ہیں لیکن — آرزو ہے کہ وہ پہلے مجھے گردن مارے (مصحفی)

گردن مروانا (ہ) فعل متعدی:۔ قتل کرانا۔ ہلاک کرانا۔ ذبح کرانا۔

گردن مروڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گلا گھونٹنا۔ ٹینٹوا دبانا۔ گردن توڑنا (۲) کسی جانور کو بغیر ذبح کئے گلا گھونٹ کر مارنا جو اہل اسلام میں ممنوع ہے۔ اختناق۔

گردن میں ہاتھ دیکے نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت بے عزتی اور زبردستی سے کسی مکان یا مجلس سے باہر کرنا۔ گردن پکڑ کر نکال دینا۔

گردن ناپنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گردن کاٹنا۔ سر اڑانا۔ سر کاٹنا۔ قتل کرنا ؎

ہمسری کرتی ہے یہ ساقی کی گردن سے مدام
گردن مینا کو رند بادہ پیما ناپنا } (بیان)

(۲۔ لکھنؤ) گردن میں ہاتھ دیکے نکالنا (یعنی صاحب گلشن فیض یا ان کے نقال صاحب مخزن المحاورات نے لکھے ہیں۔ دہلی میں نہیں سنے گئے)۔

گردن نہ اٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) شرمندگی سے سر اونچا نہ کرنا۔ شرمندہ و خجل رہنا۔ ندامت سے آنکھ سامنے نہ کرنا (۲) دم نہ مارنا۔ منہ سے بھاپ نہ نکالنا۔ اف نہ کرنا۔ بات نہ کر سکنا ؎

اٹھا نہیں اس کو تن کوئی گردن — وہ اس سر میں ایک سنگ گراں ہے (میر)

(۳) انکار نہ کرنا۔ عذر نہ کرنا (۴) بار احسان سے منہ سامنے نہ کرنا۔

گردن ہلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) انکار کرنا۔ نہیں کرنا۔ نٹنا ؎

وبال گردن اپنی زندگی ہو جائے ہے ہم کو
ظفر انکار بوسہ پر جو وہ گردن ہلاتے ہیں } (ظفر)

(۲) منکر ہونا۔ نابر ہونا۔ مکرنا۔ اقرار نہ کرنا۔ جیسے "چور چرا دے اور گردن ہلائے" (کہاوت) منہ پر پوچھو گردن ہلائے پیچھے دیکھو لپ لپ کھائے)۔

گردن ہلنے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ بڑھاپے کے باعث گردن میں رعشہ ہو جانا۔ نہایت بوڑھا ہو جانا۔

گردنا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گدی کا چانٹا۔ دھول۔ دھپا۔ قفا۔ سیلی (۲) نہایت موٹی اور فربہ گردن۔ تیار گردن (۳۔ قصاب) ذبح کردہ بکری یا بھیڑ وغیرہ کی گردن کا گوشت۔

گُدنا جڑنا ۔ دینا ۔ سی کرنا ۔ لگانا (فعل متعدی بازاری) ۔ ۔۔۔ لے رنا چپت لگانا ۔ گُدّی بھانا ۔ گردن پر چانٹا جڑنا ۔ چپت گاہ کی خبر لینا ۔ دھپیانا ۔ گردن پر لگا جمانا ۔ پنجابی چپیڑ مارنا ۔

(ایک نئے محاورہ ۔۔۔ نے خدا جانے کہاں سے یا بھڑکنا سُنانے کا خیال کر کے گردنا سنانا لکھا ہے ہم نہیں جانتے کہ سنانے سے یہاں کیا نسبت ہے) ۔

گردنی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا ۔ بالاپوش اسپ جو گردن سے لے کر پٹھوں تک پڑا رہتا ہے ؎

گردنی اوڑھ کے سج جائے اگر کوئی بنیں ۔ حاضری کھائے سپاہ و میں لشکر میں نفنن (لاعلم)

افسوس میرا گھوڑا جاڑوں میں پھٹنگا ۔ اُسکو نہ ملی گردنی مجھ کو نہ ملا لنگا (عوام بازاری)

(۲) کشتی کے ایک داؤں یا پیچ کا نام (۳ ۔ ہنود) گلے میں ڈالنے کا چاندی کا ہار ۔ (۴ ۔ ب) تھپڑ ۔ دھپ ۔ گُدّی کا چانٹا ۔ سیلی (۵) کاس، کنگھی کا رس ۔

گردُوں (ف) اسم مذکر ۔ (۱) چرخ ۔ آسمان ۔ فلک ۔ آکاش ۔ گگن ؎

شاید کوئی ہوتا ہے گراے ناسخ ۔ ساغر عمر کو گردوں جو بھر دیتا ہے (ناسخ)

(۲) گاڑی ۔ چھکڑا ۔ ارابہ ۔ رتھ ۔ بہلی (۳) چرخی ۔ پہیا ۔ جر ثقیل کے ایک آلہ کا نام ۔

(یہ لفظ گرد بمعنی گردیدن اور واؤ نون مُبدل گرداں سے مرکب ہے چونکہ حروف علت باہم اکثر بدل جایا کرتے ہیں ۔ پس اس جگہ الف کو واؤ سے بدل لیا ۔

گردُونِ گرداں (ف) صفت :۔ فلک دوّار ۔

گِردہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) قرص ۔ ٹکیا ۔ حلقہ ۔ منڈل ۔ کُنڈلی ۔ دائرہ (۲) گِتا ۔ پٹاری کے اُوپر کا گول سلا ہوا کپڑا (۳) ایک قسم کی روٹی ۔ (۴) ہر ایک گول اور مدوّر چیز (۵) گل تکیہ ۔ گول تکیہ (۶ ۔ ا) ایک چاندی کے سکہ کا نام جو ایک آنہ چار پائی کی قیمت کا ہے (۷ ۔ ا) سر کے وہ بال جو تینوں طرف قائم اور بیچ میں سے ماتھے تک مُنڈے ہوئے ہوتے ہیں (۸) گول تشتری (۹) حقہ کا زیر انداز (۱۰) ڈفلی یا دائرہ وغیرہ کا چوبی حلقہ جس پر کھال منڈھی جاتی ہے ۔

گُردہ (ف) اسم مذکر ۔ (۱) ایک مشہور عضو کا نام جو حیوانات کے دونوں پہلوؤں میں واقع ہے ۔ گلیہ (۲ ۔ ا) ایک قسم کی چھوٹی توپ ۔ زنبورک (۳ ۔ ا) جرأت حوصلہ ۔ دلیری ۔ جگرا ۔ مرادف دل ۔ جیسے "بڑا کیا دل گردہ پیسا کیا گُردہ" ۔ بڑے گردے کا آدمی ہے ؎

منزل اُلفت میں رکھیں تو قدم ۔ رستم و سہراب کا کیا گردہ ہے (نسیم دہلوی)

(۴ ۔ و ۔ عو) کلمۂ تحقیر جو کسی بات کے جواب میں عورتیں زبان پر لاتی ہیں ۔ جیسے "تیرا گردہ ۔ تیرا کلیجا ۔ تیرا سر ۔ وغیرہ" (۵ ۔ و) ایک قسم کی کفگیر جسے گنّے کا رس پکاتے وقت کڑھاؤ میں چلاتے جاتے ہیں تاکہ رس نیچے جم کر جل نہ جائے ۔ ایک قسم کا کفگیر ۔

گردی (ف) اسم مؤنث (مرکبات میں) :۔ (۱) گردش ۔ پھرنا ۔ جیسے "آوارہ گردی ۔ ہرزہ گردی" (۲ ۔ و) انقلاب ۔ افراتفری ۔ پٹی ۔ جیسے "بادشاہ گردی" (۳ ۔ و) زوال ۔ تنزل ۔ بیقدری ۔ بے وقری ۔ جیسے "اشراف گردی" (۴ ۔ و) حملہ آوری ۔ دَور دَورا ۔ عہد ۔ جیسے "نادر گردی ۔ پٹھان گردی" ۔

گرُڑ (س) اسم مذکر (ہندو) :۔ (۱) گِدھ ۔ کرگس ۔ کھگ پتی ۔ کھگیش ۔ پرندوں کا راجا (۲ ۔ پنجاب) نیل کنٹھ ۔ سبزک ۔ شقراق ۔ کاسکینہ ۔

(ہندوؤں کے اعتقاد میں یہ وشنو کی سواری مانی جاتی ہے) ۔

گرُڑ پُران (س) اسم مذکر :۔ ہندوؤں کے چھٹے پُران کا نام ۔ جس کا ایک کلپ (باب) جو مُردے کی گتی اور کریا کرم پر مشتمل ہے بعد از وفات اُس کے لواحقوں کو سُنایا جاتا ہے ۔ شاید تبرکاً یا نیک فال سمجھ کر گرُڑ سے منسوب کیا ہے گویا وہ میّت کو بہشت تک پہنچا دیگا ۔

گُرز (ف) اسم مذکر ۔ ایک ہتھیار کا نام جو سر پر مارا جاتا اور اُوپر سے موٹا ہوتا ہے ۔ گدا ۔ گوپال ۔ عمودِ آہنیں ۔ عمود ؎

مضمون بافتۂ غیر اپنے شعر میں کہدو ۔ نہیں زیبا کہ دست ال بن جو گرز رستم کا (اسیر)

گُرز بردار (ف) اسم مذکر :۔ گدا دھر ۔ گرز اُٹھانے والا ۔

گُرزمار (ا) اسم مذکر :۔ مسلمان فقیروں کا ایک گروہ جن کے پاس گُرز رہتا ہے اور وہ لوگ جب کوئی اُن کو بھیک نہیں دیتا تو اُس سے اپنے آپ کو زخمی کر لیتے ہیں ۔

گُرس (ا ۔ صحیح انگلش گروس) (Gross) اسم مذکر :۔ بارہ درجن کا مجموعہ ۔ ۱۴۴ عدد کا منڈل ۔

گُرسل (س) اسم مؤنث (گنوار) :۔ ایک قسم کی چھوٹی مینا جس کی چونچ زرد ہوتی ہے ۔ گرائی ۔ پُورب میں گل گُھپا کہتے ہیں ۔

گُرسنگی (ف) اسم مؤنث :۔ بھوک ۔ اشتہا ۔ کھُدیا ۔

گُرسنہ (ف) صفت :۔ بھوکا ۔ کھُدیا وان ۔

گرفت (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) پکڑ (۲) قبضہ ۔ دستہ ۔ پکڑنے کی جگہ ۔

گرف

گرفت (۳-۱) گیری۔ کولی (۲-۱) اعتراض۔ حرف گیری۔ نکتہ چینی ۔ جرامت۔ لٹک ۔ بازپرس۔ مطالبہ ۔

گرفت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ پکڑنا ۔ اعتراض کرنا۔ حجت نکالنا۔ مزاحمت کرنا۔ روکنا۔ ٹوکنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔ کھوٹ نکالنا ۔ تھامنا ۔

گرفتار (ف) صفت :۔ (۱) پکڑا ہوا۔ ماخوذ ۔ قیدی۔ نظربند ۔ محبوس۔ اسیر (۲) پھنسا ہوا۔ مبتلا۔ گھرا ہوا (۳) عاشق۔ دل دادہ۔ فریفتہ۔ مفتون ۔

گرفتار کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ پکڑنا۔ ماخوذ کرنا۔ آگے دھر لینا۔ باندھ لینا۔ اسیر کرنا ۔ قید کرنا ۔ ہتکڑیاں ڈالنا ۔ مشکیں باندھنا۔ مشکیں کسنا ۔

گرفتار ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ماخوذ ہونا۔ پکڑا جانا۔ باندھا جانا۔ (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ مفتون ہونا۔ دل دادہ ہونا ؎

وہ یاں میں کسی کے یہاں بیٹھے ہو ناچار ہو گئے — کیا مری جان کہیں تم بھی گرفتار ہوئے (حفیظ)

(۳) مبتلا ہونا۔ پھنسنا۔ گھرنا ۔

گرفتاری (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) پکڑ۔ مواخذت (۲) اسیری۔ قید۔ نظربندی۔ حبس (۳) الجھاؤ۔ الجھیڑا۔ پھندا۔ جنجال۔ مشابہت کی ؎

چشم نے دیکھا جب اس نے زاری میں — دل نے کیا دیکھا ہے بن دیکھے گرفتاری میں (لالہ علم)

گرفتگی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) پکڑ ۔ مواخذت (۲) انقباض۔ رکاؤ۔ گھٹاؤ ۔ گھٹن۔ جھلاہٹ۔ توتلاپن ۔

گرفتگیٔ آواز (ف) اسم مؤنث :۔ آواز پڑنا۔ گلا پڑنا ۔

گرفتہ (ف) صفت :۔ پکڑا ہوا۔ جیسے "دست گرفتہ" ۔

گر گر سودا یا معاملہ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ سر ہو کر کوئی چیز دینا۔ زبردستی سر چپکنا۔ خلاف مرضی سر منڈھنا۔ خواہ مخواہ کچھ دینا ؎

گر گر معاملہ کریں کیا اُس سے ولا کا ہم — ہے یار بے نیاز اٹھایا نہ جائیگا (مرزا صابر)

گرگ (ف) اسم مذکر :۔ بھیڑیا۔ ذیب۔ ایک درندے کا نام جو اکثر بھیڑ بکری کا شکار کرتا اور آدمی کے بچوں کو بھی اٹھا کر لے جاتا ہے ؎

تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہیں
گرگ دیکھے گا تو کتا باؤلا ہو جائے گا (؟)

گرگِ باراں دیدہ (ف) صفت :۔ آزمودہ کار۔ گرم و سرد روزگار دیدہ۔ پرانا خرانٹ۔ نہایت تجربہ کار۔ زمانہ دیکھا ہوا ؎

میرے رونے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے — ناصح عاقل پرانا گرگ باراں دیدہ ہے (داغ)

(چونکہ بھیڑیے کا بچہ بارش سے کر ڈرتا ہے اور مینہ برستے وقت اگر بچہ کا پیسا بھی ہو تو باہر نہیں نکلتا ہے

گرل

تو اتفاق سے باہر ہو اور مینہ آ جانے تو اُس پر بھیگ کر اُس کا ڈر نکل جاتا اور یہ سمجھ لیتا ہے کہ بارش کوئی خوفناک چیز نہیں ہے پس اس وجہ سے دلیر اور بے خوف ہو جاتا ہے اور اسی طرح جو کئی برس کا زمانہ دیکھ لیتا ہے وہ نہایت ہوشیار اور بے باک ہو جاتا ہے لہٰذا بطور مذمت یہ محاورہ منتقی اور چالاک آدمی کی نسبت بولا جانے لگا) ۔

گرگ کہن (ف) صفت :۔ (۱) گرگ سال خوردہ۔ بوڑھا اور پرانا بھیڑیا (۲) پرانا خبیث۔ پرانا تجربہ کار۔ بڑا بھاری مکار ؎

ذبح کرانے لاگ میں عجز و نیاز سے — جانا نہ بھول کر کبھی گرگِ کہن کے پاس (مؤلف)

گرگا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چھوکرا۔ گرو کی ٹہل کرنے والا ۔ چیلا۔ چٹا۔ شاگرد۔ (۲) برتن مانجھنے والا۔ برتن دھونے والا۔ شاگرد پیشہ۔ کمینہ نوکر (۳) نوکر۔ خدمتگار۔ ٹہلوا ۔ ہرکارہ ۔ کمینہ مصاحب۔ منہ لگا۔ سخا۔ مقرب۔ ادنیٰ ہمراز (۴) لگمنشو۔ بدکار۔ بدوضع (۵) شیطونگڑا۔ اخوان الشیاطین میں سے ۔

گرگابی (ف) اسم مذکر (گرگ + آبی) :۔ وہ انگریزی جوتا جو صرف پنجوں تک بشکل گرگ آبی ہوتا ہے۔ ایک قسم کا موزہ ۔ رومی اور ترکی زبان میں بھی پایا جاتا ہے

گرگٹ (ہ) اسم مذکر :۔ حربا۔ آفتاب پرست۔ گرلا۔ ایک چھپکلی کی شکل کے جانور کا نام جو اکثر آفتاب کی طرف رخ کرکے بیٹھتا اور اپنا رنگ سرخ۔ زرد۔ نیلا بدلتا رہتا ہے ۔

گرگٹ کے سے رنگ بدلنا یا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا (ہ) فعل لازم :۔ نہایت متلون مزاج ہونا ۔ ایک حال پر نہ رہنا ۔ غصے کے مارے لال پیلا ہونا۔ نیلی پیلی آنکھیں ہونا ۔ انقلاب پر انقلاب ہونا۔ تغیر و تبدل ہونا ۔ ایک طور پر نہ رہنا۔ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ ہونا ۔ کچھ سے کچھ ہونا۔ رنگ متغیر ہونا ؎

وسمہ سے ریش شیخ بدلتی ہے اے نصیر
گرگٹ کی طرح رنگ سفید و سیاہ و سرخ (نصیر)

گرگٹ کی طرح لاکھوں گردوں نے رنگ بدلے — پر تو نے اے ستمگر اپنے نہ ڈھنگ بدلے (رنگین)

رنگ گرگٹ کی طرح بدلے بہار — جو ابھی گھر میں چھپکلی نکلے (راحت)

خورشید کیا کہوں انہیں آنکھوں کے سامنے
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا (؟)

گر گئے دانت آم کھانے سے (ہ) کہاوت :۔ تعجب اور خلاف قیاس بات کی نسبت بولتے ہیں ۔ جھوٹی نزاکت پر طنز ہو کھچڑی کھاتے پہنچا اترنے کا مراد

گرل سکول (انگلش) (Girl School) اسم مذکر :۔

لڑکیوں کا مدرسہ۔ لڑکیوں کے پڑھنے کا مکتب * مدرسۃ النساء۔

گرم (ف) صفت :- (۱) مقابل سرد۔ تتا۔ حار۔ محرق۔ حرارت۔ تپاں
سوزاں۔ آتشی۔ جلتا ہوا *

شمع نازاں نہ ہو اک رات بہا آنسو گرم　　برسوں یاں آنکھ سے ٹپکا ہے مرے لہو گرم
کیا ہوں نالہ جانسوز کی بھی تاثیر　　جل گیا بس یہ کیونکر ہوا بازو گرم (ذوق)

(۲) جلد۔ شتاب۔ بتعجیل۔ فوراً۔ فی الفور۔ بسرعت عجلت کے ساتھ جیسے مصرع
"وہ گرم گرم آکے یہاں سے چلے گئے"

(۳) سریع الحرکت۔ تیز رفتار

آرام نہیں ہے اس بت خورشید رو کو ہیں　　پھرتے ہیں جیسے کوکب سیار گرم ہے (جرأت)

(۴) بہت۔ زیادہ۔ مفرط۔ ازحد۔ جیسے "گرم اختلاطی" (۵) خلط۔ اختلاط
رکھنے والا۔ ازحد لگاؤ۔ نہایت حلا ملا

صد شکر جذب محبت کی بدولت　　کچھ آج وہ خلط میں بہت مجھ سے ہا گرم (انشاء)

(۶) سرگرم۔ مستعد۔ تیار۔ آمادہ * مصروف * کمربستہ

کون سوختہ جاں صبح سے ہے گرم فغاں　　کہ ہوا آتی ہے کوچے سے ترے گلو گرم (ذوق)
ان تیغ کھینچ لے بت نازک مزاج تو　　مرنے پہ آج یہ بھی گنہگار گرم ہے (آگاہ)

(۷) تند۔ تیز * سخت۔ ناملائم۔ ناگوار۔ بیجا * دھواں دھار

خو ایک تو وہ شعلۂ رخسار گرم ہے　　تس پر یہ ہی زلف دھواں دھار گرم ہے (جرأت)
گرم اک بات کسی سے نہ سنی تھی ثابت　　آپ سنتے ہیں مجھے میرے مقدر کا لکھا (ثابت)

(۸) صفراوی۔ پت کا (۹) لال۔ انگارا سا۔ دہکتا ہوا۔ جیسے "گرم لوہا" (۱۰)
پُر رونق۔ پُر رونق۔ رونق پر۔ بارونق۔ جیسے "صحبت گرم رکھنا۔ بازار
گرم ہونا" وغیرہ

بازار کس قدر ہے یوسف کا گرم ہے　　لاتے ہیں نقد عمر خریدار ہاتھ میں (سید)
جرأت خرید داغ پہ ہیں امر آفتاب　　آتش رخوں کے حسن کا بازار گرم ہے (جرأت)
عاشق کشی پہ جب سے وہ خونخوار گرم ہے　　تب سے جہاں میں حسن کا بازار گرم ہے (میر تقی)

(۱۱) غضبناک۔ خفا۔ ناراض

دست خورشید کی رعشہ سے سپر جائے چھوٹ　　کھینچ کر تیغ کو جب ہو وہ ہلال ابرو گرم
لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب تو گرم　　شربت قند دیا کر کے پر آتش خو گرم (ذوق)

(۱۲) پُر زور۔ پُر مضمون۔ پُر اثر۔ تڑپتا ہوا۔ گرما گرم

باتیں سنیے تو پھڑک جائیے گا　　گرم ہیں داغ کے اشعار یہ کیا (داغ)
سرگرم سخن سب ہیں سخن سنج ولیکن　　لکھے تو نصیر ایسی غزل کوئی بھلا گرم (نصیر)

غزل تو طرز پہ جرأت کی یہ بھی تھی معروف　　پہ ایک اور غزل گرم کہہ سناتا ہوں (معروف)
ظفر کی طرح کوئی شعر گرم کہہ نہ سکے　　ہزار فکر سے ہو سوال دو دماغ جلا (ظفر)

(۱۳) معشوق کا۔ شوخ * سرخ و سفید۔ لال۔ انار کا دانہ۔ شہاب کی مانند

دل عاشق کے جلانے کا ہے سارا ساماں　　بنی شعلہ ہے تری رنگ بھبوکا رو گرم (ذوق)

جل جاویں تیور اس کے جو دیکھے نک آنکھ اٹھا
اللہ کیا وہ شعلۂ رخسار گرم ہے (آبرو)

(۱۴) خوب۔ کھرے۔ چوکھے

گر کیجئے بغل کیجے ہماری بھی ذرا گرم　　تو آنکھ چھپا کر سے کہتا ہے وہ لبا گرم (جرأت)

(۱۵) فائق۔ تیز۔ غالب۔ بڑھ کر

مصور نے جو دیکھا کھینچ کر دونوں کے چہرے کو　　تو نقشہ گرم تھا یوسف کا بھی تصویر پہ تیرا (جرأت)

(۱۶) شوخ و شنگ۔ شوخ چشم۔ بےباک * چالاک۔ شوخ۔ شریر۔ عیار۔ نٹ کھٹ
ڈھنگی

کرتی ہے سب سے پردہ مینا میں تاک جھانک
وہ دخت رز بھی ایک ہی مردار گرم ہے (ناسخ)

اللہ رے شرارت تری اللہ رے شوخی　　ایسا تو کوئی ہم نے نہ دیکھا نہ سنا گرم (جرأت)
جاتے ہوئے کل راہ میں چھیڑا جو کسی نے　　لوگوں کے دکھانے کو ہوئی انکی ادا گرم
پر دل میں جو دیکھی تو کئی شنگے یہ کہنے　　اے صدقے کروں اسکو یہ تنہا ہے ہوا گرم (رنگین)

(۱۷) چلبلا۔ شوخ۔ طرار۔ نچلا نہ رہنے والا۔ تڑتڑیا

ہر عضو پھڑکتا ہے بڑا شوخی کے مارے　　ہے ایک سے ایک اس بت کافر کی ادا گرم (مصحفی)

گرم اختلاطی (ف) اسم مؤنث :- نہایت ربط ضبط۔ گہری دوستی
تپاک۔ فرط محبت * از حد بے تکلفی۔ کمال اتحاد *

گرم بازاری (ف) اسم مؤنث :- خوب بکری۔ نہایت کا بکی و
خریداری۔ کثرت خرید و فروخت * ہجوم خلائق۔ رونق بازار * لین دین
اور بنج بیوپار کی کثرت

سرد ہے بازار خوباں گرم بازاری نہیں
کتنے یوسف دیکھتا ہوں کچھ خریداری نہیں (آبرو)

گو کہ کو خانہ سجانا پھر تسخیر خورشید دار　　صورتیں ہیں دن تمہاری گرم بازاری کے ہیں (ظفر)

گرم بغل کرنا (ف) فعل لازم :- دیکھو (بغل گرم کرنا)

ابتک گرم بغل کرنے کی کچھ فکر نہ کی　　اور آ پہنچی قلق فصل زمستاں پر دل مسکیں کی

گرم بولنا (ف) فعل متعدی :- خفگی یا خشونت کے ساتھ بات کرنا۔

بدمزاجی سے جواب دینا۔ تیز ہونا۔ تُندخوئی سے پیش آنا ✦

گرم پانی (ہ) اسم مذکر۔ (۱) تتا پانی۔ کھولتا پانی۔ حمیم۔ حمیمہ (۲)۔ بازاری۔ پنجاب) منی۔ دھات۔ نطفہ۔ بیج۔ بیرج۔ آبِ پشت ✦

گرم جوشی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) گرم اختلاطی۔ زیادہ ربط ضبط۔ تپاک محبت و اختلاط ✿

یاد آئی جو گرم جوشئ یار　　دیدۂ تر نے شعلہ باری کی (مومن)

گرم جوشی نہ کرو غیروں سے تم بہرِ خدا　　ہم بھی الطاف و کرم کے نہیں ملنے کے ہی حق (ظفر)

رقیبوں سے جو دیکھی گرم جوشی اُس کی محفل میں
نہ پھوڑے کی طرح کیا کیا کلیجا میرا کھولا ہے } (لا اعلم)

سو مری ہم سے ہے اور گرمجوشی غیر سے　　خوب ہی وہ تو ہمیں دکھلا رہا ہے سرد و گرم (〃)

(۲) سرگرمی۔ ولولہ۔ جوش۔ نہایت تندہی۔ شوق۔ حمایت۔ سعی۔ کوشش ✦

گرم خبر (ف) اسم مؤنث :۔ تیز خبر۔ جلد ہی کی خبر ✦ خبرِ تازہ۔ عام خبر۔ افواہ۔ شہرت۔ دھوم۔ عنقریب ظاہر ہونے والی بات کا چرچا ✿

کیا گرم خبر ہے ترے آنے کی یہاں پر　　مشتاق چلے آتے ہیں ملکوں سے بڑے گرم (لا اعلم)

گرم سرد (ف) صفت :۔ (۱) تتا اور ٹھنڈا۔ حار اور بارد (۲) کنکنا۔ شیر گرم۔ سہتا سہتا۔ سمویا ہوا (۳) بُرا بھلا۔ نرم و سخت۔ نیک و بد۔ حوادثِ زمانہ ✦

گرم سرد اُٹھانا یا سہنا (ہ) فعل متعدی :۔ حوادثِ زمانہ کی برداشت کرنا۔ بُرا بھلا وقت دیکھنا۔ تجربہ حاصل کرنا۔ نیک و بدِ زمانہ دیکھنا۔ راحت و مصیبت کا امتحان کرنا ✦

گرم سرد دیکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ راحت و مصیبت کا زمانہ دیکھنا۔ بُرے بھلے دنوں کی آزمائش کرنا۔ تجربہ حاصل کرنا ✦

گرم سیر (ف) صفت :۔ بالخصوص نہایت گرم زمین۔ سردسیر کا نقیض گرم ملک۔ گرم ولایت۔ وہ دیس جس کی آب و ہوا گرم ہو ✦

گرم کپڑے (ہ) اسم مذکر :۔ جاڑے کے دنوں کی پوشاک۔ اُونی یا روئی دار کپڑے۔ جڑاول ✦

گرم کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تتا کرنا ✦ آگ پر رکھنا ✦ گرمی پہنچانا ✦ جوش کرنا۔ جیسے "دُودھ گرم کرنا" (۲) بھڑکانا۔ افروختہ کرنا۔ غصہ دلانا۔ آگ لگانا۔ (۳) تیز کرنا۔ دوڑانا۔ ایڑ لگانا۔ مہمیز کرنا۔ جیسے "گھوڑے کو گرم کرنا" ✦

گرم گرم (ف) صفت :۔ جلد جلد۔ شتاب شتاب

ہلتا ہاتھ نے دشمن اُس کا جاتا گرم گرم　　پانی پانی ہو گیا میں موج دریا دیکھ کر (مومن)

گرم مزاج (ف) صفت :۔ (۱) محرور المزاج۔ وہ شخص جس کا مزاج حار ہو۔ صفراوی مزاج۔ (۲) تُندمزاج۔ غصیل۔ غصہ ور۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تُندخو۔ اگن سبھاؤ ✦ تیزمزاج ✦ سخت گیر۔ خشونت پسند۔ درشت طبع ✦

گرم مزاجی (ف) اسم مؤنث :۔ تُندخوئی۔ بدمزاجی۔ خشونتِ طبع ✿

تو دولتوں کو گرم مزاجی نے کھو دیا　　سرسام ہو گیا یہ بلند ابخرے ہوئے (اسیر)

گرم مصالح (ف) اسم مذکر :۔ (۱) ابازیر۔ توابل۔ وہ خوشبودار چیزیں جو طعام میں ڈالی جاتی ہیں۔ جیسے "لونگ۔ الائچی۔ زیرہ۔ دارچینی۔ سیاہ مرچ" جسے فارسی میں دیگ افزار بھی کہتے ہیں (۲)۔ عوام۔ بازاری) معشوق گرما گرم ✦

گرم ملنا (ہ) فعل لازم :۔ تپاک اور اختلاط کے ساتھ ملنا۔ نہایت اخلاق اور محبت سے پیش آنا ✦ رواروی ملنا۔ چلتے چلتے ملنا۔ راستہ کی ملاقات کرنا۔ سرِراہ سری ملاقات کرنا ✿

عاشق سے گرم ملنا پھر بات بھی نہ کہنا　　کیا بے مروتی ہے کیا بے وفائیاں ہیں (تاباں)

(یہ محاورہ کبھی سُنا نہیں گیا صرف تاباں کے باندھ دینے کے سبب لکھنا پڑا۔ تاکہ اُس کے معانی میں لوگ متفکر نہ ہوں) ✦

گرم ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) تتا ہونا ✦ حار یا محرور ہونا ✦ تپنا۔ جلنا۔ بھبکنا (۲) جوش ہونا۔ اونٹنا۔ اُبلنا۔ کڑھنا۔ جیسے "دُودھ گرم ہونا" (۳) خفا ہونا۔ تیز ہونا۔ بگڑنا۔ طیش میں آنا۔ غضبناک ہونا۔ خشمگیں ہونا۔ جھنجلانا ✿

پارہ ہائے ابر میں ہو جس طرح سے آفتاب　　دہنم ہوتا ہے مجھے پردوں میں سو سو بار گرم (ناسخ)

میں نے کہا کہ آتشِ غم میں جلے ہے دل　　وہ سرد مہر گرم ہو بولا جلا کرے (میر)

کیوں طفلِ اشک تجھ کو آنکھوں میں میں نے پالا
اِس پر بھی میرے مُنہ پر تو گرم ہو کے آیا } (جرأت)

نکلا تھا آج صبح بُہت گرم ہو وے　　خورشید اُس کو دیکھتے ہی سرد ہو گیا (میر تقی)

ہم تو سُنتے تھے سدا کُل حموضِ بارد　　ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش اے بُرد گرم (ذوق)

رہنے پہ جو سجد کسری شیخ کی بگڑی　　وہ مجھ پہ ہوا گرم تو میں اُس پہ ہوا گرم (مصحفی)

خورشید کی ہو گرمیٔ بازار وہیں سرد　　آنکھیں اُسے دکھلائے جو تو ہو کے ذرا گرم (نصیر)

(۴) رونق پکڑنا۔ بارونق ہونا۔ برسرِ رونق ہونا۔ جمنا ✿

لو اور گرم ہو گئی محفل رقیب کی　　کیا کیا جلا ہوں میں نفسِ شعلہ بار سے (سالک)

گرما (ف) اسم مذکر :۔ سرما کا نقیض۔ تابستاں۔ گریشم۔ گرمی کا موسم ✦

گرمابہ (ف) اسم مذکر۔ مرکب از (گرم + آبہ)، حمام۔ غسلخانہ۔ اشنان گھر۔ نہانے کا گرم مکان ✦

گرما جانا (۱) فعل لازم:- (۱) سرد اجانا کا نقیض۔ گرم ہوجانا۔ تپ جانا۔ گرمی کا موسم آجانا۔ جیسے "اب تو دن گرما گئے" (۲) جوش خروش پر آجانا۔ جوش میں بھر جانا۔ اُمنگ پر آجانا ؎

گرما گئی طبیعت باہم جو سطریوں کی۔ تو اُلجھی سُلجھی باتیں کیا کیا اُلجھ رہے ہیں (انشا)

پتا اصلِ مقصود کا پا گیا جب ۔ نشاں گنجِ دولت کا ہاتھ آگیا جب
محبت سے اُن کو گرما گیا جب ۔ سماں اُنپہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائے معیشت کے آداب اُن کو
پڑھائے تمدن کے سب باب اُن کو } (حالی)

(۳) غصّے میں بھر جانا غضبناک ہوجانا۔ تُندی میں آجانا (۴) گھوڑے وغیرہ کا گرمی پاکر تیز ہوجانا۔ (۵) مستا جانا۔ مستی پر آجانا۔ اُمنگ پر آجانا۔ جیسے "گھوڑی یا کُتیا کا گرما جانا" +

گرما گرم (ف) صفت (با الف اِلصاق) ۔(۱) ایک گرم دوسرے گرم سے مُلصق۔ ایک گرمی دوسری گرمی سے متصل اور پیوستہ (۲) تتا تتا۔ بھبکتا ہُوا بھلپ اُٹھتا ہُوا۔ جلتا ہُوا۔ تُرت کا پکّا ہُوا۔ تُرت کا دیگ یا کڑھائی سے نکلا ہُوا۔ تُرت کا توے سے اُترا ہُوا۔ جیسے "گرما گرم پلاؤ۔ حلوا۔ پراٹھا۔ پُھلکا۔ وغیرہ" (۳) شعلہ انگیز۔ شعلہ زن۔ آتش افگن۔ شرر بار۔ پُرسوز ؎

ہمصفیروں نے یہ گرما گرم نالے بھرے
جن کی دولت پُھک گئیں کُنجِ قفس کی تیلیاں } (ذوق)

(۴) تازہ بتازہ۔ نَو بہ نَو۔ تُرت کا۔ ابھی کا۔ تازہ (۵) پُرجوش۔ پُرخروش۔ پُراثر۔ وجد آور۔ ولولہ انگیز۔ رقّت خیز ؎

بشنوا زنے کی اُپج ایسی ہی لی گرما گرم
کہ بس اک آگ گئی سارے نیستاں میں لپٹ } (ذوق)

(۶) چُلبُلی طبیعت کا۔ تیز طبع + لطیفہ گو۔ بذلہ سنج + ظریف الطبع + چرب زباں۔ طرّار فرّار ؎

داغ اک آدمی ہے گرما گرم ۔ خوش بہت ہونگے جب ملینگے آپ (داغ)

(۷) شوخ و شنگ۔ چُلبُلا۔ چنچل۔ بےچین طبیعت کا۔ ٹھہر نہ رہنے والا۔ شوخ طبع۔ طنّاز (۸) جوانی میں بھرا ہُوا۔ مد پر آیا ہُوا۔ جوانی کے جوش میں بھرا ہُوا۔ جوانی کی حرارت اور مستی میں سرشار ؎

تو وہ گرما گرم ہے بہزاد گر کھینچے شبیہ ۔ سایہ بن جائے دُھواں ہو کر جلے تصویر کا (بحر)

(۹) ۔ تابع فعل، فی البدیہہ۔ برجستہ۔ بغیر سوچے۔ بلا تکلف۔ بلا تصنّع۔ تُرت۔ فوراً۔ تڑاق سے۔ تڑاق پڑاق ؎

کچھ رکھائی تھی کچھ ہنسی کچھ شرم ۔ تازہ فقرے لطیفے گرما گرم (شوق)

(اس لفظ میں الف الصاق کے واسطے آیا ہے۔ جیسے گوناگون رنگا رنگ۔ رو ا رو وغیرہ جس کے لغوی معنی ایک گرم دوسرے گرم کے ساتھ ملصق لیکن اس جگہ گرم سے جزو مراد ہے جو صفت گرمی کا ہے یعنی ایک جزو متصف بصفت گرمائی دوسرے جزو متصف بصفت گرمائی سے ملصق جیسے شباشب یعنی شب کا ایک جزو اُس کے دوسرے جزو سے ملصق اور مقصود اس سے تمام شب ہے کیونکہ جب ہم کہینگے کہ شباشب چلے آئے تو مراد اس سے یہ ہوگی کہ اس طرح آئے کہ ایک جزو شب دوسرے جزو شب سے ملصق تھا یعنی ہمارے چلنے کے وقت میں شب کا ہر ایک جزو رفتار میں شامل تھا۔ چنانچہ اردو میں راتوں رات سے یہی مراد ہے۔ جب ہم کہینگے کہ توے پر سے یہاں تک گرما گرم روٹی پہنچی تو اس سے بھی یہی غرض ہوگی۔ کہ سرد ہونے کا اثر اُس کے کسی جزو تک نہیں پہنچا)+

گرما گرمی سے (۱) تمیز فعل۔ (عوام):- سرگرمی سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ۔ نہایت شوق مستعدی اور جلدی کے ساتھ۔ تیزی سے۔ جوش کیساتھ +

گرمانا (۱) فعل لازم:- (۱) گرم ہونا۔ بھبکنا۔ تتا ہونا۔ جلنا۔ تپنا ؎

ہُوا اب آہ کی گرمی سے رونا چشم کا ظاہر ۔ کہ برسے ہے نہایت ابر دریا بار گرما کر (جرات)

(۲) غضبناک ہونا۔ غصّے میں بھرنا۔ آگ بگولا ہونا۔ جھلّانا۔ تیز ہونا۔ خفا ہونا۔ جھنجلانا ؎

معروف خدا سے اپنے شرماویں آپ ۔ ٹھنڈے ہوجاویں بس نہ گرماویں آپ
کوئی اپنے بڑوں کو کہتا ہے بد ۔ حق میں نگیریں کے کچھ نہ فرماویں آپ } (معروف)

(۳) جوش میں بھرنا۔ جوش و خروش پر آنا (۴) مستانا۔ مد میں بھرنا + اُمنگ پر آنا۔ شباب ہونا۔ (۵) حرارت میں بھر کر تیز ہونا۔ گرم رفتار ہونا۔ جیسے "گھوڑے کا گرما کر دوڑنا" +

گرماہٹ (۱) اسم مؤنث (متروک):- گرمی + گرمائی + حرارت۔ تپش۔ حدّت + شوخی۔ شرارت ؎

جُتی دو نوں وہ بھویں ہوئے بستانِ بیداد ۔ انکھڑیاں سحر نگہ قہر غضب گرماہٹ (انشا)

گرمائی (۱) اسم مؤنث (عوام):- (۱) گرماہٹ۔ گرمی۔ حرارت۔ تپش (۲۔ پنجاب) دوائے گرم +

گرمائی آنا (۱) فعل لازم۔ عوام۔ گرمانا۔ گرم ہونا۔ تپنا۔ تتا ہونا۔ جوش آنا۔ غصّہ آنا۔ تیزی آنا +

گرمی (ف) اسم مؤنث:- (۱) حرارت۔ حدّت۔ تپش۔ تتاپن۔ تپت + آگ۔ جلن۔ سوزش۔ حُرقت ؎

دوزخ پہ کیوں رکھی ہے سزائے صنم پرست ۔ گرمی بتوں کے حسن میں کیا اس سے کم نہیں (حیا)

(۲) گرما۔ تابستان۔ گرشیم۔ تپنے کا موسم۔ صیف ؎

گرم

تھا تپش سے ہر اک دل بیمار گرمی اپنا نکالتی تھی بخار (ادیب)

(۳) اختلاط - گرم جوشی - وفورِ شوق - فرطِ محبت - تپاک - سرگرمی - خوش اختلاطی - نہایت ربط و ضبط - دلسوزی ؎

شب کے نہاتو آئے تو گرمی سے یہ بولے لے ٹھہرکے تو اس وقت ہو قربان ہمارے (مصحفی)

مانا کہ حال غیر پہ تو مہرباں نہیں پر مجھ سے بھی تپاک سی وہ گرمیاں نہیں (شرر)

وہ گرمیاں جواب نہیں آتیں نظر ہمیں کیا کیا تپش دکھانے ہے سوز جگر ہمیں (جرأت)

مجھے اب گھر کو جانے دیجیے آپ گرمیاں اور سے یہ کیجیے آپ (شوق)

(۴) شوخی - طراری - اچپلاہٹ - چلبلاپن ؎

تری صورت کو کیونکر تصویر ہی کس منہ سے میں
ہیں کہاں یہ گرمیاں یہ شوخیاں تصویر میں (آزاد)

اب تلک آنکھوں کے آگے برق کوندے ہے یری
آئے ہم غرفہ سے کس کا روئے انور دیکھ کر
ہائے رے گرمی کی باتیں واہ شوخی کے سخن
یوں لگا کہنے مجھے وہ شوخ کا فر دیکھ کر
رات ہم کو انجمن میں سینہ و دل آپ کے
یاد کیا کیا آئے ہیں اسپند و مجمر دیکھ کر (نظم مصنف)

(۵) رونق - گرم بازاری - خرید و فروخت کا زور شور ؎

ہر خریدار کو تھا مرتبہ موسائی آتشِ طور سے گرمی ترے بازار کی تھی (ناسخ)

(۶) تیزی - تندی - (۷) آتشک - باد فرنگ - پہاڑی روگ - باؤ (۸) ولولہ - جوش ؎

سینہ پھڑک رہا ہے خوبوں کے درد و غم میں بتلاؤں میں وہ کہاں ہیں جو گرمیاں ہیں ہم میں (نظیر)

(۹) غصّہ - طیش - غضب (۱۰) محبت - انس - الفت - عشق (۱۱) شہوت - خواہش نفسانی + آگ + جھل - کام (۱۲) شباب - جوانی + اُمنگ (۱۳) - پنجاب بُھوبینا - عرق - پسینہ (۱۴) ہاتھی یا گھوڑے کے پیشاب میں خون آنے کو بھی گرمی کہتے ہیں + (۱۵) گرمی دانوں اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں سے بھی کبھی مراد ہوتی ہے +

گرمئے بازار (ف) اسمِ مؤنث :- (۱) رونقِ بازار - خریداری - خرید و فروخت کا زور شور - گہما گہمی - گاہکی اور بکری کی کثرت - رونق ؎

کچھ خریدار سے بھی زیب ہے اے یوسفِ حسن جنس تنہا سبب گرمئے بازار نہیں (سالک)

کوٹھے پہ چپ سے رہنے لگا بنے رشکِ ماہ خورشید کی ہے گرمئے بازار تب سے کم (نصیر)

جو خریدار کو آیا جل گیا اے برقِ حسن آج کل شہرہ ہے تیری گرمئے بازار کا (قلق لکھنوی)

گرم

میرے ہونے سے تو تجھ گرمئے بازار نہیں ہوں میں وہ شے کہ کوئی جس کا خریدار نہیں (جرأت)

عاشق نہ کیوں ہو گرمئے بازار دختِ رز
یہ شعلہ ہے کی ہوئی پیرِ مغاں کی آگ (آسی ...)

(۲) شہرت - شہرہ - ناموری - دھوم - نام - قدر و منزلت - عزت و آبرو ؎

تم نے مجھ کو جو آبرو بخشی ہوئی میری وہ گرمئے بازار
کہ ہوا مجھ سا ذرۂ ناچیز رو شناس ثوابت و سیار (غالب)

ہے عشق سے میرے ہی ترے حسن کا شہرہ میں کچھ نہیں پر گرمئے بازار ہوں تیرا (درد)

گرمی پڑنا (ہ) فعل لازم :- حدت ہونا - موسم گرما کا آنا - دھوپ کا تیز ہونا - موسم کا تپنا - زمین تپنا + دھوپ پڑنا + تمازت آفتاب ہونا +

گرمی چھانٹنا (ہ) فعل متعدی :- حرارت رفع کرنا - مزاج کی گرمی نکالنا - غرّت مٹانا + حرارت کا دفعیہ کرنا +

گرمی دانے (ہ) اسم مذکر :- وہ چھوٹے چھوٹے دانے جو گرمی کے موسم میں اکثر جسم پر ہو جاتے ہیں - گھام + (پنجابی) پت +

گرمی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دل پر حرارت پہنچانا - طبیعت میں حدّت کا زیادہ کرنا (۲) شوخی کرنا - شرارت کرنا - معشوقانہ انداز دکھانا ؎

مجھ سے گرمی بھی وہ کرتا ہے تو زہری گرمی خود جلاتا مجھے خود آگ بگولا ہونا (رشک)

(۳) جوش بڑھانا - ولولہ پیدا کرنا ؎

رغبت بادہ بڑھانے کو گھٹائیں آئیں گرمیاں کرتی ہوئی ٹھنڈی ہوائیں آئیں (جلال لکھنوی)

گرمی کے کپڑے (ہ) اسم مذکر :- وہ ٹھنڈی پوشاک جو گرمی کے موسم میں پہنی جاتی ہے +

گرمی کے رنگ (ہ) اسم مذکر :- وہ رنگتیں جن کا موسم گرمی میں عورتوں میں پہننے کا رواج ہے - جیسے پیازی - آبی - چمپئی - کپاسی - بادامی - کافوری - دودیا - خشخاشی - فالسئی - ملاگیری - سپیدوری - اگرئی - لاجوردی وغیرہ +

گرمی نکالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حرارت دفع کرنا - (۲) - عوام) جماع کرنا - بھوگ بلاس کرنا - خواہش جماع کو مٹانا +

گرمی ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) تپش ہونا - حدّت ہونا - گرمی پڑنا - موسم گرمی آجانا (۲) آتشک ہونا - باؤ فرنگ ہونا (۳) حرارت بڑھنا - آگ چھکنا - تمازت ہونا (۴) - عوام) جھل ہونا - خواہش جماع کا غلبہ ہونا - مجامعت کا خواہشمند ہونا +

گرمیاں (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گرمی کی جمع (۲) گرم جوشیاں -

گرم

جوش اختلاطیاں۔ تپاک ؎

دو دن میں ٹھنڈی ہوگئیں وہ ساری گرمیاں اب آپ نام لیں نہ کبھی اتحاد کا (تجمل)

(۳) موسم گرما۔ (۴) خفگیاں۔ تُندیاں۔ تیز مزاجیاں ؎

ٹھنڈی کبھی ہوں گی کیا گرمیاں تمہاری آخر نسیم کا دل کب تک جلائیے گا (نسیم دہلوی)

گرمیاں آنا (ہ) فعل لازم:۔ گرمی کے موسم کا آنا ✦

گرمیاں کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ گرم جوشیاں دکھانا۔ کمال محبت جتانا۔ ازحد اختلاط اور تپاک سے پیش آنا ؎

مجھے اب گھر کو جانے دیجئے آپ گرمیاں اور سے یہ کیجئے آپ (شوق)

گرمیوں (ہ) اسم مؤنث:۔ گرمی کی جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر بنالی جاتی ہے ✦

گِرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) افتادن کا ترجمہ۔ اوپر سے نیچے آپڑنا ✦ پھل وغیرہ کا جھڑنا (۲) ڈھینا۔ ڈھنا۔ لڑھکنا۔ پھسلنا ✦ کنایہ از بیاد رآمدن عمارت ✦ جیسے "دیوار گرنا۔ درخت گرنا" ؎

مصر کے بازار نے جلوے سے تیرے غش کیا ماہِ کنعاں مجھ پہ او ہیں ماہِ کنعاں پر گرا (شہیدی)

(۳) اُترنا۔ نزول کرنا۔ جیسے "نزلہ یا فالج گرنا" ؎

میرے گریہ پر فقیہ شہر کو گرخندہ رہا جبتلک نزلہ نہ اُس کے چشم و دنداں پر گرا (شہیدی)

(۴) ٹپکنا۔ ڈھلکنا۔ جیسے "آنسو گرنا" ؎

چاک سینہ کے پھر پہلو میں ہیں نے رکھ دیا گریہ میں جو لختِ دل پلکوں سے داماں پر گرا (شہیدی)

طفلِ سرشک کہ باعثِ افشائے راز ہے آنکھوں سے کیا گرا مرے جی سے اُتر گیا (نامعلوم)

(۵) پڑنا۔ داخل ہونا۔ گھسنا۔ بیٹھنا۔ اندر جانا ؎

(نسیم)
ہجر میں جینے سے مرنا وصل میں مجھ کو قبول
یہ سخن پروانہ کہہ کر شمع سوزاں پر گرا
ہم اسیروں نے کیا جو آتشیں نالہ بلند
عاقبت وہ برق بن کر اپنے زنداں پر گرا

(۶) کبوتر کا دوسرے شخص کی تہ یا چھتری پر اُتر آنا۔ کبوتر کا دوسرے کے ہاں بیٹھنا جیسے "آج ہمارے چار کبوتر گرے" ✦ ؎

کوہکن کا خط شہیدی جو کبوتر لے گیا قصرِ شیریں بھول کر خسرو کے ایواں پر گرا (شہیدی)

(۷) نہایت مائل ہونا۔ پھسلنا۔ ازحد راغب ہونا۔ گرویدہ ہونا۔ متوجہ ہونا۔ جھکنا۔ لالچ کرنا۔ حریص و طامع ہونا۔ جیسے "دانہ پر گرنا۔ روئی پر گرنا وغیرہ" ؎

قتل کے دن وہ ٹھوکر میں لپے جاناں پر گرا تشنۂ عمر خضر تھا آب حیواں پہ گرا (شہیدی)

گرن

ہم رہے ٹھنڈی کی دولت عشرتوں کے شعری عاشق کم مایہ غم کی جنس ارزاں پہ گرا (شہیدی)

خفا کہ تو وہ جنس ہے بازارِ حُسن میں بے اختیار جس پہ خریدار گر پڑے (جرأت)

(۸) ساقط ہونا ✦ اسقاط ہونا۔ گربھپات ہونا۔ حمل نکلنا (۹) وارد ہونا۔ نازل ہونا۔ اوپر آنا۔ پیش آنا۔ مصیبت یا بلا یا آفت کا آنا (۱۰) لڑھکنی کھانا۔ پتخنی کھانا۔ پھسل کر آرہنا (۱۱) مضمحل ہونا۔ ناتواں اور نا طاقت ہونا۔ جیسے "اب کے بخار میں ایسے گرے کہ اُٹھنا مشکل ہوگیا" (۱۲) بچھڑنا۔ مغلوب ہونا۔ ہارنا۔ شکست کھانا۔ مات ہونا (۱۳) نرخ اُترنا۔ بھاؤ کم ہونا۔ مول گھٹنا۔ (۱۴) جھپٹا لگانا۔ کسی جانور پر بہری یا شکرے کا لپکنا۔ جیسے "کبوتروں پر بہری گری" (۱۵) برسنا۔ پڑنا۔ جیسے "برف گرنا۔ مینہ گرنا وغیرہ" (۱۶) درجہ کم ہونا۔ مرتبہ گھٹنا۔ عہدہ ٹوٹنا۔ حرمت و عزت میں فرق آنا (۱۷) نظروں میں سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ قدر نہ رہنا ؎

گرے ہیں چشمِ خلائق سے خاک ہو کر ہم ستم سے تم نے کیا کس طرح جہاں اپنا (سالک)

(۱۸) کام آنا۔ لڑائی میں مارا جانا۔ مقتول ہونا۔ گولی سے مارا جانا (۱۹) عاشق ہونا۔ مفتوں ہونا۔ فدا ہونا۔ جیسے "اُس کی خوبصورتی پر کون ہے جو نہیں گرتا"۔ (۲۰) جلد کوئی کام اختیار کرنا۔ فوراً کسی کام میں لگ جانا۔ جیسے "کسی کی مُصیبت میں گرنا۔ کسی کے کام میں گرنا" (۲۱) بیمار ہونا۔ بیمار پڑنا۔ کھٹیا سینا۔ جیسے "دو مہینے سے گرا ہے یعنی بیمار پڑا ہے" (۲۲۔ پنجاب) کم مایہ ہوجانا۔ دولت و ثروت میں کم ہونا (۲۳) کنوئیں میں ڈوبنا۔ کنوئیں میں جا پڑنا۔

گر جائے زُلف سے نہ کہیں یہ اُلجھ کے دل جاتا ہے دوڑ دوڑ کے چاہِ ذقن کے پاس (مؤلف)

(۲۴) ہجوم کرنا۔ ٹوٹنا۔ کثرت سے خریداری کرنا۔ آدمی پر آدمی یا ایک پر ایک ٹوٹنا جیسے "لوگ آج تو خربزوں پر گِدھ کی طرح گر رہے ہیں" ؎

ایک بھی دیکھا نہ میں نے مہر و مہ کا مشتری گرتے ہیں لاکھ ہزاروں جنسِ حُسنِ یار پر (غافل)

گرنتھ (س) اسم مذکر:۔ (۱) تالیف۔ جمع آوری۔ کسی کتاب کو مختلف مصنفوں یا کتابوں سے اکٹھا کر کے بنانا (۲) پُشتک۔ کتاب۔ پوتھی۔ بک (۳) مذہبی کتاب۔ دینی کتاب۔ شاستر۔ فقہ (۴) سکھوں کی وہ مذہبی کتاب یا دھرم پُشتک جسے گرو بابا نانک نے موعظت اور پند و نصیحت میں تصنیف فرمایا ہے یہ کتاب ہندی۔ پنجابی اور کہیں فارسی عبارت میں ہے ✦

گرنتھ کرتا (س) اسم مذکر (ہندو):۔ مؤلف۔ تالیف کنندہ ✦

گرنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ چکی کا وہ مٹی کا بنا ہوا احاطہ جس میں پس پس کر آٹا گرتا اور جمع ہوتا ہے ✦

گُرو (س) اسم مذکر:- (۱) ہادیٔ دین - رہنمائے دین - پیر - مُرشد - اچارج - دھرم سکھانے والا ♦ واعظ - ناصح ♦ منتر دینے والا ♦ (۲) دیوتاؤں کا گرو ♦ برہسپتی - فرشتوں یا مؤکلوں کا سردار (۳) گُسائیں - مہنت - درویش کامل ♦ مُنی - رشی - عابد - زاہد - سادھو - جیسے "گروجی چیلے بہت ہو گئے ہیں کہا بھو کے مرینگے تو آپ چلے جائینگے" (۴) بزرگ - بڑا - ذُرجن (۵) اُستاد - مُعلم - سابق - مُدرس - درس دینے والا - ماسٹر - میاں جی - مُلا - پنڈت پانڈا (۶- صفت) بڑا - بھاری - بوجھل - وزنی (۷) قابلِ پرستش - قابلِ تعظیم وتکریم - پوجنیک - پوجنیا (۸) ماہرِ فن - کاملِ فن - بات اُستاد - (۹- مجازاً) بڑا بھاری چالاک - متفنی ♦ شریر ♦ مُفسد - فتنہ انگیز - بدمعاش اور لُچوں کا سرگروہ - مُنڈ - شُہدا (۱۰) کائیاں - ہوشیار - خرانٹ - گھاگ ♦

گُرو گھنٹال (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ گرو جو بنے گلے میں گھنٹہ ڈالے پھرے ہو - یا وہ نامی بھگت جس کے آگے گھنٹا بجا کرے - یا وہ بہت بڑا عابد جو ہر وقت گھنٹہ بجا کر عبادت کرتا رہے - مجازاً بہت بڑا کامل یا سب کا پیر ومرشد (۲) بہت بڑا چالاک یا بدمعاش - نہایت متفنی اور فتنہ انگیز - پانچوں عیب شرعی - پیر - اُستاد - جیسے لُچے لُنڈوں کا مُنڈ - بدمعاشوں کا سرغنہ ♦

گُرو گُڑ ہی رہے چیلے شکر ہو گئے (ہ) کہاوت:- اُستاد یا پیر اپنے زعم کے سبب کچھ ترقی نہ کر سکے مگر شاگرد یا مرید اپنی ریاضت کے باعث اُن سے بھی بڑھ گئے (یہ کہاوت عُرف کے متعلقات میں بھی دی گئی ہے کیونکہ دونو طرح مستعمل ہے)

گُرو جو کہ تھا وہ تو گُڑ ہی رہا ۔۔۔ وے اُس کا چیلا شکر ہو گیا (نامعلوم)

گِرَو (ف) اسم مذکر:- (۱) رہن - گروی - بندھک - گہنے - دھروڑ (۲) عقیدہ - گرفتار - مبتلا ♦

گِرَو دھرنا یا رکھنا (ہ) فعل متعدی:- رہن کرنا - گہنے رکھنا - بندھک کرنا ♦

گِرَو کرنا (ہ) فعل متعدی:- رہن کرنا - کسی چیز کو نقدی کے عوض میں گرو کرنا ♦

گِرَو نامہ (ف) اسم مذکر:- رہن نامہ - رہن کا تمسک ♦

گِرْوانا (ہ) گرانا کا متعدی المتعدی ♦

گِرْوَر (ہ) اسم مذکر (ہندی):- پہاڑ - کوہ - پربت - اچل - گر - جبل ♦

گُرُوہ (ف) اسم مذکر (بکسر اول غلط ہے):- (۱) آدمیوں کا جتھا - ٹولی - طائفہ - منڈلی - جماعت ♦ زمرہ - جرگہ - قوم - پارٹی - فرقہ ؎

کیا قوتِ بازو تھی ترے ہت قاتل ۔۔۔ دیکھا تو کسی کو نہ گروہ شُہدا تھا (نسیم)

(۲) ہیا - ٹکڑی - غول - جھنڈ - پرندوں کی جماعت (۳) جنس - صنف - قسم - نوع - برن ♦ درجہ - ذات (۴) لشکر فراہم شدہ - فوج - قشون - عسکر ♦

گُرُوہِ شُرکا (ف + ع) اسم مذکر (قانون):- حصہ داروں کی جماعت - شریکوں کا جتھا - پتی دار - ساجھی - شریک - کمپنی ♦

گِرْوِی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) رہن - بندھک (۲) وہ چیز جو گرو رکھی گئی ہو - مرہونہ ♦ دھروڑ ♦

گِرْوِی رکھنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گرو رکھنا) ♦

گِرْوِی سے چھُڑانا (ہ) فعل متعدی:- رہن سے نکالنا - فکِ رہن ♦

گِرْوِی گانٹھا (ہ) اسم مذکر:- قرض دام - قرض مام - جیسے کسی غریب نے گروی گانٹھا کر کے بیاہ کیا کسی نے گھر لگایا ♦

گِرْوِیدہ (ف - صفت) (از گرویدن بمعنی رغبت کردن):- (۱) فریفتہ - شیفتہ - محو - موہت - دل دادہ - عاشق - مفتون (۲- و) پیرو - درپے (۳) معتقد پیرو - مطیع - مُرید ♦

گِرْوِیدہ کرنا (ہ) فعل متعدی:- اپنا شیدا و والہ کرنا - مفتون فریفتہ کرنا ♦

گِرْوِیدہ ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) عاشق وشیدا ہونا - دلدادہ ہونا - مفتون ہونا - مرنا - مٹنا - کسی پر جان دینا (۲) سر ہونا - درپے ہونا - پیچھے پڑنا ♦

گِرَہ (ف) اسم مؤنث:- (۱) گانٹھ - بندھن - عقدہ - عقد - گھُنڈی ؎

ہے بسکہ ہر یک ان کے اشارے میں نشاں اور ۔۔۔ دیکھا جو نیشکر میں کہ جب جا بجا گرہ
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور ۔۔۔ کہا ہے آشنائے دنداں ہے وہ فقط ۔۔۔ اس سطے کہ اس کے عمل کی ہوا گرہ (ذوق)

(۲) جیب - ڈب - پاکٹ کیسہ - ہمیانی - جیسے گرہ کاٹ کا تجھے پر نقل نہ دیجیے۔"

گرہ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سیر (۳) گُچھا - خوشہ (۴) گِلٹی - گُنڈلی ؎

تو سن ترا میں جو کاوے کا ڈالے نقش ۔۔۔ سمجھے کہ بیٹھا مار کے ہے اژدہا گرہ (ذوق)

(۵- و) گز کا سولھواں حصہ - تین انگل کی چوڑائی (۶- و) بند - جوڑ - مفصل - بندِ اعضا (۷- و) رنج وملال - کدورت - جیسے "دل میں گرہ پڑنا وغیرہ" (۸- و) اشکال - دقت - دشواری - اس معنی میں فارسی میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ گرہ کشا بمعنی مشکل کشا آیا ہے (۹- و) سُدہ ♦ نُدُدّ - قُلبی - کُھلی - (۱۰- و) گنے کی وہ جگہ جہاں سے پوری کی حد شروع ہوتی ہے - گنے کی گانٹھ - بانس کی گانٹھ - بید کی گرہ وغیرہ ؎

مرقد پہ میری طرۂ شمشاد کی طرح ۔۔۔ پھوٹے گی نخل شمع میں بھی جا بجا گرہ (ذوق)

(۱۱- و) ہلدی - سونٹھ - ادرک وغیرہ کی جڑ - گٹھی - گنٹھی (۱۲) بند کے آخر کا شعر - ٹیپ کا شعر یعنی عروض میں اُس آخر کے مطلع کو گرہ کہتے ہیں جو ترجیع بند

میں تو ہر مگفانیہ کے بعد ہر پھر کر وہی آئے اور ترکیب بند میں انجام خانہ پر ایک نیا مطلع ہو کر ظہور پکڑے اور معناً ہر گرہ کو بند کے ساتھ لگاؤ رہے۔ اسی طرح مسمط مربع۔ مخمس۔ مسدس۔ مسبع۔ مثمن۔ معشر وغیرہ کا ہر اخیر مطلع اور تضمین مثلث کا ہر اخیر مصرع گرہ سمجھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ مصرعۂ طرح پر جو مصرع لگا کر شعر یا مطلع بنایا جاتا ہے۔ اسے بھی گرہ کہتے ہیں (۳)۔ (۱) مال۔ دولت۔ جیسے "اس کو گرہ کا بل ہے"۔ اس معنی میں صرف عزت شاعر نے باندھا ہے۔ (۴) صفت۔ بستہ۔ بندھا ہوا۔ غنچہ صفت (۵)۔ (۱) مُنقد۔ بند۔ سربستہ (۶)۔ (۱) منگیر۔ سر۔ گریباں گیر ؎

رہو یگا شکل دست حنا بستہ مشترک قاتل کے دست و دل میں خوں بہا گرہ (ذوق)

(مثالیں دیکھو دیوان ذوق مرتبہ آزاد قصیدہ نمبر ۶) ✦

گرہ باز (ف) صفت:۔ کلا کرنے والا۔ لٹنی لینے والا۔ معلق زنی کرنیوالا ✦

وہ کبوتر جو بلندی پر چڑھ کر کلا بازیاں کھائے ؎

گو گرہ باز ہیں کبوتر اشک پر انہوں کی اُڑان کچھ بھی نہیں (معروف)

کھائیں کبوتران گرہ باز کی طرح سینہ سے آن کر سر دوش ہوا گرہ (ذوق)

گرہ باندھنا یا گرہ میں باندھنا (۹) فعل متعدی:۔ (۱) گانٹھ لگانا۔ یاد رکھنا۔ یادداشت کے واسطے بند یا رُومال وغیرہ میں گانٹھ لگالینا۔ چیز جان بنانا۔ دل میں متمکن کرنا۔ پلے باندھنا۔ بخوبی یاد رکھنا۔ دستور العمل بنانا۔ جیسے "آج سے اس بات کو گرہ باندھو" ؎

جو سمجھے خضر تو قول شہید اُلفت کو گرہ میں باندھ رکھے عمر جاوداں کی طرح (داغ)

(۲) کسی چیز کو قابو میں کرنا۔ سنبھال کے رکھنا۔ ہوا نہ لگنے دینا۔ چھپا کر رکھنا۔ کمال احتیاط سے رکھنا ؎

اس قدر ہے اہل دُنیا میں دنائت کا رواج
بس ہو تو مثل صدف باندھیں گرہ میں آپ کو } (نجیب)

گرہ پر گرہ پڑنا (۹) فعل لازم:۔ پیچ پر پیچ پڑنا۔ بل پر بل پڑنا۔ رنج پر رنج بڑھنا۔ چپٹ بڑھنا ؎

نبات کی لب شیریں سے یار نے اک دن پڑی گرہ پہ گرہ دل میں نیشکر کی طرح (امانت)

گرہ پڑنا یا پڑ جانا (۹) فعل لازم:۔ (۱) گھنڈی پڑنا۔ گانٹھ پڑنا۔ گانٹھ لگنا ✦ اُلجھنا (۲) دل میں بل پڑنا۔ دل میں فرق آنا۔ رنجش ہونا۔ عداوت پڑنا۔ بغض ہونا۔ دشمنی ہونا۔ لاگ ہو جانا ؎

سو طرح سے بات اگر کھیے تو کھلتا ہی نہیں مجھ میں اور اس میں جانوں پڑ گئی ہے کیا گرہ (محمد ناثاد)

نکلی پڑ گئی یار کے دل میں جو گرہ سعی ہر چند مرے ناخن تدبیر نے کی (اعلم)

گرہ دار (ف) صفت:۔ گٹھیلا۔ بہت سی گانٹھوں والا ✦

گرہ دینا (۹) فعل متعدی:۔ گانٹھ لگانا ✦ یاد رکھنا ✦

گرہ سے جانا یا گرہ کا جانا (۹) فعل لازم:۔ اپنی جیب سے خرچ ہونا۔ پاکٹ سے نکلنا۔ جمع میں سے خرچ ہونا۔ ذاتی نقصان ہونا۔ پنج کا صرف ہونا ؎

ملامت میرے دل دینے پر اُنہی۔ گرہ سے تیری ناصح کیا گیا ہے (سالک)

کیا شے ہے عشق بھی کہ گیا دل گرہ سے اور
بیٹھے ہیں سر جھکائے ہوئے شرمسار سے } (...)

اپنے داغ جگر کا پڑا بیتنا مجھے، تیری گرہ کا دیدۂ خونبار کیا گیا (ناظم)

گرہ کا بل (۹) اسم مذکر:۔ دولت و مال کا گھمنڈ یا زور ✦

مرا دل زُلف لیلیٰ گانٹھیں باندھ وہ سرکش ہے گرہ کا جس کو بل ہے (عزت)

گرہ کا کھلنا (۹) فعل لازم:۔ ذاتی نقصان ہونا۔ پلے سے جانا۔ جیب سے نکلنا۔ ڈب سے نکلنا۔ گانٹھ کا جانا ✦

گرہ کا کھونا (۹) فعل متعدی:۔ ذاتی خرچ کرنا۔ ذاتی نقصان کرنا۔ اپنا روپیہ اُٹھانا۔ اپنا مال کھونا ؎

جُوں غنچہ آب اس چمن میں آکر کچھ اپنی گرہ کا کھو گئے ہم (زار)

گرہ کھانا (۱) فعل متعدی:۔ کبوتر کا پلٹی کھانا۔ کبوتر کا قلا کھانا ؎

کھائیں کبوتران گرہ باز کی طرح سینہ سے آنکر سر دوش ہوا گرہ

گرہ کھلنا (۱) فعل لازم:۔ عقدہ وا ہونا۔ عقدہ کشائی ہونا۔ گھنڈی کا سُلجھنا (۲) جیب کا کترا جانا۔ جیب میں سے کچھ نکل جانا۔ ذاتی نقصان ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ جیسے "کچھ تمہاری گرہ تو نہیں کھل گئی" ✦

گرہ کھولنا (۹) فعل متعدی:۔ (۱) عقدہ وا کرنا۔ گانٹھ کھولنا۔ گھنڈی نکالنا یا سُلجھانا (۲) دل کی کدورت یا رنجش کو دور کرنا۔ ملال خاطر کو دھو ڈالنا۔ دل کا بل نکالنا ؎

عقدۂ دام سے منقار سے کاٹے تو کیا اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی (اسیر)

گرہ گیر (ف) صفت:۔ بل کھائے ہوئے۔ پیچیدہ۔ تابیدہ۔ مڑا ہوا۔ گرہ دی ہوئی ؎

لے جائے گر وہ زلف گرہ گیر لے گئی دل لے گئی تو کیا میری تقدیر لے گئی (محشر)

گرہ لگانا (۹) فعل متعدی:۔ (۱) گانٹھ دینا۔ گانٹھ باندھنا (۲) مصرعۂ

گرہ

طرح پر دوسرا مصرع ہے۔ (۳۔ ہندو) معاملہ بنانا۔ سودا کرنا۔ سودا بنانا ❖
گرہ میں پیسہ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ دولت پاس ہونا۔ پلّے ہونا۔ مالدار ہونا۔ دولت مند ہونا۔ صاحبِ ثروت ہونا۔ پیسے والا ہونا ؎

جبتک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے — سب کہتے تھے اُن کو آپ ایسے ایسے
مُفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے واں بھی — پُوچھا نہ کہ تھے کون وہ ایسے ویسے (نظیر)

گرہ میں رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ پلّے رکھنا۔ پاس رکھنا۔ امیر ہونا۔ متموّل ہونا۔ مالدار ہونا ؎

لے چکے جنسِ دلِ بے نقد ایماں اور پھر — کچھ گرہ میں یہ بتانِ عشوہ گر رکھتے نہیں (سالک)

گرہ میں رہنا (ہ) فعل لازم:۔ پاس رہنا۔ جیب میں رہنا۔ چھاتی تلے رہنا۔ پلّے رہنا ؎

اُن کی جوبن پہ تری آنکھ گڑی جان مُفت دی تھی — تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا (داغ)

گرہ میں کچھ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کسی کا مالدار و دولتمند ہونا۔ پیسے ہونا۔ پاس ہونا ❖
گرہ ہونا (ا) فعل لازم:۔ بستہ ہونا۔ گرفتہ ہونا ❖ مُندنا۔ بند ہونا ❖ گچھا بننا۔ خوشہ بننا ❖ اٹکنا۔ پھنسنا ❖ مثلِ عقدہ بننا ؎

گردش میں چشمِ مست کی ہو دل اگر گرہ — اور کھوسنے دانہ کی ہو آسیا گرہ
سینہ میں دل اگر نہ گرہ تھا تو کس لئے — باشک میری آنکھ سے ہو کر گرا گرہ
ہوں وہ گرفتہ دل کہ قطرہ پر ہجومِ اشک — ہوتا ہے مثلِ خوشۂ انگور آ گرہ
میرا دل گرفتہ آہ اگر کاروان میں ہو — حیرت سے اژدہا کرے زور بانگِ درا گرہ
رو باہر شکلِ شیشۂ بھو کھو نکر نہ دل — میرے گلو میں گریہ بیشہ رہا گرہ
پھیلا دُوں گر شمیمِ صبا میرے بند میں — ہو وے ختن میں نافہ مشک خطا گرہ (زیبا)

گِرِہ (س۔ गृह) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) گھر۔ باس۔ مکان۔ مسکن۔ ڈیرا ❖ خانہ (۲۔ پورب) گھروالی۔ استری۔ صاحبِ خانہ عورت ❖
گرَہ (س۔ ग्रह) اسم مذکر:۔ (مگر اردو والوں نے مؤنث باندھا ہے جس کی وجہ فارسی کی گرہ کا تشابہ ہے):۔ (۱) ہندی جوتش کے موافق اِن نو ستاروں کو گرہ کہتے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپتی۔ شکر۔ شنیچر۔ راہو۔ کیت (۲) بعض اوقات منحوس ستاروں۔ جیسے۔ سنیچر۔ راہ۔ کیت۔ منگل سے بھی مراد لیتے ہیں جیسے گرہ اپنا پھل کر چلتے ہیں یعنی منحوس ستاروں کا اجتماع اپنا اثر ضرور دکھا دیتا ہے ❖
گرہ آنا (ہ) فعل لازم:۔ بُرا ستارہ آنا۔ طالع بد کا اثر دکھانا۔ نحوست آنا۔ ادبار آنا۔ وشا آنا ؎

میری قسمت کی طرح رستی ہے اُلجھائی ہوئی — زُلف پر بھی کیا بدبختی کی گرہ آئی ہوئی (داغ)

گرہ پتر (س) اسم مذکر:۔ گرہ کُنڈلی۔ برکھ پھل۔ برس روز تک اچھے بُرے پھلوں کا زائچہ ❖ لگن کُنڈلی ❖
گرہ دشا (س) اسم مؤنث:۔ نحوست۔ ادبار۔ بدطالعی۔ بُرے دن۔ گردش کے دن۔ کھوٹے دن ❖
گرہ دیکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ جنم کُنڈلی یا برکھ پھل کے موافق ستارہ کا عمل بتانا ❖ طالع سعد دیکھنا۔ زائچہ دیکھنا ❖
گرہست (ہ) (سنسکرت صحیح गृहस्थ گرہستھ):۔ (۱) امورِ خانہ داری۔ معاملاتِ دُنیوی۔ دُنیاداری۔ معاشرت۔ خانہ داری ❖ دوسرا آشرم یعنی زندگانی بسر کرنے کا دوسرا درجہ جو علم حاصل کرلینے کے بعد دُنیاداری کے واسطے ہندو دھرم شاستر کے موافق برہمنوں کے لئے مخصوص ہے جیسے جوگ آسان گرہست کٹھن (۲) قبیلداری۔ عیالداری (۳) زراعت کاشتکاری۔ کسان پن (۴۔ پورب) گھرباری۔ گھروالا۔ دُنیادار ❖ چلن سے چلنے والا۔ نیک چلن۔ وہ شخص جو مُسرف اور فضول خرچ تو نہ ہو مگر ضروریات و اسباب خانہ کو ہر حالت میں مہیا اور موجود رکھے ❖
گرہستن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) منکوحہ۔ بیوی۔ زوجہ (۲) بیوا کا نقیض ❖ خاوند والی عورت ❖ پردے میں بیٹھنے والی عورت۔ گھر میں بیٹھنے والی ❖ نیک بیوی ❖ اشراف بیوی ❖ کُنبہ والی عورت۔ خاندانی عورت (۳) سُگھڑ۔ سلیقہ والی ❖ کفایت شعار۔ چلن سے چلنے والی ❖
گرہستی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دُنیادار ❖ قبیلدار۔ عیالدار ❖ گھرباری۔ گھروالا (۲) کسان۔ کاشتکار۔ زمیندار۔ مزارع (۳) کھٹلا۔ گھر کا اسباب۔ اثاث البیت۔ خانہ۔ جیسے ساری گرہستی بیچ بیچ کر کوڑی کوڑی کی محتاج لاکھے وی کہ لو بیوی تم بھی اپنا منہ کالا کرو" ❖
گرہستی کا اثالا (ہ) اسم مذکر:۔ اثاثہ۔ اسبابِ خانہ۔ اثاث البیت۔ گھر کا سامان۔ بدھنا بوریا۔ لنگر کھنگر۔ تانا بانا ❖
گرہن (س) اسم مذکر:۔ (۱) گرفت ❖ گرفتگی۔ انگی کا رسوئی کا رگین؟ (۲) کسوف و خسوف۔ سورج اور چاند کو راہو کے پکڑ لینے کا وقت۔ سورج اور چاند کے بیچ میں زمین کے حائل ہو جانے سے جو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو وہ چاند گرہن کہلاتا ہے اور جب زمین و آفتاب کے درمیان

چاند آجاتا اور اُس کا سایہ اس پر پڑتا ہے تو وہ سورج گرہن کے نام سے مشہور ہے۔ (یعنی جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قمری سمت کی بلندی یا پستی پر ہوتا ہے تو وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین سے ایک حصہ چھپا لیتا ہے جس کا نام سورج گہن یا کسوف ہے اسی طرح جب بدر کے وقت چاند زمین کے سامنے آجاتا ہے تو زمین آفتاب کی روشنی اُس پر نہیں پڑنے دیتی اس کو چاند گہن یا خسوف کہتے ہیں +

گرہن پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- کسوف یا خسوف کا واقع ہونا۔ چاند یا سورج کا گہنا +

گرہن کرنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کام کا قبول کرنا۔ ماننا۔ اختیار کرنا۔ لینا۔ پکڑنا +

گرہن لگنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دیکھو (گرہن پڑنا) (۲) عیب لگنا۔ داغ لگنا۔ بٹا لگنا +

گرہن ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گرہن پڑنا) +

گری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مغز۔ مغز تخم۔ جیسے بادام یا اخروٹ وغیرہ کی گری (۲- پورب) کھوپرا۔ کھوپا۔ ناریل کا مغز + گودا + بھیجا +

گریاں (ف) صفت :- روتا ہوا۔ رُوں کرتا ہوا۔ نالاں۔ گریہ کناں +

گریبان (ف) اسم مذکر۔ مرکب از { گلو گری + بان کلمۂ نسبت } کپڑے یا جامہ کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے۔ کنٹھی + جیب ؎

آئندہ کیوں ہو جامے سے باہر ہو کہ تنگ چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا (امیر)

گریبان پکڑ کے لانا (۱) فعل متعدی :- بزور لانا۔ زبردستی سے پکڑ کر لانا۔ گریبان میں ہاتھ ڈال کر کشاں کشاں لانا۔ گردن پکڑ کر لانا +

گریبان پکڑنا یا گریبان میں ہاتھ ڈالنا (۱) فعل متعدی :- گلوگیر ہونا۔ گریبان گیر ہونا۔ سخت تقاضا کرنا۔ نہایت متقاضی ہونا۔ گردن پکڑنا۔ گریبان پکڑ کر گھسیٹنا +

گریبان پھاڑنا (۱) فعل متعدی :- گریبان ٹکڑے کرنا۔ گریبان کی دھجیاں اُڑانا + دیوانہ ہونا۔ سودائی ہونا ؎

پھر بہار آئی نکلئے گھر سے دامن جھاڑ کر سوئے صحرا ئے جنوں چلئے گریباں پھاڑ کر (ناسخ)

گریبان تار تار کرنا (۱) فعل متعدی :- گریبان ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ وحشت کے سبب کپڑے پھاڑ ڈالنا۔ دیوانہ اور پاگل ہو جانا +

گریبان چاک کرنا (۱) فعل متعدی :- دیکھو (گریبان تار تار کرنا) سودا نے چاک چاک کرنا بھی باندھا ہے مگر اب نہیں بولتے ؎

کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل کروں دیکھوں جو تیری زلف کو میں سنگھاتے ہیں (سودا)

گریبان چاک ہونا (۱) فعل لازم :- گریبان پھٹنا۔ گریبان تار تار ہونا۔ گریبان دریدہ ہونا ؎

ہجر میں سینے سے ہاتھوں کو فراغت ہے کہاں
ہو سکے خاک بھلا چاک گریباں مجھ سے } (ناسخ)

گریبان گیر ہونا (۱) فعل لازم :- گلوگیر ہونا۔ دامنگیر ہونا۔ گریبان پکڑنا۔ مزاحم ہونا۔ معترض ہونا۔ دعویدار ہونا ؎

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں گیر مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا (سودا)

گریبان میں سر ہونا (۱) فعل لازم :- شرم یا خجالت کے سبب سر نیچا ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا ؎

تم کو کیا تا جوانی مرے ایمان میں نہیں تمہارا تو خجالت سے گریبان میں سر نہیں (سالک)

گریبان میں منہ چھپانا (۱) فعل متعدی :- کسی سے شرمندہ ہونا۔ آنکھیں نیچی کرنا۔ کسی سے منہ چھپانا۔ سامنے نہ ہونا ؎

کہا صبح دم میں نے غنچے سے جا کر کھلے بند مرغ چمن سے ملا کر
تو بولا کہ فرصت یہاں اک تبسم سو وہ بھی گریباں میں منہ کو چھپا کر } (جرأت)

گریبان میں منہ ڈالکر دیکھنا (۱) فعل متعدی :- اپنا عیب و صواب آپ دیکھ کر خجل اور منفعل ہونا ؎

نہیں رکھتے نام اور کو وہ جو اپنے گریباں میں منہ ڈالکر دیکھتے ہیں (منعم)

شعلہ اُس کا مصرع خواں لاکھ پروانوں کا تھا
دیکھتا گردن ڈال کر منہ کو گریباں میں چراغ } (مومن)

کہا میں نے کہ کچھ خاطر میں ہوگا تمہارے ساتھ جو میں نے وفا کی
گریباں میں ذرا منہ ڈال کر دیکھ کہ تو نے اس وفا پر مجھ سے کیا کی
لگا کہنے کہ بس بس تو بھی کر بند وفا لایا ہے اُوپر تیری قضا کی } (ظہیر دہلوی)

گریبان میں منہ ڈالنا (۱) فعل متعدی :- (۱) اپنا عیب و صواب دیکھ کر منفعل ہونا۔ اپنا آپا نہارنا۔ نہایت شرمندہ اور خجل ہونا۔ اپنے قصور اور عیب کا معترف ہونا۔ شرم و خجالت سے گردن نیچی کرلینا۔ جیسے "ایسا نرمی سے معقول جواب دیا۔ کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کے چپ ہو رہا۔" (ستم سہیلی) ؎

کچھ ایسا لطف پایا ہے تمہارے بیٹھنے خلوت میں
نہیں ہے لیے ڈالا بد رنگے ہے منہ گریباں میں } (ذوق)

گرا دکھا دلِ محنت گرا کو جب زنخداں میں
تو مثلِ یوسف نے ڈالا چاہِ کنعاں کے گریباں میں } (.....)

تو اُس غنچہ دہن کے آگے اے گل خوار جستا ہے
گریباں میں منہ اپنا ڈال کیا منہ لیکے ہنستا ہے } (.....)

گریباں میں فرا منہ ڈال دیکھو کہ تم نے اس وفا پر مجھ سے کیا کی (سوز)

بات اُن کی جوہری بات پہ اُونچی نہ ہوئی منہ گریباں میں ڈالا ظفر اونچی نہ ہوئی (ظفر)

(۲) سر جھکا کر تامل کرنا۔ مراقبے میں جانا۔ گردن جھکا کر غور کرنا ۔

جب اپنے گریبان میں منہ ڈال کے دیکھا دل سے نہ زیادہ کوئی دشمن نظر آیا (بحر)

گریز (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) بھاگنا۔ بھاگڑ۔ فرار (۲) دوری علیحدگی + وحشت بیدگی بیزاری + اجتناب۔ پرہیز (۳) اصطلاح بیان وصنائع بدائع) قصائد میں اشعار حالیہ یا بہاریہ وغیرہ کے بیان کرتے کرتے ایک دفعہ ہی حرف فاصل کے لائے بغیر ممدوح کی مدح پر جھک پڑنا یعنی ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف دوڑ جانا +

گریز کرنا (۱) فعل متعدی :۔ بھاگنا۔ دوری اختیار کرنا۔ اجتناب کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ کنارہ کرنا۔ متنفر رہنا۔ وحشت پکڑنا +

گریزاں (ف) صفت :۔ بھاگنے والا + متنفر۔ وحشت گیر +

گریشم یا گریکھم (س) اسم مؤنث :۔ موسم گرما۔ جیٹھ اساڑھ کے دن۔ تابستان۔ ہندی چھے رتوں میں سے دوسری رت +

گریمر (انگلش Grammar) اسم مؤنث :۔ (۱) ویاکرن علم صرف ونحو۔ قواعد زبان۔ زبان کے صحیح بولنے کا علم (۲) وہ کتاب جس میں صرف ونحو کا ذکر ہو +

گریہ (ف) اسم مذکر :۔ رونا۔ زاری۔ رُوں رُوں۔ برلاپ۔ رقت +

گریہ سر کرنا (۱) فعل متعدی :۔ زاری کرنا۔ رونا۔ پیٹنا۔ واویلا مچانا۔ گریہ وزاری آغاز کرنا۔ رونے لگنا۔ رونے ہو بیٹھنا ۔

میرے حضور شمع نے گریہ جو سر کیا رویا میں اس قدر کہ مجھے آب لے گیا (میر)

گریہ کرنا (۱) فعل متعدی :۔ رونا۔ پیٹنا۔ رُوں رُوں کرنا +

گریہ کناں (ف) صفت :۔ نالاں۔ گریاں۔ روتا پیٹتا۔ روتا دھوتا +

گریہ وزاری (ف) اسم مؤنث :۔ آہ و نالہ۔ رونا پیٹنا۔ رونا دھونا واویلا + پٹیک پیا۔ کہرام۔ آہ وبکا +

گڑ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) قندِ سیاہ۔ گنے کا رس جسے پکا کر بھیلیاں بنا لیتے ہیں۔

قندہ + شماس شیرینی جیسے جوری کا گڑ میٹھا۔ جہاں گڑ ہوگا وہاں مکھیاں بھنکینگی۔ تھیلی میں روپیہ یا منہ میں گڑ (۲) صفت) میٹھا۔ شیریں +

گڑ انبہ (۱) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا حریرہ جس میں گڑ اور کیریاں ڈال کر پکاتے ہیں +

گڑ بھرا ہنسیا نہ نگلتے بن پڑتا ہے نہ اُگلتے (ہ) کہاوت :۔ نہ کھائے ہی بنتی ہے نہ چھوڑے۔ ہر طرح مشکل ہے +

(یعنی شماس کا لالچ تو اگلنے نہیں دیتا اور اس کے لوہے کی سختی اور جان کا خوف نگلنے نہیں دیتا دونوں طرح مجبوری ہے) +

گڑ دھانی (ہ) اسم مؤنث :۔ گرم گرم بھنے ہوئے دھانوں میں گڑ ملا کر جو لڈو سے بنا لیتے تھے اُسے گڑ دھانی کہا کرتے تھے مگر اب بھنی ہوئی گیہوں میں جو گڑ ملا کر لڈے بناتے ہیں اُسے گڑ دھانی کہتے ہیں +

گڑ دیئے مرے تو زہر کیوں دیجیئے (۱) محاورہ :۔ جب نرمی سے کام نکلے تو سختی کی کیا حاجت ہے۔ جو کام آسانی سے ہو سکے اُسے دقت میں کاہیکو ڈالتے ہو۔ جب تک لطف و مدارات سے کام نکلے درشتی سے مطلب نہ رکھئے جب باطن میں دوستی کے پردے میں دشمن کا کام تمام ہو تو دشمنی ظاہر کرنے سے کیا حاصل ۔

گالی سے لب شیریں کو بس تلخ نہ کیجے جو گڑ دیئے مرتا ہے اُسے زہر نہ دیجے (مصحفی)

بے نگاہِ مہر سے دل مت بچشم قہر دیکھ
گڑ دیئے سے جو مرے تو مے نہ اُس کو زہر دیکھ } (.....)

گڑ کلیا میں پھوٹنا (ہ) فعل لازم :۔ کسی کام یا بات کا پوشیدگی میں ہونا خفیہ مشورت رہنا +

(مثلاً جب کسی امر کا اخفا منظور نہ ہو اور کھلم کھلا کہیں یا کوئی کام علانیہ کریں تو کہینگے کہ یہاں کچھ کلیا میں تو گڑ پھوٹتا ہی نہیں کہ چھپاتے پھریں۔ اسی طرح جب کوئی کام یا بات ظاہر اور دفعتاً وقوع میں آئے تو کہینگے کہ وہاں کیا کلیا میں گڑ پھوٹتا تھا جو کوئی مطلع نہ ہوتا) +

گڑ کھانا گلگلوں سے پرہیز کرنا (۱) فعل متعدی :۔ کسی شخص سے دوستی کا اظہار کرنا اور اُس کے باپ یا بیٹے سے تنگ آنا۔ ایک ڈھنگ کا کام کرکے دوسرے اُسی ڈھنگ کے کام سے انکار کرنا۔ ادنے برائی سے بچنا اور اعلےٰ برائی سے پرہیز نہ کرنا خفیف سی بدنامی سے بچنا اور بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا۔ بڑی گٹھڑی کو حلال اور چھوٹی پٹکی کو حرام سمجھنا +

گڑ کھائیگی تو اندھیری میں آئیگی (ہ) کہاوت :۔ عورت کو لالچ ہوگا

گو

تو وقت بے وقت اور خوف اندیشکی حالت میں بھی چلی آئیگی۔ نفع کی اُمید پر تکلیف بھی گوارا ہوگی ✚ گڑ کھائیگی تو آئیگی اندھیرے میں۔ گڑ کھائیگی! (گنواری گیت)

گڑ نہ دے تو گڑ کیسی بات تو کہے (ہ) محاورہ:- یعنی اگر سلوک نہ کر سکے تو نرمی سے تو بولے۔ فائدہ نہ پہنچائے تو میٹھی باتیں تو کرے ✚

گڑ ہوگا تو مکھیاں بہت آجائینگی (ہ) محاورہ:- یعنی دولت ہوگی تو حاجتمند اور محتاج بہتیرے دست بستہ حاضر و موجود ہوجائینگے ✚

گڑا (ہ) اسم مذکر:- ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔ کھلیاں ✚ (گنوار) ✚

گڑا بٹائی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- پولیوں کے ڈھیر یا اناج کے تودوں کی تقسیم۔ وہ تقسیم جو انداز سے انبار لگا کر کی جائے ✚

گڑاکو (ہ) اسم مذکر:- گڑ ملا ہوا تمباکو۔ بنا ہوا تمباکو ✚

گڑ بڑ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) قراقر۔ پیٹ کے بولنے کی آواز۔ آوازِ شکم (۲) گول مال۔ جھمیلا۔ بکھیڑا ✚ درہمی برہمی۔ افراتفری (۳) بے انتظامی بدعملی ✚ غدر۔ بلوا۔ کھلبلی۔ ہنگامہ۔ خلفشار (۴) گڈمڈ۔ گھال میل۔ (ہ۔ صفت) درہم برہم ✚

گڑ بڑ جھالا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ابروباد ✚ بوندا باندی۔ مینہ بوندی (۲) بدنظمی۔ بے ترتیبی۔ ابتری۔ خلط ملط (۳) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ جھمیلا ✚ قضیہ۔ ٹنٹا ✚

گڑ بڑ کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پیٹ بولنا۔ پیٹ میں قراقر ہونا (۲) گڈمڈ کرنا ✚ گول مال کرنا (۳) جھگڑا پھیلانا۔ بکھیڑا ڈالنا ✚

گڑ بڑ ہونا (ہ) فعل لازم:- قراقر ہونا ✚ گڈمڈ ہونا ✚ بکھیڑا پھیلنا ✚ بدانتظامی ہونا ✚ بلوہ ہونا ✚

گڑپ (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- دیکھو (غڑپ) جلدی سے ڈبکی لگانے یا ڈوب جانے یا کسی ملائم چیز میں گھس جانے کی آواز (۲۔ تابع فعل) جلد۔ جھٹ۔ جیسے "میں میں گڑپ تھیلی میں" ✚

گڑپ دینی یا گڑپ دیسی (ہ) تابع فعل (ہندو):- جلد۔ فوراً۔ ترت۔ جیسے "گڑپ دینی مُنہ میں رکھ گیا۔ گڑپ دیسی نگل گیا" ✚

گڑ پنکھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) بڑے بڑے پروں والا پرندہ ✚ ایک پرندہ کا نام (۲) بچوں کا ایک کھیل جس میں کسی شخص کے پیچھے ہاتھ کر کے لکڑی سے باندھ دیتے اور اُسے بے قابو کر کے دھوتی یا پاجامہ کھول دیتے ہیں (۳) جھاڑ جھلا۔ بڑے بڑے پائنچوں یا ڈھیلی پوشاک پہننے والا آدمی ✚

گڑگ

گڑ پنکھ بنانا (ہ) فعل متعدی:- کسی شخص کو ہنسی میں سوانگ بناتا۔ احمق بنانا۔ اُلّو بنانا۔ پاگل بنانا۔ تماشا بنانا ✚

گڑ جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) دھس جانا ✚ گھس جانا (۲) دفن ہوجانا۔ دب جانا۔ (۳) نہایت شرمندہ ہوجانا۔ خجالت کے مارے سر نہ اُٹھا سکنا۔ از حد نادم ہوجانا۔ ؎

بُری صورت سے رہنا ننگ ہے دُنیا میں انساں کو
وہ گڑ جاتا ہے خود جیتا جو کوڑھی کا بدن بگڑا

گڑ گیا بارِ خجالت سے میں میں شمشاد | اِس روش سے جو تجھے باغ میں جاتے دیکھا (سعید)
گڑ گئے گلبن چمن میں شرم سے تیرے حضور | اے زرِ گل صاف قارُوں کا خزانہ ہوگیا (ناسخ)
دیکھا تجھے جو خونِ شہیداں سے سُرخ پوش | تُرکِ فلک زمیں میں خجالت سے گڑ گیا (آتش)
سرو گڑ جائینگے گُل خاک میں مل جائینگے | پاؤں رکھے تو چمن میں وہ سرافراز اپنا (رند)

(۴) قائم ہوجانا۔ نصب ہوجانا (۵) ڈٹ جانا۔ اڑ جانا۔ جم جانا۔ پاؤں گاڑ دینا (۶) خلیدن کا ترجمہ۔ کانٹا چبھ جانا۔ نشتر چبھ جانا ✚

گڑچ (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (گلو جو ایک دوا کا نام ہے) ✚

گڑگج (ہ) اسم مذکر:- (۱) قلعہ کا وہ حصہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور وہ بشکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے۔ بُرجِ قلعہ جو اُوپر سے پٹا ہوا نہ ہو (۲) ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔ اِس معنی میں اَور لغات والوں نے لکھا ہے۔ مگر ہم نے نہیں سُنا (۳) پھانسی کا تختہ یہ معنی صرف شکسپیر ڈکشنری میں لکھے ہیں ✚

(گڑگج یا تو قلعہ کے بیرونی حصہ کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ ہاتھی کی طرح آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ وہ بہت بڑا سرکشا دہ بُرج ہوتا ہے جس پر ہاتھی توپیں لیکر چڑھتے ہیں) ✚

گڑگڑ (ہ) اسم مؤنث:- حُقّے یا صراحی سے پانی نکلنے کی آواز۔ قُلقُل ✚

گڑگڑ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پیٹ کے بولنے کی آواز۔ آوازِ شکم۔ قراقر۔ (۲) حُقّے کے بولنے کی آواز جو دم کھینچتے وقت اُس کے پانی میں تموّج پیدا ہونے سے نکلتی ہے ✚

گڑگڑا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا بڑا حُقّہ ✚

گڑگڑانا (ہ) فعل لازم:- (۱) گرجنا۔ کڑکنا۔ رعد کا بولنا (۲) حُقّہ کا بولنا ✚

گڑگڑانا (ہ) فعل لازم:- آنتوں کا بولنا۔ پیٹ کا بولنا۔ قراقر ہونا ✚

گڑگڑانا (ہ) فعل متعدی:- عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ منتی کرنا۔ گھگھیانا۔ الحاح کرنا ✚ خوشامد و آمد کرنا ✚ التجا کرنا۔ سوال میں مبالغہ و زاری کرنا ✚

گڑگڑاہٹ (ہ) اسم مؤنث:- حُقّے کی آواز ✚ گرجنے کی آواز۔ کڑک ✚

گڑگ

گڑگڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھوٹا حُقہ ۔ ایک خاص وضع کا چھوٹا حُقہ ؎
تمکے میرے جو غیر کو دی اُس نے گڑگڑی ۔ چنبر کی طرح چہرے کی رنگت بدل گئی (برق)
(۲) صدقے میں دینے یا چڑھانے کا چھوٹا سا مٹی کا حُقہ جسے ماریا درسٹری بھی کہتے ہیں ؎

منگاؤں پھولوں کا گہنا الاچیاں اور لونگ
منگاؤں گڑگڑی کوری بھی اور ایک چلم (جان صاحب)

گڑگوڈر (ہ) اسم مذکر :- اوّل حرف تابع مہمل ہے ۔ پھٹے پُرانے کپڑے ۔ پھٹے پُرانے چیتھڑے ۔ چیتھڑے گوڈری ✣

گڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) دَبنا ✣ دفن ہونا ✣ قبر میں رکھا جانا ۔ جیسے جہاں کے مُردے تہاں ہی گڑتے ہیں ؎
لاش پھولی نہ سمائیگی میری تُربت میں ۔ کوچۂ یار میں گڑنے کی اگر جا پائی (اسیر)
(۲) دھسنا ۔ گھسنا ۔ اندر جانا ۔ جیسے آنکھیں گڑنا ؎

ہلیے گر یہ گل زمیں ہو کر قدم گڑنے لگا
اور قدم اُکھڑے تو کیا دیکھا بجلو پڑنے لگا (مؤلف)

(۳) چُبھنا ۔ خلیدن کا ترجمہ ۔ جیسے "نشتر کا گڑنا" (۴) جمنا ۔ قائم ہونا ۔ استقرار ہونا ۔ جیسے "نظر گڑنا" (۵) نصب ہونا ۔ کھڑا ہونا ۔ جیسے "جھنڈا گڑنا" (۶) جمنا ۔ ڈٹنا ۔ جگہ پکڑنا ۔ زمین پکڑنا (۷) شرمندہ ہونا ۔ نادم ہونا ۔ خجل ہونا ۔

دمِ گلگشت اُٹھا کر ایڑیاں جب وہ رگڑتے ہیں
حنا پستی ہے شمشاد چمن غیرت سے گڑتے ہیں (مؤلف)

میں مفلسی کے ہاتھوں خجالت سے گڑ گیا ۔ قائل ہوں کیا فقیر کے مجھکو سوال نے (مؤلف)
گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرطِ غیرت سے ۔ الٰہی کون سا سرو رواں گلزار میں آیا (نسیم دہلوی)

گڑِنت (ہ) اسم مؤنث :- وہ صدقہ یا بھینٹ یا پُتلا یا کسی کا نام جو سیانے مُلّانے افسون گر وغیرہ منتر پڑھ کر دفن کرنے کو دیتے ہیں اور اس سے دشمن کا ہلاک کرنا یا کسی معشوق وغیرہ کو موہنا خواہ کسی حاکم کو بس کرنا مقصود ہوتا ہے ؎
تیری ہیبت سے ڈُ فلک کے تلے ۔ کانپتی ہے زمیں کے بیچ گڑنت (سودا)

گڑنت گاڑنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کی ہلاکت یا تسخیر دل کے واسطے جادو پڑھ کر کوئی چیز دفن کرنا ✣

گڑنگ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- ڈینگ ۔ شیخی ۔ لاف گزاف ۔ بڑائی ✣

گڑنگ مارنا یا ہانکنا (ہ) فعل متعدی :- ڈینگ ہانکنا ۔ شیخی بگھارنا ۔ تعلّی کرنا ۔ اترانا ۔ بڑائی کرنا ✣

گڑھ

گڑنگیا (ہ) اسم مذکر ۔ شیخی باز ۔ ڈینگیا ۔ لاف زن ✣

گڑوا (ہ) اسم مذکر :- (۱) پانی رکھنے کا برتن ۔ لُٹیا ۔ لوٹا ✣ آبخورا (۲) گنگا ساگر ۔ آفتابہ ۔ ٹونٹی دار لوٹا ۔ (۳) وہ آبخورہ جس میں سرسوں کے پھول مع شاخ بطور گلدستہ کے رکھتے اور اُسے پنّی وغیرہ سے خوبصورت بنا کر بسنت میں مزاروں یا مندروں پر چڑھانے کے واسطے گاتے ہوئے لے جاتے ہیں ۔ سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ ۔ سرسوں کے پھولوں کا پھولدان ✣

(ہندوستان جنّت نشان کا دستور ہے کہ بسنت کے روز آبخورے میں سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ بنا کر رکھ دیتے اور اُس کے گرداگرد پنّی وغیرہ لگا دیتے ہیں اوّل بزرگوں کے آستانوں دیوی دیوتا کے استھانوں میں پھر امیروں کے گھروں پر بطور رسم لیکر دیے جاتے اور علی قدر مراتب انعام و اکرام پاتے ہیں ۔ ڈوم ڈھاڑی اس انعام کے مستحق ہوتے ہیں اور وہی چڑھایا کرتے ہیں ؎

بہ قدر جواب کا گڑوا سا دیکھ پاپیہا ۔ تو پھول پھول کے جوبن پہ لب گاتے بہار (ظفر)
گڑوا بنا کے ریش مُخضب سے محتسب ۔ جاتا ہے اُس مقام میں جاوے جہاں بسنت (انشا)
تاریخ ... کا گڑوا بنا کے مہر ۔ لاتا ہے تیرے روبرو وقت سحر بسنت) ✣ (رنگت)

گڑوانا (ہ) گاڑنا کا متعدی المتعدی ✣ دفن کرانا ۔ دبوانا ✣

گڑولنا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کی چھوٹی سی گاڑی جس پر بچے کو کھڑے ہو کر چلنا سکھاتے ہیں ✣ بچوں کے چلنے کی گاڑی ۔ گڈولنا ✣

گڑونا (ہ) فعل متعدی (ہندو) دھسانا ۔ گاڑنا ۔ گھسانا ۔ گھسیڑنا (۲) بیندھنا ۔ سوراخ کرنا ۔ چھیدنا ۔ برمانا ۔ سالنا ✣ چبھونا ۔ خلانیدن کا ترجمہ ✣

گڑھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) قلعہ ۔ دُرگ ۔ کوٹ ۔ حصار ✣ دمدمہ (۲) آلاتِ جنگ میں سے ایک قسم کے چوبی مکان کا نام جس میں آدمیوں کو بٹھا کر قلعہ میں ڈال دیتے ہیں اور یہ لوگ وہاں جا کر اُس کے جوف میں بیٹھے ہوئے سُرنگ کھودتے ہیں ۔ دبابہ ۔ دراجہ ۔ عربی میں کہتے ہیں ✣

گڑھ توڑنا (ہ) فعل متعدی :- قلعہ فتح کرنا ۔ قلعہ جیتنا ✣

گڑھ جیتنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) قلعہ فتح کرنا (۲) کوئی بڑا کام کرنا ۔ مُہم فتح کرنا ✣ کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی پانا (۳) بازاری ۔ ازالۂ بکر کرنا ✣ سہاگ رات کو کامیاب ہونا ✣

گڑھ کپتان (ہ) اسم مذکر :- (۱) افسر قلعہ ۔ قلعدار (۲) میر عمارت انجینیر ۔ وہ اعلیٰ افسر جس کے متعلق تعمیر کا کام ہو ✣ قلعوں کی مرمت کرانیوالا افسر ✣

گڑھ

گڑھ کپتانی (ع)، اسم مذکر:۔ عملۂ تعمیر۔ وہ محکمہ جس کے سپرد سرکاری تعمیر کا کام ہو۔ پبلک ورکس کا دفتر ◆

گڑھا (ہ)، اسم مذکر:۔ (۱) غار۔ ٹو۔ نقر۔ مغاک۔ مغار ◆ جھیرا (۲) کھنڈ۔ گھاٹی۔ نشیب (۳) گور۔ قبر ◆

مردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا ۔ کیا فائدہ جو روضہ ہے اپنے یہاں بلند (ناسخ)

گڑھا بھرنا (ہ)، فعل متعدی:۔ (۱) غار بند کرنا۔ گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا۔ گڑھا اَٹنا۔ گڑھا پاٹنا (۲) جبر نقصان کرنا۔ ٹوٹا بھرنا۔ کمی یا گھاٹا پورا کرنا (۳) روکھا سوکھا پیٹ میں ڈالنا۔ بُری بھلی چیز سے پیٹ کی آگ کو بجھانا (۴) فعل لازم۔ نقصان پورا ہونا۔ جبر نقصان ہونا۔ گھاٹا پورا ہونا ◆

گڑھل (ہ)، اسم مذکر:۔ (۱) ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو ذائقہ میں کھٹ مٹھا مزہ دار ہوتا ہے اُس کے پھولوں کا شربت بناتے ہیں (۲) پھُندنا۔ جھبا۔ جوتی کے اوپر کا پھندنا جو گڑھل کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے ◆

گڑھ والا (ہ)، اسم مذکر:۔ گاڑی والا۔ گاڑی بان۔ چودھری ◆ چھکڑے والا۔ بہل بان ◆ کوچوان۔ کالسکہ ران۔ کوچمین ◆

گڑھی (ہ)، اسم مؤنث:۔ چھوٹا سا قلعہ۔ کوٹ۔ قلعچہ۔ قلعیچہ ◆

گڑھی فتح کرنا یا جیتنا (ہ)، فعل متعدی:۔ (۱) قلعہ فتح کرنا (۲) کسی مہم کو سر کرنا۔ غالب آنا۔ کوئی مشکل اور بھاری کام بنانا (۳) بازاری: سہاگ رات میں کامیاب ہونا۔ ازالۂ بکر کرنا۔ بیوی کے ساتھ اوّل روز ہم صحبت ہونا۔ زفاف ◆

گڑھیا (ہ)، اسم مؤنث:۔ (۱) گڑھی کی تصغیر۔ بہت چھوٹی سی گڑھی۔ (۲) گڑہی۔ کوڑا اور گندگی پڑنے کی جگہ (۳) بہت بڑا گڑھا۔ بہت بڑا نشیب ◆ ڈلاؤ ◆

گڑھے بیٹھنا (ہ)، فعل لازم (ٹھگ):۔ گھات میں بیٹھنا۔ کمین گاہ میں بیٹھنا ◆

گڑیا (ہ)، اسم مؤنث:۔ (۱) لعبت۔ گڈا کی تانیث۔ عروسک۔ وہ کپڑے کی بنی ہوئی پتلی جس سے لڑکیاں کھیلا کرتی اور اس سے تمام خانہ داری کی باتوں کا ارمان نکالتی ہیں (۲) کنوئیں کی گھرنی یا چاک یا چرخی کی کھونٹی کو بھی گڑیا کہتے ہیں جس میں لوہے کی سلاخ رہتی ہے اور اُس سلاخ میں گھرنی یا چرخی پھرتی ہے (۳) حقیر سی دلھن ◆

گڑیا سنوار دینا (ہ)، فعل متعدی۔ عو:۔ اپنے مقدور کے موافق بیٹی کا بیاہ کر دینا۔ ہاتھ پیلے کر دینا ◆

گڑیا سنوار دی ہماری بھیک مانگ کر ۔ مشاطہ کر اُدھر تو سر انجام ہو گیا (جان صاحب)

گڑ

گڑیا کے بیاہ میں چیونٹوں کی بیل (ہ)، محاورہ۔ عو:۔ جیسا موقع ویسا خرچ۔ جیسا دیکھنا ویسا برتنا۔ جھوٹ موٹ کے بیاہ میں جھوٹ موٹ کا صرف ◆

گڑیاں (ہ)، اسم مؤنث:۔ گڑیا کی جمع ◆

گڑیاں کھیلنا (ہ)، فعل متعدی:۔ (۱) لڑکیوں کا کپڑے کی پتلیوں کے ساتھ کھیلنا۔ گڑیوں کا بیاہ کرنا۔ (۲) لڑکی بن جانا۔ لڑکیوں کا کھیل کھیلنا۔ عورتوں کی سی باتیں کرنا۔ لڑکیوں کی سی باتیں کرنا ◆

گڑے کوئیلے اُکھاڑنا (ہ)، فعل متعدی (ہندو):۔ (۱) پُرانے جھگڑے کو تازہ کرنا۔ دبی دبائی بات کو چھیڑنا۔ فتنۂ خفتہ کو جگانا۔ دبی آگ کُریدنا (۲) کسی کے مرے ہوئے بزرگوں میں عیب نکالنا ◆

گڑے مُردے اُکھاڑنا (۱)، فعل متعدی:۔ دیکھو گڑے کوئیلے اکھاڑنا،

سودا کے ہوتے واہتی مجنوں کا ذکر کیا ۔ عالم عبث اکھاڑے ہے مُردے گڑے ہوئے (سودا)

گڑیوں (ہ)، اسم مؤنث:۔ گڑیا کی جمع جو حروف مُغیّرہ کے آجانے سے الف کو واؤ سے بدل کر بنا لیتے ہیں ◆

گڑیوں کا آلا (ہ)، اسم مذکر:۔ گڑیوں کا طاق۔ وہ طاق جس میں لڑکیوں کی گڑیاں رکھی رہتی ہیں۔ گڑیوں کا گھر۔ لعبت خانہ ◆

گڑیوں کا بیاہ (ہ)، اسم مذکر:۔ (۱) گڈے گڑیا کی شادی (۲) غریبوں کا بیاہ۔ ناداروں کی شادی جس میں بہت بکھیڑا اور دھوم دھام نہیں ہوتی ◆

گڑیوں کا کھیل (ہ)، اسم مذکر (۱) لعبت بازی (۲) کار سہل۔ آسان کام۔ مُنہ کا نوالہ ◆

گڑیوں کا میلا (ہ)، اسم مذکر (لکھنؤ):۔ ایک سالانہ میلا ہوتا ہے جس میں ہندوؤں کے بچے رنگین کپڑوں کی گڑیاں بنا کر دھوم دھام سے نکالتے اور اُن کو پیٹتے جاتے ہیں۔ اسی روز پہلوانوں کی کشتیاں بھی ہوتی ہیں اس طرف یہ دستور نہیں ہے ◆

گز (ف)، اسم مذکر:۔ (۱) جھاؤ کا درخت۔ طرفا (۲) لکڑی یا لوہے کا طولانی پیمانہ جس سے کپڑا، زمین، لکڑی وغیرہ ناپتے ہیں۔ ذراع۔ سوا گرہ کا پیمانہ ۲ ہاتھ ۳ فیٹ یا ۳۶ انچ کا طولانی پیمانہ۔ چار بالشت

کی متعارہے ؎

دہن تنگ مجھکو رہی اُس سرو قامت کی تلاش پھرتے پھرتے دشت میں مَیں گز زمیں کا ہوگیا (اسیر)

(ہندوستان میں مختلف گزوں کا رواج ہے جس سے اکثر دھوکا پڑا کرتا ہے۔ معماری گز اور ہے قطعی گز اور ہے۔ سرکاری گز اور ہے۔ الٰہی گز اور ہے۔ اس کے علاوہ ہر شہر میں ایک نئے گز کا چلن ہے۔ مثلاً بنارس کا گز۔ ریاستوں کا گز۔ ہماری رائے میں گورنمنٹ کو اِس کا انسداد کرنا چاہئے۔ سب جگہ یکساں گز اور یکساں تولنے کے بٹ ہونے مناسب ہیں + (۳) لکڑی یا لوہے کی سلاخ۔ سیخ۔ جیسے "بندوق یا سارنگی وغیرہ کا گز" (۴) ایک قسم کا بے پر اور بے پیکان تیر +

(جب دیسی ہندوستانی یا الٰہی گز کہینگے تو ۳۳ انچ لمبے سے اور جب انگریزی گز کہینگے تو ۳۶ انچ کے طولانی پیمانہ سے مراد ہوگی) +

گز الٰہی (ف + ع) اسم مذکر:۔ اکبری گز جو ۴۱ اُنگل کا ہوتا ہے +

گز بھر (ا) تابع فعل:۔ ایک گز کی برابر۔ ایک گز +

گز سے گز (ا) اسم مذکر:۔ مربع گز +

گز کُن (ف) اسم مذکر:۔ متعصب سنیوں کا ایک گھڑا ہُوا مسئلہ جو اپنے فریق مخالف کی طرف محض چڑانے کی نظر سے منسوب کرتے ہیں یہ مسئلہ ایسا ہی ہے جیسا الفِ حریر کا مسئلہ گھڑا گیا ہے چونکہ ہمارے نزدیک یہ ایک غیر مہذب بات ہے۔ اس سبب سے ہم اس کا بیان نہیں لکھتے۔ مگر لغت اس نظر سے لکھدیتے ہیں کہ مؤلف کی واقفیت پر مجہز لازم نہ آئے اور اگر عدالت میں ایسے الفاظ کی نسبت تہتک کی نالش ہو تو وہ قابل سماعت سمجھی جائے +

گزار (ف) صیغۂ امر (مرکبات میں):۔ جیسے مال گزار۔ باج گزار۔ تہجد گزار۔ *گزاردن بمعنی ادا کردن کا امر ہے جو اسم کے ساتھ مل کر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے*

گزارا (ا) اسم مذکر:۔ (۱) اوقات بسری۔ گزر اوقات + وجہ معیشت سے اوقات بسری۔ جیسے "دس روپے میں کیا گزارا ہوتا ہوگا" ؎

مرے مُنہ سے ہے یہاں بعد مرنے قسمت کوئی دن اور بھی کر اپنا گزارا تنگا (رنگین)

گزر جائیگی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا } (داغ)

نفس ہے جادۂ عمر رواں جس طرح سے گزرے یہاں پوچھے ہے اسے گمراہ کیا نز گزارے کا (ذوق)

(۲) سمائی۔ بود و باش گنجایش سماعت جیسے "اس مکان میں چار بھی آدمیوں کا گزارا ہو سکتا ہے (۳) پہنچ۔ رسائی + دخل۔ مداخلت + گزر ؎

کیسے جائیگا اُس خونخوار کے کوچے میں یا لہے جو گرے جا ہے اپنی بسی کا واں گزارا ہے (غافل)

؎ آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا + ایک پیڑ پہ جنگل کے ہوا اُسکا گزارا (نظیر)

دکھلاتے ہیں گو شمع صفت شعلۂ پنہاں لیکن تری محفل میں گزارا نہیں ہوتا (نسیم دہلوی)

(۴) نباہ۔ نرباہ۔ گزر + ٹھکانا ؎ صحبت جھوٹی ہنس کی اُن جانو نہیں + یک چند رہا خوب محبت کا گزارا ؎

نکلکر مرے گھر سے یہاں تو تم نہ ہوگا کسی گھر گزارا تمہارا (داغ)

گزارا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بسر اوقات کرنا۔ دن کاٹنا۔ کفایت سے گزران کرنا (۲) آ نکلنا۔ جا نکلنا (۳) نباہنا۔ پورا کرنا۔ کام چلانا۔ کار اجرائی کرنا + دفع الوقتی کرنا + دنوں کو دغا دینا +

گزارا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ اوقات بسری ہونا۔ نبھنا۔ نباہ ہونا + کٹنا بسر ہونا + کام چلنا۔ گزر ہونا + جانے یا آنے کا اتفاق ہونا +

گزارش (ف) اسم مؤنث (لغوی معنی ادا کرنا):۔ (۱) پاسخ۔ جواب۔ اُتر (۲) شرح۔ تفسیر۔ تشریح (۳) عرض۔ بیان۔ اظہار معروض صورت حال۔ عرضداشت۔ التماس + درخواست۔ سوال۔ ارداس۔ التجا +

گزارش کرنا (ا) فعل متعدی:۔ عرض کرنا۔ صورت حال بیان کرنا۔ ارداس کرنا + رپورٹ کرنا۔ خبر کرنا۔ گوش گزار کرنا +

گزارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ادا کرنا + تعمیل حکم کرنا۔ بجالانا۔ جیسے "نماز گزارنا" (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رد کرنا + واگذاشت کرنا + مہلت دینا۔ (۳) بسر کرنا۔ بتیت کرنا۔ کاٹنا۔ صرف کرنا۔ جیسے "رات گزارنا" ؎

رات باتوں ہی میں یاں تُونے گزاری انّا صدقے تیرے کسے ڈھب سے اُٹھاری انّا (رنگین)

(۴) گنوانا۔ ضائع کرنا۔ کھونا۔ برباد کرنا۔ رائیگاں کرنا جیسے "عمر گزارنا" (۵) پیش کرنا۔ سامنے رکھنا۔ جیسے "نذر گزارنا" (۶) داخل کر دینا جیسے "عرضی گزارنا"

گزارہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) راہ۔ گزر۔ رستہ (۲) گھاٹ۔ پایاب۔ دریا سے اُترنے کی جگہ (۳) اُترائی۔ ناؤ یا گھاٹ کا کرایہ (۴) ٹول بار۔ سڑک یا پُل کا محصول لینے کی جگہ +

گزارے (ا) اسم مذکر:۔ گزارا کی وہ صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لینے میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ گزارا کی جمع بھی ہے۔ مگر بول چال میں یہ لفظ جمع کے ساتھ بولتے میں نہیں آتا +

گزارے کا جھونپڑا (ا) اسم مذکر:۔ دن کاٹنے کا مکان۔ وہ مکان جس میں تنگی و تُرشی سے گزر اوقات کریں +

گزارے کی شکل نکالنا (ا) فعل متعدی:۔ فکر معیشت کرنا۔ فکر معاش کرنا۔ کما کر اوقات بسری کی صورت نکالنا۔ نوکری یا کمائی کی تدبیر کرنا

گزا

گزارے کی ناؤ (ہ) اسم مؤنث :- پار اُتارنے کی ناؤ۔ گھاٹ کی ناؤ۔ وہ ناؤ جو دریا لنگھانے کے واسطے گھاٹ پر رہتی ہے ◆

گزاشتنی (ف) صفت :- چھوڑ دینے کے لائق۔ قابلِ ترک۔ تیاگنے جوگ ◆

گزاف (ف) اسم مؤنث :- بیہودہ گفتگو۔ ہرزہ۔ واہی تباہی بات۔ بکواس ◆ (یہ لفظ لاف کے ساتھ بولا جاتا ہے اور اُس صورت میں اس کے معنی ڈینگ اور شیخی کے لئے جاتے ہیں) ◆

گزٹ (انگلش) (GAZETTE) اسم مذکر :- (۱) اخبار۔ خبر کا کاغذ۔ نیوز پیپر۔ روزنامہ۔ (۲) کسی دفتر یا گورنمنٹ کا وہ اخبار جس میں حکم احکام تغیر و تبدل سرکلر۔ رزولیشن موقوفی بحالی وغیرہ کی خبریں درج ہوں۔ جیسے "بنگال گزٹ۔ پنجاب گزٹ" ◆

(اصل میں گزٹا وینس والوں کا ایک سکہ تھا چونکہ جو اخبار وہاں سب سے پہلے نکلا تھا اس کی یہی قیمت تھی اس وجہ سے اس اخبار کا نام بھی یہی پڑ گیا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ لفظ ہی اخبار کے معنی میں مروج ہو گیا) ◆

گزٹ ہو جانا (ہ) فعل لازم :- کسی سرکاری حکم کا چھپ کر مشتہر ہو جانا گزٹ میں درج ہو جانا ◆

گزر (ف) اسم مذکر :- (۱) راہ۔ راستہ۔ رستہ۔ باٹ۔ سڑک۔ مارگ (۲) گھاٹ۔ پایاب (۳) دخل۔ باریابی۔ مداخلت ◆ آمد و رفت۔ آرجار۔ رسائی۔ پہنچ ؎

مشکل ہے بزمِ یار میں شام و سحر گزر کب تک کروں میں یار کے دربان گزر (اسیر)

ہو دیر یا حرم کہیں جانا نہیں محال مشکل ہے کوئے یار میں اے نامہ بر گزر (؍)

عشق کے میدان میں گزر ہے کس کا بھولا بھٹکا کوئی اس سمت بھی آ جاتا ہے (مصحفی)

(۴) نباہ ◆ اوقات بسری۔ گزران جیسے اس تنخواہ میں گزر مشکل ہے ◆ (۵) جانا۔ عبور۔ اُترائی۔ لانگنا۔ لنگھن۔ پار جانا۔ جیسے "اس راہ سے گزر مشکل ہے" ◆

گزر جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) بیت جانا۔ تیر ہو جانا۔ منقضی ہو جانا۔ چلا جانا۔ جیسے "وہ دن گزر گئے تو یہ کیا رہ جائینگے" (۲) مرجانا۔ انتقال کر جانا۔ فوت ہو جانا۔ دُنیا سے اُٹھ جانا۔ کال کر جانا ؎

تیرے ہی رہگزر میں جی جا رہا ہے شوخ سُنیو کہ میر آج ہی کل میں گزر گیا (میر)

جس طرح پیشِ نظر سارا زمانہ گزرا میں اک روز اسی طرح گزر جاؤں گا (مصحفی)

(۳) نکل جانا۔ چلا جانا۔ جیسے "رستے سے گزر جانا" ◆

گزر

گزر کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جا نکلنا۔ اتفاق سے چلا جانا (۲) اوقات بسر کرنا۔ دن کاٹنا ◆ کفایت شعاری سے گزران کرنا (۳) نباہنا۔ انجام پر پہنچانا۔ بھگتا کرنا ؎

کیسے گزر کروں ری سکھیو آن پڑی اب تو بھاری
چرکھا بودا مال پُرانی دیہی بوڑھی بھئی ساری } (ہنس)

گزرِ عام (ف + ع) اسم مؤنث :- عام راہ۔ شارع عام۔ سب کے آنے جانے کا راستہ ◆

گزرگاہ (ف) اسم مؤنث :- (۱) آمد و رفت کی جگہ۔ آرجار کا موقع گزرنے کی جگہ۔ راہ۔ راستہ (۲) شارع عام۔ سڑک۔ کوچۂ نافذہ ◆ گھاٹی ◆

گزرگاہِ دریا (ف) اسم مؤنث :- وہ زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے دریا کا راستہ۔ تہِ دریا ◆

گزرنامہ (ف) اسم مذکر :- پروانۂ راہداری ◆

گزر ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) بسر ہونا۔ بیتنا۔ کٹنا (۲) نباہ ہونا۔ (۳) آ نکلنا۔ چلا آنا (۴) رسائی ہونا۔ پہنچ ہونا۔ باریابی ہونا ؎

گزر دل کا ہو کس صورت سے اُس کی مانگ میں یارب
کہ مارِ زلف رہزن نے سرِ رستہ درمیاں باندھا } (؟)

گزر (ف) اسم مؤنث :- زردک۔ جزر۔ گاجر۔ مزاج اس کا درجۂ دوم کے اخیر میں گرم اور درجۂ اول میں تر ہے ◆

گزرا (ہ) محاورہ :- باز آیا۔ دھلائے پوجا ؎

گزرا اس اعتمادِ محبت سے میں خدا مجھ سے چھپا ئیں کاش وہ اُلفت رقیب کی (وحشت)

ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (آشفتہ)

گزران (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گزارا۔ بسر اوقات۔ اوقات بسری۔ اوقات گزاری۔ دنوں کو دھکا دینا (۲) ایامِ زندگی۔ زمانۂ عمر۔ جیسے "گزر گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان" ◆

گزران کرنا (ہ) فعل متعدی :- اوقات بسری کرنا۔ دن کاٹنا۔ عمر پوری کرنا۔ مصیبت سے دن پورے کرنا۔ تنگی ترشی اور کفایت شعاری سے اوقات بسری کرنا۔ آدھا تیہا بھوگنا ◆

گزران ہونا (ہ) فعل لازم :- تنگی سے اوقات بسر ہونا ◆

گزراننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیش کرنا۔ دینا۔ جیسے "درخواست گزراننا نذرانہ گزراننا" (۲) ادا کرنا۔ گزارنا۔ جیسے "دوگانہ یا شکرانہ گزراننا" ◆

گزرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گزشتن کا ترجمہ۔ بیتنا۔ بیت ہونا۔ منقضی ہونا۔

گزر

جیسے وقت گزرنا۔ موقع گزرنا۔ بات گزرنا۔ وغیرہ ؎

وہ چپکی نہ جبکی ذرا آنکھ میری ۔ یہ شب مجھ کو اختر شماری میں گزری

شب ہجر کل بیقراری میں گزری ۔ سحر تک ہمیں آہ و زاری میں گزری }

(۲) دنیا سے اُٹھنا۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ رحلت کرنا۔ جاں بحق ہونا۔ ہاتھ سے کھیں جانا۔ بچّے کا مرجانا (۳) جا نکلنا۔ چلا جانا۔ آجانا۔ اتفاق سے کسی جگہ نکل آنا (۴) باز آنا۔ ترک کرنا۔ درگزرنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ دست بردار ہونا۔ دستکش ہونا۔ چھوڑنا۔ تیاگنا ؎

ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے ۔ الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (آتش)

رات کو نیند ہے نہ دن کو چین ۔ ایسے جینے سے اے خدا گزرا (سوز)

ناچار اختیار کیا شیوۂ رقیب ۔ تجھ بے حیا ہی خوب ہیں گزرے حیا سے ہم (داغ)

وہ ماہ رُو نہیں ملتا کئی مہینے سے ۔ الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (رند)

ہاتھ سے تیرے دوگانا یہ مری جان بچے
گزری میں سونے سے بیلا کہیں کان بچے }

پیچ و تاب دکھو زلف سے گھبرکے وہ شوخ
اب یہ کہتا ہے میں اس زلف و کمر سے گزرا }

(۵) وارد ہونا۔ پیش آنا۔ جیسے "بچے کی یاد جو دل پر گزرتی ہے دل ہی جانتا ہے" ؎

کسی کو قتل جب کرتا ہے وہ بت روبرو میرے ۔ خدا ہی جانتا ہے مجھ پہ جو اس دم گزرتا ہے (جرأت)

(۶) نبھنا۔ نباہ ہونا۔ ساز ہونا۔ موافقت آنا۔ بننا ؎

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو ۔ خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو (نامعلوم)

(۷) بسر ہونا۔ تیر ہونا۔ تمام ہونا۔ کٹنا ؎

اے اثر تمام عمر یہاں کون خوش رہا ۔ گزرے خوشی کے ساتھ جو اک دم بہت ہے یاں (مصحفی)

ہمیں آخر کار آیا یہ رونا ۔ کہ عمر عزیز اپنی خواری میں گزری (")

گیا اُس نے اک دن نہ ملنے کا وعدہ ۔ مری یونہیں اُمیدواری میں گزری (")

یہ عمر دراز اپنی گیسو کی صورت ۔ پریشانی و سوگواری میں گزری (")

ظلمت شب ہجر یہ کیونکر گزری ۔ گنتے ہوئے آسمان کے اختر گزری

گزری موج سرشک دیدۂ تر سے ۔ گزرا جان سے جو گزری دل پر گزری }

پہ شور و شر گر اسکی نہ گزرے تو یہ کہدو ۔ اس کوچہ میں دل آن کے بہلائے قیامت (مجروح)

(۸) جانا۔ نکلنا۔ جیسے رستے سے گزرنا۔ پاس سے گزرنا ؎

ڈر جائیگا کہ گھر ہے ہمارا بہت سیاہ ۔ آنکھ اپنی بند کرکے اِدھر سے قمر گزر (اسیر)

(۹) رخصت ہونا۔ وداع ہونا۔ چلنا۔ کھسکنا۔ دفع ہونا ؎

گزک

اے روح خسب گزر گئی وہ ماہرو چلا ۔ تو بھی جہاں سے صورت شمع سحر گزر (اسیر)

(۱۰) ضائع ہونا۔ رائگاں جانا۔ جیسے "لہو و لعب میں عمر گزرنا" (۱۱) اُترنا۔ نکلنا۔ پار ہونا۔ عبور کرنا۔ جیسے "دریا سے گزرنا" (۱۲) آر پار ہونا۔ پار نکلنا ؎

لذت زخم میں بیخود ہیں ہمیں کیا معلوم ۔ آہ سینے سے کہ وہ تیر ہے سے گزرا (مصحفی)

گزری (ف) اسم مؤنث :۔ وہ بازار جو شام کو راہگزر پر لگتا ہے۔ گدڑی۔ چوک۔ بازار شام۔ شام کے وقت کا بازار ؎

پیری میں اب کہیں پیر جوانی تو مزا سے ۔ دن ڈھلتے ہوئے تماشا گزری کا (ناسخ)

گزری لگنا (۱) فعل لازم :۔ چوک لگنا۔ شام کا بازار لگنا۔ بازار لگنا ؎

بیٹھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزار ہا ۔ گزری ہے اس کی راہگزر پر لگی ہوئی (ذوق)

کیا جہاں گزراں میں ہی نگہ ہے گزری ۔ مول لے جاتے ہیں غم یاں سے گزرنے والے (داغ)

گزری سو دل پر گزری (۱) محاورہ :۔ یعنی حال پُرملال کا کوئی بھی شریک نہ ہوا شکوہ و شکایت اور گلہ تک زبان پر نہ لائے بلکہ صبر و سکون اختیار کرکے دل ہی پر صدمے اٹھائے ؎

جفائے یار سے گزری سو دل ہی پر گزری ۔ زباں پہ حرف نہ لایا کبھی شکایت کا (مصحفی)

گزشتنی (ف) صفت :۔ گزرنے والا۔ جینے والا۔ نابود ہونیوالا۔ فانی ۔

گزشتہ (ف) صفت :۔ گزرا ہوا۔ ماضی۔ بیتا ہوا۔ پچھلا۔ سابقہ۔ سابق کا۔ اگلا۔ پہلے کا۔ جیسے "گزشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط" پہال گزشتہ

گزشتہ را صلوٰۃ (ف + ع) محاورہ :۔ گزری ہوئی بات کو سلام کرو۔ اگلی باتوں کو جانے دو ؎

جو کچھ ہوا سو ہوا گزشتہ را صلوٰۃ ۔ کہاں تلک کوئی رویا کرے گلا دل کا (سحر)

گزک (ف) اسم مؤنث۔ مرکب از {گز۔ کے (خوردن۔ نسبت)} :۔ (۱) وہ چیز جو تبدیل ذائقہ کے واسطے کھاتے ہیں۔ مثلاً شراب پینے کے بعد کباب۔ پستہ۔ بادام۔ تلی ہوئی دال یا نمکین چیزیں اور افیون یا بھنگ کے بعد مٹھاس وغیرہ۔ نُقل۔ بدرقۂ شراب۔ بدرقۂ افیون۔ کوئی مزیدار چیز جو منہ صاف کرنے کے واسطے کچھ کھانے کے بعد کھائی جائے۔ چاکنا۔ چاٹ ؎

وہ رند مجوں کہ جہاں مجنوں ہیں گزک پہنچے ۔ نمکین شرابیں پر سافیا کباب میں پاؤں (اشک)

بوسے آنکھوں کے کباب نرگسی سے ہیں لذیذ
ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہیں }

ساقی مجھے گزک کے عوض بھی شراب دے
محشر کو کون لاکھ طرح کا حساب دے (طور)

ساقی تجھے خدا کی قسم بزم مے میں آج　　یہ گزک ہو یہ دل بریاں علی الخصوص (تجمل)

جگر تازہ کہاں ہے بیخوری کے وقت رندوں میں
خدائی سے زنالی جان من تیری گزک دیکھی } (؟)

(۲-۹) بلشکری اس میں بیٹھی کی تشکری ہو خواہ نمکیاں دونو کو گزک کہتے اور عوام الناس گجک بولتے ہیں۔ اس کا رواج دہلی میں بہت ہے۔ تلوں کی بھونی اتار کر انگی گڑی کو کھانڈ یا گڑ کی چت میں ملا کر ٹکیا خواہ قاشیں بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ بیچنے والے اس آواز سے بیچتے ہیں جیسے "گجک دو اسون ہے جاڑے کا یا لوکھو یا گجک ہے جاڑے کی (۲-۱۰) مجازاً ناشتہ تھوڑی سی چیز۔ چٹنی۔ جیسے "سیر آدھ سیر کو تو وہ گزک سمجھتے ہیں (افیموں کے واسطے لفظ گزک کا استعمال ایجاد ہند ہے) ✤

گزک کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ نقل کرنا ✤ ناشتہ کی بجائے کھانا ✤ چٹ کرنا۔ اڑانا ؎

اس چشم مست کے ہوں تصور میں بادہ کش　　کیونکر کروں گزک نہ ہرن کے کباب کو (ناسخ)

اے شرابی گزک تو کرتا ہے　　کچھ تو کر دل میں اور کباب میں فرق (جرأت)

گزک ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نقل ہونا۔ ناشتہ ہونا۔ چکھنے میں آنا۔ چٹ ہونا ؎

کوئی مچھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزک ہوتی
لگا کر شست بیٹھے ہم کنارِ آب جو برسوں } (؟)

گزند (ف) اسم مذکر:۔ صدمہ۔ بلا۔ آفت۔ آسیب ✤ رنج ✤ نظر بد۔ چشم زخم ✤ ضرر نقصان۔ ہانی خسارہ۔ زیان۔ ٹوٹا ✤ ایذا۔ دکھ ✤ تکلیف ؎

یہ تیرے افعی گیسو میں زہر ہے قاتل　　پڑا جو سانپ پہ سایہ اسے گزند ہوا (وزیر)

گزِندہ (ف) صفت:۔ ڈسنے والا۔ کاٹنے والا۔ ڈنک مارنے والا۔ جیسے "سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور" ✤

گزی (ہ) اسم مذکر:۔ بہت موٹا دیسی گاڑھا۔ ایک قسم کا کم قیمت اور موٹا سوتی کپڑا۔ کرباس۔ پلاس۔ پارچۂ سفت و سطبر ؎

پہنے کپڑے گزی کے اس سے بہتر ہم سمجھتے ہیں　　اگر اترا ہوا ہو وے ترقی آب کا جوڑا (آتش)

گزی گاڑھا (ہ) اسم مذکر:۔ موٹا جھوٹا کپڑا۔ کم قیمت کپڑا ✤

گزی گاڑھا پہننا (ہ) فعل متعدی:۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہننا ✤

گزِیر (ف) اسم مذکر:۔ چارہ۔ علاج۔ اُپائے۔ تدبیر ✤

گزِیں (ف) امر از گزیدن بمعنی قبول کردن۔ مرکبات میں آتا ہے جیسے

خلوت گزیں۔ گوشہ گزیں وغیرہ ✤

گستا (ہ) اسم مذکر (گنوار) لقمہ۔ گراس۔ کور۔ نوالہ۔ جیسے "پہلے ہی گستے میں بال آیا" (کہاوت یعنی سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ اول ہی نقصان نظر آیا) ✤

گُسار (ف) امر از گساردن بمعنی خوردن۔ مرکبات میں جیسے غمگسار ✤

گُسائیں (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گوسائیں کا مخفف۔ گوسوآمی۔ گایوں کا مالک۔ گؤوں والا۔ گھوسی۔ مجازاً کرشن (۲) مالک۔ سوآمی۔ خداوند (۳) سنیاسی۔ سنت۔ پارسا۔ فقیر۔ زاہد۔ جوگی۔ عابد (۴) سائیں۔ مہنت۔ (۵) برہمنوں کا ایک وہ فرقہ جو اپنے آپ کو حکیم چیتن باشندہ شہر ندیا کے چیلوں کی اولاد بتاتا ہے (۶) ہندو درویشوں کا تعظیمی خطاب۔ جیسے "گسائیں جی میں جوگن ہو رمجاؤں گی" (گیت) ✤

(یہ لفظ اصل میں گؤ سائیں یعنی گؤ سوامی تھا چنانچہ گھوسی بھی اسی سے بنا ہے۔ چونکہ کرشن اوتار درحقیقت گھوسی تھے اور گودیں چرایا کرتے تھے اس وجہ سے پہلے اُن کا لقب ہوا۔ پھر اُن کی مناسبت سے عارف۔ خدا رسیدہ۔ اوتار۔ ولی اللہ وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہو کر جوگیوں اور سنیاسیوں کا لقب پڑ گیا) ✤

گستاخ (ف) صفت:۔ شوخ۔ چالاک۔ بے ادب ✤ ڈھیٹ۔ بے شرم۔ خیرہ چشم ✤ ناشائستہ۔ غیر مہذب۔ ناتراشیدہ ✤ شریر۔ دنگئی ✤

گستاخانہ (ف) تابع فعل:۔ بے ادبانہ ✤ بے باکانہ ✤

گستاخی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) شوخی۔ بے ادبی ✤ بے شرمی۔ بے حیائی۔ ڈھٹائی (۲) تحقیر۔ حقارت۔ اہانت۔ (۳) شرارت۔ دنگا ✤

گستاخی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ بے ادبی کرنا۔ شوخی کرنا۔ شرارت کرنا ✤

گستاخی مُعاف (ف ✤ ع) ندا:۔ جب کوئی شخص کوئی بات خلافِ ادب یا خلافِ تہذیب یا خلافِ اخلاق زبان پر لانا چاہتا یا کسی کے قول کو رد کرتا ہے تو اول یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے جو بجائے معذرت خیال کیا جاتا ہے۔ خطا معاف۔ قصور معاف ✤

گستانگر (ہ) صفت:۔ احمق۔ گنوار۔ مورکھ۔ بے وقوف۔ جانگلو۔ بے شعور۔ بے سلیقہ۔ نادان۔ پوچ۔ لچر۔ بے ڈھنگا۔ بے تمیز ✤ جاہل۔ اناڑی۔ کوڑھ ✤ ناتراشیدہ۔ ناشائستہ۔ غیر مہذب (یہ لفظ اصل میں گھاس کھانے والا ڈانگر تھا) ✤

گشت (ف) اسم مذکر:۔ (۱) سیر۔ چہل قدمی ✤ دَور۔ چکر (۲) دَورہ روند۔ گرداوری۔ مجازاً کوتوال یا تھانہ دار کا شب کے وقت سپاہیوں کے

ہمراہ کوچوں محلّوں اور بازاروں میں دورہ کرنا +

گشت پھرنا۔ کرنا۔ لگانا۔ مارنا (۱) فعل متعدّی :۔ چکر لگانا۔ گھومنا۔ پھرنا۔ دورہ کرنا۔ گرداوری کرنا ؎

ساقی اس دور میں کب آنکھ پھرا سکتا ہے ۔ رات بھر گشت کرے ہے جسے جام شراب (ذوق)

گشت سلامی (۱) اسم مؤنث :۔ وہ نذرانہ جو حاکم کو دورے کے وقت حسب دستور دیا جاتا ہے +

گشت ناچنا (۱) فعل لازم (ہنود) :۔ کنچنیوں کا برات کے آگے آگے ناچتے ہوئے جانا۔ برات کے ساتھ ساتھ ناچتے ہوئے چلنا +

گشتی (ف) صفت :۔ دوراں۔ پھرنے والا + گشت کرنے والا +

گشتی پروانہ یا حکم یا سرکلر (۱) اسم مذکر :۔ وہ حکم یا پروانہ وغیرہ جو تمام دفتروں اور حاکموں کو دکھا کر دستخط کرا لیا جاتا ہے +

گُشتاسپ (ف) اسم مذکر (صحیح گُشتاسب) :۔ (۱) لغت میں اُس برزخ کو کہتے ہیں جو حق تعالٰے کا فیض پہنچنے کے واسطے خلق اور خالق کے درمیان ہو + (۲) ملک ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو لہراسپ کیکاؤس کا داماد اور اسفندیار روئیں تن کا باپ تھا۔ اس شخص کو کیخسرو بن کیکاؤس نے خاندان ہوشنگ میں نہایت لائق۔ ہوشیار اور شجاع پاکر اپنے مرتے وقت فرمانروائے ایران کر دیا تھا۔ اس کے زمانہ میں زرتشت پیشوائے آتش پرستاں موجود تھا۔ چنانچہ جب اُس نے اِس کے پاس آکر پیغمبری کا اظہار کیا اور کچھ معجزے دکھائے تو یہ اُس کا معتقد ہو گیا اور اُس کے دین پر چلنے لگا۔ بلکہ جب زرتشت مارا گیا، تو یہی اُس کی جگہ گدی پر بیٹھا۔ اور اُس کی شریعت کو برقرار رکھا۔ اسفندیار جس کے معرکے رستم کے ساتھ ہوئے۔ اسی کا بیٹا اور خلف الصدق تھا اس نے ایک سو ساٹھ برس تک حکومت کی) +

گف (۱) صفت :۔ غفص۔ سطبر۔ گندہ۔ موٹا۔ گاڑھا۔ سخت۔ خوب ٹھونک کر بنا ہوا۔ ڈھٹ +

(ظاہرا یہ لفظ غفص سے بگاڑ کر گف کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ غفص بھی اصل میں گبز کا معرب ہے جو کاف کو غین معجمہ اور بائے موحدہ کو ف سے اور زائے معجمہ کو سین مہملہ سے بدل کر غفس ہوا اور پھر حسب قاعدۂ عربی صاد مہملہ سے بدل کر غفص ہو گیا۔ پس اُردو والوں نے صرف گف پر اکتفا کر کے اپنا مطلب نکال لیا) +

گفتار (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) بات چیت۔ گفتگو۔ بات۔ سخن۔ گویائی نطق۔ بچن۔ قول۔ مقولہ۔ بولی۔ بانی۔ کلام۔ تقریر۔ بول چال۔ جیسے دستار اور گفتار ہی کام آتی ہے (۲-۱) رفتار کا مرادف چنانچہ گالی گفتار

بجائے گالی گلوج بولتے ہیں +

گفتگو (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) بات چیت۔ بول چال۔ بولی ٹھولی۔ بیان۔ تقریر۔ مکالمت۔ قال مقال۔ ذکر اذکار ؎

پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآں کی ۔ جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری (آتش)

(۲-۱) چرچا۔ تذکرہ ؎

ممنوں زبان غمزہ سے کل اُس نے کیا کہا ۔ ہے میرے ہر بلاؤں میں کچھ گفتگو ہنوز (ممنون)

گفت و شنید (ف) اسم مؤنث :۔ کہا سنی کہنا سننا + بحثا بحثی۔ ردّ و بدل۔ تکرار نقلی + بات چیت۔ ذکر اذکار +

گگری (ہ) اسم مؤنث (ہنود) :۔ گاگر کا مخفف۔ پانی رکھنے کا پیتل یا تانبے کا برتن۔ تمیڑا۔ تمیڑی۔ کلسا + سبو۔ چھ سبو (ٹھیرا سے بچھ بانکے یار گگری میں مرد ھ آؤں (گیت)

گگریا (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندوؤں میں) دیکھو گگری +

گگن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) آسمان۔ فلک + آکاش (۲) موج۔ لہر۔ تموج۔ مینڈ۔ پانی کا اُچھلنا چنانچہ کہتے ہیں پانی گگن کھیلتا ہوا جاتا ہے +

گگن بھیر (ہ) اسم مذکر :۔ حواصل۔ قازہ۔ کونج +

گگن دھول (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) کیکر یا کیوڑے کے درخت پر کی گرد (۲) کھمبی سانپ کی چھتری یا ٹوپی کے اندر کا کالا کالا برادہ +

گگن کھیلنا (ہ) فعل متعدّی :۔ پانی کا بلند ہونا۔ پانی کا آسمان کی طرف اُچھلنا۔ سینڈیں اُچھلنا۔ چڑھاؤ کے سبب پانی کا اُچھلتے ہوئے جانا۔ جیسے "دریا گگن کھیلتا جاتا ہے یا نالہ گگن کھیل رہا ہے" +

گگن ہونا (ہ) فعل لازم (ہنود) :۔ بلند ہونا۔ اونچا ہونا۔ تارا ہونا۔ آسمان سے لگنا جیسے "پتنگ یا چیل کا گگن ہونا" +

گُل (ف) اسم مذکر :۔ (۱) گلاب کا پھول۔ گل ورد۔ گلاب (۲-۱ بقاعدۂ تجرید) عام پھول۔ پُشپ۔ فلاور ؎

خوش آوے باغ میں کیا مجھ سے بے دماغ کو گل
کہ میں سمجھتا ہوں اپنے بھی دل کے داغ کو گل } (بہار)

بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے ۔ پس از خندیدگی کملا کے گل بستہ ہوتا ہے (نسیم)

(۳-۱) اخگر۔ انگارا + رنگ سرخ (۴-۱) سوختہ۔ بجھا ہوا انگارا۔ جلی ہوئی چیز (۵) داغ۔ کے۔ چھاپ۔ چرکا۔ وہ نشان جو دھات کو گرم کر کے انسان یا حیوان کے جسم پر دیا جائے۔ مجازاً اس قسم کی نشانی کو بھی کہتے ہیں + معشوق کے چھلّے کو گرم کر کے جو داغ دیتے ہیں وہ بھی گل کہلاتا ہے

اس اپنے ہاتھ کے گُل کی کہوں کیا اک نشانی ہے
نشانی اُن کی چھلا تھا سو اس کی یہ نشانی ہے

چھلا نہیں تو چھلے کا گُل لے نکال کے کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے (ذوق)
عشق نے ہم کو دکھایا آتشِ خلیل آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گُل ہو گیا (ناسخ)

(۲) چراغ کی نیم سوختہ بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا۔ سرِ فتیلہ۔ قراط ؎

یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گُل شمعِ محفل کا
ہوا گلگیر میں عالم جو رنگِ رخِ شمع داں کا

(۳-۴) آنکھ کی پُتلی۔ آنکھ کا نقطہ۔ (۵-۸) پسے ہوئے کوئلوں کے قرص یا گولے جن کو جلا کر حقہ بھرتے یا حقے کی چلم پر رکھ دیتے ہیں (۹-۸) جلا ہوا تمباکو۔ حقّے کے توے یا چلم کا جلا ہوا تمباکو جس کا اکثر منجن بنا لیتے ہیں جلا ہوا سُلفہ جیسے حقّہ کا گُل (۱۰-۱) باعثِ رونق۔ باعثِ زینت۔ جیسے اس منڈلی میں وہ بھی گُل ہے یعنی رونقِ محفل ہے۔ تم بھی یاروں میں گُل ہو (۱۱) لکھنؤ۔ جُوتے کی ایڑی کا چمڑا۔ جُوتے کے اڈّے کا چمڑا۔ جوتے کا پان (۱۲-۱) چُونے کا گول ٹیکا جو آنکھوں کے دُکھنے میں سرخی کٹنے کے واسطے کن پٹیوں میں لگا دیتے ہیں
صُداع (۱۳-۱) کارچوبی بنی ہوئی چمکدار ٹکلی جو خوبصورتی کے واسطے اکثر عورتیں یا معشوق کنپٹیوں پر لگا لیتے ہیں۔ نزلہ بند (۱۴-۱) مجازاً معشوق۔ دلبر۔ دلربا۔ شاہد۔ من موہن ؎

اُس گُل میں پایا اثرِ بوئے محبت سو بار سونگھائے اُسے پڑھ پڑھ کے فسوں گُل (ذوق)

(۱۵) گول نشان۔ چنانچہ گُلِ دُمِ بلبل کو اُس کی سُرخی مقعد کی وجہ سے کہا گیا ہے۔

گُلِ اشرفی (ف) اسم مذکر۔ ایک قسم کا گول پھول جس کی نقل اکثر ٹوپیوں وغیرہ پر بھی بناتے ہیں۔

گُلِ آفتاب (ف) اسم مذکر:۔ سورج مکھی۔

گُلِ افشاں (ف) صفت:۔ (۱) پھول بکھیرنے والا۔ خوش گفتار۔ فصیح۔ خوش بیان۔ دُرافشاں (۲) پھلجھڑی۔ ایک قسم کی آتشبازی۔

گُلِ انار (ف) اسم مذکر:۔ (۱) انار کا پھول (۲۔ صفت) سُرخ۔ لال۔ احمر۔ ارغوانی۔ قرمزی۔

گُلِ اندام (ف) اسم مذکر:۔ معشوق۔ پھول کے سے جسم والا۔ سُرخ سفید جسم والا۔ نازک اندام۔

گُلِ اورنگ (۱) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا گلابی پھول جو گُھنڈی کی وضع کا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا گیندا۔

گُل باندھنا (۱) فعل متعدی:۔ بندوق کے توڑے کو جلا کر اُس کی ٹھیم باندھنا۔ بندوق کے توڑے کا سرا جلانا۔

گُل بدن (ف) اسم مذکر:۔ (۱) معشوق (۲-۱) ایک قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا۔ (دیکھو گُل اندام)

گُل برگ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) گلاب کی پتی۔ گلاب کی پنکھڑی۔ (۲) معشوق۔ معشوقہ۔

گُل بکاؤلی (۱) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے نہایت عمدہ خوشبودار سفید رنگ کا پھول جس کا درخت ہلدی کے درخت سے مشابہ ہے۔ یہ پھول علاقۂ ناگپور میں ہوتا ہے اور وہاں کے گونڈاب تک آشوبِ چشم میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اِس پھول کی نسبت یہ قصّہ مشہور ہے۔

امرکنٹک ایک جنگل پُرخار و پُروحشت کا نام ہے اُس میں باغ بکاؤلی و حوضِ بکاؤلی و قلعہ بکاؤلی بنا ہوا ہے باغ بکاؤلی تک لوگ پہنچتے ہیں قلعۂ بکاؤلی تک کوئی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ باغ سے وہ قلعہ بارہ کوس کے فاصلہ پر ہے یہ قلعہ از قسمِ طلسم ہے اور وہاں سے شب و روز دھواں اُٹھتا معلوم ہوتا ہے اور بنا اس قلعہ کی یہ ہے کہ ملکِ دکن میں راجہ کرنجوت نامی بڑا راجہ تھا ریاضی داں حکیم اُس کے ہاں نوکر تھے۔ اس راجہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام راج بھوج تھا۔ بڑے بیٹے سے راجہ خوش تھا چھوٹے سے ناراض تھا۔ راجہ نے اپنی حیات میں ملک کی تقسیم اس طرح پر کی کہ زرخیز ملکِ دکن کا بڑے بیٹے کو اور کوہی جنگلی ویران ملک چھوٹے بیٹے کو دیا۔ باقی ملک اپنے قبضہ میں رکھا کہ راجہ کے بعد رانی تاحینِ حیات مالک رہے۔ پھر دونو بیٹوں کو راجہ نے حکم دیا کہ اپنی اپنی حکومتگاہ میں جا کر راج کریں۔ اس تقسیم کا ذکر راجہ نے اپنے گرُو کرتار نامی سے کیا۔ اُس نے بے انصافی کی شکایت کی اور کہا کہ بڑے بیٹے کا ملک سرسبز ہوگا۔ چھوٹے بیٹے کا نام اُس کی اولاد کی وجہ سے ہمیشہ قائم رہیگا۔ جب دونو بیٹے باپ سے رخصت ہوئے تو چھوٹے بیٹے نے اس تقسیمِ ملک کی شکایت کی کہ میری فوج کا بھی گزارہ اس ویران ملک میں نہیں ہو سکتا۔

کنڈا کھڑک جو قدیمی ملازم افسرِ فوج ہے اُس کو مجھے دیجئے راجہ نے انکار کیا۔ پھر لوگوں کے کہنے سے کنڈا کھڑک کو افسرِ فوج بنایا۔ بعد چند روز کے راجہ کرنجوت مر گیا اور راج بھوج یہ خبر سُنکر اپنے باپ کے ملک میں آیا اور اُس نے ملک کے تمام حکما و جوان نامی گرامی کو ہمراہ لیکر سب ملکِ مقبوضہ کو دیکھا کوئی جگہ لائقِ قیام پسند نہ آئی۔ جس وقت امرکنٹک کے جنگل میں پہنچے۔ یہ جنگل اور تالاب منزلوں کا لمبا چوڑا تھا اور گہرائی کا پتہ نہ ملتا تھا۔ قیام کے واسطے پسند آیا راجہ نے اس تالاب کے اندر رستی ڈلوا کر طلسم اور جادو کے ذریعے سے ناف تالاب میں قلعہ بنوا کر بود و باش اختیار کی اور قلعہ میں بجز خاص لوگوں کے کوئی نہیں جا سکتا تھا جو کوئی جانے کا قصد کرتا وہ دلدل میں غرق ہو جاتا۔

گلب

چنانچہ وہ قلعہ و مکانات اور طلسم کے بنے ہوئے باغ اب تک موجود ہیں۔ راجہ بھوج کی اولاد بحیات راجہ کرنجوت زندہ نہ رہتی تھی۔ سکونتِ قلعہ کے بعد راجہ بھوج کے ایک لڑکی حسینہ وجمیلہ پیدا ہوئی۔ نجومیوں نے اس لڑکی کا طالع دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکی بڑی صاحب نصیب ہوگی اور اس کا نام تاقیام دنیا دور دور قایم و برقرار رہیگا پس اس کا نام ناہیب اور نربدال رکھا جائے +

ناہیب امانت خدا کو کہتے ہیں اور نرب یعنی پیدائش اور دال یعنی اُلٹ ہے اور نربدال نام رکھنے کا یہ سبب تھا کہ اپنی ماں کے بطن سے یہ لڑکی اُلٹی پیدا ہوئی تھی اور نجومیوں نے یہ بھی کہا کہ یہ لڑکی نہایت حسین اور نازک مزاج ہوگی۔ اس کے حسن کا شہرہ دور تک جائیگا۔ اس پر ایک فقیر عاشق ہوگا اور وہ ایک نیا نام رکھیگا ناہیب نام کو سب بھول جائینگے نرب دال اور فقیر کا رکھا ہوا نام یہ دو تو ہمیشہ قائم رہینگے اور کسی ملک کا ایک راجہ جو نہایت مستور اور خوبصورت ہوگا وہ خواب میں اس لڑکی کو دیکھ کر عاشق ہوگا اور فقیر بنکر دل بھر کے پتہ نشان بتلانے سے وہ قلعہ کے اندر آئیگا +

نربدال یعنی بکاؤلی کی پیدائش کے بعد کنڈ الکھڑک کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ کنڈ الکھڑک نے اس لڑکی کا نام جبالہ رکھا جبالہ چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ راجہ بھوج اس نام کو سُن کر ناخوش ہوا۔ کہ میری لڑکی کا نام تو ناہیب ہو۔ اور کنڈ الکھڑک کی لڑکی کا نام جبالہ رکھا جائے۔ کنڈ الکھڑک کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اُس نے فوراً اپنی لڑکی کا نام ہمالہ یعنی بدصورت عورت بدل دیا ہمالہ سے ایک بڑی لڑکی کنڈ الکھڑک کی اور تھی جو کسی ملک میں کسی راجہ کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ اُس کے مؤکل تابع تھے وہ بڑی جادوگر تھی جب جبالہ کے پیدا ہونے کی خبر اُس کو پہنچی تو اُس نے باپ کو ایک مبارکباد کا خط لکھا اور مؤکلوں کے ہاتھ کچھ تحفہ بھیجا۔ کیونکہ کنڈ الکھڑک کے پاس بجز مؤکلوں کے انسان کا گزر نہ تھا +

چونکہ بکاؤلی کو پھلواری۔ خوشبودار بوٹوں اور باغ و بہار کا بہت شوق تھا اس وجہ سے راجہ بھوج نے اُس کے واسطے ایک باغ اور تالاب و حوض وغیرہ بنوا دئے تھے۔ بکاؤلی و ہمالہ و جہیلہ نائن یہ تینوں اکثر باغ میں کھیلا کرتیں اور ان کا بھید کسی پر ظاہر نہ ہوتا تھا۔ ایک روز یہ تینوں باہم حوض پر دل لگی کر رہی تھیں۔ ناگاہ ایک فقیر سون بھدر نامی اپنے کمال کے زور سے باغ میں آیا اور بکاؤلی کو دیکھ کر عاشق ہوگیا اور کہا کہ میں نے بہت سیاحی کی ہے مگر تجھ سا خوبصورت میں نے نہیں دیکھا ہے اور ایک درخت ہے کہ سوا میرے اور کوئی اُس کو نہیں لاسکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس درخت کو تیرے باغ میں لگاؤں۔ تو جیسی بےمثل ہے ویسے ہی تیرا باغ بھی بےمثل ہو +

بکاؤلی نے کہا کہ یہاں اس باغ میں کسی کی مجال نہیں ہے جو آسکے کیونکہ یہ جگہ انسان کے آنے کی نہیں ہے تم کیونکر یہاں آئے۔ فقیر نے کہا کہ میں فقیر ہوں ہر جگہ پھرتا ہوں میرے

گلب

یہاں آنے کا تعجب نہیں ہے اور یہ تو کیا گنتی ہے کہ کوئی راجہ ہوگا وہ تجھے خواب میں دیکھیگا وہ فقیر ہو کر اس ملک میں آئیگا اور خاص اس جگہ ہمالہ کی بہن کے ذریعہ سے آئیگا۔ یہ بات سن کر بکاؤلی خاموش ہوگئی اور یہ بات ہنسی میں اُڑ گئی۔ پھر بکاؤلی نے کہا وہ پھول ہم کو لاؤ اور اس میں صفت کیا ہے۔ فقیر نے کہا وہ پھول نہایت نازک ہے خوبصورتی میں سب پھولوں سے زیادہ ہے۔ نئی قسم کی خوشبو ہے دیکھنے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ اُس کا نام بکاؤلی ہے اور وہ ایک جزیرہ میں ایک ساحر کے باغ میں لگا ہوا ہے اور وہ ساحر رات دن اُس کو دیکھتا رہتا ہے اگر تو میرا احسان مانے تو لادوں ہمالہ اور جہیلہ نے کہا کہ فقیر تم پر عاشق ہوگیا ہے معقول جواب دینا چاہئے۔ بکاؤلی نے کہا کیا خوب۔ شفقت تو آپ نے ایسی کی اور خود کیفیت اُس کی بیان کی اور لانے کا اقبال کیا اور مجھ سے احسان چاہتے ہو۔ فقیر نے کہا کہ تم اپنی شادی نہ کرنا۔ بکاؤلی نے کہا کہ میں اپنی خوشی سے اپنی شادی نہیں کرونگی مگر والدین سے ناچار ہوں۔ فقیر نے کہا اپنے قول سے نہ پھرنا ورنہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گی۔ مگر میں مثل تیرے ہو جاؤنگا۔ یہ کہکر فقیر پھول لینے چلا گیا۔ چند روز کے بعد درخت لے کر آیا اور باغ میں لگا دیا۔ اس سے تمام باغ مہکنے لگا صبح کو جب بکاؤلی کی آنکھ کھلی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا +

جہیلہ اور ہمالہ سے کہنے لگی کہ آج باغ میں نئی قسم کی سہانی خوشبو آتی ہے جس سے میرا جی بےتاب ہوا جاتا ہے۔ صدہا قسم کے خوشبودار درخت لگے ہوئے ہیں سب کی خوشبو پر اسی کی خوشبو غالب آرہی ہے۔ دل ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے۔ دیکھنا اور سونگھنا کہ کس کی خوشبو دل کو مست کر رہی ہے۔ پھر بکاؤلی بیتاب ہوکر جلدی سے اُٹھی باغ میں پہنچی اور دیکھا کہ گل بکاؤلی کا درخت لگا ہوا ہے اور اُس کی خوشبو نے باغ کو مہکا رکھا ہے۔ اور اُس کے قریب وہی سون بھدر فقیر بیٹھا ہوا ہے۔ پھول اور درخت کو دیکھ کر بکاؤلی بہت خوش ہوئی۔ اور فقیر سے کہا کہ آپ بھی یہیں قیام کریں میں اپنے باپ سے کہکر آپ کے واسطے عمدہ باغ بنوا دونگی۔ فقیر نے کہا ہمارا مکان بستر خاک ہے ہمیں مکان کی ضرورت نہیں ہے +

بکاؤلی نے کل کیفیت اس کی اپنے باپ راجہ بھوج سے بیان کی۔ اُس نے بھی آکر درخت اور پھول کو دیکھا اور بہت خوش ہوا۔ اُس روز سے اُس لڑکی ناہیب اور نربدال کا نام بکاؤلی مشہور ہوگیا۔ اور ہمالہ جو کنڈ الکھڑک کی لڑکی تھی اُس پر عاشق ہوگیا جب کنڈ الکھڑک کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو اُس نے قلعہ کی سکونت چھوڑ کر ہمالہ کے واسطے جنگل میں ایک مکان بنوا دیا +

ایک راجہ کسی ملک میں بڑا مصور تھا۔ اُس نے ایک روز رات کو ایک عورت کو خواب میں حوض کے کنارہ پر بیٹھے اور یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اگر کوئی شخص میری طرح حسین ہو

تو میں اُس کے ساتھ شادی کروں۔ جب راجہ خواب سے بیدار ہوا تو اُس عورت کے عشق میں مُبتلا ہوگیا۔ اور تصویر کھینچ کر نجومیوں سے کہا کہ بتلاؤ یہ تصویر کس کی ہے اور اس ماہلقا ہوش رُبا کا مکان کہاں ہے۔ اگر نہ بتایا تو میں تم سب کو ہلاک کردونگا۔

نجومیوں نے زائچہ کھینچ کر کہا کہ جس عورت کو تم نے خواب میں دیکھا ہے اُس کا مکان دکن میں ہے اور وہ راجہ کی بیٹی ہے اُس نے ماتت دریا میں طلسم کے ذریعہ سے مکان بنوایا ہے اور وہ اُس میں رہتی ہے۔ وہاں انسان کا گزر کسی صُورت سے نہیں ہوتا ہے۔ وہاں جانا دُشوار ہے اور اُس لڑکی کا نام بکاؤلی ہے آپ وہاں کسی صُورت نہیں جا سکتے۔ جب راجہ وہاں کے جانے سے مایوس ہوا۔ اور حال اُس کا دگرگوں ہونے لگا تو ایک نجومی نے کہا کہ بجز ایک صُورت کے دُوسری صُورت نہیں ہے کہ اس راجہ کی فوج کا ایک سردار ہے اُس کی دو لڑکیاں ہیں۔ چھوٹی لڑکی تو اُس لڑکی کی مصاحب ہے اور بڑی لڑکی شامی پُور نامی کسی جزیرہ میں وہاں کے راجہ کی زوجیت میں ہے۔ جس کے بہت سے موکل تابعدار ہیں۔ اگر وہ چاہے تو تجھے ضرور بکاؤلی تک پُہنچا سکے۔ راجہ اس بات کے سُنتے ہی بیقرار ہوا۔ اور راج پاٹ چھوڑ کر نجومیوں کے بتہ کے بموجب جزیرہ کی طرف چلا۔ بعد مدت دراز اُس جزیرہ میں پُہنچ کر شامی پور سے ملاقات کی۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ رانی کو اُس کے حال زار پر رحم آیا۔ اور کہا کہ جس جگہ بکاؤلی رہتی ہے وہاں کوئی پُہنچ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ حکیموں نے بکاؤلی کا مکان علم ریاضی کے زور سے اُس تالاب کے اندر بنایا ہے اور اُس کی حفاظت میں بہت کچھ طلسمات تیار کئے ہیں راجہ نے کہا کہ جب انسان وہاں پُہنچ نہیں سکتا ہے تو تم نے خط اپنے باپ کے نام جس ذریعہ سے بھیجا تھا اُسی ذریعہ سے مجھ کو بھی وہاں پُہنچا دو۔ شامی پُور کو رحم آیا۔ اپنی بہن ہمالہ کے نام خط لکھا کہ یہ عاشق زار بکاؤلی ہے۔ اس کو ایک نظر بکاؤلی کو دکھا دینا اور خط اور راجہ کو موکلوں کے ذریعہ روانہ کیا۔ آن کی آن میں موکلوں نے راجہ کو بکاؤلی کے باغ میں پُہنچایا۔ اس وقت ہمالہ حوض پر بیٹھی تھی اور بکاؤلی قلعہ میں تھی۔ خط اور راجہ کو ہمالہ کے روبرو پیش کیا۔ راجہ نے ہمالہ کو جھک کر سلام کیا۔ ہمالہ نے کہا اطمینان رکھ بکاؤلی کو ابھی دکھلائے دیتی ہوں۔ چنانچہ بکاؤلی باغ میں آئی تو ہمالہ نے راجہ کو دکھا دیا۔ راجہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا۔ ہمالہ اُس کو ہوش میں لائی اور راجہ کو بذریعہ اُنہیں موکلوں کے ہاتھ اپنی بہن کے پاس بھیجدیا۔ چند روز کے بعد بکاؤلی کی جوانی نے وہ جوش مارا کہ وہ مستانہ عشق انگیز باتیں کرنے لگی۔ ہمالہ اور جھبیلہ نائن نے اتفاق کرکے راج موج سے ذکر کیا کہ جلد بکاؤلی کی شادی کر دیجئے لیکن سون بھدر کو خبر نہ ہو۔ کیونکہ فقیر سے بکاؤلی اقرار کر چکی ہے کہ میں شادی کا نام نہ لونگی۔ اگر فقیر کو شادی کی خبر ہوگی تو وہ کسی قسم کی خرابی پیدا کریگا۔

اب بکاؤلی کے پیغام ہمالہ کی بہن کی معرفت آنے لگے۔ کیونکہ انسان کی تو مجال ہی نہ تھی کہ وہاں آسکے۔ اور جب سے شامی پُور نے راجہ کو بھیجا تھا تو سب راجاؤں میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ شامی پُور کی معرفت پیغام جاتے ہیں۔ بالآخر راجہ بھوج نے ایک راجہ کا پیغام منظور کیا اور تاریخ مقرر کردی۔ جب تاریخ مقررہ پر بکاؤلی کی برات دُھوم دھام سے آئی باجے گاجے کی آواز سون بھدر کے کان میں پُہنچی تو اُس وقت سون بھدر حوض کے کنارہ بیٹھا تھا۔ جھبیلہ بھی اُسی مقام پر بیٹھی تھی۔ فقیر نے پُوچھا کہ یہ گانے کی آواز کہاں سے آتی ہے۔ جھبیلہ نے کہا مہاراج آج بکاؤلی کی برات آئی ہے اور آپ کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہے۔

فقیر نے ایک آہِ سرد دل پُر درد سے کھینچکر دریافت کیا کہ اس وقت بکاؤلی کہاں ہے۔ جھبیلہ نے کہا کہ اس وقت بکاؤلی کو حوض پر نہلانے لائے ہیں۔ فقیر کو یہ بات سُنتے ہی غصہ آگیا اور کہا ماندا ہیں اور بکاؤلی اور وہ شخص جس کی ذات سے یہ فساد برپا ہوا ہے۔ سب پانی ہوکر بہ جائیں۔ تاکہ صُورت بکاؤلی کی اُس کا خاوند نہ دیکھ سکے چنانچہ اُسی وقت تینوں پانی ہوکر بہ گئے اور نرب دال جس طرح اُلٹی پیدا ہوئی تھی اسی طرح سے پانی ہوکر بہ گئی۔ چونکہ فقیر کو منظور نہ تھا کہ اس کو کوئی دیکھے اس وجہ سے سمندر کے بجز کسی اور دریا سے نہ ملی بس اُس ندی کا نکاس ابتک بکاؤلی کے اُسی حوض سے معلوم ہوتا ہے۔ اور پانی کے نکاس کے موقع پر تانبے کی ٹونٹی لگی ہوئی ہے۔ اور حوض کے دوسری جانب سے ندی جھیلا جو تھوڑی دُور چلکر بہیں پہاڑوں میں رہ گئی ہے۔ اور ندی سون بھدر بہتی ہوئی پُورب کی سمت چلی ہے اور گنگا میں جاکر ملی ہے۔ اب تک اس جنگل امرکنٹک میں نشانات حوض و باغ و مکانات مندراد بتوں کے موجود ہیں۔ اور وہیں گُل بکاؤلی کے درخت ہیں)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

گُل بندھ جانا (۱) فعل لازم:- (۱) جلتے جلتے بندھی روشنی ہو جانا۔ خُوب سلگ جانا۔ آگ یا روشنی قبول کرلینا۔ گلک بستنِ آتش کا ترجمہ ہے (۲) کچھ پونجی جمع ہوجانا۔ جیب بندھ جانا۔ کچھ پلے ہوجانا۔

گُل بُوٹا (۱) اسم مذکر:- (۱) پھُول اور اُس کا پودا۔ بیل بوٹا وغیرہ (۲) مجازاً زیب و زینت۔ رونق و آرائش ؎

داغ سے عشق کے رہتی ہے اِس میں بہار ؎ ہے ہمارے چمن دل کا یہی گُل بُوٹا (مصحفی)

گُل بُوٹے کترنا (۱) فعل متعدی:- (۱) کاغذ یا کپڑے وغیرہ کے پھول پتیاں تراشنا (۲) کوئی انوکھا کام کرنا۔ اچنبے کا کام کرنا تعجب انگیز باتیں کرنا۔ حیرت انگیز باتیں کرنا (۳) کسی کے حق میں بُرائی کرنا۔ بدگوئی کرنا بُرا بھلا کہنا۔ گالیاں دینا۔ گالیاں سُنانا۔ بدزبانی کرنا۔

گل

زباں کی کر کے مقراض اور بنا دشنام کا کاغذ
ہمارے حق میں کیا کیا آپ لے کترے ہیں گل بُوٹے (بحر)

(پچھلے دونو معنوں میں آج کل کم اور بُہت کر بولتے ہیں) ◆

گُل پھیلانا (ہ) فعل متعدی (متروک) :- کوئی انوکھا کام کرنا۔ اچنبھے کی بات کرنا۔ تعجب خیز اور حیرت انگیز امر کا ظہور میں لانا۔ عجیب غریب کام کرنا۔ فتنہ برپا کرنا۔ قیامت برپا کرنا ◆

بُلبُل کو رُوئے گُل جیں اپنا دکھا کے آئے تو باغ میں گئے تھے یہ گل پھیلا کے آئے (رند)
شاخیں نکالیجاتی ہیں اب بات بات میں دو چار دن میں دیکھئے کیا گل پھیلنے لگے (بحر)

گُل پھول (ہ) اسم مذکر :- باہم مترادف ہیں اور ان کا مفہوم ایک ہی ہے دونوں کو ملا کر بولتے ہیں ◆

کہتے ہیں بہار آئی گُل پھول نکلتے ہیں ہم کنج قفس ہی میں دل خون کیا کرتے ہیں (میر)

گُل پھول کاٹنا (ہ) فعل متعدی (متروک) :- کسی کے حق میں بُرائی کرنا افترا پردازی کرنا۔ نئے نئے بہتان اُٹھانا۔ بدگوئی کرنا۔ غیبت کرنا ◆

نوکری سے نہیں کچھ اُس کو حصول کاٹے ہے میرے حق میں نت گل پھول (سودا)

گُل پھولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) پھول کھلنا۔ غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ کلی کا کھلنا (۲) کسی عجیب غریب بات کا ظہور میں آنا۔ کوئی انوکھا اور اچنبھے کا کام ہونا ◆ آفت تازہ کا برپا ہونا۔ شگفہ یا نیا شعبدہ اُٹھنا۔ تازہ فتنہ کھڑا ہونا ◆

کر اُس کو یاد اشک سُرخ سے بھر لانے کیوں بھولے
یہ دھڑکا لگ گیا ہے دیکھئے کیا اس کا گل پھولے (آتش)

لخت دل کی اب ہے آمد دیدۂ خونبار میں دیکھئے کیا پھولتا ہے گل اب گھڑی دو چار میں

نئے گل پھولتے ہیں کیا نرالے رنگ کھلتے ہیں
بہاریں جو تری محفل میں ہیں کب ہیں وہ گلشن میں (بحر)

گلستاں شہادت گاہ میں یہ طرفہ گل پھولا
بنایا شاخ گل قاتل نے اپنے دست پُرخوں کو (بحر)

خار زنجیر سے وحشت میں ہوا گل پھولے دیکھئے اب کے بہار آئے تو کیا گل پھولے (میر)

باجی دن رات کا پھر وہی بکھیڑا نکلا کوئی گل پھولے گا پھر سوت کا چرچا نکلا (یار علی)

گُل پیادہ (ہ) اسم مذکر :- سد گلاب۔ وہ گلاب جس میں خوشبو نہیں ہوتی ◆

گُل پیرہن (ف) اسم مذکر :- معشوق۔ پھولوں کے لباس والا۔ گل پوش ◆

گُل جعفری (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا گیندا۔ ایک قسم کا زرد پھول مجازاً زرد رنگ ◆

گل

گُل جھڑنا (ہ) فعل لازم :- چراغ کی بتی یا بندوق کے جلے ہوئے توڑے کا گرنا۔ شمع سوختہ کی راکھ گرنا ◆

گُل چاندنی (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا سفید پھول جو چاندنی رات میں کھلتا اور خفقان کے واسطے مُفید خیال کیا جاتا ہے۔ گل مہتاب ◆

گُل چشم (ف) صفت :- پھلی والا۔ وہ شخص جس کی آنکھ میں سفیدی یا پھلی یا ٹینٹ ہو ◆

گُل چلا (ہ) صفت (لکھنؤ) :- ٹھیک نشانہ پر لگانے والا۔ قادر انداز۔ بال باندھی گولی مارنے والا۔ ہدف انداز ◆

خال مشکیں سے نکار اہل قلم کو کیجئے گُل چلے تیر سے کرتے ہیں نیستاں خالی (آتش)

(چونکہ نشانہ لگانے کے واسطے ہدف گاہ پر سیاہ چاند بنا کر اُس پر نشانے مارا کرتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ بن گیا) ◆

گُل چمن (ہ) اسم مؤنث (بیگمات) :- لونڈیوں باندیوں کے یہ نام رکھا کرتی ہیں۔ چنانچہ۔ دل شاد۔ نیک قدم مُبارک قدم وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہیں ◆

گُل چھڑے اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- (جن لوگوں نے اس لفظ کو گُل بمعنی پھول سے مرکب خیال کیا ہے سخت غلطی کھائی ہے چنانچہ اسکی پوری تحقیق اس لفظ کے موقع پر دیکھئے "ہمارے ایک نئے محاورہ داں نے اپنی یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ گلُوں یعنی پھولوں کے جو قیمتی شے ہے چھڑے بنانا ع
بریں عقل و تحقیق باید گریست
چونکہ یہ محاورہ مسلمانوں کا ہے اس سبب سے ہمارے دوستیان مُعذور ہیں ◆

گُل چیں (ف) اسم مذکر :- باغ کے پھول توڑنے والا۔ مالی۔ باغبان ◆

گُل خال (ف) اسم مذکر :- چتی دار۔ بُندکی دار ◆

گُل خطمی یا گُل خیرو (ا) اسم مذکر :- خطمی کا پھول جو نیلے رنگ کا ہوتا اور مزاجاً اول درجہ میں گرم و خشک ہے ◆

گُل خنداں (ف) اسم مذکر :- کھلا ہوا پھول۔ گل شگفتہ ◆

گُل خندہ (ف) اسم مذکر :- مُنہ کھول کر ہنسنا۔ قہقہہ۔ ٹھٹھا ◆

خندہ زن زخم جگر دیکھ کے ہر دم اپنے یاد آتے ہیں وہ گلخندۂ پیہم اپنے (مومن)

گُل دار (ہ) صفت :- (۱) داغدار۔ دھبے دار (۲) پھول دار۔ وہ چیز جس میں پھول بنے ہوئے ہوں۔ اس معنی میں پنجاب میں بولتے ہیں۔ چنانچہ گُل دار جُوتی بیل دار جُوتی کو کہتے ہیں۔ اور ایک گُل یا دو گُل کی جُوتی بھی

بولتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ گل وہاں مفرد بھی بولا جاتا ہے ◆

گل دام (ف) اسم مذکر :۔ چھوٹا سا جال۔ مطلق جال۔ پھندا۔ مجازاً قفس ◌

ابخطا صیاد کیوں کھلا رہا ہے باغ سبز ۔ یہ تن پُر داغ اپنا بن گیا گُل دام روح (وزیر)

گل دان (ف) اسم مذکر :۔ پھولدان۔ گلدستہ رکھنے کا ظرف۔ گلاس۔ گڑوا۔ گلدستہ دان ◆

گل داودی (ا) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا اودا پھول۔ زرد و سفید بھی ہوتا ہے ◆

گل دستہ یا گلدستہ (ف) اسم مذکر :۔ پھولوں کی ٹہنیوں کا باندھا ہوا گچھا جو ہاتھ میں رکھتے ہیں ◆ پھولوں کا طرہ۔ عربی مُشقّر ◆

گل دوپہریا (ا) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا پھول جو دوپہر کو کھلتا ہے ◆

گل دم یا گلدم (ا) اسم مذکر :۔ بلبل ہندوستان۔ عندلیب۔ مرغ چمن۔ مرغ سحر۔ مرغ بستان۔ ایک قسم کے لڑنے والے سیاہ رنگ کے پرند کا نام جس کے سر پہ چوٹی اور دُم کے نیچے سُرخ گُل ہوتا ہے اس کو لڑانے کے واسطے اکثر بچے پالتے ہیں۔ اگرچہ عوام اسے بلبل کہتے ہیں مگر درحقیقت وہ بلبل نہیں ہے کیونکہ بلبل ہندوستان میں نہیں ہوتا۔ محمد شاہ رنگیلے نے یہ نام رکھا تھا ◆

گل دینا (ا) فعل متعدی :۔ داغ دینا۔ کوئی دھات کی چیز گرم کر کے جسم پر نشان ڈالنا ◌

وے مرے ہاتھ پہ گل غنچہ دہاں چھلے کا ۔ بس نشانی کو یہ کافی ہے نشاں چھلے کا (ظفر)

گل رخ (ف) اسم مذکر :۔ معشوق۔ گلعذار۔ وہ شخص جس کے رخسارے گلاب کی مانند سُرخ ہوں ◆

گل رعنا (ف + ع) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا عمدہ پھول جو اندر سے سُرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے ◆

گل رنگ یا گلرنگ (ف) صفت :۔ برنگ گل۔ سُرخ۔ لال۔ قرمزی۔ احمر ◌

اتنا بھی تو مصحفی نہ رو خوں ۔ گلرنگ تو ہو گئے دوشالے (مصحفی)

گل رو (ف) اسم مذکر :۔ معشوق۔ گلعذار۔ وہ شخص جس کے رخسارے گلاب کے رنگ ہوں ◆

گل ریز (ف) اسم مؤنث :۔ پھلجھڑی۔ قلم۔ ایک قسم کی آتشبازی ◆

گل زار یا گلزار (ف) اسم مذکر۔ مرکب از {گل + زار / پھول + جگہ} :۔ (۱) چمن۔ گلشن۔ پھلواری۔ روضہ۔ تختۂ گل۔ پھولوں کی کیاری (۲۔ا۔ صفت) خوب آباد۔ بارونق۔ معمور۔ پُرفزا۔ جیسے "وہ شہر تو گلزار بن گیا" ◆

گل زار خلیل اللہ یا ابراہیمؑ (ف + ع) اسم مذکر :۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو آگ خدا تعالیٰ کے حکم سے سرد ہو کر باغ بن گئی اور اُس میں طرح طرح کے پھول کھل گئے تھے ◆ صرف گلزار خلیل بھی کہتے ہیں ◆

گل زمین (ف) اسم مذکر :۔ زمین کا عمدہ قطعہ۔ قطعۂ زمین۔ خطۂ زمین ◌

ہر گل زمیں یہاں کی رونے ہی کی جگہ تھی ۔ مانند ابر ہر جا میں زار زار رویا (میر)

گل ستان یا گلستان (ف) اسم مذکر۔ (۱) باغ۔ چمن۔ گلزار۔ باڑی۔ پھلواری ◌

گلستاں میں جا کے ہر اک گل کو دیکھا ۔ نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے (نیاز)

(۲) شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی ایک مشہور کتاب کا نام جو اخلاق تجربہ اور پند کا خزانہ ہے ◌

تصویر کھینچی اُس کے رُخ سُرخ فام کی ۔ اک صفحہ میں قلم نے گلستاں تمام کی (آتش)

گل سوسن (ف) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا پھول جسے شاعر لوگ زبان سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا رنگ آسمانی ہوتا ہے ◆

گل شبو (ا) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کے پھول کا نام جو رات کو کھلتا ہے ◆

گل شبو کھیلنا (ا) فعل لازم (لکھنؤ) :۔ چراغ بجھا کر جانا۔ پھول کھیلنا ◆

گل شکر یا گل شکری (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی خبیثی جسے شکر اور گلاب کے پھول ملا کر بناتے ہیں۔ پورب کی طرف اس کا زیادہ رواج ہے مگر فارس والے گلقند کو گل شکر کہتے ہیں ◆

گل شن یا گلشن (ف) اسم مذکر :۔ گلزار۔ گلستاں۔ چمن۔ باڑی۔ باغ۔ پھلواری ◌

وہ پہروں دیکھتے ہیں داغ کے داغ ۔ کسی کی سیر ہے گلشن کسی کا (داغ)

اپنے محبوب کا کوچہ رہے مسکن اپنا ۔ بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا (وزیر)

(یہ لفظ گل بمعنی پھول اور شن کلمۂ نسبت سے مرکب ہے) ◆

گل صد برگ (ف) اسم مذکر :۔ گیندا۔ گیندے کا پھول ◆

گل طرہ (ف) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا سُرخ پھول۔ کلغہ ◆

گل عباسی (ف + ع) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا پھول جو بعض ذرا سُرخ بعض گلابی بعض زرد بعض پچرنگا ہوتا ہے ◆

گل

گُل عذار (ف + ع) اسم مذکر: گلاب کیسے رخساروں والا معشوق. خوبصورت ◆ لال لال گالوں والا ـ چقندر کیسے رخساروں والا ◆

گُل فام (ف) اسم مذکر: گلاب کیسے رنگ والا شخص ـ پھول کے رنگ کا ـ معشوق ـ گُلرخ ـ گلرخسار ـ گلبدن ـ گُل اندام ◆

گُل قند یا گُلقند (ف) اسم مذکر: گُل شکر ـ کھانڈ اور تازہ گلاب کے پھولوں کو ملکر جو لبدڑا سا بنا لیتے ہیں اُسے گلقند کہتے ہیں ◆

گُل کاٹنا (ہ) فعل متعدی (متروک): تعجب انگیز باتیں کرنا ـ انوکھی باتیں کرنا ـ اچنبے کا کام کرنا ◆ مُنہ جوڑنا ـ چرچا کرنا ۵

میں آگے کیا کہوں کہ ہر اک اُسکی شکل دیکھ　　تیغِ زباں سے کاٹ کے کرتا تھا گُل نثار (سودا)

گُل کاری (ف) اسم مؤنث: نقاشی ـ چکن سازی ـ کشیدہ کاری ـ بیل بوٹے کا کام ۵

بھو لگیا وہ سو تماشا دیکھ کے آتشبازی کا　　آہ شرر افشاں نے ہیں کی دکھلائی گلکاری ہات (نصیر)

گُل کاری کرنا (ہ) فعل متعدی: نقاشی کرنا ـ بیل بوٹے کاڑھنا ـ گُل پھول بنانا ـ پھول تراشنا ۵

دل و جگر پہ مرے دستِ عشق اے جرأت　　کرے ہے سینہ میں مقراضِ غم سے گلکاری (جرأت)

گُل کترنا (ہ) فعل متعدی: (۱) پھول کترنا ـ کاغذ وغیرہ کے پھول بنانا ـ پھول تراشنا ـ گلکاری کرنا ۵

کیا کہوں کیا تری شمشیر نے گُل کترے ہیں　　رشکِ گُلشن ہے ترے نخچیر شکار کی راہ (جرأت)

(۲) چراغ کی نیم کترنا ـ شمع کا گُل کاٹنا ـ جلی ہوئی بتی تراشنا (۳) تعجب آمیز باتیں کرنا ـ انوکھی بات کرنا ـ اچنبے کا کام کرنا ـ عجیب و غریب کام کرنا ـ اعجوبہ کام کرنا ـ ابلہ فریبی کرنا ۵

دیکھو تو دلفریبیِ اندازِ نقشِ پا　　موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی (غالب)

عشق بھی خوب گل کترتا ہے　　دیکھیو ٹک بہارِ لختِ دل (جرأت)

گُل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر　　ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ذوق)

سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگِ گلِ صد برگ　　کیا دشت نوردی میں کترتا ہے مجنوں گُل (ایضاً)

کرکے آزاد ہر اک شہپرِ بُلبُل کترا　　آج صیاد نے یاں اور نیا گُل کترا (نصیر)

(۴) غضب کرنا ـ غضب ڈھانا ـ ستم کرنا ـ ظلم کرنا ـ آفت توڑنا ـ فتنہ برپا کرنا ۵

گُلگیر کا بُرا ہو کترے ہے گل نیا　　سر کاٹ کر ہے در پئے تدبیر پائے شمع (نصیر)

لگے آنے جو لختِ دل بھی سے چشم میں یارب　　تو آگے دیکھیے ہاں اب یہ کیا کیا گُل کترتے ہیں (معروف)

آج صیاد جفاکار نے کیا گُل کترے　　دُور لیجا کے چمن سے پرِ بُلبُل کترے (لااعلم)

گل

چھٹوا گلزار سے وہ راہ و پرِ بُلبُل کترے　　ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گُل کترے (جرأت)

گُل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر　　ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ایضاً)

(۵) کسی کے حق میں بدی کرنا ـ بُرائی کرنا ◆ بدگوئی کرنا ـ غمازی کرنا ـ شُغلہ اُٹھانا ـ تہمت دھرنا ـ اتہام رکھنا ـ افترا کرنا ـ بُہتان اُٹھانا ـ لگانا بُجھانا ـ غیبت کرنا ـ چغلی کھانا ۵

قینچی کی طرح ظالم تیری زباں ہے چلتی　　کچھ بیٹھے بیٹھے میرے حق میں گُل کترنا (ظفر)

چاہتے ہیں ہم کہ جاوے بیکلی دل کی اور آہ　　مدعی اس گُل کترتے ہیں الٰہی کیا کریں (جرأت)

(۶) بڑھ کر چلنا ـ سبقت لیجانا ـ آگے بڑھ جانا ـ فوق لے جانا ۵

گُل کترے نہ بُلبُل مری فریاد کے آگے　　سر سبز ہو شاگرد کب اُستاد کے آگے (مصحفی)

گُل کرنا (۱) فعل متعدی: ـ چراغ بُجھانا ـ چراغ خاموش کرنا ـ دیا بڑھانا ـ چراغ بڑا کرنا ـ چراغ کو ہاتھ دینا ۵

مجھے یہ ڈر ہے کہیں میرا صرصرِ نالہ　　کرے فلک پہ نہ خورشید کے چراغ کو گُل (ظفر)

ہے روشنیِ خانۂ دلسوزِ محبت　　کافر ہوں بتا شمعِ حرم کیونکہ کروں گُل (ذوق)

گُل کھانا (۱) فعل متعدی: ـ (۱) چرکا کھانا ـ دغنا ـ معشوق کے چھلے یا کسی اور زیور کو آگ پر لال کر کے اپنے ہاتھ یا سینہ پر بطور یادداشت داغ دینا ـ عشق جتانے کے واسطے جسم پر داغ کھانا ۵

لالہ رُخوں کے عشق میں گُل کھا کہ جسم پر　　نایاب پوستیں ہے نہ یہ پوستیں جلا (آتش)

جی میں آتا ہے کہ گُل چھلوں کے کھاؤں اس قدر　　یک قلم ساعدِ مشتاق دستۂ نرگس سے ہو (مصحفی)

گُل کھائے ہیں از بسکہ ترے عشق میں میں نے　　گلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپرِ طاؤس (ایضاً)

اے ظفر لائے ہو تم جس کے چھلا اُن سے　　خیر تو ہے کہو گُل کیا کہیں اب کھائیگا (ظفر)

کھائینگے تو کس طرح کے ہاتھ پہ گُل　　دھیان اُس گُل کے تو رتن پر ہے (〃)

ہزاروں کھا کے گُل ہم نے بنایا ہاتھ گلدستہ　　ہمارے دستۂ گُل پر عجب عالم ہے ہر گُل کا (〃)

گُل جو کھائے تیرے چھلے کے تو کیا ہی خوشنما　　ہاتھ پر اس عاشقِ دلگیر کے حلقے ہیں گول (〃)

گُل کھائے ہیں مت شوق کے چھلوں کے یہاں تک　　ہاتھوں پہ گماں ہے مرے طاؤس کے پر کا (لااعلم)

گُل کھانے کو دیتے ہیں مجھے غیر کا چھلا　　ڈھب میرے جلانے کے وہ کیا کیا نہیں کرتے (محو)

یہ گُل چھلے کے کھائے ہیں کسی کی یاد میں ہم نے　　کہ سر تا قدم اپنا تن لالۂ مسلسل ہے (سیف)

یاد آتے ہیں وہ عارض پھول سے　　باغ میں جا جا کے گُل کھاتے ہیں ہم (رند)

اُسکی تلوار توں سے جگر داغ داغ ہے　　گُل کھانے کو رقیب کا چھلا منگا دیا (مومن)

عشقِ خالِ رُخِ جاناں میں یہ گُل کھائے ہیں　　نہیں اک تل کے برابر بھی مرا تن خالی (امانت)

ترے چھلوں سے لیے شکلِ چمن کھائے ہیں گل　　حلقہ حلقہ ہے بدن اپنا سلاسل کی طرح (اسیر)

گل

تاثیرِ عشق دیکھ کہ بلبل کے واسطے   ہر شاخِ گل نے ہاتھ پہ گلشن میں کھائے گل (مجنوں)

بلبل نے گل کی کیا محبت ہم نے کھائے گل   لیکن ہزار حیف نہ ٹھیری ہوائے گل (میر)

یہ دیکھ سینہ داغ سے رشکِ چمن ہے یاں   بلبل ستم ہوا نہ جو تو نے بھی کھائے گل ؍؍

یہ گل جو ہم نے ہاتھ پہ کھائے ہیں دو بدو   ہم کو بھی ملا ہے تبرک حضور کا (نظیر)

ہم نے تمہارے عشق میں کھائے ہزار گل   تم بعدِ مرگ لائے نہ تربت پہ یار گل (مہر)

(اکثر عاشق مزاج نوجوان عشق کی ترنگ میں آکر روپے پیسے انگوٹھی یا چھلے وغیرہ کو لال کر کے کلائی کے جوڑ کو داغ لیا کرتے اور اپنے اعتقاد کے بموجب سمجھا کرتے ہیں کہ اس حرکت سے معشوق کے دل پر اثرِ محبت ہوتا اور وہ اکثر موم ہو جاتا ہے) ۔

(۲) رشک کرنا۔ حسد کرنا۔ جلنا۔ رشک سے جلے رہنا ؎

اے نرگسِ پُر فن ہم کیوں نہ گل کھائے ہوئے   پھرتے ہو شبنم کا جامہ تن میں بھڑکائے ہوئے (مصحفی)

کیا عجب دیکھ کے تیرے گلِ عارض کی بہار   گل اگرچہ یہ گلزار ارم کھا بیٹھے (ظفر)

گل کھاؤں کیوں نہ رشک سے میں غیر کو بہار   تو ہاتھ سے گل اپنے جو گلزار میں چُن دے (؍؍)

زنہار تجھ چمن میں اب کے موسمِ گل میں آئے گل   ہم تو اس بن داغ ہی تھے سو بھی جل کر کھائے گل (میر)

(۳) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ مفتون ہونا۔ شیدا و والہ ہونا۔ مرنا۔ مٹنا۔ جان دینا ؎

وہ داغِ عشق میرے دلِ نالاں نے کھایا   کہ جس کے داغ پہ گل اک جہان نے کھایا (ظفر)

گل کسی شمع رو پہ کھا بیٹھے   دل کو پروانہ ساں جلا بیٹھے (رند)

اب تو گل کھانے لگے ہیں لوگ تیرے نام پر   دیکھیو پھولیگا یہ گلزار دن دو چار میں (سوز)

(۴) آبِ نزول کے واسطے کنپٹیوں پر داغ دلوانا ۔

گل کھلانا (۹) فعل متعدی :۔ (۱) غنچہ کھلانا۔ پھول کھلانا۔ پھولوں سے مزین کرنا۔ باغ لگانا ؎

زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا   بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے (آتش)

(۲) شگوفہ کھلانا۔ کوئی عجیب و غریب کام کرنا۔ طرفہ تماشا دکھانا۔ انوکھی بات کا ظاہر کرنا۔ شعبدہ اٹھانا۔ اچنبھے کی بات دکھانا۔ نئی بات کرنا۔ نئی چیز پیدا کرنا۔ نیرنگی دکھانا ؎

اُس نے دکھلائیں بہاریں بے شمار   گل کھلائے سینکڑوں لاکھوں ہزار (لا اعلم)

گل کھلائے گی عجب رنگ کے یہ شاخِ مژہ   اس کو پانی کی جگہ روز لہو ملتا ہے (داغ)

گل کھلاتا ہے خزاں میں بھی مرا دستِ جنوں   جب چھلے زخم کہن اک تازہ گلشن کھل گیا (؍؍)

چٹکیوں نے تری اے رشکِ چمن کیا گل کھلائے   جو بڑا نیل اپنے تن پر برگِ سوسن ہو گیا (امانت)

شب کو تیرے حسن نے کیا گل کھلائے باغ میں   سنبل پیچاں ہوا پردود شعل ہو گیا (؍؍)

گل کھلائے ہیں میری وحشت نے دیکھ اے شعلہ خو   سنگ جو آکر لگا وہ خوں سے گلگوں ہو گیا (وزیر)

دلا ناجنس کی صحبت بھی کیا کیا گل کھلاتی ہے   کرے تیر کمانیں الیں اگر پانی پہ روغن کو (وزیر)

آکر ہماری خاک پہ اُس نے چڑھائے گل   آخر کو جذبِ عشق نے یاں بھی کھلائے گل (مصحفی)

اے جذبِ عشقِ کامل وہ گل کھلا چمن میں   پیدا ہو رنگتِ بلبل ہر گل کے پیرہن میں (بحر)

بجھا لے نہ دیئے چراغ آہ بجھانا شبِ وصل   کس نے سیکھا ہے نیا گل یہ کھلانا شبِ وصل (نصیر)

غیروں نے کر دیئے کچھ اور رنگ واں کا   ہے یہی اک تعجب کانٹوں نے گل کھلائے (عارف)

(۳) فتنہ اٹھانا۔ فساد برپا کرنا۔ قیامت مچانا۔ رنگ لانا۔ نیا فتنہ برپا کرنا۔ فساد مچانا۔ جھگڑا کھڑا کرنا ۔ بُرا نتیجہ ظہور میں لانا۔ آفتِ تازہ یا مصیبت دکھانا ۔ آفت لانا۔ واویلا مچانا یا مچوانا۔ دھوم مچانا یا مچوانا۔ منور کرنا یا کروانا۔ غل مچانا یا مچوانا

خبر جب لائی ہوگی اُس گلِ خنداں کے آنے کی   تو گلشن میں صبا نے گل کھلایا کچھ نہ کچھ ہوگا (ظفر)

کسی دن حضرتِ دل تیرہ بختی گل کھلائیگی   الجھنا روز کا اچھا نہیں ہے زلفِ پیچاں سے (بسمل)

تم نے رکھتے ہی قدم باغ میں کیا گل کھلائے   گل کھلائے عاشقوں نے بھی جلا کر چھاتیاں (محسن)

غربت میں گل کھلاتی ہے کیا کیا وطن کی آگ   جیسے قفس میں مرغِ چمن کو چمن کی یاد (مومن)

آج کل دل کمال مضطر ہے   دیکھیئے کیا عشق گل کھلائے گا (اثر فعلی)

اب تک تو ہجر میں ہیں فقط تن پہ کھائے گل
تقدیر دیکھیں آگے کو کیا کیا کھلائے گل
(معشوق)

کیا صبا نے گل کھلائے دمبدم   بلبلیں کرتی ہیں ہائے دمبدم (عباس)

تیشہ نے گل کھلایا یہ آخر کو قطع کی   یکدست نخلِ زندگی کوہکن کی شاخ (نصیر)

تو روزِ حشر تک یہ نہیں رہنا شبِ وصال   داغِ فراق کا نہ کوئی گل کھلائے صبح ؍؍

جوشِ جنوں یہی ہے جو فصلِ بہار میں   کیا کیا نہ گل کھلائینگے ہم دشتِ خار میں (غافل)

وہ تیغ دیکھیں قاتل کیا کیا کھلاتی ہے گل   یہ بیل اور بوٹے جس کے میان پر ہیں (جرأت)

داغ جو کھایا جگر پر ماہ پُرانور نے ہے   گل کھلایا یہ کہیں اُسکے گلِ دستار نے (معروف)

ابتدائے فصلِ گل میں غیر نے کھلائے ہیں گل   دیکھئے اس سال کیا کیا گل کھلاتی ہے بہار (مومن)

اے گل لہو کے آنسو ہم کو رُلا رہیگا   یہ پھل کھلا کے ہنسنا کچھ گل کھلا رہیگا (ہمت)

یار کرتا ہے سفر گلشن میں آتی ہے بہار   دیکھیں اب کے سال کیا کیا گل کھلاتی ہے بہار (ذوق)

آکر ہماری قبر پہ اُس نے چڑھائے گل   آخر کو جذبِ دل نے یاں بھی کھلائے گل (مصحفی)

(۴) اُشغلا اٹھانا۔ تہمت دھرنا۔ بہتان لینا۔ پانی میں آگ لگانا۔ طوفان اُٹھانا۔ بہتان اٹھوانا۔ عیب دھروانا۔ بدنام کرانا ؎

مالی کو منہ لگا کے کوئی تازہ گل کھلاؤں   در گزری اے بہار میں پھولوں کے ہار سے (حسرت)

غنچۂ لب مجھ سے ہنسا یا نہ ہنسا تو لیکن   دریا جھوٹوں نے تو گل ایک کھلا جھوٹے موٹ (ظفر)

گل کھلنا (۹) فعل لازم :۔ (۱) پھول کا شگفتہ ہونا۔ کلی پھولنا۔ شگوفہ کھلنا

گل

(۲) کسی عجیب بات یا امر غریب کا وقوع میں آنا۔ انوکھی بات کا ظاہر ہونا۔ اچنبھے کی بات ہونا۔ نئی بات ہونا۔ نیا شعبدہ پیدا ہونا ؎

ترے وحشی کے باعث گل کھلاؤ — در و دیوار گلشن پر ہزار و داں (جرأت)

نہ چھوٹے تا قیامت گل کھلے عزو تماشا ہو — لہو سے تیغ قاتل پر تپیں بتجائے جو ہو کا (برق)

باغ میں عکس رخ دلدار سے یہ گل کھلا — بلبلیں پتوں پہ جم کر دھوپ سونے کا ورق (ناسخ)

(۳) راز افشا ہونا۔ بھید کھلنا۔ پردہ فاش ہونا۔ کسی امر کا صفت از بام ہونا۔ راز پوشیدہ کا ظاہر ہونا (۴) شور مچنا۔ غل ہونا۔ دھوم مچنا۔ دھوم پڑنا۔ (۵) فتنہ برپا ہونا۔ فساد مچنا۔ آفت آنا۔ مصیبت آنا۔ بپتا پڑنا۔ قیامت برپا ہونا۔ حشر برپا ہونا۔ آفت برپا ہونا ؎

کیا گل کھلے گا دیکھئے ہے فصل گل تو دور — اور سوئے دشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم (مومن)

گل کیوں نہ کھلے روز کہ ناسور تہ ناوک کے — ہوتا ہے نظر اک سینہ افگار اور یا ہے (ظفر)

پھرتی ہے منتظر سی باد صبا چمن میں — بلبل بتا مجھے بھی کیا گل کھلا چمن میں (سودا)

کھلیگا دیکھیں کیا گل اے جرأت — کہ دل گرفتہ ہے غنچہ نمط زمیں نکلے (جرأت)

کیوں ملا کیا رنگ بدلا تو نے یہ کیا گل کھلا — کل سے ہے جو بات تیری بجلی کے ساتھ ہے (ایضاً)

کیا جانئے چمن میں کیا تازہ گل کھلا ہو — آ لے۔ قفسے آگ رکھ کر ہم اپنے آشیاں میں (مصحفی)

تیرے رونے سے یہ سوجھے ہے مجھے اے دیدۂ پرخوں
کوئی دم کو نیا گل اور ہی کھلتا زمیں پر ہے } (میر)

محفل میں شمع پھولتی پھرتی ہے گل کھلے — گر دے نقاب چہرے سے تو اے حسین الٹ (عاشق)

(۶) طوفان اٹھنا۔ بہتان لگنا۔ تہمت لگنا۔ عیب دھرا جانا +

گل کیس (ا) اسم مذکر:۔ تاج خروس۔ بستان افروز۔ گل طرہ۔ ایک پھول کا نام جو کلغی خروس سے مشابہ ہے۔ مزاجاً اول درجے میں سرد و خشک +

گل گشت (ف) اسم مذکر:۔ سیر باغ۔ سیر چمن۔ مجازاً مطلق سیر ؎

تفریح تک پڑتی ہے ان کے باغ سے — گلگشت کو یہ آتے ہیں دشمن کے باغ سے (داغ)

گل گوں (ف) صفت:۔ (۱) گلفام۔ گلرنگ۔ گلاب کے رنگ کا + سرخ۔ لال (۲) شیریں معشوقۂ فرہاد و معشوقۂ خسرو پرویز کے گھوڑے کا نام مجازاً ہر ایک عمدہ گھوڑا ؎ آتش

بوئے گل کی طرح گو راہ دکھلائی نہ دی — یار کا گلگوں نسیم صبح سے چالاک تھا (آتش)

گل گونہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے سرخ رنگ کا نام جو عورتیں چہرے پر ملا کرتی ہیں۔ اس میں سیندور، سفیدہ، تخم حنظل اور چنبیلی کا تیل ہوتا ہے لیکن یہ دستور ایران کا ہے۔ ہند میں اس کی بجائے اُبٹنا ملتے ہیں +

گل

گل گیر یا گلگیر (ف) اسم مذکر:۔ وہ مقراض جس سے چراغ یا شمع کا گل کترتے ہیں ؎

گلگیر کا یہ ہوا کترے ہے گل نیا — سر کاٹ کر ہے چپکے زنجیر پائے شمع (نصیر)

گردن پہ کیوں بال رہا سر کو کاٹ کر — تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا (اسیر)

گل لالہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے سرخ پھول کا نام جس کے اندر سیاہ دھبا ہوتا ہے۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔ خشخاش کا پھول۔ ہزارہ ؎

اک بیانے کے پیچھے ہی ہو جاویگا متوالا — آنکھوں میں تیری آ کر کھلا دیگا گل لالہ (نظیر)

گل لالہ کھلنا (ا) فعل لازم:۔ بہار ہونا۔ رونق ہونا۔ زیب و زینت ہونا۔ بہار کھلنا +

گل لگانا (ا) فعل متعدی:۔ کنپٹیوں کو داغنا۔ جسم میں داغ لگانا +

گل لینا (ا) فعل متعدی:۔ شمع کی ٹیم مقراض یا گلگیر سے کترنا۔ سر قلم کرنا۔ بہ چیدن کا ترجمہ + ٹیم توڑنا۔ ٹیم جھاڑنا +

گل مخمل (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے نہایت ملائم سرخ پھول اور ریزہ ریزہ پھول جو مخمل میں بنتے ہیں +

گل مہندی (ا) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے پھول کا نام جو اکثر سرخ اور کمتر اودا سفید وغیرہ ہوتا ہے +

گل میخ (ف) اسم مؤنث:۔ وہ موٹی کیل جس کے اوپر موٹا پھول بنا ہوا ہوتا ہے۔ موٹے سر کی کیل +

گل و لالہ (ا) اسم مذکر:۔ معشوق لوگ + ارباب نشاط۔ طوائف۔ جیسے ؎ مصرع حالی: گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں ان کی (حالی)

گل ہزارہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا گل لالہ جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوتی ہیں +

گل ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) چراغ کا خاموش ہونا۔ چراغ ٹھنڈا ہونا۔ شمع کا بجھنا ؎

مے سے روشن رہے باغ اپنا — گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا (ناسخ)

آہ کی آندھی کے باعث ہے سارا گھر سیاہ — ہے ہوا ایسی کہ گل ہوتی ہے سو سو بار شمع (امیر)

مرے جو سوز غم سے جل کے ہر وہ نیکنام آخر — چراغ مردہ کو اکثر یہی کہتے ہیں سب گل ہے (وزیر)

دوست اہل سوز کا ہوں میں مرا جی بجھ گیا — ایک بھی گر گل ہوا سر در چراغاں میں چراغ (مصحفی)

روشن ہمارا نام زمانے میں کب ہوا — یاں گل چراغ زیست شرم ہو گیا (افضل)

(۲) رونق محفل و زیب مجلس ہونا۔ باعث تفریح طبع ہونا۔ جیسے وہ بھی یار وہاں

گل

میں گل ہے۔ اس محفل میں وہ بھی ایک گل ہیں" +

گُل (ہ) اسم مونث :۔ (۱) گولی کا مخفف + گولہ کا مخفف ۔ گولہ ۔ نُقطہ ۔ جیسے گل چھرّا بمعنی گولی اور چھرّا ۔ گل چلا بمعنی گولہ انداز (۲) گانٹھ ۔ گرہ گٹھلی عقدہ ۔ گنجلک ۔ چنانچہ گُٹھلی وہ چیز جو پتلی چیز پکنے میں گٹھلی دار ہو جائے +

گُل جھٹی یا گلجھٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) عقدۂ پیچ در پیچ ۔ گرہ در گرہ ۔ گنجلک ۔ وہ گرہ جو ڈوریا تاگوں میں باہم اُلجھنے سے از خود پڑ جاتی ہے ۔ (۲) شکن ۔ بل ۔ چین (۳ ۔ مجازاً) کدورت ۔ انقباض خاطر +

(اس کو اگلے شعرائے گلجھڑی باندھا ہے ۔ مگر آج کل بول چال میں گلجھٹی بولتے ہیں لیکن غلط وہ بھی نہیں ہے کیونکہ ہندی میں ڑ اور ٹ کا سنسکرت میں جگہ باہم بدل آیا ہے یہ لفظ گُل بمعنی گرہ یعنی گنجلک اور سنسکرت جٹ بمعنی اُلجھنا یا جٹی بمعنی جھاڑی سے مرکب ہے اور حصول دونوں کا ایک ہی ہے) +

گل جھٹی پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گنجلک پڑنا ۔ اُلجھنا ۔ گرہ در گرہ ہونا ۔ (۲) دلوں میں فرق آنا ۔ بُغض پڑنا ۔ دل میں رکاؤ ہونا ۔ کدورت ہونا ۔ کدورت آنا +

گل جھٹی نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سلجھانا ۔ گنجلک نکالنا ۔ گرہ کھولنا (۲) دلوں سے صاف ہونا ۔ دل کا فرق نکالنا ۔ کدورت دُور کرنا +

گل جھٹی نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گرہ کھلنا ۔ سلجھنا (۲) دل کا صاف ہونا ۔ کدورت دُور ہونا +

گل جھڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (گل جھٹی) ؎

مجھے بھاتا ہے ہکلانا تمہارا   دہن گُل کی کلی ہے گلجھڑی بات (میر امداد علی لکھنوی)

(۲) گرہ خاطر ۔ انقباض طبیعت ۔ کدورت دل ۔ ملال طبع ۔ طبیعت کا رُکاؤ ۔ دل کی رکاوٹ ۔ بستگئے خاطر ۔ ناشگفتگئے خاطر ۔ گرہ ملال ؎

ہنسی تیری پیارے پھُلجھڑی ہے   یہی غنچہ کے دل میں گلجھڑی ہے (مضمون)

واشد ہوئی نہ بلبل اپنی بہار میں بھی   کیا جانئے کہ جی میں یہ کیسی گلجھڑی ہے (میر)

گل جھڑی دل کی یا جی کی (۱) اسم مؤنث :۔ کدورت خاطر ۔ ملال طبع ۔ انقباض خاطر ۔ گرہ دل ۔ بستگئے خاطر ۔ رکاؤ ۔ رُکاوٹ ؎

گرہ غنچہ کی فقط تو نہ صبا کھول کے چل   گلجھڑی دل کی ہمارے بھی ذرا کھول کے چل (نصیر)

کھل گئی اک بات میں اک گلجھڑی دل کی صبا   اس روش سے ہم کل اس غنچہ دہن سے لگ چلے (")

گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی صبا اک دم میں کھولے ہے   سلجھیں تجھ سے اے آہ سحر اس دل کی گلجھڑیاں (سودا)

گل چلا (ہ) اسم مذکر :۔ گولہ انداز ۔ توپچی ۔ توپ چلانے والا ؎

گل

ہجر کی شب کیوں عدو مجھ تا آتش کا ہو نہ چرخ   تاکتا ہے گل چلا پہلے علم بردار کو (مصحفی)

گل چھرّے اُڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لغوی معنی گولی بارود اور چھرّے میں روپیہ ضائع کرنا ۔ بارود یا آتشبازی وغیرہ میں روپیہ برباد کرنا ۔ شوق شکار میں روپیہ اُڑانا ۔ خوب خرچ کرکے شکار کھیلنا (۲) خوب عیش منانا ۔ اللے تللے کرنا ۔ نہایت روپیہ خرچ کرنا ۔ فضول خرچی کرنا ۔ عیش و عشرت کرنا ۔ مزے اُڑانا ۔ مزے لوٹنا ۔ لطف اُٹھانا ۔ چین کرنا ۔ دولت برباد کرنا ۔ دولت پر پانی پھیرنا ۔ جیسے بیٹے نے باپ کے مرتے ہی وہ گلچھرّے اُڑائے کہ ساری کمائی خاک میں ملادی ۔ تنخواہ بیچ کھوچ یہ بھی برابر کی چار دن پھر صاحب عالم بن گئے ۔ خوب گلچھرّے اُڑائے آخر کو پھر وہی فاقہ فقر رہ گیا (از شگوفہ سہیلی)

تو اُڑاتی ہے کہاں سے یہ بنا گلچھرّے   تجھ پہ مرتا نہیں گر کوئی مہاجن کو کا (رنگین)

اُس کو ڈھب پر اپنے لاکر واعظا   خوب گلچھرّے اُڑائے آپ نے (مؤلف)

یہ گلچھرّے اُڑائے کل نکل مجنوں نے زنداں سے
کہ ہر سو گل فشانی تھی شرار سنگ طفلاں سے } (ذوق)

پائی دولت مال مارا قتل کیا مجھ کو کیا   خوب گلچھرّے اُڑاتا ہے تپنچا یار کا (اسیر)

(چونکہ مسلمانوں میں پہلے اکثر امیروں کے بچّوں کو عیاشی کی بجائے سیر و شکار کا شوق ہوا کرتا تھا جس میں کثرت سے گولی بارود چھرّے کا کام پڑتا اور اُس میں ہزاروں روپیہ اُٹھا کرتا تھا ۔ بلکہ خود مختار ہوتے ہی وہ کھُل کھیلتے اور رات دن شکار کے سوا دوسرے کام سے غرض نہیں رکھتے تھے ۔ چنانچہ عالمگیر نے بھی اکثر رقعات میں اس امر کی شکایت لکھی ہے اور بار بار یہی نصیحت کی ہے کہ شکار کار بیکاراں است اور شعرا کے اشعار سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ گولی اور چھرّے سے یہ لفظ مرکب ہے ۔ اسیر اور ذوق کا شعر اسی میں دیکھ لو دُور کیوں جاؤ ۔ چونکہ اس شوق میں روپیہ صرف ہونے کے علاوہ تضیع اوقات بھی ہے اس وجہ سے بافراط اور بے دردی کے ساتھ روپیہ اُٹھانے ۔ فضول خرچ ہونے ۔ بیہودہ وقت کھونے اور لہو و لعب میں عمر گنوانے کے موقع پر اس محاورے کا اطلاق ہونے لگا ۔ اور جب وہ شوق حکومت کے ساتھ رفو چکر ہوا ۔ تو عیش و عشرت شرابخواری اور عیاشی نے آکر اسی کو پکڑا ۔ اب ہمارے زمانے میں جب کہ ہتھیار تک رعایا نہیں رکھ سکتی صرف عیش و عشرت کے موقع پر بولنے لگے ۔ امیروں کے بچے جس طرح اب شب برات میں ہتھیار روپیہ اُڑا دیتے ہیں ۔ جب شکار میں اُڑایا کرتے تھے ۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ بات ہمارے نئے محاوروں کو کہاں سے معلوم ہوئی کہ انہوں نے اس کی وجہ تسمیہ میں لکھ دیا کہ "گلوں یعنی پھولوں کے جو قیمتی شے ہے چھرّے بنانا" ، پھولوں کے چھرّے حضرت ہی کی زبان سے سُنتے ہیں اگر اس لفظ تک ہماری ہندوستانی اردو لغات

گِل

اُن کے محاورات کے نسانۂ انطباع میں چھپ جاتی تو جہاں اور ہماری تحقیق کو اپنی تحقیق سمجھ کر بغیر حوالہ لکھ دیا ہے اس کو بھی لکھ دیتے۔ دیکھو "آش اش کرنا" وغیرہ بہتیرے محاورے الف سے لے کر حرف ث کے اخیر تک ذرا ذرا سے فرق سے آگر کھانے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اب بھی وہی بات ہے کہ بلّی نے شیر کو سب کچھ سکھایا۔ مگر پیڑ پر چڑھنا نہیں بتایا۔ اہلِ زبان ملاحظہ فرما کر اصل و نقل کا انصاف کر سکتے اور جو نکات خاص مسلمانوں کے رسوم وغیرہ سے متعلق ہیں اُن میں غور فرما سکتے ہیں کہ کون کہاں کہاں گرا اور کون کہاں کہاں بازی لے گیا ہے) ✦

گِل (ف) اسم مؤنث :- (۱) گیلی مٹی - گارا - گندھی ہوئی مٹی (۲) چہلا - کیچ - کیچڑ - وحل - خلاب - دلدل (۳) جمی ہوئی سوکھی مٹی - خاک منجمد و خشک ✦

گِلِ ارمنی (ف) اسم مؤنث :- (ایک قسم کی سرخ مائل بہ سیاہی مٹی جسے عربی میں طینِ ارمنی کہتے ہیں۔ تپ وبائی و طاعونی کے حق میں علے الخصوص اور قروح اعضا وسل و قروح امعاء و ضعف دل کے واسطے علے العموم نافع ہے۔ مزاجاً اوّل درجہ میں بارد و دوم میں یابس۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک آرمینیا میں نہایت وبا اور مرض طاعون نے یہاں تک زور پکڑا تھا کہ تھوڑے ہی سے آدمی بچے تھے۔ جب اُن سے دریافت کیا کہ تم کیونکر اس وبائی اور متعدی مرض سے بچے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم اُن دنوں میں یہ مٹی کھا لیا کرتے تھے پس جب سے اطبا نے اس کا استعمال شروع کر دیا) ✦

گِل اندازی (ا) اسم مؤنث :- (۱) پُشتہ بندی - بند لگانا - سڑک وغیرہ پر مٹی ڈالنا۔ (۲) مٹی ڈلوائی کی اُجرت - پُشتہ بندی کی مزدوری ✦

گِلِ حکمت (ف + ع) اسم مؤنث :- کپڑ ڈٹی - ملتانی کو کپڑے پر لتھڑ کر کسی چیز کا منہ بند کرنا تاکہ بھاپ باہر نہ نکلے ✦

گِل حکمت کرنا (ا) فعل متعدی :- کپڑوٹی کرنا - منہ خاسنا - مٹی اور کپڑے سے بھاپ بند کرنا ؎

شیشۂ دل عشق کی آتش سے شق ہو نصیر ... کر گلِ حکمت بسانِ کیمیاگر تہ بہ تہ (نصیر)

مٹی لپیٹ کر گلِ حکمت کیا اِسے ... جب سوزِ غم سے پُختہ ہوئی میری جان ہے (عارف)

گِل در گِل (ف) اسم مؤنث :- اہلِ اسلام کے دفنانے کا ایک خاص طریق جس کا نہایت ثواب بیان کرتے ہیں اس طرح دفن کرنے میں پٹاؤ نہیں رکھتے قبر کو پتلے گارے سے پُر کر کے اُس میں مُردے کو چھوڑ دیتے ہیں ✦

گِل در گِل ہونا (و) فعل لازم :- خاک میں ملنا - مٹی میں مٹی ملنا ؎

جذبِ جنسیت بہم سے نہیں بنتا فراق ... کل بنا جو جسم خاکی آج گِل در گِل ہوا (ناسخ)

گَل - (ہ) اسم مذکر :- (۱) گلا کا مخفف - گلو - کنٹھ - ٹیٹوا - گردن - حلق - حلقوم

گَل

جو گل کاٹے آذر کا اپنا ہے کٹائے ... سائیں کے دربار میں بد لا کبہوں جائے (دوہا)

(۲) گال کا مخفف - رُخسارہ - عارض - کپول (۳) گالی کا مخفف - دُشنام - (۴) لُقمہ - گراس - کور (۵) مچھلی پکڑنے کا کانٹا - بَہک (۶) پھانسی - وہ سزائے موت - جو گلے میں ریشم کی رسّی کا پھندا ڈال کر دیجاتی ہے - مجازاً سُولی - دار - صلیب ✦

(بعض لوگ اس معنی میں انگریزی gallowes گیلوز یعنی تختۂ دار سے اور بعض سنسکرت گل بمعنی رسن و گلو سے خیال کرتے ہیں۔ اگر بالفرض انگریزی تسلیم کیا جائے تو بھی ہندوستانیوں نے اس لفظ کو گلے سے خیال کر کے استعمال کیا ہے جو نہایت قریب الفہم ہے)

(۷) گلے کی بیماری - گھینگا - گیگڑ - وہ مرض جس میں آگے سے گلا بڑھ جاتا ہے اور اکثر پہاڑ یا مرطوب ملک میں ہوتا ہے۔ (۸ - پنجاب) بات - سخن - گفتگو - قول - بچن ✦

گَل بَیّاں (ہ) اسم مؤنث :- گلے میں بانہیں ڈال کر محبت یا پیار جتانے کی حالت ✦ مُعانقہ - پنجابی جپھی ✦

گَل بیّاں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- گلے میں دونو بانہیں ڈالنا محبت یا پیار سے گلے میں ہاتھ ڈال کر لِپٹنا - مجازاً گلے لگنا - گلے مِلنا ✦ ناز کرنا - لاڈ کرنا ✦

گَل پھڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) مچھلی کا وہ عضو جس سے وہ سانس لیتی ہے مچھلی کے پاس کا سوراخ - جبڑا - منہ کا کونہ - صانعان - کلمک دہن (۲) پرندوں کا وہ گوشت جو چونچ کے نیچے لٹکتا رہتا ہے ✦

گَل پھوٹ (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) لاف و گزاف - شیخی - ڈینگ (۲) کٹر درازی - زبان درازی ✦

گَل پھولا (ہ) صفت :- وہ شخص جس کے گال پھولے پھولے اور کچوری سے ہوں ✦

گَل پھیڑ (ہ) اسم مذکر - (پورب) :- گلے کی گلٹی - گردن کی گٹھلی ✦ جبڑے کی گٹھلی - جو کچھ تکلیف نہیں دیتی ✦

گَل تکیہ (ا) اسم مذکر :- گرد بالش - وہ گول تکیہ جو سوتے وقت نازک لوگ رُخساروں کے نیچے رکھ لیتے ہیں ؎

ترے گل تکیوں کی خاطر تو اب اے راحتِ جاں ... یہ مُناسب ہے کہ ہو شمس و قمر کا تکیہ (فراق)

کیا نیند آئے ہو جو یہی رات بھر خیال ... گل تکیہ کے عوض کوئی مخمل سا گال ہو (ناسخ)

بلبل کے ہیں پروں کے گل تکیے وہ بناتے ... جو گلبدن جہاں میں ہیں نرم گال والے (نصیر)

یادِ رُخسار میں بوسے لئے منہ رکھ رکھ کر ... رات گل تکیے سے لپٹے رہے کار عارض (وزیر)

گل

گل تشک ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- نہایت غافل اور بے خبر ہونا کچھ سُدھ نہ رہنا۔ غفلت میں چُور رہنا۔ اس قدر غافل ہونا کہ کوئی سر پر آکھڑا ہو۔ تو بھی خبر نہ ہو۔ سُرت نہ رہنا ✦

گل تنی (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- (۱) بیلوں کے گردن کی وہ رسّی جو جوئے سے باندھ دی جاتی ہے۔ جوتنے کی رسّی (۲) نکتہ مُہری کا حصہ سرد وال ✦

گل جندڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ رومال جس میں گرہ دے کر ضرب رسیدہ یا ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو لٹکائے رہتے ہیں۔ پارچہ گلو آویختہ (۲) گلے کا ہار۔ گلوگیر ✦ سایہ کی طرح ساتھ رہنے والا۔ ہمزاد ✦

گل جوٹ (ہ) اسم مؤنث :- وہ لکڑی یا رسّی جو دو بیلوں کے گلے میں جُتے رہنے کی غرض لگاتے ہیں۔ جیسے کُنوا چلانے یا جُوئے کے جوڑتے ہیں۔ مجازاً گٹھ جوڑا ✦ گلے کا ہار ✦ گلوگیر ✦

گل خپ (ا) اسم مؤنث :- (۱) دست بگریبان۔ گلوگیر (۲) ہشت مُشت ✦ ہاتھا پائی۔ کُشتم کُشتا۔ باہمی تکرار۔ جھنجھٹ۔ مُباحثہ بے جا گفتگوے رنجش آمیز ✦

(یہ لفظ اصل میں گلے اور کھیچی سے مرکب ہے جس کے معنی گردن یا گریبان میں ہاتھ ڈال دینے اور پچھاڑنے کے ارادے سے کھیچی بھر لینے کے ہیں۔ پس اُردو والوں نے بلحاظ حسنِ فصاحت اُسے گل خپ کر لیا۔ کیونکہ ہندی کھا اور خ کا بہت جگہ باہم بدل آیا ہے) ✦

گل خپ کرنا (ہ) فعل متعدی :- ہشت مُشت کرنا۔ ہاتھا پائی کرنا ✦

گل خپ ہونا (ا) فعل لازم :- ہاتھا پائی ہونا۔ کُشتم کُشتا ہونا۔ گُتھم گُتھا ہونا۔ ہشت مُشت ہونا۔ دست و گریباں ہونا ✦ گلوگیر ہونا ✦

گل خور (ا) اسم مؤنث :- وہ حلقہ دار رسّی جو مویشیوں اور چو پایوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے ✦

گل دینا (ہ) فعل متعدی :- پھانسی دینا۔ پھانسی پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنا ؎
حلقہ ہائے مُوئے پیچاں سے بنا کر پھانسیاں ٭ اُس فرنگی زادہ نے کتنے ہی عاشق گل دیئے (ظفر)
گلے لگ گئے بُتِ فرنگی کے ٭ واجب القتل ہیں تو گل دیگا (لااعلم)

(اس لفظ کو جن لوگوں نے انگریزی الاصل قرار دیا وہ غلطی پر ہیں شاید لفظ گیلوز بمعنی تختہ دار نے یا انگریزی عملداری میں اس کا زیادہ رواج پانے نے ان کو دھوکا دیا ہے ورنہ سنسکرت میں خود یہ لفظ بمعنی گلو و رسن آیا ہے۔ اس کے علاوہ پُرانی ہندی داستانوں اور حکایتوں میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ پریم ساگر۔ برج بلاس وغیرہ میں موجود ہے) ✦

گلا

گل ڈب کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) گلے سے اُتر جانا۔ کھا جانا یا لینا۔ غبن کرنا۔ خورد بُرد کرنا۔ مال مارنا ✦ غصب کرنا ✦

(لفظ ڈب اس جگہ گل کا مرادف ہے۔ چنانچہ علیحدہ بھی بولتے ہیں کہ ڈب پکڑ کر لے لونگا یعنی گردن پکڑ کر وصول کر لونگا۔ اور اگر ڈب بمعنی جیب سے مرکب خیال کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ کھانا یا اپنی جیب میں ڈالنا) ✦

گل کٹ (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ شخص جس کا کسی نے گال کاٹ کھایا ہو۔ رُخسار گزیدہ۔ رُخسار پر نشان پڑا ہوا شخص (۲۔ ہندو) قاتل۔ جیو گھاتک۔ جلاد (۳) گلو بریدہ ✦

گل گل چوتھ منانا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- لغوی معنی گلے مل کر خوشی منانا۔ آنند بھوگنا۔ مزا اُڑانا ✦ تر مال کھانا۔ تر حلوے کھانا ✦

گل لگنا (ہ) فعل لازم :- پھانسی ملنا۔ سُولی پر چڑھنا۔ دار پر کھینچا جانا ✦

گل مالا (ہ) اسم مذکر :- گلے کا ہار۔ کنٹھا۔ گجرا ✦

گل مچھے (ہ) اسم مذکر :- وہ ڈاڑھی کے بال جو ٹھوڑی کے بال منڈانے کے بعد رُخساروں پر رکھ لیتے ہیں۔ پورب اور دکن میں اسکا زیادہ رواج ہے ✦

گلا (ہ) صفت :- (۱) گھلا ہوا ✦ رائی کائی ✦ خُوب پکا ہوا۔ دم پخت۔ اُبلا ہوا۔ جوشیدہ۔ جیسے گوشت کیوں نہ کھایا ڈوم کیوں نہ گایا۔ جواب۔ گلا نہ تھا۔ دو سخنہ (۲) بوسیدہ۔ آتا آتا۔ بے جان جیسے گلا ہوا کپڑا (۳) سڑا ہوا۔ دغیلا۔ جیسے گلا ہوا پھل (۴۔ پورب) پگلا ہوا۔ تپا ہوا ✦

گلا سڑا (ہ) صفت :- بوسیدہ ✦ نکما۔ خراب ✦ دغیلا ✦

گلا (ہ) اسم مذکر (قصاب) :- ایک آنہ۔ گنڈا۔ چار پیسے۔ روپے کا سولھواں حصہ ✦

گلّا (ا) اسم مذکر۔ ہندو (صحیح غلّہ) :- (۱) دوکانداروں کا وہ ظرف جس میں بکری رکھتے ہیں۔ غلک۔ چھوٹے مُنہ کا برتن جس میں نقدی رکھتے ہیں غلہ دان (۲۔ تبال) اناج۔ اَن۔ جنس۔ دانہ دُنکا ✦ (مسلمان غلّہ بولتے ہیں کیونکہ عربی میں غلّہ بمعنی اناج آیا ہے) (۳۔ ا۔ اہل قلعہ) جائے ضرور۔ پیخانہ۔ بیت الخلا۔ صحت خانہ (۴۔ ا۔ فرخ آباد) جیب۔ پاکٹ۔ ڈب۔ کیسہ (۵ تعمیم) پیچھے کا کمرہ۔ دالان کے اندر کی کوٹھری ✦

گلا (ہ) اسم مذکر :- (۱) گلو۔ گردن۔ گل۔ کنٹھ۔ گریوہ۔ حلق۔ حلقوم (۲ مجازاً) آواز۔ سُر۔ لے جیسے "اس کا گلا خوب ہے" ؎
مر کے جی اُٹھتے تھے عشاق دمِ رقصِ سرود ٭ یہ تو ٹھوکر کا اثر تھا وہ گلے کی تاثیر (مشتاق)
(۳) گریبان جیب۔ جیسے "انگرکھے کا گلا تنگ ہے" ✦

گلا

گلا اُٹھانا یا کرنا (ہ) فعل متعدی :- حلق کے کوّے کو اُس کی جگہ پر لے جانا۔ گلے میں رومال ڈال کر اُوپر اُٹھانا۔ بچوں کے تالو کو انگوٹھے سے اُٹھانا۔ کوّے کو انگوٹھے سے دبانا۔ تاکہ وہ اپنی جگہ پر آجائے ؛
(چونکہ گرمی یا سردی یا کھانسی کے سبب اکثر بچوں کے گلے کا کاگ لٹک جاتا ہے اس لئے کالی مرچیں وغیرہ انگوٹھے کو لگا۔ یا رومال باندھ کر اکثر کوّے کو اُٹھایا کرتے ہیں) ؛

گلا آنا (ہ) فعل لازم۔ عو :- حلق کے کوّے کا گرمی یا سردی کے سبب کچھ بڑھ جانا جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ گلے کے کاگ کا لٹک جانا۔ گلے میں چھالے پڑ جانا۔ ورم ہو جانا ؎

گلا آجائے گا بچے کا میرے — چُسانی روز خالی چھاتیاں ہو (ارشد)

گلا باندھنا (ہ) فعل متعدی۔ عو :- پیٹ کاٹ کر یا ضروری اخراجات روک کر روپیہ جوڑنا ؛ قرضدار ہو کر کوئی چیز بنانا۔ جیسے اُس نگوڑی نے گلا باندھ کر چار پیسے اکٹھے کئے تھے وہ بھی نہ دیکھ سکے ؛

گلا بندھانا (ہ) فعل متعدی۔ عو :- (۱) قرض لینا۔ قرض میں گرفتار ہونا قرض کا پابند یا مقید ہونا۔ مقروض ہونا۔ قرض میں گھرنا ؛ تمسک کرنا۔ اقرارنامہ لکھ دینا ؛ روپیہ کا ضامن ہونا۔ روپیہ اوڑھنا۔ ذمہ دار ہونا ؛ اپنے اُوپر بوجھ لینا۔ اپنی گردن پر جُوا رکھوانا ؎

رکھے گلے کا ہار جو وہ دلربا گرد — گل دو مجھے لوں جو بندھا کر گلا گرد
دیوے وہ سرو ناز جو زلفِ دوتا گرد — قمری کی طرح لیجے بندھا کر گلا گرد } (ناسخ)

کل دستِ محتسب سے جوں توں مجھے چھڑایا — شیشے نے میری خاطر اپنا گلا بندھایا (محمد بقا)

(۲) اپنے کو قیدِ محبت یا اس کے برخلاف کسی کا وابستہ کرنا ؛ نکاح پڑھا لینا نکاح میں آنا۔ پلّے بندھنا۔ شادی کر لینا ؛ عقد بندھوانا۔ جورو بننا ؛ آزادی بیچنا۔ پابند ہونا۔ جیسے میں نے تمہارے ساتھ اس لئے گلا نہیں بندھایا کہ فاقہ مروں ؎

جنوں آمیز نکلے ہے صدا کچھ اپنے نالے سے — گلا اپنا بندھایا ہم نے کیوں زنجیر والے سے (آشفتہ)

(۳) ضروری اخراجات کو روک کر یا اپنا پیٹ کاٹ کر کچھ جمع کرنا۔ کوڑی کوڑی جوڑنا۔ جیسے تین برسوں میں گلا بندھا کر جو گلے کا بنا یا تھا سو وہ بھی خالصے لگ گیا ؛

گلا بندھنا (ہ) فعل لازم۔ عو :- مقروض ہونا۔ قرضدار ہونا۔ دیندار ہونا ؛
گلا بیٹھ جانا یا پڑ جانا ؛ گلا بیٹھنا یا پڑنا (ہ) فعل لازم :- آواز کا بھاری ہو جانا۔ آواز بھرّا جانا۔ گرفتگیِ آواز کا پیش آنا۔ آواز کا بند ہو جانا۔

گلا

کل بھی محفل سے تری ہم نہ تھے بیٹھ گئے — بولتے تھا وہ سب ہی پر نکتہ گلے بیٹھ گئے (رشک)

نہ فریاد بلبل گلوں نے سنی — گلا چیختے چیختے پڑ گیا (معلوم)

نغمہ سنجی کی گئے شوق جو مجھ سے چپ سے — پھر گلا بیٹھ گیا بلبل و قمری پڑے (رند)

کم ہے آواز تیرے کوچے کے باشندوں کی — نالے کرنے سے گر گلے بیٹھ گئے (تعشق)

گلا پکڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گردن پکڑنا۔ ٹینٹوا دبانا۔ گردن میں ہاتھ دینا (۲) کسی کسیلی و ترش چیز کا گلے کو بھینچنا۔ کسیلی چیز کا گلے کو دبانا ؛ کسی تند و تیز عرق کا گلے میں جا کر سوزش یا خراش کرنا ؛ تیز تمباکو کا گلے کو دبانا یا اُس میں خراش کرنا (۳) تنگ کرنا۔ ستانا ؛

گلا پھاڑنا یا پھاڑ کر بولنا (ہ) فعل لازم :- چیخنا یا چیخ کر بولنا۔ دہاڑنا ؛
گلا پھٹنا (ہ) فعل لازم :- آواز کا زور سے نکلنا۔ آواز کا بے سُرا ہو کر نکلنا ؛ گلا بھرّانا ؛ (چیخ کر بولنے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کا تو گلا پھٹ گیا) ؛

گلا پھرنا (ہ) فعل لازم :- آواز کا حسبِ مراد گانے میں گردش کرنا۔ گٹکری لینے میں گلے کا مشّاق ہونا۔ آواز کا حسبِ خواہش مُڑنا پھرنا ؛

گلا پھانسنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پھندے یا کسی چیز میں گلا دبانا۔ کسی چیز سے ٹینٹوا دبانا (۲) قرض میں مُبتلا ہونا۔ قرضدار بننا۔ مقروض ہونا۔ قرض لینا۔ اُدھار لینا ؛

گلا پھولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گلپھیڑ نکلنا۔ گلے میں گلٹی نکلنا ؛ گلا سُوجنا۔ گلے پر ورم ہونا (۲۔ پنجاب) گھینگا نکلنا۔ گلگڑ نکلنا ؛

گلا تھکانا (ہ) فعل متعدی :- چیختے چیختے تھک جانا۔ گلا بیٹھنا نہایت چیخنا ؎

ہنبری کُنڈی ماری تھکایا گلا تلک — پر وہ نہ بولے غیر کے ڈر سے پکار کے (معا)

گلا ٹیپنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- دیکھو (گلا دبانا) ؛

گلا دبانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ٹینٹوا دبانا۔ گلا گھونٹنا۔ گردن بھینچنا ؛ سانس روکنا۔ سانس بند کرنا۔ دم روکنا۔ گلے میں انگوٹھا دینا ؎

بہارِ گل میں جو میں چھپاؤں لوں آہ کی — گلا دبانے کو پھانسی سی ہو گریباں تنگ (آتش)

(۲) بات کرنے یا بولنے سے روکنا۔ بات کرنے سے مانع آنا ؎

نالہ بھی کرنے نہ پائی کہ نکلتی حسرت — ہم کو اے عشق گلا تو نے دبا کے مارا (ظفر)

سوائے صبر کیا چارہ جو ود بیداد کرتے ہیں — گلا غیرت دباتی ہے اگر فریاد کرتے ہیں (بحر)

گلا کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گلو بریدن کا ترجمہ۔ سر قلم کرنا گردن اُڑانا ذبح کرنا۔ قتل کرنا (۲) حق تلفی کرنا۔ حق دبانا۔ زبردستی کسی کا حق لینا (۳)

مُوسنا۔ لُوٹنا۔ حق سے زیادہ لینا۔ مال مارنا۔ (۴) ظلم کرنا۔ ستم کرنا۔ سختی کرنا۔ تعدّی کرنا۔ دست تطاول دراز کرنا۔ سخت گیری کرنا۔ دراز دستی کرنا +

گلا کٹنا (ہ) فعل لازم : (۱) حلق کا بُریدہ ہونا۔ حلق پر چھُری پھرنا (۲) حق تلفی ہونا۔ حق مارا جانا ہ

حق داری نقد شہادت کا کوئی غیر ایسا نہ ہو اس میں بھی گلا میرا کٹتا ہو (صابر)

گلا گھُٹنا (ہ) فعل لازم :۔ گلا بھچنا۔ گلا دبنا۔ افشردہ شدن گلو کا ترجمہ +

گلا گھونٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ گلا بھینچنا۔ ٹینٹوا دبانا۔ گلا دابنا۔ گلا مروڑنا۔ گلو افشردن، خفہ کردن کا ترجمہ ہ

کیا گریباں نے گلا گھونٹا ہے دو ادھر سے دست جنوں آئیگا (وزیر)

عشق نے بسکہ دم پہ اخفا ہوتا ہے گھونٹتا ہے جو کوئی مست گلا مینا کا (ناسخ)

گلا مسوسنا (ہ) فعل متعدی : گلا دبانا +

گلا مُوسنا (ہ) فعل متعدی :۔ گلا دبانا +

گلا ہلانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ) :۔ گٹکری لینا۔ آواز کا حسب مراد گردش دینا۔ گلا پھرانا۔ گاتے وقت آواز کو جاہنا جدھر پھرانا +

گُلاب (ف) اسم مذکر :۔ (۱) گُل سُرخ۔ گُل احمر۔ ورد۔ ایک خوشبودار گلابی رنگ کے پھول اور اُس کے درخت کا نام۔ مزاجاً اوّل درجہ میں بارد دوم میں یابس نافع خفقان و غشی (۲) عرق گلاب۔ گُل سُرخ کا کشید کیا ہوا عرق۔ ماء الورد ہ

اپنی بخشی تو بیانے جب ہی جب یہ بات ہو عارض کا تیرے گُل ہو عرق کا گلاب ہو (مؤلف)

(۳) صفت۔ ترکاری فروش) گُلاب میں بسایا ہوا۔ گُلاب چھڑکا ہوا۔ گُلاب آمیز۔ جیسے گلاب ہیں گنڈیریاں پونڈے کی (بیچنے کی آواز) +

گُلاب پاش (ف) اسم مذکر :۔ گُلاب زن۔ وہ ظرف جس میں عرق گلاب بھر کر کے آدمیوں پر محفلوں وغیرہ میں چھڑکتے ہیں۔ گُلاب افشاں۔ اکثر یہ ظرف شکل صراحی ہوتا اور اُس کے اوپر زرونددار ڈاٹ لگائی جاتی ہے ہ

دو پٹہ سر پہ ہے بادلے کا گُلاب پاش اُس کے ہاتھ میں ہے
نہ کیونکہ چمکے نہ کیونکہ برسے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں } (بیان)

گُلاب پاشی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ گُلاب چھڑکنا۔ گُلاب کے عرق کا چھڑکاؤ کرنا۔ گلاب زدن کا ترجمہ۔ گلاب افشانی کرنا +

گُلاب جامن (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کے جامن جس میں کھانے سے گُلاب کیسی خوشبو آتی ہے۔ اُس کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا (۲) ایک قسم کی مٹھائی جو اُس جامن کے برابر بنائی جاتی ہے +

گُلاب چٹکنا (ہ) فعل لازم :۔ گُلاب کھِلنا۔ گُلاب کی کلی کا پھٹنا۔ گلاب پھولنا ہ

اِس رشک سے کلی کا بھی خانہ خراب ہے کھِلتی ہے سیوتی تو چٹکتا گلاب ہے (سید)

باغ میں چٹکا گُلاب آیا جنوں پہ جوش پر پنبۂ خوں سے داغ سودا پر گُلابی ہو گیا (ظفر)

گُلاب کی پتّی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) برگ گُل (۲) تشبیہاً لب نازک +

گُلاب کی پنکھڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو (گُلاب کی پتّی) ہ

نازکی اُس کے لب کی کیا کہیئے پنکھڑی اک گُلاب کی سی ہے (میر)

گُلاب کے پھول (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گُل ورد (۲) نازک اور خوبصورت بچے۔ انگریزی کے سے بچے (۳) صفت) سرخ مثل گُل گُلاب۔ گُلابی ہ

ترے رخسار ہیں گُلاب کے پھول ہر کہا ایسی آب تاب کے پھول (مخبر)

گُلابی (ف) صفت :۔ (۱) گُلاب کے پھول کی مانند منسوب بہ گُلاب + گُلاب کے رنگ کا + گہرا پیازی۔ گلرنگ۔ وردی۔ سُرخ نیم رنگ + وہ رنگ جو شہاب اور ترشی سے تیار کیا جاتا ہے + گُلاب گوں + شربتی۔ گلگوں + لال۔ سُرخ۔ احمر + لالہ گوں ہ

ہوئیں آنکھیں گُلابی رونے رونے گُلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس (فراقی)

خوں ہے اشک آنکھوں میں جب ملکر گُلابی ہو گیا پھر نور دمال سفید اکثر گلابی ہو گیا
یاد میں اُسکے گُلِ عارض کی اشکِ خوں سے رات لی جدھر کروٹ اُدھر بستر گُلابی ہو گیا
مُنہ پہ مانا وقت خواب اُس نے دوپٹا جو سفید عکس سے لالہ گوں سے پر گُلابی ہو گیا
وہ ترشح برہوا جو اُسکی شوخی پر ظفر رنگ لالہ باغ میں کٹ کر گلابی ہو گیا } (ظفر)

(۲۔ پنجاب۔ ہ) گُلاب میں بسایا ہوا۔ گُلاب آمیز۔ جیسے "گُلابی پیڑا ہے قند کا۔ گُلابی ریوڑی ہے کھانڈ کی" (۳۔ ہ) ہلکا۔ کم کم۔ خوشگوار۔ گرمی جاڑے کے واسطے بولتے ہیں۔ جیسے "گلابی جاڑا" (۴۔ ہ۔ اسم مؤنث) شراب کی بوتل یا شیشہ مے جو چھوٹا سا ہو۔ مینا + جام مے + شراب کا گلاس شراب کی پیالی۔ ساغر۔ پیمانہ۔ ایاغ ہ

بزم میں دیکھی گُلابی تو نے کس کی چشم مست ساقیا بیہوش کیوں بھر کر گلابی ہو گیا (ظفر)

پیئے شراب چمن میں اگر وہ رشک چمن تو ہووے غنچہ گلابی ایاغ گُل ہو جائے (")

تشنہ کامی میں کبھی کام آئیگی اے مے کشو رہنے دو دو چار قطرے تو گُلابی میں پڑے (")

کبھی خوش بھی کیا ہے دل کسی رند شرابی کا بھڑا دے مُنہ سے مُنہ ساقی ہمارا اور گلابی کا (درد)

صورت قلقل سوائے بُلبُل مستانہ ہے ہے ہر اک غنچہ گلابی جو ہے گُل پیمانہ ہے (وزیر)

سایۂ گُل میں لب جُو یہ گُلابی رکھو ہاتھ میں جام کو لو آب کو بدنام کرو (میر)

رات میخانہ میں ساقی نے لُنڈھائے شیشے اور ترستے رہے ہم ایک گلابی کے لئے (مصحفی)

ساقی یہی ہے میکدۂ دہر میں مزا	دن رات منہ سے مے کی گلابی لگی رہے

(۵ - ۱) ایک قسم کی مٹھائی جس میں گلاب کی پتی پڑتی ہے +

(بعض لوگوں نے دھوکا کھا کر شراب سرخ کے معنی بھی لکھ دیے ہیں جس کی وجہ صرف اشعار کا نہ سمجھنا ہے۔ چنانچہ نمبر ۳ میں کئی شعر ایسے ہیں جن سے دھوکا پڑتا ہے۔ صاحب بھی شاید اسی سبب سے دھوکا کھا گئے جو ہم معنی کے برخلاف تھے۔ بلکہ ساغر کے معنی بھی تکلف ہوسکتے ہیں +

گلابی آنکھ (۱) اسم مؤنث :- شربتی آنکھ۔ گلاب کیسے رنگ کی آنکھ۔ سرور آلود آنکھ جسے عاشق لوگ بہت پسند کرتے ہیں ۔

وہ گلابی آنکھ جو یاد آئی وقت مے کشی	پھر تو میرے حق میں ہر ساغر گلابی ہوگیا (ظفر)

گلابی پوش (ت) اسم مذکر :- وہ شخص جو گلابی پوشاک زیب تن کیے ہو

ترا پسینے میں ہوا وہ جو گلابی پوش آج	بڑیں جوڑا اور زیبا تر گلابی ہوگیا
خون کا دعوے کیا جو اس گلابی پوش نے	صاف رنگ کا نذ محضر گلابی ہوگیا } (نجف)

گلابی جاڑا (۱) اسم مذکر :- سرمائے گل۔ ہلکا جاڑا۔ کم جاڑا۔ وہ سردی جو باعتدال اور خوشگوار ہو جاتا جاڑا۔ آغاز موسم بہار۔ جیسے "اب تو گلابی جاڑا ہے رضائی اور دوشالے سے تو دم گھبراتا ہے" (چنبر ہتھیلی) +

گلا دینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گھلا دینا۔ رائی کائی کر دینا (۲) سڑا دینا۔ متعفن کر دینا۔ گوشت خراب کر دینا۔ بکسا دینا۔ جیسے "زخم نے ہاتھ گلا دیا۔ (۳ - قمار باز) گنوا دینا۔ کھو دینا۔ ہار جانا (۴) پگلا دینا۔ ٹگلا دینا (۵) بوسیدہ کر دینا۔ آٹا آٹا کر دینا (۶) پھل کو سڑا دینا۔ دغیلا کر دینا۔ جیسے "پُروا ہوا نے پھل گلا دیئے (۷) اتار دینا۔ بٹھا دینا۔ دھسا دینا۔ جیسے "کنوئیں میں کوٹھی یا دریا میں گولہ گلا دینا (۸) کھو دینا۔ سہی نہ رکھنا۔ جائز نہ رکھنا۔ جیسے "داؤں گلا دینا" +

گلاس (انگلش GLASS) اسم مذکر :- (۱) آبگینہ۔ شیشہ۔ کانچ۔ زجاج۔ کارچ (۲) آئینہ۔ درپن۔ مرآۃ۔ آرسی (۳) جام۔ پیالہ۔ ایاغ۔ ساغر۔ ایک قسم کا لمبا آبخورا جو شیشہ کا ہوتا ہے۔ مگر اب اُس کی وضع پر جو دھات سے بنایا جاتا ہے وہ بھی اسی نام سے موسوم ہے (۴) عینک۔ چشمہ +

گلال (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا سرخ بودر جو ہولی میں ایک دوسرے پر ہندو لوگ چھڑکتے ہیں اصل میں سنگھاڑے یا چاول کے آٹے کو پتنگ کے رنگ یا شہاب میں رنگ لیتے ہیں۔ پنجاب میں اس کو النا کہتے ہیں +

گلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گھلانا + اجزا کو ریشہ ریشہ کرنا۔ رائی کائی کرنا۔ (۲) پگلانا۔ ڈگلانا۔ تانا +

گلایا انجم و خورشید کو تاب قدرت سے	بدن ہندہ نے تیرا جب سانچے میں ڈھالا ہے (عذر)

(۳) سڑانا۔ بکسانا جیسے "ہاتھ گلانا وغیرہ" (۴) کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ ہارنا۔ (۵) بوسیدہ کرنا۔ آٹا آٹا کرنا۔ بیدم کرنا (۶) دغیلا کرنا پھل کو سڑانا۔ (۷) اُتارنا۔ بٹھانا۔ اندر دھسانا۔ جیسے "کوٹھی یا گولہ گلانا (۸) کھونا۔ سہی نہ رکھنا۔ جائز نہ رکھنا۔ جیسے "داؤں گلانا" (۹) ٹھٹھرنا۔ سُن ہونا۔ یخ ہونا سردی سے گراہنا جیسے جاڑے کا پانی ہاتھ گلائے دیتا ہے" +

گلاؤ (ہ) صفت :- (۱) گلنے والا (عوام) گھلنے والا۔ قابل تحلیل جیسے "گلاؤ گوشت یا دال" (۲) نرم نازک پھل یا میوہ جو جلد سڑ جانے والا ہو +

گلاوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گلا دینے والی چیز۔ جیسے "انجیر۔ کچری نوشادر۔ سُہاگہ وغیرہ جس سے گوشت گلاتے ہیں (۲) گھلاوٹ۔ ملائمت تحلیل +

گلبانگ (ف) اسم مؤنث :- (۱) چہچہا۔ چہچہاہٹ۔ بلبل کا گل کو دیکھ کر چہکنا۔ آواز بلبل (۲) قلندروں اور شاطروں کا نعرۂ خوشی (۳) شادی کی دھوم دھام کا شور۔ خوشی کا غل غپاڑا (۴) نعرۂ جنگ۔ تکبیر جنگ (۵) آواز خوش + مژدہ۔ خوشخبری۔ بشارت۔ نوید (۶) دھوم۔ چرچا۔ افواہ۔ شہرت۔ (۷) صدا۔ آواز۔ ندا +

گلتھی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) نرم اُبلے ہوئے چاول۔ ملائم اور پتلے پکے ہوئے چاول جو اکثر پچپش میں کھلائے جاتے ہیں (۲ - صفت) نرم۔ ملائم +

گلٹ (۱) - صحیح انگلش GILT) اسم مذکر :- ملمع۔ بجلی کے ذریعہ سے جو سونا یا چاندی کسی چیز پر چڑھاتے ہیں اُسے گلٹ بولتے ہیں +

گلٹی (ہ) اسم مؤنث :- غدود۔ گانٹھ۔ گرہ۔ رسولی + خناق۔ وہ پھوڑا جو گلے کے اندر تالو کے قریب نکلتا ہے

گلے میں نکلے جو گلٹی کسی کے آپ سے دور	تو ہوئے راکھ سے تیری ہلم کی وہ برہم (رنگین)

گلٹی نکلنا (ہ) فعل لازم :- رسولی نکلنا۔ غدود پیدا ہونا۔ دنبل نکلنا۔ گانٹھ ہو جانا۔ خناق ہو جانا۔ گلے کے اندر تالو کے قریب پھوڑا نکلنا

مرے مغز کے بس اُڑاؤ نہ کیڑے	سناؤ نہ اپنی یہ بولی کہارو
الٰہی کرے نکلے تالو میں گلٹی	جیسے زبان تم نے کھولی کہارو } (ہجو)

گلخن (ف) اسم مذکر - مرکب (گل + خن) :- (۱) آتش گاہ + بھٹی۔ چولہا۔ تنور۔ آتش دان۔ بھاڑ (۲) کوڑی۔ کوڑا پھینکنے کی جگہ۔ گڑھا + اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ یہ گلخن اور آتش اور خن مخفف خانہ سے مرکب ہے

دوسرے معنی صاحبِ غیاث کی رائے میں یہ گل لفظ ترکی بمعنی خاکستر اور خن بمعنی خانہ سے مرکب ہے ۔ +

گُلڈانگ (ا) صحیح انگریزی ۔ بُلڈوگ Bull dog) ۔ ایک قسم کا مشہور ۔ دلیر ۔ بہادر اور غضیل کُتا ۔ جس کا سر اور جبڑا سانڈ سے مشابہ ہوتا ہے چونکہ انگریزی میں بُل بمعنی سانڈ اور ڈوگ بمعنی کُتا آیا ہے ۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ۔ (بھینسی کے طور پر چوڑے چکلے بدن والے غضیل آدمی کو بھی کہہ بیٹھتے ہیں) +

گلگل (ف) اسم مذکر :۔ (۱) تُرنج ۔ ایک قسم کا بڑا اور لمبوترا نیمو ۔ گھاگس ۔ کرنا ۔ اترج ۔ بجورا ۔ جمہیری ۔ فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ ایک قسم کا لیموں ہے جو نارنج کے برابر اور نہایت ترش ہوتا ہے اُس کی تعریف یہ ہے کہ اگر سوئی اُس میں چبھو دیں تو تھوڑی دیر میں گل جائے اور گوشت البتہ آنا فانا ہو جائے (۲) ایک قسم کی مینا جسے گرُسل اور گل گچیا بھی کہتے ہیں ۔ (۳) ایک مصالح کا نام جو چُونے اور السی کے تیل سے کسی چیز کا مُنہ بند کرنے یا آئینے لگانے کے واسطے تیار کیا جاتا ہے ۔ ہیبنو (۲) پانی کے کسی نل میں سے گرنے کی آواز ۔ قُلقُل +

گلگلا (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا پکوان ہے جو آٹے یا میدے میں مٹھاس گھول کر اُسکا خمیر اٹھانے کے بعد گول گول تلتے ہیں +

گلگلاسی ناک (ہ) اسم مؤنث :۔ پکوڑا سی ناک ۔ موٹی اور اُبھری ہوئی ناک +

گلگلا (ہ) صفت :۔ گچگچا ۔ گیلا گیلا ۔ نم آلود ۔ تر +

گلگلا سا (ہ) صفت :۔ گیلا گیلا ۔ نم آلود +

گُلگوتھنا (ہ) صفت :۔ گول مول اور گٹھیلا + پھولے پھولے گالوں والا ۔ بھرے بھرے جسم والا ۔ موٹا تازہ ۔ گول جسم کا + موٹا ۔ فربہ جسیم + گدگدا ۔ گداز + گل پھولا ۔ کچوری سی گال والا +

(یہ لفظ گُل مخفف گول اور گوتھنا بمعنی گانٹھنا ہار پرو نا سے مرکب ہے جس کے لُغوی معنی گول اور گٹھیلے جسم کے ہوتے ہیں) + موٹے تازے بچوں کو عورتیں اس لفظ سے تعبیر کرتی ہیں +

گلگوتھنا سا (ہ) صفت :۔ (عو) خُوب موٹا تازہ ۔ بچھڑا سا ۔ گبدا سا ۔ پھولے پھولے گالوں والا +

گلما (ا) اسم مذکر :۔ دیکھو (گُلما) +

گلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کسی چیز کے اجزا کا گرمی سے یا پکنے سے جدا اور گھُل مِلا ہونا ۔ گھلنا ۔ ملائم ہونا ۔ پک کر نرم ہونا ۔ گن مرنا ۔ جیسے "ترکاری چاول یا گوشت وغیرہ کا گلنا" (۲) پگلنا ۔ گگنا ۔ رقیق ہونا + تیغا (۳) اُبلنا ۔ جوش ہونا ۔ پکنا (۴) سڑنا ۔ بوسیدہ ہونا ۔ جیسے "کپڑا گلنا" (۵) ڈھیلا ہونا ۔

داغ لگنا ۔ پھل کا بگڑنا ۔ جیسے "آموں کا گلجانا" (۶) گوشت کا سڑ جانا ۔ عضو کا مردہ یا بیکار ہو جانا ۔ متعفن ہونا ۔ جیسے "ہاتھ یا اُنگلیوں کا گلنا" (۷) تہ پر بیٹھنا ۔ اندر دھسنا ۔ جیسے "کوٹھی یا گولا گلنا" (۸) ضائع ہونا ۔ رائگان جانا ۔ برباد ہونا ۔ ناریں جانا ۔ جیسے "روپے گلنا" ؎

گرہ سے نقد داغ چھوٹتے ہیں نقد عیش کی خاطر قمار عشق میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے (داغ)

(۹) سہی نہ رہنا ۔ جائز نہ رہنا ۔ جیسے "داؤں گلنا" (۱۰) ٹھٹھرنا ۔ نہایت افسردہ ہونا ۔ جیسے "جاڑے سے اُنگلیاں گلی جاتی ہیں" (۱۱) پنجاب (عو) کھوجڑا جانا ۔ اُجڑنا ۔ ستیاناس جانا ۔ نیوان ناس جانا +

گُلنار (ف) اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا انار جس میں بڑے بڑے پھولوں کے سوا جو گلاب کی مانند ہوتے ہیں پھل نہیں لگتا اسے گُلنار فارسی بھی کہتے ہیں (۲) انار کا پھول (۳) سُرخ شوخ رنگ ۔ ارغوانی رنگ ۔ انار کے پھولوں کا سا رنگ ۔ وہ رنگ جو شہاب ۔ گل ہار سنگھار اور ترشی سے تیار کیا جاتا ہے +

گِلو (ہ) اسم مؤنث :۔ گُرچ ۔ ایک کڑوی بیل کا نام جو اکثر نیم کے درخت یا پہاڑ پر ہوتی ہے ۔ مزاجاً اوّل درجہ میں حار یا بس ۔ بعض کے نزدیک تر ۔ یعنی تپ نافع بخار کُہنہ ۔ کھانسی ۔ یرقان وغیرہ +

گِلّو (ہ) اسم مؤنث ۔ عو :۔ (۱) گلہری ۔ کٹو ۔ رو کھی ۔ جیسے "آجا ری گلو آجا میرے ننھے کا جی بہلا جا ۔ بچوں کے بہلانے کے فقرے (۲) خطاب بدختران ننھے (ایک جانور کا نام جو اکثر درخت پر رہتا اور پردوں وغیرہ کو کتر کر گُودڑ کر دیتا اور اُس سے اپنا گھونسلا بناتا ہے ۔ مسلمان عورتیں اسے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی گُڑیا کہتی ہیں) +

گِلّو پیڑا مانگتی ہے (ہ) محاورہ بازاری :۔ جس کی طرف یہ جملہ مضاف ہوتا ہے اُس کی طرف خطاب کر کے کہتے ہیں یعنی تمہاری گُون مشتاق کیر ہے (از دریائے لطافت) +

گِلّو گلہری کیا کھائیگی آدھی کا پیڑا منگا کھائیگی (ہ) دودھ پیتے بچوں کے کھلانے اور بہلانے کا فقرہ ہے ۔ جس سے مراد یہ ہے کہ تم کیوں روتے ہو تم کو تو آدھی کا پیڑا ہی خوش کر دیگا +

گُلو (ف) اسم مذکر :۔ (۱) گلا ۔ حلق ۔ کنٹھ ۔ گردن ۔ حلق ؎

یہ بیر نے مانا کہ آج خنجر اگلو میں نہیں رہیگا پر بغل میں قاتل کی اوستمگر ہمیشہ تو بھی نہیں رہیگا (لا علم)

کیا بیوں سے ہجر ساقی میں کہ لگجائیگی ڈاک پس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا (ناسخ)

(۲ ۔ مجازاً) آواز ۔ لہو ۔ لحن ۔ لے سُر ۔ جیسے "خوش گلو یعنی خوش آواز یا سُریلا" +

گُلوبند (ف) اسم مذکر :۔ گلفرٹہ ۔ گلے میں باندھنے کا اُونی یا ریشمی پٹکا ۔

گلو

وہ رومال جو گلے میں باندھتے ہیں +

گلو خلاصی (ف) اسم مؤنث (لکھنؤ) :- چھٹکارا۔ رہائی۔ نجات۔ پیچھا چھٹنا۔ مصیبت یا جھگڑے سے بچنا +

گلو سوز (ف) صفت :- (حلق جلانے اور اس میں خشکی پیدا کرنے والی چیز) مجازاً حلاوت شیرینی اور خوش مزہ چیز۔ کیونکہ زیادہ شیرینی خشکی پیدا کرتی ہے جب حسن گلوسوز کہینگے تو وہاں حسن شبیہ یعنی حسن صبیح سے مراد ہوگی مگر اردو میں تیز و تند چیز کی تعریف میں بولتے ہیں) +

گلوگیر (ف) صفت :- (۱) کسیلی چیز جو گلے کو پکڑ لیتی ہے۔ جیسے بازو۔ بہڑ وغیرہ (۲) طامع۔ لالچی۔ سر ہونے والا جس سے لوگ نفرت کریں (۳)۔ (۴) مدعی۔ دعویدار + گریباں گیر۔ گردن پکڑنے والا۔ دامنگیر۔ الزام لگانے والا +

گلوری (ہ) اسم مؤنث :- پان کی بیڑی۔ بیڑا۔ کھیلی۔ بنا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے +

(گلوری ایک پان کی بھی ہوتی ہے اور کئی پان کی بھی۔ بعض گلوری تعویذی بنائی جاتی ہے اور بعض تکمونٹی۔ بعض مخروطی) +

منواتے ہیں غیر سے گلوری — بیڑا مرے قتل پر اُٹھا کے (بحر)
کرچکے سیر گلستاں تو مبارک لیکن — ایک گلوری تو مرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ (مصحفی)

گلوری بنانا (ہ) فعل متعدی :- پان بنانا۔ پان لگانا +

گلوری کا آچار (ا) اسم مذکر :- ایک قسم کا آم کا اچار جو اس کے ورق اتار کر گلوری کی شکل کا بناتے ہیں +

گلوریاں (ہ) اسم مؤنث :- گلوری کی جمع۔ پان کی بیڑیاں۔ کھیلیاں۔ جیسے؏ اُر پہنائے شربت پلا پان سپاری کی طشتریاں دیں گلوریاں کھلائیں (چرخ دہلی)

گلولہ (ف) اسم مذکر :- گولی۔ گولا + پنڈ۔ غلّا +

گلوندا (ہ) اسم مذکر :- مہوے کا پھول یا اس کی کلی جیسے؏ گید گید گلوندی کھائے دوڑ دوڑ مہوے تلے آئے (کہاوت) یعنی مزا پڑا برا ہوتا ہے۔ ہر دفعہ لالچ کی جگہ جانا ہی پڑتا ہے +

گلہ (ف) اسم مذکر :- شکوہ۔ شکایت۔ اُلاہنا۔ بلحاظ قافیہ الف سے بھی جائز ہے +

گلہ ٹپکنا (ہ) فعل لازم :- شکوہ ظاہر ہونا۔ شکایت مترشح ہونا ؎

مرے دل میں نہیں کچھ پاس میں بھی اس کے محبوب — اگر زبان قلم سے گلا ٹپکتا ہے (مصحفی)

گلہ شکوہ (ف) اسم مذکر :- شکوہ و شکایت +

گلہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- اُلاہنا دینا۔ شکایت کرنا۔ شکوہ کرنا +

گلی

گلہ گزاری (ف) اسم مؤنث۔ عو :- شکوہ و شکایت۔ جیسے "اتنے دن مجھے کھپا بیٹھے ہوگئے اُن کو خبر تو نہ لی اور اُلٹی اپنی ہی گلہ گزاری کرنے ہو بیٹھیں"

گلہ (ف) اسم مذکر :- (۱) جھنڈ۔ غول۔ جھلڑ۔ ڈال۔ گروہ۔ پرا۔ ٹکڑی (۲) ریوڑ۔ رمہ۔ ہرنوں کی ڈار یا لار۔ بھیڑ بکری۔ گائے۔ اونٹ وغیرہ کا غول +

گلہ بان (ف) اسم مذکر :- چرواہا۔ چوپان۔ شبان۔ گڈریا۔ ریوڑ والا۔ بھیڑ بکری اور دیگر مویشی چرانے والا۔ گوجر +

گلہ بانی (ف) اسم مؤنث :- چوپانی۔ گڈریا پن + مجازاً نگہبانی۔ محافظت + نگرانیٔ رمہ +

گلہرا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گلہری کا نر (۲) پان یا گلوریوں کے رکھنے کا ظرف +

گلہری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کتو۔ گلو۔ رودکی۔ موش خرما۔ موشک پران ؎

کر دگلی دہوم سے شادی ہوا نسبت تو ٹھیری ہے
گلہرا ہے مرا اور پھلی بھابی کی گلہری ہے

(ایک چوہے کی مانند جانور کا نام جس کی پیٹھ پر کالی کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور ہر ایک چیز کو اکثر منہ میں اٹھا کر کھاتی ہے کپڑے کو کاٹ کر گزر کرتی ہے۔ مرپردوں کی تو دشمن ہے۔ عورتیں اس کو حضرت فاطمہ کی گڑیا کہتی اور مارنا عذاب جانتی ہیں۔ یحییٰ کاشی نے بھی فارسی میں یہ لفظ باندھ دیا ہے۔ شاید تفننا باندھا ہو ؎

ہر چہ افتد بدست آں طرار — بدو دستش خورد گلہری وار +

(۲) مجازاً ننھا سا بچہ +

گلہری کا پیڑ ٹھکانا (ہ) کہاوت :- یعنی ہر شخص اپنے آرام کی جگہ پہنچتا ہے +

گلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کنی کا بھٹا جس کے دانے نکال لیتے ہیں۔ کنی کی ٹھیٹی۔ دانے نکلے ہوئے لکڑی۔ پنجاب میں تکا کہتے ہیں (۲) کیوڑے کا پھول۔ گل کیوڑا (۳) شہد کی لکڑی۔ وہاں کی وہ جگہ جس میں شہد ہوتا ہے۔ ذخیرۂ شہد (۴) گول لکڑی جو خول کے اندر دیجاتی ہے (۵) ایک قسم کی مینا۔ گنگا مینا۔ رام سلیک۔ گنگ سلیک۔ تلیر (۶) پنجاب گنے کی پوری اور نیز کھیلنے کی گلی کو بھی گلی کہتے ہیں (۷) چاندی سونے کا ڈلا + کندلا (۸) مصقلہ۔ بدوش صیقل۔ صیقل کرنے کا آلہ۔ صیقل کرنے کے ایک اوزار کا نام +

گلی بندھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ڈلا بننا (۲) منی جم کر ڈلا بننا۔ بلوغت کو پہنچنا۔ پورا جوان ہونا +

گلی (ف) صفت :- گلدار۔ داغدار + دغیلا + پھولدار ؎

جو کبوتر گیا ہوا وہ گلی اُس پہ گل تا سر بریں کھاتے ہیں (وزیر)

گلی (ہ) اسم مؤنث: کوچہ۔ تنگنا ے۔ کُنج۔ کھوری۔ محلے کے اندر کا رستہ ٭

گلی جھکانا (ہ) فعل متعدی:۔ آوارہ و سرگشتہ یا گوچہ گرد کرنا۔ جمع کے ساتھ بولتے ہیں۔ مگر نگین نے ایک رُباعی میں اسی طرح باندھا دیکھو ٭

گلی کوچہ (۱) اسم مذکر:۔ محلہ ٹولا ٭

گلی گلی (ہ) تابع فعل:۔ کوچہ بکوچہ۔ در بدر۔ کوچہ در کوچہ۔ ہر ایک گلی کوچہ میں

گلّی (ہ) اسم مؤنث:۔ تُکلہ۔ وہ چھوٹی سی دو نو طرف سے نوکدار بیچ سے اُبھری لکڑی۔ جسے لڑکے ڈنڈے کے دبیلہ سے اُچھالتے اور بلا لگا کر دور پھینکتے ہیں (لکھنؤ اور پنجاب میں بضم کاف فارسی بولتے ہیں) ٭

گلّی ڈنڈا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک کھیل کا نام جو دو لکڑیوں سے کھیلا جاتا ہے بلّے کو ڈنڈا اور چھوٹی لکڑی کو جو دونو طرف سے نوکدار ہوتی ہے گلّی کہتے ہیں ٭

گلّی ڈنڈا کھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گلّی ڈنڈے کا کھیل کھیلنا۔ (۲) وقت ضائع کرنا۔ آوارہ پھرنا ٭ گیند بلا کھیلنا ٭

گلے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گلا کی جمع۔ حلق گردن۔ گلو (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت ٭

گلے باز (۱) صفت (لکھنؤ):۔ خوش گلو۔ خوش آواز۔ خوش الحان۔ اچھی آواز سے گانے یا پڑھنے والا ٭

گلے باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر چپکنا تھوپنا گلے منڈھنا۔ متعلق کرنا۔ بلا مرضی یا بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپکنا (۲) مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا ٭ نامزد کرنا ٭

گلے بندھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ذمہ پڑنا۔ ذمہ ہونا۔ متعلق ہونا۔ چپنا۔ بلا مرضی یا بلا خواہش کسی چیز کا سر پڑنا۔ حوالہ ہونا۔ سپرد ہونا ؎

اب تو گلے بندھا ہے زنجیر طوق ہوا عشق و جنوں کے اپنے ناموس دار ہیں ہم (میر)

گلے بندھا تھا جو عشق کی بیت کا جھگڑا اجل سے پوچھو کچھ فیصلہ کیا نہ کیا (ظفر)

(۲) نکاح میں آنا۔ مناکحت ہونا۔ گٹھ جوڑا لگنا۔ زوجہ بننا ٭

گلے بندھوانا (ہ) گلے باندھنا کا متعدی المتعدی: (۱) ذمہ ڈلوانا سر کرانا۔ سر چپکوانا ٭ کراہتاً کسی چیز کو اُلٹا سہارنا۔ واپس کرنا ؎

تیغ کی اپنی صفت لکھتے جو کل وہ آگیا ہنسکے اُس بچے کو بیت ہی گلے بندھوا گیا (میر)

(۲) بلا مرضی نکاح کرانا ٭

گلے پڑ کے سودا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ زبردستی بیچنا خواہمخواہ سر منڈھنا

سر ہو کے کوئی چیز دینا گاہک کی رضا و خواہش کے برخلاف اُس کے سر کوئی چیز چپکنا ؎

گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زُلفوں سے تری جنسِ دل کا نہ گلے پڑکے ہیں سودا کرتا (نصیر)

گلے پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) برگردن اُفتادن کا ترجمہ۔ ذمہ پڑنا۔ سر ہونا۔ گلوگیر ہونا۔ بلا رضا و رغبت کسی کام کا ذمہ پڑنا ٭ گلے کا ہار ہونا۔ زبردستی کوئی کام ذمہ ہونا ٭ خواہ مخواہ کوئی چیز دی جانا ٭ متعلق ہونا۔ وابستہ ہونا ٭ پیچھے پڑنا ؎

زلفِ خوباں کیوں گلے پڑتی ہے تو کوئی تیرے دام میں آتے ہیں ہم (نصیر)

ہم اس لئے کسی کی نہیں پڑتے بات میں ناحق بُری بھلی نہ ہمارے گلے پڑے (ظفر)

دیکھو یا نو دختر رز کو لگاؤ تم نہ مُنہ یہ پڑے گی جب گلے شکل ظفر بنجائیگی (ایضاً)

دستِ جنوں سے ٹکڑے کرنے اسے بجا تھا کیوں پیرہن ہمارے ناحق گلے پڑا تھا (تنہا)

(۲) ناراض آدمی سے بجبر ملنا یا ملاقات کرنا۔ خواہ مخواہ کسی کے پیچھے لگے جانا۔ زبردستی لپٹنا۔ چمٹے جانا ؎

ہار کے شب گلے پڑے اُس کے ہم بھی پھولوں کے ہار کی مانند (میر)

زُلف بوجہ گلے پڑتی ہے کب حضرتِ دل اسکو تم اپنے نصیبوں ہی کی شامت سمجھو (نصیر)

(۳) بے رضا و بلا خواہش نکاح ہونا ؎

ہنسلی گلے میں نوشہ کے ہر گز نہ جان تو یہ لعنتی کا طوق ہے جو رُو گلے پڑی (لاعلم)

گلے پڑے کا سودا (۱) اسم مذکر:۔ زبردستی کا سودا۔ زبردستی سر ہونیکا معاملہ۔ وہ سودا جو بلا رضا و رغبت یا جبراً سر کیا جائے۔ بارِ خاطر معاملہ۔ وہ معاملہ جو گرانِ خاطر ہو۔ مجبوری کا کام۔ جیسے کچھ گلے پڑیکا سودا نہیں ہے جی میں آئے لو نہ جی میں آئے نہ لو ؎

بوسہ ظفر نہ مانگو کیا فائدہ اڑیکا دل پھیر لو نہیں یہ سودا گلے پڑیکا (ظفر)

گلے پڑا ہے سودا یہی کہ مجنوں کی کھینچی ہے ناقۂ لیلا کے زنگ پر تصویر (جرأت)

گلے پڑ کر دینا (ہ) فعل متعدی:۔ سر ہو کے دینا۔ زبردستی دینا۔ بلا طلب اور بلا مرضی کوئی چیز سر کرنا ٭

گلے تک بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مُنہا مُنہ بھرنا۔ لبریز کرنا۔ لبالب بھرنا۔ تا بگلو کردن کا ترجمہ ٭

گلے چپیکنا (ہ) فعل متعدی:۔ سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر منڈھنا ٭ کسی چیز کو بزور حوالہ کرنا۔ برگردن نہادن و برگلو بستن کا ترجمہ ٭

گلے ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گلے چپیکنا) ٭

گلے

گلے سے اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ نگلنا۔ بحلق فرو بردن کا ترجمہ ✦

گلے سے اُترنا (ہ) فعل لازم:۔ حلق سے نیچے جانا۔ حلق سے اُترنا ۔ جیسے کڑوی دوا تو اس کے گلے سے اُترتی ہی نہیں ؟

گلے سے لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ چھاتی سے لگانا۔ معانقہ کرنا۔ پیار کرنا ✦ تسلی دینا ✦ چمٹانا۔ لپٹانا ؎

ہم آغوشی کو دل جب لوٹنے لگتا ہے تب اُس کو نفقہ رہا ندھ کر کیا کیا گلے سے میں لگاتا ہوں (جرأت)

گلے سے لگائے رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت پیار اور محبت کے سبب چھاتی سے چمٹائے رکھنا۔ الفت کے مارے جُدا نہ ہونے دینا ؎

میں لگائے جس کو رکھتا تھا گلے سے اے ذِن بارِ گردن ضعف سے وہی گریباں ہو گیا (ر ہم)

گلے سے لگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ چھاتی سے لگ جانا۔ مل جانا۔ بغلگیر ہو جانا۔ گردن سے چمٹ جانا ؎

قاتل تو مانتا ہی نہیں تو ہی رحم کر لگ جا گلے سے خنجرِ بُراں کبھی کبھی (عاشق)

گلے سے لگ جا سلطانِ عالم ہما تیرا ابکار کیا ہے (گیت)

گلے سے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ بغلگیر ہونا۔ چھاتی سے لگنا۔ ہم کنار ہونا۔ ہم آغوش ہونا ✦ ملنا۔ چمٹنا۔ لپٹنا ✦

گلے سے ملنا (ہ) فعل لازم: بغلگیر ہونا۔ گلے لگنا۔ معانقہ کرنا ؎

رخصت ہے تن زار سے اب جانِ حزیں کی مل جاؤ گلے سے کہ زمانہ ہے سفر کا (نعیم ہوی)

گلے کا تعویذ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ تعویذ جو گلے میں ڈالتے ہیں (۲) گلے کا ہار۔ ہر وقت ساتھ رہنے والا۔ مثلِ ہمزاد ✦

گلے کا تعویذ بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ گلے کا ہار بنانا۔ ہمزاد بنانا ۔ ہر وقت ساتھ رکھنا۔ ڈھولنا بنانا ۔ گلے کا طوق بنا کر ساتھ رکھنا۔ جان کے برابر یا جان کے ساتھ رکھنا۔ جُدا نہ ہونے دینا ؎

ضرور حفظ ہے نامہ کہ گر نہ پڑے گلے کا اپنے بنا اس کو نامہ بر تعویذ (اسیر)

گلے کا ڈھولنا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ):۔ وہ تعویذ یا حمائل جو تانبے کے خول میں بند کر کے نظر گزر کے واسطے گلے میں عورتیں ڈالی رہتی ہیں ✦ گلے کا تعویذ۔ گنڈا (۲ صفت) گلے کا ہار۔ دم کا ساتھی۔ جان کا ساتھی۔ مثلِ ہمزاد۔ ہر وقت ساتھ رہنے والا (۳) چھاتی کا جم۔ پاؤں کی بیڑی۔ ناگوار خاطر۔ گرانِ خاطر۔ بوجھ۔ بار خاطر ✦

گلے کا ہار (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) عقد۔ گریوارہ۔ موتیوں یا پھولوں کی مالا جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں۔ حمائل گُل ✦ ایک زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔ (۲) وہ بچہ جو ہمیشہ ماں سے چمٹا رہے۔ وہ بچہ جو ہر وقت گود میں چڑھا رہے (۳) چھاتی کا جم۔ گرانِ خاطر۔ اجیرن۔ ناگوار خاطر (۴) نہایت پستہ قد عورت جو طویل القامت کے ساتھ بیاہی جائے۔ یا عورت عمر کی چھوٹی اور مرد عمر کا بڑا ہو تو اُسے بھی ظرافتاً یا طنزاً کہتے ہیں۔ (۵) گرو۔ گرویدہ۔ سر ✦

گلے کا ہار بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو گلے کا تعویذ بنانا ✦

گلے کا ہار بننا (ہ) فعل لازم:۔ مثلِ ہمزاد بننا۔ چمٹا رہنا۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔ کسی وقت پیچھا نہ چھوڑنا۔ اجیرن ہونا۔ ناگوار خاطر ہونا ✦

گلے کا ہار رہنا (ہ) فعل لازم:۔ گلوگیر رہنا۔ گریباں گیر رہنا۔ وابستہ رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ چمٹا رہنا۔ آویختہ بہ گلو رہنا۔ سر رہنا ؎

خیالِ یار جو شب مجھ سے ہمکنار رہا تمام شب میں اُسی کے گلے کا ہار رہا (مصحفی)

سہرے کہاں تک پڑیں آنسو دن کے پہرے پر گریہ گلے ہی کا ہار دیکھئے کب تک رہے (میر)

طوق و زنجیر پہنے طفلی میں عشق تب بھی گلے کا ہار رہا (وزیر)

گلے کا ہار کر رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ گرویدہ بنا رکھنا ۔ گلے کا تعویذ بنا رکھنا ۔ ہر وقت دم کے ساتھ رکھنا۔ آویختہ بہ گلو رکھنا ؎

تمہارے دم میں گرفتار تھے بس ہم ہی جاتے ہیں جسے چاہو اُسے اپنے گلے کا ہار کر رکھو (مصحفی)

تڑپتا ہوں گلے کا ہار کر رکھوں کوئی لائے مزے سے کردیں جس بسترِ گل پر وہ کروٹ (جرأت)

گلے کا ہار کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ گلے کا تعویذ بنانا ۔ گلوگیر کرنا۔ مثلِ ہمزاد بنانا۔ دم کا ساتھی بنانا۔ ایسا ہمدم و مونس بنانا کہ عمر بھر جُدا نہ ہو ؎

باغ تم جاتے تو ہو لیکن خدا کے واسطے گُل کو مت اپنے گلے کا کیجیو زنہار ہار (ہنر)

گلے کا ہار ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) طوقِ گلو بنجانا۔ گلوگیر ہو جانا۔ گلے کا تعویذ بنجانا۔ سر ہو جانا۔ گرد ہو جانا۔ پیچھے لگ جانا یا پڑ جانا۔ آویختہ بگلو ہونا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ پیچھے چمٹ جانا۔ درپے ہو جانا ؎

بُلبل ہمارے گُل پہ نہ گستاخ کر نظر ہو جائیگا گلے کا کہیں ہار دیکھنا (میر)

مجھے کیا چشم ہوئے آنسو نم کیے میں تم کو بکھوں آنکھوں میں اُڈم یوں گلے کے ہار ہو (ظفر)

تعریف مجھ سے سُنتے ہی اُس گلعذار کی جو پھول تھا گلے کا مرے ہار ہو گیا (مصحفی)

ایک دن ہو جاؤں گا تیرے گلے کا ہار میں شوق کہنے کو مت لیا کر ہاتھ سے جس نے کہ پھول (نصیر)

ہر کسی نے آنکھ جب ڈالی گلوئے صاف پر شکلے فرمایا گلے کا ہار آنکھیں ہو گئیں (وزیر)

پھولا نہیں سماتا ہوں مارے خوشی کے میں جب سے وہ گُل گلے کا مرے ہار ہو گیا (انور)

(۲) اجیرن ہو جانا۔ ناگوار ہو جانا ✦

گلے کا ہار ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) حمائل ہونا ✦ طوق گلو ہونا ✦ گلوگیر ہونا۔ آویختہ بہ گلو ہونا۔ دست بگریباں ہونا۔ سر ہونا۔ چمٹنا ✦ گلے کا تعویذ ہونا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ زبردستی سر ہونا۔ پیچھے پڑنا ✦ دامنگیر ہونا ✦ وابستہ ہونا۔ گرد ہونا۔ درپے ہونا۔ گرویدہ ہونا۔ گلے پڑنا ؎

دیکھئے ہار ہے تیغ تہ کے گلے کا کس کے ۔۔۔ دست قاتل خوردہ کو رہتا ہے خیال گردن (غافل)

کیوں نہ گلے کا ہار ہو شوق اجل کہ ہم ہیں ۔۔۔ پھول عدو کی خاک کے اُس نے گلے کئے ہیں (مومن)

خوں مرا ہار گلے کا نہ ہو کیوں اے قاتل ۔۔۔ دستِ رنگیں مری گردن میں حمائل نہ ہوا (ایضاً)

اپنے سینے کے گُل جو دکھلاؤں ۔۔۔ بُلبلیں ہوں گلے کا ہار ابھی (معروف)

سمجھا چکا ہوں تجھ کو میں سوبار طفل اشک ۔۔۔ اتنا نہ ہو گلے کا مرے ہار طفل اشک (ایضاً)

بندِ قبا کو کھول کے گلگشت میں تو نہ جا ۔۔۔ ہو دے نہ گُل گلے کا کہیں ہار دیکھنا (خود غرض)

رفتہ رفتہ ہو لئے گلے کے ہار ۔۔۔ طفلِ اشک اپنے ہیں نہایت شوخ (ظفر)

لگاتے دخترِ رز کو تو منہ ظفر تم ہو ۔۔۔ گلے کا ہار تمہارے نہ یہ دہنگی ہو (ظفر)

اٹھا پانی میں جو کل ٹوٹ گیا ہار اُن کا ۔۔۔ اس قدر میرے گلے کے وہ ہوئے ہار کہ بس (ایضاً)

ہوں وہ گلے کے ہار اگر اُن سے پوچھئے ۔۔۔ بکھرے ہوئے پڑے ہیں یہ کیوں ہار میں کے پھول (ایضاً)

چمن میں جاکے جو میں گرم وصف یار ہوا ۔۔۔ گُل اشتیاق سے میرے گلے کا ہار ہوا (میر)

رات کا پہنا ہار جا بتک دن کو تو تا راُن نے نہیں ۔۔۔ شاید میرِ حمائل گُل بھی اُس کے گلے کا ہار ہے آج (ایضاً)

ہے جو مضموں کی بہی پیچید گی ۔۔۔ ہو گا قاصد کے گلے کا ہار خط (اسیر)

ہار اب میرے گلے کا نہ ہو لے طوق گراں ۔۔۔ جب تلک جسم میں طاقت تھی اُٹھائی تیری (ایضاً)

کسی سے اور تو کچھ بس چلا نہ اس کا نظیر ۔۔۔ وہ شوخ میرے ہی آکر گلے کا ہار ہوا (نظیر)

جانے کیا کان بھرے آن کے گلچیں نے ۔۔۔ ہار میرے جو گلے کا سر بازار ہوا (نصیر)

کل جو ہونا تھا سو ہم پر ہو چکا اے رشکِ گُل ۔۔۔ آج کیوں ہے تو گلے کا ہار کل کی بات پر (ایضاً)

ہار پھولوں کے ترے میرے گلے لگنے سے ۔۔۔ تو جو کہتا ہے بت عربدہ جو ٹوٹ گئے
(دست بگریبان)
دیکھ طوفان نہ دے ہار گلے کا مت ہو ۔۔۔ کون سے ہار تمہارے مجھے تو ٹوٹ گئے } (ناسخ)

جاں بلب ہوں مر رہا ہوں عشق کا آزار ہے ۔۔۔ رنجِ مونس یاس ہمدم غم گلے کا ہار ہے (زار)

باتیں اس ڈر سے نہ گلشن میں تری یار کہیں ۔۔۔ کہ نہ ہو جائیں گلے کے مرے گُل ہار کہیں (جرأت)

گلے کے موتی نہ ہار آنسو بھی میرے ۔۔۔ گلے میں جو اُس شوخ نے ہار ڈالا (احمدی)

دکھا عارض کی خوبی اُس کو مت لے لالۂ دو رنگ ۔۔۔ گلے کا ہار ہو وے گا تمہارے پنجۂ مرجاں (مہر)

کیونکہ نہ میرے آنسو پھر ہار ہوا گلے کے ۔۔۔ جب موتیوں کی مالا دل وار پہننے نکلے (ہوس)

خیال یار جو شب میرا ہمکنار رہا ۔۔۔ تمام شب میں کسی کے گلے کا ہار رہا (مصحفی) ✦

(۲) وبالِ گردن ہونا۔ وبالِ جاں ہونا ✦ درپئے آزار ہونا ؎

عشق گلزویاں میں بلبل اور ہم ہر نگ ہیں ۔۔۔ جس کو ہم سر پر چڑھاویں وہ گلے کا ہار ہو (شیفتہ)

وصف پیر تو کیا کروں جس کا ہر ایک پھول ۔۔۔ ہو جاوے روز رزم عدو کے گلے کا ہار (سودا)

یہ جی جو میرے گلے کا ہے ہار تو ہی لے ۔۔۔ تیرے گلے کے لئے میں یہ ہار لایا ہوں (میر)

پھیر ابولے جنوں اسے تو نے تو جان لے ۔۔۔ تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا (داغ)

(۳) اجیرن ہونا۔ بار خاطر ہونا۔ ناگوار طبع ہونا ؎

کل بزم میں اے ہمدمو اُس رشکِ چمن کی ۔۔۔ جو گُل کی نمط چاک گریباں گئے ہم
ہنس کر وہ لگا کہنے کہ ہو ہار گلے کے ۔۔۔ مکار ہیں رے مکر کو پہچان گئے ہم } (جرأت)

گلے کی رگیں پھلانا (ہ) فعل متعدی :- غصے ہونا۔ غصے کی علامت ظاہر کرنا۔ رگِ گردن بلند کردن کا ترجمہ ؎

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے ۔۔۔ کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ آتے
کبھی جوک اور سگ ہیں اُس کو بتاتے ۔۔۔ کبھی مارنے کو عصا ہیں اُٹھاتے
ستوں چشم بد دور ہیں آپ دیں کے ۔۔۔ نمونہ ہیں خُلقِ رسولِ امیں کے } (حالی)

گلے لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ہمکنار کرنا۔ آغوش میں لینا۔ معانقہ کرنا۔ بغلگیر کرنا۔ چھاتی سے لگانا ✦ پیار کرنا ✦ چمکارنا۔ تسلی دینا ✦ چمٹا لینا ؎

پیار کرتا ہوں لگاتا ہوں گلے ۔۔۔ ہو گیا اُس کی بلا بر نامہ بر (ناسخ)

خنجر تو نہ توڑ سخت جانی ۔۔۔ پھر کس کو گلے لگائینگے ہم (مومن)

اک روز کہا یار کو میں پاکے اکیلا ۔۔۔ مرتا ہوں مری جان گلے مجھ کو لگا لے
منہ پھیر کے شرما کے لگا کہنے کہ اچھا ۔۔۔ کہنا نہ کسی سے یہ قسم پہلے تو کھالے } (رنگین)

ندی کنارے سارس بولے میں جانوں پیا مورا رے
آ پہنوا گلے لگا لوں جگ میں جینا تھوڑا رے } (گیت)

(۲- لکھنؤ- پنجاب) سر منڈھنا۔ سر ڈالنا۔ سر کرنا۔ خواہش و طلب کے بغیر کوئی چیز ذمہ ڈالنا۔ زبردستی حوالہ کرنا۔ (پنجابی کہاوت) کس کے گلے لگائی نہ توا نہ کڑھائی۔ یعنی ایسے مفلس و نادار کو بیٹی دی جس کے گھر میں توا اور کڑھائی تک نہیں ✦

گلے لگ جانا (ہ) فعل لازم :- ہم آغوش ہونا۔ بغلگیر ہو جانا۔ ہمکنار ہو جانا۔ چھاتی سے لگ جانا۔ مل جانا۔ سلوک کر لینا۔ محبت سے لپٹ جانا ؎

جان من دُور کھڑے کیا مجھے ترساتے ہو ۔۔۔ آؤ نزدیک گلے سے مرے لگ جاؤ بھی (مصحفی)

گلے لگ کے رونا یا گلے لگ لگ کر رونا (ہ) فعل لازم :- مل کے رونا۔ دو ہمدردوں یا دردمندوں کا باہم مل کر اظہارِ درد کرنا۔ خوب مل مل کے رونا۔ دو بچھڑے ہوؤں یا بچھڑنے والوں کا لپٹ لپٹ کے رونا۔

گل بیاں ڈال کر رونا ؎

تو جس رات کو غیر کے پاس سویا | میں تکیے سے تیرے گلے لگ کے رویا
مجھے خواب آرام اس رات آیا | کہ خنجر ترا میرے پہلو میں سویا

کہاوت۔ نند کا نندوی گلے لاگ لاگ روئی ✦

گلے لگنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ہم آغوش ہونا۔ بغلگیر ہونا۔ ہمکنار ہونا۔ چھاتی سے لگنا۔ ہم بغل ہونا۔ معانقہ کرنا ✦ ملنا۔ لپٹنا۔ چمٹنا ✦ گل بہاں ڈالنا ؎

فقط میں ہوں کہ تو کر اٹھ کے در بند | گلے بھی لگ قبا کے کھول کر بند (ممنون)
وہ غیر سے جو سامنے میرے گلے لگے | رشکِ عدو گلے کا مرے ہار ہو گیا (شاد)

(۲) ملاپ کرنا۔ باہم سلوک کرنا۔ ملجانا۔ صفائی کر لینا ؎

ہے روزِ عید رنجشِ خاطر کو دو سلام | آؤ گلے لگو میرے کیسی نہیں نہیں (آرزو)

(۳- کنایۃً) دیکھو (گلے پڑنا) ✦

گلے مل جانا (ہ) فعل لازم:- ملاپ کر لینا۔ سلوک کر لینا۔ باہم صفائی کر لینا۔ من جانا۔ روٹھا نہ رہنا۔ خفا نہ رہنا ؎

کیوں ہوئے غمگین تھا کچھ مرتبہ ذکرِ رقیب | آؤ مل جاؤ گلے بس اب ندامت ہو چکی (داغ)

گلے مل کے رونا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گلے لگ کے رونا) ؎

دنیا میں ایسے لوگ مصیبت زدہ کہاں | روئے ہم آج خوب گلے مل کے داغ سے (داغ)

گلے ملنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ہم بغل ہونا۔ ہم آغوش ہونا۔ ہمکنار ہونا۔ چھاتی سے لگنا۔ لپٹنا۔ گلے لگنا ؎

کس نے بھیجا ہے تجھے رات گلے پیار سے مل | سینہ پر نقش ہوا موتیوں کے ہار سے مل (ممنون)
سب سے ملتے تھے وہ محفل میں گلے عید کے دن | پر مجھے اپنی طرف دیکھ کے مائل نہ ہے (معروف)

(۲) ملاپ کرنا۔ سلوک کرنا۔ منانا۔ صفائی کرنا ؎

بس اب تو جانے دو رنجش گلے سے مل جاؤ | تڑپ رہا ہے یہ دل مرغِ نیم جاں کی طرح (ماہر)

(۳) ملاقات کرنا ✦ معانقہ کرنا ✦

گلے منڈھنا (ہ) فعل متعدی:- زبردستی کوئی چیز حوالہ کرنا۔ سر ڈالنا۔ گلے ڈالنا۔ سر کرنا۔ سر چپیکنا ✦

گلے میں اٹکنا (ہ) فعل لازم:- (۱) گلے میں پھنسنا۔ گلے میں رکنا۔ کھانے میں برا لگنا۔ کسی بدمزہ یا ناپسند چیز کا حلق سے نہ اترنا۔ جیسے "جَو کی روٹی کیا گلے میں اٹکتی ہے؟" (۲- ع) محبت یا ماتا کے باعث ماں کے حلق سے کسی عمدہ چیز کا اپنے بچے کے بغیر نہ اترنا۔ بچے کے بغیر کوئی چیز نہ کھانا ✦

گلے میں زنجیر پڑنا (ا) فعل لازم:- اول معلوم۔ دوم پابندِ علائق ہونا۔

جورو والے بند ہونا۔ بیاہ ہونا۔ پاؤں میں بیڑی پڑنا۔ مقید ہونا ✦

گلے میں کانٹے پڑنا (ہ) فعل لازم:- حلق میں کانٹے پڑنا۔ حلق خشک ہونا ؎

کیا وصفِ قرہ کہنے ہیں تا تیر گلے میں | پڑ جاتے ہیں کانٹے دمِ تقریر گلے میں (عیش)

گلیا (ہ) اسم مذکر:- وہ بیل جو کام کرتے کرتے بیٹھ جائے۔ تھکا بیل۔ نرایل۔ جی چھوڑ دو بیل ✦ (صفت) کام چور۔ حیلہ جو۔ بہانہ جو ✦

گلیارا (ہ) اسم مذکر (گنوار):- گلی۔ کوچہ۔ محلہ۔ ٹولہ ✦

گلیاں (ہ) اسم مؤنث:- گلی کی جمع۔ کوچے ✦

گلیاں جھانکنا (ہ) فعل متعدی:- کوچہ گردی کرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ آوارہ پھرنا۔ سرگشتہ پھرنا۔ گلی گلی پھرنا ✦

گلیاں جھنکانا (ہ) فعل متعدی:- آوارہ و سرگشتہ پھرانا۔ کوچہ گرد کرنا۔ گلی گلی پھرانا۔ حیران و سرگرداں کرنا۔ جگہ جگہ پھرانا۔ رنگین نے گلی جھنکانا بھی باندھا ہے جو بول چال کے خلاف ہے ؎

جب عشق نے شکل آ دکھائی ہم کو | تب سوچ چلے برے کی آئی ہم کو
رنگین قائل ہوں اس کی نیرنگی کا | اس نے کیا کیا گلی جھنکائی ہم کو

گلیاں چھاننا (ہ) فعل متعدی:- کوچہ گردی کرنا۔ سرگرداں پھرنا۔ کسی کی نہایت تلاش و جستجو میں مارا مارا پھرنا۔ گلی گلی اور کوچہ کوچہ ڈھونڈتا مارنا ؎

بہت چھانی ہیں گلیاں اے مرے شوخ بے پروا | تری خاطر جوانی خاک میں اپنی ملاتا ہوں (احمد)

گلیتر (ہ) صفت۔ عوام:- (۱) گلا ہوا۔ بوسیدہ۔ آم آتا۔ سڑیل (۲) سست کاہل۔ آلکسیا (۳۔ بیگمات) پھوہڑ۔ بے سلیقہ ✦ غلیظ۔ کثیف الطبع۔ گھوری جیسے "انت بنت نہ کرو۔ تو کہینگی کیا گلیتر ہے اپنے آپے کی نہ تھیں جب دیکھو سر جھاڑ منہ پہاڑ ہے" (سگھڑ سہیلی) ✦

گلیم (ف) اسم مؤنث:- کمل۔ کملی۔ کنبل۔ اونی کپڑا ✦ لوئی ✦ دستہ ؎

نہ روز ہجر کچھ خواب ہے نہ شامِ فراق | گلیم بخت سیہ سیدھی ہوئی یا الٹی (آتش)

گم (ف) صفت:- (۱) کھویا ہوا ✦ گیا ہوا (۲) ضائع شدہ۔ تلف شدہ ضائع۔ رائیگاں (۳) الوپ۔ غائب۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ مخفی ✦ ناپید۔ ناچید (۴-و) مفرور۔ بھاگا ہوا (۵-و) حیران پریشان۔ حواس باختہ۔ ہوش باختہ ✦

گم شدہ (ف) صفت:- کھویا ہوا۔ گم گشتہ ✦ تلف شدہ ضائع شدہ مخفی شدہ۔ نہاں شدہ۔ چھپا ہوا ✦ مفرور۔ فراری۔ بھاگا ہوا ✦ حواس باختہ بہکا ہوا۔ بھولا ہوا ✦

گم

گم کردہ آشیاں (ف، صفت :- گھر سے بھٹکا ہوا۔ گھر بھولا ہوا +

گم کرنا (۱، فعل متعدی :- چھپانا + کھونا۔ ضائع کرنا + چُرانا + بُھلانا۔ بِسارنا + گنوانا۔ رائگاں کرنا +

گم گشتہ (ف، صفت :- دیکھو (گم شدہ) +

گم ہونا (۱، فعل لازم :- کھویا جانا + بسرنا۔ جاتا رہنا + چوری جانا + ناپید ہونا۔ الوپ ہونا۔ معدوم ہونا۔ نیست ہونا ؎

دربدر خاک بسر پھرتا ہوں ایسا دن رات لوگ دُنیا سے ہوا جانتے ہیں گم مجھ کو (رزمی)

گُما (د، اسم مؤنث :- بہت بڑی اور موٹی ایبنسو لکڑی جو زینت عمارتوں میں لگتی ہے +

گماشتہ (ف، صفت :- (۱) مقرر کردہ۔ شدہ (۲- اسم مذکر) وہ شخص جس کے کوئی کام سپرد کیا گیا ہو۔ نائب۔ کارندہ۔ ایجنٹ۔ کارپرداز۔ کارکن۔ مُنیم۔ عامل۔ قائم مقام۔ وکیل۔ مختار۔ مینجر +

گماشتہ کرنا (۱، فعل متعدی :- نائب بنانا۔ مینجر مقرر کرنا۔ کارندہ قرار دینا۔ ایجنٹ بنانا +

گماشتہ گری (ف، اسم مؤنث :- (۱) کارندگی۔ نیابت۔ ایجنٹی۔ ایجنسی۔ قائم مقامی۔ وکالت۔ مُختاری (۲) عہدۂ گماشتہ۔ منیجری +

گمان (ف، اسم مذکر :- (۱) شک۔ شُبہ۔ ظن۔ دُبدھا۔ بھرم۔ احتمال ؎

خط آچکا ترے اپنی گئی نہ سادہ دلی کہ جھوٹے وعدوں پہ اب تک گمان باقی ہے (میر سوز)

(۲) وہم۔ وسواس۔ خیال۔ قیاس۔ رائے ؎

میں تو کہتا ہوں بہت آپ سے کہوں عاشق صادق پر حسینوں کو مرے حق میں گماں اور ہی ہے (مُصحفی)

گمانِ غالب (ف + ع، اسم مذکر :- احتمال قوی۔ پکا خیال + یقینِ کامل +

گمان کرنا (۱، فعل متعدی :- (۱) خیال کرنا۔ قیاس کرنا۔ تصور کرنا۔ (۲) احتمال کرنا۔ شُبہ کرنا۔ بھرم کرنا +

گمان گزرنا (۱، فعل لازم :- خیال گزرنا + شُبہ ہونا۔ شک پڑنا ؎

سحر تک ہجر کی شب کو کھولا لاکھ بار اُٹھ کر گماں ہر مرتبہ گزرا ترے پاؤں کی آہٹ کا (رند)

گمان ہونا (۱، فعل لازم :- (۱) شُبہ گزرنا۔ شک ہونا (۲) خیال ہونا۔ قیاس میں آنا +

گمان ہے ( ) محاورہ :- اغلب ہے۔ یقین ہے +

گمان (٥، اسم مذکر :- اَبھمان۔ تکبر۔ مان۔ گرب۔ فخر۔ ناز۔ گھمنڈ۔ خود بینی۔ کبر۔ نخوت۔ غرور۔ گھر میں دھان نہ پان بیوی کو بڑا گمان + (کہاوت)

گم

گمان کرنا (٥، فعل متعدی :- (۱) فخر کرنا۔ ناز کرنا۔ اترانا۔ اپنے کو بڑا جاننا۔ نخوت کرنا۔ تکبر کرنا۔ مان کرنا۔ ابھمان کرنا۔ تمکنت کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ غرور کرنا ؎

اَوَرن سے سیاں ہنست بولت ہیں ہم سے کرت گمان
سانورِیا پیارے آتنی اَرج موری مان } (گیت)

گوری مت کرے گورے رنگ کا گمان گورا رنگ نا ہیں ڈھونڈا پائیگا (گیت)

(۲) اینٹھنا۔ بل کرنا۔ زور دکھانا۔ جیسے "تلوریا پٹھان مو سے کرت گمان" +

گمانا (۱، فعل متعدی :- (۱) گم کرنا۔ کھونا (۲) آپے میں نہ رکھنا۔ بیخود بنانا۔ ہوش و حواس قائم نہ رکھنا ؎

میں قربان ہوں تیری نظروں کے یار ملاتے ہی آنکھیں گما یا مجھے (نیاز)

گمانی (٥، صفت (بھجن) :- ابھمانی۔ متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی +

گمبھیر (س، صفت :- (۱) گہرا۔ عمیق۔ اتھاہ۔ متعمق ؎

آگے راہ کٹھن ہے یارو ندیاں ہیں گمبھیر ناؤ نہ بیڑا نیر گمبھیرا کھیوٹیا بے پیر
وادن کی تدبیر کرو رے من وا دن کی تدبیر } (بھجن)

(۲) متحمل۔ بُردبار۔ بھاری بھرکم۔ عالی ظرف۔ سمائی کا۔ دھیما۔ سیٹھا + متین۔ اُستوار۔ محکم + مستقل مزاج۔ سنجیدہ (۳) منوچی۔ سوچنے والا فہیم۔ دُور اندیش (۴) بھاری۔ بوجھل۔ وزنی۔ گراں (۵- اسم مذکر) ایک قسم کا اندرونی پھوڑا جسے خنجر بیگ یا خنازیر بھی کہتے ہیں یہ پھوڑا اکثر پیٹھ یا گردن میں نکلتا۔ اور اس سے آدمی بہت کم جانبر ہوا کرتا ہے۔ اَدھ صیٹ پھوڑا وہ پھوڑا جسے مریض پشت یا گردن پر ہونیکی وجہ سے دیکھ نہ سکے +

گمت (٥، اسم مؤنث (ہندو) :- (۱) منڈلی۔ جتھا۔ سوسائٹی۔ ٹولی۔ سنگت (۲) گوں۔ مطلب۔ غرض (۳) رائے + صلاح۔ مشورہ +

گمٹ (۱، اسم مذکر۔ عوام (گنبد کا بگڑا ہوا) :- برج۔ گنبد +

گمٹی (۱، اسم مؤنث :- چھوٹا سا گنبد۔ بُرجک۔ مٹھ +

گمٹی (۱، اسم مؤنث (صحیح انگلش Dimity ڈیمٹی) :- ایک قسم کا دوہرے تاگے کا مضبوط سفید سوتی لٹھا۔ ایک قسم کا پھول دار یا دھاری دار مضبوط کپڑا۔ بُلبل چشم +

گمر (٥، اسم مذکر (بیگمات) :- مان۔ گمان۔ ابھمان۔ گھمنڈ۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ جیسے "آدمی کو ایسا بھی بہت گمر نہ کرنا چاہیئے تم امیر ہو تو اپنے واسطے میں بیچاری فقیر ہوں تو اپنے لئے" (سگھڑ سہیلی)

گمراہ (ف) صفت :- (۱) گم کردہ راہ ۔ راستہ بھولا ہوا ۔ بھٹکا ہوا ♦ آوارہ گم گشتہ ۔ بہکا ہوا ۔ کج رو (۲) محروم ۔ بدنصیب ۔ (۳) خدا یا انسان سے نہ ڈرنے والا (۴) بددین ۔ بدمذہب ۔ بے راہ ۔ آوُدھری ۔ بدعتی ۔ (۵) پھرا ہوا ۔ برگشتہ ۔ متمرد ۔ سرکش ۔ منحرف ۔

ہوس میں کعبے کی کیوں شیخ بتخانے سے گمراہ ہے
یہاں تو کوئی صورت بھی ہے واں اللہ ہی اللہ ہے (نا معلوم)

(۶) مغرور ۔ متکبر ۔ ابھانی ۔ گھمنڈی ۔ جیسے "تم کہاں تک اپنے گمراہ ہو" ♦

گمراہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- راستہ بھلانا ۔ بھٹکانا ۔ بے راہ کرنا ♦ بددین کرنا ۔ دین سے کھونا ۔ بہکانا ♦ بدعتی بنانا ♦

گمراہ ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) راستہ بھول جانا ۔ بھٹکنا ۔ بہکنا ۔ بے راہ ہونا (۲) بددین ہونا ۔ بدمذہب ہونا ۔ دین چھوڑنا ۔ دین کے خلاف کرنا ۔ آوُدھری ہونا ۔ بھرشٹ ہونا ۔ بدعتی ہونا (۳) پھرنا ۔ منحرف ہونا ۔ متمرد ہونا ۔ رُوگردانی کرنا (۴ ۔ ۵) مغرور ہونا ۔ متکبر ہونا ♦

گمراہی (ف) اسم مؤنث :- (۱) بے راہی ۔ کج روی (۲) انحراف ۔ تمرد ۔ روگردانی (۳) بددینی ۔ الحاد ۔ لامذہبی ♦ بدعت ۔ دھرم بھرشٹ ♦

گم صم (ہ) صفت ۔ صحیح (گُنگ صم) :- (۱) گونگا بہرا ۔ (۲) خاموش ۔ بے حس و حرکت ۔ چپ چاپ ♦ ششدر ۔ حیران ۔ ہکا بکا ۔ بھچک ♦

گم صم رہجانا (ہ) فعل لازم :- خاموش اور چپ رہجانا ۔ حیران و ششدر رہجانا ۔ بھچک رہجانا ۔

چاشنل صاف گلدموں کی دم رنگین وہ بیچاریاں گم صم (انشا)

گمک (ہ) اسم مؤنث ۔ صحیح (بفتحتین) :- (۱) ڈھول کی آواز ۔ طبلہ کی گونج ۔ ٹھیکے کی تھاپ ۔ بائیں یا پکھاوج کی آواز ♦ باجا بجنے کی آواز ۔ جیسے "باجوں کی گمک تنبوروں کی کڑک طبل کی گونج ۔ تُرہی کی دُھوتو ۔ نوبت کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی" ۔

نہ ترے گھر میں کبھی ناچ میں ہوتے دیکھا نہ ترے در پہ سُنی آکے پکھاوج کی گمک (سودا)

صدا جاتی ہے دُور تک بائیں کی فلک سُن رہا ہے گمک دائیں کی (نا معلوم)

(۲) گرج ۔ بادل کی آواز ۔ کڑک ۔ گڑگڑاہٹ ۔

سُنائی اپنی گمک بادلوں نے اے ساقی صاحیوں کے گلے کا بھی سُنوں کھٹکا (بحر)

(۳) وہ گونج دار آواز جو گانے والوں کے منہ سے بھاری ہو کر نکلتی ہے ۔ جیسے ملہار وغیرہ کے گانے میں (۴) تصادم ۔ صدمہ ۔ تھاپ ۔ ڈنک ♦

گمن (س) اسم مذکر (گینوں میں) :- جانا ۔ جاترا ۔ سفر ♦ رخصت ۔ روانگی ۔ چالا ۔ جیسے "پیا گون کیسے کینو رے" ♦ (ہندی میں گون آتا ہے) ♦

گمنا (ہ) فعل لازم :- گم ہونا ۔ کھو یا جانا ۔

گئے بانگ میں دل جاکے یہیں ڈھونڈ لو گھر کہ آدھی رات ادھر او آدھی رات اُدھر (منتظر)

گمنام (ف) صفت :- (۱) غیر مشہور ۔ جس کا نام معلوم نہ ہو ۔ مجہول الاسم ۔ (۲) پوشیدہ ۔ مخفی ۔ گپت ۔ نامعلوم (۳) اظہار نام کے بغیر ۔ بغیر نام کے جیسے "گمنام عرضی" (۴) معدوم ۔ نیست و نابود ♦

گمنامی (ف) اسم مؤنث :- خمول ۔ نامعلومی ۔ اخفا ۔ پوشیدگی ۔ معدومی ♦

گُن (ہ) اسم مذکر :- (۱) بان ۔ سبھاؤ ۔ عادت ۔ خصلت ۔ لپکا (۲) کرنی اعمال ♦ کرتوت ۔ فعل ۔ لچھن ۔ جیسے "آپ کے صاحبزادے نے تو اب پیٹ سے پاؤں نکالے ہیں نئے نئے گن سیکھے ہیں" ۔

غیر کو پان دئیے اور جلے بن ہم کو آج معلوم ہوئے شوخ ترے گن ہم کو (معروف)

(۳) وصف ۔ صفت ۔ جوہر ۔ طبیعت ۔ خاصہ ۔ خاصیت ♦ اثر ۔ تاثیر (۵) تعریف ۔ توصیف ۔ حمد ۔ مدح ۔ ثنا ۔ استتی ۔ جیسے ۔

شاد پیا ہر کے گن گاؤ باہم سے سب تورے نمیں کاج
سوری ڈگر چلت ہت یلنی آج (نا معلوم)

نج گن سنت شروَن سکو چاہن پرگن سنت آدھک ہرکھا ہن (رامائن)

یعنی سنت لوگ اپنی تعریف سے کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے اور دوسروں کی تعریف سے نہایت خوش ہوتے تھے (۶) ہنر ۔ کمال ۔ فن ۔ سلیقہ جیسے "وہ سب گنوں پورا ہے یعنی ماہر کامل ہے" ۔

جہاں نہ اپنا گن چلے تہاں نہ اپنی ٹھاؤں دھوبی رہکے کیا کرے دگمبر کے گاؤں (دوہا)

(۷) خوبی ۔ عمدگی ♦ نیکی ۔ بھلائی ۔ جیسے "گن سیکھ کے اوگن تجئے" عربانی "اچھی کرنی اعمال نیک ۔ سُکرم" ۔

نام جس کا رہگیا کچھ اُس کا گن باقی رہا ورنہ جو یاں سے گیا سا نہ اُسکے اُسکا گن گیا (ظفر)

سنگت ہی گن اپجے اور سنگت ہی گن جائے بانس پھانس اور مصری ایک ہی بھاؤ بکائے (دوہا)

(۸) لیاقت ۔ قابلیت ۔ فضیلت ۔ شائستگی (۹) رسّی ۔ ڈوری ۔ ننجو (۱۰) وہ ریشمی رسّے کا توڑا جس سے پھانسی دیتے ہیں ۔ پھانسی دینے کی رسّی جو ڈھائی ہاتھ کی ہوتی ہے (۱۱) کمان کا چلّا ۔ زہ کمان ۔ دھنک کی رسّی ۔ (۱۲) وہ موٹا رسّا جس سے ناؤ کو بہاؤ کے برخلاف کھینچ کر لے جاتے ہیں ۔

نالہ ہوا دبا کے آہوں کے گن کھنچیں حسرت سے بھر بار ہو بیڑا کسی طرح (بحر)

(۱۲) عجازاً) عنایت۔ مہربانی۔ کرپا۔ کرم۔ ویا۔ مِنّت۔ احسان۔ اُپکار۔ جیسے "یہ کام ہوجائیگا تو بڑا گُن مانوں گا"۔ "اُپکاری کا سب گُن مانتے ہیں" (۱۳) نتیجہ۔ حاصل۔ پھل (۱۴) سبب۔ کارن۔ باعث۔ جیسے ؎

کون گُن کاری دینی رسیانے موری آلی (گیت)

(۱۵) حساب۔ ضرب (۱۶) ہیئت۔ ڈَول۔ پیکر۔ نقشہ۔ وضع۔ طرز۔ رُوپ (۱۷) علم و جہل۔ گیان داگیان (۱۸) بہادری۔ شجاعت۔ سورماپن۔ (۱۹) منطق میں عرض۔ قائم بالغیر۔ جیسے "الوان مختلفہ" (۲۰) حواس۔ اندری (۲۱۔ ہندسہ) قوس کا وتر (۲۲) فائدہ۔ منفعت۔ نفع۔ یعنی ضرر و نقصان کا نقیض ؎

ہم اُن دینگے ہنسکر بولا یہ کیا سخن ہے ہم نے کہا حضرت اُس نے کہا گُن ہے (نظیر)

جیسے "اِس دوا نے بڑا گُن کیا" ✤

گُن اَوگُن (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ عیب ہنر۔ عیب صواب۔ بھلائی بُرائی ✤

گُن باچک (س) اسم مذکر (ویاکرن) :۔ صفت ✤

گُن کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) فائدہ بخشنا۔ شفا بخشنا۔ صحت بخشنا۔ آرام کرنا (۲) اثر کرنا۔ تاثیر بخشنا۔ مُؤثّر ہونا (۳) بھلا کرنا۔ بھلائی کرنا۔ کسی کے ساتھ نیکی کرنا۔ نیک سُلوک کرنا ✤

گُن گانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) حمد و ثنا کرنا۔ تعریف و توصیف کرنا۔ مدح سرائی کرنا۔ اُستتی کرنا۔ بڑائی کرنا۔ اوصاف بیان کرنا ؎

میں بھجو بھجن گُن گاؤں اپنے رام کو مناؤں
بات نہ توڑوں پھان نہ پوجوں یونہ دیپن جاؤں
بات پات میں آپ براجے واہی کو سیس نواؤں ✤ الآخرہ
(کبیر جی)

(۲) بھجن گانا۔ مُناجات پڑھنا ✤

گُن ماننا (ہ) فعل متعدی :۔ احسان ماننا۔ ممنون ہونا۔ مشکور ہونا۔ مرہونِ احسان ہونا۔ احسانمند ہونا ✤

گُنا (ہ) اسم مذکر (مرکبات میں) :۔ چند۔ نوبت۔ مرتبہ۔ بار۔ جیسے دُگنا بمعنی دوچند۔ چوگنا چہار چند۔ کئی گُنا۔ سوگُنا۔ وغیرہ ✤

گَنّا (ہ) اسم مذکر :۔ نیشکر۔ اِیکھ۔ گانڈا۔ رُوکھ ✤ پونڈا از جملہ اقسام ہے جو بہت گرم و تر ہے ✤

گِننا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) شمار کرنا۔ حساب کرنا۔ گنتی کرنا۔ حساب لگانا ؎

آج جو وعدۂ دیدار کیا ہے تُونے بیٹھے گھڑیاں ترے مشتاقِ لقا گنتے ہیں (ظفر)

(۲) خیال میں لانا۔ سمجھنا۔ تصوّر کرنا۔ خیال کرنا۔ خاطر میں لانا۔ جاننا۔ جیسے "غریب کو کون گنتا ہے" ؎

جن کو ایمان ہم اپنا بخدا گنتے ہیں پُوچھو وہ گبر کہ مومن ہمیں کیا گنتے ہیں (ظفر)
ہم بُرا گِنتے نہیں اُن کو خدا ہی جانے وہ بُرا گِنتے ہیں ہم کو کہ بھلا گنتے ہیں (ایضاً)
درد و غم یاس الم رنج و تعب آہ و فغاں ہم تو ساتھ اپنے انہیں کو رفقا گنتے ہیں (ایضاً)
نفرت ایسی ہو گئی نظارہ بازی سے ہمیں گنتے ہیں تارِ نظر کو رشتۂ زنّار ہم (ناسخ)

گِنانا (ہ) فعل متعدی المتعدی (عوام) :۔ گنوانا۔ شمار کرانا۔ حساب لگوانا ✤

گُناہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔ پاپ۔ اپرادھ۔ نافرمانیٔ خدا۔ عصیان۔ معصیت (۲) جُرم۔ خلاف ورزیٔ قانون (۳) خطا۔ قصور۔ اَوگُن۔ دوش ✤

گُناہ بخشنا (ا) فعل متعدی :۔ خطا معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔ جیسے "تین گناہ خدا بخشتا ہے ایک گناہ تم بخشو" ✤

گُناہِ بے لذّت (ف + ع) اسم مذکر :۔ وہ گناہ جس کے کرنے میں کچھ حظ یا خوشی حاصل نہ ہو۔ گناہ بے سُود۔ ناحق کا دوش۔ جیسے "جھوٹ گناہ بے لذّت ہے" ✤

گُناہِ صغیرہ (ف + ع) اسم مذکر :۔ ادنےٰ گُناہ۔ جُرمِ خفیف۔ اَنی چاہ۔ وہ گناہ جس کو خدا تعالےٰ توبہ سے معاف کر دیگا۔ اخلاقی قابلِ عفو گُناہ۔ جیسے "کسی کو نظرِ بد یا نیّت بد سے دیکھنا خیالات فاسدہ کا دل میں لانا" ✤

گُناہِ کبیرہ (ف + ع) اسم مذکر :۔ گُناہ سخت۔ بھاری جُرم۔ مہا دوش۔ مہا اپرادھ۔ جیسے "زنا کاری شراب خواری وغیرہ" ✤

گُناہ کرنا (ا) فعل متعدی :۔ پاپ کمانا قصور کرنا خطاوار ہونا۔ مجرم ہونا ✤

گُناہ گار (ف) صفت :۔ (۱) پاپی۔ عاصی۔ آثم۔ اپرادھی۔ دوشی۔ گنگرمی ✤ فاسق۔ بدکار (۲) قصورمند۔ خطاوار (۳) مجرم۔ قانونی ملزم ✤

گُناہ گار ٹھیرانا (ا) فعل متعدی :۔ مجرم قرار دینا۔ قصور وار تجویز کرنا۔ ملزم ٹھیرانا ✤

گُناہ گار ہونا (ا) فعل لازم :۔ (۱) ایسے فعل کا مرتکب ہونا جو حلال و جائز نہ ہو (۲) مُجرم و قصوروار ہونا۔ ملزم ٹھیرنا (۳) گرفتار بلا و مصیبت ہونا۔ عذاب میں پڑنا۔ مثال دیکھو (گنہگار ہوجانا) ✤

گُناہ گاری (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) خطا۔ قصور۔ جرم۔ دوش۔ اپرادھ (۲۔ ا) جُرمانہ۔ تاوان۔ چٹّی (۳۔ قانون) وہ آمدنی جو مالی عدالت کی طرف سے وصُول کی جائے (۴۔ ہندو۔ ا) ٹوٹا۔ خسارہ

گناہ گاری دینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) جرمانہ دینا۔ چٹی بھرنا۔ تاوان دینا۔ (۲- ہندو) ٹوٹا بھرنا۔ خسارہ دینا۔ کسر دینا۔ "سودا کیا بیچا اُلٹے دس روپے گناہ گاری کے دیئے" +

گنبد یا گُنبذ (ف) اسم مذکر:- (۱) برج۔ گنٹ۔ ستھ۔ قُبّہ۔ ایک قسم کی گول عمارت جس کی چھت لداؤکی ہوتی اور اُس میں آواز گونجتی ہے ۔

طپش سے خاک میں بھی عاشق مدفون ٹھیرا کہ گنبد قبر کا جوں گنبد گردوں نہ ٹھیرے گا (مومن)

(۲- ظرافتاً۔ بازاری) حاملہ کا پیٹ +

گنبد کی آواز یا صدا (ہ) اسم مؤنث:- گنبد کی گونج۔ وہ آواز جو گنبد میں بولنے سے ہو بہو سرزد ہوتی ہے + جیسا کہنا ویسا سُننا ۔

آوازِ گنبد اُس سے شکایت عدو کی ہے ناچار چُپ ہیں صورتِ دیوار کی طرح (مومن)

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے (ذوق)

گنبد آہو (ف) اسم مذکر:- بیضوی شکل کا گنبد۔ وہ گنبد جو اوپر سے قبر نما بنا ہوا ہو ۔

مر گیا تھا دیکھ کر کس چشم وحشی کو اسیر قبر پر بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے (اسیر)

گنپت (ہ) اسم مذکر۔ ہندو:- لغوی معنی سردار گروہ۔ اصطلاحی معنی دیوی دیوتاؤں کے گروہ کا سردار۔ گنیش جی کا لقب گنراج۔ گنادھپ۔ گن نایک۔ گن ناتھ۔ شیوجی اور پاربتی کا بیٹا + دانائی کا دیوتا۔ مشکل کشا۔ اڑی کو نکالنے والا +

(گنیش جی کا دھڑ آدمی کا اور سر ہاتھی کا سا مانا گیا ہے۔ یہ نہایت فربہ جسم اور مختلف دیوتاؤں کے سردار خیال کئے گئے ہیں۔ ان کے سر کی نسبت جو نقشہ مشہور ہے۔ وہ خلاف قیاس ہونے کی وجہ سے نہیں لکھا گیا) +

گنت (س) اسم مؤنث (ہندو):- علم حساب۔ انک بدیا۔ علم اعداد +

گنت بدیا (س) اسم مؤنث:- علم ریاضی۔ علم ہندسہ +

گنت کار (س) اسم مذکر:- (۱) حساب داں۔ محاسب۔ سیاق داں (۲) ریاضی داں + مہندس (۳) منجم۔ جوتشی۔ نجومی۔ اختر شناس +

گنتی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) شمار۔ لیکھا + اندازہ + موجودات + تعداد۔ حساب۔ جیسے "وہ کس گنتی میں ہے" (۲) مہینے کی اخیر اور اوّل تاریخ جس میں سپاہیوں کا معائنہ اور پڑتال کر کے تنخواہ دیجاتی ہے۔ یوم موجودات اسی سے مجازاً مہینے کے اخیر اور پہلی تاریخ کو شکاری آدمی گنتی کہنے لگے (۳) حاضری کا رجسٹر سنتہ

گنتی کرنا (ہ) فعل متعدی:- شمار کرنا۔ گننا۔ سنبھالنا۔ جایزہ لینا۔ موجودات لینا +

گنتی کے (ہ) صفت:- چند۔ تھوڑے سے۔ معدود۔ تعداد کے چند۔ جیسے "وہاں گنتی کے آدمی تھے" +

گنتی کے لوگوں کی وہاں صف ہو گئی ہو گی تو میر کس شمار میں ہے کس قطار میں (میر)

گنتی گنوانا (ہ) فعل متعدی:- برائے نام شمار کرانا۔ نام کی تعداد ظاہر کرنا۔ درحقیقت کچھ نہیں اور بظاہر کام گنوا دینا + خانہ پُری کر کے دکھا دینا۔ برائے نام حاضری دے جانا۔ برائے نام آنا +

گنتی لینا (ہ) فعل متعدی:- شمار کرنا۔ تعداد معلوم کرنا۔ گننا۔ جائزہ لینا۔ پڑتال کرنا + حاضری لینا۔ موجودات لینا۔ معائنہ کرنا +

گنتی میں لانا (ہ) فعل متعدی:- شمار میں لانا + حساب میں داخل کرنا + بات پوچھنا + خاطر میں لانا ۔

مرتے ہیں ہم ان ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں اے بے نیازی تجھے گنتی میں لائے کون (مؤلف)

گنج (ف) اسم مذکر:- (۱) مال کثیر۔ دولت عمیق۔ خزانہ۔ کنز۔ کوش۔ دفینہ

محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے زمیں میں ساتھ قاروں کے گیا ہے گنج قاروں کا (آتش)

(۲) ذخیرہ۔ مودی خانہ۔ نعمت خانہ۔ گودام + بھنڈار (۳) انبار خانہ۔ مخزن۔ کھاتا + گنجینہ۔ کوٹھی۔ بھکی۔ غلہ خانہ۔ خزینہ (۴-۱) اناج منڈی۔ گولا۔ وہ بازار جہاں غلہ فروش غلہ جمع کر کے لوگوں کے ہاتھ اناج بیچتے ہیں۔ بازار غلہ فروشاں + ہٹ۔ بازار (۵-۱) تودہ۔ انبار۔ ڈھیر (۶-۱) وہ زمین جس میں لوگوں کو آباد کرتے ہیں۔ جیسے پہاڑ گنج۔ کشن گنج۔ بالو گنج وغیرہ (۷-۱) وہ چیز جس میں کئی چیزیں جیسے چاقو۔ قینچی۔ سوچنہ وغیرہ ایک جگہ جمع ہوں۔ ایک قسم کا چاقو جس میں مختلف اوزار ایک دستہ میں جمع ہوتے ہیں +

چونکہ فارسی تصانیف میں گنج خسرو کا اکثر ذکر آتا ہے اور اُردو کے اشعار میں بھی بعض مقامات پر اس کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہاں اُس کے آٹھوں خزانوں کا مختصر حال لکھا جاتا ہے۔ خسرو کے پہلے خزانہ کا نام جسے اُس نے بذات خود جمع کیا تھا **گنج عروس** تھا دوسرے کا نام **گنج بادآورد** تھا۔ جس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے کہ ایک دفعہ قیصر روم خسرو پرویز کے خوف سے اپنے باپ دادا کے خزانوں کو کشتیوں میں لاد کر کسی جزیرے میں بھیجتا تھا جب اتفاق باد مخالف اور طوفان کے آجانے سے وہ کشتیاں بہتی ہوئی وہاں پہنچیں۔ جہاں خسرو پرویز نے اپنی چھاؤنی بنائی تھی اس سبب سے یہ تمام خزانے اُس کے ہاتھ آگئے اور اُس نے اس کا نام گنج بادآورد یا گنج باد رکھا اور اصطلاح میں اس کے معنی مال مُفت کے ہو گئے۔ تیسرے خزانے کا نام **گنج دیبا**۔ چوتھے کا **گنج افراسیاب** جو اسی نام کے بادشاہ کا رکھا ہوا پرویز کو مل گیا تھا۔ پانچویں کا **گنج سوختہ** یعنی سنجیدہ۔ چھٹے کا **گنج خضرا**۔ ساتویں کا **گنج شاد آورد**۔ آٹھویں کا **گنج بار** تھا جسے

گنج

گنج گاؤ بھی کہتے تھے۔ یہ وہ خزانہ تھا۔ جو خسرو کو ایک دہقان کے بتلانے سے معلوم ہوا تھا۔ اس خزانے میں زر و جواہر کے بھرے ہوئے کچھ آفتابے تھے جیسے سکندر ذوالقرنین کے دفینوں میں سے بیان کرتے ہیں) +

گنج الٰہی (ف + ع) اسم مذکر:۔ قرآن مجید۔ مصحفِ عزیز۔ کلام اللہ +

گنج بخش (ف) صفت:۔ (۱) بہت بڑا فیاض جو خزانے کے خزانے بخش دے۔ لکھ داتا۔ لکھ بخش +

(۲) (قطب الدین ایبک کا لقب جو سلطنت اسلام کا سب سے پہلا تخت ہند پر جلوس فرمانے والا نہایت سخی فیاض اور حاتم وقت تھا۔ یہ بادشاہ ۶۰۷ھ مطابق ۱۲۱۰ء میں چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر راہی ملک بقا ہوا۔ ہندی دنتے تو ہیں اس کو پیر مانتی اور اس کے نام کی کشتیاں لڑوا کر شیرینی تقسیم کرتی ہیں۔ ہندوؤں میں سب سے زیادہ اسکے نام کی پرستش ہوتی ہے۔ جھنجھ اسی کے نام پر مشہور ہے جو مراد پوری ہونے پر ہندو لوگ کروایا کرتے ہیں۔ اس میں پہلوانوں کو بلوا کر کشتیاں لڑواتے باجا بجواتے اور کھانا کھلاتے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور صاحب تصانیف ولی اللہ کا نام جنکا مزار بھاٹی دروازہ کے باہر ہے اور انہیں داتا گنج بخش کہتے ہیں) +

گنج حکیم (ف + ع) اسم مذکر:۔ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کی طرف اشارہ ہے جو قرآن شریف کی سب سے پہلی سورت ہے +

گنج ڈالنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ): گنج بنانا۔ اناج کی منڈی آباد کرنا چھوٹے سے بازار یا ہاٹ کی بنیاد ڈالنا ؎

عدم کی راہ میں اک گنج ڈالتے اے بحر ہمارے پاس قارون کا خزانہ ہوا (بحر)

گنجِ رواں (ف) اسم مذکر:۔ قارون کا خزانہ جو ہمیشہ زمین کے اندر دھنستا چلا جاتا ہے +

گنج شایگاں (ف) اسم مذکر (مرکب از گنج - شاہ - گاں ، خزانہ - بادشاہ - لائق):۔ (۱) بہت بڑا خزانہ جو بادشاہوں کے قابل ہو (۲) گنج بادآورد جو خسرو کا دوسرا اور بہت بڑا خزانہ تھا ؎

کوشش سے جو ملے وہ نہیں ہے فتوح غیب ہے گنج شایگاں بھی مجھے رائگاں پسند (ناظم)

(۳) عمدہ خوب اور بہتر چیز جو بادشاہوں کے لایق ہو +

گنج شہدا یا شہیداں (ف - ع) اسم مذکر:۔ (۱) وہ کھتا جس میں شہیدوں یا مقتولوں کو اوپر تلے بھر کر دفن کر دیتے ہیں۔ مدفن شہدا ؎

جب کبھی تیغ نکالی ہے مرے قاتل نے بیشتر گنج شہیداں میں میں جا بیٹھا ہوں (مصحفی)

لاشے اٹھوا کر نہ اس کو بھی ارے قاتل اجاڑ ہے فقط آباد اک گنج شہیداں رہ گیا (آتش)

چمن کا عالم آتا ہے نظر گنج شہیداں میں قدم بادِ بہاری ہے میرے قاتل کے توسن کا (نصیر)

گنج

باغ میں جاکے ذرا دیکھ گلوں کے تختے تجھے معلوم ہوں کیا ہیں گنج شہیداں کتنے (نصیر)

(۲) مقتولوں یا شہیدوں کے انبار۔ کشتوں کے پشتے۔ مُردوں کا ڈھیر (۳) بہت سی چیزوں کا ڈھیر۔ انبار۔ پشتہ۔ تودہ۔ طومار +

گنج قارُون (ف + ع) اسم مذکر:۔ (۱) قارون کا بہت بڑا خزانہ جس کی نسبت کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ چالیس آدمی صرف اس کے خزانوں کی کنجیاں مل کر اٹھاتے تھے اور ہر ایک کنجی ایک ایک انگلی کے برابر تھی۔ امام شعبی سے منقول ہے کہ تعداد میں خزانۂ قارون کی چار لاکھ چالیس ہزار بڑی بڑی سونے اور چاندی کی بھری ہوئی بوریاں تھیں چونکہ یہ شخص ازحد بخیل تھا۔ اور حضرت موسے علیہ السلام کے کہنے پر بھی اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی تھی۔ اس وجہ سے یہ ان کی بددعا اور حکم خدا سے اس خزانہ سمیت زمین میں دھنسنا شروع ہوگیا۔ اور قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا چلا جائیگا۔ ہندی میں اسے کویر کا خزانہ یا کوش خیال کرنا چاہیئے (۲) بہت بڑا خزانہ +

گنج لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ ڈھیر لگانا۔ انبار لگانا +

گنج (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک مرض کا نام جس سے سر پر بال نہیں آتے۔ چاٹیں۔ چندلائی۔ کھلواٹ۔ بورکا۔ جیسے "چھتنی سر پر نہ رکھو گنج ہو جائیگا" (۲) بال خورا +

گنجا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں۔ گنجے سر والا۔ چندلا کل۔ کچل۔ احصی۔ اقرع +

گنجان (ہ) صفت:۔ گھنکا۔ گھنا۔ گچ پچ۔ گھمندار + پاس پاس بسا ہوا۔ متصل +

(یہ لفظ گنجیدن بمعنی سمانے سے بنایا گیا ہے جہاں تھوڑی سی جگہ میں بہت سی آبادی یا تھوڑے سے میدان میں بہت سے درخت سمائے ہوئے ہوں تو اس مقام کی صفت میں گنجان کہتے ہیں) +

گنجائش (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) سمائی + جگہ۔ مقدور۔ ٹھکانا ؎

آخر یہ ہوگیا دہنِ تنگ کا جواب گنجائش پنی آپ کے دل میں کہاں ہے (داغ)

(۲ ۔ ہندو) اوت۔ فائدہ۔ کفایت بچت منفعت جیسے "اس سودے میں چار آنے کی گنجائش ہے" (۳ ۔ ہ) بساط۔ مقدور۔ حوصلہ جیسے "اپنی گنجائش سے زیادہ خرچ نہ کرو۔" (۴ ۔ قانون) قابل وصول مال گزاری۔ وہ خراج جو وصول ہو سکے +

گنجائی (ہ) اسم مؤنث (پورب):۔ ایک کیڑے کا نام جو اکثر برسات میں

گنج

پیدا ہو جاتا اور اُس کے نُبت سے پیر ہوتے ہیں۔ کنسلائی + ہزار پا +

گنجفہ (و) اسم مذکر:۔ صحیح گنجیفہ۔ ایک کھیل کا نام جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے اس میں ۹۶ پتے اور ۸ رنگ ہوتے اور تین کھلاڑی کھیلتے ہیں +

گنجفہ باز (و) اسم مذکر:۔ (۱) گنجیفہ کا کھلاڑی۔ گنجیفہ کھیلنے والا (۲) چالباز۔ چالیا۔ حرّاف۔ فطرتی۔ چھیلیا۔ مکّار۔ فریبی۔ شعبدہ باز +

گنجلک (و) اسم مؤنث۔ صحیح (ت۔ گنجلک):۔ (۱) چین۔ شکن۔ سلوٹ۔ چُرس (۲۔ و) گانٹھ۔ گرہ۔ عقدہ۔ جیسے "اِن کے دل میں گنجلک پڑ گئی ہے" (۳ و) پیچیدگی۔ عقدۂ مقدمات جو بمشکل حل ہو۔ اُلجھن۔ اُلجھاؤ + جھگڑا۔ بکھیڑا + اُلجھیڑا +

گنجلک پڑنا (و) فعل لازم:۔ (۱) پیچیدگی عمل میں آنا۔ اُلجھاؤ پڑنا۔ اُلجھیڑا پڑنا۔ بکھیڑا پڑنا۔ معاملات یا مقدمات میں صفائی نہ رہنا (۲) فرق آنا۔ فرق پڑنا۔ کپٹ ہونا۔ نفاق ہونا۔ جیسے "دل میں گنجلک پڑنا"۔ اس معنی میں دل کے ساتھ آتا ہے +

گنجھیا (ہ) اسم مؤنث ہندو:۔ ایک قسم کا سموسہ۔ وہ سموسہ جس میں میوہ بھر کر تلتے ہیں +

گنجے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گنجا کی جمع (۲) حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر بھی یہ صورت بنا لیتے ہیں +

گنجے کو خدا ناخن نہ دے جو سر کھجائے (ا) کہاوت:۔ اول معلوم دوم خدا ظالم کو صاحبِ اختیار اور کمینے کو صاحبِ ثروت نہ کرے کسی نا اہل کو استعداد اور اس قدر قدرت نہ ہو کہ وہ شریفوں پر فخر کرے +

گنجی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں +

گنجی پنہاری اور گوکھرو کا ایڈوا؟ (ہ) کہاوت:۔ اپنی حقیقت اور حیثیت سے بڑھ کر کام۔ یہ منہ اور مصالح؟

گنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا؟ (ا) کہاوت:۔ بدقسمت اور بدصورت کا یہ رُتبہ؟ + گدھے کو انگوری باغ +

گنجیا (و) اسم مذکر (پورب):۔ گاڑی بان یا گھسیارے وغیرہ کے اوزاروں کا تھیلا +

گنجیا (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ کان کے ایک زیور کا نام +

گنجیفہ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (گنجفہ) +

گنجینہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) منسوب بہ گنج وجائے گنج + مال۔ کثیر خزانہ۔

گند

کوش۔ دفینہ (۲) وہ الماری جس میں کھانے پینے کے ظروف اور کھانا چیز بحفاظت رکھا جاتا ہے۔ جیسے "وہ اچیوں اور گرم مصالح کی ہنڈیاں ڈبیاں کس سگھڑائی سے چھیاں لگی ہوئیں منہ بندھی ہوئیں گنجینے میں رکھی ہیں کہ عطار کی دوکان اس پر قربان کی تھی" (سگھڑ سہیلی) + (۳) نعمت خانہ۔ بھنڈارا۔ سودی خانہ (۴) مال گودام۔ ذخیرہ گاہ۔ ذخیرہ خانہ +

گنجینہ دار (ف) اسم مذکر:۔ خزانچی + فوطہ دار۔ خزینہ دار۔ تحویلدار۔ روکڑیا +

گند (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) بدبو۔ بوئے بد۔ دُرگندھ + عفونت۔ تعفن۔ بساند (۲) نجاست۔ غلاظت + ناپاکی۔ پلیدی ؎

نہا کر معرکے میں آتشِ آبِ تیغِ قاتل سے خدا چاہے تو پاک اس زندگی کی گند کرتے ہیں (آتش)

(۳۔ پنجاب) خراب اور نکمی چیز۔ کوڑا۔ جیسے "کھیتوں گند اُٹھالے آیا" (۴۔ پنجاب) خس و خاشاک۔ کوڑا کرکٹ۔ جیسے "گند سنور دو یعنی کوڑا جھاڑ دو" +

گند کاٹنا (ا) فعل متعدی:۔ جھگڑا پاک کرنا۔ قصہ نمٹانا۔ مصیبت دور کرنا۔ پاپ کاٹنا ؎

اِس قیدِ فرنگ کی بڑی تھی گھاتی لی تھی تیرے غم میں خلق نے کھٹوانی
چھوٹا نہیں اس قید سے تو ایک فقط گویا کہ خدا نے گند سب کی کاٹی + } (جانِ صاحب)

گند کٹنا (ا) فعل لازم:۔ پاپ کٹنا۔ جھگڑا پاک ہونا۔ قصہ نمٹنا۔ فیصلہ ہونا + رنج و مصیبت یا محنت و مشقت کا دور ہونا +

گندا (ف) صفت:۔ ناپاک۔ نجس + غلیظ۔ گھوری۔ میلا +

گندا (ہ) اسم مذکر:۔ گاؤں کے قریب کی زمین +

گندر (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا کیڑا جو جنوں اور ارہر کو لگتا ہے۔ ڈھورا +

گندک یا گندھک (ف۔ ہ) اسم مؤنث:۔ گوگرد۔ کبریت۔ ایک کانی آتشی مادہ کا نام جسے مہوس آتش بستہ خیال کرتے ہیں۔ مزاجاً سوم درجہ میں اور بقول بعض چہارم درجہ میں گرم و خشک +

(فارسی میں گندک بمعنی بارود بھی آتا ہے اور کندش صرف بمعنی گوگرد آیا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں ایک احمر یعنی سُرخ جو اکسیر کا جزوِ اعظم ہے دوسری ابیض یعنی سفید جو بارود کا ایک جزو ہے۔ تیسری زرد کہ وہ بھی بارود اور دیگر ادویات میں کار آمد ہے جو گندک صاف ہوتی ہے اُسے آنولہ سار اور جو غیر مصفا ہوتی ہے اُسے نلوے کی گندک کہتے ہیں +

گندگی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) عفونت۔ بساند۔ سڑاند۔ بدبو۔ (۲) غلاظت۔ نجاست۔ ناپاکی۔ میلا۔ چرک۔ لید۔ گوبر وغیرہ +

گندگی پھیلانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) بدبو پھیلانا۔ سڑاند پھیلانا

(۲) کسی جگہ کو میلا اور غلیظ کرنا (۳) نا مہذب گفتگو کرنا *

گندُم (ف) اسم مذکر: گیہوں۔ کنک۔ حِنطہ۔ مزاجاً اول درجہ میں حار مگر یُبس و رطوبت کے ساتھ *

گندُم گوں (ف) صفت: گیہوں کے رنگ کا۔ گندمی * سانولا *

گندُم نما (ف) صفت: اول صلوم و دوم دھوکے باز۔ مکار۔ چالاک عیار * دغاباز۔ متقی *

گندُم نما جو فروش (ف) اسم مذکر: وہ شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رکھے۔ اور حقیقت ویسا نہ ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔ عیار۔ چالاک دھوکے باز *

گندُم نمائی (ف) اسم مؤنث: مکاری۔ فریب۔ دھوکا بازی۔ چالاکی۔ عیاری۔ دغابازی ؎

آخر فریب نامہ مکار کھل گیا گندم نمایان بھلیس جو فروش کو (اسیر)

گندُمی (ف) صفت: گندم گوں گیہوں کے رنگ کا * سانولا *

گندُمی رنگ (ف) اسم مذکر: سانولا رنگ *

گندنا (ف) اسم مذکر: ایک قسم کا سبزۂ خوردنی جو لہسن سے مشابہ ہے۔ عربی میں کُرّاث فارسی میں زبُودہ بھی کہتے ہیں۔ مزاجاً اول درجہ میں گرم دوم میں خشک (جو لہسن میں بونے سے جو سبزہ پیدا ہوتا ہے اصل میں اسے گنڈنا کہتے ہیں) *

گندوڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو): نری کھانڈ کی ٹکیا یا روٹی جو شادیوں کی تقریب میں تقسیم ہوتی ہے۔ قرص شکر۔ جیسے "گوں گوں کرے گندوڑا کھائے بتیاں کرے بتاسے کھائے رووے تو وہ تھپیڑ کھائے" *

گندھ (س) اسم مؤنث: (۱) بو۔ باس۔ مہک (۲) خوشبو۔ سُگندھ (۳) صندل وغیرہ خوشبودار چیز جو گھس کر یا رگڑ کر دیوتا وغیرہ کو لگانے یا اپنے ماتھے اور ڈھڑوں پر ہندو لوگ ملتے ہیں (۴) سُرخ صندل۔ گھسا ہوا صندل *

گندَہ (ف) صفت: موٹا۔ سطبر۔ دبیز۔ گاڑھا۔ غلیظ۔ سفت۔ غفص *

گندہ یا گندا (ف) صفت: (۱) ناپاک۔ نجس۔ پلید (۲) غلیظ۔ کثیف (۳) بدبودار۔ متعفن۔ سڑا ہوا۔ بُسا ہوا۔ اُبسا ہوا۔ سڑاند والا۔ سڑاندا بساندا (۴) مَیلا۔ گھنونی (ہ۔ ۵) بد۔ بُرا۔ جیسے "گندہ مزاج" *

گندہ انڈا (۱) اسم مذکر: سڑا ہوا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی پڑ گئی ہو * وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو *

گندہ بروزہ (۱) اسم مذکر: چیڑ کے درخت کا گوند۔ ایک سفید بدبودار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے۔ قینہ۔ بارزد۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوسرے میں یابس۔ مفید بواسیر۔ ملین مفتح اور محلل ہے *

گندہ بغل (ف) اسم مذکر: وہ شخص جس کی بغلوں میں سے بدبو آئے۔ بغل گندہ والا۔ عربی [illegible] *

گندہ بہار (ف) اسم مؤنث: لہاوٹ۔ موسم سرما کی بارش۔ بارانِ سرما *

گندہ پانی (۱) اسم مذکر: (۱) آبِ غلیظ۔ ناپاک اور میلا پانی۔ (۲۔ بازاری) منی۔ بیرج۔ نطفہ۔ دھات (۳) بول۔ پیشاب۔ مُوت۔ (۴۔ عو) بوتل والی۔ شراب۔ بادہ۔ مُل۔ مدھرا۔ مدھ۔ دارو ؎

کیا کہوں میں کہ کیا کام کیا گندے پانی سے آ کے دھار دیا (میر علی)

گندہ پانی نکالنا (۱) فعل متعدی (بازاری): مجامعت کرنا۔ طوعاً و کرہاً جماع کرنا۔ رفع ضرورت کرنا۔ شہوت مٹانا۔ بدصورت عورت سے جماع کرنا *

گندہ دہن (ف) اسم مذکر: وہ شخص جس کے مُنہ سے بدبو آئے۔ گُنگُج۔ بہاستو *

گندہ کام (۱) اسم مذکر: (۱) ناپاک اور نجس کام۔ مَیلا کام۔ غلیظ کام (۲) خراب کام۔ بُرا کام * حرام۔ زنا۔ بدکاری *

گندہ کرنا (۱) فعل متعدی: (۱) ناپاک کرنا۔ نجس کرنا (۲۔ بازاری) خراب کرنا * کلنک لگانا۔ داغ لگانا۔ آبرو میں بٹا لگانا۔ عفت میں داغ لگانا۔ پاکدامنی میں فرق لانا۔ بگاڑنا۔ عصمت میں بٹا لگانا۔ (۳) آلودۂ جُرم کرنا۔ کسی جُرم کی سزا میں قید یا جُرمانہ کرانا۔ کلنکی بنانا *

گندہ گس (ف) اسم مؤنث: وہ عورت جس کے اندام نہانی سے پانی بہتے رہنے کے سبب مقام مخصوص متعفن رہے۔ وہ عورت جس کی فرج میں سے بدبو آتی رہے *

گندھار (ہ) اسم مذکر: (۱) علم موسیقی کی تیسری سُر کا نام جو رکھب سے ایک درجہ اونچا اور اُس کا مخرج سینہ ہے۔ جیسے "بھیڑ۔ سینڈھے یا بکری کی آواز" (۲) شہر قندھار *

گندھرب (س) اسم مذکر: (۱) سُورگ کا گویّا * راجہ اندر کے دربار کا

گویا (۲) مجازاً ہر ایک گانے والا۔ مغنی۔ نغمہ سرا۔ ڈوم۔ قوال۔ گایک (۳) کوئل ایک پرند کا نام (۳ ۔ ہ۔ صفت) سُندر۔ خوبصورت + جمیل۔ حسینہ شکیلہ۔ جیسے "گندھرپ کنیا یعنی بجاؤ ہم پر ہو بنوا (۴ ۔ ہ۔ صفت) اچھا راگ۔ نغمۂ خوش آیندہ۔ جیسے "گندھرپ راگ" +

گندھرپ بیاہ ۔ (ہ) اسم مذکر :۔ عورت اور مرد کا اپنی منشا و رغبت کے موافق کسی رسم کے بغیر از خود بیاہ کر لینے کو گندھرپ بیاہ کہتے ہیں +

گندھک (ہ) اسم مؤنث :۔ گوگرد۔ کبریت۔ گندک ۔ بہ تفصیل دیکھو گندک

گُندھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) آٹا سنا۔ آٹے کا پانی اور گھی سے روٹی کے قابل ہونا (۲) بالوں یا ناڑے وغیرہ کا گُتھنا۔ پھولوں کا پرویا جانا۔ سر کے بالوں کا گندھا جانا +

گُندھوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :۔ (۱) آٹا سنوانا۔ (۲) بال یا ہار وغیرہ گُندھوانا +

گندھی یا گندی (ہ) اسم مذکر :۔ عطر فروش۔ پھلیل بیچنے والا۔ بو فروش۔ عطار + پھلیل یا تیل مسی سُرمہ۔ کاجل اور عطریات بیچنے والا +

گندی (ف) صفت۔ گندہ کی تانیث :۔ (۱) پلید عورت۔ ناپاک عورت + غلیظ عورت۔ نجاست اور نظافت سے دور (۲) ایک قسم کی گالی جو اکثر لونڈی باندیوں کو دیتی ہیں (۳) فحش۔ غیر مہذب۔ بکنی۔ جیسے "گندی بات" (۴) خراب۔ نکمّی۔ ناکارہ۔ جیسے "گندی بوٹی" +

گندی بات (ف) اسم مؤنث :۔ شرم کی بات۔ غیر مہذب بات۔ گالی۔ فحش بات۔ مغلظات +

گندی بولی کا گندا شوربا (ف) کہاوت :۔ بدوں کی بدہی اولاد۔ بُرے کام کا بُرا نتیجہ + بُرے کام کا بُرا انجام +

گندی رُوح (ف) اسم مؤنث :۔ ناپاک رُوح۔ نجس روح + پلید مزاج وہ شخص جس کی طبیعت ہمیشہ نجس ناپاک اور گندی باتوں کی طرف مائل رہے

وہ روح جو بدبو کی طرف مائل ہو ؎

وہ زلف سونگھ کے میں نے جو مشک بُو سمجھا ۔ تو بولے سن کے تمہاری ہے کتنی گندی روح (معروف)

گندی زبان کرنا (ف) فعل متعدی :۔ فحش بکنا۔ غیر مہذب باتوں کو زبان پر لانا۔ گالیاں بکنا +

گندی گندی باتیں کرنا (ف) فعل متعدی :۔ بُری بُری باتیں زبان پر لانا۔ بکنی باتیں کرنا۔ گالیاں بکنا۔ فحش باتیں کرنا۔ شرم کی باتیں زبان پر لانا۔ مغلظات بکنا +

گُندیلا (ہ) صفت :۔ گوند پیدا کرنے والا درخت، وہ درخت جس میں سے

گوند نکلتا ہے۔ جیسے ببکر۔ سہجنا۔ ڈھاک وغیرہ +

گنڈا (ہ) صفت :۔ لُچّہ۔ شہدا۔ بدمعاش۔ لفنگا۔ رند۔ بدوضع۔ بدچلن سرہنگ + بدکار۔ اوباش۔ جیسے "نہ گنڈا اگاؤں کو مجے اور نہ کانوں گنڈے کو"

گنڈا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) حلقہ۔ چھلا۔ کڑا + چوڑی (۲) چار عدد۔ اربعہ۔ چار کوڑیاں یا چار پیسے + آنہ + چار روپے یا چار اشرفیاں (۳) فاختہ یا توتے وغیرہ کے گلے کا طوق۔ کنٹھہ (۴) پتا جو گھوڑوں کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ نیز کوڑیوں و گھنگروؤں وغیرہ کا حلقہ جو جانور کے گلے میں ڈالتے ہیں ایک قسم کا ساز اسپ (۵) وہ ڈورا جس میں منتر یا کوئی عمل پڑھ پڑھ کر گرہ دیتے جاتے اور اسے نظر گزر کے واسطے اکثر بچوں کے گلے میں ڈالتے یا بیمار کو پہناتے ہیں۔ رشتۂ تپ۔ یہ کچے تاگے یا کلاوے یا نیلے سوت کا ہوتا ہے۔ عورتوں کی کمر میں بھی بندھا یا جاتا ہے + وہ تعویذ جو بصورت طوق چمڑے میں سندھا کر بچے کے گلے میں ڈالتے ہیں ؎

کھینچے چلا وا جل خط میری گردن کہیں ۔ یاد آیا ہے اُس طفل کا گنڈا مجھ کو (ناسخ)

سرمۂ نظر ٹھیرا ہے چشم یار کو ۔ نیلگوں گنڈا پہنایا مردم بیمار کو (آتش)

(۶) وہ نیلا ڈورا جسے بٹ کر ہاتھ میں باندھ لیتے ہیں (۷ - بنج) انحصار۔ موقوف۔ منحصر۔ جیسے "اُنکے آنے پر کیا گنڈا ہے" (۸) فرق۔ تفاوت + پھا + نشان۔ خط +

گنڈا تعویذ (ف) اسم مذکر :۔ منتر جنتر + جھاڑ پھونک۔ جادو ٹونا ؎

ترے بیمار محبت کا خدا حافظ ہے ۔ کہ مؤثر نہیں ہوتا کوئی گنڈا تعویذ (صابر)

گنڈا تعویذ کرنا (ف) فعل متعدی :۔ جادو و افسوں کرنا۔ گنڈے کے وسیلے سے علاج کرنا۔ منتر جنتر کرنا۔ جھاڑ پھونک کرنا۔ جادو ٹونا کرنا۔ ٹوٹکا کرنا

گنڈاسا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھی کاٹنے کا اوزار۔ چارہ کاٹنے کا ہتھیار جس سے گنڈیریاں سی کاٹتے ہیں۔ پُولیاں کاٹنے کا اوزار (۲) تبر۔ پھرسا۔ لاٹھی میں لگا ہوا ہتھیار جسے اکثر مجاہدین پاس رکھتے ہیں +

گُنڈلی (ہ) اسم مؤنث :۔ حلقہ۔ کُنڈلی + حلقۂ مار۔ گینڈلی۔ سانپ کا دائرہ بنا کر بیٹھنا +

گُنڈلی مار کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ سانپ کا حلقہ زن ہو کر بیٹھنا۔ گینڈلی مار کر بیٹھنا۔ حلقہ زدن مار کا ترجمہ ؎

رُخ پہ یُوں اُس سیمبر کے زُلف پیچاں ہے کہ جُوں
گنج پر مارِ سیاہ بیٹھے ہے گُنڈلی مار کے (مؤلف)

گُنڈلی مار کر سونا (ہ) فعل لازم :۔ سکڑ کر سونا۔ گٹھری بنکر سونا۔ ٹانگوں

گنڈ

میں سر دیکر سونا۔ سمٹکر سونا + بطور حلقہ بیٹنا +

گنڈلی مارنا (ہ) فعل لازم :۔ سانپ کا حلقہ زن ہونا ؎

نیش زنی میں یہ عقرب ہے کالا۔ ہے وہ گنڈلی مارے
حضرت دل بازآؤ نہ چھیڑو کان کا بالا زلف کا حلقہ } (نسیم)

گنڈی (ہ) صفت (گنوار) :۔ (۱) بودن۔ گانڈو۔ بزدل۔ (۲) نامرد۔ ہین۔ ہیز۔ ہیجڑا۔ مخنث + ڈرپوک۔ بزدلا۔ بوالہوس کا گانڈو +

گنڈے (ہ) اسم مذکر :۔ گنڈا کی جمع (۱) حلقے طوق۔ پٹہ وغیرہ (۲) فرق تفاوت۔ چہارم نشان جو لکیروں یا پوروں دشتے بائیں (۳) حرف مغیرہ کے آجانے سے الف کی جگہ بھول سے ہلی ہوئی صورت +

گنڈے دار (ہ) صفت :۔ (۱) حلقہ دار۔ دھاری دار جیسے گنڈے دار سانپ (۲) بیچ میں سے سفید جی جھوٹا ہوا۔ جیسے "کیا گنڈے دار مہندی لگائی ہے" (۳) بغیر تسلسل بے سلسلہ۔ بیچ میں ناغہ کرکے۔ جیسے گنڈے دار حاضری یا نماز

گنڈے دار نماز پڑھنا (ہ) فعل متعدی :۔ ناغہ کرکے نماز پڑھنا متواتر یا تسلسل سے نماز نہ پڑھنا۔ روزمرہ کی پابندی سے نماز نہ پڑھنا +

گنڈیری (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گنے کی چھوٹی سی پوری۔ پونڈے کے گول گول کٹے ہوئے ٹکڑے جیسے گلاب میں بسائی ہوئی گنڈیریاں پونڈے لی۔ (آواز) (۲) پوری۔ پارہ بند +

گنڈیری دار (ا) (لکھنؤ) گنڈے دار۔ مختلف رنگ کے گنڈے پڑا ہوا +

گنڑ (ہ) اسم مؤنث :۔ گانڑ کا مخفف۔ گانڈ۔ مقعد۔ سُفرہ +

گنڑ پتر (ہ) اسم مذکر (بازاری) :۔ گانڑ سے جنا ہوا لڑکا جو خلاف قیاس اور ناممکن امر ہے۔ جیسے "بیوی نہیں تھی تو کیا اُنکے گنڑ پتر ہوا" +

گنڑ جھپ (ہ) اسم مؤنث (بازاری) :۔ گانڑ کے بل جھکنے کا فعل۔ گانڑ کے رخ کی کنی جیسے "گنڑ جھپ کھانا" یعنی گانڑ کے رخ سے کنی کھانا۔ بیاز کنیانا۔ شرمانا +

گنڑ چتڑیاں لڑانا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :۔ چوتڑ سے چوتڑ لڑانا باہم چوتڑیوں کو ٹکرانا +

گنڑ سل (ہ) صفت (بازاری) :۔ گانڈو۔ بابون۔ لغوی معنی ٹوٹی ہوئی گانڑ والا (حقارتاً بولتے ہیں) +

گنڑ غمزہ (ہ) اسم مذکر (بازاری) :۔ بھونڈا نخرا +

گنڑ گھسنی (ہ) اسم مؤنث (بازاری) :۔ (۱) گنواروں کا پنجا نہ پھر کر زمین سے چوتڑوں کو رگڑنا تاکہ صاف ہوجائیں گھسی کرنا (۲)

گنگ

خوشامد درآمد۔ تلوچتو۔ چاپلوسی +

گنڑ گھسنی کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :۔ (۱) گانڑ گھسنا۔ چوتڑوں کو زمین پر رگڑ کر صاف کرنا۔ (۲) خوشامد کرنا۔ تلو چتو کرنا۔ ناک رگڑنا۔ عاجزی کرنا ؎

پادیں ہیں اطبا بھی پوں پوں سے آگئے
گنڑ گھسنیاں کرتا ہے فلاطوں مرے آگے (چرکیں)

گنڑول (ہ) صفت (بازاری) :۔ گانڈو۔ مابون + بودا۔ بزدلا +

گنگ (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو گنگا یا بھاگیرتی + اکبر کے زمانہ کا ایک مشہور کبیشر +

گنگ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) لال۔ ابکم۔ گونگا۔ وہ شخص جو اشاروں سے بات کرے اور زبان سے نہ بول سکے (۲۔ا۔ مجازاً) ناشنوا۔ بہرا۔ کر۔ آگندہ گوش (چونکہ گونگا ہونے کے ساتھ بہرا ہونا بھی لازم ہے۔ شاید اسی وجہ سے یہ معنی بھی ہوگئے) (۲۔ب) کانوں کی وہ کیفیت جو پانی بھرجانے یا آواز توپ وغیرہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے اور اُس میں کچھ نہیں سُنائی دیتا جیسے آج تو آپ ہی آپ کان گنگ ہو رہے ہیں یا ایک کان گنگ ہو رہا ہے +

گنگ صُم (ف + ع) صفت :۔ (۱) گونگا بہرا (۲) دیکھو گم صم +

گنگ محل (ف۔ع) اسم مذکر :۔ جلال الدین اکبر کے اُس عالیشان مکان کا نام جو اُس نے انسان کی طبعی زبان معلوم کرنے کی غرض سے آبادی سے بہت فاصلہ پر جہاں آدمی کی آواز تک نہ سُنائی دے بنواکر قرنت کے جنے ہوئے بچوں کو رکھا۔ اور اُن کی پرورش و خدمت کے واسطے گونگی دائیاں انائیں و دیگر اہل خدمت مقرر کئے تھے۔ چنانچہ جب وہ بچے پانچ پانچ سات سات برس کے ہوگئے تو ایک روز دربار میں بلوا کر اُن کی بولی سُنی سب نمائیں بائیں یعنی بے معنی اور غیر مفہوم الفاظ کے سوا کچھ نہ بول سکے +

گنگ ہوجانا (ا) فعل لازم :۔ کانوں کا بھرجانا۔ آگندہ گوش ہوجانا۔ کانوں میں ہر وقت ایک آواز سی سُنائی دینا +

گنگا (س) اسم مؤنث :۔ (ہندوستان کے سب سے نامی متبرک اور مقدس دریا کا نام جسے بھاگیرتی بھی کہتے ہیں۔ یہ دریا کوہ ہمالہ کے ایک پہاڑ لنگوتری نامی سے نکلا ہے اور اس کے نکلنے کی جگہ کو گئو مکھ کہتے ہیں۔ اس جگہ اس کی دھار تقریباً نو گز چوڑی اور صرف گز بھر کے قریب گہری ہے۔ لیکن آگے بڑھکر دو ندیوں کے شامل ہوجانے سے بڑی ہوگئی ہے۔ چنانچہ ہردوار تک آتے آتے جہاں یہ دریا پہاڑوں سے نکل کر میدان میں داخل ہوا بہت چوڑا ہوگیا۔ ہر آگے بڑے بڑے دریاؤں کے ملجانے سے اس کا پاٹ اس قدر پھیلا ہے کہ سمندر میں سندربن کے پاس پانچ کوس کے پاٹ سے جاکر گرا ہے۔

گنگ

۱۵۶۰ میل اور نکاس سطح سمندر سے ۱۳۸۰۰ فیٹ اونچا ہے گنگوتری پہاڑ ہے
اس کا پانی نہایت شفاف اور ہلکا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض بوٹیوں کا شامل ہو جانے
سے اس کی یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اس میں کبھی کیڑے نہیں پڑتے۔ بلکہ ہندوؤں کے نزدیک
تو وہ خشک بھی نہیں ہوتا۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ ندی شیوجی کی جٹا یعنی لٹ سے
نکلی ہے۔ اس میں نہانے سے پاپ دور ہوتے ہیں۔ اس کے قریب مردوں کا جلانا یا
اس میں مردوں کی راکھ خواہ ہڈیوں کا ڈالنا باعث نجات ہوتا ہے چنانچہ اکثر مردوں اور
عورتوں کا نام بھی اسی وجہ سے یہی رکھتے ہیں ؎

ہم تو پیاسے مرے تیمم کر دی پیر مغاں | لٹی اس شہر میں بہتی ہوئی گنگا دیکھی (...)
گنگا نہاتے مکت ہونے تو مینڈک مچھیا | مونڈ منڈائے سدھ ہوئے تو بھیڑ کیا (کبیر)

یعنی اگر گنگا نہانے سے نجات ہوتی ہے تو مینڈک و مچھلیاں جو رات دن اسی میں رہتی ہیں
سب سے زیادہ بے گناہ اور مقدس ہیں۔ اور جو سر منڈانے سے سدھ یعنی نجات یافتہ ہوتا
ہے۔ تو بھیڑ سب سے زیادہ سدھ ہے جس کے تمام بال اون کے لالچ سے مونڈے جاتے ہیں ✦

گنگا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):- دریائے گنگا کی قسم کھانا ؎

چاہئے قسم یار تو پایا اُٹھائیے | قرآن سر سے آنکھوں سے گنگا اٹھائیے (امیر مینائی)

گنگا اِشنان (ہ) اسم مذکر:- (۱) گنگا نہان۔ گنگا کا غسل (۲) ہردوار
کا سالانہ میلہ جو کاتک کے اخیر دن ہوتا ہے۔ ہندو اس غسل کا بہت بڑا
ثواب خیال کرتے ہیں ✦

گنگا باسی (ہ) اسم مذکر:- دریائے گنگا کے متصل رہنے والا شخص
جو متبرک خیال کیا جاتا ہے ✦

گنگا پار (ہ) اسم مذکر:- وہ ملک جو دریائے گنگ کے اُس طرف
واقع ہے ✦

گنگا پار اُتار دینا یا کر دینا یا دکھلا دینا (ہ) فعل متعدی:-
کسی مورد تقصیر کو جلاوطن کر دینا۔ تقصیروار کو دیس نکالا دینا ؎

کر دیا تھا جس کو گنگا پار کل کی بات پر | آج وہ ڈوبا سنا لے یار کل کی بات پر (شاہ نصیر)

کہا جو میں نے کہ اس آشنا کا قائل ہوں | جو بحر حسن کا مجھ کو کنارہ دکھلا دے
بغل لپیٹ کے بولے تجھے ہے مد نظر | کہ اس لپیٹ میں اپنی کنارہ دکھلا دے
جو وارنے میں لگا دل کو تو بولے ہے تونی | کہ اس کو آج ہی گنگا کا پار دکھلا دے ([illegible])

گنگا پُتر (س) اسم مذکر:- (۱) بھیشم۔ پانڈوں کا دادا۔ گنگا کا بیٹا (۲)
وہ برہمن جو گنگا کے چند متبرک مقامات اور خاص کر بنارس پر جاتریوں کو
پنڈ دان وغیرہ کراتے ہیں (۳) مخلوط النسل۔ دوغلے۔ کمینے۔ وہ ادنے

گنگ

ذات کے بٹ مولوگ جن کا پیشہ لاشوں کا اٹھا کر لے جانے اور جلانے کا ہے ✦

گنگا تیر (س) اسم مذکر:- (۱) ساحل گنگ۔ دریائے گنگا کنارہ۔
(۲) وہ ملک جو سواحل گنگ پر آباد ہیں ✦

گنگا تیلی یا گانگا تیلی (ہ) اسم مذکر:- (راجہ بھوج کے وقت کے
ایک مشہور تیلی کا نام جس نے راجہ کو متبنیٰ کر لیا تھا اور اس کا قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ جب
راجہ بھوج پر ساڑھ ستی آئی اور راج پاٹ جاتا رہا تو یہ مدتوں حیران و پریشان جنگلوں جنگلوں
مارا ہوا پھرا۔ ایک دفعہ ماندا ہو کر کسی رانی تک پہنچا محل میں بیٹھا ہوا تھا کہ دفعۃً ایک کاٹھ کی
مورنی رانی کا کھونٹی پر ٹنگا ہوا ہار نگل گئی اُس نے اس کو چور سمجھ کر راجہ کے حوالے کیا راجہ نے
ہاتھ پاؤں کٹوا کر باہر پھنکوا دیا۔ یہ پڑا ہوا چلا رہا تھا کہ ادھر سے گنگا تیلی نکلا۔ اس کی موہنی
صورت دیکھ کر دل میں کہا کہ خدا نے اولاد تو دی ہی نہیں۔ آؤ اسی کو لے چلیں
یہ سوچ کر گھر لے آیا۔ مرہم پٹی کی۔ وہ اچھا ہو گیا تو کولھو چلانے کی خدمت سپرد کی ایک
دن کہیں رات کو کولھو پر بیٹھا ہوا دیپک راگ گا رہا تھا کہ حسب اتفاق کسی وقت
راجہ کی بیٹی نے چیلیوں کو چراغ گل کر دینے کا حکم دیا تھا۔ لیکن جب وہ چراغ بجھاتیں جب
ہی اگلے سُروں کے اثر سے وہ جل اُٹھتے تحقیق سے معلوم ہوا کہ گنگا تیلی کے گھر میں
کوئی دیپک گا رہا ہے۔ یہ سن کر اس کے دل پر چوٹ لگی اور صبح کو راجہ کے سر ہو کر اس
نے شادی کا پیغام دلوایا۔ گنگا اس بات سے متعجب ہوا۔ اور ناچار شادی کر دی۔ بلکہ پھر تو بیاہ
ہونے لگا تھا پاؤں نکل آئے۔ راج پاٹ از سر نو نصیب ہوا۔ اور اب کاٹھ کی مورنی نے
بھی ہار اُگل دیا۔ چنانچہ جب سے یہ مثل بن گئی کہ کہاں گنگا تیلی کہاں راجہ بھوج۔ یعنی کہ
امیر غریب کی نسبت نہیں مگر تقدیر سے سب نزدیک ہے۔ راجہ نے ہمیشہ اس کو اپنا باپ
مانا اور مالا مال کر دیا) ✦

گنگا جل (س) اسم مذکر:- (۱) دریائے گنگ کا پانی۔ آب گنگ جو مقدس
اور پوتر مانا جاتا اور اکثر تبرکاً یا مرتے وقت یا از سر نو مذہب میں داخل کرتے
وقت ہندو لوگ پلاتے ہیں (۲) مجازاً، راجہ کے پینے کا پانی جس طرح
آب حیات بادشاہ کے پینے کا پانی ✦

گنگا جلی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) وہ برتن جس میں گنگا کا پانی رکھا جائے
جس طرح مسلمانوں میں زمزمی (۲) وہ مکلف برتن جس میں راجاؤں کے
پینے کا پانی رکھا جاتا ہے۔ مجازاً راجہ لوگوں کے پینے کا پانی جس طرح
بادشاہوں کے پینے کا آب حیات ✦

گنگا جلی اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- گنگا جل ہاتھ میں لے کر قسم کھانا
سخت قسم کھانا۔ حلف اٹھانا ✦

گنگ

گنگا جمنا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دو مقدس دریاؤں کے نام جن میں سے اوّل گنگوتری پہاڑ سے اور دوسرا جمنوتری سے نکلتا ہے ۔ گنگا سے دوسرے درجہ پر جمنا کو مانا گیا ہے (۲) ملا جُلا ۔ آمیختہ ✦ دورنگا ✦

گنگا جمنی (ہ) صفت :- (۱) ملا جُلا ۔ جُواں جُلواں ۔ باہم آمیختہ ✦ دورنگا ۔ دو رنگ یا دو وضع کا (۲) سونے اور چاندی کا بنا ہوا ۔ سنہری اور روپہلی ✦ پیتل اور تانبے کا بنا ہوا ✦ وہ چیز جس پر چاندی اور سونے کا کام ہو ✦ (۳ - اسم مؤنث) ایک قسم کا کان کا زیور ۔ (۴ - اسم مؤنث) بیلوں کی دو رنگی یعنی سیاہ و سفید بنی ہوئی جھول یا گھوڑے کی دو رنگی گردنی (۵) سیاہ اور سفید رنگ ۔ ابلق (۶ - اسم مؤنث) کیوں کی دال ۔ ملی جلی دال ✦ (چونکہ گنگا اور جمنا کے پانی کی صفائی اور رنگت میں کسی قدر تفاوت ہے اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے ہیں) ✦

گنگا دہائی (ہ) اسم مؤنث :- گنگا جی کی قسم گنگا جی کی فریاد ۔ جیسے "گنگا کی دہائی ہے نہ مانے قسائی ہے" ✦

گنگا دھر (س) اسم مذکر :- شیو ۔ مہادیو ۔ شمبھو ۔ جنھوں نے پہلے گنگا کو اپنی جٹا میں رکھ لیا تھا ✦

گنگا رام (ہ) اسم مذکر :- ایک بہت بڑا ہاتھ بھر کا لمبا جوتا جو اکثر تحصیلدار و یا کوتوالوں کے پاس خراج ادا نہ کرنے والوں اور بدمعاشوں کو سزا دینے کے واسطے تحصیل یا کوتوالی میں رہا کرتا تھا جس جوتے سے ہندو خطاوار کو سزا دیجاتی اُسے گنگا رام جس سے مسلمانوں کو سزا دیجاتی اُسے مولا بخش کہا کرتے تھے اکبر کے زمانہ سے اس کا رواج ہوا تھا اور اب تک چلا آتا ہے ✦

گنگا ساگر (س) اسم مذکر (۱) وہ جگہ جہاں گنگا سمندر سے ملی ہے دہانۂ گنگ (۲) ہندوؤں کے استعمال کا سرپوش اور ٹونٹی دار لوٹہ ۔ آفتابہ ✦

گنگا کا میلہ (ہ) اسم مذکر :- ہردوار کا میلہ ۔ وہ بڑا بھاری مذہبی میلہ جو دریائے گنگ کے کنارے پر ہوتا ہے ✦

گنگا کس کی کُھدائی ہے؟ (ہ) کہاوت :- (۱) یعنی یہ کام آپ ہی آپ ہوا ہے یا بے تدبیر ہوا ہے (۲) ایک بیوقوفی کا سوال ۔ سوال بیجا ✦

گنگا کو آنا تھا بھاگیرت کے سر جس ہوا (ہ) کہاوت - یعنی ایک بات ہونے والی تھی مگر ناموری قسمت نے مُفت میں اور کو دیدی (اس کی نسبت یہ افسانہ مشہور ہے کہ پنڈتوں نے راجہ بھاگیرت سے کہا کہ تیرے بیٹے دوزخ میں جائینگے اگر تو گنگا جل لائے اور پنڈ چڑھائے تو وہ جنت کو جا سکتے ہیں پس اس نے بیٹوں کی محبت میں عبادت کرنی شروع کی تاکہ آسمان سے گنگا زمین پر آ جائے ۔ اس کی عبادت مقبول ہوئی اور بشن نے خوش ہو کر مراد پوری کردی ۔ مگر زمین کانپی کہ اگر یہ دھار پڑی تو میں شق ہو جاؤنگی ۔ اس سبب سے مہادیو نے اپنے سر پر لیا اور جٹا سے ایک قطرہ کمنڈل یعنی کچکول میں ڈال بھاگیرت کو دیا ۔ وہ سوروں کے وہسے اسے لیکر گھر گیا کہ باجے گاجے اور دھوم دھام سے تجھے لیکر چلونگا ۔ پیچھے ایک گڈریا اپنی گائے گنگا نامی کو پکارتا آیا اُس نے جانا بھاگیرت ہی بلاتا ہے ۔ یہ نکلی جب بھاگیرت آیا تو متفکر ہوا ۔ آواز آئی کہ جب میرا بہاؤ سوروں کی طرف ہوگا تو تیرا کام ہوجائیگا پس جب سے یہ مثل نکلی) ✦

گنگا کی مائیں پنڈ بھرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- گنگا کی جانب قدم رکھ کر قسم کھانا ۔ گنگا جی کی قسم کھانا ۔ حلف اُٹھانا ✦

گنگا کے میلے میں چپکے رہے کا کیا کام (ہ) کہاوت :- بے محل اور بے موقع کام قدر کے قابل نہیں ہوتا ۔ بڑوں میں ادنے کی کیا قدر ✦

گنگا کے میلے میں چپکے رہے کو کون پُوچھے! (ہ) کہاوت :- بڑے لوگوں کے مجمع میں ادنے کو کوئی نہیں پُوچھتا ✦

گنگا گئے مُنڈ آئے سِدھ (ہ) جہاں سے آدمی بے نقصان اُٹھائے نہ آئے وہاں یہ کہاوت بولتے ہیں یعنی کچھ نہ کچھ کھو کر آئے ۔ چنانچہ اس قبیل سے لڑکوں کا یہ فقرہ بھی ہے ۔ گنگا نہا کر کیا پھل پائے مونچھ مُنڈا کر گھر کو آئے ✦

گنگا لابھ ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- دریائے گنگ کے کنارے جا کر مرنا ۔ گنگا پر جا کر دم دینا ۔ گنگا جی جا کر پران چھوڑنا ✦ مکت ہونا ۔ نجات پانا ۔ بیکنٹھ کو سدھارنا ✦

گنگا نہانا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) گنگا میں اشنان کرنا ۔ دریائے گنگ میں غُسل کرنا (۲) کسی دشوار اور مشکل کام کو انصرام پہنچانا ۔ محنت شاقہ سے فراغت حاصل کرنا ۔ دامِ فکر و اندیشہ سے رہائی اور مخلصی پانا ۔ (۳) پاک ہونا ۔ پوتر ہونا ۔ گناہ دُھلنا ۔ پاپ دُور ہونا ۔ نجات پانا ۔ (۴) پاپ کاٹنا ۔ قرضہ یا گُناہ سے سبکدوشی حاصل کرنا ۔ بیٹی کے فرض سے ادا ہونا (۵) ثواب کمانا ۔ پُن کمانا ✦

گنگا نہائے! (ہ) محاورہ (ہندو) :- بڑا پاپ کٹا ۔ بڑی مہم طے ہوئی ۔ گڑھ جیتا ✦ بڑا ثواب کمایا ۔ بڑا پُن کمایا ✦

گنگال (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ پانی رکھنے کا بڑا برتن۔ کلسا۔ کوٹھی۔ گاگر ✤

گنگالہ (ہ) اسم مذکر (پورب) :۔ وہ زمین جس تک دریائے گنگا کا چڑھاؤ پہنچتا ہے ✤

گنگا شلجم (ہ) اسم مذکر :۔ وہ بڑا شلغم جو دریائے گنگا پر پیدا ہوتا ہے ✤

گُنگُنا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مُنمُنا۔ ناک میں بولنے والا شخص (۲) صفت دیکھو (گُنگنا) نیم گرم۔ سیل گرم۔ سمر شمر ✤

گُن گُنا بولنا (ہ) فعل متعدی :۔ ناک میں بولنا۔ گنگنانا ✤

گُنگُنانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ناک میں بولنا۔ (۲) منہ ہی منہ میں گانا۔ اس طرح مدھم اور دھیمی آواز میں گانا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔ لب آگین گن کرنا۔ مُنمُنانا ؎

جاتا ہے کوئی مار گاتا — ہے دل میں کوئی گنگناتا (حالی)

خوش الحان ایسے گر کچھ گنگنا دیں — تو خود بھی رو دیں اور سب کو رلا دیں (احمد)

گِن گِن کر یا گِن گِن کے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) شمار کر کے۔ ایک ایک کر کے (۲) سنبھال سنبھال کے (۳) چُن چُن کے۔ چھانٹ چھانٹ کے ؎

گن گن کے روز کرتے ہیں وہ عاشقوں کو قتل
ہر روز اُن کے کوچے میں روزِ شمار ہے

(۴) بمشکل تمام۔ بدقت۔ جوں توں کر کے۔ جیسے "گن گن کے مصیبت کے دن کاٹے"

گِن گِن کر آوے ٹوٹا پاوے (ہ) کہاوت :۔ بہت احتیاط اور ہوشیاری بھی آخر کو نقصان پہنچاتی ہے ✤

گِن گِن کے دن کاٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ بمشکل دن گزارنا۔ مصیبت سے دن پورے کرنا ؎

دیکھئے کیونکر کٹینگے ہم وہ دن گن گن کے — ہم کو پہاڑ ہے گی سِل میں ہجر میں دن گنتی کے (ظفر)

گِن گِن کے دن گزارنا (ہ) فعل متعدی :۔ بمشکل دن پورے کرنا۔ مصیبت سے دن کاٹنا۔ جوں توں کر کے دن تمام کرنا ؎

تمہاری ہجر میں ایک ایک مہینا برس — دن گزارے ہیں تیرے سر کی قسم گن گن کر (داغ)

گِن گِن کے سُنانا (ہ) فعل متعدی :۔ تلملبند گالیاں دینا۔ خوبی ظاہر کر کے یا علاحدہ گالیاں دینا ؎

گر کچھ بھی منع کرتا ملنے سے پریرو کے — گن گن کے سناتا میں ناصح کو ابھی لاکھوں (معلوم)

گِن گِن کے قدم رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) آہستہ آہستہ خرام کرنا۔ سج سج چلنا۔ ہولے ہولے چلنا۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا ؎

رکھتا اب بہر عیادت نہ قدم گن گن کر — لے رہا ہے یہ مریضِ آپ کا دم گن گن کر (داغ)

وہ راہ میں ہیں جا نہیں کہدے ہمدم — چلنے پہ ہے بیمارِ الم سوئے عدم (ریاضِ معروف)

اب کیجئے نہ پیروِ رفتاری ہے اُسے — جلدی چلئے نہ رکھئے گن گن کے قدم (معروف)

(۲) پھونک پھونک کر پاؤں رکھنا۔ کمال ضبط سے قدم رکھنا۔ ڈر ڈر کے چلنا۔ سنبھل سنبھل کے چلنا۔ نہایت نزاکت سے قدم اُٹھانا ؎

چلتے ہیں ساتھ جنازے کے جو پائیں قدم — تو نزاکت سے وہ رکھتے ہیں قدم گن گن کر (داغ)

(۳) ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے کوئی کام کرنا ✤

گِن گِن کے گالیاں دینا (ہ) فعل متعدی :۔ کُنبے کے ہر ایک آدمی کا نام لے لے کر گالیاں دینا۔ ایک ایک شخص کا بکھان کرنا ✤

گنگوتری (س) اسم مؤنث :۔ دریائے گنگ کے منبع کا نام جو کوہِ ہمالیہ میں واقع ہے ✤

گنگوٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ دریائے گنگ کا ریتا۔ گنگا کی زمین کا ✤

گنوار (ہ) اسم مذکر۔ اصل (گانوں والا) :۔ (۱) دہقان۔ گانوں کا رہنے والا۔ دیہاتی۔ باشندہ دہ۔ روستا۔ کسان۔ زمیندار۔ جیسے "گنوار گنو کا یار" (۲) صفت۔ وحشی۔ جنگلی۔ بن مانس ؎

کریں ہیں دعوے خوش چشمی آہوانِ دشت — ٹک ایک بیٹھے جل کر اُن گنواروں کا (میر)

(۳) صفت۔ کودن۔ مورکھ۔ بیوقوف۔ نادان۔ احمق۔ کاٹھ کا اُلو۔ جیسے "گنوار گنا نہ دے بھیلی دے"۔ "گنوار کو گانٹھ کا دیجئے پر عقل نہ دیجئے"

کس رُت ہونگے بینگنا اور کس رُت باغی نار
(س) کیسے ہونگے رسیا اور کیسے ہونگے مورکھ گنوار
کاتک ہونگے بینگنا اور ساون باغی انار
(ج) پتلے ہونگے رسیا اور گوری موٹے مورکھ گنوار

(سوال و جواب)

ہر گھڑی وعدہ کر کے بہلانا — ہاں جی ایسا بھی میں گنوار نہیں (امیر مینائی)

(۴) کھوٹ۔ ان پڑھ۔ کُپڑھ۔ جاہل۔ بے علم (۵) اُجڈ۔ اجہل۔ جاہلِ مطلق۔ اکھڑ۔ جیسے "گنوار کا نسا نوڑ دے پادسا" (۶) گندہ ناتراش۔ غیر مہذب۔ بے تمیز۔ ناشائستہ۔ ناتربیت یافتہ۔ ناہموار (۷) بے سلیقہ۔ پھوہڑ (۸) اناڑی۔ ناواقف۔ ناتجربہ کار۔ انجان۔ خام کار۔ ناپختہ کار ✤ سیکھتر ✤ جیسے (گیت) "موری نیند گنوائی تونے مورکھ گنوار" ✤

گنوار پن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) بے سلیقگی۔ پھوہڑ پن (۲) بیوقوفی۔ نادانی۔ احمق پن۔ حماقت (۳) جہالت۔ اناڑی پن (۴) بدتہذیبی۔ ناہمواری۔ ناشائستگی ✤

گنوار کا لٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) دیہاتی کی موٹی لاٹھی جو نہایت بے موزوں

اور بدنما مگر مضبوط ہوتی ہے (۲۔ صفت) مہذب۔ ناتراشیدہ۔ کندۂ ناتراش
ناشائستہ۔ ناہموار۔ بے تمیز + اُکھڑ۔ لُونگا (۳) بے سلیقہ۔ پھوہڑ (۴) اُلّو۔ گدھا
بیوقوف (۵) اُجڈ۔ اجہل۔ جاہل مطلق۔ اُجبک۔ اکھڑ (۶) ناعاقبت اندیش
نافہم۔ نادان۔ احمق (۷) کج خلق۔ بداخلاق +

گنوارُو (ہ) صفت :۔ گنواروں کا سا + بدنما۔ بھدّا۔ ناموزوں۔ بدزیب
بدوضع۔ جیسے گنوارُو جوتا۔ گنوارُو گہنا +

گنواری (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گاؤں کی رہنے والی۔ زمیندارنی۔
(۲) صفت مؤنث و مذکر) بدنما۔ بدزیب۔ بدوضع۔ بھدی۔ ناموزوں۔ جیسے
گنواری جوتی ؎

بھاتا نہیں ہے مجھ کو گنواری ازار بند جا کر دو اِ چھٹے کالا ریشمی ازار بند (رنگین)
کس کی ہے مجال تم ہی پہنے گنواری چوڑیاں اے مینا کی جیا مجھ کو نہیاری چوڑیاں (ایضاً)

(۳) منسوب بہ گنوار۔ گنوار کی +

گنواری بولی (ہ) اسم مؤنث :۔ گانوں والوں کی بولی۔ دہقانی زبان۔
شہری بولی کا نقیض +

گِنوانا (ہ) گننا کا متعدی المتعدی :۔ شمار کرانا +

گنوانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ کھونا۔ رائیگاں کھونا۔
مفت یا ناحق ضائع کرنا۔ یونہیں صرف کرنا۔ یونہی گزارنا ؎

کیوں مفت اپنی جان نہ ہلاتے لئے گنوائیں نقصان کے سوا ہمیں کچھ فائدہ بھی ہے (انور لکھنوی)
غرض اس عمر میں ایک ادبی کی مثال سنو کہتے ہیں تو آخر بیٹھے بیٹھے یہ ناحق دن گنوائے ہے (سوز)
سمجھ سانج اندھیر مانگ لالہ مت چال جان گنوائے ایک دن سنگ گنوائے مال (دوہے)

گنونت یا گنونتا (ہ) صفت :۔ (۱) گُنی۔ ہنرمند۔ صاحب فن۔ صاحب
کمال۔ صاحب جوہر (۲) چتر۔ دانا + عالم۔ فاضل + پنڈت۔ بدیا دان + ہوشیار۔
(۳) صاحب سلیقہ۔ سُگھڑ +

گنونتی (ہ) اسم مؤنث :۔ صاحب سلیقہ۔ عالمہ۔ سُگھڑ۔ دانشمند۔ عاقلہ +

گُنہ (ف) اسم مذکر :۔ گناہ کا مخفف۔ قصور۔ خطا۔ جرم۔ دوش ؎

حُسن کس روز ہم سے صاف ہُوا گنۂ عشق کب معاف ہُوا (آتش)
الٰہی اور نہیں کیا مرے گنہ کی سزا کہ انتظار دیا ہے کسی کے آنے کا (انور دہلوی)

گنہگار (ف) صفت :۔ (۱) عاصی۔ خطاوار۔ قصوروار ؎

پہنچا ہیں سر جھکا کے گنہگار کی طرح مجھ کو جہاں جہاں مری تقدیر لیگئی (میر)

(۲) پاپی۔ اپراجی + (۳) کلنکی۔ داغی۔ دوشی (۴) ملزم۔ مجرم۔ فاسق۔ کگری۔ سالزام یا قصور کا ذمہ دار

پی بھی جا شیخ کہ ساقی کی عنایت ہے ضرور بس ترے بدلے قیامت میں گنہگار رہا (انور دہلوی)

گنہگار ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) عاصی ہو جانا۔ اپراجی ہو جانا۔ پاپی بن جانا ؎ +

کی ترک مَے تو مائل پندار ہو گیا میں توبہ کر کے اور گنہگار ہو گیا (داغ)

(۲) قصوروار ہو جانا۔ ملزم ٹھہر جانا۔ خطاوار ہو جانا + پکڑا جانا۔ چور بن جانا ؎

اک حرف آرزو پہ وہ مجھ سے خفا ہوئے اتنی سی بات کہہ کے گنہگار ہو گیا (داغ)

گنہگار ہونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو گنہگار ہو جانا ؎

لب ہلاتے ہی مرے مجھ سے جو بیزار ہوئے بات کہہ کر ترے آگے میں گنہگار ہوا (مصحفی)

گِنی (انگلش Guinea) اسم مؤنث :۔ ۲۱ شلنگ کا سونے کا سکہ
انگریزی اشرفی جو ساڑھے دس روپیہ کی ہوتی ہے +

گُنی (ہ) صفت :۔ (۱) دیکھو (گنونت) (۲) علم و فن کا کامل ماہر +
(۳) کامل۔ ولی اللہ۔ خدارسیدہ۔ عارف۔ شکتی مان (۴) لائق۔
فائق (۵) سانپ کا کِھلاڑی۔ سانپ کا منتر جاننے والا۔ سپیرا (۶)
سیانا۔ مُلّانا + جادوگر۔ فسوں ساز۔ ٹوٹکیا۔ ٹونیا۔ جادو ٹونا کرنیوالا +

گُنتی (ہ) اسم مؤنث (گنوار۔ عو) :۔ وہ کپڑے کا بنا ہوا کوڑا جسے گنواریاں ہولی
کے تہوار میں ایک دوسری کو مارتی ہیں +

گُنیا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مضروب فیہ جس میں ضرب دیں (۲۔ ف) بڑھئی
کا کونیا۔ سادھن۔ قاعدہ۔ ایک لکڑی و غیرہ کے کونے کا نام جس سے لکڑی کو
سُدھ کرتے ہیں۔ ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنے کا آلہ (۳۔ ف) صاحب
فرہنگ جہانگیری نے اس لفظ کو گونیا لکھ کر فارسی ٹھیرایا۔ اور اس کے معنی
شاقول کے دورے کے دئے ہیں جس سے عمارت کی کجی اور سیدھ دیکھی جاتی ہے اسکے ثبوت میں حکیم
قاآنی کا ایک شعر بھی لکھا ہے۔ جانسن صاحب نے بھی دوسرے اور تیسرے معنی میں فارسی قرار دیا ہے
(۴۔ ہ) ہنرمند۔ عقلمند۔ دانشمند۔ دانا۔ جیسے گُنیا تو گُن کہے نہ گُنیا دیکھ گھناٹے ؎

گنی بولی میا شوربا (ہ) کہاوت :۔ کم نہ زیادہ۔ بقدر ضرورت۔
نہایت خست یا حساب کے ساتھ + قابل گزارہ +

گنیش (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ شیو اور پاربتی جی کے بیٹے کا نام جو دانائی کا
دیوتا اور مشکل کشا مانا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے جب کوئی مشکل کام شروع کرتے
یا کوئی مضمون خواہ کتاب لکھتے ہیں تو پہلے اُس کا نام تبرکاً لیتے یا لکھتے ہیں۔
ہنود میں اس کی بڑی تعظیم ہوتی ہے یہ شخص قد کا چھوٹا جسم کا نہایت موٹا اور
ہاتھی کے سے سر کا مانا گیا ہے۔ اسے مختلف قسم کے چھوٹے دیوتاؤں کا جو ہر وقت
اس کے ساتھ رہتے ہیں سردار بھی خیال کیا گیا ہے اسکی تصویر کے ساتھ

ایک چوہے کی تصویر بھی ضرور ہوتی ہے جو شاید گنیش کی سواری مانی گئی ہے ۔

ہے گنیش ہے گنیش جے گنیش دیوا — ماتا واکی پاربتی پتا مہا دیوا

پان چڑھے پھول چڑھے اور چڑھے میوا — لڈوؤں کا بھوگ لگے سُپھل تیری سیوا (گیت)

چوتھ کر دنگی بہت گنیش — جو کانوں تو ہوئے کلیش (دوہرہ مثل)

گنیش چوتھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- ایک ہندی تہوار کا نام جو چوتھی اگن کو گنیش جی کے نام پر منایا جاتا ۔ اور اُس روز کا برت چاند دیکھنے ۔ گنیش جی کے پوجا کرنے اور چندرما کو ارگھ دینے کے بعد کھولا جاتا ہے ۔ اس وقت برہمنی ایک بڑھیا اور اُس کے بیٹے کی کہانی سناتی ہے جس سے اس برت رکھنے کے پھل ظاہر ہونے اور مشکل حل ہونے کا ثبوت پایا جاتا ہے اس تہوار کو عورتیں سب سے زیادہ مانتی ہیں ۔ چوتھ کر دنگی بہت گنیش جو کانوں تو ہوئے کلیش ۔

گو (ف) حرف شرط :- (۱) گرچہ ۔ اگرچہ ۔ بالفرض ۔ لو فرضنا ۔ مانا کہ ۔

گو واں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں — کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی (غالب)

گو دل میں بال ہے تیرے ہو جائیگا درست — پہنچا اگر شیشہ کسی شیشہ گر تلک (مصحفی)

(۲) گفتن کا امر جو مرکبات میں اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیا کرتا ہے جیسے پُر گو ۔ خوش گو ۔ بد گو ۔ سخن گو ۔ داستان گو وغیرہ ۔

گو (ا) اسم مذکر ۔ مخفف فارسی (گوہ) :- بمعنی براز ۔ چرک ۔ پیخانہ دیکھو (گوہ) ۔

گو (س) اسم مؤنث :- (۱) گؤ ۔ گائے ۔ بقر ۔ دھن ۔ گاؤ ۔ یہ لفظ فارسی میں بفتح اول اسی معنی میں آیا ہے ۔

گوپال (س) اسم مذکر :- (۱) گوالا ۔ اہیر ۔ گایوں کو پالنے والا ۔ گھوسی گوجر (۲) کرشن جی کا لقب ۔

گورس (س) اسم مذکر :- (۱) دودھ ۔ شیر (۲) دہی ۔ جغرات (۳) چھاچھ ۔ دوغ ۔ چھا ۔

گورسا (ہ) اسم مذکر :- وہ بچہ جو گائے کے دودھ سے پلا ہو ۔

گؤ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گائے ۔ بقر ۔ دھن (۲ ۔ صفت) غریب ۔ مسکین حلیم ۔ مظلوم ۔ بیچارہ (۳ ۔ صفت) سادہ دل ۔ بھولا بھالا ۔ درگپٹ ۔

گؤ پتر (ہ) اسم مذکر :- (۱) گوسالہ ۔ گائے کا بچہ ۔ بچھڑا (۲ مجازاً) برہمن (۳ ۔ مجازاً) بیوقوف ۔ بیل ۔ مودھو ۔ گدھا ۔ گاؤدی ۔ سادہ لوح ۔

گؤدان (ہ) اسم مذکر :- گائے کا خیرات یا پُن کرنا جو مشکلات یا بیماری وغیرہ کے موقع پر ہوتا ہے ۔

گؤسالہ (ہ) اسم مذکر :- گایوں کے رہنے کی جگہ کھرک ۔

گؤ گھاٹ (ہ) اسم مذکر :- تالاب یا دریا کا وہ مقام جو ڈھوروں کے پانی پینے کے واسطے بنایا جاتا ہے ۔ مشرب ۔

گؤ کوس (ہ) اسم مذکر :- ہندی کوس ۔ وہ بُعد یا فاصلہ جہاں تک گائے کے آدھی رات کی وقت کی آواز جائے ۔

گؤ مکھی یا گومکھی (ہ) اسم مؤنث :- گائے کے چہرے کی شکل بنی ہوئی جوتی ۔

گؤ لوچن (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (گائے روان) ۔

گؤ مکھی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بانات کی وہ تھیلی جس میں ہندو لوگ مالا ڈال کر جپ کرتے ہیں (۲) ہمالہ پہاڑ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے گنگا نکلی ہے ۔ گنگوتری (۳ ۔ صفت) گؤ مہرہ ۔ گائے کے چہرے سے مشابہ لمبوتری ۔

گؤ ہتیا (ہ) اسم مؤنث :- گائے کے ذبح کرنے یا مارنے کا پاپ ۔

گوآر (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کے غلہ کا نام جو اکثر ڈھوروں کو زیادہ دودھ دینے کی غرض سے کھلایا جاتا اور نہایت نفاخ ہوتا ہے ۔

گوآر کی پھلی (ہ) اسم مؤنث :- وہ پھلی جس میں سے گوآر نکلتی ہے اور کچی کو پکا کر کھاتے ہیں ۔

گوارا (ف) صفت :- (۱) زود ہضم ۔ سریع الہضم ۔ جزو بدن ہونے والا پچنے جوگ ۔ رچنا پچنا ۔ انگ لگنے والا (۲) خوش ذائقہ ۔ خوش مزہ ۔ مرغوب الطبع ۔ من بھاتا (۳) قابل برداشت ۔ سہارنے کے لائق ۔ سُہاتا (۴ ۔ ل) پسند خاطر ۔ منظور خاطر ۔ منظور ۔

گوارا کرنا (ف) فعل متعدی :- (۱) برداشت کرنا ۔ سہارنا ۔ سہنا ۔ انگیزنا (۲) ماننا ۔ منظور کرنا ۔ تسلیم کرنا ۔ قبول کرنا ۔

کس لئے مجھ سے خفا رہتے ہو کیا باعث ہے — جو کہا تم نے سو کب میں نے گوارا نہ کیا (جرأت)

گوارا ہونا (ف) فعل لازم :- (۱) برداشت ہونا (۲) منظور ہونا ۔ قبول ہونا ۔ تسلیم ہونا ۔ پسند ہونا ۔

کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہم نے — ورنہ ہے زہر تو ہر طرح گوارا ہم کو (ذوق)

جیتے جی میرے کہے کوئی تجھے آدھی بات — بات ہر گز یہ نہیں مجھ کو گوارا ہوگا (رنگین)

کیوں کھینچیے شمشیر لگنے نہیں کہ نہ — مرجاؤں میں یہ بھی تو گوارا نہیں ہوتا (نسیم دہلوی)

گوآل یا گوالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) اہیر ۔ گایوں کو پالنے والا ۔ گھوسی (۲) شیر فروش ۔ گوجر ۔ دودھ بیچنے والا ۔

گوآلن (ہ) اسم مؤنث :- گھوسن ۔ گوپی ۔ گوجری ۔

گوا

گوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی گانا کا ۔

گواہ (ف) اسم مذکر :- شاہد ۔ ساکھی ۔ ثبوت پہنچانے والا ۔

گواہ بنانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گواہ قرار دینا ۔ شاہد ٹھیرانا (۲) جھوٹا گواہ بنانا ۔ گواہی کے واسطے جھوٹا شاہد تجویز کرنا ۔ گواہی کیواسطے سکھانا پڑھانا ۔

گواہ دینا (ہ) فعل متعدی :- اپنے دعوے کے ثبوت یا براءت کیواسطے شاہد پیش کرنا ۔

گواہِ رویت یا گواہ عینی (ف + ع) :- وہ گواہ جس نے اپنی آنکھ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو ۔ اپنی آنکھ سے دیکھنے والا شاہد ۔

گواہ سماعی (ف + ع) اسم مذکر :- سُنی ہوئی بات کی گواہی دینے والا ۔

گواہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شاہد بنانا ۔ ساکھی بنانا (۲) جتانا ۔ آگاہ کرنا ۔ واقف الحال کرنا ۔

گواہ کو پڑھانا یا سکھانا (ہ) فعل متعدی :- شاہد کو اپنے مفید مطلب بیان تک کے پختہ کرنا ۔ گواہ کو تعلیم دینا ۔

گواہِ مرقوم الحاشیہ (ف + ع) اسم مذکر :- وہ گواہ جس نے کسی دستاویز کے حاشیہ پر اپنی گواہی ثبت کی ہو ۔ حاشیہ کے گواہ ۔

گواہِ مندرجۂ دستاویز (ف + ع) اسم مذکر :- وہ گواہ جس کے دستخط کسی دستاویز کے اندر موجود ہوں ۔

گواہی (ف) اسم مؤنث :- شہادت ۔ وجہ ثبوت ۔ مدار ثبوت ۔ شاہدی ۔ ساکھ ۔

گواہی دینا (ہ) فعل متعدی :- شہادت دینا ۔ اپنے بیان سے ثبوت پہنچانا ۔ شہادت ادا کرنا ۔ اظہار دینا ۔

دیگا نہ کوئی ٹھوکریں کھانے کی گواہی ہمراہ میرے حشر میں تربت نہیں جاتی (داغ)

گواہی کرنا یا لکھنا (ہ) فعل متعدی :- کسی دستاویز پر اپنی شہادت کے طور پر دستخط کرنا ۔

گوبر (ہ) اسم مذکر :- سرگین ۔ لید ۔ گاؤ ۔ گائے بھینس کا فضلہ ۔ چوپایوں کا میلا ۔

گوبر کا چوتھ (ہ) اسم مذکر :- گوبر کا لوندا ۔ گوبر کا ڈھیر جو ایک دفعہ میں نکلتا ہے ۔ بےموزوں اور بھدا ۔

گوبر کرنا (ہ) فعل متعدی :- مویشی یا چوپائے کا ہگنا ۔

گوبر گنیش (ہ) اسم مذکر :- (۱) گوبر کا بنا ہوا گنیش جو نہایت بھدا اور موٹا زمین پر پوجنے کے واسطے جاٹنیاں یا اہیرنیاں بنا لیا کرتی ہیں ۔ (۲) صفت ۔ نہایت بدصورت ۔ بدہیئت ۔ بدقرینہ ۔ بدنما ۔ بےڈول ۔ ناموزون ۔

عجب گوبر گنیش اسکی وہ شکل پُرکدورت ہے معاذ اللہ ایک باسیٹھ ان کیسی صورت ہے (انشا)

(۳) نہایت فربہ ۔ موٹا ۔ گوبر کا سا چوتھ ۔ گل بھترا ۔ سنڈ مسنڈ ۔ بھیسا ۔ مربع ۔ چوکور ۔ گینڈا (۴) سُست ۔ کاہل ۔ آلکسیا ۔ بھول ۔ وہ شخص جو موٹاپے کے مارے ایک ہی جگہ پڑا رہے ۔ احدی (۵) مضغۂ گوشت ۔ ہیولا ۔ احمق ۔ کوڑھ مغز ۔

گوب

گوبردھن (ہ) اسم مذکر ۔ صحیح سنسکرت گووردھن لغوی معنی گایوں کو بڑھانے والا :- (۱) ایک دیوتا کا نام جو مویشیوں کا محافظ اور ہند و اس کی پرستش کرتے ہیں (۲) وہ تہوار جو دیوالی کے دوسرے دن منایا جاتا ہے اور اس میں رات کو ہیرد نام راگ چوپایوں کے سامنے چراغ جلا کر گاتے اور ان کے سینگ ۔ کھر ۔ جسم کو مہندی وغیرہ سے رنگتے گلوں میں ہار پہناتے اور خوشیاں مناتے ہیں ۔

گوبردھن پردیپک جلے دربل بل مانگے تیل جس سیوتی نے بالیو اسکی بھی ڑھبو بیل (گیت)

جن لوگوں نے اس گوبر کے مشتقات میں لکھا ہے سخت غلطی کی ہے ۔

گوبری (ہ) اسم مؤنث :- بہت پتلی مٹی جس میں گوبر ملا کر پوتا پھیرتے ہیں ۔ مرف گوبر کی پتلی لپائی یا پوتا یا کوچی جس کے بعد سفیدی پھیری جاتی ہے ۔

گوبری پھیرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (گوبری کرنا) ۔

گوبری کرنا (ہ) فعل متعدی :- گوبر کا پتلا پوتا پھیرنا ۔ پتلے گوبر کی کوچی کرنا ۔

گوبند (س) اسم مذکر ۔ اصل میں (گو ۔ گائے + وِند ۔ محافظ) تھا :- (۱) لغوی معنی گو پالنے یا رکھنے والا اور بیز دید کی زبان جاننے والا کیونکہ گو بمعنی زبان و بیداور وند بمعنی جاننے والا بھی آئے ہیں (۲) کرشن جی کا ایک مشہور لقب ۔

گوبھی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کا کرم کلا ۔ کرنب ۔ (ایک ترکاری کا نام جو دو قسم کی ہوتی ہے جس میں سے عمدہ قسم کو پھول گوبھی کہتے ہیں اس کے اندر بہت بڑا سفید پھول ہوتا ہے جسے کتر کر پکاتے ہیں ۔ دوسری قسم کو بند گوبھی کہتے ہیں اس میں پتّے ہی پتّے پھول کی کلی کی مانند ہوتے ہیں ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ترکاری تمباکو کے ساتھ امریکہ سے اکبر کے زمانے میں آئی تھی) ۔

گوپ (س) اسم مذکر :- گوالا ۔ اہیر ۔ گوجر ۔ گائے چرانے والا ۔

گوپ اشٹمی (س) اسم مؤنث :- گوالوں کے ایک تہوار کا نام جو کاتک سدی آٹھویں کو منایا جاتا ۔ اور گایوں وغیرہ کو رنگ کر ان کے گلے میں ہار ڈالتا اور ان کی پوجا کرتے ہیں ۔

گوپال (ف) اسم مذکر:- لڑائی کے ایک ہتھیار کا نام - جو اُوپر سے موٹا یا سانپ کے پھن کی شکل کا ہوتا ہے - گُرز - گدا ✦

گوپن یا گوپھن (ہ) اسم مذکر (پُورب) :- گوپیا - فلاخن - ڈھیلوا - وہ رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اُڑاتے ہیں ✦

گوپی (س) اسم مؤنث :- (۱) گوالن - اہیرنی - گھوسن - گوجری - گائے چرانے والی (۲) شیر فروش - دُودھ بیچنے والی (۳) کرشن جی کی سہیلیاں جو تعداد میں سولہ سو مشہور اور اُن کے دل کا بہلاوا تھیں - چنانچہ مثل بھی مشہور ہے کہ سہنسر گوپی ایک کنہیا - ان میں سے ۶۰۳ منظور نظر خیال کی جاتی ہیں ؎

گر صنم سے میرے ہم چشمی کا دعوےٰ ہو تو لا گو نہیں تیری کنہیا ہر کہ درہیں ہے سام (نصیر)

حقّہ ہر کالا لو لا سب کا مکھے مان بھری سبھا میں یوں پھرے جوں گوپین میں کان (حقّہ کی تعریف)

گوپی ناتھ (س) اسم مذکر:- گوپیوں کا سوامی یا پتی - گوپیوں کا خداوند ✦ کرشن جی کا لقب ✦

گوپی نندن (س) اسم مذکر:- گوپیوں کو خوش کرنے والا گوپیوں کو آنند کرنے والا کرشن جی کا لقب ✦

گوپیا (ہ) اسم مذکر:- فلاخن - ڈھیلوا - گوپھن - فدّانت - گوپن ✦ ایک رسّی کے ہتھیار کا نام جس میں غلہ رکھ کر جانور یا حریف کو مارتے ہیں ✦

گوپیا پھرانا یا چلانا (ہ) فعل متعدی :- فلاخن سے جانوروں کو اُڑانا گوپئے میں غلہ رکھ کر مارنا ✦

گوت (ہ) اسم مذکر :- (۱) بنس - کُل - خاندان - گھرانا - تبار - خانوادہ ✦ نسل - حسب نسب (۲) قوم - جنس - فرقہ - آشرم - قبیلہ (۳) کسی قوم کی فرع کسی فرقہ کی شاخ (۴) نسل کی اصل ✦

گوتر (س गोत्र) اسم مذکر:- دیکھو (گوت) ✦ (۲) نسل کی اصل جیسے "دو تو طرت کے پنڈتوں نے ساکھا اُچار پڑھا اور اُن کا گوتر بتایا" (رسوم ہند)

گوتم (س गौतम) اسم مذکر:- (۱) ایک رشی یا مُنی کا نام جس نے نیائے شاستر (منطق) بنایا تھا (۲) بودھ مذہب کا بانی جسے ساکی مُنی بھی کہتے ہیں (۳) جین مت کے اخیر اوتار یعنی مہابیر سوامی کا پہلا چیلا (۴) برہمنوں کے ایک خاندان کا نام جو گوتم اوّل کی نسل سے ہیں ✦

(اوّل گوتم کی نسبت جو علم منطق کا بانی اور عقیدے میں ارسطو کا ہم اعتقاد تھا ہندی مذہبی کتابوں میں یہ قصہ لکھا ہے کہ گوتم اور اُس کی بیوی مسماۃ اہلیا دونوں ایک اُجاڑ جنگل میں رہا کرتے تھے اور اندر اُن کے پاس آیا جایا کرتا تھا لیکن اس آنے جانے کے سبب اہلیا پر فریفتہ ہو کر گوتم کے رُوپ میں اُس کے پاس آیا اور ہم بستر ہو گیا - مگر جب یہ بات گوتم پر کھُل گئی تو اُس نے بددعا دی جس کے سبب سے اُس کے نو طے جو منبع شہوت ہیں

زمین پھٹ گئے - لیکن برہما کی سفارش سے اس نے وہ خصئے تو نہیں مگر مینڈھے کے فوطے لگا دئے - جس کی وجہ سے اندر کا نام میشان کوہن मेषांड یعنی مینڈھے کے خصئیے والا ہو گیا - چونکہ اس میں اہلیا پر بھی شبہ گزرا تھا اس باعث سے اُس کو پتھر ہو جانے کا سراپ دیا - چنانچہ جب کہ سری رامچندر جی و لچھمن جی دونوں اُس جنگل سے گزرے یہ پتھر بنے رہے اور اُن کی دعا سے پھر اپنی اصلی حالت پر آ کر گوتم کے پاس رہنے سہنے لگے) ✦

گوتھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پرونا - منسلک کرنا - منسلّم کرنا - نتھی کرنا - لڑی بنانا - جیسے ہار گونتھنا (۲) گوندھنا - بالوں کی لڑیاں بنانا - بالوں کی لٹیں ملا کر جوڑنا

گوتی (ہ) صفت :- ہم نسل - ہم خاندان - ایک کُل کے ✦

گوتی بھائی (ہ) اسم مذکر:- برادری کا بھائی - دینی بھائی ✦

گوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) سنجاف - حاشیہ - کنارہ - مغزی - کور - فراویز - لیس وہ کپڑے کی دھجّی جو دوپٹہ - اُنگرکھے - رضائی وغیرہ کے گرداگرد لگاتے ہیں وہ گوٹہ یا دریائی جو دامن وغیرہ کے کنارے پر لگائی جائے ؎

گوری کچیں اور اودی انگیا جس پہ سنہری گوٹ لگی
ابر سے نکلا چاند کا ٹکڑا برق کے دل پر چوٹ لگی (نظیر)

دو رنگی گوٹ ہے رضائی کی طرز ٹپکے ہے بے وفائی کی (ظالم)

(۲) چوسر کی نرد - بٹّی - گیٹی - مُہرۂ چوسر - چوپڑ کا مُہرہ - فص (۳) مسند وغیرہ کے گرداگرد کی لکڑی (۴) - ماروار) ضیافت - دعوت - جیونار - کھانا - مہمانی (۵) گاؤں - موضع - دِہ - قریہ - گرام (۶) جماعت - گروہ - جتھا - ٹولی - منڈلی ✦

گوٹ بستی (ہ) اسم مؤنث :- وہ زمین جس پر گاؤں آباد ہو ✦

گوٹ مارنا (ہ) فعل متعدی :- نرد پیٹنا - بٹّی مارنا - جب چال کے وقت ایک نرد حریف کی دوسری نرد کے خانہ تک پہنچتی اُس کو اُس خانہ سے مار کر ہٹا دیتی ہے تو اسے گوٹ مارنا کہتے ہیں - فارسی میں لت زدن عربی میں ضرب النفس مستعمل ہے ✦

گوٹ مرنا (ہ) فعل لازم :- مُہرۂ نرد کا مضروب ہونا - بٹّی کا مرنا - گوٹ کا اپنے گھر سے دُوسری گوٹ کے آ جانے کے سبب پٹ کر نکلنا - لت خوردن کا ترجمہ ✦

گوٹا (ہ) اسم مذکر:- (۱) لچکا - پٹھا - کناری - دھنک - چاندی سونے کے تاروں کا کم عرض بافتہ جو ریشم کے بانے سے بُنا جاتا ہے - تاگ توڑ - پتلی لیس - تار توڑ (۲) مصالح - بُھنا دھنیا - خربزے کے بیج کترا ہوا کھوپرا - الائچی - بادام - چھالیا وغیرہ ڈال کر جو محرم کے دنوں میں پانوں کی بجائے کھاتے ہیں اُس کا نام گوٹا ہے - پنجاب میں اسی کو دھنیا کہتے ہیں ✦

گوٹا کناری (ہ) اسم مؤنث :- چاندی سونے کے تاروں کی لیس جو ریشم

کے باندھنے سے بنی جاتی ہے۔ گوتا، چلا اور کناری جوڑی ہوتی ہے +

گوجر (ہ) اسم مذکر:۔ راجپوتوں کی ایک قوم کا نام جس کا پیشہ اکثر جوتنی، کمتر کھیتی باڑی یا ڈھور۔ چرانے اور گائے بھینس چرا کرلے جانے یا دودھ بیچنے کا ہے چونکہ یہ قوم ابتدا میں گرجر یعنی گجرات سے آکر بسی ہے اس وجہ سے اسی نام سے مشہور ہے۔ گوالا۔ گوپ۔ اہیر۔ جاٹ۔ گوپال۔ جیسے "گوجر کا پوت بارہ برس میں بولتا ہے یا بسے گھر یا ہے اور جڑ ہماری رسا میں گنو چرنیں کھانے چرانے والا ہو کا اصل ہے)

گوجرا (ہ) اسم مذکر:۔ گیہوں اور جو ملا ہوا اناج۔ وہ گیہوں و جو جن کو ملا کر بوتے ہیں +

گوجری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گوپی۔ گوالن۔ گھوسن۔ گوجر قوم کی عورت۔ (۲) ہندو عورتوں کے ایک زیور کا نام جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے (۳) ایک مٹی کے کھلونے کا نام جو دیوالی میں بنایا جاتا اور بچے اس سے کھیلا کرتے ہیں۔ (۴) میگھ راگ کی دوسری راگنی کا نام جو ساون بھادوں مطابق جولائی اور اگست میں چاشت کے وقت یعنی دن کے ساڑھے نو بجے گائی جاتی ہے چونکہ گوجریاں اس موسم میں یہ راگ بہت گایا کرتی ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

گوجھا (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ (۱) جیب۔ کیسہ۔ ڈب۔ پاکٹ۔ خریطہ۔ گوتھلی۔ (۲) ایک قسم کی خاردار گھاس۔ گجھا (۳) ایک قسم کا پکوان۔ سموسہ۔ گجھی +

گوچر (س) اسم مذکر:۔ (۱) وہ چیزیں جو حواس سے پہچانی جائیں۔ جیسے۔ روپ رنگ۔ رس۔ گند۔ آواز۔ لمس وغیرہ (۲) چراگاہ۔ علف زار (۳) پچھتر۔ گرہ۔ (۴) خیال۔ وہم۔ قیاس + تسلسل خیالات (ہ) صفت۔ بوسیلہ حواس معلوم کردہ شدہ۔ اندریوں سے جانا گیا +

گوچری (ہ) اسم مؤنث:۔ بھیک۔ بھکشا۔ وہ بھیک جو گھر گھر پھر کر مانگی جائے پھیری۔ رامت +

گوچنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ کسی چیز کا ہوا کے رخ پر اس طرح پکڑنا کہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ ہوا کے رخ لے کر کھڑا ہونا +

گوچنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گیہوں اور چنوں کا ملا ہوا غلہ۔ جسے پنجاب میں بیرڑا کہتے ہیں (۲) باہم ملا کر گیہوں چنے بونے ہوئے +

گود (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) آغوش۔ پہلو۔ کولی۔ کنار۔ بر۔ انکوار + بیٹھ کر اور دونوں ہاتھ پھیلا کر کسی کو دونوں زانوؤں پر بٹھانا۔ رانوں پر بٹھانا۔ جیسے "بچے کو گود میں لینا یا بٹھانا (۲) دامن۔ آنچل۔ جیسے "گود بھر کر ترکاری لینا" (۳) متبنےٰ کرنا۔ لے پالک بنانا۔ (۴) مٹھائی۔ ناریل۔ ازار بند کی جوڑی وغیرہ جو ہندوؤں میں

دلہن کو مختلف تیوہاروں میں دیتے ہیں +

گود بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ستواسے کی اس رسم کا ادا کرنا جس میں کنبے والے جمع ہو کر سہ پہر کے وقت حاملہ کو دلہن بناتے اور اس کی گود میں سات قسم کا میوہ ناریل۔ سات قسم کی ترکاریاں۔ پان کا بیڑا نقدی وغیرہ ایک رومال میں باندھ کر رکھتے ہیں جس سے یہ شگون لیا جاتا ہے کہ اس حاملہ کی گود ہمیشہ اولاد سے بھری پری رہیگی۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اگر ناریل اندر سے گلا ہوا نکلا تو بیٹا اور جو اچھا نکلا تو بیٹی ہوگی +

گود بھری جانا (ہ) فعل لازم:۔ گود کی رسم کا ادا ہونا۔ حاملہ کی اس رسم کا ادا کیا جانا جو ساتویں مہینے خوشی کے ساتھ ہوتی ہے۔

آج دروازے پہ نوبت جو دھری باتی ہے میری لوکا کی آج گود بھری جاتی ہے (رنگین)

گود بھری (ہ) اسم مؤنث (ہندو عو):۔ صاحب اولاد۔ بچے والی۔ آس اولاد والی +

گود بھری رہے (ہ) عو۔ دعا:۔ اولاد زندہ و سلامت رہے گود میں ہر وقت بچہ رہے۔ صاحب اولاد رہے +

گود پسار کے کوسنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ گود کی پھیلا کے یا دامن اٹھا کے کسی کے واسطے بددعا کرنا جو اکثر مستجاب خیال کیجاتی ہے۔ بری طرح سے کوسنا +

گود پسارنا یا پھیلانا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ دامن پھیلانا کسی چیز کے لینے کو پلا پسارنا + مانگنا۔ سوال کرنا + آغوش کشادن کا ترجمہ +

گود پھیلا کے دعا مانگنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ نہایت عجز سے اور از حد شوق کے ساتھ دعا مانگنا۔ گڑگڑا کر دعا مانگنا۔ دل سے دعا مانگنا +

گود دینا (ہ) فعل متعدی:۔ اپنا بچہ دوسرے کی گود میں ڈالنا۔ فرزندی میں دینا۔ اپنے بچے کو متبنےٰ کرنے یا لے پالک بنانے کے واسطے دوسرے کے سپرد کرنا +

گود کا (ہ) صفت:۔ آغوش کا وہ بچہ جو گود میں ہو۔ گدیلا۔ گدبلوا + دودھ پیتا۔ شیرخوار +

گود کا بچہ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) پیٹ کے بچے کا نقیض۔ وہ بچہ جو گود میں ہو (۲) ننھا بچہ۔ دودھ پیتا بچہ۔ شیرخوار بچہ (۳) وہ بچہ جسے گودیوں میں کھلایا ہو۔ گود کا کھلایا بچہ +

گود کا چھوڑ یا ڈال یا کھو کر پیٹ کی آس (ہ) محاورہ۔ جو پاس کی

گود

یا موجودہ چیز کو کھو کر آیندہ نفع کی اُمید کرنا ۔ اُدھار کے بھروسے پر نقدی کو گنوانا ۔

گود کا کِھلایا (ہ) صفت :۔ گود میں پالا ہوا ۔ وہ بچہ جسے گودیوں میں کھلایا ہو ۔

گود کا کِھلایا گود میں نہیں رہتا (ہ) کہاوت :۔ آدمی کا ہمیشہ یکساں حال اور ایک سی کیفیت نہیں رہتی ۔

گود کِھلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) بچے کو گودی میں رکھ کر بہلانا (۲) گود میں پالنا ۔ (۳) پرورش کرنا ۔ بچے کی ماں بننا ۔ بچے کی دایہ گری کرنا ۔ بچے گود دو دھ پلانا

گود لینا (ہ) فعل متعدی :۔ متبنیٰ بنانا ۔ لے پالک بنانا ۔ فرزندی میں لینا ۔

گود میں لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گودی میں لینا ۔ آغوش میں لینا ۔ کولے پر چڑھانا ۔ درکنار گرفتن کا ترجمہ (۲) دو زانوں پر ہاتھ پھیلا کر بٹھانا دو زانوں پر بٹھانا ۔

گُودا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مغز ۔ بھیجا ۔ سار ۔ ہڈی ۔ نلی یا سر کی کھوپری کے اندر کی ملائم چربی ۔ دماغ ۔ مُخ (۲) گری ۔ گٹھلی کے اندر کا مغز (۳) بھیتری حصہ ۔ اندرونی حصہ ۔ جیسے "تربوز کا گودا ۔ سرکنڈے کا گودا ۔ ۔ ۔ ٹی کا گودا (۴) شحم ۔ چربی ۔ پنیری ۔ جیسے "حنظل کا گودا ۔ کھٹے کا گودا یعنی کسی پھل کے اندر کا وہ حصہ جو چھلکا اُتارنے کے بعد نکلے (۵) لُب ۔ خلاصہ ۔ کسی چیز کا سب سے بہتر حصہ (۶) پردوں کے بیچ کی نس ۔

گُودا جھاڑنا (ہ) فعل متعدی : کسی چیز کے اندر سے جھٹک کر مغز یا بھیجا نکالنا

گُودا نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ بھیجا یا مغز جدا کرنا ۔ گری نکالنا ۔

گودام (ملایا ۔ صحیح ۔ گڈونگ) اسم مذکر :۔ (۱) ذخیرہ ۔ ڈھیر ۔ انبار ۔ کھلیان ۔ تودہ ۔ گنج (۲) مال خانہ ۔ ذخیرہ خانہ ۔ مال گھر ۔ کوٹھی ۔ بھنڈار (۳) سودی خانہ ۔ گولا ۔

گُودڑ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) پھٹا پرانا کپڑا ۔ پرانا اور ناکارہ کپڑا ۔ کپڑوں کی دھجیاں ۔ پھیتھڑے ۔ لیرے (۲) پرانے کپڑوں کی پوٹلی (۳) پرانی روئی جو لحاف وغیرہ سے نکالی جائے ۔ رُوڑ (۴) گرانیٔ خواب و خمار ۔ جیسے "آنکھوں میں گودڑ بھر رہا ہے ۔

گُودڑ خیل (ہ) صفت (عورتوں کی نسبت) : خیلا ۔ پھوہڑ ۔ بدسلیقہ ۔

گُودڑ کا لال یا لعل (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) باوصف ناداری عزیز دلہا شدہ ۔ وہ شخص جو شریف و نجیب ہونے پر مبتلائے عسرت و کلفت ہو ۔ وہ شخص جو غریبی میں تو ہو مگر ذات صفات اصل نسل یا صورت شکل کا اچھا ہو ۔ خوبصورت آدمی کا پھٹے حال یا بُرے لباس میں ہونا ۔

گودڑ کا لال کیوں نہ کہوں اُس کے حُسن کو میلا ہے کس قدر رہے گر خوشنما لباس (مصحفی)

گود

روا رکھ کلفت ایام میں بھی قدر نیکوں کی پھٹے کپڑوں میں بھی ان کو سمجھ لعل گودڑ کا (آتش)

(۲) وہ اہل جوہر یا صاحب کمال جس کا حال معلوم نہ ہو ۔ چھپا رستم ۔

گُودڑ کا لعل ہونا (ہ) فعل لازم :۔ باوصف ناداری عزیز دلہا ہونا ۔ باوجود شرافت و نجابت مبتلائے عسرت ہونا ۔ خوبصورتی کی حالت میں بباعث افلاس میلا کچیلا ہونا ۔ بُروں کے ہاں اچھوں کا ہونا ۔ جاہلوں کے ہاں عالم کا پیدا ہونا ۔ شیطان کے گھر رحمان ہونا ۔ خوبصورت کا بُرے لباس میں بھی اچھا ہونا

گُودڑ گادڑ (ہ) اسم مذکر ۔ پھٹا پرانا کپڑا ۔ چیتھڑے گودڑے ۔ ریر کچیر ۔

گُودڑ گانٹھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) پھٹے پُرانے کپڑوں میں پیوند لگانا ۔ پیوند پارہ کرنا ۔ پھٹے پُرانے کپڑوں کو بُرا بھلا سینا ۔ پُرانے کپڑوں کی مرمت کرنا (۲) بُری طرح سینا ۔ بھدا کر کے سینا ۔ جھول جھال ڈال کر سینا ۔

گُودڑ میں سے گِند وڑا نکلنا (ہ) فعل لازم (ہندو) :۔ جاہلوں کے ہاں عالم کا پیدا ہونا ۔ ادنےٰ قوم میں اعلےٰ مرتبہ کا شخص پیدا ہونا ۔ بُروں میں اچھا نکلنا ۔ (چونکہ ہندو عورتوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اکثر گندوڑے یا حصہ بخرہ کی آئی ہوئی مٹھائی وغیرہ کو اس نظر سے گوڈر میں باندھ کر رکھ دیتی ہیں کہ کسی کا اُس طرف خیال بھی نہ جائے اور اُس میں سے گندوڑے کا نکل آنا ایک باعث تعجب ہوتا ہے پس اس نظر سے یہ محاورہ ہندوؤں میں رائج ہو گیا) ۔

گودنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کچکے لگانا ۔ کوچہ دینا ۔ نشتر یا کسی نوکدار چیز سے چھید چھید کرنا ۔ چبھونا ۔ بیندھنا ۔ زخم دینا ۔ سپوختن ۔ آجیدن ۔ آژیدن آزدن کا ترجمہ ۔ آر لگانا ۔ انکس مارنا ۔ ٹیپنا (۲) جسم پر گودا لگانا ۔ بدن چھیننا ۔ جسم پر سوئی سے کھود کر نیل بھرنا ۔ کھستا ۔ جسم کھود کر رنگ بھرنا جیسے "ماتھا گودنا ۔ ہاتھ گودنا وغیرہ"

سُنا ہے غیر کا گودا ہے اُس نے ہاتھ پہ نام اگر یہ سچ ہے تو صرف اپنی زندگی پر ہے (معروف)

(۳) کُندہ کرنا ۔ کندیدن کا ترجمہ ۔ پھاوڑے یا کدال سے تھوڑا تھوڑا کھودنا ۔ کوڑنا جیسے "اکھاڑا گودنا ۔ کیاری گودنا ۔ کھیت گودنا (۴ ۔ عو) طعنے مہنے دینا باتوں سے دل دکھاتے رہنا ۔ باتوں کی نشتر سے دل کو زخمی کرتے رہنا ۔ طعن و تشنیع سے دل چھلنی کرنا ۔ چٹکیاں لینا ۔ چھیڑنا ۔ جلانا ۔ جیسے "ایسی ساس بھی نہیں دیکھی جو آٹھ پہر گودتی رہے" ۔

گودنا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گُدائی ۔ کندہ گی ۔ جسم کے وہ نشان جو نشتر وغیرہ سے دئیے گئے ہوں ۔ سوزن زدہ گی (۲) ایک اوزار کا نام جس سے گنّوں کے کھیت کو گودا کرتے ہیں ۔ کھرپی ۔ پنجابی رمبا ۔

گودنا گودنا (ہ) فعل متعدی ۔ عو :۔ بدن پر نشان ڈالنا ۔ جسم کو سوزن زدہ بنانا ۔ طعنے مہنے دینا ۔ جیسے "اُستانی اگر تم کچھ سکھا دو تو وہ بندی ساس نندوں

گود

کے گودنا گودنے سے بچ جائے'' +

گودہ (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ): کیلوں کی بھری ہوئی شاخ۔ کیلوں کا خوشہ گیل +

گودی (ہ) اسم مؤنث: (۱) گود کا مزید علیہ۔ آغوش۔ کنار۔ بغل + کولی + کیپی + گولا۔ پھوا۔ کانکھ + ۔

تو وہ حسیں ہے دیکھ لے گر طفل بھی تجھے — گودی میں بیٹھ کے سبھوں آرام دوش پر (ناسخ)

(۲) پہلو۔ کوکھ (۳۔ مجازاً) پاس۔ قریب۔ جیسے "جس کی گودی میں بیٹھے اُسی کی ڈاڑھی نوچے (۴) دامن۔ پلا۔ آنچل جیسے "گودی بھر کر بیر کہاں سے لائیں" +

گودی پھیلا پھیلا کر دعا دینا (د) فعل متعدی (بیگمات): دل سے دُعا دینا۔ جی سے اسیس دینا۔ دامن پھیلا پھیلا کر خدا تعالےٰ سے کسی کے واسطے کچھ مانگنا۔ جیسے "ہاتھ اٹھا اٹھا گودی پھیلا پھیلا کے دل سے دُعا دی کہ الٰہی جس نے ہمیں ہنر سکھایا وہ بھی اس کا پھل پائے" (چندر بدہیلی)

گودی لینا (ہ) فعل متعدی: دیکھو (گود لینا) +

گودی میں آنا (ہ) فعل لازم: کنار میں آنا۔ بغل میں آنا + پہلو میں بیٹھنا۔ آغوش میں آنا ۔

تم کہاں گئے یہاں سے شغل ہی جاتا گئے — کس سے کہیں کہ گودی میں بیکس تو آئے گود لے کر (نا معلوم)

گودی میں لینا (ہ) فعل متعدی: دیکھو (گود میں لینا) بچے کو کنار میں لینا +

گُودے دار (۱) صفت: (۱) پُر مغز جس میں خوب گُودا ہو جیسے گُودے دار ہڈی (۲) گری دار

گُودے کی ہڈی (ہ) اسم مؤنث: وہ نلی جس میں گُودا ہو۔ پُر مغز نلی +

گوڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار): گھٹنا۔ زانو۔ رُکبہ۔ بندِ ساق +

گوڈنا (ہ) گنوار: (۱) فلان کرنا۔ (۲۔ پنجاب) گودنا۔ کھودنا +

گوڈوں میں سر دینا (ہ) فعل متعدی: (۱) کسی کے گھٹنوں میں سر گھسیر دینا۔ جیسے "اب کے بولا تو گوڈوں میں سر دے دوں گا" (۲) غمگینی کی صورت بنانا۔ رنج و غم ظاہر کرنا۔ جیسے "گوڈوں میں سر دیئے کیوں بیٹھا ہے" +

گور (ف) اسم مؤنث: (۱) قبر۔ گڑھا۔ سمادھ۔ تُربت۔ مزار۔ مرقد (۲) صحرا جنگل۔ وہ بیابان جہاں پانی نہ ہو (۳) گورخر۔ جنگلی گدھا (۴) ساسانیہ خاندان کے ایک ایرانی بادشاہ کا نام جسے گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا اور اسی وجہ سے اس کے نام کے ساتھ گور کا لفظ لگا کر بہرام گور کہتے تھے +

گور بنانا (د) فعل متعدی: (۱) قبر تیار کرنا۔ گڑھا کھودنا۔ دفن بنانا۔ (۲ بازاری) قبر کھودنا۔ قبر میں دابنا۔ مار کر گاڑ دینا۔ خوب پیٹنا جیسے "مار کر تیری گور بنا دوں گا" +

گور پر گور بنانا (د) فعل متعدی: (۱) قبر پر قبر بنانا۔ مُردے پر مُردہ رکھنا (۲) ایک کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل چاہنا جو خلاف سرشت

گور

اور نا ممکن ہے۔ جیسے "گور پر گور نہیں ہوتی" +

گور پر گور کرنا (د) فعل متعدی (پُرانا محاورہ ہے): بخلافِ تعلق دوسرے کے مقام پر قائم ہونا۔ ایک شخص کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل چاہنا ۔

نہانا میں کوئی مرتا ہے اُس پر — عبث کرنے گیا میں گور پر گور (ناجی)

گور جھانکنا (د) فعل متعدی: قریبِ مرگ ہونا۔ جیتا کنارے پہنچنا ۔ موت کا انتظار کرنا ۔

روزن در نہیں جو پاتا ہوں — گور کو جھانک جھانک آتا ہوں (امانت)

گور جھنکانا یا جھنکانا (د) فعل متعدی: مرنے کے قریب پہنچانا۔ قریب بہ ہلاکت کرنا۔ گور کے کنارے لگانا + مار رکھنا ۔

بارہا گور دل جھنکا لایا — اب کے شرطِ وفا بجا لایا (میر)

شوخیٔ ابلقِ ایام یہی ہے تو اسیر — گور اک روز جھنکائیگا یہ توسن مجھ کو (اسیر)

عشق میں کہ نہ زندگی کی امید — یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے (رند)

گورِ غریباں (ف) اسم مؤنث: وہ زمین کا ٹکڑا جسے مسافروں اور اجنبی لوگوں کے دفن کرنے کے واسطے وقف کر دیتے ہیں۔ مقبرۂ مسافروں کا قبرستان جہاں کوئی فاتحہ پڑھنے والا بھی نہیں جاتا۔ بیکسوں کا گورستان۔ عاشقانِ آوارہ و سرگشتہ کا مزار ۔

دو پھول گر کسی نے چڑھائے اُڑا دیئے — بادِ صبا کو گورِ غریباں سے لاگ ہے (امداد)

کسے رحم آئے جز داغِ جگر حالِ پریشاں پر — بغیر از شمع روتا کون ہے گورِ غریباں پر (رحیم)

آسماں خاک میں شاید کہ ملا کر رو دیا — نظر آتی ہے گھٹا گورِ غریباں کی طرف (سالک)

گھر قبر ہو گیا جو مجھے ہجر یار میں — گھبرا کے سوئے گورِ غریباں نکل گیا (امانت)

داخلِ گورِ غریباں دلِ نالاں جو ہوا — چین رہنے کا نہ اب شہرِ خموشاں میں ہوا (جرأت)

دُھواں چھایا ہے ایسا آہ کا گورِ غریباں پر — فرشتوں کو نہیں ملتا ہے رستہ میرے مدفن کا (اسیر)

کبھی تو کھینچ لا لے گی اُسے گورِ غریباں پر — کہ مدت سے ہماری خاک دامنگیر پھرتی ہے (غافل)

اے صبا غیروں کی تربت پہ گل افشانی چند — جانبِ گورِ غریباں بھی کبھی آیا کر (مصحفی)

ملگئے خاک میں ایسے کہ نشاں تک نہ رہا — پھر کوئی خاک کرے گورِ غریباں پہ نگاہ (ایضاً)

سمجھ کے گورِ غریباں پہ رکھ قدم مغرور — کہ ہر قدم پہ ہے اک سر یہاں زمیں کے تلے (ایضاً)

مصحفی گورِ غریباں میں ہوا تھا کب دفن — کوچۂ یار ہی میں اُس کی تو تربت نکلی (ایضاً)

لیگئی وحشتِ دل گورِ غریباں کی طرف — ہم نے یارانِ گزشتہ کا بھی گھر دیکھ لیا (آتش)

اے شہ سوار گورِ غریباں میں آنکل — اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب میں (ایضاً)

گور کا مُنہ جھانک کر آنا یا پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ مر مر کر بچنا۔ از سرِ نو زندگی پانا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ مہلک بیماری سے نجات پانا ✤

گور کا مُنہ جھانکنا (ہ) فعل لازم :۔ قریب برگ ہونا۔ حالتِ نزع یا دم واپسیں ہونا ؎

حلقۂ زانو میں سر ہے کیا ترے رنجور کا　　زندگی سے تنگ ہے مُنہ جھانکتا ہے گور کا (منیر)

گور کفن یا گور گڑھا (ہ) اسم مذکر :۔ تجہیز و تکفین۔ سامانِ گور کفن۔ کریا کرم

گور کفن یا گور گڑھا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ تجہیز و تکفین کرنا۔ کریا کرم کرنا ✤ قبر میں دفن کرنا۔ دابنا ✤

گورکن (ف) اسم مذکر :۔ قبر کھودنے والا۔ وہ شخص جس کا پیشہ قبر کھودنے اور مردہ دفن کرنے کا ہو۔ حفار ✤

گور کنارے (ہ) صفت :۔ قریب مرگ۔ قریب ہلاکت۔ جاں بلب۔ کوئی دم کا مہمان ؎

رُو بصحت نہ ہوا ایک مریضِ فرقت　　ایسے بیمار سدا گور کنارے دیکھے (رند)

گور کنارے آلگنا یا گور کنارے جا لگنا (ہ) فعل لازم :۔ مرنے کے لگ بھگ پہنچ جانا۔ قریب مرگ ہو جانا۔ نزع کے قریب پہنچ جانا ؎

جُرأت یقیں ہے تو بھی کنارہ کرے وہ شوخ　　گر غم سے اُس کے گور کنارے میں جا لگوں (جرأت)

ظلم ہونے میں کیا کیا ہم پر صبر کیا ہے کیا کیا ہم　　آن لگے ہیں گور کنارے لیکن گلی میں جا جا ہم (میر)

گور کنارے آجانا (ہ) فعل لازم :۔ مرنے کے قریب پہنچ جانا۔ نہایت بُوڑھا ہو جانا ✤ گور کے کنارے پہنچ جانا ؎

پیری آئی آگئے ہیں ہم کنارے گور کے　　اب تو ذوقِ ہمکناری سے کنارہ کیجیے (جرأت)

گور کے کنارے پہنچانا (ہ) فعل متعدی :۔ مرنے کے قریب کر دینا۔ مار کر پار لگا دینا۔ مار کر پار اُتارنا۔ مار رکھنا ؎

اس طرح کرتے ہیں ہم سے کیوں کنارہ کیا سبب　　گور کے ہم کو کنارے وہ مگر پہنچائیں گے (ظفر)

وصل کی شب تم کر جس سے کنارا ہے یقیں　　گور کے اُس کو کنارے نا سحر پہنچا تو دو (ایضاً)

گور کے کنارے پہنچنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مرنے کو تیار بیٹھنا۔ موت کے لگ بھگ ہونا۔ جینا کنارے پہنچنا۔ قریب برگ ہونا ؎

چو دہاں جانے لگا پہنچا کنارے گور کے　　رہرو ملکِ عدم ہیں ہر وہاں کس سے دست (ناسخ)

کمالِ عشق تب ہو جب کنارِ گور سے پہنچیں　　لحد کہتے ہیں جس کو بحرِ اُلفت کا کنارا ہے (ذہیر)

(۲) نہایت بُوڑھا ہونا ✤

گور کے کنارے جا لگنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (دیکھو گور کنارے جا لگنا) ؎

جا لگے گور کے کنارے ہم　　کچھ کی ٹھیری پا تراب کیا (وزیر)

مدتے رہتے تھے آپ یوں پر آب　　جا لگے گور کے کنارے ہم (میر)

لگ گئے جیتے ہی جی ہم تو کنارے گور کے　　ناتوانی تا سرِ منزل ہمیں پہنچا گئی (ناظل)

چھوڑا حسرت ہم آغوشی　　لگ گئے گور کے کنارے ہیں (رند)

گور کے مردے اُکھیڑنا (ہ) فعل متعدی (عکمنہ) :۔ (۱) گُزرے ہوئے لوگوں کا ذکر کرنا۔ اگلوں کو یاد کرنا۔ مُردوں کا بیان کرنا۔ پچھلی باتوں کو یاد کرنا ؎

کُشتہ میں ذکر لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے　　چُپ رہیے بس نہ گور کے مردے اُکھیڑیے (آتش)

(۲) پُرانے جھگڑے نکالنا۔ دبی ہوئی باتوں کو اُبھارنا۔ گئے گُزرے قصوں کو یاد کرنا۔ گڑے کو بیلے اُکھاڑنا۔ دبا فتنہ کھڑا کرنا ✤

گور گڑھا (ہ) اسم مذکر :۔ تجہیز و تکفین ✤ کریا کرم۔ سامان گور و کفن ✤

گور گڑھا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ تجہیز و تکفین کرنا۔ گور و کفن کے سامان سے فراغت پانا۔ گتنا نا۔ دفنانا۔ دابنا۔ ڈوبنا۔ کریا کرم سے نمٹنا ✤

گور گڑھا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ سامان گور و کفن ہونا۔ تجہیز و تکفین ہونا۔ دفن ہونا ؎

سُنا ہے حال ترے کُشتگاں بچاروں کا　　ہوا نہ گور گڑھا اُن ستم کے ماروں کا (میر تقی)

گور میں انگارے بھرنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ دوزخ کے کام کرنا عاقبت کا عذاب سر لینا۔ گنہگار ہونا۔ عذاب کمانا ✤ غیبت کرنا۔ بدی کرنا۔ جیسے وہ دانے کہا خدا کو جان دینی ہے آج زبان تر ہے کل خشک دیکھو اُن کا پیٹھ پیچھا ہے میں کیوں اپنی گور میں انگارے بھروں اور ناحق صبر سمیٹوں۔ (جعفر زٹلی) ✤

گور میں پاؤں رکھنا (ہ) فعل متعدی (عکمنہ) :۔ مرنے کے قریب ہونا مرنے کو بیٹھنا۔ اخیر عمر ہونا۔ نہایت بُوڑھا ہونا۔ چند روز کا مہمان ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا ؎

ہم تو اب گور میں ہیں پاؤں رکھے　　زندہ اے بُت تجھے خدا رکھے (المنت)

گور میں پاؤں لٹکانا (ہ) فعل لازم :۔ نہایت ضعیف ہونا۔ مرنے کو بیٹھنا۔ اخیر عمر ہونا ✤ قریب برگ ہونا ✤

گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں (ہ) محاورہ :۔ مرنے پر آمادہ اور مستعد بیٹھے ہیں۔ نہایت عمر رسیدہ ہیں۔ کوئی دن یا چند روز کے مہمان ہیں ؎

بزمِ خوباں میں تک کیوں عمر ہو میں نہ ہوئے جگے　　گور میں بیٹھے ہیں ہم تو پاؤں لٹکائے ہوئے (معروف)

گور میں دُھواں اُٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ عذابِ قبر ہونا ✤ قبر میں جلنا یا سلگنا

گور میں کیڑے پڑیں (ہ) دعائے بد۔ عو: (تیری) قبر سڑے جسم سڑ کر قبر میں کیڑے بڑے بھریں +

گور نہ پانا یا نہ ملنا (ہ) فعل لازم:۔ بالکل معدوم اور غائب ہونا کہ گور تک کا ٹھکانا نہ ملنا۔ قبر کا پتا نہ لگنا۔ بے ٹھکانے مزار ہونا ؎

سوچ لے ستم عمارت کا تو ہے مذکور کیا　گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کی (ناسخ)

گورا (ہ) صفت:۔ (۱) چِٹّا۔ سُرخ و سفید رنگ والا۔ سپید۔ شہاب۔ صبیح۔ اصبح۔ سفید۔ اُجلا۔ دھولا۔ ابیض۔ جیسے کمتری گوراسو بندہ روگی ؎

گورے گورے مکھڑے پہ بکھرا ہوئے زلفِ بلا۔ ماتھے سوہے بندی اور مانگ سہے سیندُر (خیال)

(۲) خوبصورت۔ حسین۔ جمیل۔ صاحبِ جمال۔ صاحبِ حسن۔ سندر۔ (۳۔ اسم مذکر) یورپین سپاہی۔ انگریز سپاہی۔ سفید قوم کا فرنگی۔ گھٹیل انگریز ٭ عوام فرنگی +

گورا بھبوکا (ہ) صفت:۔ نہایت سفید رنگ کا۔ نہج +

گوراپن (ہ) اسم مذکر:۔ جسم کی سُرخی و سفیدی۔ صباحت۔ چِٹّاپن۔ سفیدی +

گوراچِٹّا (ہ) صفت (ہر دو مترادف):۔ حسین۔ صبیح و ملیح۔ خوبصورت سُرخ و سفید۔ میدہ و شہاب ؎

گلعذار پریوں نازنیں مہ رُو یہ گورے چِٹّے　لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا (جرأت)

گورا چہرا (ہ) اسم مذکر:۔ سفید چہرا۔ حُسن بے نمک۔ چھلا ہُوا شلجم ؎

گورے چہرے پر نہیں موقوف خوبی حسن کی　چاہتے اُس کو نہیں ہم جس میں عشائی نہ ہو
دیکھنے کو اس کے آنکھیں چاہئیں　قدر کیا جانے وہ تیری جس کو بینائی نہ ہو (مؤلف)

گوراشاہی (ہ) اسم صفت:۔ گوروں کے استعمال کا۔ گوروں کے کام کے لائق + مضبوط۔ گوروں کے پہننے کا انگریزی مضبوط جوتا +

گورخر (ف) اسم مذکر:۔ جنگلی گدھا۔ حمار وحشی۔ صحرائی گدھا (یہ لفظ گور بمعنی جنگل اور خر بمعنی حمار سے مرکب ہے) +

گورستان (ف) اسم مذکر:۔ قبرستان۔ تُربہ۔ تکیہ۔ مدفن۔ گورخانہ۔ مُردوں کے دفن ہونے کی جگہ + شہرِ خموشاں + مرگھٹ۔ مسان ؎

مژدہ اے گور و گورستان　میری قالب سے جان ہے سدھاری (مولوی محمد سعید صاحب)

گورکھ دھندا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گرو گورکھ ناتھ کا ایک قسم کا ایجاد کیا ہوا قفل جس کا کھولنا عقل سے تعلق رکھتا ہے یہ قفل فقیروں کے پاس اکثر دل بہلانے اور شغل کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ لفظ گورکھ یعنی گورکھ ناتھ اور دھندا بمعنی شغل سے مرکب ہے۔ قفل وسواس۔ قفل ابجد (۲) ایک کھلونے کا نام جو شہری کی شکل کا بنا ہوا اور اس میں رنگین ڈورا پڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک طرف سے کھینچو تو سُرخ یا کسی اور رنگ کا دوسری طرف سے کھینچو تو دوسرے رنگ کا نکلتا ہے جبری موا سکو ستھار کہتے ہیں (۳) ایک حلقہ دار چیز کا نام جس کا کھولنا اور بند کرنا ذرا مشکل ہے اور اسی طرح پر ایک قسم کی انگوٹھیاں۔ چھلے بنائے گئے ہیں جن کا کھولنا اور بند کرنا ذرا کام رکھتا ہے +شعبدہ کی قسم سے ایک چیز (۴) الجھیڑے اور بکھیڑے کا کام۔ پیچیدہ معاملہ۔ عقدہ مالاینحل۔ وہ چیز جو آدمی کو مشکل اور دقت میں ڈالے + بھول بھلیاں +

گورکھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) باشندۂ گورکھپور علاقۂ نیپال جن کا پیشہ سپہ گری ہے یہ لوگ پہاڑ کی لڑائی خوب لڑتے اور کھوکھری جوان کا اصل ہتھیار ہے اُسے خوب چلاتے۔ پستہ قد اور چپٹی ناک کے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض گورکھوں کے تو ناک حلقوم ہی نہیں ہوتی اور وہی سب سے زیادہ اصیل گورکھے کہلاتے ہیں۔ شمالی آدمی (۲) چھوٹی کھونٹی کا آدمی۔ پستہ قد آدمی۔ ٹھنگنا۔ بونا +

گورنر (انگلش Governor) اسم مذکر:۔ کسی ملک یا ریاست میں کُلی اختیار رکھنے والا۔ حاکم اعلیٰ یا مجسٹریٹ۔ فرمانروائے صوبہ۔ عامل۔ ناظم +

گورنر جنرل (انگلش Governor-General) اسم مذکر:۔ اُردو والے گورنر جنرل بولتے ہیں، حاکم اعلیٰ جو گورنر کے اُوپر ہوتا اور ہندوستان میں وائسرائے یعنی نائب السلطنت کہلاتا ہے۔ مُلکی لاٹھ۔ بڑا لارڈ +

گورنمنٹ (انگلش Government) اسم مؤنث:۔ (۱) طاقت حکومت + سلطنت۔ راج۔ دولت۔ پادشاہی جیسے گورنمنٹ ہند یا ایران وغیرہ (۲) حکمرانی۔ حکمروائی۔ فرمانروائی۔ عملداری (۳) طرزِ حکومت۔ سیاست نظم و نسق کا قاعدہ۔ انتظام سلطنت (۴) عملداری۔ اختیار۔ اُدھکار۔ (۵) پُورا اختیار رکھنے والا گروہ۔ جمہوری حکومت۔ جمہوری سلطنت۔ (۶) حکمران۔ فرمانروا۔ سرکار (۷) عمل۔ حکم +

گوری (ہ) اسم مؤنث (گیتوں میں):۔ (۱) معشوقہ۔ محبوبہ۔ حسینہ۔ جمیلہ۔ سندر ناری۔ خوبصورت عورت۔ معشوقۂ صبیح۔ جیسے ؎

متوالی گوری کی آج تو کہا مُیرو مان
سگری رین اتر بہت بیتی تم بن سجیا اکیلی سو چلو میری جان (گیت)

(۲۔ صفت) گورا کی تانیث + صبیحہ۔ چِٹّی + دھولی۔ سفید جیسے گوری چمڑی +

گوری چمڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سفید چمڑی۔ گوری رنگت (۲) حُسن بے نمک۔ پھیکا شلجم ؎

گوری ہے چھری تری اے شمع اور پھیکا نمک ۔ بلکہ وہ کانِ ملاحت ہے نہ ستا یا نمک ۔ (نکہت)

گوری کا جوبن چنگیوں میں جانا (ہ) فعل لازم: کسی شخص کے حسن یا کسی چیز کی خوبی کا عبث رائگاں جانا ✦ مُفت خوروں کے ہاتھ مال کا ستیاناس جانا ✦ نونوں میں کسی چیز کا ختم ہو جانا ✦

گوری (س) اسم مؤنث :- (۱) گورا۔ پاربتی۔ مہادیو کی استری۔ گِرجا جو۔ حضرت آدم کی بیوی۔ جیسے گوری گنیس کا نوکلیس ۔ (۲) آٹھ برس تک کی بیٹیا باکرہ۔ دوشیزہ۔ گواری (۳) مالکوس راگ کی دوسری راگنی کا نام جسے آٹھ پہر روز میں گاتے ہیں۔ ماگھ پھاگن یعنی جنوری۔ فروری اس کا موسم ہے ✦

گوری پُتر (س) اسم مذکر (ہنود) : گنیش۔ گو ریج۔ شنکر۔ مہادیو جی کے بیٹے کا نام ✦

گوریا (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) گنجشک۔ چڑیا۔ گنجشک خانہ (۲) شہر شہری مٹی کا چھوٹا ساحقہ۔ مداریا ✦

گوڑ (س) اسم مذکر :- (۱) ملک بنگالہ کا وسطی حصہ (۲) صوبۂ بنگال کے قدیم دارالخلافہ کا نام (۳) شہر گوڑ کا رہنے والا جس کے سبب سے گوڑ برہمن مشہور ہیں (۴) برہمنوں کی ایک اعلےٰ قوم ✦

گوڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) پاؤں۔ قدم۔ پیر (۲) پنڈلی۔ ٹانگ (۳) ٹخنا۔ شتالنگ۔ کعب ✦

گوڑا یا گوڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار) :- (۱) گھٹنا۔ بندِ ساق۔ گھونٹا۔ رُکبہ۔ زانو ✦ گھٹنے کی چپنی (۲) وہ رسّی جو چوپایوں کے پاؤں میں باندھتے ہیں

گوڑنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :- (۱) تخم ریزی کے واسطے زمین کو دنالے کدالی سے کھودنا۔ ہل باہنا۔ ہل پلانا (۲) نلانا۔ نرانا۔ کھیت میں سے اٹالا کاٹنا۔ گڈائی کرنا۔ گدائی کرنا (۳) گاہنا۔ اناج صاف کرکے بھُس سے نکالنا ✦

گوڑھ (س) صفت :- (۱) ادق۔ مشکل۔ کٹھن۔ دُشوار (۲) مخفی۔ پوشیدہ۔ گپت۔ نہاں۔ پنہاں جیسے گوڑھ چار یعنی خفیہ باتیں دریافت کرنیوالا جاسوس۔ مُخبر ✦

گوڑھ چال (س) اسم مذکر: جاسوس۔ مخبر ✦ خفیہ پولیس۔ بھیدیا۔ بھیدی ✦

گوڑی (ہ) اسم مؤنث (ہنود) :- فائدہ۔ نفع ✦ لابھ۔ بُرد۔ یافت۔ حصولِ مُفت کی کمائی۔ وہ مال جو بے محنت و مشقت حاصل ہو (یہ لفظ سنسکرت گرہ بمعنی حصول سے بنایا گیا) ✦

گوڑی کرنا (ہ) فعل متعدی: کمانا۔ بُرد حاصل کرنا۔ فائدہ اٹھانا ✦ کھٹن بٹنا۔ جیب میں ڈالنا ✦ کھٹن مٹن کرنا ✦

گوڑی ہاتھ سے جانا (ہ) فعل لازم :- بُرد کا نکل جانا۔ کمائی نہ ہونا۔ کھٹی نہ ہونا۔ کچھ ہاتھ نہ لگنا ٹھکار جاتا رہنا ✦ کھٹن بٹن نہ ہونا ✦

گوڑے (ہ) اسم مذکر (گنوار) :- گوڈے۔ گھٹنے ✦ جیسے گوڑے گوڑے پانی تھا۔

گوڑے پڑنا (ہ) فعل لازم (ہنود) :- پاؤں پڑنا۔ قدم لینا۔ قدمبوس ہونا۔ قدمبوسی کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔ پالاگنا ✦ پالاگن کرنا ✦

گوڑے پسار دینا (ہ) فعل لازم (ہنود) :- (۱) پاؤں پھیلا دینا۔ مرجانا۔ انتقال کرجانا (۲) ہمت ہار دینا۔ حوصلہ پست کردینا۔ جی چھوڑ دینا ✦ کاہل بننا ✦

گوڑے پسارنا (ہ) فعل متعدی (ہنود) :- ٹانگیں پھیلانا ✦ ہمت ہارنا ✦ مرنا ✦

گوڑے توڑنا (ہ) فعل متعدی (ہنود) :- (۱) تھکانا۔ پھرانا۔ حیران کرنا۔ رگڑ کرانا (۲) فعل لازم) تھکنا (۳) پیرو وری کرنا۔ کوشش کرنا (۴) مایوس کرنا۔ نراس کرنا ✦

گوڑے ٹوٹ جانا (ہ) فعل لازم (ہنود) :- (۱) گھٹنے ٹوٹ جانا (۲) چلتے چلتے ٹانگیں تھک جانا ✦ مطلق تھک جانا۔ ہار جانا۔ چلنے کی ہمت نہ رہنا۔ تھک کر چُور ہو جانا۔ پاؤں شل ہو جانا (۳) ہمت نہ رہنا۔ جی چھوٹ جانا۔ حوصلہ پست ہو جانا (۴) نا اُمید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔ نراسا ہو جانا۔ آس نہ رہنا ✦

گوڑیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) باشندۂ گوڑ (۲) حکیم چیتن (चैतन्य) ساکن ندیا کے پیرو جو سنہ ۱۴۸۴ شالباہن مطابق سنہ ۱۴۸۵ء میں وشنومت کا اخیر رفارمر قوم برہمن میں پیدا ہوا۔ اور اس نے یہ اظہار کیا تھا کہ اب تک وید کے علم کو کوئی اس کے حسب منشا نہیں سمجھا اس لئے جو میں طریقہ بتلاتا ہوں اس پر چلنا چاہئے کیونکہ یہی عین وید کے موافق ہے۔ پس اس کا نتیجہ وشنومت کی ایک شاخ قرار پاگیا۔ کہتے ہیں کہ اس مذہب کے پیرو اگر ہندوستان کے تمام اضلاع سے اکٹھے کیے جائیں تو پچاس لاکھ سے کم نہ ہوں۔ وہ لوگ سے کرشن کا اوتار خیال کرتے ہیں ✦

گوز (ف) اسم مذکر :- پاد۔ باؤ۔ ریح۔ وہ متعفن ہوا جو مقعد کی راہ سے بے آواز نکلے ✦ پھُسکی۔ گندی ہوا ✦

گوز اُڑانا یا مارنا (ف) فعل متعدی :- پاد لگانا۔ پاد مارنا۔ پادنا۔ بادی پھیلانا ✦

گز

گوزشتر (ہ) صفت :۔ بادہوائی۔ لغو۔ پوچ۔ بیہودہ + بے اثر۔ بے تاثیر۔ واہیات (چونکہ اونٹ کے گوز کی آواز اس کے جسم کی حیثیت سے نہایت خفیف اور ایک بیسُری معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے قابلِ پذیرائی نہ ہونے اور خیال میں نہ گزرنے والی بات کی نسبت بولنے لگے۔ چنانچہ ایک اُردو مثل ہے کہ اونٹ پادیگا پادیگا جب پادا تو پھُس اِس سے بھی یہی نتیجہ نکلا ہے

اکیدن دل ہی نہ اس بُت کا پسیجا تھا مگر گوزِ شتر نالۂ دلِ ناشاد کا (شیخ بلاقی علی)

گوزِ شتر بنا میری فریاد کا خواص بھلا کبھی نہ اُس ستم ایجاد کا خواص (ایضاً)

گوزِ شتر سمجھنا (ہ) فعل متعدی :۔ بادہوائی جاننا۔ لغو و پوچ سمجھنا۔ بے وقعت سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ خیال میں نہ لانا۔ ذرا توجہ نہ کرنا +

گوزِ شتر کر دینا (ہ) فعل متعدی :۔ کسی بات کو یونہیں اُڑا دینا۔ خیال میں نہ لانا۔ توجہ نہ کرنا ہے

سکانہ سُن کے ناقۂ لیلیٰ کے پہلو سے مجنوں نے کردی گوزِ شتر ساربان کی بات (نصیر)

گوزمارا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ نکما پڑا رہنا۔ بیکار بیٹھا رہنا۔ خالی پڑا رہنا ہے

گھر میں اے چرکین کبتک گوزمارا کیجئے دیکھئے اب چل کے گوگا پیر کی درگاہ کو (چرکین)

گوزاک (ہ) اسم مذکر (لُوطی) مرکب از (پاد + گوز + کلمۂ نسبت) :۔ وہ سخت سوزاک جو اغلامیوں کو مفعول کے اثرِ گوز یا سُفرے کی گرمی سے اُن کے بقول ہو جاتا ہے +

گوسا (ہ) اسم مذکر (پُورب) :۔ گونٹھا۔ گوہا۔ اُپلا۔ کنڈا +

گوسالہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) لغوی معنی خُرد سالہ کیونکہ گو بمعنی خُرد و بچہ آیا ہے اور نیز بمعنی گائے (۲) بچھڑا۔ گائے کا ایک سالہ بچہ + بچۂ شتر + عجل + اُس سونے کے بچھڑے کا نام جسے سامری جادوگر نے موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مُنہ سے بولتا ہوا بوسیلۂ سحر بنایا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُموں کی مٹی اُس میں بھر دی تھی اس سبب سے وہ بولنے لگا تھا +

گوسفند یا گوسپند (ف) اسم مؤنث :۔ بھیڑ۔ بھیڑی + دُنبہ۔ مینڈھا۔ کھاڈو۔ بعض اوقات بمعنی بُز۔ بکری۔ بکرا۔ وغیرہ +

گوش (ف) اسم مذکر :۔ کان۔ کرن۔ سرون + سَمع۔ اُذُن +

گوش برآواز یا گوش براہ (ف) محاورہ :۔ کسی بات کے سُننے کا منتظر۔ خبر کا مترصد۔ کسی مخبر کے آنے کا امیدوار + منتظر۔ مترصّد ہے

بیٹھے ہیں ہم بھی گوش برآواز کہتے وہ آئے ہے جس کو آئے یہاں امتحاں ہے اب (داغ)

گوش

گوش بھرنا (ہ) فعل متعدی (متروک) :۔ دیکھو (کان بھرنا) ظفر نے باندھا ہے + (پانچ سطروں کے بعد یہ شعر موجود ہے) نوٹ

گوش زد ہونا (ہ) فعل لازم :۔ سُننے میں آنا۔ سُنا جانا۔ استماع ہونا +

گوش کرنا (ہ) فعل متعدی (پُرانا محاورہ ہے جو گوش کردن سے ترجمہ کیا گیا تھا) :۔ سُننا۔ سماعت کرنا ہے

کب اسکو گوش کرتے تھا جہاں میں اہلِ کمال یہ سنگریزہ ہوا ہے دُرِ عدن مجھ سے (سودا)

گوش کھڑے ہونا (ہ) فعل لازم (متروک) :۔ دیکھو (کان کھڑے ہونا) ہے

کیوں نہ یہ سُن کر کھڑے ہوں باغ میں بلبل کے گوش
صبح دم شبنم نے یکسر بھر دئے ہیں گل کے گوش } (ظفر)

گوش گزار کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ سُنانا۔ کان سے نکالنا۔ کان میں ڈالنا۔ جتانا۔ اطلاع کرنا۔ آگاہ کرنا۔ کہہ دینا۔ مُطلع کر دینا +

گوش گزار ہونا (ہ) فعل لازم :۔ کان میں پڑنا۔ سُننے میں آنا۔ خبر ہونا۔ اطلاع ہونا +

گوش گزاری (ف) اسم مؤنث :۔ اطلاع۔ خبر۔ رپورٹ +

گوشت (ف) اسم مذکر :۔ (۱) لحم۔ ماس۔ بوٹی۔ شکار ہے

نہ دانت مارو رقیبوں کے مُنہ پہ جانے دو ابھی یہ گوشت ہے بالکل حرام بوٹیوں کا (اختر)

(۲۔ ف) گودا۔ مغز۔ گری + پوست کے اندر کی لکڑی۔ پوست کے اندر کی چیز + شحم۔ چربی +

گوشت خوار (ف) صفت :۔ (۱) ماس اہاری۔ ماساد ہاری۔ شکار کھانے والے (۲) درندہ۔ دد۔ وہ حیوانات جو اور حیوانات کا شکار کرتے یا جن کا کھاجا صرف گوشت ہے + مُردار خوار +

گوشت سے ناخن جُدا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اپنوں کو چھڑانا جو ایک ناممکن بات ہے۔ دو رشتہ داروں یا گہرے دوستوں میں تفرقہ اندازی کا ارادہ کرنا +

گوشت سے ناخن جُدا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ اپنوں کا چھوٹنا۔ رشتہ داری کا منقطع ہونا۔ چونکہ یہ امر دشوار اور ناممکن ہے اس وجہ سے امرِ محال و ناممکن اور دشوار کے حق میں بولنے لگے ہے

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال ہو گیا گوشت سے ناخن کا جُدا ہو جانا (غالب)

گوشت سے ناخن کا جدا نہ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ تفرقہ اندازوں کی کوشش سے رشتہ اور قرابت میں فرق نہ آنا۔ کمالِ اتحاد و یگانگی ہونا

تیر سا ہو سے مراد اُس کے بچھنے کا ہرگز   گوشت ناخن سے کہو کیونکہ جدا ہوتا ہے (ابجد نامہ)

گوشت کا لوتھڑا (۱) اسم مذکر۔ (۱) مضغۂ گوشت۔ گوشت کا لچا۔ ماس کا ٹکڑا۔ گوشت پارہ (۲) صفت، بالکل نکما جس سے کچھ نہ ہو سکے + اپاہج + احدی سُست۔ دیکھنے کا مرغ نام کا + ہبولا۔ بیوقوف +

(ہم نہیں جانتے کہ فیلن صاحب نے اور اُن کے نقال یا مترجم صاحب نے اس لغت کے معنی بہت موٹا آدمی۔ یہ وہ آدمی کا عضو تناسل یعنی جھیمپڑا کہاں سے لکھے۔ مترجم صاحب نے جن کو ذاتی تجربہ نہیں یہ غضب ادھ دھایا ہے کہ اس معنی میں مسلمان عورتوں کا لفظ لکھا ہے سُبحان اللہ کیا عمدہ اور صحیح تحقیق ہے اگر اُن کو اتنی بھی تحقیق ہوتی کہ لوتھڑا کس غدود و غضاریف کے واسطے ہے تو ہرگز ایسی موٹی غلطی نہیں کرتے۔ بہت آدمی بن ہڈی کا ہوتا تو سمنے سے تشبیہ بنا جائز تھا یہ بھی محض غلط ہے۔ شاید یہ کوئی خاص دل سے تراشی ہوئی اُردو زبان کا لفظ ہے)۔

گوشت کھائے گوشت بڑھائے گوشت ہی پر سوئے (۱)

عیاشوں کا مقولہ ہے یعنی طاقت کے واسطے اور ذائقہ کے واسطے گوشت کا کھانا حظ نفسانی کے واسطے مجامعت کرنا اور استراحت کے واسطے انسان پر سونا اس سے بہتر دنیا میں کوئی کام نہیں ہے +

گوشمال (ف) اسم مؤنث:۔ سزائے گوش۔ کان امیٹھنے کی سزا جو اکثر مکتب کے اُستاد دیا کرتے ہیں۔ کان مروڑنا +

گوشمالی (ف) اسم مؤنث:۔ کان مروڑنے کی سزا۔ کان امیٹھنے کی سزا + سزا۔ تعزیر + تنبیہ۔ چشم نمائی +

گوشمالی کرنا (ف) فعل متعدی:۔ کان امیٹھنا۔ کان مروڑنا۔ سزا دینا۔ تعزیر دینا + تنبیہ کرنا۔ چشم نمائی کرنا +

گوشوارہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) کان کا بالا۔ حلقۂ گوش۔ کُنڈل۔ آویزہ ∘

اے صبا کیا پوچھتی ہے تو شعاعِ مہر کو   گوشِ گُل پر صبح دم یہ گوشوارہ ہو نہ ہو (نصیر)

(۲) دُرِ یتیم۔ دُرِ یکدانہ۔ وہ بہت بڑا موتی جو سیپ کے اندر سے ایک ہی نکلتا ہے (۳) پگڑی کا طلا۔ پگڑی یا لُنگی کا سرا جو کلبتوں سے بُنا ہوا ہوتا ہے (۴) جیغہ + طُرہ۔ وہ زیور مرصع جو پگڑی پر باندھتے ہیں (۵۔ ۱) وہ کامدار ٹپی جو چھٹی کے روز زچہ کے سر سے باندھ کر اور اُسے رانی بنا کر بٹھاتے ہیں۔ عصابۂ مرصع۔ کٹ۔ تاج۔ اکلیل۔ اکثر پہلے پہل کی چھٹی میں یہ سنگار ہوتا ہے (۶) خلاصۂ حساب۔ چٹھا بہی۔ انتخاب حساب + نقشۂ حساب۔ کسی کاغذ کی اختصار + میزان۔ جوڑ (۷) سنجھیدن + (۸) کسی نقشے یا رجسٹر کی پیشانی۔ بینی +

گوشہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) زاویہ۔ کونہ۔ کھونٹ (۲) خلوت۔ تنہائی۔ کنارہ۔ علیحدگی۔ تخلیہ۔ (۳) طرف۔ جانب۔ پہلو۔ سمت۔ وساکھونٹ۔ (۴) کمان کا سرا۔ کمان کی دو نوکیں جن میں دانت رہتے ہیں +

گوشۂ جنوب و مشرق (ف + ع) اسم مذکر:۔ اگنی کون۔ دکھن پورب کا کونہ + دکھن اور پورب کا زاویہ +

گوشۂ جنوب و مغرب (ف + ع) اسم مذکر:۔ نیرت کون۔ دکھن اور پچھم کا کونہ + دکھن اور پچھم کا زاویہ +

گوشۂ چشم (ف) اسم مذکر:۔ آنکھ کا کویا + کنج یا پنجوں چشم۔ ماق +

گوشۂ شمال و مشرق (ف + ع) اسم مذکر:۔ ایشان کون۔ اُتر پورب کا کونہ + اُتر اور پورب کا زاویہ +

گوشۂ شمال و مغرب (ف + ع) اسم مذکر:۔ وایو کون۔ اُتر پچھم کا کونہ + اُتر اور پچھم کا زاویہ +

گوشۂ عافیت (ف + ع) اسم مذکر:۔ گوشۂ تنہائی جہاں کچھ جھگڑا اُٹھا نہیں ہو سکتا۔ بسم اللہ کا گنبد۔ گوشۂ امان +

گوشۂ کمان (ف) اسم مذکر:۔ کمان کی نوک جس میں تانت اٹکی رہتی ہے +

گوشہ میں (۱) تابع فعل:۔ خلوت میں۔ تنہائی میں۔ علیحدگی میں + غرفہ میں۔ کونے میں۔ الگ +

گوشۂ نشین (ف) اسم مذکر:۔ خلوت نشین۔ تنہائی میں رہنے والا۔ سب سے علیحدہ رہنے والا۔ تجرد گزیں۔ تارک الدنیا +

گوشۂ نشینی (ف) اسم مؤنث:۔ عزلت۔ خلوت نشینی + تجرد۔ علیحدگی + تنہائی۔ الانت + خانہ نشینی +

گوکل (س) اسم مذکر (عوام بفتح کاف عربی بولتے ہیں):۔ (۱) گائیوں کا ریوڑ۔ (۲) گوسالہ۔ باڑا (۳۔ برج) اُس مشہور اور مقدس گانوں کا نام جو متھرا کے قریب دریائے جمنا کے متصل واقع ہے۔ یہ وہی گانوں ہے جہاں نند جی رہتے تھے اور سری کرشن جی نے وہاں اپنا بالپن بسر کیا اور وہیں پیدا ہوئے +

گوکھرو (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے سہ گوشہ کانٹے کا نام جسے خسک بھی کہتے ہیں۔ پنجابی بھکھڑا بولتے ہیں۔ مزاجاً اول درجہ میں سرد و خشک (۲) گوکھرو کا پودا۔ گوکھرو کی بیل (۳) وہ آہنی کانٹے جو گوکھرو کی شکل کے بنا کر قلعوں کے نیچے یا دمدموں کے سامنے بکھیر دیتے ہیں۔ تاکہ دشمن کی فوج کے پاؤں اور گھوڑوں کے سموں میں چُبھ کر ان کو آگے سے باز رکھیں (۴) ڈیل۔ گٹی وہ کانٹا یا گوشت کی سخت گرہ جو اکثر تنگ جوتا پہننے کے سبب یا گرمی سے پیدا

پیدا ہوکر چلنے پھرنے میں تکلیف دیتی اور جس قدر زرا شور بڑھتی جاتی ہے ٥ نیچ کے کانٹوں سے چلے ہم نے یکی تیر پا گوکھرو تلووں میں نکلے وا ویلے تقدیر پا (بحر)

(۵) کان کے ایک خاص زیور کا نام جو سنڈی (؟) کے مانند ہوتا اور اکثر گوجروں یا کمہاروں کے لڑکے پہنا کرتے ہیں (۶) ہندو عو(رتوں کے) ہاتھ کے ایک زیور کا نام جسے چوہے دنتیاں یا کنگن بھی کہتے ہیں (۷) مقیش یا دھنک وغیرہ کا کھونٹا موڑا ہوا گوٹا جو اکثر عورتوں کے دوپٹوں یا بچوں کی ٹوپیوں میں ٹانکا جاتا ہے ٥

کام زیبائش سے کیا اے دادِ وحشت مجھے
میرے دامانِ قبا میں گوکھرو ٹانکا نہ کر +

گوگا-(٥) اسم مذکر۔ (خاکروبوں کے مشہور پیر کا نام جو اصل میں راجپوت قوم چوہان سے موضع دوریرہ تحصیل راجگڑھ علاقہ بیکانیر میں محمود غزنوی کے عہد سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے ماں باپ سے لڑ کر پرگنہ توہر علاقہ بیکانیر میں آیا اور جہاں اب اُس کا مزار بنا ہوا ہے۔ وہاں پہنچ کر ایک جوگی کا چیلا بن گیا اور چند مدت اسی حالت میں رہ کر آخر کار مشرف بہ اسلام ہو۔ ظاہر پیر کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسلام لانے کے بعد اپنے گھوڑے اور ہتھیاروں سمیت زمین میں جو شق ہو گئی تھی سما گیا۔ ایک عرصہ تک اس کی قبر بے نشان رہی مگر محمود غزنوی کے وقت میں اُس کی بہت سی کراماتوں کو دیکھ کر ایک عمدہ قبہ اور قبر پر ایک عمارت بنوا دی گئی جو آج تک موجود ہے۔ یہ عمارت نہایت مختصر گرجا یا گنبد کی طرح گاؤ دم بنی ہوئی ہے۔ اور کراماتوں کے علاوہ ایسی کرامات بھی اُس زمانے کے لوگوں نے دیکھی تھی کہ اکثر گائیں خود بخود آ کر گوگا کے مزار پر دودھ کی دھاریں مار جایا کرتی تھیں۔ غرض اسی زمانہ سے آج تک اس مقام پر بھادوں سدی اشٹمی و نومی کو بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ ہزاروں کوس سے خلقت آتی ہے۔ اس قبر کے پجاری مسلمان ہیں جو چاہل کہلاتے۔ اور قصبہ کرن پور میں رہتے ہیں۔ چڑھاوے کا نصف حصہ ہندو برہمن بھی لیتے ہیں۔ نیاز میں۔ پیاز۔ پنکھا۔ بوریہ۔ دودھ۔ ناریل وغیرہ چڑھایا جاتا ہے اور مراد مانگنے والے ایک ایک روپیہ بھی اُس کلس میں ڈالتے ہیں جو عمارت مذکور کے اوپر سنہری رنگ کا رکھا ہوا ہے۔ ہر قسم کے مال کی دکانیں دور دور سے آتی ہیں بیلوں اور اونٹوں وغیرہ کی خرید و فروخت بھی اس میلہ پر ہوتی ہے چنانچہ ناگور۔ مارواڑ۔ بیکانیر کے بیل اور اونٹ کثرت سے آتے ہیں۔ اس گوگا پیر کو ہندو اور چاہل یعنی نو مسلم مسلمان دونوں پوجتے ہیں۔ گوگا کے بھگت ڈیرو کی آواز اور اُن کا گیت سن کر وجد میں آ جاتے اور آہنی زنجیروں سے اپنے سر اور جسم کو بڑے زور سے پیٹتے ہیں مگر چوٹ نہیں لگتی بلکہ اکثر سانپوں کو پکڑ کر پنگلوں میں لٹکا لیتے ہیں۔ گویا یہ بھی ایک کرامات ہے۔ لیکن خاکروبوں میں گوگا پیر کی پیدائش اور حقیقت کی نسبت اس طرح مشہور ہے کہ دادریرہ علاقہ بیکانیر میں راجہ جیوت کی ایک رانی مسماۃ باچھل اور اُس کی سالی کاچھل دونوں بانجھ تھیں۔ باچھل بڑی بہن تھی اور کاچھل چھوٹی۔ باچھل نے خدا تعالےٰ سے اولاد کے واسطے دعا مانگی۔ اُس کے قبول ہونے سے گرو گورکھناتھ دادریرہ میں آ کر نولکھی باغ میں ٹھیرے باچھل نے خبر پا کر اُن کی سیوا شروع کی بارہ برس تک سیوا کرتی رہی۔ تیرھویں برس گرو گورکھناتھ چلنے کو تیار ہوئے۔ تو کاچھل نے آ کر باچھل سے کہا کہ مجھے ذرا اپنی سیوا کے کپڑے مانگے دیدے۔ اس نے سیدھے سبھاؤ دیدئے۔ یہ اس چھل سے کپڑے پہن کر باچھل کے بھیس میں اُن کے پاس گئی اور کانی پا چیلے کی معرفت عرض کیا کہ مہاراج میں نے اتنے دنوں آپ کی سیوا کی مگر کچھ پھل نہ پایا گرو گورکھناتھ نے چیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اُسے کچھ دیدے۔ اُس نے دو جو نکال کر کاچھل کے حوالے لئے اور کہا کہ جا تیرے دو جوڑواں بچے پیدا ہونگے۔ وہاں سے رخصت ہو کر آئی اور اپنی بہن سے بیان کیا کہ تو نے اتنی مدت جوگیوں کی خدمت کی اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ آخر وہ دیکھ وہ آج چلے ہی گئے۔ تیری ساری محنت اکارت گئی۔ باچھل یہ بات سنتے ہی اپنے گرو کے پیچھے اُن کی تلاش میں نکلی بارہ کوس پر جا پکڑا۔ اور کہا کہ مہاراج مجھے کیا دے چلے۔ انہوں نے خفا ہو کر فرمایا کہ دُر کمبخت ہو تجھے دیکر تو آئے ہیں۔ اُس نے کہا کہ وہ تو میری بہن کاچھل اپنا مطلب نکال گئی ہے گرو گورکھناتھ نے کانیپا بالکے سے کہا کہ یہ کیا بات ہے۔ اُس نے کہا کہ واقعی اسی طرح ہے۔ پس گرو گورکھناتھ نے اپنے ماتھے کا میل پونچھ کر اُس کے حوالہ کیا اور کہا کہ جا تیرے گوگا پیدا ہوگا۔ اور وہ کاچھل کے دونوں جوڑواں بچوں کو ہلاک کریگا۔ چاروں کھونٹ میں اُسکی پیری ہوگی۔ سب لوگ اُسے گوگا پیر سمجھ کر مانینگے۔ باچھل نے وہ میل کھایا جس سے حمل ٹھیر گیا اور گوگا پیر تمام مرحلے طے کر کے بارہ برس میں پیدا ہوا۔ کیونکہ جس وقت باچھل کو حمل رہا تو راجہ جیوت بدگمان ہو گیا تھا۔ اور اُس کی رعایا بھی طعنے دینے لگی تھیں۔ جس کے سبب سے باچھل نکالی گئی اور وہ سیدھی اپنے بھائی باسک کی طرف روانہ ہوئی ابھی تک پہنچنے نہ پائی تھی اور گوگا پیٹ ہی میں تھا کہ اُس نے خواب میں جا کر راجہ باسک کو دے مارا۔ اُس نے پنڈتوں کو بلا کر دریافت کیا انہوں نے سارا حال من و عن بیان کر دیا اور کہا کہ یہ آفت کا پرکالا بیتھا بنگلہ میں آتا ہے پس اُس نے خائف ہو کر تمام سانپوں کو بلوایا اور کہا کہ جو گوگا کو مار یگا اُسے آدھا راج پاٹ دیدونگا اس پر تاربنک ناگ نے بیڑا اُٹھایا۔ اور وہ ماشی سانپ بن کر چلا۔ آنے ہی پہلے تو باچھل کی گاڑی کے دونوں بیلوں یعنی موہنی سوہنی کو ڈسا پھر گاڑی بان کو کاٹا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر میں باچھل کو کاٹتا ہوں تو گوگا بچ جاتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ باچھل کے منہ کے رستے گھس کر پہلے گوگا کو کاٹوں پس یہ باچھل کو سوتا پاکر اُس کے منہ میں گھسنے کے ارادہ سے آیا تھا کہ گوگا نے پیٹ سے ہاتھ نکال کر اس کا پھن داب کر سارا زہر جذب کر لیا جس کے سبب سے وہ کیچوا بن گیا۔ اُس وقت گوگا نے خوب ہی اپنی ماں سے کہا کہ کس نیند سوتی ہے ذرا اُٹھ کر دیکھ بیل کہاں گئے۔ گڑھوا لا کیا ہوا

جو نہیں وہ چونک کر اُٹھی تو خواب کو سچ پایا۔ اور افسوس سے کہا کہ اب اپنے جائی تک کس طرح پہنچ گئی۔ گوگا نے بیٹ میں کہا کہ تو ہی کرب کنندوری یعنی بیٹ نے یہ سب زندہ ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ غرض اسی طرح یہ رحبہ پاسک تک پہنچے اُس نے وہاں ایک تہ خانہ میں سانپ۔ بچھو چُھوڑ کر اُس کے او پہنچے سوت کا پلنگ بچھوا دیا تاکہ یہ ہلاک ہو جائے۔ مگر وہ پلنگ سونے کا بن گیا۔ سانپ مرگئے اور بچہ ہؤا۔ بارہ برس تک یہ وہاں رہی۔ لیکن گوگا پیدا نہ ہوا۔ اور یہی کہا کہ جب یہاں پیدا ہو کر خواں یعنی نانا کے گھر کا جنا ہؤا نہیں کہلاؤں گا۔ اپنے باپ دادا کی سرزمین میں جا کر پیدا ہونگا۔ اس کی ماں نے کہا کہ اچھا جیو۔ وہاں گھسنے کب دیگا ایسی بات کر کہ وہ خود لینے آئے۔ چنانچہ اُس نے اس کو بھی جا کر پلنگ سے گرا دیا اور کہا کہ میری ماں کو لے کر آ۔ حاصل کلام راجہ جیو رجا کر اُس کی ماں کو گھر لایا۔ وہیں آ کر گوگا پیدا ہؤا۔ پس اپنے وطن میں آ کر ظاہر ہونے سے ظاہر پیر کہلایا۔ اور اخیر کو اسی میں خود سماگیا۔ اس کی مزار پر سانپ بکثرت حاضر رہتے ہیں۔ اور خاکروب اس کی بہت سی کرامتیں بیان کرتے ہیں۔ جو بباعث تطویل چھوڑ دی گئیں ؎

یہ دعا ہے روز و شب جب کبھی گوگا پیر سے ۔ میں بھی اب بہتر بنوں جا کر الٰہ آباد کا ◆ (چرکین)

گوگا پیر کی چھڑیاں یا **میلا** (ہ) اوّل مؤنث دوم اسم مذکر:۔ ظاہر پیر کے ساد ہ لینے کا دن یا تاریخ جس میں اس کی زیارت کے واسطے تمام ملک کے خاکروب اپنے اپنے شہروں میں جمع ہو کر چھڑیاں نکالتے اور گوگا کی مزار تک بھی مرادیں لے کر جاتے ہیں ؎

میلا ہے گوگا پیر کا چھڑیوں کی سیر ہے ۔ چلئے تو از جنگ کے بازار کی طرف (رنگین)

میلے لگے دیکھنے جس روز گوگا پیر کا میلا ۔ بنے گا مہتروں کا تو کرانخت رواں ہوا (ایضاً)

گوگل (ہ) اسم مذکر:۔ ایک درخت کے گوند کے نام جو ذائقہ میں تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوم میں یابس اور بقول بعض اوّل درجہ میں گرم اور دوم درجہ کے اخیر میں خشک۔ جلانے میں اس کی بو دماغ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ مگر ہنود لوگ اکثر اپنے دیوتاؤں کو اس کی اور دھوپ کی دھونی دیا کرتے ہیں۔ بلکہ سفلی عمل والے بھی دھونی میں اسی کا استعمال کرتے ہیں ؎

گوگل جلا کے سینکڑوں سفلی عمل پڑھے ۔ اس تکمہ دسترس کسی پیر سے ہوا (شیخ بادو ملی لکھنوی)

گول (ہ) صفت:۔ (۱) مدوّر۔ گرد۔ غلطاں۔ گردی۔ مستدیر۔ چکردار ؎

کیا اشک ترہیں اپنے بچشم پُر آب گول ۔ دیکھے صدف میں ایسے نہ دُرِ خوشاب گول

لاتا ہے اپنے پیچ میں ہر اہل بزم کو ۔ عمامہ سمجھے شیخ فضیلت مآب گول } (نظیر)

(۲) مبہم۔ مشکوک۔ مشتبہ۔ محتمل۔ احتمال دار۔ مذبذب۔ وہ بات جو بخوبی سمجھ میں

نہ آئے ◆ پیچدار۔ پیچیدہ (۳) مجہول الحال۔ وہ شخص جس کا حال معلوم نہ ہو (۴) پُرگوشت۔ بھرا ہؤا۔ بھرا بھرا (۵۔ اسم مؤنث) مٹی کا بڑا مٹکا۔ گھڑا۔ خم۔ سبو ؎

جام و مینا و سبُو سے تو بجھی نہ پیاس ۔ ہم نے ساقی منہ سے اب بھر کر لگا دی گول ہے (ظفر)

(۶۔ ف) ابلہ۔ بیوقوف۔ نادان۔ احمق ◆

گول بات (ہ) اسم مؤنث:۔ مبہم بات۔ وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے چند احتمال رکھنے والی بات۔ پردے کی بات۔ محتمل بات۔ مشکوک بات۔ مشتبہ بات۔ پیچدار بات ؎

افسر دل میں تو خدا دیکھیو دل ◆ باتیں کہے ہے کیا ہی وہ خانہ خراب گول (ظفر)

پھرتی ہر پہلو پہ ہیں باتیں تمہاری گول گول ۔ گو ہر غلطاں کہوں گا آپ کی تقریر کو (صابر)

گول بدن (ا) اسم مذکر۔ بھرا ہؤا بدن۔ بھرا بھرا جسم۔ پُرگوشت جسم ◆

گول گول (ہ) صفت:۔ مبہم۔ مشکوک۔ مشتبہ۔ صاف صاف کا نقیض۔ واشگاف کا نقیض ◆

گول گول بات (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ بات جو چند احتمال رکھے۔ پہلودار بات ◆ مبہم بات۔ وہ بات جو واشگاف نہ ہو۔ مذبذب بات ◆

گول گول کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ واشگاف نہ کہنا۔ صاف صاف نہ کہنا ابہام میں بیان کرنا۔ اس طرح بیان کرنا جس میں چند احتمال ہو سکیں ◆

گول مال (ہ) صفت (پورب):۔ (۱) رلا ملا۔ گڈمڈ۔ ملا جلا (۲) سازش اٹ سٹ۔ آنٹ سانٹ (۳) خیانت۔ غبن۔ تغلب (۴) دال میں کالا۔ مشتبہ۔ مشکوک (۵) غائب ◆ الوپ ◆ غایب غلہ ◆ تلپٹ ◆

گول مال کرنا (ہ) فعل متعدی (پورب):۔ (۱) گڈمڈ کرنا۔ ملا جلا دینا (۲) غبن کرنا۔ تغلب کرنا۔ خیانت کرنا (۳) غائب کرنا۔ گم کرنا۔ چرا لینا۔ اُڑا دینا۔ (۴) اٹ سٹ لڑانا۔ اٹ سٹ کرنا۔ سازباز کرنا۔ سازش کرنا ◆ تلپٹ کرنا ◆

گول مال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گڈمڈ ہونا (۲) سازش ہونا (۳) غبن ہونا۔ تغلب ہونا (۴) چوری جانا۔ غائب ہونا (۵) دال میں کالا ہونا۔ شبہ گزرنا ◆ تلپٹ ہونا ◆ پتا نہ لگنا۔ کھوج نہ پانا ◆

گول مٹول (ہ) صفت:۔ بیگن سا۔ گول مول۔ پیپے کی مانند میا سا۔ ایسا موٹا آدمی جس کے جسم کا ہر ایک عضو شانی میں چھپا ہوا اور جسم کی گولائی میں دبا ہؤا ہو۔ کوتاہ قامت فربہ اندام ◆

گول مرچ (ہ) اسم مؤنث (پورب) سیاہ مرچ۔ کالی مرچ ◆ دکھنی مرچ ◆

گول مول (ہ) صفت:۔ (۱) مدوّر اور بے پہلو (چیز) نہایت ہی گول ہے
منہ دیکھو ماہ کامہ وہ تقسیم تماشا لائے — صورت خدا نے اُس کو بھی گول مول دی (جرأت)
(۲) موٹا تازہ اور ٹھگنا آدمی۔ فربہ اور کوتاہ قامت (۳) موٹا بیوقوف ✦

گول مُنہ (ہ) اسم مذکر:۔ چکلا مُنہ۔ آفتابی چہرہ۔ طباق سا مُنہ۔ چوڑا مُنہ ✦

گول نقشہ (ف) اسم مذکر (عو):۔ دیکھو (گول مُنہ) ✦

گول ہو رہنا (ہ) فعل لازم:۔ ٹال جانا۔ خاموش ہو رہنا۔ چُپ سادھنا۔ جواب نہ دینا۔ بے خبر ہو جانا ✦

گولا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھیرا۔ منڈل ✦ گول کا مزید علیہ۔ پنڈا۔ جیسے ڈور کا گولا۔ گیند۔ کرہ ✦ گول پنڈ ✦ گولہ تفنگ۔ توپ وغیرہ (۲) ناریل کے اندر کی ثابت گری۔ مغز ناریل۔ (۳) اناج کا کوٹھا۔ کھتّا ✦ اناج کی مٹی کی کُنج۔ (۴) گول شہتیر۔ بغیر گھڑی اور لمبی لکڑی جو چھت میں ڈالی جائے۔ لٹّھا (۵) پکا کنواں۔ وہ کنواں جو اندر باہر سے پکا اور استرکاری کا اونچا منڈیر دار بنا ہوا ہو (۶) گول پیچک۔ ولائتی پیچک۔ تاگوں کی پیچک (۷) قالب دستار۔ وہ لکڑی کا سر جس پر دستار بند پگڑی باندھا کرتے ہیں (۸) ایک قسم کا کبوتر جو کابلی اور پشاوری کے خلاف ہے۔ یہ نہ پر اُڑتا اور نہ پیچھی پرواز کا ہوتا ہے۔ قد میں چھوٹا گول مٹول وزن میں بھاری اور سینہ کے بل اُڑنے والا ہوتا ہے۔ (۹) بیل پایہ۔ ستون۔ کھم۔ تھم۔ چونے گچ کا کھمبا (۱۰) ستون کے گرداگرد کا اُبھرا ہوا حلقہ۔ مرغول۔ مرغولہ۔ (۱۱) باد گولہ۔ وہ پیچ یا ہوا جو مدوّر ہو کر پیٹ میں اُٹھتی اور تکلیف دیتی ہے۔ جسے باؤ گولہ بھی کہتے ہیں (۱۲) ریوڑ۔ رمہ ڈھوروں کا غول (۱۳) سوجن۔ آماس۔ ورم ✦

گولا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ اپنی صداقت اور بریّت کے واسطے لوہے کے جلتے اور تپتے ہوئے گولے کو ہاتھ میں اُٹھا کر قسم کھانا۔ کہ اگر ہم سچے ہوں تو ہاتھ نہ جلے اور جھوٹے ہوں تو آگ اپنا کام کرے۔ پہلے لوگوں میں اس طرح کی قسموں کا ڈراوے کے واسطے دستور تھا تاکہ چور جھٹ قبول دے ے
دزدی سے اس نے گرم یہ گولا اُٹھایا ہے — دستِ فلک میں صبح نہیں آفتاب گول (ظفر)

گولا چلانا (ہ) فعل متعدی:۔ گولہ اندازی کرنا۔ گولہ مارنا۔ توپ چھوڑنا ✦

گولا دن (ہ) صفت:۔ گول مٹول۔ نہایت موٹا تازہ۔ فربہ اندام۔ مُشٹنڈا۔ توپ کے گولہ کی مانند گول مول بنا ہوا۔ چونکہ دن توپ کی آواز کو کہتے ہیں۔ اس سبب سے یہاں مجازاً توپ کے معنی ہوگئے ہیں ✦

گولا دن بنا ہوا ہے ۔ محاورہ:۔ نہایت موٹا تازہ ہے ✦

گولا دھار (ہ) صفت (ہندو):۔ موسلا دھار۔ زور کی بارش ✦

گولا دھار برسنا (ہ) فعل لازم:۔ موسلا دھار پانی پڑنا۔ چھاجوں مینہ برسنا۔ خوب زور شور سے برسنا ✦

گولا لاٹھی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر اور گھٹنوں میں لاٹھی دیکر اُٹھانا۔ ایک سزا کا نام جو مکتب کے مُلّا سخت قصور پر دیتے ہیں اس طرح بچہ بے قابو ہو جاتا اور مار کھانے سے بھاگ نہیں سکتا ہے ✦

گولائی (ہ) اسم مؤنث:۔ دَور۔ چکّر۔ مدوری۔ گولپن ✦

گُولر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ مگر رنگ میں سُرخ ہوتا اور اُس کے اندر سے اکثر بھُنگے نکلتے ہیں۔ لوگوں کا گمان ہے کہ وہ اِس کے اندر ہی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ بات غلط ہے کیونکہ جس پھل میں یہ کیڑے نکلتے ہیں اُس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ضرور ہوتے ہیں۔ جن میں سے یہ اندر چلے جاتے اور اُس کی شیرینی کو چوستے ہیں عوام اس گولر کو کیڑوں سمیت کھا جانا آنکھوں کا دُکھنے سے بچنا خیال کرتے ہیں عربی میں اسے رُقعہ کہتے ہیں۔ ڈومر۔ ٹیمر (۲) روئی کا ڈوڈا۔ تینٹ۔ کپاس ✦ ڈوڈا ✦

گُولر کا پھول (ہ) اسم مذکر:۔ اوّل معلوم۔ دوم عنقا صفت۔ معدوم۔ کمیاب۔ نادر۔ نایاب۔ ناپید۔ نامیسّر۔ چڑیا کا دودھ۔ ناممکن الحصول ے
اے فلک کیا سبب جو یہ آتا نہیں ہے ہاتھ — مضمونِ تازہ کیا کوئی گولر کا پھول ہے (اسیر)
لاؤں کہاں سے داغ جگر قابل پسند — گولر کا پھول آپ کو درکار ہے تو ہو (ایضاً)
تیرے مریضِ لب کی دوا جب تلاش کی — گولر کا پھول باغ میں مُنتاب ہوگیا (بحر)
گولر کا گر پھول ہے اُس کا مُنہ رنگیں — پایا نہ پتا ہم نے کبھی اُس کے نشاں کا (شیخ باقر علی)
(گولر کے پھول کی نسبت یہ مشہور ہے کہ اس کا پھول نہیں ہوتا مگر دیوالی کے دن نکلتا ہے جو شخص اُسے دیکھ لے راجہ یا بادشاہ ہو جاتا ہے) ✦

گُولر کا پیٹ پھڑوانا (ہ) فعل متعدی (ہندو۔عو):۔ پوشیدہ یا دبی ہوئی بات کو ظاہر کرانا قلعی کھلوانا۔ بھانڈا پھڑوانا۔ بھید کھلوانا ✦

گُولر کا کیڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گولر کا بھُنگا جو اُس کے اندر رہتا ہے (۲) وہ شخص جس نے گھر سے نکل کر باہر کی ہوا نہ کھائی ہو۔ گھر گھُسّو۔ چار دیواری سے باہر نہ نکلنے والا ✦ گھر گھُسنا جیسے گولر کے کیڑے کا گولر ہی جہان اور آسمان ہے۔

گُولر کباب (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے کباب جو اُبلے اور پسے ہوئے گوشت کے اندر پودینہ۔ ادرک کشمیر وغیرہ بھر کر پکائے جاتے ہیں ✦

گولر گپ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- چبا چبا کر باتیں کرنا۔ تھہار تھہار کر باتیں کرنا۔ منہ میں گھنگنیاں بھر کر بولنا ٭

گولک (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گلہ۔ گلہ۔ روزمرہ کی بکری رکھنے کا ظرف۔ گلک۔ بکری رکھنے کی تھیلی (۲) وہ حرامی بچہ جو بیوہ کے ساتھ زنا کرنے سے پیدا ہوا ہو ٭

گولہ انداز (ف) اسم مذکر :- گولہ انداز۔ توپچی۔ توپ چلانے والا ٭

گولہ دف (ف) اسم مذکر :- گولہ ٭ گولۂ توپ ٭ کبند۔ اشا ٭ گندہ ٭ توپ خانے میں چلانے کا گولہ ٭ کرہ ٭

گولی (ہ) اسم مؤنث۔ گولا کی تصغیر :- (۱) گلولۂ تفنگ۔ بندوق کی گولی۔ بندوق تفنگ (۲) حب۔ دوا کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں۔ بٹی ٭ گُٹکا (۳) بچوں کے کھیلنے کی لاکھ یا شیشے یا پتھر وغیرہ کی گولی ٭ انٹا (۴) آٹے کی بنیاں جس میں اسم ذات رکھ کر دریا میں ڈالتے ہیں (۵) گول دانہ۔ روا (۶) خم۔ پانی رکھنے کی بڑی تھلیا۔ مٹکا ٭

گولی مارو کہیں جائے طاب لینے سے کام (۱) کہاوت :- کسی کا کام بگڑے یا سنورے اپنے فائدے سے غرض۔ کارگزاری ہو یا نہ ہو تنخواہ سے کام۔ مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام ٭ عوام بارت بولتے ہیں مگر وہ بھی چونکہ ت اور د کا باہم بدل ہے غلط نہیں

گولی بچا جانا (ہ) فعل لازم :- کار دشوار یا مصیبت کے وقت سے کنارہ کر جانا۔ مشکل کام سے پہلوتہی کر جانا۔ کسی حیلہ یا بہانے سے آتی ہوئی آفت کو دیکھ کر صاف الگ ہو جانا ٭

لے نکالا دل کو خط جان جونگے ہے خال　　سوز کہتا ہے یہ گولی تو بچا جاؤں گا (میر سوز)

کیا کیا فریب کرکے نئے لوٹتے ہیں ہم　　گولی بچا گئے کبھی گولا اٹھا لیا ٭ (ہجر)

گولی بچانا (ہ) فعل متعدی :- مصیبت کے وقت حال پر خلال کا شریک نہ ہونا بلکہ کنارہ کشی اور پہلوتہی کرنا۔ کار دشوار و مشکل سے دھوکا دیکر بچا ؤ نکال لینا ٭

یاد خیال آئی تو میں فکر دہن میں گم ہوا　　سچ تو یوں ہے مجھ پہ بھی گولی بچانی ختم ہے (معروف)

گولی پلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گولی مارنا۔ گولی چلانا (۲) بندوق بھرنا۔ بندوق میں گولی ڈالنا (۳) کسی کے جسم میں گولی اتارنا۔ بندوق کی گولی جسم کے اندر داخل کرنا ٭

گولی دینا (ہ) فعل متعدی :- دوا کی ٹکی کھلانا ٭

گولی کان پر سے جانا (ہ) فعل لازم :- کسی آفت کا بال بال بچ جانا۔ کسی صدمہ یا مصیبت سے بال بال بچ جانا ٭

تفنگ اس کی چلی آواز پر ایک　　گئی ہے میرے گولی کان پر سے (میر)

گولی لگانا (ہ) فعل متعدی :- حریف یا نشانے یا شکار پر گولی چلانا۔ گولی مارنا ٭ بھری بندوق چلانا ٭

گولی لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) بندوق کا نشانہ لگنا (۲) جسم پر گولی کا صدمہ پہنچنا ٭ گولی کی ضرب یا زخم آنا ٭

گولی لگے (ہ) دعا۔ بد :- بندوق سے مارا جائے ٭ (ع)

گولی مارنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گولی چلانا۔ گولی لگانا۔ بندوق سر کرنا۔ فیر کرنا۔ بندوق چھوڑنا (۲) گولی سے جان لینا۔ جان سے مارنا ٭

گولی مارو (کلمۂ نفرت) محاورہ :- اول معلوم۔ دوم۔ آگ لگاؤ۔ بھاڑ میں ڈالو۔ کا نٹے کرو۔ دفع کرو۔ چولہے میں ڈالو۔ ایسے کا نام نہ لو۔ جانے دو۔ خیال نہ کرو۔ ایسے کانٹے کالا کرو ٭

گولیاں (ہ) گولی کی جمع ٭ حبوب۔ بٹیاں ٭

گولیاں پھینکنا (ہ) فعل متعدی :- شریکوں کی رنگ برنگ کی گولیاں ملا کر بال نکالنے اور داؤں چلنے کے واسطے زمین پر لڑکانا ٭

گولیاں کھیلنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گولیوں کی بازی کھیلنا۔ گولیوں کا جُوا یا کھیل کھیلنا ٭ انٹا بازی کرنا (۲) ہنوز طفل ہونا۔ طفلی کا زمانہ ہونا ٭

ہم زیک نہاد تب ہی اس کے گرد تھے　　وہ جن دنوں میں کھیلنے تھا لڑکوں سے گولیاں (مصحفی)

گولیاں کھیلتے ہیں (ہ) محاورہ :- ابھی تک بچے ہیں۔ ہنوز طفل ہیں ٭

گولے دار پگڑی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی گول بندھی ہوئی پگڑی جس کو اگلے بادشاہوں کے وقت میں دربار میں باندھ کر جانے کا دستور تھا ٭

گومڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ سوجن کا ابھار جو سر وغیرہ میں ضرب آنے سے ظاہر ہو۔ ورم۔ آماس (۲) پھوڑا۔ دُنبل ٭

گومڑا پڑنا (ہ) فعل لازم :- چوٹ کے سبب سے ورم یا سوجن کا آجانا ٭

گومڑی (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- دانہ۔ پھنسی۔ مطلق پھنسی پھڑیا۔ دانہ

گومگو (ہ) صفت :- (۱) تذبذب۔ دُھکڑ پکڑ۔ دبدھا۔ شک و شبہ۔ کسی بات کے کہنے نہ کہنے کا سوچ۔ پس و پیش۔ وسوسہ ٭

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے　　حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو (غالب)

تو تو نے عجب آفت میں پھنسا رکھا ہے　　گو مگو ہم کو نہیں تاب تکلم مجھ کو (ادیب)

گوم

اُس صنم کو خدا کہوں نہ کہوں ہے سخن گومگو خدا حافظ (وزیر)

(۲) مُبہم۔ مشکوک۔ مشتبہ۔ مذبذب۔ غیر مشخص۔ گول مال (۳) نہاں۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ خفیہ۔ پنہاں۔ گپت ؎

جو دل میں ہے وہی مُنہ سے کہو خدا کے لئے اُسے تو رہنے ہی دو گومگو خدا کے لئے (ظفر)

بھلا کیا فائدہ کھولوں جو میں شکوے کے دفتر کو
پوشیدہ رہنے دے اِس کو گومگو اے یار جانے دے } (ریخ)

(۴) ناگفتہ بہ۔ نہ کہنے کے قابل۔ قابلِ خاموشی۔ ناگفتنی ؎

سُننے نہیں کیسے نہ کہئیے تو دم رُکے کچھ پوچھئے نہ قصہ ہمارا ہے گومگو (میر)

(۵) درپردہ۔ چھپواں۔ واشگاف کا نقیض ؎

گومگو اب تو ملی جاتی ہے اُس نے ہنس کر عرض مطلب میں ہے ڈرعیار کے انکار سے (عاشق)

گومگو رکھنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ پوشیدہ رکھنا۔ خفیہ رکھنا۔ چھپانا۔ تذبذب میں رکھنا۔ پردہ میں رکھنا۔ واشگاف نہ کرنا۔ کھول کر نہ کہنا ؎

نامہ بر اچھا نہ تھا دیتا کُھلا گر جواب حرفِ مطلب اُس نے رکھا گومگو اچھا ہوا (ظفر)

تم ایک بوسہ دو اور دل کا یہ لو سودا سنو تو غنچہ دہن رکھو گومگو سودا (〃)

گوں (ف) اسم مذکر (مرکبات میں):۔ رنگ۔ لون۔ برن جیسے نیلگوں لالہ گوں وغیرہ ✦

گون (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ تھیلا جو بکری کے بالوں یا رسیوں وغیرہ سے بُنا ہوا گدھوں یا بیلوں وغیرہ پر غلہ سے بھر کر لادا جاتا ہے۔ تنگ۔ خُرجین۔ بیلوں وغیرہ پر لادنے کی بوری جو دورُخی ہوتی ہے ✦

گوں (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) موقع۔ فرصت۔ گھات۔ داؤں ✦ بیتا۔ اوسر (۲) مطلب۔ غرض۔ واسطہ۔ مقصد۔ کام۔ جیسے "گوں نکل گئی آنکھ بدل گئی" ؎

یہ اپنے بھی گوں کی باتیں ہیں آہی جاتا جدھر کو آنا ہے (درد)

(۳) لائق۔ قابل۔ جوگ ؎

عالم میں لوگ ملنے کی گوں اب نہیں رہے ہر چند ایسا ویسا تو عالم بہت ہے یاں (میر)

یہ کاسداں ساز تو رہنے کی گوں نہ نکلی ہر صبح یاں سے ہم کو عزمِ سفر رہا ہے (〃)

(۴) خواہش۔ رغبت۔ اِچھا۔ ضرورت۔ حاجت ؎

ہم کو بجز بوسۂ لبِ میگوں نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں (ظفر)

گوں پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ کام پڑنا۔ غرض متعلق ہونا۔ مطلب پڑنا۔ جیسے "ہمیں ایسی کیا گوں پڑی جو گھاٹے سے دیدیں" ✦

گوں کا (ہ) صفت: (۱) مطلب کا۔ غرض کا۔ ابن الوقت۔ ابن الغرض۔

گون

خود کام۔ خود غرض۔ لوبھی۔ لالچی ؎

یار تم کو دل نہیں دینے کا بوسہ بن لئے تم جو اپنی گوں کے ہو میں بھی ہوں اپنی گھات کا (بحر)

(۲) کام کا۔ کار آمد۔ جیسے "یہ مال ہماری گوں کا نہیں ہے" ✦

گوں کا یار (ہ) اسم مذکر:۔ خود غرض۔ مطلب کا یار۔ خود کام۔ خود مطلبیا جیسے "گنوار گوں کا یار" ✦

گوں گانٹھنا (ہ) فعل مُتعدی (بقال):۔ اپنا مطلب بنانا۔ اپنی غرض نکالنا۔ اپنا کام نکالنا ✦

گوں گھات (ہ) اسم مؤنث (ہردو مترادف):۔ داؤں گھات۔ موقع مطلب ✦

گوں گیر یا گوں گیرا (ہ) اسم مذکر:۔ خود غرض۔ خود کام۔ خود مطلب ابن الغرض ✦ ابن الوقت ✦

گوں نکالنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ کام نکالنا۔ مطلب برآری کرنا۔ غرض نکالنا ✦

گوں نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ مطلب نکلنا۔ کام پُورا ہونا۔ مراد حاصل ہونا جیسے "گوں نکل گئی آنکھ بدل گئی" ✦

گاؤن (انگلش Gown) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا انگریزی زنانہ بیرونی لباس جو پیشواز سے کچھ کچھ مشابہ ہے۔ ڈریس (۲) یونیورسٹی کے طلباء اُن کے اُستادوں۔ بیرسٹروں اور سول افسروں کا جُبہ جو اور لوگوں سے تمیز ہونے کے واسطے پہنا جاتا ہے (۳) شریفوں کی وہ پوشاک جو اپنے گھروں میں پہنے رہتے ہیں۔ (۴) عام پوشاک۔ عام لباس ✦

گونا (ہ) اسم مذکر:۔ برگان۔ ایک قسم کا سُنہری رنگ جو سونے یا پیتل سے بنایا جاتا۔ اور صندوقچوں یا شیشوں اور تلوار کی میانوں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے ؎

کیا سنہری رنگ ہے جو عکس سے صاف آئینہ پہ گونا ہو گیا (ناسخ)

گونا (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) دُلھن کو لینے کے واسطے دُولھا کا اپنے سُسرال جا کر وداع کر کے لانا۔ سنِ بلوغت کے بعد دُلھن کو گھر لانا۔ مُکلاوا۔ رَونا (۲) خلوت کی رات۔ سُہاگ رات۔ شبِ زفاف۔ دُولھا دُلھن کے ساتھ سونے کی پہلی رات۔ خلوت۔ شبِ عروسی ملا یہ لفظ سنسکرت گون بمعنی جانا سے مشتق ہے

گونا کرنا (ہ) فعل مُتعدی:۔ مُکلاوا کرنا۔ دُلھن کو وداع کرنا۔ دُلھن کو رخصت کرنا ✦ وداع کر کے لانا ✦

گونا کرنے جانا (ہ) فعل لازم:۔ بیاہ کے بعد دُولھا کا دُلھن کو گھر میں لانے کے واسطے بعد از بلوغ جانا ✦

گون

گَونا ہونا (ہ) فعل لازم :- مُکلاوا ہونا۔ دُولھا کے گھر جانا ♦ دُلھن کے گھر جانا۔ وداع کی رسم کا ادا ہونا ♦

گُوناگُوں (ف) صفت :- رنگ برنگ کا۔ رنگا رنگ کا۔ طرح بہ طرح کا۔ نوع بنوع کا۔ طرح طرح کا۔ انواع اقسام کا ♦

گُونتھنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (گُوتھنا) ♦

گُونج (ہ) اسم مؤنث :- (۱) آواز کا دیر تک ہوا یا گُنبد وغیرہ میں چکر کاٹتا رہنا ♦ گرج ♦ تصادمِ آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آوازِ بازگشت۔ آوازِ گُنبد و کوہ وغیرہ جو تصادمِ باد سے سرزد ہوتی ہے۔ ڈھول دف۔ ڈہل نقارہ وغیرہ کی آواز جیسے طبل کی گُونج سے کان پڑی آواز نہیں سُنائی دیتی تھی ♦ بِھن بھناہٹ۔ بِھنبِھناہٹ (۲) شیر کی آواز۔ شیر کا ڈُکرنا (۳) کبُوتر کی آواز ♦ قُمری کی آواز ♦ کبُوتر کی وہ آواز جو حالتِ مستی میں نکلتی ہے (۴) نتھ۔ بالی یا بالے اور بُندے وغیرہ کی مُڑی ہوئی نوک۔ حلقۂ گوش یا بِنی کا سرا ؎

شب جو اے ہوش نظر آئی ترے بالے کی گُونج　　رشک سے کیا کیا نہ کھٹکی جان میں بالے کی گُونج
بیخودی میں کھو نہ بیٹھے کان کا بالا کہیں　　موڑ دے اے ہمنشیں تُو میرے متوالے کی گُونج
کیوں نہ بالا پھینک مارے جل کے جب عشرت کی رات　　ٹوٹ کر کھو جائے اُس آتش کے پرکالے کی گُونج　　(نسیم دہلوی)
گُونج ہے نیش ترے کان کا بالا ہے بچھو　　بچھوؤں سے ہے زمیں یہ نرالا بچھو (ذہمت)
کیا بوسۂ رُخ لوں کہ یہ بالے کی ترے گُونج　　ہے نیشِ زنی میں مجھے کژدم سے زیادہ (نصیر)
شاباش تجھے گُو کا کہ تو نے دیا مجھے　　گہنے میں اتھا کیا تھی گُونج کُھلی دُر کی (رنگین)

(۵) سانپ کی پُھنکار ؎

وقتِ گریہ آہِ عاشق کا ہے ایسا زور شور　　اے شہیدی یوں نہ ہو برسات میں کالے کی گُونج (شہیدی)

گُونج اُٹھنا (ہ) فعل لازم :- شور و فغاں سے لبریز ہو جانا۔ آواز سے پُر ہو جانا۔ صدائے کوس یا بادل سے دشت و جبل کا بھر جانا۔ آواز ہی آواز سُنائی دینا ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی　　عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی　　اِک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغامِ حق سے
کہ گُونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے　　(حالی)

گُونجنا (ہ) فعل لازم :- (۱) آوازِ نقارہ و ڈہل کا پُر ہونا۔ صدائے گُنبد و کوہ کا سرزد ہونا ♦ صداہائے بلند کے سبب مکان کا پُر آواز ہونا ♦ آواز کا بھر جانا۔ آواز ہی آواز سُنائی دینا ؎

گون

گاہ طوطی کا دسے ہے ہنکارا　　گریہ شدت کہ گُونجے گھر سارا (سودا)
مندپٔ زہرہ کی ہوا وہ سبزۂ شب نم سنج　　سبز طارم میں گئی آواز جو نالے کی گُونج (شہیدی)

(۲) شیر کا ڈُکرنا۔ شیر کا دہاڑنا۔ شیر کا گرجنا۔ چنگھاڑنا ؎

جیسے ہریالی میں ہو کر مست گُونجے شیرِ نر　　آسمانِ سبز میں ہے یُوں مرے نالے کی گُونج (شہیدی)
آئے مستی کے دِن ایامِ بہاری آئے　　شیر کی طرح لگا گُونجنے صحرا میرا (بحر)

(۳) کبُوتر کا مستی میں غٹرغُوں کرنا۔ کبُوتر کا مستی میں بولنا (۴) سانپ کا پُھنکارنا ♦

گُونجی (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) چرمٹی۔ گھونگچی۔ گھمچی۔ رتی۔ سُرخ (۲) ایک قسم کی مچھلی ♦

گوند (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کا چیپدار مادہ جو درختوں سے نکلتا ہے عربی صمغ۔ فارسی گوج۔ انزروی وغیرہ (۲) گھی میں بھُون کر کھانڈ کے قوام میں پکایا ہُوا گوند جو اکثر زچہ کو طاقت کے واسطے کھلاتے ہیں ♦

گوند پنجیری یا گوند کھانے (ہ) اسم مذکر :- زچہ خانہ میں جو گوند اور آٹے کی پنجیری بنی ہوئی یا کھانے وغیرہ بجائے شیرینی تقسیم ہوتے یا زچہ کو طاقت کے واسطے کھلائے جاتے ہیں اُن سے مُراد ہے ♦

گوند پنجیری اَور ہی کھائیں جچا رانی پڑی کراہیں (ہ) کہاوت :- تکلیف کوئی سہے فائدہ کوئی اُٹھائے ♦

گوند دانی (۱) اسم مؤنث :- بھیگا ہُوا گوند رہنے کا ظرف جس سے اکثر دفتروں وغیرہ میں کام پڑتا ہے ♦

گوندا (ہ) اسم مذکر :- (۱) بُھنے ہوئے چنوں کا گُندھا ہُوا آٹا جو بُلبُل کو کھلایا جاتا ہے (۲۔ عو) گُلتھی۔ گُتھنی سا۔ لوندا سا۔ (۳) مٹی کا لوندا۔ گُندھی ہوئی مٹی کا پنڈ ♦

گوندا دِکھانا (ہ) فعل متعدی :- بُلبُلوں کو باہم لڑانے کے واسطے اُن کا چارہ دکھا کر جھڑپانا۔ ایک پرند کو گوندا دکھا کر دُوسرے کو دے دینا۔ تاکہ وہ غُصّہ میں آ کر لڑے۔ مجازاً بھڑکانا۔ کسانا۔ جھڑپانا۔ باہم لڑوانا ♦ ڈبکانا

گوندا کر دینا (ہ) فعل متعدی (بیگمات) :- گُلتھی کر دینا۔ پکا کر لڈو سا کر دینا جیسے "کیسے ہی مہین چاول دو نگوڑی گوندا کر دیتی ہے" (شگمہ سیلی) ♦

گوندنی (ہ) اسم مؤنث :- گوندی ♦

(ایک مشہور درخت اور اُس کے پھل کا نام جو نہایت لیسدار اور رسیلی ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں اسے گوندی بولتے ہیں مگر دہلی والے غیر فصیح سمجھتے ہیں۔ اہلِ لکھنؤ کے نزدیک دن بیان غلط ہے۔ مگر

ہمارے نزدیک لفظ ی جو حرفِ نسبت ہے لیکن جس طرح چاند سے چاندنی بنایا گیا ہے اسی طرح لیسدار ہونے کے باعث اسے گوند سے نسبت دیکر گوندنی بنا لیا یا یوں کہو کہ نی جو علامت تانیث ہے اُسے لگا کر گوند سے گوندنی کر لیا جیسے مور سے مورنی۔ ہاتھ سے سانڈنی وغیرہ بنایا گیا ہے)

گوندنی سانڈنا (ہ) فعل متعدی :۔ پھوڑوں سے بخوبی پھلنا۔ کثرت سے پھیلا نکلنا۔ خوب پھبکا بھرنا۔ کثرت سے آبلے پڑنا ✦

گوندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) آٹا سانا۔ آٹا گوندھنا۔ روٹی پکانے کے واسطے آٹا سوندنا۔ آٹا ملنا۔ سرشتن کا ترجمہ (۲) مہندی گھولنا۔ ہاتھوں میں لگانے کے واسطے پسی ہوئی حنا کو سانا ؎

گوندکر ہاتھ پاؤں بیٹھ گئیں　　اُس نے مہندی مرے لگائی کب　　(رنگین)

(۳) سر کے بالوں کو گوندھنا۔ مو بافیدن کا ترجمہ۔ سر کے بالوں کی لڑیاں بنا کر باہم بُننا۔ مینڈھی کرنا۔ چوٹی کرنا (۴) موتیوں یا پھولوں وغیرہ کی لڑیاں بنانا یا منسلک کرنا۔ پرونا۔ جیسے "سہرا گوندھنا" ✦

گوندی (ہ) اسم مؤنث (لکھنؤ) :۔ دیکھو (گوندلی) ✦

گوندے کا حلوا سوہن (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا ملائم حلوا سوہن جو گوندے سے مشابہ ہوتا ہے ✦

گونڈ (س) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جس کی ناف اُبھری ہوئی ہو۔ اونچی سونڈی والا (۲) ایک ادنےٰ ذات کے ہندو فرقہ کا نام۔ وہ لوگ جو دریائے نربدا اور کرشنا کے درمیان علاقۂ **گونڈوانا** یعنی ہندھیاچل کے مشرقی حصے یعنی وسطِ ہند میں آباد ہیں علاقہ ساگر کے پہاڑی لوگ جو ہند کے اصلی باشندے خیال کئے جاتے ہیں ✦

(اس قوم کا نام شاید اس سبب سے گونڈ رکھا گیا کہ اول میں یہ لوگ وحشی اور جاہل ہونے کے سبب سے ناف کا تراشنا موزوں نہیں جانتے تھے۔ جب بچہ پیدا ہوتا تھا تو اُس کی ناف بکری کے بچوں کی طرح یونہی سوکھنے دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ بڑی رہجاتی تھی۔ پس اس مناسبت سے یہ نام پڑ گیا) ✦

گونڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار) :۔ (۱) گانوں۔ گرام۔ موضع۔ دِہ۔ قریہ۔ کھیڑا۔ بستی (۲) گاڑی کی سڑک۔ شاہراہ۔ بڑی سڑک (۳) صحن۔ چوک۔ آنگن۔ انگنائی (۴) وہ نچھاور جو دُلھن کے گھر برات کے پہنچنے کے وقت کی جاتی ہے۔ بکھیر۔ بُور۔ نثار ✦

گونڈا بیچنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) شادی کے موقع پر خیرات کرنا۔ نچھاور کرنا۔ بکھیرنا۔ بُور بانٹنا ✦

گونڈا (ہ) اسم مذکر (پُورب) ہاتھیوں وہ جگہ جو پہاڑوں یا جنگلوں خواہ آبادی وغیرہ میں چارپایوں کے بسیرا لینے کے واسطے بنا دیتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں کا باڑا۔ کھڑک۔ فارسی آغال عربی خطیرہ۔ حیوانوں کے رکھنے کی جھونپڑی گئوسالہ ✦

گونگا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جو زبان سے بول نہ سکے۔ بے زبان۔ بے نطق۔ ابکم۔ اخرس۔ لال۔ گُنگ (۲) صفت) چُپ چاپ۔ خاموش۔ بڑ منہا۔ اٹیولا ✦

گونگی (ہ) اسم مؤنث :۔ گونگا کی تانیث۔ ابکمہ ✦

گونگی پہیلی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ پہیلی جو منہ سے نہ کہی جائے اور اشاروں سے پوچھی جائے مثلاً کسی شخص نے پہلے ناک سے جانے کا اشارہ کیا اور پھر پانچ انگلیاں دکھا دیں تو اس کی بوجھ ناپاک ہوئی۔ اسی طرح پہلے کسی چیز پر ہاتھ مار کر کٹ کی آواز نکالی اور پھر انگلیوں سے نتے کا اشارہ کیا تو اس کی بوجھ کٹنی ہوئی علیٰ ہذا القیاس اور بہت سی گونگی پہیلیاں ہیں) ✦

گونگے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گونگا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف مقصورہ کے یائے مجہول سے بدل کر واحد کے واسطے بولیجانے کی صورت ✦

گونگے کا اشارہ گونگا ہی سمجھے (ہ) کہاوت :۔ فراشن کو فراشن ہی پہچانتا ہے۔ ہر جنس اپنی ہی جنس سے خوب میل کھاتی ہے ؏

کند ہم جنس باہم جنس پرواز ✦

گونگے کا خواب (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر زبان سے نہ کہہ سکے۔ کہنے میں نہ آنے کی بات۔ وہ رمز یا لطف جو زبان سے بیان نہ ہوسکے ؎

اِک پردہ نشیں کا عشق جُرأت　　گونگے کا سا خواب ہوگیا ہے　　(جرأت)

تقریرِ لطفِ بوسہ میں دل لاجواب ہے　　گپ چپ کی ہے مٹھائی کہ گونگے کا خواب ہے　　(نکہت)

(۲) حال پوشیدہ اور سخن مُبہم جس کا سمجھنا دشوار ہو ؎

پوشیدہ دل کا حال ہے کیا سوچئے تال　　تعبیر کیا کہے کوئی گونگے کے خواب کی　　(اسیر)

گونگے کا گڑ کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ کچھ بیان نہ کرسکنا۔ چپ اختیار کرنا۔ چُپ سادھنا۔ گھُنّی سادھنا۔ جیسے "تم نے تو گونگے کا گڑ کھایا ہے کہ بات کا جواب ہی نہیں ملتا" ✦

گونگے کا گڑ کھٹّا نہ میٹھا (ہ) محاورہ :۔ ناقابلِ اظہار۔ بیان نہ کرسکنے کے قابل ✦

گونگے کا گڑ کھلانا (ہ) فعل متعدی :۔ قابلِ بیان نہ رکھنا۔ کہنے سے عاجز کردینا۔ خاموش کردینا۔ گپ چپ کی مٹھائی کھلا دینا۔ بولنے سے مجبور کردینا

گوں

دہن نہ بول پہ ہم نے جتا دیا ہے گونگے کا اُمچیا نے مجھ کو کھلا دیا ہے (شوق)

گونگے کی مٹھائی (ہ) اسم مؤنث:- اُس لطف و لذت کا حاصل ہونا جو بیان سے باہر ہو۔ کہنے میں نہ آسکے۔ وہ بات جس کے بیان کے واسطے لفظ نہ بن سکے۔ وہ بیان جس کے کرنے میں زبان لال اور عاجز ہو ؎

گونگے کی ہے مٹھائی جانے ہے یہ لذت جس نے کسی صنم کی منہ میں زبان لی ہے (امیر حسن)

گونگے نے سپنا دیکھا من ہی من پچھتائے۔ کہاوت:- وہ بات جس کے بیان کرنے کو جی چاہے اور بیان نہ ہو سکے۔ کسی بات کے اظہار اور بیان سے عاجز ہونے کے موقع پر بولتے ہیں +

گونہ (ف) اسم مذکر:- (۱) رنگ۔ لون۔ برن (۲) گلگونہ۔ غازہ۔ ایک قسم کے سرخ پوڈر کا نام جسے فارس کی عورتیں رخساروں پر لگاتی ہیں (۳) قسم۔ نوع۔ صنف۔ جنس۔ رقم۔ ذات۔ طرح۔ پرکار (۴) طور۔ طرز۔ ڈھنگ۔ وضع۔ طریق۔ اسلوب۔ قاعدہ +

گونہ گونہ (ف) صفت:- طرح طرح کا۔ انیک پرکار کا۔ انواع اقسام کا +

گونہار (ہ) اسم مذکر (ہندو):- وہ عورتیں جو دلہن کے ساتھ میکے سے سسرال میں آتی ہیں۔ ساتھ والیاں +

گوہ (ہ) اسم مؤنث:- سوسمار۔ ضب۔ ایک قسم کے صحرائی جانور کا نام جو چھپکلی سے مشابہ اور دو زبانوں والا ہوتا ہے۔ یہ جانور زمین میں بھٹ بنا کر رہتا اور نیولے سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہیں ایک کو چندن گوہ کہتے ہیں جو دُبلی پتلی ہوتی ہے اور دوسری کو پٹرا گوہ کہتے ہیں جو بہت چوڑی چکلی ہوتی ہے۔ مزاجاً حار تیسرے درجہ میں یابس۔ مقوی باہ۔ رافع بیاض عین۔ اگر اس کے گوہ کا کوڑھ کے دھبوں پر لیپ کریں تو اُن کو دور کر دیتا ہے +

گُوہ (ف) اسم مذکر:- (۱) براز۔ پس افگندۂ حیوانات۔ فضلہ۔ پشتا۔ میلا۔ چھی چھی۔ پیخانہ۔ نجاست۔ پلیدی۔ غلاظت (۲) چرک۔ میل +

ایلفظ اردو والے ہائے ہوز حذف کر کے بھی بولنے لگے ہیں۔ لیکن جو الفاظ اس سے بنائے گئے ہیں اُن میں ہائے مذکور برابر قائم ہے مثلاً گوہانجنی۔ گوہ چھی چھی وغیرہ فارسی میں اس کا مخفف گُہ آتا ہے +

گُوہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پیخانہ کمانا۔ پشتا اٹھا کر پھینکنا۔ نجاست ہٹانا (۲) بہت بڑی خدمت کرنا۔ نہایت اعتقاد کے سبب گندا کام کرنا ؎

گوہ

اُٹھائے گوہ مرا کیونکر نہ مجنوں دشتِ وحشت میں
سعادتمند لڑکے خدمتِ اُستاد کرتے ہیں
} (بحر)

نجز ہو گا مرا کیں عاشق ہوں گوہ بھی گر آپ کا اُٹھاؤں گا (؎)

گُوہ اُچھالنا (ہ) فعل متعدی (عوام):- (۱) بُری بات کی شہرت کرنا۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ تھیڑی پیٹنا۔ گُڈا بنانا ؎

سامنے اُسکے نہ کیجے گفتگو ہر ایک سے گوہ اُچھالیگا بہت چرکیں ہے اپنے نام کا (چرکیں)

(۲) اپنے کو ذلیل کرنا۔ بدنامی سر لینا +

گُوہ اُچھلنا (ہ) فعل لازم (عوام):- (۱) رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ تکا فضیحتی ہونا۔ تھیڑی پٹنا ؎

ہر لحظہ ہر اک بات میں گوہ اُچھلے نہ کیونکر پاجی جسے کہتے ہیں اِدھر سے اُدھر سے (شیخ باقر علی)

(۲) قابلِ شرم لڑائی ہونا۔ گالی گلوج ہونا۔ جوتی پیزار ہونا۔ لڑائی ہونا۔ جوتم جاتا ہونا ؎

کر بات نہ غیر فتنہ گر سے گوہ اُچھلیگا خوب اِدھر اُدھر سے (شیخ باقر علی)

گُوہ اُچھلوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی (عوام):- (۱) رسوائی کرانا۔ فضیحت کرانا۔ بدنام کرانا ؎

دست بردار ہو اِن باتوں سے آجانے دے قتل چرکیں کو نہ کر گوہ نہ اُچھلوا قاتل (چرکیں)

(۲) رسوائی لینا۔ بدنامی لینا +

گُوہ تھاپتے پھرنا (ہ) فعل لازم (عوام):- سودائی بنا پھرنا۔ مجنونانہ حرکتیں کرتے پھرنا۔ ننگے چُنتے پھرنا۔ دیوانہ وار پھرنا۔ دیوانہ اور پاگل ہو جانا ؎

گلیوں میں مثل قیس نہ گوہ تھاپتا پھرے چرکیں بنے جو یار پریزاد کا خواص (چرکیں)

دل دیکے اُس پری کو جو گوہ تھاپتا پھروں چرکیں تمہاری طرح سے سودا نہیں مجھے (ایضاً)

گُوہ تھاپنا (ہ) فعل متعدی (عوام):- نہایت پاگل اور دیوانہ ہونا۔ ہوش میں نہ رہنا ؎

تھاپتا ہے گوہ ایسا ہو گیا ہے دیوانہ کس پری سے اے چرکیں آجکل جدائی ہے (چرکیں)

گُوہ در گُوہ (ہ) صفت (عوام):- خراب سے خراب۔ بُرے سے بُرا۔ نہایت نجس۔ نہایت پلید۔ از حد غلیظ۔ جیسے "گوہ در گوہ مرغی کا گوہ" +

گُوہ سے گِھناؤنا کرنا (ہ) فعل متعدی (عوام):- از حد ذلیل و رسوا کرنا۔ از حد نفرت کے قابل سمجھنا۔ نہایت اکراہ کرنا۔ کراہیت کی نظر سے دیکھنا ؎

گُوہ کا ٹوکرا (ہ) اسم مذکر:- بدنامی کا ٹوکرا۔ بدنامی کی ڈلیا +

گُوہ کا ٹوکرا سر پر اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- کسی بدنامی اور رسوائی

کا کام اپنے ذمہ لینا۔ بُرائی سر لینا۔ کمینہ کام اختیار کرنا ✦

گُوہ کا ٹوکرا سر سے اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ بدنامی کا ٹوکرا سر سے پھینکنا۔ بدنامی کی بات دُور کرنا۔ رُسوائی کا عمامہ اُتارنا ؎

عمامہ جہل کے سر سے نہ اُتر کے مارتے ہیں ۔ اِس گُوہ کے ٹوکرے کو سر سے اُتارتے ہیں (شیخ باقر علی)

گُوہ کا ٹوکرا سر سے پھینکنا (ہ) فعل متعدی:۔ بدنامی یا رُسوائی کی بات سے بچنا۔ ذلت سے بچنا ؎

ناداں اُٹھا نہ بارِ عصیاں ۔ یہ ٹوکرا گُوہ کا پھینک سر سے (شیخ باقر علی)

گُوہ کا چوتھ (ہ) اسم مذکر:۔ اوّل معلوم۔ دوم ایک بدنما دھیہ لونداسا۔ گوبر گنیش ✦

گُوہ کا کیڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ کیڑا جو گُوہ میں پیدا ہوتا ہے۔ چُنچنا۔ کرم (۲۔ ع) بچۂ نوزائدہ۔ چند روز کا بچہ۔ چھوٹا سا بچہ جس کے مر جانے کا کم افسوس ہو ✦

گُوہ کر دینا (ہ) فعل متعدی (ع):۔ نہایت میلا کر دینا۔ از حد چکٹ کر دینا۔ جیسے "بچے نے چار دن میں انگرکھا گُوہ کر دیا ✦ کیسے جلدی کپڑے گُوہ کر دیتا ہے" ✦

گُوہ کھانا (ہ) اسم مذکر:۔ غلامی۔ لُوطی۔ مُعلم۔ جھک مارنیوالا۔ نہایت جھوٹا ✦

گُوہ کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ براز چٹ کرنا۔ نجاست کھانا۔ جیسے "گُوہ کھانے کال نہیں کٹتا" یعنی ایمان بگاڑنے سے مُصیبت دُور نہیں ہوتی (۲) جھک مارنا۔ بیہُودہ بکنا۔ ژاژ خائی کرنا۔ ہرزہ درائی کرنا ؎

سوائے رنج کچھ حاصل نہیں اے دلربا تجھ سے ۔ وہ گُوہ کھاتے ہیں جو رکھتے ہیں اُمید وفا تجھ سے (شیخ باقر علی)

(۳) جھوٹ بولنا۔ دروغ گوئی کرنا۔ (۴) غیبت کرنا۔ نندا کرنا۔ بدی کرنا۔ (۵) اغلام کرنا۔ لواطت کرنا۔ (۶) زنا کرنا۔ حرام کرنا۔ مُنہ کالا کرنا (۷۔ چوسرباز) چوسر کی گوٹ کا پیٹی کے اس خانہ میں آجانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پھر بغیر پو آئے نہ اُٹھنا یا دوسرے شخص کی پو آ جانے سے مرجانا ✦

گُوہ کی طرح چھپانا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت چھپانا۔ کمال احتیاط سے رکھنا۔ ڈھانکتے پھرنا ؎

رکھتا ہُوں گُوہ کی طرح سے ہواسطے چھپا ۔ دیکھے نہ غیر تا تری تصویر ہاتھ میں (شیخ باقر علی)

گُوہ مُوت کرنا (ہ) فعل متعدی (ع):۔ چھوٹے بچے کا گُوہ مُوت دھونا۔ بچے کی خدمت کرنا۔ ننھے بچے کی ٹہل کرنا ✦

گُوہ مُنہ میں دینا (ہ) فعل متعدی:۔ جھوٹا ثابت کرکے ذلت دینا۔ جھوٹا ثابت کرنا۔ ذلیل کرنا۔ شرمانا۔ شرم دلانا ✦

گُوہ میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اُڑیں } (ہ) کہاوت:۔ رذیلے
گُوہ میں ڈھیلا پھینکیگا سو چھینٹے کھائیگا } کو چھیڑیگا سو گالیاں سُنے گا۔ بُروں کے مُنہ نہ لگو نہ گندی باتیں سُنو ؎

گُوہ میں جو ڈالیگا ڈھیلا چھینٹے کھائیگا ضرور ۔ شیخ صاحب بچنا رندوں سے کچھ بہتر نہیں (شیخ باقر علی)

گُوہ میں نہانا (ہ) فعل لازم (عوام):۔ سخت رُسوا ہونا۔ از حد بدنام ہونا۔ فضیحت ہونا ✦

گُوہ میں نہلانا (ہ) فعل متعدی (عوام):۔ خُوب ذلیل کرنا۔ نہایت شرمندہ کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا ؎

تو نے تنگ کا مرے احوال جاناں سے کہا ۔ گُوہ میں نہلاؤں کہیں پاؤں اگر غماز کو (شیخ باقر علی)

گُوہ نہ کھا (ہ) عوام۔ محاورہ:۔ (۱) جھک نہ مار۔ بیہودہ مت بک۔ ژاژ خائی نہ کر ✦ بکواس نہ کر۔ بک بک مت کر ؎

سائل کو شہد لب کے وہ کہتا ہے گُوہ نہ کھا ۔ کس مُنہ سے بوسہ لینے کی ہم آرزو کریں (شیخ باقر علی)

کرتا ہوں عرضِ حال تو کہتا ہے گُوہ نہ کھا ۔ ہوتا ہے درد سر تری گفتار سے ہمیں (ایضاً)

(۲) جھوٹ مت بول۔ جھوٹا دعوے نہ کر ✦ لاف نہ کر۔ شیخی مت مار ؎

گُوہ نہ کھا دعوے بیجا ہے یا اوکبک دری ۔ تیری رفتار ایک یار کی رفتار الگ (شیخ باقر علی)

گُوہ نہ کھا پُوچ نہ رندوں کو ہمیں جھوٹ نہ بول ۔ صوفیا ہوش میں آ عقل و خرد کر پیدا (ایضاً)

(۳) غیبت مت کر۔ طوفان نہ لے بُہتان مت لگا۔ تُہمت نہ دھر ✦

گُوہ ہو جانا (ہ) فعل لازم (ع):۔ میلا ہو جانا۔ چکٹ ہو جانا۔ جیسے "سارے کپڑے گُوہ ہو گئے" ✦

گوہار (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ہانک پکار۔ واویلا۔ داد فریاد۔ دُھائی تہائی توبہ دھاڑ ✦ فریاد۔ استغاثہ۔ سہائتا ؎

ہُوں اَپراَدھی جنم کا نک سک بھرا بکار ۔ تم داتا دُکھ بھنجن ہو موری سنو گوہار (دوہا)

(۲) غُل شور۔ غُل غپاڑا۔ رولا۔ شور غوغا۔ رول (۳) کاگا رول ✦ لڑائی کا غُل شور۔ کائیں کائیں کرکے پیچھے پڑ جانے کی نسبت بولتے ہیں (۴۔ ل) ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ۔ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے ڈٹ کر لڑنا (۵۔ ل) ایک آدمی کا کئی آدمیوں کو گالی گلوج کا جواب دینا۔ چھوٹ۔ ضلع جگت میں کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا (۶) گالی گلوج ✦ ضلع جگت۔ ٹھٹھا۔ مذاق۔ پھکڑ (۷) گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (۸) آدمیوں کا وہ گروہ جو لڑنے کی مدد کے واسطے اِدھر اُدھر سے جمع کیا جائے

پچریک ـ کمکی فوج ـ کمک ـ امدادی فوج ✦

گوہار لڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) چوکھا لڑنا جیسے "مجھ پر جدا منہ آتے ہو میاں دادخاں سے جدا لڑتے ہو ـ بھائی صاحب مغلبچہ پن پر آگئے گوہار لڑتے ہو (نامۂ غالب) (۲) گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (۳) ضلع جگت یا پھکڑ لڑنا ✦ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے پھکڑ میں مقابلہ کرنا ـ چھوٹ لڑنا ✦ گالی گلوچ کرنا ✦

گوہا چھی چھی (ا) اسم مؤنث (ہردو مترادف) (عوام) :- (۱) غلاظت نجاست ـ پلیدی ـ مثال دیکھو (چرکین کی اُس غزل میں جس کی ردیف الف اور رنگ قافیہ ہے یا وہ غزل جس میں ردیف الف اور کا غذ قافیہ ہے) (۲) بک بک ـ جھک جھک ✦ مغلظات ـ گالی گفتار ـ گالی گلوچ ـ بے تہذیبی ؎

گوہا چھی چھی پہ مزاج یار خود مائل ہوا ـ غیر بگ سیرت کی بھی صحبت میں وہ داخل ہوا (شیخ بازعلی)

(۳) کلیس ـ کِلکِل ـ دانتا کلکل ـ ٹکا فضیحتی ـ جھگڑا ـ ٹنٹا ـ جوتی پیزار ـ نفرت انگیز باتوں کی لڑائی ✦ مخمصہ ؎

تنگ آئے ہیں دنیا کی گوہا چھی چھی سے ـ ہو قبض روح جس چھوٹیں اس منڈاب سے ہم (شیخ بازعلی)

کیا خطا چرکیں کی ثابت کی جو کہتے ہو بُرا ـ ہر گھڑی کی گوہا چھی چھی جان من بہتر نہیں (چرکین)

(۴) رسوائی ـ بدنامی ـ فضیحتی ـ ذلت و خواری ؎

گوہا چھی چھی کے سوا کچھ نہیں حاصل اُس سے ـ گوہ وہ کھاتے ہیں جو امید وفا رکھتے ہیں (شیخ بازعلی)

(۵) بحث و تکرار ـ جبس بیبس ـ صندم صندا ؎

گوہا چھی چھی سے نہ مطلب اُلجھنے سے غرض ـ خیر کے اُن سے چاہن چلنے میں ہم تو شہر کی غرض (شیخ بازعلی)

گوہا چھی چھی ہونا (ا) فعل لازم :- جھک جھک ہونا ـ تکرار ہونا ـ بدمزگی ہونا ـ جوتی پیزار ہونا ـ کھٹا پٹی ہونا ـ گالی گفتار ؎

نہ کیونکر ہو آپس میں پھر گوہا چھی چھی ـ میں نازک مزاج اور وہ تُند خُو ہے (شیخ بازعلی)

گوہانجنی (ا) اسم مؤنث :- آنکھ کے اُوپر کی وہ پھنسی جو بشکل جو اکثر پلک کے نیچے ہو جاتی ہے اور اُس کی نسبت عورتیں خیال کرتی ہیں کہ یہ گوہ کے ٹوکنے سے ہو جاتی ہے عربی میں اس کو شعیرہ ـ ٹھیٹ ہندی میں انجنہاری یا گوہیری یا گوہائی کہتے ہیں ـ کچی دیوار کے کوئلے ـ پلاؤ کی لونگ ـ چھوہارے کی گٹھلی وغیرہ کے گھِس کر لگانے سے اکثر آرام ہو جاتا ہے ✦

گوہانجنی نکلنا (ا) فعل متعدی :- گوہیری نکلنا ـ انجنہاری نکلنا ـ پلکوں کے نیچے پھنسی نکلنا ؎

چشم بیمار صنم میں نکلی ہے گوہانجنی ـ ٹوکا کتے دیکھ کر کیا عاشق رنجور کو (شیخ بازعلی)

گوہر (ف) اسم مذکر :- (۱) موتی ـ لولو ـ دُر ـ مروارید ـ صدف دانہ ؎

عرق آلودہ رُخ ہے چاندنی میں یوں نظر آتا ہے ـ کہ گویا گوہر اک دریائے نورانی میں ڈوبا ہے (ظفر)

(۲) جوہر ـ قیمتی پتھر ـ جیسے لال یاقوت ہیرا زمرد وغیرہ ؎

یوں میرے دل میں چبھتی ہے دنداں کی اُن کے تاب
ہیرے کی جوں کنی کوئی گوہر میں گھر کرے
(ذوق)

(۳) ذات شے و اصل ہر چیز ـ نژاد ـ مادہ ـ ماہیت ـ اصل نسل ـ جڑ بنیاد ذات ـ جیسے "گوہر قابل" (۴) بیٹا ـ فرزند ـ (۵) ہنر نہانی و صفات پوشیدہ جو ظاہر ہو ـ اردو میں اس جگہ جوہر بولتے ہیں ـ جیسے اب آپ کے جوہر کھلے (۶) عقل ـ و فرہنگ (۷) جوہر شمشیر ✦

گوہر شب تاب یا شب چراغ (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا لعل جو رات کو مثل چراغ چمکتا ہے ✦

گویا (ف) صفت :- (۱) گوینده ـ سخن کننده ✦ لسان ـ چرب زبان ـ خوب بولنے والا ـ خوش گفتار ـ خوش تقریر ـ جیسے "وہ بڑا گویا ہے" (۲) تابع فعل غالباً ـ ظاہرا ـ (۳) ـ حرف تشبیہ ـ جیسے مانند ـ مثل ـ ہو بہو ـ جُوں ـ بُہو بُہو ـ عین بعین ـ بعینہٖ ـ جیسے "گویا وہ ہی بیٹھا ہے" (۴ ـ ا) بالفرض ـ مانا کہ ـ لو فرضا تسلیم کیا (۵ ـ اسم مذکر) حیوانِ ناطق ✦

گویا اِن تِلوں میں تیل نہیں (ا) کہاوت :- یعنی بالکل روکھے اور بے مروت ہیں ـ طوطا چشم اور نہایت بے مروت کی نسبت بولتے ہیں ؎

تل ہیں دل لیکے یوں بگڑتے ہو ـ گویا ان تلوں میں تیل نہیں (منیر خال)

گویا (د) اسم مذکر :- گائک ـ رامشگر ـ مغنی ـ سرود گو ـ نغمہ سرا ـ گانے والا ـ قوال ـ ڈوم ـ میراثی ـ کلاونت ✦

گوئیاں (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) سہیلی ـ سکھی ـ ہمجولی ـ آلی ✦ ہم عمر اور ہم جلیس لڑکی یا عورت ـ ہم صحبت لڑکی ـ صواحب ؎

اے ری گوئیاں کیسے بھیجوں پاتی کدر کو میں (ٹھمری)

(۲) کھیل کا ساتھی ـ آڑی ـ جوٹ ـ جوڑ ـ انباز ✦

گویائی (ف) اسم مؤنث :- (۱) نطق ـ طاقت ـ گفتار ـ بول چال ـ گفتگو ـ کلام ـ بات چیت ؎

ہم ہیں مشتاق سخن اور اُس میں گویائی نہیں ـ اس لئے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں (لاادری)

(۲) گفتگو کی طاقت ـ بولنے کی طاقت (۳) فصاحت ـ بلاغت ـ خوش کلامی ✦

گوئٹھا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- اُپلا ـ کنڈا ـ گوسا ـ گوہا ـ پاتھک دستی ✦

گویندہ (ف) اسم مذکر :- (۱) کہنے والا - گویا (۲) مجازاً مُخبر - جاسُوس - دُوت - بھیدی - بھید یا - خبر دینے والا - خُفیہ نویس - کُھلی کُرکا (۳) زبان - لسان - اِس معنی میں شاہنامہ وغیرہ پُرانی تصانیف میں آیا ہے ✦

گہ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کمرے کی بلندی - ارتفاعِ مکان - کوٹھے کی اُونچائی (۲) مکان کی منزل - طبقہ - درجہ - کھنڈ (۳) مُوٹھ - قبضہ - دستہ - ہتھیار کے پکڑنے کی جگہ ✦

(صاحبِ گلشنِ فیض نے جو اس جگہ جُرأت کا شعر دیا ہے - وہ مثال غلط ہے کیونکہ لفظ گہ وہاں گہنا کا صیغہ ہے نہ کہ اسم ہاں شاعر نے اس لفظ کو مزو تلوار کی رعایت سے استعمال کیا ہے چنانچہ ہم اُس شعر کو اس جگہ نقل کرتے ہیں ؎

مُجھ کو مارا ہے تری تیغِ تغافل ہی نے جاں   قتل کرنے کو مرے تیغ کا مت قبضہ کہ دینی گہ ✦

گہ بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- تلوار کے قبضہ کا ہاتھ میں جم جانا - مُوٹھ بیٹھ جانا -

جو ہاتھ چڑھا اُس کے دل خُوں ہی کیا اُس کا
اُس پنجۂ رنگیں کی اے میر نہ گہ بیٹھے
(میر)

گھات (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کمیں - داؤں - تاک - موقع ؎

کمر یار کی از بسکہ نہایت نازک   کُھوجتی بندشِ مضموں کی کوئی گھات نہ تھی (آتش)

(۲) فند - فریب - دھوکا - جال - چھل - چھل بل - چُھل - ٹھگ - بدیا - بُتا - چال - چال بازی ؎

ہمارے سامنے شکوہ عدو کا   ہماری گھات اے ظالم نہیں ہے (داغ)

مل کر تمام بھید کہوں گا رقیب سے   آتا ہے خُوب توڑ تری گھات کا مجھے (ایضاً)

(۳) آن - انداز - ادا - سج دھج ؎

ہونگے حُورانِ بہشتی کے پُرانے انداز   آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی (داغ)

(۴) قابُو - اختیار (۵) ارادہ - بچار - عندیہ ✦ مقصد - مطلب - مدعا - مقصُود ؎

پڑا ہوں بسترِ غم پر فقط مریض نہیں   مزاج پُوچھنے آئیں وہ گھات اتنی ہے (اسیر)

(۶) کمین گاہ - کمن - مرصاد - داؤں کی جگہ - وہ جگہ جہاں دشمن یا شکار کے انتظار میں بیٹھیں - (۷ - ہندو) مجازاً جادُو - ٹونا - چھُو منتر - مُوٹھ چنانچہ گھات چلانا - ہندو مُوٹھ چلانا - جادُو کرنا کے موقع پر بولتے ہیں ✦ (۸ - سنسکرت) قتل - بدھ - ہتیا - مارن (۹) قتل کرنے کی فکر - ارادۂ قتل ؎

اِس کی بغل میں کتنی تیغ اُس کے ہاتھ میں ہے
یہ اُس کی فکر میں ہے وہ اُس کی گھات میں ہے
(بیتاب)

(۱۰) ڈھب - ڈھنگ ؎

رکھ کے اوروں پہ بُرا مجھ کو کہا کرتے ہو   گالیاں دینے کی اچھی تمہیں گھاتیں آئیں (اسیر)

(۱۱) عیاری - چالاکی - مثال (دیکھو گھات میں آنا) ✦

گھات پر چڑھنا (ہ) فعل لازم :- قابُو پر چڑھنا - داؤں پر چڑھنا - ڈھب پر چڑھنا - ہتھوں چڑھنا - قابُو میں آنا - داؤں میں آنا - چال میں آنا ؎

کیا چڑھ گئے نہ کسی روز مری گھات پہ تُم   آخر اس راستے روز ہو آتے جاتے (رند)

گھات چلانا (ہ) فعل مُتعدی :- (۱) داؤں چلانا - وار کرنا - (۲ - ہندو) مُوٹھ چلانا - جادُو چلانا ✦

گھات کرنا (ہ) فعل مُتعدی (ہندو) :- (۱) داؤں لگانا - موقع تاکنا (۲) مارنا - ذبح کرنا - قتل کرنا - بدھنا - ہتیا کرنا - مار ڈالنا - جیسے "چار جیو گھات کئے" ✦

گھات لگانا (ہ) فعل مُتعدی :- چُھپکے بیٹھنا - داؤں لگانا - موقع تاکنا - فکر میں رہنا - تاک لگانا ؎

ہوں وہ دانا نہ کبھی دام میں آیا ہرگز   گھات مُدت سے لگائے ہوئے صیاد ہیں (امانت)

بیٹھے لگا کے تاک ترے در پہ ہم تو کیا   ملنے کی کچھ لگا نہ سکے گھات وہم سے (ظفر)

اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پر ہے   بہوش باش کہ عالم روا روی پر ہے (مصحفی)

گھات میں آنا (ہ) فعل لازم :- دم میں آنا - دھوکے میں آنا - جال میں آنا - فریب کھانا - عیاری یا چالاکی میں پھنسنا ؎

دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے   اس لئے آپ ہم آتے ہیں تری گھاتوں میں (داغ)

گھات میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- دشمن کے مارنے یا شکار کے صید کرنے کے واسطے چھپ کر بیٹھنا - داؤں میں رہنا - موقع تاکنا - قابُو ڈھونڈنا ؎

نکلے تھے چمن سے کہ پھنسے کُنجِ قفس میں   لو گھات ہی میں بیٹھا تھا صیاد ہماری (رند)

گھات میں پھرنا (ہ) فعل لازم :- تاک میں پھرنا - قابُو دیکھتے اور موقع ڈھونڈھتے پھرنا - داؤں میں رہنا ؎

کوئی بُت خانے کو جاتا ہے کوئی کعبے کو   پھرتے ہیں گبر و مُسلماں تری گھات میں کیا (آتش)

گھات میں رہنا (ہ) فعل لازم :- فکر میں رہنا - موقع تاکنا - قابُو ڈھونڈنا ✦

گھات میں ہونا (ہ) فعل لازم :- فکر میں ہونا - موقع تاکنا - داؤں لگانا - قابُو ڈھونڈنا ✦

گھاتا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ) :- رُوکن - منگنی - رُونگا - چُنگا - کوئی چیز خریدنے

گھات

کے بعد اُوپر سے مانگ لینے کو گھاتا کہتے ہیں۔ فارسی میں سربگاوے بابرسر کہتے ہیں ◆

گھاتک (س) اسم مذکر:- (۱) قاتل۔ ہتیارا۔ خونی۔ سفاک۔ جلاد قصاب قسائی (۲) جانی دشمن۔ جان کا لاگو۔ لہو کا پیاسا (۳۔ صفت) بیرحم۔ بے دردی ◆ ایذا دہندہ۔ دُکھ دائی ◆ ظالم ◆ مردم خوار۔ تُند مزاج (۴) منحوس۔ نحس سعد کا نقیض۔ اُشبھ (طالع بد) بُرا ستارہ ◆

گھاتی (ہ) صفت (ہندو):- (۱) چھلیا۔ بھگلیا (۲) داؤں گھات رکھنے والا۔ موقع تاکتا رہنے والا (۳) چالیا۔ چالباز (۴) قاتل۔ خونی (۵) خودغرض۔ گونٹھیرا ◆

گھاتیا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ شخص جو کسی چیز یا کسی آدمی کی گھات میں رہے (۲) گونٹھیرا۔ خودغرض۔ خود مطلب۔ گونٹھیار ◆

گھاتیں (ہ) اسم مؤنث:- گھات کی جمع ◆

مرا دل کر دیا قابو سے باہر نگاہ ناز کی گھاتیں نہ پوچھو (تجمل)

گھاتیں بتانا (ہ) فعل متعدی:- چالیں بتانا۔ چالبازیاں سکھانا ◆

اب نہ مانیں گے نہ مانیں گے تمہارا کہنا کبھی اس قول سے پھر جائیں تو جھوٹا کہنا
سیکھ آئے ہو کہو کس سے یہ قصّا کہنا خوب بے پرکی اُڑاتے ہو اجی کیا کہنا
ایسی گھاتیں تو بتا دیتے ہیں ہم اوروں کو
جائیے جائیے بس دیجئے دم اوروں کو
(میر مہدی مجروح)

گھاتیں یاد ہونا (ہ) فعل لازم:- موقعے معلوم ہونا۔ ڈھب یاد ہونا۔ داؤں جاننا۔ ڈھنگ جاننا ◆

جان لینے کی تو ہیں یاد ہزاروں گھاتیں دلفریبی کا بھی غنچہ کو کوئی ڈھنگ آتا ہے (ناظم)

گھاٹ (ہ) اسم مذکر:- (۱) دریا خواہ تالاب یا کنوئیں وغیرہ کا ایک کنارا جہاں سے پانی بھرتے یا نہاتے دھوتے ہیں۔ وہ سیڑھیوں دار مقام جہاں دریا پر ہندو لوگ نہاتے ہیں ◆ جانوروں کے پانی پینے کا مقام۔ مشرب۔ منہل۔ آبشخور (۲) پایاب۔ معبر۔ دریا خواہ ندی سے اُترنے کا مقام جہاں پانی کم اور چوڑائی زیادہ ہوتی ہے۔ دریا سے پار ہونے کی وہ ڈھلوان سطح جہاں سے کشتی وغیرہ پر سوار ہوتے ہیں۔ گزرگاہِ دریا (۳) ساحلِ دریا۔ کنارۂ تالاب وغیرہ جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ دھوبیوں کے کپڑے دھونے کی جگہ۔ جیسے دھوبی کا کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا (۴) تلوار کی وہ جگہ جہاں سے اُس کا خم شروع ہوتا ہے ◆ باڑھ سے اُوپر کا حصّہ۔ خمِ شمشیر ◆

گھاٹ

افیار کے پُل بندھ گئے ہیں کوچہ میں اے ترک
ہم تیغ کے گھاٹ اُن کو اُتارا نہیں کرتے
(جرأت)

وا رکیا معلوم ہو تیغ نگاہِ یار کا ساحل بحرِ فنا ہے گھاٹ اِس تلوار کا (سلطان)

(۵) طرف۔ جانب۔ سمت۔ رُخ۔ دِشا۔ اور ◆

میں اپنا سرپرست سمجھ کر چلا گیا جس گھاٹ مجھ کو یار کی شمشیر لے گئی (مخبر)

(۶) انگیا کا گریبان ◆

گھاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اُس نے قِس کے خیاط کو چڑیا کا بنایا اُس نے (امانت)

موم میں اپنے یار نے ٹانکا ہے توکڑو میلا لگا ہے چیڑیوں کا انگیا کے گھاٹ پر (الہام)

(۷) تراش خراش۔ قطع وضع ◆ ڈول۔ رُوپ۔ صورت ◆ طرز۔ ڈھنگ۔ انداز (۷) راہ۔ راستہ ◆

دُوگانا جان میں مطلب سے گھاٹ بیٹھی ہوں کِھلا کے پان تو انگیا کروں رُفو تیری (رنگین)

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آتے نئی بات سن کر بھڑک ہیں پڑ جاتے
نئی روشنی سے ہیں آنکھیں چُراتے مگر ساتھ ہی یہ بھی ہیں کہتے جاتے
کہ دُنیا نہیں گرچہ رہنے کے قابل
پر اس طرح دُنیا میں رہنا ہے مشکل
(مولانا حالی)

(۸۔ ہندو) جَو کی ثابت نکلی ہوئی گِری جو نمی دیکر نکالی جاتی ہے (۹۔ ہندو) دُلھن کا لہنگا (۱۰) ناؤ کا کرایہ۔ اُجرتِ کشتی ◆ گھاٹ اُترائی ◆ پُل کا محصول ◆

گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا (ہ) فعل متعدی:- جہاں دیدہ اور کار آزمودہ ہونا۔ جگہ جگہ کا سفر کرنا۔ مختلف مُلکوں میں پھرنا۔ مُلک دَر مُلک پھر کر تجربہ حاصل کرنا ◆

گھاٹ لگنا (ہ) فعل لازم:- بہت سے آدمیوں کا دریا سے پار اُترنے کے واسطے کنارے پر اکٹھا ہونا۔ جسے پنجابی پُور بھرنا کہتے ہیں ◆

گھاٹ تو دریائے فانی کے ہے ساحل پر لگا بادباں لے تیر قاتل کشتیِ دل پر لگا (نصیر)

کیوں نہ اُس چشم سے ہو قافلۂ اشک رواں یہ وہ دریا ہے جہاں گھاٹ سدا لگتا ہے (ایضاً)

گھاٹ مارنا (ہ) فعل متعدی:- پُل کا محصول نہ دینا۔ اُترائی کا محصول مار کر چلا جانا ◆

گھاٹ مانجھی (ہ) اسم مذکر:- وہ ملاح جو کشتیوں کے کرایہ کا انتظام اور سواریوں کی فراہمی کا کام کرتا ہے ◆

گھاٹ وال (ہ) اسم مذکر (ہندو):- گھاٹیا۔ وہ برہمن جو گھاٹوں پر اشنان کراتا اور ٹیکا لگاتا ہے ◆

گھاٹ (ہ) صفت (گنوار) :- کم۔ جیسے "تانے گھاٹ کہ بانے گھاٹ"۔ یعنی تانے میں کم یا بانے میں ہر طرح مساوی اور برابر ہے ◆

گھاٹ تولنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :- کم تولنا ◆

گھاٹا (ہ) اسم مذکر :- کمی۔ نقصان۔ خسارہ۔ ٹوٹا۔ زیاں (۲- گنوار) آشِ جو۔ کٹے اور چھڑے ہوئے جَو کا شوربہ ◆

گھاٹا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- خسارہ اُٹھانا۔ ٹوٹا اُٹھانا۔ گوسے دبنا۔ پلّے سے دینا ◆

گھاٹا آنا (ہ) فعل لازم :- نقصان ہونا۔ کمی ہونا۔ ٹوٹا پڑنا۔ خسارہ ہونا۔ جیسے دس روپے میں کیا گھاٹا آجائیگا ◆

گھاٹا بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ٹوٹا بھرنا۔ پلّے سے دینا۔ گرہ سے دینا (۲) کمی پوری کرنا۔ نقصان پورا کرنا ◆

گھاٹا پڑنا یا ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گھاٹا آنا) ◆

گھاٹی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ۔ درۂ کوہ۔ پہاڑ پر چڑھنے کا سکڑا راستہ۔ پہاڑوں کے بیچ کی گلی۔ خشکی کا وہ قطعہ جو پہاڑ یا پہاڑیوں کے درمیان واقع ہو ؎

اَوگھٹ گھاٹی مشکل پینڈا گودی میں بالک یا نا (بھجن)

(۲) روقہ۔ چالان۔ پروانۂ راہداری جو محصول ادا کرنے کے بعد دیا جاتا ہے (۳) حلق۔ گلا۔ جیسے "اُترا گھاٹی ہوا ماٹی" ◆

گھاٹی کرنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :- گلا کرنا۔ گلا اُٹھانا ◆

گھاٹیا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- گھاٹ پر بیٹھنے اور اشنان کرانے والا برہمن ◆ گھاٹ پر رہنے والا برہمن ◆

گھار (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گُوہار) ◆

گھاس یا گھانس (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کاہ۔ گیاہ۔ علف۔ گراس ؎

اے دل وہ ہو کیا مرض اہل دیکھ بوٹی تبا کی گھاس نہیں ہے خرید کی (اسیر)

دانہ نہ گھاس کھیر را نمیت تین بار

(۲) پھونس۔ کانس۔ پھولا (۳) کوڑا۔ کرکٹ۔ جیسے کیا گھانس اُٹھا لایا؟ ۔ (۴) ایک قسم کا ریشمی کپڑا ؎

جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے تمہارے دیکھنے کی گھانس لے صنم ہری ہو جائے (امانت)

(۵) کاغذ یا پنّی وغیرہ جو قینچی سے باریک باریک کتر کر تعزیہ وغیرہ پر کتری ہوئی جماتے ہیں (۶) چارہ۔ جانوروں کی خوراک جیسے "دانہ نہ گھاس گھوڑے تیری آس" ◆ (۷) بُوٹی ◆ ساگ پات ◆ سبزی ◆

گھاس پھوس (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوڑا کرکٹ۔ خس و خاشاک۔ (۲) ڈاڑھی۔ ڈاڑھی کے بال۔ مطلق بال ◆ موئے زہار ◆

گھاس کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کاہ بُریدن کا ترجمہ (۲) جلد جلد پڑھنا۔ اِس طرح پڑھنا۔ بولنا یا سُنانا کہ سمجھ میں نہ آسکے۔ بے سوچے سمجھے جلد جلد بولنا۔ بے لُطفی سے پڑھنا سُنانا یا باتیں کرنا۔ جلد جلد بے مزہ شعر کہنا ◆ بے سلیقگی اور بیدلی سے کوئی کام کرنا۔ بیگار سی ٹالنا ؎

کہے ہے شعر جو معروف اتنی جلد دستی سے لکھے ہے شعر اب یا گھانس تو کاٹے ہے (معروف)

قصّہ کیتے میں نظر جب آگیا مجھ کو وہ گُل گھانس کاٹی عارضِ رنگیں کا سبزہ دیکھ کر (امانت)

گھاس کھا گھاس (ہ) محاورہ :- جب کوئی گاہک نہایت سستی چیز مانگتا ہے تو دوکاندار اُس کے جواب میں کہتا ہے کہ یہ حیوانوں کے کھانے کی چیز نہیں ہے جو ارزاں مانگتا ہے تو اِس کی بجائے گھانس خرید کر کھالے ◆ تو اِس کی قدر کیا جانے ◆

گھاس کھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حیوانات کا چارہ چرنا۔ جیسے "کیسی بنی ہے ہر دم اِس گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس" (۲) حیوان بننا۔ حیوانوں میں شمار ہونا ◆

گھاس کھودنا (ہ) فعل متعدی :- زمین سے گھاس نکالنا۔ کاہ بریدن گیاہ کندن کا ترجمہ۔ گھاس تراشنا (۲) دیکھو (گھاس کاٹنا نمبر۲) ◆

گھاس والی (ہ) اسم مؤنث :- گھسیاری۔ زنِ گیاہ فروش۔ گھانس لاکر بیچنے والی عورت ◆

گھاگ (ہ) صفت :- بوڑھا۔ خرانٹ۔ مردِ پختہ کار۔ بوڑھا تجربہ کار ◆ نہایت بوڑھا ◆ جہاندیدہ۔ گرم و سرد دیدہ۔ کار آزمودہ ◆ سیانا۔ چتر۔ ہوشیار ◆

گھاگرا (ہ) مذکر :- (۱) لہنگا ◆ سایہ۔ گون۔ پیشواز (۲) ایک دریا کا نام جسے سرجو بھی کہتے ہیں (۳) ایک پودے کا نام (۴) ایک قسم کا کبوتر ◆

گھاگرا پلٹن (ا) اسم مذکر :- اسکاٹلنڈ کے پہاڑی گوروں کی پلٹن جن کی وردی گھاگرے سے مشابہ ہوتی ہے ◆

گھال میل (ہ) صفت (ہندو) :- (۱) گڈمڈ۔ ملا جلا۔ خلط ملط (۲) میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ ڈانڈا مینڈا ◆

گھال میل رکھنا (ہ) فعل متعدی :- ربط ضبط اور میل ملاپ رکھنا۔

گھال

ڈانٹ ڈپٹ اپنا اختیار رکھنا۔ اتحاد رکھنا۔

گھال میل کر دینا (ہ) فعل متعدی:۔ گڈمڈ کر دینا۔ ملا جلا دینا۔ کھچڑی کر دینا۔ غلط ملط کر دینا۔

گھالنا (ہ) فعل متعدی (گنوار):۔ (۱) ڈالنا۔ انداختن کا ترجمہ (۲) برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ جیسے "گھر گھالنا"۔ مگر یہ لفظ اس معنی میں گھر کے بغیر نہیں آتا۔ (۳) گھسیٹنا۔ دخول کرنا۔

گھام (ہ) اسم مؤنث (گنوار):۔ (۱) دھوپ۔ سورج کی روشنی (۲) اُمس۔ گھمس۔ گھمکا۔ شدت۔ گرمی۔ سورج کی تیزی۔ تپش۔ جیسے "یا مارے ساجھی کا کام یا مارے بھادوں کی گھام" (۳۔ بنگال) پسینا۔ پسیو۔ سیت۔ عرق (۴) گرمی دانے۔

گھامڑ (ہ) صفت:۔ (۱) گھام یعنی گرمی کی ماری ہوئی (گائے)۔ وہ بدحواس اور ہر وقت ہانپنے والی گائے جسے گرمی مار گئی ہو (۲) بدحواس۔ حواس باختہ۔ ہوش گم کردہ۔ بے اوسان (۳) احمق۔ سادہ لوح۔ کاؤدی۔ مودھو۔ بچھیا کا باوا (۴) پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ ناکردہ کار (۵) سست۔ کاہل۔ آلکسیا۔ جھول۔ ڈھیلا۔ احدی۔

گھان (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کور۔ چکی کا لقمہ۔ گلہ۔ اناج کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چکی یا اوکھلی میں ڈالی جائے (۲) پکوان کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کڑھائی میں ایک ساتھ تل جانے کے واسطے ڈالی جائے۔ جیسے "پہلے گھان کے گلگلے اچھے نہیں اترے" (۳) دفعہ۔ باری۔ وار۔ اوسرا۔ جیسے "اب کے گھان میں تمہیں کو دیں گے" (۴) تلوں یا سرسوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کولھو میں ڈالی جائے (۵) گنے کے رس کی وہ مقدار جو ایکبار گڑ بنانے کے واسطے کڑاہے میں ڈالی جائے۔

گھان اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ تل کر نکالنا۔ تلنا جیسے "اِنکے واسطے کچوریوں کے دو گھان اُتار دو پھر دوسرے کو دینا"۔

گھان اُترنا (ہ) فعل لازم (۱) تل کر نکلنا۔ پکوان کا کڑھائی سے نکلنا (۲) تیار ہونا۔

گھان پڑ جانا (ہ) فعل لازم: کسی کام کا بندھا لگ جانا۔ کوئی کام شروع ہو جانا۔ خمیر پڑ جانا۔

گھان پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بہت سی چیزوں کے ایک ساتھ تیار ہونے کا ڈھنگ پڑنا (۲) ایک دفعہ تلے جانے کے قابل پکوان کی مقدار کا کڑھائی میں ڈالا جانا۔ کڑھائی میں پڑنا۔

گھان ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ایک دفعہ تلے جانے کی مقدار کڑھائی میں چھوڑنا (۲) کسی کام کو ہاتھ لگانا۔ بندھا لگانا۔ کوئی کام شروع کرنا۔

گھا

کسی کام کا خمیر ڈالنا۔

گھانس (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (گھاس)۔

گھانی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) تلوں خواہ سرسوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو کی اوکھلی میں پیلنے کے واسطے ڈالی جائے۔

کیا تُو کورے تل جیسے کیا ہیں تیل پلے ۔۔۔ آدھے بیچ کی گھانی بری وہ تو دین سے جائے (دوہا)

(۲) کولھو۔ بیلن۔ چکی۔ جاتا۔ تیل یا رس نکالنے کی کل (۳) گھان ڈالنے یا کولھو چلانے والا (۴۔ پنجاب) مٹی کا تغار۔

گھانی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کولھو چلانا۔ تیل نکالنا۔ سرسوں یا تل پیلنا۔

گھاؤ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) زخم۔ ریش۔ جراحت۔ جرح۔ خستگی۔ قرحہ۔ چیر۔ (۲۔ مجازاً) نقصان۔ ہان۔ ٹوٹا۔ خسارہ۔

گھاؤ بھرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) زخم کا اندمال پذیر ہونا۔ زخم کا اچھا ہو کر برابر ہونا۔ انگور بندھ جانا (۲۔ مجازاً) ٹوٹا پورا ہونا۔ جبرِ نقصان ہونا۔

گھاؤ پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ زخم ہونا۔

گھاؤ سینا (ہ) فعل متعدی:۔ زخم کو ٹانکے لگانا۔

رکھتے ہیں سینکڑوں وہ سوزنِ مژگاں لیکن ۔۔۔ کوئی پوچھے کہ سیا آپ نے گھاؤ کس کا (ظفر)

گھاؤ گھپ (ہ) صفت:۔ (۱) نہایت فضول خرچ۔ اُڑاؤ۔ مسرف۔ کھاؤ اُڑاؤ۔ کھاؤ اُڑاؤ (۲) وہ گھر جس میں جو کچھ آئے صرف ہو جائے۔ جیسے "اُس کا گھر تو گھاؤ گھپ ہے جو کچھ آتا ہے اُٹھ جاتا ہے" (۳) بلا چٹ۔ بلانوش۔ ہر کچھ کھا جانے والا۔ چٹورا۔ شکم خوارہ۔ شکم بندہ (۴) غبن کرنے والا۔ تغلب کرنے والا۔ خائن۔

گھائی (ہ) اسم مؤنث (پورب):۔ بچہ کا گوہ کھیٹی۔

گھائی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) دو انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔ انگوٹھے اور انگلی کے درمیان کا زاویہ جسے پورب میں گٹا عربی میں فترہ و فوت کہتے ہیں۔

دل گھائیوں میں اُس نے لیکر چھپا ہی ڈالا ۔۔۔ ظاہر ہوئی نہ آخر دزدِ حنا کی چوری (مصحفی)

(۲) وہ زاویہ جو درخت کے تنہ اور شاخ سے پیدا ہو۔ (۳۔ پورب) پانچ عدد۔ پنجہ (۴) چند مقررہ ضربوں کا نام جو پٹہ بازی یا پھکیتی میں مخصوص ہیں مثلاً دو کی گھائی چار کی گھائی وغیرہ جس میں دو دو اور چار چار معین چوٹیں لگائی جاتی ہیں (۵۔ مجازاً) دھوکا۔ مغالطہ۔ وہ دھوکا جو پٹا باز حریف کو دیتا ہے جیسے سر کا وار دکھایا اور پاؤں پر ضرب لگائی۔ اسی سے مطلق فریب۔ بتا۔ چھل۔

جُل۔ وغیرہ کے معنی ہوگئے ؛

گھائیں (ہ) اسم مؤنث (پُورب) :۔ (۱) بائیں۔ طرف۔ اور۔ جانب۔ (۲) ساتھی۔ ہمراہی۔ طرف دار۔ حامی۔ مددگار (۳) متعلق فعل طرف سے۔ جانب سے۔ اور سے۔ جیسے میری گھائیں جوا کو پیار دیجو (۴) او سر۔ بار۔ دفعہ ؛

گھائیں مائیں کردینا (ہ) فعل متعدی (بیگمات) :۔ (۱) اِدھر اُدھر کردینا۔ اُڑا دینا۔ غائب کردینا۔ سرکا دینا۔ ایک طرف کردینا۔ جگہ سے ہٹا دینا۔ چُرا لینا۔ جیسے خُوب قول جو تُم کے سرکار کے سامنے پھیلائیں آنکھ بچا وٹس منّیاں میں سے گھائیں مائیں کیں (پنتربھیلی) (۲) آرسے۔ بلے کودینا۔ ہاں ہاں کردینا۔ آج کل کردینا۔ ٹال ٹول کرنا۔ وعدہ وعید کرنا۔ ٹالدینا ؛

گھاتیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گھاتی کی جمع (۲) چالاکیاں۔ عیاریاں فریب۔ دھوکے ؛

گھاتیاں بتانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دم دینا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ چھل کرنا۔ مُبتا دینا۔ جھانسا دینا (۲) ٹالنا۔ آلا بالا بتانا (۳) وار بچانا حملہ بچانا۔ داؤں بتاتا ؛

گھایل یا گھائل (ہ) صفت :۔ (۱) زخمی۔ مجرُوح۔ زخم رسیدہ۔ زخم خوردہ۔ خراشیدہ۔ فگار۔ خستہ۔ بسمل (۲۔ مجازاً) عشق کا مارا۔ دلفگار کُشتۂ عشق (۳۔ لکھنؤ) کنکوے کے ایک رنگ کا نام ے

دمبدم پڑتی ہے لے ناسخ جو شمشیرِ نگاہ ؎ جو پتنگ اُس نے اُڑایا بس وہ گھائل ہوگیا (ناسخ)

(اس لفظ کے تلفظ میں ذرا سا جھگڑا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ناسخ اور اکثر شعرائے لکھنؤ و دہلی اِسس کو سائل و مسائل کے وزن پر۔ دِل۔ تِل۔ بسمل۔ مشکل۔ قابل وغیرہ کے ساتھ قافیہ باندھنا فصیح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اُوپر جو شعر لکھا گیا اس کی اور آیندہ کے اشعار کی بنا قافیہ دل۔ بسمل اور حائل وغیرہ ہے ے

اضطرابِ ذَرسیۂ محبوب سے معذور ہُوں ؎ کیوں نہ تڑپے اس قدر بقاتل سے گھائل دُور ہے (ناسخ)

نہ لعاب کی تیغِ احساں سے گھائل ؎ نہ بیٹھے سے طالب زبھائی سے سائل
نہ دُکھ درد میں سوے آرام مائل ؎ نہ دریاد کو وہ اُن کے رستے میں حائل
(حالی)

عشق کی چوٹیں پہ در پے اُٹھائی گئیں گھائل ہے دل
یوں بے دم ہے اب پہلُویں جُوں صید بسمل ہے دل
(میر)

دیکھیں آنکھیں اُٹھائی دل نے چوٹ ؎ یہ تماشائی عبث گھائل ہُوا (ایضاً)

یہاں ہمارے قافیہ مائل۔ قائل۔ سائل۔ حائل۔ زائل ہے۔ مگر بعض اہلِ دہلی اور ہندی لُغات والے بفتح تحتانی صحیح اور فصیح خیال کرتے ہیں۔ بلکہ شعرائے لکھنؤ میں سے بقول حضرت جلال

شیخ امداد علی صاحب بحر نے بھی جو حضرتِ ناسخ کے شاگردِ رشید تھے بفتح ہی صحیح مانا۔ اور محفل دمُل کے ساتھ اس کا قافیہ وار رکھا ہے۔ بہر حال دونوں طرح جائز اور اول افصح سمجھنا چاہیئے)؛

گھایل کا سانگ (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگی اپنے تمام جسم پر چھریاں کٹاریں وغیرہ حکمت عملی سے اس طرح لگا لیتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ اُس کے جسم کے اندر گھسی ہوئی ہیں ؛

گھایل کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ زخمی کرنا۔ مجرُوح کرنا ؛

گھایل کی گت گھائل جانے (ہ) کہاوت :۔ مصیبت زدہ کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے ؛

گھایل ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) زخمی ہونا۔ مجرُوح ہونا۔ بسمل ہونا۔ (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا ؛

گھبرا جانا (ہ) فعل لازم :۔ مضطرب الحال ہوجانا۔ بوکھلا جانا۔ سٹ پٹ جانا۔ حواس باختہ ہوجانا۔ اوسانوں میں نہ رہنا۔ اَوسان خطا ہوجانا۔ سراسیمہ ہوجانا ؛

گھبرا کر (ہ) تابع فعل :۔ جلدی سے۔ تلملا کر۔ مضطرب ہوکر۔ سراسیمہ ہوکر ؛

گھبرا کر اُٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ چونک کر کھڑا ہونا۔ بیاکُل ہوکر اُٹھنا۔ سراسیمہ ہوکر اُٹھنا ے

خواب میں مجھ سے جو وہ شب ہوکے ہمبستر اُٹھا ؎ وائے بیداری کہ میں سوتے سے گھبرا کر اُٹھا (نصیر)

گھبرانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بَولانا۔ بوکھلانا ؛ سٹ پٹانا۔ ہڑبڑانا ؛ حواس باختہ ہونا۔ بے اوسان ہونا ؛ تلملانا۔ مضطرب ہونا۔ بیقرار رہنا۔ بیاکُل ہونا سراسیمہ ؛ سرگرداں ہونا۔ حیران و پریشان ہونا۔ دل قابُو میں نہ رہنا ے

کُوچے میں جو عشاق بُہت آئے ہوئے ہیں ؎ وہ خوف سے بدنامی کے گھبرائے ہوئے ہیں (مُشتری)

(۲) خفقان ہونا۔ خفقان اُچھلنا (۳) عاجز اور بیچارہ ہونا (۴) ہکّا بکّا ہونا۔ جھجک رہنا (۵) ڈرنا۔ خائف ہونا۔ خوف زدہ ہونا۔ وحشت کرنا ے

اُس نگری کا کہو نام ہے کیا جس جاسے یہ سب آتے ہیں
جب آتے ہیں شرماتے ہیں جب جاتے ہیں گھبراتے ہیں
(نظیر)

(۶۔ متعدی) بے اوسان کرنا۔ حواس ٹھکانے نہ رکھنا۔ جیسے تم نے تو مجھے گھبرا دیا (۷) مضطرب کرنا۔ سراسیمہ کرنا۔ بیاکُل کرنا۔ (۸) ڈراتا۔ خوف زدہ کرنا ؛

گھبراہٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) اضطراب۔ بیقراری۔ اضطرار۔ ہڑبڑی۔ سراسیمگی۔ بے اوسانی۔ بے حواسی۔ بدحواسی۔ بے کلی۔ تلملاہٹ۔

باؤلا پن۔ بنولا بجولی۔ بوکھلاہٹ (۲) خفقان۔ گھبری۔ تپاکِ قلب (۳) جلدی۔ شتاب کاری۔ شتاب زدگی۔

گھبرایا ہوا پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ پیٹ پکڑے پھرنا۔ تلملاتا پھرنا۔ بوکھلایا ہوا پھرنا۔ بولایا ہوا پھرنا۔ حیران و سرگرداں پھرنا۔ سراسیمہ پھرنا۔ گھبرایا ہوا پھرنا ؎

گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں لب بام پر وہ بھی ۔ اتنا تو ہوا ہے مرے نالوں کا اثر (حلیم)

تک رہی ہے خانۂ دل کو ہائے آگ لگے ۔ اور ہم چاروں طرف پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے (مصحفی)

گھبرائی ڈومنی پھر پھر سہیلے گائے (ہ) کہاوت۔ گھبراہٹ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ یعنی جب ڈومنی گاتے گاتے یا بیل لیتے لیتے گھبرا جاتی ہے تو پھر پھر کر ایک ہی گیت گانے لگتی ہے اُسے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ ابھی تو میں اس گیت کو گا چکی ہوں۔ چونکہ سہیلے تعریفیہ گیت ہوتے ہیں اس سبب سے یہاں زیادہ لطف ہو گیا۔

گھبری (ہ) اسم مؤنث (عو):۔ (۱) اضطراب۔ گھبراہٹ۔ اضطرار۔ بیکلی۔ بے قراری۔ بدحواسی۔ بے اوسانی۔ سراسیمگی (۲) خفقان۔ تپاکِ قلب (۳) جلدی۔ شتابی۔

گھُپ (ہ) صفت:۔ نہایت تاریکی کی تعریف میں یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ جیسے "اندھیرا گھُپ ہو رہا ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سُوجھتا"۔

گھپلا (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ گڑبڑ۔ السیٹ۔ چپقلش۔ جھمیلا۔ جھگڑا۔ حساب کتاب کی غلطی۔ شور وغل۔

گھپلا پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندو):۔ حساب میں مغالطہ پڑنا۔ چپقلش ہونا۔ جھمیلا پڑنا۔ السیٹ ہونا۔

گھٹ (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) دِل۔ ہردہ۔ ہیا۔ من۔ جی۔ جیسے "گھٹ گھٹ میں رام بسے رے بھائی" (۲) گھاٹ بمعنی کر کا مخفف۔ جیسے "یہ کیا اُس سے گھٹ ہے" (۳) گھاٹ بمعنی ساحل کا مخفف جو اکثر مرکبات میں آتا ہے۔ جیسے "پن گھٹ" (۴) جسم۔ سریر۔ دیہ۔ بدن۔ جیسے "گھٹ گھٹ میں رم رہا" (۵) گھڑا۔ مٹکا۔ سبوچہ۔ ٹھلیا (۶) پنجاب) گھٹا۔ بادل۔ ابر۔

گھٹ میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) من میں بسنا۔ دل میں گھر کرنا۔ جیسے "جس کے گھٹ میں رام بیٹھے گا اُسی سے دلوائیگا" (ہندو فقیر) (۲) ذہن نشین ہونا۔ دل میں جمنا۔ یاد ہونا۔

گھٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) موکھا۔ کُھبل۔ نقب۔ سینہ (۲) رخنہ۔ چھید۔ (۳) دراڑ۔ درز۔ شگاف۔ دریڑ (۴) ماتھے کا نشان جو سجدوں کی کثرت سے

پڑ جاتا ہے۔ سجادہ۔ دیکھو (گٹا نمبر ۲) (۵ پنجاب) گرد و غبار۔ خاک۔ دھول۔ ریگ۔

گھٹا کھلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) منکشف ہونا۔ درز پڑنا۔ دراڑ ہونا۔ کھلنا۔ پھٹنا۔ جیسے "ایسا پتھر مارا کہ گھٹا کھل گیا" (۲) سر پھٹنا۔ سر کا پھانک کی طرح کھل جانا (۳) بڑا جاری ٹوٹا آنا۔ نقصان پڑنا۔ خسارہ ہونا۔ گھاٹا ہونا۔

گھٹا (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ابر۔ بادل۔ سحاب۔ ابرِ سیاہ جو اُفق کو چھپا لے۔ سیہ گھن۔ بدلی ؎

چشم پُر آب کر مری مژگان تر کو دیکھ ۔ دریا پہ بھی ہوگی کبھی ایسی کم گھٹا
ٹکڑوں سی نہیں لب جان بخش پر ترے ۔ جانے ہیں اس کو چشمۂ حیواں پہ ہم گھٹا (ذوق)

(۲ مجازاً) غبار۔ کدورت۔ جیسے "غم کی گھٹا"۔

گھٹا اُٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ ابر کا آسمان پر نمایاں ہونا۔ بادلوں کا آنا۔ سحاب کا نمودار ہونا۔ بدلی چھانا۔

گھٹا اُمڈنا یا اُمنڈنا (ہ) فعل لازم:۔ بادلوں کا گھر کر آنا۔ ابر کا کثرت سے چھانا۔ بادل گھرنا ؎

ترشح آنسوؤں کا ہو رہا ہے ۔ گھٹا اُمڈی ہوئی ہے چشم تر کی (نسیم)

گھٹا آنا (ہ) فعل لازم:۔ ابر چھانا۔ بادلوں کا نمودار ہونا۔ سحاب کا نمایاں ہونا۔

گھٹا جھومنا (ہ) فعل لازم:۔ بادلوں کا چھانا۔ بادلوں کا گھرنا ؎

زُلف کا چھٹنا ترے رخسار پر ۔ ہے گھٹا کا جھومنا گلزار پر (مصحفی)

گھٹا چھانا (ہ) فعل لازم:۔ ابر گھرنا۔ بادلوں کا آسمان پر بھرنا۔ بدلی کا آسمان پر ہونا ؎

اُس کے عارض پہ ہے یوں زلفِ پریشاں کی بہار
چاند پر جیسے کہ چھا جائے گھٹا ساون کی (ظفر)

آج بیڈھب ہے ہمارے دِل میں کچھ آئی ہوئی
جام مے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا چھائی ہوئی (بیخود)

گھٹا ٹوپ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ غلاف جو ناکی یا پالکی رتھ۔ گھوڑا گاڑی۔ بگی۔ پینس۔ ہودج۔ ٹکسپال وغیرہ پر گرد و غبار اور بارش باراں سے محفوظ رکھنے کے واسطے ڈالتے ہیں ؎

گھٹا ٹوپ اُس پری کی ناکی کا جو ہوا اُجلا ۔ تو پاتا کہ اُس میں لیکر چادرِ مہتاب کا جوڑا (انشا)
لازم اُس ماہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے ۔ نہ بگوڑے کہیں ٹکسپال کا سب تو ر گھٹا (ناسخ)

(۲) وہ اندھیرا جو بادلوں کے گھرے رہنے سے ہوتا ہے۔ ہجوم ابر۔ اندھیرا گھُپ ؎

گھٹا

گو مزا ابر میں ہے بادہ کشی کا پر جی　　اس گھٹا ٹوپ میں اے بادہ کشاں گھٹتا ہے (معروف)

گھٹانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کم کرنا۔ کمتی کرنا ÷ قیمت توڑنا ؎

نہ آیا اس فلک کو تو کچھ آیا تو یہ آیا　　گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجراں کا (نامعلوم)

لیتا ہے ایک بوسہ پہ بھی تو بناکے منہ　　دی ایسی قدر، قیمت وائے صنم گھٹا (ممنون)

(۲) نرخ مندا کرنا۔ بھاؤ اُتارنا (۳) درجہ توڑنا۔ مرتبہ پست کرنا (۴) زائل کرنا۔ دُور کرنا۔ کھونا (۵) حساب: تفریق کرنا۔ منہا کرنا۔ وضع کرنا ÷ دُبلا کرنا۔ لاغر کرنا ؎

سہ دو سفتہ کریگا ظاہر تمہارے آگے کمال اپنا　　رُخ منور کریگا آخر گھٹا گھٹا کر ہلال آدھا (ناسخ)

گھٹانا یا گھٹوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سر منڈوانا۔ سر کے بال صاف کرانا۔ (۲) مُہرہ کرانا۔ چکنا کرانا ÷

گھٹاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) حبس۔ انقباض۔ تنگئے نفس۔ ضیق (۲) اُمس۔ گُھمس۔ گھمکا ÷

گھٹاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کمی۔ کوتاہی۔ کسر۔ قلت۔ تخفیف۔ تنزل ÷ تفریق۔ منہائی (۲) دریا کا اُتار۔ چڑھاؤ کا نقیض ÷

گھٹاؤ بڑھاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کمی و بیشی۔ ترقی و تنزل (۲) صعود و نزول ÷

گھٹا ہُوا (ہ) صفت:- پختہ کار۔ آٹھوں گانٹھ کمیت۔ تجربہ کار۔ آزمودہ کار ÷ چلتا ہُوا۔ عیار۔ چالاک۔ ہوشیار۔ جیسے "وہ کس کے دم میں آتا ہے بڑا گھٹا ہُوا ہے" ÷

گھٹائی (ہ) اسم مؤنث:- مُہرہ کاری ÷ رگڑائی ÷ پالش۔ ریگ مال کی صفائی ÷ حق۔ کھچڑی یا حلیم خواہ کھیر وغیرہ کا ڈوئی یا کفچے وغیرہ کے ذریعے گھوٹنے کی اجرت ÷

گھٹتی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کمی۔ نُقص۔ تخفیف (۲) زوال۔ تنزل ÷ انحطاط ÷

گھٹتی کا پہرا (ہ) اسم مذکر:- زمانۂ تنزل۔ زوال کے دن ÷ کمی کا زمانہ جیسے "اب تو دن بدن گھٹتی کا پہرا ہے" ÷

گھٹ گھٹ کے (ہ) تابع فعل:- رُک رُک کے ÷ منقبض ہو ہو کر چُپ رہ رہ کر ÷ دم بند ہو ہو کر۔ سانس رُک رُک کر ÷ جل جل کر۔ غم میں انقباض ہو ہو کر ضیق سے تنگئے نفس سے ؎

چُپ رہنے سے ترے مجھے یہ خوف ہے جُرأت　　گھٹ گھٹ کے کہیں تجھ کو وہ آزار نہ ہو جائے (جُرأت)

گھٹ گھٹ کے رہجانا (ہ) فعل لازم:- بند ہو ہو کر رہجانا۔ رُک رُک کر رہجانا ÷ منقبض ہو کر رہجانا ؎

گھٹنا

دل میں گھٹ گھٹ کے رہی حسرت　　لب پہ آ آ کے رہگیا مطلب (داغ)

گھٹ گھٹ کے مرنا (ہ) فعل لازم ÷ چُپ رہ رہ کر مرنا۔ انقباضِ طبع کے باعث دم نکلنا۔ چُپ لگ کر مرنا۔ چُپ یا تنہا رہنے رہنے گھبرانا۔ نفس تنگ ہونا۔ ضیق میں دم ہونا ؎

مدت ہوئی گھٹ گھٹ کے ہمیں شہر میں مرتے　　واقف نہ ہوا کوئی اس اسرار سے ابتک (میر)

گھٹنا (ہ) اسم مذکر:- رُکبہ۔ چشمِ زانو۔ بندِ ساق۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ گوڈا۔ گوڑا۔ زانو ÷

گھٹنا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گھٹنوں تک کا پجامہ جو جانگئے سے بڑا ہوتا ہے (۲) پوشش زیر پاجامہ جو اکثر وہ جیسے پجامے کے نیچے عورتیں پہنتی ہیں ÷

گھٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کم ہونا۔ تھوڑا ہونا۔ کاہیدن و کاستن کا ترجمہ جیسے تول میں گھٹنا ؎

دریا ظفر اُتر گیا اور ابر کھل گیا　　اپنا نہ زورِ طبع نہ زورِ قلم گھٹا (ظفر)

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے　　جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا (ناسخ)

(۲) اُترنا۔ چڑھاؤ کم ہونا۔ جیسے "دریا گھٹنا" (۳) تنزل ہونا۔ زوال ہو جیسے "چاند گھٹنا۔ درجہ گھٹنا" (۴) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ جیسے "بدن گھٹنا۔ ڈیل گھٹنا" (۵) چھوٹا ہونا۔ کوتاہ ہونا۔ جیسے "رات گھٹنا۔ دن گھٹنا"۔ (۶) بھاؤ اُترنا۔ نرخ کم ہونا۔ مندا ہونا ÷

گھٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کھرل ہونا۔ پسنا۔ حل ہونا۔ جیسے "دوا گھٹنا بھنگ گھٹنا" (۲) خوب گھل مل جانا۔ ایک جان ہونا۔ گل کر حریرہ ہو جانا۔ جیسے "دال گھٹنا" ؎

ایسا کیا منہ کا نوالہ ہے حریرہ کیسا　　دم لے کیوں اتنی بری کھائی جاں گھٹتا ہے (معروف)

(۳) مُہرہ ہونا۔ پالش ہونا۔ ریگ مال ہونا۔ رگڑا جانا یا گھسا جانا۔ گھوٹا پھرنا (۴) سر مُنڈنا۔ صفایا ہونا۔ اُسترا پھرنا۔ جیسے "سر گھٹنا" (۵) دم رُکنا۔ سانس رُکنا۔ انقباض ہونا۔ کسی تنگ و تاریک جگہ میں دم اُلٹنا۔ جی گھبرانا۔ نفس تنگ ہونا۔ ضیق میں ہونا ؎

جالے وہاں انکی خموشی سے یہ ہو ہوں تنگ　　کیا کہوں آہ کہ دم اُنکے یہاں گھٹتا ہے (معروف)

(۶) بھرنا۔ سمانا۔ پُر ہونا۔ اٹنا۔ جیسے "مکان میں دھواں گھٹنا" (۷) چُپ لگنا۔ خاموش رہنا (۸) گٹھوت ہونا ÷ گھل مل کر باتیں ہونا ÷ نبھنا۔ گزرنا۔ موافقت ہونا۔ جیسے "اِن کی اُن کی خوب گھٹتی ہے" (۹) مصروف ہونا۔ باتوں میں نہایت مشغول و مصروف ہونا۔ جیسے "بڑی دیر سے

اِن کی اُن کی گھٹ رہی ہے" +

گھٹنوں (ہ) اسم مذکر :- گھٹنا بمعنی گوڈا کی جمع جو حروفِ مُغیرہ یا تابعِ مُغیرہ کے آجانے سے واؤ نون کے ساتھ بنالی جاتی ہے +

گھٹنوں کے بَل چلنا (ہ) فعل لازم :- گوڈوں کے زور سے چلنا۔ زانو کے بل چلنا + رینگنا۔ آہستہ آہستہ چلنا ؎

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثلِ برق وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے (الاعلم)

گھٹنوں میں سر دیکے بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) متفکر یا نہایت غمگین ہوکر بیٹھنا۔ غم یا فکر کے مارے سر جھکا کر بیٹھنا۔ نہایت سوچ کرنا۔ سوچ میں بیٹھنا (۲) مایوس ہوکر بیٹھنا +

گھٹنوں میں سر دینا (ہ) فعل متعدی۔ عوام :- (۱) گردن پکڑ کر گھٹنوں میں دے دینا (۲ گنوار) مایوس ہونا۔ ہراس ہونا +

گھٹنوں میں سر دے لینا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- شرما جانا۔ سرنگوں ہو جانا۔ شرمندہ و خجل ہو جانا۔ شرمندگی کے باعث گردن نیچی کر لینا +

گھٹنے (ہ) اسم مذکر :- (گھٹنا بمعنی گوڈا کی جمع) +

گھٹنے پیٹ کو ہی نہرتے ہیں (ہ) کہاوت :- عزیز اپنے عزیز کی پاسداری ضرور ہی کرتا ہے۔ اپنوں کی طرف سب ڈھلتے ہیں۔ اپنوں کی رعایت سب کو منظور ہوتی ہے (بعض لوگ نیوتا بعض نیوہنا اس موقع پر بولتے ہیں مگر صحیح نہرنا بمعنی جھکنا۔ ڈھلنا وغیرہ ہندی لغات میں پایا جاتا ہے) +

گھٹنے سے لگا کر بٹھانا (ہ) فعل متعدی (عو) :- بیٹی کو پاس سے جدا نہونے دینا۔ دم سے جدا نہ کرنا۔ پاس سے سرکنے نہ دینا۔ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا"

گھٹنے سے لگائے بیٹھے رہنا (ہ) فعل لازم۔ عوا۔ پاس سے جدا نہونے دینا۔ اپنے ساتھ رکھنا۔ پہلو سے لگائے رکھنا۔ دوسری جگہ نہ جانے دینا جیسے "دادا نے کہا آخر تمہیں لڑکی کہیں نہ کہیں کرنا ہے آج کے آج یا آج کے دس برس کو ساری عمر گھٹنے سے لگائے تو بیٹھے رہنا ہی نہیں؟ (چتر بھنیلی) +

گھٹنے سے لگ کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم (عو) :- پاس سے نہ سرکنا۔ ہر وقت پاس رہنا +

گھٹنے سے لگی بیٹھی رہتی ہے (ہ) محاورہ :- ہر وقت پاس رہتی ہے۔ کبھی پاس سے نہیں سرکتی۔ چم چچڑ ہوگئی ہے +

گھٹنیوں چلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) بچوں یا پاؤں رہے ہوؤں کا دونوں ہاتھ ٹیک کر دونوں زانوؤں کے بل چلنا۔ گوڈوں کے بل چلنا۔ گھٹنوں کے زور سے چلنا۔ فارسی غژیدن (۲) رینگنا۔ گھسٹ کر چلنا۔ رک رک کر چلنا + (۳) سُستی کے ساتھ ترقی کرنا۔ آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا۔ تشکل اور ڈھیل سے کام کرنا۔ دیر میں کرنا (۴) تتلا بولنا۔ جیسے "تمہارے بچے بھی کبھی گھٹنیوں چلیں گے یعنی تم بھی کبھی بچے اور اولاد کے پورے ہوگے"؟ یہ معنی خاص اسی مثل کے ساتھ بولے جاتے ہیں +

گھٹوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- (۱) حل کرانا۔ خوب پسوانا۔ کھرل کرانا۔ خوب رگڑوانا۔ (۲) سر یا داڑھی مونچھوں وغیرہ کو ایسا منڈوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے۔ خوب صفایا کرانا۔ استرا پھروانا +

گھٹی (ہ) اسم مونث :- (۱) وہ دست آور دوائیں جو نوزائدہ بچے کا پیٹ صاف کرنے کے واسطے دودھ پلانے سے پہلے جوش دے کر اُس کے منہ میں ٹپکائی جاتی ہیں۔ ذوق ؎

گھٹی میں پڑی ہے دایہ نے مجھ کو شراب میں آشنائے دختر رز ہوں مدام سے (آتش)

(یہ لفظ اصل گھونٹی تھا یعنی گھونٹ گھونٹ کرکے پلانے کی دوا کثرتِ استعمال سے واؤ اور نون گر کر گھٹی ہوگیا +

گھٹی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو سادی جس میں بادیان۔ بائوبڑنگ۔ بالچھڑ۔ زرچوب۔ چھوٹی بڑی ہڑ۔ ستقی۔ کالانون۔ عناب۔ دوسری مُغل جس میں املتاس۔ گلاب کے پھول۔ گلاب کا زیرہ۔ انار کی کلی۔ مصری۔ پانچ چیزیں زیادہ ہیں اس کا رواج مُغلوں کے وقت اور اُن کے طبیبوں کی بدولت سے ہند کے مسلمانوں میں ہوا +

(۲۔ مجازاً) خمیر۔ سرشت۔ جنم۔ عادت۔ طبیعت۔ خلط۔ سبھاؤ۔ بان۔ بہاو۔ خو۔ خصلت۔ جیسے "بات تو اُن کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے" +

گھٹی پلانا یا دینا (ہ) فعل متعدی :- بچے کو پیٹ صاف ہونے کی دوا پلانا

گھٹی میں پڑنا (ہ) فعل لازم :- سرشت میں داخل ہونا۔ عادت میں ہونا۔ خمیر میں ہونا۔ طبیعت میں مرکوز ہونا۔ جنم میں پڑنا۔ جیسے "جھوٹ تو اِس کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے" +

گھٹیا یا گھٹیل (ہ) صفت :- (۱) بڑھیا کا نقیض۔ کم درجہ کا۔ کم قیمت کا + ادنیٰ قسم کا + ارزاں (۲) کمینہ۔ نیچ۔ ادنیٰ ذات کا۔ کم اصل +

گھچا گھچ (ہ) اسم مونث (عوام) :- گوشت پر تلوار کے برابر پڑنے کی آواز۔ گوشت کے اندر ہتھیار کے متواتر گھسنے اور نکلنے کی آواز۔ چقاچاق خنجر یا شمشیر۔ غچاغچ۔ گچاگچ +

گھچ

گھچ پچ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کثرت - انبوہ - اژدحام - بھیڑ - ٹھٹ - جمگھٹ (۲) بُنت پاس پاس لکھا ہُوا - بتواں لکھا ہُوا - گنجان اور درآورد لکھا ہُوا ✦

گُہَر (ف) اسم مذکر (مخففِ گوہر) :- (۱) جوہر - قیمتی نگ یا پتھر - (۲) اصل - نسل - حسب نسب - ذات - خاندان ✦ اولاد - ستان ✦ مادہ - اصلیت (۳) مُوتی - دُر - لُولُو ؎

ابھی یہ عرش ہٹنے کے گوشوارے کا گہر کہاں سے نکلے بُلاق میں آیا (ناسخ)

گھر (ہ) اسم مذکر :- (۱) مکان - حویلی - گرہ - بیت - دار - کدہ - خانہ - سرا - (۲) مسکن - رہنے کا مکان - محلسرا - دولتسرا - شبستان - ڈیرا ؎

جی مراتن سے سفر کر ہی گیا وہ تو گھر میں رہے یاں گھر ہی گیا (گویا)

باہر میاں صُوبے دار گھر میں بیوی جُھونکیں بھاڑ (کہاوت)

(۳) جاے - جگہ - ٹھور - ٹھکانا ؎

صحرا میں پاؤں پڑکے مجھے خار رکھتے ہیں ہے سب کے دل میں گھر ترے خانہ خراب کا (وزیر)

(۴) مقام - اسٹیشن - پڑاؤ - صدر ✦ آفس - جیسے - تار گھر - ڈاک گھر ✦ ریل گھر (۵) حجرہ - دالان - کوٹھا - مکانیت - کمرہ - جیسے "اِس حویلی میں کئی گھر ہیں" (۶) چار دیواری - احاطہ - باڑہ - محاط (۷) چوسر یا شطرنج وغیرہ کا چوکھونٹا خانہ - کوٹھا ؎

کِس طرح دیں وہ جگہ خانۂ دل میں مجھ کو نہیں کبھی نہیں چوسر میں جو گھر دیتے ہیں (اسیر)

(۸) آئینہ کا خانہ - آئینہ کا خول - کیس - عینک گھڑی وغیرہ کا چھوٹا بکس ؎

الُٹ سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل یہ جان لے کہ آئینے کا گھر بدل گیا (صبا)

(۹) دراز - الماری یا میز وغیرہ کا خانہ (۱۰) نقشِ تعویذ ✦ خانۂ زائچہ - (۱۱) مقامِ سیارہ - راس - بُرج (۱۲) بھٹ - کھوہ - کھپا ✦ بل - بلا - جیسے "شیر یا چوہے کا گھر" (۱۳) گھونسلا - آشیانہ (۱۴) سوراخ - ہول - چھید - کاج - رخنہ - مُنفذ - روزن - جیسے "بوتام کا گھر بڑھ گیا" (۱۵) گڑھا - غار - قعر - گہرائی - جیسے "پانی نے گھر کر لیا" (۱۶) میان - غلاف - نیام - جیسے "تلوار یا کٹار وغیرہ کا گھر" (۱۷) مقامِ سُر - راگ کا مقام - جیسے "گاتا تو ہے مگر گھر میں نہیں کہتا" (۱۸) خوش الحان پرند کی آواز - نغمۂ بلبل و طوطی وغیرہ - بول - بولی - چہچہا - ٹہک - جیسے "یہ جانور سینکڑوں گھر کہتا ہے" - یعنی بولیاں بولتا ہے ؎

باغ سے جاؤ نکالے سید ساعد بیاباں کو گھر عاشقِ وحشی ہوں بلبل گھر سناتی ہے کسے (اعلیٰ)

گھر

(۱۹) مولد - زاد بوم - جنم بھوم - مسقط الراس - جائے پیدائش - وطن - اپنا دیس (۲۰) خاندان - گھرانا - کنبہ - تبار - خانوادہ - کُل - بنس - گوت جیسے "اُونچا گھر اعلیٰ خاندان (۲۱ - عو - مجازاً) گھر والی - زوجہ - بیوی - جورُو - جیسے "اپنی زندگی میں بھائی حامد کے گھر کی تجویز کر لو یہ بر کے ساتھ گھر ہے" ✦ "اُن کے گھر سے کہاں گئے ہیں" ✦ "اُن کے گھر سے بیمار ہیں" ✦ (۲۲ عو مجازاً) خاوند - بر - دُولھا - جیسے "کل کو اپنے گھر کی ہو جائیگی تو کیا وہاں بھی ماں سمجھانے جائیگی (۲۳) سبب - باعث - مبدا - بُنیاد - جیسے "روگ کا گھر کھانسی لڑائی کا گھر ہانسی" ✦ "کھانسی کا گھر بیر ہے" (۲۴) مجازاً - گرہ - جیب - ڈب - جیسے "اپنے گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں اِن کے گھر سے کیا جاتا ہے" (۲۵) خانہ داری - گرہست پن - جیسے "گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر (۲۶) گنجائش - سمائی - جیسے "پاؤں نے ابھی جُوتی میں گھر نہیں کیا" (۲۷) سرکار - آقا - جیسے "ہم تو اسی گھر کے پلے ہوئے ہیں" ✦ "اُس ایک گھر کے بگڑنے سے سیکڑوں کی روزی گئی (۲۸) اسبابِ خانہ - اثاثہ - اثاث البیت - متاعِ خانہ - اٹالا - اُس کی بدچلنی سے گھر برباد ہُوا جاتا ہے (۲۹) بازاری - مجازاً) سُفرہ - گون - مقعد ✦ فرج - جیسے "گھر پھٹنا" - "گھر چرنا" (۳۰) رونقِ خانہ ✦ اطلاقِ خانہ - جیسے "اُسی کے دم سے گھر تھا - (۳۱ - عو) سازو سامان - اکھیڑا بکھیڑا - اٹراگ کھٹراگ - جیسے "اُسی کے لئے گھر لئے بیٹھی ہُوں" (۳۲ - مجازاً) امن - سرن کی جگہ - امن کی جگہ - محفوظ جگہ - ملجا یا ماوا - پناہ گاہ - جائے پناہ - بسم اللہ کا گنبد جیسے "اُس دشت سے نکلتے ہی گویا گھر میں آ گئے (۳۳ - مجازاً) قریب - پاس - نزدیک - دہلی سے پانی پت تو گھر ہے (۳۴) نھیوا - انگوٹھی کی وہ جگہ جہاں نگینہ رکھا جاتا ہے جیسے "نگینہ کا گھر" (۳۵ - پٹاباز) موقعِ ضرب - چوٹ مارنے کی جگہ - وار کی جگہ - حملہ کی جگہ جیسے "گھر خالی ہے - گھر خالی دینا - چھوڑنا وغیرہ" (۳۶) حلقۂ چشم - چشم خانہ - حدقہ - کاسۂ چشم (۳۷) فریم - چوکھٹا - مُرقع - جیسے تصویر کا گھر (۳۸) ضلع - دِلا - وہ کھڑکی یا خانہ جس میں آئینہ جڑتے ہیں (۳۹ - مجازاً) مخزن - خانہ - گودام ✦ منبع - سرچشمہ - جیسے "یورپ تو آموں کا گھر ہے" (۴۰ - مجازاً) بسیرا - جماؤ - ڈاٹو ✦ بستر بسترا - جیسے "جہاں ڈرہ وہیں یاروں کا گھر (۴۱) گھات - موقع - جیسے "اُسے سب گھر یاد ہیں" - (۴۲) داؤ - پیچ - بندِ کشتی - جیسے "وہ کشتی کے سب گھروں سے واقف ہے ✦

گھر آباد کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) جورو کرنا۔ بیوی لانا۔ گھر میں جورو لانا۔ بیاہ کرنا۔ شادی کرنا۔ نکاح کرنا۔ جیسے "بیٹا اب تم جوان ہوگئے اپنا گھر آباد کرلو" (۲) مواصلت کرنا۔ گھر بسانا۔ ہم بستر ہونا۔ دلھن کو ساتھ سُلانا۔ مُکلاوا کرنا۔ گونا کرنا ؎

لیٹ پہلو میں مرے تجھ سے گھر آباد کروں — تجھ کو پہنا کے گلے وصل سے دل شاد کروں (امانت)

(۳) رہنا بسنا۔ ٹھیرنا۔ مقام کرنا ؎

ہم جان گئے کلمۂ رخصت کے اشارے — اب اور کہیں جا کے گھر آباد کرو گے (نسیم دہلوی)

گھر آباد ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) جورو کا گھر میں آنا۔ بیاہ ہونا۔ شادی ہونا۔ نکاح ہونا (۲) گھر بسنا۔ دلھن کے ساتھ ہم بستری ہونا۔ صحبت داری ہونا (۳) خاوند والا ہونا۔ سہاگن ہونا۔ خاوند کا زندہ ہونا ؎

مجھ سے مت پوچھو دوا تیرا گھر آباد بھی ہے — اب سے دور اگلی مصیبت کا مزا یاد بھی ہے (سید)

گھر اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- گھر کی خبر گیری کرنا۔ گھر کا خرچ اُٹھانا جیسے "اُس اکیلے دم نے سارا گھر اُٹھا رکھا ہے"۔ +

گھر اُجاڑنا (ہ) فعل لازم:- خانہ ویرانی کرنا۔ گھر تباہ کرنا۔ گھر کھوج کھونا ؎

اے مرگ ہزار گھر اُجاڑے تو نے — اچھے اچھے لباس پھاڑے تو نے
جو نخل کہ بارور ہوئے دنیا میں — جڑ پیڑ سے وہ سب اُکھاڑے تو نے (میر انیس)

گھر اُجڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) گھر تباہ ہونا۔ گھر برباد ہونا۔ خانہ ویرانی ہونا۔ خانہ خرابی ہونا ؎

انداز گر یہی ہے ظالم ترے تو گھر — اُجڑے گا آج کل کسی خانہ خراب کا (بسمل)

(۲) گھر لُٹنا۔ گھر مُسنا۔ گھر کا مال ضائع ہونا (۳) میاں بیوی میں نا اتفاقی ہونا (۴) خاوند یا جورو کا مرجانا۔ رنڈوا ہونا + رانڈ ہونا (ہ) گھر کا غیر آباد ہونا۔ گھر خالی ہونا۔ جیسے "حاکم کے ظلم سے بہتیرے گھر اُجڑ گئے" +

گھر اُف ہوجانا (ہ) فعل لازم:- خانہ خراب اور برباد ہوجانا۔ گھر کا بالکل تباہ ہوجانا۔ گھر میں کچھ نہ رہنا۔ ویران ہوجانا ؎

اُف کی تھی اتفاقاً گھر جل کے ہوگیا اُف — حال آگے اب نہ پوچھو اس سوزشِ جگر کا (معروف)

گھر اُکھڑوا کر پھکوانا (ہ) فعل متعدی:- اینٹ سے اینٹ بجوانا۔ جڑ بنیاد سے گھر کھدوا کر پھکوانا۔ مکان ڈھوانا۔ گھر ویران کرنا۔ تباہ کرنا۔ گدھوں کے ہل چلوانا (سزائے سخت جو بادشاہ کی طرف سے دیجاتی تھی) +

گھر آئے کتے کو بھی نہیں نکالتے (ہ) کہاوت:- یعنی اپنے گھر پر اگر کوئی ذلیل سا ذلیل اور ادنے سے ادنے بھی آئے تو اُس کی بھی

خاطر و مدارات کیجاتی ہے + اپنے گھر پر کسی کی بے عزتی نہیں کرتے +

گھر آئے کی شرم یا لاج (ا) اسم مؤنث:- گھر پر آنے کا لحاظ اور پاس ؎

ذرا گھر آئے کی کر شرم کیا سنتا ہے یار — نہ ہووے صاحبِ خانہ کو جہاں کی خبر (جرأت)

گھر آئے ناگ نہ پوجے بانبی پوجن جائے (ہ) کہاوت:- موجودہ نفع کو چھوڑ کر غائب کی اُمید پر جانا۔ گھر آئی دولت چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش میں جانا اور اپنی حماقت ظاہر کرنا +

(چونکہ ساون سدی پنچمی یعنی ناگ پنچمی کو ہندو لوگ سانپ کی بانبی پوجنے جاتے ہیں اور گھر پر اُس کی اِس قدر قدر نہیں کرتے اس سبب سے یہ مثل ہوگئی) +

گھر بار (ہ) اسم مذکر (گھر۔ خانہ + بار بمعنی مالک):- گھر۔ خانہ۔ مسکن۔ مکان + اثاث البیت۔ لتا پتا۔ اسبابِ خانہ داری۔ مال و متاعِ خانہ + عیال و اطفال۔ بال بچے + کنبہ۔ خاندان۔ کُٹم ؎

کوچۂ یار سے میں جو گرا تو بول اُٹھا — کیا جانے اس بعض کا گھر بار کیا ہوا (جرأت)
بنوں پہ ہے ہر لحظہ آہ شرر بار — جلا ہی پڑا ہے ہمارا تو گھر بار (میر)
گھر بار لٹا بیٹھے ہیں تیرے لئے عاشق — غارتگرِ عالم ترا جوبن نظر آیا (بحر)

کُٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ گھر بار تمہارا ہے۔ کہاوت +

گھر بار بسانا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گھر آباد کرنا) +

گھر بار بسنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گھر آباد ہونا) +

گھر بار کا ہونا (ہ) فعل لازم:- کتخدا ہونا۔ بیاہا جانا۔ جورو والا ہونا۔ گرہستی ہونا۔ عیالدار ہونا +

گھر بار کی ہونا (ہ) فعل لازم:- کتخدا ہونا۔ خاوند والی ہونا۔ بیاہی جانا۔ شادی ہونا۔ گھر کا بوجھ سر پڑنا۔ خاوند کے پلے بندھنا۔ گرہستن ہونا +

گھر باری (ہ) اسم مذکر (ہندی):- (۱) صاحب خانہ۔ مالکِ مکان۔ گھر والا (۲ صفت) خانہ دار۔ عیالدار۔ بال بچے دار۔ ٹبر والا (۳ صفت) دنیا دار۔ گرہستی +

گھر برباد کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) گھر اُجاڑنا۔ خانہ ویرانی کرنا۔ گھر تباہ کرنا (۲) گھر کھونا۔ میاں بیوی کو جھگڑا دینا (۳) گھر لُٹانا۔ گھر کا پیسا اور اسباب وغیرہ ضائع کرنا +

گھر برباد ہونا (ا) فعل لازم:- (۱) خانہ ویرانی ہونا۔ گھر تباہ ہونا۔ گھر اُجڑنا۔ خانہ خراب ہونا +

گھرب

کچھ بھی ترس آیا تجھے اے عشق ہے یہ کیا غضب
گھر بسے لاکھوں ہوئے برباد تیرے ہاتھ سے } (...)

(۲) جورو یا خاوند کا مرجانا * کسی خاندان کے سرپرست اور مربی کا سر سے اُٹھ جانا *

گھر بسا (ہ) صفت۔ ہندو مؤ: (۱) خانہ آباد (۲۔ مجازاً) خانہ خراب اُجڑا۔ نگوڑا۔ (فال بد سے بچنے کی خاطر اچھے لفظ کو بُرے معنوں میں استعمال کرتے ہیں) *

گھر بسانا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گھر آباد کرنا) *

گھر بسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر آباد ہونا (۲) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا جیسے "ہنستے ہی گھر بستے ہیں" (۳) دولھا دُلھن کا ہمبستر ہونا (۴۔ عو) گھر کا کام کاج چلنا۔ گھر کے کاموں کا انصرام ہونا۔ گھر کا خرچ چلنا۔ جیسے "اگر عورتوں کی کمائی سے گھر بسا کریں تو مرد کیوں ہوں" *

گھر بسی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سہاگن۔ خاوند والی (۲۔ مجازاً) خانہ خراب۔ خانہ کن۔ گھر اُجاڑو۔ خانہ برانداز۔ رانڈ۔ بیوہ۔ تخصیص ؎

لاش تا اُٹھے ترے کُشتے کی کوچے سے ترے   تو بھی نکلا اے گھر بسی کوٹھے پہ چڑھ کے دیکھیے (نصیر)

گھر بگاڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گھر اُجاڑنا۔ خانہ ویرانی کرنا۔ خانہ خراب کرنا۔ گھر تباہ کرنا (۲۔ پنجاب) گھر میں نفاق ڈالنا۔ میاں بیوی میں لڑائی کرانا * کسی کی بیوی یا خاوند کو بہکانا۔ اغوا کرنا۔ ورغلانا *

گھر بگڑنا (ہ) فعل لازم (۱) خانہ ویران ہونا۔ گھر تباہ ہونا۔ خانہ بربادی ہونا۔ گھر اُجڑنا (۲) بیوی خواہ میاں کا مرجانا۔ رانڈ یا رنڈوا ہوجانا۔ (۳) میاں بیوی میں نفاق ہونا۔ اَن بَن ہونا۔ تکرار رہنا * میاں بیوی کا چھوٹنا۔ طلاق ہونا ؎

مانی جان چندیں مفت میرا گھر بگڑتا ہے   نہ تم رخصت کرو مجھ کو نہ دو دن مرد و ٹھیرے (رحمت)

گھر بگھر (ا) تابع فعل (عوام):۔ خانہ بخانہ۔ دربدر۔ گھر گھر (اس جگہ بائے الصاق خلافِ قاعدہ ہندی لفظ کے ساتھ عوام نے لگا دی ہے) *

گھر بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مکان بنانا۔ مکان کی تعمیر کرنا۔ مکان چننا۔ عمارت بنانا ؎

گھر بناؤں خاک اس وحشت کدے میں ناصحا   آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آگیا (ناسخ)

(۲) قدم جمانا۔ پاؤں جمانا۔ اطمینان سے بیٹھنا۔ قیام پذیر ہونا ؎

اُس کے دل میں اثر کرے گریہ   غیر کیا گھر بنائے بیٹھے ہیں (سالک)

(۳) گھر بھرنا۔ گھر میں دولت جمع کرنا۔ دوسرے کا مال مار مار کر دولتمند ہونا۔

گھرب

(۴) گھر سنوارنا۔ گھر درست کرنا۔ گھر سجانا۔ گھر آراستہ کرنا جیسے "اس بچے کو ابھی سے گھر بنانے کا شوق ہے" (۵) گھونسلا بنانا۔ کسی جانور کا اپنے رہنے کے واسطے بھٹ خواہ بل خواہ بلا خواہ موکھا بنانا (۶) گھر کا انتظام کرنا۔ گھر کا بندوبست کرنا (۷۔ پنجاب) شادی کرنا۔ بیاہ کرنا۔ گھر میں جورو لانا۔ گھر آباد کرنا (۸) ٹھکانا بنانا۔ ٹھکانا کرنا۔ جیسے "کسی سرکار دربار میں گھر بنانا" *

گھر بننا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مکان تعمیر ہونا ؎

کاخِ دنیا جو ہے بازیچۂ طفلاں ہے نصیر   کبھی گھر یہ بنا اور کبھو ٹوٹ گیا (نصیر)

(۲) گھر درست ہونا۔ گھر آراستہ ہونا (۳) قیام ہونا۔ قدم جمنا۔ پاؤں جمنا (۴) گھر میں ثروت آنا۔ گھر بھرنا (۵۔ پنجاب) گھر میں جورو آنا۔ ٹھکانا ہونا *

گھر بند ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر کو قفل لگنا۔ (۲) گھر کا کوئی والی وارث نہ رہنا (۳) شطرنج کے مہرے یا چوسر وغیرہ کی گوٹ کو چلنے کا راستہ نہ رہنا (۴۔ پنجاب) جورو کا مرجانا *

گھر بولنا (ہ) فعل لازم:۔ ہانک بولنا۔ بلبل کا دستاں سرا ہونا۔ خوش الحان پرند کا چہچہانا۔ چہکنا۔ بولی بولنا ؎

آتش گل زار جب بھڑکی نعل لازم تھا یہی   خانۂ صیاد میں قفس کا ہم گھر بولتے (بحر)

گھر بھر (ہ) تابع فعل:۔ تمام گھر۔ تمام گھر کے لوگ۔ سارا ٹبر۔ جیسے "گھر بھر بیمار پڑا ہے" *

گھر بھر کر باہر بھرے (ہ) دعا۔ عو:۔ یعنی اس قدر دولت ہو کہ گھر میں رکھنے کو جگہ نہ ملے اور وہ باہر تک رکھی جائے *

گھر بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مکان کو اسباب یا ملبے وغیرہ سے پُر کرنا (۲) دوسرے کی دولت چرا چرا کر اپنے ہاں جمع کرنا۔ مال مارنا۔ دولت گھسیٹنا۔ پیسہ سمیٹنا۔ اپنے گھر کو آسودہ بنانا۔ (۳) گھاٹا پورا ہونا۔ جبر نقصان ہونا (۴۔ فعل لازم) مہمانوں یا لوگوں کا مکان میں جمع ہونا۔ مکان اٹنا * سوراخ بند ہونا۔ چھید بند ہونا *

گھر بیٹھ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا[۱] ؎

روتے روتے جو مرے دیدۂ تر بیٹھ گئے   ایسی برسات ہوئی آہ کہ گھر بیٹھ گئے (نفیر اللہ)

جس سمت کو تو نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا   مانندِ حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے (درد)

(۲) خانہ نشین ہوجانا * نوکری چھوڑ کر ہو بیٹھنا۔ بے روزگار ہوجانا۔ خانہ نشینی اختیار کرنا۔ (۳۔ بازاری) کسی کسبی کا کسی کے گھر میں رہ پڑنا۔ مدخولہ ہونا (۴۔ پنجاب) عورت کا دوسرے گھر پڑ جانا۔ چادر ڈال لینا۔

[۱] گھر بیٹھ جانا مکان آن رہنا گھر کرنا پیغمبر غالب ... (footnote partly illegible) ... کسی کے گھر کر لینا

اور سے شادی کرلینا۔ اوڑھنا ڈالنا +

گھر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) خانہ نشین ہونا۔ خلوت گزیں ہونا۔ تنہائی اختیار کرنا (۲) بیکار رہنا۔ بے روزگار رہنا۔ معطل ہونا (۳) نوکری چھوڑنا۔ ترکِ روزگار کرنا (۴) پنشن لینا (۵) کام چھوڑنا۔ ملازمت سے دست کش ہونا جیسے "تم سے اب کام نہیں ہوسکتا اپنے گھر بیٹھو" (سگھڑ سہیلی) (۶) مکان کا بارش یا سیلاب کے باعث گرنا۔ گھر ڈھینا۔ مسمار ہونا ۔

تیرے کوچے میں جو ہم بادیدۂ تر بیٹھتے   جوشِ طوفاں سے زمیں میں سیکڑوں گھر بیٹھتے (داغ)

(یہ معنی فارسی کتابوں میں بھی آئے ہیں چنانچہ خانہ نشستن اکثر اساتذہ کے کلام میں پایا جاتا ہے اور شاید یہ فارسی زبان سے ہی اس معنی میں ترجمہ ہوا ہو ۔

از نشینندگاں کسے چو نماند   عاقبت خود نشست خانۂ ما (سعیدائے اشرف)

خانہ ساختم برائے نشست   خود نشست و مرا مسافر کرد) +

(۷-پنجاب) کسی رانڈ یا کسبی کا دوسرے مرد کے گھر پڑنا۔ مدخولہ بننا۔ اوڑھنا ڈالنا + جورو بننا۔ محل سرائے میں داخل ہونا +

گھر بیٹھے (ہ) تابع فعل :- (۱) گھر میں۔ اندرونِ خانہ۔ گھر کے اندر۔ خانہ نشینی کی حالت میں۔ جیسے "گھر بیٹھے باتیں کرتے ہو باہر جاؤ تو معلوم ہو" ۔

مزا کیا ہے فتوح نوشی کا اے نواب گھر بیٹھے
یہ کارِ خیر مسجد میں کبھی بالائے ممبر ہو (؟)

(۲) کہیں آنے جانے کے بغیر۔ گھر کے گھر میں۔ گھر ہیں ہی۔ اپنے ہی مکان پر۔ جانے کی تکلیف بغیر۔ بلا تردد ۔

سرو سیر کرنے کے لئے جب بام پر بیٹھے   کیا تیغ نگہ سے قتل اک عالم کو گھر بیٹھے (شہیدی)

گھر بیٹھے بیر دوڑانا (ہ) فعل متعدی (عو) :- گھر میں بیٹھ کر موکل دوڑانا۔ گھر میں بیٹھے جادو کرنا۔ سحر و جادو کے زور سے کسی کو اپنے گھر بلوانا۔ گھر میں بیٹھ کر تسخیر کا عمل کرنا + موٹھ چلانا ۔

میں تجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی گھلا ہے   دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا بیر مری چھوچھو
اِس منہ پہ چنالی ری ان نگوں سے ملتی ہیں   ناخیر تو کر بھجوا جا گیر میری چھوچھو

گھر بیٹھی روٹی (ہ) اسم مؤنث :- پنشن۔ علوفہ۔ مدد معاش۔ وظیفہ۔ انگلس۔ سالانہ یا ماہانہ وظیفہ +

گھر بیٹھے کی تنخواہ یا نوکری (ہ) اسم مؤنث :- وہ ملازمت جس میں کچھ کام نہ کرنا پڑے۔ بے فکری کی نوکری۔ مفت کی تنخواہ + پنشن۔ علوفہ۔ وظیفہ +

گھر پڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) مدخولہ ہونا۔ عورت کا کسی مرد کے گھر بیٹھنا + نکاح میں آنا۔ محل میں داخل ہونا ۔

فلک ہے ہم کو یہی وہ بت ہمارے گھر پڑے   کیا کہیں ہم کیا ہماری عقل پر پتھر پڑے (عارف)

(۲) گھر میں آنا۔ گھر میں داخل ہونا (۳) لاگت بیٹھنا۔ خرچ پڑنا۔ گھر پہنچکر یا خرچہ پڑ کر قیمت ٹھہرنا۔ مثلاً "یہ چیز کیا بھاؤ گھر پڑی" +

گھر پکڑنا (ہ) فعل متعدی :- جگہ پکڑنا۔ جمنا۔ قیام کرنا۔ قدم جمانا۔ جڑ پکڑنا ۔

آنکھ لگی اس کے لب پہ عجب گھر پکڑ گئی   جوں عنکبوت برگِ گلِ تر میں گھر کرے (ذوق)

گھر پھٹنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- (۱) مکان میں درز پڑنا۔ گھر کی عمارت میں شگاف آنا۔ دراڑ پڑنا (۲) شفرہ چرنا۔ گاف پھٹنا (۳) بچہ پیدا ہونا۔ (۴) ناگوار گزرنا۔ برا لگنا + دوبھر ہونا۔ بھاری ہونا۔ جیسے "کے لینا تو آسان ہے دیتے دفعہ گھر پھٹتا ہے" (۵) مصیبت پڑنا (۶-پنجاب) اَن بَن ہونا۔ نفاق ہونا۔ بگڑنا۔ لڑائی ہونا۔ جیسے "سس بہو دا گھر پھٹا ۔ کھسم دا دل ماں ولوں ہٹا" یعنی ساس بہو کی لڑائی کے سبب خصم کا دل ماں کی طرف سے ہٹ گیا +

گھر پھوڑنا (ہ) فعل متعدی :- کونبھل دینا۔ کول دینا۔ نقب دینا۔ سینہ لگانا۔ گھٹا پھوڑنا + چوری کرنا +

گھر پھونک تماشا دیکھنا (ہ) فعل متعدی :- نقصان کرکے تجربہ حاصل کرنا۔ بہت کچھ کھو کر سیکھنا + تباہ ہو کر کوئی بات پیدا کرنا + اپنی تباہی اور خانہ ویرانی پر خوش ہونا + روپیہ برباد کرکے آتشبازی چھوڑنا + فضول خرچی سے خوش ہونا۔ گرہ کا کھو کر لطف اڑانا۔ گلچھرے اڑانا۔ اتنے تلتے کرنا۔ تباہ و برباد ہونا ۔

دل جلا کے رخِ محبوب کا جلوہ دیکھا   ہم نے گھر پھونک کے کیا خوب تماشا دیکھا (اسیر)

گھر پیچھے (ہ) تابع فعل :- گھر گیل۔ فی گھر۔ فی مکان۔ گھر پڑتی +

گھر تجنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گھر چھوڑنا۔ گھر تیاگنا۔ گھر سے تعلق نہ رکھنا۔ قطع تعلق کرنا (۲) گھر برباد کرنا۔ گھر تباہ کرنا۔ گھر ویران کرنا ۔

نگہیں معروف تو بہت ہے ذی ہوش   کیا جانئے عشق کا ہوا کیا جوش
جو واسطے خبرن کے تجا گھر اس نے   سو فی گنوں اس کو یا گنوں میں ہے ہوش (؟)

گھر تک پہنچانا (ہ) فعل متعدی :- اوّل معلوم۔ دوم انجام تک پہنچانا۔ دھر تک پہنچانا۔ اخیر تک پہنچانا۔ ٹھکانے تک لیجانا۔ پورا پورا معقول کر دینا۔ کوئی حجت باقی نہ رکھنا۔ بالکل قائل کر دینا۔ جیسے "جھوٹے کو گھر تک پہنچا دیا" +

گھر تک پہنچنا (ہ) فعل لازم :- (۱) اوّل معلوم۔ دوم ماں بہن کی گالی

گھرج

دینا۔ کُنبے والوں کو بھانسنا ✦

گھر جاتا رہنا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ خاوند سے قطع تعلق ہوجانا ۔ مطلقہ ہوجانا۔ میاں سے چھوٹ جانا ✦

گھر جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اوّل معلوم ۔ دوم گھر تباہ ہونا ۔ خانہ ویران ہونا۔ گھر اُجڑنا۔ خانہ خراب ہونا ؎

یار گھر جاتا ہے یارو کیا کروں　آ گھر جاتا ہے یارو کیا کروں　(اُمید)

تیرے گھر جانے سے یاں اپنا تو گھر جاتا ہے　اے مری جان کہ دشمن تو کدھر جاتا ہے (امیر)

ہم پر ایام مصیبت آج پھر آنے لگا
یار گھر جانے لگا اے دل کہ گھر جانے لگا

ناصح نہ رو ہمیں کیونکہ محبت کے جی کو ہم　اے خانماں خراب ہمارا تو گھر گیا　(میر)

اگر اُٹھ کے تُو اپنے گھر جائیگا　سمجھ لے مرا اِس میں گھر جائیگا　(شوق)

(۲) گھر بگڑنا۔ میاں بیوی کا قطع تعلق ہونا مطلقہ ہونا۔ خاوند سے چھوٹنا نکاح سے نکلنا ✦ محبت چھوٹنا۔ دوستی جانا۔ تعلق نہ رہنا۔ دو ٹوک ہونا ؎

تُو بلاتا ہے غیر کو گھر میں　ایسی باتوں سے گھر سجائیگا ؟　(ظفر)

گھر جگت (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :۔ خانگی کفایت شعاری۔ صرفہ۔ امورِ خانہ داری میں جز رسی ✦

گھر جلے کسی کا تاپے کوئی (ہ) کہاوت :۔ کوئی دُکھ اُٹھائے کوئی سُکھ بھوگے۔ کوئی نقصان اُٹھائے کوئی نفع کمائے ؎

آنکھیں سینکے باغباں دل میں لگے بلبل کے آگ
گھر کسی کا باغ عالم میں جلے تاپے کوئی

گھر جمنا (ہ) فعل لازم :۔ گھر کا ساز و سامان سے درست ہونا۔ جیسے "گھر جمتے ہی جمیگا" ✦

گھر جنوائی (ہ) اسم مذکر :۔ گھر داماد۔ گھر میں رکھا ہوا داماد ✦

گھر جھکنی (ہ) صفت (لکھنؤ) :۔ خانہ گرد ۔ وہ عورت جو ایک جگہ نہ بیٹھی رہے اور پاس پڑوس کے گھر جھانکتی پھرے۔ خانہ پیماں جلے پاؤں کی بلی ✦

گھر جوت (ہ) اسم مؤنث (کسان) :۔ ذاتی زراعت۔ گھر کی کھیتی۔ مالک اراضی کی اپنی کھیتی ✦

گھر چڑنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ دیکھو (گھر پھٹنا نمبر ۲ ۔ ۴ ۔ ۵) ✦

گھر چڑھ کر لڑنے آنا (ہ) فعل لازم :۔ کسی کے مکان پر آکر لڑنا ۔

گھرس

خانہ جنگی کرنا۔ مارنے چڑھ جانا ✦ از حد ازک ہونا ؎

اے خیال پہ وہ چشم فتنہ گر چڑھ کر　یہ خانہ جنگ ہے آتی ہے لڑنے گھر چڑھ کر (ذوق)

گھر چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھر کا خرچ اُٹھانا۔ گھر کا کاروبار جاری رکھنا خرچ نباہنا ✦ امورِ خانہ داری کا انتظام کرنا۔ سلیقہ کے ساتھ گھر کا انصرام کرنا۔ برتنا۔ گھر کا برتاوا کرنا ✦

گھر چلنا (ہ) فعل لازم :۔ گھر کا کاروبار بند نہ ہونا۔ گھر کا خرچ اُٹھنا ✦

گھر چھوڑ حظیرہ قائم (ا) کہاوت :۔ حویلی چھوڑ کر جھونپڑا اختیار کرنا نفع چھوڑ کر نقصان کی طرف دوڑنا ✦

گھر دار (ف) اسم مذکر (عو) :۔ دنیا دار۔ گرہستی۔ کُنبہ والا۔ بال بچے دار ✦

گھر داری (ف) اسم مؤنث :۔ خانہ داری۔ دُنیا داری۔ گرہستی پن ✦

گھر دُآری (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا ٹیکس جو پہلے فی گھر۔ فی دُکان فی کس یعنی چولھے پیچھے لیا جاتا تھا ✦

گھر داماد لینا (ا) فعل متعدی :۔ بیٹی کو اِس اقرار پر بیاہنا کہ اُس کا خاوند بھی ہمارے ہی گھر آن رہے۔ داماد کو بیٹا بنا کر گھر رکھنا ✦

گھر دُور بھروٹا بھاری (ہ) کہاوت :۔ گھر فاصلہ پر اور بوجھ بھاری یعنی سخت مصیبت ہے ✦

گھر دیکھ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی کے گھر بار بار کچھ مانگنے یا لینے جانا (۲) راستہ جان لینا۔ گھر سے واقف ہوجانا۔ مکان جان لینا۔ گھر جان جانا۔ جیسے "بڑھیا مر گئی تو کچھ غم نہیں پر فرشتوں نے گھر دیکھ لیا" (۳) ہل جانا مانوس ہوجانا۔ یار ہنجانا ✦

گھر ڈبونا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھر تباہ کرنا۔ گھر برباد کرنا۔ گھر کھونا ۔ گھر بگاڑنا۔ گھر اُجاڑنا (۲) خاندان کو داغ لگانا ✦

گھر ڈوبنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گھر کا تباہ اور برباد ہونا۔ خانہ خراب ہونا۔ خانہ ویراں ہونا۔ گھر اُجڑنا (۲) خاندان کو کلنک لگنا۔ کُنبہ کو داغ لگنا ✦

گھر رویا (ہ) صفت (ہندو عو) :۔ نگوڑا ماٹھا۔ گھر کھوج مٹا خانہ خراب کھوجڑے پیٹا۔ بے وارثا ✦

گھر روئی (ہ) صفت مؤنث :۔ گھر کھوج مٹی ۔ نگوڑی ماٹھی۔ بے وارثی ✦

گھر سر پر اُٹھانا یا گھر کو سر پر اُٹھانا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) نہایت شور و غل مچانا۔ چیخم دھاڑ سے مکان کو سر پر کر دینا۔ بات نہ سُننے دینا۔ شور سے گھر کو سر پر مارنا۔ کان پڑی آواز نہ سُننے دینا۔ شور برپا کرنا ؎

گھرس

ے کے اُڑجانے کی طاقت گر نہ پائے عندلیب
غل سے گھر صیاد کا سر پر اُٹھائے عندلیب

(؟)

شورِ فغاں نے اُٹھایا سر پہ گھر ہر نفس نکلا لئے لختِ جگر (مومن)

(۲۔ پنجاب) گھر کا انتظام اپنے سر لینا ✦

گھر سُکھ تو باہر چین (ہ) کہاوت :۔ گھر میں خوشی ہو تو باہر بھی خوشی۔ گھر میں آرام تو باہر بھی راحت۔ خوش اقبالی میں گھر باہر یکساں ہے ✦

گھر سے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) از خانہ۔ مکان سے (۲) گرہ سے۔ پلّے سے۔ گانٹھ سے۔ ڈب سے۔ جیب سے۔ جیسے "تمہارے گھر سے کیا گیا جس کا نقصان ہُوا اُس کا ہُوا" (۳۔ اسم مؤنث۔ عوام۔ مجازاً) اہلِ خانہ۔ گھر والی۔ بیوی۔ جیسے "اُن کے گھر سے اپنے بھائی کے ہاں گئے ہیں" ✦

گھر سے باہر پاؤں نکالنا یا گھر سے پاؤں نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ بساط سے بڑھ کر چلنا۔ حد سے باہر کام کرنا ✦

گھر سے باہر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھر سے نکالنا۔ گھر میں نہ رکھنا۔ از خانہ بیروں کردن کا ترجمہ ؎

وہ آیا ہے لے مردمِ دیدہ دیکھو نہیں چشم کے گھر سے باہر کرونگا (نصیر)

گھر سے باہر نہ جانا (ہ) فعل لازم :۔ مکان سے باہر نہ نکلنا۔ گھر کے اندر بیٹھا رہنا۔ چار دیواری سے باہر قدم نہ رکھنا۔ ایک جگہ بیٹھا رہنا ؎

اشک رہتا ہے سدا دیدۂ تر سے باہر یا یہ جانا نہ تھا لڑکا کبھی گھر سے باہر (عاشق)

گھر سے بے گھر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ نگھرا کرنا۔ رہنے کو گھر نہ چھوڑنا گھر سے باہر نکالدینا ✦ خانمان خراب کرنا۔ خانہ خراب کرنا ✦

گھر سے پاؤں نکالنا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ اپنے مکان سے باہر جانا۔ باہر پھرنے کی عادت ڈالنا۔ حد سے باہر جانے لگنا۔ جیسے "تُو نے بہت گھر سے پاؤں نکالے ہیں دیکھ کیسا پٹتا ہے" ✦

گھر سے دینا (ہ) فعل متعدی :۔ اپنے پلّے سے دینا۔ گرہ سے بھگتنا اپنے پاس سے بھرنا ✦ ڈنڈ دینا۔ تاوان دینا ✦ ٹوٹا بھرنا۔ نقصان اُٹھانا ✦

گھر سے کھونا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) پلّے سے خرچ کرنا۔ گرہ سے رائیگاں کھونا جیسے۔ گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں (۲) نقصان اُٹھانا۔ ٹوٹا بھرنا

گھر سینا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ (۱) گھر میں پڑا رہنا۔ گھر سے باہر نہ نکلنا۔ ہر وقت گھر میں بیٹھا رہنا (۲) نکما بیٹھا رہنا۔ بیکار پڑا رہنا۔ خانہ نشینی اختیار کرنا (۳) سُست ہوجانا۔ کاہل ہوجانا۔ احدی بن جانا ✦

گھرک

گھر کا (ہ) صفت :۔ (۱) منسوب بخانہ۔ گھر کے متعلق۔ خانگی۔ جیسے گھر کا کام (۲) ذاتی۔ نج کا۔ اپنا۔ آپ ہی۔ ذاتِ خاص کا۔ اپنی ملکیت کا ✦ زر خرید۔ جیسے "گھر گھر کا نام ہر کا۔ گھر کا مکان۔ گھر کا باغ ✦ گھر کا پیسہ وغیرہ۔ (۳) اپنا۔ آپس کا۔ جیسے "اُن سے تو گھر کا معاملہ ہے (۴) کُنبے کا۔ قبیلے کا۔ رشتہ کا۔ رشتہ دار۔ ناتہ دار۔ قرابتی۔ کُنبہ کا۔ جیسے ؎

تین بُلائے تیرہ آئے دیکھو یاں کی ریت باہر والے کھا گئے اور گھر کے گادیں گیت (کہاوت)

گھر کا آدمی (؟) اسم مذکر :۔ (۱) رشتہ دار۔ کُنبے کا آدمی۔ اپنے گھرانے کا آدمی۔ اپنا بھائی بند۔ ٹبر کا آدمی۔ اپنے خاندان کا آدمی کُنبہ کا آدمی (۲) نج کا ملازم۔ ملازمِ خاص۔ اپنا ذاتی نوکر (۳) جان پہچان۔ واقف کار۔ (۴ لشکری) خاوند۔ خصم۔ بھرتار۔ پتی (۵ لشکری) بیوی۔ جورو۔ لگائی۔ گھر والی۔ تیزارو ✦

گھر کا آنگن ہوجانا (ہ) فعل لازم (ہندو) :۔ (۱) مکان کا میدان بنجانا۔ گھر کا کھنڈر ہوجانا (۲) گھر کا تباہ ہوجانا۔ گھر ویران ہوجانا۔ خانہ ویرانی ہوجانا۔ (۳۔ ظرافتاً) عورت کے بچہ ہوجانا۔ بیاوڑ ہوجانا۔ بچے دار ہوجانا ✦

گھر کا اُجالا (ہ) اسم مذکر :۔ رونقِ خانہ۔ آبادیٔ خانہ ✦ نورِ عین۔ نورِ چشم۔ نہایت عزیز۔ نہایت لاڈلا۔ از حد پیارا ؎

سُن ری سہیلی میری بھیلی بابل گھر میں رہی البیلی۔
مانا پتا نے لاڈ سے پالا سمجھا مجھ کو گھر کا اُجالا
ایک بہن تھی ایک بہنیلی

(بیجم)

گھر کا اسباب (؟) اسم مذکر :۔ متاعِ خانہ۔ اثاث البیت۔ رختِ خانہ۔ لتا پتا۔ کالائے خانہ۔ اثالہ ✦ مال و منال ✦

گھر کا بامن (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ پروہت۔ پیشوائے دین۔ گرو۔ گرمنتر داتا۔ پانڈھا۔ دادا ✦

گھر کا بوجھ اُٹھانا یا سنبھالنا (ہ) فعل متعدی (عو) :۔ (۱) امورِ خانہ داری کا سر انجام کرنا۔ گھر کا انتظام کرنا (۲) گھر کا صرف اپنے ذمہ لینا۔ اخراجاتِ خانہ کا کفیل ہونا ✦

گھر کا بوجھ پڑنا (ہ) فعل لازم (عو) :۔ اُمورِ خانہ داری میں گرفتار ہونا۔ خانہ داری کا انتظام اپنے سر ہونا۔ جیسے جب بال بچے ہونگے گھر کا بوجھ پڑیگا تو آپ سیدھی ہوجائیگی ✦

گھر کا بھاڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ کرایۂ مکان ✦

گھر کا بھولا (ہ) صفت:- اپنے خاندان میں سب سے بے وقوف۔ خاندانی احمق + بالکل سیدھا۔ نہایت نادان۔ جیسے "ایسا ہی تو گھر کا بھولا ہے ناکہ مُفت میں دیدیگا" +

گھر کا بھیدی (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ شخص جو کُل گھر کے راز سے واقف ہو۔ رازداں۔ کُل امورِ خانہ سے آگاہ (۲) رازدار۔ ہمراز۔ بھیدیا۔ محرمِ کار۔ ہمدم۔ محرمِ اسرار +

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے (ہ) کہاوت:- رازدار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے + اکثر محرمِ اسرار ہی گھر کی تباہی اور چوری کا باعث ہُوا کرتا ہے۔ آپس کے نفاق سے حکومت جاتی رہتی ہے +

(اس کہاوت میں رامچندر جی اور بھبھیشن برادرِ راون کے قصّے کی طرف تلمیح ہے۔ کیونکہ اُس نے رامچندر جی کو کئی راز کی باتیں بتا کر لنکا کا قلعہ فتح کرا دیا تھا جس کا مفصل حال رامائن میں موجود ہے۔ پس جب سے یہ کہاوت مشہور ہوئی اور ایسے موقع پر بولنے لگے جہاں کسی رازدار کے سبب بڑا نقصان پہنچے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہنومان کی طرف جو راون کا بھانجا اور رامچندر جی کا سپہ سالار تھا یہ اشارہ ہے کیونکہ اُس نے بہت سے بھید لا کر دئے اور سیتا جی کو ہر قسم کی خبریں اس طرف سے اور رامچندر جی کو اُس طرف سے پہنچائیں) +

گھر کاٹ کھانے یا کاٹنے کو دوڑتا ہے (ہ) محاورہ:- یعنی گھر میں رہنا خوش نہیں آتا۔ اژدہے کی طرح ڈسنے یا شیر کی طرح پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے۔ یا یوں کہو کہ نہایت بھیانک اور ویران معلوم ہوتا ہے مطلق جی نہیں لگتا۔ جب اپنا کوئی عزیز کسی مکان سے چلا جاتا یا اُس گھر میں مرجاتا اور اُس کی باتیں یاد آ آ کر دل گھبراتا ہے۔ تو اُس موقع پر یہ فقرہ زبان پر لایا کرتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ گھر پر اُس کے بغیر ویرانی برستی ہے + غیر آباد اور ویران مکان کی نسبت بھی جہاں آدمی کو ڈر لگے یا دہشت آئے یہ فقرہ بولا جاتا ہے ؎

جس جگہ کرتے تھے ہم آرام　　وحشت آتی ہے دیکھ کر وہ مقام
سنگ گزیدہ کی طرح ہوں مضطر　　کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے گھر

گھر کا چراغ (۱) اسم مذکر:- گھر کی روشنی۔ رونقِ خانہ۔ گھر کا اُجالا + بیٹا + لاڈلا عزیز۔
اپنے ہی مکان کا چراغ ؎ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے　اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

گھر کا حساب (۱) اسم مذکر:- (۱) نج کا حساب کتاب۔ خانگی لین دین۔ ذاتی لین دین (۲) اپنی ہی مرضی کا لکھا۔ اپنی ہی سمجھ کا حساب +

گھر کا خرچ (۱) اسم مذکر:- اخراجاتِ خانگی +

گھر کا دھندا (ہ) اسم مذکر:- اُمورِ خانگی۔ کاروبارِ خانہ داری +

گھر کا راستہ یا رستہ (۱) اسم مذکر:- (۱) راہِ خانہ (۲) کارِ سہل و آسان۔ ذاتی سڑک یا راہ۔ وہ زمین جو اپنی طرف سے آمد و رفت کے لئے چھوڑ دی گئی ہو۔

گھر کا راستہ سمجھنا (۱) فعل لازم:- کارِ سہل و آسان سمجھنا ؎

سنبھلو تو اب راہِ اُلفت میں　　یہی کیا گھر کا راستہ سمجھے　(نواب)

گھر کا رستہ بتانا (۱) فعل متعدی:- بے نیل مرام گھر کو رخصت کرنا۔ ہوا بتانا۔ ٹالنا۔ رخصت کرنا۔ جیسے "سب کچھ لے لوا کر گھر کا رستہ بتا دیا" +

گھر کا رستہ لو (۱) محاورہ:- چلتے پھرتے نظر آؤ۔ رخصت ہو۔ لمبے بنو۔ چمپت ہو۔ جاؤ۔ دفع ہو۔ مُنہ دکھاؤ +

گھر کا رستہ لینا (۱) فعل متعدی:- گھر کو سدھارنا۔ بے نیل مرام کسی جگہ سے واپس جانا +

گھر کا گھر (ہ) تابع فعل:- (۱) تمام گھر۔ سارا گھر۔ گھر بھر۔ تمام مردانِ خانہ۔ جیسے "گھر کا گھر بیمار پڑا ہے" (۲) تمام اسبابِ خانہ۔ جملہ اثاث البیت ؎

بدن کو دل کو جگر کو آگ لگی　　غمِ فراق مرے گھر کے گھر کو آگ لگی　(حسرت)

(۳) جملہ عمارتِ خانہ۔ گھر کی ساری تعمیر۔ تمام مکانیت ؎

حقیقت جسم و دل کی کچھ نہ پوچھو　　محبت نے وہ گھر کا گھر بٹھایا　(جرأت)
گریہ نے تیرے کام کیا چشمِ تر تمام　　مثلِ حباب بیٹھ گیا گھر کا گھر تمام　(نکہت)

گھر کا گھروا کر دینا (ہ) فعل متعدی (عو):- گھر کو تباہ و برباد کر دینا۔ گھر کا ناس ملا دینا۔ مُوس گھر کا تباہ کر دینا۔ لغوی معنی بڑے گھر کو چھوٹا گھر یعنی گھروندا بنا دینا +

گھر کا گھروا ہو جانا (ہ) فعل لازم (عو):- بڑے گھر کا چھوٹا گھر رہ جانا۔ گھر کا تباہ و برباد ہو جانا۔ گھر کا ستیاناس ہو جانا۔ جیسے "اینٹ سے اینٹ بج گئی تخت کا تختہ اور گھر کا گھروا ہو گیا" (شکم سہیلی)

جب مرا شوہر چھوڑا ہو گیا　　لے دُگانا گھر کا گھروا ہو گیا　(نازنین)

(۲) غبن یا خیانت سے گھر تباہ ہو جانا +

گھر کا مال (۱) اسم مذکر:- دولتِ خانہ۔ مال و متاعِ خانہ (۲) ذاتی روپیہ۔ ذاتی دولت۔ (۳) اثاث البیت۔ اسبابِ خانہ۔ اثاثہ۔ خانمان (۴) ملکیت۔ مملوک۔ ملک۔ منقولہ عین المال +

گھر کا مالک (۱) اسم مذکر:- (۱) صاحبِ خانہ۔ مالکِ مکان۔ گھر والا۔ (۲) شوہر۔ خاوند۔ پتی۔ میاں۔ خصم +

گھر کا مرد (ہ) اسم مذکر:- (۱) خاوند۔ گھر والا۔ میاں۔ خصم۔ پتی۔ سائیں (۲) خاندان یا کنبے قبیلے کا مرد۔ اپنا مرد۔ مانس (۳) صفت) اپنے ہی گھر کا بہادر۔ گھر پر شیر۔ گلی کا کتا۔ اپنی گلی میں شیر اور باہر بھیڑ ✦ ؎

گھر کے ہی مرد ہو زرے واعظ | آ کے رندوں میں بھی ذرا چیز کو (مؤلف)

گھر کا نام اُچھالنا (ہ) فعل متعدی:- خاندان کو کلنک لگانا۔ گھر کا نام بد کرنا۔ گھر کے لوگوں کو بدنام اور رسوا کرنا ✦

گھر کا نام ڈبونا (ہ) فعل متعدی:- خاندانی عزت کو برباد کرنا۔ خاندان کو بٹا لگانا ✦

گھر کا نائی (ہ) اسم مذکر:- وہ نائی جو ہمیشہ ٹہل کرتا رہتا ہے۔ قدیمی حجام ✦

گھر کتّی کا (ہ) صفت (ہندو):- (۱) گھر کے کتے ہوئے کا۔ گھر کے کتے ہوئے سوت کا۔ جیسے "گھر کتی کا کپڑا" (۲) گھر کا کتا ہوا۔ گھر کا بنا ہوا سوت (۳) صفت برابر۔ مفت کا۔ بن داموں کا ✦

گھر کر ستر بلا سر دھر (ہ) کہاوت:- یعنی فقیری یا تجرد کی چھوڑ کر دنیا دار بننا۔ طرح طرح کی آفتوں اور مختلف بلاؤں میں گرفتار ہونا ہے ✦

گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر (ہ) کہاوت:- مثل۔ یعنی گھر کرنے سے بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ✦

گھر کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گنجائش کرنا۔ سمائی کرنا۔ اپنی گنجائش نکالنا۔ جگہ کرنا۔ جگہ نکالنا۔ جگہ پیدا کرنا ؎

گھر کر دل تو نڈی کے دل میں حج کی کیا حاجت نہیں
ہے حرم گھر میں میاں کعبہ نہ جانا چاہیئے (نظیر)

جیسے "ابھی پاؤں نے جوتی میں گھر نہیں کیا" (۲۔ ع) گھر بسا کر رہنا۔ خاوند کے گھر میں ٹکنا۔ گھر آباد کرنا۔ گھر میں رہنا۔ خاوند سے نباہ کرنا۔ جیسے "ایسی لاڈلی نے گھر کیا تو رہی بات" (۳) گھسنا۔ بیٹھنا ✦ تصرف کرنا۔ قبضہ کرنا ✦ گھسنا۔ پیٹھنا۔ چبھنا ؎

تیر اس نگہ کا گر دلِ مضطر میں گھر کرے | ناسور عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کرے (ذوق)

(۴) گھر بنانا۔ مسکن بنانا۔ رہنا۔ رہ پڑنا۔ بسنا۔ سکونت اختیار کرنا ؎

پتلی سیاہ دیکھیو اس چشمِ مست کی | بھونرا عجب ہے یوں گلِ عبہر میں گھر کرے
گنبد میں گردباد کے مجنوں نے گھر کیا | سرگشتہ ایسا کون کہ چکر میں گھر کرے (ذوق)

بنایا چاہتے ہیں دیر میخانۂ دل کو | یہ بت اللہ اکبر گھر خدا کے گھر میں کرتے ہیں (رند)

مسجد کے نہ ہوں گے ساکن اے شیخ | ہم گھر میں خدا کے گھر نہ کریں گے (سوز)

آتشِ عشق سے اڑ جائیں سمندر کے حواس | یہ ہمیں ہیں کہ جو اس آگ میں گھر کرتے ہیں (ظفر)

کہیں ہیں دل کو تو سب خانۂ خدا معروف | بتوں نے اس میں کیا کیونکہ گھر خدا جانے (معروف)

تم نے ہمارے دل میں گھر کر لیا تو کیا ہے | آباد کرتے آخر ویرانے آدمی ہیں (داغ)

(۵) بل کھودنا۔ بل بنانا۔ بلا بنانا ✦ موکھا بنانا۔ بھٹ بنانا ✦ گھونسلا بنانا۔ گھونسلا رکھنا۔ آشیاں بنانا ✦ چھید کرنا۔ سوراخ کرنا ؎

کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے | انساں وہ کیا نہ جو دلِ دلبر میں گھر کرے
یوں میرے لبیں گھستی ہے دنداں کی تاب | ہیرے کی جوں کنی کوئی گوہر میں گھر کرے (ذوق)

(۶) کفایت شعاری یا جز رسی سے گھر کا انتظام کرنا۔ امور خانہ داری کو سرانجام دینا۔ جیسے "گھر کرنا تو راحت زنانی پر ختم ہے" ✦ "گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر" ✦ (۷) مناکحت کرنا۔ مزاوجت کرنا۔ باہم عقد کرنا۔ باہم بیاہ کرنا۔ جوڑا لگانا ؎

آ مورا گھر کریں آیو ساون ماس | بھیجن لاگی بنکھری چھیجن لاگو ماس (دوہا)

(۸) جمنا۔ قیام کرنا۔ قیام پکڑنا ✦ قدم جمانا ؎

قاتل میرے لہو کو شتابی سے دھو کہیں | جوں مورچہ نہ تیرے خنجر میں گھر کرے (ذوق)

(۹) اثر کرنا۔ سرایت کرنا ؎

شوخی میں انکی چھیڑ ہے کچھ اضطراب کی | گھر کر گئی دغا کسی خانہ خراب کی (داغ)

(۱۰) چھید کرنا۔ سوراخ کرنا۔ جیسے "تسمہ میں دو گھر کر دو" ✦

گھر کھوج مِٹّا (ہ) صفت:- خانہ خراب۔ خانہ ویراں۔ کھوج بڑے پیٹا۔ خانماں برباد۔ نگھرا ✦ (ع)

گھر کھوج مٹے (ہ) دعائے بد (ع):- خانہ برباد ہو۔ کھوج بڑا جائے۔ خانہ خراب ہو۔ گھر ویران ہو جائے ؎

آہ اس عشق کا گھر کھوج مٹے | اس نے گھر دیکھیو کیا کیا گھالے (رنگین)

گھر کھوج مِٹّی (ہ) اسم مؤنث:- وہ عورت جس کے گھر کا تباہی بربادی اور خرابی کے سبب سراغ تک مٹ گیا ہو۔ خانہ خراب۔ خانماں برباد۔ نگھری (ع) ؎

کیوں یہ گھر کھوج مٹی آج کہاں مان گئی | دم تو لینے دے زنا خی ترے قربان گئی (رنگین)

ہو یہ گھر کھوج مٹی چاہ نصیب اعدا | کرے اس کھڑے کو اللہ نصیب اعدا (انشا)

گھر کھو کر تماشا دیکھنا (ہ) فعل متعدی:- گھر برباد کر کے عیش منانا۔ واہیات میں گھر تباہ اور برباد کرنا ✦

گھر کھونا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گھر برباد کرنا۔ گھر اجاڑنا۔ گھر تباہ کرنا (۲) خاوند سے بگاڑ کرنا ✦

گھر کی (ہ) صفت:- (۱) منسوب بخانہ۔ خانہ ساز ✦ خانگی

گھر

متعلق بخانہ۔ (۲) اپنی۔ ذاتی۔ نِج کی۔ جیسے "گھر کی کھیتی" (۳) آپس کی آپس داری کی جیسے "گھر کی بات"۔

گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری (ہ) کہاوت:۔ یعنی گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے۔ گھر میں آدھی روٹی کھانی پردیس میں جاکر ساری کھانے سے بہتر ہے۔

گھر کی بیوی ہانڈنی گھر کُتّوں جوگا (ہ) کہاوت:۔ یعنی جب گھر کی بیوی اِدھر اُدھر پھریگی تو گھر میں کُتّے ہی لوٹینگے۔

گھر کی بات (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) رازِ خانہ۔ گھر کا بھید۔ جیسے گھر کی بات جگہ جگہ کہتا پھرتا ہے (۲) آپس کی بات۔ آپس داری کی بات معاملۂ واحد (۳) نہایت سہل یا آسان کام۔ اپنے قبضہ اور اختیار کا کام۔ اپنے ہاتھ کا کام۔

گھر کی پُٹکی باسی ساگ (ہ) کہاوت:۔ بیجا شیخی بگھارنے والے کے حق میں کہتے ہیں یعنی صرف شیخی ہی شیخی ہے گھر میں دیکھو تو ایک ڈھوبرے اور باسی ساگ کے سوا کچھ بھی نہیں نکلیگا۔

(لفظ پُٹکی کی اصل پُٹ خیال کرسکتے ہیں کیونکہ سنسکرت میں لفظ پُٹ بمعنی دَونا۔ سرپوش۔ یا وہ مٹی کے دو پیالے جن کے بیچ میں دوا رکھ کر پکاتے ہیں پایا جاتا ہے یہاں خواہ تو یہ کہو کہ گھر میں باسی ساگ اور بجائے ظرف دَونے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یا یوں کہو کر دیکھینگے تو مٹی کے ڈھوبرے اور ساگ کے سوا گھر میں کوئی تازہ ترکاری بھی پکی ہوئی نہیں نکلے گی۔ ہندؤں میں پُٹکی آلن کو بھی کہتے ہیں۔ مگر وہ معنی اس جگہ تکلّف سے خالی نہیں)۔

گھر کی پُونجی (ہ) اسم مؤنث:۔ مال و متاعِ خانہ۔ سرمایۂ ذاتی۔ گھر کی کائنات۔

جلد اچھا ہو یہ تعالیٰ اللہ ۔۔۔ یہی انشا کے گھر کی پُونجی ہے
تیری بخشی ہوئی خداوندا ۔۔۔ میری یہ عمر بھر کی پُونجی ہے } (انشا)

عاشقِ بے دل ہوئے لاویں کہاں سے دل کو ہم
گھر کی پُونجی پُوج بیٹھے اُس بُتِ قاتل کو ہم } (؟)

گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ؟ (ا) کہاوت:۔ حقداروں کے ساتھ کم سلوک کرنے اور غیروں سے بہ تعظیم و تکریم پیش آنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ گھر والے تیل کھائیں باہر والے گھی اُڑائیں۔ اپنوں کی بے توقیری غیروں کی ثناخوانی۔

گھر

عجائب لوگ ہیں دہلی کے عارف ۔۔۔ خدا جانے کہاں کے ہیں کدھر کے
نہیں کچھ اس میں شک رہتے ہیں دشمن ۔۔۔ فلک سے بھی سوا اہلِ ہنر کے
سخن سنجانِ پُورب ہی پہ غش ہیں ۔۔۔ سدا ہیں تشنہ اُن کے شعرِ تر کے
اُنھوں کا سست بھی گر شعر سُن لیں ۔۔۔ گریباں پھاڑتے ہیں آہ کر کے
ہمارا شعر ہو گر سب سے بہتر ۔۔۔ سُنیں اس کو نہ ہرگز کان دھر کے
مثل ان پر یہی آتی ہے صادق ۔۔۔ ملیدہ تیل کا پیروں کو گھر کے } (ذوق؟)

گھر کے جالے لیتے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ گھر کے کونے کونے جھانکنے اور ہر ایک چیز ٹٹولتے پھرنا۔

گھر کی جلی بن میں گئی بن میں لاگی آگ۔ بن بچارا کیا کرے جو ہیں ہمارے بھاگ (ہ) کہاوت:۔ بدنصیب کا کہیں ٹھکانا نہیں جہاں جائیگا وہیں سختی اُٹھائیگا۔

گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک (ہ) کہاوت:۔ گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی یا گھر کے چور کی نگرانی مشکل ہے۔

گھر کی طرح بیٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کشادہ اور فراخ ہو کر بیٹھنا کھل کر بیٹھنا۔ پاؤں پسار کے بیٹھنا۔ فراغت سے بیٹھنا۔ آرام سے بیٹھنا۔ بہت سی جگہ روک کر بیٹھنا۔ پھیل کر بیٹھنا (۲۔ مجازاً) ذرا سکڑ کر بیٹھنا۔ سمٹ کر بیٹھنا۔ بہت جگہ نہ روکنا۔ جیسے "اے میاں ذرا گھر کی طرح بیٹھو دوسری کو بھی تو جگہ دو"۔

گھر کی طرح رہنا (ہ) فعل لازم:۔ اپنا سا گھر سمجھ کر رہنا۔ بے تکلفانہ برتاؤ رکھنا۔ تکلّف نہ کرنا۔ بے تکلّف ہو کر رہنا۔ بے تکلّفی سے بسر کرنا۔ شرم و حجاب نہ کرنا۔

اِدھر اُدھر ترپے پھرتے ہو کیا نظر کی طرح ۔۔۔ جو آئے ہو تو رہو میرے گھر میں گھر کی طرح (رشک)

گھر کی عقل (ا) اسم مؤنث:۔ ذاتی عقل۔ گرہ کی عقل۔ اپنی ہی سمجھ۔

گھر کی سوجھا گھر والے سے (ہ) کہاوت:۔ صاحبِ خانہ سے ہی گھر کی زیب و زینت ہوتی ہے۔ مکان کی رونق مکین سے ہے۔

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گُڑ میٹھا (ہ) کہاوت:۔ گرہ کی قیمتی چیز کی نسبت مُفت کی چیز زیادہ پسند ہوتی ہے۔

گھر کی کھیتی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) اپنی کھیتی۔ ذاتی کشت۔ نِج کی کھیتی باڑی (۲) اپنا مال و اسباب۔ اپنا ہی مال۔ اپنی ہی چیز۔ موروثی مال۔ (۳) ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال جنھیں ہر وقت

منڈوا دینے اور رکھ لینے کا اختیار ہے۔ ف

سہرے تو شیخی اے زاہد اگر ہے ریش کو منڈوا
نکل آئیگی پھر ڈاڑھی کہ یہ تو گھر کی کھیتی ہے } لا اعلم

گھر کے گھر (ہ) تابع فعل ہ۔ (۱) گھر کے اندر گھر ہی میں۔ تم نے تو گھر کے گھر بھاؤ کر لیا (۲) نفع میں نہ نقصان میں۔ برابر سرابر۔ جیسے ہم اچھا ٹھیکے میں گھر کے گھر رہے۔ (۳) برائے کثرت اسم مذکر) بہت سے گھر۔ بہت سے خاندان۔ بہت سے مکان۔ بہت سے لوگ۔ جیسے گھر کے گھر بیمار پڑے ہیں۔ گھر کے گھر ویران ہو گئے۔ ف

شہر تیرے ظلم سے اے فتنہ گر خالی ہوئے قافلے لاکھوں لُٹے اور گھر کے گھر خالی ہوئے (مصحفی)

ابر مژہ یہ چشم تو کیا ہے کہ گھر کے گھر
تو نے برس برس کے ہزاروں بٹھا دیئے } (درد)

گھر کے گھر بند ہو گئے (ا) محاورہ (۱) یعنی کثرتِ بیماری یا طوفان یا وبا سے اس قدر آدمی بھیجے کہ مکانوں میں کوئی رہنے والا نہ رہا۔ بہت سے گھر بے وارثے اور غیر آباد ہو گئے۔ بہت سے گھر تباہ و برباد ہو گئے۔ (۲) حاکم کے ظلم سے گاؤں کے گاؤں ویران ہو کر دوسرے علاقہ میں جا بسے +

گھر کے گھر بیٹھ گئے یا بیٹھے (ہ) محاورہ۔ کثرتِ بارش سے بہت سے مکانات گر پڑے۔ ف

نہ پوچھو عشق کی سوزش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفان اُٹھایا ہے کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے } (درد)

گھر کے گھر رہنا (ہ) فعل لازم۔ برابر سرابر ہونا۔ نہ تو نفع ہی ہونا نہ نقصان۔ نہ تو کچھ کمانا اور نہ گرہ سے کھونا۔ نبو چھوٹنا +

گھر کے گھر صاف ہو جانا (ا) فعل لازم ہ۔ بہت سے گھروں کا ویران تباہ برباد اور خراب ہو جانا۔ ف

گھر کے گھر پھر تو معاذ اللہ ہو جاویں گے صاف
اور آہوں کی ہوا ہے گر گھڑی دو چار تیز } (معروف)

گھر کے لوگ یا گھر کے آدمی (ہ) اسم مذکر ہ۔ (۱) مردمانِ خانہ۔ اہلیہ۔ بیوی۔ زوجہ (۲) بال بچے۔ کنبا۔ جورو بچے۔ عیال اطفال +

گھر کی مرغی دال برابر (ا) کہاوت۔ گھر کی قیمتی چیز بھی مفت برابر خیال کی جاتی ہے۔ گھر کی عمدہ چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی۔

(یہ مثل دو موقعوں پر بولی جاتی ہے ایک تو وہاں کہ جب ہر وضع اور تماشبین شخص کو اپنی خوبصورت بیوی سے رغبت نہ ہو اور اُس سے کچھ لذّت نہ پائے۔ دوسرے جب کوئی شخص اپنے عزیز یا فرزند یا دوست یا غلام یا وفا یا ملازم باسلیقہ کی قدر تو نہ جانے اور غیروں کی تعریف کرے بلکہ اُن پر زیادہ صرف کر کے کام لینے پر توجہ کرے)

گھر کے ہوئے نہ در کے (ا) محاورہ۔ کہیں کے نہ رہے۔ گھر کے ہی قابل رہے نہ باہر کے۔ ف

اُس آستاں کی دُوری اس دل کی ناصبوری
کیا کہئے آہ غم سے گھر کے ہوئے نہ در کے } میر

گھر گھاٹ (ہ) اسم مذکر ہ۔ (۱) طور طریق۔ چال ڈھال۔ ٹھاٹ باٹ طرح وضع۔ رنگ ڈھنگ۔ ف

تاہُس کے مزاج کا گھر گھاٹ کھیل سے اُسکے سیکھے دل کو اُچاٹ (انشاء)

جو بھیجا ابر کو دریا نے نادر پاٹ کا جوڑا +
تو واں بجلی نے طوفاں آور ہی گھر گھاٹ کا جوڑا } ([illegible])

(۲) عادت۔ خو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ مزاج۔ طبیعت۔ جیسے یہ اور ہی گھر گھاٹ کا آدمی ہے۔ (۳) محلِ نزول بجائے سکونت۔ مقام۔ نشان۔ پتا۔ ٹھور۔ ٹھکانا

گھر گھاٹ معلوم ہونا (ا) فعل لازم۔ داؤں گھات معلوم ہونا۔ رنگ ڈھنگ طور طریق معلوم ہونا۔ ٹھاٹ باٹ معلوم ہونا۔ تمام باتوں کی واقفیت اور آگاہی ہونا۔ کوئی امر پوشیدہ اور مخفی نہ رہنا۔ سب بھید جاننا۔ ف

بھلا حاصل جو دیدے سے دھوئے دھائے سات پانی سے
کہ یہاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اُن کی صفائی کا } (انشاء)

گھر گھالنا (ہ) فعل متعدی ہ۔ (۱) گھر برباد کرنا۔ گھر اُجاڑنا۔ خانہ ویرانی کرنا جیسوا کی طرح کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ لوٹنا۔ موسنا۔ دھوکے اور فریب سے مال اڑا لے

آہ اس عشق کا گھر کھوج مٹے اس نے گھر دیکھیے کیا کیا گھالے (رنگین)

(کہاوت) ایک تو گھر گھالوں اپنا دوسرے آس پاس۔ (۲) عاشق و شیدا کرنا۔ موہنا۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا۔ ف

ابھی تو پردے ہی میں تم نے اک عالم کا گھر گھالا
مجھے یہ فکر ہے صورت دکھاؤ گے تو کیا ہوگا! } (جرأت)

پیٹے پاؤں اگر ایسے نگاؤں میں بھی ایک کیا دیکھنا گھر سینکڑوں گھالوں میں بھی (میر علی)

(کہاوت) لبا گھونگٹ مدھری چال یہ آئیں کس کا گھر گھال +

گھر گھر (ہ) تابع فعل ہ۔ (۱) خانہ بخانہ۔ دربدر۔ ہر ایک گھر میں۔ ہر ایک مکان میں۔ سب گھروں میں۔ سب کے ہاں۔ سب جگہ۔ جیسے کوٹھے چڑھ کر دیکھا گھر

گھر

ایک ہی لیکھا۔ کہاوت ؎

کس طرف جاؤں کہ ہو ان دو بلاؤں سے نجات
آسماں گھر گھر یہی ہے اور یہی گھر گھر زمیں۔ (وزیر)

جس دم کہ سوزِ عشق کی مجھ کو ہوا لگی بھڑکی وہ دل میں آگ کہ گھر گھر کو جا لگی (عارف)

(۲) ہر کس و ناکس کے ہاں۔ سب کے ہاں۔ سب کے گھروں میں۔ ادنیٰ واعلیٰ کے گھروں میں۔ جیسے گھر گھر شادی گھر گھر چین ✦

گھر گھر عید ہے (ا) محاورہ:۔ عالمگیر خوشی ہے۔ عام خوشی ہے ✦

گھر گھر کے جالے لینا (ہ) فعل لازم:۔ ہر ایک گھر میں جانا۔ گھر گھر پھرنا

گھر گھر لئے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ ہر ایک گھر جھنکاتے پھرنا۔ دربدر لئے پھرنا۔ کوچہ گردی کرانا ✦ ؎

شوقِ نظارہ نے آئینہ بنایا ہے مجھے حسرتِ دید لئے پھرتی ہے گھر گھر مجھ کو (اسیر)

گھر گھر مانگتے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) پھیری لگانا۔ ہر ایک گھر سے سوال کرتے پھرنا۔ گداگری یا گداگری کرتے پھرنا۔ (۲) قرض لیتے پھرنا۔ مستعار مانگتے پھرنا ✦

گھر گھر مٹیالے چولہے ہیں (ہ) کہاوت:۔ کوئی آسودہ حال اور فارغ البال نہیں۔ سب ایک حال میں مبتلا ہیں۔

جس قوم یا ملک یا شہر میں کسی کو بھی آسودگی نہ ہو اُس کی نسبت بولتے ہیں۔

گھر گھسڑو یا گھر گھسنا (ہ) اسم مذکر:۔ ہر وقت عورتوں میں بیٹھا رہنے والا شخص۔ خلوت گزیں۔ زن مُرید۔ گھر سے باہر نہ نکلنے والا ✦

گھر گھوڑا نخاس مول (ا) کہاوت:۔ چیز تو گھر میں مول تول بازار میں۔ جب کوئی شخص بن دکھائے کسی چیز کی تعریف کرتا ہے تو اُس کی نسبت کہتے ہیں۔ یعنی کارِ بیفایدہ اور حرکتِ لغو سے مراد ہے۔

نخاس کے اصطلاحی معنی غلاموں یا گھوڑوں کے بکنے کا بازار مستعمل ہیں۔

گھر گئی (ہ) اسم مؤنث عو:۔ گھر اُجڑی۔ خانہ خراب۔ نگھری۔ بن گھر کے۔ لاوارث۔ ناٹھی۔ نگوڑی ناٹھی ✦ رانڈ۔ بیوہ۔ نخصمی ✦

گھر گیا (ہ) صفت۔ عو:۔ خانہ خراب۔ اُجڑا۔ نگوڑا ناٹھا۔ خانماں برباد ؎

اندوہ سے تیرے مر گئے ہم کیونکر روئیں نہ گھر گئے ہم (میر سوز)

گھر لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مکان کرایہ پر لینا۔ مکان میں کرایہ پر رہنا۔ آکر رہنا ؎

اُس نے ہمسائے میں آکر گھر لیا تو کیا ہوا اب اُسے آواز اپنی میں سناؤں دور پار (رنگین)

گھر

(۲) مکان خریدنا۔ گھر مول لینا ✦

گھر مُوسنا (ہ) فعل متعدی۔ گھر لُوٹنا۔ گھر میں چوری کرنا۔ گھر پر جھاڑو پھیرنا۔ گھر کا صفایا کرنا ؎

آیا بڑھاپا اسے سکھی اور جوبن چلا لا رمک دوڑو لوگو پکڑیو چور چلا گھر مُوس۔ (دوہا)

گھر میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مکان میں داخل ہونا ✦ کسی ستارے کا اپنے اصلی مقام پر آنا۔ ستارہ کا بُرج میں داخل ہونا۔ (۲) اپنی ذات کو فایدہ پہنچنا۔ اپنے ہاتھ لگنا۔ جیسے اُن کے نقصان سے میرے کیا گھر میں آتا ہے۔

گھر میں آئی جوئے ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہوئے (ہ) کہاوت:۔ بیوی کے آنے سے سارا بانکپن نکل جاتا ہے۔ بیاہ ہوتے ہی شیخی جھڑ جاتی ہے ✦

گھر میں بھونی بھنگ نہیں اور باہر نیوتے سات (ہ) کہاوت:۔ مفلسی یہ کچھ اور حوصلہ یا شیخی وہ کچھ ✦

گھر میں بیٹھے شکار کرنا یا کھیلنا (ا) فعل متعدی:۔ گھر کے اندر مزے اُڑانا ✦ باہر نہ جانا اور گھر میں ہی لوگوں کو مُوسنا۔ گھر بیٹھے مال مارنا ✦ اپنے گھر میں چھپ کر عیاشی کرنا ✦ گھر میں ہی کام نکالنا ؎

ملنے جو گیا اُسے ہی مارا گھر میں بیٹھا شکار کرتا ہے (میر سوز)

گھر میں بی بی لکھوا اوتار باہر میاں تھانہ دار (ا) کہاوت:۔ (۱) گھر میں بیوی اوتار ولی بنکر مُوسیں باہر میاں حکومت جتا کر لُوٹیں۔ (۲) بیوی فقیرنی بنی بیٹھی ہے۔ میاں شیخی میں تھانہ دار بنے پھرتے ہیں ✦

گھر میں پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی عورت کا محل میں داخل ہونا۔ مدخولہ بننا۔ بیوی بننا۔ جورو بننا ✦ ازدواج میں داخل ہونا ✦ کسبی یا بیسوا کا کسی کے گھر میں پیشہ ترک کر کے بیٹھ جانا ✦

گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے (ا) کہاوت:۔ اپنے منہ سے اپنی عزت نہیں ہوا کرتی ✦

گھر میں چوہے لوٹتے یا قلابازیاں کھاتے ہیں (ا) کہاوت:۔ یعنی نہایت مفلسی ہے چوہوں تک کے کھانے کو نہیں رہتا ✦

گھر میں دھان نہ پان بیبی کو بڑا گمان (ا) کہاوت:۔ ناحق بہت غرور کرنے اور ناحق اترانے کے موقع پر بولتے ہیں ✦

گھر میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی۔ گھر میں داخل کرنا۔ مدخولہ بنانا۔ کسی کسبی یا کم ذات عورت کو بیوی بنانا۔ کسی بازاری عورت کو گھر میں بٹھا لینا ✦

گھر میں سمانا (ہ) فعل لازم:۔ گنجایش مکان سے زیادہ سمانا۔ اَن سمجھو جانا۔ ٹھساٹھس۔ گھر میں نہ سمانا ؎

گھ

مدد کے گھر میں چلے ہو تو پھر رہوگے کہاں — خوشی سے آپ وہ گھر میں نہیں سمانے کا (انور)

گھر میں نہیں تاگا البیلا مانگے پاگا (ہ) کہاوت۔ گویا مصیبت ہے مگر بیٹے کو چھیلا بنا منظور رہے +

گھر نہ گھر بار میاں محلّے دار (۱) کہاوت۔ مفت کی شیخی۔ ناحق کا اِترانا۔ بے بنیاد شیخی +

گھر نہ ہونا۔ (ہ) فعل لازم ع و۔ نباہ نہ ہونا + موافقت نہ ہونا۔ آپس میں نہ بنا دل نہ ملنا + گرہستی پن نہ ہونا۔ گھرداری نہ ہونا۔ بہو بیٹیوں کا سا سلیقہ نہ ہونا۔ گھر نہ بسنا ۔

دُنیا کی نکر تو خواستگاری — اس سے کبھی بہرہ ور نہ ہوگا
آخانہ خرابی اپنی مت کر — تعجب ہے یہ اِس سے گھر نہ ہوگا } (قطعہ میر)

سونا کبھی شوہر کو میسّر نہیں ہوتا — عورت انہیں باتوں سے ترا گھر نہیں ہوتا (نازنین)

گھر والا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مالکِ مکان۔ صاحبِ خانہ۔ (۲) خاوند۔ میاں۔ شوہر۔ خصم۔ پتی۔ پُرکھ۔ سائیں۔ سُوامی +

گھر والی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) مالکِ مکان۔ صاحب خانہ۔ مالکنی۔ وہ عورت جو گھر کی مالک ہو۔ (۲) خاتون خانہ۔ بیوی۔ بیگم۔ جورو۔ اہلِ خانہ۔ اہلیہ۔ زوجہ

مچائی جبکی گھر والی نے یہ دُھوم — کہ لڑنے سے بڑا از شام تا رُدم (سودا)

گھر والے کا ایک گھر بِکھرے کے سو گھر (ہ) کہاوت:۔ (۱) بے نام ننگ اور بدمعاش کو کہیں روک نہیں۔ (۲) آزاد اور درویش کا جہاں اُٹھ گئے وہیں گھر +

گھر ویران ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) گھر تباہ و برباد ہونا۔ گھر اُجڑنا (۲) میاں بیوی میں نااتفاقی ہونا۔ (۳) بیوی کا مرنا۔ گھر والی کا گذر جانا +

گھر ہونا۔ (ہ) فعل لازم ع و:۔ (۱) نباہ ہونا۔ نبھنا + آپس میں بنا۔ موافقت ہونا خاوند جورو کا دل مِلنا۔ باہم ملاپ اور سلوک رہنا ۔

فاحشہ خانہ برانداز ہے ہرجائی ہے — گھر میں دُنیا کو جو ڈالونگا تو گھر کیا ہوگا (بحر)

(۲) گرہستی پن ہونا۔ بہو بیٹیوں کا سا کام ہونا۔ خانہ داری ہونا + انتظام و انصرام خانہ ہونا۔ (۳) چھید ہونا۔ سوراخ ہونا۔ (۴) گنجایش ہونا۔ سمائی ہونا۔ وسعت ہونا (۵) بسنا۔ قیام ہونا (۶) جگہ ہونا۔ جا ہونا ۔

کیا کیا نہ ہوئی میرے لئے خانہ خرابی — پر اب بھی تو دل میں تیرے گھر ہو نہیں سکتا (ظفر)

گھرّا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) آنکھ کی ایک دوا کا نام جو مختلف اجزا یعنی افیون۔ پھٹکری۔ نیم کی پتی۔ چراغ کی ٹیم ملا کر گھسنے اور گھی وغیرہ کے ملانے سے تیار کیجاتی ہے (۲) غرغرہ۔ وہ آواز جو حالتِ نزع میں گلے میں سانس کے رُک رُک کر نکلنے سے ظاہر ہوتی ہے گھنگرو بولنا +

گھرّا چلنا (ہ) فعل لازم ہندو۔ مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا گھُنگرو بولنا۔ اخیر دم ہونا۔ نزع ہونا +

گھرّا لگنا (ہ) فعل لازم۔ حالت نزع کے سانس کا نکلنا۔ گھُنگرو بولنا۔ اخیر سانس چلنا۔ جان کنی کا وقت ہونا۔ نزع کے وقت بلغم کا گلے میں آجانا قریب بمرگ ہونا ۔

وہاں آنکھیں ہیں اُنکی دُکھنے آئیں — ہمیں یاں موت کا گھرّا لگا ہے۔ (امانت)

کیوں نہ پہنچی نزع کی نوبت یہاں گھرّا لگے
آنکھیں آئیں یار کی تیار گھرّا ہوگیا } (امیر)

آنکھیں تیری جو آئیں تو بیمار چشم کو — مرنے کے انتظار میں گھرّا لگا رہا۔ (رشک)

گہرا (ہ) صفت:۔ (۱) عمیق۔ نزدف۔ مقعر۔ اگم۔ ڈونگا۔ ہر قاب۔ ڈباؤ۔ سرڈوب۔ بے تھاہ ۔

جن ڈھونڈا تن پائیاں گہرے پانی پیٹھ — میں بوری ڈوبن ڈری رہی کنارے بیٹھ (دوہا)

(۲) کھودا ہوا۔ غار۔ گڑھا۔ مغاک (۳) برائے اظہار کثرت و مبالغہ گہرا۔ نہایت تیز جیسے گہرا نشہ (۴) شوخ۔ غلیظ۔ گاڑھا۔ گُوڑھا۔ جیسے گہرا رنگ (۵) بڑا بھاری۔ نہایت پکا۔ گاڑھا جیسے گہرا یارانہ گہرا سُہاگ۔ گہرا اخلاص (۶) از حد۔ بہت۔ جیسے گہرا پردہ (۷) غائر۔ رسا۔ صائب۔ پُر مغز۔ دُور کا۔ غامض جیسے گہرا خیال ہے۔ (۸) بڑا۔ لمبا جیسے گہرا گھونگٹ +

گہرا پردہ (ا) اسم مذکر۔ نہایت حجاب۔ بہت بڑا لحاظ و شرم۔ بڑی بھاری اوٹ ۔

اب تو اگلی سی طرح کا نہیں گہرا پردہ — رہ گیا آپ میں اور ہم میں اِک گہرا پردہ (انشا)

گہرا رنگ (ا) اسم مذکر:۔ (۱) شوخ رنگ۔ گاڑھا رنگ۔ بوڑھا رنگ (۲) بجاب) ہلکا یا پھیکا رنگ +

گہرا سُہاگ یا اخلاص۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نہایت ارتباط۔ از حد تپاک میاں بیوی کا از حد سلوک۔ زن و شوہر میں بہت پیار۔ محبت و موافقت۔

گہرا زخم (ا) اسم مذکر:۔ بھاری گھاؤ۔ زخمِ عمیق۔ زخم کاری +

گہرا ہاتھ لگانا۔ (ہ) فعل متعدی۔ زخم کاری یا عیب لگانا۔ بھاری ضرب مارنا۔ زور کا ہاتھ لگانا + ۔

ہاتھ گہرا لگا کوئی قاتل — زور لذت ہے زخم کاری میں۔ (انشا)

گہرا ہاتھ مارنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) دیکھو گہرا ہاتھ لگانا۔ (۲) خوب ہاتھ رنگنا۔ بہت سا مال مارنا۔ بڑا بھاری غبن کرنا + بھاری چوری کرنا + نہایت نفع لینا۔ بہت سا نفع کمانا (۳) کسی عمدہ خاندان کی یا نہایت حسین عورت

گھر | گھر

کو بھگا کر لے جانا ◆

گھرایا سانہ (ا) اسم مذکر :- دانت کاٹی روٹی - یکا یارانہ - گہری دوستی - اتحادِ قلبی ◆

گھراٹا (ہ) اسم مذکر :- (گنوار) دیکھو (گھراٹا) ◆

گھرامی (ہ) اسم مذکر - (پورب) چھپر بند ◆

گھراتا (ہ) فعل لازم :- (گنوار) دیکھو - (گھراتا) ◆

گہرانا (ہ) فعل لازم :- عمیق ہونا - گہرا ہونا - ڈونگھا ہونا - جیسے ندی تو گہراتی کیوں ہے میں پہلے ہی پاؤں نہیں رکھتا ◆

گھرانا (ہ) اسم مذکر :- (۱) خاندان - دودمان - کُل - جنس - خانوادہ - گھر ؎

آخر وہ اِس گھرانے کا بندہ ہے زرخرید   بس کیوں نہ وہ کرے جسے اتنا ہو اقتدار (سودا)

(۲) کنبہ - کتم - شبترہ - قبیلہ ◆ (۳) سلسلہ - نسب - پیڑھی - پشت - (۴) نسل - اولاد - سنتان ◆

گھر آنا (ہ) فعل لازم :- اُمنڈ آنا - ہجوم کر لینا - جھوم کر آنا - چھا جانا - جیسے ابر کا گھر آنا ؎

گھر آئے بادر کارے - اے ری سکھی ری چھپ گئے تارے
پہو پہو پپیہا پکارے - گھر آئے بادر کارے (گیت)

گھراند (ہ) اسم مونث :- (پورب) بدبو - دُرگند - پیشاب کی بُو ◆

گہراؤ (ہ) صفت :- عمق - قعر - نشیب - ڈونگھا پن ◆

گہرائی (ہ) اسم مونث :- دیکھو (گہراؤ) ◆

گھر کر آنا (ہ) فعل لازم :- حصار کرکے آنا - چھا کر آنا - ہجوم کرکے آنا - اُمنڈ گھمنڈ کر آنا جیسے مینہ کیا گھر کر آیا ہے ◆

گھرائی (ہ) اسم مونث :- (کسان) وہ اُجرت جو مویشیوں کے گھیر کر رکھنے اور چرانے کی بابت دی جائے ◆

گھُرکنا (ہ) فعل متعدی :- گھُرکی دینا - گھور کر آنکھیں دکھانا - ڈانٹنا - ڈپٹنا - دھمکانا - غرّانا - للکارنا - جھڑکنا - سرزنش کرنا - جھڑکی دینا - تیوری چڑھا کر دھمکانا - دھتکارنا ◆

گھُرکی (ہ) اسم مونث :- جھڑکی - ڈانٹ - ڈپٹ - دھمکی - بھبکی - جیسے اُس کا ایک گھرکی میں دم نکلتا ہے ؎

گھرکیاں جو مغل تازہ ولایت کو ہیں یاد
غور کیجے تو وہ اصلاً کسی بندر میں نہیں (انشاء)

گھُرکی دینا (ہ) فعل متعدی :- جھڑکنا - گھُرکنا - ڈپٹنا - ڈانٹنا - بھبکی دینا - دھمکانا ؎

سُنتی ہے میرے مُنہ سے جب نام تیرا رنگیں
دیتی ہے مجھے آجا بندر کی طرح گھُرکی (رنگیں)

گھر گھر (ہ) اسم مونث :- (پورب) چکی کی آواز - گھر گھر ◆

گِھرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) بند ہونا - گھیرے میں آنا - احاطہ میں آنا - حصار میں آنا - محصور ہونا (۲) چھانا - اُمنڈنا - جھومنا - جیسے بادلوں کا گھر کر آنا ◆

گِھرنی (ہ) اسم مونث :- (۱) چرخی گھمانے کا آلہ ◆ پیّا - (۲) رسّی بٹنے کی کل - (۳ - گنوار) گھمیر - دَوران سر - سر کا چکر (۴) ایک آبی پرند کا نام جو اکثر دریا کے کنارے پر رہتا اور مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے - رام چڑیا - (۵) لوٹن کبوتر ◆

گِھرنی کھانا - (ہ) فعل لازم :- چکّر کھانا - لوٹنی لینا - گھومنا - چکھیری پھرنا - گھرنیاں لینا ◆ ؎

جب سُنی اُس بُت گلفام نے میری تقریر   ہنس کے فرمایا کہ اے عاشق شیدا دلگیر
دامِ اُلفت میں ہمارے ہوا اب تو تو اسیر   ہے میری زلف مسلسل تیرے پا کی زنجیر
چھوٹ کر عشق کے پھندے سے کدھر جائیگا
گھرنیاں چاہ زنخدان میں میرے کھائیگا (بندہ (؟) [illegible])

گھروا (ہ) اسم مذکر :- گھر کی تصغیر بالتحقیر - چھوٹا سا گھر - کُٹیا - جھونپڑا - کھنڈلا - جیسے گھر کا گھروا ہو گیا ◆

گھرواہا یا گھروایا (ہ) اسم مذکر :- گھر کی تصغیر بالتحقیر - ڈِروایا - کھنڈلا ؎

لے کے ساجق تیرے گھروا ہے میں آئی ہوں میں
آج تیاری ہے چوبوں کی تو کرو اسمد حسن (رنگیں)

گھروندا (ہ) اسم مذکر :- بچوں کا گھر جو وہ گُڑیاں کھیلنے کے واسطے بناتے ہیں گُڑیوں کا گھر - چھوٹا سا مٹی کا بنایا ہوا گھر - وہ گھر جو بچے برسات کے دنوں میں پاؤں ریتے کے اندر بجائے قالب رکھ کر سوکھا سا بنا لیتے ہیں اور پھر اُسے کھیل کر توڑ ڈالتے ہیں - جیسے یہ بچوں کا گھروندا نہیں کہ گھڑی بنایا گھڑی توڑا ؎

جو مکاں ہے وہ گھروندے کی طرح ٹُٹ جائیگا   منعمو شوقِ عمارت بازیٔ طفلانہ ہے (اسیر)

وہ بدخو طفل اشک اے چشم تر میں دیکھنا اِک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخ کُہن بگڑا (آتش)

ہوں وہ ابتر طفل جس کو جان کھونا کھیل ہے   کُنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا - (بحر)
خانہ برباد کیا عشق نے طفلی سے ہمیں   کہ مٹا مجھ کو گھروندے کی طرح گھر اپنا - (بحر)

گہری (ہ) صفت مونث :- (۱) عمیق - متعمق - ژرف - کھنڈی - ڈونگھی - گہرا کی

تانیث۔ اگم جیسے گہری ندی۔ (۲) گاڑھی۔ لبھڑی۔ غلیظ (۳)۔ برائے اظہار کثرت و مبالغہ، نہایت۔ ازحد۔ بہت بھاری۔ ات گت جیسے گہری دوستی (۴) شوخ گاڑھی جیسے گہری رنگت (۵) غائر۔ رسا۔ صائب۔ دُور کی۔ غامض پُرمغز جیسے گہری سمجھ۔ گہری بات ✦

گہری بات۔ (ہ) اسم مؤنث :۔ سخن پُرمغز۔ سخنِ رسا۔ رائے صائب۔ دُور کی بات۔ باریک خیال ✦ دقیق اور مُشکل بات ✦

گہری چھننا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) خُوب گاڑھی بھنگ چھننا (۲) نہایت اخلاص اور اتحاد ہونا۔ کمال ارتباط ہونا۔ نہایت بے تکلفی ہونا۔ گاڑھی دوستی ہونا۔ نہایت پکّا یارانہ اور ربط و ضبط ہونا ؎

اِس بُڑھاپے میں بھی کم ہو دینگے لہری ہم سے
سبزہ رنگوں سے چھنا کرتی ہے گہری ہم سے (معروف)

یاں نہ لپٹے لگے زخم نہ کیوں رشک سے گہرا ۔ واں غیروں سے چھنتی ہے ہر اک رات میں گہری (مختار)

(۳) نہایت جنگ ہونا۔ ازحد لڑائی ہونا۔ خُوب تکا فضیحتی ہونا۔ بھاری تکرار یا بحث ہونا ✦ مناظرہ ہونا ؎

کل کی سبزی تھی جو اسے رنگین غضب گہری چھنی
تو نشے میں میری اور اُس کی غضب گہری چھنی (رنگین)

بالا سے تُو مرے قاتل کے کھا کر تیر چھن جاوے
پر اک بار اُس سے گہری اے دلِ دلگیر چھن جاوے (منیر)

گہری چھنے گی آپ سے اور مجھ سے کس طرح ۔ ظاہر ہے خستگی میرے دامانِ حال سے (صابر)

بھڑ دے تو ساقیا مرے کاسے کو بنگ سے ۔ گہری چھنے گی آج کسی سبزہ رنگ سے (لا اعلم)

گہری گھٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کثرت سے بھنگ کا رگڑا اور پیا جانا۔ (۲) نہایت تپاک اور ارتباط ہونا۔ بڑا بھاری سلوک اور اخلاص ہونا۔ کمال اتحاد اور بے تکلفی ہونا۔ گہرا اور پکّا یارانہ ہونا ✦

گہری نیند سونا۔ (ہ) فعل لازم :۔ نہایت غافل اور بے خبر ہو کر سونا ✦ خوابِ خرگوش میں ہونا ✦ سکھ نیند سونا ✦

گہرے۔ (ہ) صفت :۔ (۱) گہرا کی جمع۔ جیسے گہرے سمندر۔ گہرے گہرے کنوئے گہرے دریا۔ گہرے تالاب وغیرہ (۲) حُروفِ مُغیّرہ کے آجانے کے باعث الف کی یائے مجہول سے بدلی ہُوئی صُورت ✦

گہرے چلو۔ (ہ) ٹھگوں کی اصطلاح، جاتے ہوئے مسافر کو مار دو۔ راہگیر کا کام تمام کر دو۔ لغوی معنی جلدی سے مار کر چلدو۔ یا جلدی جلدی چل کر مار ڈالو ✦

گہرے سانس بھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھنڈے سانس لینا۔ آہ سرد نکالنا۔ اُف اُف کرنا۔ دمِ سرد کھینچنا۔ دیر دیر میں سانس لینا۔ لمبے سانس کھینچنا ✦

(بعض شعرائے لفظ سانس کے لحاظ سے مؤنث بھی باندھا ہے گر بول چال میں مذکر ہی بولا جاتا ہے) ؎

ملک صبا کی پُر ہر یاں دیکھو ۔ سانسیں یہ گہری تہ بہ تہ یاں دیکھو (زانشا)

گہرے کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (بقال) نہایت نفع اُٹھانا۔ بخُوبی فائدہ حاصل کرنا۔ مال مارنا۔ خاطر خواہ فائدہ اُٹھانا ؎

کئے اے خضر تم نے خُوب نقدِ عمر کے گہرے ۔ خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خسارے کا (داغ)

گہرے ہونا۔ (ہ) فعل لازم :۔ خُوب کمانا۔ نہایت نفع اور فائدہ ہونا۔ بخُوبی منافع اُٹھانا۔ خوب مال ہاتھ لگنا ✦ بہت سا لابھ ہونا ✦

گہرے یار ہیں یا گہرے دوست ہیں (۱) محاورہ :۔ جانی دوست ہیں دلی دوست ہیں۔ نہایت بے تکلف ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں کہ کسی طرح کا پردہ اور غیریت نہیں۔ ایک جان دو قالب ہیں۔ یکدل اور یک جہت دوست ہیں ؎

ہمارے یار کہلاتے تھے تم آگے میاں صاحب ۔ سو اب اس جان کے دشمن تمہیں ٹھیرے میاں صاحب (معروف)

گھریا۔ (ہ) اسم مؤنث۔ مدد پورب۔ کُٹھالی۔ چاندی سونا وغیرہ گلانے کی کلھیا جو کھریا مٹی کی بنا لیتے ہیں۔ بوتہ۔ بوتق ✦

گھِریا۔ (ہ) اسم مؤنث :۔ (عو) نرغہ ✦

گھِریا میں گھِرنا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) نرغہ میں پھنسنا ✦

گھریلو (ہ) صفت :۔ (۱) منسوب بگھر۔ گھر کا۔ خانگی (۲) گھر کا بنا ہوا۔ خانہ ساز۔ گھر کی کا (۳) پالتو دست پرورد۔ دست آموز (۴) گھر کا پلا ہوا۔ گھر کا نکلا ہوا پرند جو بازاری نہ ہو۔ طائر خانگی ✦

گھُڑ۔ (ہ) اسم مذکر :۔ گھوڑا کا مخفف ✦

گھڑ بہل (ہ) اسم مؤنث :۔ گھوڑوں کی رتھ۔ گھوڑا گاڑی جس کا پہلے ہندوستان کے راجاؤں میں دستور تھا ✦

گھُڑ چڑھا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھوڑے پر چڑھا ہوا (۲) سوار۔ پیدل کا نقیض ✦ خود اسپہ۔ ترک سوار ✦ (۳) عمدہ سواری کرنے اور گھوڑے پر خُوب بیٹھنے والا۔ سوار کار۔ فارسِ میدان۔ پکّا سوار (۴) ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگ کرنے والا اپنی کمر سے کاٹھ کے گھوڑے کا ڈھانچ اِس طرح باندھ لیتا ہے کہ گویا گھوڑے پر چڑھا ہوا ہے ✦

گھُڑ چڑھی (ہ) اسم مؤنث :۔ ہندو (۱) ایک ہندی رسم کا نام جس میں دُولہا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر پر جاتا ہے (۲) ایک قسم کی چھوٹی توپ

جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر چلاتے ہیں۔ ڈاتی لی وہ توپ جسے گھوڑے پر چڑھا کر آسانی سے ہر جگہ لے جا سکتے ہیں۔ رہکلا۔ ضرب۔ چھڑ باڑی۔ تفنگ ہیپی (۲) رسالہ۔ سواروں کی فوج۔ سواروں کا ٹرپ +

گھڑ دوڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گھوڑوں کی دوڑ۔ اسپ بازی۔ ریس گھوڑوں کا باہم شرط بد کر دوڑانا (۲) گھوڑوں کے دوڑنے کا میدان۔ وہ میدان جہاں گھڑ دوڑ ہو +

گھڑ دوڑ کا گھوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ گھوڑا جو اسپ بازی کے واسطے سدھایا ہوا ہو۔ گھڑ دوڑ کے قابل گھوڑا +

گھڑسال (ہ) اسم مذکر:۔ اصطبل۔ طویلہ +

گھڑ مکھی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی مکھی جو گھوڑے کو اکثر ستاتی رہتی ہے۔ کُتّی +

گھڑ منہا (ہ) صفت:۔ (۱) گھوڑے جیسے مُنہ والا۔ وہ شخص جس کا مُنہ گھوڑے کی مانند اور سارا جسم انسان کا سا ہو۔ ایک قسم کی خلقت جس کا منہ گھوڑے کا سا مشہور ہے (۲) لمبے مُنہ یا تھوتنی کا آدمی +

گھڑنال (ہ) اسم مؤنث:۔ توپ۔ رہکلہ +

گھڑا (ہ) اسم مذکر:۔ سبُوچہ۔ کلیزہ۔ جرہ۔ بُھلیا۔ مٹکا۔ کُمبھ۔ کمہار کا گھڑا ہوا مٹکا۔ گگری +

گھڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھڑوانا۔ بنوانا۔ جیسے گہنا گھڑانا + رات کہاسیاں گہنا گھڑا دوں بھور بھئے کھلانے لاگے نکھیاں نہ مانوں رے لبار توری بتیاں (گیت)

گھڑائی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گھڑنے کی اُجرت۔ زیور وغیرہ بنانے کی مزدوری (۲) (پنجاب) گھڑت۔ ساخت۔ بناوٹ +

گھڑت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بناوٹ۔ ساخت۔ تصنع ؎

اللہ رے زیورِ ہمت بہ پیری گھڑت ۔۔۔ دیوانہ دل ہے دیکھ کے زنجیر کی گھڑت
ابرو تری نہ دیوے نمونہ اگر دکھا ۔۔۔ شمشیر گر سے ہووے نہ شمشیر کی گھڑت
اے عشق تو بھڑا سے ہے ای سے حرم کو ۔۔۔ ہوتی ہے شمع کے لئے گُلگیر کی گھڑت (ظفر)

(۲) بنائی ہوئی بات۔ اصل کے برخلاف بات۔ جھُوٹی بات ؎

ہم جانتے ہیں لائے ہو تم دل سے گھڑ کے بات
چھپتی نہیں ہے آپ کی تقریر کی گھڑت (ظفر)

گھڑگھڑاہٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ چکّی یا گرج یا گاڑی وغیرہ کی آواز۔ غرّیو تسیا گھڑگھڑ، گڑگڑ +

گھڑنا۔ (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ساختن کا ترجمہ۔ بنانا۔ ساخت کرنا۔ وضع کرنا۔ جیسے گھڑے کمہار بھرے سنسار ؎

کہیں نہ داد ملی شلِ نالۂ زنجیر ۔۔۔ کچھ ایسے لفظ گھڑے ہیں میرے فغاں کے لئے (صابر)

(۲) اینٹ کو تراش کر درست کرنا۔ اینٹ کو بسُولی سی سے درست کرنا جیسے گھڑ گھڑ کر اینٹ لگانا (۳) زرگری کرنا۔ سونے یا چاندی سے زیور بنانا (۴) جھُوٹی بات یا جھُوٹا قصہ گانٹھنا۔ بات بنانا۔ افسانہ تراشی کرنا (۵) مارنا۔ پیٹنا۔ زد و کوب کرنا۔ لکڑی یا جُوتی سے خبر لینا ؎

سیم تن سے نہ مرے آنکھ لڑا ری بجلی ۔۔۔ ایک دن تجھ کو گھڑ ڈالیگا میں سُنار بجلی (حقیر)
معروف کدھر ہے دھیان تیرا اے یار ۔۔۔ کرتا زنگین ہے یہ تیرے گوش گذار
ہے جی میں گھڑوں تجھ کو کسی دن ایسا ۔۔۔ زر کو گھڑتا ہے جیسے ناتا کے سُنار [illegible]

گھڑوں پانی پڑ جانا۔ (ہ) فعل لازم:۔ عو۔ نہایت شرمندہ ہو جانا۔ شرم کے مارے پسینوں میں ڈُوب جانا۔ شرم سے پسینے پسینے ہو جانا۔ عرقِ انفعال میں تر ہو جانا۔ جیسے اس بات سے میں ایسی شرمندہ ہوئی کہ گھڑوں پانی پڑ گیا

گھڑونچی (ہ) اسم مؤنث:۔ لکڑی کی بنی ہوئی ایک چیز جس پر پانی کے مٹکے رکھتے ہیں۔ لکڑی کا ٹکن۔ پلہنڈا +

گھڑی۔ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) رات دن کا ساٹھواں حصہ۔ ایک گھنٹہ کا ⅖ حصہ۔ ۲۴ منٹ کا وقفہ۔ ۶۰ پل + ساعت۔ پارۂ از روز و شب۔ (۲) وقت۔ سما۔ کال۔ زمانہ۔ جیسے خدا بُری گھڑی نہ لائے۔ (۳) پیمانۂ وقت ایک آلہ کا نام جس سے وقت کی تمیز ہوتی ہے۔ واچ + ٹائم پیس۔ وقت بتلانے کا آلہ + گھنٹہ۔ کلوک ؎

شبِ وصال میں کھٹکا رہا یہی تا صبح ۔۔۔ گھڑی کر کی نہ بجنے لگے گجر کی طرح۔ (بحر)

گھڑی بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھڑی درست کرنا۔ گھڑی صاف کرنا۔ گھڑی کے پُرزوں کی مرمت کرنا +

گھڑی بھر (ہ) تابع فعل:۔ (۱) ایک گھڑی۔ یک ساعت۔ جیسے گھڑی بھر دن رہے سے چلے جاتے ہیں۔ (۲) لحہ بھر۔ یک لحہ۔ ذرا۔ یکدم۔ جیسے گھڑی بھر کی بے شرمی سارے دن کا اُدھار +

گھڑی بھر میں (ہ) تابع فعل:۔ دم بھر میں۔ یک لحہ میں آناً فاناً میں دم کے دم میں۔ فوراً۔ ترُت۔ کھڑے کھڑے۔ ابھی۔ ذرا سی دیر میں۔ جیسے گھڑی بھر میں ڈب پکڑ کرے لونگا +

گھڑی پل کی آس نہیں کرے کال کی بات (الگزاری۔ کہاوت) دم بھر کا

بھروسا نہیں کل کا بندوبست کرتا ہے +

گھڑی تولا گھڑی ماشا (۱) محاورہ: کبھی کچھ کبھی کچھ۔ نہایت متلون مزاج۔ دم دم میں مزاج اور طبیعت کو بدل لینے والا۔ غیر مستقل مزاج ٥

گھڑی میں سیر دُنیا سے گھڑی تولا گھڑی ماشا۔
میاں اِس سوز کا سودا گھڑی کچھ ہے گھڑی کچھ ہے } (سوز)

گھڑی ٹھیک کرنا (ہ) فعل متعدی: گھڑی درست کرنا۔ گھڑی کا وقت درست کرنا +

گھڑی ساز (۱) اسم مذکر: گھڑی صاف کرنے بنانے اور درست کرنے والا۔ واچ میکر +

گھڑی ساعت پر ہونا (۱) فعل لازم ۔ قریب مرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا۔ دم شماری ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ جاں کنی کی حالت میں ہونا۔ دم توڑنا +

گھڑی ساعت کا ہونا (۱) فعل لازم: کوئی دم کا مہمان ہونا۔ اخیر سانس ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ جان کنی میں ہونا ٥

ترے کوچے میں مدت سے ہے ہم پر نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہے یہیں سو بار } (نواب)

گھڑی کوکنا (ہ) فعل متعدی: گھڑی کو کنجی دینا۔ گھڑی میں چابی دینا۔ گھڑی کا چکر کسنا +

گھڑی گھڑی (ہ) تابع فعل: (۱) دم بدم۔ ساعت بساعت۔ لحظہ بلحظہ۔ لحہ بلحہ + ہر وقت۔ ہر ساعت۔ (۲) بار بار۔ ہر دفعہ۔ پھر پھر کے + پے در پے۔ متواتر۔ لگاتار +

گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا (۱) محاورہ: دیکھو گھڑی تولا گھڑی ماشا

مزاج زرگر نیچے کا ہم نے جو خوب دیکھا تو ہے تماشا۔
نہیں ہے اک حال پر وہ قائم گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا } (جان صاحب)

مزاج کیا ہے کہ اک تماشا ۔ گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا۔ (لااعلم)

گھڑی میں گھڑیال ہے (ہ) کہاوت: (ہندو) دم بھر میں کچھ سے کچھ ہے۔ زمانہ کا حال دگرگوں ہوتے دیر نہیں لگتی + آدمی کے مرنے میں کیا رکھا ہے۔ مرجاتے دیر نہیں لگتی۔ زمانہ کے انقلاب سے ڈرنا اور ناگہانی اتفاقات سے پناہ مانگنی چاہیے + ٥

ہر وقت دگرگوں ہے زمانے کا حال ۔ دن سے جو مہینا تو مہینے سے ہے سال (رباعی بحر)

امید ترقی کی تنزل میں رہی ۔ اے کشتۂ یاس ہے گھڑی میں گھڑیال

(یہ مثل ہندوؤں کی رسومیت سے متعلق ہے کیونکہ جب اُن میں کوئی بوڑھا مرجاتا ہے تو اُسے باجے گاجے سے گھنٹے بجاتے اور سو پھول کرتے ہوئے پھونکنے لے جاتے ہیں۔ پس اس سے غرض یہ ہے کہ دیکھو ابھی تو زندہ تھا ابھی مرگھٹ کی تیاری ہوگئی دُنیا کا بھروسا نہیں کرنا چاہیے گھڑی میں گھڑیال بجوا دیتی ہے) +

گھڑیا (ہ) اسم مؤنث: تصغیر بالتحقیر۔ چھوٹے قد کی گھوڑی۔ ٹاٹڑی +

گھڑیال (ہ) اسم مؤنث: (۱) پیتل کا گھنٹہ جو اکثر مندروں یا امیروں کے دروازوں پر لٹکا رہتا اور گھنٹوں کے حساب سے بجایا جاتا ہے۔ جرس۔ گھڑی۔ گھنٹی +

بس اک گھڑی میں بنا دیجیے انہیں گھڑیال
وہ کیجیے آہ کریں ساتوں آسماں فریاد } (وزیر)

ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے ۔ پوچھیں گھڑیال سے کیوں گھڑیال ہو گئی (ظفر)

کل شبِ وصل میں کیا جلد بجی تھیں گھڑیاں ۔ آج کیا مر گئے گھڑیال بجانے والے (رشید)

(۲) اسم مذکر: مگرمچھ۔ نہنگ۔ نکر ٥

وصل کی شب ہو چکی اے اشک بجتا ہے گجر
ہمنشیں گھڑیال اب ہو پانی کے گھڑیال کا } (ناسخ)

سہا شب وصال صد اُنکے دل میرا ۔ گھڑیال اُنکے واسطے گھڑیال ہوگیا۔ (اسیر)

گھڑیالی (ہ) اسم مذکر: گھڑیال بجانے والا۔ گھنٹہ بجانے والا۔ ساعت نواز ٥

وصل کی شب ہو چکی احسان کر ۔ اک گھڑی گنتی میں گھڑیال گھٹا (ناسخ)

گھڑیاں (ہ) اسم مؤنث: (گھڑی کی جمع) +

گھڑیاں گِننا (ہ) فعل متعدی: کسی کی انتظاری میں ساعت شماری کرنا۔ نہایت انتظار کرنا۔ از حد راہ دیکھنا + ٥

جبکہ ہر روز کٹے وعدہ پہ گھڑیاں گِن کے ۔ کیوں نہ ہر دن ہمیں یوں روز شمار آئے نظر (جرأت)

وعدے پہ کوئی تیرے لے شام سے سحر تک ۔ آہیں بھر اکیلے گھڑیاں گنا کیے ہے (〃)

گھڑیاں ہی گنتے عمر گئی پر ہوئی نہ صبح ۔ یارب شب فراق کہ روز شمار تھا۔ (محشر)

سلطاں خیال زلف و رُخ یار میں مجھے ۔ گھڑیاں ہی گنتے گزرے ہے لیل و نہار (سلطان)

گھڑے (ہ) اسم مذکر: (۱) گھڑا کی جمع (۲) وہ صورت جو خوف یا تو کے آجانے سے پیدا ہوتی ہے جیسے گھڑے پانی

گھڑے پانی کے پڑنا (ہ) فعل لازم: پانی کے گھڑے بھرنا زیادہ بولتے ہیں۔ نہایت شرمندگی ہونا۔ شرم کے پسینوں میں نہانا ٥

ترے کانوں کے آگے کان گل اکثر پکڑتے ہیں
حضورِ چشم نرگس پر گھڑے پانی کے پڑتے ہیں } (اسیر)

گھڑیوں (ہ) اسم مؤنث - (۱) گھڑی کی (ہ) جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے کی حالت میں الف کو واوِ مجہول سے بدل کر بنائی جاتی ہے (۲- تابع فعل) عرصہ تک - دیر تک جیسے گھڑیوں روتا رہا - جب تک گھڑیوں خوشامد نہ کریں وہ کھانا نہیں کھاتی -

گھسا (ہ) اسم مذکر - رگڑ - رگڑا - جیسے گھسا لگتے ہی کنکوا لٹ گیا -

گھسا بیٹھنا - (ہ) فعل لازم - گہرا رگڑا لگنا - رگڑ کا اندر تک پہنچنا جیسے ڈور کا گھسا بیٹھنا تلوار کا گھسا بیٹھنا وغیرہ

گھسا پڑنا (ہ) فعل لازم - رگڑ لگنا - رگڑ کا نشان ہونا -

گھسا جمنا (ہ) فعل لازم - دیکھو (گھسا بیٹھنا) -

گھسا لگنا (ہ) فعل لازم - رگڑا لگنا - رگڑ آنا - گھسنے کا نشان پڑنا - رگڑ کا نشان پڑنا جیسے تلوار یا ڈور کا گھسا لگنا وغیرہ -

گھسا میری (ہ) اسم مؤنث - گھسم گھسا - باہم ڈور کے ٹکڑوں کو لے کر اور ڈور میں ڈور ڈال کر گھسنا - بچوں کا ایک کھیل ہے -

گھسا (ہ) صفت - گھسا ہوا - سائیدہ - سودہ - فرسودہ - مستعمل - پرانا - کہنہ

گھسا (ہ) صفت - (بازاری) ناشیدہ - جنا ہوا - نطفہ - جیسے اُلّو کا گھسا یعنی بیوقوف کا جنا - نہایت احمق - انتہا درجہ کا - بڑا کودن -

(یہ لفظ گھسنے بمعنی رگڑنے و مجامعت کرنے سے بتبدیلِ حرکت بنا لیا گیا ہے)

گھس آنا - (ہ) فعل لازم - اندر چلا آنا - بلا اجازت مکان میں درآمد ہو جانا - دڑانہ چلا آنا -

گھسانا (ہ) فعل متعدی - گھسیڑنا - اندر داخل کرنا - دخول کرنا - باڑنا - اندر پہنچانا - اٹانا - اماتا - سمانا - بھرنا -

گھساؤ (ہ) اسم مذکر - رگڑ - فرسودگی -

گھسائی (ہ) اسم مؤنث - گھسنا کا حاصل بالمصدر - فرسودگی - سائیدگی جیسے اس کام میں تو مفت کی ہاتھ گھسائی ہے -

گھس بیٹھنا (ہ) فعل لازم - (۱) اندر ہو بیٹھنا - اندر چھپ جانا (۲) پاس پاس بیٹھنا - ایک دوسرے سے لگ کر بیٹھنا جیسے بچے کا ماں کے پاس گھس بیٹھنا - پہلو سے لگ بیٹھنا -

گھس پڑنا (ہ) فعل لازم - بے دھڑک اور بے فکر و اندیشہ کسی کام میں ہاتھ ڈال بیٹھنا - بے تامل کسی کام میں شریک و دخیل ہو جانا -

گھس پس کر اُترنا - (ہ) فعل لازم عوام - کسی کپڑے کا نیک لگتا کام میں آنا - لباس کا سزاوار ہونا - سازگار اور مبارک ہونا - جب اپنا کوئی عزیز نیا کپڑا یا عمدہ لباس پہنتا یا خریدتا ہے تو از روئے دعا عورتیں کہتی ہیں یعنی یہ کپڑا تمکو مبارک کہ لمنا بہنا ہو تمہارے جسم پر سے تمہاری سلامتی میں کہنہ اور فرسودہ ہو کر اُترے -

(ہمارے نئے محاورہ داں نے اپنی ناواقفی سے اس میں بھی اجتہاد کیا ہے اور جتایا ہے کہ بے تمیز کی نسبت کہا کرتے ہیں کوئی اُن سے پوچھے کہ ذرا زبان سے بول کر تو دکھاؤ)

گھس پیٹھ - (ہ) اسم مؤنث - مرکب از (گھسنا و بیٹھنا) ہر دو مترادف - (۱) دخل - رسائی - پہنچ - مداخلت - باریابی ؎

رکھتے نہیں ہم صحبتِ اغیار میں گھس پیٹھ　　وہ اور ہیں جو کرتے ہیں دربار میں گھس پیٹھ - (ظفر)

(۲) تابع فعل یا لفظ کر محذوف) رسائی پیدا کر کے - دخیل ہو کے - باریابی حاصل کر کے - گھُس کے - یار بنا کے - راہ و رسم پیدا کر کے - ؎

شب عیش کیا ہم نے بہم دخترِ رز سے　　اے بادہ کشو خانۂ خمار میں گھس پیٹھ - } (ظفر)
کا دشِ دل صد چاک سے اب تا بہ شانہ　　کاکل کے ظفر اُسکے ہر اک تار میں گھس پیٹھ }

(۳- تابع فعل) داخل ہو کر گھس کر - بیٹھ کر - اندر بیٹھ کر - اندر پہنچ کر ؎

لے تاک کسی وجہ سے اُس پردہ نشیں کو　　اے مرغِ نظر روزنِ دیوار میں گھس پیٹھ - (ظفر)

گھس بیٹھ کر یا گھس پیٹھ کے (ہ) تابع فعل - رسائی اور راہ و رسم پیدا کر کے - یارانہ گانٹھ کے - یار بنا کے ؎

جس جگہ بزم میں وہ جا کے حسین بیٹھے ہیں　　ہم بھی گھس بیٹھ کے البتہ وہیں بیٹھے ہیں (معروف)

گھسٹنا - (ہ) فعل لازم -

(اہلِ لکھنؤ کافِ فارسی مفتوح و سین مہملہ مکسور برتتے ہیں مگر اہلِ دہلی اول مکسور و دوم مفتوح استعمال کرتے ہیں)

(۱) کھنچنا - کھنچ کر آنا - (۲) زمین سے رگڑتا ہوا چلنا - زمین سے کشاں کشاں اور چسپاں چلنا ؎

کوئی گھسٹا زمیں کے اوپر کوئی خوشی سے فلک نشیں ہے } (نظیر)
یہ بھید اپنا وہ آپ ہی جانے کسی کو ہرگز خبر نہیں ہے }

گھسٹے گھسٹے پھرنا (ہ) فعل لازم - کھنچے کھنچے پھرنا - پکڑے پکڑے پھرنا - جیسے ایک بات بھی خلافِ قانون ہو جائے تو میاں گھسٹے گھسٹے پھریں

(بعض محققوں نے اسکے معنی مارا مارا پھرنا لکھے ہیں - اسکی تصدیق اُنکو ہوگی)

گھس کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم - (۱) گھر میں یا کسی اور جگہ میں چھپ کر بیٹھنا - اندر ہو کر بیٹھنا - (۲) پاس پاس بیٹھنا - مل کر بیٹھنا - چمٹ کر بیٹھنا -

گھس گھس کر چلنا (ہ) فعل لازم - کپڑے کا خوب اور مدت تک کام دینا - کپڑے کا اخیر تک مضبوط اور دیرپا رہنا - جوتے کا اچھی طرح ٹوٹتے دم تک

کام دینا +

گھس لگانے کو نہیں (ہ) محاورہ:۔ اس قدر بھی نہیں کہ گھس کر دوا کی بجائے لگائیں۔ مجازاً بالکل نہیں۔ مطلق نہیں۔ ذرا نہیں۔ نام کو نہیں۔ نہایت کمیاب۔ نامیسر۔ ناپید۔ اور عنقا۔ + سب صرف میں آگیا کچھ باقی نہیں۔ بالکل نہیں بچا + ؎

کس سے سر پھوڑوں جنوں میں گھس لگانے کو نہیں
سنگ کوے شوخ قاتل سنگ پارس ہو گیا (امانت)

دوش پر سر دوسرے عشق کے آزار میں گھس لگانے کو کہیں صندل نہیں بازار میں (مغفور)
اُس کف پا کی جدائی سے حنا کا ہے یہ رنگ گھس لگانے کو بھی اب دیکھا تو سمیں ست نہیں (حباب)

گھس کھُدا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھانس کھودنے والا۔ گھسیارا۔ چرکٹا۔ گراسکٹ (۲) صفت۔ چرپوز۔ ادنے۔ کمینہ۔ رذیل۔ کم قدر۔ (۳) صفت۔ کم رو۔ بدہیئت۔ بے حیثیت۔ بد رونق (۴) اناڑی۔ جاہل مطلق۔ ناشائستہ۔ غیر مہذب۔ ہیچ کارہ۔ ناکارہ۔ نکھٹو۔ (۵) نادان۔ احمق۔ ابلہ۔ بودھو۔ بیوقوف +

گھِسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سودن یا سائیدن کا ترجمہ۔ رگڑ آنا۔ رگڑا لگنا۔ رگڑ کھانا جیسے کہتے ہوئے زبان تو نہیں گھسی جاتی؟ (۲) فرسودہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ کام دیتے دیتے پتلا پڑ جانا۔ (۳) کم ہونا۔ وزن میں تھوڑا ہو جانا۔ جیسے بٹ گھسنا (۴ متعدی) رگڑنا۔ پیسنا۔ حل کرنا جیسے صندل گھسنا +

گھُسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خزیدن کا ترجمہ۔ اندر جانا۔ اندر بڑھنا۔ دخول ہونا۔ داخل ہونا۔ بھیتر جانا۔ (۲) مداخلت کرنا۔ دخل دینا۔ بیچ میں پڑنا۔ شریک ہونا جیسے ہر ایک کام میں گھس پڑتا ہے۔

گھستن بٹی۔ (ہ) اسم مونث:۔ (لکھنؤ) زدوکوب۔ مارکوٹ۔ رگید۔ رگادی۔

گھسیارا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھانس کھودنے والا۔ گراسکٹ۔ چرکٹا۔ علاف۔ (۲) کاہ فروش گھانس بیچنے والا۔ گھانس والا۔ (۳) دیکھو گھس کھُدا (۲، ۳، ۴، ۵) +

گھسیاری (ہ) اسم مونث:۔ گھانس کھودنے اور بیچنے والی عورت +

گھسیٹا گھسائی (ہ) اسم مونث:۔ اینچا تانی۔ کھینچا کھانچی +

گھسیٹن (ہ) اسم مونث:۔ کسی چیز کے کھینچنے کا وہ نشان جو زمین پر پڑ جاتا ہے۔ گھسیٹنے کا نشان۔ کشاکشی جیسے انجن چھوڑ گھسیٹن میں پڑے +

گھسیٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کشیدن کا ترجمہ۔ اینچنا۔ کھینچنا۔ زمین سے رگڑتے ہوئے لے جانا۔ کشاں کشاں لے جانا۔ (۲) جلدی جلدی بُرا اُمرا لکھ دینا۔ چلتا ہوا لکھ دینا۔ جیسے چار حرف گھسیٹ دو۔ (۳) شریک حال کرنا۔

مبتلائے آفت کرنا + پکڑوا کر بلوانا۔ (۴) چوسنا۔ جذب کرنا۔ سوکھنا +

گھُسیڑنا (ہ) فعل متعدی (دیکھو گھُسانا) +

گھمک کر بولنا۔ (ہ) فعل لازم عو۔ نہایت گرمجوشی اور تپاک سے بولنا ملکار کر بولنا۔ تڑخ کر جواب دینا سخت کلامی سے جواب دینا۔ تیز ہو کر بولنا۔ ترش ہو کر بولنا جیسے ایک دفعہ ہی گھمک کر بولے۔ بسم اللہ حضرت لیجئے۔ اب کے اپنے ہی دست مبارک سے تنخواہ دیجئے (رجب بہیلی) +

گھمکنا (ہ) فعل لازم عو:۔ تیز آواز سے بولنا + چہکنا۔ چمکنا + نہایت تپاک اور گرمجوشی سے کلام کرنا۔ خوشی میں آ کر بآواز گفتگو کرنا +

گھگّڈ (ہ) صفت:۔ گہرا۔ گھنگھور۔ بھاری مگر صرف نشہ کے حق میں بولتے ہیں جیسے گھگّڈ نشا ہو رہا ہے +

گھگری یا گھگریا (ہ) اسم مونث:۔ ہندو عو:۔ گھاگھرا کی تصغیر چھوٹا لہنگا

گھگریا پلٹن (۱) اسم مذکر:۔ دیکھو (گھاگھرا پلٹن) +

گھگّو (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) چغد۔ اُلّو۔ بوم۔ سات والا + (۲۔ پنجاب) مٹی کے ایک کھلونے کا نام جو پھونکنے سے بجتا ہے (۳) ہندی کارخانوں کے انجن کی آواز صبح۔

گھگّی (ہ) اسم مونث (گنوار) (۱) کمل یا چادر کے اس طرح لپیٹ کر سر پر ڈالنے کو جس سے ایک چونچ سی نکل آتی ہے گھگّی کہتے ہیں یا یوں کہو کہ بارش میں جو لوئی یا کمل وغیرہ کو سہنوسہ سا بنا کر سر پر ڈال لیتے ہیں اُسے گھگّی یا گھونگی یا گونگری کہتے ہیں + جوٹ۔ جھمبھ (۲) فاختہ۔ ٹوٹرو۔ فاختوڑی +

گھِگّی (ہ) اسم مونث:۔ (۱) سُبکی۔ ہچکی۔ روتے روتے سانس کا رک رک کر نکلنے لگنا۔ (۲) خوف یا دہشت کے مارے سکتہ کا عالم۔ دفعتہً خوف چھا جانے کے سبب منہ سے گھی گھی کی آواز نکلنا +

گھِگّی بندھ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) روتے روتے آواز کا رک رک کر نکلنے لگنا۔ شدت گریہ سے دم کا گرفتہ ہونا۔ روتے روتے سانس بند ہونے لگنا ہچکی بندھ جانا۔ (۲) خوف یا دہشت کے مارے بول نہ سکنا۔ ڈر کے باعث سکتہ کا عالم ہو جانا۔ گھگیانے لگنا +

گھگیانا۔ (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھگّی بندھ جانا۔ خوف یا ڈر کے مارے سکتہ کا عالم ہونا (۲) گڑگڑانا۔ عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ جیسے بندر کی طرح گھگیانے لگے۔

یوں کہا گھگیا کے اُس نے کیا کروں لاچار ہوں بس نہیں چلتا تو رعتی ہوں بری کی جان کو (رنگین)
نہ جاتو غیر کے گھگیانے پر مفسد ہے وہ موذی وہ قابو جی بڑا ہے اسکی یہ منت نیازی ہے (شیم)

گھُلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پگلانا۔ پگھلانا۔ گداز کرنا۔ پلپلانا۔ ملایم کرنا۔ (۲)

دُبلا کرنا۔ لاغر کرنا۔ گھٹانا جیسے غم نے گھلا دیا۔ (۳) مضمحل کرنا۔ ناتواں کرنا ۔ تحلیل کرنا۔ جیسے روح گھلانا ۔

مرجا عشق کر تُو نے مجھے مجنوں کی طرح ۔ اُلفت لیلیٰ وشاں میں ہے گھلا کے مارا (ظفر)

(۴) کسی چیز کو مُنہ میں پلپلا کر رس لینا چوسنا۔ (۵) رقیق کرنا۔ پتلا کرنا جیسے آم گھلانا برف کی قلفی گھلانا۔ (۶) لگانا۔ مارنا۔ دینا جیسے آنکھوں میں کاجل گھلانا۔ سُرمہ گھلانا (۷. عو) گزارنا۔ بِتانا۔ جیسے برسوں گھلا دئے۔ مہینوں گھلا دئے ۔

(وہ کونسا گزرا زمانہ ہے جس سے تم نے میری چیز بنوائی ہے تم نہیں ہے یا اُڑ نہیں گیا۔

مہینوں گھلا دے اور دینے کا نام نہیں لیتا۔ (سگھڑ سہیلی) ۔

گھلاوٹ (ہ) اسم مونث۔ گداز پن۔ گدازگی۔ ملائمت۔ نرمی۔ پلپلاہٹ ۔

گُھلا ہوا (ہ) صفت۔ (۱) پگلا ہوا۔ گداز۔ ملائم۔ پلپلا۔ پتلی رس کا جیسے گھلا ہوا آم۔ گھلا ہوا آڑو۔ (۲) صاف۔ چلتا ہوا۔ رواں جیسے گھلا ہوا قلم یا نب وغیرہ

گُھل جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) پگل جانا۔ گل جانا ۔ (۲) گداز ہو جانا۔ پلپلا ہو جانا۔ ملائم ہو جانا۔ نرم ہو جانا۔ (۳) پتلا ہو جانا۔ پانی ہو جانا۔ رقیق ہو جانا۔ نکلنا بہ جانا۔ سیال ہو جانا۔ حل ہو جانا۔ تحلیل ہونا ۔

کس پر رکھے یہ حق نمک پینے تو ۔ چکھنا خوانچہ فلک پر سے نمک
پُرسوز دل ہے یوں اثر گریہ سے گداز ۔ گھل جائے جیسے آب کی تاثیر سے نمک (ناسخ)

(۴) مضمحل ہو جانا۔ بیٹھ جانا۔ تھک جانا۔ نکما اور معطل ہو جانا ۔

غم میں تیرے راحت و آرام سے جاتے رہے ۔ گھل گئے ایسے کہ ہم ہر کام سے جاتے رہے (مصحفی)

(۵) دُبلا ہو جانا۔ لاغر ہو جانا۔ سُوکھ جانا۔ جسم پر گوشت نہ رہنا (۶) گھل مل جانا۔ مل جل جانا (۷) پتلا پڑ جانا جیسے برف کی ڈلی کا گھل جانا (۸) گُذر جانا۔ بیت جانا۔ جیسے برسوں گھل گئے جب چیز دی ۔ (۹) جاتا رہنا۔ برابر ہو جانا۔ جیسے سب داؤں گھل گئے یعنی تمام داؤں جاتے رہے یا مٹ کر برابر ہو گئے ۔

گھل گھل کر یا گھل گھل کے (ہ) تابع فعل۔ تحلیل ہو ہو کر۔ دُبلا ہو ہو کر

گھل گھل کر یا گھل گھل کے مرنا (ہ) فعل لازم۔ غم یا بیماری میں رنج پر رنج کھا کر دم دینا۔ تحلیل ہو ہو کر جان دینا۔ نہایت دُبلا اور لاغر ہو کر مرنا۔ سوکھ کر مرنا ۔

مُوئے گھل گھل کے گورسے پنڈوں پر ۔ ہوکفن برگ یاسمن اپنا
مرگھا گھل گھل کے ناسخ آدمی کیا دیکھئے ۔ لے گئے آخر ملک اسکا جنازہ دوش پر (ناسخ)
کس بعد عالم عشق سے گھل گھل کے مُوا ہے ۔ انگلی سے ہیں کم ناسخ منفور کے شانے
گھل گھل کے مر گیا ہوں دریا عشق میں ۔ کافی ہے میرے دفن کو کنبد حباب کا
موئے جس سے گھل گھل کے مجنوں سے لاکھوں ۔ ہیں بھی وہ آزار پیدا ہوا ہے۔ (جرأت)

گھل گھل کر آخر یا تمام ہونا (ہ) فعل لازم۔ تحلیل ہو ہو کر مرنا۔ غم یا بیماری یا عشق سے رنج پر رنج کھا کر دم دینا۔ دُبلا اور لاغر ہو کر مر جانا۔ سوکھ سوکھ کر مر جانا ۔

گھل گھل کے جو آخر ہوئی پروانے کے غم میں ۔ تھا کچھ تو ظفر شمع شبستان پہ صدمہ (ظفر)

مر گیا ہے کے لہوؤں یہ دل زار تمام ۔ آہ گھل گھل کے ہو جیسے کوئی بیمار تمام (جرأت)

گھل گھل کے کانٹا ہو جانا (ہ) فعل لازم۔ غم یا بیماری کے باعث رنج پر رنج کھا کر نہایت دُبلا ہو جانا۔ سوکھ کر کانٹا ہو جانا ۔

تجھے بھی خبر ہے کہ او غیرت گل ۔ کوئی ہو گیا غم میں گھل گھل کے کانٹا (ظفر)

گھل مل جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) بالکل آمیز ہو جانا۔ ایک جان ہو جانا (۲) نہایت ارتباط اور اخلاص پیدا کر لینا۔ دوستی گانٹھ لینا ۔

گھل مل کر یا گھل مل کے (ہ) تابع فعل۔ نہایت ارتباط و محبت سے۔ از حد اختلاط سے۔ مل جل کے۔ پیار اخلاص سے ۔

گھل مل کر باتیں کرنا (ہ) فعل متعدی۔ پیار اخلاص و محبت سے بولنا

گھل مل کر رہنا (ہ) فعل لازم۔ پیار اخلاص سے رہنا۔ محبت سے بسر کرنا۔ کمال اتحاد اور ارتباط سے رہنا۔ مل جل کر رہنا ۔

گھل مل کے بیٹھنا (ہ) فعل لازم عو۔ مل جل کر بیٹھنا۔ پیار اخلاص سے بیٹھ کر بات چیت کرنا۔ محبت سے پاس جا کر بیٹھنا جیسے بہت سا کسی میں گھل مل کے بیٹھو گی تو کہینگے کہ کیا چھچھوری ہے ہر کسی سے گھُل کر بیٹھ جاتی ہے (بیتی سہیلی)

گھلنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) پگلنا۔ گلنا۔ گداختہ ہونا ۔ گرمیِ عشق و محبت سے نہ کیونکر جی گھلے ۔

عاشق و معشوق کی دل کی لگی میں ہے یہ فرق ۔ شمع گھلتے ہی گھلی پروانہ ایک میں خاک تھا (حضور آصف)

(۲) گداز ہونا۔ پلپلا ہونا۔ ملائم ہونا۔ نرم پڑنا۔ (۳) پانی ہونا۔ پگلنا۔ رقیق ہونا۔ (۴) مضمحل ہونا۔ بیٹھنا۔ تحلیل ہونا

کھا کھا کے غم ہر ایک کا یاں تک گھلے کہ بس ۔ دنیا ہی سے ہمیں غم احباب لے گیا (جرأت)

(۵) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ جسم پر گوشت نہ رہنا۔ سُوکھ کر کانٹا ہونا (۶) حل ہونا۔ نہایت آمیز ہونا (۷) پتلا پڑنا (۸) گزرنا۔ بیتنا۔ (۹) جاتا رہنا۔ برابر ہونا جیسے داؤں گھلنا۔ (۱۰۔ پنجاب) لڑنا۔ جھگڑنا۔ دنگا فساد کرنا۔ جیسے تُمہیں کیوں گھلدے ہو۔ (۱۱) ۔ پہلوانوں کا باہم گتھنا۔ گتھنا ۔

گھلنا ملنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) نہایت آمیز ہونا۔ ایک جان ہونا۔ (۲) متعدی۔ پیار اخلاص محبت اور ارتباط پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا۔ ہار بنا۔ مربوط ہونا ۔

گھلوانا (ہ) (گھولنا کا متعدی المتعدی) آمیز کرانا۔ حل کرانا۔ ملوانا۔ جیسے کھانڈ گھلوانا ۔

گھلو تھو ہو جانا (ہ) فعل لازم۔ (بیگمات) جلد مل جُل جانا۔ جلد اخلاص جوڑ لینا۔ رل مل جانا۔ ارتباط پیدا کر لینا۔ آمیزگار ہو جانا۔ جیسے وہ تو ہر کسی سے گھلو تھو ہو جاتی ہے ٭ نا آشنا سے گھلو تھو ہو کر اپنا قرجانے نہیں لگا اٹ بنو کہ جس میں تباہی اور قرضداری ہو (چتر بھنیلی)

(اس لفظ کے لغوی معنی شاس کی طرح گھل مل جانے کے ہیں) +

گہما گہم (ہ) اسم مؤنث ع: چہل پہل۔ رول چول۔ آبادی + گرم بازاری۔ رونق + دھوم دھام جیسے جب بہو آتی ہے تو اُسکے دم سے سارے گھر میں گہما گہم ہو جاتی ہے +

گہما گہمی (ہ) اسم مؤنث ع۔ دیکھو گہما گہم +

گھماں (پنجابی) اسم مذکر۔ دو بیگہ زمین کی تعداد +

گھمانا (ہ) فعل متعدی بدوام (۱) پھرانا۔ چکر دینا (۲) گشت کرانا۔ سیر کرانا

گھماؤ (ہ) اسم مذکر۔ (پورب) (۱) پھیر۔ چکر (۲) زمین کی وہ مقدار جتنے بیلوں کی ایک جوڑی ایک دن میں جوت سکے

گھم گھم (ہ) اسم مؤنث ۔ چکّی کے چلنے کی آواز۔ جیسے المغال (؟) چلی گھم گھم چلی گھم گھم (درہ مایچہ)

گھمریاں لینا (ہ) فعل متعدی (پورب) چکھمریاں پھرنا۔ پیکر کھانا + گرد پھرنا گھمریاں کھانا ؎

گھمریاں لیتے ہیں بہار چمن نکہت آتی ہے منہ پہ رکھ دامن۔ (انشا)

گھمسان (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لڑائی۔ جُدھ۔ رن۔ جنگِ عظیم۔ مہابھارت۔ رزم۔ جنگ۔ جدال بلکہ زیادہ جدال و قتال۔ معرکۂ عظیم۔ (۲) قتلِ عام۔ قتل۔ خونریزی کُشت و خون۔ کشش و کوشش (۳) مقتولوں کا ڈھیر۔ گنجِ شہیداں۔ مُردوں کا کھتّا۔ لاشوں کے تودے۔ لاشوں کے انبار۔ کشتوں کے پُشتے ؎

مارے گئے اتنے کہ ہوئے لاشوں کے تودے گھمسان ہوا عشق کے میدان میں دیکھا (مصحفی)

(۴) انبوہ۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ ازدحام (۵) تباہی۔ پامالی۔ بربادی۔ غارتگری۔ ویرانی (۶) کثرتِ جنگ اور خونریزی کے اظہار کے واسطے جیسے گھمسان کا رن پڑا یعنی بھاری لڑائی ہوئی (۷) صفت۔ تہ و بالا۔ زیر و زبر۔ اُوپر تلے +

گھمسان کا رن پڑنا (ہ) فعل لازم۔ بھاری لڑائی ہونا۔ جنگِ عظیم پیش آنا۔ کشتوں کے پُشتے لگنا +

گھمسان کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) خونریزی کرنا۔ کشت و خون کرنا۔ قتل و قمع کرنا ؎

تیغ پکڑ ہاتھ میں سب ملاتا ہے آنکھ آج کریگا یہاں پھر کہیں گھمسان تو (ظفر)

(۲) کٹ کر لڑنا۔ جان توڑ کر لڑنا۔ (۳) کشتوں کے پُشتے لگانا۔ لاشوں کا

کھیت ڈالنا۔ مقتولوں کا ڈھیر اور انبار کے انبار لگانا۔ جیسے ؎

جب جھجھمن کو گئے کاہم جی گھمسان کیو رن میں ڈنکے
دَل مار کے سارے ہٹائے دیو پگ پاچھے دھر ونہ ہٹکے
تلوار ان سے تن چور بھیو پاگ کے بیچ گرے کٹ کے
مکھ پہ پکھرے لہو رات ہیں سب لوگ کہیں سہاک کے

(انتخاب کی لڑائی؟)

گھمسان کی لڑائی (ہ) اسم مؤنث۔ بڑی بھاری لڑائی۔ جنگِ عظیم۔ انبوہ اور کشمکش کی لڑائی۔ گہری لڑائی ؎

خوب گھمسان کی لڑائی ہے دیکھیں اب کس طرف صفائی ہے (اعلم)

گھمسان ہو جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) کُشتوں کے پُشتے لگ جانا۔ لاشوں کے تودے اور انبار کے انبار لگ جانا۔ ہزاروں کا کھیت پڑ جانا۔ مقتولوں کا ڈھیر لگ جانا۔ (۲) فوج کا ازدحام ہو جانا۔ فوج کا ہجوم ہو جانا۔ سپاہ کا مجمع ہو جانا۔ لشکر اکٹھا ہو جانا ؎

طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا دو نو طرف لڑائی کا سامان ہو گیا (امانت)

گھمکا (ہ) اسم مذکر۔ اُمس۔ گُھمس۔ حبس۔ احتباس۔ انقباض۔ گھٹاؤ۔ وہ کیفیت جو برسات میں ہوا کے رُکنے اور زمینی بخارات کے نکلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

گھم گھم (ہ) اسم مؤنث۔ رتھ کے چلنے کی آواز۔ جیسے رتھ میں بیٹھ گھم گھم کرتی خرد افروز کے ہاں چلیں (چتر بھنیلی)

گھمنڈ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) غرور۔ ابھیمان۔ گرب۔ مان۔ گمان۔ نخوت۔ تکبر۔ عُجب۔ پندار۔ تمکنت۔ کبر ؎

گر مال پہ ہے تجھے گھمنڈ آج تو میں بھی نہیں کسی کی محتاج (رنگین)
واعظ بُرے ہیں رند چلے جاؤ تم تنا اچھا نہیں ہے خرقت و تقریر پر گھمنڈ (ناظم)
عاشق ہیں گرد رہتے ستاروں کی طرح سے زیبا ہے تمکو چاند سے رخسار پر گھمنڈ (آتش)
حسن ظاہر پہ نہ جو حسن باطن چاہیے اے بتو بے فائدہ ہے خود نمائی کا گھمنڈ (شیریں)
یاں تب بے پردہ ہوئی جو کچھ ہوئی تھی گفتگو پھر کلیم حق کو کیا ہے لن ترانی پر گھمنڈ (تجمل)
وہ لے کیا کرے رسم دُنیا ہے یہ دگر یہ گھمنڈ آپ کا کیا ہے یہ۔ (رحمن)

(۲) خود نمائی۔ خود ستائی۔ خود فروشی + خود آرائی + نمود۔ دکھاوٹ + نمائش۔ ٹیپ ٹاپ (۳) خود بینی۔ خود پسندی۔ خود رائی (۴) فخر۔ ناز۔ شیخی۔ مشیخت۔ بڑائی۔ اترانا ؎

باتوں میں کوئی کام نکلتا ہے ہمنشیں تھا نامہ بر کو خوبیِ تقریر پر گھمنڈ۔ (ناظم)
دیکھا صدمہ کا جنبش ابرو نے کیا کیا ہے اب بھی تمکو تیزیِ شمشیر پر گھمنڈ۔

دخترِ رز کو جو محفل میں تم آنے تو دو دیکھ لینگے آج سب کی پارسائی کا گھمنڈ (ظفر)
برہمن کو بتکدہ پر شیخ کو کعبہ پہ ناز ہم کو ہے اُس آستان کی جبہ سائی کا گھمنڈ (")
ابھی سر اُٹھا کر اِدھر دیکھنا اسی چشم و ابرو پہ اتنا گھمنڈ (استاد)
دیکھا تو ایک بوسہ پہ اُسنے لیا نہ مول تھا کیا گھمنڈ اس دلِ پُر داغ پہ مجھے (رنگیں)
تھا گھمنڈ ابرِ بہاری کو بہت رونے کا پر نہ دیکھا میرے دیدۂ خونبار کی طرح (مصحفی)
(۵) برتا۔ حمایت۔ پرچک۔ بل۔ سند۔ زور۔ طاقت جیسے کسی کے گھمنڈ میں نہ آنا
ابھی سر توڑ دونگا۔ تو کس کے گھمنڈ پر اتراتا ہے ٭ ۵

اے حنا شاباش باندھے تونے اُسکے دست و پا۔
تھا بہت شوخی سے جسکو تھا پائی کا گھمنڈ } (ظفر)

(۶) بھروسا۔ سہارا۔ آسرا۔ امید۔ سہاتا ۵

وہ حور ہے پری نہیں آجائے سلنے ہو جسکو سحر و دعوتِ تسخیر پر گھمنڈ
نظارگی ہوں صورتِ بزمِ شہود کا تقدیر کا گلہ ہے نہ تدبیر پر گھمنڈ } (ناظم)
ناظم ہمیں تتبعِ غالب پہ ناز ہے ہوگا کسی کو پیرویِ میر پر گھمنڈ
زہد پہ ہے نہ ہمیں تسبیح خوانی پر گھمنڈ ہمکو ہے خالق کی ہر دم مہربانی پر گھمنڈ (تجمل)
ہو گیا دم میں مکدر دیکھو وہ آئینہ رُو حضرت دل تھا تمہیں جسکی صفائی کا گھمنڈ (ظفر)
ہوس ہیں کھلتیں عشق شرابِ شاہد دوست مجھے گھمنڈ نہیں اپنی پارسائی کا (ہوس)

گھمنڈ پر آجانا (ہ) فعل لازم:۔ مغرور ہو جانا۔ متکبر ہو جانا۔ نازاں ہو جانا
اِترانے لگنا۔ غرور کرنے لگنا۔ شیخی میں بھر جانا ۵

کندن سے تن کی جھبن دیکھ جوبن پر پھر آگیا ہے وہ بت کافر گھمنڈ پر (مصحفی)

گھمنڈ پر ہونا (ہ) فعل لازم:۔ مغرور ہونا۔ متکبر ہونا۔ نازاں ہونا۔ اِترانا ۵

ہے زورِ حسن سے وہ نہایت گھمنڈ پر نامِ خدا نگاہ پڑے کیوں نہ جوبن پر (انشا)

گھمنڈ رکھنا (ہ) فعل لازم:۔ غرور کرنا۔ تمکنت رکھنا۔ اِترانا۔ اپنے کو دوسروں سے اونچا
سمجھنا ۵

رکھتا ہے یار ابروئے خمدار پر گھمنڈ اُس ترک تیغ زن کو ہے تلوار پر گھمنڈ (آتش)

گھمنڈ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ نخوت کرنا۔ ابھیمان کرنا
مان کرنا۔ گرب کرنا۔ اِترانا ۵

دل ہو تو کیجئے آہ کی تاثیر پر گھمنڈ جاتی رہی کمان تو کیا تیر پر گھمنڈ (ناظم)
نشۂ حسن میں کرتے ہو جو ہر بار گھمنڈ سبزۂ آغاز ہے زیبا ہے تمہیں یار گھمنڈ (تجمل)
دولتِ حسن پہ کیونکر نہ کرے یار گھمنڈ اپنی دولت پہ کیا کرتے ہیں زردار گھمنڈ (نصیر)
یہ آپ حسن پہ اپنے گھمنڈ کرتے ہیں کہ اپنے شیش محل ہی میں ڈنڈ کرتے ہیں (انشا)

(۲) شیخی کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ لاف مارنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ شیخت کرنا۔ ڈون کی
لینا۔ ڈون ہانکنا ۔ ۵

دانش پہ گھمنڈ اپنی جو کرتا ہے بشدت واللہ کہ وہ شخص ہے مجنوں سے آگے (مصحفی)

(۳) فخر کرنا۔ ناز کرنا۔ نازاں ہونا۔ ۵

آشنا ہرگز نہیں بالکل ہے وہ ناآشنا اے ظفر کرتے ہو جسکی آشنائی کا گھمنڈ (ظفر)

گھمنڈ معلوم ہونا (۱) فعل لازم:۔ بڑا بول سامنے آنا۔ بڑے بول کا سر
نیچا ہونا ۵

بے مثالی کا گھمنڈ آپ کو ہوتا معلوم ہم یہ کہتے کہ خود آئینہ مقابل نہ ہوا (خلق)

گھمنڈ نکال دینا۔ (ہ) فعل متعدی۔ شیخی جھاڑ دینا۔ نیچا دکھا دینا۔ بل
نکال دینا۔ زور ڈھا دینا۔ شیخی کرکری کر دینا ۵

زلفِ جاناں سے کہو کرتی ہے کیوں اتنی کجی
شانہ دیگا سب نکال اس کج ادائی کا گھمنڈ } (ظفر)

گھمنڈ نکل جانا (ہ) فعل لازم:۔ تکبر جاتا رہنا۔ شیخی جھڑ جانا۔ بل نکل جانا
زور ڈھیجانا ۵

آخر ستم رسیدۂ ہجراں نکل گیا سارا گھمنڈ اے بت ناداں نکل گیا (بحر)

گھمنڈ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ غرور ہونا۔ نخوت ہونا۔ ابھیمان ہونا۔ تکبر ہونا۔
ناز ہونا۔ فخر ہونا ٭ شیخی ہونا۔ ۵

ہم کو ہے اس رازداری پر گھمنڈ دوست کا ہے راز دشمن پر کھلا۔ (غالب)

گھمنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ بادلوں کا ہجوم۔ بادلوں کا جمگھٹا۔ ابر کا گھرنا اور چھانا
جیسے سکھی ری اُمنڈ گھمنڈ موہے بدرا لگا دے ٭ جیارا اڑ ڑ جاوے ٭

گھمنڈنا (ہ) فعل لازم:۔ بادلوں کا اُمنڈنا۔ ابر چھانا۔ بادل گھرنا ٭

گھمنڈی (ہ) صفت:۔ (۱) مغرور۔ متکبر۔ ابھیمانی۔ مُدمتغ۔ گربونت (۲) خود
بین۔ خود پسند۔ خود رائے۔ خود نما۔ (۳) شیخی خورا۔ ڈینگیا۔ لاف زن۔ تعلی باز
(۴) نازاں۔ اترانے والا۔ فخر کرنے والا۔ مفتخر۔ افتخار کنندہ ٭

گھمیر (ہ) اسم مؤنث:۔ (عوام) چکر۔ دورانِ سر۔ دیدھ ریس بھیڑا ٭

گھمیری (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب) چکر۔ دورانِ سر ٭

گھن۔ (س) اسم مذکر:۔ (۱) ابر۔ گھٹا۔ میگھ۔ میغ۔ بادل۔ بادلوں کا ہجوم (۲) بہت
بڑا ہتھوڑا۔ پتک۔ مِطرقہ۔ وہ ہتھوڑا جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لُہار لوگ
گرم لوہے پر ضرب مارتے ہیں ٭ ۵

پہلوان مانتے ہیں دہک کے تمہارا لوہا ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے (اسیر)

(۳) نہائی۔ اہرن۔ سنداں ۵

صد مہ اُلفت اُٹھا داغ دل تو بھی تو او   نام جب بیتاب یاد ہے جبکہ گھن سے لگ چلے (احسان)

(۴) حساب) کعب۔ کسی عدد کو فی نفسہ تین بار ضرب دینا (۵) ریاضی) مجسّم چیز۔ جسم دار چیز۔ وہ چیز جس میں عرض طول عمق یا ارتفاع ہو ✦ جسامت۔ (۶) جسم۔ بدن۔ دیہہ۔ سریر۔ جُثّہ۔ تن۔ انگ۔ (۷) ایک قسم کی خوشبودار گھانس۔ (۸) شمار۔ تعداد۔ گنتی۔ نمبر (۹) وسعت۔ فراخی۔ کشادگی پھیلاؤ (۱۰) مضبوطی۔ استحکام (۱۱) بلغم۔ کف۔ کھنکھار۔ (۱۲) ابرق چیپل بھوڈل۔ طلق (۱۳) گھنٹہ۔ گھڑیال۔ (۱۴) ایک قسم کا رقص (۱۶) صفت) موٹا۔ سطبر ✦ گاڑھا۔ دبیز۔ گندہ۔ دَلدار ✦ (۱۷) صفت) بھاری۔ ٹھوس۔ بوجھل۔ وزنی۔ (۱۸) سخت۔ کڑا۔ (۱۹) مضبوط۔ مستحکم۔ (۲۰) برائے اظہار کثرت ✦ بھرا ہوا پُر۔ معمور۔ ہجوم۔ انبوہ۔ جیسے گھن کے بال گھن کے درخت گھن کا جنگل گھن کی چھاؤں (۲۱) کثیر۔ بہت۔ بافراط۔ (۲۲) مبارک۔ سعید۔ شبھ۔ سازگار۔ (۲۳) مستقل دائمی۔ (۲۴) گنجان۔ گھنا۔ تراکم اشجار ؎

نخلبانِ اہل لے گئے کیا کیا نہال   اُس چمن میں اب لگیں کے اس چمن سے لگ چلے
باغبانانِ قضا نے اسقدر کی پرورش   الغیاث اللہ یہ پودے کیا ہی گھن سے لگ چلے (امانت)

گھن دار (۱) صفت ✦ گنجان۔ گھنا۔ پاس پاس (درخت یا شاخیں وغیرہ) ✦

گھن چکر (ہ) صفت ✦ (۱) بہت چکر کھانے والا۔ بہت گردش کرنے اور پھرنے والا (۲) آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ ڈانواں ڈول پھرنے والا (۳) وہ شخص جس کی عقل ہمیشہ چکر میں رہے۔ مُورکھ۔ کُودن مغز۔ بیوقوف۔ بودھو۔ کم عقل۔ نادان (۴۔ اسم مذکر) ایک قسم کا آتشبازی کا چکر جو آگ دینے سے خوب گردش کرتا ہے (۵۔ ۔) سورج مکھی کا پھول (۶۔ ۔) چرخی چکر (۷۔ ۔) گردش۔ چکر ✦

گھن چکر میں آنا (ہ) فعل لازم ✦ گردش میں آنا۔ مصیبت میں پھنسنا ✦

گھن شیام (س) اسم مذکر ✦ (۱) کالی گھٹا۔ ابر سیاہ (۲) سری کرشن کا لقب۔ کنھیا۔ (۳۔ صفت) کالے رنگ کا۔ سیہ فام ✦

گھن کا (ہ) صفت ✦ (۱) گنجان۔ تراکم (۲) شاخ در شاخ اور سایہ دار درخت

گھن کی چوٹ (ہ) اسم مؤنث ✦ ضربِ شدید ✦ بڑی سخت بھاری چوٹ گہری ضرب ✦ ہتھوڑے کی دوہتّھی چوٹ ✦

گھن گرج (ہ) اسم مؤنث ✦ (۱) بادلوں کی کڑک۔ بجلی کی کڑک۔ آوازِ رعد ✦ زور کی کڑک (۲) غوغائے عظیم۔ نہایت غُل۔ شور ✦

گھن گھور (ہ) اسم مؤنث ✦ مرکب از (گھن ✦ گھور) بادل گھیرا ڈراؤنی اور نہایت گہری گھٹا۔ ابر مہیب۔ ابر تیرہ و تار۔ ابر غلیظ۔ ابر سطبر۔ ہولناک بادل ✦

گھن گھور گھٹا (ہ) اسم مؤنث ✦ نہایت گہری اور ڈراؤنی گھٹا۔ کالی اور مہیب گھٹا۔ بہت برسنے والی گھٹا۔ ابر مہیب و ہولناک۔ کالی پیلی گھٹا۔ ابر سطبر۔ بہت چھائی ہوئی گھٹا ؎

رعد بھی خاموش آگے نالۂ پرشور کے   درد دل سے ہوش اُڑتے ہیں گھٹا گھنگھور کے (ظفر)
آگ برسے تو نہیں جائے عجب فرقت میں   ہے یہ دود دل سوزاں نہیں گھنگھور گھٹا (ناسخ)
اُس تُرخ رنگیں پہ زلفیں دیکھ کر کہتے ہیں سب   واہ کیا صحن گلستاں میں گھٹا گھنگھور ہے (اسیر)

(گھن گھور مرکب ہے گھن بمعنی ابر و کثرت اور گھور بمعنی گھرنا اور ہجا ہونا ہے چونکہ اکثر پیش زبر سے اور زیر پیش سے بدل جاتا ہے اس وجہ سے گھرنا گھور ہو گیا جس طرح گھُلانا سے کھلانا چھُپانا سے چھپانا۔ کِھلنا سے کُھلنا بمعنی زیب دینا۔ پُونجیا سے ٹٹ پُونجیا۔ مُکھ سے مکھی یعنی مُنہ پر بیٹھنے والی۔ الگھ گھور سے الگھ تکھ وغیرہ الفاظ بن گئے)

گھن گھور گھٹا آنا (ہ) فعل لازم ✦ گہری گھٹا آنا۔ ابر تیرہ و تار کا نمایاں ہونا۔ بادلوں کا جھوم کر آنا۔ خوب گھٹا چھانا۔ بادلوں کا اُمڈ آنا ؎

میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹائیں آئیں   تم پہ رحمت ہوئی تو یہ بلائیں آئیں (داغ)

گھن گھور گھٹا چھانا (ہ) فعل لازم ✦ بھاری گھٹا چھانا۔ گہرا ابر محیط ہونا ؎

اے فلک ہجر میں گھنگھور گھٹا چھائی ہے   دامن ابر بھی سیراہی گریباں ہوتا (داغ)

گھن گھور لڑائی (ہ) اسم مؤنث ✦ (لکھنؤ) محاربۂ عظیم۔ بڑی بھاری لڑائی جیسے بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی ✦

گہن (ہ) اسم مذکر ✦ (۱) گرہن۔ کسوف۔ خسوف۔ گرفتگئ ماہ و خورشید چاند یا سورج یا کسی اور روشن اجرام کی روشنی کا کسی اور اجرام یا اجسام کے حایل یا مقابل ہو جانے سے رُک جانا۔ چنانچہ جب چاند گرہن ہوتا ہے تو اس میں چاند زمین کے سایہ کے قریب سے گزرتا ہے اور جب سورج گرہن ہوتا ہے تو چاند سورج اور زمین کے درمیان ہو کر نکلتا ہے۔ (۲۔ مجازاً) داغ۔ عیب۔ کلنک ✦

(اگرچہ بول چال میں بفتح اوّل و کسرِ ثانی زبان زد ہے مگر شعرائے بفتح اوّل و دوم یعنی کفن۔ ذقن۔ لگن۔ ہرن۔ چمن وغیرہ کے ساتھ اِس کا قافیہ باندھا ہے ؎

نظری تیرے رخسار پہ جو زلف تو مجھ کو   اک داغ ملا چاند گہن تدر پکڑ کر (انشاء)

گہن پڑنا (ہ) فعل لازم ✦ دھندکسوف یا خسوف کا ہونا ؎

چاند سا رخ ہے تہ زلف تو بوسہ ہو عطا   کیجئے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہے (اسیر)

گہن لگنا (ہ) فعل لازم ✦ (۱) کسوف یا خسوف ہونا ✦

گہن

(مفصل کیفیت لفظ گہن یا کسوف نمبر ۱ ، خسوف میں دیکھو) +

(۲) عیب لگنا۔ داغ لگنا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی یا رسوائی ہونا ۔

خالِ رخ پہ تیرے آتے نظر گلبدن لگا ہو کیوں نہ شور دن دیئے مہ کو گہن لگا۔ (ظفر)

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبو لی ہے ہم نے (حالی)

چاند کہنے سے گہن لگتا ہے اس صباحت کو دیکھتے ہیں ہم (نامعلوم)

گہن میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) چاند یا سورج کے رخ روشن کا عکس زمین یا چاند کے سبب مدھم پڑنا۔ کسوف یا خسوف میں آنا ۔

جبین و رخ کو نہیں زلف نے چھپایا ہے گہن میں ہے قمر آفتاب آئے ہوئے (نیساں)

(۲) آدمی یا حیوانات کے کسی عضو کا ٹیڑھا یا لنگڑا پیدا ہونا جسکی نسبت عوام کا خیال ہے کہ اگر پیدایش کے وقت گہن پڑے یا اسکا اثر زچہ پہ ہو تو بچے کے کسی نہ کسی عضو میں فرق آجاتا ہے +

گہن ہونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (گہن پڑنا)

گھِن (ہ) اسم مونث :۔ (۱) کراہت۔ کراہیت۔ اکراہ۔ نفرت۔ تنفر۔ اُرچی+ کسی مکروہ چیز کو دیکھکر طبیعت کا غثیان کرنا یا گھبرانا یا توحش کرنا (۲) متلی۔ غثیان۔ اُلٹی۔ زمین دیکھنے یا جی تلے اوپر ہونے کی سی کیفیت +

گھِن آنا (ہ) فعل لازم :۔ کراہیت آنا۔ اکراہ ہونا۔ نفرت ہونا۔ طبیعت کا متنفر اور متوحش ہونا۔ کسی کریہ چیز کو دیکھ کر کراہت پیدا ہونا +

گھِن کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ نفرت کرنا۔ کراہیت کرنا +

گھُن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر لکڑی کو کھا کر آٹا آٹا کر دیتا ہے (۲) وہ کیڑا جو غلّہ میں لگ جاتا ہے جسے سُرسُری ڈھورا وغیرہ کہتے ہیں۔ فارسی سبشہ۔ عربی سُوس (۳) وہ بُرادہ یا میدہ سا جو کیڑے کے کھا لینے کے بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑتا ہے چنانچہ اُسے گھُن جھڑنا کہتے ہیں (۴) مجازاً مرضِ کہنہ یا تپ مزمن جو گھُن کی طرح تاقیام جسم قایم رہے +

گھُن جانا (ہ) فعل لازم :۔ لکڑی یا غلّہ کا گھُن کے سبب سے گل سڑ جانا۔ تھوتھا ہو جانا۔ بودا پڑ جانا +

گھُن جھڑنا (ہ) فعل لازم :۔ کرم خوردہ لکڑی کا بُرادہ چھن چھن کر گرنا۔ گھُن کھائی ہوئی لکڑی کا میدہ سا ہو ہو کر جھڑنا۔

گھُن

گھُن جوانی کو لگنا (ہ) فعل لازم :۔ عالم شباب میں کسی ایسے مرض کا لگ جانا جس سے ساری رونقِ شباب جاتی رہے۔ آتشک کا مرض لگ جانا۔

گھُن دل کو لگنا (ہ) فعل لازم :۔ عشق کا آزار ہونا۔ دل کو مرض عشق ہو جانا۔ دل کا کسی فکر یا خیال میں ہر وقت مبتلا رہنا ۔

گھُن دل کو لگا قصد یہ ہے عید کو اُٹھے میں ایکے بلوں تھوڑا سا گھُن تہ پکڑ کر (انشا)

گھُن لگ جانا یا لگنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) لکڑی یا غلّہ وغیرہ میں گھُن کیڑے کا پیدا ہو جانا۔ کیڑا لگنا۔ کرم خوردہ ہونا (۲) کسی مرض کا پیچھے پڑ جانا۔ دُکھڑا لگ جانا۔ روگ لگ جانا۔ ایسا آزار ہو جانا جو دم کے ساتھ جائے۔ دِق کا مرض ہو جانا۔ بڑا آزار ہو جانا + آتشک ہو جانا ۔

بھلی چنگی تھی میں گھُن لگ گیا ہے جوانی میں
نگوڑے چہرے والے نوج کھاؤں میں دوا تیری (جان صاحب)

(۳) غم جانکاہ یا فکر لگ جانا +

گھنا (ہ) صفت :۔ (گنوار) (۱) بہت سا۔ اتگت۔ الغاردں۔ نہایت ازحد۔ ڈھیر سا۔ وافر۔ (۲) گنجان گھن کا۔ گھندار (۳) وہ درخت جسمیں بہت سی اور پاس پاس شاخیں ہوں +

گہنا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زیور۔ ابھوکن بھوشن۔ حلیہ۔ ٹوم ۔

کثرت زخم ہے مردوں کے بدن کا گہنا بسر و چشم ہے منظور تمہارا کہنا (مؤلف)

(۲) پنجاب، گرو۔ رہن۔ گرو۔ جیسے گہنے رکھنا یعنی گرو رکھنا +

گہنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گرہن میں آنا۔ گہن لگنا۔ کسوف یا خسوف ہونا۔ جیسے چاند گہنا یا سورج گہنا۔ (۲)۔ (گنوار) فعل متعدی :۔ لینا۔ پکڑنا۔ گرفت کرنا ۔

مجکو مارا ہے تری تیغ تغافل ہی نے جا قتل کرنے کو مری تیغ کا مت قبضہ گہہ (جرأت)

باٹ چلت میرو اچرا گہے۔ میری سُنے نہ اپنی کہے
نا کچھ موسے جھگڑا ٹھانا کیوں سکھی ساجن نا سکھی کانٹا (ابکہ مکری)

میری انگلی گہہ لینی کارے شام شام تم نپٹ اناری۔ کردھائی بلہ بج (ٹھمری)
میں ایسی سگری ناری

گھُنّا۔ (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (گھُن لگنا) کرم خوردہ ہونا ۔

یہ عمر جسے تم سمجھے ہو یہ ہر دم تن کو چُنتی ہے۔
جس لکڑی کے بل بیٹھے ہو دن رات یہ لکڑی گھُنتی ہے (نظیر)

گھُنّا (ہ) صفت :۔ (۱) وہ شخص جو بات کو سمجھے اور بخوبی جانے مگر جواب نہ دے۔ اَن بولا۔ چُپ۔ گُمرا۔ (۲) کینہ ور۔ کینہ توز۔ منافق۔ دل میں بات

- گھنے والا۔ کپٹی۔ دل میں بغض رکھنے والا۔ کپٹ باز +

گہنانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گہن لگنا۔ کسوف یا خسوف میں ہونا ؎

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا

درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا } بندِ حالی

سر رہ چراغ اک مگر جھلملایا ہر اک قافلے کا نشاں جس سے پایا

(۲) مدہم پڑنا۔ رونق گھٹنا۔ روشنی کم ہونا۔ تیرگی چھانا۔ تیرگی میں آنا ؎

جہاں سودے یاں ہیں ہنسے یاں بھی جہاں روشنی ہے وہیں ہے دھواں بھی

سقر بھی ہے یہ خاکداں اور جناں بھی بہاریں بھی ہیں اس چمن میں خزاں بھی } بندِ حالی

گہر تابدیں جریاں وہ گہناتے بھی ہیں چمکتے ہیں جو یاں وہ گہن تے بھی ہیں

(۳) کسی عضو کا پیدائشی خمیدہ اور ٹیڑھا ہونا جسے عام لوگ چاند یا سورج گرہن کے اثر سے خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ گرہن کے وقت جو پیدا ہوتا ہے اُس کے عضو میں نقص آجاتا ہے +

گھناونا (ہ) صفت :۔ (۱) مکروہ۔ کریہ۔ نفرت انگیز۔ (۲) جھنکتا گھن کھایا۔

گھناونا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ قابل نفرت بنانا۔ گھن کھایا بنانا۔ جیسے گُوہ سے گھناونا کرلیا

گہنایا ہوا (ہ) صفت :۔ بھنڈا۔ پھرا ہوا۔ پیدائشی ٹیڑھا۔ ناقص الخلقت

گہنایا ہوا پاؤں (ہ) اسم مذکر :۔ پھرا ہوا یا پیدائشی بھنڈا اور مُڑا ہوا پاؤں +

گہنایا ہوا ہاتھ (ہ) اسم مذکر :۔ پیدائشی مُڑا ہوا ہاتھ۔ خلقی خمیدہ ہاتھ۔

گھنٹا یا گھنٹہ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھڑیال۔ برنجی توا جسے موگری سے بجاتے ہیں (۲) جرس۔ دَرا۔ زنگولہ۔ گلے میں لٹکانے کی ٹالی جو اکثر بیل یا اونٹ وغیرہ کے گلے میں ڈال دیتے ہیں (۳) وقت بتلانے کا بڑا آلہ۔ کلوک۔ ٹائم پیس۔ وقت نما۔ ساعت نما۔ (۴) ساٹھ منٹ یا ڈھائی گھڑی کا وقت (۵۔ بازاری) عضو تناسل +

گھنٹا بجانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھڑیال بجانا۔ گھنٹہ پر چوٹ لگانا +

گھنٹا گھر (ہ) اسم مذکر :۔ وہ اُونچا مینار جس کے چاروں طرف گھنٹے کی سوئی لگی ہوئی ہوتی ہے اور وہ تمام شہر و بازار میں وقت کی خبر دیتا ہے +

گھنٹا ہلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) (۱) گھنٹا ہلا کر پوجا کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا (۲) کارِ بے حصول کرنا۔ بےفایدہ کام کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقت گذاری کرنا

گھنٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گھنٹا کی تانیث۔ ٹالی۔ نال۔ ٹلی۔ درائے کوچک زنگلہ۔ جُلجُل۔ جرس کوچک۔ (۲) پیتل کی چھوٹی سی ٹلیا جو اکثر پوجا کے وقت کام آتی ہے۔

گھنٹے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھنٹا کی جمع (۲) حروف وغیرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے گھنٹے پر چوٹ لگانا۔ گھنٹے بھر میں آنا +

گھنٹے مورچھل سے اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) بوڑھے آدمی کے جنازے کو نہایت دُھوم دھام یعنی باجے گاجے کے ساتھ مرگھٹ میں لے جانا +

گھنڈی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) کپڑے کی گول مول سلی ہوئی گولی جسے حلقہ میں لگا کر انگرکھے کا پردہ یا گریبان وغیرہ باہم ملا دیتے ہیں۔ گرے گریبان تکمہ۔ گوپک + سوتی بٹن + بٹن۔ بوتام۔ (۲) دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی جڑ۔ (۳۔ پنجاب) چنے کا بھُس نکال کر جو ٹھل رہجاتا ہے۔ (۴۔ پنجاب) گرہ۔ عقدہ۔ بندش۔ جیسے دل کی گھنڈی کھولو اور سام رام بولو۔ (۵۔ ۔) بل۔ فرق۔ کدورت۔ جیسے میری طرف سے تیرے دل بیچ گھنڈی ہے (۶) مجازاً رکاوٹ۔ انقباض +

گھنڈی دل کی کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ دلوں سے صاف ہونا۔ رنجش یا کدورت دُور کرنا۔ دل سے کینہ نکال ڈالنا +

گھنڈی کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ بندکشادن کا ترجمہ۔ گرہ کھولنا۔ بند کھولنا۔ بٹن کھولنا +

گھنڈی لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) بٹن لگانا۔ بند باندھنا۔ تکمہ کو حلقہ کے اندر داخل کرنا۔ (۲) گھنڈی ٹانکنا۔ بٹن ٹانکنا +

گھنگچی (ہ) اسم مؤنث :۔ چرمٹی۔ سُرخ۔ رتی۔ رنگ۔ ایک قسم کے سُرخ یا سفید دانے کا نام جس کا مُنہ سیاہ ہوتا ہے۔ گمچی۔ گھونگچی۔ چشم خروس +

گھنگرالے (ہ) صفت :۔ گھونگروالے بال۔ مرغولہ موئے پیچیدہ۔ تابیدہ بل کھائے ہوئے بال +

گھنگرو (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زنگلہ۔ قُلقُلہ۔ ایک قسم کے بجنے والے زیور کا نام جسے اکثر ناچنے والے پاؤں میں باندھتے یا عورتیں پہنتی ہیں (۲) گلے کی وہ آواز جو جانکنی کے وقت سانس کے اٹک کر نکلنے یا بلغم کے پھنس جانے سے نکلتی ہے۔ آوازِ جاں کندن (۳) دخول جس میں چنا رہتا ہے۔ ٹاٹ چنے کا ڈوڈا۔ بوٹ کا چھلکا (۴) سَنی کا پھل جس کے اندر اُسکے بیج رہتے اور گھنگرو کی طرح بجتا ہے۔ اکثر بچے اُسے تاگے میں پرو کر اپنے پاؤں میں

باندھا کرتے ہیں +

گھنگرو باندھنا (ہ) فعل متعدی :- رقص، ناچنے میں شاگرد کرنا۔ ناچ سکھانے کا شاگرد بنانا (۲) ناچنے کو مستعد ہونا۔ ناچنے کی تیاری کرنا +

گھنگرو بند بھائی (ہ) اسم مذکر :- الگیٹن، گنہن بھیّا۔ لونی زادہ۔ ناچنے گانے والے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں +

گھنگرو بولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) زنگلہ یا کا صدا کرنا۔ گھنگروؤں کا چھن چھن کرنا (۲) گھر الگنا سکھرا چلنا۔ جانکنی کے وقت سانس کا رک رک کر نکلنا۔ بلغم کا حلق میں بولنا۔ جانکنی ہونا۔ قریب مرگ ہونا + ؎

حال بزم رقص میں تو سرگرم ہے طرکا یاں بولتا ہے گھنگرو اس تیر سحان ملک الموت

روان ہے کاروان عمر غافل تو کیوں چوکے ہے
جرس کے بھی وہ گھنگرو بولتا اندر گھوکے ہے (منیر)

جانکنی کے وقت مجکو دیکھنے آیا جو تو شور گھنگرو سے ہوا پیدا مبارکباد کا (بحر)

گھنگرو سالدنا یا گھنگرو کی طرح لدنا را فعل لازم :- کثرت سے پھنسیاں نکلنا۔ یا آبلے پڑنا۔ سیتلا کا خوب بھر کر نکلنا۔ گوندنی سالدنا ؎

یہ سوختہ آبلوں سے دیکھو گھنگرو سا لدا ہوا کھڑا ہے (احسان)

گھنگنیاں (ہ) اسم مؤنث :- باکلیاں۔ اُبلے ہوئے چنے یا جوار یا گیہوں وغیرہ

گھنگنیاں منہ میں بھر کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- گھنی سادھ کر بیٹھنا۔ چپ ناندھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ چپ لگانا +

گھنگولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی رقیق چیز یا پانی کے بھرے ہوئے برتن میں ہاتھ ڈال کر ہلانا۔ کسی رقیق چیز کو ہاتھوں سے درہم برہم کرنا + گدلا کرنا (۲) خوب ہلانا۔ گھولنا +

گھنگھنانا (ہ) فعل لازم :- کسی پہیہ کے جلدی جلدی چکر کھانے کی آواز۔ چرخی کی وہ آواز جو زور کے چلنے سے سرزد ہوتی ہے +

گہنے (ہ) اسم مذکر :- (۱) گہنا بمعنی زیور کی جمع (۲) وہ صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لینے میں واحد کے واسطے جائز ہے۔ جیسے میرے گہنے کو میلا کردیا میرے گہنے کا ستیاناس کھو دیا وغیرہ (۳) گرو۔ گروی۔ رہن (پنجاب) +

گہنے رکھنا (ہ) فعل متعدی :- گرو رکھنا۔ رہن کرنا۔ سندھک رکھنا (پنجاب)

گہنی (ہ) اسم مؤنث (۱) گہنائی ہوئی گائے۔ وہ گائے جس کے اعضا میں خلقی نقص ہو۔ ناقص الخلقت گائے (۲) چھوٹے قد کی گائے۔ چھوٹی گائے

گھنّی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چپ۔ خاموشی۔ (۲) مکّری عورت۔ انہولا رانی جیسے سسرال میں نہ بولوگی تو کہینگے کہ گھنّی مُٹھی ہے۔ اسکی زبان کو تالیگی رسگھڑ میلی (۳) صفت۔ کینہ توز۔ کپٹن۔ کپٹ رکھنے والی۔ دل میں بات رکھنے والی +

گھنّی سادھنا (ہ) فعل لازم :- چپ ناندھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ مکّرا بن کرنا۔ جان کر جواب نہ دینا۔ مکر و فریب سے چپ رہنا +

گھنّی مُنّی (ہ) صفت :- گربہ مسکین۔ غریب صورت شیطان خصلت۔ غریب نما حرام زادی۔ چپ حرامزادی مسکین صورت بدذات تینی +

گھوآ (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا اور اُسے بلبل وغیرہ پرند بہت خوشی سے کھاتے ہیں (۲) سرکنڈے کے اوپر کا پھول جو روئی کی مانند ہوتا ہے۔ بھوئی +

گہوارہ (ف) اسم مذکر :- (۱) بچوں کے سُلانے کا جھولا۔ پالنا۔ پنگورا۔ ہنڈولا۔ وہ کھٹولا جو دونوں طرف رکم لگاکر اُنکے نیچے کی لکڑی میں لٹکا دیتے ہیں۔ ہنڈولنا + ؎

عہد طفلی سے جنون عشق کامل ہے شفیق شاخ نخل بید مجنوں سے مرا گہوارہ تھا
ٹوٹتا تھا اُسمیں ہر خوشی سے میں مانند شک شوخی طفلانہ سے جنباں مرا گہوارہ تھا (آتش)

(۲) وہ چارپائی جسپر عورتوں کے جنازے کے واسطے محراب نما لکڑیاں باندھ کر اُسکے اندر لاش رکھتے ہیں +

گھوٹا (ہ) اسم مذکر :- (ہندی) (۱) کاغذ گھوٹنے کا مُہرا خواہ ڈنڈی دار ہو خواہ حلقہ نما (۲) چاربُرد کا صفایا۔ سرکی اُسترے سے گھٹائی +

گھوٹا پھروانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- صفایا کرانا۔ سر ڈاڑھی مونچھوں وغیرہ کو اس طرح منڈوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے +

گھوٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) رگڑنا۔ حل کرنا۔ کھرل یا کونڈی میں خوب باریک کرنا جیسے بھنگ گھوٹنا۔ (۲) مُہرا کرنا۔ مُہرے سے صفائی کرنا۔ (۳) خوب یاد کرنا۔ بار بار پڑھکر ذہن نشین کرنا۔ جیسے سبق گھوٹنا +

گھور (ہ) اسم مذکر :- (۱) میل۔ چرک۔ غلاظت۔ جیسے اسکے بدن پر چار چار اُنگل گھور چڑھا ہوا ہے۔ (۲۔س) بھیانک۔ خوفناک۔ ڈراؤنا مہیب۔ دہشت انگیز جیسے گھن گھور یعنی ڈراؤنی گھٹا۔ گھور شبد یعنی چنگھاڑ وغیرہ۔ (۳۔ہ) گھوڑے کا گھر انگ (۴۔س) رات۔ شب +

گھور نرک (س) اسم مذکر :- نہایت ڈراؤنا دوزخ۔ وہ دوزخ جسمیں سخت عذاب ہو +

گھورا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوڑی۔ ڈلاؤ۔ گوگر جھیا سیلا اور کوڑا کرکٹ پھینکنے

کی جگہ۔ کھتا۔ گناسہ۔ سُباط (۲) گوہ۔ گوبر کوڑا کرکٹ وغیرہ جو خاکروب صاف کرکے لے جاتے ہیں (۳) گھورنا مصدر سے ماضی مطلق کا صیغہ۔ غور سے دیکھا۔ ٹکٹکی باندھ کے دیکھا۔

گھورا گھاری (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) دیکھا دیکھی۔ نظر اندازی۔ دیکھا بھالا (۲) دید بازی۔ دیدہ بازی۔ نظر بازی۔ آنکھیں لڑانا۔ ایک دوسرے کو نظر محبت باہم بغور دیکھنا ؎

گھورا گھاری میں اُڑ گیا کاجل — بیچ رہا کیوں کسی کا یہ بادل (نامعلوم)

گھورنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تاکنا۔ تکنا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ گھورنا۔ غور سے دیکھنا۔ آنکھ گاڑ کر دیکھنا۔ تعمق نظر سے دیکھنا + صرف دیکھنا + نظر ڈالنا ؎

تمام رات تجھے چاند اس طرح گھورے — نہ تو نے آنکھ ذرا رشک ماہ دکھائی (امانت)

کیا مرے آنے پہ تُو اے بُتِ مغرور گیا — کبھی اس راہ سے نکلا تو تجھے گھور گیا (میر)

رشک آتا ہے مجھے کہ دوبت دلخواہ سے — آسماں گھورے ہے تجکو چشم مہر و ماہ سے (نکہت)

(۲) چشم غضب و قہر آلود سے دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا ؎

جینے دیں آنکھیں مجھے اس صنم کافر سے — اتنا گھورا کہ اُسے جان سے مار آخر (مصحفی)

(۳) نظر بازی کرنا۔ نظارہ کرنا۔ دیدار بازی کرنا۔ نظر محبت سے دیکھنا۔ آنکھیں لڑانا۔ آنکھیں ملانا ؎

یہ نگلیں گردا جو ہے کوڑا اسے کوئی کہدے — کہ میرا ہے مجھے گر گھورنا منظور پیتے میں
تو اک جالی کے پیچھے سے یا چلون کے اندر سے — بچا کر آنکھ سب کی شوق سے بس گھور لیا میں (؟)

(۴) بُری طرح آنکھیں گاڑ کر دیکھنا۔ نظر بد سے دیکھنا۔ غضبناک نظر سے دیکھنا۔ بُرے ارادوں سے دیکھنا ؎

کہو کیا اے چارہ گر تجکو ہوا منظور آج — گھورتا ہے بے طرح کچھ دیدۂ ناسُور آج (نسیم دہلوی)

گھوری (ہ) صفت۔ (۱) غچلی۔ غلیظ۔ میلا۔ گندا۔ وہ شخص جو نہانے دھونے سے کام نہ رکھے۔ (۲) اگھوری کا مخفف۔ سربھنگی۔ سربنگ +

گھوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) اسپ۔ تُرنگ۔ توسن۔ مرکب۔ فرس۔ (۲) شطرنج کے اُس مُہرے کا نام جو آڑا ڈھائی گھر چلتا ہے (۳) بندوق کا گتا۔ فرغول۔ چٹکی۔ چانپ۔ وہ چٹخنی جس کے صدمہ سے پتا خیدار یا چقمقی دار بندوق چلتی ہے۔ بندوق کا طوطا +

(حیات الحیوان میں لکھا ہے کہ جس شخص نے اول گھوڑے کی سواری کی وہ اسمٰعیل تھے چنانچہ اسی وجہ سے تازی گھوڑے کا نام عراب رکھا گیا +)

گھوڑا اٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھوڑے کو دوڑانا۔ گھوڑا ڈالنا۔ سرپٹ دوڑانا۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑا اپکانا۔ گھوڑا اڈپٹانا۔ بگ ٹٹ دوڑانا ؎

خامہ سے کام لیجئے ہنگام فکر شعر — میدان کارزار میں گھوڑا اٹھائیے (آتش)

گھوڑا الانگنا (ہ) فعل متعدی:۔ گھوڑے پر اول مرتبہ سواری کرکے اُسکی جھجک نکالنا۔ نئے گھوڑے پر چڑھنا +

گھوڑا بھر جانا (ہ) فعل لازم:۔ گھوڑے کا پسینے پسینے ہو کر جکڑ جانا۔ سینہ بند ہو جانا۔ گھوڑے کا بند بند تھک کر جکڑ جانا +

گھوڑا پائے پر چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ بندوق کے گتے کو بندوق چلانے کے واسطے اٹھانا۔ بندوق کی چانپ کو پٹکنے پر صدمہ پہنچانے کے واسطے اٹھا کر اُسکے پائے پر لا رکھنا +

گھوڑا پلانا (ہ) فعل متعدی:۔ پورب۔ گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا۔ چارجامہ کسنا +

گھوڑا پھینکنا (ہ) فعل متعدی:۔ گھوڑا ڈالنا۔ گھوڑا اڈپٹانا۔ گھوڑا اپکانا +

گھوڑا چھوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گھوڑے کو گھوڑی پر تخم لینے کے واسطے چڑھانا۔ اسپ نر کو مادیاں سے جفت کرانا۔ فارسی اسپ کشیدن (۲) گھوڑا دوڑانا (۳) گھوڑے کو اُسکی رسی پر چلنے دینا۔ (۴) گھوڑا کھولنا۔ گھوڑے کا چارجامہ وغیرہ اتار ڈالنا + جُتے ہوئے گھوڑے کو گاڑی سے نکالنا (۵) خونیہ پر چھوڑنا + چرائی پر ڈالنا (۶) اشومیدھ جگ کرنا۔ یہ پُرانا دستور تھا کہ زبردست راجہ گھوڑا چھوڑ کر دیکھتے تھے کہ کوئی راجہ اسکا پکڑنے والا ہے یا نہیں +

گھوڑا دوڑانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو سرپٹ کرنا۔ بگ ٹٹ بھگانا۔ گھوڑا اپکانا۔ تاختن کا ترجمہ +

گھوڑا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو گھوڑا چھوڑنا (پورب) +

گھوڑا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کسی رُخ پر گھوڑے کو دوڑانا + گھوڑا سرپٹ کرنا (۲) کسی کے پیچھے گھوڑا اپکانا۔ گھوڑے سے تعاقب کرنا +

گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے (۱) کہاوت:۔ یعنی اگر سوداگر مروت برتے یا نفع سے غرض نہ رکھے تو بھوکا مرے۔ مزدور مزدوری نہ لے تو بھوکا مر جائے۔ اپنا مطلب کوئی نہیں چھوڑتا +

گھوڑا گھر سال ہی میں قیمت پاتا ہے (۱) کہاوت:۔ ہر ایک چیز کی قدر اُسی کے محل پر خوب ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنے ہی گھر پر بھاری بھرکم ہوتا ہے۔

گھوڑا مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ گھوڑا اڈپٹانا۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو ایڑ یا مہمیز کرنا جیسے دم بھر میں گھوڑا مار کر پہنچتا ہوں +

گھوڑا نکالنا۔ (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گھوڑے کو گاڑی کے واسطے سدھانا۔ گھوڑے کو کھڑکھڑیے میں جوت کر گاڑی کا عادی بنانا + گھوڑے کو سواری کے واسطے سدھانا (۲) گھوڑا بڑھانا۔ گھوڑا آگے لیجانا ؎

رستم کی کیا ہے تاب کہ میدان جنگ میں گھوڑا نکالے اُس بت چابک سوار سے (مصحفی) (۳) وُلدُل نکالنے کو بھی بعض جگہ گھوڑا نکالنا کہتے ہیں +

گھوڑوں (ہ) اسم مذکر:۔ گھوڑے کی وہ جمع جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آگے آجانے سے واو مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے گھوڑوں پر چڑھے۔ گھوڑوں سے اُترے۔ گھوڑوں کو دوڑایا۔ گھوڑوں میں بیماری پھیلی وغیرہ

گھوڑوں کو گھر کتنی دور (ا) محاورہ: یعنی گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلہ کچھ نہیں + چست و چالاک آدمی کو مطلب حاصل کرلینا کچھ بڑی بات نہیں۔ کام کرنے والے کو سب آسان ہے +

گھوڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گھوڑا کی تانیث۔ اسپ مادیاں۔ اسپ مادہ گھوڑے کی مادین گھُریا، بشواق بطارہی (۲) سویاں توڑنے کا آلہ جسپر لھڑے ہوکر یا جھکر بوجھ ڈالنے کے سبب اُسکے توے میں سے سویاں نکلنے لگتی ہیں۔ (۳) وہ لکڑی جو گوٹا بننے والیاں گوٹے کے تار تنے رہنے کے واسطے تانے کے نیچے کھڑی کردیتی ہیں۔ (۴) کپڑا ڈالنے کی چوبی تپائی یا الگنی جو زمین پر رکھی رہتی ہے (۵) وہ کھپچی کی بیچ میں سے چری ہوئی چھوٹی سی لکڑی جس سے ختنہ کے وقت کھال دبا کر کاٹتے ہیں تاکہ عضو مخصوص کی کھال پیچھے نہ سرک جائے (۶) بیاہ کے گیت جو دُلہن کی تعریف میں قبل از وداع گھروں میں گائے جاتے ہیں۔ ان کو سہاگ گھوڑیاں بھی کہتے ہیں ؎

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور راگ محل میں اُدھر گھوڑیاں اور سُہاگ (میرحسن)

(۷) چڈھی چڈھول۔ آنکھ مچولی یا چدر پچھول وغیرہ میں جسپر سوار ہوں۔ یعنی جسکی چڈھی لیں اُسے گھوڑی کہتے ہیں چنانچہ پھول پان کی گھوڑی وہ لڑکا جو سب سے اوّل چور نکلے اور اُسپر سواری کی جائے +

گھوڑی چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ختنہ کی اُس رسم کا ادا کرنا جو نہلانے کے روز مسلمانوں میں مسجد یا کسی درگاہ پر مختون کو دھوم دھام سے دُولہا بنا کر لے جانے اور ملیدہ وغیرہ نیاز دلوا کر چڑھانے سے برتی جاتی ہے (۲) چری ہوئی لکڑی سے بچّے کے مقام مخصوص کی کھال پکڑ کر ختنہ کرنا تاکہ کھال پیچھے نہ کھسک جائے عضو تناسل کی کھال کو کھپچی سے کس دینا (۳۔ ہندو) برات چڑھانا

گھوڑی چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مختون کا تندرست ہوکر کسی مقدس جگہ پر دھوم دھام سے شکریہ صحت ادا کرنے جانا۔ سُنّت کی رسم کا ادا ہونا۔ (۲۔ ہندو) دولہا بنا۔ دولہا بنکر دُلہن کے مکان پر جانا +

گھوڑے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھوڑا کی جمع (۲) وہ تبدیلی جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول کے ساتھ بدل لینے سے ظہور میں آتی ہے +

گھوڑے بیچ کر سونا (ہ) فعل لازم:۔ بالکل فارغ بے پروا اور مطمئن ہوکر سونا۔ بے فکری سے پڑ کر سونا۔ پاؤں پھیلا کر سونا + (چونکہ گھوڑے کے سوداگر کو جب تک اُسکا مال نہیں بک لیتا سب سے زیادہ فکر اور تردد رہتا ہے اور بیچ لینے کے بعد وہ نہایت بےفکر ہوجاتا ہے اس وجہ سے معنے مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا یعنی گھوڑوں کی فکر سے بےفکر ہوجانیکے سبب پاؤں پھیلا کر سویا) +

گھوڑے جوڑے کی خیر (ا) دعا یعنی میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا بنا رہے جو چاہے تو مجھسے ہنسوڑے کی خیر تو یوں دیکھ اس گھوڑے جوڑے کی خیر (انشا)

گھوڑے سوار (ا) اسم مذکر:۔ گھڑ چڑھا۔ راکب۔ فارس۔ اسپ سوار۔ (۲) صفت۔ جلد باز۔ شتاب کار +

گھوڑے کی شادی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ گھوڑے کو بیچنا۔ گھوڑا فروخت کرنا۔ (چونکہ گھوڑے کی نسبت بیچنے کا لفظ بُرا خیال کیا جاتا ہے اس وجہ سے شادی کرنا کہتے ہیں) +

گھوڑے کی دُم بڑھیگی تو اپنی ہی مکھی اُڑائیگا (ا) کہاوت:۔ ثروت ہونے سے اہل ثروت ہی فایدہ اُٹھائیگا۔ ہر شخص اپنا ہی فایدہ اور بھلا چاہتا ہے۔ اپنی ترقی سے اپنا ہی فایدہ ہوتا ہے +

گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے (ا) کہاوت:۔ زبردستوں میں جھگڑا ہو زیردستوں کی شامت آئے کوئی کرے کوئی بھرے +

گھوڑے گئے گدھوں کا راج آیا (ہ) کہاوت:۔ شریف نابود ہوئے رذیل سر چڑھے۔ نامور جاتے رہے کمینے اُنکے قایمقام ہوئے +

گھوس (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) خرموش۔ ایک قسم کا بڑا چوہا جو اکثر دیواروں کی جڑیں کھود کر کھوکلی کردیتا ہے۔ اسکو گھونس نون غنہ کے ساتھ بھی کہتے ہیں (۲۔ ہندی) رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھوس تچر (ہ) اسم مذکر:۔ رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھوسم گھانسا (ہ) اسم مذکر:۔ دُھکا دُکی۔ مُکا مُکی۔ لپا ڈکی۔ مُشت زنی۔ ڈک بازی +

گھوسن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) مسلمان گوالن + دودھ بیچنے والی (۲۔ پنجاب) گھسیارن +

گھوسی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مسلمان گوالا۔ گائے بھینس رکھنے چرانے اور

اُن کا دودھ بیچنے والا (۲) پنجاب) گھسیارا ◆

گھوکنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) سبق گھوٹنا۔ بار بار پڑھ کر یاد کرنا۔ رٹنا پکار پکار کر پڑھنا۔ بار بار جپنا ◆

گھوکس (ہ) اسم مذکر :- (عوام) بُرج فصیل۔ کنگرہ ◆

گھوگی (ہ) اسم مؤنث :- (گنوار) (۱) جیب۔ پاکٹ۔ کیسہ۔ گوجھا۔ ڈب (۲) فاختہ۔ گھگی۔ ٹوٹرو ◆

گھولا (ہ) اسم مذکر :- پانی میں حل کی ہوئی افیون جسے آجکل گھولوا بولتے ہیں ؎

رات تریاک کے نشہ نے الٹ ڈالا دل کوئی گھولا تھا کہ تھا کاسہ سم یا سبُود (انشار)

گھول پینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شربت کی طرح پانی میں ڈالکر پی جانا۔ (۲) کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ کچھ خیال نہ کرنا (۳) مار رکھنا۔ مار ڈالنا ◆

گھول کر پی جانا (ہ) فعل لازم :- نرم چارہ سمجھ کر جلدی سے نگل جانا۔ سہل سمجھ کر مار ڈالنا۔ کھا جانا۔ کچھ نہ گننا۔ کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ ذرا خیال میں نہ لانا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا ؎

شربت وصل پہ یہ بدمزگی کیا مجھے گھول کے پی جائیگا (مشتری)

گھولکر زہر پلانا یا زہر گھولکر پلانا (ہ) فعل متعدی :- زہر دینا۔ جانی دشمن ہونا۔ جان کا لاگو ہونا۔ جان کا خواہاں ہونا ؎

رگ کے پیارے تجھے ڈالا ہے خدایا تونے گھول کر زہر پلاتے ہیں وہ اکثر ہیں (حیا)

گھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بشورانیدن کا ترجمہ۔ پانی یا کسی رقیق چیز میں کسی چیز کا آمیز کر دینا ◆ پانی میں ملانا۔ (۲) ٹپلانا۔ رس لینا۔ چوسنا ◆

گھولوا (ہ) اسم مذکر :- (۱) دیکھو (گھولا) (۲) کسی دوا کا عرق۔ مکسچر (۳) آش دلیا شُلہ۔ شوربا ◆ پیچ۔ مانڈی۔ پساؤ ◆ حریرا۔ کوئی رقیق پکی ہوئی چیز ◆

گھولوا پینا (ہ) فعل متعدی :- جو کسی رقیق بدمزہ چیز کا پینا یا دوائی پینا جیسے مجھے تو گھولوا پیتے ہوئے کئی دن ہو گئے اب نہیں پیا جاتا ◆

گھولوا گھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گھول کر پتلا کرنا۔ رقیق بنانا۔ شوربا سا کرنا۔ (۲) افیون کو پانی میں حل کرنا۔ افیم پینے کے واسطے گھولنا۔ (۳) دیر کرنا۔ دیر لگانا۔ تعویق میں ڈالنا۔ ڈھیل کرنا ◆

گھولے میں پڑنا (ہ) فعل لازم :- (لکھنو) کسی ایسے کام میں مصروف ہونا جو تمام نہ ہو۔ دِقت میں پڑنا۔ عذاب میں پھنسنا۔ انجھیڑے میں پڑنا ◆

گھولے میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (لکھنو) (۱) اُلجھاؤ میں ڈالنا۔ بکھیڑے میں پھنسانا۔ کسی ایسے کام میں لگانا جسکا سرانجام ناممکن ہو۔ شش و پنج میں ڈالنا (۲) حیران کرنا۔ ہیرے پھیرے کرانا۔ کسی کام کے وعدے پر دوڑانا۔ ٹال مٹول کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔ آجکل کرنا۔ وعدہ وعید کرنا ◆

گھومنا (ہ) فعل لازم :- (عوام) (۱) گردش کرنا۔ پھرنا۔ چکرانا ◆ چکر لگانا۔

چکر مارنا ◆ گرد پھرنا (۲) درد ہونا۔ دوران ہونا۔ بخارات کا دماغ کو لگنا۔ جیسے سر گھومنا ◆

گھومنی (ہ) اسم مؤنث :- (لکھنو) دوران سر ◆

گھُونا (ہ) صفت :- (لکھنو) ہوشیار۔ پختہ کار۔ تجربہ کار۔ خرانٹ۔ گرگ کُہن ؎

بچپنے سے اُسنے سیکھا مکر بنا بھولا بھولا ہو کے گھُونا ہو گیا۔ (اشک)

گھونپنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بُری طرح سے سینا۔ ٹلنگے مارنا۔ ٹلنگے بھرنا۔ گودڑ گانٹھنا۔ جیسے بیٹے بہو نے کو جی چاہا تو وہ آپ شتاب گھونپ کر کپڑے کو گھونگا کر دیا (سکھڑ سہیلی) (۲) عوام) گھسیڑنا۔ ہُولنا۔ ہول مارنا۔ تلوار یا سنگین کی نوک گھسیڑنا ◆ آر لگانا۔ آر کرنا ◆

گھونٹ (ہ) اسم مذکر :- (۱) جُرعہ۔ کسی رقیق چیز یا پانی کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اُترے۔ دم آب۔ چسکی ◆ ؎

خوش ہو کے پی شراب محبت کے گھونٹ میں ایدل کلام یار کے شربت کے گھونٹ ہیں

منت سے دی شراب تو احسان کیا رہا ساقی دئے بھی تو مری محنت کے گھونٹ ہیں (مخیر)

سکندر آب بقا سے بھر آیا تشنہ دہاں ملا نہ ایک بھی بعد اتنی جستجو کے گھونٹ (ظفر)

نزع میں بوسہ لیا دے نہ گلا دابکے گھونٹ دم آخر تو پلا شربت عناب کے گھونٹ (نصیر)

(۲) بہت قلیل پینے کی مقدار۔ بہت کم مقدار جو کسی رقیق چیز کی ہو جیسے ؎

نہیں ہے فیض سے محروم کوئی ساقی کے کسوکے جام نصیبوں میں ہے کسو کے گھونٹ (ظفر)

تمہارے شربت دیدار سے ہیں سب سیراب نہیں نصیب میں پر اس پہ آرزو کے گھونٹ (،)

(۳) حقہ کا دم۔ کش ؎

کریں ہزار غراروں سے منہ وہ اپنا صاف جو ایک لیں مرے قلیاں کا بھولے چوکے گھونٹ (ظفر)

گھونٹ بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جرعہ کشیدن کا ترجمہ۔ گھونٹ پینا چسکی بھرنا (۲) کش لگانا۔ حقہ کا دم لگانا ◆

گھونٹ پھینکنا (ہ) فعل متعدی :- شراب بمقدار جُرعہ زمین پر ڈالنا تاکہ اُسکے نشہ میں فرق نہ آئے یا نظر نہ لگ جائے۔ شرابیوں کا دستور ہے کہ جب وہ شراب پیتے ہیں تو اُس میں سے ذرا سی زمین پر بھی گرا دیتے ہیں ؎

کیا خاک پر اُڑاتی ہیں ساقی کی شوخیاں پھینکے زمین پہ میری نیت کے گھونٹ ملے (مخیر)

گھونٹ پینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جُرعہ پینا۔ جُرعہ کشیدن کا ترجمہ ◆ چُسکی لگانا جیسے دو گھونٹ پی کر رہ گئے ؎

غیر پاؤں میں ملے تُرے مہندی ہیہات ہم نہیں دیکھ کے کھڑے خونِ الم پیتا کے گھونٹ (نصیر)

تپ فرقت کا علاج اور ہے جانے دے طبیب کس سے اے یار پئے جائینگے جُلاب کے گھونٹ (،)

(۲) حقہ کا دم لینا۔ کش کھینچنا +

گھونٹ گھونٹ کرکے اُتارنا یا پینا (ہ) فعل متعدی :۔ تھوڑا تھوڑا کرکے پینا۔ ذرا ذرا پینا۔ قلیل مقدار میں نوش کرنا +

گھونٹ لہو کے پینا (ہ) فعل متعدی :۔ غم و غصہ کھانا۔ دل جلانا۔ دل ہی دل میں گھٹنا۔ طیش کھانا۔ ؎

پلانہ غیر کو صہبائے شکبوئے گھونٹ ۔ ہے گا رشک سے ظالم کوئی لہو کے گھونٹ (ظفر)

دیکھنی تم کو غیروں سے بہم تو اپنے ۔ گھونٹ لہو کے پئے کیوں نہ غٹا غٹ عاشق (انشا)

گھونٹ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جرعہ کشیدن کا ترجمہ۔ چسکی لگانا۔ ایک دفعہ حلق سے اُترجانے کی مقدار پینا (۲) دم لگانا۔ کش لگانا +

گھونٹ گھونٹ کر مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ جلا جلا کر مارنا۔ رنج دے دے کر مارنا۔ چٹکی مار دینا۔ اندرونی رنج دینا +

گھونٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گلا دبانا۔ دم روکنا۔ ٹیٹوا دبانا۔ گردن مروڑنا۔ خفہ کردن گلو۔ خنق۔ فشردن گلو۔ سانس بند کرنا جیسے گلا گھونٹنا۔ دم گھونٹنا۔ (۲۔ عو۔) بند کرنا۔ منقبض کرنا۔ نفس تنگ کرنا۔ ضیق میں کرنا۔ تنگ کرنا +

گھونٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گھوٹنا) +

گھونس (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) خرموش۔ بڑا چوہا جو اکثر دیواروں اور زمین کو کھود کر کھوکھلا کر دیتا ہے اسکی اور بلّی کی خوب لڑائی ہوتی ہے۔ مگر گھونس قابو میں نہیں آتی (۲۔ ہندو) رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھونس پچّر (ہ) اسم مؤنث۔ ہندو :۔ دیکھو (گھوس پچر دینا) +

گھونس دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا +

گھونسا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مُکّا۔ مُشت۔ ڈُک۔ دھوکا۔ (۲) صدمہ۔ ضرب چوٹ جیسے اس بات سے دل پر ایک گھونسا سا لگ گیا +

گھونسا پلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) ڈُک مارنا۔ مکّا لگانا۔ مُشت زدن کا ترجمہ +

گھونسا جڑنا یا سہی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) دیکھو (گھونسا پلانا)

گھونسا لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ ڈُک مارنا۔ مُکّا لگانا +

گھونسلا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) آشیانہ۔ پرندوں کا گھر۔ الانا۔ آلنا۔ خانۂ مرغاں۔ عُشّ۔ عُشش (۲۔ حقارتاً) چھوٹا سا یا چھپر کا گھر۔ گھنڈلا۔ جھونپڑا۔ گھروایا۔ گھرنڈا

گھونسلا اُجاڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرندوں کا آشیانہ ویران کرنا۔ پرندوں کے گھر کا پھونس نوچ کر پھینک دینا +

گھونسلا بنانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی پرند کا کہیں گھر بنانا۔ آشیانہ بنانا (۲) گھنڈلا بنانا۔ چھوٹا سا گھر بنانا +

گھونسلا رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرند کا پھونس لاکر رکھنا۔ آشیان بستن یا نہادن کا ترجمہ۔ آشیانہ بنانا۔ باسا بنانا۔ بسیرے کی جگہ قرار دینا +

گھونسلا نوچنا (ہ) فعل متعدی :۔ آشیانہ ویران کرنا یا کھسوٹنا ۔ پرند کا گھر اُجاڑنا۔ پرندے کے گھر کا پھونس نکال کر پھینک دینا +

گھونسم گھانسا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (گھوسم گھانسا) +

گھونسوں (ہ) اسم مذکر :۔ گھونسا کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے تبدیل واؤ مجہول بالف اور نون غنہ سے بنائی جاتی ہے +

گھونسوں کا کیا اُدھار (ہ) کہاوت :۔ پاداش اور بدلہ میں کیا توقف مار کی عوض مار ہے پاداش جرم میں کیا توقف +

گھونسوں لڑنا (ہ) فعل لازم :۔ مکّا بازی کرنا۔ مُشت زنی کرنا۔ مُکّوں سے لڑنا۔

گھونسیا (ہ) صفت :۔ (ہندو) رشوت خوار۔ راشی۔ مرتشی۔ رشوت کھاؤ۔ مُنہ بھرائی لینے والا۔ کھاؤ +

گھونگا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) صدف بیچاک + گوش ماہی +

(ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند اور گنبد نما پیچدار ایک جانب سے کھلا ہوا اور دوسری جانب سے بند ہوتا ہے۔ بعض مخروطی بعض مدور دیکھنے میں آیا ہے اصل میں یہ سیپی اور سنکھ کی اقسام سے ہے برسات کے دنوں میں اکثر دیواروں پر بھی چھوٹے چھوٹے مخروطی اور لچھے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا چونا بھی بنایا جاتا ہے (۲) شمبک۔ شامک۔ سیپی۔ صدف۔ کوڑی۔ خرمہرہ۔ سنکھ۔ کوڑا + چڑیا کی جوتی

گھونگٹ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) دولہن کے مُنہ کا پردہ جو تا بہ سینہ پڑا ہوا ہوتا ہے پردۂ روئے عروس۔ چادر کا مُنہ تک پڑا ہوا کپڑا۔ بُرقع۔ نقاب۔ پردۂ زنبوری مقنع + پردہ + ؎

پھر کس لئے گھونگٹ رُخ روشن پہ لیا ہے ۔ پھر کیوں نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے (مومن)

وہ مُنہ چھپاتے ہیں جبتک حجاب ہے شب وصل ۔ خدا صبح سے شب کا نہ دُور گھونگٹ ہو (ناسخ)

(۲) اوٹ۔ پردہ۔ حجاب۔ دروازہ کے سامنے کی اندرونی دیوار۔ پردۂ در۔ (۳) عضو تناسل کے آگے کا چمڑا جسکا ختنہ کیا جاتا ہے۔ غلاف۔ قلفہ۔ (۴۔ مجازاً) شرم۔ حیا۔ لاج۔ لحاظ۔ جیسے ناچنے نکلی تو گھونگٹ کیسا۔ اندھیری۔ ستوں کی اندھیری یا گھوڑے کی اندھیری +

گھونگٹ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) حجاب دُور کرنا۔ پردہ ترک کرنا

گھو

دُلہن کا سامنے ہونا جیسے چاروں کی بیاہی نے گھونگٹ اُٹھا دیا (۲) گھونگٹ اُونچا کرنا +

گھونگٹ اُٹھنا (ہ) فعل متعدی :- (لکھنو) دیکھو گھونگٹ اٹھانا نمبرا (۲) گھونگٹ مُنہ سے اُٹھا کر سر پر ڈال لینا +

گھونگٹ کاڑھنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) دوپٹے سے مُنہ ڈھانکنا۔ نقاب ڈالنا۔ مُنہ چھپانا + پردہ کرنا +

گھونگٹ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دوپٹے سے مُنہ چھپانا۔ نقاب ڈالنا۔ مُنہ پر آنچل ڈالنا۔ پردہ کرنا۔ حجاب کرنا + شرم کرنا۔ لحاظ کرنا ؎

لو تو غنچہ بہار ہو لی ہے ہو تو بلبل نثار ہو لی ہے
ہم سے گھونگٹ نہ کر عروس عیش کھل جا اب تو نگار ہو لی ہے
جبتک دیں نیار صحن میں اپنی آنکھوں میں خار ہو لی ہے (زبان)

(۲) گھوڑے کا اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا۔ گردن کو خم کرنا +

گھونگٹ کھانا (ہ) فعل متعدی :- شکست یا فوج کا مُڑ جانا یا رُخ بدلنا۔ شکست کھانا۔ زک اُٹھانا۔ مغلوب ہونا۔ فوج کا پیچھے ہٹنا۔ پیٹھ دکھلانا۔ مُنہ موڑنا۔ مُنہ پھیرنا۔ فوج کا بھاگنے کے ارادے سے رُوگرداں ہونا۔ فوج کا میدان کارزار سے فرار کرنا + ؎

حیدری نعرہ تو جب روز وغا میں کھینچے لشکر شام ترے آگے سے کھا دے گھونگٹ (انشا)
بھٹ نقاب اُسنے اُلٹ کر مُنہ سے کھلائی جو آنکھ فوج صبر و تاب طاقت ہیں گھونگٹ کھا گئی (جرأت)
غصے سے جو بل زلف سیاہ فام نے کھایا سو مرتبہ گھونگٹ سپہ شام نے کھایا۔ (رق)

گھونگٹ کھولنا (ہ) فعل متعدی :- گھونگٹ اُٹھانا۔ مُنہ کا پردہ یا نقاب ہٹانا۔ حجاب دُور کرنا۔ بے حجاب ہونا۔ مُنہ سامنے کرنا۔ مُنہ دکھانا۔ مُنہ کھول کر سامنے ہونا ؎

ہے شرمانا بھلا غیروں سے گھونگٹ کھولنا تیغ چلا اُٹھی یہ حسن و حیا کی چھیڑ چھاڑ۔ (رنجل)

کھولے اُس چاند سے مکھڑے کا جو گھونگٹ عاشق
کیوں نہ پھر لیوے بلائیں تیری جھٹ جھٹ عاشق (انشا)

گھونگٹ کی دیوار (۱) اسم مؤنث :- پردے کی دیوار۔ دروازے کے اندر کی دیوار۔ وہ دیوار جو باغ یا گھر کے اندر آنے جانے والے دروازہ کے مقابل بنا دیتے ہیں تاکہ راہ گیروں کی نظر نہ پڑے +

گھونگٹ مارنا (ہ) فعل متعدی :- (گنوار) دیکھو گھونگٹ کاڑھنا)

گھونگٹ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- گھونگٹ کرنا۔ مُنہ پر آنچل ڈالنا۔ پردہ کرنا۔ مُنہ چھپانا۔ سکا دوپٹہ چھاتی تک ڈال کر مُنہ چھپانا +

گھونگٹ والی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پردہ دار یا بُرقع پوش عورت جو

گھی

کسی اجنبی شخص یا کسی اپنے بزرگ کے سامنے نہ آئے۔ حیادالی۔ باشرم۔ لاجونتی جیسے گھونگٹ والی نے توڑے ہیں بیر کھٹے اور میٹھے ہیں بیر (آواز میوہ فروش) لمبے گھونگٹ والی سے ڈریئے۔ (۲) دُلہن۔ عروس۔ بنی۔ بنڑی۔ جیسے گھونگٹ والی گھونگٹ کھول۔ اے ہے بالی گھونگٹ کھول (بیاہ کا گیت)

گھونگروالے یا گھونگریالے بال (ہ) اسم مذکر :- مرغول۔ موئے مرغولہ جعد۔ گرہ در گرہ اور پیچ در پیچ بال۔ مُڑے ہوئے بال۔ حبشیوں کیسے بال جیسے ہنا گئیاں گھونگروالے بال + ات بھونرا سے کالے لٹ ناگن سی چال ہن موہن کا جال (ٹھمری)

گھی (ہ) اسم مذکر :- (۱) روغن زرد۔ تایا ہوا مکھن۔ روغن گاؤ و بز و میش وغیرہ عربی میں سمن۔ گھرت سنسکرت میں کہتے ہیں (۲) صفت :- نرم۔ ملائم۔ کومل۔

گھی داغ کرنا (۱) فعل متعدی :- گھی کو گرم کرنا۔ پھونکنا۔ تڑکا لگانا +

گھی سا (ہ) صفت :- گھی کی مانند نرم ملایم چکنا اور سفید +

گھی سنوارے سالن کو اور بڑی بہو کا نام (۱) کہاوت :- کام کسی کا اور نام کسی کا۔ کوئی کرے اور کسی کا نام ہو۔ لڑے فوج نام ہو سردار کا +

گھی کا ڈورا (ہ) اسم مذکر :- (باورچی) وہ گھی جو بڑے کڑچھے سے کسی کھانے پر دھار باندھ کر ڈالا جائے۔ گرگرائے ہوئے گھی کو بڑے چمچے سے کسی کھانے میں ڈالنا جیسے ڈورا دینا کہتے ہیں

گھی کا کُپا لُڑھنا (ہ) فعل لازم :- اوّل معلوم دوم کسی بہت بڑے رئیس یا امیر یا بادشاہ وقت کا مر جانا۔ جیسے آج گھی کا کُپا لڑھ گیا اب وبا دُور ہو جائیگی

گھی کہاں گیا کھچڑی میں (ہ) کہاوت :- جس نقصان یا خرچ یا صرف سے اپنوں کو فایدہ پہنچے اور اُس سے کچھ ملال خاطر نہ ہو تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہ رہا ہمارے یگانے کے پاس رہا۔ یعنی بیجا صرف نہیں ہوا بلکہ عزیزوں کے مصرف میں آیا جیسے گھی کہاں گیا کھچڑی میں اور کھچڑی کہاں گئی پیا بدن کے پیٹ میں گویا ہمارا مال ہمارے ہی کام آیا +

گھی کھچڑی (ہ) صفت :- نہایت ملے جُلے۔ ہم نوالہ و ہم پیالہ۔ شیر و شکر۔ گہرے یار۔ گہرے دوست۔ گھُلے ملے +

گھی کھچڑی ہونا (ہ) فعل لازم :- شیر و شکر ہونا۔ از حد میل ملاپ ہونا۔ کمال اتحاد ہونا۔ گھُل مل جانا۔ یک جان و دو قالب ہونا +

گھی کے جلنا (ہ) فعل لازم :- جیتے پُورے ہونا۔ مراد بر آنا۔ مراد پُوری ہونا۔ مقصد حاصل ہونا۔ خوشی حاصل ہونا۔ بن آنا۔ جیسے انکے تو گھی کے جل گئے (چونکہ ہندوستان میں دستور ہے کہ جب مراد پُوری ہوتی ہے تو گھی کے چراغ

دیوی دیوتا یا مزار بزرگاں وغیرہ پہ جا کر جلاتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) +

گھی کے چراغ جلانا (۱) فعل متعدی :- مراد بر آنے کی خوشی میں کسی بزرگ کے مزار یا درگاہ یا مندر میں گھی کی روشنی کرنا۔ جانا۔ خوشی منانا۔ نہایت خوشی کرنا۔ نذر چڑھانا۔ منت یا منتا کا پورا کرنا ؎

آنکھیں بری کرے جو تصور جمال یار | گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں
کونسا بلبل پھنسا ہے دام میں صیاد کے | باغباں گھی کے جلاتا ہے گلستاں میں چراغ } (آتش)

وہ آئینگے شب وعدہ یقیں نہیں اے دل | چراغ گھی کے جلاؤں ابھی شام نہیں (داغ)

زبسکہ جوش خوشی ہے چمن میں ہر بلبل | چراغ گھی کے جلاتی ہے روغن گل سے (نکہت)

گھی کے چراغ جلنا (۱) فعل لازم :- (۱) دل کی مراد پوری ہونا چاہیے ہونا حسب دلخواہ مراد بر آنا۔ نہایت خوشی حاصل ہونا۔ بن آنا جشن اٹھنا۔ خوشیاں منانا رنگ رلیاں ہونا۔ رنگ رس ہونا ؎

یہاں تو سینہ میں شب وصل کے داغ جلتے ہیں | واں گھر انکے میں گھی کے چراغ جلتے ہیں (رنگیں)

کیوں دشمنوں کے گھر میں گھی کے جلیں چراغ | دل ایسے دوستوں کے جو تونے جلا دئے (انشا)

ہے شمع انجمن وہ مہ آتشیں عذار | گھی کے جلینگے آج دشمن کے گھر چراغ (شیفتہ)

جو آئے رات کو مہماں وہ ماہ بزم افروز | تو کیوں نہ گھی کے جلیں خانۂ ظفر میں چراغ
داغ پر داغ جو وہ دل پہ مرے دیکھتے ہیں | گھر میں کیا گھی کے چراغ انکے ظفر جلتے ہیں } (ظفر)

سفر سے وہ شمع رو پھر آیا ہوئیں مرادیں جہاں کی حاصل
اسیر گھی کے چراغ کیا کیا ہر ایک مسجد میں جل رہے ہیں } (اسیر)

وہ چاندنی میں جو ٹک سیر کو نکلتے ہیں | تو سے کے طشت میں گھی کے چراغ جلتے ہیں (نظیر)

(۲) استعداد دولتمندی و ثروت ہونا کہ بجائے تیل گھی کے چراغ جلنا۔ نہایت امیری اور فارغ البالی ہونا ؎

اس دور میں جو کرتے ہیں کچھ چرب زبانی | جلتے ہیں ظفر گھی کے چراغ انکے گھروں میں (ظفر)

گھی کے ڈلے - ہ - اسم مذکر :- دہلی کے شلجم فروش کی آواز۔ شلجم بیچنے والے کی صدا +

گھی کیسے گھونٹ آتے ہیں (ہ) محاورہ :- یعنی اس چیز میں نہایت گھی پڑا ہوا اور پرذائقہ ہے +

گھی کے کپّے سے جا لگنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) کسی دولتمند تک رسائی ہو جانا۔ دولت کی کھان ہاتھ لگ جانا۔ سونے کی چڑیا ہاتھ آجانا +

گھی گر پڑا انھے رو کھی ہی بھاتی ہے (ہ) کہاوت :- اخفائے مجبوری و اظہار شیخی کے موقع پر بولتے ہیں انگوروں تک پہنچا نہیں گیا کہ آخ تھو کھٹے ہوتے ہیں کون توڑے۔ بس تو چلا نہیں کہ ہمنے رعایت کر دی +

گھی مصالح کام کرے اور بڑی بہو کا نام کرے (۱) کہاوت :- کوئی کام کرے کوئی نام پائے +

گھی والا (ہ) اسم مذکر :- روغن فروش۔ گھی بیچنے والا۔ سمان +

گھیا (ہ) اسم مذکر :- کدو۔ لوکی۔ قرع۔ اُج۔ بند مزاجاً دوسرے درجہ میں سرد تر (دو قسم کا گھیا ہوتا ہے ایک تو وہ جو کدوے دراز یعنی لمبا گھیا کہلاتا ہے۔ دوسرا گول گھیا جسے میٹھا گھیا اور سیتا پھل بھی کہتے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سی قسمیں مختلف ناموں سے مشہور ہیں)

گھیا تُرئی یا توری (ہ) اسم مؤنث :- کھرا ترئی کا نقیض ایک قسم کی لمبی اور صاف ترئی جو نہایت خوش ذائقہ پکتی اور مطلق تلخ نہیں ہوتی ہے۔

گھیاکش (۱) اسم مذکر :- کدوکش۔ ایک آلہ کا نام جسمیں رائتے وغیرہ کے واسطے گھیا کس کر باریک بناتے ہیں +

گُھتیاں (ہ) اسم مؤنث (پورب) ارویاں۔ ایک قسم کی لیسدار ترکاری کا نام جو در اصل جڑ ہوتی ہے + گاگلیاں۔ بنڈے +

گھیپنا (ہ) فعل متعدی :- (پورب) (۱) لتھنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلی یا پاؤں سے متھنا۔ خوب ملانا۔ آمیز کرنا (۲) کھرچنا۔ چھیلنا +

گھیتلا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا زنانہ جوتا جو آگے سے بہت سا مڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک قسم کی کف پائی سلیپر۔ لمبی نوک کا بھدّا جوتا +

گھیر (ہ) اسم مذکر :- (۱) محیط۔ دور۔ گردہ۔ گھماؤ۔ گھیرا۔ پھیر۔ چکر۔ گرداگرد ہر چیز عموماً اور انگرکھے پاجامہ وغیرہ کا خصوصاً ؎

تیرے آنے سے یہاں اسکے گل جامے غنچہ باغ | دامن باد بہاری پیرہن کا گھیر ہے (برق)

(۲) حلقہ۔ دائرہ۔ احاطہ۔ صحن۔ آنگن + بگڑ +

گھیر دار (۱) صفت :- دور دار۔ گھیر گھمیلا۔ فراخ۔ کشادہ۔ ڈھیلا ڈھالا۔

گھیر گھار (ہ) اسم مذکر :- اوّل معلوم دوم تابع مہمل۔ دور دار۔ کشادگی وسعت۔

گھیر گھار کر لانا - (ہ) فعل متعدی :- چاروں طرف سے اکھٹا کر کے لانا۔ ہر طرف سے سمیٹ سماٹ کر ایک جگہ لانا۔ جیسے شکار گھیر گھار کر لانا۔ کسی بیان کو ہر طرف سے گھیر گھار کر اپنے حسب مراد لا ڈالنا +

گھیرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) حلقہ۔ گردہ۔ کنڈل۔ دائرہ۔ وہ مدور چیز جو کسی چیز کو احاطہ کرے مثلاً چنبر دف و غربال وغیرہ۔ عربی میں اطارہ۔ فارسی میں اکلم جیسے ہانڈی یا چینی کا گھیرا (۲) بار۔ محیط۔ دور۔ ازارہ۔ چکر۔ منڈل (۳) حصار۔ چاردیواری فصیل۔ (۴) محاصرہ۔ نرغہ۔ قلعہ بندی +

گھیر ا ڈالنا - (ہ) فعل متعدی :- محاصرہ کرنا۔ نرغہ میں کرنا۔ چاروں طرف

سے گھیر لینا حلقہ کرلینا کسی شہر یا قلعہ کو ہر طرف سے قابو کرلینا +

گھیرا (ہ) اسم مذکر۔ ایک چھوٹا سا زہردار سیلے رنگ کا شاخ پر باکرا جو اکثر جنگلوں کھنڈروں میں بل بنا کر رہتا ہے (ایک قسم کے نہایت زہریلے گرگٹ کا نام جسکے بل پہاڑ کر لنگر پڑے رہتے ہیں اور اسکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک وہ منہ میں لنگر نہ دبائے اسکا چینیا نہیں اُترتا اسکے زہر کی نسبت مشہور ہے کہ یہ کاٹکر آدمی سے کہتا ہے مجھسے پرے گرجا) +

گھیر لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) درمیان گرفتن کا ترجمہ۔ محاصرہ کرلینا چاروں طرف سے روک لینا (۲) پکڑ لینا۔ رستہ گھیر کر کھڑا ہو جانا۔ رستہ روک لینا ؎

آج کنہیا نے گھیر لئی کنج میں سکھیاں نہیں مورے سنگ میں (ہولی)

گھیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) احاطہ کرنا۔ محصور کرنا۔ گرد گرفتن یا درمیان گرفتن کا ترجمہ۔ حلقہ میں لینا۔ دائرے میں کرنا ؎

غیر گھیرے بیٹھے ہونگے جرأت اپنے یار کو
کنج تنہائی میں بھی یہ غم ہمیں گھیرے رہا (جرأت)

(۲) جگہ روکنا۔ باڑ کھینچنا۔ چار دیواری بنانا۔ جنگلا لگانا۔ باڑ لگانا (۳) محاصرہ کرنا۔ نرغہ میں لینا۔ (۴) گنوار) کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا۔ مدخولہ بنانا + بیوہ سے شادی کرنا۔ (۵) قبضہ کرنا۔ تصرف کرنا۔ مکان یا زمین وغیرہ کے واسطے بولتے ہیں (۶) ہتیا لینا۔ سر رہنا۔ (۷) گنوار) چرائی کے واسطے لینا۔ مویشیوں کے چرانے کا ذمہ دار ہونا (۸) محدود کرنا۔ حدبندی کرنا۔ حد باندھنا (۸) بند کرنا۔ روکنا۔ حبس کرنا (۹) دبانا۔ پکڑنا۔ جکڑنا۔ گھونٹنا ؎

جوڑ جوڑ دھن آونڈو کاٹے۔ جاکو کر لی لینے نہ پاوے۔ ہے کوئی بھولا من سمجھاوے
کنڈ کیول آن جب گھیرو۔ ویدے سے تبلاوے۔ ہے کوئی بھولا من سمجھاوے (کبیر)

گھیرے میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ گھر جانا۔ محصور ہو جانا۔ بند ہو جانا۔ نرغہ میں پھنس جانا۔ قلعہ بند ہونا۔ چاروں طرف سے مسدود ہو جانا +

گھیکوار یا گھیگوار (ہ) اسم مذکر:۔ (ایک قسم کے پودے کا نام جسکے پتوں میں لیس ہوتا اور وہ آنکھ کی دوائی میں اکثر کام آتا ہے اسمیں تنا علیحدہ نہیں ہوتا البتہ اسکے پٹھے کے کناروں پر کانٹے ہوتے ہیں اسکا گودا نہایت ملائم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھی اور کواری سے مشابہت دیگئی ہے)

گھینٹ (ہ) اسم مذکر (پوربی) کنٹھ۔ گلا۔ گلو۔ حلق +

گھینٹ کاڑھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (گنوار) چلانا۔ غل مچانا۔ گلا پھاڑنا۔ چیخنا +

گھینٹا (ہ) اسم مذکر:۔ سور کا بچہ۔ بچۂ خوک۔ خنزیر کا بچہ۔ خوک بچہ۔ جیسے سور

گھینٹا یعنی بچۂ خوک +

گھینگا (ہ) اسم مذکر:۔ گلہڑ۔ گلے کے ایک مرض کا نام جس سے وہ پھولا ہوا رہتا ہے +

گھیور (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی مٹھائی کا نام جو گھی اور میدے سے تل کر بنائی جاتی ہے۔ ذائقہ میں کھجلے سے مشابہ ہے۔ جیسے پاپڑ کے پاپڑ یا جیور کے گھیور +

گی (ف) (۱) علامت حاصل بالمصدر جو فارسی میں آتی ہے جیسے بخشندگی۔ خواندگی۔ رفتگی وغیرہ۔ (۲) وہ علامت جو فارسی اسم یا کلمہ کے اخیر میں لگاکر مصدری معنی پیدا کرتے ہیں جیسے زخندگی مردانگی ہمسائگی وغیرہ +

گیا (س) اسم مونث:۔ صوبۂ بہار کے ایک پرانے شہر کا نام جو ہندؤں کا بڑا تیرتھ مانا جاتا ہے چونکہ یہ گیا منی یعنی راج رشی کے عبادت کرنے کا مقام تھا اس وجہ سے دشنو اوتار نے خوش ہو کر اس شہر کو بزرگی اور تقدس عطا فرمایا چنانچہ ہندو وہاں جاکر مرنے پنڈ دینے بھدرا کرانے کو باعث نجات تصور کرتے اور بہت کچھ خیر خیرات دان پن میں روپیہ اُٹھاتے ہیں پہلے زمانے میں یہ لوگ اپنا بلدان کیا کرتے اور آرے سے اپنے کو چروا دیا کرتے تھے اگر کوئی ہندو چارپائی پر مرجائے تو اُس کا بیٹا اس کا دوش دور کرنے کے واسطے وہاں ضرور جاتا ہے بلکہ اپنے پتروں یعنی ماں باپ کی نجات کے واسطے بھی۔ اُنکے مرنے کے بعد وہاں جاکر بھدرا کرانا فرض خیال کیا گیا ہے

گیاوال (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گیا کا وہ برہمن جو وہاں کے مندروں کی خدمت کرتا ہے۔ گیا جی کا پجاری۔ گیا کے مندر کا مجاور (۲) صفت) گیا کا بسا ہوا۔

گیا (ہ) صفت:۔ (۱) گذشتہ۔ گذرا ہوا۔ اگلا۔ رفتہ۔ بیتا ہوا۔ ماضی۔ سابق۔ نکل گیا ہوا (۲) رفت۔ چلا گیا۔ روانہ ہوا۔ چلتا بنا۔ رخصت ہوا (۳) پچھلا اخیر جیسے گئے ہفتے میں یہ بات ہوئی تھی۔ (۴) بیتا۔ گذرا۔ گذر گیا۔ تمام ہوا اخیر ہوا۔ ہو چکا۔ جاتا رہا۔ منقضی ہوا +

گیا بیتا (ہ) صفت:۔ (۱) گذرا ہوا۔ رفتہ وگذشتہ + پچھلا (۲) ہندو گو نکما۔ ناکارہ۔ ازکار رفتہ۔ بیکار۔ مہمل + (۳) بُرا۔ خراب +

گیا جان سے (۱) محاورہ:۔ یعنی جہان فانی سے چل بسا۔ راہئے ملک عدم ہوا۔ مرگیا۔ فنا ہو گیا۔ جیتا نہ بچا۔ زندہ نہ رہا۔ تباہ و برباد ہوا۔ خاک میں ملا (جان سے جانا زیادہ بولتے ہیں) ؎

گیا جان سے ایک عالم میاں ولیکن نہ تیرا تغافل گیا . . . . (مصحفی)

گیا گزرا (ا) صفت:۔ (۱) رفتہ وگذشتہ۔ گذرا ہوا۔ بیتا ہوا (۲) کالعدم

نیست و نابود۔ معدوم۔ مفقود۔ عدم و وجود برابر ہونے نہونے یکساں + محض بے تعلق۔ کچھ واسطہ نہ رہا۔ ع

جب حرفِ محبت کے باہر سے گئے گزرے ہم تم سے گئے گزرے تم ہم سے گئے گزرے (نثار)

(۳) ازکاررفتہ۔ عضوِ معطل۔ مہمل۔ ازحد ناتواں۔ نہایت کمزور۔ مضغۂ گوشت + ع

ہرگز آنے نہ دینگے غیر کو جاں ہونگے کیسے ہی ہم گئے گزرے۔ (میر سجاد)

(۴) نکما۔ ناکارہ۔ کم ہمت۔ کم حوصلہ۔ بودا۔ بزدل۔ نامرد ع

سوز کے قتل پر کمر مت باندھ ایسا جاں لے کیا گیا گزرا (میر سوز)

سلیمان بیٹھو نہیں کوہکن اور دشت میں مجنوں میں ایسا گیا گزرا ہوں ہر دل میں سماؤنگا (میر سوز)

(۵) ناچیز۔ بیقدر۔ بے حیثیت۔ حقیر۔ سُبک۔ بے عزت۔ بے توقیر۔ ذلیل۔ رسوا۔ خوار۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ بے حیا۔ ع

نہ پھر رکھینگے تیری راہ میں پا ہم گئے گزرے ہیں آخر ایسے کیا ہم۔ (میر)

فیر سے چھپکے جدا تم سے جدا ملتے ہیں ایسے لوگوں سے کوئی اہلِ وفا ملتے ہیں
کیسے اُلفت کے مزے نام خدا ملتے ہیں جانیدو پوچھنے والے نہیں کیا ملتے ہیں } (بندِ ناظم)

بیوفاؤں سے عبث قصدِ وفا کرتے ہو
گئے گزرے نہیں تم ایسے یہ کیا کرتے ہو

(۶) تباہی کی حالت میں خستہ حال۔ بربادی کی حالت میں خراب حالت میں بُرے حال میں۔ ذلت میں ع

کوچۂ یار سے نجائیں گے کیسے ہی ہونگے ہم گئے گزرے (میر)

(۷) خراب۔ بُرا۔ زبوں۔ (۸) نالایق۔ بدوضع۔ بداطوار۔ بدچلن (۹) مفلس مفلوک الحال۔ جیسے اُسے گیا گزرا نہ جانو اب بھی سینکڑوں روپے کا آدمی ہے۔ (۱۰) مفلسی میں۔ تنگدستی میں۔ افلاس میں۔ اِس گئے گزرے وقت میں بھی اَوروں سے اچھا ہے (۱۱) کم سے کم۔ گئے درجے۔ (۱۲) بٹے کھاتے۔ ناقابلِ وصول جیسے اُنکا روپیہ تو گیا گزرا ہوا۔ (۱۳) بحالتِ فعلِ ماضی (باز آیا سلام کیا۔ دست بردار ہوا۔ ہاتھ اُٹھایا۔ جیسے میں اِس اخلاص سے گیا گزرا (۱۴۔ ۷) کسی کام کا نہ رہا۔ کسی قابل نہ رہا۔ بگڑ گیا ع

اگر راہ میں اُسکی رکھا ہے گام گئے گزرے خضر علیہ السلام (میر تقی)

(۱۵) تباہ ہوگیا۔ برباد ہوگیا۔ جل کر خاک ہوگیا۔ جل بُجھا۔ کام تمام ہوگیا ع

آتشِ عشق جا ہے چُولہے میں جل گیا بھُن گیا گیا گزرا۔ (رشک)

گیا گزرا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) جاتا رہنا + نکما ہونا۔ بیکار ہونا۔ کام کا نہ رہنا۔ بگڑ جانا۔ خراب ہوجانا (۲) وصول نہ ہونا۔ ڈوب جانا۔ نہ پٹنا (۳) کالعدم ہونا۔ (۴) تباہ و برباد ہونا۔ باقی معانی دیکھو گیا گزرا میں +

گیا وقت (ا) اسم مذکر :۔ (۱) وقتِ گزشتہ۔ جلدی سے گزرا ہوا زمانہ ع

مہرباں ہوکے بلالو مجھے چاہو جس وقت میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں (غالب)

(۲) عیشِ رفتہ۔ لطفِ گزشتہ۔ خوشی کا گزرا ہوا زمانہ ع

سر ادور دوراں دکھاتا نہیں گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ (میر حسن)

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا (ا) کہاوت :۔ جو دم گزر جاتا ہے پھر میسر نہیں ہوتا۔ عیشِ رفتہ کا پھر ملنا دشوار ہے۔ گزرا سو گزرا + بار بار موقع ہاتھ نہیں لگتا۔ فرصت کو غنیمت سمجھو +

گیا گوایا (ہ) صفت :۔ (اوّل ماضی دوم تابع مہمل) جو گزر چکا ہو۔ گزرا اور بیتا ہوا۔ رفتہ و گزشتہ۔ جیسے گیا گوایا پھر آگیا +

گیابھ (ہ) اسم مذکر :۔ (گنوار) گابھ۔ حیوانوں کا حمل +

گیابھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) حمل گرانا۔ پیٹ گرانا۔ اسقاط کرنا + خوف کے مارے بے وقت بچہ جن دینا (۲) نہایت رعب ماننا۔ ازحد ڈرنا۔ جیسے اُسکے نام سے گیابھنی گیابھ ڈالتی ہے +

گیابھن (ہ) صفت :۔ (گنوار) حاملہ۔ پیٹ والی۔ گربھونتی۔ دوجیا + حاملہ حیوان

گیابھنی (ہ) صفت :۔ دیکھو (گابھن) +

گیارہ (ہ) صفت :۔ ایکادش۔ ایک اور دس۔ دہ و یک۔ یازدہ۔ احدو عشر (۱۱)

(کہاوت) :۔ ایک اور ایک گیارہ یعنی دو کے اتفاق سے گیارہ آدمیوں کی طاقت دو آدمیوں میں ہوجاتی ہے چنانچہ ایک کے ہندسہ کو دو جگہ لکھیں تو وہ بھی گیارہ پڑھے جاتے ہیں +

گیارھواں (ہ) صفت :۔ یازدہم۔ گیارہ سے نسبت رکھنے والا متعلق بہ یازدہ

گیان س۔ ज्ञान اسم مذکر :۔ (۱) علم۔ دانش۔ واقفیت (۲) عقل۔ فہم۔ فراست دانائی۔ سمجھ۔ بوجھ۔ بُدھ۔ بُدھی۔ ہوش۔ خرد۔ زیرکی۔ چترائی۔ (۳) علمِ معرفت علمِ الٰہی۔ وہ خاص مذہبی علم جو غور و فکر اور فلسفہ کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے اِس سے خدا تعالےٰ کی قدرت اُسکا غیر مادّی ہونا جسمانی و دنیوی خوشیوں کی ناپائیداری فانی خوشیوں سے حذر اور اُخروی نجات کی کامل امید انسان کے ذہن میں سما جاتی ہے + (۴) حواسِ خمسۂ ظاہری۔ پانچوں اندریاں۔ جیسے شرت گیان۔ اندری گیان۔ چکشو گیان وغیرہ +

گیان چرچا (س) اسم مذکر :۔ (۱) علمی بحث۔ مباحثۂ علمی۔ علمی ذکر اذکار۔ (۲) دینی یا مذہبی یعنی دھرم شاستر کا بکھان +

گیا

گیان چوسر (ہ) اسم مونث :۔ ایک قسم کی چوسر جو کاغذ پر چھپی ہوئی اور اس میں دو بڑے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے سانپ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی خانہ میں نرد کے جانے سے دوزخ میں جانا اور کسی میں گوٹ کے چلے جانے سے جنت میں جانا خیال کیا جاتا اور یہ کھیل صرف دو گوٹوں اور پانچ یا سات کوڑیوں سے عوام الناس میں کھیلا جاتا ہے +

گیان گدڑی (ہ) اسم مونث :۔ خرقۂ درویشاں۔ فقیروں کی گدڑی۔ برقعۂ درویشی۔ دلقِ درویشاں۔ عارفوں یا کاملوں کی گدڑی +

گیان وان (س) صفت :۔ گیانی۔ بدھی مان۔ پنڈت۔ ودوان۔ عالم۔ فاضل۔ گنی۔ ہنرمند + دانشمند +

گیان ہوجانا (ہ) فعل لازم :۔ واقفیت ہوجانا۔ تبحر ہوجانا۔ معرفت حاصل ہوجانا + عرفان حاصل ہوجانا + فنا فی اللہ ہوجانا۔ فنا فی الوحدت ہوجانا +

گیانی (س) صفت :۔ (۱) دیکھو (گیان وان) (۲) عارف +

گیاہ (ف) اسم مونث (۱) ہری گھانس۔ علف۔ گراس (۲) کاہ۔ خشک گھانس

گئی بو بودار کی اور رہی کھال کی کھال (۱) کہاوت :۔ رتبہ کھو کر جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے۔ ہوہوا کر بگڑ گئے۔ بن بنا کر بگڑ گئے +

گئے بیچارے روزے رہے ایک کم تیس (۱) کہاوت :۔ جب کسی مشکل کام کا کوئی حصہ کرلیا تو وہ آسان نظر آنے لگا یعنی جب پہلا روزہ رکھ لیا تو باقی روزے بھی رکھے برابر سمجھو +

گیت (ہ) اسم مذکر :۔ سرود۔ راگ + بھجن + گانا۔ وہ ٹکڑا اور باوزن فقرے جو سُروں میں گائے جاتے ہیں۔ جیسے خیال۔ دھرپد۔ بھجن۔ پد وغیرہ +

گیت گانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) راگ الاپنا۔ سرودخوانی کرنا۔ نغمہ سرائی کرنا۔ بھجن کرنا۔ (۲) رام کہانی کہنا۔ طول طویل بیان کرنا (۳) گُن گانا۔ تعریف کرنا۔ مدح سرائی کرنا۔ مداحی کرنا جیسے خصم کی کمائی کھائی بھائی کے گیت گائے + کسی کے کھائے کسی کے گیت گائے +

گیتا (س) اسم مونث :۔ (۱) راگ۔ گیت۔ بھجن۔ نغمہ۔ سرود + (۲) چرچا۔ بحث مباحثہ + ذکر۔ بکھان۔ تذکرہ۔ (۳) مقولہ۔ ملفوظ۔ قول۔ (۴) ایک نام جو اکثر مباحثہ یا تذکرے یا ملفوظات وغیرہ اس قسم کی ہندی کتابوں کا رکھا جاتا ہے جیسے شیو گیتا۔ رام گیتا۔ گہتا گو بند۔ پانڈو گیتا۔ بھاگوت گیتا وغیرہ جس میں معرفت الٰہی کا ذکر ہے اسمیں کرشن جی اور ارجن کے وہ سوال وجواب ہیں جو مشکل مسائل الٰہیات پر باہم طے ہوئے ہیں اور ارجن نے کرشن جی

گید

سے مہابھارت کے بعد سوال کئے ہیں اور انہوں نے اُسکے جواب دئے ہیں اسکے مصنف کرشن جی ہیں اکثر جب گیتا کا ذکر ہوتا ہے تو وہاں اسی کتاب سے مراد لی جاتی ہے اور یہی گیتا سب سے زیادہ مشہور ہے۔

گیتا گریاں (ہ) اسم مونث :۔ (گنوار عو) وہ گنوار عورتیں جو اکثر گیت جوڑا کرتی ہیں۔ گیت بنانے والی عورتیں +

گئے تھے نماز کو روزے گلے پڑے (ل) کہاوت :۔ ایک مشکل سے بچنا چاہا دوسری مشکل اور گلے پڑی۔ ایک کام سے عذر کیا دوسرا کام اور سپرد ہوا + اُلٹے لینے کے دینے پڑگئے۔ امید کے برخلاف ظہور میں آیا +

(کہتے ہیں کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز سے تنگ آکر اس پابندی سے بچنے کے واسطے کسی مولوی صاحب کے پاس گیا کہ میری نماز معاف کردو۔ اُسنے کہا رمضان کے روزے بھی رکھا کرو تاکہ پورا فرض ادا ہو۔ پس اُس وقت سے یہ مثل ہوگئی) +

گیتی (ف) اسم مونث :۔ دُنیا۔ عالم۔ جگت۔ سنسار۔ جہان۔ زمانہ۔ دہر +

گیتی آرا (ف) صفت :۔ (۱) جہاں آرا۔ دُنیا کو آراستہ اور مزین کرنے والی + نہایت خوبصورت (۲) ایک خوبصورت پھول کا نام جو بصرہ میں ہوتا اور مدت تک تازہ رہتا ہے۔ جب یہ سوکھ جاتا ہے تو لوگ اس کو کپڑوں میں رکھ کر انہیں بسا دیتے ہیں اسکی خوشبو مشک سے مشابہ ہے (۳) اکثر مغلیہ خاندان کی عورتوں اور شہزادیوں کا نام بھی ہوتا ہے چنانچہ شاہجہاں کی ایک بیٹی کا نام بھی تھا +

گیتی افروز (ف) صفت :۔ (۱) عالم کو روشن کرنے والا۔ عالمتاب (۲) اسم مذکر) آفتاب۔ خورشید۔ سورج +

گیٹس انگلش (Gaiters) اسم مذکر :۔ جمع گیٹر جو انگریزی کے موافق ہے (۱) چمڑے یا موٹے کپڑے کی بنی ہوئی ایک پٹی سی جسے اکثر سوار لوگ بوٹ پہن کر پنڈلیوں پر بٹنوں یا بندوں سے کس لیتے ہیں۔ ٹخنہ پوش۔ (۲) موزے کا بند وہ ربڑ یا سوت کا فیتہ جسے موزوں کے پنڈلیوں سے نیچے اُتر پڑنے کی احتیاط کے واسطے اوپر سے لگا لیتے ہیں +

گئے درجے (ل) تابع فعل :۔ (۱) ہار کے۔ آخرکار۔ مجبوراً (۲) کم از کم۔ کم سے کم +

گیدڑ (ہ) اسم مذکر :۔ شغال۔ سیال۔ جمبو۔ شبغر۔ ایک درندہ کا نام جو کتے سے چھوٹا ہوتا اور رات کے وقت کبھی نو بجے کبھی آدھی رات کو کبھی صبح ہوتے اپنے گروہ کے ساتھ بولا کرتا ہے۔ (عربی) ابوالعرس۔ ثعلب۔ داوی

گیدڑ اُچھلا اُچھلا جب انگور کے خوشے تک نہ پہنچا تو کہا آخ تھو

کھت

کھٹے ہوتے ہیں (۱) کہاوت:۔ جتنی ہی تدبیر کی جب نہ بن پڑی تو اوروں ہی کا قصور بتایا۔ اپنی شرمندگی کو شرمندگی خیال نہ کرکے دل کی تسلی دینے یا شیخی کے باعث قائل نہ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں +

گیدڑ اوروں کو شگون بتلائے آپ اپنی گردن کتوں سے تڑوائے (۱) کہاوت:۔ یعنی اوروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت۔ اپنی خبر نہیں اوروں کا شگون دیکھتے پھرتے ہیں +

گیدڑ بولنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گیدڑوں کا بھونکنا۔ (۲) شگون بد ہونا۔ بدشگونی کی علامت ظاہر ہونا۔ چونکہ کسی کام کے شروع پر گیدڑ کا بولنا منحوس خیال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے بدشگونی کے موقع پر ہندو لوگ بولتے اور نیز شگونیے اسکی آواز سے شگون نیک و بد لیتے ہیں (۳) ویران ہونا۔ اُجڑنا۔ جنگل ہو جانا۔ گدھوں کا ہل چلنا۔ اُلّو بولنا۔ جیسے اب تو آدھے شہر میں گیدڑ بولنے لگے یعنی تباہ و ویران اور غیر آباد ہو گیا (دہلی کی موجودہ حالت کی نسبت کہتے ہیں)

گیدڑ بھبکی (ہ) اسم مؤنث:۔ گیدڑ کی طرح غرا کر حملہ کرنے کا ڈراوا۔ اوپری دھمکی۔ دکھاوے کی گھُرکی۔ غُرفش۔ ڈراوا۔ ہیبت بیجا۔ اکڑ بھُوں ؎

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں الغیاث اے شیرِ یزداں الغیاث (ناسخ)

(صاحبان لکھنؤ بھپکی بولتے ہیں)

گیدڑ جب جھیرے میں گرا تو کہا آج یہیں مقام ہے (۱) کہاوت مجبوری میں بھی شیخی نہ گئی۔ شرمندہ ہوئے مگر بات وہی رکھی +

(جب کوئی شخص اپنی تدبیر یا ارادہ پر کامیاب نہیں ہوتا اور اس ناکامی کو اپنی بیوقوفی کے سبب ناکامی خیال نہیں کرتا تو اُسکے چھیڑنے کو یہ کہاوت کہتے ہیں) +

گیدڑ کی کمبختی آئے تو گانو کو بھاگے (۱) کہاوت:۔ جب دن کھوٹے آتے ہیں تو اُلٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے +

گیدی (ف) صفت:۔ وہ شخص جسے رجولیت غیرت اور حمیت نہ ہو۔ بے غیرت۔ بے حمیت۔ مجازاً دیوث۔ بھڑوا۔ قلتبان + مخنث۔ نامرد۔ ہیجڑا + بزدل۔ کم حوصلہ + احمق۔ نادان۔ بے وقوف۔ بے تمیز ؎

تنہا نہ ہار مضحک ہے تو اے ضاحک گیدی تری ڈاڑھی پر ہنستا ہے سدا نشاں (سودا)

پلا کر بھنگ خرگوش کی حقے میں اے رندو پدا و شیخ افیونی کو وہ گیدی بڑا خر ہے (شیخ باقر علی)

(اس محاورہ کا ماخذ لفظ گید ہے جسکے معنی جیل کے ہیں چونکہ جیل کی نسبت مشہور ہے کہ وہ چھ مہینے یا ایک سال نر اور اسی قدر مادہ رہتی ہے پس اس وجہ سے ایسے شخص کی نسبت بولنے لگے جسمیں عورت اور مرد کی صفت شامل ہو اور رفتہ رفتہ معانیِ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) +

گئے

گیدی خر (ف) صفت:۔ بہت بڑا بیوقوف + نہایت بے غیرت۔ اُلّو۔ گدھا۔ بودھو۔ بھونڈو۔ ماٹھو۔ خر نا شخص +

غیر کو لے تو نہ ہمراہِ رکاب اے شہسوار لیدا ٹھوانیکے قابل بھی یہ گیدی خر نہیں (باقر علی)

گیر (ف) امر از گرفتن جو اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے جیسے دستگیر گلگیر + جہانگیر عالمگیر وغیرہ +

گیر و دار (ف) اسم مؤنث:۔ پکڑ دھکڑ + جنگ و جدال۔ لڑائی + حکومت حکمرانی۔ سیاست + شان و شکوہ۔ تزک و احتشام +

(یہ دونوں امر کے صیغے ہیں چونکہ حکومت اور موقع جنگ میں پکڑنے جانے نہ دینے مارو وغیرہ اس قسم کے کلمے زبان پر آتے ہیں لہٰذا معانیِ مذکورہ میں مستعمل ہو گیا) +

گیرائی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) گرفتگی۔ پکڑ۔ (۲) محکمہ تھگی۔ وہ محکمہ جسمیں ٹھگوں کے پکڑنے کا کام ہوتا ہے + نیز وہ محکمہ جس میں خفیہ پولس اور اسکا دفتر اور افسر رہتا ہے۔

گیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) دیکھو گیرنا (۲) سانا۔ لگانا۔ جیسے کاجل گیرنا۔ سرمہ گیرنا (۳) بنانا۔ ڈالنا۔ تیار کرنا جیسے اچار گیرنا (۴) داخل کرنا ڈالنا جیسے کسی چیز میں ہاتھ گیرنا + کنوئیں میں گیرنا وغیرہ +

گیرو (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی لال مٹی جس سے اکثر جوگی یا سپیرے وغیرہ اپنے کپڑے رنگتے ہیں۔ گلِ ارمنی + مندہ ..

گیروا (ہ) صفت:۔ گیرو کے رنگ کا۔ لال رنگ کا۔ جوگیا۔ گہرا گلابی۔ وہ رنگ جسے اکثر جوگی سنیاسی درویش وغیرہ پسند کرتے اور جیل خانوں کے قیدیوں کو بھی اس رنگ کے کپڑے گرمی کے موسم میں دئے جاتے ہیں

گیڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ لکڑی جس سے لڑکے کھیلتے ہیں اسمیں کسی کا نام پنچی کسی کا نام لنگا کسی کا ٹلوا ہوتا ہے۔ ایک لکیر کھینچکر اُس سے ایک معمولی فاصلہ پر لکڑی رکھتے اور دوسرا شخص اُس پر لکڑی کی چوٹ لگا کر لکیر سے پار کرتا اور جیت لیتا ہے +

گیڑیاں (ہ) گیڑی کی جمع + کھیلنے کی بہت سی لکڑیاں +

گیڑیاں کھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ لکڑیوں سے کھیلنا ؎

پانوں میں ڈالونگی اُسکے میں جھنکتی بیڑیاں کھیلنے جاتی ہے لڑکوں میں یہ کوکا گیڑیاں (رنگین)

گیسو (ف) اسم مذکر:۔ لمبے بال۔ عورتوں کے لمبے بال + کاکل۔ لٹ۔ بعض نے زلف کا مرادف بھی لکھا ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔ مرغولہ ؎

کھُل گیا گیسو چمن میں کس بت گلفام کا صبح بوئے گل میں عالم ہو گیا گلدام کا (گویا)

گئے کٹک رہے اٹک (ہ) کہاوت:۔ یعنی جو کٹک گیا وہ وہیں کا ہو رہا

گئی

چونکہ شہر لنک سمندر کے کنارے پر جہاں جانا تھا جی کا مندر ہے۔ ایک ایسی جگہ آباد ہے کہ بعد مسافت اور خرابی آب و ہوا کے باعث وہاں سے یاتریوں کے صحیح سلامت اور تندرست آنا مشکل ہے اسوجہ سے ایسے محل پر بولنے لگے جہاں واپس آنیکی امید بہت ہی بہت ہو لیکن اب سرکار انگریزی کی طفیل مسافت کی دقت دخانی جہاز اور ریل کے سبب سے جاتی رہی۔

گئی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) درگزر کرنا۔ طرح دینا۔ خاص کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ باز رہنا۔ پہلوتہی کرنا۔ حیا نکرنا (ان) + کمی کرنا۔ فروگذاشت کرنا۔ جان کر چھوڑنا۔ کسر کرنا۔ کوتاہی کرنا ؎

اے نالہ شکوہ بتاں گھر سے ان ترا | کرتا ہوں میں تواضع مہماں سے گئی (نسیم)
جو کبھی اُسنے تجھ کردہ کبھی میں نے بھی | آہنی مجھ پہ کبھی کی نرگئی میں نے بھی (صابر)
عشق کیا صبر و تحمل کی اگر بات گئی | ظلم میں تو بھی ز لادہت بد ذات گئی (رشک)

(۲) صبر کرنا۔ تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔ بردباری کرنا۔ سہارنا۔ انگیزنا ؎

جگر منہ تک آتے نہیں بولتے | غرض ہم بھی کرتے ہیں کیا کیا گئی (میر)

(۳) چوکنا۔ غفلت کرنا۔ تغافل فرمانا ؎

اُنکے ستم کی جا ہے فریاد کچھ نہ کچھ | روز جزا ہے آج تو اے دل گئی نکر (للا علم)

گئی نکرنا (ہ) فعل متعدی:۔ درگزر نکرنا۔ کمی نکرنا۔ کوتاہی نکرنا۔ پاس و لحاظ نکرنا۔ رعایت نکرو۔ دیکھو نمبر ۳ مع امثلہ

گیگلا (ہ) صفت:۔ بھولا۔ سادہ لوح۔ بلّا۔ مودھو۔ احمق۔ بھوندو۔ بیٹر۔ بائا۔ مرد احمق و طفل مزاج +

گیگلاپن (ہ) اسم مذکر:۔ بھولاپن۔ سادہ لوحی۔ حماقت۔ بیوقوفی۔ نادانی +

گیگلی (ہ) اسم مؤنث:۔ بھونڈی عورت۔ بلّی۔ بودلی۔ بھٹیل۔ احمق۔ سٹلو۔ سٹریلی۔ سڑخل +

گیل (ہ) اسم مؤنث: (ہندو) (۱) راہ باٹ۔ راستہ۔ ڈگر۔ مارگ۔ مگ۔ سڑک۔ پینڈا۔ پگ ڈنڈی۔ باٹ۔ پنتھا۔ روش +

نیر بھرن میں چلی دھام سے بیچ ملے پنگھٹ میں کان
وہ تو جانے نہ دیں پنگھٹ کی گیل سند پیا نرکھت ساری پہاری
میکا ڈگر چلت دینی گاری (ٹھمری)

(۲) کیلوں کا گچھا۔ کیلوں کا خوشہ۔ کیلوں کی ڈال۔ خوشۂ موز (۳) تابع فعل) ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ + ؎

منتر ایسا کیجئے جیسے بنجارے کا بیل | ہنانا تھ بن جیوڑا لاگا ڈولے گیل (دوہا)

گیل جانا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) سنگ جانا۔ ساتھ جانا۔ ہمراہ جانا +

گیل کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) ہمراہ کرنا۔ کسی کے ساتھ کرنا۔ سنگ کر دینا۔

گین

گیل گیل (ہ) تابع فعل:۔ (ہندو) سنگ سنگ۔ ساتھ ساتھ +

گیل لگے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) پیچھے پیچھے پھرنا۔ ساتھ ساتھ رہنا۔ پیچھا لینا + درپے ہونا۔ درپے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا +

گیل لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) ہمراہ لینا۔ ساتھ لینا +

گیلا (ہ) صفت:۔ تر۔ نم۔ مرطوب۔ بھیگا ہوا۔ نمناک + سیلا۔ نم رسیدہ +

گیلا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ تر کرنا۔ بھگونا۔ نم کرنا۔ نمی پہنچانا +

گیلا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نم ہونا۔ بھیگنا۔ تر ہونا۔ نمناک ہونا +

گیلڑ (ہ) صفت:۔ ساتھ کا بچہ۔ پہلے خاوند کا وہ بچہ جسے عورت اپنے ساتھ دوسرے خاوند کے ہاں لائی ہو۔ ربیب +

گیلن انگلش (GALLON) اسم مذکر:۔ کسی رقیق یا سیال چیز کا پیمانہ جو چار کوارٹ یعنی چار بڑی بوتلوں کی مقدار ہے لیکن لندن میں جو گیلن رائج ہے وہ ۲۷۷ء۲۷۴ مکعب انچ کے برابر ہے۔

گین (ف) صفت:۔ مخفف آگین (۱) بھرا ہوا۔ پُر۔ مملو۔ معمور۔ آلودہ جیسے خشمگین۔ اندوہگین۔ غمگین۔ سُرمگین وغیرہ (۲) صاحب۔ والا۔ خداوند جیسے شرمگین یعنی شرم والا۔ صاحب شرم +

گینا (ہ) اسم مذکر:۔ چھوٹے قد کا بیل۔ پستہ قد بیل۔ ٹھگنا۔ کوتاہ قد +

گینتی (ہ) اسم مؤنث:۔ کدال۔ کسی + زمین کھودنے کے ایک کدال آہنی اوزار کا نام +

گینڈ (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) گج۔ ہاتھی۔ فیل۔ سونڈ والا + ناگ + ہاتھی پالکر ہرو چاند +

گینڈ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وہ کپڑے یا چمڑے کا چھوٹا سا گولہ جس سے لڑکے کھیلتے ہیں۔ گوے۔ منڈگل۔ کنچہ۔ کندک جسے کلمۂ دیہات پنجاب میں کہتے ہیں + ؎

جی نزاکت سے کلائی کے دھڑکتا ہے مرا | ہاتھ میں گیند اٹھا مت اُچھالی بید صیب (ظفر)

اہل لکھنؤ اور اہل پنجاب مذکر بولتے ہیں چنانچہ رشک نے بھی باندھا ہے ؎

بنتا ہے ترے واسطے کاغذ بادی آسماں | گیند تیرے کھیل کا کرۂ زمیں نہیں۔ (رشک)

(۲) تشبیہاً) جوان عورت کی سخت اور چھوٹی چھاتیاں (۳) ٹوپیوں کے رکھنے کا قالب۔ لکھنؤ (۴) جلانے کی گیند جسے اکثر دیوالی میں جلاتے ہیں اور اُسکے اندر سے ایک تار نکال کر تیل کی کپّی تک لیجاتے ہیں۔ جسکے وسیلہ سے اُنہیں تیل پہنچتا رہتا ہے +

گیند بلاّ (ہ) اسم مذکر:۔ گو دچوگان۔ کرکٹ۔ بیٹ اینڈ بول۔ ڈنڈے اور گینڈ کا کھیل +

گینڈ تڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ بچوں کے ایک کھیل کا نام جسمیں ایک دوسرے

کے گیند مارتے ہیں۔ پس جسکے وہ گیند لگ جاتی ہے وہی چور ہوتا ہے ✦

گیند دھڑکا (ہ) اسم مذکر۔ دیکھو گیند بازی۔ گیند کا کھیل ✦

گیند گھر (ہ) اسم مذکر۔ بڑہ اونچا۔ و چوکان جیسیں صاحب۔ لوگ گیند کھیلتے ہیں

گیندا (ہ) اسم مذکر۔ ایک قسم کے زرد پھول اور اُسکے پودے کا نام۔ گل صد برگ

گیندی (ہ) صفت۔ گیندے کے رنگ کا۔ سُرخی لئے ہوئے زرد رنگ۔ کا

گینڈا (ہ) اسم مذکر۔ (ایک جانور کا نام جو ہاتھی کے پاٹھے کی برابر ہیں نسبے سے مشابہ اور اُسکی ناک پر ایک سینگ ہوتا ہے بلکہ بعض گینڈوں کے دو بھی سُنے میں آئے ہیں۔ بن دو سینگوں کا گینڈا افریقہ کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ اسکی طاقت مشہور ہے۔ اور کھال ایسی مضبوط و سخت ہوتی ہے کہ اُسکی ڈھالیں بناتے ہیں۔ ہنود اسکی ہڈی کو متبرک سمجھ کر اُسکے چھلے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ فارسی میں اسے کرگدن۔ عربی میں زبیں کہتے ہیں۔ وہ چارپایہ دُودھ پلانے والے حیوانات میں سے ہے۔ اہلِ لغات نے لکھا ہے کہ اس کا بچہ پانچ برس تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے مگر ایک برس بعد سر نکال لیتا اور گھاس کھانی شروع کر دیتا ہے۔ جب اس طرح چار برس گذر جاتے ہیں تو ایک دفعہ ہی نکل پڑتا اور بھاگ جاتا ہے چار برس تک پیٹ کے اندر رہنے میں یہ حکمت ہے کہ اُسکی ماں جسکی زبان نہایت سخت ہوتی ہے وہ اُسے چاٹ نہیں سکتی۔ کیونکہ اس بچے کی کھال نہایت ملایم ہوتی ہے جو اُسکے چاٹنے کی تاب نہیں لاسکتی ورنہ تمام کھال جگہ جگہ سے پھٹکر خون خون ہوجاتی) ✦

گینڈلی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) کچھی۔ سُوت کا لچھا۔ سُوت کی انٹی۔ حلقہ۔ (۲) حلقۂ مار۔ سانپ کا حلقہ بنا کر بیٹھنا۔ کُنڈلی۔ کُنڈل بنا کر بیٹھنا (بکسرِ فارسی)

گینڈلی مار کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ سانپ کا حلقہ زن ہو کر بیٹھنا۔ کُنڈلی مار کر بیٹھنا۔ کُنڈل بنا کر بیٹھنا ✦

گینگٹا (ہ) اسم مذکر۔ (پُورب) کیکڑہ۔ سرطان۔ کرک ✦

گینی (ہ) اسم مؤنث۔ چھوٹے قد کی گائے۔ دانہ خور گائے۔ سونہ گائے ✦

گیو (ف) اسم مذکر۔ گودرز کے بیٹے کا نام جو ایران کے مشہور پہلوانوں میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ کیخسرو اسکو ترکستان سے ایران میں لایا تھا ✦ نام بادشاہ

گئے وہ دن (ہ) محاورہ۔ وہ زمانہ جاتا رہا۔ وہ عیش و نشاط کے ایام چلے گئے۔ اب وہ اقبال وہ زور وہ دَور دورا گیا گذرا ہوا ؎

گئے وہ دن کہ شب کٹتی تھی اپنی مہ جبینوں میں — نظارہ دُور سے کرتے ہیں اب بھی مہ جبینوں میں (معروف)

گئے وہ دن جو خلیل خاں فاختہ مارتے تھے (ا) کہاوت۔ خوش اقبالی کا زمانہ جاتا رہا۔ اب اِدبار کا زمانہ ہے ✦

گیہواں (ہ) صفت۔ گندمی۔ گندم گون۔ کنک رنگا۔ نہ بہت کالا اور نہ گورا

چمپئی ✦ سانولا۔ ملیح ✦

گیہوں (ہ) اسم مذکر۔ گندم۔ کنک۔ حنطہ۔ آدمی کے حق میں یہ سب سے عمدہ اور بہتر غلّہ ہے کیونکہ اسمیں غذائیت زیادہ اور گرمی و سردی میں معتدل ہے ✦ (یہ لفظ زبانِ سنسکرت میں گودھوم تھا اُس سے گوہوں ہوا جو اب بھی پُورب علی الخصوص علاقہ بھوجپور میں بولا جاتا ہے رفتہ رفتہ گیہوں ہوگیا)

گیہوں کی بال نہیں دیکھی (ہ) محاورہ۔ یعنی ابھی تک گھر کی چار دیواری سے نکل کر یہ بھی نہیں دیکھا کہ گیہوں کا پیڑ اور اُسکی بال کیسی ہوتی ہے۔ نہایت نادان اور ناواقف کا ہے کہ اپنے گھر سے باہر قدم نہیں نکالا۔

ہوا فریفتۂ حُسنِ گندمی کیونکر — کہ طفلِ اشک نے دیکھی گیہوں کی بال نہیں (نکہت)

گیہوں کی روٹی کو فولادی پیٹ چاہیئے (ا) کہاوت۔ یعنی نعمت کھا کر پچانے کو بڑا حوصلہ چاہیئے۔ گیہوں کی روٹی وہ کھائے جو آپے سے باہر نہ ہوجائے ✦

گیہوں کے ساتھ گھن پس جاتا ہے (ہ) محاورہ۔ امیروں کے ساتھ غریبوں کی شامت آجاتی ہے۔ شریروں کے ساتھ مسکین بھی خرابی میں آجاتے ہیں۔ خطاداروں کے ساتھ بے خطا بھی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں ✦

ل

ل (ع) اسم مذکر۔ (۱) عربی کا تیئسواں[23] فارسی کا ستائیسواں[27] سنسکرت یا ہندی کے حروفِ صحیح کا اٹھائیسواں[28] اردو کا تیسواں[30] حرف جسے لام کہتے ہیں (۲) حسابِ جمل میں اسکے تیس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف فارسی میں صرف رائے مہملہ اور کافِ تازی سے بدلتا ہے۔ مگر ہندی میں اپنے اپنے موقع پر حروفِ ذیل سے کبھی اوّل کبھی وسط کبھی اخیر میں بدلا گیا ہے۔ آ ب پ ت ٹ ج چ د ڈ ر ڑ س ک گ م ن و ی۔ انکی مثالیں ایک علیحدہ رسالہ میں لکھی جائینگی (۴) عربی میں واسطے لئے برائے کے معنی میں کلمہ کے اوّل آتا ہے جیسے للہ۔ خدا کے واسطے۔ لہٗ اُس کے واسطے ✦

لا (ہ) کلمۂ نسبت (۱) منسوب۔ نسبت رکھنے والا ✦ کا ✦ والا وغیرہ جیسے اگلا۔ پچھلا۔ پچھلا۔ دسلا۔ پرلا۔ لاڈلا۔ بودلا۔ گٹھیلا (گٹھ دار)۔ رنگیلا (رنگ دار)۔ رنگیلا۔ مٹیلا۔ ہٹیلا۔ باؤلا وغیرہ (۲) تصغیر (چھٹائی ظاہر کرنے کے واسطے) جیسے کوٹھی سے کٹھلا۔ کھنڈ سے کھنڈلا۔ ناند سے نندولا۔ کھاٹ سے کٹھولا۔ وغیرہ (۳) تصغیر بالتحقیر (جیسے

لا

موٹے سے موٹا مثلاً بھانٹ سے بھنٹیلا ملٹے بذالقیاس کھنڈ لا چھوٹا سا مکان وغیرہ (۴) تصغیر یا محبت یا عظمت، جیسے مور سے مُرلا یعنی پیارا مور۔ چنانچہ گیتوں میں آیا ہے۔ مُرلا جھنگارے دریا کنارے بادر کارے گھر آئے سارے وغیرہ مُرلا پیارے سُروا لا چھبیلا اچھی چھب والا۔ رسیلا اچھے رس والا مزیدار۔ ہریالا سبزہ آغاز۔ نوعمر دُولہا۔ زہریلا نہایت زہر دار۔ جھڑکیلا نہایت بھڑک دار۔ چمکیلا نہایت چمکدار وغیرہ (۵) علامت ماضی، حرف بھوجپور اور گنگا میں ہے جیسے آئیلا آیا گئیلا گیا کھائیلا کھایا کہلا کہا وغیرہ (۶) ت، پردہ۔ تہ۔ تو۔ جیسے لا ہر لا۔ یک لا دو لا وغیرہ چنانچہ دُلائی اسی سے بنا ہے۔ لاف وگزاف کا مخفف بھی فارسی میں آیا ہے اور نیز بمعنی معارض جو شاید حرف لا کی اشتباہت سے اس معنی میں مستعمل ہوگیا ہے +

لا (ع) حرفِ نفی۔ (۱) نہ۔ نا۔ ان۔ بغیر۔ بِنا۔ (۲) نقیض نعم یا بلے۔ نہیں۔ برائے انکار۔ (۳) جبر و مقابلہ) مقدار مجہول یا نامعلوم +

لااُبالی (ع) صفت۔ دراصل میں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے جسکے معنی ہیں مجھے خوف نہیں ہے باک ندارم۔ اس میں لا کے بعد ہمزہ بشکل الف ہے۔ پس الف کی بجائے واؤ لکھنا یا پڑھنا غلطی میں داخل ہے گو لکھنے کا رواج واؤ سے ہی پڑ گیا ہے۔ اُردو اور فارسی والے معانی ذیل پر اطلاق کرتے ہیں۔ (۱) نڈر۔ بے خوف۔ بے باک۔ دلیر ؎

ملا دے لب سے لب ساقی لگا دے مُنہ سے مُنہ ساقی
میں رند لااُبالی ہُوں تو مستِ لااُبالی ہے (وزیر)

(۲) بے فکر۔ بیخبر۔ غافل۔ بے پروا۔ کچھ خبر نہ رکھنے والا + بیرحم بیدردی سنگدل کٹھور ؎

لااُبالی ہے وہ ایسا کہ سرِ قاتل کے ‌ ‌ ‌ پنجے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے۔ (مصحفی)

تصویر میں تہرے کہیو صبا اُس لااُبالی سے ‌ ‌ ‌ گلے لگ لگ کے رو یارات تصویر نہالی سے (نا اعلم)

پروائے نفع و نقصان مطلق نہیں ہے اُسکو ‌ ‌ ‌ اُسکی تو لااُبالی سرکار ہے ہمیشہ (میر تقی)

آئینہ لیتا تو ہے وہ لااُبالی دیکھنا ‌ ‌ ‌ پھیر دیگا چار دن میں اے سکندر توڑ کر
کہانتک پردہ اے آتش کہو اُس لااُبالی سے ‌ ‌ ‌ محبت کا تری ہم بھی دم اے محبوب بھرتے ہیں (آتش)

(۳) آزاد منش۔ رند مشرب۔ آزاد کا سونٹا۔ دین و دنیا سے آزاد۔ لامذہب۔ منکرِ خدا اور رسول ؎

یہاں قُل کا پیالہ ہے وہاں مے کی پیالی ہے ‌ ‌ ‌ مرا محبوب مے کش کیا ہی رندِ لااُبالی ہے
واعظا ہو نہ درپئے ناسخ ‌ ‌ ‌ عاشق و رندِ لااُبالی ہے۔ (ناسخ)

نشستِ شیخ نے مجلس میں چھاتی تو پکا ڈالی ‌ ‌ ‌ لے آوے یاں کوئی اب جا کے سوز لااُبالی کو (میر سوز)

لاج

(۴) شوخ۔ گستاخ۔ بے شرم۔ بے لحاظ۔ نرکج۔ چالاک۔ دھویا دیدہ ؎

اُسنے غرفہ سے جب نکالی آنکھ ‌ ‌ ‌ دیکھ لی ہمنے لااُبالی آنکھ۔ (ظفر)

(۵) اسم مؤنث، بے باکی + بے پروائی + آزادی + آزاد منشی + بیرحمی + سنگدلی + شوخی ؎

رحم آیا نہ خستہ حالی پر ‌ ‌ ‌ ضد رہی اپنی لااُبالی پر
دعوئے غفلت سکالی کب تلک ‌ ‌ ‌ نہفتِ لااُبالی کب تلک (مومن)

کُلاہِ کج سے ہر غنچے کی پیدا ہے گلستاں میں
کہ کیا کیا اس چمن میں دلبروں کی لااُبالی تھی (میر تقی)

لا اِلٰہ اِلّا اللہ (ع) کلمۂ توحید۔ خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک جسکی زبان سے مرتے وقت یہ کلمہ نکلتا ہے وہ بلاشبہ بخشا جاتا ہے پس اسی وجہ سے اہلِ اسلام مرتے وقت یہ کلمہ اکثر زبان پر لاتے اور اگر بحالت نزع میں بے ہوش ہو جاتے ہیں تو آس پاس کے لوگ یہ کلمہ پُکار پُکار کر پڑھتے ہیں تاکہ مرنے والے کو اس کی خبر ہو جائے اور وہ بھی اپنی زبان سے نکال کر نجات پائے ؎

لے نہ تو آ لا اِلٰہ اِلّا اللہ ‌ ‌ ‌ ہو گئے میں تیری جان کے صدقے (میر سوز)

لااُمّتی (ع) صفت۔ (۱) اُمّت سے خارج۔ منکرِ پیغمبر۔ لامذہب۔ محض بیدین۔ ذات سے باہر + کافر۔ ملحد۔ مُنکر + دینِ اسلام سے پھرا ہوا۔ (۲) نگرا۔ بے پیر۔ بے مرشدا۔ بے اُستادا۔ خود مُنڈا۔ ناقابلِ اعتبار +

لابُد (ع) تابع فعل۔ مرکب از (لا + بُد، نہیں + چارہ) ناچار۔ لاعلاج۔ ناگزیر۔ بالضرور لازم۔ الزم۔ بیشک۔ یقیناً۔ بالتحقیق قطعی + مجبوراً۔ چار ناچار +

لابُدی (ع) اسم مؤنث۔ ضروری۔ لازمی۔ یقینی +

لاتُعدّ و لاتُحصیٰ (ع) صفت۔ بے حد و نہایت۔ شمار و حساب سے باہر۔ انگِنت۔ بے حساب۔ بے شمار +

لاثانی (ع) صفت۔ بے نظیر۔ اکا۔ فرد۔ یکتا۔ بے مثل۔ یگانہ۔ جسکا دوسرا نہ ہو۔

لاجَرَم (ع) تابع فعل۔ (نہیں + چارہ) دیکھو (لابُد) +

لاجُنب (ع + ف) صفت۔ جو جنبش نہ کر سکے۔ غیر متحرک۔ ثابت۔ قایم۔ (اُردو والوں نے جُنبش کا مخفف جُنب کر لیا ہے)

لاجواب (ع) صفت۔ (۱) جواب سے معذور۔ چُپکا۔ خاموش۔ ساکت۔ چُپ۔ مُنہ بند۔ سکوت میں (۲) جسکا ثانی نہ ہو۔ بے نظیر۔ بے مثل۔ یکتا۔ یگانہ۔ فرد۔ اپنی نظیر آپ۔ بے جواب۔ (۳) مات۔ ہارا ہوا۔ مغلوب۔ عاجز۔

(۴) جھوٹ ۔ کاذب ۔ باطل +

لاجواب کر دینا (ا) فعل متعدی :۔ بند کر دینا ۔ مات کر دینا ۔ ہرا دینا ۔ جواب نہ بننے دینا ۔ چُپ کر دینا +

لاچار (ا) صفت :۔ (صحیح ناچار کیونکہ عربی لائے نافیہ کے ساتھ فارسی کی ترکیب جائز نہیں اس وجہ سے اسکو غیر فصیح مانا جاتا ہے گو بعض شعرا نے اس امر کا خیال نہیں کیا ہے چنانچہ شیخ قلندر بخش جرأت آزردہ اور نواب الٰہی بخش خاں معروف نے بھی ایک آدھ جگہ باندھ دیا ہے

دل ہو اک پردہ نشیں پر مبتلا ہے کیا کریں ۔ دیکھ کر مضطر اُسے ہیں ششدر و لاچار سے (جرأت)

نہ تو چھوڑے ہی بنے ہے اور نہ سُلجھائے بنے ۔ ہم تو تیری زلفیں بھی لاکر نہیں لاچار ہوئے (آزردہ)

غیر کو بھی کیا دراندازی ہے اے معروف یار ۔ کچھ نہیں بنتی تو پھر لاچار جیلی کھاے ہے (معروف)

(۱) لاعلاج ۔ ناگزیر ۔ ناچار جسکا چارہ نہ ہو + لابد (۲) مجبور ۔ بے بس ۔ بے قابو ۔ عاجز ۔ مغلوب و درماندہ ۔ فرو ماندہ ۔ (۳) اپاہج ۔ محتاج ۔ کام کاج سے معذور (۴) غریب ۔ مفلس ۔ کنگال ۔ بیچارہ (۵) قدرت نہ رکھنے والا ۔ ناقادر ۔ دسترس سے معذور ۔ (۶) بے سر و سامان ۔ بے نوا ۔ بیکس + بدنصیب ۔ (۷ ۔ تابع فعل) ہار کر ۔ مجبور ہو کر ۔ ناچار ہو کر ۔ مجبوراً ۔ تھک کر ۔ اخیر کے درجے ۔ مثال دیکھو (شعر معروف اسی لفظ کے نوٹ میں) +

لاچار کرنا (ا) فعل متعدی :۔ عوام ۔ (۱) مجبور کرنا ۔ بے بس کرنا ۔ عاجز کرنا ۔ تھکانا (۲) اپاہج کرنا ۔ محتاج کرنا ۔ معذور کرنا ۔ کام کا نہ رکھنا ۔ نکما کرنا (۳) مفلس بنانا ۔ تنگدست کرنا +

لاچارگی (ا) اسم مؤنث :۔ عوام ۔ ناچاری ۔ مجبوری ۔ درماندگی ۔ فرو ماندگی ۔ بے بسی ۔ بے کسی + بدنصیبی ۔ محتاجی + غریبی ۔ مفلسی ۔ بے سر و سامانی +

لاچار ہونا (ا) فعل لازم :۔ (۱) لاعلاج ہونا (۲) مجبور ہونا ۔ بے بس ہونا ۔ (۳) عاجز ہونا ۔ مغلوب ہونا ۔ تھکنا ۔ ہارنا (۴) اپاہج ہونا ۔ محتاج ہونا ۔ نکما ہونا ۔ معطل ہونا ۔ بیکار ہونا ۔ معذور ہونا ۔ (۵) مفلس اور کنگال ہونا ۔ تنگدست ہونا ۔

لاچاری (ا) اسم مؤنث :۔ عوام ۔ بیچارگی ۔ ناچاری ۔ مجبوری ۔ عاجزی ۔ فرو ماندگی ۔ درماندگی ۔ معذوری ۔ بے بسی ۔ بے کسی + محتاجی ۔ مفلسی + بیمقدوری ۔ بے سر و سامانی + بدنصیبی + مصیبت ۔ جیسے لاچاری پربت سے بھاری کہاوت : (یعنی اوسنے مصیبت بھی بہت ہوتی ہے) + ؎

بس میں آیا جو تمہارے اُسے چاہو سو کرو ۔ کیا تم آدمی سہتا نہیں لاچاری سے (محمد رضا امیر)

لاحاصل (ع) تابع فعل :۔ (۱) بے سود ۔ بیفایدہ ۔ بے منفعت ۔ اکارت ۔ برتھا ۔ یونہیں فضول ۔ نکما ۔ جیسے یہ ساری کوشش لاحاصل ہے (۲) صفت

اپھل ۔ نِس پھل ۔ غیر بارور ۔ بے بر ۔ (۳) صفت ، بنجر ، اوسر ۔ (۴) ناکارگر +

لاحل (ع) صفت :۔ جو حل نہ ہو سکے ۔ مشکل ۔ دشوار ۔ کٹھن ۔ پیچ دار ۔ دقیق ۔ غامض ۔ گُوڑھ +

لاحول (ع) کلمۂ نفرت :۔ (۱) نہیں ہے قوت ۔ نہیں ہے زور و توانائی ۔ (۲ ۔ مجازاً) لعنت ۔ دھتکار ۔ پھٹکار (۳ ۔ ا) شیطان کے بھگانے کا منتر ۔ بھوت پریت دُور کرنے کا کلمہ +

لاحول بھیجنا (ا) فعل متعدی :۔ لعنت بھیجنا ۔ لعنت کرنا ۔ دھتکار کرنا ۔ نفرت ظاہر کرنا جیسے ایسے کاموں پر لاحول بھیجتا ہوں ؎

لاحول بھیجتے ہیں مجیز شراب پر ۔ حضرت ہمارے اتنے بڑے پارسا ہوئے (مجیز)

لاحول پڑھنا (ا) فعل متعدی : شیطان کے دُور کرنے کے واسطے زبان سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا کیونکہ اہل اسلام کے اعتقاد کے موافق بھوت پریت اور شیطان اس کلمے سے بھاگتا اور نیز اُسے اذیت پہنچتی ہے پس حالت غیظ و غضب میں اکثر اس کلمہ کے پڑھنے کی ہدایت کیا کرتے ہیں تاکہ غصہ جو ایک جن یا دیو سے کم نہیں ہے دفع ہو + اور چیز کے جاتے رہنے پر بھی +

لاحول و لاقوت (ع) کلمۂ تنفر :۔ یہ فقرۂ آیندہ کا مخفف ہے ۔ اظہار نفرت اور نہایت بیزار ہونے کے موقع پر بولتے ہیں ؎

گر قتل ہی کرنا ہے قاتل کہیں جلدی کر ۔ لاحول و لاقوت کیا دیر لگائی ہے ۔ (ذوق)

لاحول و لاقوۃ الا باللہ (ع) کلمۂ نفرت :۔ خدا تعالےٰ کے سوا کسی میں کچھ طاقت اور زور نہیں ہے یعنی تقدیر ازلی یا حکم ربی سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا یہ کلمہ بھوت پریت جن پری دیو اور شیطان وغیرہ کل خبیثوں کے دُور کرنے اور بھگانے کے واسطے یا جب کوئی چیز جاتی رہے تو اُسکے پاجانیکی اُمید میں زبان پر لاتے ہیں اور بعض اوقات اسکا مخفف کر کے صرف لاحول یا لاحول و لا یا لاحول و لاقوۃ بھی کہدیتے ہیں ؎

واعظ مجھے کعبہ کی بتاتا ہے راہ ۔ کرتا ہے صنم کدہ سے مجکو گمراہ

میں کب مانوں ہوں ایسے شیطان کا کہا ۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ (رباعی میر سوز)

لاخراج (ع) صفت :۔ جسپر سرکاری محصول نہ ہو + وہ زمین جسکی مالگذاری سرکار میں نہ دینی پڑے ۔ بے باج ۔ معافی +

لادعوےٰ (ع) اسم مذکر ۔ (قانون) بے دعوے ۔ دست بردار ۔ بے غرض دست برداری ۔ درگذر + دستاویز عدم دعوے ۔ فارغ خطی +

لادعوے لکھ دینا (ا) فعل متعدی :۔ دست برداری اور عدم دعوے کی دستاویز لکھ دینا ۔ دست بردار ہو جانا ۔ دعوے سے ہاتھ اُٹھالینا +

لاوَوا (ع) صفت:- لاعلاج جسکی دوا نہ ہو سکے۔ جو علاج پذیر نہو۔ نرتراؤ +

لاریب (ع) صفت:- بیشک۔ بلاشبہ۔ بتحقیق۔ یقیناً +

لازوال (ع) صفت:- جسکو زوال نہو۔ غیر فانی۔ اٹل۔ قدیم۔ ہمیشہ رہنے والا۔ مستقل۔ انتت۔ ازلی۔ ابدی +

لاسخن (ع ف) صفت:- (۱) خاموش۔ بے زبان۔ چُپکا۔ (۲) اسم مذکر۔ نامایم بات۔ نامناسب اور بیجا بات۔ نازیبا کلام۔ گالی گلوج۔ بیہودہ کلام۔ اے تے۔ تو تڑاق۔ تو تکار۔ غیر مہذب کلام +

لاطائل (ع) صفت:- بے فایدہ۔ بے سُود۔ لاحاصل + غیر مُنتج +

لاعلاج (ع) صفت (۱) دیکھو (لادوا) (۲) ناچار۔ لاچار۔ ناگزیر +

لاکلام (ع) صفت:- (۱) وہ بات جسمیں کچھ گفتگو کی جگہ نہ رہی ہو۔ بیشک بلاشبہ۔ بے چون وچرا۔ لاریب۔ یقیناً + ضرور۔ مقرر۔ البتہ۔ لاکھوں میں ؎

محفل میں اُسکی جا نا ٹھیرے اگر ہمارا   نوبت کلام کی بھی پھر نا کلام پہنچے (اسیر)

مہینوں صُورتِ قرآں سے ہم نہیں ہیں ماتعف   تمہارا مصحفِ رُخ لاکلام دیکھتے ہیں (امانت)

لامذہب (ع) صفت: جسکا کچھ مذہب نہ ہو۔ بیدین۔ ملحد۔ اُدھمی + دہریہ۔ زندیق۔ کافر۔ بے ایمان۔ ناستک +

لامکان (ع) صفت:- عالم الٰہی جو مکان اور جہات سے مُبرا ہے +

لاوارث (ع) صفت:- (۱) جسکا کوئی والی وارث نہ ہو + نگوڑا۔ ناٹھا + بے وارثا۔ (۲) وہ چیز جسکا کوئی حقدار نہ ہو۔ وہ چیز جسپر کوئی دعوے کرنے والا نہو۔ ملُوکِ بے مالک +

لاوارثا (ا) صفت:- دیکھو (لاوارث) +

لاوارثی (ا) اسم مؤنث:- بے وارثی چیز۔ وہ مال جسپر کوئی دعوے نکرسکے۔

لاوارثی مال (ا) اسم مذکر:- (قانون) وہ مال جسکا کوئی والی وارث اور دعوایدار نہ ہو +

لاوَلَد (ع) صفت:- بے اولاد۔ نِپُوتا۔ نرنبس۔ اُوت۔ نِپوتا۔ بے اولاد۔ جسکے اولاد نہ ہو +

لاونعم (ع) حرُوف ایجاب۔ اوّل حرف نفی کے واسطے ہے اور دوسرا اثبات کے لئے۔ ہاں نہیں۔ آرے پلے +

لاہُوت (ع) اسم مذکر:- (تصوّف) عالم ذات الٰہی جسمیں سالک کو فنافی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے +

(لاہُوت فعلُوت کے وزن پر مصدر اور لفظ لاہ سے مشتق ہے جیسے رغبُوت رحموت مگر

لاہ اصل میں لفظ اللہ ہے جو لفظ لیہ بمعنی پوشیدن در پردہ رفتن سے ماخوذ ہے بعض کے نزدیک اسکی اصل لاہو الاہو درست ہے او تا اسکے اخیر میں زائد کیونکہ اہل عرب کا دستور ہے کہ جب کلمات مغلقہ زبان پر لاتے ہیں تو اُن میں کبھی کچھ بڑھا دیتے اور کبھی گھٹا دیتے ہیں تاکہ نامحرم اُسکی حقیقت سے محروم رہیں پس لاہُو بھی اسی قسم کی نفی ہے یعنی نہیں ہے تجلی صفات طایفہ افراد کے لئے مگر تجلی ذات۔ واللہ اعلم بالصواب)

لایزال (ع) صفت:- زایل نہ ہونے والا۔ بیزوال۔ ہمیشہ رہنے والا + دائمی۔ قدیم (صفت الٰہی) +

لایعقل (ع) صفت:- صیغہ مضارع منفی جو استمرار کے واسطے آتا اور حیوانوں کی بے عقلی و نادانی کے سبب اُنکی صفت واقع ہوتا ہے۔ مجازاً ہر ایک بیوقوف و نادان کے لئے بھی آجاتا ہے +

لایعلم (ع) صفت۔ جاہل و بے علم۔ حیوان کی صفت میں آتا ہے +

لایعنی (ع) صفت:- بیفایدہ۔ لغو۔ پوچ۔ بیہودہ + غیر منتج۔ بے نتیجہ۔ لاحاصل +

لایمُوت (ع) صفت:- (۱) غیر فانی۔ نہ مرنے والا۔ است۔ امر۔ (۲) جس سے مرنہ سکے۔ جیسے قوت لایموت یعنی خوراک قابل زندگی۔ وہ خوراک جو جسم اور رُوح دونوں کے قایم رکھنے کے واسطے کفتی ہو +

لابھ (س) اسم مذکر:- (۱) نفع۔ فایدہ۔ منفعت۔ حصُول۔ سرابتی۔ سُود (۲) تحصیل اکتساب۔ حصُول (۳) یافت۔ بُرد۔ بالائی آمدنی۔ مفت کی آمد۔ رشوت۔ (۴) چاند کا گیارھواں نچھتر۔ چاند کا گیارھواں گھر۔ یازدہم منزل قمر۔ (۵) لالچ لوبھ۔ حرص۔ طمع۔ للسا +

لابھ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- فایدہ اُٹھانا۔ نفع حاصل کرنا۔ کمانا دھمانا +

لابھ بنا نہیں سرکے (ہ) کہاوت:- اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ خداتعالےٰ کی امداد بغیر فایدہ نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ کہ لالچ کے بغیر کوئی خدا کو بھی نہیں پُوجتا +

لات (ع) اسم مذکر:- عرب کے تین مشہور بتوں یعنی منات و عزّیٰ میں سے تیسرے بُت کا نام جسے شعیب علیہ السلام کی قوم پُوجتی تھی۔ اور زمانہ جاہلیت تک اسکی پرستش برابر جاری رہی +

لات (ہ) اسم مؤنث:- لکد۔ لت۔ لیچ۔ پاؤں کی ضرب۔ ٹھوکر + ؎

رفتار سے کرتے رہو پامال بتوں کو   چلتی سرِ عزّا پہ رہے لات تمہاری (صبا)

لات جانا (ہ) فعل لازم:- (گنوار) گائے بھینس کا دُودھ سے ہٹ جانا۔ (چونکہ جب دودھ کم ہوجاتا ہے تو یہ جانور دُودھ نکالنے والے کو لات مارکر اُس سے ہٹ جاتے

ہیں اسوجہ سے یہ محاورہ ہوگیا) +

لات چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھوکر مارنا۔ پاؤں کی ضرب لگانا۔ دولتی پھینکنا۔ دولتی مارنا۔ ٹھکرانا + ناقدری یا کفرانِ نعمت کرنا +

لات لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھوکر مارنا۔ ٹھکرانا۔ لتیانا۔ لگدزنی کرنا + بے ادبی کرنا۔ گستاخی کرنا۔ ؎

ٹک جھکر تو لگاؤ لات ہاں بہرِ خدا یہ کنشتِ دل ہے دیکھو استان بہرِ خدا (نصیر)

کیونکر نہ میرے کعبۂ دل پر لگائے لات عرش بریں پہ ہے بت ترسا کا دماغ (ظفر)

لات مار کر کھڑا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ جنّ کر تندرستی کے ساتھ اُٹھنا۔ جننے سے بخیریت فراغت پانا + اصل میں پلنگ کو لات مار کر کھڑا ہوتا تھا (فقرہ)

خدانے یہ طاقت گنواریوں ہی کو دی ہے کہ ادھر جنا اُدھر پلنگ کو لات مار کر کھڑی ہوگئیں +

لات مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو لات چلانا + (۲) نفرت ظاہر کرنا۔ اظہار تنفر کرنا۔ بیزار ہونے کی علامت جتانا۔ خفگی سے ٹھوکر مارنا + بیقدری کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ جیسے گھر آئی لچھمی کو لات مارتا ہے۔ کیوں روٹی کو لات مارتے ہو بھلے چنگے روزگار کو لات مار کر چلا آیا۔ ؎

مُواہوں جسکے لئے میں ہزار حیف وہ شوخ کبھی نہ لات بھی آکر مزار پر مارے (جرات)

(۳) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ غرض نہ رکھنا۔ باز آنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ کسی قسم کے آسام یا بہتری خواہ دولت و بہبودی سے جان بوجھ کر درگذر کرنا۔ جیسے بہشت میں لات مارنا یعنی بہشت سے نافرمانیٔ والدین کے سبب اپنے ہاتھوں باز رہنا۔ جنّت سے ہاتھ اُٹھانا۔ ؎

مع قاروں زمیں میں دھنس گیا گنج زر قاروں کسی نے دولتِ دُنیا پہ ایسی لات ماری تھی (لااعلم)

(۴) بے ادبی کرنا۔ گستاخی کرنا +

لات مُکّی (ہ) اسم مؤنث :۔ جنگِ لگد و مُشت۔ وہ لڑائی جو لاتوں اور گھونسوں سے ہوتی ہے + لاتوں اور مُکّوں سے مارنے کی لڑائی۔ لپّا ڈُکّی +

لاتوں (ہ) اسم مؤنث :۔ لات کی جمع جو حُروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے کے سبب یائے مجہُول کو واوِ مجہُول سے بدل کر بنا لیتے ہیں +

لاتوں کا بھُوت یا دیو باتوں سے نہیں مانتا (ہ) کہاوت :۔ جو حق خوا زبانی سمجھانے سے نہیں سمجھتا۔ بد آدمی پٹے بغیر نہیں مانتا۔ شریر یا سرکش مار پیٹ سے ہی درست ہوتا ہے۔ رذالہ جُوتے سے ہی ٹھیک رہتا ہے +

لاتیں (ہ) اسم مؤنث :۔ لات کی جمع + لگدہا۔ لتہا +

لاتیں چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ لاتوں سے مارنا۔ ٹھوکریں لگانا۔ ٹھکرانا + دُلتیاں مارنا۔ لاتیں لگانا۔ پاؤں چلانا +

لاتیں کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ لاتوں سے پٹنا۔ ٹھکرایا جانا۔ دُلتیاں کھانا۔ جیسے دُولہا دُلہن پاسے شہ بالا لاتیں کھائے +

لاتیں مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (لاتیں چلانا) +

لاٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (لاٹھ) (۲) لَو۔ شعلہ + جو آگکی پہاڑوں کی لپٹ۔ زبانۂ آتش +

لاٹ (ا) صحیح انگلش (LORD) لارڈ۔ (۱) خداوند۔ صاحب۔ مالک۔ آقا + جواب دہ۔ ذمّہ وار۔ کفیل + امیر + مخدُوم + سرتاج (۲) عامل۔ حاکمِ مُلک + جلیل القدر حاکموں کا لقب + (۳) ایک قسم کا اعزازی خطاب رائے۔ راؤ۔ و نوّاب۔ خان۔ (۴) نواب زادہ۔ رئیس زادہ۔ کنور (۵) وہ بشپ جو پارلیمنٹ کا ممبر ہو (۶) شوہر۔ میاں۔ خصم۔ پتی۔ سوامی (۷) خداتعالےٰ۔ (۸) ہندوستان کا صُوبہ یعنی لفٹنٹ گورنر + گورنر + گورنر جنرل +

(جب مُلکی لاٹ یا بڑا لاٹ کہینگے تو وہاں وائسرائے یعنی نائب السلطنت یا گورنر جنرل سے مراد ہوگی اور جنگی لاٹ کہینگے تو وہاں کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار ہند سے اور جب چھوٹا لاٹ کہینگے تو لفٹنٹ گورنر یعنی ہندوستان کے کسی احاطہ یا صُوبہ کے حاکم اعلےٰ سے)

لاٹ پادری (ا) اسم مذکر :۔ لارڈ بشپ۔ پادریوں کا سب سے بڑا پادری۔ ہندوستانی مفصلات کے گرجا کا پادری +

لاٹ صاحب (ا) اسم مذکر :۔ گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کا ایڈی کیمپ سیناپتی۔ ایجوٹنٹ + مشیر سلطنت +

لاٹ انگلش صحیح LOT (لوٹ) مجمُوعہ مختلف چیزوں کا ڈھیر۔ نیلام کی وہ چیزیں جو کئی ملا کر بولی کے واسطے رکھی جائیں۔ اشیائے مختلفہ یا متعددہ کا مجمُوعہ + تھوک۔ گڈا۔ گٹھا۔ گٹھی۔ بنڈل +

لاٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) کھمبا۔ مینار۔ ستُون۔ کھم۔ تھم + کیلی۔ پتھر یا لوہے خواہ اینٹوں کا بنا ہوا یادگاری ستُون (۲) لاٹھی۔ بانڈی۔ لٹھ۔ بیساکھی۔ چوبدستی۔ عصا۔ جریب (۳) چکی کی کیلی + مجور۔ دُھری (۴) کولھو کی لمبی اور موٹی لکڑی جسکے دباؤ سے تیل نکلتا ہے۔ کولھو کا تھا جیسے تیلی کے تینوں مرے اُوپر سے ٹوٹے لاٹھ + (۵) مُوسل۔ مُوسلی۔ دستۂ ہاون۔ موگری۔ دستہ۔ (۶) چرخے کی سب سے لمبی اور بیچ کی کھُونٹی جسمیں سے مال آتی جاتی اور وہ دونوں گڑیوں کے بیچ میں رہتی ہے (۷۔ ا) دیکھو لاٹ بمعنی خداوند جو انگریزی لارڈ سے بگڑا ہے) + تشبیہاً طویل القامت۔ لمبو۔ دراز قد۔ سرانچے کا بانس +

لاٹھی (ہ) اسم مؤنث :۔ بیساکھی۔ بانڈی۔ عصا۔ جریب۔ چوب دستی۔ ہاتھ کی لکڑی

لاٹھ

لاٹھی پاٹھی (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) زدوکوب۔ مارپیٹ۔ ہانڈی ہنڈول

لاٹھی پونگا (ہ) اسم مذکر :- (بنگال) (۱) لٹھ اور بانس۔ لاٹھی اور سونٹا (۲) ہانڈی ہنڈول۔ لاٹھی لٹھول۔ لٹھم لٹھا۔ لاٹھیوں و ہانڈیوں سے زدوکوب۔ مارپیٹ جوتی پیزار۔ سرپھٹول جیسے بنگالیوں کی نسبت مشہور ہے کہ جب محلے میں کسی سے لڑائی ہوتی ہے تو وہ لٹھ نہ مارنے کی بجائے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں سرکار لٹھ و (بلبلڑو لاٹھی پونگے سے کہا کرتا)

لاٹھی پونگا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (پورب) ہانڈی ہنڈول کرنا۔ لاٹھی لٹھول کرنا۔ سرپھٹول کرنا۔ جوتی پیزار کرنا ◆

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے (ہ) کہاوت :- اس طرح کام لینا جس میں کسی کا نقصان نہ ہو۔ نرمی سے کام نکالنا چاہیے ◆

لاٹھی ٹیک کے چلنا (ہ) فعل لازم :- لکڑی پکڑ کے چلنا۔ لکڑی کے سہارے سے رفتار کرنا ◆ بوڑھوں کی طرح چلنا ◆

لاٹھی کپار سے بھیٹ نہیں جھوٹوں باپ باپ (ہ) کہاوت :- ناحق کی واویلا۔ بلا سبب دہائی یعنی کھوپڑی اور لاٹھی سے ابھی تک ٹھیک طور سے بھیڑ ہوئی نہیں کہ باپ کو پکارنا شروع کردیا ◆ (پوربی مثل ہے) ◆

لاٹھی کے ہاتھ مالگزاری بیباق (ا) کہاوت :- مارپیٹ سے جلدی دام وصول ہوتے ہیں۔ مار دھاڑ سے معاملہ جلدی وصول ہوجاتا ہے ◆

لاٹھی لٹھول (ہ) اسم مؤنث :- ہانڈی ہنڈول۔ سرپھٹول۔ جوتم جاتا۔ جوتی پیزار۔ مارپیٹ۔ زدوکوب ◆

لاٹھی مارے پانی نہیں جدا ہوتا (ا) کہاوت :- بھائی بندوں میں فرق ڈلوانے سے فرق نہیں پڑتا۔ کسی کے بہکانے سکھانے سے قرابت یا رشتہ نہیں ٹوٹ جاتا۔ گوشت سے ناخن جدا نہیں ہوتا ◆

لاج (ہ) اسم مؤنث (۱) حیا۔ شرم۔ لحاظ۔ حجاب ◆ ننگ ◆ عار ◆ خجالت شرمندگی۔ غیرت ؎

یہ چاہت ہوئی ایک کو ایک کی — جو آنے لگی لاج کو بھی ہنسی (انشاء)

جب سے سندر صورت دِشٹ پڑی جی چنچل اپنا ہو رہا ہے
بھوجن بھون سہات نہیں ان نینن سے جل جات بہا ہے
مات پتا سمجھائیں سبھی نیک نہ لاگے کا ہو کہا ہے
لوگ کہت سکھی لاج کرو جب لاگ گئی تب لاج کہا ہے (گیت)

(۲) عزت۔ آبرو۔ حرمت۔ پت جیسے بڑوں کی لاج کھونا بروں کا کام ہے

لاج آنا (ہ) فعل لازم :- لحاظ آنا۔ شرم ہونا۔ شرم لگنا ◆ غیرت آنا ◆

لاج

لاج رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ عزت بنی رکھنا۔ آبرو نہ بگڑنے دینا ◆ عزت بچانا۔ شرم رکھنا۔ رسوخ قایم رکھنا۔ بات بنی رکھنا ◆

لاج سے مرنا (ہ) فعل لازم :- شرم و غیرت کے مارے بیٹھا جانا ◆

لاج کرنا (ہ) فعل متعدی :- شرم و لحاظ کرنا ◆

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری (ا) کہاوت :- یعنی جہاز اپنی جگہ سے چل سکتا ہے مگر لحاظ کی آنکھ اونچی نہیں ہوسکتی۔ شرم والے کی مشکل ہے ہر بات ہر طرح سے نقصان اٹھاتا ہے ◆

لاج ونت یا لاجونتا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) حیا مند۔ شرم و لحاظ والا ◆

لاج ونتی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) شرم والی۔ غیرت مند۔ صاحب غیرت۔ عصمت والی۔ پاک دامن۔ ناک والی ◆ نیک بخت ◆

لاجورد (ف) اسم مذکر :- (۱) لازورد۔ ایک قسم کا چمکدار نیلا پتھر جسکے نگینے بناتے اور پیس کر کتاب و تصویر وغیرہ پر اس کا رنگ چڑھاتے یا جدول کرتے ہیں۔ یہ جس قدر دھویا جاتا ہے اسی قدر نکھرتا اور خوشنما ہوتا ہے۔ لاجورد مغسول کا مزاج اول درجہ میں بلعدوم میں یابس۔ نافع امراض سوداوی و توحش و غم وغیرہ ؎

کرتے مصور اس کو تصویر خضر میں صرف — ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا (آتش)

(۲) ولایتی نیل جو نہایت عمدہ ہوتا اور گندک کی آمیزش سے بنتا ہے۔

لاجوردی (ف) صفت :- (۱) نیلا۔ نیلگوں۔ لاجورد کے رنگ کا۔ (۲- اسم مذکر) وہ رنگ جو برادہ مس عرق لیمو و جزات سے تیار کیا جاتا ہے

لاجوں مرنا (ہ) فعل لازم :- نہایت شرم اور غیرت سے بیٹھا جانا۔ نہایت شرم و لحاظ کرنا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ شرم کے مارے زمین میں گڑا جانا۔ جیسے اپنی ٹانگیں کھولیے اور آپ ہی لاجوں مریے ؎

ران کی جھلکی دکھا دیں کس کو وہ ہے فی المثل
یعنی لاجوں آپ مریے کھول اپنی ران کو (بحر)

(اس جگہ نون جمع کا نہیں ہے مگر اظہار کثرت کے واسطے ضرور ہے جیسے بھوکوں مرنا وغیرہ)

لاحق (ع) صفت :- پیچھے سے آکر ملنے والا۔ بعد میں شریک ہونے والا ◆ پیوستہ۔ چسپاں۔ ملا ہوا۔ چمٹا ہوا۔ جڑا ہوا۔ وابستہ ◆ کسی چیز کے پیچھے لگا ہوا۔ ضمیمہ۔ تتمہ۔ تکملہ ◆

لاحق ہونا (ا) فعل لازم :- چمٹنا۔ وابستہ ہونا۔ لپٹنا۔ ملنا۔ جیسے مرض لاحق ہونا ◆

لاحقہ (ع) صفت ۔ ملحقہ ۔ پیچھے لگا ہوا ۔ چمٹا ہوا ۔ وابستہ ۔ موجود ۔ جیسے مرض لاحقہ ۔

لاد (ہ) اسم مؤنث ۔ (گنوار) گدھے یا خچر وغیرہ کا بھار ۔ گھاس ملا ہوا بوجھ ۔ جیسے لاد ہے اُپلوں کی ۔ (گنوار)

لاد چلنا (ہ) فعل لازم (گنوار) ۔ اسباب وغیرہ باندھ بُوندھ کر رخصت ہونا ۔ کوچ کرنا ۔ جیسے سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا ۔

لادنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) کسی جانور پر بوجھ رکھنا ۔ بھار رکھنا ۔ گاڑی یا چھکڑے وغیرہ میں اسباب بھرنا ۔ جیسے لاد دے لاد دے لادنے والا ساتھ دے (۲) کثرت سے بوجھ رکھنا ۔ بہت سا بوجھ آدمی پر رکھ دینا ۔ (۳) کُشتی (دھڑ) پر اُٹھالینا ۔ کُولہے پر اُٹھالینا ۔

لادنا پھاندنا (ہ) فعل متعدی ۔ اسباب کو بار کرنا ۔ رخت سفر باندھنا ۔ مسافرت کا قصد کرنا ۔ استر بستر اُٹھانا ۔ بدھنا بوریا سنبھالنا ۔

لادی (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) لدجانے کے قابل بوجھ ۔ بوجھ ۔ بھار ۔ بوجھا ۔ (۲) دھوبیوں کی گٹھڑی ۔ پشتارہ گاذراں ۔

لادیا (ہ) اسم مذکر ۔ بوجھ لادکر لیجانے والا ۔ چھکڑے لادکر لیجانے والا ۔ باربردار ۔ بارکش ۔

لاڈ (ہ) اسم مذکر ۔ ناز ۔ لاڈ ۔ پیار ۔ اخلاص ۔ محبت ۔ ماتا ۔ دُلار ۔ غنج و دلال ۔ چاؤ چوچلا ۔

لاڈ پیار (ہ) اسم مذکر ۔ پیار اخلاص ۔ لاڈ دُلار ۔

لاڈ کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) ناز کرنا ۔ جیسے ماں باپ سے سب لاڈ کرتے ہیں (۲) پیار کرنا ۔ چُمکارنا ۔ ماتا جتانا ۔ دُلار کرنا ۔

لاڈ لڈانا (ہ) فعل متعدی ۔ (ہندو) ناز و نعمت سے پالنا ۔ چاؤ چوچلے میں پرورش کرنا ۔

لاڈا (ہ) اسم مذکر ۔ (گنوار) (۱) نیل کا کچا پودا ۔ (۲) ایک سوانگ کا نام جسے لاڈا لاڈی کا سانگ بھی کہتے ہیں ۔

لاڈا لاڈی (ہ) اسم مذکر ۔ (ہندو) لاڈا لاڈی دُولہا دُلہن بنڑا بنڑی بنا بنی ۔

لاڈا لاڈی کا سوانگ (ہ) اسم مذکر ۔ ایک قسم کا تماشا یا کھیل جس میں دُولہا اور دُلہن کا سوانگ بناتے ہیں ۔

لاڈلا (ہ) صفت ۔ پیارا ۔ عزیز انجاں ۔ دُلارا ۔ وہ بچہ جسے ماں باپ نے نہایت محنت اور محبت سے ناز و نعمت میں پرورش کیا ہو ۔ ناز پرورده چاہیتا ۔ آنکھوں کا تارا ۔ جانِ دل کا پیوند ۔ آنکھوں کی پتلی ۔ کلیجے کی کور ۔ لختِ جگر ۔ فرزند جگر بند ۔ وہ لڑکا جو ماں باپ کی محبت سے آوارہ اور بے راہ ہوگیا ہو جیسے لاڈلا پوت کٹورے سے ۔

تُو ساتوں پریوں کا ہیگا وہ لاڈلا بھائی کہ تیری لیتی ہیں چٹ چٹ بلائیں پیہم (رنگین)

پُوچھتے کیا ہو چشم پُرنم کو پوچھو تم اپنے لاڈلے غم کو (میر سوز)

تمہاری زلف کا شامت زدہ کبھو ہوا ہے بلائے عشق میں دل ناگہاں پھنسا میرا
نہ کیجیو نگہ روؤں کہیگا وہ جانکنی میں آہ رفیق میرا جگر میرا لاڈلا میرا (جان صاحب)

لاڈلی (ہ) اسم مؤنث ۔ پیاری ۔ دُلاری ۔ ناز پرورده ۔ ناز و نعمت کی پلی ہوئی وہ لڑکی جو زیادہ محبت کے سبب کاہل سست ۔ سرکش ۔ غیر مہذب اور بے راہ ہوگئی ہو ۔ محبت کے سبب بگڑی ہوئی ۔ اکثر مسلمان عورتوں کا نام جیسے لاڈلی خانم ۔ لاڈلی بیگم ۔

لاڈو (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) دیکھو لاڈلی (۲) دُلہن ۔ عروس ۔ بنی ۔ بنڑی ۔

لار (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) قطار ۔ صف ۔ پرا ۔ لانگ ۔ اُونٹوں کی قطار (۲) پُورب ۔ مُنہ کی رال ۔ لُعاب دہن ۔ تھوک ۔

لارالیری (ہ) اسم مؤنث ۔ لیت و لعل ۔ آرے بلے ۔ آلا بالا ۔ ٹال مٹول ۔ ٹالم ٹول ۔ حیلہ حوالہ ۔ جیسے لارالیری کا یار کبھی نہ اُترے پار ۔ (اصل میں یہ لفظ لالت اور لے رے تھا جو لطایف الحیل کے واسطے مستعمل ہے کثرت استعمال سے یہ صُورت ہوگئی)

لارالیری لگانا (ہ) فعل متعدی ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ ٹالم ٹولا کرنا ۔ لیت و لعل کرنا ۔ آرے بلے کرنا ۔ ٹالنا ۔ حیلہ حوالہ کرنا ۔ آجکل آجکل کرنا ۔

لاڑ (ہ) اسم مذکر ۔ (گنوار) دیکھو (لاڈ) ۔

لاڑنا (ہ) فعل متعدی ۔ (گنوار) دیکھو (ڈالنا) ۔

لاڑھیا (ہ) اسم مذکر ۔ (لکھنؤ) جو فروش گندم نما ۔ چھٹک کر بیچنے والا ۔ بُری چیز کی تعریف کرکے بکوا دینے والا دلال ۔ خریدار سے مل کر اُسے کٹوا دینے والا مکار ۔ جھوٹا خریدار بن کر دھوکا دینے والا آدمی ۔ مکار جعلساز فریبی ۔ دغاباز ۔

لاڑھیاپن (ہ) اسم مذکر ۔ (لکھنؤ) مکاری ۔ جعلسازی ۔ دغابازی ۔ چالاکی ۔ ہوشیاری ۔ عیاری ۔ یارماری ۔

لازم (ع) صفت ۔ (۱) چمٹا ہوا ۔ چسپاں ۔ لگا ہوا ۔ ہمیشہ کسی چیز کے ساتھ لگا رہنے والا ۔ وابستہ ۔ ملحق (۲) واجب ۔ ضرور ۔ انسب ۔ لابد ۔ فرض (۳) صرف و نحو ۔ متعدی کا نقیض ۔ وہ فعل جو صرف فاعل ہی پر ختم ہوجائے اور

مفعول کو نہ چاہے جیسے آنا جانا ڈرنا وغیرہ (۴) ۱ سر۔ ذمہ۔ تعلق۔ جیسے
نیکی برباد گناہ لازم +

لازم آنا یا لازم ہونا (ا) فعل لازم۔ واجب ہونا۔ لابد ہونا۔ وابستہ ہونا۔ متعلق ہونا۔ جیسے اس بات سے کفر لازم آتا ہے۔ تمہیں سلام کرنا لازم ہے +

لازم جاننا (ا) فعل متعدی۔ فرض جاننا۔ ضروری سمجھنا۔ واجب خیال کرنا۔

لازم ملزوم (ع) صفت۔ (۱) ایک دوسرے کے متعلق۔ ایک دوسرے سے وابستہ۔ ایک دوسرے پر موقوف۔ وہ دو چیزیں جن میں ایک دوسرے کی جدائی ناممکن ہو جیسے سورج اور دھوپ آدمی اور پرچھائیں وغیرہ (۲) لابد۔ واجب۔ ضرور +

لازم ملزوم ہونا (ا) فعل لازم۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق رکھنا۔ ایک کا دوسرے سے وابستہ ہونا۔ باہم مناسبت رکھنا ؎

ہے لازم وہ ملزوم شکوہ کہاں کا ... ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

لازمہ (ا) اسم مذکر۔ سامان۔ جوڑ میل +

لازمی (ع) صفت۔ دیکھو (لازم) +

(چونکہ لازم خود اسم فاعل کا صیغہ ہے اس وجہ سے یائے فاعلیت کی ضرورت نہیں غلطی سے لازم کی بجائے لازمی بولنے لگے ہیں) +

لاسا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بس۔ ایک نہایت لیسدار چیز جو اکثر پودوں کے دودھ اور علی الخصوص بڑ کے دودھ سے چھوٹے پرندوں کے پکڑنے کے واسطے تیار کیا جاتا ہے۔ سریشم + ایک قسم کا سریش + تمت کا دارالخلافہ + کالکا اور شملہ کے ایک درمیانی مقام کا نام +

لاسا لگانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) کسی چیز پر جانوروں کے پکڑنے کے واسطے چیپدار چیز کا لگانا ؎

شاخِ گل پر باغ میں لاسا لگاتا ہے عبث ... بیٹھ بلبل کی نہ بھر جائے گی صیاد میں (شیخ ناصر علی)

(۲) دو شخصوں کو بھڑوانا۔ فساد کا تخم بونا + جھگڑا اجھٹانا۔ بلا پیچھے لگانا۔ (۳) پھانسنا۔ چپکانا۔ پھنسانا۔ پھندے میں لانا + دام میں لانا +

لاسا ہونا (ہ) فعل لازم۔ چپکنا۔ چمٹنا۔ چسپاں ہونا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ پیچھے ہو کر سر ہونا + ہمزاد بننا۔ پرچھائیں کی طرح ساتھ رہنا +

لاسٹک (ا) اسم مذکر۔ صحیح انگلش (Plastic) (ایسٹک) لغوی معنی لچکدار چیز۔ اصطلاحی بوٹوں میں لگانے کا ربڑ +

لاسے پر لگانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) ڈھب پر لگانا۔ ہلانا۔ مانوس کرنا۔ ڈورے پر لگانا۔ (۲) گرویدہ بنانا + یار بنانا +

لاش (ت) اسم مؤنث۔ تن مردہ۔ جسم مردہ۔ لوتھ۔ نعش۔ میت۔ مردہ جنازہ ؎

آتشِ ہجر سے جل بھن کے مُوا جو عاشق ... لاش اسکی تہِ مدفن بھی جھلستی ہوگی (رند)

بے رحم تجھ کو ایک نظر کرنی تھی ادھر ... ٹکڑے کیے تیرے ٹکڑے ہوئے لیکے بھی گیا (میر)

لاش پر آئیگی شہرت شبِ غم دیتے ہیں ... اے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں (لااعلم)

لاش پٹی (ا) اسم مؤنث۔ (قانون) خون یا سبب موت کی اطلاعی رپورٹ +

لاش پڑنا (ا) فعل لازم۔ ڈھیر ہونا۔ مردہ ہو کر گرنا۔ مارا جانا۔ خون ہونا۔ لوتھ پڑنا۔ ہلاک ہونا +

لاش ڈالنا (ا) فعل متعدی۔ مار کر ڈھیر کرنا۔ لوتھ ڈالنا۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

لاشہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) زبون۔ لاغر۔ دبلا۔ ضعیف۔ تن کاہیدہ۔ قاق۔ (۲) جسم۔ تن۔ بدن جیسے ؎

واں پیر لاشہ را کہ سپرند زیر خاک ... خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند (سعدی)

(۳) دیکھو (لاش) ؎

ہوا ہے خون کی چھینٹوں سے پیرہن گلزار ... ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا (داغ)

خارِ حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا ... مرغِ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا } (بیخود)
مر گیا ہوں میں کسیکے حسرت دیدار میں ... قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا }

سخت جانی کا اثر اسمیں ابھی باقی ہے ... موج دریا میرے لاشے کو بہانے کی نہیں (مصحفی)

بڑی ہے کیا ضد کو اڑکھولو گیا وہ ستیہ ہی جان سے لو } (نسیم)
ذرا تو چلکر شریک ہو لو سنا ہے لاشہ اٹھا چکے ہیں }

(۴۔ عوام) ہندی لاسا کو بگاڑ کر لاشہ کہتے ہیں +

لاغر (ف) صفت۔ دبلا۔ قاق۔ ماڑا۔ پتلا۔ نحیف۔ نزار۔ زبون۔ ضعیف۔ نزار۔ حقیر +

لاغری (ف) اسم مؤنث۔ دبلاہٹ۔ ماڑاپن۔ نحافت۔ زبونی۔ ضعف۔ کمزوری۔ ناتوانی۔ ناطاقتی +

لاف (ف) اسم مؤنث۔ خودستائی۔ ڈینگ۔ شیخی۔ بڑائی۔ تعلّی۔ دون کی ترانی (اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آتش کا شعر ہے ؎

وہ دہن ہوں نہ نکلا حرف غرور ... وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا (آتش)

لاف زن (ف) صفت۔ شیخی باز۔ ڈینگیا۔ بڑبولا۔ گپی۔ خودستا۔ خودسرا۔

لاف زنی (ف) اسم مؤنث۔ دیکھو (لاف) +

لاف زنی کرنا (ف) فعل متعدی۔ ڈینگ مارنا۔ شیخی بگھارنا۔ تعلی کرنا۔ اترانا

لاف مارنا (ف) فعل متعدی۔ دیکھو (لاف زنی کرنا) +

لاف و گزاف (ف) اسم مؤنث۔ بیہودہ سرائی۔ ہرزہ سرائی۔ شیخی۔ تعلّی +

لاک

لاکٹ - انگلش (Locket) اسم مذکر - (۱) تکمہ۔ گھنڈی۔ کانٹا۔ ہُک (۲) نقرئی یا طلائی خانہ جس میں اکثر اپنے دوست کے بال یا تصویر بطور یادداشت رکھتے ہیں۔ تعویذ۔ ڈھولنا۔ کیری۔ اب بطور زیور کے کام میں آتا ہے ⁂

لاکھ (ہ) اسم مذکر - (۱) سو ہزار کی تعداد۔ لکھ۔ صد ہزار۔ ماۃ الف۔ ۱۰۰۰۰۰
جیسے جائے لاکھ رہے ساکھ ۔

حرم کو تو حشر کے دن لاکھ میں پہچان لیا ۔ میں بھلا کون ہوں ایسا تو بتا دو مجھکو (داغ)

(۲ - صفت) برائے اظہارِ کثرت۔ جیسے ہزار۔ بہتیرا۔ بہت سا۔ بہت۔ ازحد۔ نہایت۔ بہتیرے۔ بہت سے کتنے ہی ۔

تدبیریں کریں لاکھ ملاقات کی لیکن ۔ تدبیر نہیں چلتی ہے تقدیر کے ہوتے (کنہیا لال عاشق)
یہ جو چپکے سے آئے بیٹھے ہیں ۔ لاکھ فتنے اُٹھائے بیٹھے ہیں (مجروح)
لاکھ گھاتیں ہیں کہیں دل کے پھنسا لینے کی ۔ ہیں صیاد وہاں بچ سکے جو وہ صیاد نہ ہو (داغ)
لاکھ دھمنے کرو نہ مانے گا ۔ برق تیرے دل کو اعتبار نہیں (برق)
کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے ۔ اُن کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے (ذوق)
لالہ رخوں کے حُسن کا بھُوکا ہوں اس قدر ۔ دل ہو نہ سیر لاکھ اگر داغ کھاؤں میں (آتش)
لاکھ کلفت کو دیکھتے ہیں ہم ۔ دُگنا اُلفت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلف)
اے جان لاکھ جان سے ہے مجھ پہ فدا ۔ کیونکر نہ لاکھ جان سے ہوں میں فدا دلِ صابر (صابر)

(۳ - تابع فعل) ہر چند۔ کتنا ہی۔ بہتیرا۔ کتنا۔ کس قدر۔ کہاں تک۔ جیسے کوئی لاکھ سمجھائے وہ اپنی ہی کرتا ہے ۔

چارہ گر بندہ اں میں اُسکی آستاں سے لے گئے ۔ ایک بھی میری نہ مانی لاکھ سر پٹکا کیا (نامعلوم)
نہیں اچھا ہے تیرے حق میں اے دل لاکھ سمجھایا ۔ بصد جان مبتلا ہونا و روزِ حسنِ خوباں پر (کنہیا لال عاشق)
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز ۔ لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا (ذوق)
دُو رہا تا بھی بس اے منزلِ مقصود نہ کھینچ ۔ تھک گیا لاکھ میں ہمت تو نہیں ہاری ہے (آتش)

لاکھ لیسوے (ہ) تابع فعل - اوّل معلوم دوم ضرور ۔ بالضرور۔ یقیناً۔ بلا شُبہ۔ بالتحقیق ۔

ہر قدم پہ پیش قدمی دل جواب کرنے لگا ۔ لاکھ بسوے یہ اُسی کے گھر کو رستہ جاتا ہے (معروف)

لاکھ پر بھاری ہے (ہ) محاورہ - سب پر وزنی ہے۔ سب پر غالب ہے کوئی مقابلہ اور ہمسری نہیں کرسکتا ⁂ بے بدل ہے۔ بے نظیر ہے لاثانی ہے

گرچہ ہے فکرِ سخن خاطرِ ناسخ کو گراں ۔ لاکھ پر تو بھی ہے یہ شاعرِ کامل بھاری (ناسخ)
اگرچہ سو دینِ غضب ہے بید ید ۔ شک ہے آنکھ میں تیری ہے لاکھ پہ بھاری (نکہت)

لاکھ جی سے (ہ) تابع فعل - ہزار دل سے۔ ہزار جان سے۔ بدل و جان۔

لاکھ

بسر و چشم۔ بطیبِ خاطر۔ نہایت شوق سے۔ بڑی اُمنگ سے۔ بڑے چاؤ سے ⁂

کوئی لاکھ جی سے ہو مجھ پر فدا ۔ میں تجھ پر فدا ہوں مجھے اُس سے کیا (میر حسن)

لاکھ چوہے کھا کر بلّی حج کو چلی (۱) محاورہ - بہت سے گناہ اور فعل بد کر کے توبہ کا ارادہ کیا ۔

معروف یہ چاہتا ہے کعبہ جا کر ۔ حج کرکے یہاں کہاں سے حاجی آ کر
یہ قطعہ اُسکا رنگیں نے کہا ۔ بلّی چلی حج کو لاکھ چوہے کھا کر (رنگین)

لاکھ سر کا ہونا - (۱) فعل لازم - بہت بڑا زبردست۔ قوی ہیکل۔ فولاد بازو۔ پر زور۔ دلیر۔ شجاع۔ زردار۔ کامل فن۔ کامل ہنر۔ یکتائے زمانہ وغیرہ ہونا ⁂ بھاری بھرکم۔ قابلِ اعتبار اور گمبھیر ہونا ⁂ ۔

سودائے دل نہ کیجئے گو لاکھ سر کا ہو ۔ جب تک نہ خوب پائے طلبگار توڑئے (آتش)
گر لاکھ سر کا ہو کے مسیحا کرے علاج ۔ تاہم نہ ہووے کشتۂ دیدار کا علاج (کنہیا لال عاشق)

(اس کے معنی میں فیلن صاحب نے ضد اور ہٹ کرنا لکھ کر بڑا دھوکا کھایا اور ساتھ ہی اُن کا مترجم مخزن المحاورات والا بھی پیروی کرکے گرا بلا سے شعر سے نہ سہی کوئی فقرہ ہی اُسکے مثال میں لکھ کر موقع استعمال تو دکھاتے جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ معنی درست بھی ہیں یا نری گھڑنت ہے) ⁂

لاکھ کا گھر خاک کر دینا (۱) فعل متعدی - (۱) ساری جمع پونجی برباد کر دینا۔ تمام دولت و ثروت کو خاک میں ملا دینا۔ بالکل تباہ و برباد ہو جانا ⁂ بڑا بھاری نقصان اُٹھانا۔ (۲) کی کرائی محنت اور مشقت برباد کر دینا ⁂

لاکھ کا گھر خاک کرنا - (۱) فعل متعدی - بنا بنایا کارخانہ تباہ کرنا۔ نہایت برباد کرنا۔ ضایع کرنا ⁂

لاکھ کا گھر خاک ہو جانا یا ہونا (۱) فعل لازم - (۱) بالکل تباہ و برباد ہو جانا۔ ساری جمع پونجی پوچ بیٹھنا۔ بگڑ جانا۔ برباد ہو جانا۔ تمام کو دولت و ثروت نہ رہنا۔ نہایت مفلس اور کنگال ہو جانا ۔

ہم کیے دیتے ہیں اے دل عشق ہے خانہ خراب ۔ اس نے جب رکھا قدم پھر لاکھ کا گھر خاک تھا (حضرت)

(۲) کی کرائی محنت اور مشقت کا ضایع ہو جانا۔ بنا بنایا کام بگڑ جانا۔ کھیل بکھیڑا ہو جانا ⁂

لاکھ لاکھ بناؤ دینا (ہ) فعل لازم - ع - نہایت پھبنا۔ نہایت زیب دینا۔ نہایت بھلا لگنا۔ جیسے اُسے یہ پان لاکھ لاکھ بناؤ دیتا ہے ⁂

لاکھ من کا ہونا (ہ) فعل لازم - (۱) نہایت وزنی اور گراں ہونا۔ ازحد بھاری اور بوجھل ہونا۔ بوجھ کے مارے اپنی جگہ سے ہل نہ سکنا۔ (۲) بھاری بھرکم اور باوقعت ہونا۔ صاحبِ عزت اور عالی منزلت ہونا۔ باتوقیر اور باوقر

ہونا۔ جیسے اپنی جگہ پہ پتھر بھی لاکھ من کا ہے ؎
ٹوٹے بتاں میں جانا یوں بار بار کیا ہے اپنی جگہ پہ سانگ پتھر ہے لاکھ من کا (رسالک)
لاکھوں میں (۱) تابع فعل ہے۔ (۱) ہزاروں نہیں سینکڑوں میں۔ کروڑوں میں۔ بہت سوں میں۔ ازدحام میں۔ انبوہ میں۔ بھیڑ بھاڑ اور جم غفیر میں ؎
میں چھپتا چھپاتا پھٹ گھونگھٹ کی اوٹ چھتنار اور شور کریں لاکھ میں چوٹ (دونوں)
(۲) شرملی۔ ضرور (۳) بہت سوں کے سامنے ۔

لاکھ (ع) اسم مؤنث ۔ لاک۔ لک۔ لاہ۔ (۱) ایک قسم کا سرخ رنگ اور گیرا جو قرمزی مانند ہوتا ہے اور نیز وہ دانہ دار یعنی مادہ جو اکثر بیروں اور پیپل کے درختوں پر ٹہنیوں کی جڑوں میں بڑیوں کی شکل کا بڑا بے رنگ سیاہ جمع ہو جاتا ہے بعض کے نزدیک وہ ایک قسم کی شبنم ہے جو بوجہ رطوبت ہوا کے سبب درختوں کی شاخوں پر جم جاتی ہے اُسے کوٹ کر چھانتے صاف کرتے اور بتیاں یا پیٹیاں بنا کر کام میں لاتے ہیں مگر درحقیقت یہ اُس کیڑے کا گھر ہوتا ہے۔ ہم لوگ اُس کو اکثر بیری کا میل بھی کہتے ہیں۔ اس سے مری ریشم وغیرہ سرخ رنگتے چوڑیاں بناتے دستے جوڑتے وارنش تیار کرتے اور بہت سے کام لیتے ہیں۔ علم کیمیا میں بھی اس سے کام پڑتا ہے۔ خانہ بھی بنتا ہے۔ نقاشی اور مصوری میں بھی اس کا رنگ کام دیتا ہے۔ ایک اور محقق اس طرح لکھتا ہے۔ لاکھ جسکی تجارت ہندوستان میں بکثرت ہوتی ہے۔ درختوں کا لعاب نکالا ہوا ایک کیڑے کا ہے جو لوکس لاکہا مشہور ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سنسکرت زبان میں لکش معنی لاکھ کے ہیں اور چونکہ لاکھوں کیڑے اُس کے پیدا ہونے کے باعث ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے اُس کو لاکھ کہتے ہیں۔

مفصل کیفیت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ کیڑے پیڑوں کی نرم اور نازک ٹہنیوں میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کرتے ہیں اور اس وجہ سے اُن درختوں سے جو لعاب نکلتا ہے وہ لاکھ ہوتا ہے لاکھ پیپل۔ بیر برگد۔ کوشم وغیرہ کے درختوں سے نکلتی ہے اور اس ملک میں کثرت سے مشہور ہے اصل پیداوار اسکی ہندوستان برہما اور سیام اور آسام سے ہے ولایت میں اسکی بہت قیمت ہوتی ہے۔ اسٹرنیل صاحب ڈپٹی کانزرویٹر جنگلات ملک برہما کے جو کہ عرصے اُن اطراف میں رہتے ہیں جہاں لاکھ بکثرت پیدا ہوتی ہے یہ لکھتے ہیں کہ ان کیڑوں میں پانچ ہزار مادہ میں ایک نر ہوتا ہے یہ جانور جمع ہو کر نئی نئی شاخ پر لپٹتے ہیں اور درخت کے لعاب اور کیڑوں کے اثر سے اُس لکڑی پر لاکھی جلد چڑھ جاتی ہے۔ کہ جس میں بہت سے باریک باریک خانے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک خانہ نئے کیڑوں کی پرورش اور پرانے کیڑوں کے مر کر رہ جانے کی جگہ ہوتا ہے۔ کچی لاکھ کی لکڑیاں جو مشہور ہیں وہ وہی ہیں اور یہ رنگت جو لاکھ میں سے نکلتی ہے کیڑوں کے پوست کی ہوتی ہے جو خانوں کے اندر بھرے ہوئے ہوتے ہیں جب اُن کے انڈے پھوٹ جاتے ہیں تو بچے سوراخوں میں سے نکل کر بھاگ جاتے ہیں اور شاخوں پر لپٹ جاتے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ہزاروں لاکھوں کیڑوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔ جس لاکھ کی تجارت ہوتی ہے وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔
ایک لکڑی کی لاکھ۔ دوسرے دانہ دار لاکھ۔ تیسرے گٹھیلی لاکھ۔ چوتھے چپڑا لاکھ۔ پانچویں گھنڈی کی لاکھ۔ پہلی قسم وہ ہے جو لاکھا کیڑا درختوں کے لعاب سے بناتا ہے۔ جس کا ابھی بیان ہو چکا وہ اس کی صورت ہونے کی پتلی شاخ کی مشابہ ہوتی ہے اور تخمیناً پندرہ میں سے ایک شاخ سے نکلتی ہے۔ دانہ دار لاکھ بھی ابتدائی بناوٹ کی ہوتی ہے۔ مگر وہ دانہ دار ہوتی ہے اور اُس میں رنگت نہیں ہوتی درحقیقت یہ لاکھ وہ ہے جسکو کیڑے بنا کر چھوڑ جاتے ہیں اُنکے خانوں کے اندر اُن کا جسم۔ رہ نہیں ہوتا لاکھ کو لکڑی میں سے اس طریق سے چھڑاتے ہیں۔ کہ شاخوں کے اوپر جلد جلد بیلن گھماتے ہیں اس طریق سے لاکھ جدا ہو جاتی ہے پھر اُسکو صاف کرتے ہیں اور پھر تھوڑا کچل کر سرد پانی میں دھوتے ہیں اور پھر گرم پانی میں ڈبوتے ہیں تاکہ اُسکے کیڑے مر جاویں اور جو رنگت نکلتی ہے وہ چھان کر علیحدہ رکھ لیتے ہیں اور جو دانے رہ جاتے ہیں اُنکو سکھا لیتے ہیں ۔
گٹھیلی لاکھ وہ ہوتی ہے کہ دانہ دار لاکھ جم کر اکٹھی ہو جاتی ہے وہ گٹھیلی لاکھ کہلاتی ہے۔
چپڑا لاکھ اس طرح سے بنتی ہے کہ دانہ دار لاکھ کو موٹے کپڑے کی تھیلیوں میں رکھ کر کوئلے کی آنچ دیتے ہیں۔ اور جو لاکھ نکلتی ہے اُس کو بہا لیتے ہیں۔ وہ چوڑی چوڑی ٹکیاں ہو جاتی ہیں اُس میں جو موٹی اور گول ٹکیا ہوتی ہے وہ گھنڈی کی لاکھ کہلاتی ہے۔ جب کہ دانہ دار لاکھ بطریق مذکور صاف بناتے ہیں تو پھٹکری اور ایک قسم کا نمک ڈال کر اس میں سے رنگت نکالتے ہیں اور اُسکو درست کر کے نیل کی سی ٹکیاں بنا لیتے ہیں ۔
حضرت موسیٰ نے جو توریت میں طوہ کا ذکر لکھا ہے جس سے یہودیوں کے اماموں کی پوشاک رنگی جاتی تھی وہ درحقیقت لاکھ ہی ہے۔ ڈاکٹر برڈوڈ صاحب لکھتے ہیں کہ شہر سارڈس کی قرمزی یعنی لاکھی رنگت بہت عمدہ ہوتی ہے ۔
ہیرودیطوس یونانی حکیم کی پوشاک جو بہت شوخ ناری رنگت کی تھی وہ بھی درحقیقت لاکھ کی ہی رنگت تھی۔ دیوس قوری دیس نامی حکیم لکھتا ہے کہ لاکھ دانہ دار پھل ہے جو ایشیا اور آرمینیا وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جہاں عورتیں اُسکو اپنے منہ سے جمع کرتی ہیں اور اُسکو کس کہتے ہیں ۔ بلینیاس لکھتا ہے کہ لاکھ افریقہ اور عقیقہ اور روسی طانیا میں پیدا ہوتی ہے ۔ عربی میں اس جانور کو قرمز کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُسکی رنگت کو قرمزی رنگت کہتے ہیں ۔ ہندوستان میں لاکھ بہت کام آتی ہے اسکی چوڑیاں اور کرن پھول اور مالا اور کنٹھے وغیرہ بنتے ہیں اور سیاہی بھی اُس سے بنتی ہے اور جوڑتے میں بھی کام آتی ہے سنہری زیوروں کے اندر بھری جاتی ہے لاکھی برتن بھی اسی سے بنتے ہیں اور ہر قسم کا پڑتک بھی اسی کا ہوتا ہے۔ بر ہا میں جوہری لوگ نگینہ پر لاکھ کی رنگت چڑھاتے ہیں ۔

لاکھی بتّی (ہ) اسم مؤنث۔ لاکھ کی بنی ہوئی وہ بتی جس سے پاپلوں (رالتافوں) پر مُہر لگاتے ہیں۔

لاکھ کی چوڑیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ چوڑیاں جو لاکھ کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں۔ عورتیں اِن چوڑیوں کو سُہاگ کی علامت سمجھتی ہیں۔

لاکھا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لاکھ کا سُرخ رنگ جسے عورتیں اپنے ہونٹوں پر خوبصورتی کے واسطے لگا لیتی ہیں بلکہ ہونٹ خواہ بابا پان سے بھی لاکھا جمالے لگی ہیں۔

لبِ لعلیں پہ اُسکے یہ نہیں ہے پان کا لاکھا ۔ نکل آیا ہے کھا کر جوشِ خوں لعلِ بدخشاں کا (وزیر)

(۲۔ پنجاب) لاکھی رنگ کا گھوڑا۔

لاکھا جمانا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ مسّی کی دھڑی لگا کر اُسکے اوپر پان کی سُرخی جمانا۔ ہونٹوں پر شہاب یا پان کی لالی کا منجمد کرنا۔

دیکھنا اُٹھے تو ہونگے آج پھر لاکھوں کے خون ۔ پھر جمایا اُسنے لعلِ لب پہ لاکھا پان کا (ذوق)

صدقے اُس صورت کے ہیں یاں لاکھ اُسکے بناؤ ۔ اک فقط مسّی کو اور لاکھا جمانا پان کا (جرأت)

لاکھن (ہ) صفت:۔ (گنوار) لاکھ بمعنی صد ہزار کی جمع۔ لاکھوں جیسے گیت۔

ندانا پیا سے لاکھن یار ہا

لاکھوں (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لاکھ کی جمع (۲۔ صفت) ہزاروں۔ سینکڑوں۔ بہتیرے۔ بہت سے۔ بکثرت۔ ازحد۔ اَن گنت۔ بے شمار۔

کیونکر کٹوں وصل کی شب تیری بلائیں لاکھوں ۔ میں نے تیرے لئے مانگی ہیں دعائیں لاکھوں
وائے قسمت کہ شفا ہم کو میسر نہ ہوئی ۔ گرچہ کی ہیں مرضِ غم کی دوائیں لاکھوں (مجروح)

چارہ گر نے جو مرے سینہ سے کھینچا پیکان ۔ لختِ دل ساتھ نکل آئے لپٹ کر لاکھوں (صبا)

لاکھوں جوتیاں پڑنا (ہ) فعل لازم۔ عو۔ نہایت ذلیل و رسوا ہونا۔ نہایت شرمندہ و منفعل ہونا۔

لاکھوں من کا (ہ) صفت:۔ (۱) نہایت وزنی اور گراں۔ بھاری۔ بوجھل (۲) نہایت بھاری بھرکم۔ ازحد با وقعت اور با توقیر۔

سہک جائینگے گر جا بیٹھے وہ بزمِ دشمن میں ۔ کہ جبتک گھر میں بیٹھے ہیں تو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں (داغ)

لاکھوں میں (ہ) تابع فعل:۔ (۱) شرطیہ دعوے سے۔ ضرور۔ بالضرور۔ یقیناً۔ بالتحقیق۔ بیشک۔ بلاشبہ۔ البتہ۔ جیسے وہ لاکھوں میں جیت کر رہیگا۔ ہم لاکھوں میں پہنچینگے۔ وہ لاکھوں میں آئیگا وغیرہ۔ (۲) ہزاروں میں۔ سینکڑوں میں۔ سرِ بازار۔ سب کے سامنے۔ علانیہ۔

دلدار و دلفریب و دل آزار و دلستاں ۔ لاکھوں میں ہم کہینگے کہ ہاں تمہیں تو ہو (داغ)

لاکھی (ہ) صفت:۔ (۱) لاکھ کے رنگ کا۔ سُرخ۔ سُرخ۔ گھوڑے کا ایک رنگ (۲) لاکھ کا بنا ہوا۔ لاکھ سے نسبت رکھنے والا۔

لاگ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) تعلق۔ لگاؤ۔ ربط۔ لگاوٹ۔ علاقہ۔ نسبت۔ مناسبت۔ میتگی۔ سمبندھ۔

اے رو سیہ رقیب تو ڈر میری آہ سے ۔ بجلی کو لاگ ہوتی ہے رنگِ سیاہ سے (ناسخ)

ایک نوڈر پر بہت سی آگ سے ۔ خوف کیجو اُسکی اندک لاگ سے (رنگین)

لاگ ہو تو اُس کو ہم سمجھیں لگاؤ ۔ جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا (غالب)

یہ جانوں ہوں کہ دلکو ہے اُس شوخ سے لاگ ۔ کیا جانوں پیش آوے ہے اب صبح و شام کیا (میر)

آپ کی زلف کے حلقے سے دل اے گلبدن ۔ اس شناور کو ہے اس حلقۂ گرداب سے لاگ
آنکھ اُس رخ سے لگی یوں میری ۔ جیسے لگ جائے کنول خورشید کی خورشید جہانتاب سے لاگ (ظفر)

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں ۔ کونسا گھر ہے جسمیں آگ نہیں (ناسخ)

لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں ۔ بنکے فرشتہ آدمی بزمِ جہاں میں آئے کیوں (داغ)

ازل کے روز سے لاگ حسن و عشق میں ہے ۔ نہ ہے قصور ہمارا نہ ہے خطا اُن کی (اعلیٰحضرت آصف)

(۲) دل بستگی۔ تعلقِ خاطر۔ اُنس۔ محبت۔ موہ۔ چھوہ۔ لگن۔ عشق۔ تعشق۔

شعر مینے سنے ہیں رنگیں کے ۔ نوجؔ اُس سے کسی کی لاگ لگے
جو چلے اُسکی قتل کرتے ہیں ۔ اُسکی اِس گفتگو کو آگ لگے (جرأت)

دل لگے اور حسیں سے نہ مرا اپنے سوا ۔ لگے جز شمع نہ پروانہ کی مہتاب سے لاگ (ظفر)

مہ وشوں سے لاگ سے دل کو ۔ گرم رکھے اک آگ سے دل کو (مومن)

(۳) چاٹ۔ چسکا۔ مزہ۔ لپکا۔

جامِ کوثر کو بھی وہ منہ نہ لگا دے ساقی ۔ جسکے مو لب کو لگی جامِ مئے ناب سے لاگ (ظفر)

(۴) چینک۔ چونپ۔ شوق۔ اُمنگ۔ چاؤ۔ خواہش۔ رغبت (۵) عداوت۔ بیر۔ دشمنی۔ بغض۔ کینہ۔ کپٹ۔ کُنس۔ کاوش۔ ڈاہ۔ مخالفت۔ حسد۔ چشمک۔ تکرنجی۔ ضد۔ نقیض۔

تھی لاگ اُسکی تیغ کو ہم سے سو عشق نے ۔ دونوں کو معرکہ میں گلے سے ملا دیا (میر)

میں کینے سے ہی خوش نگاں کہ سب تو کہتے ہیں ۔ اُس فتنہ گر کو لاگ ہے اِس مبتلا کے ساتھ (مومن)

مصحفی سے تجھے کیا لاگ ہے چل جانے دے ۔ اتنا در پے نہیں ہوتا ہے کوئی انسان کے (مصحفی)

سوزشِ عشق کی یوں ہے دلِ مہتاب سے لاگ ۔ جسطرح آتشِ سوزاں کی ہو سیماب سے لاگ (ظفر)

دو پھول گر کسی نے چڑھائے اُڑا دئے ۔ بادِ صبا کو گورِ غریباں سے لاگ ہے (امداد علی)

ہے لاگ کا مزا دلِ بے مدعا کے ساتھ ۔ تم کیا کرو کسی کو اگر آرزو نہ ہو (داغ)

دن کو جلائے مہر تو شب کو ستائے ماہ ۔ کس کس کو مجھسے لاگ نہیں تیرے واسطے (شہیدی)

(۶) عو۔ ضد۔ ہٹ۔ سپتیز۔ اڑ۔ جیسے اُسکو تو میرے ہی دم سے لاگ ہے۔ یہ جو کچھ کرتی ہے میری ہی لاگ سے کرتی ہے (۷) رشک۔ حسد۔ اِیرکھا۔ جلن۔

آتشِ رشکِ عدو خاک کریگی ہمکو ۔ لاگ کی آگ بُری ہوتی ہے جلنے کیلئے (داغ)

گرخطِ سبز سے اُسکے نہیں تجھی کچھ لاگ ۔ پھر جلا میر جی یہ زہر کا کھانا کیا تھا (میر)

(۸) کیمیائی عمل کا اثر۔ کرتب۔ شعبدہ۔ کسی چیز کی تاثیر یا آمیزش کے نتیجہ کا ظہور۔ طلسم۔ حیرت انگیز بات۔ جیسے سارا لاگ کا کھیل ہے۔ بھانمتی مُنہ میں لاگ رکھ کر

آگ کھالیتا ہے ؎

یاں کبھی ہو ئی تو کبھی آگ ہو گئی مست شباب وہ دل کی لگی لاگ ہو گئی (۸) علم

(۹) نفرت۔ وحشت۔ توحش۔ رمیدگی۔ گریز ؎

آنکھ کس طرح لگے میری کہ ہر ایک شب خواب کو چشمِ ستم گر سے خوب ہے لاگ (ظفر)

(۱۰) سازش۔ گانٹھ سانٹھ۔ گٹھوت۔ ساز باز۔ میل جول (۱۱) (گنوار) ساتھ۔ سنگ۔ قیل جیسے تمہاری لاگ کا کہاں چلا گیا۔ (۱۲) پہنچ۔ دسترس۔ رسائی۔ گزر۔ دخل (۱۳) جادو۔ منتر۔ ٹونا۔ سحر جیسے لاگ کرا کے مار ڈالا (۱۴) دوا۔ دارو۔ اوکھد۔ جیسے لاگ کھلا نا (۱۵) گائے کے تھن کا وہ مادہ جو ٹیکا لگانے والے ٹیکے کے نخر پر لگاتے ہیں۔ چیچک کے آبلہ کا چیپ (۱۶) سہارا۔ ٹیک۔ تکیہ۔ آسرا۔ مدد۔ جیسے بسولے کی لاگ لگا کر ہتھوڑا مارو۔ ہاتھ کی لاگ سے یہ کام کیا (۱۷) دھیان۔ لو۔ توجہ۔ خیال جیسے جبتک دل کی لاگ نہو کام نہیں آتا ؎

کام مسجد سے مجھے کیا مگر اس ابرو نے شوق میں اپنے لگا دی مری محراب سے لاگ (ظفر)

(۱۸) راز۔ بھید۔ اسرار۔ پوشیدہ بات۔ مخفی اثر یا تعلق (۱۹) مدد۔ سہارا ؎

نہ اُٹھے آپ جوگی جی ابھی ہم بھی چاہیں تو بجھا کر مرگ چھالا اٹھا لیں لاگ پانی میں (انشا)

(۲۰) قلیل الاستعمال) مار۔ چوٹ۔ ضرب۔ صدمہ (۲۱۔ ہ) لاگت۔ خرچ۔ صرف (یہ پچھلے دونوں معنی ہندی بول کی رعایت سے لکھے گئے ہیں) (۲۲) صفت مانند۔ مثل۔ جوں جیسے نہ تا کسی صیدی کا کبوتر ہر دم لاگ پروانہ کی سو بار اُٹھے اور بیٹھے (نسیم) (اب متروک ہے) (۲۳) (پنجاب) انعام وحق شادی جو کمین وغیرہ کو حسب معمول دیا جاتا ہے جیسے نائی کے چار لاگ ہیں کمار کے دو (۲۴) (پنجاب) کشتہ۔ ماری ہوئی دھات۔ پھونکی ہوئی دھات +

لاگ باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ بیر باندھنا۔ عداوت یا دشمنی کرنا۔ ضد اور مخالفت کو اپنا شعار کرنا۔ بغض رکھنا۔ ضد باندھنا۔ حریف ہونا ؎

لگا نہ دامنِ دلدار سے کبھی افسوس صبا نے لاگ یہ باندھی مرے غبار کے ساتھ
آبرو کھنی ہے دریا کو گر اپنی منظور کہو باندھے نہ مرے دیدۂ پر آب سے لاگ (ظفر)
کی ہے جس روز سے اعدا نے لگاوٹ اُس سے اے ظفر باندھی ہے اُس شوخ نے اعدا نا سے لاگ

مُنہ دیکھو عاشقوں کے مقابل ہو رنگ میں بلندھ ہے مجھ سے کس لئے تو لاگ لے بسنت (انشا)

لاگ دار (ا) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) عزیز و اقارب۔ رشتہ دار۔ ناتہ رشتہ کا۔ سمبندھی۔ ناتہ دار (۲) بہنوئی۔ بہن کا خاوند (۳) دوست۔ یار۔ آشنا +

لاگ ڈانٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ بیر الکھیری۔ بغض و عداوت۔ ان بن۔ نزاع و عداوتِ باطنی۔ عناد۔ معاندت۔ چشمک ؎

ابروئے خمدار پہ چوٹ لگی ہے لاگ ڈانٹ دیکھنا اک روز سر نہیں ٹیکے دو چار کرے (امانت)

لاگ رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تعلق رکھنا۔ نسبت رکھنا۔ علاقہ رکھنا (۲) دل میں کینہ حسد یا بغض رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ چشمک رکھنا۔ عناد رکھنا ؎

کیا آپ اپنے جلوں سے جو برق لاگ رکھے دوزخ بھی ہو تو انکی جلوں سے آگ رکھے (ذوق)

لاگ کھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کوئی جادو کی ہوئی چیز کھلانا + کوئی ایسی چیز کھلانا جس سے آدمی پاگل دیوانہ یا حواس باختہ ہوجائے (۲) جادو کرنا۔ ٹونا کرنا۔ موہنا منتر جنتر سے فریفتہ کرنا (۳) (پنجاب) کشتہ کھلانا +

لاگ لپیٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) رُو رعایت۔ طرفداری۔ پاسداری۔ جانبداری۔ پچ۔ حمایت (۲) مکر فریب۔ دغا۔ چھل بٹا +

لاگ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) عشق ہونا۔ تعشق ہونا۔ تعلقِ خاطر ہونا۔ دلبستگی ہونا۔ لگن لگنا۔ پریت ہونا ؎

اُس لبِ لعل سے جب لاگ لگی ہے دلکو چشمۂ خضر سے اب آگ لگی ہے دل کو (مہجور)

جسکے دل کو تری زلفوں سے میاں لاگ لگے اُسکی آنکھوں میں جو رستی بھی ہو تو ناگ لگے (میر)

مثل۔ لاگ لگی تب لاج کہاں (۲) بیر ٹیک لگنا۔ چوٹ ہونا۔ اُمنگ ہونا۔ شوق ہونا (۳۔ ہندو) نیا رستہ پڑنا۔ رستہ نکلنا۔ پاپ لگنا۔ کر بندھنا۔ ٹیکس لگنا جیسے دینے دلانے کا ڈر نہیں مگر ہمیشہ کو لاگ لگتی ہے +

لاگت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) خرچ۔ اُٹھاؤ۔ صرف۔ اصل خرچ جو کسی چیز کی تیاری پر بیٹھا ہو جیسے اس ٹوپی پر کیا لاگت آئی ؎

کہا دلکو پھیر دو تو بولے نہ دُونگا دمے لو جو اس میں ہو لاگت تمہاری (صابر)

(۲) قیمت۔ مُول۔ نرخ۔ بھاؤ +

لاگت آنا یا بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ خرچ اُٹھنا۔ دام لگنا۔ صرف بیٹھنا۔ خرچ ہونا

لاگت لگنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لاگت آنا) +

لاگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (گنوار) لگ جانا + عشق ہوجانا۔ پریت ہوجانا۔ لگن لگ جانا۔ دلبستگی و تعلقِ خاطر ہوجانا + ؎

دن کو ہجوم نالہ و زاری شب کو وفور آہ و فغاں ہے فایدہ کیا اس پند سے ناصح لاگ لگی تب لاج کہاں ہے (نسیم دہلوی)

لاگنا (ہ) فعل لازم:۔ گنوار (۱) لگنا (۲) عشق ہونا +

لاگو (ہ) صفت:۔ (۱) ہوا خواہ۔ خواہشمند۔ خواہاں۔ چاہنے والا (۲) ساتھی۔ ساتھ دینے والا۔ پُرسانِ حال۔ خبر گیر۔ شریک حال۔ معاون۔ دستگیر۔ حامی۔ مددگار۔ جیسے بُرے کا کوئی لاگو نہیں (۳) در پے۔ سر ہو۔ پھلگو۔ جیسے جان کا لاگو۔ عزت کا لاگو (۴) دوست۔ یار۔ آشنا جیسے چار پیسے کے سب لاگو ہیں (۵) طرفدار

لاگ

جانب دار (۷) خریدار۔ مشتری۔ گاہک ✦

لاگو ہونا (فعل لازم)۔ (۱) ہوا خواہ ہونا۔ خواہشمند ہونا۔ چاہنا۔ خواہاں ہونا ✦ خواہش رکھنا ✦ ؎

جسے کچھ کسی نے چھوا ہی نہ ہو کوئی لاگو اُس کا ہُوا ہی نہ ہو (انشا)

(۲) خریدار ہونا۔ گاہک ہونا ؎

تو لاگو نہیں جی کا تو کیا چارہ ہیں ورنہ اس جنسِ گرانمایہ سے گزرے نہیں کب ہم (میر)

(۳) سر ہونا۔ درپے ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ آمادہ ہونا ؎

خونریزی کے تو لاگو ہوتے نہیں تکلیک پہلے تو پوچھتے ہیں ظالم گناہ کو بھی (میر)

(۴) ساتھی ہونا۔ شریکِ حال ہونا۔ (۵) معاون و مددگار ہونا۔ حامی ہونا ✦ طرفدار ہونا۔ جانب دار ہونا ؎

کچھ گل صبا کا لاگو نہیں اس چمن میں کرتے ہیں سب ہی اپنے طرفدار کی طرف (میر)

(۶) پرسانِ حال ہونا۔ خبرگیر ہونا (۷) تعلق رکھنا۔ واسطہ رکھنا۔ غرض رکھنا۔ مطلب رکھنا ؎

اگر اب میں لاگو ہوں اُسکی کبھی تو پھر پھونک دیجو مجھے تم تبھی (میر)

(۸) دوست یا آشنا بننا۔ یار بننا (۹) مشتاق ہونا۔ آرزومند ہونا ✦

لال (ت) صفت۔ گونگا۔ گُنگ۔ صُم۔ زباں گرفتہ۔ وہ شخص جو مُنہ سے بولنے اور کانوں سے سُننے کی قوت نہ رکھتا ہو ؎

جو لال ہیں میاں ہے نہ کُھلی ہے نہ کُھلے گی ہاں لال زباں ہے نہ کُھلی ہے نہ کُھلیگی (نامعلوم)

لال (ف) اسم مذکر۔ (۱) سُرخ رنگ۔ رنگ احمر۔ سُوہا رنگ (۲) ایک قسم کا نمایاں قوت۔ یاقوت رمانی۔ مانک ✦

ایک بیش قیمت کانی جوہر کا نام جو کئی رنگ کا ہوتا ہے مگر سُرخ سب سے زیادہ قیمتی اور عمدہ مانا جاتا ہے۔ لعل اسی کا معرب ہے۔ بدخشانی لعل عمدہ ہوتا ہے۔ ابوریحان کا بیان ہے کہ پہلے یہ جوہر نہیں تھا ایک دفعہ جو ملک بدخشاں میں بڑا بھاری زلزلہ آیا تو وہاں کا ایک پہاڑ شق ہوگیا اور اُسمیں سے بہت سے گول گول بیضۂ مرغ سے بڑے کچھ پتھر نکل پڑے جب اُن میں سے ایک کو تراشا تو لعل نمایاں ہوا۔ اس فن کے اُستاد اُسکی جلا کرنے سے عاجز آ گئے بہت سے تجربہ کے بعد ایک پتھر ایسا ملا کہ اُس سے اسکی جلا ہوگئی۔ پادشاہِ وقت نے اُسکی چمک اور رنگ پر فریفتہ ہو کر تمام لعلوں کو ترشوا ڈالا جنمیں سے کوئی سبز کوئی زرد کوئی بنفشی کوئی پیازی۔ کوئی سُرخ نکلا اور یہ اخیر رنگ سب سے بہتر اور عمدہ ثابت ہوا ✦ اگرچہ ریحان کا یہ بیان بالکل ٹھیک ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سے پیشتر دُنیا کے پردے پر لعل نکلا ہی نہیں تھا۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو اس کا نام اور مُلکوں میں نہ پایا جاتا۔ سنسکرت میں اسکے لئے لفظ [illegible] موجود ہے۔ فرانسیسی میں Rubis [illegible] انگریزی میں

لال

پُرتگال میں ربن Rubin، اسپانیہ میں رُبی Rubi، اٹلی میں روبینو Robino، لاطینی میں رُوبِنَس Rubinus، جرمن اور اسکاٹلینڈ میں رُبِن Rubin، ڈینمارک میں رُبِجن Robijn وغیرہ جنکا مادہ Rubeus (بمعنی سرخ ہے) ✦

(۳) صفت مشترک۔ بفارسی) سُرخ۔ لال۔ سُوہا۔ احمر۔ رتا ✦ چنانچہ گُل لالہ و لالہ اسی سے بنا ہے ✦

لال (ہ۔ا) اسم مذکر۔ (۱) لڑکا۔ بالک۔ چھورا۔ چھوکرا۔ طفل۔ کوک۔ منا۔ بچہ۔ مُنا لالا ؎

کچھ تو بھی بول غنچۂ گل عندلیب سے کیوں چپ ہے لال کیا تیرے مُنہ میں زباں نہیں (امانت)

(۲) پسر۔ بیٹا۔ پُوت۔ پُتر۔ فرزند ؎

تریا تجھ میں تین گُن اور اوگن ہیں لکھ چار منگل گاوے سِل رچے اور کرکن اُنجلے لال (دوہا)

سِل رچے یعنی گھر بنائے سنوارے (۳) ایک خوش آواز خوش رنگ چڑیا سے چھوٹے پرند کا نام جو پدڑی کی قسم سے ہے۔ اسکی چونچ اور پر سرخ ہوتے ہیں اور اُن پر سفید و سیاہ قدرتی چھیٹیاں نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ اس پرند کی لڑائی قابل دید ہے۔ فارسی زبان میں اسکو سُرخ ہندی میں مُنیا اور راناک جوڑ کہتے ہیں۔ مسلمان اسکی آواز سے آیت صمٌّ بکمٌ عمیٌ فہم لا یرجعون۔ کا تلفظ ادا ہونا خیال کرتے ہیں۔ برسات میں اسکی سُرخی نہایت تیزی پر ہو جاتی ہے ؎

دلِ پُرخوں کو مُٹھی میں دبا کر جنگجو تُو نے ہمارا کیا لڑائی کا بھبُوکا لال مارا ہے (شاعر)

رنگیں لبِ لعل کی صدا ہے کیا خوب یہ لال بولتا ہے (وزیر)

بنگیا سر پردہ پتا جال جالی لوٹ کا لال انگیا کی نہیں چڑیا قفس میں لال ہے (برق)

(۴) گلی ڈنڈے میں پانچ ڈنڈے کے فاصلہ کا ایک لال اور بیس لال کا ایک مُنڈا شمار ہوتا ہے۔ مگر پنجاب میں بارہ چپّے کا ایک لال مشہور ہے جو چوٹی ٹھپا یعنی پتی سرشتہ کھیل میں مروج ہے (۵) مشترک بفارسی) ایک مشہور کانی بیش قیمت پتھر کا نام جسکا مفصل حال فارسی لفظ لال میں لکھا گیا ؎

شانی موتیوں کی آب اُسکے دانتوں نے اُڑا دیا لبِ رنگیں نے رنگ لالوں کا (بحر)

(۶) اسم مؤنث) رال۔ لعابِ دہن۔ آبِ دہن۔ کف۔ (۷) صفت مشترک بفارسی) سُرخ۔ سُوہا۔ احمر۔ رتا۔ چہچہا۔ گلفام۔ گلرنگ۔ میگوں ؎

چھلے تصویر مچھلیاں بُراق چوڑیاں سبز ہاتھ لال پری (رنگیں)

(۸ ۔ ۔) سوزاں۔ تپاں۔ دہکتا ہوا۔ انگار اسا۔ خوب جلتا ہوا۔ بھبکتا ہوا۔ (۹ ۔ ۔) غضبناک۔ خشمناک۔ خشمگین۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ خشم آلود۔ لال پیلا۔ (۱۰ ۔ ۔) پیارا۔ دُلارا۔ عزیز از جان۔ آنکھوں کا تارا۔ کلیجے کی ٹھنڈک۔ نازپروردہ لاڈلا ؎

اے مرے دل تو کیوں پڑا تپے حال آنکھ تو کھول چونک میرے لال (میر سوز)

بھلا تو مجھے توڑ کر کیا ہوا تجھے اے دل　جو اس طرح سے توڑ رہتا ہے مرے لال پڑا (جرأت)

لال اُگلنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) سخنہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا۔ خوش کلام و خوش گفتار ہونا۔ مُنہ سے موتی جھڑنا۔ (۲) فحش کلامی کرنا۔ گالی گلوچ بکنا۔ بدزبانی کرنا۔ مثال (دیکھو لعل اُگلنا) +

لال انگارا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) نہایت سرخ انگارا۔ اخگرِ سُرخ (۲) انگارا سا سُرخ انگارے کی مانند سرخ۔ نہایت سرخ۔ نہایت شوخ۔ چہچہا (۳) غصہ میں بھرا ہوا خشمناک۔ غضبناک۔ لال پیلا۔ ؎

اسکے سنتے ہی غضب ہو کے وہ لال انگارا　لاٹھی پاٹھی جو نہ پائی تو یہ پھر جھنجھلایا (نظیر)
کھینچ کر اسپے سینہ پہ اُٹھی کر تلوار

لال بجھکڑ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) سب کا یار عقلمند۔ وہ عقلمند سبکی عقل کو سب تسلیم کرتے ہوں۔ وہ سمجھدار آدمی جو ہر ایک بات کو جھٹ سمجھ لے اور شدنی امر کی سب سے پہلے خبر کردے (۲) ایک گذشتہ زمانے کے فرضی عقلمند کا نام جو بیوقوفوں کی ہر ایک بات کا خلاف عقل جواب دے کر اپنے آپ کو عاقل یگانہ روزگار زمانہ کہا کرتا تھا اُس زمانہ کے مُورکھ ہر ایک مشکل بات کو اسی سے پوچھنے جایا کرتے تھے چنانچہ مشہور ہے کہ کہ ایک دفعہ کسی گاؤں سے رات کو کوئی ہاتھی نکل گیا۔ وہاں کے باشندوں نے چونکہ وہ گانو کے رہنے والے تھے ہاتھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ صبح کو اُسکے پاؤں کا چوڑا چوڑا نشان دیکھ کر حیران ہوئے کہ اتنے بڑے پاؤں کس کے تھے۔ سب نے عقل لڑائی جب بات کو نہ پہنچے تو میاں لال بجھکڑ کو بُلا کر دریافت کیا آپنے دیکھتے ہی فرمایا کہ ؎

یہ تو بوجھے لال بجھکڑ اور نہ بوجھے کوے　پیر میں چکی باندھ کے کہیں ہرنا کودا ہوئے

یعنی یہ مشکل بات اور عقدۂ لاینحل تو تمہارا لال بجھکڑ ہی حل کر سکتا ہے اور کوئی اتنی عقل نہیں رکھتا یہ تو ہو نہ ہو ہرن پیروں سے چکی باندھ کے کودا ہو۔ اسی طرح ایک دفعہ کوئی لڑکا گھر کے تھم کی کولے بھرے کھڑا تھا اُس کا باپ باہر سے چنے لئے ہوئے آیا بچے نے اسی حالت میں اُس سے چنے مانگے۔ باپ نے دونوں ہاتھوں کی مُٹھی میں دیدئے جب وہ لے چکا تو حیران ہوا کہ ہاتھ نکالوں کیونکر باپ کے سامنے رونے لگا کہ ہاتھ نہیں کہ نکلتا۔ وہ بھی حیران ہوا کہ تھم توڑے بغیر کیونکر نکل سکتا ہے۔ دوڑا دوڑا جا کر لال بجھکڑ کو بلا لیا اُس سے دریافت کیا تو اُس نے یہ رائے دی ؎

لال بجھکڑ بوجھیاں اور نہ بوجھا کو　کڑی بڑ نکا تار کے اُوپر ہی کو لو۔

یعنی یہ بات تو لال بجھکڑ ہی سمجھا اور کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ چھت کی کڑیاں اُدھیڑ کے اُوپر سے لڑکے کو نکال لو۔ پس ان وجوہات سے بیوقوفوں کے سردار اور اُس شخص پر اسکا اطلاق ہونے لگا جو اپنے آپ کو باوجود نادانی سب سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہو۔ مثلاً طنزاً کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے زمانہ کے لال بجھکڑ ہیں یعنی عقل خاک نہیں مگر دعوئے دانشمندی سب سے بڑھا ہوا ہے +

لال بیگ (۱) اسم مذکر۔ (۱) ایک پردار سُرخ رنگ کے کیڑے کا نام (۲) خاکروبوں کے پیغمبر کا نام جو معراج کے جاروب کش بالمیک جی کے قائمقام اُس پر ایمن سے پیدا ہوئے جو قدرت کاملہ سے اُنکے بوڑھے ہو جانے کے سبب عطا فرمایا تھا۔ یہ غزنی میں پیدا ہوئے تھے مفصل کیفیت فقرائے ہند میں لکھی وہاں لکھی گئی ہے ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غزنی کا مُغل جو تعلیم یافتہ اور خواندہ آدمی تھا کسی خاص وجہ سے جیسے عشق یا ضد وغیرہ کے سبب خاکروب ہو گیا ہو اور اُس نے اپنی عزت اور تعظیم کے واسطے اپنے کو اُن کا پیغمبر مشہور کیا ہو کیونکہ کتب تواریخ سے اس کا پتا کہیں نہیں چلتا +)

لال بیگی یا لال بیگیا (ہ) اسم مذکر۔ لال بیگ کا پیرو۔ مہتر۔ خاکروب۔ چوہڑا۔ حلال خور۔ بھنگی +

لال پانی (ہ) اسم مذکر۔ (۱) سُرخاب۔ وہ پانی کا چشمہ جو شعاع آفتاب یا زمین کی مٹی سرخ ہونے یا سُرخ کیڑوں کے سبب لال نظر آئے چنانچہ اس طرح اور اس نام کے اکثر پہاڑوں پر چشمے موجود ہیں (۲) عوام (خون حیض۔ (۳) ہنود لال رنگ شراب سُرخ +

لال پردہ (۱) اسم مذکر۔ وہ سُرخ پردہ جو خاص شاہی دردولت پر آویزاں بنا ہے یہ شرف میں درِ دولت سے میں گردوں ہے　لال پردے سے ہویدا شفق گلگوں ہے (نکہت)
بادشاہ وقت ہے حسن جوانی نے کیا　لال پردہ مت لٹکا انکے در پر اندنوں (آتش)

لال پری (۱) اسم مؤنث۔ (۱) پری زاد سرخ لباس سرخ پوشاک پہننے والی پری ہے رنگی مسری وہ لال پری　ہو جسے دیکھ کر نڈھال پری (رنگین)
(۲) اندرسبھا کی ایک فرضی پری کا نام (۳) شراب سُرخ۔ مے گلگوں۔ مے گلرنگ۔ مے لالہ فام۔ لال شراب ؎

ساقیا بند تھی جو لال پری شیشے میں　لے گیا آج اُسے نذر قدح گیر اُترا (نصیر)
روز شیشہ میں اُترتی ہے یہاں لال پری　ساقئ انجمن عیش بھی عامل ٹھیرا (لالہ ظلم)

لال پلکا (۱) اسم مذکر۔ ایک قسم کا کبوتر جسکا رنگ لال پوٹا سفید کچھ دُم اور بازو سفید ہوتے ہیں +

لال پیارا تو اُسکا خیال بھی پیارا (۱) کہاوت۔ اپنے دوست یا محب یا اقارب کا عیب بھی ہنر میں شمار ہوتا ہے۔ اگر دوست پیارا ہے تو اُس کی سب باتیں قابل پسند اور لایق تعریف ہیں +

لال

لال پیلا (ہ) صفت:۔ غصّے میں گرگٹ کیسے رنگ بدلنے والا۔ غضبناک۔ خشمناک ✦
لال پیلا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نہایت خفا ہونا۔ غصّہ میں بھرنا ✦
لال پیلی آنکھیں کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کالی پیلی آنکھیں کرنا۔ چشم قہر آلود سے دیکھنا ✦
لال جوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سُرخ رنگ کی پوشاک۔ لباسِ ارغوانی (۲) بادشاہوں کے عتاب کی پوشاک۔ وہ سُرخ پوشاک جسے اگلے بادشاہ پہنکر حکمِ قتل سُنایا کرتے تھے ✦
لال چندن (ہ) اسم مذکر:۔ سُرخ صندل۔ رکت چندن ✦
لال خاں کا لکڑ (ا) اسم مذکر:۔ کاٹھ۔ ایک قسم کا بڑا بھاری شہتیر جو بیچ میں سے چرا ہوا اور سوراخ دار ہوتا ہے۔ اس میں مجرم کے پاؤں رکھ کر دونوں ٹکڑوں کو ملا دیتے اور قفل جڑ دیتے ہیں جسکے سبب سے مُجرم بھاگ نہیں سکتا۔ چونکہ اس کو ایک شخص لال خاں نامی طازم پولس نے ایجاد کیا تھا اس وجہ سے اُسی نام کے ساتھ مشہور ہو گیا ✦
لال خاں کے لکڑے سے باندھا جانا (ا) فعل لازم:۔ مجرم ہو کر کاٹھ میں پاؤں ٹھونکا جانا۔ (جن لوگوں نے ایک رنگین اور ... لکڑی لکھ کر اس کے معنی خُوب سزا دینا خوب کوڑے لگانا لکھے ہیں۔ انکو ذرا تحقیق بھی کر لینا واجب تھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ کثرت کے معنی محاورہ دانی نہیں ہیں) ✦
لال ڈورے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سرخ تاگے۔ سُرخ تار (۲) لال لال رگیں وہ سرخ رگیں جو آنکھوں میں دکھائی دیتی ہیں ؎
لال ڈوروں سے اُس پری رُو کے ہے قیامت بہار آنکھوں میں (مصحفی)
لال رکابی (ا) اسم مؤنث:۔ عو۔ صحنک۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز جیسے خدا تمہیں لال رکابی کا شریک رکھے یعنی باعصمت بنی رہو ✦
لال رگ (ا) اسم مؤنث:۔ شریان۔ رگ جاں وہ رگ جس سے تمام جسم میں خون پہنچتا ہے۔ شہرگ۔ حبل الورید ✦
لال رہو (ہ) دعا:۔ سُرخ و سفید رہو۔ خوش و خرم رہو۔ بنے رہو (آزاد فقیروں کی دعا ہے)
لال ساگ (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا سُرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں ✦
لال سرا (ا) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا کبوتر جسکا تمام رنگ سفید سر لال ہوتا اور بہت کم پایا جاتا ہے ✦
لال سوداگر (ا) اسم مذکر:۔ وہ تھوڑی پونجی والا سوداگر جو ادھر مال لے اور اُودھر تھوڑے نفع پر جھٹ فروخت کر دے۔ ننھا پونجیا سوداگر ✦
لال کتاب (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) لال بجھکڑ کی وہ کتاب جس میں اُسنے اپنا فالنامہ اور دیگر یادداشتیں لکھ رکھی تھیں جسکے وسیلے سے وہ ہر ایک بات جاہلوں کو دیکھ کر بتاتا اور انہیں سمجھاتا تھا کہ یہ تو کتابی بات ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتی (۲) وہ کتاب جس سے جاہلوں کے نزدیک ہر ایک مشکل حل ہو جائے اور تمام باتوں کا جواب حسبِ مرضی یا حسبِ سوال ملجائے ✦ بیوقوفوں کا فالنامہ (۳) وہ بیاض جس میں یادداشت لکھ رکھی ہو۔ کچا کول ✦ (۴) پٹواریوں یا قانون گویوں کی سرکاری کتاب جسمیں دیہات کے شجرہ اور خسرہ کی کیفیت مندرج رہتی ہے اور اُسکی جلد بھی لال ہی کھاروے کی ہوتی ہے
لال کُرتی (ا) اسم مؤنث:۔ گوروں کی وہ پلٹن جسکی وردی میں سُرخ کرتیاں ہوں۔ سُرخ پوش پلٹن ✦
لال گودڑ میں نہیں چُھپتا (ہ) کہاوت:۔ اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی شرافت کو تنگدستی چھپا نہیں سکتی۔ جوہر پر خاک نہیں پڑتی ✦
لال لگنا (ہ) فعل لازم:۔ کوئی انوکھی اور عجیب بات ہونا۔ سُرخاب کا پر لگنا۔ شاخِ زعفران ہونا۔ مثال دیکھو (لعل لگنا) ✦
لال لنگوٹ والا / **لال لنگوٹے والا** (ہ) اسم مذکر:۔ عوام۔ بندر۔ بوزنہ۔ شادی ✦ میمون۔ باندر ✦
لال مرچ (ہ) اسم مؤنث:۔ فلفل دراز۔ سرخ مرچ ✦
لال ہوجانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سُرخ ہوجانا (۲) غضبناک ہوجانا ✦ برافروختہ ہوجانا۔ آنکھوں میں خون اُتر آنا۔ خفا ہوجانا۔ ناراض ہوجانا (۳) پک جانا۔ پھل کا پختہ ہوجانا ✦
لال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) سُرخ ہونا ✦ جیسو کا ہونا ✦ غصّے سے چہرا متغیر ہونا۔ آنکھوں میں خون اُترنا۔ برافروختہ ہونا ؎
غفلت سے وہ گل جو لال ہوگا ہوجائیگی ساری انجمن زرد (ناسخ)
(۲) غضبناک ہونا۔ خشمناک ہونا۔ غصّے میں بھرنا ✦ خفا ہونا۔ آزردہ ہونا ✦ ؎
مجھ پہ کیوں لال ہوئے تم نہ ہوئے تھے جو لال جبکو لگوائی تھی جب تم نے حنا میں تو نہ تھا (معروف)
سینہ کے پھٹنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا لال وہ مجھپہ ہوا رونا بھی کم ہوجائیگا (ناسخ)
کل مجھے دیکھ کر میرا گل رُو اپنی محفل میں کیا ہی لال ہوا (راغب)
بوسہ جو لعل لب کا کل اُسنے طلب کیا کیا کیا ظفر وہ مجھپہ ہوئے انجمن میں لال (ظفر)
ہر روز لال ہوتا ہے وہ آفتاب رُو کیا کہئے اُس سے قابو میں رہتی زباں نہیں (اشرف)
(۳) کسی پھل کا پختگی پر آنا۔ پختہ ہونا۔ پھل پکنا ✦
لالٹین (ا) اسم مؤنث:۔ صحیح انگلش Lantern (لینٹرن) شیشے کی قندیل۔

لال

فانوس۔ فانوسِ زجاجی +

لالچ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) حرص۔ آز۔ شرہ۔ طمع۔ لالسا۔ لوبھ۔ (۲) پھسلاوا۔ بہلاوا۔ فریب۔

لالچ بُری بلا ہے (۱) کہاوت: طمع سے بڑھکر کوئی آفت نہیں۔ حرص سے زیادہ مصیبت نہیں ہے

مکھی میٹھی شہد پر اور پتنگ گنے پٹائے ہاتھ مَلے اور سر دُھنے لالچ بُری بلا ہے (دود)

لالچ دینا (ہ) فعل متعدی: لوبھ دینا۔ طمع کے فریب میں لانا + پھسلانا۔ ترغیب دینا کسی بات کا وعدہ کرکے اپنے ڈھب پر لانا ہے

یہ بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا (ناسخ)

لالچ کرنا (ہ) فعل متعدی: للسانا۔ طمع کرنا۔ حرص کرنا + لالچانا۔ تریص ہونا۔ لوبھ کرنا۔ فریفتہ ہونا +

لالچ میں آنا (ہ) فعل لازم: دام حرص میں پھنسنا۔ طمع میں آنا۔ لوبھ میں آنا + دم میں آنا +

لالچ ہونا (ہ) فعل لازم: طمع ہونا۔ لوبھ ہونا۔ حرص ہونا +

لالچی (ہ) صفت: طامع۔ حریص۔ لوبھی ہے

یکھیے پاس لالچی لڑکے کو کوئی کب تلک بہلا بہل جاتی ہے فرمائش کبھی یہ نا کبھی وہ لا (ناجی)

اے لالچی تو کیسے غیروں کا ست ٹٹولے جو کچھ تو چاہے مجھ پاس یکمشت آکے سو لے (سودا)

آشنا ہوتے ہیں شناس کے کہاں یہ لالچی زر کی خواہش ان حسینوں کو ہے زیور عوض (آتش)

لالچی بندہ (ہ) اسم مذکر: بندۂ زر۔ مطلب کا یار۔ لوبھی۔ خودغرض نہایت طامع +

لالڑی (ہ) اسم مؤنث: (۱) چھوٹا لال۔ یاقوت (۲) تامڑا (۳) ایک قسم کا بنایا ہوا چھوٹا سا نگ (۴) لال پوتھ (۵) تشبیہاً اودی یا سرخ کانچ جیسے شاہ مرداں کی لالڑیاں +

لالسا (س) اسم مؤنث: نہایت خواہش۔ اچھا۔ اچھلا کھا + طمع۔ لالچ۔ حرص + آرزو۔ تمنا + آز +

لالوں (ہ) اسم مذکر: (لال کی جمع) +

لالوں کا لال (ہ) صفت: (۱) پیاروں کا پیارا۔ عزیز۔ دلہا۔ ہردلعزیز۔ آرام دل۔ آرام جاں۔ نہایت پیارا۔ لاڈلا۔ دُلارا جیسے اگر خاوند کی اطاعت کروگی تو سدا لالوں کی لال رہوگی (۲) سرخ و سفید رنگ روغن والا موٹا تازہ مشاش بشاش +

لالوں لال (ہ) صفت: نہایت سرخ وشاداب۔ نہایت شوخ چہچہاتا + خونم خون ہے

چھائے ہیں داغ دلِ خوں گشتہ کا کیا حال ہے صبح دیکھو مطلع خورشید لالوں لال ہے (منیر)

کچھ یہ کھٹمل پڑے ہیں اب کے سال کہ ہمیں سب ہوئی ہے لالوں لال (انشا)

کہتے ہیں منسکر و لعلِ لب کو یہ دیکھ بہار پنکھڑی گل کی بھی لالوں لال بس ہوگئی (ظفر)

لالوں لال بنا پھرنا (ہ) فعل لازم: سرخ و سفید بنا پھرنا۔ خوب موٹا تازہ بنا پھرنا۔ خوش و خرم رہنا +

لالہ (ف) اسم مذکر: (۱) ایک قسم کے سرخ مشہور پھول کا نام + پوست کا لال پھول۔ گل کوکنار + شقایق + گل نافرمان۔ ہر قسم کے سرخ خودرو پھول مطلق پھول وہ پھول جسکے اندر داغ ہوتا ہے۔ واقعات بابری میں لکھا ہے کہ نواح کابل میں پچاس قسم کا لالہ نظر سے گزرا (۲) کنایتہً لبِ معشوق (۳) عاشق یا باعث داغ دل

لالہ رخ (ف) صفت: سرخ چہرے اور رخساروں والا معشوق۔ دلبر۔ دلربا +

لالہ رخسار۔ لالہ رو۔ لالہ عذار (ف) صفت: دیکھو لالہ رخ ہے

غیر سمجھے میں سو رہا ہوں آنکھیں مری سرخ رکھتا ہے سدا لالہ رخسار کا عکس (مجنوں)

تن پہ گل کھلنے کا انداز بتایا مجھ کو لالہ رویوں نے غرض داغ لگایا مجھ کو (امانت)

لالہ زار (ف) اسم مذکر: تختۂ لالہ۔ لالہ کا کھیت + باغ۔ گلزار + چمن +

لالہ فام۔ لالہ گوں (ف) صفت: لال۔ سرخ۔ لال رنگ کا +

لالہ یا لالا (ہ) اسم مذکر۔ ہندو۔ صحیح للا (۱) صاحب۔ جناب۔ حضرت۔ میاں۔ مسٹر۔ بابو + معزز ہندوؤں کا خطاب (۲) مہاجن۔ دکاندار۔ بنیا۔ ساہوکار۔ سیٹھ (۳) والد کا خطاب۔ والد ماجد۔ پدر بزرگوار۔ باوا۔ ابا۔ پتا جیسے مکند لال کا لالہ باہر گیا ہے (۴) گنوار۔ عزیز۔ پیارا۔ ننا منا جیسے دیکھ لالہ مانجا ڈھنگا نہ کرے ہے

نروٹی ستے پیت کرے نہ کوئی جاؤ للا جو بھئی سو بھئی (۵) ہندو۔ خسر۔ سسرا۔ سسر۔ سُسرا (۶) پنجاب کا لیتھ۔ کلال۔ کرال وغیرہ کا خطاب (۷) مسلمان اہلِ ہنود کا خطاب۔ ہندو (۸) صفت: بودا۔ کمزور۔ ڈرپوک۔ بُندل۔ پھسڈلا ہے

وضع رکھتا ہے سپاہی کی وہ خالِ ہندو میرزائی پہ کمر باندھے ہے لالا ہوکر (بحر)

لالہ بھائی (ہ) اسم مذکر۔ ہندو (۱) بنئے۔ بقال + عموماً قوم ہنود خصوصاً ویش (۲ صفت) بھلا مانس۔ شریف۔ ذی عزت (۳ صفت۔ طنزاً) کفایت شعار۔ کنجوس۔ کمتر ہونٹ سے چلنے والا چلن کا (۴ صفت) بودا۔ ڈرپوک۔ کمزور +

لالہ بھائی یا لالہ بھیا کرنا (ہ) فعل متعدی: ہندو) پیار اور محبت کے الفاظ سے بولنا۔ خوش اخلاقی اور نرمی سے بات چیت کرنا۔ عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا جیسے ہم تو لالہ بھائی لالہ بھیا کرتے جاتے ہیں اور وہ سر ہی چڑھتا چلا آتا ہے +

لالہ بھیا کرکے سُلانا (ہ) فعل متعدی: (ہندو) تھپک کر چمکار کر سُلانا۔ لوری دیکر سُلانا +

لالہ جی (ہ) اسم مذکر۔ (۱) دکاندار جنیوں کا اعزازی لقب۔ ہندوؤں کا عزت

لال

(وآبرو کا مخاطب (۲) ہندو) خسر۔ سسر ✦

لالی (ہ) اسم مؤنث۔ (تصغیر) (۱) لال یعنی عزیز کی تانیث۔ دُلاری۔ پیاری۔ عزیزہ۔ ننھی۔ منی (۲) بہن۔ ہمشیرہ۔ خواہر۔ بھگنی جیسے وہ تو بنی لالی کے گھر گیا ہوا ہے۔ (ملحوم ہند) (۳) عام و خاص۔ سُرخی۔ حمرت جیسے سبزی میں سُرخی عبرائی دُھر کی انجکل

پہنچی اُس لب پہ پان کی لالی اب یہ لاکھوں میں سے جُڑو ہوگی (امانت)

(۴) پسی ہوئی اینٹیں جو چونے میں ملائی جاتی ہیں۔ سُرخی۔ سُرخی (۵) وہ سُرخی جو بلبل وغیرہ کی دُم کے نیچے ہوتی ہے (۶) ہندو) حیض۔ ایام۔ کپڑے۔ (۷) ہندو) سرخروئی۔ عزت۔ آبرو جیسے ؎

میری کیسی بنی تو گھروالی میری کھودی جگت میں تیں لالی (جوہور)

(۸) ہندو) خونی دست۔ اسہالِ خونی۔ خون کے دست (۹) کنوار) بیٹی۔ دختر۔ لڑکی ✦

لالی رہجانا (ہ) فعل لازم۔ (ہندو) عزت رہ جانا۔ بات بنی رہنا۔ آبرو بچ جانا۔ توقیر میں فرق نہ آنا ✦

لالے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) تمنا۔ آرزو۔ اشتیاق۔ ابلاکھا۔ اِچھا۔ ارمان۔ جیسے آج کے دن کے تو لالے تھے خدا نے یہ دن کیا کہ میری بچی کو کھانے پکانے کا شعور ہوا (سگھڑ سہیلی) ہمیں تو اُسکے جینے ہی کے لالے ہیں (۲) کمال یوسی۔ نہایت نا امیدی۔ نراس ؎

تجھپہ اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے باغ میں لالے کو اپنے زیست کے لالے ہوئے (ناسخ)

لالے پڑنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) تمنا ہونا۔ آرزو ہونا۔ کمال حسرت ہونا۔ ارمان ہونا۔ ابلاکھا ہونا ✦ تمنائے مقصود و حصول مقاصد میں حالت اضطراب و بیقراری کے سبب تھوڑی سی مدعا رسی کو بھی غنیمت جاننا ؎

اِس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے (میرتقی)

کسے قیدِ قفس میں یادِ گل کی پڑے ہیں اب تو جینے ہی کے لالے (ایضاً)

آغاز محبت میں ہوا ہجر کا بیمار دل دیتے ہی مجھ کو تو پڑے جان کے لالے (رند)

(۲) کمال مایوسی ہونا۔ نہایت نا امیدی ہونا ✦ آس ٹوٹنا۔ نراس ہونا ؎

نہ کیوں ہجر جاں کے لالے پڑے ہیں ایسے کے پالے کہ جو اقرار برسوں میں کرے انکار دم بھر میں (حیا)

عشق بت گلفام میں ایمان کا کیا ذکر ہمکو بخدا پڑ گئے ہیں جان کے لالے (عاشق)

دلکو بٹھا جو وہ بے پرواہ لے پڑ گئے جان کے مجھکو لالے
دلکو کوئی کس طرح سنبھالے یاں جان کے پڑ رہے ہیں لالے

دل کو تو کیا جان کے پڑ جائینگے لالے سبکو آفتیں لائیگا اے جان نہ کیا کیا تعویذ (نسیم دہلوی)

ہائے صد افسوس کس کافر کے ہم پالے پڑے دل تو پہلے دے چکے اب جان کے لالے پڑے (نصیر)

زندگانی کے ہمیں لالے پڑے ہائے کس بیدرد کے پالے پڑے (مومن)

دل لگتی ہے یاں جان کے لالے پڑے حیرت آویگا ابھی دیکھئے کیا کیا مرے آگے (حیرت)

(۳) مصیبت میں پھنسنا۔ آفت میں آنا۔ بلا میں مبتلا ہونا ؎

کچھ اور لب یار کی تعریف کروں کیا وہ لعل کہ دیکھے سے پڑیں جان کے لالے (آتش)

(۴) از حد قلت ہونا۔ کمی ہونا۔ نایُسری ہونا۔ گھاٹا ہونا جیسے اب تو روٹیوں کے بھی لالے پڑتے نظر آتے ہیں۔ (۵) دُوبھر ہونا۔ دشوار ہونا۔ مشکل پڑنا لینے کے دینے ؎

کسی کا تو کچھ بھی نہ جاویگا لیکن پڑینگے مجھے اپنے جینے کے لالے (نظیر)

لام (فرنچ) اسم مذکر۔ صحیح (Larme) (لارم) وہ فوج کا دستہ جو کسی بڑے افسر کے زیر حکم ہو۔ برگیڈ۔ برگڈ۔ سوار۔ پیدل وغیرہ کی فوج اور توپ خانہ۔ پلٹنوں کا مجموعہ وغیرہ ✦

لام باندھنا (۱) فعل متعدی۔ چڑھائی کے واسطے فوج جمع کرنا۔ چاروں طرف سے لشکر جمع کرنا۔ لڑائی کا سامان کرنا۔ جنگی تیاریاں کرنا ؎

جانتا ہوں کُھلے گیسو کے ہیں اے جنگجو لام باندھا ہے جو اُسنے ہے چڑھائی شام پر (اسیر)

نجد کو آتے ہیں اطفال لہو مجنوں سے لام تجھپہ ہے یہ شیطان کا لشکر باندھے (صابر)

لام بندھنا (۱) فعل لازم۔ فوج و سپاہ وغیرہ کا مع سامان چڑھائی کے واسطے جمع ہونا ؎

چڑھائی ہو ختن پر یا خطا پر دیکھئے کیا ہو کئی دن سے بندھا ہے لام اُس زلفِ پریشاں کا (اسیر)

لام (ع) اسم مذکر۔ (۱) عربی کا تیئسواں فارسی کا ستائیسواں اُردو کا تیسواں سنسکرت یا ہندی کا اٹھائیسواں حرف (۲) فارسی والے معشوق کی زلف کو اِس سے تشبیہ دیتے ہیں (۳۔ ف) لاف و گزاف ✦

لام الف (ع) اسم مذکر۔ عربی کا انتیسواں حرف جو لام اور الف سے بدیں وجہ مرکب ہو کر بنایا گیا کہ کلام عرب میں چونکہ ابتدا بساکن محال ہے اور الف ہمیشہ ساکن مانا گیا ہے علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا تھا پس اُسکے واسطے یہ شکل مقرر کرکے **لا**۔ لام الف ایک حرف ہی قرار دے لیا۔ عربی حروف تہجی میں جو اول حرف ہے اُسکو اسی واسطے عرب والے ہمزہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بذاتہ متحرک ہے۔ جن لوگوں نے اسمیں انکار کیا اُنکو رسول مقبول نے مردود کہا ✦

لام کاف (ع) اسم مذکر۔ لام ✦ کاف۔ کسی پر لعنت کرنا اور اُسے کافر کہنا۔ لعنت ملامت۔ طعن و تشنیع ✦ گالی گفتار۔ بُرا بھلا۔ گالی گلوج۔ لاف و گزاف۔ فحش کلامی۔ واہی تباہی ؎

کب وہ گزرتے ہیں سر لاف و گزاف سے جنکی کہ آشنا ہے زباں لاف و کاف سے (ذوق)

لام کاف بکنا (۱) فعل متعدی۔ گالی گلوج بکنا۔ واہی تباہی بولنا۔ بدزبانی کرنا۔ فحش بکنا

لام کاف کرنا (۱) فعل متعدی۔ گالی گلوج کرنا۔ گالی گفتار کرنا۔ مادر خواہی کرنا۔

لام

لام کاف کہنا (ا) فعل متعدی: ۔ برا بھلا کہنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ گالی گلوچ بکنا۔
لام و کاف اب جو تو لگا کہنے ۔ تجھ کو ایسا پڑھا دیا کسنے (معروف)

لام کاف نکالنا (ا) فعل متعدی: ۔ بدزبانی کرنا۔ فحش کلامی کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ گالی گلوچ کرنا ٭

لامسہ (ع) صفت: ۔ چھونے والی قوت۔ مس کرنیکی قوت۔ انسان کے بدن کی جلد میں ایک قوت ہے جو کسی چیز کے چھونے سے اسکی نرمی سختی کو معلوم کرتی ہے ٭

لاما گرو (ہ) اسم مذکر: تبت والوں کا پیشوا جسکی نسبت اُن لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ مرتا نہیں صرف چولا بدلتا اور سارے گزشتہ حالات بتاتا ہے اجاڑ بجاں نامہ میں لکھا ہے کہ بودھ مذہب والے اپنے گرو و پیشوائے مذہب کو لاما کہتے ہیں اور سب سے بڑا لامہ شہر لاسہ دار الخلافت ملک تبت میں رہتا ہے اور تبت و چین کے وہ لوگ جو بودھ مذہب رکھتے ہیں لامہ کے بڑے لاما کو خدا تو بودھ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حیات ابدی رکھتا ہے اور جب کبر سن کے باعث اسکا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے تب نئے قالب میں چلا جاتا ہے لیکن یورپین سیاح اُسکی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ جب لاما مرجاتا ہے تو اُسکے کارپرداز مخفی طور سے کسی تُرت کے پیدا ہوئے لڑکے کو لاما کرکے مسند پر بٹھا دیتے ہیں اور اُسے ایسے طور پر پالتے پوستے اور سکھاتے پڑھاتے ہیں کہ وہ تمام باتیں پہلے لاماؤں کے وقت کی بتانے لگتا ہے اور اُسکے ناواقف جاہل پیرو اسے لاما کے کشف و کرامات کا کرشمہ سمجھکر یقین کر لیتے ہیں۔ لاما جب قالب تبدیل کرتا ہے تو اُسکے مردہ جسم کو سکھاکر اور چاندی سے منڈھ کر مندر میں پرستش کے واسطے رکھ دیتے ہیں ٭)

لانا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) آوردن کا ترجمہ۔ لے آنا۔ لیکر آنا (۲) پیش کرنا۔ حاضر کرنا۔ موجود کرنا۔ سامنے کرنا۔ روبرو کرنا (۳) کرنا۔ اُٹھانا۔ برپا کرنا۔ جیسے نیل لانا۔ جھگڑا لانا۔ رنگ لانا۔ ڈھب پر لانا (۴) بازاری۔ رنڈی لانا۔ کٹنا پا کرنا۔ دلالپن کرنا۔ (۵) خریدنا۔ مول لینا۔ جیسے جس بھاؤ لائے اُسی بھاؤ بیچا (۶) ہندو۔ گنوار۔ چھونا۔ لگانا۔ مس کرنا۔ (۷) پرانی ہندی) کرنا۔ جوڑنا۔ لگانا ۔
ساجن وہ دن کون تھے کہ سکھ سے لائی پیت ۔ اب دکھ دے نیارے بھئے کہو نہیں کس رِیت (دوہا)

لانا بندی (ا) اسم مؤنث: ۔ ہلوں کی تعداد کے موافق لگان۔ ہلوں کی تعداد پر جو خراج لگایا جائے۔ معاملہ۔ مالگزاری ٭

لانا لگانا (ہ) فعل متعدی: ۔ قرضدار کا زر قرض کے عوض مویشی لے لینا۔ دھن کو قرضہ میں لگالینا

لانبا (ہ) صفت: ۔ (گنوار) لمبا ٭ طویل ٭ دراز قد۔ طویل القامت۔ (۲) اسم مذکر: باشندہ چین یا تبت کا باشندہ۔ لامہ گرو کا پیرو ٭

لانڈ (ہ) اسم مذکر: ۔ (گنوار) لنڈ۔ ذکر۔ قضیب۔ لوڑا۔ عضو تناسل۔ اندری۔ کیر۔ لنگ

لاو

لانک (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) کٹے ہوئے اناج کا ڈھیر۔ اناج کا وہ ڈھیر جس سے ابھی تک اناج نہ نکالا ہو۔ کھلیان۔ خرمن ٭ (۲) بھس۔ بھوسا ٭ چوکر۔ بھوسی۔ سبوس (۳) پورب، کرشلف۔ لک۔ میان (۴) جیب۔ لڑوجت۔ لیس۔ لاسا (ہ) مقدار۔ اندازہ۔ تعداد ٭

لانک ڈالنا (ہ) فعل متعدی: ۔ اناج کاٹ کر ڈھیر لگانا ٭

لانگ (ہ) اسم مؤنث: ۔ (ہندو) (۱) دھوتی کا وہ پلّا اور بچا ہوا حصہ جو آگے لٹکتا رہتا ہے۔ پنجابی۔ لڑ۔ (۲) (چابکسوار) صد۔ سو ٭

لانگ ماسارہ (ہ) اسم مذکر: ۔ (چابکسوار) سو روپے ٭

لانگ مالی سیکھے (ہ) اسم مذکر: ۔ (چابکسوار) سات روپے ٭

لانگاٹیر (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) لار۔ ڈار۔ قطار۔ پرا۔ صف۔ (۲) تسلسل۔ سلسلہ ٭

لانگن یا لانگھن (ہ) اسم مؤنث: ۔ ع۔ الانگن کا مخفف ٭

لانگن میں آنا (ہ) فعل لازم: ۔ ع۔ الانگنا جانا۔ الانگھے میں آنا جیسے دیکھو بچے کو اٹھالو لانگن میں آتا ہے۔ لانگن میں آئی چیز نہ کھاؤ ٭

لانگنا یا لانگھنا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) اوپر سے جانا۔ اوپر سے گزر جانا۔ عبور کرنا۔ الانگنا
اے شوق یہ خون مصحفی ہے ۔ چل بچ کے نہ آتے جاتے تو لانگھ (مصحفی)
(۲) گھوڑے یا گھوڑی پر پہلے پہل سواری ہونا ٭

لاؤ (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) چرس کھینچنے کی موٹی رسی۔ موٹا رسا۔ لاس۔ بھاسن۔ جیسے لاؤ ٹوٹ گیا۔ لاؤ گھوڑے پر (جب کوئی شخص کسی چیز کو کہتا ہے کہ لاؤ تو دینے والا بصورت انکار یہ جواب دیتا ہے) (۲) اسقدر زمین جو ایک دن میں ایک لاؤ کے ذریعہ سے بھری جائے جسکی تعداد ۵ ، ۶ ایکڑ ہوتی ہے (۳) امنگ۔ مطالبہ۔ طلب جیسے تمہاری لاؤ لاؤ نے تو ناک میں دم کر دیا (۵) ہندو۔ وہ قرضہ جو کسی چیز کو رہن کرکے لیا ہو (۶) ناؤ کا رستا۔ گن ٭

لاؤ اٹھانا (ہ) فعل متعدی: ۔ کسانوں کو تقاوی دینا۔ لاؤ کا خرچ اٹھانا۔ بونے جوتنے کے واسطے قرض دینا ٭

لاؤ چلانا (ہ) فعل متعدی: ۔ چرس کے ذریعہ سے پانی نکالنا۔ کنواں چلانا۔ بیلوں کے ذریعہ سے آبپاشی کرنا۔ کنواں جوتنا ٭

لاؤبالی (ا) اسم مؤنث: ۔ دیکھو (لاابالی مشتقات لاابالی نہیں میں) ۔
دل وحشی کا بھی کیا کارخانہ لاؤبالی ہے ۔ نہ داغ جنوں کا خرچ بے سر کا عالی ہے (سیاح)

لاؤبالی پن (ا) اسم مذکر: ۔ الھڑپن۔ بے پروائی۔ بےباکی۔ آزادمنشی۔ گستاخی۔ بے ادبی ٭ ادب و تہذیب کے برخلاف برتاؤ ۔

تمہارا لاؤ بالی بن تمہارا حسن ہے گویا + پری یونہ کہیں تمکو جو تم میں آدمیت ہو (برابر)

لاوڑ (ہ) اسم مذکر - (۱) ایک قصبہ کا نام جو میرٹھ کے علاقہ میں واقع ہے اور اُسکا گڑ نہایت عمدہ صاف و قابلِ تعریف ہوتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے عمدہ گڑ کو بھی لاوڑ کہنے لگے (۲) پورب) تمباکو یا دھان کی پود جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگائی جائے

لاؤ لاگ (ہ) اسم مؤنث (متروک) دشمنی - عداوت - خصومت - لاگ ڈانٹ بغض ~

دوستو اسکو جو پکڑا ہے تو تم چھوڑ دو مت لاؤ لاگ اپنے تئیں بھی اُسی کافر سے ہے (مصحفی)

لاؤ لشکر (۱) اسم مذکر - فوج مع سامان - لشکر اور اُسکے ہمراہی و ملازمان افسر وغیرہ فوج بھیڑا - فوجی بھیڑ بھاڑ - انبوہِ سپاہ - بھیڑ بھڑکا - انعام - ہجوم - انبوہِ خلائق

لاون (ہ) اسم مذکر - (۱) وہ چیز جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے دال سالن - ترکاری وغیرہ (۲) پورب) داموں - ذیل +

لاونی (ہ) اسم مؤنث - (پورب) (۱) مرہٹی - ایک قسم کے گیت جنمیں بڑے بڑے قصے یا بیان ہوتے ہیں - (۲) لانی - فصل کا کاٹنا - دِرو - باڑی (۳) لانی کی اُجرت فصل کاٹنے کی مزدوری (۴) معاملہ - مالگزاری - خراج +

لاہا (ہ) اسم مذکر - (ہندی) لابھ - فایدہ - نفع - حصول - حاصل پھل جیسے وہ تو لاہا لگنے نہ ٹوٹا ~

دھاکرشن منانے کے جتن جا ہے اُت جا لاہا ہوگا چوکنا کانٹا لگے نہ پا (جو بولے کا ٹکڑا)

لاہاتھ (ہ) محاورہ - کسی کام کی داد دینے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں یعنی اس خوشی میں ہاتھ ملا اور پوری پوری داد دے + کیا کہنا ہے - واہ واہ - سبحان اللہ ~

کیا ہاتھ لگا یہ ہے کہ دو ٹکڑے ہوا غیر قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لاہاتھ (کفایت علی)

دیکھ عقد ثریا ہمیں انگور کی سوجھی لاہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھی (نظیر)

لاہن (ہ) اسم مذکر - خمیرِ شراب جو بیری پیپل اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اُٹھایا جاتا ہے

لاہوت (ع) اسم مذکر - دیکھو (مشتقات لامعنی نہیں ہیں) +

لاہی (ہ) اسم مؤنث - (۱) ایک قسم کے پودے کا نام (۲) ایک قسم کی سرسوں (۳) ایک قسم کا نہایت باریک اور نفیس ریشمی کپڑا +

لائی (ہ) اسم مؤنث - (گنوار) (۱) دِرو - فصل کا کاٹنا - باڑی (۲) پورب - خودرو دھان (۳) - " - مُرمُرے - بھُنے ہوئے چاول + غلہ بریاں - بھُنا ہوا اناج +

لائی (ت) اسم مؤنث - (۱) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو ملک چین سے آکر فروخت ہوتا ہے - گجرات میں بھی اس نام کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے جو ایک طرح کا الوان ہے (۲) کیچڑ - وہ کیچڑ جو حوض یا تالاب کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے مجازاً دُردِ شراب - شراب کی تلچھٹ - نیچے کی شراب ~

مصحفی کورات ساقی نے جو دی لائی تہ آ اُٹھ گیا جھنجلا کے وہ شیشے پہ سا فرما کے (مصحفی)

لائق (ع، تابع فعل) - (۱) واجب - سزاوار - قابل شایاں - زیبا - مناسب - جوگ - موزوں (۲) روا - جائز - بہلا (۳) ٹھیک - بجا - درست - (۴) - (ا) - کافی - مکتفی - بس - وافی - جتنا چاہئے حسب ضرورت جیسے بچے کے لائق کھانا لاؤ (ہ صفت) ذی جوہر - ذی ہنر - لئیق - گنی - گن والا - ہنرمند - مستعد + اہل + دانا - ہوشیار + گرامی قدر - والا منزلت +

لائق کرنا (ا) فعل متعدی - (۱) قابل بنانا - ہوشیار کرنا - چالاق چوبند بنانا (۲) مقدرت دینا - مقدور بخشنا - جیسے خدا نے تمکو سب لائق کیا ہے +

لائق ہونا (ا) فعل لازم - (۱) قابل ہونا - سزاوار ہونا - مستحق ہونا - مستوجب ہونا - مقتضی ہونا (۲) موزوں ہونا - زیبا ہونا - پھبنا - سجنا - زیب دینا (۳) دانا اور ہشیار ہونا - صاحب جوہر ہونا - گنی ہونا + گرامی قدر ہونا - والا مقدرت ہونا (۴) کافی ہونا - مکتفی ہونا +

لُب (ع) اسم مذکر - مغز - خلاصہ - تت - عطر - ست +

لُبِ لُباب (ع) اسم مذکر - خلاصہ کا خلاصہ - نہایت خالص مغز ہی مغز + مغز گری - خلاصہ - عطر - تت - ست - اصلی مادہ +

لَب (ف) اسم مذکر - (۱) ہونٹھ - شفت - یک طبق از دو طبقِ دہاں ~

بوسہ لب جو ہم نے مانگا اُنسے ظفر تو کہنے لگے حد سے زیادہ بڑھو نہ دیکھو جتنے ہو اُتنے ہی ہو (ظفر)

(۲) کنارہ + طرف - جانب - تیر - چھور - لب سڑک ~

منہیں کیسا خم صہبا کے بھر آیا پانی تیرے لب سے جو بہ ساغر سرشار لگا (مومن)

(۳) ساحل - کرارا - جیسے لبِ دریا (۴) حاشیہ - دَور - کور - پلو + کنی + (۵) کگر - منڈیر - چھجا - جیسے لبِ بام (۶) تھوک - لعاب دہن - رال - جیسے لب لگا کر ورق اُٹھانا - لب لگا کر مہر لگانا - (ا) ہونٹوں کے اُوپر کے بال - مونچھوں کے بال - مونچھیں - اس معنی میں جمع کے ساتھ اور مؤنث بولتے ہیں جیسے لبیں بہت بڑھ گئی ہیں

لب بند ہو جانا (۱) فعل لازم - ہونٹھوں کا از حد شیرینی یا کسی چیپدار چیز کے سبب چسپاں ہو جانا - ہونٹھ چپک جانا - ہونٹوں کا جُڑ جانا - منہ بند ہو جانا - خاموش ہو جانا ~

کیونکہ پوچھے حال تلخی عاشقِ دلگیر سے ہو گئے ہیں بند لب شیرینیٔ تقریر سے (مومن)

لب بند ہونا (ا) فعل لازم - شیرینی سے ہونٹھوں کا چپکنا + خاموش ہونا - منہ بند ہونا

لبِ دریا (ف) اسم مذکر - ساحلِ دریا - کنارۂ رود - کرارا +

لبِ شیریں (ف) اسم مذکر - میٹھے ہونٹھ - معشوق کے ہونٹھ جنکی حلاوت مشہور ہے -

بکہ

لب کھولنا (۱) فعل متعدی: - بولنا - بات چیت کرنا - کلام کرنا - ٥
کم بولنا ادا ہے ہر چند پسند اتنا ۔ مُند جائے چشمِ عاشق تو بھی وہ لب کھولے (رسوا)

لب گور ہونا (۱) فعل لازم: - گورکنارے پہنچنا - مرنے کے قریب ہونا - قبر میں پاؤں لٹکانا ✦

لب لگانا (۱) فعل متعدی: - تھوک لگانا - دہن کا لعاب لگانا ✦

لبِ معشوق ہونا (۱) فعل لازم: - (لکھنؤ) تیر کا نشانہ پر جا کر سوفار تک دھنس جانا - سارا تیر گڑ جانا - مع سوفار گھس جانا - پورا تیر بیٹھ جانا - (ہم نہیں جانتے جن لوگوں نے اسکے معنی تیر کا سوفار تک پہنچنا لکھے ہیں - اُنہوں نے کیا مفہوم رکھا ہے) ✦

لبِ نوشیں (ف) اسم مذکر: لبِ شیریں - معشوق کے لب یعنی ٥
ناصح نہ سنینگے لب نوشیں کی قسم ہے ۔ شیریں سخنی تیری ہمارے لئے سہتے (مفتون)

لب نہ ہلانا (۱) فعل متعدی: - زبان نہ ہلانا - چپ رہنا - خاموش رہنا - اُف نہ نکالنا - خاموشی اختیار کرنا - بات نہ کرنا ٥
بھرے ہیں دل میں شکوے سینکڑوں روبرو تیرے ۔ کبھی لب بھی نہیں ہلا سکتے پر نوبت آئی ہے (ظفر)

لب و لہجہ (ف) اسم مذکر: تلفظ - اچارن - خوش کلامی - خوش گفتاری - طرزِ کلام - طرزِ گفتگو - طرزِ تکلم ٥
بادصبا نے اہلِ چمن میں اُس سے جو کی ملائی بات ۔ اس لب و لہجہ پر بلبل کو اسکی آگے نہ آئی بات (میر)

لبادہ (ف) اسم مذکر: - دگلہ - فرگل - فرغل - روئیدار چوغہ - اوورکوٹ - جبّہ ✦

لباڑ (ہ) صفت: - گپیوں میں جھوٹا - دروغ گو - بطال ✦

لباڑی (ہ) صفت: - جھوٹا - لپاٹی ✦

لباس (ع) اسم مذکر: - (۱) پوشاک - لبستر - چولا - پوشش - جامہ - ٥
کب لباسِ دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر ۔ جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا (ذوق)
تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس ۔ یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں سیدھا اُلٹا (آتش)
نہ ہوویں کس لئے نسرین و سنبل کیونکر کہ ہے زیبا ۔ لباس اُس ماہ پیکر کا سیہ ایسا سفید ایسا (ظفر)
(۲) بھیس - روپ - شکل - برقع ✦

لباسی (۱) صفت: - پوشاکی - ظاہر دار - صورت کا - دبھیسا - دکھاوے کا ✦ لفافہ

لبالب (ف) صفت: - مُنہا مُنہ - لبریز - پُر - بھرا ہوا - منہ تک بھرا ہوا - کناروں تک بھرا ہوا
لبالب ہونا (۱) فعل لازم: - مُنہا مُنہ بھرنا - پُر ہونا ✦ لبریز ہونا ✦

لُبدی (ہ) اسم مؤنث: - (لکھنؤ) لگدی - پٹری - ثقلِ بنگ - پلٹس جیسے بھنگ کی لبدی

لُبدی باندھنا (ہ) فعل متعدی: - (لکھنؤ) پلٹس باندھنا - پٹی باندھنا ✦

لبرٹی (انگلش) (LibeRTy) اسم مؤنث: - آزادی - پابندی کا نقیض - حُریّت ✦

لبرل (انگلش) (LibeRAl) صفت: - (۱) آزاد - پابند کا نقیض - کھلا ہوا - وارستہ - کھلے بند - مطلق العنان - خود مختار - بے لاگ - صاف - خود رائے (۲)

بو

نام لوگوں کا خیرخواہ - خیرخواہِ خلائق - سب کا بھلا چاہنے والا - رفاہِ عام اور فائدہ عوام کا طرفدار - وہ شخص جسکی رائے انتظامِ ملک کی بابت امورِ رفاہِ عام کی ترویج میں ہو ✦

لبریز (ف) صفت: - دیکھو لبالب ✦

لبڑ خندہ (۱) صفت: - جھوٹا - لپاٹی ✦ بیہودہ گو - واہی باتیں کرنے والا ✦ خوشامدی ✦

لبڑ خندی (ہ) اسم مؤنث: - بیہودہ عورت - پھوہڑ عورت ✦ نابکار عورت ✦ تلاتھو کرنے والی عورت - خوشامدگو - جیسے ٥
جن لبڑ خندیوں کو تم نے منہ لگا رکھا ہے اُن کا چاٹا ہوا وقت کبھی ہرا نہیں ہوا (بیگمات کی بولی)

لبڑ دھوں دھوں (ہ) اسم مؤنث: - (۱) غل غپاڑا - غل شور - ہنگامہ - جیسے یہ کیا لبڑ دھوں دھوں مچا رکھی ہے (۲) بیہودہ روش - بے ایمانی (۳) بدنظمی - بدانتظامی - ناپرسان حالی - بدعملی جیسے وہاں تو ایک لبڑ دھوں دھوں ہے کوئی بھی سلیقہ نہیں ہے ✦

لبڑ سبڑ (ہ) اسم مؤنث: - بیہودگی - گپڑ چوتھ ✦ بدسلیقگی - پھوہڑپن ✦

لبڑو (ہ) صفت: - جھوٹی - لباڑ - بطالہ - بیہودہ گو اور واہی باتیں کرنے والی ✦ بکواسن - بک بک کرنے والی - ہاتون - چرب زبان - لسان ٥
سہری کو کا جو ہے یادوں پیٹی ۔ تو وہ ایک لبڑو ہے ہماروں پیٹی (رنگین)

لبکا (ہ) اسم مذکر: - عادت - بان - خو - ڈھب - علت - لت - ریت - خوشبو - مزہ - چسکا - چاٹ ✦ ٥
دھیان اُس بوسہ لبکا نہ گیا ۔ لب پہ جان آئی پہ لبکا نہ گیا (نصیر)
بے صید ذبح کردہ وہ کھاتا نہیں ہے گوشت ۔ لبکا ہے سگ کو بھی رزقِ حلال کا (مصحفی)
(یہ لفظ آجکل بائے فارسی سے بولا جاتا ہے - قدیم شعرا نے بے کے ساتھ اسکا قافیہ اکثر باندھا ہے)

لبلبا (ہ) صفت: - (پورب) (۱) چیپدار - لیس دار - چپکنے والا (۲) چکدار ✦

لبلبی (ہ) اسم مؤنث: - بندوق کی کمانی ✦

لبنی (ہ) اسم مؤنث: - (پورب) وہ چینی یا مٹی کی چھوٹی سی ٹھلیا جسمیں تاڑی یا سیندھی رس رس کر جمع ہوتی ہے ✦

لُبوب (ع) اسم مذکر: - (۱) لُب بمعنی مغز کی جمع (۲) ایک قسم کی معجونِ مغزیات وغیرہ ✦

لبوں (۱) اسم مذکر: - لب کی جمع - جو حروفِ ستمرہ و تابعِ مغیرہ کے آنے سے یائے تحتانی کو واو مجہول سے بدل کر بنی ہے ✦

لبوں پر جان آنا (۱) فعل لازم: - ہونٹھوں پر دم آنا - جانکنی کا وقت ہونا - دم واپسیں ہونا - گور کے کنارے لگنا ✦ نہایت تنگ آنا ٥
جان لُٹنے والوں کی وعظ لبوں پر آگئی ۔ وہ کیا کہتا ہے حضرت آپ کی گفتار کا (انور)

لبوں پر جان یا دم ہونا (۱) فعل لازم۔ (۱) گور کے کنارے ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ جانکنی میں ہونا۔ لبوں پہ دم پہنچنا بھی بولا جاتا ہے۔ ؎

پیام جلد صبا وصلِ یار کا پہنچا کہ دم لبوں پہ ہے اس بیقرار کا پہنچا (جرأت)

لوگ کہتے تھے ہے لبوں پر جان مرکے صدقے جھوٹ کے قربان (شوق)

(۲) نہایت تنگ و عاجز ہونا ✦

لبوں پر ہونا (۱) فعل لازم۔ کنارے پر پہنچنا۔ اختتام پر ہونا۔ کسی کام کا خاتمہ پر ہونا

لُبھانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) لوبھ دینا۔ لالچ دینا۔ پرچانا۔ للچانا۔ رغبت دینا (۲) فریفتہ کرنا۔ مائل کرنا۔ راغب کرنا۔ موہنا۔ گرویدہ کرنا۔ عاشق بنانا ؎

آنکھیں لڑا کے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے کس کس ادا سے اُسنے دلکو لبھا لیا ہے (جرأت)

اپنی جانب کو جسے تونے لبھایا ہوگا کوئی اور اسکو سوا تیرے نہ بھایا ہوگا (ظفر)

منہ دوپٹے میں چھپایا اُس نے دل کو پردے میں لبھایا اُسنے (مرزا سبحان قلی بیگ راغب)

لبھاتا ہے نہایت دلکو خط رخسار جاناں کا گھسیٹیگا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا (آتش)

وہ جوگن بھی سو سو طرح کر ادا ہر اک آن میں اُسکو لیتی لبھا (میر حسن)

دل میرا لبھاتا ہے اسی ڈھب سے وہ عیار ہر آن نیا غمزہ ہے ہر لحظہ ادا اور (فیض الملک ادیب)

(۳) بہکانا۔ اکسانا۔ ورغلانا۔ یار بنانا۔ پھسلانا۔ بہلانا۔ ترغیب دینا ✦

لُبھاؤ (ہ) اسم مذکر۔ (پورب) رونگن۔ منگنی۔ رونگا۔ کچھ سودا خریدکر اُسکے بعد اوپر سے مانگ لینا

لَبی (ہ) اسم مؤنث۔ گنّے کا اُبلا ہوا رس جس سے گڑ شکر وغیرہ بناتے ہیں ✦

لبیدا (ہ) اسم مذکر۔ سونٹا۔ گتکہ۔ باڈی۔ لٹھ۔ ڈنکا۔ جیسے آئے آم جائے لبیدا۔ (کہاوت) یعنی حصولِ مقاصد میں کچھ نقصان بھی ہو تو پروا نہیں ✦

لبیرا (ہ) اسم مذکر۔ چیتھڑا۔ لیر۔ دھجّی ✦

لبیرے لگنا (ہ) فعل لازم۔ (بیگمات) چیتھڑے لگنا۔ دھجیاں لگنا۔ کپڑوں کا لیر لیر ہو جانا۔ جیسے ننھے کے کپڑوں کے لبیرے لگ جائیں دھجیاں ہو جائیں کیا مقدور جو ٹانکا بھرا جائے (سگھڑ سہیلی)

لبّیک (ع) کلمۂ ایجاب۔ کھڑا ہوں حاضر ہوں۔ حاضر۔ جی۔ ہاں۔ خداوند جناب عالی یعنی آپ کی خدمت میں جیسا کھڑا ہونا چاہئے اُس طرح مؤدبانہ کھڑا ہوں جب مخدوم اپنے خادم یا آقا اپنے ملازم کو پکارتا ہے تو خادم جواب میں یہ لفظ کہتا ہے۔ جیسے اردو میں حاضر۔ خداوند۔ جی۔ حضور وغیرہ بولتے ہیں۔ اسی طرح حاجی لوگ مقامِ عرفات میں بار بار یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے نہایت اطاعت و انقیاد کا اظہار منظور ہوتا ہے۔

لئے علم و فن اُنسے نصرانیوں نے کیا کسب اخلاق روحانیوں نے
ادب اُنسے سیکھا صفاہانیوں نے کہا بڑھکے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا } (مسدس حالی)

لبیں (ا) اسم مؤنث۔ (لب کی جمع) (۱) ہونٹھ۔ دونوں لب۔ جیسے لبیں بند ہونا۔ (۲) موچھیں۔ موچھوں کے وہ بال جو ہونٹھوں پر سے کترواے جاتے ہیں جیسے کتنی لبیں بڑھ گئی ہیں (اگرچہ لب مذکر ہے مگر اردو کے محاورے میں ان الفاظ کے ساتھ جو ذیل میں درج ہوتے ہیں اُسکی جمع مؤنث ہی بولی جاتی ہے) ✦

لبیں بڑھ جانا (ا) فعلِ لازم۔ موچھیں بڑھ جانا۔ ہونٹوں سے اوپر کے بالوں کا بڑا ہو جانا

لبیں بند ہونا (ا) فعل لازم۔ کسی چیز کے نہایت شیریں ہونے کی تعریف میں کہتے ہیں۔ جیسے ان خربزوں سے لبیں بند ہوتی ہیں ✦

لبیں لینا (ا) فعل متعدی۔ ہونٹھوں کے اوپر کے بال کتروانا۔ موچھیں منڈوانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بال مونڈنا ✦

لَپ (ہ) اسم مؤنث۔ مٹھی بھر۔ دونوں ہاتھوں کو باہم ملاکر جو پیالہ سا بنجاتا ہے۔ یک کفِ دست۔ حفنہ۔ حفنہ۔ بکٹا۔ پسر ✦

لپ کاٹ ہلکے (ہ) تابع فعل۔ (گنوار) مٹھی بھر کم کرکے (اکثر دیہات میں اناج کا سودا لیا کرتے ہیں کیونکہ ان غریبوں کے پاس نقدی کہاں سے آئی جو روپیہ پیسہ دے کر ترکاری خریدیں پس ترکاری فروش یا کاچھنیں وغیرہ جو ترکاری وہاں بیچنے جاتے ہیں وہ کسی چیز کو اناج کے برابر تول کر فروخت کرتے ہیں کسی کو دو حصے اناج لیکر ایک حصہ کی بہار دیتے ہیں کسی میں صرف ایک لپ نکالکر تول دیتے ہیں کوئی چیز دو سیر کوئی چیز ایک سیر کر دیتے ہیں)

لپا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) پھڑ پھڑ۔ چاٹا۔ سیلی جیسے لپاڈگی (۲) گیڑی کا خمیدہ حصہ۔ گیڑی کا لٹکا۔ جیسے لپا نہ ٹوٹے (۳) پورب) گوٹا۔ کناری۔ لپکا ✦

لپاڈگی (ہ) اسم مؤنث۔ ٹک اور تھپڑ کی لڑائی۔ جوتی پیزار۔ چانٹا چٹول۔ گھمسان گھمسا۔ جوتم جاتا۔ مارپیٹ۔ ڈکم ڈکا ✦

لپاٹی (ہ) صفت۔ جھوٹا کا مترادف۔ لباڑ۔ دروغگو۔ بطّال۔ کاذب ؎

کسکا ہے کوئی عاشق جھوٹے ہیں لپاٹی سب کہتے ہو یہ تم صاحب بندے کے سنانے کو (جرأت)

لپاٹیا (ہ) صفت۔ تصغیر یا تحقیر۔ نہایت جھوٹا۔ بطّال۔ کذاب ✦

لپالپ (ہ) تابع فعل۔ جلد جلد۔ جھپا جھپ۔ جیسے لپالپ گوالر کھا رہی ہے ✦

لپائی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) استرکاری۔ کہگل۔ گوبری۔ پلستر۔ پتائی ✦ لیپنے کا حاصل بالمصدر (۲) لیپنے کی اجرت۔ استرکاری کی مزدوری (۳) ظرافتاً) گچ پچ لکھا ہوا پاس پاس لکھا ہوا جیسے یہ لکھائی نہیں لپائی ہے ✦

لَپٹ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) شعلہ۔ لَو۔ آنچ۔ بھبک۔ لاٹ۔ جوت۔ گرمی۔ جھالہ۔ لپک۔ جیسے آگ کی لپٹ۔ اثرِ گرمی ؎

لپٹ

اُس خلق دستِ نازک پر لپٹ آخر لگی   ہاتھ کہتا تھا دل پرسوز پر دھر دیکھ کر (ممنون)

(۲) ہوا کا جھونکا۔ ہوا کی لہر۔ سرسراہٹ (۳۔ گنوار) لُو۔ بادِ سموم۔ گرم ہوا جیسے لپٹ یعنی لُو لگ گئی (۴) خوشبو جو ہوا کے ساتھ آئے۔ مہک۔ باس۔ شمیم۔ نگہت۔ بو۔ خوشبو ؎

سحر بہار کی خوشبو میں آگئی یہ لپٹ   کہ صاف چاند سے کھڑے کی گلی کھلے گئی گُھر (انشا)

آ آئی نہ تو الفتِ محبوب کی تو کیسے   دیگا نہ لپٹ تو یہ بوی اگر ایسی (اختر)

نہیں ہوا ہے یہ بُو نافۂ ختن کیسی   لپٹ ہے یہ تو کسی زلف پُرشکن کیسی (ذکیر)

لپٹ آنا (ہ) فعل لازم۔ جھونکا آنا۔ خوشبو ناک ہوا کا آنا۔ خوشبو کی لہر آنا ✦

لپٹا (ہ) اسم مذکر۔ تصغیر بالتحقیر (۱) پِسی ہوئے آٹے کا حلوا۔ (۲) ایک قسم کا پتلا شیرہ۔ راب۔ لاٹ۔ پتلا گڑ۔ (۳) ایک قسم کی گھاس (۴۔ گنوار) رشتہ۔ ناتہ قرابت۔ سمبندھ ✦

لپٹانا (ہ) فعل متعدی: (۱) چمٹانا ✦ بدن سے چمٹانا۔ جوشِ محبت میں چھاتی سے لگانا گلے لگانا۔ پیار کرنا ✦ مساس کرنا (۲) اُلجھانا۔ لپیٹنا۔ چڑھانا جیسے درخت سے بیل کا لپٹانا۔ (۳) ساتھ لگانا۔ ساتھ ملانا (۴) چپکانا۔ چپکانا۔ چپیدن کا ترجمہ جیسے کسی چیز پر ورق لپٹانا (۵) سر کرنا۔ بھڑانا۔ چٹانا۔ پیچھے لگانا۔ جیسے شہدوں کو لپٹا دیا (۶) کسی مقدمہ یا علت میں پھنسانا۔ سانا۔ آلودہ کرنا۔ (۷) مصروف کرنا۔ مشغول کرنا لگانا۔ جیسے کسی کام میں لپٹانا۔ (۸) کشتی کرانا۔ چمٹوانا (۹) لپیٹنا۔ پیچک بنانا۔ (۱۰) ملفوف کرنا۔ (۱۱) کنکوا اُلجھانا۔ پتنگ کا پتنگ سے اُلجھانا (۱۲۔ گنوار) شادی کرانا۔ جوڑو کرانا۔ متاہل کرنا ✦

لپٹنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) پیچیدہ ہونا۔ پیچیدہ ہونا۔ لف ہونا ؎

چاہ گرنے جدھر سینہ سے کھینچا پیکاں   لختِ دل ساتھ نکل آئے لپٹ کر لاکھوں (حیا)

(۲) چمٹنا۔ سر ہونا۔ پیچھے لگنا ؎

ہم نہ سمجھے تھے کہ جنجال پڑیگا سر پر   لپٹی کاکل تری سو پیچ سے جادو ہو کر (عاشق)

لپٹتا ہے غبار اُڑ کر کسی کا   بچائیگا کوئی دامن کہاں تک (انور)

(۳) چپکنا۔ چسپاں ہونا۔ سٹنا۔ (۴) ہم آغوش ہونا۔ گلے سے لگنا۔ چھاتی سے لگنا۔ بدن سے بدن ملانا (۵) گرویدہ ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ مبتلائے عشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ شیفتہ ہونا۔ مفتون ہونا۔ عاشق ہونا۔ (۶) آشنائی ہونا۔ دوستی ہونا۔ عشق ہونا پھنسنا۔ اُلجھنا۔ (۷) بھڑنا۔ گتھنا۔ جُٹنا۔ (۸) کسی مقدمہ میں آنا۔ لپیٹے میں آنا۔ سنا۔ مبتلا ہونا۔ (۹) مشغول ہونا۔ مصروف ہونا۔ کسی کام میں ہمہ تن مشغول ہونا۔ (۱۰) کشتی کرنا۔ (۱۱) بل کھانا۔ پیچ کھانا۔ سانپ کی طرح لپٹنا۔ (۱۲) پتنگ کا پتنگ سے اُلجھنا (۱۳۔ گنوار) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا۔ کتخدا ہونا۔ جوڑو والا ہونا (۱۴) بند ہونا

لپڑ

ملفوف ہونا۔ (۱۵) تہ ہونا جیسے بستر لپٹنا۔ (۱۶) ساتھ ہونا۔ ہمراہ ہونا۔ ہم آہنگ ہونا۔ ساتھ لگنا۔ (۱۷) مصیبت یا آفت میں پھنسنا۔ مبتلائے بلا ہونا ✦

لپٹنٹ (ہ) اسم مؤنث۔ لپٹنے کا حاصل بالمصدر۔ (۱) ہم آغوشی۔ بغل گیری۔ (۲) کشتی۔ لڑنت۔ گاؤزوری۔ زور آزمائی۔ کشتم کشتا ✦

لپ جھپ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) تیزی۔ پھرتی۔ چابکدستی۔ تیزدستی ✦ جلدی ✦ شتابکاری۔ جلدکاری۔ جلدی کا کام (۲۔ عو) ہاتھ چالاکی۔ چوری۔ دزدی جیسے مغلانیاں اپنی لپ جھپ سے باز نہیں آتیں۔ ماں کے کفن میں سے بھی کپڑا چرا لیتی ہیں (۳) چالاکی۔ عیاری ✦ شوخی ✦ طراری ✦ فریب۔ مکاری۔ دھوکا بازی ؎

ہر ہر میں دنیا کے موجود جہاں دیکھو   آدم کو کیا حیران شیطان کی لپ جھپ نے (انشا)

خدا بچائے ان شہروں کو یہ لپ جھپ بڑی   کہ لیتے ہیں یہ ایمان لوٹ کر یہ جھپا جھپ (ظفر)

(۴) زود رفتاری۔ تیز رفتاری جیسے کیسی لپ جھپ سے وہاں پہنچ کہ سب حیران رہ گئے (۵) صفت۔ تیز۔ چالاک۔ ہوشیار ✦ پھرتی باز۔ پھرتیلا جیسے باپ چپ پوت لپ جھپ۔ (ہندو) (۶) تابع فعل۔ جھٹ۔ فوراً۔ جلد۔ شتاب۔ فی الفور۔ جھٹ پٹ۔ پھرتی سے۔ بھپاکے سے جھٹا جھٹ جھپا جھپ مثلاً جیسا یہ ماما لپ جھپ کام کرتی ہے کوئی نہ کرتا ہوگا ✦

لپچھنی (ا) اسم مؤنث۔ زٹلی۔ بیہودہ گو۔ خوشامدگو۔ خوشامد کرنیوالی جیسے دوچار لپچھنیاں خوشامد چوٹیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں (چترہنیلی) ✦

لپڑ (ہ) اسم مذکر۔ تھپڑ۔ چانٹا۔ تماچہ۔ طپانچہ ✦ پنجابی چپیڑ ✦

لپڑ شپڑ (ہ) اسم مؤنث۔ (عوام) (۱) ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے۔ جلدی جلدی بولنا۔ گپڑ شپڑ۔ جلدی کی بات (۲) گھال میل۔ گڈ مڈ۔ خلط ملط (۳) آلاہالا۔ نامعقول آرے۔ بلے۔ ہیرا پھیری ✦

لپڑ لپڑ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) بیہودہ بکنا۔ بکواس کرنا۔ کان کھانا۔ چپڑ چپڑ کرنا۔ ہرزہ درائی کرنا ✦

لُپڑی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) روغنی آٹے کی گولی جس سے نوزائیدہ بچوں کے بدن کا میل صاف کرتے ہیں (۲) پلٹس۔ بھرتا۔ لیپ۔ ضماد۔ پلستر۔ لگدی لُبدی (۳) میوے وغیرہ کی پوٹلی جس سے ٹکور دیتے یا سینکتے ہیں (۴) حقارتاً ٹوپی۔ لُپّو۔ لپّو۔ پپیا تحقیراً سر کا پھینٹا ✦

لُپڑی باندھنا (ہ) فعل متعدی: لگدی باندھنا۔ بھرتا باندھنا۔ ضماد کرنا۔ پلٹس باندھنا۔ پھینٹا باندھنا ✦

لُپڑی (ہ) اسم مؤنث: پوربی (۱) کپڑا۔ جامہ۔ بستر (۲) پھٹا پرانا صافہ۔ پگڑی۔ منڈاسا

لپس

لپسی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) لپٹی۔ گیہوں کے آٹے کا نرم گھی کا حلوا۔ سیرا (۲) نہایت بُوڑھا جسکا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو۔ بُوڑھا پھُونس۔ پیرِ فرتوت ✦

لپک (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چمک۔ کوند۔ چمکارا۔ لمعہ۔ روشنی (۲) شعلہ۔ لو۔ لپٹ۔ لاٹ (۳) جُنبش۔ پھڑکنا۔ پھُدکی۔ دھڑکن۔ تڑپ۔ دھڑک جیسے نبض کی لپک (۴) دوڑ۔ جھپٹ۔ پھلانگ جیسے چیتے کیسی لپک ۔ ع

چیتے سے کچھ کمر کو تری ہے مناسبت ۔ صُورت نہیں اگرچہ میاں پر لپک تو ہے (نصیر)

(۵) پھوڑے کی کھولن۔ سوزشِ زخم۔ حرارہ۔ ٹیس۔ چیس۔ چبک (۶) لچک۔ مڑنے تڑنے دبنے اُچھلنے کی طاقت ✦

لپک جھپک (ہ) اسم مؤنث۔ تیزی۔ طرّاری۔ چُستی۔ چالاکی۔ چابکی۔ پھُرتی۔ تیزدستی۔ شتاب کاری۔ جلدبازی۔ چابکدستی ✦

لپک جھپک سے (ہ) تابع فعل۔ طرّاری سے۔ چالاکی سے۔ پھُرتی سے۔ چابکدستی سے۔ تُرت پھُرت ✦

لپکا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) خُوئے بد۔ عادتِ بد ✦ خُو۔ عادت۔ دھب۔ لت۔ عادت بان۔ زشتخوئی ۔ ع

جسکو چوری کا پڑگیا لپکا ۔ ساہ کی قدر کب وہ جانے ہے

خُوباں کے دیکھنے کا وہ لپکا نہیں گیا ۔ پیری میں گرچہ خُوب بصارت نہیں رہی

رہا خوبانِ عشوہ گر چھُوٹا ۔ دیکھنے کا یہ لپکا پر چھُوٹا (نامعلوم)

چشم پوشی کا مری جان تمہیں لپکا ہے ۔ کھاتے ہو دیدۂ دراک سے قسم کا ہیکو (امیر)

جان جبتک ہے یہ لپکا ہے نظر بازی کا ۔ کہ رگِ جاں ہے جسے تارِ نظر کہتے ہیں (ناسخ)

آئینہ کو ہے پریشاں نظری کا لپکا ۔ اور ہوتی ہے میاں چشمِ مروّت دیکھو (نصیر)

چشمِ لیلی کو یہ لپکا تھا نظر بازی کا ۔ دشت میں قیس کو دیکھ آتی تھی آہو ہوکر (خواجہ وزیر)

جھانکنے تلکنے کا رکھتی ہیں لپکا آنکھیں ۔ نکریں اپنی طرح سے مجھے رسوا آنکھیں (عبدالرحیم خان رحیم)

نہ رہیں کبھی نظروں میں حسینوں کی ذلیل ۔ چھوڑدیں حسن پرستی کا جو لپکا آنکھیں (ارشاد علی سالک)

(۲) چاٹ۔ مزہ۔ چسکا ✦ ع

بوسہ لبِ شیریں کا ترے جسنے لیا ہے ۔ کھانے کا اُسے قند کا لپکا نہیں ہوتا (نصیر)

تجھ کو اُسکے بوسۂ لب کا ہے لپکا اے ظفر ۔ لب ترا مثلِ لبِ پیمانہ وہاں پہنچے ہی گا (ظفر)

ہے وہی جنبش لبہائے جراحت پس قتل ۔ کس لبِ تیغ کے بوسہ کا ہے لپکا ہمکو (ذوق)

خونِ عاشق کا پڑا ہے اسے بیڈھب لپکا ۔ زلف پُرپیچ نہ کاٹے کہیں ناگن ہوکر (اختری)

لپکا اُس بات کا (ہ) محاورہ۔ عو۔ خواہشِ جماع کی عادت جماع کا مزہ۔ رغبت۔ بیقرار ہونیکی عادت۔

لپکا پڑنا (ہ) فعل لازم۔ بُری عادت پڑنا ✦ لت لگنا۔ دھت ہونا ✦ مزہ پڑنا۔ چسکا لگنا۔ چاٹ لگنا ✦ ع

لپل

ہے یاں تھی وصل میں بھی مری آنکھ سوئے در ۔ لپکا جو پڑگیا ہے مجھے انتظار کا (ذوق)

پایا نہ بوسہ پر نہ بسی مانگنے کی خُو ۔ بیہودہ پڑگیا مجھے لپکا سوال کا (ناظم)

آوست ناکام رکھ تُو اے بُتِ ترسا مجھے ۔ بوسۂ لب کا پڑا ہے بیطرح لپکا مجھے

چھٹتا نہیں ہے آئینہ ہیہات ہاتھ سے ۔ لپکا بُرا پڑا ہے یہ اُس خود پسند کو (نصیر)

کرتا تھا دلکو تو میں تصور سے بھی خوشی ۔ پر دیکھنے کا چشم کو لپکا بُرا پڑا (رنگین)

لپکا لگنا (ہ) فعل لازم۔ دیکھو (لپکا پڑنا) ۔ ع

دوڑ دوڑ اُسکی گلی میں کیوں نہ جرأت جائیں ۔ بات وہ چھُٹتی نہیں جس بات کا لپکا لگے (جرأت)

لپکانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) دوڑانا۔ جھپٹانا۔ بھگانا ✦ سرپٹ ڈالنا (۲) جلدی سے بڑھانا۔ پھیلانا۔ آگے کرنا۔ جیسے ہاتھ لپکانا یعنی کسی چیز کے لینے کو جلدی سے ہاتھ بڑھانا۔

لپک جانا (ہ) فعل لازم۔ دوڑجانا۔ جھپٹ جانا ✦

لپک کر (ہ) تابع فعل۔ دوڑ کر۔ جلدی سے۔ بھاگ کر۔ تُرت۔ فوراً۔ جھٹ سے۔ جھپاک سے

زاہد بتاؤں بات سمجھ میں ثواب کی ۔ بوتل لپک کے لائے اگر تو شراب کی (محمود)

لپک کر آنا (ہ) فعل لازم۔ دوڑ کر آنا۔ جلدی سے آنا ✦

لپک لینا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) اُچک لینا۔ جھپٹ لینا جیسے گیند کو لپک لینا۔ (۲) راستہ سے چھین لینا۔ اُڑا لینا ✦

لپکنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) دوڑنا۔ جھپٹنا۔ سپاٹا بھرنا (۲) اُچکنا۔ نیچے نہ گرنے دینا جیسے گیند لپکنا (۳) راستہ میں لے لینا۔ بیچ میں اُچک لینا۔ چھینتا (۴) پھوڑے کا ٹیس مارنا۔ چسکنا۔ کھولنا۔ تپنا۔ جلنا۔ چبک مارنا ۔ ع

دُکھ درد میں جلنا رہ رہ کے پھر لپکنا ۔ پھوڑا ہے دل نہیں ہے تجکو سنا نہیں کیا (میر سوز)

(۵) بجلی کوندنا۔ چمکنا۔ لہکنا (۶) دھڑکنا۔ دھک دھک کرنا۔ اُچھلنا۔ پھڑکنا۔ پھُدکنا۔ کودنا۔ جیسے نبض کا لپکنا (۷) چھلانگ مارنا۔ جست کرنا۔ زعند مارنا۔ چوکڑی بھرنا۔ پھاندنا۔ پھلانگنا (۸) کسی چیز کے لینے کو دوڑنا۔ بھاگ کر جانا۔ (۹) چلا جانا۔ سرعت سے جانا۔ دوڑ کر جانا (۱۰) حملہ کرنا۔ حربہ کرنا ✦

لپکی (ہ) اسم مؤنث۔ عو۔ (۱) تیپچی۔ شلنگا۔ کچّی سلائی۔ ٹانکا۔ سیون۔ ڈوبا (۲) گوٹ کنارہ

لپکی بھرنا یا مارنا (ہ) فعل متعدی۔ ڈوبا بھرنا۔ تیپچی بھرنا۔ ٹانکا لگانا۔ کچّی سلائی کرنا۔ تگیانا ✦

لپ لپ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) زبان سے چاٹنے یا پوپلے مُنہ سے کھانے کی آواز بغیر چبائے نگلنے کی آواز۔ جیسے لپ لپ لپسی کھائے مُنہ دُکھے نہ جیب پرائی۔ (۲) تابع فعل۔ جلد جلد۔ جھپ جھپ (صرف کھانے کے واسطے بولتے ہیں)

لپ لپ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) پوپلوں کی طرح کھانا۔ ہپ ہپ کرنا (۲) بیہودہ

بکنا۔ بکواس کرنا +

پپ کھانا (ہ) فعل متعدی: جلدی جلدی کھانا۔ بغیر چبائے اژدہے یا بگلے کی طرح نگلے جانا + جیسے۔ بجنس جزمی ہُوا سب پپ گُوار کھانے (ایمل)

پُپ پُپ (ہ) اسم مؤنث: کسی ملایم چیز کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز۔ جنبش کرنیکی آواز۔ مقعد کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز +

پُپ پُپ کرنا (ہ) فعل متعدی: (بازاری) دھک دھک کرنا۔ دھڑکنا۔ خوف کے مارے کپکپی ہونا۔ کانپنا + سُکڑنا اور کُھلنا +

پُپلپانا (ہ) فعل متعدی: (بازاری) پُپ پُپ کرنا۔ کُھلنا مُند نا۔ گھڑی بند ہونا گھڑی کُھلنا۔ بیل یا گھوڑے کی مقعد کی طرح بند ہونا اور کُھلنا۔ ڈرنا۔ ڈر کے مارے گانڈ سُکیڑنا + ڈرنا۔ خوف کھانا +

پُپنا (ہ) فعل لازم: پلستر ہونا۔ پوتا پھرنا۔ استرکاری ہونا +

پِپّو (ہ) اسم مؤنث: (بازاری) پُٹّو۔ ٹپیا + پگڑی۔ دستار۔ (حقارتاً) +

پِپوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی: استرکاری کرانا۔ پوتا پھروانا۔ پلستر کرانا +

پپوائی (ہ) اسم مؤنث: دیکھو لپائی نمبر ۲ +

پپیٹ (ہ) اسم مؤنث: (۱) پیچ۔ بل۔ طے۔ تہ۔ نورد۔ پیٹنے کا حاصل بالمصدر۔ جیسے اس پیٹ کی پیٹ میں نہ آجانا (۲) مکر۔ فریب۔ دغا۔ دم۔ جھانسا۔ چھل بُتا۔ جُل۔ فند۔ چال ؎

صاف جُوں آئینہ مُنہ پر کہو جو دل میں ہو کچھ یہ اچھی نہیں ہر بات میں لے یار پیٹ (عاشق)

بس کی شب نہیں عاشق سے سزاوار پیٹ نیند کا حیلہ نہ کر مُنہ کو نہ اے یار پیٹ
طرّہ کی طرح سے دل عاشق کو پیچ میں کس کس پیٹ سے تری دستار نے کیا } (آتش)

جُوڑے کو یہ پیٹ نہ آتی تھی جان جاں زلف دوتا کو پیچ میں لانیکا ڈھب تھا (بحر)

(۳) دَور۔ محیط۔ منڈلا۔ گرد۔ گھیرا (۴) پوشش۔ غلاف۔ بیٹھن۔ بندھن۔ گوڑ۔ گسنا (۵) پہلو دار و ذو معنی پیچدار بات (۶) اُلجھیڑا۔ اُلجھاؤ۔ جنجال (۷) مصیبت۔ بپتا۔ سنکٹ۔ بلا۔ آفت (۸) جھپیٹ +

پپیٹ جھپیٹ (ہ) اسم مؤنث: فند فریب۔ داؤں پیچ +

پپیٹ سپیٹ (ہ) اسم مؤنث: فند فریب۔ داؤں پیچ +

پپیٹ لینا (ہ) فعل متعدی: (۱) تہ کرلینا۔ پیچیدہ کرلینا + لگالینا۔ اُلجھالینا ؎ (۲) سان لینا۔ شریک جُرم کرلینا۔ شریک کرلینا ؎

جان پر بنتی ہے ہو جاتا ہے اک سودا سا دلکو لیتی ہے تری گیسوئے خمدار پیٹ (آتش)

پپیٹن (ہ) اسم مؤنث: (۱) پیٹنے کا حاصل بالمصدر۔ پیچ (۲) چرخ۔ وہ گول لکڑی جس پر آدمی کپڑا لپیٹ کر صاف کرتے ہیں (۳) ہندوی اوٹنے کی چرخی کے اندر کا آہنی پیچ جس کے ذریعہ سے بنولے علیحدہ اور روئی علیحدہ نکلتی جاتی ہے (۴) بیلن۔ تر۔ بسپر جو لات بُن بُن کر کپڑا لپیٹتے جاتے ہیں +

پپیٹنا (ہ) فعل متعدی: (۱) پیچیدن یا نوردیدن کا ترجمہ کرنا۔ بُھگولنا۔ مڑھنا۔ کسنا ؎

قتل پر پیٹ اٹھایا ہے جو بیڑا تُو نے خُوب کس کر کمر اے ترک جفا کار پیٹ (آتش)

آیا ہے میرے مرنیکی سنکر وہ بدگماں کوئی پیٹ دو مجھے زندہ کفن کے ساتھ (انور)

(۲) سانا۔ تھیڑنا۔ آلودہ کرنا۔ ملوث کرنا ؎

کافی ابرو کا اشارہ ہے مجھے اے قاتل خون ناحق میں سے اپنی نہ تلوار پیٹ (آتش)

(۳) ساتھ لینا۔ اُلجھانا + ؎

داغ عشق آپ ہی کھا اُسکو نہ کھلوا للہ ساتھ اپنے نہ جگر کو بھی دل زار پیٹ (آتش)

(۴) پیچ میں لانا۔ فریب میں لانا (۵) اپنے اُوپر زیب کرنا (۶) اُلفت یا عشق میں لانا۔ موہنا۔ عاشق بنانا۔ مایل کرنا ؎

چاندسے مُنہ پہ دکھا ابر سیہ سے زلفیں کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار پیٹ (آتش)

(۹) ڈھانکنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا ؎

آمد آمد کی اطبا کی جو سنتے ہیں خبر مُنہ کو لیتے ہیں کفن سے ترے بیمار پیٹ (آتش)

(۱۰) آمادہ کرنا۔ راضی کرنا ؎

شانِ مریخ بھی دکھا کے قاتل مجھ کو اُس خوش اندام کو اے جامۂ گلنار پیٹ (آتش)

پپیٹواں (ہ) صفت: (۱) پیچیدہ۔ لپٹی ہوئی۔ ملفوف۔ (۲) ملا ہوا۔ ساتھ لگا ہوا (۳) پوشیدہ۔ دربردہ۔ چھپواں۔ گُپت (۴) پیچدار۔ بل دار۔ خمیدہ۔ (۵) تابع فعل۔ کنایتہً۔ اشارتاً۔ ایچ پیچ سے۔ فند فریب سے +

پپیٹواں بات (ہ) اسم مؤنث: گول بات۔ پیچیدہ بات۔ چال کی بات۔ فریب کی بات۔ وہ بات جو صاف نہ ہو +

لت (ہ) اسم مؤنث: (۱) لات کا مخفف۔ لکد۔ لات۔ دُلتی +

لت خورا (ہ) صفت: (۱) لاتیں کھانے والا۔ جوتی خورا۔ پیٹیل۔ حقیر۔ کمینہ۔ ذلیل (۲) غلام۔ بندہ۔ بردہ (۳) آستانہ۔ دہلیز۔ سنگ آستاں (۴) پاانداز۔ کمل۔ نمدہ +

لت روندن (ہ) اسم مؤنث: (لکھنؤ) پائمالی +

لت (ہ) اسم مؤنث: (۱) بُری عادت۔ خصلت۔ خُو۔ بان۔ دھت + ڈھب۔ علّت۔ لپکا۔ سُبھاؤ +

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے تباہ اُنکی حالت بُری اُنکی گت ہے
کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے } (نظیر حالی)
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

لتپ

پاؤں میرا کلبۂ احزاں میں اب رہتا نہیں رفتہ رفتہ اُس طرف جانیکی مجھ کو لت ہوئی (میر)

(۲) لتر۔ لتا۔ بیل +

لت پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ بان پڑنا۔ بُری عادت ہونا۔ دھت لگنا۔ چسکا پڑنا + علت لگنا + ڈھب پڑنا +

لت لگنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لت پڑنا) +

لَتا (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب)۔ بیل۔ بیل۔ لتر بیارہ۔ وہ درخت جسکی ساقیں زمین پر پھیلتی ہیں

لتا پتا (ہ) صفت:۔ (لکھنؤ) نزار۔ نزار۔ دُبلا پتلا +

لتا پتا (ہ) اسم مذکر:۔ استر بستر۔ مال تال۔ اسباب وسباب۔ اثاثہ۔ اثاثہ + (پورب)

لتاڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ لغوی معنی لگدز نی سلا (۱) لعنت ملامت۔ سرزنش فضیحت۔ (۲) تکلیف۔ دُکھ۔ عذاب۔ آفت۔ دِقت مُصیبت۔ دردسری۔ سنکٹ کشٹ ؎

آمد و شد رہی نہ انشا جو گلی میں اُنکی اب خوب ہوا کہ بچ گئے روز کی لتاڑ سے (انشا)

(۳) کام کی زیادتی۔ کام کی فراوانی۔ کثرت کار۔ کام کاج کی بہتات۔ لے دے۔ مارا مار۔ (۴) دھتکار۔ دھرکار۔ پھٹکار (۵) بھاگ دوڑ۔ دوڑ دھوپ۔ رپٹ۔ (۶) روندن۔ پامالی +

لتاڑ میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ مصیبت اور بلا میں مبتلا ہونا۔ چکر میں آنا۔ گردش میں آنا۔ ریوڑی کے پھیر میں آنا + ؎

نکراپنی جاں کو مضمحل ہے انشا اُسنے لگا دل تو دگر نہ ہوئیگا غفلت کہیں آگیا جو لتاڑ میں (انشا)

لتاڑ میں رہنا (ہ) فعل لازم:۔ زیر مشق رہنا۔ زیر استعمال رہنا۔ روندن میں رہنا۔ پامالی میں رہنا۔ کام کاج کی لے دے میں رہنا ؎

کیں رقم ہم اگر حال پائمالئے دل رہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ (ظفر)

لتاڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ لاتوں سے بھگانا۔ لتیانا۔ لاتیں مارنا۔ ٹھکرانا۔ روندنا۔ کھوندنا۔ پامال کرنا ؎

ذبح کرکے نعش عاشق ہے لتاڑی پاؤں سے اُسنے کب رنگیں کئے مہندی میں بھرکے ہاتھ پاؤں (ظفر)

دھتکارنا۔ دُور دبک کرنا۔ کھیدنا۔ نکالنا۔ للکارنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ سرزنش کرنا۔ ملامت کرنا۔ خُوب خبر لینا۔ فضیحت کرنا۔ چشم نمائی کرنا۔ ذلیل کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ قائل کرنا۔ سخت سست کہنا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا ؎

ہے ہے انشا ہمارے دل کو بیطرح گیا لتاڑ کر عشق۔ (انشا)

تنگ اس وحشتکدے میں ہوں میں آئے جوشِ جنوں عرش کی سقف محدب کو لتاڑا چاہیے (ناسخ)

کہاں اُسمیں تیری سی محشر خرامی لتاڑا ہوا تیر اکبک دری ہے (داغ)

لُتَرا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) چغل خور۔ غماز۔ ادھر کی اُدھر کہنے والا۔ سخن چیں۔ نمام۔

لتے

(۲۔ پنجاب) بکواسی۔ بکی۔ خودغرض۔ (۳۔) طوطا چشم۔ بے وفا۔ بے مروت +

لُترا پا (ہ) اسم مذکر:۔ چغل خوری۔ غمازی۔ سخن چینی۔ لگائی بجھائی۔ غیبت۔ نندا +

لُتراپن (ہ) اسم مذکر:۔ غمازی۔ نمامی۔ چغل خوری۔ سخن چینی۔ کٹنی۔ نندا۔ غیبت +

لُتری (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ عورت جو اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر باتیں لگائے۔ پتنگ پچھری۔ چغلخور۔ جیسے کسی کی بات کو دُہراؤگی تو کہینگے کیا لُتری ہے کیا پیٹ کی ہلکی ہے ذرا سی بات پیٹ میں نہیں ٹکی۔ (عگمڑ سہیلی)

لُتری کان کُتری (ہ) اسم مؤنث:۔ حقارتاً وہ عورت جو اپنے لتراپے کے سبب کان کاٹ دینے کے لائق ہو یا جسکے کان کاٹ دئے گئے ہوں۔ بُوچی غمازہ +

لتھ پالت (ہ) اسم مؤنث:۔ آمیزش + آلودگی +

لتھ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ملانا۔ آمیز کرنا۔ لتھنا +

لتھ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ ملنا۔ آمیز ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔ سنا۔ گندھنا ؎

انگشت آرزو سے دوا آج لت ہوئی بارے مریض عشق میں اتنی سکت ہوئی (رشک)

لتھ پتھ یا لت پت (ہ) صفت:۔ (۱) آلودہ۔ ملوث۔ بھرا ہوا۔ سنا ہوا۔ شرابور۔ شرابور۔ (۲) خراب حالی خستہ حالی +

لتھ پتھ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سانںا۔ لتھیڑنا۔ بھرنا۔ آلودہ کرنا۔ شرابور کرنا +

لتھ پتھ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ شرابور ہونا۔ بھرنا۔ سنا۔ آلودہ ہونا۔ ملوث ہونا +

لتھڑ پتھڑ (ہ) صفت:۔ دیکھو (لتھ پتھ) +

لِتھڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) آمیز ہونا۔ ملنا۔ مخلوط ہونا (۲) سنا۔ آلودہ ہونا۔ ملوث ہونا۔ بھرنا

لتھیڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سانںا۔ بھرنا۔ آلودہ کرنا۔ شرابور کرنا (۲) آمیز کرنا۔ ملانا۔ مخلوط کرنا (۳) لیپ کرنا۔ لیپ لگانا +

لَتّہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) چیتھڑا۔ گودڑا۔ (۲) کپڑا۔ بستر۔ جامۂ پوشیدنی۔ پارچہ جیسے تن پہ نہیں لتہ پان کھائیں البتہ +

لتّے (ہ) اسم مذکر:۔ لتّہ کی جمع +

لتّے لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کپڑے اُتارنا۔ کپڑے کھوسنا (۲) دھجیاں اُڑانا۔ پُرزے اُڑانا۔ پرخچے اُڑانا + نہایت ملامت و سرزنش کرنا + نہایت تنگ وعاجز کرنا + خبر لینا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ جھاڑنا۔ لتاڑنا + ؎

لتّے ڈالو نکالو سُن لے نام میرا آہ و بانگ بخیہ گر سینا مرا چاک گریباں دیکھ کر (دبنگ)

لئے یہ دستِ جنوں نے لباس کے لتّے کہ آستیں نہیں دامن نہیں ہے جیب نہیں (اسیر)

چلیں جیب پر کیوں نہ ہتھے ہمارے جنوں نے لئے خوب لتّے ہمارے (معروف)

آفریں صد آفریں دستِ جنوں خوب ہی لتّے لئے پوشاک کے (آتش)

لتی

تھے ذلت نے لئے جامۂ زیبائی کے   حوصلے پست ہوئے انجمن آرائی کے (ناظم)

لتی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) لٹو کی ڈوری (۲) تیرتے میں لاتیں چلانے کی حرکت۔ (۳) وہ کپڑا جو بانس کے چھتے پر کبوتروں کے بلانے کو لگایا جاتا ہے (۴) شوباف سربند۔ چوٹی بند۔ سر کا ڈورا (۵) پورب۔ بیری۔ وہ لمبی دھجی جو لنگوٹے کے پنچھالے میں باندھ دیتے ہیں (۶) پورب۔ پگڑی۔ دستار۔ پٹری۔ (۷) منسوب بہ لات جیسے دولتی +

لتیا (ہ) صفت۔ دھتیا۔ بری عادت والا + عادی۔ خوگر۔ خوگرفتہ + ملتی +

لتیانا (ہ) فعل متعدی۔ لاتیں مارنا۔ لاتوں سے خبر لینا +

لٹ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) موئے چند زلف کہ باہم پیچیدہ ہو گئے ہوں۔ چند موئے پیچیدہ و دراز۔ نشان گیسو + جٹا۔ بالوں کی لڑی ؎

زمیرے پاؤں ہوں زنجیر کے کبھی شائق   جو اسکی کاکل پیچاں کی ہاتھ میں لٹ ہو (ناسخ)

(۲) لاٹ کا مخفف۔ شعلہ۔ جوالہ۔ لو (۳) وہ بال جو مدت تک کنگھی نہ ہونے یا چکٹ جانے سے بہم بستہ و پیوستہ ہو جائیں جنہیں فارسی میں موئے سرفتیلہ کہتے ہیں (۴) پورب۔ مینڈک کا بچہ (۵) رسی۔ ڈوری۔ لڑ +

لٹ دبنا (ہ) فعل لازم۔ (ہندو) کور دبنا۔ کنی دبنا + ڈوری ہاتھ ہونا۔ نکیل ہاتھ ہونا۔ قابو میں ہونا۔ بس میں ہونا +

لٹ دھونا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) بالوں کے لٹ کو پانی سے صاف کرنا (۲) شادی اور جننے کی ایک رسم جس میں دودھ سے لٹ دھوئی جاتی اور اس کا حقداروں کو نیگ ملتا ہے +

لٹ دھلائی (ہ) اسم مؤنث۔ وہ نیگ جو دولہا کی بہن کو لٹ دھلانے کی بابت شادی تولید یعنی چھٹی میں دیا جاتا ہے +

لٹ کترنا (ہ) فعل متعدی۔ ایک ٹوٹکا ہے جو بانجھ عورتیں کسی عورت کے بچے کے بال کتر کیا کرتی ہیں جس سے انکے خیال میں وہ بچہ مر جاتا اور انکے اولاد ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں وہ ان بالوں کو جلا کر گڑ کے ساتھ یا کسی اور طرح کھا لیتی ہیں +

لٹا (ہ) صفت۔ (۱) دبلا۔ لاغر۔ لاغر و نحیف و نزار۔ بیماری کے سبب جھٹکا ہوا (۲) ہٹا دلٹ +

لٹا دھاری (ہ) اسم مذکر۔ جوگی۔ جٹا دھاری۔ وہ ہندو فقیر جو بڑے بڑے بال لٹکائے رہتے ہیں +

لٹا ہاتھی بٹورا سا (ہ) کہاوت۔ امیر تباہی اور خرابی کی حالت میں بھی بہت کچھ سہارا رکھتا ہے۔

لٹا ہاتھی سوا لاکھ ٹکے کا (ہ) کہاوت۔ گیا گزرا امیر بھی غریبوں سے بہتر ہے +

لٹ

لٹاپٹا (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) بدھنا بو۔ یہ اثار لشکر ہستر بستر۔ بکھیڑا۔ جھگڑا۔ انالا +

لٹالٹا کر مارنا (ہ) فعل متعدی۔ زمین پر گرا گرا کر مارنا۔ خوب پٹکنیاں دینا۔ بید کی سے مارنا۔ خوب مارنا۔ نہایت زد و کوب کرنا۔ ادھ موا کرنا۔ نہایت ذلت سے سزا دینا۔ کمال تشدد و تنبیہ کرنا ؎

نکلیں کہیں تجھ سے جو نیم کشتہ چھوٹا   حسرت نے اسکو مارا آخر لٹا لٹا کر (میر)

لٹانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) کسی کھڑی ہوئی چیز کو سیدھا کر کے زمین پر ڈالنا۔ دراز کرنا۔ بسانا۔ پھیلانا۔ بچھانا۔ فرش یا چارپائی پر ڈالنا (۲) بچے کو سلانا۔ خوابیدن کا ترجمہ (۳) تھم تک ڈالنا (۴) چت ڈالنا۔ پچھاڑنا۔ زمین پر گرانا +

لٹانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) اپنا مال ضائع کرنا۔ روپیہ برباد کرنا۔ اڑانا (۲) بکھیر کرنا۔ روپیہ پیسہ پھینکنا + (۳) غارت کرنا۔ غارت میں دینا۔ فضول خرچی کرنا۔ اسراف کرنا (۴) زمین پر گرانا۔ زمین پر پٹکنا جیسے لٹا لٹا کر مارنا ؎

قتل کرنیکے بھی انداز نئے ہیں ان کے   تیغ کھینچے نہیں پانی کر لٹا دیتے ہیں (نسیم بھرتپوری)

(۵) مضطرب و بیقرار کرنا۔ تڑپانا۔ بیتاب رکھنا ؎

کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ   آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے (داغ)

(۶) پھڑکانا۔ ہنسی کے مارے پیٹ میں بل ڈالنا۔ خوب ہنسانا ؎

کیا کیا لٹاتی ہیں مجھے ساقی کی شوخیاں   چھینٹے زمین پر مری نیت کے گھونٹ کے (مخبر)

لٹاؤ (ہ) صفت۔ مسرف۔ اڑاؤ۔ فضول خرچ۔ لکھ لٹ۔ خوب لٹانے والا +

لٹ پٹ (ہ) صفت۔ (ہندو)۔ (۱) بانکا۔ رنگیلا چھیل چھبیلا۔ بانکا ترچھا۔ البیلا (۲) متوالا۔ سرمست۔ سرشار۔ نشیلا جیسے لٹ پٹ پنچھی چتر سجان + سب کا داتا سری بھگوان (۳) بلا جلا۔ الٹ پٹ + کج دو کج + (۴) ڈگمگاتا ہوا۔ لڑکھڑاتا ہوا (۵) ہکلاتا ہوا۔ تتلاتا ہوا۔ خوف کے باعث زبان کا لڑکھڑانا +

لٹ پٹا (ہ) صفت۔ مشترک (۱) کج و اکج۔ پیچ در پیچ۔ در تکارنگ پیچ کشادہ و تاب دادہ۔ ہر طرف لٹکتا ہوا۔ جھومتا ہوا۔ وارستہ کھلا ہوا ؎

خدا جانے ترا کس پیچ میں الجھا ہے دل اے انشرف   وہ چیرا لٹ پٹا رہ رہ کے تجھکو یاد آتا ہے (اشرف)

کسی اغیار نے شاید دیا پیچ   کہ ہے جوڑے کا تیرے لٹ پٹا پیچ (عاشق)

(۲) البیلا۔ رنگیلا۔ چھبیلا چھیل (۳) خوش مزاج۔ خوش طبع۔ ظریف۔ ٹھٹول۔ (۴) چٹخارے دار۔ خوب نمک مرچ پڑا ہوا۔ چٹ پٹا (۵) کھلا ملا + گاڑھا۔ (۶) ہکلا۔ توتلا۔ الکن +

لٹ پٹانا (ہ) فعل لازم۔ (مشترک) (۱) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا + لرزنا۔ کانپنا + اٹھکھیلیوں سے چلنا۔ خراماں خراماں چلنا۔ خرام کرنا + (۲) متعدی۔ دیر کرنا۔ ٹالنا۔ ڈھیل

لٹپ

کرنا (۳) ہکلانا۔ لکنت کرنا۔ تتلانا ٭

لٹ پٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ لٹ پٹا کی تانیث ٭

لٹ پٹی پگڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ دستارِ آشفتہ و پیچ در پیچ و نکانڑ نگ۔ کج و واکج دستار۔ اِدھر اُدھر لٹکی ہوئی پگڑی۔ پیچ کشادہ پگڑی ٭

لٹ پٹی پگڑی سے اُس قاتل کی کیا تشبیہ دوں — داغ کا دھبا لگا ہے لالے کی دستار میں (آتش)

لٹ پٹی چال (ہ) اسم مؤنث :۔ مستانہ چال۔ جھومتی چال ٭

لٹ پٹی دستار (ا) اسم مؤنث :۔ دیکھو لٹ پٹی پگڑی ٭

ہوگیا آشفتہ سر ہر ایک اُسکو دیکھکر — باندھ کر نکلا کرے لٹ پٹی دستار تو (میر سوز)

حق تعالیٰ نے جو چاہا تو کہا دیکھیو صنم — زلف سے پیچ ترے لٹ پٹی دستار جدا

کرینگے افترا شاہ و قبلے یار پر کیا — بندھینگے باندھنوں اُس لٹ پٹی دستار پیاس (؟)

لٹ پٹے دن (ہ) اسم مذکر :۔ کڑوے کسیلے دن۔ بُرے بھلے دن۔ مصیبت کا زمانہ۔ سختی کے دن۔ ایامِ ادبار ٭

لٹ پٹے دن کاٹتے رہتے گھاس ہوئے — داکے ت: بیٹھے جا پیر پات نہ ہوئے (گرو [؟])

لٹ جانا (ہ) فعل لازم :۔ جھٹک جانا۔ دُبلا ہوجانا۔ نحیف و ناتواں ہوجانا۔ لاغر ہوجانا ٭

شب میر سے ملے ہم اک وہم رہ گیا ہے — اُسکے خیال میں بھی اتر گیا بہت لٹ (میر)

لٹر (ہ) اسم مذکر :۔ (لکھنؤ) مرو بیہودہ۔ لغو ٭

لٹس (ہ) اسم مؤنث :۔ لوٹ کا حاصل بالمصدر۔ لوٹ۔ غارت۔ غارتگری ٭ چھینا جھپٹی۔ لوٹ مار۔ لوٹ کھسوٹ ٭

لٹس ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ لوٹ مچانا ٭

لٹس مچانا (ہ) فعل متعدی :۔ لوٹنا۔ کھڑ لٹنا۔ غارتگری کرنا۔ تاخت و تاراج کرنا۔ لوٹ مچانا۔ چھینا جھپٹی کرنا ٭

لٹس مچنا (ہ) فعل لازم :۔ لوٹ ہونا۔ لوٹ پڑنا ٭

لٹک (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لٹکنے کا حاصل بالمصدر۔ آویزش۔ لٹکاؤ ٭

اُس کان کے جھمکے کی لٹک دیکھ کے شاید — ہر خوشہ اسی تاک میں رہتا ہے عنب کا (نظیر)

(۲) ناز و ادا۔ چٹک مٹک۔ آن بان۔ آن و انداز ٭

ناگنی پیچ میں آ اُسکے نہ مانگے پانی — کھیل جائے وہیں کالا جو دیکھے اُسکی لٹک (سودا)

گیا شباب مگر زلف کی لٹک نہ گئی — ابھی ہے حسنِ دل آویز کچھ کچھ باقی (بحر)

(۳) لہر۔ موج۔ ترنگ جیسے لٹک میں آکر کچھ پھونک دیا (۴) اثرِ جن و پری۔ سایہ بھوت پریت یا سید وغیرہ کا اثر۔ جھونج۔ کھوڑ۔ جسے پنجاب میں [؟] کہتے ہیں۔ دیوانگی یا جنون کا اثر۔ سودائی پنے کی علامت۔ اثر ٭

لٹک

پگڑی لٹ اُسکی زلف کی پینے تو یہ کہا — دیوانگی سے آپ میں بھی اک لٹک تو ہے (معروف)

جاتی رہے غزلوں کی لٹک دل سے ہمارے — افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا (ذوق)

(بعض ناواقف غیر ملک والوں نے لٹکنے کی مناسبت سے اسکے معنی پردہ۔ جھالر۔ بے پروائی۔ کاہلی وغیرہ لکھ دئے ہیں جنسے نہ تو ہمارے کان آشنا اور نہ کوئی اہلِ لغات واقف) ٭

لٹک چال (ہ) اسم مؤنث :۔ مستانہ چال۔ جھومتی ہوئی چال۔ خرامِ ناز۔ نخرے کی چال۔ مٹک چال۔ رفتار کج و واکج ٭

نہیں دیکھی لٹک کی چال اُس شاخِ قامت کی — کہ دعوے ہے تجھے اے سرو اپنی خوش خرامی کا (بیدار)

لٹک کر چلنا (ہ) فعل لازم :۔ جھوم کر چلنا۔ مستانہ رفتار سے چلنا۔ مٹک کر چلنا۔ معشوقانہ انداز سے قدم اُٹھانا ٭

سرو و تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے — گلزار میں چلا تھا وہ شوخ ٹک لٹک کر (میر)

لٹکا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ منتر جس سے کسی کو اپنی طرف اُبھا لینے کا منتر۔ عملِ حُب۔ عملِ تسخیر۔ چلتا ہوا عمل۔ سحر۔ جادو۔ افسون۔ منتر۔ ٹونا۔ لاگ۔ ٹوٹکا۔ جادو کی مُوٹھ ٭

چشمِ جادو گر سے دل اُچٹا تو جا اُسمیں پھنسا — زلف نے اُسکی خدا جانے کہ کیا لٹکا کیا (نصیر)

گر چھپنا بھی کھُل جاویگا تو کھلکر افسوں سازوں سے — کچھ اور ہی لٹکا سحر بھرا اُسوقت ہم پہنچاینگے (نظیر)

نہ آنکھوں میں تری جادو نہ ہرگز سحر زلفوں میں — یہاں جس سے ہے دیوانہ محبت کا ہے وہ لٹکا (سودا)

اُس زلف کی لٹوں پر کوئی چلے نہ لٹکا — جن بھی اگر ہو تو بھاگے ان منتروں کے آگے (ظفر)

(۲) شعبدہ۔ کرتب۔ امرِ عجیب حیرت انگیز۔ بھگل بدیا۔ جادو کا کھیل ٭ ہاتھ چالاکی۔ چلتر۔ عیاری ٭

ہمارے ڈسنے کو مارِ سیاہ بنتی ہے — تمہاری زلف کا اور نیہ ایک ہے لٹکا (صبا)

(۳) چٹکلہ۔ گُن۔ ہنر جیسے فقیر ہی لٹکا۔ خوب خوب لٹکے یاد ہیں ٭

ساری سیکھے بت وہ فسوں سازی کے — چٹکلے سینکڑوں یاد اُسکو ہیں لٹکے لاکھوں

لٹ کو اُس زلف کی ہیں یاد وہ لٹکے لاکھوں — جنسے ہر حال میں دل رہتے ہیں لٹکے لاکھوں

شاخِ گل میں چاہئے لٹکانا اسکا اے ظفر — بڑھتی اس لٹکے سے ہے بلبل کے توقیرِ قفس

(۴) داؤں پیچ۔ گھات ٭ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ جتن۔ تدبیر۔ اُپائے ٭

دل لٹکنے کے ہیں یاد لٹکے — وہ کاکلِ مشکبو بلا ہے (مجروح رامپوری)

دل تجھے یار کی کیوں زلف کا سودا ہوتا — تو اگر آج کو سیکھا کوئی لٹکا ہوتا (نصیر)

ہر اک کو پیچ سے کیا ڈسکے مار رکھتا ہے — مگر یہ سانپ نے سیکھا ہے زلف کا لٹکا (امانت)

(۵) شغلہ۔ شغل۔ دل بہلاوا۔ دھندا۔ کھیل ٭

زلف کا کیا اُسکی چسکا لگ گیا — زور دیکھے ہاتھ لٹکا لگ گیا (نصیر)

اے جنوں گیسوئے شبرنگ کا سودا لٹکا — ہاتھ آیا ترے دیوانے کو اچھا لٹکا (اسیر)

(۶) مکر و فن۔ فریب۔ دم جھانسا۔ متبا۔ چال چھل۔ جنگل ؎
کوئی لٹکا یا دکیو نکر زلف کی لٹ کا نہیں　خود بخود دل سینکڑوں لٹکے چلے جاتے ہیں (ظفر)
(۷) تیر بہدف دوا۔ اکسیر۔ حکمی دوا۔ چلتا ہوا نسخہ +

لٹکانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آویزاں کرنا۔ معلق کرنا۔ آویختہ کرنا۔ ٹانگنا۔ اَدھر کرنا۔ (۲) بردار کشیدن کا ترجمہ۔ پھانسی دینا۔ گل دینا۔ سُولی چڑھانا۔ گلے میں پھندا ڈال کر کھینچ لینا (۳) اٹکائے رکھنا۔ جُھلانا۔ تعویق میں ڈالنا۔ اُلجھانا۔ اُلجھائے رکھنا۔ جیسے مقدمہ لٹکانا۔ ایک ہی کتاب میں لٹکائے رکھنا (۴) انتظار میں رکھنا۔ امید میں رکھنا۔ منتظر رکھنا +

لٹکن (ہ) اسم مذکر :- (۱) چھوٹی گھڑونچی۔ ٹھلیا رکھنے کی تپائی۔ حباب (۲) ناک کے ایک زیور کا نام جو نتھ میں ڈال کر پہنا جاتا ہے۔ بُلاق۔ بُندا + جُھمکا۔ کان کے ایک زیور کا نام۔ کرن پھول۔ آویزہ (۳) ایک بیل کا نام جس سے زرد رنگ نکلتا ہے (۴) گھنٹے کا لنگر۔ پنڈلم + شاقول (۵) جھاڑ۔ فانوس کی بلوریں قلمیں۔ آویزے۔ (۶) جھولا۔ لٹکتی ہوئی چیز۔ جھومتی ہوئی چیز +

لٹکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) آویزاں ہونا۔ معلق ہونا۔ اَدھر ہونا۔ ٹنگنا (۲) دار پر کھنچنا۔ سُولی پر چڑھنا۔ پھانسی لگنا (۳) اٹکنا۔ التوا میں رہنا۔ رُکنا۔ تعویق میں پڑنا۔ جھولنا۔ اُلجھنا ؎
میر لیں شاید اُس کی زلف سے کام　برسوں سے تو لٹک رہے ہیں ہم (میر تقی)
(۴) منتظر رہنا۔ راہ تکنا + امیدوار رہنا۔ آسا رکھنا ؎
تو طرۂ جاناں سے چاہے ہے ابھی مقصد　برسوں سے پڑے ہم تو اسے میر لٹکتے ہیں (میر)
(۵) مدتوں بیمار رہنا۔ بیماری میں اُلجھا رہنا۔ پچھنا۔ کھٹیا سینا۔ (۶) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ بھٹک جانا (۷) پیچھے رہنا۔ آگے نہ بڑھنا +

لُٹنا (ہ) فعل لازم :- لاغر ہونا۔ دُبلا ہونا۔ فاق ہونا۔ ماڑا ہونا۔ کمزور ہونا۔ چھٹکنا۔ نحیف ہونا۔ نزار ہونا ؎
نہیں پہچانتے ہم اپنے تئیں آپ　زیادہ کیا کوئی اس سے لٹے گا۔ (جرأت)
شمشاد شرم قامتِ موزوں سے کٹ گیا　سنبل ہوائے گیسوئے پیچاں میں لٹ گیا (اسیر)
ہزار ہاتھی لٹے پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا +

لُٹنا یا لُٹ جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) لُٹنا۔ غارت ہونا۔ تاراج ہونا۔ تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ چوری ہونا۔ صفایا پھرنا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ خاک میں ملنا ؎
وہ گھر نہیں ہے جو ترے پیچھے لٹا نہیں　وہ دل نہیں ہے جو ترے غم سے لہو نہ ہو (عارف)
(۲) ٹھگا یا جانا۔ دھوکا کھانا۔ خرید و فروخت میں نقصان اُٹھانا (۳) خانہ ویرانی ہونا۔ گھر اجڑنا۔ گھر کی رونق نہ رہنا۔ ویران ہونا +

لٹُّو (ہ) اسم مذکر :- (۱) بنگی۔ پھرکی۔ ہاتھی دانت یا سینگ یا لکڑی کے ایک گول کھلونے کا نام جو پھرانے سے دیر تک پھرتا، چکر کھاتا اور گونجتا رہتا ہے۔ عربی مُدوّامہ۔ صِلاح فارسی گردنا۔ لاتو۔ جو بھنورا یا لبوترا لٹو ہو اُسے بنگی کہتے ہیں ؎
بناؤ لیجیے لٹُّو استخواں کو اپنے عاشق کے　تمہیں کیا کام ہے ہاتھی کے ان مدورا نقولک
ٹوٹی نہ اس ہرگز ہوں آشنا نخاں کا　لٹو یہ تیرا بنگی ہے میرے استخواں کا
(۲) ساقول۔ ساہول۔ عمارت کی سیدھ معلوم کرنے کا گولہ۔ (۳) گول بنی ہوئی چیز جیسے ہرن کے سینگوں کا لٹو +

لٹو ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) عاشق و فریفتہ ہونا۔ دل دادہ ہونا۔ شیدا و والہ ہونا۔ مفتوں ہونا۔ موہا جانا ؎
جو ہیں اُسنے وہ بچہ آہ یار واک نظر دیکھا　وہیں لٹو ہو کر رہا یہی لونگا بھی لونگا (نظیر)
محتسب ناکہ پھرے کب یہ خبر ہوتا ہے　دختر رز پہ جو دیکھا تو ہے لٹو شیشہ (معروف)
(۲) محو ہونا۔ مستغرق ہونا۔ (۳) چکرانا۔ چکر کھانا + گھرنی ہونا۔ پھکی بنا +

لُٹوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تاراج کرانا۔ کھسوانا۔ غارت کرانا (۲) برباد کرانا۔ اُجڑوانا دینا۔ ان کرانا (۳) مہنگا سودا دلوانا۔ کٹوانا + نقصان کرانا۔ صرف کرانا +

لٹورا (ہ) اسم مذکر۔ ریوا و بھول، ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ عربی میں اُسے صُرَد فارسی میں شیر کنجشک کہتے ہیں +

لُٹُورا (ہ) اسم مذکر :- عو۔ تصغیر بالتحقیر لٹ اُلجھے ہوئے بالوں کی لٹ + جھنڈولا جٹا۔ چونڈا۔ سر +

لٹُورے (ہ) اسم مذکر :- عو۔ لٹورا بمعنی لٹ کی جمع۔ بال جھنڈولے۔ لٹیں +

لٹورے اُتروانا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ بچے کے بال اُتروانا۔ مُونڈن کرانا + بچے کے پیٹ کے بال مُنڈوانا +

لٹُورے کھولے پھرنا (ہ) فعل لازم :- عو۔ ننگے سر پھرنا۔ بال کھولے پھرنا جو عیب اور بدتمیزی میں داخل ہے۔ جھنڈولے کھولے پھرنا۔ چونڈا کھولے پھرنا +

لٹُورے لے ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ سر مُونڈ ڈالنا۔ بال نوچ لینا۔ چونڈا مُونڈنا +

لٹُوریا (ہ) اسم مذکر :- جٹا دھاری۔ لٹوں والا جوگی۔ بڑے بڑے بالوں والا جوگی۔ گیسو دراز +

لٹُوروں والی یا لٹُوریوں والی (ہ) اسم مؤنث :- ڈاین۔ چڑیل۔ چھلاوا۔ جناتنی۔ بھوتنی + ساحرہ۔ جادوگرنی۔ ٹونہائی +

لٹھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہاتھ کی موٹی لکڑی۔ بیساکھی۔ باڑی۔ سونٹا۔ موٹی اور لمبی لاٹھی ؎
بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے　موسیٰ کا عصا ہے اژدہا ہے (نسیم لکھنوی)
(۲۔ پنجاب) چرخے کی لاٹھ (۳) کلام سخت و درشت +

لٹھب

لٹھ باز (ا) اسم مذکر۔ لٹھیت۔ لاٹھیوں سے لڑنے والا۔ بانڈی باز۔ شور پشت +

لٹھ بازی (ا) اسم مؤنث۔ لٹھم لٹھا۔ لاٹھم لاٹھی۔ لاٹھیوں کی لڑائی +

لٹھ چلانا (ہ) فعل متعدی۔ بانڈی مارنا۔ لاٹھی لگانا +

لٹھ چلنا (ہ) فعل لازم۔ لاٹھیوں کی لڑائی ہونا +

لٹھ سا ماردینا (ہ) فعل متعدی۔ نہایت سخت جواب دیدینا۔ چٹھ سا ماردینا۔ سخت بات کہدینا +

لٹھ مار بات (ہ) اسم مؤنث۔ کلامِ سخت ودرشت۔ کڑی بات۔ کڑا بول +

لٹھ مارنا (ہ) فعل متعدی۔ (ا) لاٹھی مارنا (۲) سخت جواب دینا +

لٹھا (ہ) اسم مذکر۔ (ا) شہتیر۔ کولا۔ تیرِ سقف۔ کڑی۔ واسا۔ لکڑ (۲) سلیپر۔ برگہ۔ وہ کڑے کے چوڑے چوڑے ٹکڑے جو ریل کی سڑک پر بچھے رہتے ہیں (۳) جریب کا دسواں حصہ جو دس کڑی کے برابر ہوتا ہے +

لٹھا (ا) اسم مذکر۔ صحیح انگلش LONGCLOTH (لونگ کلوتھ) یورپین کلوث ایک قسم کا شرقی نہایت غفص کپڑا جو شہر گلاسکو اور مانچسٹر واقع انگلستان سے آتا ہے

لٹھیا (ہ) اسم مؤنث۔ لاٹھی کی تصغیر۔ چھوٹی لاٹھی۔ بیساکھی۔ بانڈی۔ ہاتھ کی لکڑی۔ چوب دستی۔ چھڑی +

لٹھیانا (ہ) فعل متعدی۔ لاٹھیوں سے خبر لینا۔ جوڑنا پیٹنا۔ بانڈیاں مارنا +

لٹھیت (ہ) صفت۔ (ا) لاٹھیوں سے لڑنے والا۔ لٹھ باز (۲) سینہ زور۔ شہ زور۔ زبردست

لٹّی (ہ) اسم مؤنث۔ (پورب) پتُریا۔ بازاری عورت۔ کسبی۔ پاتر۔ بیسوا۔ جیسے لٹی کا بمعنی حرامی۔ ولد الحرام +

لُٹیا (ہ) اسم مؤنث۔ (ا) چھوٹا سا لوٹا۔ پیتل کی گھنٹی (۲) پانی پینے کی چھوٹی سی ٹونٹی دار ٹنتی

لُٹیا ڈبونا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) (ا) پانی بھرنے کا لوٹا کنوئیں میں گرا دینا۔ لٹیا غرق کرنا (۲) ناکامیاب ہونا۔ فیل ہونا۔ نامرادی حاصل کرنا (۳) پت کھونا بات بگاڑنا۔ اپنے آپ کو کلنک کا ٹیکا لگانا۔ بات کھونا۔ (۴) نقصان اُٹھانا۔ گھاٹا بھرنا۔ اپنا دوالہ نکالنا (۵) ہمت ہارنا۔ جی چھوڑنا +

لُٹیا ڈوبنا (ہ) فعل لازم۔ (ہندو) (ا) تباہی آنا۔ بربادی ہونا + گھاٹا آنا۔ نقصان ہونا + بات بگڑنا۔ پت جانا + کام بگڑنا۔ کارخانہ تباہ ہونا۔ تیتر اُلٹنا + دوالہ نکلنا + ناکامیابی ہونا۔ جیسے لُٹیا ڈوبی رہے ہرداس + گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس +

لٹے پٹے دن کاٹنا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) مشکل سے گزر اوقات کرنا + کڑوے کسیلے دن بھوگنا۔ مصیبت برداشت کرنا۔ جیتا کاٹنا +

لُٹیرا (ہ) صفت۔ (ا) لوٹ مار کرنے والا۔ لوٹ لینے والا۔ غارتگر۔ غنام۔ راہزن

لجا

قزاق۔ دھاڑی۔ ڈاکو۔ ٹھگ۔ بٹمار (۲) کم تولنے والا۔ اڑسے مار۔ لمگیا۔ دغاباز۔ چور +

لجّا (ہ) اسم مؤنث (ہندو) لاج کا مخفف یا تصغیر۔ شرم۔ حیا۔ غیرت +

لجامان (ہ) صفت۔ (ہندو) شرمالو۔ شرم والا۔ حیامند۔ غیرت والا۔ صاحب غیرت +

لجاجت (ع) اسم مؤنث۔ (ا) لڑائی۔ ستیزہ۔ خصومت۔ جھگڑا۔ ٹنٹا + اصرار۔ مبالغہ (۲-ا) عاجزی۔ منت۔ سماجت۔ چاپلوسی۔ خوشامد۔ آمد + (یہ معنی عربی دانایان ہندی نژاد کے اختراعات سے ہیں جو صرف مبالغہ کے لگاوٹ لگائے ہیں) +

لجالو (ہ) صفت۔ (ا) باحیا۔ حیامند۔ شرم والا۔ صاحب غیرت (۲) اسم مذکر۔ ایک پودے کا نام جو آدمی کے ہاتھ لگنے یا گرم ہوا کے مس کرنے سے مرجھا جاتا ہے۔ لجونی۔ چھوئی موئی۔ لاجونتی ؎

شرمِ حسن ایسی ہے میں ہاتھ لگاؤں جو کبھی — دامن اُس گل کا سمٹ جائے لجالو ہوکر

کل مجھکو دیکھتے ہی لجالو کی طرح سے — یکبارگی سمٹ گئی اس انجمن کی بیل

(اہلِ دہلی اس لفظ کو نہیں بولتے)

لگام (معرب لگام) اسم مؤنث۔ باگ۔ عنان ؎

گردش ہے آسمان کو میری دعا کے ساتھ — ہاتھ آگئی ہے جیسے لجام اُس کبود کی (رند)

لجانا (ہ) فعل لازم۔ (ا) شرمانا۔ شرمگیں ہونا۔ خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم اور منفعل ہونا ؎

عارضِ گل پر نہیں شبنم عرق ہے شرم کا — دیکھ کر میرا جنوں یار و لجاتی ہے بہار (سودا)

عاشق سے جھپکتی ہیں لجائی ہوئی آنکھیں — ماہرو کبھی شرم کے مارے نہیں آتے (بحر)

(۲) فعل متعدی۔ شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ منفعل کرنا۔ نادم کرنا۔ ندامت دینا۔ جیسے جن جانی اُنہیں لجائی یعنی جسنے جنا اُسی کو ندامت دی +

لجاؤ (ہ) صفت۔ شرمگیں۔ شرم والا۔ حیامند۔ صاحب حیا۔ لاجونت۔ صاحب غیرت۔ غیرتمند۔ غیرت والا۔ ناک والا۔ جیسے لجاؤ مرے ڈھٹائی جیئے گنگا جمن جلا پئے

لجلجا (ا) صفت۔ گلگلا + پلپلا + لچکدار۔ ملائم + چیپدار۔ لسدار۔ لزج +

(یہ لفظ اصل میں لزج سے بگڑا ہوا ہے) +

لجونتی (ہ) اسم مؤنث۔ (ا) صاحب غیرت۔ لاج والی۔ شرم والی۔ حیامند (۲) چھوئی موئی لجالو

لجّہ (ع) اسم مذکر۔ دریا۔ رود۔ ندی +

لچ (ف) صفت۔ مخفف لوچ (ا) ننگا۔ عریاں۔ برہنہ (۲-ا) بدوضع۔ بداطوار۔ بدچلن۔ آوباش۔ رند۔ آوارہ۔ بدکار۔ بدمعاش۔ خراباتی۔ بے نام ڈھنگ۔ شہدا۔ چھیلک

لچ بہادر (ا) صفت۔ نہایت شہدا۔ گنڈوں کا سردار۔ بڑا شورہ پشت +

لچّا (ا) صفت۔ ف (لچہ بمعنی عریاں) (ا) بے ننگ و نام۔ نرلج۔ بے شرم۔ بے باک۔ آزاد طبع + (۲) بدمعاش۔ شہدا۔ آوباش گنڈا۔ بدوضع۔ بدچلن۔ بدکار۔ رند شرب۔ بداطوار۔ بدراہ۔ خراباتی۔ (۳) فطاقی۔ فتنہ انگیز۔ فسادی۔ دنگئی جھگڑالو

لچ

فساد کی جڑ۔ لوا کا۔ بس کی گانٹھ۔ شریر۔ بدذات (۴) جواری۔ قمار باز (۵) اُٹھائی گیرا۔ اُچکا۔ ٹھگ (۶) بازاری۔ اسم مذکر) حقہ نلیاں (۱) عیبی۔ عیب دار۔ پُرعیب +

لُچاپن (۱) اسم مذکر۔ لُچپن۔ بیحیائی۔ بیغیرتی۔ بےشرمی + بےحیائی۔ بدمعاشی + فساد۔ شرارت۔ شریر۔ بدکاری۔ بدافعالی۔ بدکاری۔ غنڈاپن +

لُچاگُنڈا (۱) صفت۔ اسم معتراوف) شریر و بدمعاش + شہدا۔ بدوضع۔ چالباز۔ بےننگ ونام +

لچانا (۱) فعل متعدی۔ (پورب) ٹیڑھا کرنا۔ لچکانا۔ جھکانا +

لُچپن (۱) اسم مذکر۔ دیکھو (لُچاپن) +

لچر (۱) صفت۔ (۱) پُوچ۔ لغو۔ مہمل۔ بیہودہ۔ جیسے لچر خیال ؎

اہلِ ہنر سمجھتے ہیں اہلِ ہنر مجھے بتروہ خود لچر ہے جو سمجھے لچر مجھے (شیخ باز علی)

(۲) اناڑی۔ بیوقوف۔ احمق۔ سادہ لوح (۳) بےربط۔ بےمعنی۔ مجذوب کی بڑ۔ بےتکی جیسے لچر عبارت۔ لچر تحریر +

لچک (۱) اسم مؤنث۔ (۱) جنبش۔ لرزش پیہم و نرم کسی چیز کا نزاکت سے جنبش کرنا + لپکپاہٹ۔ لہر ؎

آج اپنی کمر کی تم تنہا نہ لچک دیکھو آہُو ہے یہ دل اس پر چیتے کی لپک دیکھو
گو شاخ بید یہ قد نازک نہیں ترا اے سرو ناز بیچتے ہوئے پر لچک تو ہے } (نصیر)

گر اس کمر کی نظر آئے پیرہن میں لچک تو شاخِ گل کی نہ دیکھوں کبھی چمن میں لچک (سرور)

نوخیز گو ہیں وہ غنچے ہیں ہے نرم شکم اک خرمنِ گل باریک کمر جوں شاخِ گل رکھتی ہے لچک پھر ویسی ہی (ظفر)

(۲) جھٹکا۔ چک۔ ضرب۔ ہچکولا۔ (مثال دیکھو لچک آجانا میں) (۳) خم۔ کجی۔ خمیدگی۔ جھکاؤ (۴) ملائمت۔ نرمی +

لچک آجانا (۱) فعل لازم۔ جھٹکا آجانا۔ ضرب آجانا۔ چک آجانا + ؎

ڈرتا ہے کہ پہنچے میں نہ آجائے لچک ہاتھ سے چھوڑ دیا میں نے ترا جانچ کے ہاتھ (امی)

لچک جانا (۱) فعل لازم۔ بل کھا جانا۔ مڑ جانا + ہل جانا۔ لرز جانا۔ کانپ جانا۔ جنبش کھا جانا ؎

کیا نزاکت ہے کہ پھولوں کے دو لا گجرے سے ہاتھ کی اُسکے کلائی بھی لچک جاتی ہے (نصیر)

لچکدار (۱) صفت۔ لرزاں جنباں۔ وہ چیز جو حرکت سے جنبش کرے۔ لہردار +

لچکا (۱) اسم مذکر۔ (۱) جھٹکا۔ ضرب۔ ہچکولا۔ دھکا۔ جھونک۔ (۲) اچ + چک۔ (۳) ایک قسم کا پتلا گوٹا۔ دھنک ؎

کیا عجب جوش جوانی میں یہ جوبن بیچ کے پٹھا پٹھا تن پر تو میں یہ لچکا ہوجائے (برق)

(۴) بجرا۔ نواڑہ کشتی۔ موسیٰ نگھی (۵) جھمش۔ لرزش ؎

لچھ

لباسِ ناز کی آراستہ ہے اُسکے قامت پر کرو میں کیوں نہ ہو لچکا اگر دامن میں ہیکا ہے (بحر)

لچکا کھانا (۱) فعل متعدی۔ جھٹکا کھانا۔ بل کھانا۔ مڑنا ؎

چلنے میں تھرتھراتی ہے جو سر بسر کمر لچکا نہ کھائے او بتِ نازک کمر کمر (محمد بخش رسا)

لچکانا (۱) فعل متعدی۔ جنبش دینا۔ ہلانا۔ لرزاں کرنا۔ لرزش دینا۔ لچک دینا +

لچکنا (۱) فعل لازم۔ (۱) بوجھ یا نزاکت کے سبب خمیدہ ہونا۔ نرمی و نازکی سے دو تہ ہونا۔ جھکنا۔ مڑنا۔ بل کھانا ؎

دیکھیے شال کیا آتے تا رنگاہ سے نازک کمر لچکے ہے بارِ نگاہ سے (نکہت)

ہوں یہ اغر جھک کے قامت ایک خس کے بوجھ جوں کماں وہ لچکے ہے پائے مگس کے بوجھ سے (ذوق)

(اس شعر کے اوّل مصرع میں شُبہ ہے کیونکہ ایک بیاض کہنہ میں جو حضرت ذوق کے زمانے کی ہے یہ مصرع اور طرح پر ہے اور دیوان ذوق میں جو حضرت ویران نے اپنی یادداشت پر جمع فرمایا ہے دوسری طرح پر ہے۔ عجب نہیں جو یادداشت میں غلطی واقع ہوئی ہو چنانچہ ہم اس مصرع کو اس جگہ نقل کرتے ہیں ؎ کیوں نہ بل کھاوے کمر دست ہوس کے بوجھ سے) +

(۲) داب کا اثر قبول کرنا۔ کسی صدمہ یا بوجھ سے دبنا اور اُسکے ہٹتے ہی پھر اپنی اصلی حالت پر آجانا۔ کسی چیز میں دبنے اور اُبھرنے کی قوت ہونا (۳) ہلنا جُلنا۔ لرزنا کانپنا جیسے تیری لچکتی چارپائی نکلے (عورتوں کی بد دعا) +

لچلچ (۱) اسم مؤنث۔ چلکنے کی آواز +

لچلچا (۱) اسم مذکر۔ لبدڑا سالن۔ لعابدار سالن + وہ سالن جو نہ تو شوربے دار ہو اور نہ خشک بلکہ گھی کے شوربے یا صرف لعاب پر اُتار لیا جائے +

لچنا (۱) فعل لازم۔ (لکھنؤ) (۱) جھکنا۔ خمیدہ ہونا۔ ٹیڑھا ہونا (۲) فروتنی کرنا۔ متواضع ہونا

لچھا (۱) اسم مذکر۔ (۱) سُوت کی انٹی (۲) ریشم یا سُوت کے بہت سے تاگوں کا بنا ہوا حلقہ جو اکثر بچوں کے ہاتھوں میں ڈالدیتے ہیں (۳) ایک قسم کے زیور کا نام جیسے پیروں کے لچھے ہاتھوں کے لچھے وغیرہ (۴) باریک مثل تار کتری ہوئی چیز۔ جیسے کیرے کا لچھا۔ ادرک کا لچھا۔ پیاز کا لچھا۔ (۵) پیچیدہ و مسلسل تار لپٹے ہوئے تاگے جیسے ڈور کا لچھا (۶) مسلسل چیز۔ پیچیدہ چیز۔ ڈورے دار گٹکری۔ آواز کی پیچ کرنے گلنا ہوں میں فرقت میں مسلسل نالے لچھے یاد آتے ہیں مجکو جو تری تانوں کے (ناسخ)

(۷) اُلجھی ہوئی ڈور +

لچھمی (۱) اسم مؤنث۔ (۱) دھن کی دیوی۔ دولت کی مالک۔ ملکۂ دولت۔ (یہ دراصل سمندر کی بیٹی اور وشنو کی بیوی مانی گئی ہے جو اسلئے ذیل سے پکاری جاتی ہے۔ پدما۔ کملا۔ شری۔ اندرا۔ لوک ماتا۔ رما وغیرہ (۲) دولت۔ ثروت۔ مال و زر۔ دھن ؎

لچھمی ہمارے یار کے قدموں کے ساتھ ہے لچھمی وہاں گئی یہ جہاں میہماں گیا (بحر)

(۳) جاہ و جلال۔ شان و شوکت۔ حشمت۔ دبدبہ (۴) خوبصورتی۔ سندرتا۔ حُسن۔ جمال (۵) بھرت جیٹھ کی بیوی (۶) اولاد اُناث۔ لڑکیاں۔ بیٹیاں۔ بیٹی کی ذات (۷) سیتا۔ رامچندر جی کی بیوی (۸) ایک جڑی کا نام جسے وردھی بھی کہتے ہیں اور نیز بدھ کسی نام ایک اور جڑی کو بھی اسی نام سے موسوم کرتے ہیں (۹) بھادُر کی جورو (۱۰) ہلدی۔ زرد چوب (۱۱) موتی۔ دُر۔ مروارید +

لچھمی بن آدر کان کرے (ہ) کہاوت ہے۔ دولت کے بغیر کوئی نہیں پوچھتا + جورُو کے سوا کوئی خاطرداری نہیں کرتا + روپیہ کی سب عزت کرتے ہیں +

لچھمی گھر میں آنا (ہ) فعل لازم ۱۔ دولت کا گھر میں آنا۔ کسی صاحبِ اقبال کا گھر میں آنا۔ لڑبدھیارہ سدھ ہونا۔ صاحبِ اقبال ہونا۔ دھن دولت کا گھر میں آجانا۔ مبارک قدم بہو کا گھر میں آنا + گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا +

لچھمی نارائن کرنا (ہ) فعل متعدی ۱۔ اہنہُ بسم اللہ کرنا۔ کھانا شروع کرنا۔ سدھ ہوتا گنیش کرنا (یہ لفظ کایستوں میں کھانا شروع کرنیکے موقع پر یا کھانا کھانے کی اجازت دینے پر بولتے ہیں) +

لچھن (ہ) اسم مذکر۔ (۱) نشانی۔ علامت + ظاہر اسامان۔ آثار۔ انداز ۔ ؎

گردش سے رُو سیہ کیا کیا بلائیں آئیں　جلنے ہی کے ہیں لچھن سارے اس آسمان کے (میر)

(۲) چال ڈھال۔ طور طریق۔ رنگ ڈھنگ (۳) کوتک۔ کرتوت۔ افعال۔ قول فعل۔ کام (۴) عادت۔ خصلت۔ سُبھاؤ۔ بہت۔ کردار (۵) عیب۔ کلنک۔ اوگن۔ بدنامی۔ جیسے اُٹھوں ہنڈی اپنے لچھن اوروں دینڈی (۶) حال۔ حالت۔ کیفیت۔ برتاؤ۔ عمل۔ جیسے اُتر جاؤ کہ دکھن وُہی کرم کے لچھن۔ (۷) اعمال۔ کرنی۔ کرم۔ کریا ۔ ؎

بخشیگا خدا بھر کو کس حُسن عمل پر　ہمکو تو نہ اچھا کوئی لچھن نظر آیا (بحر)

(۸) پہچان۔ گُن۔ تعریف۔ اوصاف۔ توصیف (۹) رُوپ۔ رنگ۔ روغن۔ رونق۔ (۱۰) لچھمن۔ رامچندر جی کا چھوٹا بھائی جو سومترا کے پیٹ سے تھا (۱۱) اقبال +

لچھن جھڑنا یا جھڑ جانا (ہ) فعل لازم ہے۔ (۱) پہلی سی رونق نہ رہنا۔ منہ کا نور اُڑجانا۔ رنگ رُوپ جاتا رہنا۔ حسن کا زوال پذیر ہو جانا۔ بدنما ہو جانا۔ چہرے پر تازگی نہ رہنا ؎

روز وصال آنکھوں کو اپنی دکھائیگا　روز شبِ فراق کے لچھن جھڑے ہوئے (آتش)

(۲) بگڑنا۔ خراب ہونا۔ اُترنا۔ زوال پذیر ہونا۔ گھٹنا۔ (۳) بیقدر ہونا۔ توقیر گھٹنا۔ نظروں سے گرنا (۴) ادبار آنا۔ بداقبالی ہونا۔ کھوٹے دن آنا +

لچھن سے جھڑ پڑنا (ہ) فعل لازم ہے بے رونق ہوجانا۔ تروتازگی کا جاتا رہنا۔ خوشحالی میں فرق آجانا۔ رنگ رُوپ نہ رہنا ۔

پھولوں کے اندر نوں میں لچھن ہے کچھ نہیں　شاید کہ اُس پری کے دامن سے جھڑ پڑے ہیں (انشا)

لچھن سے جھڑ جانا (ہ) فعل لازم ہے۔ رونق نہ رہنا۔ رنگ و روغن جاتا رہنا۔ بیرونقی ہو جانا۔ منہ کا نُور اُڑ جانا۔ پہلا سا حسن و جمال نہ رہنا + پہلی سی بات نہ رہنا۔ توقیر گھٹ جانا۔ وہ بات نہ رہنا ۔ ؎

مژہ تر سے نکری تھی مری ہم چشمی　اے رگ ابر ترے جھڑ گئے کچھ لچھن سے

ہو تم ہی سامنے میری چشم پر آب کے　اے ابر آج کچھ ترے لچھن سے جھڑ گئے (ناسخ)

چہرہ اُتر گیا ہے نقشے بگڑ گئے ہیں　پھر ان دنوں تو میرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں (مصحفی)

لچھن سیکھنا یا پکڑنا (ہ) فعل متعدی ۱۔ کسی کے ڈھنگ سیکھنا۔ کسی کے نقش قدم پر آنا۔ بُری عادت پکڑنا۔ اوگن سیکھنا +

لچھے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لچھا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے ہاتھ کے لچھے میں چھلا اُلجھ گیا +

لچھے دار (ا) صفت ہے۔ (۱) حلقہ دار۔ پرت دار (۲) ڈوری دار (۳) مسلسل۔ سلسلہ وار۔ علے الاتصال۔ پے در پے۔ متواتر۔ برابر (۴) پیچواں۔ پیچ در پیچ۔ پیچیدہ (۵) خوش آیندہ۔ مزیدار +

لچھے دار باتیں (ا) اسم مؤنث ۱۔ مسلسل اور مزیدار باتیں + پیچواں باتیں +

لچھے سے (ہ) تابع فعل ہے لچھوں کی مانند۔ ملایم۔ نرم +

لچھے کا ازار بند (ا) اسم مذکر۔ ایک خاص قسم کا ریشمی ازار بند جسے عورتیں ڈالا کرتی ہیں ؎

دو ازار بند کے لچھے کا واہ رے عالم　گداز رانوں پہ پاجامہ کی شکن کیا خوب (بحر)

لچی (ہ) اسم مؤنث ۱۔ ایک قسم کی نہایت باریک لچپی اور ملایم میدے کی پُوری جیسے برا لچھے ہیں تو وہ نرم نرم جیسے لُچی۔ بھلی روٹی ہے تو وہ کراری کرم کرم جیسے تنکی (اکھیلی)

لچی ساپیٹ (ہ) اسم مذکر۔ نہایت ملایم پیٹ +

لچی (ا) اسم مؤنث ۱۔ لُچا کی تانیث۔ شُہدی عورت۔ بے باک اور بے شرم عورت۔ زن بد وضع۔ فضول خرچ۔ چٹوری۔ بدشہو۔ شرور + لڑاکا۔ جنگجو۔ بے لحاظ۔ بیہودہ کلام اور بدنام عورت + ۔ ؎

سب نُون سے بدتر ہیں ان بہو بیٹی بنائے دنی　وہ عجب نادان ہے جو ایسی نن سے لگ چلے

ہیں تہار عقل پردیوانہ ہوں تم کیوں لا　اس دوانی باؤلی لُچی شرن سے لگ چلے (نظیر)

لچیلا (ہ) صفت ۱۔ لوچدار۔ لسدار۔ لیس دار۔ لزج + نرم۔ ملایم۔ کومل + نازک +

لحاظ ع (ا) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی چشم نیم باز یا کن انکھیوں سے دیکھنا + کسی چیز کا نظر میں خیال رکھنا۔ دیکھنا (۲) نظر۔ نگہ۔ ورشٹی۔ (۳) پاس ادب۔ حفظ مراتب ۔ ؎

فلک پہ کیوں ہے ہر ماہ سر فروسہ نو　جو ہو نہ اُسکو ترے نعل کفش پا کا لحاظ (ظفر)

تھوڑی سی پی بھی لی ہے بہت مجنوں کے بعد — آہی گیا ہے پیرِ خرابات کا لحاظ (داغ)

(۴-۱) شرم حیا۔ سنکوچ۔ حجاب۔ پردہ ؎

لطف پلادے اُسے بھر کے ساغرِ مئے ناب — اگر اُٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ
تھا کے آنکھ نہ دیکھا چمن میں نرگس نے — رہا جو اُسکو تری چشمِ پُرحیا کا لحاظ } (بحر)

دیکھو ادھر اُٹھاؤ نظر ہو چکی حیا — کیا جانتا نہیں کوئی اس گھات کا لحاظ
کل غیر کے بھی سامنے جھپکے گی تیری آنکھ — دن کو مزہ دکھائیگا اس رات کا لحاظ
اے داغ میکدہ میں گئے ہیں جناب شیخ — ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ } (داغ)

گالیاں دینے میں تمکو نہیں زنہار لحاظ — پوچھئے بات تو ہے مانعِ گفتار لحاظ (ناظم)

(۵-۱) مروت۔ پاسِ خاطر۔ طرفداری۔ جانب داری۔ پاس۔ ملاحظہ ؎

رکھیں ہم اُس سے دلا چشمِ آشنائی کیا — نہ پاس یار کا جسکو نہ آشنا کا لحاظ
کرے ہے فتنہ تری چشمِ فتنہ زا کا لحاظ — یہ وہ بلا ہے بلا کو ہے اس بلا کا لحاظ } (بحر)

دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار — تمکو ہوا نہ خاک مرے ہاتھ کا لحاظ (داغ)

(۶-۱) خیال۔ دھیان ؎

فرش رہیں بسرِ راہ گزر دیدہ و دل — چاہئے تمکو بھی اسکا دمِ رفتار لحاظ (ناظم)

نہ کی شکایت ظلم و ستم کبھی میں نے — رہا سدا مجھے اُس شوخ پُرجفا کا لحاظ
مَلوں ہوں تیرے کفِ پا سے اپنے دیدۂ تر — مگر ہے مجھ کو ذرا سرخئ حنا کا لحاظ } (ظفر)

قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ — انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ
اقرار بھی ہے وصل پر انکار بھی نہیں — اس بات کا لحاظ نہ اُس بات کا لحاظ } (داغ)

(۷-۱) پرہیز۔ احتیاط۔ اجتناب۔ حذر ؎

دل اُسکی جنبشِ مژگاں سے کیوں حذر نہ کرے — کہ اس مریض کو لازم چاہئے ہوا کا لحاظ
نہ توڑو دل کو مرے اے بتانِ سنگیں دل — ڈرو خدا سے کرو خانۂ خدا کا لحاظ } (ظفر)

(۸-۱) توجہ۔ رجحان۔ میلِ خاطر۔ التفات (۹- پنجاب) ملاقات۔ واقفیت۔ جان پہچان۔ شناسائی (۱۰) حمیت۔ غیرت ✦

لحاظ اُٹھا دینا (۱) فعل متعدی۔ بے شرم و بے حجاب ہو جانا۔ نرا بے حیا بن جانا۔ نرلج ہو جانا ✦ بے غیرت ہو جانا۔ غیرت نہ رکھنا ✦

لحاظ آنا (۱) فعل لازم۔ (۱) شرم آنا۔ شرم لگنا ؎

سچ ہی تھا عہدِ وفا لیکے دل اُسکو دینا — آگیا وقت پہ کرتے ہوئے تکرار لحاظ (ناظم)

(۲) خیال آنا۔ دھیان آنا ؎

ہیبت ودامن کو کیا سوسر آلودۂ خوں — کچھ نہ آیا تجھے اے دیدۂ خونبار لحاظ (ناظم)

لحاظ ٹوٹنا (۱) فعل لازم۔ حجاب اُٹھنا۔ شرم دُور ہونا ✦ جھجک مٹنا ؎

اے داغ میکدہ میں گئے ہیں جناب شیخ — ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ (داغ)

لحاظ رکھنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا (۲) پاس ادب کرنا۔ بڑائی رکھنا (۳) شرم و حیا کرنا۔ حجاب رکھنا (۴) پرہیز رکھنا۔ احتیاط رکھنا ✦

لحاظ کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) پاس کرنا۔ ملاحظہ کرنا۔ مروت سے پیش آنا۔ پاسِ مرتبہ کرنا ؎

وہ بھول اپنی جفاؤں سے ہے میں خوش ہوں کہ — کچھ تو احسانوں کو کرتا ہے مرا یار لحاظ
ایک بوسہ پہ کبھی دُوں نہ دل و جان و نقد — کیوں کرے مول چکانے میں خریدار لحاظ } (ناظم)

(۲) شرم کرنا۔ حیا کرنا ؎

ہمسے چھٹتی ہے کہیں بادہ پرستی ناظم — مُنہ پہ واعظ کے کیا کہتے ہیں ناچار لحاظ
کیوں تمہیں غیر سے خلوت میں وہ صورت پیش آئی — جسکے ہونے سے کرے صورتِ دیوار لحاظ } (ناظم)

(۳) پردہ کرنا۔ حجاب کرنا۔ منہ چھپانا (۴) خیال کرنا۔ دھیان کرنا (۵) پرہیز کرنا۔ اجتناب کرنا ؎

چاہئے تجھسے رہیں بندہ و آزاد ملول — چاہئے مجھسے کریں کافر و دیندار لحاظ
نہ تجھے حشر کا اے فتنۂ ایام خیال — نہ تجھے خلق کا اے شوخِ ستمگار لحاظ } (بحر)

لحاظ کے قابل (۱) صفت۔ توجہ دینے کے لایق۔ قابلِ التفات۔ قابلِ خیال ✦

لحاظ نہ کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) ادب نہ کرنا۔ حفظِ مراتب کا خیال نہ رکھنا (۲) شرم نہ کرنا۔ حیا نہ کرنا (۳) ملاحظہ نہ کرنا۔ مروت سے پیش نہ آنا۔ بیمروتی کرنا۔ خیال میں نہ لانا ✦

لحاظ والا (۱) صفت۔ (۱) بامروت۔ مروت والا (۲) شرم و حیا والا۔ لاج ونت۔ باحمیت (۳- پنجاب) جان پہچان۔ ملاقاتی۔ آشنا ✦

لحاف (ع) اسم مذکر۔ رات کے سونے کا روئی دار کپڑا۔ سوڑ۔ بالاپوش۔ رضائی جسمیں بہت سی روئی ہو۔ قراگند ؎

نالوں نے وہی چڑھا جو تپِ لرزہ مہر کو — کھولی نہ آنکھ ابر سیہ کے لحاف سے (ذوق)

لحد (ع) اسم مؤنث۔ (۱) وہ بغلی کھو جو قبر کے ایک پہلو میں مردہ دفن کرنیکے واسطے کھودی جاتی ہے۔ قبر کا گڑھا۔ مجازاً قبر۔ مزار۔ تربت۔ گور (لسمرقند میں کچھ ریتلی ہے) ؎

عشق اُس چاہِ زنخداں کا ہوا جسدن سے — میں سمجھا کہ لحد میں دل بیتاب اُترا (آتش)

لحد میں بھی ترے مضطر نے آرام
خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا } (ذوق)

عبرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب — تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی (اسیر)

(۲-۱) وہ کم گہرا گڑھا جو مُردہ نہلانے کے واسطے گھر میں کھودلیتے ہیں۔ تاکہ اُسکی آلائش اور پانی تمام گھر میں نہ پھیلے۔ عوام اسے لہر کہتے ہیں ✦

لحظہ (ع) اسم مذکر۔ ایک دفعہ کن انکھیوں سے دیکھنے کا وقفہ۔ ایک جھپکی۔ پلک مارنے کا وقفہ۔ پل۔ لمحہ۔ آن۔ ساعت۔ طرفۃ العین ✦ دم کے دم۔ دم بھر ✦

لحظہ بہ لحظہ (ع) تابع فعل۔ دمبدم۔ ساعت بساعت۔ لمہ بلمہ۔ ہردم۔ ہر گھڑی ✦

لحظہ بھر (ا) تابع فعل۔ دم بھر۔ لمحے کے واسطے۔ دم کے دم کو جیسے اُسکی ماں لحظہ بھر تو چھوڑتی ہی نہیں کہ بچہ کہیں آئے جائے ✦

لحم (ع) اسم مذکر۔ گوشت۔ ماس ✦ شکار۔ مٹّی ✦

لحن (ع) اسم مذکر۔ (۱) آواز۔ شبد (۲) آوازِ خوش۔ موزوں آواز۔ سُریلی آواز۔ اچھی آواز۔ سُر۔ لے (۳) خوش نوائی۔ آہنگ۔ ترانہ۔ نغمہ۔ راگ (۴) خوشنوائی ✦ خوش گفتاری ✦ قرآن شریف کو خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ پڑھنا (۵) تلفظ کی غلطی (۶) ایک قسم کا معیوب قافیہ ✦

لخت (ف) اسم مذکر۔ (۱) پارہ۔ ٹکڑا۔ حصہ۔ کھنڈ (۲) مقدارِ قلیل (۳) لوہے کا گرز ✦

لختِ جگر (ف) اسم مذکر۔ (۱) جگر کا ٹکڑا۔ کلیجے کی کور ؎

ہیں ثابت قدم یارانِ ابد اوست تجھے ہیں کہ اشک دیدہ سے لختِ جگر ہو کر ہم نکلا (نسیم)

اے دل کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوجِ اشک لختِ جگر کی لاش کو آگے دھرے ہوئے (سودا)

(۲) اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی ✦ (۳) شعر۔ نظم۔ سخن۔ بیت وغیرہ ✦

لخلخ (ف) صفت:۔ (۱) دُبلا۔ پتلا۔ نحیف۔ لاغر۔ ضعیف (۲۔ اسم مؤنث) بھوک یا پیاس کی وہ آواز جو حلق کی خشکی کے باعث حلق سے نکلتی ہے ✦

لخلخ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بھوک یا پیاس سے نڈھال ہونا۔ بھوک میں پھڑکنا۔ حلق خشک ہونا۔ جیسے بچہ بھوک سے لخلخ کر رہا ہے ✦

لخلخانا (ا) فعل لازم:۔ بھوک پیاس سے تڑپنا۔ بھوک سے نڈھال ہو جانا ✦

لخلخہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ دوا جو تقویتِ دماغ کے واسطے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے کئی خوشبوؤں کا مجموعہ جسے ملا کر سونگھتے ہیں۔ وہ ٹکڑی جو عنبر، مشک، عود، قماری[۱] دکا فور وغیرہ کو باہم آمیز کر کے بناتے اور دماغ پر رکھتے یا سنگھاتے ہیں ؎

نالۂ مرغِ بلبل کے سنکر غش ہوا تھا باغ میں نکہتِ گل نے سنگھایا لخلخہ صیاد کو (نواب بیگم حجاب)

کرتی ہے صبا آکے کبھی غالیہ بیزی کرتی ہے نسیم آکے کبھی لخلخہ سائی (ذوق)

(۲۔ ا۔ عوام) قمقمہ۔ قندیل ✦

لدا پھندا (ہ) صفت:۔ خوب لدا ہوا۔ نہایت بھرا ہوا۔ اثاث۔ بوجھ میں دبا ہوا ✦

لدا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ لدوا دینا۔ بار کرا دینا۔ اسباب رکھوانے میں مدد کرنا چھکڑے وغیرہ پر اسباب بھروا دینا۔ جیسے لا دو سے لدا دے لادتے والا ساتھ دے ✦

لدانا (ہ) فعل متعدی المتعدی:۔ لدوانا۔ بار کرانا۔ گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پر اسباب بھروانا

لداؤ (ہ) اسم مذکر:۔ وہ بوجھ جو کسی چیز پر لادا جائے۔ بار۔ بھار۔ لادنے کا اسباب۔ بوجھ ✦

لداؤ کی چھت (ہ) اسم مؤنث:۔ سر رشتہ کی چھت۔ وہ چھت جس پر کڑیاں نہ ڈالیں

اور صرف چونے سے ڈاٹ وغیرہ لگا کر پاٹ دیں ✦ گنبد نما چھت ✦

لداوا (ہ) اسم مذکر:۔ بھار۔ بوجھ۔ بار ✦

لداوا لادنا (ہ) فعل متعدی:۔ بوجھ اٹھانا۔ بوجھ لادنا۔ جیسے جاڑوں سے پہلے ہی رضائی کا لداوا لاد لیا ✦

لد جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بوجھ رکھا جانا۔ بوجھ سے پُر ہو جانا۔ اسباب بھرا جانا (۲) بھر جانا۔ پھلوں یا پھولوں یا پھُنسیوں وغیرہ سے پُر ہو جانا۔ لاٹ جانا (۲) چمپت ہو جانا۔ چلا جانا۔ بیت جانا۔ گزر جانا۔ جاتا رہنا۔ جیسے وہ زمانہ لد گیا کہ خلیل خاں فاختہ مارتے تھے (۳۔ پنجاب) مر جانا۔ انتقال کر جانا۔ دنیا سے گزر جانا ✦

لدنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بار ہونا۔ اسباب یا بوجھ کا دھرا جانا۔ اسباب بھرنا۔ بوجھ رکھا جانا[۱] ؎

اے جان نکل کہ مصحفی کا اسباب لدا ہوا کھڑا ہے (مصحفی)

(۲) بھرنا۔ پُر ہونا۔ پھلنا۔ بہت سا پھل پھول آنا ؎

ہے موسم گل چمن میں ہر نخل پھولوں سے لدا کھڑا ہے۔ (مصحفی)

لدّو (ہ) صفت (۱) باربرداری کے لائق۔ بوجھ اُٹھانے کے قابل (۲) وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدھا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹّو۔ خچر وغیرہ ✦

لدّو کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ بار برداری کے قابل بنانا۔ سواری کے قابل نہ رکھنا ✦

لدی پھندی (ہ) اسم مؤنث:۔ گہنے پاتے میں اٹاٹٹ۔ بوجھ میں دبی ہوئی ✦ جیسے سونے جھنے میں لدی پھندی اتراتی پھرتی ہیں (محترہ بہیلی)

لدھڑ (ہ) صفت:۔ بھاری۔ بوجھل۔ موٹا اور بد وضع۔ بھدّا۔ اپنی مقدار اور اپنے معمول سے زیادہ بھاری ✦ وہ چیز جو بہت سی چیپیوں یا پیوندوں کے سبب بھاری اور بدنما ہو گئی ہو ✦

لڈّو (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ڈھیلا۔ پنڈ۔ ڈلا۔ گلولہ (۲) ایک قسم کی مٹھائی جو بیسن یا مونگ کے آٹے وغیرہ سے بشکل مدوّر بنائی جاتی ہے۔ گلولۂ شیریں (۳۔ مجازاً۔ ہندو)۔ نفع۔ فائدہ۔ لابھ۔ جیسے لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے (۴۔ ہندو) مُول۔ اصل پونجی سرمایہ۔ جیسے لڈو نہ توڑو چور ا چھاڑ کھاؤ (جب ٹھگ کے لڈو کہینگے تو ان زہر آمیز لڈوؤں سے مراد ہوگی جنہیں ٹھگ لوگ مسافروں کو دھوکے سے کھلا کر مار ڈالتے اور لوٹ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ٹھگ کے لڈو کھا بیٹھنا دھوکے میں آجانا اور بیوقوف ہو جانا کے موقع پر بولتے ہیں مثلاً وہ تو ٹھگ کے لڈو کھا بیٹھا ہے۔ یعنی بیوقوف ہو گیا ہے اور جب من کے لڈو کہینگے تو وہاں خیالی پلاؤ پکانے سے مراد ہوگی۔ یہ محاورہ خاص ہندوؤں کا ہے جیسے وہ تو من کے لڈو پھوڑتا یا اُڑاتا ہے یعنی خیالی پلاؤ پکا رہا ہے) ✦

لڈّو بانٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی خوشی یا منت یا نذر میں لڈوؤں کو شیرینی تقسیم کرنا بطور تصدق تقسیم کرنا

[۱] عود قماری۔ وہ عود جو ملک قماری سے آتا اور نہایت عمدہ ہوتا ہے ✦

[۱] لدوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی:۔ دیکھو (لدانا) ✦

لڈو باندھنا یا بنانا (ہ) فعل متعدی: - لڈو بنانا۔ پنڈ بنانا ✦

لڈو بٹنا (ہ) فعل لازم: - (۱) شیرینی تقسیم ہونا۔ مٹھائی تقسیم ہونا۔ جیسے لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے ہیں (۲۔ پنجاب) لڈو بنانا۔ باندھنا ✦

لڈو کھلانا (ہ) فعل متعدی: - (۱) شیرینی کی ضیافت کرنا۔ مٹھائی کھلانا ✦ منہ میٹھا کرنا (۲) رشوت دینا۔ گھس دینا۔ منہ بھرنا۔ منہ بھرائی دینا ✦

لڈو کہے سے منہ نہیں میٹھا ہوتا (ہ) کہاوت: - یعنی خالی باتوں کی باتوں اور نری چاپلوسی سے مطلب برآری نہیں ہوتی کچھ خرچ کرنا بھی پڑتا ہے۔ بے دئے لئے کام نہیں چلتا ✦

لڈو ملنا (ہ) فعل لازم: - (مجازاً) فائدہ حاصل ہونا۔ کچھ ہاتھ لگنا۔ لابھ ہونا جیسے کسی کی برائی میں تمہیں کیا لڈو ملینگے ✦

لڈوا (ہ) اسم مذکر: - لڈو کی تصغیر۔ چھوٹا لڈو۔ جیسے پال ہے لڈوے کی یعنی چھوٹے چھوٹے پال کے آم ایکاؤ میں دھرا نام لڈوا گوپال نام لکھی۔ ہرکا نام مصری گھول گھول پی

لذائذ (ع) اسم مؤنث: - لذت کی جمع۔ مزے۔ ذائقے لذات ✦

لذائذ نفسانی (ع ✦ ف) اسم مؤنث: - حظوظ نفسانی۔ نفس کے مزے۔ نفس کی خوشی۔ اندری بھوگ۔ شہوت پرستی ✦

لذت (ع) اسم مؤنث: - (۱) لغوی معنی خوش مزہ اور خوش ذائقہ ہونا۔ مزہ۔ ذائقہ۔ سواد۔ چسکہ (۲) لطف۔ آنند۔ خوشی۔ سرور۔ عیش و نشاط ✦ حظ ✦

لذت اٹھانا (ع) فعل متعدی: - مزہ لینا۔ لطف حاصل کرنا۔ حظ اٹھانا۔ ذائقہ لینا۔ سواد پانا

لذت آشنا (ع ✦ ف) صفت: - مزے سے واقف۔ مزہ پایا ہوا۔ مزہ چکھا ہوا ؎

جو لذت آشنائے مرگ ہوتا خضر تو ہرگز　　نہ پیتا آب حیواں ڈوب مرتا آب حیواں میں (ذوق)

لذت پانا (ا) فعل متعدی: - مزہ پانا۔ لطف حاصل کرنا۔ حظ اٹھانا ✦

لذت چکھنا (ا) فعل متعدی: - مزہ چکھنا۔ مزہ لینا۔ ذائقہ لینا۔ سواد پانا۔ لطف حاصل کرنا۔ مزہ اڑانا ✦ ؎

لذت غم فراق کی چکھا کیا کرے　　امید مرگ میں شب ہجراں جیا کرے (محسن)

لذیذ (ع) صفت: - (۱) خوش مزہ۔ خوش ذائقہ۔ مزیدار۔ بامزہ۔ مزیلا۔ لذت بخش ؎

خون دل لخت جگر کے عشق میں لذت ہے اور　　گو کہ اکل و شرب سب ہیں ایدل ناداں لذیذ (کنہیالال عاشق)

(۲۔ ا) خوشگوار۔ خوش آیندہ۔ لطف انگیز۔ پُر لطف ؎

گو وصال یار میں ہے عیش کا ساماں لذیذ　　پر جدائی میں بھی ہے ہمکو غم ہجراں لذیذ
ہجو میں رحمت بھی زحمت سے زیادہ سخت ہے　　یار ہو ساغر ہوے ہو پھر یہ ہے باراں لذیذ
عاشق شوریدہ سر کو سن بقول اوستاد　　تذکرہ تیرا ہے ہر دم اے مرے جاناں لذیذ (ناشق)

(۲۔ ا) عزیز۔ پیارا۔ دلپسند۔ من بھاتا ؎

جذبہ عشق زلیخا گر نہ تھا فرمانے　　مصر کے بازار میں کیا تھا مکنعاں لذیذ (عاشق)

لُراِ صفت: - احمق۔ بے خرد۔ بے تمیز۔ بے عقل۔ بے شعور۔ بدسلیقہ۔ بونگا۔ بھپا۔ کابودا ؎

لینی ہے خبر اب ایک لُرکی　　تُرکی کا جواب بھی ہے تُرکی (عاشق)

(اصل میں صحرا نشینوں کے ایک فرقہ کا نام ہے۔ چونکہ وہ شخص گنوار اور اجڈ ہوتے ہیں اس وجہ سے اس معنی میں مستعمل ہو گیا) ✦

لرز جانا (ا) فعل لازم: - کانپ جانا۔ تھرا جانا۔ کانپ اٹھنا۔ تھرتھرا جانا ✦ ڈر یا خوف سے رعشہ آجانا۔ خائف ہو جانا ؎

نگاہ یاس میری دل بلا دیتی ہے قاتل کا　　لرز جاتے ہیں بازو ہاتھ سے تلوار گرتی ہے (اسیر)

لرزش (ف) اسم مؤنث: - کپکپی۔ تھرتھراہٹ۔ کپکپاہٹ۔ رعشہ۔ جنبش ✦

لرزنا (ا) فعل لازم: - از لرزیدن (ف) کانپنا۔ تھرانا۔ کپکپانا۔ تھرتھری چھوٹنا۔ سردی یا خوف یا رعب سے بدن میں رعشہ آنا ✦ ؎

ہوا نے زلف کو چھیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے　　کہیں ایسا نہ ہوئے ہم سے وہ کافر ادا بگڑے (ذوق)

(۲) ہلنا۔ جنبش کرنا۔ ڈولنا ✦

لرزہ (ف) اسم مذکر: - (۱) رعشہ۔ تھرتھراہٹ۔ کپکپاہٹ۔ جُھرجُھری۔ کپکپی۔ جنبش۔ لرزش۔ دھڑکن (۲) بھونچال۔ زلزلہ۔ ہالن ڈولن۔ اسن چین ✦

لرزہ آنا (ا) فعل لازم: - رعشہ آنا۔ کپکپی چھوٹنا۔ کانپنا۔ کپکپانا ✦ خوف خدا ہونا۔ ایمان کانپنا ✦ زلزلہ آنا۔ بھونچال آنا ✦ خوف چھانا۔ رعب چھانا ✦

لڑ (ہ) اسم مؤنث: - (۱) لڑی۔ پلک ✦ ہار۔ سلسلہ ✦ ڈور۔ طناب۔ ڈوری۔ تار۔ رسن۔ (۲) رسی۔ کابل۔ بجانج (۳) قطار۔ صف۔ لائن۔ (۴) زنجیر۔ زنجیرو۔ چین۔ (۵) وسیلہ۔ تعلق۔ رشتہ (۶) ٹولی۔ جماعت۔ پرا ✦ جھوک۔ (۷۔ پنجاب) دامن۔ پلہ۔ کنارہ (۸۔ ") گرہ۔ گانٹھ ✦

لڑ لگانا (ہ) فعل متعدی: - (۱) وسیلہ و تعلق پیدا کرنا۔ ٹپس جمانا۔ ڈھنگ لگانا۔ (۲۔ پنجاب) زوجیت میں دینا۔ نکاح میں دینا۔ بیاہنا ✦

لڑ ملانا (ہ) فعل متعدی: - (۱) سلسلہ ملانا۔ تعلق پیدا کرنا۔ ربط کرنا۔ پلّول ملانا۔ دوستی کرنا۔ یارانہ گانٹھنا ✦ (۲۔ پنجاب) سینے کے واسطے دونوں کپڑوں کے کناروں کو ملانا

لڑ میں رہنا (ہ) فعل لازم: - (۱) کسی کے کہنے میں رہنا۔ کسی کا طرفدار بنا رہنا۔ ساتھ دینا۔ ساتھی رہنا۔ (۲۔ پنجاب) گرہ میں رہنا۔ گانٹھ میں ہونا۔ جیب میں ہونا۔ پلے ہونا۔ پاس ہونا ✦

لڑاک (ہ) صفت: - جنگجو۔ ستیزہ کار۔ مفسد۔ جھگڑالو ✦

لڑاکا (ہ) صفت :- (۱) لوگوں سے نہایت لڑنے بھڑنے والا۔ جنگجو۔ ستیزہ کار۔ بِس کی گانٹھ۔ فسادی۔ فتنہ انگیز۔ جھگڑالو۔ دنگئی۔ شریر۔ (۲) بدمزاج۔ بدخو۔ درشت طبع۔ تندخو۔ چِڑچِڑا۔ غضبناک۔ غضبی۔ ترش رُو۔ ؎

ناسازئ طبیعت کیا ہے جواں ہوئے پر اَوباش وہ ستمگر لڑکا ہی تھا لڑاکا (میر)

(۳) جنگی۔ بہادر۔ سُورما۔ مردکاری۔ شیر مرد (۴) اسم مؤنث۔ فتنہ انگیز عورت۔ مفسدہ پرداز عورت۔ شریر عورت۔ بدمزاج عورت۔ زنِ تندخو۔ لڑنے جھگڑنے والی عورت ؎

زالِ دنیا نے صلح کی کس دن یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے (ذوق)

لڑاکا کے چار کان (ہ) کہاوت :- جس عورت کو لڑنے جھگڑنے کا مزہ ہوتا ہے وہ ہر طرف اور ہر بات پر کان لگائے رہتی اور بہانہ ڈھونڈتی پھرتی ہے ✦

لڑانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) لڑائی کرانا۔ جنگ کرانا۔ بھڑانا۔ کُشتی کرانا۔ جُٹانا (۲) ملانا۔ شریک کرنا۔ ساجھا ملانا۔ جیسے چار چار پیسے لڑا کر سودا کھایا (۳) پیچ کرانا۔ گُستا بازی کرانا۔ جیسے پتنگ لڑانا (۴) متوجہ کرنا۔ لگانا۔ صرف کرنا۔ جیسے جان لڑانا۔ طبیعت لڑانا (۵) قمار باز۔ داؤں پر رکھنا۔ داؤں پر لگانا (۶) سامنے کرنا۔ ملانا۔ گھورنا۔ جیسے نظر لڑانا۔ آنکھ لڑانا (۷) اکڑانا۔ ٹکر لگانا (۸) اندر کرنا۔ زور آزمائی کرنا۔ جیسے پنجہ لڑانا ✦

لڑائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) جنگ۔ جدل۔ رزم۔ جدھ۔ کارزار۔ حرب۔ معرکہ آرائی۔ مصاف۔ مہم (۲) تکرار۔ دنگا۔ فساد۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ ستیزہ ✦ راڑ۔ جوتی پیزار ✦ گالی گلوج ✦ مارکٹائی۔ مارپیٹ۔ گُتھم گُتھا (۳) مقابلہ۔ مُٹھ بھیڑ۔ سامنا (۴) کُشتی۔ ڈنت پٹنت۔ زور آزمائی۔ کاٹھ زوری (۵) خصومت۔ دشمنی۔ نزاع۔ بیر۔ عداوت۔ بغض۔ کینہ۔ حسد۔ (۶) شکر رنجی۔ بدمزگی۔ ان بن۔ کدورتِ خاطر۔ ناموافقت۔ خفگی۔ رنجش۔ بگاڑ ؎

صلح کی ٹھہرا ہے اب تو لڑائی ہوچکی ہوچکی صاحب محبت آزمائی ہوچکی (ظفر)

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں لڑائی ہوگی کسی دشمن نے اڑائی یہ اُڑائی ہوگی (لا اعلم)

لڑائی باندھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جنگ کی ٹھہرانا۔ دعوت جنگ کرنا (۲) دشمنی ٹھاننا۔ خصومت اختیار کرنا۔ بیر باندھنا۔ دشمنی کرنا (۳) جھگڑا مول لینا۔ جھگڑا کھڑا کرنا

لڑائی بڑھانا (ہ) فعل متعدی :- خصومت یا عداوت کو ترقی دینا۔ جھگڑا بڑھانا تکرار کو طول دینا ✦

لڑائی بگڑ جانا (ہ) فعل لازم :- (کھشو) جنگ میں حریف سے شکست کھانا۔ شکست یاب ہونا۔

لڑائی بھڑائی (ہ) اسم مؤنث :- جنگ۔ ستیزہ۔ دنگہ و فساد ✦

لڑائی پر جانا یا چڑھنا (ہ) فعل لازم :- مہم پر جانا۔ معرکہ آرائی کے واسطے روانہ ہونا۔ جنگ و جدل پر جانا ✦

لڑائی پلّے باندھنا (ہ) فعل متعدی :- رنجش و جھگڑا مول لینا۔ جھگڑے میں پڑنا۔ بیر باندھنا۔ بگاڑ کرنا ✦ عذاب مول لینا ✦

لڑائی تُل جانا (ہ) فعل لازم :- موقع جنگ کا قریب آجانا۔ معرکہ ٹھن جانا۔ جنگ کا قریب الوقوع ہوجانا۔ مہم سر پر آجانا۔ جنگ و جدل پر مستعد و آمادہ ہوجانا ؎

جب تُل گئی لڑائی ترازو کی تول پر باتوں سے بات چھوٹے دھڑوں سے دھڑ گئے (افشاں)

لڑائی ٹھاننا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (لڑائی باندھنا) ؎

صلح کُل ہے مذہب اپنا اپنی کسی سے جنگ نہیں معرکہ آرا ہو کے لڑائی ٹھاننے والے اور ہی ہیں (ظفر)

(۲) بیر باندھنا۔ دشمنی اختیار کرنا ✦

لڑائی ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جھگڑا ڈالنا۔ ٹنٹا کھڑا کرنا ✦ لڑنا ✦ جنگ کرنا۔ جدھ کرنا (۲) جُٹانا۔ بھڑانا۔ دو آدمیوں یا پرندوں کو لڑوانا ✦

لڑائی سر پر مول لینا (ہ) فعل متعدی :- اپنے سر جھگڑا لینا۔ عذاب مول لینا۔ مشکل میں پڑنا ✦ ؎

ہم سری کر کے یہاں تو نے بہشت شانے سے مول لی اے دل صد چاک لڑائی سر پر (نصیر)

لڑائی مارنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (لڑائی مارنا) ✦

لڑائی سی لڑائی (ہ) اسم مؤنث :- بہت ہی لڑائی۔ از حد جھگڑا ؎

آج پھر تھا بے حسیت میر وال کل لڑائی سی لڑائی ہوچکی (میر)

لڑائی کا باجا (ہ) اسم مذکر :- طبل جنگ ✦ جنگ کے وقت کا مست باجا۔ جنگی باجا ✦

لڑائی کا جہاز (ہ) اسم مذکر :- جنگی جہاز۔ وہ جہاز جو سمندری جنگ کا کام دے ✦ وہ جہاز جس میں بیٹھ کر سمندر کی لڑائی لڑیں اور سامانِ جنگ وغیرہ سے آراستہ ہو ✦

لڑائی کا سامان (ہ) اسم مذکر :- سامانِ جنگ۔ اسبابِ حرب جیسے آلاتِ جنگ۔ گولہ بارود وغیرہ ✦

لڑائی کا گھر (ہ) صفت :- (۱) بانیِ فساد۔ بِس کی گانٹھ۔ فساد کی جڑ۔ بنائے فساد۔ فتنہ پرداز۔ فتنہ انگیز۔ باعثِ فتنہ۔ باعثِ فساد ✦ جیسے لڑائی کا گھر ہانسی روگ کا گھر کھانسی (۲) فساد کرنے والا۔ جھگڑا ڈالنے والا۔ آگ لگاؤ۔ تیلی چھوڑی ✦

لڑائی کا کھیت (ہ) اسم مذکر :- میدانِ جنگ ✦

لڑائی کا گیت (ہ) اسم مذکر :- ساکھا۔ وہ گیت جو بوقت جنگ بہادروں کی تعریف میں گا کر سنایا جاتا ہے ✦ رجز ✦ رزمیہ اشعار ✦

لڑائی کا میدان (ہ) اسم مذکر :- میدانِ جنگ۔ جدھ استھان۔ مقامِ کارزار۔ معرکہ۔ کھیت ✦

لڑائی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جھگڑنا۔ دنگا کرنا۔ تکرار کرنا۔ راڑ کرنا۔ کلکل کرنا۔ لڑنا (۲) خصومت کرنا۔ نزاع کرنا۔ دشمنی رکھنا۔ عداوت رکھنا (۳) جنگ کرنا۔ معرکہ آرائی کرنا ✦

لڑائی لڑنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) جنگ کرنا۔ میدان کارزار میں ہتھیاروں سے قتل و قمع کرنا۔ معرکہ آرائی کرنا۔ (۲) جھگڑا کرنا۔ جھگڑنا۔ تکرار کرنا جیسے کیا عورتوں کیسی لڑائی لڑتے ہو ◆

لڑائی مارنا (ہ) فعل متعدی: شکست دینا۔ پسپا کرنا۔ حریف کو میدانِ جنگ میں مغلوب کرنا۔ غنیم کو ہرانا۔ لڑائی سر کرنا۔ میدان جیتنا ؎

غیرت کی جگہ یہ معرکہ ہے بارے — کیا پوچھتے ہو مرتے ہیں عاشق سارے
مشہور ہے عشق نے لڑائی ماری — اسیر کر گئے لوگ سب اُسکے مارے [illegible]

لڑائی مول لینا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا ◆ آپ بسانا۔ عذاب مول لینا۔ ناحق وقت اور مصیبت میں پڑنا جیسے اپنا دیکر لڑائی مول لی۔ ادھا دینا اور لڑائی مول لینا برابر ہے (۲) خواہ مخواہ دوسرے سے لڑنا۔ چھیڑ خانی۔ اپنا خود جھگڑا نکال لینا۔ خواہ مخواہ اُلجھنا ؎

ہو صفت بندیے مژگاں سے ظاہر — لڑائی لیں دو آنکھیں ڈھونڈ کر مول (آتش)

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے (ہ) کہاوت۔ یعنی لڑائی کچھ خوشی کا مقام نہیں ہے۔ دیکھو (لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی) ◆

لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی (ہ) کہاوت۔ یعنی لڑائی کا پھل تلخ کلامی یا پیٹ اور کشت و خون ہوتا ہے۔ لڑائی خوشی کی جگہ نہیں ہے۔ لڑائی شیرینی تقسیم ہونے کا مقام نہیں ہے ؎

کلام تلخ بھی ہوں گر لڑائی ہے صاحب — لڑائی میں نہیں بٹتی مٹھائی ہے صاحب (ظفر)

لڑائی ہونا (ہ) فعل لازم۔ (۱) تکرار ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ قضیہ ہونا۔ فساد ہونا۔ دنگا ہونا۔ (۲) جنگ ہونا۔ معرکہ آرائی ہونا۔ جُدھ ہونا۔ کارزار ہونا (۳) پھوٹ پڑنا۔ بیر ہونا۔ دشمنی ہونا۔ اَن بن ہونا۔ شکر رنجی ہونا۔ یاری کٹ ہونا۔ یارانہ چھوٹنا ◆

لڑباؤلا (ہ) صفت۔ (پورب) احمق۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ مورکھ ◆

لڑبڑا (ہ) صفت۔ (۱) لزج۔ لجلجا۔ لزوجت دار ◆ ہنڈی روٹی کا نقیض۔ پتلا اور لزج جیسے کیا لڑبڑا گوشت اٹھا لائے (۲) ڈھیلا۔ ہیجڑا۔ زنخہ۔ نامرد۔ ہیز۔ کم ہمت ◆

لڑبڑانا (ہ) فعل لازم۔ (پورب) (۱) ہکلانا۔ تتلانا۔ زبان میں لکنت ہونا۔ رک رک کر بولنا (۲) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا ◆

لڑت (ہ) اسم مؤنث۔ لکھنؤ (لڑنت) ◆

لڑکا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) طفل۔ کودک۔ چھورا۔ چھوکرا۔ منڈا۔ صبی (۲) بالک۔ بچہ۔ مولود۔ کم سن بچہ۔ معصوم بچہ (۳) پوت۔ پتر۔ پسر۔ بیٹا۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔ (۴ صفت) نا بالغ۔ چھوٹا۔ ننھا۔ کم سن۔ بالا (ہ۔ ہ) ناتجربہ کار۔ بے سمجھ۔ نادان۔ ان سمجھ۔ بھولا ؎

لڑکا ہی تھا نہ قاتل ناکردہ خوں ہنوز — کپڑے گلے کے سارے سارے خوں میں بھر چلا (میر)
ناداں کی محبت میں ہے سو طرح کا دھڑکا — دل دو نہ کسی ناداں کو میں ایسا نہیں لڑکا ([illegible])

لڑکا بالا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بال بچہ۔ اولاد۔ بیٹا بیٹی۔ چھورا چھوری۔ بچہ وچہ۔ کوئی بچہ۔ (۲ صفت) کم سن۔ چھوٹی عمر کا۔ بالا جیسے ابھی تو وہ آپ ہی لڑکا بالا ہے ◆

لڑکا جنے بیوی اور پیٹ باندھیں میاں (ہ) کہاوت۔ دُکھ بھرے کوئی اور فائدہ اُٹھائے کوئی۔ ایک تکلیف اُٹھائے دوسرا مزا اُڑائے ◆

لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے منڈائی کو (ہ) کہاوت۔ ہر شخص اپنا ہی دکھ روتا ہے۔ اپنا اپنا دکھڑا سب بیان کرتے ہیں ◆

لڑکا گود لینا (ہ) فعل متعدی۔ متبنّیٰ بنانا۔ بیٹا بنانا۔ گود لینا۔ فرزندی میں لینا ◆

لڑک بُدھ (ہ) اسم مؤنث۔ بچپن کی سمجھ۔ بال بدھ۔ بچوں کی سی عقل۔ عقل ناقص۔ عقل خام ◆

لڑکپن (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بچپن۔ طفولیت۔ طفلی۔ بچکی۔ خُردسالی۔ صغر سنی۔ لڑکائی۔ بالپن۔ کودکی ◆ (۲) ہنگام طفلی۔ اوانِ صبی۔ کم سنی کا زمانہ ؎

ہے قاتل کا لڑکپن دیکھو — دیکھ کر خوں کو مرے ڈر ہی گیا (گویا)

(۳) چھچھورا پن۔ چپلا پن۔ چھچھور پن۔ سبک وضعی۔ سبک سری۔ ہلکا پن۔ اوچھا پن۔ نا سنجیدگی ؎

آلیٹ چھاتی سے میری دل کی چلون چھوڑ دے — ہر کسی سے تنک کر ملنا یہ لڑکپن چھوڑ دے (نظیر)

لڑکوری (ہ) اسم مؤنث۔ (پورب) بچے والی۔ بچہ دار۔ مصعبیہ۔ بچے کی ماں۔ اولاد والی ◆

لڑکوں (ہ) اسم مذکر۔ لڑکا کی جمع۔ جمع کی وہ بدلی ہوئی صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے بجائے یائے مجہول واؤ مجہول اور نون غنہ سے بدل کر پیدا ہو گئی ہے

لڑکوں کا باوا (ا) اسم مذکر۔ شریروں کا سردار۔ شیطان کے کان کاٹنے والا ◆ نہایت حرامزادہ۔ بڑا ہی شریر۔ کھیل بگاڑنے والا۔ کھنڈت ڈالنے والا۔ کام بگاڑو۔ ؎

جہاں لب بند ہو ناصح وہاں آوے خلل کرنے — رقیب ناولنا جی گویا لڑکوں کا باوا ہے (ناجی)

لڑکوں کا کھیل (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بچوں کا کھیل۔ بازیچۂ طفلاں۔ بازیچۂ اطفال (۲) بچوں کا دل بہلاوا۔ بچوں کا تماشا۔ بچوں کی ہنسی۔ بچوں کے خوش ہونے کی بات جیسے لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن (۳) منہ کا نوالہ۔ کار آسان۔ کار سہل و ادنٰے (۴) ناستقل بات۔ وہ بات جسمیں استقلال نہ ہو ؎

ہم وحشیوں کا گھر ہے کہ لڑکوں کا کھیل ہے — دن میں ہزار بار بنا اور بگڑ گیا (شیفتہ)

لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن (ہ) کہاوت۔ ناسمجھ کے آگے جانبازی اور جاں نثاری کی کچھ قدر نہیں ◆ (مرن اس مثل کے سوا ہر جگہ مؤنث بولتے ہیں) ◆

لڑکھڑا کر چلنا (ہ) فعل لازم۔ ڈگمگا کر چلنا۔ اٹھلا کر چلنا۔ مستانہ چال سے چلنا ◆ ٹھوکریں کھاتا چلنا۔ گرتا پڑتا لڑھکتا بھٹکتا جانا۔ افتاں و خیزاں چلنا ؎

کچھ بے سبب نہیں ہے یہ لڑکھڑا کے چلنا جانے کہاں ہو مستے آنکھوں کو تم چرائے (عارف)

لڑکھڑانا (ہ) فعل لازم۔ ضعف خواہ مستی سے پاؤں وغیرہ کا کانپنا۔ لرزنا۔ تھرّانا۔ تزلزل ہونا۔ تھرتھرانا۔ لغزش کرنا۔ ہلنا۔ جنبش کرنا۔ ڈگمگانا۔ ڈگڈگانا۔ لغزیدن کا ترجمہ۔ پاؤں کا ٹھیک پر نہ پڑنا۔ مستانہ چال سے چلنا۔ کپکپانا۔ مجازاً چوکنا۔ دھوکا کھانا۔ بے راہ ہونا۔ گمراہ ہونا۔ بہکنا۔ نیت ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت بگڑنا۔ ایمان یا نیت میں فرق آنا ؎

کل جو ہمنے منجھو کے ساتھ سیر دیر کی لڑکھڑایا تھا ہی پا لیکن خدا نے خیر کی (امیر)

آتی ہے کوئے یار سے مستانہ کسقدر کیا لڑکھڑائے جاتے ہیں بادِ سحر کے پاؤں }
الٰہی قاصد کی خیر گذرے کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے صبا نکلتی ہے لڑکھڑا کر نسیم چلتی ہے تھرتھرا کر } (داغ)

لڑکھڑاتا ہے مرے سرو خراماں کے حضور پاؤں کس نے ترا اے سرو گلستاں توڑا (امانت)

ہر قدم پر ہے مجھے یوں رہِ دیں میں لغزش لڑکھڑاتا ہوا جیسے کوئی میخوار چلے }
ہیں وہ میکش کہ لڑکھڑائینگے اگر مستی میں ہم دستگیر اپنا وہیں دستِ سبو ہو جائیگا } (ناسخ)

لڑکھڑاتے ہیں قدم کیوں نہ دیں میں اُسکے زاہد خشک تو ساقی نہیں میخواروں میں (امیر)

جانب خانۂ خمار سے کیا آتی ہے۔ لڑکھڑاتی ہوئی جو بادِ صبا آتی ہے (رند)

جھوم جھوم ایسے بادل آنے لگے پاؤں توبہ کے لڑکھڑانے لگے (ذوق)

ٹھوکریں کھانے لگی صحنِ گلستاں میں نسیم لڑکھڑاتا ہوا جس دم بتِ میکش آیا (ہوس)

کل جو ہمنے منجھے کے ساتھ سیر دیر کی لڑکھڑایا پاؤں تھا لیکن خدا نے خیر کی (یاس)

لڑکی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چھوری۔ چھوکری۔ کنیا۔ طفلہ (۲) بیٹی۔ دختر۔ صبیہ۔ پتری۔ بنت (۳) بالی۔ کم سن۔ کم عمر۔ نادان (۴) کنواری۔ بن بیاہی۔ دوشیزہ۔ باکرہ۔ (۵) ناتجربہ کار۔ ناسمجھ۔ نافہم (۶) عروس۔ دُلہن ؎

لڑکی کا باپ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بیٹی کا باپ۔ (۲) دُلہن کا باپ۔ پدرِ عروس ؎ (۳) حقارتاً) مردِ کم ہمت۔ کم زور۔ بزدل ؎

لڑکی والا (ہ) اسم مذکر۔ لڑکی کا باپ۔ پدرِ عروس ؎

لڑکے (ہ) اسم مذکر۔ اول لڑکا کی جمع دوسرے حروفِ مغیّرہ یا علامتِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر تلفظ اور انکی صورت جیسے لڑکے کو۔ لڑکے میں۔ لڑکے کا۔ لڑکے سے وغیرہ۔

لڑکے بالے (ہ) اسم مذکر۔ بال بچے۔ اہل و عیال۔ عیال و اطفال۔ جورو بچے۔ بیوی بچے۔ کنبہ۔ کنبہ ؎

لڑکے والا (ہ) اسم مذکر۔ دُولہا کا باپ۔ پدرِ داماد ؎

لڑکیاں (ہ) اسم مؤنث۔ لڑکی کی جمع۔ بیٹیاں ؎

لڑمرنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) لڑکر جان دے دینا۔ لڑ کر مرجانا۔ لڑکر مارا جانا۔ آپس میں تکرار کرکے جان سے گذر جانا ؎

انگوٹھی لعل کی رتی قیامت آج گر ہوتی جنہوں کی آنکھ بھی لڑ جوتے ایک جھلّے پر (ناجی)

(۲) لڑ پڑنا۔ باہم تکرار یا جھگڑا کرکے گتھم گتھا جانا۔ پست پڑنا۔ بھڑ جانا ؎

لڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) جھگڑنا۔ تکرار کرنا۔ راڑ کرنا۔ ٹنٹا کرنا۔ نزاع کرنا۔ خصومت کرنا ؎

شور قلقل یہ کیوں ہے دخترِ رز کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے }
ترے بیمار کے سرِ بالیں موت کیا کیا شناسی لڑتی ہے } (ذوق)

(۲ متعدی) مار پیٹ کرنا۔ جوتی پیزار کرنا۔ کشتم کشتا کرنا۔ (۳) بھڑنا۔ جُٹنا۔ گتھنا۔ گتھم گتھا ہونا (۴ متعدی) مقابلہ کرنا۔ سامنا کرنا ؎

قسمت اُس بت سے جا لڑی اپنی دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے }
نہیں مژگاں کی دو صفیں گویا اک بلا اک بلا سے لڑتی ہے } (ذوق)

(۵۔ لازم) بھڑنا۔ مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ رُوکش ہونا۔ جٹنا۔ سنگھم ہونا ؎

دیکھو اُس چشمِ مست کی شوخی جب کسی پارسا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۶ متعدی) جنگ و جدل کرنا۔ جُدھ کرنا۔ کارزار کرنا۔ رزم آرا ہونا۔ معرکہ آرائی کرنا۔ ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ؎ وار کرنا۔ حملہ کرنا۔ حربہ کرنا۔ جیسے لڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے۔ لڑیں نہ بھڑیں زرہ بکتر پہنے پھریں ؎

سچ ہے الحرب خدعۃٌ اے ذوق نگہ اُسکی دغا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۷۔ لازم) ٹکرانا۔ ٹکر کھانا جیسے ریل کا لڑنا ؎

ہم فراق میں لڑتے ہیں شیشہ و ساغر کیا نہ فیصلہ ساقی نے اِس لڑائی کا (اعلم)

(۸۔ عو۔ لازم) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ رُوٹھنا جیسے ؎

سونی سیجریاں اکیلے پڑے ہو بلم تم ہمسے لڑے ہو (گیت)

(۹۔ لازم) مطابق ہونا۔ یکساں ہونا۔ جوڑ برابر آنا۔ میزان کھانا۔ میزان ملنا۔ جیسے حساب لڑنا (۱۰۔ ") شرکت ہونا۔ ساجھا ملنا۔ جیسے آؤ بھئی دو دو پیسے لڑیں (۱۱۔ ") یاور ہونا۔ مددگار ہونا۔ یاری دینا۔ یاری کرنا جیسے قسمت لڑنا۔ نصیبا لڑنا (۱۲۔ ") ملنا۔ موافق ہونا۔ یکساں ہونا جیسے مضمون لڑنا۔ خیال لڑنا۔ شعر لڑنا (۱۳۔ ") گڈمڈ ہونا۔ غت پٹ ہونا۔ باہم بھڑ جانا۔ رل مل جانا جیسے کبوتروں کا لڑنا (۱۴۔ ") مصروف ہونا۔ متوجہ ہونا۔ ملتفت ہونا ؎ پہنچا جُٹنا ؎

واہ کیا کیا طبیعت اپنی بھی عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے (ذوق)

دیکھوں کسی کو آنکھ ہے اُس سے لڑی ہوئی بیٹھوں کہیں مگر ہے دل اُس سے لڑا ہوا (عارف)

(۱۵۔ ") باہم ضدنا۔ ضد کرنا۔ اڑنا۔ پیچ کرنا۔ جیسے کیوں آپس میں لڑکر دام بڑھاتے ہو (نیلام) (۱۶۔ ") کشتی کرنا۔ لڑنت کرنا۔ زور آزمائی کرنا (۱۷۔ ") مباحثہ کرنا۔ بحثنا۔ مناظرہ کرنا (۱۸۔ پنجاب و پورب) ڈنک مارنا۔ کاٹنا ؎ ڈسنا ؎ جیسے تتیا

لڑنا۔ پچھڑ لڑنا۔ پھڑ لڑنا۔ سانپ لڑنا وغیرہ +

لڑنا بھڑنا (ہ) فعل متعدی: باہم جنگ وجدال کرنا۔ آپس میں جھگڑا ٹنٹا کرنا۔ بحث وتکرار کرنا۔

لڑنے بھڑنے کا ذوق رکھتے ہیں ۔ مرغبازی کا شوق رکھتے ہیں (انشا)

جس سے بچاتے تھے ہم لڑ بھڑ کے وہ آزار نہیں ۔ آپ کی ترک خفا سے تو دشوار نہیں (مومن)

لڑنا جھگڑنا (ہ) فعل متعدی: آپس میں بحث وتکرار کرنا + جھگڑا ٹنٹا کرنا۔

لڑنت (ہ) اسم مونث: کشتی۔ زور آزمائی۔ پہلوانی ۵

ترے سانے تنے ہے تو وہ ہنت ۔ بگھٹ کرے دیو و دد سے لڑنت (سودا)

لڑنتیا (ہ) صفت: کشتی گیر۔ پہلوان۔ کشتی کرنے والا + کسرتی +

لڑھانا (ہ) فعل متعدی: (۱) لڑکانا۔ غلطاں کرنا۔ ڈھلکانا۔ پھسلانا (۲) بہانا۔ گرانا۔ نیچے ڈالنا۔ اونڈھانا۔ لنڈھانا جیسے پانی لڑھانا (۳) مار گرانا۔ ڈھا دینا۔ بندوق یا توپ سے گرانا۔ مروانا۔ نشانہ بنانا۔ جیسے ایک وار میں دس کو لڑھا دیا +

لڑھ پڑھکر (ہ) تابع فعل: لوٹ پوٹ کر۔ گر پڑ کر۔ اُفتاں وخیزاں۔ جوں توں کر کے۔ خدا خدا کر کے

بچ تو گیا ہے لڑھ پڑھ اُس لف عنبریں سے ۔ پر کاٹے ہے کلیجا اُس نیم شرگیں سے (امیر سوز)

لڑھتا پڑھتا (ہ) صفت: لڑکتا پڑکتا۔ لوٹتا پوٹتا۔ لڑکنیاں کھاتا ہوا۔ اُفتاں وخیزاں گرتا پڑتا جیسے لڑھتا پڑھتا لوٹتا آیا۔ احسن کے گھر پہنچا آیا۔ لڑھتی پڑھتی چھپتی آئی جس کو گھر بیٹھی آئی (مسئو الولی اسیں)

لڑھکنا (ہ) فعل لازم: (۱) غلطاں ہونا۔ ڈھلکنا۔ لڑکنی کھانا۔ پھسلنا۔ لڑھنا (۲) پڑنا سونا۔ لوٹنا۔ لوٹ لگانا۔ جیسے آج زمین ہی پر لڑھک رہو (۳) مرنا۔ دنیا سے اٹھنا۔ جان سے جانا۔ انتقال کرنا۔ جیسے آج وہ بھی لڑھک گئے + (عوام)

لڑھکنی (ہ) اسم مونث: لوٹنی۔ غلطیدگی + لوٹ +

لڑھکنی کھانا (ہ) فعل متعدی: لوٹنی کھانا۔ لڑھکنا۔ پھسل جانا۔ قلابازی کھانا +

لڑھنا (ہ) فعل لازم: دیکھو (لڑھکنا) +

لڑھنا پڑھنا (ہ) فعل لازم: گرنا پڑنا۔ لوٹنا پوٹنا ۵

دست وپا گم شدہ دل طعنۂ عالم زدہ دل ۔ ترے کوچے کو چلا آئے ہے لڑھتے پڑھتے (میر سوز)

لڑھیانا (ہ) فعل متعدی: مروڑنی دیکر سینا۔ منہ مارنا۔ بیوں سے کور دبانا۔ کنارہ سینا۔ رسی کرکنا رہ بتانا +

لڑی (ہ) اسم مونث: (۱) لڑ۔ سلک۔ نظم لآلی۔ موتیوں کی مالا۔ تار (۲) جھڑی۔ سلسلہ۔ تسلسل۔ جیسے آنسوؤں کی لڑی +

لڑیانا (ہ) فعل متعدی: لڑی پرونا۔ ہار گوندھنا +

لڑے فوج نام سردار کا۔ کاٹے باڑھ نام تلوار کا (۱) کہاوت: ماتحت کام کرتے ہیں افسر نام پاتے ہیں۔ چھوٹوں کا کام بڑوں کا نام۔ کام کسی کا نام کسی کا

قتل کرتی ہے نگہ شہرہ ہے شمشیرِ یار کا ۔ جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا (امیر)

شہرہ ہے سفاک شہرہ ہے نگاہ یار کا ۔ سچ کہا ہے باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا (ذوق)

لزج (ع) صفت: چیپدار۔ لیسدار۔ لعابدار۔ چکنا ہوا۔ سریش کی مانند چپچپا +

لزوجت (ع) اسم مونث: چسپیدگی۔ لیس۔ چیپ۔ لعاب۔ چپچپاہٹ +

لزوم (ع) اسم مذکر: لازم ہونا۔ ملزوم۔ وجوب۔ واجب۔ لازم۔ ضرور +

لس (ہ) اسم مذکر: لیس۔ لعاب۔ چیپ۔ چسپیدگی۔ چپچپاہٹ۔ لزوق +

لس دار (ا) صفت: لعابدار۔ چیپدار۔ چپچپا +

لسان (ع) اسم مونث: (۱) جیبھ۔ زبان۔ رسنا۔ تالو (۲) بولی۔ بھاشا۔ بھاکھا۔ بانی +

لسان الغیب (ع) اسم مونث: آکاش بانی۔ صدائے غیب۔ غیب کی آواز +

(حافظ شیراز کا لقب۔ جو صحیح فال نکلنے کے سبب پڑ گیا ہے) +

لسّان (ع) صفت: (۱) زباندراز۔ بہت بولنے والا۔ بکی۔ جھکی۔ فصیح الکلام۔ تیز زبان۔ خوشگو۔ خوش گفتار۔ میٹھ بولا۔ شیریں زبان (۳) چرب زبان۔ چکنی چپڑی باتیں بنانے والا۔ خوشامد درآمد۔ اپنی طراری سے لوگوں کا دل اپنی طرف مائل کرنے والا +

لسانیت (ع) اسم مونث: (۱) زباندرازی۔ چرب زبانی۔ بکواس (۲) تیز زبانی۔ فصاحت۔ خوش کلامی +

لسر کا (ہ) اسم مذکر: (لکھنو) واسطہ۔ سبب۔ تعلق۔ علاقہ۔ سروکار ۵

تعلقات جہاں قطع کر چکا ہوں مگر ۔ ہنوز الفت احباب کے لسر کے ہیں (بحر)

لسلسا (ہ) اسم مذکر: (۱) ایک نہایت چیپدار پھل کا نام۔ لسوڑا۔ سپستان۔ مخاط۔ مخیط۔ لیسوا۔ لبھیڑا۔ مزاجاً معتدل مانا گیا ہے (۲) صفت: لیسدار۔ لعابدار۔ چیپدار +

لسلسانا (ہ) فعل لازم: چکنا۔ چپچپانا +

لسن (ہ) اسم مذکر: (۱) لہسن۔ برادر پیاز۔ سیر۔ ثوم۔ تُوم۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم وخشک (۲) سرخ یا سیاہ داغ جو اکثر گردن یا رخسار خواہ جسم پر ہو جاتا ہے +

لسنا (ہ) فعل لازم: (۱) لتھڑنا۔ آلودہ ہونا۔ لپنا (۲) ٹھیک بیٹھنا۔ چسپاں ہونا۔ جمنا۔ نہایت موزوں ہونا۔ جیسے یہ پھبتی تو اُس پر لس گئی اب دھونے دھوئے نہیں چھٹ سکتی

لسوڑا (ہ) اسم مذکر: (گنوار) دیکھو (لسلسا نمبر ۱) +

لسّی (ہ) اسم مونث: (۱) بہت سا پانی ملا ہوا کچا دودھ۔ عربی صُراح (۲ پورب) آلا زخم۔ آلا گھاؤ۔ کچا زخم

لش (ا) اسم مونث: کتے کو کسی پر جھپٹنے کا اشارہ کرنے کی آواز +

(عربی میں لش بمعنی ہانکنا آیا ہے۔ اسی سے یہ لفظ بنا ہے) +

لش پش ہونا (ا) فعل لازم: تھک کر چور ہونا۔ مضمحل ہونا۔ چور چور ہونا

لغت

کام یا سفر کے باعث نہایت تھک جانا +

(دہلی میں بکسرِ لام و ہائے فارسی لکھنؤ میں بفتح ہر دو بولتے ہیں +)

لَشْتَم پَشْتَم (۱) صفت :- جوں توں کبھی اچھی طرح کبھی بُری طرح بسر اوقات ہونا۔ بُری بھلی طرح بہر طور۔ بہر حال جس طرح بنا جس طرح ہو سکا۔ جیسے میاں لشتم پشتم گذر ہی جائیگی (تائے ہندی کے ساتھ بھی مستعمل ہے بلکہ عورتیں تو اکثر لشٹم پشٹم ہی بولتے ہیں)+

لشکارنا (۱) فعل متعدی :- شکاری کا اپنے کُتّے کو شکار پر جھپٹانے کے واسطے لفظِ لش کہکر اشارہ کرنا (ہندی میں لش بمعنی ہنکنا آیا ہے اور مسلمان شکاریوں نے اُسی سے یہ لفظ بنایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب) +

لشکر (ف) اسم مذکر :- (۱) عسکر۔ فوج۔ سپاہ۔ سینا۔ کٹک۔ اردو۔ قشون ؎

اے پری شیفتہ ہوتے ترے جن و انسان عشقبازوں سے سلیمان کا لشکر ملتا (آتش)

(۲-۱) بھیڑ۔ ہجوم۔ ازدحام۔ دَل بھیڑ بھاڑ (۳-۱) کیمپ۔ کمپو۔ چھاؤنی۔ لشکرگاہ۔ فوج کا پڑاؤ +

لشکر اِکٹھا کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) فوج جمع کرنا۔ سپاہ فراہم کرنا۔ (۲) بہت سے آدمی جمع کرنا۔ بھیڑ لگانا۔ جیسے تم نے تو ایک لشکر اکٹھا کر رکھا ہے +

لشکر خلاص (۱) اسم مؤنث :- (بازاری و لشکری) پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ قحبہ۔ کسبی ہزاروں کو پار اُتارنے والی۔ سینکڑوں سے فارغ کرانے والی +

لشکر کشی (ف) اسم مؤنث :- (۱) فوج کشی۔ چڑھائی۔ حملہ۔ دھاوا۔ ایلغار (۲) بھرتی نفرات سپاہ

لشکر کی بولی (۱) اسم مؤنث :- لشکری زبان۔ وہ بولی جسمیں بھانت بھانت کی بھاکھا ملی ہو

لشکرگاہ (ف) اسم مذکر :- (۱) کیمپ۔ چھاؤنی۔ کمپو۔ معسکر۔ (۲) سپاہ کا پڑاؤ۔ فرودگاہِ لشکر +

لشکرِ والا (۱) اسم مذکر :- (بیگمات) بادشاہ۔ صاحبِ احتشام۔ راجہ۔ نواب۔ حاکم۔ سلطان ؎

نکلا عید کا چاند جو گھر سے لشکرِ والا انکلا آج کیوں پھُوروں میں اپنی گھلی اُوپر و الا انکلا آج (رنگین)

لشکری (ف) اسم مذکر :- (۱) سپاہی۔ فوجی ملازم۔ عسکری۔ تلنگا (۲) منسوب بہ لشکر۔ لشکر سے نسبت رکھنے والا + جنگی۔ ملیٹری۔ فوجی (۳-۱) بازاری + چھاؤنی کے رہنے والے۔ وہ لوگ جنکی قوم زبان وغیرہ کا ٹھیک نہ ہو + اُچکے۔ شہدے +

لشکری بولی (۱) اسم مؤنث :- وہ غیر معتبر بے قاعدہ خلط ملط اور غلط زبان جو اہلِ لشکر بولتے ہیں۔ ست نجھڑی بولی +

لَشْتی پَشْتی ہونا (۱) فعل لازم :- تھک تھکا کر چُور رہونا۔ نہایت مضمحل ہونا۔ کام یا سفر سے تھک جانا +

لطافت (ع) اسم مؤنث :- (۱) باریکی + پتلاپن۔ رقت (۲) عمدگی۔ خوبی۔ تحفگی۔ نکوئی ؎

ترے پسینے کی بُو کا عالم بیان کرنے سے بیخودی ہے لطف ہوئے عطر میں تھے یہ لطافت گلاب میں ہے (جرأت)

(۳) نرمی۔ ملایمت (۴) کثافت کا نقیض۔ صفائی۔ پاکیزگی۔ نفاست۔ ستھرائی + شفاف پن۔ شفافی (۵) نازکی۔ نزاکت۔ خوبصورتی۔ (۶) رونق۔ بہار۔ جوبن + طراوت۔ تازگی۔ (۷-۱) ذایقہ۔ مزہ۔ لذت۔ حلاوت۔ لطف (۸-۱) باریکی۔ نکتہ۔ (۹-۱) فصاحت۔ سلاست۔ (۱۰-۱) خوش اسلوبی۔ خوش وضعی۔ خوش قطعی۔ شایستگی۔ سلیقہ +

لطائف (ع) اسم مذکر :- لطیفہ کی جمع۔ چٹکلے + خوبیاں۔ مزے۔ ظرافت کی باتیں +

لطائف الحیل (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی حیلوں کی خوبیاں۔ اچھے حیلے۔ خوش آیندہ حیلے۔ وہ بہانے جو دوسرے کو ناگوار خاطر نہ گذریں۔ جیسے لطائف الحیل سے فلاں کام کرنے سے روک دیا +

لطایفِ غیبی (ع) اسم مذکر :- وہ مہربانیاں اور عنایتیں جو خاص خدا تعالےٰ کی طرف سے بلا واسطہ پہنچیں +

لُطف (ع) اسم مذکر :- (۱) عنایت۔ مہربانی۔ عطوفت۔ کرپا۔ دیا (۲) خوبی۔ بھلائی۔ عمدگی۔ نکوئی۔ تحفگی (۳) نرمی۔ ملائمت۔ (۴) تازگی۔ طراوت۔ تروتازگی۔ (۵) مزہ۔ لذت۔ بہار + خوشی۔ فرحت ؎

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف لپٹا پڑا ہے مُردہ سا گویا کفن کے ساتھ (ذوق)

(۶) حظ۔ ذایقہ۔ حلاوت ؎

جو لطف سوز میں ہے کہاں نرہ خشک میں لذت ہی اور ہوتی ہے دل کے کباب کی (مؤلف)

(۷) ظرافت۔ خوش طبعی۔ مزاح جیسے لطف کی باتیں (۸) کیفیت۔ حلاوت + حظِ طبع۔ حظِ نفس ؎

یہ تو ظاہر ہے کہ وصل انکا کہاں اور ہم کہاں لیکن اس پیغام میں کچھ لطف ہے تکرار کا (انور)

لَطف یہ ہے (۱) ندا (۱) خوبی یہ ہے۔ عمدگی یہ ہے۔ (۲۔ طنزاً) طُرّہ یہ ہے۔ حاشیہ یہ ہے۔ یہ اور بڑھکی دانائی ہے (۳) تعجب یہ ہے +

لُطفی (ع) صفت :- متبنّیٰ۔ لے پالک۔ گود لیا ہوا +

لَطیف (ع) صفت :- (۱) باریک۔ مہین۔ دقیق + پتلا۔ رقیق + (۲) نازک۔ کومل۔ نرم۔ (۳) ہلکا۔ سُبک۔ ملائم۔ زود ہضم جیسے غذائے لطیف (۴) کثیف کا نقیض + صاف۔ شفاف۔ نرمل (۵) نفیس۔ پاکیزہ۔ ستھرا (۶) لذیذ۔ مزہ دار۔ مزے کا۔ خوش ذایقہ۔ خوشگوار (۷) خوب۔ عمدہ۔ تحفہ (۸) نکوکار۔ پاک۔ مقدس +

لطیف الطبع (ع) صفت :- سبک روح۔ خوشدل۔ زندہ دل۔ خوش طبع + اچھی سمجھ کا۔ عمدہ طبیعت کا + حلیم المزاج۔ رحم دل۔ دیاونت۔ دیاوالا۔ سلیم الطبع۔ بے شر + غریب۔ مسکین +

لطیفہ (ع) اسم مذکر :- (۱) خوبی۔ نکوئی۔ نازک اور عمدہ چیز (۲) چٹکلا۔ لطف آمیز

بات۔ بذلہ۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات۔ دلچسپ بات (۳-۵) اچنبھا۔ انوکھا۔ طرفہ۔ عجیب۔ (۴-۱) تعجب انگیز بات۔ شگوفہ۔ تازہ گفت +

لطیفہ چھوڑنا (۱) فعل متعدی۔ چٹکلا چھوڑنا۔ کوئی انوکھی بات بنا کر بیان کرنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ تعجب انگیز یا فتنہ انگیز بات بیان کرنا +

لطیفہ گو (ع ۔ ف) صفت۔ بذلہ سنج۔ بذلہ گو۔ ظریف۔ خوش طبع۔ خوش مزاج۔ ٹھٹول۔ خوش دل۔

لُعاب (ع) اسم مذکر۔ (۱) آبِ دہن۔ تھوک۔ کف۔ رال۔ بچے کے مُنہ سے بہنے والی رقیق اور لزج مادہ۔ مُنہ کی رطوبت ؎

شیریں سخنی ایسی کہاں پائی کسی نے　　چھوٹا ہے مرے مُنہ میں لعاب اُسکے دہاں کا (ناسخ)

(۲) چیپ۔ لزوجت۔ لیس ؎

نگوڑی بھنڈیاں ایسی بُری یہ ہوتی ہیں　　کسی جتن سے پکا لُعاب رہتا ہے (جان صاحب)

(۳) ہر ایک چیز کا رس یا عرق جس میں چیپ اور غلظت ہو۔ لبدڑا +

لعاب دار (ع ۔ ف) صفت۔ لیسدار۔ چیپدار۔ چپچپا۔ لسلسا۔ لچلچا۔ لبدڑا +

لَعِب (ع) اسم مذکر۔ (۱) کھیل کود۔ بازی۔ کھیل۔ لہو و لعب (۲-۱) سیر تماشا۔ میلا +

لُعبت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) گڑیا۔ گڈا۔ پُتلا۔ پُتلی + مورت۔ بُت۔ مورتی (۲) تصویر۔ چترکا (۳) کھیل۔ بازیچہ۔ کھلونا۔ کھیلنے کی چیز +

لَعْل معرب لال۔ اسم مذکر۔ (۱) دیکھو (لال نمبر ۵) (۲) معشوق کا ہونٹھ۔ لبِ یار ؎

یاقوت لعل یار سے بہتر نہیں ہوئے　　ہر جوہری کو اسکی پرکھ کی نظر نہیں (میر سوز)

(۳ صفت) لال۔ سرخ۔ احمر۔ یاقوتی +

لعل اُگلنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) سخنہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا۔ خوش کلام و خوش گفتار ہونا۔ موتی اُگلنا۔ زبان سے دُرفشانی کرنا۔ مُنہ سے پھول جھڑنا ؎

رنگیں لبوں کے وصف دہن سے نکل چکے　　ہم لعل اُس صنم کی بدولت اُگل چکے (ممنون)

کرتے ہیں صفت جب ہم لعل لب جاناں کی　　تب کوئی ہمیں دیکھے کیا لعل اُگلتے ہیں (میر تقی)

وصف کرتا ہے اُن لبوں کا جب　　غافل اُسوقت لعل اُگلتا ہے (راے سنگھ غافل)

(۲- مجازاً) بدکلامی کرنا۔ بدزبانی کرنا۔ فحش کلامی کرنا۔ گالی گلوج بکنا۔ نامہذب الفاظ زبان سے نکالنا جیسے بس اب زیادہ لعل نہ اُگلیئے معاف رکھیئے ورنہ ادھر سے بھی کچھ سُنیئگا (۳) باتوں سے فیض پہنچانا + دولت بخشنا۔ فایدہ پہنچانا جیسے ایسے ہی وہ لعل اُگلتے ہیں کہ اُنکی خوشامد در آمد کرتے پھریں +

لعل توڑنا (۱) فعل متعدی۔ طنزاً۔ نقصان دینا کسی بیش قیمت چیز کو چرا لینا۔ جواہرات اُکھاڑ لینا۔ شان میں جھتی ڈالنا۔ شان گھٹانا۔ جیسے تم آؤ گے تو ایسے ہی ہم تمہارے لعل توڑ لینگے یعنی لیا تمہاری شان میں بٹا لگیگا +

لعل گودڑ کا (۱) اسم مذکر۔ دیکھو (گودڑ کا لعل) ؎

رواں کہ کلفتِ ایام میں بھی قدر نیکوں کی　　پھٹے کپڑوں میں بھی اُنکو سمجھے لعل گودڑ کا (آتش)

(دہلی والے گودڑ کا لعل بولتے ہیں) +

لعل لب (ع ۔ ف) صفت۔ (۱) لب سرخ۔ لب رنگیں۔ لال ہونٹھ۔ یاقوت کے رنگ کے ہونٹھ ؎

بوسہ جو لعل لب کا کل اُسنے طلب کیا　　کیا کیا ظفر وہ مجھ سے ہوئے انجمن میں لال (ظفر)

(۲- اسم مذکر) رنگین لب۔ یاقوت لب۔ لال ہونٹھوں والا معشوق +

لعل لگنا (۱) فعل لازم۔ (۱) جواہرات سے مرصع ہونا۔ قیمتی ہونا۔ بیش قیمت ہونا۔ انمول ہونا (۲) ندرت ہونا۔ نادرپن ہونا۔ انوکھا پن ہونا۔ سرخاب کا پر لگنا۔ علو جاہ کو پہنچنا۔ کوئی عجیب بات ہونا ؎

بوسہ کے مانگتے ہی پھیر لئے چتون کو لگے　　ایسے کیا لعل لب غیرت گلشن کو لگے (ذوق)

ہم اب سے لینگے بوسہ گل تیرے سامنے　　کیا ایسا لعل ہے ترے لب میں لگا ہوا (داغ)

لَعْن (ع) اسم مؤنث۔ (۱) پھٹکار۔ دھتکار۔ نفرین۔ کوسنا ؎

رہ گئے سجدہ نکر وائیے ان ہاتھوں سے　　بر زباں لعن پئے لات و منات آپہنچی (اختر)

(۲) سرزنش۔ ملامت۔ سخت و سست بات۔ جھڑکی۔ زجر و توبیخ (۳) سب۔ دعائے بد

لعن طعن (ع) اسم مؤنث۔ لعنت ملامت بمعنے طعن و تشنیع۔ نفرین۔ دھتکار۔ پھٹکار۔ دھتکار۔ دھر دبک۔ سرزنش۔ زجر و توبیخ +

لعن طعن کرنا (۱) فعل متعدی۔ بُرا بھلا کہنا۔ دھتکارنا۔ جھڑکنا۔ سرزنش کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ پھٹکارنا۔ خبر لینا +

لعنت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) دھتکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ کوسنا۔ ملامت (۲) سرزنش۔ زجر و توبیخ۔ دھتکار۔ دھر دبک (۳) بُرا بھلا۔ سخت و سست +

لعنت بھیجنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) نفرین کرنا۔ بُرا بھلا کہنا (۲) نفرت سے ترک کرنا۔ چھوڑنا۔ کنارہ کرنا۔ اجتناب کرنا۔ پرہیز کرنا۔ ضد کرنا (۳) کوسنا۔ بددعا دینا۔ سراپنا

لعنت کا شوروا پھٹ پھٹ کی روٹی (۱) اسم مؤنث۔ نہایت بے توقیری اور بے عزتی کی روٹی +

لعنت کا مارا (۱) صفت۔ (۱) مردود۔ ملعون۔ لعنتی۔ راندۂ درگاہ۔ نفرین کردہ شدہ۔ لعین (۲) بدبخت۔ بدنصیب۔ شامت زدہ +

لعنت کرنا (۱) فعل متعدی۔ دیکھو لعنت بھیجنا ؎

کیا ہنسی آتی ہے مجکو حضرتِ انسان پر　　فعل بد تو انسے ہوں لعنت کریں شیطان پر (انشا)

لعنت کی روٹی پھٹ کا شوروا (۱) اسم مذکر۔ ع۔ نہایت بے عزتی اور بے وقری کی روٹی۔ وہ روٹی جو سینکڑوں باتیں سنا کر اور طعنے مہنے دے کر

لعن

کھلائی جائے۔ جیسے ہمارا کہنا تمہاری سمجھ میں نہ آیا۔ اب یہ لعنت کی رو دی ۔۔ پھٹ کا شوربا اچھا (سگھڑ سہیلی) +

لعنت ملامت کرنا (ا) فعل متعدی: - بُرا بھلا کہنا۔ سرزنش کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ سخت سُست کہنا + ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا + دھتکارنا۔ خبر لینا۔ پھٹکارنا +

لعنتی (ا) صفت: - ملعون۔ مردود۔ لعین + بدبخت۔ بدنصیب۔ شامت زدہ +

لَعُوق (ع) اسم مذکر: - چاٹنے کی لیسدار دوا۔ جیسے لعوق سپستاں +

لَعِین (ع) صفت: - مردود۔ ملعون۔ لعنت کا مارا۔ لعنتی۔ راندہ۔ پھٹکار کا مارا۔ دھتکارا ہوا۔ پھٹکارا ہوا۔ نکالا ہوا۔ زبون۔ بدبخت + دوزخی۔ جہنمی۔ رذیل +

لُغات (ع) اسم مذکر: لُغت کی جمع (۱) الفاظ۔ شبد۔ زبانیں۔ بولیاں (۲) ڈکشنری۔ کوش۔ فرہنگ۔ وہ کتاب جس میں زبان کے الفاظ کے معانی ایک جگہ جمع ہوں +

لغایت (ع) تابع فعل: - (صحیح الغایۃ) اُس سرے تک۔ اخیر تک۔ انجام تک۔ انتہا تک (۲- ا) شمول۔ شامل۔ مشتمل۔ داخل۔ ملا ہوا +

لغام (ف) اسم مؤنث: - لگام۔ عنان۔ لجام۔ باگ۔ دہن اسپ۔ دہانہ +

لُغت (ع) اسم مذکر: - (۱) کسی قوم کی زبان۔ بولی۔ بھاشا۔ وہ اصوات و کلمات جسکے وسیلہ سے آدمی اپنے مطالب و اغراض کو بیان کریں + (۲) وہ الفاظ جنکے معنی مشہور نہ ہوں (۳) لفظ۔ شبد۔ کلمۂ مفرد۔ ورڈ۔ (۴) ڈکشنری۔ کوش۔ کتاب لغت۔ فرہنگ +

لغت تراش (ع + ف) صفت: - لفاظ۔ لسان + لُغت چھانٹنے اور گھڑنے والا۔

لغت تراشنا یا گھڑنا (ا) فعل متعدی: - بڑے بڑے مشکل اور دقیق الفاظ اپنی بول چال یا طرز تحریر میں داخل کرنا جسکا سمجھنا دشوار اور دقت طلب ہو۔ لفاظی کرنا + غیر مانوس اور زبان ناآشنا الفاظ زبان پر لانا۔

لغت تراشی (ا) اسم مؤنث: - الفاظ مشکل و دقیق کا استعمال۔ لفاظی +

لغت چھانٹنا (ا) فعل متعدی: - اپنا علم ظاہر کرنے کے واسطے غیر مشہور اور مشکل الفاظ کا زبان پر لانا۔ لفاظی کرنا +

لُغز (ع) اسم مؤنث: - (۱) لغوی معنی جنگلی چوہے یا گھونس یا خرگوش کا بھٹ (۲) معما۔ پہیلی۔ چیستاں۔ بجھول۔ بجھارت +

لغزِش (ف) اسم مؤنث: - (۱) پھسلن۔ رپٹن۔ پھسلاہٹ (۲) ڈگمگاہٹ۔ لڑکھڑاہٹ + جُنبش۔ لرزہ۔ لرزش۔ کپکپاہٹ۔ کپکپی۔ (۳) بے ثباتی۔ بے استقلالی۔ ناپائداری۔ بے قیامی (۴) خطا۔ سہو۔ بھول چوک۔ غلطی (۵) گمراہی۔ ضلالت (۶) خلاف بیانی

لغزش آنا (ا) فعل لازم: - پھسلنا۔ رپٹنا + بہکنا۔ ڈگمگانا۔ لڑکھڑانا۔ کانپنا۔ کپکپانا + ثبات رائے و استقلال میں فرق آنا + گمراہ ہونا + اظہار یا بیان میں فرق پڑنا

لغزش کرنا (ا) فعل متعدی: - کانپنا۔ ڈگمگانا۔ پھسلنا + بہکنا + گمراہ ہونا۔ پھرنا +

لغو

لغو (ع) صفت: - (۱) بیہودہ۔ پوچ۔ یاوہ۔ ہرزہ۔ باطل۔ واہیات + اوٹ پٹانگ۔ بعید القیاس۔ نامعقول + بے معنی۔ بہمل + بیفائدہ۔ بیکار (۲- اسم مذکر) بیہودہ آدمی۔ جیسے وہ تو بالکل لغو ہے اسکی بات پر نجاؤ۔ (۳- اسم مؤنث) بیہودہ بات۔ زٹل۔ جھک۔ بیہودہ گوئی۔ واہی تباہی بات۔ بکواس۔ بکواد۔ سخن باطل +

لغو بکنا (ا) فعل متعدی: - بیہودہ بکنا۔ واہیات باتیں زبان پر لانا۔ اوٹ پٹانگ بولنا۔ بے سود و بے معنی باتیں کرنا۔ ہرزہ گوئی کرنا +

لُغَوی (ع) صفت: - لغت سے منسوب۔ اصلی۔ وضعی۔ جیسے لغوی معنی یعنی اصل معنی +

لَغوِیات (ع) اسم مؤنث: - لغو کی جمع +

لَفّ (ع) صفت: - لپٹا ہوا۔ لپیٹا ہوا۔ تہ کیا ہوا۔ شامل۔ منسلک + لپیٹنا۔ ملفوف کرنا۔ پیچیدہ کرنا +

لفّ حریر (ع) اسم مذکر: - (متعصب سُنیوں کا ایک گھڑا ہوا مسئلہ جو اپنے فریق مخالف کی طرف محض چڑانے کی نظر سے بجواب تبرا منسوب کرتے ہیں یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے جیسا گرم کا مسئلہ گھڑا گیا ہے چونکہ ہمارے نزدیک یہ ایک غیر مہذب دل دکھلانے والی بات ہے اس سبب سے ہم اس کا بیان نہیں لکھتے مگر لغت صرف اس نظر سے لکھ دیتے ہیں کہ مؤلف کی لغت پر اسمیں عجز لازم نہ آئے اور اگر عدالت میں ایسے الفاظ کی نسبت کبھی ناحق کی نالش یا لائبل قایم کیا جائے تو وہ بجا اور درست متصور ہو کیونکہ جہانتک اس امر کی بابت ہمنے تحقیق کی ہمیں کوئی بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہوئی نظر نہیں آئی) +

لفّ و نشر (ع) اسم مذکر: - پراگندہ اور منتشر چیزوں کو لپیٹنا + (علم بیان کی اصطلاح میں وہ صنعت کہ جسمیں اول چند چیزوں کا مفصل یا مجمل ذکر کریں اور پھر اسکے بعد چند اور چیزیں بیان کریں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے ملجائے۔ اسکی دو قسمیں ہیں جنکا بیان ترتیب سے آگے لکھا ہے)

لفّ و نشر غیر مرتّب (ع) اسم مذکر: - علم بیان کی وہ صنعت جسمیں لف کے موافق نشر نہ ہو بلکہ اُسکی ترتیب میں بمقابلۂ لف اختلاف ہوا کرتا ہے۔ جیسے منشی سید غلام حسین صاحب قدر کے اس شعر میں ؎

رونے پیٹنے سے ماتم میں اپنا اے قدر ہاتھ کی مہندی چھُٹی آنکھ کا سُرمہ چھُوٹا (قدر)

یعنی رونے سے آنکھوں کا سرمہ بہا اور پیٹنے سے ہاتھوں کی مہندی چھوٹی اگر مصرع ثانی میں پہلے سُرمہ اور بعد میں مہندی کا لفظ آجاتا تو یہی لف و نشر مرتب ہوجاتا۔ اسی طرح منشی جگن ناتھ صاحب خوشتر نے راجہ رامچندر جی

کے بن باس ہونے کے مقام پر لکھا ہے ؎

اودھ میں زاغ نالاں بن میں بلبل اُوگے کانٹے یہاں پھولے واں گُل (خوشتر)

یعنی اجودھیا پوری میں رامچندر جی کی جدائی سے کوّے بول گئے اور جنگل میں اُنکے آنے سے منگل ہو گیا یعنی بہار آگئی اور وہ خارستان اور جنگل مثلِ گلستان بن گیا تھا گویا شہر اجودھیا ویران تھا اور بن آباد +

لف و نشرِ مرتب (ع) اسم مذکر۔ علم بیان کی وہ صنعت جسکا نشر اپنے لف کے موافق ہو اور اُسمیں کچھ بھی اُلٹ پھیر نکرنا پڑے جیسے نصیر دہلوی ؎

روپٹہ سر پہ ہے بادلے کا گلا بتّوں سے کاڑھا ہے نہ کیونکر چمکے نہ کیونکر برسے فلک پہ بجلی مہِ تاباں (نصیر)

لب و چشم کا جس کو بیمار دیکھا کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا (امیر رشک)

یہاں لب کے موافق پوچھنا اور چشم کے موافق دیکھنا علی الترتیب لکھا ہے +

لفاظ (ع) صفت۔ (۱) خوش الفاظ بولنے والا۔ خوش گفتار۔ خوشگو۔ خوش تقریر۔ خوش بیان۔ شیریں زبان۔ فصیح اللسان + (۲-۱) لسّان۔ بہت باتیں بنانے والا۔ چرب زباں۔ زیادہ گو۔ باتونی باتون۔ لغت تراش +

لفاظی (ع) اسم مؤنث۔ (۱) فصاحت۔ خوش بیانی (۲-۱) لسانی۔ زیادہ گوئی۔ طول کلامی۔ بکواس۔ بکواد۔ بک بک (۳-۱) ڈینگ۔ شیخی۔ نمود۔ تعلی +

لِفافہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) اُوپر کا خول۔ جامہ۔ پیرہنی جو مُردہ وغیرہ پہ پہنتے ہیں + لپٹا ہوا کاغذ۔ کاغذ کی تھیلی۔ کاغذ کا غلاف + کور۔ پوشش ؎

یوں لفافے میں ہماراہے کلامِ شیریں جس طرح باندھتے ہیں قند کے اُوپر کاغذ (ناسخ)

(۲-۱) ظاہری سامان۔ دکھاوا۔ بناوٹ۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ بیرونی نمایش۔ (۳-۱) دھوکے کی ٹٹی۔ دھوکا (۴-۱) ملمع۔ قلعی۔ جھول (۵-۱ صنعت) کاجو بجو۔ نازک + جلد ٹوٹ جانے والی چیز (۶-۱) بھید۔ راز + حسن و قبح۔ عیب و صواب + پوشیدہ امر

لفافہ بنا رکھنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) ظاہر سامان دُرست رکھنا۔ ٹھاٹ بنا رکھنا ظاہری ٹیپ ٹاپ بنا لینا (۲) دھوکا دینا۔ دھوکے کی ٹٹی بنا رکھنا +

لفافہ بنانا (۱) فعل متعدی۔ (۱) چٹھی کا غلاف تیار کرنا۔ تھیلی سینا۔ کور یا پوشش تیار کرنا۔ (۲) لفافے کا کام بنانا۔ ٹیپ ٹاپ کا کام کرنا + کاجو بجو کام کرنا +

لفافہ کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) چٹھی کو لفافہ میں رکھنا۔ خط کو تھیلی میں ڈالنا۔ خط بند کرنا (۲) ہلکا سا ملمع کرنا۔ ہلکا سا خول چڑھانا +

لفافہ کھل جانا (۱) فعل لازم۔ (۱) خط کا ظاہر ہوجانا۔ چٹھی کے مضمون کا معلوم ہوجانا (۲) بھید کھل جانا۔ راز فاش ہوجانا۔ قلعی کھل جانا۔ حقیقت کھل جانا۔ حسن و قبح ظاہر ہوجانا۔ فریب کھل جانا۔ چال معلوم ہوجانا۔ کچا چٹھا معلوم ہوجانا

صاف لکھ بھیجا جواب اُسنے مری تحریر کا لو لفافہ کھل گیا سارا خطِ تقدیر کا (قلق)

حسنِ عارض عارضی تھا کھل گیا خط کے آنے سے لفافہ کھل گیا (خواجہ وزیر)

لفافہ کھلنا (۱) فعل لازم۔ چالاکی ظاہر ہونا۔ پوشیدہ بات معلوم ہونا۔ بھید کھلنا۔ فریب ظاہر ہونا۔ چال معلوم ہوجانا ؎

قاصد کھلا لفافہ یہ تیرا فریب ہے اُسکے تو دستخط نہیں خط کی رسید پر (اسیر)

لفظ (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی مُنہ سے باہر پھینکنا اور بات کہنا۔ اصطلاحی شبد۔ کلمہ۔ بات۔ لغت۔ بول جو مُنہ سے نکلے + وہ بامعنی کلمہ جو آدمی کے مُنہ سے نکلے + (بعض لغت نگاروں نے لغوی معنی صرف پھینکنا ہی لکھے ہیں) +

لفظ بلفظ (ع) تابعِ فعل۔ حرف بحرف۔ ایک ایک لفظ۔ ایک ایک کلمہ۔ ہو بہو۔ جوں کا توں۔ ایک ایک بات۔ صاف صاف۔ تفصیل وار۔ بالتصریح +

لفظاً (ع) تابعِ فعل۔ از روئے لفظ + صاف صاف تفصیل وار +

لفظی (ع) صفت۔ (۱) لغوی۔ اصلی۔ حقیقی۔ ٹھیک۔ جیسے لفظی معنی (۲) باتوں کی۔ الفاظ کی۔ جیسے لفظی بحث۔ لفظی تکرار +

لفظی ترجمہ (ع) اسم مذکر۔ بے محاورہ اور لفظ بلفظ ترجمہ۔ وہ ترجمہ جو لفظوں کے اصلی معانی کے ساتھ تقدیم و تاخیر کے بغیر کیا جائے +

لفظی معنی (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی۔ حقیقی معنی +

لفنگ (۱) صفت۔ بدوضع۔ بداطوار۔ لُچّہ۔ شُہدا۔ اوباش۔ دمنہ۔ گُنڈا۔ رِند۔ مُشٹنڈا۔ ننگ۔ بے غیرت۔ آزاد وضع۔ بے نام و ننگ + ڈینگیا۔ شیخی باز۔ لاف زن +

لفنگانہ (۱) تابعِ فعل۔ بہ ہندانہ۔ شُہدوں کی مانند جیسے لفنگانہ وضع۔ لفنگانہ برتاؤ +

لفنگیا (۱) صفت۔ ڈینگیا۔ شیخی باز +

لِقا (ع) اِسم مؤنث۔ (۱) دید۔ دیدار۔ درشن۔ ملاقات۔ نظارہ (۲) ف۔ چہرا۔ مُہرا۔ صورت۔ شکل۔ جیسے ماہ لقا۔ حور لقا۔ خورشید لقا وغیرہ جیسے عطائے تو بہ لقائے تو +

لَقّا (۱) اسم مذکر۔ ایک قسم کا کبوتر جو اکثر گردن اُونچی رکھتا ہے یہ کبوتر سب سے نرالا ہے اِسکی دُم کاغذی پنکھے یا تاڑ کے پتّے کی مانند ہوتی ہے۔ بیٹھنے کا انداز یہ ہے کہ دُم اور سر دونوں ملجاتے ہیں اور دُم سے سر اُس وقت جُدا ہوتا ہے جب دانہ اُٹھانیکو جھکتا ہے +

لَقات (۱) صفت۔ عوام۔ نہایت دُبلا۔ لاغر۔ کانٹا۔ انگور جیسے سُوکھکر لقات ہوگیا +

لَقَب (ع) اسم مذکر۔ وہ نام جسمیں مسموم کی مدح یا ذم ہو۔ وہ نام جو مدح اور ذم پر دلالت کرے۔ یا نیا وصفی نام جو کسی صفتِ خاص یا فرق وغیرہ کے سبب پڑ گیا ہو جیسے کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کا لقب خدا تعالےٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے کے باعث پڑ گیا ؎

یہ اُسکے ہے سلیمان کا عالم کہ جنے دیکھے ہوا وہ بیدم نیام تیغِ قضائے مُبرم لقب ہے قاتل کی آستیں کا (ناسخ)

لقل

لقلقہ (۱) اسم مذکر بمعنی لہجہ۔ حوصلہ۔ ظرف۔ ہمت۔ رعب۔ رعب داب۔ جیسے خرد افروز ایک بڑے لقلقے حوصلے سلیقے کی بیوی تھی۔ (چتر بھیلی) (۲) لہجہ۔ خوش الحانی لب ولہجہ۔ قوت بیانی و طاقت لسانی جیسے کس لقلقے سے پڑھتا ہے کہ جی تڑپ جاتا ہے۔

لُقمان (ع) اسم مذکر۔ (۱) ایک مشہور حکیم کا نام جو باعور کا بیٹا اور حکیم ایوب کا یا اُن کا خالہ زاد بھائی تھا۔ بعض نے اسے حضرت داؤد علیہ السلام کا شاگرد بھی لکھا ہے۔ اور بعض کے نزدیک قوم بنی اسرائیل کا قاضی بھی ہے یہ شخص ملک نوبہ واقع افریقہ کا رہنے والا اور ایک آزاد شدہ غلام تھا۔ اس نے ملکِ شام میں علم حاصل کیا اور شہر رملہ علاقہ فلسطین میں دفن ہوا۔ مشہور ہے کہ خدا تعالے نے اسکو نبوت خواہ حکمت لینے کا اختیار دیا تھا۔ مگر اسنے حکمت قبول کی۔ یہ حکیم چند عربی قصص کا مؤلف اور بڑا صائب الرائے شخص تھا اسکے اقوال اور نصائح مشہور ہیں ۔ اس میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آتی ہے پاس بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس (ذوق) (۲-مجازاً) نہایت دانا۔ از حد عقیل۔ بڑا تجربہ کار +

لقمان کو حکمت سکھانا (۱) فعل متعدی۔ کسی عقل مند و ہوشیار کو تدبیر بتانا۔ صاحب الرائے کو رائے دینا۔ خود بیوقوف بننا +

لُقمہ (ع) اسم مذکر بمعنی (۱) طعام کی وہ مقدار جو ایکبار منہ میں ڈالیں۔ نوالہ۔ گراس۔ کور۔ دیکھنے عمر دو روزہ میں ہو گیا صورتِ نسیم ایک ہی لقمہ میں غم سارا کلیجہ کھا گیا (نسیم دہلوی) (۲) وہ مقدار جو ایکبار کسی چیز کے اندر ڈالی جائے جیسے حمام گرم کرنے کے واسطے لکڑیوں کا لقمہ دینا۔ یا انجن میں ایک بار کوئلہ ڈالنا +

لقمہ دینا (۱) فعل متعدی۔ (۱) نوالہ دینا۔ نوالہ کھلانا مُنہ میں گراس دینا (۲) دوسرے کی بات میں بولنا۔ بات کاٹنا۔ دخل درمعقولات کرنا۔ (۳) حافظ کو بتانا۔ قرآن سُناتے وقت جو بھول ہو اُسے جتانا (۴) توپ میں تھیلی ڈالنا۔ بارود بھرنا۔ گولہ ڈالنا (۵) حمام میں لکڑیاں ڈالنا۔ بھاڑ یا تنور جھونکنا (۶) مُنہ بھرائی دینا۔ رشوت دینا۔ گھونس پیچ دینا (۷۔ بازاری) کسی چھید یا سوراخ میں میخ ٹھونکنا +

لُقمہ کر جانا (۱) فعل لازم۔ ہڑپ کر جانا۔ نگل جانا۔ حلق سے اُتار جانا۔ نوالہ کر جانا۔ چٹ کر جانا۔ اُڑا جانا۔ ڈکار جانا۔ کھا جانا +

لُقندرا (۹) اسم مذکر۔ (قلندر کا بگڑا ہوا لفظ) لُقّہ۔ اوباش۔ بدمعاش۔ شہدا۔ لُچّہ۔ سنڈ۔ گنڈا۔ بدوضع۔ بدچلن۔ یاوہ۔ ہرزہ۔ بیہودہ +

لُقندری (۹) لقندرا کی تانیث۔ لُچّی۔ شہدی +

لق ودق (ع) صفت۔ وہ سخت وہموار زمین جسمیں نہ تو درخت ہوں اور نہ گھانس پات۔ یہ لفظ اصل میں لغ ودغ تھا چٹیل میدان صحرا۔ بیابان۔ ہُو کا مقام وہ میدان جہاں دور تک یکساں زمین چلی گئی ہو اور آدمی ہو نہ آدم زاد بلکہ درخت تک بھی نہ ہوں۔ ویران زمین۔ ویرانہ۔ خرابہ۔ اُجاڑ بیابان۔ سُنسان صحرا ۔ صحرائے لق ودق میں سلگتا ہوں آپ ہی آپ وہ آگ ہوں گیا ہو جسے کارواں چھوڑ (انشا)

بے خوف یہ راہ وادیٔ عشق جرس و کارواں کچھ بھی نہیں
لق ودق ایک مکاں ہے ہُو کا نقش پا تک نشان کچھ بھی نہیں (ناسخ)

لق ودق میدان (۱) اسم مذکر۔ وہ ہموار میدان جہاں گھانس پات اور درخت وغیرہ کا نام ونشان نہ ہو چٹیل میدان +

لکڑ

لقوہ (ع) اسم مذکر۔ ایک مرض کا نام جس میں مُنہ ٹیڑھا ہو جاتا اور چہرا پھر جاتا ہے یہ مرض غلبۂ بلغم سے لاحق ہوتا ہے ایک عصبانی مرض متعلق گردن و چہرہ کا نام جو ہوا لگنے یا سردی سے لاحق ہو جاتا ہے۔

لقوہ مار جانا (۱) فعل لازم۔ غلبۂ بلغم سے مُنہ کا ٹیڑھا ہو جانا۔ لقوے کے اثر سے مُنہ کا ٹیڑھا ہونا۔

لقوہ ہو جانا (۱) فعل لازم۔ (۱) لقوے کے مرض کا لاحق ہو جانا (۲) مُنہ پھر جانا۔ مُنہ ٹیڑھا ہو جانا۔ جیسے ایسا تیر مارونگا کہ لقوہ ہو جائیگا +

لُقّہ (۹) صفت۔ (۱) لُقندرا۔ بدمعاش۔ اوباش۔ لُچّہ۔ شہدا۔ بے نام و ننگ۔ رند مشرب۔ گُنڈا (یہ لفظ اس معنی میں شاید فارسی لُق بمعنی فریب وبازی دادن سے بنایا گیا ہے یا یوں کہو کہ لُکّہ بمعنی مخل وبرہم زن صحبت سے لقّہ کر لیا گیا۔ لکہ بجائے اس معنی میں آیا ہے) (۲) دھوئیں کی وہ مقدار جو ایک دفعہ ہی بلند ہو۔ لُکّہ + ابر کا ٹکڑا +

لُک (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لُو کا شُعلہ۔ لو۔ لپٹ۔ جوت۔ جوالہ (۲) وارنش۔ روغن۔ سنہرا روپ۔ مُہرا (۳) شہابہ۔ وہ تارا جو رات کو ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے (۴) بیجا خواہش جماع۔ جھل۔ آگ +

لکانا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) چھپانا۔ مخفی کرنا۔ پوشیدہ کرنا۔ گپت کرنا۔

لُکٹی (ہ) اسم مونث۔ (ہندو) (۱) جلی ہوئی لکڑی۔ ادھ جلی لکڑی۔ چیلا۔ سوختہ۔ ہیزم نیم سوختہ + جلتی ہوئی لکڑی (۲) آگ لگانے والی عورت۔ چغل خور ۔ لڑائی کرا دینے والی عورت۔ غماز (۳) آگ کی لپٹی۔ کرچھا۔ کونچا۔ آگ کرید ۔

لُکٹیا (ہ) اسم مونث۔ لکٹی کی تصغیر +

لکچر انگلش Lecture اسم مذکر۔ درس۔ سبق + وعظ۔ درس ۔ زبانی دیا کھیان۔ اُپدیش۔ زبانی مضمون +

لکچرار۔ انگلش Lecturer اسم مذکر۔ واعظ۔ درس گو۔ ۔ زبانی مضمون سُنانے والا۔ اُپدیشک +

لکید (ف) اسم مونث۔ لات + ٹھوکر + دولتی +

لکڑ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) شہتیر۔ کڑی۔ کُندہ۔ لٹھا۔ چوب کلاں۔ کُندہ ۔ لکڑی (۲۔ پنجاب) کاٹھ کا اُلّو۔ کُندۂ ناتراش۔ بیوقوف (۳۔ ۔ ۔)

ـــــــــــــــ
سلہ لقلقہ عربی میں لکلکہ ہر زمہ کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں +

لکڑ پھوڑ (ہ) اسم مذکر:۔ ہُدہُد۔ کھٹ بڑھئی۔ مُرغِ سلیمان۔ پکی رہا۔ کٹھ پھوڑا +

لکڑ سان (ہ) اسم مذکر:۔ لکڑیوں کا ڈھیر۔ انبارِ ہیزم۔ لکڑیوں کی ٹال۔ لکڑیوں کا ذخیرہ +

لکڑا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لکڑ کی تصغیر۔ بڑی لکڑی۔ کُندہ۔ لٹھا جیسے لال خاں کا لکڑا۔ (۲۔ صفت) نہایت سُوکھا ہوا۔ نہایت سخت و کرخت +

لکڑ ہارا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لکڑیاں لا کر بیچنے والا۔ ہیزم فروش۔ خارکش۔ حطّاب۔ جلانے کی لکڑیاں لا کر بیچنے والا (۲) لکڑیاں پھاڑنے والا۔ لکڑیاں چیرنے والا۔ چوب تراش

لکڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ہیزم۔ ہیمہ۔ کاٹھ۔ چوب۔ حطب۔ خشب (۲) چھڑی۔ بیدی۔ چوب دستی۔ ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی۔ عصا۔ لاٹھی۔ سونٹا (۳) گیڑی (۴۔ مجازاً) سہارا۔ مدد۔ آسرا۔ جیسے اندھے کی لکڑی (۵۔۔) چوب بازی۔ پھلکیتی۔ پٹا + اُلَنگ + (۶) ڈنڈ۔ گدکا + (۷۔ صفت) سنگین دل۔ سخت دل۔ کٹھور + (۸۔۔) سخت۔ کرخت۔ نہایت سُوکھا ہوا۔ اینٹھا ہوا۔ کھنگار (۹۔۔) نہایت دُبلا پتلا

لکڑی پھینکنا (ہ) فعل متعدی:۔ چوب بازی کرنا۔ پٹا کھیلنا۔ پھلکیتی کرنا + الَنگ کھیلنا ؎

نہ ہرگز ترکِ چشم وہ مژگاں کا گدکا لے — جو دیکھے پھنکتے میرے دلِ بیتاب کی لکڑی (نصیر)

لکڑی کھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ پٹا کھیلنا۔ پٹا بازی کرنا +

لکڑی کے بل بکڑی یا بندری ناچے (ہ) کہاوت:۔ (۱) سیاستی کے بھروسے پر ہر ایک کُودتا ہے + (۲) ڈنڈے کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے +

لکڑی لیئے پیر خاک (۱) کہاوت:۔ آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ ہاتھ میں لکڑی پیروں پر خاک پڑی ہوئی حالت سے پھرنا +

لکڑی والا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ہیزم فروش۔ ہیمہ فروش۔ جلانے کی لکڑیاں بیچنے والا (۲) چوب فروش۔ کڑیاں تختے بیچنے والا +

لکڑیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ لکڑی کی جمع۔ حطوب۔

لکڑیاں دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) رشتہ داروں کا مُردے کی چِتا میں ایک ایک لکڑی رکھنا۔ مُردے کو جلانا۔ چِتا میں آگ دینا۔ مُردے کا سنسکار کرنا (۲) کِریا کرم کرنا۔ کِریا کرنا +

لکڑیاں کھانا (ہ) فعل لازم:۔ لکڑیوں سے پِٹنا۔ لاٹھیاں کھانا۔ ڈانڈیاں کھانا +

لکشمی (س) اسم مؤنث:۔ دیکھو (لچھمی) +

لکشمی پُوجا (ہ) اسم مؤنث (۱) وہ پُوجا جو کاتک کے اندھیرے پاکھ کے اخیر دن یعنی دیوالی کی رات کو کی جاتی ہے (۲) وہ لچھمی کے نام کی پُوجا جو دُلہن کے بیاہ کر لانے پر دولہا دُلہن کرتے ہیں +

لکشمی نارائن کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) لکشمی نارائن کو بھوگ لگانا۔ کھانا کھانے سے پہلے لکشمی نارائن کے نام کا نکال لینا (۲) بسم اللہ کرنا۔ کھانا شروع کرنا

لُکنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔ مخفی ہونا۔ الوپ ہونا۔ گُپت ہونا۔ نظر سے غائب ہونا +

لُکنت (ع) اسم مؤنث:۔ ہکلاپن۔ تُتلاہٹ۔ توتلاپن۔ رُک رُک کر بولنے کی حالت ؎

ہمکو تسمہ ہے یار کی لکنت کی مصحفی — گر اُسکے مُنہ سے ہمنے سنا ہو سخن تمام (مصحفی)

لکنت آنا (۱) فعل لازم:۔ ہکلاپن ہونا۔ تتلاہٹ آنا۔ خوف کے مارے زبان سے صاف لفظ نہ نکلنا۔ زبان لڑکھڑانا۔ زبان تُتلانا ؎

اوّل تو تھوڑی تھوڑی باتیں تھیں درمیاں — چھایا یہ رعب لکنت آنے لگی زباں میں (مصحفی)

لکھ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لاکھ کا مخفف۔ لاکھ۔ لک۔ سو ہزار کی تعداد۔ صد ہزار (۲) لاکھ بمعنی صمغِ معروف کا مخفف جیسے لکھیرا لاکھ کا کام کرنے والا +

لکھ بخش یا لکھ داتا (۱) صفت:۔ نہایت سخی۔ داتا۔ فیاض۔ لاکھوں روپیہ بخش دینے والا۔ لاکھوں لُٹا دینے والا۔ حاتم وقت + (۲) اسم مذکر:۔ (قطب الدین ایبک کا لقب۔ جسکی فیاضی کے سبب آجتک ہندو پوجتے اور اُسکے نام کی چھینک کراتے ہیں۔ اکثر لوگ اُسکے نام پر روٹی کھاتے اُسکے مجاور کہلاتے اور جا بجا تھان بنا کر لوگوں سے پوجا کراتے ہیں۔ یہ شخص پہلے شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اُسکے مرنے پر خود بادشاہ ہو کر سلطنت غلامان کا بانی اور ہندوستان کا اوّل بادشاہ ہوا یعنی سلطنت اسلامیہ نے ہندوستان میں اسی کے وقت سے جڑ پکڑی اور ۶۰۲ھ میں غوری کی وفات کے بعد قطب الدین ہی ہندوستان کا سلطان قرار پایا اور شہر دہلی اسکا پایہ تخت ہوا۔ یہ شخص ایسا فیاض تھا کہ کا لقب لکھ بخش یا لکھ داتا پڑ گیا اکبر کے زمانے تک جب کبھی کسی کی فیاضی یا سخاوت کی نظیر دی جاتی تھی تو اُسے قطب الدین ثانی کہا کرتے تھے جس طرح اب اخیر زمانے میں آصف الدولہ مشہور ہوا)

لکھ پتی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ سوداگر جسکے پاس لاکھ روپیہ کا سرمایہ ہو۔ لاکھ روپیہ کی حیثیت والا۔ لاکھ روپے کی اسامی (۲۔ صفت) نہایت امیر۔ دھنی۔ دولتمند +

لکھ پیڑا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ باغ جسمیں بہت سے پیڑ ہوں۔ آموں کا وہ باغ جہاں کثرت سے آم ہوں +

لکھ لُٹ (ہ) صفت:۔ بہت بڑا فضول خرچ۔ مُسرف۔ کھاؤ اُڑاؤ جیسے نہ تو ایسے لکھ لُٹ ہو کہ جسمیں تباہی اور قرضداری ہو اور نہ ایسے خسیس ہو جاؤ کہ مکھی چُوس اور دانہ زد کہلاؤ +

لکھاں (ہ) اسم مذکر۔ (پنجاب) لاکھوں ؎

سائیں انکھیاں چھپیاں بیری لکھاں — ٹک اک جھانکی مہر کی لکھاں کریں سلام (دوہا)

لُکّہ (ف) اسم مذکر۔ ابر کا ٹکڑا۔ بدلی۔ ابر پارہ۔ دھوئیں کا پھبکا ؎

دل شیشۂ گیر فرقت ساقی میں ہمارا + لگتا ہو اتھا ابر کا کہسار سے کوئی (اسیر)

لکھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) نوشتہ۔ تحریر شدہ۔ لکھا ہوا۔ مکتوب۔ رقم زدہ۔ مرقوم۔ (۲) حکم ازلی۔ قضا۔ سرنوشت۔ کتاب اللہ۔ لیکھ۔ بھاگ۔ تقدیر۔ پرالبدھ۔ قسمت مقدر۔ تقدیری اور شدنی امر ؎

جواب نامہ تو نے جو لکھوایا اے قاصد تری تقصیر کیا اے یار یہ لکھا ہمارا ہے (امیر مینائی)

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا لیلیٰ کے ساتھ پڑھ کر مجنوں خراب ہوگا (صبا)

(۳۔ع) درجہ۔ حالت۔ حال۔ گت۔ جیسے کیا برا لکھا کر رکھا ہے۔ اسکا برا لکھا کیا۔ گھر کا کیا لکھا ہو رہا ہے (۴) خط۔ دستخط۔ حرفوں کی صفائی۔ رائٹنگ۔ جیسے اسکا لکھا اُسکے لکھے کو نہیں پہنچتا +

لکھا پڑھا (ہ) صفت: تعلیم یافتہ۔ خواندہ۔ ذی علم۔ ودیاوان۔ بہت قلم تحریری قرار ہوا

لکھا پورا کرنا (ہ) فعل متعدی :- ع۔ کرم بھوگنا + قسمت پیٹنا۔ بپتا بھوگنا۔ مصیبت بھرنا۔ برے دن کاٹنا۔ تقدیر کے لکھے کو پورا کرنا۔ مصیبت کے دن پورے کرنا

لکھا پورا ہونا (ہ) فعل لازم۔ ع۔ (۱) قسمت کا لکھا سامنے آنا۔ تقدیری امر کا ظہور ہونا (۲) نکاح بندھنا۔ آسمانی نکاح ہونا + پلے بندھنا۔ جیسے جس مردوے کے ساتھ میرا لکھا پورا ہوا ہے۔ وہ بھی سلاتی) سے دنیا کے مردوں کی طرح چالاک نہیں (مجالس النسا) (۳) دُرگت ہونا۔ برا درجہ ہونا +

لکھا (ہ) صفت مؤنث :- (۱) غمازہ۔ چغل خور۔ لکھیا۔ لکٹی۔ نندک۔ غیبت کرنیوالی۔ (۲) ایک مشہور بیسوا جسکا ذکر گل بکاؤلی کے قصہ میں ہے جو آشناؤں کو مار مار کر لاکھوں روپے کی مالک ہو گئی تھی۔ یہ بیسوا جان اور مال کی بازی لگا کر چوسر کھیلا کرتی اور ایک سدھائے ہوئے چوہے کے وسیلہ سے ہمیشہ جیت جایا کرتی تھی۔ پس اس وجہ سے بڑی بھاری بیسوا کو لکھا یا لکھیا کہنے لگے ؎

میں تجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی لکھا ہے دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا پیر پیری بھجو بھو (رنگین)

لکھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) لکھوانا۔ تحریر کرانا۔ نوشت کرانا (۲) دستاویز کرانا۔ نوشتہ لینا۔ تحریری اقرار لینا۔ تمسک کرانا (۳) اپنے نام کرانا۔ جیسے دکان لکھانا وغیرہ (۴) املا تحریر کرانا۔ عبارت لکھوانا + مشق کرانا + کتابت کرانا +

لکھائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کار تحریر۔ کار نوشت (۲) اُجرت تحریر۔ لکھنے کی مزدوری (۳) لکھنے کی محنت +

لکھت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) تحریر۔ نوشت (۲) دستاویز۔ اقرار نامہ۔ تمسک +

لکھت پڑھت ہونا (ہ) فعل لازم :- باہمی تحریری اقرار و مدار ہونا۔ عہد نامہ لکھا جانا۔ دستاویز لکھی جانا۔ تحریری عہد و پیمان ہونا +

لکھتم (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) تحریر۔ نوشت۔ جیسے لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلتی۔

یعنی تحریر کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے +

لکھنا (ہ) فعل متعدی :- (گیتوں میں) (۱) دیکھنا۔ بھالنا۔ نظر کرنا ؎

سادھ سادھ کی گت لکھے چور چور کے سین انتر گھٹ کی کو لکھے کہے ویت بین نین
سبھی جات چار کی بناچام نہیں کوئے بناچام وہ آپ ہے جسے لکھے نہ کوئے } (دوہا)

(۲) فعل لازم) دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ دیکھنے میں آنا + ؎

بابا میرے رام کی ہردے رہی سمائے جوں مینڈھی کے پات میں لالی لکھی نہ جائے (دوہا)

لکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تحریر کرنا۔ نوشت کرنا۔ ارقام کرنا (۲) لکھائی کرنا۔ کا تحریر کرنا (۳) درج رجسٹر کرنا۔ بہی میں چڑھانا۔ کتاب میں درج کرنا۔ فہرست میں داخل کرنا۔ روزنامچہ پر چڑھانا (۴) رچنا۔ بنانا۔ تصنیف کرنا جیسے خسرو نے اپنی عمر میں چار دیوان لکھے۔ امیر خسرو نے ۹۹ کتابیں لکھیں (۵) مضمون بنانا۔ رائے تحریر کرنا (۶) خاکہ اتارنا۔ ڈول ڈالنا۔ لکیرنا۔ مخطط کرنا۔ مسودہ کرنا (۷) قلم کاری کرنا (۸) خط کی مشق کرنا۔ خوشنویسی کرنا (۹) تحریری عہد کرنا۔ نوشتہ دینا۔ تمسک کر دینا۔ (۱۰) خط بھیجنا۔ تحریری اطلاع دینا۔ چٹھی بھیجنا (۱۱) اسم مذکر) نوشت۔ تحریر۔ دستخط۔ خط۔ ہینڈ رائٹنگ۔ جیسے اُنکا لکھنا ہمارے پسند نہیں۔ انکا لکھنا برا خراب

لکھنا پڑھنا (ہ) اسم مذکر :- نوشت خواند + لکھائی پڑھائی + تعلیم و تربیت +

لکھنی یا لیکھنی (ہ) اسم مؤنث :- قلم۔ کلک۔ خامہ +

لکھوانا (ہ) لکھنا کا متعدی التعدی :- دیکھو لکھانا +

لکھو بندریا جا بے پان اُڑ گئی چُٹیا رہ گئے کان (ہ) اطفال بندریا کو دیکھ کر چڑانے کا فقرہ جو بچے پکار پکار کر کہا کرتے ہیں اور اُسے چھیڑتے ہیں

لکھوٹا (ہ) اسم مذکر :- لاکھا کی تصغیر (۱) پان یا شہاب وغیرہ کی وہ سرخی جو خوب صورت عورتیں مسی ملنے کے بعد ہونٹھوں پر لگا لیتی ہیں ؎

پانوں کے لکھوٹے سے کب خون نہیں ہوتے مسی کی دھڑی پر کب تلوار نہیں چلتی (مصحفی)

شہر آشوب دھڑی جس پہ لکھوٹا کا فر بن جو چھوٹا ہے تو ہے منہ پہ ملاوت ناحق
ستھرا جو ہے تو نے پان کھایا تو میرا لکھوٹا ہے سوایا } (رنگین)

گاہ مسی کی دھڑی ہے گاہ لکھوٹا پان کا تنگ عاشق سے تمہارے لعل لب نے کیے (آتش)

(۲۔ لکھنؤ) لاکھ کی مہر جو لفافوں یا پارسلوں وغیرہ پر کی جاتی ہے ؎

واں لب گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں ہے حفاظت کو لکھوٹا درج مرجان پہ (ناسخ)

لکھی (ہ) صفت :- لاکھ روپے کی حیثیت والا۔ لاکھ کی اسامی۔ لکھ پتی۔ بڑا دھنوان جیسے لکھی سوداگر یا لکھی بنجارا +

لکھی گھوڑا (ہ) اسم مذکر :- نہایت قیمتی گھوڑا۔ لاکھ کی قیمت کا گھوڑا۔ بیش قیمت گھوڑا +

لکھیا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چغل خور۔ غماز۔ لگتی۔ اِدھر کی اُدھر لگانے والی۔ لکھا (۲) چھیوا چتر یا۔ پاتر۔ کسبی۔ رنڈی۔ پیشہ کمانے والی۔ فاحشہ۔ بدکار۔ قحبہ (۳) آوارہ پھرنے والی عورت۔ ہرزہ گرد عورت۔ باؤ ڈنڈی (۴) نہایت چالاک اور عیار عورت۔ چاتر۔ چاپتہ۔ بازہ

لکھیرا (ہ) اسم مذکر :- لاکھ چڑھانے والا۔ لاکھ کا کام کرنے والا۔ لاکھ کی چیزیں بنانے یا بنا کر بیچنے والا +

لکھے موسیٰ پڑھے خدا (۱) کہاوت :- (۱) ایسا باریک یا بدخط لکھنا کہ جسے اپنے سوا دوسرا نہ پڑھ سکے (۲) موسیٰ ع پیغمبر کا لکھا خدا کے سوا جو اُسکا راز تھا دوسرا نہیں پڑھ سکتا چونکہ موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہمکلام ہوتے اور اکثر بھید کی باتیں اشاروں وکنایوں میں باہم ادا ہوا کرتی تھیں اس سبب سے ملنہ ایسے بدخط کو کہنے لگے کہ جسکا خط وہی پڑھ سکے جو اُسکا ہو۔ اول معنی میں موسیٰ عیسیٰ بال کی مانند اور خود آپ ہی آپ آکر سمجھنا چاہیے اور دوسرے میں موسیٰ ع پیغمبر اور خدا کی طرف اشارہ خیال کرنا چاہیے مگر املا دوسرے معنی کے موافق رواج ہے اور زیادہ تر لوگ اسی طرف تلمیح کرتے ہیں پس اس وجہ سے یہی املا لکھا گیا ورنہ اس طرح لکھنا غلط تھا۔

تصویرِ صنم ہیں کہ اسے کلکِ ازل ۔ پنہاں ہے نگہ سے یا نگہ کا ہے خلل
جز عالمِ غیب کون جانے یہ راز ۔ لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے مثل (رباعی)

لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل (۱) کہاوت :- لکھنا آئے نہ پڑھنا جانے محمد فاضل نام بتاوے۔ عالمانہ وضع رکھنے والے جاہل کی نسبت بولتے ہیں +

لکیر (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لیک۔ ریکھا۔ خط۔ دھاری۔ ڈنڈیر۔ لائن + وہ نشان جو بشکل خط کسی سر تیز چیز سے زمین یا اور کسی شے میں پڑ جائے (۲) قطار۔ لار۔ سلسلہ (۳) سطر۔ پنکتی (۴۔ مجازاً) رسم قدیم۔ پرانا دستور (۵) سانپ کے چلنے کا نشان +

لکیر پر چلنا (ہ) فعل لازم :- پڑے ہوئے رستہ پر چلنا۔ آبا و اجداد کے طریقے پر کام کرنا۔ رسم فرسودہ وقدیم کا پابند رہنا۔ پرانے دستور کو ہاتھ سے نہ دینا +

لکیر پر فقیر ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پرانی رسم کو پیٹنا۔ پرانے دستور پر مٹنا۔ پرانی لیکھ پر چلنا۔ رسم قدیم کو ہاتھ سے نہ دینا (۲) کسی دوست یا معشوق کی نشانی پر جوگ رما بیٹھنا۔ کسی کے عشق میں دھونی رما بیٹھنا۔ کسی کے عشق میں جوگ لینا + سر رہنا گرویدہ رہنا۔

مانگ کو دیکھے دل کسی کی ظفر ۔ تم بھی بیٹھے لکیر پہ ہو فقیر ۔ ۔ ۔ (ظفر)
ہو رہا ہے مدتوں سے ان لکیروں پر فقیر ۔ ہاتھ دکھلاؤ تو نکلے برہمن کی آرزو (اسیر)
فلک نے سہم کے بھی یہ نہ سرکشی چھوڑی ۔ اگرچہ ناک میں بھی کہکشاں کا تیر رہا (قطعہ)

مثل سنی ہے کہ ہوتے لکیر پر ہیں فقیر ۔ سو اس لکیر پہ ہاں یہ بھی اب فقیر ہوا (شاہ نصیر)

لکیر پیٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سانپ کے نکل جانے پر جو اُسکے پیروں کے نشان کو پیٹیں اُسے لکیر پیٹنا کہتے تھے مگر اب اصطلاح میں رسم فرسودہ پر چلنے کو کہتے ہیں۔ رسم قدیم کو ہاتھ سے نہ دینا۔ پرانے دستور پر چلنا۔ پرانی لیک پر چلنا۔ رسم فرسودہ وکہنہ کا پابند رہنا (۲) افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ تلملانا۔ ہاتھ ملنا۔ وقت نکل جانے کا افسوس کرنا (اس معنی میں سانپ کے ساتھ مخصوص ہے) +

خیال زلف میں سر اے نصیر پیٹا کر ۔ نکل کے سانپ گیا ہے لکیر پیٹا کر (نصیر)

سر دھرنے پاؤں پہ تو منہ نہ لگاؤں تجھکو ۔ آئینہ اُسکے کفِ پا کا دکھاؤں تجھکو
گر سیاں اُس سے کروں خوب جلاؤں تجھکو ۔ اگلی باتیں جو ہیں سب یاد دلاؤں تجھکو
روے تو میں کہوں چل دور ہو منہ ڈھانپ نکل
پیٹ سر ہاکے لکیر اب کہ گیا سانپ نکل (مخمس)

لکیر کا فقیر ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پرانی رسم کا پابند ہونا۔ قدیم دستور پر چلنا (۲) سر رہنا۔ گرویدہ رہنا۔ عاشق ہونا۔ معشوق کے کسی نشان پر فقیر ہونا۔ جوگ لینا۔ کسی پر مٹنا۔

کیا خطِ مستقیم ہے ناک اُس شریر کی ۔ خوشبو ئیاں فقیر ہوئیں اِس لکیر کی (رشک)
سب گوشکن ہیں زلفِ صنم کے اسیر ہیں ۔ ہم مانگ کی لکیر کے اے دل فقیر ہیں (لااعلم)

لکیر کھچنا (ہ) فعل لازم :- (۱) خط کھچنا۔ خط پڑنا۔ مخطط ہونا۔ دھاری پڑنا۔ دھاری بنا

جب لکیریں سی تری جبین پہ کی کھچ گئیں ۔ سرپہ تلواریں مرے سو نفس و کیس کی کھچ گئیں (ظفر)

(۲) حد بندی ہونا۔ حد و بست ہونا (۳) قلم پھرنا۔ کاٹا جانا +

لکیر کھینچنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خط کھینچنا۔ لیک کاڑھنا + مُول کرنا۔ دھاری بنانا۔ لکیرنا (۲) نشان لگانا۔ حد بندی کرنا۔ حد باندھنا۔ حد بست کرنا (۳) قلم سے کاٹ دینا۔ قلم پھیرنا۔ مٹانا (۴۔ ہندو) توبہ کرنا۔ کان پکڑنا + عہد کرنا۔ سوگند کھانا۔ قسم کھانا + (چونکہ ہندوؤں میں اور سب سے زیادہ پنجاب میں یہ دستور ہے کہ جب بچے سے کوئی قصور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ناک سے لکیر کھینچ کہ اب میں ایسا نہیں کرونگا۔ پس اُس سے یہ محاورہ ہو گیا ہے۔ ہمارے ہاں ناک رگڑوانا عجز کرانے کے موقع پر بولا جاتا ہے اور وہ بھی ابتدا میں ایک ایسی ہی حرکت سے نکلا ہے) +

لکیرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) خط کھینچنا۔ لائن کھینچنا۔ مُول کرنا۔ دھاری بنانا۔ (۲) کیلنا۔ منتر سے محدود کرنا۔ گھیرنا۔ (۳) خاکہ ڈالنا۔ ڈول بنانا۔ ڈھچر بنانا۔ مخطط کرنا۔

لگ (ہ) حرف جر (گنوار) تک۔ توڑی۔ تلک۔ تا۔ لوں + پاس۔ قریب +

لگ بھگ (ہ) تابع فعل :- (۱) قریب تر۔ منقریب۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک

جیسے عید کی سواری لگ بھگ ہے گھر میں کھانے تک کو نہیں (سگھڑ سہیلی)

(۲) ملتا جلتا۔ انومان۔ مشابہ متشکل۔ مماثل + غیر تحقیق کی نسبت بھی بولتے ہیں جیسے اندازہ سے تخمینا۔ اٹکل سے +

لگ پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ استرک ہمسر ہو جانا۔ پیچھے لگ جانا۔ گرویدہ ہو جانا۔ چمٹ جانا

کیا چھوٹے منہ ہے تمکو بات ہماری اُڑا دو　　لگ پڑتے ہیں ہم تمسے تو تم اور ہی کو لگا دو ہو (جرأت)

لگ چلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ساتھ ہو لینا۔ ساتھ لگ لینا۔ ہمراہ ہو جانا۔ سنگ ہو لینا + ساتھ چلنا۔ ہمراہ چلنا۔ لگا پھرنا۔ پیچھے پھرنا سے

باغ سے وہ چلا تو مرغ چمن　　لگ چلے ساتھ گلستاں کو چھوڑ (جرأت)

سایہ ساں لگ چلا آتش بہت یار سے تم　　دشمن و دوست کی آنکھوں میں سماتے ہو عبث (آتش)

(۲) بھڑ کر چلنا۔ اڑ کر چلنا۔ چھو کر چلنا۔ پاس ہو کر چلنا۔ پاس ہو کر نکلنا سے

گرچہ آوارہ جوں صبا ہیں ہم　　لیک لگ چلنے کو بلا ہیں ہم
حذر کر تو نہ لگ چل اے صبا اس لٹ سے آنا　　بلا آوے گی تیرے سر جو اسکا ایک مو ٹوٹا
دلا اسکے گیسو سے کیوں لگ چلا تو　　یہ اک اپنے جی کی بلا کیا نکالی
لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ میں　　رہ گیا ہوں چراغ سا گل ہو

(۳) مختلط ہونا۔ سرگرم اختلاط ہونا۔ مل چلنا۔ ملکر چلنا۔ ملا جلا رہنا۔ مربوط و مانوس رہنا + اخلاص میں آنا۔ لاگ میں آنا۔ چاؤ میں آنا۔ اخلاص سے بولنا + بے تکلف ہونا۔ منہ لگنا۔ مصاحب بننا + کمال آمیزش و اختلاط پیدا کرنا۔ رسم و ملاقات پیدا کرنا۔ ربط ضبط بڑھانا۔ دوستی بڑھانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ میل جول بہم پہنچانا۔ گرم اختلاطی کرنا۔ کہ اپنا یار بنانا۔ یار بنانا۔ منہ لگانا + سے

تجھسے وہ لگ چلے کمانی ہو جسے لات کوئی　　ہاتھ کس طرح لگادے تجھے ہیہات کوئی (رنگین)

کہا جو میں نے کہ اک بوسہ دو تو یوں بولے　　نہ لگ چل اتنا اب بس بہت تو یار ہوا (ہوس)

لگ چلا میں تو بول اٹھا چل بے　　منہ لگانا ترا قیامت ہے ......

ذرا ہم اس سے لگ چلنے کو سو سو ڈھب لگاتے ہیں　　رسائی جو نہیں پاتے تو کیا کیا تلملاتے ہیں (جرأت)

اے دو دیاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو　　لگ چلیو یوں تو سب سے پہ جی مت لگائیو (د۔و)

ہائے غضب کہ جتنا میں اس سے زیادہ لگ چلوں　　اتنا ہی مجھسے وہ رہے میرا صنم الگ الگ (ظفر)

لگ چلا اُنسے میں باتوں میں تو جھنجلا کے کہا　　سر پھرا ہیں نہ مرا آپ بھی گھر جائیں کہیں (مصحفی)

وہ زود رنج ہے اے دل بہت نہ لگ چلنا　　نہ ہووے یہ کہ کہیں جوتیوں میں دال بٹے (معروف)

ٹک بھی لگ چلنے تو یوں کہتا ہے کم اختلاط　　اُنسے یہ غلط رہے جنسے ہے ہر دم اختلاط (میر ممنون)

مرے نزدیک اے دل اس سے لگ چلنا نہیں اچھا　　ابھی تو تیری اُسکی دور کی صاحب سلامت ہے (عاشق)

صبا کی طرح ہر اک غیرت گل سے ہیں لگ چلتے　　محبت ہے سرشت اپنی ہمیں یارانہ آتا ہے (آتش)

(۴) محبت ظاہر کرنا۔ عشق جتانا۔ الفت جتانا۔ عاشقی کا اظہار کرنا۔ دعوے دوستی کرنا۔ عشق کرنا۔ دوستی کرنا سے

عاشق مفلس کی کیا بازار خوباں میں ہے قدر　　جو کوئی زردار ہے اُس سیمتن سے لگ چلے (نصیر)

تم نے رقیبوں سے ملاقات بڑھائی　　لگ چلتے ہیں اب ہم بھی کسی اور سے بیچ کی (رند)

کل لگ چلے جو ہمدم ہم یار سے زیادہ　　دشنام دیکے جھڑکا ہر بار سے زیادہ (ظفر)

(۵) لپٹنا۔ چمٹنا + سے

گرچہ لگ چلنا مرا تمکو تو لگتا ہے برا　　پر کروں کیا بے طرح دل تم سے جاناں لگ گیا (جرأت)

لگ نہ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ عو۔ پاس نہ پھٹکنا۔ قریب نہ آنا۔ مانوس نہ ہونا۔ الگ الگ رہنا۔ ملکر نہ چلنا۔ متنفر رہنا۔ یار نہ رہنا۔ اخلاص نہ رکھنا۔ مل کر نہ بیٹھنا سے

لگ نہیں لگتا وہ جرأت لیک میں لاچار ہوں　　کیا کروں جی لگ گیا اس سے نکلتا جاتا ہوں میں (جرأت)

اب جو ہے سر وہ لگ نہیں لگتا　　یارب ایسا لگا دیا کس نے (معروف)

کیا کہوں اے ہمدمو میرا کہاں دل لگ گیا　　لگ نہیں لگتا کسی کے جو دلاں دل لگ گیا (سبقت)

لگ نہ لگنے دینا (ہ) فعل لازم:۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ قریب نہ آنے دینا۔ الگ تھلگ رکھنا۔ مختلط نہ ہونے دینا۔ اخلاص نہ ہونے دینا سے

ہم پہ کھینچے تیغ تو نیوں کو لگ لگنے نہ دے　　وہ اگر ہو وینگے اُسکے درمیاں تو ہم نہیں (شاہ [illegible])

ہوتی کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بلبل کو　　صبح کی باد سے لگ لگنے نہ دیتی گل کو (میر)

جوں سایہ دلا یار کے ہمراہ پڑا پھر　　ہر چند وہ لگ لگنے نہ دے ساتھ لگا پھر (معروف)

لگا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لاگ۔ لگن۔ پریم۔ پیار۔ محبت۔ عشق۔ اُلفت۔ نیہ۔ سنیہ۔ پریت + دوستی۔ آشنائی + سے

اے دوگانا گر زناخی ہے تو نہیں لگا تیرا　　تو نے ایک اپنا اُمو یا ری کیا کس سے [illegible]

(۲) تعلق۔ نسبت۔ علاقہ۔ لگاؤ۔ رابطہ۔ اتحاد۔ وابستگی۔ پوشیدہ آمیزش۔ [illegible] ربط۔ ارتباط سے

بزم خوباں میں وہ اک دم جو میں آ نکلا تو بس　　لگنے والے جتنے تھے سب کو لگا کر لے گئے (جرأت)

(۳) مناسبت۔ مشابہت۔ برابری۔ ہمسری۔ ٹکر۔ مطابقت۔ ہمتائی۔ میل۔ نظیر۔ ثانی + سے

بیاں کیا ہو سکے عمر رواں کی تجھسے چالاکی　　کہ اس توسن سے لگا ہے نہ ترکی کو نہ تازی کو
ماہ ہے پُر داغ کیا نسبت ہے اُسکی گال سے　　ہے زحل منحوس کیا لگا ہے اسکی چال سے
سرو کو لگا نہیں قامت دلچسپ سے　　یار کے رخسار سا گل نہیں گلزار میں (آتش)

(۴) (لکھنؤ) لگی۔ لمبی چھڑ۔ سرا بیچ کا بانس۔ (۵) ناؤ کھینے کا چپو۔ ڈانڈ۔ (۶) ناؤ کی بلی۔ ناؤ کا لمبا بانس (۷) ڈھنگ۔ ڈول جیسے ہماری نوکری کا بھی کچھ لگا لگاؤ۔ (۸) شروع۔ آغاز۔ بدھا۔ آرمبھ۔ جیسے آج سے ہم [illegible]

لگا

لگا لگاؤ (۹) رسید۔ پہنچ۔ رسائی۔ دخل۔ مداخلت +

لگا سگا (ہ) اسم مذکر:۔ (سہ پروردہ اوٹ) (۱) محبت۔ علاقہ + الطہ۔ آنٹ سانٹ۔ حساب کتاب۔ میل جول۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ سٹ۔ ڈھب۔ موقع + آ۔ جار۔ واقفیت۔ رسائی۔ جیسے اُنکا بھی وہاں لگا سگا ہے +

لگا کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ ٹکر کھانا۔ برابری کرنا۔ ہمسری کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ ہمتا ہونا۔ جوڑ ہونا۔ تلے کا ہونا۔ ہم پلہ ہونا۔ مقابلہ کا ہونا + مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا۔ برابر ہونا ؎

باطن سے ترے کھائے نہ باطنی لگا ظاہر کی جو ہی ہے تری آفاق میں آئینہ (مصحفی)

لگا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دوستی پیدا کرنا۔ آشنائی کرنا۔ حساب کتاب لگانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ ربط ضبط پیدا کرنا۔ اخلاص جوڑنا۔ میل ملاپ پیدا کرنا۔ سٹ لڑانا ؎

کیونکہ جرأت لگائیں ہم لگا کہ فرشتے کا وہاں لگاؤ نہیں (جرأت)

(۲) شروع کرنا۔ بدھا لگانا۔ کسی کام کو ہاتھ لگانا۔ جیسے آج نے اس دیوار کا بھی لگا لگا دیا (۳) ڈھنگ ڈالنا۔ ڈول ڈالنا۔ ڈھنگ لگانا۔ سرتع نکالنا۔ جیسے کسی کی نوکری یا شادی کا لگا لگانا +

لگا لگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) حساب کتاب بنجانا۔ ربط ضبط کی صورت نکل آنا۔ رسائی ہو جانا۔ کام بنجانا۔ موقع نکل آنا۔ ڈھنگ لگ جانا۔ ڈھب لگ جانا۔ سٹ لڑجانا + ؎

شاید ظفر کچھ اسمیں لگ جائے پا لگا پھرتے لگے ہوئے ہیں اب ہم صنم کے پیچھے (ظفر)

(۲) کام شروع ہو جانا۔ ہاتھ لگ جانا + بنیاد پڑ جانا۔ نیو ڈل جانا +

لگا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کام شروع ہونا۔ بدھا لگنا۔ کسی کام کو ہاتھ لگنا (۲) مشابہ ہونا۔ ہمتا ہونا۔ ہمسر ہونا۔ (۳) ربط ضبط ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔ میل جول ہونا۔ حساب کتاب لگنا۔ تعلق ہونا۔ دوستی ہونا۔ سٹ لڑنا +

لگا نہ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) نسبت نہ کھانا۔ مناسبت نہ رکھنا۔ ہمسری نکرنا۔ ٹکر نہ کھانا (۲) ہمسر نہونا۔ ہمتا نہ ہونا۔ ثانی یا نظیر نہ ملنا۔ بے مثل و بے ہمتا ہونا۔ نسبت نہ ہونا۔ مناسبت نہ ہونا ؎

بھلا کوئی ایسے کو کیونکر نکھے کہ جس سے کسی کا نہ لگا لگے (انشا)

(۳) کام کو ہاتھ نہ لگنا۔ کام شروع نہ ہونا۔ بدھا نہ لگنا +

لگا نہ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کچھ مناسبت نہ ہونا۔ ذرا تناسب نہ ہونا۔ کچھ نسبت نہ ہونا۔ زمین و آسمان کاہ و کوہ ذرہ و خورشید کا فرق ہونا۔ بہت بڑا فرق ہونا ؎

ہجر میں گرم ہے اُس داغ سے پہلو میرا جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو (ناسخ)

لگا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مناسبت ہونا۔ تناسب ہونا۔ نسبت ہونا (۲) تعلق ہونا۔ ربط ہونا۔ آشنائی ہونا۔ دوستی ہونا۔ حساب کتاب ہونا۔ سٹ لڑنا۔ محبت ہونا۔ عشق ہونا ؎

حسن و خوبی کی بھی کم بے اعتباری سے ہو قدر ہے سبک رقاص گر لگا سپہ دائی سے ہو (جرأت)

لگا (ہ) صفت:۔ (۱) سٹا۔ سٹا ہوا۔ سٹا ہوا۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ (۲) ملحق۔ ساتھ ملا ہوا۔ ملصق۔ پیوست۔ چسپ۔ چسپاں (۳) گلا۔ سڑا۔ دھیلا۔ کاٹ کر الگ کیا۔ جیسے لگے لگے پھل جدا کر دو اور اچھے اچھے جدا۔ (۴) جلا ہوا۔ داغ لگا ہوا۔ جیسے لگا سالن لگا پلاؤ جب کھاؤ جب مزا نہ پاؤ (۵) لگنا مصدر کا ماضی مطلق +

لگا بندھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ملازم قدیم۔ محکوم۔ مطیع۔ فرماں بردار۔ (۲) وہ شخص جس سے لین دین اور حساب کتاب ہو۔ مقرر کیا ہوا۔ ٹھیرایا ہوا (۳) آشنائے قدیم۔ آشنا۔ لگوار۔ لگو۔ یار (۴) متعلق۔ وابستہ ؎

مرید ماسلہ مو ہے بالکا ہے دل کمند زلف دوتا سے لگا بندھا ہے دل (نکہت)

(۵) اسیر۔ قیدی + پابند + نظر بند + مبتلا۔ گرفتار ؎ دباؤ ب۔ تابع تو ڑ +

گو ہیں مارے مہندی کے رنگوں فلک ولے چھوٹے نہ اُس سے اُسکا لگا اور بندھا ہوا (میر)

لگاتار (۱) تابع فعل:۔ پیاپے۔ پے درپے۔ برابر۔ متواتر۔ پیہم۔ زنجیر۔ بلا فرق۔ بلا فصل۔ علی الاتصال۔ متصل۔ پاس پاس + دباؤ ب۔ تابع تو ڑ +

لگا تو تیر نہیں تو تکا (۱) کہاوت:۔ ہوا تو اچھا نہ ہوا تو اچھا۔ کام ہو یا نہ ہو مگر ہمت بندھی رہے +

لگا جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تعاقب کئے جانا۔ پیچھے پیچھے چلا جانا۔ ساتھ ساتھ چلا جانا۔ پیچھا کرنا۔ پیچھا لینا (۲) سر ہوئے جانا۔ پیچھے پڑے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ ساتھ نہ چھوڑنا۔ چمٹے جانا + ؎

اُس طرف سے تو لگا وٹ کی نہیں ایک بھی بات نہیں معلوم کہ پھر کیوں میں لگا جاتا ہوں (مصحفی)

جو پھر بھر بھر کے ٹھنڈے سانس میں تجھ سے لگا جاؤں تو میری گرمیٔ صحبت سے تو اے جان گھبرا نا (جرأت)

لگ نہیں لگتا وہ جرأت لیک میں لاچار ہوں کیا کروں جی لگ گیا اس سے لگا جاتا ہوں

لگا چلنا (ہ) فعل لازم:۔ ساتھ ساتھ چلنا۔ ہمراہ چلنا۔ سنگ سنگ جانا +

لگا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لیپ کر دینا۔ پلستر کر دینا۔ لستھیڑ دینا۔ لیس دینا۔ (۲) مل دینا۔ مالش کر دینا۔ دوا یا مرہم وغیرہ کا زخم پر رکھ دینا۔ (۳) شامل کر دینا۔ نتھی کر دینا۔ منسلک کر دینا (۴) چپٹا دینا۔ چسپاں کر دینا۔ چپکا دینا (۵) بھڑکا دینا۔ ورغلان دینا + برانگیختہ کر دینا۔ سنکار دینا۔ اکسا دینا۔ اُبھار دینا ؎

کیا کچھ ہمسے ضد ہے تمکو بات ہماری اُڑا دو ہو لگ پڑتے ہیں ہم تمسے تو تم اور دن کو لگا دو ہو (جرأت)

(۶) داؤں پر رکھ دینا۔ اڑا دینا۔ بازی پر رکھ دینا (۷) حاضر یا مقابلہ میں لینا۔ دیدینا۔ بیچ دینا ؎

لگا

سرلگا دوں ابروئے خمدار کی قیمت میں آج   اس فقیری میں بھی یاں تک شوق ہے تلوار (معروف)

(۸) ترتیب سے رکھ دینا۔ چُن دینا۔ سجا دینا۔ ڈھنگ سے رکھ دینا۔ سلیقے سے رکھ دینا۔ (۹) مقرر کر دینا۔ ٹھیرا دینا۔ سر منڈھ دینا۔ ذمّے ڈال دینا۔ جیسے ٹیکس یا عذاب لگا دینا سر لگا دینا (۱۰) کھڑا کر دینا۔ نصب کر دینا۔ گاڑ دینا جیسے ڈیرہ لگا دینا۔ بمبا لگا دینا (۱۱) مشغول کر دینا۔ کوئی شغل تجویز کر دینا (۱۲) پار اُتار دینا۔ پہنچا دینا۔ کنارے سے دھڑا دینا (۱۳) تقسیم کر دینا۔ بانٹ دینا (۱۴) تھوپ دینا۔ متہم کر دینا۔ عشق کا الزام دھر دینا۔ آشنائی سے ملوث کر دینا۔ تہمت دھر دینا۔ لگا مارنا ؎

ڈھوم دیوانے اُٹھانے ہیں پریزادوں کی   شمع محفل کو لگا دیتے ہیں پروانے پر راز (کی مرادآبادی)

(باقی معانی دیکھو لگانا میں) +

لگا رکھنا یا لگائے رکھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) وقت بے وقت کے لئے رکھ چھوڑنا۔ بچا رکھنا۔ سینت رکھنا۔ اُٹھا رکھنا ؎

وبال دوش ہے اس ناتوان کو لیکن   لگا رکھا ہے ترے خنجر و سناں کے لئے
سر تو ہے تن پر مرے تیغ ستم کے واسطے   پر لگا رکھتے ہیں وہ جھوٹی قسم کے واسطے (ذوق)

(۲) اُمیدوار رکھنا۔ آسا میں رکھنا۔ آس میں رکھنا (۳) مشغول رکھنا۔ مصروف رکھنا جیسے تم اسے لگائے رکھو میں اُسے پکڑ لیتا ہوں (۴) پٹائے رکھنا۔ ٹھیرائے رکھنا۔ پاس سے جُدا نہ ہونے دینا ؎

میں لگائے جسکو رکھتا تھا گلے سے راندن   بارِ گردن ضعف سے وہ بھی گریباں ہو گیا (لااعلم)

لگا رہنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ساتھ رہنا۔ ہمراہ رہنا۔ پیچھے رہنا (۲) لپٹا رہنا۔ چمٹا رہنا۔ چپکا رہنا ؎

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے حالم کو دیکھئے   رہتی ہے اُسکے پاؤں سے ہر دم حنا لگی (عارف)

(۳) مصروف رہنا۔ مشغول رہنا۔ سرگرم رہنا (۴) جاری رہنا۔ ہوتا رہنا۔ جیسے اُسکے ہاں ایک نہ ایک کام لگا رہتا ہے (۵) جما رہنا۔ ٹِکا رہنا۔ برقرار رہنا۔ مستقل رہنا (۶) مقرب بنا رہنا۔ مصاحب بنا رہنا (باقی دیکھو صفحہ ۲۰۱ کالم اوّل)

لگا سو بھگا (ہ) کہاوت:- یعنی جو کام شروع ہوا پھر وہ انتہا کو پہنچا۔ زمانے کو گزرتے دیر نہیں لگتی +

لگا کر لے آنا (ہ) فعل متعدی:- بھگا کر لے آنا۔ ورغلا کر لے آنا۔ بھگا لانا + باتوں میں لے آنا۔ ساتھ ساتھ لے آنا +

لگا کر لے جانا (ہ) فعل متعدی:- بھگا کر ساتھ لے جانا۔ گھر سے نکال کر لے جانا۔ ورغلا کر لے جانا۔ ساتھ لے جانا۔ ہمراہ لے جانا ؎

بزمِ خوباں میں وہ اک دم کو جو آ نکلے تو بس   لگنے والے جتنے تھے اُنکو لگا کر لے گئے (جرأت)

لگا

دیکھئے کس اجل گرفتہ کو   آج قاتل لگا کے لیجائے (ظفر)

لگا لانا (ہ) فعل متعدی:- بھگا کر لے آنا۔ ورغلا کر لے آنا۔ بہلانے سے لے آنا۔ ساتھ لے آنا۔ پھسلا کر لے آنا۔ دم دلاسا دیکر لے آنا۔ اپنا گرویدہ بنا کر ہمراہ لے آنا ؎

لگا لاتی ہو روز اک مردوے کو   الٰہی تم ہو باجی اور جہاں ہو (نازنین)
وحشی وہ ہیں کہ ہم کو لگا لائی بوئے گل   پوچھی بہار میں نہ کسی سے چمن کی راہ (نا معلوم)

(۲) سدھائے ہوئے حیوانات کا اپنے ہم جنس کو شکاری کی گھات پر اپنے ساتھ لے آنا +

لگا لگایا (ہ) صفت:- (۱) جُڑا جُڑایا + بنا بنایا۔ لگا ہوا جیسے لگا لگایا روزگار چھوٹ گیا (۲) ہرا بھرا جما جمایا جیسے لگا لگایا درخت گر پڑا (۳) صرف شدہ۔ خرچ میں آیا ہوا جیسے لگا لگایا روپیہ اکارت گیا (۴) مقرر شدہ۔ لگا بندھا۔ جیسے لگا لگایا دھوبی چھڑا دیا (۵) درست کیا کرایا۔ بنا سنورا۔ آراستہ۔ درست +

لگا لینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ساتھ کر لینا۔ ہمراہ لے لینا (۲) مانوس کر لینا۔ مالوف کر لینا۔ ہلا لینا۔ یار بنا لینا۔ مائل کر لینا۔ گرویدہ بنا لینا۔ پرچا لینا۔ ڈھب پر لے آنا ؎

ہے لگا لینے کو وہ فتنۂ دوراں تو بلا   پر طبیعت بھی غضب ہے مری لگ جانے کو (جرأت)
خوب آتا ہے لگا لینا نگاہِ یار کو   ایک سے آن بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ (داغ)
کبھی مجھ کو کبھی غیروں کو لگا لیتے ہیں   خوب سیکھی ہیں لگاوٹ کے اشارے آنکھیں (؟)

(۳) مشغول کر لینا۔ مصروف کر لینا۔ رجوع کر لینا۔ متوجہ اور مخاطب کر لینا (۴) اپنا کر لینا۔ اپنے مطلب کا بنا لینا۔ ڈھب پر لے آنا ؎

داغِ دل ہے صفت مُہرِ سلیماں اپنا   جو پری رُو ہے وہ ہے تابع فرمان اپنا
ہیں وہ بلبل کہ گل اپنا ہے گلستاں اپنا   حوریں اپنی ہیں جناں اپنا ہے رضواں اپنا
دُوں کی ہم جو یہ لیتے ہیں بجا لیتے ہیں
چار باتوں میں فرشتوں کو لگا لیتے ہیں (؟)

(۵) شروع کر لینا۔ جیسے کام لگا لینا (باقی معانی لگانا میں دیکھو) +

لگا مارنا (ہ) فعل متعدی:- تہمت دھر دینا۔ عیب لگا دینا۔ دوش دینا۔ تہمت تھوپنا۔ کسی کے عشق یا محبت میں ملوث کر دینا۔ اتہام رکھنا۔ کلنک لگانا۔ الزام رکھنا۔ بدنام کرنا + ؎

آہ وہ کون تھا خدا مارا   جسنے اُس سے مجھے لگا مارا (معروف)

لگا ہوا (ہ) صفت:- (۱) پیوستہ۔ ملا ہوا۔ سٹا ہوا + بھڑا ہوا۔ متصل۔ پاس۔ قریب + چسپاں (۲) مصروف۔ مشغول۔ مجتا ہوا (۳) ہلا ہوا۔ سدھا ہوا۔ مانوس جیسے آواز پر لگا ہوا۔ بچہ کچہری پر لگا ہوا ہے (۴) عادی۔ خوگر۔

لگ

خوگرفتہ - مزا پڑا ہوا +

لگام (ف) اسم مؤنث :- عنان - باگ - لغام - لجام + دہانہ - وہ لوہے کی بنی ہوئی چیز جس میں تسمہ باندھ کر گھوڑے کے مُنہ میں اُسے قابو رکھنے کے واسطے لگا دیتے ہیں

لگام اُتارنا (۱) فعل متعدی :- (۱) گھوڑے کے مُنہ سے لغام نکال لینا - گھوڑا کھولنا +

لگام چڑھانا یا دینا (۱) فعل متعدی (۱) گھوڑے یا ٹٹو کے مُنہ میں لغام رکھنا - دہانہ چڑھانا - لگام بر گردن اسپ نہادن یا لگام براسپ کردن و کشیدن کا ترجمہ (۲) روکنا - بند کرنا - ڈانٹنا - تھامنا - قابو آنا - چُپ کرنا جیسے زبان کو لگام دینا (۳) بازاری، ڈھاٹا کسنا + لنگوٹ کسنا - کسنا - لنگوٹ باندھنا +

لگام لئے پھرنا (۱) فعل لازم :- رسّی لئے پھرنا - کسی کے پکڑنے کو ڈوری لئے پھرنا - پیچھے پیچھے پھرنا - ڈھونڈتے پھرنا - پکڑلینے اور قابو کرنے کو پھرنا +

لگان (ہ) اسم مذکر :- (۱) پٹّہ - پاتہ - بر تیج - بیج - لگتی - معاملہ - خراج زمین - باج کر - جمع - جمع بندی - سرکاری محصول - تحصیل (۲) تشخیص جمع - بندوبست (۳) کشتی کے لنگر کرنے کی جگہ - ناؤ کا گھاٹ - کشتی گاہ - وہ مقام جہاں آکر کشتی لگے - ساحل - کنارہ +

لگا رہنا [له] (ہ) فعل لازم :- (۱) مشغول رہنا - مصروف رہنا - گتھا رہنا - (۲) چپٹا رہنا - چسپاں رہنا -

ہر چند ہے وصال مگر چاہتا ہے شوق تصویر یار گھر میں رہے جا بجا لگی (رند)

(۳) ساتھ رہنا - ہمراہ رہنا (۴) پیچھے پڑا رہنا - سر رہنا - سر ہوئے جانا - جیسے بلا سایہ پیچھے لگا ہی رہتا ہے (۵) باقی رہنا - بچا رہنا - ثابت رہنا - محفوظ رہنا - موجود رہنا - قایم رہنا + -

تیرے ہاتھوں سے اے جنوں نہ رہا جیب و دامن میں ایک تار لگا (ظفر)

لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جوڑنا - سٹانا - چپکانا - چسپاں کرنا + وصل کرنا - پیوستہ کرنا - (۲) بھڑانا - پاس لانا جیسے گاڑی دروازے سے لگانا (۳) ٹانکنا - سینا - دوخت کرنا جیسے کنارہ لگانا - گوٹ یا گوٹا لگانا وغیرہ - (۴) شامل کرنا - نتھی کرنا - منسلک کرنا - ساتھ جوڑنا - ملحق کرنا - جیسے مثل کے ساتھ کاغذ لگانا (۵) بونا + کشت کرنا جیسے اب کے تم نے کھیت میں کیا کیا لگایا ہے (۶) جمانا - پودا نصب کرنا - مثلاً جیسا درخت لگاؤ گے ویسا پھل کھاؤ گے + (۷) ٹکانا - سہی کرنا - جڑنا - مانند ضرب کرنا جیسے چانٹا لگانا - جوتا لگانا - لکڑی لگانا وغیرہ -

اپنا جوڑا دکھا دکھا کر تو + + دل پہ تُکّے نہ بار بار لگا . . . . . . (ظفر)

(۸) چغلی کھانا - غمازی کرنا + ورغلانا - اُکسانا - بھڑکانا - اُبھارنا - اشتعال دینا - بھڑکانا - جیسے آٹھ پہر ساس کو لگاتی رہتی ہے -

نہ مانا کرو میری جانب سے اب تم لگانا کسی کا اگانا کسی کا
مری جانب سے غیروں نے لگایا کچھ نہ کچھ ہوگا نہ آیا وہ تو اُسکے دل میں آیا کچھ نہ کچھ ہوگا
کسی نے کچھ تو لگایا مری طرف سے ظفر جو بات بات میں ہیں مجھ سے وہ قسم لیتے
(یکجا)

وہ آگ ہو رہا ہے خدا جانے غیر نے میری طرف سے اسکی تئیں کیا لگا دیا (میر)
مفسدوں نے کی عجب صورت سے شورش برپا میری جا تجھ سے کبھی مجھ سے لگائی تیری (نسیم)
میں بھی سُناؤں گا تجھے صلواتیں سینکڑوں گر اب صبا وہ تیرے لگانے سے اُٹھ گیا (مؤلف)

(۹) ڈالنا - سانا - گھالنا - دینا جیسے سُرمہ لگانا - کاجل لگانا - دوا لگانا وغیرہ - (۱۰) ملنا - جمانا - لیسنا جیسے مسّی لگانا - لاکھا لگانا وغیرہ (۱۱) ترتیب سے رکھنا - سجانا - قاعدے سے لگانا - ٹھکانے سے رکھنا - چُننا - اپنے اپنے موقع پر رکھنا - جیسے اسباب لگانا - چیزیں لگانا (۱۲) مشغول رکھنا - مصروف رکھنا - متوجہ رکھنا - مائل رکھنا -

اے ظفر کب سنے ہے وہ میری اُسکو باتوں میں تو ہزار لگا . . . . (ظفر)

(۱۳) سودا پھیلا کر رکھنا - فروختنی اشیا کو نکال کر رکھنا - جیسے دوکان لگانا - بازار لگانا - ہاٹ لگانا وغیرہ (۱۴) رجوع کرنا - متوجہ کرنا - مصروف کرنا - مائل کرنا جیسے دھیان لگانا - چت لگانا - دل لگانا (۱۵) مالوف کرنا - مانوس کرنا - پرچانا - ہلانا - سدھانا جیسے ڈور پر لگانا - اشارہ پر لگانا - لاسہ پر لگانا وغیرہ (۱۶) الجھانا - پھنسانا - اُلجھانا - جیسے طبیعت یا دل کسی شخص سے لگانا (۱۷) چمٹانا - لپٹانا - چسپاں کرنا -

وہ نہیں ہیں تو ورد کو اُن کے سینے سے ہم لگائے بیٹھے ہیں (مجروح)

(۱۸) اتہام رکھنا - تہمت دھرنا - دوش دینا - عیب دھرنا - متہم کرنا - تھوپنا - جیسے نام لگانا - لونڈی کو میاں سے لگانا - (۱۹) مقرر کرنا - ذمہ دھرنا - سر کرنا - جیسے کر لگانا - ٹیکس لگانا - وغیرہ (۲۰) کام دینا - کام پر بھیجنا - کام لینا - کام میں مشغول کرنا - جیسے مزدور لگانا - مدد لگانا (۲۱) جلانا - سلگانا - بالنا - روشن کرنا - بھڑکانا - آگ لگانا - بتی لگانا وغیرہ (۲۲) گھونپنا - چبھونا - کوچنا - کچوکا دینا - کوچ دینا - جیسے نشتر لگانا (۲۳) تیز کرنا - دھار رکھنا - چڑھانا - دھار بنانا - سان چڑھانا - پتھری چڑھانا - جیسے اُسترا لگانا - قینچی لگانا وغیرہ (۲۴) کنارے پر لانا + لنگر ڈالنا - لنگر کرنا - جیسے ناؤ یا کشتی لگانا (۲۵) سر منڈھنا - سر کرنا - سر ڈالنا - چپکنا + پیچھے چپٹانا - جیسے بلا لگانا - عذاب لگانا (۲۶) بچھانا - پھیلانا + جمانا - جیسے بستر لگانا - جال لگانا - پھندا لگانا -

بے یار میکدہ میں نہ بستر لگائیے ٹھوکر سے سبو کو جام کو پتھر لگائیے (میر وزیر حسن فوق)

(۲۷) گھات میں بٹھانا - تاک میں بٹھانا - شکار کے واسطے خبر لینے کو بٹھانا (۲۸)

له یہ لفظ یہاں بے ترتیب درج ہو گیا ہے . . . کالم اوّل میں دیکھو +

اُٹھانا۔ صرف کرنا۔ خرچ کرنا۔ جیسے کسی کام پر روپیہ لگانا۔ دولت لگانا۔ مال لگانا وغیرہ۔ (۲۹) قیمت لینا۔ نسل لینا۔ بیچ کرنا۔ محسُوب کرنا۔ دام لینا۔ جیسے اس چیز کا کیا لگایا۔ اُس کا تم کیا لگاتے ہو۔ (۳۰) قیمت دینا۔ مول تجویز کرنا۔ دام دینا۔ جیسے ہماری چیز کے اُسنے کچھ بھی دام نہیں لگائے (۳۱) کھپانا۔ صرف کرنا۔ بیچنا جیسے ہزاروں کا مال سرکار میں لگا دیا (۳۲) بند کرنا۔ بھیڑنا۔ مُونْدنا۔ دینا۔ جیسے کواڑ لگانا۔ کُنڈی لگانا (۳۳) کھڑا کرنا۔ نصب کرنا۔ جیسے چوکھٹ لگانا۔ بمبا لگانا (۳۴) داؤں پر رکھنا۔ بازی پر رکھنا۔ اڑنا ؎

سب گھر کو لگاتے ہیں بس ایک جرعہ پہ ساقی کچھ تجھ سے طلب ہم خُم و صہبا نہیں کرتے (عارف)

ہے اشتیاق بوس و کنار اسقدر کہ یار جی تک تو اب لگاتے ہیں ہر اک دار پر (انشا)

(۳۵) قایم کرنا۔ تجویز کرنا۔ ٹھہرانا۔ لڑانا۔ بلانا۔ جیسے رائے لگانا۔ عقل لگانا۔ (۳۶) شروع کرنا۔ آغاز کرنا جیسے کب سے کام لگاؤگے (۳۷) برتنا۔ کام میں لانا۔ مصرف میں لانا جیسے جب چیز آہی گئی تو کہیں نہ کہیں لگا بھی دینگے (۳۸) جوڑنا۔ اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ جیسے پنچایت لگانا۔ سبھا لگانا (۳۹) آویزاں کرنا۔ لٹکانا جیسے اشتہار لگانا (۴۰) ڈالنا۔ عادی بنانا۔ جیسے بچے کو کھچڑی پر لگانا۔ روٹی پر لگانا۔ (۴۱) سدھانا۔ ربط ڈالنا۔ عادت ڈالنا ؎

اگر منظور قاصد بنا پر جاں کو بنانا ہے ہوا پر اس کبوتر کو لگایا چاہئے پہلے (اسیر)

(۴۲) خریدنا۔ مول لینا۔ بسانا۔ سر لینا جیسے اپنے پیچھے عذاب لگا لیا۔ روگ لگالیا وغیرہ ؎

لگایا روگ جوانی میں کیوں میاں جرأت ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن (جرأت)

(۴۳) بنانا۔ نشان ڈالنا۔ قایم کرنا ؎

لگا ؤ منہ کا جل کے تل اپنے مُنہ پر ابھی خاک میں گر کے اختر ملینگے (نامعلوم)

(۴۴) لیسنا۔ تھوپنا۔ جیسے مہندی لگانا۔ لیپ لگانا۔ صندل لگانا وغیرہ۔ (۴۵) لیپنا۔ پوتنا۔ مرمت کرنا۔ جیسے چولہے کو مٹی لگانا۔ دیوار کو مٹی لگانا۔ (۴۶) ہتیار کا وار کرنا۔ ضرب لگانا۔ ہاتھ لگانا۔ مارنا۔ چلانا۔ جیسے تلوار یا تیر لگانا ؎

لگاؤ تیغ یہ دل یہ جگر یہ سینہ ہے کہ عاشقوں کو کرے زخم امتحاں محظوظ (ممنون)

ہم کو سیراب کر شہادت سے قاتل اک تیغ آبدار لگا
دلپہ عاشق کے ایک تیر لگا دو آنکھیں ہوتے ہی جب دو چار لگا
خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن کہ مرے ہاتھ اک شکار لگا۔ (ظفر، قطعہ بند)

(۴۷) آیا گیا کرنا۔ مجرے کرنا۔ محسُوب کرنا۔ حساب میں برابر کرکے اپنا کر لینا ؎

نصیب سب جا اڑ اچکے ہیں خسارے کیا اُٹھا چکے ہیں وہ مُفت دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں (مؤلف)

(۴۸) سر کرنا۔ چھوڑنا۔ چلانا۔ داغنا جیسے بندوق یا تمنچہ لگانا (۴۹) رکھنا۔ دھرنا۔ کھڑا کرنا۔ قایم کرنا۔ جیسے شہر یا قلعہ کے سامنے توپ لگانا (۵۰) چُپڑنا۔ ملنا۔ جیسے گھی لگانا۔ مرہم لگانا (۵۱) تنُور میں دوڑانا۔ تنُور کے اندر روٹی چپکانا۔ مثلاً انکی روٹی بھی لگا دو (۵۲) عاید کرنا۔ قرار دینا۔ تجویز کرنا جیسے فرد لگانا دفعہ لگانا۔ حد لگانا۔ حکم لگانا وغیرہ (۵۳) پھنسانا۔ الجھانا۔ پھانسنا جیسے مچھلی لگانا (۵۴) بات ٹھیرانا۔ نسبت ٹھیرانا۔ سگائی کرانا۔ (۵۵) جڑنا۔ مرصّع کرنا۔ بٹھانا جیسے نگینہ لگانا۔ کُندن لگانا وغیرہ (۵۶) بیچنا۔ فروخت کرنا جیسے کیا سیر لگا رکھا ہے (۵۷) ساجھا ملانا۔ شراکت کرنا جیسے دس دس روپیہ لگا کر حلوا سوہن بنایا (۵۸) نر مادہ ملانا۔ جفت کرنا۔ جیسے جوڑا لگانا۔ کبوتر کو کبوتری سے لگانا (۵۹) ٹھونکنا۔ باندھنا۔ جڑنا جیسے نعل لگانا (۶۰) کرنا۔ جیسے پیت لگانا۔ ہمت لگانا۔ ڈھیر لگانا (۶۱) نقش اُٹھانا۔ چھاپہ اُبھارنا۔ جیسے مہر لگانا۔ چھاپ لگانا۔ چانک لگانا ۔

(چونکہ یہ لفظ مرکب ہوکر اپنے اپنے موقع پر سینکڑوں مختلف معنی پیدا کرلیتا ہے اس سبب سے اُن سب کا لکھنا موجب تطویل خیال کرکے اُن موقعوں ہی پر موقوف رکھا ہے)

لگانا بجھانا (ہ) فعل متعدی۔ ساؤل بھڑکا کر پھر دھیما کرنا۔ لڑائی کرا کر پلٹ بنا۔ منافقوں کی طرح آتش افشانی کرنا۔ آتشِ فتنہ کو بھڑکا کر آب صلح سے بجھانا۔ کسی کی طرف سے بدگوئی کرکے دل میں فرق ڈالنا۔ لڑائی جھگڑا کرانا۔ آتش افروزی کرنا۔ غیبت اور بدگوئی کرنا۔ درانداز ی و غمازی کرنا۔ بہکانا۔ کان بھرنا۔ کسی کو کسی کا مخالف بنانا۔ دشمنی کرانا ؎

نہ ہنس بولو چمن میں تم کسی سے آہ جانے دو ذرا غنچوں کو کھلنے دو گلوں کو کھل کھلانے دو
لگاتی ہیں یہ آنکھیں آگ اشکِ تر بجھاتا ہے ہماری خوش گزرتی ہے لگانے دو بجھانے دو

اس لگانے سے ترے اور بجھانے سے ترے ترے تالو میں الٰہی پڑے ناسُور دوا۔
جو باتیں مری لگا دے بجھا دے باہم ست نہ رہنے پائے وہ بستی میں لے وہ راہ عدم

کیا لگائیگا بجھائیگا مری جانب سے ڈر یہی ہے مجھے پاس اُنکے عدو بیٹھا ہے (نصیر الدین نصیر)

اے بادِ صبا شمع سے پروانے کی باتیں آتی ہیں بہت تجھکو لگانی و بجھانی (سید)

چشم تر اور آہ دونوں پردہ ور اپنے ہوئے کچھ نہ سمجھا یہ لگانا اور بجھانا منع ہے (زار)

لگا آتش جگر کو سوز الفت اب رُلاتا ہے لگانا اسکو کہتے ہیں بجھانا اسکو کہتے ہیں (جرأت)

ہوا دولت سے آنکھوں ہی کی اب بیڑا مجھے دل کہ یہی اُسکو اب کچھ کچھ لگاتی اور بجھاتی ہیں (منہ فاں ہیں)

لگانے والے (ہ) اسم مذکر۔ لگانے والا کی جمع۔ درانداز۔ غمّاز۔ چغل خور۔ غیبت کرنے والے ؎

روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے یارب اُڑ جائیں لگانے والے (رنگین)

عشق پاک اپنا تو لے لاگ ہے پر ڈرتے ہیں کہ بُرے ہوتے ہیں کمبخت لگانے والے (رفعت)

لگا

لگاؤ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) تعلق۔ نسبت۔ علاقہ + ؎

لگاؤ اگر ہو تو اتنا تو ہو + وہاں بات کی یاں خبر ہو گئی (مجروح)
کیوں نہ قاتل مرے گلے سے لگے تیغ تیری لگاؤ رکھتی ہے (نکہت)

(۲) رسائی۔ پہنچ۔ دخل۔ مداخلت۔ باریابی۔ گزر ؎

واں لگا دل جہاں لگاؤ نہیں بات بنے کا کچھ بناؤ نہیں
کیونکر جرأت لگائیں ہم لگا + کہ فرشتے کا واں لگاؤ نہیں } (جرأت)

(۳) راہ و رسم۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ میل جول + محبت۔ اختلاط۔ پیار۔ خلوص ؎

میرا لگاؤ غیر سے ثابت ہوا نہیں لو بدمزاجیوں کا کھلا اب سبب مجھے (رند)

(۴) رشتہ۔ ناتہ۔ سمبندھ۔ قرابت۔ یگانگت۔ سکارت (۵) مناسبت۔ مطابقت۔ مشابہت + جوڑ۔ ہمسری۔ ہمتائی (۶) ملاؤ۔ آمیزش۔ لاگ۔ (۷) شراکت۔ مشارکت۔ شرکت۔ (۸) میلانِ طبع۔ رجحان۔ میلِ خاطر ؎

میں تو ملتا نہیں ہوں اُنسے مگر نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ (مصحفی)

(۹) ایما۔ اشارہ۔ جیسے اِس بات میں اُن کا بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ ہے (۱۰) تہمت عشق۔ اتہام محبت ؎

یہ لگاؤ تو مجھے اُس کا مزا دیتا ہے مجکو ہر ایک سے ناحق جو لگا دیتا ہے (عالی)

لگاوٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لگاؤ۔ تعلق۔ علاقہ۔ نسبت۔ لاگ (۲) معشوقوں کا کسی کو اپنی خوش اختلاطی آمیز گاری اور انداز ہائے سازش و ارتباط سے اپنی جانب مائل کرنا۔ وہ معاملہ جو موجب اُنس اتحاد و التفات ہو + میلان۔ رجحان۔ میلِ خاطر۔ اُنس۔ سرگرمی اخلاص و محبت۔ خوش اختلاطی۔ چاہت۔ چاؤ۔ محبت آمیز باتوں سے اپنی طرف مائل کرنیکا انداز۔ تالیفِ قلوب ؎

گردن عشاق کو دم میں لگا لیتی ہے آہ ہے لگاوٹ یا دیہ تیغِ بتِ سفاک کو (نکہت)

لگاوٹ سے لگاتا ہے جا غیر اُنکے ہاتھوں میں وہ مجھسے جنگ کیوں لاتے ہیں بیٹھے کیا لگا ہاتھ
انے ظفر کرتے ہیں سب اُنسے لگاوٹ لیکن کس کا لگا ہو وہاں اور لگاؤ کسکا } (ظفر)

صورت کبھی دکھلائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ باتوں کی جو ٹھہرائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ (نظیر)

(۳) ربط ضبط۔ میل ملاپ میل جول۔ اتحاد + لگا۔ سازش (۴) دوستی آشنائی۔ یارانہ۔ اٹ سٹ + (۵) لاڈ۔ غمزہ۔ نازِ معشوقانہ چھیڑ۔ نخرہ ؎

یہ صاف قحبہ دنیا کی اک لگاوٹ تھی کہ شب کو رکھ کے میرے پاس ہار بھول گئی (مصحفی)
بوسہ کا جو اقرار کیا وہ بھی فقط چھل اور ہنس کے قسم کھائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ (نظیر)
نہ لگ چلوں میں یہی اپنے دل میں ٹھانی ہے تری طرف سے ہزار اے پری لگاوٹ ہو (ناسخ)
سر جدا تن سے کسی روز کرائے گا خنجر یار یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے (امیر)

لگ

لگاوٹ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) محبت جتانا۔ اُنس ظاہر کرنا۔ خوش اختلاطی سے پیش آنا (۲) غمزہ جتانا۔ غمزہ کرنا۔ ناز کرنا (۳) دوستی ظاہر کرنا۔ آشنائی جتانا +

لگائی (ہ) اسم مؤنث :۔ لوگ کی تانیث (گنوار) (۱) عورت۔ استری۔ زن۔ تیریائی۔ (۲) بیوی۔ زوجہ۔ گھر والی۔ اہلیہ۔ پتنی (۳) پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ کسبی۔ رنڈی۔ قحبہ۔ پہاڑی میں لگی +

لگائی کرنا (ہ) فعل متعدی : (گنوار) (۱) بیوہ سے نکاح کرنا۔ رانڈ کو گھر میں ڈالنا (۲) استری کرنا۔ عورت کرنا + اکیلے سے دُکیلا ہونا +

لگائی والا (ہ) اسم مذکر (گنوار) متاہل۔ بیوی والا۔ بیاہا۔ گھرباری۔ گرہستی +

لگائی بجھائی (ہ) اسم مؤنث :۔ لگائی لُتری۔ غمازی۔ چغل خوری۔ بدگوئی۔ فطرت۔ فتنہ انگیزی۔ فتنہ پردازی۔ افترا پردازی۔ تہمت۔ بہتان۔ اتہام + آتش افروزی۔ آتش افشانی۔ دراندازی ؎

مری آہ سوزاں نے اور آنسوؤں نے عجب ہی لگائی بجھائی دکھائی (ظفر)

فقرہ۔ لوگوں کی لگائی بجھائی نے خاوند جورو میں لڑائی کرادی +

لگائی بجھائی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ لگانا بجھانا۔ اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہکر نفاق ڈلوانا۔ بدی کرنا۔ غیبت کرنا۔ آگ لگانا۔ کبھی لڑانا کبھی صلح کرانا۔

لگائی لُتری (ہ) اسم مؤنث :۔ لگائی بجھائی۔ غمازی۔ چغل خوری۔ بدی۔ غیبت۔ اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہنا۔ ایک کی بُرائی دوسرے سے کرنا +

لگاتار (ا) تابع فعل :۔ لگاتار۔ پیہم۔ متواتر۔ برابر۔ پے درپے۔ متصل ؎

ہوا قائل ہمارے ابر دریا بار رونے کا جو لگتا تار باندھا چشم تر نے تار رونے کا (نکہت)

لگتی (ہ) صفت :۔ (۱) چُبھتی۔ کُھبتی۔ کٹتی۔ کاٹ کرنے والی۔ زخم ڈالنے والی (۲) مشابہ۔ ہمشکل۔ ملتی۔ ملتی جُلتی۔ لگا کھاتی ہوئی۔ ہمسر ہمتا (۳) مؤثر۔ اثر کرنیوالی +

لگتی کہنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) چُبھتی کہنا۔ کٹتی کہنا۔ (۲) مؤثر بات کہنا۔ (۳) بھاتی ہوئی کہنا۔ پسندیدہ کہنا۔ ٹھیک ٹھیک کہنا مثلاً خدا لگتی کہنا۔ ایمان لگتی کہنا +

لگتے ہاتھ (ہ) تابع فعل :۔ ساتھ کے ساتھ۔ کسی کام کے ساتھ میں +

لگ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مائل ہوجانا۔ رجوع ہوجانا۔ اِس معنی میں دل یا طبیعت کے ساتھ آتا ہے ؎

دل کا لگ جانا بھی گویا دستوا ایک دکھ ہے آہ مجکو روتے دیکھ اُسکو مسکرانا لگ گیا (جرأت)

(۲) شروع ہوجانا۔ مثال دیکھو نمبر اوّل کے دوسرے مصرع میں (۳) اثر کرجانا۔ کُھب جانا۔ چوٹ کرجانا۔ بیٹھ جانا۔ چُبھ جانا۔ کھٹک جانا + ناگوار گزرنا ؎

ابھی کچھ اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا بیلگ گئی ہے ناصح ناداں مرے دل کو (داغ)

لگچھ

لگ چلنا (ہ) فعل لازم :- بھڑ بھڑنا۔ ہل کھچنا + ارتباط و اخلاص رکھنا۔ اخلاص بڑھانا۔ دوستی کرنا۔ یارانہ رکھنا۔ ربط رکھنا ؎

اے درد یاں کسی سے نہ دلکو پھنسائیو　　لگ چلیو سب سے یوں تو پہ جی مت لگائیو (درد)

پھر پھر کے پیچھے دیکھ مجھے اُسنے یوں کہا　　آتا بھی لگ نہ چل تو مرے ساتھ راہ میں (مصحفی)

لگدی (ہ) اسم مؤنث :- کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی لوی یا گولا یا ٹکیا +

لگدی بنانا (ہ) فعل متعدی :- کسی چیز کو گیلا چپکا گولی یا گولہ سا بنانا۔ جیسے بھنگ کی لگدیا

لگڑ (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا شکرا۔ ایک قسم کا باز +

لگڑا (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) (۱) پھٹا پرانا کپڑا۔ چیتھڑا (۲) لستہ۔ میٹھن +

لگڑ بھگا (ہ) اسم مذکر :- تیندوا۔ چیتا۔ بگھیلا۔ ایک قسم کا چیتا جو اکثر کُتوں کو اُٹھا کرلے جاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ شیرنی اور بھیڑئے کے میل سے پیدا ہوتا ہے۔

لگمات یا لگماتر (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (لگماترا نمبر اوّل) +

لگماترا (ہ) اسم مذکر :- (۱) اعراب یعنی حرکات جیسے زیر زبر پیش۔ حروفِ اعراب کی علامات یعنی سُور کی وہ علامت جو حروفِ صحیح کے وسط یا اخیر میں پورے سُور لکھنے کی بجائے لگائی جاتی ہے۔ حروفِ علت۔ داد امارک (۲) بازاری) دھگڑ۔ دھگڑا۔ لگواڑ۔ لگو۔ یار۔ آشنا ؎

پیتے ہی کئے ڈھونڈھ کے پیدا یہ دوگانا　　لگماترے دونوں ہیں طرحدار تمہارے (سید علی)

لگن (ف) اسم مذکر :- (۱) طشت۔ تسلا۔ طاس۔ آٹا گوندھنے کا کسی ظرف وہ برتن جسمیں پاؤں رکھکر دھوتے ہیں۔ طشت آفتابہ۔ سلپچی چلمچی ؎

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اُس سیمتن کے پاؤں　　رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پاؤں (غالب)

شیشوں میں مہندی ملی جاتی ہے آب سایہ　　آپ کے پاؤں تو نازک ہیں لگن پتھر کے (اختر)

(۲) طاسِ شمع۔ شمع کی تھالی جسمیں چربی پگل پگل کر گرتی ہے۔ شمعدان ؎

پروانہ سر پٹک کے لگن ہی میں مرگیا　　ایسے کہاں نصیب کہ ہو ہمکنار شمع (مصحفی)

معراج سرقہ یہی ہے تو کیا عجب اسکا　　جو چور شمع کا بھی تاکنے لگن کو لگے (رند)

(۳) عود سوز۔ مجمر۔ اگردان +

لگن (ہ) اسم مؤنث :- (۱) نسبت۔ لگاؤ۔ تعلق۔ وابستگی (۲) دُھن۔ لَو۔ خیال۔ دھیان۔ چیت ؎

بھوکے غریب دل کی خدا سے لگن نہو　　سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو (نظیر)

(۳) شوق۔ اشتیاق۔ اُمنگ۔ چاؤ چاہ۔ کامنا۔ آرزو۔ تمنا۔ خواہش۔ اِچھا + ولولہ۔ جوش و خروش ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی　　عرب کی زمیں جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگادی　　اک آواز میں سوتی بستی جگادی　　(حالی)

لگن

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نام حق سے

(۴) پریت۔ محبت۔ عشق۔ اُنس۔ پیار۔ اُلفت۔ حُب۔ دوستی۔ میلانِ خاطر ؎

آہ ہوتی ہے لگن آخر وبالِ سر یہاں　　عشق پروانہ سے سیکھے شمع بھی سیکھا (ظفر)

(۵۔ مذکر) گھڑی۔ ساعت۔ مہورت۔ وقت۔ سماں۔ جیسے شبھ لگن یعنی مبارک وقت (۶۔ ہندو) دُلہن کے باپ کا دولہا کے باپ کو شادی کی تاریخ اور اُسکا وقت مقرر کرکے چٹھی لکھنا۔ پیغام شادی۔ نکاح کے وقت کا تقرر۔ (۷۔ ...) سورج کے راس منڈل میں جانے یا منطقۃ البروج میں آنے کا وقت میکھ راس کے اُدے ہونے کا سماں۔ آفتاب عالمتاب کے برج حمل میں تحویل کرنے کی ساعت

لگن دھرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) شادی کا روز مقرر کرنا +

لگن کنڈلی (ہ) اسم مؤنث :- جنم پترا۔ زائچہ +

لگن لگانا (ہ) فعل متعدی :- عشق کرنا۔ لو لگانا۔ محبت کرنا ؎

پروا نہیں پروانہ کے جلنے کی تجھے آہ　　اے شمع کوئی خاک لگن تجھسے لگادے (نصیر)

لگن لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) عشق ہونا۔ محبت ہونا۔ پریت ہونا۔ نیہ لگنا۔ نیہا لگنا۔ دل لگنا + ؎

لگ گئی جسکی لگن کیا وہ پھر افسوس جئے　　شمع جلتی ہے سراپا در فانوس لئے (شاہ نصیر)

ہمارکن ایسی آوے نی ملے تو جیا جب سے موری توری لگن لگی ہے۔ رام جانے نا گستیاں ہمارکن) گیت۔

(۲) لو لگنا۔ دھیان لگنا۔ تصور بندھنا۔ خیال بندھنا +

لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) جُڑنا۔ سٹنا + چپکنا۔ چسپاں ہونا + پیوستہ ہونا۔ ملنا (۲) ٹنکنا۔ سِلنا۔ ٹانکا جانا جیسے گوٹ یا کنارہ لگنا۔ بٹن لگنا۔ بند لگنا۔ (۳) شامل ہونا نتھی ہونا۔ منسلک ہونا۔ ساتھ جُڑنا۔ شاملِ مثل ہونا (۴) ملحق ہونا۔ ملصق ہونا متصل ہونا۔ قریب ہونا (۵) جمنا۔ قائم ہونا۔ کھڑا ہونا۔ جڑ پکڑنا۔ جیسے درخت لگنا (۶) اُگنا۔ اُپنا۔ پیدا ہونا ؎

جو ہوا تیرا کشتۂ قامت　　سرو اُسکے سرِ مزار لگا۔ (ظفر)

(۷) بھنڈ اندازہ ہونا۔ اٹکل یا قیاس میں آنا۔ جیسے ہمیں تو یہ چیز دس سیر نہیں لگتی (۸) آنا۔ پیدا ہونا۔ ظاہر ہونا۔ بھرنا جیسے پھل آنا۔ پھول آنا۔ (۹) نصب ہونا۔ کھڑا ہونا۔ قائم ہونا۔ جیسے کھمبا لگنا۔ تھم لگنا۔ کھمبا لگنا وغیرہ۔ (۱۰) رشتہ یا ناتہ کا ہونا جیسے یہ تمہارا کیا لگتا ہے (۱۱) پڑنا۔ مارا جانا۔ پیٹا جانا جیسے چانٹا لگنا۔ دھول لگنا۔ جوتا لگنا ؎

کیا تھا گلبدنوں سے مقابلہ شاید　　طمانچہ خوب سے نسرین و یاسمن کو لگا (رند)

لگن

(۱۲) کسی ہتیار کا صدمہ پہنچنا۔ ضرب پہنچنا۔ چوٹ آنا۔ کسی ہتیار سے ضرب آنا پڑنا۔ جیسے تلوار لگنا۔ گولی لگنا۔ بندوق لگنا ؎

ملا تا شہر یوں سے آنکھ ہے یہ صحرائی میں کیسا شاد ہوں گولی اگر ہرن کو لگے (رند)

(۱۳) ٹکرانا۔ ٹکر کھانا۔ بھڑنا۔ جیسے دیوار سے گیند لگنا۔ چھت سے سر لگنا۔ فصیل سے گولہ لگنا (۱۴) کھا جانا۔ لیپ کیا جانا۔ لیسا جانا۔ جیسے مہندی لگنا۔ دوا لگانا

اللہ حسن و عشق میں کیا اختلاف ہے یاں دل میں چھالے پڑ گئے جب اُن کے حنا لگی
ٹیسیں نہیں نہ دل کی دعا بار لگی کو ساتھا کسے سلی اسے بدوعا لگی (رند)

(۱۵) ڈلنا۔ دیا جانا۔ سارا جانا۔ جیسے سر سر یا کاجل لگنا + کھاجنا۔ جمایا جانا۔ جیسے مسی یا لاکھا لگنا (۱۶) آلودہ ہونا۔ چمٹنا۔ جیسے خاک لگنا۔ کیچڑ لگنا ؎

آ سکتے ہیں لحد میں فرشتے عذاب کے دیکھیں گے جب کفن میں ہے خاک شفا لگی (رند)

(۱۷) سما جانا۔ بھرا جانا۔ گھر پایا جانا ؎

فسردگی نے یہ خاموش کر دیا مجکو کہے تو گویا کہ تالے مرے دہن کو لگے (رند)

(۱۸) محسوس ہونا۔ حس میں آنا + چھوا جانا۔ مس ہونا۔ جیسے کسی چیز کا ہاتھ یا پاؤں کو لگنا۔ لمس ہونا ؎

یہی دعا ہے ہمارے الٰہی سانپ ڈسے جو دست غیر تری زلف پر شکن کو لگے (رند)

(۱۹) ہونا۔ پڑنا۔ جیسے چاٹ لگنا۔ وحشت لگنا + گہن لگنا۔ دھبا لگنا۔ حرف لگنا۔ نام لگنا۔ دیر لگنا وغیرہ + ؎

وہ زلف رخ پہ رہے دیر تک تو ہو اندھیر جہاں سیاہ ہو مرسہ اگر گہن کو لگے
لگائیں کھوٹ نہ رفتار میں کہیں نظر ی بڑا غضب ہے جو بتا ترے چلن کو لگے (رند)

(۲۰) گزرنا۔ معلوم دینا جیسے بُرا لگنا۔ یعنی ناگوار گزرنا۔ بھلا لگنا۔ یعنی اچھا معلوم ہونا ؎

سنو نہ ایک کی کہنے دو سب کو تم اے رند سخن وہی ہے جو خوش ساری انجمن کو لگے
ہیں وصفِ لعل لب یار اور بڑھکے کروں بُرا نہ گر کسی باشندۂ یمن کو لگے
بے لطف ہو گئی نمکینی کباب کی تجھ بن شراب ناب مجھے بد مزا لگی
جو دل پسند نہ ہو آگ اُس سخن کو لگے کلام وہ ہے کہ خوش ساری انجمن کو لگے (رند)

(۲۱) مقابل ہونا۔ برابر ہونا۔ ہمسر ہونا۔ پہنچنا۔ لگا کھانا۔ ٹکر کھانا۔ بہتا ہونا ؎

لگے ہے جعد کو کب اُسکے ہر کہیں کا سانپ کہ ملک شام کی ہے دل و مغز میں کا سانپ (شاہ نصیر)

طرز سخن کا اپنی ظفر بادشاہ ہے اسکے سخن سے یاں نہ کسیکا سخن لگا (ظفر)

یقیں ہے بندی کو جس گھر میں جا بیرا قدم لگے بہشت نہ اُس گھر کو اور نہ باغِ ارم (رنگین)

رُخ کو تیرے قمر لگے نہ لگے اور لبوں کو شکر لگے نہ لگے (رضا)

(۲۲) لاحق ہونا۔ چمٹنا۔ وابستہ ہونا۔ پیچھے پڑنا جیسے دُکھڑا لگنا۔ روگ لگنا۔ مرض لگنا وغیرہ ؎

عشق کا دھندا نہ سنتے تھے کہانی میں مرض ناسمجھی ہی لگ گیا ہمکو جوانی میں مرض (زمنون)

(۲۳) شروع ہونا۔ آغاز ہونا۔ جیسے دُوج لگنا۔ برسات لگنا۔ دن لگنا۔ رات لگنا۔ کام لگنا جیسے لگا سو بھگا۔ کوتھا برس لگا ؎

کچھ اُٹھائی ہے عشق نے آفت پھر جو دل ہونے بیقرار لگا (ظفر)

لازم ہے اب تو تجکو عیادت دم اخیر ہچکی ترے مریض کو اے بیوفا لگی (رند)

(۲۴) متعدی، شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ کسی کام میں ہاتھ ڈالنا ؎

سو پیچ و تاب کھائے اگر چھو لیا کبھی مجھسے بھی بال کی لیے وہ زلف رسا لگی
پایا نہ جب کہ اُس گل رعنا کو باغ میں گلشن میں سر پہ خاک اُڑانے صبا لگی
لحد میں نالے وہ مانندِ صور حشر کئے کہ مُردے کانپ گئے پھاڑنے کفن کو لگے (رند)

(جب یہ لفظ کسی متعدی فعل کے ساتھ مرکب ہوکر آتا ہے تو واں اسکے معنی بھی متعدی کے ہوجاتے ہیں چنانچہ اشعار بالا سے واضح ہے کہ لینے اُڑانا اور پھاڑنا کے ساتھ آکر یہ بھی متعدی ہوگیا ہے) +

(۲۵) معلوم دینا۔ نظر آنا۔ دکھائی دینا۔ سُوجھنا + معلوم ہونا ؎

دولت حسن رخ یار پہ کب زلف ہے سانپ داغ چیچک بھی دوالی کا دیا لگتا ہے (نصیر)

ہے مرے پیش نظر ایسی کسی کی صورت دیو سی لگتی ہے آنکھوں میں پری کی صورت (معروف)

کہنے دے شاعروں کو جو سنبل بتاتے ہیں میری نظر میں زلف تری اژدہا لگی + (رند)

(۲۶) باہم آشنائی ہونا۔ اٹ سٹ ہونا۔ اُلجھنا۔ اِلجھنا۔ پھنسنا۔ آلودۂ فسق ہونا۔ اٹکنا۔ دل لگی ہونا + ؎

کرتی ہے زیر برقعِ فانوس تاک جھانک پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی (ذوق)

(۲۷) مؤثر ہونا۔ کارگر ہونا + اثر کرنا + مفید ہونا۔ فائدہ مند ہونا + موافق پڑنا۔ راس آنا۔ جیسے جڑی لگی نہ بوٹی ؎

اس رنگ سے جو چاک گلوں کا جگر ہوا کیا آہ تیری بلبل خونیں نوا لگی (عارف)

بس اے طبیبو ہاتھ تم اب سوزِ غم اُٹھاؤ اتنے دنوں میں کونسی اُسکو دوا لگی (میر سوز)

آخر ترے مریض محبت نے جان دی تاثیر کی دعا نے نہ کوئی دوا لگی +
ہر ایک فصل میں پھولے پھلے رہے سرسبز نظر کسی کی الٰہی اس چمن کو لگے (رند)

(۲۸) جلنا۔ سُلگنا۔ بھڑکنا۔ مشتعل ہونا۔ بلنا + ؎

جلا ہوں اپنے پرائے سے بسکہ او غربت نہ دیکھوں پھر کے اگر آگ بھی وطن کو لگے
کیونکر بجھائے دیدۂ گریاں اس آگ کو دل جل چکا نہ تھا کہ جگر کو بھی جا لگی (رند)

(۲۹) سرایت کرنا۔ گھسنا۔ اندر بیٹھنا۔ اثر دکھانا۔ تاثیر کرنا۔ تیزی کرنا۔ جیسے اتنی دیر بعد جاکر اب دوا لگی ہے (۳۰) جزوبدن ہونا۔ رچنا پچنا۔ ہضم ہونا۔ تنک لگنا

لگن

غمِ فراق نے کھایا ہے مجھ کو گھن کی طرح — خدا بچائے تو کیونکر مرے بدن کو لگے (رند)

(۳۱) ہم بستر ہونا۔ ہم خواب ہونا۔ ساتھ سونا۔ جماع کرنا۔ مجامعت کرنا۔ بھوگ کرنا۔ وِشئی کرنا۔ بھوگ بلاس کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ ملنا ؎

مشغلۂ وصل کروں سے نہ خواہشِ دُنیا — گر اجوان کوئی ایسی قمر زن لوں لگے (رند)

(۳۲) سر ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ چمٹنا۔ گلے کا ہار ہونا۔ گلے پڑنا ؎

دل کیوں مجھے وہ زلفِ سیہ خوش نما لگی — بیٹھے بٹھائے جان کے پیچھے بلا لگی (رند)

(۳۳) بند ہونا۔ مُندنا۔ بھڑنا جیسے کواڑ لگنا۔ آنکھ نہ لگنا ؎

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی — کیسی بُری گھڑی تھی جو آنکھ اے نما لگی (رند)

(۳۴) قبول ہونا۔ مستجاب ہونا۔ جیسے دعا یا بددعا لگنا ؎

پڑجائیگا کہیں کسی عاشق کا کوسنا — مرجاؤ گے جوان اگر یہ دعا لگی (رند)

(۳۵) ترتیب سے رکھا جانا۔ سجایا جانا۔ چُنا جانا جیسے اسباب لگنا۔ (۳۶) مشغول ہونا۔ مصروف ہونا۔ توجہ ہونا۔ جیسے اپنے کام سے لگو باتوں میں نہ لگو (۳۷) بکری کی چیزوں کا پھیلانا یا سجا کر رکھا جانا۔ جیسے دوکان لگنا۔ بازار لگنا۔ (۳۸) رجوع ہونا۔ مایل ہونا۔ میلان ہونا + جمنا جیسے دل لگنا۔ طبیعت لگنا (۳۹) مقرر ہونا۔ ذمے پڑنا۔ سر پڑنا۔ تھپنا جیسے کرلگن ٹیکس لگنا (۴۰) گھسنا۔ چُبنا۔ بندھنا۔ گُھپنا۔ جیسے پھانس لگنا۔ نشتر لگنا۔ کانٹا لگنا وغیرہ (۴۱) تیز ہونا۔ دھار رکھا جانا۔ چٹا یا جانا جیسے اُسترا لگنا۔ کھُرپا لگنا (۴۲) کنارے پہنچنا۔ آنا۔ جیسے کشتی کا گھاٹ پر لگنا (۴۳) بچھنا۔ پھیلنا جیسے جال لگنا (۴۴) گھات میں بیٹھنا۔ تاک میں رہنا جیسے دو چار آدمی ہر وقت شکار گاہ پر لگے رہتے ہیں (۴۴) اُٹھنا۔ صرف ہونا۔ خرچ ہونا۔ جیسے شادی میں اتنا روپیہ لگا۔ یا آنے جانے میں اتنا وقت لگا + لاگت آنا۔ صرف بیٹھنا۔ جیسے سو روپے لگ کر انگرکھا تیار ہوا۔ اسمیں کیا لگا۔ (۴۵) داؤں پر رکھا جانا۔ بازی پر اڑ اجانا (۴۶) قیمت اُٹھنا۔ مول اُٹھنا۔ دام حاصل ہونا۔ جیسے اُس چیز کے سب جگہ دس ہی روپے لگتے ہیں (۴۷) بکنا۔ فروخت ہونا۔ کھپنا جیسے ہزار کی کتابیں ہر سال سرکار میں لگ جاتی ہیں (۴۸) قائم ہونا۔ لڑنا جیسے رائے لگنا (۴۹) استعمال میں آنا۔ برتا جانا۔ مصرف میں آنا (۵۰) عادی ہونا۔ ڈھب پڑنا۔ سبھاؤ پڑنا جیسے بچہ کھچڑی پر لگ گیا ہے (۵۱) آیا گیا ہونا حساب میں برابر ہونا۔ محسوب ہونا جیسے جائداد کا قرض میں لگ جانا (۵۲) چُپڑ اجانا۔ مَلا جانا جیسے گھی یا مرہم لگنا۔ (۵۳) جڑا جانا۔ مرصع کیا جانا جیسے نگینہ لگنا۔ لعل لگنا (۵۴) بات ٹھیرنا۔ نسبت ٹھیرنا (۵۵) زیب دینا۔ پھبنا۔ جیسے اُسے پان کیا اچھا لگتا ہے۔ ہمیں یہ رنگ اچھا لگتا ہے (۵۶) لگن ہونا۔ عشق ہونا (۵۷) کاٹ کرنا۔ سوزش کرنا جیسے دوا کا لگنا۔ آنکھوں کو دھوئیں کا لگنا وغیرہ (۵۸) داغ آنا۔ جلنا۔ جیسے کھچڑی لگ گئی (۵۹) زخمی ہونا۔ پک جانا جیسے گھوڑے کی کمر کا لگ جانا (۶۰) اجتماع ہونا۔ ہجوم ہونا۔ جڑنا۔ اکٹھا ہونا جیسے دربار لگنا۔ سبھا لگنا۔ بھیڑ لگنا۔ (۶۱) کھُبنا۔ بیٹھنا۔ جیسے کسی بات کا دل کو لگ جانا۔ (۶۲) گزر ہونا۔ آمد و رفت ہونا۔ آر جار ہونا۔ جیسے یہاں شیر لگتا ہے (۶۳) کھپنا۔ صرف ہونا۔ بیٹھنا۔ جیسے اس رسّی کو چار سیر سن لگ گیا۔ (۶۴۔ پوُرب) ڈاک میں پڑنا جیسے چِٹھی لگنا (۶۵) اثر بد کرنا۔ موافق نہ آنا۔ جیسے اِس شہر کا پانی لگتا ہے۔ (۶۶) سمٹنا۔ سکڑنا۔ بیٹھنا جیسے کوک لگنا۔ پیٹ لگنا۔ (۶۷) دغیلا ہونا۔ کاٹ ہونا۔ جیسے لگا ہوا آم یا خربزہ وغیرہ (۶۸) موافق آنا۔ راس آنا جیسے پانی گھی ہو کر لگا (۶۹) ٹھیک آنا۔ درست ہونا جیسے عینک کا آنکھ کو لگنا (۷۰) جُتنا۔ جوڑا جانا۔ جُڑنا۔ لگایا جانا جیسے گاڑی میں بیل یا گھوڑے لگنا (۷۱) معلوم ہونا۔ محسوس ہونا جیسے جاڑا لگنا۔ گرمی لگنا۔ پیاس لگنا۔ بھوک لگنا۔ (۷۲) عمل کرنا۔ اثر کرنا جیسے جادو لگنا۔ ٹونا لگنا (۷۳) بھرنا۔ لتھڑنا جیسے ایڑی کو گوہ لگنا (۷۴) الجھنا۔ پھنسنا جیسے مچھلی لگنا (۷۵) تیزی یا تندی دکھانا جیسے شراب لگنا۔ زردے (تمباکو) کا نہار مُنہ لگنا (۷۶) تجویز پانا۔ قرار پانا۔ جمنا۔ جیسے فرد لگنا۔ جرمانہ لگنا۔ حکم لگنا۔ حد لگنا (۷۷) ملنا۔ پانا۔ جیسے پتا لگنا۔ سراغ لگنا۔ (۷۸) میٹھنا۔ پڑت پھیلنا جیسے فی آدمی کیا لگا۔ (۷۹) بندھنا۔ جیسے دھن لگنا۔ خیال لگنا (۸۰) عائد ہونا۔ جیسے سود لگنا۔ بیاج لگنا (۸۱) نقش ہونا۔ نقش اُبھرنا۔ چھاپہ ہونا۔ جیسے مُہر لگنا۔ چانک لگنا۔ ٹھپا لگنا۔ (۸۲۔ پوُرب) پہنچنا۔ جیسے پانچ روز میں وہاں چِٹھی لگتی ہے (۸۳) سدھنا۔ ہلنا۔ مانوس ہونا۔ مالوف ہونا۔ جیسے اشارہ پر لگنا۔ ڈور پر لگنا لاسہ پر لگنا۔ (۸۴) چپکنا۔ لسنا۔ پیوستہ ہونا۔ لپٹنا جیسے مہندی لگنا۔ کیچڑ لگنا۔ (۸۵) ٹنگنا۔ لٹکایا جانا۔ آویزاں کیا جانا۔ جیسے پنکھا لگنا۔ اشتہار لگنا (۸۶) ٹِکنا۔ مقرر ہونا۔ قرار پانا۔ ٹھیرنا۔ جیسے قیمت لگنا + (یہ لفظ بھی کثیر المعانی ہے ہر جگہ مرکب ہو کر حسب موقع معنی پیدا کر لیتا ہے)

لگنت (ہ) اسم مؤنث۔ (بازاری) مجامعت۔ جماع۔ بھوگ +

لگنت ودیا (ہ) اسم مؤنث۔ (بازاری) کوک شاستر۔ وہ ہندی علم جسمیں مجامعت کے طریق اور ڈھنگ بتائے گئے ہیں +

لگنی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چھوٹا لگن۔ آٹا گوندھنے کا چھوٹا سا ظرف (۲) پانی

رکھنے کی تھالی جو اندر سے گہری ہوتی ہے جیسے پاندان کہیں لگنی کہیں (کھرکی)

لگو (ہ) صفت:- (بازاری) لگواڑ۔ دھگڑا۔ یار +

لگواڑ (ہ) صفت:- (بازاری) یار۔ آشنا۔ دھگڑ۔ دھگڑا۔ عاشق۔ چاہنے والا ؎

ساتھ اپنے شکل غیر نہ کھنچواے کیونکر   تصویر میں بھی چاہیئے لگواڑ کی شبیہ (جرأت)

تھا اتفاقاً اُسکے کل ساتھ ساتھ میں بھی   پیکر جٹ وہ کیفی رشار گھر سے نکلا

تو چپکے سے بس اُس سے کہنے لگا کوئی   پیچھے لگا یہ اچھا لگوار گھر سے نکلا } (...)

(دہلی میں رائے مشدد کے ساتھ اور پورب میں رائے مہملہ کے ساتھ بولتے ہیں) +

لگوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی لگانا کا۔ (۱) دیکھو لگانا کے نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۶-۲۹-۲۸-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۸-۳۹-۴۲-۴۳-۴۴-۴۸-۴۹-۵۰-۵۳-۵۸-۶۰ کے معانی کو متعدی المتعدی بنا کر (۲) مجامعت کرانا۔ جماع کرانا +

لگوبندھو (ہ) اسم مذکر۔ (عوام) دوست۔ آشنا۔ یار۔ دھگڑا۔ دھگڑ۔ عورت کا دوست +

لگوا (ہ) صفت:- لگھٹو (۱) دھگڑا۔ یار۔ آشنا۔ (۲) مطلب کا یار۔ ابن الوقت۔ خود غرض۔ وہ شخص جو کسی طمع یا فائدے کے سبب یار بنا ہو +

لگی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بنسی۔ مچھلی پکڑنے کی لچک دار چھڑی (۲) وہ لمبی بانس کی چھڑ جسمیں لوٹنے والے کنکوا اُلجھا لیا کرتے ہیں (۳) لیری۔ وہ لمبی دھجی جو کنکوے کے پچھلے میں باندھ دیتے ہیں (۴) ناؤ کے بلی جس سے ناؤ کو پانی میں ٹھیرا لیتے ہیں + لمبا بانس +

لگی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) خواہش۔ نہایت آرزو۔ کمال تمنا۔ اچھا۔ کامنا۔ چاؤ۔ شوق (۲) عشق۔ لگن۔ پریت۔ نیہا۔ پریم۔ چاہت۔ چاہ۔ (۳) بھوک۔ گھُدیا۔ گرسنگی۔ اشتہا۔ آتش معدہ۔ جیسے ہے کوئی داتا کا سخی جو لگی کو بجھا دے۔ (۴) لگ لپیٹ۔ السیٹ۔ پاس خاطر۔ طرفداری ؎

جو دل میں ہے زبان سے کہتے ہیں صاف صاف   ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی (رند)

(۵) بنی بنی ہوئی۔ برقرار ؎

کچھ بھی لگی نہ رکھتی ڈبودی رہی سہی   دل کو نہ ڈالنا تھا سوال و جواب میں (آزردہ)

(۶) آگ۔ آتش۔ تپش۔ سوز۔ سوز محبت۔ تپشِ دل ؎

عاشق و معشوق کی دل کی لگی میں ہے فرق   شمع گھلتے ہی گھلی پروانہ پل میں خاک تھا (حضور)

لگی بجھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) آرزو یا آتشِ شوق کا فرو ہونا۔ اچھا پورن ہونا۔ خواہش پوری ہونا ؎

سوزِ فراق ... کیں کہیں سے   میری لگی بجھیگی نہ ہرگز مینہ سے (بحر)

(۲) پیٹ میں روٹی پڑنا۔ آتشِ معدہ کا فرو ہونا۔ بھوک دبنا (۳) غصہ فرو ہونا۔ غصے کی آگ کا دھیما ہونا +

لگی بُری ہوتی ہے یا لگی ہوئی بری ہوتی ہے یا لگی بُری ہے (ہ) محاورہ۔ دل کی آگ بُری ہے۔ عشق بُری بلا ہے۔ محبت میں اچھا بُرا کچھ نہیں سوجھتا۔ اُلفت میں آدمی اندھا ہوتا ہے۔ عاشقی بد بلا شے ہے ؎

یہ چاہ نہیں بھلی بُری ہوتی ہے   جی لیتی ہے دوستی بری ہوتی ہے

لگتا نہیں جی کہیں بھی اسکے بن آہ   سچ کہتے ہیں یہ لگی بُری ہوتی ہے } (امیر مینائی)

اب یہ سمجھے کہ لگی آہ بُری ہوتی ہے   نہ لگی آنکھ کسی سے جو لگائیں آنکھیں (احمدی)

لگی نہ آنکھ نہ آ لو سے آ زبان لگی   مثل ہے سچ بُری ہوتی ہے میر جان لگی (نصیر)

جی کے لگ جانے کا کچھ پایا دلا تو نے مزا   ہم نہ کہتے تھے بُری ہوتی ہے دیوانے لگی (جرأت)

تم بن مجھے جسکہ بیکلی ہوتی ہے   کیا کیا اسپر مری ہنسی ہوتی ہے

لگ جائیگی آنکھ جب تمہاری بھی کہیں   تب جانوگے ہاں لگی بُری ہوتی ہے } (...)

ہوتا ہے کیوں خفا مرے آنے سے بار بار   ہوتی بُری ہے کیوں بُت کافر لگی ہوئی (اکا)

لگی کو بجھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) آتشِ افروختہ کو فرو کرنا + عشق کی آگ کو دبانا۔ خواہشِ دل کو بر لانا۔ اچھا پورن کرنا۔ آرزو پوری کرنا ؎

لگے لاگ اس سے کسی کو نہ یا رب   ہماری لگی کو نہ جسنے بجھایا۔

غرض یہ آتشِ دل اور بھی بھڑکے ہے تاکے   لگی کو گرچہ اشکِ چشم کتنا ہی بجھاتے ہیں

چلو اب بھی سمجھ جاؤ لگی کو کچھ بجھاؤ تم   ارادہ گر نہیں ہے آپ کو اُلفت گھٹانے کا } (جرأت)

تمہارا نام تھا جیسا کہ سوز دیسے جلے   ولے کریم لگی کو تری بجھاویگا (سوز)

یہ اشک گرم آپ تو ہو لیویں پہلے سرد   کیا خاک میرے دل کی لگی کو بجھائینگے (ریختہ)

جلیگا آپ جو ہر شعلہ رو کی فرقت میں   کسی کے دل کی لگی کو بجھائیگا بھر کیا (ملالت)

کیا بجھائی ہمارے دل کی لگی   صدقے اُس آبدار خنجر کے (وزیر)

(۲) آتشِ معدہ کو سرد کرنا۔ پیٹ کی گھُدیا مٹانا۔ پیٹ میں ڈالنا۔ پیٹ بھرنا۔ بھوک مٹانا + ؎

نفس کی شامت سے یوں جو چاہے کر فسق و فجور   ایک فقیرِ فاقہ کش کی تو لگی کو پر بجھا (معروف)

کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے   مجھ بیکس کی اب لگی کو بجھائے (سودا)

(۳) غصہ فرو کرنا۔ آتشِ غضب کو دبانا۔ فتنہ و فساد کو مٹانا +

لگی کہنا (ہ) فعل متعدی:- خوشامد کی کہنا + موافق کہنا۔ طرفداری کی کہنا۔ پاسداری کی کہنا۔ رُخ کی کہنا ؎

قسمت کے ساتھ وہ بھی مگر مجھ سے پھر گئے   کہتی ہیں اب تو اُسکی مرے آشنا لگی (...)

لگی لپٹی (ہ) صفت: طرفداری کی۔ رُخ کی۔ پاسداری کی۔ خوشامد کی۔ کسی کے موافق۔ کسی کے دل کی سی +

لگی لپٹی رکھنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) طرفداری کرنا۔ رعایت کرنا۔ جانبداری کرنا (۲) صاف نہ کہنا۔ حق نہ کہنا۔ شک و شبہ میں رکھنا۔ دبدھا میں رکھنا +

لگی لپٹی کہنا (ہ) فعل متعدی: طرفداری کی کہنا۔ رعایت کی کہنا + صاف نہ کہنا۔ دبدھا میں رکھنا۔ انصاف کی نہ کہنا +

لگی نہ رکھنا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) لاگ لپیٹ نہ رکھنا۔ السیٹ نہ رکھنا۔ (۲) طرفداری نہ کرنا۔ پاس نہ رکھنا۔ رو رعایت کرنا۔ ذرا مروت نہ رکھنا ؎

بے لاگ ہے تیغ جنگجو کی ۔ رکھتی نہیں لگی گلو کی (داغ)

(۳) ذرا سا تعلق باقی نہ رکھنا۔ بنی نہ رکھنا۔ بالکل بگاڑ کر لینا۔ قطع تعلق کر لینا ؎

کچھ بھی لگی نہ رکھی ڈبو دی رہی سہی ۔ دلکو نہ ڈالنا تھا سوال و جواب میں (آزردہ)

ہے کان تیرے زلفِ عنبر لگی ہوئی ۔ رکھیگی یہ بال برابر لگی ہوئی (ذوق)

لگی ہوئی کہنا (ہ) فعل متعدی: مدد رعایت کی کہنا۔ طرفداری کی کہنا۔ کسی کے دل کے موافق کہنا۔ حق نہ کہنا۔ صاف نہ کہنا۔ لاگ لپیٹ کی کہنا ؎

اب جائیں کس کے پاس کہو اُسکے داد خواہ ۔ کہتا ہے اُسکی داورِ محشر لگی ہوئی (عارف)

لگے (ہ) صفت: ۔ (۱) متصل۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ ملے ہوئے (۲) ساتھ۔ ہمراہ سلسلے کے ساتھ میں۔ سلسلہ کے ساتھ (۳) پڑے۔ جوتی یا تھپڑ مارنے کا اشارہ جیسے لگے دیکھتا کیا ہے +

لگے جانا (ہ) فعل لازم: ۔ (۱) متصل اور برابر۔ جامع واحد کئے جانا۔ جماعت کئے چلے جانا۔ لگنے سے نہ ہٹنا۔ ملے جانا (۲) پیچھے پیچھے چلا جانا۔ ساتھ ساتھ جانا۔ ساتھ نہ چھوڑنا۔ ہمراہ چلے جانا ؎

یاد کیا آتا ہے وہ مرا لگے جانا اور آہ ۔ اُسکا پیچھے ہٹ کے یہ کہنا کوئی آجائیگا (جرأت)

(۳) سر ہوئے جانا۔ پیچھے پڑے جانا۔ چین نہ لینے دینا۔ پیچھا نہ چھوڑنا +

لگے رہنا (ہ) فعل لازم: ۔ ساتھ رہنا۔ پیچھے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ ہمراہ رہنا +

لگے لگے (ہ) صفت: ۔ (۱) پاس پاس۔ متصل۔ قریب قریب۔ پہلو بہ پہلو۔ (۲۔ محاورہ) بندروں وغیرہ کے ڈرانے یا بھگانے کا کلمہ۔ یعنی مارو مارو۔ لیجو لیجو۔ (۳۔ پنجاب) (تابع فعل) جلد جلد۔ جلدی جلدی۔ شتابی سے جیسے لگے لگے اس کو پورا کر لو +

لگے ہاتھ (ہ) تابع فعل: ۔ ساتھ کے ساتھ۔ لگتے ہاتھ۔ اسی سلسلہ میں۔ اسی وقت

لگے والے (ہ) صفت: ۔ یار۔ دھگڑ۔ دھگڑے۔ آشنا۔ لگوار۔ عاشق۔ چاہنے والا

بزم خوباں میں ملک دم کو جو آنکلے تو بس ۔ لگے والے جتنے تھے اُنکو لگا کر لے گئے (جرأت)

للا (ہ) اسم مذکر: ۔ لالہ کا مخفف ۔ (۱) لال۔ بال۔ بالک۔ بالا۔ بچہ۔ طفل۔ لڑکا۔ کودک۔ بچوا۔ للوا (۲) پیارا۔ عزیز۔ دُلارا۔ لاڈلا۔ ناز پروردہ (۳) بالا۔ نادان کم سن۔ نو عمر۔ نوخیز۔ جیسے ؎ زروئی سے پیت کر بیٹے نہ کوئی اے للا جو بھی سو بھی (۴) احمق۔ بے وقوف۔ مودھو۔ کودن۔ گاؤدی۔ جیسے بداؤں کے للا۔ (۵) کرشن جی کا لقب۔ (۶) پوت۔ بیٹا +

للا بداؤں کے (ہ) صفت: ۔ بداؤں کے احمق۔ مطلق احمق۔ نرا گاؤدی۔ بڑا کودن۔ جانگلو۔ نہایت بیوقوف (یہ ایک مشہور روایت کی طرف تلمیح ہے۔ جسے سب جانتے ہیں مگر مختصر یہ ہے کہ زمانہ سابق میں شہر بداؤں کے لوگ ایسے احمق اور بیوقوف ہوا کرتے تھے کہ وہ بالغ ہوجانے پر بھی خرد سال اطفال کی طرح دایہ کے ساتھ پھرا کرتے تھے اگر کوئی اُنسے اُنکا نام پوچھتا تھا تو شرم سے آپ نہ بتاتے تھے بلکہ دایہ کے حوالے کر دیتے اور اکثر اوقات بچوں کی سی ہٹ کیا کرتے تھے مثلاً ہاتھی کو دیکھتے تو مچل جاتے کہ ہم تو یہی لینگے پھر کوئی بہتیرا سمجھاتے بہلاتے مگر یہ ایک کی نہ سنتے تھے) بداؤں کے للا زیادہ بولتے ہیں۔

للاٹ (ہ) اسم مؤنث: ۔ (ہندو) (۱) ماتھا۔ پیشانی۔ جبین۔ مستک۔ سیما (۲) پرالبد۔ بھاگ۔ نصیب۔ تقدیر۔ پیشانی کا لکھا۔ قسمت۔ سرنوشت +

للت (ہ) صفت مؤنث: ۔ (۱) مرغوب۔ مطلوب۔ پسندِ خاطر۔ منوہر (۲) خوبصورت۔ سُندر۔ جمیلہ۔ شکیلہ۔ حسینہ (۳) چنچل۔ شوخ۔ چلبلی۔ اچپل (۴۔ اسم مؤنث)۔ للک۔ جذبۂ محبت۔ ولولۂ عشق (۵۔ ") عورت۔ استری۔ بیتر بانی۔ تریا (۶)۔ ہنڈول راگ کی دوسری راگنی کا نام جو چیت بیساکھ یعنی مارچ اپریل میں صبح کے وقت گائی جاتی ہے + (یہ لفظ زبان سنسکرت میں بفتح اول و بکسر دوم مستعمل و صحیح ہے)

للچانا (ہ) فعل متعدی: ۔ (۱) لالچ کرنا۔ لاسا کرنا۔ لابھ کرنا۔ حرص کرنا۔ طمع کرنا۔ لالچ میں آنا ؎

زیست وہ تلخ کریگا اے دل ۔ میٹھی باتوں پہ نہ للچائیے آپ (عاشق)

(۲) آرزو کرنا۔ تمنا کرنا۔ دل کا بے اختیار راغب اور نہایت خواہشمند ہونا۔ آرزو مند ہونا۔ چاہنا۔ رغبت کرنا۔ مائل ہونا۔ رال ٹپکانا۔ جی چلنا ؎

جی تو للچائے ہے اپنا کہ میسر ہو کہیں ۔ ہاتھ کا بازو کا زانو کا کمر کا تکیہ (انشاء)

پردیسی کی پیت کو سب کا جی للچائے ۔ ایک بات کھوٹ ہے سب سنگ لیجائے (دوہا)

(۳) ڈہکانا۔ لبھانا۔ طمع دینا۔ ترغیب دینا +

للک (ہ) اسم مؤنث: ۔ (۱) شوق۔ چونپ۔ اُمنگ۔ (۲) جوش۔ ولولہ (۳) لالچ۔ لالسا۔ لوبھ۔ طمع۔ حرص (۴) دُھن۔ لو۔ چیت۔ خیال۔ تصور۔ (۵) لہر۔ موج۔ ترنگ +

للکار (ہ) اسم مؤنث :- (۱) نعرہ۔ غلغلہ۔ آوازِ سخت (۲) ہانک۔ پکار۔ (۳) شکار کو اُٹھانے اور ہوشیار کرنیکی آواز۔ (۴) کُتّے کے واسطے پُکارنے کی آواز (۵) ڈپٹ۔ دھمکی۔ جھڑکی۔ رُعب کی آواز۔ ڈراؤنی آواز سے پکارنا +

للکارنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) نعرہ مارنا۔ آواز لگانا۔ ؎

خاموش جب تلک تھی کہ تجھے پہ نہ تھا ظفر للکارتے ہیں اب تو کہ ہم بانو ابنے (ظفر)

(۲) ہانک مارنا۔ ہانک لگانا۔ پکارنا (۳) بھناک آواز سے پکارنا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔ دھتکارنا۔ آوازِ سخت سے پکارنا۔ کڑک کر بولنا ؎

مست آ ساقی کب ہم کی للکار تھے ہیں چو مردم ہم بہت غفلت سے ہشیار ہوئے (ظفر)

(۴) شیر یا شکار وغیرہ کو ہشیار کرنا۔ شیر کو آواز دینا۔ سوتے شکار کو اُٹھانا +

تلو (ہ) اسم مؤنث :- عو۔ (۱) جیب۔ زبان۔ عضا۔ لسان۔ تُو تو جیسے ہاتھ بھر کی تلو ہے (۲) بولی۔ بول چال۔ زبان۔ گفتگو ؎

اس تری تلو کے صدقے ہیں کئی رنگیں مرے مجھکو بھاتا ہے فرانِ حست سے کھانا ترا (رنگیں)

(۳) چٹورپن۔ زبان کا مزہ۔ چاٹ۔ جیسے تلو سنبھالو نہیں تو پھر پچھتاؤ گے +

تلو بند ہونا (ہ) فعل لازم :- زبان بند ہونا۔ بول نہ سکنا کیکچ حق میں کچھ نہ کہہ سکنا ؎

میں تیرے صدقے گئی میرے نوری شہزادے طفیل شاہ سکندر کے کر کچھ ایسا کرم
کہ ہووے میری طرف سے یہ سب کی تلو بند کرے نہ جور کوئی مجھ پہ دوست نے ہمدم (جان صاحب)

تلو پتو (ہ) اسم مؤنث :- زبانی بڑھاوا چڑھاوا۔ زبانی عزت۔ خوشامد درآمد تملق۔ چاپلوسی۔ لبتو شبتو۔ چرب زبانی۔ چکنی چپڑی اور میٹھی باتیں۔ سخن سازی جیسے چونکہ آدمی نے کچا شیر پیا ہے میں انکی تلو پتو پر آگئی (سگھڑ سہیلی)

تلو پتو کرنا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ لغوی معنی زبانی عزت کرنا۔ اصطلاحی حرفہائے خوشامد کا زبان پر لانا۔ چاپلوسی کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ چرب زبانی سے بہانا۔ چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ سخن سازی کرنا +

تلو میں سانپ ڈسے (ہ) عو۔ دعائے بد۔ بدشگون۔ بدفال یا جھوٹے کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسے الفاظ بولنے والے کی زبان کو سانپ کاٹے۔

تلو نہ رہنا (ہ) فعل لازم :- عو۔ زبان تالو سے نہ لگنا۔ برابر بولے چلے جانا۔ بن بولے نہ رہنا۔

للّو کا باپ جگدھر (ہ) کہاوت :- (۱) الک ڈھلک۔ الکا ڈھکا۔ ایرا غیرا۔ فلاں ابن فلاں + (یہ فقرہ اصل میں یوں تھا کہ دھی کا ٹناں مراوے للو کا باپ جگدھر یعنی ہمکو للو اور اُسکے باپ جگدھر سے کچھ کام نہیں۔ یہ قصہ بیوہ کی شادی کرنے پر مبنی ہے جسکی وجہ اس طرح پر زبان زد خلائق ہے کہ آگرہ میں سیٹھ للو جگدھر نے پُنر بواہ کی تجویز نکال کر ایک سبھا کی تھی اور اُسمیں اس امر کو پیش کرکے بیوہ کی شادی نہ کرنے کی رسم کو اُٹھا دینا چاہا تھا اثنائے تقریر میں ایک مہاراج نے خفا ہوکر فقرہ مذکورہ کہا اور اُٹھکر چلے گئے کہ ہمکو اس سے کام نہ اُس سے جب سے یہ مثل نکلی) +

لِلّٰہ (ع) ندا :- (۱) برائے خدا۔ خدارا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کے لئے۔ خدا کو مانکر ؎

قیمتے ہجر ہوں دست تکرق مبوسی کا ہم قید سے للّٰہ کر آزاد مجھے (عاشق)

نقرہ لِلّٰہ مجھے نہ چھیڑو۔ (۲) تابع فعل) ناہ خدا۔ خدا کے نام پر۔ خیر خیرات۔ دان پُن۔ جیسے کبھی تو کچھ للّٰہ بھی دیا کر۔ وہ تو للّٰہ فی اللّٰہ کا کھانے والا ہے۔ (۳۔ کلمۂ انکسار) ؎

خوبان ظلم دوست کو میں نے بُرا کہا تم کیوں خفا ہوئے تمھیں للّٰہ کیا کہا (سالک)

لِلّٰہِ الحمد (ع) ندا :- (۱) سب تعریف خدا کے لائق ہے۔ خدا تعالےٰ ہی سب تعریف کے قابل ہے (۲) خدا کا شکر ہے۔ خدا کا احسان ہے۔ خدا کی مہربانی ہے ؎

الحمدللّٰہ ٹھکانے لگی محنت میری طے ہوئی آج کی منزل میں مسافت میری (لا اعلم)

لِلّٰہِ الحمد والمنّۃ (ع) ندا :- خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے خدا کا شکر ہے۔ خدا کا احسان ہے +

للی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لالی کا مخفف۔ لڑکی۔ چھوکری۔ چھوکری (۲۔ صفت) - نامرد۔ کمر کا ڈھیلا۔ وہ شخص جو عورت پر قادر نہ ہو عِنّین۔ ہیز۔ ہیجڑا۔ زنخہ + (یہ لفظ دہلی میں نہیں بولا جاتا۔ لکھنو اور اطراف مشرق میں بولا جاتا ہے) +

لم (ہ) صفت :- لمبا کا مخفف۔ طویل۔ دراز۔ لانبا +

لم بوت (ا) اسم مؤنث :- لمبی کشتی۔ لمبی ناؤ + (یہ لفظ انگریزی بوٹ سے مرکب ہے جس طرح اگن بوٹ ایک ہندی ایک انگریزی لفظ ملاکر بنا لیا ہے اسی طرح لمبوت بھی بن گیا ہے یا یوں کہو کہ لونگ بوٹ کا لمبوٹ کر لیا ہے) +

لم بوترا (ہ) صفت :- بیضوی۔ لم چھوا۔ بیچ میں سے گول اور موٹا مگر دونوں سروں پر سے سکڑا ہوا۔ کتابی +

لم پری (ہ) اسم مؤنث :- (بازاری) لمبی دُم والی پری۔ دُم دراز پری گیھی یا دُہ خر۔

لم تڑنگا (ہ) صفت :- طویل القامت۔ دراز قد۔ سرا جہ کا بانس۔ وہ شخص جس کا قد لمبا ہو۔ لمبُو +

لم ٹنگا (ہ) صفت :- بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا +

لم ٹنگو (ہ) صفت :- (۱) دیکھو لم ٹنگا (۲۔ اسم مذکر) کلنگ۔ لک لک سارس۔ لگ لگ۔ لمبی ٹانگوں کا گیدہ لم ڈھیک +

لم چھڑ (ہ) صفت :- (۱) لمبا۔ دراز قد۔ طویل القامت (۲۔ اسم مؤنث) لمبی چھڑ

لمبا بانس - وہ لمبی چھڑی جس سے کنکوے اُتارتے ہیں (۲)۔ لمبی بندوق - توڑے دار بندوق

لم چھوآ (ہ) صفت :- دیکھو (لمبا تڑا) ؎

چنپئی رنگت تھی سُتواں ناک لم چھوتی آنکھ ہے نہایت خوبصورت خوب صورت یاد ہے معروف)

لم ڈھیا (ہ) صفت :- دراز ریش - ریشائیل - لمبی ڈاڑھی والا +

لم ڈور (ہ) صفت :- (۱) وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں - ڈگن - (۲) لمبی دُم والا پرند +

لم ڈھیک (ہ) اسم مذکر :- (۱) دیکھو لم ڈھنگو نمبر ۲ - (۲) صفت ؛ دیکھو (لمڈھنگو)

لم قدا (ہ) صفت :- دراز بالا طویل القامت + لمبو - لمبوا +

لم کنا (ہ) صفت (۱) دراز گوش - لمبے لمبے کان والا (۲) خرگوش - سُسنا - گدھا + ارنب

لم گرونا (ہ) صفت :- دراز گردن لمبی گردن والا - صراحی گردن +

لِم (ع) اسم مذکر :- (۱) سبب - علت - باعث - وجہ + سبب پوچھی - اعتراض حجت بازپرس (۲-۱) تہمت - بہتان - اتہام - دوش + جھگڑا +

لم رکھنا یا دھرنا (ہ) فعل متعدی :- تہمت دھرنا - دوش لگانا - الزام لگانا - نام لگانا - متہم کرنا - عیب لگانا - کلنک لگانا +

لم لگانا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (لم رکھنا یا دھرنا) +

لمبا (ہ) صفت :- (۱) دراز - طویل - دُور تک گیا ہوا (۲) بلند - اونچا - مرتفع - (۳) درازقد - طویل القامت (۴) بہت - کثیر - وافر - زیادہ - جیسے اُنکا بڑا لمبا خرچ ہے (۵) احمق - بیوقوف - نادان (اسکا املا لنبا بھی صحیح ہے) +

لمبا بنا (ہ) فعل لازم :- چلدینا - رفوچکر ہونا - رخصت ہونا - کافور ہونا - بھاگ جانا - مفرور ہونا - فرار ہونا - ہوا کھانا - ٹہلنا - ڈولی بنا - سدھارنا - جانا +

لمبا چوڑا (ہ) صفت :- طویل و عریض - دراز و وسیع + فراخ - کشادہ - کھلا ہوا - وسیع + طول طویل جیسے لمبا چوڑا خط +

لمبا سفر (ہ) اسم مذکر :- (۱) دور کی مسافت - مسافت بعیدہ - بڑا سفر - دُور کا سفر - سفرِ دراز (۲) سفرِ عقبیٰ - دُنیا سے رحلت یا کوچ +

لمبا سفر کرنا (ہ) فعل متعدی :- بڑی مسافت طے کرنا - دُور کا سفر کرنا - رحلت کرنا - دُنیا سے کوچ کرنا - مرجانا +

لمبا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) طُول میں بڑھانا - دراز کرنا - (۲) روانہ کرنا - رخصت کرنا - ٹہلانا - ڈولی کرنا +

لمبا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) دراز ہونا - طویل ہونا (۲) چلدینا - رفوچکر ہونا - ہوا کھانا - ٹہل جانا - رخصت ہونا - ڈولی ہونا - سدھارنا ؎

قیامت شہرہ ہے بالائے موزوں کی بلندی کا سنے طوبےٰ جو اُسکو گلشن جنت سے لمبا ہو (رشک)

لمبان (ہ) اسم مؤنث :- درازی - لمبائی - طُول + طوالت +

لمباؤ (ہ) اسم مذکر :- طُول - درازی - لمبائی - بڑائی +

لمبائی (ہ) اسم مؤنث :- درازی - طوالت - بڑائی + بلندی - ارتفاع +

لمبائی چوڑائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لمبان چوڑان - عرض و طول - (۲) قد و قامت + جسامت +

لمبر (ا) اسم مذکر :- صحیح (انگریزی number نمبر) (۱) آنک - ہندسہ - عدد - رقم (۲) وہ فرضی نمبروں کی تعداد جو ممتحن لگا کر پاس یا فیل کرتا ہے (۳) درجہ - رتبہ - گریڈ - عہدہ - منصب (۴) باری - وار - نوبت - دفعہ + وقت ؎

بھیجا جو ہنسنے لکھ کے فرنگی پسر کو خط یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں لمبر مل گیا (اسیر)

(۵) مارک - سوداگری یا کارخانے کا مقرری نشانِ علامت (۶) شمار - گنتی - تعداد - ٹھو - سنکھیا - مقدار (۷) بازاری) خروٹ کھیل - ڈولا +

لمبر آنا (ا) فعل لازم :- وار آنا - باری آنا - نوبت پہنچنا +

لمبر چڑھانا (ا) فعل متعدی :- (۱) درجہ بڑھانا - منصب بڑھانا - عہدہ بڑھانا - ترقی دینا (۲) امتحان کے نمبروں کو درج رجسٹر کرنا +

لمبردار (ا) اسم مذکر :- گانوں کا عہدہ دار - گانوں کا چودھری - پردھان - مقدم وہ شخص جو سرکاری مالگزاری کو زمینداروں سے وصول کر کے داخل سرکار کرتا ہے

لمبرداری (ا) اسم مؤنث :- زمینداری - چودھرایت +

لمبر دینا یا لگانا (ا) فعل متعدی :- امتحان دہندہ کی لیاقت کے موافق مارک دینا

لمبر سے خارج ہونا (ا) فعل لازم :- (قانون) مثل سے خارج ہونا - فہرست سے خارج ہونا - داخل دفتر ہونا +

لمبر قائم رہنا (ا) فعل لازم :- (قانون) پہلی ہی مثل قائم رہنا - پہلی مثل پر بحالی رہنا

لمبر کھینچنا (ا) فعل لازم :- (۱) مقدمہ کا طُول پکڑنا - مقدمہ بڑھنا (۲) مقدمہ کی تاریخ بڑھنا - مقدمہ ملتوی ہونا - پیشی کی تاریخ بڑھنا +

لمبر وار (ا) تابع فعل :- سلسلہ وار - باری باری سے - نوبت بہ نوبت - درجہ بدرجہ +

لمبری (ا) صفت :- (۱) نمبر کا - نمبر لگا ہوا - نمبروالا - حسب نمبر - نمبروار - نمبر کے مطابق (۲) نشان لگا ہوا - مارک دیا ہوا - جیسے لمبری گھوڑا یا توپ خانہ کا بیل وغیرہ - (۳) سرکار کی طرف سے مقرر کیا ہوا پیمانہ - سرکاری پیمانہ - جیسے لمبری گز - لمبری ہٹ وغیرہ (۴) احمق - بیوقوف - سبکا ملا ہوا موڈھو - جیسے اُسکی باتوں پر کیوں جاتے ہو وہ تو لمبری ہے (۵) جب لمبری احمق کہینگے تو اُس سے غرض ہوگی کہ رجسٹری شدہ

لمب

احمق ہے جسمیں کسی کو کلام نہیں (۶) پولیس کے رجسٹر پر چڑھا ہوا بدمعاش +

لمبری دعوے یا نالش (ا) اوّل مذکر دوم مؤنث :- نالشِ عام - دعوےٰ عام سلسلہ وار نالش - ابتدائے مقدمہ سے حسب سلسلہ نالش +

لمبُو (ہ) صفت :- لمبا - صاحبِ قد - طویل القامت +

لمبی (ہ) لمبا کی تانیث :- (ا) دراز - طویل + دُور تک گئی ہوئی (۲) اُونچی - مرتفع - بلند (۳) بڑی - (۴) اسم مؤنث) گھوڑے کا لمبا قدم - شتر گام - شہگام +

لمبی تاننا (ہ) فعل متعدی :- (ا) دراز ہونا - بیخبر ہوکر دیر تک سونا - بے فکری سے سو جانا - پڑکر سو رہنا (۲) سفر دراز کرنا - دُور کا سفر کرنا - اپنے وطن سے بہت دُور نکل جانا + مدت تک باہر رہنا - برسوں اپنے ملک میں نہ آنا - سفرِ دراز کرنا - (۳) مرجانا - فوت ہوجانا - دنیا سے گزر جانا - آخرت کا سفر کرنا +

لمبی چوڑی ہانکنا (ہ) فعل متعدی :- (ا) دُون کی لینا - تعلّی کی لینا - شیخی بگھارنا - ڈینگ مارنا - (۲) بڑی داستان سنانا - بڑا قصہ بیان کرنا - قصہ بڑھانا +

لمبے (ہ) صفت :- (ا) لمبا کی جمع (۲) حروفِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے لمبے سفر میں کون جائے - لمبے ہاتھ سے دو +

لمبے بننا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (لمبا بننا) +

لمبے بنو (ہ) محاورہ :- چلدو - ہوا کھاؤ - رخصت ہو - سدھارو - چمپت بنو - چلتے پھرتے نظر آؤ - چال دکھاؤ - ہٹو - دُور ہو - ڈولی ہو +

لمبے سانس بھرنا یا لمبے لمبے سانس بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (ا) بڑے بڑے سانس لینا - گہرے سانس لینا (۲) آہ کھینچنا - آہ سرد بھرنا - ٹھنڈے سانس لینا - (۳) مرتے وقت بڑے بڑے سانس بھرنا - دم توڑنا - (۴) نہایت افسوس کرنا - کمال تاسف کرنا +

لمبے ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (لمبا ہونا - نمبر ۲) جیسے بس اب روپیہ لیکر لمبے ہو -

لمبیان کرنا (ہ) فعل متعدی :- (لکھنؤ) (ا) پرندوں کا بلند پروازی کرکے نظر سے غایب ہوجانا - تارا ہوجانا - نہایت اونچا اُڑنا (۲) گھوڑے کا نہایت زور میں اتنی دُور نکل جانا کہ دکھائی نہ دے +

لمپٹ (س) صفت :- (ہندو) (ا) لگرمی - بدکار - بدفعل - زانی - زناکار - بدراہ - بدچلن (۲) لُچّہ - شہدا - آوارہ - گنڈا - لُنگارا - بدمعاش - بدردیہ - (۳) جھوٹا - باطل - دروغ گو - لبانی +

لمپٹی (ہ) صفت :- (ہندو) دیکھو (لمپٹ) +

لمحہ (ع) اسم مذکر :- (ا) بجلی کی چمک - کوندا (۲) اقدح چشم زدن - یک نظرہ - آنکھ کی جھپکی - آنکھ کا پلکارا - پلک مارنے

لنت

کا وقفہ - چشم زدن - طرفۃ العین (۳) مہلت - زمانہ اندک - بہت تھوڑا سا وقت - ثانیہ - پل - دقیقہ - سیکنڈ - منٹ کا ساٹھواں حصہ

لمحہ بھر (ا) تابع فعل :- ذرا سی دیر - پل چھن - ٹک - اک نظر +

لمحہ لمحہ میں (ا) تابع فعل :- پل پل میں - منٹ منٹ میں - دمبدم +

لمس (ع) اسم مذکر :- (ا) مَس - کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا - ہاتھ لگانا - (۲) قوت لامسہ - کسی چیز کو چھو کر معلوم کرنے کی قوت - گیان اندری - سپرش اندری وہ قوت جس سے نرمی سختی - سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کرسکیں +

لمعہ (ع) اسم مذکر :- (ا) چمکارا - چمک - ذرا سی روشنی + روشنی - لو - (۲) - شعاع - کرن - رشمی - سوکھ +

لمکنا (ہ) فعل لازم :- (پورب) لپکنا - جھپٹنا - دوڑنا - لپک کر جانا - لمبے لمبے ڈگ یا قدم رکھنا +

لَمْ یَزَلی (ع) صفت :- لازوال - اٹل - قدیم - ہمیشہ رہنے والا - غیر فانی +

لنبا (ہ) صفت :- دیکھو (لمبا مع مشتقات) +

لنبان (ہ) اسم مؤنث :- طول - لمبائی - درازی +

لنبائی (ہ) اسم مؤنث :- درازی - طوالت +

لن ترانی (ع) اسم مؤنث :- (ا) لغوی معنی تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکیگا ؎

چشم مردم کہاں کہاں وہ جمال - ہے بجا شور لن ترانی کا (مجروح رامپوری)

جو کبھی فال بیٹھے بھر دیدار تو قراں میں بھی نکلا لن ترانی (نواب محمد تقی خاں صوت)

لن ترانی کے سوا اُسکی زباں پر کچھ نہیں اُس ستمگر نے سُنا ہے جب سے قصہ طور کا (غلام ہمدانی مصحفی)

(یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی طرف تلمیح ہے - کیونکہ جب اُنہوں نے خدا تعالےٰ سے فرمایا تھا کہ رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ یعنی اے میرے پروردگار تُو مجھے اپنا دیدار دکھا تاکہ میں اُس کا نظارہ کروں تو اِسکے جواب میں حق تعالےٰ سے ارشاد ہوا تھا کہ لَنْ تَرَانِی یعنی تو میرے دیدار کی ہرگز تاب نہ لائیگا چونکہ یہ کلمہ ذات باری کے سوا دوسرے کو شایاں نہیں اور نہ کوئی ایسا دعوےٰ کرسکتا ہے پس اسی سے مجازاً انسان کے حق میں اسکے معنی منصلہ ذیل ہوگئے) +

(۲) خودستائی - نامیت - تعلّی - خودنمائی - بڑائی - دُون - شیخی - ڈینگ وغیرہ +

ہے مرے پیمبر میں نہیں عاشق ہُوں جانی رہے موسیٰ ہی سے یہ لن ترانی }
جلاتی ہے دلِ آتش کو طور کی طرح کسی پردہ نشیں کی لن ترانی } (تیغ)

ہزاروں عاشق و معشوق سے ہوں ناز کی باتیں خطاب اے بیخبر تجھسے نہیں کچھ لن ترانی کا (رشیدی)

خواب میں تیری تجلّی دیکھ لی لن ترانی کا مزا جاتا رہا }
سن سکے تیرے مُنہ سے کیا الگا لن ترانی کی جو صدا نہ سُنے } (داغ)

ہے بجائے شعلۂ آواز شعلہ طور کا لن ترانی اُس مغنّی کا ترانہ ہوگیا (ناسخ)

ہوگیا قرآن کا پڑھنا غضب　　نقل و روِ لنترانی ہو گیا

منزلت اپنی تو اے آتش کے پردے نہ ہوں　　بندہ عاجز ہے مناکو لنترانی چاہیئے (۲۰)

لنترانی سنتے ہی دیدار سے محروم ہیں　　یعنی اس حیرت کدہ میں کہ ہم ارنی ہیں

کب دکھاتا ہے بھلا دیدار وہ مطلب پسند　　عرصے ہوئے اُڑ ارنی لنترانی ہو گیا

یہ گھبرائے ترانی منہ سے نکلا حرف لن کیوں　　بنا ابھی نہ پایا تکو فقرہ لن ترانی کا (۲۱)

کہو کلیم سے کیا طور پر کریں آکر　　سنی نہ جائیگی آواز لنترانی کی

شور ہے اُس کی لنترانی کا　　حشر برپا ہوا جدھر دیکھا　　(شیرین)

لنترانی کرنا (۱) فعل متعدی۔ شیخی کرنا۔ ڈینگ مارنا۔ اترانا۔ تعلی کرنا +

لنترانی کی لینا (۱) فعل متعدی۔ مقدور کی لینا۔ تعلی کی لینا۔ شیخی جتانا۔ ڈینگ اڑانا ؎

لنترانی کی نہ لیجے ہم سے　　بس یہ موسیٰ ہی سے دبائیگا　　(رشتری)

لنترانیاں (۱) اسم مؤنث۔ لنترانی کی جمع۔ (۱) اول معلوم۔ دوم شیخیاں۔ ڈینگیں۔ تعلیاں ؎

پردہ تو پردہ اور سنو لنترانیاں　　آتے نہیں ہیں خواب میں شرماکے سامنے (مرزا محمد خان)

ایسی سنی ہیں ہم نے بہت لنترانیاں　　وکے سے کب ہوئی ہے زبان کلیم بند (داغ)

عاشق سے کیا ضرور ہیں یہ لنترانیاں　　موسیٰ نہیں ہیں آپ نہ یہ گفتگو کریں (میرزا سیمون)

بیتاب ہوں سنوں گا نہیں لنترانیاں　　گستاخ ہوں ڈرو لگا تری ہیں نہیں ہے کب (اندیکاری)

لُنج (ت) اسم مذکر۔ (۱) وہ شخص جسکے ہاتھ کی انگلیاں کج ہوں اور اس کے سبب اُسکے پنجے سے کوئی کام نہ ہو سکے + (۲) شل۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ٹنٹا + دست بریدہ (۳) لنگڑا۔ لولا۔ پا بریدہ۔ پیروں سے معذور (۴۔۱) ہاتھ پاؤں کی معذوری۔ انگلیوں یا ہاتھ کی کجی۔ ٹنٹ +

لُنجا (۱) صفت۔ وہ شخص جو پاؤں ہونے کے باوجود رفتار سے عاجز ہو۔ دیکھو لنج (۱۔۳)

لُنجھاڑا یا لنجھیڑا (ہ) اسم مذکر۔ اسباب تعلقات دنیا۔ دنیوی جھنجھٹ۔ بکھیڑا +

لُنجی (ہ) اسم مؤنث۔ لُنجا کی تانیث۔ ہاتھ یا پاؤں سے محتاج۔ لولی لنگڑی۔ شل دست و پا سے معذور۔ وہ عورت جسکے ہاتھ کی انگلیاں کام نہ دے سکتی ہوں +

لِنجی (۱) صحیح انگلش۔ (Linsey لنزی) ایک قسم کا سوتی اور سن کا بُنا ہوا کپڑا۔ یا اونی سوتی کپڑا +

لَندے پھندے (۱) اسم مذکر۔ عوام۔ فند فریب۔ مکر و فریب۔ ہیر پھیر +

لَنڈ (ہ) اسم مذکر۔ عضو تناسل۔ ذکر۔ کیر۔ لِنگ۔ اندری۔ قضیب +

لُنڈ (ہ) صفت۔ اصل سنسکرت (رُنڈ) بے سر کا تڑپتا ہوا جسم۔ بن سر کا دھڑ۔ سر کٹا ہوا دھڑ (۲) کٹا ہوا (۳) ٹھنٹ۔ بن پتوں اور بن شاخوں کا

درخت یا سوکھا ہوا ٹھنا +

لُنڈ مُنڈ (ہ) صفت۔ (۱) صفا چٹ۔ چار ابرو کا صفایا + وہ شخص جس کا سر داڑھی مونچھیں منڈی ہوئی ہوں (۲) بے تعلق۔ نگوڑا ناٹھا۔ مردوے سرو پا (۳) ٹھنٹ۔ بن پتوں اور بن شاخوں کا درخت۔ جیسے پت جھڑ کا موسم آیا اور درخت لنڈ منڈ ہوگیا (۴) بے سرو سامان۔ مفلس۔ تنگدست۔ بے پر و بال۔ قلاش۔ قلانچ جیسے وہ آپ لنڈ منڈ ہے اسکے پاس کیا دھرا ہے (یہ لفظ لُنڈ بمعنی لُنڈا اور مُنڈ بمعنی مُنڈا ہوا سے مرکب ہے) +

لُنڈا (ہ) صفت۔ (۱) دُم بریدہ۔ باٹا۔ لنڈورا۔ بن دُم کا۔ دُم کٹا۔ کلٹہ۔ اجڑ (۲) درخت بے برگ۔ وہ پیڑ جسمیں شاخیں اور پتے نہ ہوں (۳) بے یار و آشنا۔ نگوڑا ناٹھا۔ وہ شخص جسکا کوئی ساتھی نہ ہو۔ بیکس (۴) چھوٹے چھوٹے دامنوں کا انگرکھا۔ اونچے اور نیچے دامنوں کا انگرکھا (۵) پوربی۔ جوتا۔ برتن مانجھنے یا صاف کرنے کا گھاس یا پونچھن کا گُٹھا +

لنڈورا (ہ) صفت۔ (۱) پرند دم بریدہ۔ بن دُم کا پرند + لنڈا (۲) بے یار و آشنا۔ بیکس (۳) مجازاً گنجا +

لنڈوری (ہ) صفت۔ لنڈورا کی تانیث +

لنڈوری فاختہ (۱) اسم مؤنث۔ عو۔ (۱) وہ عورت جسکا کوئی رشتہ دار نہ ہو۔ بیکس۔ نگوڑی ناٹھی (۲) گنجی +

لُنڈھانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) اوندھانا۔ بہانا۔ لڑھانا۔ برمیں ریختن کا ترجمہ۔ کسی رقیق چیز کے برتن سے زمین پر گرانے کو کہتے ہیں۔ (۲) لڑکانا۔ غلطانیدن کا ترجمہ (۳) گرانا۔ پچھاڑنا۔ جان سے مارنا۔ (اس معنی میں ...)

لُنڈھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) بہنا۔ اوندھنا۔ لڑھنا۔ کسی برتن کے الٹ جانے سے کسی رقیق چیز کا بہجانا۔ ریختہ شدن کا ترجمہ + ؎

لنڈھتی ہے کوئے یار میں زاہد بجا شراب　　جنت میں کیوں نہ چشمۂ کوثر رواں رہے

(۲) لڑکنا۔ غلطیدہ ہونا۔ غلطیدن کا ترجمہ (۳) مرنا۔ گرنا۔ پچھڑنا ... میں لڑھنا زیادہ مستعمل ہے +

لَنڈھی (ہ) اسم مؤنث۔ ہندو عموماً حالت نفرت یا حقارت میں عورت کو اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ جیسے جالنڈی۔ دُر لنڈی وغیرہ۔ گُتیا۔ چھنال۔ موئی۔ قطامہ۔ جیسے ؎

سن لنڈی کے بھرتی میں نے کیا ہے آبجو　　رکھدے مال اتار کے تیرا نہیں سمجھتا ہوگ

لَنڈیت (ہ) صفت۔ (بازاری) (۱) کیرخرا۔ ذکردراز۔ بڑے لنگ ...

لنک

نہایت تماشبین۔ بڑا بھاری زانی + نہایت ناکار + پُر شہوت۔ شہوت پرست +

لنک (ہ) اسم مذکر۔ لانک کا مخفف۔ عو۔ ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔ انم جیسے جیسے ہی پیسہ جمع کرو تو لنک لگتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا کرکے لنک ہوجاتا ہے

لنک لگنا (ہ) فعل لازم۔ عو۔ انم لگنا۔ انبار لگنا۔ ڈھیر ہونا +

لنک (ہ) اسم مؤنث۔ سل پورب (۱) باگ۔ عنان۔ لغام۔ لجام (۲) کمر۔ میان +

لنکا (س) اسم مؤنث۔ (۱) راون کی راجدھانی کا نام۔ (۲) دارالسلطنت راون اور اُسکا قلعہ جو جزیرۂ سیلون میں واقع ہے مگر اندنوں یہی شہر کولمبو اُس کا دارالسلطنت ٹھیرایا گیا ہے + وہ مشہور قلعہ جسپر رام اور راون کی لڑائی ہوئی اور ہنومان سپہ سالار نے اُسے پھونکا تھا (۲) جزیرۂ سیلون۔ سنگل دیپ۔ سراندیپ راون کا ٹاپو۔ (۳) شاکنی دیووں میں سے جو شیو اور درگا کے ہمراہ رہتے ہیں۔ ایک دیوی کا نام شاید یہ وہی دیوی ہے جو شہر لنکا کی محافظ تسلیم کیگئی ہے + (۴) دیووں اور پریوں کے ایک موہومی مقام کا نام (۵) قحبہ عورت۔ فاحشہ عورت مگر اسمعنی میں آجکل عیار۔ چالاک۔ چلترباز۔ شغنی۔ فتنہ انگیز۔ فتنہ پرداز۔ چرباک ہوشیار۔ شریر۔ شوخ۔ شوخ چشم اور آگ لگاؤ عورت کی نسبت صرف عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے وہ بڑی لنکا ہے اُس سے خدا بچائے۔ کیوں ری لنکا تو نہیں مانتی۔ یہ لڑکی تو بڑی لنکا ہے (چنانچہ سٹنیوں میں بھی اس طرح عورتیں گاتی ہیں جن میں سے صرف ایک مصرعہ کچھ بچاہوا دیکھکر لکھا جاتا ہے ؎

اری اے ری سمدھن تیری جھاں   تیری جھانجن کی سوہاری لنکا میں گونج رہی سیٹھنی)

یہ تمام گیت ذومعنی ہے ہر ایک مصرع کے اوّل آدھا لفظ کہکر چھوڑدیتے ہیں جو درحقیقت کلام فحش نہیں ہے مگر خیال فوراً فحش لفظ کی طرف جاتا ہے لیکن جب دوسرا حصّہ گاتی ہیں تو وہ خیال بالکل باطل ہوجاتا ہے + ؎ مثلاً

اری اے ری سمدھن تیرے بھو   تیرے بھولے سے جوبن کی لنکا میں گاڑی ٹنگی (سیٹھن)

علے ہذا القیاس اور بھی ایسے ہی فقرے ہیں) + (۶) عو۔ آفت کا ٹکڑا۔ قہر۔ غضب + مبدأ فساد و فتنہ۔ فساد کی جڑ ؎

ہے یگم لنکا یہاں ہے کوئی باون گز سے کم   ایک سے ایک آہ بندی کی سہیلی قہر ہے (رنگیں)

(جزیرہ ہندوؤں کی رائے کے مطابق بہت لمبا چوڑا اور ساحل کے برخلاف ایشیا کے تمام براعظم سے بڑا ہے جو زمین کے خط استوا کے محیط کے ⅟₄ حصّے کی برابر ہے اور یہ ان مقامات میں سے ہے جو نصف النہار اوّل میں واقع۔ اور جہاں سے طول بلد شمار کیا جاتا ہے یہ مقام بحر ہند میں سیلون کے جنوب میں واقع ہے لیکن ولفرڈ صاحب کی تحقیقات کے موافق ملاکا کا جزیرہ نما ہے اور بعض ہندی حساب کے مطابق بھی یہ سیلون سے علیحدہ ہے جہاں سے کہتے ہیں کہ جزیرہ لنکا ڈوبی نظر آتی ہے۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ جس قلعہ پر رامچندر جی کی لڑائی ہوئی وہ ایک دیووں یعنی راکشسوں کا مقام ہے جہاں سونے کا قلعہ بنا ہوا ہے۔ مگر اب وہ غائب ہوگیا۔ بعض اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ لنکا ایک قلعہ کا نام ہے جسپر راون قابض تھا۔ اور وہ مہادیو جی کے حکم سے ہندوستان کے دکن سمت جزیرۂ سیلون میں بسوکرمان نام ایک معمار کے ہاتھ سے بنوایا گیا تھا +

اس جزیرہ میں ایک پہاڑ بنام کوہ آدم مشہور ہے اور ابتک یاترا گاہ خلائق ہے مسلمان اسے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکل کر آنے کا مقام بیان کرتے ہیں۔ جغرافیہ ال میں تازہ تحقیقات کے موافق یوں لکھا ہے۔ کہ یہ جزیرہ ہندوستان سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر جانب جنوب بحر ہند میں واقع ہے اسکا طول ۲۷۰ عرض ۱۴۰ میل ہے جزیرۂ سیلون اور سنگل دیپ کا ٹاپو بھی یہی ہے۔ یہاں کے اصلی باشندے سنگھالی ہیں۔ جو بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔ یہاں کی زمین عمدہ ہے اس میں گرم مصالح خوب پیدا ہوتے ہیں اور ہاتھی دانت موتی لعل لوہا پارا عقیق پکھراج نیلم بلور بھی بافراط ملتا ہے۔ سنگ یشب کی کان اور دارچینی کے درخت بھی یہاں پائے جاتے ہیں +

ساحل کرناٹک اور اس جزیرے کے شمالی حصّے کے درمیان جو سمندر کی شاخ ہے اُسے خلیج منار کہتے ہیں۔ اِس خلیج میں ساحل ہند کے قریب جزیرۂ رامیشورا اور لنکا کے پاس ایک ٹاپو منار نام ہے ان دونوں کے بیچ میں ریتلے پتھروں کا ایک ٹاپو سا ہے اُسے سیت یعنی پُل کہتے ہیں۔ چنانچہ سیت بندر میشور اس کا نام مشہور ہے۔ ہندو اس پُل کو راجہ رامچندر جی کا باندھا ہوا بتلاتے ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک وہ حضرت آدم کا بنایا ہوا ہے۔ بہت لوگ مدت تک اس جزیرے کو راون کا ٹاپو کہتے رہے ڈھائی ہزار برس گزرے کہ راجہ نیجے نے اُسپر اپنا عمل کرلیا تھا۔ ۱۵۰۵ء میں پرتگیزوں نے قبضہ کیا ۱۶۵۶ء میں ولندیزوں نے چھینا اور ۱۷۹۶ء میں انگریزوں کے ہاتھ آکر ۱۸۱۵ء سے تمام جزیرے پر قطعی قبضہ ہوگیا +)

لنکا میں جو چھوٹا سو باون ہی گز کا (ہ) کہاوت۔ یہ کہاوت ایسے مقام یا مجلس کے حق میں بولی جاتی ہے جہاں سب کے سب شیخی باز لاف زن مغرور متکبر یا نہایت مفسد شریر فتنہ انگیز فتنہ پرداز اور آفت روزگار ہوں یا یوں کہو کہ جنکا بچہ بچہ فسادی متفنی ہو اُن لوگوں کی نسبت بولتے ہیں۔ مثال اوّل دیکھو لنکا نمبر ۶۔ مثال دوم دیکھو نوٹ کے اخیر یہ + (چونکہ لنکا دیووں اور جنوں کا مقام مانا گیا ہے۔ اس سبب سے وہاں کے لوگ بڑے بڑے قد کے اور اُنکے بچے باون باون گز کے خیال کئے گئے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ ایسے شہر کا چھوٹے سے چھوٹا بھی اور جگہ کے بڑوں سے بڑا یعنی سب گنوں پورا ہوتا ہے یہ مثل

لنگ

تین طرح پر بولی جاتی ہے اوّل تو جس طرح اُوپر لکھی گئی اور دوم سوم طرح یہ ہے۔ لنکا میں چھوٹا سو باون گز کا۔ لنکا میں جسے دیکھا وہ باون گز کا ؎

کسے سرکش نہ پایا ان بتانِ سرو بالا میں جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا لنکا میں (نامعلوم)

لنگ (ف) صفت:۔ (۱) لنگڑا۔ لُولا۔ اپاہج۔ پنگل۔ اعرج۔ معیوب الرِّجل۔ پنگلا جیسے تیمور لنگ۔ تمر لنگ۔ اسپ کہنہ لنگ۔ (۲) لنگڑا پن۔ پنگا پن۔ نقص پا۔ جیسے اُسکے پاؤں میں لنگ ہے۔ گھوڑا لنگ کرتا ہے +

لنگ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ لنگڑانا۔ پاؤں کا سیدھا نہ پڑنا۔ پُورا پاؤں نہ ٹکنا

لنگ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) صف۔ قطار۔ سلسلہ۔ لار۔ باڑ (۲) جانب۔ طرف۔ سمت۔ سِرا۔ کنارہ۔ (۳۔ پنجاب) دیوار۔ جدار + قرت + اوٹ۔ پردہ (۴) دھوتی کی لڑ۔ دھوتی کی آنٹ۔ پلّا۔ دھوتی کا وہ حصّہ جو آگے لٹکتا رہتا ہے +

لِنگ (س) اسم مذکر:۔ (ف۔ لنگ) (۱) عضوِ تناسل۔ ساندی۔ ذکر۔ کیر۔ قضیب (۲) شیو کی مُورتی جیسے شیو لنگ (۳۔ ہندی۔ ویاکرن) جنس۔ جاتی۔ قسم۔ صِنف جیسے پُرلنگ یعنی ازجنس مذکر۔ استری لنگ یعنی ازجنس مؤنث + نپنسا لنگ یعنی نہ مذکر نہ مؤنث۔ مخنث (۴) دیکھو لنگ (ہ نمبر ۴) +

لِنگ ارچن (ہ) اسم مؤنث:۔ (ہندو) لنگ کی پُوجا۔ مہادیو جی کے ذکر کی پرستش

لُنگارا (۱) صفت:۔ (لُونگا کی تصغیر بالتحقیر) (۱) لنگروا۔ بے ننگ۔ بدنام۔ بے شرم و بے حیا۔ ڈھیٹ۔ رندلا دبالی + (۲) لُچہ۔ شہدا۔ گنڈا (۳) شریر۔ بدذات + (۴) دنگئی۔ فسادی +۔ (یہ لفظ فارسی لُنگ بمعنی فوطہ ولُنگی سے ماخوذ ہوا ہے جس سے بے شرم و بیحیا ہونا صاف ظاہر ہے یعنی وہ شخص جو لنگوٹ بند یا ننگ مُننگ یعنی بے پردہ ہو چنانچہ فارسی میں لُنگوتہ بمعنی لنگوٹہ خواہ لنگوٹی اسی وجہ سے آیا ہے یا یوں کہو کہ فارسی لنگر بمعنی مکار۔ حیلہ گر و سرکش سے بنالیا ہے) +

لُنگارا پن (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لُچپن۔ شہدپن۔ گنڈاپن + (۲) بدذاتی۔ شرارت۔ حرم زدگی۔ (۳) بیغیرتی۔ بیحیائی +

لَنگر (ف) اسم مذکر:۔ (از لنگ بمعنی ایستادن و رائے مہملہ نسبت) مجازاً جہاز یا قافلہ کا ٹھیرنا۔ (۱) لوہے کا بھاری وزن یا وزنی پتھر خواہ زنجیر جو کشتی ٹھیرانے کے واسطے رسّوں میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تاکہ ناؤ کا بوجھ زیادہ ہو کر پانی اُسے بہا نہ سکے۔ ناؤ یا جہاز کو ٹھیرانے کا وسیلہ۔ انجر یا لنجر۔ ہرساہ ؎

دہشت ہمیں تلاطم دریائے غم سے کیا دل ہے جہاز صبر ہے لنگر جہاز کا (اسیر)

بھی اُٹھا دھیان جو زلفوں کا دم مرگ آیا کشتی عمر رواں کو ہوئے لنگر گیسو (اشرف لکھنوی)

(۲) تمکین۔ وقار۔ بھاری بھرکم پن۔ (۳) وہ جگہ یا مکان جہاں ہر روز کھانا تقسیم کیا جائے۔ مساکین و فقرا کو روزمرّہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ لنگر خانہ۔ خیرات خانہ۔ خیرات گھر۔ سدابرت بٹنے کی جگہ۔ محتاج خانہ + خانقاہ۔ امام باڑہ (۴) ضریح۔ محجر۔ بزرگوں کے مزار کے گرد کی چاردیواری (۵) مکار۔ حیلہ گر۔ سرکش۔ ناگوار۔ بمیع۔ بارِ خاطر۔ برخلاف بادبان جو سبکروح و بارِ خاطر کے معنی میں آتا ہے یہ خاص فارسی میں ہی مستعمل ہے (۶) سدابرت۔ خیرات۔ روزینہ فقرا۔ وہ طعام جو فقرا و مساکین کو دیا جائے جیسے اُنکے ہاں لنگر بٹتا ہے یا لنگر جاری ہے (۷۔ ۱۔ مجازاً) پناہ۔ پشت پناہ۔ پشتی بان۔ محافظ۔ نگہبان۔ معاون و مددگار ؎

بہت نوعِ انساں کے غمخوار یاور ہوا خواہ ملت بہ اندیشِ کشور
شدائد کے دریائے خوں میں شناور جہاں کی پُر آشوب کشتی کی لنگر
ہر اک قوم کی ہست و بُود اِنسے ہے یاں
سب اس انجمن کی نمود اِنسے ہے یاں
(حالی)

(۸۔ ۱) بڑے آدمیوں کا باورچی خانہ جہاں اُنکے متعلقین اور نوکر چاکر وغیرہ کھانا کھاتے ہیں (۹۔ ۱) رسّا۔ لاؤ۔ ناؤ کا رسّا + خیمہ کھڑا کرنے کا موٹا رسّا۔ (۱۰۔ ۱) پہلوانوں کا لنگوٹ۔ وہ لمبا کم چوڑا سِلا ہوا کپڑا جسے اکثر پہلوان کشتی کے وقت باندھتے ہیں (۱۱۔ ۱) دھڑ کے نیچے کا حصہ۔ کولے۔ چوتڑ وغیرہ جیسے اس پہلوان کا لنگر بھاری ہے (۱۲۔ ۱) بوجھ۔ بھار۔ وزن + پاسنگ جیسے ترازو کا لنگر (۱۳۔ ۱) وہ پتھر کا ٹکڑا اور ڈوری جسے نیچے آبسیر [illegible] ہیں۔ (۱۴۔ ۱) سیون۔ وہ رگ جو مقعد اور عضوِ تناسل کے درمیان اُبھری ہوئی نظر آتی ہے (۱۵) گھنٹے کا ٹلکن۔ ہنڈلم + شاقُول۔ ساھُول +

لنگر اُٹھانا (۱) فعل متعدی:۔ جہاز یا کشتی کے لنگر کو پانی سے [illegible] یا جہاز چھوڑنا۔ کشتی کو آگے چلانا۔ جہاز روانہ کرنا +

لنگر باندھنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) پہلوانوں کا جھانگیا کسنا۔ لنگوٹ باندھنا (۲) تجرد اختیار کرنا۔ عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ مجامعت سے باز رہنے پر کمر باندھنا

لنگر بٹنا (۱) فعل لازم:۔ سدابرت بٹنا۔ روزمرّہ کھانا تقسیم ہونا +

لنگر جاری کرنا (۱) فعل متعدی:۔ سدابرت جاری کرنا۔ خیرات خانہ کھولنا۔ محتاج خانہ جاری کرنا۔ خیرات تقسیم کرنا +

لنگر خانہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) سدابرت۔ فقرا کو روزمرّہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ خیرات خانہ۔ محتاج خانہ (۲) خانقاہ۔ امام باڑا۔ (۳) رسوئی جیسے کی جگہ۔ باورچی خانہ۔ کاشانہ۔ مطبخ

لنگر ڈالنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) جہاز یا کشتی ٹھیرانا۔ جہاز کھڑا کرنا (۲)

لنگ

قیام کرنا۔ مقام کرنا۔ ٹھیرنا۔ قرار پکڑنا +

لنگرگاہ (ف) اسم مذکر:۔ جہازوں کے لنگر کرنے یعنی ٹھیرنے کی جگہ۔ بندرگاہ۔

لنگر لنگوٹا (۱) اسم مذکر:۔ کاچھا اور لنگر جو پہلوانی کا لباس ہے +

لنگر لنگوٹا باندھنا یا کسنا (۱) فعل متعدی:۔ کشتی کرنے کو مستعد ہونا۔ کشتی کرنے کا جامہ پہننا +

لنگر لنگوٹہ دینا یا آگے رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا۔ پہلوان کا شاگرد ہونا +

لنگروا (۱) صفت:۔ لنگر کی تصغیر (گیتوں میں) ڈھیٹ۔ بیحیا۔ بے غیرت۔ نرلج + نڈر۔ بے باک۔ شوخ چشم۔ بے باک شہدا۔ شہدا۔ لچہ۔ اوباش۔ بدچلن۔ بدراہ۔ رند۔ لاابالی۔ جیسے ٥ لنگروا کوہ پڑو موہے پالی آپنی جان۔ دیگر ٥ سُن رے لنگروا ایسی گاری دوگی توکو موری بتیاں نہ پکڑ گھروا ہم دنیے موکو۔ دیگر ٥ سکھی ری کہا کروں نہ مانے ری۔ درکٹ دالو ڈھیٹ لنگروا۔ کرجِتن بنیاں بھرت موسی کرت ٹھٹھوری۔ دیگر ٥ چھاڑ لنگروا موری بانہہ مروری باہیں رے۔ ایسو ڈھیٹ بھیو نہیں مانت کنہائی رے +

لنگری (۱) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جو محتاجوں کو لنگر خانے میں کھانا تقسیم کرتا ہے (۲۔ ف) ایک قسم کا طشت (۳۔ ا) لگنی۔ پانوں کے رکھنے کی چھوٹی سی گہری تھالی +

لنگڑا (۱) صفت:۔ (۱) ایک ٹانگ سے اپاہج۔ پنگل۔ پنگا۔ اعرج۔ پاشکستہ۔ وہ شخص جو چلنے میں سیدھی طرح نہ چل سکے۔ ناقص رفتار۔ ٹانگ ٹوٹا۔ جیسے لنگڑے نے جو پکڑا دوڑیو سب ماندھو + (۲) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا مشہور آم۔ کالا آم بہت عمدہ ہوتا ہے۔

لنگڑا کر چلنا (۱) فعل لازم:۔ لنگ کے چلنا۔ سیدھی طرح نہ چلنا۔ پاؤں برابر نہ پڑنا +

لنگڑانا (۱) فعل لازم:۔ لنگ کرنا۔ لنگ کرکے چلنا +

لنگڑی (۱) لنگڑا کی تانیث +

لنگڑی کتیا آسمان پہ گھونسلا (۸) کہاوت:۔ چونکہ لنگڑی گلہری کا تنہا بلندی پر گھر بنانا اپنی طاقت سے باہر کام کرنا ہے اس سبب سے اپنی لیاقت سے بڑھکر حوصلہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں +

لنگوٹ (۱) اسم مذکر:۔ (۱) کاچھا۔ کوپین۔ کچھنی۔ کچھنا۔ قیزہ۔ لنگوتہ۔ وہ کم عرض کپڑا جو فقرا یا پہلوان لوگ اکثر باندھتے ہیں ٥
کیا چھین لیگا ہم سے جو پھر جائیگا فلک دولت فقیر کی کفنی ہے لنگوٹ ہے (بحر)
(۲) وہ رنگین مثلثی بادراز کاغذ جو کنکوے کے نیچے کی طرف لگا دیتے ہیں +

لنگ

لنگوٹ باندھنا یا کسنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) کاچھا کسنا۔ کوپین لگانا۔ (۲) کشتی کے واسطے لنگر کسنا۔ کشتی کرنے کو مستعد ہونا +

لنگوٹ بند (۱) صفت:۔ (۱) لنگوٹ باندھے رہنے والا۔ (۲) جتی۔ مجرد وہ شخص جو بیاہ نہ کرے۔ کوارا رہنے والا۔ جتی ستی۔ عورت سے بچا رہنے والا

لنگوٹ پھل (۱) اسم مذکر:۔ (بازاری) قضیب۔ کیر۔ ذکر +

لنگوٹ دار (۱) صفت:۔ وہ پتنگ کنکوا جسکے نیچے کیطرف رنگین مثلثی بادراز کاغذ لگا ہوا ہو۔

لنگوٹ کا سچا (۱) صفت:۔ (۱) وہ شخص جو غیر عورت پر لنگوٹ نہ کھولے۔ زنا سے بچا رہنے والا۔ کسی پرائی پر ازار بند نہ کھولنے والا (۲) جتی۔ مجرد۔ منت زاہد۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ برہم چاری۔ متقی۔ پاکدامن وغیرہ +

لنگوٹ کھولنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) کسا ہوا لنگر یا لنگوٹا اتارنا (۲) کشتی کرنے کو موقوف رکھنا (۳۔ بازاری) جماع کرنا۔ مجامعت کرنا (۴) ننگا کرنا۔ عریان کرنا

لنگوٹا (۱) اسم مذکر:۔ وہ کپڑا جس سے ستر عورت کریں۔ وہ چھوٹا سا کم عرض کپڑا جسے اکثر غربا فقرا مساکین۔ زمیندار۔ پہلوان وارازل وغیرہ باندھتے ہیں کاچھا کوپین۔ لنگوٹی۔ لشٹی + دھوتی۔ تہبند +

لنگوٹا باندھنا یا کسنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو لنگوٹ باندھنا ٥
جسنے سب قطع علایق پر ارادا باندھا پہلے کر نعمت شاہی کو لنگوٹا باندھا (سحر)

لنگوٹا کھینچنا (۱) فعل متعدی:۔ دیکھو لنگوٹ باندھنا۔ ٥
کیجئے سے فقیروں کی طرح کھینچ لنگوٹا اور باندھ کے تہمت
جا بیٹھ خرابات میں کے گھونٹ کے سبزا یوں کیجے عبادت (آتش)

لنگوٹی (۱) لنگوٹا کی تانیث:۔ کوپین۔ کچھنی۔ لشٹی۔ وہ کم عرض چھوٹا سا کپڑا یا دھجی جس سے ستر عورت کریں +

لنگوٹی باندھے پھرنا (۱) فعل لازم:۔ (۱) نہایت غریبی اور افلاس کے سبب ننگا پھرنا + رذالوں کی طرح ننگا دھڑنگا پھرنا (۲) حالت طفولیت میں پھرنا

لنگوٹی بندھوا دینا (۱) فعل متعدی:۔ ننگا کر دینا۔ کچھ پاس نہ چھوڑنا۔ بالکل لوٹ لینا۔ مفلس کر دینا۔ فقیر بنا دینا۔ محتاج کر دینا +
(چونکہ ٹھگوں اور راہزنوں کا قاعدہ ہے کہ وہ جب سب مال اسباب کپڑا لتا اتار لیتے ہیں تو از راہ ترحم ستر عورت کے واسطے ایک دھجی پھاڑ کر دیدیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ رنڈی اور چور کے حق میں زیادہ بولتے ہیں۔) +

لنگوٹی کھلنا (۱) فعل لازم:۔ اول معلوم دوم پردے کی دیوار یا زنان خانہ کی اوٹ کا گر پڑنا +

نگ

لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا (۱) فعل متعدی :- مفلسی میں شوق نباہنا۔ تنگدستی میں عشرت اُڑانا۔ نحوست میں رنگ رلیاں کرنا +

لنگوٹے (۱) اسم مذکر۔ (۱) لنگوٹا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

لنگوٹے کا ڈھیلا (۱) صفت مذکر۔ زانی۔ زناکار۔ وہ شخص جو ہر ایک عورت کے ساتھ صحبت کرنے کو مستعد ہوجائے۔ ازار بند کا ڈھیلا۔ مغلوب شہوت +

لنگوٹے کا سچا (۱) صفت :- دیکھو (لنگوٹ کا سچا) +

لنگوٹیا (۱) صفت :- (۱) لنگوٹ بند (۲) دیکھو (لنگوٹ دار) (۳) ساتھ کا کھیلا بچپن کا یار۔ گہرا یار۔ گاڑھا دوست +

لنگوٹیا یار (۱) اسم مذکر :- وہ شخص جس سے عہد طفولیت سے یارانہ ہو۔ بچپن کا یار۔ ہمجولی۔ ہمابر کا پرانا یار۔ قدیمی دوست۔ آشنائے قدیم۔ یار دیرین

نہیں جس آدمی کے پاس ازار　　اُسکو سمجھے ہے لنگوٹیا یار　　(سودا)

لنگوچا (۱) اسم مذکر۔ جانور کی آنت مصالحہ دار قیمہ سے بھری ہوئی جسے تل کر کھاتے ہیں۔ گلما۔ گاما +

لنگور (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا بندر جسکا مُنہ کالا اور دُم دراز ہوتی ہے یہ جانور طاقت میں بندر سے بہت بڑھا ہوا ہے چنانچہ جہاں لنگور رہتا ہے وہاں سے بندر بھاگ جاتا ہے۔ ہنومان۔ پہناسیہ۔ چوڑے مُنہ کا بندر۔ بوزنہ۔ میمون

لنگوری (ہ) اسم مؤنث (۱) بوری پکڑوانے یا نکلوانے کی خوشی (۲) گھوڑے کی پھرتی یا ایک قسم کی چال

لنگھانا (ہ) فعل متعدی :- پار اُتارنا۔ عبور کرانا۔ ندی سے پار کر دینا ؎

ننگا کا ہیکو بیرن بھئی ری سیاں رہے وا اُہو بیہ　　سن ری للی کے سے چھوکرا رے نیا لنگھادے پار

ماتھ کا مُندری تو ہے کنگنا میں او رگلے کا ہار　　(گیت پوربی)

لنگھن (س) اسم مذکر :- (ہندی) (۱) عبور۔ دریا سے لانگھنا۔ پار اُترنا (۲) فاقہ۔ اُپاس ؎

پی کارن پیری بھئی لوگ کہیں پنڈ روگ　　چھُپ چھُپ لنگھن میں کئے پیا ملن کے جوگ　　(دوہا)

(۳) وہ آتشک جو اس مرض والے کے پیشاب پر سے گزر جانے سے ہو جائے۔

لنگھن پڑنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) جاری ہونا۔ آغاز ہونا۔ شروع ہونا۔ رستہ پڑنا۔ بنیاد پڑنا۔ بُری رسم پڑنا +

لنگھن کرنا (ہ) فعل متعدی :- فاقہ کشی کرنا۔ اُپاس کرنا۔ بھوکا رہنا۔ گرسنہ رہنا جیسے یا ہنسا مرتی چگیں یا لنگھن کر جائیں +

لنگھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) پار رہنا۔ عبور کرنا۔ پار اُترنا (۲) الانگھنا۔ کسی چیز کے اُوپر سے پھلانگ جانا +

لو

لِنگی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) پیشاب۔ بَول۔ شاشہ۔ مُوت۔ مُوتر +
(یہ لفظ پاٹھ شالاؤں کے لڑکے اپنے اُستاد سے پیشاب کی اجازت کے واسطے بولا کرتے ہیں) +

لِنگی (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) شیولنگ کی پُوجا کرنے والا۔ مہادیو کی پُوجا کرنے والا +

لُنگی (۱) اسم مؤنث :- (۱) تہبند۔ تہمت۔ دھوتی۔ لُنگ۔ فوطہ۔ وہ کپڑا جو کمر سے لیکر گھٹنوں یا پنڈلیوں تک باندھتے ہیں (۲) سر سے باندھنے کا رنگین یا دھاری دار لمبا دوپٹہ جسکے اکثر اوّل اخیر سروں پر کلبتو بھی ہوتا ہے جسے طلا بولتے ہیں۔ صافہ۔ اسکا دستور اکثر کابل پیشاور کی طرف زیادہ ہے +

لَنیاں پَتیاں ہوکے دوڑنا (ہ) فعل لازم :- (بیگمات قلعہ) خوشی میں لڑکتے پڑکتے جانا۔ سر پاؤں بیر گاڑے کر کے دوڑنا۔ بیتابانہ دوڑنا۔ کسی کے اشتیاق میں دوڑا ہوا جانا۔ جیسے دربان نے پکار کے اندر بار بیدار سے کہا۔ بڑی بیگم صاحب کی سواری آئی ہے سنتے ہی اندر سب لنیاں پتیاں ہو کے دوڑیں (رخیز بھنیلی صفحہ ۵۴) +

لو (ہ) لینا مصدر سے امر کا صیغہ (۱) بگیرید کا ترجمہ۔ پکڑو۔ سنبھالو۔ گرفت کرو۔ گرفت میں لاؤ۔ قابو کرو۔ وصول کرو جیسے قیمت لو اور دیدو۔ تم اس بچے کو لو میں اُسے لیتی ہوں (۲) برائے خطاب یا ندا۔ کسی شخص کو اپنی طرف متوجہ یا مخاطب کرنے کا کلمہ۔ سنو۔ دیکھو۔ خیال کرو۔ متوجہ ہو۔ اِدھر دیکھو۔ اِدھر سنو۔ کان دو۔ مخاطب ہو۔ فارسی میں بیا کا لفظ ایسے ہی موقع پر آتا ہے جیسے ؎

بیا تا ز بیداد شو تیم دست　　کہ بیداد نتواں ز بید اد رست　　(نظامی)

دشمن کو ہٹاتے ہیں اب مجکو بلاتے ہیں　　لو اور نئی سوجھی مُنہ دیکھ کے خنجر کا
آؤ قبل از حشر ملکر فیصلہ کرلیں بہم　　زندہ کر لینا ہمیں لو تم پہ مرجاتے ہیں آج　　(صاحب عالم)

(۳) آؤ۔ اُٹھو۔ کھڑے ہو۔ تیار رہو جیسے لو چلو یعنی آؤ چلو ؎

ٹھیرا ہے وہاں مشورہ قتل ہمارا　　لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور　　(داغ)
جو اوقات اس تنگدستی سے گزرے　　تو لو جان ہم ایسی ہستی سے گزرے　　(امیر سوز)
بزم میں بیٹھے ہو کیا رات چلی جاتی ہے　　لو ہمیں اب کہیں سلوائیے اور سو رہیئے　　(انشا)

(۴) برائے شہادت طلبی اپنے قول کی دوسرے شخص سے تصدیق کرانے کے واسطے۔ جیسے لو مینے انہیں کیا کہا تھا۔ لو آپ یہ وہاں کب تھا (۵) گواہی دلوانے کے واسطے اشارہ۔ گواہ رکھنے یا کرنے کا کلمہ۔ جیسے لو سنتے جاؤ یہ کیا کہتا ہے۔ لو دیکھتے جاؤ میں کچھ نہیں کہتا ہوں۔ یعنی گواہ رہو (۶) برائے تعجب و حیرت۔ جیسے لو ابھی بیٹھے بیٹھے مرگیا۔ لو کیا سے کیا ہوگا ؎

لو دل کی رہی دل ہی میں حسرت نہ بر آئی　　ساغر نہ بھرا تھا کہ اجل کی خبر آئی　　(انیس دہلوی)

دم ہوگیا فنا لبِ جاں بخش کے حضور — لو مرگیا مریض مسیحا کے سامنے (امانت)

مجنوں سے بنے پھرتے ہیں لو دشت میں سیّد — بھاتا ہے ہمیں کہنا یہ دیوانہ کسی کا (سیّد)

(اس معنی میں ایلو کا مخفف بھی ہے) +

(۷) استفسار کے واسطے۔ کوئی بات دریافت کرنے یا پوچھنے کا کلمہ ؎

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست سرخ ہیں — لو سچ کہو کہ قتل رقیبوں کو کیا یا (داغ)

تنبیہ اور آگاہی کے واسطے۔ جتلانے اور آگاہ کرنے کا کلمہ۔ ہوشیار کردینے کا کلمہ ؎

تم خفا ہم سے بہت تھے یہ خبر کرتے ہیں — لو مبارک ہو تمہیں ہم تو سفر کرتے ہیں (مصحفی)

داغ شب کو زہر کھا کر مر گیا — لو اٹھو بیٹھے ہوئے ہو شاد کیا (داغ)

کہے ہے جب وہ غصہ میں کہ لو اب گھر کو جاتا ہوں — تو میں ایک ایک کا منہ تکتا ہوں — سے بتا نامل (جرأت)

(۹) کلمۂ ازراہ عاجزی سے کوئی بات کہنے کا کلمہ جیسے ؎

لو ہم مریضِ عشق کے تیماردار ہیں (مصحفی)

(۱۰) تحسینِ کلام کے واسطے۔ کلام کو خوبصورت بنانے کا کلمہ۔ بعض لوگوں کا

تکیہ کلام یا سخن تکیہ بھی ہوتا ہے ؎

اغیار سے دیکھ کر تیرا ربط — دل میرا جو بے قرار ہوگا

جا بیٹھوں گا در پہ یار کے میں — کیا یہ بھی نہ ناگوار ہوگا

ہوگا ایسا کہ دشمنوں کے — اک تیر جگر کے پار ہوگا

لو آؤ چلو خدا کو مانو — کہنا تجھے بار بار ہوگا

(نظم [illegible])

لو (۵) حرفِ جر (گنوار) تک۔ تلک۔ لگ۔ لوں جیسے ؎

لو ہمارے سنگ چلو — یا مدینہ میں چور البت میں

ڈھل تلو ریا باندھے چلو۔ ندیا لو ہمارے سنگ چلو ([illegible])

لُو (۵) اسم مؤنث: ہوائے گرم۔ بادِ سموم۔ وہ گرم ہوا جو موسم گرما میں چلتی ہے۔

بادِ گرم۔ حرور۔ سموم ؎

پھر گئی رُت چمن اب سیر کے قابل نہ رہا — وہ کہاں ٹھنڈی ہوائیں کہ ہوئی لو پیدا (بحر)

بعض شعرا نے لوں بھی باندھا ہے۔ بلکہ دہلی میں بھی جہاں اور اکثر الفاظ

میں نون بڑھا کر بولتے ہیں۔ وہاں یہ لفظ بھی اُن میں داخل ہے۔ چنانچہ

لفظ لوں میں میر تقی اور شاہ نصیر کے شعر درج ہیں + ؎

لگے جلنے پتھر چلی ایسی لوں — لگے جوش کھانے جوانوں کے خوں (لااعلم)

لُو چلنا (۵) فعل لازم: وزیدنِ بادِ گرم۔ بادِ سموم کا چلنا۔ گرم ہوا چلنا +

لُو لگنا (۵) فعل لازم: بادِ سموم سے ضرر پہنچنا۔ گرم ہوا کے اثر سے بیمار پڑنا یا مرجانا۔

لُو مار جانا (۵) فعل لازم: بادِ سموم کا اثر کرجانا۔ بادِ گرم سے ضرر پہنچنا +

لَو (۵) اسم مؤنث: (۱) شعلہ۔ لپٹ۔ لٹ۔ جوالہ۔ لاٹ۔ بھبوکا۔ جوت۔ لہب

زبانۂ آتش + زبانِ شمع و چراغ ؎

دکھاؤں آہ سے گر اپنے دل کے داغ کی لو — نہ نکلے روزنِ فانوس سے چراغ کی لو

خجل ہے شعلۂ دل سے مرے چراغ کی لو — کہ دیکھ کر دیکھ کے کانپے ہے جاغ کی لو

ہلائے ہے پرِ پروانہ باؤ کش اے شمع — فرو ہو کیونکر ترے سوزشِ دماغ کی لو

([illegible])

(۲) دھیان۔ توجہ۔ خیال۔ سُدھ + تعلقِ خاطر۔ دل کا لگاؤ (۳) آس۔ امید

آسا۔ توقع۔ آرزو۔ خواہش۔ اِچھا + شوق۔ محبت۔ اشتیاق ؎

بدن میں دیکھ کے اُسکے تازے چھلکا ری — ہے دل سے تیری تختۂ باغ کی لو (ظفر)

(۴) نرمۂ گوش۔ بناگوش۔ کچیا۔ کان کی جڑ۔ کان کے نیچے کے رُخ کی نوک جسمیں

گوشت ہی گوشت ہے + ؎

بتو نہ دیکھو ولا اب درست کیا یکسر — چمک رہی ہے عجب گوش خوش داغ کی لو (ظفر)

(۵) یکسوئی۔ یک جہتی۔ یک طرفی +

لو اُٹھانا (۵) فعل متعدی: شعلہ بلند کرنا + چرس اڑانا۔ چرس کا دم لگانا +

لو اُٹھنا (۵) فعل لازم: شعلہ کا نمایاں ہونا۔ شعلہ کا بلند ہونا +

لو بجھنا (۵) فعل لازم: (۱) شعلہ فرو ہونا۔ (۲) خواہش مٹنا۔ جی کو بجھنا +

لو چراغ کی اُڑا (۹) محاورہ (زنا نیاں) جب کوئی شخص کسی بات کے

جواب میں بجائے انکار ول وڑا کہتا ہے تو اُسکے جواب میں وہ لوگ یہ کلمہ

زبان پر لاتے ہیں +

لو لگانا (۵) فعل متعدی: (۱) دھن باندھنا۔ تصور باندھنا۔ خیال باندھنا۔

سُدھ باندھنا + ؎

ذرا خیال رہے سوختہ دلوں کا بھی — بھلتے ہیں پہ تری لو لگائے بیٹھے میں (رند)

(۲) ہر وقت دھیان لگانا۔ چت لگانا۔ توجہ دینا۔ دل کو متوجہ کرنا۔ رجوع ہونا۔ لولین ہونا

جو شکل دید کیجیے اُسکی لگائیے لو — وہ اک چراغ لاکھوں قندیل میں ہے چمکا (صفیر)

کوئی نہیں آشنا کسی کا — بہتر ہے خدا سے لو لگا لو (جرأت)

لبوں پہ دم ہے گھلتا ہوں مثالِ شمع فرقت میں — بتوں کے غم میں جل جل کر خدا سے لو لگائی ہے (امانت)

ہمیشہ کیونکہ نہ روشن رہے وہ شمع جمال — ہم اُس پہ رہتے ہیں ہر وقت لو لگائے ہوئے (صابر)

(۳) عبادت میں غرق رہنا۔ ذکرِ خدا میں مشغول و مصروف رہنا۔ (۴) محبت

کرنا۔ عشق کرنا۔ دل لگانا۔ پریت جوڑنا۔ عاشق ہونا۔ محو ہونا ؎

لگائے اور سے پروانہ لو پروا نہیں اُسکو — جلادیگی محبت جو کہ ہے شمع شبستاں میں (عبداللہ خاں)

اب اور سے لو لگائینگے ہم — جوں شمع تجھے جلائینگے ہم (مومن)

اُس شعلہ خُو سے بزمِ جہاں میں لگا کے لو — مانندِ شمع آپ کو ہم نے گھلا دیا (ظفر)

نہ واقف تھے انساں قضا و جزا سے — نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی اک ایک نے لو ماسوا سے — پڑے تھے بہت دُور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا (مسدسِ حالی)

(۵) خواہش کرنا۔ اِچھا کرنا۔ آرزومند ہونا ۔

لو لگنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) دُھن بندھنا۔ تصور بندھنا۔ خیال بندھنا۔ تصور بندھنا

دل اگر لاکھ رکھے اب تک ہوا اور طرف — پھر بھی جوں شمع لگے ہے لو اور طرف
کچھ آپ سے پروانہ نہیں آگ میں جلتا — لگ جاتی ہے جب شمع کی لو بزمِ میں آتی (بنظم)

لگی ہے تیرے چشم ستے کیفی کو لو تیری — جو دل میں بات ہو آخر وہ منہ پر آئے ہی آوے (معروف)
اے اوج اسکو جان وسیلۂ نجات کا — دل کو ترے لگی ہے جو خیر البشر کی لو (امام الدین اوج)

(۲) دھیان بندھنا۔ چت لگنا۔ توجہ ہونا۔ تعلق خاطر ہونا۔ لولین ہونا۔ محو ہونا۔ مستغرق ہونا۔ کسی چیز کا متواتر تصور یا خیال رہنا ۔

حاضر ہے یہ غلام جو بلواؤ یا امام — ہے رند کی بھی لو طرفِ کربلا لگی (رند)

لگ رہی ہے شمع اُسکو تیری لو سوی کی لو — عشق کا دعوہ کوئی کرتا ہے پروانہ دروغ
ظفر نہیں ہے خطا پشت لب اُسکے خال — لگی ہے طوطی شکر شکن سے زاغ کی لو (ظفر)

لو لگ رہی ہے جس سے وہ شمع رُو نہ آیا — بل بے تری شرارت یاں تک کبھو نہ آیا
میری جو لگ رہی اُسکی طرف کو تھی لو شبِ ہجر مثالِ چراغِ سحر
یہی کہتے تھے لوگ کہ بار خدایا شتاب کشاکش دم سے چھٹے
رشتۂ اُلفت نہیں ہے ہم کو شمع طور سے — لگ رہی ہے اپنی لو بار و چراغِ گور سے (نظم)

کانوں سے گو کہ ذکر خدا کا سُنیں مگر — تیری طرف ہے لوبت کا فر لگی ہوئی (عارف)
گو فکر دل کے ساتھ تری سو لگی رہے — آصف یہ شرط ہے کہ اُدھر لو لگی رہے (آصف)

(۳) کمال مصروفیت ہونا۔ محویت ہونا۔ عبادت یا ذکرِ خدا میں مصروف و مشغول رہنا۔ (۴) عشق لگنا۔ تعشق ہونا۔ دل لگنا ۔

سوائے کاہشِ جاں اور کچھ نہیں حاصل — عبث ہے شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی (اسیر)
اُسی پہ غش ہے وہ جسکی لگی ہے جس سے لو — پتنگ ماہ کے صدقے نہ ہو سوائے چراغ (معروف)
شعلہ رُو کو مری دلسوزی پہ آیا نہ خیال — دلگداز اپنا ہے اُنکی لگی لو اور طرف (ظفر)

لگے ہے جب کسی سے لو تو کچھ ایسی ہی سُوجھے ہے — نہ پوچھو میر کیوں جل کر موئے پروانے کیا سُوجھی
لو تری اے شعلہ خو دلکو اگر لگ جائیگی — آگ سی سینہ میں دل سے تا جگر لگ جائیگی (نظم)

(۵) خواہش ہونا۔ خواہشمند ہونا۔ شوق لگنا۔ اشتیاق ہونا۔ کمال آرزو و تمنا ہونا

بھری ہے تو نے شراب دو آتشہ ساقی — نہ کیونکر دل کو لگے اپنے اب ایاغ کی لو (ظفر)
اور جو کھانے کی لگے اُسکو لو — اور نہ کچھ دیکھو جز آتش جو (سودا)

(۶) امید بندھنا۔ آس بندھنا۔ آس لگنا۔ متوقع ہونا (۷) جیپی لگنا۔ رٹ لگنا۔ نام کی یا کسی بات کی تسبیح ہو جانا ۔

لو لگی تھی مجھے اے شمع ترے نام کی آہ — خامشی میں بھی تو یہ ذکر فراموش نہ تھا (جرأت)

(۸) آگ لگنا۔ جلنا۔ سوز و گداز ہونا۔ جلن ہونا ۔

ہمارے جلنے سے کیا تجکو کیوں لگی ہے لو — سنیں نہ ایک تری ہی تو بنائے باتیں سو
یہاں نہیں کوئی دیوانہ جو کرے تک وو — نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کہ مستحقِ کرامت گنہگار انند (انیم مومن)

(۹) کسی چیز کا بار بار ذکر کرنا۔ دیر تک ذکر کئے جانا۔ بار بار نام لینا۔ اس میں خواہ معشوق کا نام ہو خواہ یادِ الٰہی بیمار کی زبان پر بوقت نزع یا حالتِ خیر جیسے اللہ اللہ وغیرہ

جوں شمع سحر حسن بتوں کے غم میں — اللہ سے اب تو لو لگی ہے اپنی (میر حسن)

لو نکلنا (ہ) فعل لازم۔ شعلہ اُٹھنا۔ لاٹ نکلنا ۔

لوا (ہ) اسم مذکر۔ ایک قسم کی بٹیر۔ ایک بٹیر سے مشابہ اور اُس سے چھوٹا پرند۔ جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔ عربی میں اسے سلوے جسکے سبب سے من سلوا مشہور ہوا۔ فارسی میں وُرتیج اور سمانی کہتے ہیں ۔

لِوا (ع) اسم مذکر۔ عَلَم۔ جھنڈا۔ طوغ۔ دھجا۔ رایت۔ فوج کا نشان ۔ نیزہ ۔

نوبتِ فتح و ظفر سے سینہ کوٹیں گے رقیب — اب لوائے عشق فوجِ حسن پر خم ہو گیا (اختر)

لَواحِق (ع) اسم مذکر۔ لاحق کی جمع (۱) متعلقین۔ رشتہ دار۔ خویش و اقربا۔ بھائی بند۔ یگانے (۲) نوکر چاکر ۔

لَوارا (ہ) اسم مذکر۔ گائے کا بچہ۔ گوسالہ۔ بچھڑا ۔

لَوازم (ع) اسم مذکر۔ لازم کی جمع ضروری چیزیں۔ سروسامان۔ اسباب۔ سامگری ۔

لَوازمات (ع) اسم مذکر۔ لازم کی جمع الجمع۔ سامان۔ اسباب۔ سامگری ۔

لَوازمہ (ع) اسم مذکر۔ لازم کی جمع۔ سامان۔ ضروری چیزیں ۔

لِواطت (ع) اسم مؤنث۔ امرد بازی۔ اِغلام ۔

لِوالے جانا (ہ) فعل متعدی۔ اُٹھوا لے جانا۔ ہمراہ لے جانا۔ ساتھ لے جانا ۔

لِوانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) مول دلوانا۔ خرید کروانا۔ خرید دینا۔ مول لے دینا ۔ (۲) اُٹھوانا جیسے مزدور پر لوا لاؤ ۔

لوبان (ع) اسم مذکر۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے۔ کوڑیالوبان عمدہ ہوتا ہے ۔ اسکی پیدائش جاوہ۔ درخت

لوبھ (س) اسم مذکر - حرص - لالچ - طمع - لالسا - پرائی دولت کی خواہش - ترشنا - اچھا - تمنا - ہوکا - زیادہ طلبی جیسے تمنی آمد آسنا ہی لوبھ +

لوبھ کرنا (ہ) فعل متعدی :- لالچ کرنا - طمع کرنا - ہوکا کرنا - زیادہ طلبی کرنا - حرص کرنا

لوبھی (ہ) صفت :- سندو - (۱) حریص - طامع - لالچی (۲) خواہشمند - مشتاق - متمنی - کسی بات کا بھوکا - کمال آرزومند - جیسے درشن کے بیتا لوبھی -

(۳) کنجوس - بخیل - شوم +

لوبیا (ع) اسم مذکر - ایک قسم کا غلہ جو ماش کی قسم سے ہے - اس کا سفید ہوتا ہے اسکی کچی پھلیاں گوشت میں پکاتے اور دالوں کو گھنگنیاں کرکے کھاتے ہیں +

لوپ (س) صفت :- (۱) مخفی - پوشیدہ - چھپا ہوا - گپت - پنہاں - غائب - نظر (ہندی گریمر) حذف (۳) معدوم - نیست - نابود +

لوتھ (ہ) اسم مؤنث - جسد مردہ - تن مردہ - لاش - نعش - لاشہ - کشتہ - قتلہ +

لوتھ پڑنا (ہ) فعل لازم - لاش پڑنا - مردہ ہوکر گرنا +

لوتھ پوتھ (ہ) صفت :- تھک کر چور - جسد بیجان کی مانند - مثل مردہ - مثل نعش جیسے بخار میں لوتھ پوتھ پڑا ہے - تھک کر لوتھ پوتھ ہوگیا +

لوتھ ڈالنا یا ڈال دینا (ہ) فعل متعدی :- مار کر گرا دینا - جان نکال لینا - مار کر ڈھیر کر دینا - لاش ڈال دینا +

لوتھڑا (ہ) اسم مذکر :- گوشت کا بڑا ٹکڑا جسمیں ہڈی نہ ہو - مضغہ - گوشت پارہ - پارچہ - مچا +

لوٹ (ا) اسم مذکر :- صحیح انگلش NOTE (نوٹ) کرنسی نوٹ - درشنی ہنڈی - وہ سرکاری کاغذ جو بجائے سکہ رائج الوقت کام دیتا ہے +

لوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لوٹنا کا حاصل بالمصدر - لوٹنی - لڑھکنی - منڈکری - غلطیدگی (۲) عاشق - غش - فریفتہ - مفتون - دلدادہ - مٹا ہوا - محو الفت کسی چیز کی خواہش میں نہایت مضطرب اور بیقرار (۳) کروٹ +

لوٹ پوٹ (ہ) صفت :- (۱) غلطاں زنان - لڑھکتا پڑکتا - لوٹنیاں کھاتا ہوا (۲) عاشق - فریفتہ - غش - مفتون (اس جگہ لفظ پوٹ تابع مہمل ہے) +

(۳) مضطرب - بیقرار - تڑپتا ہوا (۴) الٹ پلٹ - اوپر تلے - اتھل پتھل (دودھ دہی گھی چھاچھ کی پہیلی)

پہلے ماں کے ہم ہوئے پیچھے بڑا بھائی لوٹ پوٹ کے باپ جایا پیچھے جائی مائی (پہیلی)

یعنی بلونے سے گھی نکلا +

لوٹ پوٹ ہونا یا ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) غلطاں و پیچاں ہونا - (۲) دفعۃً تڑپنے لگنا - تڑپ جانا - پھڑک جانا (۳) عاشق زار ہو جانا - فریفتہ

ہو جانا - غش ہو جانا - عاشق ہو جانا - مر جانا - مفتون ہونا ؎

کیا کہیں کہنے کی کچھ ہم نہیں باقی رہی ہو گئے ہم لوٹ پوٹ انکی ادا و آن پر (انشار)

میں کس حساب میں ہوں جو نہ لوٹ پوٹ ہے بجلی کی کوند بھی تری مژہ نگاہ پر (مصحفی)

(۴) دفعۃً مر جانا - پھڑک کر دم نکل جانا - تڑپ کر مر جانا - جس طرح زہر قاتل سے آدمی پھڑک کا نہیں کھاتا اس طرح مر جانا (۵) مضطرب اور بیقرار ہو جانا - بیچین ہونا - تڑپنا - پھڑکنا ؎

اس چاند کی جھلک جو دیکھی ہے کیا دیکھئے لیونا ادھر دیکھو کہ دل لوٹ پوٹ ہے (جرأت)

لوٹ جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) مچل جانا - زمین پر لوٹنے لگنا - پچھاڑیں کھانا - قلابازی کھانا - لڑھکنیاں کھانے لگنا - لوٹنیاں لگانا (۲) غش ہو جانا - غش کر جانا - عاشق ہو جانا - مر جانا - فریفتہ ہو جانا - دل قابو میں نہ رہنا - کسی عمدہ چیز کو دیکھ کر پھڑک جانا - موہ جانا ؎

تنہا نہ اسکو دیکھ کے محفل نے غش کیا اپنی بھی جان لوٹ گئی دل نے غش کیا (انشار)

(۳) بے تاب ہو جانا - بیقرار ہو جانا - پھڑک جانا - تڑپ جانا - مضطرب ہو جانا - تاب نہ رہنا ؎

فغاں وہ شکے مرے ہنستے ہنستے لوٹ گئے نکل کے منہ سے بنی شاخ زعفراں فریاد (وزیر)

(۴) مکر جانا - منحرف ہو جانا - انکار کر جانا - بے ایمان ہو جانا جیسے اسکے سو روپے لیکر لوٹ گیا (۵) پھر جانا - برگشتہ ہو جانا جیسے قسمت لوٹ جانا (۶) ٹوٹا آنا - دیوالہ نکلنا - کام بگڑنا - جیسے کوٹھی لوٹ گئی - (۷) نہایت محظوظ اور مسرور ہو جانا - از حد پسند کرنا - از حد خوش ہونا ؎

ہمارے نالے پہ مرغ چمن تو لوٹ گئے بلا سے جو نہ لگی گلسرے کا داغ کو چوٹ (؟)

قصور اس میں میاں تانسین کا کیا ہے نہ پہنچے انکے جو گانے سے کچھ کلاغ کو چوٹ (؟)

(چونکہ اطفال خردسال کو جب چیز پسند آجاتی ہے تو اسکے حصول کے واسطے ضد یا ہٹ کرتے اور اس ضد میں زمین پر لوٹنے بلکہ مچلنے لگتے ہیں - پس مجازاً بہت پسند کرنے کے معنی ہو گئے بلکہ اکثر ایسے ہی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ پسند کرنے والا اسکی طلب میں اصرار کرے اور چاہے کہ وہ شئے خواہی نخواہی حاصل ہو جائے چنانچہ کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر لوٹ گیا)

لوٹ لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :- لوٹنی لگانا - لوٹنا پوٹنا - لڑھکنا پڑکنا - غلطیدن کا ترجمہ - لیٹنا - سو رہنا - پڑ رہنا - دراز ہو جانا - اینڈنا +

لوٹ ہو جانا (ہ) فعل لازم :- غش ہو جانا - فریفتہ ہو جانا - نہایت پسند کرنا - کسی پر مر جانا - عاشق ہو جانا - دل دے بیٹھنا - دل دادہ ہو جانا ؎

ہر اک وہاں بھی دیکھ تجھے لوٹ ہو گیا محشر میں بھی سنی نہ تیرے دادخواہ کی (مرزا مہدی بیگ شوخ)

لوٹ ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - مرنا - غش ہونا ؎

جنکی آرائش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفیؔ ہائے انگوٹھیوں سے ہاتھ لگانا منع ہے (مصحفی)

جسپہ عاشق ہے صبا اُس خاک کا ذرہ ہوں میں برق جسپر لوٹ ہے اُس کھیت کا دیوانہ ہوں (داغ)

(۲) ریجھنا۔ مائل ہونا۔ للچانا۔ نہایت پسند کرنا ؎

زعفرانی جوڑے پہ ہے پُر پہیلی گوٹ ہو دیکھ کر اسکو حیا بندی نہ کیونکر لوٹ ہو (رنگین)

لوٹ ایدل نہ ہو اُس شوخ کے رخساروں پر مفت میں جل نہ دہکتے ہوئے انگاروں پر (نسیم لکھنوی)

(۲) قربان ہونا۔ نثار ہونا۔ صدقے جانا۔ فدا ہونا۔ تصدق ہونا ؎

قسم اس وہم سے کچھ پڑتا ہے اُس غارت گر جاں کا کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبرو مسلماں کا (مصحفی)

قدسیوں سے اسکو تعلق نہیں ذرا معروف ہی پہ لوٹ ہے فرش ہے فدائے غم (معروف)

لُوٹ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) غارت۔ غنیمت۔ یغما۔ وہ اسباب جو غنیم یا کسی اور شخص سے چھین جھپٹ کر لائیں (۲) غارتگری۔ تاراج۔ نہب۔ لوٹ کھسوٹ۔ چھینا جھپٹی جیسے لوٹ بنولوں کی گھاؤ گرہتیا کا (کہاوت) ؎

رام نام کی لوٹ ہے لوٹی جائے سو لوٹ انت کال پچھتائیگا جب پران جائینگے چھوٹ (دوہا)

تری برق تجلی گر ٹھہر جاتی تو کیا ہوتا۔ کہ ان بیتابیوں پر لوٹ ہے امیدواروں میں (داغ)

(۳) ظلم۔ اندھیر۔ ناپرساں حالی۔ ایسی کیا لوٹ ہے کہ مفت لے جاؤگے (۴) زیادہ ستانی۔ زیادہ طلبی + حصول بالجبر و شرت +

لُوٹ پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) غارتگری ہونا۔ لوٹ ہونا۔ لٹنا۔ (۲) ناپرساں حالی ہونا۔ اندھیر مچنا۔ ظلم ہونا +

لُوٹ کا مال (ہ) اسم مذکر:- (۱) مال غنیمت یغما (۲) چوری کا مال (۳) مفت کا مال +

لُوٹ کھسوٹ یا لُوٹ مار (ہ) اسم مؤنث:- غارت و نہب۔ ڈاکہ۔ قزاقی۔ رہزنی۔ غارتگری +

لُوٹ کے موسل بھی بھلے (ہ) کہاوت:- مفت کی ادنےٰ چیز بھی اچھی ہے۔

لُوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے (ا) کہاوت:- بڑاہوں کی ادنیٰ چیز بھی اچھی ہوتی ہے +

لُوٹ لینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کھسوٹ لینا۔ مال چھین لینا (۲) عاشق کر لینا۔ فریفتہ کر لینا۔ موہ لینا (۳) مال مار لینا۔ چوری کر لینا (۴) تباہ و برباد کر دینا۔ ننگا کر دینا +

لُوٹ ہونا (ہ) فعل لازم:- غارتگری ہونا۔ تاراج ہونا۔ ہاتھ پڑنا ؎

کہتی ہے فوج آرزو دل کی لُوٹ قاروں کے مال کی ہوتی (صبا)

لُوٹ مچانا یا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- چھینا جھپٹی کرنا۔ زبردستی کرنا + غارتگری کرنا۔ لوٹنا مارنا۔ ہاتھ ڈالنا +

لوٹا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا ٹونٹی دار برتن خواہ مسی ہو خواہ گلی جو اکثر وضو و طہارت وغیرہ کے کام آتا ہے۔ مطہرہ۔ آبریز۔ ابریق۔ جھاگل۔ آفتابہ۔ (۲) ہندو

پیتل کا گڑوا۔ بڑی لٹیا۔

لوٹا اُٹھانا یا رکھنا (ہ) فعل متعدی:- ادنےٰ درجہ کی خدمتگاری کرنا۔ منہ ہاتھ دھلانے کی نوکری کرنا۔ پیخانہ میں لوٹا رکھنے کی ملازمت کرنا۔

لوٹا سجی یا لوٹن سجی (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی عمدہ اور سفید یا گلابی رنگ کی سجی جو اکثر مربے وغیرہ میں کالنے کا کام دیتی ہے۔ لوٹا سجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جس حوضہ میں سجی کے درخت جلائے جاتے ہیں اُسکے اندر جگہ جگہ کرکے لوٹے رکھ دیتے ہیں درختوں کا پساو اُن میں آکر جمع ہوتا اور اس سجی کے لوٹے سے جم کر بنجاتے ہیں۔ سجی کے درخت حصار کے ضلع میں بہت پائے جاتے ہیں +

لوٹا نہ اُٹھوانا یا نہ رکھوانا (ہ) فعل متعدی:- ع۔ ادنےٰ درجہ کی خدمت بھی نہ لینا۔ کسی سے اسقدر ناگوارہ کرنا کہ اُس سے ادنےٰ کام لینا بھی ناگوار طبع ہو جیسے وہ تو ایسی خوبصورت ہے کہ اُس سے لوٹا بھی نہ اُٹھواؤں +

لُٹا کھسوٹا (ہ) صفت:- غارت زدہ۔ غارت خوردہ وہ شخص جسکا مال لُوٹ لیا ہو لٹا ہوا

لُوٹا لُوٹ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لوٹ مار۔ لوٹ کھسوٹ۔ قزاقی۔ رہزنی۔ ہاتھا چھانٹی۔ غارتگری ؎

خوب دل کھول کر تماشا لوٹ حسن کی اندنوں ہے لوٹا لوٹ (عاشق)

(۲) اندھیر۔ ناپرساں حالی ؎

بوسے وعدے سے جب زیادہ لئے بولے کیا خوب کیا ہے لوٹا لوٹ (کنھیا لال عاشق)

لوٹا لوٹا پھرنا (ہ) فعل لازم:- بےتابانہ پچھاڑیں کھانا۔ مضطربانہ پٹخنیاں کھانا + کسی درد یا صدمہ کے باعث تڑپنا۔ ازحد پھڑکنا +

لَوٹانا (ہ) فعل متعدی:- (عوام) (۱) واپس کرنا۔ پھیرنا۔ ہٹانا۔ کسی چیز کو سترد کرنا (۲) کسی آدمی کو اُلٹا پھیرنا (۳) اُلٹنا۔ زیر و زبر کرنا۔ نیچے کا اوپر یا اوپر کا کپڑا نیچے کرنا +

لَوٹ پَوٹ (ہ) اسم مؤنث:- دو رخی۔ ساتھ کے ساتھ دو پشتہ چھپائی + (چھاپنے والوں کا قاعدہ ہے کہ پہلے کاغذوں کو اک پشتہ کر لیتے ہیں جب وہ سوکھ جاتا ہے تو دو پشتہ کرتے ہیں مگر جب کسی ضرورت کے باعث ساتھ کے ساتھ دو پشتہ کرنا ہوتا ہے تو اُسے لوٹ پوٹ کہتے ہیں۔ یعنی ایک رُخ چھاپ کر اُسی وقت دوسرے رخ کو بھی چھاپ دینا۔ اس صورت میں کا بیان بھی دوسرے انداز سے لکھی جاتی ہے +

لوٹنا پھرنا (ہ) فعل لازم:- بےتابانہ پھرنا۔ مضطربانہ پھرنا۔ پچھاڑیں کھاتا ہوا پھرنا۔ نہایت تڑپنا۔ ازحد پھڑکنا۔ بےقرار رہنا ؎

دل کا ساہوتا گرد غلطاں کو اضطراب پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا (ذوق)

لوٹم لاٹ یا لوٹم لوٹ (ہ) اسم مؤنث:- ہو۔ ہاتھا چھانٹی۔ سرزوری اور بے باکی کے ساتھ چوری۔ اندھیر کھاتا۔ غارت گری۔ ناپرسان حالی۔ اندھیر۔ کمال بد انتظامی۔ جیسے۔ جہاں ایسی لوٹم لاٹ ہو وہاں ہم چلے تو چندیا پر بال تک نہ چھوڑیں جہاں تک ہو سکے خوب سر مونڈیں (از سنگھ سہیل)

اس لوٹم لوٹ اور آپا دھاپی کا کہنا کیا توبہ کی تیری ہاتھ کی میری (از بہتر بھبلی)

لوٹن (ہ) صفت:- (۱) لوٹنے والا۔ تڑپنے والا۔ پھڑکنے والا۔ قلا بازیاں کھانے والا۔ پچھاڑیں کھانے والا (۲) اسم مؤنث) ایک قسم کی عمدہ گلابی رنگ کی سجی لوٹا سجی

لوٹن سجی (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (لوٹا سجی) +

لوٹن کبوتر (ہ) اسم مذکر۔ گرہ باز کبوتر۔ قلا بازیاں کھانے والا کبوتر۔ ایک قسم کا سفید رنگ کا کبوتر جس میں یہ صفت ہے کہ جہاں اُسکے سر کو ہاتھ لگا کر چھوڑا اور وہ لوٹنیاں کھانے لگا۔ کہتے ہیں اسکا دماغ نہایت نازک ہوتا ہے یہ ذرا سے صدمہ کی تاب نہیں لا سکتا ؎

طپش پر بلبلوں کی شکست ہے لوٹن کبوتر کو ہوا کس طفل خو کو عزم بازیگاہ مقتل کا (شہیدی)

لوٹنا (ہ) فعل لازم۔ (عوام) (۱) پھرنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔ ہٹنا۔ واپس پھرنا۔ بازگشت کرنا۔ (۲) متعدی -) اُلٹنا۔ پلٹنا۔ رُوگردان کرنا۔ ابرے کو استر یا استر کو ابرہ بنانا۔ کپڑے کا رُخ بدلنا +

لوٹنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) از پہلو بہ پہلو غلطیدن یا گردیدن کا ترجمہ۔ غلطاں ہونا۔ کروٹیں بدلنا۔ کروٹیں لینا۔ لُڑکنا۔ لڑکنیاں کھانا + خاک یا مٹی میں لیٹنا جیسے مرغی یا تیتر وغیرہ کا زمین پر لوٹنا ؎

لیلیٰ کے شوقِ وصل میں مجنوں کو دیکھنا کیا کیا ہے راو ناقہ محمل میں لوٹتا
دل کا ساہوتا گرد غلطاں کو اضطراب پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا } (ذوق)

بسترِ گل پر وہ سوئے غیر کو جب لیکے ساتھ کیوں نہ میں لوٹوں بچھا کر آہ اخگر تہ بہ تہ (نصیر)

(۲) مچلنا۔ پچھاڑیں کھانا۔ بچے کا ضد یا ہٹ کرنا (۳) حالت مستی یا نشہ میں زمین پر لیٹ لیٹ جانا۔ زمین پر لڑکا لڑکا پھرنا ؎

دیکھ کر وہ چشم میگوں بر میں یوں بیحال دل جوں شرابی کوئی لوٹے ہے پڑا بازار میں (نصیر)

(۴) کسی صدمہ یا درد سے تڑپنا + پھڑکنا۔ بیقرار ہونا۔ تلملانا۔ مضطرب رہنا یا ہونا۔ بے چین ہونا۔ بے تاب رہنا + بے اختیار ا ور بے قابو ہونا۔ آپ میں نہ رہنا۔ تخت رہنا

سیماب سینہ میں ہے کہ پہلو میں برق ہے اللہ رے لوٹنا دلِ پُر اضطراب کا (حضرتِ مصحفی)

نہ لوٹنا دلِ پُر اضطراب سے چھوٹا بلا سے جان گئی پر عذاب سے چھوٹا (جرأت)

دیکھ کر اے ہم نشیں فرقت کی بھاری رات ہم لوٹتے ہیں کروٹیں لیلے کے ساری رات ہم (جرأت)

درد دل سے لوٹتا ہوں میں پر اسکو درد ہے ہوں میں حرف درد جس پہلو سے اُلٹو سے (ذوق)

تڑپنے لوٹنے تاب و تواں تک نہ پوچھینگے نہ دیکھینگے کہاں تک (انور)

گیا شب فرقت میں صدمے میں اِل بیتاب پر مثلِ زخمی لوٹتا ہوں چادرِ مہتاب پر (ناسخ)

کعبہ کا رُخ ہے اور ترے دردِ فراق سے میں اے صنم ہوں پہلی ہی منزل میں لوٹتا
بے آب تیغ ماہیٔ بے آب کی طرح اے ذوق دل ہے سینۂ بسمل میں لوٹتا } (ذوق)

(۵) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ شیفتہ ہونا۔ غش ہونا۔ مفتون و شیدا ہونا۔ دل دے بیٹھنا۔ موہت ہونا ؎

نہ دل اِن شُعلہ رخساروں پہ لوٹے بلا سے گرچہ انگاروں پہ لوٹے (ظفر)

چھپاتا ہے گلِ نرگس سے تو جو اپنے گھر کو تری اس بات پہ کیا کیا ترا ایران لوٹے ہے (جرأت)

(۶) لیٹنا۔ پڑنا۔ سونا۔ لوٹ لگانا۔ آرام لینا۔ سستانا (۷) گرنا۔ پڑنا۔ بچھنا جیسے پیروں میں لوٹنا (۸) دفعۃً مرجانا۔ مرگِ مفاجات کا آجانا (۹) مکر جانا۔ انکار کر جانا۔ لوٹنی لے جانا۔ نامقر ہو جانا جیسے پرایا روپیہ لیکر لوٹ گیا + نیتی ہے اور لوٹ جاتی ہے (۱۰) پھرنا۔ برگشتہ ہونا۔ پھوٹنا۔ بگڑنا جیسے قسمت لوٹنا۔ نصیب لوٹنا (۱۱) دیوالہ نکلنا۔ ٹوٹا آنا۔ تباہی آنا۔ کام بگڑنا جیسے کوٹھی لوٹنا۔ بنک کا لوٹ جانا (۱۲) وجد میں آنا۔ وجد کرنا + مزے میں آ کرنا چنے لگنا۔ رقص کرنا۔ حال آنا۔ حالت آنا ؎

یوں تو تڑپا کئے سب مقتل میں بس یہ تڑپا کہ قضا لوٹ گئی (لا اعلم)

(۱۳) نہایت خوش ہونا۔ نہایت محظوظ ہونا۔ پھڑک جانا۔ انتہا پسند کرنا۔ ؎

کہے اشعار بے تابی کے تو نے ایسے ہی جرأت کہ پڑھ پڑھ ہر سخنداں اب ترے اشعار لوٹے ہے (جرأت)

لوٹ جاتے جو مجھے دیکھتے آکر لبِ بام رقصِ بسمل کا سر کوچہ تماشا ہوتا (برق)

(۱۴) عش عش کرنا۔ سراہنا۔ واہ وا کرنا + مرحبا کہنا۔ کسی کے ہنر کا قائل ہونا + رشک کرنا۔ حسد کرنا ؎

جب نیم جاں ہوں کوچۂ قاتل میں لوٹتا قاتل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹتا (ذوق)

لوٹنا پوٹنا (ہ) فعل لازم۔ سونا سُلانا۔ لیٹنا لٹانا۔ بے تکلفانہ جا بجا جہاں پڑ رہنا۔ لیٹنا پٹنا بھی کہتے ہیں ؎

اب جوان فضل الٰہی ہو چکے کیا ڈر تمہیں آؤ بیٹھو کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو (انشا)

(پوٹنا تابع مہمل ہے) +

لوٹنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) غارتگری کرنا۔ تاراج کرنا۔ جبراً یا زبردستی چھیننا۔ لُوٹ کھسوٹ کرنا جیسے لُوٹو۔ گھر کوئی نہیں بسند یا ہے تو ڈولی نہیں۔ کہاوت

یعنی بگڑے ہوے کا کوئی سامان درست نہیں چاہو سو لوٹ ؎

وہ شہرِ دل کو لُوٹے جاتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ وہ جاتا ہے معجاتا ہے وہ تاراج گرد دیکھو (ممنون)

(۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا (۳) اُجاڑنا۔ ویران کرنا (۴) عاشق بنانا۔ فریفتہ کرنا۔ اپنا شیدا و والہ کرنا ؎

جا کبھو تُو بھی تو بازار کو ہولے ہولے لُوٹ ہر ایک خریدار کو ہولے ہولے (عارف)

(۵) اُڑانا۔ حاصل کرنا۔ بھوگنا جیسے مزا لُوٹنا۔ بہار لُوٹنا۔ جوبن لُوٹنا (۶) مہنگا فروخت کرنا۔ گراں بیچنا۔ زیادہ قیمت لینا۔ ٹھگنا۔ سر مُونڈنا۔ کورے اُسترے سے حجامت بنانا (۷) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ ہاتھ رنگنا۔ ناجائز طریقے سے روپیہ لینا +

لُوٹنی (ہ) اسم مؤنث:۔ لوٹکنی۔ قلابازی + صاف انکار۔ صاف جواب +

لُوٹنی لینا (ہ) فعل متعدی:۔ بالکل انکار کرنا۔ صاف مُکرنا۔ کوئی چیز لے کر کانوں پر ہاتھ دھر جانا۔ بے ایمانی کرنا + لے لوٹ بتا +

لوٹنیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ لوٹنی کی جمع +

لوٹنیاں کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ قلابازیاں کھانا۔ تڑپنا۔ بیقرار ہونا۔ پھڑکنا۔ پچھاڑیں کھانا جیسے وہ مارے درد کے لوٹنیاں کھا رہا تھا +

لوٹنے کی جائے ہے (ا) محاورہ:۔ (۱) یعنی عجب سیر و تماشا ہے۔ بڑی کیفیت ہے۔ عجب لُطف ہے + (جا اور جائے دونوں طرح جائز ہے) ؎

یہ لوٹنے کی جا ہے گدھے پر سوار ہو زاہد نے عزمِ کعبہ بایں ریش فش کیا (انشا)

(۲) تڑپنے کی جگہ ہے۔ پھڑکنے کا موقع ہے + بھڑ پھڑانے کی جگہ ہے + قربان ہونے کی جگہ ہے۔ فدا ہو جانے کا مقام ہے ؎

سر بوقتِ ذبح اپنا اُسکے زیرِ پائے ہے یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے (ذوق)

لَوٹھا (ہ) صفت:۔ ع۔ موٹا مسٹنڈا۔ سنڈ مُسنڈ۔ مرد جوان و فربہ۔ ہٹا کٹا ؎

اور تو کیا کسی لوٹھے سے تجھے دونگی بیاہ لاوے گر اُسکا تو پیغام زبانی باندی (رنگین)

یاں تو آ او چوتی کس لوٹھے پر بھولی ہے تو اپنی خشتک میں جراتی کھیرے اور بولی ہے تو (انشا)

لَوٹھی (ہ) لوٹھا کی تانیث +

لوٹے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لوٹا کی جمع۔ (۲) حروفِ مغیرہ کے آ جانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

لوٹے ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ ع۔ نہا کر ناپاکی اُتارنا۔ نہا کر پاک ہونا۔ پاک ہونے کے واسطے نہانا۔ غسلِ جنابت کرنا + پنڈا دھونا۔ غسل کرنا۔ نہانا +

لوٹے میں نمک ڈالنا یا گھلانا (ا) فعل متعدی:۔ (ہنود) سخت عہد کرنا۔ سخت قسم کھانا۔ قسمیہ عہد کرنا +

(جب ہندو لوگ کسی معاملہ پر اتفاق کرتے ہیں تو پنچایت کر کے پانی کے بھرے ہوئے لوٹے میں ایک ایک کنکری باہم ملکر ڈالتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو کوئی آج کے عہد سے پھرے وہ نون کی طرح گھل گھل کر مرے) +

لَوث (ع) اسم مذکر:۔ (۱) آمیزش۔ ملونی۔ ملاو۔ رلاو۔ غش (۲) آلودگی (۳) مجازاً داغ۔ دھبہ۔ عیب۔ کلنک +

لوچ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) چیپیگی۔ چیپ۔ لیس۔ لس۔ لزوجت۔ چپچپاہٹ۔ (۲) نرمی۔ ملائمت۔ نزاکت + لچک + حسن و خوبی (۳) اسم مؤنث یعنی سادھو سر کے بال ہاتھ سے راکھ لگا کر اُکھاڑنے کو کہتے ہیں۔ بالوں کا نوچنا +

لوچ دار (ہ) صفت:۔ (۱) لسدار۔ لیس دار۔ لزج (۲) نرم۔ ملائم + نازک + لچکدار۔ لچیلا +

لوچ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ مُکی دے دے کر آٹے میں لس پیدا کرنا + آٹے کو گوندھنے کے بعد پانی دیکر مُکیاں لگانا +

لُوچرا (ہ) صفت:۔ لاعمر۔ ڈھیلا۔ وہ شخص جسے سستی ہو (علت اُٹھنے والے بولتے ہیں)

لوچن (س) اسم مذکر:۔ رگیتوں میں (نین۔ نیتر۔ چشم۔ عین۔ آنکھ۔ دیدہ۔ جیسے مرگ لوچن یعنی آہو چشم +

لَوح (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) لکھنے کی تختی۔ تختۂ چوب و سنگ۔ پٹی + ؎

بُت اُس سیمتن کی مدح کے مضمون سوجھتے ہیں مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی (ناسخ)

(۲) وہ چوڑی سل جو پتھر کی بنا کر قبر کے سرہانے مدفون کی تاریخِ وفات و آیات وغیرہ لکھ کر لگا دیتے ہیں۔ لوحِ مزار ؎

جو مر جاؤں تو لوحِ قبر پر میری یہ کھدوانا سوا یہ دردِ فرقت سے قضا کا اک بہانا تھا (رند)

(۳) سرورق۔ کتاب کا پہلا صفحہ۔ صفحۂ اوّل۔ ٹیٹر۔ ٹائیٹل پیج + سرنامہ۔ عنوان + وہ بیل بوٹہ جو کسی کتاب کے شروع یا اوّل ورق پر بنا دیتے ہیں۔ لوچہ ؎

زر دہ ہے اہلِ حق کو بھی دیتا ہے آبرو لوحِ طلا سے صفحۂ قرآں چمک گیا (اسیر)

لَوحِ پاک یا سادہ (ع ص) صفت:۔ تختۂ سادہ + کوری تختی۔ وہ پٹی جس پر ابھی تک کچھ لکھا یا نقش نہ کیا گیا ہو +

لوحِ تعلیم یا لوحِ مشق (ع ص) اسم مؤنث:۔ (۱) تختۂ مشق۔ وہ تختی جس پر بچے مشق کرتے ہیں۔ پٹی (۲) وہ چیز جو بکثرت استعمال میں آئے۔ زیرِ مشق +

لوحِ طلسم (ع) اسم مؤنث:۔ تانبے یا پیتل یا کاغذ وغیرہ کی وہ تختی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق یا اُسکی حقیقت لکھ کر خواہ کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں +

لوحِ محفوظ (ع) اسم مؤنث:۔ وہ مصئون و محفوظ یعنی لازوال تختی جس پر

مذاظ ۱۱

لوح

خدا تعالےٰ نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہیں اور اسی کے موافق ہوتا ہے +

لوحِ مزار یا تربت یا مرقد و قبر (ع) اسم مؤنث :- وہ سل جسپر آیات و ابیات خواہ تاریخ وفات وغیرہ کندہ کرکے قبر کے سرہانے لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات صرف سادہ اور بے نقش پتھر بھی کھڑا کر دیتے ہیں +

لوح نویس (ع + ف) اسم مذکر :- وہ شخص جو کتاب کے سرورقوں کو منقش کرتا ہے۔ نقاش۔ مصور + چھاپہ کی کتابوں کا سرورق بہلانے والا +

لوح و قلم (ع) اسم مذکر :- (۱) تختی اور خامہ (۲) لوحِ محفوظ اور قلم قدرت۔ احکام الٰہی کی تختی اور اُسکے لکھنے کی قلم قدرت +

لودھ (س) اسم مذکر :- (۱) لودھ درخت کی چھال جو اکثر آنکھ کی دوا کے کام آتی ہے (۲) ایک قسم کی بوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے +

لودھا (ہ) اسم مذکر :- ایک نومسلم مسلمان فرقہ کا نام جس کا پیشہ کاشتکاری اور کسانی ہے +

لودھی یا لودی (ا) اسم مذکر :- پٹھانوں کے ایک زبردست فرقہ کا نام جس میں بہلول لودھی سکندر لودھی وغیرہ مشہور بادشاہ ۱۴۵۰ء سے ۱۵۲۶ء تک حکمراں رہے۔ کایستھوں نے اسی سکندر لودھی کے وقت میں فارسی پڑھنا شروع کیا تھا +

لوئر - انگلش - صفت :- ادنےٰ۔ چھوٹا۔ گھٹیل۔ اسفل۔ جھنڈا۔ ماتحت۔ ابتدائی

لوئر سکول انگلش - اسم مذکر :- ابتدائی اسکول۔ مدرسۂ ادنےٰ۔ برینچ اسکول +

لوئر کلاس انگلش - اسم مؤنث :- جماعتِ ادنےٰ۔ ابتدائی جماعت +

لوری (ہ) اسم مؤنث :- از لا ریعنی لاڈ جسے لاڈ کہتے ہیں) وہ پیارے اور سریلے الفاظ جو بچے کے سُلانے کے واسطے گیت کے طور پر دھیمے دھیمے سُروں میں عورتیں گاتی ہیں مناجات۔ بنگرہ۔ نانو جیسے ؎

آجا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا — میرے بالے کی آنکھوں میں گھل مل جا
آتی ہوں بیوی آتی ہوں — دو چار بالے کھلاتی ہوں (لوری)

لوری دینا (ہ) فعل متعدی :- بچے کو لوری سنا کر سُلانا۔ سُلانے کا گیت گانا +

لوڑ (ہ) اسم مؤنث :- (پنجاب) خواہش۔ ضرورت۔ حاجت۔ طلب۔ درکار۔ چاہ جیسے ہمیں اس کی لوڑ نہیں +

لوڑا (ہ) اسم مذکر (بازاری) آلۂ تناسل مذکر قضیب۔ لِنگ۔ لنگ +

لوڑا پیلا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (بازاری) پیلا از پیلڑ بمعنی خایہ) گالی گلوچ

لوٹ

بکنا۔ فحش بکنا۔ گالیاں دینا۔ بدزبانی کرنا۔ بدسخن نکولنا +

لوڑا جھوڑی (ہ) اسم مؤنث :- (بازاری) جھینا جھپٹی۔ (۲) لڑائی جھگڑا۔ فحش کلامی کے ساتھ تکرار۔ بدتہذیبی کی تکرار +

لوڑھا (ہ) اسم مذکر (پورب) (۱) سِل بٹا۔ (۲) اوسواں بنیوں کا ایک گوت +

لوڑھی (ہ) اسم مؤنث :- پنجابی ہندوؤں کا ایک تیوہار جس میں کالی دیوی کے نام پر وہ شخص جسکے ہاں اُس سال لڑکا پیدا ہوتا ہے لکڑیاں جلاتا ہے +

(شاید اسلئے یہ تیوہار لاڑ کھا ہیں لڑکا پیدا ہونے کی خوشی کا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ پنجاب کے ہندوؤں کا ایک سالانہ تیوہار ہوگیا جس میں پوس کے مہینے میں دو تاریخ کو کالی دیوی کے نام پر رات بھر لکڑیاں جلاتے اور کالی دیوی کے گیت گاتے ہیں اسی تیوہار میں کواری لڑکیاں اُپلے پیسے۔ ریوڑیاں وغیرہ گیت گا کر مانگتی پھرتی ہیں لیکن یہ تیوہار جس شخص کے ہاں اُس سال لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ مانتا اور رات بھر عورتوں سے گیت گواتا ہے) +

لوز (ع) اسم مؤنث :- (۱) بادام۔ (۲) ایک قسم کی معرف تراشی ہوئی بادام کی شیرینی۔ مثلثی وضع یا شبیہ بعین کے مانند ترشی ہوئی مٹھائی ؎

حسن کی لوز جب نظر آئی — عشق میں بوٹے پیشکر آئی (اختر)

لوزات (ا) اسم مؤنث :- دیکھو (لوز۔ لوزیات کی بجائے لوزات کرلیا ہے +

لوزات کی گوٹ (ا) اسم مؤنث :- ایک قسم کی گوٹ سموسے کی گوٹ +

لوزیات (ع) اسم مؤنث :- (لوز کی جمع) +

لوزینہ (ع) اسم مذکر :- بادام کا حلوا +

لوس (ا) اسم مؤنث :- (لشکری) لیس کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ رُپہلی خواہ سنہری فیتہ۔ کلبتوں یا تاروں کا چوڑا فیتہ +

لُوط (ع) اسم مذکر :- (۱) ایک مشہور پیغمبر کا نام جو ہاران کے بیٹے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھتیجے تھے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لاکر ملک شام تک اُنکے ساتھ گئے تھے۔ جب شہر سدوم اور اُسکے آس پاس کے رہنے والے نہایت گمراہ ہوئے اور اُنہوں نے بت پرستی کے علاوہ امردبازی وو دیگر افعال ناشایستہ اختیار کئے تو خدا تعالےٰ نے حضرت لوط کو اُنکی ہدایت کے واسطے بھیجا گر وہ راہِ راست پر نہ آئے اس سبب سے اُس شہر پر غضب الٰہی نازل ہوا یعنی شہر اُلٹ گیا۔ اُنکی بیوی کافرہ تھی (۲) ایک کھاری جھیل کا نام جو ملک شام میں واقع اور جھیل مردار کے نام سے مشہور ہے +

لُوطی (ع) اسم مذکر :- (۱) لوط پیغمبر کی قوم۔ باشندگانِ سدوم (۲) مجازاً) غلامی۔ مُغلم۔ امردباز۔ کودک باز +

لوک (س) اسم مذکر۔ (۱) لوگ۔ شخص۔ اشخاص۔ بشر۔ انسان۔ آدمی۔ (۲) طبقہ۔ بھون۔ پردہ۔ یہ تین لوک سب سے زیادہ مشہور ہیں اوّل سُورگ لوک سے دیولوک بھی کہتے ہیں یعنی قُدسیوں کے رہنے کا مقام۔ عالمِ ارواح۔ (۲) مرتولوک دُنیا۔ سنسار۔ عالم۔ جہان۔ گیتی (۳) سوم پاتال لوک یعنی نیچے کا طبقہ۔ تحت الثریٰ + (اکثر ہندی کتابوں میں سات لوک۔ تفصیل ذیل لکھے ہیں (۱) بھورلوک یعنی دُنیا (۲) بھوَر لوک جس میں رشی مُنی سدھ وغیرہ رہتے ہیں اور وہ آفتاب و زمین کے درمیان واقع ہے (۳) سُورلوک۔ یعنی سورگ جس میں اندر اور دیوتا رہتے ہیں یہ مقام سُورج اور قطب یعنی دُھروتارے کے درمیان واقع ہے (۴) مہرلوک جس میں بھرگو رشی وغیرہ بستے اور برہما کے جینے تک زندہ رہتے ہیں۔ لیکن جب تینوں لوک میں قیامت آتی ہے اور اُس کا اثر مہر لوک تک پہنچتا ہے تو وہ سب بستی پانچویں لوک یعنی جن لوک میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں برہما کے بیٹے سَنک۔ سندن سناتن اور سنت کمار رہتے ہیں (۶) تپولوک جہاں تپشی یعنی مرتاض لوگ رہتے ہیں (۷) ست لوک یعنی برہم لوک +

ان ساتوں لوکوں میں سے اوّل تین لوک کلپ یعنی برہما کے ہر دن کے اخیر میں فنا ہو جاتے ہیں اور پچھلے تین لوک یعنی ۵۔۶۔۷ برہما کے جینے تک یعنی برہما کے سو برس تک رہتے ہیں بلکہ چوتھا مہر لوک بھی جب ہی تک قائم رہتا ہے۔ بعض کتابوں میں چودہ لوک لکھے ہیں جیسیں سات لوک یہی ہیں اور سات پاتال یعنی اتل۔ وتل۔ سُتل۔ تلاتل۔ مہاتل۔ نتل۔ رساتل شامل ہیں +

لوک آچار یا لوک بیوہار (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) دیساچال۔ ملکی رسوم مُلک کا دستور۔ دیس کی ریت +

لوک پال (س) اسم مذکر۔ بھوپتی۔ راجہ۔ بادشاہ۔ بھوپال۔ جہاں پناہ +

لوک ناتھ (س) اسم مذکر۔ (ہندو) (۱) راجا۔ بادشاہ۔ (۲) شیو۔ مہادیو۔ (۳) برہما۔ (۴) وشنو +

لُوکا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) شعلۂ آتش۔ زبانۂ آتش۔ لپٹ۔ لو۔ لاٹ (۲) جھلسا۔ لکڑی کا جلتا ہوا ٹکڑا۔ لُکٹی۔ ہیزم نیم سوختہ۔ جلتا جلتی ہوئی لکڑی +

لوکا لگا دینا (ہ) فعل متعدی۔ عو۔ بتی لگا دینا۔ آگ لگا دینا۔ جلا دینا۔ جھلس دینا۔ پھونک دینا ؎

ہیں ترے آتے جو اوبِ خاک بلول   ہے مُو لوکا ہی لگادینے کے قابل بادل (رافت)

لوکا لگانا (ہ) فعل متعدی عو۔ (۱) آگ لگانا۔ جھلسا لگا دینا۔ بتی دینا۔ بتی لگانا۔ جھلسنا جیسے ایسے خاوند کے مُنہ کو لوکا لگاؤں (نہایت نفرت و خفگی کے موقع پر بولتے ہیں) (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ قطع تعلق کرنا +

لُوکا لگاؤں (ہ) دعائے بد و کلمۂ تنفر۔ عو۔ آگ لگاؤں چولہے میں دوں جھلسا لگاؤں۔ جھلسوں۔ نام نہ لوں۔ بات نہ پوچھوں +

لُوکا لگ جائے یا لگے (ہ) دعائے بد و کلمۂ تنفر۔ آگ لگے۔ چولہے میں جائے۔ بھاڑ میں پڑے۔ غارت ہو۔ جھلسا لگے۔ ناپید ہو۔ وفان ہوست ؎

چولہے میں جائے اُلفت لگ جائے اُسکو لوکا   جس واسطے ہوئی ہے دگیر یہ مری باجی رنگیں

یہ بُت نہ چین کا ہے نہ یہ ہند کا صنم   لُوکا لگے فرنگ کو کافر فرنگ ہے (میر سوز)

جگر میں آگ بھڑکے ہے جلی جاتی ہوں میں ہے   بُرا اُلوکا لگے اُلفت کو مُنہ کالا محبت کا (راحت)

(یہ محاورہ اصل میں اہل پنجاب سے لیا گیا ہے جہاں آجکل چیلہ ہی اسکی بجائے بولا جاتا ہے بعض لوگوں نے لوکا پڑے بھی باندھا ہے۔ مگر یہ بول چال کے خلاف ہے) +

لُوکا لگنا (ہ) فعل لازم۔ آگ لگنا۔ جھلسا لگنا۔ بتی لگنا۔ جلنا + غارت ہونا۔ برباد

لوکاٹ (ملایا) اسم مذکر۔ ایک قسم کا زرد رنگ کا میوہ جو زرد آلوچے کے مشابہ اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے +

لَوکارِثم (ع) اسم مذکر۔ ایک قسم کا حساب۔ جو حساب کے پھیلاؤ کو مختصر کرنے کے واسطے ایجاد کیا گیا ہے۔ اسمیں ضرب و تقسیم کی بجائے صرف جمع و تفریق سے کام لیا جاتا اور تناسب اعداد سے بحث ہوتی ہے۔ لوکارتھم بھی کہتے ہیں +

لوکالوک (س) اسم مذکر۔ (ہندو) پہاڑ کا وہ فرضی سلسلہ جو ساتوں سمندر کے گرداگرد مانا گیا اور دُنیا کی حد خیال کیا گیا ہے۔ جس طرح اہل اسلام نے کوہ قاف کو تصور کیا ہے +

لُوکٹ (ہ) اسم مؤنث۔ ہیزم نیم سوختہ۔ ادھ جلی لکڑی۔ لُکٹی۔ چھلد +

لوکڑا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) لڑکا۔ طفل۔ کودک + معصوم (۲) وہ چھوٹی [illegible] جو دُرگا دیوی کی خدمت میں حاضر باش خیال کیا جاتا ہے (۳) وہ لڑکا جسے [illegible] دیوی کی پوجا کرنیکے بعد اُسکے نام کا کھانا کھلاتے ہیں + (ہندو [illegible])

لَوکی (ہ) اسم مؤنث۔ (پورب) کدو۔ لبا۔ گھیا۔ مزاجاً درجہ دوم میں سرد و تر +

لوگ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مردم۔ اناس۔ اشخاص۔ خلائق۔ خلق اللہ۔ خلقت۔ [illegible] آدمی۔ (۲) گنوار۔ عو۔ خاوند۔ خصم۔ پتی۔ شوہر (۳) ذات۔ قوم۔ [illegible] جیسے تُم کون لوگ ہو +

لوگ لگائی (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) زن و مرد۔ عورت مرد +

لوگ ہنسائی (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندو) جگت ہنسائی۔ شماتت۔ فضیحت۔ رسوائی۔ رسوائی عام یا خلائق +

لوگا (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) ایک پیڑ - لتہ - پودا - چھپر (۲) منجھن - لیپٹن +

لوگوں (ہ) اسم مذکر:- لوگ کی جمع + جیسے ماں بیٹوں میں لڑائی ہونی لوگوں نے جانا - بیر پڑا +

لولا (ہ) اسم مذکر (۱) لٹکتا جو اکثر نابلوں گھنٹیوں وغیرہ کے اندر لٹکتا رہتا ہے اور اُسی جنبش سے ٹکرا کر آواز پیدا ہوتی ہے (۲) کان کے ایک زیور کا نام جسے اکثر کہ... کے نیچے پہنتے ہیں - لٹکن - بُلاک (۳) بچے کا عضو تناسل - نُنّو +

لُولا (ہ) صفت:- (۱) پورب - لُنجا - ٹُنٹا - جسکے ہاتھ بیکار ہوگئے ہوں (۲) پنجم (بنگلہ) کا مترادف - پیروں سے اپاہج +

لُولُو (ع) اسم مذکر:- دُر - موتی - گوہر - ... - مروارید +

لُولُو (ہ) اسم مذکر:- (۱) فارس کی ایک خوبصورت قوم کا نام جسے گُرجی بھی کہتے ہیں (۲) وہ مہیب اور ڈراؤنی صورت جو بچوں کے ڈرانے کے واسطے بناتے اور اُسے اردو میں ہوا کہتے ہیں - نزد طفل - مجازاً عفریت - بھوت - جن - دیو - ہوّا - آسیب - بلا + وہ مہیب آواز جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں وغیرہ ؎

کان کا موتی چھپاؤ طفل دل ہے پُر دل　　اسکو لُولُو سے ہمیشہ کیوں ڈراتے ہو تم
اے بتو دل کو دُرِ گوش دکھاتے کیوں ہو　　ہے یہ لڑکا اسے لُولُو سے ڈراتے کیوں ہو } (اسیر)

گر زلف کو اُسکی کبھی چھیڑوں تو اُن نصیر　　حلقۂ مارِ سیاہ اُسکو بتاتا ہے مجھے
در بھی ہاتھ جو پہنچے ہے دُرِ گوش تلک　　تو وہ مُنہ پھیر کے لُولُو سے ڈراتا ہے مجھے } (قطعہ)

(۲-۱) ایک قسم کی بڑی چیچک - اس معنی میں صرف جُرأت نے باندھا ہے جو صرف مبتدا کی رعایت پر دلالت کرتا ہے ورنہ بول چال میں نہیں ہے ؎

کوئی تو اُس سے پوچھے ہو کے پردہ　　اری تو سوتیلے یا کر لُولُو (جُرأت در ہجو چیچک)

(۲-۱) اُلّو - احمق - پاگل - باؤلا - سودائی - خبطی - دیوانہ جیسے لُولُو ہے +

لُولُو بنانا (۱) فعل متعدی:- احمق بنانا - پاگل بنانا - سودائی بنانا - لُولُو کہکر چھیڑنا -

لُولی (ف) اسم مؤنث:- (۱) لغوی معنی عمدہ نازک + خوبصورت - خوش مزاج - (۲) ناچنے گانے والی عورت - کنچنی - رنڈی - رقاصہ (۳) فاحشہ - پاتر - بیسوا - پتُریا - کسبی ؎

جو کہ چور ہے کی صورت خوانچے صد قو تکی شکل　　ڈھونڈیں ہیں لولیاں بھیلنے کا نپور (مخمس در ہجو کانپور)

(۴) ایک خوبصورت قوم کا نام جسے گُرجی بھی کہتے ہیں +

لولیِ فلک (ف + ع) اسم مؤنث:- زہرہ - ناہید - مطربۂ فلک - شکر - شُوک ایک مشہور ستارے کا نام جسے آسمان کی ڈومنی بھی کہتے ہیں +

لولین (ہ) صفت:- مستغرق - محو کسی بات کے خیال میں ڈوبا ہوا - غرق +

لولین ہونا (ہ) فعل لازم:- کسی خیال میں نہایت مستغرق ہونا - تصوّر میں ڈوبنا - لو لگانا +

لومڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لوکھڑی - ثعلب - روباہ - ایک چھوٹے سے جانور کا نام جو بلّی کی برابر ہوتا اور اکثر شیر کے آنے سے پہلا پھرتا ہے (۲) عیّار - مکّار - گُربہ مسکین - بگلا بھگت +

لومڑی کے شکار کو جائیے تو شیر کا سامان کر لیجئے (۹) کہاوت:- تھوڑا سا یا چھوٹا سا کام بھی ہو تو اُسکا معقول سامان کرنا چاہئے +

لون (ہ) اسم مذکر:- (س) लवण لَوَن) کھار - نمک - نون - مِٹھ - کھارا + (اُخاورہ حال میں حسبِ قاعدۂ زبان اسکا نام لَوَن سے بدل کر نون مستعمل ہو گیا ہے جو لوگ لون کو غلط اور نون کو صحیح خیال کرتے ہیں وہ خود غلطی پر ہیں کیونکہ اگر صحیح ہے تو سنسکرت کے تلفّظ کے موافق لَوَن بولو نہ کہ لون ورنہ دونوں غلط ہیں) +

لون مرچ لگانا (ہ) فعل متعدی:- اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانا - حاشیہ چڑھانا - آگ بھڑکانا + بات کو مزیدار یا ندر دار بنانا +

لوں (ہ) حرف جر (گنوار) تک - تلک - لگ + جیسے گھر لوں تو چل +

لُوں (ہ) اسم مؤنث:- بادِ گرم - سَموم - وہ گرم ہوا جو وسط گرمی میں چلتی اور جسم کو جھلسے دیتی ہے - لُو +

لُوں چلنا (ہ) فعل لازم:- ہوائے گرم کا چلنا - سموم چلنا ؎

دشت میں ڈھونڈنے لیلی تجھے مجنوں چلتی　　نالۂ گرم سے تیرے نہ اگر لُوں چلتی (نصیر)
جل گیا دل اگر ایسی جو بلا نکلے ہے　　جیسے لُوں چلتی مرے منہ سے ہوا نکلے ہے (میر)

لونا (ہ) صفت:- (ہندی) (۱) اَلونا کا نقیض - سلونا - نمکین - (۲) کھاری - شور - کڑوا جیسے لونا پانی - (۳) تیز - تیتا - (راماین میں یہ معنی آئے ہیں) +

لوناچماری (ہ) اسم مؤنث:- بنگالے کی ایک مشہور جادوگرنی کا نام جسکی نسبت عالمگیر نامہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے جادوگروں کی جگت اُستانی لوناچماری اور اسکے گرو گھنٹال میاں اسمٰعیل جوگی کے منتر جنکے شیطانی نام جادو ٹونے کے منتروں میں کامروپ دیس کے ساتھ ایسی باتوں کے معتقد اکثر جپا کرتے ہیں قلعہ نامدو واقع ملک آسام مقام کوچ بہار کے متصل پہاڑ کی چوٹی پر نیچے سے اُوپر تک ابتک بنے ہوئے موجود ہیں جنکی سیڑھیاں ایک ہزار کے قریب ہونگی +

لونار (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) نمک سار - کان نمک + نمک کی کیاری - نمک کی جھیل +

لُونبڑ (ہ) صفت:- (لکھنؤ) طویل القامت احمق - لمبا اُوت - وہ شخص جو دراز قد -

اور احمق ہو +

لونجی (ہ) اسم مؤنث :۔ کچے آم کی پھانکوں کا اچار + کیریوں کی وہ پھانکیں جو اچار کے واسطے تیار کی جاتی ہیں + کچومر +

لوند (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) کلماس۔ ادھک مہینا۔ وہ تیرھواں مہینہ جو تیسرے سال ہر سال کی کسرات کو جمع کرکے بڑھایا جاتا ہے۔ سال بہ سال کبیسہ۔ وہ مہینا جو ہر تیسرے برس شمسی حساب سے بڑھایا جاتا ہے (۲) زائد۔ فضول۔ زیادہ۔ فاضل +

لوندا (ہ) اسم مذکر :۔ گیلی چیز کا ڈلا + گندی۔ لندی +

لوند مشو دا خصم خدائی (۱) کہاوت :۔ عو۔ یعنی رنڈ مسود اقرار کرتی ہے کہ خدا میرا خصم ہے جس عورت کا کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو ۔۔۔ اور خود مختار ہو تو اُسکی نسبت طنزاً بولتے ہیں +

لونڈا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سادہ رُو۔ نوخیز۔ امرد۔ وہ لڑکا جسکے ڈارھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ لڑکا۔ چھوکرا۔ کودک۔ طفل۔ (۲) بیٹا۔ پسر۔ ابن۔ پُتر۔ پوت۔ (۳) داس۔ غلام۔ چیلا + بردہ (۴) رونق۔ کام کاج کرنے والا لڑکا۔ ٹہلوا۔ ہرکارہ (۵) معشوق۔ شاہد۔ یار + مفعول۔ بدفعلی کرانے والا چھوکرا۔ غلام بارہ۔ کنکوا۔ جیسے "ہاتھی کو پونڈا، پہلوان کو لونڈا" (کہاوت) (۶) صفت) ناوان۔ ناتجربہ کار۔ بچہ۔ بیوقوف۔ نافہم جیسے تم لونڈے ہو ان باتوں کو کیا جانو (۷ صفت) سفلہ۔ چھچھورا +

لونڈاپن (ہ) اسم مذکر :۔ چھوکرا پن + سفلہ پن۔ چھچھورا پن +

لونڈوں (ہ) اسم مذکر :۔ لونڈا کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے واؤ نون کے ساتھ ہو جاتی ہے +

لونڈوں کھدیڑی (ہ) صفت :۔ عو۔ زن بچہ باز۔ چوزے باز۔ وہ عورت جسے لڑکوں کے ساتھ فعل کرانے کا مزہ ہو۔ بدکارہ۔ وہ عورت جو لونڈوں کے پیچھے پیچھے پھرے + ؎

کیوں نہیں گھستی مرے پاؤں کی ایڑی باندی ۔ تو کدھر اُڑ گئی او لونڈوں کھدیڑی باندی (انشا)

لونڈوں گھیری (ہ) صفت :۔ وہ عورت جو لڑکوں سے رغبت رکھے۔ زن بچہ باز + وہ عورت جو لڑکوں کو ساتھ لگائے رہے یا لڑکے اُسے گھیرے رہیں ؎

دیکھے ہے اُجالا نہ اندھیری ۔ غضب یہ بیتا ہے لونڈوں گھیری (جرأت)

مدعی حسن کے بھری ہیں یہ جو لونڈوں گھیریاں ۔ بیٹیاں ہیں صحن اور کوٹھوں پہ سو چک پھیریاں (انشا)

لونڈوں ہائی (ہ) صفت :۔ لڑکوں سے رغبت رکھنے والی۔ لڑکوں میں بیٹھنے اُٹھنے والی۔ لڑکوں سے صحبت رکھنے والی۔ طفل مزاج +

لونڈہایا (ہ) صفت :۔ لڑکوں سے صحبت رکھنے والا۔ لڑکوں سے رغبت رکھنے والا۔ طفل مزاج +

لونڈہایا کارخانہ (۱) اسم مذکر :۔ سفلہ کارخانہ۔ ابتر کارخانہ۔ بے انتظامی۔ بچوں اور چھوکروں کے ہاتھ پڑا ہوا کام +

لونڈے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) لونڈا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ جیسے لونڈے کا یار رسیلا رنڈی کا یار اُجلا۔

لونڈے باز (۱) اسم مذکر :۔ امرد پرست۔ شاہد باز۔ بچہ باز۔ کودک باز۔ لوطی۔ مُغلم۔ اِغلامی۔ غلام بارہ۔ کنغال +

لونڈے بازی (۱) اسم مؤنث :۔ اِغلام۔ لواطت۔ شاہد بازی۔ بچہ بازی +

لونڈے بازی کرنا (۱) فعل متعدی :۔ بچہ بازی کرنا۔ کودک بازی کرنا۔ امرد پرستی کرنا + اغلام کرنا۔ شاہد بازی کرنا +

لونڈی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) باندی۔ چیری۔ داسی۔ کنیز۔ کنیزک۔ امتہ۔ پرستار۔ (۲) ٹہلنی۔ خدمت کرنے والی۔ خادمہ۔ سیوک۔ دائی۔ خواص +

لونڈی اَور کے پیر دھوئے اپنے پیر دھوتی لجائے (ہ) کہاوت اَوروں کے کام میں چستی اپنے میں سُستی۔ اُس کاہل وجود آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو اَوروں کا کام کرتا پھرے اور اپنی خبر نہ رکھے +

لونڈی بچہ (۱) اسم مذکر :۔ پرستار زادہ۔ خانہ زاد غلام۔ داسی پُتر۔ وہ شخص جو لونڈی کے پیٹ سے ہو۔ لونڈی کا جنا۔ باندی کا جام۔ کنیزک زادہ +

لونڈی کا جنا یا لونڈی کے پیٹ کا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (لونڈی بچہ)

لونڈی کو لونڈی کہا رو دی بیوی کو لونڈی کہا ہنس دی (ہ) کہاوت :۔ شریف اور رذیل میں یہی فرق ہے کہ اُسکا ظرف بڑا ہوتا ہے اسکا چھوٹا۔

لونڈی کی خوشامد سے سسرال میں باس (۱) کہاوت :۔ کارندوں کے خوش رکھنے سے آقا بھی راضی رہتا ہے +

لونڈی ہو کر کمانا بیوی بنکر کھانا (۱) کہاوت :۔ جو شخص محنت میں شرم نہیں کرتا وہی گزران امیرانہ کرتا ہے +

لونڈیا (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لڑکی۔ چھوری۔ چھوکری۔ صبیہ۔ (۲) عو۔ بیٹی۔ دختر۔ پتری +

لونگ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) قرنفل۔ کرن پھل۔ میخک۔ گرم مصالحہ کے ایک درخت کا شگوفہ۔ ایک خوشبودار درخت کی کلی جو نہایت تیز اور خوشبودار ہوتی ہے مزاجاً دوم درجہ میں گرم و خشک (۲) ناک کے ایک زیور کا نام جو لونگ کی شکل کا ہوتا ہے۔ ناک کی کیل +

لون

لونگ چڑے (ہ) اسم مذکر۔ ایک قسم کے کباب جو بیسن کی آمیزش سے بنائے جاتے ہیں۔ نیز پھلکیوں کو بھی کہتے ہیں جیسے لونگ چڑے مصالحہ کے بھنی

لونگ چڑے مصالحہ کے دو شہرت کے وہ سالے لے سے

آج کل زیر فلک گرم ہے مطبخ اُسکا ٭ بیچتا لونگ چڑے تھا جو سڑے پانی کے (جراتؔ)

وہ لونگ چڑے تھے زعفرانی ٭ جو دیکھے بھر آئے مُنہ میں پانی (ناامعلوم)

لُونی (ہ) اسم مؤنث۔ شورہ کھار۔ وہ نمناک مٹی جو شوریت کے سبب دیوار وغیرہ سے جھڑ جھڑ پڑتی رہے۔ ریہ +

لُونی لگنا (ہ) فعل لازم۔ شور پیدا ہونا۔ کھار ہونا سے

خاک میں ملتا ہے پیری سے جوانی کا مزا ٭ کہنہ ہوتی ہے تو لُونی لگتی ہے دیوار کو (مصحفیؔ)

لونیا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کا ساگ جو نمکین اور کسی قدر ترش ہوتا ہے اُسکا پھول نہایت خوبصورت اور رنگ برنگ کا ہوتا ہے۔ خرفہ کو پک۔ بقلۃ الحمقا۔ چنانچہ سودا نے اپنی مخمس میں بھی جو شیخ کی ہجو میں ہے یہ مصرع لکھا ہے سے

دولہا نمک بھرا ہے جُوں لونیے کا ساگ۔ (سوداؔ)

ایسی ہے ملاحت اُسکے مُنہ پر ٭ رخسار کا سبزہ لونیا ہے (سحرؔ)

(۲) نمک ساز۔ نمک بنانے والا + (۳) وہ بنجارہ جو صرف نمک کی سوداگری کرتا ہے۔ نمک فروش جیسے لونیے کا لون گرا، وہ نا ہوا تیلی کا تیل گرا ہینا ہوا +

لوہ (ہ) اسم مذکر۔ لوہے کا مخفف۔ آہن۔ حدید۔ (۲) ریلوے کی لکڑی (۳) پنجابؔ وہ بڑا توا جسپر کئی کئی روٹیاں ایک ساتھ پکتی ہیں +

لوہ چُون (ہ) اسم مذکر۔ برادۂ آہن۔ لوہے کا چورا +

لوہ سار (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندو) لوہے کی کان +

لوہا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) آہن۔ حدید جیسے ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ لوہا کرے اپنی بڑائی۔ ہم بھی ہیں مہادیو کے بھائی سے

خشم اعدا نہیں مٹتے کا تحمل سے مرے ٭ آہنِ گرم کو کاٹے گا یہ لوہا ٹھنڈا (اسیرؔ)

(۲) صفت) مضبوط۔ مستحکم + سخت + بھاری +

(یہ لفظ سنسکرت لوہ بمعنی سُرخ سے جسکا مادہ لوہو ہے نکلا ہے چونکہ لوہا نمی پانے سے سُرخ رنگ لے آتا ہے اسلئے اسکا یہ نام رکھا بلکہ لال بمعنی سُرخ بھی اسی طرح ہوا ہے)

لوہا بجانا (ہ) فعل متعدی۔ تلوار چلانا۔ تیغ زنی کرنا +

لوہا برسنا (ہ) فعل لازم۔ (لکھنؤ) تیغ باری یا کشت وخوں ہونا۔ تلوار چلنا سے

بھوں بالوں سے ہیں شمشیر ابری ٭ کہیں عُشاق میں لوہا نہ برسے (سحرؔ)

لوہ

لوہا تیز ہونا (ہ) فعل لازم۔ (۱) تلوار تیز ہونا۔ چھری تیز ہونا + بس چلنا قابو چلنا + غصہ چلنا۔ زور چلنا جیسے غریب پر سب کا لوہا تیز ہوتا ہے +

تُمہارا لوہا بھی ہمارے ہی اُوپر تیز ہے (۲) غالب ہونا۔ ور ہونا سے

توڑ دے زنجیرِ ہستی مثلِ تارِ عنکبوت ٭ آجکل جوشِ جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے (آتشؔ)

یہ تیز ہے اُس نشترِ مژگان کا لوہا ٭ کٹ جائے جس سے دیکھ کے پیکان کا لوہا (جراتؔ)

لوہا دینا یا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (دھوبی دوزی) استری کرنا۔ استری پھیرنا لوہے کو گرم کرکے اُسکے بٹھانا + دُھلے کپڑے کو لوہے کی گرمی سے صاف کرنا۔ شکن مٹانا +

لوہا لاٹھ (ہ) صفت۔ (۱) نہایت مضبوط۔ نہایت مستحکم۔ نہایت سخت۔

(۲) تابع فعل) سنگلاخ زمین میں یہ مشکل زمین میں مشکل قافیہ یا ردیف میں

کیا ہی لوہا لاٹھ غزل یہ تو نے لکھی ہے ظفر ٭ ہوتے ہیں گُل آہ رقم کہ سنگ و آتش آہن آب (ظفرؔ)

لوہا لاٹھ ہوجانا (ہ) فعل لازم۔ کسی چیز کا نہایت سخت ہوجانا + ازحد جمجانا۔ نہایت پیوست ہوکر مستحکم ہوجانا +

لوہا لوٹ جانا (ہ) فعل لازم۔ (۱) تلوار کا مُڑجانا۔ شمشیر کا خمیدہ ہوجانا۔ (۲) تلوار کا دوہرا ہوکر کچھ کاٹ نہ کرنا۔ تلوار کا کارگر نہ ہونا۔ شمشیر کا کام نہ دینا۔ پُورا ہاتھ نہ پڑنا۔ پُورا ہاتھ نہ بیٹھنا۔ وار خالی جانا (۳) قسمت لوٹ جانا تقدیر پھوٹ جانا۔ نصیبا بگڑ جانا۔ کام بگڑ جانا۔ نصیب بد ہوجانا سے

لوٹ گئی شمشیر دو دم جب قاتل کرنے جو گیا ٭ ہائے نہ لوٹا وقت شہادت ایسا لوہا لوٹ گیا (نکہتؔ)

(بعض شعرا نے آہن لوٹنا بھی باندھ دیا ہے سے

گلا کٹتا نہیں تیغِ نگہ سے ٭ کہئے لوٹا ہے آہن کسی کا۔ (مرزا صابرؔ)

لوہا ماننا یا مان جانا (ہ) فعل لازم۔ کسی کی تلوار کے ہاتھ یا وار سے ڈرنا۔ جنگی طاقت کو تسلیم کرنا کسی کی شجاعت۔ بہادری دلیری اور سخت دلی کا قائل ہونا۔ رعب ماننا۔ عجز اختیار کرنا۔ دبنا۔ ڈرنا۔ خوف ماننا۔ زبردست تسلیم کرنا۔ ہار ماننا۔ چپس بولنا۔ عاجز ہونا۔ بول جانا سے

کس نے اُس ناوکِ مژگاں کا نہ مانا لوہا ٭ ہر کماندار کبادت کی طرح دب نکلا (اسیرؔ)

پہلواں ملتے ہیں اب کے تمہارا لوہا ٭ ہاتھ تلوار پہ پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے

وحشتِ دل کیوں نہ مجنوں ہاتھ میں صد اُدکے ٭ مانتا ہے قیس بھی لوہا مرے زنجیر کا (نامعلوم)

رہتے سینہ سپر مردم یہ جو ہر ہے محبت کا ٭ کبھی لوہا نہ مانا یار کی تیغِ عداوت کا (سحرؔ)

سخت جانی تھی یہ کہ مان گئی ٭ تیغ لوہا تمہارے بسمل کا (ذوقؔ)

سخت جانی کی آس ٹوٹ گئی ٭ لوہا مانا تمہارے خنجر کا (صدعلی حسرتؔ)

لوہ

لوہار (ہ) اسم مذکر:- آہنگر۔ حداد۔ لوہے کی چیزیں بنانے والا +

لوہارخانہ (ہ) اسم مذکر:- کارخانۂ آہن۔ وہ کارخانہ جہاں لوہار کام کرتے ہیں +

لوہارخانے میں سُوئیاں بیچنا (ہ) فعل متعدی:- اُلٹے بانس بریلی کو بھیجنا۔ جو چیز جہاں خود تیار ہوتی ہو وہیں لے جانا۔ اُلٹی گنگا پہاڑ کو چڑھانا۔ بیوقوفی کا کام کرنا +

لوہار کی بھٹی (ہ) اسم مؤنث:- کورۂ آہنگر۔ لوہارخانہ +

لوہارنی (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (لوہاری) +

لوہاری (ہ) اسم مؤنث:- زنِ آہنگر۔ لوہار کی بیوی۔ وہ عورت جو قوم کی لوہارنی ہو +

لوہو (ہ) اسم مذکر:- دیکھو۔ لہو۔ خُون۔ رکت۔ رودر۔ دم +

(چونکہ امتحاناً ثابت ہوا ہے کہ خُون میں لوہے کا مادّہ چونہ وغیرہ کی نسبت زیادہ ہے بلکہ خُون سے اکثر لوہا نکلتا بھی ہے شاید اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علمِ کیمیا نے کچھ ابھی رواج نہیں پایا مدّت سے ہے) +

لوہیا (ہ) اسم مذکر:- آہن فروش۔ لوہے کی بنی ہوئی یا آہنی چیزیں فروخت کرنے والا +

لوہے (ہ) اسم مذکر:- (۱) لوہا کی جمع (۲) حُروفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت +

لوہے کا پُل (ہ) اسم مذکر:- جسرِ آہنی۔ وہ پُل جو لکڑی کی بجائے لوہے کے شہتیروں کھمبوں وغیرہ سے نہایت مضبوط بنایا گیا ہو۔ قنطرۃ الحدید ؎

دریائے غم سے میرے گزرنے کیواسطے تیغِ خمیدہ یار کی لوہے کا پُل ہوا (ذوق)

لوہے کے چنے (ہ) اسم مذکر:- نہایت سخت اور کٹھن کام۔ کارِ دشوار۔ کارِ صعب +

لوہے کے چنے چبانا (ہ) فعل متعدی:- نہایت کٹھن اور سخت کام کرنا۔ کارِ دشوار و صعب ترمیں مصروف ہونا جیسے قرآن کا حفظ کرنا لوہے کے چنے چبانا ہے ؎

پاس حرماں ہیں جو لوہے کے چنے بھی تو چبا نعمتِ عشق کے قابل لب و دنداں نانوں (آتش)

لوہے کی چھاتی کرلینا (ہ) فعل متعدی:- پتھر کا جگر کرلینا۔ پتھر کی چھاتی بنالینا۔ نہایت سخت دل اور کٹھور ہو جانا + دل سخت کرلینا۔ نہایت سخت کاموں کی برداشت کرنے کے قابل ہو جانا۔ مصیبت جھیلنے کے لائق ہو جانا۔ نہایت متحمل ہو جانا۔ جیسے (اگر تم سگھڑ صاحبِ شعور سلیقہ مند ہوگی تو اپنے پیٹے کر مار دوگی۔ سب باتیں انگیز و گے لوہے کی چھاتی پتھر کا جگرا کروگی۔ اپنی جان کو جان نہ سمجھوگی۔ کچھ سگھڑاپا کر کے دکھاؤگی ساس نندوں کے دل میں گھر کر دگی میاں کا دل ہاتھ میں لاؤگی جب ساس نندیں آنکھیں بچھائینگی) (از سگھڑ سہیلی) +

لٹ

لوہے کے گھاٹ اُتارنا (ہ) فعل متعدی:- مایوس کرنا۔ نراس کرنا۔ ناامید کرنا۔ دل توڑنا۔ دل شکستہ کرنا + مار ڈالنا۔ قتل کردینا +

لوئی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) اُونی چادر۔ اُونی باریک پٹّو۔ ایک قسم کا باریک کمبل جو اکثر کشمیر یا سرد ملکوں میں بُنا جاتا ہے (۲) گُندھے ہوئے آٹے کا پیڑا۔ (۳) عزّت کا کپڑا جیسے پگڑی عمامہ۔ دوپٹہ وغیرہ مجازاً عزّت۔ آبرو۔ مثلاً اُتر گئی لوئی تو کیا کریگا کوئی۔ (۴ پنجاب) منہ اندھیرے۔ راجہ کرن کے پہرے ہست سوہے ملے السماح جیسے میں رتھے لوئی لوئی جاؤنگا +

لوے (ہ) تابع فعل:- (ہندو) قریب متصل۔ پاس + نزدیک۔ دھورے + لوا کی جمع

لوے لگنا (ہ) فعل لازم:- (ہندو) دل کو لگنا۔ باور آنا۔ یقین ہونا۔ اعتبار ہونا +

لُہار (ہ) اسم مذکر:- آہنگر۔ حداد۔ لوہے کے ہتیار وغیرہ بنانے والا +

(مشتقات دیکھو لفظ لوہار میں) +

لُہارن (ہ) اسم مؤنث:- (پورب) لُہاری۔ زنِ آہنگر۔ آہنگر کی بیوی + لوہار قوم کی عورت +

لُہاری (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (لُہارن) +

لِہاڑا (ہ) صفت:- (ہندو بقّال) نادہند۔ لین دین کا کھوٹا۔ وہ شخص جو ہاتھ کا سچا نہ ہو + لے لوٹ + لے کر نہ دینے والا + بلیچڑ۔ مشکل سے قرض کے دام ادا کرنے والا۔ دیر میں دینے والا +

لَہاس (ہ) اسم مذکر:- رگنواس (۱) لاؤ کا رسّا۔ موٹا رسّا۔ وہ رسّا جس سے چرس کھینچتے ہیں (۲) جہاز کا رسّا۔ وہ موٹا اور بہت بڑا رسّا جو جہاز یا ناؤ پر لنگر وغیرہ لٹکانے نا و کھینچنے باندھنے کے کام آتا ہے۔ قلس۔ مقود (۳۔ پورب) بڑا ٹوکرا۔ جھلّی۔ جھال +

لُہان (ہ) صفت:- خُون آلودہ۔ لہو سے لتھڑا ہوا۔ خُون خُون۔ خُون سے بھرا ہُوا۔ (یہ لفظ لہو کے ساتھ مستعمل ہے جیسے لہو لُہان) +

لَہَبَر (ہ) اسم مذکر:- (پورب) (۱) لمبی اور ڈھیلی پوشاک۔ چوغہ۔ لبادہ۔ جُبّہ (۲) ایک قسم کا لمبا طوطا جو گردن کو خوب ہلاتا ہے اور اُسکی گردن بھی لمبی ہوتی ہے (۳) پھریرا نیزہ + علم۔ جھنڈا۔ نشان۔ رایت۔ دھجا۔ +

لَہَبَری (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا دراز قد لمبی گردن کا طوطا جسکی گردن ایک خاص انداز سے بولتے وقت جُنبش کرتی ہے +

لہٹی ہے (ہ) (محاورۂ عورات۔ لکھنؤ) فریفتہ ہے۔ عاشق ہے۔ مفتوں ہے۔ شیفتہ ہے +

لہج

لہجہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) تلفظ۔ اُچارن۔ الفاظ کی آواز + وضعِ تکلم۔ طرزِ کلام۔ (۲) زبان۔ محاورہ۔ بول چال (۳) آوازِ خوش۔ الحانِ خوش (۴) لے۔ سُر +

لہٰذا (ع) تابع فعل ۔۔ اسی واسطے۔ اسی لئے + بنا براں۔ اس واسطے۔ بناء علیہ پس۔ الحاصل۔ الغرض۔ قصہ کوتہ۔ قطعِ کلام +

لہر (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) موجِ دریا + ہلکورا۔ ہلورا۔ جنبشِ آب۔ تلاطم۔ ترنگ۔ وہ بلندیٔ آب جو تحریکِ ہوا سے سطحِ آب پر نمودار ہوتی ہے + جوار بھاٹا۔ جذر و مد سے

شغل رونے کا ہے تیرے عشق میں اے سیم تن رات دن بیٹھا گنا کرتا ہوں لہریں آب کی (ناسخ)

(۲) اُمنگ۔ اُپنگ۔ جذبۂ دل۔ شوقِ دل۔ من کی موج۔ ترنگ + جوشِ طبع۔ ولولہ

عشق پیری میں پھر کہاں ناصح یہ بھی اک لہر ہے جوانی کی (محمود)

(۳) حال۔ وجد۔ جذبہ (۴) وہم۔ خیال (۵) دیوانگی۔ سودا۔ خبط۔ جنوں۔ پاگل پن۔ (۶) کسی مرض یا اثرِ زہر وغیرہ کا دَور۔ غلبۂ مرض۔ مرض کا اُبھار۔ ہڑک۔ نوبت جسم کی لرزش جو کسی زہر کے اثر سے ہوتی ہے۔ سانپ کا زہر چڑھنے سے جسم کا لہرانا یا پیچ و تاب کھانا جیسے کُتّے یا سانپ کے کاٹے کی لہر۔ کالے کی سی لہر سے

زلفِ ساقی میں یہ موجِ شراب سانپ کے کاٹے کی ناسخ لہر ہے (ناسخ)

(۷) پورب) سوزش۔ جلن۔ چرمراہٹ۔ تیزی + چھنگ۔ چنچناہٹ۔ ٹیس۔ چپس چبک (۸۔ گنوار) جوشِ شہوت۔ خرمستی۔ چھل چُل۔ خواہشِ جماع جیسے

آدھی رات لہر سو بے چھوٹی جل گیا جنگل جل گئی بُوٹی (گیت)

(۹) کشیدہ کی دھاری۔ چھینٹ وغیرہ کی پٹڑی۔ بیل (۱۰) ہرے پودوں کی جنبش۔ لہلہاہٹ جیسے کھڑے کھیت کی لہر (۱۱) ایکھ کے پودے۔ چھوٹے چھوٹے گنّے۔ (۱۲) کسی کی یاد یا خیال کا دل میں آنا۔ دھیان + رو۔ راہٹ (۱۳) لہریا۔ وہ گوٹے یا لچکہ وغیرہ کی طرح ٹنکائی جو اکثر عورتیں رضائی یا دوپٹے وغیرہ پر ٹانکتی ہیں۔ دونت کج و ارکج +

لہر اُٹھنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) موج آنا۔ ترنگ آنا۔ تموج ہونا (۲) ولولہ اُٹھنا۔ جوش اُٹھنا۔ شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ اُٹھنا (۳) ارادہ ہونا۔ ٹھننا۔ خیال پیدا ہونا۔

لہر آجانا (ہ) فعل لازم ۔ خواہش کا غلبہ کرنا۔ دفعتہً ارادہ یا قصد ہو جانا۔ دل کا بے اختیار ہو جانا + ٹھننا۔ دُھن بندھ جانا۔ خیال آجانا سے

آبائے اُسکو لہر اِدھر آنیکی کہیں لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنارِ گنگ (ناسخ)

اے خضر میخانہ میں عارف کا کب ہے انتظار یاں چلے آتے ہیں جب وہ دل پہ لہر آجائے ہے (عارف)

رونے کی جو آجائے دوانے کو ترے لہر لہرائے فلک پر گھڑی دو گھڑی میں پانی (جرأت)

لہر آنا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) موج آنا۔ ترنگ آنا + (۲) تموج ہونا۔ تلاطم ہونا۔ (۳) دفعتہً ارادہ یا قصد ہونا۔ ٹھننا۔ دُھن بڑھنا۔ خیال بندھنا۔ تصور بندھنا۔ خیال آنا سے

بہلا چشم سے ایکبار جو یہ دریا سا بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانیئے لہر آئی کیا (جرأت)

وہ بحرِ حسن جب فرقت کی شب میں یاد آتا ہے یہی لہر آتی ہے دل میں کہ چلکر ڈوب جائیں (آتش)

دل میں اب اُسکے لہر آئی ہے گھر جانے کی تو بھی رونے کی جھڑی اے دیدۂ خونبار لگا (جرأت)

(۴) شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ اُٹھنا۔ غلبۂ شوق ہونا سے

مرے یوسف کو لہر آئے اگر اُس میں نہانے کی حباب ایک ایک ہو کاسۂ یعقوب دریا میں (آتش)

(۵) سانپ کے زہر کا اثر ہو کر جسم کا لہرانے لگنا۔ زہر کے اثر سے پیچ و تاب کھانا

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار سونگھتا اُس گیسوئے مشکیں کا مجھ کو سم ہوا (آتش)

لہر بہر (ہ) اسم مؤنث ۔ (۱) اوج موج۔ خوش اقبالی۔ اقبالمندی۔ خوشحالی + طالع مندی (۲) کسی چیز کی کثرت یا افراط۔ جیسے وہی آمدنی اور وہی گھر اب ہے کہ سب چیز کی لہر بہر ہے (از چتر بھنیلی) +

(۳) خوشی۔ آنند۔ خرسندی۔ جیسے ایک آنکھ میں لہر بہر۔ ایک آنکھ میں خدا کا قہر یعنی ایک بچے سے خوش دوسرے سے ناراض۔ ایک آنکھ کو اچھا سمجھ کر خوش ہونا۔ دوسری سے نفرت کرنا۔ جب کانے کی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں تو وہاں یہ غرض ہوتی ہے کہ ایک آنکھ میں رونق دوسری میں اندھیرا۔ ایک بازار آباد دوسرا اُجاڑ۔ (۴) برکت۔ بہبودی جیسے کھیوجی کرے لہر بہر ایک گھڑی سوا پہر۔ دُکاندار لوگ بکری کے واسطے یہ دُعا مانگتے ہیں +

لہر بہر ہو جانا (ہ) فعل لازم ۔ (۱) اوج موج ہو جانا۔ خوشی و خرسندی کا حاصل ہو جانا۔ موج آجانا۔ کام بن جانا۔ اقبال یاور ہو جانا (۲) خُوب بارش ہو جانا۔ کُھل کر برس جانا۔ رحمتِ الٰہی کا نازل ہو جانا سے

ہو گئی دم میں لہر بہر ایسی ساری حسرت نکل گئی جی کی (ادیب)

(۳) فراغبالی ہو جانا۔ عُسرت اور تنگی کا زمانہ نکل جانا۔ کسی چیز کی کمی نہ رہنا +

لہر چڑھنا (ہ) فعل لازم ۔ سانپ کا زہر چڑھنا۔ مارگزیدہ کا لہرانا۔ زہر کا دورہ ہونا

لہر چھوٹنا (ہ) فعل لازم ۔ (ہندو۔عو) غلبۂ شہوت ہونا۔ مستی چھوٹنا۔ چُل اُٹھنا۔ جھل ہونا۔ جماع کے واسطے جی چاہنا جیسے سے

کوئی دے گیا یار جنتر بوٹی مرے آدھی رات لہر چھوٹی

لہر لینا (ہ) فعل متعدی ۔ دریا کا موج مارنا۔ موج زن ہونا +

لہرا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) موج افزا اثر۔ طبیعت میں جوش پیدا کرنے والا اثر۔ چلتی ہوئی نَے۔ سارنگی کی وہ گت جو طبیعت میں ایک لہر پیدا کرتی ہے + کسی

سارنگیوں کی ملی ہوئی آواز ۔

کاٹو سار ہا ہے سارنگیوں کا لہرا … شملے کی تال وسم کے ہر ہر ملن کے اندر
سو طبلوں کے باہر مضطرب ہوگا جا ہے … آتی ہے کس مزے سے آواز چھن چھن اندر (بحر)
جان قالب میں نہ تھی رقص جاناں دیکھ کر … مجھ کو گھنگرو اُس کی سارنگی کا لہرا ہوگیا (بحر)

(۲) شہر آواز ـ لے ـ زمزمہ ـ ترانہ ـ نغمہ (۳) متواتر … خوب بہو ـ ترانہ جو جیبوں کی آواز +

لہرا اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) … زرہ نوب کرنا ـ خوب جوتیاں لگانا ـ متواتر پیٹنا ـ متواتر لگانا +

لہرا بجانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سارنگی کے جوش افزا … نکالنا ـ سارنگی بجانا ـ (۲) دیکھو (لہرا اُڑانا) +

لہرا لگانا (ہ) فعل متعدی :- (بیگمات) آواز سے کہنا ـ پکار کر بولنا ـ سُریلی آواز سے بات کہنا ـ سنوار کے کہنا ـ پُراثر کلام کرنا ـ طبیعت کو اُبھارنے والے الفاظ زبان پر لانا ـ لہک کر بولنا ـ جیسے ایک نے بیٹھے بیٹھے لہکایا ! ! ! ! دیکھنا کیا ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے اڑا ہی چڑھے ـ دوسری نے اُکسایا پچپاتے جوڑے بھی تو کلیے میں ہوں جب بہار ہے ـ تیسری نے لہرا لگایا ـ وری ـ بوا سارے سو رہے کس کام کے مصالحہ بھی تو اُن پر لگے جو ذرا جھم جھم ہووے (چتر بہیلی)

لہرا لینا (ہ) فعل متعدی :- خوب خبر لینا ـ آڑے ہاتھوں لینا ـ لتے لینا ـ چتھاڑنا ـ ذلیل کرنا ـ قائل معقول کرنا +

لہرانا (ہ) فعل لازم :- (۱) موج مارنا ـ ہلورے لینا ـ ہلکورے لینا ـ ہلکورنا ـ پانی کا دریا نہر تالاب وغیرہ میں لہریں لینا ـ موج زن ہونا ـ ساہا بھرنا ـ پانی پھر جانا ـ

رونے کی جو آجائے دوانے کو ترے لہر … لہرائے فلک پر گھڑی دو پہار میں پانی (جرأت)

(۲) لہلہانا ـ ڈھنڈھانا ـ ہلنا ـ جنبش کرنا + جیسے ہری کھیتی کا لہرانا ۔

ساقیا خالی نہ رکھ جام زمرد فام کو … سبزہ صحن چمن کس کس روش لہرا ہے (جرأت)

(۳) فرانے بھرنا ـ اُٹھنا ـ جیسے پھریرا لہرانا ـ بادلا لہرانا (۴) بھر بھرانا ـ دل چلانا ـ مائل ہونا ـ للچانا ـ راغب ہونا ۔

نشاط وعیش جہاں پر نہ بھر لہرانا … کہ باغ سبز گلستاں ہے اور سراب شہر آ (بحر)

(۵) سانپ یا زلف خواہ گیسو کا جنبش کرنا ـ سانپ کا چلنا ـ بل مارنا ـ زلف کا رخساروں پہ ہلنا ۔

رُوئے صبیح پر نہیں لہرا رہی ہے زلف … بوئے سمن کو پاکے ہے بے اختیار سانپ (آتش)

(۶) شعلہ زن ہونا ـ بھڑکنا ـ شعلہ مارنا ـ دہکنا +

لہری (ہ) صفت :- (۱) موجی ـ من موجی ـ دل کا بادشاہ ـ دل چلا ـ لااُبالی مزاج ـ بے پروا ـ ترنگی (۲) خوش طبع ـ زندہ دل ـ ظریف ـ ٹھٹھول ـ بے سنج ـ رنگیں خوشدل ـ عاشق مزاج ۔

اس بڑھاپے میں بھی کم ہونگے لہری ایسے … سبزہ رنگوں سے چھیڑا کرتی ہے گدی … (رشوف)

(۳) اسم مذکر :- (ریختہ) بھاؤ ـ خرمس ـ جھمورا ـ جیسے ناچ لے لہری تو تو میرے وہی +

لہریا (ہ) صفت :- (۱) لہردار ـ آڑی ترچھی دھاری ـ بلوں کا ـ کنجری … (۲) اسم مذکر وہ ٹیڑھا نشان جو متواتر بنے ہوئے ہوں ـ کشتی ـ پے در پے نشان (۳) اسم مذکر ایک قسم کا کپڑا جس میں کج دو اُج نشان یا آڑی ترچھی پٹیاں ہوتی ہیں ۔

لہریں (ہ) اسم مؤنث :- لہر کی جمع ـ موجیں +

لہریں گنّا (ہ) فعل متعدی :- مجازاً بیکاری … شغل میں رہنا ـ نکما کام کرنا وقت گنوانا ـ وقت ضائع کرنا ـ تضیع اوقات کرنا ـ بیفائدہ کام کرنا ـ بیکار رہنا

آجائے اُس کو لہر ادھر آنے کی کہیں … لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنار آب (ناسخ)

لہریں لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جھومنا ـ جھولنا ـ لہرانا ـ ہلنا ـ جنبش کرنا ۔

ران ترے خاصا رہے گھوڑا ـ پاکر لہریں ہی لے مرے بنڑے
بنو مانگے گی رس بتیاں ـ سر پہ ہے بھاری سہرا
طرّا لہریں ہی لے مرے بنڑے … بنو مانگے گی رس بتیاں

(۲) دریا کا موجیں مارنا ـ ہلورے لینا (۳) دل ہی دل میں مزے اڑانا ـ آپ ہی آپ خوش ہونا +

لہسن (ہ) اسم مذکر :- (۱) سیر ـ برادر پیاز ـ دیکھو (لسن نمبر ۱-۲) +

لہسنی ہینگ (ہ) اسم مؤنث :- وہ ساختہ ہینگ جو لہسن کی … سے بنائی جاتی ہے ـ نقلی ہینگ +

لہسنیا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کے بیش قیمت جواہر کا نام جو لہسن اور … سے مشابہ ہے ـ عین الہر +

لہک (ہ) اسم مؤنث :- (۱) شعلہ ـ لہر ـ لپٹ ـ لاٹ ـ زبانہ آتش (۲) … سرسبزی ـ لہلہاہٹ ـ نموئے سبزہ ورباحین ـ بہار ـ جوبن ۔

گلگشت چمن کیا ہے لو ہاتھ میں آئینہ … اس اپنے خط رخ کے سبزے کی لہک دیکھو (نسیم)

(۳) چمک ـ درخشندگی +

لہک کر بولنا (ہ) فعل متعدی :- کہک کر بولنا … زور سے بولنا ـ ترخ کر بولنا +

لہک

لہکا (ہ) اسم مذکر۔ پتلا گوٹا + پٹکا۔ دھنک +

لہکارنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) رب، گھوڑے کو چمکارنا۔ تھپکی دینا۔ تھپکنا۔ پچھے پر ہاتھ پھیرنا +

لہکانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اشتعال دینا۔ برانگیختہ کرنا۔ اُبھارنا۔ بھکانا۔ سلگانا (۲) آگ دہکانا۔ آگ سلگانا۔ آگ مشتعل کرنا (۳) لشکارنا۔ شکاری کتے کو شکار پر دوڑانا (۴) چمکوانا۔ اُجلوانا۔ صیقل کرانا (۵) چمکوانا۔ ٹانک دلوانا۔ کسی پرند کو گانا۔ آواز اُٹھوانا +

لہکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) چہکنا۔ چہچہانا۔ ریزہ کرنا۔ پرند کا خوش آوازی سے نغمہ سرا ہونا (۲) مشتعل ہونا۔ شعلہ زن ہونا۔ بھڑکنا۔ دہکنا۔ جلنا جیسے آگ لہکنا (۳) لہلہانا۔ لہرانا۔ موج مارنا۔ سبزۂ و ریاحین کا لہرانا۔ جوشِ سرسبزی دکھانا۔ سبزہ کا نمودار ہونا۔ حکیم قدرت اللہ قاسم دہلوی ؎

خطِ پشتِ لب جاناں کو تو نے دیکھا آقا
سوادِ چشمۂ حیواں میں کیا سبزہ لہکتا تھا (قاسم)

بہار کا جو موسم آیا لہک رہا ہے ہر ایک تختا
گلاب کی ڈالیوں پہ کیا زر جھلک رہے ہیں ہزار پتے (بحر)

(۴) چمکنا۔ روشن ہونا۔ دمکنا۔ درخشاں ہونا۔ جھلکنا۔ جھمجھمانا۔ جھمکنا +

لہلوٹ (ہ) صفت:۔ (لکھنؤ) لیلوٹ۔ لیچڑ۔ نادہند + وہ شخص جو کسی چیز کو دیکھ کر بیتاب و بے قرار ہو جائے اور جس طرح بنے لیکر ہے اور مطلق قیمت تک نہ دے +

لہا ہما (ہ) صفت:۔ (۱) ڈونڈا۔ لہراتا ہوا۔ موجیں مارتا ہوا۔ ہلورے لیتا ہوا۔ لہر مارتا ہوا ؎

اپنی آنکھوں میں طراوت آگئی کیا یار کی
دیکھ کر یہ لہلہی پوشاک دھانی آپ کی (انشا)

خطِ سبز اپنا دکھلائے نہ جبتک گلستانِ رُخ
مراد دل شاد سبزے لہلے سے کچھ نہیں ہوتا (ظفر)

(۲) سرسبز۔ تروتازہ شگفتہ۔ کھلا ہوا۔ ہرا بھرا۔ شاداب۔ پھلا پھولا ؎

محل میں عجائب ہوئے چہچہے
وہ مُرجھائے گُل پھر ہوئے لہلہے (میرحسن)

لہلہاتا (ہ) صفت:۔ (۱) لچکتا۔ جنبش کرتا ہوا۔ جھومتا ہوا۔ جُنباں۔ لہراتا ہوا۔ لچکتا ہوا جیسے تیر الہلہاتا جنازہ نکلے۔ (عو) (۲) سرسبز۔ شاداب۔ ہرا بھرا۔ تروتازہ + شگفتہ + پھلا پھولا ؎

رقیِ خرمن سوز دانائی ہے نافہمی تری
ورنہ کیا کیا لہلہاتے کھیت ہیں ہر دانے میں (ذوق)

(۳۔ عو) جان جوان۔ جوانی میں بھرا ہوا۔ نوعمر۔ نوخیز جیسے تو لہلہاتا جائے یعنی جوان مرے +

لہلہانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) موج مارنا۔ موجزن ہونا۔ لہرانا۔ سبزہ زار کا تحریکِ نسیمِ سحری سے متحرک ہونا۔ سرسبزی و شادابی کا جوش مارنا۔ سبزہ و ریاحین کا لہریں مارنا۔ ہری کھیتی یا درخت کا ہوا سے ہلنا۔ جھومنا + حضور نظام آصف ؎

انقلابِ دہر کے نیرنگ دیکھو تو سہی
لہلہاتا سبزہ ہے جس جا خس و خاشاک تھا (حضور آصف)

بُرے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب
وہ دُنیا میں بس کر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُنکے میلے بچھڑنے لگے اب
بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کُھل گئی سارے عالم میں چھا کر (نیرنگ حالی)

(۲) سرسبز و شاداب ہونا۔ تروتازہ ہونا + شگفتہ ہونا۔ کھلنا۔ پھلنا پھولنا +

لہلہاہٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ لہر۔ موج + سرسبزی۔ شادابی۔ تروتازگی ؎

ہوا اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں (نظیر)

لہنا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) نصیب قسمت۔ بھاگ۔ بہرہ۔ بخت۔ جیسے ہوا تمہارا لہنا اچھا ہے گھر بیٹھے خدا من سلوے بھیجتا ہے۔ سگھڑ سہیلی ؎

دل لئے بھی دیا نہ ساتھ جرأت
کیا دوس کسی کو دیجے لہنا (جرأت)

کس کا ہے کون کیا کسی سے کہنا
اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
گزرے ہے اب اس طرح سے اپنی لٹے
رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا (رباعی درد)

(۲) تمتع۔ نفع۔ فائدہ۔ حاصل۔ حصول ؎

اُلفت سے ہو خاک ہمکو لہنا
قسمت میں تو ہے عذاب سہنا (جرأت)

یہ سرگرم کوشش میں جو روز و شب ہیں
اُٹھاتے سدا بارِ رنج و تعب ہیں
ترقی کے میداں میں سبقت طلب ہیں
نمایش پہ دُنیا کی بھولے یہ سب ہیں
نہیں اُنکو کچھ اپنی محنت سے لہنا
بناتے ہیں وہ گھر نہیں جسمیں رہنا (نیرنگ)

چاہئے تھے یہی نیکی کے ہمارے بدلے
سچ کہیں خوب ہی ہم اپنی سزا کو پہنچے
کچھ گلا ہے نہ شکایت ہے نہ شکوہ تم سے
سارے انداز یہ سب ڈھنگ ہیں دیکھے بھالے
جو کیا آپ کیا تم سے یہی تھا لہنا
خود خطاوار ہو انسان تو پھر کیا کہنا (نیرنگ تخمس) •

(۳) ساجھا۔ شراکت۔ حصّہ۔ قسمت کا ساجھا ؎

مرتے مرتے بچ گیا ہے اور بھی دو چار روز
کچھ جو عطاروں کا لہنا ہے ترے بیمار سے (معروف)

لہنا بہنا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) قسمت کا ساجھا + (۲) حاصل حصول + (۳) نصیب۔ جیسے خدا تمہیں یہ چیز لہنی بہنی کرے +

لہنگا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) گھاگرا۔ گھگرا۔ گون۔ دھبلا۔ ہندو عورتوں کا پیجامہ +

لہنگا پہنانا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو و) زنانہ لباس پہنانا۔ زنانی پوشاک پہنانا۔ چوڑیاں پہنانا۔ عورت بنانا۔ عورت کا بھیس بدلنا۔ عورت کی جون میں آنا۔ جیسے کرا یا دھرا یا نہیں جاتا تو لہنگا پہن لے +

لہنگا لگرا اُتارنا (ہ) فعل متعدی (بیگمات) ذلیل پوشاک اُتار کر شریفانہ لباس پہنانا۔ عزت بخشنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ ادنےٰ درجہ سے اعلےٰ درجہ پر پہنچانا موری کی اینٹ چوبارے چڑھانا جیسے (سچے منہ کوئی میں کسی کی لونڈی ہوں یا کسی بات کی کنوڑی ہوں کسی نے مجھ پر دمڑے خرچے تھے۔ یا میرا لہنگا لگرا اُتارا تھا جو میں کسی کی دبیل بنوں اور سڑی بسی باتیں سنوں (از سگھڑ سہیلی) +

لُہُو (ہ) اسم مذکر۔ لُہو کا مخفف (مادہ لوہ بمعنی لوہا) (۱) خون۔ دم۔ رکت۔ رُدر۔ اخلاط اربعہ میں سے ایک خلط کا نام (۲۔ مجازاً) اپنا۔ یگانہ۔ ایک دادا کی اولاد۔ ایک باپ کی اولاد۔ وہ شخص جو قریب کا رشتہ دار ہو۔ (گر دالہو کہینگے تو وہاں ایسے لہو سے مراد ہوگی جسے خون پینے والے جانور یعنی کھٹمل پھتر پسو وغیرہ بھی پسند نہ کریں نیز وہ غلیظ اور خراب لہو جو جونکوں یا پچھنوں کے بعد رہجائے اور اُسے دوسری دفعہ نکالیں اور جب میٹھا لہو کہینگے تو وہاں اُس لہو سے عبارت ہوگی جسے خون پینے والے جانور نہایت شوق سے پئیں یعنی خوب کاٹیں اسی طرح ہلکا لہو وہ کہلائیگا جو جلد اثر قبول کرے مثلاً جسکو خون دیکھ کر غش آجائے یا جسکی رنگت پہ جلد نظر لگ جائے تو کہینگے اِسکا ہلکا لہو ہے یہ محاورہ خاص عورتوں کا ہے)

لہو اُتر آنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خون کا مقام اسفل یا نیچے کی طرف نزول کرنا۔ (۲) خون بھر آنا خون جمع ہوجانا۔ (۳) سُرخ ہوجانا۔ لال ہوجانا۔ جیسے آنکھوں میں لہو اُتر آنا +

لہو اُترنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خون کا مقام اسفل کی طرف رجوع کرنا۔ نیچے آنا۔ بھر آنا (۲) سُرخ ہونا۔ لال ہونا + .

لہو آنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خون نکلنا۔ خون جاری ہونا (۲) خون کے دست آنا۔

لہو اَوٹانا (ہ) فعل متعدی:- عو۔ لہو کھولانا۔ لہو میں متواتر غصے یا غم کے باعث جوش پیدا کرنا۔ نہایت جلانا +

لہو اَوٹنا (ہ) فعل لازم:- عو۔ لہو کھولنا۔ خون میں آٹھ پہر کے غم یا غصے کے سبب جوش آنا۔ نہایت جلنا +

لہو برسنا (ہ) فعل لازم:- خون ٹپکنا۔ خون کا نمایاں ہونا۔ خون جھلکنا جیسے اُس کی آنکھوں سے لہو برستا ہے + خون کی بارش ہونا +

لہو بگڑ جانا۔ (ہ) فعل لازم:- خون میں فساد آجانا۔ خون کا قوام بگڑ جانا۔

خون کی اصلی حالت میں فرق آجانا۔ کوڑھ ہوجانا۔ جذام ہوجانا۔ آتشک ہوجانا + خون میں حرقت آجانا +

لہو بہانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خون نکالنا۔ خون جاری کرنا (۲) خونریزی کرنا۔ قتل کرنا۔ جان سے مارنا۔ ہلاک کرنا (۳) جان دینا۔ خون کرنا ہلاک ہونا ؎

ست لال کر آنکھ اشک خوں پر دیکھ اپنا لہو بہائینگے ہم ——— (مؤمن)

لہو بھرا (ہ) صفت:- خون آلود۔ خون میں لتھ پتھ۔ خون سے لتھڑا ہوا +

لہو بھرنا (ہ) فعل لازم:- خون لگ جانا۔ خون میں آلودہ ہوجانا ؎

محضہ ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو اچھا ہوا لہو ترے دامن میں بھر گیا (صبا)

لہو پانی ایک کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خون اور پانی ملانا۔ خونابہ بنانا۔

فلک نے ایک کیا ہے مرا لہو پانی ذخیرہ چاہئے تھا چشم خوں فشاں کیلئے (صابر)

(۲) اتنی محنت و مشقت کرنا کہ اُس کی گرمی سے لہو کا نہایت رقیق ہوجانا محنت شاقہ سے جسم کے لہو پانی کو ملا کر ایک کردینا + سخت محنت اٹھانا چوٹی کا پسینا ایڑی تک ملانا۔ پسینا بہانا۔ پسینوں میں نہانا + کسی کام میں نہایت سرگرمی دکھانا۔ کمال جدو جہد فرمانا۔ ازحد جستجو کرنا ؎

ملے سرشک میں کس رنگ خون دل عارف نہ جب تلک کہ کروں ایک میں لہو پانی
کیے نہ ایک یہ اپنا اگر لہو پانی تو اُسکے پاؤں تلک کس طرح حنا پہنچے } (عارف)

چشم خونبار سے برسے نہ کبھی پانی ایک ابر ہر چند کرے اپنا لہو پانی ایک (غافل)

کرتا ہے ابر اپنا لہو پانی ایک کیوں کب رو سکیگا دیدۂ خونبار کی طرح (مومن)

ایک کرنے سے لہو پانی کہیں ہوتا ہے ایک قطرۂ خون جگر ہے او ہے آنسو اور ہے (اعلم)

(۳) جان ہلکان کرنا۔ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا۔ اپنا حال قریب بہ مرگ پہنچانا اپنی جان کو نہایت تکلیف دینا۔ ازحد رنج اُٹھانا ؎

ہمنے کیا رو رو کے جو اپنا تجھ بن لہو پانی ایک پھر تو اشک گلگوں نکلے اپنی کیا کیا آنکھوں سے (ظفر)

رو کے کیونکر نہ کریں ایک لہو پانی ہم سنتے ہیں غیر سے وہ شیر و شکر رہتا ہے (اسیر)

لہو پانی کیا رو رو کے تمنے ایک کیوں سالک مٹاتے ہو کہیں گریہ سے لکھا اپنی قسمت کا (سالک)

رات جو بات نہ مطلب کی ہوئی پانی ایک شمع ساں ہیں کیا رو کے لہو پانی ایک (نکہت)

تونے ڈھلکا کے جو رنگیں۔ مجھے کل لب کا بوسہ نہ دیا جانی ایک
سینے اس سر کی قسم ہے اپنا کیا رو رو کے لہو پانی ایک } (قطعہ رنگین)

(۴۔ عو) نہایت طیش کھانا۔ نہایت غضب ہونا۔ ازحد غصہ کرنا۔ نہایت بگڑنا خفا ہونا۔ ناراض ہونا ؎

اے دو گھا نا گرزنا خوہے سے نہیں لگا ترا — تو نے ایک اپنا لہو پانی کیا کس واسطے (رنگین)

(۵) کسی کو نہایت غصہ دلانا۔ جلانا۔ جلا کر کباب کرنا۔ غضبناک کرنا + نہایت رنج دینا۔ تکلیف دینا۔ ستانا ؎

لہو پانی ایک وہ دونوں نے کیا میرا ندیا — یعنی دل لہو ہو سب چشم پانی ہو گئی (میر)

لہو پانی ایک ہونا (ہ) فعل لازم :- غصے کے مارے کھایا پیا نہ لگنا ؎

لہو پانی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) لہو پانی ایک کرنے کا ترجمہ۔ جان ہلکان کرنا۔ کثرت اشکباری سے خون کو خوناب بنا دینا کمال مشقت کرنا ؎

شوقِ وصلت میں ہے شغلِ اشک افشانی مجھے — صبر کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے
رلاتا ہے وصال یار کا شوق — فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی (آتش)

انکا وہ تا دستے کو ملنا کہ جس سے رو رو کر — پانی کرنا ہمیں خوب بنا لہو آتا ہے (شیفتہ)

(۲) کسی مرض کے سبب لہو میں پانی کا بڑھ جانا۔ لہو کی سرخی کا زائل ہو جانا +

لہو پانی ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) خون کا رقیق ہونا۔ خون کا پتلا پڑنا + خون میں رطوبت کا بڑھ جانا (۲) جان ہلکان ہونا۔ جان پر بننا۔ جان جانا۔ آفت آنا نہایت رنج ہونا۔ غم و ہم کا سامنا ہونا۔ جی جلنا۔ پیچ و تاب کھانا ؎

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا — قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا (غالب)

لہو پسینا ایک ہونا (ہ) فعل لازم :- نہایت محنت و مشقت میں پڑنا۔ سختی اٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔ کشت اٹھانا ؎

یہ اک خارکش صبر و ہمت میں کامل — یہ کہتا تھا محنت سے گھٹتا تھا جب دل
کہ جن سختیوں کا اٹھانا ہے مشکل — وہی ہیں کچھ اس حل اٹھانے کے قابل
حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جبتک لہو اور پسینا (نہ جانا)

لہو پی پی کر رہنا (ہ) فعل لازم :- نہایت غصہ کی برداشت کرکے خاموش رہنا۔ غصہ مار مار کر رہنا۔ آپ ہی آپ کھول کر رہنا۔ جی ہی جی میں جلنا۔ اندر ہی اندر غصہ کھانا۔ اندر ہی اندر گھٹنا۔ غم کھانا ؎

بلا پی کے اپنا لہو رہیں گو کہ ہم ضعیف — جوں رینگے نہیں ہے انہوں کے تو کان پہ (میر)

جب میں کچھ گو نجڑے سے کہتا ہوں — لہو پی پی کے اپنا رہتا ہوں (سودا)

لہو پی جانا (ہ) فعل لازم :- مار کر خون پی جانا۔ مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔ خون چوس لینا ؎

پکڑ گردن لہو پی جاؤں میں ایک ایک کا — نہیں چلتا ہے بیزاروں سے کچھ ضد و تشدد کا (سوز)

اسکا ہوں مشتاق گر پاوے تو پی جاوے لہو — جسکو آتی ضد ہے اپنے تشنۂ دیدار سے (معروف)

لہو پینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خون آشامیدن کا ترجمہ۔ خون پینا۔ خون چوسنا ؎

قاتل یہ نمکیان ہے لب لعل پر ترے — یا تُو نے ذبح کرکے کسی کا لہو پیا
تو بھی کبھی عیادتِ بیمارِ عشق کر — کہتے ہیں تیرے واسطے مر کے وہ جیا (جرأت)

ہائے اپنی کے لہو تیرے تیر کا سوفار — یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زبان منہ میں (ذوق)

اب وہ جا لپیش سے تڑپا ہے تشنہ لب — مدت تک جو میر کا لہو پیا کیا (میر)

(۲) نہایت دق کرنا۔ جان مارنا۔ ستانا۔ جان کھانا۔ تکلیف دینا۔ جیسے اس لڑکے نے تو ہمارا لہو پی لیا ہے روز آکر لہو پیتا ہے ؎

جو کچھ امید سے تن میں لہو تھا سو اُسکے سال — عامل نے خیر آباد کے پیدا کیا تمام (سودا)

نہیں ہم تو تجھ کو ایسا نہ جانتے تھے — تو نے تو عاشقوں کا لہو پی لیا ہے پیارے
کوئی آشنا جائے پوچھے اس نگوڑی چاہ سے — چاہ کر اس کو لہو میرا پیا کس واسطے (جرأت)

(۳) قتل کرنا۔ مارنا۔ ذبح کرنا۔ جان لینا۔ خون بہانا ؎

سچ بتا مجھ کو تو سوفار خدنگ ہے قاتل — لہو کس کس کا پیا کہ دہن سرخ ترا (نصیر)

لہو پیئے (ہ) (قسم ضعف) خون پیئے۔ مارے۔ جنازہ دیکھے تے کرے ماتم کرے پیٹے (ہ) وہ قسم ہے جو عزیز عزیز کو دوست دوست کو عاشق معشوق کو یا معشوق عاشق کو اپنے اُس اعتبار پر دلاتا ہے جو اُسے اس کا خیرخواہ ثابت کرتا ہے۔ جیسے ہمارا لہو پیئے جو پان نہ کھائے ؎

کہے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا — کمی جو مجھ سے کرے تو پیئے لہو میرا (ذوق)

فصا خون فساد ہے مجھے اندلوں — نشتر نہ تو لگائے تو میرا لہو پیئے (میر)

لہو تھوکنا (ہ) فعل متعدی :- خون ڈالنا۔ خون کی قے کرنا + سل کا آزار ہونا۔ پھیپھڑے میں غم یا رنج کے باعث زخم پڑ کر منہ سے لہو آنے لگنا اور اسی میں تحلیل ہو جانا۔ وقت قریب پہنچنا ؎

پان وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم لیئے — انکے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پہ ہے دم (امانت)

وہ لب کیا دیکھ کر گلبرگ لخت دل یہ تھوکے ہے — کہ پیسکر پائے رنگیں پر حنا بھی تو لہو تھوکے ہے (میر)

عشق کہتے ہیں اسے نیمچۂ ابرو کا — صورت زخم لہو تا دم آخر تھوکا (آتش)

لہو ٹپکنا یا چونا (ہ) فعل لازم :- (۱) لہو گرنا۔ لہو بہنا (۲) نہایت سرخ و سفید ہونا۔ چقندر بنا۔ جسم سے خون جھلکنا۔ جسم میں خون افراط سے ہونا۔ جیسے آجکل تو اسکے گالوں سے لہو ٹپک رہا ہے یعنی خوب سرخ و سفید ہو رہا ہے (۳) کوڑھ ہونا۔ جلدی امراض کے سبب مواد ٹپکنا +

لہو خشک ہو جانا یا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) خون سوکھ جانا۔ غم یا خوف سے جسم میں خون نہ رہنا۔ دم خشک ہو جانا۔ ڈر جانا۔ خوف چھا جانا۔ رعب بیٹھ جانا۔ دم بند ہونا۔ خون کی حرکت بند ہونا۔ خوف کے مارے دم فنا ہونا۔ جان نکلنے لگنا

مرنے کی بھی امید نہیں خوبیِ تقدیر   پہلے ہی لہو خشک ہوا تیغِ دو دم کا (نسیم دہلوی)

(۲) نہایت رنج و صدمہ پہنچنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بنتا ہے

غسلِ صحت کی خبر سن کے ہوا خشک لہو   خوں میں نہلانے کو فوراً مجھے جلاد آیا (امانت)

خشک ہو جاتا ہے حاسد کا لہو سننے کے ساتھ   کوئی ناسخ کا جو مجھکو شعر آتا ہے یاد (ناسخ)

لہو دینا (ہ) فعل متعدی:۔ خون چھوڑنا۔ فصد دیتے وقت رگ سے خون نکلنا۔ خون برآمد ہونا۔ جیسے اُن کی فصد نے خون نہیں دیا +

لہو ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (لہو تھوکنا)۔ مرضِ سِل میں مبتلا ہونا۔ دِق ہونا۔ راج روگ ہونا ہے

کیا کیا مزے اُڑاتے ہیں اُسکے اُگال کے   مر مر گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے (مجذ)

لُوٹے مزے جو ہمنے تمہارے اگال کے   مر مر گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے (رقلق)

لہو رونا (ہ) فعل لازم:۔ خوں گریستن کا ترجمہ۔ بجائے اشک آنکھوں سے خون نکلنا۔ نہایت رونا۔ روتے روتے آنسو باقی نہ رکھنا۔

(شعرا کا خیال ہے کہ جب آنکھوں کے آنسو کثرتِ گریہ سے خشک ہو جاتے ہیں تو اُن کی بجائے خون ٹپکنے لگتا ہے) +

لہو سفید ہو جانا یا ہونا (۱) فعل لازم:۔ خون کی حرارت کا زائل ہو کر سفیدی لے آنا۔ محبت کا زوال ہو جانا۔ محبت نہ رہنا۔ سرد مہری و بے مہری کا ظہور پکڑنا + اپنایت اور محبت کا اٹھ جانا + رحم نہ رہنا۔ دیا نہ رہنا۔ مروت نہ رہنا ہے

دوست جب دشمن ہوئے اور آشنا نا آشنا   ہوگیا لہو جہاں کا ہمنے جانا ہاں سفید (
سرخرو ہوں اے ظفر کیونکر عزیزوں سے ہم   بے مروت ہے زمانہ ہو گئے لہو سفید (ظفر)

کیوں ہو نہ جائے اہلِ جہاں کا لہو سفید   اُلفت کا اُڑ گیا ہے جہاں سے فرار رنگ (ناسخ)

قطرۂ اشک میں سُرخی کا کہیں نام نہیں   لہو تیرا بھی ہوا اے دلِ ناکام سفید (آتش)

لہو سوکھ جانا یا سوکھنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لہو خشک ہو جانا) ہے

سُنتا ہے مجھے تو کیوں کہ پیاسا ہوں تیرے خون کا   لہو میرا تو اے قاتل یہ سنکر سوکھ جاتا ہے (ظفر)

لہو کا بگاڑ (ہ) اسم مذکر۔ خون کی بیکاری۔ فسادِ خون +

لہو کا پیاسا (ہ) صفت:۔ تشنۂ خون۔ جانی دشمن۔ دشمنِ جان۔ جان کا لاگو۔ جان کا خواہاں۔ جان کا لیوا + ہے

گر یہ خونی تنگ بھی ہے تو کا ہے کی منہ پر اُڑتی ہے   شام و سحر رہتے ہیں یعنی اپنے لہو کے پیاسے ہم (میر)

مقتل میں نکلے ہے زبانِ یار کی شمشیر   کس مرتبہ پیاسی ہے شہیدی کے لہو کی (شہیدی)

خون اپنا گراؤں جو گرے اُنکا پسینا   اور ہائے ستم وہ مرے لہو کے ہوں پیاسے (ظفر)

جو پینے دیگا نہ مے تو سب تو پیسے مے خوار   رہینگے اسکے لہو کے پیاسے کچھ ہی ہو
کھلے نہیں لب سوفار میری جانب کو   لہو کے پیاسے وہ دوڑے ہیں نہ پسار کئے (ظفر)

لہو کا پیاسا ہونا یا رہنا (ہ) فعل لازم:۔ جانی دشمن ہونا۔ جان کا لاگو ہونا۔ دشمنِ جاں ہونا۔ خون کا تشنہ ہونا۔ قتل کی تاک میں رہنا۔ مارنے کی فکر میں رہنا ہے

جانتا ہوں کہ غم ترا پیاسا مرے لہو کا ہے   پر نہ جگر میں ہو مرے قطرۂ خوں تو کیا کروں (ظفر)

شوق دیدارِ اُن گل رخان ہوا کا مجکو ہے   لہو کے پیاسے ہیں جو مجھ تشنہ دیدار کے (جرأت)

سرشک سُرخ کو جاتا ہوں جو پیے مرم   لہو کا پیاسا علی الاتصال اپنا ہوں (
مات پیاسا تھا مرے لہو کا   ہونا دیوانہ ترے سگِ کو کا
اسیر لہو کے پیاسے ہیں تیرے لبوں کے شک   اک نام کو رہی ہے عقیق یمن میں آب (

پیاسی مرے لہو کی وہ رہتی ہے دمبدم   بر لا نیے جو تو میاں آرزوئے تیغ (درد)

عاشقوں کے لہو کی پیاسی ہیں   مچھلیاں اُس کفِ حنائی کی (نذیر)

تیشے کے جو دہن سے نکل آئی ہے زباں   پیاسا ترے لہو کا تو اے کوہکن نہ ہو (غافل)

لہو کا جوش (۱) اسم مذکر:۔ ولولۂ مہر و محبت۔ مامتا۔ ایک خون ہونے کی محبت۔ خاندانی اُلفت۔ مادری محبت۔ خواہری محبت۔ برادرانہ اُلفت۔ پدری محبت وغیرہ

دم نکل جاتا ہے میرا دیکھ کر ایذا اے غیر   آدمی سب ایک ہیں یہ بھی لہو کا جوش ہے (برق)

لہو کا جوش کرنا (۹) فعل متعدی:۔ رگِ محبت کا حرکت کرنا۔ مامتا کا زور کرنا۔ مامتا اُچھلنا۔ مہر و محبت کا ولولہ اُٹھنا۔ جیسے بھائی کی مصیبت سُنتے ہی لہو نے جوش کیا بہن ننگے پاؤں، ننگے سر نکل کھڑی ہوئی +

لہو کا جوش کھانا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) خون کا اونٹنا۔ خون کا چکر کھانا۔ خون کا تاؤ کھانا۔ خون میں حرارت کا زیادہ ہونا۔ خون کی حدت کا بڑھجانا (۲) دیکھو (لہو کا جوش کرنا) +

لہو کا کڑوا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خون کا تلخ ہونا جسکے باعث پسو کھٹمل مچھر وغیرہ آدمی کو نہیں کاٹتے +

لہو کا میٹھا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خون کا شیریں ہونا۔ جسکے باعث کھٹمل پسو مچھر وغیرہ خوب کاٹتے ہیں +

لہو کا ہلکا (ہ) صفت:۔ عو۔ وہ شخص جو کسی کا صدمہ یا خون دیکھکر غش کھا جائے۔ نہایت نرم دل۔ لطیف الدم۔ لطیف اور صاف خون والا۔ وہ شخص جسکا خون جلد اثر قبول کرے

لہو کا ہلکا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ عو۔ نہایت نرم دل ہونا۔ از حد رحم دل ہونا۔ دل کا کچا ہونا۔ کسی کا خون یا صدمہ دیکھکر غش آجانا ہے

اُس سُرخ دوپٹے کی طرف دیکھ نہ اے دل   ناحق ہی کبھی ہوگی لہو تیرا ہلکا ہے (ہمر)

لہو کُٹنا یا کسٹ پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خُون کے دست آنا۔ پیچش کی راہ خُون نکلنا (۲) فرج کے راستے خون کا بافراط بہنا۔ پیر چھُوٹنا +

لہو کرنا (ہ) فعل متعدی:- عو- خُون میں ڈبونا۔ تیغ کرنا۔ غصہ دلا کر مزہ کھونا۔ انگ نہ لگنے دینا۔ جزو بدن نہ ہونے دینا ؎

لالہ پیلی مجھے غصے کی دکھا کر آنکھیں　　کھانا پینا مرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں (میر یاپیلی)

لہو کو پانی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کسی مرض سخت کا آدمی کے خُون کو پانی کر دینا۔ خُون کی سُرخی کا جاتا رہنا۔ خُون میں حرارت کا نہ رہنا (۲) دق کرنا۔ ستانا۔ ازحد تکلیف دینا ؎

فرصت ملی نہ گریہ سے ایک لحظہ عشق میں　　پانی مرے لہو کو اس آزار نے کیا (آتش)

لہو کے سے گھُونٹ پینا (ہ) فعل متعدی:- عو- رنج یا خشم و غضب کی برداشت کرنا۔ غصے کو مار کر رہ جانا۔ غم کھانا۔ برداشت کرنا۔ بردباری کو کام میں لانا۔ سخت تکلیف یا صدمہ کو جھیلنا۔ جبر و صبر اختیار کرنا۔ غم و غصہ کو ضبط کرنا + تیہا مارنا ؎

جب وہ آبِ تیغ وقفِ ہر گلو ہونے لگا　　گھُونٹ لہو کیسے پی پیکر یہ گھائل ہو گیا (ممنون)

لہو کی قسم (۱) اسم مؤنث:- عو- جان کی قسم۔ جیسے "تمہیں ہمارے لہو کی قسم جو وہاں جاؤ" +

لہو کے گھُونٹ (ہ) اسم مذکر:- جُرعۂ خُون۔ خُون کے گھُونٹ۔ مجازاً زہر کے گھُونٹ ؎

پیاس میں یاد جو شبّیر کی آئی ناسخ　　گھُونٹ کیونکر نہ لہو کے ہوں دمِ آب مجھے (ناسخ)

لہو کے گھُونٹ پینا (ہ) فعل متعدی:- اوّل معلوم دوم نہایت رنج و غم کھانا۔ غصے یا غضب کی برداشت کرنا۔ جبر و صبر اختیار کرنا۔ غم و غصہ کو ضبط کرنا ؎

گلے پر غیر کے چلتی ہے تیغ تیز روز اُسکی　　لہو کے گھُونٹ کس دن عاشقِ شیدا نہیں پیتا (مصحفی)

پلانا غیر کو صہبائے مشکبُو کے گھُونٹ　　پئیگا رشک سے ظالم کوئی لہو کے گھُونٹ (ظفر)

دل کہتا ہے کیوں پیتے ہو تم گھُونٹ لہو کے　　خالی کر دو رو رو کے اگر چشم بھر آئے (رند)

لہو کے گھُونٹ گھونٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) صبر و جبر کرنا۔ غم و غصہ کھانا۔ باوجود تکلیف و صدمہ شکوہ و شکایت زبان پر نہ لانا۔ غصے کو ضبط کرنا۔ (۲) جلنا۔ انگاروں پر لوٹنا۔ رشک کرنا۔ حسد کرنا۔ تلملانا ؎

گلے کو کاٹ کر اپنے شہیدانِ محبت نے　　لہو کے گھُونٹ گھونٹے ہیں حنائے یار پر کیا کیا (آتش)

گھونٹا کیں ہم اکیلے برس یُوں لہو کے گھُونٹ　　اور بادہ خواری میں کٹے برسات آپ کی (رند)

لہو کے نالے بہا دینا (ہ) فعل متعدی:- نہایت خُونریزی اور کُشت و خُون کرنا +

لہو کی ندیاں بہ گئیں (ہ) محاورہ:- (۱) کثرت سے خون جاری ہوا۔ (۲) نہایت کُشت و خُون ہوا +

لہو گھونٹنا (ہ) فعل متعدی:- رنج کرنا۔ غم کھانا۔ رائی گھن ڈالنا +

لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا یا داخل ہونا (۱) فعل لازم:- تھوڑی سی بات سے اپنے کو پورا مستحق سمجھنا۔ ذرا سا کام کر کے اپنے کو بڑا کام کرنے والوں میں شمار کرنا۔ کسی رنگ میں ملنا۔ پانچویں سواروں میں داخل ہونا۔ کسی کی وضع او صورت اُس میں شامل ہونے کے واسطے اختیار کر لینا۔ زبردستی یا ڈھینگا ڈھینگی سے ناموروں میں شریک ہونا۔ کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کر اپنا نام کر دینا۔ کسی صحبت یا جلسہ میں شریک ہونے کی وجہ اُسکے کچھ رنگ ڈھنگ اختیار کر لینا + بے سبب اور بلا وجہ اپنے کو خرابی میں ڈالنا۔ آفت میں پڑنا۔ بلا سر لینا ؎

لہو لگا کے شہیدوں میں کیوں ملا گلچین　　تجھے یہ کس نے کہا تھا کہ گھُوسے یار میں جا (رنگین)

گل اُس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا　　یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا (ذوق)

لگتے ہی پاپے یار کے بسمل ہوئی حنا　　لو لہو لگا شہیدوں میں داخل ہوئی حنا (حکمت)

داخل شہیدوں میں تو لہو لگا کے سب تھے　　شمشیرِ ناز سے پر انکا رتھا سویں تھا (سوز)

ناخن سے بوالہوس کا گلا یوں نہیں چھل گیا　　لہو لگا کے وہ بھی شہیدوں میں مل گیا (میر)

قاتل کو جینے خط نہیں شنگرف سے لکھا　　جس وجہ سے ہوا ہے تو اے سرخرو قلم

یعنی کہ اُسکے عشق میں اسم ہائے یاں　　ملنے سے لہو لگا کے شہیدوں میں تو قلم

کھائے پان کے لب جان بخش چھل گئے　　جیسے لہو لگا کے شہیدوں میں مل گئے (نامعلوم)

(بعض اوقات عاشقوں میں داخل ہونے سے بھی مراد ہوا کرتی ہے) +

لہو لوانا (ہ) فعل متعدی:- فصد کھُلوانا۔ خُون نکلوانا +

لہو لہان (ہ) صفت:- خُون آلُودہ۔ لہو میں لتھ پتھ۔ خُون میں لتھڑا ہوا۔ خُونم خُون۔ آغشتہ بخُوں + وہ شخص جسکا تمام بدن مجروح ہونے کے سبب خُون سے آلُودہ ہو گیا ہو +

لہو لہان کرنا (ہ) فعل متعدی:- ایسا زخمی یا گھایل کرنا کہ سر سے پاؤں تک خُون آلُودہ ہو جائے۔ بخُون آغشتن و آلُودہ کردن کا ترجمہ۔ خُونم خُون کرنا۔ خُون کی ندیاں بہانا +

لہو لہان ہو جانا (ہ) فعل لازم:- خُونم خون ہو جانا۔ خُون میں لتھ پتھ ہو جانا۔ خُون میں لتھڑ جانا۔ خُون میں بھر جانا ؎

آغوش غیر ہو گئے سارے لہو لہان　　آساں نہیں ہے آپکے بسمل کا تھامنا (انشا)

لہو لہان ہونا (ہ) فعل لازم:- خون میں لتھ پتھ ہونا۔ خون میں شور بور ہونا۔ خون میں ڈوبنا۔ خون میں لتھڑنا۔ آلودہ ہونا۔ آغشتہ ہونا نہانا وغیرہ۔

گر پڑ کے پہنچے ہم ترے کوچے میں اس طرح — سارے لہو لہان ہیں چھل چھل کے تھ پاؤں (ظفر)

کر ذبح مجکو قاتل اپنی گلی سے باہر — ناحق زمیں یہ ہوگی لہو لہان گندی (معروف)

لہو لینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خون لینا۔ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا۔ رگ زدن کا ترجمہ۔ لہو نکالنا۔ خون کم کرنا۔ صفرائے جوشیدہ کو نکالنا ؎

ہے برخلاف سارے جہاں سے مزاج — کم لیجیئے لہو کو تو سودا زیادہ ہو — (غافل)

(۲) فصد کھلوانا۔ گندا خون نکلوانا + خون کم کرانا +

لہو موتنا (ہ) فعل متعدی:- پیشاب کے راستے خون آنا۔ خون کا پیشاب آنا۔ سوزاک یا پتھری یا حرارت جگر کے باعث پیشاب میں خون آنے لگنا۔

لہو موتا کرے کب تک مریض غم ترا اوبت — خبر لے ہے خلل پتھری کا حال اسکا دگرگوں ہے (شیخ بادعلی ناصری)

لہو میں ڈوب جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) خون میں غرق ہونا + خون میں آلودہ ہونا (۲) تنگ لگنا۔ جز و بدن ہونا جیسے کھاتے میں ست رلاؤ سارا کھایا پیا لہو میں ڈوبتا ہے +

لہو میں لتھیڑنا (ہ) فعل متعدی:- خون میں بھرنا۔ خون آلودہ کرنا۔ خون میں سانا

اس صید مضطرب کو تامل سے ذبح کر — داماں و آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو (ذوق)

لہو میں نہلانا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (لہو لہان کرنا) ؎

نہلا دیا عدو کو لہو میں بسانِ تیغ — میری زباں کے آگے چلے کیا زبانِ تیغ (مومن)

لہو میں ہاتھ رنگنا (ہ) فعل متعدی:- کسی کے خون سے ہاتھوں کو رنگین کرنا۔ قتل کرنا۔ خون کرنا۔ ذبح کرنا۔ ہلاک کرنا +

لہو نکالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لہو لینا۔ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا (۲) لہو جاری کرنا۔ خون بہانا۔

لہو نکلوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خون نکلوانا۔ فصد کھلوانا (۲) خون جاری کرانا۔

لہو ہو کر بہ جانا (ہ) فعل لازم:- کسی گوشتین عضو کا رقیق ہو کر یا خون ہو کر بہ جانا +

لہو ہو بہ گیا آنکھوں سے اے سوز — یہی تھی کیا مگر تقدیر دل کی — (سوز)

لہو ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) زخمی ہونا۔ خونم خون ہونا۔ لہو لہان ہونا۔ مجروح ہونا۔ گھائل ہونا ؎

دل جگر سینہ ہوا لہو تمام — عاشقی کا یا خدا اڑ جائے داغ (ممنون)

(۲) نہایت سرخ ہونا۔ لال ہونا +

لہو (ع) اسم مذکر:- (۱) کھیل۔ بازی۔ کریڑا (۲) جماع۔ مجامعت۔ بھوگ بلاس۔ مباشرت۔ صحبت + (۳-۴) واہیات +

لہو و لعب (ع) اسم مذکر:- کھیل کود۔ سیر و تماشا + عیش و نشاط۔ دل لگی تفریح۔ ہنسی مذاق + اشغال بے سود +

لَے (ہ) اسم مؤنث:- (۱) آوازِ موزون۔ سُر۔ آہنگ + لہجہ۔ لحن جیسے لَے سے خفا سُر سے برخلاف (کہاوت) (۲) شوق۔ آرزو۔ تمنا۔ اشتیاق (۳) دُھن۔ خیال + رٹ۔ رٹنا (۴) سلسلہ۔ تسلسل +

لَے بڑھانا (ہ) فعل متعدی:- شوق بڑھانا۔ زیادہ مزہ ڈالنا۔ لت لگانا۔ عادت ڈالنا۔ چسکا ڈالنا +

لَے بڑھنا (ہ) فعل لازم:- شوق زیادہ ہونا۔ مزہ پڑنا۔ لت لگنا۔ چسکا لگنا۔ عادت پڑ جانا۔ عادی ہو جانا +

لَے لگا دینا (ہ) فعل متعدی:- شوق لگا دینا۔ بات سمجھا دینا۔ جیسے جو کسی نے لے لگا دی اُسی کی دُھن لگ گئی +

لَے کھلنا (ہ) فعل لازم:- چھپی بات کا معلوم ہونا۔ بھید کھلنا۔ قلعی کھلنا۔ دل معلوم ہونا +

لَے لگنا (ہ) فعل لازم:- رٹ لگنا۔ دُھن بندھنا۔ شوق لگنا۔ رٹنا لگنا +

لَے لینا (ہ) فعل متعدی:- سُر نکالنا۔ تان لینا۔ الاپنا۔ گانا۔ سُر نکالنا ؎

تمنے بجا اُسنے کو جب ہاتھ میں نَے لی — مجنوں ہو گئے سب یہ اس طرح کی لَے لی (آبرو)

لے (ہ) صیغۂ امر از لینا (۱) پکڑ۔ پکڑ۔ گرفت کر (۲) سنبھال۔ قابو کر (۳) تابع فعل و حرفِ جر) لیکر کا مخفف۔ ابتدائیہ از کی بجائے۔ شروع سے۔ آغاز سے۔ اوّل سے۔ ابتدا سے۔ جیسے ایک سے لے سو تک۔ بازار سے لے گھر تک۔ ہاتھ سے لے پاؤں تک وغیرہ (۴) حرفِ تنبیہ و خطاب۔ سُن۔ متوجہ ہو۔ جان۔ معلوم کر۔ آگاہ باش۔ مظفر یار جنگ اشرف ؎

کہتے نہ تھے ہم شکوۂ بیداد نہ کرنا — لے اے دلِ مضطر وہ ہوئے تجھ سے خفا اور (اشرف)

لے اُڑنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لیکر چل دینا۔ لیکر رفو چکر ہو جانا۔ لیکر بھاگ جانا۔ بھگا لے جانا + اپنے ساتھ لیکر اُڑ جانا (۲) بڑھا دینا۔ تیز کر دینا۔ بھڑکا دینا + نہایت مدہوش اور متوالا کر دینا۔ سرمست کر دینا۔ بیخود کر دینا۔ دماغ کو چکر دینا۔ نشہ میں غرقاب کر دینا۔ ہوش و حواس کھو دینا ؎

وہ نگاہِ مست دل کو لے اُڑی کہ دیکھنا — کب ہوا ہے تحمل اس شرابِ تیز کا (معروف)

لے اُڑا باد کی مانند یہ پانی ساقی — کشتی مے ہوئی جوں تختِ سلیماں ہیدا (مغفور)

ایک قطرہ مے لے اُڑا سودا کو جگہ سے — بارود کے تودے کو ہے بس ایک تل آتش (سودا)

(۳) مزہ دوبالا کر دینا۔ لطف بڑھا دینا۔ مزیدار بنا دینا۔ چٹپٹا کر دینا۔ جیسے اس سالن کو کھٹائی لے اُڑا (۴) زیادہ مزین کر دینا۔ خوب موزون کر دینا۔

لے

کِھلا دینا۔ رونق بڑھا دینا۔ جیسے یہ گوٹ تو رعنائی کو لے اُڑی ؎
باعثِ آرج ہے عشقِ بُتِ ترسا مجکو لے اُڑا نا قوس کلیسا مجکو (صابر)
(۵) لے پہنچنا۔ لے جانا۔ پہنچا دینا ؎
اُس بزمِ پُر تماشا میں بٹھا ہی دینا مجھے دیکھو مرا خیال کہاں لے اُڑا مجھے (نامعلوم)
(۶) طرز یا ڈھنگ حاصل کر لینا۔ نقل اُڑا لینا۔ اُچک لینا۔ محمد امانت منظفر ؎
لے اُڑی طرزِ فغانِ بلبلِ نالاں ہم سے گُل نے سیکھی روشِ چاک گریباں ہم سے (منظفر)

لے آنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لانا۔ آوردن کا ترجمہ + اُٹھا لانا + جاکر لانا۔
(۲) باہر سے لانا۔ دُوسرے ملک سے لیکر آنا +

لے بھاگنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دربردن کا ترجمہ۔ لیکر چل دینا۔ کسی چیز کو لیکر فرار ہو جانا (۲) بھگا کے لے جانا۔ کسی عورت کو نکال کر لیجانا۔ کسی عورت کو نکال لانا (۳) کسی کی طرز کو اُڑا لانا۔ بغیر سیکھے کوئی بات حاصل کر لینا + کسی کام کے نکات سے واقف نہ ہونا۔ ادھر میں رہنا +

لے بھاگو (ہ) صفت۔ طرز اُڑا لینے والا۔ کسی کام کو بغیر سکھائے سیکھکر چلدینے والا۔ عطائی۔ بے اُستادا۔ نگرا۔ وہ شخص جسنے قاعدہ و ترتیب سے سیکھے بغیر کوئی کام اختیار کر لیا ہو +

لے بھائی (ہ) برائے ندا و خطاب:- (۱) سنو بھائی۔ دیکھو بھائی۔ جیسے لے بھائی ہم تو چلے (۲) تکیۂ کلام (۳) برائے تعجب +

لے بیٹھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لے ڈوبنا۔ کسی کو لیکر پانی کی تہہ میں جا بیٹھنا + اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی تباہ کر دینا۔ جیسے بیٹا تو دیوالا نکالا ہی تھا دُوسرے کو بھی لے بیٹھے (۲) لے گرنا۔ اپنے ساتھ گرانا۔ جیسے یہ دیوار اُس دیوار کو بھی لے بیٹھی (۳) دبا بیٹھنا۔ دبا لینا۔ آسن کس لینا۔ آسنوں میں دبا لینا (۴) کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا +

لے پالک (ہ) اسم مذکر:- وہ بچہ جسے لیکر پال لیا ہو۔ گود لیا ہوا۔ متبنّےٰ۔ متبنّیہ۔ فرزندی میں لیا ہوا۔ پسر خواندہ۔ دھرم کا بیٹا۔ دھرم کی بیٹی۔ گود لی ہوئی لڑکی ؎
خواستگاری جو کرے اُسکے نسب میں شک ہے دُختِ رزپیر خرابات کی لے پالک ہے (اسیر)
رائج اتنی ہے مروت کہ غزالہ کو پلنگ اس طرح سمجھے کہ فرزند گویا لے پالک (سودا)

لے پالنا (ہ) فعل متعدی:- گود لیکر پرورش کرنا۔ فرزندی میں لے لینا۔ متبنّےٰ کر لینا۔

لے پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کسی بچے کو ساتھ لیکر لیٹ جانا (۲) کسی عورت سے زبردستی ہمبستر ہو جانا۔ کسی عورت سے زبردستی لپٹ جانا۔ کسی عورت کو گرا کر اُسپر سوار ہو جانا +

لے

لے جانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ٹھہرنے نہ دینا۔ جمنے یا رہنے نہ دینا ؎
سکن کیا تھا دل نے جو گیسو نے یار میں سو شانہ ہاتھوں ہاتھ اُسے یہاں لے گیا (جرأت)
(۲) لیکر چلے جانا۔ اُبھار کر لے جانا۔ بہکا کر لے جانا ؎
مدت کے بعد گھر سے آیا تو کیا کہوں کچھ کہہ کے کان میں کوئی بدذات لے گیا (جرأت)
(۳) ایک ملک سے دُوسرے ملک میں لیکر روانہ ہونا۔ دُوسرے ملک کو مال لادنا (۴) لے ڈوبنا۔ برباد کر دینا۔ جیسے "اپنے ساتھ اُسے بھی لے گئے"۔
(۵) ہاتھ ڈالنا۔ اُٹھا دینا۔ قائم نہ رکھنا۔ جینے نہ دینا ؎
کھا کھا کے غم ہر اک کا یا تنگ ہوگئے کہ بس دُنیا ہی سے ہمیں غمِ احباب لے گیا (جرأت)
(۶) بہا دینا + گرا دینا۔ ڈھا دینا ؎
باقی ہے جوشِ گریہ سے اب تو خدا کا نام سب گھر کے گھر کو موسمِ برسات لے گیا (جرأت)
(۷) سلب کر لینا۔ لے لینا۔ چھین لینا ؎
مبہوت اُسکو دیکھ کے کیوں شیخ جی بنے یکوں اُنکی کشف و کرامات لے گیا (جرأت)

لے چلنا (ہ) فعل لازم:- ساتھ لے جانا۔ ہمراہ لے جانا۔ ساتھ لے لینا۔ معیت میں لے لینا۔ ساتھ کر لینا۔ سنگ لے لینا +

لے دوڑنا (ہ) فعل لازم:- ع۔ (۱) جلدی سے لیکر آ جانا۔ بھاگ کر لے آنا۔ جیسے "بن بلائے احمق لے دوڑی جھنک + کاتا اور لے دوڑی" (کہاوت)۔
(۲) بھاگ کر لے جانا۔ جلد لیکر چلا جانا (۳) بیان کرنے لگنا۔ مُنہ سے بات توڑ لینا۔ ذکر کرنے لگنا۔ ذکر چھیڑ دینا (۴) کسی کی نسبت گمان کر لینا +

لے دے (ہ) اسم مؤنث:- لینا دینا (۱) جلد لینا اور جلد دینا۔ مجازاً نہایت سعی و کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ جدوجہد۔ مارا مار (۲) زجر و توبیخ۔ سرزنش۔ لعنت ملامت۔ لتاڑ۔ جیسے "آج اُن پر بڑی لے دے ہوئی ہے"

لے دے کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خوب کوشش کرنا۔ نہایت دوڑ دھوپ اور جدوجہد کرنا۔ تندہی کرنا۔ مارا مار کرنا۔ جیسے بندہ بھی بہت تھک گئی ہیں۔ ہر بات کی لے دے کرتی ہیں بچوں کو پڑھنے لکھنے کی تاکید ہے نوکروں پر تقید ہے (چھیڑ چھیلی) (۲) زجر و توبیخ کرنا۔ سرزنش کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ تنبیہ کرنا۔ ڈانٹنا۔ دپٹنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ خبر لینا۔ لتاڑنا۔ جیسے اگر کسی سے بے ادبی ہوتی تو میرے سامنے اُسپر لے دے کرتیں کہ سنو صاحب چھوٹے میری چیز ہے (مجالس النسا) (۳) مار پیٹ کرنا۔ جیسے جب تک زمیندار دن پہلے دے نکرد کوڑی نہیں دیتے +

لے دے ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) خوب کوشش اور مارا مار ہونا (۲) مار پیٹ ہونا (۳) سرزنش ہونا۔ لینا دینا ؎
لعنے کوئی یقیں ہو وہ شد و مد سے آج لے لے کے اپنا منہ وہ گریباں میں رہ گئے (نامعلوم)

لے دے کے (ہ) تابع فعل:- (۱) کمال کوشش سے۔ نہایت سعی اور

لے

جنرو جہت سے (۲) بمشکل تمام۔ نہایت مشکل سے۔ بہزار دقت (۳) لے دے کر کاٹ کوٹ کر۔ جُھکا چکا کر۔ لینا لیکر دینا کر۔ بے باق کر کے۔ تمام وضعات کے بعد جیسے لے دے کے دس روپے بچے ہیں (۴) کُلّھُم۔ صرف۔ فقط۔ اکیلا۔ تنہا جیسے اُنکے لے دیکے یہی بچہ ہے اور آگے خدا کا نام (۵) سب میں سے۔ بنجد۔ (۶) ہمگی۔ تمام۔ سارا (۷) کلمۂ حصر۔ سمالکھا۔ باقی ساقی ٥

لے دے کے یہاں جسم میں اک جان ہے باقی   کس کس کو تری دیکھئے ترچھی ادا آزار (قدرت اللہ شغفر)

لے دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دلوا دینا۔ لوا دینا (۲) خرید وا دینا۔ مُول لے دینا خرید دینا۔ خرید کر دینا۔ مول لیکر دینا +

لے ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) خرید لینا۔ خرید ڈالنا۔ مُول لے لینا جیسے ایکی دفعہ گُڑ بھی لے ڈالو (۲) ہرا دینا۔ عاجز کر دینا۔ جیسے بُلوا دینا۔ مات کر دینا۔ تھکا دینا (۳) جھنجھوڑ ڈالنا۔ کھڑ کھڑا ڈالنا۔ خبر لے ڈالنا۔ آڑے ہاتھوں لینا (۴) لے لینا۔ باقی نہ چھوڑنا جیسے تم نے تو اُسکی جان لے ڈالی (۵) انجام پر پہنچا دینا۔ تمام کر دینا جیسے آج اس کام کو بھی لے ڈالو نگا (۶) مُضمحل کر دینا۔ جیسے درد نے کے بخار نے لے ڈالا (۷) مار رکھنا۔ مار ڈالنا جیسے فلاں مرض نے غریب کو لے ڈالا۔ (۸) جیت لینا۔ جیت جانا +

لے ڈوبنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لے بیٹھنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی تباہ کر دینا۔ حالِ بد کا شریک کر لینا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی نقصان پہنچانا۔ (۲) پانی میں بٹھا دینا۔ دریائے فنا میں غرق کر دینا۔ ڈبو دینا ٥

مثنا جسدم کہ موج گُل ورد دیوار لے ڈوبی   اسیرانِ قفس کو حسرت دیدار لے ڈوبی (قائم)

خدا آنکھوں سے سمجھے لو کو بھی ساتھ اپنے لے ڈوبیں   سفینہ تو ہمارا تھا بیڑا غرق بحرِ اُلفت کا (نامعلوم)

لے رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ خرید کر رکھ چھوڑنا۔ مُول لے رکھنا۔ خرید لینا +

لے رہنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لے ڈوبنا۔ لے مرنا۔ اپنے ساتھ سان لینا۔ جیسے تم تو اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی لے رہے (۲) کما لینا۔ حاصل کر لینا۔ جیسے اس سودے میں بھی کچھ نہ کچھ لے ہی رہیگا (۳) سیکھ لینا۔ ہنر حاصل کر لینا

لے لوٹ (ہ) صفت :۔ نادہند۔ قرض لیکر نہ دینے والا۔ نالوٹ۔ دام مار کھنے والا + لیکر مکر جانے والا + ولچڑ +

لے لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) چھین لینا۔ زبردستی لے لینا۔ غصب کر لینا مار لینا۔ دبا لینا (۲) خرید لینا۔ اپنا کر لینا۔ اپنا لیا کر لینا۔ لگا لینا (۳) گرفت کر لینا قابو کر لینا۔ سنبھال لینا (۴) پھیر لینا۔ لوٹا لینا۔ واپس کر لینا۔ ہٹا لینا (۵) منزل طے کر لینا۔ جا پہنچنا (۶) پکڑ لینا۔ جا لینا۔ جیسے وہ دو ہی کوس پہلے لیا

لیا

(۵) حاصل کر لینا۔ بہم پہنچا لینا +

لے مرنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) لے ڈوبنا۔ لے بیٹھنا۔ لے رہنا۔ حالِ بد کا شریک کر لینا۔ اپنے ساتھ سان لینا (۲) بہتان لگانا۔ الزام دھرنا۔ تہمت دھرنا۔ نام لگانا۔ چوری لگانا۔ اتہام رکھنا۔ متہم کرنا ٥

چشم وبلا کو تیری بدنام کیوں کریگا   مرگ قضا کو تیرا عاشق نہ لے مریگا (ذوق)

کیا قہر ہے جو ہم کو کفن بھی ہوا نصیب   وہ لے مرے کہ میرا دوپٹا اُٹھا لیا (بحر)

(۳) غصب کر لینا۔ دبا لینا۔ مار لینا جیسے اُسکا روپیہ بھی لے مرا (۴) کما لینا حاصل کر لینا۔ کما لینا جیسے روز کچھ نہ کچھ لے ہی مرتا ہے + (اقارٹ)

لے نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) لے اُڑنا۔ لے جانا۔ لے بھاگنا (۲) کامیاب ہو جانا حاصل کر لینا + سیکھ جانا۔ پڑھ جانا +

لیئے (ہ) برائے سبب۔ مفعول لہ :۔ (۱) برائے۔ واسطے۔ کا سان۔ جہت (۲) تحصیل فعل کے واسطے جیسے کھانے کیلئے پینے کیلئے وغیرہ +

لیئی (ہ) اسم مؤنث :۔ لیٹی۔ سیرہ کو جو پتلا کر کے کاغذ وغیرہ جوڑنے کو پکا لیتے ہیں اُسے لیئی کہتے ہیں + سریش۔ لزاق +

لیئے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) لیئے ہوئے۔ لیکر۔ گرفتہ۔ (۲) مجبور۔ ناچار (مرکبات میں) +

لیئے پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ ساتھ لیئے پھرنا۔ ہمراہ لیئے جانا جیسے ٥

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گُل   اُس شہید ناز کی تُربت کہاں ہے (نامعلوم)

لیئے جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مجبور ہونا۔ ناچار ہونا (۲) شرمندہ ہونا۔ قائل ہونا۔ خجل ہونا۔ ذلیل ہونا۔ لجانا۔ کٹنا ٥

یُوں تو ہزاروں عذر وہ ہم سے کئے گئے   لیکن خمارِ چشم سے دل میں لئے گئے (نامعلوم)

گر جو ہوا ایسے ملاقات تو بدلا لے لیں   جس سے وہ خوب لئے جائیں وطعنے دیں (مومن)

کل بزم میں جو ہم تجھے پرُ فن لئے گئے   کیا کیا دلوں میں رشک سے دشمن لئے گئے (صابر)

(۳) لیکر جانا جیسے ٥

لئے جاتا ہے نامہ بیکس   بال بیکا نہ ہو کبوتر کا (نامعلوم)

لیئے مرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ناحق نام لگانا۔ بلاسبب مجرم ٹھیرانا۔ بُہتان رکھنا۔ تہمت دھرنا۔ اتہام رکھنا۔ دوش دینا۔ الزام لگانا۔ جھوٹا نام لینا ٥

آپ کو میں ہلاک کرتا ہوں   لئے مرتے ہو کس پہ مرتا ہوں (مومن)

اگر مصحف مُوئے بتاں پر ہاتھ دھرتا ہوں   لئے مرتے ہیں کیوں سے لئے ہیں اُسپہ مرتا ہوں (نکہت)

لیا (ہ) (لینا مصدر کا ماضی مطلق) (۱) پکڑا۔ گرفت کیا (۲) حاصل کیا۔ وصول کیا۔ (۳) شرمندہ کیا۔ لجایا (۴) خریدا۔ مُول لیا۔ (۵) کمایا۔ کھٹا۔ باقی معانی اسکے مصدر میں دیکھو

لیا

لیا دیا (ہ) اسم مذکر۔ ثمرۂ افعالِ نیک۔ کیا کرایا۔ وہ نیکی جو کبھی کی ہو۔ کرنی کا پھل

لیا دیا آگے آجانا (ہ) فعل لازم ۔ نیکی کا آڑے آجانا۔ کرنی کا پھل ملنا۔ افعال و کردار نیک کا ثمرہ حاصل ہونا۔ نیکی کا نتیجہ ملنا لہ

نلے سے گرتے گرتے رہا سر پہ آسماں　　کچھ آج آگیا مرے آگے لیا دیا　　(عارف)

لیا گیا (ہ) محاورہ ۔ شرمندہ ہوا۔ خجل ہوا۔ لجایا۔ محجوب ہوا + ذلیل ہوا۔ رسوا ہوا۔

لیاہی نہیں جاتا (ہ) محاورہ ۔ (۱) سامان میں ہی نہیں آتا۔ کسی طرح قابو میں نہیں چڑھتا۔ سنبھالے نہیں سنبھلتا۔ منائے نہیں منتا۔ کسی کی نہیں سنتا (۲) دھوکے میں نہیں آتا۔ دھوکا نہیں کھاتا +

لیاقت (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) استعداد۔ قابلیت (۲) وصف۔ گن۔ ہنر۔ جوہر۔ خوبی۔ عمدگی۔ فضیلت (۳) حوصلہ۔ ظرف۔ سمائی (۴) شائستگی۔ تہذیب۔ سزاواری (۵) دانائی۔ ہوشیاری۔ چترائی (۶) کسی چیز کے حاصل کرنیکا مادہ (۷-۸) مقدور۔ مقدرت۔ استطاعت +

لیپ (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) ضماد۔ پلستر۔ وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملا کر ملی جائے اگر غلیظ ہو تو ضماد اور رقیق ہو تو طلا کہتے ہیں (۲) کہگل۔ ریختہ +

لیپ چڑھانا (ہ) فعل متعدی ۔ پلستر کرنا۔ لیپنا۔ ضماد کرنا۔ چپڑنا +

لیپ کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ ضماد کرنا۔ پلستر کرنا۔ چپڑنا +

لیپ لگانا (ہ) فعل متعدی ۔ ضماد کرنا۔ چپڑنا +

لیپا پوتا (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) لیپا اور پوتا ہوا۔ پلستر۔ قلعی (۲) کیا کرایا۔ بنا بنایا۔ جیسے سارا لیپا پوتا بہ گیا +

لے پالک (ہ) اسم مذکر ۔ متبنٰے۔ گود لیا ہوا + متبنیہ۔ گود لی ہوئی۔

لیپا لیپا پھر دیکھا تو ہاتھ ہی کالے (ہ) کہاوت ۔ محنت کی اور کچھ ثمرہ نہ پایا۔

لیپنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) پوتنا۔ کہگل کرنا۔ قلعی کرنا + گوبری پھیرنا۔ پچارا کرنا۔ پچارا پھیرنا۔ + پلستر کرنا (۲) چوکا دینا۔ چوکا کرنا (۳) عو۔ چھپانا۔ دبانا۔ مخفی کرنا۔ جیسے اسکی باتوں کو کہاں تک لیپئے

اپنے عیب سب لیپتے ہیں (ہندو عورت ہ لکھنؤ) آموختہ بھول جانا +

لیپنا پوتنا (ہ) فعل متعدی ۔ (۱) پلستر کرنا اور پوتا پھیرنا (۲) اسم مذکر۔ لپائی پتائی +

لیپنے کا نہ پوتنے کا (ہ) محاورہ ۔ محض نکما۔ محض بیکار۔ کسی کام کا نہیں جیسے بلّی کا گُوہ لیپنے کا نہ پوتنے کا +

لیپے میں آجانا (ہ) فعل لازم ۔ (عوام) آٹے کے ساتھ گھن پس جانا۔ سنا۔ آلودہ ہوجانا۔ دوسرے کی مصیبت یا بلا میں آپ بھی مبتلا ہو جانا۔ ناگہانی آفت میں آجانا جیسے پڑوسن نے کوسنے دیئے میں لیپے میں آگئی + کیا کہیں اسکے ساتھ ہم بھی لیپے میں آگئے (چونکہ جو چیز لیپنے کی مٹی میں ملجاتی ہے وہ بھی ساتھ کے ساتھ لیپنے میں آجاتی ہے اس وجہ سے معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ ہمارے دوست نے جو اس کی وجہ تسمیہ لکھی ہے کہ لیپی ہوئی جگہ میں پھسلن کی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے وہ ہماری سمجھ میں اس موقع پر نہیں آتی۔ اسی طرح دہ میں آجانے کے معنی بھی ہمارے کانوں نے دہلی میں نہیں سُنے اور جگہ کی خبر نہیں) +

لیست

لیتا بھولے نہ دیتا (ہ) محاورہ ۔ سیدھا حساب۔ وہ حساب جو ایچ پیچ کا نہ ہو + نقد کا لین دین۔ ہاتھوں ہاتھ کا سودا +

لیترا (ہ) اسم مذکر ۔ کھونسڑا۔ پرانا ٹوٹا جوتا +

لیترے (ہ) اسم مذکر ۔ (۱) لیترا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

لیترے پڑنا (ہ) فعل لازم ۔ جوتیاں پڑنا۔ کھونسڑے لگنا۔ نہایت ذلیل ہونا۔

لیترے چیتھڑے (ہ) اسم مذکر ۔ عو۔ ٹوٹی پھوٹی پھٹے کپڑے۔ جیسے چار دن پھر صاحبِ عالم بنگئے خوب گلچھرے اُڑالئے آخر کو پھر وہی لنگوٹی پھوٹی لیترے چیتھڑے فاقہ فقر در بدر خاک بسر ہیں (از سنگھ سہیلی) +

لیترے کھانا (ہ) فعل متعدی ۔ جوتیاں کھانا۔ نہایت ذلّت سے پٹنا۔ کھونسڑے کھانا +

لیترے لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی ۔ کھونسڑے مارنا۔ جتیانا۔ جوتیاں لگانا۔ جوتیوں سے خبر لینا +

لیت و لعل (ع) اسم مؤنث ۔ (لیت و لعل عربی زبان میں اُن حرفوں میں سے ہیں جو فعل کے مشابہ اور آرزو و تمنا کے مقام پر بولے جاتے ہیں جیسے فارسی میں کاشکے ہندی میں کیا اچھا ہوتا وغیرہ۔ بعض فرہنگ نگاروں نے لکھا ہے کہ لیت اُس چیز کی آرزو کو کہتے ہیں جسکا حاصل ہونا خارج از امکان ہو اور لعل اسکے برخلاف اُس چیز کی تمنا جسکا حصول ممکن ہو۔ پس مجازی معنی ملتن رہا ممکن ہوئے مگر اُردو میں ٹالمٹول ٹال ٹول امروز و فردا۔ آجکل۔ وعدہ وعید۔ بہانہ بتا۔ حیلہ حوالہ۔ بہانہ۔ عذر وغیرہ کے موقع پر بولتے ہیں) + لہ

جی گیا میر کا اس لیت و لعل میں لیکن　　نہ گیا ظلم ہی تیرا نہ بہانا ہی گیا　　(میر تقی)

وعدۂ وصل کہاں عاشق بے صبر کہاں　　کام محتاج کا ہے لیت و لعل میں ہوتا　　(آتش)

گر یہی لیت و لعل ہے اور یہی دارمدار　　مار رکھیگا تمہارا وعدۂ فردا مجھے　　(مصحفی)

بھاتی ہے سب کو تری لیت و لعل　　تُو نے کہاں سیکھی ہے یہ آجکل　　(نسیم دہلوی)

لیت و لعل کرنا (ع) فعل متعدی ۔ ٹالمٹول کرنا۔ حیلہ حوالہ بتانا۔

لہ لیا دیا سے مراد ثواب دینے سے خیر خیرات مراد ہے

لیت

آجنکل کرنا۔ امر وز و فردا کرنا۔ بالا بتانا +

لیت و لعل میں ڈالنا (ع) فعل متعدی :۔ جھمیلے میں ڈالنا۔ بکھیڑے میں ڈالنا۔ کسی کام کو بکھیڑے میں ڈالنا۔ وقفہ میں ڈالنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔

ہدم قلق سے جان پہ تازہ عذاب ہے ۔ لیت و لعل میں ڈالنا کار ثواب کو (معروف)

لیٹ (انگلش LATE) تابع فعل :۔ (۱) دیر کرکے۔ معمولی وقت کے بعد۔ بے وقت۔ اوپر کرکے۔ پیچھے۔ بعد میں (۲) صفت۔ پچھیت۔ غیر وقت یا غیر موسم کا + پیچھے۔ بعد +

لیٹ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پسر جانا۔ پڑ جانا۔ دراز ہو جانا (۲۔ عوام) تھک جانا۔ بیٹھ جانا۔ آگے نہ چل سکنا۔ پیچھے رہ جانا (۳) ہمت ہار دینا۔ کم ہمت ہو جانا۔ جی چھوڑ دینا (۴) قدموں میں گر پڑنا۔ عاجزی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ کسی کے آگے عجز و انکسار کرنا۔ گڑگڑانا (۵) کھانا (ہ۔ پورب) پتلا ہو جانا۔ بیٹھ جانا جیسے گڑ لیٹ گیا (۶) پچھنا +

لیٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بستر پر دراز ہونا۔ سیدھا ہو کر پڑنا یا پسرنا۔ پڑنا + سونا۔ آرام کرنا۔ استراحت فرمانا (۲) بچھنا۔ پودوں کا زمین پر گرنا۔ جیسے تمام کھیتی بارش یا ہوا سے لیٹ گئی (۳) قدموں میں گرنا۔ پیروں پڑنا (۴) عجز کرنا خوشامد کرنا گڑگڑانا (۵) اوندھا پڑنا۔ پٹ پڑنا (۶) ہار ماننا۔ مغلوب ہونا (۷۔ پورب) بیٹھنا۔ پتلا پڑنا۔ جیسے گڑ کا لیٹنا +

لیٹے جانا (ہ) فعل لازم :۔ (عوام) پسے جانا۔ بچھتے جانا۔ پڑے جانا + کم ہمت ہوا جانا۔ ہمت چھوڑے دینا۔ ہمت ہارے دینا + نہایت خوشامد درآمد کرنا +

لیٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندی) (۱) لیئی۔ کاغذ جوڑنے کی چیز جو میدہ سے بنائی جاتی ہے۔ سریش (۲) پتلی پسی۔ لیپی پتلا اور کچا ملو +

لیج (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) پانی بھرنے کی رسی۔ ڈوری +

لیجو یا نیجو (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) دیکھو (لیج) +

لیجیو (ہ) ندا۔ پکڑیو۔ پکڑنا۔ لینا۔ جانے نہ دینا۔ روکنا۔ تھامنا + گرفتار کرنا ؎

ہم ایک نظر دیکھ نظیر اُسکو جو بھاگے ۔ بولا کہ اسے لیجیو ہاں جانے نہ پاوے (نظیر)

لیچڑ (ہ) صفت :۔ (۱) نادہند۔ دیر میں قرضہ ادا کرنے والا۔ لے لوٹ (۲) مشوم۔ بخیل۔ کنجوس۔ کنتک +

لیچی (چینی) اسم مؤنث :۔ ایک پھل کا نام جو ملک چین سے ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ یہ پھل خاردار قد میں رائے جامن سے بڑا صورت میں دھتورے سے مشابہ رنگ میں سُرخی لئے ہوئے نہایت شیریں و خوش ہوتا ہے جب اسکو

لیس

چھیلتے ہیں تو اُبلے ہوئے انڈے کی مانند اسکا گودا دکھائی دیتا ہے۔ پورب میں بکثرت ہونے لگا ہے بلکہ اب سہارنپور تک نوبت پہنچ گئی ہے +

لید (ہ) اسم مؤنث :۔ سرگین خر و اسب و امثال آن۔ گھوڑے۔ گدھے۔ ٹٹو خچر۔ ہاتھی وغیرہ کا فضلہ + گوبر +

لید کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گوبر کرنا۔ ہگنا۔ گھوڑے۔ گدھے وغیرہ کا فضلہ کرنا (۲۔ عوام) کوڑا پھیلانا۔ کوڑا کرنا۔ جیسے ہٹ کے لید کرو +

لیر (ہ) اسم مؤنث :۔ دھجی۔ کتر۔ کترن۔ کپڑے کی پتلی اور لمبی پٹی + چیتھڑا۔

لیر لیر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرزے اُڑانا۔ دھجیاں کرنا۔ پھاڑ ڈالنا۔

لیر لیر ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ دھجیاں لگ جانا + چیتھڑے لگ جانا۔

لیرے (ہ) اسم مذکر :۔ چیتھڑے۔ پرزے +

لیرے لگنا (ہ) فعل لازم :۔ چیتھڑے لگنا۔ کپڑے پھٹ جانا۔ کپڑوں کا پُور پُور ہو جانا +

لیری (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ لمبی دھجی جو کنکوے کے پچھلے میں باندھ دیتے ہیں۔

لیزم (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی نرم اور لچکدار کمان جس پر کمان کھینچنے کی مشق کرتے ہیں نیز وہ کمان جس میں لوہے کی زنجیر اور بہت سی کٹوریاں بڑی ہوئی ہوتی ہیں پہلوان اور کسرتی آدمی اُس سے جسمانی کثرت کیا کرتے ہیں۔ اس سے تھوڑی سی دیر میں ڈنڑ اُبھر آتے ہیں (کبادہ) کمانِ فولاد +

لیزم ہلانا (ہ) فعل متعدی :۔ لیزم کی کسرت کرنا +

لیس (ع) صفت :۔ (۱) وردی اور ہتیاروں سے درست + کمر کسا ہوا کمربستہ کیل کانٹے سے درست + تیار۔ مستعد۔ آمادہ۔ موجود ؎

لڑنے کو لیس حضرت دل ہر بلا سے ہیں ۔ اُلجھے ہوئے جو یار کی زلفِ دوتا سے ہیں (منیر)

کب سے میں چلا رہا ہوں کر گزر اپنا دلا ۔ شاخسانے مت نکال اب لیس سب سامان ہے (مظفر)

(یہ لفظ اس معنی میں انگریزی dressed ڈریس سے بگڑا ہوا ہے جسکی معنی وردی لباس پوشاک کے ہیں جو نوکری پر جاتے وقت پہنی جاتی ہے) +

(۲- ہ- اسم مذکر۔ پورب) ایک قسم کا تیر جسکی نوک لمبی اور بڑی ہوتی ہے چنانچہ شیخ امداد علی بحر لکھنوی نے بھی اس معنی کی رعایت سے اوّل معنی میں یہ لفظ باندھا ہے ؎

تیری مژہ بھی لیس رہی میرے قتل پر ۔ ابرو کی تیغ نے تو بھی بیڑا اُٹھا لیا (بحر)

(۳) ایک قسم کا سرکہ (۴) کمانی۔ حرکت دینے والی چیز +

لیس ہونا (ہ) فعل لازم:- آراستہ ہوجانا۔ کیل کانٹے سے درست ہونا + کمربستہ ہونا۔ کمر باندھنا۔ مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ تیار ہونا +

لَیس (۱) اسم مؤنث:- بیچ۔ انگلش LACE ریس ڈوری فیتہ لون + جوڑی بنی ہوئی پیمک۔ کلابتونیا تار رُپہلے کا گوٹا۔ لشکری اسے لوس بھی بولتے ہیں +

لیس (ف) لیسیدن کا حاصل بالمصدر جیسے کاسہ لیس یعنی پیالہ چاٹنے والا +

لیس (ہ) اسم مذکر:- چیپ۔ لزوجت۔ لزوجیت۔ لس۔ چپچپاہٹ + بکسلاہٹ

لیسدار (۱) صفت:- لسنت۔ چپچپا۔ لسدار +

لیسنا (ہ) فعل متعدی:- لیپنا۔ پلستر کرنا +

لِیک (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پگڈنڈی۔ راہ۔ سڑک۔ باٹ۔ بینا (۲) گاڑی کے پہیے کا نشان + ہل باہنے کا نشان۔ خط جادہ۔ نشان راہ + سانپ یا چیونٹیوں کے چلنے کا نشان۔ لکیر۔ دھاری۔ ہنڈی (۳) کمینوں کا نیگ۔ خدمتیوں کا انعام خدمت جو حسب دستور دیا جاتا ہے (۴) رسم۔ رواج۔ ریت۔ دستور۔ قاعدہ۔ مرجاد (۵) کلنک۔ داغ۔ عیب (۶) جوں کا انڈا۔ بیضۂ سپش +

لِیک پیٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لکیر پیٹنا۔ پرانے دستور اور پرانی رسم پر چلنا۔ ریت پر مرنا۔ لکیر کا فقیر ہونا (۲) ایک ہی بات پر قائم رہنا۔ ایک ہی بحث پر اڑنا۔ کسی بات کو بار بار دُھرانا +

لِیک سے بے لیک ہونا (۱) فعل لازم:- گمراہ ہونا۔ بے راہ ہونا۔ سیدھا راستہ چھوڑنا۔ مرجاد باہر چلنا۔ قدیم رسم و رواج کو ترک کرنا۔

لِیک لیک چلنا (ہ) فعل لازم:- راہ راہ چلنا۔ رستے رستے چلنا۔ سڑک سڑک جانا۔ پگڈنڈی سے جانا۔ مرجاد پر چلنا۔ پرانے رسم و رواج کا پابند ہونا

لیک لیک گاڑی چلے اور لیک چلے سپوت ۔ لیک چھوڑ تین ہی چلیں کوی سنگھ سپوت (دوہا)

لیک (ف) حرف استثنا۔ لیکن کا مخفف جو فارسی والوں نے کرلیا ہے +

لیکن (ع) حرفِ استثنا:- پر۔ مگر۔ پرنتو۔ الاّ۔ اِلّا۔ وَلے۔ وَلیکن۔ بل +

لِیکھ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) جُوں کا انڈا۔ بیضۂ سپش۔ صواب۔ رشک (۲) دھک۔ چھوٹی جُوں (۳) آمدورفت کا نشان۔ لکیر۔ گاڑی کی لکیر۔ جادہ +

لیکھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) حساب۔ گنت۔ حساب کتاب۔ لین دین سے

ٹھاکر دوارے برہمن کہے حضرت کرشن کہت کبیر سنو بھئی سادھو دونوں ہی کا لیکھا
ہوس ہر کو دیکھا رہے سادھو ہریں ہر کو دیکھا صاحب میرا بسا گنوتا جانے نہیں بیکھا (کبیر)

(۲) بہی۔ کھاتہ بہی۔ پکا حساب (۳) حال۔ حالت۔ درجہ۔ احوال۔ کیفیت جیسے اس نجے تیرے دیکھا تو گھر گھر ایک ہی لیکھا (۴) عو۔ عادت۔ سبھاؤ۔ پکّا لت۔ وصف۔ یہ معنی سعادت یار خان رنگین کی ریختی سے ہی ثابت ہوتے ہیں

لگاتی او نکھاتی ہے مری جانب سے جس تس کو ۔ یہ لیکھا چھوٹ جاوے یا الٰہی دائی سوسن کا (رنگین)

(۵) معاملہ۔ برتاؤ سے

اے ورد بہت کیا پیکھا جنے ۔ دیکھا عجب یہاں کا لیکھا ہمنے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ ۔ جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے (درد)

(۶) طریقہ۔ دستور +

لیکھا بہی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کتاب حساب۔ لین دین کی بہی (۲) خاص وہ کتاب جسمیں کسی کا حساب کتاب جاری ہو +

لیکھا پُورا کرنا یا لیکھا پھر جا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (بقال) حساب چُکانا۔ حساب نمٹانا۔ روپیہ بے باق کرنا۔ حساب کا فیصلہ کردینا +

لیکھا جوکھا (ہ) اسم مذکر:- ہر دو باہم مترادف۔ حساب کتاب۔ لین دین۔ جیسے لیکھا جوکھا برابر ہوا +

لیکھا ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (بقال) حساب شروع کرنا۔ کسی کا حساب جاری کرنا

لیکھا ڈیوڑھا برابر کرنا (۱) فعل متعدی:- حساب چُکادینا۔ حساب صاف کردینا۔ حساب بے باق کردینا۔ ادا کردینا۔ لین کا فیصلہ کردینا۔

(چونکہ مہاجنوں کا دستور ہے کہ جب مدت کا حساب اُتارتے اُتارتے تھک جاتے ہیں اور آخر برابر سرا برکرنا منظور ہوتا ہے تو وہ اُس لیکھے کو جو ڈیوڑھا رہتا ہے دُوسری طرف باقی یا نا صل جمع کرکے آمد و خرچ برابر کردیتے ہیں تاکہ آمد و خرچ کی میزان میں جھمیلا نہ پڑے پس اس وجہ سے حساب برابر کردینے کے موقع پر بولنے لگے +

لیکھا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) حساب کرنا۔ حساب دیکھنا۔ لین دین کی مطابقت کرنا۔ باقی ساقی نکالکر ایک رقم معلوم کرنا (۲۔ عو) معاملہ کرنا۔ جیسے آدمیاں لیکھا کریں بیوی کا ٹنہ دیکھا کریں (کہاوت) +

لیکھنی (ہ) اسم مؤنث:- (ہندو) قلم۔ خامہ۔ کِلک +

لیکھے (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) (۱) لیکھا کی جمع (۲) در۔ نرخ۔ بھاؤ۔ جیسے تیرہ کے لیکھے کھانڈ بکے تو ہمکو بھی دینا (۳)۔ تابع فعل (حسابوں۔ نزدیک۔ جیسے اُسکے لیکھے کچھ ہی ہو۔ ہمارے لیکھے تو وہ مر گیا۔ اندھے کے لیکھے رات دن برابر۔

لَیل (ع) اسم مؤنث:- شب۔ رات۔ راتری۔ رَین +

لیل و نہار (ع) اسم مذکر:- رات دن۔ روز و شب۔ غبِ و رعد۔

دنسات۔ بنس دن + غالب دہوش حال سے

رات کو آگ اور دنکو دھوپ　　بھاڑ میں جائیں ایسے بنس ونہار
آگ تاپے کہاں تلک انساں　　دھوپ کھاوے کہاں تلک جاندار　｛ناسخ｝

لیلا (ہ) بیائے مجہول ۔ اسم مذکر ۔ (پنجاب) بکری یا بھیڑ کا بچہ ۔ برہ ۔ لیرو +

لیلا (س) اسم مؤنث ۔ (ہندو) (۱) کھیل ۔ کریڑا ۔ بلاس ۔ لہو ولعب وغیرہ ۔ (۲) بلاس ۔ کلول ۔ رہس ۔ رنگ رس ۔ عیش ونشاط ۔ سیر وتماشا جیسے کرشن لیلا ۔ دان لیلا ۔ وغیرہ (۳) تماشائے قدرت ۔ کرتب ۔ مظہر قدرت جیسے رام لیلا +

لیلا دھاری (ہ) اسم مذکر ۔ تماشاگر ۔ تماشا کرنے والا ۔ ایکٹر ۔ کھلاڑی ۔ تماشا دکھلانے والا ۔ روپ بھرنے والا +

لیلا کرنا (ہ) فعل متعدی ۔ تماشا کرنا ۔ کھیلنا ۔ نظارہ دکھانا ۔ جھانکی دکھانا ۔

لیلاوتی (س) اسم مؤنث ۔ (۱) بلاس کرنیوالی عورت عیش ونشاط منانیوالی عورت ۔ چلبلی عورت ۔ زن جاذب پسند کھلاڑ کھلاڑن (۲) بھاسکر آچارج کی بیٹی کا نام جس سے ہندوستان کے ہندو مسلمان سب واقف ہی نہیں بلکہ جو لوگ حساب اور ہندسہ کے شوقین ہیں انہیں تو اسکے نام کی چینی ہے ۔ بھاسکر آچارج ہندوستان میں بڑا نامی ہیئت دان گزرا ہے ۔ یہ لیلاوتی اُسی کی بیٹی تھی ۔ بھاسکر کا زمانہ بعض کے قول سے محمد غوری کا وقت یعنی ۱۱۴۴ع پایا جاتا ہے اور بعض اس سے پیشتر بیان کرتے ہیں ۔ لیلاوتی ایسی بدنصیب پیدا ہوئی تھی کہ جنم پتر سے اُسکا سدا کوارا رہنا سمجھا جاتا تھا ۔ بھاسکر آچارج کے دل میں یہ بات ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی تھی ۔ بہت سی اُدھیڑبُن کے بعد یہ بات خیال میں آئی کہ پھیروں کے لئے کوئی ایسی شُبھ گھڑی مقرر کرنی چاہیئے جس سے گرہ کی سختی جاتی رہے ۔ ظاہر ہے کہ ایسا وقت اتفاق ہی سے ملتا ہے مدتوں بھاسکر آچارج اس ساعت کا منتظر رہا ۔ جب وہ دن آیا اور وہ شُبھ گھڑی قریب آ پہنچی تو اُسنے ایک ہوشیار منجم کو گھڑی کے کٹورے پر نگہبانی کے لئے کھڑا کر دیا اور نہایت تاکید کے ساتھ یہ کہدیا کہ جس وقت کٹورا ڈوبے اُسی وقت آکر ہمکو اطلاع دو ۔ مگر تقدیر کا لکھا کب مٹتا ہے جو گھڑی بھاسکر نے اتنی محنت سے سادھ رکھی تھی وہ ایک آن کی آن میں ہاتھ سے نکل گئی اور سب ہاتھ ملتے رہگئے ۔ بچوں کا قاعدہ ہے کہ نئی چیز کو بڑے چاؤ سے دیکھا کرتے ہیں لیلاوتی گو سمجھدار تھی مگر پھر بھی بچہ ہی تھی جس لگن میں کٹورا ڈال رکھا تھا اُسکے پاس آ بیٹھی اور جھک جھک کر کٹورے کو دیکھتی تھی ایکبار جھکنے میں اُسکی چوٹی کا ایک موتی جھڑ گیا اور وہ کٹورے کے عین سوراخ پر جاکر ٹھیرا ۔ فوراً پانی آنے کا رستہ بند ہو گیا جب اندازہ سے زیادہ دیر لگی اور منجم نے آکر کچھ خبر نہ دی تو بھاسکر آچارج کا ماتھا ٹھنکا دل میں سمجھا کہ لیلاوتی کے ستارے نے شاید کچھ کرشمہ دکھایا اُسنے کٹورے کو آکر جو دیکھا یہاں ابھی کٹورے کے بھرنے میں بہت دیر تھی اُس کا پانی نکالکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک چھوٹے سے موتی نے اُس کا روزن بند کر رکھا ہے ۔ اب کیا ہو سکتا تھا ۔ بھاسکر نے اپنے جی میں کہا کہ یہ ہمارے منصوبے باندھنے بالکل عبث تھے ۔ پرمیشر کے حکم بغیر پتا نہیں ہلتا ۔ پھر اپنی بدنصیب بیٹی سے کہا سنو پیاری بیا گاڑی اس واسطے کرتے ہیں کہ اولاد ہو اور اُس سے دُنیا میں نام چلے سو میں تیرے نام کی ایک ایسی کتاب بناتا ہوں کہ جب تک دُنیا قائم ہے اُس سے جہان میں تیرا نام روشن رہیگا ۔ حقیقت میں اسنے جو اقرار کیا تھا اُسے پورا کیا ۔ حساب اور ہندسہ علم میں ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی اور لیلاوتی اُس کا نام رکھا جس سے آجتک لیلاوتی کا نام زبان زد خاص و عام ہے ۔ غرض جب یہ بات ٹھہر گئی کہ لیلاوتی کو ساری عمر کنوارے پن میں رہنا پڑیگا تو باپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اُسے ہر طرح کے علم سکھائے اور سچ یہ ہے کہ اُسنے بیٹی کی تنہائی کا ایسا عمدہ علاج کیا کہ اُس سے بہتر ہو نہیں سکتا ۔ کہتے ہیں کہ لیلاوتی نے حساب میں وہ مشق بہم پہنچائی تھی کہ ایک نگاہ ڈالکر بڑے سے بڑے درخت کے پھل اور پتوں کا شمار بتا دیتی تھی جسے مساوات جاننے والے خوب سمجھ سکتے ہیں اس مہارت کے سبب سب کو یہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ کتاب خاص اسی کی لکھی ہوئی ہے چنانچہ ابتک بھی اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے ۔ کتاب لیلاوتی کی ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے کہ اوّل سے آخر تک باپ بیٹی سے سوال کرتا چلا گیا ہے ۔ ڈاکٹر ہٹن صاحب کو اس کتاب کے ترجمہ کے چند اوراق مل گئے تھے وہ دیکھکر اُنہوں نے اس کتاب کی نہایت تعریف کی ۔ فارسی میں اسکا ترجمہ فیضی نے اور انگریزی میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب اور مسٹر کولبرک صاحب نے کیا ہے +

لیلۃ البدر (ع) اسم مؤنث ۔ چودھویں رات جسمیں چاند پورا ہو جاتا ہے اور اُسکی روشنی کمال کو پہنچ جاتی ہے +

لیلۃ القدر (ع) اسم مؤنث ۔ شبِ قدر ۔ ایک قابل قدر رات کا نام ہر سال میں ایکبار آتی ہے مگر اسکے تعین میں مختلف روائتیں ہیں لیکن اکثروں کے نزدیک رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ ہے ۔ چونکہ اس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کے برابر ہے اس سبب سے اس کی سب سے زیادہ قدر کرتے ہیں ۔

لیلیٰ ۔ لیلے ۔ لیلا (ع) اسم مؤنث ۔ (۱) لغوی معنی شبرنگ ۔ سیاہ فام ۔ سانولی ۔ قیس یعنی مجنوں کی معشوقہ کا نام جو مہدی کی بیٹی نجد واقع عرب کے رہنے والے خلفائے بنی اُمیہ کے عہد ۹۰ھ میں موجود تھی ۔ سہ

وحشت پہ ہم جو کبھی اپنی آئینگے　　مجنوں بنینگے ہم تمہیں لیلیٰ بنائینگے (نامعلوم)

(۲ ۔ مجازاً) ہر ایک معشوقہ (۳ ۔ مجازاً) پری ۔ پری تمثال ۔ خوبصورت حسینہ جمیلہ

لیلیٰ زادہ (ف) صفت ۔ معشوق ۔ ماہوش سہ

دست خواہم زد بداماں سکندر روزِ حشر ۔ زانکہ لیلیٰ زادہ ام رازنگِ مجنوں کردہ است (نامعلوم)

لیلیٰ وش (ف) صفت :- ماہوش ۔ حسین ۔ خوبصورت ✦ لغوی معنی لیلیٰ کی مانند ✦

لئیم (ع) صفت :- (۱) کمینہ ۔ سفلہ ۔ ناکس ۔ فرومایہ (۲) خسیس ۔ نہایت بخیل ۔ از حد کنجوس ۔ کنتک ۔ سُوم ۔ اصطلاح میں لئیم وہ ہے جو آپ کھائے نہ دوسرے کو کھانے دے اور بخیل وہ جو اپنے اوپر تو اٹھائے نہ دوسرے پر صرف کرے ✦

لئیم الطبع (ع) صفت :- خسیس الطبع ۔ اوچھا ۔ کمظرف ✦ وہ شخص جسکی طبیعت میں بخل ہو ✦

لیمپ ۔ انگلش (LAMP) اُردو میں لیپ کہتے ہیں ۔ ظرفِ روشنی ۔ چراغ ۔ ایک قسم کی لالٹین مع بتی اور چمنی وغیرہ ✦ (لیمپ اصل میں لاطینی زبان کے لیمپس سے مشتق ہے تھوڑی مدت پیشتر اسکی یہ تعریف تھی کہ یہ ایک روشنی کا ظرف مع تیل اور بتی ہے ۔ گو تاریخ سے یہ پتا نہیں چلتا کہ ابتدا میں اسکی کیا قطع وضع تھی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ قدمائے مصر ، یونان اور یہود میں جس ظرف کا استعمال ہوتا تھا وہ یا تو چپٹا یا مدور اور مستطیل شکل کا ہوا کرتا تھا جسکے ایک طرف دستی دوسری جانب ٹونٹی لگا دیا کرتے تھے اکثر نباتی تیل جلایا کرتے تھے مگر **پلینی** محقق کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ روغن نفط کا استعمال بھی ہوتا تھا اُس زمانہ کے چراغ خوش وضع اور خوشنما نہ نقش ونگار سے مزین بھی ہوا کرتے تھے ۔ بڑے بڑے چراغ زنجیروں میں لٹکا کر روشن کیے جاتے تھے ۔ **نارفتھم** اور **اجینا** اس قسم کے خوبصورت چراغ بنانے میں مشہور تھے چنانچہ کاوین ایک فرانسیسی فرقہ کے استعمال میں ابتک اس قسم کے چراغ چلے آتے ہیں ✦

یہودیوں میں تمام شب چراغ جلانے کا دستور تھا بلکہ ابتک بھی دمشق اور مصر کے یہودیوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے زمانۂ سلف سے لیکر حال کی وسط صدی تک قریب قریب ایسے ہی چراغ جلائے جاتے تھے ۔ مصنوعی روشنی کا ایجاد ایم ۔ آر ۔ جی ۔ آرگینٹ نے ۱۷۸۴ء میں گول بتی بنا کر ظاہر کیا اس ترکیب سے لَو کو اندرونی اور بیرونی ہوا پہنچنے لگی آرگنٹ ہی چمنی کا بھی موجدِ اوّل ہے ۔ گول بتی کے لیمپ میں تیل بھرنے کا ظرف بھی مجوف ہوا کرتا تھا اور جس مقام پر بتی لگاتے تھے وہ اس ظرف کے بیچوں بیچ ہوا کرتا تھا ۔ کارسل نامی ایک شخص نے لیمپ کے پیندے کے متصل ایک پُرزہ لگایا جس سے تیل بتی تک برابر پہنچنے لگا بعد ازاں لیمپ میں خفیف خفیف تغیر و تبدل ہوتے رہے جو پہلی تمام ترمیموں سے بہتر رہے لیکن گراں ہونیکے سبب عام استعمال نہ ہو سکا اس صدی میں ڈی آگن نے جو کارسل کے لیمپ میں ترمیم کرکے جدید لیمپ بنایا اُسکی بہت شہرت رہی ✦

بِگلبر نے ۱۸۳۶ء میں لیمپ میں بہت کچھ ایجاد کیا اور اُسی زمانہ سے لیمپ کے رواج و استعمال نے روز افزوں ترقی میں قدم رکھا ✦

اوڈلس نے بتی تک برابر تیل پہنچنے کی غرض سے ایک ایسا مرکب ایجاد کیا جس سے تیل کا وزن متناسب زیادہ بڑھ گیا یہ مرکب دراصل یہی معمولی نمک اور پانی تھا ✦

۱۸۰۰ء میں **پوورٹر** کے اتفاقیہ ایجاد کی از بس قدر ہوئی یہ لیمپ ایک طور پر آویزاں کیا جاتا اور ایک مساوی الوزن لنگر اُسکی دوسری جانب باندھ دیا جاتا تھا جسقدر بتی جلتی اور تیل کم ہوتا تھا اُسی قدر بتی خود بخود نیچے اترتی جاتی تھی ۔

۱۸۳۶ء میں سموئیل پارکر نے نہایت ضروری ایجاد کیا وہ یہ ہے کہ چمنی کو دھاتی حلقہ یعنی چوڑی میں لگایا حال کے لیمپوں اور اسکے پہلے لیمپوں میں باعتبارِ اصول چنداں فرق نہ تھا لیکن ۱۸۵۰ء میں کروسین یعنی مٹی کے تیل کے ظاہر ہونے سے لیمپ کے اصول میں ایک تغیرِ عظیم واقع ہو گیا بلکہ گیس اور برقی روشنی کے ایجاد نے بھی کچھ کم تغیر پیدا نہیں کیا ۔

لیمپ کے متعلق سب سے زیادہ عجیب اور حیرت افزا ایجاد ہیرو ساکن اسکندریہ نے کئے تھے پانی کی آمیزش سے تیل اوپر چڑھ جاتا تھا) ✦

لیمُو (ف) اسم مذکر :- نیبُو ۔ ترنج ۔ ایک ترش پھل کا نام ✦ مزاجاً سرد و تر ✦

لیمو کے چور کا ہاتھ کٹتا ہے (۱) محاورۂ قدیم :- یعنی شہر نا پرسان ہے اور بازارِ ظلم و جفا گرم ہے ۔ اندھیر نگری چوپٹ راج ؎

کیا ہوا ایسا وہ فسق ہیہات ۔ لیمو کے چور کاٹتے ہے ہات (سودا)

لیموں (ع) اسم مذکر :- نیمو ✦ ترنج ✦ کاغل ✦ مزاجاً سرد و تر ✦

لین (۱) صحیح انگلش (LINE) (لائن) اسم مؤنث :- (۱) ڈوری ۔ رسّی ۔ رسن (۲) لکیر ۔ خط ۔ دھاری ۔ ڈنڈیہ ۔ جدول ۔ بدل ۔ ریکھا (۳) مدہ ۔ وانہ ۔ میند ۔ (۴) جھنڈی ۔ رچین ۔ نشان (۵) لنگ ۔ قطار ۔ صف ۔ باڑ (۶) سطر ۔ پنکتی (۷) پد ۔ مصرعہ ۔ فرد (۸) لوہے کی سڑک ۔ لوہے کی پٹری ۔ ریلوے لائن ۔ ریل کی سڑک ۔ (۹-۱۰) چھاؤنی ۔ کیمپ ۔ بارک ۔ لشکرگاہ ۔ فوجی پڑاؤ ✦

لین ڈوری (۱) اسم مؤنث :- (۱) ڈیرہ خیمہ نوکر چاکر وغیرہ جو لشکر کے آگے آگے جا کر اُترنے کا سامان درست کرتے ہیں پیش خیمہ ۔ وہ خیمہ جو آگے جا کے کھڑا کیا جاتا ہے ۔ وہ فوجی سامان جو کوچ سے پیشتر روانہ کیا جاتا ہے ✦ بھیر بنگاہ (۲) آثار ۔ نمود ۔ علامت ۔ نشان ✦

لین کلیئر انگلش اسم مؤنث :- (۱) صفائی راہ ۔ سڑک کا صاف اور قابلِ آمد و رفت ہونا (۲) وہ پرچہ جو اسٹیشن ماسٹر انجن ڈرائیور کو صفائی سڑک کی بابت لکھ دیتا ہے ✦

لینا (ہ) اسم مذکر :- قرضہ ۔ آتا ۔ آتا ہوا ۔ وہ روپیہ جو لینا ہو ۔ گرفتنی ۔ یافتنی ✦

لین

اِجارہ - وغیرہ سے ○

وہ جس طرح جسے چاہے اُسی طرح پالے کسی کا کچھ نہیں پروردگار پر لینا (ناظم)

لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گرفتن کا ترجمہ - گرفت کرنا - پکڑنا - گرہن کرنا (۲) ستاندن کا ترجمہ - حاصل کرنا + اخذ کرنا ○

بچے نسیم وہ اُنسے نہ دہن ودل چھوٹے کچھ اَور خاک نہیں جانتے مگر لینا (ناظم)

(۳) تھامنا - پکڑنا - گرفتار کرنا - جانے نہ دینا - روکنا - کسی بھاگتے گرتے دوڑتے ذی روح یا غیر ذی روح کو پکڑنا - جیسے لینا جانے نہ پائے - لینا چور جاتا ہے -

کوئی ہتا دو کہ میں اُسکے پاس کیا جاؤں کسے جو دُور ہی سے مجکو دیکھکر لینا (ناظم)

(۴) سنبھالنا - سہارنا + لپکنا + تھامنا - جیسے ارے میاں لینا میں گرا ○

بغیر ختم ہوئے یار اُڑ چلا نامہ پکارتا ہی رہیں کہ نامہ بر لینا (ظفر)

(۵) چُننا - اِستنباط کرنا - اقتباس کرنا - انتخاب کرنا - چھانٹنا جیسے کتاب میں سے کوئی مضمون لینا (۶) خریدنا - خرید کرنا - بسانا جیسے کوئی چیز لینا - مثلاً دس میں بیل لیا اور سو میں گھوڑا (۷) وام گرفتن کا ترجمہ - قرض کرنا - اُدھار کرنا - قرض لینا جیسے سو روپے مہاجن سے لئے جب کام چلا (۸) فتح کرنا - تسخیر کرنا - جیتنا + قبضہ کرنا - تصرف کرنا جیسے قلعہ لینا - توپ لینا - ملک لینا - مورچہ لینا وغیرہ - (۹) فرض کرنا - ماننا - تسلیم کرنا - جیسے ہم اس سے یہ عبارت یا مراد لیتے ہیں - (۱۰) پہنچنا - پکڑنا - داخل ہونا - جیسے آندھی میں گھر لینا مشکل پڑ گیا (۱۱) وصول کرنا - تحصیل کرنا - اُگاہنا - اُگاہی کرنا جیسے مالگزاری لینا - ٹیکس لینا - جزیہ لینا - بھیٹ لینا - نذر لینا (۱۲) اختیار کرنا - دھارن کرنا - سادھنا جیسے جوگ لینا - فقیری لینا - کوئی پیشہ لینا (۱۳) سہارنا - برداشت کرنا - جھیلنا - اُٹھانا جیسے بوجھ لینا - ناحق کا دُکھ لینا (۱۴) در کنار گرفتن کا ترجمہ - گود میں چڑھانا - جیسے بچے کو لے لو (۱۵) رکھنا - بہلانا جیسے تم بچے کو لو میں روٹی پکاؤں (۱۶) مار ڈالنا - فنا کر دینا - دُنیا سے کھونا - اُٹھانا جیسے سیتلا نے اُسکا دوسرا بچہ بھی لے لیا (۱۷) غصب کرنا - ہرنا - مار لینا - دبا لینا - جیسے کسی کا مال لے لینا - مکان لے لینا وغیرہ (۱۸) کھلانا - کھلوانا - یاد کرانا - لِوانا جیسے قسم لینا - سوگند لینا - عہد لینا (۱۹) ملانا - شریک کرنا - جیسے اُسے بھی پارٹی میں لے لو (۲۰) رشوت کھانا - گھوس کھانا جیسے یہ تھانہ دار یا سررشتہ دار تو خوب لیتا ہے (۲۱) کاٹنا - تراشنا - مونڈنا - چھانٹنا جیسے بال لینا - ناخن لینا - اُوپر اُوپر کی گھانس لیٹا لو (۲۲) نکالنا - کھینچنا - جیسے خون لینا (۲۳) لتاڑنا - ذلیل کرنا - شرمندہ کرنا - شرم دلانا - قائل معقول کرنا جیسے آج اُسے خوب ہی لیا (۲۴) کسی فعل کی تکمیل کرنا - کوئی کام

لین

پُورا کر دینے کے واسطے جس طرح کہ لفظ ڈالنا - جانا - پڑنا وغیرہ آتے ہیں - جیسے اُتارنا سے اُتار لینا - کھانا سے کھا لینا علیٰ ہذا القیاس گن لینا - سنبھال لینا - سنوار لینا - پکڑ لینا وغیرہ + ○

صنم کے در پہ مُبارک ہو مجکو مر لینا رہا ہوں کھیت نہ میری کوئی خبر لینا
کُھلا درِ قفس آنے فراغبالی کے دن بشرطیکہ پر دن کا نہ ہو کتر لینا
وہ کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کام بنے پر اختیار میں بھی ہو درست کر لینا
کہاں کی نیند اداجب یہ اُنکی یاد آئے اُٹھا کے تکیے سے بازو پہ سر کو دھر لینا
چلے ہو دشت کو ناظم اگر ملے مجنوں ذرا ہماری طرف سے بھی پیار کر لینا
(ناظم)

(۲۵ - بازاری) جماع کرنا - بھوگ بلاس کرنا - مباشرت کرنا (۲۶) بازی جیتنا +

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہکن بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا (سودا)

(۲۷) بہم پہنچانا - سیکھنا - حاصل کرنا - جیسے ہر جگہ سے کوئی نہ کوئی بات لی اور عقلمند بن گئے (۲۸) قابو کرنا - بس میں کرنا - قبضے میں لانا (۲۹) دبوچنا - دابنا - دبانا - پکڑنا - جیسے ٹینٹوا لینا - ٹانگ لینا (۳۰) نکالنا - کاڑھنا - بھرنا جیسے بدلہ لینا - دشمنی لینا - انتقام لینا ○

بے گنہ انتقام لیتے ہو دل نہ دینے کے طعنے دیتے ہو (مومن)
مجھی کو تم پہ مُسلط کرے تو دیکھو سیر ستم کا چاہے خُدا انتقام گر لینا (ناظم)

(۳۱) سلب کرنا - کھینچنا - قبض کرنا - نکالنا جیسے جان لینا - جی لینا (۳۲) کرایہ پر لینا - کرایہ کرنا - جیسے دُکان لینا - مکان لینا ○

اُسنے ہمسائے میں آکر گھر لیا تو کیا ہوا اب اُسے آواز میں اپنے سناؤں دُو پار (رنگین)

(۳۳) پینا - نوش کرنا - چُسکی بھرنا - جیسے گھونٹ لینا - حُقّہ کا دم لینا ○

جامِ اُلفت سہر و خونناب و ہلاہل سے ہے پُر جسکو لینا ہے سو لے اس ساغرِ لبریز کو (ممنون)

(۳۴) طے کرنا - مسافت پُوری کرنا - پکڑنا - پہنچنا جیسے منزل لینا ○

نہ رہ غافل سرائے دہر میں ہے آخری پہرا مسافر جلد لے منزل کہ دن باقی ہے تھوڑا (جرأت)

(۳۵) بھرنا - کھینچنا - نکالنا - جیسے سانس لینا - دم لینا (۳۶) کرنا - عمل میں لانا - جیسے آرام لینا - صبر لینا - دم کو لینا (۳۷) کمٹنا - کمانا - حاصل کرنا + اینٹھنا - جیسے ثواب لینا - عذاب لینا + مال لینا ○

بچے نہ سیم و زر اُنسے نہ دین و دل چھوٹے کچھ اَور خاک نہیں جانتے مگر لینا (ناظم)

(۳۸) لگانا - دھرنا - منسوب کرنا - جیسے بہتان لینا - الزام لینا - تہمت لینا - نام لینا وغیرہ (۳۹) فایدہ اُٹھانا - فلاح کو پہنچنا - جیسے غریب کو مار کر کیا لوگے (۴۰) پانا - حاصل کرنا - جیسے نمبر لینا - عُہدہ لینا - درجہ لینا (۴۱) کھا جانا -

لین

مار رکھنا۔ جیسے بلا یا آسیب نے لے لیا (۴۲) اختیار کرنا۔ منظور کرنا۔ جیسے متن میں کوئی مضمون لینا (۴۳) روکنا۔ مزاحم ہونا۔ سدِراہ ہونا جیسے آگا لینا۔ ناکہ لینا۔ (۴۴) جپنا۔ رٹنا۔ یاد کرنا۔ جیسے خدا کا نام لینا (۴۵) گرو اندن کشیدن کا ترجمہ جیسے نوکری لینا۔ خدمت لینا (۴۶) جپینا۔ تعلق اٹھانا جیسے کسی سے اُسکا کام لے لینا (۴۷) قبول کرنا منظور کرنا۔ مقرون بہ اجابت کرنا جیسے سلام لینا۔ مجرا لینا۔ (۴۸) کام میں لانا۔ خرچ میں لانا۔ استعمال میں لانا۔ خرچ کرنا اُٹھانا جیسے تمنے اس میں سے کتنا آٹا لیا (۴۹) گرانا۔ بتانا جیسے چار دن اور لے لے تو پورے دونوں ہوجائے (۵۰) بگاڑنا۔ نقصان کرنا + جیسے اِس بچے نے تمہارا کیا لیا تھا جو اتنا مارا (۵۱) چُرانا۔ چوری کرنا۔ جیسے آقا کا مال لینا (۵۲) ہٹانا۔ سرکانا۔ پرے کرنا۔ اُڑانا جیسے ہوا کا بادل کو لے جانا (۵۳) گھیرنا۔ محصور کرنا۔ احاطہ کرنا (۵۴) واپس کرنا۔ ہٹانا جیسے اپنی چیز لے لو ہمارے دام پھیر دو (۵۵) کرانا جیسے تحریر لینا۔ مچلکہ لینا۔ اقرار لینا وغیرہ (۵۶) ساتھ یا معیت میں لانا۔ ساتھ لگانا جیسے فوج لیکر چڑھنا۔ (۵۷) کترنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ جیسے ناخن لینا۔ بال لینا وغیرہ (۵۸) مونڈنا۔ استردن کا ترجمہ جیسے سر کے بال لینا (۵۹) منظور کرنا جیسے سلام لینا (۶۰) مُوسنا۔ لُوٹنا جیسے غریب کے سارے روپے لے لئے +

لینا ایک نہ دینا دو (ہ) محاورہ :- نہ کسی سے ایک لینگے نہ دو دینے پڑینگے + حاصل نہ حصول۔ فائدہ نہ مطلب۔ غرض نہ مطلب + ناحق کی مصیبت۔ مُفت کی علت ؎

کوئی پھُول کے بیٹھے مسند پر کوئی سووے اپنی دولت کو
جو اپنا ہو سو مجھ سے لو اور میرا ہو سو مجھ کو دو۔
کوئی لڑتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی جھگڑے حق پر ناحق کو
جو دیکھا خوب تو آخر کو کچھ لینا ایک نہ دینا دو
(نظیر)

(اس محاورے کی نسبت ایک کہانی بھی مشہور ہے کہ ایک مینڈک اور مور کی دوستی تھی ایک روز مور مینڈک کو باغ کی سیر کرانے لے گیا۔ مینڈک نے کہا کہ یار میں تو تھک گیا میرے گھر پہنچا دو۔ مور نے پیٹھ پر بٹھا جھٹ دریا کنارے پہنچا دیا۔ جب واپس آیا تو ایک چڑی مار نے جال بچھا رکھا تھا یہ دانے کے لالچ سے جا پھنسا مور نے کہا کہ مجھے کیوں پکڑا اُسنے کہا کہ داموں کے لالچ سے اُسنے کہا کہ چلو میرا ایک دوست یہاں سے قریب ہے اُس سے کچھ دلوا دوں وہ مان گیا یہ مینڈک کے پاس لایا اور کہا کہ اِسے کچھ دیکر میرا پیچھا چھڑا دو اُسنے ایک لعل لاکر چڑی مار کو دیا چڑی مار نے کہا کہ میں تو دو لونگا مینڈک نے کہا کہ تم دوسرا لعل پرکھ لاؤ تو میں دوسرا بھی لا تا ہوں اُسنے کہا اچھا مور کے رہا ہوتے ہی مینڈک نے اپنے یار سے کہا کہ لو یار اب بھی بچ گئے۔ اب تو بس ایک نہ دینا دو یعنی نہ تو میں اس سے وہ ایک لعل واپس لیتا ہوں اور نہ دو دیتا ہوں کام بن ہی گیا بس اسی کے نتیجہ سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل مشہور ہوگیا) +

لینا دینا (ہ) فعل متعدی :- لین دین کرنا۔ داد وستد کرنا (۲) اسم مذکر لین دین۔ داد وستد۔ حساب کتاب (۳) معاملہ۔ برتاؤ جیسے یہ شخص لینے دینے کا کھرا ہے +

لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ (۱) کہاوت :- یعنی باتوں ہی میں ٹالتے ہیں۔ نری باتیں ہی باتیں ہیں +

لینا نہ دینا کا سے نہ مسئلے (۱) کہاوت :- کچھ حاصل نہ حصول +

لین دین (ہ) اسم مذکر :- (۱) داد وستد۔ لینا دینا + حساب کتاب (۲) معاملہ۔ بیوپار۔ برتاؤ (۳) خرید و فروخت (۴) تعلق۔ واسطہ۔ سروکار۔ جیسے ہما۔ اُنکا کیا لین دین (۵) سوداگری۔ تجارت۔ کاروبار +

لین دین کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) داد وستد کرنا + حساب کتاب کرنا۔ (۲) معاملہ کرنا۔ بیوپار کرنا۔ اُدھار دینا دینا (۳) کاروبار کرنا۔ تجارت کرنا سوداگری کرنا۔ بنج بیوپار کرنا +

لینڈ (ہ) اسم مذکر :- براز گندہ۔ سندہ۔ موٹی لینڈی ؎

چاندنی کے کھیت میں چگنے لگا جو ماہ نو۔ لینڈ کھا کر ہلال چرخ گردوں ہوگیا (رنگین)

لینڈی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھوٹا لینڈ۔ آدمی کا بندھا ہوا پیخانہ۔ کُتے کا بندھا ہوا پیخانہ۔ قبضیت کی حالت میں جو سوکھا ہوا بشکل شکر قند پیخانہ نکلتا ہے۔ (۲) ایک قسم کا کُتا جو شکار کے قابل نہیں ہوتا۔ دیسی کُتا۔ گلی کوچہ کا کُتا۔ عام کُتا (۳) گنوار۔ بُزدلا۔ ڈرپوک۔ ہیز۔ نامرد + (۴) مُیدہ +

لینڈی جُڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کُتے اور کُتیا کا جفتی کھانے کے سبب جُڑ جانا۔ بال کھانا (۲) بازاری۔ استعارۃً۔ آشنائی ہونا۔ گہری دوستی ہونا۔ اتحاد ہونا۔

لینڈی تر ہونا (ہ) فعل لازم بزعوام :- اترانا۔ نازاں ہونا۔ غرور بڑھنا۔ مغرور چلنا۔ دماغ چلنا۔ گھمنڈ بڑھنا۔ جیسے جوں جوں خوشامد کرتے ہیں میاں کی لینڈی تر ہوتی ہے یعنی زیادہ اتراتے ہیں + (چونکہ لینڈی تر ہونے سے بآسانی نکل آتی ہے۔ پس اسی طرح خوشامد سے غرور میں آسانی ہوجاتی ہے اور آدمی زیادہ اترانے لگتا ہے۔ لطیفہ۔ چونکہ فیلن ڈکشنری میں لینڈی تر ہونے کی جگہ ستر ہونا چھپ گیا تھا پس ہمارے دوست کو بھی یہی ٹھیک معلوم ہوا اور انھوں نے جھٹ لینڈی ستر ہونا

لین

چھاپ دیا (اگر یہ محاورہ سنا ہی نہ تھا تو لکھنا ہی کیا ضرور تھا) +

لینڈی کُتّا (ہ) اسم مذکر :۔ شکاری کُتّے کا نقیض۔ بازاری کتا۔ گلی کوچہ کا عام کُتّا + بودا۔ ڈرپوک کُتّا +

لینڈی کُتّے کی موت مارنا (۱) فعل متعدی :۔ نہایت ذلّت اور خواری سے مارنا۔ نہایت آسانی کے ساتھ مارڈالنا ؎

گرگ و شیر و پلنگ کو وہ ترک　　لینڈی کُتّے کی موت مار آیا (شیخ ناسخ علی)

لینڈی کُتّے کی موت مرنا (۱) فعل لازم :۔ نہایت خواری اور ذلت سے مرنا۔ نہایت تکلیف سے جان دینا +

لینی (ہ) اسم مؤنث (گنوار) وہ رسم جو بچے کو دیئے سے واپس لینے میں برتی جاتی ہے جیسے اب چھورے کی لینی کرلو پر اُسکا پرچنا مشکل ہے (رسُوم ہند)۔

لینے کو مچھلی دینے کو کانٹا (ہ) کہاوت :۔ جو لیتے وقت نرم دیتے وقت گرم۔

لینے کے دینے پڑجانا یا پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ لینے کی بجائے دینا پڑجانا نفع کی بجائے نقصان اُٹھانا۔ جو کام فایدہ کے واسطے کیا جائے اُسمیں اُلٹا نقصان و ضرر پہنچنا۔ اُس کا متبدل یہ پاس ہونا کہ اُسی میں خلل پڑنا۔ جان پر بنا جان کے لالے پڑجانا۔ مصیبت پڑجانا + ؎

دیکھ وہ زلفِ دوتا لینے کے دینے پڑگئے　　جب آئی بلا لینے کے دینے پڑگئے (؟)

زہر ہو جاتی ہے حق میں اُس مریض عشق کے　　جب پلائی کچھ دوا لینے کے دینے پڑگئے

ہمنشیں لینے کے دینے جان ہی اپنی ہے　　قاصد اُس سفاک کی ابھی خبر لینے گیا (معروف)

کٹی رات داد و ستد میں عجب　　جو بوسہ کو اُس شوخ سے جا اڑے

لگاتے ہی بس لب سے لب جی گیا　　حسن انتو لینے کے دینے پڑے (؟)

لینے دینے میں نہ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ محض بے تعلق اور بے غرض ہونا کسی کے معاملے سے کام نہ رکھنا۔ بے سروکار رہونا ؎

کسی کے لینے دینے میں نہیں کو نہیں بیٹھیں　　تمہارا نم سنا تا ہے اسے سمجھائیے صاحب (نامعلوم)

لینے میں نہ دینے میں (ہ) محاورہ :۔ محض بے تعلق۔ محض بے سروکار۔ بُرے میں نہ بھلے۔ نفع میں نہ نقصان میں ؎

ناسخ نہ لینے میں ہوں کسی کے نہ دینے میں　　مفلس سے کچھ غرض ہے نہ زردار سے غرض (ناسخ)

کسی کے نہ لینے میں دینے میں تھے　　غریبوں کو ناحق ستا کر چلے (سوز)

لیو (ہ) اسم مذکر :۔ دیوار کا پلستر جو سوکھ کر گرجائے لیپے ہوئے کی تہ جیسے حمام کا دیمیت کا لیو +

لیو چڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) دیوار پر پلستر ہونا جیسے بھیت ہوگی تو لیو بہتیرے چڑھ رہینگے (۲) موٹا ہونا۔ گوشت چڑھنا۔ فربہ ہونا +

م

لیوا (ہ) صفت :۔ (۱) لینے والا۔ لین ہار + موصل جیسے جان لیوا۔ پران لیوا (۲)۔ اسم مذکر) گائے بھینس کا تھن۔ بکری کا تھن (۳) ہانڈی جو تلا دیا جاتا ہے۔

لیوا دیوی (ہ) اسم مؤنث (پُورب) دیکھو (لین دین) +

لیوڑا (ہ) اسم مذکر :۔ لیو کی تصغیر بالتحقیر۔ پلستر +

لیویا (ہ) صفت (پُورب) دیکھو (لیوا انبرا) +

لیہی (ہ) اسم مؤنث (پُورب) لیٹی + سریش۔ پُلٹس +

لیہی چیہی (ہ) اسم مؤنث (پُورب) سرمایہ۔ پُونجی۔ مال و متاع۔ روپیہ پیسہ۔ کانٹا۔

لیئے (ہ) (برائے سبب و مفعول لہٗ) واسطے۔ خاطر۔ کارن۔ سبب +

لیئے مرنا (ہ) فعل لازم :۔ تہمت لگانا۔ الزام دھرنا۔ پھانسنا۔ سانا۔ لپیٹنا۔ نام لگانا۔ مُتہم کرنا۔ اتہام لگانا۔ نسیم بھرتپوری ؎

پھوٹی قسمت کا گلہ ہے نہ اجل کا شکوہ　　تیغ قاتل کو لیئے مرتے ہیں مرنے والے (نسیم)

م

م (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عربی کا چوبیسواں[۲۴] فارسی کا اٹھائیسواں[۲۸] سنسکرت یا ہندی کے حروفِ صحیح کا پچیسواں[۲۵] اردو کا اکتیسواں حرف جسے میم کہتے ہیں + یہ شفتی یعنی ہونٹوں سے تعلق رکھنے والا حرف ہے جسکی ہندی میں یہ شکل ہے म (۲) حساب جُمل میں اسکے چالیس[۴۰] عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) وہ مخصوص دستخط جو سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں دیوانِ سلطنت۔ معافی یا جاگیر پر اس حرف کو لکھ کر کیا کرتا تھا (۳۔ ف۔ مجازاً) دہنِ معشوق باعتبار نقطۂ موہُوم یا شکل غنچہ (۴۔ ف) جنتریوں یعنی تقویموں میں یہ اتوار کے روز کی علامت ہے اور نیز ماہ محرّم کے اختصار میں بھی یہ حرف لکھا جاتا ہے اگر اسکے پہلے حرف عین ہو تو علیہ السلام کا مخفف سمجھا جاتا ہے (۵۔ ف) علامت نہی جو دعا وغیرہ کی ممانعت کے واسطے آتی ہے۔ جیسے مبادا۔ مکن وغیرہ (۶۔ ف) جب اسکے ماقبل پیش ہو تو اعداد میں فاعلیت کے واسطے آتا ہے جیسے ہشتُم۔ نہُم۔ دوُم وغیرہ (۷۔ ف) علامت تانیث۔ جیسے بیگم خانم (۸۔ ع) جب کسی اسم کے اوّل میں بفتح آتا ہے تو وہاں ظرف مکان یا مفعُول کے معنی دیتا ہے جیسے مَقبرہ۔ مَجلس۔ مَسکن۔ مَسجد + مَظلوم۔ مَغرور۔ مَفہوم وغیرہ (۹۔ ع) جب کسی اسم کے اوّل میں یہ حرف بالضم آتا ہے تو فاعلیت کا کام دیتا ہے جیسے مُفرح۔ مُحافظ۔ مُعاون۔ مُجرم وغیرہ (۱۰۔ ف) برائے نسبت جیسے نیلم (۱۱) یہ حرف اپنے موقع پر فارسی ہندی میں حروف ذیل سے بدلتا ہے +

ما

ب پ ٹ ج غ گ ل ن و ہ ے +

ما (ع) حرف نفی :- (۱) نہ۔ نہیں۔ مت۔ نیست۔ لا۔ بتر اَن۔ بے (۲) کلمۂ استفہام) کیا چیز۔ کیا + کون۔ کدام + کیوں۔ کیونکر۔ کیسے۔ کس طرح (۳) اسم موصول) جو کہ۔ آنچہ۔ جو کچھ۔ جو۔ ہرچہ ہر بکھ۔ کوئی چیز +

مابعد (ع) صفت :- ماقبل کا نقیض۔ جو کچھ بعد میں آوے۔ پیچھے آنیوالا۔ پچھلا۔ پیچھے کا +

مابقا (ع) صفت :- (۱) بچا ہوا۔ باقی۔ بقایا۔ جو کچھ باقی رہگیا ہو۔ (۲) پس خُردہ۔ جھوٹا کھانا۔ اُلش +

مابہ الاحتیاج (ع) اسم مذکر :- جسکی ضرورت پڑے۔ ضرورت کی چیزیں۔ جسکی حاجت ہو۔ جو کچھ ضروریات سے ہو +

مابہ الامتیاز (ع) اسم مذکر :- وہ چیز یا سبب جس سے کسی امر کی تمیز کی جائے۔ باعثِ امتیاز۔ وہ چیز جس سے شناخت ہو سکے +

مابہ النزاع (ع) اسم مذکر :- وہ بات جسپر نزاع واقع ہوئی ہو۔ باعثِ خصومت۔ جھگڑے کی بنا۔ بنائے فساد +

مابین (ع) تابع فعل :- (۱) درمیان میں۔ وسط میں۔ بیچ میں۔ اثنا میں (۲۔ اسم مذکر) وسط + درمیان۔ بیچ (۳۔ صفت) درمیانی۔ وسطی بیچ کا۔ بچلا +

ماتحت (ع) صفت :- (۱) جو نیچے ہو۔ زیرِ حکم۔ زیرِ فرمان (۲۔ اسم مذکر) نائب۔ مددگار۔ اسسٹنٹ۔ معاون۔ کام بٹانے والا۔ ہاتھ بٹانے والا سہارا لگانے والا + منشی۔ بابو۔ کرانی +

ماتقدم (ع) صفت :- اوّل کا۔ پہلے کا + جو پہلے گزرے۔ مذکورۂ بالا +

ماحصل (ع) اسم مذکر :- (۱) جو کچھ کہ حاصل ہو۔ محصول۔ حاصل شدہ + نتیجہ۔ حصول۔ پھل۔ ثمرہ (۲) فایدہ۔ نفع۔ سُود۔ منافع۔ لابھ۔ پراپتی۔ (۳) پیداوار۔ پیدا + اناج۔ غلہ۔ جنس۔ ان وغیرہ +

ماحضر (ع) اسم مذکر :- جو کچھ حاضر ہو + جو کچھ کھانا موجود ہو + موجودہ + دال دلیا +

ماسبق (ع) صفت :- جو پہلے گزر چکا ہو۔ گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ ماقبل کا نقیض۔ اوّل الذکر +

ماسلف (ع) صفت :- بیتا ہوا۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ +

ماسوا (ع) حرف استثنا :- (۱) اُسکے علاوہ۔ جو کچھ کہ سوا ہو۔ بجز۔ ماورا

ماسوا

علاوہ (۲) صوفیوں کی اصطلاح میں ذات باری تعالےٰ کے سوا جو کچھ ہے اُسے ماسوا کہتے ہیں یعنی موجودات۔ مخلوقات مگر بعض جگہ عشق مجازی سے بھی مراد لی گئی ہے ؎

نہ واقف تھے انساں قضا و جزا سے نہ آگاہ تھے مبدا و منتہےٰ سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ماسوا سے پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا

(حالی)

ماشاء اللہ (ع) کلمۂ دعا :- جو خدا چاہے + اگر خدا نے چاہا + خدا کرے رام کرے + خدا کی مرضی سے۔ خدا کے چاہنے سے۔ جب کسی اپنے عزیز یا حبیب کی تعریف کرتے ہیں تو دفعیۂ چشم بد کے واسطے تعریف سے بیشتر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے چشم بد دُور یعنی نظر مراد ہوتی ہے۔ جیسے ماشاء اللہ وہ سب سے خوبصورت اور خوب سیرت ہے۔ یا اب تو ماشاء اللہ تم بھی جوان ہو گئے۔ نصیر الدین قناعت ؎

آگے آفت قیامت ہو گئے ڈھنگ یہی ہیں آپ کے گر
ماشاء اللہ آپ ابھی سے اتنی شرارت رکھتے ہیں۔

(قناعت)

مافات (ع) صفت :- جو گزر گیا۔ جو فوت ہوا۔ ماضےٰ۔

مافوق (ع) صفت :- جو اوپر ہو۔ جو فوقیت رکھتا ہو۔ بڑھکا۔ اعلےٰ۔ ممتاز بالا۔ اونچا۔ بلند۔ برتر۔ اوپر کا + فائق + بزرگ تر۔ معظم +

مافی الضمیر (ع) اسم مذکر :- جو کچھ دل میں ہو۔ دل کی بات۔ منشا۔ ارادہ۔ نیت۔ غرض۔ مراد۔ مطلب۔ مدعا۔ مقصد۔ عندیہ۔ پرچوجن۔ منورتھ۔ ارتھ۔

مافیہا (ع) اسم مذکر :- جو کچھ اُس میں ہے جیسے دُنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہیں +

ماقبل (ع) اسم مذکر :- جو پہلے ہو۔ مابعد کا نقیض۔ پہلے کا +

ماقبل الذکر (ع) اسم مذکر :- جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہو +

مالایطاق (ع) اسم مذکر :- وہ جو کسی کی قدرت اور طاقت سے باہر ہو۔

مالاینحل (ع) اسم مذکر :- جو حل نہ ہو سکے۔ جو کھل نہ سکے۔ نہایت مشکل یا ادق مسئلہ جو حل ہونے کے قابل نہ ہو۔

ماضے (ع) اسم مذکر :- جو گزر گیا۔ گزشتہ۔ زمانۂ گزشتہ۔ جو کچھ ہو چکا +

ماورا (ع) حرف استثنا :- بجز۔ سوا۔ اُسکے علاوہ +

مایحتاج (ع) اسم مذکر :- وہ شئے جسکی انسان کو حاجت پڑتی ہے ضروریات (اصل میں مایحتاج الیہ تھا۔ کثرتِ استعمال سے سلہ محذوف ہو گیا) +

ماء

ماء (ع) اسم مذکر۔ (۱) آب۔ پانی۔ جل۔ نیر (۲) رس۔ عرق +

ماء الجبن (ع) اسم مذکر۔ آبِ شیر۔ وہ پانی جو دودھ کو پھاڑ کر سفیدی جدا کرنے کے بعد رہ جاتا ہے اگر یہ پانی بکری کا ہو تو بہت سے امراض میں کام آتا ہے۔ عوام اسکو غلطی سے مال جوبن کہتے ہیں +

ماء اللحم (ع) اسم مذکر۔ گوشتابہ۔ حلوان کی یخنی جو بذریعہ کشید نکالی جاتی ہے۔ آبِ گوشت۔ شوربہ +

ما (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) مادر۔ ماں۔ اماں۔ ماتا۔ مہتاری۔ میا۔ والدہ۔ جننی۔ (۲) ایک کلمۂ محبت جو ماں اپنے بچے سے خطاب کرتے وقت گویا اسی کی زبان میں ادا کرتی ہے جیسے نہیں ما مجھے کون مار سکتا ہے۔ دیکھو ما مان جا دفتگانذکر۔ کیوں ما، مینے تم سے کہا نہیں تھا؟ + دہلی کے اخیر بادشاہ کا تکیہ کلام جو اکثر باہمی گفتگو میں بلحاظِ محبت زبان پر آیا کرتا تھا۔[صہ] (۳) والدہ کو پکارنے کا لفظ۔ حرفِ ندا جو گنواروں میں ماں کے واسطے مخصوص ہے۔

ما الی باپ تیلی بیٹا شاخِ زعفران (ا) کہاوت :۔ مجہول النسب یا کمینہ شیخی باز کے حق میں بولتے ہیں اور نیز جب کوئی ادنے فخرِ خاندان ہوجائے تو اسکی نسبت بھی کہتے ہیں +

ماباپ (ہ) اسم مذکر۔ والدین۔ ماتا پتا۔ مات پتا۔ مادر پدر +

ماباپ کا لاڈلا (ہ) اسم مذکر۔ وہ لڑکا جسے والدین نے ناز سے پالا ہو۔ ناز پروردہ۔ دُلارا۔ والدین کا بگاڑا ہوا +

مابہن (ہ) اسم مؤنث۔ والدہ و ہمشیرہ +

مابہن کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ عوام۔ کسی کی مابہن کو گالی دینا۔ مادر خواہی کرنا۔ گھر تک جانا +

ما بیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا (ہ) کہاوت۔ اپنوں کی لڑائی لڑائی میں داخل نہیں ہے +

ما بیٹوں میں چھنالا نہیں چھپتا (ہ) کہاوت۔ پاس رہنے والوں سے عیب نہیں چھپ سکتا +

ما پسنہاری بھلی باپ ہفت ہزاری بُرا (ا) کہاوت۔ ماکی محبت باپ سے زیادہ ہونے کی نسبت بولتے ہیں +

ما پینی باپ گانگ بچے نکلے رنگ برنگ (ا) کہاوت۔ نالائق خاندان اور بد اطوار اولاد کی نسبت بولتے ہیں +

ماجائی (ہ) اسم مؤنث۔ سگی بہن۔ خواہر۔ ہمشیرہ۔ جی جی +

ماپ

ماجایا (ہ) اسم مذکر۔ سگا بھائی۔ برادرِ حقیقی +

ماسارنگی باپ تنبورا (ہ) اسم مذکر۔ ڈومنی بچہ۔ میراثی۔ وہ شخص جسکی ماں ڈومنی اور باپ ڈوم ہو۔ کلاونت بچہ +

ما سے سوا چاہے سو کٹنی (ا) کہاوت۔ والدہ سے زیادہ محبت جتانا خالی از علت نہیں ہوتا +

مافقیرنی پوت فتح خاں (ا) کہاوت۔ کم قدر مجہول النسب مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں +

ماکا پیٹ کمہار کا آوا کوئی کالا کوئی گورا (ہ) کہاوت: یعنی جس طرح کمہار کے آوے میں سب برتن سرخ نہیں نکلتے اسی طرح ما کے پیٹ سے ہر ایک گورا ہی نہیں پیدا ہوتا +

ماکا دودھ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) شیرِ مادر (۲) ہر طرح سے مفید اور مزاج کے موافق۔ نہایت مفید (۳) حلال۔ مباح۔ جائز +

ماکو نہ باپ کو جو بنے گی سو آپ کو (ہ) کہاوت :۔ ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ اور کرنی کا بھوگی ہے +

ماکے پیٹ سے لیکر نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ سیکھا سکھایا پیدا ہونا۔ ساتھ لیکر پیدا ہونا۔ سیکھے بغیر کچھ حاصل کرنا جو محال امر ہے۔

ماکے پیٹ سے لیکر کوئی نہیں آتا (ہ) کہاوت (سیکھا سکھایا کوئی پیدا نہیں ہوتا اکم شوق کی توجہ اور ترغیب کے واسطے کہتے ہیں) +

ما مارے اور ماہی ما پکارے (ہ) کہاوت۔ اپنوں کی سختی بھی بری نہیں لگتی۔ اپنا کتنی ہی تکلیف دے پھر اپنا ہی کہلائیگا جس طرح بچہ ماں سے کیسا ہی پٹے مگر ماہی ماہی کہتا جائیگا +

مامرے موسی جیئے (ہ) کہاوت: یعنی ما مر جائیگی تو خالہ پال لیگی۔ یعنی ما اور خالہ میں کچھ فرق نہیں ہے +

مانہ ما کا جایا سبھی لوگ پرایا (ہ) کہاوت۔ اجنبی مقام کی نسبت بولتے ہیں۔ جہاں کوئی بھی اپنا واقف کار نہ ہو +

مابون (ع) اسم مذکر۔ وہ شخص جسے علتِ اُبنہ ہو۔ بولیسا۔ وہ شخص جسے اغلام کرانے کی بیماری ہو۔ علتیا +

ماپ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) پیمائش۔ پرمان۔ ناپ + جریب کشی۔ رقبہ بندی۔ (۲) پیمانہ۔ میانہ۔ کیل (۳) جانچ۔ اندازہ کوت۔ طول و عرض کا تخمینہ +

ماپ تول (ہ) اسم مؤنث۔ مساحت۔ عرض طول کی پیمائش + رقبہ +

[صہ] اصل میں اسجگہ میاں کا مخفف ماں اور رما سے میاں کا ماں سمجھنا چاہیئے۔

تول جوکھ۔ جانچ پڑتال +

ماپ کا پورا (ہ) اسم مذکر۔ وہ گھوڑا یا سپاہی جو لمبائی اور اُنچائی میں جنگی قاعدے کے موافق پورا ہو۔ چنانچہ سپاہی کا قد کم از کم پانچ فیٹ چھے انچہ اور گھوڑے کا چودہ وو ہونا چاہئے جب وہ پورا اخبال کیا جائیگا +

ماپک (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ماپ۔ ناپ۔ پیمائش۔ رقبہ بندی۔ جریب کشی۔ (۲) جریب کش۔ مساح۔ پیمائش کنندہ۔ ناپنے والا +

ماپنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) پیمائش کرنا۔ طول و عرض کا اندازہ کرنا۔ تعبہ جانچنا۔ ناپنا۔ اندازہ کرنا۔ جانچنا

مات (ہ) اسم مونث۔ (گیتوں میں) (۱) ماتا کا مخفف۔ ماں۔ مادر۔ والدہ (۲) ماترا کا مخفف۔ لگمات۔ ماترا۔ حروف علت کا حرف صحیح کے ساتھ میلان۔

مات پتا (ہ) اسم مذکر۔ ماتا پتا۔ ماں باپ۔ والدین۔ ما بعد جیسے مات پتا اور بھائی بندھو کوئی نہ سنگ جاوے ان مارا۔ کیوں من ہونا رے منسا ما +

مات (ع) اسم مونث۔ (۱) مر گیا۔ ہار گیا۔ اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے مگر بطور اسم مستعمل ہے (۲) شکست۔ ہزیمت۔ زک۔ ہار (۳) شطرنج (یعنی زچ) کشت

مات دینا (۱) فعل متعدی۔ (۱) بازی دینا۔ بازی لے جانا۔ جیتنا۔ ہرانا شکست دینا۔ زک دینا۔ ہزیمت دینا۔ مغلوب کرنا۔ عاجز کرنا۔ پست کرنا

چالاکیوں سے اپنی بچے میرے ہاتھ سے ورنہ میں دیکھتا تھا انہیں کل تو مات (مثنوی جعفر)

(۲) نیچا دکھانا۔ شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ نادم کرنا۔ منفعل کرنا۔ بیرونق اور بے قدر کرنا۔

مات کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) شکست دینا۔ مغلوب کرنا۔ پست کرنا۔ ہرانا۔ زک دینا۔ حریف سے بازی جیتنا۔ بازی لے جانا۔ خلال کرنا۔ زچ کرنا۔ تھکانا۔ جی چھڑانا (۲) شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ منفعل کرنا۔ نادم کرنا۔ بیرونق کرنا۔ زرد پیکھونا

زلفوں نے تیری پھینکی ہے خورشید پر کمند رخ نے تیرے کیا ہے مہ چار دہ کو مات (مصحفی)

کوئی معشوق گرما گرم ایسا کسنے دیکھا ہے کیا ہے مات پریوں کو بھی تسنے اپنی چھیل بن (بحر)

(۳) کسی کام میں بڑھ جانا۔ سبقت لیجانا۔ فوق لیجانا جیسے اُسنے تو مجھ کو بھی مات کیا۔

مات کھانا (۱) فعل متعدی۔ شکست کھانا۔ زک اُٹھانا۔ ہارنا۔ مغلوب ہونا۔ عاجز ہونا۔ شرمندگی اُٹھانا۔ ندامت اُٹھانا +

مات ہونا یا ہوجانا (۱) فعل لازم۔ (۱) مغلوب ہونا۔ عاجز ہوجانا۔ ہارنا۔ شکست کھانا۔ ہزیمت اُٹھانا۔ بازی ہر لینا۔ زچ ہونا۔ زک پانا۔ پچھڑنا۔ ہار ہونا۔ بازی ہاتھ سے جانا ۔

یاں تو اتی نہیں شطرنج زمانے کی چال اور وہاں بازی ہوئی مات چلی جاتی ہے (میر)

(۲) شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ منفعل ہونا۔ نادم ہونا۔ بیرونق ہونا۔ ماند ہونا۔ مدھم پڑنا۔ بیرونق ہوجانا

زلفیں ہی دیکھ کرنہ خجل رات ہوگئی مکھڑا جو کھل گیا تو سحر مات ہوگئی (اسد)

نوروز کو جب نے ترے یار ہرایا زلفوں سے شب قدر بھی اب مات ہوئی ہے (میر سوز)

ماتا (س) اسم مونث۔ (ہندو) (۱) ماں۔ والدہ۔ اماں۔ مہتاری جیسے ماتا پلکے کے لاڈ سا کیجاہے تو ٹھڈوں نہ کوئی

سرانے بیٹھی ماتا مجھ کے کیس کھنڈائے گوری کیوں جھجرے بندے ساحب جن جو مٹی کی تیوری (ابجن)

(۲) چیچک۔ سیتلا۔ ٹھنڈی۔ سیتلا دیوی (۳) صفت۔ مذکر۔ مست۔ بدمست۔ متوالا۔ سکران۔ مخمور۔ نشہ میں چور

بیڑھی کرکے کلا آتے تھے نا خوردہ ماتے تھے (مصرعہ میر تقی)

(۴) شمله) مہتا کا بگڑا ہوا لفظ۔ چودھری۔ مقدم۔ ذی عزت۔ پٹ ندار +

ماتا پتا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) والدین (۲) بزرگ۔ مربی۔ پرتھی پال۔ آقا۔ خداوند۔ مالک

ماتا پوجنا (ہ) فعل متعدی۔ سیتلا دیوی کی پرستش کرنا۔ سیتلا کی پوجن کرنا۔

ماتا کا مٹھ (ہ) اسم مذکر۔ چھوٹا سا مٹھ یا گنبد جو سیتلا دیوی کے نام کا بنا دیا جاتا ہے +

ماتا نکلنا (ہ) فعل لازم۔ بدن پر چیچک کے دانے اُبھرنا۔ سیتلا کا نمایاں ہونا۔

ماتر (س) اسم مونث۔ (ہندو) (۱) کیول۔ اکیلا۔ صرف۔ فقط۔ تنہا۔ جریدہ۔ متھوڑا سا۔ کسیقدر۔ کچھ + اتنا ہی۔ اُسیقدر (۲) مرکبات میں) اندازہ۔ مقدار۔ قلیل جیسے چھن ماتر +

ماترا (س) اسم مونث۔ (ہندو) (۱) ناپ۔ ماپ۔ پرمان۔ کسی دوا کی مقدار یا اندازہ (۲) ہندی کے حروف اعراب علت خواہ ہرسو ہوں خواہ دیرگھ جیسے آ۔ آ۔ ای۔ اُ۔ اُو۔ اے۔ ائی۔ او۔ اَو۔ انگ۔ اہ وغیرہ انہیں کا نام لگماترا ہے جنکا اس طرح

अ आ इ ई उ ऊ ए ऐ ओ औ अं अः

انحصار کیا گیا ہے ा ि ी ु ू े ै ो ौ ं ः (۳) دوا کا اندازہ۔ مقدار دوا۔ اوکھد کا پرمان (۴) وصن۔ دولت۔ مایا۔ زر۔ ثروت +

ماترا لگانا (ہ) فعل متعدی۔ لگ مات لگانا۔ اعراب دینا۔ حروف علت کو حروف صحیح کے ساتھ ملا کر آواز پیدا کرنا

ماتم (ع) اسم مذکر۔ (۱) بپتا۔ مصیبت۔ بلا۔ آفت۔ (۲) عورتوں کا کسی کی رنج یا خوشی میں اجتماع (۳) (۱) سوگ۔ سیاپا۔ گریہ وشیون

تمہیں آنکھوں سے ہے منظور ماتم اپنے نالاں کا کہ پیراہن سیہ ہے دامن چشم تیّاں کا (مرزا صابر)

(۴-۱) غم۔ رنج۔ الم۔ ملال۔ اندوہ (۵) ہانوہ۔ طاپ۔ گریہ وزاری۔ کہرام۔ آہ وناری۔ بیٹک پیاس

چھوٹے نہ غم ورنج سے ہم بعد فنا بھی ہے تعزیت عشق لو ماتم ہے وفا کا (رشادان)

(۶) اہل تشیعہ) سینہ زنی۔ سینہ کوبی۔ چھاتی پیٹنے کا فعل +

ماتم پرسی (ع+ف) اسم مونث۔ تعزیت۔ پرسہ۔ سیاپا۔ میت کی غمخواری وہمدردی +

ماتم پرسی کرنا (۱) فعل متعدی۔ تعزیت کرنا۔ پرسہ دینا۔ میت کی غمخواری و ہمدردی ظاہر کرنا۔ مقام سیاپہ بتلانا

ماتم خانہ یا کدہ یا سرا (ف) اسم مذکر۔ غمی کا گھر۔ سوگ کا گھر۔ وہ گھر جسمیں غمی ہوگئی ہو +

ماتم دار (ع+ف) صفت۔ ماتمی۔ سوگی۔ سوگوار ۔

جونک ہم سانس بھرتے تو کلیجہ پر مونگ دے تھے تم اب سر پیٹتے ہو آہ ماتم دار کیسے ہو (میر سوز)

ماتم داری (ع+ف) اسم مونث۔ سوگ۔ غم۔ شیون۔ سیاپا + اندوہ۔ رنج والم۔ کڑا ہنا۔ آہ وزاری۔ گریہ وزاری

ماتم زدہ (ف) صفت۔ سوگوار۔ ماتمی۔ سوگی + اندوہگین۔ غمگین۔ مغموم

مات

ماتم کرنا (ع) فعل متعدی :- (۱) غم کرنا۔ رنج کرنا (۲) سوگ کرنا۔ شیون کرنا مُردے کو رونا۔ عزاداری کرنا (۳) نوحہ کرنا۔ گریہ و زاری کرنا۔ آہ و ماتم کرنا۔ رونا پیٹنا (۴) مرثیہ خوانی کرنا + سینہ زنی کرنا۔ سینہ کوبی کرنا۔ چھاتی یا سر پیٹنا

شہدی حضیں ماتم میں یہاں اتنے اتفاق ہیں کوئی راتوں کو یاں کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے (شہیدی)

ماتم ہونا (ع) فعل لازم :- کہرام ہونا۔ پیٹنا پڑنا۔ نوحہ ہونا + سیاپا پڑنا۔ سوگ ہونا شیون ہونا + سینہ زنی و سینہ کوبی ہونا + رنج و الم ہونا۔ غم ہونا۔ بیتک و بکا ہونا۔ رونا پیٹنا

بعد میرے رو ئیگا سارا زمانہ دیکھنا دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے (داغ)

کیا کہیں مرگ احبا میں جو ہمکو غم ہوا گر موا دشمن کوئی اُسکا بھی اک ماتم ہوا (ناسخ)

ماتمی (ع) صفت :- ماتم کرنے والا سوگوار۔ سوگ رکھنے والا۔ شیون کرنے والا۔ ماتم و غم رکھنے والا۔ ٹرنا

ماتمی لباس (ع) اسم مذکر :- نیلے یا سیاہ کپڑے۔ جامۂ آبی + نیلے پیلے کپڑے جو حالت سوگ میں پہنتے ہیں

ماتھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) پیشانی۔ ناصیہ۔ جبہ۔ جبین + لِلاٹ + مستک + کپال کھوپری۔ سر کا اگلا حصّہ (۲) جہاز کا مہرا۔ ناؤ کا اگلا حِصّہ +

ماتھا بھڑکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) پیشانی گرم ہونا۔ پیشانی کا جلنا (۲) سر میں درد ہونا

ماتھا پٹن کرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) سر سے زمین کرنا۔ سر مارنا۔ مغز زنی کرنا۔ دیر تک سمجھانا (۲۔ طنزاً) سلام کرنا۔ رام رام کرنا (۳) محنت و مشقت کرنا

ماتھا پیٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر پیٹنا۔ ماتم کرنا (۲) افسوس کرنا + پچھتانا۔ سم

رکھکے اُس در پہ جبیں اسلئے ماتھا پیٹا سر سے ہم پاؤں تلک یعنی جبیں کیوں نہوئے (معروف)

ماتھا پھٹی (ہ) اسم مؤنث :- وہ عورت جسکا ماتھا چپٹا اور بدنما ہو۔ ماتھا کچلی +

ماتھا ٹیکنا (ہ) فعل متعدی :- سر جھکانا۔ سجدہ کرنا۔ ڈنڈوت کرنا۔ آداب بجالانا +

ماتھا ٹھنکنا (ہ) فعل لازم :- کسی فعل کے صادر ہونے سے پیشتر واقفیت ہو جانا۔ کسی کام کا انجام و آغاز کسی علامت متعلقہ سے معلوم ہو جانا۔ کسی بات کا کسی علامت سے خطور کرنا۔ ماتھے کو لی لگنا۔ کسی تقریب سے اُس چیز یا بات کا دل میں گزر جانا جس سے کچھ اندیشہ و خطر ہو۔ اندیشہ کا گمان ہونا۔ خیال بد گزرنا۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کوئی ایسی بات سُنے جو فحوائے کلام سے اُسکے یا اُسکے کسی عزیز کے مُضر ہوا اور پھر ویسا ہی ظہور میں آئے تو وہ کہیگا کہ میرا ماتھا جبھی ٹھنکا تھا

ہم آگے ہی سمجھے تھے تم گھر کو سدھا روگے جسوقت گجر باجا ماتھا وہیں ٹھنکا تھا (نثار)

زناخی سچ کہوں اُس دم ہی تھا میرا ٹھنکا تھا بڑی روئی کو تو نے بیدھڑک جسدم اُٹھایا تھا (رنگین)

جسدن کہ بھووں تلک تم سج نکلے تھے اک بچا اُس دن ہی تمہیں دیکھے ماتھا مرا ٹھنکا تھا (میر)

ہو خیر دُلہن دُولہا کی ماتھا مرا ٹھنکا اچھا نہیں یہ ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا (جان صاحب)

ماتھا رگڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیشانی گھسنا۔ جبین سائی کرنا۔ جبہ سائی کرنا

ماتھا رگڑ رہا ہوں تری آستان سے لکھا مٹا رہا ہوں میں اپنے نصیب کا (شفق)

(۲) نہایت عاجزی کرنا۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت کرنا۔ گھگھیانا + خوشامد و آمد کرنا۔

ماتھا کوٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حالت غم یا غصہ میں سر پیٹنا (۲) افسوس کرنا۔ سر دُھننا۔ ہاتھ ملنا۔

مصحفی مر ہی گیا دیکھ کے اُسکی یہ ادا جب ہتیلی سے کل اُس شوخ نے ماتھا کوٹا (مصحفی)

ستعد اُٹھنے پہ بیٹھا تھا مرے گھر سے وہ رات بوندیں پڑنے لگیں اور ابر سا کچھ چھا گیا
تب لگا کوٹنے ماتھے کو یہ کہنے ہے ہے مجھے رہنا ہی پڑا قہر یہ کیسا آیا

کیا برسنا تھا اسے میرے ہی گھر جاتے وقت

اے دوا کس لئے بادل یہ نگوڑا آیا

(۳) ماتم کرنا + سر پیٹنا۔ سینہ زنی کرنا۔ سینہ کوبی کرنا +

ماتھا گودنا (ہ) فعل متعدی :- عورتیں یا غلام کی پیشانی کو نشانی کے واسطے کچھو کر نیل وغیرہ بھرنا + پیشانی کو سوزن زدہ بنانا +

ماتھُر (س) माथुर اسم مذکر :- (۱) متھرا کا رہنے والا۔ متھرا باسی۔ متھرا کا باشندہ (۲) کایستوں کی ایک ذات (۳) متھرا کے برہمنوں کی ایک ذات۔ چوبے۔

ماتھے (ہ) اسم مذکر :- (۱) ماتھا کی جمع (۲) ماتھا کی حروفِ مغیرہ کے سبب بدلی ہوئی صورت جیسے ماتھے پر مونڑی بسنت کے گیت +

ماتھے ٹیکا ہونا (ہ) فعل لازم :- عو کسی خاص قسم کا فخر ہونا۔ سُرخاب کا پر ہونا جیسے کیا تمہارے ماتھے ٹیکا ہے" ع

اڑ دکے میرے ماتھے ٹیکا مجھ بن بیاہ نہ ہووے نیکا (دوہا)

ماتھے جانا (ہ) فعل لازم :- (لکھنؤ) الزام لگنا۔ سر پڑنا۔ تھپنا۔ سر لگنا۔

ماتھے چاند ٹھوڑی تارا (ہ) محاورۂ عو :- (کہانیوں میں) خوبصورتی کی تعریف میں یہ فقرہ آتا ہے یعنی ماتھے کا یہ عالم تھا کہ گویا چاند اُتر آیا ہے اور ٹھوڑی کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے ستارہ چمک رہا ہے +

ماتھے رولی چاول چڑھانا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) تلک کرنا۔ تلک لگانا۔ ٹیکا لگانا۔ قشقہ کھینچنا (۲) گدی پر بٹھانا۔ مسند نشیں کرنا۔ راج تلک لگانا۔ تخت پر بٹھانا (۳) کام سپرد کرنا۔ کام سونپنا +

ماتھے مارنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) سر سے مارنا۔ پھیرنا۔ واپس کرنا۔ لوٹانا۔ جیسے یہ اُسی کے ماتھے مارو۔ متھے مارنا بھی بولتے ہیں +

ماتی (ہ) صفت تانیث :- (۱) پُر۔ سرشار۔ مست۔ متوالی۔ مخمور۔ مدہوش۔ جیسے مدھ ماتی (۲) بالغہ۔ جوان۔ نوجوان۔ نوخاستہ (۳) شاداب۔ شگفتہ۔ تر و تازہ۔ (۴) بھرپور۔ کامل۔ پورا +

ماٹ

ماٹ (ہ) اسم مذکر۔ دگنوار (۱) مٹکا۔ گول۔ خم (۲) نیل کا حوض۔ نیل کا ہودہ (حوض)

ماٹ بگڑنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) نیل کا مٹکا خراب ہوجانا۔ نیل بگڑ جانا (۲) (پنجاب) کسی مہاجن کا مرجانا (۳) افواہ اُڑنا۔ غلط خبر مشہور ہونا ؎

چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسمان شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا (امیر)

(چونکہ نیل خراب ہوجانے پر غلط خبر اُڑانا اسکی درستی کا ٹوٹکا خیال کرتے ہیں اسوجہ سے یہ معنی ہوگئے) +

ماٹ کا ماٹ بگڑنا (ہ) فعل لازم۔ آوے کا آوا خراب ہوجانا۔ سارے خاندان کا ایک ہی حال ہونا۔ سبکی عقل جاتی رہنا۔ سارے خاندان کو داغ لگنا +

ماٹ کی بھاجی (ہ) اسم مونث۔ (ہندو) ایک قسم کی ترکاری جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔

ماٹھو (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بندر۔ بانسہ باز۔ میمون۔ بوزنہ (۲) مسخرہ۔ ٹھٹھول۔ ظریف۔ مضحک۔ بھانڈ جیسے تم بھی نرے ماٹھو ہی ہو +

ماٹی (ہ) اسم مونث۔ دگنوار) (۱) مٹی۔ خاک۔ دھول۔ گرد۔ غبار۔ ریت۔ ؎

ماٹی میں ماٹی ملی اور ملی پون میں پون میں تو سے پوچھوں اے سکھی دو میں کا گون (دوہا)

(۲) زمین۔ دھرتی۔ بھوم +

ماٹی بھانکنا (ہ) فعل متعدی۔ دگنوار) حسد کرنا۔ دشمنی کرنا۔ جلنا۔ بیر رکھنا +

ماٹی میں رُلنا (ہ) فعل لازم۔ دگنوار) (۱) خاک میں ملنا۔ زمین کا پیوند ہونا۔ مرنا۔ گڑنا۔ دفن ہونا ؎

ہر ذرہ خاک تیری گلی کا ہے بے قرار یاں کونسا ستم زدہ ماٹی میں مل گیا (اسیر)

(۲) برباد ہونا۔ ویران ہونا۔ خراب ہونا۔ تباہ ہونا +

ماجِد (ع) اسم مذکر۔ مرد بزرگوار۔ بزرگ +

ماجِدَہ (ع) اسم مونث۔ زن بزرگوار۔ معظمہ۔ مخدومہ +

ماجَرا (ع) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی جو چیز کہ جاری ہو۔ اصطلاحی جو کچھ کہ گزر گیا۔ سرگزشت۔ احوال۔ بپتی + احوالِ زمانہ + حال چال۔ حال حوال۔ خیر خبر۔ ذکر اذکار ؎

دیدہ و دل میں اسلئے ہے فرق ایک کا ایک ماجرا نہ سُنے (داغ)

دھوبی کمہار کے گدھے اُس دن بجے تھے تُم اس ماجرے کو سُن کیا دونوں نے دل گداز (سودا)

(۲) واقعہ۔ قضیہ۔ واردات۔ حادثہ۔ سانحہ (۳) گت۔ گتی۔ حالت۔ درجہ۔ کیفیت ؎

جوشِ گرمی کا مرے تم کچھ نہ پوچھو ماجرا چادرِ آب رواں مُنہ پر مرے رومال ہے (ذوق)

ماجنا (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) وقر۔ وقار۔ عزت۔ پت۔ آبرو جیسے ہمارا دو کوڑی کا ماجنا کردیا +

ماجو (ہ) اسم مذکر۔ مصحف (مازو) مائیں۔ ایک تخم کا نام جو مزہ میں چرپرا اور نہایت کسا و دار رہتا ہے۔ عربی میں اسکو عفص کہتے ہیں۔ مزاجاً دوم درجہ میں سرد و خشک + ؎

مستی خراب ہوتی ہے کوکا تو ڈھونڈلا سوسن کو طاق میں نہیں ماجو نظر پڑا (جان صاحب)

ماجُوج سُریانی۔ اسم مذکر۔ (حضرت یافث ابن نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جسے منشج بھی کہتے ہیں انکی اولاد آجتک منگولیا یعنی مغلستان وغیرہ میں آباد ہے۔ فی زماننا یہ لوگ قلماق کے نام سے مشہور ہیں جو چین کے شمال یا چین کے اس شرقی حصے میں رہتے ہیں جسے انگریزی میں منگولیا اور فارسی میں مغلستان کہتے ہیں اس قوم کی نسبت جیسے جیسے مذہبی خیالات ہیں اُنکو ہم لفظ یاجوج میں ظاہر کرینگے اور تازہ تحقیقات کا حال لفظ سکندر میں لکھ آئے ہیں +

یافث ابن نوح کی اولاد تاتاری لوگ چینی تاتار کے آدمی + مولوی سید احمد خانصاحب نے اس لفظ کی تحقیقات میں لکھا ہے کہ ہمارے بعض علماء نے یاجوج ماجوج کو عربی بنانا چاہا مگر اس کی کوئی وجہ موجہ نہ بیان کرسکے بیشک یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں۔ توریت کتاب پیدائیش باب دہم آیت دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام ماغوغ آیا ہے چونکہ عبرانی زبان میں غین کا تلفظ کاف کی آواز سے ہوتا ہے پس ماغوغ کو ماگوگ بولا گیا اور جب اسے عربی زبان میں لائے تو کاف کو حسب قاعدہ جیم سے بدل کر ماجوج کرلیا۔ جیسی کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا اور سنہ ۱۶۷۱ء میں چھپا اُسمیں بھی ماغوغ کو عربی میں ماجوج لکھا ہے۔ یورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفظ ایسی آواز سے ہوتا ہے جو آواز مابین حرفِ الف اور حرفِ واؤ یا واؤ منقلب بہ الف ہو اس وجہ سے جب توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفظ ماگوگ یا میگاگ لکھا گیا۔ اور میگاگ کی نسل یعنی اس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا اور پھر اُس ملک پر بھی جہاں وہ آباد تھی گاگ کا استعمال ہونے لگا مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے جیسے گاگ میگاگ اور ایک کا دوسرے لفظ پر اطلاق ہوتا تھا۔ عربی زبان میں بجائے گاگ میگاگ کے یاجوج ماجوج کا استعمال ہوا پس یہ دونوں لفظ عجمی ہیں اور عَلَم کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں اور اسی سبب سے عربی زبان میں غیر منصرف مستعمل ہوتے ہیں۔ کتاب حزقیل نبی باب ۳۸۔ درس ۲ میں گوگ کا لفظ قوم پر اور ماگوگ کا لفظ ملک پر بولا گیا ہے۔ لیکن جب ثابت ہوگیا کہ یاجوج ماجوج گاگ میگاگ سے معرب ہوگیا ہے اور اُن میں سے ایک ملک کا دوسرے قوم کا نام ہے تو یاجوج اور ماجوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ ہمارے مورخوں اور مفسروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہوسکتا بلکہ اُنسے وہی مطلب سمجھا جائیگا جو گوگ اور ماگوگ سے سمجھا جاتا ہے جو ملک کہ اب بھی تبت کی شمال میں واقع ہے اور جو قدیم زمانہ میں سیتھیا اور تاتار کہلاتا تھا اب حال کے نقشوں میں چینی تاتار کے نام سے لکھا جاتا ہے۔

اس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری انھیں کی نسل سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا وہ مثل اور انسانوں کے ہیں اُن میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ہے البتہ صورت سے چینی معلوم ہوتے ہیں باقی سب انسانی گھڑت ہے +

ماجھی یا مانجھی (ہ) اسم مذکر۔ ملّاح۔ ناؤ چلانے والا + (کشمیری زبان کا لفظ ہے)

ماچا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) بڑا پلنگ۔ بہت بڑی اور اونچی چارپائی۔ کھاٹ (۲) وہ اونچی جگہ جہاں سے کھیت کے پرندوں کو اُڑاتے ہیں۔ مانڈ۔ پہاڑ۔ مچان

ماچا توڑ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) وہ شخص جسے پلنگ پر پڑے ہوئے چارپائی توڑنے کے سوا دوسرا کام نہ ہو + احدی۔ کاہل وجود۔ سست۔ مچول وہ شخص کہ جس جا پر جم کر بیٹھے پھر نہ اُٹھے ؎

اب تو وہ جانکے نہیں بیٹھے ہیں یکے ماچا توڑ　　اپنی بس میں تو کر چکا صاف کمر اُن سے کہو (انشا)

(۲) وہ راجپوت سپاہی جو ہمیشہ افیون کھانے کے سبب سست معلوم دے مگر جوش میں آکر سب سے زیادہ بہادری دکھائے +

(زمانۂ سابق میں اکثر ہندوستانی رجواڑوں میں ماچا توڑ راجپوت نوکر رہتے تھے اور اکبر کے زمانہ میں وہی احدی کے نام سے مشہور ہوئے) +

ماچی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چارپائی۔ چھوٹا پلنگ۔ ماچا کی تانیث (۲) وہ سُتلی یا رسّی کا جالیدار تھیلا جو گاڑی کے پیچھے اسباب وغیرہ کے واسطے لگا رہتا ہے ساگی کا نقیض (۳) گاڑی کے پیچھے کی وہ جگہ جس میں نوکر یا بچہ بیٹھ جاتا ہے (۴) کھیٹرا۔ ہینگا۔ سہاون۔ پٹیرا (۵) دکنی زبان میں کنگھی۔ کنگس (۶) جُوا۔ وہ دو لکڑیاں جو ہل کے بیلوں کی گردن پر رکھی جاتی ہیں +

ماخذ (ع) اسم مذکر۔ (۱) اخذ کرنے یعنی لینے کی جگہ۔ منبع۔ نکاس۔ چشمہ۔ وہ جگہ جہاں سے کوئی چیز نکلے (۲) اصل۔ بنیاد۔ جڑ۔ بیخ۔ مُول (۳) مادہ۔ مبداء۔ دھاتو۔

ماخوذ (ع) صفت۔ (۱) گرفتار۔ پھنسا ہوا۔ پکڑا ہوا (۲) مبتلا۔ لپٹا ہوا۔ پیچ میں آیا ہوا (۳) محاسبہ طلب۔ مواخذہ طلب + جواب طلب۔ بازپرس میں مبتلا۔

ماخوذ کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) پکڑنا۔ گرفتار کرنا (۲) پھنسانا۔ لپیٹنا (۳) دوش لگانا۔ الزام دھرنا۔ مجرم قرار دینا (۴) محاسبہ طلب کرنا۔ مواخذہ کرنا +

ماخوذ ہونا (۱) فعل لازم۔ گرفتار ہونا۔ پکڑا جانا۔ مواخذہ میں آنا۔ محاسبہ طلب ہونا

مالخولیا (یونانی) اسم مذکر۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ پاگل۔ مجنوں۔ سودائی + ابلہ۔ بیوقوف + سفلہ (اصل میں مالیخولیا کا مخفف ہے جسکے لغوی معنی خلطِ سیاہ اور اصطلاحی جنون و مرض دماغ کے ہیں چونکہ مرض مذکور سوداوی ہے لہٰذا یہ نام رکھا گیا لیکن اردو میں اس کا استعمال غلط ہے) +

مادام (ع) تابع فعل۔ (۱) جب تک۔ تا وقتیکہ (۲) ہمیشہ۔ مدام۔ نت۔ سدا + (اس معنی میں در اصل مُدام تھا میم پر الف زاید لگا کر مادام کر لیا) +

مادام الحیات (ع) تابع فعل۔ تا بزندگی۔ تمام عمر۔ جنم بھر۔ عمر بھر۔ تا بزیست۔ ہمیشہ۔ سدا +

مادام العمر (ع) تابع فعل۔ دیکھو (مادام الحیات)

مادر (ف) اسم مؤنث۔ ما۔ ماں۔ والدہ۔ اماں۔ ماتا۔ مہتاری۔ میا۔ انگریزی مدر۔

مادر بخطا (ف + ع) اسم مذکر۔ ایک سخت گالی یعنی تیری ماں حرامکار تھی حرامی۔ نطفۂ حرام۔ حرامکا۔ ولد الزنا۔ کموت + (عوام اسکو مادر بخطا بالتشدید بولتے ہیں) +

مادر چود (۱) صفت۔ (بازاری) دشنام سخت (۱) اپنی ماں کے ساتھ فلاں کرنے والا (۲) شریر۔ حرامزادہ۔ بدذات +

مادر خواہی کرنا (۱) فعل متعدی۔ ماں کی گالی دینا۔ ماں کا نام لے کر بُرا بھلا کہنا۔ ماہن کرنا +

مادر زاد (ف) صفت۔ (۱) جنم کا۔ اصل کا۔ پیدایشی جیسے مادر زاد اندھا یا مادر زاد نامرد وغیرہ (۲) وہ بچہ جو اپنی ماں کا جنا ہوا ہو +

مادر زاد اندھا یا نابینا (۱) صفت۔ جنم کا اندھا۔ کور مادر زاد + سورداس +

مادرِ مادر (ف) اسم مؤنث۔ نانی۔ ماں کی والدہ +

مادری (ف) صفت۔ منسوب بہ مادر۔ مادرانہ۔ ماں کا یا ماں کی۔ جیسے مادری زبان مادری الفت۔ مادری حق وغیرہ +

مادری زبان (ف) اسم مؤنث۔ ماں کی زبان۔ ماں باپ کی زبان۔ گھر کی زبان۔ ذاتی زبان۔ مدر ٹنگ۔ خاندانی بولی۔ اپنی بولی۔ ماتری بھاشا +

مادہ (ف) صفت۔ (۱) زن۔ مایہ۔ ازن۔ مادین۔ عورت۔ نر کا نقیض۔ استری۔ مؤنث۔ مذکر کا نقیض +

مادّہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) اصلِ ہر چیز۔ ہر شے کے بنانے کا مصالحہ۔ ہر چیز کا سامانِ ترکیب۔ جوہر۔ گوہر۔ گن۔ ہیولا + موجود بالذات۔ وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے (۲) استعداد۔ قابلیت۔ صلاحیت (۳) باب۔ مقدمہ۔ بابت جیسے در مادۂ شخص فلاں و در مادۂ ارسال رسل رسایل وغیرہ (۴) دھاتو۔ مُدوث۔ ماخذ۔ اصل۔ جڑ۔ مُول۔ نکاس۔ منبع۔ مصدر (۵) کسی بات کے سمجھنے کی قوت۔ مغز دماغ۔ قوتِ فہم۔ بدھ۔ بدھی۔ عقل۔ تمیز (۶) جسم۔ دیہ۔ وجود۔ وہ چیز جو محسوس ہوسکے (۷) مواد۔ پیپ۔ راد +

مادھو (س) (لکھنؤ) اسم مذکر۔ کرشن جی کا لقب جیسے اودھو کا لینا نہ مادھو کا دینا۔
مادّی (ع) صفت۔ منسوب بہ مادہ۔ ذاتی۔ اصلی۔ قدرتی۔ خلقی۔ جبلی۔ طبعی۔ سرشتی۔ طینتی +
مادیان (ف) اسم مؤنث۔ گھوڑی۔ اسپ مادہ۔ گھوڑی۔ ترنگنی۔
(یہ لفظ مفرد ہے اور خاص گھوڑی کے واسطے مستعمل ہے) +
مادّیت (ع) اسم مؤنث۔ جسمانیت۔ جسمیت +
مادین (ف) اسم مؤنث۔ ضد نر۔ نر کا نقیض۔ مادہ حیوانات وغیرہ +
مار (ف) اسم مذکر۔ سانپ۔ ناگ۔ افعی۔ اژدھا۔ جگر۔ سرپ۔ کیڑا۔ ؎
سوئے سرِ یارانِ سیہ کا ایک سراسر لشکر ہے مانگ جو ہے اک مارِ سیہ اُس لشکر کا لشکر ہے (ذوق)
کاکلِ پیچانِ جاناں کا اگر غم ہے یہی سُوکھ کر مارِ سیہ مانند تُو ہو جائیگا (ناسخ)
مارپیچ (ف) اسم مذکر۔ (۱) پرچم۔ سیاہ ریشم کا گُپھا جو جھنڈے کے سر پر لگا دیتے ہیں۔ جعد۔ جھنڈے کی چوٹی (۲) سانپ کیسی لہر (۳) کئی سانپوں کی مانند باہم پیچیدہ تصویر (۴) راہِ پُرپیچ۔ پیچدار رستہ۔ ٹیڑھا راستہ۔ چکر کی سڑک۔ پرگشتا۔ ہیر پھیر کا راستہ +
مارپیچ کی راہ (۱) اسم مؤنث۔ ٹیڑھا راستہ۔ راہ کج۔ راہِ کج۔ ہیر پھیر کی راہ۔ گھوم گھمیلا رستہ۔ چکر کا رستہ + ؎
رکھتا ہے زلفِ یار کا رستہ ہزار پیچ اے دل سمجھ کے جائیو ہے راہِ مارپیچ (کلیم)
مارگزیدہ (ف) اسم مذکر۔ سانپ کا ڈسا ہوا۔ وہ شخص جسکو سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ جیسے مارگزیدہ از ریسماں مے ترسد +
مارگیر (ف) اسم مذکر۔ (۱) سانپ پکڑنے والا۔ سانپ کا کھلاڑی۔ سپیرا۔ (۲) ف) مکار۔ حیلہ ساز۔ فریبی۔ دغاباز +
مارگیسو (ف) اسم مذکر۔ زلف کی ناگن۔ معشوق کی لٹ۔ کاکلِ معشوق۔ معشوق کی زلفِ پیچ دار +
مار (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) مارنا کا حاصل بالمصدر۔ چوٹ۔ ضرب + زدوکوب۔ کوبکاری جیسے وہ مار ماروں کہ یاد کرے + چار چوٹ کی مار + مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے + لوہے کی منڈی میں مار ہی مار ؎
نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اُنہے رے زیادہ ہوتی ہے لوہے سے لئے ل مار سونے کی (ناسخ)
(۱ مارنا مصدر سے امر کا صیغہ) بزن۔ ضرب لگا۔ چوٹ لگا + قتل کر + وار لگا۔ پیٹ۔ دُھونس۔ کُوٹ۔ جیسے مار موے ماری تیری ہتھری پر اسے میری عادت نہ جائے کہاوت (۳۔ عو) صدمہ۔ دھکا۔ آسیب۔ جیسے تجھے از غیب کی مار۔

خدا کی مار۔ رسول کی مار وغیرہ + اسیر دوہری مار پڑی بچہ بھی مُوا آبرو بھی گئی (۴) کوفت۔ عذاب۔ رنج۔ دُکھ۔ درد۔ تکلیف + مصیبت۔ بپتا۔ تنگی۔ مفلسی جیسے خدا پیٹ کی مار دشمن کو بھی نہ دے + سب کچھ سہا جاتا ہے روٹی کپڑے کی مار نہیں بُھگتی جاتی (۵) نقصان۔ ٹوٹا۔ خسارہ + غصب۔ خیانت۔ حق تلفی۔ جیسے یہ وہ سرکار نہیں ہے جہاں تمہارا روپیہ مار میں جائے (۶) مرادفِ لوٹ۔ غارت۔ دستبرد۔ جیسے لُوٹ مار کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو۔ میرے پاس مار کا روپیہ نہیں آتا جو مُفت خوروں کو دیدوں (۶۔ عو) سزا۔ تعزیر۔ مکافاتِ عمل۔ شامت جیسے اسکے پیٹ کی مار دو آپ درست ہو جائیگی۔ جیسا ماں باپ کو ستایا ویسی ہی مار پڑی (۷۔ عو) وبال۔ آفت۔ بلا۔ عذاب۔ شامت۔ غضبِ الٰہی۔ جیسے بچے اتنا سر اُٹھاتا نہ مار میں آتا (۸۔ عو) تہدید۔ تخویف۔ دھمکی۔ ڈراوا۔ جیسے بچے کو آنکھ کی مار بہت ہے (۹۔ عو) لعنت۔ دھتکار۔ پھٹکار۔ سراپ۔ بددُعا (جیسے اُسے کسی فقیر کی مار ہے اس سے مارا مارا پھرتا ہے + جو ماں باپ پر ہاتھ اُٹھائے اُسے خدا کی مار ہوگی + اسے کیا خدا کی مار ہے کہ پڑھنے نہیں جاتا + بچہ جہاں جاتا ہے وہیں مار مار ہوتی ہے) (۱۰۔ عو) صرف۔ خرچ۔ اُٹھاؤ۔ جیسے بوا جتنی میرے ہاں پان کی مار رہتی ہے اتنی تو کسی کے ہاں بھی نہ ہوگی۔ بھرمار بھی اسی معنی میں ہے وہاں دونوں مترادف جمع ہو گئے ہیں (۱۱۔ عو) کاروبار۔ کام کاج۔ دو گھروں کی مار میں بچہ کا منہ نکل آیا (۱۲۔ عو) سعی۔ کوشش۔ جلدی۔ تاکید جیسے اپنی جانب سے تو بہتیری مار کرتے ہیں آگے قسمت + اپنی طرف سے تو مار مار کئے جاؤ (۱۳۔ عو) کثرت۔ بہتات۔ شدت۔ زیادتی۔ جیسے چار آدمیوں پر بھی وہ کام کی مار ہے کہ پورا ہی نہیں پڑتا۔ فصدا ہی ہے تو گھی کی مار رکھنا + مچھلی پکانے میں فقط پیچ کا کھیل ہے دہی اور گھی کی مار ہے (سگھڑ سہیلی) (۱۴) بدرقہ۔ مارک۔ مصلح۔ جیسے گھُنجلی اور گندک کی مار گھی ہے (۱۵) توڑ۔ زد۔ پلہ۔ ٹپہ۔ جیسے دو سو قدم کی مار کارقل۔ اس بندوق کی بڑی مار ہے (۱۶) فریب۔ دھوکا۔ چال جیسے کس مار سے بلبل کو پکڑا ہے (۱۷۔ مرکبات میں) اسم فاعل ترکیبی ہو کر ہلاک کرنے والے کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے مردمار عورت یعنی مرد کو ہلاک کر دینے والی عورت (۱۸۔ بندیل کھنڈ) پنڈول مٹی۔ ایک قسم کی عمدہ سفید مٹی (۱۹) چکنی دھرتی جسمیں اکثر دھان پیدا ہوتا ہے۔ چکنوٹ۔ دھانی مٹیا
مار اُتارنا (ہ) فعل متعدی۔ کام تمام کر دینا۔ ہلاک کر دینا۔ جیست رکھنا۔ جیتا نہ چھوڑنا۔ قتل کر دینا + تباہ کر دینا۔ ستیاناس کھو دینا۔ برباد کر دینا + ٹھور رکھنا + موہ لینا۔ فریفتہ کر لینا۔ عاشق بنا لینا + ؎

سرتن سے مرے تو نے ستمگار اُتارا   آخر کو محبت نے مجھے مار اُتارا (جرأت)

شب سر سے جو زلفوں کا سیہ مار اُتارا   کس پیچ سے عالم کے تئیں مار اُتارا (شوق)

اِس کوشش میں آتا رہے ہے جو   مار اُتارے ہے یہ اُلٹا اُس کو (معروف)

مار بھگانا (ہ) فعل متعدی:- مار کر بھگانا۔ حملہ آوری سے شکست دینا۔ چپانا۔ مارتے ہوئے دُور تک لے جانا +

مار بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ٹھونک دینا۔ پیٹ دینا۔ گت بنا دینا۔ تھپیڑ لگا دینا۔ لکڑی سے پیٹ دینا جیسے اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھیگا۔ (۲) کسی کا مال دبا بیٹھنا۔ مال مار لینا۔ غصب کر لینا۔ خیانت کر لینا۔ قبضہ کر بیٹھنا۔

مار پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) زدوکوب ہونا۔ کوبہ کاری ہونا۔ جوتا کاری ہونا۔ شلاق کیا جانا۔ پٹنا۔ پیٹا جانا۔ جیسے آج اُسپر چار چوٹ کی مار پڑی۔

اختو نے پکائیں بڑیاں بختو نے پکائی دال۔ اختو کی جل گئیں بڑیاں تو بختو پہ پڑی مار (پانزیک)

ہوں وہ آزردہ کسی اوسے تو ہم کو سے جائیں   کوئی تقصیر کرے اُنکی ہمیں مار پڑے (رند)

(۲) قہر الٰہی نازل ہونا۔ خدا کا غضب ٹوٹنا۔ آفت آنا۔ صدمہ پہنچنا جیسے کوئی دن جاتا ہے کہ اُسپر خدا کی مار پڑتی ہے ؎

اُنکی نوچندی میں آئے نہ زیارت کو اگر   عِلم حضرتِ عباس ہی کی مار پڑے (رند)

(۳) سراپ لگنا۔ بددعا لگنا۔ کوسا پڑنا جیسے اسے تو فقیر کی مار پڑ گئی +

مار پیٹ (ہ) اسم مؤنث:- زدوکوب۔ مار کٹائی۔ تھوتکا ٹھانگی۔ جُوتی پیزار + گرائی جھگڑا + بانڈی بنڈول +

مار پیچھے سنوار (ہ) کہاوت:- جنگ کے بعد انتقام مشکل ہی سے لیا جاتا ہے + کام بگڑ جانے یا عزت میں فرق آجانے کے بعد صلح و آشتی بیکار ہے ؎

لڑتے پھرتے ہیں پیار ہے سو ہے   مار پیچھے سنوار ہے سو ہے (درد)

دلِ عشاق پر بتاں پہلے   مارِ گیسو کی مار ہوتی ہے
چشم کرتی ہے عذر خواہی پھر   مار پیچھے سنوار ہوتی ہے (نامعلوم)

مار دِلوانا (ہ) فعل متعدی:- عو۔ پٹوانا۔ زدوکوب کرانا +

مار دھاڑ (ہ) اسم مؤنث:- زدوکوب۔ مار پیٹ۔ مار کٹائی۔ ضرب و شلاق + جنگ و جدل + ؎

الٰہی خیر ہو پکڑا گیا ہے واں قاصد   قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ (ظفر)

بدکیف یاں تنگ ہے کہ اُسکی گلی کے بیچ   گاہے صدا سنی نہ بجز مار دھاڑ باندھ (انشاء)

(۲) زجر و توبیخ (اس جگہ لفظ دھاڑ تابع مہمل ہے جو تحسین کلام کے واسطے لاتے ہیں جیسے چھیڑ چھاڑ۔ چھیڑ بھاڑ۔ توبہ دھاڑ وغیرہ ہیں) +

مار دھاڑ کرنا (ہ) فعل متعدی:- مار پیٹ کرنا۔ زدوکوب کرنا۔ جوتا کاری کرنا۔ پیٹنا۔ ؎

نہ پہنچے یار تلک لئے چھین لیں اغیار   ہمیشہ راہ میں قاصد کو مار دھاڑ کے خط (ظفر)

مار دینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) قتل کر دینا۔ ہلاک کر دینا۔ جان نکال ڈالنا۔ جیسے گولی یا تلوار سے مار دینا (۲) مار بیٹھنا۔ ہاتھ چلا بیٹھنا۔ دست درازی کر بیٹھنا۔ جیسے چار جُوتے مار دیئے دو تھپڑ مار دیئے وغیرہ +

مار ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ہلاک کر دینا۔ خُون کر دینا۔ قتل کر دینا + ذبح کر دینا (۲) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ کہیں کا نہ رکھنا۔ ستیاناس کھو دینا۔

کیا غضب ہے کہ وہ اُلفت کو سمجھتا ہی نہیں ہمارے ڈالے ہے ہمیں آ محبت جسکی (جرأت)

(۳) فریفتہ کر لینا۔ عاشق بنا لینا۔ موہ لینا۔ گرویدہ کر لینا ؎

انگڑائی لیکے اپنا مجھ پر خُمار ڈالا   کافر کی اِس ادا نے بس مجکو مار ڈالا (مصحفی)

(۴) ہنساتے ہنساتے لٹا دینا۔ پھڑکا دینا۔ بیتاب کر دینا۔ جیسے یار تیری باتوں نے تو ہنساتے ہنساتے مار ڈالا۔ مشتاق دہلوی ؎

مار ڈالا ہمکو اس خالی کماں نے بے خدنگ   جب اُٹھا کر ہاتھ وہ انگڑائیاں لینے لگا (مشتاق)

مار ذبح کرنا (ہ) فعل متعدی:- قتل و غارت کرنا۔ مار کر کام تمام کرنا۔ مار رکھنا۔ مار ڈالنا۔ جیتا نہ چھوڑنا ؎

ہمکو تو مار ذبح کیا اُسکے ہجر نے   قاصد تو کہہ کہ لایا ہے قاتل سے کیا خبر (مصحفی)

مار رکھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ٹھور رکھنا۔ کھیت رکھنا۔ کام تمام کر دینا۔ بچکر نہ جانے دینا۔ قتل کر دینا۔ جیتا نہ چھوڑنا۔ جان لے ڈالنا۔ اردوئے معلیٰ غالب

میاں بغل بچے بھی غضب ہوتے ہیں جسپر مرتے ہیں اُسے مار رکھتے ہیں ؎

زُلف اُس کی سیاہ ناگن ہے   مار رکھتی ہے جسکو ڈستی ہے (رند)

غم ہجراں نے مجھے مار رکھا آخر کار   ایک مدت سے یہ دشمن مری تدبیر میں تھا (غافل)

(۲) فریفتہ کر لینا۔ عاشق بنا لینا۔ موہ لینا + مائل کر لینا۔ رجوع کر لینا ؎

خُوب واسوخت کہا آپنے واللہ سحر   اپنے غصہ سے کیا خُوب اُنہیں آگاہ سحر
اُس سے ملنے کی نکالی یہ نئی راہ سحر   ورنہ کے بند کہے صلے علی واہ سحر
دل جلانے کی یہ تدبیر نکالی تُم نے
مار رکھنے کی یہ تقریر نکالی تُم نے (نامعلوم)

دیکھنا تُم کو نہ آتا تھا دکھانا کیسا   یہ نہ معلُوم تھا ہوتا ہے نشانا کیسا
جھوٹی قسمیں کسے کہتے ہیں بہانا کیسا   مُنہ سے آواز نکلتی نہ تھی گانا کیسا
دل کے لینے کی کوئی گھات بھی معلُوم نہ تھی (نامعلوم)

مار کھنے کی کوئی گھات بھی معلوم نہ تھی

عالم کو مار رکھا ہے تیں با قد دوتا زاہد یہ کاٹ ہے تری تیغِ دو دم کا (میر تقی)

(۳) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ ستیاناس کھو دینا۔ اُجاڑ دینا۔ ویران کر دینا ؎

پیچ میں جکڑیا ڈسکے اُسے مار رکھا گھر بہت کر چکی ہے لٹ کی ناگن خالی (امانت)

(۴) پرایا مال دبا لینا۔ دبا بیٹھنا۔ غصب کر لینا۔ ہتیا لینا۔ ناجائز طور سے قبضہ کر لینا۔ مُفت کا مالک بن جانا۔ اینٹھ لینا۔ امانت میں خیانت کر لینا۔ قرضہ مار لینا۔ آنا ہوا نہ دینا +

مار سکنا (ہ) فعل لازم :۔ مارنے کے قابل ہونا۔ مارنے کے لایق ہونا +

مارے بھاگنا (ہ) فعل لازم :۔ پٹنے کے خوف سے رفو چکر ہونا۔ زد و کوب کے سبب کھڑا نہ رہنا یا چوٹ کے ڈر سے چلدینا ؎

جُوتیاں کھا کر نہ آیا پھر رقیب سچ مثل ہے بھُوت بھاگے مار سے (شہیدی)

مار سے بھوت بھاگتا ہے (ہ) کہاوت :۔ مار کے آگے بھُوت بھی ساری سرکشی بھول جاتا ہے۔ مار سب کو سیدھا بنا لیتی ہے۔

مارکٹائی (ہ) اسم مؤنث :۔ زد و کوب۔ مار پیٹ۔ مار دھاڑ۔ جوتم جاتا۔ بانڈی بتڈال

مار کھانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پٹنا۔ سزا پانا۔ جُوتیاں لگنا۔ دھن کُٹتی بنا۔ ضرب کھانا۔ تھپڑ کھانا ؎

کروں کیوں قصد ہاتھ اُس لٹ کے جب ہیں لگانے کا تو دل کہتا ہے یہ کام مُنہ پر مار کھانے کا (دفتیر)

(۲۔ فعل متعدی) ٹھگ۔ ترپا سے کچھ کما لینا۔ فریب یا دھوکے سے کچھ حاصل کر لینا۔ بچا لینا۔ چُرا کر کھانا۔ جیسے وہ سودا سلف میں بھی دو چار پیسے روز مار کھاتا ہے +

مار کے (ہ۔ تابع فعل) :۔ (۱) برائے اظہار کثرت۔ جیسے مار کے بچھا دیا۔ مار کے لٹا دیا۔ مار کے تباہ کر دیا۔ مار کے پتڑا کر دیا وغیرہ (۲) ضرب لگا کے۔ چوٹ لگا کے۔ زد و کوب کر کے جیسے مار کے بھگا دیا +

مار کے مرنا (ہ۔ فعل لازم) :۔ دُوسرے کی جان لیکے اپنی جان دینا۔ پہلے مار ڈالنا پھر خود مر جانا +

مار گرانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ہلاک کر دینا۔ خُون کر دینا۔ مار ڈالنا۔ لاش ڈال دینا۔ لوتھ ڈال دینا (۲) پچھاڑ دینا۔ پٹک دینا۔ دے مارنا +

مار لانا (ہ) فعل لازم :۔ چُرا لانا۔ ڈاکا ڈال کر لے آنا۔ لُوٹ کھسوٹ کر لے آنا + دغا و فریب سے لے آنا۔ غبن کر کے لے آنا +

مار لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دبا لینا۔ غصب کر لینا۔ دبا بیٹھنا۔ ہتیا لینا۔ قبضہ کر بیٹھنا۔ ناجائز طور سے کسی چیز کا مالک بن جانا (۲) پیٹ لینا۔ تحریر یا جوتا لگا لینا۔ (۳) غالب آ جانا۔ مغلوب کر لینا + فتح کر لینا۔ (۴) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ جیسے اس ٹیکس نے تو مار لیا (۵) ٹھور رکھنا (۶) صیدی کا کبُوتر پکڑ لینا (۷) لُوٹ لینا۔ غارت کر لینا +

مارا مار کٹے جانا (ہ) فعل لازم :۔ کوشش کئے جانا۔ کوشش میں کسر نہ رکھنا۔ جیسے فتح و شکست تو خدا کے ہاتھ ہے مگر اپنی طرف سے تو مارا مار کٹے جاؤ +

مار مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ پیٹنا۔ ٹھونکنا۔ زد و کوب کرنا۔ چوٹ لگانا۔ ضرب لگانا جیسے مجھسے بولے تو وہ مار ماروں کہ یاد کرے +

مار مرنا (ہ) فعل لازم :۔ اپنے تئیں خنجر وغیرہ سے ہلاک کرنا۔ خودکشی کرنا۔ آتم گھات کرنا۔ آپ گھاتی کرنا۔ جان دے دینا۔ دوسرے کو قتل کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا۔ مرزا امیر بیگ امیر ؎

لب تلک رُک کے کہو کوئی کہ تمکو تو امیر مار مرنا سہل ہے اور زہر کھانا بات ہے (امیر)

مینے کہا تنگ ہُوں مار مروں کیا کروں ہنسکے لگے کہنے ہاں کچھ تو کیا چاہیے نامعلوم

(۲) دُوسرے کو مار کے مر جانا +

مار میں جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) روپیہ ڈوبنا۔ ضائع ہونا۔ کھویا جانا۔ رائیگاں جانا۔ جاتا رہنا۔ روپیہ مارا جانا۔ جیسے تمہارا روپیہ کچھ مار میں تو نہیں جاتا (۲۔ پنجاب) لٹ جانا۔ غارت جانا۔ تاراج ہونا + (۳) بٹے کھاتے پڑنا۔ وصول نہ ہونا +

مار ہٹانا (ہ) فعل متعدی :۔ پسپا کرنا۔ مار کر بھگا دینا۔ ہرانا۔ ہزیمت دینا۔ شکست دینا +

مارا (ہ) اسم مؤنث :۔ (پُورب) (۱) بارانی زمین۔ وہ زمین جس میں صرف بارش کے پانی سے پیداوار ہو۔ پہاڑی کیاری کہتے ہیں۔ وہ زمین جسکا ترد د بارش پر منحصر ہے (۲۔ پنجاب) میڑا +

مارا (ہ) صفت :۔ (۱) مقتول۔ قتل شدہ۔ کُشتہ۔ جاں دادہ + مذبُوح + ذبح شدہ (۲) ڈسا ہوا۔ گزیدہ ؎

ڈسا ہو کالے نے جسکا فرتو وہ فسُوں کے اثر سے کھیلے
داں وگیسو کا تیرے مارا نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (نظیر)

وہ سرد مہریاں تری نظروں میں ہیں بھری پانی بھی ملنگا نہیں مارا ہنگا وکا۔ (سالک)

(۳) تباہ شدہ۔ برباد شدہ۔ خراب شدہ جیسے کال کا مارا۔ عشق کا مارا۔ باقی کا مارا۔ گاؤں اور آگ کا مارا پُھولتا نہیں پنپتا۔ لالچ کا مارا (۴) تکلیف رسیدہ۔ رنج کشیدہ۔ دکھی۔ ستایا ہوا۔ جیسے سردی کا مارا۔ غم کا مارا بھوک کا مارا پیاس کا مارا

مار

پریشاں و بے کلی اِن سب کو دل کی حالت ہے کہ جیسے دھوپ کا مارا لگے ہے دم بدم ہانپا (معروف)

(۵) مارا ہوا۔ زدہ۔ جیسے خوف کا مارا۔ ڈر کا مارا۔ دہشت کا مارا وغیرہ ؎

وصل کی شب میں بھی نہ سویا آہ روزِ ہجراں کے خوف کا مارا (معروف)

مارا پڑنا (ہ) فعل لازم :- مارا جانا۔ قتل ہونا + ذبح ہونا + کشتہ ہونا۔ مرنا۔ مقتول ہونا + ؎

مرغِ دل مارا پڑا چشمِ سیاہ یار سے پنجۂ مژگاں نے شاہیں کا تنگل ہو گیا

مارا پڑا ہیں جنبشِ ابرو سے بے زباں رتبہ شہید کا ترے شمشیر سے ہوا } (آتش)

مارا پڑا جہاں میں میں اپنے نصیب سے بختِ سیاہ مجکو سیہ مار ہو گیا۔ (امیر)

تیغِ ابرو کی جو دریافت کرے برّانی پڑے ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگے پانی (جرات)

مارا پڑا ہوں دیکھ کے اک سیدھی مانگ سے لازم جریدہ میں کوچے نشتر کی شارع (آتش)

مارا پڑا ہوں خنجرِ غفلت شعار سے ٹانکہ دہانِ زخم کو سوئے کے تار سے (وحشت)

فرقہ کوئی بچا نہیں اُس ترک چشم سے مارے بہت پڑے ہیں مسلماں علی الخصوص (حسرت)

(۲) تباہ ہونا۔ برباد ہونا +

مارا پھرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) واہی تباہی پھرنا۔ خراب و خستہ پھرنا۔ ذلیل و خوار پھرنا + ڈانوانڈول پھرنا۔ آوارہ پھرنا ؎

یا خدا پہنچے تحمل کو مدینہ کی طرف ہند میں مارا پھرے بے زور و بے زر کب تلک (تحمل)

(۲) دھکّے کھاتے پھرنا۔ ٹھوکریں کھاتے پھرنا۔ دربدر پھرنا۔ بیقدری ہونا ؎

جب سے ہے مجکو روزِ ہجر پسند ماری پھرتی ہے دربدر شبِ وصل (ناسخ)

جنسِ زبوں کی طرح سے مارا پھرا ہوں میں ہر کوچے ہر گلی میں خریدار کے لئے (غافل)

مارا جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) قتل ہونا۔ ہلاک ہونا۔ کام تمام ہونا۔ جان سے جانا۔

مصحفی وادیٔ اُلفت میں سمجھ کر چلنا آدمی جاتا ہے اس راہ میں اکثر مارا (مصحفی)

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا

دل کو اُس کاکل پیچاں سے الجھنا تھا یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا } (ذوق)

(۲) ڈوبنا۔ ضایع ہونا۔ اکارت جانا۔ رائیگاں ہونا جیسے روپیہ مارا جانا۔

(۳) تباہ ہونا۔ برباد جانا۔ ویران ہونا۔ اُجڑنا جیسے بیج مارا جانا + ابکے اولوں سے چنا مارا گیا (۴) کھویا جانا تلف ہونا جیسے حق مارا جانا (۵) کٹ جانا۔ قتل ہو جانا۔ ٹھور رہنا جیسے فوج کا مارا جانا (۶) شامت آنا۔ خرابی میں آنا۔ آفت میں پڑنا۔ بلا میں پھنسنا۔ مبتلائے آفت ہونا۔ جیسے وہ غریب تو مُفت مارا گیا

چپکے سے مل مجھ سے لگا نا ترے واری جاؤں مُفت میں ہمسایہ سو میں کہیں ماری جاؤں (رنگین)

(۷) (کلمۂ تنفّر) غائب ہو جانا۔ اُٹھ جانا۔ ناپید ہو جانا۔ غارت ہو جانا۔ فنا ہو جانا۔

مار

نیست و نابود ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ گم ہو جانا جیسے آج سب کے سب ملازم کہاں مارے گئے (۸) لُٹ جانا۔ مُس جانا۔ چوری ہو جانا + (ہ۔ اسم مذکر عو ام) لہلو موت

مارا مار (ہ) اسم مؤنث :- (۱) برائے اظہار کثرت) کثرت۔ بہتات۔ افراط۔ افزونی۔ زیادتی جیسے آجکل کام کی مارا مار ہے (۲) نہایت کوشش۔ ازحد سعی۔ دوڑ دھوپ۔ تگاپو۔ جد و جہد۔ تندہی۔ مثلاً جیسی مینے اس کام میں مارا مار کی ہے کوئی کیا کریگا۔ (۳) کشاکش۔ دھکا پیل۔ اینچا تانی + تاڑ + کش مکش (۴) زد و کوب۔ مار دھاڑ۔ چاروں طرف سے مار مار جوتی پیزار۔ دو تیرے کی دو تیرے کی + ازحد جور و جفا ؎

کوچۂ گیسو میں کیوں جاؤں جو سوجھتی نہیں تیرہ ہیں اندھیر ہیں غوغا ہے مارا مار ہے (رشک)

(۵) ہل چل۔ افراتفری۔ بھاگڑ (۶) کمال محنت۔ جانفشانی۔ جہد کشی۔ جفاکشی

مارا مارا پھرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) واہی تباہی پھرنا۔ خستہ و خراب پھرنا۔ دربدر پھرنا۔ دربدر خاک بسر پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ ذلیل و رسوا ہوتا ہوا پھرنا۔ ڈانوانڈول پھرنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ تباہ اور خراب ہوتا ہوا پھرنا۔ بے قدری اور ناپرساں حالی کے ساتھ پھرنا ؎

جو مرتے ہیں اُسپر اُنکا نہیں ٹھکانا کیا جانئے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے (امیر تقی)

دوستدار اُسکا جو مجھ سا اُٹھ گیا دُنیا سے ہے بیکسی پھرتی ہے کیسی ماری ماری اندنوں (آتش)

دربدر اپنی نگہ پھرتی ہے ماری ماری بیٹھے رہنا کبھی سائل کے مقدر میں نہیں (ناسخ)

(۲) ٹھوکریں کھاتا پھرنا۔ رُلتا ہوا پھرنا + لُڑکتا ہوا پھرنا + ؎

میں وہ سنگِ رہ ہوں کہ جو ٹھوکر دا ہیں پھرے ہر طرف مارا مارا زمیں پر (مصحفی)

(۳) بھٹکتا پھرنا۔ بھولا بھولا پھرنا۔ بسر ایا ہوا پھرنا۔ بھولا بھٹکا پھرنا ؎

کیا اجابت کے ہوا دُر کو خداوندا آہ ماری ماری جو دعائے سحری پھرتی ہے (مرزا سلیمان)

پھروں ہوں بیخودانہ جا بجا یُوں تجھے ہی ڈھونڈتا رشکِ قمر رات

کہ جیسے بھول کر رستہ کوئی شخص پھرے ہے مارا مارا دربدر رات } (مؤلّف)

مارا مار کرکے (ہ) تابع فعل :- عو۔ جلدی کرکے۔ نہایت کوشش سے + بمشکل تمام۔ جیسے مارا مار کرکے تمہارا اُدو پٹا نجاریں ہی ٹانکا (سگھڑ سہیلی)

مارا مار کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) نہایت سعی و کوشش کرنا۔ خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ انجدلے دے کرنا (۲) نہایت محنت و مشقت کرنا کمال جانفشانی کرنا (۳) جلدی کرنا۔ شتابی کرنا شتاب کاری کرنا +

مارا چہ ازیں قصّہ کہ گاؤ آمد و خر رفت (ف) ضرب المثل :- ہمیں کسی کے معاملہ سے کیا واسطہ +

مارتا (ہ) اسم مذکر - (۱) مارنے والا - ضرب لگانے یا وار کرنے والا + (۲) مارتا ہوا پیٹتا ہوا - شلاق کرتا ہوا - جیسے مارتے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے - کہتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی + مارتے کے آگے بھاگتے کے پیچھے +

مارتول (پرتگالی) اسم مذکر - **Martello** ، ٹھونکنے کا آلہ - ہتوڑی - ہتوڑا + موگرا - موگری +

مارتے خاں (ہ) اسم مذکر - ظالم - ستمگر - سفاک + زبردست - زور آور - رستم -

مارتے مارتے بھرکس کردینا (ہ) فعل متعدی :- اتنا مارنا کہ دم نکل آئے + اتنا مارنا کہ آنکھوں کے آگے تیورا کر جانا ہو جائے - خوب مارنا - ازحد زدوکوب کرنا -

مارتے مارتے گٹھڑی بنادینا (ہ) فعل متعدی :- اتنا مارنا کہ آدمی لوتھ ہو جائے - مار کر تھیلا بنا دینا +

مارمار (ہ) اسم مؤنث :- (۱) زدن زدن + لگالگ - پیٹو پیٹو جیسے مار مار کئے جا فتح داد الٰہی ہے (۲) تابع فعل ، پٹ پیٹ کے - مار مار کے جیسے مار مار دھول اڑا دی (۳) لتاڑ - سرزنش - زجر و توبیخ - لے دے - خرابی ؎

سودائی ہوں تا زلفِ سیہ فام کچھ نہیں ہے مار مار ہر طرف انجام کچھ نہیں (امان)

(۴) کوشش - سعی (۵) شامت آفت - مار پیٹ - مار دھاڑ - زدوکوب ؎

تھر سرکش یہ زلفِ یار ہے اب ہر طرف دل کو مار مار ہے اب (شاہ نصیر)

مار مار کر بھرکس نکال دینا (ہ) فعل متعدی :- خوب زدوکوب کرنا - اچار کر دینا کچومر نکال دینا + (مارے مار کر بھی بولتے ہیں +

مار مار کر سیدھا کرنا (ہ) فعل متعدی :- سزائے جسمانی سے ٹھیک بنانا - پیٹ پیٹ کر درست کرنا + ؎

شانہ نے بل نکال دیئے زلفِ یار کے سیدھا کیا ہے موذیوں کو مار مار کے (حقیر)

مار مار کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تاکید کے ساتھ پیٹنے کی اجازت دینا - دے تیرے دے تیرے کی کرنا - لگے لگے کہنا - (۲) لتاڑ کرنا - لے دے کرنا سرزنش کرنا - زجر و توبیخ کرنا (۳) نہایت کوشش کرنا - ازحد دوڑ دھوپ کرنا - کمال تندہی کرنا - خوب جد و جہد کرنا (۴) کمال محنت و مشقت کرنا (۵) نہایت جلدی کرنا - شتابی کرنا (۶) دھتکارنا - دور دبک کرنا - پاس نہ پھٹکنے دینا - پھٹکارنا - مار پیٹ کرنا ؎

یُوں ہم تو تیری کاکلِ مشکیں پہ جاں دیں مدعی طرف سے ہمپہ کرے مار مار حیف (جعفر)

مارنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) زدن کا ترجمہ - پیٹنا - زدوکوب کرنا - کوٹنا - بھوٹنا - شلاق کرنا - کوڑے لگانا - بید لگانا - گوشمالی کرنا + لتیانا - جُتیانا - لٹھیانا - جوتی کاری کرنا - دُھول دھپا کرنا - ٹھکیانا جیسے کوئی مجھے نہ مارے تو میں سارے جہان کو مار آؤں - مارے نہ کوٹے دل ہی دل میں گھونٹے ؎

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۲) ضرب لگانا - چوٹ لگانا ؎

ہجنے جانا ہیں پاس عشق نے مارا اُسکو تیشہ فرہاد نے جس وقت جبل میں مارا (ذوق)

صدمہ سُن کی ہیں یہ باتیں کہ وہ بد خُو گئے بیٹھنے زانو پہ جو ہیں ہاتھ اُٹھا کے مارا (ظفر)

(۳) لگانا - ٹکانا - سہی کرنا - جڑنا - دھرنا - جیسے غوطہ - چکر - دھول - جوتا - چانٹا - لٹھ باندی - مکا - تھپڑ وغیرہ مارنا ؎

پاس آنے نہ دیا آتشِ شرر افشاں نے دُور سے پھینک کے جلا دئے خنجر مارا
قلزمِ عشق میں ہے گوہرِ مقصود اے دل تُو نے غوطہ کبھی اُس میں نہ شناور مارا
ستمِ چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہو جائے اسلئے اُٹھ کے مری خاک نے چکر مارا (ظفر)

فتنہ اُٹھ جاتی ہے جب آتا ہے یاد منہ پہ اُس کافر کا تکیہ مارنا (معروف)

جگر و دل دونوں پہلو میں یہ زخمی اُسنے کیا جلتے اِدھر مارا تو کیا مارا اُدھر مارا تو کیا مارا (ذوق)

دل نشینِ خسرو پرویز بھی ضرب اے کوہکن پہنچا اگر تیشہ سر کو کہسار پہ مارا تو کیا مارا (〃)

طرزِ نظارہ مری اُنسے ہے کچھ مست دیکھیو مرغِ دل پہ مرے اک دام پھرا کے مارا (ظفر)

دہن لالہ جو ہوا پُرخوں چٹکنا تُو نے کیوں صبا مارا (معروف)

تیشہ فرہاد نے جب سر پہ اُٹھا کر مارا گُنبد شیریں نے نہ کیوں سینہ پہ پتھر مارا
بسکہ دیوانہ نزاکت کا تری تھا مجکو گُل بھی مارا جو کسی شخص نے پتھر مارا (ظفر)

(۴) وار کرنا - حربہ کرنا - ہاتھ اُٹھانا - ہاتھ چلانا ؎

کھینچکر عشق جفا پیشہ نے شمشیرِ جفا پہلے اک ہاتھ مجھی پر تھا ازل میں مارا (ذوق)

داد دیجے ظفر اُس غمزۂ پنہانی کی جسکو مارا اُسے کافر نے جتا کے مارا (ظفر)

قتلِ عشاق کا جب قصد کریں وہ آنکھیں پہلے تیغِ ابروئے پرخم کی اشارت مارے (〃)

(۵) حملہ کرنا - نبرد کرنا - دھاوا کرنا جیسے چھاپہ یا شبخون مارنا ؎

آجکا یا خفتگانِ خاک کو کس سے تم سیکھے ہو چھاپہ مارنا (معروف)

(۶) قتل کرنا - ہلاک کرنا - شہید کرنا - جیو گھات کرنا - جان لینا - کام تمام کرنا - ٹھور رکھنا - فنا کرنا - نیست کرنا - ناپید کرنا - معدوم کرنا ؎

مری آنکھوں سے ہے عیاں پس مرگ نرگسِ نیم خواب نے مارا (داغ)

اقرارِ وصل خوگرِ ہجراں کو زہر تھا مارا ابھی اس طرح کہ شکایت نہیں رہی (صاحب عالم)

جیسے گئے فلک پہ دوا اب جنکے کُن مارا ہے جنکو آپ نے انکو جلائے کون (مؤلف)

چشمِ کافر کی رہی بحث لبِ اعجاز سے کہ مرے مُردے کو سو بار جلا کر مارا (داغ)

۲ مار مکرر - [illegible] تابع فعل - کثرت زدوکوب سے - جیسے استاد نے مار مار کر پڑھا دیا

مار

دوست دشمن کو تہِ تانہ نے اکثر مارا — ایک ہی وار میں دونوں کو برابر مارا
سخت جانی سے یقیں تھا نہ مرے مرنیکا — موت سے پوچھتے ہیں وہ اسے کیونکر مارا
رنگینی قتل گہ عام میں عزت میری — آج قاتل نے مجھے لاکھ میں چنکر مارا
جان بچتی نظر نہیں آتی۔ — اب نگاہِ عتاب نے مارا
مری میت پہ کیوں نہ برسے نور — غیرتِ آفتاب نے مارا
دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسٰے — داغ مجھ کو حجاب نے مارا } (داغ)

لہو میں بھر کے جو دامن کو اپنے یار آیا — یقین ہے آج کسی بے گناہ کو مار آیا (زیب)
تھام رکھتی ہے تری امیدِ وصل — ورنہ کیا مشکل ہے اپنا مارنا۔ (معروف)
جسکی غیروں سے لڑ رہی ہے نگاہ — ہمیں اُس کی کٹار نے مارا۔ (عاشق)
قاتل نے کیا قتل نہ جلاد نے مارا — کافر ترے اس حُسنِ خداداد نے مارا (رند)

اجل آئی نہ شبِ ہجر میں اور تُونے فلک — بے اجل ہم کو تمنائے اجل میں مارا۔
عشق کے ہاتھ سے نہ قیس بچا نے فرہاد — اُسکو گردشت میں تو اِسکو جبل میں مارا
اُس لب و چشم پہ ہے زندگی و مرگ اپنی — کہ کبھی دم میں جلایا کبھی پل میں مارا
کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا — جو آپ ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا } (ذوق)

میت کا میرے مُنہ نہ لحد میں بھی کھولنا — مارا ہے مجکو یار نے تیغِ حجاب سے (غافل)

کیونکہ انکار پہ بوسے کے نکل جائے نہ دم — تُونے تو نازسے گردوں کو ہلا کے مارا
مرحبا عشق کہ تُونے مجھے مجنوں کیطرح — الفتِ لیلی وشاں میں ہی گھلا کے مارا
نالہ بھی کرنے نہ پائے کہ نکلتی حسرت — ہمکو اے عشق گلا تُونے دبا کے مارا
نہ سُنے وہ کسی ہمدم سے کہ دم کب نکلا — چپکے چپکے مجھے ایسا غمِ فرقت مارے } (ظفر)

(۷) حلال کرنا۔ ذبح کرنا + گردن اُڑانا۔ کاٹنا۔ جیسے بکرا مارنا ؎

آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اُس بُتِ بیدرد نے آہ — تیغ سے ناز کی خنجر سے ادا کے مارا (ظفر)

(۸) سزا دینا۔ تعزیر دینا۔ ڈانٹنا۔ جیسے اُستاد کا شاگرد کو مارنا (۹) فتح کرنا۔ جیتنا۔ سر کرنا۔ تسخیر کرنا + نصرت پانا جیسے میدان مارنا۔ معرکہ مارنا۔ ملک مارنا ؎

جنسِ صبر و خرد لُٹی معروف — ملکِ دل فوج غم نے آ مارا۔ (معروف)

مدعی کوئی بھی میدانِ سخن میں نہ رہا — تُونے کیا معرکہ اے داغ سخنور مارا (داغ)

(۱۰) جیتنا۔ بازی لینا + کُشتی جیتنا + حریف کے مُہرے یا نرد یا گوٹ کو پیٹنا۔ جیسے پیادہ کا گھوڑے کو۔ مُرغ کا مرغ کو۔ پہلوان کا پہلوان کو مارنا (۱۱) ہنکانا۔ دُور کرنا۔ دھتکارنا۔ ہٹانا۔ سرکانا۔ پرے کرنا۔ جیسے کُتّے کو مارنا۔ مرغی کو مارنا۔ کھیت سے گلّے کو مارنا وغیرہ (۱۲) اُڑانا۔ بھگانا۔ جیسے کھیت کے جانوروں کو مارنا۔ کوّے کو مارنا وغیرہ (۱۳) پکڑنا۔ پھنسانا۔ بجھانا۔ پھانسنا۔ دُوسرے کا

مار

کبوتر پکڑنا جیسے دو کبوتر مار لے + دس مچھلیاں مار کر لائے ؎

طائرِ نامہ بر اپنا تو نہ ہوا اے تقدیر — آج سُنتا ہوں کوئی اُسنے کبوتر مارا (داغ)
جس کبوتر کو کہ خط لیکے وہاں بھیجا تھا — غیر نے راہ میں وہ ضد سے کبوتر مارا (مصحفی)
پنجۂ فکر سے چھُوٹا نہ دہن کا مضموں — کیا کبوتر کیطرح ہاتھ سے عنقا مارا (برق)

(۱۴) خورد برد کرنا۔ غبن کرنا۔ تیر کرنا۔ الگ کرنا۔ بے ایمانی سے لینا۔ کھا جانا۔ اُڑا دینا۔ جیسے مال مارنا ؎

اُس سے نخبِ مال بہت سے تو دل ہیں مارا — ہمنے دل اپنا اُٹھا اپنی بغل میں مارا (ذوق)

(۱۵) پھینکنا۔ گرانا۔ ڈالنا۔ لگانا جیسے جادُو کی کنکری مارنا۔ لاش بڑھ کر مارنا۔ (۱۶) پٹخنا۔ سُٹانا۔ بھدکنا دینا۔ پٹکنا۔ پچھاڑنا۔ نیچے گرانا۔ چت کرنا۔ جیسے اُس پہلوان کو دو دفعہ مارا ؎

آہیں سے گھر میں پڑے کرتے تھے باتیں دل سے — وحشتِ عشق نے ہے ہمکو اُٹھا کے مارا (ظفر)

(۱۷) چلانا۔ چھوڑنا + سر کرنا۔ فیر کرنا۔ لگانا جیسے بندوق مارنا۔ توپ مارنا۔ تیر مارنا۔ غلّہ مارنا وغیرہ ؎

چرخِ بدبیں کی کبھی آنکھ نہ پھُوٹی سو بار — تیر نالے نے مرے چشمِ زحل میں مارا
دلِ بدخواہ میں تھا مارنا یا چشمِ بدبیں میں — فلک پر ذوق تیرِ آہ گر مارا تو کیا مارا } (ذوق)

(۱۸) راکھ کرنا۔ پھونکنا۔ کُشتہ کرنا۔ جلا کر خاک کرنا۔ خاکستر کرنا ؎

قتلِ عالم کرتے ہیں بے رحم کیونکر بہرِ زر — ہمتو پارا بھی نہ ماریں کیمیا کے واسطے (فرغ)
نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بنجاتا — اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۱۹) غصب کرنا۔ دبانا۔ ہتیانا۔ ناجائز قبضہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ جیسے حق مارنا۔ جائداد مارنا۔ (۲۰) لیکے نہ دینا۔ مکر جانا۔ لے لوٹ ہو جانا۔ جیسے قرضہ مارنا۔ آتا ہوا لینا۔ (۲۱) لُوٹنا۔ کھسوٹنا۔ غارت کرنا + مُوسنا۔ ڈاکا ڈالنا۔ جیسے دھاڑ مارنا۔ رستہ مارنا۔ اُسنے بڑے بڑے گھر مارے ہیں (پنجاب)

(۲۲) روکنا۔ مانع آنا۔ مزاحم ہونا۔ سدِ راہ ہونا۔ جیسے راہ مارنا (۲۳) نشانہ لگانا۔ ہدف بنانا۔ شست لگانا۔ جیسے گولی پر گولی مارنا ؎

تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے — الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۲۴) دبانا۔ زیر کرنا۔ مغلوب کرنا۔ کم کرنا جیسے پیاز نیا لہسن کی بُو مارنا (۲۵) تیزی کم کرنا۔ جھال گھٹانا۔ چرپراہٹ دبانا۔ جیسے گھی سے مرچ کی تیزی ماری ہوتی۔ (۲۶) کم کرنا۔ گھٹانا۔ کھونا جیسے زیادہ گھی بھوک ماردیتا ہے (۲۷) اثر کم کرنا۔ زور توڑنا۔ دبانا۔ جیسے آگ کو آگ مارتی ہے۔ (۲۸) ستانا۔ تنگ کرنا۔ دق کرنا۔ ناک میں دم کرنا۔ ضیق میں جان کرنا + رنج دینا۔ جلانا۔ کوفت دینا۔

رنج پہنچانا۔ دکھی کرنا ؎

پیار کیا اور بھی اِس کم نظری نے ظالم ہمیں مارا تری بیدادگری نے (تاثیر)

کھا گیا مغز ناصحِ ناداں مجھ کو اس خیر خواہ نے مارا
ضبط کر دردِ عشق کو اے دل اس تری آہ آہ نے مارا
یاد کرتے ہو غیر کے اشعار لمے اس انتخاب نے مارا
جسکو ڈھونڈا ملا نہ کعبہ میں ایسے خالی ثواب نے مارا
تھک گئے ہاتھ لکھتے لکھتے خط اس سوال و جواب نے مارا
مجھکو بیتاب دیکھ کر بولے آپ کے اضطراب نے مارا (ذوق)

(۲۹) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ کہیں کا نہ رکھنا۔ ستیاناس کھونا۔ حضور نظامِ آصف ؎

ادا سے لُوٹ لیا دل فراق نے مارا نہ ابتدا ہے کچھ اچھی نہ انتہا اُنکی (حضور آصف)

دل پرِ اضطراب نے مارا اسی خانہ خراب نے مارا
جا چکیں خلد میں کہ دوزخ میں طول روزِ حساب نے مارا
مر گئے ہم تو وضعداری میں دوستی کے نباہ نے مارا
جب کھنچے اُنسے ہوئے اور زیادہ مضطر مرضِ عشق کے پرہیز نے مارا ہم کو (ذوق)

کیا کہیئے ہمیں تیرے تغافل نے تو مارا لے اب تو خبر اے بُتِ بیداد ہماری (جرأت)

کوتاہیِ نصیب نے مارا ہے مصحفی ورنہ نہ تھی دراز تو چنداں شبِ فراق (مصحفی)

شامیانہ بھی نہیں قبر پہ اُنکی پسِ مرگ تیرے مارے ہوئے اے چرخِ کہن جتنے ہیں (فراق)

مجھے اے دل تری جلدی نے مارا نہیں تقصیر اُس دیر آشنا کی (مومن)

ہمکو لیل و نہار نے مارا گردشِ روزگار نے مارا (بیباک)

سوتے تھے چین سے ہم خوابِ عدم میں لیکن شورِ ہستی نے ہمیں آہ جگا کے مارا
ہے کفن چادرِ مہتاب سے میرا لازم کہ مجھے جلوہ نے اُس ماہ لقا کے مارا (ظفر)

مجکو مارا ہے پُر خجالت سے وہ بھی گردن جھکائے بیٹھے ہیں (مجروح)

(۳۰) اُجاڑنا۔ ویران کرنا۔ خراب کرنا۔ جیسے پالے نے کھیت کو مار دیا ؎

مری کشتِ تمنا پر تو آفت ہی برستی ہے کبھی بجلی گری ہے اور کبھی پانی نے مارا ہے (کامل)

(۳۱) شرمندہ کرنا۔ احسانمند کرنا۔ خجل کرنا۔ نادم کرنا + احسان میں دبانا ؎

خوب رو کا شکایتوں سے مجھے تُونے مارا عنایتوں سے مجھے (ذوق)

(۳۲) کُند کرنا۔ گھنڈا کرنا۔ بُترا کرنا۔ جیسے دھار مارنا (۳۳) نکالنا۔ بھرنا۔ سر کرنا۔ باہر لانا۔ جیسے آہ مارنا۔ نعرہ مارنا ؎

جاکے چوری سے اُسے شب یوں جگایا ہمنے کہ کہیں چیخ نہ وہ باعثِ دہشت مارے (ظفر)

(۳۴۔ پنجاب) ہلک کرنا۔ چھیلنا۔ دُور کرنا۔ ہٹانا۔ کھُرچنا جیسے حرف مارنا (۳۵) کمانا۔

حاصل کرنا۔ کمانا۔ جیسے آج بھی سودے میں اُسنے چار پیسے مار ہی لئے (۳۶۔ پنجاب) نثار کرنا۔ نچھاور کرنا۔ بھینٹ کرنا۔ چھینکنا (۳۷) موہنا۔ لبھانا۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا۔ فریفتہ کرکے ہلاک کرنا جیسے رنڈی آن سے مارے تان سے مارے اور اُسپر بھی بچے تو ران سے مارے ؎

شعلۂ حسن تو اوروں کو دکھا کے مارا تُونے ظالم ہمیں بے آگ جلا کے مارا (ظفر)

مجھے اُسکی نگہِ مصلحت اندیش نے مارا ترچھی نگاہیں سرمے سے مجھے بل کھینچ کیسا کیا (انور)

(۳۸) پژمردہ کرنا۔ مرجھا دینا جیسے لُوؤں نے پودوں کو مار دیا۔ صدموں نے اُس کا دل مار دیا (۳۹۔ پنجاب) جڑنا۔ لگانا۔ جیسے تالا مارنا یعنی قفل لگانا یا مقفل کرنا۔ (۴۰۔ ہندو) بھیڑنا۔ بند کرنا۔ موندنا جیسے کُنڈا مارنا۔ پنجاب میں بوہا مارنا بمعنی کواڑ بند کرنا (۴۱) کھٹکھٹانا۔ کھڑکھڑانا جیسے کوئی کُنڈی مار رہا ہے (۴۲) بھونکنا۔ گھُسیڑنا۔ گھُسانا۔ جیسے خنجر مارنا۔ نشتر مارنا (۴۳) دینا۔ لگانا۔ جیسے جھٹکا مارنا ؎

ڈالنی پہلے تو گردن میں کمند اور پھر اُس کا وہ جھٹکا مارنا (معروف)

(۴۴) خواہشوں سے روکنا۔ خواہشوں سے باز رکھنا۔ ضبط کرنا ؎

بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا نہنگ و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا (ذوق)

مارا دل کا سمجھتا ہوں جہادِ اکبر وہی غازی ہے بڑا جسنے یہ کافر مارا (داغ)

(۴۵) بجانا + ڈنکا لگانا۔ چوب لگانا + آواز نکالنا۔ لگانا۔ ران پہ ہاتھ مارنا۔ گھنٹہ مارنا۔ گھنٹی مارنا وغیرہ ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر جو اُسنے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۴۶) کرنا۔ عمل میں لانا۔ لگانا۔ اُٹھنا جیسے شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ قہقہہ مارنا۔ ٹھٹھا مارنا۔ گپ مارنا۔ آواز مارنا۔ غوطہ مارنا ؎

ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثلِ قُلقُلِ مینا کسی نے قہقہہ اے بیخبر مارا تو کیا مارا
نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا (ذوق)

قُلزمِ عشق میں ہے گوہرِ مقصود اے دل تُونے غوطہ نہ کبھی اُس میں شناور مارا
ستمِ چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہو جائے اسلئے اُڑ کے میری خاک نے چکر مارا (داغ)

(۴۷) رگڑنا۔ گھِسنا + ٹکرانا۔ پٹکنا۔ پٹخنا۔ دے دے مارنا۔ پھوڑنا۔ جیسے سجدے میں سر مارنا ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے میں اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوق)

دیکھے اُس جلوۂ قامت کو جو کوئی لبِ بام در و دیوار سے سر تا بہ قیامت مارے (ظفر)

(۴۸) ڈسنا۔ کاٹنا۔ ڈنک مارنا ؎

ڈسا ہو کالے نے جسکو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منتر سے جیئے نہ سر کے کھیلے (ذوق)

مار

دم نہ لے اُس کی زلفوں کا مارا   پیر کاٹا جیئے نہ کالوں کا   (میر)

کالے کا یہ ڈسا نہیں بچنے جو بید جڑک   مارا ہے زلف نے جسے اُسکو کھلائے کون (مؤلف)

(۴۹) دبانا۔ دبوچنا + لینا سنبھالنا ۔

ٹھیو جب رسے قاتل نے بغل میں مارا   جو چڑھا منہ اُسے میدانِ اجل میں مارا
اُسنے جب مال بہت رو و بدل میں مارا   ہمنے دل اپنا اُٹھا اپنی بغل میں مارا } (ناسخ)

(۵۰) گھایل کرنا۔ زخمی کرنا۔ مجروح کرنا ۔

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل   اور پھر اجتناب نے مارا   (داغ)

(۵۱) بیننا۔ درخت کرنا۔ جیسے ٹانکا مارنا۔ کھونپ مارنا۔ تنگا مارنا۔ سوئی مارنا وغیرہ

(۵۲) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ دغا دینا۔ دھوکے سے لوٹنا ۔

کیا کہیں خاک کہیں عشوہ گروں نے مارا   حالانکہ سیدھا سا بیچارہ مسلماں ہم کو (نامعلوم)

(۵۳) مرکبات میں) کھانا۔ نگلنا۔ حلق میں اُتارنا جیسے نوالہ مارنا (۵۴) رگڑنا گھسنا رگڑ کر برابر کرنا۔ جیسے کور مارنا (۵۵) برائے تکمیل فعل جیسے ڈالنا۔ دینا وغیرہ مثلاً پچیں مارنا۔ ستا مارنا۔ لگا مارنا وغیرہ ۔

ایک ہے تو بھی بدبلا اے چشم   دل کو پھر زلف میں پھنسا مارا (معروف)

(۵۶) بجھانا۔ فرو کرنا۔ زور گھٹانا جیسے شہوت مارنا۔ شوق مارنا (۵۷) جھپکانا۔ جُنبش دینا۔ پھڑکانا۔ مٹکانا جیسے آنکھ مارنا (۵۸) جُھکانا۔ جھونک دینا جیسے تول میں ڈنڈی مارنا (۵۹) کاٹنا۔ چھیکنا۔ رد کرنا۔ مٹانا۔ لکیر پھیرنا جیسے لکھنے پر قلم مارنا + اسپر بھی قلم ماردو (۶۰) شکار کرنا۔ صید پکڑنا۔ صید کرنا جیسے وہ ہرن روز شکار مار لاتا ہے + آج بہت سی مچھلیاں ماریں (۶۱) ٹھپا لگانا۔ نقش اُبھارنا چھاپ لگانا۔ جیسے سکہ مارنا (۶۲) کم کرنا۔ مدھم کرنا۔ مندا کرنا۔ کھونا۔ جیسے جھوٹے کام نے سچے کام کی تجارت ماردی (۶۳) بھرنا۔ دبانا۔ جیسے مٹھیاں مارنا (۶۴) دبانا۔ چھپانا۔ دبتو دبتو کردینا جیسے بدنامی کی بات ماردینا (۶۵) پینا۔ روکنا ہضم کرنا۔ جیسے غصہ مارنا (۶۶) بے ایمانی کرنا۔ دبانا۔ رکھ لینا جیسے قُلی کے چاردن مارلئے (۶۷) بچھانا۔ پھیلانا۔ جیسے جال مارنا ۔

جال زلف سیہ نے مارا   تیر کافر نگاہ نے مارا   (داغ)

(۶۸) نکالنا۔ سر کرنا۔ جیسے دم مارنا۔ سانس مارنا ۔

زیرِ خنجر بھی ضبطِ عشق رہا   دم نہ اُس بے گناہ نے مارا   (داغ)

(۶۹) ہرانا + تھکانا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ جتانا کا نقیض جیسے بڑھاپے نے ماردیا

پھر گیا روزِ حشر دل مجھ سے   مجکو ملِ کر گواہ نے مارا   (داغ)

(۷۰) رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ پت کھونا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا ۔

مار

دیکھ اے داغ اہل دُنیا کو   ہوسِ عزّ و جاہ نے مارا   (داغ)

(۷۱) ڈالنا۔ بھاری کرنا۔ جیسے لنگر مارنا ۔

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے   نہ ہٹے ایک قدم ہمنے جو لنگر مارا   (داغ)

(۷۲) اغلام کرنا۔ مردوں کا امردوں کے ساتھ فعل شنیع کرنا (۷۳) آنا۔ معلوم دینا محسوس ہونا۔ جیسے یہاں تو بُو مارتی ہے (۷۴) فریفتہ کرنا۔ شیفتہ کرنا۔ عاشق بنانا

ہلاکر سر کیا کر بات تو مجھسے نہ ہنس منہ پھر کر   نہ ناحق مارتا ہے مجھ کو ذرا تیری گردن کا (رنگین)

مارگ س ہ اسم مذکر۔ (۱) راہ۔ باٹ۔ راستہ + طریق۔ سبیل + پنتھ مسلک + شارع۔ سڑک۔ ڈگر + پینڈا (۲) طرح۔ طور۔ طریقہ۔ رنگ۔ ڈھنگ ڈھب۔ روش۔ چال (۳) رتہ۔ آثار (۴) چارہ۔ علاج۔ تدبیر۔ اُپائے +

مارُو (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لڑائی کا باجہ۔ نقارۂ جنگ۔ طبل جنگ (۲) ایک قسم کا راگ جسے مارُو ڈھولا بھی کہتے ہیں + سری راگ کی تیسری راگنی کا نام جو اگھن پھوس یعنی نومبر و دسمبر میں دن کے اخیر وقت گائی جاتی ہے (۳) راگنی جو لڑائی کے وقت گاتے ہیں (۴) ایک قسم کا ہتیار جو ہرن کے دونوں سینگوں کا بنا ہوا ہوتا اور نوکوں پر فولاد یا لوہا چڑھا رہتا ہے (۵) مارنے والا + ہلاک کرنیوالا (۶) ایک قسم کا گول اور بڑا جھینگن جو ریتی میں پیدا ہوتا ہے (۷) سری راگ کی راگنی

مارُو جھنگن (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا گول اور بڑا جھینگن جو دریا کے کنارے یا ریتی میں پیدا ہوتا اور بھرتا وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے +

مارواڑ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) علاقۂ جودھپور کا نام (۲) ایک قسم کے گیت جو راجپوتانہ میں گائے جاتے ہیں (۳) ایک قسم کے شادری کبوتر برنگِ سبز جن کے پروں پر کچھ سفید چتیاں اور پریاں بنی ہوئی ہوتی ہیں +

مارُوت (ع) اسم مذکر۔ اُن دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو چاہِ بابل میں اُوندھے لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں اگر کوئی شخص جادو سیکھنے جاتا ہے تو وہ اُسے تعلیم بھی کرتے ہیں یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ایک حسین طوائف مسماۃ زُہرہ پر عاشق ہونے کے سبب بابل کے کنوئیں میں قید کئے گئے تھے۔

(جسکا قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ جب وہ طوائف مذکور پر عاشق و شیدا ہو گئے تو زُہرہ نے اُنسے علوی یعنی آسمان پر چڑھنے کا علم سیکھا اور اُنکو اپنا سفلی علم یعنی جادو سکھا دینے کے دم سے کنوئیں میں لٹکا آپ آسمان پر اُنکی جگہ زُہرہ تارا بنگئی +) ۔

زُہرہ کی جیب آئی کفِ مارُوت میں اُنگلی   کی رشک نے تب دیدۂ مارُوت میں اُنگلی (مصحفی)

مارے (ہ) (حرفِ علت) (۱) سبب۔ باعث۔ لئے۔ وجہ۔ خاطر۔ واسطے۔ کارن بسبب جیسے سردی کے مارے مرگیا۔ اُسکے مارے سب بے چین ہیں ۔

مار

اُس کی ترکی تکرار نکہت گل ہو دماغ مارے غصے کے بھی آجائیگا خم تاک میں (ناسخ)
جاری ہے جسم سے پسینہ جاتا ہے تپش کے مارے سینہ (ارشد گورگانی)
دلکو فرصت نہیں تو آئیے پیارے شب کو ہم تو سکتے نہیں نیند کے مارے شب کو (غضنفر)
نہ سے تری کاکل کے نہیں چلتے ہیں ستے دم بند ہے اس سانپ کے مارے کئی دن سے (رشک)
(۵) صیغہ مضارع واحد غائب) لگائے۔ رکھے۔ پیٹے۔ ضرب لگائے + زندگا زیبا
نزدیک شامت کے مارے نے پھر قصور کیا یعنی شامت زدہ نے ۔۔

لغت کا پیچ جو دو کان ملامت مارے ہوں گرفتار یہ سینکڑوں شامت آئے
پڑا وہ مجبرے بند ہوا میں بہت ان کی چھاتی پہ کوئی صاحب جو بیت مارے (بیخود)

(۲) تباہ۔ خراب و خستہ۔ بے سر (۳) قتل کرے۔ ہلاک کرے۔ جان لے۔ پیران ڈالے

مارے پھرنا (ہ) فعل لازم۔ دھکے کھاتے پھرنا۔ خراب و خستہ پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ حیران و سرگردان رہنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ در بدر پھرنا جیسے تم یوں کیوں پھرتے ہو
ہم تو ہے غیرت لیلی تیری خاطر اب تک قیس کی طرح پڑے پھرتے ہیں بن مارے (مصحفی)

مارے مار کر یا مارے مار کے (ہ) تابع فعل۔ نہایت پیٹ کر۔ پیٹ پیٹ کر۔ خوب زد و کوب کرکے +

مارے مار کر بچھا دینا (ہ) فعل متعدی۔ پیٹتے پیٹتے زمین پر لٹا دینا۔ مارتے مارتے فرش کر دینا۔ خوب دھو ڈالنا۔ نہایت پیٹنا ؎
آنا تھا فرش تری رہ کے ہم ہوں کاش سو تونے مارے مار کے آ کر بچھا دیا (میر)

مارے مارے پھرنا (ہ) فعل لازم۔ در بدر خاک بسر پھرنا۔ آوارہ و سرگرداں پھرنا۔ دھکے کھاتے پھرنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ نہایت خراب و خستہ پھرنا ؎
ہے ظفر عشق کے ہاتھوں سے ہوئے خاک بسر مارے مارے پھریں دنیا میں صیبت مارے (ظفر)
جو مرتے ہیں اسیر اُن کا نہیں ہے ٹھکانا کیا جانئے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے (میر)

ماری پڑنا (ہ) فعل لازم۔ (بانا ماری) شامت آنا۔ صدمہ گزرنا۔ صدمہ پہنچنا۔ پھنستی نظر آنا۔ خرابی ہونا۔ جان پر بننا +

ماڑا (ہ) صفت۔ (پنجابی) (۱) بودا۔ کمزور۔ ناتواں۔ کم طاقت۔ نحیف۔ زار۔ (۲) لاغر۔ دُبلا۔ پتلا۔ (۳) بوڑھا۔ ضعیف۔ پیر فرتوت (۴) غریب۔ مسکین۔ بیچارہ جیسے ماڑے کو ہر ایک دبا لیتا ہے (۵) مفلس۔ تہی دست۔ نادار۔ کنگال۔ تنگدست (۶) نکما۔ خراب۔ بُرا۔ کھوٹا۔ جیسے ماڑا گھی (۷) حقیر۔ ناچیز۔ بیقدر۔ سبک۔ خفیف۔ ہیچ (۸) کمینہ۔ دُون۔ کم درجہ کا۔ ادنے (۹) علیل۔ بیمار۔ مریض۔ ناخوش۔ اَن منا جیسے ماڑا جی ہے (۱۰) تھوڑا سا۔ ذرا سا۔ رتی بھر۔ مقدار قلیل +

ماڑی (ہ) اسم مونث۔ دگنوار (۱) ماڑا کی تانیث۔ نحیفہ۔ ضعیفہ وغیرہ (۲) ماندی

ماس

سیح۔ ماندہ۔ جو نہیچ چاولوں کا پانی (۳) کلف۔ آہار۔ مانڈی (۴) پنجاب) اٹاری۔ کوٹھا (۴) اُوپر کی منزل +

مازُورَت اسم مذکر۔ مازو۔ ماجو۔ (مفصل کیفیت دیکھو ماجو میں) +

ماس (س) اسم مذکر۔ (۱) ماہ۔ مہینا۔ شہر۔ چاند (۲) چاند۔ چندر ماہ۔ قمر (۳) گوشت۔ لحم۔ مٹی۔ تکہ۔ سالن۔ قلیہ۔ جیسے ماس بنا سب گھاس رہوں +

ماس اَدھاری (ہ) صفت۔ گوشت خور۔ گوشت کی خواہش کرنے والا +

ماس سب کوئی کھاتا ہے ہڈی گلے میں کوئی نہیں باندھتا (ہ) کہاوت۔ اچھی چیز یعنی لائق آدمی سے سب کو محبت ہوتی ہے۔ نالائق و نکمے کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اچھے کے سب لاگو ہیں بُرے کا کوئی خواہاں نہیں +

ماس لبار (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ماہواری نقشہ + ماہواری گوشوارہ۔ برآورد۔ پورے مہینے کا حساب + تشریح (۲) مہینے کا آخری دن +

ماس بماس (ہ) تابع فعل۔ (ہندو) (۱) ماہ بماہ۔ ماہوار۔ مہینے کے مہینے (۲) سود جو زر اصل پر دیا جاتا اور اس سے وہ سود در سود ہوتا جاتا ہے۔

ماس نوچنا (ہ) فعل متعدی۔ بوٹیاں کاٹنا۔ بھنبوڑنا۔ گوشت اتارنا +

ماسی (ہ) اسم مونث۔ (گنوار۔ ہندو) ماؤسی۔ ماں کی بہن۔ خالہ۔ خواہر مادر +

ماش (س) [illegible] اسم مذکر۔ اُڑد۔ ماہ۔ حب الزلت۔ (ایک قسم کا غلہ جو نہایت پُھسدار اور مونگ سے بڑا ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سیاہ اور ایک سبز فارسی میں اُسکو جو ماش یا ہنوز سیاہ کہتے ہیں اور بعض قرائن و کُتب لغات سے فارسی بھی پایا جاتا ہے۔ شاید توافق اللسانین ہو مگر غالبا ہندی ہے کیونکہ بعض جگہ سے ماش ہندی لکھا ہے)

ماش مارنا (ہ) فعل متعدی۔ اُڑدوں پر منتر پڑھکر جادو کرنے کے واسطے کسی آدمی یا کسی چیز پر پھینکنا۔ جادو کرنا۔ ٹونا کرنا۔ سحر کرنا ؎
پھنسا جو مولوی کیا پڑھکے جادو ماش مارا ہے پری خانم نے کیسے جن کو شیشے میں اتارا ہے
مل گئی گر کوئی بنگالے کی او ماش تمہیں بیٹھ جاؤ گے مار گئی جو دو ماش تمہیں (جان صاحب)

ماشا (ہ) صحیح (ز [illegible] ماشا) اسم مذکر۔ (بنگالی) (۱) مسٹر۔ حضرت۔ جناب۔ میاں۔ صاحب۔ حضور۔ بابو (۲) پھرکی۔ ریل۔ گھٹی۔ وہ گول پھرکی جس پر دبکیے دبکنے کے واسطے تار لپیٹتے ہیں +

ماشاء اللہ (ع) ندا (۱) حفظ نظر۔ چشم بد دور۔ خدا چشم زخم و چشم بد سے محفوظ رکھے (۲) کیا کہنا ہے۔ سبحان اللہ۔ بطور طنز یا ہجو ملیح ؎
ظاہر ہیں تو ایسے ہیں کہ ماشاء اللہ سب کہتے ہیں زیادہ ہو نگے انشاء اللہ
باطن میں ہو جو کچھ انہیں اُن سے ہیں پیچ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (...)

(تحقیق دیکھو لفظ ماد سو ٹھول کے مشتقات میں) +

ماشہ (ف) اسم مذکر:۔ (یونانی فارسی ماسہ۔ سنسکرت ماشہ۔ ماہ) (۱) تولہ کا بارھواں حصہ آٹھ رتی کا وزن ر۳-۲-۹ دلالوں کی اصطلاح میں چونی۔ (۲) آنے بھوک آسنے (۳) پھوٹی ٹیل۔ کوکہ۔ پریک + تار کی بندش۔ چنانچہ چینی یا شیشے کا برتن ٹوٹ جانے پر لشتے لگواتے ہیں +

ماشہ بھر (ا) صفت:۔ (۱) ایک ماشہ کی مقدار۔ پورا آٹھ رتی (۲) ذرا سا۔ رتی بھر۔ ایک حبہ۔ شمہ بھر +

ماشہ تولہ ہونا (ا) فعل لازم:۔ متلون مزاج ہونا۔ رنگ برنگی طبیعت ہونا ایک حال پر نہ رہنا۔ جیسے ؎

مزاج کیا ہے کہ اک تماشا گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا

مصرعہ ؎ ماشا گھڑی میں تولہ ہے زردار کا مزاج

ماشی (ا) صفت:۔ ماش کے رنگ کا۔ سبز کاہی۔ سیاہی مائل سبز جیسے ماشی چادر۔ جو کیس ناسپال ہلدی پھٹکری میں بہ ترکیب معروف رنگا جاتا ہے۔

ماضی (ع) صفت:۔ (۱) گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ بیتا ہوا۔ (۲) صرف و نحو میں۔ اسم مؤنث) وہ فعلی صورت جو زمانۂ گزشتہ سے تعلق رکھے۔ بھوت کال +

(کتب صرف کے موافق حسبِ تفصیل ذیل ماضیاں ہیں۔ گرامر والوں نے ایک ماضی معطوفہ اور زیادہ کی ہے)

ماضی احتمالی یا شکیہ (ع + ف) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جس سے زمانۂ گزشتہ میں کسی فعل کے صادر ہونے کا احتمال پایا جائے۔ جیسے گیا ہوگا۔

ماضی استمراری یا ناتمام (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جس سے زمانۂ گزشتہ میں فعل کا تواتر مفہوم ہو +

ماضی بعید (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جس سے زیادہ گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے گیا تھا +

ماضی تمنائی یا شرطی (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جسکے پہلے تمنا یا شرط کا کلمہ ہو جیسے کاش آتا یا اگر آتا +

ماضی قریب (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جس سے قریب کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے کمایا ہے +

ماضی مطلق (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جس سے مطلق گزرا ہوا زمانہ کسی قید کے بغیر سمجھا جائے جیسے آیا۔ گیا +

ماضی معطوفہ (ع) اسم مؤنث:۔ وہ ماضی جو دو ماضی مطلق سے ملکر حرفِ

ما لعطف کے ساتھ بنائی جائے جیسے آمد و رفت۔ نشست و برخاست وغیرہ۔

ماضیہ (ع) صفت:۔ گزشتہ۔ بیتا ہوا۔ اگلا۔ پیشتر کا۔ سابق کا۔ اب سے پہلے کا۔ جیسے زمانۂ ماضیہ +

ماکھن (ہ) اسم مذکر:۔ (گیتوں میں) (۱) مکھن۔ مسکا۔ سچا گھی۔ بغیر تایا ہوا گھی نونی (۲) ربڑی۔ بسا ہوا دودھ پکا کر خوب گاڑھا کیا ہوا دودھ۔ گنوار بولتے ہیں۔

ماکھو (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ڈنکھا۔ افواہ۔ چرچا۔ شہرت۔ مذکور۔ لوگوں کے منہ میں کسی بات کا پڑ جانا (۲) پنجاب) شہد کی مکھی +

ماکھو دوڑنا (ہ) فعل لازم:۔ چرچا ہونا۔ افواہ ہونا۔ کسی بات کا لوگوں کے منہ میں پڑ جانا۔ شہرت ہونا +

ماکیاں (ف) اسم مؤنث:۔ مرغی +

ماگدھ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مگدھ دیش یا بہار کا باشندہ (۲) بھاٹ۔ کڑکیت۔ وہ لوگ جنکا پیشہ راجاؤں کی مدح خوانی کرنے نسب نامہ رکھنے۔ ساکھی گانے اور بوقت جنگ و کوچ فوج کے ہمراہ رہنے کا ہے +

ماگھ (س) اسم مذکر:۔ (۱) ہندی کا گیارھواں مہینا۔ ۱۵ جنوری سے ۱۵ فروری تک کا عرصہ جیسے ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ۔ برے کشٹ سے اترے روکھ (۲) ایک نچھتر کا نام جسے مگھا کہتے ہیں۔ اس مہینے میں پورا چاند اس نچھتر کے قریب رہتا اور اس مہینے کی پونوں کے دن یہ نچھتر ہوتا ہے +

ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی (ہ) کہاوت:۔ مفلس ہمیشہ محتاج +

مال (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ ڈور جو چرخے میں تکلے کو متحرک کرنے کے واسطے لگی رہتی ہے۔ مالا۔ ہار ؎

تارِ نفس ہے سینہ میں گردش کیواسطے ڈورا کمر میں چرخ کی ڈالا ہے مال کا (مرزا صابر)

مآل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) مرجع۔ جائے رجوع۔ جائے بازگشت۔ لوٹنے کی جگہ (۲) انجام کار۔ نتیجہ۔ انجام۔ زیر۔ پھل۔ انت۔ آخر۔ خاتمہ ؎

قطرۂ دریا میں جو ملجائے تو دریا ہوجائے کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے (غالب)

رو سیاہی خطِ عارض کی بڑی پیری میں کیا قیامت ہے کہ کافر کا مآل اچھا ہے
کبھی کہتا ہوں محبت کا مآل اچھا ہے کبھی کہتا ہوں جواب ہے یہی حال اچھا ہے
کیا وہ غارت گرِ دین حشر سے اتر جائیگا ہر مسلمان کا کہتے ہیں مآل اچھا ہے
لوگ کہتے ہیں بھلائی کا زمانہ نہ رہا یہ بھی کہدیں کہ برائی کا مآل اچھا ہے (ذوق)

دیر و حرم بچشمِ حقیقت نہیں جدا یعنی مآل سبحہ و زنار ایک ہے (مصحفی)

(یہ لفظ اَوْلٌ بروزن قول مصدر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنی بازگشت کرنیکے ہیں) +

مال

مآل اندیش (ع + ف) صفت :- انجام بین۔ دور اندیش۔ کسی بات کے انجام کو سوچنے والا۔ اخیر نتیجہ کا سوچ بچار کرنے والا +

مآل اندیشی (ع + ف) اسم مؤنث :- انجام بینی۔ دور اندیشی۔ سوچ بچار +

مآلِ کار (ع + ف) تابع فعل :- (۱) انجام کار۔ آخرکار۔ انت کو (۲) نتیجۂ کار۔ نتیجہ کار۔ کرنی پھل ؎

مآل کار کا اپنے نہیں ہے خیال آتا ملا کرتے ہیں مٹی میں گورکن مٹی (آتش)

بیکار نہ ہوں یہ ڈر ہے اے کاش ناکام مآل کار ہوتا .... (مومن)

مال (ع) اسم مذکر :- (۱) زر۔ خواستہ۔ دھن۔ دولت۔ مایہ۔ پونجی۔ نقدی۔ (کہتے ہیں چونکہ طبع انسانی اسکی طرف مائل ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا مگر اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان میں مال بمعنی مویشی ہے کیونکہ جس طرح ہندوستان میں گائے بھینس دھن کے لفظ سے تعبیر کئے جاتے ہیں اسی طرح وہاں بھی چوپائے دولت سمجھے جاتے ہیں اسلئے کہ زمین کی پیداوار یہی ان کی دولت تھی) + ؎

افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہیں ہوتا (آتش)

(۲) اسباب۔ متاع + ملک۔ املاک۔ جائداد + لتا پتا۔ اثالا۔ چیز بست۔ اثاثہ۔ سامان۔ انگ. گُڈز (۳) جنس۔ چیز۔ اشیا۔ رقم۔ سوداگری مال ؎

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے (غالب)

چھان لی ہے جہانِ گزراں کی گزری سارے بازار میں ایک تو ہی تو مال اچھا ہے
اک دکاں میں ابھی رکھ آتے ہیں ہم دل اپنا دوڑے سب کو بتاتے ہیں وہ مال اچھا ہے
تم نہیں اور سہی دل کے طلبگار بہت سوخریدار ہیں موجود جو مال اچھا ہے } (?)

کوئی ہستی ہیچ لے جنس جز اعمال نکو کہ یہی مال سوئے ملکِ عدم بڑھتا ہے (ظفر)

(۴-۱) جمع۔ مالگزاری۔ لگان۔ خراج۔ کر۔ معاملہ۔ محصول۔ وہ محصول جو سرکار زمینداروں پر لگائے۔ آمدنی ملک۔ محاصل۔ مداخل۔ بھیج + تحصیل (۵- قانون) زراعت۔ پیداوار۔ آمد۔ آمدنی جیسے صیغۂ مال یعنی صیغۂ زراعت یا پیداوار یا آمد۔ (۶-ا) اصل۔ حقیقت۔ کائنات۔ وجود۔ ہستی ؎

یاوری طالع کریں تو کیسا کیا مال ہے سنگ نہ ہاتھ میں لونگا تو زر ہو جائیگا (رند)

لب تیرے سے زیادہ یاقوت لال کیا ہے دانتوں کے آگے تیرے الماس مال کیا ہے (ظفر)

ہجرت میں مال تو ہے کیا مال ہے جاں فدائے قاصد یار (ناسخ)

کیا مال تھا رہاں کہ کبھی در سے اٹھاتا یہ تم نے اٹھایا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (معروف)

ہے دو امال کیا بڑا دونا وہ جو آئے تو دوں کھرا دونا (رنگین)

یاد خدا میں ہیتوں کا خیال کیا عقبےٰ ملے تو دولت دنیا ہے مال کیا (امانت)

مال

مسند ہے بوریا مرا داغ جنوں ہے تاج میں تختِ سلطنت کو سمجھتا ہوں مال کیا
بتانِ سیمتن ایدل ہیں کیا مال نہیں بوسہ نقیہ دیں کا ضرر ہے } (امانت)

تیس کیا مال ہے تپے میں ہمارے جوتے کوکن بھی نہیں پاسنگ ترازو اپنا (اسیر)

مال کیا مال ہے اور دل کی ہے کیا اصل بھلا گر ہر جان بھی جو وہ مانگے تو بیار نکریں (رجاب)

(۷-ا) وہ چیز جس پر چھٹی پڑے + لاٹری کا انعام + حاصل۔ برد (۸-۹) نفیس اور خوش مزہ کھانا۔ قیمتی طعام۔ بڑھیا کھانا۔ عمدہ کھانا۔ امیرانہ خوراک۔ حلوا پوری ملائی وغیرہ جیسے سسرال میں جاکر تو خوب مال اڑاتے ہو گئے (۹۔حساب) مجذور مربع۔ کسی عدد کے فی نفسہ ضرب کھانے سے جو حاصل ضرب ہو۔ جیسے ۱۶ چار کا مال ہے (۱۰) ڈاک کی تھیلی۔ ڈاک کا بیگ۔ کاملا (۱۱) وہ دانہ دار نیل کی گاد جو نیل کے ماٹ میں گرمی پہنچانے اور پانی خشک کرنیکے بعد باقی رہجاتی ہے (۱۲۔پنجاب) سونا چاندی۔ روپا۔ کانسی وغیرہ (۱۳۔بازاری) خوبصورت اور نوعمر زنجی۔ تُوم۔ رقم قابل قدر عورت۔ حسین آدمی۔ خوبصورت آدمی ؎

عرصۂ حشر میں سب ہوگئے خواہاں اس کے لوگ کہتے ہیں اشاروں سے یہ مال اچھا ہے (داغ)

(۱۴۔پنجاب) گڑ۔ شکر۔ کھانڈ وغیرہ۔

مال اُڑانا (۱) فعل متعدی :- (۱) روپیہ صرف کرنا۔ روپیہ برباد کرنا۔ روپیہ لٹانا۔ فضول خرچی کرنا۔ اسراف کرنا (۲) ترمال کھانا۔ نفیس کھانے اور لذیذ و قیمتی چیزیں کھانا۔ وَدیے چٹ کرنا۔ مٹھائی کھانا۔ عمدہ غذا چٹ کرنا + چٹورپن کرنا (۳) روپیہ خورد برد کرنا۔ غبن کرنا۔ تغلب کرنا۔ کسی کے مال پر ہاتھ مارنا۔ کسی کا روپیہ غائب کرنا۔ خیانت کرنا (۴) روپیہ صرف کرکے مزے اڑانا۔ عیش منانا +

مال اُڑجانا (ہ) فعل لازم :- مال خرچ ہوجانا۔ دولت کا صرف میں آجانا۔ روپیہ برباد اور غارت ہوجانا ؎

یہی دولت کا مزا ہے کہ اڑیں گلچھرے ہاتھ آتے ہی جو اڑجائے وہ مال اچھا ہے (داغ)

مال المال (ع) اسم مذکر :- (حساب) کسی عدد کی چوتھی قوت۔ چوتھا چڑھاؤ۔ جیسے ۲۵۶ = ۴ × ۴ × ۴ × ۴ کا مال المال ہے۔

مالِ اموات (ع) اسم مذکر :- (قانون) وہ اثاثہ اور نقدی وغیرہ جو کوئی شخص متوفی اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ پنجابی اُتی (۲) لاوارثی مال۔ وہ مال جسکا کوئی والی وارث نہ ہو +

مالِ برآمد (ع + ف) اسم مذکر :- (قانون) (۱) وہ مال جو دِساور کو بھیجا جائے بھرتی۔ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں لیجاکر فروخت کرنیکی جنس۔ تجارتی مال و منال۔ سوداگری اسباب (۲) وہ مال مسروقہ جو پایا گیا ہو۔ بازیافتہ مسروقہ مال

مال

چوری کا نکلا ہوا مال (۲) وہ مال جو مجبوراً چھوڑ جانے۔ مال گزاشتہ ابرم +

مال پچنا (۲) فعل لازم۔ کسی کی دولت کا ہضم ہونا۔ کسی کے مال کا قبضہ اور تصرف میں آجانا۔ کسی کا مال اپنا ہو جانا ؎

بدامستی غنچے جو چُرانی توکُھل گئی ۔ کیونکر کسی کا مال کسی کو بھلا پچے (معروف)

مال پر زکوٰۃ ہے (۱) کہاوت۔ آمد پر خیرات جیسے قوت ہے ویسی ہی جوت ہے +

مال تال (۱) اسم مذکر۔ (لفظ دوم تابع مہمل) مال و متاع۔ مال و منال۔ روپیہ پیسہ ؎

ماہ عدم میں کوئی کسی کا نہیں معین ۔ خالی ہیں مال تال سے ہر مسفرکے ہاتھ (برق)

مال چکھنا (۱) فعل متعدی۔ پرایا روپیہ اپنے صرف میں لانا + مزا لے لے کھانا دوسرے کی بدولت مزے اُڑانا۔ چکھوتیاں کرنا ؎

باقی ہے نہ دل کا کوئی ٹکڑا نہ جگر کا ۔ چکھا غم لیلائے سب مال ہمارا (للّا علم)

مال چیرنا (۱) فعل متعدی۔ (عوام) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ چوری کرنا۔ خیانت کرنا۔ ہاتھ مارنا۔ خورد برد کرنا۔ تغلّب کرنا۔ روپیہ کھا جانا +

مالِ حرام (ع) اسم مذکر۔ (۱) بُری کمائی۔ چوری کا مال۔ ناجائز مال۔ وہ مال جو شرعاً و عرفاً مباح نہ ہو۔ مفت کا مال + حرام۔ ناجائز کمائی +

مالِ حرام بُود بجائے حرام رفت (ف) مثل۔ جیسی بُری کمائی تھی ویسی ہی بُری جگہ صرف ہوئی۔ جیسا بے محنت آیا ویسا ہی اُڑا۔ بُری کمائی یونہی اُڑتی ہے +

مال حصّہ داری (۱) اسم مؤنث (قانون) حصّہ داروں کا سرمایہ۔ ساجھے کی پونجی۔ ساجھے کا دھن۔ شراکت کا مال +

مال خانہ (ع + ف) اسم مذکر۔ (۱) جنس خانہ۔ جنس گھر۔ وہ جگہ جہاں ہر قسم کا مال رہے۔ گودام۔ ذخیرہ۔ بھنڈار۔ کوٹھا۔ کوٹھی۔ انبار خانہ۔ گولا۔ (۲-۱)۔ ریلوے اسٹیشن کا وہ بڑا گودام جہاں مال گاڑی سے اسباب اُتار کر رکھا جاتا ہے۔ مال گھر۔ مال گودام + (۳) کوٹھار + گنجینہ +

مال دار (ع + ف) صفت۔ دارندۂ مال۔ دولتمند۔ صاحب دولت۔ توانگر دھنی۔ مُنعم۔ امیر۔ دھنونت +

مالداری (ع + ف) اسم مؤنث۔ (عوام) دولتمندی۔ ثروت +

مال زادہ (ع + ف) اسم مذکر۔ (۱) رنڈی کا جنا۔ کنچن بچہ۔ کسبی کا جنا۔ پاتر کا جام (۲۔ صفت) حرامی۔ حرامزادہ + حرامی مُوت۔ نطفۂ بے تحقیق۔ ایک قسم کی سخت گالی (۳۔ ظرافتاً) مالدار۔ کوڑیالا (۴) قرمساق۔ بھڑوا۔ قلتبان +

مال

مال زادی (۱) اسم مؤنث۔ (۱) کسبی۔ قحبہ۔ رنڈی۔ پتریا۔ پاتر۔ لولی۔ زنِ بازاری ؎

تم مال مست ہوگئے مرے جہیز سے ۔ کہا نبکو مالزادیوں کی گالیاں چلے (راحت)

(۲) چھنال۔ فاحشہ۔ بدکار۔ قُطّامہ۔ حرامزادی۔ ایک قسم کی سخت گالی۔ (۳) کُٹنی۔ دلالہ۔ نائکہ +

مالِ سائر (ع) اسم مذکر۔ (قانون) مالگزاری کے علاوہ تمام متفرق محاصل بیس چنگی۔ کر محصول۔ رسوم۔ ٹولباڑ۔ تول۔ سڑک و مدرسہ وغیرہ +

مالِ شراکت (ع) اسم مذکر۔ ساجھے کا مال + ساجھے کی پونجی +

مال ضامن (ع) اسم مذکر۔ حاضر ضامن کا نقیض۔ وہ شخص جو اس طرح ضامن ہو کہ اگر یہ شخص چلا جائیگا تو اس قدر مال سرکار میں حاضر کرنیگا۔ سفدی کی ضمانت دینے والا۔ ادائے زر مطالبہ کا ضامن۔ روپیہ ادا کرنیکا ذمہ دار۔

مال ضامنی (ع) اسم مؤنث۔ روپیہ بھر دینے کی ضمانت۔ حاضر ضامنی کا نقیض۔ نقدی کی کفالت۔ روپیہ کی ذمہ داری +

مال ضامنی داخل کرنا (۱) فعل متعدی۔ سرکاری خزانہ میں ضمانت کا روپیہ پہنچا دینا۔ ضمانت کا روپیہ ادا کرنا +

مال ضامنی دینا (۱) فعل متعدی۔ روپیہ بھر دینے کا ذمہ دار۔ وفا نقدی کی ضمانت دینا ؎

پوچھو اگر کرے کوئی اقبالِ ضامنی ۔ ہم دیویں دل جو دیوے کوئی مال [illegible] (معروف)

مالِ ضبطی (ع) اسم مذکر۔ قُرق شدہ مال۔ قُرق کیا ہوا مال۔ [illegible] سے قبضہ کیا ہوا مال +

مالِ طیّب (ع) اسم مذکر۔ عمدہ مال۔ اچھا مال + نیک کمائی کا مال۔ حق حلال کا مال + تر مال + مجازاً بُری کمائی اور مال حرام کو بھی کہتے ہیں۔

مالِ عرب پیش عرب (ع + ف) کہاوت۔ اپنا مال اپنوں ہی [illegible] کے سامنے خوب رہتا ہے +

مالِ غنیمت (ع + ف) اسم مذکر۔ (۱) لُوٹ کا مال۔ لوٹ کھسوٹ کا مال وہ مال جو غارت گری سے لایا گیا ہو۔ لُوٹ (۲) وہ مُباح مال جو [illegible] زبردستی چھین کر یا لُوٹ کر لائے ہوں۔ کافروں کا مال جو لڑائی میں [illegible]

مالِ غیر منقولہ (ع) اسم مذکر۔ اٹل دھن۔ وہ جائداد جو [illegible] سکے جیسے مکانات زمین کھیت۔ کنواں وغیرہ

مال فرود (ع + ف) اسم مذکر۔ (قانون) (۱) مال اُترنے کی جگہ۔ [illegible]

منڈی + ہاٹ ہے کا مال گودام (۲) آڑھت کا مال + مودی خانہ کا مال کوٹھے یا دکان کا مال ۔

مال کا بندوبست (ا) اسم مذکر۔ (قانون) انتظام خراج۔ بندوبست پیداوار کے خراج کا انصرام +

مال کاٹنا (ا) فعل متعدی۔ (۱) چلتی گاڑی میں سے اسباب نکال لینا۔ گاڑی میں سے چوری کرنا (۲) بہت سا مال فروخت کر دینا +

مال کٹنا (ا) فعل لازم۔ (۱) گاڑی میں سے مال چوری جانا۔ گاڑی میں سے بہت سا مال نکل جانا۔ گاڑی میں چوری ہو جانا (۲) بہت سا مال بکنا۔ بکری۔ مال بِکنا۔ جیسے اِس منڈی میں بڑا مال کٹتا ہے +

مال کی رسید (ا) اسم مؤنث:۔ اسباب کی بہنچ۔ مال پہنچ جانے کی سند یا دستاویز +

مال گزار (ع + ف) اسم مذکر۔ باجگزار۔ زمین کا خراج یا ٹیکس ادا کرنے والا۔ معاملہ دینے والا۔ زراعت یا گانوں کے معاملہ کا مہتمم۔ وہ شخص جو زمینداروں سے سرکاری روپیہ فراہم کرکے داخل سرکار کرے۔ نمبردار۔ پٹی دار۔ اجارہ دار۔ گانوں کا چودھری +

مالگزاری (ع + ف) اسم مؤنث: خراج۔ معاملہ۔ پڑتی۔ جمع سرکاری مطالبہ جو زمین پر لگے

مالِ لاوارث (ع) اسم مذکر:۔ وہ مال جسکا کوئی دعویدار یا والی وارث نہ ہو۔ لاوارثی مال۔ خالصہ +

مال لٹے سرکار کا مرزا کھیلے پھاگ (ا) کہاوت:۔ پرائے مال پر عیش منانا۔ دوسرے کا مال برباد کرکے آپ رنگ رلیاں کرنا +

مال مارنا (ا) فعل متعدی:۔ دولت لوٹنا۔ ہاتھ مارنا۔ غبن کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ تغلب کرنا۔ لوٹنا۔ موسنا۔ چوری کرنا۔ کورے اُسترے سے سر مونڈنا۔ دوسرے کا روپیہ ہتیانا۔ ٹھگنا۔ دھوکے سے لینا۔ فریب سے لینا۔ ہضم کرنا۔ خورد برد کرنا + دوسرے کے مال پر گزارہ کرنا۔ مال چیرنا۔ مال گھسیٹنا ؎

سامنے آنکھوں کے پہروں ہی بٹھایا یار کو مال مارا ہمنے لوٹا دولتِ دیدار کو (آتش)

دل مرا لیکے مُکرنے لگے معلوم ہوا مال اسطرح سے ہے آپنے سب کا مارا (ظفر)

مال مارو (ا) صفت:۔ خائن۔ تغلب کرنے والا۔ غبن کرنے والا۔ خورد برد کرنے والا۔ دوسرے کا مال اُڑا لینے والا۔ تصرف بیجا کرنے والا + غاصب۔ دوسرے کی دولت دبا بیٹھنے والا +

مال مجرم (ع) اسم مذکر۔ (قانون) چور۔ مال کا مجرم۔ دھن چرا کر لانے والا۔

مال محمولہ (ع) اسم مذکر:۔ جہاز پر لدا ہوا مال۔ بار جہاز۔ کھیپ + باردانہ + بھرتی۔ وہ مال جو لاد کر بذریعہ جہاز یا ناؤ یا گاڑی وغیرہ دوسری جگہ لیجائیں +

مال مست (ع + ف) صفت:۔ مال کے نشہ میں مخمور۔ دولت پر مغرور۔ دولت کا گھمنڈی۔ دھن اَبھِمانی + دولت کے سبب بے فکر۔ جیسے کوئی حال مست کوئی مال مست ؎

خیریت چاہے تو سیدھی چال چل او مال مست گرتے ہیں نشہ میں چلتے ہیں اگر مخوار کج (ناسخ)

مال مستی (ا) اسم مؤنث:۔ غرورِ دولت۔ دولت کا تکبر۔ دھن کا اَبھِمان + دولت کی مستی + دولت کا مان +

مالِ مفت (ا) اسم مذکر:۔ وہ دولت یا اسباب جو کسی محنت اور کوشش یا خرچ کے بغیر حاصل ہوا ہو +

مالِ مفت دلِ بے رحم (ا) کہاوت:۔ مفت کا روپیہ بیدردی اور بیقدری سے صرف کیا جاتا ہے دوسرے کے روپیہ کی قدر نہیں ہوتی۔ پرائی چیز عزیز نہیں ہوتی۔

مالِ منقولہ (ع) اسم مذکر:۔ (قانون) وہ مال و متاع یا چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے جیسے برتن کپڑا لتا زیور وغیرہ +

مالِ وقف (ع) اسم مذکر:۔ سنکلپ کیا ہوا مال۔ خدا کے نام پر چھوڑا ہوا مال۔ وہ اسباب یا مکان یا چیز وغیرہ جو کسی شخص نے اپنے دھرم یا رفاہِ عام کے لئے اپنی ملکیت سے خارج کر دی ہو جیسے مسجد۔ مندر وغیرہ +

مال (ف) مالیدن مصدر سے امر کا صیغہ جو مرکبات میں آتا ہے۔ مالش۔ رگڑ۔ جیسے رومال جس سے مُنہ پونچھا جائے۔ دست مال جس سے ہاتھ پونچھیں +

مالا (ہ) اسم مذکر و مؤنث:۔ (۱) پھولوں کا ہار۔ سونے یا موتی وغیرہ کا ہار۔ عقد۔ حمائل۔ گلوبند۔ سلک مروارید۔ بدھنی۔ گجرا (دہلی میں مؤنث ہی بولتے ہیں) + ؎

ابر نیساں کی یہ بوندیں ہیں تیری زلف پر موتیوں کا گردن افعی میں مالا ہو گیا (نسیم دہلوی)

سینے پہ تو بنا نا اک موتیوں کا مالا نقاش کھینچنا یوں تصویر اشک جاناں (مصحفی)

ہر بار شبہ ہے ترے دانتوں کے عکس پر مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے (بحر)

(۲) سُمرن۔ جپ مالا۔ تسبیح۔ سبحہ ؎

جوں شمع مجھے شرم ہے زنار کی اے شیخ مالا نہ جپوں رات کو بے اشک فشانی (سودا)

(۳) قطار۔ سلک۔ پنکتی۔ پانت (۴) وہ نشان جو تیغِ فولادی یا شمشیرِ ہندی کے دونوں طرف پڑا ہوا ہوتا ہے + ؎

تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے اے پری مالا سر ہی کا یہ مالا ہو گیا (ناسخ)

(۵) ایک درخت کا نام جسکے سُرخ سُرخ پھول بشکل مرجان ہوتے اور انکے ہار بنا کر پہنا کرتے ہیں اور نیز ایک اور درخت کا نام جسکے پھولوں کو گل تسبیح کہتے اور جسکے سیاہ سیاہ بیجوں کی تسبیح بناتے ہیں ہندو لوگ اِنہیں بیجوں کو مالا پھل کہتے ہیں۔

مال

مالاپھل (ہ) اسم مذکر۔ ایک درخت کے بیج جنکی تسبیح بناتے ہیں +

مالا پھیرنا یا جپنا (ہ) فعل متعدی۔ سُمرن کے ایک ایک منکے کو ہاتھ میں لیکر کوئی منتر پڑھنا۔ سُمرن جپنا۔ پرمیشور کا پاٹھ کرنا۔ سُمرن کرنا۔ تسبیح پڑھنا

اُتنڈی بینڈی دھوتی باندھے بھی مالا جپتا من میں کپٹ ترے ہاتھ کترنی یوں کبھی ایشور ملتا ہے (دوہا کبیر)

مالامال (ع) صفت۔ (۱) بہت۔ کثیر۔ بسیار۔ وافر۔ بافراط۔ فراواں۔ اتگت۔ بل بیل۔ انیک۔ ادھک (۲۔ مجازاً) بھرا ہوا۔ پُر۔ معمور۔ لبریز۔ لبالب۔ لبب۔ مُنہا منہ۔ بھرا ہُوا۔ مملو ؎

دولتِ ساقی سے مالامال ہے پیمانہ آج بادشاہ وقت ہے اپنا دلِ دیوانہ آج (آتش)

(۳) نہال۔ خوشحال۔ دولتمند۔ غنی۔ توانگر۔ مستغنی۔ بھرا پُرا جیسے نوکر چاکر نہال مالامال ہیں (چتر بھیلی) ؎

دیکھئے جس بے ہنر کو آج مالامال ہے تھا غلط مشہور دولت بے ہنر ملتی نہیں (رند)

(اسکی اصل میں اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اصل میں ال مال تھا الف اتصال ملاکر مالامال کرلیا اور اسکے مال اہل حساب کی اصطلاح کے موافق بمعنی مجذور تھا یعنی مجذور کا مجذور جیسے ۲۰×۲۰=۴۰۰ اور ۴۰۰×۴۰۰=۱۶۰۰۰۰ علےٰ ہذالقیاس رقم بڑھتی چلی جائیگی پس اسوجہ سے کثرت کے معنی ہوئے اور بعض کے نزدیک یہ لفظ اصل میں مالی کا مخفف ہے جسکا مادہ ملا بمعنی پُر ہے الفِ اتصال کے لانے سے مالامال ہوگیا۔)

مالامال کردینا (۱) فعل متعدی۔ (۱) نہال کردینا۔ امیر یا دولتمند بنا دینا۔ توانگر کردینا۔ گھر بھر کر بھربھر دینا (۲) نہایت زرخیز آباد یا قابلِ پیداوار کردینا +

مالامال ہوجانا (۱) فعل لازم۔ نہایت دولتمند اور امیر کبیر ہوجانا۔ نہال ہوجانا

مال پُوا (ہ) اسم مذکر۔ گلگلا۔ مال پُوڑا +

مالتی (س) اسم مؤنث۔ (۱) ایک قسم کی بیل۔ ایک بُوٹی کا نام (۲) ایک قسم کے پھول کا نام۔ چنبیلی۔ یاسمن (۳) جوان عورت (۴) چاندنی رات (۵) دریا +

مالتی بسنت (س) اسم مؤنث۔ ایک قسم کا کُشتہ جو سونے کے ورقوں اور موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے اسے تپ دق یا تپ کہنہ کے واسطے بہت مفید بیان کرتے ہیں +

مالسری (س) اسم مؤنث۔ سری راگ کی پانچویں راگنی کا نام جو دوپہر کے بعد اگہن پوس مطابق نومبر دسمبر میں گائی جاتی ہے +

مالش (ف) اسم مؤنث۔ (۱) مالیدگی۔ ملنا۔ رگڑنا (۲) نفشیان۔ متلی۔ جی کا متلانا جیسے طبیعت مالش کر رہی ہے (۳) صیقل۔ جلا۔ آب۔ پالش (۴) کھریرا کرنا۔ کھرھرا پھیرنا (۵) کسی چیز کو جسم پر ملکر جذب کرنا جیسے تیل کی مالش کرنا +

مال

مالش کرنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) ملنا۔ رگڑنا (۲) مانجھنا۔ صاف کرنا۔ جلا کرنا۔ صیقل کرنا۔ پالش کرنا (۳) متلانا۔ اُبکائی آنا۔ متلیان ہونا +

مالک (ع) اسم مذکر۔ (۱) صاحب۔ خداوند۔ آقا (۲) خدا تعالےٰ۔ رب۔ سائیں کرتار۔ ایشور (۳) ملکیت رکھنے والا۔ کسی چیز کا خداوند۔ والی۔ مالک والا۔ رکھی وارث جیسے مالکِ مکان (۴) خاوند۔ شوہر۔ سیاں۔ خصم۔ پتی۔ شوامی (۵) ایک سوداگر کا نام جسنے یوسف علیہ السلام کو اُنکے بھائیوں سے خریدا تھا (۶) ایک فرشتہ کا نام جو دوزخ کا موکل ہے اور نیز دوزخ کے دربان کا نام (۷) قابض متصرف (۸) صاحب اختیار۔ مختار۔ خودمختار۔ ادھیکاری (۹) حاکم۔ افسر۔ سردار۔ عامل (۱۰) سُنت جماعتوں کے چار اماموں میں سے ایک مشہور امام کا نام جو تیسرے امام مانے اور اُنکے اکثر پیرو عرب میں پائے جاتے ہیں۔ بیت اللہ شریف میں اُن کا بھی مصلےٰ بنا ہوا ہے +

مالکِ ارضی یا زمین (ع) اسم مذکر۔ زمیندار۔ جاگیردار۔ ٹھاکر۔ دھرتی پت

مالکُ الملک (ع) اسم مذکر۔ ملک کا مالک۔ دیش پتی۔ بھوپال۔ بادشاہ شہنشاہ (کبھی خدا تعالےٰ اور کبھی بادشاہ کو بھی اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں) +

مالکِ دِہ (ع+ف) اسم مذکر۔ گاؤں کا سُوامی۔ صاحبِ دِہ۔ مقدم۔ پردھان گرام ادھیکاری۔ نمبردار۔ زمیندار +

مالک کرنا (۱) فعل متعدی۔ مالک بنانا۔ قابض کرنا۔ قبضہ دینا۔ مختار کرنا۔ اختیار دینا۔ ذی اختیار کردینا۔ خودمختار بنانا +

مالکِ مکان (ع) اسم مذکر۔ (۱) صاحبِ خانہ۔ گھر والا۔ مکاندار +

مالک ہونا (۱) فعل لازم۔ (۱) وارث ہونا۔ والی ہونا۔ قابض ہونا۔ متصرف ہونا۔ قبضہ یا ملکیت میں کسی چیز یا جائداد کو لانا (۲) مختار ہونا۔ مجاز ہونا۔ مربی ہونا۔ سردھرا ہونا۔ سرپرست ہونا +

مالکانہ (ع+ف) اسم مذکر۔ (۱) حقِ زمینداری۔ حقِ جاگیرداری۔ زمینداری کا حق + سالانہ یا ماہواری نقدی یا جنس جو کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے (۲) تابع فعل بطور مالک۔ مالک کے طور پر۔ مثلِ مالک +

مالکانۂ خانگی (ع+ف) اسم مذکر۔ (قانون) وہ فیس جو زمیندار اپنے خانگی اخراجات کے واسطے کاشتکاروں پر لگاتا ہے۔ خانگی اخراجات کا ٹیکس +

مالکانہ رسُوم (ع) اسم مؤنث۔ ملکیت کا حق۔ حقیت کا روپیہ +

مالکنگنی (ہ) اسم مؤنث۔ ایک مشہور سہ پہلو خوشبودار دانہ کا نام جو مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوم میں یابس مقوی دماغ و باہ و قوتِ حافظہ و ذہن و لقوہ و فالج

وغیرہ خیال کیا گیا ہے +

مالکوس (ہ) اسم مذکر۔ ایک مشہور راگ کا نام جو ماگھ پھاگن یعنی جنوری فروری میں گایا جاتا ہے +

مالکی (ع) اسم مذکر۔ امام مالک کا پیرو +

مالن (ہ) اسم مؤنث۔ مالی کی بیوی۔ زنِ باغبان + مالی قوم کی عورت + پھول بیچنے والی + کابھن +

مالنیا (ہ) اسم مؤنث۔ مالن کی تصغیر (گیتوں میں) جیسے گوندھ لا ری بنے کا سہرا مالنیا

مالوف (ع) صفت۔ اُلفت گرفتہ شدہ۔ اُلفت کردہ شدہ۔ خوگرفتہ شدہ۔ خوگر۔ اُنس گرفتہ۔ مانوس۔ دوستی کردہ شدہ۔ انیس۔ عزیز۔ پیارا جیسے وطنِ مالوف

مالی (ع) صفت۔ (۱) منسوب بہ مال (۲) منسوب بہ مالگزاری۔ زرِ مالی جیسے اُس ملک کی مالی حالت اچھی نہیں ہے +

مالی پیشکار (۱) اسم مذکر۔ (قانون) مناسب خراج وصول کی نویس۔ مالگزاری یا زمین کے معاملہ کا جمع خرچ لکھنے والا۔ محررِ مالگزاری +

مالی کام (۱) اسم مذکر۔ (قانون) معاملاتِ مالی + مال کا روبار۔ مالگزاری یا معاملۂ زمین کے متعلق کام کاج +

مالی (ہ) اسم مذکر۔ (۱) باغبان۔ نخل بند۔ ناطور۔ چمن ساز۔ چمن آرا۔ گلچیں۔ گلشن آرا۔ چمن ساز (۲) ایک خاص قوم کا نام جسکا کام باغبانی اور کھیتی باڑی کرنا ہے ؎

مالی چاہے برسنا دھوبی چاہے دھوپ + ساہ چاہے بولنا چور چاہے چپ (کہاوت)

مالیت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) جمع۔ پونجی۔ مایہ۔ سرمایہ (۲) دھن۔ دولت۔ (۳) قیمت۔ مول۔ در۔ (۴-۱) قدر و منزلت۔ وقعت (۵) مالیہ (۱-۶) مول تول (۷-۱) تشخیصِ قیمت۔ آنک۔ جانچ +

مالیت جانچنا (۱) فعل متعدی۔ قیمت کی تشخیص کرنا۔ مول لگانا۔ تجویز کرنا۔ آنکنا

مالیخولیا (یونانی) اسم مذکر۔ لغوی معنی صفرائے سیاہ۔ اصطلاحی خللِ دماغ۔ سودا۔ خیالِ خام۔ خفقان۔ جنون۔ وحشت +

مالیدہ (ف) (۱) ملا ہوا (۲) اسم مذکر۔ ایک قسم کا پشمینہ کا کپڑا جو مَلکر ملائم کیا جاتا ہے (۳) ملیدہ۔ چورما۔ روغنی روٹی کو چورا چورا کرکے کھانڈ ملانے سے جو چیز تیار ہوتی ہے اُسے مالیدہ یا ملیدہ کہتے ہیں +

مام (ہ) اسم مذکر۔ مقدور۔ مقدرت۔ استطاعت۔ قدرت۔ بساط۔ مایہ۔ جیسے مجھ میں اتنا مام نہیں کہ اُسکی شادی کروں یا اب خلقت میں مام نہیں رہا (۲) بوتا۔ طاقت۔ حوصلہ + حبیب الدین سوزاں ؎

خوبوں میں گرچہ اب وہی خود کام رہ گیا پر کیا کریں کہ اپنے میں کیا مام رہ گیا (سوزاں)

ماما (ہ) اسم مذکر (سنسکرت) ماں کا بھائی۔ ماموں۔ برادرِ مادر جیسے سات ماما کا بھانجا بُوتا ہی ہو جاتا ہے

ماما (ت) اسم مؤنث۔ (۱) ماں۔ والدہ۔ ماتا (۲) بڑھیا۔ بڑھیا عورت (۳-۱) کھانا پکانے والی عورت۔ باورچن۔ وہ عورت جو باورچی گری کا پیشہ کرے (۴-۱) خادمہ۔ ملازمہ۔ دائی۔ مہری۔ مسلمانوں کے ہاں جو عورت خدمت کے واسطے نوکر ہو ماما کہلاتی ہے (۵-۱) اصیل۔ کنیز۔ لونڈی۔ باندی۔ پرستار۔ لیکن اس معنی میں اصیل کا مرادف ہو کر یہ لفظ بولا جاتا ہے +

ماما اصیل (۱) اسم مؤنث۔ لونڈی۔ باندی۔ کنیز و پرستار + چیلی +

ماما بختریاں (۱) اسم مؤنث۔ ماما کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹیاں + بے مشقت ہاتھ آئی ہوئی روٹیاں + مفت کی روٹیاں + وہ روٹیاں جو ملازم عورتیں امیروں کے گھر سے اپنے بچوں کے واسطے بھیجتی ہیں +

ماما بختریاں کھانا (۱) فعل متعدی۔ ناز و نعمت میں پلنا۔ پکی پکائی روٹیاں توڑنا۔ بے محنت و مشقت مال چٹ کرنا + مفت کا مال اُڑانا ؎

چکنی باتیں تھیں سب اے نیک نظر بھول گئے ماما بختریوں کا کھانا وہ مگر بھول گئے (حافظ صاحب)

ماما حوا (۱) اسم مؤنث۔ (ع) حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی کو بلحاظ ادب ماما حوا کہتے ہیں۔ گورا پاربتی +

ماماگری (۱) اسم مؤنث۔ (ع) روٹی پکانے کی خدمت۔ کھانا پکانے کی ملازمت۔ باورچی گری۔ پیشۂ ملازمت۔ جیسے ماں اپنے بچے کو چرخہ کات کے ماماگری کرکے جسطرح ہو پال لیتی ہے (جاہل عورتیں ماگیری بولتی ہیں) +

ماماگری کرنا (۱) فعل متعدی۔ کھانا پکانے کی نوکری کرنا۔ باورچی گری کرنا +

ماتا (۱) اسم مؤنث۔ (۱) اُلفت۔ محبت۔ پیار۔ کالکود۔ ہریم جیسے بھائی کی ماتا + مہر و محبت مادری۔ مادرانہ محبت جیسے ماں کی ماتا۔ (چونکہ مام فارسی زبان میں والدہ کو کہتے ہیں لہذا اُردو والوں نے تا کلمۂ نسبت لگا کر ماتا کر لیا جیسے دھی سے دھیتا۔ ایکلات الکوادینا)

مامن (ع) اسم مذکر۔ جائے امن۔ آرام کی جگہ۔ ٹھکانا۔ پناہ گاہ +

ماموں یا ماموں (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ماما۔ ماں کا بھائی۔ برادرِ مادر۔ خال جیسے ماموں کے کان میں انٹی بھانجا اینڈا اینڈا پھرے (۲۔ع) سانپ۔ مار۔ سرپ۔ ناگ۔ چونکہ عورتیں شب کے وقت خوف کے مارے سانپ کا نام نہیں لیتی ہیں اسوجہ سے ماموں یا رسی کہکر جتاتی خواہ ذکر کرتی ہیں ؎

جو بڑھ کے باجی سے میں ہوں بولی تو میری توتو میں ماموں لپٹے
نہیں ہے باور تو اُس سے پوچھو چلے ہے میری گواہ بُو بُو (رنگین)

مام

اُدھر ہی ہوتی جان یہ دھڑکا کیسا دل میں بیٹھ گیا   اتنا جیسا ہونا سارا ماموں بل ہی بیٹھ گیا (انشاء)

ماموں اللہ بخش (ف) اسم مذکر۔ ایک جن کا نام جسے اکثر مسلمان عورتیں مانتی اور اُسکے نام کی نذر نیاز کرتی ہیں +

مامور (ع) صفت۔ (۱) امر کیا گیا۔ حکم کیا گیا۔ اجازت دیا گیا۔ اِذن دیا گیا (۲) مقرر کیا گیا۔ متعین کیا گیا +

مامور کرنا (ف) فعل متعدی۔ مقرر کرنا۔ متعین کرنا۔ تعینات کرنا۔ کسی کام پر مقرر کرنا۔ کسی کام پر لگا رکھنا۔ چڑھانا۔ دفتر میں نام چڑھانا۔ ملازموں کی فہرست میں داخل کرنا +

مامور ہونا (ف) فعل لازم۔ (۱) کسی عہدے یا کام پر مقرر ہونا۔ کوئی کام سپرد کیا جانا +

ماموں (ہ) اسم مذکر۔ دیکھو ماموں +

مامون (ع) صفت۔ (۱) امن دیا گیا۔ مصئون کا مرادف۔ محفوظ۔ بیخوف (۲) اسم مذکر۔ ہارون رشید خلیفۂ بغداد کے بیٹے کا نام

مامی (ہ) اسم مؤنث۔ (ہندی) ماموں کی بیوی۔ ماموں کی جورو۔ ممانی +

مامی (ہ) اسم مؤنث۔ (ہ) ماں کیسی طرفداری۔ مادرانہ حمایت + حمایت۔ جانبداری۔ طرفداری۔ پچ پک۔ پاسداری۔ پچ۔ رُو رعایت +

(یہ لفظ ام بمعنی والدہ اور یائے نسبت سے مرکب ہے)

مامی پینا (ہ) فعل متعدی۔ عو۔ پچ پک لینا۔ حمایت لینا۔ طرفداری کرنا۔ پچ کرنا۔ پاسداری کرنا۔ رُو رعایت کرنا۔ جانبداری کرنا جیسے اپنے اپنے بچے کی سب مامی پیتے ہیں +

مامیران (ف) اسم مذکر۔ (مشہور ممیرا) ایک قسم کی زرد جڑی مائل بہ سبزی جو ہلدی کی طرح گرہ دار مگر پتلی پتلی ہوتی اور آنکھ کی دواؤں میں اکثر پڑتی ہے مزاجاً چوتھے درجہ میں گرم و خشک بعض لوگوں نے یرقان کے واسطے بھی نہایت مفید لکھا ہے عربی میں اسے بقلۃ الخطاطیف، وشجرۃ الخطاطیف کے نام سے نامزد کرتے اور کہتے ہیں کہ جب ابابیل کا بچہ گھونسلے میں اندھا ہو جاتا ہے تو اُسکی ماں ممیرے کی ایک ٹہنی لاکر آشیانے میں رکھدیتی ہے چنانچہ اس سے اُسکے بچے کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں + ایک قسم کی ہلدی +

ماں (ہ) بنون غنہ۔ ظرف مکان (رکنوا) (۱) اندر۔ بھیتر۔ بیچ۔ میں۔ جیسے بخوماں سکے کھوٹ ملگیو سے (۲) اسم مؤنث۔ دیکھو ما بمعنی والدہ اماں کا مخفف +

مان (ف) اسم مذکر۔ (۱) گھر۔ خانہ۔ مکان۔ بیت۔ حکیم اسدی نے بھی اس معنی میں باندھا ہے (۲) اسباب خانہ۔ اثاثہ۔ مولوی معنوی نے بھی اس معنی میں باندھا ہے لفظ خانمان اسی سے مرکب ہے +

مان (ہ) صیغۂ امر از ماننا۔ (۱) تسلیم کر۔ قبول کر۔ مقر ہو۔ اقرار کر جیسے آخدا کو مان

مان

(۲) راضی ہو۔ اجازت دے۔ جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان +

مان جانا (ہ) فعل لازم۔ تسلیم کر لینا۔ قائل ہو جانا۔ قبول کر لینا۔ معترف ہو جانا۔ کامل یا اُستاد سمجھ لینا ؎

ایسے تنگ مزاج کو اپنا بنا لیا   حق تو یہ ہے کہ وہ بھی ہمیں مان تو گیا (ظہیر)

مان لینا (ہ) فعل لازم۔ (۱) منظور کر دینا۔ تسلیم کر لینا۔ قبول کر لینا ؎

کیا چیز دل ہے چاہیئے تو جان لیجیئے   پر بات کوئی میں جو کہوں مان لیجیئے (مصحفی)

(۲) راضی ہو جانا۔ اقرار کر لینا +

مان (س) اسم مذکر۔ (۱) آدر۔ عزت۔ قدر و منزلت۔ پت۔ سنمان ؎

الطاف و کرم غیروں پہ رہتا ہے تمہارا   تم جانتے ذرہ بھی نہیں مان کسی کا (ظفر)

(۲) خاطر۔ تواضع۔ مدارات۔ آؤ بھگت جیسے مان کا بیڑا ہیرا اُسکا مہمان کا پان بہت ہے (۳) گھمنڈ۔ ابھمان۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ کبر۔ غرہ۔ دماغ۔ مزاج مرادف گمان ؎

اتنا ستم نہ کیجے مری جان   جان جان + یکساں نہیں رہیگا ترا مان   مان مان (امیر سوز)

لائی انگیا جو مرے واسطے سی مغلانی   اپنے سگھڑاپے پہ اِترا کے ہنسی مغلانی
اُسکا تب مان گھٹانے کو کہا یوں میں نے   بات سنجائیو یاں آئیو لی مغلانی
کیسا اِس انگیا کے پچھاڑوں کو بُرا کترا ہے   جھول مٹتا ہی نہیں کتنا کسی مغلانی
(جرأت)

(۴) ناز۔ نخرہ۔ ناز بیجا + فخر نازیبا۔ تمکنت (۵) غمزہ۔ چوچلا (۶-۹) ارمان۔ چاؤ۔ آرزو۔ تمنا۔ شوق۔ چاہنا (۷) رس بتیاں۔ رس کی باتیں۔ عشقیہ باتیں۔ محبت کی باتیں (۸) ماپ۔ اندازہ۔ پرمان۔ پیمانہ۔ کیل +

مان بھری (ہ) صفت۔ عو۔ (۱) پُر ارمان۔ آرزومند۔ مشتاق۔ اشتیاق مند۔ (۲) متکبر۔ مغرور۔ دماغدار۔ مزاج دار۔ مدتبع +

مان ڈھینا (ہ) فعل لازم۔ غرہ ڈھینا۔ غرور ڈھینا۔ گھمنڈ نکلنا۔ نخوت یا تکبر نہ رہنا۔

مان رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) بات رکھنا۔ پت رکھنا۔ عزت رکھنا۔ توقیر کرنا۔ آدر کرنا۔ سنکار کرنا + خاطر تواضع کرنا۔ خاطر و مدارت کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔ آؤ بھگت کرنا ؎

مُنّے ہر کا لاڈلا سب کا رکھے مان   بھری بھمائیں یوں پھرے جُوں گو پیوں کان (دوہا)

(۲) آرزو بر لانا۔ تمنا پوری کرنا۔ مراد بر لانا (۳) حکم بجا لانا۔ بات ماننا۔ کہا ماننا۔ کہنا کرنا۔ ارشاد کی تعمیل کرنا جیسے خدا اباجان کو سلامت رکھے وہی میرا مان رکھتے ہیں

مان رہنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) عزت رہنا۔ بات رہنا۔ حرمت قایم رہنا۔ بات بنی رہنا (۲۔ ہندو) زیر سایہ رہنا۔ ماتحت رہنا۔ متعلق رہنا۔ تابع رہنا۔ ادھین رہنا جیسے میرے سر کا سوار جیتا تو میں کسکے مان رہتی +

مان کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) آدرستکار کرنا۔ تکریم و تعظیم کرنا۔ آؤبھگت کرنا۔ خاطر و مدارات کرنا (۲) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ گمان کرنا۔ ابھمان کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ دماغ کرنا۔ مزاج کرنا۔ نخرہ کرنا۔ اِترانا۔ گرب کرنا۔ کسی کو اپنے سے برابر نہ سمجھنا۔

مان گمان (ہ) اسم مذکر:۔ کبر و ناز۔ غرور و نخوت۔ ابھمان۔ گھمنڈ۔ گرب۔ تمکنت۔

مان گون (ہ) اسم مذکر۔ عو: اصل مان گمان۔ (۱) چاؤ چوچلا۔ ناز و نیاز۔ آؤ بھاؤ۔ ارمان۔ ناز برداری (۲) عزت۔ آدر ۔

مان گون رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ حسبِ خواہش مراد بر لانا۔ ارمان پورا کرنا۔ دل رکھنا۔ جی رکھنا۔ ناز اُٹھانا۔ ناز برداری کرنا۔ مکرمنا۔ عزت رکھنا۔ بات رکھنا۔ جیسے ماں باپ ہر طرح سے اپنی بیٹی کا مان گون رکھتے ہیں +

مان گون والی (ہ) اسم مؤنث۔ عو: ناز نخرے والی۔ نانخرہ والی۔ عزت آبرو والی۔ چاؤ چوچلے والی

مان گھٹانا (ہ) فعل متعدی:۔ غرور غرہ گھٹانا۔ دماغ جھاڑنا۔ غرور توڑنا۔ شیخی تمام کرنا۔ گھمنڈ دور کرنا۔ جیسے پہلی مُغلانی کا مان گھٹانے کو دوسری بلالی +

مان گھٹنا (ہ) فعل لازم:۔ غرور ڈھینا۔ دماغ جھڑنا۔ تمکنت دور ہونا +

مان مرجانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) غرور ڈھینا۔ غرہ ڈھینا۔ تکبر نہ رہنا۔ شیخی تمام ہونا۔ گھمنڈ جاتا رہنا۔ شیخی جھڑ جانا (۲) دل ٹوٹ جانا۔ دل مرجانا۔ وہ دل نہ رہنا۔ اُمنگ نہ رہنا (۳) عاجز ہو جانا۔ ہمت نہ رہنا۔ جرأت نہ رہنا۔ حوصلہ جاتا رہنا۔

مان مہت (س) اسم مذکر۔ عو (۱) ہر دو مترادف بمعنی مان گمان۔ ناز و نخرہ۔ ناز و غمزہ + غرور و تمکنت (۲-۵) آن تان (۳-۵) راؤ چاؤ۔ چاؤ چوچلا (۴-۵) ناز بیجا۔ غمزہ ناروا۔ جیسے مجھے کسی کا مان مہت نہیں اُٹھتا (۵) قدر و منزلت تعظیم و تکریم (دہلی میں بکسرہا لکھنؤ میں بفتح ہا بولتے ہیں مگر صحیح اسے سوقوف ہے) +

مان مہت والی (ہ) اسم مؤنث:۔ ناز و نخرے والی + غرور و تمکنت والی۔ ناک والی + آن تان والی۔ قدر و منزلت والی + راؤ چاؤ والی۔ چاؤ چوچلے والی +

مانا (ہ) صیغۂ ماضی:۔ فرض کیا۔ تسلیم کیا۔ منظور کیا۔ قیاس کیا۔ جانا +

ماناکہ (ہ) تابع فعل:۔ فرض کیا کہ۔ تسلیم کیا کہ + بالفرض۔ گو فرضتاً + منظور کیا کہ۔ جانا کہ۔ قیاس کیا کہ ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا ۔۔۔ مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے (غالب)

مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن ۔۔۔ خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک (" ")

مانا کہ نہ دل لیکر تو مجھ سے وفا کرتا ۔۔۔ پر دل کی تسلی کو وعدہ تو کیا کرتا (ظفر)

آزردہ ہو نصیحت تک نہ ملے اُسکے رُوبرو ۔۔۔ مانا کہ آپ سا کوئی جادو بیاں نہیں (آزردہ)

مانا کہ ہے آپ کو نفرت ہے پر اسے ۔۔۔ کیا کیجئے کہ ہم کو محبت ہے آپ سے (مرزا خرم)

مانا کہ ستم تم نہیں کرتے ہو کسی پر ۔۔۔ غیروں پہ کرم ہو یہ ستم بھی نہیں تھوڑا (مرزا خضر سلطان)

مانا کہ لطف عشق میں ہے ہم مگر کہاں ۔۔۔ کیا سمجھنا نہیں کہ دہی ہے نظر کہاں } (؟)

یہ کون ہے یہ تو کس شغل میں گذرتی اوقات ۔۔۔ یہ تو مانا کہ یہ مانوس اثر کچھ بھی نہیں }

مانتا (ہ) اسم مؤنث۔ ہندی (۱) منت۔ اپنے اوپر کسی بات کا فرض کر لینا۔ آن۔ بیڑا۔ پران۔ نیم (۲) عقیدہ۔ اعتقاد (۳) نیت۔ سنکلپ۔ احرام۔ عہد (۴) تعظیم و تکریم۔ آؤ بھگت۔ قدردانی۔ جیسے وہاں جاتے ہی اُس جوگی کی بڑی مانتا ہوئی۔

مانتا ہوں (۱) محاورہ:۔ قائل ہوں۔ معتقد ہوں۔ تمہاری اُستادی ہوشیاری عیاری تسلیم کرتا ہوں۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے ؎

اک زمانہ میں پڑ گئی ہلچل ۔۔۔ مانتا ہوں تمہاری چتون کو } (؟)

جیسے ارے واہ دوست مانتا ہوں لالہ تم }

مانجھ (ہ) اسم مؤنث:۔ (پوربی) (۱) ندی کی زمین (۲) ترائی۔ کچھار۔ کچھوا (۳) گنگ برار۔ دریا برار۔ دیارا +

مانجھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (لکھنؤ و پنجاب) (۱) صاف کرنا۔ برتن ملنا + اُجالنا + جلا کرنا۔ صیقل کرنا (۲) سُونتنا۔ بٹی ہوئی ڈوری یا تاگے کو تر کپڑے سے صاف کرنا +

مانجھ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) میگھ راگ کی ساتویں بھاریا یعنی کا ہنٹرا کی بیوی۔ ایک راگنی کا نام (۲) وسط۔ بیچوں بیچ۔ عین بیچ۔ عین وسط +

مانجھ دھار (ہ) اسم مؤنث:۔ ندی یا دریا کی دھار۔ دریا کا عین متوسط۔ منجھدھار۔ جیسے بیچ مانجھدھار میں ناؤ اٹک گئی +

مانجھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ کلف جو ڈور پر پسا ہوا شیشہ۔ پکے ہوئے چاول یا گیرو وغیرہ ملا کر کنکوے لڑانے کے واسطے پھیرا جاتا ہے تاکہ اُسمیں تیزی اور برانی آجائے (۲۔ پنجاب) پلنگ۔ چارپائی۔ ماچا۔ کھاٹ۔ کھٹیا۔ جیسے مرے نہ مانجھا کھاٹ (یعنی نہ تو مرتا ہی ہے کہ مرگھٹ کو لیجائیں اور نہ تندرست ہی ہوتا ہے کہ پھر چارپائی پر ڈالدیں۔ چونکہ ہندوؤں میں چارپائی پر مرنا بُرا خیال کرتے ہیں اس وجہ سے جب آدمی مرنے کو ہوتا یا اُسکی زیست سے ناامید ہو جاتے ہیں تو اُسے چارپائی سے اتار لیتے اور زمین پر ڈال دیتے ہیں) (۳) پنجاب کے ایک علاقہ کا نام جو دو آبہ باری کے درمیان واقع ہے اور اُس میں امرت سر جنڈیالہ ترنتارن بٹالہ وغیرہ شامل ہیں اس علاقہ کے آدمی بڑے مضبوط اور قوی ہیکل ہوتے ہیں (۴۔ پنجاب) گؤ کا نقیض بھینس کا گاؤمیش کا جیسے مانجھا دودھ یا لکھی (۵۔ پنجاب) وہ منیافت جو دولہا کیطرف سے شادی سے بیشتر کی جاتی ہے (۶۔ پنجاب) درخت کا تنہ۔ مندلا (۷۔ لکھنؤ) وہ زرد پوشاک جو مائیوں میں دولہا دلہن کو پہنائی جاتی ہے۔ مائیوں کا زرد جوڑا۔

مان

مانیوں کا زرد لباس +

مانجھی (ہ) اسم مؤنث:- (پورب کشتی) ملاح۔ کشتی بان۔ ناؤ چلانے یا کھینے والا۔ کھیوٹیا۔ کھیوٹیا۔ ڈانڈی ۔ سے

بتا دو مانجھو تم کو قسم ہے گنگا کی   کدھر کو کھیل رہے ہیں شکار مچھلی کا (ناسخ)

ماند (ہ) اسم مؤنث:- (۱) گوبر کا ٹھیپا۔ سرگین برسم بستہ جو خشک ہوجاتا اور اُسے اُپلوں کی طرح جلاتے ہیں لیکن اس کا شعلہ اچھا نہیں ہوتا ۔ سے

جو نمد سوتے ہیں کہ اُپلے ماند کے   یار ہیں ٹوٹے کمانے سے ناند کے (دوہا)

(۲- پورب) غار۔ بھٹ۔ بیٹھا۔ کھوہ (۳) بے رونق۔ بدرونق۔ کم رنگ۔ بے آب وتاب۔ بے رونق۔ غیر مصفا۔ غیر مجلا ۔ سے

یہاں جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا   کہ ماہ کنعاں بھی جس کے آگے جو نہ ماند نکلا (انشاء)

بنایا ہے کمحنت نے ماند کسنا   نہ لے ایسا کوئی خریدار جوتا (رنگین)

(۴) ہلکا۔ پھیکا۔ شوخ کا نقیض۔ تیز رنگ۔ اترا ہوا رنگ ۔

ماند پڑجانا (ہ) فعل لازم:- بدرونق ہوجانا۔ آب وتاب نہ رہنا۔ مدھم ہوجانا۔ پھیکا پڑجانا +

ماند کرنا (ہ) فعل متعدی:- بے رونق کرنا۔ آب وتاب کھونا۔ بدرونق کرنا ۔ چمک دمک زائل کرنا۔ بے رونق کرنا ۔ سے

اُس آئینہ رو کا کروں کیا بیاں   صفا ایسا کہ ہے اور چمکے وہاں
کرے حسن کو کوئی کس طرح ماند   چھپے ہے کہیں خاک ڈالے سے چاند (میر حسن)

ماند ہوجانا (ہ) فعل لازم:- (۱) بدرونق ہوجانا۔ آب وتاب کا نہ رہنا۔ مدھم پڑجانا۔

لہروں میں ایک پانی کے لاکھ چاند   جنہیں دیکھ کر دھوپ ہوجائے ماند (سوہن لال)

(۲) رنگ کا پھیکا پڑجانا۔ ہلکا رنگ ہوجانا۔ رنگ اتر جانا +

ماندا (ف) اسم مذکر:- سقیم۔ بیمار۔ مریض۔ علیل۔ روگی۔ آزاری + ناساز۔ اندا +

ماندگی (ف) اسم مؤنث:- (۱) تکان۔ تھکان۔ کسل۔ سستی۔ خستگی ۔ سے

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے   یعنی آگے چلینگے دم لیکر .... (میر)

(۲) ایک قسم کا جنون (۳- ا) علالت۔ بیماری۔ ناسازی۔ روگ۔ آزار +

ماندہ (ف) صفت:- (۱) تھکا ہوا۔ خستہ (۲) بچا ہوا۔ رہا ہوا۔ باقی رہا ہوا۔ پیچھے رہا ہوا (۳- ذ- اسم مذکر:-) دیکھو (ماندا) +

مانڈ (ہ) اسم مذکر:- (۱) پیچ۔ مانڈی۔ کانجی۔ گجی۔ اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی (۲) کلف (۳) ایک قسم کے مارواڑی گیت +

مانڈا (ہ) اسم مذکر:- (۱) نان تنک۔ ایک قسم کی نہایت پتلی اکہری بڑی روٹی

مان

جو میدہ میں گھی ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے * پوری یا پھلکی جیسے سموسے بن رہے ہیں مانڈے پک رہے ہیں (چتر بھنیلی) (۲) سفیدی یا جو آنکھ کی پتلی پر آجاتا ہے۔ غشاوہ۔ آنکھ کی پتلی پر کی جھلی +

مانڈل (ہ) اسم مؤنث:- حلقہ آہنی جو پانی کے چرس کے منہ پر لگا رہتا ہے ۔

(اصل میں منڈل بمعنی حلقہ تھا) +

مانڈنا (ہ) فعل متعدی:- (ہندی) (۱) ملنا۔ مسلنا۔ پاؤں کے نیچے روندنا۔ پامال کرنا۔ کچلنا (۲) گوندھنا۔ سانا۔ سوندنا۔ مسلنا (۳) بنانا۔ چیتا کرنا۔ رچانا۔ لچھانا۔ جیسے کھیل مانڈنا (۴) لکھنا۔ تحریر کرنا۔ رقم کرنا جیسے چٹھی مانڈنا (۵) ٹھاننا۔ مصمم ارادہ کرنا۔ عزم بالجزم کرنا +

مانڈی (ہ) اسم مؤنث:- پیچ۔ کانجی۔ کلف۔ ماوا +

مانس (ہ) اسم مذکر:- انسان۔ آدمی۔ منش۔ منکھ۔ بشر ۔ سے

مانس جیسے ہاتھ پاؤں مانس کیسی کایا   چار مہینے برکھا بیتی چھپر کیوں نہیں چھایا (دوہا)

(فصحائے دہلی اس لفظ کو علیحدہ استعمال نہیں کرتے بھلا مانس البتہ بولتے ہیں۔ جب بن مانس کہینگے تو جنگلی آدمی یا بندر سے مراد ہوگی)

مانع (ع) اسم مذکر:- منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ مزاحم ہونے والا۔ باز رکھنے والا۔ سد راہ

مانع آنا (ا) فعل لازم:- مزاحم ہونا۔ معترض ہونا۔ روکنا۔ برجنا۔ سد راہ ہونا۔

مانع ہونا (ا) فعل لازم:- مزاحم ہونا۔ سد راہ ہونا۔ معترض ہونا ۔ سے

گلی سے تری ہم تو اُٹھ کر چلے تھے   ہوا ضعف مانع تو ناچار ٹھہرے (مصحفی)

مانک (س) اسم مذکر:- (عوام مانک) رتن۔ جواہر۔ گوہر۔ منی +

مانک ٹیکا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا موتی جڑا ہوا زیور۔ جسے امیر عورتیں ماتھے پر لٹکاتی ہیں +

مانگ (ہ) اسم مؤنث:- (اصل مارگ بمعنی راہ) (۱) بالوں کے بیچ کی لکیر یا لیکھ۔ فرق سر۔ وہ بالوں کے بیچ کی لکیر جو عورتیں پٹیاں جمانے میں نکال لیتی ہیں۔ مفرق فارسی میں گیوار کہتے ہیں ۔ سے

ہمنے دی تیری مانگ سے جو مثال   رتبہ کہکشاں بلند ہوا + + (ناسخ)

مانگ کیا زلفوں میں ظاہر ہے بُت سفر کی   صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی (ظفر)

بھری تھی دلوں سے زلف اُسکی مانگ   بہت دل لیے اُس سے شانہ نے مانگ (میرحسن)

گُا ہے مانگ میں مل جائے بیں قمر سوں کدھر   کہ آدھی رات ادھر ہے اور آدھی رات اُدھر (منظر)

(۲- ہ- از مانگنا) منگیتر۔ وہ کواری لڑکی جسکی نسبت ہوگئی ہو (۳- صیغہ امر) طلب کر (۴- ع) مانگ۔ خاوند۔ سر کا وارث۔ میاں۔ شوہر +

مان

مانگ اُجڑنا (ہ) فعل لازم :- عو - بیوہ ہونا - رانڈ ہونا - بدھوا ہونا +

مانگ بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) مانگ میں موتی یا سیندور بھرنا جو اکثر شادی کے موقع پر بھرتے ہیں (۲) شادی کرونا - بیاہ دینا + (ہندو - عو)

مانگ بھری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) سہاگن - خاوند والی (۲) پیاری - عزیز - جورو - بیوی -

مانگ پٹی (ہ) اسم مؤنث :- آرایش مُو - بالوں کی درستی - کنگھی چوٹی +

مانگ پٹی میں لگا رہنا (ہ) فعل لازم :- کنگھی چوٹی میں مصروف رہنا - بناؤ سنگار میں مشغول رہنا +

مانگ جلی (ہ) اسم مؤنث (عو) :- رانڈ - بیوہ - وہ عورت جسکا خاوند مر گیا ہو ؎

دل جلی مانگ جلی کو کہ جلی ہوں بنو تیرا مرا منہ سے نکلتا جو دھواں ہے (میرا جی)

مانگ چیرنا (ہ) فعل لازم :- زنانِ بازاری یا طوائف ، ازالۂ بکر ہونا - سر ڈھکا جانا - چیر اُکھٹنا - مینڈھی کھلنا +

مانگ سنوارنا (ہ) فعل متعدی :- پٹیاں جمانا - بالوں کو درست کرنا - کنگھی چوٹی کرنا

مانگ کیا بیٹھا سنوارے ہے گلے لگ جا مرے رات باقی اے صنم ہے پہر آدھی رہ گئی (ظفر)

مانگ سے ٹھنڈی رہے (ہ) (دعا - عو) خاوند جیتا رہے اور سہاگن - سہاگ بنا رہے -

مانگ سے ٹھنڈی ہے (ہ) محاورۂ عو :- سہاگن ہے - خاوند زندہ و سلامت ہے +

مانگ کھلنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو - عو) (۱) منگیتر لڑکی یا لڑکے کے مر جانے سے رشتہ نہ رہنا (۲) بیاہی ہوئی عورت کا مر جانا +

مانگ نکالنا (ہ) فعل متعدی :- بالوں کے بیچ میں لکیر یا لیکھ بنانا - پٹیوں کے بیچ میں سیدھی لکیر نکالنا ؎

آئینہ لیکر ہاتھ میں اپنے مانگ بت بے پیر نکال طرفہ تماشا ہمکو دکھی ظلمات میں جوئے نیل (مغفور)

دکھا دو گر مانگ اپنی شبکو تو حشر برپا ہو کہکشاں میں چنو جبیں پر کبھی جو افشاں تو نکلیں تارے نہ آسماں پر (نصیر)

جو مانگ تُونے نکالی ہے مہ جبین سیدھی وہ رہتی ہے کہاں خطِ کہکشاں کے لئے (ظفر)

مانگ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) خواہش - چاہ - طلب - چاہت - ضرورت - حاجت + گاہکی - خریداری (۲) صیغۂ امر - طلب کر - چاہ - (۳) لاڈ لاڈ کی پکار - زود طلبی - شتاب طلبی

میخانہ میں کیا لطف ہے کیا مانگ ہے ساقی آواز چلی آتی ہے لا اور پلا اور (حضور نظام آصف)

مانگ تانگ کر کام چلانا (ہ) فعل متعدی :- اِدھر اُدھر سے لے لوا کر کام نکالنا - اِدھر اُدھر سے گزارہ کرنا - قرض دام سے کام نکالنا +

مانگ تانگ کر کھانا (ہ) فعل متعدی :- بھیک مانگ کر گزارہ کرنا - گدائی کر کے کھانا +

مانگ لینا (ہ) فعل متعدی :- مستعار لے لینا - مستعار لے لینا - اُدھار لے لینا +

مانگا (ہ) صفت :- خواستہ شدہ - مستعار لیا ہوا + مطلوبہ +

مانگا تانگا (ہ) صفت :- اوّل بمعنی مانگا ہوا دوم تابع مہمل - قرض لیا ہوا - اُدھار لیا ہوا - مستعار لیا ہوا - عاریتاً لیا ہوا +

مانگنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) چاہنا - طلب کرنا - درخواست کرنا - سوال کرنا - استدعا کرنا - خواستگاری کرنا (۲) سگائی چاہنا - نسبت کی درخواست کرنا (۳) دُعا کرنا - ملنے کے واسطے ہاتھ اُٹھانا - التجا کرنا (۴) اُدھار چاہنا - قرض طلب کرنا - (۵) تقاضا کرنا - اُڑانا +

مانگے (ہ) تابع فعل :- مستعار + اُدھار +

مانگے پر تانگا اور بڑھیا کی برات (ہ) کہاوت :- کوئی بات درست نہیں خود محتاج ہیں اور اِدھر اُدھر سے کام نکال لیتے ہیں - جب کوئی شخص ایک چیز خود مانگ کر لایا ہو اور دوسرا اُس سے وہی چیز مانگ کر کام نکالے تو اُسوقت کہتے ہیں

مانگے دینا (ہ) فعل متعدی :- مستعار دینا - عاریتاً دینا + اُدھار دینا +

مانگے کا یا مانگے کی (ہ) صفت :- مستعار لیا ہوا - وام گرفتہ - عاریتاً لی ہوئی +

مانگے کا تانگا بڑھیا کی برات (ہ) کہاوت :- پرائی چیز پر شیخی مارنے والے کے حق میں بولتے ہیں +

مانگے تانگے (ہ) تابع فعل :- مانگے مونگے - مانگ تانگ کر - مستعار لے لوا کر + اُدھار لے لوا کر - جیسے مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا یعنی کام جب ہی چلتا ہے جب اپنی گرہ سے صرف کیا جائے +

ماتمت (ہ) اسم مؤنث :- (عو لکھنؤ) قیامت - شور و شر - داویلا - توبہ دھاڑ - داد فریاد - چیخم دھاڑ - چیخم چاخ - غل غپاڑا - غل شور - دُھوم - ہنگامہ +

ماتمت مچانا (ہ) فعل متعدی :- غل شور کرنا - واویلا کرنا - قیامت برپا کرنا - حشر برپا کرنا - دُھوم مچانا - ہنگامہ برپا کرنا - ڈھونگ دھتیا مچانا - پھیلنک پھیلا ڈالنا - فضیحتی کرنا ؎ +

دیکھنا گھر اگر نہ جاؤنگی کیسی پھر ماتمت مچاؤنگی (شوق)

ماننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تسلیم کرنا - قبول کرنا - منظور کرنا ؎

کہیئے اعدا کی بھی کچھ دلشکنی ہے منظور یہ تو مانا کہ تمہیں خاطرِ احباب نہیں (شیفتہ)

(۲) فرض کرنا - ٹھیرانا - قیاس کرنا - (۳) خیال کرنا - اثر قبول کرنا جیسے یہ جانور گرمی بہت مانتا ہے (۴) کاہلی کرنا - سستی کرنا (۵) بزرگ جاننا - تعظیم و تکریم کرنا - ادب کرنا - عزت کرنا - قدر و منزلت کرنا - آدر کرنا (۶) لحاظ کرنا - پاس خاطر کرنا - پاسداری کرنا - (۷) کسی کے ہنر یا کمال کا مُقر ہونا - اُستاد جاننا - کمالیت کا اقرار کرنا (۸) بھینٹ یا نذر کا اقرار کرنا - بزرگوں کی ارواح کے واسطے کچھ دینے کا عہد کرنا -

(۹) پرستش کرنا۔ اعتقاد رکھنا جیسے دیوی یا دیوتا یا پیغمبر کو ماننا جیسے مانو تو دیو نہیں تو پتھر ہے (۱۰) خاطر میں لانا۔ سمجھنا۔ گننا۔ جیسے وہ کسی کو بھی نہیں مانتا (۱۱۔ لازم) راضی ہونا۔ رضامند ہونا۔ خوش ہونا جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان (۱۲) اقرار کرنا۔ مقر ہونا۔ اقبال کرنا (۱۳) مطیع ہونا تابع ہونا۔ (۵۔ پنجاب) منانا۔ جیانا۔ عمل میں لانا جیسے تم جنم اشٹمی کب مانوگے۔ (۱۴) کہا کرنا۔ کہنا کرنا۔ حکم بجالانا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔ سننا۔ عمل میں لانا جیسے یہ تو کسی کی بھی نہیں مانتا (۱۵) جاننا۔ خیال کرنا جیسے برا ماننا بھلا ماننا وغیرہ +

مانند (ف) حرفِ تشبیہ۔ (عوام مانند) جیسا۔ نظیر۔ مثل۔ سا۔ مشابہ۔ سماتا۔ جوں۔ ہوا۔ مطابق + ہُو بہُو۔ بعینہٖ +

ماننے جوگ (ہ) صفت۔ (ہندو) قابلِ اعتقاد۔ پرتیت جوگ۔ پرمان جوگ۔ قابلِ بزیرا۔ لایقِ اعتماد۔ معتمد +

مانو (ہ) حرفِ تشبیہ۔ (گیتوں میں) (۱) جیسا۔ گویا۔ مثلاً (۲۔ بصیغہ امر از ماننا) تسلیم کرو۔ قبول کرو (۳) فرض کرو۔ جانو ؎

گورے گورے ہاتھ میں چوڑی اودھک سہائے ۔ مانو چندن ڈار ناگ رہو لپٹائے (دوہا)

(۴) عمل کرو۔ تعمیل کرو۔ منظور کرو جیسے ؎

بلم کہا مانو جھوٹو سب دنیا کی پیت ۔ ادبھی کی پیت داوا ایسی جیسے بیا لوکی بیت (دوہا)

مانوس (ع) صفت۔ مالوف۔ انس کردہ شدہ۔ انس گرفتہ۔ مائل۔ راغب۔ خوگیر۔ خوکردہ شدہ۔ پسند۔ مرغوب + ہلا ہوا۔ ہلا بلا۔ رشیدہ وشکر +

مانہ (ہ) حرفِ جر (گنوار) اندر۔ میں۔ بھیتر۔ بیچ۔ درمیان ؎

بڑے نہ ہُوجے گُنن بن بِرد بڑائی پائے ۔ جیسے لوہا ناؤ سنگ تیرت ہے جل مانہ (دوہا)

مانہیں (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) جانب۔ طرف۔ اودھر +

مانی (ف) اسم مذکر۔ ایک مشہور رومی نقاش کا نام جو جھوٹا نبوت کا دعوے کرتا اور نقاشی اپنا معجزہ قرار دیکر لوگوں کو اپنی طرف رجوع کیا کرتا تھا۔ کتاب ارژنگ اسکی تصنیف ہے بعض کے نزدیک اردشیر کے زمانہ میں بعض کی رائے میں بہرام کے وقت میں بعد آنحضرت کے اس شخص نے ظہور کیا چنانچہ بہرام شاہ بن شاہ نے دعوئے پیغمبری کے سبب اُسے قتل کرادیا +

خامے پر اسکے نقشۂ یوسف نہ کھینچنا ۔ اتنا کہوں ضرور جو مانی سے میں ملوں (مصحفی)

مانی (ا) اسم مؤنث۔ (بیگماتِ قلعہ) بچے کو پالنے والی عورت۔ بچے کو رکھنے اور کپڑا پہنانے والی عورت۔ بچہ کی خادمہ۔ آیا۔ دایہ +

مانی (ہ) صفت۔ (ہندو) ابھمانی۔ مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی (ابھمانی کا مخفف ہے)

مانی (ہ) اسم مؤنث۔ وہ چھوٹی سی سوراخدار لکڑی جو چکی کی کیلی میں ڈالی جاتی اور اُس سے چکی کا پاٹ باآسانی پھرتا ہے ؎

چلتی چاکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے ۔ دو پاٹن کے بیچ میں ثابت رہا نہ کوئے (دوہا)

چاکی چاکی سب کہیں مانی کہے نہ کوئے ۔ جو مانی سے لگ رہا اسکا بال نہ بیکا ہوئے (جواب دوہا)

مانیاں (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ماں کی جمع (۲) غریب عورتیں۔ مسکین عورتیں جیسے مانیاں تو بہتیری ملی ہیں بابو کوئی نہیں ملا (۳) زنانہ شادی کی ایک رسم جس میں بیاہ سے کچھ دن پیشتر دولہا اور دولہن کو زرد کپڑے پہنا کر گھر میں بٹھادیتے ہیں +

مانیٹر انگلش۔ صحیح (Monitor) مونیٹر۔ مکتب یا مدرسہ کا خلیفہ +

مانیوں بٹھانا (ہ) فعل متعدی۔ مانجھے بٹھانا۔ شادی کی ایک رسم کا نام جسمیں دولہا کو زرد کپڑے پہنا کر چوکی پر بٹھاتے اور پنڈیاں اُسکے ہاتھ میں دیتے ہیں مگر دولہن کو ایک کوٹھڑی میں تنہا رکھتے ہیں تاکہ کوئی مرد اُسکے پاس تک آجا نہ سکے اور اُسکا تصور دولہا کی طرف بندھے +

مانیوں بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) مانجھے بیٹھنا۔ ایک رسم ہے جو شادی سے چند روز پیشتر برتی جاتی ہے (۲) مجازاً چلے بیٹھنا۔ اعتکاف کرنا۔ خلوت نشین ہونا۔ گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ گزیں ہونا جیسے تم کیا مانیوں بیٹھے ہو جو گھر سے نہیں نکلتے + (اصل میں یہ لفظ مانجھے بمعنی پلنگ سے بنایا گیا ہے)

ماوا (ع) اسم مذکر۔ جائے بازگشت۔ جائے پناہ۔ گھر۔ ٹھکانا +

ماوا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مادہ۔ اصل۔ جوہر۔ مائع جیسے مرغی مادا جمع کرکے انڈے دیتی ہے (۲) کھویا۔ گندہ۔ بھنا ہوا دودھ (۳) سامان۔ مصالح (۴) ماندی کلف (آہار۔ کانجی) (۵) سرشت۔ خمیر (۶) دودھ۔ نشاستہ (۷) عطاروں کی اصطلاح میں صندل کا عطر (۸) انڈے کی زردی +

ماوا نکالنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) نشاستہ نکالنا (۲۔ بازاری) مارے مار کے کچومر نکالنا۔ بھرکس کرنا۔ رائیتا کرنا۔ خوب پیٹنا جیسے میرے ہتھے چڑھے تو مارتے مارتے ماوا اسکا نکالوں

ماوس (ہ) اسم مؤنث۔ صحیح (اَماوس) (۱) سورج اور چاند کا ملاپ۔ چاند کی تبدیلی + نیا چاند۔ اندھیرے پاکھ پندرھویں تتھ۔ بدی کی اخیر تاریخ +

ماؤسا (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) موسا۔ خالو۔ ماں کی بہن کا خاوند۔ پنجاب میں ماسڑ +

ماؤسی (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) خالہ۔ ماں کی بہن۔ پنجابی ماسی +

ماہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) چاند۔ قمر۔ سوم۔ چندرما۔ ماہتاب ؎

دل میں شوقِ رُخِ روشن نہ چھپیگا ہرگز ۔ ماہ پردے میں کتاں کے کوئی پنہاں ہوگا (مومن)

ڈر ہے چشمِ ماہ کی تمکو نہ لگ جائے نظر ۔ دیکھو کوٹھے پر چڑھو اپنے نہ تم رات کو (ظفر)

(۲) ماس۔ مہینا۔ ایک چاند کے دیکھنے سے دوسرے چاند کے دیکھنے تک کا وقفہ جو کبھی ۲۹ اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے +

ماہ بماہ (ف) تابع فعل :- ماہوار- ہر مہینے پر- ہر مہینے- مہینے کے مہینے +

ماہ پارہ (ف) [illegible] چاند کا ٹکڑا- خوبرو- صاحب جمال +

ماہ جبین- ماہ رو- ماہ [illegible] (ف) صفت :- چاند کی سی پیشانی یا صورت والا- نہایت خوبصورت- حسین- چندر مکھی + معشوق- من موہن- دلفریب ؎

ہوش زبا ستمگرا ماہ لقا تو کون ہے؟ صبر و قرار لے چلا ہیچ تو بتا تو کون ہے (ظفر)

ماہِ کامل (ف + ع) اسم مذکر :- پورا چاند- چودھویں رات کا چاند- پورنماشی کا چاند +

آئینہ جب روئے جاناں کے مقابل ہوگیا ماہِ کامل کے مقابل ماہ کامل ہوگیا (وفا)

ماہِ کنعاں (ف + ع) اسم مذکر :- حضرت یوسف علیہ السلام سے مراد ہے +

ماہِ نخشب (ف) اسم مذکر :- (وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے چند اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر روشن کیا تھا- یہ چاند چار مہینے تک رات و اس کنوئے سے جو کوہِ سیام کے دامن میں واقع تھا نکلا کرتا اور چار فرسنگ تک اس کی روشنی پہنچا کرتی تھی ماہ نخشب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نخشب ماوراء النہر کے ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ چاند بنایا گیا تھا ماوراء النہر سمرقند سے تین روز کے راستہ پر اور وہاں سے نخشب دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے

کیا چمک خال کی ہے واہ لب چاہِ ذقن چاہِ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا (اسیر)

ماہتاب (ف) اسم مذکر :- (۱) چاندنی- چاند کی روشنی- نور ماہ (۲- مجاز) چاند قمر- چندرما- سوم ؎

یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم میں نہ ایک چال پہ دورِ ماہتاب رہا (صبا)

نکر یہ وعدہ کہ میں چاندنی میں آؤں گا ترے مقابل کب ماہتاب نکلے گا (میر سوز)

ماہتابی (ف) اسم مؤنث :- (۱) پورب- ایک قسم کا تربوز (۲- پورب) چکوترہ- (۳) ایک قسم کے کپڑے کا نام جس پر اجرامِ فلکیہ کی روپہلی یا سنہری شکلیں منقوش ہوتی ہیں (۴) ایک قسم کی آتشبازی جسکے اندھیری رات کے وقت چھوڑنے سے چاند کیسی روشنی ہو جاتی ہے (۵) اونچا کھلا ہوا پکا چبوترا سا جو دالان یا صحنِ خانہ یا صحنِ باغ میں رات کو بیٹھکر چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں- تختِ ماہتابی (۶) وہ چیز جس تک چاندنی پہنچی ہو +

ماہر (ہ) اسم مذکر- (ہندی) زہر- بس- سم- ہلاہل- جیسے ماں کا ماہر اچھا اور اپان کا لڈو کچھ نہیں +

ماہر (ع) صفت :- (۱) استاد- حاذق + استادِ کار- کسی کام میں استاد + کاملِ فن- تیز فہم- زیرک- ہنرمند- سلیقہ شعار- صاحبِ شعور- ہنرمند- لائق- فائق (۲-۱) واقف- آگاہ- جاننے والا- تجربہ کار +

ماہو (ہ) اسم مذکر :- (پورب) کنسلائی- ایک برساتی کیڑے کا نام جو اکثر کان میں

گھس جاتا ہے- ہزار پا- کنکھائی- کنکول +

ماہوار (ف) تابع فعل :- (۱) ماہ بماہ- ہر مہینے- مہینے کے مہینے- مہینے میں فیماہ ماہانہ- ماہ در ماہ (۲) درماہہ- مشاہرہ- تنخواہ +

ماہواری (ف) صفت :- (۱) مہینے کا- پورے مہینے کا- چاند کا- چاند کے چاند کا جیسے ماہواری حساب +

ماہوں (ہ) اسم مذکر :- ایک کیڑے کا نام جو کپاس کو کھا جاتا ہے +

ماہی (ف) اسم مؤنث :- (۱) مچھلی- حوت- مچھی- مین- جل توری (۲) وہ مچھلی جس پر زمین ٹھیری ہوئی فرض کرتے ہیں +

ماہی پشت (ف) صفت :- (۱) ابھرواں- قبہ دار- گنبدی- مرغ سینہ- محدب (۲) ایک قسم کا کارچوب جو پشتِ ماہی سے مشابہ ہوتا ہے +

ماہی توا (ف) اسم مذکر :- ماہی تابہ- ایک قسم کا گہرا توا جس میں مچھلی تلتے ہیں- کڑھائی- قری پان +

ماہی خوار (ف) اسم مذکر :- بگلا- بوتیمار +

ماہی فروش (ف) اسم مذکر :- مچھلی والا- مچھوا- مچھلی بیچنے والا +

ماہی گیر (ف) اسم مذکر :- دھیمر- ماچھی- مچھوا- مچھلیاں پکڑنے والا +

ماہی مراتب (ف) اسم مذکر :- وہ اعزازی نشان جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہاتھیوں پر چلتے ہیں- اصل میں یہ سات شکلیں باعتبار سیارات بہ تفصیل ذیل ہوا کرتی ہیں- ہیکلِ آفتاب یعنی سورج کا نشان- نشانِ پنجہ نشانِ میزان- اژدہا پیکر- سورج مکھی- مچھلی- گولا یعنی کرہ +

ماہیانہ (ف) اسم مذکر :- (۱) مہینہ- مشاہرہ- تنخواہ (۲- صفت) مہینے کا- ماہواری

ماہیت (ع) اسم مؤنث :- (اصل میں تھا ماہی یعنی یہ کیا ہے تائے مصدری بڑھا کر ماہیت کر لیا-) (۱) حقیقت- چگونگی- کیفیت (۲) اصل مادہ- جوہر- مغز- تت- ہیولا- (۳) حقیقتِ حال +

مائی (ع) اسم مؤنث :- آبی- پانی سے نسبت رکھنے والا- پانی کا جیسے نجاساتِ مائی یعنی آبی +

مائی (ہ) اسم مؤنث :- ماں- والدہ- مادر- اماں- ماتا- بڑھیا- ضعیفہ- بڑی بی +

مائی باپ (ہ) اسم مذکر :- (ازاول) (۱) والدین- ماتا پتا- مادر پدر (۲) خداوندِ نعمت- پالن ہار- ولی نعمت- پرت پال- حاکم- سردار- ان داتا ؎

ہائے تھی چینک جو وہ تو آپ تھی اپنی تو یاں وہ مائی باپ تھی (منشی [illegible])

مائی کا پوت (ہ) اسم مذکر :- ماں کا بیٹا- ماں کا لاڈلا- نازوں کا پلا ہوا +

مائی

مائی کا لال (ہ) اسم مذکر۔ (۱) اپنی ماں کا پیارا بیٹا۔ ماں کا لاڈلا بیٹا (۲) بہادر۔ سُورما۔ سُوربیر +

مایا (س) اسم مؤنث: (۱) قدرت حق تعالے۔ ایشور کی شکتی (۲) ظہور۔ قدرت۔ نیچر۔ فطرت۔ رچنا۔ جیسے "سب ایشور کی مایا ہے" ؎

مایا موہ سے رام کی اودھر نی دھر کی دیہ ٭ پونجی ساہوکار کی جس کو کوئی کر لے (دوہا)

(۳) کرپا۔ رحم۔ دَیا (۴) موہ۔ پیار۔ سنیہ (۵) چھل۔ کپٹ۔ دھوکا۔ فریب جیسے مایا چار یعنی دھوکے باز + اس مایا روپی سنسار میں کیوں بھرم رہا ہے۔

(۶) دھن۔ دولت۔ مایہ جیسے "مایا تیرے تین نام۔ پرسا پرسو پرسرام" ؎

مایا کو مایا ملے کر کے لمبے ہات ٭ تُلسی داس گریب کی کوئی نہ پُوچھے بات

مایا ہوئی تو کیا ہوا اہرا ہوا گھمنڈ ٭ تو نیر سے پانی چڑھا تو بھی نہ بھیگی کو (دوہا)

چُھپنے کیسی مایا کو اپنی بتلا دے ٭ سوئے جاتے پرانی دھن دولت نہ یا وے (بھجن کبیر)

(۷) اندرجال۔ جادر النظر۔ عجیب۔ اعجوبہ (۸) رونق۔ کرشمہ۔ کرامت۔ روشنی۔ بہار۔ کیفیت۔ لطف جیسے سب چاہیئے کی مایا ہے۔ (۹) رُوح۔ آتما۔ پران۔ جان (۱۰) دستگاہ۔ سامان (۱۱) سرشٹی۔ خلقت۔ دنیا۔ مخلوق جیسے آپ ہی کی مایا ہے۔

مایا پاتر (س) اسم مذکر:۔ دھنی۔ دولتمند۔ دھنونت۔ مالدار +

مایا پتی (س) اسم مذکر:۔ ایشور۔ پرمیشور۔ خدا تعالے +

مایا جوڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ دھن جوڑنا۔ روپیہ پیسہ جمع کرنا جیسے، مایا کا کیا جوڑنا کھل کھانا کہیں اوڑھنا +

مایا چار (س) صفت:۔ فریبی۔ ریاکار۔ کپٹی۔ دھوکے باز +

مایا روپی (س) صفت:۔ پُر فریب۔ جھُوٹی۔ دھوکے کی ٹٹی جیسے مایا روپی سنسار ہے۔

مائع (ع) اسم مؤنث:۔ رقیق شے۔ بہنے والی چیز جیسے پانی شہد۔ سرکہ تیل وغیرہ +

مایحتاج (ع) اسم مؤنث:۔ وہ شے جسکی طرف انسان کو حاجت پڑتی ہے۔ ضروریات + (اصل میں مایحتاج الیہ تھا لفظ الیہ اُس کا صلہ حذف کر دیا ہے)

مایقرا (ع) اسم مذکر۔ ایسا لکھا ہوا جسکو آدمی پڑھ سکے۔ پڑھنے جوگ +

مائل (ع) صفت:۔ (۱) میل رکھنے والا۔ متوجہ۔ راغب (۲) شائق۔ مالُوف۔ ملتفت۔ عاشق۔ میلان رکھنے والا (۳) خمیدہ۔ جھکا ہوا (۴) ڈھلوان جیسے سطح مائل (۵) لئے ہوئے۔ کسیقدر۔ تھوڑا سا جیسے سُرخی مائل زردی مائل وغیرہ

مائل کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) رجُوع کرنا۔ راغب کرنا۔ متوجہ کرنا۔ توجہ دلانا۔ (۲) جھکانا۔ ڈھلانا۔ خمیدہ کرنا۔ خم کرنا۔ سلامی کرنا +

مائل ہونا (۱) فعل لازم:۔ راغب ہونا۔ متوجہ ہونا۔ رجُوع ہونا۔ رغبت کرنا +

مُبا

ڈھلنا۔ جھکنا۔ پھسلنا + مفتون ہونا۔ فریفتہ ہونا +

مائیں (ف) اسم مؤنث:۔ ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک بڑی مائیں جو درخت گز کا پھل ہے۔ فارسی میں اسکو گزمازج عربی میں ثمرۃ الطرفا کہتے ہیں اوّل درجہ میں گرم ہے دوم میں خشک بعض کے نزدیک دوم میں بارد و یابس + دُوسری چھوٹی مائیں جسے عربی میں ثمرۃ الاثل کہتے ہیں یہ دُوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے مگر بعض نے دوم میں بارد سوم میں یابس لکھا ہے +

مایُوس (ع) صفت:۔ (۱) بے آس۔ نا اُمید۔ نراس۔ بے توقع + (۲) ناکام۔ نامراد۔ بے نیل مرام (۳) دل شکستہ (لغوی معنی مایُوس وہ چیز جس سے امید منقطع ہو گئی ہو۔ مگر اہل فارس نا اُمید کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اصل میں یہ یاس ماخوذ از یاس تھا مگر مولوی کے آنے سے مایُوس ہو گیا لیکن صاحب نفائس کے نزدیک یہ ایسی مغالطہ ہے جو فارسیوں کے تصرفات سے ہے کیونکہ فعل لازم سے مفعول نہیں آتا پس عربی میں ...)

مایُوس کرنا (۱) فعل متعدی:۔ آس توڑنا۔ نا اُمید کرنا۔ نراس کرنا + ... کرنا۔ دِل توڑنا +

مایُوس ہونا (۱) فعل لازم:۔ نا اُمید ہونا۔ نراس ہونا۔ بے آس ہونا۔ آس ٹوٹنا۔ ناکام ہونا۔ دل ٹوٹنا + حضور نظام آصف ؎

مایُوس نہ ہو کوئی زمانہ میں خدا سے ٭ ہونے کے لئے غیب سے سامان بہت ہیں

مایُوسی (ع) اسم مؤنث:۔ نا اُمیدی۔ نراس + ناکامی۔ نامرادی شکستہ دلی +

مایہ (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) پونجی۔ سرمایہ۔ جمع (۲) اصل۔ راس المال (۳) ہیولا (۴) مجازاً مقدار و کمیت۔ اندازہ جیسے کم مایہ (۵) دستگاہ۔ سامان (۶) واسطہ۔ سبب + درباب۔ دربارہ۔ برائے (۷) اُس گائے کا نام جس نے فریدوں کو دودھ پلایا تھا (۸) مادین۔ نر کا نقیض۔ مادہ (۹) بنیاد ہر چیز۔ نیو۔ بنا (۱۰) دولت۔ زر۔ جیسے مرد بے مایہ یعنی مفلس +

مایہ دار (۱) صفت:۔ دولتمند۔ مالدار۔ دھنونت۔ دھنی ؎

موتی ہیں آج بحر میں یا میری کلک میں ٭ مشہور ہیں جہان میں یہ مایہ دار دو (عارف)

مُباح (ع) صفت:۔ (۱) جائز۔ روا + حلال۔ حلال داشتہ شدہ ... مسنون۔ شریعت کے موافق (۲) پاک۔ شُدھ۔ پوتر ... ؎

کیا ہے عاشقوں کو مُباح ہے + قاضی پُوچھے کیا ہے تو کہہ ...

(۳) مذبُوح۔ ذبیحہ۔ ذبح کیا گیا +

مُباح رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ جائز رکھنا۔ روا رکھنا۔ درست ...

مُبا

مُباح کرنا (۱) فعل متعدی :- جائز کرنا۔ روا ٹھیرانا۔ حلال جاننا۔ درست تصوّر کرنا۔

مُباحثہ (ع) اسم مذکر :- بحث۔ مناظرہ۔ باہم بحث کرنا۔ تکرار۔ جواب سوال۔ ردّوبدل +

مباحثہ کرنا (۱) فعل متعدی :- بحث کرنا۔ بحثنا۔ مناظرہ کرنا۔ باہم ردّوبدل یا تکرار کرنا

مَبادا (ف) کلمۂ دُعا :- ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔ خدانخواستہ۔ دُور پار + قضارا۔ کداچت۔ کبھی ؎

غنچوں پہ کچھ جو کچھ خوفِ خدا بھی ہے مجھے ڈر ہے کہیں دل سے مبادا ہو دعا نکلے (امیر حسن)

بنے اُس بت میں جو کہاہے نہیں کہہ سکتے کہ مبادا کہیں سُنیا میں شریعت والے (ظفر)

مُبادَرَت (ع) اسم مؤنث :- (۱) جلدی۔ شتابی۔ تیزی۔ پھرتی۔ سرعت۔ عُجلت (۲) سبقت۔ پیشی (۳) دلیری۔ جرأت۔ چالاکی۔ چستی۔ بے باکی +

مُبادرت کرنا (۱) فعل متعدی :- سبقت کرنا۔ پیشی کرنا + دلیری کرنا۔ جرأت کرنا + چستی یا چالاکی کو عمل میں لانا +

مَبادَلہ (ع) اسم مذکر :- باہم بدل کرنا۔ بدلہ۔ عوضہ۔ معاوضہ۔ بدلا۔ پلٹی۔ ادلا بدلا۔ الٹا پلٹا۔ بدلائی + بنڈادن +

مبادلہ کرنا (۱) فعل متعدی :- بدلنا۔ پلٹنا۔ تبدیل کرنا۔ ادلا بدلا کرنا۔ باہم تبادلہ کرنا۔ ایک ملک کے سکّے سے دوسرے ملک کا سکّہ بدلنا +

مبادلہ ہونا (۱) فعل لازم :- الٹا پلٹا ہونا۔ عوض معاوضہ ہونا۔ ادلا بدلا ہونا +

مَبادی (ع) اسم مؤنث :- اصل۔ بُنیاد + ابتدا۔ آغاز۔ شروع۔ آرمبھ۔ مبدا۔ جیسے مبادی الحساب۔ مبادی العلوم +

مُبارِز (ع) صفت :- آگے بڑھ کر لڑنے والا سپاہی۔ مقابلہ پر آنے والا سپاہی۔ جنگجو۔ جنگی۔ بہادر۔ دل چلا۔ دلاور۔ سورببر۔ لڑاکا +

مُبارَک (ع) صفت :- (۱) نحس کا نقیض۔ برکت کردہ شدہ۔ خجستہ۔ باعث برکت۔ بزرگ کردہ شدہ۔ فرخ۔ یمن۔ بابرکت (۲) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ بھاگوان (۳) شُبھ۔ سُبھ۔ نیک۔ سعید۔ سعد۔ اچھا۔ موافق۔ مسعود۔ لایق۔ سزاوار۔ سازگار۔ لنا بھنا۔

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا آج ہے یُمن وسعادت کا ترے سر سہرا (ذوق)

(۴) مبارکباد۔ جے جے کار۔ خوش آمدی۔ سو آگتم۔ مرحبا۔ خوشا جیسے ناک کاٹی مبارک کان کاٹے سلامت (۵) تہنیت۔ مژدہ۔ خوشخبری۔ بدھائی۔ منگل چار۔ بدھاوا۔

مبارکباد (ع + ف) دُعا۔ (۱) سعید ہو۔ نیک ہو۔ سازگار ہو۔ برکت نصیب ہو۔ خدا برکت دے (۲)۔ اسم مؤنث) :- تہنیت۔ خوشخبری۔ مژدہ۔ شادی کی تہنیت۔ بدھائی۔ بدھاوا۔ منگل چار۔ شادیانہ ؎

دیکھے کچھ کہ نہ تھا مرنا ترے ناشاد کا گرم تھا ہر سمت ہنگامہ مُبارکباد کا (مرزا صابر)

مُبا

(۳) اشیرباد۔ کلیان۔ دعائے خیر +

مبارکباد دینا (۱) فعل متعدی :- بدھائی دینا۔ شادی کی تہنیت کرنا +

مبارکبادی (۱) اسم مؤنث :- مبارکی۔ بدھائی۔ بدھاوا۔ تہنیت۔ مژدہ۔ خوشی۔ خوشخبری۔ شادیانہ +

مبارکبادی دینا (۱) فعل متعدی :- بدھائی دینا۔ بدھاوا دینا +

مبارکبادی گانا (۱) فعل متعدی :- شادیانہ گانا۔ شادی کے گیت گانا۔ بدھائی گانا +

مبارکباد کہنا (۱) فعل متعدی :- تہنیت دینا۔ بدھائی دینا +

مبارک سلامت (ع) اسم مؤنث :- بدھائی اور شکریہ۔ گُن باد شادی کی باہمی تہنیت +

مبارک ہو (۱) کلمۂ دعا :- (۱) جب کسی دوست کو کوئی چیز ملتی ہے تو بطریقِ دعا یہ کلمہ کہتے ہیں یعنی خدا الٹا بھنا کرے۔ سازگار رہو ؎

کہا شاہِ دوعالم نے نہ بے بخت مُبارک ہو بھرت کو اف و تخت (خوشتر)

(۲) بطریقِ طنز وطعن بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جیسے کان کٹے مُبارک ناک کٹی سلامت +

مبارک سلامت ہونا (۱) فعل لازم :- باہمی تہنیت ہونا۔ ایک دوسرے کو باہم تہنیت سُنانا +

مبارکی (۱) اسم مؤنث :- (۱) مبارکبادی۔ برکت۔ یمن۔ تہنیت۔ بدھائی (۲) دعائے خیر۔ دعائے نیک۔ اشیرباد۔ کلیان (۳) نیکی۔ سعادت +

مُباشَرَت (ع) اسم مؤنث :- جماع۔ صحبت۔ صحبت داری۔ خلوت۔ مجامعت۔ بھوگ۔ وِشے۔ رنگ رس۔ ہم بستری۔ ہمخوابی +

مباشرت کرنا (۱) فعل متعدی :- صحبت کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ وِشے کرنا۔ بھوگ کرنا۔ جماع کرنا۔ مجامعت کرنا۔ ہمبستر ہونا +

مُباف (۱) اسم مذکر :- (مُوباف کا مخفف) وہ کپڑے کی دھجی یا پٹی جو عورتیں سر گوندھ کر چوٹی میں گوندھ لیتی ہیں +

مَبالِغ (ع) اسم مذکر :- مَبلَغ کی جمع۔ روپے۔ رقمیں۔ رقوم نقدی۔ رقوماتِ زر +

مُبالغہ (ع) اسم مذکر :- کسی کام میں سخت کوشش کرنا۔ ایسی تعریف یا ہجو جو محال معلوم دے۔ زیادہ گوئی۔ طول طویل یا لمبی چوڑی بات۔ حد سے بڑھ کر بولنا۔

مبالغہ کرنا (۱) فعل متعدی :- زیادہ گوئی کرنا۔ حد سے زیادہ تعریف یا مذمّت کرنا۔ بڑھا کر بیان کرنا۔ اصل کے خلاف کہنا۔ ترجیح بلا مرجّح +

مُباہات (ع) اسم مؤنث :- فخر۔ شیخی۔ بڑائی۔ کسی بات پر تفاخر کرنا +

مُبتَدا (ع) اسم مؤنث :- (۱) اوّل شروع - آغاز - ابتدا - آرمبھ (۲- گرمر) جملۂ اسمیہ کا پہلا جزو - خبر کا نقیض - مسند الیہ +

مبتدا و خبر (ع) اسم مؤنث :- اوّل آخر - مسند الیہ اور مسند - اسم اور اُس کی خبر - بات کی ابتدا اور انتہا - سرپیر +

مبتدا و خبر ندار د (۱) محاورہ :- بے سروپا بات - وہ بات جسکا سر پیر نہ ہو +

مُبتَدِی (ع) اسم مذکر - شروع کرنے والا - نوآموز - سیکھنے والا - ابجد خواں +

مُبتَذَل (ع) صفت :- ذلیل - خوار - خفیف - حقیر - رسوا - بدنام - سفلہ - کمینہ - بیقدر +

مُبتَلا (ع) صفت :- گرفتار - ماخوذ - پکڑا ہوا (۲) پھنسا ہوا - بسا ہوا - اُلجھا ہوا + غلطان - پیچان - کسی بلا یا آفت میں پڑا ہوا - پیچ میں آیا ہوا - گھرا ہوا (۳) عاشق - فریفتہ - دل دادہ - اٹکا ہوا - دل آیا ہوا - لتو - مفتون - گرویدہ - موہت - لوبھی - (۴) مصروف - مشغول - لگا ہوا +

مبتلائے آفت (ف) صفت :- گرفتار بلا - مصیبت میں پھنسا ہوا - بپتا میں پڑا ہوا + آفت زدہ - مصیبت زدہ +

مبتلائے بلا (ع) صفت :- دیکھو (مبتلائے آفت) +

مبتلائے عشق (ع) صفت :- کسی کے دام عشق میں اُلجھا ہوا - شیدا - دوالہ - فریفتہ - مفتونِ اُلفت +

مبتلا کرنا (۱) فعل متعدی :- پھانسنا - گرفتار کرنا - پھنسانا - عذاب میں ڈالنا - اُلجھانا + مائل کرنا - فریفتہ کرنا - مفتون کرنا +

مبتلا ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پھنسنا - گرفتار ہونا - (۲) اُلجھنا - اٹکنا - عشق میں گرفتار ہونا - عاشق ہونا - فریفتہ ہونا ؎

شکوہ جو کیا میں نے جو اُن سے تو کہا   مبتلا آپ بھلا اور کہیں کیوں نہ ہوئے (معروف)

مَبدا (ع) اسم مذکر :- جائے شروع - ظاہر ہونے کی جگہ - آغاز - شروع - ابتدا - آرمبھ - نکاس - مول - منبع - مصدر - پنا - اصل - بنیاد - مادہ - جڑ جیسے مبدائے فساد +

مُبدَّل (ع) صفت :- (۱) بدلا ہوا - تبدیل شدہ - متغیر - پلٹا ہوا - بدلا گیا (۲- اسم مذکر - گرمر) مبدل منہ - وہ اسم جسکے بعد ایک اسم اُسکا بدل واقع ہو اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے مثلاً زید تیرا بھائی آیا - زید مبدل منہ اور بھائی اُسکا بدل ہے +

مُبَرّا (ع) صفت :- (۱) بری - صاف - آزاد - پاک - منزہ - نیارا (۲) بزدوکھی - معصوم - بےقصور - بےعیب - بےگناہ (۳) بیزار - دور شدہ - متنفر +

مَبرَز (ع) اسم مؤنث :- مقعد - گانڈ - پیخانہ نکلنے کی جگہ - سفرہ - دُبر - گون + پیخانہ

مُبرَم (ع) صفت :- محکم - اُستوار - مضبوط - مستحکم - سخت - ضروری - لابد - ناقابل مزاحمت - اٹل - اٹٹ جیسے قضائے مُبرم +

مَبرُور (ع) صفت :- نکوئی کردہ شدہ - نیکی کیا گیا - مقبول - گناہوں سے بری کیا گیا - مغفور - مرحوم - بیکنٹھ باشی + جنتی - پاک - مقدس +

مُبَشِّر (ع) صفت :- خوش خبری پہنچانے والا - مژدہ رساں - بشارت دہندہ +

مُبصِر (ع) صفت :- (۱) بینائی والا - بینا - دیکھنے والا - سوجھاکھا (۲) پرکھنے والا - پرکھیا - کھرا کھوٹا دیکھنے والا - جوہری - صراف - نگاہ باز ؎

اُن دکانوں کی دیکھ کے حیران رہ گئے   تھی جن مبصروں کو کہ تلوار کی نگاہ (مصحفی)

مَبعُوث (ع) صفت :- اُٹھایا گیا - برانگیختہ کیا گیا - پیدا کیا گیا - بھیجا گیا +

مبعوث ہونا (۱) فعل لازم :- نبی کا بھیجا جانا +

مَبلَغ (ع) صفت :- مصدر میمی جو زرنقد کی صفت میں بمعنی اسم مفعول آتا ہے - (۱) کامل - سرہ + کھرا - پرکھا ہوا (۲) مقدار - کمیت (۳) اندک - تھوڑا - جیسے مبلغ راہ (۴) بسیار - بہت (۵) روپیہ کی رقم - تعداد زر +

مَبنی (ع) صفت :- بنا کی جگہ - بنیاد - جسکے اوپر کسی بات کی بنا ہو - بنا کیا گیا - بنا رکھا گیا

مبنی ہونا (۱) فعل لازم :- کسی بات کی کسی بات پر بنا ہونا - موقوف ہونا - منحصر ہونا

مُبہَم (ع) صفت :- ابہام کیا گیا - دربستہ - کار فروبستہ + مشتبہ - مشکوک - وہ کلام جسکا مطلب کسی طرح دریافت نہ ہو سکے - گول - گول گون - مذبذب +

مبہوت (ع) صفت :- (۱) حیران - بھوچکا - متحیر - ہکا بکا + گنگ - صم (۲) نشہ میں چور - سرشار - مخمور - دیوانہ - باؤلا +

مُبِین (ع) صفت :- ظاہر - آشکار + صاف + صریح + کھلا ہوا - پرگھٹ - مشہور - ظاہر و باہر +

مُبَیَّن (ع) اسم مذکر :- (۱) بیان کیا گیا - برتن کیا گیا - جتایا گیا - پرکاش کیا گیا - (۲- نحو میں) وہ اسم جسکے بعد ایک جملہ اسکی تفسیر میں واقع ہو - اس جملہ کو جملہ بیانیہ کہتے ہیں +

مَپان (ہ) اسم مؤنث :- ناپ - نپت - مپائی - ماپ - پیمایش - پیمودگی +

مَپانا (ہ) اسم مذکر - پیمانہ - کیل - ماپنے کی چیز - مقیاس جیسے جوتی کا مپانا لیجاؤ اور اسکے موافق بنا لاؤ +

مپانا (ہ) فعل متعدی :- (عوام) نپوانا - پیمایش کرانا +

مَپَت (ہ) اسم مؤنث :- پیمایش - ناپ - مقیاس +

مپنا (ہ) فعل لازم :- ناپا جانا - پیمایش ہونا - مپائی ہونا - گز یا جریب سے اندازہ کیا جانا -

مپو

مپنوانا (ہ) فعل متعدی :- نپوانا۔ پیمائش کرانا۔ ناپ کرانا ÷

مَت (ہ) کلمۂ نفی جو امر کے ساتھ آتا ہے :- لا۔ نہ۔ نہیں۔ نتی ۔ جیسے مت کرو، مت جاؤ۔ **نگوڑ** مت لا۔ مت کھا وغیرہ ؎

میرے تغیر حال پر مت جا | اتفاقات ہیں زمانے کے (میر)

مت رکھ یہ بدگمانی مجھ پہ کہ قتال کے تئیں | تیری ملاقاتی میں کروں مجرا و سلام (سودا)

مت پوچھو (محاورہ) قابل بیان نہیں۔ تعریف سے باہر ہے ؎

ڈوم کی چھوری کی مت پوچھو | رہبر راتجھے توانے کو وسے ہے کے (دبیر)

مت کر ساس بُرائی تیرے بھی آگے جائی (ہ) کہاوت :- بُرائی کا نتیجہ بُرا ہی ہوتا ہے۔ جیسا تو برائی بہو کے ساتھ کرے گی ویسا ہی تیری بیٹی کے ساتھ

مت (ہ) اسم مونث :- (۱) سمجھ۔ بوجھ۔ بدھی۔ گیان۔ ہوش۔ فہم۔ ادراک۔ فہم و فراست۔ عقل۔ زیرکی۔ خرد۔ دانائی۔ چترائی۔ ہوشیاری۔ عادت ÷

اے جان لڑکپن کی تری مت نہیں جاتی | ہاں سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی (انیس)

الٹی ہے مت اُنکی تجھے بوسہ ہی ملیگا | آتش حرکت قابل دشنام کیے جا (آتش)

(۲) اسم مذکر :- مذہب۔ بات۔ دھرم۔ فرقہ۔ پنتھ ÷ عقیدہ۔ اعتقاد ÷ یقین۔ نشچے۔

مت پھرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) رائے بدلنا۔ رائے قائم نہ رہنا۔ رائے پلٹنا ؎

الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری | ہائے کیوں تری مت سے مرا اغیار پھری (صبا)

(۲) سمجھ اُلٹنا۔ اوندھی سمجھ ہونا۔ عقل ماری جانا ÷

مت دینا (ہ) فعل متعدی :- رائے دینا۔ تدبیر بتانا۔ صلاح دینا۔ مشورہ دینا۔ عقل کی بات بتانا ÷ نصیحت کرنا۔ اپدیش دینا۔ سیکھ دینا ÷

مت ماری جانا (ہ) فعل لازم :- (عو) عقل ماری جانا۔ عقل زائل ہونا۔ مت گُم ہونا۔ عقل سے خارج ہونا۔ عقل کا جاتا رہنا۔ بیوقوف بننا۔ ہوش و حواس یا سُدھ بُدھ نہ رہنا۔ یہ اہل پنجاب کا محاورہ ہے مگر اب اَور لوگ بھی بولنے لگے ہیں ؎

کل زناخی کیا کہوں کیا میری مت ماری گئی | لے گیا رنگیں مجھے دیکر بتولا بوغبند (رنگین)

پنگھٹ کو ہماری اگر اسواری گئی ہے | تو واں بھی لگی ساتھ یہی خواری گئی ہے
سنتے ہیں کہ کہتی ہوئی پنہیاری گئی ہے | لو دیکھو بڑھاپے میں یہ مت ماری گئی ہے
سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا
(نظیر)

مَت ہین (ہ) صفت :- (ہندو) عقل سے خارج۔ بے عقل۔ بیخرد۔ مُورکھ۔ بودھو (۲) لا مذہب۔ بے دین۔ ملحد۔ ادھرمی (اس معنی میں یہ لفظ مت بمعنی مذہب سے متعلق ہے)

متا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) رائے۔ خیال ÷ صلاح۔ مشورہ (یہ لفظ مت کا مزید علیہ ہے)

متا

متا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) صلاح و مشورہ کرنا ÷ باہم سازش کرنا ÷

مُتَابَعَت (ع) اسم مونث :- (۱) پیروی۔ تقلید (۲) تابعداری۔ اطاعت۔ فرمانبرداری۔ بجا آوریِ حکم ÷

مُتَاثِر (ع) صفت :- (۱) اثر پذیر۔ اثر قبول کرنے والا۔ مؤثر۔ کارگر۔ (۲) دل میں بیٹھنے والا۔ دلگداز۔ جگرسوز۔ رقت انگیز۔ دل کو لگ جانے والا ÷

متاخرین (ع) اسم مذکر :- متاخر کی جمع۔ پچھلے زمانے والے۔ اخیر کے زمانے والے۔ اس زمانے کے۔ اب کے۔ حال کے زمانے کے لوگ۔ پچھلے لوگ۔ متقدمین کا نقیض ÷

مُتاس (ہ) اسم مونث :- (عوام) موتنے یا پیشاب کرنے کی حاجت۔ بول کرنے کی خواہش۔ احتیاج بول ÷

متاس لگنا (ہ) فعل لازم :- پیشاب لگنا۔ موتنے کی حاجت ہونا۔ بول کی احتیاج ہونا۔

مُتاسا (ہ) اسم مذکر :- وہ شخص جسے پیشاب کرنے کی سخت حاجت ہو۔ بول کرنے کا خواہاں۔ بول گرفتہ ÷

مَتاع (ع) اسم مذکر :- پونجی۔ سوداگری کا مال اسباب۔ رخت۔ اثاثہ۔ چیز۔ بست ÷ وہ چیز جس سے نفع حاصل ہو جیسے تجارت کا مال ÷ (اہل دہلی مونث اور اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں ؎

بلا غارتگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو | متاع صبر و طاقت سب مری اک پل میں غارت کی (ظفر)

کی گھر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر | تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہو گیا (نسیم لکھنوی)

مُتالی (ہ) اسم مونث :- (۱) وہ جگہ جو گھوڑے کے پیشاب کرنے کے واسطے مختص ہے۔ گھوڑے کے موتنے کی جگہ ؎

سڑتے تھے پھول جوش تھا گندہ بہار کا | کچھ کم متالی سے روش بوستاں تھی (رنگین)

(۲) اخور۔ کوڑا کرکٹ۔ طویلہ کی وہ گھاس جسے گھوڑوں نے موتا ہو ÷

مُتاعی (ع) اسم مونث :- لا متعہ، اہل تشیع میں وہ عورت جس سے متعہ کیا گیا ہو۔ چند روزہ بیوی۔ نکاحی سے کم درجہ کی بیوی ؎

نکاحی بیوی کرکے نکالا متاعی بندی کر گھر میں ڈالا | بنایا صاحب امام باڑا خدا کی مسجد کو تم نے ڈھا کر (میر یار علی)

مُتانا (ہ) فعل متعدی :- (عو) (۱) بچے کو پیشاب کرانا ÷ کسی جانور کو مُدر ادویات سے پیشاب کرانا (۲) (اسم مذکر) مثانہ۔ پھکنا۔ پیشاب رہنے کی جگہ (۳) اندری۔ ذکر۔ پیشاب گاہ۔ پہاڑی لوگ اسے موتنا کہتے ہیں ÷

مَتانت (ع) اسم مونث :- مضبوطی۔ محکمی۔ استواری۔ سنگینی۔ وزن۔ پختگی۔ جیسے متانتِ کلام ÷

مُتاہّل (ع) صفت :- اہل یا اہلیہ کرنے والا۔ جورو کرنے والا۔ کنبہ دار۔ قبیلہ دار۔

جو نُو بچے والا + بیاہا ہوا اسکوار اکا نقیض +

مُتَبایِن (ع) صفت :- باہم جُدا - باہم مختلف - متناقض - دو ایسے مخالف کہ ایک دُوسرے پر صادق نہ آسکیں - انمیل +

مُتَبَحِّر (ع) صفت :- بہت بڑا عالم - فاضلِ اجل + علم کا دریا - دریائے علم - بحرالعلوم -

مُتَبَرَّک (ع) صفت :- (۱) پاک - صاف - مقدس - پوتر - منزہ - مبرا + برکت یافتہ - برکت دار - (۲) قابل تعظیم - معزز - بزرگوار - بزرگ - آدر جوگ + فرشتہ خُو - فرشتہ خصلت - مَلَکی صفات +

مُتَبَسِّم (ع) صفت :- (از تبسم) (۱) مُسکرانے والا - آہستہ ہنسنے والا (۲) شگفتہ - کِھلا ہوا +

مُتَبَنّیٰ (ع) صفت :- گود لیا ہوا - فرزند بنایا ہوا - پسِ خواندہ - فرزندی میں لیا ہوا - لے پالک - پالا ہوا + بالک پُتر - دھرم پتر +

مُتَبَنّیٰ کرنا (ف) فعل متعدی :- گود لینا - فرزندی میں لینا - بیٹا بنانا - بیٹا کر لینا +

مُتَجاوِز (ع) صفت :- تجاوز کرنے والا - گزرنے والا - اپنی حد سے گزر جانے والا +

مُتَّحِد (ع) صفت :- اتحاد کیا گیا - ایک کیا گیا - ایک + ملا ہوا + متفق - شامل - مشمول + مخلوط - پیوستہ +

مُتَحَرِّک (ع) صفت :- (۱) قابل حرکت - حرکت کرنے والا - چلتا پھرتا - جُنبان - ہرتا پھرتا - چلتا ہوا - رمتا - رواں - جاری - متدائر - حرکت پذیر + منقولہ - (۲ - نحو) وہ حرف جو زیر یا زبر یا پیش رکھتا ہو +

مُتَحَقَّق (ع) صفت :- تحقیق کیا گیا - درست - ٹھیک - صحیح - تحقیق + معتقد +

مُتَحَقَّق کرنا (ف) فعل متعدی :- تحقیق کرنا - ثابت کرنا - تصدیق کرنا - جانچنا - امتحان کرنا - پرشچے کرنا - تجربہ سے معلوم کرنا +

مُتَحَمِّل (ع) صفت :- برداشت کرنے والا - صابر - بُردبار - سنتوکھی - گمبھیر - مستقل مزاج - ثابت قدم +

مُتَحَیِّر (ع) صفت :- حیران - بھچک - متعجب - بھوچکا - حیران و پریشان - حیرت زدہ - دنگ - حواس باختہ - سراسیمہ - ہکا بکا - بھوُت +

مُتَخاصِم (ع) صفت :- خصومت کرنے والا - جھگڑالو - دشمن - مخالف + مدعی - لڑنیوالا

مُتَخاصِمَین (ع) اسم مذکر :- مدعی اور مدعا علیہ - طرفین جو جھگڑا کریں - باہم مخالف فریقین

مُتَخَلخِل (ع) صفت :- (۱) اندر سے خالی - پولا جو ٹھوس نہ ہو - (۲ - ۱) ڈھیلا - ڈھیلا ڈھالا - جیسے یہ انگرکھا تو متخلخل ہو گیا +

مُتَخَلِّص (ع) صفت :- تخلص رکھنے والا - ملقب - موسوم - مسمی بہ - نامزد - مخاطب - معروف -

مُتَخَیَّل (ع) صفت :- خیال کیا گیا + موہوم +

مُتَخَیِّلہ (ع) اسم مذکر - (۱) خیال کیا گیا + محلِ خیال یعنی دماغ (۲) بکسر یائے تحتانی قوّتِ خیالی - قوّتِ متصوّرہ + خیال - تصوّر - وہم - گمان - قیاس - سوچ بچار - دماغ کی اُس قوّت کا نام جو بعض صُورتوں کو بعض معنی سے ملاتی اور کبھی دیکھی یا اَن دیکھی سچی خواہ جھوٹی چیزوں کو منقّش کرتی ہے +

مُتَداوَل (ع) صفت :- ہاتھوں ہاتھ پُہنچی ہوئی چیز - دست بدست پھری ہوئی چیز - نوبت بہ نوبت گرفتہ شدہ - مروّج +

مُتَدَیِّن (ع) صفت :- (۱) دیندار - مومن (۲) امانت دار - امین - دیانتدار - دھرم آتما - دھرمی - ایماندار - سچا - کھرا - کھرتل - معاملہ کا سچا - راست معاملہ - ست بادی - ایماندار - راسخ الاعتقاد - بات کا پُورا +

مُتَذَکَّرہ (ع) صفت :- ذکر کیا گیا - بیان کیا گیا - مذکورہ - مظہرہ +

مُتَذَکَّرۂ بالا (ع + ف) صفت :- جسکا اُوپر ذکر آچکا ہو - مرقومۂ بالا +

مِتّر (س) اسم مذکر :- (ہندو) (۱) دوست - مخلص - یار - مِتر - میت - محب - حبیب - اخلاصمند - آشنا - ہتو - (۲) خیر خواہ - خیر اندیش - بھی خواہ (۳) یاور - مددگار - ساتھی - جانی - سہایک (۴) مصاحب - ہمنشین - جلیس +

مِتّر (ہ) اسم مذکر :- (انگریزی مانیٹر) (۱) کھیل کا افسر - وہ لڑکا جو کھیل میں سردار بنایا جائے - سرگروہ - سرغنہ - کپتان - صوبہ دار +

مُتَرادِف (ع) صفت :- ہم ردیف - ایک دُوسرے کے پیچھے سوار ہونیوالا - ہم معنی - متحد المعنی - سم ارتھی - دو ایسے لفظ جنکے معنی ایک ہی ہوں باہم مترادف کہلاتے ہیں - سم ارتھی +

مُتَرجِم (ع) اسم مذکر :- ترجمہ کرنے والا - ایک زبان سے دُوسری زبان میں بیان کرنے والا - ترجمان - دو بھاشیا + شارح - ٹرینس لیٹر - ترجمہ نویس - سنگرہ کاری +

مُتَرَدِّد (ع) صفت :- (۱) آنے جانے والا - تردّد کرنے والا - (۲) متفکر - فکرمند - چنتاوان - مُشوّش - سوچ میں رہنے والا - سوچ کرنیوالا (۳) پس و پیش میں جنیوالا - پس و پیش کرنیوالا - دُبدھا میں رہنے والا (۴) مضطرب - بیقرار - آشفتہ - پریشان

مُتَرَشِّح (ع) صفت :- تراوِندہ - ٹپکنے والا + مجازاً ظاہر ہونے والا - ظاہر - عیاں - آشکارا جیسے "اُنکے مضمون سے مترشح ہوتا ہے" +

مُتَرَصِّد (ع) صفت :- امیدوار - متوقع - امید رکھنے والا - آس رکھنے والا -

مَتْرُوک (ع) صفت :- ترک کردہ شدہ - چھوڑا گیا + منسوخ - خارج شدہ -

متز

وہ حرج۔ باطل۔ معطل۔ بیرواج + رد کیا گیا + نکسال باہر۔ تجدیا گیا + نامنظور۔ دل سے اترا ہوا

مُتَزایِد (ع) صفت :- بڑھنے والا۔ زاید ہونے والا۔ زیادہ ہونے والا۔ جیسے حرکت متزاید جو دم بدم بڑھتی جائے +

مُتَزَلزِل - (ع) صفت :- ڈگمگانے والا۔ لرزندہ۔ لرزاں۔ جنبش کرنیوالا۔ لڑکھڑانے والا۔ کانپنے والا +

مُتَساوی (ع) صفت :- باہم برابر۔ ایک دوسرے کے مساوی۔ برابر۔ ایک پرمان۔ ہموزن۔ ہمشکل۔ ہم مقدار۔ ہمسر۔ مقابل۔ ہمتا۔ ہم قدر۔ ہم قیمت +

مُتَسَلِّط (ع) صفت :- غالب ہونیوالا۔ غالب۔ غلبہ کرنے والا + قبضہ کرنیوالا۔ قابض۔ مختارِ کل۔ کل مختار +

مُتَشابِہ (ع) صفت :- (۱) ہمشکل۔ ہم صورت۔ ہمتا۔ ہم مثل۔ نظیر۔ مساوی۔ موافق۔ یکساں۔ مقابل۔ برابر۔ مانند۔ سمانتا (۲) جسکے معنی میں کچھ شبہ ہو۔ مخفی المعنی۔ مشتبہ۔ مشکوک (۳۔ اسم مذکر) بھول۔ چوک۔ شبہ۔ جیسے قرآن شریف میں بعض آیات کے یکساں آجانے سے شبہ پڑکر کہیں سے کہیں پڑھ جاتے ہیں +

مُتَشابِہ لگنا (۱) فعل لازم :- شبہ پڑنا۔ کہیں سے کہیں پڑھنے لگنا۔ بھول میں پڑنا۔ چوکنا (یہ محاورہ خاص قرآن شریف کے واسطے ہے کیونکہ اس میں بعض آیات کے مختلف موقعوں پر آجانے سے حافظ لوگ کہیں سے کہیں پڑھجاتے ہیں جس سے سیاق عبارت میں فرق آجاتا ہے)

مُتَشَرِّع (ع) صفت :- پابندِ شریعت۔ بھگت۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ پکا دیندار۔ سادھو۔ سنت +

مُتَشَکِّل (ع) صفت :- شکل اختیار کرنے والا۔ کوئی صورت قبول کرنے والا +

مُتَصاعِد (ع) صفت :- صعود کرنے والا۔ اوپر چڑھنے والا۔ اوپر کو جانے والا +

مُتَصَدِّع (ع) صفت :- دردِ سر کرنے والا۔ دردِ سر دینے والا۔ تصدیعہ دینے والا۔ تکلیف دہندہ۔ متکلف +

مُتَصَدّی (ع) صفت :- (۱) پیش آنے والا + پیشکار + دیوان (۲) ذمہ دار۔ کفیل (۳) منتظم۔ انتظام کرنے والا (۴) منشی۔ محرر۔ کاتب۔ دبیر۔ نقلنویس۔ کاتب۔ کاپی کرنے والا (۵) مُشرِف۔ محاسب۔ حساب داں۔ جمع خرچ نویس + پٹواری (۶) نائب۔ مُنیم۔ گماشتہ۔ ایجنٹ +

مُتَصَرِّف (ع) صفت :- قابض۔ تصرف کرنے والا۔ قبضہ کرنے والا +

مُتَصَف (ع) صفت :- جسکے ساتھ کوئی وصف لگا ہو۔ موصوف۔ تعریف کیا گیا۔ صفت کردہ شدہ +

متع

مُتَّصِل (ع) صفت :- اتصال رکھنے والا۔ پاس۔ قریب۔ لگا ہوا۔ لگواں۔ جڑواں۔ پیوستہ۔ نزدیک۔ ملحق۔ مماس۔ بھڑواں + برابر۔ متواتر۔ لگاتار۔ پے در پے۔ تابڑتوڑ۔ پیاپے۔ وباد ب ؎

اب نہ ہے بزم طرب ہو گیا کانا رونا - رات بھر سارے محلے کو جگانا رونا
صحن میں کبھی دالان میں آنا رونا - خون دل متصل آنکھوں سے بہانا رونا
خاک پر لیٹ کے ہر شام سحر کرتی ہوں
زندگی مردہ کی مانند بسر کرتی ہوں

[illegible]

مُتَصَوَّر (ع) صفت :- تصور کیا گیا + خیال کیا گیا۔ بچارا ہوا۔ سوچا ہوا +

مُتَضاد (ع) صفت :- (۱) باہم مخالفت کرنے والا۔ متباین۔ متناقض۔ منافی۔ مخالف۔ برعکس۔ الٹا۔ ناموافق (۲) ایک صنعت کا نام جسمیں مخالف اور متضاد معانی کے الفاظ لائے جاتے ہیں۔ جیسے زمین آسمان۔ ٹھنڈا گرم وغیرہ +

مُتَضَمِّن (ع) صفت :- درضمن گیرندہ۔ پیٹ میں لینے والا + شامل۔ مشتمل۔ مندرج۔ داخل۔ مشمول +

مُتَعارِف (ع) صفت :- معروف۔ مشہور۔ آپسمیں تعارف رکھنے والا۔ جان پہچان۔ جسمیں کچھ پوچھنے کی حاجت نہ پڑے +

مُتَعارِفہ (ع) صفت :- مشہورہ۔ مشہور۔ جو قابل اعتراض نہ ہو۔ قابل تسلیم۔ بدیہہ۔ ظاہر۔ جیسے علوم متعارفہ (تحریر اقلیدس) +

مُتَعاقِب (ع) صفت :- (۱) پیچھے سے آنے والا۔ مترادف۔ پس روندہ۔ تعاقب کرنے والا (۲) جانشین۔ ولیعہد + اولاد +

مُتَعال (ع) صفت :- بلند۔ عالی۔ برتر۔ بزرگ۔ جیسے ایزدِ متعال + (اصل میں متعالی تھا جو تعالی کا صیغہ اسم فاعل اور باب تفاعل سے ناقص واوی ہے تعلیل کے بعد متعال رہ گیا ہے یعنی بلند ہونے والا)

مُتَعَجِّب (ع) صفت :- تعجب کرنے والا۔ حیرت میں رہنے والا۔ دنگ۔ ہکدک۔ حیران۔ حیرت زدہ۔ متحیر +

مُتَعَدِّد (ع) صفت :- (۱) گنے ہوئے۔ گنتی کے۔ چند۔ شمار کردہ شدہ۔ تھوڑے (۲) بہت۔ بہت سے۔ بہتیرے (۳) مختلف۔ متفرق۔ جدا جدا +

مُتَعَدّی (ع) صفت :- (۱) تجاوز کرنے والا (۲) اثر کر جانے والی بیماری۔ ایک سے دوسرے کو اثر ہو جانے والی بیماری (۳۔ نحو) وہ فعل جو مفعول کو بھی چاہے

مُتَعَرِّض (ع) صفت :- آگے آنے والا۔ روکنے والا۔ مزاحم ہونے والا۔ اعتراض کرنیوالا

مُتَعَصِّب (ع) صفت :- تعصب کرنیوالا۔ دین کی پچ کرنے والا۔ مذہب کا کچا

مُتَعَفِّن (ع) صفت :- (۱) عفونت رکھنے والا۔ سڑا ہوا۔ بُسا ہوا۔ جیسے طعام گندہ

بربادہ ار (۲) مجازاً ہلاک۔ فاسد +

مُتعلّق (ع) صفت:- (۱) تعلق رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا۔ علاقہ رکھنے والا + (۲) سمبندھی۔ رشتہ دار۔ قرابتی (۳) شامل۔ متضمن۔ مشمولہ۔ منسلک (۴) تابع۔ ماتحت۔ وابستہ۔ آدھین +

مُتعلّق کرنا (۱) فعل متعدی:- (۱) لگانا۔ ملانا۔ ملحق کرنا۔ شامل کرنا + پیوستہ کرنا۔ سانٹنا (۲) ساتھ لگانا۔ جوڑنا۔ ٹانکنا۔ چسپاں کرنا۔ نتھی کرنا (۳) سپرد کرنا۔ سونپنا۔

مُتعلّقات (ع) متعلق کی جمع (۱) بال بچے۔ کنبہ قبیلہ +

مُتعلّقین (ع) صفت:- (۱) متعلق کی جمع۔ تعلق رکھنے والے۔ لواحق۔ مجازاً بال بچے گھر کے لوگ۔ وابستگان (۲) نوکر چاکر۔ شاگرد پیشہ +

مُتعلّم (ع) صفت:- تعلیم پانے والا۔ طالب علم۔ مبتدی۔ تلمیذ۔ شاگرد۔ چیلا چانٹا +

مُتعہ (ع) اسم مذکر:- چند روزہ نکاح جو شیعہ مذہب میں جائز رکھا گیا ہے کہ کچھ مدت کے واسطے عورت سے نکاح کر لینا +

مُتعہّد (ع) صفت:- (۱) ذمہ دار + کام میں مشغول (۲) جس سے عہد کیا گیا ہو۔ عہد کردہ شدہ۔ وہ سرکاری یورپین ملازم جو ولایت سے عہدنامہ لکھ کے آتے ہیں۔ (۳) ہمعصر۔ ہم عہد۔ ایک زمانہ کے (۴) ٹھیکہ دار۔ مستاجر۔ کنگنی دار +

مُتعیّن (ع) صفت:- مقرر کیا گیا۔ کسی کام پر لگایا گیا۔ تعین کردہ شدہ +

مُتعیّن کرنا (۱) فعل متعدی:- مقرر کرنا۔ نوکر رکھنا۔ کام پر لگانا۔ تعینات کرنا۔ نامزد کرنا۔ مامور کرنا +

مُتعیّن ہونا (۱) فعل لازم:- مقرر ہونا۔ نوکر ہونا۔ کام پر لگنا۔ تعینات ہونا۔ نامزد ہونا۔ ملازم ہونا۔ چپراس لگا جانا۔ مامور ہونا +

مُتغیّر (ع) صفت:- (۱) متبدل۔ تبدیل ہونے والا۔ تغیر پذیر۔ پلٹ جوگ۔ قابل تغیر (۲) غیر مستقل۔ بے ثبات۔ اتھر +

مُتغیَّر (ع) صفت:- تغیر کیا گیا۔ بدلا گیا + تبدیل شدہ۔ پلٹا ہوا۔ انقلاب شدہ۔ انحراف کردہ شدہ۔ منحرف +

مُتفاوت (ع) صفت:- تفاوت کیا گیا۔ فرق کیا گیا۔ بعید۔ دور دراز۔ فرق کردہ شدہ + متبائن۔ متضاد۔ نیارا۔ مخالف +

مُتفحّص (ع) صفت:- ڈھونڈنے والا۔ تلاش کرنے والا۔ کاوندہ۔ جستجو کرنے والا۔ متلاشی۔ کھوجنے والا۔ محقق۔ تجسس کرنے والا۔ تحقیق کنندہ۔ تگ و دو کرنے والا +

مُتفرّق (ع) صفت:- فرق کیا گیا۔ جدا جدا۔ الگ الگ۔ مختلف۔ بھانت بھانت کا۔ علیحدہ علیحدہ۔ نیارا نیارا۔ فرق فرق سے۔ منفصل۔ پراگندہ۔ منتشر۔ پریشان۔ بکھرا ہوا

مُتفرّق کرنا (۱) فعل متعدی:- جدا کرنا۔ نیارا کرنا۔ پراگندہ کرنا۔ تتر بتر کرنا۔ منتشر کرنا۔ بکھیرنا۔ پھیلانا۔ الگ الگ کرنا +

مُتفرّقات (ع) اسم مؤنث:- (۱) مختلف چیزیں۔ اشیائے مختلفہ۔ متفرق چیزیں (۲) حساب کی مختلف رقمیں۔ رقوم مختلفہ (۳) زمین کے وہ جدا جدا ٹکڑے جو ایک گاؤں یا املاک میں شامل ہوں +

مُتّفِق (ع) صفت:- (۱) اتفاق کرنے والا + ملا ہوا۔ شامل۔ جڑا ہوا۔ لگا ہوا + (۲) راضی۔ رضامند۔ موافق (۳) ایک دل۔ ایک رائے۔ ایک زبان۔ ہمرائے۔ یک رنگ۔ ہمدل۔ ہمزبان۔ ہم صلاح۔ ہم مشورہ۔ ایک منہ +

مُتّفِق الرائے (ع) صفت:- ہمرائے۔ ہم صلاح۔ ہم مشورہ۔ شریک الرائے۔ ایک جہت +

مُتّفِق الکلمہ (ع) صفت:- یکزبان۔ ایک منہ۔ ہمزبان۔ ہمرائے۔ ہم صلاح۔ ہم مشورہ +

مُتّفِق اللفظ (ع) صفت:- دیکھو (متفق الکلمہ) +

مُتّفِق علیہ (ع) صفت:- جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ جس پر سب اتفاق کرنے والے ہوں۔ سب کی رائے اور مرضی کے موافق +

مُتّفِق ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) موافق ہونا۔ شریک الرائے ہونا۔ ہمزبان ہونا۔ (۲) ایک دل ہونا +

مُتفکّر (ع) صفت:- فکرمند۔ جس کو فکر ہو۔ چنتا وان۔ مغموم۔ دلگیر۔ اداس۔ سست +

مُتفنّن صفت:- ذوفنون۔ عیار۔ فن فریب جاننے والا۔ فطرتی۔ حیلہ باز۔ چھلیا۔ دغاباز۔ فریبی۔ چالاک +

مُتفنّی (ع) صفت:- حکمتی + فند فریب جاننے والا۔ مکار۔ حیلہ باز۔ فریبی۔ دھوکے باز۔ فیلسوف۔ عیار +

مُتقاضی (ع) صفت:- تقاضا کرنے والا۔ طلب کرنے والا۔ مطالبہ کرنے والا۔ مانگنے والا +

مُتقدّم (ع) صفت:- پیش ہونے والا۔ آگے بڑھنے والا + اگلا۔ پہلے کا۔ سلف کا۔ سابق کا۔ پُرانا۔ پراچین۔ پہلے زمانہ کا +

مُتقدّمین (ع) اسم مذکر:- (متقدم کی جمع) پہلے زمانے کے لوگ۔ پراچین +

مُتّقی (ع) صفت:- پرہیزگار۔ گناہوں سے بچنے والا۔ خلاف شرع سے پرہیز کرنے والا۔ زاہد۔ عابد۔ پارسا۔ خدا پرست۔ بھگت۔ دیندار۔ دھرمی۔ ستی۔ جتی۔ صوفی صافی +

مُتکبّر (ع) صفت:- تکبر کرنے والا۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ خودپسند۔ اترانے والا +

مُتکفّل (ع) صفت:- ضامن۔ کفیل۔ ذمہ دار۔ متعہد + آڑ کرنے والا +

متک

مُتَکَلِّف (ع) صفت :- (۱) تکلیف کرنے والا + کوشش کرنے والا - (۲) تکلیف دہندہ - تصدیعہ دینے والا +

مُتَکَلِّم (ع) صفت :- بولنے والا - کلام کرنے والا - بات کرنے والا - تقریر کرنے والا +

مُتَکَلِّمِین (ع) اسم مذکر :- (۱) کلام کرنے والے (۲) علم کلام جاننے والے - مذہبی باتوں کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے والے - (۳) صفت) خوش گفتار - شیریں زبان - خوش بیان - خوش تقریر +

مُتَلاشی (ع) صفت :- (۱) سرگرداں - پریشان - خراب و خستہ (۲) نیست و نابود معدوم - فنا ہونے والا - مٹنے والا (۳ - ۱) تلاش کرنے والا - ڈھونڈنے والا - کھوجی (اخیر معنی میں یہ لفظ نر کی تلاش سے اُن لوگوں نے جن کو عربی و ترکی کی تمیز نہیں بنایا ہے جو محض غلط ہے کیونکہ عربی قاعدہ یہاں جاری نہیں ہو سکتا تلاشی البتہ تلاش کرنیوالا بقاعدۂ فارسی بن سکتا ہے اوّل و دوم معنی میں عربی ہے جو لاشے سے مشتق ہے)

مُتَلَذِّذ (ع) صفت :- لذّت اُٹھانے والا - مزا لینے والا - ذائقہ چکھنے والا - سواد پانے والا - محظوظ ہونے والا - لُطف اُٹھانے والا +

مُتَلَوِّن (ع) صفت :- رنگ برنگ ہونیوالا - تلوّن اختیار کرنے والا - وہ شخص جسکے مزاج میں استقلال نہ ہو - تغیّر پذیر - تبدّل پذیر - متغیر - گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ + وہمی - وسواسی + موم کی ناک - طرح طرح کا - رنگ برنگ کا +

مُتَلَوِّن مزاج (ع) صفت :- جسکے مزاج میں استقلال نہ ہو - اوچھا - وہمی - وسواسی - خفتانی - تولہ ماشہ +

مَتَلی (ہ) اسم مؤنث :- متلیان - مالش - دلشوری - طبیعت کا غذا یا خلط شوری کے معدہ سے دفع کرنے کے واسطے تقاضا کرنا + اُبکائی +

مُتَمادی (ع) صفت :- دراز - لمبا - طویل - بعید +

مُتَمَتِّع (ع) صفت :- تمتّع اُٹھانے والا - فایدہ اُٹھانے والا - برخوردار - مستفید +

مُتَمَرِّد (ع) صفت :- سرکش - نافرمان - باغی - منحرف - بپھرا ہوا - اُبلا دھی - نٹ کھٹ - نٹ کھٹی کرنے والا +

مُتَمَلِّق (ع) صفت :- تملّق کرنے والا - خوشامدی - چاپلوسی کرنے والا - تلو تتو کرنے والا - سست بچنی - ہاں میں ہاں ملانے والا - خُصیے سہلانے والا +

مُتَمَکِّن (ع) صفت :- جائے گزیں - جگہ پکڑنے والا + قایم +

مُتَمِّم (ع) صفت :- (۱) تمام کرنے والا - کامل کرنیوالا - پورا کرنے والا - ختم کرنے والا - (۲) اقلیدس - اسم مذکر) جو سطح متوازی الاضلاع کسی سطح متوازی الاضلاع کو تمام کرے اُسے اُس سطح کا متمم کہتے ہیں - کسی سطح متوازی الاضلاع کے عَلَم کا حصّہ

متم

مُتَمَنّی (ع) صفت :- تمنّا کرنے والا - آرزو رکھنے والا - آرزو مند - خواہشمند - مشتاق - ارمان رکھنے والا +

مُتَمَوِّل (ع) صفت :- دولتمند - مالدار - دھنی - تونگر - امیر +

مَتْن (ع) اسم مذکر :- (۱) پشت - پیٹھ (۲) مضبوط - اُستوار - مستحکم (۳) سخت اور اونچی زمین (۴ - مجازاً) کتاب کی اصل عبارت جسکی شرح کی جائے - وہ عبارت جو کتاب کے بیچ میں ہو (۵) بیچ - درمیان - وسط + درمیانی حصّہ + بود وہ جیسے دوشالے کا متن - کتاب کا متن (بہ فتح اوّل متن بالفتح مشکات پڑھنا غلط ہے) +

مُتَنّا (ہ) اسم مذکر :- رمز کنایات + موتنے والا - جیسے مین متنا +

مُتَنازَع (ع) صفت :- جھگڑا کیا گیا + وہ چیز جسپر جھگڑا ہو +

مُتَناسِب (ع) صفت :- نسبت رکھنے والا - تناسب رکھنے والا +

مُتَناقِص (ع) صفت :- نقص رکھنے والا - کم - ناقص - ناتمام +

مُتَناقِض (ع) صفت :- نقیض رکھنے والا - مخالف - متضاد - برعکس - اُلٹا - متباین - منافی +

مُتَناہی (ع) صفت :- انتہا کو پہنچنے والا - انت کو پہنچنے والا جیسے فیض نا متناہی غیر متناہی

مُتَنَبِّہ (ع) صفت :- (۱) تنبیہ کیا گیا + خبردار کیا گیا - جتایا گیا - خبردار - ہوشیار چوکس (۲) آگاہ - واقف - مطلع +

مُتَنَبِّہ کرنا (ع) فعل متعدی :- جتانا - آگاہ کرنا - خبردار کرنا + ہوشیار کرنا - چوکس کرنا +

مُتَنجن (ف) اسم مذکر :- وہ مزعفر جسمیں گوشت بھی ڈالا جائے - ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس میں نیبو کی ترشی بھی پڑتی ہے +

مُتَنَفِّر (ع) صفت :- نفرت کرنے والا - گھن کھانے والا + وحشت کرکے بھاگنے والا - کراہیت کرنے والا + بیزار ہونے والا - بیزار - رمندہ +

مُتَنَفِّس (ع) صفت :- (۱) جاندار - روح انسانی رکھنے والا + نفس رکھنے والا - (۲) شخص واحد - نفر - بشر - آدمی - انسان + فرد +

مُتَواتِر (ع) صفت :- پے در پے آنے والا - یکے بعد دیگرے - لگاتار + جاری - سلسلہ وار - علے الاتصال - متسلسل +

مُتَوازی (ع) صفت :- باہم برابر ہونے والا + باہم برابر فاصلہ پر رہنے والا - جیسے خطوط متوازی جو آپسمیں نہیں مل سکتے +

مُتَواضِع (ع) صفت :- تواضع کرنے والا - فروتن - عاجزی کرنیوالا - خاطر و مدارات کرنیوالا -

مَتْوالا (ہ) صفت :- (۱) مست - مدہوش - نشہ میں چُور - مخمور - مدھ ماتا - خراب - سکران - مستانہ ٥

متو

ملتی اُڑیں نکس اس شیشۂ دل کو رکھ رہے	جھومتا جاتا ہے اب اے مرے متوالے تو (ضمیر)
محفلِ دُشمن سے میری پیشوائی کے لئے	جھوم کر آمادہ زاہد نے متوالے مرے (داغ)
پھوڑتے دختر رِز کو ہیں کوئی متوالے	شدِ مُو حشہ سے کرتے ہیں حرمت والے (ظفر)

(۲- مجازاً) گھمنڈ کرنے والا- اترانے والا- فخر کرنے والا- جیسے جیسا کے مال پر سالا متوالا (۳)- وہ بڑا گول پتھر جو پہاڑ کے اُوپر سے دُشمن کو دفع کرنے کے واسطے لُڑکا دیتے ہیں رفتہ رفتہ- پہاڑی لوگ ایسے پتھر کو جان کہتے ہیں ؎

بیکشو خوب آج متوالے لگا تا چلئے	محتسب آتا تو ہے ذرہ لئے توڑ پر کو (ناسخ)

متوالا ہونا (ہ) فعل لازم- مست ہونا- مدماتا ہونا- مخمور ہونا +

مُتوالی (ع) صفت- پے درپے آنے والا + وہ عدد جو بار بار آئے +

مُتوجّہ (ع) صفت- (۱) توجہ کرنے والا- دھیان دینے والا + ملتفت- ساوار مفان- راغب- مائل- رجوع- مخاطب (۲- و) مہربان- کرپا کاری- نظرِ عنایت رکھنے والا +

مُتوجّہ ہونا (ع) فعل لازم- رجوع ہونا- مخاطب ہونا- التفات ہونا +

مُتوحّش (ع) صفت- وحشت اختیار کرنے والا- رمنہ- غیر مانوس- بھاگنے والا- متنفر
طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہے	چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے (نامعلوم)

مُتورّع (ع) صفت- پارسا- پرہیزگار- پارسائی اختیار کرنے والا +

مُتوڑا (ہ) اسم مذکر- بستر پر مُوت دینے والا- جزال +

مُتوڑی (ہ) اسم مؤنث- بستر پر مُوت دینے والی عورت- بزالہ +

مُتوسّط (ع) صفت- (۱) بیچ کا- درمیانی- بیچ بیچ کا- میانہ- اوسط درجہ کا (۲) معمولی- رواجی- بُرا نہ بھلا- رسمی +

مُتوسّل (ع) صفت- (۱) وسیلہ ڈھونڈنے والا + وسیلہ بولنے والا یعنی مربی (۲) رغبت کرنے والا- نزدیکی چاہنے والا- سبب ڈھونڈنے والا- وسیلہ بنانے والا +

مُتوطّن (ع) صفت- رہنے والا- باشندہ- وطن رکھنے والا- ساکن + مقیم- مکین +

مُتوفّی (ع) صفت- وفات یافتہ- مرا ہوا- انتقال کردہ شدہ ہوا- جہان سے گزرا ہوا

مُتوقّع (ع) صفت- توقع رکھنے والا- امیدوار- آس رکھنے والا- مترصد +

مُتوقّف (ع) صفت- توقف کرنے والا- ٹھیرنے والا- دیر کرنے والا- تساہل کرنیوالا +

مُتوکّل (ع) صفت- توکل پر رہنے والا- بھروسا کرنیوالا- خدا کی مرضی پر شاکر رہنے والا +

مُتولّی (ع) صفت- کام پر رہنے والا- مہتمم- منصرم- سپرنٹنڈنٹ + نگرانِ کار والی- سرپرست +

مُتوہّم (ع) صفت- وہم کرنے والا- وسواسی +

متھانی (ہ) اسم مؤنث- (پورب) بلونی- رئی- دہی بلونے کے ایک اوزار کا نام

متی

جسے متھنی بھی کہتے ہیں- مدھانی +

متھرا (س) اسم مذکر- (از متھ بمعنی کُشتن) وہ جگہ جہاں بہت سے راکشس مارے گئے ہوں + کرشن کی جائے ولادت- کنھیا جی کی جنم بھوم- برج کے ایک مشہور شہر کا نام جو قسمت آگرہ میں واقع اور ہندوؤں کا مشہور تیرتھ دریائے جمنا کے کنارے پر بستا ہے +

مُتّہم (ع) اسم مذکر- وہ شخص جسپر تہمت لگائی گئی ہو- دوشی- اپرادھی- بھری-

مِتھُن (س) اسم مذکر- آسمان کا تیسرا برج- جوزا- اس برج میں ۲۵ مئی کے قریب آفتاب داخل ہوتا ہے اسکے لئے ک چھ ق حروف مخصوص ہیں جن کو راس کہتے ہیں +

متھنا (ہ) فعل متعدی- (۱) بلونا- رئی پھیرنا- رڑکنا- مسکہ نکالنے کے واسطے دہی کو بلونا- شیر زدن کا ترجمہ (۲) مارنا پیٹنا- (۳) کسی بات کو کھود کھود کر پوچھنا- بار بار کہنا +

متھنی (ہ) اسم مؤنث- بلونی- رئی- وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں مدھانی +

مِتی (ہ) اسم مؤنث- (۱) تتھی- تاریخ- مرتفہ- پروشٹی- (۲) سُود کی تاریخ- وہ تاریخ جس سے سُود لگایا جائے (۳) روپیہ ادا کرنے کا وقفہ جیسے اِس ہنڈی میں دس دن کی مِتی ہے (۴) سُود- نفع- بیاج +

مِتی پکنا (ہ) فعل لازم- روپیہ ادا کرنے کی تاریخ کا پورا ہوجانا- ہنڈی کی میعاد کا ختم ہوجانا +

مِتی چڑھانا (ہ) فعل متعدی- ہندو- تاریخ ڈالنا- تاریخ لکھنا +

مِتی کاٹا (ہ) اسم مذکر- وہ حساب جسکے موافق صراف لوگ مدت معینہ کا سُود ہنڈی پر لیتے ہیں- کٹوتی +

مِتی کاٹنا (ہ) فعل متعدی- سُود وضع کرنا- کٹوتی کرنا +

مِتی وار (ہ) صفت- (ہندو) تاریخوار- تاریخ کے بموجب +

مِتیرا (ہ) اسم مذکر- چھوٹا تربوز + ہندوانہ خرد + ایک قسم کا تربوز +

مِتیسا (ہ) صفت- دوغلا- دونسلا- لوف کاسٹ- دوغلے انگریز- فارسی میں اسے مینسا استعمال کیا ہے (یہ لفظ فرنچ زبان کے [illegible] متیس سے بنایا گیا ہے)

دوش دیدم بہ کلیسا بتِ متیسائے	ہر لبش مریم و ہر جنبش لب عیسائے (عاصم)

مُتیقّن (ع) صفت- یقین کیا گیا- وہ امر جسکا یقین ہو +

مَتین (ع) صفت- (۱) استوار- مضبوط- محکم (۲) ٹھوس- بڑا سنگر- (۳) گمبھیر- مستقل مزاج (۴- باصطلاحِ تازہ) بولیسا- علت مشائخ والا (۵) وثیق- مشکل-

جیسے "بڑتیں عبارت"۔

مُٹاپا (ہ) اسم مذکر۔ فربہی۔ سُتائی۔ پُھلاوٹ۔ جسیم پن۔ تیاری جیسے لکھے پڑھے مٹاپا چڑھے۔ ؎

مٹاپا سرا یا نکل جائیگا ... گرا پنا مُدّوا رچل جائیگا (مؤلف)

مُٹاپا چڑھنا (ہ) فعل لازم۔ تیاری آنا۔ فربہ ہونا۔ جسم کا پھول جانا۔

مِٹانا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) ناپدید کرنا۔ معدوم کرنا۔ نابود کرنا۔ ناپید کرنا۔ ؎

نقشِ پا خالقِ گیتی نے بنایا ہم کو ... جسکے قدموں سے لگے اُسنے مٹایا ہمکو

(۲) محو کرنا۔ زائل کرنا۔ حک کرنا۔ کھُرچنا۔ چھیلنا۔ قلمزد کرنا۔ ؎

ازل سے یاں خطِ قسمت کی جا ہے نقشِ قدم ... مٹے ہوئے قدم رشتہ ٹیگا پھر کیا (امانت)

گھر سُونا ہوگیا مرا بچوں کی موت سے ... اس داغِ دل کو دیکھو اب مٹائے کون (رشک)

(۳) کھونا۔ برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ جیسے اسنے اپنے تئیں اُس کے پیچھے مٹا دیا (۴) منسوخ کرنا۔ رد کرنا۔

مُٹائی (ہ) اسم مؤنث۔ فربہی۔ تیاری۔ پُھلاوٹ۔ جسامت۔ سطبری۔ گندگی۔ دبیزپن۔ دل۔

مِٹائے نہ مٹنا (ہ) فعل لازم۔ مٹانے سے بھی نہ مٹنا۔ کسی طرح نہ مٹنا۔ کسی ڈھب زائل نہ ہونا۔ حضور نظام آصف ؎

زاہد کی کبھی حرص مٹائے نہ مٹیگی ... چاہیگا ملے کچھ مجھے جنت کے سوا اور (حضور نظام آصف)

مٹر (ہ) اسم مؤنث۔ ایک قسم کا غلہ جسکے گول گول دانے ہوتے ہیں۔ عربی میں اُسکو کرسنہ فارسی میں کسنک طبرستان میں کشنہ کہتے ہیں مزاجاً دُوسرے درجہ میں گرم و خشک۔

مٹر سی آنکھیں۔ (ہ) اسم مؤنث۔ } چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔
مٹر سے دیدے۔ (ہ) اسم مذکر۔ } ننھی ننھی آنکھیں۔ ؎

چرہ کیاں دیکھو کوئی لونڈی کی ہماری ... مٹکاتی ہے کیا کیا موئی دیدے یہ مٹر سے (رنگین)

مٹرگشت (ہ) اسم مذکر۔ آوارہ گردی۔ کوچہ گردی۔ ہرزہ گردی۔ گشت تفریح۔

مٹرگشت کرنا (ہ) فعل متعدی۔ آوارہ پھرنا۔ آوارہ گردی کرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ بیہودہ پھرنا۔ گشت لگانا۔ ہواخوری کرنا۔

مٹرالا یا مٹریلا (ہ) اسم مذکر۔ ریوڑ۔ جسطرح جو چنے ملا کر بیجھڑ کہتے ہیں اسیطرح مٹر اور جو کو مٹرالا بولتے ہیں۔

مُٹ بھیڑ یا مُٹھ بھیڑ (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) آمنا سامنا۔ مقابلہ۔ بھیٹ۔ (۲) مقابلہ و مجادلہ۔ راہ۔ زورکشی راہ۔ (بعض پرانے شاعروں نے اسکو مٹھ بھیڑ

اور بعض نے مُنہ بھیڑ اپنے اشعار میں باندھ دیا ہے اسلئے ہمنے بھی ان کی پیروی کرکے فیلن جیسے سخت تماشوں نے بھی غلطی کھائی ہے بلکہ اُسکے مترجموں نے بھی نظیر اکبرآبادی کے شعر کو دیکھ کر اسی طرف رُخ دیا ہے لیکن یہ محض غلط ہے اگر علم زبان کے قاعدے سے دیکھا جائے تو صاف ثابت ہے کہ یہ لفظ ابتدا میں مُونڈ بھیٹ تھا مونڈ بمعنی سر اور بھیٹ بمعنی ملنا۔ مونڈ سے واؤ گر کر مُنڈ ہوا اور مؤنث ہونے کے سبب نون گر کر مُڈ ہوگیا چونکہ ڈ اور ٹ کا ہندی میں باہم بدل ہے جیسے کانڈا، کانٹا، ڈونڈی اور ٹونڈی اڈا اور اٹا۔ ٹھاڈ اور ٹھاٹ وغیرہ۔ بس مُڈ کا مُٹ بن گیا کہ مقدمہ علی ہذا القیاس بھیٹ سے بھیڑ ہوگیا۔ کیونکہ ٹ اور ڑ کا بھی اسی طرح باہم بدل پایا جاتا ہے جیسے ہٹتال کا ہڑتال مٹنا کا مڑنا۔ پچھڑانا کا پچھٹانا۔ بٹا کا بڑا کا لہٰذا اس لفظ کے مرکب معنی دو مختلف سروں کا ملنا یا ٹکرانا ہوئے۔

ہم اسکے نظیر کا ایک بند لکھکر دکھاتے ہیں کہ اسنے مُٹ بھیڑ کو مٹھ بھیڑ باندھ دیا۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ زبان اور اُسکی تحقیق یا فصیح وغیر فصیح الفاظ کا پابند نہیں اسی بند میں کئی ٹکسال باہر گھڑے ہوئے لفظ موجود ہیں جس سے وہ ساقط الاعتبار ہوسکتا ہے

بھین ہوا اول پینٹھ میں گو دیکھنے میں کچھ دیر ہوئی ... کچھ ایسے لگے بے بس ہو اور شوق کی گھیر گھیر ہوئی
بازار گلی اور کوچوں میں ہر ساعت سیر ابھیر ہوئی ... تھی چاہ نظارہ دیکھنے کی جس جاگہ پر مٹھ بھیڑ ہوئی

(ٹھمک۔ بلکہ ٹیاول شتاو کیا خوش وقت ہوئے اور چل نکلے) (۳) اتفاقیہ ملاقات

مُٹ بھیڑ ہونا (ہ) فعل لازم۔ (۱) راہ میں دوچار ہونا۔ راستہ میں بھیٹ ہو جانا۔ سنمکھ ہونا۔ مقابل ہونا۔ چارچشم ہونا۔ آمنا سامنا ہوجانا۔ ؎

مٹ بھیڑ ہو رستے میں مری ننگے غارے ... منہ پھیر دے ادھر کو جو تاثیر دعا کا (مصحفی)

(۲) راہ میں مقابلہ اور مجادلہ ہونا۔ ؎

کٹ کر گرینگے راہ میں مشتاق صف کے ... مٹ بھیڑ اگر ہوگئی اُس تیغ کف سے (میر تقی)

مِٹ جانا (ہ) فعل لازم۔ بے نشان ہوجانا۔ معدوم ہوجانا۔ تباہ و برباد ہوجانا۔ عاشق ہوجانا۔ فریفتہ ہوجانا۔ محو ہوجانا۔ زائل ہوجانا۔

مٹر مٹر کام کرنا (ہ) فعل متعدی۔ ع۔ چھوٹی لڑکی یا بچے کا اپنے بساط کے موافق جلد جلد کام کرنا۔

مٹر مٹر دیکھنا (ہ) فعل متعدی۔ ع۔ بھولے بچے کا ٹکا و تعجب یا حیرت سے نظر کرنا۔ چپکے پڑے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

مُٹھڑی یا مُٹھری (ہ) اسم مؤنث۔ گٹھڑی کا مترادف یا تابع مہمل جو اس سے جدا نہیں بولا جاتا ہے۔ اول صورت میں مٹھا بمعنی بنڈل سے مٹھڑی ہوا ہے اور دوسری صورت میں صرف تحسین کلام کے واسطے آگیا ہے۔

مٹک (ہ) اسم مؤنث۔ (مٹکنا کا حاصل بالمصدر جو مرکبات میں آتا ہے جیسے چٹک مٹک

مٹک

ناز و نخرہ ۔ نخرہ بازی ۔ چوچلا ۔ عشوہ گری ۔ کرشمہ سازی ۔ چم وخم +

مٹک چٹک (ہ) اسم مؤنث :۔ (لکھنؤ) چم وخم ۔ چٹک مٹک یا وہ بولے میاں

مٹکا (ہ) اسم مذکر :۔ خم کلاں ۔ بڑا گھڑا ۔ گول ۔ قلہ ۔ گگرا +

مٹکانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جنبش دینا ۔ حرکت دینا ۔ گھمانا ۔ گردش دینا ۔ ملکانا ۔ چکانا جیسے آنکھیں مٹکانا (۲) نچانا ۔ ہلانا ۔ جیسے ہاتھ مٹکانا (۳ ۔ عو) دکھاوا کرنا ۔ زیب تن کرنا ۔ کوئی چیز پہنکر اترانا جیسے سب سے پہلے تمہیں کپڑے مٹکا بیٹھیں (۴) بہاؤ بتانا ۔ نرخ کرنا +

مٹکنا (ہ) فعل لازم :۔ نخرہ کرنا ۔ سر یا دیگر اعضا کو غضب خواہ تعجب یا سحر کی حالت میں جنبش دینا ۔ ہاتھوں کو نچانا ۔ نخرہ دکھانا + معشوقانہ ادا دکھانا +

مٹکنا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) مٹکینا ۔ چھوٹا بخورا ۔ کلھڑا +

مٹکنا (ہ) صفت :۔ (بیگمات) قامت ۔ یا نہ چھوٹا پستہ ۔ متوسط چھوٹا اور بہت خوبصورت ۔

مٹکنا سا باغ (ہ) اسم مذکر :۔ چھوٹا سا نہایت خوشنما اور گنجان باغ ۔ باغیچہ چمن + آخری ہے چارشنبہ چل و دادان جس جگہ مٹکنا سا باغ ہو اور نئی نئی کیاریاں (رنگین)

مٹکنا سا قد (ہ) اسم مذکر :۔ عو ۔ ٹوٹا سا قد ۔ ناٹا سا قد ۔ میانہ اور موزوں قد ۔ قد زیبا +

مٹکو (ہ) اسم مؤنث :۔ مٹکنے والی عورت ۔ وہ عورت جو ہمیشہ ناز سے اترا کر چلے ۔ وہ عورت جو ہاتھ نچا نچا اور آنکھیں مٹکا مٹکا کر باتیں کرے جیسے وہ تو بڑی مٹکو ہے + کانی مٹکو +

مٹکی (ہ) اسم مؤنث :۔ (پورب) (۱) ٹھلیا ۔ چھوٹا مٹکا ۔ چھوٹا گھڑا (۲) خم شراب ۔ شراب کا گھڑا (۳) وہ مٹی کا برتن جس میں دہی بلوتے ہیں ۔ چاٹی + دہی جمانے کا برتن ۔ دہینڈی +

مٹکینا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) مٹی کا آبخورا ۔ کلھڑا ۔ کوزہ +

مٹ گیا (ہ) اسم مذکر :۔ عو ۔ بجائے دعائے بد ۔ اُجڑا ۔ خانہ خراب ۔ ستیاناس گیا ۔ مرے جوگ مرنے جوگا ۔ مُوا جیسے "مٹ گیا روز آ آ کر ستاتا ہے" مٹ گئے ان جا وغیرہ ۔

مٹلا (ہ) صفت :۔ موٹا کی تصغیر بالتحقیر ۔ فربہ اندام ۔ تن ومند ۔ تیار ۔ بھدا ۔ موٹلا +

مٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بے نشان اور محو ہونا ۔ ناپید ہونا ۔ معدوم ہونا ۔ نابود ہونا ۔ (۲) حک ہونا یا چھیلا جانا ۔ زائل ہونا ۔ کھر جا جانا ۔ (۳) برباد ہونا ۔ تباہ ہونا ۔ خاک میں ملنا (۴) فریفتہ ہونا ۔ مفتوں ہونا ۔ عاشق ہونا ؎

اپنا سا حال جان نے تو سب کا واعظا بیٹھا ہے کیوں مٹا ہوا جنت کے نام پر (مؤلف)

(۵) منسوخ ہونا ۔ رد ہونا (۶) فرو ہونا ۔ بجھنا ۔ کم ہونا ۔ انطفا ہونا ؎

مٹنے سوزش دل اشک کے بہائے سے یہ آگ وہ ہے کہ بجھتی نہیں بجھائے سے (برکت)

مٹھ

مٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) (۱) خانقاہ ۔ صومعہ ۔ دھرم سالا ۔ مندر ۔ مقدس جیسے بہت ادتیت مٹھ خراب یعنی بہت سے فقیروں کے ہو جانے سے مٹھ بھی خراب ہو جاتا ہے (۲) کٹی ۔ ہندو فقیروں کے رہنے کا مکان ۔ گشائیوں کے رہنے کا گھر ۔ پوجا پرستش کرنے کا مقام (۳) پاٹ شالا ۔ مذہبی مدرسہ (۴) ماٹھ بمعنی ظرف کا مخفف بڑا مٹکا + نیل کا حوض ۔ حوضۂ نیل +

مٹھ دھاری (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) مہنت ۔ سجادہ نشین + زاہد ۔ جوگی ۔ تپسی ۔ بیراگی ۔ قلندر ۔ منی +

مٹھ مارا جانا (ہ) فعل لازم :۔ (اصل میں ماٹھ مارا جانا تھا) نیل کا حوضہ بگڑ جانا ۔ نیل بگڑ جانا + مجازاً خراب ہو جانا ۔ بگڑ جانا ۔ ستیا ناس ہو جانا جیسے تعلیم اور تہذیب کا تو مٹھ مارا گیا + (ہمارے تازہ محقق نے حسب عادت اسکی اصل میں بھی بڑی غلطی کھائی ہے) +

مٹھ مار دینا (ہ) فعل متعدی :۔ خراب کر دینا ۔ بگاڑ دینا ۔ ستیاناس کھو دینا +

مٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ (میٹھا کا مخفف) شیریں ۔ رطب ۔ میٹھا +

مٹھ بولا یا مٹھ بولنا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) شیریں کلام ۔ میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا ۔ جیسے ۔ جہاں بالک تہاں پھیکنا + جہاں گورس تہاں گھور ہے جہاں راجا مٹھ بولنا بسیں گھنیرے لوگ +

مٹھ لونا یا مٹھ سلونا (ہ) صفت :۔ کم نمک کا ۔ پھیکے نمک کا ۔ میٹھا جسمیں سلونا پن کی بجائے کچھ میٹھا پن ہو +

مٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ مُٹھی کا مخفف (۱) مشت + مکا ۔ گھونسا + ضرب دست (۲) مٹھی ۔ پنجہ ۔ چنگل ۔ مگدا (۳) قبضہ ۔ دستہ ۔ گرفت ۔ پکڑ (۴ ۔ پنجاب) مٹھولا جلق ۔ ہتھرس +

مٹھ مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ (پنجاب) مٹھولے مارنا ۔ جلق زنی کرنا ۔ ہتھرس کرنا +

مٹھ مرد (ہ) اسم مذکر :۔ (عوام) (۱) مضبوط آدمی ۔ ہٹا کٹا آدمی ۔ قوی ہیکل ۔ زبردست تگڑا ۔ زور آور + سخت ۔ کڑا (۲) چور ۔ دزد ۔ رہزن ۔ بٹمار ۔ قزاق ۔ لٹیرا ۔ حرامی ۔ بدمعاش ۔

مٹھ مردی (ہ) اسم مؤنث :۔ زور آوری ۔ بار اجوری ۔ سینہ زوری ۔ شہ زوری ۔ زبردستی + جبر و تعدی + جور ستم ظلم جفا کاری + تندی سختی + اندھیر غضب +

مٹھا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مٹھی بھر ۔ لپ بھر ۔ لپ مٹھی (۲) بنڈل ۔ گٹھا ۔ گڈا ۔ اگڈی + گٹھو ۔ کاغذوں کا گٹھا ۔ پشتارہ (۳) قبضہ ۔ دستہ ۔ موٹھ ۔ گرفت ۔ بیلا ہل کا وہ حصہ جس جگہ سے تھامے رہتے ہیں (۴) نداقوں کا وہ چوبی اوزار جسے تانت پر مار مار کر روئی دھنتے ہیں (۵) کپڑے کی گدی جو اکثر پہلوان یا جوان ڈنڑوں پر زیبائی دکھانے اور جسم کے خوشنما معلوم دینے کے واسطے باندھتے ہیں +

مٹھا

مٹھا باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گڑی یا بنڈل بنانا + مٹھا باندھنا (۲) پگڑی باندھنا تاکہ موٹے دکھائی دیں +

مٹھا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) متھا ہوا دہی۔ چھاچھ۔ پتلا دہی جو مسکہ نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے۔ دوغ۔ ماست۔ عربی میں اسکو مخیض کہتے ہیں (۲) اسپ کم رو۔ وہ گھوڑا جو تیزی کے ساتھ نہ چلے۔ سست رو گھوڑا (۳ پنجاب) ایک قسم کا پکوان (۴ صفت) تھکا ہوا۔ سست۔ دھیما۔ ڈھیلا۔ کاہل۔ کاہل وجود۔ مجہول۔ ٹھنڈا + سست گفتار۔ سست کردار۔ (۵) کند ذہن۔ غبی۔ بھدی سمجھ کا۔ موٹی سمجھ کا (۶) کند۔ بترا گھسیا ہوا۔ جیسے مٹھا سوہن یا مٹھی ریتی +

مٹھاپن (ہ) اسم مذکر۔ بھولپن۔ سستی۔ کاہلی + کند ذہنی +

مٹھار مٹھار کر باتیں کرنا (ہ) فعل متعدی۔ چبا چبا کر باتیں کرنا۔ مزے لے لیکر باتیں کرنا۔ تمکنت کے ساتھ بولنا +

مٹھارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (عوام) (۱) گول کرنا۔ مدور بنانا + کوریا دھار مارنا۔ کورو بانا۔ کند کرنا۔ بترا کرنا (۲) آٹے کو لوچ دینا۔ لیس پیدا کرنا۔ مسخنا۔ تکی دینا۔ (۳) مزے لے کر باتیں کرنا۔ بنا بنا کر باتیں کرنا۔ بن بن کر بولنا۔ باتیں بنانا۔ باتیں بگھارنا۔ باتیں مٹکانا (۴) پھیلانا۔ کھولنا۔ فراخ کرنا۔ چوڑا کرنا۔ وسعت دینا۔ کشادہ کرنا + شرح کرنا۔ تفسیر کرنا۔ مفصل بیان کرنا +

مٹھاس (ہ) اسم مؤنث:۔ حلاوت۔ شیرینی۔ مٹھائی۔ رس۔ کھٹاس کا نقیض ؎

بوسہ لیا تھا خواب میں تت ہوئی ہے ابتک لبوں میں انکے لبوں کی مٹھاس ہے (دہر)

مٹھائی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) شیرینی۔ جیسے لڈو۔ پیڑا۔ حلوا۔ برفی۔ جلابی وغیرہ وغیرہ۔ مثل لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی (۲ گنوار) گڑ۔ قند سیاہ + راب۔ سیر اٹکے کا گڑ۔ پتلا گڑ +

مٹھ بھیڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو مڈبھیڑ۔ اتفاقیہ ملاقات +

مٹھری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) مٹھی۔ نمکین خستہ تلی ہوئی ٹکیا۔ ایک قسم کا سلونا سہال (۲۔ بکسر میم) میٹھی خستہ تلی ہوئی ٹکیا +

مٹھری (ہ) اسم مؤنث:۔ گٹھڑی کا مترادف۔ جیسے گٹھڑی مٹھری لیکر سدھارو۔ (یہ لفظ علیحدہ نہیں آتا اگرچہ ازروئے اصل مٹھا سے بنا ہے مگر تابع مہمل بھی ہو سکتا ہے) +

مٹھلونا (ہ) صفت:۔ دیکھو (میٹھ مخفف میٹھا کے مشتقات میں) +

مٹھو (ہ) اسم مؤنث:۔ (بواو مجہول) بوسۂ اطفال۔ میٹھی۔ میٹھا پیار۔ بتی۔ چوما۔ چمی۔ پہاڑیں پکا۔ بچی۔ بھانیں بولتے ہیں +

مٹھو (ہ) اسم مذکر:۔ لغوی معنی میٹھا بولا۔ شیریں گفتار۔ اصطلاحی توتا۔ بھوا۔ طوطے

مٹھی

ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب سے دلعزیز ہے۔ مجازاً پیارا بچہ۔ پیارا +

مٹھوسا (ہ) اسم مذکر:۔ (بواو معروف) وہ شخص جو کسی فکر یا رنج کے سبب خاموش بیٹھا ہو اور کسی سے بات چیت نہ کرے لیکن اطفال کی نسبت زیادہ بولتے ہیں بعض لوگوں نے گھنے آدمی کو بھی لکھا ہے جو خاموش رہے اور اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے +

مٹھولا (ہ) اسم مذکر:۔ جلق۔ زلق۔ پنجاب میں مٹھ جھٹرس +

مٹھولے (ہ) اسم مذکر:۔ مٹھولا کی جمع +

مٹھولے مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ جلق لگانا۔ ہاتھ کی استعانت سے منی نکالنا۔ متھرس کرنا +

مٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ بوسۂ اطفال۔ پیار۔ بتی۔ چوما +

مٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بند ہاتھ + مشت۔ پنجۂ گردکردہ شدہ۔ قبضہ۔ چنگل (۲) ٹکی (۳) مقدار یک مشت۔ بمقدار یک کف۔ لپ۔ کھونچ + جیسے چنوں کی مٹھی (۴) گرفت۔ پکڑ (۵) بند ہاتھ کے مقدار جو ناپنے میں مستعمل ہے جیسے مٹھی بھر اونچا۔ دو مٹھی پانی ہے وغیرہ (۶) چسنی۔ ایک چھوٹی سی صاف لکڑی جھنپتے کو چھٹنے کے واسطے دیتے ہیں (۷) گھوڑے کے سم اور ٹخنے کے بیچ کا جوڑ + گھوڑے کے ٹخنے کی الٹی طرف کے بال (۸) ڈلک۔ مالش +

مٹھی باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ پنجہ گرد کردن کا یا کف غنچہ کردن کا ترجمہ۔ ہاتھ بند کرنا۔ انگلیاں بند کرنا۔ جمع الکف +

مٹھی باندھے (ہ) صفت:۔ مٹھی بند کیے ہوئے + مٹھی میں کچھ لیے ہوئے + بند ھی مٹھی۔ مشت بستہ ؎

ناکوئی سنگ آیا ہے نہ کوئی سنگ جائے مٹھی باندھے آیا ہے ہاتھ پسارے جائے (دوہا)

مٹھی بند ہونا (ہ) فعل لازم:۔ اول معلوم دوم ہاتھ میں کچھ چھپا ہوا ہونا ؎

کھولو تو ہاتھ دیکھیں تو کیوں مٹھی بند ہے دل لے گیا اڑا کے جو دزد حنا نہیں (حیا)

مٹھی بھر (ہ) صفت:۔ بمقدار یک کف۔ لپ بھر۔ گچا۔ کھونچ بھر مقدار یک مشت۔ جیسے کبھی گھی گھنا کبھی مٹھی بھر چنا +

مٹھی بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (مٹھیاں بھرنا زیادہ بولتے ہیں) چپی کرنا پاؤں دبانا۔ مکی مارنا۔ ڈلک نلی کرنا۔ بدن کی مالش کرنا ؎

کہے تو مٹھی بھروں اور کہے تو مکی ماروں لیک مکی سے ہے آرام سوا مٹھی میں (معروف)

مٹھی گرم کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسیکی مٹھی میں نقدی دینا۔ رشوت دینا۔ گھوس دینا۔ منہ بھرائی دینا۔ چٹانا +

مٹھی میں آنا (ہ) فعل لازم :- قابو میں آنا۔ قبضہ میں آنا +

مٹھی میں دھرا ہونا (ہ) فعل لازم :- بہت پاس ہونا۔ نزدیک ہونا۔ اور موجود ہونا۔ ہاتھ میں ہونا۔ مٹھی میں ہونا۔ لیے بیٹھا ہونا۔ لیے بیٹھنا ـــ

مٹھی میں کیا دھری تھی کہ جھٹکے سے توڑ دی   جانِ عزیز دی ہیں کشش نامہ بہ غلط (مومن)

مٹھی میں دینا (ہ) فعل متعدی :- ہاتھ میں دینا۔ ہاتھ میں پکڑانا +

مٹھی میں ہونا (ہ) فعل لازم :- قابو میں ہونا۔ قبضہ میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ بس میں ہونا جیسے وہ تو ہماری مٹھی میں ہے +

مُٹھیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہل کا دستہ۔ ہل کی موٹھ۔ مُٹھا۔ مقبض (۲) قبضۂ کمان۔ کمان کی وہ جگہ جہاں ہاتھ رہتا ہے (۳) موٹھ۔ قبضہ۔ جو دستی کی موٹھ ـــ (۴۔ لکھنؤ) سونے یا چاندی کا ڈھولنا جس میں تعویذ رکھ کر بازو پر باندھتے ہیں۔ (۵) گڑ کا پنڈ۔ گڑ کی پنی (۶) وہ شخص جو کر لاڑ میں گنے کی گنڈیاں ڈالتا جاتا ہے۔

مُٹھیا قلم (ہ) اسم مذکر :- وہ قلم جو مٹھی بھر سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ چھوٹی قلم جس سے لکھنا خوش خیال کرتے اور استاد پر کتے ہیں کہ گالی پڑتی ہے +

مُٹھیانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مٹھی میں پکڑنا۔ ہاتھ میں پکڑنا۔ مٹھی میں رکھنا جیسے بٹیر کو مُٹھیانا (۲۔ بازاری) عضو تناسل پکڑنا۔ جلق مارنا۔ مُٹھ مارنا۔ آلت ہاتھ میں لینا (۳۔ پوُرب) ہتھیانا۔ قبضہ میں لانا۔ قبضہ کرنا +

مُٹھیاں (ہ) اسم مؤنث :- مُٹھی کی جمع +

مُٹھیاں بھرنا (ہ) فعل متعدی :- چپی کرنا۔ پاؤں دبانا۔ دکھ درد کی تاگھیاں لگانا +

مِٹّی (ہ) اسم مؤنث :- (س) मृत्तिका مرتکہ گنوار ماٹی (عوام مَٹی بفتح میم) (۱) زمین۔ ارض۔ بھوُ۔ بھوُمی۔ دھرتی۔ تُراب۔ یکے از عناصر اربعہ (۲) گیلی مٹی۔ گل۔ گارا۔ کیچڑ۔ کیچ۔ دلدل (۳) دُنیا۔ پرتھوی۔ کرۂ زمین جو پرتھی دے مسنا (۴) خاک۔ دُھول۔ گرد وغبار + ریگ۔ ریت جیسے آنکھوں میں مٹی پڑ گئی (۵) راکھ۔ خاکستر + کشتہ۔ جیسے پارے کی مٹی (۶) مرتبان بنانے کی چکنی مٹی جیسے بورے ہیں مٹی کے ؟ (مٹی بیچنے والے کی آواز) (۷) خمیر۔ سرشت۔ مادہ۔ ترکیب عناصر خلطہ۔ عنصر خاکی ـــ

جہاں کی ہو مری مٹی وہیں مجھے پہنچا   وہ سرزمیں نہ مجھے اے آسماں نہیں معلوم
اے آسمان کیا مری مٹی یہیں کی ہے   ہوتا نہیں جو کوچۂ قاتل سے دل اُچاٹ } (رند)
کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے   مجکو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے (داغ)

(۸۔ ہندو) لاش۔ نعش۔ لاشہ۔ لوتھ۔ جسم مردہ۔ میّت جیسے لوگ کسی کی مٹی لئے جاتے ہیں (۹۔ ہندو) گوشت۔ ماس۔ شکار۔ قلیہ (۱۰) مزاج۔ طبیعت۔ جیسے اُس کی مٹی ہی بری ہے (۱۱) وہ تین تین مُٹھی خاک جو مردے کو دفن کرنے کے بعد اُسکی قبر میں تمام حاضرین ڈالتے ہیں ـــ

مٹی نہ پائی دستِ احبا کی یا نصیب   مارا فلک نے کرکے غریب الوطن مجھے (رند)

(۱۲) صندل کی تہ جو عطر کے واسطے دیجاتی ہے (۱۳) گو۔ براز جیسے کھایا پیا مٹی ہوگیا۔ اُترا گھاٹ ہوا ماٹی (۱۴۔ صفت) ٹھنڈا۔ سرد۔ جیسے دھرے دھرے کھانا مٹی ہوگیا (۱۵) خاک آلود۔ گرد آلود۔ میلا۔ چرکٹ آلود۔ جیسے چار دن میں کپڑے مٹی کردیئے +

مٹی برباد کرنا (ہ) فعل متعدی :- میّت کو رسوا کرنا۔ رسوائے عام کرنا۔ کسی کو بدنام کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ کسی کی خاک اُڑانا ـــ

آباد ہیں حضرت دل اُنسے یقین ہے   یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے (داغ)
نادان وفن دیتے ہیں فرماتے ہیں لاشہ پر   وہ گھر بیٹھے ہوئے مٹی مری برباد کرتے ہیں (نامعلوم)

مٹی پر لڑنا (ہ) فعل متعدی :- زمین پر جھگڑنا۔ زمین کا جھگڑا کرنا +

مٹی پکڑنا (ہ) فعل لازم :- زمین پکڑنا۔ جگہ پکڑنا۔ جم جانا۔ ڈٹ جانا۔ جم ہو جانا ـــ

فنا ہو کر کبھی کوشش یاس سے اُٹھنا نہ تھا لازم   ہمیں مٹی پکڑ کر پشتۂ دیوار ہونا تھا (بحر)

مٹی پکڑے سونا ہوتا ہے (ہ) محاورہ :- یعنی ایسا خوش اقبال ہے کہ اگر مٹی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ بھی سونے کا کام دیتی ہے +

مٹی پلید کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مٹی خوار کرنا۔ گت کرنا۔ ذلیل و رسوا کرنا۔ خستہ حال کرنا (۲) ستانا۔ دِق کرنا۔ حیران کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ مسخرہ بنانا۔ تضحیک کرنا (۳) کریا خراب کرنا (۴) لاش نہ اُٹھانا۔ لاش کی بے حرمتی کرنا۔ تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ کریا کرم نہ کرنا +

مٹی پلید ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) تجہیز و تکفین نہ ہونا۔ تجہیز و تکفین کی رسم ادا نہ کی جانا۔ کریا خراب ہونا (۲) ذلیل و خوار ہونا۔ رسوا ہونا۔ خستہ حال ہونا (۳) ستایا جانا۔ ہنسی اُڑنا۔ تضحیک ہونا۔ درگت ہونا (۴) تباہ و برباد ہونا +

مٹی تھوپنا (ہ) فعل متعدی :- مٹی لیسنا۔ پلستر کرنا۔ کہگل کرنا۔ مٹی چڑھانا +

مٹی ٹھکانے لگانا (ہ) فعل متعدی :- حسب قاعدہ یا حسب رسم تجہیز و تکفین کرنا۔ کریا کرم کرنا۔ اچھی طرح سے دفن کرنا۔ خوبی کے ساتھ گور گڑھا کرنا۔ مرنے کی رسم اور درود فاتحہ بجالانا +

مٹی ٹھکانے لگنا (ہ) فعل لازم :- گور گڑھا ہونا۔ کفن کاٹھی ہونا۔ تجہیز و تکفین اور درود فاتحہ ہونا۔ اطمینان کے ساتھ مرنا +

مٹی خرابہ (ہ) اسم مذکر :- (عوام) (۱) تباہی۔ خرابی۔ بربادی۔ پائمالی +

مٹّی

خانہ خرابی۔ ستیاناس۔ (۲) بیقدری۔ بے وقری۔ بے عزتی۔ ذلّت۔ رسوائی۔ بدنامی۔ فضیحتی + •

مٹّی خراب رہنا (۱) فعل لازم :۔ بے عزتی ہونا۔ رسوائی ہونا۔ ندامت ہونا۔ شرمندگی ہونا۔ واجد علی شاہ اختر ؎

ہے نہ حشر میں مٹّی خراب اختر کی ــــ بلائیں ہاتھ سے بھر بھر کے تو ترب تسر آرا (اختر)

مٹّی خراب کرنا (۱) فعل متعدّی :۔ (۱) تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ گور گڑھا نہ کرنا + میّت کو اچھی طرح نہ اٹھانا + کریا کرم نہ کرنا + کریا خراب کرنا ؎

مٹّی مری خراب نہ کر گا ڑ کہیں ــــ دو گز کفن تو مجھے نہ کر آسماں (زیرک)
کی بس ارے کہ فلک نے مری مٹّی بھی خراب ــــ گور بھی دی نہ مجھے نہ کفن مجھکو دیا (رند)

(۲) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ ذلّت کرنا۔ خوار کرنا۔ بُرا درجہ یا بُرا لکھا کرنا۔ بدنام کرنا۔

کیچڑ میں گھسیٹنا چاہئے کیوں اس غریب کی مٹّی خراب کر رکھی ہے ؎

جو ہر تھے مجھ میں سب ملکوتی خصال کے ــــ انساں بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (دہیر تکی)
آرام تھا گلی میں تری نقشِ پا کی طرح ــــ ظالم اٹھا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (مصحفی)
صدمے سے کیا جائیں وہ کیا کرتا مری مٹی خراب ــــ گز زمیں تھوڑی فلک سے بہر تربت مانگتا (فلق)
زمیں پہ خاک اڑی ہے کہاں کہاں میری ــــ خراب کرتا ہے مٹّی یہ آسماں میری (امانت)
بنتا جو جام بادہ تو ہوتا میں رند شاد ــــ مسجد بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (ناسخ)
در در پھرایا خاک بسر عشقِ یار نے ــــ اس کوچہ گردی نے مری مٹّی خراب کی (امانت)

(۳) ستانا۔ دِق کرنا۔ حیران کرنا۔ تکلیف دینا۔ ناک میں دم کرنا ؎

بنتا جو جام بادہ تو ہوتا میں رند شاد ــــ مسجد بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (امام بخش)

(۴) ہنسی اُڑانا۔ خاک اُڑانا۔ احمق بنانا۔ مسخرہ بنانا ؎

کی مری مٹّی عزیزوں نے خراب ــــ لائے لاکر خانۂ خمار میں + + (رنگین)

(۵) تباہ کرنا۔ برباد کرنا + خانماں خراب۔ آوارہ و پریشان کرنا۔ خانہ خراب کرنا (۶) کسی چیز کو خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ روپ کھونا۔ ستیاناس کرنا +

مٹّی خراب ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) گور گڑھا نہ ہونا۔ تجہیز و تکفین نہ ہونا۔ میّت کا اچھی طرح سے نہ اٹھایا جانا + کریا کرم نہ ہونا۔ کریا خراب ہونا (۲) ذلیل و رسوا ہونا۔ خوار ہونا۔ بدنام ہونا۔ ذلّت و رسوائی میں پھنسنا۔ خرابی ہونا

جاہل کی ہر طرح یہاں مٹّی خراب ہے ــــ اے دل ہنر کو کرتے ہیں اہلِ جہاں پسند سخن (
اچھے وہ ہیں جو مر کے تری خاک راہ ہوں ــــ مٹّی خراب طالبِ گور و کفن کی ہے (تمیز)
پہنچے عدو کے گھر میں تو دامن جھٹک دیا ــــ ہم خاک بھی ہوئے ہیں تو مٹّی خراب ہے (سالک)
لیلیٰ کی جستجو میں ہے کتنا تباہ قیس ــــ صحرا میں اس جوان کی مٹّی خراب ہے (مصحفی)

مٹّی

(۳) ذلّت ہونا۔ بُرا درجہ ہونا۔ بُرا لکھا ہونا ؎

دنیا میں ناکام ہے عدم میں خراب ہے ــــ ہر طرح سے غریب کی مٹّی خراب ہے (عرش)
اے خانہ خراب دل تیرے اے داغ ــــ مٹّی ہے خراب آرزو کی + + (داغ)
بادل کو کیا ہے گردش میں ہے مٹّی فراز ــــ کاسہ سر میں ہے عالم کوزہ گر کے چاک کا (سحر)
لذّت بنا یا خاک سے اس کی کمال نے ــــ زاہد کی بعدِ مرگ بھی مٹّی خراب ہے (صابر)

(۴) دِق ہونا۔ حیران ہونا ؎

دنیا میں ناکام ہے عدم میں خراب ہے ــــ ہر طرح سے غریب کی مٹّی خراب ہے (عرش)

(۵) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ خانماں خراب ہونا۔ خرابی و بربادی ہونا ؎

برباد درست تو کچھ آتش نہیں نہیں ــــ مٹّی خراب اپنی بھی ہے اس دیار میں (آتش)
عاشق کی بعدِ مرگ بھی مٹّی خراب ہے ــــ ناک مزار کا بھی تو ملتا نشاں نہیں (صبا)

(۶) آوارہ ہونا۔ پریشان ہونا۔ سرگرداں ہونا۔ خراب و خستہ ہونا۔ آوارگی و پریشانی ہونا۔ سرگردانی ہونا ؎

تنہا نہ آسمان کی مٹّی خراب ہے ــــ عالم میں اک جہان کی مٹّی خراب ہے (مصحفی)
پھرتا ہے گرد باد سا آوارہ جا بجا ــــ مٹّی خراب ہے غرض اپنے غبار کی (دبیر غلام علی)
پھرتا ہے بعدِ مرگ غبار اپنا کو بہ کو ــــ گو خاک ہو گئے ہیں پہ مٹّی خراب ہے (عرش)
کیوں نہ مٹّی خراب ہوا پنی ــــ اس خرابات کی بنا ہیں ہم (معروف)

(۷) بیقدری ہونا۔ پوچھا نہ جانا۔ قدر نہ ہونا ؎

گلاں نوش پیر مست دور میں رہے ــــ رہیگی دُرد کی مٹّی خراب شیشہ میں (آتش)

مٹّی خوار کرنا (۱) فعل متعدّی :۔ دیکھو مٹّی خراب کرنا ؎

اس کوچہ سے ظالم تو مجھے لے تو چلا ہے ــــ اے عشق کہیں خوار نہ کیجو مری مٹّی (مصحفی)

مٹّی خوار ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) دیکھو مٹّی خراب ہونا (۲) ذلّت ہونا۔ مشکل ہونا۔ ضیق میں ہونا ؎

دل اُو صد سینے میں تڑپے جی ادھر بیزار ہے ــــ کہا کہیں اب تو بہت مٹّی ہماری خوار ہے (نظیر)

مٹّی دینا (۱) فعل متعدّی :۔ دفن کرتے وقت مُردے کی قبر میں تین تین مٹھی خاک ڈالنا + قبر میں دفن کرنا۔ قبر میں گاڑنا + (چونکہ مُردے کی قبر میں مٹّی ڈالنے سے دونوں کو ثواب حاصل ہوتا ہے اس سبب سے یہ عمل ظہور میں آتا ہے) +

ساتھ آئے تھے جنازے کے تو مٹّی دیتے ــــ خاک میں عاشقِ شیدا کو ملاتے جاتے (امانت)
سو حسرتیں ملی ہیں مرے ساتھ خاک میں ــــ مٹّی بھی دی تو انکو اسی خاکسار نے (داغ)
احبا کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر ــــ کہ مٹّی دے کے ناحق بوجھ ڈالا سینہ پر منکا (اسیر)
پریزادوں نے دی مٹّی جو مجکو بعد مرنے کے ــــ کوئی تختہ لحد میں تھا مگر تختِ سلیماں کا (منیر)

کل نہ دیگا کوئی مٹی بھی اُنہیں آج زر جو کہ دیا کرتے ہیں + + (ناسخ)
جست تُو شیر یں پہ مرتا تھا آخرش ہیں مرگ نہ آئی وہ تجھے دینے کو کوہکن مٹی (مصحفی)
میں مرگیا ہوں تری چشم سُرمہ سا کو دیکھ ذرا تو ہاتھ سے دے آکے گُلبدن مٹی (نصیر)
کس چاہنے والے کو دیئے آتے ہو مٹی پاؤں پہ بھی کچھ گرد ہے اور چشم بھی تر ہے (نواب اصغیاعلی ثروت)

مٹی ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہتی ہے تو جسقدر آدمیوں پر شبہ ہوتا ہے اُنسے کہتا ہے کہ سب ملکر ایک جگہ تھوڑی تھوڑی سی مٹی ڈال آؤ اسمیں اگر کوئی ہماری چیز بھی ڈالدیگا تو اُسکا پردہ ڈھکا رہیگا پس اسی طریقہ کا نام بھی مٹی ڈالنا ہے
کسی نے کچھ تو چُرایا ہے رشک مہ تیرا جو شب کو ڈالتے ہیں اہلِ انجمن مٹی (نصیر)
(۲) کسی بات پر خاک ڈالنا۔ چھپانا۔ پردہ پوشی کرنا + درگزر کرنا۔ ٹالنا۔ معاف کرنا +

مٹی ڈلوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مٹی بھروانا۔ کسی جگہ مٹی کا اکٹھا کرانا (۲) چوری نکلوانے کے لئے مشتبہ اور غیر مشتبہ موجودہ شخاص سے کسی خاص جگہ میں ایک ایک مٹھی خاک ڈلوانا تاکہ جسنے چیز چرائی ہو وہ چپکے سے یہ خیال ڈالدے کہ پردہ رہجائیگا اور میرا نام بھی نہ ہوگا اس ترکیب سے اکثر کچا چور مال ڈال دیا کرتا ہے +

مٹی ڈھونا (ہ) فعل متعدی :- مٹی کا بوجھ اُٹھانا۔ مٹی اُٹھانے کی مزدوری کرنا تنی کا کام کرنا + سخت مصیبت اُٹھانا جیسے بھگر بیٹھے مٹی ڈھو ڈھو مر بیٹے +

مٹی ڈھیجانا (ہ) فعل لازم :- جسم کا سکت جاتا رہنا۔ بدن قابُو میں نہ رہنا۔ کایا کا بےسکت ہوجانا + مرنے کے دن قریب آجانا۔ جسم کا گوشت مرجانا۔ روح کا جسم کو چھوڑ دینا۔ جسم کا دم نکل جانا +

مٹی عزیز کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی مُردے کے دفن میں شریک ہونا یا اپنے ہاتھوں سے دفن کرنا۔ گور گڑھا اور درود و فاتحہ کرنا۔ مٹی ٹھکانے لگانا ؎
قبول خاطرِ مردم ہو توتیا کی طرح عزیز تیری کریں شیخ و برہمن مٹی (آتش)
(۲) گاڑنا۔ دابنا۔ زمین کو سونپنا۔ مارنا۔ دُنیا سے کھونا ؎
یہ مشت خاک ہو کہیں مقبُول بارگاہ مٹی ہماری کر بھی چکے آسماں عزیز (رند)
(۳) دیکھو (مٹی خراب کرنا) (چونکہ بعض اوقات فالِ بد کی بجائے بھی الفاظِ نیک مستعمل ہوتے ہیں اس وجہ سے اس معنی میں یہ محاورہ مروّج ہوگیا) +

مٹی عزیز ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) اپنے عزیز و اقارب کے ہاتھوں سے دفن کیاجانا۔ گور گڑھا ہونا۔ مٹی ٹھکانے لگنا۔ دولہ رئیس بھوپال ؎
اُسکے خنجر سے ہماری ہوگئی مٹی عزیز ہوں مفید خلق میں جو کشتۂ فولاد تھا (دولہ)
(۲) دیکھو مٹی خراب ہونا۔ فالِ نیک بجائے فالِ بد +

مٹی کا برتن (ہ) اسم مذکر :- ظروفِ گلی۔ کاشِ گلی +

مٹی کا پُتلا (ہ) اسم مذکر :- جسم خاکی۔ قالب خاکی + مجازاً انسان ضعیف البنیان +

مٹی کا پنجر (ہ) اسم مذکر :- قالب خاکی + خاک کا پُتلا +

مٹی کا تیل (ہ) اسم مذکر :- قریش تیل۔ کروسین آئل۔ ایک قسم کا نہایت تیز۔ شفاف تیل جو پُرانے مقامات کے کنوؤں سے نکلتا اور لیمپ وغیرہ میں جلایا جاتا ہے۔ اس تیل میں گندک اور کاربن کا مادّہ زیادہ ہے + نفط +

مٹی کا عطر (ہ) اسم مذکر :- عطرِ گل۔ ایک قسم کا عطر جسکا جزو اعظم ملتانی یا پنڈول مٹی ہے

مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں (ہ) کہاوت :- آدمی کو ادنےٰ چیز بھی خُوب دیکھ بھال کر لینی چاہیئے +

مٹی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خاک میں ملانا۔ خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ کرکرا کرنا۔ جیسے مزہ مٹی کرنا (۲) میلا کرنا۔ مٹی کے رنگ کرنا جیسے دو دن میں سارے کپڑے مٹی کردیئے (۳) ٹھنڈا کرنا۔ بےلطف کرنا جیسے کھانا مٹی کرنا (۴) برباد کرنا۔ لُٹانا جیسے روپیہ مٹی کرنا +

مٹی کی ٹکیا (ہ) اسم مؤنث :- قرصِ گلی۔ چکنی مٹی کی پکائی ہوئی ٹکیا جسے اکثر حاملہ عورتیں کھایا کرتی ہیں +

مٹی کے مادھو (ہ) اسم مذکر :- (ہندی) مُورکھ۔ مُودھو۔ کندۂ ناتراش بیوقوف جیسے تم بھی نرے مٹی کے مادھو ہو +

مٹی کی مُورت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مٹی کا پُتلا۔ مٹی کی بنی ہوئی مُورتی۔ بُتِ خاکی + قالبِ انسانی جسم۔ کایا۔ قالب خاکی۔ دیہہ۔ بدن ؎
سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا سُرخ و سفید مٹی کی مُورت ہوئی تو کیا (نامعلوم)
(۲) مرد ابلہ۔ بیوقوف آدمی۔ کٹھ پتلی۔ صرف صُورت کا آدمی +

مٹی کے مول (ہ) صفت :- نہایت ارزاں۔ کوڑیوں کے مول۔ نہایت سستا۔ مُفت
مٹی کے مول بھی تو کوئی پُوچھتا نہیں بگڑی ہوئی ہے آجکل اعظم ہوائے دل (اعظم)

مٹی گرجانا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (مٹی ڈھیجانا) +

مٹی ماس کھانے والے (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) گوشت خوار۔ شکار کھانے والے۔ مجازاً مُسلمان +

مٹی میں لوٹنا (ہ) فعل لازم :- در خاک غلطیدن کا ترجمہ۔ خاک میں رُلنا +

مٹی میں مٹی ملنا یا ماٹی میں ماٹی ملنا (ہ) فعل لازم :- خاک میں خاک ملنا۔ خاک کے ساتھ خاک ہوجانا۔ مرکر خاک ہوجانا۔ جسم کا خاک ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ جیسے ماٹی میں ماٹی ملی پون میں پون میں تو سے پوچھوں اے سکھی دونوں میں کون

مٹی میں ملانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خاک میں ملانا ۔ زمین کا پیوند کرنا ۔ مٹانا ۔ ناپید کرنا ۔ بے نشان کرنا ۔ معدوم کرنا ۔ دفن کرنا ۔ دابنا ؎

نیسم اعدا سے شکوہ کیا بس از مرگ ہمیں یاروں نے مٹی میں ملایا (نسیم دہلوی)

(۲) بے لطف کرنا ۔ بے مزہ کرنا ۔ کرکرا کرنا جیسے ساری خوشی مٹی میں ملا دی +

(۳) برباد کرنا ۔ ضائع کرنا ۔ کھونا ؎

بے صرفہ چشم تر سے آنسو بہا دیئے ہیں مٹی میں ہمنے کیا کیا موتی ملا دیئے ہیں (غافل)

مٹی میں ملجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک میں ملجانا (۲) خاک ہوجانا ۔ برکھنا ک بنجانا (۳) خراب ہوجانا ۔ بگڑجانا ۔ ستیاناس ہونا +

مٹی ہوجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک ہوجانا ۔ خاک میں ملجانا ۔ خاکستر ہوجانا ۔ راکھ ہوجانا ۔ بھسم ہوجانا (۲) بوسیدہ ہوجانا ۔ گل جانا ۔ سڑجانا ۔ بگڑجانا ۔ خراب ہوجانا ۔ کوڑی کے کام کا نہ رہنا ۔ نکما ہوجانا ۔ بیکار ہوجانا ؎

زنبہ سنبل کو بہم پہنچا خس و خاشاک کا پیش زلف یار مٹی مشک و عنبر ہوگیا (آتش)

(۳) بے رونق ہوجانا ۔ ماند ہوجانا ۔ آب و تاب نہ رہنا ۔ چمک دمک نہ رہنا ۔

(۴) افسردہ دل اور مردہ طبیعت ہوجانا (۵) شرمندہ ہوجانا ۔ شرماجانا ؎

یہ جلیبی غرض کہ ہو مٹی بکل مختوم ہوگیا مٹی (انشا)

(۶) پانھا مارجانا ۔ ٹھنڈا ہوکر بگڑ جانا جیسے کھچڑی دھری دھری مٹی ہوگئی ۔

مٹی ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک ہونا ۔ خاک میں ملنا ۔ بھسم ہونا ۔ راکھ ہونا (۲) خراب ہونا ۔ بگڑنا ۔ نکما ہوجانا ۔ بیکار ہونا ۔ کام کا نہ رہنا ؎

بھر نثار زلف منگا لی ۓ نہ آپنے مٹی دھرے دھرے ہوئے نافئ غزال کے (اسیر)

(۳) گلنا ۔ سڑنا ۔ بوسیدہ ہونا ؎

خدا کے واسطے اے آسماں حوالے کر دھرے دھرے نہ کہیں ہو مرا کفن مٹی (آتش)

(۴) مٹنا ۔ خاک میں ملنا ۔ زمین کا پیوند ہونا ۔ فنا ہونا ۔ دفن ہونا ۔ گڑنا ۔ دبنا ؎

بنائیں آدمی اس خاک سے جب جاں ظاہر ہو کر کیا کیا حسینوں مٹی ہوئی ہیں کوئے جاناں میں (سالک)

(۵) ماند ہونا ۔ بے رونق ہونا ۔ پھیکا پڑنا ۔ آب و تاب یا چمک دمک نہ رہنا ۔ پست ہونا ؎

ترے گلے میں وہ چنپا کلی ہے سونے کی کہ جسکو دیکھ کے سورج کی ہو کرن مٹی (نصیر)

مٹیا (ہ) صفت :- (مرکبات میں) (۱) مٹی کا ۔ گلی + مٹی کے رنگ کا + مٹی سے منسوب ۔ سفالی (۲) چکنی مٹی کی زمین جسمیں اکثر دھان پیدا ہوتے ہیں ۔ چکنوٹ ۔ دھانی +

مٹیا پھوس (ہ) اسم مذکر :- (۱) نہایت بوڑھا جسکی مٹی یعنی جسم پھوس کی مانند پھس پھسا ہوگیا ہو ۔ وہ شخص جسکی مٹی گر گئی ہو ۔ ایسا بوڑھا جیسا مٹی میں کا پھونس گلا ہوا اور بیجان ہوتا ہے ۔ بوڑھا پھوس + نہایت ناتواں ۔ نہایت کمزور ۔ ازحد ضعیف و نحیف ۔ دُبلا ۔ مریل ۔ فقیر ۔ مفلس قلاش +

مٹیا پھوس صاحب (ہ) اسم مذکر :- (ظرافتاً) بوڑھا انگریز یا کرشتان + دوغلا بوڑھا انگریز + مفلس انگریز +

مٹیا ٹھس (ہ) صفت :- مٹی کی طرح ایک جگہ پڑا رہنے والا ۔ کاہل ۔ سست اصدی ۔ منٹھا ۔ کاہچور + کم رو ۔ سست رفتار +

مٹیا سانپ (ہ) اسم مذکر :- مٹی کے رنگ کا سانپ ۔ وہ سانپ جس پر کالی کالی چتیاں ہوں +

مٹیا محل (ا) اسم مذکر :- (۱) چکنی مٹی کا بنا ہوا مکان ۔ دہلی کے ایک محلہ کا نام جسکی نسبت مشہور ہے کہ شاہجہانی امرا نے جب دہلی کو بنوانا شروع کیا تو چند روز کے واسطے عارضی رہنے کو یہاں کچی مٹی کے مکانات بنوا لئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ خود بادشاہ نے یہاں رہنے کے واسطے قلعہ تیار ہونے سے پیشتر اپنے کچے محل بنوائے تھے +

مٹیار (ہ) پورب ۔ اسم مؤنث :- (۱) دیکھو مٹیا نمبر ۲ (۲) گدلا ۔ مکدر +

مٹیالا (ہ) صفت :- (۱) مٹی کا ۔ مٹی کا بنا ہوا ۔ گلی ۔ جیسے گھر گھر مٹیالے چولہے ہیں یعنی سب کا ایک حال ہے (۲) مٹی کے رنگ ۔ بھورا ۔ بھوسلا ۔ پیلا ۔ (۳) گل آلودہ ۔ مٹی میں بھرا ہوا ۔ مٹی میں لتھڑا ہوا +

مٹیانا (ہ) فعل لازم :- (پورب) (۱) سنکر ٹال جانا ۔ گڑاپن کرنا + اغماض کرنا ۔ شون کھینچنا ۔ چپ ناندھنا (۲) چراغ گل ہوجانا ۔ بجھ جانا ۔ بجھنا +

مثابہ (ع) (لفظ تشبیہ) مانند ۔ مشابہ (یہ لفظ درحقیقت اسم ظرف ہے جو ثوب بمعنی بازگشت سے مشتق ہے) +

مثال (ع) اسم مؤنث :- (۱) مانند ۔ نظیر ۔ شبیہ ۔ تمثیل ۔ مشابہت ۔ شباہت ؎

دی جو تیرے بیلے سپاہ رخ گیسو سے مثال منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا (ناسخ)

(۲) صورت ۔ مورت ۔ تصویر ۔ تمثال (۳) نمونہ ۔ بانگی (۴) حکم ۔ فرمان بادشاہی + پروانہ ۔ حکمنامہ ۔ حکمنامۂ قاضی (۵) حکایت ۔ کہانی (۶) کہاوت ۔ مثل ۔ بیان (۷) ایک عالم کا نام جو عالم ارواح سے نیچے ہے جو کچھ اس عالم ظاہری میں پایا جاتا ہے اُسکی مثال اُس عالم میں موجود ہے + عالم خواب +

مثال دینا (ع) فعل متعدی :- نظیر دینا ۔ تمثیل دینا ۔ مشابہت ظاہر کرنا +

مثانہ (ع) اسم مذکر :- وہ پھکنا جسکے اندر پیشاب رہتا ہے ۔ پیشاب کی

تھیلی۔ کیسہ۔ بول +

مُثبَت (ع) صفت:۔ (۱) قایم کیا گیا۔ ساکن کیا گیا۔ اثبات کردہ شدہ۔ نفی کا نقیض۔ وہ جو منفی نہ ہو۔ (۲) ثبت کیا گیا۔ لکھا گیا۔ مرقوم شدہ۔ نوشتہ شدہ (۳) ثابت کیا گیا۔ تصدیق کیا گیا۔ مُصدقہ۔ برقرار رکھا گیا +

مُثبتہ۔ مُثبّتہ (ع) صفت:۔ (۱) قایم کیا گیا + ثبت کیا گیا + لکھا گیا (۲) چھاپا گیا۔ مُہر کیا گیا۔ نشان لگایا گیا۔ اسٹامپ لگایا گیا۔ اسٹام لگا ہوا +

مثبتہ اسٹام (ا) اسم مذکر:۔ وہ کاغذ جسپر اسٹام لگایا گیا ہو + (قانون)

مِثقال (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ساڑھے چار ماشہ کا وزن ۴½ ماشہ (۲) ایک سونے کے سکہ کا نام جو عرب میں رائج ہے +

مِثل (ع) صفت:۔ (۱) مانند۔ موافق۔ برابر۔ سب صفتوں میں مساوی۔ ویسا ہی جیسا۔ ہمشکل۔ متشابہ۔ ملتا ہوا۔ یکساں۔ نظیر۔ عدیل۔ ہم جنس۔ ہمرنگ۔ (۲۔ ا۔ اسم مؤنث) روئیدادِ مقدمہ۔ مقدمہ کی کیفیت یا کارروائی +

(چونکہ اس لفظ کا اُن کاغذات پر اطلاق کیا جاتا ہے جو باہم متماثل اور ایک ہی مقدمہ یا معاملہ سے متعلق ہوں لہٰذا ثائے مثلثہ سے لکھنا چاہیئے جو لوگ مِسل کو اسکا ماخذ خیال کر کے سین مہملہ سے لکھتے اور اسکو اصل میں مِسل خیال کرتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں) +

مِثل مرتّب کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مقدمہ کی روئداد کو ترتیب دینا۔ مقدمہ کے کاغذات کو ترتیب وار لگانا +

مِثل مرتّب ہونا یا بنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی مقدمہ کی کُل کارروائی کے کاغذات کا اکٹھا ہو کر جمع کیا جانا +

مَثَل (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) مثال۔ کہاوت + وصفِ حال + کہانی۔ داستان +

مَثَلاً (ع) صفت:۔ جیسے۔ یعنی۔ گویا۔ جانو۔ ارتھات۔ جسطرح +

مُثلّث (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی سہ کردہ شدہ (۱) وہ سطح جو تین خطوط مستقیم سے محاط ہو + تین ضلعوں کی شکل۔ تکھونٹ۔ جیسے یہ △ (۲) تین تین مصرعوں کا بند (۳) سہ گوشہ۔ تکونا (۴) ایک خوشبو کا نام جسکے سہ گوشہ قرص ہوتے ہیں اور وہ مشک۔ صندل۔ کافور۔ ان تین ہی چیزوں سے تیار کی جاتی ہے (۵) شراب سہ آتشہ۔ سیکی (۶) علم تعویذات کی ایک شکل کا نام جسکے سہ در سہ کُل نو خانے ہوتے اور اُسے مربّع کی نسبت زیادہ مؤثر خیال کرتے ہیں (۷) وہ علم جس میں مثلثات کی پیمایش کا ذکر ہے۔ تکھونٹ ماپ۔ زاویوں کی پیمایش کا علم۔ وہ علم جس میں مثلث بنا کر سطح کی پیمایش کی جاتی ہے +

مُثلّثِ حادّ الزّاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جسکے سب زاویئے

حادّے ہوں۔ چھوٹ کونیا تکھونٹ +

مثلّثِ قایم الزاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جس میں ایک زاویہ قائمہ ہو۔ پرکونیا تکھونٹ +

مثلّثِ متساوی الاضلاع (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جسکے تینوں ضلعے آپسمیں برابر ہوں △ تین بھج برابر تکھونٹ +

مثلّث متساوی الساقین (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جسکے دو ضلعے آپسمیں برابر ہوں۔ دو بھج برابر تکھونٹ +

مثلّث مختلف الاضلاع (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جسکے تینوں ضلعے آپس میں نابرابر ہوں۔ نابرابر بھج تکھونٹ +

مثلّثِ منفرجہ الزّاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلث جسمیں ایک زاویہ منفرجہ ہو۔ بڑھ کونیا تکھونٹ +

مُثلّثی (ع) صفت:۔ تکونیا۔ تکھونٹا۔ جیسے مثلثی شیشہ +

مِثلی (ا) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسکی مثل بنی ہوئی ہو۔ سزایافتہ (۲) پُرانا مجرم نامی چور یا بدمعاش +

مِثلی اچکا چور یا بدمعاش (ا) اسم مذکر:۔ وہ چور یا اُچکا یا بدمعاش جو بار بار سزا پا چکا ہو۔ سزایافتہ چور۔ سزایاب بدمعاش۔ نامی بدمعاش +

مُثمّن (ع) صفت:۔ (۱) ہشت پہلو۔ آٹھ ضلعوں کا۔ آٹھ حصّے کیا گیا۔ اٹھکونیا۔ جیسے مثمن برج + اٹھکونا (۲۔ اسم مذکر) آٹھ ضلعوں کی شکل +

مُثنّٰی (ع) صفت:۔ (۱) تثنیہ۔ دوسرا + دوبارہ کردہ شدہ۔ دوم کیا گیا (۲۔ اسم مذکر:۔) نقل مطابق اصل۔ دوسری نقل + بیٹھ۔ مکرر نقل۔ اُتار (۳۔ اسم مذکر:۔) جوڑا۔ جفت۔ جوٹ +

مُثنّٰی بہ (ع) اسم مذکر:۔ منقول عنہ۔ جس سے نقل کی گئی ہو۔ اصل +

مَثنوی (ع) اسم مؤنث:۔ منسوب بہ مثنّٰی۔ دو دو کیا گیا۔ چونکہ مثنوی کے بیتوں میں ہر ایک بیت کے دو قافیہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لہٰذا ابیات مختلف القوافی کو مثنوی کہنے لگے یا یُوں کہو کہ ایسے اشعار جنکے ہر بیت کا قافیہ جدا اور دو مصرعوں کا متفق ہو۔ ایک مثنوی کُل ایک ہی وزن میں ہوتی ہے اور وہ بحر ہزج۔ رمل سریع خفیف متقارب۔ متدارک کے سوا اور بحروں میں بھی کہی جاتی ہے اسکے اشعار کی خاص تعداد نہیں +

مُجادَلہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) جنگ پیکار۔ لڑائی + جُدھ + ہنگامہ خونریزی (۲) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ بکھیڑا۔ راڑ۔ مناقشہ (۳) دشمنی۔ خصومت۔ منازعت

نزاع (۴) تکرار۔ مباحثہ۔ مُکابرہ۔ حجت +

مُجارِیہ (ع) صفت :۔ (قانون) اجرا یافتہ۔ جاری شدہ۔ (۲) ال شدہ۔ پاس شدہ (قانون) مروجہ۔ مصدرہ۔ نافذہ۔ مجریہ +

مَجاز (ع) صفت :۔ جوز (۱) گزرنے کی جگہ۔ راہ (۲) حقیقت کا نقیض۔ جو حقیقت نہ ہو (۳)۔ اسم مذکر) وہ کلمہ جو اپنے حقیقی معنی کے خلاف مستعمل ہو گو اُسکے حقیقی مخصوص معنی متروک نہ ہوگئے ہوں بلکہ معنی موضوع اور غیر موضوع میں مشابہت یا ظرفیت یا سببیت وغیرہ کا علاقہ پایا جائے یا یُوں سمجھو جب کسی لفظ کو اُس معنی میں استعمال کرتے ہیں جس کے واسطے وہ لفظ بنایا گیا ہے تو اُسکو حقیقت کہتے ہیں اور اُس معنی کو حقیقی جیسے دست کے معنی ہاتھ اور جب ایسے معنی میں استعمال کرتے ہیں جسکے واسطے وہ لفظ بنایا نہیں گیا تو مجاز کہتے ہیں اور اس معنی کو مجازی جیسے دست بمعنی قابو غلبہ وغیرہ مگر یہ ضرور ہے کہ حقیقی اور مجازی معنی میں کوئی علاقہ و مناسبت ضرور ہو۔ پس اگر وہ علاقہ تشبیہ سے متعلق ہے تو اُسے استعارہ کہینگے جیسے شیر کہنا اور بہادر آدمی سے مراد لینا اور اگر تشبیہ کے سوا کوئی اور علاقہ ہوگا تو مجاز مرسل کہینگے جیسے دست کے معنی قدرت کے لئے جائیں کہ اُس میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے اسی طرح لازم کہکر ملزوم ظرف کہکر مظروف اور کل کہکر جزو اور کسی کا ذکر کرکے صاحب سے مراد لینی اسی کو ہمارے ایک کرم فرما اپنی تصنیف میں اس طرح لکھتے ہیں کہ مجاز کا مضاف اور مضاف الیہ کی ترکیب اضافی سے بنا ظاہر ہے پس جب کسی جملہ میں ترکیب اضافی واقع ہو اور اُسکے مضاف کی قوت اصلی حقیقی کو ترک کریں یعنی مضاف کی رعایت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور معنی بیان کرنے میں فقط مضاف الیہ کا کام رہجائے یعنی اگر مضاف کو نکال بھی ڈالیں تو بھی جملہ بے معنی نہ ہوسکے۔ پس ایسے مضاف کو مجاز کہتے ہیں مثلاً ہم تیغ ابرو پہ عاشق ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم تیغ پر عاشق ہیں بلکہ تیغ جو مضاف ہے اُسکی قوت اصلی حقیقی سے کچھ غرض نہ رہی فقط برائے نام ہے اگر غرض ہے تو ابرو سے غرض ہے جو مضاف الیہ ہے یعنی متکلم کا عشق ابرو پر ثابت ہوتا ہے۔ اس حالت میں لفظ تیغ مجاز ہے۔ مجاز کی دو قسمیں ہیں ایک استعارہ دوسری مجاز مرسل جب مضاف سے مضاف الیہ کو کچھ تشبیہ کا لگاؤ ہو جیسے گلِ رخسار یا تیغِ ابرو یا مارِ زلف یا جامِ چشم تو اُس مضاف کو استعارہ کہتے ہیں یہاں رخسار کو پھول سے ابرو کو تلوار سے زلف کو سانپ سے اور آنکھ کو پیالے سے تشبیہ کامل ہے پس گل تیغ مار اور جام یہ چاروں الفاظ استعارہ ہیں اگر مضاف اور مضاف الیہ سے کچھ تشبیہ کا لگاؤ نہ ہو مگر دونوں میں باہم کسیقدر نسبت ہو جیسے چشم دولت یا ابر کرم یا باغ دانش یا چمن انصاف تو اُس مضاف کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔ یہاں دولت کی صورت آنکھ کی سی شکل نہیں کرم کی شکل بادل کی مانند نہیں دانش کی تشبیہ باغ سے نہیں انصاف کی صورت کچھ چمن کیسی نہیں ہے جو ان چاروں کی اپنے اپنے مضاف سے تشبیہ ہوسکے پس ایسے مضاف یعنی چشم ابر باغ اور چمن چاروں مجاز مرسل کہلائینگے۔ **تنبیہ** استعارہ اور مجاز مرسل کبھی بیکار بھی نہیں ہوتے اُنکا اثر اُنکے افعال یا اُنکی خبر سے ثابت ہوا کرتا ہے جیسے مصرعہ تیغ ابرو نے ہمکو قتل کیا۔ اگرچہ قتل کرنے کا فعل یہاں ابرو سے متعلق ہے مگر ابرو معہ اُن کے چند بال ہیں اُنسے قتل انسان کیونکر ہوسکے لہذا تیغ کا لفظ گویا مستعار مانگ کر لفظ ابرو کے ماقبل لگا دیا تاکہ قتل کا فعل اُس سے بخوبی ثابت ہوسکے علیٰ ہذا القیاس ؎ مارِ گیسوئے یار موذی ہے۔ اگرچہ لفظ موذی گیسوئے مبتدا کی خبر ہے اور گیسوئے متعلق ہے لیکن گیسو بھی چند بال ہیں وہ کیا موذی ہونگے لہذا لفظ گیسو کے ماقبل مار کا لفظ لگا دیا تاکہ موذی ہونے کی خبر بخوبی اُس سے ثابت ہوسکے۔ (۴۔ و) بااختیار جائز کیا گیا۔ مختار جیسے حاکم مجاز وہ حاکم جسے ازروئے قانون سزا دینے یا چھوڑ دینے وغیرہ کا اختیار ہو۔ حاکم بااختیار +

مجازِ مُرسَل (ع) اسم مذکر :۔ علم بیان میں اُس مجاز یا صنعت بیانیہ سے مراد ہے جسمیں سبب سے مسبب ظرف سے مظروف کل سے جزو لازم سے ملزوم ذکر سے صاحب ذکر مراد لے سکتے ہیں +

مجاز ہونا (ہ) فعل لازم :۔ بااختیار ہونا۔ مختار ہونا۔ کسی امر کا اختیار رکھنا ازروئے شرع یا قانون بااختیار ہونا +

مَجازاً (ع) تابع فعل :۔ (۱) فرضاً۔ مراداً (۲) قانوناً۔ حسب قانون۔ جوازاً۔ ازروئے شرع +

مَجازی (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) غیر حقیقی۔ غیر اصلی (۲) فرضی۔ مرادی۔ فرض کیا ہوا جیسے مجازی معنی (۳) مصنوعی۔ ساختہ۔ جعلی۔ نقلی +

مَجال (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) جولانگاہ۔ چوگان پھرانے کا میدان۔ چکر دینے کا میدان (۲۔ مجازاً) قدرت۔ طاقت۔ حوصلہ۔ تاب + بس قابو + مقدور۔ سامرتھ۔ پرکرم۔ ؎

ہر ایک مُو ہو بدن پر مری زباں گویا　　مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے (ظفر)

اُستادشہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال　　یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے (غالب)

مَجالِس (ع) اسم مؤنث :۔ جمع مجلس بمعنی بیٹھنے کی جگہ۔ محافل۔ سبھائیں۔ سوسائٹیاں۔ مجلسیں۔ مجلس خانہ +

مُجامَعَت (ع) اسم مؤنث :۔ مباشرت۔ جماع۔ صحبت داری۔ ہم بستری۔ ہمخوابی۔ وطی۔ بھوگ بلاس۔ وہ بات +

مجامعت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ بھوگ بلاس کرنا۔ بھوگ کرنا۔ لگنا +

مُجاوِر (ع) اسم مذکر :- (۱) ہمسایہ - پڑوسی - پاس رہنے والا (۲-۱) محافظ درگاہ یا معبد - پجاری - پانڈا - مقدس مقامات کا خدمتی + جاروب کش +

مُجاہِد (ع) اسم مذکر :- (۱) کوشش کرنے والا - جہد کرنے والا - ساعی (۲) کافروں سے لڑنے والا - غازی مرد +

مُجاہَدہ (ع) اسم مذکر :- (۱) سعی - کوشش - جدّ و جہد - جانفشانی (۲) ریاضت محنت - مشقت - کشٹ (۳) کافروں سے لڑنا - مذہبی جنگ +

مُجاہدِین (ع) اسم مذکر :- مذہب پر لڑنے والے - مذہب کے لئے جانفشانی کرنے والے + والنٹیر - تمشیر +

مَجبُور (ع) صفت :- جبر کیا گیا - ناچار - دِق - تنگ - دبا ہوا - بے بس +

مجبُور کرنا (۱) فعل متعدی :- ناچار کرنا - لاچار کرنا - بے بس کرنا - دِق کرنا - تنگ کرنا - ستانا - دبانا - زبردستی روکنا - جبراً باز رکھنا +

مجبُور ہونا (۱) فعل لازم :- لاچار ہونا - ہارنا - تھکنا - تنگ ہونا - دِق ہونا - بے بس ہونا - عاجز ہونا ؎

یاں تک ہیں دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو گیا   جو جس نے کہہ دیا مجھے منظور ہو گیا (حیا)

مجبُوراً (ع) تابع فعل :- جبر سے - ناچاری سے - ہار کر - تھک کر - عاجز ہو کر +

مجبُوری (۱) اسم مؤنث :- ناچاری - بے بسی +

مُجتَبیٰ (ع) صفت :- برگزیدہ - پسندیدہ - چُنا گیا - چُنا ہوا - چھانٹا ہوا - منتخب +

مُجتَمع (ع) صفت :- (۱) جمع کیا گیا - اکٹھا کیا گیا - فراہم کردہ شدہ (۲) جمع ہونے کی جگہ - مجلس - سبھا - انجمن - محفل - سوسائٹی +

مُجتَنِب (ع) صفت :- اجتناب کرنے والا - پرہیز کرنے والا - دُور رہنے والا - علیحدگی اختیار کرنے والا +

مُجتَہِد (ع) صفت :- (۱) کوشش کرنے والا - جدّ و جہد کرنے والا (۲) راہِ صواب پیدا کرنے والا - ٹھیک اور عمدہ رستہ نکالنے والا (۳) منکروں سے جہاد کرنے والا - (۴ - اسم مذکر) اہلِ تشیعہ کا فاضل - امامیہ مذہب کا فقیہ + امام - پیشوائے مذہب +

مجدّداً (ع) تابع فعل :- از سرِ نو - نئے سرے سے +

مَجذُوب (ع) صفت :- (۱) کھینچا گیا - جذب کیا گیا (۲) محبت خدا میں کھینچا ہوا - یادِ الٰہی میں غرق + صاحب جذبہ (۳-۱) مست - بیہوش - حواس گم کردہ - بے خبر + آپے سے باہر (۴-۱) سڑی - پاگل - دیوانہ +

مجذُوب کی بڑ (۱) اسم مؤنث :- مجنونانہ بکواس - بے معنی اور غیر مربوط

باتیں جو اکثر مجذوب یا مست فقیر بکتے رہتے اور اسی میں سائل کی بات کا جواب دیتے ہیں - بے معنی باتیں - بے سروپا باتیں سچی نہ جھوٹی باتیں ؎

سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع   اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا (آتش)

مَجذُور (ع) اسم مذکر :- فی نفسہ ضرب کھایا ہوا - مربع - دوہرا چڑھاؤ - کسی عدد کو فی نفسہ ضرب دینے سے جو حاصل ضرب پیدا ہو اُسے مجذور یا اُس عدد کا مربع کہتے ہیں اور اُس عدد کو جذر - جیسے ۳۶ مجذور ہے ۶ کا یعنی ۶×۶=۳۶ کے

مَجذُوم (ع) اسم مذکر :- جذامی - کوڑھی - اجیت برن - سبروس - وہ شخص جسکا جسم آتشکی مادّے سے بگڑ گیا ہو اور ٹپک ٹپک کر گرے +

مُجرا (ع) اسم مذکر :- (۱) رواں کردہ شدہ - جاری کیا گیا (۲) محسوب - کٹوتی - محسوب کیا گیا - منہائی (۳-۱) ڈنڈوت - پرنام - نمش کار - آداب - بندگی - کورنش - سلام - تسلیمات - ملاقاتِ اُمرا - جیسے دادا حضرت میرا مجرا دکھ سے یہی مت رکھ ردایہ مجھ پہ کہ عمّال کے تئیں   تیری سلامتی میں کروں مجرا و سلام (سودا)

سوز کچھ مُنہ بنائے آتا ہے   آج مجرے کا پھر جواب ہوا + (میر سوز)

(۴-۱) رقص و سماع - ناچ گانا جو بطور سلام امرا کے روبرو یا بیاہ شادی میں کیا جاتا ہے + آدھا ناچ - صرف صبح یا شام کا ناچ ؎

بحر اگر چمکا ستارا عشق کا   لوٹئے گردوں کا مجرا دیکھئے (بحر)

(۴-۱) وہ مرثیہ جو رباعی یا غزل یا قطعہ و قصیدہ کی طرز پر کہا جاتا اور اُسکے مطلع یا اوّل شعر میں لفظ مجرا یا سلام لایا جاتا ہے (۵-۱) باریابی - ملازمت -

مُجرا پانا (۱) فعل متعدی :- (۱) روپیہ وصول پانا - بھر پانا - چڑھا ہوا روپیہ لے لینا (۲) باریابی پانا - روپیہ بہی میں جمع ہونا +

مُجرا طلبی (۱) اسم مؤنث :- (قانون) دعوے بالمقابل - اُلٹا دعوےٰ +

مُجرا دینا (۱) فعل متعدی :- حساب میں محسوب کر دینا - وضع کر دینا - حساب میں لگا دینا - کاٹ دینا +

مجرا کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) محسوب کرنا - حساب میں لگانا (۲) وضع کرنا - منہا کرنا - کاٹ دینا (۳) بادب سلام کرنا - آداب بجا لانا - کورنش یا تسلیمات ادا کرنا (۴) کسی امیر یا نوشہ وغیرہ کے روبرو بطور سلام ناچنا گانا ؎

ارادہ تھا یہی مدت سے میرا   کریں یہ سامنے حضرت کے مجرا (جرأت)

مُجرا لینا (۱) فعل متعدی :- کاٹ لینا - محسوب کر لینا - حساب میں لگا لینا

مُجرا ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) محسوب ہونا - وضع ہونا - حساب میں لگایا جانا + وصول ہونا - بھر پایا لکھا جانا (۲) کسی امیر یا نوشہ کے روبرو

مجر

ناچ ہونا۔ محفل میں ناچ ہونا +

مُجرائی (ہ) اسم مذکر۔ (عوام مجرئی) (۱) سلام کہنے والا۔ سلامی۔ مجرا بجا لانے والا۔ کورنش کنندہ۔ وہ شخص جو اپنے خداوند نعمت کا آداب بجا لایا ہو۔ (۲) وہ لوگ جو صرف سلام کہنے کی تنخواہ پاتے ہوں۔ امتیازی۔ یکے منصبدار۔ درباری (۳) گماشتہ جمع یا اگان۔ متہائی۔ کمی (۴) مرثیہ کا سلام پڑھنے یا کہنے والا + مرثیہ خواں +

مُجَرَّب (ع) صفت :۔ تجربہ کیا گیا۔ آزمایا گیا۔ آزمودہ۔ امتحان کردہ + کارگر۔ مؤثر۔ تیر بہدف۔ ایک بر ایک +

مُجَرَّبات (ع) اسم مذکر :۔ آزمائے ہوئے نسخے۔ تجربہ کی ہوئی چیزیں جیسے مجربات اکبری مجربات بوعلی سینا وغیرہ + وہ کتابیں جنمیں اُنکے آزمائش کئے ہوئے نسخے جمع ہیں +

مُجَرَّد (ع) صفت :۔ (۱) جریدہ۔ تنہا۔ اکیلا۔ چھڑا چھٹانک۔ اکانت + وہ شے جو مادہ سے پاک ہو۔ (۳) بن بیاہا۔ مرد بے زن۔ ناکتخدا + بے جوڑو والا۔ بے زن و فرزند۔ آزاد۔ مخلص جیسے مجرد سب سے اعلےٰ جسکے لڑکا نہ بالا + مجرد سب سے اعلےٰ جسکے سُسرا نہ سالا (۴) جتی۔ یوگی۔ جیت اندریا سنیاسی۔ وہ شخص جو دُنیا سے الگ ہو گیا ہو +

مُجَرَّد رہنا (ہ) فعل لازم :۔ اکانت رہنا۔ آزاد رہنا۔ عورت کے بغیر رہنا۔ بن بیاہا رہنا۔ شادی نہ کرنا۔ جتی رہنا۔ جتی ستی رہنا +

مُجَرَّدات (ع) اسم مذکر :۔ (۱) موجودِ بے جسم۔ غیر مادی وجود۔ غیر محسوس (۲) عقول عشرہ۔ ملائکِ ارواح +

مُجَرَّدی (ع) اسم مؤنث :۔ تجرد۔ تنہائی۔ آزادی۔ جتی پن۔ کوارا پن +

مُجرِم (ع) اسم مذکر :۔ گنہگار۔ اپرادھی۔ پاپی۔ جرم کرنے والا۔ قصوروار۔ خطاوار + سرکاری چور + اسامی + ملزم +

مُجرم ٹھیرانا یا قرار دینا (۱) فعل متعدی :۔ (قانون) قصوروار ٹھیرانا۔ قابلِ بازپرس یا سزا قرار دینا۔ الزام ثابت کرنا۔ ملزم ٹھیرانا +

مُجرم ہونا (۱) فعل لازم :۔ قصوروار ہونا۔ ملزم ہونا۔ خطاوار ہونا۔ قابلِ بازپرس ہونا +

مَجرُوح (ع) صفت :۔ (۱) گھائل۔ زخمی۔ وہ شخص جسکے زخم لگا ہو + چوٹ کھایا ہوا (۲) تخلصِ حضرت میر مہدی حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ خلف الصدق جناب میر حسن صاحب متخلص بہ انگار دہلوی جو فی زمانا

مجر

اساتذۂ دہلی کی ایک چراغ سحری روح پر فتوح اور خاندانی شاعر ہیں۔ آپ ہی نے سب سے زیادہ جناب اسد اللہ خان غالب علیہ الرحمۃ کی صحبت اور اصلاح سے فیض پایا ہے۔ حضرت غالب کو آپ پر بڑا ناز تھا۔ اُردوے معلےٰ میں جابجا آپکے نام کے خط ہیں۔ اسی انشائے غالب کا دیباچہ بھی آپ ہی کا لکھا ہوا ہے۔ ریاست الور سے تحصیلداری کی پنشن پاتے اور اُسی میں گذر فرماتے ہیں۔ اس بڑھاپے میں افسوس کہ یارانِ صحبت کی طرح اُنکی آنکھوں کی بینائی نے بھی مفارقت اختیار کر لی ہے بطور یادگار اُنکی ایک حسرت بھری غزل اس جگہ نقل کر دینی مناسب سمجھی گئی اور اکثر اشعار اپنے اپنے موقع پر لغتوں میں دیئے گئے ہیں + وہو ہذا +

حرف تم اپنی نزاکت پہ نہ لانا ہرگز — ہاتھ بیداد و ستم سے نہ اُٹھانا ہرگز
تم بھی چوری کو یقیں ہے نہ کہو گے اچھا — اب ہمیں دیکھکے آنکھیں نہ چرانا ہرگز
عشق ہے ایک نئی آفتِ نو ہے ہر دم — یہ وہ مضموں ہے کہ ہوگا نہ پُرانا ہرگز
یہی انداز تو ہیں دل کے اُڑا لینے کے لئے — اُنکی تم نیچی نگاہوں پہ نہ جانا ہرگز
سبب قتل محبت ہے اگر اے ظالم — تو میرا جرم کسی کو نہ بتانا ہرگز
جنسِ نایاب کے پھرتے ہیں خریدار گلی — تم پتا اپنا کسی کو نہ بتانا ہرگز
جو چلا تیر ستم دل سے وہ گزرا اے چرخ — تیرا خالی نہ گیا کوئی نشانا ہرگز
ذکر برباد یئے دہلی کا سنا کر ہمدم — نیشتر زخم کہن پر نہ لگانا ہرگز
آب رفتہ نہیں پھر بحر میں پھر کر آتا — دلی آباد ہو یہ دھیان نہ لانا ہرگز
وہ تو کچھ دیکھ چکے اُس سے بھی افزوں مصرعہ — اہلِ دہلی کو نہ محشر سے ڈرانا ہرگز
وہ تو باقی ہی نہیں جنسے کہ دہلی تھی مراد — دھوکا اب نام پہ دہلی کے نہ کھانا ہرگز
گیتی افروز اگر حضرتِ نیر رہتے — اپنا تاریک تو ہوتا نہ زمانا ہرگز
اتھو یہ شہر ہے ایک قالب بیجاں ہمدم — کچھ یہاں رہنے کی خوشیاں نہ منانا ہرگز
در میخانہ ہوا بند و صدا ہے یہ بلند — یاں حریفانِ قدح خوار نہ آنا ہرگز
رہی یارانِ گزشتہ کی کہانی باقی — یہ تو بھولا ہے نہ بھولیگا فسانا ہرگز
اللہ اللہ وہ نواب علائی کا کلام — جس سے رنگیں نہیں بلبل کا ترانا ہرگز
تُو تو ہے انور بیکس کی جدائی کا نشاں — دلِ پُر درد سے اے داغ نہ جانا ہرگز
صوت بلبل طرب انگیز سہی پر ہمدم — درد افسردہ دلوں کو نہ سُنانا ہرگز
میں ہوں اک مجمع احباب کا بچھڑا ہوا — مجکو گلدستۂ رنگیں نہ دکھانا ہرگز
جمع ہے مجمع احباب مضامیں تیرے — اے تصور یہ مرقع نہ مٹانا ہرگز
دل میں ہیں حسرت و اندوہ کے انبار لگے — اتنا یکجا نہ کہیں ہوگا خزانا ہرگز

مجن

سلتیۂ بزم میں تیرے تغافل سے شمار | دُردِ مے کا بھی اِدھر جام نہ لانا ہرگز
کاکل و زلف بتاں تنگ ہیں پریشاں خاطر | نہیں جمعیتِ دل کا یہ زمانا ہرگز
قد لائینگے یہ طالع جو ذرا بھی چیتے | اے فلک خواب سے انکو نہ جگانا ہرگز
محفلِ عیش سے گر خط ہوا اُٹھانا اے دوست | ہم سے آزردہ دلوں کو نہ بُلانا ہرگز
دارِ فانی میں نہ کر فکرِ قیام اے نادان | گذرِ سیل ہے یاں گھر نہ بنانا ہرگز
جنکے ایوان تھے ہم پلۂ قصرِ قیصر | اُن کو ملتا نہیں جھیروں کا ٹھکانا ہرگز
دم گئے دن جو چمن زار میں غل لگتا تھا | سچ ہے یکساں نہیں رہتا ہے زمانا ہرگز
ہمصفیران چمن بہت ہوئے گرمِ پرواز | اب خوش آتا نہیں گلزار میں جانا ہرگز
زغن و زاغ کی گلشن میں صدا ہے ہر سو | مرغ خوش نغمہ نہ آواز سنانا ہرگز
قصرِ عالی کے حوالی میں فدا تم مجروح | اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نہ بنانا ہرگز

مجروح کرنا (و) فعل متعدی :- زخمی کرنا۔ گھائل کرنا۔ زخم لگانا +

مجروح ہونا (و) فعل لازم :- گھائل ہونا۔ زخمی ہونا + چوٹ کھانا۔

مجسٹریٹ (انگلش Magistrate) اسم مذکر :- حاکم مجاز۔ با اختیار۔ حاکم + فوجداری یا دیوانی کا حاکم + منصف۔ جج + سپردکنندہ +

مجسٹریٹی (و) اسم مؤنث :- (۱) حکومت۔ اختیار (۲) مجسٹریٹ کا عہدہ۔ مجسٹریٹ کی اسامی +

مجسّم (ع) صفت :- جسم دار۔ جس میں طول عرض عمق ہو + مسطح۔ دیدہ بینی جسمی۔ اکارہی +

مجسّمات (ع) اسم مذکر :- مجسم کی جمع + مسطحات + ڈول ناپ۔ وہ اجسام جنمیں عرض طول عمق پایا جائے +

مجھکو (ہ) ضمیر :- مجھ کو کا مخفف۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ مرا۔ مارا +

مجھکو پاتا ہے تو تلوار کو نہیں پاتا (ہ) محاورہ :- (چھری کو نہیں پاتا زیادہ بولتے ہیں) یعنی دشمنِ جان ہے کیا کرے کہ بس نہیں چلتا سہ

ہے عداوت مجھسے ایسی اُس بتِ خونخوار کو | مجھکو پاتا ہے تو وہ پاتا نہیں تلوار کو (صنعت)
اللہ یہ دشمن ہے اے شوخ تو مرا اب | جب مجھکو تو پاتا ہے تلوار نہیں پاتا (انشا)

مجھکو پیٹے (ہ) قسم (عو) :- میرا ماتم کرے۔ مُوا منہ دیکھے۔ بے ہے کرے ہمیں کھائے ہمارا جنازہ دیکھے

میں کہا دل میں درد ہے میرے | ہنسکے بولا کبھی خدا نہ کرے
پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا | مجھکو پیٹے اگر دوا نہ کرے } (رنگین)
مرے ہی سر کی قسم ہے نا جانیکا نہ لو | مجھکو پیٹو آج اگر تم اپنے گھر جاؤ رہو (انشا)

مجلّا (ع) صفت :- جلا کیا گیا۔ جلا کیا ہوا۔ چمکایا گیا۔ صیقل کیا گیا + روشن۔ صاف۔ ظاہر۔ آشکارا

مجم

مُجلّد (ع) صفت :- (۱) جلد باندھا ہوا۔ جلد بندی کیا ہوا (۲) کتاب۔ جلد۔ نسخہ +

مجلس (ع) اسم مؤنث :- (۱) بیٹھنے کی جگہ + وہ مقام جہاں پر آدمیوں کا گروہ جمع ہو۔ بزم۔ سبھا۔ انجمن۔ مجمع۔ سوسائٹی + سماج۔ کونسل۔ کانفرنس جلسہ (۲-۱) انجمن عزائے سید الشہدا حضرت امام حسین علیہم السلام شہدائے کربلا کے ماتم اور فاتحہ کا مجمع +

مجلس حیراں (ا) اسم مؤنث :- (لکھنؤ) ایک قسم کی نہایت عمدہ مسّی +

مجلس خانہ (ع + ف) اسم مذکر :- مجلس جمع ہونے کا مقام۔ بزم گاہ وہ جگہ جہاں مجلس کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ کسی بزرگ کے آستانہ کا وہ مقام جہاں بیٹھکر مشائخ لوگ قوالی سنتے ہیں + ٹون ہال۔ دیوانِ عام۔ دربار +

مجلسِ رقص و سرود (ع + ف) اسم مؤنث :- یہ لفظ ناواقفوں نے اپنی ڈکشنریوں میں لکھا ہے ورنہ بول چال میں محفلِ رقص و سرود آتا ہے مجلس خاص انجمن عزا کے واسطے مخصوص ہے +

مجلسِ علمی (ع) اسم مؤنث :- علمی سوسائٹی۔ انجمنِ علوم +

مجلس کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) لوگوں کو جمع کرنا۔ سبھا کرنا (۲) امام حسین علیہم السلام کی عزاداری کے واسطے لوگوں کو جمع کرنا۔ مرثیہ خوانی کرنا +

مجلسِ ہوائی (ا) اسم مؤنث :- ایک تماشے کا نام جسمیں پریوں کا اکھاڑا ادھر میں جمع ہوتا ہے +

مَجلسی (ع) اسم مذکر :- وہ شخص جو شریکِ مجلس ہو۔ اہلِ مجلس۔ وہ شخص جسے کسی مجلس کا بلاوا بھیجکر بلایا ہو +

مَجمَع (ع) اسم مذکر :- (۱) مجلس۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ (۲) لوگوں کا ہجوم انبوہ۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ ہنگامہ۔ جمگھٹ +

مجمع البحرین (ع) اسم مذکر :- دو دریاؤں کا ملاپ۔ وہ جگہ جہاں دو سمندر یا دریا ملے ہوں + وہ مقام جہاں فارس اور روم کے سمندر ملے ہیں۔ وہ جگہ جہاں خضر اور موسیٰ کی ملاقات ہوئی تھی۔ بعض کے نزدیک حضرت موسیٰ اور خضر کی ملاقات ہی حلم کے دو دریاؤں کا ملنا تھا +

مجمع الجزائر (ع) اسم مذکر :- ٹاپوؤں کا جھنڈ +

مجمع خلافِ قانون (ع) اسم مذکر :- (قانون) ناجائز ازدحام۔ ہنگامۂ خلاف قانون +

مجمع عام (ع) صفت :- عام لوگوں کا ازدحام۔ میلہ۔ ہنگامۂ عام۔ پبلک میٹنگ

مج

مجمع عام میں مخل ہونا (۱) فعل لازم :- عام لوگوں کی پنچایت یا بھیڑ بھاڑ میں خلل ڈالنا۔ میلا کھنڈت کرنا۔ میلا درہم برہم کرنا +

مُجمَل (ع) صفت :- اجمال کیا گیا + مفصل کا نقیض جو تفصیل کا محتاج ہو۔ انتخاب۔ خلاصہ۔ اختصار۔ سنکشیپ + سرسری۔ رواروی + ملا ہوا۔ ملا جلا +

مجمل حساب (ع) اسم مذکر۔ خلاصۂ حساب۔ وہ حساب جو تفصیل کے ساتھ نہو۔ اکٹھا جڑا ہوا حساب۔ حساب کا چٹھا یا گوشوارہ۔ چٹھا بہی +

مُجمَلاً (ع) تابع فعل :- اجمالاً۔ خلاصہ کے طور پر۔ بطرز خلاصہ۔ بطور یا انتخاب۔ انتخاباً۔ از روئے اجمال + فی الجملہ۔ اختصاراً + سرسری۔ رواروی +

مجمُوعہ (ع) صفت :- (۱) جمع کردہ شدہ۔ اکٹھا کیا ہوا۔ فراہم کردہ شدہ۔ جمع کیا گیا (۲) اسم مذکر۔ جملہ۔ کلیات + ذخیرہ۔ خزینہ۔ خزانہ۔ مخزن (۳) اسم مذکر) جنگ۔ پشتارہ (۴) مرکب عطر۔ وہ عطر جسمیں بہت سے عطر یا مختلف خوشبوئیں ملی ہوئی ہوں +

مجمُوعۂ قوانین (ع) اسم مذکر :- قوانین کا ذخیرہ +

مجمُوعہ کا عطر (۱) اسم مذکر :- ایک قسم کا عطر جسمیں اور اور عطر بھی شامل ہوتے ہیں +

مجمُوعی (ع) صفت :- جملگی۔ تمام۔ اجمالی جیسے مجموعی ہیئت + مجموعی رپورٹ

مجمُوعی قیمت (ع) اسم مؤنث :- اجمالی قیمت۔ اکٹھی قیمت +

مجمُوعی نمبر (۱) اسم مذکر :- کل نمبر۔ کل حاصل شدہ نمبر +

مجنُون (ع) اسم مذکر۔ (۱) دیوانہ۔ باؤلا۔ پاگل۔ سڑی۔ جُنُونی۔ رسٹرا۔ بورا۔ سودائی + خبطی۔ مخبوط الحواس (۲) قیس عامری جو لیلائے عامرہ کا عاشق تھا چنانچہ اسکا مختصر قصہ یہ ہے۔

مجنُوں کا مختصر قصہ (اس موقع پر اخیر کا نون غنہ ہے)

مجنوں کا نام قیس تھا مگر عشق کی دیوانگی کے سبب مجنوں مجنوں کہا کرتے تھے۔ یہ کوئی ایسا ویسا آدمی نہ تھا۔ ملوح بن فراحم عامری جو قبیلۂ بنی عامر کا رئیس و سردار مانا جاتا تھا۔ اس کا باپ تھا اور یہ نجد واقع عرب کا باشندہ تھا اس کی قسمت میں سیادت کی بجائے عشق کی وراثت آئی۔ یہ آگ اِس کے پڑوس سے اُٹھ کر من میں لگی جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مجنوں ابھی سات ہی برس کا تھا کہ اُس کے گھر چند مہمان آئے چونکہ لیلا اور قیس دونوں کے گھر پاس پاس تھے اور دونوں گھرانوں کا ارتباط اور اتحاد تھا۔ اس وجہ سے قیس کی ماں نے اُسے لیلا کے گھر بھیجا کہ اسکی ماں سے چھاچ کی ہانڈی بھرلا۔ جب قیس اُسکے گھر میں گیا تو لیلا کی ماں نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بیٹی کوٹھری میں سے ہنڈا لاکر قیس کی ہانڈی بھردے۔ جب وہ ہنڈا لیکر آئی اور اسکی ہانڈی میں چھاچ ڈالنے لگی تو اس نے ہانڈی کو نیچے رکھدیا۔ اور اُس کی بھولی بھولی صورت اور

مجن

البہن کو تکنے لگا۔ اُس نے بھی ٹکٹکی باندھ دی۔ دونوں اس کھیل میں ایسے محو ہوئے کہ ہانڈی چھاچ بھر کر چھلک بھی گئی مگر وہ ڈالے ہی چلی گئی۔ یہانتک کہ چھاچ کا ہنڈا خالی ہوگیا۔ مگر انہیں محویت سے فرصت نہ ہوئی۔ لیلی کی ماں نے دیکھکر کہا کہ لڑکی دیوانی تو نہیں ہوگئی؟ کہ ساری چھاچ انڈیل کر زمین پر دریا بہادیا اور ابھی تک دونوں میں سے ایک کو بھی خبر نہیں۔ یہ سنتے ہی دونوں شرما گئے۔ مجنوں بھری ہانڈی لے اپنے گھر چلا آیا۔ لیلی دوڑکر کوٹھری میں جا چھپ گئی۔ بڑھیا تاڑ گئی کہ خدا خیر کرے بچپن کی لگی بُری ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کھیل کچھ گل کھلائے۔ اُس نے لیلی کو پکارا وہ بڑی دیر کے بعد نیچے آنکھیں کئے ہوئے کوٹھری سے باہر نکلی ۔۔ یہ نیچی نیچی نظریں کیا کیا رنگ لائیں + اندا ابھی عشق نے خالہ جی کا۔ لیلی کی ماں نے مجنوں کا گھر میں آنا جانا بند کردیا اور لڑکی سے کہا کہ اگر تُو نے کبھی اس سے بات کی تو تُو ہی جائیگی۔ مگر عشق خانہ خراب دونوں کے دلوں میں گھر کر چکا تھا ادھر لیلی کو چپک تھی اُدھر مجنوں کو لٹک ہوگئی ۔۔ سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر + ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے + مگر مجنوں غریب نے تو ابھی ہوش ہی نہیں سنبھالا تھا کہ بیچارے پر محبت کا آسمان ٹوٹ پڑا چنانچہ وہ خود اپنے ایک شعر میں کہتا ہے کہ "میں لیلی پر اُس وقت عاشق ہوا کہ وہ بھولی بھولی اور کمسن سی اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔ مجھے انگنا برس بھی نہیں لگا تھا کہ عشق نے مار لیا" +

لیلائے عامرہ۔ بنت عامر بھی ایک عزت دار اور پاک دامن نیک بخت لڑکی تھی۔ ملن طبیعت کی چلبلی اور پرلے درجہ کی شوخ ضرور تھی قیس بھی عشق کے زمانے سے پیشتر بڑا ہی غیرت دار صورت شکل کا اچھا اور ایک طرحدار لڑکا تھا۔ ہمیشہ خوش پوشاک رہتا اور عمدہ سے عمدہ لباس پہنا کرتا تھا۔ ایک دن اسی سج دھج سے ایک خوبصورت سانڈنی پر سوار ہو کر گھر سے نکلا۔ راستہ میں ایک ایسی جگہ سے گزرا کہ جہاں اُسی قبیلہ کی کریمہ نامی ایک لڑکی اپنی ہمجولیوں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ اور اُسکی سہیلی لیلا بھی وہاں موجود تھی بھلے قیس کی دلربا ادا اور اُس کی بانکی وضع کا جادو ان پر چل گیا سب نے مل کر کہا کہ قیس ہم سے باتیں نہیں کرتے۔ آؤ دیکھو کس مزے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ تو خدا سے چاہتے ہی تھے جھٹ ناقہ سے اُتر پڑے اور یہانتک مزے میں آئے کہ غلام کو وہی اُونٹنی ذبح کرکے کباب بنا ڈالنے کا حکم دیا اور سب نے مل کر انہیں چٹ کیا۔ تمام دن اسی شغل میں گزار دیا۔ اِدھر اُدھر کی ہانکیں اُڑائیں کہ آسمان زمین کے قلابے ملادئے۔ جھٹ پٹا ہو چلا تھا کہ اتنے میں منازل نام ایک نوجوان کہ وہ بھی بنی عامر ہی کے قبیلہ کا تھا آنکلا۔ سب کی سب لڑکیاں قیس کو چھوڑ کر اُسکی باتوں میں جا گھسیں۔ قیس کو یہ حرکت نہایت ہی ناگوار گزری۔ یہ جھنجھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اس مضمون کا شعر پڑھتا ہوا چلدیا۔ "واہ میں نے اپنی اُونٹنی اسی لئے ذبح کی تھی کہ میرے عیش میں منازل شریک و مخل ہو" اور اُس کی صورت دیکھتے ہی سب کی سب جھٹ اُس سے چمٹ گئیں

مجنوں

ہوتی اُسکے پاس وہ نشہ جاتیں۔ اور مجھے گھنگرؤں کی یہ آواز صدائے صُور ہو جائے" ؎ بھر بھر کے جو دیتے ہیں وہ جام اور کسی کو ‌‌ لے لے کے مزے پیتے ہیں یاں خونِ جگر آہ ؎ اس جلسہ کی اور سب شمعیں تو ملی لگی ہی میں نل گئیں۔ مگر لیلی کے دل پر قیس کے حسن و جمال نے اپنا سکہ جمالیا۔ قیس کو اس بات کی خبر بھی نہیں ہوئی۔ اور لیلی اُسکی اندرونی محبت میں اندر ہی اندر مشلوٹ ہو گئی۔ یہ تو چلا آیا مگر لیلی کی رات جس اُدھیڑبن میں تارے گنتے گزری ایسے کوئی اُسی معصوم کے دل سے پوچھے ؎ کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بُری بلا ہے ‌‌ مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا ‌‌ میاں قیس بھی کل کے مزے کو یاد کر کے دوسرے روز اُسی چاؤ پر پھر ایک اور اُونٹنی پر سوار ہو کل سے بھی زیادہ بن ٹھن بنی عامر کے خیموں میں چکر لگانے چلے منڈلاتے منڈلاتے کہاں پہنچے کہ لیلی کے خیمہ کے پاس۔ اُس وقت لیلی بھی اپنی دو ایک سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی دل بہلا رہی تھی۔ اِسنے اُسے دیکھ کر اپنی اُونٹنی ٹھیرائی اور سب سے صاحب سلامت کی لیلی کی ہمجولیوں نے اپنی سہیلی کا اشارہ پا کر قیس سے کہا کہ آپ بھی آیئے اور دم بھر بیٹھ کر لطف صحبت اُٹھایئے۔ جب یہ اُتر کر آ بیٹھے تو اُن میں سے ایک بولی لڑکیو جی! ایک ایسی لڑکی سے تمہارا جی باتیں کرنے کو چاہتا ہے جو تمہیں چھوڑ کے نہ تو دل کی طرف متوجہ ہو اور نہ کسی اَور کی جانب دیکھے قیس نے کہا ہاں بی خدا کی قسم میرا بھی جی چاہتا ہوں گا۔ لیلی ایک عقلمند لڑکی تھی۔ اُس نے اس بات کا اندازہ شروع کیا کہ آیا میرے دل کی طلب اور محبت نے قیس کے دل پر بھی کچھ اپنا اثر کیا ہے یا نہیں۔ اُس کی ہمجولیاں تو قیس سے باتیں کرتی تھیں اور یہ اُنہیں کاٹ کر کسی اور کا ذکر چھیڑ چھیڑ دیتی تھی اور ساتھ ہی کن انکھیوں سے دیکھتی بھی جاتی تھی کہ اس کا اثر قیس پر کیا ہوتا ہے ؎ نکلیگی بھلا کس طرح یہ دل سے ہمارے ‌‌ گھر کرتی ہے چھپ چھپ کے جو رفتارِ محبت۔ لیکن عشق کے مارے دونوں کی آنکھوں سے غائبانہ کے سوال و جواب کرتے جاتے تھے ؎ میانِ عاشق و معشوق رمزیست ‌‌ کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست۔ عشق کی جڑیں دونوں دلوں میں جگہ پکڑ رہی تھیں کہ لیلی نے ایک بہت سخت امتحان کیا وہ کیا تھا کہ جب اتفاق سے بنی عامر کے قبیلہ کا ایک اَور لڑکا آگیا لیلی نے قیس کے چھیڑنے اور اُسے جلانے کے لئے اُس لڑکے کو الگ لیجا کر دیر تک کانا پھوسی کی ؎ وائے ناکامئے مجنونِ سیہ بخت زبوں ‌‌ جسے لیلا بھی یہ کہتی ہے کہ سودائی ہے۔ جب بہت عرصہ ہو گیا تو اُسے رخصت کر کے چلی آئی۔ اور قیس کی صورت دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہے کہ قیس کا تو عجب حال ہے غصے کے مارے چہرہ تمتمایا ہوا ہے اور شدتِ غیرت سے یہ عالم ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔ لیلی کے دل میں تو عشق کی آگ بھڑک ہی رہی تھی ضبط نہ کر سکی۔ اور از خود رفتہ ہو کر یہ دو شعر زبان پر لائی جس کا خلاصہ یہ ہے۔ "ہم دونوں کے دلوں میں عشق جوش مار رہا ہے اور دونوں نے ایک دوسرے کے دل میں گھر کر لیا ہے" ؎ من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی ‌‌ تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری ؎ اک حشر بپا تھا دمِ اظہار محبت ‌‌ وہ غارتِ قیامت ہو گئی گفتارِ محبت ‌‌ یہ اشعار سنتے ہی قیس کے رہے سہے ہوش جاتے رہے۔ تڑ اتا کھا کر بے ہوش ہو زمین پر گر پڑا۔ لیلی کی ہمجولیاں گھبرا کر ہائے ہائے! کیا ہوا ہائے ہائے کیا ہوا کہتی ہوئی دوڑیں۔ کسی نے منہ پر پانی چھڑکا کسی نے گلاب کا عطر سنگھایا کوئی کیوڑا لے دوڑی کسی نے تلوے سہلائے کسی نے کانوں میں تیل ڈالا جب جا کر ذرا ہوش آیا۔ غرض قیس اور لیلی کے عشق کی یہی ابتدا اور یہی درس عشق کا مدرسہ تھا نہ کہ وہ مکتب جو عام لوگوں نے مشہور عالم کر رکھا ہے ؎ عقل کے مدرسے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ ‌‌ جامِ فنا و بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو۔ اسی محبت نے دونوں کے دلوں کو گرفتارِ الفت کر دیا۔ لیلی چونکہ گھر کی بیٹھنے والی اور ایک نیک اور شریف طینت لڑکی تھی اُس نے دل پر ہزار کوفت اُٹھائی مگر ننگِ خاندان کے لحاظ سے قدم باہر نہ نکالا لیکن قیس پر یہ اثر ہوا کہ وہ اپنا آپ رقیب بن گیا ماں باپ عزیز و اقارب گھر بار سب کو چھوڑ چھاڑ صحرا نورد ہو گیا۔ قبیلۂ بنی عامر کے فرودگاہ کے آس پاس جو ریت کے ٹیلے تھے اُنہیں میں پڑا رہتا اور رات دن ہائے لیلی ہائے لیلی پکارا کرتا۔ عریانی کا لباس پہنا ننگِ خاندان سے ننگا ہوا ؎ تن کی عریانی سے بہتر نہیں دُنیا میں لباس ‌‌ یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا اُلٹ۔ کھانا چھوڑا پینا چھوڑا۔ جو قافلہ اُدھر سے نکلتا اُسے ننگا دھڑنگا اور بھوکا پیاسا پاتا گو صحرا اور ریگستان ہی میں رہتا تھا مگر لیلی کی کشش نے وادیٔ نجد کو مرکز بنا دیا تھا۔ جہاں بنی عامر کے قبیلہ کا مسکن اور ٹھکانا تھا وہیں قیس کا رہنا اور چکر لگانا کوئی راہگیر کیوں نہ ملجائے اُسی کے ہاتھ لیلی کو پیغامِ محبت بھیجتا ؎ مُوئی نے قیس سے عاشق کو تنکے چنوائے ‌‌ قربان کی تھی چھنگا نہ وہ کلموئی لیلا ‌‌ اگر کوئی اُس سے بات چیت کرتا تو مطلق جواب نہ دیتا۔ ہاں اگر کوئی لیلی کا ذکر چھیڑ دیتا تو پھر مجنوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا اُس وقت باتیں بھی ٹھکانے کی کرنے لگتا ‌‌

اُس زمانہ میں اسلامی حکومت کا یہ قاعدہ تھا کہ جس طرح کفار سے جزیہ لیا کرتے تھے۔۔ اُسی طرح مسلمانوں سے بھی وصول کرتے تھے جس سے مراد زکوۃ ہے اس ٹیکس کو ایک سرکاری عہدہ دار وصول کیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں نوفل بن ساحق نام ایک شخص بنی عامر سے زکوۃ وصول کرنے پر مامور تھا۔ جب نوفل اُدھر سے گزرا تو مجنوں کو ریگستان میں آہ و بکا کرتے دیکھکر لوگوں سے پوچھنے لگا کہ یہ کون ہے اور کیوں روتا ہے لوگوں نے اُس کا سارا حال کہہ سنایا نوفل کو اُس کے حالِ زار پر ترس آیا اور پاس جا کر حال پوچھنا چاہا۔ اُسکے ساتھیوں نے کہا کہ جب تک لیلی کا ذکر نہ چھیڑو گے یہ بات نہیں کریگا۔ نوفل نے مجنوں کے سامنے آکر لیلی کا ذکر چھیڑا۔ مجنوں فوراً مخاطب ہو گیا۔ نوفل سے خوب باتیں کیں اور نہایت تڑپتے ہوئے آپ بیتے اشعار سنائے۔ نوفل نے کہا۔ اچھا آپکی مرضی ہے؟ کہ میں لیلی کے ساتھ آپکی شادی کرا دوں۔ مجنوں کی اس سے زیادہ تمنا ہی کیا تھی کہنے لگا ہاں مگر یہ

کے بکرے گن سے تو نوفل نے کہا کپڑے پہنو اور میرے ساتھ ہو لو۔ غرض نوفل نے اُسے کپڑے پہنائے اور اپنے ہمراہ لیکر بنی عامر کے قبیلہ کی طرف روانہ ہوا +

جب بنی عامر کو اس امر کی اطلاع ہوئی۔ تو سب کے سب ہتھیار باندھ کر لڑنے مرنے کو مستعد ہو گئے۔ اور نوفل سے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا کہ مجنوں ہمارے گھروں میں قدم رکھے۔ پہلے تو نوفل نے سب کو دھمکایا اور اپنی طرف سے لڑائی کی تیاری دکھائی ؂ مگر جب دیکھا کہ بنی عامر جان دینے تک آمادہ ہیں تو مجنوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ؂ کہ بھئی میرے نزدیک تمہارا ناکام ہی واپس جانا صدہا آدمیوں کے مارے جانے سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں مجبور ہوں اور تم کو اجازت دیتا ہوں کہ جدھر جی چاہے اُدھر چلے جاؤ"۔ نوفل کی یہ تقریر سُن کر مجنوں نہایت برہم ہوا اور غضب آلودہ لہجہ میں کچھ اشعار پڑھتا ہوا اُنہیں ریگستانی ٹیلوں پہ جا بیٹھا +

جب یہاں تک نوبت پہنچی اور لیلیٰ کے باپ کو کسی طرح رحم نہ آیا تو مجنوں کے والد نے اپنے تمام اعزہ و اقربا کو جمع کیا۔ لیلیٰ کے باپ کے پاس لے گیا اور درخواست کی کہ خدا کے واسطے اب تو اس دیوانے باؤلے مجنون کے حال پر رحم کھاؤ جس قدر مہر منظور ہو بندھوا لو بلکہ اسی وقت پر کھا لو مگر مجنوں کے ساتھ لیلیٰ کا عقد کر دو۔ اس درخواست نے رحم کی بجائے لیلیٰ کے باپ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ اُس نے کہا کہ میری جو کچھ رسوائی ہوئی ہے وہ کچھ تھوڑی نہیں ہے جو اب اور بھی زیادہ رسوائی کو اپنے سر آپ تھوپوں میں قسم کھاتا ہوں کہ چاہے ادھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے مگر لیلیٰ کا نکاح مجنوں کے ساتھ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اِدھر مجنوں کے رشتہ دار مایوس ہو کر واپس آئے اُدھر لیلیٰ کے باپ نے اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ لیلیٰ کا عقد کر دیا۔ اس خبر کے پھیلنے سے مجنوں کی مایوسیاں اور بھی زیادہ ہو گئیں حتےٰ کہ ریگستان میں بھی ماہی بے آب کی طرح چین نہ پڑا اور جا بجا مارا مارا پھرا۔ مجنوں کی یہ حالت دیکھ کر اُس کے بھائی بندوں سے کسی طرح خاموش نہیں بیٹھا جاتا تھا۔ آخرکار سب نے مل کر مجنوں کے باپ سے کہا کہ اب تو اس کی حالت کسی طرح نہیں دیکھی جاتی۔ اب کی دفعہ ایام حج میں اُسے ساتھ لے جا کر حج کراؤ۔ اور وہاں درگاہ الٰہی میں دعا مانگو شاید قبول ہو جائے اور یہ اس بلا سے نجات پائے۔ چنانچہ مجنوں مارے باندھے اپنے باپ کے ساتھ مکے شریف گیا +

بعد فراغت حج شب کو میدان منےٰ میں جب تمام حاجی جمع ہوئے تو کسی عورت نے دُوسری عورت کو کہ اُس کا نام بھی لیلیٰ تھا پکارا۔ اس آواز نے مجنوں کے سینہ میں پھر آگ بھڑکا دی۔ اس نام کے سنتے ہی ایک ایسی چیخ ماری کہ لوگوں کو خیال ہو گیا کہ شاید اس چیخ کے ساتھ ہی اُس کا دم بھی نکل گیا۔ مجنوں نعرہ مارتے ہی غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ تمام رات بیہوش پڑا رہا۔ صبح کو ہوش آیا تو [illegible] کھولی اور اپنے جذبات دل کے نغموں سے غزل خوانی شروع

کر دی۔ باپ نے جان لیا کہ اب اس مرض کے لئے کوئی علاج کارگر نہیں ؂ مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا + اس کو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو + الحق ؂ جو چارہ گر آیا میری بالیں پہ یہ بولا + اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت + پس وہاں سے واپس لے آیا۔ یہاں پہنچتے ہی وہی مجنوں تھا اور وہی اُس کا نجد کا ریگستانی ٹیلا ؂ عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو + عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو +

کہتے ہیں کہ مجنوں صحرائے نجد میں پھرتے پھرتے ایک دفعہ لیلیٰ کے خاوند سے جا ملا۔ اُسے پہچان کر دو تین درد اشعار پڑھے جن کا یہ مضمون تھا کہ "تجھے اپنے خدا کی قسم سچ سچ بتا کہ کبھی صبح سے پہلے تو نے لیلیٰ کو اپنے گلے سے لگایا ہے یا اُسکے مُنہ کا بوسہ لیا ہے یا کبھی تیرے جسم پر اُسکی زلفیں لہرائی ہیں"؟ یہ اشعار سُن کر اُس کا خاوند شرم سے پسینے پسینے ہو گیا اور ندامت کے لہجہ سے کہا کہ اگر قسمیہ پوچھتا ہے تو ہاں ایسا ہوا ہے یہ جملہ سنتے ہی مجنوں طیش میں آیا اور لپک کر دونوں ہاتھوں میں دو دہکتے ہوئے انگارے اُٹھا لیے گوشت چرچرا کر جلنے کی آواز لیلیٰ کے خاوند کے کانوں تک آئی اور اُس نے حیرت سے دیکھا کہ انگاروں کے ساتھ مجنوں کی ہتھیلیوں کی کھال چربی کی طرح بہ کر گر پڑی چنانچہ وہ گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ سچ ہے ؂ بوسے دیئے غیروں کو ہمیں اتنا نہ پوچھا + بیٹھا کیے پی ہر بھی حقدار محبت + مجنوں کے اشعار بہت ہیں اور ہر شعر سے اُسکی از خود رفتگی و پاک محبت کی بُو آتی ہے آخر ش اُسکی یہ کیفیت ہو گئی کہ انسان سے کچھ تعلق نہ رکھا حیوانات سے یہاں تک ربط بڑھایا کہ وحوش صحرا اُس کو اپنا دوست سمجھنے لگے۔ یہ اُن میں پھرا کرتا اور وہ ہرگز کبھی بھڑکتے بھی نہ تھے۔ مجنوں کو سب سے زیادہ اُنس ہرنیوں سے تھا کیونکہ اِنکی آنکھوں سے معشوقیت برستی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ وہ اکثر ہرنیوں کو تصویر لیلیٰ کہا کرتا تھا + بلکہ اپنے ایک شعر میں تو صحرائی ہرنیوں کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہتا ہے کہ "اے ہرنیو! مجھے خدا کے لئے بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہے یا آدمیوں میں سے"۔ کہتے ہیں کہ مجنوں اِنہیں جنوں انگیز ولولوں میں جنگل و صحرا اور کوہ و بیابان کی خاک اُڑاتا پھرتا تھا کہ لیلیٰ اُسکے غم میں کُڑھتے کُڑھتے مر گئی۔ لوگوں نے دفن کر دیا اور مجنوں کو خبر بھی نہ ہوئی۔ دو چار روز بعد جب اُس کے گوش گزار ہوا کہ لیلیٰ مر گئی تو بنی عامر کے قبرستان کی طرف پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ لیلیٰ کی قبر کہاں ہے لوگوں نے اِس خوف سے کہ کہیں یہ بھی نہ مر جائے قبر بتلانے میں تامل کیا۔ مجنوں نے قبروں کی مٹی اُٹھا اُٹھا کر سُونگھنی شروع کی۔ جب لیلیٰ کی قبر کی مٹی ہاتھ آئی تو اُسے سُونگھ کر یہ شعر پڑھا "لوگ چاہتے ہیں کہ اُس کے عاشق سے اُس کی قبر چھپائیں مگر خود اُس کی قبر کی مٹی بتا رہی ہے کہ یہ اُسکی قبر ہے" یہی شعر پڑھتے پڑھتے گرا اور مر گیا +

لیکن معتبر ذریعوں سے جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ مجنوں ریگستانی تودوں پر پھرتے پھرتے

مجن

وہیں مرا ہوا ملا۔ اُسکی موت کے وقت کوئی شخص موجود نہ تھا۔ ایک وادی میں جہاں پتھر کی چٹانیں بکثرت تھیں اُس کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ جس شخص کی نظر پہلے پہل اُسکی لاش پر پڑی۔ وہ قبیلۂ بنی عامر کا ایک شخص تھا جو کسی ضرورت سے اُس وادی میں ہو کر گزرا تھا ؎ خوب ہوئے آج ہم سُنسان ہاموں دیکھ کر ہو یاد آیا ہم کو مجنوں بید مجنوں دیکھ کر

مجنوں کی لاش دیکھتے ہی وہ بنی عامر میں آیا اور مجنوں کے اعزہ کو اُسکے مرنے کا پیغام سنایا بنی عامر کے لوگ روتے پیٹتے اُس مقام پر پہنچے اور اُسکی لاش کو غسل دیکر کفنا دفنا دیا ؎ بیاباں مرگ ہے مجنوں خاک آلودہ تن کس کا + پیئے ہے سوزنِ خارِ مغیلاں تو کفن کس کا + لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عامر کو کسی نے کبھی اس قدر روتے اور ماتم کرتے نہیں دیکھا تھا جس قدر کہ وہ مجنوں کے تجہیز و تکفین کرتے وقت رو پیٹ رہے تھے۔ ایک عام ماتم اور کہرام تھا جس میں عورتیں اور مرد سب شریک تھے۔ یہانتک کہ بچے بھی اپنی بولی اور سرپٹی آواز سے ہائے مجنوں ہائے مجنوں پکار رہے تھے ؎ ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا + نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا۔ لیکن یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ لیلی مجنوں سے پہلے ہی گزر گئی تھی۔ مجنوں سنہ ھ میں مرا ہے جبکہ خلفائے بنی اُمیہ کا دور دورا اور اُن کی سطوت و جبروت کا چاروں دانگِ عالم میں ڈنکا بج رہا تھا ؎ بخاکِ مرقدِ مجنوں گزشتم و دیدم + کہ آشنا بہ تمنائے آشنا خفت است۔ درحقیقت ؎ تھی وہ مجنوں کے دم ہی تک رونق + خاک اُڑتی ہے اب بیاباں میں +

یہ وہی مجنوں ہے جس کے جوشِ عشق کے متعلق اسلامی دنیا میں بڑے بڑے افسانے گھڑے گئے ہیں جسے شعرائے کہیں محمل لیلا کے ساتھ دوڑایا ہے کہیں صحرائے نجد کا دیوانہ بنایا ہے کبھی اُسکی تصویر اُڑتے ہوئے بگولے میں دکھائی ہے۔ کبھی مجنوں کا خون نکلوانے کو لیلی کی فصد کھلوائی ہے۔ عورتوں کا مسئلہ ہے کہ لیلی مجنوں کی شادی میں وہی شخص شریک ہوگا جسکی ڈاڑھی پر کبھی اُسترا نہ پھرا ہوگا +

نوٹ۔ یہ دھوکا ہے کہ مجنوں حضرت امام حسن علیہ السلام کا رضاعی بھائی تھا۔ وہ ایک اور قیس بن ذریح قبیلۂ کنانہ میں سے تھا جو بنی کعب کی ایک بیٹی لبنی بنت حباب پر عاشق تھا اور جناب امام حسن علیہ السلام نے سفارش کرکے اُسکی معشوقہ کے ماں باپ کو راضی کر دیا تھا۔ عقد کے بعد جب کچھ عرصہ تک اولاد نہ ہوئی تو ذریح نے بمشکل قیس کا دوسرا نکاح کر دیا۔ جس کے سبب اُسے اپنی معشوقہ کو چھوڑنا اور ایک ہی غم میں دونو کو تڑپ تڑپ کر مرنا پڑا ؎

ہوتا ہے بُرا ہائے یہ آزارِ محبت بچتا ہی نہیں کوئی بھی بیمارِ محبت

(۳) عاشق۔ شیدا۔ والہ و شیفتہ۔ مفتوں۔ دل دادہ ؎

جل ہی جائیگا اگر گور پہ مجنوں کی رہے بید مجنوں کے سوا کوئی نہال اور لگا (ظفر)

مجہ

(۴) نہایت دُبلا پتلا آدمی۔ سوکھا ہوا القات آدمی (۵) ایک درخت کا نام جسکی شاخیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں اور اُسے بید مجنوں بھی کہتے ہیں +

مجنوں بنانا۔ (ف) فعل متعدی:۔ دیوانہ یا باؤلا بنانا۔ پاگل بنانا۔ سودائی بنانا ؎ میں دیوانہ سا پھرتا ہوں تو وحشی بن کے کہتے ہیں اسے مجنوں بنایا ہے کسی لیلی شمائل نے (دیا شنکر نسیم)

مجنوں کا ٹیلا (ا) اسم مذکر:۔ نواح شاہجہان آباد یعنی دہلی میں ایک پہاڑ کا ٹکڑا ہے جو اس نام سے مشہور ہوگیا ہے۔ شاید وہاں کوئی اس نام کا فقیر آکر رہا ہو ؎

بید مجنوں سا کانپتا تھا وقتِ مرگ میر کو رکھیو مجنوں کے پاس ٹیلے پر (میر)

مُجَوَّز (ع) صفت:۔ تجویز کیا گیا + جائز کیا گیا +

مُجَوِّز (ع) صفت:۔ (۱) تجویز کرنے والا (۲) جائز رکھنے والا + (۳) - (و) اصرار کرنے والا۔ مُصِر +

مجوّزانِ قانون (ع) اسم مذکر:۔ قانون بنانے والے۔ موجدانِ قانون قانون تجویز کرنے والے۔ لیجس لیٹو کونسل۔ قانون بنانے کی مجاز جماعت۔ واضع آئین۔ واضعان قانون +

مُجَوَّزہ (ع) صفت:۔ (۱) تجویز کردہ شدہ۔ تجویز کیا گیا + پیش کیا گیا + ٹھہرایا گیا۔ مقرر کیا گیا۔ معینہ +

مجوس (ف) اسم مذکر:۔ (مجوسی کی جمع) زردشت کا پیرو۔ آتش پرست۔ آتش پرست کی قوم جو زردشت کی تابع ہے +

مجوسی (ف) اسم مذکر:۔ مجوس کا واحد۔ آتش پرست۔ زردشت کا پیرو۔ زردشت کو ماننے والا + چاند سورج کی پوجا کرنے والا +

مُجَوَّف (ع) صفت:۔ جوف کیا گیا۔ کھوکلا۔ اندر سے خالی۔ پولا۔ تھوتھا +

مجھ (ہ) ضمیر:۔ ایک کلمہ ہے جو اپنے نفس پر اطلاق کیا جاتا ہے اور جب یہ اور کلمے سے ملتا ہے تو ہائے مخلوط کے بغیر بھی لکھنے اور بولنے میں آتا ہے جیسے مجکو۔ مجیں وغیرہ مخاطب بذات خود +

مجھ سے (ہ) تابع فعل:۔ (۱) میری ذات سے۔ از من۔ جیسے مجھ سے اُمید نہ رکھنا (۲) مجھ جیسے۔ میرے سے ؎

مجھ سے دیوانے کی تصویر تو لے لیلا پھر کہاں مجنوں صفت قیس ادا میرے بعد (مؤلف)

مجھ جیسے کو یا مجکو (ہ) مفعول:۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ مرا۔ مینو۔ تو مجکو تو میں تجکو +

مجھ میں (ہ) میرے میں۔ میری ذات میں۔ جیسے مجھ میں دم نہیں +

مجھ میں آ پاد (ہ) محاورہ:۔ میں صنا من ہوں میں فرو تعد اہوں میں گودنگا پینے ادھا۔ میں نے اوٹ لیا

مجھ

مجھلا (ہ) اسم مذکر (پورب) جھمیلا۔ بکھیڑا۔ کسی معاملہ کا دشوار ہو جانا +

مجہول (ع) صفت :۔ (۱) ناواقف۔ ناشناختہ شدہ۔ نامعلوم۔ غیر معلوم (۲) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو (۳۔ ا) کاہل۔ سست۔ ادھی۔ نیٹھا۔ آرام طلب۔ نکما۔ بہانہ جُو۔ حیلہ جُو۔ بہانہ جُو ہے

گر تو دیر کار نیک میں کیا جانے کیا ہوگا اگر اس کام میں کچھ عرصہ ہے مجہول کھنچیگا (ظفر)

(۴۔ جبر و مقابلہ) وہ مقادیر جنکی قیمت معلوم کرنی ہو۔ نامعلوم رقم +

مجہول النسب (ع) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکا نسب معلوم نہ ہو۔ ایسا آدمی جسکے حسب نسب اور اصل و نسل میں شبہ ہو +

مجھولا (ہ) صفت :۔ درمیانی۔ وسطی۔ بیچکا۔ منجھلا۔ میانہ۔ متوسّط۔ جیسے مجھولا درجہ یا ازاربند + (اہل دہلی ایک نون زیادہ کرکے منجھولا بولتے ہیں اور یہی صحیح ہے)

مجھولی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) منجھلی۔ وسطی۔ درمیانی (۲) ایک قسم کی ہندوستانی چھوٹی گاڑی + (اہل دہلی ایک نون زیادہ کرکے منجھولی بولتے ہیں)

مجھے (ہ) مفعول :۔ میرے تئیں۔ میری ذات کے واسطے۔ مر۔ مجھ کو۔ مینو۔ جیسے مجھے کوئی نہ مارے تو میں سب کو مار آؤں (۲) مرد کی نسبت بولتے ہیں) +

مجھے اور نہ تجھے ٹھور (ہ) کہاوت :۔ نہ تو مجھ کو ہی تیرا سا ملیگا اور نہ تجھکو ہی دُوسری جگہ پسند آئیگی۔ تیرے بغیر مجھے اور میرے بغیر تجھے نہیں بنیگا

مجھے مُنہ نہ دکھا (ہ) کلمۂ تنفر :۔ میرے سامنے مت آ۔ مجھسے اپنی صورت پردہ رکھ

مجھیلا (ہ) اسم مذکر :۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ جھمیلا ؎

ہوتا نہیں ہے یار کا جور و ستم تمام ہوجائیں کاش اس ہی مجھیلے میں ہم تمام (مصحفی)

مجھیلا پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ جھمیلا پڑنا۔ قضیہ کا طول پکڑنا۔ کسی مقدمہ یا معاملہ کا پیچ در پیچ ہونا ؎

کبھی صبا سے کبھی شانہ سے کشاکش ہے پڑا ہے زلف میں اُسکی مجھیلا کیا دل کا (میر ممنون)

مِجّی (ہ) اسم مذکر :۔ مرزا کا بگڑا ہوا لفظ ہے جو عورتیں پیار سے قوم مغل کے لڑکے کو کہتی ہیں مثلاً چھوٹنا جیسے نام خدا ایں اپنی ایڑی کیوں میرا مجّی شیطان ہوا پہنتے اوڑھنے کا شعور ہوا (جیر ہنیلی)

مُجیب (ع) صفت :۔ (۱) جواب دینے والا (۲) قبول کرنے والا +

مُجیب الدّعوات (ع) صفت :۔ دعائیں قبول کرنے والا۔ خدا تعالے۔

مجیٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی لکڑی جسکے سُرخ رنگ سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ عربی فوّہ۔ فارسی روناس۔ مزاجاً اوّل درجہ میں گرم و خشک +

مَجید (ع) صفت :۔ بزرگوار۔ گرامی۔ بزرگ۔ جیسے قرآن مجید +

مجیرا (ہ) اسم مذکر :۔ زنگولہ برنجی۔ وہ چھوٹی چھوٹی پیتل کی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ میں تال دینے کے واسطے دونوں ہاتھوں سے بجاتے ہیں چھوٹے چھوٹے جھانجن

مچل

مَچّا (ہ) اسم مذکر :۔ گوشت کا بڑا اور بن ہڈی کا ٹکڑا۔ عربی قِدرہ + مضغہ۔ لوتھڑا +

مچا مچ (ہ) اسم مؤنث :۔ (پورب) (۱) کھچا کھچ۔ لبریز۔ ٹھساٹھس۔ بھرپور۔ لبالب (۲) چارپائی کے چڑچڑانے کی آواز۔ چارپائی کے چوں چوں کرنے کی آواز +

مچان (ہ) اسم مذکر :۔ ٹانڈ۔ ٹانٹر۔ وہ تختے یا لکڑیاں جو دیوار میں اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اُونچی لگا دیتے ہیں۔ عربی رف +

مچانا (ہ) فعل متعدی :۔ رچانا۔ کرنا۔ عمل میں لانا جیسے غُل مچانا۔ دنگا مچانا۔ ہولی مچانا۔ دُند مچانا۔ اندھیر مچانا۔ راڑ مچانا +

مچاک (ہ) اسم مؤنث :۔ (پورب) لچک۔ لرزش +

مچکا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مندا۔ ارزانی۔ سستاپن۔ (۲۔ پورب) فرق۔ تفاوت۔ بیچھا۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ جیسے چار روز کا مچکا پڑ گیا +

مچکا پڑنا یا کھاجانا (ہ) فعل لازم :۔ (دُکاندار) (۱) بازار کا مندا پڑ جانا۔ سستا ہو جانا۔ قدر گھٹ جانا (۲) آمد کا کم ہو جانا۔ کسی چیز کی آمدنی کا رُک جانا (۳) وقفہ پڑ جانا۔ ڈھیل پڑ جانا۔ بیچھا پڑ جانا +

مچکانا (ہ) فعل متعدی :۔ جھپکانا۔ آنکھ مارنا۔ آنکھ دبانا۔ پلک مارنا۔ آنکھ کا مُوندنا اور کھولنا +

مچکانا (ہ) فعل متعدی :۔ (پورب) لچکانا۔ جنبش دینا۔ ہلانا۔ جھٹکانا۔ لرزاں کرنا + جھکانا +

مچکنا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) (۱) لچکنا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ تھرانا (۲) چارپائی کا بولنا۔ چڑچڑانا۔ چوں چوں کرنا +

مَچلا (ہ) صفت :۔ مکرا۔ گھنّا۔ ڈھیٹ + ضدی۔ ہٹی۔ ہٹیلا + نٹ کھٹ۔ شوخ جیسے سو گاڑی نہ ایک چھکڑا۔ سو سوتے نہ ایک مچلا +

مَچلاپن (ہ) اسم مذکر :۔ ضد۔ ہٹ۔ اڑ۔ مکراپن۔ گھنّاپن۔ ڈھٹائی +

مِچلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) متلانا۔ غثیان کرنا۔ مالش کرنا + اُبکائی آنا۔ جی اُوپر تلے ہونا۔ قے آنا۔ قے کی حاجت ہونا جیسے جی مچلانا +

مَچلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) مکرانا۔ مکراپن کرنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ بہانہ کرنا۔ حیلہ و حوالہ کرنا ؎

برق چشمک زن ہے ساقی ابر ہے آیا ہوا جام مے دے تو کدھر جاتا ہے مچلایا ہوا (انشا)

(۲) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ اصرار کرنا۔ ڈھٹائی کرنا ؎

گوری تیرا گونا نگچی نا۔ گونے کے باجے باج رہے ہیں اب نا چلے ترا مچلانا
لاج سرم کی اوڑھ لے چُنری۔ کھول گھونگھٹ پیا کو مکھ دکھلانا (بھجن)

مچل

مچلائی (ہ) اسم مؤنث :- ڈھٹائی۔ ڈھیٹ پن۔ ضد۔ ہٹ + شوخی +

مچل پڑنا (ہ) فعل لازم :- ضد پر آجانا۔ ہٹ پر آجانا۔ اَڑ جانا۔ پھر جانا۔ لوٹ جانا

رہتا نہیں ہے آنکھ سے آنسو ترے لئے دیکھی جو اچھی شے تو یہ لڑکا مچل پڑا (میر)
ہر ایک طفلِ اشک تو کچھ زور چل سکے روکیں کسے کہ ہزاروں مچل پڑے (نسیم دہلوی)

مچل جانا (ہ) فعل لازم :- پھر جانا۔ لوٹ جانا۔ ضد پر آجانا۔ ضد کر بیٹھنا۔ ہٹ پر آجانا۔ اَڑ جانا۔ سر چڑھ جانا۔ کسی چیز کے لینے کی ہٹ کرنا ؎

روئے خوش حشر میں بھی گر نظر آئیگا تو یہ سامنے داورِ محشر کے مچل جاؤنگا
خونریزی بڑی ہے یہ خصلاتِ اشک کی دیکھا جب اپنی چیز کو اے میر مچل گئے (مصحفی)
بیزار جس سے تھے یہ وہی دل ہے میری جاں اب کیا ہوا کہ دیکھتے ہی تم مچل گئے
گلی سے یار کی ہم اٹھکے چل چکے تھے مگر مچل گیا دلِ پُر اضطراب رستے میں (داغ)
دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤنگا میں بھی کیا وعدہ تمہارا ہوں کہ ٹل جاؤنگا
دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لے چل مجھکو ورنہ میں جاکے وہاں دیکھ مچل جاؤنگا (ذوق)
جُوں تُوں اسد کو لائے تھے اُسکی گلی سے ہم خانہ خراب راہ میں آکر مچل گیا (میر امانی اسد)
کمبخت دل کے ہاتھ سے ایسا ہوا ہوں تنگ جس خوبرو کو دیکھ لیا بس مچل گیا (صدیق احمد رازؔ)

مُچلکا (ت) اسم مذکر :- عہدنامہ۔ اقرارنامہ۔ کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری عہد + عہدنامۂ مُجرماں + پرتگیا۔ قول۔ قرار۔ بچن جیسے نیک چلنی کا مچلکا۔ حفظ امن کا مچلکا وغیرہ جو سرکار کی جانب سے تحریری لیا جاتا ہے +

مُچلکا دینا (د) فعل متعدی :- عہدنامہ لکھ دینا۔ کسی بات کے نہ کرنے کا اقرارنامہ لکھ دینا۔ کسی امر سے باز رہنے کا تحریری عہد کرنا + قول دینا۔ بچن دینا ؎

میں نہ ملنے کو لکھوں یار سے لاحول ولا جان دُوں اپنی گر دوں نہ مچلکا اُنکا (برق)

مُچلکا لکھانا یا لکھوالینا (د) فعل متعدی :- اقرارنامہ تحریر کرانا۔ عہدنامہ لکھوالینا۔ کسی بات کے نہ کرنے کا تحریری اقرار لے لینا ؎

جاؤ بلم جہاں رین گنوائی سنہوری کھیلوں نہ کھیلن دونگی چھٹے کو ٹھے دُونگی وُہاں لی پاؤں پلنگیا پہ دھرنے نہ دُونگی۔ لونگی مچلکا لکھائی بلم تم تو ہو ہرجائی (ہولی)
افسوس ہم نے خطِ غلامی دیا اُسے لکھوا لیا نہ اُس سے مچلکا رقیب کا (بحر)

مُچلکا لینا (ہ) فعل متعدی :- کسی امر کے نہ کرنے کا تحریری عہدنامہ لینا۔ اقرارنامہ لینا۔ تحریری قول یا بچن لینا ؎

ایک عاشق ہو تو فریاد کروں حاکم سے
کون لے سارے زمانے سے مچلکا اُن کا (برق)

مچلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ ضد پر آنا۔ کسی چیز کے لینے پر اَڑنا۔ اصرار کرنا + ڈھٹائی کرنا + ضد سے لوٹنا یا پھرنا جیسے بچّہ ذرا سا مچلا بلکا کچھ سودا یا چنے دلوا دیئے (ٹھیٹھ دہلی) ؎

مچن

دُنیا سے ایک روز سفر تجھ کو ہے ضرور سیدھی طرح سے جا ہے تو چاہے مچل کے چل
اے طفلِ اشک آنکھوں سے جلنی ہے راہِ عشق اس راہ میں خوشی سے تو چل یا مچل کے چل (؟)
سُوجھی تدبیر نہ تقدیر کو بہلانے کی جب تجھے قتل پہ عاشق کے مچلتے دیکھا (سودا)
مرے دل کو باتوں سے بہلائے رکھنا قیامت کریگا یہ فتنہ مچل کر
چھین لیتا اُسے میں حشر کے دن ضد کرکے کیا کروں مجھ کو فرشتوں نے مچلنے نہ دیا (داغ)
دل مچلتا ہے جُدا اور دم اُلٹتا ہے جُدا گھر کو جب چلتا ہوں اُلٹا کوچۂ دلدار سے (معروف)
گرم رو گرچہ رہ کعبہ میں ہم ہیں اے شیخ لیکن اِس پر بھی جو مچلیں تو مچل سکتے ہیں (انشا)
ہر ایک بات پہ ایسا نہ تو مچل اے دل ستم میں تیرے اُٹھاؤنگا یا جفا اُنکی (منصور نظیم آصف)
غضب میں جان آئی ہے جہاں دیکھی کوئی صُورت دلِ ناداں مچلتا ہے کہ بس میں تو یہی ہوگا (نامعلوم)

(۲) مکراپن کرنا۔ گھُنّا پن کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ ٹالنا۔ لیت و لعل کرنا۔ جان کر انجان بنّا۔ تجاہلِ عارفانہ کرنا۔ جیسے کیا مچلے پڑے ہیں گویا سچ مچ سوتے ہیں۔ (۳) معنا بلکنا۔ گریہ کرنا (۴) کسی چیز کے نہ دینے کی ہٹ کرنا۔ مطلق انکار کرنا ؎

لیکے دل کہتے ہو کیوں دیں اسے جلنے کیلئے مل گیا خُوب بہانا یہ مچلنے کے لئے (داغ)

مچلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ضدّن۔ ہٹیلی۔ شوخ۔ ڈھیٹ (۲) مکری حیلہ باز۔ گھُنّی +

مچمچانا (ہ) فعل لازم :- کچکچانا + مرد خواہ عورت کا زورِ جوانی کے سبب پُر شہوت و مست ہونا۔ شہوت کے زور یا مستی میں آکر کچکچی باندھنا۔ مستی کے جوش میں آنا۔ مستانا۔ گرمانا۔ زورِ شہوت میں دانت پیسنا۔ بکرے کی طرح جھنجھنانا ؎

ایک بوسہ مچمچا کر بیچ سے ہونٹھوں کے دے
پھر اگر دل تجھ سے مانگوں جان بھی تاوان ہے (؟)

مچمچائی تُو تھی یا میں تھی زناخی تُو ہی کہو ہے سیاق کس کی اچھی ادے کسکی بُری (رنگین)

مچمچاکے لپٹنا (ہ) فعل لازم :- مستی کے جوش میں کچکچا کے یا کچکچی باندھ کے چمٹ جانا۔ مزے میں دانت پیس کر لپٹنا +

مچمچاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- کچکچاہٹ۔ مستی یا شہوت کے زور میں دانت پیسنے کی حالت۔ عاشق کی بوس و کنار کے واسطے کمال خواہش۔ زورِ شہوت۔ جھنجھناہٹ +

مچنا (ہ) فعل لازم :- بند ہونا۔ مُندنا جیسے آنکھ مچنا +

مچنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ہونا۔ عمل میں آنا۔ کیا جانا جیسے دھوم مچنا۔ غل مچنا۔

تہ بہ دھات مچنا (۲) پہاڑ) رچنا۔ بسنا جیسے گھی کے برتن کا مچنا یعنی چکنا ہونا۔ رچ جانا۔ اس چیز میں اسکی بو مچ گئی +

مُچنگڑ (ہ) (مُچا کی تصغیر بالتحقیر) موٹا بچا سا + نہایت موٹی روٹی جیسے کیا ہی لوچدار آٹا ہو دے جب دیکھ موٹے موٹے مُچنگڑ بکا آگے رکھ دیوے (سگھڑ بہیلی)

مچوانا (ہ) فعل متعدی :۔ بند کرانا مُندوانا جیسے آنکھیں مچوانا +

مچوانا (ہ) فعل متعدی :۔ کرانا۔ کروانا جیسے غُل مچوانا۔ شور مچوانا +

مچھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) بڑی مچھلی۔ مچھلی کی تذکیر ؎

پیا مچھ کچھ نے موہے گھیر لیا کوئی ایسا نہیں تنے پی کو ملا (گیت)

(۲) وشنو کا پانچواں اوتار جسنے پہلے چھوٹی سی مچھلی کی صورت میں ظاہر ہو کر ستیاورت رشی کو جو مسیح سے تین ہزار برس پہلے ہوا ہے عام طوفان کے آنے کی خبردی اور چاروں ویدوں کے کشتی میں رکھ لینے کی ہدایت کی تاکہ وہ انکو بچالے۔ اوّل اول یہ مچھلی ایسی چھوٹی تھی کہ ستیاورت نے اشنان کرتے وقت اُسے اپنے ہاتھ میں اُٹھا لیا تھا لیکن پھر اس قدر بڑی ہوگئی تھی کہ اُسنے تمام سمندر پر پھیل کر اپنے سینگ سے کشتی کو بچا لیا +

مچھر (ہ) اسم مذکر :۔ ایک نیشدار چھوٹے سے اُڑنے والے جانور کا نام جو اکثر جسم کا خون پیتا اور بھِن بھِن کرکے اُڑتا ہے۔ پشہ۔ گنگی +

مچھر کی جھول (ہ) اسم مؤنث :۔ نہایت ادنٰے حقیر اور کم قیمت چیز۔ کم قدر اور ناچیز شے۔ خفیف چیز +

مچھر کی جھول کا چور (ہ) اسم مذکر :۔ اوٹے چور۔ اُٹھائی گیرا +

مچھرنگا (ہ) اسم مذکر :۔ (پورب) رام چڑیا۔ ماہی گیر۔ ایک آبی پرند کا نام جو اکثر مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے +

مچھلی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) مچھری۔ مچھی۔ ماہی۔ مین۔ حوت۔ جل توری۔ سمک جیسے تازی مچھلی ہے دریاؤ کی (آواز) (۲) عضلۂ بازو وساق ۔ پنجاب اور پہاڑ پر اسے چوہا بھی کہتے ہیں۔ گوشت بازو [illegible] ہتھیلی کا اندرونی گوشت یا عضلہ + ؎

بوٹی بوٹی ہے پھڑکتی واہ رے شوخی تری دست رنگیں کی بھی مچھلی کو قرار اکدم نہیں (وزیر)

ہماری آنکھوں سے دریائے اشک ہے جاری خیال ہے ترے بازو کی یار مچھلی کا
دونوں حنائی ہاتھ دہکتے ہیں آگ سے مچھلی کف صنم میں سمندر سے کم نہیں (ناسخ)

(۳) عضلہ کا گوشت جسے عوام اولہ کہتے ہیں۔ ساق حیوانات کا گوشت (۴) ایک قسم کا کان کا طلائی زیور جو مچھلی کی صورت کا بنا ہوا اور اکثر جڑاؤ ہوتا ہے

محاورہ حال میں اسی کو گربھی کہتے ہیں ؎

بوسہ لیتی ہے ترے بالے کی مچھلی اے صنم ہے ہمارے دل میں عالم ماہیٔ بے آب کا (ناسخ)

(۵) پہاڑ) ناک کا بلاق +

مچھلی پکڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ مچھلی کا شکار کرنا۔ بنسی لگانا +

مچھلی پکڑنے کا کانٹا (ہ) اسم مذکر :۔ ایک طرح کا کمٹ نما آنکڑا جس میں چارہ لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں +

مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائیگی (ہ) کہاوت :۔ یعنی ایسی کیا جلدی ہے کونسا کام بگڑا جاتا ہے۔ اکثر اوقات بیٹی کی شادی کی نسبت بولتے ہیں جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جبتک اچھا گھر اور اچھا بر نہیں ملیگا ہم شادی نہیں کرینگے بیٹی ہے کچھ مچھلی نہیں ہے کہ سڑ کر بگڑ جائیگی +

مچھلی کا پر (ہ) اسم مذکر :۔ بازوئے ماہی۔ مچھلی کا پنکھ +

مچھلی کا تیل (ہ) اسم مذکر :۔ ایک خاص قسم کی مچھلی کے کلیجہ کا تیل جسے انگریزی میں کوڈلیور آئل کہتے ہیں۔ کوڈ مچھلی اکثر بحرِ شمالی اور خاصکر نیو فون لنڈ کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ امراض سینہ سل دق کے واسطے مفید خیال کیا جاتا ہے +

مچھلی کا کانٹا (ہ) اسم مذکر :۔ استخوانِ ماہی۔ خار ماہی۔ مچھلی کی ہڈیاں پسلیاں وغیرہ +

مچھلی کا گلپھڑا (ہ) اسم مذکر :۔ مچھلی کا وہ مقام جہاں سے وہ سانس لیتی ہے۔ کنپٹی۔ کنکھلا +

مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے (ہ) کہاوت :۔ اپنے خانذاتی کام سے ہر شخص واقف ہوتا ہے +

مچھلی کی طرح تڑپنا (ہ) فعل لازم :۔ نہایت تڑپنا۔ ازحد بیقرار اور مضطرب ہونا۔ بیاکل ہونا۔ بےچین ہونا۔ لوٹا لوٹا پھرنا +

مچھلی والا (ہ) اسم مذکر :۔ دھنیور۔ دھنیورہ۔ مچھوا۔ ماہی فروش۔ ماہی گیر +

مچھلیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ مچھلی کی جمع +

مچھلیاں پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ ڈنٹروں پر تیاری کے سبب عضلوں کا اُبھر آنا۔ کسرت یا ورزش کے باعث رانوں یا بازوؤں کا پھر جانا +

مُچھَنْدَر (ہ) اسم مذکر :۔ بڑی بڑی مونچھوں والا جیسے

چل چل رے مچھندر تجھے کس ہم نے گھیرا ڈاڑھی کو منڈا ڈال تو مونچھوں کا بکھیڑا (افضل)

(۲) چوہا۔ موش (۳) بدوضع اور سوداہی آدمی۔ یاوا اور مسخرا آدمی شخص دیوث ؎

دیکھ کل انکی طرف شیخ رہا تو بولے خوبیٔ قسمت کی ہوا ہمپہ مچھندر عاشق (انشا)

مچھ

مچھوا (ہ) اسم مذکر:- (پورب) ماہی فروش۔ ماہی گیر۔ مچھلیاں پکڑنے والا۔

مچھی (ہ) اسم مؤنث:- (پورب) (۱) مچھلی۔ ماہی (۲) بوسۂ اطفال۔ چُمّی۔ چُوما۔ مِٹھو۔ مِٹھی۔ ؎

مِس کتنی شنبلی اک مچھی دوگا ناجان رہ — میں نامادھو کے ہونٹ آئی جو سنے قرآن (میر یار علی)

لب وہ ایسے کہ جان دیجیے — دہن ایسا کہ مچھیاں لیجیے (شوق)

مچھی یا مچھیاں لینا (ہ) فعل متعدی:- (پورب) بوسہ لینا۔ چُمیاں لینا

پگئے لینے کے دینے تو وہ آجائیگا — میں یہ کہکر کے مُنہ کی مچھیاں لینے لگا (مشتاق)

مچھی بھون (ہ) اسم مذکر:- وہ تالاب جو امرا یا بادشاہ اور راجاؤں کے محلوں میں ہوتا ہے اور اسمیں اکثر مچھلیاں چھوڑی ہوئی رہتی ہیں۔ ؎

جس خط میں انکو لکھتا ہوں بوسہ کی آرزو — ٹُکڑے وہ چھینک دیتے ہیں مچھی بھون میں (خطِ معروف)

لہر لیتا ہے پڑا مچھی بھون آئینہ میں — چوم لے تو بھی بھلا اپنا دہن آئینہ میں

مانگا جو مینے بوسہ اُنسے چمن کے اندر — بولا کہ یاں نہیں چل مچھی بھون کے اندر (نظیر)

مچھیل (ہ) اسم مذکر:- بڑی بڑی مونچھوں والا۔ سُبلت دراز +

مُحابا (ع) اسم مذکر:- مروت۔ لحاظ۔ فروگزاشت + صلح + اعانت + نگہداشت۔

مُحاذِی (ع) صفت:- برابر ہونے والا۔ مقابل۔ برابر۔ آمنے سامنے + سنمکھ۔ روبرو +

مُحارَبَہ (ع) اسم مذکر:- باہم جنگ کرنا۔ جنگ۔ یُدھ۔ لڑائی۔ گھمسان معرکہ۔ مجادلہ۔ کارزار۔ جنگ و جدل +

مُحاسِب (ع) اسم مذکر:- (۱) حساب داں۔ علم حساب سے واقف۔ (۲) حساب کرنے والا۔ پڑتال کرنے والا۔ جانچنے والا۔ پرتالیا۔ اگزمینر۔ اکونٹنٹ +

مُحاسِبِ دِہ (ع + ف) اسم مذکر:- گاؤں کا حساب کتاب رکھنے والا۔ پٹواری +

مُحاسَبَہ (ع) اسم مذکر:- (۱) حساب شمار۔ کسی سے حساب لینا یا کرنا (۲)۔ مجازاً باز پرس۔ مواخذہ۔ اخراجات +

مُحاسبہ طلب ہونا (ا) فعل لازم:- حساب طلب کیا جانا۔ حساب مانگا جانا +

مُحاسبہ کرنا (ا) فعل متعدی:- حساب طلب کرنا۔ حساب مانگنا۔ روپیہ کی باز پرس کرنا + مطالبہ کرنا۔

مَحاسِن (ع) اسم مؤنث:- جمع حُسن خلاف قیاس (۱) خوبیاں۔ بھلائیاں نیکیاں (۲) خصائل۔ ریزر (۳) مردوں کی ڈاڑھی یا مونچھیں +

مُحاصِر (ع) صفت:- محاصرہ کرنے والا۔ حصار کرنے والا۔ گھیرنے والا +

مُحاصَرَہ (ع) اسم مذکر:- کسی کو گرداگرد سے بند کرنا۔ چاروں طرف سے بند کر دینا۔ گھیرا ڈالنا + ناکہ بندی۔ قلعہ بندی۔ انحصار۔ تسخیر۔ گھیرا +

محا

مُحاصَرہ اُٹھانا (ا) فعل متعدی:- تسخیر سے باز آنا۔ ناکہ بندی چھوڑ دینا۔ افواجِ محاصرہ کو بلا لینا +

مُحاصرہ کرنا (ا) فعل متعدی:- گھیرنا۔ گھیرا ڈالنا۔ تسخیر کرنا۔ ناکہ بندی کرنا۔ قلعہ بندی کرنا +

مُحاصِرِین (ع) اسم مذکر:- محاصرہ کرنے والے۔ گھیرنے والے۔ گھیرا ڈالنے والے۔ ناکہ بندی کرنے والے +

مَحاصِل (ع) اسم مؤنث:- (۱) آمدنی۔ نفع۔ فائدہ۔ یافت۔ حاصل۔ پیداوار۔ زرِ حاصل + خراج۔ باج (۲) بِکری کا روپیہ۔ بکری۔ فروخت +

مَحاصِلِ خام (ع + ف) اسم مؤنث:- کچی نکاسی۔ تحصیلِ خام کچی آمدنی۔ غیر مستقل آمدنی۔ معاملۂ خام +

مَحاصِلِ دِہ (ع + ف) اسم مؤنث:- گاؤں کی آمدنی زرِ لگان۔ زرِ معاملہ +

مُحاط (ع) صفت:- (۱) احاطہ کیا گیا۔ گھیر لیا گیا (۲) جانا گیا۔ سمجھا گیا۔ معلوم کیا گیا

مُحافِظ (ع) صفت:- (۱) حفاظت کرنے والا۔ نگراں۔ رکھوالا۔ چوکیدار۔ پاسبان۔ نگہبان۔ دربان۔ (۲) ولی۔ مربّی۔ سرپرست۔ امین۔ مہتمم۔ (۳۔ اسم مذکر) وہ سپاہی جو کراچیوں پر رہتے ہیں۔ کراچی کا چوکیدار +

مُحافِظِ تن (ع + ف) اسم مذکر:- محافظ ذات۔ وہ سپاہی جو امرا یا سرداروں کی جان کے محافظ ہوتے اور ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔ بوڈی گارڈ +

مُحافظِ حقیقی (ع) صفت:- اصل حفاظت کرنے والا۔ خدا تعالیٰ +

مُحافظ خانہ (ع + ف) اسم مذکر:- وہ دفتر جس میں فیصلہ شدہ مثلیں رہتی ہیں + مثلوں کا دفتر۔ دفتر خانہ۔ وہ مکان یا کمرہ جسمیں عدالت کے متعلق کاغذات رہتے ہیں +

مُحافظ دفتر (ا) اسم مذکر:- نگرانِ دفتر۔ عدالت کے کاغذات کا ذمہ دار۔ مثلیں رکھنے والا +

مُحافِظِ مَحبَس (ع) اسم مذکر:- داروغۂ جیل۔ جیلخانہ کا داروغہ +

مُحافَظَت (ع) اسم مؤنث:- (۱) نگاہبانی۔ حفاظت۔ نگرانی۔ چوکیداری پاسبانی۔ رکھوالی (۲) اہتمام + سرپرستی +

مَحافِل (ع) اسم مؤنث:- محفل کی جمع۔ مجلسیں۔ انجمنیں +

مُحافَہ (ع) اسم مذکر:- ڈولا۔ ڈولی۔ پالکی۔ چنڈول۔ فنس۔ پینس۔ دُلہن کا

ڈولا ۔ وہ پردہ دار سواری جسمیں عورتیں بیٹھتی اور کہار اُسے اُٹھا کر لے چلتے ہیں (عربی میں یہ لفظ محفہ تھا فارسی والوں نے تصرف کرکے محافہ بنا لیا) +

مُحاکمہ (ع) اسم مذکر :- (۱) جھگڑا چکوانے کے لئے حاکم کے پاس جانا ۔ دفع خصومت کے لئے جج کے پاس جانا ۔ دعوے ۔ انصاف طلبی ۔ فیصلہ ۔ (۲) منصف بنکر قضیہ چکانا +

مَحال (ع) اسم مذکر ۔ محل کی جمع :- (۱) مقامات ۔ مکانات ۔ منازل ۔ فرودگاہ ۔ (۲) جاگیریں + پرگنے + ضلعے + عباد او غیر منقولہ + (یہ اصل میں محاحل تھا لام کو لام میں ادغام کرکے محال کر لیا) +

مُحال (ع) صفت :- (۱) ناممکن ۔ غیر ممکن ۔ اَن ہونی ۔ اَن ہوت (۲-۱) دشوار ۔ دقت طلب ۔ مشکل ۔ کٹھن ۔ سخت +

ایک مندر کے ستر در ۔ ہر در میں تریا کا گھر ۔ محال کے چھتے
بیچ میں در کے امرت تال ۔ بوجھ ہے اسکی بڑی محال ۔ (کی پہیلی)

(۲) ۔ ۹ ۔ اسم مؤنث ۔ شہد کی مکھیوں کا چھتا ۔ گکڑی (یہ لفظ اس معنی میں غلط مستعمل ہو گیا ہے کیونکہ وہ کوئی ہندی لفظ ہے جسکے معنی شہد کا چھتا ہیں اسکے متعلق دریجی جتنے لفظ ہیں وہ میم سے پائے جاتے ہیں مثلاً پہاڑ میں شہد کی مکھی کو ماکھو لتے ہیں ۔ دیس میں موآ ۔ اسی طرح مارواڑ میں شہد کے چھتے کو مہوک ۔ اور سنسکرت میں شہد کو مدھو چھتے کو مدھو کرم یا مدھو کر کو کہد کہتے ہیں شاید مہوک بھی اسی سے بنا لیا ہوگا پس عجب نہیں کہ مہال بھی کوئی لفظ اسی تبدیل سے ہو یا یوں کہو کہ محال عربی بمعنی جائے خوفناک سے مسلمانوں نے یہ لغت تراش لیا ہو) +

مُحالات (ع) اسم مؤنث :- (محال کی جمع) ناممکنات ۔ غیر ممکن باتیں ۔ غیر ممکن چیزیں + دشواریاں +

مَحامِد (ع) اسم مؤنث :- محمدت کی جمع :- تعریفیں ۔ نیک خصلتیں ۔ عمدہ صفتیں ۔ اوصاف حمیدہ ۔ خصائل پسندیدہ +

محاوَرات (ع) اسم مؤنث :- (محاورہ کی جمع)

مُحاوَرہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ہمکلامی ۔ باہمی گفتگو ۔ بول چال ۔ بات چیت سوال جواب (۲) اصطلاح عام ۔ روزمرہ ۔ وہ کلمہ یا کلام جسے چند ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے واسطے مختص کر لیا ہو جیسے حیوان سے گل جانداراں مقصود ہیں مگر محاورے میں غیر ذوی العقول پر اسکا اطلاق ہوتا ہے اور ذوی العقول کو انسان کہتے ہیں (۳-۱) عادت ۔ لپکا + مہارت ۔ مشق ۔ ربط ۔ ابھیاس جیسے مجھے اب اسبات کا محاورہ نہیں رہا ۔

مُحاورہ پڑنا (ہ) فعل لازم :- روزمرہ پڑنا + عادت پڑ جانا ۔ سبھاؤ پڑ جانا ۔ لپکا پڑ جانا ۔ بان پڑنا +

مُحاورہ ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- عادت ڈالنا ۔ کسی بات کا عادی بنانا ۔ مہارت پیدا کرنا ۔ مشق بہم پہنچانا ۔ ربط ڈالنا +

مُحِب (ع) اسم مذکر :- پیار رکھنے والا ۔ دوستی رکھنے والا ۔ یار ۔ دوست ۔ مشفق ۔ مہربان ۔ آشنا +

مَحَبّت (ع) اسم مؤنث :- (۱) پریت ۔ پریم ۔ اُلفت ۔ چاہ ۔ موہ ۔ پیار + لاڈ + دوستی ۔ اخلاص ۔ یارانہ ۔ آشنائی ۔ ملاپ (۲) عشق ۔ سنیہ + لگن ۔ لو +

محبت چاہیے باہم ہمیں بھی ہو تمہیں بھی ہو ۔ خوشی ہو اسمیں یا ہو غم ہمیں بھی ہو تمہیں بھی ہو ۔ ظفر

اس لفظ کے موقع پر مؤلف اپنی ایک تازہ غزل کے فرمائشی چند اشعار لکھ دینے بطور یادگار مناسب جانتا ہے :-

مطلع

ہوتا ہے بُرا مانتے یہ آزار محبت ۔ بچتا ہی نہیں کوئی بھی بیمار محبت
لیتے ہیں بُرا ہوتا ہے آزار محبت ۔ پوچھے کوئی اُنسے جو ہیں بیمار محبت
ہیں قتل پہ راضی مگر اسبات کے دشمن ۔ اقرار محبت ہے نہ انکار محبت
کتراکے نکل جاتے ہیں رستے میں بھی ملکر ۔ کیوں ہمسے ہوا ملنے سے انکار محبت
بت دیتے غیروں کو ہیں اتنا نہ گو بھا ۔ بیٹھا ہے کوئی اور بھی حقدار محبت
بوسہ کی طلب میں ہے جو چاہو سزا دو ۔ آبیٹھا ہے مقتل میں یہ زنار محبت
بس دیکھ لی عیب یہ تری پیار گری بھی ۔ لے ہاتھ سے جاتا ہے وہ بیمار محبت
دنیا سے چھپے پھرتے ہو اک بات پہ انکی ۔ دیکھو گے ابھی ختم تم اسرار محبت
غم کھاتے ہیں پیتے ہیں سدا خون جگر ہم ۔ اس طرح بسر کرتے ہیں غمخوار محبت
ذرا دہرے شیر کے لانے پہ یہ غرہ ۔ میں سر پہ اُٹھا لاتا ہوں کہسار محبت
دیکھیئے وہاں چل کے ذرا ہوتا ہے کیا کیا ۔ ہے آج بڑی دھوم سے دربار محبت
کی خوب درستی مرے اخلاق کی تمنے ۔ کالی کو سمجھنے لگا گفتار محبت
دل لوٹ کے کرتے ہیں تپ انکی خلش پر ۔ اس لطف کی کھٹک ہے کھٹک خار محبت
اس عشق کی عزت ہی نرالی ہے جہاں میں ۔ جو طوق ملامت ہے گلے کا ہار محبت
ہے عقل یہ حیران کہ قابو کرے کس طرح ۔ رکتا ہی نہیں روکے سے رہوار محبت
سید کو کبھی جھوٹوں بھی تم منہ نہ لگانا ۔ کر دیگا ابھی غیروں میں اظہار محبت

مَحَبّت اُچھلنا (ہ) فعل لازم :- مامتا اچھلنا ۔ محبت کا جوش مارنا ۔ جوش محبت ہونا ۔ دوستی یا اُنسیت کا ولولہ اُٹھنا جیسے بھائی کی وہ محبت اُچھلی کہ اچھائی بُرائی کی خبر نہ رہی +

محبت آمیز (ع + ف) صفت:۔ پیار سے ملی ہوئی۔ محبت کی۔ الفت کی محبانہ جیسے محبت آمیز باتوں سے یار بنالیا +

محبت رکھنا (۱) فعل لازم:۔ اخلاص رکھنا۔ دوستی رکھنا۔ چاہنا۔ پیار کرنا۔ عزیز رکھنا +

محبت کا جوش (۱) اسم مذکر:۔ ولولۂ عشق ؎

نہ کھانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش بھرا دل میں اسکے محبت کا جوش (میرحسن)

محبت کا دم بھرنا (۱) فعل لازم:۔ محبت کا اقرار کرنا۔ محبت کا دعوےٰ + کرنا محبت کا نام لینا محبت کا نام چھپانا + عشق ظاہر کرنا عشق جتانا +

محبت کا دم مارنا (۱) فعل متعدی:۔ دعوئے الفت کرنا۔ عاشقی کا دعوےٰ کرنا +

محبت کرنا (۱) فعل متعدی:۔ پیار کرنا۔ اخلاص کرنا۔ الفت رکھنا۔ چاہنا +

محبتِ کُل (ع) اسم مؤنث:۔ (صوفی) صوفیوں کی اصطلاح میں ایک مرتبہ کا نام جس میں آدمی سب کو دوست ہی دوست خیال کرتا اور صلح کل پر رہتا ہے۔ سب سے یکساں محبت کرنیکا مرتبہ +

محبت کی نظر یا نگاہ ڈالنا (۱) فعل متعدی:۔ الفت کی نظر سے دیکھنا نظرِ التفات کرنا۔ توجہ کی نگاہ ڈالنا +

مَحبَس (ع) اسم مذکر:۔ جیل جیلخانہ۔ بندی خانہ۔ زندان۔ قیدخانہ۔ بندی خانہ۔ بڑا گھر +

مَحبُوب (ع) اسم مذکر:۔ پیارا۔ عزیز۔ محب۔ دوست + معشوق + چاہیتا + دلارام۔ دلدار۔ دلپسند۔ منظورِ نظر +

مَحبوبِ الٰہی (ع) اسم مذکر:۔ حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرالعزیز کا لقب۔ خدا کا پیارا۔ خدا تعالےٰ کا منظورِ نظر +

مَحبُوبہ (ع) اسم مؤنث:۔ معشوقہ۔ پیاری +

مَحبُوس (ع) اسم مذکر:۔ مقید۔ قیدی۔ بندھوا۔ قید کیا گیا۔ اسیر +

مُحتاج (ع) صفت:۔ (۱) حاجتمند۔ ضرورتمند۔ خواہش مند۔ آرزومند۔ متمنی۔ خواہاں۔ بھوکا ؎

پس ملیگا ہمیں کیا سرو قدوں سے عاشق سرو ہوتے ہیں ہمیشہ سے ثمر کے محتاج
دل شب ہجر میں کوسوں ہی اڑا پھرتا ہے گھر میں ہم گوشہ نشیں کب ہیں سفر کے محتاج } (ناسخ)

(۲-۱) دست نگر۔ دوسرے کا ہاتھ تکنے والا۔ ہاتھ تکو (۳-۱) تنگدست مفلس غریب۔ کنگال + زدہ حال۔ تہی دست۔ نادار۔ نردھن۔ دھن ہین (۴-۱) ناقص الخلقت۔ وہ شخص جسکے کسی عضو میں نقص آگیا ہو۔ اپاہج۔ کنونڈا۔

دست و پا وغیرہ سے معذور جیسے ہاتھ یا پاؤں یا آنکھوں سے محتاج ؎

کس طرح حرفِ تسلی پہ کمر وہ باندھے ہمسر خود ہیں دہن اور کمر کے محتاج (ناسخ)

(۵-۱) پابند۔ منحصر۔ موقوف۔ وابستہ۔ نواب فصیح الملک بہادر دہلوی ؎

دنیا میں کب انسان کی حاجت نکلی حسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی
جیتے تھے قیامت کی توقع پہ ہم خود وقت کی محتاج قیامت نکلی } (داغ)

(۶-۱) اسم مذکر) فقیر۔ بھکاری۔ منگتا۔ گدا۔ کنگلا +

مُحتاج خانہ (۱) اسم مذکر:۔ غریب خانہ۔ وہ جگہ جہاں قحط زدہ یا مفلس یا لاوارث بچے وغیرہ رہتے اور پرورش پاتے ہیں +

مُحتاج کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) غریب کرنا۔ مفلس بنانا + دست نگر بنانا جیسے خدا انسان کو انسان کا محتاج نہ کرے (۲) کسی عضو سے بیکار اور معطل کرنا اپاہج بنانا۔ جیسے مار کر ہاتھ سے محتاج کر دیا +

مُحتاج ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) حاجتمند ہونا (۲) دست نگر ہونا (۳) مفلس اور کنگال یا تنگدست ہونا جیسے کوڑی کوڑی کو محتاج ہے (۴) اپاہج ہونا۔ کنونڈا ہونا +

مُحتاجگی یا مُحتاجی (۱) اسم مؤنث:۔ (۱) ناچاری۔ مجبوری (۲) حاجت ضرورتمندی۔ ضرورت (۳) مفلسی۔ غریبی۔ تنگدستی۔ افلاس۔ بے نوائی۔ عسرت تنگی۔ ناداری (۴) دست نگری۔ دوسرے کا ہاتھ تکنا +

مُحتاط (ع) صفت:۔ احتیاط کردہ شدہ۔ وہ شخص جو بہت احتیاط رکھے +

مُحتَرَم (ع) صفت:۔ عزت کیا گیا۔ حرمت کیا گیا۔ معزز۔ واجب التعظیم۔ بزرگوار۔ آدر جوگ +

مُحتَسِب (ع) اسم مذکر:۔ حساب گیرندہ۔ حساب لینے والا + وہ حاکم جو خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرے + مفتی۔ قاضی۔ شیخ۔ مجسٹریٹ + کوتوال ؎

محتسب گرچہ دل آزار ہے میخواروں کا دے اک جام تو ہے یار ابھی یاروں کا (ذوق)

در دِ میخانہ کا نہ کر بند محتسب ظالم خدا سے ڈر کہ درِ توبہ باز ہے (۔۔)

مُحتَشِم (ع) صفت:۔ صاحب خدم و حشم + لاؤ لشکر والا۔ بہت سے نوکروں چاکروں والا + نواب۔ امیر۔ دولتمند۔ رئیس +

مُحتَمِل (ع) صفت:۔ احتمال کیا گیا۔ گمان کیا گیا + مشتبہ +

مَحجُوب (ع) صفت:۔ پوشیدہ۔ حجاب کردہ شدہ۔ مخفی +

مُحَدَّب (ع) صفت:۔ ابھرا ہوا۔ مقعر کا نقیض۔ کُبھ دار۔ قُبہ دار۔ ابھرواں ماہی پشت۔ مرغ سینہ +

محد

مُحَدِّث (ع) اسم مذکر:۔ علم حدیث جاننے والا۔ اخبار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف + فقیہ + راوی حدیث گو +

مَحْدُود (ع) صفت:۔ حد کیا گیا۔ انتہا کیا گیا۔ حدبندی کیا گیا۔ گھیرا گیا۔ احاطہ کیا گیا۔ محصور۔ مقید +

مَحْدُود کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ حدبندی کرنا۔ حد باندھنا۔ روکنا۔ احاطہ کرنا +

مَحْذُوف (ع) صفت:۔ حذف کیا گیا۔ گرایا گیا۔ نکالا گیا۔ علیحدہ کیا گیا + وہ لفظ یا حرف جو گرا دیا گیا ہو +

مِحْرَاب (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) لغوی معنی ہتھیار۔ اصطلاح اصطلاحی وہ قوس یا کمان جو مسجد میں کعبہ کی طرف امام کے کھڑے ہونے کے واسطے بنی ہوئی ہوتی ہے چونکہ یہ شیطان کی لڑائی کا ایک آلہ ہے اِس وجہ سے محراب نام رکھا گیا (۲) گھر۔ خانہ (۳) صدرِ مجلس + طاق۔ طاقچہ۔ کمانچہ + ڈاٹ۔ گول دروازہ (۴) شاہی خلوت گاہ + خلوت خانہ۔ حجرہ ؎

صحتِ سوزشِ دل کی جو دعا کرتا ہوں آگ لگ اُٹھتی ہے محراب بھی جلتی ہے (صبا)

مِحْرَاب دار (ع + ف) صفت:۔ قوس نما۔ کمان کی مانند +

مُحَرِّر (ع) اسم مذکر:۔ کاتب۔ نویسندہ۔ راقم۔ لکھنے والا۔ تحریر کنندہ + منشی +

مُحَرَّرَہ (ع) صفت:۔ لکھا ہوا۔ مرقومہ جیسے محررۂ بست وہفتم اپریل ۱۸۹۰ء

مُحَرِّرِی (ع) اسم مؤنث:۔ منشی گری۔ متصدی گری۔ کارِ تحریر کا عہدہ +

مُحَرَّف (ع) صفت:۔ راستی سے پھیرا گیا۔ کج۔ ٹیڑھا۔ اُلٹا۔ مقام سے ہٹا ہوا +

مُحْرِق یا مُحْرِقَہ (ع) اسم مؤنث:۔ جلا دینے والی شے جیسے تپِ محرقہ وغیرہ +

مُحَرِّک (ع) صفت:۔ (۱) حرکت دینے والا۔ تحریک کرنے والا۔ ہلانیوالا۔ جُنبش دینے والا (۲) اُکسانے والا۔ بھڑکانے والا۔ اُبھارنے والا +

مَحْرَم (ع) اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکے ہمراہ نکاح کرنا درست نہ ہو۔ بہت قریب کا رشتہ دار۔ وہ مرد جس سے شادی جائز نہ ہو۔ جیسے۔ باپ۔ بھائی۔ چچا۔ تایا۔ خالو۔ نانا۔ دادا وغیرہ (۲) واقفِ اسرار۔ رازدار۔ ہمراز۔ دمساز۔ ہمدم + واقف الحال + وہ شخص جس سے پردہ جائز نہ ہو جیسے خاوند۔ دیور وغیرہ + جان پہچان۔ واقف۔ رُوشناس۔ صورت آشنا۔

اُس سے مینے جو ہیں یہ آج کہا مجھ سے بند صوالو بندِ محرم بھی
کِھل کے دشنام پر دیا یہ جواب میں تو تجھ سے نہیں ہُوں محرم بھی
(بیان)

ابتک حرم وصل سے محرم نہ ہوئے ہم کعبے میں حجابِ در و دیوار غضب ہے (مصحفی)

(۲۔ ا۔ اسم مؤنث) انگیا کا مُلکٹ۔ انگیا کی کٹوری۔ چونکہ اس کا پردہ عورت پر دے سے واجب ہے اور یہ کپڑا گویا محرم راز ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا ؎

تری محرم پہ ہو دل شمع کیونکر نہ پروانہ کہ بے چولے یہ دونوں صورتِ فانوس ہیں گو یا (شاہ نصیر)

کیوں نہ اس غم سے رہیں اُنکو پسر کو ہم دھرے ہاتھ محرم پہ تری ہیہات نامحرم دھرے (انشا)

(۲۔ ا۔ اسم مؤنث) انگیا۔ سینہ بندِ زناں ؎

مجھسا محرم تیری محرم کا نہ ہوگا کوئی بیشتر کھولئیے بند اور اکثر باندھے (رند)

وہ ہاتھا پائی رات کو کی مجھسے باندھا محرم کتاں کی تمنے مری تار تار کی (جان صاحب)

مَحْرَمِ اَسْرَار (ع) صفت:۔ واقف الحال۔ رازدار۔ ہمراز۔ دلی دوست بگری دوست۔ گاڑھا یار + ؎

عاشق ہوا اُس آفتِ جاں پر مرا ندیم جب خُوب میرا محرمِ اسرار ہو چکا (ناظم)

مَحْرَمِ راز (ع + ف) صفت:۔ دیکھو (محرم اسرار) +

مَحْرَمِ کار (ع + ف) صفت:۔ واقفِ کار۔ کسی کام سے واقف +

مَحْرَم کُرتی (ہ) اسم مؤنث:۔ انگیا کُرتی +

مَحْرَم ہونا (ہ) فعل لازم:۔ واقف ہونا۔ واقف الحال ہونا +

مُحَرَّم (ع) اسم مذکر:۔ (۱) حرام کیا گیا۔ حرام رکھا گیا + حرمت کیا گیا تعظیم کیا گیا (۲) اُن تین مہینوں میں سے ایک مہینا جنمیں ایام جاہلیت میں جدال وقتال۔ مارنا لڑنا حرام تھا چنانچہ وہ تینوں مہینے یہ ہیں (ذوالقعدہ ذوالحجہ۔ محرم) + عربی سال کا پہلا مہینہ۔ (۳) + وہ مہینا جسمیں امام حسین علیہ السلام اپنے کنبہ سمیت یزید پلید کے حکم سے بھوکے پیاسے شہید ہوئے تھے + شہدائے کربلا کے سوگ کا مہینا۔ ماتم کا مہینا +

مُحَرَّم رہنا (ہ) فعل لازم:۔ سوگ رہنا۔ ماتم رہنا۔ جیسے اِن کے ہاں تو بارہ مہینے محرم رہتا ہے +

مُحَرَّم کا سپاہی (ہ) اسم مذکر:۔ چند روزہ سپاہی۔ دودن کا بہادر (چونکہ محرم میں ہر ایک مسلمان شہدائے کربلا کی مصیبت یاد کرکے لڑنے مرنے پر مستعد رہتا ہے اسوجہ سے چند روزہ سپاہی پر اطلاق ہونے لگا جیسے "رمضان کے نمازی۔ محرم کے سپاہی - (کہاوت)

مُحَرَّم کی پیدائش (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ شخص جو ماہ محرم یعنی ماس غم والم کے مہینے میں پیدا ہوا ہو مجازاً روتی صُورت۔ رونی صورت۔ ماتمی شکل سوگواروں کی مانند۔ وہ شخص جو ہر وقت رنجیدہ و مغموم نظر آئے +

مُحَرَّمَات (ع) اسم مؤنث:۔ فارسی والے بالتشدید بروزن مقدمات استعمال کرتے ہیں۔ ایک قسم کا کپڑا جسپر لال لال دھاریاں ہوتی ہیں +

محر

وہ کپڑا جس پر اوّل سے اخیر تک گوٹے کا پشت ماہی یا ل بنا ہوا اور گوکھرو لہریا سلما ستارا وغیرہ لگا ہوا ہو ؎

نامحرموں کے آگے نہ آیا کرو میاں   پاجامہ اِس پہن سے پہن محرمات کا (مصحفی)

مَحْرُور (ع) صفت:- حرارت کیا گیا + گرم۔ تتا +

مَحْرُورُ المِزاج (ع) صفت:- گرم مزاج۔ وہ شخص جسکے مزاج میں حرارت ہو +

مَحْرُوسہ (ع) صفت:- نگاہبانی کیا گیا۔ حراست کیا گیا۔ نگرانی اور محافظت کیا گیا + تحت کیا گیا۔ جیسے ممالک محروسہ۔ ریاستہائے محروسہ +

مَحْرُوم (ع) صفت:- (۱) حرام کیا گیا + روکا گیا۔ باز رکھا گیا۔ منع کیا گیا۔ (۲) بے نصیب۔ بے بہرہ۔ مایوس۔ ناکام۔ نامراد۔ نا امید۔ بے نیل مرام۔ بدبخت۔ بدنصیب۔ اَبھاگی +

محرُوم رکھنا (ہ) فعل لازم:- باز رکھنا۔ روک رکھنا۔ ناکامیاب رکھنا۔ بے بہرہ اور بدنصیب رکھنا + حق نہ دینا + مایوس رکھنا۔ بیمراد اور ناشاد رکھنا ؎

سر و تن دیدہ و دل جان جگر حاضر ہیں   آج محروم نہ رکھ کچھ تو کراے یار پسند (نسیم دہلوی)

محرُوم رہنا (ہ) فعل لازم:- ناکامیاب رہنا۔ بدنصیب رہنا + مایوس رہنا۔ نا امید رہنا + خالی رہنا ؎

محتسب تو ہے تو شوق سے پگھلے انگور   اور محروم رہیں بادۂ انگور سے ہم (احسان)

محرُوم کرنا (ہ) فعل متعدی:- حق نہ دینا۔ حق مار لینا +

محرُومی۔ } (ع) اسم مؤنث:- بدنصیبی۔ بدطالعی + یاس۔ نا امیدی۔
محرُومیت } مایوسی۔ ناکامی۔ حرمان +

مَحْزُون (ع) صفت:- اندوگیں۔ غمگیں۔ ملول۔ آزردہ۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔ مغموم +

مُحْسِن (ع) صفت:- (۱) احسان کرنے والا + بھلائی کرنے والا + سلوک کرنے والا + سلوک ہونے والا۔ داتا۔ اُپکاری + سخی۔ فیاض + دیاوان۔ (۲) مربّی۔ پشت پناہ۔ سرپرست۔ سہایک۔ دستگیر۔ حامی۔ مددگار +

مُحْسِن کُش (ع + ف) صفت:- بے احسانا۔ وہ شخص جو اپنے محسن کے ساتھ بُرائی کرے۔ ناشکرگزار۔ ناشکرا۔ ناسپاس۔ حق ناشناس۔ کافر نعمت +

مُحْسِنات (ع) جمع محسنہ:- نیکیاں۔ خُوبیاں۔ بھلائیاں + سلوک۔ احسان۔

مَحْسُوب (ع) صفت:- (۱) حساب کیا گیا۔ شمار کردہ شدہ (۲) حساب میں لگا لیا گیا۔ وضع کیا گیا۔ مجرا کیا گیا +

محسُوب ہونا (ہ) فعل لازم:- مجرا ہونا۔ وضع ہونا۔ حساب میں لگنا +

محسُود (ع) صفت:- حسد کیا گیا۔ رشک کردہ شدہ جیسے حاسد سے محسود بنا اچھا +

محس

مَحْسُوس (ع) صفت:- حس کیا گیا۔ وہ شے جو حس میں آئی ہو۔ جو کچھ پانچوں حواسوں میں سے کسی کے ذریعہ سے معلوم ہو + ظاہر۔ معلوم۔ آشکارا۔ پہچانا گیا +

محسُوس ہونا (ہ) فعل لازم:- معلوم ہونا + پہچانا جانا +

محسوسات (ع) اسم مؤنث:- (محسوس کی جمع) وہ چیزیں جو محسوس ہو سکیں +

مَحْشَر (ع) اسم مذکر:- قیامت کے روز لوگوں کے اکٹھا جمع ہونے کی جگہ۔ مجازاً روزِ قیامت۔ حشر۔ پرلو۔ روزِ رستخیز ؎

اے فلک اب تو شب وصل کا ہونا معلوم   صبح محشر کی طرح چاک گریباں ہوں میں (وزیر)

مُحَشّٰی (ع) صفت:- حاشیہ چڑھا ہوا۔ شرح لکھا ہوا۔ ٹیکا سہت +

مُحَصِّل (ع) صفت:- تحصیل کرنے والا۔ حاصل کرنے والا + وصول کرنیوالا اُگاہنے والا۔ محصول وصول کرنے والا۔ ٹیکس اُگاہنے والا۔ تحصیلدار جیسے ؎

اپنے دمڑے پر کھلانے کو تو خاصے محصّل بنکر آ بیٹھتے ہو (سگھڑ سہیلی) +

مَحْصُور (ع) صفت:- حصر کیا گیا۔ گھیرا گیا + گھیرا ہوا۔ گھرا ہوا۔ قلعہ بند۔ گھیرے میں آیا ہوا +

محصُور کرنا (ہ) فعل متعدی:- گھیرنا۔ گھیر ڈالنا۔ قلعہ بند کرنا +

محصُور ہونا (ہ) فعل لازم:- گھر جانا۔ گھیرے میں آجانا۔ قلعہ بند ہونا +

محصُورین (ع) اسم مذکر:- محصور کی جمع۔ گھرے ہوئے۔ گھیرے میں آئے ہوئے قلعہ بند

مَحْصُول (ع) صفت:- (۱) حاصل کیا گیا۔ حاصل کردہ شدہ (۲۔ اسم مذکر) حاصل۔ خراج۔ مالگزاری + کر + لگان۔ ڈنڈ۔ ٹیکس + کرایہ۔ اُجرت۔ ٹول۔ پوسٹیج + آمدنی۔

محصُولی (ع) اسم مؤنث:- (۱) [illegible] کی سرکار میں مالگزاری ادا کی جاتی ہے خراجی (۲۔ صفت:-) قابلِ محصول۔ محصول لینے کے قابل + بیرنگ +

مَحْض (ع) صفت:- (۱) شیر خالص + بے غش + خالص + نرا (۲) فقط۔ صرف (۳۔ تابع فعل) بالکل۔ سرتاسر۔ تمام جیسے محض غلط ہے +

مَحْضَر (ع) اسم مذکر:- (۱) حاضر ہونے کی جگہ (۲) قبالۂ شرعی + حکمنامہ شرعی۔ وہ نامہ جو قاضی کی مُہر سے مزیّن کیا گیا ہو (۳) وہ نوشتہ جو اثبات دعوے کے واسطے باشندگانِ شہر یا واقفانِ معاملہ کی مُہروں اور دستخطوں سے تیار کیا جائے + عرضداشت۔ وہ کاغذ جس میں عوام کسی بات کی شہادت لکھیں ؎

دکھائے لاکھ وہ شاہ و وزیر کا محضر   سند نہ رکھیگا کوئی فقیر کا محضر (ظفر)

(۴۔ صفت) روبرو۔ سامنے۔ حضور میں۔ بالمواجہ۔ فارسی میں اس معنی میں آیا ہے جیسے انکہ بندگانِ ایران را یک یک در دو در محضرِ خویش طلب داشتہ

محض

(جب نیک محضر کہینگے تو اُس شخص سے مراد ہوگی جو غائب کو نیکی کے ساتھ یاد کرے) +

محضرِ خُون (ع + ف) اسم مذکر :۔ وہ محضر جسکے اُوپر کسی کے واجب القتل ہونے کی تصدیق کی گئی ہو یا جس سے کسی کا قتل کیا جانا ثابت کیا جائے۔ شہادت نامۂ خُون ؎

شعلۂ اُسکا محضرِ خوں بلا کہہ پروانوں کا تھا ‎ دیکھتا گر ڈال کر مُنہ کو گریباں میں چراغ (مصحفی)

محضر نامہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ سجل۔ ثقات وغیرہ کی مہروں اور دستخطوں سے تصدیق کیا ہوا نوشتہ یا عرض حال +

محظُوظ (ع) صفت :۔ (۱) بہرہ مند۔ بختاور۔ صاحب نصیب (۲۔ ف) خوش۔ خرم۔ مگن۔ آنند۔ شادمان۔ باغ باغ (۳۔ ا) حلاوت یاب +

محظوظ ہونا (ا) فعل لازم :۔ خوش ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ شادماں ہونا + حلاوت پانا۔ مزہ پانا۔ لطف اُٹھانا +

محفِل (ع) اسم مؤنث :۔ آدمیوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ مجمعِ احباب۔ مجلس۔ انجمن۔ سبھا۔ سماج۔ سوسائٹی ؎

کر شیخ پاک دامن طالب ہو ریا کا ‎ + رندوں کی محفلوں میں اُسکا اُٹھے نہ خاکا (رنگینؔ)

کہہ ہاتھا شمعِ محفل تیرے پیار کا (آشوب)

جتنا ہے عیش اُس قدر اُس کو نہیں ثبات ‎ برہم شتاب کیوں نہ ہو محفل شراب کی (ناسخ)

آتے آتے رک گیا محفل میں مجھ تک دورِ جام ‎ پھر گئی ساقی کی چشم لطف بھی ساغر کے ساتھ (شاداں)

محفلِ رقص سرود (ع + ف) اسم مؤنث :۔ ناچ گانے کی مجلس۔ ناچ رنگ کی مجلس +

محفل کرنا (و) فعل متعدی :۔ (۱) سبھا جوڑنا۔ مجلس کرنا۔ لوگوں کو جمع کرنا (۲) ناچ کرنا۔ ناچ کی مجلس کرنا +

محفُوظ (ع) صفت :۔ حفاظت کیا گیا۔ بچایا گیا۔ مصئون و مامون + حفاظت میں رکھا ہوا۔ بچا ہوا +

محفُوظ رکھے (۱) دُعائے خیر :۔ بچائے۔ امن میں رکھے۔ سلامت رکھے۔ جیسے ؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے +

محقِّق (ع) اسم مذکر :۔ تحقیق کرنے والا۔ حکیم۔ فلاسفر۔ فیلسوف۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے ثابت کرے +

محَک (ع) اسم مؤنث :۔ کسوٹی۔ وہ سیاہ پتھر جس پر سونے کی برائی بھلائی دیکھتے ہیں۔ سونے کا کس دیکھنے کا پتھر۔ عیار + ؎

نفاق اُس سے نہاں کیا ہو جسے شرک خفی کیونکر ‎ محک ہے اُسکا سنگِ آستانہ نیک و بد کا (ناسخ)

مُحکَم (ع) صفت :۔ مضبوط۔ پائدار۔ مستحکم۔ اٹل۔ مستقل۔ ٹھیر۔ ثابت قدم۔ برقرار +

محکَمَہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) انصاف کرنے کی جگہ۔ عدالت۔ کچہری۔ دربار (۲) سررشتہ۔ صیغہ۔ ڈپارٹمنٹ +

محل

محکُوم (ع) صفت :۔ (۱) حکم کیا گیا (۲) ماتحت۔ زیر حکم۔ زیر فرمان۔ تابع۔ (۳۔ مذکر) رعیت۔ رعایا۔ پرجا + نوکر۔ چاکر۔ ملازم۔ جیسے حاکم محکوم کی لڑائی کیا۔

محکُومہ (ع) صفت :۔ حکم کیا گیا۔ حکم دیا گیا +

محَل (ع) اسم مذکر :۔ (بول چال میں بالتخفیف) (۱) اُترنے کی جگہ۔ منزل + مکان۔ ٹھکانا۔ گھر۔ جگہ (۲) موقع۔ وقت۔ اَوسر۔ جگہ ؎

سلطان کا جو عہد بے خلل تھا ‎ گھر والوں کو خوف کا محل تھا (گلزار نسیم)

دشمن بھی گر مرے تو خوشی کا نہیں محل ‎ کوئی جہاں سے آج گیا کوئی کل گیا
رہنے نہ پائے قصر میں جی بھر کے شمع و ‎ پیغام کیا اجل کا تمہیں بر محل گیا (؟)

(۳) ایوانِ امرا و سلطان و سلاطین۔ قصر۔ محلسرا۔ راج مندر۔ راج بھون۔ آرام منزل۔ دولتسرا۔ بارگاہ۔ رنواس۔ بادشاہ یا راجہ یا امیروں کے رہنے کا زنانہ مکان۔ جیسے بکی محل میں دیا ملنگے پیسہ ملے رُوپیا ؎

بوقتِ شب ہوا ستارہ نکو روز ‎ محل میں کیکئی کے رونق افروز (خوشتر)

(۴۔ و) بیگم۔ رانی۔ ملکہ۔ زنِ امرا و سلاطین جیسے غازی الدین حیدر کے چار محل تھے +

محلِ خاص (و) اسم مؤنث :۔ پٹ رانی۔ ملکہ۔ خاص محل۔ سب بیگموں میں افضل اور سردار +

محل دار (ع + ف) اسم مذکر :۔ محافظ محل۔ پاسبانِ محل +

محل دارنی (و) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ لازمہ یا خادمہ جو محل کا کام کاج کرتی ہے۔ محافظ محل۔ چوکیدارنی۔ باری دارنی (۲) چکلے کی چودھرن۔ وہ کسبی یا نائکہ جسکے ذمہ اُسکے محلہ کی بازپرس ہو + دکھائی کے ہسپتال کی سپرنٹنڈنٹ +

محل سرا (ع + ف) اسم مؤنث :۔ دولت سرا۔ وہ قصر یا ایوان جو امرا و سلاطین کی سکونت کے واسطے مختص ہو۔ امرا کا زنان خانہ۔ حرم سرا۔ زنانہ۔ رنواس۔ محل ؎

دل بر نام ایک بیسوا تھی ‎ اُس ماہ کی وہاں محل سرا تھی (گلزار نسیم)

محلّات (ع) اسم مذکر :۔ (محلہ کی جمع) +

مُحَلِّل (ع) صفت :۔ حل کر دینے والی چیز۔ گلا دینے والی چیز +

محلُول (ع) صفت :۔ حل کیا ہوا۔ حل کردہ شدہ +

محَلّہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) اُترنے کی جگہ۔ منزل۔ فرودگاہ + آدمیوں کا مقام۔ مسکن (۲) مجازاً شہر کا کوئی حصہ۔ شہر کا کونہ۔ کوچہ۔ ٹولہ۔ بکھل۔ ٹولپا۔ پاڑا۔ پاکھل۔ پورہ۔ بگڑ۔ گلی۔ گنج جیسے محلے میں آئی برات پڑوس کو ہوئی گھبراہٹ

محل

(۴-۱) خاکروب کا علاقہ +

محلہ دار (ع + ف) اسم مذکر :- میر محلہ - میر کوچہ - محلہ کا چودھری جیسے گھر نہ بار میاں محلہ دار (۲) مہتر - خاکروب - چوڑھا +

محلہ دیکھنا (۱) فعل متعدی : (خاکروب) محلہ کمانا - علاقہ میں جاکر صفائی کرنا +

محلّی (۱) اسم مذکر :- خواجہ سرا - خوجہ - مخنّث + ناظر - وہ نامرد یا مخنّث آدمی جو بادشاہوں کے محلوں میں آنے جانے کا مجاز ہوتا ہے +

محمّد (ع) صفت :- (۱) نہایت تعریف کیا گیا - بسیار ستودہ (۲- اسم مذکر) پیغمبر آخر الزمان حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک - احمدِ مختار - خاتم المرسلین پیدائش ۵۷۰ء وفات ۶۳۲ء

محمدت (ع) اسم مؤنث :- حمد + تعریف - ستائش - نعت +

محمّدی (ع) صفت :- وہ شخص جو اُمّت محمّد سے ہے - محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو +

محمل (ع) اسم مذکر :- کجاوہ - اُونٹ کا ہودہ + لیلیٰ کی سواری ؎

دلِ لیلےٰ ہیں نفس چند کے تا فرصت عمر کچھ دنوں تیرا سینہ لیلیٰ - محمل ہوگا (نسیم دہلوی)

محمود (ع) صفت :- (۱) مستحسن - قابلِ تعریف - سراہا گیا - تعریف کیا گیا (۲) سلطان ناصر الدین ابن سبکتگین کا نام جو ایک بڑا فاتح بادشاہ دسویں عیسوی صدی کے اندر غزنی میں گزرا اور ہندوستان کو بائیس مرتبہ آ آکر اپنے حملوں سے کامیابی کے ساتھ فتح کر گیا ہے +

محمودی (ع) اسم مؤنث :- (۱) ایک قسم کی باریک ململ (۲) ایک چاندی کا سکہ جو ڈھائی آنے کے قریب ہوتا اور عرب میں چلتا ہے +

محمول (ع) صفت :- (۱) لادا گیا - اُٹھایا گیا - لدا ہوا (۲) گمان کیا گیا - مظنون (۳- منطق) وہ خبر جو مبتدا کے مقابل واقع ہوتی ہے +

محمولہ (ع) صفت :- لدا ہوا - بار کردہ +

مِحَن (ع) اسم مؤنث :- محنت کی جمع +

محنت (ع) اسم مؤنث :- (۱) رنج - دُکھ - کشٹ - زحمت - تکلیف - جفا (۲-۱) مشقت - ریاضت - جانفشانی (۳-۱) مزدوری + کام - کاج - دستکاری (۴-۱) سعی - کوشش - تندہی - سرگرمی (۵-۱) اُجرتِ کار - مزدوری - دھیانگی - روز - روزینہ - اجورہ +

محنت اُٹھانا (۱) فعل لازم :- تکلیف برداشت کرنا - زحمت اُٹھانا - دُکھ سہنا + دردسری کرنا - خونِ جگر پینا - جان مارنا +

محنت ٹھکانے لگنا (۱) فعل لازم :- محنت کام آنا - زحمت کام آنا - محنت کا پھل ملنا - سعی یا کوشش میں کامیاب ہونا ؎

محی

ملے ہوئی کبھی کی منزل میں مسافت میری للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری (نامعلوم)

محنتِ شاقہ (ع) اسم مؤنث :- سخت محنت - سخت جانفشانی - کارِ دشوار و مشکل - کٹھن کام +

محنت کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) کوشش کرنا - تندہی کرنا - سرگرمی کرنا - (۲) مزدوری کرنا (۳) کاشت کرنا - بوناجوتنا - تردّد کرنا +

محنت مزدوری (۱) اسم مؤنث :- (ہر دو مترادف) کاروبار - محنت مشقت - کام کاج

محنت نہ ملنا (۱) فعل متعدی :- مزدوری نہ ملنا + کام نہ ملنا + ؎

زیادہ سے کچھ کم نہیں ہیں کو مکنی میں پھرتا ہوں بہت پر کہیں محنت نہیں ملتی (دماغ)

محنتانہ (ع + ف) اسم مذکر :- حق السعی + اجورہ - اُجرت - مزدوری + صلہ - پھل - عوضہ +

محنتی (ع) صفت :- (۱) زحمت کش - سختی برداشت کرنے والا - تندہ - کشٹ اُٹھانے والا - جفاکش (۲- اسم مذکر) کمیرا - مزدور - قُلی +

محو (ع) صفت :- (۱) زائل + حرفوں کو چھیل ڈالنا - نقش مٹانا - حک کرنا - کھرچنا - اُڑانا - دھوڈالنا (۲- تصوف) بھولا ہوا - گم + نابود کرنا - نیست کرنا - معدوم کرنا - مٹانا - فنا کرنا - ناپید کرنا (۳- ف) شیفتہ - والہ - فریفتہ + عاشق +

محو کردینا (۱) فعل متعدی :- (۱) مٹادینا - زایل کردینا (۲) گم کردینا - گُنگ صم کردینا - بُت بنادینا - متحیر کردینا (۳) موہ لینا - عاشق بنالینا - فریفتہ کرلینا +

محو ہوجانا (۱) فعل لازم :- (۱) مٹ جانا - زایل ہوجانا - جاتا رہنا - اُڑجانا - (۲) گم ہوجانا - غائب ہوجانا (۳) مرمٹنا - فنا ہوجانا + نہایت عاشق اور فریفتہ ہوجانا ؎

صحبت میں ایک رات کی کیا محو ہوگئی اُس بزم میں سحر کو نہ پایا نشانِ شمع (نامعلوم)

(۴) متحیر ہوجانا - بھوچکا ہوجانا - بُت بنجانا - بت ہوجانا - مبہوت ہوجانا - کچھ خبر نہ رہنا - گُنگ صم ہوجانا +

مِحوَر (ع) اسم مذکر :- دُھرا - دھری جسپر پہیا گردش کرتا ہے - کیلی +

محورِ زمین (ع + ف) اسم مذکر :- زمین کا دُھرا - قطبین کے بیچ کا وہ خط جسپر زمین گھومتی ہے - میرو - قطب - زمین کا وہ خط وہمی جو اُسکے مرکز سے گزرتا اور زمین اُسپر گردش کرتی ہے +

محویّت (ع) اسم مؤنث :- گم شدگی - اغراق + شیفتگی - فریفتگی +

مُحیط (ع) صفت :- (۱) احاطہ کرنے والا - گھیرنے والا (۲- اسم مذکر :-) گھیرا - احاطہ - دائرہ کا گول خط - چکر - گھماؤ - دور - گردہ +

مُحیط ہونا۔ (ف) فعل لازم :۔ (۱) احاطہ کرنے والا ہونا۔ گھیرنے والا ہونا (۲) غالب ہونا۔ حاوی ہونا۔ چھانا۔ جیسے وہ اُسکی طبیعت پر ایسا محیط ہے کہ کچھ کام نہیں کرنے دیتا +

مَخارِج (ع) اسم مذکر :۔ مخرج کی جمع۔ خارج ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ باہر۔ نکاس +

مُخاصَمت (ع) اسم مؤنث :۔ بیر۔ دشمنی۔ عداوت۔ لاگ۔ خصومت۔ مخالفت +

مُخاطِب (ع) اسم مذکر :۔ (۱) خطاب کرنے والا۔ بات کہنے والا۔ سامنے بولنے والا۔ برُو گفتگو کرنے والا (۲) عتاب کرنے والا۔ غصے ہونے والا +

مُخاطِب ہونا (ف) فعل لازم :۔ بات کرنا۔ متوجہ ہونا۔ رُجوع ہونا +

مُخاطَب (ع) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جسکی طرف خطاب کیا جائے۔ جس سے بات کی جائے (۲) صفت) معاتب۔ عتاب کیا گیا (۳)۔) خطاب کیا گیا +

مُخاطَرَہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) خطرہ۔ اندیشہ۔ ڈر۔ خوف۔ جھجک + جوکھوں۔ چنتا۔ (۲) وہ بات جو ذہن میں آجائے۔ ذہن میں خطور کر جانے والی بات +

مُخافات (ع) اسم مؤنث :۔ (مخافت کی جمع) +

مُخافَت (ع) اسم مؤنث :۔ جائے خوف۔ خطرہ۔ اندیشہ۔ ڈر۔ بھے +

مُخالَطَت (ع) اسم مؤنث :۔ اختلاط۔ میل جول۔ دوستی۔ میل ملاپ۔ اتحاد +

مُخالِف (ع) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جو خلاف پر ہو۔ عدو۔ دشمن۔ مخاصم۔ مقابل۔ بیری۔ پرودھی۔ مدعی۔ طرفِ ثانی (۲) صفت :۔ برخلاف۔ برعکس۔ متناقض۔ نقیض۔ اُلٹا +

مُخالِف ہونا۔ (ف) فعل لازم :۔ برخلاف ہونا۔ پھرنا + باغی ہونا +

مُخالَفَت (ع) اسم مؤنث :۔ خلاف۔ دشمنی۔ عداوت۔ رُوگردانی + ضد + خاصمت + کشیدگی + اختلاف +

مُخالفت کرنا (ف) فعل متعدی :۔ اختلاف کرنا۔ برخلاف ہونا۔ اعتراض کرنا +

مُخبِر (ع) اسم مذکر :۔ خبر دینے والا۔ جاسوس۔ دُوت۔ گوئندہ + خُفیہ نویس +

مُخبِری (ف) اسم مؤنث :۔ جاسوسی۔ گوئندگی۔ دُوت پن + خفیہ نویسی۔ خبر رسانی۔

مَخبُوط (ع) صفت :۔ خبط کردہ شدہ + با جنون آمیختہ شدہ۔ بدحواس۔ جنونی +

مَخبُوطُ الحواس (ع) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکے حواس باطل یا جنُوں آمیز ہو گئے ہوں۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ سڑی۔ پاگل۔ بورا۔ سودائی۔ خبطی۔ مجنون +

مُختار (ع) صفت :۔ (۱) اختیار کیا گیا۔ چُنا گیا۔ چھانٹا گیا۔ پسند کیا گیا (۲) آزاد۔ با اختیار۔ مالک۔ مجاز (۳)۔ اسم مذکر) ایجنٹ۔ گماشتہ + وکیل + کارکُن۔ سربراہ کار۔ متولی +

مُختارِ عام (ع) اسم مذکر :۔ (تانوگن) وہ گماشتہ جسے عام باتوں کا اختیار دیا گیا ہو +

مُختار کار (ع + ف) اسم مذکر :۔ سربراہ کار۔ متولی۔ سپرنٹنڈنٹ۔ مہتمم۔ منصرم +

مُختار کاری (ف) اسم مؤنث :۔ سربراہی۔ انصرام۔ اہتمام +

مُختار کرنا (ف) فعل متعدی :۔ اختیار دینا۔ گماشتہ بنانا۔ مالک بنانا۔ اجازت دینا +

مُختارِ کُل یا مطلق (ع) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے پُورا پُورا کُل اختیار دیا گیا ہو۔ مدار المہام۔ راج دُوت۔ وکیل مطلق +

مُختار نامہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ وہ نوشتہ جسکے ذریعہ سے اختیار دیا گیا ہو +

مُختار نامۂ خاص (ع) اسم مذکر :۔ کسی خاص کام یا خاص امر کی بابت نوشتہ یا وثیقہ

مُختار نامۂ عام (ع) اسم مذکر :۔ مختار نامہ مطلق۔ عام امور کی نسبت مختار کرنے کا نوشتہ

مُختار ہونا (ف) فعل لازم :۔ با اختیار ہونا۔ مالک ہونا۔ کسی کا گماشتہ ہونا + مجاز ہونا +

مُختَرِع (ع) اسم مذکر :۔ ایجاد کرنے والا۔ اختراع کرنے والا۔ نئی بات یا نئی چیز نکالنے والا۔ بانی۔ موجد۔ واضع +

مُختَرَعات (ع) اسم مؤنث :۔ وہ چیزیں جو نئی نکالی گئی ہوں۔ ایجاد کی گئیں چیزیں +

مُختَصَر (ع) صفت :۔ (۱) اختصار کیا گیا۔ خلاصہ۔ انتخاب۔ جو طویل نہ ہو۔ جو دراز نہ ہو۔ مجمل + تھوڑا۔ ذرا سا۔ کسیقدر۔

مختصر حالِ چشم و دل یہ ہے اسکو آرام اُسکو خواب نہیں + + (آشفتہ)

(۲) چھوٹا۔ خُرد +

مُختصر کرنا (ف) فعل متعدی :۔ کم کرنا۔ گھٹانا۔ چھانٹنا + چھوٹا کرنا + مجمل کرنا۔ اختصار کرنا

مُختَص (ع) صفت :۔ خاص کیا گیا۔ مخصُوص +

مُختَفی (ع) صفت :۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ اختفا کیا ہوا۔ خفیہ +

مُختَل (ع) صفت :۔ پریشان۔ درہم برہم۔ بگڑا ہوا۔ خلل پذیر +

مُختل حواس (ع) صفت :۔ بدحواس۔ بے اوسان۔ حواس باختہ + وہ شخص جسکے حواسوں میں فتور آگیا ہو۔ فاترالعقل۔ سترا بہترا۔ مخبوط الحواس +

مُختَلِف (ع) صفت :۔ (۱) اختلاف کرنے والا۔ جو یکساں نہ ہو۔ ناموافق + انمیل۔ بے میل۔ غیر جنس۔ مخالف۔ بے جوڑ + غیر مشابہ + جدا۔ نیارا۔ علیحدہ۔ متبائن۔ (۲) بھانت بھانت کا۔ قسم قسم کا۔ نوع بنوع +

مَختُوم (ع) صفت :۔ (۱) مُہر لگایا گیا۔ دستخط کیا گیا (۲) مقفل۔ بند کیا ہوا + (۳) لپٹا ہوا۔ گل حکمت کیا ہوا۔ کپڑ مٹی کیا ہوا +

مَختُون (ع) صفت :۔ ختنہ کیا ہوا۔ ختنہ کیا گیا۔ سُنت کیا گیا +

مُخَدَّر (ع) صفت :۔ (۱) پردہ نشین۔ پردہ میں بیٹھنے والی۔ پردہ دار (۲) سُن کر دینے والی

مخد

بے حس و حرکت کر دینے والی + خواب آور۔ نیند لانے والی +

مُخدّرات (ع) اسم مؤنث۔ (مُخدّر کی جمع) بیحس کرنے والی دوائیاں +

مَخدُوم (ع) اسم مذکر۔ خدمت کیا گیا۔ قابل تعظیم۔ بزرگ۔ مربی۔ آقا۔ ولی نعمت۔ آدمی +

مَخدُومہ (ع) اسم مؤنث۔ مخدوم کی تانیث +

مَخرَج (ع) اسم مذکر۔ نکلنے کی جگہ۔ منبع۔ مصدر۔ نکاس + اصل جڑ۔ مادہ۔ روٹ

مخرُوط (ع) صفت۔ خراد کیا گیا۔ تراشا گیا۔ پھیلا گیا + گاجر کے ڈول کا +

مخرُوطی (ع) صفت۔ گاجر کی شکل کا۔ گاجر کے ڈول کا۔ گاؤدم +

مخزن (ع) اسم مذکر۔ خزانہ کی جگہ۔ جمع کرنے کی جگہ۔ گودام۔ مال گودام۔ گودام گھر۔ میگزین + گنج۔ ذخیرہ +

مَخصُوص (ع) صفت۔ خاص کیا گیا + نامزد کیا گیا +

مخصُوص کرنا (ہ) فعل متعدی۔ خاص کرنا۔ نامزد کرنا +

مُخطّط (ع) صفت۔ (۱) لکیروں والا۔ خط دار۔ وہ شے جس پہ لکیریں پڑی ہوئی ہوں + ڈوریا۔ دھاریدار۔ سینتیا۔ (۲) خط نکلا ہوا۔ ڈاڑھی آیا ہوا + وہ شخص جسکے ڈاڑھی نکلتی آتی ہو +

مخطُور (ع) صفت۔ (۱) خطرہ کیا گیا۔ اندیشہ کیا گیا۔ وہ چیزیں جنمیں خوف و اندیشہ ہو (۲) وہ بات جو دل میں گزرے۔ دل میں پیدا ہونے والا خیال۔ دل میں گزرنے والا خیال

مخفّف (ع) صفت۔ تخفیف کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔ ہلکا کیا گیا۔ اختصار کیا گیا۔ کم کیا گیا + وہ لفظ جسمیں سے کوئی حرف کم کیا جائے جیسے بُد بُود کا مخفف ہے +

مخفی (ع) صفت۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ گپت۔ خفیہ + شہزادی زیب النسا کا تخلص + (اس کا قابل عبرت مقبرہ لاہور کے پاس موضع نواں کوٹ میں بندہ نے دیکھا ہے)

مخفی رکھنا یا کرنا (ہ) فعل متعدی۔ پردہ رکھنا۔ چھپانا۔ ظاہر نہ کرنا +

مخفی نہ رہے کہ (ہ) فقرہ۔ واضح ہو کہ۔ واضح رہے کہ۔ معلوم ہو کہ +

مُخِل (ع) صفت۔ خلل انداز۔ خلل ڈالنے والا۔ مفسد۔ رخنہ انداز۔ فتنہ پرداز۔ فتور ڈالنے والا +

مُخِل ہونا (ہ) فعل لازم۔ خلل انداز ہونا۔ رخنہ انداز ہونا +

مُخلِص (ع) صفت۔ (۱) اخلاص کنندہ۔ خالص۔ ریتھا۔ صادق۔ سیدھا سچا۔ کھرا۔ بے کپٹ۔ بیریا۔ وفادار۔ باوفا (۲۔ لشکری) مجرد۔ بن بیاہا۔ کوارا۔ بے زن و فرزند۔ بنیانا کا نقیض (۳۔ اسم مذکر) دوست صادق۔ یار غار۔ سچا دوست۔ یکا دوست + (بضم و کسر لام اخلاص کرنے والا و بضم میم و فتح لام خالص کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ پاک کیا گیا۔ خلاص کیا گیا و بضم میم و فتح لام بجائے اخلاص و محل اتمام اور نیز مصدر میمی ہے جسکے معنی رہائی۔ خلاصی۔ آزادی کے آتے ہیں)

مَخلَصی (ع) اسم مؤنث۔ خلاصی۔ رہائی۔ نجات۔ چھٹکارا۔ آزادی۔ چھٹی +

مخم

مخلُوط (ع) صفت۔ گڈمڈ۔ ملا جلا۔ باہم آمیختہ۔ آمیختہ شدہ +

مخلُوط النسل (ع) اسم مذکر۔ دوغلا۔ دونسلا۔ مہتس۔ وہ شخص جسکی نسل میں میل ہو

مَخلُوق (ع) صفت۔ (۱) پیدا کیا گیا۔ پیدا کیا ہوا۔ رچا ہوا۔ اُتپن کیا ہوا۔ (۲۔ اسم مؤنث) خلق۔ دُنیا۔ سنسار۔ بھگتی۔ چراچر۔ سرشٹی۔ ہستی۔ کائنات۔ عالم کون و فساد + خلقت +

مخلُوقات (ع) اسم مؤنث۔ (مخلوق کی جمع)

مُخلّے (ع) صفت۔ خالی کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ آزاد کیا گیا +

مُخلّے بالطبع (ع) صفت۔ رہا کردہ شدہ بالطبیعت۔ طبیعت پر چھوڑا گیا باہم بے تکلف۔ باہم آزاد۔ جیسے یہ دونوں نہایت مخلّے بالطبع ہیں +

مُخمّر (ع) صفت۔ خمیر اٹھایا ہوا۔ خمیر کردہ شدہ +

مُخمّس (ع) صفت۔ (۱) پنج گوشہ کردہ شدہ (۲۔ اسم مذکر) پنج گوشہ۔ پنج کونیا۔ پانچ ضلعوں کی شکل (۳۔) ایک قسم کی نظم جس میں پانچ پانچ مصرعوں کا ایک ایک بند ہوتا ہے +

مُخمّسات (ع) اسم مذکر۔ مخمس کی جمع +

مَخمصہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) بھوک۔ گرسنگی۔ کھُدیا۔ بھوک کی آگ۔ بھوک کی جھانجھ (۲۔ مجازاً) غم عظیم اضطراب انگیز۔ نہایت غم و الم جس سے بیقراری ہو جائے (۳۔) مشکل۔ تردد + عذاب۔ فکر + ضیق + جھمیلا۔ بکھیڑا۔ دقت جھگڑا + مبدا فساد جنجٹ ؎

نظر آجائیں اگر مصحف رخ کے جلوے ۔ نہ رہے مخمصۂ دہر میں اضداد ملل (نسیم دہلوی)

دم ناک میں ہے گبر و مسلماں کی سمجھ سے ۔ یارب یہ چھٹینگے مخمصۂ کفر و دیں سے کب (ساحل)

عجب طرح کا یہ مخمصہ ہے حصول کیونکر ہو کارِ اپنا (مصرع)

مُخمصے (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مخمصہ کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے آجانے کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

مخمصے میں پڑنا (ہ) فعل لازم۔ جھمیلے میں پڑنا۔ جھگڑے بکھیڑے میں پڑنا۔ دقت اور تردد میں پڑنا +

مخمصے میں ہونا (ہ) فعل لازم۔ عذاب میں ہونا۔ دیکھو (مخمصے میں پڑنا)

عجب مخمصے میں ہوں جور فلک سے ۔ حوادث کے تیروں کا سینہ نشاں ہے (میر)

مخمل (ع) اسم مؤنث۔ (۱) ایک نہایت نرم اور ملائم گرم دبیز رو دار ریشمی یا سوتی ریشمی کپڑے کا نام ؎

غافل مری طرف سے ہے شمشیر یار کی ۔ جب دیکھئے ہے خواب میں مخمل کا لباس (اسیر)

(شعرائے لکھنؤ نے اسکو مذکر باندھا ہے چنانچہ اسیر کے شعر سے بھی ثابت ہے)

مخم

(۲) ایک قسم کے مخمل کا نام جو سرخ اور نہایت ملائم ہوتا ہے +

مخمل سا (ہ) صفت :- نہایت ملائم۔ گُدگُدا۔ گُدازی گالا سا۔ رُوئی کی مانند۔ نہایت نرم

مخمُور (ع) صفت :- مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چُور۔ شراب نوشیدہ۔ مدہوش۔ سرمست

مدھ ماتا ہے وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا یہ ستی کہاں بادۂ ناب میں (مجروح)

مخنث (ع) اسم مذکر، لغوی معنی ہیجڑا بنایا ہوا۔ زنانہ۔ ہیجڑا۔ زنخہ۔ وہ شخص جسکو نامرد بنایا ہو۔ نپنسک۔ زن صفت۔ بھادوا +

مخول (ہ) اسم مؤنث :- (عوام) (اصل میں کھول تھا جو ٹھٹھے یا کھلّی کے معنوں سے مرکب ہے) مُنہ کی ہنسی۔ ٹھٹھا۔ مذاق۔ مزاح۔ چھیڑ خانی +

مخول کرنا (ہ) فعل متعدی :- ہنسی کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔ کھلّی کرنا۔ چھیڑ خانی کرنا +

مخولیا (ہ) اسم مذکر :- ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔ مسخرا۔ ظریف۔ ٹھٹھول +

مخیّر (ع) صفت (۱) نہایت نیک۔ (۲) خیرات کرنے والا۔ سخی۔ فیاض۔ داتا (۳) منشی احسان اللہ صاحب شاگرد ذوق کا تخلص +

(اردو والے اکثر یا نے مفتوح کے ساتھ بولتے ہیں) +

مُخَیَّلہ (ع) اسم مذکر :- قوتِ خیالی۔ خیالی قوت +

مُخَیَّم (ع) اسم مذکر :- (از باب تفعیل) خیمہ کھڑا کرنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ خیمہ لگانے کی جگہ۔ مجازاً قیام و مقام کرنے کی جگہ + خیمہ گاہ۔ کیمپ +

مُخیم (ع) اسم مذکر :- (از باب افعال) دیکھو مُخَیَّم +

مد (ع) اسم مؤنث :- (۱) کشش۔ کھنچاؤ + بھاٹا کا نقیض۔ جوار۔ جذر کا خلاف + افزونی۔ درازی۔ پھیلاؤ ؎

شبِ معراج چڑھکر عرش پر دم میں اُتر آیا بیاں اُس قلزمِ معنی کے کیا جذر اور مد کا (شہیدی)

(۲) عرضی خط۔ بڑا خط۔ وہ دراز اور لمبا خط جو حساب یا عرضی میں کھینچا جاتا اور اُسکے نیچے سے حساب یا مطلب شروع کیا جاتا ہے ؎

قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھئے مد ہے شبیہ آپ کے زار و نزار کی (ناسخ)

(۳-و) نوکری کا صیغہ۔ صیغہ ملازمت۔ محکمہ۔ سررشتہ۔ دفتر ؎

نہ مطلب نگاری کا اِنکو سلیقہ نہ دربارداری کا اِنکو سلیقہ
نہ امیدواری کا اِن کو سلیقہ نہ خدمتگزاری کا اِنکو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے
(بیخود)

(۴) نیا حساب شروع کرنے کی علامت جو بطور خط ہوتی ہے + عُنوان۔ پیشانی سُرخی۔ سرنامہ (۵-ا) باب۔ فصل (۶) رقم (۷- اسم مذکر) (۸) الف ممدودہ کی علامت جو اُسکی درازی ظاہر کرنے کے واسطے لکھی جاتی ہے جسکی شکل یہ ہے آ +

خط ہوا روشن جو لکھا عارضِ جاناں کا صفت دائرۂ مہتاب مثلِ کہکشاں مد ہوگیا (اسیر)

مدِ امانت (ع) اسم مؤنث :- بعینۂ امانت۔ رقم امانت۔ حساب امانت +

مدِ سُرمہ (ع + ف) اسم مذکر :- تحریر سُرمہ۔ سرمہ کا خط جو آنکھوں میں کھینچا جاتا ہے +

مدِ مقابل (ع) اسم مذکر :- (۱) برابر کا خط۔ جمع اور خرچ کی مد جو ایک دوسرے کے محاذی ہوتی ہے (۲) حریف۔ مخالف۔ ہمسر۔ برابر کا۔ دعویدار۔ مدکش ؎

صورت دکھا کے آئینہ کو نام بھی بتاؤ ہوجائے خوب مدِ مقابل کو اطلاع
آئینہ دیکھ کر تمہیں مشتاق کیا ہوئے تم سے سوا ہے مدِ مقابل کی آرزو (داغ)

طوبائے جنانِ سرو کے گلزار کے ہوتے کب مدِ مقابل قدِ دلدار کے ہوتے (اسیر)

(۳) برابر کی چوٹ۔ برابر کی جوڑ ؎

مہ نو کو اشارہ بھی نہیں کرتے ہو ابرو سے گھٹاتا ہے نظر سے یوں کوئی مدِ مقابل کو (اسیر)

یوسف زمیں میں گڑ گیا شیریں ہوئی تمام مدِ مقابل آپکے ہو ہو کے آئے کون (مؤلف)

(۴) رقیب۔ عدو۔ (۵) دو سوداگروں کا باہمی کھاتا +

مدِ نظر (ع) اسم مؤنث :- (۱) مدِ نگاہ۔ پیش نظر۔ وہ چیز جو نظر کے سامنے ہو (۲-و) قصد۔ ارادہ۔ مقصد۔ منصوبہ + پیش نہادِ خاطر + منظور۔ منظورِ نظر ؎

مینے عیاں تجھے اے رشکِ قمر دیکھ لیا دیدہ و دل کو جو تھا مدِ نظر دیکھ لیا (آتش)

تعظیم لینی اتنی ہر وقت فایدہ کیا ابتک ہے ہم سے تمکو مدِ نظر تکلف (انشاء)

یاں دل میں خیال اور ہے واں مدِ نظر اور ہے حال طبیعت کا اِدھر اور اُدھر اور (داغ)

مردم آنکھوں میں ہمیں رکھینگے پتلی کی طرح خوش نگاہوں کے اگر مدِ نظر ہو جائینگے (امانت)

رسوائی گر اپنی نہ اُسے مدِ نظر ہو تو تیغ کے تیور سے نکل جائے قیامت (مجروح)

کیوں تیغ دو دم آج تری زیبِ کمر ہے خونریزیٔ عشاق مگر مدِ نظر ہے
کچھ ہجر کے ماروں کی بھی بیجان خبر ہے فرمایئے تو آپ کو کیا مدِ نظر ہے
(بیخود)

مَد (س) اسم مؤنث :- (۱) شراب۔ بادہ۔ مدرا۔ بنت العنب۔ دارو۔ مے۔ صہبا۔ مُل (۲) نشہ۔ مستی۔ سُکر۔ خمار۔ متوالاپن۔ سرشاری۔ مدہوشی۔ بدمستی۔ مخموری۔ کیف (۳) آنند۔ خوشی۔ فرحت۔ انبساط۔ تفریح۔ مسرت (۴) ہاتھی کی کنپٹی یا گالوں سے ٹپکتا ہوا پانی جو حالتِ مستی میں ٹپکا کرتا ہے (۵) غرور۔ گھمنڈ۔ گرب۔ مان۔ تکبر۔ کبر۔ فرہ۔ ابھمان۔ خودبینی (۶) دیوانگی۔ جنون۔ سودا۔ مالیخولیا (۷) دریا۔ بحر۔ ندی۔ نعد۔ جُو (۸) خواہشِ نفسانی۔ شہوت۔ جوش۔ جذبہ۔ ولولہ۔ شوق (۹) منی۔ آبِ پشت۔ نطفہ (۱۰-۵) وہ پانی جو حالت مستی میں ٹپکتا ہے جیسے نیم کا مُنہ ٹپکنے لگے یعنی مستیت (۱۱-۵) شہد۔ انگبین۔ ماچک کھیر

مد پر آنا - ۵ - فعل لازم ۔ مستی پر آنا ۔ مست ہونا + گرانا + آننگ پر آنا ۔ اٹھنا + شباب پر آنا ۔ بلوغت کو پہنچنا ۔ سیانا ہونا ۔ جوان ہونا ۔ جوبن پر آنا ۔ تعو پر آنا ۔ ؎

ایک پرکھ جب مد پر آوے لاکھوں ناری سنگ لپٹاوے
جب وہ ناری مد پر آوے تب وہ ناری نر کہلاوے

(مد پر آنا دعا کے ساتھ محض غلط ہے)

مدماتا ۵ ، صفت : - (۱) متوالا - بدمست - سرشار - مخمور - نشہ میں چور + جوانی کے نشہ میں مست - جوانی میں سرشار ۔ (۲) مغرور - ابھمانی - متکبر - گربوان - مدمتّح - خود بیں - گھمنڈی (۳) شگفتہ - پھولا ہوا (۴) جوبن پر آیا ہوا - بہار پر آیا ہوا + جوان - بالغ (۵) پُرشہوت - نفس پرست - کامی +

مدکی ماتی (ہ) ، صفت : - (۱) شہوت کی بھری ہوئی (۲) بدمست - متوالی - (۳) نشہ میں چور - مخمور - خمار میں بھری ہوئی + (ٹھمری) ؎

گوری توسے متوارے رس بھرے نین رین کی جاگی مدکی ماتی کہت کدر بن دیکھے نا ہیں چین

مدماتی (ہ) صفت : - (۱) شہوت میں بھری ہوئی - پُرشہوت - مستی پر آئی ہوئی ۔ مستائی ہوئی (۲) متوالی - مست - نشہ میں بھری ہوئی - مخمور - سرشار - خمار آلودہ (۳) کمال خواہشمند - نہایت ولولہ میں بھری ہوئی - شوق میں پُر + عاشق ؎

میں مدماتی پیو کی اندکس پرغاروں جی جوبن مدماتیک ہو تو سے رے پیا پی (دوہا)

(۴) ابھمانی - مغرور +

مدماتے (ہ) صفت : - (مدماتا کی جمع) مدبھرے - مست - مخمور - نشہ میں چور ؎

ہوگوری تورے مدماتے رس بھرے نینا اک نجریں من موہ لینو ری گدر کہت میں کیا کنا (ٹھمری)

مدّاح (ع) صفت : - مدح کرنے والا - تعریف کرنے والا - ثناخواں + استتی گانے والا + بھاٹ + قصیدہ گو (۲ - ۱) بھٹی کرنے والا - خوشامدی +

مدّاحی (ع) اسم مؤنث : - مدح سرائی + بھٹی +

مَداخِل (ع) اسم مؤنث : - (۱) مخارج کا نقیض - جائے دخل + آمدنی ۔ زر رو آمد زر - آمدنی - خراج - معاملہ - محاصل - پراپت (۲) مخمل وغیرہ پر کیا ہوا طلائی کام جو اکثر آستینوں مونڈھوں پر خوشنمائی کے واسطے ٹانکدیتے ہیں - ترنج - بان - سموسہ - زین کے گوشوں وغیرہ پر بھی اس قسم کا کام بنایا جاتا ہے +

(یہ لفظ اگرچہ مدخل کی جمع ہے مگر فارسی والے مفرد استعمال کرتے ہیں)

مَداخِل مَخارِج (ع) اسم مؤنث : - آمدنی و خرچ - درآمد و برآمد زر +

مُداخَلت (ع) ، اسم مؤنث : - (۱) دخل - درک - دست اندازی + تعرض مزاحمت (۲) قبضہ - تصرف - قابو - تحت +

مُداخَلتِ بلامرضی (ع) اسم مؤنث : - (قانون) بلا اجازت دخل کرنا یا کسی کے مکان میں گھس جانا +

مُداخَلتِ بیجا (ع + ف) اسم مؤنث : - خلاف ورزی - ناواجب دست اندازی - دخلِ بیجا

مُداخَلتِ بیجا بخانہ (ع + ف) اسم مؤنث : - بلا اجازت گھر میں گھس جانا +

مُداخَلتِ صریح (ع) اسم مؤنث : - کھلم کھلا دست اندازی - کسی کے گھر میں درّانہ گھس جانا +

مُداخَلت کرنا (۵) فعل متعدی : - دخل دینا - درک دینا - بیچ میں بولنا + دست اندازی کرنا +

مِداد (ع) اسم مؤنث : - (۱) دوات کی سیاہی - مرکب - روشنائی (۲ - ف) فارسی والے آجکل پنسل کو بھی مداد کہتے ہیں - پہلے قلم سُرمہ یا کلک فرنگی کہتے تھے +

مَدار (ہ) اسم مذکر : - (۱) آکھ کا درخت - آکون کا درخت - آکواڑ - اکوا - ایک صحرائی درخت کا نام جس میں سے دودھ نکلتا اور اُس کے ڈوڈوں میں سے رُوئی کی مانند روئیں نکلتے ہیں (۲ - ا) مدار شاہ کا مخفف (کہتے ہیں کہ یہ ایک مجذوب اور مدشیہ کامل میاں روشن شاہ کے مریدوں میں سے تھے - ہمیشہ گنگوانہ میں جو اجمیر شریف سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے رہا کرتے تھے - اکثر لوگ ان کے دیکھنے والے ان کی کرامات کے قائل ہیں - ان کی قبر پر ایک بہت بڑا جال کا درخت کھڑا ہے اس کی نسبت مشہور ہے کہ پہلے سوکھا تھا - جب آپ وہاں بیٹھنے لگے تو سرسبز ہوگیا یہاں تک کہ اُس کی شاخیں زمین سے جا لگیں اور بعد انتقال اسی جگہ دفن ہوئے - جُہلا ان کو بہت مانتے ہیں)

مَدار کی بُڑھیا (ہ) اسم مؤنث : - (پورب) آک کی بُڑھیا جو اُسکے ڈوڈوں میں سے نکلتی ہے ؎

آوارہ یوں ہوا و ہوس میں ہیں شیخ جی جس طرح اُڑتی پھرتی ہے بُڑھیا مدار کی (ناسخ)

مَدار (ع) اسم مذکر : - (۱) ستارے کے دورہ کرنیکی جگہ - دورہ کرنیکی جگہ جائے دور - جائے گردش + کیلی - دُھری - قُطب - چُول (۲) مجازاً جس پر کوئی بات ٹھیری ہوئی ہو - انحصار - موقوف کیا گیا - منحصر کیا گیا - موقوف علیہ ؎

دُکاں اُنکی ہے اور بازار اُنکا بنج اُن کا ہے اور بیوپار اُنکا
زمانہ میں پھیلا ہے بیوپار اُنکا ہے بیروجواں بر سرِ کار اُنکا
مدار اہلکاری کا ہے اب اُنہیں پر
اُنہیں کے ہیں اوفس اُنہیں کے ہیں دفتر (نیرجلال)

(۳) دائرہ - دورہ - حلقہ - (۴) قیام - قرار - ٹھیراؤ - ٹکاؤ ؎

اِس میں طول امل ہزار ہزار زندگی کا مدار ایک نفس (مجروح)

مَدارُالمَہام (ع) اسم مذکر : - وہ شخص جس پر امورِ سلطنت کا دارمدار ہو یا جسکے

ما

متعلق سلطنت کے کاروبار ہوں۔ وزیر اعظم۔ منتری۔ نائب السلطنت۔ مختار الملک۔ عامل۔ حاکم۔ ناظم + فوج کا حاکم + رکنِ سلطنت +

مدارِ کار۔ع+ف۔ اسم مذکر۔ کسی کام کا انحصار + موقوف علیہ +

مُدارا۔ع۔ اسم مؤنث۔ (از (مُدارات) صلح۔ آشتی۔ رعایت۔ خاطر تواضع ظاہری آؤبھگت (فارسی والوں نے اسکی تے گرادی ہے)

مُدارات۔ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) رعایت۔ صلح۔ آشتی۔ (۲) خاطر۔ تواضع۔ آؤبھگت تکریم و تعظیم۔ ظاہری خاطرداری + اخلاقِ ظاہری + ۔ ع

وصل کیسا وہ کسی طرح بہلتے ہی نہ تھے　　شام سے صبح ہوئی اُنکی مُداراتوں میں۔ (داغ)

گھر اُسکو بُلا نذر کیا دل تو وہ جرأت　　بولا کہ یہ بس کیجئے مُدارات کہیں اور۔ (جرأت)

نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مُداراتیں ہیں　　آٹھویں ساتویں کی مجھ سے ملاقاتیں ہیں۔ (رند)

کہو میر صاحب یہ کیا بات ہے　　کہ ظاہر خلافِ مُدارات ہے　　(مؤلف)

مدارِج۔ع۔ اسم مذکر۔ (مدرج کی جمع)۔ درجے۔ رُتبے۔ منصب۔ مناصب +

مَدارِس۔ع۔ اسم مذکر۔ (مدرسہ کی جمع) مکاتب +

مداری۔ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کے شعبدہ باز یا فقیر جو اکثر ریچھ بندر وغیرہ نچاتے اور اپنے ہاتھ کی چالاکیوں سے عجیب عجیب تماشے دکھاتے پھرتے ہیں۔ یہ لوگ شاہ مدار کے پیرو ہیں جیسے ناچی کودے بانداسال مداری کھائے۔ (۲) حقہ باز۔ بتے باز۔ بازیگر۔ نظر بند۔ ڈھٹ بند +

مداریا۔ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کے درویش جو اپنے سلسلہ کو شاہ مدار تک پہنچاتے ہیں

یوں بیٹھے اُسکے در پہ تو مقصودِ دل ملے　　جیسے پلچے ہیں سرِ تکاں مدار بیٹھے۔ (میر)

(۲) ایک قسم کا چھوٹا سا حقہ جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے۔ سُٹر سُٹری +

مُدافعت۔ع۔ اسم مؤنث۔ ایک دوسرے کو دفع کرنا۔ تردید۔ اندفاع۔ دفعیہ۔ روک۔ ہزیمت۔ شکست +

مُدام۔ع۔ تابع فعل۔ (۱) ہمیشہ رکھا گیا + ہمیشہ۔ نت۔ سدا۔ دائم۔ برابر۔ بلاناغہ۔ علی الدوام۔ متواتر۔ (۲) شراب۔ دارو۔ مے +

مُداوا۔ع۔ اسم مذکر۔ (مداوات کا مخفف) دوا درمن۔ دوا دارو۔ علاج معالجہ۔ اوکھد درماں + چارہ۔ تدبیر۔ اُپائے۔ جتن۔ ع

ہے درد عشق اسکا مداوا کروں میں کیا　　اُسکا علاج ہی نہیں جو دل کی چوٹ ہے۔ (مصحفی)

مریضِ عشق ہوں میرا مُداوا اُنسے کیا ہوگا　　مسیحا تم ہو مجھ کو عیسیٔ مریم سے کیا ہوگا (حسن)

مُداوات۔ع۔ اسم مذکر۔ دیکھو (مُداوا) +

مُداومت۔ع۔ اسم مؤنث۔ ہمیشگی + مُدام۔ استمرار۔ قیام۔ ثبات + ہردم +

مخ

مُدبِر۔ع۔ صفت۔ لغوی معنی پُشت دیا گیا یعنی وہ شخص جسکو اُسکے نصیبے نے پیٹھ دکھائی ہو۔ واژوں بخت۔ بدنصیب۔ برگشتہ بخت۔ کرم ہین۔ اَبھاگی۔ نبختا۔ ادبارو الا +

مُدبّر۔ع۔ صفت۔ (۱) تدبیر کرنے والا۔ صاحبِ تدبیر۔ ناصح (۲۔ اسم مذکر) منتری۔ صلاح کار۔ کونسلی۔ منشیر +

مُدبّرانِ سلطنت۔ع۔ اسم مذکر۔ کاردارانِ سلطنت۔ کارپردازانِ مملکت۔ وزرائے سلطنت۔ مدار المہام۔ اراکینِ سلطنت +

مُدّت۔ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) عرصہ۔ دیر۔ ع

مدت ہوئی کہ ہمنے بھی کچھ تھا لکھا پڑھا　　پر عاشقی میں بھول گئے سب محاورا

کل سے جو آیا نامۂ الطاف آپ کا　　ایک ایکسے میں پھرتا ہوں القاب پوچھتا

خط کے ترے جواب نے رُسوا کیا مجھے　　[illegible]

(۲) میعاد۔ ہتی۔ مُہلت۔ (۳) وقت۔ زمانہ۔ کال۔ آدسر (۴) وقفہ۔ ڈھیل (۵۔ ۹) قرن۔ جُگ۔ عرصۂ دراز +

مُدّت العمر۔ع۔ تابع فعل۔ تمام عمر۔ عمر بھر۔ جنم بھر۔ مادام الحیات۔ تا بزیست +

مُدّتِ عِدّت۔ع۔ اسم مؤنث۔ طلاق کے بعد کی میعاد کہ اُس میں عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً مطلقہ کے واسطے تین حیض یا تین مہینے تک بیٹھا رہنا تاکہ اولاد پر جھگڑا نہ پڑے۔ اور بیوہ کے لئے چار ماہ دس یوم تک نامحرم سے چھپنا تاکہ سوگ پورا اماتم رہے۔ حاملہ کی عدت وضع حمل تک محدود ہے +

مُدّت کا۔ہ۔ تابع فعل۔ پُرانا۔ برسوں کا۔ عرصۂ دراز کا +

مُدّت گزرنا۔ہ۔ فعل لازم۔ عرصہ گزرنا۔ دیر ہونا۔ زمانہ بیتنا۔ ع

قابلِ دید نہ دیکھیں آنکھیں　　مدت اے نرگسِ شہلا گزری۔　　(رند)

مُدّتِ مدید۔ع۔ اسم مؤنث۔ عرصۂ دراز +

مُدّتِ مقررہ۔ع۔ اسم مؤنث۔ میعادِ مقررہ۔ بندھی ہوئی میعاد۔ معمولی وقت +

مُدّت ہوئی۔ہ۔ (محاورہ) عرصہ گزرا۔ زمانہ ہوا۔ جُگ بیتا +

مَدح۔ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) تعریف۔ ستائش۔ توصیف۔ تحسین و آفرین۔ بھٹئی۔ ثنا۔ اَستُتی + (۲) وہ نظمیہ تعریف جو بطور قصیدہ کوئی شاعر اپنے ممدوح کے حق میں لکھے +

مدح خواں۔ع+ف۔ اسم مذکر۔ تعریفیہ اشعار پڑھنے والا + ڈوم۔ بھاٹ۔ میراثی +

مدح خوانی۔ع+ف۔ اسم مؤنث۔ مدح سرائی۔ ثناخوانی۔ حمد سرائی + بھٹئی +

مدح سرائی۔ع+ف۔ اسم مؤنث۔ دیکھو (مدح خوانی)

مِدحت۔ع۔ اسم مؤنث۔ ستائش۔ صفت و ثنا۔ تعریف و توصیف۔ حمد و ثنا +

مَدخل۔ع۔ اسم مؤنث۔ داخل ہونے کی جگہ۔ آمدنی۔ درآمد۔ مالگزاری۔ معاملہ +

مد

مدخولہ ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ وہ عورت جس سے صحبت کی گئی ہو ۔ زنِ جماع کردہ شدہ ۔ وہ عورت جسے گھر میں ڈال لیا ہو + حرم + آشنا +

مَدَد ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) کمک ۔ سہائتا ۔ سہارا ۔ دستگیری ۔ امداد ۔ اعانت ۔ تائید ۔ معاونت ۔ یاری ۔ پُشتی ۔ حمایت ۔ پُچک ۔ جیسے ہمّت مرداں مددِ خدا ۔ ؎

ناسخ فلک نے خاک میں لیکر ملا دیا ۔ اب چاہئے ہے مجکو مدد بُوتراب کی (ناسخ)

(۲ ۔ ا) خوراک ۔ رسد ۔ راتبہ ۔ (۳ ۔ ۵) راج مزدور + کاریگر +

مدداللہ ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ عشق اللہ کا جواب جو آزاد فقیر وعلیکم السلام کی بجائے استعمال کرتے ہیں +

مدد بانٹنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ۔ قُلیوں کی مزدوری تقسیم کرنا ۔ راج مزدوروں کی اُجرت دینا ۔ روزانہ تقسیم کرنا ۔ روز بانٹنا +

مدد پہنچانا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ کمک پہنچانا ۔ سہارا دینا ۔ سہائتا کرنا ۔ دستگیری کرنا +

مددِ خرچ ۔ع + ف ۔ اسم مؤنث ۔ بطور امداد کچھ دینا ۔ خرچ میں مدد کرنا + چندہ بیہری ۔ باچھ ۔ (۲) پیشگی روپیہ دینا + تقاوی +

مدد دینا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ کمک دینا ۔ دستگیری کرنا ۔ معاونت کرنا ۔ سہارا دینا +

مدد کرنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ یاری کرنا ۔ دستگیری کرنا ۔ کمک دینا ۔ سہارا دینا ۔ پُشتی پکڑنا +

مددگار ۔ع + ف ۔ اسم مذکر ۔ معاون ۔ سہایک ۔ حمایتی ۔ پُشتی بان ۔ مدد کرنیوالا ۔ ممدّ و ناصر +

مدد مانگنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ استعانت چاہنا ۔ امداد کا خواہاں ہونا ۔ کمک طلب کرنا +

مددمحرّر ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ نائب محرّر ۔ اسسٹنٹ ۔ وہ شخص جو کارِ تحریر میں اپنے افسر محرّر کی مدد کرے +

مددِ معاش ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) کھانے پینے کا سہارا ۔ پرورش کا وسیلہ ۔ (۲) پنشن ۔ انگلش ۔ سالانہ خواہ ماہواری وظیفہ ۔ علوفہ ۔ (۳) وہ جاگیر جو فضلا ۔ یا اولیاء اللہ وغیرہ کے واسطے وقف کردی جائے +

مُدِر ۔ع ۔ صفت ۔ ادرار کرنے والی ۔ پیشاب لانے والی (دوا) پیشاب جاری کرنے والی چیز +

مُدرا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ (مندرا) (۱) انگوٹھی ۔ چھلّا ۔ خاتم + مہردار انگوٹھی ۔ مُندری + چھاپ ۔ مُہر (۲) وہ حلقہ چوبیں جسے جوگی لوگ اپنے کان میں پہنے رہتے ہیں ۔ جوگیوں کے کانوں کے کُنڈل ۔ (۳) سندھیا پوجا میں انگلیوں کو آپس میں ملانا جیسے دھنو مُدرا ۔ یونی مُدرا وغیرہ + عقد انامل ۔ (۴) ایک قدیمی چاندی کا سکّہ (۵) تمغہ ۔ ہوڈل +

مُدِرّات ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ (مُدِر کی جمع) ادرار کرنے والی دوائیں ۔ بہانے والی دوائیں ۔ پیشاب لانے اور نکالنے والی دوائیں +

مُدَرِّس ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ درس دینے والا + پڑھانے والا ۔ مُلّائے مکتبی ۔ پنڈت ۔ معلّم ۔ اُستادِ طلبا ۔ مولوی ۔ منشی + ادیب ۔ اتالیق +

مد

مَدرَسہ ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ جائے درس ۔ پڑھانے کی جگہہ ۔ مکتب ۔ دبستان ۔ پاٹ شالا ۔ چٹ سال ۔ سکول +

مدرسۂ ابتدائی ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ پرائمری اسکول ۔ وہ مدرسہ جس میں شروع کی تعلیم اور ابجد خوانی ہو +

مدرسۂ وسطیٰ ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ مڈل سکول ۔ متوسط درجہ کی تعلیم کا مدرسہ ۔ انٹرینس سے نیچے کی تعلیم کا مدرسہ +

مُدرِّسی ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ معلّمی ۔ پڑھانے کا پیشہ ۔ لڑکے پڑھانے کا کام +

مُدرِک ۔ع ۔ صفت ۔ سمجھنے والا ۔ مطلب کو پہنچنے والا ۔ بات کی تہ کو پانے والا + ذہین ۔ فہیم ۔ بُدھ وان ۔ زکی ۔ زیرک +

مُدرِکہ ۔ع ۔ اسم مؤنث ۔ وہ قوت جس سے انسان اشیا کی حقیقت دریافت کرسکے ۔ عقل ۔ ذہن ۔ ذکا ۔ قوتِ دماغیہ ۔ فہم ادراک کے متعلق قوت +

مُدّعا ۔ع ۔ اسم مذکر + (۱) مقصود ۔ مقصد ۔ غرض ۔ مطلب ۔ مراد ۔ منظور نظر ۔ ارادہ ۔ منشا ۔ اِرتھ ۔ خواہش ۔ مرضی ۔ پریوجن ۔ دلی منشا ۔ دلی مقصد ۔ ؎

یہاں تو اور کسی چیز سے نہیں مطلب ۔ ہمارا جام تو مطلب ہے مُدّعا ساقی

بے عذر وعدۂ قتل کا نہ ہوا ۔ ظالم کبھی حسب مدعا نہوا

جو مدعیوں کا مدعا تھا ۔ موقع وہ ملا تو کیا بُرا تھا ۔ (گلزارِ نسیم)

سُنتے ہیں مِٹ گیا ہے کوئے نقش ۔ وہ ہمارا ہی مدعا ہو گا (ناظم)

مُدعا یہ تھا کہ ہم دیکھیں تجھے ۔ ورنہ کیوں نورِ نظر پیدا کیا (داغ)

زلف کا کھولنا بہانا تھا ۔ مدعا ہم سے مُنہ چھپانا تھا (نامعلوم)

(۲ ۔ ۵) مال ۔ مالِ مسروقہ ۔ وہ چیز جسپر دعوے تھا ۔ ملکیت (۳ ۔ بازاری) مطلوبہ وہ عورت جسکی خواہش ہو +

مُدّعا بہا ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ چیز جسپر دعوے کیا گیا ہو + (قانون)

مُدّعا پکڑنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ چوری پکڑنا ۔ مال مسروقہ برآمد کرنا ۔ چوری نکالنا +

مُدّعا حاصل ہونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ مطلب برآری ہونا ۔ مراد برآنا ۔ مقصود کو پہنچنا +

مُدّعا علیہ ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جسپر دعوے کیا گیا ہو ۔ وہ شخص جس پر نالش کی گئی ہو ۔ جوابدہ ۔ فریقِ مخالف ۔ فریقِ ثانی ۔ پرتی بادی ۔ ساتر بادی +

مدعا علیہ گردانتا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی ۔ ملزم ٹھیرانا ۔ الزام دھرنا ۔ مجرم قرار دینا ۔ مرتکب ٹھیرانا ۔ مدعا علیہ قرار دینا +

مدعا نکلنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم ۔ چوری برآمد ہونا ۔ مالِ مسروقہ پکڑا جانا + (قانون)

مدّعی ۔ع ۔ اسم مذکر ۔ (۱) دعویدار ۔ دعوے کرنے والا ۔ نالش کرنے والا ۔

مطالبہ کرنے والا۔ فریادی۔ دادخواہ۔ نالشی۔ مُستغیث + پیروی کرنے والا۔
سائل۔ بادی۔ جیسے مدعی سُست گواہ چُست۔ (کہاوت) سہ
ہرجائی پن سے تیرے تو اے شوخ بدشعار واللہ مدعی ہُوں میں سارے جہان کا (جرأت)
(۲-۱) جھوٹا دعوٰے کرنے والا۔ جھوٹا دعویدار۔ (۳-۲) عدو۔ دشمن۔ بیری۔ بدخواہ
مُخالف سہ

اجل غنا ہے فلک مدعی نہیں دشمن — مرا جہان میں کوئی نظر نہیں آتا (تسلیم)
جو دیکھتا مری حالت کو ہجرِ جاناں میں — دُعائے بد نہ مرے حق میں مدعی کرتا (مصحفی)
کیا خط میں مدعا لکھوں اپنا کہ مدعی — پہلے ہی آکے میری طرف سے پڑھا چکے
آج اُسے مدعی کچھ تمنا کہنے کو ہیں — پر نہیں معلوم کیا کو بیٹکے کیا کہنے کو ہیں } (ذوق)

(۴-۱) رقیب۔ حریف۔ ہم عشق۔ غیر سہ
مدعی کو شراب ہمکو زہر — عاقبت دوستدار ہیں ہم بھی۔ (میر تقی)
دل لیکے اُس کی بزم میں جایا نہ جائیگا — یہ مدعی بغل میں چُھپایا نہ جائیگا۔ (داغ)
قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب — وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھسے (غالب)
اُن پہ دل آیا بڑی مُشکل پڑی — مدعی پہلو میں پیدا ہو گیا۔ (نسیم دہلوی)
جُرأت بدل کے قافیہ پُرسوز کہہ غزل — تا سب کہیں کہ مدعی دیکھا نہ جل گیا (جرأت)
مدعی کی عیب گیری سے ہمیں کیا باک ہے — پاک طینت ہیں محبت بھی ہماری پاک ہے (غافل)

مدعی مدعا علیہ ع۔ اسم مذکر۔ مُتخاصمین۔ فریقین۔ مُخالفین۔ وہ دونوں فریق
جن میں باہم کسی معاملہ پر عدالتًا عدالتی ہو +
مدعی مدعا علیہ ناؤ میں شاہد تیرتے جائیں۔ (کہاوت) اپنے حمایتی کی بیقدری کرنے کے موقع پر بولتے ہیں +

مدعی ہونا ا۔ فعل لازم۔ دعویدار ہونا۔ نالشی ہونا + دامنگیر ہونا کسی بات کا پرسان ہونا

مدعیہ ع۔ اسم مؤنث۔ دعویدار عورت۔ دعوی کرنے والی عورت۔ مُستغیثہ +

مُدغم ع۔ اسم مذکر۔ ایک جنس کے دو حرف جو باہم ادغام کئے گئے ہوں +

مدفن ع۔ اسم مذکر۔ جائے دفن۔ قبر۔ گور۔ مقبرہ۔ مزار۔ وہ گڑھا جسمیں مُردہ دفن کیا جائے سہ
غبار آلودہ ہیں پائے حنائی — مٹا کر آئے ہو مدفن کسی کا (داغ)
گُذر تھا جب سرِ مدفن کسی کا — چراغ گور تھا روشن کسی کا + (وحید)
سینہ میں دلِ مُردہ کو میں خاک پکاڑوں — آواز بھی دی ہے کہیں مدفن سے کسی نے (اشک)

مدفون ع۔ صفت۔ (۱) دفن کیا ہوا۔ گڑا ہوا۔ دفنایا ہوا۔ (۲) پوشیدہ۔ نہاں۔ مخفی +

مدقوق ع۔ صفت۔ تپ دق والا۔ مریض دق کا مریض۔ وہ شخص جسے دق ہو گئی ہو۔ چھپا سوگی +

مدک ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا نشہ جسمیں پانوں کو باریک کتر کر افیون منقطہ میں ڈالتے
اور خوب پکا کر چنے چنے برابر گولیاں بنا کر سُکھا لیتے اور جب چاہتے تمباکو کی طرح چلم میں بھر کر

اُڑاتے ہیں +

مدک باز ہ۔ اسم مذکر۔ مدک کا نشہ کرنے والا۔ مدک کا عادی +

مدکی ہ۔ اسم مذکر۔ مدک باز۔ مدک پینے والا +

مُدلّل ع۔ صفت۔ دلیل سے ثابت کیا ہوا۔ بدلیل ثابت شدہ۔ جسپر دلیل قائم کیگئی
ہو۔ معقول۔ قرینِ قیاس۔ ٹھیک۔ درست +

مُدمّغ ع۔ صفت۔ دماغدار۔ مُتکبر۔ مغرور۔ اِبھمانی۔ گربوان خودبیں۔ خود رائے +
(یہ لفظ جن لوگوں نے اس ہیئت پر عربی خیال کیا وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحیح حسب
قاعدہ دمیغ یا مدموغ ہے نکہ مدمغ۔ پس اسے اُردو خیال کرنا چاہئے۔ اور میم دوم
کسور جیساکہ زبان زدِ عام ہے اُسے بھی صحیح نہیں کہہ سکتے لیکن بصُورتِ عربی ہے)

مدن بان ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) کام دیو یعنی شہوت کا تیر۔ (۲) ایک مشہور پھول کا نام
جو بیلے کی قسم سے ہے۔ جیسے بہار ہے مدن بان موتیا کی + (آوازِ گلفروش)

مُدو ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) کُبھ۔ کُہان۔ اونٹ یا سانڈنی کی پیٹھ کا اُبھرا ہوا حصہ۔ (۲) وہ
زخم جو گھوڑے کے دوش پر ہو۔ چار جامہ کے اُوپر کی طرف کا زخم +

مُدو پکنا یا آنا ہ۔ فعل لازم۔ گھوڑے کے دوش یعنی کندھے پر زخم ہو جانا +

مُدوّر ع۔ صفت۔ گول۔ دائرہ نما +

مُدو کڑی یا مُدھو کڑی ہ۔ اسم مؤنث۔ (ہندو فقیر) روٹی۔ نان۔ ٹکی۔ سہ
(دوہا) مدُو کڑی سانجھ سویرے مجکو مے گوپالا اسمیں بھی کچھ چوک پڑے تو یہ لے اپنی مالا
ہم سے بھُو کے بھجن نہو سے دِیالا (بھجن)

مدھ س۔ تابع فعل (۱) وسط۔ درمیان۔ بیچ۔ جیسے مدھواڑ یعنی وسطی ملک۔
(۲) اسم مؤنث۔ شراب۔ دارو۔ مدرا۔ (۳) دیکھو (مد سنسکرت) +

مَدھُر س۔ صفت۔ (ہندو) (۱) میٹھا۔ شیریں + رسیلا۔ مزیدار۔ (۲) سُریلا۔ لَے دار +
(۳) مرغوب الطبع۔ دلپسند۔ من بھاتا۔ پیارا (۴) خراماں۔ مٹک چال۔ لچک چال
(۵) دھیما۔ متوسط درجہ کا + نرم۔ ملائم +

مَدھُربانی ہ۔ اسم مؤنث۔ شیریں کلامی۔ شیریں زبانی۔ میٹھا بول +

مَدھُر بولنا ہ۔ فعل لازم۔ میٹھا بولنا۔ رس کی باتیں کرنا۔ شیریں کلامی سے پیش آنا +

مدھرا ہ۔ صفت۔ میانہ۔ مُتوسط۔ درمیانی بیچ کی راس کا۔ چھوٹا نہ بڑا جیسے مدھرا قد +

مَدھُری ہ۔ اسم مؤنث۔ میٹھی۔ رسیلی۔ سُہانی + بھانی۔ مرغوب +

مدھری چال ہ۔ اسم مؤنث۔ خرام۔ خرامِ ناز۔ مٹک چال۔ لچک چال +

مدّھم ہ۔ صفت۔ (۱) دھیما۔ دھیرج۔ آہستہ۔ جیسے اُتم گانا مدّھم بجانا یعنی گانے کے
سُر سے باجے کا سُر نیچا ہونا چاہئے تاکہ آواز دب نہ جائے سہ

رات ہمسایوں نے اُٹھ اُٹھ کے دعائیں مانگیں   شور و نالہ میرا مدھم نہ ہوا پر نہ ہوا (ظفر)

(۲) اوسط درجہ کا۔ متوسط۔ میانہ۔ معتدل۔ درمیانہ۔ بیچ کی راس کا۔ اچھا نہ برا۔ مثلاً اِس مہینے کا چلن مدھم ہے۔ جیسے اکثر کھیتی مدھم بیوپار نکھد نوکری بھیک ندار

(۳) نیچا۔ کم۔ اُونچا کا نقیض۔ ادنےٰ۔ کمینہ۔ کمتر جیسے ہر جات کا مدھم ہیں جات کا اُتم

(۴) ہلکا۔ خفیف + بے آب۔ بے رُوپ۔ بدرُوپ۔ شوخ کا نقیض۔ پھیکا۔ ماند۔ جیسے رنگ مدھم پڑ گیا۔ ع

کس درجہ شوخ ہے لبِ غنچہ دہن کا رنگ   مدھم ہے جسکے سامنے لعلِ یمن کا رنگ (حجاب)

(۵) سُست۔ کاہل۔ ڈھیلا۔ جھول۔ (۶) مندا۔ گھٹا ہوا۔ گرا ہوا جیسے بازار مدھم ہے یعنی نرخ گرا ہوا ہے +

مدّھم بیچنا۔ ہ۔ فعل متعدی: سستا بیچنا۔ ارزاں کو بیچنا۔ قیمت گرا کر دینا۔ اونے پونے بیچنا

مدّھم ٹھانٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱) کاہل آدمی (۲) ستار) وہ ٹھاٹھ جو مدھم سُر پر قائم کیا جائے +

مدّھم سُر۔ ہ۔ اسم مذکر: دھیما سُر۔ راگ کا چوتھا سُر جو گندھار سے ایک درجہ بلند اور اُسکا مخرج معدہ ہے +

مدھم کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) کم کرنا۔ گھٹانا۔ (۲) دھیما کرنا۔ آہستہ کرنا۔ (۳) پھیکا اور بے رونق کرنا۔ بے رُوپ کرنا۔ ع

تیرے ناخن کی برابر ہو سکیں کیا ماہرو   حُسن میں کرتا ہے مدھم یہ ستارہ چاند کو (ناسخ)

مُدھو۔ س۔ اسم مذکر: (ہندو) (۱) شہد۔ انگبین۔ مکھیر۔ مد۔ ماچھک۔ پھولوں کا رس۔ (۲) شراب۔ مدا۔ مے۔ دارو۔ انگوری شراب (۳) بسنت رُت۔ موسمِ بہار۔ چیت کا مہینا۔ (۴) ایک راکشس کا نام جسے کرشن جی نے ہلاک کیا تھا۔ (۵) دُودھ۔ شیر۔ جبن۔ (۶) پانی۔ آب۔ جل۔ (۷) میٹھا رس (۸) ایک درخت کا نام جسے اشوک بھی کہتے ہیں۔ (۹) میٹھا۔ شیریں + مٹھاس۔ (۱۰) موے کا درخت +

مُدھوبن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مدھو راکشس کے رہنے کا مقام جو متھرا کے قریب واقع ہے + سگریو کے باغ کا نام +

مُدھوپُری۔ س۔ اسم مؤنث: مُدھو راکشس کی نگری۔ متھرا برج کے ایک شہر کا نام جو کرشن جی کی جائے ولادت ہے +

مُدھو ماکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث: شہد کی مکھی۔ نحل +

مدہوش۔ ع۔ صفت: (مشتق از دہش) (۱) متحیر۔ سرگشتہ۔ حیران۔ ہکا بکا۔ بھوچکا + دہشت زدہ۔ خوف زدہ۔ (۲۔ مجازاً) اردو اور فارسی والے بمعنی بیہوش۔ متوالا۔ بے سُدھ۔ بدمست۔ سرمست و مخمور مستعمل کرتے ہیں +

(یہ لفظ عربی میں بواو معروف بروزن منقوش یا مسرور مروج ہے مگر فارسی میں بروزن سرپوش اور بمعنی بیہوش مستعمل۔ پس اِس لحاظ سے یہ ایک قسم کی تفریس ہے) +

مدہوشی۔ ف۔ اسم مؤنث: بے ہوشی۔ بدمستی۔ متوالا پن +

مدّے۔ ہ۔ اسم مذکر: (بقّال) بابت۔ حساب۔ جیسے بھاڑے کے مدّے اُچابت کے مدّے اتنے روپے ہوئے +

مدید۔ ع۔ صفت: لمبا۔ دراز۔ طویل۔ جیسے عرصۂ مدید +

مدینہ۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) شہر۔ نگر۔ نگری۔ بلدہ۔ (۲) عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک بنا ہوا ہے +

مَدیُون۔ ع۔ اسم مذکر: قرضدار۔ دیندار۔ مقروض +

مڈاسا۔ ہ۔ اسم مذکر: (صحیح مُونڈاسا از مُونڈ) سر کا پھینٹا + دستار۔ پگڑی + دوپٹا۔ صافہ +

مڈلچی۔ ہ۔ صفت: حفارتاً۔ مڈل پاس کردہ۔ وہ شخص جس نے صرف مڈل پاس کیا ہو +

مڈھ۔ ہ۔ صفت: (۱) مردِ معمّر۔ کُہن سال۔ بزرگ۔ بُڈھا (۲) سرگروہ۔ سرغنہ۔ سردار۔ سرخیل۔ چودھری

مڈّھا۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱۔ لکھنئو) پتنگ کا سر۔ کنکوے کا سر۔ (۲۔ پنجاب) لکڑی جو تکلے پر بنتی ہے +

مڈھ بھیڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث: دیکھو (مُٹ بھیڑ) وہ ملاقات جو اتفاقاً راہ میں ہو جائے۔ ع

کٹ کر گرینگے راہ میں مشتاق علف سے   مڈبھیڑ اگر ہو گئی اُس تیغ بکف سے (میر تقی)

مذاق۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) چکھنا + چکھنے کی جگہ۔ محلِ ذائقہ۔ (۲) چاٹ + مزہ۔ سواد۔ چسکا۔ لذّت (۳) قوّتِ ذائقہ۔ (۴۔ مجازاً) باہمی اختلاط۔ آپس کی چہل۔ ع

لگے کیونکر نبات اے شکریں لب زہر یہ مجکو   کرے ہے تو رقیبوں کو مرے شامل مذاقوں میں (ظفر)

(۵۔ مجازاً) رغبت۔ میلان۔ رجحان (۶۔ مجازاً) سلیقہ۔ لطف + مادہ۔ ع

وہ کیا لطفِ سخن جانیں مذاق اسکا نہ ہو جنکو   مزا ہے شعر خوانی کا ظفر کامل مذاقوں میں (ظفر)

(۷۔ مجازاً) ہنسی۔ ٹھٹھا۔ ظرافت۔ تمسخر۔ مزاح۔ دل لگی۔ کھیل۔ ع

لیا ہلا کے اوّل اُسنے میرا دل مذاقوں میں   ہوا پھر دشمنِ جاں میرا وہ قاتل مذاقوں میں

تری موجِ تبسم کم نہیں شمشیر و خنجر سے   کرے ہے ہنستے ہنستے دل کو تُو بسمل مذاقوں میں (ظفر)

مذاق سے۔ ف۔ تابع فعل: ہنسی سے۔ ٹھٹھے سے۔ ظرافتاً۔ مزاحاً۔ دل لگی سے +

مذاق کا آدمی۔ ف۔ اسم مذکر۔ دل لگی کا آدمی۔ ظریف۔ خوش طبع۔ زندہ دل +

مذاقیہ۔ ف۔ تابع فعل: مذاق کے طور پر۔ ہنسی سے۔ ٹھٹھے سے +

مُذَبذَب۔ ع۔ صفت: بریک حال و یک جا قرار نگرفتہ۔ متردّد۔ وہ شخص جسکو ایک حال اور ایک جگہ پر قرار نہ ہو۔ دُھکڑ پکڑ کرنے والا + وہ شخص جسکا ارادہ مصمّم نہ ہو۔ شش و پنج کرنے والا۔ پس و پیش سوچنے والا۔ غیر مستقل مزاج +

مذبوح - ع - صفت - ذبح کیا ہوا - حلال کیا ہوا - کاٹا ہوا - قتل کیا ہوا - مقتول +

مذکر - ع - صفت - صاحب ذکر - نر - مرد +

مذکور - ع - صفت (۱) ذکر کیا گیا - ذکر کردہ شدہ (۲) بات - ذکر - گفتگو - بات چیت - ہمکلامی +

کیا غیر کا مذکور تو کرتا ہے ہمیشہ خاموش ہو زاہد ہوں مذکور کسے ہے (مصحفی)

مذکور تیری بزم میں کس کا نہیں آتا پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا (ذوق)

کہئے کیئے غیر سے اسوقت کیا مذکور تھا دیکھکر مجکو زباں اپنی لگے کیوں ملنے (ظفر)

تمہاری شوخی انداز پر کچھ تنک گزرتے ہیں جہاں کچھ کشتگان ناز کا مذکور ہوتا ہے (ظہیر)

(۳) چرچا - افواہ - شہرت - شہرہ ؎

گلیوں میں اب تلک بھی مذکور ہے ہمارا افسانۂ محبت مشہور ہے ہمارا (میر)

کب ہے شجاع مضطر نالے بھرے ہے آکر کوچہ میں اسکے کہ گھر مذکور ہے تو یہ ہے (شجاع)

مذکورہ - ع - صفت - ذکر کیا ہوا - ذکر کردہ شدہ +

مذکورۂ بالا یا مذکورۃ الصدر - ع - تابع فعل - جسکا اوپر ذکر آچکا ہو - اوپر ذکر کیا ہوا - وہ شخص جسکا اوپر کی عبارت میں بیان آچکا ہو +

مذکوری - ہ - اسم مذکر - وہ بلاتنخواہ سپاہی یا چپراسی جو مالگزاری اگاہنے پر مقرر ہو - جمع اگاہ کرانے والا سپاہی جسے طلبانہ سے اجرت دیجاتی ہے + (چونکہ اس قسم کے اجرتی سپاہیوں کا حکام سے صرف ذکر کر دینا کافی ہوتا ہے اور ان کا نام رجسٹر ملازمت میں درج نہیں ہوتا لہذا یہ نام اہل عدالت نے مقرر کر دیا)

مذلت - ع - اسم مؤنث - ذلت - رسوائی - بدنامی - تحقیر - خفت - اہانت - خواری +

مذمت - ع - اسم مؤنث - ہجو - بدی - برائی - نندا +

مذموم - ع - صفت - وہ شے جسکی برائی کیجائے - نندا کیا گیا - برا - خراب - ہجو کیا گیا - قبیح - بد - زشت +

مذمومہ - ع - اسم مؤنث - ہجو کی گئی - بری - خراب - نندا کی گئی - بد - زشت +

مذنبین - ع - اسم مذکر - جمع مذنب - گنہگار لوگ - معاصی +

مذہب - ع - اسم مذکر (۱) جائے رفتن - راہ - رستہ - پنتھ - طریقہ - (۲) دین - دھرم - ایمان - آئین - عقیدہ (۳) ملت - کیش - مشرب - مت (۴) رائے - جیسے کسی دوا کے نسبت کہتے ہیں کہ اسمیں حکمائے یونان کا یہ مذہب ہے

مذہب بدلنا - ف - فعل متعدی - دوسرا مذہب اختیار کرنا - دوسرے پنتھ میں آنا +

مذہب پھیلانا - ف - فعل متعدی - پنتھ بڑھانا - دین کو ترقی دینا +

مذہب میں ملانا - ف - فعل متعدی - پنتھ میں داخل کرنا - دین میں شامل کرنا +

مذہبی یا مذبی - ہ - اسم مذکر - مہتر سکھ - چوہڑا سکھ - بھنگی سکھ +

مذہبی - ع - صفت - منسوب بہ مذہب - مذہب سے نسبت رکھنے والا - مذہب سے متعلق - دینی - جیسے مذہبی جھگڑا - مذہبی معاملہ - مذہبی لڑائی وغیرہ +

مرآت - ع - اسم مذکر - آئینہ - منہ دیکھنے کا شیشہ + آرسی - درپن +

مراتب - ع - اسم مذکر - مرتبہ کی جمع - درجے - رتبے - مناصب +

مراتب طے کرنا - ف - فعل متعدی - سارے مرحلے اور درجوں کا فیصلہ کرنا - امور مستفسرہ کا فیصلہ کرنا - جو باتیں دریافت طلب ہوں انہیں طے کرنا +

مراجعت - ع - اسم مؤنث - واپسی - بازگشت + رجوع - لوٹنا - الٹا پھرنا - واپس آنا +

مراجعت کرنا - ف - فعل متعدی - الٹا پھرنا - لوٹنا - واپس آنا +

مراحل - ع - اسم مذکر - مرحلہ کی جمع - منازل - منزلیں - درجے +

مراحم - ع - اسم مؤنث - (مرحمت کی جمع) مہربانیاں +

مراد - ع - اسم مؤنث - (۱) لغوی معنی ارادہ کیا گیا - تلاش کیا گیا + مطلب - مقصد - ارادہ - مدعا - تاتپرج - آس - غرض - آسا - خواہش - چاہ - منورتھ - ابھلاکھا - تمنا - آرزو - لالسا - کامنا - اچھا - چاؤ - (۲ - ہ) منت - ماننا + نذر - بھینٹ - یہ معنی مراد ماننا کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں مگر در اصل غلط ہیں (۳) منشا - مفہوم - (۴) - مذکر - صوفیہ کی اصطلاح میں مراد وہ شخص ہے جس نے جاذبہ الٰہی کے بعد درویشی اور سلوک اختیار کیا ہو اور مرید وہ جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبے کو پہنچا ہو +

مراد آنا - ہ - فعل لازم - مطلب حاصل ہونا - مقصد بر آنا - کام بننا - منسا پوری ہونا ؎

کھلیگا لالے کا تختہ سبھا میں اے یارو نہال ہو کہ مراد اب تمہاری آتی ہے (امانت)

مراد پانا - ہ - فعل متعدی - مراد کو پہنچنا - مطلب بر آنا - مقصد نکلنا - منسا پوری ہونا - جیسے اللہ دے اللہ دلائے - بندہ دے مراد پائے +

مراد پوری کرنا - ف - فعل متعدی - مطلب برلانا - مقصد پورا کرنا - کام نکالنا +

مراد دعوی - ہ - اسم مذکر - (قانون) نالش کا مقصد - نالش کرنے کی اصلی غرض - منشائے نالش - مدعائے نالش +

مراد حاصل ہونا - ف - فعل لازم - مقصد پورا ہونا - مطلب بر آنا - کام نکلنا - کام سدھ ہونا ؎

فروغ مے سے نہ کیونکر ہو دے ایاغ روشن مراد حاصل
مثل یہ مشہور ہے جہاں میں چراغ روشن مراد حاصل
چراغ روشن مراد حاصل مزار بیدل جلوں کے مت کہہ
یہاں یہ لازم ہے تجکو کہنا کہ داغ روشن مراد حاصل (بیدل)

مرادِ دلی - ف - اسم مؤنث - دلی مقصد - من کی کامنا - دلی مطلب +

مرا

مُرادرکھنا - ۱ - فعل متعدّی - قیاس کرنا - غرض رکھنا - معنی لینا - نتیجہ نکالنا - انومان کرنا جیسے ہم اس بیان سے یہ مراد رکھتے ہیں +

مُرادلینا - ۱ - فعل متعدّی - (۱) غرض رکھنا - استخراج کرنا - نتیجہ نکالنا - معنی لینا - قیاس کرنا - جیسے ہم اس سے یہ مُراد لیتے ہیں - (۲) مطلب پُورا کرانا - مقصد پُورا کرانا - کام بنوانا + ؎

اَڑ کے بیٹھے ہیں اسلئے در پر لیکے اب تو مُراد اُٹھیں گے (مؤلف)

مُرادمانگنا - ۱ - فعل متعدّی - (عو) منورتھ چاہنا - مطلب یا مقصود برآری کی التجا کرنا - مُراد چاہنا + دُعا مانگنا +

مُرادماننا - ۱ - فعل متعدّی - (عو) منّت ماننا - نیّت کرنا - سنکلپ کرنا - نذر و نیاز ماننا - عہد کرنا +

مُرادمند - ع + ف - صفت - مُراد و تمنا خواہشمند - حاجت مند محتاج - درماندہ +

مُرادہے - ۱ - محاورہ - منشا ہے - غرض ہے - مطلب ہے - مفہوم ہے +

مرادوں کے دن - ۱ - اسم مذکر - حسب منشاء ایام - ایام جوانی - جوبن کا موسم - بہار کے دن - شباب کا زمانہ ؎

بَرَس پندرہ یا کہ سولہ کا سِن جوانی کی راتیں مُرادوں کے دِن (میرحسن)

مُرادی - ۱ - صفت (۱) حسبِ منشا - منشا کے مطابق - مُراد کے موافق (۲) مجازی اصطلاحی - مفہومی - فرضی (۳) آنوں کی تعداد ظاہر کرنے کے واسطے بجائے موازی بعض شہروں میں یہ لفظ مستعمل ہے +

مُرادات - ع - اسم مؤنث (مُراد کی جمع)

مُرادِف - ع - اسم مذکر - کسی کے پیچھے بیٹھنے یا سوار ہونے والا - ہم معنی - مترادف - ہم معنی - جیسے فرق مرادف ہے سر کا اور دست مُرادف ہے ید کا +

مُراری - س - اسم مذکر - (۱) لغوی معنی مُر راکشس کا मुरारी॥ मुर + अरी॥ دشمن + کرشن جی کا لقب - (۲) وشنو کا نام +

مُراسلات - ع - اسم مذکر - مُراسلہ کی جمع (۱) خُطُوط - چٹھیاں - وہ مکتوب جو باہر والوں کو لکھے جائیں - (۲) خط و کتابت - چٹھی چپاٹی - چٹھی پتری +

مُراسَلَت - ع - اسم مؤنث - (۱) باہمی نامہ و پیغام - خط و کتابت + تحریر - (۲) - قانُون) اطلاعنامہ - دستک - طلبی - سمن +

مُراسَلہ - ع - اسم مذکر - برابر والے کا خط - چٹھی - نامہ - رُقعہ - شُقّہ - پیغام +

مراسِم - ع - اسم مؤنث - (مرسم یا مرسُوم کی جمع) (۱) رسمیں - رسومات + نشانیاں + (۲) برتاؤ - ریت - قاعدہ - ضابطہ - معمول - دستُور +

مرب

مُراعات - ع - اسم مؤنث - از (رعی) لغوی معنی جانوروں کا باہم مِلکر چرنا + نگاہ رکھنا - کن انکھیوں سے دیکھنا - اصطلاحی رعایت - سلوک - لحاظ - مروّت - توجّہ

مُرافعہ - ع - اسم مذکر - حاکم کے روبرُو اپنا دعوے پیش کرنا + اپیل - استغاثہ - ایک حاکم سے ہار کر دُوسرے حاکم کے پاس دادخواہی چاہنا - نظر ثانی - دوبارہ نالش +

مرافعہ کرنا - ۱ - فعل متعدّی - اپیل کرنا - ایک حاکم کی عدالت سے مقدمہ ہار کر دُوسرے بالادست حاکم کے روبرُو پیش کرنا +

مُرافقت - ع - اسم مؤنث - باہمی رفاقت - باہمی میل جول - سنگت - ہمنشینی - یکجہتی یا باہمی مددگاری - اتّحاد +

مِراق - ع - اسم مذکر - عوام مِیراق - خواص مِراق بلاتشدید را (۱) ایک پردۂ غشائی یعنی جھلّی کا نام جو جلد کے نیچے محسُوس شکم ہے جسکے نیچے صفاق اور اُسکے نیچے پردۂ ثرب ہے جو معدہ - جگر - طحال اور امعا پر چھایا ہوا ہے - جب سوداوی مادہ معدے یا طحال میں جمع ہوکر پردۂ مراق میں نفخ کا باعث ہوتا ہے تو اُس سے جو ابخرے اُٹھتے ہیں وہ دماغ کو لگ کر حواس میں اختلال اور خیالات میں پریشانی و فساد پیدا کرتے ہیں جن سے ایک جنُوں کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے - (۲) مجازاً ایک قسم کا مالیخُولیا جنُوں + سودا جو اکثر دماغی محنت - خوف - جریان یا کسی ناکامی کی وجہ سے عارض ہوجاتا ہے +

مُراقبہ - ع - اسم مذکر - دھیان - گیان - سوچ - بچار - غور - تصور - گردن جُھکا کر فکر کرنا - حضورئِ دل سے خدا کا دھیان کرنا - استغراق - سب چیزوں کا خیال چھوڑ کر خدا کا دھیان لگانا +

مرام - ع - اسم مذکر - مطلب - مقصد - مُراد +

مرانا - ہ - فعل متعدّی - بدفعلی کرانا - اغلام کرانا +

مراہم - ع - اسم مذکر - مرہم کی جمع +

مُرَبّع - ع - اسم مذکر - چوگوشہ - چوکھونٹا - وہ سطح جسکے چاروں ضلع باہم برابر اور چاروں زاویئے قائمے ہوں +

مربع یا چارزانُو بیٹھنا - (فعل لازم) آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چوکڑی مار کر بیٹھنا

مَربُوط - ع - صفت - ربط کیا گیا - بندھا ہوا - لگایا گیا + وابستہ +

مربھُوکا یا مربُھکّا - ہ - صفت - اکال - اکُول - شکم خوار - وہ شخص جو کھانے سے کبھی سیر نہ ہو - کال کا ٹوٹا - پیٹُو - قحط زدہ - بھُوکوں کا مارا - کنگال +

مُرَبّیٰ یا مربّا - ع - اسم مذکر - پرورده شده - پالا ہوا - وہ میوہ جو قند یا شکر کے شیرہ میں ڈالکر پالا گیا ہو - جام +

مُرَبّے ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ کسی میوے کو قند یا مصری وغیرہ میں پروردہ کرنا۔ جام بنانا +

مُرَبّی۔ ع۔ اسم مذکر۔ پرورش کرنے والا۔ تربیت کرنے والا + سرپرست۔ پشت پناہ۔ پُرکھا۔ سہایک۔ دستگیر۔ حامی۔ مددگار۔ ولی نعمت۔ پیشرن جیسے مربی بیار و مربے بخور +

مُربّی بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ پیشرن بنانا۔ سرپرست قرار دینا۔ پُشت پناہ ٹھیرانا

مُربّی بننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ سرپرستی اختیار کرنا۔ حامی ہونا۔ پشت پناہ بننا۔ پیشرن بننا

مُربّی ہونا۔ فعل لازم۔ سرپرست ہونا۔ پشت پناہ ہونا۔ پیشرن ہونا۔ حامی و مددگار ہونا

مربے چور پرائے دھن پر۔ ہ۔ کہاوت۔ یعنی پرائی دوست کی خاطر جان دینا کمال حماقت ہے۔ بیگانہ مال مارنا آسان نہیں +

مرپٹ کر۔ ہ۔ تابع فعل۔ بمشکل تمام۔ بڑی محنت اور مشقت سے۔ کمال دقت سے نہایت کوشش سے۔ کمال محنت سے جیسے مرپٹ کر تمام دن میں چار آنے کمائے +

مرپچنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت جانفشانی کرنا۔ سخت محنت اُٹھانا۔ کمال مشقت کرنا۔ جان توڑ کر کوشش کرنا

مِرت۔ س۔ मृत اسم مؤنث۔ موت۔ مرگ۔ کال۔ مرن +

مرت اشنان۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) غسل میت۔ مُردے کا اشنان +

مرت بیائی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ بیگمات۔ وہ عورت جسکے سب بچے مرکر صرف ایک زندہ رہے ہو

اسے دوالے خبر تو آئے گی کہ وہ ماندی ہے مرت بیائی کی (رنگین)

(چونکہ مرت بمعنی مرنا اور بیانا بمعنی جننا آیا ہے اسوجہ سے جس عورت کے بچے جننے کے بعد مر جاتے ہوں اُسے مرت بیائی کہتے ہیں) +

مرت دان۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مرتے وقت کی خیرات +

مِرت کال۔ ہ۔ اسم مذکر۔ وقت مرگ +

مِرت کال سِکشا۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ وصیت +

مرت لوک۔ ہ۔ اسم مذکر۔ جہانِ فانی۔ دنیائے فانی +

مُرتاض۔ ع۔ اسم مذکر۔ ریاضت کرنے والا۔ کشٹ اُٹھانے والا۔ اصطلاح تصوف میں نفس سرکش کو تابعدار بنانے والا + علم۔ ہنر یا عبادت میں مشقت اُٹھانیوالا + زاہد۔ تپسّی +

مرتا کیا نہ کرتا۔ ہ۔ کہاوت۔ جسکی جان پر آبنتی ہے وہ سب کچھ کر گزرتا ہے۔ سہ

کیونکہ بوسے پہ تو قاتل سے نہ جھگڑا کرتا سچ ہے یہ بات دلا کیا نہیں مرتا کرتا (نصیر)

کہاں تک رازِ عشق افشا نہ کرتا مثل یہ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا (معروف)

مُرتّب۔ ع۔ صفت (۱) ترتیب کیا گیا۔ ڈھنگ یا قرینہ سے لگایا گیا + درست۔

باقاعدہ + (۲) لیس۔ تیار۔ (۳) تالیف کیا گیا۔ اکٹھا کیا گیا +

مُرتّب کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ تیار کرنا۔ درست کرنا۔ ترتیب دینا + تالیف کرنا ڈھنگ سے لگانا۔ قرینہ سے رکھنا + بنانا۔ تصنیف کرنا +

مُرتّب ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ درست ہونا۔ تیار ہونا۔ با ترتیب ہونا + تالیف ہونا۔ تصنیف ہونا۔ بننا +

مرتبان۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چینی یا مٹی کا روغن کیا ہوا ظرف جسمیں اچار مرتبے یا گھی وغیرہ رکھتے ہیں +

مَرتَبت۔ ع۔ اسم مذکر۔ دیکھو (مرتبہ) درجت +

مَرتَبہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) درجہ۔ رتبہ۔ پدوی۔ منصب + عہدہ (۲) دفعہ۔ بار جیسے کئی مرتبہ +

مُرتَد۔ ع۔ اسم مذکر۔ کافر۔ مذہب اسلام سے پھرا ہوا۔ منکرِ اسلام۔ منحرف + اُودھرمی + ملعون۔ مردود + بیدین۔ ملحد۔ ملیچھ +

مُرتد ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دین سے پھر جانا۔ ملحد ہو جانا۔ کافر ہو جانا +

مُرتشی۔ ع۔ صفت۔ رشوت لینے والا۔ گھوس لینے والا۔ راشی +

مُرتضیٰ۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) پسندیدہ۔ مقبول (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب +

مُرتفع۔ ع۔ صفت۔ اُٹھایا گیا۔ رفع کیا گیا۔ دُور کیا گیا + اونچا۔ بلند جیسے سطح مرتفع +

مُرتکب۔ ع۔ صفت۔ ارتکاب کرنے والا۔ کسی فعل کا اختیار کرنے والا + کسی بات کا کرنے والا + قصور کرنے والا۔ قصوروار۔ مجرم۔ گنہگار +

مُرتہِن۔ ع۔ اسم مذکر۔ مندیور یا کسی چیز کا گرو رکھنے والا۔ رہن لینے والا۔ گہنے رکھنے والا +

مُرتہنِ قابض۔ ع۔ اسم مذکر۔ مال یا جائداد مرہونہ پر قبضہ رکھنے والا۔ گرودار +

مِرتُو۔ س۔ मृत्यु اسم مؤنث۔ قضا۔ مرن۔ یم۔ جم۔ کال + موت +

مرتے۔ ہ۔ صفت۔ (۱) مرتا بمعنی مرتا ہوا کی جمع۔ (۲) مرتا کی وہ صورت جسمیں حرف جنحو کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں +

مرتے جیتے۔ ہ۔ تابع فعل۔ رنج خواہ راحت سے۔ بُری بھلی طرح جسطرح بنا۔ جوں توں سہ

بسر ہو گئی زندگی مرتے جیتے ہمیں راس آئیں جفائیں تمہاری۔ (ظہیر)

مرتے دم۔ ہ۔ تابع فعل۔ اخیر دم۔ بوقتِ مرگ۔ مرتے وقت۔ بوقت نزع۔ حالت نزع میں

مرتے کو ماریں شاہ مدار۔ ہ۔ کہاوت۔ غریب ہی کو ہر ایک شخص ستاتا ہے مصیبت پر مصیبت آتی ہے +

مرتے رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ عاشق ہوتے رہنا۔ کسی پر جان دیتے رہنا۔ شیفتہ و دلدادہ رہنا سہ

کہتے ہیں بیوفا مجھے میں نے جو یہ کہا مرتے رہینگے آپ پہ جیتے ہیں جب تلک (شیفتہ)

جنپہ دل مائل تھا آئے سو بجبرت کہتے ہیں اِک زمانہ وہ بھی تھا جو ہم پہ بیمرتے رہے (جرأت)

مرتے کو مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مُوئے کو مارنا۔ مصیبت زدہ کو اور مصیبت میں ڈالنا

تکلیف پر تکلیف دینا ۔ ؎

پامال نہ کر قبر مری مار کے ٹھوکر　　مرتے کو تو مارا ہے مٹے کو نہ مٹا اور　(بارق)

مرتے وقت ۔ (۔ تابع فعل ۔ دیکھو (مرتے دم) +

مرتے مرتے ۔ ۱ ۔ تابع فعل ۔ حالت مرگ میں ۔ حالتِ نزع میں ۔ اخیر وقت میں ۔ مرنے کے وقت ۔ دم واپسین + جیسے یہ تو مرتے مرتے بھی وہ کہلے رہیگا + ؎

موت کو بھی دم دیا آتش نے دمسازی سے باں　　دیکھ صابر مرتے مرتے بھی رہے ہشیار ہم (مرزا صابر)

نزع کے وقت بھی منہ کر کے اُدھر دیکھ لیا　　مرتے مرتے بھی اُسے ایک نظر دیکھ لیا ۔ (مصحفی)

مرتیلیا ۔ ہ ۔ صفت ۔ مرجیونا ۔ دُبلا ۔ لاغر ۔ نہایت نحیف و ضعیف ۔ انحد کمزور ۔ مرتا ہوا + مُردہ دل ۔ نہایت کاہل وسُست +

مَرْثِیَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ از (رثی بمعنی درد و رحم) (۱) مُردے کا وہ بیان جس سے رحم اور درد پیدا ہو ۔ اوصافِ مُردہ ۔ میّت کی صفت (۲) ماتم ۔ سیاپا ۔ رونا پیٹنا (۳) (وہ نظم یا اشعار جنمیں کسی شخص کی وفات یا شہادت کا حال اور اُسکے رنج و غم کا بیان درج ہو ۔ مجازاً وہ اشعار جنمیں حضرت امام حسن امام حسین علیہما السلام کی شہادت ۔ اہلِ بیت کی مصیبت ۔ کربلا کے واقعات اور حادثات کا غم انگیز بیان کیا جائے ۔ یہ نظم خواہ کسی قسم کی ہو اگر وہ نظم رباعی یا قطعہ یا غزل یا قصیدے کی طرز پر ہوگی تو اُسے مُجرا یا سلام کہینگے اور یہ التزام ضرور رکھینگے کہ اُسکے مطلع یعنی اوّل شعر میں لفظ مُجرا یا سلام ۔ سلامی ۔ یا مجرائی ضرور لائینگے اور اگر مستزاد کی وضع پر ہوں تو اُسے نوحہ کہینگے اور جو مسمط یا ترجیع یا ترکیب بند کے طور پر ہوگی تو اُسے مرثیہ ۔ ؎

روتے ہیں جو سُنتے سب مرا حال　　ہے مرثیہ یا کتاب کیا ہے ۔　(مصحفی)

مرثیہ پڑھنا ۔ ۔ فعل متعدی ۔ مرثیہ خوانی کرنا ۔ ماتم کرنا ۔ رونا پیٹنا مُردے کے اوصاف بیان کر کے رونا ۔ نوحہ پڑھنا ۔ ؎

کشتگانِ وفا شہید ہوئے　　اب پڑھیں آپ مرثیہ بیٹھے　(رند)

مرثیہ خواں ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جو مجلسِ عزا میں جاکر مرثیہ پڑھتا اور اُسی کو اپنا پیشہ اختیار کرتا ہے ۔ نوحہ خواں +

مرثیہ خوانی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث ۔ مرثیے پڑھنا ۔ نوحہ خوانی +

مرثیہ خوانی کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی ۔ دیکھو (مرثیہ پڑھنا) نوحہ خوانی کرنا +

مرثیے ۔ ۱ ۔ اسم مذکر ۔ مرثیہ کی جمع ۔ نوحے + ؎

مرثیے دل کے لکھ لکھ کے دیئے لوگوں کو　　شہرِ دلّی میں ہے سب پاس نشانی اُسکی　(میر)

مَرَج ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مرادف ہَرَج + تباہی ۔ خرابی ۔ بربادی + بے آرامی ۔ بےچینی ۔ جب یہ لفظ ہرج کے ساتھ بولا جاتا ہے تو رے ساکن ہوجاتی ہے ۔ یعنی ہرج مرج کہتے اور خلط ملط یا اضطراب اور نقصان و ضرر کے معنی لیتے ہیں +

مَرجاد ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ رِیت ۔ رسم ۔ چال ۔ روِش ۔ برتاؤ ۔ ضابطہ ۔ طور ۔ طریقہ ۔ ڈھنگ ۔ سررشتہ ۔ چلن ۔ رویّہ ۔ رواج +

مَرجان ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مُونگا ۔ حجر البحر ۔ ایک قسم کا شور اعضا بحری درخت جسے سمندری کیڑے بناتے ہیں ۔ یہ اکثر سُرخ یا سفید رنگ کا ہوتا اور بحرِ روم ۔ ساحلِ سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے ۔ یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُرد رنگ کہتے ہیں ۔ مزاجاً دُوسرے درجہ میں سرد و خشک مانا گیا ہے ۔ بعض کے نزدیک دُوسرے درجہ میں بارد یابس (عربی میں چھوٹے موتی اور جو ہر سُرخ کو بھی مرجان لکھا ہے شائد مُونگے کے معنی فارسی والوں نے قرار دیئے ہیں) +

مرجانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) فوت ہوجانا ۔ فنا ہوجانا ۔ گزر جانا ۔ دنیا سے چلا جانا ۔ انتقال فرمانا ۔ دم نکل جانا ۔ ہوچکنا ۔ ہلاک ہوجانا ۔ ؎

گھُلتے گھُلتے عاشقِ بیمار تیرا مرگیا　　دل میں زہرِ عشق آخر کام اپنا کرگیا ۔
مینے جب کی ہے شبِ ہجراں میں فریاد و فغاں　　پُوچھتے ہیں لوگ اس گھر میں کوئی کیا مرگیا
یہ صدا آئیگی میری قبر سے بھی بعدِ مرگ　　وہ رہے زندہ سلامت میں بلا سے مرگیا
اُس ستمگر نے مرے اہلِ عزا سے یہ کہا　　جان پر کھیلے ہوئے تھا مرگیا تو مرگیا

اگر تم مجھ سے رُوٹھوگے تو بس میں مر ہی جاؤنگا
مری چھاتی کہاں ایسی کہ یہ صدمہ اُٹھاؤنگا　(ضیا)

(۲) خاکستر ہوجانا ۔ خاک ہوجانا ۔ راکھ ہوجانا ۔ کُشتہ ہوجانا ۔ جیسے کسی دھات کا مرجانا ۔ (۳) مُرجھا جانا ۔ کُملا جانا ۔ کُمس جانا ۔ پژمردہ ہوجانا ۔ جیسے پھولوں کا مرجانا ۔ پان کا مرجانا (۴) بے سکت ہوجانا ۔ طاقت نہ رہنا ۔ بگڑ جانا ۔ اصلی حالت پر نہ رہنا ۔ خراب ہوجانا ۔ جیسے چھوہ مرجانا ۔ سُہاگہ مرجانا ۔ نیلا تھوتھا مرجانا وغیرہ (۵) فریفتہ ہوجانا ۔ مرمٹنا ۔ عاشق ہوجانا ۔ مٹ جانا ۔ پِس جانا ۔ محو ہوجانا ۔ ؎

ملک الموت سے کچھ کم نہیں خونخوار کی شکل　　مرگیا جسکو نظر آئی مرے یار کی شکل ۔ (آتش)
جسنے دیکھا تمہیں وہ مر ہی گیا　　حُسن سے تیغِ بے پناہ ہو تم　(؎)
وہ وقت تو آنے دے بتا دینگے ٹھیرو　　بن آئی کسی شخص پہ مرجاتے ہیں کیسے (شہیدی)
جب سُنتے ہیں کہ آپ پہ دو چار مرگئے　　دلواتے ہیں رقیبوں کی اپنے نیاز ہم (داغ)
سُنبل بجا اُگے کیونکر نہ اُسکی خاک سے　　مرگیا جو دیکھکر اُس زلفِ عنبر بُو کے بل ۔ (ظفر)
مرگئے ہیں دیکھکر ہم جس پری کے ناز کو　　حُورِ جنت میں کہاں اُسکی برابر ناز ہے (؎)

(۶) لُٹ جانا ۔ برباد ہوجانا ۔ تباہ ہوجانا ۔ ٹوٹا آجانا ۔ نقصان ہوجانا ۔ جیسے

مرج

گھر کیا جلا کہ وہ غریب تو مرگیا + اس کام کے پیچھے وہ تو مرگیا۔ (۷) بے اختیار ہو جانا
جان نہ رہنا۔ حس نہ رہنا جیسے جسم کی کھلّی مرجانا (۸) شرم سے زمین میں
گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہو جانا۔ ع
غریب کہتا ہے اُس پر بھی مرتا ہوں تب آہ وہ تو کیا دیکھ ہے بس غیرت سے مرجاتا آنکھوں میں (ناسخ)
(۹) ہار جانا۔ کھیل نہ سکنا جیسے کبڈی میں مرجانا۔ (۱۰) پٹ جانا جیسے مُہرہ
مرجانا۔ (۱۱) جاتا رہنا۔ دب جانا۔ خواہش نہ رہنا جیسے بھوک مرجانا +
(۱۲) بجھ جانا۔ فرو ہو جانا۔ جیسے پیاس مرجانا +

مُرَجَّح۔ ع۔ صفت۔ ترجیح دیا گیا۔ غلبہ دیا گیا۔ فوق دیا گیا + اسم۔ افضل۔ فائق۔
غالب۔ بڑھ کر +

مَرجِع۔ ع۔ اسم مذکر۔ جائے رجوع۔ جائے بازگشت۔ ٹھکانا۔ دارالامن۔ ملجا۔ ماوا۔
سرن استھان۔ مامن + جائے پناہ۔ پناہ گاہ +

مرجع خلائق یا مرجع عام۔ ع۔ اسم مذکر۔ تمام خلقت کا ٹھکانا۔ وہ جگہ یا وہ
شخص جہاں سب دوڑ دوڑ کر جائیں۔ لوگوں کی پشت پناہ۔ خلائق کا آسرا +

مَرجُوع۔ ع۔ صفت۔ رجوع کیا گیا + لوٹایا گیا +

مرجوعہ۔ ع۔ صفت۔ دیکھو (مرجوع)

مُرجھانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) سبزے کا بے رونق اور افسردہ ہونا۔ پژمردہ ہونا۔
کُملانا۔ تازگی نہ رہنا + ع
کہا غنچے سے مُرجھا کر یہ گل نے ہمیشہ کب رہا جوبن کسی کا + + (داغ)
(۲) دُبلا ہونا۔ گھٹنا۔ لاغر ہونا۔ جھڑنا۔ جیسے گالوں کا مُرجھا جانا (۳) سوکھنا
خشک ہونا۔ جیسے جو بھادوں ماں کھاگن کیکھا دے + ہرا کھیت چمن
ماں مُرجھاوے۔ (۴) غمگین ہونا۔ کُڑھنا۔ افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔
ملول ہونا۔ دوہا ع
آوت ہیں تو ہنس ملے اور چلت رہے مرجھائے + تُلسی ایسے مترکے کوٹ پھاند کے جائے

مرجیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) وہ شخص جو مردہ دل نہایت ضعیف۔ سُست اور کاہل ہو
مرمر کر بچنے والا۔ وہ شخص جو مر کر بچا ہو۔ مرجیونا زیادہ بولتے ہیں۔ مصرعہ میر تقی
بایانِ کارِ عشق میں ہم مرجیے ہوتے (۲۔ پورب) غوطہ خور۔ غواص۔
ڈبکی مارنے والا۔ پن ڈُبّا +

مرجیونا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مرتے مرتے بچا ہوا۔ مر کر بچا ہوا۔ نہایت لاغر اور دُبلا پتلا
آدمی سادہ مجُوا آدمی۔ نہایت ضعیف و نحیف۔ ضعیف القوا +

مرچ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) فلفل + فلفل سُرخ جو ہندوستان میں ہوتی ہے۔

مرچ

فلفل سیاہ یعنی کالی مرچ۔ فلفل سفید یعنی دکھنی مرچ (۲۔ صفت) بہت گرماگرم۔
نہایت تیز۔ نہایت تند + قیامت۔ آفت۔ غضب ع
جسکے بوسے کے تصور سے زباں جل جائے ہے مرچ ہے کوئی قیامت ہے نہیں خال سیاہ

مُرچڑا۔ ہ۔ صفت۔ اصل منہ چڑا۔ (۱) اپنا سر پھاڑ ڈالنے والا۔ اپنا سر چیر دینے والا۔ ضدی۔
ہٹیلا + (۲) ایک قسم کے فقیر جو اپنا سر پیر کر بھیک مانگتے ہیں +

مرچڑا پن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سرزوری۔ سینہ زوری + ضد + فقیری کی سی ضد ہٹیلا پن +

مُرچڑا پن دکھانا یا کرنا۔ فعل متعدی۔ منہ چڑے فقیروں کی سی حرکت کرنا۔
سینہ زوری دکھانا۔ سرزوری کرنا +

مرچلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مرنے لگنا۔ مرنے کے قریب ہو جانا۔ گور میں ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ مر کر خدمت [illegible]
جتنی اپنی آرزو تھی سب پوری کر چلے اس لئے تم پر مرے تھے آج دیکھو مرچلے
مرچلا یا دلِ جاں بخش سے الغیاث اے آب حیواں الغیاث۔ (ناسخ)

مرچن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ صحیح (مرچن) جہاڑی بوٹی کے بیروں کا چورن جسمیں نمک مرچ
ملاکر بیچا کرتے ہیں چنانچہ مرچن والے کی آواز ہے ستر سے من چلے کا سو [illegible]

مُرچنگ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ایک باجے کا نام جسے منہ میں پکڑ کر انگلیوں سے بجاتے ہیں۔
دلی کے ایک باجے کا نام ہے جسے شیدی لوگ اور گورے اکثر بجایا کرتے ہیں۔
فارسی میں اسکو زبان یا چنگ دہن۔ عربی کے محاورۂ حال میں جنگ کہتے ہیں۔
اسکا دستہ بائیں ہاتھ میں لیکر اور منہ سے مرچنگ لگاکر اسکے تار پیچیدہ کو دائیں ہاتھ
کے سیابے سے پھیرتے ہیں اور منہ سے آواز نحیف ڈالکر ڈرڈر کہتے جاتے ہیں +

مرچیا دیو۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لکھنؤ۔ خُرد اور بستہ قد دیو۔ بونا۔ یا ٹھنگنا دیو +

مرچیں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ مرچ کی جمع +

مرچیں سی لگ اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آگ سی لگ جانا۔ پتنگے لگ جانا۔
آتشِ رشک سے جل جانا۔ بھُن جانا۔ کباب ہو جانا۔ جھلّا جانا۔ ع
دیکھتے ہی لگ اٹھیں مرچیں سی تن میں لعل کے یار کا تنبولی لب جب وائے فلفل ہوا۔ (نصیر)

مرچیں سی لگنا یا لگ جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کسی بات کا نہایت ناگوار گذرنا۔ آتشِ رشک
سے جل جانا۔ کباب ہو جانا۔ پتنگے لگ جانا۔ آگ لگ جانا۔ جھلّا جانا۔ بھڑک اُٹھنا۔ جل جانا
لگتی مرچیں سی کبابوں کو ہیں کیا کیا دیکھ کر دل بریاں سے [illegible] سوز محبت کے مزے (ذوق)

مرچیں لگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کوئی بات ناگوار گذرنا۔ کسی بات پر جل جانا۔ آگ
لگنا۔ بُرا لگنا۔ رشک سے جل جانا۔ حسد میں جلنا۔ جلنا۔ ع
قاتل نمک لگا مرے دل کے کباب کو مرچیں لگینگی حاسد خانہ خراب کو۔ (نکہت)
سُنتے ہی اضطراب دلِ دردمند کو بے اختیار لگ گئیں مرچیں سپند کو (معروف)

ہند کی بیٹھیں اگر لال لبن میں مرچیں ٭ شک سے تک عیش یاقوت کے تن میں مرچیں

مَرحَبا ـ ع ـ شاد باش ـ شاباش ـ آفریں ـ صدرحمت ـ کیا کہنا ہے ـ واہ وا ـ سبحان اللہ ـ کیا بات ہے ـ دھن ـ دھن ہو ـ ؎

غرض جسنے اسکو سنا یہ کہا ٭ حسن آفریں مرحبا مرحبا (میر حسن)

(اس جگہ مرحب مصدر میمی کے آگے علامتِ نصب کا الف بڑھا دیا ہے ـ یعنی فراخ ہوا ـ (تیرے لئے ہمارا گھر) عرب والے یہ کلمہ مہمان کی تعظیم کے لئے بجائے خوش آمدید کہتے ہیں مگر فارسی والے آفریں اور شاباش کے محل پر اسکا اطلاق کرنے لگے) ✚

مَرحَلہ ـ ع ـ اسم مذکر ـ (۱) منزل کی جگہ ✚ کوچ کی جگہ ✚ منزل ـ جائے رخت ـ جائے اسباب (۲) درجہ ـ مرتبہ ـ (۳) سفر ـ کوچ ـ ایک دن کا سفر ✚

مرحلہ طے کرنا ـ ف ـ فعل متعدی ـ منزل پوری کرنا ✚ درجہ طے کرنا ✚ معاملہ رفع کرنا ـ کام نبٹانا ✚

مَرحَمَت ـ ع ـ اسم مؤنث ـ رحم ـ مہربانی ـ دیا ـ کرپا ـ کرم ـ الطاف ـ عنایت ـ نوازش ـ انوگرہ ✚

مرحمت کرنا ـ ف ـ فعل متعدی ـ عطا فرمانا ـ عنایت کرنا ـ بخشنا ـ دینا ✚

مَرحُوم ـ ع ـ صفت ـ (۱) رحمت کردہ شدہ ـ بخشا گیا ـ مغفور ـ بیکنٹھ باشی ـ جنتی ـ سُرگباشی ـ (۲) مجازاً متوفی ـ فوت شدہ ـ مرا ہوا ✚

مُرَخَّص ـ ع ـ صفت ـ رخصت کیا گیا ـ اجازت دیا گیا ـ روانہ کیا گیا ✚ رخصت

مرخص ہونا ـ ف ـ فعل لازم ـ (۱) رخصت ہونا ـ چل پڑنا ـ اجازت پانا ـ سدھارنا ـ روانہ ہونا ـ کوچ کرنا ✚

مُرَخَّم ـ ع ـ صفت ـ نرم کیا گیا ـ وہ کلمہ جسکا اخیر حرف گرا دیا گیا ہو جیسے گوز مرخم ہے گوزن کا اور ماں مرخم ہے مانند کا ✚

مَرد ـ ف ـ اسم مذکر ـ (۱) نر ـ مادہ کا نقیض ـ مذکر ـ جیسے مرد کی صورت ہو کر ڈرتے ہو ✚ (۲) آدمی ـ آدم زاد ـ بشر ـ متنفس ـ شخص ـ منش ـ منکھہ ـ مانس ـ جیسے دیئے بلے مرد مانس گھر ہی بھلے (ہندو عو) (۳ ـ ف) خاوند ـ شوہر ـ پتی ـ سوامی ـ بھرتار ـ خصم ـ کنتھ ـ (۴ ـ ہندو) قوم ـ ذات ✚ کل ـ آشرم ـ تبار ـ برن ـ جیسے تم کون مرد ہو یعنی کس قوم یا ذات کے ہو ـ (۵ ـ صفت) شریف ـ خاندانی ـ عالی خاندان ـ عالی نسب ـ اونچے گھر کا ـ بڑے گھرانے کا ـ اشراف ـ جنٹلمین ـ جیسے مرد کی بات اور گاڑی کا پہیہ آگے کو چلتا ہے (کہاوت) یعنی شریف کا اقرار روز بروز پختہ ہوتا جاتا ہے ✚ مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو ـ (۶ ـ ف) بہادر ـ شجاع ـ سُورما ـ سورمبیر (یہ لفظ سنسکرت مرتیہ मर्त्य سے ملتا ہوا ہے) ✚

مردِ آدمی ـ ف ـ صفت ـ شریف ـ اشراف ✚ مہذب ـ جنٹلمین ✚ بھلا مانس ✚

مرد باز ـ ف ـ صفت ـ (بازاری) وہ عورت جسے مردوں سے رغبت ہو ✚ پُرشہوت ـ مستانی ـ شہوت پرست ✚

مردِ خدا ـ ف ـ اسم مذکر ـ (۱) خدا شناس ـ عارف ✚ پارسا ـ (۲) بندۂ خدا ـ ؎

جب داغ کو ڈھونڈھا کبھی بتخانہ میں پایا ٭ گھر میں کبھی اس مردِ خدا کو نہیں دیکھا (داغ)

مرد روغن ـ ف ـ اسم مذکر ـ (بازاری) منی ✚ نطفہ ـ آبِ پشت ✚

مردِ کار آمد یا مردِ کاری ـ ف ـ اسم مذکر ـ وہ شخص جو کاموں کو باحسن وجوہ سرانجام دے ـ کامی آدمی ـ کام کا آدمی ـ لائق آدمی ـ تجربہ کار آدمی ✚

مرد کی ذات ـ ف ـ اسم مذکر ـ نر ـ مذکر ✚ ذکور ـ مرد کی جنس ✚

مرد کی صورت ـ ف ـ اسم مؤنث ـ عو ـ مجازاً مرد ـ پُرش ـ پُرکھ ـ مانس ✚ مرد کی ذات ✚

مرد کی صورت نہ دیکھنا ـ ف ـ فعل لازم ـ عورت کا مجرد یا اچھوتی رہنا ـ مرد کے پاس تک نجانا ـ مرد سے واقف نہ ہونا ✚

مرد مانس ـ ف ـ اسم مذکر (ہندو عو) ہر دو مترادف ـ مرد ـ جیسے مرد مانس گھر ہی بھلے

مردِ معقول ـ ف ـ ع ـ صفت ـ بھلا مانس ـ شریف ـ وضیع ـ اشراف ـ مہذب ـ شائستہ ✚ ذی فہم ـ سمجھدار ـ دانا ـ دانشمند ✚

مردِ میداں ـ ف ـ اسم مذکر ـ سُورما ـ بہادر ـ دلیر ـ جری ـ مبارز ✚ حریف ـ مقابل ✚

مُردار ـ ف ـ صفت ـ (۱) اپنی موت سے مرا ہوا ـ (۲) ناپاک ـ نجس ـ ناجائز ـ حرام ـ غیر مباح ـ (۳) بیجان ـ مُردہ ـ جیسے پاؤں کی کھال مُردار ہو گئی (۴ ـ اسم مذکر) جانور مُردہ ـ وہ جانور جو اپنی موت سے مرا ہو (۵ ـ کلمۂ تنفر و عتاب) نہایت حقیر و ذلیل شل کنیز عورت ✚ بدبخت ـ بدنصیب ـ نالائق ✚ پلید ـ نابکار ـ قطامہ ـ قحبہ ـ ناکارہ ـ فاحشہ ـ غضبانی ـ جیسے مُردار کو اتنا سمجھایا مگر نہ مانی پر نہ مانی ـ اس مُردار نے میری چیز برباد کر دی ✚ ؎

سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے ٭ کون پھرتا ہے یہ مُردار لئے پھرتی ہے (ذوق)

دخترِ رز کو نہ منہ ہم تو لگاتے زاہد ٭ کیا کریں آکے پڑا ہے اسی مُردار سے کام (نصیر)

دُنیا وہ فاحشہ ہے کسی سے نہیں بچی ٭ دیکھا جسے تو اُسکے یہ مُردار ساتھ ہے (درد)

مُردار سنگ ـ ف ـ اسم مذکر ـ ایک دوا کا نام جو سُرب سوختہ یعنی پھُکے ہوئے سیسے اور سیندور سے بنائی جاتی ہے ـ عربی میں مُرداسنج ـ فارسی میں مُردہ سنگ بھی کہتے ہیں ـ ابن بیطار کے قول کے موافق اوّل درجہ میں سرد ـ بعض کے نزدیک اوّل میں بارد ـ تیسرے میں یابس ✚

مُردار مال ـ ف ـ اسم مذکر ـ خلافِ شرع حاصل کیا ہوا مال ـ ناجائز مال ـ حرام مال ـ

جیسے رشوت یا رباخواری وغیرہ +

مُردار تُھدی پر لڑنا - ۱ - فعل لازم - حرام مال پر تکرار کرنا +

مُردار ہو جانا - ۱ - فعل لازم - حرام ہو جانا - ناجائز ہو جانا - حلال کرنے کے قابل نہ رہنا - قابل ذبح نہ رہنا ؎

کر ذبح اُسکو جلد کہ مُردار ہو نہ جائے ۔ یہ تیرے ناوکِ ستم وجور کا شکار (ظفر)

مُرداری - ۱ - اسم مؤنث - عورچھپکلی - چلپاسہ - گرفش - عزغ - پنجابی کوڑھ کرلی ؎

شیخ صاحب کی ہیں جو ناز دیں پیوستہ یوں ۔ سر ملا کر جسطرح لڑتی ہیں دو مُرداریاں (نکہت)

گورکی چھتی بھوں پر سوجھی ہے چہبتی مجھے ۔ یعنی یں اُسکی نہیں لڑتی ہیں دو مُرداریاں

مَرد افردی - ۱ - اسم مؤنث (عوام) زور آوری - زبردستی - دھینگا دھینگی - بہ زوری

مَردانا - ۱ - اسم مذکر (سوا) زنانا کا نقیض - وہ جگہ جہاں مرد جمع ہوں - نامحرم لوگوں کا نشست (۲) دیوان خانہ - بیٹھک - مردانہ نشست گاہ +

مردانا کرانا - ۱ - فعل متعدی - عورتوں کو ہٹا کر مردوں کو بلانا - نامحرم مردوں کا گھر میں پردہ ہو کر آنا - جیسے وعظ کے لیئے مردانہ کرا دو +

مردانا ہونا - ۱ - فعل لازم - عورتوں کا پردہ میں جاکر مردوں کا آنا +

مَردانگی - ف - اسم مؤنث - مردپن - مردانیت - مردمزاجی - مردی - مردمی - بہادری - جوانمردی + دلیری - جُرأت +

مردانہ - ف - صفت (۱) مرد سے نسبت رکھنے والا - منسوب بہ مرد - جیسے ہمت مردانہ غیرت مردانہ (۲ - تابع فعل) مردوار - مرد کی مانند - دلیرانہ - مردی سے جرأت سے دلیری سے (۳ - تابع فعل) مرد کا سا - ذکور کی مانند مثلِ مذکر - جیسے چال نانی بھیس مردانہ - (۴ - ۱ - اسم مذکر) دیکھو (مردانا)

مردانہ بھیس - ۱ - اسم مذکر - مردوں کا سا روپ - مردانہ لباس یا صورت - مرد کا سا بھیس - جیسے مردانہ بھیس میں جاکر سارے لشکر کی خبر لے آئی +

مردانہ جوڑا - ۱ - اسم مذکر - مردوں کے پہننے کا لباس یا جوتا +

مردانہ چال - ۱ - اسم مؤنث - مردوں کی سی رفتار +

مردانہ مکان - ۱ - اسم مذکر - وہ مکان جس میں مرد جمع ہوں - مردوں کے بیٹھنے کا مکان - دیوان خانہ - بیٹھک +

مردانہ وار - ف - تابع فعل - مردوں کی مانند - بہادرانہ - دلیرانہ +

مردانی - ۱ - اسم مؤنث - (۱) وہ عورت جو آپ کو مردوں کے مُشابہ بنائے - فارسی مردانہ (۲ - اسم مؤنث) چالاک عورت - مردوں کے سے کام کرنے والی عورت + (۳ - صفت) مرد سے نسبت رکھنے والی - منسوب بہ مرد - جیسے مردانی جوتی - مردانی پوشاک

مَردَک - ف - اسم مذکر (مرد کی تصغیر بالتحقیر) لغوی معنی چھوٹا مرد - مردوا + ٹھگنا - نہایت پستہ قد + - ادنٰے ذلیل اور خوار آدمی - حقیر آدمی - کلمۂ حقارت جو بطور دشنام زبان پر لاتے ہیں (قطعۂ معروف دربیانِ جن) ؎

اِس طرح کاٹے غضب یہ مردک ۔ پڑھ کے دیوے جو کوئی یاں دستک
تالیاں اُسپہ بجاتا ہے یہ ۔ چٹکیوں میں ہی اُڑاتا ہے اُسے
(بطور مزاح)

مُردگاں - ف - اسم مذکر - مُردہ کی جمع - مُردے - مرے ہوئے لوگ +

مَردُم - ف - اسم مذکر - چونکہ یہ اسمِ جنس ہے لہٰذا مفرد اور جمع دونوں کے واسطے آتا ہے (۱) عام لوگ - مرد - آدمی - مانس - منش - انسان - آدم (۲) شائستہ آدمی - مہذب آدمی - تہذیب یافتہ آدمی - اہل آدمی - چنانچہ نامردم نااہل کو اسی وجہ سے کہتے ہیں - (۳ - اسم مؤنث) مردمِ چشم یا مردمک چشم کا مخفف - آنکھ کی پُتلی - مینک +

مَردُمِ آبی - ف - اسم مذکر - آدمِ آبی - جل مانس - دریائی آدمی - ایک قسم کے آدمی کی صورت کے حیوانات جو سمندر میں ہوتے ہیں + ؎

ڈوبتے دیکھو مردُمِ آبی ۔ میری ان اشکبار آنکھوں میں (عاشق)

(عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اکثر اوقات ساحل دریائے شام پر مردمِ آبی یعنی جل مانس پانی سے باہر نکلتے اور آدمیوں پر دفعۃً حملہ کرتے ہیں ان کی شکل بعینہ انسان سے مشابہ ہے مگر دُم کی علامت سے حیوانیت ثابت ہوتی ہے - ہماری رائے میں جسطرح دریائی گھوڑے ہیں اُسی طرح یہ بھی ہونگے - آدمی کی شکل کی مچھلی تو مؤلف نے بھی دیکھی ہے) +

مردم آزار - ف - صفت - لوگوں کو ستانے والا - ظالم - جلاد - ستمگر - موذی - بیرحم - نردئی - جفاکار + اتیائی +

مَردُم خوار - ف - اسم مذکر (۱) آدم خور - منش بھکشی - راکشس - وحشی - بہائم سیرت - وہ لوگ جو آدمیوں کو کھا جاتے ہیں (۲ - ۱) بیرحم +

مردم خیز - ف - صفت - اچھے آدمی پیدا کرنے والی جگہ - وہ مقام جہاں عمدہ لائق اور بہادر آدمی پیدا ہوں + وہ جگہ جہاں آدمی کثرت سے پیدا ہوتے ہوں +

مردم شماری - ف - اسم مؤنث - منش گنتی - آدمیوں کی تعداد +

مردم گیا - ف - اسم مؤنث - (۱) ایک قسم کا پودا جو صدود چین میں بشکل مردم پیدا ہوتا اور اُسکے پتے آفتاب کے مقابل رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر کوئی اُسے اکھاڑلے تو فوراً مر جائے (۲) تزکِ جہانگیری میں بمعنی حنظل آیا ہے +

مردُمک - ف - اسم مؤنث (تصغیر مردم) آنکھ کی پتلی - مینک ؎

مردُمک بنکے رہے دیدۂ بیدار میں رُوح ۔ کہ مزا پائے سو حسرتِ دیدار میں روح + (لارشد)

مردُمی - ف - اسم مؤنث (۱) انسانیت - وفا - رعایت - مروت - ملاحظہ - خُلق -

اخلاق۔ اہلیت۔ (۲) بہادری۔ شجاعت۔ جوانمردی۔ ؎

ہاں دل پہ ضرب ہو تو نہ تیغ نگاہ کی دیکھیں تو مردمی تیری چشم سیاہ کی (؟)

مِرْدَنگ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) ایک قسم کی ڈھولک جو طبلہ نما ہوتی ہے ؎

یاں تلک شیخ و برہمن ہیں طرب میں مصروف دیر میں بجتی ہے مردنگ حرم میں ڈھولک (سودا)

(۲) ایک قسم کا شیشہ کا فانوس جو بشکل مردنگ ہوتا اور شمع روشن کرکے اُس کے اُوپر رکھ دیا جاتا ہے ؎

شمع روشن پرتو رخسار ہے اللہ رے حُسن آئینہ بھی کم نہیں اے شعلہ رو مردنگ سے (برق)

کیا شب تار لحد سے غم کہ پہلو میں ہے دل ساتھ لیکر جائینگے صابر یہ ہم مردنگ شمع (صابر)

مِرْدَنگی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) مردنگ بجانے والا (۲) اسم مؤنث (مکمعنی) مردنگ۔

مُرْدَنی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) موت کے آثار۔ علامت مرگ جو چہرے پر خون کے خشک ہوجانے سے پائی جاتی ہے۔ چہرے کی زردی جو بوقت مرگ نمایاں ہوتی ہے (۲۔ ہندو) موتا۔ میت۔ مرنا + موت۔ قضا +

مُرْدَنی پھرجانا یا پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ علامت مرگ و آثار موت کا چہرے پر نمایاں ہوجانا۔ چہرے کا رنگ زرد پڑجانا + زندگی سے مایوس ہوجانا ؎

یہ جب یقیں ہو مجھے اُس پہ کوئی مرتا ہے تو میرے منہ پہ نہ کیوں مُردنی بھلا پھرجائے (جرأت)

بزم میں تو اتو چل اے رشک صبح شمع کے منہ پر پھری ہے مُردنی (میر)

تیرے جانے سے وہ بنا ہے تماشا گاہ مرگ مُردنی پھرتی ہے روئے عاشق دلگیر پر (صابر)

مُرْدَنی چھانا یا چھاجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ دیکھو (مردنی پھرجانا) ؎

کیوں نہ چہرے پہ پھر مُردنی چھائی ہوئی تیغ قاتل رہ گئی گردن تلک آئی ہوئی (معروف)

دیکھکر قاتل کی آمد داغ دل میں شاد شاد اور غمخواروں کے منہ پر مُردنی چھائی ہوئی (؟)

دن تو ہو جاتا تھا ہر طور سے چل پھر کے بسر لاتی تھی آفت تازہ شبِ فرقت دل پر
مُردنی شام سے چھا جاتی تھی میرے منہ پر روز کرتا تھا شبِ ہجر کی مر مر کے سحر
ایک جا پر نہ قرار آتا تھا سیماب کی طرح
لوٹا کرتا تھا پڑا ماہیٔ بے آب کی طرح

مُرْدَنی میں جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (ہنود) میت کے لیجانے میں شریک ہونا کریاکرم یا تجہیز و تکفین میں جانا۔ مُردے کو دفنانے جانا۔ مرنے میں جانا +

مردُوا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱۔ ع) مرد کی تصغیر و تحقیر مرک جیسے مردوے ماں جائے[1] (۲) مرد بیگانہ جیسے ماں نگوڑی سودا کر نکلے[2] پیارے ننھے لڑکے کو بھی کہتی ہیں جیسے مردوا تکا کر لے شرم نہیں آتی؟

مَرْدُود۔ ع۔ صفت۔ (۱) رد کیا گیا۔ نکالا گیا۔ کسی جگہ سے باہر کیا گیا خارج کیا گیا۔ بے عزت کیا گیا + ملعون۔ نابکار۔ راندہ گیا ؎

میں وہ مردود جہاں ہوں کہ ڈر ہے مجھے قبر سے پھینک نہ دے زمیں نہ کہیں (امیر مجروح)

(۲) نالائق۔ کمبخت۔ بدنصیب۔ پاجی۔ نکما + بے نام و نشان۔ جیسے مرگئے مردود جنکی فاتحہ نہ درود ؎

تا عاشر کے ہونے سے ہے تیرا دیدار کوئی مردود ہی انصاف کا خواہاں ہوگا (؟)

مردُود ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نکالا جانا۔ راندا جانا۔ باہر کیا جانا + ملعون ہوجانا +

مُرْدوں۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (مُردہ کی جمع) مُردے +

مُرْدوں کو اوندھا ڈال رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ عو۔ مُردوں کی فاتحہ درود نہ کرنا۔ شب برات کا تہوار نہ منانا۔ جیسے شب برات کو فاتحہ درود کہاں سے کریں۔ مُردوں کو اوندھا ڈال رکھیں؟ (سگھڑ سہیلی)

مُرْدوں کی ہڈیاں اُکھیڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) اساتذۂ سلف کے کلام میں نقص نکالنا۔ (۲) مُردوں کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنا (۳) اگلے لوگوں کا تتبع کرنا + پرانے مضامین باندھنا + اگلے لوگوں کی باتوں کو بُرا کہنا + مرے ہوئے لوگوں کا عیب ظاہر کرنا + مُردوں کو یاد کرنا ؎

ہمارے آگے ہے ذکر اگلے دوستداروں کا پرائے مُردوں کی وہ ہڈیاں اُکھاڑتے ہیں (ظفر)

مُرْدُوئی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ مُردوے کی جمع ؎

مردواں کو جو کہا منے کرمت جھانک مُوئی تو وہیں زہر کی پُڑیا کو دوا چھانک مُوئی (رنگین)

مُرْدوے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عو۔ (۱) مُردوا کی جمع۔ بہت سے مرد جیسے ڈھیر مُردوے بیٹھے ہیں (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے اِس مُردوئے نے تو ستا مارا۔ اِس مُردوے سے خدا بچائے +

مُرْدَہ۔ ف۔ صفت۔ (یہ لفظ سنسکرت مرتک [illegible] سے ملتا ہوا ہے جسکی بجائے مرت [illegible] بھی آیا ہے) (۱) مقابل زندہ۔ بیجان۔ بے رُوح + مرا ہوا۔ مُوا ہوا۔ مُتوفی جیسے مُردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ خلقت مُردہ پسند ہے + (۲۔ ۲۔) مجازاً دُربل۔ ناتواں۔ کمزور۔ ماندہ شکستہ۔ بودا۔ ضعیف۔ نحیف جیسے وہ تو نرا مُردہ ہے۔ اُس مُردے سے کیا ہو سکتا ہے (۳۔ ۲۔) عمر رسیدہ۔ عمر کا پکا۔ نہایت بُڈھا۔ (۴۔ ۲۔) مُرجھایا ہوا۔ افسردہ۔ پژمردہ۔ کُملایا ہوا جیسے مُردہ پان۔ مُردہ پھول وغیرہ۔ (۵۔ ۲۔) اُجھاگے کمبخت بدنصیب۔ ناشاد۔ نامراد۔ مری لیا۔ مرنے جوگا جیسے مُردہ جا کر دیں اٹھ رہا + (حالت خفگی میں اپنے نوکر یا لڑکے کی نسبت کہتی ہیں) (۶۔ اسم مذکر) میّت لاش۔ لاشہ۔ لوتھ۔ جنازہ۔ (۷) گُشتہ۔ مری ہوئی دھات جیسے سیماب مُردہ (۸) افسردہ دل۔ پژمردہ دل۔ زندہ دل کا نقیض ؎

[1] مردوا مجھ سے کہے ہے چلو آرام کریں + جسکو آرام وہ سمجھے ہے وہ آرام ہے لوج (انشاء)

مُنہ سے نہ ہم ایسے دیا چپ تھا کہ یہ — بس کُھلی نگاہ دیکھ ہنسنے لگا تھا کھٹ (رہبر)

مُردہ اُٹھانا۔ ف۔ فعل متعدی۔ (۱) تجہیز و تکفین کرنا۔ کسی کا گور کو مرگھٹ کو لیجانا۔ (۲) میت کی رسمیں ادا کرنا مثلاً تیجا سوم پھول دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ

مُردہ بدست زندہ۔ ف۔ کہاوت۔ ہو یعنی جب آدمی مرگیا تو زندہ کا ہے وہ اُسکا حال کرے یہ ناچار اور اُسے اختیار ہے۔ مجازاً بے بس بیکس مجبور اور مظلوم کے حق میں بولتے ہیں ∘

کیوں نہ پامال ہو مُردہ ہے بدست زندہ — جسم دوزخ میں ہے فردوس میں جانا بھی (ظہیر)

مُردہ بھاری ہونا۔ ف۔ فعل لازم۔ علامت میت کا بوجھل اور وزنی ہونا۔ لاشہ کا بھاری ہونا ∘

کرتے رہتے نت فغان و آہ و زاری — اندوہ میں اپنی عمر گزری ساری
جرأت از بسکہ بار غم دل پہ — تھا بعد فنا بھی اپنا مُردہ بھاری (جرأت)

(۲) نہایت بے استطاعتی پر بھی اپنے با استطاعت حریف پر غالب ہونا ∘

بوالہوس سامنا کس مُنہ سے کریگا میرا — ایسے ویسے پہ تو مُردہ بھی مرا بھاری ہے (رند)

(۳) عوام میں مشہور ہے کہ جو نہایت گنہگار مرتا ہے تو اُسکا مُردہ وزنی اور بوجھل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے نہایت گنہگار رہنے پر اطلاق ہونے لگا ∘ (یہ محاورہ فارسی اس مثل سے لیا گیا ہے۔ مُردہ او بر زندہ تو بار است جسکی اصل ایک فاضل خراسانی اور ملا حسین خوند ساری کے قصہ سے متعلق ہے)

مُردہ پسند۔ ف۔ صفت۔ مرنے کے بعد قدر کرنے والا۔ مُردے کو پسند کرنیوالا

واقعی قسمت اہل دنیا ہوتے ہیں مُردہ پسند — اُٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدرداں پیدا ہوا (نسیم دہلوی)

مُردہ جلانا۔ ف۔ فعل متعدی۔ (ہندو) میت کو پھونکنا۔ مُردے کو داغ دینا +

مُردہ خراب ہونا۔ ف۔ فعل لازم۔ مُردے کی مٹی عزیز یا پلید ہونا۔ میت کا رُسوا ہونا۔ مُردے کا گڈا بنانا۔ رسوائے خلائق ہونا ∘

دکھلاتے پھرتے ہیں وہ زمانے کو میری لاش — کیسا گلی گلی مرا مُردہ خراب ہے۔ (حیا)

مُردہ دل۔ ف۔ صفت۔ افسردہ دل۔ اُداس۔ آزردہ۔ رنجیدہ۔ مغموم۔ دل شکستہ۔ بیدل۔ دلگیر۔ غمگین۔ محزوں۔ اندوہگیں + کم ہمت۔ سُست ∘

مُردہ دل قدرِ زیست کیا جانے — بخدا زندگی عجب شے ہے (معروف)

مُردہ دیکھنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ عورتوں کی قسم سخت۔ مرا ہوا دیکھنا۔ جنازہ دیکھنا جیسے ہمارا مُردہ دیکھے جو وہاں جائے۔ ہمارا مُردہ دیکھو جو اُس سے ملو یہ ہمارے کے ساتھ بولتی ہیں

مُردہ شُو۔ ف۔ اسم مذکر۔ مُردے کو نہلانے والا۔ میت کو غسل دینے والا۔ غسال +

مُردہ شُو کے حوالے / مُردہ شُو لے جائے — ف۔ محاورہ۔ عورتیں موت کے حوالے۔ مرجائے۔ غسال کے سپرد ہو۔ دنیا سے جاتا رہے۔ غارت ہو۔ مرجائے۔ ناپید ہوجائے۔ درگور ہو ∘

کام اُسکے کیجئے جن ہمیں بنت العنب سے کیا — ہے آپ زندگی بھی تو لے جائے مُردہ شُو۔ (رہبر)

مُردہ کردینا یا کر ڈالنا۔ ف۔ فعل متعدی۔ (۱) نہایت ضعیف و نحیف کردینا۔ کمزور کردینا۔ مرنے کے قریب کردینا۔ مُردہ سا بنا دینا۔ جیسے دو ہی فاقوں نے مُردہ کردیا۔ (۲) مار ڈالنا۔ نیم کردینا۔ حلال کرنا ∘

برس آن کے کاٹنے پچھاڑنے کو لاکاٹ جب آپ لیا — جیوتے کو مُردہ کر ڈالا وہ آگ کے حلال کیا (مجن کیسرا)

مردھا۔ ف۔ اسم مذکر۔ اصل میں مردہ تھا یعنی سواہ ادہ (۱) مقدم۔ مُکھیا۔ چودھری۔ جوہر کش پیادہ کا نشر لوف۔ (۲) ایک ادنیٰ قوم جیسے بادشاہی مردھے جو پیادوں کا کام دیا کرتے تھے +

مردی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) مردانیت۔ مردپن۔ انسانیت۔ آدمیت (۲) بہادری مردانگی۔ (۳) رجولیت۔ قوتِ تولید۔ قوتِ باہ +

مُردے۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) مُردہ کی جمع۔ (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ جیسے مُردے مجھے مت ستا۔ (ع)

مُردے پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من۔ ف۔ کہاوت۔ جب مصیبت ہی ہے تو جیسی تھوڑی ویسی بہت۔ جہاں سو وہاں سوا سو +

مُردے سے یا مُردوں سے شرط باندھ کر سونا۔ ف۔ فعل لازم۔ ایسا سونا کہ قیامت کی خبر لانا۔ قیامت تک سونا + جاگنے کا نام نہ لینا + کثرت سے سونا بہت سونا۔ غفلت کی نیند سونا ∘

مُردے سے شرط باندھ کے سوئے مرتے سبب — آنکھیں ہیں انکی قبر مگر بخت خواب کو (صابر)

مُردے کا مال۔ ف۔ اسم مذکر (۱) وہ متروکہ مال جو ارزاں فروخت ہو (۲) لاوارثی مال۔ وہ مال جسکا کوئی والی وارث نہ ہو۔ سستا مال۔ بہت ارزاں مال جیسے یہ کچھ مُردے کا مال نہیں ہے کہ مُفت اُٹھا دیں ∘ نقدِ دل اپنا لگا یوں بیت ہی عبث

مُردے کو بیٹھکر روتے ہیں اور روٹی کو کھڑے ہوکر۔ ف۔ کہاوت۔ روزگار کا غم میت کے غم سے زیادہ ہوتا ہے۔ روٹی کا ماتم مُردے کے ماتم سے زیادہ ہوتا ہے +

مر رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) مرجانا۔ زندہ نہ رہنا۔ موت آجانا۔ (۲) مجازاً بیٹھ رہنا۔ جہاں جانا وہیں کا ہو رہنا۔ دیر لگا دینا + ∘

گیا تھا کہ کے اب آتا ہوں قاصد کو تو موت آئی — دل بیتاب وہاں جاکر کہیں تو بھی نہ مر رہنا۔ (داغ)

(۳) سو جانا۔ سو رہنا۔ بے خبر ہوجانا۔ سُونی کی لے رہنا۔ پڑ رہنا۔ لیٹ رہنا جیسے تو تو شام ہی سے مر رہتا ہے ∘

ہمیشہ شام سے ہمسائے مر رہتے ہیں آتش — ہمارا نالۂ دل گوش کو فسانہ ہوا۔ (آتش)

مرزا۔ ف۔ اسم مذکر۔ اصل میں میرزا یعنی امیرزادہ تھا۔ (۱) سردارزادہ۔ امیرزادہ۔ میرزادہ۔ شہزادہ۔ کنور۔ راجکمار۔ بدمرشد زادہ۔ نیک زادہ۔ (۲) مغلوں کا لقب۔ مغل زادہ۔ مغلوں کے نام کا اکثر اوّل جز کبھی آخر جیسے مرزا امیر بیگ۔ مرزا فاضل بیگ۔ احمد مرزا۔ سلطان مرزا

عباس مرزا وغیرہ۔ لیکن جب اخیر میں لگاتے ہیں تو وہاں پیارا منظور نظر اس قبیل کے معنی ہوتے ہیں اور پیا سے ہی اخیر میں یہ لفظ لگایا جاتا ہے (۳) خاندانِ تیموریہ کے شہزادوں کا لقب ✦ صاحب عالم۔ (۴-۱) نازک۔ نازک طبع

مرزا بے پروا - ہ - اسم مذکر۔ نہایت بے پروا آدمی۔ نہایت غافل آدمی۔ ازحد بے فکر آدمی ✦

مرزا پھویا - ہ - اسم مذکر۔ نہایت نازک اندام آدمی۔ نہایت نازک چھوئی موئی ✦ آرام طلب آدمی۔ تن آسان آدمی ✦ زحمت سے بچنے والا آدمی ✦ بیوقوف شہزادہ ✦ (جس طرح عورت کی نسبت موم کی مریم ہے اسی طرح مردوں کے لئے یہ لفظ ہے)

مرزا مزاج - ہ - صفت۔ شہزادوں کے سے مزاج والا۔ بڑا نازک مزاج۔ تنک مزاج نازک طبع۔ نک چڑھا۔ دماغدار۔ نازک دماغ ✦

مرزا منش - ف - صفت۔ نازک مزاج۔ نازک طبع۔ تنک مزاج ✦ ؎

لیتے نہیں مرزا منش جس چیز میں ہووے خلش تو کیا کریگا چھینکر میرے دلِ صد چاک کو (میر سوز)

مرزائی - ف - اسم مؤنث۔ (۱) بزرگی۔ شہزادگی۔ بزرگ منشی۔ (۲-۱) بڑے حکومت۔ حاکمانہ مزاج ✦ تکبر۔ نخوت۔ (۳-۱) سرداری۔ حکومت۔ حاکمی۔ (۴-۱) نیم جامہ نیمہ آستین۔ کُرتی ✦ صدری۔ جاکٹ۔ واسکٹ ✦ آدھی یا پوری آستینوں کی کُرتی۔ (مرزا لوگوں کا ایجاد ہے ✦)

مرزئی - ہ - اسم مؤنث۔ مخففِ مرزائی بمعنی نیم جامہ ✦

مُرسَل - ع - اسم مذکر۔ بھیجا ہوا۔ رسُول۔ پیغمبر۔ نبی۔ وہ نبی جسے خدا کی طرف سے کتاب ملی ہو ✦ ارسال کیا گیا۔ فرستادہ شدہ ✦

مُرسِل - ع - اسم مذکر۔ نامہ بھیجنے والا۔ بھیجنے والا۔ ارسال کرنے والا ✦

مُرسَلَہ - ع - صفت۔ بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ روانہ کردہ شدہ۔ ارسال کیا ہوا ✦

مُرسَلِین - ع - اسم مذکر۔ مُرسَل کی جمع بمعنی رسُول۔ بہت سے پیغمبر ✦

مرسُوم - ع - صفت۔ (۱) باندھا گیا۔ رسم ڈالا گیا۔ مقرر کیا گیا (۲) نشان کیا گیا (۳ - مجازاً) مشاہرہ۔ تنخواہ۔ وظیفہ۔ روزینہ ✦

مُرشِد - ع - اسم مذکر (۱) ہدایت کرنے والا۔ راہ نیک بتلانے والا۔ پیروہت۔ رہنمائی کرنے والا۔ رہنما۔ پیر۔ ہادی۔ گرو۔ مہنت ؎

زاہد کمالِ پیر مغاں تجسے کیا کہوں مُرشد وہاں خطاب ہے ادنےٰ مُرید کا (داغ)

(۲-۱) اُستاد۔ چالاک۔ ہُشیار۔ عیار۔ شریر۔ حرامزادہ۔ فریبی۔ دغا باز۔ پاکھنڈی۔ حیلہ باز۔ گرُو گھنٹال ✦

مُرشِد اللہ - ع - اسم مذکر۔ آزاد فقیر۔ ہادی اللہ۔ ہادی۔ رہنما۔ پیر مُرشد۔ گرُوجی۔

مرشد اللہ شب مراقب میں یہ رو کے کل کہتا بالکوں نے دھوپ میں انکا سُکھایا بسترا (انشا)

مُرَصَّع - ع - صفت۔ (۱) جڑاؤ۔ نگینے جڑا ہوا۔ جواہرات جڑا ہوا ✦ آراستہ (۲ - اسم مؤنث) وہ نظم یا نثر جسمیں ہر ایک لفظ کے مُقابل میں دُوسرا لفظ اُسی وزن اور قافیہ کا آیا ہو

مُرَصَّع ساز یا کار - ع + ف - اسم مذکر۔ جڑیا۔ زیور میں نگینے یا جواہرات جڑنے والا ✦

مرصّع کاری - ع + ف - اسم مؤنث۔ جڑت۔ جڑنے کا کام ✦

مَرَض - ع - اسم مذکر۔ روگ۔ دُکھ۔ آزار۔ بیماری۔ علالت۔ کسی عضو کی ساخت یا افعال میں فرق پڑجانے کا نام مرض ہے۔ ؎

ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا لاغری کے سوا مرض نہ رہا (مومن)

(۲-۱) لت۔ دھت۔ عادت۔ جیسے اُسکو بھی بکنے کا مرض ہے۔ تم کیا کرو تم کو لڑنے کا مرض پڑگیا ہے ✦ بحر - ؎ بادہ خواری کا مرض یہ اپنی آپ

مَرَض الموت - ع - اسم مذکر۔ اخیر بیماری جو آدمی کو اپنے ساتھ لیکر جائے۔ مُہلک مرض ✦

مرض خانہ - ع + ف - اسم مذکر۔ بیماری کا گھر ✦ بیماروں کے رہنے کا مکان

سچ کہتے ہیں دنیا کو مرض خانہ ہے واقعہ جبتک میں جیا ایک دن اچھا نہ ہا میں (میر سوز)

مرضِ لاحقہ - ع - اسم مذکر۔ آزار موجُودہ ✦

مرضِ متعدّی - ع - اسم مذکر۔ چھوت کی بیماری۔ لگنی بیماری۔ وہ بیماری جو ایک سے دُوسرے کو ہو جائے

مرضِ مُہلِک - ع - اسم مذکر۔ خوفناک بیماری۔ خطرناک آزار۔ وہ بیماری جسمیں جان کا اندیشہ ہو ✦

مَرضا - ع - اسم مذکر۔ صحیح (مرضیٰ) مریض کی جمع ✦

مَرضِی - ع - اسم مؤنث۔ (۱) رضا۔ رضامندی۔ خوشی۔ پسندیدگی۔ قبولیت۔ منظوری۔ انگیکاری ✦ ہامی۔ اقرار ✦ اتفاق رائے ✦ (۲-۱) اجازت۔ پروانگی (۳-۱) خواہش۔ ضرورت۔ اِچھا ✦

مرضی پٹنا - ہ - فعل لازم۔ (ہندی) میزان پٹنا۔ اتفاق رائے ہونا ✦

مرضئ مولیٰ از ہمہ اولیٰ - ع + ف - محاورہ۔ مالک کی رائے سب سے بہتر ہے خدا جو چاہے سو کرے ✦

مرضی کے موافق - ہ - تابع فعل۔ خاطر خواہ۔ حسبِ اطمینان ✦

مرضی ملنا - ہ - فعل لازم۔ باہم رضامند ہونا۔ ایک من ہونا۔ دل ملنا۔ اتفاق رائے ہونا۔ پلول ملنا۔ میزان پٹنا ✦

مرضی ملے کا سودا ہے - ہ - محاورہ۔ رضامندی کا معاملہ ہے۔ رضامندی پر موقوف ہے۔ باہم راضی ہوجانے کی بات ہے ✦

مرضی میں آنا - ہ - فعل لازم۔ رائے میں آنا۔ رائے کے موافق آنا۔ پسند ہونا ✦

مرطوب - ع - صفت۔ ترگیلا۔ بھیگا ہوا۔ نم۔ رطوبت دار۔ سیلا ہوا ✦

مُرغ۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) پرند۔ پکھیرو۔ طیر۔ پنچھی۔ پکشی۔ اُڑنے والا جانور ؎

رگِ جاں جانتا ہوں میں ترے ہر مُوئے مشکیں کو ✦ کہ مرغِ رُوح دامِ کاکلِ پیچاں میں پھنستا ہے (ذوق)

(۲-۹) خروس۔ نر ماکیاں۔ ککڑ۔ مُرغا (۳) تشبیہاً متحرک شے مثلاً مرغِ دل۔

مُرغِ رُوح۔ مُرغِ قبلہ نما ؎

اے کماندار تجھے شست کی حاجت کیا ہے مُرغِ دل آپ ترے تیر پہ قرباں ہوتا (...)

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں تڑپے ہے مُرغِ قبلہ نما آشیانے میں۔ (سودا)

مُرغ باز۔ ف۔ اسم مذکر۔ مرغ لڑانے والا۔ مُرغ کا کھلاڑی ✦

مرغ بازی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ مُرغ لڑانا ✦

مُرغِ چمن۔ ف۔ اسم مذکر۔ بلبل۔ ہزار داستاں۔ عندلیب۔ گلدم ✦[1]

مُرغِ خانگی۔ ف۔ اسم مذکر۔ گھر کا پلا ہوا مرغ۔ پالتو مرغ ✦

مُرغِ دست آموز۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہاتھ پر پلا یا ہوا پرند۔ وہ سدھایا ہوا پرند جو چھوڑنے کے بعد ہاتھ پر آبیٹھے ✦

مُرغِ سبزوار۔ ف۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا مرغ اور مرغیاں جنکے حلق کے نیچے سُرخ گوشت اور اُنکے رنگ رنگ کے پر ہوتے ہیں۔ اسکے انڈے نوکدار اور سب مُرغیوں کے انڈوں سے زیادہ مضبوط ہوتے اور بیضہ بازی میں نہایت کار آمد خیال کئے جاتے ہیں ✦

مرغِ سَحَر یا صُبح۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ (۱) خروس۔ ککڑ۔ نر ماکیاں جو صبح کو اذان دیتا ہے ؎

نہ کرو اتنو نگاگر ایک تُو بولا شبِ وصل میں نے سو بار تجھے مرغِ سحر چھوڑ دیا۔ (صہبائی)

(۲) بلبل۔ عندلیب۔ ہزار داستان۔ گلدُم ✦ قمری۔ فاختہ وغیرہ وہ پرند جو اکثر صبح کو چہچہاتے ہیں۔ ؎

یہ جو کی گجر کی منادی شبِ وصال نالہ گلوئے مرغِ سحر سے نکل گیا۔ (امانت)

مرغِ سُلیماں۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ ہُدہُد۔ چکی رہا۔ کُٹ بڑھئی۔ ایک چوٹی دار خوشنما پرند کا نام جو اکثر درخت کھود کر اسمیں گھر بناتا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قاصد بنکر بلقیس کی خبر لینے گیا تھا اسوجہ سے یہ نام پڑگیا ؎

عاشق اُس غیرتِ بلقیس کا ہوں اے آتش بام تک جسکے کبھی مُرغِ سلیماں نہ گیا (آتش)

تیرے ہاتھوں میں پری رُتبہ دو چنداں ہوگا طائرِ رنگِ حنا مرغِ سلیماں ہوگا۔ (نذیر)

مرغِ عرشی۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ جبرئیل علیہ السلام کیونکہ مرغانِ عرشی فرشتوں کو کہتے ہیں ؎

نہ گیا تیر نامہ سوئے رقیب مرغِ عرشی شکار ہوتا تھا۔ (مومن)

مرغِ عیسیٰ یا مسیحا۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ شب پرہ۔ چمگادڑ۔ چگتشیہ جانور جو ضعفِ بصر کے سبب بینا اور رات کو بینا ہوتا ہے۔ مرغ عیسیٰ اس مشہور حکایت کی وجہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مٹی کا پُتلا اسکو بناکر زندہ کیا تھا مگر اُسکی مقعد بنانی بھُول گئے تھے جسکے سبب سے وہ مرگیا تھا لیکن پھر فوراً خدا تعالیٰ نے اُسی کی مانند ایک اور بناکر زندہ کیا۔ اسکی کھال پر خود دو قسمیں ہیں۔ ایسی جانور کے چار پاؤں ہیں اور بچے کو دودھ پلاتا ہے

مُرغِ قبلہ نما۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ طائر قبلہ نما۔ وہ مرغ جو قبلہ نما کے اندر سمت قبلہ ظاہر کرنے کے واسطے بنا رہتا ہے۔ اسکا مُنہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے اور جب پھیرتا ہے اُودھر ہی کو مُنہ رہتا ہے۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں (سودا)

زاہد نہ مُرغِ قبلہ نما کی طرح بھٹک ناداں دو رُوئی چھوڑ دے دل ایک سو لگا (...نسیم)

مرغ کی ایک ٹانگ۔ ۱۔ کہاوت۔ اپنی بات کی ہٹ۔ اپنے جھوٹے قول کی ٹیک۔ بیجا بات کی اڑ (اس کی نسبت قصّے تو بہت سے مشہور ہیں مگر ماں سب کا ایک ہی ہے۔ اسوجہ سے اختصاراً لکھا جاتا ہے کہ کسی شخص کا باورچی بدنیت تھا ایک روز جو اُسکے آقا نے مرغ پکوایا تو یہ اُسکی ایک ٹانگ نکال کر کھا گیا جب دسترخوان چُنا گیا تو آقا نے کہا کہ دوسری ٹانگ کیا ہوئی۔ باورچی نے جواب دیا کہ یہ ایک ہی ٹانگ کی نسل کا مرغا تھا ہر چند اسکو ٹال سے سمجھایا اور قبولوانا چاہا مگر وہ یہی کہے گیا۔ اتفاق سے ایک روز آقا اور باورچی کہیں جا رہے تھے ایک کوڑی پر کوئی مرغ حسبِ عادت ایک ٹانگ اُٹھائے کھڑا تھا نوکر نے کہا کہ دیکھ لیجئے یہ بھی ایک ہی ٹانگ کا مرغ ہے۔ آقا نے جو وہاں جاکر ہش ہش کیا تو وہ دونوں ٹانگوں سے بھاگا۔ اسوقت آقا نے کہا کہ اب اسکی دو ٹانگیں کیونکر ہوگئیں۔ نوکر بولا کہ اگر اُسوقت ہش ہش کرتے تو اُسکی بھی دو ہی ٹانگیں ہوجاتیں۔ غرض وہ اپنے قول سے نہ پھرا۔ پس اس تمام مثل کا ماحصل نکالکر معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) ✦

مرغ لڑانا۔ ۱۔ فعل متعدی۔ (۱) مرغوں کی لڑائی کرانا۔ جنگانیدنِ خروساں (۲) دو شخصوں میں لڑائی کرانا جیسے انہیں تو خوب مرغ لڑانے آتے ہیں ✦

مرغِ مُصلّی۔ ف+ع۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو ظاہر میں نمازی و پرہیزگار مگر باطن میں کینہ ور اور مکار ہو ؎

ہے مؤذن جو بڑا مرغِ مصلّی اُس کی مستوں سے نوک ہی کی بات چلی جاتی ہے
پاؤں رُکتا نہیں مسجد سے دمِ آخر بھی مرنے پر آیا ہے پر لات چلی جاتی ہے
ہر سحر و پئے آزارِ آشاماں سے مکر و طامات کی اک گھات چلی جاتی ہے
ایک ہم ہی سے تفاوت ہے سلوکوں میں نسیم یوں تو اوروں کی مدارات چلی جاتی ہے (...)

مرغِ نامہ بر۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ سدھایا اور ہلایا ہوا کبوتر جسکے بازو یا گلے میں خط

[1] مرغ پا۔ ف۔ اسم مذکر۔ بالکل سیدھی ٹانگوں کا گھوڑا۔

باندھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتے ہیں جنگ کی غرض سے دشمنی میں اسے خوب کام نکلا تھا +

مُرغا ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (۱) خروس ۔ ککڑ ۔ مرغ ۔ نرِ ماکیاں (۲ ۔ مجازاً) مورکھ ۔ نامعقول +

مُرغابی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ قاز ۔ جل ککڑ ۔ ایک مشہور پرند کا نام جو اکثر دریا میں تیرتا رہتا اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے +

مرغان ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ مرغ کی جمع بمعنی پرند ۔ پکھیرو ۔ طیور +

مَرغزار ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ وہ جگہ جہاں دُوب گھاس بکثرت کھڑی ہو کیونکہ مرغ بمعنی دُوب ہے مجازاً سبزہ زار ۔ چراگاہ +

مرغُوب ۔ ع ۔ صفت ۔ (۱) رغبت کیا گیا ۔ من بھاؤنا ۔ دلپسند ۔ من بھاتا ۔ پسندیدہ ومقبول ۔ قابلِ رغبت ۔ دلچسپی کے لائق ۔ پسند ۔ ؎

قسمت ہے مرغوب انکو مجکو جینا شاق ہے ۔ میں ادھر مشتاق ہوں اور وہ اُدھر مشتاق ہے (۔۔۔)

(۲) دلکش ۔ دلبر ۔ دلربا ۔ دلفریب ۔ عشق انگیز ۔ محبوب ۔ نیکا ۔ سہاؤنا ۔ پیارا ۔ خوبصورت ۔ سُندر (۳) مزیدار ۔ لذیذ +

مرغُوبُ الطبع ۔ ع ۔ صفت (۱) دلپسند ۔ من بھاؤنا ۔ من بھاتا ۔ وہ چیز جسپر رغبت ہو (۲) منظورِ نظر ۔ محبوب +

مرغُولہ یا مرغُول ۔ ف ۔ صفت (۱) پیچدار ۔ پیچیدہ ۔ تابیدہ ۔ مُڑا ہوا ۔ بل دیا ہوا ۔ بلدار ۔ گھنگر الا ۔ پیچ در پیچ ۔ (۲ ۔ اسم مذکر) مدوّر بنا ہوا کھم ۔ گول تم ۔ کنگرے دار محراب ۔ ڈنڈی دار محراب (۳) گٹکری ۔ پیچیدہ آواز +

مُرغوں ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ مُرغ و مُرغا کی جمع +

مُرغوں کی پالی ۔ ا ۔ اسم مؤنث (۱) مُرغوں کا اکھاڑا ۔ وہ جگہ جہاں مرغ لڑاتے ہیں (۲) پرندوں کی لڑائی ۔ مرغوں کی لڑائی +

مُرغوں کی پالی بندھنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ مرغوں کا اکھاڑا جمنا ۔ مرغوں کی لڑائی ہونا ۔ جیسے اُنکے ہاں ہر جمعہ کو مرغوں کی پالی بندھتی ہے +

مُرغوں کے خواب میں دانہ ہی دانہ ۔ ا ۔ کہاوت ۔ من میں بسے سو سپنے دسے ۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی خواب میں دکھائی دیتا ہے +

مُرغے ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (۱) مرغا کی جمع (۲) حروفِ متغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے اومرغے کہاں جاتا ہے ۔ اس مرغے کو مت لڑاؤ +

مُرغی ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ ماکیاں ۔ ککڑی ۔ مادہ خروس ۔ مادہ مرغ ۔ مُرغے کی مادین +

مرغی اپنی جان سے گئی کھانیوالے کو مزا نہ آیا ۔ ا ۔ کہاوت ۔ غریب نے تو اپنی جان ہار کر کوئی کام کیا مگر دوسرے کی خاطر میں نہ آیا ۔ جانفشانی کی قدر نہ ہونے اور احسان نہ ماننے جانے کے موقع پر بولتے ہیں +

مرغی انڈے کی بحث ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ غیر منتج بحث ۔ بے نتیجہ گفتگو جیسے پہلے مرغی تھی یا انڈا +

مُرغی کا ۔ ا ۔ اسم مذکر (بجائے دشنام) چڑیا کا ۔ جھانپو کا ۔ چڑیا والا ۔ مرغی کا جنا + نیز ایسے شخص کی طرف بھی یہ خطاب ہوتا ہے جسکو اپنے گمان میں احمق خیال کرتے ہیں +

مُرغی کا گُوہ ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (۱) بالکل نکما محض ناکارہ ۔ کسی کام کا نہیں ۔ سب سے برا جیسے گوہ در گوہ مُرغی کا گُوہ (۲) بے فیض آدمی +

مرغی کو تکلے کا گھاؤ یا داغ بہت ہے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ یعنی مفلس کو ذرا سا نقصان بھی بہت ہے ۔ غریب کو تھوڑا نقصان بھی بہت ہے ؎

معروف کا ہے چرخِ چہارم پہ دماغ ۔ اُسکو تو نہیں دماغ سے اپنے فراغ
نگین کے آگے ورنہ کیا مال ہے وہ ۔ مُرغی کو ہے کافی ایک تکلے کا داغ (۔۔۔)

مرغی کی اذان یا بانگ ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ بانگِ ماکیاں ۔ وہ اذان جو خلافِ قاعدہ یا خلافِ فطرت مُرغی دے بیٹھتی ہے اور لوگ اس امر کو منحوس خیال کر کے اُسے ذبح کر ڈالتے ہیں ۔ مثال ۔ مُرغی کی اذان اور عورت کی گواہی کا اعتبار نہیں +

مرغی کی بانگ کون سُنتا ہے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ عورت کی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی ۔ عورت کی ڈینگ کا کیا اعتبار +

مرغی میجر ۔ ا ۔ اسم مذکر ظرافتاً مُرغیوں کی سوداگری کرنے والا ۔ مرغیاں پالنے والا +

مرغی نچاؤنی کا ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (بازاری) بجائے دشنام ۔ چڑیا کا +

مرغی والا ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ (۱) چڑیا کا ۔ جھانپو کا ۔ بجائے دشنام مستعمل ہے (۲) ماکیاں فروش ۔ وہ شخص جو مُرغیاں بیچتا ہے +

مرفُوع ۔ ع ۔ صفت ۔ (۱) بلند کیا گیا ۔ اُٹھایا گیا ۔ رفع کیا گیا ۔ (۲ ۔ نحو) وہ حرف جسپر پیش ہو ۔ مضموم ۔ پیش کی حرکت دیا گیا حرف +

مرفوعُ القلم ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جسکا گناہ قابلِ گرفت یا تحریر نہ ہو ۔ لکھنے سے باز رکھا گیا ۔ معذور جیسے مست یا دیوانے کی حرکت ۔ پاگل آدمی کا گناہ + ؎

چشمِ مخمورِ بتاں سے ہو دیں روکش کیسے پھول ۔ جبکہ مرفوع القلم ہوں یک قلم نرگس کے پھول (۔۔۔)
مُشابہ کوئی اُن آنکھوں سے کم ہے ۔ یہ نرگس ہے سو مرفوع القلم ہے ۔ (درد)

مَرفہ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ ڈھول ۔ طبل جیسے تاشے مرفے والے +

مُرفّہ ۔ ع ۔ صفت ۔ آسُودہ ۔ خوش معاش ۔ دال روٹی سے خوش ۔ معاش سے بے فکر ۔ خوش حال + کھاتا پیتا ۔ پیٹ بھرا +

مرفّہ حال ۔ ع ۔ صفت ۔ خوش حال ۔ فکرِ معاش سے آسُودہ + فارغ بال +

مرقد ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ رقود بمعنی خواب (۱) خوابگاہ ۔ سونے کی جگہ ۔ آرام گاہ ۔ مقام

استراحت - (۵ - مجازاً) قبر - تربت - مزار - گور - ~

بعد مُردن بھی یہاں دستِ تمنّا ہے بلند — بجز بوں مرے مرقد پہ نہ آنا صاحب - (مجروح)

مُرَقَّع - ع - اسم مذکر - (۱) تصویروں کی کتاب - البم ~

ہستیِ نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی — موسمِ گُل میں مرقّع دیکھ کر گلزار کا - (اسیر)

مرقّع میں حسینانِ جہاں کی صورتیں دیکھیں — ہر اک تصویر سے اے جاں تری تصویر بہتر ہے

کیسی کیسی صورتیں کھینچی ہیں اپنے دل میں داغ نے — اس مرقّع میں بھی کیا کیا ہے ورق تصویر کا (داغ)

(۲) قطعات رکھنے کی کتاب (۳) فقیروں کی گدڑی +

مَرْقُوم - ع - صفت - لکھا ہوا - نوشتہ شدہ - لکھا گیا +

مَرْقُومُ الحاشیہ - ع - صفت - (قانون) حاشیہ پر لکھا ہوا (گواہ)

مَرْقُومہ - ع - صفت - لکھا ہوا - تحریر کیا ہوا - نوشتہ شدہ +

مَرْقُومۂ بالا - ع + ف - اسم مذکر - اُوپر لکھا ہوا - مسطورۂ بالا +

مُرکانا - ہ - فعل متعدی (رنگیتوں میں) مروڑنا - بلدینا - موڑنا +

مَرْکَب - ع - اسم مذکر - سواری جس پر سوار ہوں جیسے گھوڑا - کشتی - سفینہ وغیرہ +

مُرَکَّب - ع - صفت - (۱) ترکیب دیا ہوا - ملایا ہوا - ملا ہوا - کئی چیزوں سے ملکر بنا ہوا - مخلوط - آمیختہ - (۲) مداد - دوات کی سیاہی - روشنائی +

مرکّب کرنا - ا - فعل متعدی - ملانا - ترکیب دینا - مخلوط کرنا - آمیز کرنا +

مرکّبات - ع - اسم مذکر - (مرکّب کی جمع - ملی ہوئی دوائیں +

مرکر یا مرکے - ہ - تابع فعل - (۱) نہایت جانفشانی سے - جان جوکھوں سے - بمشکل تمام - دُشواری سے - نہایت دقت سے - کشٹ اُٹھا کر ~

عشق میں منزلِ اوّل ہی بڑی منزل تھی — واں تلک پہنچے تو ہم یار پہ مرکر پہنچے - (مصحفی)

خلوت سرانہ پائی تھی رند ایسی عُمر بھر — مرکر لگا ہے گوشۂ کنجِ مزار ہاتھ - (رند)

(۲) قریب مرگ ہو کر مرنے کی نوبت پہنچکر - ہلاکت کے قریب پہنچکر +

مرکر بچنا یا مر کے بچنا - ہ - فعل لازم - مشکل سے جانبر ہونا - ہلاکت کے قریب پہنچکر بچنا - مرتے مرتے بچنا - خدا کے گھر سے پھر نا - شرکشگی پانا - از سر نو پیدا ہونا - پھر کے جنم لینا - دو بار جنم لینا -

مرکر چھوٹنا - ہ - فعل لازم - موت کر نجات پانا - موت کے سبب چھٹکارا پانا - مرنے کے بعد خلاصی پانا

مَرْکَز - ع - اسم مذکر - (۱) کسی چیز کے کھڑا کرنے کی جگہ - نوکدار چیز جیسے نیزہ وغیرہ کے گاڑنے کی جگہ (۲) کسی چیز کا بیچوں بیچ - عین وسط - منجھ - درمیان - قلب - سنٹر - ناف (۳ - اقلیدس) پرکاری دائرہ کے بیچوں بیچ کا وہ نقطہ کہ اُس سے محیط تک جتنے خطوط مستقیم کھینچے جائیں سب آپس میں برابر ہوں + (۴) صدر مقام - کیمپ + دارالسلطنت - ٹھہرنے کی جگہ - مقام - جائے سکونت - جائے قرار جیسے مرکزِ آفتاب یعنی چوتھا آسمان جو آفتاب کا مقام ہے + (۵) وہ آڑی لکیر جو کاف یا گاف پر کھینچی جاتی ہے (۶) مدار - دورہ کرنے کی جگہ + کیلی - دھری - مانی - وہ چیز جسکے گرد کوئی چیز گھومے (اصل میں یہ مرکز بمعنی نوکدار چیز زمین میں گاڑنے سے اسم ظرف کا صیغہ ہے - پس پرکاری دائرے کے نقطے کو اسی وجہ سے مرکز کہتے ہیں کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں پرکار کے ایک پرہ کی نوک گاڑ کر دوسرے پرے سے دائرہ کھینچتے ہیں)

مرکزِ ثقل - ع - اسم مذکر - وہ نقطہ جسکے گرد کسی جسم کے تمام اجزا در صورتیکہ جسم مذکور اسی نقطے پر سہارا جائے ہر طور سے ٹکے رہیں اور وہ جسم گرنے نہ پائے +

مرکزِ دولت - ع - اسم مذکر - سلطنت کا بیچوں بیچ - دارالسلطنت - دارالامارت - دارالخلافہ - راجدھانی - راجہ یا بادشاہ کا صدر مقام +

مرکزِ زمین - ع + ف - اسم مذکر - وسطِ کُرۂ ارض - مدارِ ارضی +

مُرکنا - ہ - فعل لازم - (پورب) ٹوٹنا - مُڑنا - بل کھانا - بل پڑنا ~

کیں جھٹک موراسیس نوا دیا ایسی کیسی مُرکھائی — یہ جیری موری مینی مُندیا ناجک مُرکی کلائی

مشتری یا کر لاج نہ آئی - (رنگیلا)

مَرْکُوز - ع - صفت - گڑا ہوا + محکم کیا ہوا + مجازاً منظور کیا گیا + پوشیدہ کیا گیا + دلنشین - جیسے مرکوزِ خاطر - جو بات دل میں بیٹھی ہوئی ہو - (یہ لفظ رکز بمعنی زمین میں نیزہ گاڑنے سے مشتق ہے) ÷

مَرکھپنا - ہ - فعل لازم - مرکر تمام ہو جانا - مر مرا جانا - زمین کا پیوند ہو جانا - مرکر خاک میں مل جانا جیسے اس سرزمین میں بہتیرے مرکھپ گئے +

مَرکھنا - ہ - اسم مذکر - سینگ مارنے والا جانور - مارنے کا عادی - شریر جانور - مرکھنا جانور - فارسی میں شاخ زن - (یہ لفظ مر مخفف مارنا اور کھن بمعنی ٹکر سے مرکب ہے)

مرکہیں - ہ - محاورہ - (کلمۂ تنفر و بددعا) کہیں مر بھی چُک - کسی طرح مر بھی جا - خدا کرے مر جائے - غارت ہو - ستیاناس ہو - اُجڑ جا - دفان ہو ~

وہ لب اور اُن سے مجکو جلانے کی آرزو
جنکو دُعا بھی دوں تو کہیں یوں کہ مرکہیں (بدر)

مُرکی - ہ - اسم مؤنث - کان کی پھولدار کیل - کان کے ایک زیور کا نام جسے دُرّ بچہ یا گوکھرو بھی کہتے ہیں + کان کی لو جیسے تمہاری مُرکیاں اچھی نہیں جڑی گئیں +

مُرکیاں - ہ - اسم مذکر - مُرکی کی جمع ~

صبح کا تارا خجل ہے دیکھ بُندے کی لٹک — دیکھ شرمیں یہ جڑاؤ مُرکیاں تھرائے ہے (جرأت)

خوش آب ہیں تیرے کانوں کی مُرکیاں کیا خوب — صدف سے ہونگے نہ ایسے دُرِ ثمین پیدا - (میر)

…ے ساتھ گزرنا۔ جیسے اُس کی اچھی مُرلی بجگئی۔

…ی خوب گزر لیتی (۲) دست آنا۔ پڑپڑ بولنا۔ گانڑ چلنا +

مُرلی دھر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مُرلی دھرنے والا۔ کرشن جی کا لقب جو بانسلی کے شوق کے سبب پڑگیا تھا + بنسی کا بجیا۔ کانا۔ کنھیا۔ شام +

مُرلی دُھن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ بانسلی کی دلکش آواز + بانسلی کی سُریلی آواز +

مُرلیکہ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مُرلی کی تصغیر (گیتوں میں) ؎

مُرلیا رے یاں نہ بجاؤ شام
ہرے ہرے بانس کی نئی رے مُرلیا کھوسے جات پران

مُرلیا باجنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (گنوار) اوّل معلوم۔ دوم گانڑ چلنا۔ دست آنا … جیسے اب کوئی دم کو مُرلیا باجیگی +

… ایک قسم کے تلخ گوند اور اُس کے درخت کا نام جو ملک عرب … میں … پایا جاتا اور ہندی میں بول بروزن گول کہلاتا ہے۔ … درجہ میں گرم وخشک تلیثین کرتا دست لاتا مادّہ فاسد کو … کو تحلیل کرتا ہے۔ یُونانی عبرانی۔ لاطینی وغیرہ سب زبانوں میں ذرا ذرا سے فرق یا اعراب کے تغیر و تبدل سے مگر … یہ لفظ پایا جاتا ہے لیکن اصلاً عربی ہے۔ کیونکہ عربی میں مُر بمعنی تلخ آیا اور … یہ نام پایا ہے + (اگر کسی برتن یا بورئیے پر اس گوند کو جمع کریں اور زمین پر ٹپکنے نہ دیں تو اُسے مُر صاف کہتے ہیں)

مُرمکّی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہی مُر ہے جس کا اُوپر بیان ہوا۔ چونکہ … مکّہ معظمہ میں اعلیٰ قسم کا پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اطبا‌ء یُونانی اپنے نسخوں میں تخصیص کے ساتھ مُر مکّی لکھا کرتے ہیں جس طرح سناء مکّی حُضُض مکّی وغیرہ +

مَرَم ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (ہندی بفتح اوّل وثانی) (۱) علم۔ دانش۔ بِدیا۔ گیان بُدھ۔ بچار۔ (۲) مقصد۔ مطلب۔ غرض۔ مدعا۔ منورتھ (۳) حال۔ احوال۔ کیفیت۔ بپتی۔ سرگزشت + تعلقات (۴) راز۔ بھید + دل کی حقیقت۔ حقیقتِ حال۔ (میراں بائی کا بھجن)

میں تو رام دِوانی میرو مرم نہ جانے کوئے گھائل کی گت گھائل جانے جو کوئی گھائل ہوئے
بند سابن کے … کو مرم نہ جانے کوئے ڈال ڈال اور پات پات میں ہر کی چرچا ہوئے (بھجن)

… ارتھ کو بوجت نا پَن ناچت ہے کبیرا
راگ تال کا مرم نہ جانے دونوں ہاتھ … (دوہا)

(۵) مجازاً باطن۔ دل۔ بلکون۔ اندرُونہ۔ بھیتر۔ اندر ؎

… یہاں … رہے دن رات اب کوئی ایسا نہیں جو سُنے مرم کی بات۔ (دوہا)

دھراُدھر کا سب پُوچھن لاگے کُشَم پیر پیوارا
درد مرم کا کوئی نہ پُوچھے مطلب کا جگ سارا (بھجن)

مُرَم ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ وہ چکنی مٹّی جو کنکروں میں سے جھاڑ جھاڑ کر نکال لیتے اور چھتوں پر بارش کے دنوں میں درزیں بھر جانے کے واسطے ڈالتے ہیں + کنکریلی مٹّی + پتھریلی مٹّی۔ کنکروں کی چھنن +

مَرَمّت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) اصلاح۔ درستی۔ ٹوٹی پھوٹی چیز کو سنوارنا۔ کسی چیز کے نقص یا خلل کی درستی + ترمیم + پیوند پارا۔ پھٹے پرانے کپڑے کی درستی۔ (۲) ۔ (بازاری) گوشمالی۔ سزا۔ جوتا کاری + مار پیٹ۔ مار دھاڑ +

مَرَمّت طلب ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) قابلِ درستی۔ ناقص۔ ٹوٹا پھوٹا۔ اصلاح طلب۔ نادرست۔ درستی طلب +

مرمّت کرانا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) درست کرانا۔ درستی کرانا۔ پیوند پارہ کرانا۔ چیپا چاپی کرانا۔ نقص دُور کرانا۔ سنوروانا +

مرمّت کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سنوارنا۔ درست کرنا۔ اصلاح دینا۔ نقص دُور کرنا۔ درستی کرنا۔ پیوند پارہ اور چیپا چاپی کرنا (۲) ۔ بازاری (محوب) پیٹنا۔ گوشمالی کرنا۔ کان اینٹھنا۔ گت بنانا۔ ٹھیک بنانا۔ جوتا کاری کرنا +

مَرمِٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) مرکر بے نام و نشان اور بے نمود ہوجانا۔ معدوم ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ زمین کا پیوند ہوجانا۔ مرکر تمام ہوجانا۔ نیست و نابود ہوجانا۔ ناپید و ناپدید ہوجانا ؎

واہ رے عشق اور واہ رے چاہ مرمٹے ہم نہ پائی تیری تھاہ (سید)

(۲) تباہ و برباد ہوجانا۔ جان دیدینا۔ کسی پر اپنی جان کھونا + عاشق و شیدا ہونا ؎

ستم پر مرمٹینگے اب ہوس کار غضب تم نے سُنادی امتحاں کی۔
کیا پھر کسی حسین پہ کہیں مرمٹے ظہیر کیوں مُردنی سی چہرے پہ چھائی ہوئی سی ہے

مَرمَر ۔ یونانی الاصل ۔ اسم مذکر :۔ (ایک قسم کے نرم سفید یا نیلگوں اور ملائم پتھر کا نام جو زیادہ تر علاقہ جیپور و جبلپور میں پایا جاتا اور کم کم زرد و سُرخ رنگ کا بھی سُنا جاتا ہے۔ جس وقت اس پتھر کو پالش کرتے ہیں تو نہایت چمکدار اور مصفا ہوجاتا ہے۔ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ مدّتِ مدید کے بعد برف سے یہ پتھر بنجاتا ہے کیونکہ کیمیائی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دراصل چونہ اور کاربن کی آمیزش سے یہ پتھر کانوں میں پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض فرہنگ نویسوں نے جو اسے عربی الاصل قرار دیا ہے محض تحقیق سے معرّا ہے۔ البتہ یُونانی الاصل ثابت ہوتا ہے۔ انگریزی میں اسکو ماربل اور عربی میں رُخام کہتے ہیں۔ یُونانی کے علاوہ فرنچ میں مرمری۔ پرشیا میں مرمی۔ ہسپانیہ میں مارمول۔ جرمنی میں مارمور کہلاتا ہے ؎

میں مرمر کے پہنچا ہوں برسوں پہ مُوا ہوں ہو مرق بھی مرمر کے پتھر کا یارو۔ (سید)

مَرمَر۔ مرمر کر۔ مرمر کے ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ بمشکل تمام۔ بڑی محنت اور جاں کاہی سے۔ جان جوکھوں اُٹھاکر۔ جان جوکھوں سے۔ ہلاک ہو ہوکر + جان توڑ توڑ کر۔ جیسے مرمر ڈوم گیت گاوے ۔ تار کو ہانسی آوے (کہاوت) مثالیہ فقرے جیسے مرمر کے شام پکڑی ہے۔ مرمر کے صبح کی ہے۔ مرمر کے گھر لیا ہے یعنی مشکل سے گھر تک پہنچے ہیں۔ معنٔ فطیر منشی کبل یوان مرجاتو پھر کیا

پہنچے ہیں گام گام پہ کھا کھا کے ٹھوکریں آتے ہیں جان بیچ کے مرمر کے سامنے (ظہیر)

شکر ہے کہ آستاں کا تری اب تو پایا ہے رنگ مرمر کے (نامعلوم)

کیا پوچھتے ہو عمر بھلا کیونکہ بسر کی ڈر ڈر کے ہوئی شام تو مرمر کے سحر کی (احمد)

مرمر جانا ۔ فعل لازم۔ ہلاک ہو ہوجانا۔ جان پر بن بن جانا۔ ہلاکت کے قریب پہنچ پہنچ جانا۔ جیسے صبح سے شام تک مرجاتے ہیں جب جاکر چار پیسے کماتے ہیں۔ مرزا احمد الرشید بیگ رشید ؎

آساں نہیں ہے بحرِ محبت کا کاٹنا مرمر گیا ہے نہر کے لانے میں کوہ کن (رشید)

مرمر کے بچنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مرضِ مُہلک یا بیماریٔ سخت سے نجات پانا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ قبر کا مُنہ جھانک کر آنا۔ بمشکل سے جانبر ہونا ؎

مرمر کے بچے فرقتِ دلدار کے ہاتھوں گر صبر نہ ہوتا تو غضب آہی گیا تھا (سید)

ایک آفت سے تو مرمر کے ہوا تھا جینا پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی (نامعلوم)

مرمر کے جینا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بمشکل جانبر ہونا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ مُہلک مرض یا بیماریٔ سخت سے نجات پانا ؎

آملاوے ذرا مسیحا لب دیکھ مرمر کے ہم جیئے ہیں اب (عزیز)

جاتی ہے کہیں جان بھلا عشق میں ناصح

اِس در کی بدولت ہیں مرمر کے جیئے ہیں (مؤلف)

مُرمُرا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ بھاڑ کا بھُنا ہوا کرارا اور تھوتھا چاول جس کے چبانے سے مُرمُر کی مانند آواز نکلتی ہے۔ چڑوے کا نقیض۔ چاولوں کو بھگوکر بھاڑ میں بھُون لینے سے مُرمُرے تیار ہوتے لطیف۔ سبک اور زود ہضم غذا خیال کئے جاتے ہیں +

مَرمَرانا ۔ س۔ اسم مذکر:۔ نئی جُوتی کی چُوں چُوں۔ جُوتے کی وہ آواز جو چلنے میں برآمد ہوتی ہے (یہ لفظ صرف ہندی کتابوں میں آتا اور قلیل الاستعمال ہے) +

مُرمُرانا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ چُرمُر کرنا + دو سخت جسموں کے ٹکرانے سے آواز نکلنا

(یہ لفظ بھی صرف ہندی کتابوں میں آتا ہے) +

مُرمُروں ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مُرمُرا کی جمع جو حروفِ مغیّرہ کے آجانے سے (و۔ ن) کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ بہت سے مُرمُرے +

مُرمُروں کا تھیلا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُرمُروں کی بوری۔ مُرمُروں کی گون (۲۔ صفت) موٹا بھِتس۔ گول متھول + نہایت فربہ اور پھولا ہوا (آدمی) تن و توش والا (آدمی) ؎

کیسا کھا کھا کے شیخ پھیلا ہے مُرمُروں کا بنا یہ تھیلا ہے۔ (ظریف)

مُرمُروں کے ستّو ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ پِسے ہوئے مُرمُرے جنہیں پانی میں کھانڈ یا چینی کے ساتھ گھول کر حالتِ بیماری میں لطیف غذا بھکر دیتے ہیں۔ عربی میں سویق الارز کہہ سکتے ہیں +

مَرمَری ۔ س۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا صنوبر (ہندی کتابوں میں)

مُرمُرے ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مُرمُرا کی جمع +

مُرمُرے کا گوکھرو ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پتلا اور مڑا ہوا گوکھرو جو شکل میں مُرمُرا ہو جاتا ہے

مُرمَّم ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ترمیم شدہ۔ ترمیم کیا گیا۔ مرمّت کیا گیا۔ اصلاح کیا گیا۔ (۲) درست کیا گیا۔ ٹھیک کیا گیا۔ سنوارا گیا۔ مرتّب کیا گیا +

مَرمستھان ۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) جسم کا وہ حصّہ جہاں مُہلک زخم ہو (۲) عضوِ ماؤف۔ عضوِ معطّل۔ از کار رفتہ عضو۔ (۳) اندرونی زخم۔ ناسور +

مُرمَّمہ ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ترمیم کی ہوئی چیز۔ درست کی ہوئی چیز۔ (۲) اصلاح کی ہوئی چیز۔ مرمّت کی ہوئی چیز +

مَرموئے ۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ دعائے بد۔ کلمۂ تنفّر جو حالت اکراہ معشوقانہ وغیرہ کے موقع پر عورتوں کی زبان سے سرزد ہوتا ہے۔ اس جگہ موئے کا لفظ صرف حقارت کے لئے آیا ہے۔ غارت ہو کم بخت۔ مرمُوک۔ موئے نابکار۔ تجھے خدا کی سنوار (پھٹکار) ؎

یار بوسے لپٹ کر لیا ہی کیئے مرموئے مرموئے کہاہی کیئے۔ (اکبر)

مَرگیا۔ مَرموئیدی ۔ س۔ اسم مذکر:۔ عالم۔ فاضل۔ بخوبی پڑھا لکھا۔ گیانی۔ بُدھ وان۔ وِدیاوان +

مَرَن ۔ ہ۔ اسم مذکر و مؤنث حسبِ موقع) (۱) قضا۔ موت۔ مرگ۔ مِرتُو جیسے اپنا مرن جگت کی ہانسی (کہاوت) اُسے اِس بات کی مرن ہے یعنی اِس بات سے موت آتی ہے یا یوں کہو کہ اُسکے نزدیک اِس کام کا کرنا اور مرنا برابر ہے (عو) (۲) مرنے کا وقت۔ وقتِ مرگ۔ مِرت کال (۳) جان دینا۔ مرنا۔ چُولا چھوٹنا جیسے مرن چلی اور شگون سامنے یعنی مرنے کے واسطے بھی شگون دیکھتی ہے جو عین حماقت ہے (کہاوت)

مرن

مَرنا ۔ ف ۔ فعلِ لازم ۔ (۱) فوت ہونا ۔ دُنیا سے گزرنا ۔ دم نکلنا ۔ پران چھوٹنا ۔ سانس پورے ہونا ۔ وفات پانا ۔ گزرنا ۔ چل بسنا ✦ جان دینا ۔ انتقال کرنا جیسے اوّل مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیسا ڈرنا ✦ چوبے مریں تو بندر ہوں اور بندر مریں تو چوبے ؎

وُہی درد فرقت وہی انتظار ۔ بھلا مر کے کیا چین پائینگے ہم ۔ (میر مجروح)

مرنے کو تو اک آن بھی کافی تھی فلک پھر ۔ کیوں تُو نے بنائی ہے جُدائی کی بُری رات (نواب)

میں نے کہا جور کرو مرتا ہوں تُم نہ جاؤ ۔ اک نازا ورا ادا سے کہنے لگے کہ کب ؟ ۔ (وفا)

یاقوت نہیں ہے وہ ترے لعل سے اے شوخ ۔ جاؤ وب موئی آنکھیں ہو کر خجل آتش ۔ (سودا)

مرگیا میں تو کسی نے کہا سنے جا کر ۔ اب تو چلیئے کہ وہاں آئے اُٹھانے والے } (قطعہ)
بولے دم سادہ گیا ہوگا تماشے آگئے ۔ ہم کبھی آ سکے زیبوں میں نہیں آنے والے

(۲) جان کو جوکھوں میں ڈالنا ۔ ہلاک ہونا ۔ جان دینا ۔ جان سے گزرنا ؎

ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے ۔ کون مرتا ہے کسی کے واسطے ۔ (رند)

(۳) غش ہونا ۔ لوٹ ہونا ۔ لٹّو ہونا ۔ نہایت مائل یا راغب ہونا ۔ متوجہ ہونا ۔ ملتفت ہونا ۔ مائل رہنا ؎

طاؤس کی طرح ہیں خراماں یہ اہلِ کبر ۔ انسان ہو کے مرتے ہیں حیوان کی چال پر (امیر)

فراقِ یار میں ہم کو تو مرنا زندگانی ہے ۔ بشر وہ کون ہے یارب کہ جو جینے پہ مرتا ہے (〃)

غیر کہتا ہے آپ پہ مرتا ہوں ۔ مر بھی جائے خدا کرے کوئی ۔ (نسیم بھرتپوری)

میں تو قاتل کی ہوں اس رحم دلی پر مرتا ۔ مغفرت کی مرے مانگی ہے دُعا تیرے بعد (امیر)

کہتے ہو وقتِ نزع یہ چپکے سے آپ سے ۔ مرتا ہوں میں تو جان تمہارے گمان پہ (جرأت)

جن پہ دل مائل تھا آگے سو بحسرت کہتے ہیں ۔ اک زمانہ وہ بھی تھا جو مجھ پہ مرتے رہے (〃)

تو لطف کرے یا نہ کرے خوش ہو کہ ناخوش ۔ اسبات پہ مرتا ہوں کہ عاشق ہوں ترا میں (قیصر)

کسی کی مرگ پہ اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز ۔ بہت سا رو چکے اب واسطے جینے پہ مرتے ہیں (سودا)

گزر مُشکل ہے کوئے غیر میں جو سے گزرتا ہوں ۔ رقیبوں پر وہ مرتا ہے ستم ہے جسپہ مرتا ہوں (نکہت)

(۴) عاشق ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔ شیفتہ ہونا ✦ مِٹنا ۔ محو ہونا ۔ پِسنا ✦ شیدا ہونا ۔ معشوق ہونا ✦ دل دینا ✦ دل آنا ۔ طبیعت آنا ؎

تجھ پہ کیوں اک جہان مرتا ہے ۔ یہ تو مانا کہ تم مسیحا ہو ✦ ✦ ✦ ✦ (مجروح)

مرو تم پری پر وہ تم پہ مرے ۔ خدا مجھ سے اب ہٹ کے بیٹھو پرے ۔ (میر حسن)

میرے مرنے سے ہوئی اُسپر خلق ۔ میں نہ مرتا تو پھر نہ مرتا کوئی ۔ (معروف)

بھولے اللہ کو تقصیر اسے کہتے ہیں ۔ بُت پہ ہم مرتے ہیں تعزیر اسے کہتے ہیں (ناسخ)

پروانہ وار جلنا دستور ہے ہمارا ۔ اُس شمع رُو پہ مرنا مشہور ہے ہمارا ۔ } شیفتہ
تجھ پہ اے دلبرِ عالم جو ہر اک مرتا ہے ۔ اسلئے مرنے سے میرے کوئی غمناک نہیں

مرن

تم جانتے تو تھے کہ مروت نہیں ذرا ۔ مرنا تمہیں بُتوں پہ شرر کیا ضرور تھا ۔ (شرر)

ہم اُسپہ مرتے ہیں مدت سے اور وہ کہتا ہے ۔ قسم خدا کی ہمیں تو یہ اب ہوا معلوم ۔ (ظہیر)

پھر اُسی بیوفا پہ مرتے ہیں ۔ پھر وہی زندگی ہماری ہے ۔ (غالب)

شاید کسی پہ تو بھی مرنے لگا ہے شیدا ۔ درد و الم عیاں ہے تیری جو گفتگو سے (شیدا)

سانولے رنگ پہ مرنا نہیں اچھا صابر ۔ چور ہے وہ جو اندھیرے کو ہے چاہا کرتا (مرزا صابر)

مرتے ہیں ایسے قاتل بیدرد پہ کہ ہائے ۔ ہم موت ہی سمجھتے ہیں عہدِ شباب کو (مُبین)

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر ۔ ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے (سخن)

جب اُن کے عشق میں روتا ہوں میں ہنس ہنس کے کہتے ہیں
بتاؤ کس پہ مرتے ہو طبیعت کس پہ آئی ہے (امانت)

جان دینے کی فکر کرتے ہیں ۔ حق تو یہ ہے کہ تم پہ مرتے ہیں (〃)

مرتا ہے جہاں تجھ پہ اے قاتلِ عالم ۔ اب زندہ بھی پہنے ہوئے پھرتے ہیں کفن کو (وزیر)

کیا سُناتے ہو کہ ہے ہجر میں جینا مشکل ۔ تم سے بیرحم پہ مرنے سے تو آساں ہوگا (مومن)

مرتے ہیں ہم نہ جیتے ہیں بیٹھے ہیں یاد میں ۔ جھوٹے قسم کو مرتے ہیں تجھ پہ یہ کھائے کون (ظریف)

(۵) کمال مشقت کرنا ۔ از حد محنت کرنا ۔ پچنا ۔ کشٹ اُٹھانا ۔ ہُو بانی ایک کرنا ۔ جان مارنا ۔ جیسے مرے تو کسان اور کدھے بھرے پٹھان (۶) طرفداری کرنا ۔ پچنا ۔ جیسے مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو (۷) پسند ہونا ۔ مرغوب ہونا ۔ بھانا ؎

مرتا ہوں اس آواز پہ ہرچند سر اُڑ جائے ۔ جلّاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور (غالب)

(۸) کوشش کرنا ۔ سعی کرنا ۔ ہاتھ پاؤں مارنا ۔ تندہی کرنا ؎

مرتے ہیں لوگ دولتِ دنیا کے واسطے ۔ کتوں کی طرح لڑتے ہیں مُردار کے لیئے (رند)

(۹) مرجھانا ۔ کُملانا ۔ پژمردہ ہوجانا ۔ بکس جانا ۔ سُوکھ جانا ۔ جیسے پھول مرنا ۔ پان مرنا ۔ پودا مرنا وغیرہ (۱۰) افسردہ ہونا ۔ ٹھٹھرنا ۔ بجھنا ۔ جیسے دل مرنا ۔ طبیعت مرنا ۔ پنجاب ۔ آگ مرنا (۱۱) طاقت نہ رہنا ۔ سکت نہ رہنا ✦ بگڑ جانا ✦ سُوکھ کر خراب ہوجانا ۔ جیسے چُونا مرنا ۔ سُہاگہ مرنا وغیرہ (۱۲) ڈوبنا ۔ بٹّے کھاتے لکھا جانا ۔ مارا جانا ۔ مار میں آنا ۔ وصول نہ ہونا ۔ مثلاً اسامی مرنا ۔ روپیہ مرنا وغیرہ جیسے وہ غریب بھی ہزار روپے کو مرا ۔ (۱۳) دیوالیا ہونا ۔ ٹوٹا آنا ۔ نقصان بیٹھنا ۔ خسارہ ہونا جیسے اس ٹھیکہ میں بہت سے مرے (۱۴) قمار بازوں کی اصطلاح میں ہارنا (۱۵) ۔ کھیلنے کے قابل نہ رہنا ۔ ہارنا جیسے کبڈی میں مرنا گیند تڑی میں مرنا وغیرہ (۱۶) خاکستر ہونا ۔ دھات کا جلکر راکھ ہونا ۔ کُشتہ ہونا ۔ خاک ہونا ۔ جیسے پارہ مرنا ۔ (۱۷) تباہ ہونا ۔ برباد ہونا جیسے سُود دیتے دیتے کسان مرے جاتے ہیں (۱۸) سونا ۔ آنکھ جھپکانا ۔ نیند لینا ۔ خوابیدن کا ترجمہ ؎

مرن

سودا تیری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات ہونے کو سحر آئی ہے ٹک تو کہیں مر بھی (سودا)

(غصے کی حالت میں کہتے ہیں) (۱۹) شرم سے زمین میں گڑنا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ از حد منفعل ہونا ؎

غیر جب کہتا ہے اُس پر میں بھی مرتا ہوں تب آہ وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مرجاتا ہوں میں

(۲۰) نہایت بیزاری اور خفگی ظاہر کرنے کے موقع پر بھی یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے جاؤ مرو۔ وہ بھی جاکر مر رہا ؎

آپ اے حضرتِ دل جائیں وہیں مرنے کو مجھے لیجا کے نہ بستی مری برباد کریں (مطلب)

(۲۱) مرکبات میں، جذب ہونا۔ اندر جانا۔ جیسے چھت، بُنیاد، دیوار وغیرہ میں پانی مرنا (۲۲) پٹنا۔ جیسے نرد یا گوٹ یا مُہرے یا رنگ کا مرنا (۲۳) جاتا رہنا۔ دب جانا۔ خواہش نہ رہنا۔ جیسے بھوک مرنا۔ (۲۴) مُردا ہونا۔ جان نہ رہنا جیسے جسم کی کھال مرنا۔ (۲۵) حسد سے جان دینا۔ حسد کرنا۔ جلنا۔ جلے مرنا۔ رشک کرنا۔ جیسے پرائے دھن پر مرے چار + اُسکی دولت، کچھ دیکھ کر کیوں مرتا ہے (۲۶) افسوس کرنا رونا پیٹنا۔ مصیبت ہونا ؎

مرتا ہوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے۔ (انور)

ہمکو کچھ اور غم نہیں اے مہرباں مگر مرنا یہ ہے کہ ہستی میں آئے عدم سے کیوں (تقا)

(۲۷) بجھنا۔ سرد ہونا جیسے پیاس مرنا ؎

تشنہ کو آبِ خنجرِ قاتل ملا نہ ہائے آخر کو پیاس مرگئی گھٹ گھٹ کے شوق میں (تشنہ)

+ **مرنا بھرنا۔** فعل لازم:۔ مرتے دم تک نباہنا۔ اخیر تک نباہ کرنا ؎

مرجائینگے بلا سے پہ پیرا دم بھرینگے ہم تو سمجھ چکے ہیں مرنا اب اور بھرنا۔ (ظفر)

مرنا جینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ موت اور زیست ہونا + شادی و غمی ہونا +

مرنا جینا لگ رہا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی شادی و غم توام ہے۔ حیاتِ بے ثبات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ دم میں کچھ ہے اور گھڑی میں کچھ ہے ؎

ٹھیرا ہے یہی جوبن بھرنا جینا ایسا مجھکو تو کیا ہے کرنا جینا
جو دم کہ کٹے خوشی سے سو بہتر ہے آخر تو یہ لگ رہا ہے مرنا جینا (رباعی انشا)

مرنا۔ اسم مذکر:۔ موت۔ موتا۔ جیسے وہ آنکھ مرنے میں گئے ہیں سر ناسب کے ساتھ لگا ہوا ہے +

مرنا جینا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ موت زیست +

مُرنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) گُردھانی گیہوں کو بھونکر گرم گرم میں گُڑ ملاکر جو لڈو سے بنالیتے اور اکثر بچوں کے دانت نکلنے میں تقسیم کرتے ہیں انہیں مُرنڈا کہتے ہیں (۲) صفت، سوکھا ہوا، چرمر، کھونگ

مُرنڈا کر ڈالنا۔ فعل متعدی:۔ (۱) گٹھڑی بنادینا۔ توڑ مروڑ کر لڈو سا کردینا (۲) بھون ڈالنا (۳) چرمر کردینا۔ سُکھا دینا (۴) موہ لینا۔ فریفتہ کر ڈالنا۔ عاشق بنا لینا +

جب برسیگا بروقت پہ پانی پیاس آپ بھی مرجائیگی غصہ نانی (ظریف)

مرن

مُرنڈا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) پنڈ بنانا۔ گٹھڑی بنانا۔ جیسے مار کر مرنڈا کرنا۔ (۲) بھونا۔ (۳) چرمر کرنا۔ اچور کرنا۔ مروڑنا۔ (۴) فریفتہ کرنا۔ شیفتہ کرنا۔ شیدا بنانا + موسنا + لٹو کرنا ؎

گردن پہ وہ بال اپنی نہ لے باندھ کے جُوڑا اکر دل کو مرنڈا نہ مرے تو نئے سر سے
کچھ جھکر نہیں باندھا ہے جوڑے کا خیال + ورنہ کافر یہ مرے دل کو مرنڈا کرتا (نصیر)

مرنڈا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) چرمر ہونا۔ سوکھکر اچور ہونا۔ جیسے بچہ دو ہی دن کے بخار میں مرنڈا ہوگیا (۲) لٹو ہونا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا +

مرنے۔ ہ۔ مرنا کی حروفِ مغیرہ کے سبب بدلی ہوئی صورت +

مرنے تک کی فرصت نہیں یا مرنے کی بھی فرصت نہیں۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی بہت کم فرصت ہے۔ بالکل چھوٹ نہیں۔ ذرا چھٹکارا نہیں۔ دم بھر کی مہلت نہیں۔ کثرتِ کار و مصروفیت کے مبالغہ میں بولتے ہیں ؎

یہاں تلک رکھے ہیں روز و شب تیرے مریضوں کو کہ مرنے تک کی بھی فرصت نہیں ہے اب طبیبوں کو (معروف)

اُس غیرتِ عیسٰے کے جو غم میں ہوں گرفتار دُولہ مجھے مرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی (دولہ)

باجی یہ نہ ملنے کے گلے سچ ہیں ولیکن مرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی مجھے گھر سے (نازنین)

مرنے جائیں ملار گائیں۔ ہ۔ کہاوت:۔ آفتوں سے بے پروا ہونے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ یعنی ایسے آزاد طبع اور بے فکر ہیں کہ مرنے کو بھی ہنسی کھیل سمجھ کر گیت گاتے ہیں

مرنے جوگ یا مرنے جوگا۔ ہ۔ صفت:۔ (ع) مرن ہار۔ مرنے کے قابل۔ جان ہار ؎

کس پہ افیون اُسنے کھائی ہے مرنے جوگے کی شامت آئی ہے (شوق)

(مسلمان عورتیں حالتِ خفگی میں مرنے جوگا بولتی ہیں)

مرنے سے بدتر ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت تکلیف اُٹھانا۔ موت سے زیادہ تکلیف اُٹھانا۔ نہایت مضمحل ہو جانا ؎

منہ چھپا کر آپ جب پردے کے اندر ہو گئے مرگئے کیا بلکہ ہم مرنے سے بدتر ہوگئے (مصحفی)

مرنے کو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) آمادۂ مرگ۔ مرنے پر مستعد (۲) قریب بمرگ۔ مرنے کو تیار۔ مرتا۔ لبِ گور۔ کنارے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے +

مرنے کو بیٹھا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ مرنے والا ہے۔ نہایت بوڑھا اور کوئی دن کا مہمان ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے +

مرنے کو چلے کفن کا ٹوٹا۔ ا۔ کہاوت:۔ حیلہ جو کی نسبت بولتے ہیں یعنی باوجودیکہ مرنے کو جاتا ہے مگر کفن کے نہ ملنے کا بہانہ کرتا ہے +

مرنے کی ٹھاننا۔ ا۔ فعل لازم:۔ جان دینے پر مستعد ہونا۔ آمادۂ مرگ ہونا ؎

مہلے کی جو ٹھاؤں گا تو میں اُسپ مرؤنگا اے موت تجھے کیا ٹونا اتنا مرے سر ہو۔ (حیا)

مرنے کی فُرصت نہ ملنا یا نہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بالکل فرصت نہ ہونا۔ بالکل چھوٹ نہ ہونا۔ کثرتِ کار اور کمالِ مصرُوفیت کے موقع پر بولتے ہیں ؎

ہجُومِ غم سے اب تک مر نہ جاتا مجھے مرنے کی بھی فرصت کبھی تھی (داغ)

مرنے لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ فریفتہ ہوجانا۔ عاشق ہوجانا۔ جان دینے لگنا ؎

تم اترائے کہ بس مرنے لگا داغ بناوٹ تھی جو وہ حالت کبھی تھی۔ (داغ)

مرنے والا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱۔ عو) وہ شخص جو مرگیا ہو۔ مُتوفّی۔ مغفور۔ مرحُوم جیسے مرنے والے نے تو بہتیری کوشش کی تھی پھر بھی کچھ نہ پڑھا ؎

یہ تو پُوچھیں مرے مرقد پہ گُزرنے والے کیا گُزرتی ہے تری جان پہ مرنے والے
مدفنِ اہلِ وفا پر یہ دعا کی اُس نے حشر کے دن بھی نہ پیدا ہوں یہ مرنیوالے
عُمر بھر عالمِ ہستی میں جو معدُوم رہے حضرتِ خضر نے دیکھے نہیں مرنے والے } داغ

(۲) عاشق۔ شیدا۔ والہ۔ مفتُونِ اُلفت۔ دل دادہ ؎

نہ ملی روزِ قیامت بھی حیاتِ جاوید ہمنے دیکھے بہت اُس شوخ پہ مرنے والے
داغ کہتے ہیں جنہیں دیکھئے وہ بیٹھے ہیں آپ کی جان سے دُور آپ پہ مرنے والے
حشر میں لطف ہو جب اُنسے ہوں دو دو باتیں وہ کہیں کون ہو تم ہم کہیں مرنے والے } داغ

(۳۔ صفت) جانباز۔ سرباز۔ جان پر کھیلنے والا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والا۔ بہادر۔ شجاع۔ سُورما۔ دل چلا ؎

نہ نہ چھپا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے سچ تو یہ دو بھی بُرے ہوتے ہیں مرنے والے (داغ)

(۴۔ صفت) آمادۂ مرگ۔ موت پر آمادہ۔ مرنے پر مُستعد ؎

قتل ہونگے ترے ہاتھوں سے خوشی اسکی ہے آج اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے (داغ)

مَروا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک خوشبُودار پودا۔ ایک قسم کی خوشبُودار کڑوی گھانس +

مَروارِید۔ ف۔ اسم مذکر :۔ موتی۔ دُر۔ گوہر۔ لُولُو۔ وہ گول گول دانے جو سیپی کے اندر سے نکلتے ہیں +

مرواریدِ ناسُفتہ۔ ف۔ صفت :۔ اَن بِندھا موتی۔ وہ چھوٹے چھوٹے موتی جو بغیر بندھے ہوتے اور ادویات میں پڑتے ہیں۔ دُرِ ناسُفتہ +

مَروانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) قتل کرانا۔ ہلاک کرانا۔ (۲) فعلِ بد کرانا +

مُرُوّت۔ ع۔ اسم مؤنث (۱) مردی۔ مردانگی۔ مردمی۔ بہادری۔ جوانمردی۔ (۲۔ ل) رعایت۔ لحاظ۔ پاسِ خاطر۔ (۳۔ ا) خُلق۔ اخلاق + انسانیت۔ بھلمنساہٹ۔ بھلمناہت۔ نیک نہادی۔ جیسے وہ بڑا مروّت کا آدمی ہے ؎

آنا ترا یہاں نہ مُرُوّت سے دُور تھا ذرّے کو آفتاب بنانا ضرُور تھا۔ (میر مجرُوح)

(۴) سخاوت۔ فیاضی۔ عالی ہمّتی۔ کُشادہ دلی۔ توفیق۔ دریادلی۔ داد و دہش۔ دان پُن +

مُرُوّت برتنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ آدمیت سے پیش آنا۔ انسانیت کا برتاؤ کرنا۔ خُلق سے پیش آنا۔ رعایت اور لحاظ رکھنا +

مُرُوّت توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ رُکھائی برتنا۔ رعایت نہ کرنا۔ رُوکھا ہوجانا۔ بداخلاقی سے پیش آنا۔ پاسداری نہ کرنا۔ انسانیت ملحُوظ نہ رکھنا +

مُرُوّت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ رعایت کرنا۔ لحاظ کرنا۔ ملاحظہ کرنا +

مُرُوّت والا۔ ہ۔ صفت :۔ بااخلاق۔ ملاحظہ کا + رحم دل۔ دیالو۔ دیاونت +

مَروَٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث (ہندو) وہ روئی کی لکیر جو ہندؤں میں دُولھا دُلہن کے ماتھے اور رخساروں پر ٹھوڑی کے نیچے تک کھینچ دیا کرتے ہیں۔ مسلمان عورتوں نے اسی سے مَروج کرلیا ہے کیونکہ وہ اُن خوشبودار چیزوں کو کہتے ہیں جن سے دُلہن کی مانگ بھری جاتی ہے +

مَروج۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (عو) سُہاگ پڑی کی وہ چیزیں جو حسبِ رسم کے دن دُولھا اور سات سُہاگنوں سے پسوا کر دُلہن کے مانگ میں بھری جاتی ہیں (اس لفظ کے سنسکرت میں لغوی معنی چھیل چھبیلا اور خوشبو کے ہیں۔ چونکہ سہاگ پُڑیے میں بھی یہ چیزیں ہوتی ہیں اسوجہ سے عورتوں نے یہ نام رکھ لیا) +

مُرَوّج۔ ع۔ صفت :۔ رائج کیا گیا۔ رواج دیا گیا۔ ترویج دیا گیا۔ چلایا گیا۔ چلتا + رائج الوقت۔ زمانۂ حال کا۔ جاری + معمُولی۔ رسمی۔ مُستعمل +

مُرُور۔ ع۔ اسم مذکر۔ گزرنا۔ چلا جانا + انقضا۔ مُنقضی +

مَروڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث (عوام مُروڑ) (۱) پیچ۔ پیچ و تاب + خم۔ بل ؎

شکنِ زُلف کی مانند تری اے نوخط لکھ سکے کب قلمِ مانی ارژنگ مروڑ۔ (ظفر)

پرچھائیں اپنی چال کی تو مُنہ کو موڑ دیکھ گردن کی یہ لچک تو کمر کی مروڑ دیکھ۔ (انشا)

(۲۔ عو) پیچش۔ زحیر۔ جیسے اِس بچے کو آج کئی کئی دن سے مروڑ ہے (۳۔ عو) اینٹھ۔ اکڑ۔ بل۔ زور + تمکنت۔ نخوت۔ مڑک۔ جیسے وہ اپنی مروڑ میں رہتی ہے۔ (۴) تشنج۔ اینٹھن۔ کینڑے (۵) موڑ توڑ۔ توڑ موڑ۔ (۶) قراقر۔ گُرگُری۔ (۷۔ عو) غصّہ۔ تیہا۔ جیسے وہ اپنے مروڑ میں مری جاتی ہے +

مروڑباز۔ ہ۔ صفت :۔ اکڑباز۔ اینٹھو۔ اینٹھے خاں +

مروڑپھلی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی بلدار پھلی جو اکثر پیچش کی دوا میں پڑتی ہے +

مروڑ پھینکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ موڑ توڑ کر پھینکدینا۔ مسوس مَاس کر پھینکدینا ؎

ہمنے جوں طفل دبستان محبت میں ظفر پھینکا آخر ورقِ دانش و فرہنگ مروڑ (ظفر)

مروڑدینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ موڑ دینا۔ مُڑکا دینا۔ پھیر دینا ؎

قضا کے پنجہ سے ہرگز چھڑا سکے نہ وہ ہاتھ — اگرچہ شیر کا دے پنجہ پہلوان مروڑ
زباں دراز جو ہووے نہ شمع تو گلگیر — پکڑ کے چٹکی سے کیوں اُسکی دے زبان مروڑ (ظفر)

مروڑ ڈالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ موڑ دینا ۔ پھیر دینا ۔ مرکا دینا ؎

گماں نہ ہوتا کچھ اُسکو تو لیکے قاصد سے — ظفر نہ ڈالتا خط کو وہ بدگمان مروڑ
دل مرا ڈالے پل عشق نہ کس رنگ مروڑ — پنجہ رستم کا بھی جو دیوے دم جنگ مروڑ (ظفر)

مروڑ کر پھینک دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ توڑ مروڑ کر پھینک دینا ۔ چرمر کرکے پھینک دینا ۔ مسوس کر پھینک دینا ؎

گلوری ہنسے جو مانگی تو یہ ہوئے وہ خفا — کہ ہاتھ اُس سے دیئے پھینک سامنے پان مروڑ
تری بھووں سے ہے ہمسر اگر ہو مجھ میں زور — تو پھینک دوں ابھی ہاتھوں سے میں کمان مروڑ (ظفر)

مروڑ کی بات ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ اینچ پینچ کی بات + اکڑ پنے کی بات + طعنے مہنے کی بات ۔ طنز کی بات + مکر کی بات +

مروڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ (۱) اینچ پیچ + اینٹھن (۲) وہ درد جو دفع براز میں پیچ و تاب کے ساتھ ہو + درد ۔ پیچش ۔ پیچ شکم ۔ مغص ؎

یہ ہے تغیر رنگِ آسماں سے دمبدم ظاہر — کہ شاید پیٹ میں کچھ اسکے اُٹھا ہے مروڑا سا (؟)

مروڑا اُٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ پیچش کا درد ہونا ۔ پیٹ میں پیچ و تاب ہونا ۔ قراقر ہونا ۔ گڑگڑی ہونا +

مروڑنا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بل دینا ۔ موڑنا + پھیرنا ۔ جیسے پنجہ مروڑنا ۔ گردن مروڑنا ؎

ذبح کرتا ہے تو کرلیکے چھری اے صیاد — ایک مت گردنِ مرغانِ خوش آہنگ مروڑ
ہاتھ پکڑوں جو تصور سے بھی تو وہ کہوے — تو مرے ہاتھ کو اتنا بھی نہ بے ڈھنگ مروڑ (ظفر)

(۲) اینٹھنا ۔ انٹھنا ۔ جیسے کان مروڑنا ۔ (۳) دبوچنا ۔ کھسوٹنا ۔ دبانا ۔ جیسے بلی کا کبوتر کو مروڑنا ۔ (۴) نچوڑنا ۔ دھر کر نچوڑنا ۔ مسوسنا ۔ جیسے بچے کو بخار نے دو ہی دن میں مروڑ لیا (ہ ۔ عو) توڑنا ۔ کھانا ۔ جیسے مُفت کی روٹیاں مروڑنا +

مروڑی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث (۱) آٹے کی وہ بتی جو روٹی پکاتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور اُنگلیوں سے چھٹا کر ہاتھ صاف کرتے ہیں ۔ میل وغیرہ کی بتی (۲) بل پیچ ۔ تابیدہ (۳) مروڑی دار چیز ۔ پیچدار چیز جیسے کیل وغیرہ (۴) گتھی ۔ گٹھلک ۔ گرہ جیسی ڈور میں پڑجاتی ہے +

مروڑی دیکر دھونا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بل دیکر دھونا ؎

دھوبی سے جو کپڑا نہ سکا اُجلی نے — کل کی میری ناتی دیکے مروڑی نگلیا ۔ (رنگین)

مروڑی دیکر سینا ۔ فعل متعدی :۔ آس دیکر سینا ۔ موڑ کر سینا ۔ بل دیکر سخت کرنا ؎

کل جو مُغلانی نے سی دیکے مروڑی انگیا — ہوگئی تنگ پہناوے سے نگوڑی انگیا ۔ (رنگین)

مروڑی کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بل کھانا ۔ پیچ کھانا +

مروڑے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مروڑا کی جمع +

مروڑے اُٹھنا ۔ فعل لازم :۔ پیچ اُٹھنا ۔ پیچ سے درد ہونا ۔ پیچش شکم ہونا ۔ شیخ ناسخ ؎

ہے دل کو اُلفتِ زلفِ بُتاں نہیں معلوم — مروڑے اُٹھتے ہیں کیوں ہر زماں نہیں معلوم

مروڑے کے درد کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ پیچ و تاب کے درد کھانا جو جننے کے وقت ہوتے ہیں ؎

درد کھاتی ہوں میں مروڑے کے — غم نہیں کچھ مرا جنائی کو ۔ (رنگین)

مُرَوَّق ۔ ع ۔ صفت :۔ مصفا ۔ صاف کیا ہوا ۔ مقطر ۔ چھنا ہوا ۔ ٹپکایا ہوا ۔ خالص +

مَروہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مکہ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو صفا پہاڑی سے دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے جنکے درمیان حاجیوں کا دوڑنا حج کے لوازمات سے ہے +

مَروِی ۔ ع ۔ صفت :۔ روایت کیا گیا ۔ منقول ۔ مذکور ۔ ذکر کیا گیا ۔ بیان کیا گیا ۔ جیسے فلاں شخص سے مروی ہے یعنی منقول ہے +

مُرہا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ہندو عو (پورب کے گیتوں میں آتا ہے) (۱) یتیم ویسیر وہ شخص جسکے ماں باپ مرگئے ہوں (۲) نگوڑا ناٹھا (۳) موا ۔ نگوڑا (۴) نٹ کھٹ ۔ شریر ۔ دنگئی ۔ ٹونگر ۔ جیسے مُرہا گاری دیکھو گتیاں کون نا تے رگیت

مرہٹا یا مرہٹہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک بہادر قوم کا نام جو اصل میں مہاراشٹر کی رہنے والی ہے + مہاراشٹر کا باشندہ + مرہٹا قوم کا آدمی +

مَرہٹی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مرہٹوں کے ملک سے متعلق (۲) مرہٹوں کی بولی ۔ مرہٹی زبان (۳) ایک قسم کا کرتب ۔ لاٹھی ۔ (۴) مرہٹوں کی عملداری جسمیں نہایت بدانتظامی خیال کیگئی ہے + مجازاً بدانتظامی ۔ ناپُرساں حالی ۔ بدعملی ۔ ابتری +

مرہٹی گھس گھس ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ بادشاہ گردی ۔ افراتفری ۔ بلوہ ۔ فساد ۔ ہلچل ۔ ہنگامہ ۔ کھلبلی ۔ سکھا شاہی ۔ شاہ جی کی عملداری ۔ بدعملی ۔ بدنظمی ۔ ناپُرساں حالی ۔ اندھیر +

مرہم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کی گاڑھی اور چکنی دوا جو زخم میں بھری یا اُسکے اوپر چمڑی یا کپڑے کی پٹی خواہ پھاہے پر لگاکر چپکائی جائی ۔ (۲) مجازاً لیپ ۔ ضماد ۔ پٹی ۔ پلاسٹر ؎

سوزشِ داغ ہی ہے ہمنگِ آفتاب — چاہئے جرگ مرہم مسیح کے کافور کا ۔ (داغ)
شعلۂ مرہم دیکھکر شعلہ تاب ہے میرا زخمِ دل — کھول کر آنکھ اپنی دیکھا ہے جو شعلہ شمع کا ۔ (ذہین)

مرہم پٹی - ہ - اسم مؤنث :- زخم کا علاج معالجہ - زخم کی دوا دارو - زخم کی درستی +

مرہم پٹی کرنا - ہ - فعل متعدی :- زخم کا علاج معالجہ کرنا - زخم کی دوا دارو کرنا - زخم کا علاج کرنا + مرہم لگا کر پٹی باندھنا +

مرہم پٹی ہونا - ہ - فعل لازم :- زخمی کا علاج معالجہ ہونا + زخم کی دوا دارو ہونا - زخم پر لیپ یا ضماد کیا جانا ؎

گو زخمی ہیں ہم پر اُسے کیا غم ہے ہمارا ۔ اب تک بھی پٹی ہے نہ مرہم ہے ہمارا - (مصحفی)

مرہم دان - ع + ف - اسم مذکر :- مرہم رکھنے کا ڈبّا - مرہم کا بکس +

مرہم لگانا - ہ - فعل متعدی :- مرہم چپڑنا - مرہم کا لیپ کرنا - زخم کی دوا لگانا +

مُرَوَّن - ہ - اسم مؤنث :- سوکھا گٹّا ہوا تمباکو - تمباکو کا چُورا + جھا - +

مَرہُون - ع - صفت :- رہن کیا گیا - گرو - لگا گیا +

مَرہُونِ منّت - ع - صفت :- احسان کی عوض گرو - ممنون - احسان مند - شکر گزار - مشکور +

مَرہُونہ - ع + ف - صفت :- رہن کردہ شدہ - گرو رکھی ہوئی - جیسے جائداد مرہونہ +

مُرّی - ہ - اسم مؤنث - (پُوربی) گُھنڈی گنٹھک - گرہ - پھندا :- وہ مروڑی جو ڈور بٹتے وقت پڑ جاتی ہے ؎

ہم بھی کم ملتے تھے جب تک جی میں بل رکھتے تھے تم
اب وہ مُرّی کُھل گئی اُلفت کا ڈورا بڑھ گیا (بحر)

مَری - ہ - اسم مؤنث :- وبا - طاعون - مرگ وبیر - وبائے عام - مرضِ عام + جیسے ہیضہ - چیچک وغیرہ + مرگِ عام (۲) وبائے حیوانات - مرگا مرگ - (۳ - صفت مؤنث) مُردہ - گشتہ - موئی - (۴) گشتہ ہوئی - مُردہ ہوئی - ماری گئی +

مری پڑنا - ہ - فعل لازم :- وبا ہونا - وبا پھیلنا - کثرت سے موتیں ہونا +

مری جُوں - ہ - صفت :- نہایت سُست رفتار + انعد کاہل + مُردہ صفت +

مری لیا - ہ - اسم صفت :- عوام - مرنے جوگا - موت لیا - قابلِ مرگ + (ع)

مری مٹّی - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار عو) دیکھو (مُوئی مٹّی) +

مُری - ع - اسم مؤنث :- (۱) چینی ہڈی - اُستخوانِ نرم + گلے سے معدے تک کی نلی - نرخرہ +

مری جان - ہ - کلمۂ محبت :- (صحیح میری جان کا مخفف) جانِ من - میرے پیارے - عزیزِ من - مائی ڈیئر ؎

رہیے چپ جان مری مت دلِ بیمار نکال ۔ کچھ تو اب مُنہ سے مری جان تو سکار نکال (جرأت)

بیگانگیِ خلق سے بیدل نہ ہو غالب ۔ کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے (غالب)

مرّیخ - ع - اسم مذکر :- منگل ستارہ - جلّادِ فلک - مجھہ کا دیوتا - ایک آتش مزاج یا نحسی ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے ؎

لباس سُرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا ۔ پناہ مانگتا مرّیخ آسمان نکلا - (آتش)

مُرِید - ع - صفت :- (۱) ارادہ کرنے والا - ارادت رکھنے والا پیر و مُعتقد ؎

ہے طریق اپنا رندانہ ۔ پیر و مُرشد کا میں مُرید نہیں - (رند)

(۲) مُطیع - فرماں بردار - جیسے زن مُرید - (۳ - اسم مذکر) دینی شاگرد - چیلا - بالکا - گرگا - مُرشد +

مُرید کرنا - ہ - فعل متعدی - (۱) مُونڈنا - چیلا بنانا - بالکا بنانا - (۲) تابع کرنا - فرماں بردار بنانا +

مَرِیض - ع - اسم مذکر :- علیل - بیمار - روگی +

مَریَل - ہ - صفت :- نہایت دُبلا - لاغر - ضعیف و زار - نحیف و ضعیف - مرتیلا +

مَریَل ٹٹّو - ہ - صفت :- نہایت سُست +

مَریَم - ع - صفت :- (۱) لُغوی معنی - کُواری - کنیا - دوشیزہ - باکرہ - (۲) پارسا - پتی برتا - پاک دامن - باعصمت - اچھوتی (۳ - اسم مؤنث) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام جنکو کسی مرد کی قربت کے بغیر قدرتِ خدا سے حمل رہا اور اُس سے حضرتِ ممدوح پیدا ہوئے +

مریم کا پنجہ - ہ - اسم مذکر :- ایک خوشبودار گھانس کا نام جو بشکل پنجہ ہوتی ہے اُسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے جنتے وقت اُسپر ہاتھ رکھا تھا اور اسی سبب سے اُسکی یہ شکل ہوگئی تھی کہتے ہیں جب ہی سے اُسکا یہ خاصہ ہوگیا تھا کہ جہاں اُس گھانس کو پانی میں ڈال کر حاملہ کے آگے رکھا - بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا بعض نے لکھا ہے کہ اِس گھانس کی خاصیت بھی یہی ہے اور اسکو بخورِ مریم بھی کہتے ہیں - ہندوستان میں چرچٹے کی جڑ کی بھی یہی خاصیت ہے کہ جہاں اُسے عورت کے پیٹ سے باندھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا ؎

اُس زلفِ فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم ۔ کچھ دستِ شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں (ذوق)

یہاں باعتبارِ تقدّس و بزرگی شاعر نے شانہ سے تشبیہ دی ہے +

مَرِینَہ - انگلش - MERINO میرینو - اسم مذکر :- اصل میں میرینو ایک قسم کے پہاڑی مینڈھے کا نام ہے جو ہسپانیہ میں پایا جاتا اور اُسکی اُون نہایت ملائم ہونے کے سبب اُس سے جو کپڑا بنایا جاتا ہے اُسکو بھی میرینو کہنے لگے - ہندوستان والوں نے اسی کو مرینہ بنا لیا +

مُڑ آنا - ہ - فعل لازم :- لوٹ آنا - واپس آجانا - اُلٹا چلا آنا +

مُڑ جانا - ہ - فعل لازم :- خمیدہ ہوجانا + پھرجانا + واپس ہوجانا +

مَڑَک - ہ - اسم مؤنث :- (۱) مروڑ - بل - کجی - ٹیڑھ + مروڑ + اینٹھ - اکڑ - تمکنت - جیسے اپنی مڑک نہیں چھوڑتی + اُسکی مڑک چلی ہی جاتی ہے (۲) کُلیہ قاعدہ - نتیجۂ کُلی - گُر - (۳) حکمتِ عملی - لطائف الحیل - داؤں گھات - توڑ جوڑ - ہکمت - سازباز - آنٹ سانٹ +

مُڑ کر نہ دیکھنا - ہ - فعل متعدی :- پھر کر نہ دیکھنا - منہ موڑ کر نہ دیکھنا - دوبارہ نہ دیکھنا + بات نہ پوچھنا - خاطر میں نہ لانا ؎

چھپیں رُخ سے نقاب اُسکی اگر محفل میں اُٹھ جائے　تو پروانے بھی مُڑ کر نہ دیکھیں شمع روشن کو (مُبین)

مجھے چلتے دم تُو نے مُڑ کر نہ دیکھا　گلہ تجھ سے اے بے مروّت یہی ہے - (حامد)

مُڑ مُڑ کر دیکھنا - ہ - فعل متعدی :- پھر پھر کر دیکھنا - اپنے کسی عزیز کا جاتے وقت اپنے عزیزوں کو بار بار دیکھنا - جُدائی کا افسوس ظاہر کرنا +

مُڑَکنا - ہ - فعل لازم :- (پورب) چٹکنا - ٹوٹنا - چٹ چٹ کر ٹوٹنا جیسے چوڑیاں مُڑکنا

مُڑنا - ہ - فعل لازم :- (۱) بل کھانا - خم کھانا - خمیدہ ہونا - (۲) پھرنا - واپس ہونا - لوٹنا - رجعت کرنا - اُلٹا پھرنا +

مُڑوانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) بل دلوانا - خمیدہ کرانا جیسے کوکھرو مُڑوانا (۲) واپس کرانا - اُلٹا پھروانا + لوٹانا - رجعت قہقری کرانا +

مَڑوڑا - ہ - اسم مذکر :- (عوام) دیکھو (مروڑا) +

مَڑوڑنا - ہ - فعل متعدی :- (عوام) دیکھو (مروڑنا) +

مَڑوڑی - ہ - اسم مؤنث :- (عوام) دیکھو (مروڑی)

مَڑھنا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) منڈھنا - نقارے پر کھال چڑھانا + پوشش کرنا

مَڑھی - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) کُٹی - فقیر کی جھونپڑی - صومعہ + معبد - مندر +

مزا - اسم مذکر :- (صحیح ف - مزہ) اگرچہ اُردو میں الف سے بھی بعض موقع پر بلحاظ قافیہ بعض موقع پر باعتبار بول چال لکھتے ہیں مگر ہم نے صحت پر خیال کرکے اس لُغت کو اپنی جگہ پر لکھا ہے +

مِزاج - ع - اسم مذکر :- (۱) آمیزش - ترکیب - امتزاج + بناوٹ - ساخت + میل ملاؤ - (۲) - باصطلاح اطبا وہ کیفیت جو مختلف چیزوں یا اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو چنانچہ اسی وجہ سے انسان کی سرشت طبیعت اور خمیر پر اسکا اطلاق ہونے لگا کیونکہ وہ اربع عناصر کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے (۳) گُن - خاصیت - خاصہ - طبیعت - اثر عناصر - کیفیت ؎

آتے ہی فصلِ گُل کے جنوں ہوگیا ہمیں　بدلی جو رُت مزاج برابر بدل گیا - (صبا)

(۴) عادت - خُو - خصلت - بھاؤ - طینت ؎

بیکلی بیخودی کچھ آج نہیں　ایک مدت سے وہ مزاج نہیں - (میر)

کس مُنہ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹل گیا　کچھ آپ کا مزاج تھا جو بدل گیا (نسیم دہلوی)

(۵) مادّہ - ماہیت - اصلیت - جوہر - حقیقت - بجھارت (۶ - ۶) غرور - دماغ - کبر - نخوت - تمکنت (۷ - ۶) دل - طبیعت - جیسے مزاج مبارک - آپ کا مزاج کیسا ہے ؎

جب کہو نگا اُسکا ہے کیونکر مزاج　وہ کہیگا مجکو ہے تخفیف آج - (حسن)

(۸ - ۶) ناز - نخرہ - چوچلا - جیسے رنڈی کا سا مزاج کرتے ہو +

مِزاج آنا - د - فعل لازم :- تمکنت آنا - نخوت ہونا - دماغ ہونا ؎

نادم ہوتے تھے بہت گالی گرنے کے ہم　ہو جب آج آپ کو پھر آگیا مزاج - (رشیدیاں)

(یہ محاورہ خاص بھوپال کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ مزاج آنا اور کہیں نہیں سُنا گیا)

مِزاج برہم ہونا - د - فعل لازم :- طبیعت بگڑنا - دل ناراض ہونا - مزاج خراب ہونا - بدمزاج ہونا - مزاج پر غصے یا خفگی کا طاری ہونا ؎

کہتے ہو کچھ کہو کہوں کیا خاک　جانتا ہوں مزاج برہم ہے - (داغ)

مِزاج بگاڑنا - د - فعل متعدی :- عادت بگاڑنا - عادت خراب کرنا - مزاج میں غصہ اور خشونت پیدا کردینا ؎

غصہ اُٹھا اُٹھا کے یونہیں بار بار کا　اے دل مزاج تو نے بگاڑا ہے یار کا - (تپش)

مِزاج بگڑنا - د - فعل متعدی :- (۱) دیکھو (مزاج برہم ہونا) ؎

آئینہ دیکھنا تجھے مدِ نظر نہ تھا　بگڑا ہوا مزاج ترا پیشتر نہ تھا - (تشنہ)

(۲) مزاج کے اعتدال میں فرق آنا - ایک حالت پر مزاج نہ رہنا +

مِزاج بے مزہ ہونا - د - فعل لازم :- طبیعت کا علیل و ناساز ہونا ؎

ہے لبِ نمکیں علاج میرا　پر بے مزہ ہے مزاج میرا - (میر تقی)

مِزاج پانا - د - فعل متعدی :- رُخ پانا - توجہ پانا - جیسے مزاج پاسکے ہیں تو کچھ کہتے ہیں + (عورتوں کا محاورہ ہے)

مِزاج پُرسی - ف - اسم مؤنث :- چگونگیٔ مزاج +

مِزاج پُرسی کرنا - د - فعل متعدی :- خیر و عافیت دریافت کرنا +

مِزاج پوچھنا - د - فعل متعدی :- (۱) مزاج پرسی کرنا - طبیعت کا حال دریافت کرنا - خیریت پوچھنا - خیر و عافیت دریافت کرنا ؎

پوچھے کوئی مزاج تو اللہ رے غرور　کہتے نہیں وہ شکر ہے پروردگار کا (داغ)

(۲) خبر لینا - تاڑنا - سزا دینا - کیفرِ کردار کو پہنچانا ؎

ناتم حسرت کرکے آزاد دیوانہ مزاج ٭ تو جیتی ہے بوالہوس کا تیغ جانا نہ مزاج (آزاد)

مزاج پیٹی۔ و۔ صفت: ع۔ و۔ دماغدار۔ مدمغ۔ نک چڑھی ٭

مزاج دار۔ و۔ صفت: تمکنت والا۔ خود پسند۔ مغرور۔ متکبر۔ بانخوت۔ دماغدار۔ نازک طبع۔ تند تیغ۔ پُر تمکنت ٭

مزاج داں۔ ف۔ صفت: مزاج سے واقف۔ طبیعت سے واقف۔ مزاج شناس۔ عادت سے واقف۔ مقبل زبان۔ وہ شخص جو کسی کے مزاج اور معاملہ پر تصرف رکھے اور کسی کی نیکی و بدی سے بخوبی واقف ہو ٭

جفا رقیب کے بدلے بھی ہم پہ ہونے لگی ٭ مزاجداں جو ہم اُس شوخ نازنیں کے ہوئے (دیا)

جسکو دیکھ نہ بار تھا گل تک ٭ آپ کا وہ مزاجداں ہے آج } بحر
تازہ بجا تو آپ نہیں سکتے ٭ میرزا مراد اس ہی سہی }

غضب میں آئے تمہارے مزاجداں ہو کر ٭ کہ بات بات میں خفگی کا ذکر کیا کیجئے (ظہیر)

مزاج سامان میں نہونا۔ و۔ فعل لازم: ع۔ مزاج درست نہونا۔ مزاج بگڑنا ٭

مزاج سیدھا ہونا۔ و۔ فعل لازم: مزاج درست ہونا۔ مزاج سامان پر ہونا۔ مزاج باہم موافق ہونا۔ راس ملنا ٭ خانگی ذو۔ ہونا۔ سیدھا رخ ہونا۔ منہ لگا بات کرنا

دکھوں سمائیں سینکڑوں کہیں کہنی تھیں ٭ لیکن نہ دیکھے آپ کا سیدھا ہوا مزاج (رشیر)

مزاج شریف یا مزاج مبارک۔ و۔ محاورہ: آپ کے مزاج اچھے ہیں آپ کی طبیعت اچھی ہے؟ آپ خیریت سے ہیں (مزاج پُرسی کا شریفانہ محاورہ ہے)

مزاج عالی۔ ع۔ اسم مذکر: دیکھو (مزاج شریف) ٭

مزاج عالی نہ توشک نہالی۔ و۔ کہاوت: جب کوئی شخص تہیدستی میں مزاج کرتا ہے تو اُسکی نسبت طنزاً یہ فقرہ کہا جاتا ہے۔ یعنی مزاج تو امیرانہ رکھتے ہیں مگر بچھانے کے واسطے ذرا سی توشک یا نہالچہ تک میسر نہیں ہے ٭

مزاج کرنا۔ و۔ فعل متعدی: دماغ کرنا۔ اترانا۔ اغماز کرنا۔ تمکنت کرنا۔ نخوت کرنا۔ اپنے کو دُور کھینچنا۔ ناک چڑھانا۔ جیسے یہ مزاج اُسپر کر دو جو اُٹھالے ؟

بگڑا ہے کس سبب سے نہایت ترا مزاج ٭ سچ کہہ کہ مجھ سے کس لئے تُونے کیا مزاج (قیسر)

اُٹھائیں جا کے گُلستاں میں ناز کس کس کا ٭ مزاج کرتا ہے گُلچیں بھی باغباں کی طرح (شرر)

مزاج کے مارے۔ و۔ محاورہ: مغرور و نخوت کے سبب تمکنت کے باعث جیسے وہ تو مزاج کے مارے مرے جاتے ہیں ٭

مزاج میں آنا۔ و۔ فعل لازم: (۱) طبیعت میں آنا۔ دل میں آنا۔ سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا۔ جیسے مزاج میں آئے تو لے لو ورنہ اختیار ہے ٭

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ٭ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔ (نامعلوم)

(۲) نخوت میں آنا۔ تمکنت میں آنا۔ تمکنت کرنا۔ اترانا جیسے ایسے مزاج میں آئے کہ اپنے افسر کو بھی کچھ نہ سمجھا ٭

مزاج نہ پانا یا مزاج نہ ملنا۔ و۔ فعل متعدی: دماغ نہ پانا۔ دماغ نہ ملنا۔ نہایت مغرور یا متکبر ہونا۔ اِترانا۔ اپنے کو دُور کھینچنا۔ مارے غرور کے طبیعت کا حال معلوم نہ ہو سکنا۔ مزاج سمجھ میں نہ آنا ٭

پیراہن اُس جواں نے جو پہنا ہے چھال کا ٭ ملتا نہیں چمن میں مزاج اک نہال کا۔ (آتش)

مزاج والا۔ و۔ صفت: مزاجدار۔ پُر تمکنت۔ بانخوت۔ مغرور۔ متکبر ٭

عادت ہم تو ہیں ایسے مزاج والوں کے ٭ کہ جیکے ساتھ کسی ڈھب کی جنگ راہ نہیں (انشا)

مزاج والی۔ و۔ صفت: مؤنث (دیکھو مزاج والا) ٭

مزاج ہونا۔ و۔ فعل لازم: غرور ہونا۔ تمکنت ہونا۔ دماغ ہونا جیسے گری میں سقّوں کے بھی مزاج ہو جاتے ہیں ٭

ہوتا ہے ہوئے حجت ظاہر سے بدماغ ٭ کچھ اور ہی مزاج ہے تیرے علیل کا۔ (انور)

مزاجیات۔ تابع فعل: (۱) از روئے مزاج سازندہ طبیعت (۲) بالخاصیت۔ بالخواص ٭

مزاجن۔ و۔ صفت: (ہندی) مؤنث زیادہ مہاجن) مؤنث۔ مزاجدار۔ خود پسند۔ تمکنت والی۔ جیسے دو مٹے رہے مہاجن ؟ سیدھے منہ سے بات بھی نہیں کرتی

مزاجو۔ و۔ صفت: (ہندی) مو۔ زیادہ مہاجو) دیکھو (مزاجن)

مِزاح۔ ع۔ اسم مؤنث: خوش طبعی۔ ہنسی۔ ٹھٹھا۔ ظرافت۔ مذاق۔ چہل ٭

مُزاحم۔ ع۔ صفت: روکنے والا۔ مزاحمت کرنے والا۔ اٹکانے والا۔ ستدِ راہ۔ مانع۔ حائل۔ حاجب۔ متعرض۔ روکنے والا۔ ٹکر جھیلنے والا ٭

مزاحم ہونا۔ و۔ فعل لازم: ستدِ راہ ہونا۔ مانع ہونا۔ حائل ہونا۔ متعرض ہونا۔ خارج ہونا ٭ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا۔ ہوتے ہوئے کام کو روکنا ٭

مزاحمت۔ ع۔ اسم مؤنث: روک۔ تعرض۔ اٹکاؤ۔ ممانعت ٭ روک ٹوک ٭

مزار۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) زیارت کرنے کی جگہ۔ بزرگوں کا مقبرہ۔ درگاہ۔ آستانہ۔ مرقد بزرگاں۔ پیر یا سید یا ولی کا تھان (۲) قبر۔ تربت۔ گور۔ مرقد ٭

نا نسنے دی نہ رخصت آ گئے اُسے ٭ دو قدم جب مرا مزار رہا۔ (وزیر)

(۳۔ ظرافتاً) ٹھکانا۔ مکان۔ جائے سکونت۔ مسکن۔ جیسے ہم آپ کے مزار پر دو دفعہ گئے مگر آپ نہ پائے ٭ (اب سے سو برس پہلے میر تقی نے مزار کو مؤنث باندھا تھا اب مذکر بولتے ہیں)

کیا ظلم ہے اُس خونی عالم کی گلی میں ٭ جب ہم گئے دو چار نئی دیکھیں مزاریں۔ (میر تقی)

مزا

رشک نے بھی ایک جگہ مؤنث باندھا ہے +

مُزارِع ع - اسم مذکر:- کھیتی کرنے والا - کسان - کشاورز - کاشتکار - زراعت کرنے والا - جوتا +

مزامیر ع - اسم مذکر :- (مزمور کی جمع) (۱) عبرانی سارنگیاں یا بانسریاں + بانسلی - الغوزہ - نَے - مُرلی - (۲) راگ - گیت - سرود - مجازاً مطربوں کے سب ساز (۳) بھجن - وہ دعا جو راگ میں کی جائے - استُتی + داؤد کا راگ - زبُور - بعض نے حضرت سلیمان کا راگ یا بھجن بھی لکھا ہے +

مزامیرِ داؤد ع - اسم مذکر :- کتاب زبُور جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی +

مُزاوَجت ع - اسم مؤنث :- زوج ہونا - جوڑا لگنا - مُناکحت - بیاہ - شادی - گٹھ جوڑا + میاں بیوی کا رشتہ ہونا +

مُزاوَلت ع - اسم مؤنث :- کسی کام کو ہمیشہ کرنا - وِرد - استعمال - روزمرّہ برتاؤ + مشق + سعی و کوشش +

مزبُور ع - صفت :- لکھا ہوا - مرقُوم الصّدر +

مُزجات ع - صفت :- تھوڑا - اَندک - بے اعتبار - ہیچ پوچ - ناچیز - ادنےٰ

مُزخرَف ع - اسم مؤنث :- (زراندُودہ) جھُوٹی بات - وہ جھُوٹی بات جو سچّی بات کی مانند آراستہ ہو - زراندُودہ بات - ملمع کی ہوئی بات - بناوٹ کی بات - جعلی بات +

مُزخرَفات ع - اسم مؤنث :- (مُزخرف کی جمع) جھُوٹی باتیں - واہیات باتیں - بیہودہ باتیں - لغو باتیں + چکنی چُپڑی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کی باتیں +

مُزد - ف - اسم مؤنث :- مزدُوری - اُجرت + (دَین خواہ دَین کا اجُورہ) + طلب تنخواہ - مُشاہرہ - محنتانہ + بدلہ - جزا - صلہ - پاداش +

مَزدُور ف - اسم مذکر :- بیگاری کا نقیض - مزدُوری کرنے والا - اُجرت پر کام کرنے والا - قُلی - کمیرا - فالتو - باربردار - بارکش - بوجھا اُٹھانیوالا - پلّے دار +

تجھے دی کوہکن و قیس سے مجکو نسبت کوئی دِیوانہ نہیں میں کوئی مزدُور نہیں (داغ)

زاہد کعبکی جانب کھینچتے ہو کیوں مجھے جی نہیں لگتا کسی مزدُور کا بیگار میں - (آغا)

مُشتاق اسقدر نہیں بندے جمال کے اُٹھے نظر تو پھینکدیں پُتلی نکال کے

تیور ہی اور ہوتے ہیں اہلِ کمال کے آنکھیں نکالیئے گا ذرا دیکھ بھال کے

نوکر کسی کو رکھ لو ستانے کے واسطے

مزدُور ڈھونڈ و ناز اُٹھانے کے واسطے

(بندہ مرخوب)

مزدُوری ف - اسم مؤنث :- (۱) اُجرت - محنتانہ - اجُورہ - کام کا صلہ - پاشے مزد

مزہ

پاشے رنج (۲) محنت - مشقت - کام - قلی گیری - ٹہل - خدمت - جیسے غریب محنت مزدُوری کرکے کھاتا ہے - مزدُوری پر گیا ہے +

مزدُوری پر جانا - و - فعل لازم :- کام پر جانا - محنت کو جانا +

مزدُوری کرنا - و - فعل متعدی :- محنت کرنا - کام کرنا +

مزدُوری لنڈوری - و - محاورہ :- مزدُوری کو قیام نہیں ہوتا کبھی ملتی ہے کبھی نہیں ملتی +

مَزرَع ع - اسم مؤنث :- کھیتی - کھیت - کِشت ؎

آبیاری ابرِ رحمت نے نکی اسکے برس مزرعِ اُمّید اپنی خشک بے پانی ہوئی (رند)

مزرعِ آخرت ع - اسم مؤنث :- آخرت کی کھیتی - نیکی - بھلائی - باقیاتِ صالحات - کارِ عقبےٰ +

مزرُوعہ ع - صفت :- بویا ہوا - جوتا ہوا - کِشت کیا ہوا +

مُزَعفَر ع - اسم مذکر :- زرد - زعفرانی + ایک قسم کا میٹھا پُلاؤ جسمیں زعفران پڑتی اور نہایت زرد ہوتا ہے +

مُزمِن ع - صفت :- پُرانا - کُہنہ - اکثر امراض پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جیسے تپِ مُزمِن +

مُزمّہ ع - اسم مذکر :- وہ چمڑے یا رسّی کا حلقہ جو گھوڑے کی گامچی یا مُوٹھ میں پچھاڑی کے رسّی کے ساتھ لگا رہتا ہے تاکہ گھوڑا آگے نہ بڑھ سکے +

مزمّہ لگانا - و - فعل متعدی :- (۱) پچھاڑی باندھنا - (۲) - بازاری) روک لگانا - ڈاٹ لگانا - ایک چیز کھا کر اوپر سے دُوسری چیز کھانا +

مزمّہ لینا یا مزمے لینا - و - فعل متعدی :- تنگ پکڑنا - ضیق میں کرنا - آڑے ہاتھوں لینا - لہرا لینا - خبر لینا - ٹھیک بنانا ؎

بھول کر شاید قدم لینے کے بدلے جانِ من جاں نثاروں کے مزمّے پاسباں لینے لگا (مشتاق)

مزُور - و - اسم مذکر :- (عوام) مزدُور کا مخفف - بارکش - قُلی - کمیرا ؎

یا کسی کے بنگلے خدمتگار یا ہو کے مزُور جب گیا میں دیکھنے اُسکو اسی عنوان گیا (میر سوز)

مزہ ف - اسم مذکر :- (۱) مزا - طعم - ذائقہ - لذّت - سُواد - وہ کیفیت جو کسی چیز کے چکھنے سے محسُوس ہو ؎

ناصح کو خبر کیا ہے لذّت غمِ دل کی ہے حق بطرف اُسکی چکھے تو مزا جانے (میر)

(۲) چاٹ - چسکا - (۳-۴) لطف - حظ - رَس - بہار - جیسے چار پیسے بگاڑ کر تو یہ مزہ دیکھا ؎

سرو مینا ہے سبُو غنچہ ہے ساغر گُل ہے ساقیا بادہ کشی کا ہے مزہ گلشن میں - (نصیر)

سارے دُنیا کے مزے کھوتا ہے جلتا دل کا   سچ تو یہ ہے کہ بُرا ہوتا ہے جلانا دل کا (نواب)

دل کو وہ خوگر آزار بنا رکھا ہے   درد کا نام محبت نے مزا رکھا ہے۔ (بیمار)

(۴- ع) جوبن۔ شباب۔ جیسے مزے پر آنا۔ (۵- ع) عیش و نشاط۔ عیش و عشرت۔ مو ج۔ خوشی۔ خرمی۔ آنند۔ رنگ رس ۔ بھوگ بلاس۔ حظ نفسانی (۶- ع) لت۔ دھت۔ عادت۔ خو۔ چسکا جیسے مزہ پڑنا۔ (۷- ع) سیر۔ تماشا۔

ابر ہے مُطرب ہے چمن ہے آب رواں ہے   وہ آئے تو پھر ان کا مزا دیکھئے کیا ہو
کیا خوب تماشا ہو نمک کچھ جو چھڑکیئے   پھر میرے تڑپنے کا مزا دیکھئے کیا ہو } عاشق

مزا برسات کا چاہو تو بیٹھو میری آنکھوں میں   سفیدی ہے سیاہی ہے شفق ہے ابر وباراں ہے (نامعلوم)

(۸- ع) حالت۔ کیفیت۔ گت۔ درجہ۔ ٹھکاناہ

اچھا جو ستاتا ہے دلا وہ ستالے   دیکھیگا مزا جبکہ پتا غیب سے پالے۔ (عاشق)

(۹- ع) سزا۔ جزا۔ تعزیر۔ پاداش۔ مُکافات۔ (اُردو میں اسے بضرورت قافیہ کے موقع پر الف سے بھی لکھتے ہیں) +

مزہ اُٹھانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) حظ اُٹھانا۔ لُطف حاصل کرنا۔ (۲) سزا پانا۔ بُرے کام کی پاداش پانا۔ رنج اُٹھانا۔ تکلیف برداشت کرنا +

مزہ آجانا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) لُطف حاصل ہوجانا (۲) حقیقت کھل جانا۔ لینے کے دینے پڑجانا۔ آفت میں مبتلا ہو جاناہ

پڑ گئے لینے کے دینے تو مزہ آجائے گا   میں یہ کہکر اُس کے مُنہ کی چھیاں لینے لگا (مُشتاق)

مزہ اُڑانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ عیش منانا۔ عیش و عشرت کرنا۔ (۲) بہار لُوٹنا۔ جوبن لُوٹناہ خوبیِ گُل کا مزا خوب اُڑایا ہمنے (میر)

مزہ آنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) لُطف حاصل ہونا۔ حظ اُٹھنا۔ لذت آناہ

بوسہ لینے سے خفا ہوتے ہو کیوں مُشفق من   بوسہ وہ شئے ہے کہ دونوں کو مزا آتا ہے (مقصود)

(۲) حقیقت کُھلنا۔ کیفیت معلوم دینا۔ مُصیبت یا آفت کا ذائقہ آنا +

مزہ پانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ جیسے یہ کام کرکے کچھ مزہ نہ پایا۔ اپنے ہاتھ سے پکا کر وہ مزہ پایا جسکا حق تھاہ

وصال کو ہم ترس رہے تھے جو اب ہوا تو مزا نہ پایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اسکو رنج و الم نہ ہوتا } مومن

(۲) کیئے کی سزا پانا۔ کیفر کردار کو پہنچنا + رنج اُٹھانا +

مزہ پڑنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ عادت پڑنا۔ چسکا پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ لپکا پڑنا۔ خوگر ہوناہ

نصیحت کام کیا آتی ہے ہر دم کی خدا حافظ   مزا تجکو پڑا ہے دیدہ خونبار رونے کا (مُصحفی)

مزہ چکھانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) ذائقہ چکھانا۔ (۲) کیفر کردار کو پہنچانا۔ سزا دینا۔ کسی امر کی پاداش دینا۔ کیئے کو پہنچانا۔ کیتے کے پاس بٹھاناہ

لبِ جاناں کو چکھائینگے مزا وصل کی شب   ہوتی آئی ہے کہ جھوٹے کو سزا دیتے ہیں (صنوبر)

ابھی زلف نہیں آیا ہے تیرا ادل کے قابو میں   چکھائینگے مزا گر آگیا یاروں کے قابو میں (ظفر)

بُرا کہتا ہے اگر غیر مجکو دیکھنا میں بھی   بُرائی کا مزا کیا کچھ چکھاتا ہوں بھلا آوے (معروف)

شیخ مے کو بُرا بتاتے ہو   اسکا تم کو مزہ چکھائینگے + + (بسمل)

سختیِ دل کا مزہ تجکو چکھاتا کافر   پر کروں کیا کہ خدا تیرا نگہباں نکلا۔ (داغ)

چکھائینگے تجھے نازک مزاجیوں کا مزا   اگر ذرا ہمیں دل پر کچھ اختیار رہا (میر باقر علی باقر)

کرکے یار اسکو چکھادوں رنڈی بازی کا مزا   لیکن اسے خیر نہیں آتا بُرھا ناشر مجھے (راحت)

مزہ چکھنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) ذائقہ دیکھنا۔ ذائقہ لینا۔ مزا لینا۔ لُطف معلوم کرناہ

حلاوت کچھ تو ہے جو دیکھے اپنی جانِ شیریں کو   مزا چکھتے ہیں مردُم جاں کنی کی تلخکامی کا (نامعلوم)

(۲) سزا پانا۔ کیا بھوگنا۔ کیفر کردار کو پہنچنا + رنج اُٹھانا۔ تکلیف اُٹھانا۔ مصیبت بھگتناہ

مدت سے نمک چھڑکے ہے ہر زخم پہ قاتل   ہم چاہ کے چکھتے ہیں مزے دیکھئے کبتک (سرور)

مزہ دکھانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف دکھانا۔ بہار دکھاناہ

جو دل دکھا رہا ہے مزہ ہر گھڑی مجھے   آنکھوں سے سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا (داغ)

(۲) سزا دینا۔ کیفر کردار کو پہنچاناہ

مزا دکھاؤں تجھے تیری بے وفائی کا   اگر نہ ہووے مجھے پاس آشنائی کا (جوشش)

مزہ دیکھنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) ذائقہ معلوم کرنا۔ (۲) سیر دیکھنا۔ تماشا دیکھنا

مثلِ نے ناک میں دم لائینگے نالے میرے   مُنہ لگانے کا مرے آپ مزا دیکھینگے (حکمت)

(۳) سزا پانا۔ پاداش کو پہنچنا۔ کیا بھوگنا۔ مزہ چکھناہ

ناصح تو کسی شوخ سے دل جا کے لگا دیکھ   میرا بھی کہا مان محبت کا مزا دیکھ۔ (میر سوز)

مزہ دینا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ لُطف دینا۔ ذائقہ بخشنا۔ لذت دیناہ

کیا عجب جو وار کی تاثیر گر رکھے زقوم   کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا (ذوق)

مزہ کرکرا کرنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ بے لُطفی کرنا۔ لُطف کھونا۔ رنگ بھنگ کرنا۔ عزیز میں خلل لگانا۔ مخل عیش و نشاط ہونا +

مزہ کرنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (پنجاب) تماشا دکھانا۔ تماشا کرنا۔ لُطف دکھانا جیسے مزہ کرو بھاتڈو +

مزہ کھنڈت کرنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ رنگ بھنگ کرنا۔ رنگ میں بھنگ ڈالنا۔ لُطف کھونا۔ بے لُطفی کرنا +

مزہ کھنڈت ہونا۔ ع۔ فعل لازم:۔ بے لُطفی ہونا۔ رنگ بھنگ ہونا۔ عیش میں خلل آنا۔ عزیز میں خلل لگنا +

مزہ لُوٹنا - ۱- فعل متعدی :- عیش منانا - لُطف حاصل کرنا + بہار لُوٹنا - جوبن لُوٹنا + لذّت حاصل کرنا ؎

ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے رہجائیں یا غضب　　لوٹے اُنکا لدن مزا اُس اُگال کا - (وزیر)

ہم ترستے رہیں اور غیر مزہ یوں لُوٹیں　　اے میاں مار ہی ڈالو تو بلا سے چھوٹیں (جانی بیک)

کبتک اِس غم میں میاں سینے کو اپنے کُوٹیں　　ہم ترستے رہیں اور غیر مزا یوں لُوٹیں (سودا)

سر کو پٹکا ہے کبھو سینہ کبھو کُوٹا ہے　　ہمنے شب ہجر کی دولت سے مزا لُوٹا ہے (حاتم)

مزہ لینا - ۱- فعل متعدی :- لذّت حاصل کرنا - لُطف اٹھانا - حظ اٹھانا + عیش منانا - عیش و عشرت کرنا +

مزہ مِلنا - ۱- فعل لازم :- لُطف حاصل ہونا - حظ اُٹھنا - لذّت آنا ؎

بوسہ لینے میں خفا ہوتے ہو کیوں مشفقِ من　　بوسہ وہ شے ہے کہ دونوں کو مزا ملتا ہے (مقصود)

مزہ ہونا - ۱- فعل لازم :- لُطف ہونا - تماشہ ہونا - شیر ہونا - جیسے مزا ہو جو وہ اسوقت آجائیں - مزہ ہے جو یہ داؤں بھی نہ آئے ؎

پھر جائے جو تُجھسے دلِ دشمن تو مزا ہو　　پھر تمکو دکھاویں ابھی کیا تھے ابھی کیا ہیں (ظہیر)

مزہ ہے یا مزا ہے - ۱- محاورہ :- بڑا لُطف ہے - عجب کیفیت ہے ؎

مزا ہے جان دینے کا کسی پر　　لے عاشق حیاتِ جاوداں تک (میرزا انور)

کہا پتنگ نے یہ دارِ شمع پر چڑھکر　　بڑا مزا ہے جو مرئیے کسی کے سر چڑھکر (ذوق)

مزے - ۱- اسم مذکر :- (۱) مزہ کی جمع ؎

مجکو کچھ یاد بھی ہیں پہلی وہ اُلفت کے مزے　　بے مزہ ہونے کے لُطف اور شکایت کے مزے (ذوق)

(۲) حروفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت - جیسے مزے کا - مزے میں - وغیرہ +

مزے اُڑانا - ۱- فعل متعدی :- گلچھرّے اُڑانا - عیش منانا - عیش و عشرت کرنا + ہوس نکالنا - ہوس پُوری کرنا ؎

مزے انکے اُڑا لیکن نہ یہ سمجھیں تو بہتر ہے　　کہ خوباں بھی بہت اپنے تئیں عیار کہتے ہیں (میر)

ہمیں رقیبوں سے مِل مِل کے تم جلاتے ہو　　ترستے ہم رہیں اور تم مزے اُڑاتے ہو (ذوق)

نظر آتے ہے جبکہ اے واے ہمکو　　کوئی طائر اُڑتا ہوا اُسکے گھر پر
تو کیا دیکھکر کہتے ہیں ہم بحسرت　　اُڑاتے مزے ہم بھی ہوتے اگر پر
} قطعۂ جرأت

ترے شہیدِ محبت کا سر تو اے قاتل　　اُڑا رہا ہے عجب طرح کے سناں پہ مزے (ظفر)

لذّتِ عشق میں ہو کاش تناسخ ہی سہی　　کہ اُڑائیں ترے سرباز شہادت کے مزے
ابرِ باراں کے نہ کیوں لُطف اُٹھائیں میخوار　　کہ اُڑاتے ہیں گنہگار ہی رحمت کے مزے
} ذوق

مزے آنا - ۱- فعل لازم :- لُطف آنا - لذّت حاصل ہونا ؎

کہا تے کوچے میں ترے آکے جو سنگِ اطفال　　آتے مجنوں کو ترے میوۂ جنت کے مزے (ذوق)

مزے چکھانا - ۱- فعل متعدی :- دیکھو (مزہ چکھانا) ؎

مزے ستم نے ستمگار تیرے عاشق کو　　چکھائے خوب محبت کے امتحاں پہ مزے (ظفر)

کچھ جتاؤں جو محبت تو کہے ہے کہ تجھے　　دیکھ تو کیسے چکھاتا ہوں محبت کے مزے (ذوق)

مزے چکھنا - ۱- فعل لازم :- دیکھو (مزہ چکھنا) مزے لینا - ذائقہ پانا ؎

کچھ پیا خونِ جگر دل کا لہو کچھ چاٹا　　چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری گھر گھر کے مزے (داغ)

مزے دار - ۱- صفت :- پُر لُطف - باذائقہ - بالذّت - لذیذ + ؎

ترا سخن وہ مزیدار ہے کہ حشر تلک　　رہینگے اسکے ظفر طبعِ نکتہ داں پہ مزے (ظفر)

نہیں جز بے مزگی کوئی مزا دُنیا میں　　پر مزیدار بنا دیتے ہیں غفلت کے مزے (ذوق)

مزے داری - ۱- اسم مؤنث :- لُطف - کیفیت - مزہ - لذّت - حلاوت - حظ - جیسے آپس کی پھوٹ میں مزیداری نہیں - اسمیں کیا مزیداری نکلی +

مزے داری سے - ۱- تابع فعل :- لُطف سے - لذّت کے ساتھ - کیفیت کے ساتھ ؎

میرے ہر زخمِ جگر کو یہ تمنا ہے کہ لُوں　　اُس لبِ شمشیر کے بوسے مزیداری سے پھر (ظفر)

مزے دینا - ۱- فعل متعدی :- لُطف دینا - ذائقہ دینا - لذّت دینا - مزہ چکھانا ؎

ذائقہ چاشنیِ عشق کا کامل ہو تو دیں　　شادیِ وصل کی لذّت غمِ فرقت کے مزے (ذوق)

مزے دیکھنا - ۱- فعل لازم :- دنیا کا عیش دیکھنا - لُطف حاصل کرنا +

مزے کرنا - ۱- فعل متعدی :- لُطف اُڑانا - عیش منانا - موج مارنا - چین کرنا - عیش و عشرت کرنا +

مزے کی بات - ۱- اسم مؤنث :- تماشے کی بات - ہنسی کی بات - قابلِ مضحکہ - لُطف کی بات - کیا مزے کی بات ہے خود ہی کریں خود ہی نام دھریں +

مزے کے مارے - ۱- تابع فعل :- لُطف کے باعث - لذّت کے سبب ؎

حالت ہی اور تھی کچھ مارے مزے کے اُسدم　　ڈھلکا تا ہائے اپنے منہ کی مجھے ڈلی سے (انشا)

مزے لُوٹنا - ۱- فعل لازم :- (۱) لُطف اُڑانا - لذّت حاصل کرنا - حظ اُٹھانا ؎

کھل جائے کہیں ہمسے وہ جلدی کہ ظفر ہم　　باتوں کے مزے اُس بُتِ مغرور سے لُوٹیں (ظفر)

صرف ہر زخمِ جگر تا نہو صد کانِ نمک　　لُوٹے کیا عشق میں اُن کانِ ملاحت کے مزے (ذوق)

لُوٹے مزے جو ہمنے تمہارے اُگال کے　　مر گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے - (قلق)

خواب میں سارے مزے وصل کے ہم لُوٹتے ہیں　　بند آنکھیں ہیں مگر بند کوئی کام نہیں (ناسخ)

(۲) عیش منانا - عیش و عشرت کرنا ؎

مزے خُوب لُوٹینگے کیوں شیخ صاحب　　ملینگے بہشتِ بریں میں اگر یہ - (انشا)

مزی

الگ ہمسے یُوں رہنا اور چھُوٹنا یہ اُوپر ہی اُوپر مزے لُوٹنا۔ (میر حسن)

(۳) جوبن لوٹنا۔ جوبن کا لُطف اُڑانا۔ بہار لُوٹنا ؎

الٰہی میں جتیاں اس کی دیوانوں وحشت میں مزہ یہ مل سکے کو نے دخت بیابانی کہ غربت میں (منشو)

مزے لینا ۔د۔ فعل لازم:۔ لُطف اُٹھانا۔ حظ اُٹھانا۔ کیفیت حاصل کرنا۔ لذت پانا۔ ذائقہ لینا۔ چٹخارے بھرنا۔ جوبن لُوٹنا۔ بہار لُوٹنا ؎

خنجرِ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو چاٹتا ہونٹ ہے لے لے کے جراحت کا مزہ (ذوق)

مزے میں آنا ۔د۔ فعل لازم:۔ چاؤ میں آنا۔ نہایت خوش ہونا۔ خوشی میں آنا + اترانا۔ ناز کرنا۔ لاڈ میں آنا ؎

اچھے آتے ہی اختلاط بڑھاتے خوب نام خدا مزے میں آئے (شوق)

مُنہ لگاتے ہی سر چڑھی دیکھو دُختِ رز کیا مزے میں آئی ہے (گوری شنکر قیصر)

مَزِید ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) زیادتی۔ افزُونی۔ بیشی۔ اضافہ۔ بڑھوتری (۲) صفت) زیادہ کیا ہوا۔ بڑھایا ہوا۔ افزُوں کردہ شدہ۔ زیادہ کیا گیا (پہلے معنی میں مصدر بھی دُوسرے میں اسمِ مفعُول ہے) +

مزید برآں ۔ف۔ تابع فعل:۔ علاوہ ازیں۔ اسکے علاوہ۔ اسپر۔ ماسوا اسکے +

مزید علیہ ۔ع۔ اسم مذکر:۔ اُوپر بڑھایا گیا۔ زیادہ کیا گیا۔ جیسے صُبحگاہاں مزید علیہ ہے صُبحگاہ کا ہجراں مزید علیہ ہے ہجر کا۔ بہاراں مزید علیہ ہے بہار کا

مُزَیَّن ۔ع۔ صفت:۔ زینت دیا گیا۔ سجایا گیا۔ سنوارا گیا۔ ٹیپ ٹاپ کیا گیا۔ آراستہ کیا گیا + آرائش دیا گیا + آراستہ پیراستہ۔ سجا سجایا۔ مُکلّف +

مُژدہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) خوشخبری۔ بشارت۔ نوید (۲) مُبارکباد + مُبارک ہو + مُبارک ہے ؎

مژدہ اے گور اور گورستاں میرے قالب سے جاں سدھاری ہے (سعید)

کیا تمک پاش جراحت ہے تسلی اُنکی مژدۂ وصل سے دیتے ہیں دلاسے مجکو (ظہیر)

مُژدہ پہنچانا ۔د۔ فعل متعدی:۔ خوشخبری دینا۔ بشارت دینا ؎

دمِ بسمل ہوئی کیوں دیر اتنی دم نکلنے میں قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے میرے دشمن کو (داغ)

مژدہ سُنانا ۔د۔ فعل متعدی:۔ خوشخبری لاکر دینا + خوشخبری دینا +

مِژگاں ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ مِژہ کی جمع۔ پلکیں + اصل میں زائے مفتُوح سے ہے مگر مستعمل ساکن ہے ؎

سیں بھیگی نہیں ہیں اے عزیز اس آشنہ رُو کی نمایاں پُشتِ لعلِ لب پہ ہے یہ عکس مژگاں کا (وزیر)

ظفر نے واحد بھی باندھا ہے ؎

ہجومِ اشک سے مژگاں اگر اُونچی نہیں ہوتی تعجب کیا کہ خلق پُر ثمر اُونچی نہیں ہوتی۔ (ظفر)

مِژہ ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ پلک۔ پپنی۔ برنی ؎

مسا

کیا کہوں جسدم شروامس فتنہ گر کی ہل گئی ڈنک سی گویا جگر میں نیشتر کی ہل گئی۔ (ظفر)

مِس ۔ف۔ اسم مذکر:۔ تانبا۔ نحاس۔ ایک کانی جوہر کا نام جسکے ظروف بنائے جاتے ہیں +

مِس خام ۔ف۔ اسم مذکر:۔ کان سے نکلا ہوا تانبا جو صاف نہ کیا گیا ہو۔ کچا تانبا +

مِس گر ۔ف۔ اسم مذکر:۔ ٹھٹھیرا۔ تانبے کے برتن بنانے والا۔ کسیرا +

مِس ۔د۔ اسم مذکر:۔ (ہندی) بہانہ۔ حیلہ۔ جیسے پھوپی مس لیجئے۔ بھتیجے مس کیجئے +

میرے بھاگن بھاگن آیو ری + ہوری کے مس آیو ساتُورو نسکھ سے میں درشن پایو ری۔ (ہولی)

مَس ۔د۔ اسم مؤنث:۔ مُوچھوں کا رُواں۔ سبزۂ بروت + مُوچھوں کا پھُٹاؤ +

مِس ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ سیاہی۔ روشنائی۔ مرکّب۔ مَسی ؎

کنک مول کا گج بھیو مس ہوئی بانک مال قلم بھیو کے لاکھ کو کوکیوں تا لکھے دو بول (دوہا)

مِس ۔انگلش۔ MISS اسم مؤنث:۔ (۱) باکرہ۔ دوشیزہ۔ کنیا (۲) جوان لڑکی۔ لڑکی۔ (۳) کواری۔ بن بیاہی +

مَس ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) چھونے کا فعل۔ لمس۔ چھونا۔ ہاتھ لگانا۔ ہاتھ پھیرنا (۲) بھوگ۔ جماع۔ پرسنگ (۳) لگاؤ۔ میل۔ رغبت۔ رجحان جیسے اُنکو نظم سے ذرا مس نہیں + (اُردو اور فارسی میں بلاتشدید مستعمل ہے) +

مَس کرنا ۔د۔ فعل متعدی:۔ چھُونا۔ ہاتھ لگانا۔ لمس کرنا۔ ٹٹولنا۔ معلوم کرنا +

مَس ہونا ۔د۔ فعل لازم:۔ لگاؤ ہونا + میلِ خاطر ہونا +

مَسا ۔ع۔ اسم مذکر:۔ صُبح کا نقیض۔ شام کا وقت۔ شام۔ سنجھا۔ سانجھ +

مَسَّا یا مَسا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ سنسکرت مشا [Devanagari] (بتخفیف و بلا تشدید جائز مگر مستعمل بالتشدید ماخوذ از ماس بمعنی گوشت) (۱) وہ سخت کالا سا بقدر نخود بڑھا ہوا دانہ جو اکثر جسمِ انسان پر ہو جاتا اور کچھ تکلیف نہیں دیتا ہے اسے اکثر بال باندھکر کاٹ دیا کرتے ہیں۔ عربی میں ثولول۔ فارسی میں گندمہ۔ آژخ خالِ کلاں۔ پُورب میں اِلّہ کہتے ہیں گوشت زائد ؎

اس نزاکت پہ نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری بال بھی باندھے جو مَسّے پر تو زُلفِ مُو کا (ذوق)

اندازے سے زیادہ نپٹ ناز خوش نہیں جو خال اپنی حد سے بڑھا وہ مسا ہوا (شاہ مبارک آبرو)

(۲) وہ بدگوشت جو بواسیر کے سبب مقعد میں پیدا ہو جاتا اور پنجاب میں موکا کہلاتا ہے (۳) گمس بندوق۔ بندُوق کی کَمی (۴) گھُنڈی۔ اُبھرا ہوا سی یا آہنی دانہ سا جو گھڑیوں کے ڈھکنوں یا ڈبیوں وغیرہ میں ہوتا ہے +

مسا کرکے ۔ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) حد کے درجے۔ انتہا کے درجے۔ غایت الغایت بہت سے بہت۔ زیادہ سے زیادہ یعنی بہت تھوڑا سا۔ بمقدارِ قلیل ؎

لبِ نازک کے پاس رہنے دو تِل برابر ہے دل مسا کرکے (پنڈت ہاشنکر نسیم)

(۲) کھینچ تان کے بکٹس تھم۔ جیسے مساکو کے پاؤ سیر ہوگا +

مِسَا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) موٹا اناج ۔ غریبوں کے کھانے کا اناج جسکا اطلاق خاصکر موٹھ۔ مونگ۔ اُڑد۔ چنے۔ لوبیئے۔ مٹر پر جو اکثر نمک کے ساتھ کھایا جاتا ہے کرتے ہیں (۲) سستا اناج +

مِسَاکُتّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ موٹا جھوٹا اناج +

مَسَاجِد ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مسجد کی جمع +

مَسّاح ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ پیمایش کرنے والا +

مِسَاحَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ پیمایش زمین ۔ زمین کی ماپ +

مَسَاس ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) چھونا ۔ ہاتھ پھیرنا ۔ ہاتھ سے ملنا + ہتھ پھیری دستالی + شہوت پیدا کرنے کے واسطے گدگدی یا آہستگی کے ساتھ دستمالی ۔

رہ گیا میں مبوس کردل کو ۔ کب میسّر مجھے مساس ہوا (ناسخ)

(۲) جماع + بھوگ بلاس +

مساس کرنا ۔ د ۔ فعل متعدی :۔ ہتھ پھیری کرنا ۔ ہاتھ پھیرنا ۔ سہلانا +

مُسَاعِد ۔ ع ۔ صفت :۔ مُعاوِن ۔ مددگار ۔ یاری دہندہ ۔ یاور ۔ مجازاً موافق ۔ حسبِ مُراد ۔ جیسے زمانہ مُساعد +

مُسَاعَدَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ یاری ۔ یاوری ۔ مدد ۔ مُعاونت +

مَسَاعِیْ ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مسعاۃ کی جمع ۔ کوششیں ۔ جیسے مساعیٔ جمیلہ یعنی نیک کوششیں +

مَسَافَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بیابان کی دُوری ۔ منزل کا فاصلہ + بُعد + دُوری + سفر ۔ عرصہ ۔ (۲ ۔ د) سفر کی تکان جیسے بڑی مسافت اُٹھائی یعنی بہت تھکے +

مُسَافِر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ سفر کرنے والا ۔ بٹاؤ ۔ راہگیر ۔ سیّاح ۔ جاتری ۔ بٹوہی ۔ سالک ۔ ابن السّبیل ۔ پردیسی +

مُسَافِر اُترا ہے ۔ د ۔ محاورۂ عوام :۔ جب کسی کی بیوی حاملہ ہوجاتی ہے تو کہتے ہیں ۔ مُسافر اُترا ہے یعنی حاملہ ہوگئی ہے +

مُسَافِر خانہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ سرائے ۔ مُسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ ۔ فرودگاہِ مُسافراں ۔ کارواں سرائے +

مُسَافِرانہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ پردیسیوں کی مثل ۔ مُسافروں کی طرح ۔ مُسافروں کی مانند +

مُسَافِرانہ گُزران ۔ د ۔ اسم مؤنث :۔ پردیسیوں کا سا گزارہ ۔ چلتاؤ + گزرِ اوقات +

مُسَافَرَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُسافری ۔ سفر ۔ سیّاحی ۔ سفر کرنا (۲) پردیس +

مُسَافِری ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ سفر ۔ سیّاحی + پردیس +

مَسَاکِن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسکن کی جمع ۔ مقامات سکونت ۔ مکانات +

مَسَاکِین ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسکین کی جمع ۔ غریب ۔ مُحتاج ۔ مُفلس ۔ کنگال ۔ فقیر ۔ غربا ۔ بخود من ہین +

مسالا ۔ د ۔ اسم مذکر :۔ صحیح (مصالح) (۱) سامان ۔ ہر ایک چیز کی تیاری کی ضروریات ۔ (۲) ابازیر + نمک مرچ لہسن پیاز دھنیا وغیرہ جو سالن میں ڈالا جاتا ہے ۔ (۳) گوٹا کناری ۔ گوکھرو ۔ ٹھپا وغیرہ +

مَسَالِک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسلک کی جمع ۔ راہیں ۔ رستے ۔ سڑکیں +

مَسَام ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ بدن کا سوراخ ۔ منفذ جسمیں سے پسینا نکلتا ہے جسم کے چھوٹے چھوٹے سوراخ جو کھال میں ہوتے ہیں +

مَسَامَات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسام کی جمع ۔ بدن کے چھوٹے چھوٹے سوراخ جن میں سے پسینہ نکلا کرتا ہے + جسم کے علاوہ اور چیزوں میں بھی ہوتے ہیں ۔ مثلاً مٹی کے ظروف میں +

مَسَان ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مرگھٹ ۔ مُردہ گھاٹ شمشان ۔ وہ جگہ جہاں ہندوؤں کے مُردے جلائے جاتے ہیں (۲) ایک بیماری کا نام جو اکثر مثلِ صرع بچوں کو ہوجاتی اور اُسمیں ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہوجاتے ہیں ۔ سُفلی آزار پسلی کا خلل ۔ اُمّ الصبیان (۳) ایک سفلی علم کا نام جس کے وسیلہ سے شیاطین و خبائث کی رُوح کو تابع کرلیتے ہیں ۔ بھوت بِدیا +

مَسَانی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سیتلا دیوی کی سات بہنوں میں سے ایک بہن کا نام ۔ کھسرا ۔ چھوٹی ماتا +

مسانیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مُردے کی راکھ اُٹھانے والا جسے پُورب میں مُنڈ کہتے ہیں ۔ ایک قسم کے خاکروب ۔ (۲) بھوت پریت اُتارنے والا ۔ سیانا +

مُسَاوات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) برابری ۔ ہمسری ۔ باہم برابر کرنا ۔ یکساں حالی سمانتا ۔ تعدیل (۲ ۔ جبر و مُقابلہ) سمی کرن جب دو جملوں میں علامتِ مُساوات سے ربط دیا جاتا ہے تو جملۂ سالم کو مُساوات بولتے ہیں اور جو جملے اس طرح کا ربط دیئے گئے ہوں اُنکو اطراف یا ارکانِ مُساوات کہتے ہیں ۔ علامتِ مُساوات یہ ہے ═══ (۳ ۔ د) بے پروائی ۔ لاأُبالی ۔ لاپروائی ۔ کسی شے کے کرنے نہ کرنے کو یکساں جاننا ۔ کم توجّہی ؎

آئے یا آئے نہ تم ہم بھی گئے یا نہ گئے ۔ یہ مُساوات ہیں سب وہ مُساوات نہیں (ظفر)

اے مصحفی عشرت میں کہ غُربت میں بسر ہے ۔ ایک ہم مساوات کا عالم (مصحفی)

(۴-۹) کاہلی۔ سُستی۔ تساہل۔ جیسے انکے مزاج میں بڑی مساوات ہے (پچھلے دونوں معنوں میں شاذ ہی مُستعمل ہے) +

مُساواتِ ذاتی -ع- اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) وہ مُساوات جسمیں حرفِ مجہُول کی کوئی سی قیمت کیوں نہ ہو ہر حالت میں مُساوات کی طرفیں برابر رہتی ہیں +

مساواتِ شرطی -ع- اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) وہ مُساوات کہ اُسمیں جبتک حرفِ مجہُول کی کوئی خاص قیمت مقرر نہ کریں کبھی مُساوات کی شرط پُوری نہ ہو +

مُساوات کا درجہ -ا- اسم مذکر :- (جبر و مُقابلہ) مُساوات کا درجہ اُسکے عدد مجہول کی بڑی سی بڑی قوت پر منحصر ہوتا ہے یعنی اگر عدد مجہُول کا دو قوت نما ہوگا تو دوم درجہ کی مُساوات کہلائیگی اور اگر تین تو سوم درجہ کی علیٰ ہٰذا القیاس +

مُساوی -ع- اسم صفت :- برابر۔ ہمتا۔ یکساں۔ عدیل۔ ہموزن +

مسائل -ع- اسم مذکر :- (مسئلہ کی جمع) (۱) سوال۔ پوچھی ہوئی باتیں۔ مسئلے امرِ دریافت طلب۔ پرسش (۲-۱) اصُولِ مذہب۔ مذہبی قاعدہ (۳) مقدماتِ عقلی و نقلی کے استفسار +

مُسَبَّب -ع- صفت :- سبب کیا گیا۔ باعث۔ سبب +

مُسَبِّب -ع- اسم مذکر :- سبب پیدا کرنے والا۔ وجہ نکالنے والا +

مُسَبِّبُ الاسباب -ع- اسم مذکر :- کسی کام کے بننے کا سبب پیدا کر دینے والا۔ کوئی سبب نکال دینے والا۔ خدا تعالیٰ +

مُسَبِّبِ حقیقی -ع- اسم مذکر :- اصلی مُسبّب۔ خدا تعالیٰ۔ قادرِ مطلق +

مَسْبُوق -ع- صفت :- گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ سابق +

مَسْبُوق الذکر -ع- صفت :- جسکا سابق ذکر آچکا ہو۔ ذکر کردہ شدہ۔ جسکا پہلے بیان کر چکے ہوں +

مست -ف- صفت :- (۱) متوالا۔ مدماتا۔ سرمست۔ نشہ میں چُور۔ شرابی۔ خمر خوردہ ؎
بارے کل شیخ جی یوں کہتے گئے ہو کے خجل جادے مستوں ہیں وہی مارجے کھائی ہو نجرات)
(۲) پُر شہوت۔ نفس پرست۔ کامی + مدبرآیا ہوا جوانی میں بھرا ہوا (۳) مدہوش۔ بیخود۔ سرشار۔ بیہوش ؎
ایک ہی ہے جلوہ گر یاں عاشق و معشوق ہیں شوق میں اُسکے ہیں دونوں بُلبل و گلزار مست (عاشق)
(۴) نشیلا۔ مخمور ؎
چشم تیری ہے اگر جلائے بُت عیار مست دل کے لینے کو ہے پھر کس درجہ یہ ہشیار مست (عاشق)

تیری آنکھیں دونوں وہ عاشق کی قبر دونوں چشم کیسی صحبت ہو اگر ملجائیں یہ دو چار مست (عاشق)
(۵) سرمد۔ مجنُون۔ مجذوب۔ دیوانہ ؎
مست ہوتے ہیں ہمیشہ صاف مثلِ آئینہ پر تری چشم سیہ کیسی ہے اے دلدار مست (عاشق)
(۶) خوش۔ مگن۔ آنند۔ بشاش۔ جیسے کوئی کھال میں مست۔ کوئی مال میں مست + ؎
کون پوچھے بُت کس سے ہو سکے یادِ خدا اپنے اپنے حال میں ہے کافر و دیندار مست (آتش)
(۷) مُستغنی۔ بے پروا۔ لاپروا۔ (۸) مُتکبر۔ مغرُور۔ مدمغ جیسے کوئی مال میں مست کوئی کھال میں مست ؎
وہ حُسن سے ہیں مست تو ہم عشق میں بیخود۔ پروا ہے دو عالم نہ ادھر ہے نہ ادھر ہے (باغ حیدر آبادی)
(۹) فارغ البال۔ غیر مُحتاج جیسے رزالہ مست ہوا اور خدا کو بھول گیا +

مستِ اَلَسْت -ف+ع- اسم مذکر :- مجازاً مستِ ازل۔ اس روز کا مست جس روز خدا تعالیٰ نے قبل از ظہورِ مخلُوق تمام ارواحوں کو جمع فرما کر اَلَسْتُ بِرَبِّکُم فرمایا تھا اور سب نے اُسکے جواب میں بلیٰ کہا تھا۔ قدرتی مست۔ اَنادی مست ہے ؎
بادۂ صاف سے ہیں ہم تو دلا مستِ اَلَسْت کس طرح سے نہ کریں طالبِ دیدار گھمنڈ (تجمل)

مستِ ازل -ف+ع- اسم مذکر :- وہی مستِ الست ؎

جُھکا ساقیا اک ادھر سبز جام چھلکتی ہو جس سے مئے لالہ فام
جھلکتا ہوا مجکو بھر دے ایاغ لگے جس سے قوسِ قزح تک کو داغ
ہر اک گھونٹ سے اُسکے چھک جاؤں میں غرض ایک ساغر میں تھک جاؤں میں (مؤلف)
دُعائیں تجھے یاں سے دیتا چلُوں مزے زندگانی کے لیتا چلُوں
یہ سُنتے ہی ساقی نے ساغر دیا نگاہوں میں مستِ اَزل کر دیا

مست بوک -ا- اسم مذکر :- وہ بکرا جو مستی میں بھرا ہوا ہو +

مست مہینا -ہ- اسم مذکر :- پھاگن کا مہینا۔ ہول کا مہینا +

مستِ مولا -ہ- اسم مذکر :- بے سُدھ آدمی۔ لاپروا آدمی +

مست ہو جانا -ہ- فعل لازم :- (۱) شہوت میں بھر جانا۔ مستا جانا۔ (۲) مغرُور ہو جانا۔ اِترا جانا۔ پھول جانا۔ (۳) مخمُور ہو جانا۔ سرشار ہو جانا۔ مدماتا ہو جانا۔ بے ہوش ہو جانا۔ بے سُدھ ہو جانا۔ سُدھ نہ رہنا ؎
ذائقہ سے بھی زیادہ ہے اثر دیدار سے دیکھ چشمِ مست میں کیا ہو گیا اکبار مست (عاشق)
(۴) مگن ہو جانا۔ آنند ہو جانا +

مست ہونا -ہ- فعل لازم :- (۱) مخمُور رہنا۔ متوالا ہونا۔ نشے میں چُور ہونا۔ سرشار ہونا (۲) مدہوش ہونا۔ بے سُدھ ہونا۔ (۳) پھولنا۔ اِترانا۔ مغرُور ہونا۔ گھمنڈ کرنا ؎

مست

بلاؤ الفت نے مجکو تو پی کر مست ہو	دولتِ دُنیا پہ ہونا پر نہ تو ز نہار مست (عاشق)

(۴) شہوت میں بھرنا۔ مستانا۔ مدماتا ہونا (۵) جوبن میں بھرنا۔ جوانی میں بھرنا (۶) خوش ہونا۔ مگن ہونا۔ آنند ہونا۔ (۷) مجذوب ہونا۔ مجنون ہونا۔ دیوانہ ہونا +

مُستاجِر ع۔ اسم مذکر۔ کاشتکار۔ زمیندار۔ آسامی۔ پٹی دار + ٹھیکہ دار۔ اجارہ دار +

مستان ف۔ اسم مذکر۔ مست ولایعقل آدمی۔ مجذوب۔ شہدی +

مستان شاہ ف۔ اسم مذکر:۔ مست فقیر۔ درویش مجذوب ولایعقل +

مستانا یا مستاجانا ہ۔ فعل لازم:۔ مست ہونا۔ مستی میں بھرنا۔ مدمے پر آنا + گرمانا۔ آنگ پر آنا۔ اُٹھنا۔ مدماتا ہوجانا +

مستانہ ف۔ صفت:۔ (۱) مست کی مانند۔ مست وار۔ متوالے کے مانند +

مستانہ ایک ایک پہ گرتی ہے دیکھ لو	جاتی ہے آپ سے نگہِ سحر فن کہاں (انور)

(۲۔ اسم مذکر) وہ شخص جسکی حرکات وسکنات مستوں سے مُشابہ ہو۔ یعنی جسمیں لغزش مستانہ۔ رفتارِ مستانہ پائی جائے ؎

اے مستو سنبھل بیٹھو ذرا ہشیار ہو جاؤ	اُڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے (نامعلوم)

مستانہ چال ف۔ اسم مؤنث:۔ کج و کج رفتار۔ مستانہ رفتار۔ جھومتی چال۔ متوالے کی مانند چال۔ لڑکھڑاتی ہوئی رفتار +

مستانی ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زنِ پُرشہوت۔ مدماتی عورت۔ مد میں بھری ہوئی عورت۔ مرد کی خواہشمند عورت۔ مستائی ہوئی عورت (۲) دیوانی۔ باؤلی۔ مجنونہ +

مُستَتِر ع۔ صفت:۔ چھپنے والا۔ پردے میں ہونے والا۔ (مُستتر کہنا غلط ہے کیونکہ اسکا مصدر استتار لازمی ہے جس سے اسم مفعول نہیں بن سکتا) +

مُستَثنیٰ ع۔ صفت:۔ (۱) استثنا کیا گیا۔ الگ کیا گیا۔ چُنا گیا۔ چھانٹا گیا۔ چھٹ چھوٹا ہوا + ماسوا۔ بجز۔ اِلّا۔ مگر (۲) نحو میں وہ اسم جو لفظ استثنا کے بعد واقع ہو۔ وہ چیز یا وہ شخص جسے الگ کیا ہو +

مستثنےٰ کرنا ہ۔ فعل متعدی:۔ الگ کرنا۔ کئی چیزوں میں سے جُدا کرنا +

مُستثنےٰ منہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ چیز یا وہ شخص جسمیں سے مستثنےٰ کو الگ کیا ہو +

مُستَجاب ع۔ صفت:۔ جواب دیا گیا۔ مجازاً قبول کیا گیا۔ مانا گیا +

مُستجاب الدعوات ع۔ صفت:۔ جسکی دُعا مقبول ہو۔ جسکی دُعا درگاہِ خدا میں سُنی جائے + مقبول الدعا +

مُستَجمَع ع۔ اسم مؤنث:۔ جمع ہونے کی جگہہ۔ جائے جمع +

مُستَحَب ع۔ صفت:۔ (۱) دوست داشتہ شدہ۔ محبت کیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ پسندیدہ (۲۔ اسم مذکر) فقہا کی اصطلاح میں عبادات میں سے وہ فعل کہ جسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند فرماکر کبھی خود کیا ہو۔ اُسکا ثواب بیان فرمایا ہو +

مُستَحسَن ع۔ صفت:۔ نیک کیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ نیک۔ پسندیدہ + خوب۔ بہتر +

مُستَحِق ع۔ صفت:۔ (۱) حقدار۔ حق رکھنے والا۔ جو بیان سے ذہن کا رہی۔ (۲) لائق۔ مستوجب۔ قابل۔ سزاوار۔ (۳) مُفلس۔ درویش۔ مسکین۔ نادار۔ مُلّا۔ فقیر۔ مُستحقِ زکوٰۃ و خیرات۔ بھوکا۔ جیسے چار مستحق کھانے کی منت مانی ہے +

مُستحق ٹھیرانا ہ۔ فعل متعدی:۔ حقدار قرار دینا +

مُستحق ہونا ہ۔ فعل لازم:۔ حقدار ہونا۔ سزاوار ہونا۔ لائق ہونا +

مُستَحکَم ع۔ صفت:۔ مضبوط۔ اُستوار۔ سخت۔ پائدار۔ پکا + اٹل۔ اچل۔ ٹھہر۔ قائم رہنے والا +

مُستَدعی ع۔ صفت:۔ استدعا کرنے والا۔ خواہش کرنے والا۔ خواہشمند۔ درخواست کنندہ۔ کسی بات کا چاہنے والا +

مُستَدیر ع۔ صفت:۔ گول۔ مُدوّر +

مُستَرَد ع۔ صفت:۔ رد کیا گیا + واپس کیا گیا +

مِستَری ہ۔ صحیح (انگلش MASTER ماسٹر) اسم مذکر:۔ (۱) اہلِ حرفہ کا افسر۔ دستکاروں کا سردار (۲) میر عمارت + (۳) ہر ایک کاریگر کسی پیشہ کا کاریگر۔ اہلِ حرفہ۔ لوہار۔ بڑھئی۔ معمار وغیرہ +

مُستَزاد ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی بڑھایا گیا۔ زیادہ کیا گیا۔ طُرّہ۔ افزودہ ؎

سُرمگیں آنکھ کی تعریف میں مصرع لکھکر	مُستزاد اور لگا دیتے ہیں دُنبالے کا (اسیر)

(۲) عروض میں وہ شعر جسکے ہر مصرع یا بیت کے بعد ایسا ٹکڑا لگا ہو جو اُسی مصرع کے رُکنِ اوّل اور رُکنِ آخر کی برابر ہو۔ مگر خوبی یہ ہے کہ جس مصرعے یا بیت کے بعد آئے کلام اور معنی میں ربط بھی رکھے اور زائد بھی ایسا ہو کہ مصرع یا بیت معنی میں اُسکی محتاج نہو جیسے ؎

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں	نہ کرو فکرِ دوا
اُس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں	ابھی ہو جائے شفا

مُستَسقی ع۔ صفت:۔ سیرابی کی طلب کرنے والا۔ استسقا کی بیماری والا + پیاسا۔ تشنہ + وہ شخص جسے جلندر ہو۔ جلودری۔ جلندری +

مُستَطاب ع۔ صفت:۔ خوش آمدہ۔ پاک آمدہ + خوش۔ بامزہ + اچھا۔ عمدہ۔ خوب + جمیل۔ مبارک۔ خجستہ +

مُستَطیل ع۔ اسم مذکر:۔ جسم دراز۔ طویل جسم یا سطح + وہ دراز جسم جسکا طول عرض کے برابر نہ ہو۔ وہ چار ضلعوں کی شکل جسکے چاروں زاویے قائمہ اور مقابل کے

مست

ضلعے ہما برہوں +

مُسْتَظْہِر ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) مدد چاہنے والا ۔ خواہانِ امداد + قوی پُشت ۔ پُشت پناہ کی طلب کرنے والا ۔ (۲) ظہور کے طلب کرنے والا ۔ ظہور چاہنے والا (۳) بعض موقع پر یاد کے معنی میں بھی آیا ہے +

مُسْتَعَار ۔ ع ۔ صفت :۔ مانگے کو لیا ہوا ۔ مانگا ہوا ۔ اُدھار لیا ہوا + چند روزہ جیسے حیاتِ مُستعار +

مُسْتَعار دینا ۔ د ۔ فعل متعدی :۔ مانگے دینا ۔ اُدھار دینا ۔ چند روز کیواسطے دینا

مُسْتَعار لینا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ مانگے لینا ۔ اُدھار لینا +

مُسْتَعْجِل ۔ ع ۔ صفت :۔ تعجیل کرنے والا ۔ جلدی کرنے والا ۔ جلد باز +

مُسْتَعِد ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) تیار ۔ آمادہ ۔ موجود ۔ مہیا + کمربستہ (۲) چست چالاک ۔ تیز ۔ ہوشیار ۔ چتر ۔ (۳) لائق ۔ قابل ۔ پڑھا لکھا + (۴) لیس کھیل کانٹے سے درست +

مُستعد رہنا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ تیار رہنا ۔ آمادہ رہنا ۔ موجود رہنا ۔ کربستہ رہنا ۔ ہوشیار رہنا + کھیل کانٹے سے درست اور لیس رہنا +

مُسْتَعِد کرنا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ آمادہ کرنا ۔ موجود کرنا ۔ تیار کرنا + لیس کرنا +

مُسْتَعِد ہونا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ (۱) آمادہ ہونا ۔ تیار ہونا ۔ کربستہ ہونا ۔ جیسے لڑنے کو مُستعد ہونا (۲) موجود ہونا ۔ (۳) لایق ہونا ۔ قابل ہونا +

مُسْتَعْفِی ۔ ع ۔ صفت :۔ استعفاد دینے والا + نوکری چھوڑنے والا + عفو چاہنے والا + برطرفی چاہنے والا +

مُسْتَعْمَل ۔ ع ۔ صفت :۔ عمل میں لایا ہوا ۔ کام میں لایا ہوا ۔ برتا ہوا + جاری ۔ مُروّج ۔ چلتا ۔ کام دیتا ہوا + ڈایج ۔ سکنڈ ہینڈ +

مُسْتَعْمَل ہونا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ برتا ہوا ہونا ۔ کام میں آنا ۔ برتنے میں آنا + مروج ہونا +

مُسْتَغَاث ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جس سے فریاد چاہیں +

مُسْتَغْرَق ۔ ع ۔ صفت :۔ ڈوبا ہوا ۔ غرق شدہ + نہایت مصروف +

مُسْتَغْنِی ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) آزاد ۔ بری + بے پروا ۔ لاپروا + (۲) دولتمند ۔ غنی ۔ مالدار ۔ (۳) مُطمئن ۔ فارغ البال ۔ آسودہ حال ۔ غیر محتاج +

مُسْتَغْنِی مزاج ۔ ع ۔ صفت :۔ وہ شخص جسکی طبیعت میں بے پروائی ہو ۔ آزاد مزاج ۔ آزاد طبع ۔ مُطلق العنان ۔ خود مختار ۔ فارغ البال + فارغ الحال +

مُسْتَغِیث ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ (از غوث) :۔ استغاثہ کرنے والا ۔ فریادی ۔ نالشی ۔ داد خواہ ۔ (۲) مدعی ۔ دعویدار ۔ سائل + اپیلانٹ +

مست

مُسْتَغَیث اِلیہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جسکی طرف دعوے کیا گیا ہو ۔ مدعا علیہ ۔ طرفِ ثانی جوابدہ ۔ فریقِ مخالف + ریسپانڈنٹ +

مُسْتَفَاد ۔ ع ۔ صفت :۔ فائدہ حاصل کیا ہوا ۔ جو چیز فائدے میں حاصل ہو ۔ بطور فائدہ حاصل شدہ +

مُسْتَفْسِر ۔ ع ۔ صفت :۔ استفسار کرنے والا ۔ پُوچھنے والا ۔ تحقیق کرنے والا ۔ مُحقق کھوجی

مُسْتَفِید ۔ ع ۔ صفت :۔ فائدہ چاہنے والا ۔ فائدہ کی طلب کرنے والا +

مُسْتَفِیض ۔ ع ۔ صفت :۔ فیض چاہنے والا ۔ فیض کا خواہاں +

مُسْتَقْبِل ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) سامنے آنے والا ۔ آگے آنے والا ۔ آیندہ (۲) زمانۂ آیندہ ۔ استقبال کا زمانہ ۔ وہ فعل جو آنیوالے زمانہ سے تعلق رکھے بحیثیت کال

مُسْتَقَر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جائے قرار ۔ ٹھہرنے کی جگہ ۔ ٹھکانا ۔ مقر + بکسرِ قاف قرار پایندہ جیسے یا مستقر رہنا

مُسْتَقَرُّ الخِلَافَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ دارالخلافہ ۔ دارالسلطنت ۔ راجدھانی ۔ دارالامارت ۔ دارالحکومت ۔ جلال الدین اکبر کے وقت میں آگرہ کا یہی لقب تھا +

مُسْتَقِل ۔ ع ۔ صفت :۔ مضبوط ۔ مُستحکم ۔ اٹل ۔ اچل ۔ ٹھہر ۔ برقرار ۔ پائدار ۔ پکا ۔ استوار ۔ قایم + دوام ۔ ہمیشہ ۔ مدام ۔ استمرار +

مُسْتَقِل ارادہ ۔ د ۔ اسم مذکر :۔ پکا ارادہ ۔ عزم بالجزم ۔ مصمم ارادہ +

مُسْتَقِل اسامی ۔ د ۔ اسم مونث :۔ پکی اسامی ۔ پائدار نوکری ۔ منظوری کی اسامی

مُسْتَقِل رہنا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ قایم رہنا ۔ برقرار رہنا ۔ جما رہنا جیسے اپنی رائے یا ارادہ پر مُستقل رہنا +

مُسْتَقِل مزاج ۔ د ۔ صفت :۔ گمبھیر ۔ وہ شخص جسکے مزاج میں تلوّن نہو ۔ وہ شخص جسکے مزاج میں استقلال ہو ۔ متین ۔ دھیما ۔ ثابت قدم +

مُسْتَقِیم ۔ ع ۔ صفت :۔ سیدھا ۔ راست ۔ کج کا نقیض + سیدھا کھڑا ہوا ۔ عمود وار جیسے خطِ مُستقیم ۔ صراطِ مُستقیم وغیرہ +

مَسْتَک ۔ س ۔ اسم مونث :۔ (۱) پیشانی ۔ ماتھا ۔ (۲) ہاتھی کا ماتھا ۔ پیشانی فیل +

مُسْتَکْبِر ۔ ع ۔ صفت :۔ مُتکبر ۔ مُدمّغ ۔ مغرور ۔ گردنکش ۔ گھمنڈی +

مُسْتَلْزِم ۔ ع ۔ صفت :۔ لازم پکڑنے والا ۔ کوئی کام اپنے اُوپر لازم کرنے والا +

مُسْتَلْزِم سزا ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ (قانون) مستوجب سزا ۔ قابلِ سزا ۔ سزاوار ۔ واجب التعزیر

مُسْتَمِر ۔ ع ۔ صفت :۔ ہمیشہ رہنے والا ۔ مدت رہنے والا ۔ دائم ۔ مضبوط ۔ پائدار ۔ مُستقل ۔ اُستوار + رواں ۔ پیوستہ +

مُسْتمند ۔ ف ۔ صفت :۔ مرکب از (مست بمعنی غم و مند بمعنی صاحب) لغوی معنی غمگین ۔ مجازاً حاجتمند +

مست

مُسْتَنَدْ ع۔ صفت:۔ سند یافتہ۔ سند پایا ہوا + مصدقہ۔ تصدیق کیا ہوا + سند کی ٹھیک۔ قابلِ اعتبار۔ قابلِ اعتماد۔ معتبر۔ جیسے مُستند کتاب۔ مُستند قول۔ مُستند آدمی۔ مُستند عالم۔ مُستند فاضل۔ مُستند شاعر وغیرہ +

مُسْتَنْبَط ع۔ صفت:۔ باہر لایا گیا۔ کسی چیز میں سے باہر نکالا گیا۔ اخذ کیا گیا۔ چُنا گیا +

مُسْتَوْجِب ع۔ صفت:۔ واجب کرنے والا + واجب۔ لائق۔ سزاوار۔ قابل۔ عائد ہونے والا + لازم ہونے والا +

مَسْتُور ع۔ صفت:۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ مخفی ؎

مٹ جائے دلِ حسرت زدہ مستور نہیں   وہ تمنا ہے مری جو انہیں منظور نہیں (ظہیر)

مَسْتُورات ع۔ اسم مؤنث:۔ پردہ نشین عورتیں۔ پردے میں بیٹھنے والی عورتیں۔ مجازاً عورتیں۔ بیبیاں +

مَسْتُورہ ع۔ صفت:۔ پوشیدہ و شدہ چھپا ہوا +

مُسْتَوْفی ع۔ اسم مذکر:۔ لغوی معنی پُورا لینے والا۔ مجازاً وہ عہدے دار جو اپنے ماتحت محاسبوں کے حساب کی جانچ پڑتال کرے۔ محکمہ حساب کا حاکم۔ اکونٹنٹ جنرل + دیوان۔ بخشی۔ تنخواہ تقسیم کرنے والا + خزانچی +

مَسْتُول پرتگالی۔ اسم مذکر:۔ بادبان۔ ستونِ کشتی یا جہاز۔ تیر کشتی +

مُسْتَوی ع۔ صفت:۔ برابر۔ ہموار۔ جیسے سطحِ مُستوی +

مَسْتی ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نشہ۔ خمار۔ مد۔ کیف۔ وہ کیفیت جو مُسکرات سے حاصل ہو۔ سُکر۔ (۲) مدہوشی۔ بے ہوشی۔ بدمستی۔ متوالاپن۔ (۳) رغبتِ جماع۔ جوشِ شہوت۔ جھل۔ آگ۔ باہ۔ چُل + اُدماد۔ اُدمات + خواہشِ نفسانی + وہ حالت یا کیفیت جو پرندوں یا دیگر حیوانات کو ہیجانِ شہوت کے وقت عارض ہو۔ جیسے کبوتر۔ شیر۔ ہاتھی وغیرہ کی مستی۔ (۴) حرکاتِ خوشی۔ مگنتا۔ آنند (۵) حیوانات کی منی۔ آبِ منی۔ (۶) وہ مائیت جو بعض درخت سے ٹپکے۔ مد۔ جیسے نیم کی مستی۔ پہاڑ کی مستی۔ وہ پانی جو بعض حیوانات کے کان یا گردن یا آنکھ کے قریب سے ٹپکتا ہے۔ جیسے اُونٹ کی مستی۔ مینڈک کی مستی۔ ہاتھی کی مستی (پہاڑوں کی مستی سلاجیت ہے) +

مستی آنا۔ د۔ فعل لازم:۔ مستانا۔ شہوت میں بھرنا۔ مد ماتا ہونا +

مستی اُٹھنا۔ د۔ فعل لازم:۔ شہوت کا زور کرنا۔ جماع کی رغبت ہونا۔ جامعت کو جی چاہنا۔ اننگ پر آنا + اُٹھنا +

مستی ٹپکنا۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) آبِ مستی کا حیوانات کے کانوں کے قریب یا گردن سے رِس رِس کر گرنا۔ پہاڑ یا درخت سے مد چُونا (۲) مستی کا نمایاں

مسج

ہونا۔ خمار ظاہر ہونا۔ نشیلاپن پایا جانا ؎

خدا جانے طلوعِ نشہ میں یہ کیا غضب لائیں   ٹپکتی ہے پڑی مستی تری مخمور آنکھوں سے (مصحفی)

مستی چڑھنا۔ د۔ فعل لازم:۔ مستی میں بھرنا۔ شہوت کا جوش مارنا۔ مد ماتا ہونا۔ متوالا ہونا۔ مدپا آنا +

مستی چھوٹنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مستی اُٹھنا) +

مستی لگنا۔ د۔ فعل لازم:۔ مستی میں آنا۔ مست ہونا + حرام سر پر چڑھنا + شہوت میں بھرنا + آپے سے باہر ہونا۔ اُدماد لگنا +

مستی جھاڑنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ مستی نکالنا + نشہ ہرن کرنا۔ لشانا۔ نا۔ خمار دُور کرنا + شرارت نکالنا +

مستی جھڑنا۔ د۔ فعل لازم:۔ نشہ ہرن ہونا۔ نشہ کرکرا ہونا + شرارت نکلنا۔ حرمزدگی دُور ہونا + اوسان درست ہونا۔ آپے میں آنا +

مستی میں آنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مستانا)

مستی نکالنا۔ د۔ فعل متعدی (۱) شہوت بجھانا + (۲) منی نکالنا۔ (۳) دیکھو (مستی جھاڑنا) + ٹھیک بنانا۔ درست کرنا +

مستی نکلنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مستی جھڑنا) +

مستی ہونا۔ د۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مستی چھوٹنا)

مِسٹر۔ انگلش۔ MISTER۔ اسم مذکر:۔ صاحب۔ خواجہ۔ میاں۔ ماشا۔ لالہ۔ حضرت۔ جناب +

مُسْٹنڈا۔ ہ۔ صفت۔ عو (حقارتاً) بہت موٹا۔ فربہ اندام۔ ہٹاکٹا۔ جنگلا سنڈ۔ مُسنڈ۔ سنڈ یا پایا ہوا جسیم۔ تیار + مُسنڈ۔ ہٹاکٹا۔ ڈھینگرا +

مُسْٹنڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ موٹی عورت + ہٹی کٹی +

مَسْجِد ع۔ اسم مؤنث:۔ جائے سجدہ۔ سر جھکانے کی جگہ + خانۂ خدا + نماز پڑھنے کی جگہ۔ عبادت خانہ۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ۔ مسیت۔ خدا کا گھر۔ جیسے ٹکے کے لئے مسجد ڈھاتے ہیں۔ کہاوت۔ ؎

تصور ہوتے بیس بدن کا بھی نمازوں میں   ہوا واجب گرا کے مسجد کو تعمیرِ جانمازی کی (ناسخ)

مسجد ٹھنڈی کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ مسجد کو منہدم کرنا۔ یا گرانا +

مسجد ٹھنڈی ہونا۔ د۔ فعل لازم:۔ مسجد گرنا یا منہدم ہونا +

مسجد ڈھانا۔ د۔ فعل متعدی:۔ مسجد گرانا۔ خدا کا گھر گرانا۔ گناہِ عظیم کرنا +

مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی۔ د۔ کہاوت:۔ کُل میں سے جزو باقی نہ رہا۔ اصل میں سے نشانی باقی رہ گئی یا سٹے جاتے رہے اور نشان رہ گئے۔ اصل باقی نہیں [illegible]

مسجد کا مینڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مفت کی روٹیاں توڑنے والا۔ ملّا تکیہ نشین۔ اونٹ

مسجد میں اینٹ اٹھا کر یا اونڈھا کر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عو) خانۂ خدا کی سخت قسم کھانا جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح میں اینٹ اُلٹکر رکھتا ہوں اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو اس طرح یہ گھر اُلٹ جائے +

مسجد میں چونہ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عو) آنکھوں کی قسم مسجد میں جاکر کھانا۔ کیونکہ عورتوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی مسجد میں چونہ لگا کر جھوٹ بولے تو اسکی آنکھیں سفید ہوجاتی ہیں یعنی وہ اندھا ہوجاتا ہے۔ پس اسی خیال سے معنی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا

مسجد کا مُلّا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ مُلّائے مسجد۔ وہ مُلّا جو مسجد کی روٹیوں پر پڑا ہو +

مُسَجَّع ۔ع۔ صفت:۔ باسجع۔ مُقفّٰی عبارت۔ مقافیہ بند + باقافیہ بات۔ وہ بات جسمیں تک ہو + (۲) ایک صنعت کا نام جسمیں شاعر شعر کے چار حصے کرکے حصۂ چہارم کو اُس شعر کے بناء قافیہ پر تمام کردیتا ہے علیٰ ہذا منشی بھی مسجع عبارت میں ہر فقرہ میں چند سجع کی رعایت رکھتا ہے۔ مثال دیکھو صفحہ ۲۰ کالم دوم سطر ۱۰ میں

مُسَجَّل ۔ع۔ اسم مذکر:۔ وہ نامہ یا کاغذ جسپر حاکم یا قاضی کی مُہر ثبت ہو +

مَسجُود ۔ع۔ صفت:۔ سجدہ کیا گیا۔ جسے سجدہ کریں۔ جیسے مسجودِ خلائق جسے خلقت سجدہ کرے +

مَسح ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہاتھ ملنا۔ ہاتھ پھیرنا + وضو کے وقت دونوں ہاتھ تر کرکے پانی لیکر ناک سے سرتک لگانا۔ غسل یا وضو کے وقت ہاتھ کو کسی خاص عضو پر پھیرنا +

مَسحی ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ صابیا چمڑے کا موزہ جسپر مسح جائز اور اکثر صلحاء و امراء پہنتے ہیں (اسکے املا میں تمام انگریزی و ہندوستانی ڈکشنریوں نے غلطی کی ہے)

مَسخ ۔ع۔ صفت:۔ اچھی صورت بدل کر بری صورت ہوجانا جیسے آدمی کی صورت سے بندر یا حیوان کی صورت میں ہوجانا + مزیا چیز کا بدمزہ ہوجانا۔ اعلیٰ صورت سے ادنیٰ صورت میں آجانا +

مسخ ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ صورت بگڑنا۔ اعلیٰ صورت سے ادنیٰ صورت میں آجانا۔ چھولپٹ جانا + کایا پلٹنا یا کایا پلٹ ہوجانا +

مُسَخَّر ۔ع۔ صفت:۔ تابع کیا گیا۔ تسخیر کیا گیا + فتح کیا گیا۔ قبضہ کیا گیا +

مسخرۃ الکذی ۔ہ۔ صفت:۔ غلط العوام۔ احمق۔ بیوقوف۔ مسخرہ +

مَسخَرَہ ۔ع۔ اسم مذکر:۔ ٹھٹول۔ وہ شخص جسپر ٹھٹّا کیا جائے۔ ٹھٹّے باز۔ ظریف۔ وہ شخص کہ جسپر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے +

مسخرہ پن ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ تمسخر۔ ہنسی۔ ٹھٹّا۔ ٹھٹول۔ ٹھٹّے بازی +

مَسخَرگی ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ تمسخر۔ ہنسی۔ ٹھٹّا۔ تاخرہ۔ مسخرہ پن۔ ٹھٹولی۔ سحرہ

خالی نہیں یہ مسخرگی خط اُٹھانے سے ۔ معشوق چھیڑتے ہیں ہمیں اس بہانے سے (مؤلف)

مُسَدَّس ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شش پہلو۔ چھے کونیا + چھے ضلعوں کی شکل (۲) ایکقسم کی نظم جسمیں اصل بیت پہ چار مصرعے اور بڑھادیئے جاتے ہیں یا یُوں کہو کہ وہ نظم جسکے چار مصرعے ہم قافیہ اور اخیر کی بیت بطور گرہ نئے قافیہ کے ساتھ ہو۔ جیسے مسدس حالی کا بند ؎

کسی نے یہ بقراط سے جاکے پُوچھا ۔ مرض تیرے نزدیک مُہلک ہیں کیا کیا

کہا دُکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا ۔ کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا

مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھیں

کہے جو طبیب اُسکو ہزیان سمجھیں

مَسدُود ۔ع۔ صفت:۔ (از سد) بند کیا گیا۔ روکا گیا۔ بند۔ رُکا ہوا + دو چیزوں میں حائل کیا گیا

مَسَرَّت ۔ع۔ اسم مؤنث۔ خوشی۔ خرمی۔ انبساط۔ خُرسندی۔ فرحت۔ آنند۔ نشاط۔ شادمانی۔ مگنتا +

مُسرِف ۔ع۔ صفت:۔ بیہودہ خرچ کرنے والا۔ فضول خرچ۔ لکھ لُٹ۔ کھاؤ اُڑاؤ۔ بیجا خرچ کرنے والا۔ بے اندازہ خرچ کرنے والا +

مسرور ۔ع۔ صفت:۔ خوش۔ شادماں خُرسند۔ مگن ؎

رشک ہے حالِ زلیخا پہ کہ ہمسے بدبخت ۔ خواب میں بھی نہ کبھی وصل سے مسرور ہوئے (مصحفی)

مُسَطَّح ۔ع۔ صفت:۔ پھیلا ہوا۔ بچھا ہوا۔ سطح کیا گیا۔ چوڑا۔ کھلا +

مِسطَر۔ اسم مذکر:۔ وہ کاغذ کی وصلی جسپر سطریں کھینچنے کیواسطے ڈورے سی لیتے ہیں۔ بلیک لائن ؎

زخم اس تیغ کے ہیں میرے تنِ لاغر پہ ۔ جیسے پرکار سے خط کھینچے کوئی مسطر پر (مصحفی)

مسطر کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ لکیریں کھینچنا۔ جدول کرنا۔ ایک دوسرے کے محاذی خط کھینچنا یا نشان ڈالنا ؎

یہ تارِ سرشک اسلیئے اب بڑھا ہے ۔ کہ صفحہ پہ سینہ کے مسطر کرونگا۔ (دبیر)

مسطور ۔ع۔ صفت:۔ سطر بندی کیا گیا۔ سطر کیا گیا + مرقومہ بالا۔ اوپر لکھا گیا۔ لکھا گیا۔ تحریر کیا گیا۔ مرقوم +

مسعود ۔ع۔ صفت:۔ نیک۔ نیک بخت۔ سعید۔ بھتا ور۔ سعادتمند +

مَسقَط ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) گرنے کی جگہ۔ (۲) ایشیائے رُوم کے مشہور شہر کا نام

مَسقَطُ الرَّاس ۔ع۔ اسم مذکر:۔ پیدا ہونے کی جگہ۔ جنم بھوم۔ جنم استھان۔ زادبوم۔ جائے پیدائش۔ مولد۔ وطن۔ (اسکے لغوی معنی سر گرنے کی جگہ ہیں چونکہ بچے کے پیدا ہونے کے وقت پہلے اُسکا سر زمین پر آتا ہے اسلیئے مولد و وطن کے معنی میں مستعمل ہوگیا) +

مسقط کا حلوا:۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا نہایت آبدار چکنا ہوا حلوا جو اُونٹنی کے دُودھ سے تیار کیا جاتا اور اکثر شہر مسقط سے آتا ہے +

مُسَقَّف ۔ ع ۔ صفت :۔ چھت ڈالا گیا ۔ پاٹا گیا ۔ پٹا ہوا +

مَسَک ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ کپڑے کی دریدگی یا ترقیدگی ۔ کسی زور کے سبب کپڑے کا ذرا سا چل جانا ۔ یونہیں سا پھٹ جانا ۔ چولی کی نسبت زیادہ بولتے ہیں ؎

سچ کہہ دو تمہیں کسنے آغوش میں کھینچا ہے کیوں مجھسے بگڑتے ہو چولی کی مسک دیکھو (نصیر)

مَسَک جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ شق جانا ۔ پھٹ جانا ۔ چل جانا ۔ دریدہ ہو جانا ۔ چاک ہو جانا ۔ چولی کے ساتھ زیادہ موزوں ہے ؎

دامن تلک گیا تھا کہیں اُسکے دستِ ہم اللہ رے نازکی دُہیں چولی مسک گئی (فراق)

کس شوخ بد مزاج سے صلت ہوئی نصیب لیتے لئے مرے جو وہ پٹا مسک گیا ۔ (بحر)

چلو ہولے ہوئے دھمک سے نہختی گئی سب مسک میری چولی کہا ۔ و (رنگین)

مُسَکَّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ وہ چھینکا جو چوپایوں کے مُنہ پر اس غرض سے چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کھڑی کھیتی یا لانک کے اناج پر مُنہ نہ ڈالیں ۔ مُنہ چھینکا +

مُسکانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (پُورب ۔ گیتوں میں) (۱) ٹُوٹنا چٹ چٹ ہو جانا ۔ جیسے چوڑیاں مُسکا گئیں (۲ ۔ لازم) مُسکرانا ۔ جیسے گوئیے کی سن مُسکانی +

مُسَک جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (پُورب) ٹوٹ جانا ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ۔ چٹ چٹ ہو جانا ۔ جیسے ؎

بارلجھوری موری بیاں مروری + ہاں ہاں دیکھو دیکھو چُریاں مُسک گئیں ۔ ایسی ناکر ٹھٹولی (ٹھمری)

مُسکِر ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نشہ پیدا کرنے والی چیز ۔ مستی لانے والی چیز +

مُسکِرات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ وہ چیزیں جو نشہ کریں جیسے افیون چرس بھنگ وغیرہ

مُسکرانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُتبسم ہونا ۔ تبسم کرنا ۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں ہنسنا ۔ آہستہ ہنسنا ۔ کم کم ہنسنا ۔ خندۂ زیرِ لب کرنا ؎

جراحتِ دلِ عاشق سے پُوچھ غنچہ دہن یُلطف ہونٹوں ہی ہونٹوں میں مُسکرانے کا (انور)

میری نظروں نے کیا کہا یا رب کہ وہ شرما کے مُسکرانے لگے ۔ (مجروح)

برباد کرنا انکو عالم کا اک ہنسی ہے سو بجلیاں گرینگی جسدم وہ مُسکرائے (عارف)

گماں نہ کیونکر کروں تجھپہ دل چرانے کا جُھکا کے آنکھ سبب کیا ہے مُسکرانے کا (مومن)

کل ذکر مرا تھا کیا یہ ہے سچ بولے ہاں سچ ہے مُسکرا کر ۔ (عاشق)

بولتا ہے کوئی ۔ رونا چشمِ تر کا یاد ہے مُسکرانا بھی لبِ زخمِ جگر کا یاد ہے (نکہت)

آئی نظر کل ایک مرقع میں ناتواں مجنُوں سے بھی فزوں کسی بیمار کی شبیہ
تو ہنسکے مُسکرا کے کہا چتونوں میں یُوں لوتم بھی دیکھ لو یہ ہے سرکار کی شبیہ (؟)

مُسکراہٹ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ خندۂ زیرِ لب ۔ تبسم ۔ وہ ہنسی جسمیں دانت نہ کُھلیں ۔ ہونٹوں میں ہنسنا +

مَسکَن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جائے سکونت ۔ رہنے کی جگہ ۔ باس ۔ گھر ۔ مکان ۔ محل ۔ خانہ ۔ ٹھور ۔ ٹھاتوں ۔ ٹھکانا ۔ مقام ۔ قیام گاہ ؎

دلِ ویراں کو جب دیکھا تو بولے یہ ہے اُجڑا ہوا مسکن کسی کا ۔ (داغ)

(اصل میں صیغۂ اسمِ ظرف خلافِ قیاس ہے کیونکہ باب نصر ینصر سے جائے سکونت اور رہنے کی جگہ کے معنوں میں ہے لیکن قاعدہ کے مُوافق بفتح بھی درست ہے) +

مُسکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (پُورب) ٹُوٹنا ۔ تڑقنا ۔ کڑکنا ۔ چٹ چٹ ہونا ۔ جیسے چوڑیاں مُسکنا +

مَسکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) چاک ہونا ۔ پھٹنا ۔ چرنا ۔ چلنا ۔ دریدہ ہونا ۔ یُونہیں سا پھٹنا ۔ چولی کے ساتھ زیادہ مُستعمل زیبا اور موزوں ہے ؎

وہ اُٹھی ہوئی چین پشواز کی وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی (میرحسن)

اندامِ گُل پہ ہو نہ قبا اس مزے سے چاک جُوں خوش قدوں کے تن پہ مسکتی ہیں چولیاں (سودا)

اِدھر تو مسکی ہے چولی اُدھر کُھلے ہیں بند نہ جانے کسنے یہ لُوٹی بہار ساری رات (بہادر سنگھ بہادر)

اپنی مسکی ہوئی چولی کا ذرا رنگ تو دیکھ یہ ستم اسپہ ہوا ہے ترے خمیازے سے (مصحفی)

بیٹھے جو سامنے وہ وہ پٹا اُتار کے پُھولا میں اسقدر کہ انگرکھا مسک گیا (خورشید)

جامہ سے اپنے باہر یکبار ہو گئے وہ مَس کرنے میں جو ہمسے چولی اُنہوں کی مسکی (معروف)

اپنا تو بدگمانی سے بس کام ہو گیا گو اور طرح اسکی ہو چولی مسک گئی (لطف)

شبِ وصال میں جو ہاتھا پائی تھی مجھسے مسک گئی ہے ہر اک جا سے قبا اُنکی (حضور نظام آصف)

یہ فقرے چلتے ہوئے نہیں سے پسینہ پونچھو ذرا جبیں سے
نہیں تم آئے اگر کہیں سے تو کیوں یہ انگیا مسک رہی ہے (محمد رفیع)

(۲ ۔ پُورب) پکڑنا ۔ دبوچنا ۔ کولی بھرنا ۔ جیسے دمر مسکا رات مری ہوتی +

مِسکوٹ ۔ ۱ ۔ اسم مؤنث :۔ صحیح (انگلش MESS مس) (۱) کھانا ۔ طعام (۲) گروہ ۔ جماعت + ایک دسترخوان پر کھانے والے ۔ ہم طعام ۔ ہم پیالہ ۔ ہم نوالہ (۳) صلاح ۔ مشورہ ۔ جیسے آج تمہارے ہاں کیا مسکوٹ ہو رہی تھی؟

مسکوٹ کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ صلاح کرنا ۔ مشورہ کرنا + پنچایت جوڑنا +

مسکوٹ ہونا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ پنچایت جوڑ کر صلاح و مشورہ ہونا +

مسکوڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ کروٹ کا دھچکا + (کاف مضموم براو مجہول) +

مسکوڑا لینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دھچکے سے کروٹ لینا ۔ دفعتہً پہلو بدلنا ۔ جیسے ایک ہی مسکوڑے میں انگرکھا نکل گیا +

مسکوڑا مارنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مسکوڑا لینا)

مسکوک ۔ ع ۔ صفت :۔ سکہ کیا ہوا ۔ ٹھپا لگا ہوا + وہ سونا یا چاندی یا تانبا

جسپر سکہ لگایا گیا ہو۔ سرکاری چھاپ کا سکہ +

مَسکہ ۔ف۔ اسم مذکر۔ (۱) تازہ نکلا ہوا خوشبودار کچا گھی۔ نونی + جھاگ + وہ گھی جسے ابھی تک تایا نہو۔ مکھن (۲) کیمیاگروں کی اصطلاح میں ادویات سے بستہ کیا ہوا پارہ۔ سیماب بستہ۔ بُوٹی سے بیٹھا ہوا پارہ۔ زیبق منجمد ؎

دل نہ آنے سے ٹھیرا عاشقِ بیتاب کا کان کے پتے سے مسکہ بنگیا سیماب کا (بحر)

مِسکِین ۔ع۔ صفت۔ (۱) غریب۔ عاجز۔ بیچارہ۔ گئو۔ نہاتا۔ خاکسار۔ فروتن۔ ناتواں۔ آدھین (۲) مُفلس۔ نادار۔ (۳) بُھوکا۔ کنگال۔ فاقہ زدہ۔ (۴) حلیم۔ بُردبار۔ (اصل میں مِفعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت ہی بے حرکت اور ناطاقت۔ صاحبِ قاموس نے لکھا ہے کہ وہ شخص جسے تنگدستی اور فقیری نے بے حرکت اور ناطاقت کر دیا ہو۔ اہل شرع کی اصطلاح میں مسکین وہ شخص ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو اور بالکل نادار ہو لیکن فقیر وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہ ہو کہ اُسپر زکوٰۃ واجب آئے)

مسکین صُورت ۔ د۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسکی صُورت پر مسکینی اور غربت برستی ہو مگر درحقیقت بڑا حرامزادہ ہو۔ گُربہ مسکین۔ مُسمُسی صُورت کا شخص۔ غریب حرامزادہ + قابلِ رحم صُورت والا +

مسکین طبع ۔د۔ اسم مذکر۔ حلیم الطبع۔ نہایت غریب اور متواضع شخص وہ شخص جسکی طبیعت میں بالکل شر نہو۔ فروتن +

مِسکِینی ۔ع۔ اسم مؤنث۔ غریبی۔ حلیمی۔ عاجزی۔ فروتنی۔ انکسار + غُربت مُفلسی۔ ناداری۔ عُسرت +

مِسَل ۔ د۔ اسم مذکر۔ دیکھو (مثل بمعنی روئداد مقدمہ) +

مَسَل ڈالنا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ مَل ڈالنا + کچل ڈالنا + روند ڈالنا پامال کر دینا + پیس ڈالنا۔ توڑ مروڑ ڈالنا۔ مَل دَل ڈالنا۔ مروڑ ڈالنا۔ چُر مُر کر ڈالنا +

مسل کر ۔ ہ۔ تابع فعل۔ توڑ مروڑ کر + کچل کچلا کر۔ روند کر۔ مَل دَل کر۔ چُرمُر کرکے۔ پیس پسا کر ؎

آرزو کمبخت نے کی تھی خرام ناز کی دیدیا اُسنے مرے دل کو مَسَل کر زیر پا (داغ)

مَسَل کر رکھ دینا ۔ ہ۔ فعل متعدی۔ توڑ مروڑ کر رکھدینا۔ کچل کچلا کر رکھدینا ؎

پری زاد اُسکا مجھ پہ سایہ پڑا ہے وہ رکھدیگا چُٹکی میں مجھکو مَسَل کر (اختر)

روند ڈالنا۔ پیس کر رکھدینا (جب آٹے کے ساتھ کہینگے تو گوندھنے سے مُراد ہوگی) +

مُسَلَّح ۔ع۔ صفت۔ ہتیار بند۔ سشتر دھاری۔ کمربستہ +

مسلّح جنگ ۔ع + ف۔ صفت۔ لڑائی کے واسطے کمربستہ +

مسلّح ہونا ۔ د۔ فعل لازم۔ ہتیار باندھنا۔ کمربستہ ہونا۔ کمربندی کرنا۔ ہتیار لگانا

لڑنے کو مستعد ہونا + کیل کانٹے سے درست اور لیس ہونا +

مَسلَخ ۔ع۔ اسم مذکر۔ کمیلا۔ جانوروں کے کھال اُتارنے کی جگہہ۔ جانوروں کو ذبح کرکے صاف کرنے کا مقام۔ مجازاً۔ مذبح۔ بُوچڑ خانہ +

مُسلسَل ۔ع۔ صفت۔ سلسلہ بندی کیا گیا۔ زنجیرہ بند۔ لڑی بند۔ مجازاً مُتواتر۔ مُتّصل۔ پے در پے۔ پیہم۔ یکے بعد دیگرے +

مُسَلَّط ۔ع۔ صفت۔ تسلّط کرنے والا۔ قبضہ کرنے والا۔ قابض + غالب۔ زورآور۔ طاقتور۔ جیسے فلاں شخص اپنے آقا کی طبیعت پر مسلط ہے یعنی چھایا ہوا ہے۔ یا یوں کہو کہ قابو یافتہ وغیرہ درست ہے +

مَسلَک ۔ع۔ اسم مذکر۔ (۱) راہ۔ راستہ۔ رستہ۔ چلنے کی جگہہ (۲) قاعدہ۔ طریقہ

مُسَلَّم ۔ع۔ صفت۔ (۱) سالم رکھا گیا۔ برقرار رکھا گیا۔ پُورا۔ کامل۔ ثابت۔ سُچا۔ سگا۔ سب۔ سارا۔ (۲) تسلیم کیا گیا۔ مانا گیا۔ واجب التسلیم۔ ماننے کے قابل۔ اعتراض سے بری ؎

دوں میں تشبیہ رگِ گُل کو کمر سے تری کیا نازکی اُسمیں مسلّم ہے مگر نازکہاں۔ (مصحفی)

زہدِ واعظ میں کچھ کلام نہیں سب مسلّم مگر شباب بھی ہے؟ (ظہیر)

(۳-۱) بیشک۔ درست۔ ٹھیک۔ بجا ؎

نہوئی بات میں لے حضرتِ واعظ تاثیر یہ مسلّم کہ پڑھا آپ نے قرآن بہت (داغ)

(۴-۱) چھت پاٹنے کا تختہ۔ (۵-۱) ضرور۔ واجب۔ فرض۔ جیسے وہاں جانا تو مسلّم ہے (۶-۱) بحال۔ برقرار۔ (۷) اعتبار کیا گیا۔ باور کیا گیا (۸) سپرد کیا گیا + سونپا گیا۔ ۹ بیعت کیا گیا +

مُسلِم ۔ع۔ صفت۔ (۱) اسلام رکھنے والا۔ مسلمان۔ محمدی۔ اہلِ اسلام۔ جیسے نومسلم۔ نیا مسلمان (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے بھتیجے کا نام جو کربلائے مُعلّےٰ کے مشہور شہیدوں میں سے ہیں +

مُسَلمان ۔ف۔ اسم مذکر۔ جو شخص مذہبِ اسلام میں ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا پیرو۔ محمدی۔ دینِ احمد کا پیرو۔ مومن + تُرک + (اگرچہ یہ لفظ بسکون سین و بفتح لام صحیح ہے مگر بول چال میں بسکونِ لام مُستعمل) +

مسلمان کرنا ۔ د۔ فعل متعدی۔ اسلام میں لانا۔ دینِ محمدی میں شامل کرنا۔ محمدی بنانا +

مسلمان ہونا ۔ د۔ فعل لازم۔ اسلام لانا۔ دینِ محمدی میں شامل ہونا۔ اسلام پر ایمان لانا ؎

لیگئے کھینچ کے بتخانہ سے ہم مسجد میں گل ہوا داغ مسلمان بڑی مُشکل سے (داغ)

ہو امسلماں میں اور ز سے نہ درس واعظ کو سُنکے مومن
بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذاب ہجرِ صنم نہ ہوتا (مومن)

مُسلمانی - ف - صفت :- (۱) مسلمان سے منسوب۔ مسلمان سے نسبت رکھنے والا (۲) اسلام۔ اسلامیت۔ اہلِ اسلام کے شرائط ۵
زبانیں تیز ان کی اُسترے سے بھی زیادہ ہیں ابھی جڑ سے اُڑا دینگے مری ساری مسلمانی (مرزا رشد)
(۳- ۱-) سنّت۔ ختنہ۔ (۴- ۱- ہندو) مسلمان کی عورت۔ زنِ مسلمان۔ مسلمان عورت +

مسلمانی اور آنا کانی - ۱- کہاوت :- مسلمان ہونے کے باوجود ہمدردی سے پہلوتہی۔ اپنی جنس سے پہلوتہی +

مسلمانی آبادانی - ۱- کہاوت :- مسلمانی باعثِ برکت ہے +

مسلمانی کرنا - ۱- فعل متعدی :- ختنہ کرنا۔ سنّت کرنا۔ (دلی میں مسلمانیاں کرنا زیادہ بولتے ہیں) +

مسلمانیاں - ۱- اسم مؤنث :- (۱) ختنہ۔ سُنّتیں (دہلی کے واسطے بولتے ہیں) (۲- ہندو) مسلمان عورتیں +

مَسلنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) ہاتھوں سے مَلنا۔ ہاتھوں سے رگڑنا۔ مَلنا دَلنا ۵
پیالنگ جو آغوش میں میں تو بولا ابے چھوڑ کب تک مَسلتا رہیگا - (وصل)
حنائے نگار سے کسی کے کوئی مَلتا ہے کوئی اندر ہی اندر سینہ کے دل کو مسلتا ہے (انور)
(۲) کُچلنا۔ روندنا۔ پائمال کرنا ۵
مُشتاق نے کئے ہیں دل و دیدہ فرشِ راہ کافر خدا کے واسطے اُنکو مسل کے چل - (عاشق)
ہم کر رہے گرا و ناز سے چلنے والے ٹھوکروں میں دلِ عاشق کے مسلنے والے (ظہیر)
(۳) پیسنا۔ دبانا +

مُسلِمِین - ع - اسم مذکر :- مُسلم کی جمع۔ مسلمان لوگ +

مَسلُوب - ع - صفت :- سلب کیا گیا۔ نابود شدہ۔ چھین لیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ نابود کیا گیا + مٹایا ہوا۔ مٹایا گیا +

مسلُوب الحواس - ع - صفت :- سترا بہترا۔ وہ شخص جسکے حواس سلب ہوگئے ہوں۔ جسکے اوسان ٹھکانے نہ ہوں + مجنون۔ دیوانہ۔ پاگل۔ مجذوب لکرا

مسلُوب العقل - ع - صفت :- جسکی عقل سلب ہوگئی ہو۔ بے عقل۔ باؤلا۔ سڑی۔ پاگل۔ لایعقل۔ سودائی۔ مجنون۔ دیوانہ۔ فاترالعقل +

مسلُوک - ع - صفت :- (۱) جاری کیا گیا۔ آمد و رفت کیا گیا (۲) سلوک کیا گیا۔ احسان کیا گیا +

مسلوک ہونا - ۱- فعل لازم :- سلوک کرنیوالا ہونا۔ سلوک کرنا۔ احسان کرنا۔ دینا۔ خبر لینا۔ خبرگیری کرنا۔ روپیہ پیسہ سے دستگیری کرنا +

مَسلُول - ع - صفت :- (۱) سِل کی بیماری والا۔ (۲- اسم مذکر) وہ شخص جسے مرضِ سِل یا تپِ دق ہوگئی ہو۔ وہ شخص جسکے پھیپھڑے میں نقص آجانے کے سبب منہ سے خون نکلتا ہو۔ (۳- صفت) کھینچا ہوا۔ باہر نکالا ہوا۔ جیسے سیفِ مسلول

مَسئَلہ - ع - اسم مذکر :- (۱) کوئی پوچھی ہوئی بات۔ سوال۔ (۲- ۱-) مذہبی اصول۔ دینی قانون کی بات + مُقدماتِ عقلی و نقلی کے استفسار کا محل +

مسئلہ بگھارنا - ۱- فعل متعدی :- (حقارتاً) مذہبی باتیں بیان کرنا۔ (ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود تو دینی مسائل کا عامل نہو مگر دوسروں کو نصیحت کرتا پھرے) +

مُسمّاۃ - ع - اسم مؤنث :- (۱) وہ لفظ یا خطاب جو عورت کا نام ظاہر کرنے کے واسطے اُسکے نام کے پہلے لگایا جاتا ہے۔ علامتِ تانیث (۲) نام رکھی گئی +

مِسمار - ع - اسم مؤنث :- (۱) میخ۔ کھونٹی۔ کیل۔ کیلی (۲) انہدام۔ تخریب۔ گرانا۔ کھودنا + مُنہدم۔ قلع وقمع +

مسمار کرنا - ۱- فعل متعدی :- اینٹ سے اینٹ بجانا۔ مُنہدم کرنا۔ ڈھانا۔ ویران کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ اجاڑنا + قلع وقمع کرنا +

مسمار ہونا - ۱- فعل لازم :- منہدم ہونا۔ گرنا۔ ویران ہونا۔ ڈھینا۔ اُجڑنا۔ برباد ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا۔ ٹوٹنا پھوٹنا ۵
گھر میں دیکھونگا نہ جب اُسکو تو غم کے ہاتھوں آہ مسمار مرے دل کی عمارت ہوگی (جرأت)

مُسمُسی - ہ - صفت :- بظاہر مسکین۔ دیکھت کی غریب۔ گُھنّی۔ چپ۔ حرامزادی +

مُسمُسی صُورت - ۱- اسم مؤنث :- غریب صُورت۔ گربہ مسکین +

مَسمُوع - ع - صفت :- سماعت کیا گیا۔ سُنا گیا + قبُول کیا گیا +

مَسمُوم - ع - اسم مذکر :- زہر دیا گیا۔ وہ شخص جسکو زہر کھلا دیا ہو +

مُسمّٰی - ع - صفت :- نام رکھا گیا۔ پکارا گیا۔ موسُوم۔ نامی +

مِسمیرزم - انگلش - MESMERISM - اسم مذکر :- ڈاکٹر فریڈرک میزمر صاحب باشندۂ میزربرگ واقع مُلک آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا علم جسے خوابِ مقناطیسِ حیوانی یا تاثیرالانظار کہنا چاہئے۔ اِس علم میں آدمی کے حواسِ ظاہری کو بمرادِ افزونیٔ ادراکِ باطنی و اظہارِ کمالِ نفسِ ناطقہ معطّل کرکے دُنیا کے خفیہ آیندہ موجودہ گزشتہ حالات کی معلومات بہ شرکتِ خیالاتِ عامل و معمول بہم پہنچانے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ یہ عمل ٹکٹکی باندھکر دیکھنے یا اُنگلیوں کے آنکھوں کے سامنے متواتر ہلانے سے کیا جاتا ہے۔ کہکشاں

اشراقیین اِس عمل کو صرف تصور کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے +

ڈاکٹر مِسمر صاحب ۱۷۳۴ء میں پیدا ہوئے اور اوّل دفعہ ۱۷۶۶ء میں جبکہ اُنکی عمر ۳۲ برس کی تھی اِس علم پر وانا میں ایک کتاب چھاپ کر مشتہر کی - ۱۷۷۸ء میں پیرس گئے - وہاں اُسکا چرچا پھیلایا اور اخیر کو ۱۸۱۵ء میں راہی مُلکِ بقا ہوئے +

صاحبِ موصوف نے کسی بلّی کو چوہے پر صرف نگاہ کی ٹکٹکی سے مدہوش کر کے غالب آتے ہوئے دیکھکر یہ علم نکالا تھا - بندہ واسوخت منشی شیو پرشاد صاحب برہمن

بھر نظر مجکو جو اُس شوخ نظر نے دیکھا مسمریزم کا اک عالم ہوا مجھ میں پیدا
دیکھئے ہوش و خرد ایک قلم استعفا آگیا دفتر اوراک میں سناٹا سا } برہمن

یک بیک چہرۂ گلفام پہ زردی چھائی
وہ غش آیا کہ بدن میں نہیں حرکت آئی

مُسِن - ع - صفت :- (۱) سن رسیدہ - عمر رسیدہ - بوڑھا - سال خوردہ - معمّر - (۲) پُرانا - کہنہ - پراچین (۳) دانا - کارداں - تجربہ کار (اُردو اور فارسی میں بلاتشدید بولتے ہیں) +

مُسنا - ہ - فعل لازم :- (۱) مَلا دَلا جانا - ملا جانا - مَلنے میں آجانا - جیسے گوٹا مُس جانا - (۲ - عو) لُٹنا - غارتگری میں آنا - جیسے وہ بیچاری تورات کو مُسگئی +

مَسنَد - ع - اسم مؤنث :- (۱) لغوی معنی تکیہ + گاؤ تکیہ (۲) تکیہ گاہ - تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہہ - (۳) امیرانہ گدی - چار بالش - نہالی - ایک قسم کا مکلّف بستر جسپر امیر لوگ پُشت اور دونوں پہلوؤں میں تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں + سنگھاسن - تخت - صدر ـــہ

یاد آتے ہیں امیری میں فقیری کے مزے بوریا خوب تھا مسند ہمیں درکار نہ تھی (اسیر)

مسند آرا - ع + ف - اسم مذکر :- مسند کو آراستہ کرنے والا - مسند نشین +

مسند تکیہ - ع + ف - اسم مذکر :- گدی اور تکیہ +

مسند کا گدھا - ا - اسم مذکر :- بیوقوف امیر - کاٹھ کا اُلّو - کٹھ پُتلی +

مسند نشین ہونا - د - فعل لازم :- گدی پر بیٹھنا - تخت نشین ہونا - کسی گدی یا تخت کا وارث ہونا +

مسند نشینی - ع + ف - اسم مؤنث - راج گدی - تخت نشینی - راج تلک - جلوس +

مُسنَد - ع - اسم مذکر :- پیٹھ لگا کر بیٹھنے کی چیز - نحویوں کی اصطلاح میں خبر جو مبتدا کا نقیض ہے +

مُسنَد اِلیہ - ع - اسم مذکر :- نحویوں کی اصطلاح میں مبتدا +

مَسنُون - ع - صفت :- سُنّت کی گئی - جائز - وہ فعل جو قانون شریعت سے جائز اور رسُول مقبول سے منسوب ہو +

مِسواک - ع - اسم مؤنث :- دانت صاف کرنے کی لکڑی - دتون - داتن - دتوَن

مسواک کرنا - د - فعل متعدی :- دتون کرنا - دانتوں کو لکڑی سے صاف کرنا

مُسوانا - ہ - فعل متعدی :- (عو) لٹوانا - غارت کرانا - چوری کرانا - آنکھوں میں خاک ڈلوانا - جیسے ایسے موذی اور نابکاروں سے اپنے تئیں مُسوانا جو دیدہ ودانستہ آنکھوں میں خاک ڈالیں کے رحمت کا ثواب ہے - (چتر بہیلی) (۲) مَسلوانا - مَلوانا - جیسے بچے سے گوٹا مُسوا کر رکھدیا یہ نہوا کہ آگے سے اُٹھالیں + (عو)

مُسَوَّدہ - ع - اسم مذکر :- (۱) لغوی معنی لکھا ہوا - اصطلاحی وہ عبارت یا تحریر جو پہلی دفعہ سرسری طور لکھی گئی ہو اور ابھی تک دوبارہ صاف نہوئی ہو - وہ عبارت جو بطور خاکہ لکھی ہو - پہلی کاپی - رف کاپی - (۲ - بازاری) بیٹا - پسر (۳ - ا) مضمون + منصوبہ - ارادہ - مدعا - مطلب ـــہ

دل میں کتنے مسودے تھے ولے ایک پیش اُسکے رو برو نہ گیا - (میر)

مسودہ کرنا - د - فعل متعدی :- اوّل دفعہ بطور سرسری لکھنا - کسی عبارت کا خاکہ کرنا

مسودہ گانٹھنا - د - فعل متعدی :- مضمون بنانا - مضمون سوچنا + منصوبہ گانٹھنا +

مَسُور - ہ - اسم مؤنث :- عدس - ایک قسم کا غلہ جسکی دال پکائی جاتی ہے - مزاجاً معتدل - مگر بعض کے نزدیک دوم درجہ میں خشک +

مَسُوڑا - ہ - اسم مذکر :- وہ گوشت جسمیں سے دانت نکلتے ہیں - دانتوں سے اوپر کا گوشت - لثہ - جائے دنداں - گوشت بُن دنداں +

مَسُوسا - ہ - اسم مذکر :- (سنسکرت) - ا - افسوس - پچھتاوا - ملولا - دریغ + ملال - آزردگی - رنج ـــہ

زندگانی کا بھروسا ہے عبث مالِ دنیا کا مسوسا ہے عبث - (رنگین)

(۲ - ہندو) دباؤ - دبانا - دبوچنا - جیسے من کی ماری کا سے کہوں پیٹ مسوسا دے دے رہوں (۳ - ہندو) چُپ - ضبط - خاموشی جیسے سوکوسا اور ایک مسوسا برابر ہے) +

مسوسنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) اینٹھنا - مروڑنا - بل دینا - مَلنا - (۲) دبانا - نچوڑنا - (۳) جذبہ یا ولولہ کو ضبط کرنا - روکنا - تھامنا - شکوہ و شکایت نہ کرنا - (۴) افسوس کرنا - پچھتانا + غم کرنا - رنج کرنا - دل میں پیچ کرنا - غم کھانا - کُڑھنا - کلپنا - صدمے کے باعث دل پر ہاتھ رکھنا - صبر و جبر اختیار کرنا - دل و جگر کو بزور تھامنا - جبراً صبر گوارا کرنا

بیٹھے ہیں ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میاں تو جان اُسکو دیکھ تجھے جس نے غش کیا
کیا کیجے کہ بن بولے رہا ہی نہیں جاتا اللہ کہاں تک کوئی اِس دل کو مسوسے } (انشا)

مسو

پیچے لبِ خیال سے بوسے کہاں تلک　　بیتاب دل کو کوئی مسوسے کہاں تلک (نکہت)

دیوے دعا وہ غیر کو جب مجکو کوس کے　　بہجاؤں کیوں نہ پیا کلیجا مسوس کے (مغفور)

مسوں کا سبزہ - اِ - اسم مذکر: - سبزۂ بروت - مونچھوں کے روئیں ؎

ہو کیوں نہ تشنہ خوں ہمسے وہ بیکسوں کا　　ہے تیغ کا جوہر سبزہ تری مسوں کا (مصحفی)

مَسَہری - ہ - اسم مؤنث: - ایک قسم کا پردہ دار پلنگ جو مکھیوں مچھروں وغیرہ سے محفوظ ہو کر سونے کے لیئے بنایا جاتا ہے - چھپر کھٹ - کلۂ خوابگاہ ؎

اہل کے آتے ہی سونا پڑا ہے خاک میں غافل　　پس اکدم میں مسہری ہو گئی بیکار سونے کی - (ناسخ)

وصل کے بعد مرگ ٹھہری ہے　　اس سلئے قبر پر مسہری ہے (امان علی سحر)

(یہ لفظ اصل میں بزبان سنسکرت مشی [illegible] بمعنی مچھر اور ہری [illegible] بمعنی دور کرنے یا ہٹانے سے مرکب ہے یعنی مچھروں سے محفوظ رکھنے والی چیز) +

مُسْہِل - ع - صفت: - (۱) اسہال لانے والا - دست آور + وہ دوا جس سے دست آئیں (۲) اسم مذکر: - جُلاب - جیسے آج انہوں نے مُسہل لیا ہے +

مُسہل دینا - اِ - فعل متعدی: - جلاب دینا - دست آور دوا کھلانا +

مُسہل لینا - اِ - فعل متعدی: - جلاب لینا - دست آور دوا کھانا +

مَسِی - س - اسم مؤنث: - سیاہی - روشنائی - اِنک - مداد +

مِسی - ف - صفت: - مِس کا بنا ہوا - تانبے کا بنا ہوا - مِس کا +

مِسی جوش - اِ - صفت: - پکّا جھال - وہ جھال جو تانبے یا پکّے ٹانکے سے لگایا جائے

مِسی جوش کرانا - اِ - فعل متعدی: - پکّا ٹانکا لگوانا - مضبوط جھلوانا +

مِسّی - ہ - صفت: - موٹے جھوٹے اناج کی - مونگ اُرد یا موٹھ چنے وغیرہ کی جیسے مِسّی روٹی

مِسّی کُٹی - ہ - صفت: - غریبوں کے کھانے کی روٹی - موٹے اناج کی روٹی - دال دلیا + مُونگ موٹھ - چنے اُڑد وغیرہ کی روٹی +

مِسّی یا مِسی - اوّل اُردو دوم فارسی - اسم مؤنث: - (۱) ایک قسم کا منجن جو مازُو پھل - لوہ چون - طوطیا وغیرہ سے تیار کیا جاتا اور ہندوستان کی عورتیں شادی ہو جانے پر جب تک سہاگن رہتی ہیں اُسے لگاتی ہیں - اگرچہ اس سے دانتوں پر سیاہ ریخیں جم جاتی ہیں مگر یہ ایک سنگار خیال کیا جاتا ہے - جیسے مسّی کا جل کسکو میاں چلے مِس کو (چونکہ اسکا جزو اعظم تانبا ہے اسلیئے یہ نام رکھا گیا ؎

مسّی ہے مثلِ سرکہ لب اسکا نگبیں ہے　　بوسہ جو آج لیجے لطف سکنجبیں ہے - (نادر)

(۲ - طوائف) کنچنیوں کی ایک رسم اور شادی جسمیں تمام قوم کی ضیافت اور ناچ رنگ ہو کر یہ رسم ادا کی جاتی ہے چنانچہ اسی وجہ سے ہر ایک کسبی مسّی نہیں لگا سکتی کہ اسمیں خرچ بہت پڑتا ہے - اس رسم میں کسبی کو مثلِ عروس آراستہ کرتے ہیں +

مسی

مسّی کاجل کرنا - اِ - فعل متعدی: - (عو) سُرمہ مسّی لگانا - سنگار کرنا - کنگھی چوٹی کرنا

مسّی کی دھڑی - اِ - اسم مؤنث: - عو - مسّی کی تہ جو عورتیں خوبصورتی کے لیئے ہونٹوں پر جماتی ہیں ؎

چال اٹکھیلی خوش آواز چھریرا وہ بدن　　لاکھا ہونٹوں پہ جما پان کا مصر جوبن
جل کے کوئلہ ہوئی مسّی کی دھڑی پر سوسن　　کنوئیں جھکوائے ہزاروں کو وہ ہے چاہِ ذقن
دہن تنگ کی تعریف نے خاموش کیا　　شوخیِ دیدۂ میگوں نے تو بیہوش کیا
([illegible])

مسّی کی دھڑی اسپہ غضب پان کا لاکھا　　دل خوں کیئے دیتا ہے اُدھر رنگِ حنا اَور (ادب)

مسّی کی دھڑی جمانا - اِ - فعل متعدی: - مسّی کی تہ ہونٹوں پر جمانا +

مسّی لگانا - اِ - فعل متعدی: - مسّی ملنا - دھڑی جمانا +

مسّی مَلنا - اِ - فعل متعدی: - مسّی لگانا +

مسّی ہونا - اِ - فعل لازم: - طوائف کی ایک مشہور رسم کا نام جسکی کیفیت مسّی ۲ میں دیکھو ؎

ہمکو عاشق لبِ دنداں کا سمجھکر اُسنے　　رقعہ بھیجا ہے کہ ہے آج ہماری مسّی - (نامعلوم)

مسیت - اِ - اسم مؤنث: - (گنوار) مسجد +

مَسِیح - ع - اسم مذکر: - مسح کیا گیا - ملا گیا - چونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سر پر فرشتوں نے تیل ملا تھا - اِسوجہ سے یہ لقب پڑ گیا - چونکہ مُردے کو زندہ کر دینا آپ کا معجزہ تھا اِسوجہ سے اکثر شعرا معشوق کی لنترانی یا لبہائے حیات بخش کے ساتھ اسکو حضور لاتے ہیں ؎

ہے کون مسیح تمکو جلائے تو یہاں پر　　کرتا ہے غضب کہنا یہ بندا کسی کا (بدر)

مَسِیحا - ف - اسم مذکر: - مسیح عیسٰی علیہ السلام کا لقب - ایک مشہور پیغمبر کا نام جنکا مُردے کو جلا دینا معجزہ تھا - اسمیں الف زائد ہے نہ کہ ندائیہ ؎

تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لے کر　　چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لے کر (ذوق)

(قرآن شریف میں لفظ مسیح آیا ہے پس الف کی زیادتی فارس والوں کا تصرف ہے اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لفظ سُریانی زبان میں مشیحا بمعنی مبارک تھا اُس سے مسیحا کر لیا - واللہ اعلم بالصواب)

مسیحائی - ف - اسم مؤنث: - کار مسیح - مسیح کے معجزے والی طاقت + اعجاز نمائی - حیات بخشی ؎

کشتۂ عشق کے حق میں تو تمہاری بھی مسیح　　کام آئی نہ مسیحائی کہو کیا باعث (عاشق)

مسیحائی کرنا - اِ - فعل متعدی: - (۱) کار مسیحا کرنا - اعجاز نمائی کرنا - اعجاز کرنا - جلانا - حیات بخشنا - (۲) مرتے کو بچانا - نہایت بیمار کو تندرست کرنا +

مَسِیں - ہ - اسم مؤنث: - مونچھوں کے روئیں جو ابتدا میں نکلتے ہیں - سبزۂ آغاز ؎

چہرۂ رنگیں کوئی دیوانِ رنگیں ہے مگر　　حُسنِ مطلع ہیں مسیں مطلع ہے صاف ابروئے دوست (آتش)

مسیں بھیگنا - د - فعل متعدی :- مُوچھوں کے روئیں نکلنا - مُوچھوں کی علامت کا نمایاں ہونا - سبزہ آغاز ہونا - آغازِ شباب ہونا ؎

پچگشیں آہیں ہماری وہ مسیں بھیگتی ہیں چار بوسے نہ دیئے اس سے ہوا چار ابرو (اشک)
واں مسیں بھیگیں لگا ہونے عبورِ خطِ سبز شوہ بادا سے مرگ آب زندگانی کم ہوا - (مرزا صاحب)
سہرے کا سے عبور مسیں بھیگنے نہ لیں بگڑے ہے اپنے آپ سے وہ آبدار رخ
بھیگتی ہی مسوں پر رہے ہم چھیرے ہے اللہ ہیں یہی وہ چار مُوجب دیکھکر وہ سیلے } (انشا)

مَسینہ - ہ - اسم مذکر :- موٹا اناج - جیسے مسور - مٹر - اڑد - مونگ - موٹھ - کھساری وغیرہ
مُشابہ - ع - کلمۂ تشبیہ :- مانند - مثل - نظیر - جُوں - جیسا + ہمتا - ہمشکل - مطابق - یکساں
مُشابہت - ع - اسم مؤنث :- مُطابقت - مُوافقت + شکل - رُوپ - شبیہ - تشبیہ +
مُشار - ع - صفت :- اشارہ کیا گیا - بتایا گیا - جتایا گیا +
مُشارٌ الیہ - ع - اسم مذکر :- وہ شخص یا چیز جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو + جسکا اوپر اشارہ آچکا ہو - مذکور الصدر +
مَشّاطہ - ع - اسم مؤنث :- (۱) وہ عورت جو دُلہن کے سر میں کنگھی چوٹی کرے سُرمہ لگائے اُبٹنا ملے اور بنا سنوار کر بٹھائے + وہ عورت جسکا پیشہ لوگوں کے گھروں میں جاکر کنگھی چوٹی کرنے کا ہو ؎

ہر پیچ و خم میں اُلجھے ہوئے ہیں ہزار دل مشّاطہ سے کہو کہ سمجھکر بنائے زُلف (ناظم)

(۲ - د) وہ عورت جو بیاہ شادی کرانے کا پیشہ رکھے - نائن - عورتوں اور مردوں کی باہم نسبت کرانے والی عورت - بیچ والی + دلّالہ - کُٹنی - عورت - مرد کو ملانے والی عورت ؎

ہے تلاش ان رندوں کس نورِ مجسّم کی لئے صُورتِ مشّاطہ پھرتا ہے جو گھر گھر آفتاب (اسیر)

(یہ لفظ مُشط بمعنی کنگھی سے مُشتق ہے اُردو والے عوام الناس بضم میم و بہ تخفیف تشدید بولتے ہیں)

مُشاعَرہ - ع - اسم مذکر :- شاعروں کا باہم جمع ہو کر شعر خوانی کرنا - شعر خوانی +
مَشاغِل - ع - اسم مذکر :- مشغل کی جمع - مشغلے - شغل - کام +
مُشافہہ - ع - اسم مذکر :- رُوبرُو - سامنے - سنکھ مُنہ درمُنہ جیسے بالمشافہہ بات کہنا - رُوبرُو بات کہنا + (اُردو بول چال میں ہائے ہوز کو ساکن کر دیتے ہیں) +
مَشّاق - ع - صفت :- کسی کام میں نہایت مشق رکھنے والا - بہت مشق کرنے والا - ماہر - تجربہ کار - کامل مہارت رکھنے والا - خوب واقف - آزمودہ کار - چالاک +
مَشّاقی - ع - اسم مؤنث :- نہایت مشق - مہارت - دسترس - تجربہ +
مَشام - ع - اسم مذکر :- محلِ قوّتِ شامّہ - دماغ - سُونگھنے کی جگہہ (اصل میں بتشدید میم دوم تھا مگر فارسی اور اُردو میں بہ تخفیف میم مستعمل ہے - درحقیقت یہ لفظ جمع کا صیغہ بمعنی جمع مُروّج ہو گیا ہے - کیونکہ مشمّ صیغۂ اسمِ ظرف کی جمع مشامّ ہے جو شمّ مصدر سے ماخوذ ہے اہل عجم کو میم میں ادغام کرکے مشم و مشام بنا لیا -)

مُشاوَرَت - ع - اسم مؤنث :- مشورت کرنا - آپس میں مل کر مشورہ کرنا - باہم صلاح کرنا - باہمی مصلحت + مسکوٹ - پنچایت - کونسل +
مُشاہَدہ - ع - اسم مذکر :- دیکھنا - نظارہ - دید - مُعائنہ - درشن + عینی تجربہ - فعلی بصری - عینی ثبوت - صُوفیوں کی اصطلاح میں انوارِ الٰہی کا نظارہ +
مُشاہَدہ کرنا - د - فعل متعدی :- دیکھنا - مُعائنہ کرنا - دیکھنا بھالنا + دیکھکر تجربہ کرنا - صُوفیوں کی اصطلاح میں انوارِ الٰہی کا نظارہ کرنا +
مُشاہَدہ ہونا - د - فعل لازم :- دیکھنے میں آنا +
مُشاہَرہ - ع - اسم مذکر :- ماہیانہ - تنخواہ - طلب - مرسُوم + وظیفہ +
مَشاہیر - ع - اسم مذکر :- (۱ - شہر بمعنی ماہ) ۲ مشہور کی جمع خلاف قیاس - نامور اور مشہور آدمی - بزرگ آدمی - صنادید +
مَشائخ - ع - اسم مذکر :- شیخ کی جمع - بزرگ آدمی + اکابرِ دین - عالم - صُوفی + پارسا - پاک دامن - نیک بخت آدمی + مجتہد +
مُشایَعت - ع - اسم مؤنث :- (۱) پیروی - تقلید (۲) کسی کو تھوڑی دُور پہنچانے جانا - کسی کو رُخصت کرنے کے واسطے تھوڑی دُور تک جانا +
مَشّائین - ع - اسم مذکر :- (مشّائی کی جمع) چلنے والے + اصطلاح میں حکیموں کا وہ گروہ جو حقائقِ اشیا کا ادراک دلیل کے بغیر نہیں کر سکتا یعنی وہ حکیم جو دلائل اور علامات کے ذریعہ سے مقصد تک پہنچتے اور ہر امر کی دلیل پر چلتے ہیں یا یُوں کہو کہ وہ حکیم جو دریافتِ حقائق کے لئے مُلک در مُلک پھرا کرتے تھے یا یہ کہ ایک دُوسرے کے پاس جاکر علم حاصل کیا کرتے تھے +
مُشَبَّک - ع - صفت :- جالیدار - وہ شے جسمیں سُوراخ سُوراخ ہوں +
مُشَبَّہ - ع - صفت :- (۱) تشبیہ دیا گیا - تمثیل دیا گیا + نسبت دیا گیا - مقابلہ کیا گیا - (۲ - نحو) وہ چیز جسکے ساتھ تشبیہ دیں +
مُشَبَّہٌ بہٖ - ع - اسم مذکر :- وہ چیز جسکے ساتھ تشبیہ دیں - وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے +
مُشت - ف - اسم مذکر :- (سنسکرت) مُشٹ و مُشٹک [illegible] (۱) مُکّا - گھونسا - ڈُک (۲ - اسم مؤنث) مُٹھی - جیسے یک مُشت (۳ - د - دلّال) پانچ - خمس - پنج + کھمس - سکہ - فائو +
مُشتِ استخواں - ف - اسم مذکر :- مُٹھی بھر ہڈیاں - تھوڑی سی ہڈی گُڈیاں ؎

دل و دیں جان و ایماں سب تو غارت کر چکے کب کے یہ مُشتِ استخواں باقی ہے کیسکا اسکو اب غم ہے (امیر مینا)

مشت

مُشتِ خاک۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خاک کی مٹھی۔ خاک کی چٹکی + انسانِ ضعیف البنیان +

مُشت زن۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُکّے باز۔ گھونسے باز۔ گھونسوں سے لڑنے والا (۲) پہلوان۔ مل۔ کُشتی گیر۔ (لطیفہ: چونکہ کُشتی کے بیشتر پہلوان اپنے دُشمن پر مُکّے مارتے ہیں اس وجہ سے یا اس سبب سے کہ اپنی جوڑ کے مُنہ پر کُشتی کے وقت تھپڑ مارے جاتے ہیں، یہ نام رکھا گیا) +

مُشت زنی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ مُکّے بازی۔ گھونسم گھاسا۔ مُکّم مُکّا۔ پہلوانی۔ جلق زنی +

مُشت مال یا مُشت مالی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ملا دلی۔ چپّی۔ مالش جسم جو حمامی لوگ حماموں میں کیا کرتے ہیں۔ دلّاکی +

مُشت مالی کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ بدن کو غسل سے بیشتر ملنا دلنا۔ جسم کی مالش کرنا۔ چپّی کرنا + حمامیوں کا غسل کرانے سے پیشتر دلّاکی وغیرہ کرنا +

مُشتاق۔ ع۔ صفت:۔ (۱) آرزومند۔ متمنّی۔ اشتیاق رکھنے والا۔ شائق۔ خواہشمند۔ طالب۔ خواہاں۔ مُستدعی۔ (۲) منتظر۔ انتظار کرنے والا۔

خط نہیں جا چکا کہ گھبرایا　　پھر رہا ہوں جواب کا مُشتاق۔ (میر ممنون)

مُشتاق ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) آرزومند ہونا۔ متمنّی ہونا۔ خواہشمند ہونا۔ طالب ہونا۔ خواہاں ہونا۔ (۲) منتظر ہونا۔ راہ دیکھنا +

مُشتاقانہ۔ ع + ف۔ تابع فعل:۔ خواہشمندانہ۔ آرزومندانہ۔ مُشتاق کی مانند +

مُشتَبَہ۔ ع۔ صفت:۔ مشکوک۔ جس میں شُبہ ہو۔ احتمال کردہ شدہ۔ مذبذب۔ مُبہم۔ شک کیا گیا۔ شُبہ کیا گیا +

مُشتَرَک۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ساجھے کا۔ ملا ہوا۔ شرکت کا۔ شاملات کا۔ شامل۔ دو میں شریک پتّی کا۔ (۲) وہ لفظ جو دو معنی کے واسطے بنایا گیا ہو یعنی ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ موضوع ہو +

مُشتَرَکہ۔ ع۔ صفت:۔ ساجھے کا۔ شراکت کا۔ شاملات کا۔ ملا ہوا۔ شریک۔ مشمولہ +

مُشتَرِی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) خریدار۔ گاہک۔ مول لینے والا شخص۔ لوَیا۔ لیوا۔ (۲) ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے منجم اسے سعدِ اکبر مانتے ہیں۔ برہسپت۔ قاضیٔ فلک۔ برجیس (۳) کیمیاگروں کی اصطلاح میں رانگ۔ قلعی۔ رصاص۔ ارزیز (۴) لکھنؤ کی ایک مشہور شاعرہ رنڈی کا نام و تخلّص +

مُشتَعِل۔ ع۔ صفت:۔ شعلہ زن۔ سوزاں۔ بھڑکتا ہوا۔ شعلہ مارنے والا۔ بھڑکنے والا +

مُشتعل ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ بھڑکنا۔ شعلہ مارنا +

مُشتَغِل۔ ع۔ صفت:۔ (۱ جبکہ بصلہ ہو) مشغول ہونے والا۔ راغب۔ متوجّہ۔ مصروف (۲ جبکہ از صلہ ہو) مُنہ پھیر لینے والا۔ متنفّر۔ نفرت کرنے والا۔ بےپروا۔ گریزاں۔ چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر میں دونوں مثالیں موجود ہیں۔

زسودائے جاناں بجاں مُشتغل　　بذکرِ حبیب از جہاں مُشتغل۔ (سعدی)

مشج

مُشتَق۔ ع۔ صفت:۔ نکلا ہوا وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ ماخوذ + وہ صیغہ جو مصدر سے بنا ہو +

مُشتَمِل۔ ع۔ صفت:۔ شامل ہونے والا۔ محیط ہونے والا و بفتح میم شامل کیا گیا۔ مشمولہ۔ مُشترکہ۔ شامل۔ شریک +

مُشتَہَر۔ ع۔ صفت:۔ شُہرت دیا گیا۔ مشہور کیا گیا۔ منادی کیا گیا +

مُشتَہَر کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ ڈھنڈورا یا ڈونڈی پیٹنا +

مُشتَہِر۔ ع۔ صفت:۔ منادی کرنے والا۔ ڈھنڈورا پیٹنے والا۔ ڈونڈی پیٹنے والا۔ اشتہار دینے والا۔ شُہرت دینے والا۔ مشہور کرنے والا +

مُشتَہی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) خواہش کرنے والا۔ آرزومند۔ رغبت کرنے والا (۲۔۱) اشتہا پیدا کرنے والا۔ بھوک لگانے والا۔ یہ معنی عربی کے قاعدے سے غلط ہیں کیونکہ یہ متعدی بیک مفعول ہے۔ اس معنی میں مُشہّی کہنا چاہیے +

مُشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلّۂ خود باید زد۔ ف۔ مثل:۔ موقع نکل جانے پر پچھتانا بیفائدہ ہے + مار پیچھے سنوار مُشکل ہے +

مُشتے نمونہ از خروارے۔ ف۔ کہاوت:۔ دیگ میں سے ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں۔ ڈھیر میں سے مٹّھی بھر نمونہ کافی ہوتا ہے +

مَشٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہندو (پُورب) چُپ۔ خاموشی۔ کم گوئی۔ (یہ لفظ بفتح میم صحیح ہے۔ اگرچہ فیلن صاحب نے بضم لکھدیا ہے) +

مَشٹ مارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) چُپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ گھُنّی سادھنا۔ چُپ سادھنا۔ دم کو لے رہنا۔ سُنی اَن سُنی کرنا +

مَشٹ مارے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہندو (پُورب) اپنی دُھن میں چُپ چاپ چلے جانا +

مِشٹ۔ س۔ صفت:۔ (ہندو) میٹھا۔ شیریں۔ شکریں +

مِشٹان۔ س۔ اسم مذکر:۔ ہندو۔ (مرکب از مشٹ بمعنی میٹھا ان بمعنی اناج) مٹھائی۔ شیرینی۔ پکوان۔ جیسے میوہ مشٹان +

مُشٹنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نہایت موٹا آدمی۔ فربہ اندام۔ قوی ہیکل۔ ہٹا کٹا۔ زور آور۔ بلی۔ جیسے میں ہی پال کیا مُشٹنڈا موکو ہی مارنے کے ڈنڈا +

مُشَجَّر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ کپڑا جس پر بیل بوٹے بنے ہوئے ہوں۔ بوٹیدار کپڑا۔ پھولدار کپڑا۔

یہ تو کہاں کہ فرش مُشجّر ہے اور ہم　　انجام کار خاک کا بستر ہے اور ہم۔ (مصحفی)

مُشَخَّص - ع - صفت :- تشخیص کیا گیا - جانچا گیا - آنکا گیا - تجویز کیا گیا - پرتالا گیا + جکوتا کیا گیا + تخمینہ کیا گیا - تکمہ کیا گیا - اسٹمٹ کیا گیا - اندازہ کیا گیا +

مُشَدَّد - ع - صفت :- تشدید دیا گیا + وہ حرف جس پر تشدید ہو - دو دفعہ پڑھا جانیوالا حرف - وہ حرف جو تشدید سے پڑھا جائے - مشدد الاحرف + خوب کس کر باندھا گیا جکڑ کر باندھا گیا
ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

مِشْتَر - س - اسم مذکر :- ہندی (۱) مخلوط - ملا ہوا - گڈ مڈ - (۲) معزز آدمی - عزت دار آدمی - شریف - عمدہ - (۳) حکیم - بید - طبیب - پنڈت (۴) برہمنوں کا خطاب - برہمنوں کا لقب - برہمن کے نام کا جزو - (۵) ایک خاص ملک جو افریقہ میں واقع اور مصر کے نام سے مشہور ہے + شاکادیپ + میتھل - جنک پور - ترہت (۶) وہ برہمن جنکو کرشن جی اپنے بیٹے سانبھالی کوڑھ کے علاج کرنے کو ساکادیپ سے لائے تھے اور نیز اُن چند برہمنوں کا خطاب جو میتھل یعنی جنک پوری عرف ترہت سے آئے تھے - رسوئی کرنے - پیاؤ پر پانی پلانیوالا برہمن - جیسے مشر جی مشرانی لاؤ سم جیمیں تم پانی لاؤ

مِشْرَانی - ہ - اسم مؤنث :- برہمنی + پنڈتانی - مشر کی بیوی +

مَشْرَب - ع - اسم مذکر :- (۱) پانی پینے کی جگہ + چشمہ + جھیل - جوہڑ - حوض - تالاب - چو یا وغیرہ (۲ - مجازاً) دین - مذہب - پنتھ - ملت ؎
غضب صفائی مشرب ہے واہ کیا کہنا کہ رند بھی ہے صبا پارسا بھی ہے (مظفر حسین صبا)
(۳ - ۴) طور - طریق - ڈھنگ - جیسے صوفی مشرب - رند مشرب +

مُشَرَّح - ع - صفت :- تشریح کیا گیا - تفصیل کیا گیا - تفسیر کیا گیا - صاف - مفصل - کھلا ہوا - پرگھٹ - صاف صاف - تفصیل وار - واضح +

مُشَرَّف - ع - صفت :- شرف دیا گیا - عزت دیا گیا - بزرگ - معزز - مختار +

مُشَرَّف بہ اسلام ہونا - د - فعل لازم :- اسلام میں آنے کی عزت پانا - مسلمان ہونے کی عزت حاصل کرنا - مسلمان ہونا - دین محمدی قبول کرنا +

مُشَرَّف ہونا - د - فعل لازم :- مختار ہونا - امتیاز پانا - عزت حاصل کرنا +

مُشْرِف - ع - اسم مذکر :- (۱) بلند جگہ - اونچی جگہ جہاں سے نیچے مقامات و مکانات نظر آئیں (۲) بلندی پر چڑھنے والا - بلند ہونے والا - (۳) خبردار - نگراں - ناظر - صدر محرر - میر محرر - مشاہدہ کرنے والا - چیف محرر - میر منشی - وہ شخص جو اپنے ماتحت محرروں کے حال کی خبر رکھے جیسے مشرف عدالت (۴) کسی برے یا بھلے کام کے قریب پہنچنے والا +

مَشْرِق - ع - اسم مؤنث :- (۱) جائے شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ - طلوع ہونے کا مقام - اُدے ہونے کی جگہ + سورج نکلنے کی جگہ - پورب - سورج کے اُدے ہونے کی جگہ - مغرب کا نقیض - حضرت ناسخ لکھنوی نے اسکو مذکر بھی باندھا ہے ؎
مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا (ناسخ)

مَشْرِقی - ع - صفت :- منسوب بہ مشرق - پوربی + چونکہ ایشیا کا جز اعظم یورپ سے جانب شرق ہے اسوجہ سے انگریز لوگ اسکا اطلاق اُن تمام ممالک پر کرتے ہیں جو اُنسے جانب شرق یا ایشیا میں واقع ہیں +

مشرقی زبان - ع - ف - اسم مؤنث :- اُن ملکوں کی زبان جو یورپ سے جانب شرق واقع ہیں - جیسے ہندی - فارسی - عربی - ترکی - سنسکرت وغیرہ +

مشرقی خیالات - ع - اسم مذکر :- ایشیائی خیالات - مجازاً پرانے خیالات - دقیانوسی خیالات - پرانی روشنی والوں کیسے خیالات +

مُشْرِک - ع - صفت :- شریک کرنے والا - وہ شخص جو ایک خدا کا قائل نہو بلکہ کسی اور کو بھی خدا کے ساتھ شریک کرے + بت پرست - قبر پرست +

مَشْرُوط - ع - صفت :- شرط کیا گیا - کسی شرط پر موقوف - مجازاً محدود +

مَشْرُوع - ع - صفت :- (۱) جائز - شرع کے موافق - (۲ - اسم مذکر) ایک قسم کا ریشمی سوتی عمدہ کپڑا جو شرعاً مرد کو بھی پہننا جائز ہے اور اُس سے نماز ہوسکتی ہے +

مُشْعِر - ع - صفت :- خبر دینے والا - خبر دہندہ +

مَشْعَل - ع - اسم مؤنث :- (عوام مشال یا مشل) لغوی معنی جائے شعلہ - روشنی کی جگہ - اصطلاحی موٹا فلیتہ - بڑی موٹی بتی - دامر + شمع ؎
فروغ شعلۂ رخسار آتش ناک کیا کم تھا دم رقص صنم مشعل زبردستی ہی روشن کی (امانت)

مشعل جلانا - د - فعل متعدی :- شمع روشن کرنا - فلیتہ جلانا +

مشعل جلا کر ڈھونڈھنا - د - فعل متعدی :- چراغ جلا کر ڈھونڈھنا - چراغ لیکر ڈھونڈھنا - نہایت تلاش کرنا - راتوں کو تلاش کرتے پھرنا + ؎
اس تیرہ روزگار میں مجھ سا جگر گداز مشعل جلا کے ڈھونڈھیے اگر تو نہ پائے شمع (شیفتہ)

مشعل دکھانا - د - فعل متعدی :- روشنی دکھانا - شمع دکھانا - ناچنے یا تماشا کرنے والے کے ساتھ ساتھ مشعل لیکر پھرنا +

مشعل کی بو دماغ میں سمائی ہے - د - محاورہ :- غریبی میں تمکنت ہے - رسی جل گئی بل نہیں گیا + مفلس ابیگ ہیں - فاقہ مست ہیں +

مشعل لیکر ڈھونڈھنا - د - فعل متعدی :- چراغ لیکر ڈھونڈھنا - نہایت ہی تلاش کرنا - از حد تلاش کرنا + نظام سا فیاض مشعل لیکر ڈھونڈو گے تو بھی نہ پاؤ گے

مَشْعَلچی - ع + ف - اسم مذکر :- (عوام مشالچی) (۱) مشعل جلانے یا دکھانے والا - مشعل بردار جیسے تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا دم سوکھے + (۲ - د - انگریزی) انگریزی

کے برتنوں کا مانجھنے والا۔ برتن صاف کرنے والا۔ جھوٹے برتن دھونے والا +

مشعلچی اندھا ہوتا ہے ۔ و۔ کہاوت :۔ یعنی مشعل دکھانے والے کو اس کی قربت کے سبب نہیں دکھائی دیتا۔ دوسروں کے حق میں رہنما اپنے لئے گمراہ +

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے ۔ و۔ کہاوت :۔ جو شخص اوروں کی رہبری کرے اور خود گمراہ ہو اُسکی نسبت بولتے ہیں۔ عقلمند ہی دھوکا کھاتا ہے + دیگراں را نصیحت خود را فضیحت +

مَشغلہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کام ۔ شغل ۔ تفنن ۔ دل بہلاوا ۔ دل لگی ۔ تفریح ۔ تفرج ؎

بادہ خواری نہ چھوڑ تو اے یاس　　یہ بھی اک مشغلہ ہے یاروں کا ۔ (یاس)

مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا　　ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف (داغ)

(۲) کھیل ۔ لیلا ۔ تماشا ۔ بازیچہ ؎

تمھارے ہجر میں غم شبہائے دراز آہ　　طفلی سے ہے اختر شمری مشغلہ اپنا ۔ (اسیر)

(۳-۱) ہنسی ۔ ٹھٹا ۔ چہل ۔ جیسے تم کو تو ایک مشغلہ ہاتھ آگیا یعنی ہنسی اُڑانے کا موقع مل گیا +

مشغول ۔ ع ۔ صفت :۔ شغل میں لگا ہوا ۔ کام میں لگا ہوا ۔ مصروف +

مشغولہ ۔ و ۔ اسم مذکر ۔ (عوام) مشغلہ کو بگاڑ لیا ہے +

مشغولی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ مصروفیت ۔ بیکاری یا بے شغلی کا نقیض ؟ (فارسی والوں نے مصدری ی لگا کر یہ لفظ بنا لیا ہے) +

مُشفِق ۔ ع ۔ صفت :۔ شفقت کرنے والا ۔ مہربان ۔ شفیق ۔ رفیق ۔ دوست ۔ کرپالو ۔ پیارا ۔ دردمند ۔ ترس کھانے والا ۔ رحمدل ۔ دیاونت +

مُشفِق من ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ مہربانِ بندہ ۔ میرے دوست ۔ میرے پیارے ۔ مائی ڈیر سر +

مُشفِقانہ ۔ ع + ف ۔ تابع فعل :۔ مثلِ مشفق ۔ محبانہ ۔ دردمندانہ +

مَشق ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لغوی معنی لگاتار سینا ۔ بیا پے دوڑنا ۔ منہ اترکی نا یا لکھنا ۔ اصطلاحی کسی کام کی مداومت ۔ مزاولت ۔ ممارست (۲) ربط ۔ مہارت ۔ ابھیاس ۔ عادت ۔ (۳) باربار لکھنا ۔ (۴) وہ تختہ یا کاغذ جس پر مشق کی ہو جیسی تختی

مشق کرنا ۔ و ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ربط کرنا ۔ مہارت پیدا کرنا ۔ (۲) باربار لکھنا ۔ متواتر لکھنا ۔ لگاتار کوئی کام کئے جانا ؎

مشق کی یا لفتِ زلفِ بتِ خودکام کی　　ہو گیا قد جھکتے جھکتے صاف صورت لام کی (اسیر)

مُشقاب ۔ ت ۔ اسم مذکر :۔ بڑی قاب ۔ بڑا طباق + چاول کھانے کا بڑا برتن +

مَشقّت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) محنت ۔ تکلیف ۔ ریاضت ۔ دُکھ ۔ دیاض کشت

جانفشانی ۔ (۲) کام ۔ کاج ۔ دھندا ۔ مزدوری +

مَشقی ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ وصلی یعنی مشق کرنے کا موٹا اور ہار کیا ہوا کاغذ +

مَشک ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ پانی بھرنے کی کھال ۔ چھاگل ۔ وہ بکری کی سلی ہوئی کھال جس میں سقے پانی بھرتے ہیں ۔ زق ؎

تیروں سے مشک چھدگئی جو حق شناس کی　　پیاسی بہن سے لیلو قسم اپنی پیاس کی (دبیر)

مَشک چھوڑنا ۔ و ۔ فعل متعدی :۔ مشک بہانا ۔ مشک کا پانی کسی کے نام پر بہانا ۔ مثلاً تعزیہ کے نیچے یا سبیل کے منہ یا عَلَم یا دُولہن کے آگے مشک چھوڑنا

مشک سے دریاؤکی ۔ و ۔ (فقرۂ اطفال) بچوں کا ایک کھیل ہے کہ وہ چھوٹے بچے کو مشک کی طرح کمر پر لاد کر یہ لفظ کہتے ہیں اور جب کوئی بچہ پانی مانگتا ہے تو کہتے ہیں ہاتھوں کی اوک کر ۔ جہاں اُس نے اوک بنائی اور اُس چھوٹے بچے نے جو مشک بنا ہوا تھا اُسکے اوک میں تھوک دیا +

مُشک ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مسک ۔ کستوری ۔ وہ خوشبودار مادہ جو ایک قسم کے بغیر سینگ والے ہرن کی ناف میں رہتا ۔ رنگ میں سیاہ یا سنہری ہوتا ہے یہ ہرن اکثر ملک نیپال اور ختن میں پایا جاتا ہے ؎

رہیگا زخم دل ناکام لطفِ بیقراری کیوں　　کہ مشک افشاں ہے ہر شب بوئے جعد عنبریں کیا کیا (انور)

صبح تک بچنا نہیں ممکن شبِ فرقت میں آج　　میرے زخموں میں بھرا ہے مشک سارا شام کا (ناسخ)

(۲ ۔ تشبیہاً) سیاہ ۔ کالا ۔ (شاعر لوگ معشوق کے زلف کی سیاہی کو اس سے تشبیہ دیتے اور بیان کرتے ہیں کہ جس زخم میں مشک لگ جاتا ہے وہ کبھی التیام یا اندمال پذیر نہیں ہوتا ۔ فارسی کتابوں میں لکھنے کی سیاہی کے معنی میں بھی آیا ہے ۔ درحقیقت اسکی کھیلیں سیاہ اور چورا سنہری یا اودے رنگ کا ہوتا ہے) +

مُشک بلاؤ یا مشک بلائی ۔ اوّل اسم مذکر دوم مؤنث ۔ ایک قسم کا جنگلی بلا جسکے خصیوں کا پسینہ نہایت خوشبودار ہوتا اور اُسے عربی میں زباد کہتے ہیں ۔ فرہنگ نفیس میں لکھا ہے کہ گربہ زباد گربۂ شہری سے کچھ ہی بڑی ہوتی ہے اُسکی دم کے نیچے نافہ ہوتا ہے کہ وہ جوز خرد کی برابر ہوتا اور اُسمیں سے سفید زردی مائل سی شل شہد ٹپکتی رہتی ہے ۔ بعض نے اس سی کا رنگ سیاہ بھی لکھا ہے +

مُشک بُو ۔ ف ۔ صفت :۔ مشک کیسی خوشبو والا ۔ معنبر ۔ خوشبودار ۔ معطر ؎

کسی مست کے آنے کی آرزو ہے　　کہ ساقی لیئے ساغر مشک بو ہے ۔ (نیاز)

مُشک کا ہرن ۔ و ۔ اسم مذکر :۔ کستورا :۔ ایک قسم کا چکارا جسکے پاؤں اور دُم ہرن سے مشابہ ہیں مگر قد میں اسکی نسبت بہت چھوٹا بال بڑے بڑے اور بارہ سنگے کی مانند موٹے ہوتے ہیں ۔ سینگ ندارد ہیں رنگ زرد و سرخی مائل

ہوتا ہے۔ گردن کے نیچے حلقوم کے پاس دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں اُسکی ناف میں کھال اور گوشت کے درمیان ایک تھوتھا غدود یا چھالا سا ہوتا ہے جسمیں گاڑھا گاڑھا خون سا کچھ مینگنیوں کی شکل میں کچھ مادہ سا بھرا رہتا ہے چڑھے چاند میں یہ غدود پُر ہو جاتا ہے اُسوقت شکاریوں کو اسکی تلاش ہوتی ہے اِسکے منہ میں فقط اوپر کے جبڑے میں دو کچلیاں ہوتی ہیں جو تین انچ لمبی نہایت تیز اور باریک آگے کو نکلی ہوئی رہتی ہیں اسکا گوشت بھی خوشبودار ہوتا ہے اسکے سوا مادہ میں مُشک نہیں ہوتا۔ برفانی پہاڑوں پر رہتا اور برف گرنے کے دنوں میں آسانی سے ہاتھ آجاتا ہے۔ دوڑنے میں ہرن سے زیادہ دوڑتا اور سُنبل کی گھاس اکثر کھاتا ہے +

مُشک نافہ۔ ف۔ اسم مذکر: کستورے کی ناف جسکے اندر مُشک رہتا ہے مشک کے ہرن کی ناف کی وہ تھیلی جسمیں کستوری رہتی ہے پہاڑی اُسے مینا کہتے ہیں ؎

بتائے آپکے جوڑے کو مشک نافہ اگر ۔ تو پس کہو کہ خریدے بھلا یہ سودا کون (شیدا)

مُشکِل ع۔ صفت:۔ (۱) سخت۔ کٹھن۔ دُشوار (۲)۔ اسم مؤنث: سختی۔ کٹھنائی۔ دُشواری۔ دِقت۔ صعوبت۔ مُصیبت۔ بپتا۔ سنکٹ۔ اڑی ؎

دوست کسکا کوئی مشکل میں بھلا ہوتا ہے ۔ ہاں بُرے وقت میں بندے کا خدا ہوتا ہے (حجاب)

(۳۔ تابع فعل) دِقت طلب۔ پیچیدہ۔ دقیق۔ اُلجھا ہوا۔ جیسے مشکل معاملہ ہے +

مُشکل آسان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) مشکل حل کرنا۔ سختی دُور کرنا۔ صعوبت سے بچانا۔ اڑی نکالنا۔ جیسے یا اللہ میری مشکل آسان کر (۲) جانکنی سے چھڑانا + دم نکالنا + پران چھڑانا + جان کندن سے نجات دینا۔ جان لینا ؎

مشکل آسان اُسکی اب جلدی سے کر دیوے خدا ۔ کیا ہا اس سے سوا دیکھے ترے بیمار کو (عارف)

گرہ زلف نہیں عقدۂ تقدیر نہیں ۔ ناخن تیغ سے مشکل مری آساں کیجے (ظہیر)

سر رونے کو بیٹھے ہیں بہت جان سے بیزار ۔ مشکل کرو آساں کبھی اللہ کسی کی (رند)

مُشکل آسان ہونا۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) مشکل حل ہونا۔ مصیبت دُور ہونا۔ سختی سے نجات پانا۔ اڑی نکلنا + پیچیدگی دُور ہونا + عذاب سے چھوٹنا۔ (۲) پران چھوٹنا۔ جان نکلنا۔ جانکنی سے نجات پانا۔ مرنا۔ دم نکلنا ؎

گر قتل مجکو ظالم ہے اس میں کیا بُرائی ۔ ہوتی ہے مشکل آساں اک بندۂ خدا کی (معروف)

ہاتھ پاؤں توڑتا ہوں نزع میں ۔ مشکل آساں ہو مری جلد آئیے (رند)

سینہ ہے تہ زانوے قاتل کئی دن سے ۔ آساں نہیں ہوتی مری مشکل کئی دن سے (زیم جفا)

ہجر جاناں میں گئی جان بڑی مشکل سے ۔ یہ مشکل ہوئی آسان بڑی مشکل سے (داغ)

مُشکل آنا۔ د۔ فعل لازم:۔ مصیبت آنا۔ دِقت پیش آنا۔ کم بختی آنا۔

مُشکل بات۔ د۔ اسم مؤنث:۔ پیچیدہ معاملہ۔ دِقت طلب بات +

مُشکل بننا۔ د۔ فعل لازم:۔ دُشوار ہونا۔ مصیبت پڑنا۔ دِقت پیش آنا +

مُشکل پڑنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دِقت پیش آنا۔ مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ مبتلائے آفت و بلا ہونا۔ لالے پڑنا۔ دُشواری پیش آنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بنتا ؎

مصیبت محبت میں اے دل پڑے گی ۔ ابھی سہل ہے آگے مشکل پڑے گی (رند)

مُشکل پسند ع۔ ف۔ صفت: دقت پسند۔ ادق الفاظ برتنے والا۔ وہ شخص جو دِقت طلب مضمون یا الفاظ یا اشعار کو پسند کرتا ہو +

مُشکل سے۔ د۔ تابع فعل:۔ بدقت۔ بدشواری + جوں توں کر کے +

مُشکل سے نکالنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ مصیبت سے بچانا۔ تکلیف سے رہائی دینا +

مُشکل کام۔ د۔ اسم مذکر:۔ سخت کام۔ کارِ دشوار۔ بھاری کام۔ کٹھن کام +

مُشکل کُشا ع۔ صفت:۔ (۱) مشکل حل کرنے والا۔ عقدہ کُشا۔ مصیبت دُور کرنے والا۔ دُکھ درد کھونے والا۔ اڑی نکالنے والا۔ بپتا میں کام آنے والا (۲)۔ اسم مذکر: حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا لقب (۳۔ ف) وہ چیز جو مشکل اور دُشواری سے کھلے +

مُشکل کُشائی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ عقدہ کشائی فرمانا۔ کسی کی اڑی نکالنا کسی کا کام بنانا +

مُشکل میں پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دِقت میں پڑنا۔ بکھیڑے میں پھنسنا۔ آفت یا بلا میں پھنسنا +

مُشکلات ع۔ اسم مؤنث:۔ (مشکل کی جمع) +

مَشکُور ع۔ صفت۔ (۱) پسندیدہ۔ ستودہ (۲۔ ف) شکرگزار۔ ممنون۔ احسانمند۔ شاکر + (دُوسرے معنی میں یہ لفظ غلط مشہور ہو گیا ہے کیونکہ مشکور کی نسبت اُس شخص کی طرف ہو سکتی ہے جسنے احسان کیا ہے، نہ کہ جسپر احسان ہوا ہے اگر ممنون و مشکور کی بجائے ممنون و شاکر کہیں تو بجا ہے) +

مَشکُوک ع۔ صفت:۔ شک کیا گیا۔ مشتبہ۔ محتمل۔ احتمال کیا گیا۔ گمان کیا گیا۔ وہم کیا گیا +

مُشکُوئے یا مُشکُو۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی بتخانہ۔ اصطلاحی اُمرا و سلاطین و رؤسا کا دولت خانہ۔ محلسرائے شاہاں چنانچہ جب کسی بادشاہ کے ہاں لڑکا بالا ہوگا تو کہینگے کہ اُنکے مشکوئے علّی میں فرزند اقبالمند پیدا ہوا (۲) خلوتخانۂ شیریں خسرو (۳) محل۔ کوشک + بالاخانہ۔ کوٹھا +

مُشکی ف۔ صفت:۔ (۱) سیاہ رنگ۔ مُشک کے رنگ کا۔ کالا۔ سیام (۲)۔ اسم مذکر: کالے رنگ کا گھوڑا اسپ شبرنگ (وہ گھوڑا جسکا تمام جسم مع بالاں دمچہ و درخت ڈمچہ کرشہ ہائے چشم و مہرہ و چشم نیز گوش یعنی سُم سیاہ ہوں)

مُشکی رنگ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ سیاہ رنگ۔ کالا رنگ۔ سیاہ فام۔ سیام برن +

مشکیزہ ف۔ اسم مذکر:۔ مشک کی تصغیر۔ چھوٹی سی مشک۔ کھالڑو۔ مشک کوچک +

مشک

مُشکیں - ف - صفت :- (۱) مُشک کے رنگ کا سیاہ (۲) مُشک کی سی خوشبو کا - مُعطّر - مُعنبر - خوشبودار +

مَشکیں - د - اسم مؤنث :- مشک کی جمع +

مشکیں چھوٹنا - د - فعل لازم :- (۱) دست لگنا - کثرت سے دست آنا + پیٹ چلنا - مرّی باجنا - (۲) عورت کا پیر چھوٹنا یعنی کثرت سے خون جانا +

مُشکیں - د - اسم مؤنث :- دونوں شانے - دونو بازو - دوش - دو کتف +

مُشکیں باندھکر مارنا - د - فعل متعدی :- دونوں شانے پیچھے باندھکر اوندھا بس کرنا - پھر خوب جاپوٹ

مُشکیں باندھنا - د - فعل متعدی :- مجرم کی تُنڈیاں کسنا - دست بر کتف بستن کا ترجمہ - دونوں شانوں کو جانب پُشت ملا کر جکڑنا + پکڑنا - گرفتار کرنا ؎

خطاؤ دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے تری زلفوں نے مُشکیں باندھکر ناتواں مارا (ذوق)

مُشکیں بندھوانا - د - فعل متعدی :- تُنڈیاں کھنچوانا - بندھوانا - گرفتار کرانا ؎

بے حکم جو بیتی لی تری زلف دوتا کی مُشکیں مری بندھوائیے ہاں میں نے خطا کی (مرشد حسن کامل)

مُشکیں کسنا - د - فعل متعدی :- (دیکھو مُشکیں باندھنا) ؎

گنہگار اب جو میرا بال آیا نظر ناسخ وہ اپنی کاکُلِ پیچیں سے مُشکیں میری کستا ہے (ناسخ)

مشمُول - ع - صفت :- شامل کیا گیا + احاطہ کیا گیا - سب طرف سے گھیرا گیا - چاروں طرف سے محاصرہ کیا گیا +

مشمُولہ - ع - صفت :- شامل - شریک - ملا ہوا + مُلحق - مُلصق +

مِشن - انگلش - MISSION اسم مذکر :- (۱) پیغمبری - رسالت (۲) پادری - (۳) پادریوں کے رہنے کی جگہ - (۴) سفارت - ایلچی گری - کمیشن

مِشن سکُول - انگلش :- پادریوں کا اسکول - عیسائی مذہب کا مدرسہ +

مِشنری - انگلش - MISSIONARY - اسم مذکر :- پادری لوگ جو مذہب پھیلانے کے واسطے بھیجے جاتے ہیں +

مَشوَرَت - ع - اسم مؤنث (۱) صلاح - مشورہ - کنکاش - باہمی تجویز (۲-۸) سازش - گٹھوت + پنچایت - کمیٹی - مسکوٹ - کونسل +

مشورت کرنا - د - فعل متعدی :- صلاح کرنا - تجویز کرنا - گٹھوت کرنا - سازش کرنا

مشورہ - ع - اسم مذکر :- صلاح - مشورے - کنکاش +

مشورہ کرنا - د - فعل متعدی :- صلاح کرنا - تجویز کرنا - سازش کرنا - ٹھننا - گٹھوت کرنا

مشورہ لینا - د - فعل لازم :- رائے لینا - مشورے لینا - مصلحت پوچھنا - تدبیر پوچھنا +

مُشوَّش - ع - صفت :- پریشان کیا گیا - تشویش میں ڈالا گیا - پریشان - مُضطرب - حیران

مُشوِّش - ع - صفت :- پریشان کرنے والا - جیسے مُشوِّش خبر جو پریشان کرے +

مشی

مَشہَد - ع - اسم مذکر :- (۱) حاضر ہونے کی جگہہ (۲) شہادت گاہ - شہیدوں کا قبرستان (۳) ایران کے ایک مشہور شہر کا نام جسے پیشتر طوس کہتے تھے چونکہ وہاں حضرت علی موسیٰ رضا علیہ السلام کا مزار شریف ہے اسلئے اسکو مشہدِ مُقدّس کہتے ہیں +

مشہُود - ع - صفت :- حاضر کیا گیا - موجود + پرگھٹ - ظاہر + مُتحقق کیا گیا - ثابت کیا گیا +

مَشہُور - ع - صفت :- شُہرت کیا گیا - معرُوف - نامی - نامور + اظہر من الشمس - طشت از بام +

مشہُور کرنا - د - فعل متعدی :- شُہرت دینا - منادی کرنا - ڈونڈی پیٹنا - رسوا کرنا +

مشہُور ہونا - د - فعل لازم :- زبان زدِ خلائق ہونا - شہرت پانا - نام پانا - ناموری حاصل کرنا + ظاہر ہونا - پرگھٹ ہونا - طشت از بام ہونا +

مشہُور و معرُوف - ع - صفت :- نامی + نامدار + جانا بوجھا +

مشہُور ہے - د - محاورہ :- افواہ ہے - چرچا ہے - کہتے ہیں - زبانِ زدِ خلائق ہے +

مَشِیَّت - ع - اسم مؤنث :- (۱) خواہش - مرضی - ارادہ - (۲) خدا تعالٰی کی مرضی و خواہش - ارادۂ الٰہی + تقدیر - بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ مشیّتِ خدا تعالٰے کا وہ ارادہ جسکی خبر انبیا اور اولیا کو بھی نہ ہو +

مَشیّتِ ایزدی - ع + ف - اسم مؤنث :- تقدیرِ الٰہی - حُکمِ الٰہی - خواہشِ ربّانی +

مَشیَخَت - ع - اسم مؤنث :- (۱) بزرگی - (۲) شیخی - گھمنڈ - غرُور +

مَشیَخَت مآب - ع - اسم مذکر :- مشیخت پناہ - مرجعِ نخوت و کبر +

مُشِیر - ع - اسم مذکر :- (۱) مشورہ دینے والا - صلاح کار - اشارہ کرنے والا - رائے دینے والا - تدبیر بتانے والا - منتری - کارکن - کارپرداز - وزیر - دیوان - مصاحب - (۲) جناب اُستاذی حافظ قطب الدین صاحب دہلوی شاگرد رشید و خلیفہ شاہ نصیر کا تخلّص جو مؤلف کے ابتدائی اُستاد - نہایت خوشنویس اور ایک لائق بزرگوار تھے - ۱۲۸۰ء میں وفات پائی آپ بادشاہ اخیر کے مُصاحبوں میں بھی تھے

مُشیرُ الدَّولہ - ع - اسم مذکر :- وہ شاہی خطاب جو وزرا اور اُمرائے جلیل القدر کو دیا جاتا ہے - صلاح کارِ سلطنت +

مُشیرِ خاص - ع - اسم مذکر :- مصاحبِ خاص - راج کا مصاحب - پرائیویٹ سکریٹری - دیوانِ خاص - راج منتری +

مُشیرِ مال - ع - اسم مذکر :- وزیرِ مال - وہ شخص جسکے متعلق مال کا کام ہو - وزیرِ محاصل +

مُشیران - ف - اسم مذکر :- جمع مُشیر بقاعدۂ فارسی - وزرا - اُمرا - ارکین +

مُشیرانِ سلطنت - ف - اسم مذکر :- راج منتری - ارکینِ سلطنت - وزرائے شاہی +

مُشَیَّن - ع - صفت :- شاندار - تمکنت والا - باکرّ و فر - رُعب داب والا - دبدبہ والا - وجیہ - خوبصورت - خوش وضع - خوش اندام - شکیل و جمیل +

مشین۔ انگلش۔ اسم مؤنث۔ Machine. کل۔ پُرزہ۔ جنتر۔ چرخی۔ آلۂ جرِ ثقیل +

مُصَاحِب۔ ع۔ اسم مذکر۔ ساتھی۔ جلیس۔ ہمنشین۔ خاص دوست۔ ہمصحبت۔ رفیق۔ سیناپتی۔ سہایک۔ ندیم +

مُصَاحَبَت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ باہم صحبت کرنا۔ پاس اُٹھنا بیٹھنا۔ ہمنشینی۔ سنگت۔ ساتھ۔ رفاقت۔ ہم جلیسی +

مَصَادِر۔ ع۔ اسم مذکر۔ مصدر کی جمع +

مَصَارِف۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) مصرف کی جمع۔ اخراجات۔ بہت سے خرچ۔

جمع طوفان و چشم تر مسرف اب مصارف کا کچھ حساب نہیں۔ (آزمدہ)

(۲) خرچ کی جگہ۔ خرچ کے موقعے +

مصارف بیجا۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ بیجا اخراجات۔ ناواجب خرچ۔ غیر ضروری خرچ۔ فضول خرچی +

مَصَاف۔ ع۔ اسم مؤنث۔ صف کی جمع۔ صف باندھنے کی جگہیں۔ بڑھ جانے کی جگہیں۔ میدان جنگ۔ معرکہ۔ مقامِ جنگ۔ جُدھ بھوم۔ رزمگاہ۔ لڑائی کا میدان۔ مدان بھوم۔ مجازاً۔ جنگ۔ لڑائی۔ رزم۔ (اصل میں یہ لفظ مصافّ تھا لیکن چونکہ فارسی میں کوئی لفظ ایسا نہیں جسکا آخر متحرک یا مشدد ہو لہٰذا وہ اس قسم کے الفاظ کے اخیر حرف کو ہمیشہ ساکن کر لیتے اور تشدید و حرکت کو قائم نہیں رکھتے ہیں)

مُصَافَحَہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ دست بوسی +

مصافحہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ بوقت ملاقات ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ تپاک ظاہر کرنا

مَصَالِح۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) مصلحت کی جمع۔ بھلائیاں۔ نیکیاں۔ بہتریاں۔ (۲۔ ف۔ ا۔ اسم مذکر) سامانِ عمارت جیسے مٹی گارا وغیرہ۔ متعلق سامان ہرچیز (۳۔ ا۔ اسم مذکر) پیاز۔ لہسن ادرک دھنیا وغیرہ جو گوشت میں ڈالا جاتا ہے وہ مصالح کہلاتا ہے اور جب لونگ الائچی زیرہ سیاہ مرچ وغیرہ ڈالتے ہیں تو اُسے گرم مصالح کہتے ہیں (۴۔ ا۔ اسم مذکر) گوٹہ کناری (۵۔ ا۔ اسم مذکر) گونا یعنی دھنیا خربزے کے بیج وغیرہ جو محرم میں کھاتے ہیں اس معنی میں پورب میں بولتے سُنا ہے + (۶۔ ا۔ بازاری۔ مذکر) نوخیز عورت۔ چنچل۔ پٹاخا طپنچہ۔ (۷۔ ا۔ اسم مذکر) مزیدار اور چٹ پٹا بنا دینے والی چیزیں + (اُردو اور فارسی والے اسکو مفرد استعمال کرتے ہیں بلکہ اُردو میں تو یہ لفظ کہیں بفتح لام کہیں بکسر لام مستعمل ہے۔ بعض محقق اسکو تاصحیح کا مخفف خیال فرماتے ہیں چنانچہ حضرت آزاد نے بھی آبِ حیات میں رقم فرمایا ہے) +

مصالح بنانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ عو۔ مصالح مرکب کرنا۔ مصالح تیار کرنا +

مصالح ٹانکنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ گوٹہ کناری ٹانکنا۔ یہاں بفتح لام آیا +

مَصَالِح دار۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ (۱) مصالح دینے والا۔ اینٹیں گارا پہنچانے والا۔ قلی۔ مزدور۔ بیلدار (۲۔ ا۔ صفت) مصالح پڑا ہوا چٹ پٹا۔ نمک مرچ پڑا ہوا۔ (۳۔ ا۔ صفت) کامدار۔ گوٹہ کناری کی۔ جیسے مصالح دار ٹوپی۔ مصالح دار جوتی وغیرہ (اس لفظ کو اُردو والے بھی بکسر لام بولتے ہیں) +

مصالح رگڑنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ (۱) مصالح پیسنا۔ نمک مرچ وغیرہ پیسکر تیار کرنا۔ یہاں بھی بفتح لام مستعمل ہے +

مصالح کا تیل۔ ا۔ اسم مذکر۔ وہ تیل جو بالچھڑ کپور کچری چھیل چھبیلا صندل وغیرہ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے +

مصالح کی سِل۔ ا۔ اسم مؤنث۔ (بکسر لام اول) دوائی کی سل کا نقیض۔ وہ پتھر جسپر گوشت وغیرہ کا مصالح پیسا جاتا ہے +

مُصَالَحَت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ باہمی صلح۔ آپس میں صلح کرنا۔ میل ملاپ +

مَصَائِب۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (مصیبت کی جمع) سختیاں۔ تکلیفیں۔ مصیبتیں۔ مکروہات۔ بلائیں۔ آفتیں +

مِصْبَاح۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) چراغ۔ دیا۔ دیوا۔ لیمپ (۲) صبح کے وقت شراب پینے کا پیالہ۔ جامِ صبوحی +

مُصَحِّح۔ ع۔ اسم مذکر۔ صحت کرنے والا۔ صحیح کرنے والا۔ انگریزی کاپی کا مقابلہ اور پروف پڑھکر دیکھنے والا +

مُصْحَف۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) وہ کتاب جسمیں رسالے اور صحیفے جمع ہوں۔ چونکہ قرآن شریف میں بھی سورتیں صحیفے۔ اور کُتب سماوی سابقہ جمع ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا (۲) مجازاً رخسارِ معشوق + بوسہ دینے کے قابل کتاب ۔

ہیں سدا مُصحفِ رخسار پہ آثارِ غضب کیا کوئی آیۂ رحمت ترے قرآں میں نہیں (امیر مجروح)

مُصحفِ مجید۔ ع۔ اسم مذکر۔ مقدس کتاب۔ بزرگ کتاب۔ قرآن شریف۔ کلام اللہ +

مُصْحَفِی۔ ع۔ اسم مذکر۔ غلام ہمدانی ولد ولی محمد ساکن امروہہ ضلع مرادآباد کا تخلص جو شروع جوانی میں دہلی میں رہے اور اخیر میں لکھنؤ جاکر ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔ نہایت پُرگو شاعر تھے + (لغوی معنی منسوب بمصحف)

مَصْحُوب۔ ع۔ اسم مذکر۔ ساتھ کیا گیا۔ ہمراہ۔ ساتھ + بدست۔ ہاتھ +

مِصْدَاق۔ ع۔ اسم مذکر۔ آلۂ صدق + ثبوتِ صداقت۔ تصدیق کنندہ۔ معنی صادق آنے کا ادنیٰ رعنی وہ شے جسپر کوئی معنی بولے جا سکیں جیسے انسان کے معنی زید عمرو وغیرہ پر بولے جا سکتے ہیں تو انسان کے معنی کا زید مصداق ہے۔ عمر مصداق ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ مجازاً۔ موافق۔ گواہ + گواہی۔ شہادت +

دلیل رہتی سخن وہ بات جسے آدمی سچ سمجھیں +

مصدر ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جائے صدور۔ صادر ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ منبع۔ سرچشمہ + جڑ۔ بنیاد۔ اصل (۲) پھرنا۔ پھر کے آنے کی جگہ (۳۔ ف) سبب۔ باعث (۴۔ نحو) وہ کلمہ جس سے افعال وصفات نکالیں۔ کریا۔ وہ کلمہ جس سے فعل اور صیغے مشتق ہوں۔ یعنی مصدر وہ ہے جس سے کرنا ہونا۔ سہنا زمانے کے تعلق کے بغیر سمجھا جائے جیسے مارنا ہونا۔ اجانا وغیرہ +

مصدر غیر وضعی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جسکے الفاظ فارسی یا عربی پر مصدر ہندی یا مصدر کی علامت زیادہ کرکے یا الفاظ ہندی پر جو مصدر نہوں علامت مصدر بڑھاکر مصدر بنالیں جیسے طلب سے طلبیدن فارسی میں شور سے شور کرنا ہندی میں۔ علےٰ ہذا القیاس غصے ہونا۔ بدلنا وغیرہ +

مصدر لازم ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو صرف فاعل پر تمام ہوجائے یعنی فقط فاعل کو چاہے +

مصدر متعدی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے +

مصدر وضعی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو در اصل مصدری معنی کیواسطے موضوع ہوا ہو +

مُصَدِّع ع۔ صفت:۔ دردسر پہنچانے والا۔ دردسر دینے والا۔ تکلیف دہندہ۔ تصدیعہ دینے والا +

مُصَدِّق ع۔ صفت:۔ تصدیق کرنے والا + برقرار رکھنے والا۔ راست ہونے کی گواہی دینے والا + ثبوت دینے والا۔ ثابت کرنے والا +

مُصَدَّق ع۔ صفت:۔ تصدیق کیا گیا۔ جانچا گیا۔ پرتالا گیا۔ آزمایش کیا گیا۔ تصدیق کیا ہوا +

مُصَدَّقہ ع۔ صفت:۔ تصدیق کیا ہوا جسکی تصدیق ہوگئی ہو۔ جیسے مُصَدَّقۂ عدالت جسکی بذریعۂ عدالت تصدیق ہوئی ہو +

مِصر ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شہر۔ بلدہ۔ نگر۔ نگری۔ امصار جمع (۲) ایک مشہور شہر کا نام جسے مصر بن نوح نے آباد کیا تھا اور اُس نے فرعون کی حکومت اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سلطنت کے باعث بڑی شہرت پائی (۳۔ ف) تیزی (۴۔ ف) تلوار۔ شمشیر (۵۔ ف) دو چیزوں کے بیچ کی حد۔ حدِ فاصل۔ (۶) افریقہ کے ایک مُلک کا نام جسمیں شہر مصر بھی واقع ہے۔ اس مُلک کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دُنیا سے مُقدم مانی گئی ہے۔ چنانچہ یونان بھی مصر ہی کے پرتوے سے روشن ہوا تھا۔ یہاں کے مخروطی مینار نہایت مشہور ہیں +

مصر کی روشنی ۔ د۔ اسم مؤنث:۔ مجازاً مصر کے علوم وفنون +

مُصِر ع۔ صفت:۔ اصرار کرنے والا۔ ہٹیلا۔ ضدی۔ اڑیل + ایک کام یا بات پر اڑ جانے والا +

مِصراع و مِصرع ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی ایک کواڑ۔ ایک پٹ (۲۔ عروض) پوری بیت کا نصف۔ آدھی بیت یا آدھی فرد۔ آدھا شعر۔ پد +

مصراع لگانا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ گرہ لگانا۔ ایک مصرعے میں دوسرا مصرع لگاکر پورا شعر کرنا +

مِصرَعَہ ع۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مصراع) +

مَصرَف ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) خرچ کرنے کی جگہ۔ خرچ کا موقع۔ خرچ (۲۔ و) کام۔ مطلب۔ غرض جیسے میرے کس مَصرف کا ہے یعنی کس کام کا ہے +

مُصرِف ع۔ صفت:۔ صرف کرنے والا۔ خرچ کرنے والا۔ (جسکے معنی فضول خرچ کے ہیں وہ سین مہملہ سے لکھنا چاہئے کیونکہ اُسکے معنی حد سے زیادہ اور بے موقع خرچ کرنے والے کے ہیں اُڑاؤ۔ لُٹاؤ۔ وغیرہ) +

مَصرُوع ع۔ اسم مذکر:۔ مرگی کا بیمار۔ مرگیا۔ وہ شخص جسے مرگی کا آزار ہو۔ صرع والا +

مَصرُوف ع۔ صفت:۔ (۱) صرف کیا گیا + پھیرا گیا۔ بازگردانیدہ شدہ (۲۔ ل) مشغول۔ کام میں لگا ہوا۔ دھیان لگایا ہوا ؎

ہو گئے مصروف صیقل میں فقط ساده و شفاف گردوں کی نمط۔ (حسن)

مَصرُوف کرنا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ کسی کام میں لگانا۔ کسی شغل میں پھنسانا +

مَصرُوف ہونا ۔ د۔ فعل لازم:۔ مشغول ہونا۔ کسی کام میں لگنا +

مِصری ع۔ صفت:۔ (۱) مصر کا۔ مصر سے منسوب (۲۔ اسم مذکر) مصر کا باشندہ مصر کا رہنے والا۔ (۳۔ اسم مؤنث) قلم۔ کلک۔ لیکھنی۔ (۴۔ اسم مؤنث) تلوار۔ تیغ + شکار کا چھرا۔ (۵۔ اسم مؤنث) شیرہ۔ راب۔ (۶۔ د۔ اسم مؤنث) نبات دانہ دار اور سخت قوام کا جمایا ہوا قند (اگرچہ اس معنی میں ہندوستان کے سوا دُوسرے مُلک کی تصانیف میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا مگر اسکی اصل مصر سے ہی ثابت ہوتی ہے اول تو اسوجہ سے کہ شیرہ کے معنی میں یہ لفظ آیا ہے۔ دُوسرے یوں کہ عرب میں جو مصری فروخت ہوتی ہے وہ تمام مُلکوں سے آتی ہے مگر بہتر اور افضل مصر کی بلحاظ لطافت وصفائی تسلیم کی جاتی ہے چونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنی خُوبی کے سبب کسی مُلک یا شہر سے مخصوص ہوتی ہے تو اُس کا بھی وہی نام پڑجاتا ہے۔ جیسے سروہی بجائے مقام تلوار کے معنی میں بولنے لگے۔ چینی بجائے مُلک سفید شکر کے معنی میں مُستعمل ہوگیا۔ پس اسی طرح اسکو بھی خیال کرنا چاہئے) +

مصری کا کُوزہ ۔ د۔ اسم مذکر:۔ (۱) کوزۂ نبات۔ مصری کا بنایا ہوا گول ڈلا۔ (۲۔ تشبیہاً) نہایت شیریں خربزہ جس سے لب بند ہوں +

مصری کھلانا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ (۱) خنجر مارنا۔ کٹار مارنا۔ تلوار یا پیش قبض سے

لفظ | معنی

قتل کرنا۔ (۲) نسبت کرنا۔ منگنی کی رسم ادا کرنا۔ مُنہ میٹھا کرنا۔ ہندوؤں میں
اِس موقع پر شربت پلانا بولتے ہیں +

مصری کی ڈلی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مصری کا ٹکڑا۔ ریزۂ نبات۔ نبات ریزہ
(۲۔ صفت) نہایت شیریں۔ قند کے مزے کا +

مُصطَفٰے ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) برگزیدہ خصائل بد سے پاک صاف کیا گیا۔ مجتبٰی
منتخب۔ چیدہ۔ پسندیدہ۔ مقبول۔ منظورِ نظر۔ (۲) حضرت رسولِ مقبول محمد مجتبٰی
صلے اللہ علیہ وسلم کا لقب ؎

قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جنابِ مُصطفٰے من وعن بندوں کو پہنچایا کلام اللہ کا (اسیر)

مَصطَکی ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (مشہور مصطگی) ایک قسم کا گوند علک الروم مزاجاً دوسرے
درجہ میں حار یابس۔ مُفیدِ ہاضمہ و جاذبِ رطوباتِ دماغیہ۔ بعض نے کرم بھی لکھا ہے

مُصطَلَح ۔ ع۔ صفت :۔ اصطلاح کردہ شدہ۔ بطورِ مجاز +

مُصطَلَحات ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُصطلح کی جمع۔ اصطلاحیں + محاورے +

مُصَفّا ۔ ع۔ صفت :۔ پاک۔ صاف۔ نرمل۔ صاف کیا ہوا۔ نکھرا ہوا۔ نتھرا ہوا +

مُصَفّی ۔ ع۔ صفت :۔ صاف کرنے والا۔ نتھارنے والا +

مُصَفّیِ خُون ۔ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ خُون صاف کرنے والا +

مِصقَلَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ صیقل کرنے کا اوزار + ریتی +

مُصَلّا یا مُصَلّٰے ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نماز پڑھنے کی جگہ۔ مسجد۔ عبادتگاہ +
عیدگاہ۔ خصوصاً عیدگاہ شیراز جو نہایت پُرفضا میدان میں ہے (۲)
جانماز۔ وہ دری یا کپڑا وغیرہ جس پر نماز پڑھتے ہیں + آسن ؎ بس ہو چکی نماز
مصلّا اُٹھائیے ؎

میکشوں میں نہ کوئی مجھ سا نمازی ہوگا در میخانہ پہ بچھتا ہے مصلّا میرا۔ (آغا)
کیسی نماز کیسا مصلّے کہاں کا زُہد رحمت پہ اُسکی رکھتا بھروسا غفور ہے (غفور)

مُصلِح ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) اصلاح کرنے والا۔ درست کرنے والا۔ نیکی کی طرف لانے
والا۔ عیُوب دُور کرنے والا ۔ راستی پر لانے والا۔ نقص دُور کرنے والا۔ سنوارنے
جیسے مُصلِحِ قوم + (۲۔ طب) مُضر کا نقیض۔ ضرر سے بچانے والا +

مَصلَحَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) صلاحِ نیک۔ نیک صلاح۔ مُناسب تجویز۔
نیک تجویز + (۲) خُوبی۔ بھلائی۔ عُمدگی + صلاح۔ مشورہ + (۳) مُناسب + پالیسی

مصلحت کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ صلاح کرنا۔ مشورہ کرنا۔ کونسل کرنا۔ مسکوٹ کرنا

مصلحتِ مُلکی ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ معاملاتِ سلطنت کے مُناسب۔ تدبیرِ مملکت۔
راج نیتی۔ پالیسی +

مصلحتِ وقت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مناسبِ وقت۔ بمقتضائے وقت +

مَصلَحَتاً ۔ ع۔ تابع فعل :۔ از روئے مصلحت۔ بمقتضائے وقت +

مَصلُوب ۔ ع۔ صفت :۔ صلیب پر چڑھایا گیا۔ دار پر کھینچا گیا۔ سُولی پر چڑھایا گیا +

مُصَلّی ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) نماز پڑھنے والا۔ نمازگزار۔ نمازی۔ نبی پر درود بھیجنے والا (۲۔ پنجاب) نومسلم خاکروب
جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے میلا اُٹھانا چھوڑ دیتے اور صرف صفائی کا کام
اپنے ذمہ رکھتے ہیں۔ شیخ۔ شیخزادہ۔ (۳۔ ہ) وہ مساکین جو مُردے کے دسویں
بیسویں۔ چہلم وغیرہ کا کھانا کھاتے ہیں۔ فاتحہ کا کھانا کھانے والے۔ بِلّٰہ فی اللہ کا
لینے والے + (جب مرغِ مصلّی کہینگے تو اس شخص سے مُراد ہوگی جو بظاہر نمازی مگر در باطن مکّار ہو)

مُصَمَّم ۔ ع۔ صفت :۔ (از صمم بمعنی پختہ) پکّا۔ مُستقیم۔ اُستوار۔ محکم۔ پختہ + ؎

مُصمّم کیا تُونے اب دل میں کیا ارادہ لڑائی کا یا صُلح کا (مُنشی)

مُصمّم ارادہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ عزم بالجزم۔ پکّا ارادہ۔ پختہ قصد +

مُصَنِّف ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ کتاب تصنیف کرنے والا۔ کتاب بنانے والا۔
گرنتھ کرتا۔ مجازاً مؤلف +

مصنُوع ۔ ع۔ صفت :۔ بنائی ہوئی۔ صنعت کی ہوئی + کاریگری سے بنی
ہوئی۔ رچی ہوئی۔ جیسے مصنُوع سے صانع کو پہچانتے ہیں +

مصنُوعی ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) ساختہ۔ بنائی ہوئی + (۲۔ قانُون) بناوٹی۔
جعلی۔ اصلی کے برخلاف۔ جیسے مصنُوعی دستخط۔ مصنُوعی سکّہ وغیرہ +

مُصَوِّر ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) تصویر بنانے یا کھینچنے یا اُتارنے والا + نقّاش
(۲) رنگ ساز۔ رنگ بھریا۔ رنگ آمیزی کرنے والا۔ بیل بوٹہ بنانے والا +

مُصَوِّری ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نقّاشی۔ تصویر کشی +

مَصُون یا مَصُونہ ۔ ع۔ صفت :۔ محفُوظ۔ صیانت کردہ شدہ۔ نگہبانی
کیا گیا۔ بچا ہوا (مصئُون کہنا غلط ہے کیونکہ یہ اجوف واوی ہے کچھ مہموز نہیں ہے)

مُصِیبت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ اندوہ۔ رنج۔ درد۔ دُکھ۔ تکلیف۔ کشٹ + بپتا۔
آفت۔ بلا۔ شامت + حادثہ۔ صدمہ + ادبار۔ نحُوست۔ بداقبالی + مُشکل۔
وقت۔ دُشواری۔ سختی +

مُصِیبت اُٹھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کشٹ اُٹھانا۔ سختی اُٹھانا۔ تکلیف
برداشت کرنا۔ دُکھ بھوگنا +

مُصِیبت بن جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بپتا پڑ جانا۔ مُبتلائے آفت ہو جانا۔
عذابِ جاں ہو جانا + ؎

ہو گئی جان کو آزار محبت کیسی بن گئی اے مرے اللہ مُصیبت کیسی۔ (ظہیر)

معنی

مُصِیبت بھرنا - ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (عو) تکلیف اُٹھانا۔ کشٹ اُٹھانا بپتا بھوگنا۔ دُکھ برداشت کرنا۔ سختی جھیلنا +

مُصِیبت بُھگتنا - ۔ فعل لازم :۔ عو (دیکھو) مُصیبت بھرنا + ؎

بھلا اس عیش یک لمحہ کو سید چھوٹتے کیونکر ابھی تو عمر باقی ہے مُصیبت کے بُھگتنے کو (مؤلف)

مُصِیبت پڑنا - ۔ فعل لازم :۔ بپت پڑنا۔ آفت آنا۔ سختی میں مُبتلا ہونا کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آنا +

مُصِیبت پیٹنا - ۔ فعل لازم :۔ پاپڑ بیلنا۔ سختی اُٹھانا + تنگی سے گزر اوقات کرنا۔ عُسرت سے گزارنا۔ بپتا میں رہنا۔ مُشکل بسر کرنا۔ دُکھڑا پیٹنا۔ دُکھ بھوگنا۔ سخت محنت کرنا +

مُصِیبت جھیلنا - ۔ فعل لازم :۔ عو۔ سختی برداشت کرنا۔ کشٹ اُٹھانا۔ دُکھ بھوگنا۔ دُکھ سہنا۔ آفت وصدمہ برداشت کرنا +

مُصِیبت زدہ - ع + ف۔ صفت :۔ آفت زدہ۔ آفت کا مارا۔ بدبخت۔ بدنصیب۔ تباہ۔ خستہ حال۔ مُفلس۔ مفلوک۔ خراب خستہ +

مُصِیبت کا مارا - ۔ صفت :۔ آفت زدہ۔ دیکھو (مصیبت زدہ) ؎

نہ لو تم دلِ زار بہتر نہیں ہے کہ ہو یہ مُصیبت کا مارا تمہارا۔ (مُضطر)

مُصِیبت کے دن کاٹنا - ۔ فعل متعدی :۔ ایامِ غم واندوہ کو بسر کرنا۔ زمانۂ فلاکت کو بسر کرنا۔ سختی کے دن گزارنا +

مُصِیبت میں پڑنا - ۔ فعل لازم :۔ آفت میں مُبتلا ہونا۔ بپتا میں پڑنا۔ بلا میں پھنسنا + مُشکل یا دقت میں مُبتلا ہونا +

مُصِیبتِ ناگہانی - ۔ اسم مؤنث :۔ بلائے ناگہانی۔ آفتِ ناگہاں۔ وہ صدمہ یا حادثہ جو دفعۃً حالتِ بےخبری میں پیش آئے +

مُضَارِع - ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) مُشابہ۔ مانند + مُشارک (۲۔ نحو) وہ فعل جسمیں حال اور استقبال دونوں زمانے مفہوم ہوں (۳) عرُوض کی ایک بحر کا نام جو مُنسرح یا بحرِ ہزج سے مُشابہ ہے +

مُضَاعَف - ع۔ صفت :۔ (۱) دُگنا۔ دوچند۔ دُونا۔ دوہرا۔ ڈبل (۲۔ صرف) علم صَرف کی اصطلاح میں وہ کلمہ جسکے آخر میں ایک جنس کے دو حرف آئیں +

مُضَاف - ع۔ صفت :۔ (۱) جُڑا ہوا۔ ملا ہوا۔ سٹا ہوا۔ پیوستہ۔ نتھی کیا ہوا۔ مُنسلک مُلحق۔ شامل۔ منسوب (۲۔ اسم مذکر۔ نحو میں) منسوب مُتعلق۔ وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کے ساتھ لگایا جائے +

مُضَافٌ اِلَیہ - ع۔ اسم مذکر :۔ وہ اسم جسکے ساتھ کوئی دوسرا اسم لگایا جائے جیسے غلامِ زید میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے +

معنی

مُضَافَات - ع۔ اسم مؤنث :۔ (مُضاف کی جمع) (۱) مُتعلقات۔ منسُوبات۔ یعنی جو کسی سے مُتعلق و منسوب ہوں + ضمیمہ تتمہ (۲) گردنواح۔ قُرب وجوار۔ اطراف۔ حوالی۔ جوانب۔ مفصلات۔ شہر کے آس پاس کے قصبے اور گاؤں +

مُضَافاتِ شہر - ع۔ اسم مؤنث :۔ سوادِ شہر۔ حوالیٔ شہر۔ کسی شہر کے آس پاس کے گانو گوٹ۔ دامنِ شہر۔ پائینِ شہر +

مضامین - ع۔ اسم مذکر :۔ مضمون کی جمع۔ معانی۔ مطالب +

مُضَایَقہ - ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) تنگی۔ دُشواری۔ ایک دُوسرے کو تنگ کرنا۔ آپس میں دُشواری کرنا۔ تنگ گیری کرنی + (۲۔ ۔) قباحت۔ حرج جیسے قرض کا مضایقہ نہیں اگر دینے کی نیت سے لے (۳۔ ۔) پروا۔ ڈر۔ خوف۔ جیسے کیا مضایقہ ہے، سمجھ لُونگا (اِس لفظ کی ی کو جو چوتھا حرف ہے مکسور پڑھنا چاہیئے کیونکہ مُفاعلہ کے وزن پر ہے۔ بعض بے پروا آدمی اِس وزن کے سارے لفظوں کے چوتھے حرف کو مکسور ہی پڑھتے ہیں جیسے مُباشرت۔ مطابقت۔ مخالفت۔ معاملہ۔ مُعانقہ۔ مکالمہ۔ ملاحظہ۔ وغیرہ۔ مگر یہ بڑی غلطی ہے مفتوح پڑھنا چاہیئے) +

مضبُوط - ع۔ صفت :۔ (۱) ضبط کیا گیا۔ قبضہ کیا گیا۔ (۲) مُستحکم۔ راسخ۔ پکا۔ اٹل۔ اچل۔ پتھر۔ اُستوار۔ اَمِٹ۔ دیرپا۔ پائدار۔ (۳) قوی۔ شہ زور۔ سخت۔ تناور۔ تکڑا۔ ہٹا کٹا۔ رُشٹ پُشٹ۔ بلی۔ کڑا۔ طاقتور جیسے مضبُوط آدمی (۴) توانا۔ تندرست۔ ہٹا کٹا۔ (۵) ثابت قدم۔ قائم مزاج۔ متین۔ بھاری بھرکم۔ گمبھیر۔ مُستقل مزاج جیسے قول کا مضبُوط۔ بات کا پکا +

مضبُوط رہنا - ۔ فعل لازم :۔ قوی دل رہنا۔ ڈھارس باندھے رہنا + مُستقل رہنا۔ قائم رہنا۔ جما رہنا۔ ثابت قدم رہنا +

مضبُوط کرنا - ۔ فعل متعدی :۔ جمانا۔ پکا کرنا + آمادہ کرنا +

مضبُوطی - ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) اُستواری۔ استحکام۔ استقلال۔ پائداری۔ پختگی۔ توانائی۔ طاقت + ہمت جُرأت + جماؤ + متانت + (۲) دلجمعی۔ اطمینان خاطر جمع۔ تسلی۔ جیسے اپنی مضبُوطی کر لو جب روپیہ دینا +

مَضحَکَہ - ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہنسی۔ ٹھٹھا۔ تمسخر۔ مذاق۔ ہنسی (۲) وہ شخص جسپر ہنسیں۔ وہ شخص جسکا ٹھٹھا اُڑائیں۔ مسخرہ +

مَضحَکہ اُڑانا - ۔ فعل متعدی :۔ ٹھٹھا کرنا۔ قہقہہ اُڑانا۔ ہنسنا۔ ذلیل کرنا۔ مسخرہ بنانا

مَضحَکہ کرنا - ۔ فعل متعدی :۔ کسی پر ہنسنا۔ کسی کا ٹھٹھا کرنا۔ مسخرہ بنانا +

مُضِر - ع۔ صفت :۔ (۱) ضرر پہنچانے والا۔ نقصان دِہ۔ ضرر رساں۔ نقصان رساں

مضر

دُکھدائی۔ (۲) غیر مُفید۔ زبُوں۔ (۳) زہریلا۔ ہلاہل۔ فاسد۔ سمّی۔ سمیت پیدا کرنیوالا +

مَضر ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ غیر مُفید ہونا۔ نقصان دِہ ہونا۔ زبُوں ہونا +

مِضراب ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ آلۂ ضرب۔ وہ لوہے کا مُثلثی تار جسے انگلی میں پہنکر ستار بجاتے ہیں۔ زخمہ۔ ساز بجانے کا آلہ + ڈنکا + ناخُن +

مُضرّات ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ ضرر دینے والی چیزیں۔ نقصان پہنچانے والی چیزیں +

مَضرّت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نقصان۔ ضرر۔ زیاں +

مَضرّت پہنچانا ۔ د۔ فعل متعدی :۔ ضرر پہنچانا۔ تکلیف دینا۔ نقصان پہنچانا۔ ستانا +

مَضرّت رسانی ۔ ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ (قانُون) تکلیف دہی۔ ضرر رسانی۔ ایذا رسانی +

مَضرُوب ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) حساب۔ ضرب دیا گیا۔ ضرب کھایا گیا + جس عدد کو کسی اور عدد سے ضرب دینا منظور ہو اُسے مضرُوب کہتے ہیں۔ (۲۔ قانُون) وہ شخص جسپر ضرب پڑی ہو وہ شخص جسکے چوٹ لگی ہو۔ ضرب رسیدہ۔ چوٹ کھایا ہوا + مجرُوح۔ گھائل۔ زخمی +

مَضرُوب فیہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ عدد جسمیں ضرب دیں + جس عدد کو جتنی دفعہ جوڑنا منظور ہو وہ مضرُوب فیہ ہے مثلاً ۳ × ۴ = ۱۲۔ اسمیں ۳ مضرُوب ۴ مضرُوب فیہ اور ۱۲ حاصل ضرب ہے +

مُضطَر ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) ضرر رسیدہ۔ مُبتلائے تکلیف۔ مجازاً۔ بے بس۔ بیچارہ۔ بے اختیار۔ (۲۔ ا) بے چین۔ بے تاب۔ بے قرار۔ بے آرام۔ بے کل۔ مُضطرب۔ بیاکُل۔ پریشان۔ مصرعہ۔ ہجر میں ماتھے بیتاب دِل مُضطر ہے ؎

لاگ اس ظالم کو ہے ہر عاشقِ مُضطر کے ساتھ ٭ گردشیں گردوں کی ہیں ہمارے سر کے ساتھ (شاداں)

مُضطَرِب ۔ ع۔ صفت :۔ اضطراب والا۔ بے چین۔ بے قرار۔ بے کل۔ بے آرام۔ بیاکُل۔ بے تاب۔ مُضطر۔ گھبرایا ہوا + حیران۔ پریشان۔ ہکّا بکّا +

مُضطَرِبُ الحَال ۔ ع۔ صفت :۔ پریشان حال۔ خستہ احوال۔ گھبرایا ہوا +

مُضطَرِب رہنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ بیقرار رہنا۔ بے چین رہنا۔ آرام نہ پانا۔ بیاکُل رہنا۔ تڑپتا رہنا۔ بے تاب رہنا۔ بے قرار رہنا +

مُضغَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) پارۂ گوشت۔ گوشت پارہ۔ بُچّہ + کسی چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چبائی جائے۔ لُقمہ۔ کور۔ نوالہ۔ گراس۔ گرہ۔ گستا۔ (۲) لوتھڑا۔ کچا بچہ۔ پیٹ کا وہ بچہ جس میں ہنوز جان نہ پڑی ہو۔ جنین + ہیُولا +

مُضغۂ گوشت ۔ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ گوشت کا لوتھڑا + بے حس و حرکت آدمی۔ نکمّا اور بے کار آدمی + لوتھ پوتھ +

مِضمَار ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ میدان۔ ہموار اور وسیع زمین۔ چوک + رزمگاہ۔ میدانِ جنگ +

مُضمَحِل ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) محو ہونے والا۔ گم ہونے والا۔ (۲) ناچیز۔ سُست (۳) نحیف۔ ناتواں۔ کمزور۔ تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ ماٹرا۔ (۴) دُبلا۔ لاغر۔ (۵۔ ا) اُداس۔ غمگین۔ دلگیر۔ مغمُوم +

مُضمحل کر دینا ۔ د۔ فعل متعدی :۔ ناتواں کر دینا۔ نحیف و زار کر دینا۔ تھکا دینا +

مُضمَر ۔ ع۔ صفت :۔ دل میں سمایا گیا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ مُستتر۔ گُپت ؎

مری تعمیر میں مُضمر ہے اک صورت خرابی کی ٭ ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خُونِ گرم دہقاں کا (غالب)

مری آب و گِل میں ہے مُضمر خرابی ٭ مٹانے کو میرے بنایا ہے مجکو۔ (ذہین)

مَضمُوم ۔ ع۔ صفت :۔ پیش دیا گیا۔ مرفُوع۔ وہ حرف جسپر پیش ہو جیسے ذم کی دال مضمُوم ہے +

مَضمُون ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) لُغوی معنی ضمن میں لیا ہوا۔ درمیان میں ڈالی ہوئی چیز (۲) معنی۔ مطلب۔ بیان۔ عبارت۔ تقریر۔ تات پرج (۳) آرٹیکل۔ جوابِ مضمون انشا + ایڈیٹوریل (۴) بات۔ سخن۔ بچن۔ قول ؎

کہا تب رام سے ماں نے یہ مضمُوں ٭ بھرت سے مجکو تم پیارے ہو افزُوں (خوشتر)

مَضمُون لڑنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ مضمُون ملنا۔ مضمُون کا مُطابق ہونا۔ معنی یا مطلب کا مُتحد ہو جانا + ؎

وہ واں سے چلے ہیں ہم یہاں سے ٭ مضمُوں کیا ٹھیک کا لڑا ہے (فرزند احمد صفیر)

مَضمُون نگار ۔ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ مضمُون نویس + انشاپرداز + اڈیٹر۔ جوابِ مضمُون لکھنے والا +

مَضمُون نگاری ۔ ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ مضمُون نویسی۔ اڈیٹری +

مَضمُونِ واحد ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ ہم مُدعا ہم مطلب ہونا۔ ہم مقصود و ہم مطلب ہونا۔ شریکِ حال ہونا۔ ایک حال میں گرفتار ہونا۔ ایک ہی غرض میں دو شخصوں کا مُبتلا ہونا۔ جیسے اِنکا اُنکا مضمُون واحد ہے +

مَضے ۔ ع۔ صفت :۔ گُزرا ہوا۔ گُزر گیا ہوا + گُزر گیا۔ بیت گیا۔ بیتت ہوا +

مَضے مَامَضے ۔ ع۔ (فقرہ) ہوا سو ہوا۔ گُزشت آنچہ گُزشت۔ گُزر گئی گُزران کیا جھونپڑی کیا میدان +

مُطَابِق ۔ ع۔ صفت (۱) مُوافق۔ برابر۔ یکساں۔ ہمرنگ۔ ہم صُورت۔ مانند۔ مُشابہ (۲۔ تابع فعل) بموجب۔ حسب۔ مُناسب۔ بہ لحاظ +

مُطابق کرنا ۔ د۔ فعل متعدی :۔ مُوافق کرنا۔ ملانا۔ ایک جیسا کرنا۔ مُقابلہ کرنا۔ میلان کرنا۔ مانند کرنا۔ یکساں کرنا +

مُطابق ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ مُوافق ہونا + مُشابہ ہونا + ملنا۔ لڑنا۔ ٹکّر کھانا + ہمرنگ ہونا۔ یکساں ہونا۔ برابر ہونا +

٭ طائرِ جاں اسقدر مُضطر نہ ہو ٭ یہ گرفتاری ہے کچھ دن کے لیئے (زکی)

مطا

مُطَابَقَت ع۔ اسم مؤنث :۔ برابری۔ مُوافقت۔ مُشابہت۔ تطابق +

مُطَاع ع۔ صفت :۔ اطاعت کیا گیا۔ سردار۔ مخدُوم۔ بزرگ۔ مُربّی + وہ شخص جسکی لوگ اطاعت کریں +

مَطَالِب ع۔ اسم مذکر۔ مطلب کی جمع۔ مُرادیں۔ مقاصد +

مُطَالَبہ ع۔ اسم مذکر :۔ اپنا حق چاہنا۔ اپنے حق کی جستجو۔ مبادا عاملوں تحصیلداروں معتلوں وغیرہ سے سرکاری روپیہ کی طلب اور بازپُرس + دعوے۔ نالش۔ استغاثہ۔ درخواست و شکایت + قرضہ واجب الطلب روپیہ۔ مانگ۔ طلبی۔ تقاضا + مؤاخذہ۔ مُحاسبہ +

مُطَالبہ خفیفہ ع۔ اسم مذکر :۔ عدالت خفیفہ۔ سمال کازکورٹ بھی +

مُطَالبہ کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ مانگنا۔ طلب کرنا۔ تقاضا کرنا + دعوے کرنا۔ استغاثہ کرنا + مُؤاخذہ کرنا۔ دعویدار ہونا +

مُطَالَعہ ع۔ اسم مذکر :۔ کسی چیز کو اُس سے واقفیت پیدا کرنے کے واسطے دیکھنا۔ غور۔ توجہ۔ دھیان۔ خیال سے پڑھنا + غوض۔ تأمل۔ بچار + کتاب بینی +

مُطَالعہ کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ پڑھنا۔ کتاب دیکھنا + آگے سبق نکالنا +

مُطَايَبہ ع۔ اسم مذکر :۔ خوش طبعی۔ مزاح۔ ہنسی۔ مذاق۔ ٹھٹھا۔ چُہل۔ ظرافت +

مَطَب ع۔ اسم مذکر :۔ وہ جگہ یا مکان جہاں بیٹھکر طبیب بیماروں کا علاج کرتا ہے حکیم کا دیوان خانہ (اگرچہ بائے موحدہ مشدد ہے گر فارسی والے اپنے دستور کے مُوافق ساکن پڑھتے اور اسی کی پیروی اُردو والے کرتے ہیں)

مَطبَخ ع۔ اسم مذکر :۔ کھانا پکانے کی جگہ۔ باورچی خانہ۔ رسوئی گھر +

مَطبَع ع۔ اسم مذکر :۔ جائے طبع۔ چھاپنے کی جگہ۔ چھاپہ خانہ۔ پریس +

مَطبُوخ ع۔ صفت :۔ (۱) آگ پر پکی ہوئی۔ پکائی ہوئی۔ جوش دی ہوئی (۲) اسم مذکر :۔ جوشاندہ۔ جوش کی

مطبُوع ع۔ صفت :۔ (۱) طبع کردہ شدہ۔ چھاپا ہوا (۲) پسندیدہ۔ مرغوب۔ پسند کی گئی + پسند خاطر۔ دلپسند۔ منظورِ نظر ؎

ہوئی مطبُوع جھومر کی لڑی ہے طبیعت بھی کہاں جا کر لڑی ہے (فغاں)

مَطبُوعہ ع۔ صفت :۔ چھپا ہوا۔ طبع شدہ +

مُطرِب ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) خوش کرنیوالا (۲) گویا۔ گانے والا۔ ڈوم۔ کلاونت۔ میراثی۔ مُغنی۔ قوال ؎

کسکے ناموس نے کیا بزم کو روشن مُطرب آج کیوں شعلۂ آواز ترا مدھم ہے۔ (امانت)

(۳) صُوفیوں کی اصطلاح میں مُرشد کامل۔ پیر روشن ضمیر +

مَطعُون ع۔ صفت :۔ نیزہ مارا گیا۔ برچھی لگایا گیا۔ برچھی کا کوچا کھائے ہوئے مجازاً عیب لگایا گیا۔ طعنہ دیا گیا۔ معیُوب۔ الزام دیا گیا۔ رسوا۔ خوار۔ بدنام۔

مطل

ملامتی۔ ملامت کیا گیا +

مطعُونِ خلائق ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے خلقت لعنت ملامت کرے راندۂ خلائق۔ رسوائے عام +

مُطَلّا ع۔ صفت :۔ زراندُودہ۔ طلا کیا گیا۔ ملمع کیا گیا۔ سُنہری۔ زرّیں +

مَطلَب ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) طلب کی جگہ + غرض۔ گوں۔ مُراد۔ خواہش۔ منشا۔ ارتھ۔ معنی۔ مقصد۔ ارادہ۔ جیسے کس مطلب سے آئے + دنیا سے اور مطلب + خودغرضی۔ نفسا نفسی۔ نفسانیت ؎

قاصد سے یہ کہا مرے خط کے جواب میں مطلب کا ہوش خُوب رہا اضطراب میں (شاہی)

مطلب برآری ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ کاربرآری۔ کام نکالنا۔ مُراد برلانا۔ حاجت روائی۔ کار اجرائی۔ حصُولِ مُدعا ؎

کبھی سر پاؤں پر رکھنا کبھی قُربان کہہ اُٹھنا ہمیں تھوڑا سا ڈھب آتا تو ہے مطلب برآری کا (میر مجروح)

مطلب برآری کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ کام نکالنا۔ مقصد پُورا کرنا۔ مُراد برلانا۔ منشا پُوران کرنا + اجرائے کار کرنا +

مطلب برلانا۔ د۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مطلب برآری کرنا) +

مطلب رکھنا۔ د۔ فعل لازم :۔ غرض رکھنا۔ واسطہ رکھنا +

مطلب کا یار۔ د۔ اسم مذکر :۔ گوں کا یار۔ گونگیرا۔ خودغرض۔ ابن الغرض ؎

مطلب کا غرضی۔ د۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مطلب کا یار)

مطلب کو پہنچانا۔ د۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مطلب برلانا) + مُراد کو پہنچانا کامیابی دینا + کام برلانا۔ کاربرآری کرنا +

مطلب کی گھات چلنا۔ د۔ فعل لازم :۔ غرض کی ڈگر چلنا۔ اپنا نفع تکنا اپنا فائدہ دیکھنا۔ اپنے فائدے کی طرف نظر رکھنا ؎

دوگانا جان میں مطلب کی گھات چلتی ہوں کھلائے پان تو انگیا کروں رفُو تیری۔ (رنگین)

مطلب نکالنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ گوں نکالنا۔ غرض پُوری کرنا +

مطلب ہوجانا۔ د۔ فعل لازم :۔ (۱) غرض کا حاصل ہوجانا۔ کام بن جانا۔ منشا پُوری ہوجانا۔ کامیاب ہوجانا۔ مُراد برآنا۔ مُراد پُوری ہوجانا ؎

منزلِ گور میں وصال ہوا گوشے میں چھپکے ہوگیا مطلب۔ (آتش)

مر مٹے یار کی گلی میں ہم دل میں جو تھا وہ ہوگیا مطلب۔ (حیا)

(۲۔ بازاری) قتل ہوجانا۔ کام تمام ہوجانا۔ دم نکلجانا۔ پتلا حال ہوجانا۔ بُرا حال ہوجانا۔ کام ہوجانا جیسے تُمہاری تو ہنسی ٹھیری یہاں مطلب ہوگیا۔ بُھوک کے مارے مطلب ہوگیا

مطلبی د۔ صفت :۔ گونگیرا۔ خودغرض۔ مطلب کا یار +

مطل

مَطلَبیا - ہ - صفت :- دیکھو (مطلبی) جیسے تو بھی بڑا مطلبیا ہے +

مَطلَع - ع - اسم مذکر :- (۱) طلوع ہونے کی جگہ - اُدے ہونے کی جگہ - ستاروں کے نکلنے کی جگہ - چاند سورج کے اُدے ہونے کی جگہ - مشرق - پورب - (۲) غزل یا قصیدے کے شروع کی بیت جسکے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں + وہ ہموزن وہم قافیہ مصرعے جو غزل یا قصیدے کے اوّل یا وسط میں واقع ہوں - ایسا پہلا شعر مطلع اول اور دوسرا مطلع ثانی تیسرا ثالث وغیرہ کہلاتا ہے - (۳) مجازاً شروع - آغاز - (جب حسن مطلع یا حسن مطلع بولتے ہیں تو اُس شعر سے مراد ہوگی جو مطلع کے بعد واقع ہو بعض لوگوں نے حسن مطلع میں دونوں مصرعوں کے ہم قافیہ ہونے کی شرط بھی لگائی ہے) +

مطلع صاف ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) آسمان کا ہلال دکھائی دینے کی جگہ سے ابر و غبار وغیرہ سے صاف ہونا - کسی چیز کا مقام یا اُسکی جگہ کا صاف ہونا -

اُنہیں ہٹ تھی مجھے خواہش رہا جھگڑا نہیں اُن کا ٭ وہاں امن نہیں یاں صاف تھا مطلع گریباں کا اسیدہوی

خا بنایا ہے تو دکھلائیے وہ ابروئے مسرور ٭ کیا ہیگا ماہ نو پنہاں کہ مطلع صاف ہے - (اسیر)

(۲) آسمان کا کھلا ہوا اور صاف ہونا - ابر کا پتا نہ ہونا - گرد و غبار نہ ہونا ؎

قاصد اجلدی رواں ہو صاف مطلع ہے ابھی ٭ تار بارش کا ہے دم میں باندھنے والی گھٹا - (اسیر)

(۳) حریفوں رقیبوں اور مدعیوں سے جگہ خالی ہونا - دشمنوں سے مقام پاک ہونا - کچھ روک ٹوک نہ رہنا - کوئی مانع نہ رہنا - بالکل صفائی ہو جانا + کسی کا نندہ نہ بنا جھگڑا پاک ہونا - صفایا ہونا - صفاً سفا ہونا + ؎

بسلو کیوں قافیہ ہے تنگ اُسے آنے تو دو ٭ مصرعۂ شمشیر سے دم بھر میں مطلع صاف ہے (اسیر)

حسن پیاپئے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا ٭ گھر سے وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا (میرزا حسن)

مُطَّلَع - ع - صفت :- اطلاع دیا گیا - خبر دیا گیا - واقف - محرم - جتایا ہوا +

مُطَّلَع کرنا - ہ - فعل متعدی :- واقف کرنا - آگاہ کرنا - خبر دینا - رپورٹ کرنا - جتانا

مُطَّلِع ہونا - ہ - فعل لازم :- واقف ہونا - آگاہ ہونا - خبردار ہونا +

مُطلَق - ع - صفت :- (۱) رواں کیا گیا - جاری کیا گیا + بالکل قطعی - (۲) آزاد - بے قید - خود مختار - وہ شخص جو کسی کا غلام یا تابعدار نہ ہو + بے تعلق جیسے یا صنی مطلق (۳ - اسم مذکر) آیت مطلق - قرآن شریف کی وہ آیت جہاں ٹھیرنے کا اطلاق کیا گیا ہے یعنی وہاں ٹھہرنا واجب ہے + علامت مطلق جو حرف (ط) بنی ہوئی ہوتی ہے ؎

شوشۂ صاد ہے چشم اُسکی کہ جسپر یہ ظفر ٭ خال سے کاتب قدرت نے بنایا مطلق (ظفر)

مُطلَقُ الرِّجلَین - ع - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جسکے دونوں پاؤں سفید ہوں - یا پاؤں کا رنگ بدن کے رنگ کے خلاف ہو +

مطف

مُطلَقُ العِنان - ع - صفت :- جسکی باگ چھوٹی ہوئی ہو - بے لگام - مجازاً آزاد - خود مختار - بے قید - من موجی - اپنے دل کا مختار - ذی اختیار - خودسر - خودرائے +

مُطلَقُ الیَدَین - ع - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جسکے دونوں اگلے پاؤں یعنی ہاتھ سفید ہوں +

مُطلَقُ الیَسار - ع - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جسکا ایک بایاں ہاتھ پاؤں سفید ہو +

مُطلَقُ الیَمین - ع - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جسکا دایاں ہاتھ پاؤں سفید ہو +

مُطلَقاً - ع - تابع فعل :- بالکل - قطعی - نپٹ - اصلاً +

مُطَلَّقَہ - ع - اسم مؤنث :- طلاق دی ہوئی - وہ عورت جسے خاوند نے بقاعدۂ شرعی چھوڑ دیا ہو - طلاقن - آزاد کردی ہوئی عورت +

مَطلُوب - ع - صفت :- طلب کیا گیا - خواہش کیا گیا - مانگا گیا + مقصود - مدعا

مَطمَح - ع - اسم مؤنث :- نظر پڑنے کی جگہ - طمع کرنے کی جگہ - لالچ کی جگہ +

مُطمَئِن - ع - صفت :- اطمینان پانے یا رکھنے والا - آرمیدہ - سکون گیرندہ - آرام و تسکین پانے والا - خاطر جمع رکھنے والا - نچنت - بے کھٹکے - بیفکر - آسودہ +

مُطَوَّق - ع - صفت :- طوق پڑا ہوا - طوق لگایا ہوا - کنٹھا پڑا ہوا - گنڈے دار - حلقہ دار +

مُطَوَّقَہ - ع - صفت :- وہ پرند جنکی گردنوں میں قدرتی طوق یا کنٹھا بنا ہوا ہو - جیسے کبوتر - قمری - طوطا وغیرہ - انوار سہیلی میں ایک کبوتر کا فرضی نام جو اسی وجہ سے تجویز کیا گیا ہے - کاتبوں نے غلطی سے لکھتے لکھتے اُسکا نام منطوقہ کر دیا ہے +

مُطَہِّر - ع - صفت :- پاک کرنے والا - پوتر کرنے والا +

مُطَہَّر - ع - صفت :- پاک - صاف - پوتر - نرمل + مبرا - معصوم - نردوشی +

مُطَّہِّر - ع - صفت :- (از طہر) پاک کرنیوالا - مبرا کرنیوالا + صاف کرنے والا + پوتر کرنیوالا +

مِطہَرَہ - ع - اسم مذکر :- وضو کرنے کا لوٹا - آفتابہ - چھاگل +

مُطَیَّب - ع - صفت :- (۱) خوشبو دینے والا - خوشبودار - معطر - سگندھی (۲) پاک ہونے والا +

مَطِیر - ع - صفت :- (مطر سے مشتق ہے) برسنے والا - بارندہ - بارش کرنیوالا - برسن ہار جیسے ابر مطیر

مُطِیع - ع - صفت :- اطاعت کرنے والا - فرمانبردار - تابعدار - حکم ماننے اور بجا لانے والا - حکم بردار - ادھین - آگیامان + ماتحت +

مُطِیع کرنا - ہ - فعل متعدی :- تابعدار بنانا - زیر فرمان کرنا - زیر کرنا + ماتحت بنانا - قابو میں لانا - سر کرنا - فتح کرنا - مغلوب کرنا - تابع کرنا +

مَظَالِم - ع - اسم مذکر :- (مظلمہ کی جمع) ستم - بے انصافیاں - سختیاں - جفا کاریاں - زیادتیاں (۲) وہ مقامات جہاں ظالموں کو سزا دی جائے - عدالتیں - کچہریاں +

مَظَاہِر - ع - اسم مذکر :- مظہر کی جمع - نظارے +

مُظَفَّر - ع - صفت :- ظفریاب - فتحیاب - فتحمند - منصور - جیتا ہوا - ملک گیر -

منظل

فیروزمند۔ غالب۔ فتح نصیب (چونکہ مسلمانوں کی فتح ہمیشہ منجانب اللہ فرشتوں کی مدد سے منشیقن اور عالی ہوئی تھی اس سبب سے مفعول کا صیغہ فاعل کے واسطے مستعمل ہوگیا۔ نیز فال نیک بھی سے بجائے منصور +

مَظْلَمہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ظلم۔ ستم۔ جور۔ جفا۔ اتیائے۔ بے انصافی۔ اندھیر + دادخواہی

مَظْلُوم۔ ع۔ صفت:۔ ظلم رسیدہ۔ ستم رسیدہ۔ جسپر بے انصافی ہوئی ہو۔ دکھی۔ ستایا ہوا۔ ستمکش۔ ستم زدہ +

مَظْنُون۔ ع۔ صفت:۔ ظن کیا گیا۔ گمان کیا گیا۔ مشکوک۔ مشتبہ +

مَظِنّہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) گمان لیجانے کی جگہ۔ شبہہ کرنے کی جگہ۔ (۲) گمان۔ خیال۔ قیاس۔ احتمال۔ رائے +

مَظْہَر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جائے ظہور۔ ظاہر ہونے کی جگہ + تماشاگاہ۔ تماشا دکھانے کا چبوترہ + اسٹیج + اکھاڑا + جانگی کی جگہ + (۲) حضرت مرزا جانجاناں طوسی تخلص مرزا جان جانی

مُظْہِر۔ ع۔ صفت:۔ اظہار دہندہ۔ بیان کرنے والا + شاہد۔ گواہ + خبر دہندہ۔ خبر رساں۔ مخبر۔ جاسوس +

مَعَ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ۔ گیل + سمیت + نال۔ سُدّاں۔ شمول +

مَعَ الحدیث یا مع القصہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ الحاصل۔ القصہ۔ الغرض۔ (از کتب تعلیمی)

مَعَ الخیر۔ ع۔ تابع فعل:۔ ساتھ خیر کے۔ خیریت سے۔ سلامتی سے بخیر و عافیت +

مع ہٰذا معہٰذا۔ ع۔ تابع فعل:۔ ساتھ اسکے۔ ساتھ اس بات کے۔ علاوہ ازیں۔ ماسوا۔ علاوہ۔ علاوہ بریں + باوجود اسکے +

مَعًا۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) ایک ساتھ۔ مل کر۔ باہمدیگر۔ ساتھ۔ بشمول (۲) فوراً۔ فی الفور۔ ترت اُسی وقت۔ دفعۃً۔ یکبارگی۔ ایک دفعہ ہی۔ ایک ہی وقت میں +

مَعَابِد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ معبد کی جمع۔ عبادت خانے۔ عبادت گاہیں۔ مسجدیں + ٹھاکر دوارے۔ شوالے۔ مندر۔ وغیرہ + گرجا +

مَعَابِر۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ دریا سے پار اُترنے کی جگہیں۔ رہگزر۔ گھاٹ۔ پُل + کشتیاں۔ ناویں +

مُعَاتِب۔ ع۔ صفت:۔ عتاب کرنے والا۔ خفا ہونے والا۔ سرزنش کرنے والا +

مُعَاتَب۔ ع۔ صفت:۔ عتاب کیا گیا۔ وہ شخص جسپر خفگی ہو۔ معتوب +

مَعَاد۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جائے بازگشت۔ لوٹ کر جانے کی جگہ۔ واپس جانے کا مقام۔ پھر کر جانے کی جگہ۔ مجازاً۔ عالمِ آخرت۔ قیامت۔ عُقبےٰ +

مُعَادِل۔ ع۔ صفت:۔ برابر۔ مساوی +

مُعَادَلت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ برابری۔ مساوات + انصاف۔ نیاؤ +

مَعَادِن۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ معدن کی جمع۔ کانیں۔ کھانیں +

معا

مَعَاذ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جائے پناہ۔ سرن کی جگہ۔ بچاؤ کی جگہ +

مَعَاذَ اللّٰہ۔ ع۔ ندا۔ خدا کی پناہ۔ خدا بچائے۔ توبہ۔ خدا محفوظ رکھے۔

تمہارا شکوہ اور میری زبان سے معاذ اللہ کتنے بدگماں ہو
شبِ فراق کی بے چینیاں معاذ اللہ کہ ایک آن میں مرتا ہزار بار ہوں میں

(اصل میں اَعُوْذُ مَعَاذَ اللّٰہِ تھا یعنی میں پناہ چاہتا ہوں خدا سے پناہ چاہنی۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے جیسی پناہ مانگنی چاہیئے ویسی پناہ مانگتا ہوں) +

مَعَارِج۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ معراج کی جمع۔ سیڑھیاں۔ زینے۔ نرو بانہا +

مُعَارِض۔ ع۔ صفت:۔ معترض۔ جھگڑا کرنے والا۔ مدعی۔ مخالف۔ مخاصم۔ مدعی۔ حریف۔ مقابل +

مُعَارَضَہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جھگڑا۔ منشا۔ مناقشہ +

مَعَارِک۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ معرکہ کی جمع۔ لڑائی کے میدان +

مُعَارِکہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ لڑائی۔ جنگ۔ جدل۔ جُدھ +

مَعَاش۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (از عیش) (۱) روزی۔ خوراک۔ رزق۔ بسر اوقات۔ گزران۔ اوقات بسری۔ گزر اوقات۔ وہ شے جس سے زندگانی کیجاتی ہے + (۲) جائے زندگانی۔ دنیا (۳) اراضی۔ زمین۔ جائداد (پورب میں یہ معنی مستعمل ہیں)

مُعَاشَرت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (از عشر) آپس میں مل جُل کر زندگانی کرنا۔ کسی کے ہمراہ عیش کرنا۔ اوقات بسری +

مُعَاصِر۔ ع۔ صفت:۔ ہم عصر۔ ہم زمانہ۔ ہم عہد۔ اپنے زمانے کا +

مُعَاصِرِین۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (معاصر کی جمع)

مُعَاصِي۔ ع۔ صفت:۔ گنہگار۔ مجرم۔ پاپی۔ اپرادھی +

مَعَاصِي۔ ع۔ اسم مذکر:۔ گنہ۔ معصیت۔ جرم۔ پاپ +

مُعَاطَفَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مہربانی۔ الطاف۔ دیا۔ کرپا۔ نوازش۔ عنایت۔ کرم +

مُعَاف۔ ع۔ صفت:۔ بخشا گیا۔ عفو کیا گیا۔ بری۔ آزاد + درگزر۔ عفو۔ بخشش چھما۔ جیسے تعظیم کاریگراں مُعاف +

مُعَاف کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ (۱) عفو کرنا۔ بخشنا۔ نجات دینا۔ درگزر کرنا۔ آمرزش کرنا۔ چھوڑنا۔ (۲) جانا۔ پیچھا چھوڑنا۔ رخصت ہونا۔ تشریف لیجانا جیسے اب مُعاف کیجئے یعنی مُہلت دیجئے اور تشریف لیجائیے +

مُعَاف کرو۔ د۔ محاورہ:۔ (۱) جاؤ۔ سدھارو۔ رخصت ہو۔ دال۔ فے عین ہو۔ رستے واؤ زبر زو ہو۔ دفان ہو (۲۔ فقیر کو) اور طرف جاؤ کہ دیکھو دُوسری جگہ سے مانگو۔ اور گھر سے مانگو۔ اور طرف توجہ کرو جیسے جاؤ

معا

یا معاف کرو + (زیادہ تر صرف معاف کرو کہتے ہیں)

مُعاف ہونا - ۱۔ فعل لازم :- عفو ہونا - عفوِ تقصیر ہونا - نجات پانا - رہائی پانا - چھوٹنا - آزاد ہونا - بری ہونا - خلاصی پانا +

مُعافی - ع - اسم مؤنث :- (عفو سے اسم منقول ہو یا مخفف ہے) (۱) بخشا گیا - عفو کیا گیا + بخشش - شانتی - رہائی - خلاصی - نجات - مکت - عفو - مغفرت - (۲) وہ زمین جس کا معاملہ سرکار سے معاف ہو - زمین لاخراج - چھوٹ - چھوٹی - مجرائی - بادہ - وہ جائیداد جو سرکار سے بطور بخشش عطا ہو - انعامی جاگیر - ملک - جاگیر - آلتمغا + اراضی معاف شدہ - واگزاشت +

معافی چاہنا - و - فعل متعدی :- عفوِ تقصیر چاہنا - معذرت کرنا - عذر کرنا - قصور کا مقر ہو کر اس سے درگزر کرنے کی درخواست کرنا +

معافیِ حینِ حیات - ع - اسم مؤنث :- وہ زمین جو تا دم زیست معاف کی جائے - حینِ حیات کی جاگیر +

مُعافی دار - ع - ف - اسم مذکر :- معاف شدہ یا عطا شدہ زمین کا مالک + جاگیردار - ملکی - موہوب لہٗ +

مُعافیِ دائمی یا استمراری - ع - اسم مؤنث :- وہ جاگیر جو نسلاً بعد نسلٍ کے واسطے دی جائے - دوامی جاگیر +

مُعافی مانگنا - و - فعل متعدی :- عذر معذرت کرنا - عفوِ تقصیر کا خواستگار ہونا - درگزر چاہنا +

مُعالِج - ع - اسم مذکر :- علاج کرنے والا - حکیم - طبیب - ڈاکٹر - بید +

مُعالَجہ - ع - اسم مذکر :- علاج - دوا درمن - دوا دارو +

مُعالَجہ کرنا - و - فعل متعدی :- علاج کرنا - دوا دارو کرنا - دوا درمن کرنا - اوکھد کرنا

مُعامَلات - ع - اسم مؤنث :- معاملہ کی جمع - کاروبار +

مُعامَلاتِ مُلکی - ع - اسم مذکر :- امورِ سلطنت - شاہی کاروبار - پولیٹیکل امور +

مُعامَلَت - ع - اسم مؤنث :- کسی کام کی تکلیف دینی + لین دین - بیوپار - باہمی معاملہ - کاروبار +

مُعامَلہ - ع - اسم مذکر :- (از عمل) (۱) باہم مل کر کوئی کام کرنا - عمل - کاروبار - کام کاج - دھندا - (۲) بنج بیوپار - لین دین - داد و ستد + سوداگری - تجارت - خرید و فروخت - بیع و شرا (۳ - ۱) عہد و پیمان - قول و قرار + فیصلہ چکوتا جیسے انکا معاملہ بھی کرادیا - (۴ - ۱) بات - قضیہ - جھگڑا - قصہ - جیسے یہ کیا معاملہ تھا (۵ - و) مالگزاری - جمع - خراج - کر - چوتھا - محاصل - داخل - بھیج - لگان - (۶ - ۱) خاص بات - خاص امر - حساب کتاب - تعلق - واسطہ جیسے اپنا اپنا معاملہ الگ ہے (۷ - ۱ - بازاری) مطلب - خواہش - معشوقہ - منظورِ نظر - (۸ - ۱ - بازاری) زنِ نوخواستہ - جوان لڑکی - رنڈی - کسبی - نوچی - (۹ - و - بازاری) مباشرت - کھیل - جماع - بھوگ - جیسے معاملہ بنانا +

معاملہ بنانا - و - فعل متعدی :- (۱) کام بنانا - کام درست کرنا - مطلب حاصل کرنا - معاملہ ٹھیک کرنا + سودا بنانا - چکانا - کوڑی کرنا - (۲ - بازاری) کھیل بنانا - ڈولا بنانا - مباشرت کرنا - (۳) ہمدمی کرنا

معاملہ بننا - و - فعل لازم :- (۱) کام بننا - کام درست ہونا - بات ٹھیک ہونا - سودا بننا - راضی رضا ہونا - بات چیت ہونا ○

وہ بگڑے ایسے کہ پھر کچھ معاملہ نہ بنا رہی نہ جائے سخن موقع گلا نہ بنا - (ظفر)

(۲ - بازاری) کھیل بننا - ڈولا بننا - مباشرت ہونا (۳) کوتہ ہونا - چکنا - تصفیہ ہونا

معاملہ پڑنا - و - فعل لازم - کام پڑنا - واسطہ پڑنا - تعلق ہونا +

معاملہ پکا کرنا - و - فعل متعدی - سودا پختہ کرنا - بات کو درست کرنا - قطعی فیصلہ کرنا - بات ٹھیک کرنا - طے کرنا

معاملہ داں - ع - ف - صفت - معاملہ فہم - بات کو پہنچنے والا - تجربہ کار - کاروبار سے واقف - ڈھنگ سے واقف +

معاملہ شناس - ع - ف - صفت :- دیکھو (معاملہ داں) +

معاملہ فہم - ع - صفت :- دیکھو (معاملہ داں) نکتہ رس - باتکی تہ کو پہنچنے والا +

معاملہ کا سچا یا کھرا - و - صفت :- مُتدیّن - دیانتدار - بات کا پورا - لین دین کا کھرا

معاملہ کا کھوٹا - و - صفت :- بے ایمان - دغاباز - بات کا کچا - ہاتھ کا جھوٹا - خائن - امانت میں خیانت کرنے والا - لین دین کا کھوٹا +

معاملہ کرنا - و - فعل متعدی :- (۱) بات چیت کرنا - کسی امر کی بابت گفتگو طے کرنا - بات ٹھیک کرنا - (۲) لین دین کرنا - سودا بنانا - سودا ٹھہرانا - (۳) فیصلہ کرنا - باہمی گفتگو سے فیصلہ کرنا - (۴) عہد و پیمان کرنا - قول و قرار کرنا - (۵) باہم مل کر کوئی کام کرنا - مل جل کر کام کرنا - (۶) مواصلت کرنا - کھیل بنانا - مباشرت کرنا - صحبت داری کرنا ○

منہ چھپا کے کب تلک تم کرو ہم گلا کریں وصل کی رات کم رہی آؤ معاملہ کریں - (آشوب)

معاملہ ہونا - و - فعل لازم :- (۱) بات چیت ہونا - کام بننا - کام درست ہونا - کام ٹھیک ہونا - (۲) کارروائی ہونا - اجرائے کار ہونا - کام نکلنا + ○

ہووے تو ہووے کیونکر انہوں سے معاملہ واللہ غضب ہے کہ خود نوجوان ہے - (عارف)

(۳) لین دین ہونا - سودا بننا - بھاؤ چکنا - نرخ بننا - (۴) صفائی ہونا - فیصلہ ہونا - کسی امر کا کوتہ ہونا - بات طے ہونا - (۵) وصل ہونا - مواصلت ہونا +

مُعانِد - ع - اسم مذکر :- عناد کرنے والا - دشمن - مخاصم - مخالف +

معا

مُعَانَدَت - ع - اسم مؤنث :- دُشمنی - عداوت + جھگڑا - ٹنٹا +

مُعَانَقَہ - ع - اسم مذکر :- گلے ملنا - گلے لگنا - بغلگیر ہونا +

مَعَانِی - ع - اسم مؤنث :- معنی کی جمع - (۱) مطالب - مقاصد (۲) وہ علم جس سے عربی وغیرہ الفاظ کا احوال اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ اُس کے سبب سے لفظ مقتضائے حال کے مُطابق ہو جاتا ہے یعنی وہ علم جو ادائے معنیٔ مطلوبہ میں وقوعِ خطا سے محفوظ رکھے اور نیز عبارت کی بد اسلوبی سختی - دُشواری سے بچائے - بلاغتِ کلام اسی سے حاصل ہوتی ہے - علمِ بیان - علمِ بدیع وغیرہ اسی کی شاخ ہے +

مُعَاوَدَت - ع - اسم مؤنث :- واپسی - واپس آنا - پھر کر آنا - لوٹنا - لوٹ آنا +

مُعَاوَدَت کرنا - ف - فعل متعدی :- لوٹنا - واپس آنا - پھرنا +

مُعَاوَضَت - ع - اسم مؤنث :- بدلہ - عوضہ - پلٹا - تاوان +

مُعَاوَضَہ - ع - اسم مذکر :- بدلا - پلٹا - تاوان - عوض - مُبادلہ +

مُعَاوَضَہ دلانا - ف - فعل متعدی :- عوض دلوانا - پلٹے میں کچھ دینا - ہرجہ دینا +

مُعَاوِن - ع - اسم مذکر :- (۱) مددگار - مدد دینے والا - سہایک - دستگیر + حمایت کرنے والا - پُشتی کرنے والا + سہارا دینے والا (۲) وہ دریا جو دُوسرے دریا میں آکر شریک ہو +

مُعَاوِنِ جُرم - ع - اسم مذکر :- (قانون) شریکِ جُرم - مُلزم کا مددگار +

مُعَاوَنَت - ع - اسم مؤنث :- مدد - حمایت - دستگیری - پُشتی - سہایتا - سہارا - امداد - تائید - سُپک +

مُعَاوَنَت کرنا - ف - فعل متعدی :- ساتھ دینا - حمایت کرنا - پُشتی کرنا - سہارا دینا - ٹھیکنا + دستگیری کرنا - امداد کرنا - مدد کرنا +

مُعَاہِد - ع - اسم مذکر :- عہد کرنے والا + پیمان اور قول قرار کرنے والا +

مُعَاہَدَہ - ع - اسم مذکر :- باہم عہد و پیمان - قول و قرار - بچن + اقرار نامہ - لکھتم - تحریر - عہد نامہ + قسا قسمی - سوگند اسوگندی +

مَعَائِب - ع - اسم مذکر :- (مَعِیب کی جمع - مصدر میمی) بہت سے عیب - عیوب - نقائص + خرابیاں - بُرائیاں - کھوٹ - اسقام +

مُعَایَنَہ - ع - اسم مذکر :- اپنی آنکھوں سے دیکھنا - دیدار ہونا - بہم دیکھنا + ملاحظہ - نظر جانچ پڑتال - مُشاہدہ

مُعَایَنَہ کرنا - ف - فعل متعدی (۱) دیکھنا - نظر ڈالنا - ملاحظہ کرنا - نظر کرنا - (۲) پرکھنا - پڑتالنا + امتحان کرنا - آزمانا - امتحان لینا + مطالعہ کرنا - مُشاہدہ کرنا ؎

ہنوز سوال میں ہے منان آتش قا ۔۔۔ کرے نہ کی معاینہ دستِ چنار سے (رنگی)

معت

مَعْبَد - ع - اسم مذکر :- عبادت گاہ - جائے پرستش - مسجد - مندر - گرجا - کلیسا - ٹھاکر دوارا - شوالا + پُوجا پاٹ کرنے کی جگہ +

مَعْبَر - ع - اسم مذکر :- دریا سے عبور کرنے کی جگہ - گھاٹ - رہگزر - پایاب - پل +

مِعْبَر - ع - اسم مؤنث :- دریا سے پار اُترنے کی سواری کشتی - ناؤ - ڈونگا - ڈونگی +

مُعَبِّر - ع - اسم مذکر :- خواب کی تعبیر بیان کرنے والا - سپنے کا پھل بتلانے والا - تعبیر گو +

مَعْبُود - ع - اسم مذکر :- عبادت کیا گیا - پُوجا کیا گیا - قابلِ پرستش - خدا تعالیٰ - اللہ جل شانہٗ

مُعْتَاد - ع - صفت :- (۱) عادت کیا گیا + خُوگر - عادی (۲ - اسم مؤنث) مقدارِ خوراک - خوراک کا انداز - مقدارِ خورش جو روز کی عادت کے موافق مقدار جیسے ایک معتاد افیون

مُعْتَبَر - ع - صفت :- (۱) اعتبار کیا گیا - بھروسا کیا گیا - مُعتقد علیہ - قابلِ اعتبار ؎

حال میرا نہ پوچھیے مجھ سے ۔۔۔ بات میری جو معتبر ہی نہیں (راشد دہلوی)

(۲) ٹھیک - درست - راست - قابلِ وثوق - جیسے معتبر خبر ؎

رخسار پر یہ خالِ سیاہ بے سبب نہیں ۔۔۔ خط پر نہ ہو جو مُہر تو خط معتبر نہیں (مشتاق)

مُعْتَد - ع - صفت :- گنا گیا - شمار کیا گیا + حساب کیا گیا +

مُعْتَدٌ بِہٖ - ع - صفت :- شمار میں آیا ہوا - معتبر - معتمد - قابلِ اعتبار - بھروسے کا

مُعْتَدِل - ع - صفت :- اعتدال والا - مساوی المزاج - جس میں افراط اور تفریط نہ ہو - اوسط درجے کا - متوسط - مدھم - سیدھا سادا - درمیانی + گرم نہ سرد - سمویا ہوا - موافق +

مُعْتَدِلُ الْمِزَاج - ع - صفت :- جس کے مزاج میں حرارت - بُرودت - یبوست و رطوبت اندازۂ مناسب پر ہو +

مُعْتَدِل ہونا - ف - فعل لازم :- مساوی ہونا - برابر ہونا - اوسط درجے پر ہونا + موافق ہونا - یکساں ہونا + مدھم یا دھیما ہونا +

مُعْتَرِض - ع - اسم مذکر :- اعتراض کرنے والا - روک ٹوک کرنے والا - عیب نکالنے والا - حُجت پیش کرنے والا - گرفت کرنے والا - زبان پکڑنے والا - مزاحم +

مُعْتَرِض ہونا - ف - فعل لازم :- مزاحم ہونا + سدِ راہ ہونا +

مُعْتَرِف - ع - اسم مذکر :- مُقِر - اقرار کرنے والا - اعتراف کرنے والا - ہامی بھرنے والا - اقبال کرنے والا + اقبالی - اقراری +

مُعْتَرِف ہونا - ف - فعل لازم :- مُقِر ہونا - اقبال کرنا - اقرار کرنا - ہامی بھرنا +

مُعْتَقِد - ع - اسم مذکر :- اعتقاد رکھنے والا - دل سے بھروسا رکھنے والا - ماننے والا - اُپاسک - پیرو - مُرید - چیلا - بالکا +

مُعْتَقِد ہونا - ف - فعل لازم :- اعتقاد لانا - ایمان لانا - پیروی کرنا - ماننا +

مُعْتَکِف - ع - اسم مذکر :- اعتکاف میں بیٹھنے والا - گوشہ نشین - مسجد میں عبادت کے

واسطے بیٹھنے اور وہاں سے باہر نہ نکلنے والا۔ عبادت کے لئے کونے میں بیٹھنے والا۔ دُنیا سے کنارہ کرنے والا + گوشہ گیر۔ کنارہ کش +

مُعْتَمِد ع۔ صفت :۔ اعتماد رکھنے والا۔ بھروسا رکھنے والا +

مُعْتَمَد ع۔ صفت :۔ اعتماد کیا گیا۔ بھروسا کیا گیا۔ قابلِ اعتبار +

مُعْتَمَد عَلَیہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جس پر بھروسا کیا گیا ہو۔ معتبر آدمی۔ اعتبار دار۔ بھروسے کا + قابلِ وثوق +

مُعَجِّب ع۔ صفت :۔ تعجب میں ڈالنے والا۔ متحیر کرنے والا۔ ہکا بکا بنانے والا +

مُعْجَب ع۔ صفت :۔ عُجب کرنے والا۔ مغرور۔ متکبر۔ خود پسند + گھمنڈی +

مُعْجِز ع۔ صفت :۔ عاجز کرنے والا + طاقتِ بشری سے باہر۔ فوق العادت +

مُعْجِزات ع۔ اسم مؤنث :۔ معجزہ کی جمع +

مُعْجِزَہ ع۔ اسم مذکر :۔ عاجز کرنے والا۔ وہ بات جسکے کرنے پر انسان قادر نہو۔ خرقِ عادت۔ کرامات۔ قانونِ قدرت سے بڑھکر واقعہ۔ اعجاز۔ نبیوں کے کرشمے۔ کرشمہ۔ (عرفِ عام میں ٹرالے نرالی بات۔ انوکھی بات (وہ خرقِ عادت جسکے موافق نبی کے سوا دُوسرا نہ کرسکے معجزہ اور اگر ولی اللہ سے ظاہر ہو تو کرامت اور جو کافر سے سرزد ہو تو استدراج) +

مُعجِزہ دکھانا ف۔ فعل متعدی :۔ کسی نبی یا پیغمبر کا قانونِ قدرت سے بڑھکر کوئی کرشمہ دکھانا +

مُعَجِّل ع۔ صفت :۔ جلدی کرنے والا۔ تعجیل کرنے والا۔ جلد باز +

مُعَجَّل ع۔ صفت :۔ جلدی کیا گیا۔ فوراً۔ ہاتھوں ہاتھ۔ دست بدست۔ جب مَہر مُعَجَّل کہینگے تو وہاں اُس مہر سے مراد ہوگی جو دُلہن کی خلوت کے وقت ادا کر دیا جائے +

مُعْجَمَہ ع۔ صفت :۔ نقطہ دار۔ نقطہ والا (حرف) منقوطہ۔ وہ حرف جو نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ج وغیرہ (چونکہ اعجام کے لغوی معنی اشتباہ دُور کرنے کے ہیں اور نقطہ سے اشتباہ رفع ہوجاتا ہے لہٰذا یہ نام رکھا گیا) +

مَعْجُون ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) گوندھا ہوا۔ وہ کئی دوائیں جو پیسکر اور ملاکر آٹے کی طرح گوندھی جائیں معجون کہلاتی ہیں + خمیر کی ہوئی چیز۔ گوندھی ہوئی چیز (۲) مرکب۔ ملی ہوئی۔ باہم آمیختہ۔ (۳) وہ قوام جو بھنگ اور کھانڈ سے تیار کرکے مثل لوزیات جمایا جائے (طبیبوں کی اصطلاح میں اُن مختلف پسی ہوئی دواؤں کو معجون کہتے ہیں جنکو شہد یا قند کے قوام میں ملاکر کھاتے ہیں۔ معجون میں خوش مزہ ہونے کی قید نہیں ہے اگر تلخ بھی ہوگی تو بھی معجون ہی کہلائیگی مگر جوارِش کا البتہ خوش مزہ ہونا لازم ہے) +

معجونِ فَلَاسِفہ ع۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی خاص نہایت گرم معجون جو امراضِ باردہ اور کُہن سال کے واسطے مفید ہے +

معجون کش ع + ف۔ اسم مذکر :۔ معجون نکالنے کی کھرچنی۔ معجون کا چمچہ +

مَعْدِلَت ع۔ اسم مؤنث :۔ عدل۔ انصاف۔ نیاؤ +

مَعْدِن ع۔ اسم مذکر :۔ کان۔ کھان۔ چاندی سونے وغیرہ نکلنے کی جگہ +

مَعْدَنی ع۔ صفت :۔ معدن سے منسُوب۔ کانی۔ کھانی۔ فلزاتی۔ دھاتی +

مَعْدَنِیات ع۔ اسم مؤنث :۔ کانی چیزیں + فلزات۔ دھات (جب علمِ معدنیات کہینگے تو وہاں اُس جدید علم سے مُراد ہوگی جسکے ذریعہ سے معدن کا حال جانا جاتا ہے) +

مَعْدُود ع۔ صفت :۔ (۱) شمار کیا گیا۔ گِنا گیا۔ حساب کیا گیا۔ (۲) چند۔ گنتی کے۔ تھوڑے۔ کچھ +

مَعْدُولہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ حرف جو لکھنے میں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے لیکن یہ بات خاص واؤ کے واسطے مخصُوص ہے جیسے خویش خود کی واؤ ہے جسے واؤ معدولہ کہتے ہیں +

مَعْدُوم ع۔ صفت :۔ نیست و نابُود کیا گیا۔ عدم کیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ مٹا یا گیا۔ فنا کیا گیا۔ ناپید۔ کالعدم + عنقا صفت۔ موہُوم۔ نام ہی نام ؎

عشاق کے بھی ہوش اسی طرح سے گم ہیں جسطرح سے معدوم حسینوں کی کمر ہے (مداحی بلخ)

معدُوم البصر ع۔ صفت :۔ نابینا۔ اندھا۔ کور ؎

مُوذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تا لاویں بلا عین حکمت تھی کہ معدُوم البصر عقرب بنے (ذوق)

مَعْدُوم کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ مٹانا۔ ناپید کرنا۔ فنا کرنا۔ نیست و نابُود کرنا +

مَعْدُوم ہونا ف۔ فعل لازم :۔ مِٹنا۔ فنا ہونا۔ نیست ہونا۔ ناپید ہونا +

مِعْدَہ ع۔ اسم مذکر :۔ اوجھ جس میں کھانا ہضم ہوتا ہے۔ پیٹ میں کھانا رہنے اور ہضم ہونے کی جگہ + اوجھڑی۔ پیٹا +

مَعْذِرَت ع۔ اسم مؤنث :۔ عُذر۔ حیلہ۔ بہانہ۔ مِس +

مَعْذُور ع۔ صفت :۔ (۱) عُذر کیا گیا۔ بہانہ کیا گیا + مجبُور۔ ناچار۔ بےبس + بند رُکا ہوا + اٹکا ہوا۔ اٹکاؤ رکھنے والا +

وان نیایش کا گزر ہے نہ ستایش مقبول وہ ستمگار کسی ڈھنگ میں معذور نہیں
کیا کہیں حُسن و محبت کا یہ دستور نہیں تم تغافل سے تو ہم شکوے سے معذور نہیں } ظہیر

(۲) معاف کیا گیا۔ قابلِ عفو۔ مرفوع القلم۔ (۳ س) اپاہج۔ ناقص الخلقت۔ کنوٹھا۔ محتاج۔ جیسے ہاتھ پاؤں سے معذور۔ آنکھوں سے معذور ؎

نہ پہنچیں نرگس و شمشاد ہرگز چشم و قامت کو وہ بے رفتار سے مجبُور یہ معذور آنکھوں سے (شعور)

مَعْذُورُ الخِدمت ع۔ صفت :۔ وہ شخص جو خدمت سے معذور ہو۔ ضعیف۔ نکما۔ وہ شخص جو کام کے قابل نہ رہا ہو +

مَعْذُور رکھنا ف۔ فعل لازم :۔ معاف رکھنا۔ قابلِ عذر سمجھنا +

مُعَرّا ع۔ صفت :۔ (۱) ننگا۔ برہنہ۔ عُریاں۔ (۲) خالی۔ سادہ + وہ کتاب جس پر حاشیہ نہ چڑھا ہو۔ محشّٰے کا نقیض۔ (۳) پاک۔ صاف۔ (۴) آزاد + کھلا ہوا +

مِعْراج ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سیڑھی۔ زینہ۔ نردبان۔ اوپر چڑھنے کی چیز۔ نسینی

آنا۔ عروج (۲) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بسواری براق عالمِ ملکوت کی سیر فرمانے تجلیاتِ الٰہی کا نظارہ کرنے اور اسرارِ ربانی کے انکشاف سے عروج پانے کا وقعہ (۳) درجۂ اعلیٰ۔ مرتبۂ اعلیٰ۔ رتبۂ بلند وہ مرتبہ اور درجہ کہ اس سے زیادہ تصوّر نہ ہو سکے۔ کافی و وافی مرتبہ۔ علو۔ جاہ ؎

ایک نالہ پہ ہے معاش اپنی ہم غریبوں کی ہے یہی معراج (مصحفی)

رخصت جان ایدل بخشنا ہے مقاتل کو بڑی معراج ہے تلوار سے مرنا سپاہی کا (آتش)

معراج کی رات۔ ؤ۔ اسم مؤنث :۔ رجب کی ستائیسویں شب جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی +

مُعَرَّب۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ لفظ جسکو عربی بنالیا ہو اور اصل میں کسی اور زبان کا ہو جیسے پہل کو فیل بنالیا۔ یا زیب سے مزیب اور نازک سے نزاکت وغیرہ

مَعرِفَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) شناخت۔ پہچان۔ (۲) علم الٰہی + قانونِ قدرت یا فطرتی الحیاکی واقفیت (۳) خداشناسی (۴۔ ف۔ تابع فعل) وسیلہ سے توسّل سے۔ بوساطت۔ ذریعہ سے جیسے انکی معرفت یہ کام خوب بنے گا۔ انکی معرفت لو۔ کسی اور کی معرفت خریدو +

مَعرِفَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ اسم جو ایک معیّن شے کے واسطے وضع کیا گیا ہو احمد۔ دہلی وغیرہ کہ پہلا ایک معیّن شخص کا نام ہے دوسرا ایک معیّن شہر کا +

مَعرَکہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) رزمگاہ۔ جنگ گاہ۔ دنگل۔ میدانِ کارزار۔ میدانِ جنگ۔ جدھ بھوم۔ رن بھوم۔ لڑائی کا کھیت (۲۔ مجازاً) لڑائی جنگ۔ جدل۔ مجادلہ۔ رن۔ جھمسا کا۔ بھارت۔ جیسے بڑا معرکہ ہوا معرکہ آرائی یعنی تیاریِ جنگ (۳۔ و) نزاع۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ فتنہ۔ (۴) ہنگامہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ اژدہام۔ انبوہ خلائق ؎

حشر میں قتل سے اپنے کیا میں نے انکار معرکہ میں انہیں کس طرح سے جھوٹا کرتا (مرزا ضامن)

(معرکہ اصل میں عرک مصدر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنی کان اینٹھنے گوشمالی کرنے اور رگڑنے کے ہیں چونکہ بہادر لڑائی میں ایک دوسرے کو خوب رگڑتے اور گوشمالی دیتے ہیں اسوجہ سے جنگ گاہ کو معرکہ کہنے لگے) +

معرکہ آرا۔ ع۔ ف۔ صفت (۱) صف آرا۔ ہنگامہ پرداز۔ جنگ آور + جنگجو + (۲) معرکہ کو رونق دینے والا۔ زینتِ میدانِ جنگ۔ ہنگامہ زیب۔ دنگل جمانے والا۔ ہنگامہ نما ؎

دل ہست ہیں ہے معرکہ آرائے قیامت آئینہ ہے ہنگامۂ صحرائے قیامت (انور)

معرکہ آرائی۔ ع۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ ہنگامہ آرائی۔ جنگ آرائی۔ صف آرائی۔

لڑائی۔ جنگ + جنگ آزمائی +

معرکہ کا۔ ؤ۔ صفت :۔ اہم۔ مشکل۔ دشوار + بھاری۔ عظیم + قابلِ توجہ۔ قابلِ غور + دھوم کا + دھوم دھام کا جیسے معرکہ کا مقدمہ۔ معرکہ کا مباحثہ +

معرکہ کا آدمی۔ ؤ۔ اسم مذکر :۔ جنگ آزمودہ آدمی + بڑی لیاقت کا آدمی نہایت رعب داب کا آدمی + بہادر آدمی۔ جبری آدمی۔ دلیر آدمی + بڑا آدمی +

مَعرُوض۔ ع۔ صفت۔ عرض کیا گیا۔ پیش کیا گیا + عرض۔ درخواست۔ التماس۔ گزارش۔ پرارتھنا +

مَعرُوضہ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) عرض کیا گیا + گزارش (۲) عرضی۔ عریضہ (۳) عرضی لکھنے یا عرضی لکھنے کی تاریخ + مورخہ۔ محررہ۔ مرقومہ +

مَعرُوف۔ ع۔ صفت :۔ (۱) مشہور۔ معلوم۔ پرگٹ۔ ظاہر۔ المشتہر (۲) وہ فعل جسکا فاعل معلوم ہو۔ مجہول کا نقیض۔ جیسے احمد نے محمود کو مارا اس جگہ مارا فعل معروف ہے (۳) وہ حرف جسکے پہلے ضمۂ خالص یا کسرۂ خالص ہو اور خوب ظاہر پڑھا جائے مثلاً واؤ معروف جسکے ماقبل ضمۂ خالص ہو اور کھینچکر پڑھی جائے جیسے نُور طُور کی واو۔ اسی طرح یائے معروف جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو اور خوب کھینچکر پڑھی جائے جیسے عِید۔ دِید۔ رسید وغیرہ کی یائے تحتانی۔ معروف کا اطلاق انہیں دو حرفوں کے واسطے مخصوص ہے (۴) نواب الٰہی بخش خاں خلفِ مرزا عارف جان دہلوی کا تخلص جنکے اشعار بامزہ اور بامحاورہ قابلِ داد ہوتے تھے سنہ ۱۲۴۲ ہجری میں وفات پائی +

مُعَزَّز۔ ع۔ صفت :۔ عزت کردہ شدہ۔ عزت دار۔ بزرگ۔ بڑا۔ صاحبِ آبرو۔ ذی عزت۔ شریف۔ ساکھ والا + وقیع۔ باوقعت +

معزز عہدہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ عزت کا عہدہ۔ بڑا عہدہ +

مَعزُول۔ ع۔ صفت :۔ عہدے سے اتارا گیا۔ نوکری سے برطرف کیا گیا۔ موقوف کیا گیا۔ جواب دیا گیا۔ بیکار۔ بے روزگار۔ معطّل + تخت یا گدی سے اتارا گیا۔ محروم + جیسے جہاں آدمی معزول ہوا معقول ہوا +

مَعزُول کرنا۔ ؤ۔ فعل متعدی :۔ موقوف کرنا۔ برطرف کرنا۔ نوکری سے چھڑانا + معطّل کرنا + گدی سے اتارنا۔ تخت سے اتارنا + خارج کرنا +

معزول ہونا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ موقوف ہونا۔ برطرف ہونا + خارج ہونا + معطّل ہونا + تخت یا گدی سے اترنا +

معزولی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ موقوفی۔ برطرفی۔ معطّلی۔ اخراج۔ تخت یا گدی سے علیحدگی

مُعَسکَر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ لشکر اترنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ چھاؤنی۔ کیمپ۔ لشکرگاہ۔

معش

بالفتح پڑھنا غلط ہے۔ کیونکہ رباعی کا اسم ظرف مفعوم ہوا کرتا ہے +

مَعشُوق ۔ع۔ اسم مذکر:۔(۱) عشق کیا گیا۔ یعنی وہ شخص جس پر کوئی دُوسرا شخص عاشق ہو۔ پیارا۔ عزیز۔ محبوب۔ من موہن۔ دلدار۔ چت چور۔ من ہرن۔ دلبر۔ دلربا۔ یار + صنم۔ جانی + جیسے معشوق کی ذات بیوفا ہے (۲) صفت) نازنین۔ نازک اندام +

معشُوقانہ ۔ع + ف۔ صفت:۔ معشوق کی مانند۔ معشوق سے مناسب۔ دلکش۔ عشق انگیز۔ سوہنا موہنا۔ دلفریب۔ دلآویز۔ فسوں ساز +

معشوقانہ انداز ۔ و۔ اسم مذکر:۔ انداز دلفریب۔ دل لبھانے والی اوٹ +

معشُوقہ ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ محبوبہ۔ پیاری۔ عزیزہ + آشنا +

معشُوقی ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ دوستی۔ محبت۔ محبُوبیت + دلفریبی۔ دلربائی + معشوق پن۔ معشوقیت۔ جیسے لیلا مجنُوں کی عاشقی معشوقی مشہور ہے +

معشُوقیّت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ معشوق پن۔ دلربائی۔ دلفریبی +

مَعصُوم ۔ع۔ صفت:۔ (۱) گناہ سے بچا ہوا۔ بیگناہ۔ نردوکھی۔ بے قصور۔ پاکدامن جیسے نبی۔ رسُول (۲۔ ۵) بھولا۔ سادہ دل۔ سیدھا سادا۔ (۳۔ اسم مذکر) چھوٹا بچہ۔ کم سن بچہ۔ ناسمجھ بچہ۔ جیسے دو روز سے میرے معصوم بھوکے ہیں (۴) اسّی برس کی عمر نام میاں معصوم +

مَعصُومیت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ معصومی۔ بیگناہی + پاکدامنی + بھولا پن سادگی + طفولیت۔ بچپن۔ بالپن۔ چھٹپن +

مَعصِیَت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ گناہ۔ خطا۔ قصور۔ اپرادھ۔ پاپ + نافرمانی + حکم عدولی۔ انحراف +

مُعَطَّر ۔ع۔ صفت:۔ خوشبودار۔ خوشبو میں بسا ہوا۔ مہکتا ہوا +

مُعَطَّل ۔ع۔ صفت:۔ (۱) بیکار۔ کام سے خالی۔ بے شغل۔ (۲) ڈھیلا سُست۔ کاہل۔ خالی۔ (۳) نکما جس سے کام نہو سکے جیسے عضو معطل۔ (۴) ایّامِ مقررہ تک بیکار۔ کچھ دنوں کے لئے کام سے علیحدہ (۵) بنجر زمین۔ غیر مزروعہ۔ اُفتادہ۔ بن باہی +

مُعَطَّل کرنا ۔ و۔ فعل متعدی:۔ کچھ دنوں کے لئے کسی کام سے چھڑا دینا۔ کچھ عرصہ کے واسطے بیکار کر دینا +

مُعَطَّل ہونا ۔ و۔ فعل لازم:۔ کچھ دنوں کے لئے کام سے موقوف ہونا۔ کچھ عرصہ کے واسطے کوئی کام لے لیا جانا +

مُعَطَّلی ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ بیکاری۔ بے روزگاری۔ بے شغلی۔ چند روزہ

معق

موقوفی۔ التوا۔ معزُولی +

مَعطُوف ۔ع۔ صفت:۔ (۱) لپٹا ہوا۔ لپیٹا ہوا۔ کسی طرف موڑا گیا۔ پھیرا گیا۔ (۲۔ اسم مذکر) (نحو) وہ کلمہ یا کلام جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو۔ یا یُوں کہو کہ حرفِ وصل یا تردید کے مابعد کا کلمہ یا کلام +

معطُوف علیہ ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (نحو) وہ کلمہ یا کلام جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو یا یوں کہو کہ حرفِ وصل یا تردید کے ماقبل کا کلمہ یا کلام +

مُعَظَّم ۔ع۔ صفت:۔ بزرگی دیا گیا۔ بزرگ۔ بڑا۔ واجب التعظیم۔ شریف +

مَعقُول ۔ع۔ صفت:۔ (۱) عقل میں لایا گیا۔ پسندیدۂ عقل + قرینِ عقل۔ مناسب۔ واجب + ٹھیک۔ بجا۔ درست۔ طنزاً کیا خوب۔ قابلِ تسلیم۔ جیسے معقول کہتے ہو تمہیں نے تو شیر مارا ہے (۲) بھلا۔ اچھا۔ پسندیدہ (۳) لایق۔ قابل۔ لیئق۔ تعلیم یافتہ (۴) حسبِ اطمینان۔ خاطر خواہ۔ من مانتا۔ من بھاتا۔ اطمینان کے قابل۔ کافی وافی۔ جیسے جو وقت گئے تو اُنکے پاس معقول خرچ تھا۔ (۵) موزوں۔ زیبا۔ پھبتا ہوا۔ سجتا ہوا۔ شایاں جیسے معقول لباس ؎

انظہارِ تمنا پر آئینہ دکھاتے ہیں ۔ ہرگز نہ سُنا ہوگا معقول جواب ایسا (ظہیر)

(۶۔ ا) شایستہ۔ فہمیدہ۔ مہذب۔ ثقہ۔ مرد آدمی۔ سنجیدہ۔ متین ؎

اب نامہ بر بنا ئیگے ناصح کو ہی میں ہے ۔ معقول آدمی تو کوئی ہو جواب کو (تنہا)

(۷۔ ا) قائل۔ تسلیم کرنے والا۔ ماننے والا۔ ڈرائے جواہر سنگ جوہرا ؎

معقول اُسکا ہونہ ہی معقول خود نہیں ۔ حکم خدا میں دخل نہیں ہے دلیل کا (جوہرا)

(۸۔ ا) بند۔ لاجواب۔ جیسے معقول ہونا۔ معقول کرنا (۹۔ ا) فلاسفہ۔ فلسفہ۔ فلاسفی۔ علمِ حکمت۔ گیان۔ بدیا۔ منقول کا نقیض + منطق (۱۰۔ ا) محسوسات کا نقیض۔ وہ چیز جو حواس پنجگانہ سے مدرک نہو +

معقُول آدمی ۔ و۔ اسم مذکر:۔ مرد آدمی۔ بھلا آدمی۔ مہذب آدمی۔ سمجھدار آدمی۔ شایستہ آدمی +

معقُول تنخواہ ۔ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ بھرپور تنخواہ۔ خاطر خواہ تنخواہ۔ عہدے کے مناسب تنخواہ۔ اچھی تنخواہ +

معقُول کرنا ۔ و۔ فعل متعدی:۔ قائل کرنا۔ لاجواب کرنا۔ بند کرنا۔ عاجز کرنا +

معقُول ہونا ۔ و۔ فعل لازم:۔ قائل ہونا۔ لاجواب ہونا۔ بند ہونا۔ تسلیم کرنا ؎

مجروح اُسکو دیکھ کے معقول ہوگئے ۔ حضرت گیا وہ آپ کا دیوانہ پن کہاں (مجروح)

معقُولات ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ (معقُول کی جمع) علومِ حکمت۔ علومِ فلسفہ + علم منطق + محسوسات کا نقیض +

معقُولیت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ انسانیت۔ سمجھ بوجھ + مناسبت۔ پسندیدگی +

معک

مَعکُوس - ع - صفت :- اُلٹا - اوندھا - ٹیڑھا - عکس کیا گیا جیسے ترقی معکوس یعنی تنزل +

مُعَلّا - مُعَلّٰی - ع - صفت :- بلند کیا گیا - عالی - بلند - رفیع - اونچا + بزرگ - معظم جیسے مزاجِ مُعلّٰے - اُردوئے معلّٰے - مشکوئے معلّٰے وغیرہ +

مُعَلّق - ع - صفت :- لٹکا یا ہوا - ادھر - آویزاں - لٹکا ہوا +

مُعَلِّم - ع - اسم مذکر :- علم سکھانے والا - اخوند - اُستاد - ادیب - گُرو - پاٹک - پنڈت - پادھا - مُلّا - مولوی - ٹیچر - منشی - مدرّس - میاں جی +

مُعَلِّم المَلَکُوت - ع - اسم مذکر :- شیطانِ رجیم جو پہلے فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا +

مُعَلِّمِ اوّل - ع - اسم مذکر :- ارسطو - چونکہ علمِ حکمت کو سب سے پہلے حکیم ارسطو نے قیدِ کتابت میں لاکر پڑھانا شروع کیا تھا اور اُس سے پیشتر تمام حکما علمِ حکمت کو زبانی سکھایا کرتے تھے پس اسی وجہ سے معلّمِ اوّل اُسکا لقب پڑ گیا - منطق کا موجد یہی حکیم ہے +

مُعَلِّمِ ثانی - ع - اسم مذکر :- حکیم ابو نصر فاریابی کا لقب کیونکہ اسنے یونانی کُتبِ حکمت کا جنہیں ارسطو وغیرہ تصنیف کر گئے تھے عربی میں ترجمہ کر کے تعلیم دینی شروع کی تھی +

مُعَلِّمِ ثالث - ع - اسم مذکر :- حکیم بو علی سینا مصنفِ قانون کا لقب جسنے فارابی کے بعد سب سے زیادہ تصنیفت کی بلکہ اُسکی تصانیف کو بھی بہم پہنچا کر ترتیب دیا - اس شخص کی تصنیف سے سو کتابوں کے قریب ہیں - یہ حکیم ۳۷۰ھ میں پیدا ہو کر ۵۸ برس کے بعد ۴۲۸ھ میں اس دارِ فانی سے رُخصت ہوا +

مُعَلِّمَہ - ع - اسم مؤنث :- پڑھانے والی عورت - اُستانی - آتو +

مُعَلِّمی - ع - اسم مؤنث :- معلّم گری - مدرّسی - لڑکوں کے پڑھانے کا پیشہ + اتالیقی

مَعلُول - ع - صفت :- علت کیا گیا - (۱) وہ شے جسکا کوئی باعث اور سبب ہو - وہ چیز جسے علّت اور سببوں سے ثابت کریں - فارسی والے اسے علیل لو - بیمار کے معنی میں بخلافِ عربی استعمال کرتے ہیں (۲) علمِ منطق میں نتیجہ - ثمرہ - پھل - حاصل +

مَعلُوم - ع - صفت :- (۱) جانا گیا - علم کیا گیا - تمیز کیا گیا - (۲) اُگھڑا - نمودار - ظاہر - پرگھٹ - آشکارا - روشن - واضح - (۳) مشہور - معرُوف (۴) - بجائے نفی - نہیں + ختم شد - ہو چکا ؎

ایک ہی بار سے دم ناک میں آیا ہے کہیں زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار سلے (حکیم برق علی)
ترے آگے تو فروغِ رُخِ روشن معلوم دیکھئے نقطۂ شک یوسفِ کنعانی پر (نسیم دہلوی)
ربط جو چاہئے بیدار سو اُس سے معلوم مگر اتنا کہ مُلاقات چلی جاتی ہے + (بیدار)

معم

(۵) مجہول کا نقیض - معرُوف وہ فعل جسکا فاعل معلوم ہو + وہ عدد جسکی قیمت معلوم ہو - جانی ہوئی مقدار +

معلُوم کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) دریافت کرنا - کھوج لگانا - پتا لگانا (۲) سمجھنا - جاننا - بوجھنا - خیال میں لانا - (۳) تاڑنا - پہچاننا - شناخت کرنا - تمیز کرنا - (۴) آزمایش کرنا - امتحان کرنا - جانچنا - پرتانا +

معلُوم نہیں - ا - محاورہ :- خدا جانے - خبر نہیں - کیا جانے - کیا معلوم - کیا خبر - میں نہیں جانتا +

معلُوم نہیں تم کون ہو - ا - محاورہ :- تجاہلِ عارفانہ یعنی بہت خُوب آپ ہی تو ہیں +

معلُوم ہوتا ہے - ا - محاورہ :- نظر آتا ہے - دکھائی دیتا ہے - سُوجھتا ہے - خیال گزرتا ہے - قیاس کہتا ہے +

معلُوم ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) ظاہر ہونا - چال کھلنا - واقفیت ہونا - بھید کُھلنا - قلعی کُھلنا + ؎

دل مرا لیکے مکرنے لگے معلوم ہوا مال اسطرح سے یہ آپنے سب کا مارا (ظفر)

(۲) خبر پڑنا - وقت پیش آنا - قدرِ عافیت کُھلنا جیسے وہاں جاؤ تو معلوم ہو (۳) سزا ملنا - پاداش کو پہنچنا جیسے ؎ معلوم ہوگا حشر کو پینا شراب کا (۴) سُوجھنا - دکھائی دینا - نظر آنا - سُوجھ پڑنا - جان پڑنا جیسے ان باتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن نفع کو سو بیٹھیں گے (۵) پہچان میں آنا - شناخت ہونا - تمیز ہونا - (۶) آنکھوں سے دکھائی دینا - بصارت ہونا (۷) محسوس ہونا - حس میں آنا - حواسِ خمسہ کے وسیلہ سے جانا جانا - (۸) خیال گزرنا - خیال میں آنا - (۹) قیافہ یا تجربہ سے دل میں نتیجہ پیدا ہونا +

معلُومات - ع - اسم مؤنث :- (معلوم کی جمع) واقفیت + تجربہ + علمی لیاقت - تبحر + محسوسات + علم - گیان - ودّیا +

مَعلُومہ - ع - صفت :- جانی گئی - جس کا حال پہلے سے معلوم ہو +

مُعَلّٰے - ع - صفت :- دیکھو (مُعلّا) جیسے مزاجِ معلّٰے - اُردوئے معلّٰے +

مُعَلّٰے القاب - ع - صفت :- بڑے القاب - اعلیٰ مرتبہ - عالیجاہ جیسے نوّاب معلّٰے القاب +

مُعَمّا - ع - اسم مذکر :- (۱) لغوی معنی پوشیدہ شدہ - مخفی - مُبہم + کور و نابینا کردہ شدہ (۲) چیستاں - پہیلی - لغز - نغز - وہ بات جو بطریق رمز بیان کی جائے + وہ کلام جسمیں کسی کا نام بطور یا بسلم بیان کریں یا الفاظ کے معانی پر دلالت نکریں بلکہ بطریقِ رمز ؎

اسیرِ زلفِ خوباں خضر بھی ہیں معمّا ہے یہ عمرِ جاوداں میں (ذکی)

(۳) پیچیدہ بات - پیچیدہ مسئلہ - پیچیدہ مسئلہ - اُلجھا ہوا مسئلہ - عقدۂ سربستہ +

اسم

مُعَمّا حل کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) پہیلی کی بوجھنا (۲) پیچیدہ بات کو سلجھانا۔ عقدہ کشائی کرنا۔

مُعَمّا حل ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) پہیلی یا چیستاں کا جواب نکلنا یا بیان ہونا (۲) کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ یا اہم معاملہ سُلجھنا + پوشیدہ رمز یا گاہی ہونا۔ بھید کُھلنا +

مُعَمّا کُھلنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ عقدہ کُھلنا۔ راز فاش ہونا۔ پوشیدہ رمز کا ظاہر ہونا۔ مشکل حل ہونا۔ عقدۂ لاینحل کا حل ہونا ؎

دل کے نہ کھلنے سے یہ مُعَمّا کُھلا مجھے کھلتی نہیں ایک یہ مری تقدیر میں گرہ + (زکی)

صحبتِ زُلف سے ہو دل صد چاک یہ مُعَمّا کُھلا ہے شانہ سے + (〃)

مِعْمار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عمارت بنانے والا۔ راج۔ مستری۔ میرِ عمارت +

مِعْمارِی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) عمارت سازی۔ راجگیری۔ خانہ سازی۔ تعمیر (۲) دُرستی۔ ترمیم ؎

ہرچند کہ ہیں خانہ برانداز وہ آنکھیں پر شکر کہ غافل نہیں معماریِ دل سے + (مُصحفی)

مُعَمَّر۔ ع۔ صفت:۔ عُمر رسیدہ۔ بُوڑھا۔ کُہن سال +

مَعْمُور۔ ع۔ صفت:۔ (۱) آباد۔ بسا ہوا۔ گلزار (۲) پُر۔ بھرا ہوا۔ لبالب۔ لبریز۔ بھرپور۔ بھرا پُرا۔ مالامال ؎

معمور ہوں شوخی سے شرارت سے بھری ہو دھانی مری پوشاک ہے میں سبز پری ہوں (امانت)

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمنِ ناز بجھنے تو وہاں شمع کو گریاں نہیں دیکھا (داغ)

(۳) ف۔ بند۔ مقفل (غیر ملک کے صاحب لوگوں نے اسے ماخوذ خیال فرما کر ڈکشنریوں میں مقرر ہونے کے معنی بھی لکھے ہیں)

مَعْمُور کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ بھرنا۔ پُر کرنا + آباد کرنا۔ بسانا + بند کرنا۔ مُوندنا۔ بھیڑنا۔ کُنڈی لگانا +

مَعْمُور ہو جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ بند ہو جانا۔ بھڑ جانا۔ مُند جانا۔ کُنڈی لگ جانا (دروازہ کے ساتھ بولتے ہیں) ؎

قسمت تو دیکھ شیخ کہ جب لہر آئی تب دروازہ شیر خوانی کا معمور ہو گیا + (رسیر)

بھٹکی پھرے ہے کب سے خدایا مری دُعا دروازہ کیا قبول کا معمور ہو گیا + (〃)

مَعْمُورَہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) آبادی۔ بستی (۲) زمین مزروعہ۔ کاشت کی ہوئی زمین۔ بوئی ہوئی زمین

مَعْمُول۔ ع۔ صفت:۔ (۱) عمل کیا گیا (۲) ورد۔ نیم۔ وہ بات جو روزمرہ کی جائے (۳) ف۔ اسم مذکر) عادت۔ ڈھب۔ محاورہ۔ ربط (۴) ف۔ اسم مذکر) دستور۔ قاعدہ + ریت۔ رسم۔ طریقہ۔ ضابطہ۔ مدتیہ۔ سررشتہ۔ رواج +

مَعْمُول باندھنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ دستور باندھنا۔ روتیا اختیار کرنا۔ وطیرہ باندھنا +

مَعْمُول بندھنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ دستور بندھنا + ورد ہونا +

مَعْمُول کے دن۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (ع) ایام کے دن۔ حیض آنے کے دن۔ کپڑوں سے ہونے کے دن + پھول آنے کے دن +

مَعْمُول کے دن ٹل جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (ع) حیض کے دن کا ٹل جانا۔ حیض نہ آنا + پیٹ رہ جانا۔ پیٹ رہ جانے کی علامت ظاہر ہونا + ؎

ہر مہینے میں گُھناتے تھے مجھے پُھول کے دن بارے اب کے تو مرے ٹل گئے معمول کے دن (رنگین)

معنی

مَعْمُولی۔ ع۔ صفت:۔ مُقررہ + رسمی + مروّجہ + حسبِ عادت +

مَعْمُولی خرچ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُقررہ خرچ۔ روزمرّہ کا خرچ۔ بندھا ہوا خرچ +

مَعْمُولی کارروائی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سررشتہ کی کارروائی۔ بندھی ہوئی کارروائی۔ ضابطہ کی کارروائی +

مُعَنْبَر۔ ع۔ صفت:۔ عنبر کیا گیا۔ عنبر آمیز + عنبر کی خوشبو سے بسا ہوا۔ معطّر۔ خوشبو ناک۔ جیسے زُلفِ معنبر +

مَعْنَوِی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) منسوب بہ معنی۔ باطنی + اندرونی + ذاتی۔ حقیقی۔ اصلی + مجازی کا نقیض۔ واقعی۔ تحقیقی۔ تحقیقی + مفہومی۔ تصوری۔ ابہامی (۲) علم بدیع کی دُوسری قسم جس میں صنعتِ ابہام۔ تحمل الضدّین۔ تاکید المدح بمایشبہ الذم۔ حُسنِ التعلیل۔ تجاہل العارف۔ مُبالغہ۔ لف و نشر۔ تلمیح۔ التفات۔ معمّا۔ لغز۔ مراعات النظیر وغیرہ صنعتیں داخل ہیں +

مَعْنی یا مَعْنے۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لُغوی معنی قصد کردہ شدہ۔ جائے قصد کردن۔ جائے خواستن + مقصد۔ ارادہ۔ مطلب۔ منشا۔ ارتھ۔ مدّعا۔ پرپوجن۔ مُراد۔ غرض۔ منورتھ۔ مرم (۲) علمِ بیان (۳۔ ف) سبب۔ وجہ۔ باعث۔ جیسے کیا معنی کہ تم نہیں آئے یعنی کیا سبب (۴) باطن۔ اندرونہ (۵) حقیقت۔ اصلیت۔ ماہیت۔ مجاز کا نقیض۔ جب اربابِ معنی کہینگے تو صاحبِ باطن یا عارف یا حقیقت شناس سے مُراد ہوگی (یہ لفظ عربی میں الف مقصورہ کی صورت بشکل یا لکھا پڑھا اور بولا جاتا ہے مگر اُردو اور فارسی والے یائے معروف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں)

مَعْنی بیان کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ مطلب بیان کرنا۔ ارتھ کرنا۔ ترجمہ کرنا۔ سمجھانا۔ بتلانا +

مَعْنی دینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) معنی رکھنا (۲) دلالت کرنا۔ جتانا جیسے یہاں یہ لفظ فلاں معنی دیتا ہے +

معنیں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ معنی کی جمع۔ بیانات۔ مطالب۔ مقاصد جیسے اس لفظ کے بہت سے معنیں ہیں +

مَعْہُود۔ ع۔ صفت:۔ (۱) عہد کیا گیا۔ اقرار کیا گیا۔ مشروط۔ ٹھہرا گیا۔ بمقتضے قول و قرار کے موافق (۲) معمولی۔ مقرری۔ جیسے مسکنِ معہود (۳) قدیم۔ پُرانا۔ (۴) مشہور۔ معروف۔ نامور۔ نامی۔ نامزد +

مِعْیار۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کسوٹی۔ محک۔ کھرا کھوٹا دیکھنے کا پتھر (۲) سونا چاندی تولنے کا کانٹا (۳) اندازہ۔ قاعدہ۔ پیمانہ۔ نصاب (۴) پرکھ جانچ +

مَعِیَّت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ہمراہی۔ ساتھ + یارکابی +

مَعِیْشَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زندگی۔ زندگانی۔ جینا۔ زیست + عیش +

معی

(۲) وجہ معاش۔ روزگار۔ رزق۔ وہ چیز جس سے زندگی گزاریں ؎

یاں ذکرِ معیشت وہاں دغدغۂ حشر   آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے (سودا)

مُعِین۔ ع۔ صفت:۔ مددگار۔ معاون۔ مدد کرنے والا +

مُعین و مددگار۔ ع + ف۔ صفت:۔ (سرو مترادف) ممدّ و معاون +

مُعَیَّن۔ ع۔ صفت:۔ (۱) مقرر کیا گیا۔ ٹھہرایا گیا۔ مشہور۔ معمول کیا گیا جیسے مقدارِ معیّن (۲) مقررہ۔ مفروضہ (۳۔ اقلیدس) وہ شکل جس کے چاروں اضلاع تو برابر ہوں لیکن زاویے قائمہ نہ ہوں گویا پچکا ہوا مربع +

مُعَیَّن کرنا۔ فعل متعدی:۔ مقرر کرنا۔ ٹھہرانا۔ قائم کرنا +

مُعَیَّن ہونا۔ فعل لازم:۔ ٹھہرنا۔ قرار پانا۔ مقرر ہونا جیسے وقت کا معیّن ہونا۔ تنخواہ کا معیّن ہونا +

مَعیُوب۔ ع۔ صفت:۔ عیب دار۔ عیب کیا گیا + بُرا۔ عیبی۔ نکھد۔ نکما + ناقص الخلقت۔ کنوڈا + ہجو کیا گیا۔ عیب زدہ۔ قابلِ شرم۔ باعثِ خفت موجبِ سبکی +

مُغ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ آتش پرست۔ مجوس +

مُغ بچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مجوسی لڑکا۔ آتش پرست کا بچہ (۲) خوبصورت لڑکا (۳) کلال کا لڑکا۔ کلال کا بچہ۔ مے فروش کا بیٹا (۴۔ ھ) بھنگ نوشوں کی اصطلاح میں بھنگ کا بیج۔ تخمِ بنگ +

مُغار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ غار۔ گڑھا + پہاڑ کی کھوہ + گپھا۔ گوہا + کھڈ۔ گھاٹی۔ جھیرا بڈھا۔ گھاٹی +

مُغاک۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (مُغ بمعنی گڑھا و آک کلمۂ نسبت) دیکھو (مُغار) (یہ لفظ حسبِ قاعدہ بفتح میم ہونا چاہیئے کیونکہ مَغ بفتح میم کے معنی گڑھا ہیں لیکن فارسی اُردو کتابوں میں زیادہ تر بضمِ میم پایا جاتا ہے) +

مُغالَطہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ غلطی میں ڈالنا۔ دھوکا۔ فریب۔ دغا۔ چھل بل۔ مکر فند۔ دم جھانسا۔ بتا۔ جُل + بھگل + سہو۔ بھول چوک +

مُغالطہ دینا۔ فعل متعدی:۔ دھوکا دینا۔ گمراہ کرنا۔ بتا دینا +

مُغالطہ ڈالنا۔ فعل متعدی:۔ غلطی ڈالنا۔ شبہ ڈالنا جیسے عید کے چاند میں ہمیشہ لوگ مغالطہ ڈال دیتے ہیں +

مُغاں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُغ کی جمع۔ آتش پرست لوگ (۲) واحد بھی آتا ہے ؎

کیا مُغاں بھی ہے خیر کا پتلا   مے پیاسے پلائے جاتا ہے (میر مہدی حسن مجروح)

(۳) آذر۔ بائیجان کے ایک ملک کا نام +

مُغایَرَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ غیریت۔ دوئی۔ اجنبیت۔ باہم غیر ہونا۔ مخالفت۔ جدائی۔ فراق +

مغ

مُغتَنَم یا مُغتَنَمہ۔ ع۔ صفت:۔ غنیمت سمجھا گیا + غنیمت جانا گیا۔ غنیمت۔ نعمتِ غیر مترقبہ + مالِ مُفت + قابلِ قدر۔ نادر سے نادر + نہونے سے ہونا بہتر +

مُغتَنَمات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مُغتنم کی جمع +

مَغرِب۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) سورج کے چھپنے کی جگہ۔ پچھّم۔ غرب (۲) افریقہ کا شمالی ساحل جہیں مراکو۔ بربر۔ واقع ہے + ملک شام (۳۔ ھ) سورج چھپنے کا وقت۔ شام سنجا۔ جھٹ پٹا جیسے مغرب ہوتے ہی آنا۔ مغرب کو ملنا +

مغرب کی نماز۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ نمازِ شام۔ وہ نماز جو مسلمان لوگ سورج چھپنے کے وقت تین رکعت میں ادا کرتے ہیں +

مَغرِبی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) مغرب کا۔ پچھّم کا۔ پچھمی۔ شامی۔ جیسے مغربی ساحل۔ مغربی لوگ۔ مغربی باشندہ۔ (۲) مُہر۔ اشرفی (چونکہ مغرب کا سونا خالص و عمدہ ہوتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا)

مُغَرَّق۔ ع۔ صفت:۔ لغوی معنی پانی میں ڈوبا ہوا + جگمگاتا ہوا۔ جھکول۔ سونے یا چاندی میں لپا ہوا۔ سر سے کا لدا۔ دمکتا ہوا +

مَغرُور۔ ع۔ صفت:۔ متکبّر۔ ابھمانی۔ گربوان۔ مدمّغ۔ نخوت شعار۔ خود بیں۔ خود پرست۔ گھمنڈی ؎

غیر کی بات پہ چلتا ہے وہ اب تو رات دن   کب زمیں پر پاؤں پڑتا ہے مرے مغرور کا (مرزا ارشد)

مغرور ہونا۔ فعل لازم:۔ متکبر ہونا۔ گھمنڈ میں آنا۔ اترانا۔ شیخی میں آنا۔ متّغ ہونا۔ ملغدار بننا۔ گربوان ہونا ؎

فرطِ الفت سے مری بات بگڑتی ہی گئی   جوں جوں چاہا انہیں وہ اور بھی مغرور ہوئے (مصحفی)

مغروری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (عوام) غرور۔ تکبّر۔ نخوت۔ گھمنڈ۔ دماغ۔ ابھمان جیسے بیوی بیٹیاں چھپر کھٹ میں لیٹیاں مارے مغروری کے جواب دیتیاں (لڑکیوں کے کھلانے کا فقرہ) +

مَغز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بھیجا۔ دماغ (عوام بفتح ثانی بولتے اور مرکبات میں بھی کہتے ہیں) ؎

اُس گل کے داغِ عشق نے ایسا کیا گداز   گھل گھل کے مغزِ شمع کے سر سے نکل گیا (صبا)

(۲) گری + کسی چیز کا اندرونی حصہ + گودا۔ جیسے مغزِ فلوس (۳۔ مجازاً) عقل۔ سمجھ۔ فہم۔ گیان۔ بُدھ۔ فراست۔ جیسے انکو ذرا بات سمجھنے کا مغز نہیں (۴۔ ھ) تہ۔ انجام۔ جزو۔ اصل۔ تت۔ خلاصہ۔ مادّہ۔ مغزِ سخن جیسے بات کے مغز کو پہنچنا دشوار ہے (۵۔ ھ) تکبّر۔ نخوت۔ غرور۔ دماغ۔ گھمنڈ۔ گرب۔ عجب۔ ابھمان (۶) ایک قسم کا عمدہ موتی +

مغز اُڑ جانا۔ فعل لازم:۔ دماغ پریشان ہو جانا۔ بدبو یا شور سے دماغ پریشان ہونا +

مغز اُڑانا۔ فعل متعدی:۔ دماغ پریشان کرنا۔ بک بک سے مغز چاٹنا +

مغز اُڑنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ دماغ پریشان ہونا۔ دماغ پھٹنا۔ غل یا شور سے اوسان ٹھکانے نہ رہنا ٭

مغز بھنّانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دماغ چکرانا۔ سر چکرانا۔ کسی بدبو یا تیز خوشبو سے دماغ پریشان ہو جانا ٭

مغز بھونکانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ سر مارنا۔ دیر تک سمجھانا۔ سر پھرانا۔ سمجھانا ٭

مغز پچانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مغز پچی کرنا) ٭

مغز پچی کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ مغز پھرانا۔ دیر تک سمجھانا۔ سر مارنا۔ بہت کچھ بک بک کرنا۔ مغز مارنا۔ بحث و تکرار کرنا ٭

مغز پھرانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مغز بھونکانا)

مغز چاٹنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دماغ کھانا۔ بک بک کرنا۔ چبڑ چبڑ کر کے دماغ خالی کر دینا۔ جان کھانا۔ باتوں میں دق کرنا ٭

مغز چٹ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ بکّی۔ بکواسی۔ بک بک کرنے والا۔ بکوادی ٭

مغز چٹّی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ بکواس۔ بک بک۔ جھک جھک ٭

مغز چٹّی کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مغز چاٹنا) ٭

مغز چلانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ پھسلانا۔ دماغ چلانا۔ مدمّغ بنانا۔ بہکانا۔ بڑھانا۔ جیسے تمنے تعریف کر کر کے اُسکے مغز چلا دیئے ٭

مغز چلنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) اِترانا۔ بہکنا۔ بڑھکر چلنا۔ مدمّغ ہونا (۲) دیوانہ ہونا۔ پاگل ہونا ٭

مغز خالی کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مغز بھونکانا) ٭

مغز سے اُتارنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دماغ سے نئی بات پیدا کرنا۔ دماغ سے بات نکالنا۔ دُور کی کہنا۔ سوچکر عمدہ بات نکالنا ٭

مغز سے نکالنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو (مغز سے اُتارنا) (۲) منی دفع کرنا (۳) کوئی بات دماغ سے دُور کرنا ٭

مغز کا۔ ف۔ صفت :۔ دماغ سے منسوب ٭ دماغ کا ٭ دماغدار۔ جیسے وہ بڑے مغز کا آدمی ہے ٭ سمجھدار۔ عالی دماغ ٭

مغز کو چڑھ جانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) کسی نشہ یا تمباکو وغیرہ کا دماغ میں جاکر تیزی کرنا۔ (۲) مدمّغ ہوجانا۔ اِترا جانا۔ (۳) پاگل ہوجانا۔ دماغ کو بخارات پہنچنا

مغز کو چڑھنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) نشہ ہونا۔ خمار ہونا ٭ مستی ہونا (۲) نخوت ہونا۔ مغرور ہونا۔ دماغ میں سمانا۔ (۳) پاگل ہونا۔ باؤلا ہونا ٭ دماغ کو بخارات چڑھنا ٭

مغز کھانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ بک بک سے دماغ پریشان کرنا۔ بکواس کرنا۔ بکواد کرنا۔ بیہودہ باتوں سے دق کرنا۔ لاطائل باتیں بنانا۔ مغز چاٹنا ؎

ناصحا مغز کھا نہ بک بک کے ۔ بات کرتا نہیں میں جاہل سے ۔ (امانت)

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جبتک ۔ مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں (ذوق)

مغز کے کیڑے اُڑانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دماغ پریشان کرنا۔ سر پھرانا۔ بک بک سے دردِ سر کرنا۔ بکواس کرنا ؎

مرے مغز کے بس اُڑاؤ نہ کیڑے ۔ سُناؤ نہ اپنی یہ بولی کھا رو ٭ (رنگین)

مغز کے کیڑے جھڑنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ دماغ جھڑنا۔ غرور ڈھینا۔ مغز کی کیل نکلنا۔ سزا پانا۔ ٹھیک بننا۔ سیدھا ہونا۔ درست ہونا ٭

مغز کے کیڑے نہ اُڑاؤ۔ ف۔ محاورہ :۔ ع۔ دماغ نہ کھاؤ۔ بک بک مت کرو بہت مت بولو۔ دماغ پریشان نہ کرو ٭

مغز کی کیل نکلنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ دماغ جھڑنا۔ غرور ڈھینا ٭

مغز کی نکلنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ منی کا دماغ سے خارج ہونا۔ جوشِ شہوت فرو ہونا۔ سارا جوش اور ولولہ جاتا رہنا ٭

مغزی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ پتلی گوٹ ٭ کور ٭

مِغفَر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ خودِ آہنی۔ لوہے کا ٹوپ جو لڑائی کے وقت پہنایا جاتا ہے ٭

مَغفِرَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ بخشش گناہ۔ عفوِ تقصیر۔ نجات۔ چھٹکارا۔ رستگاری۔ رہائی۔ خلاصی۔ معافی۔ برّیت۔ مخلصی ؎

یہی تو وسیلہ ہے اک مغفرت کا ۔ ہمیشہ گنہگار اللہ رکھّے ٭ (مؤلف)

مَغفُور۔ ع۔ صفت :۔ بخشا گیا۔ مغفرت کیا گیا۔ مرحوم۔ مبرور۔ بیکنٹھ باشی۔ جنّتی۔ بہشتی ٭ مجازاً متوفّی۔ فوت شدہ ٭

مُغُل۔ ف۔ اسم مذکر :۔ صحیح (بواؤ معدولہ مغول) (۱) ساداتِ ولایت ترکوں کے ایک عمدہ فرقہ کا نام۔ تاتاری (۲) بعض فرہنگ نویسوں نے شریر کے معنی بھی لکھے ہیں۔ (۳) مسلمانوں کا تیسرا فرقہ جو پٹھانوں سے افضل خیال کیا جاتا ہے (کشف اللغات نے بمعنیٔ ایک درشت خلقت شکل۔ بے رحم کینہ کش ملک مسلمان کُش قوم کا نام لکھا ہے جن میں سے اکثر مسلمان ہوکر محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لے آئیں۔ اُردو والے بمعنی دوم استعمال کرتے ہیں جیسے کھائی مُغل کی ماہری اب کہاں جائیگی باہری ٭

مُغل پٹھان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ اوّل معلوم دوم ایک کھیل کا نام جو خانے کھینچکر سولہ کنکریوں سے کھیلا جاتا ہے ٭

مُغل پٹھان لڑنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (اطفال) پکتی ہانڈی میں سے جو آواز نکلتی ہے اُسے مُغل پٹھان لڑنا کہتے ہیں۔ مجازاً کھدبد ہونا۔ کھدبد ہونا ٭

مُغلا۔ ف۔ اسم مذکر :۔ مُغل کی تصغیر یا تحقیر جیسے مار لیا ہے مُغلے کو۔ بھنگڑوں کا وہ فقرہ جو اُنہوں نے نادرشاہ کے مرجانے کی نسبت غلط بیان کرکے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا تھا جس سے اُسنے جل کر قتلِ عام کا حکم دیا ٭

مغل

مُغلانی - ا - اسم مؤنث (۱) قوم مغل کی عورت (۲) درزن - کپڑے سینے والی عورت خیاطہ سے
لاں انگیا جو رسے واسطے سی مغلانی اپنے گھڑاپے پر اترا کے سلتی مغلانی + انگیین)
(۳) ماما - ملازمہ - خادمہ - حرم سرائے میں رہنے والی ملازمہ +
(اصل میں اُس عورت کو کہا کرتے تھے جو خاندان مغلیہ میں اُنکی خاص وضع اور تراش کے حسب
نمونہ ولایت یعنی ترکستانی کپڑے سیا کرتی تھی رفتہ رفتہ اُن عورتوں کو کہنے لگے جو امرا کے گھر یا
محل میں صرف کپڑے سینے پر نوکر رہتی ہیں) +

مُغلانیاں - ا - اسم مؤنث :- مغلانی کی جمع (۱) قوم مغل کی عورتیں (۲) سینے
پرونے کی نوکری کرنے والی عورتیں - درزنیں +

مُغلائی - ا - تابع فعل :- (۱) مغلوں کی طرز یا فیشن کا (۲) مغلوں کی روش اور طرز کی چیز +

مُغَلَّظ - ع - صفت :- (۱) موٹا - سطبر + درشت - سخت - گندہ + دبیز - (۲)
سیلا - گدلا - گندا - (۳) رقیق کا نقیض - گاڑھا - جما ہوا - (۴) نجس - ناپاک +

مُغَلَّظات - ع - اسم مؤنث :- مغلظ کی جمع - قابل شرم باتیں - موٹی موٹی گالیاں
فحش باتیں - خراب باتیں - بجتی باتیں - بری باتیں - رذالی باتیں +

مغلظات بکنا - ا - فعل لازم :- گالیاں بکنا - فحش باتیں زبان پر لانا - رذالی
باتیں کرنا - مادر خواہی کرنا +

مغلظات سُنانا - ا - فعل متعدی :- فحش گالیاں دینا - موٹی موٹی گالیاں
دینا - مادر خواہی کرنا - کھلی کھلی گالیاں دینا + تھتک کرنا +

مُغلَق - ع - صفت :- (۱) بند کیا ہوا دروازہ - دربستہ + مُقفل - تالا لگایا ہوا
(۲) ادق - وہ کلام جسکے معنی مشکل سے سمجھ میں آئیں - مشکل کلام - پیچیدہ بات -
دقیق بات - سخت اور دور از فہم الفاظ جیسے مغلق عبارت - مغلق اشعار وغیرہ +

مُغَلِّم - ع - صفت :- اغلامی - اغلام کرنے والا - لوطی + شاہد باز +

مغلوب - ع - صفت :- غلبہ کیا گیا + عاجز - ہارا ہوا - زیر - مفتوح + دبا ہوا +

مغلوب الغضب - ع - صفت :- غصے کے بس میں آیا ہوا - وہ شخص جو جلد
غصے ہو جائے - وہ شخص جسکی ناک پر غصہ دھرا ہوا ہو - ذرا سی بات پر خفا
ہو جانے والا + بد مزاج - غصیل - غضبناک - تیز مزاج - تند مزاج - وہ شخص
جسکی طبیعت میں خشونت ہو +

مغلوب کرنا - ا - فعل متعدی :- عاجز کرنا - دبانا - ہرانا + زیر کرنا - مطیع کرنا -
تابع کرنا - بس میں کرنا - فتح کرنا + تھکانا +

مغلوبیت - ع - اسم مؤنث :- عاجزی - دباؤ - اطاعت - محکومیت - فرماں برداری +

مُغلئی - ا - صفت :- (۱) مغلائی کا مخفف - مغل سے منسوب - مغلوں کی وضع کا (۲) لیسدار - وہ چیز جو پیس کر لئی ہو جائے
(۲) مغلیان کی حکومت - تیموریہ حکومت کا زمانہ (۳) حیدرآباد دکن کی ریاست - ملکی حکومت در زمین جیفضی کہا جاتا

منی

مُغلئی ٹوپی - ا - اسم مؤنث :- ایک قسم کی خاص گوشہ دار ٹوپی - ایک قسم کی
کلاہ - اونچے اونچے گوشوں کی ٹوپی +

مُغلئی ہاڑ - ا - اسم مذکر :- زبردست ہڈی - مضبوط ہڈی - چوڑی چکلی ہڈی جیسے
اس شخص کے تو مغلئی ہاڑ ہیں یعنی چوڑی چکلی اور مضبوط ہڈی کا آدمی ہے +

مُغلی - ا - صفت :- (۱) مغلوں سے منسوب - مغلوں کی طرز کا (۲) اسم مؤنث
ایک مرض کا نام جو اکثر بچوں کو ہوتا اور اُس سے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو کر غش
آجاتا ہے کیڑے آنے کا مرض + پسلی کا خلل - اُم الصبیان +

مُغلی بیماری - ا - اسم مؤنث :- وہ بیماری جسمیں بچے کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے
ہو جاتے ہیں - اُم الصبیان - ایک قسم کی مرگی + پسلی کا خلل - کیڑے آنے کا
مرض - مسان کا روگ +

مُغلی پیچ - ا - اسم مذکر :- مغلیہ داؤ گھات - مغلوں کی سی عیاری - مغلوں کی سی چالاکی +

مُغلی گھُٹّی - ا - اسم مؤنث :- ایک قسم کی خاص گھٹی جو مغلوں میں بچہ پیدا
ہونے پر اُسکا پیٹ صاف کرنے کے واسطے دی جاتی تھی - ہندوستانی گھٹی
میں بہت سی الم غلم چیزیں ہوتی ہیں مگر اسمیں صرف ادویات ذیل سے کام
لیتے ہیں - بڑی ہڑ - چھوٹی ہڑ - منقے - باؤ بڑنگ - باؤ کھمبہ - عناب - سونف -
گلاب کے پھول - گلاب کا زیرہ - نرکچور - انار کلی - املتاس - مصری - بعض
لوگ بڑی چھوٹی ہڑ کی بجائے بادام اور اجوائن ڈال دیتے ہیں اور اگر گرمی کا
موسم ہوتا ہے تو نرکچور اور اجوائن یہ دو چیزیں نکال ڈالتے ہیں +

مُغلیہ - ف - صفت :- (۱) مغلوں کے خاندان سے منسوب - مغلوں سے متعلق -
جیسے مغلیہ خاندان - مغلیہ سلطنت وغیرہ - (۲) مغل قوم کے آدمی +

مَغمُوم - ع - صفت :- غمگین - دلگیر - ملول - رنجیدہ - حزین - محزون - آزردہ -
دردمند - غم زدہ + اُداس - پریشان خاطر +

مُغَنّی - ع - اسم مذکر :- گانے والا - گویا - ڈوم - کلاونت +

مُغَنّیہ - ع - اسم مؤنث :- گانے والی - ڈومنی - میراثن +

مُغَیلان - ع - اسم مذکر :- کیکر - ببول - ایک قسم کے خاردار درخت کا نام
ہمارے دوست سیاح فارس نے لکھا ہے کہ ہمنے ایران میں جو اِس نام کا درخت
دیکھا تو وہ ببول اور کیکر کے علاوہ ہے (یہ لفظ مخفف ہے مغیل کی جمع نہیں ہے البتہ بعض
فرہنگ نویسوں کی رائے میں اُم بمعنی ماں جو مقارنت و مجاورت کے لئے بھی آتا ہے - اور
غیلان جمع غول بمعنی بھوت سے مرکب ہے یعنی بھوتوں کی ماں یا بھتنوں کے رہنے کی جگہ کثرت استعمال

مفا

استعمال سے بعض کمر تہا اسکا پیش ہیم پر آگیا چونکہ یہ درخت اکثر بیابانوں میں ہوتے ہیں اس سبب سے بعض قوموں کا خیال ہے کہ اسپر بھوت پریت رہا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

مَفَاتِیح۔ ع۔ اسم مؤنث :- مِفتاح کی جمع۔ کنجیاں۔ تالیاں۔ چابیاں +

مُفَاجَات۔ ع۔ صفت :- ناگاہ۔ یکایک۔ اچانچک۔ اچانک۔ دفعۃً۔ بے جانے جیسے مرگِ مفاجات +

مُفَاخَرَت۔ ع۔ اسم مؤنث :- فخر و نازش۔ بڑائی۔ شیخی۔ لن ترانی۔ تعلی۔ لاف زنی۔ ڈینگ۔ تُون + کسی ہنر پر اترانا +

مُفَارَقَت۔ ع۔ اسم مؤنث :- جدائی۔ بچھوا۔ ہجر۔ مہاجرت۔ فرقت۔ علیحدگی +

مَفَاسِد۔ ع۔ اسم مؤنث :- مُفسِد کی جمع۔ فساد۔ خرابیاں۔ بُرائیاں۔ فتنہ۔ جھگڑا +

مَفَاصِل۔ ع۔ اسم مؤنث :- مفصل کی جمع۔ بدن کے جوڑ۔ جوڑ بند۔ ہاتھ پاؤں کے بند۔ پیوند۔ گانٹھ۔ گرہ۔ پوری۔ عضو +

مُفَاصَلَہ۔ ع۔ اسم مذکر :- (۱) باہمی فرق۔ بُعد۔ دُوری۔ مسافت۔ انتر۔ فاصلہ (۲) وقفہ۔ دیر۔ وقت۔ عرصہ +

مُفَاوَضَات۔ ع۔ اسم مؤنث :- مفاوضہ کی جمع۔ مکتوبات۔ مراسلات۔ وہ خطوط جو بزرگوں یا برابر والوں کو لکھے جائیں۔ وہ خطوط جو اعلےٰ کی طرف سے ادنےٰ کو لکھے جائیں برخلاف مُراسلات +

مُفَاوَضَہ۔ ع۔ اسم مذکر :- خط۔ مکتوب۔ چٹھی۔ نامہ۔ وہ خط جو اعلےٰ کی طرف سے ادنےٰ کو لکھا گیا ہو +

مُفت۔ ف۔ تابع فعل :- (۱) بلاقیمت۔ بے مزد۔ بِن داموں۔ پھوکٹ۔ بلاعوض۔ سنیت۔ جیسے مُفت کا مال کسے نہیں سہاتا۔ تم سے مُفت خیرات تو کام نہیں لیتے جو تم اپنے ہاتھوں کا صدقہ بلاایسی بیگار تالیتی ہو (انگھوشیلی) یکتائیوں میں اگر وہ مہربان ہولے کیا مُفت جنس ہے یہ مری جان مول لے (سرور) (۲) ناحق۔ بے فائدہ۔ بے سُود۔ یونہیں۔ لاحاصل۔ ناحق۔ جیسے وہاں جاکر تو مُفت تھکے۔ تم نے تو اپنی عمر مُفت گنوائی (۳) اکارت۔ ضائع۔ رائیگاں۔ بیجا (۴) بلاوجہ۔ بلاسبب۔ بلاقصور۔ جیسے مُفت بدنام ہوئے (۵) بے محنت۔ بلامشقت۔ جیسے مالِ مُفت وہ مال جو بلامحنت حاصل ہوا ہو +

مُفت بَر۔ ف۔ صفت :- بلاعوض لیجانے والا۔ یونہیں لے لینے والا۔ مُفت خورہ
دل لیا پھر جان کے گاہک ہوئے ۔ بل بے تیری مُفت بری۔ زنظرِ (مصحفی)
وہ گو تاک میں ہے پر اس مُفت بر سے ۔ ابھی تک تو ہم دل بچائے ہوئے ہیں (مجروح)

مُفت خور یا مُفت خورا۔ ف۔ صفت :- بلامحنت و بلااجرت مال چٹ کرنے والا بِن داموں کھانے والا + بلاخرچی مزا اڑانے والا۔ طعام تلاش۔ ہوگی۔ مچھ۔ ہبو۔ بھوز۔ رکابی مذہب۔ طفیلی۔ ردٹ کھاوا +

مُفت دینا۔ ف۔ فعل متعدی :- بلاقیمت دینا۔ یونہیں دیڈالنا۔ بغیر مول لئے دینا
دل ہاں یہ بساط ہے اور تم ہو راہزن ۔ کیوں مُفت دیں تمہیں کوئی چوری کا مال ہے (ظہیر)

مُفت کی شراب۔ ف۔ اسم مؤنث :- مالِ مُفت۔ بِن داموں کی چیز
زاہد پیالہ تھام جھکتا ہے کس لئے ۔ اس مُفت کی شراب کے پینے کا ڈر نہیں (مجروح)

مُفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے یا قاضی نے بھی حلال کی ہے۔ ف۔ کہاوت :- یعنی بِن داموں ملے میں باشرع یا متشرع کو بھی حلال حرام کا خیال نہیں رہتا +

مُفت میں۔ ف۔ تابع فعل :- (۱) بلااجرت۔ بلاقیمت۔ بِن داموں۔ یونہیں۔ جیسے آج تو مُفت میں روٹی کھائی (۲) ناحق۔ بلاسبب۔ بلاقصور جیسے وہ غریب تو مُفت میں مارا گیا (۳) بیگار میں (۴) ناحق۔ بے سُود۔ ضائع۔ اکارت
جان بھی مُفت میں گئی مجروح ۔ دل لگانے کا کچھ مزا دیکھا؟ (مجروح)

مُفت میں کام کرانا۔ ف۔ فعل متعدی :- دباؤ سے کام لینا۔ بیگار میں کام لینا +

مُفت ہاتھ آنا۔ ف۔ فعل لازم :- بلامحنت و بلاکوشش حاصل ہونا۔ یونہیں مِل جانا + بِن داموں ہاتھ لگنا
مِنے ناکر کچھ نہیں غالب ۔ مُفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے (غالب)
قاضئ شہر بھی پی جائے مثل ہے مشہور ۔ مُفت آجائے اگر بے درم و دام شراب (نصیر)

مِفتَاح۔ ع۔ اسم مؤنث :- کنجی۔ تالی۔ چابی۔ قُفل کھولنے کا آلہ +

مُفتَتِح۔ ع۔ صفت :- (۱) فاتح۔ فتح کرنے والا۔ جیتنے والا۔ (۲) کھولنے والا۔ انشراح کرنے والا۔ وہ دوا جو سُدّوں کو رفع کرے جیسے مُفتّح سُدّۂ طحال +

مُفَتِّحَات۔ ع۔ اسم مؤنث :- وہ دوائیاں جو پتھری سُدّے وغیرہ کو گھلادیتی ہیں محلّلات

مُفتَخِر۔ ع۔ صفت :- فخر کرنے والا۔ شیخی کرنے والا۔ شیخی باز۔ ڈینگیا۔ لباڑیا +

مُفتَرِی۔ ع۔ صفت :- (۱) بہتان لگانے والا۔ اتہام رکھنے والا۔ الزام دھرنے والا۔ دوش دینے والا (۲) شریر۔ مُفسد۔ حرّاف۔ دغا باز۔ فریبی۔ جھوٹی حدیثیں بنانے والا +

مَفتُوح۔ ع۔ صفت :- (۱) کھولا گیا۔ واکردہ شدہ۔ باز کیا گیا (۲) جیتا گیا۔ فتح کیا گیا۔ (۳) زبر کیا گیا۔ وہ حرف جسپر زبر دیا گیا ہو۔ منصوب +

مَفتُون۔ ع۔ صفت :- فتنہ میں ڈالا ہوا۔ شیفتہ۔ والہ۔ مُبتلا۔ عاشق۔ شیدا۔ فریفتہ۔ فدا۔ قربان۔ جیسے مفتونِ الفت یعنی فدائے الفت +

مفتون کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :- فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا +

مفت

مفتوں ہونا - ۔ فعل لازم ۔ عاشق ہونا ۔ شیفتہ ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔ فدا ہونا
مُفتی - ع - اسم مذکر ۔ فتوے دینے والا ۔ شرعی حاکم ۔ فقیہ + دھرم شاستری + قاضی سے اوپر کا عہدے دار ۔ قانونِ محمدی کا حاکم + مجازاً قاضی ۔ جج +
مُفتَخر - ع - صفت : ۔ فخر کیا گیا ۔ بہت بزرگ ۔ جلیل القدر ۔ معزز +
مَفَر - ع - صفت : ۔ فرارگاہ ۔ بھاگنے کی جگہ ۔ بھاگ جانے کی جگہ +
مُفَرِّح - ع - صفت : ۔ فرحت بخشنے والا ۔ خوش کرنے والا ۔ فرحت بخش ۔ وہ دوا جو طبیعت کو فرحت بخشے +
مُفَرِّح قلب - ع - اسم مؤنث : ۔ وہ دوا جو دل کو فرحت اور تقویت بخشے +
مُفَرِّحات - ع - اسم مؤنث : ۔ وہ دوائیاں جن سے طبیعت کو فرحت اور انشراح و انبساط حاصل ہو +
مُفرَد - ع - صفت : ۔ (۱) اکیلا ۔ تنہا ۔ علیحدہ + (۲) واحد ۔ ایک (۳) غیر مرکب ۔ کیول + یگانہ ۔ یکتا ۔ منفرد +
مُفرد سوار - ع + ف - صفت : ۔ یکہ تاز ۔ وہ سوار جو اکیلا میدانِ جنگ میں لڑے اور کسی کی مدد کا محتاج نہ ہو +
مُفرَدات - ع - اسم مؤنث : ۔ (۱) مفرد کی جمع (۲) وہ کتاب جس میں مفرد دواؤں کا حال لکھا ہوا ہو ۔ جیسے مفرداتِ سکندری ۔ مفرداتِ غنی محمد ۔ مفرداتِ ناصری وغیرہ
مُفرِط - ع - صفت : ۔ زیادتی میں حد سے گزرنے والا ۔ مجازاً کثیر ۔ بسیار ۔ زیادہ +
مَفرُور - ع - اسم مذکر : ۔ بھاگا ہوا ۔ فراری ۔ روپوش +
مَفرُوض - ع - صفت : ۔ فرض کیا گیا ۔ مانا گیا ۔ تسلیم کیا گیا ۔ فرضی ۔ قیاسی +
مَفرُوق - ع - صفت : ۔ (۱) فرق کیا گیا ۔ جدا کیا گیا ۔ تمیز کیا گیا (۲) وہ عدد جو مفروق منہ سے تفریق کیا گیا ہو ۔ وہ عدد جسے کسی عدد میں سے خارج یا منہا کیا ہو +
مَفرُوق منہ - ع - اسم مذکر : ۔ وہ عدد جس میں سے کوئی عدد تفریق کیا گیا ہو ۔ وہ بڑے اعداد جن میں سے چھوٹے اعداد تفریق کریں +
مُفسِد - ع - صفت : ۔ (۱) فساد کرنے والا ۔ فسادی ۔ جھگڑالو ۔ فتنہ انگیز ۔ ہنگامہ پرداز ۔ مفتری ۔ سرکش ۔ متمرد ۔ خرابی ڈالنے والا ۔ دنگئی ۔ (۲ ۔ اسم مذکر) باغی ۔ بغاوت کرنے والا ۔ منحرف (۳) آگ لگاؤ ۔ آتش زن ۔ دو شخصوں کو لڑوا دینے والا +
مُفسِدانہ - ع + ف - تابع فعل : ۔ مفسدوں کی مانند ۔ متمردانہ ۔ باغیانہ +
مَفسَدہ - ع - اسم مذکر : ۔ بدی ۔ تباہی ۔ خلافِ مصلحت + فساد ۔ جھگڑا ۔ ہنگامہ ۔ خلفشار ۔ غدر ۔ بلوہ ۔ دنگا ۔ بگاڑ +
مفسدہ برپا کرنا - ۔ فعل متعدی : ۔ فساد اٹھانا ۔ جھگڑا کھڑا کرنا ۔ ہنگامہ برپا کرنا +

مفع

مفسدہ پرداز - ع + ف - صفت : ۔ فسادی ۔ جھگڑالو ۔ دنگئی ۔ آگ لگاؤ ۔ فتنہ انگیز +
مُفَسِّر - ع - صفت : ۔ تفسیر کرنے والا ۔ معنی بیان کرنے والا ۔ شارح ۔ مترجم ۔ تعبیر گو ۔ کسی کتاب کے ابہامات کو دور کرنے والا +
مَفصِل - ع - اسم مذکر : ۔ اعضا کا جوڑ ۔ بدن کا جوڑ ۔ پیوندگاہ ۔ اندام +
مُفَصَّل - ع - صفت : ۔ تفصیل کیا گیا ۔ مشرح ۔ تفصیل وار ۔ بالتفصیل + واشگاف ۔ کھلا کھلا
مفصل بیان کرنا یا کہنا - ۔ فعل لازم : ۔ تفصیل وار بیان کرنا ۔ جدا جدا کہنا ۔ شرح وار کہنا + واشگاف کہنا ۔ کھول کر بیان کرنا +
مُفَصَّلات - ع - اسم مذکر : ۔ دیہات ۔ قصبات ۔ مضافات ۔ ارگرد کے گاؤں +
مَفعُول - ع - صفت : ۔ (۱) فعل کیا گیا ۔ کام کیا گیا ۔ کردہ شدہ (۲ ۔ اسم مذکر) وہ اسم جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو (۳ ۔ بازاری) بدفعلی کرانے والا ۔ برا کام کرانے والا ۔ ماہون ۔ علت اُبنہ والا ؎
ٹیکسہ میں گر سراسر فعل نا معقول ہے ۔ مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے (نامعلوم)
(۴ ۔ صرف) جب اسم مفعول کہینگے تو وہاں اُس مفعول سے مراد ہوگی جو فعل مشتق ہو اور اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل مذکور واقع ہوا ہے +
مفعول بہ - ع - اسم مذکر : ۔ وہ مفعول جس پر کوئی فعل واقع ہو جیسے زید نے بکر کو مارا اسمیں بکر مفعول بہ ہے کیونکہ مار کا فعل اسپر واقع ہوا +
مفعولِ ثانی - ع - اسم مذکر : ۔ فعل کا دوسرا مفعول یا کرم +
مفعول فیہ - ع - اسم مذکر : ۔ وہ مفعول یا لفظ جو وقوعِ فعل کے مکان یا زمانے پر دلالت کرے یعنی جسمیں فاعل کا فعل واقع ہو وہ مفعول فیہ یا ظرف کہلاتا ہے ۔ ادھی کرن +
مفعول لہٗ - ع - اسم مذکر : ۔ جو لفظ فعل کے سبب پر دلالت کرے وہ مفعول لہٗ کہلاتا ہے ۔ آپادان +
مفعولِ مُطلَق - ع - اسم مذکر : ۔ وہ مفعول جو ہمیشہ فعل کے واقع ہونے کی تاکید یا وضع یا تعداد پر دلالت کرتا ہے اور ہمیشہ یہ مفعول اپنے فعل کا مصدر یا حاصلِ مصدر ہوا کرتا ہے یا یوں کہو کہ وہ حاصل مصدر جو بطور مفعول کے فعل کے ساتھ ذکر کیا جائے +
مفعول مَعَہٗ - ع - اسم مذکر : ۔ وہ مفعول جو ہمیشہ مفعول بہ کا شریکِ حال ہو جیسے احمد کو محمود کے ساتھ مارا +
مفعول منہٗ - ع - اسم مذکر : ۔ جو لفظ یا مفعول فعل کے آلہ ہونے پر دلالت کرے ۔ جیسے چھری سے کاٹا ۔ چاقو سے چھیلا وغیرہ +

مفق

مَفقُود - ع - صفت :- (۱) کھویا گیا - کھویا ہوا - گم شدہ - جو پایا نہ جاسکے - ناپید - الوپ - غائب (۲) - اسم مذکر (شرع محمدی) وہ شخص جسکے جیتے جی مرنے جینے کی خبر نہ ہو۔

مفقُودُ الخبر - ع - صفت :- جسکا پتا نہ لگے - وہ شخص جسکی کچھ خبر نہ ہو - گم شدہ۔

مفقود ہونا - ا - فعل لازم :- گم ہونا - کھویا جانا - سراغ نہ ملنا - غائب ہونا - الوپ ہونا - ناپید ہونا + معدوم ہونا - نیست ہونا +

مُفلِس - ع - صفت :- (۱) جسکے پاس پیسہ نہو - محتاج - نادار - بے زر - تہیدست + فاقہ کش + غریب + فقیر - مسکین - بے نوا ؎

سب لگاتا ہے کوئی پاس دل بیچارا کا مول ۔ سب گھٹا دیتے ہیں مفلس کے غرض مال کا مول (سرور)

(۲) - (خانساماں) بلیارڈ کا نقیض - وہ انگریز جسکی شادی نہوئی ہو - مجرد - بن بیاہا - کوارا - سپیچ مخلص (۳) - (ا) دیوالیہ - وہ شخص جسکا دیوالہ نکل گیا ہو +

مُفلس بنا دینا - ا - فعل متعدی :- غریب کر دینا - فقیر بنا دینا - کوڑی پاس نہ چھوڑنا - لوٹ کر کھا جانا - محتاج کر دینا +

مُفلس سے سوال حرام ہے - ا - کہاوت :- غریب کو تکلیف دینا جائز نہیں ÷

مُفلس کا مال ہے - ا - (بیچنے والوں کی آواز) یعنی سستا مال ہے - ارزاں مال ہے + کوڑیوں کے مول ہے - مفت ہے +

مُفلس کر دینا - ا - فعل متعدی :- دیکھو (مُفلس بنا دینا)

مُفلسا بیگ - ا - صفت :- نہایت مفلس - قلاش - پھکڑ - بھکڑ - بھوکا - نادار - تہیدست - فاقہ کش - نہایت محتاج - از حد قلاش ؎

سیم بھی پاس نہیں ہے اور نون کے اندر نقطہ ۔ مفلسا بیگ ہے یہ واو بھی او چھوٹی ہے (انشا)

مُفلِسی - ف - اسم مؤنث :- ناداری - تہیدستی - تنگ حالی - افلاس - غریبی - محتاجی - فاقہ کشی - ناہوت +

مُفلسی چھانا - ا - فعل لازم :- مفلسی میں گھرنا - ناداری میں پھنسنا - فلاکت میں گرفتار ہونا ؎

مُفلسی ایسی مجھ پہ چھائی ہے ۔ سر پہ ٹوپی بھی تو پہائی ہے (نامعلوم)

مُفلسی میں آٹا گیلا ہونا - ا - فعل لازم :- ناداری اور غریبی میں صرف کا موقع نکل آنا - تکلیف میں تکلیف ہونا - تہیدستی میں نقصان ہونا - مصیبت پر مصیبت آنا - مشکل میں پڑنا - دقت میں پھنسنا - حالت افلاس میں ایسے مصارف کا پیش آنا جس سے گریز محال ہو + ناداری میں کثیر الاولاد ہونا +

مفلسی میں شوق نباہنا - ا - فعل لازم :- لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا - ناہوت میں اسراف کا حوصلہ کرنا +

مقا

مَفلُوج - ع - صفت :- فالج زدہ - وہ شخص جسکو فالج کی بیماری ہو - سنگ کا مارا ہوا - جھولا مارا ہوا - ادھرنگی - سُن بہری والا - پچھا گھاتی - وہ شخص جسکا آدھا بدن غلبۂ بلغم کے سبب ڈھیلا پڑ گیا ہو +

مَفلُوک - ع - صفت :- فلک زدہ - مفلس - تباہ حال - خستہ حال - (یہ لفظ در اصل فلاکت مصدر جعلی یعنی بناوٹی کا اسم مفعول ہے - چونکہ گردش افلاک اور ستاروں کے ہیر پھیر سے دنیا میں بُرائی بھلائی کا ہونا خیال کرتے ہیں اور خاص کر برائیوں کے وقوع کا الزام فلک ہی پر لگاتے ہیں پس اس لحاظ سے تباہ حالی اور مفلسی کو فلاکت اور تباہ حال مفلس شخص کو فلک زدہ یا مفلوک کہتے ہیں) +

مفلوکُ الحال - ع - صفت :- خستہ حال - تباہ حال - زدہ حال +

مُفَوَّض یا مُفَوَّضہ - ع - صفت :- سپرد کیا ہوا - سونپا ہوا - سپرد شدہ - حوالہ کیا ہوا - تفویض کیا ہوا + ودیعت کیا ہوا - امانت رکھا ہوا +

مَفہُوم - ع - صفت :- (۱) سمجھا گیا - جو سمجھ میں آجائے - (۲) - اسم مذکر) - منشا - منشوبہ - ارادہ - مدعا - (۳) سمجھ - عقل - رائے +

مفہوم ہونا - ا - فعل لازم :- سمجھا جانا - خیال میں آنا + معلوم ہونا ÷

مُفِید - ع - صفت :- فائدہ مند - فائدہ دینے والا - سُپھل - سود مند - پھل دایک +

مُفید پڑنا - ا - فعل لازم :- سود مند ہونا - فائدہ بخش ہونا + موافق پڑنا +

مُفید ہونا - ا - فعل لازم :- دیکھو (مُفید پڑنا)

مَقابِر - ع - اسم مذکر :- مقبرہ کی جمع - وہ جگہ جہاں بہت سے مقبرے یا قبریں ہوں +

مُقابِل - ع - صفت :- (۱) سامنے والا + آمنے سامنے - سنگھ - رو برو - (۲) حریف - دشمن - مخالف - (۳) برابر - مساوی - (۴) مانند - نظیر - مثل - مطابق +

مُقابل ہو جانا - ا - فعل لازم :- لڑنے کو سامنے کھڑا ہو جانا - سامنا کر بیٹھنا - بر سر پرخاش ہو جانا - خم ٹھونک کر سامنے آجانا - بھڑ جانا - سنگھ ہو جانا ؎

اہل وحشت کو مری شورش سے لازم ہے خطر ۔ میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں کے مقابل ہو گیا (شیفتہ)

ہو جاتے ہیں اسکی صف مژگاں کے مقابل ۔ ہر چند کہ ہم جان و جگر کچھ نہیں رکھتے (مصحفی)

مُقابل ہونا - ا - فعل لازم :- سامنے ہونا - سنگھ ہونا - برابری کرنا - منہ چڑھنا - گستاخی سے پیش آنا - رو برو ہونا - دو بدو ہونا ؎

بھلا غیروں سے ہوتا مقابل ۔ نہ ہوتا اُسے گر سہارا تمہارا + (مضطر)

مُقابَلہ - ع - اسم مذکر :- (۱) آمنا سامنا - مُٹھ بھیڑ - مورچہ - (۲) برابری - ہمسری - رو کشی - (۳) مخالفت - ضد - اختلاف - (۴) کاپی یا پروف وغیرہ کو ملانا + تطبیق - مطابقت + جانچ - پڑتال (۵) مجادلہ - جدال - جنگ و جدل (۶)

بحث و تکرار۔ (۷۔ نجوم) ایک ستارے کی دوسرے ستارے کی طرف نصف دورِ فلک میں ایک سو اسّی درجہ کے فاصلہ سے نظر۔ چھ برجوں کا فاصلہ مثلاً قمر سرطان کے چوتھے درجہ میں اور مشتری جدی کے پانچویں درجہ میں ہو تو یہ مقابلہ کہلائیگا اور یہ صورت سراسر دشمنی کی دلیل خیال کی جائے گی +

مُقابلہ کرنا۔ ؤ۔ فعل متعدی :۔ (۱) تطبیق کرنا۔ ملانا۔ مطابقت کرنا (۲) رُوکشی کرنا۔ ہمسری کرنا۔ سامنے آنا۔ برابری کرنا۔ ریس کرنا ؎

وہاں میں نہ گرفتار ہوں کہیں مہ و مہر خدا کرے ترے رُخ سے مقابلہ نہ کریں (امیر)

(۳) سامنا کرنا۔ سنگھ ہونا۔ گستاخی کرنا۔ (۴) پرتال کرنا۔ جانچنا۔ پرتالنا۔ بدہ ملانا۔ (۵) بحث لعنت کرنا۔ ضد کرنا۔ اڑنا۔ ہٹ کرنا۔ اپنی والی پر آنا۔ اَڑ بیٹھنا (۶) تکرار کرنا بحث کرنا۔ (۷) دھڑا باندھنا۔ دو تھوک ہونا۔ (۸) دو فوجوں کا باہم لڑنا۔ جنگ و جدل کرنا۔ مجادلہ کرنا۔ جدہ کرنا +

مُقابلہ ہونا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ (۱) مواجہ ہونا۔ سامنا ہونا۔ (۲) تطابق ہونا۔ تطبیق ہونا۔ ملایا جانا۔ کمپیر ہونا۔ (۳) آمنا سامنا ہونا۔ سنگھ ہونا۔ رُوبرو ہونا۔ (۴) جانچ پرتال ہونا۔ بدہ ملایا جانا۔ (۵) مخالفت ہونا۔ ضد ہونا۔ (۶) تکرار ہونا۔ بحث ہونا۔ (۷) دھڑا بندھنا۔ دو تھوک ہونا۔ (۸) دو لشکروں کا باہم لڑنا۔ مجادلہ ہونا + مُٹھ بھیڑ ہونا + غٹ پٹ ہونا +

مُقابلے۔ ؤ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مقابلہ کی جمع (۲) حروفِ مغیّرہ کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت ؎

خوبی و دلکشی میں صد چند ہے تو اُس سے تیرے مقابلے کو کس منہ سے ماہ نکلے (میر)

مُقابلے پر آنا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ (۱) فوج کا لڑنے کے واسطے سامنے آنا۔ (۲) سامنے ہونا۔ سنگھ ہونا۔ لڑنے کو کھڑا ہونا۔ (۳) مزاحم ہونا۔ سدِّ راہ ہونا۔ معترض ہونا + رُوکشی پر آمادہ ہونا +

مُقابلے پر مُستعد ہونا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ لڑنے کو تیار ہونا۔ دوبدو ہونے کے واسطے موجود ہونا + خم ٹھونک کر سامنے آنا۔ لڑنے کی ٹھاننا +

مُقابلے میں آنا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ سامنے آنا۔ سامنے پڑنا۔ سامنے کھڑا ہونا۔ مقابل ہونا۔ سنگھ ہونا۔ دوبدو ہونا ؎

اُس جنگجو کو کہتے ہیں نازک بدن تو سب آوے مقابلے میں اگر کوئی مرد ہے (عارف)

مُقابہ۔ ؤ۔ اسم مذکر :۔ سنگاردان۔ سنگار بکس۔ وہ صندوقچہ جس میں سُرمہ کنگھی مسّی وغیرہ رکھکر دُلہن کو دیتے ہیں ؎

مُقابہ کوئی کھول مسّی لگائے لبوں پر دھڑی کوئی اپنے جمائے (میر حسن)

مُتقاتلہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ باہم قتل کرنا۔ خونریزی۔ قتل۔ گھمسان۔ مجادلہ۔ کشت و خون۔ جدال و قتال +

مَقادِیر۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مقدار کی جمع۔ اندازے۔ تعداد۔ شمار +

مَقادِیرِ غیر متماثلہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقداریں جنکے حروف مختلف ہوں +

مقادِیرِ متماثلہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقداریں جنکے حروف یکساں اور اعداد مختلف ہوں +

مقادِیرِ مجہولہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) غیر معلوم مقداریں۔ نامعلوم مقادیر +

مقادِیرِ معلومہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) جانی ہوئی مقداریں +

مُقارَبَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ قرب۔ نزدیکی + قربت۔ پاس + خلوت۔ صحبت۔ ہم بستری +

مُقارَنَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ قرین ہونا۔ نزدیک ہونا۔ قربت۔ نزدیکی +

مَقاصِد۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مقصد کی جمع۔ مطالب +

مَقال۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ گفتگو۔ کلام۔ بات چیت +

مَقالہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کہی ہوئی بات۔ قول۔ مقولہ (۲۔ اقلیدس) تحریر اقلیدس کے ہر ایک حصہ کا نام جسمیں اقلیدس کے دعوے اُنکے ثبوت اور شکلیں وغیرہ درج ہیں (۳) کتاب کا باب۔ حصہ۔ فصل +

مَقام۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) جائے قیام۔ ٹھہرنے کی جگہ + مکان۔ مسکن۔ استھان۔ ٹھور۔ ٹھکانا۔ گھر۔ (۲) منزل۔ اُترنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ (۳) کوچ کا نقیض۔ قیام۔ ٹھہراؤ۔ حالت۔ اُتارا (۴۔ ؤ) موقع۔ محل۔ وقت۔ جیسے گفتگو کا مقام (۵) صوفیوں کی اصطلاح میں مرتبۂ فقر و فنا۔ سلوک کے آغاز میں بندہ کا عبادت میں قیام کرکے درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرنا۔ (۶۔ موسیقی) پردہائے سرود۔ ٹھاٹ۔ سُندری +

مقامِ ابراہیم یا مُصلّٰے۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مکّہ معظمہ کے اُس مقام کا نام جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنی بیوی سارہ سے عہد کرکے آئے تھے کہ اُونٹ سے نہیں اُترونگا اور چڑھا ہی چڑھا اپنی دوسری بیوی ہاجرہ و اسمٰعیل کو دیکھکر چلا آؤنگا جسوقت یہ اِس جگہ پہنچے تو ہاجرہ نے پاؤں دُھلانے کے واسطے اُترنے کو کہا۔ لیکن یہ اپنے عہد کے سبب مجبور رہے تو اُنہوں نے ایک پتھر اِس پاؤں کی طرف دوسرا اُس پاؤں کی طرف لاکر رکھا اور اِس طرح حضرت کے ہاتھ پاؤں دُھلائے۔ پس جس پتھر پر حضرت نے پاؤں رکھا تھا اب وہ مقام خلائق کا مصلّٰے ہے اور اسی کو مقامِ ابراہیم یا مقامِ مصلّٰے کہتے ہیں +

مقام بولنا۔ ؤ۔ فعل لازم :۔ (لشکری) ہالٹ کرنا۔ ٹھہرنے کا حکم دینا۔ ٹھہرا دینا

مقام دینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (ہندو میں) سیاپے جانا۔ تعزیت کو جانا۔ ماتم پرسی کے واسطے کسی کے گھر جانا +

مقام کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ ڈیرہ ڈالنا۔ ہالٹ کرنا۔ اترنا

مقامِ محمود۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جنات کا سب سے اعلےٰ درجہ (۲) اس مقام کا نام جہاں آنحضرت شب معراج میں پہنچے تھے +

مقامِ مصلےٰ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ایک مقام کا نام جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاؤں دھلائے گئے تھے +

مقامِ متعین۔ ع۔ اسم مذکر:۔ خاص مقام۔ مقامِ مقررہ +

مقام ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ہالٹ ہونا۔ ٹھہرنا۔ قیام ہونا۔ اترا ہونا +

مُقامِر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ قمار باز۔ جوئے باز۔ جواری +

مَقامی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) سفری کا نقیض۔ ٹھہرا ہوا۔ (۲) قیامی کسی خاص جگہ کے متعلق۔ لوکل۔ جیسے مقامی بیماری۔ مقامی ہیضہ۔ مقامی عدالت (۳) ساکن۔ قائم +

مَقبَرہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جائے قبر۔ گورِ مردہ + روضہ۔ آستانہ۔ مزار + گور۔ گورستان تُرب۔ تربہ۔ مرقد۔ درگاہ +

مُقبِل۔ ع۔ صفت:۔ حق کا فرمان قبول کرنے والا۔ سامنے ہونے والا + روبرو ہونے والا + اقبالمند۔ دولتمند۔ بھاگوان +

مُقبَل۔ ع۔ صفت: قبول کیا گیا۔ مقبول کسی کے منہ چڑھا عزت دار جسکی بات حاکم مانے

مَقبُوضہ۔ ع۔ صفت:۔ قبضہ کیا گیا + وہ چیز جسپر قبضہ کیا جائے +

مَقبُول۔ ع۔ صفت:۔ قبول کیا گیا۔ مانا گیا۔ منظور کیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ مرغوب پسندیدہ۔ من بھاونا۔ برگزیدہ + پیارا۔ بھگت + محبوب +

مَقبُولِ بارگاہ۔ ع + ف۔ صفت:۔ برگزیدۂ الٰہ۔ خدا کا پیارا۔ محبوب الٰہی۔ منظورِ بارگاہ

مَقبُول کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ قبول کرنا۔ منظور کرنا۔ پسند کرنا +

مَقبُول ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون بہ اجابت ہونا

مانگے جائینگے دعا ہوگی نہ کب تک مقبول بے یئے جو کبھی ملتا نہو سائل ہے وہی (داغ)

(۲) پسند ہونا۔ پسندیدہ ہونا۔ منظورِ نظر ہونا +

مَقبُولیت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ قبولیت۔ اجابت۔ منظوری +

مُقتَبِس۔ ع۔ صفت (۱) روشنی چننے والا۔ اقتباس کرنے والا۔ روشنی لینے والا۔ آتش گیرندہ (۲) دوسرے کا قول نقل کرنے والا (۳) دوسرے شخص سے فائدہ اٹھانے والا

مُقتَدا۔ ع۔ اسم مذکر:۔ پیروی کیا گیا۔ وہ شخص جسکی پیروی اور لوگ کریں۔ پیشوا۔ امام۔ اگوا۔ پیشرو۔ ہیں امام تمہارا

تعالیٰ اللہ جنابِ عشق کی شان ہمارے مقتدا ہیں پیشوا ہیں (نکی)

مُقتَدِر۔ ع۔ صفت:۔ اقتدار رکھنے والا۔ قدرت رکھنے والا۔ طاقتور۔ قوی۔ بلی۔ بلوان۔ بلونت۔ زورآور۔ زبردست۔ ٹھاڈا +

مُقتَدی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیروی کرنے والا۔ پیرو۔ نقل کرنے والا۔ مقلد۔ (۲) امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا +

مُقتَصِر۔ ع۔ صفت:۔ تھوڑے پر صبر کرنے والا + مختصر کرنے والا +

مُقتَضا۔ ع۔ صفت:۔ تقاضا کیا گیا۔ چاہا گیا۔ خواہش کیا گیا + چاہا ہوا۔ لازم۔ موقع۔ مطلب۔ منشا + مصلحت

مُقتَضائے انصاف۔ ع۔ تابع فعل:۔ حسبِ انصاف۔ انصاف کے موافق + نتیجۂ انصاف +

مُقتَضائے وقت۔ ع۔ تابع فعل:۔ حسبِ تقاضائے وقت۔ مناسبِ وقت مصلحتِ وقت + پولیسی +

مُقتَضی۔ ع۔ صفت:۔ خواہش کرنے والا۔ چاہنے والا۔ تقاضا کرنے والا +

مَقتَل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) قتل کرنے کی جگہ۔ مذبح + مسلخ۔ کیلا۔ ہوا استھان

مقتل میں لائی جب مجھے تقدیر کھینچکر جلاد سر پہ آگیا شمشیر کھینچکر (مصحفی)

عاشق بسمل پڑا رہتا ہے مقتل میں مگر قتل کرتا ہی نہیں وہ قاتلِ خنجر بکف (عاشق)

خدا جانے کہ کیا لذت ملی دونو کو مقتل میں ادھر حیرت ہے بسمل کو ادھر سکتا ہے قاتل کو (مصحفی)

دمِ خنجر پہ اسکے دیکھئے مقتل میں گلا اپنا تماشا گاہِ عالم کوشش مردانہ ہو جائے (زکی)

مقتل میں خدا جانے کہ کیا گزری کسی پہ آزردہ سے پھر آتے ہیں احباب ادھر سے (ایضاً)

(۲) آدمی کے جسم کی وہ جگہ جہاں زخم لگنے سے آدمی زندہ نہ رہ سکے چنانچہ عرب کا قول ہے مَقتَلُ الرَّجُلِ بَینَ فَکَّیہِ یعنی آدمی کا مقتل دونوں جبڑوں کے درمیان ہے

مَقتُول۔ ع۔ صفت:۔ (۱) قتل کیا گیا۔ کشتہ۔ مارا گیا۔ ہنسا کیا گیا (۲)۔ مجازاً۔ اسم مذکر عاشق۔ فریفتہ + قتیل۔ مذبوح +

مِقدار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اندازہ۔ شمار + وزن۔ تول + جسامت۔ ڈیل ڈول + تعداد + مجموعہ۔ جوڑ۔ میزان۔ حاصل +

مقدارِ مُثبَتہ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی داہنی طرف جمع کی علامت ہو +

مقدارِ مجہول۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی قیمت معلوم نہو۔ غیر مقدار تعداد۔ نامعلوم رقم +

مقدارِ مرکب۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) جب ایک مقدار کے کئی اجزا ہوں اور ہر ایک مقدار جزو کے داہنی طرف علامتِ اثبات یا نفی لگی ہوئی ہو تو مقدار کل کو مقدارِ مرکب کہیں گے +

مقدارِ معروف۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) مقدارِ معلومہ۔ رقمِ معلومہ +

مقدارِ معروف ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) مقدارِ معلوم۔ رقمِ معلوم +

مقدارِ مقررہ ع۔ اسم مؤنث :۔ مقرر کی ہوئی مقدار۔ معمولی یا تجویز کی ہوئی مقدار۔ بالمقطع رقم +

مقدارِ منفیہ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی داہنی طرف نفی کی علامت ہو +

مقدّر ع۔ صفت :۔ (۱) پہلے سے لکھا گیا + حکمِ ازلی۔ مشیتِ ایزدی۔ نوشتہ ۔

بجا ہوا تجکو خاک ہونا کہ تھا مقدر میں یونہی لکھا ۔ فہمی خیال خیال سے تھا نوشتہ گر و سمجھتے جبین کا (انور)

تجکو مدت ملی رندوں کے بُرا کہنے کی ۔ تیری تقدیر میں تھا یہی مقدر واعظ (زکی)

(۲) وہ لفظ یا کلمہ جو کسی کلام کے اوّل سے محذوف ہو + وہ حرف جو عبارت میں نہو مگر اسکے معنی نیٹے جائیں (۳۔ اسم مذکر) مقسوم۔ قسمت کا لکھا۔ نصیب پر البد۔ تقدیر۔ بھاگ۔ ہونی۔ ہونہار۔ کرم۔ بخت۔ سرنوشت۔ مدتی قضا ۔

مقدر استراحت کا مکاں ہوتا تو ہم لیتے ۔ زمیں کوٹے جاناں آسماں ہوتا تو ہم لیتے (اسیر)

اب تو جاتے ہیں اس گلی میں نسیم ۔ ہو رہے گا جو کچھ مقدر ہے (دیاشنکر نسیم)

پھر مقدر نے لیا دیوانہ لا کر قید میں ۔ ہم لئے پھرتے تھے اپنے دل کو بہلائے ہوئے (زکی)

مقدر آزمانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ قسمت کا امتحان کرنا۔ تقدیر کی آزمایش کرنا ۔

کھ بیٹا اب کے بیٹھ جائیں ہم ۔ و مقدر نہ آزمائیں ہم + + (نامعلوم)

مقدر آزمائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ قسمت آزمائی۔ تقدیر کا امتحان + آزمایشِ بخت ۔

مقدر برگشتہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ تقدیر کا برگشتہ ہونا۔ قسمت پلٹنا۔ قسمت بگڑنا ۔

تجھسے بیرحم پہ کیونکر کوئی شیدا ہو جائے ۔ ظالم آساں نہیں برگشتہ مقدر ہونا (سالک)

مقدر چمکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اقبال کا یاور ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ نواب میر صفدر علی خاں صاحب۔ صفدر ۔

دیدۂ اک دم ہوئی بخت کا اختر چمکا ۔ دن پھرے عاشقِ شیدا کا مقدر چمکا (صفدر)

مقدر سامنے ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ طالع یاور ہونا۔ تقدیر موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا ۔

کچھ پڑا اپنا خوش سے نہ مقدر ہی سامنے ۔ تیری لگی کو پھر دلِ مضطر بجھائے کون (نامعلوم)

مقدّس ع۔ صفت :۔ (۱) پاک کیا گیا۔ پوتر کیا گیا۔ طہارت کیا گیا + مبرا۔ نزدوکمی۔ مطہر۔ معصوم۔ بیگناہ۔ (۲۔ اسم مذکر) فرشتہ خصلت آدمی۔ نیک سیرت آدمی۔ بزرگ آدمی۔ پارسا آدمی +

مقدس کتاب ع۔ اسم مؤنث :۔ پاک کتاب۔ آسمانی کتاب۔ جیسے توریت۔ زبور۔ انجیل۔ فرقانِ مجید + شاستر۔ وید +

مقدّسہ ع۔ اسم مؤنث :۔ پاک عورت +

مقدَّم ع۔ صفت :۔ (۱) پیش کیا گیا۔ آگے کیا گیا + آگے بڑھا ہوا (۲) پہلا۔ اگلا۔ گزشتہ۔ سابقہ۔ قدیم۔ (۳) برتر۔ اعلے۔ اونچا۔ معزز۔ بزرگ + (۴۔ ف) واجب۔ فرض۔ ضروری۔ لازم + مناسب + (۵۔ اسم مذکر) جسم کا اگلا حصہ۔ آگے کا حصہ (۶۔ ھ) گاؤں کا چودھری۔ نمبردار۔ مکھیا۔ سرگروہ + پٹواری۔ ہمسر ۔۔۔ وہ خدا۔ (۷۔ گنوار) ایک عزت کا لقب جس سے اکثر زمینداروں کو مخاطب کیا جاتا ہے (۸۔ قصاب) ران کا وہ حصہ جو پٹھے سے ملحق ہے۔ (۹۔) حساب کی پہلی رقم (۱۰۔ نحو) موصول (۱۱۔ منطق) قضیۂ شرطیہ کا جزوِ اول۔ تالی یعنی جزوِ ثانی کا نقیض (۱۲۔ نجوم) قمر کی چھبیسویں منزل جو دراصل ایک دو روشن ستارے برج دلو میں ہیں +

مقدم جاننا یا سمجھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کام کو سب سے اوّل خیال کرنا۔ قابلِ ترجیح خیال کرنا۔ اچھا جاننا۔ مناسب سمجھنا۔ مستحسن جاننا۔ واجب جاننا۔ لازم سمجھنا +

مقدّم ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کام کا پہلے کرنا فرض اور واجب ہونا +

مَقدَم ع۔ اسم مذکر :۔ سفر یا کسی جگہ سے تشریف آوری + ورود۔ رونق افروزی۔ مقدم تجھ فرمائی۔ قدم رکھنے کا وقت + قدم رکھنے کی جگہ۔ پاؤں رکھنے کی جگہ ۔

مقدمِ بادشہِ عشق ہوا دل میرا ۔ عقل عزت سے تو جا اب مرے سر سے باہر (عاشق)

مقدّمات ع۔ اسم مذکر :۔ مقدمہ کی جمع۔ مقدمے۔ معاملات +

مقدّمہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) آغاز۔ شروع۔ ابتدا + تمہید۔ دیباچہ۔ عنوان۔ سرنامہ۔ کچھ عبارت جو مضمونِ کتاب شروع کرنے سے پہلے اسکے متعلق لکھی جائے (۲) نالش۔ دعوے۔ فریاد۔ استغاثہ۔ (۳۔ مجازاً) واردات حادثہ۔ وقوعہ۔ ماجرا۔ واقعہ۔ (۴۔ ف) معاملہ۔ موقع۔ جیسے رات کا مقدمہ ہے نہتے ۔

نازک مقدمہ ہے نہایت حیات کا ۔ جز دم نہیں ولا کوئی اس بے ثبات کا (جوہر)

(۵۔ ف) مسئلہ + بات +

مقدمہ بازی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نالش نالشی +

مقدمہ بنانا یا اٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ جھوٹا دعوے بنانا +

مقدمہ جیتنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دعوے پر کامیاب ہونا +

مقدمہ کھڑا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دعوے پیدا کرنا۔ جھگڑا اٹھانا +

مقدمہ لڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دعوے پیش کرنا۔ استغاثہ کرنا +

مقدمہ ہارنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دعوے سے ناکامیاب ہونا +

مقدِّمہ ع۔ صفت :۔ (۱) آگے چلنے والا۔ آگے جانے والا۔ اگوا (۲) لشکر کا کچھ حصہ جو آگے بھیجا جائے (۳) وہ مضمون جو فہمِ طالب کی آسانی کے واسطے بطور تمہید پہلے بیان کیا جائے +

مقدمۃ الجیش ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ لشکر جو آگے بھیجا گیا ہو + پیش خیمہ +

مقد

وہ تھوڑا سا لشکر جو اُترنے کی جگہ تلاش اور تجویز کرنے کو آگے آگے بھیجا جائے (۲) وہ شخص جو نہایت بہادری کے سبب لشکر کا پیشرو ہو (۳) آگے کی فوج۔ ہراوُل۔ (۴) سپہ سالار۔ کمانڈر انچیف۔ جنگی لارڈ۔ بزرگ لشکر۔ سپاہ کا اعلےٰ افسر +

مقدُور ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) قُدرت دیا گیا۔ وہ چیز جس پر قُدرت اور توانائی ہو۔ سامرتھ۔ تاب۔ طاقت۔ مجال۔ شکتی۔ بل۔ زور۔ قوت۔ حوصلہ۔ جہاں تک جیسے میرا کیا مقدور تھا ٥

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا (سودا)

مقدور کسکو حمد خدائے جلیل کا اس جائے بےزباں ہے دہن قال و قیل کا (ظفر)

جب کہا ہم تو تمہیں اُٹھنے نہ دینگے بزم سے ہنسکے فرمایا کسی کی تاب کیا مقدور کیا (نظیر)

(۲) بس۔ قابُو۔ دسترس۔ زور۔ پہنچ۔ رسائی۔ دستیاری +

انہماک یہ پائی ہیں مقدور اگر ہوتا میں رسم تعشق کو دُنیا سے اُٹھا دیتا (مجروح)

پھٹ گیا ہے ترے ہاتھوں سے کلیجا میرا مجھکو دوں چیلوں کو گر ہو مرا مقدور دوا (رنگین)

(۳) ظرف۔ سمائی۔ گنجایش۔ بساط۔ قابلیت۔ حیثیت۔ جیسے خرچ میں اپنا اپنا مقدُور ہے۔ جتنا مقدُور دیکھو اُتنا اُٹھاؤ۔ (۴۔ ل) دولت۔ مایہ۔ ثروت پونجی۔ ہوت جیسے وہ بڑا مقدُور والا ہے (۵۔ ل) چارہ۔ گُزیر۔ علاج۔ تدبیر اُپائے۔ (۶۔ ل) جرأت۔ دلیری۔ جسارت ٥

بُلوایا اپنے دوست کو اُسنے وہاں جہاں مقدُور پر زدن نہ ہوا جبرئیل کا (تاب)

(۷۔ ل) وسیلہ۔ ذریعہ۔ سہارا۔ سہائتا +

مقدُور بھر ۔ د۔ تابع فعل:۔ تا بمقدُور۔ حتی الوسع۔ تا بہ امکان جہانتک بس چلیگا +

مقدُور چلنا ۔ د۔ فعل لازم:۔ بس چلنا۔ قابُو چلنا۔ زور چلنا ٥

حضرت دل صبر ہی کیجے کہ اُس بے مہر پر زور چلتا ہے نہ میرا اور نہ مقدُور آپ کا (ظفر)

مقدُور سے باہر پاؤں رکھنا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ بڑھکر چلنا۔ بساط سے باہر قدم رکھنا۔ آمد اور گنجایش سے زیادہ خرچ کرنا +

مقدُور کی بات ۔ د۔ اسم مؤنث:۔ ہوت کی بات۔ روپیہ کا کھیل۔ دولت کی بات ٥

سیمبر آتا نہیں ہے میں عزیز و بے زر مجھ میں مقدور نہیں یہ تو ہے مقدور کی بات (ظفر)

مقدُور نہ رکھنا ۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) تاب نہ رکھنا۔ مجال نہ ہونا۔ (۲) حوصلہ نہ رکھنا۔ (۳) بے زر ہونا۔ نادار ہونا۔ (۴) قابُو نہ رکھنا۔ بس نہ رکھنا۔ ناچار ہونا +

مقدُور نہ ہونا ۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) حوصلہ نہ ہونا۔ جرأت نہ ہونا۔ (۲) حیثیت نہ ہونا مقدرت نہ ہونا۔ پلّے نہ ہونا ٥

مقر

دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اور زیادہ مقدور نہیں تیری قسم اور زیادہ (داغ)

(۳) مجال نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا +

مقدُور والا ۔ د۔ صفت:۔ ہوت والا۔ دولتمند۔ تونگر۔ غنی۔ مالدار۔ ثروت والا۔ خوشحال۔ زردار۔ پونجی والا۔ متموّل۔ امیر۔ دھنونت۔ سمپت وان + دھنتر

مقدُور ہونا ۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) حوصلہ ہونا۔ جیا ہونا۔ ظرف ہونا ٥

ہیں مُشت خاک لیکن جو کچھ ہیں میر ہم ہیں مقدور سے زیادہ مقدُور ہے ہمارا (میر)

(۲) تاب ہونا۔ مجال ہونا۔ (۳) دسترس ہونا۔ قابُو ہونا۔ بس ہونا۔ (۴) حیثیت ہونا۔ بساط ہونا۔ (۵) ہوت ہونا۔ قدرت ہونا۔ زر ہونا۔ مال ہونا۔ ثروت ہونا ٥

بخت وہ حال یہ کیونکر ہو مجھے وصل نصیب یہ تو جب ہو کہ مقدر بھی ہو مقدُور بھی ہو (سالک)

(۶) بل ہونا۔ زور ہونا۔ طاقت ہونا۔ (۷) گُنجایش ہونا۔ سمائی ہونا +

مُقِر ع۔ صفت:۔ اقرار کرنے والا۔ ہامی کار۔ اقراری۔ اعتراف کرنے والا۔ مُعترف۔ تسلیم کرنے والا۔ اقبالی۔ ماننے والا۔ مُقبل۔ (فارسی و اُردو والے راء مخفف ساکن سے استعمال کرتے ہیں) +

مُقرِ جُرم ع۔ صفت:۔ جُرم کا اقراری۔ وہ مُجرم جسنے اپنے قصُور کا اقرار کیا ہو +

مقر ہونا ۔ د۔ فعل لازم:۔ مُعترف ہونا۔ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا +

مَقَر ع۔ اسم مذکر:۔ جائے قرار۔ ٹھیرنے کی جگہ۔ مسکن۔ مقام۔ قرارگاہ۔ آرامگاہ۔ جائے بود و باش۔ استھان +

مقرِ خلافت ع۔ اسم مؤنث:۔ دارالسّلطنت۔ دارالحکومت۔ دارالخلافہ۔ راج دھانی۔ دارالامارت + دارالرّیاست۔ پایۂ تخت۔ صدر مقام +

مِقراض ع۔ اسم مؤنث:۔ قینچی۔ کترنی۔ کترنے کا اوزار ٥

پکڑنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض
رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوق کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض } ذوق

مِقراضہ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا تیر جسکا پھل مقراض یعنی قینچی کی طرح دوشاخہ ہوتا ہے (۲) گلتراش۔ گلگیر + (۳) ایک قسم کا حلوا جو تراش کر کھایا جاتا ہے

مُقرَّب ع۔ صفت:۔ (۱) نزدیک کیا گیا۔ قریب کیا گیا۔ بزرگی دیا گیا۔ (۲) اسم مذکّر) وہ شخص جسے قُربت حاصل ہو۔ مصاحب۔ خاص دوست ہمراز۔ مُنہ چڑھا۔ مُنہ لگا۔ ناک کا بال + محرم راز۔ ہمراز +

مقرّب بارگاہ ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکو دربار میں آنے جانے کی اجازت ہو۔ باریاب حضوری۔ بادشاہ کے پاس بیٹھنے والا۔ نزدیکی کا فخر رکھنے والا۔ مسترزند رباری

مُقرّر ع۔ صفت :۔ (۱) قرار کیا گیا۔ ٹھیرایا گیا (۲) چکایا گیا۔ کوتہ کیا گیا۔ منقطع کیا گیا۔ بالمقطع۔ (۳) متعین کیا گیا۔ معین۔ تعینات۔ مامور (۴) معہود۔ عہد کیا گیا۔ قول دیا گیا۔ اقرار مدار کیا گیا۔ (۵) ۔ تابع فعل) ضرور۔ بالضرور۔ بلاشبہ۔ بلاشک۔ یقیناً۔ بالیقین۔ بالتحقیق۔ لاکلام۔ یہ شرطی + ؎

مارا ہے پھانسی دیکے مجھے زلفِ یار نے ۔ ہوگا عذابِ قبر مقرر تمام رات (آتش)

نشاطِ وصل کا حاصل مقرر ہجر کا غم ہے ۔ تلافی عید آتی کی غمِ ماہِ محرم ہے (سالک)

اے صنم کل تک تو تجھ میں کج ادائی یہ نہ تھی ۔ سب مقرر آج تو غیروں کا بہکایا ہوا (کاشف)

آتش رشک میں مزاج نہیں ہے تیزی ۔ خانۂ یار سے اعجازِ مقرر نکلے (عارف)

تھا شبِ وصل یا سوال کہ سر کھٹکے پر ۔ چونک پڑتا تھا کہ آئے وہ مقرر آیا (معروف)

ساتھ اس یار کے ہوں کیونکہ نہ اغیار مدام ۔ پاس ہوتے ہیں ظفر گل کے مقرر کانٹے (ظفر)

تجھسے وہ جو کھلتے کھلتے ہوگیا بند اے ظفر ۔ عشق پوشیدہ ترا اس پر مقرر کھل گیا (〃)

تابِ رخسار سے دالان ہے سارا روشن ۔ ہیں وہ بیٹھے ہوئے چلمن کے مقرر اندر (〃)

ہوگئی مدت پھر اب تک نہ کچھ لیکر جواب ۔ ہاتھ سے قاصد کے خط میرا مقرر گر پڑا (امانت)

ہمسایوں میں کسی سے راہ انکو ہے مقرر ۔ پایا جو وقتِ فرصت بالائے بام پہنچے (اسیر)

مقرر غیر کے زانو میں یاں اُس شوخ نے چٹکی ۔ ہمارے دل کو کوئی آج چٹکی میں مسلتا ہے (تصویر)

مقرر آج کچھ دشمن میں اُسمیں ساز ٹھیرا ہے ۔ جو دم بھرو بھی مرے پہلو میں وہ دمباز ٹھیرا ہے (رنگی)

شب جیا نے رخصتِ بے پردگی سکو نہ دی ۔ ورنہ کھل جاتا ترا پردہ مقرر چاندنی (مجھو)

یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمہاری ۔ کہ تم چاہتے ہو مقرر کسی کو (داغ)

جو کر لیتے نہیں ہیں میرا نام ۔ وہ لکھینگے مجھے مقرر خط (ناظم)

مُقرّر کرنا۔ و۔ فعل متعدی :۔ (۱) قرار دینا۔ ٹھہرانا۔ قائم کرنا۔ متعین کرنا جیسے تاریخ مقرر کرنا۔ نرخ مقرر کرنا ؎

غربت میں مسکن گرچہ کیا میں نے مقرر ۔ اسیر بھی نہ نکلا میں غم بیوطنی سے (مصحفی)

(۲) جگہ دینا۔ نوکر رکھنا۔ اسامی دینا (۳) باندھنا۔ جاری کرنا۔ جیسے روٹی کپڑا مقرر کرنا۔ (۴) چکانا۔ قیمت کوتہ کرنا۔ (۵) لگانا۔ تشخیص کرنا۔ تجویز کرنا جیسے ٹیکس مقرر کرنا۔ جمع مقرر کرنا +

مُقرّر ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ (۱) ٹھہرنا۔ معین ہونا۔ قرار پانا ؎

ایکدن میں مل ہنگامہ طلب کیا بھلے ۔ چاہیئے حشر کی روز مقرر ہونا + (سالک)

(۲) تعین ہونا۔ تعینات ہونا۔ نوکر ہونا۔ اسامی ملنا۔ (۳) تشخیص ہونا۔ لگنا۔ تجویز ہونا جیسے ٹیکس مقرر ہونا۔ (۴) چکنا۔ کوتہ ہونا۔ منقطع ہونا (۵) معہود ہونا

مُقرّرہ ع۔ صفت :۔ مقرر کردہ شدہ۔ قرار دیا گیا۔ قرار یافتہ۔ قائم کیا گیا۔ ٹھیرایا گیا + معمول باندھا گیا۔ تجویز کیا گیا۔ معمولی + معینہ + مجوزہ +

حسبِ دستور۔ مروجہ +

مقرری ع۔ اسم مؤنث :۔ (تو بہ سب) (۱) تقرری (۲) معمولی لگان۔ جمع۔ معاملہ۔ مالگزاری۔ نوخراج (۳) معمولی وظیفہ۔ علوفہ + مشاہرہ در ماہہ + طلب۔ تنخواہ۔ چٹھا +

مقروض ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) قرض دیا ہوا۔ قرضہ۔ وام دادہ۔ اُدھار دیا ہوا۔ (۲) قرضدار۔ وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دیندار۔ مقرض بہ۔ مدیون۔ وامدار۔ وہ شخص جسنے اُدھار لیا ہو +

مقروض ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ قرضدار ہونا۔ دیندار ہونا۔ مدیون ہونا

مقرون ع۔ صفت :۔ نزدیک کیا گیا۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک +

مقسوم ع۔ صفت :۔ (۱) تقسیم کیا گیا۔ بانٹا گیا۔ بانٹا ہوا۔ قسمت کیا گیا (۲۔ اسم مذکر۔ حساب) وہ عدد جسکو تقسیم کیا ہو۔ وہ عدد جو تقسیم کیا جائے (۳۔ اسم مذکر) حصّہ۔ بخرہ۔ بہرہ (۴۔ اسم مذکر) نصیب۔ بھاگ۔ تقدیر۔ مقدر۔ سرنوشت۔ پرالبد۔ رتی۔ کرم۔ بخت +

مقسوم جاگنا۔ و۔ فعل لازم :۔ عروج اقبال یاور ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ دن پھرنا۔ بخت کا بیدار ہونا۔ بن آنا + دور دورا ہونا +

مقسوم چمکنا۔ و۔ فعل لازم :۔ دیکھو (مقسوم جاگنا) ؎

چشم بددور ہے آفاق میں آپکی دھوم ۔ چاہنے والوں کا کوچے میں تمہارے ہے ہجوم

شہر اللہ ہے کہ ہوتا ہے کدھر فیضِ قدوم ۔ نقشے کھنچنے لگے نقاشوں کا چمکا مقسوم

جمع خلقت سرِ بازار رہا کرتی ہے

بھیڑ در پر پسِ دیوار رہا کرتی ہے

مقسوم علیہ ع۔ اسم مذکر :۔ بانٹنے والا عدد۔ وہ عدد جسپر تقسیم کیا ہو۔ قسمت کنندہ

مقسوم کا لکھا۔ و۔ اسم مذکر :۔ سرنوشت۔ نوشتۂ تقدیر۔ کرم لیکھ + کرم ریکھا +

مُقشّر ع۔ صفت :۔ پوست کشیدہ۔ چھلکا اُتارا ہوا۔ چھیلا ہوا۔ پوست اُتارا ہوا

مَقْصِد ع۔ اسم مذکر :۔ قصد کرنے کی جگہ۔ وہ جگہ جہاں کا ارادہ کیا جائے۔ مقصود۔ مراد۔ مطلب۔ ارادہ۔ غرض۔ نیت۔ عزم۔ منصوبہ۔ منشا۔ موقع۔ پریوجن + ارتھ۔ معنی + (اُردو میں بفتح صادِ مہملہ غلط مستعمل ہے)

مقصد بر آنا۔ و۔ فعل لازم :۔ مطلب پورا ہونا۔ مراد حاصل ہونا +

مقصد ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ کام بننا۔ مدعا حاصل ہونا + مطلب بر آنا +

مُقصّر ع۔ صفت :۔ قصور کرنیوالا + کم کرنے والا + تقصیر کرنیوالا۔ کوتاہی کرنے والا +

مقصود ع۔ صفت :۔ قصد کیا گیا۔ ارادہ کیا گیا۔ چاہا گیا۔ مطلب۔ مراد۔ غرض۔ مدعا۔

مختصر رکھا گیا۔ موقوف رکھا گیا +

مقصور ۔ع ۔ صفت :۔ کم کیا گیا ۔ قصر کیا گیا ۔ چھوٹا کیا گیا +

مقصورہ ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) کم کیا گیا ۔ گھٹایا گیا ۔ قصر کیا گیا ۔ چھوٹا کیا گیا ۔ (۲) وہ الف جس پر مد نہو +

مُقَطَّر ۔ع ۔ صفت :۔ ٹپکایا ہوا ۔ چوآیا ہوا + قطرہ قطرہ کرکے ڈالا ہوا ۔ بُوند بُوند کرکے ٹپکایا اور صاف کیا ہوا جیسے آبِ مقطر +

مَقْطَع ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ محلِ انتہا و اتمام + غزل یا قصیدے کا آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص واقع ہوتا ہے ۔ مثلاً سعدی ، امیر خسرو وغیرہ اخیر شعر سے اول میں بھی تخلص ڈالدیا کرتے تھے ۔ کبھی کبھی فارسی والے اردو میں مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے ہیں جیسے ؎

صائبا خجلت سائل بزمینم درکرد ۔ بیزری کرد بمن انچہ تقاضوں نرکرد (صائب)

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ۔ اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے (میر)

مقطع کا بند ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نظم کا اخیر بند جسمیں شاعر کا تخلص آتا ہے (۲۔ مجازاً) شیخی باز کا وہ تکیۂ کلام یا فقرہ جو ہر بات کے بعد اپنی تعریف کی تائید میں خواہ مخواہ اور بلا موقع اظہار شیخی کے واسطے لایا جائے ۔ وہ فخریہ کلام جو بار بار زبان پر لایا جائے (ہمارے تازہ محاورہ وانی ناواقفیت سے یہاں بھی دھوکا کھایا) +

مُقَطَّع ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) بُریدہ شدہ ۔ ناندا طراف تراشا ہوا ۔ چھانٹا ہوا ۔ زوائد سے پاک کیا گیا + قطع و بُرید یا تراش خراش سے سجایا گیا ۔ (۲) ثقہ ۔ مُہذب ۔ شایستہ ۔ سنجیدہ ۔ گمبھیر ۔ متین + مُعتمد ۔ قابلِ اعتماد +

مُقطّع ڈاڑھی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ شرع کے موافق قطع کی ہوئی ڈاڑھی ثقہ ڈاڑھی ۔ بزرگانہ ریش ۔ لمبی ڈاڑھی ۔ ریش دراز +

مُقَطَّعات ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) چھوٹے چھوٹے ریشمی کپڑے ۔ موٹے ریشم کے ٹکڑے + چھپے ہوئے کپڑے (۲) شعرہائے سُبک وزن و اشعارِ بحرِ رجز +

مَقْعَد ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ جائے نشستگاہ ۔ پنڈی ۔ پینڈا ۔ گُدا ۔ گانڈ ۔ مبرز ۔ سُوبھگون +

مُقَعَّر ۔ع ۔ صفت :۔ قعر کیا گیا + گہرا ۔ ڈُونگا ۔ کھودا ہوا ۔ گڑھا +

مُقفّل ۔ع ۔ صفت :۔ قفل لگایا ہوا ۔ تالا دیا ہوا ۔ بند +

مُقفّل کرنا ۔ فعل متعدی :۔ قفل لگانا ۔ تالا بند کرنا ۔ تالا دینا ۔ جندرا مارنا

مُقَفّٰی ۔ع ۔ صفت :۔ قافیہ کیا گیا ۔ قافیہ دار ۔ تُک بندی کیا گیا ۔ مسجّع +

مُقَلِّب ۔ع ۔ صفت :۔ بدلنے والا ۔ پلٹنے والا ۔ پھیرنے والا ۔ ہٹا دینے والا +

مُقَلِّبُ القُلوب ۔ع ۔ صفت :۔ دلوں کو پھیر دینے والا ۔ دلوں کو پلٹ دینے والا + ارادہ بدل دینے والا ۔ خداتعالیٰ +

مُقَلِّد ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) تقلید کرنے والا ۔ کسی قول پر دلیل کے بغیر عمل کرنے (۲) پیرو ۔ مُرید ۔ مُعتقد ۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو چاروں اماموں کو مانتا ہے ۔ غیر مُقلد کا نقیض +

مقلوب ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) پلٹا گیا ۔ اُلٹا کیا گیا ۔ اُلٹا ہوا (۲) علم بیان کی ایک صنعت کا نام جسکی عبارت اُلٹی سیدھی یکساں پڑھی جائے +

مقلوب بعض ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (علم بیان) وہ صنعتِ مقلوب جسمیں کہیں کہیں کے حروف ملاکر عبارت موزوں کرلیں جیسے رشک سے شکر بن سکتا ہے

مقلوب کُل ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (علم بیان) وہ صنعتِ مقلوب جسمیں لفظ کی تبدیلی باترتیب ہو جیسے تاب بات ۔ حور روح ۔ ناتھ تھان وغیرہ ؎

قاتل کو دیکھکر نہ رہی تاب بات کی (سالک)

مقلوب مُستوی ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (علم بیان) وہ صنعتِ مقلوب جسمیں لفظ یا کلام کو تمام و کمال اُلٹ کر پڑھ سکیں اور ہر طرح وہی عبارت یا لفظ بنجائے مثلاً درد ۔ داد ۔ دید ۔ نون میم ۔ قلق + شاباش ۔ کاواک ۔ تارات + مُراد سے دارم + برآید یا رب وغیرہ ؎

دیدۂ دل سے لُٹاتا ہوں میں اسکو درد سے ۔ ہوں میں حرفِ درد جس پہلو سے الٹو درد ہے (ذوق)

رات یہ گرم زور درد و قلق ۔ قلق و درد روز مرگ ہے تار (ہوشیار)

مِقْناطِیس ۔ یونانی (دراصل مغناطیس تھا) اسم مذکر :۔ چمک پتھر ۔ سنگِ آہن رُبا ۔ ایک قسم کا پتھر جو اپنی کشش سے لوہے کو اُٹھا لیتا ہے +

مِقْنَعَہ ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ ایک عرض کی باریک چادر ۔ مجازاً بُرقع ۔ مُنہ پر ڈالنے کا کپڑا ۔ نقاب ۔ گھونگٹ ۔ جیسے اُٹھاؤ میرا مقنعہ میں گھر سنبھالوں اپنا ۔ (یہ لفظ بفتح میم غلط مشہور ہے بلکہ عوام تو اسکو مکھنا بولتے ہیں اور بعض لوگ سہرے سے بھی مُراد لیا کرتے ہیں) +

مِقْوَد ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ تاگا ۔ ریسمان ۔ رسّی ۔ ڈوری ۔ پالہنگ + جہاز کی رسّی ۔ کشتی کا رسّا +

مقُولہ ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ بات ۔ کہاوت ۔ قول ۔ بچن ۔ کہن ۔ سخن ۔ ضرب المثل + دُوسرے کا قول +

مُقَوّی ۔ع ۔ صفت :۔ قوت دینے والا ۔ طاقت بخشنے والا +

مُقَوّیِ باہ ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ وہ دوا جو باہ کو قوت بخشے ۔ شہوت بڑھانے والی دوا +

مقہ

مُقوّیِ بدن۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ جسم کو قوت بخشنے والی دوا +

مُقوّیِ دل۔ ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ دل کو تقویت بخشنے والی دوا +

مُقوّیِ دماغ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ دماغ کو تقویت دینے والی دوا +

مُقوّیِ معدہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ معدے کو قوت دینے والی دوا۔ ہاضمہ بڑھانے والی دوا +

مقہور۔ ع۔ صفت :۔ قہر کیا گیا۔ وہ شخص جسپر بادشاہ یا خدا کا غضب نازل ہوا ہو۔ مغضوب + مردود۔ راندۂ درگاہ +

مُقیٔ۔ ع۔ صفت :۔ قے لانے والی دوا۔ قے آور +

مِقیاس۔ ع۔ اسم مذکر :۔ اندازہ + وہ آلہ جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں + گھڑی کی سُوئی + کیل۔ پیمانہ +

مِقیاسُ الحرارت۔ ع۔ اسم مذکر :۔ گرمی معلوم کرنے کا آلہ۔ گرمی ناپ۔ تھرمامیٹر

مِقیاسُ الماء۔ ع۔ اسم مذکر :۔ پانی ناپنے کا آلہ۔ جنسال۔ پانی ناپ۔ وہ آلہ جس سے پانی کے اُتار چڑھاؤ کا اندازہ کیا جاتا ہے +

مِقیاسُ الموسم۔ ع۔ اسم مذکر :۔ رُت یا موسم کی حالت دریافت کرنے کا آلہ۔ بیرومیٹر + ہوا کا وزن یا موسم کے تغیر و تبدل معلوم کرنے کا آلہ +

مِقیاسُ الہوا۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ہوا ناپ۔ وہ آلہ جسکے ذریعہ سے ہوا کی رطوبت۔ طوفان کی علامت وغیرہ معلوم کی جاتی ہے +

مُقَیَّد۔ ع۔ صفت :۔ قید کیا گیا + پابند۔ قیدی۔ بندھا۔ اسیر +

مُقَیَّش۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ تارہائے زر و نقرہ۔ چاندی یا سونے کے تار۔ دبکا ہوا تار۔ بادلہ

آنچلوں سے کہو مُقیّش کہاں جھڑتا تھا کب دوپٹّہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا۔ (مومن)
چاہیئے مُقیّش اُس مہ رُو کی چوٹی کیلئے چرخِ گرداں پر اگر خورشید تا بہ زیر کھینچ (ناسخ)
گوٹا کناری بادلہ مقیّش کے سوا تھے چار تولے موتی جو تو لا ازار بند (نظیر)

(۲) تمامی۔ زری۔ تاش۔ زربفت۔ سونے چاندی کے تاروں کا بُنا ہوا کپڑا

وہ فیلوں کی اور میگ ڈمبر کی شان جھلکتے وہ مقیّش کے سائبان
کَسے اُپ کَسنے وہ مُقیّش کے کہ جھولوں میں تھے جسکے موتی لگے
اور ایک اوڑھنی جالی مقیّش کی پڑی چاندنی سی مقیّش کی } جرین

(اس لفظ کی اصل میں فرہنگ نویسوں نے بڑی بڑی رائیں لگائی ہیں۔ کسی نے آنکھیں بند کرکے عربی لکھدیا ہے اور جو اسکا مادہ قرار دیا ہے وہ بالکل عربی معانی کے مخالف ہے۔ بعض تُرکی ہی لکھ گئے ہیں۔ یہ حسن جیسے محقق نے بھی اسے عربی لکھدیا

مقی

لکھا ہے اور اسکی وجہ بڑی یہ ہے کہ بعض فارس کے شعرا نے اہلِ ہند کا تتبع کرکے اُسے بتغیرِ حرکات یعنی مُقیّش باندھدیا ہے یہ لفظ حقیقت میں ہندی ہے اُردو والوں نے فصاحتِ کلام کے خیال سے کاف کو قاف سے بدل لیا ہے اور ایسا فارسی زبان میں بکثرپایا جاتا ہے۔ مثلاً قلا قند اصل میں کلا کند تھا۔ قلا بازی اصل میں کلا بازی تھا۔ قند ھار اصل میں کند ھار تھا۔ چنانچہ ہمارے ایک دوست نے جو مرضِ تحقیق کے بیمار اور ایک بہت بڑے لائق آدمی ہیں ہمکو لکھا تھا کہ اسکی اصل کش بمعنی کرن یعنی شعاع اور کیش بمعنی بال ہے۔ بیشک یہ مادہ قابلِ تسلیم ہے کیونکہ کیش زبان سنسکرت میں بالوں کو کہتے ہیں مگر لفظ کش کا پتا کسی سنسکرت ڈکشنری میں نہیں ملا۔ پنڈتوں کے مؤلفہ کوشوں میں ہمنے دیکھا۔ اہلِ فرنگ کی سنسکرت ڈکشنریوں میں ہمنے ڈھونڈھا لیکن کہیں اسکا سُراغ نہیں چلا۔ اگرچہ ہمارے دوست نے بھی کسی پنڈت سے ہی معلوم کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب نے صرف اپنے تجرُبے کے اعتبار سے بلا تحقیق فرمادیا ہے بہرحال اسکی ہندی اور لفظ کیش سے مرکب ہونے میں کچھ شُبہ نہیں گو اوّل لفظ ابھی تک زیرِ تحقیق ہے اور عجب نہیں کہ وہ حرفِ جیم [illegible] ہو کیونکہ سنسکرت میں اس مُفرد حرف کے معنی چاند کے بھی آتے ہیں پس چاندی کے تار کے معنی ہوگئے لیکن اس سے بھی بہتر یہ مادہ خیال میں آتا ہے کہ اوّل کا لفظ ماکشِک माक्षिक ہوگا کیونکہ اسکے معنی زبانِ سنسکرت میں دھاتی چیز کے آتے ہیں اور اسی وجہ سے سُوَرن ماکشک स्वर्णमाक्षिक سونے کا یعنی سُنہری اور رُوپ ماکشِک रूपमाक्षिक چاندی کا یعنی رُوپہلی کہلاتا ہے پس اوّل سُورن یا رُوپ کا لفظ حذف ہوگیا پھر کثرتِ استعمال سے ماکشک کا آخری کاف گر کے ماکش مُطلق سونے یا چاندی یعنی چمکدار دھات کے معنی میں رہا اور رفتہ رفتہ وہی ماکش مکش ہوا پھر مکیش ہوگیا اس صُورت میں لفظ کیش بمعنی بال سے مرکب کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہ رہی اور یہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے مولانا آزاد اس لفظ کی نسبت اپنے رسالہ سخندانِ پارس میں اسطرح تحقیق فرماتے ہیں کہ "یہ لفظ دراصل سنسکرت میں مَیکُش کیش मयूखकेश تھا۔ اس میں مَیکُش मयूख سُورج کی کرن اور کیش केश بال۔ دونوں ملکر موئے شعاعی ہوگئے۔ تعجب ہے مُحقّقِ ہند صاحبِ بہارِ عجم سے کہ وہ اسے عربی کا لفظ مان کر لکھتے ہیں کہ مُقیّش ہے لیکن یہ نہیں لکھتے کہ عربی میں اسکا ماخذ اور اصل کیا ہے۔ صاحبِ غیاثُ اللُّغات اسکا حوالہ لکھتے اور توضیح میں اس سے زیادہ زور دیتے ہیں۔ جب اصل نہیں تو زور کیا چل سکتا ہے" واللہ اعلم بالصّواب) +

مُقَیَّشی۔ ہ۔ صفت :۔ چاندی یا سونے کے تاروں کا + بادلہ کا + تمامی کا + زری کا۔ تاش کا +

مقیشی گوکھرو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا باریک گوکھرو جو صرف تاروں کو

موثر کرنا پایا جاتا ہے +

مُقیم ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) اِقامت کرنے والا ۔ رہنے والا ۔ ٹھہرنے والا ۔ فروکش ہونے والا ۔ اُترنے والا + قیام پذیر ۔ منزل گزیں ۔ (۲) ۔ و ۔ اسم مذکر) وہ شخص جو کسانوں اور باغبانوں کی سبزی ترکاری پھل پھول وغیرہ آڑتی کے طور پر نیلام کرکے فروخت کرتا ہے + سبزی کا تھوک فروش +

مُقیم ہونا ۔ ۔ فعل لازم :۔ ٹھہرنا ۔ اِقامت کرنا ۔ فروکش ہونا ۔ رہنا ۔ آ رہنا ۔ بسنا

مُکّا ۔ و ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) مکئی ۔ بڑی جوار +

مُکّا ۔ و ۔ اسم مذکر ۔ مُشت ۔ گھونسا ۔ ڈُک ۔ دھموکا +

مُکّا چلنا ۔ و ۔ فعل لازم :۔ ڈُک چلنا ۔ گھونسوں کی لڑائی ہونا ۔ گھوسم گھا سا ہونا

مُکّا سا لگنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ ایک صدمہ سا گزرنا ۔ دل پر چوٹ لگنا +

مُکّا سا مارنا یا لگانا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ ایک صدمہ سا پہنچانا ۔ دل پر صدمہ سا گزارنا ۔ دل پر چوٹ لگانا ؎

جبکہ وہ دستِ حنا بستہ مجھے آتا ہے یاد　　کوئی مُکّا سا کلیجے پر لگے ہے مارنے (معروف)

مُکّا لگنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ گھونسا لگنا ۔ دھموکا لگنا ۔ ضرب لگنا ۔ صدمہ پہنچنا ۔ آفت پہنچنا

مُکّا لگانا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (دیکھو مُکّا مارنا) +

مُکّا مارنا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ مُشت زنی کرنا ۔ ڈُک لگانا ۔ گھونسا سی کرنا +

مُکابَرہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) غرور ۔ گھمنڈ ۔ شیخی ۔ (۲) لڑائی جھگڑا ۔ قضیہ ۔ ٹنٹا ۔ (۳) مُقابلہ ۔ مُجادلہ +

مَکاتِب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مکتب کی جمع + بہت سے مکتب یا مدرسے +

مُکاتَبَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ باہم خط و کتابت کرنا ۔ کارسپانڈنس چٹھی پتری ۔ مُراسلت + خط و کتابت + لکھت پڑھت +

مَکّار ۔ ع ۔ صفت :۔ مکر کرنے والا ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ چھلیا ۔ عیار ۔ فیلسوف ۔ مُتفنّی ۔ دھوکے باز ۔ ٹھگ ۔ بھگلیا + جھوٹا + مُنافق ۔ دو بھیسیا + بھروپیا ۔ پاکھنڈی +

مَکارِم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مکرمت کی جمع ۔ بزرگیاں + نوازشیں ۔ عنایتیں ۔ مہربانیاں + محاسن ۔ قابلِ تعریف کام ۔ اوصافِ حمیدہ ۔ خوبیاں +

مَکّارہ ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مکر کرنے والی عورت ۔ فریب کرنے والی ۔ عیارہ +

مَکّاری ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ فریب ۔ دغابازی ۔ عیاری ۔ دھوکے بازی + چالاکی ۔ پاکھنڈ + چترائی ۔ چلتربازی +

مُکاشَفَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ راز کا آشکارا کرنا ۔ بھید کھولنا ۔ اِنکشاف ۔ اظہار ۔

افشا + افشائے راز + امورِ غیبی کا اِنکشاف ۔ معلوماتِ اسرارِ غیب +

مُکاشَفَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ انکشافِ اسرار ۔ رازوں کا اظہار ۔ ولی اللہ کو امورِ غیبی کا معلوم ہو جانا ۔ کشف ۔ کرامات +

مُکافات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (از کفی) باہم برابر ہونا ۔ عوض ۔ عوضہ ۔ بدلا ۔ تاوان ۔ ڈنڈ ۔ اجر ۔ جزا ۔ پاداش + سزا ۔ کرنی کا پھل ۔ انتقام ؎

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر　　آخر ستم کی کچھ تو مُکافات چاہیئے (غالب)

ترک کرنی مجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی　　گُنہِ عشق کی میرے یہ مُکافات نہ تھی (رند)

(یہ مصدر حاصل مصدر کے معنی میں بھی مستعمل ہے) +

مُکافات مِلنا ۔ و ۔ فعل لازم :۔ سزا ملنا ۔ کیئے کو پہنچنا ۔ پھل پانا ؎

غیر نے کی جو بُرائی تو بھلائی ٹھیری　　یہ ملی ہے عملِ بد کی مُکافات نئی (داغ)

مُکالَمہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ہم کلامی ۔ گفتگو ۔ بات چیت ۔ زبانی سوال و جواب ۔ ناٹک ۔ ڈراما

مکان ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ گھر ۔ مسکن ۔ رہنے کی جگہ ۔ خانہ ۔ مقامِ بود و باش ؎

اے ضعف دیکھ بھال کے مجھکو گرائیو　　غیروں کے بھی مکان قریب اس مکاں کے ہیں (رشک)

(۲ ۔ مجازاً) اہلِ خانہ جیسے تمہارے مکان میں خیریت ہے +

مکان بدلنا ۔ و ۔ فعل متعدی :۔ تبدیلِ مقام کرنا ۔ جگہ بدلنا ۔ ایک جگہ سے تبدیل ہوا کے واسطے دوسری جگہ یا مکان میں جانا ؎

کچھ بھی مزاج تیرا اے بدگمان بدلا　　تیرے مریضِ غم نے سو جا مکان بدلا (جرأت)

مکان بیٹھنا ۔ و ۔ فعل لازم :۔ بارش کے سبب مکان گرنا ۔ مینہ سے گھر کا گر پڑنا ؎

اے ظفر بارشِ گریہ ترا کیا طوفان ہے　　آج اس کوچے میں کتنے ہی مکان بیٹھے ہیں (ظفر)

مکان دار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ مالکِ مکان ۔ گھر کا مالک + گھر والا +

مکان دینا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گھر کو کرایہ پر دینا + گھر کو مانگے دینا ۔ (۲) ٹھہرانا ۔ اُتارنا ۔ ٹکانا ۔ جیسے سرائے میں بھٹیاری کا کسی کو مکان دینا وغیرہ

مکان لینا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گھر کرایہ لینا + گھر مانگے لینا ۔ (۲) مکان خریدنا ۔ گھر مول لینا +

مکانات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مکان کی جمع + بہت سے گھر حویلیاں +

مَکائِد ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ کیدہ کی جمع ۔ مکر ۔ فریب ۔ چھل بل + مغالطہ + بہانے بازیاں

مُکت یا مُکُت ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ سنسکرت (مُکتی) نجات ۔ مغفرت ۔ رہائی ۔ چھٹکارا ۔ موکش ۔ بخشش + آواگون سے رہائی +

مُکت پانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نجات حاصل کرنا ۔ چھوٹنا ۔ چھٹکارا پانا ۔ رہائی پانا ۔ مخلصی ہونا + نجات پانا + آزاد و بےفکر ہونا +

مکت

مکت دانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نجات دہندہ۔ شفیع۔ شفاعت کنندہ +

مکت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نجات ہونا۔ خلاصی ہونا۔ مغفرت ہونا +

مکتا۔ ہ۔ صفت:۔ بہت سا۔ من مانتا۔ کافی۔ بخوبی۔ بافراط۔ بکثرت +

مکتا۔ س۔ اسم مذکر:۔ موتی۔ مروارید۔ گوہر +

مکتب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لکھنے کی جگہ + کتاب پڑھنے کی جگہ۔ مدرسہ سال۔ پاٹ شالا۔ اسکول۔ دبستان۔ (۲۔ پورب) وہ تقریب جو بچے کے اوّل ہی اوّل پڑھنے کو بٹھانے میں کی جاتی ہے + تقریبِ بسم اللہ۔ رسم مکتب نشینی ؎

جز شیر اور کچھ نہیں انکی غذا ابھی نے کمسنیوں چلے ہیں مکتب ہوا ابھی (دبیر)

مکتب پڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ملاگری کرنا۔ مدرسہ میں تعلیم دینا۔ لڑکوں کو پڑھانا

مکتب خانہ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) لڑکوں کے پڑھانے کی جگہ۔ مکتب گاہ۔ دبستان۔ پاٹ شالا۔ سال۔ مدرسہ۔ اسکول۔ تعلیم گاہ (۲۔ قمارباز) جوا کھیلنے کی جگہ۔ وہ مکان جس میں قماربازی ہو۔ پنڈت خانہ (بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہاں خانہ مکتب کا مزید علیہ ہے۔ کیونکہ مکتب خود اسم ظرف ہے لیکن یہ انکی غلطی ہے کس لیئے کہ لفظ گاہ اور خانہ کلمات مصدریہ ہیں جسطرح اردو میں بن۔ پنا وغیرہ آتا ہے پس اس صورت میں یہ لفظ زائد نہیں ہے) +

مکتسِب۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کسب کرنے والا۔ اپنی کوشش سے حاصل کرنے والا۔ اکتساب کرنیوالا (۲۔ قانون) فائدہ اٹھانے والا۔ نفع حاصل کرنے والا +

مکتفی۔ ع۔ صفت:۔ کافی کرنے والا۔ بس کرنے والا۔ کافی۔ وافی +

مکتوب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لکھا ہوا۔ لکھا گیا۔ مرقوم۔ خط۔ چٹھی۔ مراسلہ (۲۔ اسم مذکر) خطوط کا طومار۔ یا ایک لمبا کاغذ۔ بہت سے اکٹھے خط جو لڑکوں کو پڑھانے کے واسطے جوڑ دیتے ہیں۔ ترسّل +

مکتوب الیہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جسکو خط بھیجا گیا ہو۔ وہ شخص جسکے نام خط جائے کاتب کا نقیض + چٹھی پانے والا +

مکتوم۔ ع۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ مخفی۔ مجازاً۔ راز۔ بھید +

مکٹ یا مکُٹ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مَور۔ تاج۔ دیہیم۔ افسر۔ اکلیل۔ عصابہ + وہ کلاہ یا تاج جو ہندوؤں میں دولہا کے سر پر رکھتے ہیں +

مکشا۔ ہ۔ اسم مونث:۔ پوجا کرنے کی ریشمی دھوتی۔ پیتمبر +

مکث۔ ع۔ اسم مذکر:۔ تامل۔ دیر۔ توقف۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ حیص بیص۔ تاخیر۔ سہل انگاری۔ التوا + انتظار +

مکدر۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کدورت آمیز۔ گدلا۔ غلیظ۔ دھندلا۔ میلا ہوا۔ نور (۲) ملول۔ ناراض۔ غمگین۔ رنجیدہ

مکر

بن مکدر رہ کبھی مسجدِ جامع بن گیا مری پرچھائیں سے ہو جائینگے تیمر میلے (مصحفی)

جائے ہے بزم میں گو بادہ کو تر ہو دے کسکو خوش آئے اگر طبع مکدر ہو دے (میر سوز)

مکر۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) گھڑیال ایک دریائی جانور کا نام جو شیرِ دریا ہے۔ ناکو۔ نہنگ اور مگرمچھ کہلاتا ہے (۲) آسمان کے دسویں برج کا نام جسکی دم مچھلی سے اگلے پاؤں گردن اور سر ہرن سے مشابہ ہے یعنی اس طرح پر ستارے واقع ہوتے ہیں جنکی یہ صورت بنگئی ہے۔ ۲۱۔ دسمبر کو اسمیں سورج داخل ہوتا ہے۔ عربی میں اسے جدی۔ فارسی میں بزغالہ کہتے ہیں۔ کیونکہ انکے نزدیک وہ پہاڑی بکری کے بچے سے مشابہ ہے +

مکر منڈل یا چکر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ خط جدی +

مکر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) دھوکا۔ فریب۔ دغا۔ کید۔ چھل۔ بتا + حیلہ۔ بہانہ ؎

اہلِ جہاں کی ہاو خصلت طرزِ دنیا آوری ہے مکر ان شیوؤں سے کب ہو سکتا ہے روباہ کا (اسیر)

(۲) تلبیس لباس۔ بہروپ بھیس۔ بھگل۔ پاکھنڈ (۳) کذب۔ جھوٹ خلافِ واقع۔ (۴) ریا۔ نفاق۔ دورنگی (۵) چالاکی۔ عیاری۔ چال +

مکر چاندنی۔ ہ۔ اسم مونث:۔ پچھلی رات کی ملگجی یا دھندلی چاندنی جو صبح ہو جانے کا دھوکا دیتی ہے۔ صبح کاذب۔ جھوٹی چاندنی ؎

ریشِ سفید شیخ میں ہے ظلمتِ فریب اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح (ذوق)

تیغو شبِ وصالِ عدو میں درست ہے اب مکر چاندنی جو کھلی بھی تو کیا کھلی (داغ)

مکر چکر۔ ہ۔ اسم مونث:۔ دھوکا دغا و فریب۔ حیلہ و بہانہ۔ دھوکا دھڑی۔ چھل بتا۔ فند فریب۔ جیسے کسی کے مکر چکر میں نہ آؤ (چتر بینیلی)۔ مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی۔ یعنی فریب کی باتوں میں آدھا جھوٹ آدھا سچ ہوتا ہے +

مکر کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بھگل گانٹھنا۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ پاکھنڈ کرنا

مکرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سچے کو جھوٹا بنانا۔ چندرانا۔ جھوٹا یا باطل ثابت کرنا۔ جھٹلانا +

مکر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) انکار کر جانا۔ منکر ہو جانا۔ قول سے پھر جانا۔ لوٹ جانا۔ نٹ جانا ؎

مکر جانے کا قاتل نے مرے کیا ڈھب نکالا ہے کہ ہر ہر سے پوچھتا ہے کہنے اسکو مار ڈالا ہے (میر سوز)

کاہے کو گھورتا ہے ظالم کچھ لیکے تیرا مکر گئے ہم + + (؟)

دادخواہی سے قیامت میں ہوا کچھ نہ حصول میں تو پہلے ہی سمجھتا تھا مکر جائینگے (صابر)

درپردہ ستم ہم پہ وہ کر جاتے ہیں کیسے گر کیجے گلا صاف مکر جاتے ہیں کیسے (شہیدی)

ہم نہیں وہ جو کریں خون کا دعوےٰ تجھ سے بلکہ پوچھیگا خدا بھی تو مکر جائینگے (ذوق)

کہا تھا مجھے کل تجھے ہونگی ہچکی   کروں کیا جواب ہوں مکر جائے توں (رنگین)
غضب ہے انتظارِ وعدۂ حشر   یہیں کہکر مکر جاتے تو اچھا (داغ)
(۲) بے لوث ہو جانا - مال مار لینا - بے ایمانی کر جانا - امانت میں خیانت کر بیٹھنا - دُوسرے کا مال دبا بیٹھنا ۔
آئے ہاتھوں میں اُنھیں دیکھ تو کیا اپنا ملو   دل تو آ کر دن وہ مرا لیکے مکر جائیں کہیں (مصحفی)
جو دل لینا ہے تو شام ہی سے لو   کہ تمکو ہے مکر جانے کی عادت (مجروح)
نہیں کچھ وہ دادو ستد کے کھرے   نہ دینا اُنہیں دل مکر جائینگے (〃)
مُکَرَّر - ع - تابع فعل :- دوبارہ - بارِ دیگر - پھر +
مُکَرَّر سِکَرَّر - ا - تابع فعل :- دوبارہ تہارا + بار بار - کئی بار - کئی کئی دفعہ - پھر پھر کر - پھر پھر کر +
مُکَرَّم - ع - صفت :- عزت دیا گیا - بزرگی کیا گیا - قابلِ تعظیم - بزرگ - معظم - محترم - معزز + کرمفرما - عنایت فرما +
مُکَرَّمِ بندہ - ع + ف - اسم مذکر :- جنابِ من - حضرت سلامت - جنابِ والا - بزرگوں کا القاب + بندہ پرور - بندہ نواز +
مَکرُمَت - ع - اسم مؤنث :- بزرگی - نوازش - عنایت - مہربانی - عظمت +
مُکرنا - ہ - فعل لازم :- (۱) اپنے قول سے پھرنا - اقرار سے انکار کرنا - جھوٹ بولنا ۔
بوسہ گر دیتے تو کھاتے ہاں قسم   راستی سے کیا مکرنا تھا ہمیں (نسیم دہلوی)
حشر میں آپ بنیں قول کے سچے کیا خوب   انگلیاں اُٹھینگی وہ آئے مکرنے والے (راسخ دہلوی)
(۲) بے لوث ہونا - بے ایمانی کرنا ۔
بوسہ لیکر جو مکرتا ہوں تو کہتا ہے وہ شوخ   شاعری کا ہے اثر جھوٹ کی عادت گئی (رالم)
مَکرُوہ - ع - صفت :- (۱) کراہت کیا گیا - کریہہ - نفرت انگیز (۲) گھناؤنا - بھونڈا - زشت - بُرا - بدنما - ناپسند - نامرغوب (۳) - اسم مذکر - قابلِ کراہت چیز - نہ ہٹانا جائز چیز - وہ چیزیں جو بعض اماموں کے نزدیک حلال - بعض کے نزدیک ناجائز یا کریہہ ہیں +
مَکرُوہِ تحریمہ - ع - اسم مذکر :- وہ مکروہ جو قریب بحرام ہو - بالکل ناجائز +
مَکرُوہات - ع - اسم مؤنث :- (مکروہ کی جمع) (۱) وہ چیزیں جنسے کراہت آئے - نفرت انگیز چیزیں - گھناؤنی چیزیں (۲) واہیات - بیہودہ کام یا باتیں - دُنیوی بکھیڑے - جھگڑے بکھیڑے - دنیوی مخمصے ۔
روز و شب پیشِ نظر رہتے ہیں کیوں مکروہات   زندگانی ہے کہ خوابِ پریشان کوئی (رزکی)
مُکرِی - ہ - اسم مؤنث :- کہہ مکری - ایک قسم کی ہندی چومصرعی پہیلی جسکے دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں - اسکے اول تین مصرعوں میں جو بیان ہوتا ہے وہ عاشق پر صادق آتا ہوا معلوم دیتا ہے مگر اخیر مصرع میں قائل ایک

ایسا مضمون لاتا ہے جو اُن سب کو اُلٹ دیتا ہے - اسکے موجد حضرت امیر خسرو دہلوی ہیں جنھوں نے عورتوں کی زبان سے اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں - اہلِ قلعہ انکو سکھیاں بھی کہتے ہیں کیونکہ اخیر مصرعوں میں ہمیشہ سکھی کا لفظ آتا ہے -

مثلاً - وا بن مو کو چین نہ آوے   وہ میری تِس آن بجھاوے
ہے وہ سب گُن بارہ بانی   اے سکھی ساجن نا سکھی پانی

دیگر - آپ ہلے اور موہے ہلاوے   وا کا ہلنا مورے من بھاوے
ہل ہل کے جیو سنکھیا   اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا

دیگر - اُونچی اٹاری پلنگ بچھایو   میں سوئی میرے سر پر آیو
کھل گئیں انکھیاں بھئی آنند   اے سکھی ساجن نا سکھی چند

دیگر - وہ آوے تب شادی ہووے   اُس بن دُوجا اور نہ کوے
میٹھے لاگیں وا کے بول   اے سکھی ساجن نا سکھی ڈھول ۔

مُکرِیاں - ہ - اسم مؤنث :- مکری کی جمع - کہہ مکریاں - سکھیاں +
مَکڑ - ہ - اسم مذکر :- (۱) بڑی مکڑی - مکڑی کا نر - نر مکڑی - عنکبوت کلاں - عربی میں مذکر - فارسی میں دیوپا کہتے ہیں جیسے سوکھن کا لکڑا سپڑ بیٹھا اکڑ - تو تھانی بھر کھانے تو کتنے دنوں میں نکلیگا - (۲ - تشبیہاً) لمبی لمبی ٹانگوں کا اونچا آدمی جیسے حاجی مکڑ ٹھالسٹہ اکڑ +
مَکڑا اکڑ چلنا - ہ - فعل لازم :- اینٹھ کر چلنا - اترا کر چلنا - ٹیڑھا ہو کر چلنا ۔
بہت ہر ایک سے مکڑا کے چلے تھا کالا   ہو گیا دیکھ تری زُلفِ سیہ فام سفید (یقین)
کیوں نہ افعی سے چلے ہر ایک جگہ مکڑا کر   نہ پڑا اسکو تری زُلفِ سیہ فام سے کام (سودا)
مَکڑانا - ہ - فعل متعدی :- اترانا - غرور کرنا - نخوت کرنا - دماغ کرنا - آپ کو دور کھینچنا - کج وضعی اختیار کرنا - ملاقات کو باعثِ ننگ و عار جاننا + مکث کرنا - رُکنا ۔
میرے رُکنے سے یہ جنون میں کہا   بس جی بس اب آپ نہ مکڑائیگا (محبات)
مَکڑنا - ہ - فعل لازم :- اینٹھنا - اکڑنا + کنارہ کرنا - کھینچنا - مکث کرنا ۔
بے طلب ہو جو وصال اُسمیں مزا ہی کیا ہے   کچھ مکڑتے رہو کچھ غیر ہوسناک رہے (ظہیر)
مَکڑی - ہ - اسم مؤنث :- مکڑ کی مادہ - مکڑی مادین - عنکبوت - مگس گیر - کلاش - تار تنگ - ایک قسم کے کیڑے کا نام جو مکھیاں پکڑ کر کھاتا اور اپنے لعاب سے جالا تنتا ہے (اصل میں مکھڑی تھا یعنی مکھی پکڑنے والا کیڑا) ۔
پھوہڑ سے مکڑی بھلی جو جالا دیوے پور   سُور کہے گدھا بھلا جو بوجھ پہنچاوے دُور (دوہا)
مَکڑی کا جالا - ہ - اسم مذکر :- (۱) تارِ عنکبوت + وہ سفید جھلی سا مکڑی کا گھر جسمیں اُسکے انڈے رہتے ہیں - اور نیز مکڑی کا پھوڑا سا ہوا تار جو اکثر کالا ہو جاتا ہے

مکس

نسیج عنکبوت۔ جھل (۲) باریک اور ملائم بُنا ہوا کپڑا +

مکڑی مل جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مکڑی کا بدن پر پِس جانے کے سبب چیپ لگ جانا اور اُس سے جسم کا پھل جانا +

مُکَعَّب ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) ٹوٹا ہوا۔ شکستہ۔ کسر کیا گیا۔ (۲) حساب) مکعب + عرض طول ارتفاع یا موٹائی خواہ گہرائی کا حاصل ضرب۔ جمع مکسر وہ جمع جسمیں انچ فیٹ۔ گز وغیرہ سب جمع کیئے جائیں +

مکسور یا مکسورہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ حرف جسکے نیچے زیر ہو۔ زیر دیا گیا حرف (۲) مکسر مفرد +

مکشوف ۔ ع۔ صفت :۔ کھولا گیا۔ ظاہر کیا گیا۔ واضح۔ ظاہر +

مکفول ۔ ع۔ صفت :۔ کفالت میں دیا گیا۔ ضمانت میں محفوظ کیا گیا۔ مرہون۔ گرو رکھا گیا۔ آڑ رکھا گیا۔ آڑ میں دیا گیا۔ ادل میں دیا گیا +

مکفول کرنا ۔ فعل متعدی :۔ ضمانت میں دینا۔ آڑ میں کر دینا۔ ادل میں رکھدینا +

مُکلاوہ ۔ ہ۔ اسم مذکر (ہندو) گونا۔ دُلہن کی رُخصت جو شادی کے بعد ہو۔ وداع۔ رونا۔ عورت کا خاوند کے گھر جانا۔ بہوڑا۔ چالا +

مُکَلَّف ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) مکلف کا۔ ٹیپ ٹاپ کا۔ مزین۔ بھڑکیلا۔ آراستہ پیراستہ۔ سجا سجایا۔ خوش اسلوب۔ سجا ہوا۔ (۲) تکلیف دیا گیا +

مُکَلِّف ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) تکلیف دہندہ۔ تکلیف دینے والا۔ تکلیف دہ (۲) داعی۔ بُلانے والا۔ دعوت کرنے والا۔ تقریب میں شریک ہونے کی تکلیف دینے والا +

مُکَلَّل ۔ ع۔ صفت :۔ سر پر تاج رکھا گیا۔ تاجدار۔ مُلمّع کیا گیا۔ چمکایا گیا۔ چمکدار۔ چمکیلا۔ بھڑکیلا۔ جگمگاتا ہوا۔ مُرصّع۔ جڑاؤ +

مُکَمَّل ۔ ع۔ صفت :۔ کامل کیا گیا۔ پُورا کیا گیا۔ تمام۔ کامل۔ سنپورن۔ سموچا۔ پُورا۔ کُل۔ ثابت +

مُکْنَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ قدرت۔ طاقت۔ تونگری۔ توانائی۔ شکتی +

مُکُند ۔ س۔ اسم مذکر :۔ مشہور بفتح دوم۔ (۱) وشنو۔ بھگوان جیسے مکُندلال یعنی بھگوان کا پیارا۔ (۲) ایک قسم کا گوند (۳) پارہ۔ سیماب۔ زیبق +

مَکْنُون ۔ ع۔ صفت :۔ پوشیدہ کیا ہوا۔ مخفی۔ سربستہ۔ ڈھکا ہوا۔ خفیہ۔ چھپا ہوا۔ جب دُرِّ مکنُون کہینگے تو وہاں بڑے اور بیش قیمت موتی سے مُراد ہوگی کیونکہ ایسے موتی کو حفاظت سے چھپا کر رکھا کرتے ہیں۔ ریزوں کی عُمدہ باتوں سے بھی مُراد ہوتی ہے +

مکنونِ خاطر ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ دل کی پوشیدہ باتیں۔ مرکوزِ خاطر۔ دلی عندیہ۔ دلی منصوبہ +

مکہ

مکوہ ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک بُوٹی اور اُسکے پھل کا نام جو اکثر حالتِ ورم میں کام دیتی ہے عنب الثعلب۔ انگرہ۔ فناة۔ اوّل درجہ میں بارِد۔ دُوسرے درجہ میں یابس +

مکوی بُھجیا ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مکوے کے اُبلے ہوئے پتے جو اکثر بیماروں کو کھلائے جاتے ہیں +

مکوڑا ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ بڑا مکڑ + بڑا کیڑا + بڑا چیونٹا۔ مورچۂ دراز پا + نیز کیڑے کا مُرادف۔ جیسے کیڑے مکوڑے +

مکول ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی پہاڑی سفید کھریا جو پتھر کی شکل میں ہاتھ لگتی اور آگ میں سکنے سے سفید ہو جاتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق بنانیوالے اُسکے ذریعہ سے ورق بڑھاتے اور اُنکی چھلی یعنی اوزاروں کو صاف کرتے ہیں +

مُکھ ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) فم۔ فوہ۔ فود۔ مُنہ۔ ہونٹ۔ دہن۔ دہانہ سہ

موتی نکیں کنبیاں اور کہا دُکھ پڑ گیا تو ئے ۔ آنکہ بہر جو تُنکہ گھڑی مُکھ پر راکھوں تو ئے
شکھ کارن ساگر تجو اور آن بڑھایو انگ ۔ موتی نرہوں کنبیاں تُو ہنسی اُدھ کے سنگ

مُکھ بند ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ گھوڑے کے ایک مرض کا نام جسمیں نیچے اُوپر کے دونوں جبڑے سخت ہو کر بیٹھ جاتے اور مُنہ سے لُعاب جاری رہتا ہے۔ یہ مرض سردی سے لاحق ہوتا فارسی میں اسے بستہ دہن یا دہن بستگی کہتے ہیں +

مُکھ بھیڑ ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ منہ بھیڑ۔ آمنا سامنا + سنکھ۔ بالمواجہ۔ رُو برُو۔ سامنے +

مُکھ پان ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ مثلثی پیتل یا دھات کا ٹکڑا جو صندوق۔ صندوقچی۔ الماری وغیرہ کے قُفل کے سُوراخ پر خوبصورتی کیواسطے بشکلِ پان بنا کر جڑ دیتے ہیں۔ کُنجی کے گھر کے اُوپر کا پیتل یا لوہا +

مُکھ تال ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ انترہ۔ استھائی۔ ٹیپ۔ ٹیک +

مُکھ منتری ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وزیرِ اعظم۔ مدار المہام +

مُکھ میں رام پیٹ میں چُھری ۔ ہ۔ کہاوت :۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ ظاہر نیک باطن بد

مکہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ عرب کے ایک مقدس اور مشہور شہر کے دار الخلافہ کا نام جسمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبئ آخر الزماں پیدا ہوئے۔ کعبہ۔ کعبۃ اللہ۔ بیت اللہ شریف۔ جیسے مکے گئے نہ مدینے گئے بیچ ہی بیچ میں حاجی بنے + مکے میں رہتے ہیں پر حج نہیں کیا (کہتے ہیں کہ مکہ ابا جان سیں کے پیغمبر کا گھر تھا اور اُسے مہ گہ یعنے ہیکل و پیکر ماہ کا گھر کہتے تھے کیونکہ یا معی لوگ اپنے معبدوں میں چاندی سونے کے پتھر وغیرہ کی شباہت یعنی مورتے رہتی سے [illegible] رکھا کرتے تھے۔ ہندو مکیشر مہا دیو کا استھان بتاتے ہیں۔ پانچ مسلمان ہر سال عید الضحٰے میں واں جا کر حج کرنا فرض سمجھتے ہیں)

مکھا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ خرمگس۔ بڑی مکھی۔ ایک نیلے رنگ کی بڑی مکھی جو اکثر آدمیوں اور گدھوں پر بیٹھتی ہے +

مکھ

مکھانا - ہ - اسم مذکر :- کنول کے پھول کا شوکھا ہوا بیج - کنول کا بیج جو بھوننے سے بہت پھول جاتا ہے جیسے جنے کوئی گوند کھانے کھائے کوئی +

مکھڑا - ہ - اسم مذکر :- مکھ کی تصغیر بالمحبت - پیارا منہ - پیاپا پیارا چہرہ - جیسے چاند سا مکھڑا + دیا وصرم نہیں من میں مکھڑا کیا دیکھے درپن میں ؎

زُلفیں سُنبل ہیں تو پھر نرگس شہلا آنکھیں جسنے دیکھا ترے مکھڑے کو وہ گلشن سمجھا (آتش)

مکھن - ہ - اسم مذکر :- مسکہ - کچا گھی - روغنِ تازہ - نونی گھی - بن تایا گھی - دہی یا کچے دُودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہو - (۲) خوشامد - کھویا - ماوا - جیسے مکھن ہے ملائی سے میٹھا (آواز) +

مکھن نکالنا - ہ - فعل متعدی :- دہی یا کچے دُودھ کو بلوکر مسکہ نکالنا +

مکھنا - ہ - اسم مذکر :- (۱) بن دانت کا ہاتھی (۲) مستانہ رفتار کا بڑا ہاتھی - ایک قسم کا نر ہاتھی جو جھوم جھوم کر چلتا ہے جیسے آ دیگی میری چھین چھبیلی کام کریگی تارا + دیگا مکھنا ہاتھی گھنگرؤں سے لادا - (۳) مُرغِ بیچارہ - وہ مُرغ جسکے ابھی تک خارنہ نکلے ہوں یا ٹوٹ گئے ہوں +

مکھنیا - ہ - اسم مذکر :- (لشکری) مکھن فروش - مکھن نکالکر بیچنے والا +

مکھی - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا کبوتر جو ذرا گردن کو کم رکھتا ہو - یہ کبوتروں سے ملتا ہُوا ہوتا اور اکثر اُن کے ساتھ اُڑتا ہے - وہ کبوتر جو کالا خواہ سبز یا سُرخ یا کاہی ہو مگر اُسکا سر اور بازوؤں کے ایک ایک یا دو دو پر سفید ہوں +

اِس ناتواں کی حالت واں جا کہے ہے اُڑکر میرا یہ رنگِ رُو ہے گویا مُکھی کبوتر + (آبرو)

مکھی - ہ - اسم مؤنث :- (از مکھ یعنی مُنہ پہ بیٹھنے والی) (۱) مگس + نحل - ذباب - ایک اُڑنے والے کیڑے کا نام جو اکثر کھانے پر بیٹھتا ہے (۲) بندوق کا مستا جس سے شست باندھتے ہیں - بندوق کی شست - وہ اُبھرا ہوا نشان جو بندوق کے مُنہ کے قریب نظر شدہ کرنے کی غرض سے بنا ہوا ہوتا ہے ؎

پھوانے میں نہیں تو نہیں پر ہوں شعلہ دو مکھی بھی ہوں تو نہاں وہاں تفنگ بہل (ذوق)

مکھی جھلنا - ہ - فعل لازم :- (مکھیاں جھلنا زیادہ بولتے ہیں) مکھی اُڑانا - مکھی ہٹانا - چنور کرنا - مورچھل ہلانا - چوری کرنا +

کیا اُس غریب کو ہو سر سایۂ ہما جو اپنی بیدماغی سے مکھی نہ جھل سکے (میر تقی)

مکھی چوس - ہ - اسم مذکر :- ایسا بخیل کہ اگر اُسکے سالن میں مکھی گر پڑے تو اُسے بھی مُنہ سے چوس کر پھینکے تاکہ اُسمیں کچھ لگا ہوا نہ رہ جائے - نہایت کنجوس - از حد کنجوس - شوم - بخیل - مُمسِک - تنگدل ؎

مَے لب کا تجھے بوسہ دے ہونا ہو سو ہو یہ بھی کہ لیجو فلانا ایک مکھی چوس ہے (میر سوز)

یاں مَر قالِ لب کا ہو ہی بوسہ شیخ صاحب تو نہ دو منے کھا حضرت بھی مکھی چوس ہی ہو یار (نصیر)

مکھ

مکھیاں گر نکلتی ہیں گھر سے کون صرف کرے ہے یاں زر سے
پاس جا ہو سو دینگے جز ناموس یہ کہے ہے ہر ایک مکھی چوس } ہشت

مکھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا - ہ - فعل متعدی :- چھوٹی باتوں میں ایمانداری اور بڑی باتوں میں بے ایمانی کرنا +

مکھی کا چھینک جانا - ہ - فعل لازم :- (مستعمل) کسی بدشگونی کا پیش آجانا - بدشگونی ہو جانا - جیسے کیا کہیں مکھی چھینک گئی جو کام چھوڑ بیٹھے -

مکھی کی طرح نکال ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- بالکل بے تعلق کر دینا - بالکل واسطہ نہ رکھنا - دُودھ کی مکھی کی طرح نکالکر پھینکدینا +

مکھی کی مکھی مارنا - ہ - فعل متعدی :- جُوں کی توں نقل کرنا - بے سمجھے نقل کرنا - سیاہی کے دھبے تک کی نقل کرنا (کسی کاتب نے کتابت کرتے وقت منقول عنہ کے صفحے پر مکھی مری ہوئی دیکھکر خود بھی ایک مکھی مارکر اُسی طرح لگادی تھی پس جب سے یہ محاورہ ہو گیا) +

مکھی مار - ہ - اسم مذکر :- (۱) مکھی جان سے مارنے والا - جیسے مکھی مار بڑا چار - (اطفال) (۲) گھناؤنا آدمی - وہ شخص جسے دیکھکر کراہت آئے - مکروہ - کریہ منظر - (۳) جُوں کی توں نقل کر دینے والا - بن سمجھے نقل کرنے والا - اَن سمجھ کاتب (۴) ایک جانور کا نام جو مکھیاں مار مار کر کھاتا اور اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے - مکھی کا شیر - شیرِ مگس (۵) مکھیاں اُڑانے کی چھڑی جسکے ایک سرے پر چوٹے کے مانند چمڑا لگا ہوا ہوتا ہے +

مکھی ناک پر نہیں بیٹھنے دیتے - ہ - محاورہ :- بڑے صاحب غیرت ہیں نہایت بیدماغ اور نازک مزاج ہیں کسی کا احسان نہیں اُٹھاتے ؎

اب بناتے ہو خزاں ہیں خال رُخِ پاک پر بیٹھنے یا تم نہیں دیتے تھے مکھی ناک پر (مُنیر)

نہ دیتے تھے کبھی یا بیٹھنے ہم ناک پر مکھی جھلا کرتے ہیں اب یا آپ کی در در پہ مکھی (معروف)

مکھی نگلنا - ہ - فعل متعدی :- آفت میں پھنسنا - عذاب مول لینا - اپنے کو بلا میں ڈالنا + جان بوجھکر کوئی نامعقول یا بیجا حرکت کرنا + بیٹی کو بُرے گھر لینے یا بدچلن لڑکے سے منسوب کرکے پچتانیکا موقع آنے دینا - جیسے جان بوجھکر مکھی نہیں نگلی جاتی - بی مشاطہ تم اپنا رقعہ اُٹھالے جاؤ (عو) +

مکھیا - ہ - صفت :- (۱) سردار - سرغنہ - سرگروہ (۲) بانی مبانی - جڑ - مبدا - (۳) اگوا - پیشوا + اقدام کرنے والا - پیش قدمی کرنے والا - جیسے یہی انبیا اِس بات کے ظاہر کرنے میں مکھیا تھا کہ مہاراجہ صاحب کی چٹھیاں پکڑی گئیں (اخبارِ عام - ۲۴ جون ۱۸۹۶ء)

م

مُلّا - ع - صفت :- (۱) بہت اِملا کرنے والا - نہایت لکھنے والا - (۲) بہت پڑھا ہوا - عالم - فاضل - (۳) فقیہ - شاستری جیسے ملاجی کیا کہیں آخوند جی پہلے ہی بگڑے بیٹھے ہیں (۴ - ۱) مسجد میں رہنے والا - نماز پڑھانے اور اذان دینے والا - بچّوں کو پڑھانے والا - جیسے مُلّا کی دوڑ مسیت - مُلّا نہو گا تو کیا مسجد میں اذان نہوگی ؎

ذوق جو مدرسہ کے بگڑے ہوئے ہیں مُلّا   اُنکو میخانے میں لے آؤ سنور جائینگے (ذوق)

(۵ - ل) ذبح کرنے والا - وہ شخص جو مذبح میں جاکر قصابوں کے جانوروں کو ذبح کرتا ہے (۶ - ف) وہ جانور جو اور جانوروں کے پکڑنے کے واسطے جال میں پاؤں باندھکر ڈالدیا جاتا ہے چنانچہ اکثر بلبل پکڑنے والے ایک گُلدُم کو باندھکر اور بلبل اُسکے وسیلہ سے پکڑا کرتے ہیں - تلہ - کُتّا +

مُلّا دوپیازہ - ا - اسم مذکر :- ایک مشہور اکبری زمانے کے ظریف کا لقب جسکا نام ابوالحسن بن ابو محاسن بن ابوالمکارم تھا - مُلّا اصل میں طائف واقع عرب میں سنہ ۱۵۳۰ء میں پیدا ہوا - یہ شخص ایامِ طفولیت سے خوش طبع خوش مزاج اور ظریف تھا - جب اِسکا باپ اِسکی دُوسری ماں سے خفا ہوکر نکل گیا اور اِسپر مُصیبت پڑی تو یہ اُسکی تلاش میں قافلہ در قافلہ پھرنے لگا اور آخر کار ایک ایرانی قافلہ کے ہمراہ جسکا سردار جرنیل اکبر علی تھا ایران پہنچا یہ وہ زمانہ ہے کہ ہمایوں شیر شاہ سے شکست کھاکر امداد مانگنے یہاں آیا ہے کرنیل بخش اللہ خاں جو ہمایوں کے ساتھ تھا اُسکا اور جرنیل اکبر علی کا بہت گہرا دوستانہ ہوگیا تھا - اُسنے ابوالحسن کے طور طریق - عادات اطوار خوش مزاجی - بذلہ سنجی لطیفہ گوئی کو پسند فرماکر اپنے دوست سے بطورِ یادگار اسے مانگ لیا اور ہندوستان میں اپنے ساتھ لے آیا - مگر افسوس کہ اسکا مربّی بخش اللہ خاں کابل کے ایک محاصرے میں مارا گیا لیکن مُلّا فوج کے ساتھ ساتھ ہندوستان تک پہنچا - سنہ ۱۵۵۵ء یعنی ماچھی واڑے کی لڑائی کے بعد سے اِسنے دہلی کی بُود و باش اختیار کرلی - اِسوقت ابوالحسن کی عمر پندرہ سولہ برس کی تھی لیکن علم بخُوبی تھا - مُلّانے دُنیا سے بیزار ہوکر شمس الامرا محمد خاں گودی کی مسجد میں رہنا پسند کیا - چونکہ ایک تو عالم دُوسرے خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھا کرتا تھا - سب لوگ اِسکو مُلّاجی مُلّاجی کہنے لگے اور اِسکی لطیفہ گوئی نے تمام شہر میں ایک دُھوم ڈال رکھی تھی - ایک روز مُلّاجی ایک امیر کے ہاں دعوت میں گئے وہاں اُنکو ایک قسم کا پُلاؤ بہت پسند آیا جو شخص اِنکے برابر دسترخوان پر بیٹھا تھا اِنھوں نے اُس سے کہا کہ اِس کھانے کا نام کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسے دوپیازہ پُلاؤ کہتے ہیں - آپ اِس نام سے بہت خوش ہوئے اور یاد کرلیا بلکہ دل میں عہد کرلیا کہ جب تک دوپیازہ پُلاؤ دسترخوان پر نہ چُن لونگا میں بھی آیندہ کسی کی ضیافت نہیں قبول کرونگا چنانچہ اپنے قول کو یہاں تک نباہا کہ جب کوئی ضیافت کرنے آتا تو پُوچھ لیتے کہ بتاؤ دسترخوان پر دوپیازہ پُلاؤ بھی چُنا جائیگا یا نہیں اگر کسی نے انکار کیا تو دعوت منظور نہیں کی پس لوگوں نے اُنکے اصرار کو دیکھکر مُلّاجی کا نام ہی مُلّا دوپیازہ رکھدیا اور اسی نام سے یہ مشہور ہوگئے - ابوالفضل اور علی الخصوص فیضی تو ان کی باتوں پر لٹّو تھا - مُلّا صاحب کو اپنے گھر بھی بُلاتا اور اِنکے پاس بھی مسجد میں جاکر بیٹھا کرتا تھا یہاں تک ربط بڑھا کہ فیضی فیاضی نے عبادت خانۂ الٰہی کا اہتمام بھی اِنکے سپرد کردیا - اور بادشاہ تک پہنچا دیا - بادشاہ کا یہ حال ہوا کہ وہ ہر وم اور ہر حالت میں اِنکو پاس رکھنے لگے یہاں تک کہ لڑائی پر بھی جاتے تو مُلّا صاحب ساتھ ہوتے +

مُلّا دوپیازے اور لالہ بیربل صاحب کی جو ایک خوش مسخرے آدمی تھے نہایت نوک جھوک رہا کرتی تھی - بادشاہ کو بھی اِنکا ایک شغل ہاتھ لگ گیا تھا وہ خود بھی چھیڑ دیا کرتے تھے اور اِن غیر مُہذّب لطیفوں کے برعکس جو اُن دنوں میں اِن دونوں صاحبوں کے نام سے گھڑ لیئے گئے تھے لُطف انگیز - ملاحت آمیز لطیفے چٹکلے دونوں کے زبان سے اپنے اپنے موقع پر سرزد ہوا کرتے تھے - مثلاً مہربان اور فیلبان کا لطیفہ - پگڑی باندھنے کا چُٹکلہ - نیکی کیئے بدی حاصل ہونے کا فیصلہ وغیرہ خاص انہیں کے طبعزاد ہیں - یہ شخص ساٹھ برس کی عمر میں اکبر بادشاہ کے ساتھ احمد نگر کے مُحاصرے سے واپس آتے وقت مہینا بھر کے قریب بیمار رہ کر ۱۵ - رمضان المبارک سنہ ۱۶۰۰ء میں قصبہ ہنڈیا میں رحلت فرما ہوا چنانچہ کسی ظریف نے اُسوقت یہ لطیفہ کہا کہ ''واہ بھئی مُلّا دوپیازے مرکر بھی ہنڈیا کا پیچھا نہ چھوڑا - چاند بی بی کے مُقابلہ سے اسی شخص کے لطیفے نے بادشاہ کو واپس کردیا تھا - ہمنے یہ حال اُنکی سوانح عُمری متوقعۂ ہندوستانی سپیکولیشر سے انتخاب کرکے لکھا ہے +

مُلّا کی دوڑ مسجد تک - ا - کہاوت :- جہاں تک آدمی کی دسترس ہوتی ہے وہیں تک جاسکتا ہے - اپنے مقدور اور حوصلہ کے مُوافق کام کیا جاتا ہے - ہر شخص کی رسائی وہاں تک ہوتی ہے جہاں سے تجاوز نہیں کرسکتا +

ملا

مُلّا کی ڈاڑھی تبرک ہی میں گئی - ۱- کہاوت :- بیفائدہ اور بے سُود خرچ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے گوری کا جوبن چُٹکیوں میں گیا۔ (کوئی مقدس مُلّا کسی نیک تقریب میں شیرینی تقسیم کر رہا تھا کسی مسخرے نے تبرکاً اُنکی ڈاڑھی کا ایک بال لیکر گرہ میں باندھ لیا اور لوگوں نے جو دیکھا کہ اس سے بہتر کیا تبرک ہوگا سب نے اسی طرح ایک ایک بال نوچکر غریب کی ڈاڑھی کا صفایا کر دیا۔ بس جب یہ فقرہ مشہور ہو گیا) +

مُلّا کی ماری حلال - ۱- کہاوت :- یعنی بڑے لوگوں کا بُرا کام بھی اچھا جسکو مُلّا حلال کر دے وہ تو درست اور جو بغیر حلال کیئے مرجائے یا خود موت آجائے وہ حرام + جیسے مُلّا کی ماری حلال۔ خدا کی ماری حرام + (عوام)

مُلّاگری - ع + ف - اسم مؤنث :- (عوام مُلّاگیری) مُعلمی۔ مدرسی۔ مکتب پڑھانا۔ تعلیم و تعلم کا کام + میانجی گری +

مِلاپ - ہ - اسم مذکر :- (۱) آمیزش + اختلاط۔ میل جول۔ اتفاق۔ (۲) صُلح۔ آشتی۔ لڑائی کے بعد دوستی۔ باہم رضامندی۔ صفائی۔ (۳) مُوافقت۔ سازگاری۔ سنجوگ۔ ایکا۔ اتحاد۔ (۴) مُلاقات۔ مُواصلت۔ وصال۔ وصل۔ مثال دیکھو (ملاپ ہونا نمبر ۲ میں جرأت کا شعر) (۵) دوستی۔ محبت۔ میل جول۔ ربط ضبط۔ ارتباط ؎

جتنی بُرائیاں ہیں وہ سب ہیں ملاپ میں گر یہ نہ ہو تو کون کسی کا گِلا کرے + (ظہیر)

(۶) مُعانقۂ جسمانی۔ بغلگیری۔ گلے لگنا۔ جیسے بھرت ملاپ یعنی رامچندر جی اور بھرت جی کا ایک مدت کے بعد باہم مُعانقہ کرنا۔ (۷) اخلاص۔ سلوک (۸) سازوں کی ہم آوازی۔ ہم آہنگی +

ملاپ وار - ۱- اسم مذکر :- عو - مُلاقاتی۔ واقفکار۔ جان پہچان۔ دوست آشنا

ملاپ رکھنا - ۱- فعل لازم :- صلح رکھنا۔ آشتی رکھنا۔ سلوک رکھنا +

ملاپ کرنا - ہ - فعل متعدی :- صُلح کرنا۔ ملنا۔ آشتی کرنا۔ صفائی کرنا +

ملاپ کروانا - ہ - فعل متعدی :- صُلح کرانا۔ دو کو باہم ملوانا۔ آشتی کرانا۔ صفائی کرانا۔ تصدیہ کرانا۔ گلے ملانا

ملاپ ہونا - ۱- فعل لازم :- (۱) صلح ہونا۔ آشتی ہونا۔ صفائی ہونا (۲) مُلاقات ہونا۔ مُواصلت ہونا۔ وصال ہونا ؎

ملاپ کیونکہ ہو دونوں کے ملنے کی فرصت ہی نہیں جنوں کے بس میں ہیں ہم وہ پری کے بس میں ہیں (جرأت)

مِلاجُلا - ہ - صفت :- باہم آمیختہ۔ رلا ملا۔ مخلوط +

مِلاجُلا رہنا - ہ - فعل لازم :- رلا ملا رہنا۔ سلوک سے رہنا۔ پیار اخلاص سے رہنا۔ محبت سے رہنا۔ اکٹھا رہنا + ہل مل کر رہنا +

مَلّاح - ع - اسم مذکر :- ناخدا۔ ناؤ چلانے والا۔ کھیویا۔ کشتی بان۔ مانجھی۔ مانجی۔ (اسکا مادہ ملح ہے جسکے معنی پرند کے پھڑ پھڑانے یا دونوں بازوؤں سے اُڑنے کے آتے ہیں۔ بس کشتی بان بھی کشتی کے دونوں پر اور بازو ہیں) +

مَلاحت - ع - اسم مؤنث :- (۱) نمکینی۔ سلونا پن (۲) سانولا پن (۳) خوبصورتی۔ جوبن + نمک +

مُلاحظہ - ع - اسم مذکر :- (۱) کن انکھیوں سے دیکھنا۔ التفات کرنا (۲) معائنہ۔ دیکھنا۔ مُشاہدہ۔ (۳) غور۔ توجہ۔ (۴) لحاظ۔ پاسداری۔ طرفداری۔ مروت۔ پاس۔ پاسِ خاطر۔ جیسے مُلاحظہ کی جگہ ملاحظہ ہوتا ہے (۵) پیش۔ سامنے۔ زیرِ نظر +

ملاحظہ سے گزرنا - ۱- فعل متعدی :- نظر سے گزرنا۔ دیکھنے میں آنا +

ملاحظہ شد - ع + ف - محاورہ :- دیکھا گیا۔ دیکھ لیا گیا۔ نظر کر لیا گیا۔ (اہلِ عملہ اس لفظ کو اُن کاغذات پر لکھتے ہیں جو حسبِ قاعدہ اُنکے پاس دستخط ہونے کو آتے ہیں اور اس سے اُنکی ذمہ داری اور حسب سررشتہ ہونے کی تصدیق ہوتی ہے) +

ملاحظہ کا - ۱- صفت :- بامروت۔ لحاظ کا۔ مروت والا۔ جیسے وہ ملاحظہ کا آدمی ہے + (ایسے موقع پر بجبر جائے حُقّی مُستعمل ہے + سفارشی۔ سفارش کا +

مُلاحظہ کرنا - ۱- فعل متعدی :- (۱) معائنہ کرنا۔ دیکھنا۔ نظر ڈالنا۔ (۲) لحاظ کرنا۔ پاس کرنا۔ طرفداری کرنا۔ (۳) جانچنا۔ پڑتال کرنا۔ جیسے حساب کتاب مُلاحظہ کرنا۔ (۴) مُطالعہ کرنا۔ غور سے پڑھنا۔ جیسے کاغذ مُلاحظہ کرنا +

مُلاحظہ میں آنا - ۱- فعل لازم :- (۱) نظر سے گزرنا۔ پیش ہونا۔ کسی حاکم یا افسر یا امیر کی نظر سے گزرنا (۲) مروت میں دینا۔ لحاظ میں آجانا +

مُلاحظہ میں ہونا - ۱- فعل لازم :- کاغذات کا زیرِ نظر یا پیشیِ حکام میں ہونا +

مُلاحظہ والا - ۱- صفت :- دیکھو (مُلاحظہ کا) +

مُلاحظہ ہونا - ۱- فعل لازم :- (۱) معائنہ ہونا۔ دیکھا جانا۔ نظر سے گزرنا۔ (۲) پیش ہونا۔ (۳) پڑتال ہونا۔ جانچ ہونا (۴) مروت ہونا۔ لحاظ ہونا +

مَلّاحی - ع - اسم مؤنث :- (۱) ناؤ کی مزدوری۔ پار اُترائی جیسے ملاحی کی ملاحی دی باتیں کے باتیں کھائے (۲) کشتی بانی۔ ملاح گری۔ ملاح کا کام جہاز رانی (۳) گالی گلوج۔ لعنت ملامت۔ بغیر نام لیئے گالی۔ (چونکہ ملاح اور ملاحاۃ دونوں کا ایک ہی مادہ یعنی لحی ہے جسکے معنی کشتی چلانے والا گالی گلوج اور لعنت ملامت کے آتے ہیں پس اُردو والوں نے اسی سے یہ معنی لیلیئے ہیں) +

مَلّاحی سُنانا - ۱- فعل متعدی :- گالی دینا۔ مغلظات سُنانا + گالی گلوج کرنا + لعنت ملامت کرنا + بغیر نام لیئے گالی دینا +

ملاحی گالی ۔ ۔اسم مؤنث :۔ مغلظات گالی ۔ سخت گالی ۔ دُشنامِ سخت ۔ بغیر نام لئے گالی ۔ بازاری گالی +

ملاحی ہاتھ ۔ ۔ اسم مذکر :۔ تیرنے کا ایک خاص طریق جسمیں لمبے لمبے ہاتھ مارکر آدمی جلد دریا کا رستہ طے کرلیتا ہے +

ملا دلا ہوا ۔ ہ ۔ صفت :۔ مُستعمل ۔ کام میں لایا ہوا ۔ مساس کیا ہوا + مَسَلا مَسلایا ہوا ؎

لے دَرے ہوئے لتے تھے اِسراف کرنہ تھی ۔ تمہارے اگلی سی زیوریں آبداری رات (ایجاد)

مَلاذ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جائے پناہ ۔ بچاؤ کی جگہ ۔ سرن کی جگہ ۔ امن کی جگہ ۔ امن

مَلار ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ملہار ۔ برسات کے موسم کا گیت + میگھ راگ کی چوتھی راگنی جو ساون بھادوں مُطابق جولائی اگست میں گائی جاتی ہے ۔ بول چال میں مذکر مُروّج ہے جیسے امیر بادشاہ سو ملار + خُوب ملار گایا +

ملار گانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اوّل معلُوم دوم خوشی منانا ۔ آنند کرنا ۔ آنند کے تار بجانا ۔ جیسے کوئی مرے کوئی ملار گائے + مرنے جائیں ملار گائیں +

مُلازِم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پیوستہ رہنے والا ۔ پاس رہنے + (۲) حاضر باش ۔ مجازاً نوکر چاکر ۔ خادم ۔ ٹہلوا ۔ خدمتگار + اہلکار ۔ پیشخدمت یعنی خدمتیں کرنیوالا جیسے ملازم نو تیز +

ملازمِ خاص ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ذاتی ملازم ۔ نج کا نوکر ۔ اپنا خاص آدمی +

ملازمِ سرکار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ گورنمنٹ کا نوکر ۔ حاکم کا ملازم ۔ شاہی نوکر ۔ شاہی ملازم +

مُلازمت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ کسی جگہ ہمیشہ ہونا ۔ کسی کے پاس ہمیشہ رہنا + حاضر باشی + خدمت ۔ نوکری ۔ چاکری ۔ ٹہل ۔ سیوا +

ملازمت اختیار کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ نوکری قبول کرنا ۔ نوکر ہونا +

ملازمت پیشہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکا پیشہ ملازمت ہو نوکری پیشہ ۔ نوکریاں کرنے والا +

مُلازمت حاصل کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ کسی امیر کی خدمت میں حاضر ہونا باریابی حاصل کرنا ۔ باریاب ہونا ۔ ملنا ۔ مُلاقات کرنا ۔ حاضر ہونا ۔ جیسے چھوٹے صاحب سے ملازمت حاصل کرتا ہوا بڑے صاحب کی خدمت میں جاؤنگا +

مُلاطَفَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نیکی بھلائی + الطاف ۔ مہربانی ۔ شفقت ۔ عنایت ۔ کرم ۔ تلطف ۔ نوازش ۔ کرپا ۔ دَیا +

مُلاطَفَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نیکی ۔ بھلائی ۔ مجازاً عنایت نامہ ۔ خطِ عنایت ۔ مراسلہ ۔ چٹھی ۔ رقعہ ۔ مہربانی نامہ (۲) مکتُوب ۔ باہم جُڑے ہوئے خطُوط جو نوآموزوں کو مشق بہم پہنچانے کے واسطے پڑھائے جاتے ہیں +

مُلاقات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) باہم ملنا ۔ ایک دُوسرے سے ملنا بھینٹ ۔ صُحبت (۲) میل ملاپ ۔ ربط ضبط ۔ آنا جانا ۔ مُصاحبت ؎

کس و ناکس کی ملاقات کے قابل نہ رہے ۔ کیسے مُنہ جاکے لگیں بات کے قابل نہ رہے (بحر)

(۳) وصل ۔ مُباشرت ۔ ہمبستری ۔ صحبت داری (۴) ہم جلیسی ۔ ہم نشینی + مُجالَست ۔ باہمی صحبت ؎

راہ پانکو لگالائے تو ہیں باتوں میں ۔ اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں (داغ)

(۵) ملنا جُلنا ۔ بات چیت ۔ میل ملاپ ؎

یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتوں میں ۔ آزمایا ہے تمہیں ہمنے کئی باتوں میں (داغ)

(۶) صاحب سلامت ۔ سلام علیک ۔ واقفیت + جان پہچان ۔ شناسائی +

مُلاقاتِ بازدید ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ واپسی مُلاقات ۔ دُوسری ملاقات اخیر ملاقات ۔ وہ مُلاقات جو اپنے ہاں مِل لینے کے بعد کسی دُوسرے ہم رُتبہ جلیل القدر شخص کے مکان پر جاکر کیجائے ۔ مُلاقات کا مُعاوضہ +

مُلاقات پیدا کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ ربط ضبط حاصل کرنا میل ملاپ بڑھانا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ دوستی بڑھانا ۔ شناسائی بہم پہنچانا ۔ دوستی کرنا ۔ آشنائی کرنا ۔ صاحب سلامت حاصل کرنا +

مُلاقاتِ چندروزہ ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ دو چار روز کی مُلاقات ۔ ناپائدار دوستی ۔ عارضی مُلاقات ۔ غیر مُستقل مُلاقات +

مُلاقات رکھنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ ربط رکھنا ۔ آشنائی رکھنا ۔ ملاپ رکھنا صاحب سلامت رکھنا +

مُلاقات کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ملنا ۔ دوستی کرنا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ (۲) باہم ملنا ۔ درشن کرنا ۔ زیارت کرنا ۔ صاحب سلامت کرنا (۳) مباشرت کرنا ۔ وصل کرنا ۔ بھوگ بلاس کرنا ۔ ہم بستری کرنا ۔ مواصلت کرنا ؎

مجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہے کمال ۔ کرُوں کس طرح میں ملاقات روز (رنگین)

مُلاقات کروانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) شناسائی کرانا ۔ باہم ملوانا + دوستی کرانا ۔ ربط کرانا ۔ (۲) ملوانا ۔ مرد کو عورت سے یا عورت کو مرد سے جُتوانا ۔ ساتھ سُلوانا ۔ ہم بستر کرانا +

مُلاقاتی ۔ ۔ اسم مذکر :۔ ملنے والا ۔ مُلاقات رکھنے والا ۔ یار ۔ آشنا ۔ صاحب سلامتی ۔ جان پہچان ۔ جانا بُوجھا +

مُلاقی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ملنے والا ۔ مُلاقات کرنے والا +

مُلاقی ہونا ۔ ۔ فعل لازم :۔ ملنا ۔ مُلاقات کرنا +

ملا

ملاگیر ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ صحیح (ملا + گر) ۔ (۱) دکن کے ایک مشہور پہاڑ کا نام جہاں کا صندل قابلِ تعریف ہوتا ہے ۔ مغربی گھاٹ ۔ ملیا گر (۲) ۔ اسم مؤنث لونڈیوں کا نام جس طرح کیتکی سیوتی چنبیلی وغیرہ ہوتا ہے اُسی طرح یہ نام بھی رکھتے ہیں جیسے برات چڑھنے کی دھوم دھام ہوئی چھم چھاخ چپی اری ملاگیر گہنے کا خوانچہ لا ماری کیتکی عطر کا خوانچہ دے اری سیوتی جا مدانی نکال ۔ (چتر بھیلی) (۳) ۔ ن ذ (ک) ایک پہاڑی پرند کا نام +

ملاگیری ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) ملاگیر کا + صندلی ۔ صندل کے رنگ کا ۔

خنکی دی ہے تو اُسنے ملاگیری دوپٹے میں کہ تا عاشق کا جی ٹھنڈا کرے تا ثیر مہندی کی (مصحفی)

(۲) اگر یعنی ایک خوشبودار رنگ کا رنگا ہوا جو بالچھڑ جبل چھبیلا ۔ ناگرموتھا صندل کپور کچری وغیرہ اشیائے خوشبودار سے تیار کیا جاتا ہے ۔

اگرئی کا ہے گماں رنگ سے ملاگیری کا رنگ لایا ہے وہ پتّا ترا بیلا ہو کر (رند)

(اسکی اصل ملاگیر ہے یعنی منسوب بہ ملاگیر بطریقِ مجاز یہ معنی ہوگئے ہیں) +

ملال ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ رنج ۔ غم ۔ اندوہ ۔ اُداسی ۔ افسردگی ۔ غمگینی ۔ دلگیری + طبیعت کا اُکتا جانا + انقباضِ خاطر ۔ طبیعت کا گھٹاؤ + ۔

نگھوڑیئے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا رقیب دل میں سمجھ لو اگر ملال ہوا (نسیم دہلوی)

شروع شکوۂ اعدا میں اسقدر خفگی یہ ایسی بات تھی کیا جسکا یہ ملال ہوا (مجروح)

ملالت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ رنج + اُداسی + کلفت +

ملالینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سانٹ لینا ۔ گانٹھ لینا ۔ یار و ہمراز بنا لینا ۔ (۲) شریک کر لینا ۔ شامل کر لینا ۔ داخل کر لینا ۔ جیسے ذات میں ملا لینا ۔ (۳) گواہ توڑ لینا ۔ مخالف کے آدمی کو اپنی طرف کر لینا ۔ (۴) سان لینا ۔ گوندھ لینا ۔ آمیز کر لینا ۔ مخلوط کر لینا + مرکب کر لینا ۔ (۵) ملحق کر لینا ۔ شامل کر لینا ۔ منسلک کر لینا (۶) مقابلہ کر لینا ۔ تطابق کر لینا + پڑتال لینا +

ملام ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ملامت ۔ سرزنش ۔ دھتکار ۔ پھٹکار ۔ طعن ترشنو یعنی تعرض

ملامت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ بُرا بھلا ۔ جھڑکی ۔ ڈانٹ ڈپٹ ۔ سرزنش ۔ لعن طعن + اُلاہنا ۔ فضیحت ۔ دھتکار ۔ دُور دُور بک +

ملامت کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بُرا بھلا کہنا ۔ جھڑکنا ۔ دھتکارنا ۔ ڈانٹنا ۔ ڈپٹنا ۔ دُور دُور بک کرنا ۔ گھُرکنا ۔ گھُڑکی دینا +

ملامتی ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) ملامت کردہ شدہ ۔ سرزنش کیا گیا + تقصیروار ۔ گنہگار + مردود ۔ لعنتی (۲) فقرا کے ایک فرقہ کا نام جسے ملامتیہ بھی کہتے ہیں ۔ ایک قسم کے فقیر جو پوشیدہ عبادت میں مصروف رہتے اور اپنا ظاہر بالکل خراب رکھتے ہیں تاکہ لوگ انکو بُرا کہیں ۔ یہ لوگ اپنے عیب چھپاتے نہیں اور ہنر دکھاتے نہیں ۔ قلندر +

ملا

مِلان ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مقابلہ ۔ تقابل ۔ تطبیق ۔ (۲) ملاپ ۔ آمیزگاری ۔ آمیزش + اتحاد ۔ اتفاق ۔ (۳) تصفیہ ۔ فیصلہ (۴) میزان +

مِلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مطابق کرنا ۔ مقابلہ کرنا + ملان کرنا ۔ فرق نکالنا ۔ (۲) آمیز کرنا ۔ مخلوط کرنا ۔ مرکب کرنا ۔ گڈمڈ کرنا ۔ سانتا (۳) گلے سے لگوانا ۔ ملاپ کرانا ۔ معانقہ کرانا (۴) مرد سے عورت کو اور عورت کو مرد سے واقف کرانا ۔ ملاقات کرانا ۔ آشنائی کرانا ۔

اُس پری وش کا دو مجھے اے حضرتِ شیخ آپ تو حور کو انساں سے ملا دیتے ہیں (ظہیر)

(۵) ملاقات کرانا ۔ واقفیت کرانا ۔ شناسائی کرانا (۶) شامل کرنا ۔ ملحق کرنا ۔ جیسے مکان یا زمین ملانا ۔ (۷) نتھی کرنا ۔ منسلک کرنا ۔ شامل مثل کرنا ۔ (۸) متفق کرنا ۔ متحد کرنا ۔ ایک کرنا ۔ (۹) ہمراز بنانا ۔ رازدار کرنا ۔ سانٹھنا ۔ گانٹھنا ۔ ساز باز کرنا ۔ یار بنانا ۔

نہ ملے وہ کسی طرح نہ ملے غیر کو بھی ملا کے دیکھ لیا + + (ظہیر)

(۱۰) چپکانا ۔ سٹانا ۔ جوڑنا ۔ پیوست کرنا ۔ پیاں کرنا ۔

یاد ہیں جوڑ قیامت کے پرہیزاد وں کو دل کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو ملا دیتے ہیں (ظہیر)

(۱۱) بھڑانا ۔ لڑانا ۔ پیوستہ کرنا ۔ (۱۲) صفائی کرانا ۔ صلح کرانا ۔ منوانا ۔

جب وہ روٹھا تب ہی لا تو نے ملا مجھ سے دیا بیٹے کچھ تدبیری اُسے نہ جانی آجا + (رنگین)

(۱۳) ٹکرانا ۔ لڑانا ۔ بھڑانا ۔ مقابلہ کرانا ۔ جُٹانا ۔ مُنہ بھیڑ کرانا ۔

اُس سنگدل سے آج ملاتا ہوں اپنا دل شیشہ مرا مقابلہ کرتا ہے سنگ کا (ہاشمی)

(۱۴) وصل کرانا ۔ وصال کرانا ۔ مواصلت کرانا ۔

چشمِ حق بیں سے حسینوں کو نظر کر زاہد یہ وہ بندے ہیں خدا سے جو ملا دیتے ہیں (ظہیر)

مُلّانہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مُلّا کی تصغیر بالتحقیر (۱) مثلِ مُلّا ۔ مُلّا کی مانند + مسجد کا بیٹھنے والا ۔ مسجد کی روٹیاں کھانے والا ۔ (۲) سیدھا سادا آدمی ۔ سادہ لوح بیوقوف ۔ صرف دین کی باتیں جاننے والا ۔ دنیا کی باتوں سے ناواقف آدمی ۔ جیسے مصرعہ ۔ کیا جانے شیخ صاحب مُلّانہ آدمی ہے ۔ (۳) پکا دیندار ۔ کٹّا مسلمان ۔ متعصب مسلمان ۔ پابندِ شرع مسلمان +

مُلّانے ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ مُلّانہ کی جمع ۔ بہت سے مُلّا +

مُلّانے کھلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مستحق کھلانا ۔ مساکین کو کھانا ۔ فقرا کو کھلانا ۔ بیشتر کھلانا +

مُلّانی ۔ و ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُلّا کی تانیث ۔ مُلّا کی بیوی ۔ (۲) معلّمہ ۔ اُستانی ۔ آتُن +

مِلاو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) میل ۔ آمیزش ۔ مِلاؤ ۔ مِلونی (۲) کھوٹ ۔ غش +

مَلوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مالش کرانا +

مِلوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گلے مِلوانا ۔ مُعانقہ کرانا (۲) صفائی کرانا ۔ رنجش دُور کرانا ۔ باہم سلوک کرانا ۔ (۳) مُلاقات کرانا ۔ شناسائی کرانا ۔ واقفیت کرانا ۔ تعارف کرانا ۔ (۴) آشنائی کرانا ۔ دوستی کرانا + بِھڑوانا +

مَلاہی ۔ ع ۔ اسم مؤنث (مَلہیٰ کی جمع) کھیل کُود ۔ بازیاں ۔ لہو و لعب +

مَلائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سرِ شیر ۔ سرِ جغرات ۔ دُودھ کا جوہر جو گرم کرنے سے اُسکے اُوپر کائی کے مانند جم جاتا ہے ۔ دُودھ کے اُوپر کی پپڑی ۔ بالائی (نواب سعادت علی خاں مرحوم نے مَلائی کا نام بالائی رکھا تھا چنانچہ یہ لفظ لکھنؤ میں عام اور دہلی میں کم رائج ہے ۔ مذاقِ سلیم دونوں میں امتیاز کر سکتا ہے) +

مَلائی پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مَلائی جمنا ۔ مَلائی کی پپڑی جمنے لگنا ۔ دُودھ پر مَلائی آنے لگنا ۔ سرِ شیر کا بستہ ہونا +

مَلائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ گھوڑے وغیرہ کی مالش +

مَلائیاں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مَلائی کی جمع بالائیاں ۔ سرِ شیر +

مَلائیاں اُڑانا ۔ چٹ کرنا ۔ کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مال اُڑانا ۔ تر مال کھانا ۔ دُونے چٹ کرنا ۔ کسی کا مال کھانا ۔ چٹورپن کرنا + چکھوتیاں کرنا +

ملائک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (مَلَک کی جمع) فرشتے ۔ مُفرد بھی باندھا ہے ؎

ہو گیا بندہ ملائک بھی ترے انداز کا کیا بیاں کیجے خُداوندِ دو عالم ناز کا (اختر)

ملائکہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مَلَک کی جمع (فرشتے) (لفظ ملائکہ میں تاکید معنی جمع کے واسطے حرف تا بصورتِ ہ زیادہ کر دیا ہے)

مُلائم ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) لُغوی معنی مُناسب ۔ لائق ۔ جوگ ۔ سزاوار ۔ زیبا (۲ ۔ مجازاً) نرم ۔ کومل + پلپلا + گُدگُدا + موم سا ۔ (۳) حلیم ۔ بُردبار ۔ سلیم الطبع ۔ رحمدل ۔ دیاوان ۔ بیل سُبھاؤ ۔ میٹھا (۴ ۔ اِ ۔ بقّال) ہلکا ۔ مندا ۔ دِھیما ۔ ڈِھیلا ۔ تیز کا نقیض جیسے فلاں چیز کا بھاؤ مُلائم ہے یا آجکل فلاں چیز مُلائم ہے ۔ (۵ ۔ و ۔ بقّال) جُھکتا ہوا ۔ کھینچتا کا نقیض جیسے ذرا مُلائم تولو ۔ اُسکی تول مُلائم ہے (۶ ۔ و) نازک + کومل گات ۔ پتلا +

مُلائم چارہ ۔ و ۔ اسم مذکر :۔ نرم چارہ ۔ ہلکی خُوراک + حلوا ۔ کھچڑی وغیرہ +

مُلائم کرنا ۔ و ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دِھیما کرنا ۔ ٹھنڈا کرنا ۔ تیزی دُور کرنا کسی کی طبیعت کو راستی اور اصلاح پر لانا ۔ غصّہ فرو کرنا ۔ (۲) نرم کرنا + موم کرنا ۔ نرمانا ۔ پلپلا کرنا (۳) بھاؤ گھٹانا ۔ مندا کرنا ۔ سستا کرنا ۔ تخفیف کرنا ۔ بھاؤ کم کرنا + نِرخ گھٹانا ۔ قیمت کم کرنا ۔ بھاؤ اُتارنا +

مُلائم ہونا ۔ و ۔ فعل لازم :۔ (۱) نرم ہونا ۔ موم ہونا ۔ (۲) دِھیما ہونا ۔ ٹھنڈا ہونا ۔ اصلاح پر آنا ۔ تیزی دُور ہونا ۔ غصّہ نہ رہنا ۔ (۳) بھاؤ گھٹنا ۔ مندا ہونا ۔ سستا ہونا ۔ (۴) دبنا ۔ زیر ہونا ۔ (۵) تخفیف ہونا ۔ کمی ہونا +

مُلائمت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُناسبت ۔ مُوافقت ۔ مُطابقت (۲ ۔ مجازاً) نرمی ۔ کوملتا ۔ (۳) نزاکت ۔ لاغری + سُبکی +

مَلبا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کُوڑا کرکٹ ۔ خس و خاشاک ۔ جھاڑن بُہارن ۔ نار خس + میل مٹی ۔ (۲) گرے ہوئے مکان کی اینٹیں پتھر وغیرہ ۔ گرے ہوئے مکان کی مٹی (۳) وہ آمدنی جو گاؤں کی کھات وغیرہ بیچکر نمبردار کاشتکاروں سے جمع کر کے سرکاری مُلازموں یعنی تحصیلداروں حاکموں وغیرہ کی آؤ بھگت میں صرف کرتا ہے ۔ غرض زمینداروں نے تذفضوں کے واسطے یہ فنڈ مقرر کر رکھا ہے

ملبا خرچ ۔ و ۔ اسم مذکر :۔ ساخراجات دہ ۔ وہ فنڈ جو حکّام کی خاطر و مُدارات کے واسطے گاؤں کے لوگ جمع رکھتے ہیں +

مُلبّب ۔ ع ۔ صفت :۔ لبریز ۔ مُنہا منہ ۔ لبالب ۔ پُر ۔ بھرا ہوا + چھلکتا ہوا ۔ اُبلتا +

ملبُوس ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ پہنے ہوئے کپڑے ۔ اُتارے ہوئے کپڑے ۔ اُترن + پہننے کے کپڑے جیسے جوڑا ۔ انگرکھا ۔ پائجامہ ۔ چوغہ ۔ قبا ۔ ٹوپی ۔ دستار وغیرہ لباس ۔ پوشاک ۔ بستر ؎

یہ آب و رنگ کہاں لعل اور زمرّد کو مگر دیا ہے گُل و سبزہ نے انہیں ملبوس (مومن)

ملبُوسات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (ملبُوس کی جمع) پوشاکیں ۔ جوڑے +

مِل بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سلوک سے بیٹھنا ۔ محبّت سے سر جوڑ بیٹھنا ؎

صاف دل سے کبھی نہ مِل بیٹھے اُنکو مُجھ سے سدا رہی کھٹ پٹ (مجروح)

مِلّت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) دین ۔ مذہب ۔ شریعت ۔ دھرم ۔ مشرب ۔ مت ؎

کِسکی مِلّت میں گِنوں آپ کو بتلا اے شیخ تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھکو + (نامعلوم)

کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانندِ حکیم کبھی مثلِ متکلّم مجھے پاسِ مِلّت (ذوق)

(۲) گروہ ۔ فرقہ ۔ پنتھ ۔ قوم ۔ ذات ۔ برن +

مِلّت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ملاپ ۔ میل جول ۔ ربط ضبط ۔ راہ و رسم جیسے تُمہارا مِلّت سے مِلّت ہے ۔ تم ایک دفعہ مُجھسے مِلوگی میں ہزار دفعہ تُمہاری پاؤں کی خاک ہونگی (دستگیر سہیلی) ؎

نہ قوموں میں عزّت نہ جلسوں میں وقعت نہ اپنوں سے اُلفت نہ غیروں سے مِلّت (حالی)

ملت

مزاجوں میں کجستی دماغوں میں نخوت خیالوں میں پستی کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

(حالی)

(۲) سنگت۔ صحبت۔ جتھا۔ منڈلی۔ اپنے میل کے آدمی۔ (۳) ملنساری +

ملت کا آدمی۔ ہ۔ اسم مذکر: سنگت کا آدمی + ملنسار آدمی + میل کا آدمی +

ملٹ۔ ہ۔ صفت: گھسا ہوا۔ مٹا ہوا۔ وہ سکہ جسکے حرف مٹ گئے ہوں۔ سپاٹ جیسے ملت پیسہ۔ سلت روپیہ وغیرہ +

مُلتانی۔ ہ۔ اسم مؤنث: (۱) ایک قسم کی چکنی مٹی جو اکثر ملتان سے آتی ہے۔ سر دھونے کی مٹی۔ کاچی یعنی مٹی۔ (۲) باشندۂ ملتان (۳) ملتان سے منسوب جیسے ملتانی کپڑا۔ ملتانی رنگ وغیرہ (۴) ایک راگنی کا نام جو دھرپت سے متعلق ہے +

مُلتجی۔ ع۔ صفت: (۱) التجا کرنے والا + ڈھونڈھنے والا + سرنگت + ملتمس درخواست کنندہ۔ مستدعی۔ آرزومند۔ متمنی۔ (۲) انکسار کرنے والا۔ عاجزی کرنے والا۔ منت سماجت کرنے والا + گڑگڑانے والا +

مُلتزم۔ ع۔ صفت: (۱) التزام کرنے والا۔ اپنے پر لازم پکڑنے والا۔ ساتھ رہنے والا۔ (۲)۔ اسم مذکر) قول وصول کرنے والا۔ محصول اگاہنے والا + گھاٹ یا سڑک کا محصول + (۳)۔ اسم مذکر) وہ مقام جو رکن یمانی کے پاس خانۂ کعبہ کے سامنے واقع ہے۔ کہتے ہیں یہاں حاجتمندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں +

مُلتصق۔ ع۔ صفت: ملا ہوا۔ لگا ہوا۔ پیوستہ +

مُلتفت۔ ع۔ صفت: التفات کرنے والا۔ توجہ کرنے والا +

مُلتمس۔ ع۔ اسم مذکر: التماس کرنے والا۔ عرض کرنے والا۔ گزارش پرداز۔ عرض رساں + درخواست کنندہ + سائل۔ سوال کنندہ +

مُلتوی۔ ع۔ صفت: (۱) التوا کرنے والا۔ دیر کرنے والا + لپٹنے والا۔ (۲) رکنے والا۔ ٹھہرنے والا۔ توقف کرنے والا + پیچ در پیچ ہونے والا + بعض کی پیچیدہ حرکت +

مُلتوی رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی: موقوف رکھنا۔ پھر پر رکھنا۔ روکنا۔ ٹھہرانا۔ ہٹانا

مُلتوی رہنا۔ ہ۔ فعل لازم: موقوف رہنا۔ رک جانا۔ تھم جانا۔ ہٹنا +

مُلتوی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: روکنا۔ ٹھہرانا۔ باز رکھنا۔ ڈھیل میں ڈالنا۔ کچھ دنوں کے واسطے موقوف رکھنا۔ ہٹانا +

مُلتوی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: رکنا۔ توقف میں پڑنا۔ ہٹنا +

مُلتہب۔ ع۔ صفت: بھڑکا ہوا۔ شعلہ زن۔ بھڑکی ہوئی آگ +

مُلتہب۔ ع۔ صفت: بھڑکانے والا۔ شعلہ زن۔ بھڑکنے والا +

ملج

ملٹ۔ ہ۔ اسم مذکر: کتاب کا پٹھا۔ وصلی۔ دفتی۔ موٹا کاغذ۔ پیشن کا کاغذ +

ملجا۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) جائے پناہ۔ پناہ ملنے کی جگہ۔ مامن۔ وہ جگہ جہاں آدمی اپنی جان بچانے کو جا کر ٹھہرے۔ سرن کی جگہ (۲) ماوا۔ جائے بازگشت +

ملجانا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) سٹ جانا۔ پیوستہ ہو جانا۔ (۲) من جانا۔ صلح ہو جانا۔ صفائی ہو جانا۔ (۳) آمیز ہو جانا۔ آمیختہ ہو جانا۔ گڈمڈ ہو جانا۔ ایک جان ہو جانا (۴) شامل ہو جانا۔ شریک ہو جانا۔ جیسے ذات میں ملجانا۔ (۵) دوچار ہو جانا۔ بھینٹ ہو جانا۔ (۶) گلے لگ جانا۔ گلے سے لگ جانا۔ بغلگیر ہو جانا ؎

کہتے ہیں رنجش ظاہر میں مزہ ہوتا ہے تم جو نہیں مجھ سے خفا ہو کے ذرا مل جانا (للّہ اعلم)

(۷) ملحق ہو جانا + کسی سلطنت کا ضمیمہ ہو جانا۔ (۸) وصول ہو جانا۔ حاصل ہو جانا (۹) پا جانا۔ دستیاب ہو جانا۔ جیسے گیا ہوا روپیہ ملجانا +

مل جل کر یا مل جل کے۔ ہ۔ تابع فعل: (۱) شریک ہو کر۔ مل ملا کر۔ متفق ہو کر۔ اکٹھے ہو کر۔ سر جوڑ کر۔ پہلو بہ پہلو۔ جمع ہو کر ؎

جو چھٹیں دشت میں ہم اور مجنوں نکالیں پاؤں سے مل جل کے کانٹے (ظفر)

(۲) بالاتفاق۔ بالاشتراک ؎

اٹھائیں دعجیاں اس کی برو نوں دشت میں نہ مل جل کے لوٹے دشت پیمائی کے عزت میاں (شور)

(۳) سلوک سے۔ اتحاد سے۔ اخلاص و محبت سے جیسے بھائی مل جل کر کھاؤ۔ مل جل کے رہو +

مل چلنا۔ ہ۔ فعل لازم: سلوک اور محبت سے رہنا + رسم و راہ پیدا کرنا۔ ضبط ربط رکھنا۔ ملنساری سے رہنا۔ لگ چلنا۔ مصرعہ میرے حضور کبھی مل چلے ہو مست شراب ہو کر ؎

مل نہیں چلتے ہیں کچھ طبعوں سے ہرگز رہتا چین پیشانی سے ابرو ہے الف آزاد کا (آتش)

ملچھ۔ ہ۔ صفت: (۱) میلا۔ غلیظ۔ ناپاک۔ اگھوری۔ ناپاک قوم (۲) جنگلی آدمی۔ وحشی آدمی۔ وہ لوگ جو بری بھلی چیز میں تمیز نہ کر سکیں + بلاچٹ۔ بلانوش +

ملح۔ ع۔ اسم مذکر: نمک۔ نون۔ لون۔ رام رس + کھار۔ شور +

ملحد۔ ع۔ اسم مذکر: راہ حق سے پھرنے والا۔ فاسق۔ ناستک۔ بیدین۔ کافر۔ بے ایمان

مُلحق۔ ع۔ صفت: جڑا ہوا۔ لگا ہوا + متصل۔ سٹا ہوا۔ منسلک۔ نزدیک +

ملحق۔ ع۔ صفت: شامل۔ پیچھے لگ جانے والا۔ داخل۔ شریک +

ملحق کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: شامل کرنا۔ ملانا۔ داخل کرنا۔ ضمیمہ بنانا +

ملحق ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: شامل ہونا۔ ملنا + شریک ہونا + ضمیمہ بننا +

ملحوظ۔ ع۔ صفت: لحاظ کیا گیا۔ دیکھا گیا۔ گوشۂ چشم سے دیکھا گیا۔ خیال کیا گیا۔ خیال رکھا گیا۔ غور کیا گیا۔ دھیان کیا گیا +

ملح

ملحوظِ خاطر ع - صفت :- توجۂ خاطر - پیش نہادِ خاطر - دلی خیال - دلی توجہ - دل میں یاد رکھنا - خیال رکھنا +

ملحوظ رکھنا - فعل متعدی :- لحاظ رکھنا - خیال رکھنا - یاد رکھنا - پیش نہادِ خاطر رکھنا + مصرعہ ؎ میری عرض کو بھی تو ملحوظ رکھنا +

ملخ - ف - اسم مؤنث :- ٹڈی - ٹیڈی +

ملخص ع - صفت :- (۱) خالص کیا گیا - پاک کیا گیا - خالص - پاک (۲) خلاصہ کیا گیا - خلاصہ - مختصر +

ملذّ ع - صفت :- لذیذ - مزیدار - خوش ذائقہ - لذت دار - مزے کا یجعل اللہ

ملّر ملّر - تابع فعل :- غریبی اور مسکینی سے - ٹُکر ٹُکر - بھولے پن سے - جیسے برس کے برس دن نئے نئے بھائی آپ کی سلامتی میں ننگے بُچے رہیں - ایک ایک کا ملّر ملّر بیٹھے منہ تکیں (شگفتہ سہیلی) +

ملزم ع - صفت :- الزام لگایا گیا - دوش لگایا گیا - قصور وار - گنہگار - مجرم +

ملزوم ع - صفت :- لازم کیا گیا جو جُدا نہو سکے - غیر منفک - شریک حال - متعلق +

ملصق ع - صفت :- لگایا گیا - پیوستہ کیا گیا - جُڑا ہوا - سٹا ہوا - ملا ہوا - قریب - متصل + پیوستہ - چسپاں +

ملطّف ع - اسم مؤنث :- رقیق کرنے والی دوا - پتلا کرنے والی دوا - لطیف کر دینے والی دوا - تسکین کرنے والی دوا +

ملطّفات ع - اسم مؤنث :- (ملطّف کی جمع) +

ملعون ع - صفت :- (۱) لعنت کیا گیا - مردود - راندہ گیا - راندہ شدہ - نفرین کیا گیا - نکالا گیا - دھتکارا گیا + سراپ دیا گیا + رجیم - لعین + (۲) شیطان - دیو - ابلیس - خنّاس - عزازیل +

ملغوبا - ف - اسم مذکر :- (۱) خس و خاشاک - کوڑا کرکٹ - الم غلم + یونانی ادویات کا توچ - (۲) دُرد - تلچھٹ - (۳) مکان کی ٹوٹی پھوٹی چیزیں - ملبا (۴) آلائش - آلودگی + جسم کے اندر کی آلائش جیسے انتڑیاں - اوجھ - اوجھڑی وغیرہ (۵) مواد - پیپ - راد + (۶) مُردگاہ پیتھڑے گودڑے چیتھڑے - ریخ - گودا وغیرہ +

ملفوظ ع - اسم مذکر :- بزرگوں کا کلام - حدیثِ بزرگاں - اولیاء اللہ کا کلام + وہ کتاب جس میں کسی بزرگ کی کیفیت انکی زبانی لکھی گئی ہو +

ملفوظات ع - اسم مذکر :- (ملفوظ کی جمع) +

ملفوف ع - صفت :- لپیٹا ہوا - لفافہ کیا گیا - ڈھکا ہوا - لفافہ میں بند کیا ہوا - سربند - بند + خریطہ میں رکھا ہوا +

ملک

مُلقّب ع - صفت :- لقب دیا گیا - پدوی دیا گیا - بامعنی وصفی نام دیا گیا - خطاب دیا گیا - مخاطب - نامزد - معروف - عُرف +

مَلَک ع - اسم مذکر :- فرشتہ - ملائک - دیوتا - امر - دوت + دُوت +

ملک الموت ع - اسم مذکر :- موت کا فرشتہ - جان نکالنے والا فرشتہ - جم راج - جم دوت - عزرائیل - جم - مُسک میں نہیں جان تلک اپنی بلاؤں ؎ مہماں ملک الموت مرے گھر نہیں آتا (اسیر) عیزکو ساتھ ہے وہ بہرِ عیادت آیا ؎ لو مسیحا ملک الموت کو آیا لیکر (ظہیر) لب پہ ہے یہاں جان جو ہی آئے نہ قاصد ؎ اسپر ملک الموت کی تاخیر کو دیکھو (ذکی)

ملک خصلت - ملک سیرت - ع - صفت :- معصوم - عفیف - نیک - بیگناہ

مِلک ع - اسم مؤنث :- (۱) مقبوضات - زمینداری - ملکیت + جاگیر + معافی - جائداد - (۲) مال - اسباب - شئے مقبوضہ - دھن - (۳) حق حقیقت +

مُلک ع - اسم مذکر :- (۱) دیس - مقبوضہ - ولایت - کشور - دیار - اقلیم (۲) ریاست - راج - سلطنت - بادشاہت - علاقہ - عملداری - قلمرو - مملکت - حکمرانی - (۳) صوبہ - احاطہ - پرگنہ - سرکار - علاقہ (۴) شہر - نگر - نگری - بلدہ ؎ گھر اپنا حادثوں سے جو برباد ہوگیا ؎ اندوہ و غم سے ملکِ دل آباد ہوگیا (ناسخ) (۵) پرتھی - خلقت - لوگ - سنسار - جیسے اشارے کے ساتھ سارا ملک اُمنڈ آیا - (۴) - ع - صفت) بہت - افراط - کثرت - نہایت - از حد - اتم جیسے تم تو ایک ملک اُٹھا لائے یعنی بہت سالے آئے - وہاں تو ملک اسباب پڑا ہے (عورتیں بفتح ثانی استعمال کرتی ہیں) +

ملک ستانی - ع + ف - اسم مؤنث :- دیکھو (ملک گیری) +

ملک سے خارج کرنا - فعل متعدی :- دیس نکالا دینا - بن باس دینا - جلاوطن کرنا + شہر بدر کرنا - تارکِ وطن کرنا +

ملک گیری ع + ف - اسم مؤنث :- ملک لینا - ملک ستانی - کشورکشائی - فتح - جیت - تسخیر + فتحیابی + بادشاہی - حکمرانی +

مَلِک - ع - اسم مذکر :- بادشاہ - سلطان - شہریار - راجا - بھوپال - راجہ - فرمانروا +

ملک التجار ع - اسم مذکر :- سوداگروں کا بادشاہ - بہت بڑا سوداگر - وہ خطاب جو بادشاہوں کی طرف سے اعلےٰ درجہ کے سوداگروں کو دیا جاتا ہے +

ملک الشعرا - ع - اسم مذکر :- شاعروں کا بادشاہ - سلج کوی - بہت بڑا شاعر - سلطان الشعرا - وہ خطاب جو بادشاہ کی طرف سے اعلےٰ درجہ کے شاعر کو دیا جاتا ہے

ملک زادہ ع + ف - اسم مذکر :- شاہزادہ - راج کوار - کنور - صاحب عالم +

ملکات ع - اسم مذکر :- جمع ملکہ جو طبیعت میں ہر ایک شئے کے حاصل کرنے کی قوت

ہوتی ہے + ریسیز نیں - عادتیں - صفات - خصلتیں - خاصہ - سُبھاؤ - گُن + طبیعت - مزاج - جوہر - سرشت + لیاقت - قابلیت +

ملکاتِ ردیّہ - ع - اسم مذکر :- بری قوتیں - بری عادتیں - وہ آٹھ بری خصلتیں جو اخلاق کی کتابوں میں بتفصیلِ ذیل لکھی ہیں - حسد - بغض - بخل - حرص - کذب - غضب - کبر - بجہائی +

ملکاتِ فاضلہ - ع - اسم مذکر :- عمدہ قوتیں - نیک عادتیں - وہ چار خصلتیں جو اخلاقی کتابوں میں بتفصیلِ ذیل درج ہیں - حکمت - شجاعت - عفت - عدالت +

ملکانا - ہ - فعل متعدی :- عو (۱) بنا بنا کر بولنا - جیسے وہ تو میٹھے باتیں ملکاتے ہیں (باتوں کے ساتھ آتا ہے) (۲) ایک نومسلم قوم +

مُلکَش - ہ - اسم مذکر :- انگیا کی کٹوری - انگیا کی وہ تھیلی جسمیں چھاتی رہتی ہے ۔

گُھس کو دیکھ کر ملکش میں محرم کے تائل ہے ۔ نہاں غنچہ میں گُل ہوتا ہے یہ غنچہ پہ گُل ہے (الفت)

کیوں نہ سراہیں طاق ہیکے ہوں ٹکڑے ٹکڑے ۔ دیکھے ملکش میں محرم کہیں بن جوبن کے حُباب

ملک ملک کرنا یا ملک ملک - ہ - تابع فعل :- عو خراماں خراماں - مٹک مٹک کر - اِترا اِترا کر + مستانہ چال سے - جھوم جھوم کر - جیسے ملک ملک کر چلنا - ملک ملک کر باتیں کرنا + یہ باتوں کا ملک ملک کر چلنا سمعضوں کا مٹک مٹک کر اٹھنا عجب کیفیت دکھا رہا تھا + جب دیکھو جب ملک ملک چلی آتی ہے +

مل کر چلنا - فعل لازم :- (۱) شریک ہو کر چلنا - ہمراہ چلنا - ساتھ چلنا (۲) سلوک سے رہنا - باہم سلوک کرنا +

ملکنا - ہ - فعل لازم :- عو - اِترانا - مٹکنا + اٹھلانا +

ملکوت - ع - اسم مذکر :- (۱) سلطنت - بادشاہی - پروردگاری - حکمرانی + قبضہ - تصرف (۲) فرشتوں کا عالم - فرشتوں کا جہان - فرشتوں کے بسنے کا مقام - فرشتے + ملائکہ (۳ - صوفیان) عالمِ ارواح - عالمِ معنی + عالمِ غیب (بعض تصوف کے رسالوں میں لکھا ہے کہ ملکوت فرشتوں کی عبادت کا مقام ہے یعنی وہ جگہ جہاں طاعت بے تصور و بے فتور حاصل ہوتی ہے) +

ملکوتی صفات - ع - اسم مؤنث :- فرشتوں کے سے خصائل - فرشتہ خصائل

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے ۔ انساں بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی (ناسلم)

ملکہ - ع - اسم مذکر :- قوتِ حصولِ شے - وہ قوت جو انسان میں علم یا ہنر کے حاصل کرنے کی آجاتی ہے - مہارت - کمال - لیاقت - استعداد - قابلیت - تجربہ - ہنر - استادی - عقل - تجربہ + ذکا - فہم - ادراک (اگرچہ اصل میں بفتحات ثلاثہ ہے لیکن بہ تصرفِ فارسیاں بسکونِ دوم بھی جائز ہے چنانچہ انوری کا شعر موجود ہے ۔

از سیرتِ شاں رشک ملک آمد ملکہ ۔ حاصل نتواں کرد چنیں سیرت و شاں ما (انوری)

ملکہ حاصل ہونا - ا - فعل لازم :- قدرت یا مہارت حاصل ہونا - نہایت تجربہ ہونا - کسی چیز کی شناخت کا کمال ہونا +

ملکہ ہونا - فعل لازم :- کسی بات کا کمال ہونا - مہارت ہونا +

مَلِکہ - ع - اسم مؤنث :- (۱) ملک کی تانیث - رانی - پٹ رانی - بادشاہ کی بیوی - بیگم - سلطانہ - شاہ بیگم - بادشاہ بیگم + وہ عورت جو سریر سلطنت پر متمکن ہو - حکومت کرنے والی عورت - (۲) شہزادی - بادشاہزادی (۳) مکھیاں کی سب سے بڑی مکھی جسکے ساتھ اور تمام مکھیاں رہتی ہیں +

ملکہ مسور - ا - اسم مؤنث :- (پُورب) بڑی مسور - بڑی قسم کی مسور +

ملکہ معظمہ - ع - صفت :- ملکۂ بزرگ - بڑی ملکہ - قیصرہ - سب سے بڑی سلطانہ +

ملکہ وکٹوریا - ا - اسم مؤنث :- ہماری قیصرۂ ہند ملکہ معظمہ دام اقبالہا کا نامِ مبارک جنکی خوش اقبالی - رعایا پروری - معدلت گستری - رحمدلی - فراخ حوصلگی - ملک گیری تمام دُنیا میں مشہور ہے - جیسا انکے زمانہ میں امن ہے کبھی نہیں ہوا - آپ ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں - ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں تخت پر بیٹھیں یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو قیصرۂ ہند بنیں - ۲۰ جون ۱۸۸۷ء کو آپکا اوّل جوبلی جشن ہوا - اسوقت کہ میں یہ لفظ لکھ رہا ہوں آپ کی عمر ستر برس سولہ دن کی ہے - الٰہی تو ہماری ملکہ وکٹوریا کو جسکے زمانے میں ہر قسم کے علم و ہنر کا چرچا و مصنفوں کو اطمینان کا موقع حاصل ہے عرصۂ دراز تک سلامت اور برسر حکومت رکھ آمین - سید احمد دہلوی مؤلف لغات ہذا ۹ جون ۱۸۸۹ء مقام شملہ

ملکی - ع - اسم مذکر :- ملک والا - جاگیردار - صاحب جائداد - زمیندار - معافی دار - حقیت دار - جیسے ملکی نہ کسے دل کی - یعنی زمیندار دل کا بھید نہیں دیتا +

ملکی کیا جانے پرائے دل کی - ا - کہاوت :- یعنی ملکی لوگ خود غرض ہوتے ہیں دوسرے کی پروا نہیں کرتے +

ملکی - ع - صفت :- ملک کا - ملک والا - ملک سے تعلق رکھنے والا - (۲) قومی - باشندگانِ ملک سے متعلق - دیس یا وطن سے علاقہ رکھنے والا (۳) متعلق بہ سلطنت - حکمرانی کے متعلق (۴ - پورب) وہ سمت جو بعض مقامات جزنیا وغیرہ میں مستعمل ہے - یہ سمت فصلی سال سے ایک ماہ پیشتر یعنی پہلی ساون سے شروع ہوتا ہے +

ملک

مُلکی لارڈ یالاٹ - ا - اسم مذکر :- نائب السلطنت - وایسرائے - گورنر جنرل
ناظم الملک - صوبہ دار - نواب + مدارالمہام سلطنت +

مَلَکی - ع - صفت :- منسوب بہ مَلَک - فرشتہ کی سی - فرشتہ والی - فرشتہ جیسی -
جیسے ذاتِ مَلَکی صفات +

مِلکیت - ع - اسم مؤنث :- حقیقت - املاک - زمینداری - جائداد - قبضہ - تصرف +
مال - اسباب + اثاثہ - اثالہ +

مَلگِجا - ہ - صفت :- کچھ میلا کچھ اُجلا - نہ بہت میلا نہ اُجلا + میلا - غبار آلود ؎
میں تو ہیں پیچ تو یہ ہے رُشن نہ جبے آفاق ملگجا اُسکا دوپٹہ چادرِ مہتاب ست + (اعنت)
ملگجے کپڑوں میں نکلا اُسکے مکھڑے کا یہ نور جسطرح ابر سیہ سے چاند اور اُجلا لگے + (ناسخ)
عشق دہر میں سمجھ اُسے پیراہنِ گُل ملگجا کرتی اگر جسم سے جاناں اُترا + + (برق)

ملگجی - ہ - اسم مؤنث :- ملگجا کی تانیث ؎
چھایا ہے ہمارے داغِ دل پر ٹوپی جو تمہاری ملگجی ہے + + (ناسخ)
کلفتِ ایام سے پروا نہیں کچھ حُسن کو خوبرویوں کو مرتب ملگجی پوشاک ہے (آتش)

مِلَل - ع - اسم مذکر :- ملت کی جمع - مذاہب - ادیان +

مَلماس - ہ - اسم مذکر :- ہنود (۱) نجس مہینا - منحوس مہینا جسمیں خوشی کی
رسمیں منع ہیں (۲) لوند کا مہینا - کبیسہ +

مُلمّاں یا مُلمّہ - ا - اسم مذکر :- (بیگمات قلعہ) اقسام جنس غلہ وغیرہ جیسے
گھی گیہوں نمک آٹا دال چاول - لکڑی - مصالح وغیرہ جو ایک مہینے کے واسطے
اکٹھا مول لیکر مودی خانہ میں رکھدیا جائے جیسے اب کے مُلمّاں آئے تو گھی
زیادہ منگوانا + لار لینے کو تو خاصے مصل بنکر آبیٹھتے ہو اور ملمّاں دیتے
وقت یہ واے واے (شگفہ سہیل) +

مُلمّع - ع - صفت :- (۱) روشن کیا گیا - درخشاں - چکول - چمکتا ہوا - دمکتا ہوا -
(۲) گلٹ کیا ہوا سونا یا چاندی چڑھایا ہوا - سونے کا جھول پھرا ہوا سونا چڑھا
ہوا - (۳) - اسم مذکر) جھول - گلٹ سونے کا ورق خواہ پترا یا پانی جو کسی چیز پر
چڑھایا جائے - (۴) - اسم مذکر) ایک قسم کے اشعار جنمیں ایک مصرعہ یا ایک بیت
عربی اور ایک فارسی ہو (۵) قلعی - دکھاوا - ظاہری زیب ٹیپ - بناوٹ (جب
ٹھنڈا ملمّع کہینگے تو وہاں اُس ملمع سے مراد لی جائیگی جو آگ بغیر یا بارئیں کے وسیلے سے کیا جائے -
اور جب گرم ملمع کہینگے تو وہاں اُس ملمع سے عبارت ہوگی جو آگ کے وسیلے سے گرمائی پہنچا کر چڑھایا
جائے - ٹھنڈے کی نسبت گرم زیادہ پایدار ہوتا ہے) +

ملمّع ساز - ع - ف - اسم مذکر :- ملمع کرنیوالا - سونا یا چاندی چڑھانیوالا - گلٹ کرنیوالا +

ملن

ملمّع کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) گلٹ کرنا - سونا یا چاندی چڑھانا - (۲)
مکلّف بنانا - چمکانا - آب دینا - ٹیپ ٹاپ کرنا - قلعی کرنا - جلا کرنا - گھوٹنا - بہ کرنا

مَلمَل - ہ - اسم مؤنث :- ایک قسم کا نہایت باریک کپڑا - تنزیب - رفل - ہسری - صاف - نرمین
دو وہ پتا تم اپنا ململ کا ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا (ناسخ)

مَلمَلا - ہ - صفت :- (۱) کھر یا تا - کسی قدر کھاری + نمکین - شور - کھاری - کھارا +
جیسے اس کنوئیں کا پانی بالکل کھاری تو نہیں مگر ململا ہے (۲ - ہنود) اُداس -
غمگین - پریشان - آشفتہ - دلگیر - جیسے آج کچھ جی ململا سا ہے +

مَلمَلانا - ہ - فعل متعدی :- (ہنود وعو) افسوس کرنا - پچھتانا +

مَلمَلاہٹ - ہ - اسم مؤنث :- (ہنود) (۱) اُداسی آشفتگی (۲) افسوس پچھتاوا
ملولا - دریغ - حسرت - غم - ارمان - تاسّف +

ململاہٹ آنا - ا - فعل لازم :- (ہنود وعو) افسوس آنا - پچھتانا - دریغ آنا +

مل مل کر رونا - ہ - فعل لازم :- گلے لگ لگ کر رونا - بغلگیر ہو ہو کر رونا -
لپٹ لپٹ کر رونا ؎
ہے جی میں شاخِ گُل سے مِل مِل کے خوب روؤں - غمِ جنوں کی میرے تدبیر ہے تو یہ ہے (مصحفی)

مِل گئے کی بات ہے - ہ - محاورہ :- یعنی مساوات ہے کچھ تلاش و جستجو نہیں ہے،
جب ملگئے تو ملاقات ہوگئی اور نہ ملے تو پروا نہیں اتفاقیہ امر ہے - ندی ناؤ سنجوگ ہے ؎
اُسکو تو غیروں سے صحبت گرم رات دن رات ہے جسے احباب سلامت ملگئے کی بات ہے (رسائل)

مِلَن - ہ - اسم مؤنث :- (اچھا لفظ ہے) - ملنا کا حاصل بالمصدر + ملاقات جیسے
ملن سے ملے ہیرے کیسی دل میں چھائیں گھبرے کیسی (کہاوت) ؎
موسے سیاں کا ملنوا کیسے ہو - (گیت کا ٹکڑا) +

مِلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) جڑنا - سٹنا - چسپاں ہونا + ملحق ہونا - ملصق ہونا - پیوستہ
ہونا - ایک ہونا - متحد ہونا - جیسے دونوں ایسے مل گئے جوں چکی کے پاٹ ؎
ہوئی نہ دید میسر نہ دل کو چین ہوا یہ گھر سے گھر ملا آپ نے بعد مشرقین ہوا (نامعلوم)
اثر کہاں سے ملے جب نہ ثبوت ہو باہم الگ الگ سبب ہے دونوں حرف آ ملے (داغ)
معلوم ہوا بینی وابروئے بُتاں سے اک تیر ہے گویا کہ ملا ہے دو کماں سے (ذوق)
(۲) آمیختہ ہونا - آمیز ہونا - مخلوط ہونا - مرکب ہونا - ایک جان ہونا + گھلنا
گداختہ ہونا - پگلنا - سُودہ ہونا - جیسے پانی میں نمک یا شکر کا ملنا - دواؤں کا ملنا ؎
آب ظاہر کنندہ ہے لیکن خود نجس ہو شراب میں مل کے (مجروح)
(۳) گڈمڈ ہونا - گھال میل ہونا - خلط ملط ہونا + رَلنا ؎
نہ اسکو صبر نہ تیسر کا پتا یارب جلادیا ہے مجھے خاک میں بہ آہ ملے (داغ)

ملن

تو ہی بخشش عصیاں اُسے سُنا دینا جو شرمسار کہیں داغ رُو سیاہ ملے (داغ)

(۴) مُلاقات ہونا - بھینٹ ہونا - دوچار ہونا - سنگھ ہونا - سامنا ہونا - مُٹھ بھیڑ ہونا + اکٹھا ہونا - جمع ہونا - سامنے ہونا - مُقابل ہونا ؎

جو ملتے بھی بچھڑے ہوئے ایک جا اُنہیں نہ باتوں میں آتی ہے کیا (میر حسن)

مثل مشہور ہے کہ ملتے سے کوئی ملتا ہے ملو تم تو ملے دل ملے نگاہ ملے (داغ)

(۵) حاصل ہونا - وصول ہونا - حصول ہونا - ہاتھ میں آنا - پلے پڑنا - جیسے کتنا روپیہ ملا اور کتنا باقی رہا - (۶) ہاتھ لگنا - بہم پہنچنا - دستیاب ہونا - میسر آنا ؎

مصرعہ ؎ خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا ؎

لگا کے پاؤں میں پنکھ اُڑاؤں قاصد کو اگر مجھے تیرے توسن کی گردِ راہ ملے (داغ)

تمہارے کوچے میں ہر روز ہے قیامت کہ سایہ ڈھونڈھ رہا ہے کہیں پناہ ملے (")

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں (غالب)

اُسکا ملنا محال ہے لیکن شوق ہمّت بڑھائے جاتا ہے (مجروح)

(۷) فائدہ ہونا - نفع پہنچنا - جیسے غریب کو ستا کر کیا ملا (۸) بغلگیر ہونا - ہم آغوش ہونا - گلے لگنا - ہمکنار ہونا - مُعانقہ کرنا - چھاتی سے لگنا - لپٹنا -

(۹) ہم بستر ہونا - پاس جانا - پاس آنا - وصل ہونا - مُلاقات کرنا + بھوگ کرانا - مُباشرت کرانا + جماع کرانا - وہ بات کرانا - جیسے رنڈی کے ملنے سے مجھے چڑ ہے (ع) ؎

وہ دن میں ترے سب یہ پیچ جائینگے کلے رنگیں سے ملا کر نہ تو لے جان گنگا نادر (رنگین)

جب اُسنے کہا کہ مجکو تم سے ملنے کا ہے اشتیاق بیحد
اکبار وہ کھیل کھلا کے رنگیں بولی کہ چہ خوش چرا نباشد } قطعۂ رنگیں

ملنے سے تصور میں کچھ کم نہ مزا دیکھا گر وہ نہوا اُسکی تصویر ہے اور میں ہوں (ذوقی)

(۱۰) صفائی ہونا - صُلح ہونا - آشتی ہونا - رضامندی ہونا - باہم سلوک ہونا صفائی کرنا - صلح کرنا - آشتی کرنا - رنجش دور کرنا - جیسے اب تو دل لو شکر ہے، وہ دونوں مل گئے - (۱۱) اٹ سٹ ہونا - سازش ہونا + گٹھنا - سازش کرنا - سازش رکھنا - ساز باز رکھنا - ملی بھگت ہونا ؎

بلا سے دعویِ اُلفت نہ پیش کرتے ہم ملے ہوئے ہیں جو دشمن سے وہ گواہ ملے (داغ)

(۱۲) شریک ہونا - شامل ہونا - داخل ہونا - جیسے ذات میں ملنا - (۱۳) سازوں کا ہم آواز اور ہم آہنگ ہونا - سُروں کا گٹھنا - سُروں کا یکساں ہونا - (۱۴) میل جول ہونا - ربط ضبط ہونا - راہ و رسم رکھنا - دوستانہ پیدا کرنا - دوستی کرنا - یارانہ گانٹھنا - جیسے یہ اُنسے ملتے ہیں وہ اُنسے ملتے ہیں ؎

ملن

یا دل کے غیر سے تری عادت بگڑ گئی یا صبر کرکے ہوگئے اے یار ہم (حیا)

مل گیا تو غیر سے یاں دل کی حسرت نکل گئی اب ترا ملنا نہ ملنا ہمکو یکساں ہوگیا (")

(۱۵) مُطابق ہونا - مُوافق ہونا + مُشابہ ہونا - متشابہ ہونا - ہمشکل ہونا + لگا کھانا - ٹکر کھانا - ہمسری کرنا - ٹکر کش ہونا ؎

ہے کسی کا تو انتظار تجھے آنکھ ملتی ہے تیری نرگس میں (داغ)

رُخِ روشن سے ترے مہرِ درخشاں نہ ملا لبِ رنگیں سے ذرا لعلِ بدخشاں نہ ملا (تحمل)

(۱۶) متفق الرائے ہونا - ہم رائے ہونا - رائے میں شریک ہونا - (۱۷) قابو میں آنا - بس میں آنا - ہتھے چڑھنا - ہاتھ لگنا - جیسے دُشمن اور روزگار بار بار نہیں ملتا - (۱۸) پانا - کھوج لگنا - سُراغ لگنا - پتا لگنا + دریافت ہونا معلوم ہونا - پتا چلنا ؎

ناکامیِ جاوید کی ہم مانتے منّت افسوس شہیدی تری تُربت نہیں ملتی (شہیدی)

ہوا ہے دُود جگر سے یہ گھر مرا تاریک کہ موت ڈھونڈھتی پھرتی ہے کوئی راہ ملے (داغ)

(۱۹) ربط رکھنا - ڈھب رکھنا - آشنائی رکھنا - مُلاقات رکھنا - سابقہ رکھنا - واسطہ رکھنا ؎

ہم تو ہرگز نہ کھینچیں گے نہ ملو دشمن سے دیکھو دیکھو کوئی دن اور تماشا دیکھو (ظہیر)

ملتی ہے باغبانوں سے ہے شوق ہار کا گلزار بھول جائے نہ ڈھینڈا بہار کا (رجت)

ملتے ہی دیو رستے سب میں اُڑ اُڑ کر ہوگئیں اُنکے عیب چھپینگے ہی جو لوگ کہ دولت کھتے ہیں (نظیر)

(۲۰) دیا جانا - داد و دہش کا ترجمہ ؎

گھروں میں بھی اگر جان کی اماں پاؤں کہوں پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے
ٹھہر نہ آہ مری جان لیکے چلتی ہو سفر کرے جو مُسافر کو زادِ راہ ملے } داغ

ایسی ہمسے ہوئی خطا کیا رب جسکے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے ملا جو خونِ دل تو جلا کر جگر کباب ملا } قطعۂ مؤلف

(۲۱) عطا ہونا - مرحمت ہونا - عنایت ہونا ؎

فلک کی طرح جفائیں نہ کیجئے ہر روز اُسی کی قدر ہے نعمت جو گاہ گاہ ملے (داغ)

غیر کو ساغرِ شراب ملا اور ہمیں دیدۂ پُر آب ملا + (نامعلوم)

تمہیں دُنیا کا سب حجاب ملا ہمیں قسمت سے اضطراب ملا + (مؤلف)

(۲۲) طبق زنی کرنا - مساحقت کرنا - چپٹی لڑانا - عضو سے عضو گھسنا ؎

تجھسے ملنے کا دوگانا مجھے ارماں ہر نوع تو ہے بیدرد ترے گھر کوئی مہماں ہر نوع (رنگین)

(۲۳) مس ہونا - چھوا جانا - لگنا (۲۴) سنگھ ہونا - مُقابل ہونا - سامنے ہونا ؎

مجھے اُسکی نگاہ مصلحت اندیش نے مارا لڑیں آنکھیں عدو سے مجھسے ملکر کٹ گئیں کیا کیا (")

مل

مِلیَن - انگلش Million اسم مذکر:- دس لاکھ ...... ۱۰ +

مِلینہ - اسم مذکر:- دیکھو (مرینہ)

مَمّ - ہ - اسم مذکر:- (۱) (اطفالِ خُردسال) پانی - ممّا (۲) چھاتی - دُودھی - پستانِ زن - چُوچی +

مَمّا - ہ - اسم مذکر:- (۱) (اطفالِ خُردسال) پانی (۲) پستانِ زن چھاتی - جی جی - دُودھی - چُوچی +

مَمات ع - اسم مؤنث:- موت - مِتا - مرگ - مرن +

مُماثِل ع - صفت:- مانند - ہمتا - مُشابہ - برابر - نظیر - مُقابل - ہمشکل - اُس جیسا +

مُماس ع - اسم مؤنث:- (از مس) لغوی معنی باہم سائیدہ شدہ - آپس میں گھسا ہوا + باہم سائیدہ + وہ خط جو دُوسرے خط کو چھوتا ہوا گُزرے +

مَمالِک ع - اسم مذکر:- مملکت کی جمع - مُلک - مقامات + سلطنت - بادشاہی +

ممالکِ غیر ع - اسم مذکر:- وہ مُلک جو اپنی سلطنت سے باہر ہوں - دولِ خارجہ +

ممالکِ غیر آئین ع - اسم مذکر:- وہ مُلک جنمیں کچھ قانُون کی پابندی نہ ہو +

ممالکِ محرُوسہ ع - صفت:- صُوبجاتِ محفُوظہ + ملک ہائے محفُوظ + وہ مُلک جو بادشاہ کی اپنی حراست یعنی قبضے و تحت میں ہوں - وہ مُلک جو کسی بادشاہ کے تابع ہوں - ممالکِ ماتحت +

ممالکِ مُفوّضہ ع - اسم مذکر:- سپرد کیئے ہوئے صُوبے - صُوبجاتِ تفویض شدہ +

ممالیک ع - اسم مذکر:- مملوک کی جمع - بندے - غلام +

مُمانعت - ع - اسم مؤنث:- از منع - مناہی - روک - مزاحمت - روک ٹوک بندی - بندش - بازداشت - باز رکھنا - منع کرنا +

مُمانی - ا - اسم مؤنث:- ماموں کی بیوی - مامی - ماں کے بھائی کی بیوی - ماں کی بھاوج جیسے مُنہ پر مامی پیٹھ پیچھے غیبانی +

مِمبر - انگلش Member اسم مذکر:- (۱) عضو - جوڑ - بند (۲) رُکن - مجلسی + اہل - صاحب + پنچ - اہلِ جلسہ - شریکِ مجلس (۳) حصہ دار - شریک + ساجھی - پتّی کا مالک - پتّی دار +

مُمتاز - ع - صفت:- امتیاز دیا گیا - جُدا کیا گیا - مجازاً - عام لوگوں سے جُدا کیا گیا انتخاب کیا گیا - چُنا گیا - عزّت دیا گیا - شریف - ذی شان - والا قدر - نامی نامور - مشہور + اعلٰے - افضل - برتر - برگزیدہ - عالی رتبہ - بڑھ کا - اعلٰے درجہ کا - سرفراز - مُعزز ~

مُصحفیؔ کی تو مُس محفل میں اتنی تو نہیں لیکن اتنا ہے کہ پھر اوسمیں یہ مُمتاز ہے (مُصحفیؔ)

مم

مُمتاز فرمانا - ا - فعل متعدی:- امتیاز بخشنا - مرتبہ بڑھانا - معزز کرنا - عزت بخشنا - مُعزز فرمانا - سرفراز کرنا +

مُمتاز کرنا - ا - فعل متعدی:- دیکھو (مُمتاز فرمانا) +

مُمتحِن - ع - اسم مذکر:- امتحان لینے والا - جانچنے والا - پرکھنے والا - پرکھیّا - جانچُو + پڑتال کرنے والا - محاسب +

مُمتحَن ع - اسم مذکر:- (۱) تجربہ کار - آزمودہ کار (۲) وہ شخص جسنے امتحان دیا ہو - امتحان دینے والا +

مُمتد - ع - صفت:- دراز کیا گیا - لمبا - دراز - کھینچا گیا - تانا گیا +

مُمتلی - ع - صفت:- بھرا ہوا - پُر - اٹا ہوا - لبریز - معمُور +

مُمتنع - ع - صفت:- منع کیا گیا - روکا گیا - باز رکھا گیا +

مُمِد - ع - صفت:- مدد کرنے والا - مددگار - مُعاون - ساتھی - یار - تائید کرنے والا -

مَمدُوح - ع - صفت:- مدح کیا گیا - تعریف کیا گیا + موصُوف + وہ شخص جسکی تعریف کی ہو - وہ شخص جسکی تعریف میں کسی شاعر نے قصیدہ لکھا ہو +

کبھی محمود شاہاں تھا کبھی ممدُوحِ دوراں تھا   یہاں کا جو ہمیں پایا یہاں کا جو گدا دیکھا (زکی)

مَمدُود - ع - صفت:- دراز کیا گیا - بڑھایا گیا - لمبا کیا گیا + پھیلایا گیا - کھینچ کیا گیا +

مَمدُودہ - ع - صفت:- مد والا - مد کیا گیا + وہ الف جسپر مد ہو - لمبی آواز کا الف +

مَمَر ع - اسم مذکر:- گُزرنے کی جگہ - رہگُزر - راہ - رستہ - طور - طریق - مجازاً سبب جیسے ازیں ممر یعنی اس سبب سے +

مَمیز - ا - اسم مؤنث:- (عوام) مہمیز - کانٹا - وہ لوہے کی دندانے دار پھرکی جو سواروں کے بُوٹ کی ایڑی میں چابک کا کام دینے کے واسطے لگی رہتی ہے +

مَمزُوج ع - صفت:- ملایا ہوا - آمیختہ - مخلوط کیا ہوا - وہ شراب جسمیں پانی یا عرق ملا کر پئیں +

مُمسِک ع - اسم مذکر:- نکلنے سے روکنے والا - خرچ نہ کرنے والا - کنجوس - شُوم - مکھی چُوس - تنگ دل - کنجُوس + بخیل +

مُمکِن ع - صفت:- (۱) جو ہو سکے - ہونے جوگ - جو بات ہو سکے - ہونے والی بات - قابلِ ظہور - شدنی - ہونہار - مُحتمل - قابلِ امکان + آسان - سہل + پیدا شُدہ - وہ شے جو اپنے وجُود میں غیر کی محتاج ہو - (۲) وہ چیز جو دُوسرے کے بغیر قائم نہ رہ سکے جیسے مخلوقات - موجُودات (۳ - ۴) مجال - مقدُور - طاقت - جیسے کیا ممکن +

مُمکِنُ الحُصُول یا وُصُول ع - صفت:- پانے جوگ - حاصل ہونے کے قابل وصُول ہو جانے کے لائق - وہ رقم جو پٹنے والی ہو +

مُمکِنُ الوجُود ع - اسم مذکر:- جسکا عدم وجود برابر ہو - جسکا ہونا نہ ہونا یکساں ہو جسکا وجُود ہی لازم ہو اور نہ عدم ہی ضرُور ہو - مخلُوقات +

مُمکِنُ الوقُوع ع - صفت:- ہونہار - ہونی - ہونے جوگ +

مک

مُمکِنات ـ ع ـ اسم مؤنث :ـ (۱) ممکن کی جمع (۲) ہستی ـ موجود * کائنات مخلوقات قابل الحصول ـ ممکن الحصول ـ قابل امکان ؎

حسرت سے دفعۃً آنکھ کے ملتے ہی کھل گیا وہ کچھ کہ ممکنات سے جسکا بیاں نہ تھا (انور)

مُملکَت ـ ع ـ اسم مؤنث :ـ سلطنت ـ بادشاہت ـ حکمرانی ـ حکومت ـ راج ـ خلافت ـ فرمانروائی ـ ریاست *

مَملُو ـ ع ـ صفت :ـ پُر ـ بھرا ہوا ـ معمور ـ اٹا ہوا *

مَملُوک ـ ع ـ اسم مذکر :ـ ملک ـ غلام ـ بندہ * زرخرید *

مَملُوکہ ـ ع ـ صفت :ـ مقبوضہ ـ قبضہ کیا گیا ـ متصرفہ ـ خرید کیا ـ ملک میں آیا ہوا +

مملوکہ مقبوضہ ـ ع ـ صفت :ـ خریدا اور قبضہ کیا ہوا +

مَمنُوع ـ ع ـ صفت :ـ (۱) منع کیا گیا ـ روکا گیا ـ بازداشتہ ـ (۲) خلاف قانون ناجائز ـ ممتنع + ناروا ـ غیرمباح + قابل بازپرس ـ مواخذہ طلب +

مَمنُون ـ ع ـ صفت :ـ (۱) نعمت دیا گیا * احسان کیا گیا ـ احسانمند ـ شکرگزار ـ (۲) ـ اسم مذکر ـ میر نظام الدین دہلوی اُستادِ اکبر بادشاہِ ثانی ولد میر قمرالدین منّت ہی کا تخلص جنہوں نے سنہ ۱۲۶۰ھ میں وفات پائی +

ممنون ہونا ـ فعل لازم :ـ احسانمند ہونا ـ شکرگزار ہونا +

مَمولا ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ (۱) ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو چڑیا کی برابر ہوتا ہے اسکے پیٹ پر کالی کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور اپنی دُم کو زمین پر مارتا رہتا ہے ـ ممولہ ـ سرکچہ ـ جھانپو ـ دھوبن ـ (۲) ـ ع) پیلا بچہ بالضم ثانی واؤ مجہول

ممولے چُننا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ (بیگمات) خاطر کے مارے بچھے جانا ـ نہایت خاطر و تواضع کرنا ـ آنکھوں پر رکھنا ـ آنکھیں بچھانا ـ بہت پیار و اخلاص کرنا ـ جیسے خصم اچھے گنوں سے سدا پاؤں مُربد ہوگا ہمیشہ ممولے چُنے گا (سگھڑ سہیلی)

صدمے ہجر بہت اُسنے اُٹھائے ہیں یہاں اسلیئے اپنے میں چُنتا ہوں ممولے انکے (اعظم)

ممیا خُسر ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ ملسرا ـ خاوند کا ماموں +

مَمیا ساس ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ خاوند کی مُمانی ـ خاوند کے ماموں کی بیوی ـ مرأس +

مِمیانا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ بکری کا مے مے کرنا ـ بکری کا بولنا جیسے رات بھر ممیانی اور ایک ہی بچہ بیانی (کہاوت) +

مَمیرا ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ صحیح فارسی (مامیران) ایک جڑ کا نام جو گٹھیلی اور ہلدی سے مشابہ ہوتی ہے یہ آنکھ کے واسطے نہایت مفید ہے ـ کہتے ہیں جب ابابیل کا بچہ اندھا ہو جاتا ہے تو وہ اسے لاکر گھونسلے میں رکھتی ہے جسکے اثر سے اُسکی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں ـ موٹی گرہ کو ممیرا اور پتلی کو ممیری کہتے ہیں ـ یہ صرف ہندوستانیوں

من

کی کثرت سے ورنہ دونوں ایک ہی چیز ہیں ـ سوزاک وغیرہ کی دواؤں میں بھی کام آتا ہے + چینی خراسانی مشہور ہے اور شملہ کے پہاڑ پر بھی دیکھا گیا ہے +

مَمیرا ـ ہ ـ صفت : ماموں کا ـ ماموں زادہ +

ممیرا بھائی ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ ماموں کا بیٹا بھائی ـ ماموں زاد بھائی +

مُمَیِّز ـ ع ـ صفت :ـ بُرے کو بھلے سے اور نیک کو بد سے تمیز کرنے والا ـ بُرے بھلے کو پہچاننے والا ـ شناسا ـ تاڑیا ـ تاڑو ـ بھانپو +

مُمَیِّزہ ـ ع ـ صفت :ـ تمیز کرنے والی ـ پہچاننے والی جیسے قوتِ ممیزہ یعنی قوتِ تمیز

مَن ـ ہ ـ ف ـ اسم مذکر :ـ (۱) دل ـ ہردہ ـ ہیا ـ خاطر ـ ضمیر ـ جی ـ قلب جیسے من کے ہارے ہار من کے جیتے جیت ـ کھائیے من بھاتا ـ پہنیئے جگ بھاتا ـ من بن کاٹے رُش رُش روئے + (۲) ـ ف) سیر ـ اسّی تولہ کا وزن ـ دو رطل کا وزن (۳) ـ ہ) چالیس سیر کا وزن آٹھ دھڑی کا وزن جیسے من موتیوں یا دمن چاولوں بیاہ ؎

چیتم ہم تم ایک ہیں دیکھت کے ہیں دو من کو من سے تول لے دو من کبھی نہ ہو (دوہا)

فقرہ ـ تم کون؟ ہم من تم دھون ـ (۴) ـ ہ) مارمہرہ ـ مہرہ چاندنا ـ ایک جواہر کا نام جو سانپ میں سے نکلتا اور اُسکی نسبت اس طرح مشہور کرتے ہیں کہ اندھیری رات میں سانپ اُسے اپنے منہ سے نکالکر باہر رکھدیتا اور اُسکی روشنی میں دور تک چرا کرتا ہے لیکن محققوں کا بیان ہے کہ وہ ایک سبز یا خاکستری رنگ کا پتھر ہوتا ہے جسپر تین دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ اکثر بڑے سانپ کے منہ یا کھوپری سے نکلا کرتا ہے ؎

منہ کھول کے سانپ اک نکالا اُس کالے نے من زمیں پہ ڈالا (گلزار نسیم)

سمجھ زلفۂ کاکل میں کان کا موتی یہ من نکال کے بیٹھا ہے ماہتاب میں ناگ (انشا)

زلف میں موتی نہیں بالے کا یہ اژدہا بیٹھا ہے من چھوڑے ہوئے (عاشق)

یوں زلف کے حلقے سے رخسار نمایاں ہے جوں مار سیہ منہ میں پکڑے ہوئے من نکلے (نظیر)

میں اُسکے خالِ رُخ کو دیکھکر زلفوں میں حیراں ہوں خدا جانے کہ درماں سیاہ میں ہے یہ من کس کا (شاہ نصیر)

(۵ ـ پنجاب) کنوے کی بینڈ +

من اٹکنا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ (ہندو) دل آنا ـ دل پھنسنا ـ آنکھ لگنا ـ پریت ہونا ـ جیسے من اٹکا تن جھٹکا +

من اُلجھنا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ (گیتوں میں) دیکھو (من اٹکنا) +

من اُکتانا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ (ہندو) دل بیزار ہونا ـ جی بیزار ہونا ـ دل گھبرانا +

من اُگلنا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ سانپ کا اپنے مُہرے کو منہ سے نکالکر باہر رکھنا ؎

دل نکلتا ہے اُسکی زلفوں سے ناگنی دیکھو من اُگلتی ہے + (میرزا بہاق)

من اُمڑؤ کرم دلّدری ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ دل میں امارت مگر اقبال یاور نہیں

من بسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دل میں سمانا ۔ دل میں رہنا ۔ جیسے چور واکے من بسے ککڑی کا کھیت + جو منوں بسے وہ سپنے وسے + (ہندی)

من بھاتا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دلپسند ۔ دلپذیر ۔ مرغوبِ خاطر ۔ خوشگوار ۔ جیسے من بھاتا کھائیے جگ بھاتا پہنیے +

من بھاری کرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) (جی بھاری کرنا) غمگین ہونا ۔ اُداس ہونا ۔ کڑھنا ۔ دل میلا کرنا +

من بھاون ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو (من بھاتا) (۲) پیارا ۔ محبوب ۔ عزیز ۔ ساجن ۔ دلدار +

من بھاونا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دیکھو (من بھاون) +

من بھائے مُنڈیا ہلائے یا من چاہے مُنڈیا ہلائے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ انکار بمنزلِ اقرار ۔ گو دل چاہتا ہے مگر اُوپری دل سے انکار ہے ۔ ظاہر میں نفرت باطن میں رغبت +

من بھر ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) پُورا چالیس سیر ۔ چالیس سیر کے انداز کا ۔ جیسے من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسہ بھر کی زبان نہیں ہلائی جاتی ۔ (۲) تابع فعل) خاطر خواہ ۔ من مانتا ۔ جی بھر کر +

من بھر جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل سیر ہو جانا ۔ چھک جانا ۔ اکتا جانا

من بہلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) دیکھو (جی بہلانا) +

من پھٹ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل میں فرق آجانا ۔ دل بیزار ہو جانا + نفرت ہو جانا +

من جیتنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) اندریوں کو بس کرنا ۔ خواہش نفسانی پر غالب آنا ۔ اپنے دل کو قابو کرنا +

من چلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) (۱) دل چلنا ۔ دل چاہنا ۔ جی چلنا ۔ کسی چیز کی طرف دل کا رغبت کرنا ۔ جیسے من چلتا ہے پر ٹٹو نہیں چلتا + گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں من چلے بجنوں کو (۲) دیوانہ ہونا ۔ دل قابو میں نہ رہنا ۔ دل اُلٹ جانا +

من چلا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دل چلا ۔ بہادر ۔ سُورما ۔ دلیر ۔ دلاور ۔ مبارز ۔ جری ۔ نڈر ۔ بےخوف ۔ بےباک + باہمت ؎

خنجرِ قاتل پہ رکھ دوں گا گلا جی چلا بیٹھوں گا ہوں میں من چلا (رند)
گلا تیغِ قاتل سے رگڑا کیا نہ جھجکا ذرا واہ رے من چلے (ناسخ)

وہ جنگجو جو معرکہ آرا ہوا کبھی جی اُنکے چھوٹ چھوٹ گئے تھے جو من چلے (اسیر)
لگ جاتا ہے جرأت اُس بتِ خونخوار سے جی دم عشق کا مارے جو بسا من چلا ہو (جرأت)

من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ اگر دل درست اور اعتقاد پکا ہے تو سب جگہ خدا ہے (اسکی نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کوئی برہمن گنگا اشنان کو جاتا تھا ۔ راستہ میں جوتا ٹوٹ گیا تو ایک چمار ریداس نامی کے پاس لیگیا اور اسکو گانٹھ دے مجھے اشنان تک وہاں پہنچنا ہے اُسنے کہا کہ جو چیز میں دوں وہ وہاں گنگا کو اُسوقت جبکہ وہ ہاتھ پسار کر دیوے تو سب سے پہلے دیدیجو تاکہ گانٹھ دوں اسنے وعدہ کرلیا اور اُسنے جوتا گانٹھ کر جلد دیدیا ۔ جونہیں اسنے وہاں پہنچکر غوطہ لگایا تو اُسے ریداس کا اقرار یاد آیا اسی آنٹی میں سے وہ کوڑیاں نکال جاکر گنگا میں ڈالوں فوراً وہاں سے ایک ہاتھ نکلا اُسنے وہ کوڑیاں تو لے لیں اور اپنی طرف سے ریداس کے واسطے ایک جڑاؤ بیش قیمت کنگن دیدیا جب وہ کنگن ریداس کے پاس آیا تو اُسوقت کے راجہ نے چھین منگایا اور اپنی رانی کو دیدیا ۔ رانی نے کہا کہ جب تک اسکے ساتھ کی جوڑ نہو یہ کس کام کا ۔ پس ریداس پر مار پڑی کہ جسطرح ہو دوسرا کنگن بہم پہنچا ۔ اُسنے یہ فقرہ کہہ کر کہ من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا جونہیں کٹھوتی میں ہاتھ ڈالا دوسرا کنگن نکل آیا پس راجہ بھی معتقد ہو گیا اور ریداس نے بھی شہرت حاصل کی) +

من سمجھوتی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندی) دل کا سمجھا لینا ۔ تسکینِ خاطر ۔ اطمینانِ خاطر

من سمجھوتی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دل کو سمجھا لینا ۔ دل کو تسکین دے لینا ۔ اپنی تسلی کر لینا ۔ اطمینان کر لینا +

من کا چیتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ (ہندی) دل کا چاہا ۔ خواہشِ دل جیسے من کا چیتا ہو رام کا چیتا ہوئے +

من کامنا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ خواہشِ نفس ۔ نفسانی خواہش + اچھا ۔ چاہ ۔ لالسا ۔ شوق + ہوس +

من کا میلا ۔ ہ ۔ صفت :۔ کپٹی ۔ کینہ توز ۔ بدباطن ۔ ریاکار ۔ منافق ۔ دل کا کھوٹا

من کرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) جی چاہنا ۔ خواہش کرنا ۔ رغبت کرنا +

من کے چیتے ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل کی خواہش کا بر آنا ۔ مُراد پوری ہونا ۔ مُراد بر آنا ۔ منشا پورن ہونا +

من کے لڈو پھوڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) خیالی پلاؤ پکانا ۔ دل ہی دل میں خوش ہونا ۔ خیالِ خام باندھنا + دھول کی ستی بٹنا +

من کی ماری ۔ ہ ۔ صفت :۔ افسردہ خاطر ۔ مُردہ دل ۔ جیسے من کی ماری کرس کے کنوں بیٹھا مسوسے ویسے رہوں + (ہندی)

من کی من میں رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دل میں حسرت رہنا ۔ ارمان رہنا ۔ ارمان پورا نہ ہونا ۔ شوق اور اُمنگ کا بے سُود جانا +

من

من کی موج ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ دل کی لہر۔ دل کی ترنگ ۔ دلولہ ۔ خاطر ۔ اُمنگ ۔ چَنگ +

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت ۔ ۔ کہاوت :۔ دل کی تقویت سے کام بنتا اور دل کے چھوٹ جانے سے بگڑتا ہے +

من لُبھانا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) دل کو مائل کرنا ۔ دل کو مالوف کرنا ۔ من کو موہنا ۔ دل کو فریفتہ کرنا +

من للچانا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) دل چاہنا ۔ دل کا راغب ہونا ۔ دل کا خواہش کرنا ۔ دل چلنا ۔ رال ٹپکنا ؎

پردیسی کی پریت کو سب کا من للچائے ۔ دوہی بات کا کھوٹ ہے جب تہ سنگ لیجائے (دوہا)

من لینا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندی) دل لینا ۔ دل کو موہ لینا ۔ عاشق بنا لینا ۔ فریفتہ کر لینا ۔ گرویدہ بنا لینا ۔ بس کر لینا ۔ دل چھین لینا ؎

یا رسنو لیا تیں تو من لیو رے ۔ توری ساتوری صورت موری من ہی بھاوے (ٹھمری)

چلو چلو کان جوبن رس لیو رے ۔ سنو لیا تیں تو من لیو رے + +

من مار رہنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل مسوس کر رہنا ۔ دل کی خواہش مجبوراً دبانا ۔ مجبوراً صبر اختیار کرنا + ؎

نہیں رہتا ہے اُسکی زلف بغیر ۔ میں بہت اپنے من کو مار رہا (ہدایت)

من مار کے بیٹھ رہنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ جی مار کر بیٹھ رہنا ۔ صبر کر بیٹھنا ۔ مایوس ہو کر رہ جانا + کبیدہ خاطر ہو کر بیٹھ رہنا ۔ بیکسی اور بے بسی کے عالم میں ہو بیٹھنا +

من مارنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) کسی مرغوب چیز سے اپنے دل کو باز رکھنا ۔ صبر اختیار کرنا ۔ دل کی خواہش کو دبانا ؎

سدا ہے تو ہرگز مت مار اپنے من کو ۔ تو سب تن سکھوں سے ترسا نا اپنے تن کو (نظیر)

من مانتا ۔ صفت :۔ حسبِ دلخواہ ۔ من بھاتا ۔ خاطر خواہ ۔ حسبِ خواہش ۔ دل کے موافق ۔ حسبِ مُراد ؎

دل ملا ہو جو معشوق کا تو بھی عاشق ۔ چین من مانتا ہر حال میں کر لیتا ہے (جرأت)

پُھٹتا یا نام دھنگ و صبر و طاقت قرار دل کے چھوٹا ۔ اکیلا کرکے مجکو عشق نے من مانتا لوٹا (میر سوز)

من مانی ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندی) خود مختاری ۔ جیسے من مانی گھر جانی +

من مانے ۔ ۔ تابع فعل :۔ (ہندی) دل چاہے ۔ دل میں آئے ۔ جیسے بارہ برس کی کنیا اور چھٹی رات کا جوبن ملنے سو کر + (کہاوت)

من ملنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل ملنا ۔ دل کا موافق ہونا ۔ ہمراز اور ہم طریق کی نسبت بولتے ہیں + جیسے من ملے کا میلا ۔ چت ملے کا چیلا +

من مست ۔ ۔ صفت :۔ (ہندی) زندہ دل ۔ من موجی +

من میں آنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ (ہندی) دل میں خطور کرنا ۔ جی میں گزرنا ۔ دل میں سمانا ۔ جیسے گدھا دیکھو نہ کمہار من میں آئے سو کر +

من میں شیخ فرید بغل میں اینٹیں ۔ ۔ کہاوت :۔ ظاہر کچھ باطن میں کچھ ۔ ظاہر اچھا باطن خراب ۔ ظاہر میں پارسا باطن میں خبیث +

من منا دینا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ (لکھنؤ) من کو راضی کر دینا ۔ خوش کر دینا ؎

نو بیلے مول ہمت کو بہا ہے یک نگہ اُسکا ۔ غلام ہو فا نکلے تو اُسکا من مناؤں میں (ہمت)

من موجی ۔ ۔ صفت :۔ من مست ۔ دل کا بادشاہ ۔ خود مختار ۔ آزاد طبع + زندہ دل ۔ دل کا رسیا + آوارہ مزاج ؎

<table>
<tr><td>نندی بچھو بلم کی بتیاں ۔ آپ آویں نہ بھیجیں پتیاں
پیا پیا بولے پپیہا بیری ۔ بھر بھر آویں ہماری چھتیاں
ہیں اگر ام پیا بڑے من موجی ۔ دن کہوں تو لیں بسیر کہوں رتیاں</td><td>ٹھمری</td></tr>
</table>

من موہن ۔ ۔ صفت :۔ (ہندی) دل کو موہ لینے والا ۔ دلربا ۔ چت چور ۔ دل فریفتہ کر لینے والا ۔ معشوق ۔ محبوب ۔ پیارا ۔ من بھاون ؎

<table>
<tr><td>کچھ دوش نہیں من موہن کا باتیں پڑے جگی جھری
سگرے جنم باتیں کاٹے ڈھرو جھاں پھیکے بیرن جلبری
سونی اپنے مند ربی نکس گئی تن کی سنسری
جب سے جنی کی بیر سُنی بیری پھرکت ہے بائیں بھری
جنی من موہن پیا رے کی سُن سکھی وہ پھیر بھی
کچھ دوش نہیں من موہن کا</td><td>گیت</td></tr>
</table>

من ہرن ۔ ۔ صفت :۔ (ہندی) چت چور ۔ دل چرا لینے والا ۔ دل کا چور ۔ دل چھین لینے والا ۔ دل لیلینے والا ۔ معشوق ۔ محبوب +

من ہرنا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ دل چرانا ۔ دل چھیننا +

مَن ع ۔ کلمہ :۔ آنکس ۔ وہ شخص + کوئی ۔ کسے + کون ہے ۔ گندم است ۔ (اس معنی میں جمع و مفرد دونوں کے واسطے آتا ہے) +

مَنّ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) احسان ۔ منت ۔ (۲) ضرر ۔ نقصان ۔ کمی ۔ (۳) ترانگبین ۔ ترنجبین ۔ ہر ایک شیرینی رطوبت جو بعض درختوں پر جم جاتی ہے جیسے بیدانگبین ۔ یعنی شیرخشت + نیز وہ ترنجبین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر برستی تھی من سلویٰ اسی من سے مرکب ہے ۔ مجازاً شہد ۔ انگبین ۔ مکھیر (۴) ایک معین وزن کا نام جو دو رطل یعنی سیر بھر کا ہوتا ہے +

مَنّ سَلویٰ ع ۔ اسم مذکر :۔ ترنجبین اور بٹیریں (تواریخ انبیا و تاریخ جہاں وغیرہ میں لکھا ہے کہ وہ خوانِ الٰہی جو بنی اسرائیل پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے جبکہ پیاس کے مارے بیابان میں دم پہ تھے شام سے ایک دشت پُر خار میں نازل ہوتا یعنی اس جنگلی خاندار پر شبنم کچھ

رطوبت دانے دار شاخ شاخ ترنجبین کے مُشابہ جمی ہوئی تھی اور بٹیر کی صورت کے ہزاروں جانور پیدا ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل ترنجبین کو شہد و شکر کی بجائے کام میں لاتے اور ان پرندوں کو جو کثرت کی وجہ سے خود بخود ہاتھ آجاتے تھے پکڑ پکڑ کر کباب بناتے اور خوب اُڑاتے۔ چونکہ عربی زبان میں مجازاً شہد کو من اور بٹیر کو سلوےٰ کہتے ہیں۔ پس اس وجہ سے اُس عطیۂ الٰہی کا نام منّ و سلوےٰ ہو گیا۔ فی زمانِنا ایک نفیس کھانے کا نام بھی اسی مناسبت سے رکھدیا ہے جو مُرغ کا گوشت ہڈیوں سے جُدا کر کے ایک خاص طرح پر پکایا جاتا ہے۔ مجازاً خوانِ نعمت ؎

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلامِ شیریں منّ و سلوےٰ ہے یہ لب تنہے لیے گویا اُترا (آتش)

لب آپکے شیریں بھی ہیں اور ہیں نمکیں بھی مُنّا من و سلوےٰ مجھے اللہ کے گھر سے (مرزا صاحب)

مَن۔ ف۔ ضمیر:۔(۱) واحد متکلم کی ضمیر جو کبھی غائب کے واسطے بھی آجاتی ہے ؎

مجروح ہوئے مائل کس آفتِ دوراں پر اے حضرتِ من تم نے دل بھی نہ رکھا جانا (مجروح)

(۲۔ نسبت کے واسطے) نسبت رکھنے والا۔ جیسے دُشمن یعنی منسوب بہ دُش یعنی وہ شخص جسکی ذات میں بدی اور شرارت ہو۔ (۳۔ اسم مذکر) تودہ۔ ڈھیر۔ انبار۔ جیسے خرمن یعنی تودۂ کلاں۔ انبارِ کلاں۔ (۴۔ اسم مذکر) ترازو کا وہ بڑا سوراخ جو ڈنڈی کے بیچ میں مُوٹھ کے واسطے کیا جاتا ہے +

مِن۔ ع۔ حرفِ جر:۔ (۱) از۔ سے۔ کا۔ پر + (۲) ماسوا۔ بمقابلہ اسکے۔ بسبب (۳) مانند۔ بمشابہ + یعنی (۴) ساتھ۔ مع + (۵) درمیان۔ بیچ۔ میں۔

مِن اَوَّلِہٖ اِلیٰ آخِرِہٖ۔ ع۔ تابع فعل:۔ اوّل سے اخیر تک۔ از سرتا پا۔ از ابتدا تا انتہا۔ آد سے انت تک +

مِن بَعد۔ ع۔ تابع فعل:۔(۱) بعد ازاں۔ پس ازاں۔ بلعد سے۔ اب سے آیندہ۔ آگے کو۔ پھر۔ (۲) فوراً۔ فی الفور۔ ترت۔ ابھی +

مِن جانبِ اللہ۔ ع۔ تابع فعل:۔(۱) خدا کی طرف سے + غیب سے ؎

یہ تیری جفا سے جو کچھ مجھ پہ گزرا میں سب جانتا ہوں منجانب اللہ + (میر سوز)

(۲) خود بخود۔ بے کوشش و جستجو۔ از خود۔ آپ ہی آپ +

مِن جُملہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ سب میں سے۔ کُل میں سے۔ تمام میں سے +

مِن کُلِّ وُجُوہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ہر طرح کی وجوہات سے۔ ہر طرح سے۔ ہر پہلو سے۔ ہر ڈھنگ سے۔ ہر صورت سے + بہر حال۔ بہر کیف۔ بہر صورت +

مِن کُلِّ وَجہٍ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ہر طرح سے۔ ہر حالت میں۔ بہر حال۔ بہر کیف۔ بہر صورت +

مِن وَجہٍ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ایک طرح سے۔ ایک صورت سے۔ ایک صورت میں +

مِن وَعَن۔ ع۔ تابع فعل:۔(۱) حرف بحرف۔ مُفصّل۔ مُشرّح۔ تفصیل وار۔

پورے وار (۲) ہُوبہو۔ ہوبہو۔ جُوں کا توں +

مُن۔ س۔ मुनि مُنی۔ اسم مذکر:۔ رِشی۔ رِکھی۔ تپسّی۔ تپی۔ مرتاض گیانی دھیانی۔ زاہد۔ سادھو۔ جوگی۔ ولی۔ اولیا +

مَن۔ س۔ मणि منی۔ رتن۔ جواہر۔ قیمتی پتھر + نگ +

مَنّا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) راضی ہونا۔ خفگی دُور ہونا۔ خوش ہونا۔ کدورت دُور ہونا۔ پھیکی پڑنا ؎

کوئی رُوٹھے ہو تو منتے ہیں دلِ آتے ہیں کہیں بگڑی ہوئی تقدیر منا کرتی ہے (اوس)

یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دلِ ناداں ابھی پھر رُوٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں (داغ)

من جاتے ہو رُوٹھ رُوٹھ کے تم دُنیا سے یہ ناز ہے نرالا + (ایضاً)

(۲) رچنا۔ ہونا۔ جیسے عیش منا۔ جشن منا۔ ہولی یا شبرات منا +

مُنّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پیار سے کہتے ہیں) (۱) چھوٹا بچہ۔ پیارا اور چھوٹا لڑکا۔ لاڈلا۔ دُلارا۔ پیارا۔ جاہیتا۔ عزیز۔ چشم چراغ + بیرا۔ للا۔ ننّا۔ جیسے منجا منّا! او منّا! ایسا کام نہیں کرتے! آ منّا بیٹھ جا! (۲) اس قسم کے نام بھی ہوتے ہیں جیسے مرزا منّا۔ منّا جان وغیرہ (اس لفظ کو گنوار۔ ہندو عورتیں زیادہ مگر مُسلمان کم بولتے ہیں۔ بلکہ تلفظ کے پھوجائی جو اکثر سیّد حسین کو بھی اسی نام سے پکارتے ہیں)

مَنابِر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ منبر کی جمع۔ سیڑھی دار لکڑی جس پر بیٹھکر خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ وہ سیڑھی دار جگہ جو مسجد میں جمعہ کے روز امام کے خطبہ پڑھنے کے واسطے بنی ہوئی ہوتی ہے +

مَنات۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عرب کے تین مشہور بتوں میں سے ایک بُت کا نام جسکو ہُذیل اور خزاعہ کے قبیلہ کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں پُوجا کرتے تھے +

مُناجات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔(۱) سرگوشی۔ کانا پھوسی۔ کسی سے اپنا بھید کہنا مجازاً طلبِ نجات کے واسطے خدا کی درگاہ میں اُسے حاضر جانکر اس طرح دُعا کرنا جسطرح سامنے بیٹھکر باتیں کیا کرتے ہیں۔ یا یُوں کہو چونکہ دُعا میں خدا سے آدمی اپنے دل کے راز بیان کر کے اُنکے حسبِ منشا ہونیکے واسطے درخواست کرتا ہے اسلیئے مجازاً دُعا کے معنی ہو گئے۔ دُعا۔ التجا۔ بھجن ؎

وہ گھٹتے دن جو رہے یاد بُتوں کی آ کر داغ رات بھر اب تو گزرتی ہے مُناجاتوں میں (داغ)

(۲) وہ نظم جسمیں خدا تعالیٰ کی تعریف اپنی بیکسی اور عاجزی کا بیان نجات طلبی کے ساتھ ہو +

مُناجات پڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم: خدا تعالیٰ کی نظمیہ تعریف پڑھنا۔ بھجن گانا۔ گُن گانا +

مُناجاتی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مُناجات پڑھنے والا۔ بھجن گانے والا۔ خدا تعالیٰ کا گُن گانے والا ؎

مصحفی کی کوئی اُمید تو بر لا یا رب مدتوں سے یہ ترے در کا مُناجاتی ہے (مصحفی)

مُنادَمَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ہمنشینی۔ باہم ندیم یا ہم صحبت ہونا۔ مصاحبت

مُنادیٰ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے پکاریں۔ ندا کیا گیا۔ بلایا گیا۔ پکارا گیا +

مُنادی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ حاکم کا حکم ظاہر کرنے کے واسطے آواز دینے والا۔ ڈونڈی

پیٹنے والا۔ ڈھنڈورچی۔ ندادہندہ۔ لیکن فارسی والے ڈھنڈورے کے معنی میں استعمال کرتے اور اسکے آگے فاعلیت کا گر لگا کر منادی گر بولتے ہیں ؟

مَنادی۔ ہ۔ (۱) ڈھنڈورا۔ ڈگڈگی۔ ڈونڈی (۲) کسی کام کی ممانعت کا عام اعلان۔ اشتہارِ ممانعت ~

وہاں کیونکر رہیئے کہ منادی جہاں ہو۔ زانو کو سر پہ دھرکے نہ بیٹھا کرے کوئی (رفاقت)

(۳) اُپدیش۔ وعظ۔ دین کی زبانی تلقین۔ کتھا بارتا (۴) حاکم کی اطلاع جو ڈگڈگی یا ڈھول بجا کے دی جائے۔

مَنادی پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اعلان ہونا۔ ڈھنڈورا پٹنا۔ ڈونڈی پٹنا۔

کسی سے دل نہ لگائے کوئی زمانے میں۔ میں چاہتا ہوں منادی یہ جا بجا پھر جائے (مصحفی)

مَنادی پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اعلان کرنا۔ ڈگڈگی پیٹنا۔

مَنادی کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پٹوانا۔ ڈونڈی پٹوانا۔ اعلان کرانا۔

مَنادی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) اعلان دینا۔ اعلان کرنا۔ مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔ پھیلانا + ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا (۲) وعظ سُنانا۔ اُپدیش کرنا۔ مذہبی تلقین کرنا +

مَنادِیل۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مندیل کی جمع +

مَنار۔ منارہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نور کی جگہ۔ لالٹین۔ چراغدان (۲) اونچا ستون۔ لاٹھ۔ ڈیل پایہ۔ کھم۔ تھم + مسجد کا وہ اونچا اور لمبا ستون جسپر چڑھکر مُلّا اذان دیتا ہے + مسجد کے دونوں پہلوؤں کے ستون جو آدمی کے ہاتھوں کی مانند تصوّر کئے جاتے ہیں۔ (۳) میل۔ کوس۔ وہ شاہی ستون جو سڑکوں پر فاصلہ ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایک کوس پر بنائے جاتے تھے۔ (۴) وہ اونچا ستون جو بندرگاہوں پر رات کے وقت جہاز کو روشنی دکھانے کی مُراد سے بنایا جاتا ہے۔ نیز راستہ کا وہ ستون جسپر رات کو مُسافروں کے لیئے چراغ روشن کیا جائے۔ مجازاً ہر ایک لاٹھ کو کہنے لگے ہیں یہاں تک کہ دُشمنوں کے بہت سے سر جو اوپر تلے چُن دیتے ہیں اسکو بھی کلّہ منار کہتے ہیں۔ مینا ماسی کا بگڑا ہوا ہے +

مُنازَعَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم جھگڑا کرنا۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ مثلاً تکرار۔ بکھیڑا۔ مُناقشہ +

مُنازَع فِیہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ امر جسکے لیئے جھگڑا ہو۔ باہم متنازعہ امر +

منازِل۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (منزل کی جمع) اُترنے کی جگہیں۔ فرودگاہیں۔ مقامات۔ مسکن۔ مکانات +

منازلِ قمر۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نجوم۔ مقاماتِ قمر۔ چاند کے ستائیس گھر

جنکی تفصیل یہ ہے :۔

(اوّل[۱] اسونی یعنی شرطین۔ دوم[۲] بھرنی یعنی بُطین۔ سوم[۳] کرتکا یعنی ثریا۔ چہارم[۴] روہنی یعنی دبران۔ پنجم[۵] برگ شر یعنی ہقعہ۔ ششم[۶] اردرا یعنی ہنعہ۔ ہفتم[۷] پنربس یعنی ذراع۔ ہشتم[۸] پکھ یعنی نثرہ۔ نہم[۹] اشلیکھا یعنی طرفہ۔ دہم[۱۰] مگھا یعنی جبہ۔ یازدہم[۱۱] پُوربا پھالگنی یعنی زبرہ۔ دوازدہم[۱۲] اُترا پھالگنی یعنی صرفہ۔ سیزدہم[۱۳] ہست یعنی عوا۔ چہاردہم[۱۴] چترا یعنی سماک۔ پانزدہم[۱۵] سواتی یعنی غفرہ۔ شانزدہم[۱۶] بساکھا یعنی زبانا۔ ہفدہم[۱۷] انُرادھا یعنی اکلیل۔ ہیژدہم[۱۸] جیشٹا یعنی قلب۔ نوزدہم[۱۹] مول یعنی شولہ۔ بستم[۲۰] پوربا کھاڑ یعنی نعائم۔ بست و یکم[۲۱] اترا کھاڑ یعنی بلدہ۔ بست و دوم[۲۲] سروَن یعنی سعد ذابح۔ بست و سوم[۲۳] دھنشٹا یعنی بلع۔ بست و چہارم[۲۴] ست بھکھا یعنی اخبیہ۔ بست و پنجم[۲۵] پوربا بھادر پد یعنی سعود۔ بست و ششم[۲۶] اترا بھادر پد یعنی مقدم۔ بست و ہفتم[۲۷] ریوتی یعنی مؤخر۔ خیال رہے آسمان کے بارہ برجوں میں سے ہر ایک ۲ و ۱/۴ منزلوں یعنی نو پاؤ سے مرکب ہے) +

مُناسِب۔ ع۔ صفت :۔ (۱) نسبت رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا + موزوں۔ لائق۔ واجب۔ موافق۔ سزاوار۔ شایاں۔ زیبا + (۲) ٹھیک۔ درست۔ معقول۔ بہتر ~

بہائے بوسہ اُس عیار سے جانِ حزیں ٹھہری۔ مُناسب ہے دلِ مسکیں اگر دیوانہ ہوجائے (زکی)

(۳) لازم۔ روا۔ جائز ~

مُناسب یہ پیری میں غفلت نہیں۔ اُٹھو سونے والو سحر ہوگئی (نامعلوم)

مُناسَبَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہمی لگاؤ۔ باہمی نسبت۔ علاقہ۔ تعلّق۔ موزونیت +

مَناصِب۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (منصب کی جمع) کھڑا ہونے کے مقامات مجازاً۔ رُتبے۔ مرتبے۔ عہدے +

مُناصَفَت۔ ع۔ تابع فعل :۔ نصفا نصفی۔ آدھوں آدھ۔ آدھا آدھ۔ برابر کے دو حصّے + دو ٹوک برابر +

مُناظِر۔ ع۔ صفت :۔ بحث اور مُناظرہ کرنے والا + مُباحث۔ حجّتی۔ تکراری۔ جھگڑالو۔ مُعترض +

مَناظِر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ منظر کی جمع۔ نظّارے۔ تماشاگاہیں +

مُناظَرہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کسی کی مانند ہونا۔ مُشابہ ہونا (۲) باہم نظر کرنا۔ آنکھ لڑانا۔ نظر لڑانا۔ آنکھ میں آنکھ ڈالنا (۳) جدال کرنا (۴) باہم بحث کرنا۔ بحث مباحثہ کرنا۔ نیک مطلب یا نتیجہ کے لیئے بحث (۵) کسی چیز کی حقیقت ماہیت کیلئے باہم تکرار کرنا (۶) وہ علم جسمیں مُباحثہ کے قوانین بیان ہوں

مَنافِذ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ منفذ کی جمع۔ نفوذ کی جگہ۔ جاری ہونے کی جگہ +

رطوبت ۔ اُسے دار شاخ شاخ ترنجبین کے مشابہ جم گئی تھی اور شبیر کی صورت کے ہزاروں جانور پیدا ہو گئے تھے ۔ بنی اسرائیل ترنجبین کو شہد و شکر کی بجائے کام میں لاتے اور اُن پرندوں کو جو کثرت کی وجہ سے خود بخود ہاتھ آجاتے تھے پکڑ پکڑ کر کباب بناتے اور خوب اُڑاتے ۔ چونکہ عربی زبان میں مجازاً شہد کو من اور بٹیر کو سلوے کہتے ہیں ۔ پس اس وجہ سے اُس عطیۂ الٰہی کا نام منّ و سلوے ہو گیا ۔ فی زمانتا ایک نفیس کھانے کا نام بھی اسی مناسبت سے رکھ دیا ہے جو مرغ کا گوشت ہڈیوں سے جُدا کر کے ایک خاص طرح پر پکایا جاتا ہے ۔ مجازاً خوانِ نعمت ؎

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلامِ شیریں   منّ و سلوے ہے یہ اپنے لیئے گویا اِترا (آتش)

لب آپکے شیریں بھی ہیں اور ہیں نمکیں بھی   تُو امن و سلوے مجھے اللہ کے گھر سے (مرزا صاحب)

مَن ۔ ف ۔ ضمیر :۔ (۱) واحد متکلم کی ضمیر جو کبھی غائب کے واسطے بھی آجاتی ہے ؎

مجروح ہوئے مائل کس آفتِ دوراں پہ   اے حضرتِ من تُمنے دل بھی نہ لگا جانا (مجروح)

(۲ ۔ نسبت کے واسطے) نسبت رکھنے والا ۔ جیسے دُشمن یعنی منسوب بہ دُش اعنی وہ شخص جسکی ذات میں بدی اور شرارت ہو ۔ (۳ ۔ اسم مذکر) تودہ ۔ ڈھیر ۔ انبار ۔ جیسے خرمن یعنی تودۂ کلاں ۔ انبارِ کلاں ۔ (۴ ۔ اسم مذکر) ترازو کا وہ بڑا سوراخ جو ڈنڈی کے بیچ میں موٹھ کے واسطے کیا جاتا ہے +

مِن ۔ ع ۔ حرفِ جر :۔ (۱) از ۔ سے ۔ کا ۔ پر + (۲) ماسوا ۔ بمقابلہ اسکے ۔ بسبب (۳) مانند ۔ بمشابہ + یعنی (۴) ساتھ ۔ مع + (۵) در ۔ بیچ ۔ میں ۔

مِن اَوّلِہٖ اِلٰی آخِرِہٖ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ اوّل سے اخیر تک ۔ از سرتا پا ۔ از ابتدا تا انتہا ۔ آد سے انت تک +

مِن بَعد ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ (۱) بعد ازاں ۔ پس ازاں ۔ بعد سے ۔ اب سے آیندہ ۔ آگے کو ۔ پھر ۔ (۲) فوراً ۔ فی الفور ۔ جُھٹ ۔ ابھی +

مِن جانِبِ اللہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ (۱) خدا کی طرف سے + غیب سے ؎

یہ تیری جفا سے جو کچھ مجھپہ گزرا   میں سب جانتا ہوں کہ منجانب اللہ + (میر سوز)

(۲) خودبخود ۔ بے کوشش و جستجو ۔ از خود ۔ آپ ہی آپ +

مِن جُملہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ سب میں سے ۔ کُل میں سے ۔ تمام میں سے +

مِن کُلِّ وُجُوہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ ہر طرح کی وجوہات سے ۔ ہر طرح سے ۔ ہر پہلو سے ۔ ہر ڈھنگ سے ۔ ہر صورت سے + بہرحال ۔ بہرکیف ۔ بہرصورت +

مِن کُلِّ وَجہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ ہر طرح سے ۔ ہر حالت میں ۔ بہرحال ۔ بہرکیف ۔ بہرصورت +

مِن وَجہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ ایک طرح سے ۔ ایک صورت سے ۔ ایک صورت میں +

مِن وَعَن ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ (۱) حرف بحرف ۔ مفصّل ۔ مشرح ۔ تفصیل وار ۔

پورے دار (۲) ہُو بہو ۔ مو بمو ۔ جُوں کا توں +

مُن ۔ س ۔ मुनि مُنی ۔ اسم مذکر :۔ رِشی ۔ رکھی ۔ تپشی ۔ تپی ۔ مرتاض ۔ گیانی دھیانی ۔ زاہد ۔ سادھو ۔ جوگی ۔ ولی ۔ اولیا +

مَن ۔ س ۔ मणि منی ۔ رتن ۔ جواہر ۔ قیمتی پتھر + نگ +

مَنّا ۔ ہ ۔ فعل لازم (۱) راضی ہونا ۔ خفگی دور ہونا ۔ خوش ہونا ۔ کدورت دور ہونا ۔ پھیکی رنجش کوئی رُوٹھے ہیں تو سُنتے ہیں وہ کب آتے ہیں   کہیں بگڑی ہوئی تقدیر منا کرتی ہے (داغ)

یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دلِ ناداں   ابھی پھر رُوٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں (داغ)

من جاتے ہو رُوٹھ رُوٹھ کے تم   دُنیا سے یہ ناز ہے نرالا + + (")

(۲) رچنا ہونا ۔ جیسے عیش منا ۔ عید منا ۔ ہولی یا شبرات منا +

مُنّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (پیار سے کہتے ہیں) (۱) چھوٹا بچہ ۔ پیارا ۔ چھوٹا لڑکا ۔ لاڈلا ۔ دُلارا ۔ پیارا ۔ جایا جیتا ۔ عزیز ۔ چشم و چراغ + بیرا ۔ للا ۔ ننا ۔ جیسے مانجی مُنّا ! نا مُنّا ایسا کام نہیں کرتے ! مُنّا بیٹھ جا ! (۲) اس قسم کے نام بھی ہوتے ہیں جیسے مرزا مُنّا ۔ مُنّا جان وغیرہ (اس لفظ کو گنوار ۔ ہندو عورتیں زیادہ مگر مسلمان کم بولتے ہیں ۔ عورتیں چھوٹے بھائی جو لڑکے سید حسین کو بھی اسی نام سے پکارتی ہیں)

مَنابِر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ منبر کی جمع ۔ سیڑھی دار لکڑی جسپر بیٹھکر خطبہ پڑھا جاتا ہے ۔ وہ سیڑھی دار جگہ جو مسجد میں جمعہ کے روز امام کے خطبہ پڑھنے کے واسطے بنی ہوئی ہوتی ہے +

مَنات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ عرب کے تین مشہور بتوں میں سے ایک بُت کا نام جسکو ہُذیل اور خزاعہ کے قبیلہ کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں پُوجا کرتے تھے +

مُناجات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سرگوشی ۔ کانا پھوسی ۔ کسی سے اپنا بھید کہنا ۔ مجازاً طلبِ نجات کے واسطے خدا کی درگاہ میں اُسے حاضر جانکر اس طرح دُعا کرنا جسطرح سامنے بیٹھکر باتیں کیا کرتے ہیں ۔ یا یُوں کہو چونکہ دُعا میں خدا سے آدمی اپنے دل کے راز بیان کر کے اُنکے حسبِ منشا ہونیکے واسطے درخواست کرتا ہے اسلیئے مجازاً دُعا کے معنی ہو گئے ۔ دُعا ۔ التجا ۔ بھجن ؎

وہ گئے دن جو رہے یاد بتوں کی آٹھوں پہر   رات بھر اب تو گزرتی ہے مُناجاتوں میں (داغ)

(۲) وہ نظم جسمیں خدا تعالیٰ کی تعریف اپنی بیکسی و عاجزی کا بیان نجات طلبی کے ساتھ ہو +

مُناجات پڑھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خدا تعالیٰ کی نظمیہ تعریف پڑھنا ۔ بھجن گانا ۔ گُن گانا +

مُناجاتی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مُناجات پڑھنے والا ۔ بھجن گانے والا ۔ خدا تعالیٰ کا گُن گانے والا ؎

مصحفی کی کوئی اُمید تو بر لا یارب   مدتوں سے یہ ترے در کا مُناجاتی ہے (مصحفی)

مُنادَمَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ ہمنشینی ۔ باہم ندیم یا ہم صحبت ہونا ۔ مصاحبت

مُنادٰے ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے پکاریں ۔ ندا کیا گیا ۔ بلایا گیا ۔ پکارا گیا +

مُنادی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ حاکم کا حکم ظاہر کرنے کے واسطے آواز دینے والا ۔ ڈونڈی

پیٹنے والا۔ ڈھنڈورچی۔ منادہندہ۔ لیکن فارسی والے ڈھنڈورے کے معنی میں استعمال کرتے اور اسکے آگے فاعلیت کا گر لگا کر منادی گر بولتے ہیں ❊

مَنادی۔ ہ۔ (۱) ڈھنڈورا۔ ڈگڈگی۔ ڈونڈی (۲) کسی کام کی ممانعت کا حاکمانہ اعلان۔ اشتہارِ ممانعت ؎

وہاں کیونکر رہ سکئے کہ منادی جہاں ہے زانو کو سر پہ دھرکے نہ بیٹھا کرے کوئی (رفاقت)

(۳) اُپدیش۔ وعظ۔ دین کی زبانی تلقین کہتا بارتا (۴) حاکمانہ اطلاع جو ڈونڈی یا ڈھول وغیرہ پیٹ کے کی جائے

منادی پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اعلان ہونا۔ ڈھنڈورا پٹنا۔ ڈونڈی پٹنا ؎

کسی سے دل نہ لگائے کوئی زمانے میں میں چاہتا ہوں منادی یہ جابجا پھر جائے (مصحفی)

منادی پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اعلان کرنا۔ ڈگڈگی پیٹنا۔

منادی کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پٹوانا۔ ڈونڈی پٹوانا۔ اعلان کرانا ❊

منادی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) اعلان دینا۔ اعلان کرنا۔ مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔ پھیلانا ❊ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا (۲) وعظ سنانا۔ اُپدیش کرنا۔ مذہبی تلقین کرنا ❊

مَنادِیل ع۔ اسم مؤنث :۔ مندیل کی جمع ❊

مَنار۔ منارہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نور کی جگہ۔ لالٹین۔ چراغدان (۲) اونچا ستون۔ لاٹھ ڈیل پایہ۔ کھم۔ تھم ❊ مسجد کا وہ اونچا اور لمبا ستون جس پر چڑھکر ملّا اذان دیتا ہے ❊ مسجد کے دونوں پہلوؤں کے ستون جو آدمی کے ہاتھوں کی مانند تصوّر کئے جاتے ہیں۔ (۳) میل۔ کوس۔ وہ شاہی ستون جو سڑکوں پر فاصلہ ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایک کوس پر بنائے جاتے تھے۔ (۴) وہ اونچا ستون جو بندرگاہوں پر رات کے وقت جہاز کو روشنی دکھانے کی مُراد سے بنایا جاتا ہے۔ نیز راستہ کا وہ ستون جس پر رات کو مسافروں کے لیئے چراغ روشن کیا جائے۔ مجازاً ہر ایک لاٹھ کو کہنے لگے ہیں یہاں تک کہ دشمنوں کے بہت سے سر جو اوپر تلے چُن دیتے ہیں اسکو بھی کلّہ منار کہتے ہیں۔ مینار اسی کا بگڑا ہوا ہے ❊

مُنازَعَت ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم جھگڑا کرنا۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ ٹنٹا۔ تکرار۔ بکھیڑا۔ مُناقشہ ❊

مُنازَع فِیہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ امر جسکے لیئے جھگڑا ہو۔ باہم متنازعہ امر ❊

منازِل ع۔ اسم مؤنث :۔ (منزل کی جمع) اُترنے کی جگہیں۔ فرودگاہیں۔ مقامات۔ مسکن۔ مکانات ❊

منازِلِ قمر ع۔ اسم مؤنث :۔ نجوم۔ مقاماتِ قمر۔ چاند کے ستائیس گھر جنکی تفصیل یہ ہے :۔

(اوّل[۱] اسونی یعنی شرطین۔ دوم[۲] بھرنی یعنی بطین۔ سوم[۳] کرتکا یعنی ثریا۔ چہارم[۴] روہنی یعنی دبران۔ پنجم[۵] برگ شر یعنی ہقعہ۔ ششم[۶] اردرا یعنی ہنعہ۔ ہفتم[۷] پنربس یعنی ذراع۔ ہشتم[۸] پکھ یعنی نثرہ۔ نہم[۹] اشلیکھا یعنی طرفہ۔ دہم[۱۰] مگھا یعنی جبہہ۔ یازدہم[۱۱] پورباپھالگن یعنی زبرہ۔ دوازدہم[۱۲] اُترا پھالگنی یعنی صرفہ۔ سیزدہم[۱۳] ہست یعنی عوا۔ چہاردہم[۱۴] چترا یعنی سماک۔ پانزدہم[۱۵] سواتی یعنی غفرہ۔ شانزدہم[۱۶] بساکھا یعنی زبانا۔ ہفدہم[۱۷] انورادھا یعنی اکلیل۔ ہیجدہم[۱۸] جیشٹا یعنی قلب۔ نوزدہم[۱۹] مول یعنی شولہ۔ بستم[۲۰] پورباکھاڑ یعنی نعائم۔ بست و یکم[۲۱] اتراکھاڑ یعنی بلدہ۔ بست و دوم[۲۲] سرون یعنی سعد ذابح۔ بست و سوم[۲۳] دھنشٹا یعنی بلع۔ بست و چہارم[۲۴] ست بھکھا یعنی اخبیہ۔ بست و پنجم[۲۵] پوربابھادرپد یعنی سعود۔ بست و ششم[۲۶] اترابھادرپد یعنی مقدم۔ بست و ہفتم[۲۷] ریوتی یعنی مؤخر۔ خیال رہے آسمان کے بارہ بُرجوں میں سے ہر ایک ڈھائی منزلوں یعنی زیر و بالا سے مرکب ہے) ❊

مُناسِب ع۔ صفت :۔ (۱) نسبت رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا ❊ موزوں۔ لائق۔ واجب۔ موافق۔ سزاوار۔ شایاں۔ زیبا ❊ (۲) ٹھیک۔ درست۔ معقول۔ بہتر ؎

بہائے بوسہ اُس عیار سے جانِ حزیں ٹھہری مناسب ہے دلِ مسکیں اگر سیانہ ہو جائے (زکی)

(۳) لازم۔ روا۔ جائز ؎

مناسب یہ پیری میں غفلت نہیں اُٹھو سونے والو سحر ہو گئی (نامعلوم)

مُناسَبَت ع۔ اسم مؤنث :۔ باہمی لگاؤ۔ باہمی نسبت۔ علاقہ۔ تعلّق۔ موزونیت ❊

مَناصِب ع۔ اسم مذکر :۔ (منصب کی جمع) کھڑا ہونے کے مقامات مجازاً۔ رُتبے۔ مرتبے۔ عہدے ❊

مُناصَفَت ع۔ تابع فعل :۔ نصفا نصفی۔ آدھوں آدھ۔ آدھوں آدھ برابر کے دو حصّے ❊ دو ٹوک برابر ❊

مُناظِر ع۔ صفت :۔ بحث اور مناظرہ کرنے والا ❊ مُباحث۔ حجّتی۔ تکراری۔ جھگڑالو۔ مُعترض ❊

مَناظِر ع۔ اسم مذکر :۔ منظر کی جمع۔ نظارے۔ تماشاگاہیں ❊

مُناظَرہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کسی کی مانند ہونا۔ مُشابہ ہونا (۲) باہم نظر کرنا۔ آنکھ لڑانا۔ نظر لڑانا۔ آنکھ میں آنکھ ڈالنا (۳) مجادلہ کرنا (۴) باہم بحث کرنا۔ بحث مباحثہ۔ تکرار۔ نیک مطلب یا نتیجہ کے لیئے بحث (۵) کسی چیز کی حقیقت ثابت کرنے کے لیئے باہم تکرار کرنا (۶) وہ علم جسمیں مباحثہ کے قوانین بیان ہوں ❊

مَنافِذ ع۔ اسم مذکر :۔ منفذ کی جمع۔ نفوذ کی جگہ۔ جاری ہونے کی جگہ ❊

راہ۔ راستہ۔ آمدورفت کی راہ۔ گزر۔ گزرگاہ۔ نکاس کی جگہ +

مُنَافِع ع۔ صفت :۔ فائدہ دینے والا۔ نفع دینے والا +

مَنَافِع ع۔ اسم مذکر :۔ منفعت کی جمع۔ فائدے +

مُنَافِق ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نفاق رکھنے والا۔ کپٹی۔ وہ شخص جسکے دل میں کچھ اور ہو اور ظاہر اُسکے خلاف کرے۔ ریاکار۔ مکّار۔ (۲) مُلحد۔ کافر۔ بیدین۔ بے ایمان

مَنَاقِب ع۔ اسم مؤنث :۔ منقبت کی جمع۔ اوصافِ حمیدہ۔ تعریف۔ خوبیاں بھلائیاں۔ اوصاف۔ محامد + مجازاً اہلِ بیت و اصحابِ کبار کی ثنا +

مُنَاقَبَت ع۔ اسم مؤنث :۔ صفت و ثنا۔ حمد و تعریف۔ مجازاً۔ اہلِ بیت و اصحابِ کبار کی توصیف +

مُنَاقَشَہ ع۔ اسم مذکر :۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ قصّہ۔ نزاع +

مُنَاقِض ع۔ صفت :۔ توڑنے والا۔ مخالف۔ متباین۔ نامُوافق +

مُنَاکَحَت ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم نکاح ہونا۔ عورت و مرد کا نکاح۔ ازدواج۔ انعقاد۔ عقد + گٹھ بندھن +

مَنَال ع۔ اسم مذکر۔ جائے یافت۔ کسی چیز کے حاصل ہونے کی جگہ۔ روپیہ وصول کرنے کی جگہ۔ مثلاً ملک۔ جاگیر۔ جائداد۔ باغ۔ کھیتی۔ باڑی وغیرہ مجازاً بمعنی مال۔ مایہ۔ زر +

مُنَال ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک نہایت خوشنما مور کی مانند پرند کا نام جسکی چونچ کوّے یا چیل سے مشابہ پر سبز گردن پر لاجوردی کنٹھا اور سر پر تاج ہوتا ہے۔ یہ جانور برفانی پہاڑوں پر رہتا ہے۔ فرانس اور یورپ میں بڑی قدر کے ساتھ فروخت ہوتا ہے۔ اسکے پر میموں کی ٹوپیوں پر لگتے ہیں + مُرغِ زرّیں +

منانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) روٹھے کو راضی کرنا۔ رنجیدہ کو خوشنود کرنا۔ خوشنود کرنا۔ دل ہاتھ میں لینا۔ رضامند کرنا ؎

رہتا ہے دم خمار سے سینہ میں ہر گھڑی   روٹھے ہوئے کو ہائے کہانتک منائے دل (داغ)

خدا کا ملنا بہت ہے آساں بُتوں کا ملنا ہے سخت مشکل
یقیں نہیں گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اُسے مناکر

گلے اپنے لگاؤ باجی جان   آکے مجکو مناؤ باجی جان + (رنگین)

روٹھنے کو تو چلے روٹھ کے ہم واقعے وے   مرکے تکتے تھے کہ اب کوئی مناکر لیجائے (معروف)

چھوڑ بیٹھے ہم تو بولے بیدلی سے تم کہ آملا   اُدھر کو دیکھنا کیسی رہی منانا اسکو کہتے ہیں (جرأت)

جو بات بات پہ روٹھے علاج کیا اُسکا   کہاں تلک اُسے ہر روز ہم منائینگے (عاشق)

کیسے نظروں سے تحمّل نے منایا اُسکو   سخت مشکل سے ہوا وہ ستم آرا سیدھا (تحمل)

میں اِس زود رنجی کے قُربان جاؤں   کہ روٹھے ہیں خود اور منایا ہے مجھکو (ظہیر)

جب روز کا ہی روٹھنا ٹھہرا تو ہار کر   نوکر رکھینگے ایک منانے کے واسطے (شوق)

مُردہ کسی کا سر ہو کسی کے اُٹھائے کون   تمھیں روٹھاؤ ہمکو تو آکر منائے کون (ر ۔ ۔)

گر تُسے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائیگا   روٹھا ہوا یہ دل بھی منایا نہ جائیگا (۔ ۔)

(۲) رچانا۔ کرنا۔ عمل میں لانا۔ جیسے عیش منانا۔ عید منانا۔ خوشی منانا ؎

دریا پہ بھی لوگ جا رہے ہیں   اور عیدیں واں منا رہے ہیں (رہ صلاح الدین)

(۳) منّت ماننا۔ چاہنا۔ دُعا کرنا۔ جیسے ہم تو خدا سے مناتے ہیں کہ تم پھر صحیح کرو۔ (۴) نام لینا۔ یاد کرنا۔ بھجنا۔ سُمرنا۔ جیسے خدا کو منانا (۵) بھینٹ چڑھانا منّت ماننا + اعتقاد کرنا۔ اعتقاد رکھنا + پرستش کرنا۔ بھینٹ پوجا چڑھانا۔ ماننا۔ مانتا کرنا ؎

او موئے بیدین کیا جانے تو بیوی پیر کو   تو منانو نا چاری اور کلوا پیر کو (راحت)

مَنَّان ع۔ صفت :۔ بہت احسان کرنے والا۔ نیکوئی کرنے والا۔ مُراد خدا تعالےٰ +

مَنَاہِج ع۔ اسم مؤنث :۔ منہج کی جمع۔ راہیں۔ راستے +

مناہی ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) منہی کی جمع۔ منع کی ہوئی چیز۔ غیر شرعی یا ناجائز باتیں خلافِ شرع اُمور (۲) ممانعت۔ روک ٹوک۔ بندی۔ امتناع ؎

طبیعت اُسکی مانندی اپنے جانے کی مناہی ہے   بھلا پھر کسطرح سے جاکے ہوں غمخوار اُسکیا جیسے (جرأت)

میں نے جو کی گجر کی مناہی شبِ وصال   نالہ گوئے مُرغِ سحر سے نکل گیا + (امانت)

منائی ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ صحیح (مناہی) ممانعت۔ روک ٹوک۔ امتناع +

مُنْبَتَّت ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) اُگا ہوا۔ اُبایا ہوا۔ روئیدہ شدہ (۲) مصطلح نقاشانِ ہند) وہ نقش جو اپنی زمین سے ذرا اونچا ہو۔ اُبھرا ہوا۔ اوپر اُٹھا ہوا۔ وہ نقش جو اپنی سطح سے اُبھرا ہوا ہو جسطرح سکّے کے حروف +

مِنْبَر ع۔ اسم مذکر :۔ مقامِ بلند۔ اونچی جگہ۔ کاٹ یا چونے وغیرہ کا سیڑھی دار بنا ہوا اونچا مقام جس پر خطیب کھڑا ہو کر خطبہ سُناتا ہے + وعظ کہنے کا مقام۔ اسپیچ کا چبوترہ۔ سپیچ کا چبوترہ + مسجد کا وہ اونچا مقام جہاں امام جمعہ کے روز کھڑا ہو کر خطبہ سُناتا ہے ؎

بادشاہِ حُسن نے اے یار بنایا ہے تجھے   خطبہ پڑھتا ہوں کہاں جو ہے تیرا منبر ملتا (آتش)

مُنْبَسِط ۔ ع۔ صفت :۔ پھیلنے والا۔ پھیلنے والا + مجازاً خوش۔ خوش حال۔ مسرور۔ بشاش۔ آنند +

مَنْبَع ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) پانی کے نکلنے کی جگہ۔ چشمہ۔ سوتا۔ مجازاً مطلق نکلنے کی جگہ۔ مصدر۔ جائے صدور۔ جائے ظہور (۲) ۔ ف۔ بمبا۔ پمپ۔ پانی کا خزانہ

پانی کا تل۔ پانی کی بم۔ دلکش +

مِنَّت ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نکوئی۔ احسان۔ بھلائی۔ سلوک۔ نعمت دُنیا (۲۔ ف) عاجزی۔ بنتی۔ ہا ہا۔ تضرع + خوشامد۔ چاپلوسی۔ تلو تھو۔ تملق۔ عجز و التجا ۵

بصد منت بلایا سرستی کو　　کہا حال اور وہ سب اس سحر ور د (خوشتر)

شوق میں تنہا تجھے پاکر وہ میری منتیں　　اور ترا گھبرا کے یہ کہنا کوئی آجائیگا (تصویر)

میرا تو منتوں سے وہ بوسہ کا مانگنا　　اور کہنا اکتا نا نہ سے لب کو ہلاکے ہیں! (آغا)

وہ بنانا چہرہ عتاب کا وہ نہ دینا منھ سے جواب کا }
وہ کسی کی منت و التجا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو } ظہیر

(بعض لوگوں کی رائے ہے کہ فارسی تصانیف میں یہ معنی نہیں پائے جاتے مگر حضرت امیر خسرو کا شعر ہمیں یہ بات تسلیم نہیں کرنے دیتا چنانچہ آپ ایک غزل میں فرماتے ہیں؟

بیچارہ خسرو خستہ را مگوں ربخطعن فرمودہ　　خلقے بمنت یک طرف شوخ تنہا یک طرف (امیر خسرو)

(۳) شکر۔ شکریہ۔ تھینکس۔ تھینک یُو + شکر گزاری +

منت اُٹھانا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ احسان اُٹھانا۔ ممنون ہونا ۵

منت والا کسی کی نہ اصلا اُٹھائیے　　مرجائیے نہ نازِ مسیحا اُٹھائیے (دیا شنکر نسیم)

اک جان کس بھرف افسردگی دم بھرکی کا ہے　　اُٹھائے کس لیے منت کوئی دلگیر قاتل کی (رنگ)

منت دار ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) ممنون۔ احسانمند۔ (۲) عاجزی کرنے والا۔ گڑ گڑانے والا + (عورتوں کا محاورہ ہے) +

منت دار کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ ع۔ احسانمند کرنا۔ ممنون بنانا +

منت سماجت ع۔ اسم مؤنث :۔ خوشامد درآمد۔ تلو تھو ۵

مجھکو کنار سے تو اور بیٹے کی طرح پھولے　　نہ اُٹھے فائدہ کبھی سے منت سماجت کا (فغاں)

منت کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ عاجزی کرنا۔ ہا ہا کھانا۔ گڑ گڑانا۔ تضرع کرنا۔ انکسار کرنا۔ بنتی کرنا۔ التجا کرنا۔ ناک رگڑنا ۵

اور بھی دیتا جو ق سے کرکے منت مانگنا　　پر فزوں قسمت سے کیا ہی اہل غیرت مانگنا (شہیدی)

منت کش ہونا ۔ ف۔ فعل لازم :۔ کسی کا شرمندہ ہونا۔ ممنون ہونا۔ احسانمند ہونا۔ مرہون منت ہونا ۵

اپنے جامہ سے میں باہر دم جوش گریہ　　یہ نہ ہو مجھ سے کہ منت کش داماں ہوں میں (وزیر)

وہ منت کش دوا نہوا　　میں نہ اچھا ہوا بُرا نہوا + (غالب)

حسرت زخم ہیں دشوار نہ تھا جی دینا　　بس اسی واسطے منت کش قاتل نہوا (شہیدی)

مَنَّت ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو و جہلائے اسلام) مانتا۔ نیت۔ عہد۔ نذر۔ بھیٹ۔ نیاز۔ شگھنا۔ وہ وعدہ جو کسی بزرگ یا خدا تعالیٰ سے کیا جائے۔ عہد باندھنا۔

چھوٹنا کوئی کسی کے لیے جس طرح کہ　　ہم نے منت میں تری کون و مکاں چھوڑ دیا (حسن)

میں دکھتا روش پر زنار منت　　یہاں تک وہ صنم آیا تو ہوتا + (تجلی)

ہنسلیاں پہنی ہیں منت کی حسینوں نے جب　　ہنسلیاں ٹھانک کے خلقت کے گریبانوں میں (عاشق)

منت بڑھانا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ بھیٹ دینا۔ حاجت دینا۔ عہد پورا کرنا۔ مانتا کو ادا کرنا۔ کسی بزرگ کے نام پر جو کچھ دینے یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کیا ہو اُسے پورا کرنا + مراد یا میعاد کے پورا ہونے پر کوئی کام کرنا۔ گنڈا تعویذ طوق بیڑی اُتارنا۔ مانتا کے بال منڈوانا + ۵

مرنے کے بعد آن کے کنوائیں بیڑیاں　　آج آپ اپنے کُشتے کی منت بڑھا چلے (احسان)

کرے گا کیا تو مسیحا آکر وہیں سے بیٹھا ہوا دُعا کر }
گلی میں اُسکی یہ سر چڑھا کر ابھی تو منت بڑھا چکے ہیں } مؤلف

منتیں ہم وحشیوں کی بڑھتی ہیں یوں زلف سے　　طوق ہر سال وہ پہنانے کو خدا دے (ناسخ)

منت کا طوق ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ گنڈا جو بچے کے گلے میں کسی پیر یا دیوتا وغیرہ کے نام کا کسی میعاد مقررہ تک ڈالا جاتا ہے +

منت کے بال یا چوٹی ۔ ہ۔ اوّل۔ اسم مذکر دوم مؤنث :۔ وہ بال یا چوٹی جو کسی بزرگ کے نام پر کچھ عرصہ کے واسطے چھوڑ دی جاتی ہے ۵

منڈائے آپ نے منت کے بال جب دیکھے　　بزنگ طائر بے آشیاں ہے دل میرا (اصغر)

منت کی بیڑی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ وہ حلقہ جو بچے کے پاؤں میں کسی بزرگ کے نام کا میعاد مقررہ کے واسطے ڈال دیتے ہیں +

منت ماننا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ع) عہد کرنا۔ نیت کرنا۔ کسی بزرگ کے نام کی کوئی بات ماننا۔ نذر ماننا۔ نیاز ماننا۔ بھیٹ ماننا۔ مانتا کرنا۔ چڑھاوا ماننا۔ کسی کی درگاہ میں روشنی کرنے یا چڑھاوا چڑھانے کا عہد کرنا ۵

کیا عشق نے یہ مانی تھی منت بسانِ شمع　　روشن جو کردیا مرے ہر استخوان کو (جرأت)

پاؤ گے کس طرح تمھیں جانی　　کون منت تھی جو نہیں مانی + (شوق)

مُنتِج ع۔ صفت :۔ نتیجہ دینے والا۔ ثمرہ دینے والا۔ پھل دایک +

مُنتَج ع۔ صفت :۔ با نتیجہ +

مُنتَخَب ع۔ صفت :۔ (۱) انتخاب کیا گیا۔ خلاصہ کیا گیا۔ چھانٹا ہوا۔ چیدہ۔ برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ چُنا ہوا (۲) نایاب۔ عجیب۔ یکتا۔ یگانہ۔ طرفہ۔ جیسے یہ منتخب آدمی ہیں (۳) خال خال۔ بہلا +

منتخب کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ چھانٹنا۔ خلاصہ کرنا۔ چُننا۔ انتخاب کرنا۔

منت

پسند کرنا۔ اختیار کرنا + اخذ کرنا +

مُنتخب ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) چُنا جانا۔ چھانٹا جانا + علیحدہ کیا جانا - (۲) نادر ہونا۔ کمیاب ہونا۔ یکتا ہونا۔ طُرفہ ہونا +

مِنتر - ہ - اسم مذکر :- (۱) پیارا۔ ہِتُو۔ سنیہی + محب - عزیز (۲) یار۔ دوست۔ آشنا + بندھو۔ رشتہ دار۔ سمبندھی +

منتر - س - اسم مذکر :- (۱) سحر۔ جادو۔ ٹونا۔ افسوں۔ مُوٹھ۔ ٹوٹکا۔ لغوی معنی تنہائی میں کچھ کہنا۔ صلاح کرنا۔ مجازی ورد۔ پاٹھ۔ جو کسی کے موہنے یا کھیلنے، قابو کرنے، سانپ وغیرہ کے واسطے پڑھ کر پھونکتے ہیں۔ جیسے بچھو کا منتر جانے سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے ؎

کیا ہاتھ میں اُس افعیِ گیسو کو لگاؤں ۔ افسوں نہیں آتا مجھے منتر نہیں آتا (اسیر)

ناگنوں اُس لفِ کا مضمون جو میں تحریر کیا ۔ سطرِ نہیں شعر نہیں سانپ کا منتر ہو جائے (ناسخ)

(۲) وید کے ایک حصہ کا نام جس میں دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کا بیان ہے (۳ - ہ) عمل - وِدّیا - جیسے اُسکے پاس فلاں بات کا منتر ہے (جب گُرمنتر کہیں گے تو وہاں پیر و مُرشد کی تلقین سے مراد ہوگی - پند و نصایحِ مُرشد +

منتر پڑھنا - ہ - فعل متعدی :- افسوں خوانی کرنا + عمل پڑھنا +

منتر پھونکنا - ہ - فعل متعدی :- جادُو پڑھ کر دم کرنا - افسون پڑھ کر پھونکنا +

منتر جنتر - س - اسم مذکر :- جادُو - ٹونا + گنڈا تعویذ + سیانا پن - بھوت بڑیا - جھاڑ پھونک - اوجھائی +

منتر چلانا - ہ - فعل متعدی :- جادُو چلانا - مُوٹھ چلانا - عمل کرنا - ٹوٹکا کرنا - ٹونا کرنا +

منتر دینا - ہ - فعل متعدی :- تلقین کرنا - مُرید کو دینی ہدایت کرنا + چیلا بنانا - مُرید بنانا +

منتر مارنا - ہ - فعل متعدی :- جادُو چلانا - مُوٹھ مارنا - ٹونا کرنا جیسے ایک ایسا منتر مارا کہ سب کے سب اندھے ہو گئے +

مَنتری - س - اسم مذکر :- (۱) اُپدیشک - تلقین کرنے والا - ہدایت کرنیوالا ہادی - رہبر - پیر - مُرشد - ہادی اللہ - سِکشا گُرو - اُپدیشی - گُرمنتر دینے والا - (۲) نیک صلاح بتانے والا - مُشیر - صلاح کار - وزیر - کونسلر - کونسلی - جیسے راجا ہو کے منتری مان + لکشمی ہو کے سُنو پُران - یعنی راجا کو مشیر کی سُننی چاہیئے اور دولتمند کو پُران پر نظر رکھنی چاہیئے - (۳) نائب السلطنت - وائسرائے - گورنر جنرل - مُلکی لاٹ (۴) فسُوں ساز

منت

فسُونگر - سحر ساز - ساحر - جادُوگر - ٹونہایا +

مُنتسِب - ع - صفت :- نسبت رکھنے والا - لگاؤ رکھنے والا +

مُنتشِر - ع - صفت :- بکھرنے والا - پراگندہ ہونے والا - پھیلنے والا - تتربتر ہونے والا + پراگندہ - تتربتر - مُتفرق +

مُنتشر کرنا - ا - فعل متعدی :- کھنڈانا - بکھیرنا - پراگندہ کرنا - تتربتر کرنا +

مُنتظِر - ع - صفت :- انتظار کرنے والا - راہ دیکھنے والا - راہ تکنے والا - مُتوقع - اُمیدوار - آس تکنے والا +

مُنتظِرِ حُکم - ع - صفت :- نہایت فرمانبردار - فرماں پذیر - حکم کا منتظر رہنے والا +

مُنتظر رکھنا - ا - فعل متعدی :- اُمید میں رکھنا - انتظار میں رکھنا - راہ دکھانا - آس میں رکھنا +

مُنتظر رہنا - ا - فعل لازم :- راہ دیکھنا - باٹ دیکھنا - اُمید میں رہنا - چشم براہ ہونا

مُنتظِم - ع - صفت :- (۱) انتظام کرنے والا - اہتمام کرنے والا - انصرام کرنیوالا (۲) پرویا جانے والا - بندھنے والا - (۳ - ع - صفت) کفایت شعار - جزرس (۴ - اسم مذکر) منیجر - سُپرنٹنڈنٹ - مُنصرم - مُہتمم - سربراہ کار - مدار المہام - گُماشتہ - کارندہ - کارکُن - کار مدار - کارپرداز - مُنیم +

مُنتفِع - ع - صفت :- نفع اُٹھانے والا - فائدہ حاصل کرنے والا +

مُنتفی - ع - صفت :- نیست ہونے والا - فنا ہونے والا - ہو چکنے والا +

مُنتقِل - ع - صفت :- انتقال کرنے والا - ایک مکان سے دُوسرے مکان میں چلا جانے والا - ایک جگہ سے دُوسری جگہ بدلنے والا - مکان بدلنے والا - تبدیلِ مکان کرنے والا +

مُنتقَلٌ اِلَیہ - ع - اسم مذکر :- (قانون) وہ شخص جسکے نام پر کوئی چیز منتقل کی جائے +

مُنتقل کرنا - ا - فعل متعدی :- بدلنا - ایک کے نام سے دُوسرے کے نام پر کرنا - دُوسرے کو دے دینا - حوالہ کرنا - دینا - سونپنا - بیع کرنا - بیچنا +

مُنتقِم - ع - صفت :- بدلہ لینے والا - کینہ کشندہ - انتقام لینے والا - بُرائی کے بدلے بُرائی کرنے والا - عوض لینے والا +

مُنتقمِ حقیقی - ع - اسم مذکر :- حقیقی سزا دینے والا - اصل حاکم - اصل سزا دینے والا - خدا تعالےٰ - قادرِ مُطلق +

مُنتقمِ مجازی - ع - اسم مذکر :- حاکم - بادشاہ - دُنیوی حاکم +

مُنتہے - ع - صفت :- (۱) انتہا کیا گیا - انتہا کو پہنچا ہوا - انجام کو پہنچا ہوا - پُورا - کامل - تمام - سماپت - مکمل جیسے سدرۃ المنتہے - یعنی وہ بیری کا درخت

منت

جو ساتویں آسمان پر واقع ہے + منتہائے اعمال مومن تمام علم خلق منتہائے رسیدن جبرئیل علیہ السلام ہے جس سے آگے رسول مقبول کے سوا کوئی نہیں گیا + (۵) نتیجہ - انجام - حاصل - ثمرہ - پھل +

مُنتَہِی ع - صفت :- انتہا کو پہنچنے والا - انجام تک پہنچنے والا + کامل - لائق - عالم - فاضل + وہ شخص جسکو فضیلت کی دستار بندھ چکی ہو - وہ شخص جو علم کی تحصیل پوری کرچکا ہو +

مِنتی ہ - اسم مؤنث :- (صحیح - ہ - بِنتی) حال کے ٹھمری بازوں نے اس میں فصاحت خیال کی ہے اور بجائے بنتی اسکو باندھا ہے بنا بریں وہ منت کی طرف اسکے مادے اور اصل کو لے گئے ہیں جو ایک قسم کی وھینگا دھینگی ہوسکتی ہے - بنتی - عاجزی - خوشامد - آمد - للّو پتّو (قدر کی ٹھمری) ؎

منتی توری نہ مانوں نہ پوچھوں توری بات رات کدھر کاٹے سوتن سنگ سیّے اور بسکے کہیں گھات
چلو مورے سیّاں بد بسوا منتی کر کر لگت ہوں گروا (دادرا)

مَنّتیں - ہ - اسم مؤنث :- منت بمعنی عہد کی جمع - مانتائیں - مواثیق - مواعید معاہدے -

مَنّتیں ماننا - ہ - فعل متعدی :- نذریں ماننا - بھینٹ دینے کے وعدے کرنا ؎

منتوں سے گروہ کہنا مانتا منتیں ہم مانتے کس واسطے + (نکہت)

مِنّتیں سہ - اسم مؤنث :- منت بمعنی عاجزی کی جمع + بنتیاں - عاجزیاں +

مِنّتیں کرنا - ذ - فعل متعدی :- ہاہا کھانا + عاجزیاں کرنا - بنتیاں کرنا - خوشامدیں کرنا - ہاتھ جوڑنا - ہاہا کھانا ؎

جبکہ اس نے ہزار دل قسمیں دیں منتیں کیں بہت بلائیں لیں + (قلق)
توبہ کرتا ہوں مگر پھر بھی مرے ہم مشرب منتیں کر کے مجھے سوز پلا دیتے ہیں (حسرت)

مِنَٹ انگلش Minute, اسم مذکر :- لحہ - پل - دقیقہ + گھنٹے کا ساٹھواں حصہ ساٹھ سکنڈ یا ثانیہ کا ایک منٹ ہوتا ہے ؎

منٹ ہے پہر فرقت یار میں گھڑی بھی شب غم میں پھرتی نہیں (برق)

مَنثُور ع - اسم مؤنث :- دُرِ ناسُفتہ + پراگندہ + نثر - منظوم کا نقیض +

مَنجا - ہ - اسم مذکر :- پنجاب میں پلنگ کو کہتے ہیں - جیسے مرے نہ منجا لے - جُواری آیا ہار منجا اک جواری چار + جُواری آیا جیت منجے چار جُواری اک +

من جانا - ہ - فعل لازم :- راضی ہوجانا - رُوٹھا نہ رہنا ؎

شب غم میں کس کسکی ہو روک تھام جو دل من گیا دم خفا ہو گیا (انور)

مُنجَلی ع - صفت :- روشن - ظاہر - آشکارا - مجازاً حل جیسے سعدی نے لکھا ہے ؎

وگر مشکلے برد پیش علی مگر مشکلش را کند منجلی + (سعدی)

مُنَجِّم ع - اسم مذکر :- (۱) نجوم جاننے والا - ستاروں کا علم جاننے والا - نجومی - جوتشی - اختر شناس - ہیئت داں - ستارہ شناس ؎

معلوم نہیں تجھکو منجم خبر غیب ہندو کا سا ہے یہ کُنڈلی ہے نہ کھلے گی + (۲) جنتری بنانیوالا - تقویم بنانے والا +

منج

مُنجَمِد ع - صفت :- سردی سے جما ہوا - بستہ + ٹھٹھرا ہوا + غلیظ (قطبین کے قریب کا سمندر جو آفتاب کے وہاں تک نہ پہنچنے اور سردی ہونے کے سبب جما ہوا رہتا اور بحر منجمد کہلاتا ہے -

منجمد ہونا - ذ - فعل لازم :- جمنا - بستہ ہونا +

مَنجَن - ہ - اسم مذکر :- دانتوں میں ملنے کا سفوف - دانتوں کے مانجنے یا صاف کرنے کی دوا - دانتوں کا پوڈر - ٹوتھ پوڈر + ؎

تیز دندانِ طمع رہتے ہیں چشم یار پر چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا (اسیر)

منجنا - ہ - فعل لازم :- (پورب) تانبے یا پیتل کے برتنوں کا صاف ہونا + صیقل ہونا + کسی علم یا ہنر میں مشّاق ہونا +

مَنجَنِیق - معرب (منجنیک یا من چہ نیک) ایک بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل - ایک قسم کی ڈھیکلی یا مشین جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں - بعض کے نزدیک ایک قسم کا ثبا خانہ یعنی گوپیا جسمیں بڑے بڑے پتھر رکھکر علم جر ثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے ہیں (یہ آلہ شکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت جنگ کار آمد ہوا کرتا تھا - کہتے ہیں چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے اس وجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا) +

منجھ - ہ - صفت :- بیچ - وسط - درمیان + بیچوں بیچ + جیسے وہ تو منجھ میں رہتے ہیں

منجھ دھار - ہ - اسم مؤنث :- درمیانی دھار - دریا کا بیچ - وسط دریا - میان دریا ؎

کس موج میں ہو بحر ذرا اپنی خبر لو منجدھار میں جاتے ہو کنارے نہیں آتے (بحر)
میں منجھ دھار میں ڈوبتا ہوں الٰہی وہ دل لیکے میرا کنارے ہوئے ہیں (آغا)

منجھ دھار میں پڑنا - ہ - فعل لازم :- دریا یا سمندر کی بیچ دھار میں پھنسنا + ایسی سخت مصیبت یا بلا میں گرفتار ہونا کہ جس سے نکلنا دشوار ہو +

منجھا - ہ - اسم مذکر :- (۱) تخت چوبیں - لکڑی کا تختہ - چوکی - سنگھاسن (۲) چرخے کا وہ درمیانی حصہ جسکے اوپر مال رہتی ہے - چرخے کا منڈلا + منجھیرو - منڈل - پینڈ + اٹیرن کے بیچ کی لکڑی + (۳ - پنجاب) پلنگ - (۴ - لکھنؤ) سوزخوانوں کی اصطلاح میں مسدس مرثیہ کا تیسرا مصرعہ +

منجھلا - ہ - صفت :- بیچ کا - بچلا - درمیان کا - میانہ - بڑے اور چھوٹے کے بیچ کا جیسے منجھلا بھائی - منجھلا ماموں وغیرہ + وہ لڑکا جو اوّل اور سوم کے بیچ میں پیدا ہوا ہو - درمیانہ لڑکا +

منجھلی - ہ - اسم مؤنث :- منجھلا کی تانیث + بیچ کی - درمیانی +

منج

منجھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) صاف ہونا۔ اُجلا ہونا۔ اُجلنا۔ مِسی یا برنجی ظرُوف کا چمکایا جانا (۲) صیقل ہونا۔ زنگ دُور کیا جاتا (۳) شایستہ ہونا۔ (۴) مشاق ہونا۔ کسی ہُنر یا کام میں کامل مہارت ہونا۔ تجربہ کار ہونا +

مَنجھُو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (منجھلا) جیسے مرزا منجھُو +

مَنجھو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ بواوِ مجہُول۔ منجھلی کی تصغیر دیکھو (منجھلی) جیسے منجھو بیگم۔ منجھو خانم +

مَنجھولا۔ ہ۔ صفت :۔ میانہ۔ درمیانہ۔ بچلا + مدھم۔ متوسط۔ بیچ کی راس۔ بڑا نہ چھوٹا۔ جیسے منجھولا ازار بند۔ منجھولا بوغبند وغیرہ ؎

کیا کیا سرِ لحاف اُسمیں بندھا تھا اے مُوئی تھا جو میکے سے مرے آیا منجھولا بوغبند (رنگین)

مَنجھولی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کی چھوٹی بہلی جو خوش وضع اور ہلکی پُھلکی ہوتی ہے (۲۔ لکھنئو) پستہ قد عورت۔ میانہ قد عورت۔ چھوٹے قد کی عورت +

مَنجھیلا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دیر۔ تعویق۔ ڈھیل۔ التوا۔ وقفہ۔ درنگ۔ کسی کام میں خواہ مخواہ دیر لگانا +

منجھیلا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ڈھیل پڑنا۔ وقفہ ہونا۔ دیر لگنا۔ تعویق ہونا +

منجھیلا ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کسی کام میں دیر لگانا۔ کسی کام کو تعویق اور وقفہ میں ڈالنا +

مَنجھیلی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) دوپہر۔ نیمروز۔ (۲۔ مجازاً) سُنسان چُپ چپاتا +

منجھیلی رات۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (گیتوں میں) سُنسان رات۔ چُپ چاپ رات + ڈراؤنی رات جیسے برسات کا گیت ؎

منجھیلی رات کاری پیا بِن لاگے بُوند کٹاری
پیا بِن لاکے رَین بھاری (منجھیلی رات کاری)
ایک تو میں اکیلی ڈرُوں دُوجے ٹھنڈے سانس بھرُوں
شوق انگ کنڈی کنڈی میں اری پیا بن لاگے بُوند کٹاری
(برسات کا گیت)

منجھیلے میں ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ تعویق میں ڈالنا۔ کھٹائی میں ڈالنا۔ کسی کام کو التوا میں ڈالنا۔ ڈھیل میں ڈالنا۔ دیر لگانا +

منجیرا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ دو پیتل کی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ بجائی جاتی ہیں۔ جوڑی + جیسے بن تال منجیرے ناچے +

مَنچلا۔ ہ۔ صفت :۔ دلیر شجاع۔ بہادر۔ حربی۔ شورما + نڈر بیباک۔ بیدھڑک۔ بیمل۔ باہمت۔ ہمت والا۔ مبارز۔ (تفصیل دیکھو مشتقاتِ مَن بمعنی دل میں) ؎

بے کیسے تو سب آ آ جگو یار ہیں ہیں منچلا ہے وہی بڑھکر جو نشانا ہو جائے (نامعلوم)

منذ

مُنحرِف۔ ع۔ صفت :۔ (۱) پھرنے والا۔ پھرا ہوا۔ خم کھایا ہوا۔ ترچھا۔ محرّف۔ ٹیڑھا۔ (۲) سرکش۔ مُتمرّد۔ برگشتہ۔ باغی + غدار +

مُنحرِف ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ پھرنا۔ برگشتہ ہونا۔ باغی ہونا۔ متمرّد ہونا۔ سرکش ہونا + بغاوت کرنا۔ غدار بننا +

مُنحَصِر۔ ع۔ صفت :۔ (۱) گھِرا ہوا۔ احاطہ کیا ہوا۔ محدُود (۲) موقُوف۔ مشروط۔ حصر کیا گیا۔ وابستہ۔ متعلق +

مُنحنی۔ ع۔ صفت :۔ (۱) خمیدہ۔ کُبڑا۔ جھکا ہوا۔ قوسی۔ ٹیڑھا + اَنکا۔ کوزہ پُشت + قوسی جیسے خطِ مُنحنی (۲) دُبلا۔ لاغر + کمزور۔ نحیف ؎

فکرِ باریک کمرنے ترے عاشق کو یہاں مُنحنی ایسا بنایا ہے کہ جی جانے ہے (عاشق)

منحُوس۔ ع۔ صفت :۔ (۱) بدبخت۔ بدنصیب۔ شُوم۔ بدطالع۔ نبختا۔ بجنوں جلا (۲) زبوُن۔ بُرا۔ بد۔ زشت۔ سزاوار کا نقیض۔ (۳۔ ۱) مکرُوہ۔ گھناؤنا۔ جیسے منحُوس صُورت +

مِنخَر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ نتھنا۔ سوراخِ بینی۔ ناک کا چھید۔ جب دونوں نتھنے کہنے منظور ہونگے تو منخرین کہینگے +

مَند۔ ف۔ علامتِ فاعل۔ خداوند۔ مالک۔ صاحب۔ والا۔ جیسے خردمند۔ ہُنرمند۔ دولتمند۔ اقبالمند۔ حاجتمند (یہ لفظ اسم کے ساتھ مِل کر صفتی معنی پیدا کرتا ہے) +

مندا۔ ہ۔ صفت :۔ کساد۔ نارواں بازار۔ کم۔ ہلکا۔ خفیف۔ دھیما۔ مدھم + سَستا۔ ارزاں + اُترا ہوا (یہ لفظ فارسی الاصل ہے کیونکہ فارسی میں مندہ اور مندک یہ دونوں لفظ کسادی و ناروائے اسباب و کالا کے معنی میں آیا ہے یا سنسکرت مند [illegible] سے مندا بنالیا ہے جو قریب قریب ہم معنی ہیں) +

مندا بیچنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) سَستا بیچنا۔ ارزاں فروخت کرنا +

مندا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دھیما ہونا۔ دھیما پڑنا۔ سُست ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔ مدھم پڑنا۔ ماند ہونا۔ کم ہونا۔ سَستا ہونا۔ ارزاں ہونا +

مندا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) سَستا ہونا۔ ارزاں ہونا (۲) بلا رونق ہونا۔ مدھم ہونا۔ ماند ہونا۔ کساد بازاری ہونا۔ بیقدری ہونا ؎

چھوتا نہیں دُنیا میں کوئی مہر و وفا کو کیا آگے یہ مندا ہوا بازارِ محبت (مؤلف)

مَندِر۔ س۔ [illegible] اسم مذکر :۔ (مشہور بفتح دال) (۱) گھر۔ خانہ۔ محل۔ مکان جیسے گیت ؎

سوتی تھی میں مندر میں بکس گئی تن کی ستری کچھ دوش نہیں من موہن کا بانس بجے جنگی بانسری

(۲) معبد ـ دیواستھان ـ ٹھاکردوارا ـ بتخانہ ـ بُت کدہ ـ بیت الصنم ـ دیول شوالہ ـ دَیر ـ پرستشگاہِ ہنُود ـ مٹھ مڑھی ـ مثلاً کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو سو دل کے اندر (۳) مجازاً قالب خاکی جسم ـ دیہ ـ جیسے اِس مندر کے دس دروازے (جب راج مندر کہینگے تو شاہی محل سے مُراد ہوگی) +

مَنْدَرْ ـ س मन्दर ـ اسم مذکر :ـ ہندوستان کے ایک پہاڑ کا نام جس سے دیوتا اور راکشسوں نے مقدّس گُم شدہ چیزوں کے ڈھونڈنے کو سمندر متھا تھا اسکو مندراچل بھی کہتے ہیں (۲) جنّت کے ایک درخت کا نام سورگ کے پانچ درختوں میں سے ایک درخت کا نام (۳) جنّت ـ سورگ ـ (۴) ایک خاص ہار (۵) شیشہ ـ آرسی ـ درپن ـ آئینہ +

مُنْدْرا ـ ہ ـ اسم مذکر ـ ب ـ س ـ (مُدرا) (۱) سکّہ ـ روپیہ + مُہر ـ چھاپ ـ (۲) جوگیوں کے کان کا کُنڈل ؎

ہوگیا جوگی وہ قاتل پر سے خونریزی نُہی ـ بدلے مُندروں کے پڑے رہتے ہیں چلّے کان میں (ناسخ)

انگ بھبوت رمائے جوگیا ـ کانوں میں مُندرے ڈارے (گیت)

(۳) ایک قسم کا گول اور زیور ـ حلقۂ گوش +

مُنْدَرَج ـ ع ـ صفت :ـ درج کیا ہوا ـ داخل کیا ہوا ـ لکھا گیا ـ درج کیا گیا + مُندَمج

مُنْدَرَج کرنا ـ ا ـ فعل متعدّی :ـ داخل کرنا ـ درج کرنا ـ لکھنا +

مُنْدَرِس ـ ع ـ اسم مؤنث :ـ (مشہور مُندَرَس) پُرانے کپڑے ـ بھیگے ہوئے کپڑے اُترے ہوئے کپڑے ـ اُترن ـ جیسے اُنکے نوکر چاکر نہال مالامال ہیں جاڑے کی جڑاول گرمی کی مُندرس خاصے میں سے بات بات پر انعام اکرام ملتا ہے ـ (چتر بنیلی)

مُنْدْرِی ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ (ہندی) (۱) انگوٹھی + چھلّا ـ خاتم ـ انگشتری ـ مُہر کوچک ـ مُہر شاہی جو خاص ہو ـ (۲) چھاپ ـ مُہر +

مُنْدْرِیا ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ مُندری کی تصغیر ـ چھوٹی انگوٹھی ـ انگشتری کوچک ؎

موری لال مُندریا نگینے کی گئی گئی سنگ توری سیج رے
سونے کی مُندریا گئی رے گئی رے کنگنوا کے کیل } ٹھمری

مُنْدَفِع ـ ع ـ صفت :ـ دفع ہونے والا ـ دُور ہونے والا +

مَنْدَل ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ (ہندی) (۱) ڈھول ـ طبل ـ پکھاوج ـ طبلہ ـ دھونسا ـ (۲) چشمہ ـ منبع ـ سوتا ـ (۳) چرخے کا وہ بیچ کا حصّہ جس پر مال پھرتی ہے (۴) بندرگاہ (دہ سل) وہ حلقہ یا کُنڈل جو منتر پڑھتے وقت عامل یا جادوگر اپنے گرد اگرد کھینچ لیتے ہیں +

مَنْدْلا ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ (۱) درخت کا تنہ ـ درخت کا وہ موٹا حصّہ جو جڑ سے شاخوں تک ہوتا ہے (۲) دھڑ ـ جسم کا وہ حصّہ جو ناف سے گلے تک ـ دمہاہ ؎

نہ اُسکے ہاتھ تھے داں پانوں نے مندلا بدن کا تھا
پڑا تھا سوز کا لاشہ اُدھر کو ہم جو جا نکلے } میر سوز

مُنْدْنا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ (ہندی) (۱) بند ہونا ـ مچنا ـ جیسے آنکھیں مُندنا (۲) بھرنا ـ معمُور ہونا ـ جیسے کواڑ مُندنا ـ دروازہ مُندنا (۳) چھپنا ـ غائب ہونا ـ اوپ ہونا جیسے سُورج مُندنا +

مُنْدَمِج ـ ع ـ صفت :ـ داخل شدہ ـ گھسا ہوا ـ درج شدہ ـ مُندرج کا مُرادف

مُنْدَمِل ـ ع ـ صفت :ـ گھاؤ بھرنے والا ـ زخم جو انگور کر لائے +

مَنْدی ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ (ہندی) (۱) دِھیمی ـ مدّھم ـ ہلکی ـ کم (۲) سستی ـ ارزاں +

مَنْدی آنچ ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ دھیمی آنچ ـ مدّھم آنچ ـ کم کم آنچ +

مَنْدی بُدھ ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ کمزور عقل +

مَنْدِیل ـ ع ـ اسم مؤنث :ـ (۱) رُومال ـ انگوچھا ـ تولیہ (۲) کمر کا پٹکا ـ پیٹی (۳) بن سِلا کپڑا ـ (۴) ایک قسم کی قیمتی پگڑی ـ طلائی پگڑی ـ دستار ـ دستارچہ ـ عمامہ ـ شملہ ؎

نہ جایا کرو بزمِ رنداں میں اے شیخ ـ یہ مندیل اک دن اُچھل جائے گی (رند)

مُنْڈ ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ (۱) سَر ـ سر بُونڈ ـ کپال ـ کھوپری ـ (۲) ایک راکشس کا نام جسکو دُرگا دیوی نے مارا تھا ـ (۳) پردھان ـ مکھیا ـ مُکھ ـ سرگروہ ـ سرغنہ ـ سروار ـ گرو گھنٹال ـ پیر ـ اُستاد ـ سرراہ کار ؎

انشا نے سُن کے قصّۂ فرہاد یوں کہا ـ کرتا ہے عشق چوٹ تو ایسے ہی مُنڈ پر (انشا)

مُنْڈ بھیڑ ـ ہ ـ اسم مؤنث ـ دیکھو مُٹھ بھیڑ ـ بھیٹ ـ آمنا سامنا ؎

تیرے کوچے میں ہو جائیگی اکدن مُنڈ بھیڑ ـ ہم کہیں جاتے ہیں یا تُنے نہ اجل جاتی ہے (آغا)

مُنْڈْچِرا ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ (۱) فقیروں کا ایک گروہ جسکا ہر ایک فقیر اپنا سر اور چہرہ اُسترے وغیرہ سے زخمی کرکے مانگتا پھرتا ہے اگر کوئی دُکاندار نہ دے تو وہیں اَڑکر بیٹھ جاتا اور اپنے جسم کو لہُولہان کر ڈالتا ہے ؎

قبر پر نہیں بیجاوے اگر انصاف ہو ـ مُنڈچرا شاگرد ہووے کوہکن اُستاد کا (آتش)

(۲) صفت ـ ضدی ـ ہٹیلا + دھمکانے والا +

مُنْڈْچِراپَن ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ ہٹ ـ ضد + دھینگا دھینگی ـ زبردستی ـ جھگڑا بالجبر

مُنْڈْمال ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ (ہندی) کھوپریوں کا ہار جو مہادیو مہاراج زیب

منڈ

فرمایا کرتے تھے۔ بہروں کا مار +

مُنڈا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) سر منڈا ہوا۔ گھوٹ موٹ ۔ صفاچٹ ۔ وہ شخص جسکے سر کے بال مُنڈے ہوئے ہوں ۔ (۲ ۔ اسم مذکر) بغیر نوک کا جوتا ۔ بچا جوتا ۔ ایک قسم کا بوٹ جسے اکثر سپاہی لوگ پہنتے ہیں (۳ ۔ اسم مذکر پنجاب) لڑکا ۔ طفل ۔ لونڈا ۔ چھوکرا ۔ چھورا ۔ (۴ ۔ اسم مذکر ۔ پنجاب) چیلا مُرید ۔ بالکا + شاگرد ۔ تلمیذ (۵) بن سینگوں کا جانور جیسے مُنڈا بیل ۔ مُنڈا بکرا وغیرہ ۔ (۶) وہ ہندی حرف جسپر اعراب نہیں دیتے (۷) لُنڈا درخت ۔ بن پتوں اور بغیر شاخوں کا درخت +

مَنڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بنگالہ کی ایک خاص قسم کی عمدہ مٹھائی (۲) مانڈا کا مخفف ۔ ایک قسم کی چپاتی ۔ ایک قسم کی پتلی روٹی ۔ پُھلکا ۔ (۳) آنکھوں کا جالا ۔ پردہ ۔ آنکھ کی جھلی +

مُنڈا ۔ صفت :۔ مُونڈا ہوا ۔ گھوٹ موٹ ۔ مُنڈا شدہ ۔ حجامت شدہ ۔ جسکا سر منڈا ہوا ہو ۔ جیسے مُنڈا جوگی اوسپی وہ انہیں پہچانی جاتی ۔ مُنڈے سر پہ پانی پڑا ڈھل آیا

مُنڈاسا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ پھینٹا ۔ عمامہ + شملہ + پگڑی ۔ دستار +

مُنڈاسا باندھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) پگڑی باندھنا ۔ پھینٹا کسنا ۔ (۲ ۔ عو) سر چڑھنا ۔ سر اُٹھانا ۔ جیسے کھڑا تورہ تُونے بڑا مُنڈاسا باندھا ہے (یہ محاورہ دہلی کا نہیں ہے) +

مُنڈاسا بند ۔ ل ۔ اسم مذکر :۔ دستار بند ۔ عمامہ بند + مرد +

مُنڈاسا کسنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ پھینٹا باندھنا ۔ دوپٹہ باندھنا +

مُنڈانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مُونڈن کرانا ۔ سر گھٹوانا ۔ سر پا سترا پھروانا ؎

گر ستاتا ہے تو شکوہ نہیں اسکا کرتے اُسکے ہم در پہ مُنڈا سر کے تئیں ہیں بیٹھے (نظیر)

مُنڈائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ حجامت بنوائی ۔ سر مُنڈوانے کی اُجرت ۔ جیسے نائی روئے مُنڈائی کو اور لڑکا روئے بالوں کو +

مَنڈپ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک کُھلا ہوا مکان جسے بیاہ یا کسی تقریب خواہ میلے کے موقع پر پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں + وہ جگہ جہاں بیاہ کا کام کاج ہو (۲) مندر ۔ دیول ۔ دیواستھان ۔ دَیر ۔ معبد ۔ شوالہ ۔ مٹھ ۔ گرجا +

مَنڈک ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) نائی ۔ حجام +

مُنڈکڑی مارنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ گھٹنوں میں سر دیکے سونا ۔ اُوانی کھٹوانی لیکر پڑ رہنا ۔ غمگین حالت میں سونا ؎

گئی مُنڈکڑی مار آخر کو لیٹ چھپر کھٹ کے کونے میں سر منہ لپیٹ (حسن)

منڈ

منڈل ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) دائرہ ۔ گھیرا ۔ گول جگہ ۔ چکر ۔ کُولا (۲) گول گنبد ۔ گول تمبو ۔ (۳) چاند یا سورج کا گھیرا ۔ ہالۂ ماہ ۔ خرمنِ ماہ ۔ ہالۂ خورشید (۴) گول مکان ۔ گول بنا ہوا برج جیسے شیر منڈل (۵) احاطہ ۔ صوبہ ۔ ضلع پرگنہ ۔ وہ صوبہ جو اسّی یا ۱۰۰ کوس کے پھیلاؤ میں ہو جیسے برج منڈل ۔ کارو منڈل وغیرہ ۔ (۶) گانو کا پٹواری ۔ مُقدّم ۔ نمبردار ۔ مُحاسبِ دہ +

منڈل باندھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) حلقہ باندھنا ۔ جُھرمٹ باندھنا (۲) اندھیرا چھانا ۔ تاریکی چھانا +

منڈلاتے پھرنا یا منڈلائے پھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ڈانواں ڈول پھرنا ۔ کسی کی تلاش یا جستجو میں کسی مقام کے چکر لگانا ۔ چکر کاٹنا ۔ کہیں پہنچنے کی اُمید میں بار بار آنا جانا مگر باریابی سے محروم رہنا ؎

کچھ کرو یاں سے تو آپ یاد نہیں جانے کے ہم جو پھرتے ہیں ترے کوچے میں منڈلائے ہوئے (مومن)

منڈلانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ چیلوں کا کسی مُردار کے گرد اُڑتے پھرنا ۔ چکر لگانا ۔ گھومنا ۔ چکر کھانا ۔ اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنا ۔ گرد پھرنا ۔ حلقہ باندھکر پھرنا ۔ جیسے چیل کا قصائی کی دُکان یا مُردار پر منڈلانا ؎

منڈلانا اوہما تو تنِ زار کے لیئے یہ مُشتِ اُستخواں ہے سگِ یار کے لیئے (رند)

منڈلا رہے ہیں کیوں یہ ہما چیل کی طرح شاید وہاں سگ سے مرا اُستخواں گرا (آتش)

بند حالی:
گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

منڈلی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ گروہ ۔ جتھا ۔ مجمع ۔ ٹولی ۔ جماعت ۔ سبھا ۔ مجلس ۔ جھنڈ ۔ جیسے فقیروں کی منڈلی ۔ یاروں کی منڈلی +

مُنڈنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) سر تراشیدہ ہونا ۔ حجامت بننا ۔ بال مُونڈے جانا ۔ (۲) مُسنا ۔ لُٹنا ۔ صفایا ہونا ۔ چوری جانا ۔ (۳) ٹھگا یا جانا ۔ دھوکے میں آکر نقصان اُٹھا بیٹھنا + زیر بار ہونا ۔ جیسے بہتیرے فال گنڈوں تعویذ گنڈوں ۔ مُلّا سیانوں نجومی پنڈتوں میں مُنڈتے ہیں ۔ بہتیرے اپنے بے ہُودہ رسموں بیجا خرچوں میں مُنڈتے ہیں (حبز ہنیلی)

مُنڈو ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سر مُونڈی ۔ وہ عورت جسکا سر مُونڈا گیا ہو ۔ (۲) کلمۂ تحقیر جو عورتیں حالتِ خفگی میں اپنے یا دُوسری عورت کے لیئے بجائے کم بخت ۔ بد نصیب استعمال کرتی ہیں ۔ جیسے مجھ مُنڈو نے کب کہا تھا

کرا تے کا کپڑا اُٹھالاؤ گھر دیا نہ باقی منڈو پھرے اترانی (۳) ہنڈ رنڈوا بیوہ بدھوا۔ وہ عورت جسکا خاوند مرگیا ہو۔ خصمی۔ رانڈ +

مُنڈوکا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (بازاری) ولد الزنا۔ حرام کا۔ وہ شخص جو ماں کے رانڈ ہو جانے پر حرام سے پیدا ہوا ہو۔ مُنڈو بمعنی کا رنڈ یعنی بیوہ سے محاورہ بنایا گیا ہے +

مُنڈووالا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دیکھو (مُنڈوکا) +

مَنڈوا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک ادنےٰ قسم کا غلہ مثل کودوں کودا سامک وغیرہ۔ مزاجاً سرد خشک۔ قابض۔ مولد ریاح اور قلیل الغذا جیسے منڈوے کے آٹے میں غسرط کیا (۲) دیکھو (منڈپ) +

مُنڈوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) حجامت بنوانا۔ سر گھٹوانا۔ بال اُتروانا۔ سر پر اُسترا پھروانا
خط رخ منظور گر ہے تو نہ منڈوائیے خط ۔ باغباں رکھتا ہے کانٹے باغ کی دیوار پر (نصیر)
بڑھائے میں ارے کیوں بال اُس نے سفید ہو گئے ۔ تو سر منڈوا میں دید ڈنگی ہو جیسے حجامت کا رلحت)
(۲) بال اُٹھوانا۔ مُسوانا۔ چوری کرانا (۳) ٹھگوانا۔ دھوکے سے چھین کرانا +

مَنڈھا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) (۱) منڈپ۔ وہ تگیرہ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤں میں شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا اور اُسکے نیچے خالی ٹھلیاں رکھی جاتی ہیں جنکو وداع کے روز برادری کے آدمی آکر پانی سے بھرتے اور نیوتا دیتے ہیں۔ پھیرے اسی کے نیچے پڑتے ہیں اسکو ہرے پتوں اور بانوں وغیرہ سے آراستہ بھی کرتے ہیں (۲) ایک قسم کے گیت جو دلہن کے رخصت ہونے کے وقت گائے جاتے ہیں مگر چونکہ پہلے وہ منڈھے کے نیچے گائے جاتے تھے اسوجہ سے یہ نام پڑگیا جیسے ؎
ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیر کا منڈھا چھواورے +
پانوں منڈھا چھواورے
بھائی کو دینی بابل اُونچی اٹریا ہمکو دینا بدیس +
طاق بھری گڑیاں چھوڑیں اور چھوڑیں سنگ سہیلیاں +

مَنڈھا چھوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ شادی کا شامیانہ تنوانا۔ تگیرہ کسانا

مَنڈھ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی کام پر جُت جانا۔ جٹ جانا۔ کسی کام کے سر ہو جانا۔ پوری پوری ہمت سے کام شروع کر دینا +

مَنڈھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) پوشش کرنا۔ کپڑا یا کاغذ چڑھانا + جیسے یا ڈھولک پر کھال چڑھانا + ڈھانپنا۔ ڈھانکنا۔ ڈھکنا۔ اُڑھانا + پاٹنا۔ چھانا (۲) کسی کے سر چپکانا۔ سر ڈالنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر کرنا۔ گلے ڈالنا جیسے یہ خراب عطر تمنے بھی ہمارے ہی گلے منڈھا (۳ فعل لازم) رچنا۔ مچنا۔ ہونا جیسے

کھیل منڈھنا۔ چلو آج کبڈی منڈھے گی (اطفال)

منڈھوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ منڈھنا کا (متعدی المتعدی) +

منڈھوائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ منڈھنے کی مزدوری + پوشش کرائی کی اجرت +

مَنڈھی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ وہ چھوٹا سا گنبد نما مکان جسمیں جوگی رہتے ہیں۔ گُٹی۔ مڑھی + جھونپڑی +

مَنڈھیا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ منڈھی کی تصغیر۔ چھوٹی سی گُٹی جوگی کے رہنے کا چھوٹا سا مکان۔ کٹیا۔ جھونپڑا ؎
جوگی بنا منڈھیا سونی
چیلے دھن کہن منہ میں سو چہرے مار بھسمی ۔ کہیں کہہ پھیر بھی سادھو کا بنہیں جُوا رجھنی کہیر
جوگی بنا منڈھیا سونی

مُنڈھیا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ چھوٹا سا مونڈھا +

مَنڈی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ وہ جگہ جہاں تھوک فروشی ہو۔ بڑا بازار + بازار ہاٹ پینٹھ۔ مخزن سوداگری۔ تجارت گاہ +

منڈی لگنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ منڈی کا کاروبار شروع ہونا۔ ہاٹ لگنا +

مُنڈی ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) اُنڈی + بن بالوں کی + بن شاخوں کی + سر منڈی ہوئی اُستردہ۔ (۲۔ اسم مؤنث) وہ گائے جسکے سینگ نہوں۔ بن سینگوں کی گائے (۳۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی جوتی۔ بُوٹ۔ بن نوک کی جوتی گرگابی (۴۔ اسم مؤنث) ایک نباتاتی دوا کا نام جو مصفی خون اور دوسرے درجہ میں گرم تر ہے +

مُنڈی مسجد ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ وہ مسجد جسکے کنگورے یا مینار نکیڑے ہوں + لنڈی مسجد۔ بغیر برج کی مسجد +

مُنڈیا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مُونڈ بمعنی سر کی تصغیر۔ جیسے آج اری ننڈیا ہمیں کٹے گی مُنڈیا (کسانی) تیری مُنڈیا کموا دُوں کھرا تورہ (۶) +

مَنڈیانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مانڈنا۔ مانڈی لگانا۔ کلف لگانا۔ کلف دینا۔ مانڈ چڑھانا + چاولوں کی پیچ یا نشاستہ سے کپڑے یا کاغذ کو کرخت بنا کر صفائی کرنا +

مُنڈیر ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سر دیوار۔ دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھلواں بنا ہوا ہوتا ہے تاکہ پانی اوپر سے دیوار کے اندر سرایت نہ کرسے۔ سلادہ۔ سرپوش (۲) پُشتہ۔ مینڈ۔ ڈولا۔ کیاری یا کھیت کی اونچی حد +

مُنڈیر باندھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ پُشتہ باندھنا۔ مینڈ بنانا +

مُنڈیری ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ منڈیر کی تصغیر۔ (۱) سر دیوار۔ دیوار کا سر جو ڈھلوان بنا دیتے ہیں (۲) کھیت کی مینڈ۔ ڈولا۔ پشتہ +

منڈیری باندھنا۔ فعل متعدی :۔ دیکھو منڈیر باندھنا ✤

مَنْزِلْ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) جائے نزول۔ اُترنے کی جگہ ✤ ٹھہرنے کی جگہ۔ سرائے۔ مہمان سرائے۔ کاروان سرائے ✤ پڑاؤ۔ ٹھکانا۔ مُسافرخانہ ؎

حسرت پہ اُس مُسافرِ بیکس کے رویئے جو رہ گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے (مُصحفی)

روتا پھرُوں نہ کیونکر میں قافلے میں ہر سُو منزل پہ میرے ساتھی مجھسے بچھڑ گئے ہیں (〃)

سفرِ زیست میں قیام کہاں کر رہا کُش ہے شوقِ منزل کا (زکی)

(۲) مسافتِ یک روزہ۔ ایک دن کا سفر۔ مرحلہ ؎

نکلنا قدم اسے دل سو دشت میں مجھکر بیچیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے (امانت)

(۳) گھر۔ خانہ۔ جائے۔ مکان۔ مسکن۔ مقام (۴) مکان کا درجہ۔ کھنڈ۔ کھن۔ جیسے دو منزل کا مکان ✤ مکان کی منزل۔ (۵) نچھتر۔ چاند کا گھر۔ مقامِ قمر۔ (۶) مکان یا کشتی وغیرہ کی تعداد ظاہر کرنے کا لفظ جو نام کے اوّل لگایا جاتا ہے۔ عدد۔ گنتی۔ شمار۔ جیسے یک منزل مکان دو منزل کشتی وغیرہ (۷۔ و) انزال۔ اخراجِ منی (۸) قرآن شریف کی جو سات منزلیں یعنی حصّے یا مقام مقرر ہوئے ہیں اُن میں سے ہر ایک حصّہ کا نام منزل رکھا گیا کیونکہ اصل قرآن مجید میں سُورتیں اور آیتیں تھیں پارے اور منزلیں بعد قرار دی گئیں جس دلیل سے تیس پارے اور سات منزلیں مقرر ہوئیں وہ سرورِ کائنات کی ایک حدیث ہے کہ ایک صحابی نے رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں قُرآنِ شریف کے روز میں ختم کیا کرُوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہینا بھر میں۔ پھر اُسنے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہُوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ بھر میں پس اِس لحاظ سے تیس پارے اور سات منزلیں مُقرر کی گئیں۔ منازل کی کمی و بیشی اِس وجہ سے ہے کہ ہر منزل سُورت کے اختتام پر مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ سُورتیں بڑی چھوٹی ہیں اس سبب سے منزلوں میں بھی فرق ہے ✤

منزلِ اوّل یا پہلی منزل ع۔ و۔ اسم مؤنث :۔ مجازاً موت۔ سفرِ آخرت ✤ قبر ؎

اب تلک بھی ہوئی منزل اوّل دیکھوں آگے لیجائے مجھے گردشِ ایام کہاں (زکی)

موت ہے گویا قدم رکھنا ہی راہِ عشق میں ہمسفر ہونے لگے پہلی ہی منزل سے الگ (〃)

منزل بہ منزل ع۔ تابع فعل :۔ (۱) پڑاؤ در پڑاؤ۔ مرحلہ در مرحلہ۔ ایک ایک پڑاؤ ؎

دوڑ چلنا راہِ اُلفت میں کب اے دل چاہیئے رفتہ رفتہ چاہیئے منزل بمنزل چاہیئے (صبا)

(۲) درجہ بدرجہ۔ سیڑھی بہ سیڑھی۔ علے قدرِ مراتب ✤

منزل بہ منزل جانا۔ و۔ فعل لازم :۔ پڑاؤ پڑاؤ جانا۔ مقام کرتے ہوئے جانا۔ ایک ایک پڑاؤ جانا ✤ دس دس یا بارہ بارہ کوس کا سفر کرنا ✤

منزل پر پہنچانا۔ و۔ فعل لازم :۔ ٹھکانے پر پہنچانا۔ اصل مقام پر پہنچانا ✤

منزل دینا۔ و۔ فعل متعدی :۔ جنازے کو لیجاتے وقت ذراسی دیر کے لیئے رکھدینا۔ راستہ میں جنازہ کو ٹھیرانا۔ بسرام دینا۔ مُردے کو آرام دینا ✤

منزل طے ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ مسافت طے ہونا۔ سفر پورا ہونا۔ ٹھکانے پر پہنچنا۔ پڑاؤ پر پہنچنا ؎

ضعف سے اک قدم بھی ہے مشکل کس طرح ہوگی طے مری منزل ✤ (رنج)

بہتر طریقے کیئے اختیار کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی (صبا)

اللہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری طے ہوئی آجکی منزل میں مسافت میری (نامعلوم)

منزل کاٹنا۔ و۔ فعل متعدی :۔ مرحلہ طے کرنا ✤ مسافت پُوری کرنا ✤

منزل کٹنا۔ و۔ فعل لازم :۔ سفر طے ہونا۔ مسافت طے ہونا ✤

منزل کرنا۔ و۔ فعل متعدی :۔ (۱) سفر کرنا۔ ایک پڑاؤ جانا۔ بارہ کوس کا رستہ چلنا (۲۔ بازاری) جھڑوانا۔ انزال کرانا ✤

منزل کھوٹی کرنا۔ و۔ فعل متعدی :۔ چلنے میں اتنی دیر کرنا کہ منزل تک نہ پہنچ سکے۔ دیر لگانا۔ مسافت پُوری نہ کرنے دینا۔ رستہ کھوٹا کرنا ✤

منزل کھوٹی ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ رستے میں اتنا عرصہ لگنا کہ منزل تک وقتِ معین پر نہ پہنچ سکنا۔ دیر ہونا۔ دیر لگنا۔ مسافت طے نہ ہونا۔ پڑاؤ تک نہ پہنچ سکنا ✤ مقامِ مقصود تک پہنچنے سے رہ جانا ✤

منزل مارنا۔ و۔ فعل متعدی :۔ مُہم طے کرنا۔ مشکل حل کرنا۔ مسافت طے کرنا۔ مسافت کرنا۔ سفر کرنا۔ جیسے بڑی منزل مار کر آیا ہے ✤

منزلِ مقصُود ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) مقامِ مقصُود۔ ٹھکانا ✤ علّتِ غائی ✤ وہ جگہ جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو ؎

چاہیئے بہرِ تلاشِ یار از خود رفتگی منزلِ مقصُود بے قصدِ سفر ملتی نہیں (صبا)

نہیں ملتا نشان منزلِ مقصُود رہرو کو مگر جبتک نہ پہلے رہرو منزل سے ملتا ہے (فغاں)

(۲) مُراد۔ مقصد۔ مطلب ✤

منزلِ مقصُود کو پہنچنا۔ و۔ فعل لازم :۔ مُراد کو پہنچنا۔ مقصد کو پہنچنا۔ مطلب کو پہنچنا۔ ٹھکانے کو پہنچنا ✤

مَنْزِل ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ (بازاری) انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا ✤

مَنْزِلَتْ ع۔ اسم مؤنث :۔ جاہ۔ رُتبہ۔ درجہ۔ مرتبہ۔ پایہ۔ منصب ✤ قدر۔ وقر۔ عزت۔ توقیر۔ عُہدہ ✤ اعزاز۔ وقعت ✤

مَنْزِلَہ ع۔ صفت :۔ (۱) درجہ کا۔ کھنڈوالا۔ جیسے دو منزلہ مکان۔ سہ منزلہ مکان

منز

(۲) جائے۔ مقام۔ جیسے بمنزلہ بمعنی بجائے یا قائم مقام +

مُنزَوِی ع۔ صفت:۔ گوشہ نشین۔ گوشہ گیر۔ خلوت گزیں۔ گوشہ اختیار کرنے والا۔ اکانتی + زاویہ نشیں۔ تجرد گزیں +

مُنَزَّہ ع۔ صفت:۔ بری۔ آزاد + پاک + بیلاگ + صاف + مقدس۔ متبرک۔ مبرا۔ منزہ دکھی ہے منزہ وہ تو ہے کون و مکاں سے مکاں اُسکا کہاں جو لامکاں ہو (نامعلوم)

مَنسَا ہ۔ اسم مؤنث:۔ (انس۔ ۔۔۔ کانس۔) اچھا۔ خواہش۔ مطلب۔ مراد۔ مقصد۔ چاہ۔ آس۔ آسا۔ یہ لفظ عربی منشا سے ملتا ہوا ہے +

مَنسا پُورن کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) مراد برلانا۔ کام نکالنا۔ غرض نکالنا + من کی کامنا پوری کرنا +

مَنسا پُورن ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) مراد بر آنا۔ مقصد پورا ہونا آس پوری ہونا + من کی کامنا پوری ہونا +

مَنسا دیوی ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سانپ قوم کی دیوی۔ وہ دیوی جو سانپ کے کاٹنے کے واسطے منائی جاتی اور باعتقادِ صاحبانِ ہنود اُس کی مہربانی سے زہر نہیں چڑھتا ہے +

مَنسَک ع۔ اسم مذکر:۔ عبادتگاہ۔ مکہ کی وہ جگہ جہاں حاجی لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ موضعِ منا +

مُنسَلِک ع۔ صفت:۔ پرویا ہوا۔ لڑی میں پرویا ہوا۔ منتظم۔ منظوم + نتھی کیا ہوا۔ شامل۔ مشمول۔ نتھی شدہ +

مُنسَلِک کرنا۔ فعل متعدی:۔ نتھی کرنا۔ شامل مثل کرنا۔ شامل کرنا

مَنسُوب ع۔ صفت:۔ (۱) نسبت کیا گیا۔ متعلق (۲) جس سے نسبت یعنی منگنی ہوئی ہو +

منسُوب کرنا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نسبت کرنا۔ نسبت دینا۔ علاقہ جتانا + (۲) منگنی کرنا۔ سگائی کرنا (۳) نکاح کرنا۔ نکاح میں لانا۔ بیاہنا ع محتسب ہمنے تو دی تھی دُخترِ رز کو طلاق پر تری ضد سے وہ ہی ساتھ اپنے پھر منسوب کی (بیہوش)

منسُوخ ع۔ صفت:۔ نسخ کیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ رد کیا گیا۔ متروک۔ ناجائز +

منسُوخ کرنا۔ فعل متعدی:۔ رد کرنا۔ نیست کرنا۔ مٹانا۔ متروک کرنا۔ جائز نہ رکھنا + باطل کرنا + فرد باطل قرار دینا +

منسُوخ ہونا۔ فعل لازم:۔ رد ہونا۔ موقوف ہونا۔ رواج نہ ہونا۔ متروک ہونا۔ ناجائز ہونا + باطل ہونا +

مَنِش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خو۔ طبیعت۔ مزاج جیسے آزادمنش +

منش

مَنُش س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) آدمی۔ پُرش۔ مرد۔ شخص۔ متنفس۔ مانس۔ بشر (۲) خاوند۔ بھرتار۔ شوہر۔ پتی۔ سوامی۔ گھروالا۔ خصم +

مَنشا ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیدا ہونے کی جگہ۔ نشو و نما کی جگہ + پرورش پانے کی جگہ۔ ہوش سنبھالنے کی جگہ + (۲) مجازاً سبب۔ باعث (۳۔ ل) ارادہ۔ مقصد۔ مُدعا۔ مراد۔ منشور۔ مفہوم۔ عندیہ۔ جیسے اپنا منشا بھی تو ظاہر کرو۔ حسبِ منشا۔ (۴۔ ل) معنی۔ مطلب۔ ارتھ۔ جیسے اِس عبارت کا کیا منشا ہے + اِس قانونی دفعہ کا منشا او رہی ہے +

مِنشَار ع۔ اسم مذکر:۔ آرہ۔ ارہ۔ لکڑی تراشنے کا اوزار۔ کرونت۔ لکڑی چیرنے کا آلہ۔ بہت بڑی آری +

مُنشَرِح ع۔ صفت:۔ کھلا ہوا۔ آشکارا۔ خوش۔ بشاش +

مُنشَعِب ع۔ صفت:۔ شاخ در شاخ ہونے والا۔ پراگندہ۔ پھیلا ہوا۔ منتشر +

مَنشُور ع۔ صفت:۔ (۱) پراگندہ شدہ۔ تتربتر۔ بکھرا ہوا۔ (۲۔ اسم مذکر) فرمانِ شاہی۔ پروانہ (۳۔ صفت) مجازاً مشہور۔ مرادف۔ معروف جیسے منشورِ د۔ نواہی و مشہور درجہاں آمازۂ تعبد و خوف و رجائے تو (سعدی)
(۴۔ اسم مذکر) آلتمغا جاگیر۔ معافی +

منشورِ مُثلّثی ع۔ اسم مذکر:۔ مخروطِ مستوی۔ سہ پہلو شیشہ جس سے آفتاب کی رنگ برنگی شعاعیں نظر آتی ہیں +

مُنشی ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) آغاز کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ اپنی دل سے بات نکالنے والا۔ (۲) محرر۔ نویسندہ۔ کاتب۔ متصدی۔ قبالہ نویس (۳۔) انشا پرداز۔ مضمون نگار۔ خوش تحریر۔ خوش قلم۔ اہل فارس میرزا کہتے ہیں۔ (۴) اہلِ قلم کا اعزازی خطاب +

مُنشی خانہ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ دفترِ فارسی + اردو کا دفتر + دیسی دفتر +

مُنشی گری ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ محرری۔ کتابت۔ کارِ تحریر + انشا پردازی۔ مضمون نگاری +

مُنشیانہ ع + ف۔ تابع فعل بدا۔ منشیوں کا سا۔ منشیوں کی مانند۔ جیسے منشیانہ خط منشیانہ عبارت + وہ جاہلانہ گزر جو دکان کے منشی ہو تو سے مُتقدمین کی خوش اُسلوبی کے ساتھ رکھتے ہیں +

مَنصِب ع۔ اسم مذکر:۔ (غلط عام بفتح صاد مہملہ) (۱) قایم ہونے کی جگہ۔ (۲۔ مجازاً) رتبہ۔ جلیل القدر عہدہ۔ پدوی۔ اونچا مرتبہ + وہ بڑا عہدہ جو اُمرا کو دیا جاتا ہے (۳) خدمت۔ کام۔ ڈیوٹی۔ کارفرمائی۔ (۴) مجسٹریٹی۔ حکومت۔ عاملی۔ (۵) درجہ۔ حد۔ حدِ ادب + حوصلہ۔ مجال۔ طاقت۔ مقدرت

منص

جیسے ہمارا منصب انکے سامنے بولنے کا نہیں ہے ہمیں کیا منصب تھا کہ تم اُنسے بلا اجازت جاملے (۶) وظیفہ۔ وہ مخرج جو بڑی سرکاروں یا ریاستوں سے خانوادہ داری یا قدردانی کے لحاظ سے مدتِ حیات یا نسلاً بعد نسل مقرر ہوجاتا ہے مگر ریاستِ نظام میں نسلاً بعد نسل منصب اور مدتِ حیات وظیفہ کہلاتا ہے جسکا وظیفہ خوار یہ بندہ مؤلف بھی ہے +

مَنصَب دار۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) عہدہ دار۔ عامل۔ کارکن۔ کانڑا کا مدا اہلکاری۔ حاکم۔ عملدار۔ مجسٹریٹ (۲) وظیفہ خوار۔ حسبِ قاعدۂ ریاستِ نظام نسلاً بعد نسل وظیفہ پانے والا شریف وعزت دار جسکا بندہ بھی اُمیدوار ہے +

مُنصَرِف۔ ع۔ صفت:۔ ایک حال سے دوسرے حال پر لوٹ جانے والا۔ پھر جانے والا +

مُنصَرِم۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) انصرام کرنے والا۔ مُنتظم۔ منیجر۔ سربراہ کار۔ مہتمم۔ مدار المہام۔ گماشتہ۔ پیشکار۔ مُنیم۔ کامدار۔ (۲) بندوبست کے محکمہ کا سرکاری عہدہ دار + عدالتِ بندوبست یا جج کا سردفتر (۳) پٹواریوں کو کام سکھانے والا عہدہ دار (۴) باصطلاح دفاترِ سرکار نظام قائم مقام عوض نیت عامل مستقل

مُنصِف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) انصاف کرنے والا۔ نیاؤ کرنے والا۔ نیائی۔ عادل۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ قاضی۔ مُفتی۔ (۲) محکمۂ دیوانی کا عہدہ دار۔ جج کا ماتحت عہدہ دار۔ (۳) ثالث۔ پنچ۔ فیصلہ کنندہ۔ بچولیا۔ سرپنچ۔ بیچ میں پڑکر تصفیہ کرادینے والا +

مُنصِف مزاج۔ ع۔ صفت:۔ کھرا۔ کھرے دل۔ صاف گو۔ آزاد طبع۔ بے لگاؤ۔ وہ شخص جو انصاف پسند کرتا ہو۔ جسکی طبیعت میں انصاف ہو +

مُنصِفانہ۔ ع + ف۔ تابع فعل:۔ انصافاً۔ از روئے انصاف۔ نیاؤ سے انصاف سے۔ ٹھیک ٹھیک۔ عادلانہ +

مُنصِفی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) انصاف۔ نیاؤ۔ فیصلہ۔ تصفیہ۔ جیسے اپنے دل میں مُنصفی کرو (۲) مُنصف کی عدالت۔ نائب جج کی کچہری جسمیں دیوانی کے مقدمات رجوع اور فیصل ہوں (۳) مُنصف کا عہدہ +

مُنصِفی کرنا۔ فعل متعدی:۔ انصاف کرنا۔ نیاؤ کرنا + فیصلہ کرنا۔ تصفیہ کرنا

مَنصُوب۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کھڑا کیا گیا۔ نصب کیا گیا۔ کھڑا۔ استادہ۔ سیدھا۔ قائم۔ (۲) نصب دیا گیا وہ حرف جسپر زبر ہو۔ مفتوح +

مَنصُوبہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) برپا کی ہوئی چیز۔ کھڑی کی ہوئی چیز۔ (۲) تدبیر۔ حکمت۔ دانائی۔ توڑ جوڑ۔ جُگت۔ اُپائے۔ (۳) قصد۔ ارادہ۔ منشاء۔ خواہش دلی۔ عندیہ +

منصوبہ باز۔ ف۔ صفت:۔ دُور اندیش۔ مُدبّر۔ بچار وان +

منط

منصوبہ باندھنا۔ فعل متعدی:۔ ارادہ کرنا۔ ٹھاننا۔ کسی بات کا دل یا ذہن میں پُختہ کرنا۔ عزم بالجزم کرنا +

منصوبہ ٹھہرانا یا کرنا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (منصوبہ باندھنا) +

منصوبہ کرنا۔ فعل متعدی:۔ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ ٹھہرانا + تدبیر کرنا

منصوبہ مارنے کا مرے کرتے ہیں حریف اور مجھ میں مثلِ بازئ شطرنج دم نہیں (ذ۔ ق)

مَنصُور۔ ع۔ صفت:۔ (۱) یاری دیا گیا۔ مدد دیا گیا۔ نصرت دیا گیا۔ مُظفر۔ فیروزمند۔ فتحمند۔ فتحیاب۔ جیونت (۲) ایک فقیرِ کامل کا نام جو باپ کے نام سے مشہور ہوگیا تھا کیونکہ اسکا اصل نام حسین بن منصور تھا جسکا لقب حلاج پڑگیا تھا چنانچہ اس لقب کی وجہ کتبِ تواریخ میں یہ لکھی ہے کہ منصور ایک روز کسی حلاج یعنی دُھنیے کی دُکان پر بیٹھا ہوا تھا اس نے اُس سے کسی کام کو کہا اُسنے جواب دیا کہ میرا کام کرو نگا تو میرا کام حرج ہوگا۔ منصور نے کہا کہ تیرا کام میں کردونگا پس وہ اُس کام کو چلا گیا۔ جب تھوڑی ہی دیر کے بعد آیا تو تمام دُکان کی روئی دُھنی ہوئی پائی وہ نہایت متعجب ہوا اور جبھی سے یہ لقب پڑگیا۔ اس درویش نے حالتِ جذبہ میں انا الحق یعنی خدا میں ہوں کہدیا تھا جسکی پاداش میں بحکمِ شرع وہ سُولی چڑھایا گیا مگر اسنے اپنے قول سے انکار نہیں کیا ؎

چڑھا منصور سُولی پر پکار اعشقبازوں کو یہ اسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے (معلوم)

جو بات نہ تھی کہنے کی منصور نے کہدی یوں خانہ برانداز ہوا جوشِ محبت + (زکی)

منصور و مظفر۔ ع۔ صفت:۔ فتحمند اور فتحیاب۔ فیروزمند اور فتح نصیب۔ (چونکہ مُسلمانوں کی فتح منجانب اللہ فرشتوں کی مدد سے مُتیقن تھی اسوجہ سے مفعول کا صیغہ فاعل کے واسطے مُستعمل ہوگیا) +

مَنَصّہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ کسی چیز کے ظاہر ہونے کی جگہ + جلوہ گاہ + وہ تخت یا چوکی جسپر دلہن کو بٹھاکر جلوہ کراتے ہیں۔ جلوہ گاہِ عرُوس +

مُنضِج۔ ع۔ اسم مذکر:۔ پکانے والی دوا۔ وہ دوا جو مواد کو پکاکر قابلِ اخراج کردے خلط کو پکانے والی دوا۔ پیشاب کا قوام مُعتدل کردینے والی دوا کُتبِ طب میں اسکی تعریف یوں لکھی ہے پختہ کنندۂ اورام و صلابات + اخلاطِ غلیظہ را رقیق و رقیقہ را غلیظ و بستہ را نرم کردہ قابلِ اخراج کنندہ دوا +

مُنضَم۔ ع۔ صفت:۔ ملایا گیا۔ شامل کیا گیا۔ ملا ہوا۔ پیوستہ۔ شامل۔ مُلحق +

مُنطَبِع۔ ع۔ صفت:۔ منقوش ہونے والا۔ چھپنے والا۔ مجازاً طبع بمعنی چھاپ +

مُنطَبِق۔ ع۔ صفت:۔ برابر۔ موافق۔ مطابقت کیا گیا۔ باہم اُوپر تلے رکھا ہوا

مُطابق آنے والا۔ یکساں۔ ہموار۔ مُستوی +

مُنْطَفِی ع۔ صفت:۔ بُجھنے والا۔ فرو ہونے والا + بُجھا ہوا +

مَنْطِق ع۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) نُطق۔ گویائی۔ بات۔ گفتگو۔ سخن۔ گفتار۔ بات چیت بول چال + تلفظ۔ لہجہ (۲) فصاحت۔ خوش کلامی۔ خوش بیانی + طلاقتِ لسانی (۳) علمِ معقول وہ علم جو کلام کی صحت اور اُسکے بُطلان میں عقلی دلائل سے مدد بخشتا حق کو حق ناحق کو ناحق ثابت کر دیتا ہے۔ علمِ دلیل۔ جھوٹ سچ میں تمیز کرنے کا علم۔ نیا ے شاستر۔ علمِ مُناظرہ۔ علمِ حکمت کی ایک شاخ جس سے آدمی میں معقول گفتگو کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہمی خیالات کا تصفیہ اور ذہن کی آراستگی کرنے والا علم۔ خیالات کو ٹھیک اور درست کرنے والا علم۔ مسائلِ مُشکلہ کو حل کر دینے والا علم (یہ علم اوّل زمانے میں یُونانیوں اور ہندیوں میں تھا۔ انہیں دونو پُرانے اور قدیم مُلکوں سے دیگر ممالک میں پہنچا۔ اگرچہ مُحقق یہ نہیں بیان کرتے کہ اوّل ہند میں یا خاص یُونان میں اس علم کا ایجاد ہوا مگر ہماری رائے میں چُونکہ ہندوستان بہ لحاظِ قدامت بہت پُرانا مُلک اُن مُلکوں میں سے ہے جو اوّل اوّل انسان سے آباد ہوئے چنانچہ حضرتِ آدم بھی اسی کے ایک پہاڑ پر ظاہر ہوئے تھے۔ اس سبب سے قیاسِ غالب ہے کہ دیگر علوم کی طرح اس علم کے ایجاد کا مُستحق بھی ہندوستان ہی ہو۔ کیونکہ علمِ ہندسہ بھی جو ایسے عُلوم کی بُنیاد ہے اسی مُلک سے اوّل میں نکلا اور ہند کی مُناسبت سے اُسکا نام ہندسہ رکھا گیا لیکن اسمیں شُبہ نہیں کہ ہندوستان کے اوّلین مُوجدانِ منطق کا نام نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہاں اِس قسم کی تاریخ قلم بند کرنے کا دستور ہی نہ تھا۔ نیا ے شاستر وغیرہ کا زمانہ اُس زمانے سے بہت بعد کا ہے جبکہ یُونان میں اسکا چرچا ہو چکا تھا۔ ایک یُونانی کتاب میں لکھا ہے کہ اوّل اوّل اِس علم کی کتابیں **زینو** نام ایک یُونانی حکیم نے تصنیف فرمائیں اور اُسی نے اِسکی تعلیم بھی دی۔ یہ حکیم حضرتِ مسیح سے ۴۵۰ برس بیشتر یُونان میں موجود تھا اِسکے بعد سُقراط۔ اقلیدس۔ انتّیس تھینز۔ اکثیاس۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس وغیرہ اِس علم کے بڑے ماہر اور مُصنف پیدا ہوئے۔ زینو کے بعد سُقراط حکیم نے ناموری حاصل کی۔ یہ حکیم حضرت عیسٰے سے ۴۶۹ برس بیشتر یُونان کا سرتاج بنا۔ یہ شخص علمِ منطق کا عاشق تھا۔ اِسکے وقت میں منطق کا بہت بڑا چرچا رہا۔ اِسکے بعد ارسطاطالیس نے جو حضرتِ مسیح سے ۳۸۴ سال بیشتر پیدا ہوا۔ اِسکی تکمیل میں بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور اِس علم کے متعلق ایسی کتابیں لکھیں کہ اِسکی تصانیف پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ آجکل جو یورپ میں منطق پڑھائی جاتی ہے وہ ارسطاطالیس ہی کی تصنیفات سے ہے جب یُونان میں بلحاظِ تصانیف اِس علم نے شباب حاصل کیا تو رُوم اور عرب میں دُھوم مچگئی۔ دونوں مُلکوں کے طالب یُونان میں آئے اور اِس علم کے منطقی تحفہ سے حظ حاصل کیا۔ یعنی اِس علم میں پوری دستگاہ بہم پہنچا اور کتابیں لے لوا اپنے اپنے مُلکوں میں چلے گئے۔ چنانچہ اِسکی مشق سے اِن دونوں مُلکوں میں بھی ایسے ایسے عالم پیدا ہوئے کہ وہ یُونانیوں پر سبقت لیگئے۔ جب رُوم کے مُتمدّد و غیر دنیوں اس علم کی درس تدریس شُروع ہو گئی تو یُورپ کے مُلکوں میں اِسکا چرچا ہوا چنانچہ مُختلف سلطنتوں کے جوق جوق آدمی آکر اِس علم کو حاصل کرنے اور بہت خوشی کے ساتھ اپنے مُلکوں میں پھیلانے پر مصروف ہوئے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تمام یُورپ میں یہ علم پھیل گیا۔ دُوسری صدیٔ محمدیہ میں عرب کے لوگوں میں اِس علم نے ہر دلعزیزی پیدا کی۔ جتنی یُونانی زبان میں منطق کی کتابیں موجود تھیں اُن سب کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا اور تمام دار العلوموں میں منطق ہی منطق کی کتابیں نظر آنے لگیں۔ یہ تصانیف جو عرب میں پھیلی یہ بھی ارسطاطالیس ہی کی تصنیف تھی۔ غرض یہ علم ایک بہت بڑا انسانی جوہر ہے جسکے بغیر آدمی آدمی نہیں بن سکتا۔ حیوان ناطق اُسی صورت میں ہے کہ منطق سے ماہر ہو) +

منطق بگھارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (عوام) تقریر چھانٹنا۔ حجت کرنا۔ باتیں بنانا۔ چُناں چُنیں کرنا +

منطق چھانٹنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دلیل کرنا۔ حجت کرنا۔ باتیں بنانا۔ چُناں اور چُنیں کرنا + مین میکھ نکالنا +

مِنْطَقَہ ع۔ اسم مذکّر:۔ پٹکا۔ کمر بند۔ پیٹی۔ وہ خط جو زمین کے گرداگرد مثل پٹکے کے واقع ہے (سطح زمین پانچ منطقوں پر مُنقسم ہے چنانچہ ہر ایک منطقہ کا بیان تیب وار اپنے اپنے موقع پر کیا جاتا ہے +

مِنْطَقۃُ البُرُوج ع۔ اسم مذکّر:۔ وہ بڑا دائرہ جسپر آسمانی بارہ بُرج واقع ہیں۔ راس منڈل۔ راس چکر +

مِنطقۂ بارِدۂ جنُوبی ع۔ اسم مذکّر:۔ جنُوبی ٹھنڈا منطقہ یا گھیرا جہاں آفتاب کے بعض ایام میں نہ پہنچنے کے سبب ہمیشہ برف مُنجمد رہتی ہے۔ یہ نصف کُرۂ جنُوبی کا باقی حصّہ ہے اِسکا حال منطقۂ باردہ شمالی کا سا ہے۔ یعنی یہاں بھی آفتاب کبھی بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے اور سردی شدت سے پڑتی ہے +

مِنطقۂ بارِدۂ شمالی ع۔ اسم مذکّر:۔ شمالی سرد منطقہ یا گھیرا۔ جہاں بعض اوقات آفتاب کے نہ پہنچنے سے ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ یہ منطقہ نصف کُرۂ شمالی کے باقی حصے میں یعنی دائرۂ قطب شمالی سے قطب شمالی تک ۱۲۰۰ میل پھیلتا ہے اور برس کے بعض ایام میں آفتاب اس منطقے کے حدود سے بالکل چھُپ جاتا ہے

منط

یہاں کی آب و ہوا نہایت سرد ہے اور تقریباً سال بھر وہاں کی خشکی و تری دونوں پر برف اور پالا بھرا رہتا ہے۔ ایشیا اور شمالی امریکہ کے شمالی اضلاع اسی منطقے میں واقع ہیں +

منطقۂ حارّہ یا محرقہ ع - اسم مذکر: گرم پٹکا۔ گرم کھنڈ۔ سطح زمین کا وسطی حصہ جو خط سرطان سے خط جدی تک، یعنی خط استوا سے ... اس شمال کی طرف اور اسی قدر جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ جو لوگ اس منطقہ میں آباد ہیں سال میں خاص وقت پر آفتاب ٹھیک عین سمت الراس پر آجاتا ہے اور وہاں گرمی کی بہت شدت رہتی ہے اور رات دن تقریباً برابر رہتے ہیں۔ یعنی آفتاب تمام سال چھ بجے کے قریب نکلتا اور چھ بجے ہی غروب ہوتا ہے۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ کے اکثر شہر اسی منطقہ میں واقع ہیں +

منطقۂ معتدلہ ع - اسم مذکر: سرد و گرم پٹکا وہ منطقہ جس میں گرمی اور سردی [illegible]

منطقۂ معتدلۂ جنوبی ع - اسم مذکر: زمین کا جنوبی معتدل حصہ جو منطقۂ حارّہ سے تین ہزار میل جانب جنوب یعنی خط جنوبی سے دائرۂ قطب جنوبی تک پھیلتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا تقریباً ویسی ہی ہے جیسی منطقۂ معتدلۂ شمالی کی۔ ½ حصے کے قریب افریقہ اور ½ حصہ جنوبی امریکہ اور ¾ حصہ اسٹریلیا کا اس منطقہ میں واقع ہے +

منطقۂ معتدلۂ شمالی ع - اسم مذکر: شمالی معتدل منطقہ۔ جو منطقۂ حارّہ سے تین ہزار میل شمال کی جانب پھیلا ہوا ہے یعنی خط سرطان سے دائرۂ قطب شمالی تک واقع ہے۔ اس منطقہ میں آفتاب سمت الراس پر کبھی نہیں دکھائی دیتا اور اسی سبب سے وہاں گرمی اسقدر نہیں پڑتی جسقدر منطقۂ حارّہ میں ہوتی ہے۔ تقریباً تمام یورپ اور ایشیا کا ¾ حصہ اور سارا شمالی امریکہ منطقۂ معتدلۂ شمالی میں واقع ہے۔ دونوں معتدل منطقے سطح زمین کے نصف حصے کو گھیرے ہوئے ہیں +

منطقی ع - اسم مذکر: (۱) منطق داں۔ علم منطق سے واقف۔ معقولی۔ نیایک۔ نیتا یا بلاسی (۲) خوش تقریر۔ خوش کلام۔ فصیح۔ خوش گفتگو۔ (۳-ف) حجتی۔ تقریریا۔ معترض۔ بادی۔ مباحث۔ لسّان۔ بات بات پر تقریر چھانٹنے والا۔ جھگڑالو۔ بکھیڑیا۔ فضیحہ کرنے والا +

منطقیا۔ ا۔ اسم مذکر۔ دیکھو (منطقی) معقولیا۔ حجتی

منطوق ع - اسم مذکر: قول۔ سخن۔ کلام۔ بات چیت + مضمون +

منظ

منطوی ع - صفت: لپٹا ہوا۔ ملفوف۔ پیچیدہ +

منظر ع - اسم مذکر: (۱) جائے نظر۔ آنکھ۔ چشم۔ نظر + خانۂ چشم۔ مقام نظر۔ نظرگاہ

زیبا نہیں ہے اور مکاں انکے واسطے / اچھا ہوا کہ منظر چشم آشیاں ہوا (ذکی)

منزل دل میں وہ آتے ہیں خیال آرام / منظر چشم سے جاتے ہیں نظر کی صورت (رند)

(۲) چہرہ۔ رخ۔ صورت۔ شکل۔ (۳) نظرگاہ۔ سیرگاہ۔ جلوہ گاہ۔ تماشا گاہ۔ نظارہ۔ دید۔ مطمح نظر۔ نظر پڑنے کی جگہ ؎

رہ گئی دیدۂ خونبار کو حسرت باقی / یار کا جلوہ گہ ناز ہوا منظر گل + (ذکی)

(۴) حد نگاہ۔ حد نظر۔ انتہائے نظر ؎

آنکھوں کو خون دل سے جنے بنایا ہے / اس حور وش کا منظر باغ نعیم کا سا + (ذکی)

(۵) کھڑکی۔ دریچہ۔ غرفہ۔ روزن۔ سوراخ (۶) عمارت بلند۔ اونچی عمارت۔ وہ اونچی جگہ جہاں سے دور تک دیکھ سکیں۔ مینارہ۔ لاٹھ +

منظر عام ع - اسم مذکر: کھلی جگہ + گزر عام۔ نظرگاہ عام۔ شارع عام +

منظور ع - صفت: (۱) نظر کیا گیا۔ دیکھا گیا۔ (۲) پسند۔ مقبول۔ پسندیدہ (۳) قول تسلیم کردہ شدہ۔ مانا گیا۔ اجازت دیا گیا +

منظور خدا ع + ف - اسم مذکر: مرضی مولا۔ مشیت ایزدی +

منظور کرنا۔ و۔ فعل متعدی: قبول کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ اجازت دینا +

منظور نظر ع صفت: (۱) پسندیدۂ نظر۔ مقبول۔ پسند و لپسند۔ منظور خاطر۔ پسند خاطر۔ مرغوب خاطر۔ مرغوب دل + ؎

لے لیجئے جو آپ کے منظور نظر ہے / یہ جان پر ایمان ہے یہ دل یہ جگر ہے (ناسخ)

(۲) اسم مذکر) محبوب۔ عزیز۔ پیارا۔ مرغوب (۳) وہ شخص جس پر کسی افسر یا حاکم کی نظر عنایت ہو۔ رعایتی۔ رعایت کیا گیا +

منظور نظر ہونا۔ و۔ فعل لازم: نظر پر چڑھنا۔ دل کو بھانا۔ دل کو پسند آنا۔ مرغوب الطبع ہونا۔ دل میں کھبنا ؎

کیا دیکھتے ہم یوسف کنعاں کو کہ اپنا / منظور نظر ایک حسیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

دونوں آنکھیں دل کے دو ٹکڑے اگر ہوتیں نہیں / ایسے منظور نظر کیوں ہو کہ گویا دل میں ہو } ذکی

منظوری ع - اسم مؤنث: رضا۔ رضامندی۔ مرضی۔ قبولیت۔ اجابت + اجازت۔ آگیا۔ پروانگی۔ اختیار +

منظوری کی اسامی ع - اسم مؤنث: وہ نوکری جسکی گورنمنٹ سے منظوری ہوئی ہو اور اس میں پنشن کا بھی استحقاق ہو +

منظ

منظوم ع۔ صفت:۔ (۱) پرویا گیا۔ مُنسلک کیا گیا (۲) نظم کیا گیا نظم۔ منثور کا نقیض۔ اشعار میں لایا گیا عروضی بحر یا وزن میں لایا ہوا +

منظومہ ع۔ صفت:۔ نظم کیا ہوا +

مَنع ع۔ اسم مذکر:۔ ممنوع۔ روکا گیا۔ ممانعت کیا گیا۔ بازرکھا گیا۔ ہرجا کیا۔ مزاحمت کیا گیا + بُرا۔ نحوست۔ نامبارک جیسے عشرے کو سُرمہ لگانا منع ہے + ناجائز۔ ناروا۔ نادرست + نامناسب بیجا + خلافِ شرع خلافِ قانون۔ خلافِ رسم و رواج + خلافِ حکمت وغیرہ۔ ان سب معنوں کی مثالیں بلکہ اکثر بالترتیب مصحفی کی اِس غزل میں پائی جاتی ہیں ؎

دیکھنا کیسا کہ واں در تک بھی جانا منع ہے | روزنِ دیوار سے آنکھیں ملانا منع ہے
قصد کرکے جنگل ملنے کے لئے جاتے ہیں ہم | وائے ناکامی نہیں در تک بھی آنا منع ہے
بستم تو موسمِ گُل میں نہ کرائے باغباں | آشیاں بُلبل کا ان روزوں جلانا منع ہے
بیٹھکر بالیں پہ میری تو نہ رو اے شمع رُو | سامنے بیمار کے آنسو بہانا منع ہے
طاقِ ابرو پر نہ رکھو دل لگانے میں جنہر | یعنی قبلے کی طرف رکھنا نشانا منع ہے
ہے کے بالیں پہ مرے غوغا نہ کرا ے شورِ حشر | مجکو سونے دے کہ سوتے کا جگانا منع ہے
مرگئے ہم جب تو اُسنے اہلِ زینت سے کہا | اب ہمیں چالیس دن مہندی لگانا منع ہے
جنکی آرایش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفی | ہائے اُنکو اب تلک مِسّی لگانا منع ہے

(مصحفی)

منع کرنا ۔ فعل متعدی:۔ (۱) روکنا۔ باز رکھنا۔ برجنا۔ ممانعت کرنا (۲۔ پہاڑی) انکار کرنا۔ نٹنا۔ صاف جواب دینا۔ مُنکر ہونا +

مُنعَدِم ع۔ صفت:۔ نیست و نابود ہونے والا۔ نیست و نابود۔ ناپید۔ فنا۔ کالعدم +

مُنعطِف ع۔ صفت:۔ پھرنے والا۔ واپس پہنچنے والا۔ مُڑنے والا۔ خم کھانے والا +

مُنعَقِد ع۔ صفت:۔ (۱) بندھنے والا۔ انعقاد پانے والا۔ (۲۔ مجازاً) ٹھہرنے والا مقرر ہونے والا۔ متعین ہونے والا +

مُنعقِد ہونا ۔ فعل لازم:۔ ٹھہرنا۔ قرار پانا۔ قائم ہونا۔ متعین ہونا۔ جُڑنا۔ اکٹھا ہونا جیسے جلسہ منعقد ہونا۔ تاریخ منعقد ہونا +

مُنعَکِس ع۔ صفت:۔ عکس قبول کرنے والا۔ وہ شعاع جو اُلٹ کر آئی ہو۔ واژگوں۔ اُلٹا۔ اوندھا۔ مقلوب۔ سرنگوں۔ پلٹا ہوا +

مُنعِم ع۔ صفت:۔ (۱) نعمت دینے والا۔ مالدار۔ متموّل۔ دھنوان۔ نعمت رکھنے والا۔ زردار۔ تونگر۔ غنی۔ (۲) مُربّی۔ ولی نعمت۔ آقا (۳) فیّاض۔ سخی۔ مخیّر + دیالو۔ داتا۔ داد و دہش کرنے والا +

مُنَغّص ع۔ صفت:۔ مکدّر۔ تیرہ۔ گدلا + ناراض۔ رنجیدہ۔ افسردہ۔ ملول۔ حزین +

منق

مَنفَذ ع۔ اسم مذکر:۔ راہ۔ راستہ۔ گزرنے کی جگہ۔ گزرگاہ۔ اندر گھس جانے کی جگہ۔ سُوراخ۔ مسام۔ چھید۔ رخنہ۔ روزن +

مُنفَرِج ع۔ صفت:۔ کُشادہ۔ کھلا ہوا۔ وسیع +

مُنفرجہ ع۔ صفت:۔ پھیلا ہوا۔ کشادہ۔ وسیع +

منفرجہ زاویہ ع۔ اسم مذکر:۔ قائمہ سے بڑا زاویہ۔ ادھک نوک ستاکون +

مُنفرِح ع۔ صفت:۔ انفراح بخشنے والا۔ خوشی دینے والا۔ خوش۔ شاد +

مُنفَرِد ع۔ صفت:۔ تنہا۔ اکیلا۔ مفرد۔ فرد + یکّا۔ یکتا۔ وحید +

مُنفَصَل ع۔ صفت:۔ فصل کیا گیا۔ الگ۔ جُدا علیحدہ۔ انفصال یافتہ +

مُنفصِل ع۔ صفت:۔ جُدا ہونے والا۔ الگ ہونے والا علیحدہ ہونے والا +

مُنفَصَلہ ع۔ صفت:۔ (۱) فیصل شدہ۔ انفصال یافتہ۔ تصفیہ شدہ۔ (۲) جُدا شدہ۔ الگ کیا گیا علیحدہ شدہ +

مَنفَعَت ع۔ اسم مؤنث:۔ نفع۔ سُود۔ فائدہ۔ حاصل۔ لابھ۔ یافت + اوت۔ بچت + بالائی یافت + توفیر۔ بڑھوتری بیشی +

مُنفَعِل ع۔ صفت:۔ (۱) اثر قبول کرنے والا۔ (۲) خجل۔ نادم شرمندہ شرمسار +

مُنفَک ع۔ صفت:۔ جُدا کیا گیا۔ الگ کیا گیا +

مَنفی ع۔ صفت:۔ نیست کیا گیا۔ نفی کیا گیا۔ سالبہ۔ ممنوع۔ انکار شدہ۔ برجست۔ رد کیا گیا + طرح کیا گیا۔ خارج کیا گیا۔ نکالا گیا۔ تفریق کیا گیا جیسے ۳ – ۲ = ۴

مُنقاد ع۔ صفت:۔ مُطیع۔ فرمانبردار۔ تابع۔ عاجزی کرنے والا۔ آگیا کاری ؎

یہ سرسے چلائے تو چلوں تا دمِ آخر | منقادِ محبت ہوں رضا کوشِ محبت (ذکی)

مِنقار ع۔ اسم مؤنث:۔ پرندکی چونچ۔ ٹھونگ ؎

زیرِ گُل کے قصد میں ہوئی ہے اسقدر نالاں | کہ بلبل کی قفس میں ہوگئی منقار سُوئی کی (ناسخ)

مَنقَبَت ع۔ اسم مؤنث:۔ ہُنر۔ ستودگی۔ صفت و ثنا۔ محامد و ثنا۔ بندگانِ دین کی تعریف مدح ائمہ کبار و اصحابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم +

مُنقَبِض ع۔ صفت:۔ (۱) بھنچا ہوا۔ گرفتہ شدہ۔ تنگ کرکے باندھا ہوا۔ کس کر باندھا ہوا۔ سمٹا ہوا۔ سُکڑا ہوا (۲) مکدّر۔ ناراض۔ ناخوش۔ افسردہ جیسے طبیعت کا منقبض ہونا +

مُنقَّح ع۔ صفت:۔ جھوٹ سے پاک کیا گیا۔ وہ بات جسمیں دروغ نہو +

مُنقَسِم ع۔ صفت:۔ تقسیم شدہ۔ تقسیم کیا گیا۔ بانٹا ہوا +

مُنقَسِم ع۔ صفت:۔ تقسیم ہونے والا +

مُنقّش ع۔ صفت:۔ نقش و نگار کیا گیا۔ چتر کاری کیا گیا۔ نقشین +

منق

مُنْقَضِی ع۔ صفت:۔ گزرنے والا۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ۔ بیتا ہوا۔ قضا شدہ +
مُنْقَطِع ع۔ صفت:۔ قطع کیا گیا۔ کاٹا گیا۔ انقطاع یافتہ + اختتام کو پہنچا ہوا +
فیصل شدہ۔ تصفیہ شدہ۔ کوتہ شدہ +
مُنْقَطِع ہونا۔ ذ۔ فعل لازم:۔ (۱) دو ٹوک ہونا۔ فیصل ہونا۔ چکنا۔ تصفیہ پانا۔ کوتہ ہونا۔ انجام کو پہنچنا (۲) ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے امید منقطع ہونا +
مِنْقَلا ع۔ اسم مذکر:۔ ہراول۔ لشکر پیش۔ فوج کا وہ حصہ جو لشکر کے آگے رہے +
مُنْقَلِب ع۔ صفت:۔ گردش کھانے والا۔ اُلٹنے والا۔ برگردیدہ۔ واژگون شدہ
مَنْقُوش ع۔ صفت:۔ نقش کیا گیا۔ نقش و نگار کیا ہوا + کھدا ہوا۔ کندہ کیا ہوا +
مَنْقُوط یا مَنْقُوطَہ ع۔ صفت:۔ (۱) نقطہ دار۔ نقطہ والا + وہ حرف جس پر نقطہ ہو (۲) ایک صنعت کا نام جس میں عبارت یا اشعار کے تمام حروف نقطہ دار آئیں +
مَنْقُول ع۔ صفت:۔ (۱) نقل کیا گیا۔ ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر لکھا گیا۔ اُتارا گیا (۲) ذکر کیا گیا۔ بیان کیا گیا (۳) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا گیا +
مَنْقُول عَنْہُ ع۔ اسم مذکر:۔ جس سے نقل کریں۔ جس کتاب یا تحریر سے نقل کی ہو +
مَنْقُولَہ ع۔ صفت:۔ اُٹھاؤ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے قابل۔ قابلِ انتقال
منقولہ جائداد۔ ۱۔ اسم مونث:۔ (قانون) وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکیں۔ اُٹھاؤ دھن جیسے مال۔ اسباب وغیرہ۔ (جب غیر منقولہ جائداد کہینگے تو وہاں مکان۔ زمین۔ عمارت وغیرہ سے مُراد ہوگی) +
مُنَقّٰے ع۔ صفت:۔ (۱) صاف کیا ہوا۔ مُصفّا۔ بیج نکالا ہوا۔ جیسے مویزِ منقّے۔ آملۂ منقّے وغیرہ۔ (۲۔۱) ایک قسم کی بڑی کشمش (اس معنی میں یہ لفظ غلط مشہور ہوگیا ہے)
مُنَقِّی ع۔ صفت:۔ صاف کرنے والا۔ صاف کنندہ جیسے مُنقّیِ دماغ +
مَنکا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) دانۂ تسبیح۔ مالا کا دانہ + وہ مُہرہ جو فقیر گلے میں ڈالتے ہیں ؎
نہ پوچھو ضعف سے تارِ نگہ میں لے مردُم ہر ایک اشک کا منکا ہے ہکو سومن کا (عشق)
کہو کچھ اے بحر حال اپنا فقیر کس نے تمہیں بنایا
جبیں پہ قشقہ کمر میں تسمہ بغل میں بیمنا گلے میں منکا } بحر
سمجھ کر من کو منکا اور رگِ تن کے تئیں رشتہ اُٹھا کر سنگ سے پھر ہے چکنا چُور کی تسبیح (نصیر)
مالا پھیرت جُگ گیا پایا نہ من کا پھیر کر کا منکا چھوڑ کے من کا منکا پھیر (دوہا)
جو من کے تھے منکے انہیں کر درست بہن اپنے موقع پہ چالاک و چُست (میر حسن)
(۲) کانچ کا موتی۔ سُلیمانی دانہ۔ عقیق کا موتی۔ نگینہ کا موتی۔ پتھر کے گول گول لمبے دانے جو اکثر فقرا گردن میں ڈالے رہتے ہیں۔ انمیں بعض بڑا بیش قیمت ہوتا ہے (۳) مالا۔ تسبیح

منک

سُمرنی۔ سُمرن۔ کنٹھا۔ (۴) مُہرۂ گردن۔ فقرہ۔ بمعنی فقارہ۔ فقرہ۔ گردن کی ہڈی ؎
ناتواں ہُوں نہ گلے میں مرے باندھو تعویذ توڑ ڈالے مری گردن کا نہ منکا کاغذ + (داغ)
(۵) ریڑھ کا اُوپری حصّہ۔ مُہرۂ پشت +
منکا ٹھنکا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (لفظ دوم تابع مہمل) تسبیح۔ سُمرن۔ مالا۔ غوری و سلیمانی دانے یا عقیق و بلّور کے مُہرے جو اکثر ہنود اور آزاد فقیر ہاتھوں میں ڈالے رہتے یا گلے میں پہنتے ہیں ؎
منکا ٹھنکا سیلی تاگا ہو گیا بھس منت سب آہ کی دُھونی سے لیکر سب جلا یا بستر (انشا)
منکا ڈھل جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گردن کا ایک طرف لڑھک جانا۔ گردن کا مرتے وقت خم کھا جانا۔ گردن کا گر پڑنا۔ گردن کا قابو میں نہ رہنا۔ گردن کا ٹوٹ جانا۔ گردن مُڑ جانا۔ مرنے کے قریب ہو جانا۔ مرنے میں کچھ باقی نہ رہنا۔ دم توڑ دینا۔ گردن کا بیدم اور بے سکت ہو جانا + ؎
جھوٹی تسلیوں کی توقع گزر گئی جلد آتر سے مریض کا منکا بھی ڈھل گیا (نسیم دہلوی)
منکا ڈھلکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گردن کا ایک طرف لُڑھک جانا۔ گردن مُڑ جانا۔ گردن ٹوٹنا۔ گردن کا خم کھانا۔ مُہرۂ گردن کا گر پڑنا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ مرنے میں کچھ باقی نہ رہنا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس ٹوٹنا۔ سانس اُکھڑنا۔ دم توڑ دینے اور گردن کے بیدم ہو جانے سے مُراد ہے ؎
ڈھلکتا ہے مثالِ دانۂ تسبیح کیوں منکا کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے کیا کام استخارے کا (ذوق)
مُرغانِ قفس سارے تسبیح میں تھے گُل کی ہرچند کہ ہر ایک کا ڈھلکا ہوا منکا تھا (میر)
نہ گئی تسبیح اُسکی نزع میں بھی میرسے ہرگز اُسی کے نام کی سُمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا (〃)
منکا ڈھلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُہرۂ گردن کا خمیدہ ہونا۔ گردن کا گر پڑنا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا۔ دم نزع ہونا ؎
کہا جو تُونے کہ منکا ڈھلا تو آؤنگا یہ بات کچھ نہ کچھ اسمیں بھی مکر و فن کی سی (نظیر)
اسیر اُمید اب باقی نہیں ہے اُسکے آنے کی اُدھر ڈھلنے لگا دن اور اِدھر ڈھلنے لگا منکا (اسیر)
مُنْکَر ع۔ صفت:۔ (۱) انکار کیا گیا۔ مکروہ۔ خراب۔ ناشائستہ۔ قبیح۔ کھوٹا۔ معیُوب۔ زبُوں + نامشروع + جسکو دیکھکر ہر ایک انکار کرے (۲) اُن دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو قبر میں مُردوں سے سوال کرینگے کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا رسُول کون ہے تُونے کیا کیا کیا وغیرہ +
مُنکر نکیر ع۔ اسم مذکر:۔ وہ دونوں فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال کرینگے +
مُنْکِر ع۔ صفت:۔ (۱) انکار کرنیوالا۔ مُکر نیوالا۔ مُکر جانیوالا۔ نہ ماننے والا۔ رد کرنیوالا۔ خلق کی خدائی کو نہ ماننے والا ؎
کافر ہے منکر اُسکی کریمی کی شان کا خالی پیالۂ کف سائل میں رہ گیا (نامعلوم)

منگ

(۲)۔ اسم مذکر) ناستِک۔ بیدین۔ لامذہب۔ کافر۔ مُلحد۔ دہریہ +

مُنکِرِ نعمت ۔ع۔ اسم مذکر:۔ کافرِ نعمت۔ ناشکرا۔ ناشکرگزار۔ بے احسانا۔ احسان نہ ماننے والا +

مُنکِر ہونا ۔ف۔ فعل لازم:۔ انکاری ہونا۔ نابر ہونا۔ مُکرنا۔ قول سے پھرنا۔ ناٹنا + انکار کرنا + نہ ماننا۔ مُقِر نہ ہونا۔ قائل نہ ہونا +

مُنکَسِر ۔ع۔ صفت:۔ شکستہ۔ ٹوٹا ہوا + عاجز۔ مسکین +

مُنکَسِرُالمِزاج ۔ع۔ صفت:۔ مسکین طبع۔ غریب مزاج۔ خاکسار +

مُنکَشِف ۔ع۔ صفت:۔ انکشاف ہونے والا۔ کھلنے والا۔ گشادہ ہونے والا۔ برہنہ۔ کھلا ہوا۔ ظاہر۔ آشکارا +

مَنکَنا ۔ہ۔ فعل متعدّی:۔ (لکھنؤ) اور نے مُنّا لعنت و سرتابی کرنا +

مَنکُوحہ ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ نکاحی۔ نکاح کی ہوئی۔ وہ عورت جس سے ازروئے شرع نکاح ہوا ہو۔ بیوی۔ منکوحہ۔ جورُو۔ استری۔ بہو۔ لگائی۔ اہلیہ۔ گھروالی۔ مہری۔ مہارُو مہریا +

مَنگانا ۔ہ۔ فعل متعدّی:۔ منگوانا۔ طلب کرنا +

مَنگتا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ بھیک مانگنے والا۔ بھکاری۔ بِھک منگا۔ فقیر۔ گدا۔ کنگلا۔ کنگال۔ جیسے آپ ہی میاں منگتے باہر کھڑے درویش ہے

نہیں حصر کنگلوں پہ گدا گری یاں کوئی دے تو منگتوں کی کیا ہے کمی یاں (حالی)

مَنگسِر ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ اگھن۔ ہندی آٹھواں مہینا جو اکثر ۱۵ نومبر سے پندرہ دسمبر تک رہتا ہے +

مَنگَل ۔س۔ اسم مذکر:۔ (۱) خوشی۔ کلیان۔ چین چان۔ کُشل۔ آنند۔ (۲) خوشی کا گیت (۳) تیسرا گرہ۔ مرّیخ۔ ایک ستارہ کا نام جو پانچویں سپہر پر واقع ہے۔ جدھ کا دیوتا۔ جلّادِ فلک۔ بہرام۔ تُرکِ فلک (۴) وہ دن جو پیر کے بعد آتا ہے۔ سہ شنبہ۔ یوم الثّلثا ؎

منگل کا دن ہے صاحب ہو جائیگی وہ دُبلی بچی کو میری دیکھو مارو نہ تم تھپیڑے (جان صاحب)

(۵) اچھا۔ مسعود۔ سعید۔ نیک۔ مُبارک۔ خوش طالعی (۶) رونق۔ آبادی۔ گہما گہمی۔ چہل پہل۔ جشن۔ سامانِ عیش و نشاط ؎

آیا اپنے پاس وہ ماہِ دو ہفتہ شہر سے اے جنوں بے دن پھرے جنگل میں منگل ہو گیا (صبا)

(۷) صحت۔ تندرستی۔ سلامتی۔ خیریت۔ عافیت (۸) خبرداری۔ چوکسی۔ ہوشیاری۔ چترائی (۹) شیوجی کی استری کا نام جسے اُما بھی کہتے ہیں +

مَنگل گانا ۔ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) خوشی کے گیت گانا + مُبارکباد گانا + خوشی منانا۔ رنگ رلیاں کرنا۔ خوشی کی دھوم مچانا +

منم

ترّیا تجھ میں تین گُن اوگُن ہیں لکھ چار منگل گا دے سُل بچے کو کن ایسے لال (دوہا)

مَنگلاچار ۔س۔ اسم مذکر:۔ بدھاوا۔ مُبارکباد۔ تہنیت۔ نوید۔ خوشی +

مَنگلامُکھی ۔س۔ اسم مذکر:۔ اربابِ نشاط۔ خوشی منانے والے۔ شادی کے موقع پر آنے والے۔ بھاٹ۔ ڈوم۔ بھانڈ۔ بھگتیے۔ مُطرب۔ مُغنّی۔ رقاصہ وغیرہ (وہ شخص جسکی صُورت خوشی یا شادی کے موقع پر دیکھنے میں آتی ہے یا یُوں کہو کہ جن کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے) +

مَنگلی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) مرّیخ کی پیدایش۔ تُند مزاج۔ غصیل لڑکی جیسے یہ لڑکی منگلی ہے +

مَنگنی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نسبت۔ سگائی۔ ایک تقریب و رسم کا نام جسمیں شادی سے پیشتر عورت کو مرد کے اور مرد کو عورت کے نام نہاد کر دیتے ہیں۔ قرارِ دادِ نکاح جیسے چٹ منگنی پٹ بیاہ + (۲۔ پُورب) رُونگن۔ رُونگا جُھنگا۔ کوئی چیز خریدنے کے بعد جو اوپر سے کچھ مانگ کر لیتے ہیں (۳۔ پُورب) اُدھار۔ قرض۔ وام۔ مانگے۔ مُستعار۔ عاریۃً +

مَنگوانا ۔ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) منگانا۔ طلب کرانا۔ (۲) بلوانا جیسے عورت منگوانا۔ (۳) سوال کرانا۔ جیسے بھیک منگوانا (۴) کرانا جیسے دُعا منگوانا +

مَنگوچی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُونگ کی بھیگی دال کو پیسکر جو بڑیاں سی تل کر پکاتے ہیں اُسے منگوچیاں کہتے ہیں +

مَنگیتر ۔ہ۔ اسم مذکر و مؤنث:۔ وہ عورت یا مرد جسکے ساتھ نسبت کی گئی ہو۔ منسُوب۔ منسُوبہ۔ شادی کے واسطے نامزد یا نام نہاد۔ سگائی کی ہوئی عورت یا مرد۔ وہ عورت یا مرد جسکے متعلق باہم عقد ہونے کی گفتگو طے ہو گئی ہو +

مِن مِن ۔ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) سج سج۔ آہستگی سے + سُستی سے + ہولے ہولے ڈھیل سے۔ دھیرے۔ جیسے مِن مِن کھانا۔ مِن مِن کوئی کام کرنا +

مِن مِن کرنا ۔ہ۔ فعل متعدّی:۔ سُستی کرنا۔ مکھیاں سی مارنا۔ جوئیں سی مارنا۔ بڑی سُستی سے کام کرنا۔ جیسے کیا مِن مِن کر رہے ہو جلدی سے کیوں نہیں کھا لیتے

مُن مُن ۔ہ۔ اسم مؤنث (ترتمت میں بولتے ہیں) بِلّی کی آواز۔ پھس پھس پُس پُس۔ پِش پِش +

مُنمُنا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے چھوٹے سے کالے رنگ کے دانے کا نام جو مزہ میں تلخ۔ خشخاش سے بڑا اور اکثر گیہوں کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکے سبب سے آٹا بھی سنولا جاتا اور روٹی بھی بدرُوپ ہو جاتی ہے۔ عربی میں اسکو زُوان فارسی میں کنثرہ کہتے ہیں پنجاب میں پیاجی اسیکا نام ہے۔

منم

(۱)۔ تشبیہاً۔ صفت) نہایت چھوٹا سا۔ رائی برابر۔ باجرے برابر۔ جیسے بچے کو مُنمنے برابر افیم کھلا دیا کرو ؟ +

مُنمُنا سا۔ ہ۔ صفت :۔ بہت چھوٹا سا مُنمُنے کی برابر۔ رائی برابر۔ باجرے کی برابر + نہایت حقیر و پستہ قد جیسے مُنمُنا سا آدمی +

من منا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (اپنا محاورہ مخصوص) راضی رضا کر دینا خوشنود کر دینا۔ مرضی کے موافق راضی اور خوش کر دینا ؎

تو ہیلے سول ہنت کو بہا ہے اک نگر اسکا غلام ہیو فا نکلے نہ اسکا من مناؤں میں (رمت)

مِنمِنانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) آہستگی سے کھانا۔ سُستی سے کھانا + جوئیں سی مارنا مکھیاں سی مارنا۔ (۲۔ پورب) بھنبھنانا + بڑبڑانا + گڑگڑانا +

مُنمُنی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نہایت چھوٹی۔ ننھی مُنی۔ نہایت حقیر۔ نہایت پستہ قد

مُنمُنی سی۔ ہ۔ صفت :۔ نہایت چھوٹی سی۔ بہت ذری سی۔ اِتی سی۔ ننی سی۔ جیسے یہ مُنمُنی سی گڑیا کس کی ہے + (لڑکیاں بولتی ہیں) +

مِنمِنی۔ ہ۔ صفت :۔ (عو) نہایت سُست۔ رِسکتی بھنکتی۔ کاہل وجود مرتیلی۔ بے سکت۔ دیر میں اور سُستی سے کام کرنے والی۔ جیسے ایسی مِنمِنی بطانی بھی نہیں دیکھی جس نے آجتک ایک انگیا بھی نہیں اُٹھائی یعنی سیکر تیار نہیں کی +

مَنُو۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) برہما کا بیٹا منشوں کا بُڑکھا (۲) ایک بہت بڑے فاضل مُقنّن مذہب ہنود کا نام جسکا منو شاستر مشہور اور صاحبانِ ہنود میں معمول ہے۔ منو سمرتی کا بنانے والا +

مُنُّو۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) بندر۔ میموں۔ بوزنہ۔ مرکٹ۔ بنچر (۲) بھلا کا نام بھی ہوتا ہے جیسے مُنّو خان مُنّے خاں

مَنوا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (من بمعنی دل کی تصغیر) دل۔ ہردہ۔ ہیلا۔ روح + آتما۔ پران ؎

میں نا لڑی بھی منوا نکس گیو + اِس نگری کے دس دروا جے
نا جانوں کون سی کھڑکی کُھلی بھی منوا نکس گیو } بھجن

منوا کے چھوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اپنی بات تسلیم کرائے بغیر پیچھا نہ چھوڑنا۔ اقرار لیکر جانے دینا۔ اقرار کرا لینا۔ کہلوا چھوڑنا ؎

وہ جب کر چکے ختم تحصیلِ حکمت بندھی سر پہ دستارِ علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت تو ہے سب سے اُنکی بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہدیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اُسے اک جہاں سے } حالی

مِنوال۔ ع۔ اسم مذکر :۔ جُلاہے کا تُر۔ جولاہے کا بیلن۔ وہ لکڑی جسپر جولاہا

منہ

کپڑا بُن بُن کر لپیٹتا جاتا ہے۔ مجازاً طور طریق۔ ڈھنگ۔ طرز۔ وضع۔ رسم۔ سلوک

مَنوان۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مُنّوں بمعنی بندر کی تصغیر جیسے منوان منوان روٹی لے میرے بیرن کی چوٹی دے +

مَنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (منانا کا متعدی المتعدی) تسلیم کرانا۔ ہامی بھروانا اقرار کرانا۔ زبان سے کہلوانا۔ قبول کرانا۔ منظور کرانا +

بہت لوگ بنکر ہوا خواہِ اُمّت سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤں در گاؤں نوبت بنوبت پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیلِ دولت
یہ ٹھیرے ہیں اسلام کے رہنما اب
لقب اِنکا ہے وارثِ انبیا اب } حالی

مُنوّر۔ ع۔ صفت :۔ نور دیا گیا۔ روشنی دیا گیا۔ نُورانی۔ اُجاگر + چمکتا ہوا۔ دمکتا ہوا۔ چمکیلا۔ روشن۔ تاباں۔ درخشاں ؎

لازم رُخِ منور ہے ترا خالِ سیاہ داغ ہوتا ہی نہیں ہے مہِ کامل سے الگ (نکی)
ہر مکاں آئینہ خانہ ہے مجھے جب عالم اُسکے نورِ رُخِ روشن سے منور جانا + (+)

منورتھ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (ہندی من کا رتھ) مطلب۔ مُدّعا۔ مقصد۔ اِچھا۔ ابلاکھا۔ کامنا۔ خواہش۔ ارادہ۔ جیسے من کے منورتھ پورے ہونا +

منورتھ سِدھ یا سُپھل ہوں۔ ہ۔ دعا :۔ مُراد بر آئے۔ مقصد پورا ہو +

منوہر۔ س۔ صفت :۔ من ہرن۔ دلرُبا۔ من موہن۔ من کو موہ لینے والا۔ حسین۔ خوبصورت۔ خوبرو۔ سُندر۔ سوہنا۔ من بھاؤنا۔ مرغوبِ دل۔ محبوب۔ رُوپ ونت۔ سُگھڑ۔ شکیل۔ جمیل۔ قبول صورت +

مُنہ یا مُونھ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بِل۔ بلا + چھید۔ روزن۔ بیہ۔ سُوراخ۔ جیسے پھوڑے کا مُنہ۔ نیفے کا مُنہ وغیرہ۔ (۲) موری۔ موکھا۔ دریچہ۔ کھڑکی۔ غُرفہ۔ (۳) در۔ دروازہ۔ دُوار۔ بار۔ دوارا۔ (۴) غار۔ گڑھا۔ قعر۔ عمق۔ گہراؤ۔ گہرائی + تہ (۵) منفذ۔ راہ۔ رستہ۔ گزر۔ نکاس۔ گزرگاہ۔ آمد و رفت کی جگہ۔ (۶) مُکھ۔ دہن۔ فم۔ فوہ۔ دہانہ۔ مُہانہ۔ مُوتھ۔ جیسے مُنہ سُوئی پیٹ کُوئی + آگ کہنے سے مُنہ نہیں جلتا + مُنہ چلے ستّر بلا ٹلے (۵) رُخ۔ رُو۔ چہرہ۔ مُہرہ۔ لقا۔ وجہ۔ جیسے بلّی بھی لڑتی ہے تو اپنے مُنہ پہ رکھ لیتی ہے ؎

رُو دار اپنی اتنی ہے اُس شوخ کو کہاں غُرفہ سے تا دکھائے وہ آئینہ وار مُنہ (جرأت)
چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنہ اے شبِ ہجر تیرا کالا مُنہ (مومن)

(۸) عارض۔ رُخسار۔ رُخسارہ + گال۔ کلّا۔ جبڑا۔ جیسے طمانچہ مارے مُنہ لال رکھتے ہیں + زبردست مُنہ ہی مُنہ مارے اور رونے نہ دے۔ مُنہ پر

کھائے منہ پر دے (۹) صُورت۔ شکل۔ دیدار۔ منہ دیکھے بغیر نہیں جاتا + اپنا منہ تو دکھاؤ (۱۰) پاس۔ لحاظ۔ خیال۔ ملاحظہ۔ خاطر۔ مروّت۔ پاسِ خاطر۔ رنج۔ پاسداری جیسے پیسے والے کا سب کو منہ ہوتا ہے + کُتّے تیرا منہ نہیں تیرے سائیں کا منہ ہے ؎

کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا   یہ منہ مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (مُصحفی)

تجھے دکھاؤں تماشا میں بیوفائی کا   یہ کیا کہوں کہ تجھے منہ ہے آشنائی کا (شرر)

جھوٹ بولیں ہیں بہت کیا مرے آگے بولیں   کہ نہ انکار کا منہ اور نہ اقرار کا منہ (صابر)

ساری محفل کی کجرُخی دیکھی   اک فقط تھا ہمیں تمہارا منہ (مجروح)

مرگ نے ہجراں میں چھپایا ہے منہ   منہ تو اُس پردہ نشیں کا کیسا (مومن)

(۱۱) توجہ۔ التفات۔ میلِ خاطر۔ جیسے اُسکا منہ پاتے ہیں تو دو چار باتیں کر لیتے ہیں (۱۲) عزت۔ حُرمت۔ قدر و منزلت (۱۳) تاب۔ مجال۔ طاقت۔ لیاقت۔ حوصلہ۔ یارا۔ جگرا۔ مقدور۔ قدرت۔ جُرأت۔ مجالِ سخن + قابو۔ بس۔ دخل۔ اختیار۔ دسترس جیسے اُسکا کیا منہ ہے جو میرے سامنے بات کرے

نازک اُٹھائے نہ ترے کیا جو یہ دکھتا ہے   چاہنے والوں کے منہ اور ہوا کرتے ہیں (حیا)

فلک کا منہ نہیں اس فتنہ کے اُٹھانے کا   ستم شریک ترا ناز ہے زمانے کا (میر)

منہ ہے کیا ہمکو تری زُلفِ معنبر باندھے   اپنے ہم قول کئے ہیں لے بُت کا قربانِد (صابر)

مرے آنسو تھے لہو اُسکے تھے آنسو پانی   منہ تھا کیا ابر کا جو میرے برابر روتا (ظفر)

کھینچ لیں پل میں تصور سے جو ہم تصویر یار   منہ ہے کیا گر وہ مُصوّر سو برس میں کھینچ لیں (؎)

ترے کوچے میں کیا منہ ہے کوئی جا کر ذرا ٹھیرے   اگر ٹھیرے تو فتنہ بھی کوئی چلتا ہوا ٹھیرے }
کسیکا منہ ہے کہہ سکتا ہے کوئی بیوفا تمکو   کہ جتنے بیوفا ٹھیرے تمہارے آشنا ٹھیرے } ظہیر

یہ منہ کہاں جو یار سے بوسہ طلب کریں   حسرت ہزار ہو دلِ امّیدوار میں (مُشفق)

کس شکل سے اب تجھسے بھلا آنکھ ملاوے   آئینہ کا کیا منہ ہے جو منہ تجکو دکھا دے (نصیر)

محتسب تجکو کرے چشمِ نمائی ساغر   منہ ہے تیرا جو کہے ساقیٔ گلفام کو تُو (نامعلوم)

وہ زخمی ہوں سحر غم سے گریباں چاک ہے جیسے   کرے بخیہ سے زخمِ جگر کو منہ ہے سوزن کا (اسیر)

قیس و فرہاد کا منہ مجھ سے مُقابل ہوتے   مردمِ وادیٔ کہسار کی افواہیں ہیں (شیفتہ)

اغیار کا منہ تھا مجھے محفل سے اُٹھاتے   سچ یُوں ہے تری رنجش بیجا نے اُٹھایا (شہیدی)

منہ ہے کیا سوسن کا خود بیٹھی ہے وہ   گفتگو غنچہ دہن چھوڑے ہوئے (عاشق)

غیر کا منہ ہے جو لے بوسہ ترا اے ظالم   نیلگوں ہو گئے ہونٹ یہ عذاب آپ (ناسخ)

سنگِ اسود نہیں ہے چشمِ بُتاں   بوسہ مومن طلب کرے کیا منہ (مومن)

کیا جو جنے ظالم کیا کریگا غیر منہ کیا ہے   کرے تو صبر ایسا آدمی سے ہو نہیں سکتا (داغ)

(۱۴) خواہش۔ لوبھ۔ لالچ۔ طمع۔ جیسے اُس وکیل یا رنڈی کا بڑا منہ ہے۔ (۱۵) زبان۔ لسان۔ جیب + کلمہ۔ کلام + قول۔ بچن۔ جیسے سب ایک منہ ہو گئے + جتنے منہ اُتنی باتیں + ایک منہ دو باتیں ؎

کیا خفا کر دیا جوانی کو   کوسوں کس منہ سے ناتوانی کو (میر سوز)

تقصیر ہے وفا کی جفا کا نہیں گناہ   کس منہ سے کرتے ہم کہیں فریادِ جا کی (؎)

وہ نہیں انعف پہ بیٹھیں دل میں خجل ہیں   کس منہ سے کہیں تُمنے قسم کھائی ہے کمبخت (نظیر)

ارشادِ مشیر آپ کا جو کچھ ہے بجا ہے   کس منہ سے یہ فرماتے ہو چاہا نہ کرینگے (مشیر)

اے نہ آنا تم مگر اقرار تو منہ سے کرو   صبر تو آئے مجھے جھوٹا ہی پیماں چاہئیے (حیا)

ہنگیا لب پہ دم اور بات نہ پوچھی تُمنے   بوسہ دینے کا اسی منہ پہ کیا تھا اقرار (مومن)

آپ ہی کو پا لیا زاہد نے تو سب کچھ ملا   کہئے کس منہ سے کراتی سے ناشکر ہے (انور)

تصور میں یہ کہتا ہوں کہ عمہ بیتیں دیکھا ہے   اگر دیکھوں تو پھر منہ سے خدا جانے کہ کیا نکلے }
مُبّروں کا سخن نامِ خدا مقبولِ عالم ہے   کسی کو جو بُرا بھی یہ کہیں منہ سے بھلا نکلے } زکی

(۱۶) رُوبرُو۔ سامنے۔ بالمواجہ۔ حضوری میں۔ موجودگی میں۔ جیسے میرے منہ پر میری سی۔ تیرے منہ پہ تیری سی (۱۷) سبب۔ باعث۔ واسطہ۔ کارن۔ لیئے۔ وجہ۔ جیسے تیرے منہ سے سب کا مان اُٹھایا جاتا ہے + میرے ہی منہ سے سب اُس کے ساتھی ہیں ؎

کبھی زُلفوں کو دل نہ دیں اپنا   پیچ میں گر نہ ہو تمہارا منہ + (مجروح)

(۱۸) لیاقت۔ سزاواری۔ قابلیت + ہنر۔ جوہر۔ خوبی ÷ حقیقت۔ حیثیت۔ کائنات + وصف۔ گُن + رُتبہ۔ مرتبہ + پہنچ۔ رسائی + ؎

شہر میں کس منہ سے آوے سامنے تیرے کہ شوخ }
چھائیوں سے بھر رہا ہے سارا چہرہ ماہ کا } میر

اُنکی رنجش کا کریں شکوہ ہمارا کیا منہ   بوسہ لینے کے لیئے ہم بھی تو اڑجاتے ہیں (زکی)

دہن سے اُسکے دعوٰے ہمسری کا   کرے غنچہ جو اُب کہتا ہے کیا منہ + (معروف)

نہ یہ لب اور نہ یہ بات نہ غمزہ نہ نگاہ   چاند کس منہ سے ترے منہ کے برابر ہوگا (مرزا)

کس منہ سے چاہتا ہے تو عالم میں آبرو   آوارگی کے ہیں ترے اطوار طفلِ اشک (معروف)

اسی منہ پر تمھیں دعوٰے ہے مسیحائی کا   اپنے بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو + (اسیر)

کھینچے کس منہ سے تری مانی شبیہ   سو عیب آ گئے ترے بہزاد ہے (نصیر)

(۱۹۔ مجازاً) جوششِ دہن۔ اُبھار۔ ابلہائے دہن۔ چنانچہ منہ آنا جوششِ دہن سے مراد ہے (۲۰) نوک۔ سِناں۔ انی + دھار۔ باڑھ ؎

کیا منہ جو کوئی آئے ترے تیر کے منہ پر ۔ یہ ہم ہیں کہ منہ رکھتے ہیں شمشیر کے منہ پر (تسلی)

(۲۱) لب۔ ہونٹھ۔ شفت۔ کنارہ۔ جیسے منہا منہ بمعنی لبالب ۔ منہ پر یعنی ہونٹھ پر جیسے منہ پر آئی بات نہیں رہتی ؎

واقعی بات کی مشکل ہے سمائی دل میں ۔ منہ پہ آئی وہیں جس وقت کہ آئی دل میں (ظفر)

(۲۲) ناصیہ۔ پیشانی + سامنے کا حصہ + دیباچہ۔ عنوان۔ ہر چیز کا اول ہیڈنگ۔ آغاز۔ شروع۔ آرمبھ (۲۳) بکارت۔ جبرو۔ دوشیزگی۔ کوارپن۔ مثال منہ کھلوانا میں دیکھو (۲۴) قول۔ کہنا۔ بات۔ جیسے تم کس کے منہ پر جاتے ہو (۲۵) طرف۔ جانب۔ رخ۔ سمت ؎

پڑا ہوں میں کوچہ میں تنہا بے مجکو ۔ الٰہی اِدھر منہ نہ ہووے صبا کا (میر سوز)

منہ اپنا سا لیکر پھر جانا۔ ۔ فعل لازم :۔ شرمندہ ہوکر چلا جانا۔ ندامت اٹھاکر جانا۔ اپنا سا منہ زیادہ بولتے ہیں ؎

کیوں آتے ہو پھر جاؤگے منہ اپنا سا لیکر ۔ کیا جانئے کہ ہمنے تکما سوزش جاں خاک (عاشق)

منہ اپنا سا لیکر رہ جانا۔ ۔ فعل لازم :۔ شرمندہ ہوکر رہ جانا۔ ندامت اٹھانا کسی بات کے منظور نہ ہونے سے شرمندگی یا خجالت اٹھانا (اپنا سا منہ لیکر رہ جانا زیادہ بولتے ہیں) +

منہ اترنا یا اتر جانا۔ ۔ فعل لازم :۔ منہ نکل آنا۔ چہرہ ستّ جانا۔ چہرہ بے رونق ہوجانا۔ چہرہ دُبلا پڑجانا۔ رخ کا پژمردہ ہوجانا۔ رنگ و روغن جاتا رہنا۔ وہ حالت جو نقاہت کی زیادتی اور فکر کی فراوانی سے بشرہ پر ظاہر ہو۔ چہرے سے رنج و ملال کے آثار ظاہر ہونا۔ رنگ روغن نہ رہنا لاغر اور دُبلا ہوجانا۔ کسی خاص سبب سے چہرا اُتر جانا ؎

یہ کون تیرے چت پہ چڑھا ہے مجھے بتا ۔ جرأت کچھ ان دنوں ہیں ترا منہ اُتر گیا (جرأت)

اُتر گیا مہ نو کی طرح ہمارا منہ ۔ نہ دیکھا دیکھ کے اُسکو اگر تمہارا منہ (ناصر)

تجھے کیا غیر سے تھا کام شب بھر دیکھ آئینہ ۔ چڑھی آنکھیں ہیں اترا منہ ہے طرہ پر شکن کیسا (ممنون)

میرا منہ اُترا ہوا دیکھ کے کتنی ہے حیا ۔ آج تو کرکے نہ رکھ منت و زاری رونہ (رنگیں)

بتاؤ رند ہمکو دل پہ کیا صدمہ گزرتا ہے ۔ کئی دن سے ہے منہ اُترا تمہارا اور بدن چھوٹکا (رند)

تیرے شب چہار دہم کے بناؤ سے ۔ دو دن میں ماہتاب کا کچھ منہ اُتر گیا (صبا)

آنکھیں بھی چڑھ رہی ہیں منہ بھی اُتر رہا ہے ۔ کچھ رنگ ان دنوں میں اپنا بگھڑ رہا ہے (میر)

اب چھیڑ یہ رکھی ہے کہ پوچھے ہے بار بار ۔ کچھ وجہ بھی کہ آپ کا منہ ہے اُتر رہا (〃)

کس کی نظر سے وقت تماشا اُتر گیا ۔ منہ آئینہ کا دیکھو تو کیسا اُتر گیا (مصحفی)

خیر ہے دل کہیں لگا بیٹھے ۔ کیوں ہے اُترا ہوا تمہارا منہ (مجروح)

کیسا شب وصال سے وہ ماہ ڈر گیا ۔ خورشید جب غروب ہوا منہ اُتر گیا (عاشق)

گر کر تمہارے کان سے بے آب ہے گہر ۔ اُترا ہے در وہ جیسے منہ اس یتیم کا (زکی)

منہ اتنا سا نکل آنا۔ ۔ فعل لازم :۔ منہ اُتر جانا۔ منہ ستّ جانا۔ لاغر اور دُبلا ہوجانا۔ رنگ و روغن نہ رہنا ؎

ہوئی بلبل ناتوان دہان تنگ گل کی ۔ کہ فرد ہیں میں منہ غنچہ کا اتنا سا نکل آیا (مومن)

اٹھا دہ رشک سہ کیا پردہ حامل نکل آیا ۔ جو منہ اتنا سا دو دن میں مہ کامل نکل آیا (نگہت)

دیکھکر بزم میں شب زہرہ جبیں تیرا منہ ۔ تا سحر شمع کا اتنا سا نکل آیا منہ + (مغفور)

منہ اٹھاکر چلنا۔ ۔ فعل لازم :۔ بے خبر اور بیہوش ہوکر چلنا۔ رستہ دیکھکر نہ چلنا۔ بے غور و تامل راہ چلنا اور کچھ پس و پیش نہ کرنا۔ شتر بے مہار کی طرح جانا۔ اندھا دھند چلنا۔ سر اونچا کرکے اندھوں کی طرح چلنا۔ بے پروائی سے چلنا ؎

منہ اٹھاکر نہ چلو اونٹ کی چال اے ہتو ۔ کھاتی اندھوں کی طرح راہ میں ٹھوکر کہیں ہو (رحمت)

منہ اٹھاکے کہنا۔ ۔ فعل متعدی :۔ بے سوچے سمجھے کہنا۔ یونہیں بکدینا ؎

کہتا ہے منہ اٹھاکے جو آئے زبان پر ۔ کمبخت پندگو بھی بڑا بدلگام ہے + (ظہیر)

منہ اٹھانا۔ ۔ فعل متعدی :۔ کسی طرف رخ کرنا۔ کسی طرف جانا۔ کہیں کا ارادہ کرنا۔ کسی سمت کو روانہ ہونا ؎

جوش جنوں میں دیکھئے پیچھے نہر کے پھر ۔ منہ جسطرف کو صورت دریا اٹھائیے (آتش)

منہ اٹھائے۔ ۔ تابع فعل :۔ اندھا دھند۔ اندھوں کی طرح سے شتر بے مہار کی طرح۔ بے غور و تامل۔ بے پروائی سے۔ بغیر پس و پیش سوچے۔ بے تحاشے

منہ اٹھائے جانا۔ ۔ فعل لازم :۔ بے غور و تامل اور بغیر پس و پیش سوچے چلے جانا۔ بے اندیشہ راہ چلنا۔ کچھ خیال نہ کرنا۔ شتر بے مہار کی طرح جانا رستہ دیکھ بھال کر نہ چلنا۔ اندھوں کی طرح جانا ؎

آج وہ جوش جنوں ہے کہ نکلکر گھر سے ۔ منہ اٹھائے ہوئے صحرا کو چلا جاتا ہوں (شرر)

جائے عبرت ہے خاکدان جہاں ۔ تو کہاں منہ اٹھائے جاتا ہے ۔ }
دیکھ سیلاب اس بیاباں کا ۔ کیسا سر کو جھکائے جاتا ہے } قطعہ میر

منہ اٹھائے چلے آنا۔ ۔ فعل لازم :۔ بیدھڑک چلے آنا۔ بیدھڑک چلے آنا دیکھے بھالے بغیر چلے آنا + جیسے گھر میں چھپنے والے ہیں اور تم منہ اٹھائے چلے آتے ہو

منہ اٹھ جانا۔ ۔ فعل لازم :۔ رخ ہوجانا۔ بغیر عزم و قصد اور بلا ارادہ کسی طرف کو چلا جانا ؎

منہ اٹھ گیا جدھر کو اُدھر ہی چلے گئے ۔ آوارگان عشق کو منزل کی کیا خبر + (مصحفی)

مُنہ اُٹھے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (گنوار) سویرے۔ صبح کو تڑکے۔ دن نکلے بھورے۔ (کال کا گیت) ؎

پھر رات کو سودا کینا تین روپے من کر دینا
ایک ناج کی کیا ٹھیرائی سب ہی پیچ پڑیجی چھائی } احسان علی
پندرہ سیر ساٹھ کو لینا بارہ سیر کا مُنہ اُٹھے دینا

مُنہ اُجالے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (ہند، ع) سویرے۔ دن نکلے۔ مُنہ اندھیرے کا نقیض۔ علے الصباح +

مُنہ آجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ میں چھالے پڑجانا۔ جوشش دہن کا نمایاں ہونا۔ مُنہ میں پھلکے پڑجانا۔ مُنہ اُبل آنا ؎

معدوم دہن جو آپ کا ہے دیکھو موجود وہ جو دیکھو ہوا ہے دیکھو
بوسہ کی طلب پہ منہ کے آزار مُنہ آپ کا آپ آگیا ہے دیکھو } رباعی صاؔ

مُنہ اُجلا ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) (۱) چہرے کے رنگ کا صاف ہوجانا۔ چہرہ نکھر جانا۔ مُنہ کی کلونس دُور ہوجانا۔ چہرے سے بدنامی کا داغ دُور ہوجانا۔ رُوسیاہی سے بچ جانا۔ عزت رہجانا۔ بات رہجانا۔ سُرخروئی بنی رہنا۔ زرد رُوئی سے نجات پانا +

مُنہ اُداس ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ چہرہ کا اُداس ہونا۔ چہرے پر افسردگی اور پژمردگی برسنا۔ چہرے پر غمگینی و دلگیری کا نمایاں ہونا +

مُنہ اکھری۔ ہ۔ صفت :۔ (گنوار) زبانی۔ مُنہ زبانی۔ لفظی۔ غیر تحریری۔ مُنہ کی کہی۔ ملفوظی + (مُنہ کے اکھشر سے مراد ہے)

مُنہ آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) جوشش دہان کا ظاہر ہونا۔ مُنہ اُبلنا۔ مُنہ میں چھالے پڑنا۔ مُنہ میں پھلکے پڑنا۔ مُنہ میں سوزش ہوکر رال بہنا۔ مُنہ میں زخم ہونا ؎

بگئی قلقل مینا کی مرض میں تقلید غرغرہ نے سے کیا مُنہ جو ہمارا آیا (امیر)
بھری تھی آگ تیرے دیدہ دل میں ہے ایسی کچھ کہ کہتے روبرو اُس شوخ کے قاصد کا مُنہ آیا (دبیر)

(۲) آوازہ کسنا۔ طعنہ مارنا۔ پھبتی پھینکنا۔ طنز کرنا۔ بول مارنا ؎

میرے نالے نے سُنائی ہے کھری کس کس کو مُنہ فرشتوں پہ یہ گستاخ برا دا آیا
کسی نے جرم کیا اُبل گئی سزا مجھ کو کسی سے شکوہ ہوا مجھ پہ مُنہ ضرور آیا } داغ
کبھی مُنہ ہم آتے جو محفل میں اُن پر کہا تم نہیں مُنہ لگانے کے قابل (صابر)
یاد ہے آگے کبھی ہم پر کبھی مُنہ آتے تھے آگے بھی ہم سے کبھی فقرے کہے جاتے تھے
آگے بھی آپ اس انداز سے اتراتے تھے آگے بھی ہم پہ اسی طرح سے جھنجھلاتے تھے } ہنر امیر

برہمی کی کبھی آگے بھی لیا کرتے تھے
اِس ترشائی سے کبھی بات کیا کرتے تھے } امیر

مُنہ اندھیرے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (ع) رات کے پچھلے پہرے۔ پَو پھٹے بھورے ہی۔ علے الصباح۔ بڑے سویرے۔ تڑکے ہی۔ صبح کا وہ وقت جبکہ اچھی طرح مُنہ نہ دکھائی دے + صبح صادق کے وقت ؎

پھر اُسی گھات سے وہ رشک قمر مُنہ اندھیرے نکل گیا چھپکر + (قلق)
کھولی تھی زبان مُنہ اندھیرے کہتی سُنتی اُٹھی سویرے + + (نسیم)

مُنہ اوندھا کر لیٹنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ع) رنج یا فکر میں مُنہ لپیٹ کر پڑ رہنا۔ اٹوائی کھٹوائی لیکر پڑ رہنا۔ ناراض ہوکر الگ جا پڑنا جیسے ہ۔ ان باتوں سے مُنہ اوندھا کر لیٹ رہیں +

مُنہ بانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (گنوار و ہندو) (۱) خمیازہ کشیدن کا ترجمہ۔ مُنہ کھولنا۔ مُنہ پھاڑنا۔ جماہی لینا + دانت نکوسنا (۲) خجالت کی ہنسی ہنسنا۔ اپنی بیوقوفی پر ہنس پڑنا۔ (۳) مرجانا۔ چل بسنا۔ مُنہ کے رستے سانس نکل جانا + جیسے چار پہر کے تڑکے مُنہ بادیا +

مُنہ باندھ کے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ بند کرکے بیٹھنا۔ خاموش ہوکر بیٹھنا۔ چُپ ہوکر بیٹھنا۔ چُپکا بیٹھنا۔ پنبہ دہن ہونا۔ سُونی بیٹھنا۔ نقش بر دیوار ہونا۔ جیسے مُنہ باندھ کے کیوں بیٹھے ہو کچھ باتیں ہی کرو +

مُنہ باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ بند کرنا۔ مُنہ کیلنا۔ خاموش کرنا۔ چُپ کرنا۔ مُنہ پر مُہر یا قفل لگانا۔ ساکت بنانا ؎

وابستہ دلبروں کے خاموش ہیں ہمیشہ ان ساحروں نے ایسے مُنہ عاشقوں کے باندھے (دبیر)

مُنہ بُرا بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ناخوشی سے تیوری چڑھانا۔ ترشروئی ظاہر کرنا۔ تلخ روئی دکھانا۔ ناراضگی ظاہر کرنا۔ مُنہ بھتانا +

مُنہ بسورنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ رونے کی صُورت بنانا۔ ٹکھا پن ظاہر کرنا۔ مُنہ بنانا ؎

کر گریباں چاک یاروں کے حضور یُوں بیاں کرتے ہیں وہ مُنہ کو بسور (سودا)
دہن سے اُسکے مرادل جو دُور رہتا ہے تو شکل غنچۂ گل مُنہ بسور رہتا ہے (ہدایت)

مُنہ بگاڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ کی ہیئت قائم نہ رکھنا۔ تھپڑ یا جُوتے سے مُنہ ٹیڑھا کر دینا۔ چہرہ بگاڑ دینا۔ لقوہ کر دینا۔ تھپڑ مارنا۔ چپت رسی کرنا۔ مُنہ سُجا دینا ؎

غیر کا مُنہ بگاڑ دُوں لیکن کیا کروں مُنہ پہ آپ کا ہے مجھے (امیر)

مُنہ

خدا بھی سامنے میرے اگر عدو بگڑے ۔ تو مُنہ تو دوں ابھی اُسکے میں ایک پل میں بگاڑ (ظفر)

(۲) مُنہ کا ذائقہ خراب کردینا ۔ مُنہ بدمزہ کر دینا ۔ جیسے اِس چیز نے تو مُنہ بگاڑ دیا

مُنہ بگاڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ بنانا ۔ چہرے کی لینا ۔ مُنہ ٹیڑھا کرنا ۔

(۲) الاچے کی سزا دینا ۔ تھپڑ کی سزا دینا ۔ جوتیوں سے مُنہ کی ہیئت بدلنا ۔

مُنہ چھیتنا ۔ مُنہ زخمی کرنا ؎

مُنہ بنائے کیوں ہے قاتل پاس ہے تیغ تگا ۔ باغ میں ہنستے ہیں گُل تو مُنہ بگاڑا چاہیئے (ناسخ)

(۳) ترشروئی ظاہر کرنا ۔ چیں بجبیں ہونا ۔ تیوری چڑھانا ۔ غصّے کی سی صورت بنانا

تاکوئی رعب سے تصویر کو بھی چھو نہ سکے ۔ مُنہ بگاڑا جو کبھی سامنے بہزاد آیا (مُنیر)

(۴) مُنہ ٹیڑھا کرکے ہنسنا ۔ لقوہ والوں کی طرح ہنسنا (۵) مُنہ کا ذائقہ خراب

کرنا ۔ مُنہ بدمزہ کرنا +

مُنہ بگڑ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ کی ہیئت بدل جانا ۔ صُورت کا

درست نہ رہنا ۔ شکل بدلجانا ۔ مُنہ ٹیڑھا ہو جانا ۔ مُنہ کج ہو جانا ؎

جائیگا گر رو برو اُنکے بگڑ جائے گا مُنہ ۔ ناصحا بیٹھا ہمارے پاس تُو باتیں بنا (ظفر)

(۲) مُنہ بدمزہ ہو جانا ۔ مُنہ کا ذائقہ خراب ہو جانا ۔ (۳) تیوری چڑھ جانا ۔

چیں بجبیں ہو جانا ۔ چہرہ کا رنگ متغیر ہو جانا ۔ غصّہ آجانا ۔ مُنہ بنجانا ؎

بوسہ لبوں کا مانگتے ہی مُنہ بگڑ گیا ۔ کیا اتنی میری بات کا تمکو بُرا لگا + (رسید)

(۴) مُنہ کا بدزیب اور بدہیئت ہو جانا ۔ چہرے میں نقص آجانا ؎

غنچہ کا روبرو ئے دہن مُنہ بگڑ گیا ۔ دیکھا وہ قد تو خاک میں شمشاد گڑ گیا (اسیر)

مُنہ بنا یا بنجانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ بگڑنا ۔ ترشروئی ظاہر ہونا ۔ تیوری

چڑھنا ۔ مُنہ سُوجنا ۔ خفگی ہونا ۔ ناراضگی ہونا ۔ خاطر میں نہ آنا ۔ ناپسند ہونا ؎

جنس ناکارہ ہوں پہ زینت بازار ہوں میں ۔ کہ مجھے دیکھ کے بنتا ہے خریدار کا مُنہ (صابر)

غصّہ ہوئے تو آپ کی خلقت بگڑ گئی ۔ ہر وقت دیکھتا ہوں کہ مُنہ ہے بنا ہوا (ایضاً)

بَرہم ہے تو کسی سے عدو اسیں ہو کہیں ۔ کچھ مُنہ بنا ہوا ہے مرے رازدار کا (انور)

(۲) مُنہ ٹیڑھا ہونا + مُنہ چھتنا ۔ صورت بگڑنا جیسے زیادہ فیل لائے تو ابھی مُنہ بنجائیگا

مُنہ بنا بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بگڑ بیٹھنا ۔ ناراض ہو جانا ۔ چیں بجبیں ہو جانا ۔

مُنہ بگاڑ لینا ؎

مُنہ بنا بیٹھے بظاہر ہو کہ بگڑے دل سے ۔ مجھسے سچ مُچ ہو خفا یا ہو خفا جھوٹے مُوٹ (نامعلوم)

کیا جانیں تمہیں کسنے یہ بات سکھائی ہے ۔ جب پاس مرے بیٹھو تب مُنہ کو بنا بیٹھو (برق)

مُنہ بنا کر بیٹھنا یا بنائے بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُنہ بگاڑ کر بیٹھنا ۔ مُنہ سُجا کر

بیٹھنا ۔ تھوتھنی پُھلا کر بیٹھنا ۔ مُنہ تھتھا کر بیٹھنا ۔ بگڑ کر بیٹھنا ۔ ناراض ہو کر بیٹھنا

چیں بجبیں ہو کر بیٹھنا ؎

خیر ہو ہیں بگاڑ کے آثار ۔ کچھ وہ مُنہ کو بنائے بیٹھے ہیں (مجروح)

یُوں جو مُنہ کو بنائے بیٹھے ہو ۔ سچ کہو مجھ سے کچھ خفا تو نہیں
صاحب ابھی بگڑ کے تم ہمسے ملگئے تھے ۔ پھر کیا غضب ہوا یہ جو مُنہ بنا کے بیٹھے
کیا ہم نہیں پہچانتے یہ ساختہ صورت ۔ غصّہ سے تنک اور بھی تو مُنہ کو بنا بیٹھے } (مجروح)

کس کو دیکھ آئے حضرتِ سالک ۔ آج کچھ مُنہ بنائے بیٹھے ہیں + + + (سالک)

مُنہ بنا لینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خفا ہو جانا ۔ چیں بجبیں ہو جانا ۔ ناراض ہو جانا

بگڑ جانا ۔ ترش رُو ہو جانا ۔ تیوری چڑھا لینا ؎

جب وہ سُنتے ہیں بنا لیتے ہیں مُنہ ۔ دل گیا کیا زہر میرے نام میں + + (داغ)

مُنہ بنا لیتے ہو جب سُنتے ہو ذکرِ عاشق ۔ نام ہمارے سے چڑتے ہو مسیحا ہو کر + (رند)

بگڑا مزاج دیکھیئے کیسی بنے ظفر ۔ مُنہ اُسنے یُوں جو پھیر کے چتون بنا لیا (ظفر)

چُپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہیں ۔ مُنہ بنا لیتے ہیں کچھ مُنہ سے اگر کہتے ہیں (ناسخ)

مُنہ بنانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بُری صُورت بنانا ۔ چہرے کی لینا ۔ چہرے

کو بدنما کرنا ۔ چہرے کی ہیئت بدلنا + بسُورنے کی صُورت بنانا ؎

بگڑی جب اُس سے اپنی تب مُنہ بنا بنا کر ۔ ہم روتے ہیں کہ اُسکو ہمنے ہنسا دیا ہے (جرأت)

تصوّر سے ترے کیا جانیئے رہتی ہیں کیا باتیں ۔ کبھی ہم مُنہ بناتے ہیں کبھی خورسند ہوتے ہیں (ممنون)

مرنا بہت ہے مُشکل کہتے ہو مُنہ بنا کر ۔ صدقے تمہارے مُنہ کے دیکھو تو مُسکرا کر (نواب)

ہم اُس سے شب جو بگڑ گئی تو خفا ہو مجھکو رُلا دیا
وے میں بھی کیا ہُوں کہ روتے میں یہ بنا یا مُنہ کہ ہنسا دیا } سوز

گر پُوچھے کوئی کیسے ہو کہتا ہُوں شکر ہے ۔ یُوں مُنہ بنا کے جس سے شکایت ہے آشکار (سالک)

اُسے جب نہ تب ہمنے بگڑا ہی پایا ۔ یہی اچھے مُنہ کو بنا جانتا ہے + + + (میر)

(۲) مُنہ تھتھانا ۔ مُنہ سُجانا ۔ تیوری چڑھانا ۔ تیوری پر بل ڈالنا ۔ اِکراہ ظاہر

کرنا ۔ خفا ہونا ۔ خفگی کا اظہار کرنا ۔ ناراض ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔ ترشرو ہونا

چیں بجبیں ہونا ۔ غصّے کی صُورت بنانا ۔ درہم ہونا ؎

یہ اب ہوتی نہیں ہرگز جو بوسہ بن کے چھوڑیں ۔ بگڑ کر مجھسے گر مُنہ کو بنالو گے تو کیا ہوگا
لیلیا بوسہ جو ہمنے پیار سے تصویر کا ۔ مُنہ بنایا تم نے کیوں آپ کی تصویر کیا } معرُوف

دشمنوں سے بگڑ گئی تو بھی ۔ دیکھتے ہی مجھے بنایا مُنہ + + + (مومن)

آئے ہیں یہ مُنہ کو بنائے خفا سے آج ۔ شاید بگڑ گئی ہے کچھ اُس بیوفا سے آج (میر)

شبِ وصال میں دیتا ہے لُطف کیا کیا کچھ ۔ ہر ایک بات پہ عالم ہے مُنہ بنانے کا (رفعت)

بنا کر مُنہ جو بوسہ آپ ٹھکورات دیتے تھے ۔ دیا تھا دل عوض میں کیا ہمیں خیرات دیتے تھے (معرُوف)

میں نے اُس سے کہا کہ دُوں گا میں دل عوض بوسہ پر قسم لے کر
مُنہ بنا کر وہ یوں لگا کہنے کہ اِسے کیا کریں گے ہم لیکر (قطعۂ ممنون)

وہ دہن سے مُنہ بنائے ہے غنچہ دہن عبث پھولا ہوا ہے جیسے وہ رشکِ چمن عبث (رند)

حد کی شان ہے بخش بھی اپنا انکو زینت کہ جب وہ دیکھتے ہیں ہمکو اپنا مُنہ بناتے ہیں (صابر)

عبث تم اپنا اُس کاوش سے مُنہ بناتے ہو وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مُسکراتے ہو
یہ قلب باصفا سے جو مُنہ بناتے بہت مُنہ بنا کر دیکھتا ہے وہ ستمگا آئینہ (ذوق)

بنا مُنہ جو اسکا یاد آیا مجھکو غصے سے ہر اک مضمون کا نقشہ دمِ وصفِ دہن بگڑا (امانت)

دلِ گم گشتہ کے مذکور پہ ایسے بگڑے کہ بڑی دیر سے مُنہ مجھ سے بنا رکھا ہے
شانہ ہے گُل ہے کہ دل ہے مجھے معلوم نہیں دیکھ تو زلف گرہ گیر میں کیا رکھا ہے (جلیل)

کیوں نہ بگڑا ہوا انہیں کہئے بگڑے اور مُنہ بنائے بیٹھے ہیں + (انور)

لیتا ہے ایک بوسہ پہ بھی تو بنا کے مُنہ دی ایسی قدر قیمتِ دل اے صنم گھٹا (ظفر)

جو ساتھ غیر ہو تو ہنستے بولتے جاؤ جو ہم تمہارے ہوں ہمرہ تو مُنہ بنائے چلو (")

اگر بوسہ مانگو تو وہ مُنہ بنا کر کہے ہے نکر بے حیائی کی باتیں (")

سوز کچھ مُنہ بنائے آتا ہے آج مُجرے کا پھر جواب ہوا (میر سوز)

(۳) کسی بد ذائقہ چیز یا شراب پیتے وقت مُنہ کی ہیئت بگاڑنا ٭

مجھکو پینا ہی پڑا جام میں مے تھی یا زہر مُنہ بناتے تو ہمیں اور بنایا جاتا (مہاراجہ بلال مُشتاق)

(۴۔ متعدی) ضربِ طمانچہ سے چہرا بگاڑنا۔ تھپڑ سے ٹھیک بنانا۔ پیٹ سے سیدھا کرنا۔ ریپٹے سے مُنہ بگاڑنا ٭

مُنہ بنائے کیوں ہے قاتل پاس ہے تیغ نگاہ باغ میں ہنستے ہیں گُل تو مُنہ بنایا چاہیئے (ناسخ)

مُنہ بند۔ ا۔ صفت :۔ (۱) لب بستہ۔ دہن بستہ۔ (۲) چُپ۔ خاموش۔ (۳۔ بازاری) باکرہ۔ دوشیزہ۔ چیرابند۔ کُواری۔ کنیا۔ وہ عورت جسکا ازالۂ بکر نہوا ہو + انچھیڑ +

مُنہ بند کر لینا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) خاموش ہو جانا۔ زبان بند کر لینا۔ چُپ سادھنا (۲) مُنہ ڈھانک لینا۔ مُنہ پر کپڑا رکھ لینا۔ مُنہ پہ ہاتھ رکھ لینا

مُنہ بند کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) بولنے سے روکنا۔ زبان بند کرنا۔ خاموش کرنا ٭

مرا لہجہ غزل خوانی کا کر دے بند مُنہ اُنکا سُنیں گر عندلیبانِ چمن یہ زیر و بم میرا (فغاں)

(۲) رشوت دیکر اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا (۳) جادُو کے زور سے زبان بند کرنا۔ منتر کے زور سے اپنے خلاف نہ کہنے دینا۔ مُنہ کیل دینا ٭

وا ہر چند ساحر مُنہ کو اکثر بند کرتے ہیں مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیونکر بند کرتے ہیں (ناسخ)

مُنہ بند کلی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ (۱) غنچہ۔ غنچۂ ناشگفتہ۔ شگوفہ۔ بن کھلا پھول۔ (۲) باکرہ۔ دوشیزہ۔ کنیا + انچھیڑ +

مُنہ بند ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ کُھلنے کا نقیض۔ دہن کا بستہ ہونا (۲) چُپ ہونا۔ خاموش ہونا + بولنے سے عاجز ہونا۔ بات نہ کر سکنا ٭

اُن ہونٹوں سے قند کا ہے مُنہ بند باتوں سے ہوئی نبات پھیکی (عسکری)

تیرے نالے نکلتے ہیں پیاپے ہجر میں مُنہ مرا ہوتا نہیں مثلِ لبِ سُوفار بند (ناسخ)

(۳) کسی کی بدی یا چغلی سے رُکنا + کسی کے برخلاف کہنے سے رُکنا۔ مُنہ کُھلنا (۴) زخم بھرنا۔ زخم کا اندمال پذیر ہونا۔ زخم مُندمل ہونا +

مُنہ بندھے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (ہندو) سیوڑے۔ بھابڑوں کے گرُو۔ جین مت کے درویش جو جیو رکھشا کے خیال سے اپنے مُنہ کے آگے کپڑا باندھے رہتے ہیں تاکہ کوئی جانور اُنکے مُنہ کی بھاپ سے مر نہ جائے +

مُنہ بنوا رکھو۔ مُنہ بنوا لو۔ مُنہ بنواؤ۔ ہ۔ (محاورہ بطور طنز) مُنہ دھو رکھو۔ اِس بات کے قابل تو ہو جاؤ۔ مُنہ درست کر رکھو۔ یعنی اُمید نہ رکھو۔ اِس خیالِ خام سے باز آؤ ٭

کیوں کہا کرتا ہے ہر بات میں مُنہ بنواؤ کیا نہیں دیکھنے قابل ترے بیمار کا مُنہ (مرزا اصلح)

مرے سوال پہ کہتے ہو مُنہ کو بنواؤ نہیں خدا کا پسند تمکو مُنہ بنایا ہوا + (سیّد)

مُنہ بنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ کو درست کرانا۔ کسی امر کی قابلیت اور لیاقت پیدا کرنا۔ اپنے مُنہ کو کسی بات یا کسی چیز کے قابل دُرست کرانا۔ کسی کام کے لائق ہونا ٭

پہلے اے غنچۂ گُل مُنہ تو ذرا بنوا لے کیجیو پھر دہنِ یار سے نسبت پیدا (تسلیم)

مُنہ پہ مُنہ رکھا تو بولے کیا خُوب پہلے مُنہ اپنا تو بنوائیے آپ + + (رند)

تقاضا مُنکے کہتے ہیں یہ صورت ہے بلانے کی کوئی مُنہ پہلے بنوا لے بُلائے پھر ہمیں گھر میں (راقم)

تری صُورت سے ہنسنا تھا نہ لازم گُلوں نے مُنہ کو بنوایا تو ہوتا + + (آتش)

کہا جو میں نے خفا ہُوں کسی سے منوانا تو بولے پہلے ذرا اپنے مُنہ کو بنوانا + (اکبر)

(طنزاً ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی شخص اپنی بساط اور لیاقت سے بڑھ کر کسی امر کا ارادہ کرتا ہے ایسے محاوروں کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اِس کام سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ مُنہ دھو رکھو یعنی اُمید نہ رکھو)

مُنہ بولا۔ ہ۔ صفت :۔ مُنہ سے کہا ہوا۔ زبان سے بنایا ہوا۔ حقیقی کے خلاف + پگڑی بدل۔ ٹوپی بدل + جیسے مُنہ بولا بھائی۔ مُنہ بولا باپ۔ مُنہ بولا دوست +

مُنہ بولا بھائی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے اپنی زبان سے بھائی کہہ لیا ہو

بہادر خواندہ۔ پگڑی بدل بھائی۔ دینی بھائی۔ بنا باہوا بھائی +

مُنہ بولتی۔ ہ۔ صفت:۔ گویا۔ ناطق۔ بولتی ہوئی۔ باتیں کرتی ہوئی۔ وہ تصویر جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو کہ بس اب مُنہ سے بولی۔ حسنِ تصویر کا مبالغہ ہے ؎

پہنے ہوئے آیا ہے وہ جوڑا جو سنہرا ۔ گویا کہ ہے مُنہ بولتی تصویر طلائی (جُرأت)

نقش طلسم ہے بُت عیار کی شبیہ ۔ مُنہ بولتی خدا نے یہ تیار کی شبیہ (؎)

مُنہ بولتی تصویر یا مُورت ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نہایت عمدہ تصویر یا مُورت جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو کہ گویا اب بول اُٹھیگی (۲) بشر۔ انسان آدمی +

مُنہ بولی۔ ہ۔ صفت:۔ زبان سے کہی ہوئی۔ مُنہ سے کہی ہوئی حقیقی کے خلاف مُنہ سے بنائی ہوئی۔ مجازاً مُنہ بولی بہن۔ بنائی ہوئی بہن یا سہیلی ؎

دیکھ کے دست و پائے نگاریں چُپکے سے رہ جائے نہ کیوں
مُنہ بولی ہے یارو گویا مہندی اُس کی رچائی ہوئی } (میر)

مُنہ بولی بہن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ خواہر خواندہ۔ وہ عورت جسے اپنی زبان سے بہن کہہ لیا ہو ؎

پوشیدہ گھر اُسکے لائی اُسکو ۔ مُنہ بولی بہن بنائی اُسکو (دیاشنکر نسیم)

(اہلِ دہلی بہن بنائی نہیں بولتے بہن بنایا بولتے ہیں) +

مُنہ بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی یا رطوبت کا چلا آنا۔ مُنہ کا رطوبت یا غثیان کے سبب پانی سے بھر جانا +

مُنہ بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی یا رطوبت کا اکٹھا ہو جانا۔ متلی یا غثیان ہونا۔ جی کا مالش کرنا +

مُنہ بھرائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ع) دہاں بندی۔ بُرائی یا بدی یا عیب سے مُنہ سی دینے والی چیز۔ مُنہ ٹوپا۔ رشوت۔ گھونس گھونس بچپر۔ مُنہ کیلی۔ وہ چیز جو مخالف کا مُنہ کیل دے ؎

مُنہ بھرائی جب نہیں پانی سے اُردا بیگنی ۔ قُرق تب مجھ پر جھلاتی ہے اُردا بیگنی (رنگین)

جام سے قاضی نے بھر بھر کر دیئے ۔ کام آئی مُنہ بھرائی دیکھیئے + + (عاشق)

زبان کیلنے کا نقش مُنہ بھرائی ہے ۔ دہانِ غنچہ کو رکھتا ہے مُشت زر خاموش (آتش)

مُنہ بھرائی دیویں کس کس کو بتا غنچہ دہن ۔ ہائے چو کیدار کو گا نٹھیں کہ ہم دربان کو (ظفر)

مُنہ بھرائی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ع) رشوت دینا۔ گھونس دینا۔ لقمہ دینا +

مُنہ بھر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ کا پُر کر دینا۔ (۲) رشوت دیکر چُپ کر دینا۔ رشوت دیدینا۔ رشوت سے مُنہ کیل دینا +

مُنہ بھر کے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (ع) (۱) لبالب۔ لبریز (۲) حسب دلخواہ۔ خاطر خواہ۔ بخوبی۔ من مانتا جیسے مُنہ بھر کے مانگ لو۔ (۳) بھرپور۔ سنپورن۔ تمام و کمال (۴) نہایت۔ ازحد۔ ات گت +

مُنہ بھر کے کوسنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ع) خاطر خواہ بد دُعا دینا۔ دُعائے بد میں کسر نہ رکھنا۔ بیدردی سے کوسنا۔ جیسے عین برس کے برس دن میرے بچے کو کیسا مُنہ بھر کے کوس لیا +

مُنہ بھر کے گالی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سخت اور مُغلظ گالی دینا۔ فحش بکنا۔ سخت دُشنام زبان پر لانا۔ قابلِ شرم دُشنام دینا +

مُنہ بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ پُر کرنا + مُنہ میں لقمہ دینا + مُنہ میں ٹھونسنا (فقرہ) ایک کا مُنہ گھی کھانڈ سے بھرا جاتا ہے۔ دوسرے کا خاک سے بھی نہیں بھرا جاتا (۲) رشوت دینا۔ رشوت دیکر چُپ کرنا۔ رشوت سے مُنہ کیلنا۔ احسان سے مُنہ بند کرنا +

ہے ارادہ اُنکے گھر چلنے کا شب چوری سے گر ۔ تو مُشاعرُوف مُنہ درباں کا اُنکے بھر رکھو (معروف)

بھر کہتے رہے جبتک ہم آئیں ۔ نہ جبتک اُنکے درباں کا بھرا مُنہ (؎)

دیکھئے کیونکہ نہ دیں روزن در سے ہمکو ۔ تیرے درباں کا مُنہ آئینہ رو بھرتے ہیں (مُنیر)

(۳) مُنہ بند کرنا۔ مُنہ کیلنا۔ اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا چُپ کرنا ؎

کر چلے سلکِ دُرِ اشک کا مذکور کہ ہم ۔ کیسے غمازوں کے مُنہ دیکھیو تو بھرتے ہیں (مومن)

مُنہ پانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ع) توجہ پانا۔ رُخ پانا۔ التفات پانا + ہنسی پانا۔ رضامند پانا خوش پانا ؎

ہائے کیا گستاخ غیروں نے کیا ۔ کیوں نہ بوسہ لیں کہ مُنہ پانے لگے (جُرأت)

مُنہ تمہارا ابھی اگر پائے گا ۔ تو یہ مُنہ اپنا بھی دکھلائے گا (درد)

کیوں خفا ہوتی ہے تو مُنہ جو ترا پائی ہُوں ۔ تو محل سے میں دُوگانا ترے پاس آئی ہُوں (رنگین)

مُنہ پر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) سامنے۔ رُو برُو۔ بر رُو۔ بالمقابل۔ بالمواجہہ جیسے مُنہ پر تو حالی بیٹھ پیچھے غیبانی ؎

کیوں طفلِ اشک تجکو آنکھوں میں میں نے پالا ۔ اے سیر کبھی میرے مُنہ پر یُوں گرم ہو کے آیا (امیر سوز)

(۲) لب پر۔ ہونٹوں پر (۳) چہرے کے اُوپر۔ چہرے پر۔ جیسے مُنہ پر خاک ملنا

مُنہ پر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) زبان پر آنا جیسے مُنہ پر آئی بات نہ رہنے دی۔ (کافی بُھلا شاہ) (۲) ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔ پیش آنا۔ آگے آنا ؎

خط نمودار ہوا وصل کی راتیں آئیں ۔ جسکا اندیشہ تھا مُنہ پہ وہی باتیں آئیں (امیر)

مُنہ پر آئی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ بات جو دل سے نکلکر ہونٹوں تک پہنچگئی ہو۔ زبان پر آئی ہوئی بات ؎

ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یارو پرائی بات ۔ پر ہمسے تو تھمی نہ کبھو مُنہ پر آئی بات (میر)

مُنہ پر بات لانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی بات کا ظاہر کرنا۔ بھید کھولنا۔

رازفاش کرنا۔ بات بیان کرنا۔ بات کا اظہار کرنا (سید علی ضامن) ~

ہنسے کیا ہے اپنی پریشانیوں کا ذکر ۔۔۔ الساہو کہ مُنہ پہ کوئی بات لائے زلف (شوق)

مُنہ پر برسنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ چہرے سے ظاہر و آشکارا ہونا۔ چہرے سے عیاں ہونا۔ صُورت سے پایا جانا ~

منت و عجز سے وہ مَن تو گئے ہیں لیکن ۔۔۔ خفگی مُنہ پہ برستی ہے ابھی تھوڑی سی (معروف)

مُنہ پر بسنت پھُولنا یا کھِلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ پر زردی چھانا۔ چہرہ زرد پڑ جانا۔ زرد زردی ہو جانا۔ مُنہ پیلا پڑ جانا خوف چھا جانا۔ رنگ فق ہو جانا +

عشق کے آتے ہی مُنہ پر کھِلی پھُولی ہے بسنت ۔۔۔ ہو گیا زرد یہ شاگرد جب اُستاد آیا (داغ)

مُنہ پر پانی پھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ پر رونق آجانا۔ مُنہ پہ تازگی آجانا۔ مُنہ پر نُور آجانا۔ چہرہ بھر جانا۔ بیماری کی علامت کا ظاہر ہو جانا + تندرستی اور صحت کی علامت کا ظاہر ہونا +

مُنہ پر پھینکدینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مُنہ پر مارنا) +

مُنہ پر پھینک مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ خفگی سے کسی چیز کو واپس کر دینا۔ پھیر دینا۔ واپس کر دینا۔ سر مارنا۔ مُنہ پر مارنا + ~

اُسنے جو تُو چاہا کیا ہے حکم تو بس ۔۔۔ مُنہ پہ قاصد کے پھینک مارا خط (عاشق)

مُنہ پر تھُوک دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) تُف بر رُو انداختن و تُف بر رُو افگندن کا ترجمہ۔ چہرے پر تھُوک مارنا۔ (۲) نہایت ذلیل اور شرمندہ کرنا۔ فضیحت کرنا۔ شرما دینا۔ مُنہ پر عیب صاف کہدینا +

مُنہ پر جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کا خیال کرنا۔ کسی کا لحاظ کرنا جیسے میں تمہارے مُنہ پر جاتا ہوں ورنہ اِس بات کا ابھی مزا چکھا دیتا +

مُنہ پر چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُقابل آنا۔ مُتقابل ہونا۔ سامنے آنا۔ سامنے ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ رُوبرُو آنا۔ دو بدو ہونا + مُقابلہ کرنا۔ سامنا کرنا۔ لڑنے کو کھڑا ہو جانا۔ آمادہ بجنگ ہونا + سینہ سپر ہونا ~

مُنہ پر چڑھ چڑھ کے یہ صیاد کے کہتی ہے زُلف ۔۔۔ سیکھ لے ہمسے کوئی طرز گرفتاریِ دل (مخلص)

چمن میں باغباں سے صبحدم کہتی تھی یہ بلبل
گُلوں کے مُنہ پہ یُوں چڑھتی ہے دیدہ دیکھ شبنم کا } درد

بے ہنر دشمنِ اہلِ ہنر ہے آکر ۔۔۔ مُنہ پہ چڑھتے تو ہیں پر جی سے اُتر جاتے ہیں (")

خصم کے مُنہ پہ چڑھنا اور سب مُشتوں سے لڑنا ۔۔۔ کچھ شاقی نہیں ہے زور آزمائیاں ہیں (یقین)

نقش پا سے ہے خجل حُسن و جمالِ آفتاب ۔۔۔ یار کے مُنہ پر چڑھے کب ہے مجالِ آفتاب (امانت)

جب اُٹھی آنکھ تری کوئی مرے دل کے سوا ۔۔۔ فوجِ مژگاں کے نہ مُنہ پر سرِ میدان چڑھا (ذوق)

مُنہ چڑھنا نہیں شمشیرِ ستم کے آساں ۔۔۔ بوالہوس بھاگے نہ کیوں عشق کے میدان سے دُور (ظفر)

کہا میں اُس سے کہ تنہا یہاں میں آیا ہوں ۔۔۔ کرے ہے قتل تو کر اب تو وقتِ فرصت ہے
لگا وہ کہنے کہ اللہ رے ترا گُردہ ۔۔۔ تو میرے مُنہ پہ چڑھا آکے سخت جُرأت ہے } جرأت

تُمہاری تیغ کے زخموں کے ماسوا کوئی ۔۔۔ بہادروں کے جو مُنہ پر چڑھے مجال نہیں (آتش)

(۲) مُصاحب بننا۔ یار بننا۔ سر چڑھنا۔ مُقرب بننا۔ مُنہ لگنا۔ گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا ~ (نمبر ۲ دیکھو دسویں سطر دوسرا کالم اِسی صفحہ کا)

ظفر یہ کون کہے مُوئے زُلفِ مشکیں کو ۔۔۔ کہ مُنہ پہ یار کے اتنے یہ رُوسیہ نہ چڑھیں (ظفر)

مُنہ پر جُوتی سی لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ نہایت شرمندگی اور خفت حاصل ہونا ~

اے غیر ہمسے بولے وہ کس طرح رات کو ۔۔۔ جُوتی سی ایک مُنہ پہ ترے بیجا لگی + (عارف)

مُنہ پر چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُقابلہ کرنا۔ رُوکش ہونا۔ برابری کرنا۔ سامنے آنا۔ (مصرعۂ آتش) ~ بہادروں کے جو مُنہ پر چڑھے مجال نہیں +

مُنہ پر خاک اُڑنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ چہرے کا بے رونق اور پریشان ہونا چہرے کا بدرُوپ ہو جانا۔ مُنہ کا نُور جاتا رہنا ~

وہ طور رہے نہ ہمسے لڑکر اُن کے ۔۔۔ انداز بگڑ گئے ہیں اکثر اُن کے
جو خاک کہ عشق میں اُڑی تھی آخر ۔۔۔ اُٹھنے لگی وہ ہی خاک مُنہ پر اُن کے } رُباعیِ صابر

مُنہ پر خاک ملی ہے۔ ا۔ محاورہ :۔ یعنی مُفلسی کو ظاہر کیا اور دولت کو چھپایا ہے +

مُنہ پر خوشامد نہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ راست باز اور صاف گو ہونا۔ لگی لپٹی نہ کہنا۔ پاسداری نہ کرنا۔ (دیا شنکر نسیم) ~

تجکو غیبت میں جو کہتا ہوں وہ آگے تیرے ۔۔۔ عیب ہے مجھ میں خوشامد نہیں کرتا مُنہ پر (نسیم)

مُنہ پر دانہ نہ رکھنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) بالکل نہ کھانا۔ غذا نہ کھانا۔ ایک دانہ تک نکھانا۔ اُس کے پاس تک نہ جانا۔ نام کو نہ کھانا +

مُنہ پر رکھدینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ بالمواجہ کہدینا۔ سامنے کہدینا۔ مُنہ در مُنہ کہہ بیٹھنا۔ برمُلا کہدینا ظاہر کر دینا۔ سامنے کہدینا ~

داغ کی شامت جو آئی اضطرابِ شوق میں ۔۔۔ حالِ دل کمبخت نے سب اُنکے مُنہ پر رکھدیا (داغ)

مُنہ پر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بالمواجہ کہنا۔ سامنے کہنا۔ رُوبرُو کہنا۔ مُنہ در مُنہ کہنا۔ ذکر کرنا جیسے بیمار کے مُنہ پر کوئی ایسی بات رکھتا ہے اُسنے کہا کہ بیوی! بہن جب میرے ہاں شادی میں آئیں تھیں تو یہ بات اُنکے مُنہ پر رکھی تھی (سگھڑ سہیلی) ~

بلا سے نامہ کو ثابت اگر نہیں رکھتے ۔۔۔ وہ تیرے مُنہ پہ تو کچھ نامہ بر نہیں رکھتے (داغ)

۲
۳/ب
۱
۳/۴

خلامت رکھو کر اِسمیں بہت ہیں قلعتیں رکھیں تمہارے مُنہ پہ تو تجھکو بُرا لگے (میر)

(۲) چکھنا۔ زبان پر رکھنا (۳) اپنا احسان ظاہر کرنا۔ اگلنا + ظاہر کرنا +

مُنہ پر زردی پھر جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (۱) زردی چھا جانا۔ مُنہ زرد ہو جانا۔ مُنہ سفید پڑ جانا۔ مُنہ فق ہو جانا ؎

بھنوں کے مُنہ پہ بزمِ گلرخاں میں پھر گئی زردی
گلے میں اب جو اس کافر کے جوڑا زعفرانی ہے } جرأت

(۲) علامتِ مرگ کا ظاہر ہو جانا۔ مُردنی چھا جانا +

مُنہ پر زردی کھنڈ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (عو) چہرہ زرد ہو جانا۔ خون کا دَوران بند ہو کر مُنہ زرد پڑ جانا۔ مُردنی چھا جانا۔ مُنہ پر مُردنی پھر جانا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہو جانا +

مُنہ پر شفق پھولنا۔ ل۔ فعل لازم :۔ خوشی سے مُنہ پر سُرخی آنا۔ خوشی کے مارے مُنہ سُرخ ہو جانا ؎

کسی نے شام کے آنے کو کیا کہا عشرتؔ کہ پھولی آپکے مُنہ پر شفق ابھی سے ہے (عشرت)

تاثیر کی عشق نے اپنے مُعلق چھیڑے ہے زیادہ شوخیِ ہنگامِ فلق
گلگونۂ لالہ رنگِ خوں نابہ کو دیکھ کہتے ہیں وہ کیا ہی مُنہ پہ پھولی ہے شفق } رباعیِ مومن

مُنہ پر فاختہ اُڑ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (عوام) مُنہ کا رنگ مُتغیر ہو جانا۔ چہرے کا رنگ بدل جانا۔ مُنہ فق ہو جانا۔ مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگنا +

مُنہ پر قُفل لگ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ مُنہ بند ہو جانا۔ سکوت ہو جانا۔ خاموشی چھا جانا + مُنہ سِل جانا۔ مُنہ کِل جانا۔ مُہرِ خاموشی لگ جانا +

مُنہ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ یا مُنہ پر اَور پیٹھ پیچھے اَور۔ ہ۔ محاورہ :۔ ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔ بظاہر دوست اور باطن میں دشمن ؎

مُنہ پہ تو اور ہیں اور پیٹھ پیچھے اور ہیں مُشتاقِ دید ہو وے کون آئینہ رُخاں کا (نصیر)

مُنہ پر کچھ نہ رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عو) کچھ نہ کھانا۔ زبان پر نہ لانا ؎

مُنہ پہ کچھ رکھتی نہیں اپنے وہ بن بھتے بن کھولتی جب ہے مری پیاری دلاری روزہ + (رنگین)

مُنہ پر کہہ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ سامنے کہہ دینا۔ بالمواجہ کہہ دینا۔ رُوبرُو کہہ دینا۔ برُو سُنا دینا۔ مُنہ در مُنہ کہہ دینا۔ سنگھ کہہ دینا ؎

گو دل میں خفا ہے تو پر اس بات کو نادان کہہ بیٹھیو مت عاشقِ دلگیر کے مُنہ پر (تسلی)

مُنہ پر کہہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ برُو کہہ دینا۔ صاف کہہ دینا۔ بالمواجہ بیان کر دینا۔ سامنے کہہ دینا۔ رُوبرُو کہہ دینا ؎

رُوسے روشن مُنعکس ہے زُلف پہچان دیا مُنہ پہ کہدیں فرق جو ہے کافر و ہندا ہیں ملا (وزیر)

مُنہ پر کہنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ رُوبرُو کہنا۔ بالمواجہ کہنا۔ سامنے بیان کرنا۔ مُنہ در مُنہ کہنا۔ سنگھ کہنا ؎

ہزار آئینہ ساز آئینہ سازی اپنے دکھلائے میں مُنہ پر صاف کہتا ہوں سکندر ہو نہیں سکتا (نصیر)

ہے غیر کی خواہش جو ترے دل میں تو ہو یار یہ بات نہ کہہ عاشقِ دلگیر کے مُنہ پر (مصحفی)

کل جو تم بوسہ پہ بگڑے تھے کسو وقت کہاں لیکے مُنہ اپنا سا رہ جاتے جو کہتا مُنہ پر
ہم سے یوں کڑوی رقیبوں سے یہ میٹھی باتیں جھوٹ کیا زہر ہے سچ بات کا کہنا مُنہ پر } جرأت

مُنہ پر کہنا خوشامد ہے۔ ا۔ کہاوت :۔ یعنی آپکا ظاہر و باطن ہمہ صفت موصوف ہے بیان کی حاجت نہیں۔ ہماری تعریف داخلِ خوشامد نہ سمجھو گو مُنہ پر کہتے ہیں ؎

مُنہ پہ تو کہنا خوشامد ہے یہ از لعلِ گہر پانی رنگت اور چمک تیرے لب و دندان میں (جرأت)

مُنہ پر کی ساری باتیں ہیں۔ ہ۔ محاورہ :۔ یعنی رُوبرُو مہر و محبت ہے اور پیٹھ پیچھے عداوت و نفرت ہے۔ (حاضر و غائب یکساں نہ ہونے والے کے حق میں بولتے ہیں) ؎

اپنی بھی نظر میں سب یہ گھاتیں ہیں گی ہاں تم ہو رقیب اور راتیں ہیں گی
کہتے ہو تمکو میں بہت چاہوں ہوں مُنہ پر کی میاں یہ ساری باتیں ہیں گی } رباعیِ نصیر

مُنہ پر گرم ہونا۔ ل۔ فعل لازم :۔ کسی اپنے سے بڑے یا بزرگ کے خفگی کے ساتھ سامنے ہونا۔ شوخ چشمی سے مُقابلہ کرنا۔ بڑے کے مُقابل ہو جانا۔ کسی بزرگ کے رُوبرُو تیز ہونا۔ بزرگ کو دھمکانا ؎

کیوں طفلِ اشک تجکو آنکھوں میں میں نے پالا اسپر بھی میرے مُنہ پر تو گرم ہو کے آیا (میر سوز)

مُنہ پر لانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ زبان پر رکھنا۔ زبان سے کہنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا + اوچھا پن ظاہر کرنا + احسان جتانا +

مُنہ پر مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کسی بُری چیز کو واپس کرنا۔ ہٹانا۔ لوٹانا +

مُنہ پر مُردنی پھر جانا یا پھرنا۔ ل۔ فعل لازم :۔ چہرے پر آثارِ مرگ کا نمایاں ہونا۔ چہرے پر زردی چھا جانا۔ چہرے کی رونق کا آخیر وقت میں جاتا رہنا۔ رحلت کا وقت قریب پہنچنا۔ مُنہ زرد و بے رونق ہو جانا ؎

مُردنی پھر گئی مُنہ پر مرے جنکی خاطر رنگ رُو کیا وہ پڑے پھرتے ہیں چمکائے ہوئے (جرأت)

پھر گئی مُنہ پر ترے بیمار کے کیا مُردنی رنگِ رُو تغیر کچھ اب اُسکے غمخواروں کا ہے (〃)

یہ جبکہ نہیں ہوا اُسے مُجھ پہ کوئی مرتا ہے تو میرے مُنہ پہ نہ کیوں مُردنی بھلا پھر جائے (〃)

مُنہ پر مُردنی چھانا۔ ل۔ فعل متعدی :۔ (دیکھو مُنہ پر مُردنی پھر جانا) ؎

ننند تو فراق میں ہم ہوں لیکن چھائی ہوئی مُنہ پہ مُردنی ہے (اسیر)

بزم میں سے اب تو چل اے رشکِ صبح شمع کے مُنہ پر پھری ہے مُردنی (رہبر)

مُنْہ

مُنْہ پر مُنْہ رکھنا - فعل متعدی :- رُخسارہ پر رُخسارہ رکھنا - گال پر گال رکھنا + [1]

مُنْہ پر مہتاب چھٹنا - ۱ - فعل لازم :- مُنْہ فق ہونا - مُنْہ پر ہوائی چھٹنا - مُنْہ زرد یا سفید پڑنا - خوف یا شرم سے مُنْہ کا رنگ پھیکا پڑ جانا ؎

ذکرِ جفائے حُسن بڑھا یا وصال میں — مہتاب اُنکے مُنْہ پہ چھٹی انفعال میں (صابر)

مُنْہ پر مُہر کر دینا یا کرنا - ۱ - فعل متعدی :- مُنْہ سی دینا - مُنْہ بند کر دینا - مُنْہ کو قفل لگا دینا - بولنے سے روک دینا - بولنے کی ممانعت کر دینا - چُپ رہنے کا حکم دینا - خاموش کرنا - ساکت کرنا ؎

اِس غزل سنے اک پری پیکر کی انگوٹھی اُتار — کی دہانِ سعدیِ شیراز و خاقانی پہ مُہر (انشا)

مُنْہ پر مُہر لگا دینا - ۱ - فعل متعدی :- مُنْہ پر قفل لگا دینا - مُنْہ سی دینا - بولنے سے روک دینا - سکوت و خاموشی کا حکم لگا دینا - بات کرنے نہ دینا - بولنے کا حکم نہ دینا ؎

آکے آواز اپنے جب در پر سُنا جاتے ہو تم — مُنْہ پہ میرے مُہرِ خاموشی لگا جاتے ہو تم (جرأت)

میں جو بیٹھا ہُوں سُنکے بس خاموش — اُسنے جانے کی کیا سُنا دی ہے
بوسۂ خالِ لب نے جس بُت کے — مُہر مُنْہ پر مرے لگا دی ہے } (قطعہ بحیت)

مُنْہ پر مُہر لگنا یا ہونا - ۱ - فعل لازم :- مُنْہ پر قفل لگنا - مُنْہ سیا جانا - سکوت ہونا - خاموش ہونا

بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خُمِ مے کی طرح ہم — پر کیا کریں کہ مُہر ہے مُنْہ پر لگی ہوئی (ذوق)

مے کشی کیا ہو کہ عکسِ طوقِ قُمری ساقیا — ہے دہانِ شیشۂ سروِ گلستاں پر یہ مُہر + (نصیر)

مُنْہ پر ناک نہ ہونا - ۰ - فعل لازم :- لاج نہ ہونا - شرم نہ ہونا - حیا نہ ہونا - غیرت نہ ہونا - ننگ و ناموس کا پاس نہ ہونا - ترلج ہونا - بے غیرت ہونا - بے حیثیت ہونا - بے شرم ہونا - جیسے مُنْہ پر ناک نہ ہوتی تو عورت گُوہ کھاتی ؎

آگئے اُس گُل کے دعوئ خوشبو — باغباں گُل کے مُنْہ پہ ناک نہیں (ناسخ)

مُنْہ پر نُور نہ ہونا - ۱ - فعل لازم :- چہرے پر رونق نہ ہونا - چہرے کا بے رُوپ ہونا - چہرے کی شادابی اور تازگی کا جاتا رہنا ؎

بزم میں جو ترا ظہور نہیں — شمعِ روشن کے مُنْہ پہ نُور نہیں (میر)

مُنْہ پر نہ رکھنا - فعل متعدی :- (۱) زبان پر نہ رکھنا - ذرا نہ چکھنا + ذائقہ معلوم نہ کرنا - کسی چیز کو بدمزہ ہونے یا طبیعت کے ناساز ہونے کے سبب کھانے کے واسطے مُنْہ تک نہ لیجانا ؎

تلخکامی کار ہا بعدِ فنا بھی یہ اثر — اُستخواں کو مرے مُنْہ پر نہ ہُما نے رکھا (ذوق)

(۲) سامنے نہ کہنا - برُو نہ کہنا - رُو برُو نہ کہنا +

مُنْہ پر نہ کہنا - فعل لازم :- رُو برُو نہ کہنا - سامنے نہ کہنا - بچشم بیان نہ کرنا - بالمواجہ عرض نہ کرنا ؎

غیر کا حال چھپائے سے کوئی چھپتا ہے — گر کسی وجہ سے میں آپکے مُنْہ پر نہ کہوں (داغ)

مُنْہ پر ہاتھ پھروانا - ۰ - فعل متعدی :- (بازاری) گالوں یا رُخساروں کا مساس کرانا - چوماچاٹی کرانا +

مُنْہ پر ہاتھ پھیرنا - ۰ - فعل متعدی :- (۱) بدلہ لینے اور موقع پر سمجھ لینے کا اشارہ کرنا - جتانا اور آگاہ کرنا - کہ انشاء اللہ سمجھونگا ؎

مُنْہ پہ پھیر ہاتھ اپنا دلا محفل میں — کس سے کہتا ہے وہ ہر بار بھلا یاد رہے (جرأت)

وُہیں ہاتھ کو پھیر اپنے وہ مُنْہ پر بولا — سمجھونگا بھلا تجھسے میں انشاء اللہ (انشا)

(۲) معشوق کے گالوں پر محبت یا عشق کے باعث ہاتھ لگانا +

مُنْہ پر ہاتھ رکھنا - ۰ - فعل متعدی :- بولنے سے روکنا - بات نہ کرنے دینا - مُنْہ بند کرنا - دُوسرے کا ہاتھ سے مُنْہ دبانا تاکہ کوئی بات زبان سے نہ نکلے ؎

اتنہ اللہ بدگمانی شکوہ ہائے غیر کی — حالِ دل کہنے نہ پایا ہاتھ مُنْہ پر رکھدیا (ظہیر)

مُنْہ پر ہوائی یا ہوائیاں اُڑنا یا چھوٹنا - ۱ - فعل لازم :- مُنْہ فق ہونا - وحشت صدمے یا خوف یا نقاہت کے باعث چہرے کے رنگ کا متغیر ہو جانا - مُنْہ سفید پڑ جانا - مُنْہ زرد ہو جانا + سٹّی بھولنا - چوکڑی بھولنا - حواس باختہ ہونا - گھبرا جانا - جھجک رہجانا - بھوچکا ہو جانا - پریشانی برسنے لگنا -

مصرعۂ محنت ؎ کیوں حسد دل سے اُٹتی ہیں مُنْہ پر ہوائیاں ؎

گو اُس رُخِ مہتابی سے واں چاندنی چھٹکی — یاں رنگِ شکستہ سے چھٹی مُنْہ پہ ہوائی (میر)

جمبل کے مُنْہ پہ اُڑنے لگی ہیں ہوائیاں — صیاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا (دیا شنکر نسیم)

فلک کے مُنْہ پہ لگیں شب ہوائیاں اُڑنے — ملا جو نامہ یہ تیرِ شہاب سا چمکا + + (ظفر)

تھی جو نالے کی سرِ چرخ رسائی شب کو — مُنْہ پہ مہتاب کے چھُٹتی تھی ہوائی شب کو (حکمت)

مُنْہ پر ہوائی یا ہوائیاں پھر جانا - ۱ - فعل لازم :- کسی صدمے خواہ نقاہت یا خوف کے باعث چہرے کے رنگ کا متغیر ہو جانا ؎

خورشید رُو نے جس گھڑی آنکھیں کھولیاں — مہتاب کے بھی پھر گئیں مُنْہ پر ہوائیاں (ہدایت)

مُنْہ پر ہوائی یا ہوائیاں چھوٹنا - ۱ - فعل لازم :- دیکھو مُنْہ پر ہوائی یا ہوائیاں پھر جانا ؎

سامنے سے تیرے ہے رنگِ مُدّعی اُڑتا — ماہتاب کے مُنْہ پر بھی چھوٹتی ہوائی ہے (آتش)

مہ کے مُنْہ پر ہوائیاں چھوٹیں — چاندنی میں اگر وہ آ بیٹھے (رند)

آہِ سوزاں دلِ پُر داغ سے کھینچوں میں اگر — اِک ہوائی ابھی مہتاب کے مُنْہ پر چھوٹے (بحر)

غم نے کی دل سے کچھ ادائی سی — مُنْہ پہ چھٹنے لگی ہوائی سی + + (شوق)

تھا ہمکنار مجھسے جو شیریں وہ ماہرو — چھوٹی عدو کے مُنْہ پہ ہوائی تمام رات (رشید)

[1] دہن پر دہن رکھنا - دہن سے دہن مِلانا ؎ مُنْہ پہ مُنْہ رکھا تو بولے کیا خوب + چلے مُنْہ اپنا تو بنوا لیجئے آپ (مصحفی)

مُنہ پڑنا - ہ - فعل لازم :- (۱) حوصلہ پڑنا - جُرأت ہونا - ہیاؤ پڑنا - جیسے اُنکے سامنے مُنہ نہیں پڑتا کہ کچھ جواب دیں ؎

اُن کے آگے بہت بنایا مُنہ کہنے کو کچھ پڑا نہ میرا مُنہ + + (کیفی)

وہ جو ہر بات میں مُنہ توڑ کے دیتا ہے جواب اُسکے آگے نہیں پڑتا ہے غمخوار کا مُنہ (مرزا صابر)

(۲) زبان زدِ خلائق ہونا - چرچا ہونا - افواہ ہونا جیسے مُنہ پڑی بات چھپائے نہیں چھپتی (۳) مُنہ میں جانا - کھایا جانا - کھانے میں آنا - جیسے ہری کھیتی گیا بھن گائے - مُنہ پڑے جب جانی جائے (۵) کھانے کے کام میں آنا - کھانے کے صَرف میں آنا - جیسے اناج کے پھینکنے سے تو اچھا ہے جو کسی غریب کے مُنہ پڑ جائے (۶) مشہور ہونا - الم نشرح ہونا +

مُنہ پڑی - ہ - صفت :- زبان زدِ خلائق - مشہور خاص و عام ؎

صورتِ شکوہ میاں مُنہ پڑی خرابی ہے کہاں تلک کوئی اپنی زباں کو بند کرے (مصحفی)

مُنہ پسار کر دوڑنا - ہ - فعل لازم :- کسی چیز کے کھانے یا لینے کی خواہش میں مُنہ کھول کے دوڑنا - مُنہ پھاڑ کر دوڑنا ؎

کھلے نہیں لبِ سوفار میری جانب کر لہو کے پیاسے وہ دوڑے ہیں مُنہ پسار کر (ظفر)

مُنہ پسار کر رہ جانا - ہ - فعل لازم :- ہکا بکا رہ جانا - حیران رہ جانا - مُنہ پھاڑ کر رہ جانا - مُنہ کھول کر رہ جانا - متحیر ہو جانا - کسی چیز کی آرزو میں تکتے رہ جانا +

مُنہ پسارنا - ہ - فعل لازم :- کسی چیز کے کھانے یا لینے کو مُنہ پھیلانا - طمع کا مُنہ کھولنا - مُنہ پھاڑنا - لالچ کرنا - رال ٹپکانا - لوبھ کرنا - حرص کرنا - خواہش کرنا ؎

اے صدف کیوں مُنہ پسارے ہے کہ اُس رزّاق کو
ہے جہاں پہنچانا آب و دانہ وہاں پہنچے ہی گا } ظفر

شیریں لبوں کے اُوپر دال اپنی ٹپکتی بوسہ کا نام سُنکر ہم مُنہ پسارتے ہیں (آتش)

مُنہ پکڑنا - ہ - فعل متعدی :- مُنہ بند کرنا - بولنے سے روکنا - بولنے نہ دینا جیسے مارنے کے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں کہتے کا مُنہ نہیں پکڑا جاتا +

مُنہ پھاڑنا - ہ - فعل لازم :- (۱) مُنہ کھولنا - زبان پر بات لانا - بولنا ؎

ظفر انشائے اُلفت پر نہ تھا مُنہ پھاڑنا اچھا جیا کا پردہ کیوں مُنہ پر سے ناداں کھینچ کر پھاڑا (ظفر)

(۲) مُنہ بانا - مُنہ پسارنا - دانت نکوسنا - مُنہ پھیلانا - کھسیانی ہنسی ہنسنا - اپنی بیوقوفی پر ہنسنا - (۳) زبان درازی کرنا - زبان ہلانا +

مُنہ پھٹ - ہ - صفت :- (۱) مُنہ چھٹ - مُنہ زور - بد لگام - مُنہ کا چھوٹا - زباں دراز - بیہودہ گفتار - دریدہ دہن - بد لحاظ - دہاں دریدہ - مطلق اللسان وہ شخص جو بیباکانہ گفتگو کرے اور جو کچھ مُنہ میں آئے بلا حفظِ مراتب کہدے نہایت بد تہذیب - بد زبان ؎

یکے رہ جائیگی اپنا سا دمِ گفتار مُنہ گل ہے مُنہ پھٹ مت لگالے عندلیب زار مُنہ (نکہت)

بطیفہ بن کے جو چین سے سوگیا امکاں کبھی دبے نہ وہ شہزادیوں سے ہے مُنہ پھٹ (انشا)

تُو تُو میں میں کرو نہ اُس سے شیخ رند میخوار ہے بہت مُنہ پھٹ (مجروح)

(۲) موقع بے موقع بولنے والا - بڑا بولنے والا +

مُنہ پھٹنا - ہ - فعل لازم :- چونے یا ترشی کی تیزی سے مُنہ کا شق ہو جانا مُنہ میں چیریں پڑنا +

مُنہ پھرانا - ہ - فعل متعدی :- (ٹپا تا محاورہ ہے) اعراض کرنا - صورت سے بیزار ہونا - رُخ نہ دینا - بیرُخی کرنا +

جب آئینہ سے اُسنے مُنہ اپنا پھرایا آئینہ جب سے دیدہ بے نُور ہو گیا (مصحفی)

مُنہ پھر جانا - ہ - فعل لازم :- (۱) مُنہ کا ٹیڑھا یا کج ہو جانا - مُنہ کا خمیدہ ہو جانا - ضربِ تپانچہ یا تھپڑ سے مُنہ کا خم کھا جانا (۲) لقوہ ہو جانا - لقوے کا آزار ہو جانا - (۳) رُخ سامنے نہ رہنا - رُخ پھر جانا - مُنہ کا سامنے نہ ٹھیرنا - مُنہ پلٹ جانا - سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لانا - رُوگرداں ہو جانا - سامنے سے ہٹ جانا - شکست کھا جانا - بھاگ جانا - کچیا جانا ؎

عشق کے میدان میں رستم کا مُنہ پھر جائیگا تیغِ غم کے سامنے ضیغم کا مُنہ پھر جائیگا
ہوگا وہ افروختہ جبدم تو اُسکے رُوبرو ہے ظفر کیا تیرِ اعظم کا مُنہ پھر جائیگا } ظفر

پھرتا ہے سیلِ حوادث سے کوئی مردوں کا مُنہ شیر سیدھا تیرتا ہے وقتِ رفتن آب میں (ذوق)

سخت جانی دیکھنا میری کہ فرطِ شرم سے
پھر گیا سفاک کا مُنہ بھی دمِ خنجر کے ساتھ } نواب سعید الدین احمد خاں صاحب طالب دہلوی

(۴) اُکتا جانا - سیر ہو جانا - اکتا جانا - جی بھر جانا - خواہش نہ رہنا - طبیعت کی سیری کے سبب مُنہ نہ چلنا ؎

کھائیگا ہمکو کہاں تک غمِ فرقتِ جاناں کا غم دیکھ لینا کھاتے کھاتے غم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

ایسی شیرینی کبھی قندِ مکرّر میں نہیں بوسہ ہائے لب سے مُنہ اے یار جانی پھر گیا (رق)

(۵) دھار مُڑ جانا - نوک مُڑ جانا - دمِ تیغ کا خم کھا جانا ؎

سخت جانی تُونے شرمندہ کیا قاتل سے آ کے وقتِ کُشتن پھر گیا مُنہ یار کی تلوار کا (مُنشی)

پھر گئے ہیں معرکوں میں مجھسے تلواروں کے مُنہ سخت جانی نے مری توڑے ہیں خنجر سیکڑوں (آتش)

قتل تو کرتا ہے مجھکو پر میں ہوں برگشتہ بخت خوف یہ ہے مُنہ نہ پھر جائے تری تلوار کا (ظفر)

مُنہ

نہیں آساں تڑپتے دیکھ سکنا ہمسے بسمل کا 	یہی باعث ہے جو مُنہ پھر گیا شمشیرِ قاتل کا (غافل)
پھیرینگے مُنہ نہیں اے شعلہ خُو ہم سخت جاں 	بلکہ تیری تیغِ آتش دم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۶) التفات نہ رہنا۔ توجہ نہ رہنا۔ اور طرف خیال ہو جانا۔ دُوسری طرف دھیان لگ جانا۔ خیال بٹ جانا ؎

حُبِّ دُنیا نے جہاں مارا طمانچہ حرص کا 	حق کی جانب سے وُہیں آدم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۷) بے رُخ ہو جانا۔ رُخ بدل جانا۔ نظر بدل جانا۔ نظر ٹیڑھی ہو جانا ؎

مُنہ لگیگا جام کس اور جو لگے گا تیرے مُنہ 	تو اگر پھیریگا مُنہ عالم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۸) سمت بدل جانا۔ دِشا بدل جانا۔ جانب یا پہلو پلٹ جانا۔ رُخ پھر جانا ؎

دیکھ لینگے لوگ تیرے قبلۂ رُو کی طرف 	گو ہیں بھی عاشق بیدم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

مُنہ پھلا کر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سُجا کر بیٹھنا۔ مُنہ تھتھا کر بیٹھنا۔ ناراض اور خفا ہو کر بیٹھنا۔ گال پھلا کر بیٹھنا خفگی کی علامت ظاہر کرنا ؎

بیٹھا ہے مُنہ پھلائے آتا نہیں سخن میں 	کیا گھنگنیاں بھری ہیں اُس شوخ کے دہن میں (مصحفی)

مُنہ پھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُنہ سُجانا۔ مُنہ تھتھانا۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔ خفگی کی علامت ظاہر کرنا۔ گال پھلا کر بیٹھنا۔ خفگی کا اظہار کرنا +

مُنہ پھوڑ کر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ بے شرم ہو کر۔ بے غیرت بنکر۔ بے حجابانہ۔ بیحیائی سے + آزادانہ۔ بے باکانہ +

مُنہ پھوڑ کر کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بیحیائی یا بے غیرتی سے کہنا۔ بے محابا اور بے تحاشا کہنا۔ بے شرم ہو کر کہنا۔ شرم اُٹھا کر کہنا۔ بیحجابانہ کہنا۔ رازِ پوشیدہ کو ظاہر کرنا اور زمانہ کی کچھ شرم وحیا نہ کرنا۔ آزادانہ اور بیباکانہ کہنا ؎

تو نے گُل کو سرِ بکھا جب چمن میں توڑ کر 	میں بھی حاضر ہُوں کہا غُنچہ نے یہ مُنہ پھوڑ کر (ذوق)

مُنہ پھوڑ کر مانگنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بے شرم بنکر مانگنا۔ بے غیرت بنکر طلب کرنا۔ بیحیائی سے طلب کرنا ؎

پلادے کچھ تو اس خمیازہ کش میخوار کو ساقی 	طلب کرتا ہے یہ مُنہ پھوڑ کر اپنا جامِ سے (بحر)

مُنہ پھُولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سُوجنا۔ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ مُنہ بننا ؎

گُل توڑ کر دیا دلِ بُلبُل کو کیا ہے خار 	پھُولا ہوا ہے غُنچہ کا مُنہ باغباں سے آج (امانت)

مُنہ پھیر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) رُخ پھیر دینا۔ چہرہ پھیر دینا۔ ہٹا دینا۔ مُنہ پرے کر دینا۔ مُنہ موڑ دینا ؎

سخت جانی نے مری پھیر دیا مُنہ دم میں 	مل کر کا کر کے اگر خنجرِ فولاد آیا + + (امانت)

(۲) جی بھر دینا۔ سیر کر دینا۔ طبیعت ہٹا دینا۔ جھکا دینا (۳) مغلُوب کر دینا۔ ہٹا دینا۔ پس پا کر دینا +

مُنہ

مُنہ پھیر کر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُنہ موڑ کر بیٹھنا۔ پیٹھ موڑ کر بیٹھنا۔ پُشت گردانیدن کا ترجمہ ؎

وصل میں تعلیم ضبطِ شوق کا انداز ہائے 	بیٹھنا مُنہ پھیر کر اُسکا وہ شرمائے ہوئے (زکی)

مُنہ پھیر لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رُوگرداں ہو جانا۔ مُنہ موڑ لینا۔ رُوگردانی کر لینا۔ اعراض کرنا۔ ناراض ہو جانا۔ رُخ بدل لینا ؎

کاہے کو یہ انداز تھا اعراضِ بُتاں کا 	ظاہر ہے کہ مُنہ پھیر لیا ہمسے خدا نے (میر)
اب آکے بُڑھاپے نے کیا ہائے یہ اندھیر 	جو دَوڑ کے ملتے تھے سو اب بیٹھے ہیں مُنہ پھیر (نظیر)

مُنہ پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) اعراض کرنا۔ کنارہ کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ رُوگرداں ہونا۔ مُنہ موڑنا + کج ادائی کرنا۔ بیوفائی کرنا۔ آنکھ چُرانا۔ بے اعتنائی کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ بیمروّتی کرنا + کشیدہ ہونا۔ کُند ہونا۔ دھتا کرنا۔ چُھترا ہونا ؎

مُنہ نہ پھیرا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے 	سچ تو یہ دو بھی تُربت ہوتے ہیں مرنے والے (داغ)
وہ پھیرے خشم سے مُنہ یا غضب سے پھیرے آنکھ 	نگاہ نہ ڈال کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے (ظفر)
وفا سے ہم نہ باز آئے جفا سے تُمنے مُنہ پھیرا 	ہمیں پھر باوفا نکلے تُمہیں پھر بیوفا نکلے (ظہیر)
قتل سے میرے عبث قاتل پھرا 	اُسنے مُنہ پھیرا ہمارا دل پھرا + (سودا)
ڈر ہے مُنہ پھیرے وہ دم ذبح نہ خنجر اُسکا 	پڑھ کے ہم سُورۂ اخلاص کو دم کرتے ہیں (داغ)
یہ ظلم کیا اور کہ وہ تیغ تغافل 	مُنہ پھیر گئی عاشقِ گردن زدنی سے (مصحفی)

(۲) انکار کرنا۔ ہٹنا۔ پھرنا ؎

کس ستم سے تیرے پھیرا ہم نے مُنہ 	کہ رہا ہے اوستم ایجاد کیا + + (نسیم)
نہ ہم پھیرینگے ہزار آپ ہمسے مُنہ پھیریں 	تُمہیں ہے سہل ہمیں بیوفائی مُشکل ہے (آتش)

(۳) بیزار ہونا۔ مُتنفر ہونا۔ ناراض ہونا۔ کشیدہ ہونا +

مُنہ پھیلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ پسارنا۔ مُنہ کھولنا۔ مُنہ بانا۔ دہن فراخ کرنا۔ (۲) زیادہ مانگنا۔ زیادہ طلبی کرنا۔ بہت لالچ کرنا۔ زیادہ طمع کرنا۔ زیادہ مانگنے پر اڑنا۔ جیسے اُسکے اچھا ہوتے ہی سب سیانوں ملانوں کی چڑھ بنی ہر ایک اپنی اپنی شیخی بگھارنے اور مُنہ پھیلانے لگا (چتر بھنیلی)

(۳) زیادہ قیمت مانگنا۔ دام چڑھانا۔ مول بڑھانا۔ گراں کرنا +

مُنہ پھیلائے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مانگنے اور لینے کے واسطے تیار رہنا۔ مُنہ کھولے بیٹھنا۔ مُنتظر رہنا۔ خواہشمند رہنا جیسے (جبتک سنان دل ٹھونک نہ لے کیونکر ہاں کرے۔ دُوسرے دُنیا کے لوگ نہ کہیں گے کہ ایسی بیٹی دو بھر تھی کہ ذرا سے مُنہ چھواتے ہی جھونک دیا سچ سچ تم مُنہ پھیلائے بیٹھے تھے) (چتر بھنیلی) +

منہ

مُنہ پیٹ پیٹ لینا - ف - فعل متعدی - (۱) نہایت غصے یا افسوس کی حالت میں اپنے مُنہ کو طمانچوں سے لال کرنا - سر پیٹ پیٹ لینا ؎

منہ میرے پیٹ پیٹ لیا شب کو رات عطر ۔ اُوا یا اُنکے گال پہ کھنا جو گال کا (ظفر)

منہ پیٹ پیٹ لینگی جائے کہ لیکے ال ۔ بیٹھا کیا چھپا اور تغافل شعار منہ ۔ (جرأت)

مُنہ پیٹنا - ف - فعل متعدی - اپنے منہ پر طمانچے مارنا - اپنے ہاتھ سے تھپڑ لگانا - حالت غصہ یا افسوس میں یہ کیفیت ہوتی ہے ؎

جس منہ پیٹتا ہوں ہٹ سب کہتے ہیں ۔ بھولی بھولی باتیں وہ پیارا یاد آتا (اختلاط مند)

مُنہ تک آنا - ف - فعل لازم - (۱) لب تک آنا - ہونٹوں تک آنا + زبان تک آنا - (۲) کناروں تک بھرنا - لبریز ہونا +

مُنہ تک بھرنا - ف - فعل متعدی - (۱) تا بہ لب پُر کرنا - منہا منہ بھرنا - لبالب بھرنا - گلے تک اٹانا (۲) پُر ہونا - اٹا معلوم ہوتا جیسے منہ تک کہ ہوا ہے +

مُنہ تک جگر آنا - ف - فعل لازم - دم الٹنا - دم گھبرانا - منہ کو کلیجا آنا ؎

منہ سے عشق میں کوئی یوں کہتا ۔ تک آہ منہ تک تو آئے لگا + (امیر)

مُنہ تکنا - ف - فعل لازم - (۱) چہرے کی طرف نظر کرنا - صورت دیکھنا - منہ دیکھنا - منہ کی طرف گھورنا ؎

تیرا ہی منہ تکے ہے کیا جانئے کر تو خط ۔ کیدم خط سبز تو نے آئینے کو دکھایا (امیر)

(۲) کسی بات کے سننے یا اجازت ملنے کا انتظار کرنا - منتظر جواب رہنا (۳) حسرت سے دیکھنا - ارمان بھری نگاہ سے دیکھنا - نگاہ تاسف سے نظر کرنا - ماولا آنا - بے بسی اور بیکسی سے نظر کرنا - حسرت و یاس سے دیکھنا ؎

اُسکی محفل میں بے کسی سے کل ۔ تکتا مجروح تھا ہر ایک کا منہ (مجروح)

لب گو ہزاروں وا ہونگے جب عرض شفا کو ۔ تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منہ ۔ کار (شہیدی)

فرغ یک وہ بھی کرتے ہے انکو راز و نیاز ۔ اور ایک ہم ہیں کہ منہ تکتے ہیں زمانے کا ر(فیض دہلوی)

کوئی پٹی پہ سر پٹکنے لگا ۔ کوئی حسرت سے منہ کو تکنے لگا (شوق)

(۴) بھوچکا ہو کر دیکھنا - حیران و ششدر ہو کر نظر کرنا - ہچک رہ جانا - تعجب کی نظر سے دیکھنا - جیسے منہ تکتا کا تکتا رہ گیا - یہ خبر سنتے ہی منہ تکتا رہ گیا ؎

تو حیرت زدہ چپکا پڑا تکتا ہے منہ سب کا ۔ تکتا منہ سے وہ ہاں ہے تکتا منہ جو ٹھونکے (ظفر)

صورت لیتا رہا آئینہ رُخ کے ۔ مری حیرت مرے منہ کر تکا کی (ظہیر)

(۵) جواب نہ بن پڑنا - لاجواب ہو جانا - (۶) تعجب سے دیکھنا - اچنبے سے دیکھنا ؎

سالک جو کوئی عشق میں تجکو برا کہے ۔ تکتا ہوں منہ کو اور یہ کہتا ہوں ہاں درست (سالک)

مُنہ تمتمانا - ف - فعل لازم - بخار یا غصے کے سبب چہرہ سرخ ہو جانا +

مُنہ تو دیکھو - ف - محاورہ - طنزاً صورت تو دیکھو اپنے دعوے اور ارادہ کے موافق پہلے اپنے منہ کو تو دیکھ لو + دل میں قائل تو ہو لو + یہ قابلیت تو پیدا کر لو - اس قابل تو ہو جاؤ - یہی منہ ہے؟ یہی صورت ہے - اسی منہ سے یہ کام کرو گے - ایسا ہی - کیا مجال - کیا تاب - کیا طاقت - کیا حوصلہ تمہاری کیا حقیقت ہے) + ؎

مجھ سے اعیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں ۔ منہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں (انشا)

صورت حال دو عالم منکشف کی دیں نہ آ ۔ منہ تو دیکھو یوں بنائیگا اسکو آئینہ (ناسخ)

منہ تو اب پڑتے تم نہ پیش نظر ہیں یاں ایسا ۔ منہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خاں ایسا (نصیر)

آئینہ دیکھکے کو سب سے نرالا نکلا ۔ منہ تو دیکھو یہ بڑا اپنے والا نکلا (ظفر)

آئینہ گھورنے کو سب سے نرالا نکلا ۔ منہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا (وصال)

اسکی آنکھوں کو دیکھیں اے جوشش ۔ منہ تو دیکھو ہست اب شوروں کا (جوشش)

تیرے ہاتھوں سے بھی حیراں ہے سدا آئینہ ۔ منہ تو دیکھو جو کرے مجھسے نظارا ہے مزہ + (ظفر)

تصویر اسکی کھینچے مانی کا منہ تو دیکھو ۔ نقشہ ہی اور ہے وہاں تصویر یاد رہی ہے (ر...)

چاند کے اوپر نہیں پڑتی کسی صورت خاک ۔ منہ تو دیکھیں لیکے یوسف کے برادر آئینہ (آتش)

مُنہ تو دیکھئے - ف - محاورہ - دیکھو (منہ تو دیکھو) پہلے اس لائق تو ہو جائیے ذرا قابلیت تو پیدا کر لیجئے ؎

میں اور تجھ سے بات کہوں منہ تو دیکھئے ۔ جی میں کر رہا ہے خیال محال تو (انشا)

مُنہ توڑ کے جواب دینا - ف - فعل متعدی - دندان شکن جواب دینا - آزادانہ جواب دینا - بے باکانہ جواب دینا - بے لاگ جواب دینا - صاف جواب دینا ؎

وہ جو ہر بات میں منہ توڑ کے دیتا ہے جواب ۔ اسکے آگے نہیں پڑتا مرے غمخوار کا منہ (صابر)

مُنہ توڑنا - ف - فعل متعدی - (۱) منہ میں ضرب لگانا +

مُنہ مسل ڈالنا - ف - فعل متعدی - (۱) دانت جھاڑ دینا (۲) دندان شکن جواب دینا + منہ کچل دینا +

مُنہ تھتھانا - ف - فعل لازم - منہ سُجانا - تیوری چڑھانا - منہ پھلانا - رنجیدہ خاطر اور آزردہ دل ہو کر خفگی کی صورت بنانا - چیں بجبیں ہونا - ہونٹوں کو لٹکا دینا - لب فروہشتن، یا لفچ انداختن کا ترجمہ - جیسے اگر میاں نے پوچھا کہ ابھی تو یہ چیز آئی تھی کیا ہوئی تو قہر آگیا - پھر جو منہ تھتھا کے اٹوائی کھٹوائی لیکے پڑیں تو اب منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں (شگفتہ سہیلی) ؎

غمگیں نہ ہو حسن تو یہ ناز ہے تجھی پر ۔
یوں اور کے تو آگے وہ منہ تھتھا کے بیٹھے } (میر حسن)

شب کو آئے جو میرے گھر رنگیں　　منہ چھپا کر میں بولی اِس ڈھب سے } تعلّہ رنگین
خیر سے جاؤ یہاں سے اپنے گھر　　دشمنوں کو بخار ہے شب سے

مُنہ تھکنا یا تھکا جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ منہ دُکھنا ۔ منہ کو تکلیف ہونا ۔ نزاکت کے مارے بولتے ہوئے تکلیف ہونا ۔ منہ دُکھا جانا ۔

وصل کا وعدہ بھی ہو سکتا نہیں ہے نازنیں　　منہ تھکا جاتا ہے کیا اقرار فرماتے ہوئے (صبا)

مُنہ ٹیڑھا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) منہ بنانا ۔ منہ بگاڑنا ۔ بیزرخ ہونا ۔ خفگی کی صورت بنانا ۔ تیوری چڑھانا ۔ تیوری پر بل ڈالنا جیسے تم سیدھے منہ سے بولو تو دوسرا کیوں ٹیڑھا منہ کرے (۲) منہ پھیر دینا ۔ منہ میں خم ڈالدینا جیسے اب کے بولا تو منہ ٹیڑھا کر دونگا + (تو ۔ ب)

مُنہ جوڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (عو) (۱) گھسر پھسر کرنا ۔ کانا پھوسی کرنا + چپکے چپکے چرچا کرنا + ذکر اذکار کرنا ؎

سبھی منہ جوڑتے ہیں اب ظفر کو دیکھ محفل میں　　کھولتے کیا کیا ہے کسیکا بندہ جاتا ہے (ظفر)
میری بدنامی بہم بوسہ زنی اعدا کو ہے　　سیکڑوں منہ جوڑتے ہیں کوچہ و بازار میں (صابر)

جیسے بیاہ مانگتے تو مانگ آئیں مگر اب سٹ پٹائیں کہ دو پیکیاں سے آدھا جوتیا رہی ہو وار دغہ کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے ایک ایک آپس میں منہ جوڑتا ہے کوئی کہتا ہے اچھی پہلے روپے کا توفکر کر لیا ہوتا) (چتر پہیلی) + (۲) گلہ شکوہ کرنا ۔ طعنہ مہنا دینا ۔ جیسے انہیں کو تکوں سے تو لوگ منہ جوڑتے ہیں ۔ (۳) غیبت کرنا ۔ بدگوئی کرنا +

مُنہ جُھٹالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ برائے نام کھانا ۔ بطور نام منہ ذرا سا چکھنا ۔ نام گنانے کو کھانا ۔ کھانا کھانے کا نام کرنا ۔ صرف منہ جھوٹا کر لینا ۔ جیسے کچھ کھایا نہ پیا منہ جھٹال کر کھڑے ہو گئے +

مُنہ جھٹک جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ منہ نکل آنا ۔ منہ اُتر جانا ۔ چہرہ سُت جانا ۔ چہرے پر لاغری و ناتوانی کا نمایاں ہو جانا ۔ دُبلا پڑ جانا ؎

کسی کے سر میں ہوا ورد میرا منہ جھٹکا　　کسی کے پاؤں میں موچ آئی ہے سر پٹکا (آتش)

مُنہ جُھلسنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) منہ کو لوکا لگانا ۔ منہ کو جھلس دینا ۔ منہ کو آگ لگانا ۔ منہ کو جلانا ۔ منہ کو جھلسنا ۔ منہ کو جلا کر سیاہ کرنا ؎

جگر کو ضبطِ اشکِ گرم نے جو شعلہ رو جھلسا　　تو آہِ عرش رس نے برق کا گردوں پہ منہ جھلسا (نکہت)
یاں تک عدو زمانہ ہے مردِ دلیر کا　　جھلسے ہیں منہ شکار کیئے پر بھی شیر کا (ذوق)

(چونکہ شیر کی مونچھ کا بال کھا جانے سے آدمی مر جاتا ہے بس اِس سبب سے شیر کو مارنے کے بعد اُسکے منہ کو آگ میں جھلس دیا کرتے ہیں) (۲) لعنت بھیجنا ۔ تبرّا بھیجنا ۔ خاک نہ دینا ۔ سوکھا اُڑخانا ۔ جیسے میں اور میرا اَمِّس تیسرے کا منہ جھلس ۔ (ہندو عو) (۳) رشوت دینا ۔ گھونس دینا ۔ منہ بھرائی دینا جیسے دو چار روپے سے اِنکا بھی منہ جھلسو جو کام بنے ؎

بارے مستوں نے ہوشیاری کی　　دیکے کچھ محتسب کا منہ جھلسا (میر)

(۴) پاپ کاٹنا ۔ دے دلا کر فارغ ہونا ۔ قرضہ ادا کرنا چکانا ۔ نمٹانا ۔ جیسے اُس مہاجن کا بھی دے دلا کر منہ جھلسا +

مُنہ چاٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی کا منہ اپنی زبان سے صاف کرنا (۲) پیار کرنا ۔ چمکارنا پچکارنا ۔ (۳) خوشامد کرنا ۔ تلو تھو کرنا ۔ چاپلوسی کرنا + بڑا یا اعلےٰ سمجھنا + نازبرداری کرنا +

مُنہ چاہیئے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی ہمت اور حوصلہ مردانہ و دل رُستانہ لازم ہے ؎

دیکھے ہے یک نگاہ جسے غش ہو آئینہ　　منہ چاہیئے ہے اُسکے جو دو کش ہو آئینہ (نکہت)
بوسہ لینے کو تو منہ چاہیئے سچ کہتے ہو　　گلوگالی بھی غنیمت ہے جو امداد کرو (آشنا)

مُنہ چُپّول ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) چوما چاٹی ۔ پیار اخلاص ۔ جیسے لینا نہ دینا جھوٹوں منہ چپول (۲) بک بک ۔ بکواس +

مُنہ چِڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (اطفال شوخ و تنگ) (۱) دوسرے کے منہ کی نقل بدنمائی کے ساتھ کرکے اُسے کھجانا ۔ منہ بگاڑ کر اور ہونٹھ لٹکا کر دوسرے کو غصہ دلانا ۔ ہونٹوں کو کھولکر دانت دکھانا ۔ منہ کو ٹیڑھا بنگڑا بنا کر دوسرے کو چھیڑنا ۔ تمسخر کرنا ۔ روسئہ خاریدن کا ترجمہ کسی کے کلام کے نقل کرنے میں از روئے تحقیر و استہزا اپنے ہونٹوں اور ٹھوڑی کو حرکت دینا ۔ منہ بگاڑ کر چھیڑنا ؎

ایکبار جو وہ ہنسی میں کبھی منہ چڑائینگے　　ہم اپنے دل کا آئینہ اُنکو دکھائینگے (صابر)
مجھے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے کا لیاں صاحب　　زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا (آتش)
اے بلبل از روئے بے اثری تیری آہ سرد　　کیسا چڑا رہی ہے نسیمِ سحر کا منہ (دفتر)
کسیکا منہ چڑانا اور کسی کو بے تُکے کہنا　　سدھارے آپ جب ہم کو تب ہوئی قیامت ہے (جان)
بیٹھے جو آئینے میں بُلبُل کا منہ چڑایا　　ساقی نے کرکے قہقہہ قلقل کا منہ چڑایا (ے)
پری سے پھرے کے اوپر نہیں ہیں لہرانے　　یہ منہ چڑاتے ہیں گیسوئے یار گھونگٹ کا + (آتش)
گھڑی اک آن کا منہ چڑاتی ہے　　ہنسے دیتی ہے لوٹی جاتی ہے + (شوق)
قابو میں آگئے تو چکھائینگے ہم مزا　　اچھا سوال بوسہ پہ ہاں منہ چڑائیں آپ (حیدر)
آگے تو گالی دیکے زباں خوب صاف تھی　　اب منہ چڑا کے بگڑا ہے کیا آپ کا دہن (باقر)

وہ شوخی و شرارت وہ ہر اک کا منہ چڑاتا کدھر جاتا رہا اب ہائے کمبو بیا کس کے ہو (زیر سوز)
چڑاتا ہے مرا منہ جینے کسکو کچھ کہا یارو اے کوئی ترا شیطان تجھ میں آسمایا ہے (")
زبردستیاں اک طرف اور لو مرا منہ بھی آخر چڑا کر چلے ++ (")
غیر محصور ہنسے تو غیرت نے دہن زخم سے چڑایا منہ ++ (کیفی)
اُٹھایا جب سے تو نے چٹکیوں میں اسکو اے قاتل یہ زخم دل بھی ہنسکر منہ چڑاتا ہے نمک دان کا (داغ)
(۲) کسی کی تقلید کرنا اور اُس سے عہدہ برآنہ ہونا۔ نقل نہ اُتار سکنا۔ خاکہ اُڑانا۔ سوانگ بناتا۔ جھوٹی نقل اُتارنا۔ جھوٹی تقلید کرنا۔ پوری پوری تقلید نہ کرسکنا۔ خلافِ واقع نقل کرنا ۔

عشق بازی کا منہ چڑاتا ہے اب وہ موسم نہیں شباب نہیں (آزردہ)
ریختی کہنی اجی رنگیں کا یہ ایجاد ہے منہ چڑاتا ہے مُوا ایسا بیا کس واسطے (رنگین)
(۳) مضحکہ اُڑانا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحتی کرنا۔ رسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا ۔
اے یار و بے غیرتی اور دین کا دعوے دینداری کا اور دین کا بس منہ چڑاؤ (حالی)

منہ چڑھا۔ ہ۔ صفت:۔ سرچڑھا۔ گستاخ۔ بے ادب۔ وہ شخص جو کسی سے بہ گستاخی و بے ادبی اپنی نازبرداری کے سبب پیش آتا ہو +

منہ چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی کو گستاخ اور بے ادب بنانا۔ سرچڑھانا۔ (۲) مصاحب بنانا۔ مقرب بنانا۔ یار بنانا۔ منہ لگانا۔ (۳) منہ بنانا۔ منہ بگاڑنا۔ منہ تھتھانا۔ منہ سجانا۔ (۴) ناک چڑھانا۔ ناپسند کرنے کی علامت ظاہر کرنا۔ تیوری چڑھانا۔ تیوری پر بل ڈالنا۔ منہ بنانا +

منہ چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) منہ لگنا۔ مصاحب بننا۔ مقرب بننا۔ رفیق ہونا۔ یار بننا + منظورِ نظر ہونا ۔

کہا دیتے نہیں اک بوسہ بھی تم یہ کس کام آئے گا اے یار اخلاص
کہا منہ کیا چڑھے سر پر چڑھے تم مجھے بھاتا نہیں یہ پیار اخلاص } قطعۂ صابر

مد منہ تو چڑھے ہیں لیکن اکثر بات ہو جاتی اُدھر اونچی سے نیچی ہے اِدھر نیچی سے اونچی ہے (ظفر)
(۲) منہ ٹیڑھا ہونا۔ تیوری چڑھنا۔ منہ بننا۔ جیسے آج تو ناحق اُنکا ہم سے منہ چڑھا ہوا ہے (۳) سرچڑھنا۔ گستاخ بننا۔ بے ادب ہونا ۔

وہ بولے خالِ لب آئینے میں دیکھ تو اے زشیدی مرے اتنا چڑھا منہ (معروف)
میری طرح اُسے بھی ملا دے نہ خاک میں آئینہ اُس صنم کے بہت منہ چڑھے نہیں (صبا)
(۴) مقابل آنا۔ سامنے پڑنا۔ مقابل ہونا۔ سامنے آنا۔ سامنے ہونا۔ رُوکش ہونا۔ برابری کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ سنمکھ ہونا۔ مقابلے اور مجادلے سے پیش آنا۔ ہمسری کا دعوے کرنا۔ مساوات کا ادّعا کرنا +

ہمچو یار نے جس وقت بغل میں مارا جو چڑھا منہ اُسے میدانِ اجل میں مارا (ذوق)
منہ چڑھے تیغِ غمِ عشق کے کیا منہ ہے ترا بوالہوس تجھپہ کوئی ضرب پڑی خوب نہیں (")
منہ عاشقِ صادق کے نہ چڑھ واعظِ مکار ہر حال میں جو حال ہے رندانہ ہے اُسکا (نسیم)
منہ چڑھیں کیوں شہ مرے دارِ مژہ پر چڑھکر اب تو لو حضرتِ دل وقت کے منصور ہوئے (جرأت)
میرے ہوتے تیرے منہ چڑھتا ہے دیکھ ہے بڑا دنیا میں یہ گستاخ سرہنگ آئینہ (ناسخ)
تیغِ غم سے کسکا دل رستہ سپر میرا سا ہو وہ چڑھے منہ عشق کے جسکا جگر میرا سا ہو (ظفر)
منہ تھا کیا ماہ کا کوٹھے پہ ترے منہ چڑھتا مہر پُرنور نے بھی منہ نہ دکھایا ہوگا (")
جو تیرے ناوکِ مژگاں کے منہ چڑھا ہوگا تو چھاتی اُسکی مری طرح چھن گئی ہوگی (")
کیا منہ چڑھے کوئی تری تیرِ نگاہ کے دیکھے جی میں اُسے سہم رہ گئے (")
منہ کون چڑھے میری آہوں کے فغانوں کے برق آگے ہے شرمندہ ان شعلہ فشانوں کے (")
کیا تماشا ہے کہ منہ چڑھتا ہے تیرے آئینہ اور صورت دیکھکر حیران بھی جو ہے سو ہے (")
ظفر منہ کسکا میدانِ سخن میں منہ چڑھے تیرے کہ جو آتا ہے وہ اپنے چھپاتا منہ کو آتا ہے (ظفر)
ہر صبح منہ چڑھے ہے اس تندخو کے اُٹھکر کیا آہنی کلیجہ دیکھو ہے آرسی کا + (دمیر سوز)
آدمی میرے منہ چڑھیگا کیا بارہا دیو کو اُتارا ہے ++ (رند)
(۵) مشہورِ جمہور و زبان زدِ خاص و عام ہونا۔ زبان پر چڑھنا۔ زبان آشنا ہونا (۶) سر ہونا۔ درپے ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ مُصر ہونا۔ بضد ہونا ۔

طلبِ بوسہ پہ کیا کوئی چڑھے منہ اُسکے گالیوں پر وہ ستمگار اُتر پڑتا ہے + (ظفر)
ہم نہ کہتے تھے منہ نہ چڑھ اُسکے درد کچھ عشق کا مزا پایا + (درد)
(۷) منہ پر آنا۔ چہرے پر نمایاں ہونا ۔
درد و اندوہ میں ٹھیرا جو رہا میں ہی ہوں رنگ رو جسکے کبھی منہ نہ چڑھا میں ہی تو ہوں (میر)

منہ چکنا پیٹ خالی۔ ا۔ محاورہ:۔ منہ پر امیری ہے پیٹ میں چوہے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ ظاہر آراستہ باطن خراب۔ ظاہر میں درست اور باطن میں خراب و خستہ۔ خالی شیخی ہی شیخی جیسے دلی کے دیوالی منہ چکنا پیٹ خالی۔ (دیوالی وہ لوگ جنکا دیوالہ نکل گیا ہو) ۔

سفرہ چیں سے تو یوں ہمیں گالی منہ رکھیں چکنا اور شکم خالی + (سودا)
نہ جا ظاہر پہ زاہد کے کہ باطن کچھ نہیں اُسکا مثل مشہور ہے ہندی کہ منہ چکنا شکم خالی (ظفر)

منہ چلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) منہ ہلانا۔ منہ کو حرکت دینا۔ جبڑا ہلانا + جگالی کرنا۔ (۲) کھانا چبانا (۳) گھوڑے کا کاٹنا۔ منہ مارنا۔ منہ ڈالنا۔ منہ سے پکڑنا۔ جھنبوڑنا۔ پکڑنا۔ (۴) زبان چلانا۔ بدزبانی کرنا۔ گالیاں دینا +

منہ چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) منہ ہلنا۔ منہ کا گردش کرنا۔ منہ کا متحرک ہونا +

مُنہ چلانی ہونا (۲) کھاتے رہنا یا چرتے رہنا۔ نقل کرتے رہنا۔ ٹھنگیرے جانا جیسے مُنہ چلے سَتر بلا ٹلے۔ بکری کا سا مُنہ چلتا ہی رہتا ہے (۱) زبان چلنا۔ زبان درازی ہونا۔ جیسے کسی کا مُنہ چلے کسی کا ہاتھ۔ (۳) کہے جانا چُپکا نہ رہنا۔ خاموش نہ بیٹھنا۔ بک بک کئے جانا جیسے اِسکا مُنہ چلتا ہی رہتا ہے ذرا چُپکا نہیں بیٹھتا +

مُنہ چور۔ ہ۔ صفت:۔ لجانُو۔ شرماُو۔ حیا مند + شرمسار + نجادان۔ وہ شخص جو شرم و لحاظ سے کسی کے سامنے مُنہ نہ کرے + نظر چور۔ تک نظرا لوگوں کے ملنے اور گھر سے نکلنے میں پرہیز کرنے والا +

مُنہ چُوم کے چھوڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ذلیل و شرمندہ کرکے چھوڑ دینا کام نکال کے ٹرخا دینا ○

چُوس لیتے ہیں منہ سے زخمِ زبانِ پیکاں ۔ چھوڑ دیتے ہیں یہ مُنہ چُوم کے سوفاروں کا (داغ)

مُنہ چُوم لینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بوسہ لے لینا۔ چُوما لے لینا۔ بٹّی لے لینا ○

ہوگیا پرتوِ رُخسار سے کچھ اور ہی رنگ ۔ مینے مُنہ چُوم لیا اُسکے تماشائی کا (داغ)

(۲) نہایت سراہنا۔ کسی بات پر قربان ہوجانا۔ حد سے زیادہ خوش ہوکر تعریف کرنا۔ خوش گُفتاری کا قائل ہوجانا۔ خوشی کی یا عُمدہ بات سُنکر مُنہ چُوم لینے کو جی چاہنا۔ داد دینا ○

غزل ایک اور کہہ معروف ایسی ۔ کہ سُن کے چُوم لے جُرأت ترا مُنہ (معروف)

خدا مُنہ چُوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے ۔ زباں پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا (شہیدی)

مُنہ چُومنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) بوسہ لینا۔ چُوما لینا۔ بٹّی لینا۔ پیار لینا۔ جیسے مُنہ چُومتے ہی گال کاٹا یعنی پہلے ہی معاملے یا اختلاط میں نقصان پہنچایا ○

کُھل گیا بچّہ تیرا سارا حال ۔ پہلے مُنہ چُومتے ہی کاٹا گال + + (شوق)

یا شب خواب میں بوسہ تو وہ فتنہ لگا کہنے ۔ سند ہوتا نہیں مُنہ چُومنا سوتے میں غافل کا او نسیم (نسیم)

(۲) خوشی میں آکر پیار کرنا۔ گلے لگانا۔ چمٹانا ○

دیکھ آیا ہے جو چاند سا اُس سیمبر کا مُنہ ۔ اسقدر سے شوق چُومتا ہوں نامہ بر کا مُنہ (مختر)

(۳) سراہنا۔ داد دینا۔ تعریف کرنا ○

اُسکے کانوں تک گئی منّتِ احساں ہم ہوئے ۔ آج اپنے جی میں ہے مُنہ چُومیئے فریاد کا (نسیم دہلوی)

لے لیا بوسہ پاسِ قاتل کا ۔ یہ مُنہ چُوم اپنے بسمل کا + + (زکی)

مُنہ چُھپانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ پوشیدہ کرنا۔ مُنہ کو اوٹ میں کرنا چہرہ سامنے نہ کرنا + مُنہ ڈھکنا۔ مُنہ ڈھانکنا۔ پردہ کرنا + نقاب ڈالنا +

بیمارِ عشق رنجِ دمحن سے نکل گیا ۔ بیچارہ مُنہ چُھپا کے کفن سے نکل گیا (آتش)

تصویر میں بھوں اک پرنشیں کے ۔ یکیونکر بُتوں میں ہر اک سے چُھپا مُنہ (معروف)

کوئی ناامیدانہ کرتے نگاہ ۔ سو تم ہم سے مُنہ ہی چُھپا کر چلے (میر)

(۲) خجالت یا شرمندگی سے مُنہ سامنے نہ کرنا۔ شرمندہ ہونا۔ شرمسار ہونا محجوب ہونا + حیا کرنا۔ لجانا۔ شرمگیں ہونا۔ خجل ہونا ○

دہانِ تنگ یکجہ اُس سرو قامت کا گلستاں میں ۔ چُھپا یا شرم سے غنچوں نے مُنہ اپنا گریباں میں

(۳) رُو پوش ہونا۔ رُوپوشی کرنا۔ دبکنا۔ دبکی لگانا۔ چھپ جانا۔ چُھپنا۔ مُنہ ڈھانکنا۔ سامنے نہ آنا + چُھپا رہنا۔ رُوپوش رہنا ○

کسی کے مُنہ چھپانے سے پڑے ہیں مُنہ لپیٹے ہم ۔ کریں کیا اُسکو ظاہر دل میں جو درد نہانی ہے (جرأت)

(۴) کنارہ کرنا۔ کنارہ کشی کرنا۔ پہلو تہی کرنا ○

آمد و سے نظارہ تھی تُو نے ۔ اتنی ہی بات پر چُھپا یا مُنہ (مومن)

غیر کا وعدۂ وصال نہیں ۔ مجھ سے مُنہ تو چُھپائیگا کب تک (ظہیر)

جفا کو ناز سمجھے ہو کہ اتنا مُنہ چُھپاتے ہو ۔ ستم بھی کیا تمہارے جلوۂ دیدار ہوتے ہیں (")

شرم نگہ سے اور بھی کچھ مُنہ چُھپا لیا ۔ لو او جتنیں نکل آئیں حجاب میں (")

(۵) چشم پوشی کرنا۔ آنکھ چُرانا۔ نظر بچانا۔ اغماض کرنا ○

طاقت نے تو تھا ہی جی چُرا یا ہم سے ۔ دل صبر و خرد نے بھی اُٹھایا ہم سے (طپش)

مُنہ چُھٹ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) دریدہ دہن۔ مُنہ پھٹ۔ بے لگام (۲) (گنوار) کھانے پینے کی آزادی و بدپینے کے موقع پر بولتے ہیں۔ مجازاً بہت الغاروں۔ اَت گت۔ وافر۔ منوں۔ جیسے ولنے تو شکرانے میں مُنہ چُھٹ گھی بُورا دی۔ یعنی اُسنے شکرانے میں بے روک گھی کھانڈ دی +

مُنہ چُھوانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) اُوپری دل سے کہنا۔ برائے نام کہنا یا بُلا وا دینا۔ جُھوٹوں کہنا۔ جیسے ایسی بیٹی دُود بھر تھی یا گھر کا گوڑا تھی کہ ذرا سے مُنہ چھواتے ہی جھونک دیا۔ (چترِ بہیلی) (۲) جُھوٹی خاطر کرنا۔ جُھوٹ مُوٹ کی تواضع کرنا۔ دکھاوے کی مُدارات کرنا۔ ظاہر داری برتنا ○

ایسے آنے سے تو اچھا ہے نہ آنا اُسکا ۔ مُنہ چھوا نے کو جو وہ آئینہ رو آتا ہے (محمد بشیر خان بشیر)

مُنہ چُھوائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ظاہری طلب۔ وہ طلب یا مانگ جو دل سے نہو۔ برائے نام خواہش۔ جُھوٹوں مانگنا یا بُلانا۔ تواضعِ سمرقندی۔ جیسے اِس طرح کی مُنہ چھوائی سے کہیں بیٹا بیٹی کے بیاہ ہوتے ہیں؟ +

مُنہ چھوٹا اور بات بڑی۔ ہ۔ کہاوت:۔ حوصلہ سے بڑھکر بات کرنا جب کوئی کمینہ اور کم رُتبہ آدمی از روئے نخوت و غرور یا لاف و گزافِ بزرگانہ گفتگو کرتا ہے تو اُسکی نسبت بولتے ہیں ○

منہ

اے غنچہ دہن شرم کے تجھ سے نہ وہ کھلی منہ چھوٹا سا بات اتنی بڑی بل بے تری گج (ناسخ)

مُنہ چھونا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) برائے نام کہنا۔ جھوٹوں کہنا۔ دل سے نہ کہنا + اوپری دل سے بلاوا دینا + ظاہری طور پر کہنا کسی شخص کو ایسا کام کرنے کے واسطے کہنا کہ نہ تو خود اُس سے کام لینے کا ارادہ ہو اور نہ اُسکی ہی ذات سے توقع ہو ظاہری تواضع کرنا ہ

جھلادہ اور دینا بوسۂ لب فقط چھونا تھا ہم کو یار کا منہ (میر ضامن علی جلال)

(۲) ذرا بولنا۔ ذرا بات کرنا ہ

منہ چھوتے ہی جو خالی کیا دل کو مہرباں کس دن کے آپ بیٹھے تھے مجھ سے بھرے ہوئے (رند)

مُنہ چھیتنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (گنوار) مُنہ کو طمانچوں سے زخمی کرنا۔ تھپیڑ مارنا۔ منہ ہی مُنہ پیٹنا +

مُنہ خام کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ مُنہ بند کرنا۔ آٹے یا مٹی سے کسی چیز کا روزن بند کرنا + کپڑوٹی کرنا۔ کہگل و ملتانی لگا کر کسی ظرف کا چھونکنے کے واسطے مُنہ بند کرنا +

مُنہ خام ہونا۔ فعل لازم:۔ مُنہ بند ہونا + کپڑوٹی ہونا +

مُنہ خراب کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ بگاڑنا۔ زبان گندی کرنا + مُنہ کا ذائقہ بگاڑنا۔ مُنہ بدمزہ کرنا +

مُنہ خراب ہونا۔ فعل لازم۔ مُنہ بگڑنا + زبان گندی ہونا + مُنہ بدمزہ ہونا +

مُنہ خشک ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ سوکھ جانا۔ مُنہ میں رطوبت نہ رہنا + پیاس یا گرمی کی شدت سے زبان کا تر نہ رہنا۔ (۲) خوف یا دہشت سے مُنہ سفید پڑجانا۔ خوف چھا جانا۔ مُنہ فق ہوجانا۔ ہیبت غالب ہوجانا۔ ہوش و خرد کا جاتا رہنا۔ چہرہ زرد پڑجانا۔ سٹپٹا جانا۔ گھبرا جانا۔ خائف و ترساں ہوجانا۔ ڈر جانا ہ

عالم یہ دیکھکر مرے رونے کے تار کا مُنہ خشک ہوگیا رگِ ابرِ بہار کا (شیدا)

شعرِ تر ہیں وہ مرے مومن کہ ہنگامِ جواب خوف سے مُنہ اور زبانِ ہر سخنور خشک ہو (مومن)

تر زبانی کچھ نہ کام آئی وہاں ہوگیا مُنہ سنتے ہی اِک بات خشک (ظفر)

مُنہ خشک ہوگیا یہ خبر سُن رقیب کا سمجھا وصال کو مرے ملنا حبیب کا (نامعلوم)

مُنہ در مُنہ۔ ۱۔ تابع فعل:۔ رُوبرُو۔ سامنے۔ سمکھ۔ دُوبدُو۔ برُو۔ بالمواجہ۔ مُنہ پر جیسے مُنہ در مُنہ کی بات اچھی ہوتی ہے۔ پیٹھ پیچھے کچھ نہیں +

مُنہ در مُنہ کردینا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ سامنے کردینا۔ رُوبرُو کردینا +

مُنہ در مُنہ کہنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ دُوبدُو کہنا۔ بالمواجہ کہنا۔ برُو کہنا۔ سامنے کہنا۔ مُنہ پر کہنا۔ رُوبرُو کہنا

ہکو مُنہ در مُنہ کہتے ہیں کہ ٹھل او دیم سب اُٹھاتے ہیں لیکن یہ تو اُٹھا سکتے نہیں (رنگین)

منہ

مُنہ دکھا سکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ سامنے آنے کے قابل ہونا۔ رُوبرُو آسکنا +

وحدت میں تیری حرفِ دوئی کا نہ آسکے آئینہ کیا مجال تجھے مُنہ دکھا سکے (درد)

مُنہ دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ سامنے کرنا۔ مُنہ رُوبرُو کرنا + سامنے لانا۔ پیش لانا۔ ملاقات کرنا ہ

اُٹھ گئی ہے دل سے مُطلق صبح ہونے کی اُمید بختِ بد نے مُنہ دکھایا کس شبِ دیجُور کا (مصحفی)

(۲)۔ فعل لازم) رُوبرُو ہونا۔ سامنے ہونا۔ سامنے آنا۔ سامنے جانا۔ رُوبرُو آنا + سنمکھ ہونا۔ پاس جانا۔ مقابل ہونا۔ دُوبدُو ہونا۔ ملنا ہ

مصحفِ رُخ صنم سے منحرف زاہد نہ ہو مُنہ دکھا وے گا خدا کو کیا تو ایماں چھوڑکر (آتش)

دیکھیو کیجیو نہ سب بے دردی درد کو بھی تو مُنہ دکھانا ہے (درد)

وصل میں رنگ اُڑ گیا میرا کیا جدائی کو مُنہ دکھاؤنگا (میر)

مُنہ دکھانا مشکل ہے یا ہوگیا۔ ۱۔ محاورہ:۔ یعنی نہایت شرمندگی ہے جسکے باعث رُوبرُو نہیں جاسکتا ہ

ناتوانی نے نہ شرمندہ مجھے ہونے دیا ورنہ مُنہ تھا مجھے ناصح کو دکھانا مشکل (مجھو)

ماہ اُسکو کہے سارے شہر میں مجھکو مشکل مُنہ دکھانا ہوگیا (میر)

مُنہ دکھانے کی صورت نہ رہنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ پاس جانے یا سامنے آنے کا موقع نہ رہنا۔ شرمندگی حاصل ہونا ہ

آئینہ اُنکا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے اب کوئی مُنہ دکھانے کی صورت نہیں رہی (رند)

مُنہ دکھانے کے قابل نہ رکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ کسی کے سامنے بباعثِ خجالت جانے کے لائق نہ رکھنا۔ شرمندگی یا انفعال کے سبب کسی سے ملنے کے قابل نہ رکھنا۔ ناک کٹوا دینا۔ بات بگاڑ دینا۔ ذلیل و رسوا کردینا جیسے اِس اولاد کے کرتوتوں نے ہمیں دُنیا میں مُنہ دکھانے کے قابل نہ رکھا ہ

اُس آئینہ رُو کی بد اطواریوں نے نہ رکھا ہمیں مُنہ دکھانے کے قابل (مجروح)

مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ نہایت خجل اور شرمندہ ہونا۔ خجالت کے باعث سامنے آنے کے لائق نہ رہنا۔ کسی حرکتِ ناشائستہ یا عدمِ ایفائے عہد خواہ کام بگڑ جانے یا اپنا دعوے پورا نہ کرسکنے کے باعث سُرخروئی سے سامنے آنے کے لائق نہ رہنا + ہ

کفن سے مُنہ اپنا چھپا کر چلے ہیں نہیں ہم رہے مُنہ دکھانے کے قابل (سوز)

مُنہ دکھائی یا مُنہ دکھلائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ رُونمائی۔ وہ نقدی یا زیور وغیرہ جو کسی کا مُنہ دیکھکر اُسے نذر کریں۔ وہ نقدی جو دُلہن کا مُنہ اوّل ہی اوّل دیکھکر اُسکی سُسرال کے رشتہ دار اُسے دیتے ہیں ہ

منہ

اناشن نامداری سے ہمنے جی دینا ٹھیرایا ہے　　کیا کیجئے اندیشہ بڑا تھا اُسکی مُنہ دکھلائی کا (رہبر)
اپنی جانب سے یہی خاطر ہے　　مُنہ دکھائی میں دل یہ حاضر ہے (سیّد)

مُنہ دکھلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مُنہ دکھانا) + سہ

جو سے بانا آئے پر بانا ئیں کیا　　کہتے ہیں ہم تجھ کو مُنہ دکھلائیں کیا (غالب)
زنگیں سے لیا تھا پینے رو کر چھلا　　دکھلا کے مجھ کو کیا مُنہ اُسے کھو کر چھلا
پلنگ جو وہ چھلا تو وہ ابشک ڈولی　　مُنت کا اُٹھاتی ہوں یہ دھو کر چھلا } (نظیر)

مُنہ دھو رکھو ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی اس کام کی توقع نہ رکھو ۔ نا اُمید ہو رہو
تم اس کام کے لائق نہیں ہو ۔ مُنہ بنوا رکھو سہ

کہا جو اُنسے بوسہ کل تو دو گے　　لگے کہنے کہ دھو رکھو ذرا مُنہ (معروف)
کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم مُنہ دھو رکھو　　جب تو یہ کہتے تھے اب اشکوں سے مُنہ دھونا پڑا (جرأت)
اب رہو گے اسی تمنا میں　　دھو رکھو اپنا مُنہ گڑھیا میں (شوق)
مینے بوسہ طلب کیا تو کہا　　دھو تو رکھو ذرا تم اپنا مُنہ (مجروح)
اے بحر رحم کھائیگا رونے پہ وہ ضرور　　دھو رکھنا اپنے مُنہ کو ذرا چشم تر سے آپ (بحر)

(یہ ایک طنز کا کلمہ ہے جسکے لغوی معنی یہ ہیں کہ مُنہ ہاتھ دھو کر اس کام کے واسطے تیار ہو جاؤ بس تمہیں اس قابل ہو دُوسرا نہیں ہے) +

مُنہ دھونا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ دُھلانا ۔ مُنہ صاف کرانا سہ

فلک نے خوب خدمت کی ہمارے دیدۂ تر سے　　کہ ہر آنسو نے مُنہ دھویا شبِ مہتاب ہجراں کا (داغ)

(۲) مُنہ صاف کرنا ۔ چہرہ صاف کرنا +

مُنہ دیکر بات کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (عو) رُخ دیکر بولنا ۔ مُتوجہ ہو کر بات چیت کرنا ۔ التفات سے بولنا +

مُنہ دیکھ ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ قابلیت پیدا کر ۔ لیاقت بہم پہنچا ۔ اس بیان سے باز آ سہ

دعوئِ حُسن کو فرمایا کہ مُنہ دیکھ اپنا　　دیکھا یوسف نے جو اُس آئنہ رُخسار کا مُنہ (صابر)

(لفظ اپنا کے ساتھ مُستعمل ہے) +

مُنہ دیکھا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (گنوار) مُنہ دیکھنے والا ۔ حلقہ بگوش ۔ مُطیع ۔ آگیاکاری ۔ مُنتظرِ حکم ۔ فرمانبردار ۔ تابع ۔ آدھین ۔ حکم بردار ۔ جیسے ارے بھیا سب اُسکے مُنہ دیکھا ہیں +

مُنہ دیکھا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ تکا کرنا ۔ صُورت تکا کرنا ۔ چہرے کو گھُورا کرنا ۔ (۲) کسی بات کے سُننے کا مُنتظر رہنا سہ

گالی کا انتظار تو حد سے گزر چکا　　مُنہ کو کہاں تلک ترے دیکھا کرے کوئی (محبت)

مُنہ دیکھتا رہ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ تکتا رہ جانا ۔ مُنتظر رہجانا ۔ اُمید میں رہ جانا ۔ آرزو یا تمنا میں رہ جانا سہ

سودا ہمارا بارے نظروں میں آگیا تو　　مُنہ دیکھتے ہی کتنے خریدار رہ گئے (سودا)

(۲) حیران و خاموش رہ جانا ۔ حیران و ششدر رہجانا ۔ ہک دک رہجانا سہ

تجکو باتوں میں لگا کیا جانے کیا وہ کہہ گیا　　لیگیا وہ بہت سے دل مُنہ دیکھتا میں رہ گیا (آجد)
چاک کرتا کتاں سینے کو غش میں آگئے　　اُس مہ کامل کا مُنہ سب دیکھتے ہی رہ گئے (نصیر)

مُنہ دیکھ رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ حیران و متحیر رہنا (پُرانا محاورہ ہے) +

مُنہ دیکھکر اُٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سوتے ہوئے اُٹھکر کسی کی صُورت دیکھنا ۔ خواب سے بیدار ہوتے ہی کسی پر نظر پڑنا ۔ صبح ہی صبح کسیکا مُنہ دیکھنا سہ

جسجگہ بیٹھے ہیں با دیدۂ نم اُٹھے ہیں　　آج کس شخص کا مُنہ دیکھکے ہم اُٹھے ہیں (ذوق)
اللہ نے جمال دکھایا حبیب کا　　مُنہ دیکھکر اُٹھے تھے کسی خوش نصیب کا (بحر)

(ہندوستان کے وہمی بندوں کا اعتقاد ہے کہ اگر علے الصّباح کوئی خوش نصیب سامنے آجاتا ہے تو دن خوشی سے بسر ہوتا ہے اور اگر کوئی منحوس پیش نظر ہوجاتا ہے تو تمام روز رنج و غم میں کٹتا ہے چنانچہ اسی خیال سے بعض اُمرا اور اُنکی بیگمات کا دستور ہو گیا تھا کہ وہ پلنگ سے اُٹھنے کے پہلے جسے خوش نصیب یا بھاگوان سمجھتے تھے اُسکا مُنہ دیکھ لیا کرتے تھے بلکہ جگانے کی خدمت ایسے ہی شخص کے سپرد ہوا کرتی تھی) +

مُنہ دیکھکر بات کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ پر خوشامد کی باتیں کرنا ۔ مُنہ دیکھے کی باتیں کرنا ۔ مُنہ پر خوشامد کرنا ۔ خوشامد کی کہنا +

مُنہ دیکھکر رہ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ تکتا رہ جانا ۔ مایوس ہو کر رہجانا ۔ نا اُمید ہو کر رہ جانا ۔ مُنتظر رہ جانا ۔ نا اُمید ہو جانا سہ

ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے رہجائیں یا نصیب　　کر لے اُگالدان مزا اُس اُگال کا + + (وزیر)
اپنے پہلو سے وہ جب اُٹھکے چلا اے جرأت　　کیسے مُنہ دیکھکے بس رہ گئے مجبور سے ہم (جرأت)

(۲) لاجواب ہو کر رہ جانا ۔ جواب نہ بن پڑنا سہ

کچھ پُوچھتا ہے ہو کے وہ جب پُر عتاب سا　　رہجاتا ہوں میں دیکھکے مُنہ لاجواب سا (جرأت)

مُنہ دیکھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) صُورت دیکھنا ۔ چہرہ دیکھنا سہ

دیکھ مُنہ دیدۂ حسرت سے میں رو دیتا ہوں　　کہیں ہنستا ہے کوئی یار اگر یاس سے مل (ممنون)

(۲) آئینہ میں صُورت دیکھنا ۔ درپن میں مُنہ دیکھنا ۔ آرسی میں چہرہ دیکھنا سہ

صفا میری طرح سے کسکا ایسا دل ہے مُنہ دیکھو　　مثالِ آئینہ یہ اب تو اس قابل ہے مُنہ دیکھو (ظفر)

(۳) حیرانی سے مُنہ دیکھنا ۔ حیرت زدہ ہو کر دیکھنا ۔ حیران و ششدر رہجانا سہ

حیراں ہوا اسکا دیکھوں ہوں مُنہ گر کہے کوئی　　رکھوائی ہے نے طرفہ طرحدار کی شبیہ (جرأت)

(۴) حسرت سے مُنہ تکنا۔ نگاہِ حسرت سے دیکھنا۔ تعجب سے نظر کرنا۔ خدا کی قدرت دیکھنا ؎

دل لے گئی اُس کی چہرہ دستی　مُنہ دیکھ کے رہ گیا میں ناچار　(مومن)

(۵) مجبورانہ نظر کرنا۔ ناامیدانہ مُنہ تکنا ؎

کون پُرساں ہے حالِ بسمل کا　خلق مُنہ دیکھتی ہے قاتل کا　(بیمار)

مقبول کوئی عرض گنہگار کی نہیں　مُنہ دیکھتی ہیں میری دُعائیں مُجیب کا　(بحر)

(۶) مُنہ سے جواب سُننے کا انتظار کرنا۔ مُنتظرِ جواب یا سخن رہنا۔ (۷) لیاقت حاصل کرنا۔ مُنہ بنوانا۔ حوصلہ پیدا کرنا۔ (طنزاً)

مُنہ دیکھو ۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بطورِ طنز) کیا تاب۔ کیا مجال۔ کیا طاقت۔ کیا مقدور۔ کیا یارا۔ کیا حوصلہ۔ کیا جُرأت۔ ذرا اُنکی قابلیت اور لیاقت پر نظر کرو ؎

یہ دل ہی ہے ہمارا جو اُسکے ہو مُقابل　مُنہ دیکھو آئینہ کا جو اُسکے رُوبرُو ہو　(فراق)

دیوانہ ترا وادی پر اپنی اگر آوے　مُنہ دیکھ فلاطوں کا جو عُہدے سے بر آوے　(کلیم)

تماشا قدرتِ حق کا ہے اُسکے حُسن کا جلوہ　مُقابل اُسکے ہو سکتا مہِ کامل ہے مُنہ دیکھو
مرا میلِ طبیعت کچھ جتاتے ہیں جو یار اُسکو　تو وہ ہنسکر یہ کہتے ہیں میرا یہ مائل ہے مُنہ دیکھو
ظفر نکلا تو ہے تُمنے قدم راہِ محبت میں　کوئی طے تُم سے ہوتی عشق کی منزل ہے مُنہ دیکھو　} ظفر

ہونٹوں میں جو کی سینے طلب بوسہ تو ناگاہ　نظروں میں جتایا یہ مجھے گھور کسی نے
مُنہ دیکھو کہ ایسی کوئی یاں کرسکے جُرأت　کیا دخل جو پایا ہو یہ مقدور کسی نے　} [illegible]

مُنہ دیکھی ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُنہ پر کی۔ سامنے کی۔ رعایت کی۔ عند المواجہہ خوشامد کی جیسے مُنہ دیکھی سب کہیں خدا لگتی کوئی نہ کہے +

مُنہ دیکھے کا ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ظاہری۔ ظاہرداری کا۔ اُوپری۔ دکھاوے کا۔ مُنہ پر کا۔ سامنے کا۔ عند المواجہہ جیسے مُنہ دیکھے کا یارانہ۔ مُنہ دیکھے کا ارتباط ؎

جاکے گھر پیغام تک بھیجا نہ اُس دلدار نے　وہ پری رکھتی ہے مُنہ دیکھے کا سارا اختلاط　(رند)

مُنہ دیکھے کی ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ظاہری۔ اُوپری۔ مُنہ پر کی۔ سامنے کی۔ دکھاوے کی۔ (۲) خوشامد کی۔ رعایت کی ؎

آرسی آرسی ہے وہ سیدھی　یہ نہ مُنہ دیکھے کی سی مینے کی　(رہبر)

مُنہ دیکھے کی اُلفت ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اُلفتِ ظاہری۔ دکھاوے کی محبت۔ اُوپری محبت۔ جھوٹی محبت ؎

وہ اور ہیں جو رکھتے ہیں مُنہ دیکھے کی اُلفت　مرتے ہیں اِک بات پہ ہم چاہنے والے　(جُرأت)

صاف آئینہ سے ہوا روشن　منہ ہی دیکھے کی جگ میں اُلفت ہے　(مُمتاز)

نہ بھول اے آرسی گر یار سے تجھکو محبت ہے　بھروسا کچھ نہیں اسکا یہ مُنہ دیکھے کی اُلفت ہے　(سودا)

مُنہ دیکھے کی باتیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ عند المواجہہ خوشامد یا رعایت کی باتیں۔ ظاہری باتیں۔ دکھاوے کی باتیں۔ اُوپری باتیں +

مُنہ دیکھے کی پریت یا محبت ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو مُنہ دیکھے کی اُلفت ؎

مُنہ دیکھے کی اے جان محبت نہیں اچھی　رہنے دو تم اپنی یہ عنایت نہیں اچھی　(صفدر)

یُوں تو مُنہ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سب کو　جیتے جو یاد کرے اِسکو وفا کہتے ہیں　(؍)

مُنہ دیکھے کی چاہ ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (مُنہ دیکھے کی اُلفت) ؎

میری تیری چاہ مُنہ دیکھے کی بہت جوں آرسی　آنکھ پھیری جس گھڑی پھر کا ہیکا ناتا رہا　(میر)

مُنہ دینا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی جانور کا برتن وغیرہ میں مُنہ ڈالنا۔ (۲) کھانے کے واسطے جانور کا مُنہ ڈالنا جیسے اِس اناج میں ڈھور تک تو مُنہ دیتا ہی نہیں (۳) مُتوجہ ہونا۔ رُخ دینا۔ التفات کرنا۔ دھیان دینا +

مُنہ ڈالنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی جانور کا کسی چیز یا برتن وغیرہ میں مُنہ داخل کرنا (۲۔ مرعبانہ) طرفداری کرنا۔ حملہ کرنا +

مُنہ ڈھانپ ڈھانپ کر رونا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) نہایت گریہ کرنا

مُنہ ڈھانپنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عوام) مُنہ پر کپڑا ڈالنا۔ مُنہ پر رومال ڈالنا۔ رونا۔ نوحہ کرنا ؎

ڈھانپتے ہیں مُنہ کو اپنے چادرِ مہتاب سے　روتے ہیں راتوں کو ہم اُس مہ لقا کے واسطے　(وزیر)

مُنہ ڈھانک ڈھانک رونا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر کپڑا ڈال ڈال کر رونا۔ آنکھوں پر کپڑا رکھ رکھ کر رونا۔ نوحہ کرنا۔ ماتم کرنا۔ مُردے کے واسطے عورتوں کا نہایت گریہ و زاری کرنا +

مُنہ ڈھانک ڈھانک کر رونا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر رومال یا کپڑا رکھ رکھ کر زار و قطار رونا۔ (اہلِ لکھنؤ مُنہ ڈھانپ ڈھانپ کر رونا بولتے ہیں) ؎

گاہ تو دل میں مُنفعل ہوتا　گاہ مُنہ کو ڈھانپ ڈھانپ کر روتا　(قلق)

مُنہ ڈھانک کر رونا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر رومال ڈال کر خوب رونا۔ ماتمیوں کی طرح رونا۔ یکسو ہو کر رونا۔ زار زار رونا +

مُنہ ڈھانکنا یا ڈھکنا ۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) مُنہ چھپانا۔ مُنہ پر پردہ ڈالنا۔ مُنہ پر کپڑا لپیٹنا ؎

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمارِ ہجراں کا　کہ جس نے کھول کر مُنہ اُسکا دیکھا بس وہیں ڈھانکا　(جُرأت)

(۲۔ع) نوحہ کرنا۔ رونا۔ گریہ و زاری کرنا۔ ماتم کرنا۔ ماتم پُرسی کرنا۔ پلا لینا۔ پُرسہ دینا۔ مُردے کو رونا ؎

مرگیا میر نالہ کش بےکس　تُنے نے ماتم میں اُسکے مُنہ ڈھانکا　(رہبر)

نہ کہتا تھا میں اے میر جان بھی دو تجکا تو کیا ہوگا　ہوا ماتم کسکو میرا کون مرا کس نے مُنہ ڈھانکا　(بحر)

پھرے پُرسے کو شوخ نے آکے　صفِ ماتم میں ہنس کے ڈھانکا مُنہ　(کیفی)

منہ

مُنہ ڈھک کر رونا۔ ہ۔ فعل لازم ہ۔ دیکھو (مُنہ ڈھانک کر رونا +

مُنہ ڈھک ڈھک کر رونا۔ ہ۔ فعل لازم ہ۔ عورتوں کی طرح زار زار رونا۔ تار و قطار رونا۔ ماتمیوں کی طرح رونا۔ آٹھ آٹھ آنسو رونا۔ خوب روناہ

حکومت سے مایُوس تُم ہو چکے ہو ۔ زر و مال سے ہاتھ تُم دھو چکے ہو
دلیری کو ڈھک ڈھک کے مُنہ رو چکے ہو ۔ بھلی بزرگوں کی سب کھو چکے ہو
مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اِک سلف کا
(حالی)

مُنہ ذرا سا نکل آنا۔ اِ۔ فعل لازم ہ۔ چہرہ سُت جانا۔ خوف یا دہشت کے مارے مُنہ دُبلا پڑ جانا۔ ناتوانی و لاغری کا ظاہر ہونا ہ

مُرگئے نامِ شفا سُنکے نہ ہے خواہشِ مرگ ۔ مُنہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا (داغ)

مُنہ رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ پاس رکھنا۔ لحاظ رکھنا۔ مروت رعایت کرنا + رُخ رکھنا۔ توجہ رکھنا + میل ملاپ رکھنا +

مُنہ زبانی۔ و۔ صفت :۔ (۱) زبانی۔ بلا تحریر۔ بے لکھے۔ مُنہ اکری۔ جیسے مُنہ زبانی کہلا بھیجا تھا ہ

نامہ بر نے طے کیئے سارے پیام ۔ مُنہ زبانی کا مزا جاتا رہا (داغ)

(۲۔ تابع فعل) نوکِ زباں۔ حفظ۔ کنٹھ۔ جیسے اسے تو سارا قرآن مُنہ زبانی یاد ہے +

مُنہ زرد ہو جانا۔ و۔ فعل لازم :۔ خوف یا دہشت خواہ ہراس سے چہرے کا رنگ پلٹ جانا۔ مُنہ فق ہو جانا۔ مُنہ پیلا پڑ جانا۔ مُنہ کا سفید پڑ جانا۔ چہرہ اُداس ہو جانا ہ

سینے میں بوالہوس کے بھی تھا آبلہ مگر ۔ نشتر کا نام سُنتے ہی مُنہ زرد ہو گیا (ذوق)

مُنہ زور۔ و۔ صفت :۔ (۱) مُنہ پھٹ۔ مُنہ کا پھوڑا۔ بدلگام۔ دریدہ دہن بدزبان۔ جو کچھ مُنہ میں آئے سو کہہ دینے اور پاس و لحاظ نہ رکھنے والا جیسے وہ بڑی علامہ اور مُنہ زور عورت ہے اُسکے مُنہ کون لگے (عو) (۲) بے صرفہ گو بسیار گو۔ طلیق۔ چُپ نہ رہنے والا۔ بکّی۔ بکواسی ہ

دم بخود صُورِ قیامت ہو جو نالاں ہُوں میں ۔ پر یہ چُپ رہتی نہیں ہے بڑی مُنہ زور گفتار (ناسخ)

(۳۔ اسم مذکر) سرکش گھوڑا۔ شوخ گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔ سینہ زور وہ تیز گھوڑا جو روکے نہ رُکے۔ وہ گھوڑا جو سوار کو جہاں چاہے لیجائے وہ گھوڑا جو کہے میں نہ ہو۔ عیبی گھوڑا + ہ

نہ خشری نہ کری نہ شب کور وہ ۔ نہ ہے کُند تنگ اور نہ مُنہ زور وہ (میر حسن)

سخت مُنہ زور ہے اے شوخ ترا توسنِ ناز ۔ اُسپہ کوڑا تری کاکُل کا بجا لگتا ہے + (دبیر)

پیچ میں مُڑ کتا نہیں تنہا مجز دشتِ عدم ۔ توسنِ عمرِ رواں بھی کسقدر مُنہ زور ہے (ناسخ)

مُنہ زور بسکہ توسنِ حُسن و جمال ہے ۔ رکھنا لجامِ زُلفِ سیہ سے محال ہے (نکہت)

مُنہ زور اسقدر ہے کہ تھمتا نہیں ہوس ۔ روکوں سمندِ عُمرِ رواں کی عناں کو کیا (ہوس)

عشق کا گھوڑا بہت مُنہ زور ہے ۔ ہاتھ میں میرے عناں کیونکر رہے + (مصحفی)

(یہ اصطلاح خاص گھوڑے سے متعلق ہے) +

مُنہ زوری۔ اِ۔ اسم مونث :۔ (۱) بدزبانی۔ بدلگامی۔ دریدہ دہنی۔ سخت کلامی۔ بے صرفہ گوئی۔ بیہودہ گوئی ہ

زباں سنبھالو یہ مُنہ زوریاں غریبوں پر ۔ قسم خدا کی کوئی تُم سا بدلگام نہیں (سرور)

(۲) سرکشی۔ شوخی۔ شرارت۔ ڈنگاری (محاورہ خاص گھوڑے سے متعلق ہے) +

مُنہ زوری کرنا۔ و۔ فعل متعدی ہ۔ (۱) بدزبانی کرنا۔ بدلگامی کرنا۔ گالی گلوچ بکنا۔ زبردستی گالیاں دینا (۲) گھوڑے کا سرکشی کرنا۔ شوخی کرنا۔ شرارت کرنا +

مُنہ زہر ہو جانا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ مُنہ کڑوا یا تلخ ہو جانا ہ

سوزِ غمِ فراق سے مُنہ زہر ہو گیا ۔ جسطرح تپ کے ہوتے ہی تلخی زبان میں (عاشق)

مُنہ سُجانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ پُھلانا۔ مُنہ تھتھانا۔ تیوری چڑھانا۔ مکدر رہنا۔ اُداس ہونا۔ ناراض ہونا۔ غمگین ہونا۔ جیسے کیوں مُنہ سُجائے بیٹھے ہو (۲۔ متعدی) مُنہ چیتنا۔ تھپڑوں سے مُنہ لال کرنا۔ مُنہ ہی مُنہ میں مارنا + جیسے مارے ریپٹوں کے مُنہ سُجا دُونگا +

مُنہ سُرخ ہو جانا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ غصّے یا غضب کے باعث مُنہ کا لال ہو جانا۔ غضبناک ہو جانا + مُنہ تمتما جانا +

مُنہ سفید پڑ جانا یا ہو جانا۔ و۔ فعل لازم :۔ خوف یا دہشت یا مرض خواہ ناامیدی سے مُنہ کی رنگت پلٹ جانا۔ خوف چھا جانا۔ ہیبت بیٹھ جانا۔ متحیر ہو جانا۔ مُنہ فق ہو جانا ہ

کِس مہروش نے چہرے سے بُرقع اُٹھا دیا ۔ مُنہ ہو گیا سفید فلک پر جو ماہ کا + (ظفر)

ترے مجنوں کے قاصد نے کہا کیا ناسخ ۔ ہو گیا مُنہ ترا سُنتے ہی جو پیغام سفید + (ناسخ)

مُنہ سُکڑ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ چہرہ سُت جانا۔ مُنہ کی رونق نہ رہنا۔ مُنہ پر دُبلاہٹ چھا جانا۔ چہرے کا متغیر ہو جانا +

مُنہ سکوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) ناک بھوں چڑھانا۔ مُنہ بنانا۔ ناراضگی ظاہر کرنا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ تُرش رُو ہونا۔ تیوری چڑھانا +

مُنہ شکیڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُنہ بناتا ۔ مُنہ ٹیڑھا کرنا + بگڑنا ۔ تیوری چڑھانا ۔ ناراض ہونا ۔ ناک بھوں چڑھانا ۔ چیں بجبیں ہونا + تُرش رو ہونا

مُنہ سنبھالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بیہودہ گوئی سے زبان روکنا ۔ زبان کو قابو کرنا ۔ اپنے کو بدزبانی سے باز رکھنا ۔ زبان کو لگام دینا ؎

اک بوسہ پہ یہ گالیاں اللہ کی پناہ ۔ مجھ میں بھی اب لڑونگا نہیں منہ سنبھالئے (امانت)

مُنہ سنبھالو ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ زبان روکو ۔ زباں درازی اور بیہودہ گوئی نہ کرو ۔ سخن بیہودہ اور کلام لغو نہ کرو یعنی سنجیدہ بات کرو ۔ سمجھکر حرف زبان سے نکالو ؎

مُنہ سنبھالو گالیاں مت دو بس اب چپکے رہو ۔ اپنی چڑ ہے یار ہر دم اسطرح کا اختلاط (انشا)

شگون کا اعتماد کیا ہے خموشی ہے یہ زباں درازی
ہمارے رونے پہ مت ہنسا کر سنبھال مُنہ اے چراغ اپنا } (؟)

مُنہ سنبھالو گالیوں پہ دیکھو مت کھولو زباں ۔ میں بھی کہ بیٹھونگا جو آوے گا ہاں مُنہ میں بیکر (معروف)

مانگیے بوسہ تو کہتا ہے وہ ترکِ بد مزاج ۔ مُنہ سنبھالو ورنہ ہو جائیگا اس تقریر میں (مرزا صاحب)

مُنہ سوکھنا یا سوکھ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) خوف یا دہشت سے مُنہ خشک ہو جانا ۔ ڈر سے مُنہ پر طراوت نہ رہنا ؎

کروں تجھسے بیاں کیا ماجرا میں اپنے رونے کا ۔ کہ تیرے روبرو مُنہ اے ستمگر سوکھ جاتا ہے (ظفر)

(۲) دُبلا ہونا ۔ لاغر ہونا ۔ مُنہ اُترنا +

مُنہ سوئی پیٹ کوئی ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ مُنہ ذرا سا پیٹ بڑا + بڑا کھاؤ + آمدنی کم اور خرچ زیادہ +

مُنہ سے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ زبان سے + خاطر سے ۔ رعایت سے + باعث سے لحاظ سے + جیسے بچے بیوی کے مُنہ سے ہوتے ہیں +

مُنہ سیا جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُنہ بند کیا جانا ۔ خاموش کیا جانا ۔ مُنہ پر قفل یا مُہر لگایا جانا ؎

سہروانِ معرفت کا واں سیا جاتا ہے مُنہ ۔ جادۂ راہِ حقیقت تارِ سوزن بن گیا (داغ)

مُنہ سے اُگلنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ سے نکالنا ۔ مُنہ میں سے باہر لانا ؎

ہیں لختِ جگر یا شعر ہیں یا لعل پارے ہیں ۔ شرارے آگ کے ہیں سوز کیا مُنہ سے اُگلتا ہے (میر سوز)

مُنہ سیاہ کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ کالا کرنا ۔ مُنہ پر سیاہی مَلنا + خضاب لگانا ۔ (۲) کلنک لگانا ۔ کلف لگانا ؎

سیاہ مُنہ کرو زاہد کا اس طرح رندو ۔ کہ ریش سے نہ ہو تا حشر یہ خضاب جدا (ناسخ)

مُنہ سے بات لپکنا ۔ اُچکنا ۔ لینا یا چھیننا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ جس بات کے کہنے کا دُوسرا ارادہ کرے آپ اُس سے پہلے کہہ دینا ۔ کسی کے دل کی کہنا ۔ جی کی سی کہہ دینا ۔ سخن از دہن کسے گرفتن کا ترجمہ ہے دیکھو حسب حال کہنا ؎

یہی بتلانے کو تھا میں بھی گھات ۔ چھین لی گویا میرے مُنہ سے بات (شوق)

مُنہ سے بات نکلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ذکر کیا جانا ۔ کہا جانا ۔ زبان پر بات آنا ۔ ہونٹوں سے بات نکلنا ۔ جیسے مُنہ سے بات نکلی اور پرائی ہوئی ؎

یہ صدا آتی ہے خموشی سے ۔ مُنہ سے نکلی ہوئی پرائی بات (آتش)

آگے کسی کے بات نہ کہیئے کہ ہے مثل ۔ ہو جاتی ہے نکلتے ہی مُنہ سے پرائی بات (مصحفی)

مُنہ سے بات نہ نکلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خوف یا غصے کے مارے بات نہ کر سکنا ۔ دہشت سے بول نہ سکنا +

مُنہ سے بس کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ زبان سے کافی ہے کہنا ۔ زبان سے انکار کرنا ۔ کافی سمجھنا ۔ مکتفی خیال کرنا ۔ مُنہ سے روکنا ؎

مُنہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے ۔ گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا (ذوق)

مُنہ سے بولنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ زبان سے بات کرنا ۔ سخن سرا ہونا ۔ بتیانا + جواب دینا +

مُنہ سے بولو سر سے کھیلو ۔ ا ۔ محاورہ :۔ بات چیت کرو ۔ خاموش نہ رہو

مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے ۔ ا ۔ محاورہ :۔ بالکل خاموش اور ساکت ہے یعنی مطلق بیہوش ہے نہ بات ہی کرتا ہے نہ اشارہ ۔ مبہوت ہو گیا ہے ۔ بُت بن گیا ہے ؎

تیرے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مجذوب بن گیا ہے نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بُلائے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زلف کا ہے نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے } ظفر

ڈسا ہو کالے نے جسکو کافر تو وہ فسُوں کے اثر سے کھیلے
دہان و گیسو کا تیرے مارا نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے } ذوق

مُنہ سے بھاپ نکالنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُنہ سے اُف کرنا ۔ زبان سے اُف نکالنا + مُنہ سے بات کرنا ۔ جیسے کیا مقدور جو کوئی اُنکے سامنے مُنہ سے بھاپ نکال سکے +

مُنہ سے بھاپ نہ نکالنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دم بخود رہنا ۔ چُپ باندھنا ۔ خاموش رہنا ۔ چُپ سادھنا ۔ اُف نہ کرنا ۔ جیسے مٹھا سا پتا کوئی کہاں سے لائے جو مُنہ سے بھاپ نہ نکالے تمہیں جنت کے مُکلے پہنا + چیستان

مُنہ سے پھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (از روے تنفّر و تکریہ) بولنا۔ جواب دینا۔ زبان سے کچھ کہنا۔ مُہرِ خاموشی توڑنا۔ مُنہ کا قفل کھولنا۔ ہاں نہیں کہنا۔ سرگُزشت کہنا ؎

کچھ مُنہ سے پھُوٹئے تو سہی پھر نہیں کہا　　آپس میں ہے حجاب کی جو آرزو ٹوٹیئے (انشا)

پتھر پڑیں لباں پہ تری مُنہ سے پھُوٹ تو　　واں جاکے کیا بلا تجھے پیتا مبر ہوئی (ظہیر)

کھلتی نہیں گُل کی بدمزاجی　　غنچے نہیں مُنہ سے پھُوٹتے ہیں (سحر)

دل کو بیٹھا جو وہ بے پروالے　　پڑ گئے جان کے مجکو لالے
بوسہ مانگا تو ہوا آزُردہ　　مُنہ سے اتنا بھی پھُوٹا آلے } قطعۂ رنگین

مُنہ سے پھُول جھڑنا یا پھُول سے جھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نہایت بلیغ اور بکمال فصیح ہونا۔ خوش تقریر اور خوش گفتار ہونا۔ رنگین سخن اور شیریں کلام ہونا۔ جیسے لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ پھلجھڑی کی طرح مُنہ سے پھُول جھڑتے تھے (اُردوے معلّے غالب) ؎

جب کرے ہے ترے دہن کا بیاں　　مُنہ سے غنچہ کے پھُول جھڑتے ہیں (سعادت)

پژمُردہ کیوں نہ رشک سے ہوویں چمن کے پھُول　　جھڑتے ہیں مُنہ سے وہ کہ غنچہ دہن کے پھُول (نکہت)

جھڑنے لگے جو مُنہ سے اُس آرام جاں کے پھُول　　دل باغ باغ یار کی تقریر سے ہوا (آتش)

جھڑتے ہیں پھُول مُنہ سے اِس تنگیِ دہن پر　　غنچہ نثار تیری رنگینیِ سخن پر + (〃)

خسروا میں جو کہوں سب ترے اوصاف نکو　　تو سدا مُنہ سے مرے پھُول جھڑیں یا گوہر (ذوق)

گُلِ رنگیں سے نہیں کم ترا ہر ایک سخن　　مُنہ سے جھڑتے ہیں ترے گُلشنِ شمشیر کے پھُول (ظفر)

پھُول سے تیرے جھڑیں مُنہ سے تو غیرت سے صبا　　پھر چمن میں گُل و سوسن و زنبق جھاڑنے (〃)

باتیں کرتا ہے جو ہنس ہنس کے مرا غنچہ دہن　　پھُول سے جھڑتے ہیں ہر بات میں گویا مُنہ سے (〃)

پھُول جھڑتے ہیں ترے مُنہ سے مری آنکھوں سے　　حُسن اور عشق میں کیا خُوب گُل افشانی ہے (منڈن)

وصف ایک گُل کا کیا کرتے ہیں　　مُنہ سے یہاں پھُول جھڑا کرتے ہیں (وزیر)

یہ کِس کے مُنہ سے جھڑے پھُول بات کرتے ہیں　　چمن کا غنچہ پہ سب اشتباہ کرتے ہیں (〃)

ہستی ہے شہد سی چمن میں دیکھنا رفتار یا　　پھُول مُنہ سے جھڑتے ہیں سُنا زدا تقریر یا (〃)

(۲۔ طنزاً) بدزبان ہونا۔ بدکلام ہونا۔ گالیاں سُنانا ؎

گالیاں سینکڑوں ہر بات میں اب دینے لگا　　دیکھیو جھڑتے ہیں کیا مُنہ سے مرے یار کے پھُول (سلیمان)

میں ترے غصہ کے قُربان کر اے غنچہ دہن　　پھُول سے جھڑتے ہیں مُنہ سے ترے دُشنام کے وقت (ظفر)

گالیاں دیکر اب بگڑتے ہیں　　واہ کیا مُنہ سے پھُول جھڑتے ہیں (انشا)

(یہ محاورہ تحقیر و تحسین دونوں موقعوں پر مُستعمل ہے اوّل حالت میں بطریقِ طنز اور دُوسری صُورت میں بطورِ تعریف زبان زدِ خاص و عام ہے) +

مُنہ سے تو پھُوٹو یا مُنہ سے پھُوٹو۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بحالتِ تنفّر و تکریہ) کچھ تو بولو۔ کچھ تو کہو۔ سرگُزشت تو بیان کرو۔ زبان سے جواب دو۔ ہاں یا نہیں کرو ؎

یہ حالت ہوگئی مومن خدا کچھ مُنہ سے تو پھُوٹو　　تُمھیں کیا ہوگیا یہ دل دیا کس شوخ کا ذکر کو (مومن)

ہنس بول کے کچھ تو مُنہ سے پھُوٹو　　کیا بات ہے قیدِ غم سے چھُوٹو + (〃)

یہ جبر کیوں شیشۂ دل کو کیا ہے چور　　مُنہ سے تو پھُوٹو کچھ تو کہو مُنہ سے ہاں نہیں (فراق)

ٹکڑے کیا ہے شیشۂ دل کیوں مرا بھلا　　مُنہ سے تو پھُوٹو چُپکے ہو کیا کچھ جواب دو (〃)

مُنہ سے تو کہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ بیان تو کرو۔ بات تو کہو۔ زبان تو ہلاؤ ؎

کیا ہے کہ رنگ کھچے ہی جاتے ہو مُنہ سے　　کچھ تو کہو مُنہ سے کوئی باعث بھی حذر کا (زکی)

مُنہ سے دُودھ ٹپکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت شیرخوار اور بچہ ہونا۔ نادان اور بے سمجھ ہونا۔ دُودھ پیتا بچہ ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔ جیسے ابھی تو تُمھارے مُنہ سے دُودھ ٹپکتا ہے تُم اِن باتوں کو کیا جانو + ایک تُمھیں نئے نادان ہو تُمھارے مُنہ سے دُودھ ٹپکتا ہے +

مُنہ سے دُودھ کی بُو آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سفلہ جِلّا چھوکرا اور بِلّا ہونا۔ کم عقل اور بے لیاقت ہونا۔ نادان اور بچہ ہونا جیسے ابھی تو تُمھارے مُنہ سے دُودھ کی بُو آتی ہے +

مُنہ سے دُودھ کی بُو نہ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ شیرخوارگی کا زمانہ موجود ہونا۔ دُودھ پینے کا زمانہ برقرار ہونا۔ ہنوز طفل ہونا۔ نادان ہونا جیسے ابھی تُمھارے مُنہ سے دُودھ کی بُو نہیں گئی +

مُنہ سی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُنہ بند کردینا۔ مُنہ کیل دینا۔ چُپ کردینا۔ بالکُل خاموش کردینا + بات کرنے کے قابل نہ رکھنا ؎

غیروں کو کچھ گِلا نہ رہا مُجھسے بعدِ مرگ　　مُنہ اُنکے سی دیئے رگِ سنگِ مزار سے (صابر)

مُنہ سے رال ٹپکی پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کے خواہش و رغبت کے سبب مُنہ میں پانی بھر آنا۔ نہایت جی للچانا۔ از حد خواہش و رغبت ہونا

مُنہ سے سُنا چاہتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی کیا گالیاں کھانے اور بُرا بھلا سُننے کو جی چاہتا ہے ؎

کیوں نہ ہم آپکا آئینہ رُخاں مُنہ دیکھیں　　تُم بھی تو دل سے بآئینِ صفا چاہتے ہو
ہم بھی ہمدم ہیں کیوں ہمسے مُکرتے ہو تم　　صاف کہدو کہیں کچھ مُنہ سے سُنا چاہتے ہو } قطعۂ نصیر

مُنہ سے کلیجہ نکل پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دم اُلٹ جانا۔ دل گھبرا جانا۔ جی اُکتا جانا۔ گھبرا کر دم نکل جانا ؎

مُنہ

اے جان تو ہو مُردہ تو کیسے حرف نکل پڑے   منہ کہ ہے کشتہ سے کلمہ نکل پڑے (وزیر)

مُنہ سے لعل اُگلنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ نہایت خوش کلام اور خوش گفتار ہونا + دُرفشانی کرنا۔ نادر عُمدہ اور عجیب وغریب باتیں زبان سے نکلنا۔ کمال فصاحت سے گفتگو کرنا ؎

دیکھ منہ سے لعل کیا کیا ہے اُگلے اے ظفر   صاف صاف اشعار یہ کہکر گہر سے میں تر (ظفر)

اُسکے لب دیکھکر ہم بھی حیران ہیں   منہ سے اُگلے ہے یہ ہی لعل بدخشاں کہتا (نصیر)

پھبے پا شہ حنائی کا عکس یک کے گر   منہ جو لعل اُگلتی ہے منت جا بجا گہر (نکہت)

مُنہ سے لینا۔ ف۔ فعل لازم:۔ دُوسرے کے دل میں آئی ہوئی بات کہہ دینا۔ جس بات کے کہنے کا دُوسرا ارادہ کرے آپ کہہ دینا۔ دل کی سی کہنا ؎

لبِ شیریں کا اپنے آپ جو وصف اب کیا تو نے   یہی کہنے کو تھا میں بھی مرے منہ سے لیا تو نے (معروف)

مُنہ سی لینا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مُنہ بند کر لینا۔ چُپ سادھ لینا۔ خاموشی اختیار کر لینا۔ سکوت میں ہو جانا۔ خاموش رہنا۔ بات نہ کرنا جیسے کسی کی خاطر کوئی مُنہ کو نہیں سی لیتا۔ تم بھی بولو ہم بھی بولیں +

مُنہ سے مُنہ ملانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) چوما چاٹی کرنا۔ بوس وکنار کرنا۔ دانہ بدلی کرنا۔ (۲) ہمکلام ہونا۔ زبان سے زبان ملانا۔ باتوں میں برابری کرنا +

مُنہ سے مُہابا ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی خاطر سے خاطر اور محبت سے محبت ہے +

۲ **مُنہ سے نکالنا۔** ف۔ فعل متعدی:۔ زبان پر لانا۔ بولنا ؎

غیروں کا تو کیا اُنسے کہ کچھ مُنہ سے نکالیں   یہ شعبدہ تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا + (ظہیر)

۱ **مُنہ سینا۔** ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ بند کرنا۔ مُنہ پر مُہر یا قفل لگانا۔ خاموش کرنا۔ چُپ کرنا ؎

یار و بھول کو میرے گریباں کی فکر ہے   ناصح کے مُنہ کو آن کے کوئی نہ سی گیا (احسان دہلوی)

بات تک بھی کبھی نہیں کرتے   تُمنے کیا سی رکھا ہے اپنا مُنہ + (مجروح)

(۲۔ لازم) خاموش ہونا۔ چُپ رہنا۔ (۳) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا۔ کچھ دیکر اپنے خلاف کہنے سے روک دینا۔ مُنہ کیلنا +

مُنہ فق۔ ف۔ صفت:۔ اُداس۔ بے حواس۔ بے اوسان۔ حواس باختہ ؎

مُنہ فق مری جانب وہ چلے آتے ہیں گویا   نالے نے لیئے شب رُخِ تاثیر کے بوسے (شیفتہ)

چہرے البتہ رہا خاطرِ محزوں کو قلق   سینہ یک لخت ہوا دشتِ اندوہ سے شق

رنگ چہرے کا اُڑا مُنہ نظر آنے لگا فق   الغرض اک ہوا مجمُوعۂ صحت کا ورق

رفتہ رفتہ گئی تشویش بجا ہوش ہوئے

سابقے اگلے بتدریج فراموش ہوئے

مُنہ فق ہو جانا یا ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مُنہ سفید ہو جانا۔ خوف یا غم سے مُنہ زرد ہو جانا۔ مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگنا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔ کسی صدمہ سے چہرے کی رنگت کا متغیر ہو جانا۔ ڈر جانا۔ خائف ہو جانا۔ رُعب چھا جانا۔ رُعب میں آ جانا۔ بے اوسان ہو جانا۔ ہکا بکا ہو جانا۔ حیرت زدہ اور متحیر ہو جانا۔ خوفناک ہو جانا۔ چہرے کا رنگ بدلنا۔ ہیبت مایوسی وغلبۂ تحیر کے موقع پر بولتے ہیں ؎

اُسنے دکھلایا جو خط غیر مُنہ فق ہو گیا   ہاتھ آیا اپنے یہ نسخہ نیا اکسیر کا + + (وحشت)

دے حسرت یاں ابھی لب سے دُعا کو سوال ہے دُور   اور مُنہ فق ہو گیا مثلِ سحر تاثیر کا (مرزا صابر)

چل پڑا جو تیرہ بختی کا مری کچھ ذکر رات   ہو گیا یکبارگی مُنہ فق شبِ دیجُور کا + (معروف)

شبِ فُرقت میں مُنہ فق ہو گیا ہے   یہی اُسکی سحر ہو دے تو ہو دے + (عارف)

دیکھنا مُنہ صبحِ محشر کا بھی ہو جاویگا فق   چاک سینہ ہم اگر اپنا دکھاتے آئینگے (ظفر)

یہ وہ آسیب ہے سینہ جو کرے دیو کا شق   سایہ پریوں پہ پڑے اسکا تو مُنہ غم سے ہو فق (امانت)

مُکھڑا وہ تابِ مہر سے جب پُر عرق ہوا   تب شبنم آبِ رشک سے مُنہ گُل کا فق ہوا (سودا)

(اصل میں مُنہ فق ہونا اُس حالت کو کہتے ہیں جو دفعۃً کسی صدمہ یا رنج یا غم وغیرہ کے واقع ہونے سے چہرے پر سفیدی سی آجاتی ہے جسکا باعث یہ ہے کہ جب یکایک کسی فکر میں آدمی گرفتار ہوتا ہے تو خُون کی حرکت بند ہو جاتی اور اُتنی دیر تک جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے پس یہی سفیدی یا زردی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ حرکت بند ہونے اور سانس کی تازہ ہوا نہ پہنچنے سے اُسکی رنگت میں بھی فرق آجاتا ہے) +

مُنہ کا پھوڑا۔ ف۔ صفت:۔ بدلگام۔ مُنہ پھٹ۔ بدزبان۔ دریدہ دہن +

مُنہ کا رنگ فق ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (دیکھو مُنہ فق ہو جانا) +

مُنہ کا کچا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نرم مُنہ کا گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کے جھٹکے کو نہ سہار سکے (۲۔ مرغباز) اصیل مُرغ (۳۔ عوام) زبان کا کچا۔ جسکی بات میں بھدرک نہو + بات کا کچا +

مُنہ کا کڑا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) مُنہ کا سخت۔ سخت دہاں۔ مُنہ کا مضبُوط + وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے + مُنہ زور (۲) مضبُوط دھار کا۔ سخت آبداری کا + ؎

اگر وہ مُنہ کے کڑے ہیں تو ہم ہیں دل کے کٹھے   تو آزما لے جو تلوار آزماتا ہے + + (شیریں)

مُنہ کالا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) بدنام۔ رُسوا۔ بدافعال۔ بدکردار جیسے مُنہ کالا جات اُجالا۔ (کہاوت) یعنی شریف خاندان کے بدافعال + (۲) دُعائے بد خدا غارت کرے۔ خدا کھوئے ؎

دولتِ دُنیا کا مُنہ کالا وفا اس سے نہ ڈھونڈ   کم ہوئی خاتم تجھے تنہا سلیماں چھوڑ کر (شہیدی)

(۳) بدنامی۔ رسوائی جیسے جُواری جیتے تو ہاتھ کالے اور ہارے تو مُنہ کالا +

مُنہ کالا کر۔ ہ۔ کلمۂ تنفر:۔ جلد فان ہو۔ مُنہ نہ دکھلا۔ دفعہ ہو۔ رستہ لے +

مُنہ کالا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ کو سیاہی لگانا۔ مُنہ کو کالک لگانا۔ مُنہ سیاہ کرنا + خضاب لگانا۔ (۲) زناکرنا۔ حرام کرنا۔ بدفعلی کرنا فعل زشت کرنا۔ جیسے میاں نے لونڈی سے مُنہ کالا کیا اور بیوی کے خوف سے بھاگ گئے + ؎

شب کو اُس حبشی بچہ نے یہ غضب خالا کیا تجھ کو تجھسے مُنہ دوگانا سے مری کالا کیا (رنگین)

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی کالا کریگا مُنہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی (ذوق)

(۲) کلف لگانا۔ کلنک لگانا۔ عیب کرنا (۳) دفع ہونا۔ جانا۔ اُجڑنا +

مُنہ کالا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ کو سیاہی لگنا۔ مُنہ کو کالک لگنا (۱) رُوسیاہی ہونا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی ہونا۔ بےحُرمتی ہونا۔ رسوائی ہونا ؎

نکالے گر اُنکی بھلائی کی صُورت تو ڈالیں جہانتک بنے اُسمیں کھنڈت
سُنیں کامیابی میں گر اُسکی شہرت تو دل سے تراشیں کوئی تانہ تُہمت
مُنہ اپنا ہو گو دین و دُنیا میں کالا
نہو ایک بھائی کا پر بول بالا } حالی

(۳) دفع ہونا۔ اُجڑنا۔ دفان ہونا۔ ناپید ہونا۔ غارت ہونا ؎

باجی ہو ایسی چوٹی مُلّا کا کالا مُنہ لیجائے روٹیاں جو چُرا کر ازار میں (جان صاحب)

مُنہ کا مُنہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا۔ د۔ (کہاوت) یعنی خبرِ بد کے سُنتے ہی اوسان نہ رہے حیرت کا عالم چھا گیا (جب کوئی شخص کھانا کھاتے میں کسی صدمہ کی خبر سُنتا اور کھانا چھوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو اپنی اُسوقت کی حالت جتلانے کو یہ فقرہ کہتا ہے) +

مُنہ کا میٹھا۔ ہ۔ صفت:۔ زبان کا میٹھا۔ باتوں کا میٹھا۔ نرم گفتار۔ خلیق +

مُنہ کا میٹھا پیٹ کا کھوٹا۔ ہ۔ صفت:۔ ظاہر میں دوست باطن میں دُشمن۔ مُنہ پر تعریف کرنے اور پیٹھ پیچھے بُرا کہنے والا +

مُنہ کا نوالہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) لقمۂ دہن۔ گراس (۲۔ صفت) لقمۂ نرم و گدانہ۔ کارِ آسان۔ امر سہل۔ امر سہل الحصول و سریع الوقوع۔ ایک خفیف اور ادنے کام۔ نرم چارہ جیسے پٹھانیٹیوں کا بیچ مُنہ کا نوالہ نہیں ؎

کمال مُنہ کا نوالہ نہیں ہے بی نعمت خمیر جیسے کا بارہ برس میں اُٹھتا ہے (جان صاحب)

تمیل نہ کرلے دل آنے تو لگا ہے وہ ملجائیگا بوسہ بھی کیا مُنہ کا نوالہ ہے (میر حسن)

شمع ساں گھلتے ہی گھلتے سحر آجائےگی اے شبِ ہجر کوئی مُنہ کا نوالہ ہوں میں (داغ)

ابیات پہ ہم تیری سو گالیاں کھاتے ہیں لے لینا مرا بوسہ کیا مُنہ کا نوالہ ہے (ظفر)

سائلِ وصل ہوا اُسنے تو بولے ہنسکر عاشقی یہ نہوئی مُنہ کا نوالہ ٹھیرا + (رنگین)

بسکہ غم ہے ترا اے دل یہ ہو پہلے اُسکو کھاوینگے یکایک جو نگلجاویں کہیں مُنہ کا نوالہ ہے (عارف)

کی جو عجلت طلبِ جام میں ساقی نے کہا ٹھیرو ٹھیرو یہ کوئی مُنہ کا نوالہ ٹھیرا (اسیر)

مُنہ کا نوالہ سمجھنا۔ د۔ فعل لازم:۔ ایک ادنے و آسان کام سمجھنا ؎

میں بس کی گانٹھ ہوں وہ کیا نگل سکیگا مجھے عدو نے سمجھا ہے مُنہ کا مجھے نوالہ عبث (صابر)

مُنہ کا نوالہ ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ میں چلا جانا۔ مُنہ میں سما جانا۔ گھٹ میں اُتر جانا۔ لقمہ ہو جانا ؎

کل تلک بے صرفہ ناسخ غم پہ غم کھایا کیا آج وہ خود گور کے مُنہ کا نوالہ ہو گیا + (ناسخ)

(۲) سہل و آسان ہو جانا +

مُنہ کا نُور اُڑ جانا۔ د۔ فعل لازم:۔ چہرے کی رونق اور آب و تاب کا جاتا رہنا۔ مُنہ پر طراوت یا تازگی کا نہ رہنا۔ بےرُوپ ہو جانا۔ رُوپ جاتا رہنا ؎

رنگاتی تو ہے اُس غیرتِ خورشید سے یہ خاک ہو شمع کہ اُڑ مُنہ کا ترے نُور گیا + (نصیر)

مُنہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) سُوراخ کرنا۔ چھید کرنا۔ جیسے بند تھیلی میں مُنہ کرکے کھانڈ نکال لی (۲) پھُوٹنا۔ زخم یا پھوڑے یا ناسُور کا روزن پیدا کرنا۔ زخم کا قابلِ اخراج ہونا ؎

دیکھے جو غضب تیرے کچھ کہہ نہ سکے ظالم ناسُور ہے دل میں رہ گئے مُنہ کرکے (نسیم دہلوی)

(۳) پاس کرنا۔ لحاظ کرنا۔ رعایت کرنا۔ طرفداری کرنا۔ مروت برتنا۔ خاطر کرنا۔ ملاحظہ کرنا۔ جیسے پیسہ والے کا سب مُنہ کرتے ہیں غریب کی کوئی نہیں سُنتا +

مُنہ کسیکا نہ کر چشمِ عدالت سے حجاب مُنہ میں کسلی مری اُنکا بگڑنا دیکھو + (حجاب)

(۴) رُخ کرنا۔ مُنہ سامنے کرنا۔ مُنہ دکھانا ؎

اُن نے پہچانکر ہمیں مارا مُنہ نہ کرنا اِدھر تجاہل تھا (میر)

(۵) لاج کرنا۔ لحاظ کرنا۔ جیسے یہ جان کا مُنہ نہیں کرتے پیسہ کا مُنہ کرتے ہیں +

(۶) سنکمہ ہونا۔ مُقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ آمنے سامنے ہونا +

مُنہ کِلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ بند ہونا۔ کسی کے برخلاف کہنے سے زبان رُکنا۔ مُنہ کیلا جانا +

مُنہ کو باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ کو کسی چیز سے جکڑنا۔ مُنہ کو ڈھاٹا لگانا۔ کپڑے وغیرہ سے مُنہ کی بندش کرنا ؎

یہ بُہتان کس نے افشائے محبت کا یہاں باندھا جو بعدِ مرگ بھی مُنہ کو تو نے بدگماں باندھا (ذوق)

مُنہ

(۲) مُنہ کو نہ کھولنا۔ مُنہ کو بند کرنا +

مُنہ کو بنانا۔ ہ۔ فعل لازم :- دیکھو (مُنہ بنانا) ہے

شکر لب کھاتے کڑوے ہوئے تم عبث مُنہ کو مجھ سے سنگر بنایا ++ (رند)

خیر ہو ہیں بگاڑ کے آثار کچھ وہ مُنہ کو بناتے بیٹھے ہیں (مجروح)

مُنہ کو بند کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- زبان روکنا۔ مُنہ نہ کھولنا۔ زبان بند کرنا۔ بولنے سے باز رکھنا +

مُنہ کو بنوانا۔ ہ۔ فعل لازم :- اپنے کو کسی کام کے لائق اور سزاوار کرنا۔ مُنہ کو کسی دعوے کے قابل بنانا۔ لیاقت پیدا کرنا۔ حوصلہ بہم پہنچانا ہے

تری صورت سے ہنسنا تھا نہ لازم گلوں نے مُنہ کو بنوایا تو ہوتا + (آتش)

مُنہ کو پھیر لینا۔ ہ۔ فعل لازم :- اعراض کرنا۔ رُوکشی کرنا۔ رُوگردانی کرنا + اکراہ کرنا + انکار کرنا ہے

بوسہ جب مانگوں تو وہ مُنہ کو پھیر لیتے ہیں بُت صورت اِنکی ہے کبھی کی دل مگر منحوس کا (آتش)

مُنہ کو جگر آنا۔ ا۔ فعل لازم :- دم اُلٹنا۔ جی گھبرانا۔ ضبط نہ ہو سکنا۔ دم اُکتانا۔ بوکھلانا ہے

بلبلگا سینے میں دل آئے گا جگر مُنہ کو کبھی سُنو گے جو عاشق کی میری جاں فریاد (رند)

ہُوں وہ بسمل کہ دیکھکر مجھکو مُنہ کو جلاد کا جگر آیا (اسیر)

مُنہ کو جوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- دیکھو (مُنہ جوڑنا) +

مُنہ کو جھلسا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :- (کلمۂ تنفر ہے) مُنہ کو آگ لگانا۔ مُنہ کو لوکا لگانا۔ غرض نہ رکھنا۔ مطلب نہ رکھنا ہے

تجھ سی الٹ کے میں مُنہ کو لگاؤں جھلسا مہ میں جوبن کے غضب تُو تو ہے شرارہ سا (رنگین)

مُنہ کو خون لگنا۔ ا۔ فعل لازم :- خون کا مزہ پڑنا۔ خون کی چاٹ لگنا + خونریزی کا چسکا پڑنا + رشوت کا عادی ہونا۔ مُفت کے روپے کا مزہ پڑنا + کسی درندے یا شکاری جانور کو کسی حیوان کے خون پینے کی چاٹ لگ جانا ہے

اک صید روز دیتے ہو باز نگاہ کو مُنہ لگ گیا ہے خُوں غضب اِسکو شکار کا (صابر)

مُنہ کو دکھا سکنا۔ ہ۔ فعل لازم :- مُنہ سامنے کر سکنا۔ مُنہ رُوبرُو کر سکنا۔ سامنے آسکنا۔ چہرہ مُقابل کرنے کے قابل ہونا ہے

اُس رشکِ آفتاب کو دیکھے تو شرم سے ماہ فلک نہ شہر میں مُنہ کو دکھا سکے + (میر)

مُنہ کو سنبھالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- زبان کو خلافِ تہذیب باتوں سے روکنا۔ بدزبانی سے باز آنا۔ سخن بیہودہ اور کلامِ لغو سے باز رہنا۔ سنجیدہ باتیں کرنا ہے

مُنہ

ہم بھی رکھتے ہیں زباں مُنہ کو سنبھال اپنے گالیاں دیجئے اک بوسہ پہ بس اس جی اب (ظفر)

سنبھالو مُنہ کو یہ مُنہ زور زباں غیر ہوں پر قسم خدا کی کوئی تُم سا بدلگام نہیں (سرور)

مُنہ کو قفل دینا یا لگا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :- مُنہ کو بند کرنا۔ مُنہ پر مُہر لگا دینا + خاموشی اختیار کرنا۔ سکوت اختیار کرنا + مُنہ کو کھانے پینے سے روکنا یا روک دینا ہے

فرقت میں آب و دانہ ہمیں یوں حرام ہے جسطرح مُنہ کو قفل کوئی روزہ دار دے (داغ)

وہ ہے اُنھوں کے سامنے عالم سکوت کا گویا کہ قفل ایک مرے مُنہ کو لگا دیا (عارف)

مُنہ کو کالک لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :- کلنک لگانا۔ رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ رُوسیاہ کرنا۔ کلف لگانا +

مُنہ کو کالک لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :- رُوسیاہی حاصل ہونا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی ہونا۔ رُسوائی ہونا۔ عیب لگنا +

مُنہ کو کلیجہ آنا۔ ا۔ فعل لازم :- غم و غصّہ کا ضبط نہ ہو سکنا + دم گھبرانا۔ دم اُلٹنا۔ دم گھُٹنا۔ دم نکلنے کو ہونا۔ زندگی اچھی معلوم نہ دینا + بوکھلانا۔ اُکتانا۔ نہایت جی گھبرانا۔ دل کا نہایت بیزار ہونا۔ ناگوار ہونا ہے

پندرہ بیجا پہ تیری اب کب تلک چُپکا رہوں ناصحا بس کر کہ اب مُنہ کو کلیجا آئے ہے (معروف)

فغاں کیا دم بھی لینا پارہ ہائے دل اُڑاتا ہے کہوں کیا دردِ پنہاں کی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے (مومن)

خاک آیا جو مرے مُنہ کو کلیجا آیا کوئی دن کاش یہ مُہرِ لبِ فریاد رہے (داغ)

پڑا تھا اِس خرابی سے دل اک ظالم کے کوچہ میں کہ اُسکی دیکھکر حالت کلیجہ مُنہ کو آتا تھا (جرات)

دل نکلتا ہے آواز و فغان و آہ سے مُنہ کو لاتی ہے کلیجہ ہائے ہائے عندلیب (سوزاں)

کس دم نہیں گھُٹتا مرا دم سینہ میں غم سے کس وقت مرا مُنہ کو کلیجا نہیں آتا + (ذوق)

مُنہ کو لگام دو۔ ا۔ محاورہ :- یعنی زبان سنبھالکر بولو۔ سنجیدگی سے بات کرو۔ بدزبانی سے باز آؤ +

مُنہ کو لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) زبان کو چاٹ پڑنا۔ مزہ پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا ہے

بیتا ہوں بوسہ ہائے خطِ سبز کے مزے ہے زہر اندنوں مرے مُنہ کو لگا ہوا (داغ)

تھوڑی سی پی کے تلخیٔ مے کا گلا رہا جب مُنہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا (" ")

(۲) زبان کو ناگوار نہ گزرنا۔ خوش ذائقہ معلوم دینا جیسے یہاں کا پانی مُنہ کو لگ گیا ہے وہاں کا پانی اب تک مُنہ کو نہیں لگا +

مُنہ کو لہو یا خون لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) شکار کا مزہ پڑنا۔ درندے کو کسی جانور یا انسان کے مار کر کھانے کا مزہ پڑنا۔ خون کی چاٹ لگنا۔

منہ

خون آشام ہوجانا۔ خونخوار بنجانا۔ گوشت کا چسکا پڑنا۔ مطلق مزہ پڑجانا ۔

پان کی سُرخی نہیں لب پر بُتِ خونخوار کے ۔ لگ گیا ہے خونِ عاشق مُنہ کو اِس تلوار کے (ظفر)

موش ہے جیسے ذبح سے خنجر ترا جو مُنہ ۔ باعث یہ ہے لگا نہیں مُنہ کو لہو ہنوز (معروف)

(۲) رشوت کا مزہ پڑنا۔ مالِ مُفت کی چاٹ لگنا +

مُنہ کو مزا لگا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ زبان کو چاٹ ڈال دینا۔ مُنہ کو چسکا لگا دینا + چٹورا بنا دینا۔ چٹو بنا دینا +

بوسہ بھی کوئی لے تو جگر سے جُدا نہو ۔ دانتوں نے کیا مزا مرے مُنہ کو لگا دیا (عارف)

مُنہ کو موڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ پھیرنا۔ گردن پھیرنا۔ اعراض کرنا چشم پوشی کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ رُکھائی کرنا۔ بیرُخی کرنا۔ بیمروتی کرنا +

رشتۂ اُلفت کو توڑوں کس طرح ۔ عشق سے میں مُنہ کو موڑوں کس طرح (رنگین)

پر بچھائیں اپنی چال کی ٹک مُنہ کو موڑ دیکھ ۔ گردن کی یہ لچک یہ کمر کی مروڑ دیکھ (انشا)

جیبھ کی داغ سے مت مُنہ کو اپنے موڑ ۔ اے زخمِ کُہنہ دل سے ہمارے نباہ کر (میر)

مُنہ کہاں ہے۔ ہ۔ محاورہ :۔ یعنی کیا مجال اور کیا تاب و طاقت ہے

مُنہ کہاں یہ جو کہیں آئیے اور سو رہیئے ۔ آپ ہی اُٹھ کے چلے جائیے اور سو رہیئے (میرحسن)

مُنہ کہاں تھا طُور کا ہوتا تجلّی گاہِ حق ۔ مرتبہ یہ اُسنے پایا یُمرِ و باری کے سبب (معروف)

مُنہ کھائے آنکھ لجائے۔ ہ۔ کہاوت :۔ یعنی مُحسن کے آگے آنکھ سامنے نہیں ہوسکتی۔ احسانمندی عاجزی کا سبب ہوتی ہے۔ مُحسن کے ساتھ مروّت کرنی ہی پڑتی ہے +

مُنہ کُھل جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) دہن کشادہ ہوجانا۔ دہن باز شدن کا ترجمہ۔ (۲) بدزبانی کی عادت پڑجانا۔ گستاخ ہوجانا۔ بدلگام ہوجانا۔ مُنہ پھٹ ہوجانا ۔

بے زبانی باتیں مُنہ لنے لگی ۔ گالیوں پر مُنہ تمہارا کُھل گیا (وزیر)

(۳) چھلّے وغیرہ کا جھال کُھل جانا۔ گونج کُھل جانا + ازالۂ بکر ہوجانا۔ (عو)

مُنہ کُھلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) دہن کشادہ ہونا۔ فراخ دہن ہونا۔ دہن باز یا وا شدن کا ترجمہ (۲) دریدہ دہن ہونا۔ بدلگام ہونا۔ بدزبان ہونا۔ مُنہ پھٹ ہونا۔ زبان کُھلنا ۔

واں گالیوں پہ مُنہ ہے ہمیشہ کُھلا ہوا ۔ یاں مُہرِ خامشی مرے لب پر لگی ہوئی (داغ)

گالیوں پر مُنہ کُھلا ہے ہاتھ تیر اُظلم پر ۔ کونسی ہے بات میں تو لے بُتِ عیار بند (صابر)

(۳۔عو) ازالۂ بکر ہونا۔ بکارت ٹوٹنا (۴) گونج کُھلنا۔ گونج کے اندر سے کلسنے کا نکلنا۔ (۵) چھلّے وغیرہ کا جھال کُھلنا (۶) زبان کُھلنا۔ آمادۂ سخن ہونا۔ بیان کرنے یا کہنے پر آمادہ ہونا ۔

شرم میں کیا اُٹھ قفلِ زبان بندی ہے ۔ کہ کسی بات میں کُھلتا نہیں اُس یار کا مُنہ (صابر)

مُنہ کُھلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دہن کشادہ کرانا۔ دہن باز کنانیدن کا ترجمہ۔ مُنہ فراخ کرانا۔ (۲) بولنے پر مجبور کرنا۔ آمادۂ سخن کردن کا ترجمہ۔ مُہرِ خاموشی توڑنا۔ زبان کُھلوانا ۔

جوں غنچہ مرا مُنہ نہ صبا چھیڑ کے کُھلوا ۔ ہے لُطف خموشی میں تکلّم سے زیادہ (نصیر)

کس مُنہ سے گلشن میں تو اُس گُل کو مُنہ دکھلاتا ہے
چُپ ہی بھلی ہے اے غنچہ کیوں میرا مُنہ کُھلواتا ہے } جرأت

اِدھر تو دیکھو میں نے کہا تھا غیروں کو تم آنے دو
چُپ ہو مُنہ کُھلواؤ نہ میرا جانے دو بس جانے دو } جرأت

(۳) کہنے پر دلیر کرنا۔ بولنے یا بات کرنے کی جُرأت دینا + گستاخ بنانا۔ بے ادب بنانا۔ زباں درازی کرانا۔ جیسے لڑکے کا چھیڑ چھیڑ کر مُنہ کُھلوا دیا ۔

کہہ نہ بیٹھیں کہیں کچھ مُنہ سے لبِ زخمِ جگر ۔ مُنہ نہ کُھلواؤ خفا ہو کے دلِ افگاروں کا (ظہیر)

مرا مُنہ سامنے لوگوں کے کُھلتا ہوں نہ کُھلواؤ ۔ ابھی کُھل جائیگا جو کچھ کہ ہے سرکار کا پردہ (ظفر)

جو ہرِ تیغِ نگہ کُھل جائیگا ۔ مُنہ نہ میرے زخم کا کُھلوائیے (دیا شنکر نسیم)

(۴) زبان سے کہوانا۔ زبان سے نکلوانا + سوال کرانا۔ منگوانا ۔

آبرو رکھ لی گُنہگاری کی گو ہم مر گئے ۔ مُنہ نہ کُھلوایا سوالِ بخشش تقصیر نے (نسیم)

(۵) زبان کُھلوانا۔ زباں درازی کرانا۔ سخت وسُست کہلوانا۔ بدزبانی اور بدکلامی پر آمادہ کرنا۔ گالیوں پر آمادہ کرنا۔ بھید یا عیب کھولنے پر آمادہ کرنا ۔

مُنہ میرا نہ کُھلواؤ کہ ہوجائینگے لب بند ۔ دیکھو یہی اچھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (نسیم)

جبتک کہ ہوں چُپ جان غنیمت اِسے دلبر ۔ ہٹ کر نہ ستمگر
کُھلوا نہ مرا مُنہ کہ نہایت ہوں مُکدّر ۔ کُھل جائینگے دفتر } ؎

چُپ رہو دُور کرو مُنہ نہ مرا کُھلواؤ ۔ غافلو زخمِ زباں کا نہیں مرہم پیدا (آتش)

(۶۔عو) ازالۂ بکر کرانا۔ بکارت تڑوانا جیسے اُنہوں نے سُسرال میں بھیجنے کو تھوڑا ہی بیاہا تھا وہ تو بیٹی کا مُنہ کُھلوانے کو نکاح کیا تھا (عوام۔عو)

مُنہ کھول کر رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ پسار کر رہ جانا۔ کچھ مانگتے یا بات کرتے کرتے چُپ رہ جانا۔ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوجانا ۔

جب اُٹھکے وہ چلا ہے تو جرأت بہم اور دل ۔ کیا رہ گئے ہیں کھول کے بے اختیار مُنہ (جرأت)

(۲) مُنتظر رہ جانا۔ مُشتاق رہ جانا۔ من مار کر رہ جانا۔ اُمید سے نا اُمید ہوجانا

مُنہ

مایُوس ہوجانا جیسے فقرۂ غالب۔ آبادی کا یہ رنگ ہے کہ اجرٹن صاحب بہادر وُ ھنڈورا پٹواکر ٹکٹ چھپواکر کلکتہ چلے گئے دلّی کے مہاجو باہر پڑے تھے مُنہ کھول کر رہ گئے +

مُنہ کھولنا۔ ہ۔ فعل لازم:- (۱) دہن گشادن۔ باز کردن یا واکردن کا ترجمہ (۲) زبان کھولنا۔ بولنا۔ بات کرنا۔ کہنا ؎

عہدِ سکوت توڑ دیا ہجر یار نے مُنہ کھولنا پڑا ہمیں فریاد کے لئے (نسیم)

(۳) گالیوں پر اُترنا۔ بُرا بھلا کہنے کو آمادہ ہونا۔ باتیں سُنانا۔ دُکھیاں سُنانا۔ زبان چلانا ؎

ہر کسی پر کھولنا مُنہ اے ظفر اچھا نہیں دیکھے مُنہ کو ڈالکر اپنے بھی انساں جیب میں (ظفر)

بات پُوری بھی مُنہ سے نکلی نہیں آپنے گالیوں پہ مُنہ کھولا + + + (مومن)

(۴) گھونگھٹ اُٹھانا۔ نقاب اُٹھانا + مُنہ دکھانا۔ مُنہ کے اُوپر سے کپڑا ہٹانا + مُنہ اُگھاڑنا + گھونگھٹ کھولنا +

مُنہ کیا ہے۔ ہ۔ محاورہ:- کیا مجال اور کیا تاب۔ وطاقت ہے کیا حوصلہ ہے ؎

مُشتاق خواری کی تھی خجلت جو کچھ نہ بولا مُنہ کیا ہے نامہ بر کا نکلے جواب کیونکر (رہبر)

جُز شکر قلم صفحہ پہ خلّاقِ جہاں کا چاہے جو کرے وصف تو مُنہ کیا ہے زباں کا (میر سوز)

کیا جو ہنے ظالم کیا کریگا غیر مُنہ کیا ہے کرے تو صبر ایسا آدمی سے ہو نہیں سکتا (داغ)

مُنہ کی بات چھین لینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:- دُوسرے کے دل کی کہہ دینا دیکھو (مُنہ سے بات لپکنا) + ؎

یہی بتلانے کو تھا میں بھی گھات چھین لی گویا میرے مُنہ کی بات (شوق)

مُنہ کے بل گرنا۔ ہ۔ فعل لازم:- اوندھے مُنہ گرنا۔ مُنہ کے بل آنا۔ بررُو اُفتادن کا ترجمہ + مجازاً خطائے صریح کے سرزد ہونے سے چشمِ خلائق میں سُبک ہونا۔ اوج سے پستی کی طرف مائل ہونا۔ ذلیل ہونا۔ ذلت اُٹھانا ؎

شہزور اپنے زور میں گرتا ہے مُنہ کے بل وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے (درد)

مُنہ کے بل تو بھی گرا تھا شعلہ اُسکے نُور کا گر عصا ہوتا کفِ موسےٰ میں نخلِ طُور کا (نصیر)

سمجھ ایسے غرُور میں ہے یہ خلل کہ گرے نہ اُلجھ کے کہیں مُنہ کے ہی بل
بس اب اِس سے بھی آگے تو بڑھ کے نہ چل تجھے رفعتِ عرشِ علا کی قسم } انشا

مُنہ کی دکھائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:- رُونمائی۔ وہ نقدی جو دُلہن کا مُنہ دیکھکر عزیز و اقارب دیتے ہیں ؎

مانگتا ہے پہلے ہی کیوں مُنہ کی دکھائی دلکو دل بھی لے لیجو مگر مُنہ کہیں دکھلا تو سہی (معروف)

مُنہ دکھاتا نہ کسی کو نکہتِ لے غیرتِ عشق غیرِ دل تجکو اگر مُنہ کی دکھائی دیتا + + (نکہت)

مُنہ

مُنہ کی کھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) چہرے کی کھانا۔ چہرے پر ضرب کھانا۔ چہرے کی ضرب بچا نہ سکنا۔ مُنہ پر چوٹ کھانا ؎

ہمکو ہماری سختیِ جاں ہو گئی سپر جس تیغ زن کی تیغ پڑی مُنہ کی کھا گئے (اسیر)

گر پڑے سجدے میں تجکو دیکھکر زاہدوں نے مُنہ کی کھائی دیکھئے (عاشق)

(۲) تھپڑ کھانا۔ طمانچہ کھانا۔ لپڑ کھانا۔ مُنہ پِٹوانا ؎

بوسہ مانگا تو وہ ہنسکر بولے مُنہ کی ان باتوں میں پھر کھائیے گا (مُنشی)

(۳) پٹنا۔ سزا پانا۔ مار کھانا۔ گوشمالی پانا۔ گت بنوانا ؎

تیغ زنگیں سے کرکے ہمسری دیکھی سزا اپنی طمانچے لگتے ہیں بادِ صبا کے اور بکھرتے ہیں
ذرا اپنے گریباں میں تو گُل مُنہ ڈال کر دیکھیں صریحاً مُنہ کی کھاتے جاتے ہیں او بحث کرتے ہیں } رباعی محشر

یُوں ہر اک سے جو پھانس لاؤ گے اک نہ اک روز مُنہ کی کھاؤ گے (شوق)

(۴) زک اُٹھانا۔ زک پانا۔ خفت اُٹھانا۔ شرمندہ ہونا۔ ندامت اُٹھانا۔ الزام اُٹھانا۔ رسوائی اُٹھانا۔ بدنامی حاصل کرنا۔ الزام سر لینا۔ خجالت اور شرمندگی اُٹھانا ؎

گئے مستی میں کے باغ میں جب ہی عجیب طرح سوسن نے مُنہ کی کھائی تمہاری زبان سے آج (امانت)

عزت اللہ نے بچائی آج ہم تو سمجھے تھے مُنہ کی کھائی آج (شوق)

کرکے اثباتِ دہن کیجے وصف دیکھئے مُنہ کی ابھی کھائے گا + + (وزیر)

بوسہ کے سوال پر وہ بگڑے مُنہ کی کھائی زباں ہلا کر + + (صبا)

دیتے ہیں زک وہ بوسۂ لب کے سوال پر ہر بار مُنہ کی کھاتے ہیں اپنی زباں سے ہم (〃)

جان کھاتا ہے یہ بکبک کے ترے بندوں کی یا خدا آپ بھی مُنہ کی کبھی کھائے واعظ (حجاب)

نہ گیا دل سے شوقِ بوسۂ لب بارہا اُس نے مُنہ کی کھائی ہے (برق)

مُنہ کی کھاؤ گے مری جان خدا خیر کرے مُنہ لگا رکھے ہیں جسطرح سے رذالے تُمنے (دیا شنکر نسیم)

(۵) صریح دھوکا کھانا۔ جانکر دھوکے میں آنا۔ فریب کھانا۔ جُل میں آنا ؎

خدا کے سامنے گردن جھکائیگا نہ امانت سے بُتوں کو کرکے سجدہ برہمن نے مُنہ کی کھائی ہے (امانت)

(۶) چُوک جانا۔ جس بات کا دعوے ہو اُسی میں عہدہ برآ نہ ہونا۔ شکست کھانا۔ ہار جانا۔ مات ہو جانا ؎

شب جو سُنبل زلف سے اُلجھا اُلجھ کر رہ گیا دیکھا تو نے بھی دلا دچار مُنہ کی کھا گیا (سعید)

(۷) اوندھے مُنہ گرنا۔ چاروں شانے چت آنا۔ مُنہ کے بل گرنا۔ کمر کے بل آنا ؎

دلوں میں آ کر لیا چاہیئے بدلا کوئی مُنہ کی کھائے وہ دیا چاہیئے جھٹکا کوئی
چاہنے والوں سے کرتا نہیں ایسا کوئی ہوش اُڑا دیتے ہیں ہم جسے اُٹھ کیا کوئی
کون سی عقل نہیں کون سی تدبیر نہیں
مال و دولت نہیں یا منصب جاگیر نہیں } بند نظم

(۴) اپنے مُنہ سے آپ قائل ہونا (۵) نقصان اُٹھانا۔ (یہ محاورہ پشتو بازی سے لیا گیا ہے) +

مُنہ کی کھلانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ زک دلوانا۔ شرمندہ کرانا۔ رسوا کرانا

لبوں سکے بوسہ کا لپکا بہت ہے مجھکو دلا   کہیں کھلائے نہ مُنہ کی زبان کا چسکا تو (یاس نسیم)

اسے بخت سفر خام خیالی کو چھوڑ دے   مُنہ کی کھلائیگی ثمرِ خام کی ہوس ++ (آغا)

مُنہ کیل دینا یا کیلنا۔ فعل متعدی :۔ زبان کیل دینا۔ جادو یا منتر کے زور سے کسی بدخواہ بدگو یا بُرا کہنے والے کے مُنہ کو بند کر دینا + زہریلے جانور کے مُنہ کو کاٹنے کے قابل نہ رکھنا۔ (چونکہ ساحر یعنی جادوگر کیل پر افسوں پڑھکر اُسے زمین یا مکانوں کے کونوں میں گاڑ دیتے اور اِس عمل کو کیل دینا کہتے ہیں اِس سے یہ محاورہ ہوگیا) + ف

کہتا ہے چاکِ در سے کیوں تُو نے آکے جھانکا   ہے جی میں کیل دیجے مُنہ اُسکے پاسباں کا (نصیر)

تیرے انداز سے کیلا ہے مُنہ کیا سحر سازی کا   کہ زندگی نے جڑیں نے کی کیلیں تیرے دنداں میں (صابر)

(۳) تنکوں سے یا کیلوں سے مُنہ بند کرنا۔ جیسے اچار کے آموں کا مُنہ مصالحہ بھر کر کیل دیتے ہیں (۴) خاموش کر دینا چُپ کر دینا (۵) رشوت دے دینا۔ مُنہ بھرائی دیکر خلاف کہنے سے روک دینا +

مُنہ کی لوئی جانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ شرم وحیا کا جاتا رہنا۔ بے غیرتی چھا جانا۔ بے شرم ہونا۔ لاج نہ رہنا۔ جیسے مُنہ کی گئی لوئی تو کیا کریگا کوئی

آتی ہے شمع آگے مُنہ پر ترے یہ کہکر   مُنہ کی گئی جو لوئی تو کیا کریگا کوئی (میر)

مُنہ کی مکھی نہ اُڑا سکنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نہایت ناتواں اور کمزور ہو جانا۔ از حد ضعیف و نحیف ہو جانا ف

ہوگیا ہے یہ ترے چشم کا بیمار نحیف   نہ اُڑا سکتا ہے مُنہ کی نہ بغل کی مکھی (نصیر)

مُنہ لال کرنا یا کر دینا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) پان یا کسی اور چیز سے مُنہ سُرخ کرنا۔ (۲) مارے طمانچوں کے چہرہ خُون آغشتہ خُون آلود اور سُرخ کر دینا۔ مُنہ چھیتنا۔ مُنہ پر تھپڑ لگانا۔ مُنہ ہی مُنہ کچلنا۔ مُنہ ہی مُنہ پیٹنا۔ ضرب یا طمانچہ سے مُنہ سُرخ کرنا ف

چمن میں گُل نے جو کل دعویِٔ جمال کیا   جمالِ یار نے مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (میر)

بہار ہی کا تھے گُل نے جب خیال کیا   صبا نے مار طمانچہ مُنہ اُسکا لال کیا (حیدری)

لال کرونگا ابھی بزم میں مُنہ کتنوں کے   ہاتھ سے تُو نے کسی کو جو کھلایا بیڑا (نصیر)

جو تیغ یار نے خونریزی کا خیال کیا   تو عاشقوں نے بھی مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (جرأت)

طمانچہ مار کر مُنہ لال اعدا نے کیا اپنا   گلوری پان کی دی یار نے گر خسار کے مُنہ میں (شوق)

چمن میں گُل نے کہیں دعویِٔ جمال کیا   جمالِ یار نے مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (دیا شنکر نسیم)

مُنہ لال ہو جانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) غضب یا غصّے یا تپش سے چہرہ سُرخ ہو جانا۔ مُنہ تمتما جانا ف

اُس سہ کو میرے پاس جو دیکھا دمِ سحر   غصّے سے آفتاب کا مُنہ لال ہوگیا (اسیر)

رنگِ شفق نہیں ہے کسی پر مگر فلک   گرم غضب ہوا ہے جو مُنہ لال ہوگیا (ظفر)

(۲) سُرخروئی حاصل ہو جانا۔ نیک نامی اور ناموری حاصل ہو جانا ف

(۳) خُوب طمانچے مُنہ پر لگنا۔ مارے تھپڑوں کے چہرہ سُرخ ہو جانا۔ خُوب پٹنا

ابھی دو چار کے مُنہ لال ہو جائینگے محفل میں   بنا کر دیا آگے مرے اک پان کا ٹکڑا (نصیر)

مُنہ لال ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) چہرہ سُرخ ہونا۔ غضب سے مُنہ کا سُرخ پڑ جانا۔ مُنہ تمتانا (۲) تھپڑ یا طمانچوں کے مارے چہرہ سُرخ ہونا ف

ہر گُل کا مُنہ صبا کے طمانچوں سے لال ہے   لایا ہے گر فرنگ لہو عندلیب کا ++ (اسیر)

(۳) پٹنا۔ مار کھانا۔ مُنہ پر طمانچے لگنا ف

اچھا تم اُسکے ہاتھ کا اب کھاؤ پان پر   ہوتا ہے مُنہ رقیب کا کیا لال دیکھیے (آفتاب)

(۴) سُرخرو ہونا۔ نیک نام ہونا +

مُنہ لپیٹکر پڑنا یا پڑ رہنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ مغموم اور رنجیدہ ہو کر لیٹ جانا۔ غمگین ہو کر پڑ رہنا۔ اُداس ہو کر پڑ رہنا۔ غم کے مارے مُنہ پر کپڑا ڈال کر لیٹ رہنا ف

کسی کے مُنہ چھپانے سے پڑے ہیں مُنہ لپیٹے ہم   کریں کیا اُسکو ظاہر دل میں جو ہو نہانی ہے (جرأت)

مُنہ لگانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ سے چھونا۔ مُنہ سے مَس کرنا۔ مُنہ سے بھڑانا۔ جیسے لوٹے کو مُنہ لگا کر پانی پینا۔ کُتّے نے ہانڈی کو مُنہ لگا دیا ف

یہ غم ہے ساغر و مینا مجھے کہ میرے بعد   خدا بھی تمکو نہیں کوئی مُنہ لگانے کا (فراق)

گر ملے آبِ بقا بھی تو کبھی مُنہ نہ لگائے   جو کہ پیاسا اُس آبِ دمِ شمشیر سے ہے (ظفر)

کسکو خُونِ جگر پلائے گا   ساغرِ مے کو کیوں لگایا مُنہ (مومن خاں)

(۲) مُنہ سے جھوٹا کرنا۔ چھٹانا۔ اُلش کرنا (۳) چکھنا۔ کھانا۔ زبان پر رکھنا ف

کرے ہے اک عالم کا خوں ہر گھڑی   بہت مُنہ لگایا نہ کر پان کو ++ (قدرت)

بے یار ساری رات جلایا شراب کو   تا صبح میں نے مُنہ نہ لگایا کباب کو + (آتش)

(۴) سر چڑھانا۔ گستاخ بنانا۔ بے تکلف بنانا۔ بے ادب کرنا جیسے لڑکے کو مُنہ لگاؤ تو داڑھی کھسوٹے کُتّے کو مُنہ لگاؤ تو مُنہ چاٹے ف

کب وقتِ بوسہ آگے وہ دیتا تھا گالیاں   ہم نے ہی مُنہ لگا کے اُسے بے ادب کیا (مصحفی)

ہوں خاکِ پا جو اُسکی ہر کوئی سر چڑھاوے   مُنہ پھیرے وہ تو ہمکو پھر کون مُنہ لگاوے (میر)

بوسہ ہنسی ہنسی میں جو کل لے لیا تو پھر   کہنے لگے بھلا تمہیں کیا مُنہ لگائیے + (شیفتہ)

گرم ہو کر مُنہ پہ آتا ہے ہمارے طفلِ اشک   مُنہ لگانے سے یہ لڑکا دیکھو کیا اتر ہوا (ظفر)

مُنہ لگا کر جام سے تُو نے کیا ہے گستاخ   ہے عارض کا ترے زُلف پریشاں تو (۔)

مُنہ

خُوب سُوجھی جو کیا کام وہ معیُوب کیا　　زشت تم مجکو نظر آنے لگے خوب کیا
جیت میں پہلے نہ سمجھا تمھیں بجُب کیا　　میری تجویز سے تمنے مجھے مجُوب کیا
سر چڑھایا تھا تمھیں تیوری چڑھانے کے لیئے
مُنہ لگایا تھا تمھیں مُنہ کے بنانے کے لیئے

(۵) مصاحب بنانا۔ مُقرّب بنانا۔ یار بنانا۔ مُقرّبوں میں داخل کرنا۔ ہمراز بنانا۔ ہم صُحبت بنانا۔ ندیم بنانا۔ ہمنشین اور ہم جلیس قرار دینا۔ دوست بنانا۔ ربط و اخلاص بڑھانا۔ نہایت بے تکلّف اور خلا ملا کرنا۔

مُنہ لگایا نہ دُختِ رز کو　　میں جوانی میں پارسائی کی　　(رہبر)
میسرِ عیش ہے آئینہ کا مُنہ لگانا کچھ نہیں　　بے ادب زُلف دوتا ہے سر چڑھانا کچھ نہیں (نکہت)
شُش نے تک میں دم لا دینگے نالے میرے　　مُنہ لگانے کا مرے آپ مزا دیکھیں گے (〃 〃)
جو ہے تجکو مزا اے دلربا مُنہ　　تو آئینے کو اتنا مت لگا مُنہ + + + (معرُوف)
دی ہے اُسنے غیر کو چھوٹ　　مُنہ لگانے کے ہیں ہزار طریق　　(داغ)
سہ شیشۂ مے تیرے وہ جُدا ہوتا نہیں اکدم　　نہیں اچھا ہے اتنا مُنہ لگانا ساغرِ دل کا (غافل)
اُس غنچہ دہن نے مُنہ لگایا　　کیا بخت ہے پھُول کی کلی کا　　(خلیل)
مجھے بہت مرے ساقی نے مُنہ لگایا ہے　　جواب ہی نہیں رکھتا وہ بادہ خواروں میں (صبا)
صبح سے کچھ آج دل نالے کرے ہے شُل نے　　رات شاید غیر کو پھر مُنہ لگایا آپ نے + (جُرأت)
کر نہ فریاد شُل نے اے دل　　مُنہ لگانا ترا قیامت ہے　　(〃)
ابھی کم غیر سے ہے ربط اور نالاں بلبلیں ہوں سنے　　زیادہ جب اُسے تم مُنہ لگاؤ گے تو کیا ہوگا (〃)
مُنہ لگانے سے ہوا ہے یہ مصاحب اتنا　　کیونکہ زانُو سے بھڑ بیٹھے ہے زانُوئے شیشہ (نصیر)
اے سوزِ دُختِ رز کو تُو اتنا نہ مُنہ لگا　　تکلیف پائیگا بہت اِسکے خُمار میں + (میر سوز)
شان میں صحبتِ ناکس سے خلل آتا ہے　　صبحِ ہجراں کو بس اب مُنہ نہ لگانا شبِ وصل (شیفتہ)
اے ذوق دیکھ دُخترِ رز کو نہ مُنہ لگا　　چھُٹتی نہیں ہے مُنہ سے یہ کافر لگی ہوئی (ذوق)
شبِ وصل بھی لب پہ آئے گئے ہیں　　یہ نالے بہت مُنہ لگائے گئے ہیں　　(داغ)

بُری بلا ہے یہ داغ پُر فن تم اِسکو ہرگز نہ مُنہ لگانا
دگر نہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سُنی اگر اُس کی چار باتیں　　} داغ

خُدا جانے پری رُویوں نے کیوں اُسکو لگایا مُنہ　　مگر نہ آئینے میں ایسا جوہر کیا ہے یُوں نہیں ہے (ظفر)
مُنہ لگاتے کب اہلِ حُرمت ہیں　　دُختِ رز ہے کوئی قیامت شوخ　　(〃)
طلب بوسہ کرتے ہی جھُنجھلا کے بولے　　کہ تُو تو نہیں مُنہ لگانے کے قابل　　(مجرُوح)

(۶) توجّہ کرنا۔ التفات کرنا۔ عزّت دینا۔ عنایت و مہربانی سے پیش آنا۔ رُخ دیکر بات کرنا۔ مل دیکر بولنا۔ مُتوجّہ ہونا۔ مُخاطب ہونا۔ نظرِ لُطف و عنایت

مُنہ

کرنا جیسے مُنہ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال ۔ مُنہ لگائی ڈومنی بال بچوں سمیت آئی۔

گر کچھ وہ مُنہ لگاتا تو دیکھتے تماشا　　اس قہر پہ بھی جاتے وہاں بار بار ہیں ہم (صابر)
مینے بوسہ طلب کیا تو کہا　　یہ خرابی ہے مُنہ لگانے میں　　(صفا)
دل میں کیا کیا کرخیال اُس پاس جا بیٹھے ہیں آہ　　جب نہ اُسنے مُنہ لگایا اُٹھ چلے ناچار ہو + (جُرأت)
بوسۂ لب نہ مانگنا دُشمن　　مُنہ لگاتا ہے کون سائل کو　　(شیفتہ)
جو اوّل دن ہی سے اپنے نہ دل کو مُنہ لگاتے تم　　نہ اپنوں کو رُلاتے ہم ہنساتے ہم نہ دُشمن کو (جعفر)
سبُو و شیشہ و خُم کس کی کی نہ پابوسی　　کسی نے مُنہ نہ لگایا مجھے سوائے قدح (آتش)
معرُوف اب تو دیکھتے ہو تُم ہمیں غریب　　ٹک مُنہ لگائیے یار تو پھر ہمکو دیکھیے (معرُوف)
نہ کل تک جو تھے مُنہ لگانے کے قابل　　ہوئے آج باتیں بنانے کے قابل　　(قلق)
اُس رشکِ مہ نے مُنہ جو لگایا ہے ٹک ہمیں　　پہنچا ہے آسمان پہ اپنا دماغِ عشق　　(میر حسن)

عجب احوال کو سودا ستم سے تیرے پہنچا ہے　　کوئی معشُوق بھی عاشق پہ یہ بیداد کرتا ہے
بسانِ نَے ترے ہاتھوں سے نالاں اُسکو پاتے ہیں　　کوئی ٹک مُنہ لگاتا ہے تو وہ فریاد کرتا ہے　　} قطعہ سودا

(۷) حمایت کرنا۔ پُچک لینا۔ حامی بننا۔ جیسے بچّوں کو مُنہ لگانا ہی تو بگاڑتا ہے۔

(۸) خاطر میں لانا۔ سیار بنانا۔ خیال میں لانا۔ دھیان میں لانا۔

مُنہ کالے کو تُو اپنے لگا دے گا ہمیں یار　　مجلس میں مصاحب جو تو نہیں جام رہیگا (میر سوز)

مُنہ لگنا۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ سے مَس ہونا۔ مُنہ سے بھڑنا۔ مُنہ سے چھُو جانا۔

برابر ہیں پریشانی میں ہم اور بال زُلفوں کے　　وہ کافر تیرے مُنہ لگتے ہیں ہمسے وہی اچھے ہیں (ظفر)

(۲) سر چڑھنا۔ گستاخ بننا۔ بے ادب ہونا۔

سرِ محفل طلب کرتا ہے بوسہ　　امانت کیا تمھارے مُنہ لگا ہے　　(امانت)

(۳) یار بننا۔ مصاحب بننا۔ قُرب حاصل کرنا۔ مُقرّبوں میں داخل ہونا۔ ہم صُحبت ہمجلیس و ہمنشین بننا۔ دوست بننا۔ ہمراز ہونا۔

دُختِ رز لگ گئی ہے مُنہ ورنہ　　ہے یہ مُردار سو بُند وں کی ایک + + (ظفر)

مرجاؤ کوئی پروا نہیں ہے　　کتنا ہے مغرُور اللہ اللہ
کہتے ہیں اُسکے تو مُنہ لگے گا　　ہو یُوں ہی یارب جو ہے یہ انواہ　　} قطعہ میر

کیا حرف و لنشیں ہو مرا شِل خط مُدام　　اغیار رو سیاہ ترے مُنہ لگا کیئے + + (میر)
شیخ جی دُخترِ رز چھُٹ نہیں سکتی مجھسے　　مُنہ لگی رندہ نوا اناب تو یہ مُردار بہت (صابر)

(۴) ملتفت ہونا۔ مُتوجّہ ہونا۔ عزّت سے پیش آنا۔ عنایت و مہربانی سے پیش آنا۔ مُخاطب ہونا۔ اخلاص سے پیش آنا۔ توجّہ فرمانا۔

کیا مُنہ لگے گلوں کے شگفتہ دلی ہے　　پژمُردہ پھرے ہے مُرغِ چمن باغ باغ ہے (میر)

(۵) برابری کرنا۔ مُقابل ہونا۔ مُقابلہ کرنا۔ ہمسری کرنا ؎

اُسکے مُنھ لگ ذرا نہ تو گویا ۔ اوندھی سیدھی نہ کچھ سُنا بیٹھے (گویا)

(۶) ہمکلام ہونا۔ ہم سخن ہونا۔ باہم باتیں کرنا ؎

یوں ہی بکتا ہے ہمیشہ ناصح بیہودہ گو ۔ کون اُسکے مُنھ لگے جلنے بھی دو رہل سنا (ظفر)

مُنھ لگے عرض کو انشا کی اس طرح بولا ۔ کسے غرض ہے عبث مُنھ لگے کمینے کے (انشا)

جی جلاتے ہیں حسیں کون مُنھ ایسوں کے لگے ۔ کوئی دیتا نہیں انکار سے کے بوسہ مُنھ پر لادیا (تسلیم)

(۷) مزہ پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا ؎

جانتا ہے وہ اُس بوسۂ لب کا لپکا ۔ مُنھ لگے پر کوئی چھُٹتی ہے یہ تاب سی چیز (ظفر)

مُنھ لیکے پھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بے اتفاقی کے سبب محروم جانا۔ بھروسے کے خلاف مایوس جانا ؎

بعد مدت ترے کوچے میں جو آجاتا ہوں ۔ اپنا سا مُنھ لیئے پھر وہیں چلا جاتا ہوں (نامعلوم)

(اپنا کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے) +

مُنھ لیکے رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ انحطاطِ مرتبہ پر خیال کرکے حالتِ انفعال میں خاموش رہ جانا۔ اپنی اُمید اور دعوے یا بھروسے کے برخلاف جواب پانے سے شرمندہ ہو جانا ؎

دیکھا جو اُسکی چشم و دہن کو تو شرم سے ۔ مُنھ اپنا لیکے پستہ و بادام رہ گئے (ہدایت)

(لفظ اپنا کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) +

مُنھ مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ڈسنا۔ کاٹنا۔ ڈنک مارنا ؎

مُنھ مارے ہے بطرح مرے دل پہ تری زُلف ۔ کیونکر یہ بچے گا کہ ڈسے ہے اسے کالا (ظفر)

(۲) سگِ شکاری کا صید پر دانت مارنا۔ شکار کو مُنھ سے پکڑنا۔ گھوڑے کا کاٹ کھانے کو مُنھ چلانا۔ (۳) لڑنے والے پرندوں کا ایک دُوسرے کو چونچ مارنا۔ ٹھنگیانا۔ منقار زدن کا ترجمہ۔ مُرغ یا بٹیر کا آپس میں لڑنا۔ (۴) مُنھ بند کر دینا۔ چغلی کھانے یا برخلاف کہنے سے روک دینا۔ خاموش کرنا۔ جیسے اگر ایسے چغل خوروں کا آپ دو چار دفعہ مُنھ مار دیں تو کیوں اُنکو یہ حوصلہ ہو (فقرہ)

مارا جائے مرے شکووں پہ جو دو چار کا مُنھ ۔ تو کھُلے میری بُرائی پہ نہ اغیار کا مُنھ + (صابر)

(۵) مُنھ سینا۔ ٹانکے لگا کر مُنھ بند کرنا۔ کھونپ بھر کر مُنھ بند کرنا۔ جیسے ذرا تھیلی کا مُنھ مار دو (۶) کھانے سے مُنھ بند کرنا۔ کھانے سے روکنا ؎

خوانِ نعمت سے کبھی حظ نہ اُٹھائینگے بخیل ۔ مال کھا سکتے ہیں تقدیر نے مُنھ مارے ہیں (بحر)

(۷ جانور) جلد جلد کھانا + کھاتا۔ جیسے گھوڑا دو مُنھ مارلے تو کس دوں (۸) کاٹنا۔ چکنا۔ بھرنا۔ بھنبوڑنا۔ (۹) مُنھ آنا۔ طنز کی بات کہنا۔ چُبھتی ہوئی کہنا۔ آوازہ کسنا۔ طعنوں کا وار کرنا۔ (۱۰۔ ہندو) رشوت دینا۔ مُنھ بھرائی دینا۔ (۱۰۔ پیشہ ور) دھار مارنا۔ متھا کرنا۔ نوک یا دھار کو گُرد دینا۔ (۱۲) مُنھ کیل دینا۔ زہر دُور کر دینا۔ کاٹنے کے قابل نہ رکھنا (۱۳) لاجواب کر دینا۔ جواب نہ بننے دینا۔ مُنھ بند کر دینا۔ جواب نہ آنے دینا +

مُنھ مانگا۔ ہ۔ صفت:۔ حسبِ طلب۔ حسبِ مُراد۔ حسبِ دلخواہ۔ حسبِ خواہش۔ حسبِ مرضی۔ حسبِ خواہش + من مانتا +

مُنھ مانگا بر پایا۔ ہ۔ محاورہ:۔ دل کے مُوافق خاوند ملا۔ حسبِ دلخواہ مُراد ملی۔ جو چاہا سو ہوا۔ مانگا سو ملا۔ من مانتا کام ہوا۔ خاطرخواہ کام ہوا +

مُنھ مانگے دام۔ ا۔ اسم مذکر:۔ حسبِ طلب قیمت۔ مُنھ کا مانگا ہوا مول۔ جو قیمت مانگنا سو ملنا۔ جیسے مُنھ مانگے دام کون دیتا ہے (فقرۂ دیگر) بزاز نے کہا "حضرت یہ تھان آج ہی آئے ہیں ابھی کسی نے آنکھوں سے بھی نہیں دیکھے"۔ جھٹ پٹ سارے تھان خرید لیئے مُنھ مانگے دام دے دیئے (چترہیلی)

مُنھ مانگی مُراد۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ من کی چاہنا۔ دلی مُراد۔ دلی خواہش۔ وہ چیز جو اپنی طلب کے مُوافق حاصل ہوئی ہو۔ جیسے مُنھ مانگی مُراد نہیں ملتی یعنی اپنا چاہا نہیں ہوتا خدا کا چاہا ہوتا ہے +

مُنھ مانگی موت۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ مُنھ کی مانگی ہوئی موت۔ مرگِ خودخواستہ۔ یہ خریداروں کا مقولہ ہے جو کسی چیز کے چُکاتے اور قیمت ٹھیراتے وقت فروشندہ کی اصرار پر کہتے ہیں کہ مُنھ مانگی تو موت بھی نہیں ملتی یہ تو قیمت ہے ؎

کل یار نے مجھسے پُوچھی قیمت دل کی ۔ مینے قتل اپنا اُسکی قیمت یہ کہی
کہنے لگے سودا نہ بنے گا یہ طپش ۔ مُنھ مانگی مجھے موت بھلا کسنے دی } قطعہ طپش

مُنھ مانگی موت نہیں ملتی۔ ۔ کہاوت:۔ یعنی جو آدمی چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا۔ جو کچھ خواہش الٰہی ہوتی ہے وُہی ظہور پذیر ہوتا ہے کیونکہ نفع و نقصان اُسی کے اختیار اور دستِ قُدرت میں ہے +

مُنھ مسکوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) دیکھو (مُنھ سکوڑنا) +

مُنھ موڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) رُوگرداں ہونا + اعراض کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ چہرہ ہٹانا۔ مُنھ ہٹانا۔ کنارہ کشی و پہلوتہی کرنا۔ کسی کے شریکِ حال نہ ہونا ؎

موڑتے مُنھ نہ تری تیغ سے ہم اے قاتل ۔ جائے زخم اور بھی ہوتی تنِ افگار میں گر (غافل)

موڑتا کبھی مُنھ تری شمشیرِ جفا سے ۔ میرا سا کسی کا بھی جگر ہو نہیں سکتا (ظفر)

مُنھ موڑتا بُتانِ حسیں سے حرام ہے ۔ موقوف یہ نماز نہیں ہے سلام پر + (صبا)

سلطنت ترک کی وطن چھوڑا ۔ باپ ماں سے بھی اپنے مُنھ موڑا (قلق)

مُنہ

(۲) رُخ نہ دینا۔ متوجّہ نہ کرنا (۳) باغی ہونا۔ بغاوت کرنا۔ تمرّدی کرنا۔ سرکشی کرنا۔ مُنحرف ہونا۔ انحراف کرنا۔ (۴) پرہیز کرنا۔ اجتناب کرنا۔ باز رہنا۔ حذر کرنا ؎

تیرے دم کا ہے بھروسا مبدء عاشق کو آہ اُس سے کیوں مُنہ موڑتا ہے خنجرِ قاتل عبث (عاشق)

(۵) رُخ پھیرنا۔ رُخ پلٹنا۔ سمت بدلنا۔ مُڑنا ؎

رنجاں چھوٹنے سے کیا حاصل جان مُنہ موڑنے سے کیا حاصل (قلق)

(۶) انکار کرنا۔ ناہ کرنا۔ (۷) دھار کا خم کھانا۔ دھار مُڑنا (۸) شکست دینا پس پا کرنا۔ ہٹانا۔ ہزیمت دینا۔ رُخ پھیر دینا ؎

ابرو سے کہہ میاں نہ کرے تیغ رانیاں مُنہ موڑ دیگی ورنہ مری سخت جانیاں (مُصحفی)

(۹) بے مروّتی کرنا۔ اغماض کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ بدعہد اور بیوفا ہونا۔ آنکھ چُرانا۔ ٹالنا۔ ٹلنا۔ دغا دینا۔ بیوفائی کرنا۔ چُوکنا۔ کمی کرنا ؎

موڑ تُو مُنہ نہ ابھی سوزنِ مژگاں مجھ سے ٹانکے زخموں کے تو ہیں کتنے ہی درکار ہنوز (درد)

قاتل نہ مجھ سے موڑیو مُنہ وقتِ قتل تُو تُو شرم کیجیو مرے گردن جھکانے کی (جُرأت)

قاتل اگر کہے کو سسکتا ہے چھوڑ دیو خنجر تو ایک دم کے لیئے مُنہ نہ موڑیو (میر حسن گرد سوز)

(۱۰) پیچھے ہٹنا۔ باز رہنا۔ باز آنا ؎

نہیں مُنہ موڑنی رہنا رہ تیغِ ابرو مُصحفی سر پہ آفت ہے خدا خیر کرے (مُصحفی)

تو ہی مُنہ موڑ گیا آہ دمِ کشتن یاں ورنہ موجود تھے لے خنجرِ مژگاں ہم تو (نغیر)

مُنہ میٹھا کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) شیرینی کھلانا۔ مٹھائی کھلانا ؎

حسرت ہی بوسۂ لبِ شیریں کی رہ گئی میٹھا نہ مُنہ کو تیرے نمکخوار نے کیا (آتش)

(۲) شیرینی کھانا۔ مٹھائی کھانا جیسے کھانا کھا کر جبتک مُنہ میٹھا نکریں دل کو نہیں لگتا۔ (۳) کچھ دینا۔ عنایت کرنا۔ عطا فرمانا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا ؎

سبھی انعام نت پاتے ہیں اے شیریں دہن تجھ سے کبھی تو ایک بوسے سے ہمارا مُنہ بھی میٹھا کر (جرأت)

(۴) نذرانہ دینا۔ شکرانہ دینا۔ بطور شیرینی کچھ نذر کرنا۔ پان کھانے کو دینا موکّل کا اپنے وکیل کو مُقدمہ جیتنے کی خوشی میں دینا (۵) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا۔ گھوس دینا۔ (۶) منگنی کرنا۔ نسبت کرنا۔ سگائی کرنا۔ نسبت قرار دینا +

مُنہ میٹھا ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) شیرینی یا مٹھائی کھانا۔ (۲) نسبت ہونا۔ سگائی ہونا۔ منگنی ہونا۔ نسبت قرار پانا۔ (۳) شکرانہ ملنا + نذرانہ ملنا۔ رشوت ملنا +

مُنہ میں آب آجانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی بھر آنا بولتے ہیں مگر بعض شعرا نے اصطلاح بھی باندھ دیا ہے جس سبب سے ہمکو بھی لکھنا پڑا۔ جی للچا جانا ؎

دیکھکر دستِ ستم میں تیرے تیغ آبدار میرے ہر زخمِ جگر کے مُنہ میں آب آجائیگا (ظفر)

مُنہ میں آنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ زبان پر آنا۔ زبان سے نکلنا ؎

بیتا بیاں جو اُسنے کسی سے مری سُنیں جو مُنہ میں اُسکے آیا سو مجکو سُنا گیا + (جُرأت)

مُنہ میں بولنا یا بات کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ اس طرح بولنا کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔ غُنغُنانا۔ صاف یا با آواز مُنہ سے کلمہ نہ نکالنا +

مُنہ میں پان پھیکا ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ پان کا ذائقہ جاتا رہنا + (چونکہ اکثر رات بھر کا پان صبح کو بے ذائقہ ہوتا ہے اسوجہ سے صبح ہو جانے کی ایک یہ بھی شناخت خیال کی جاتی تھی۔ (کہانیوں میں آتا ہے) +

مُنہ میں پانی بھر آنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) آب بدہاں برگردیدن کا ترجمہ مُنہ میں رطوبت پیدا ہو جانا۔ ترشی کے خیال یا کسی عُمدہ چیز کی خواہش سے دہن میں لُعاب آجانا۔ (۲) للچاجانا۔ جی للچانا۔ طبیعت کا نہایت خواہش کرنا رال ٹپک پڑنا۔ رال ٹپکے پڑنا۔ رال ٹپکنا۔ جی بھر بھر آنا۔ نہایت خواہش و رغبت ہونا۔ دل بے اختیار چاہنے لگنا۔ لذّت کے خیال سے مُنہ میں مزہ آجانا۔ کسی چیز پر طبیعت کا از حد مائل ہو جانا۔ کسی چیز کے لینے پر نیت بگڑنا۔ جی چلنا۔ زبان پر کسی چیز کا مزہ آکر اُسکی رغبت ہو جانا۔ مزہ یاد آنا۔ شوق پیدا ہونا ؎

تیغِ قاتل کی مرے زخم نے لذّت جانی کہ بھر آتا ہے ہر زخم کے مُنہ میں پانی (رشید)

مُنہ میں کیسا خُمِ صہبا کے بھر آیا پانی تیرے لب سے جو لبِ ساغرِ سرشار لگا (مومن)

مُنہ میں زاہد کے ابھی بھر آئے پانی گر سُنوں ہیں شرابِ عشق کے کیا واکیفیت کے گھونٹ (ظفر)

بھرتا ہے عجب لُطف سے مے جام میں ساقی بھر آئے ہے پانی تو ہیں میخوار کے مُنہ میں (")

توبہ تو ہمنے کی ہے پر اتنک یہ حال ہے پانی بھر آئے مُنہ میں جو کھادیں اگر شراب + (مجروح)

اب ایسے جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بھر کہ جسکو دیکھ کے زاہد کے آئے مُنہ میں پانی بھر (جوان)

پانی مُنہ میں بھر آتا تھا اُسکے عقیقِ لب دیکھیے اب ہے تشنہ کام جُدائی پیر دگر نہ تھا محظوظ (میر)

پانی بھر آیا مُنہ میں دیکھے جنھوں کے یارب وہ کس مزے کے ہونگے لبہائے نامکیدہ (")

دیکھ عرق آلودہ وہ مُکھڑا پانی مُنہ میں بھر آتا ہے کیا ہی تر رُخسار پہ گُل کے دانے شبنم مارے ہے (جرأت)

نظم کے مُنہ میں بھر آیا پانی جبکہ پیکاں کا مزا یاد آیا (حقیر)

پانی بھر آئے مصریوں کے مُنہ میں وقتِ دید شیریں کی لال ٹپکے جو وہ دیکھ پائے ہونٹھ (قلق)

دیکھی گزک جو مستوں کی زاہد بہک گیا پانی بھر آیا مُنہ میں سے آشام ہو گیا + (وزیر)

نبکشوں سے ترکِ مے مُمکن نہیں برسات میں پانی بھر آتا ہے مُنہ میں ابرِ باراں دیکھکر (رند)

مُنہ

وہم آخر مجھ شربت تو ہوا بارے نصیب　　دیکھکر لب کو ترے مُنہ میں بھر آیا پانی (عارف)

اے یہ جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بھر　　کہ جسکو دیکھکر زاہد کے مُنہ میں آئے پانی بھر (جوان)

مرے مُنہ میں تو اُسکے نام سے پانی بھر آتا ہے　　مزہ ایسا ہے کیا اُس بوسہ چاہِ زنخدان میں (صفا)

گنجوں کی وہ بولیاں شہانی　　بھر آتا تھا مُنہ میں سُن کے پانی (بر کھارُت حالی)

مُنہ میں چہِ کنعاں کی طرح پانی بھر آئے　　دیکھے کبھی یوسف جو ترے چاہِ ذقن کو (وزیر)

منع بھی کرتے ہو ناصح کُلّیاں بھی کرتے ہو　　کیا بھر آتا ہے پانی مُنہ میں نام مے کیساتھ (نامعلوم)

(۳) کسی چیز کی رغبت و خواہش سے رشک ہونا۔ رشک کا باعث ہونا رشک آنا۔ اِس بات کا افسوس ہونا کہ ہم ایسے کیوں نہ ہوئے۔ غیرت آنا حسد ہونا۔ جلن ہونا۔ جلنا۔ افسوس آنا ۞

بھر آیا مُنہ میں آئینے کے پانی　　سحر دیکھا جو ہیں سرکار کا مُنہ (معرُوف)

کیا ہو دلکش وقتِ گریہ میرے چشمِ زار کے　　مُنہ میں بھر آتا ہے پانی ابرِ دریا بار کے (نکہت)

پانی بھر آتا ہے یاں قاتل دہانِ زخم میں　　میان سے لیتا ہے جب تُو میں زباں تلوار کی (ناسخ)

پانی بھر آوے ہے آگے ترے اُسکے مُنہ میں　　دیکھے ہے تجکو باندازِ دگر آئینہ + + (سودا)

گنڈیری نیشکر کی دی جو ہمنے یار کے مُنہ میں　　بھر آیا دیکھے پانی غنچۂ گلنار کے مُنہ میں (شوق)

خشک ہوتی ہے زبان زاہد کی استغفار سے　　مُنہ میں بھر آتا ہے پانی دامنِ تر دیکھکر (داغ)

نامِ شیریں کا جو آجائے کہیں　　مُنہ میں پانی سا بھر آئے کہیں (ء)

بھر آیا گُلوں کے مُنہ میں پانی　　پھر بات ہوئی وہ بارِ ثانی (انشا)

ہے آئینہ بد نظر بری رُو　　خُوب اِس سے نہیں نظر ملانی
رُخ دیکھ تیرا یہ صاف دیدہ　　بھر بھر لاتا ہے مُنہ میں پانی } قطعۂ جرأت

مُنہ میں پانی چوآنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مرتے وقت مُنہ میں پانی ٹپکانا۔ کسی سخت مریض کے مُنہ میں بُوند بُوند کرکے پانی ڈالنا۔ مجازاً اخیر وقت کام آنا۔ مرتے وقت کام آنا۔ حالتِ نزع یا بیہوشی میں مُنہ کے اندر پانی ڈالنا مرنے کے قریب پہنچنا۔ قریب بہ مرگ ہونا ۞

مُنہ میں گر پانی چوآوے یار اپنے ہاتھ سے　　مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں (ذوق)

مجھے پانی چوآنے مُنہ میں آنسو　　پڑھی یٰسین سرِ ھانے بے کسی نے (ء)

آویگا وہ چمن میں نہ لے ابر جب تلک　　پانی گُلوں کے مُنہ میں چوآیا نہ جائیگا (سودا)

چھیڑی کر گُل کے دہن کی تھی کہانی شبنم　　مُنہ میں غنچے کے چُوآتی ہے جو پانی شبنم (نصیر)

مُنہ میں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ میں جانا۔ کھانے میں آنا۔ جیسے کیوں ٹکڑا پھینکتے ہو کسی غریب کے مُنہ میں ہی پڑ جائیگا (۲) زبان زد ہونا۔ (۳) زبان پر چڑھنا۔ زباں آشنا ہونا۔ جیسے بچے کی مُنہ میں بات پڑی اور سب میں پھیلی +

مُنہ

مُنہ میں پڑھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اسطرح پڑھنا کہ دُوسرے کی سمجھ میں نہ آئے + چپکے چپکے پڑھنا۔ غُنغُنانا۔ ہونٹوں میں پڑھنا۔ گُنگُنانا +

مُنہ میں پھیپڑی یا پھیپڑیاں بندھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پیاس یا تشنگی سے ہونٹوں کا پپڑا جانا۔ لب خُشک ہو جانا +

مُنہ میں تنکا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دانتوں میں تنکا لینا۔ گئو بنا۔ عاجزی کرنا۔ عجز کرنا۔ ہا ہا کھانا۔ جان کی امان چاہنا۔ خاک چاٹنا۔ ہاتھ جوڑنا۔ گوڑے چھُونا۔ قدموں پر گرنا۔ پیروں پڑنا۔ نہایت عاجزی ظاہر کرنا ۞

نہ تابِ رُو کشی جب جذبۂ دل سے ہوئی اُسکو　　لیا آخر کو تنکا کہربا نے ہار کے مُنہ میں (شوق)

دیکھکر دُنبالہ تیری آنکھ کا بیدادگر　　مُنہ میں تنکا غزال بیزبان لینے لگا (مُشتاق دہلوی)

مُنہ میں تھوک بلونا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ لاطائل اور غیر منتج باتیں کہنا۔ بیہودہ سرائی کرنا۔ ژاژخائی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ بیموقع اور بیمعنی باتیں کرنا +

مُنہ میں تھوک لپٹے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ خُشک ہوئے جانا۔ مُنہ میں پھیپڑیاں بندھے جانا + بے حواس اور بے اوسان ہوئے جانا۔ مُنہ سے بات نہ نکلنا

مُنہ میں خاک۔ و۔ دعائے بد۔ (۱) بد فال اور بد شگون آدمی کے حق میں یا اپنے برخلاف کہنے والے کی نسبت دُعائے بد کے موقع پر بولتے ہیں جیسے تمہارے مُنہ میں خاک ایسی بد فال تو د نکالو ۞

اُس دل کو داغ جسکو تری جستجو نہو　　اُس مُنہ میں خاک جسمیں تری آرزو نہو (معرُوف)

(۲) بالکل انکار کر دینے کے موقع پر بھی بولتے ہیں جیسے اُسکے مُنہ میں خاک تمہارے لیئے سب کچھ +

مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ ہ۔ کہاوت:۔ نہایت بُوڑھے کھُونس کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسا بُوڑھا ہے کہ مُنہ میں دانت نہیں اور پیٹ میں ہضم کرنے کے قابل انتڑیاں نہیں +

مُنہ میں زبان حلال ہے۔ ؤ۔ محاورہ:۔ مُنہ میں زبان سچ اور حق بات کے واسطے ہے زبان برحق ہے۔ یعنی آدمی کے مُنہ میں زبان ہی قابلِ اعتبار و وثُوق ہے۔ حلال اِسواسطے کہا کہ آدمی حلال اور مُباح چیز کو ہی مُنہ تک لیجاتا ہے اگر یہ حرام ہوتی تو مُنہ میں نہ رہتی ۞

مُنہ میں زبان حلال ہے سوچ کہا تھا کیا　　تُم پھر گئے قرار سے میں تو پھرا نہیں + + (حیا)

مُنہ میں زبان ہونا۔ ؤ۔ فعل لازم:۔ طاقتِ گویائی ہونا۔ قابلِ نطق ہونا + کہنے اور بولنے کی طاقت رکھنا۔ جواب دینے کے قابل ہونا ۞

مُنہ

نہ دیتے دخل وہ خلوت میں اپنی　　ہمارے جبکہ منہ میں زباں ہے　(عارف)

گستاخ کو بزم میں ہے کیوں مجرا بھلا　　اے بدزباں آپکے بھی منہ میں زبان ہے　(ظفر)

مُنہ میں زبان نہ ہونا۔ ۔ فعل لازم :- گونگا ہونا۔ صُمٌ بُکمٌ ہونا + خاموش ہونا۔ بولنے کے قابل نہ ہونا۔ بول نہ سکنا۔ بات نہ کر سکنا۔ بیزبان ہونا ۹

تجھسا کوئی زمانے میں معجز بیاں نہیں　　آگے ترے مسیح کے منہ میں زباں نہیں　(آتش)

مجھسے بھی تو سوال کریں گے بھلا نکیر　　پھر جواب کیا کروں منہ میں زباں نہیں +　(ظہیر)

مُنہ میں زبان نہیں۔ ۔ محاورہ :- (۱) نہایت غریب اور بیزبان آدمی ہے۔ بے سخن غریب بھولے بھالے سات پانچ نہ جاننے والے کے حق میں کہتے ہیں (۲) بول نہیں سکتا۔ ساکت ہے۔ تابِ سخن نہیں خاموش ہے۔ چُپ ہے۔ گُنگ ہے ۵

تجھسا کوئی زمانے میں معجز بیاں نہیں　　آگے ترے مسیح کے منہ میں زباں نہیں　(آتش)

مُنہ میں کالک لگ جانا۔ ۔ فعل لازم :- رُسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ کلنک لگنا ۵

لیکے بوسہ کیا رقیب رُوسیہ رُسوا ہوا　　منہ میں کالک لگ گئی جب خال جاناں چھُپ گیا　(عاشق)

مُنہ میں گھنگنیاں بھر کر بیٹھنا۔ ۔ فعل لازم :- چُپ نا ندھکر بیٹھنا گھُنّی سادھکر بیٹھنا۔ خاموش ہوکر بیٹھنا۔ گُنگ صُم ہوکر بیٹھنا۔ صمٌ و بکمٌ ہوکر بیٹھنا خاموشی اختیار کرنا ۵

نہ ڈال آبلے لے گرمیِ فغاں منہ میں　　کہ چُپکا بیٹھ رہُوں بھرکے گھنگنیاں منہ میں　(ذوق)

(چونکہ جب آدمی کوئی چیز منہ میں بھر لیتا ہے تو اُس سے دشواری سے بولا جاتا ہے اور علی الخصوص گھنگنیاں پھول جانے کے سبب اور بھی زیادہ خاموش کر دیتی ہیں پس معانیِ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) +

مُنہ میں گھنگنیاں بھرنا۔ ۔ فعل متعدی :- چُپ اختیار کرنا۔ خاموشی اختیار کرنا گھُنّی سادھنا۔ صمٌ و بکمٌ ہو جانا۔ گونگا بنجانا ۵

بیٹھا ہے منہ پھلائے آتا نہیں سخن میں　　کیا گھنگنیاں بھری ہیں اُس شوخ کے دہن میں　(مصحفی)

اچھا کس بات پہ بگڑے ہو زباں سے تو کہو　　کونسا جرم ہوا منہ سے تو اپنے پھُوٹو

گھنگنیاں منہ میں بھرے بیٹھے ہو گونگے نہ بنو　　کچھ معلوم تو ہو اچھی بُری بولو تو

تجھ سے کس امر میں بتلائیے تقصیر ہوئی

نہیں یہ بھی نہسہی آئیے تقصیر ہوئی

مُنہ میں مارنا۔ ۔ فعل متعدی :- برروئے کسے زدن کا ترجمہ۔ تھپڑ لگانا طمانچہ مارنا۔ پیٹرسی کرنا +

مُنہ

مُنہ نپوڑنا۔ ۔ فعل لازم :- (گنوار) دانت نکوسنا۔ دانت نکالنا منہ بانا۔ بیوقوفوں کی طرح ہنسنا + منہ پھاڑنا۔ جواب نہ بن پڑنا +

مُنہ نکل آنا۔ ۔ فعل لازم :- (۱) چہرا اُتر جانا۔ گال پچک جانا۔ گال پچ جانا۔ کلّے بیچ جانا۔ دُبلا ہو جانا۔ منہ سُت جانا۔ جیسے دو ہی دن کے بخار میں بچہ کا منہ نکل آیا۔ (۲) علامتِ حمل کا ظاہر ہونا۔ حمل رہجانے سے چہرا اُترجانا۔ پیٹ رہجانے کے سبب چہرہ دُبلا پڑجانا کیونکہ بچہ کی پرورش میں بھی خون صرف ہونے لگتا

کیا پردے ہی پردے میں یہ رخنا نکل آیا　　کیوں غنچہ دہن تیرا منہ اتنا نکل آیا +　(زٹلی)

مُنہ نوچ لینا۔ ۔ فعل لازم :- چہرے کو ناخنوں سے کھُرچ ڈالنا۔ منہ پر کھُبتے مار لینا۔ (حالتِ غضب یا غم میں عورتوں سے یہ حرکت سرزد ہوا کرتی ہے)

مُنہ نہ پڑنا۔ ۔ فعل لازم :- ہیاؤ نہ پڑنا۔ ہیاؤ نہ پڑنا۔ حوصلہ نہ پڑنا۔ جرأت نہ ہونا۔ شرم یا رُعب یا خوفِ مراتب کے باعث کچھ نہ کہہ سکنا۔ کہنے کی جرأت نہ ہونا۔ جیسے میرا تو اُنسے مانگنے کو منہ نہیں پڑتا ۵

شکوہ کرنے گئے تھے گو اُن سے　　دیکھکر منہ پڑا نہ منہ اپنا + + +　(شریر)

یکقلم ایسے خطوں میں ہو گئے باہم جواب　　منہ نہیں پڑتا کسی کا صُلح پر دونوں طرف　(ظفر)

مُنہ نہ پھیرنا۔ ۔ فعل لازم :- منہ نہ موڑنا۔ مستقل رہنا۔ منہ نہ ہٹانا۔ ارادہ پر قائم رہنا۔ رُوگرداں نہ ہونا۔ اعراض نہ کرنا۔ سنمکھ رہنا۔ سامنے رہنا ۵

برسیں کتنے ہی اگر سنگِ بلا زیرِ فلک　　آدمی پھیرے نہ منہ رکھے دل اپنا مضبوط　(ظفر)

پھیرنے کے منہ نہیں اے شُعلہ خُو ہم سخت جاں　　بلکہ تیری تیغ آتش دم کا منہ پھر جائیگا　(〃)

پھیریں نہ منہ کسی سے کوئی خوب ہو کہ زشت　　یہ ہے مثالِ آئینہ اہلِ وفا کا طور +　(〃)

جو پیش آئے وہ ستوکرم ہے ساقی کا　　نہ پھیرو جام سے منہ اور نہ تم سبو سے ہٹو　(〃)

منہ نہ پھیرا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے　　سچ تو یہ ہے وہ بھی ہوتے ہیں مزے والے　(داغ)

مُنہ نہ چڑھانا۔ ۔ فعل متعدی :- تیوری پر بل نہ ڈالنا۔ خفا نہ ہونا۔ تیوری نہ چڑھانا۔ ناک بھوں نہ چڑھانا۔ تُرش رُو نہ ہونا +

مُنہ نہ چڑھنا۔ ۔ فعل لازم :- (۱) چیں بجبیں نہ ہونا۔ خفا نہ ہونا۔ ترشرو نہ ہونا۔ (۲) مُقابل نہ ہونا۔ مُقابلہ نہ کرنا۔ برابری نہ کرنا۔ ہمسری نہ کرنا رُوکش نہ ہونا ۵

ہم نہ کہتے تھے منہ نہ چڑھ اُسکے　　درد کچھ عشق کا مزا پایا + +　(درد)

(۳) سر چڑھنا۔ گستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا ۵

سُن اوگُل بت منہ نہ چڑھ یار کے　　یہ تھوڑی سی عزت اُتر جائے گی + +　(رند)

(باقی معانی منہ چڑھنا میں دیکھو) +

مُنْہ

مُنْہ نہ دکھایا نہ دکھلا۔ ہ۔ کلمۂ تنفّر۔ دُور ہو۔ صُورت نہ دکھا۔ سامنے نہ آ۔ پرے ہٹ جیسے لاموؤ و مجھے مُنْہ نہ دکھا اب کہیں اور کی ہوا کھا ؎

جب وہ چلتے ہیں تو سر نقشِ قدم کہتا ہے   مُنْہ نہ دکھلا مجھے اے فتنۂ محشر اپنا (سالک)

اے شبِ ہجر تیرا کالا مُنْہ   چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنْہ (مومن)

مُنْہ نہ دکھانا یا نہ دکھلانا۔ ہ۔ فعل لازم ہ۔ (۱) صُورت نہ دکھانا۔ سامنے نہ آنا۔ شرم یا نجالت کے باعث رُوپوش ہو جانا ؎

نجالت سے دکھاتا مُنْہ نہ اپنا ماہ گردُوں پر   ظفروہ بام پر اپنے جو وقتِ شام آجاتا (ظفر)

احوالِ جگر سوز جو اِس دل نے دکھایا   غنچوں کو نہ مُنْہ اپنا عنادل نے دکھایا (دولہ)

تیغِ جفائے یار سے دل سر نہ پھیر تُو   پھر مُنْہ وفا کو ہمسے دکھایا نہ جائیگا (سودا)

دیں گالیاں تُمنے ہمیں اور ہم نہ گئے دیکھ   مُنْہ بھی نہ دکھاتا جو کوئی اور سا ہوتا (ظفر)

تجھسے بیزار ہُوں جاتا ہُوں سُوئے ملکِ عدم   مُنْہ نہ دکھلائے خدا پھر مجھے دُنیا تیرا + (رند)

(۲) سامنے نہ لانا۔ آگے نہ لانا۔ پیش نہ کرنا۔ جیسے مجھے اُسکا مُنْہ نہ دکھلاؤ

مُنْہ نہ دیکھنا۔ ہ۔ فعل لازم ہ۔ صُورت سے بیزار ہونا۔ نہایت مُتنفّر ہونا۔ از حد بیزار ہونا ؎

کہتا ہے وہ جو بزم میں تُو ٹکٹکی رہا تو پھر   دیکھو نگا میں کبھو نہ ترا زینہار مُنْہ + + (جُرأت)

میلا سر کیا نقشِ پا پر آپکے رکھتے ہیں پانوں   اسکو سمجھو تو نہ دیکھو مُنْہ کبھی اغیار کا + + (سالک)

اِسکی ستم شعاریاں تیری ہی خُو ہے ورنہ ہم   مُنْہ بھی نہ دیکھتے کبھی چرخِ جفا شعار کا + (زکی)

مُنْہ نہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) رُخ نہ کرنا + کسی طرف جانے کا نام نہ لینا ؎

وہ چار جزیں پہنچیں اگر اور بھی ہم سے   ہستی کی طرف مُنْہ نہ کرے کوئی عدم سے (ناسخ)

(۲) التفات نہ کرنا۔ مُتوجہ نہ ہونا۔ (۳) پاس نہ کرنا۔ لحاظ نہ کرنا +

مُنْہ نہ کُھلواؤ۔ ہ۔ محاورہ:۔ زبان نہ کُھلواؤ۔ ہمارے مُنْہ سے کچھ نہ کہواؤ۔ عیبِ پوشیدہ کو ظاہر نہ کراؤ ورنہ رُسوائے عالم ہو گے ہمارے مُنْہ سے کچھ نہ سُنو یعنی ہمسے بات نہ کرو ورنہ ہم جو مُنْہ میں آئیگا سو کہینگے اپنے عیب نہ کُھلواؤ ؎

بس اب نہ مُنْہ کُھلاؤ ہمارا دھکے رہو   محشر کو ہم سوال کریں تو جواب کیا + (میر)

کُھلوا نہ مُنْہ زباں کو بس اب روک ناصحا   عشقِ دہن میں تنگ ہُوں میں اپنی جاں سے آپ (امانت)

آپ اب میرا مُنْہ نہ کُھلوائیں   یہ نہ کہیئے کہ مُدّعا کہیئے + + + (داغ)

کچھ کرونگا میں بھی اب خدمت میں عرض   چُپکے بیٹھے مُنْہ نہ اب کُھلوائیے + + (رند)

مُنْہ میرا نہ کُھلواؤ کہ ہو جائینگے لب بند   دیکھو یہی اچھا ہے کہیں کچھ نہیں کہتا (نسیم دہلوی)

غم ہو ہیری نہ راتوں کا تُمہیں کِس کِس دن   مُنْہ مرا آپ نہ کُھلوائیے اور سو رہیئے (میر حسن)

کُھلوا نہ مُنْہ مرا دیش غنچۂ گلبدن   پہنچیگا رازِ عشق کا گوشِ صبا تلک (حکمت)

مُنْہ

دیکھو اِدھر کو ہیے کہا تھا غیروں کو مت آنے دو
چُپکے ہو مُنْہ کُھلواؤ نہ میرا جانے دو بس جانے دو } جُرأت

مُنْہ نہ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنْہ سے نہ چُھونا۔ مُنْہ کے پاس تک نہ لانا ؎

جام کو تنکو بھی وہ مُنْہ نہ لگاوے ساقی   جسکے ہر لب کو لگی جام مے ناب سے آگ + (ظفر)

(۲) رُخ دیکر نہ بولنا۔ محبّت سے بات نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ خیال میں نہ لانا۔ خطرے میں نہ لانا۔ اخلاص سے پیش نہ آنا۔ جیسے جس دن لڑکے نے پڑھنے سے جی چُرایا اُسی دن مُنْہ نہ لگایا (نسخۂ سہیلی) ؎

اللہ کرے تو بھی پھرے میری طرح سے   اور غیر تجھے مُنْہ نہ لگائے مرے آگے (ظہیر)

(۳) بے عزت یا بے توقیر سمجھکر بات نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پُوچھنا۔ حقیر جاننا۔ توجّہ نہ کرنا۔ بے وقار اور ذلیل و خوار سمجھنا ؎

خوش کرنے کو رقیب کے کل تُمنے آکے یاں   محفل میں مجکو مُنْہ نہ لگایا تو کیا ہوا (رشیر)

بہارِ حُسن کو لے سادہ۔ و غنیمت جان   کہ خط کے آئے کوئی مُنْہ نہیں لگانے کا (فیض)

اُسنے جو دل کو مُنْہ نہ لگایا وہ نیم ہے   یہ جامِ جم ہوا تسخِ گُل نہ ہوسکا + + (مومن)

(۴) یار نہ بنانا۔ مصاحب نہ بنانا۔ شریکِ صحبت نہ کرنا۔ صُحبت سے نفرت کرنا ؎

ہیں جو محفل میں تری جامِ گلابی والے   اِن کو تُو مُنْہ نہ لگا ہیں یہ خرابی والے (ظفر)

میں مُنْہ نہیں لگا یا بنت العنب کو کا ہے   تب تھا جوانِ صالح اب پیر میکدہ ہُوں (میر)

(۵) سر نہ چڑھانا۔ گُستاخ نہ بنانا۔ بے ادب نہ کرنا ؎

جو اوّل دن ہی سے اپنے نہ دل کو مُنْہ لگاتے ہم   نہ اپنوں کو رُلاتے ہم نہ ہنساتے ہم نہ دُشمن کو (جعفر)

مُنْہ نہ موڑنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنْہ نہ پھیرنا۔ رُخ نہ پھیرنا۔ مُنْہ سامنے رکھنا ؎

موڑا نہ کبھی مُنْہ تری شمشیرِ جفا سے   میرا سا کسی کا بھی جگر ہو نہیں سکتا + (ظفر)

(۲) انکار نہ کرنا۔ سوال رد نہ کرنا ؎

ایک بوسہ کی طلب ہے اور کچھ کہتے نہیں   وے زکوٰۃِ حُسن لے رشکِ قمر مُنْہ کو نہ موڑ + (رشیر)

(۳) بے رُخی نہ کرنا۔ بے مروّتی نہ کرنا۔ بیوفائی نہ کرنا ؎

قاتل اگر کہے کہ سِسکتا ہی چھوڑیو   خنجر تُو ایک دم کے لیئے مُنْہ نہ موڑیو + (وحشت)

(۴) رُوگردانی نہ کرنا۔ اعراض نہ کرنا (باقی معانی مُنْہ موڑنا میں دیکھو) +

مُنْہ نہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی کام کی لیاقت یا طاقت خواہ حوصلہ نہ ہونے سے عبارت ہے۔ مجال نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا۔ جیسے ہمارا مُنْہ نہیں کہ تمہاری تعریف کریں ؎

فلک کا مُنْہ نہیں اِس فتنے کے اُٹھانے کا   ستم شریک ترا ناز ہے زمانے کا (میر)

مُنْہ ہاتھ ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ مُنْہ ٹوٹنا بھی بولتے ہیں۔ لڑائی اور

مُنہ

مار کُٹائی ہونا۔ ہاتھ اور مُنہ میں چوٹ آنا ؎

کیوں لڑائی میں ہاتھ مُنہ ٹوٹیں	مُرغ دونوں پَلیں پر چونچ ہیں + + + (انشا)

مُنہ ہاتھ دھونا۔ ہ۔ فعل متعدی :- ہاتھ مُنہ دھونا بھی بولتے ہیں۔ پانی سے ہاتھوں اور مُنہ کو صاف کرنا۔ دست و رُو شُستن کا ترجمہ +

مُنہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) سُوراخ ہونا۔ چھید ہونا۔ (۲) پاس ہونا۔ لحاظ ہونا۔ جیسے اپنی بات اور اپنے پیسہ کا سب کو مُنہ ہوتا ہے (۳) تاب و طاقت ہونا۔ مجال ہونا۔ حوصلہ ہونا ؎

کیا مُنہ ہے کہ ہو خنجرِ قاتل کی شکایت	یاں مُنہ ہی سے زخمِ جگر کا نہیں کھلتا (ظفر)

مُنہ ہے کیا چاند کا ہو جو کفِ پا سے ہمسر	گورے گورے ہیں جو اُس شوخ پر بزاز کے پوسار (〃)

کیا کیا ہے کرم مجھ پہ خدائے دو جہاں کا	شکر اُس کا ادا کر سکے کیا مُنہ ہے زباں کا (امانت)

قلم لرزے پڑے ہاتھوں میں رعبِ حُسن سے عنقا	تری تصویر کھینچے مُنہ ہے کیا بہزاد و مانی کا (اسیر)

مُنہ ہے۔ ہ۔ محاورہ :- کیا تاب ہے۔ کیا طاقت ہے۔ کیا حوصلہ ہے۔ کیا مجال ہے ؎

ذکرِ عشق و جنوں میں گفتگو اے ناصحِ نادان	ترا مُنہ ہے کہ تو بولے یہ سرکاروں کی باتیں ہیں (داغ)

مُحتسب مجھ کو کرے چشم نمائی ساغر	مُنہ ہے تیرا جو کہے ساقیِ گُلفام کو تو (ضمیر)

غیر کا مُنہ ہے کہ لے بوسے ترے او ظالم	بیلگوں ہو گئے ہونٹ یہ عذار آپ سے آپ (ناسخ)

مُنہ ہی مُنہ۔ ہ۔ تابع فعل :- چہرا ہی چہرا۔ رُو ہی رُو۔ صرف چہرے ہی پر مُنہ ہی پر جیسے مُنہ ہی مُنہ پیٹا + مُنہ ہی مُنہ چھیپنا +

مُنہ ہی مُنہ مارے اور توبہ توبہ پُکارے۔ ہ۔ کہاوت :- اپنا الزام مظلوم کے سر تھوپے + خود ہی سزا دے خود ہی پناہ مانگے +

مُنہ ہی مُنہ میں۔ ہ۔ تابع فعل :- ہونٹوں ہی ہونٹوں میں چُپکے چُپکے ؎

کہا جو ہم نے بچشمِ پُرنم کہ تجھ سے غافل نہیں ہیں اِک دم
تو مُنہ ہی مُنہ میں یہ مُسکرایا لگا وہ کہنے کہ یہ بھی دم ہے } جُرأت

مُنہ ہی مُنہ میں کہنا۔ ہ۔ فعل لازم :- اِس طرح آہستہ آہستہ بولنا کہ دُوسرا نہ سُنے۔ چُپکے چُپکے بڑانا۔ اِس طرح بولنا کہ دُوسرا نہ سمجھے۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بولنا۔ اِس طرح کہنا کہ بخوبی سمجھ میں نہ آئے۔ چُپکے چُپکے کہنا۔ بُڑبُڑانا۔ بُدر بُدر کرنا ؎

بوسہ کا میں سوال جو اُس سے کیا تو بس	کچھ مُنہ ہی مُنہ میں اپنے وہ کہتا چلا گیا (جُرأت)

کہتے ہیں مُنہ ہی مُنہ میں جو اُس لب کی خُوبیاں	صدقے ہم آپ جاتے ہیں اپنی زبان کے (〃)

سدا ہم سوزِ دل اپنا جو مُنہ ہی مُنہ میں کہتے ہیں	تو جب نوکِ زباں پر دیکھیے تب ایک چھالا ہے (〃)

مِنہ

مِنہ۔ ہ۔ اسم مذکر :- (مخففِ مینھ) بارش۔ برکھا۔ باراں +

مِنہ آنا۔ ہ۔ فعل لازم :- بارش آنا۔ پانی پڑنے لگنا۔ برکھا ہونا +

مِنہ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :- بارش ہونا۔ برکھا ہونا۔ برسنا۔ پانی پڑنا +

مِنہ برسنا۔ ہ۔ فعل لازم :- پانی پڑنا۔ بُوندیں پڑنا۔ بارش ہونا +

مِنہ کھلنا۔ ہ۔ فعل لازم :- ابر پھٹنا۔ بارش تھمنا۔ مطلع صاف ہونا۔ بارش بند ہونا۔ جیسے مِنہ کھلے تو کام چلے ؎

سوزِ دل کا کیا کرے بارانِ اشک	آگ بھڑکی مِنہ اگر دم بھر کھلا + + (غالب)

مِنہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا	لال تجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا + (ناسخ)

مِنہ کی جھڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- بارش کا لگاتار برسنا۔ بارانِ مُتواتر ؎

جھڑی مِنہ کی دکھاتے ہو ہمیں کیا	لگی اشکوں کی آنکھوں سے جھڑی ہے (فغاں)

مُنہا مُنہ۔ ہ۔ صفت :- لبالب۔ لبریز۔ مُلبتب۔ بھرپور۔ پُر۔ پُورم پُور ؎

بھر جائے اگر بادہ مُنہا مُنہ نہ کروں بس	میخواری میں ہے ظرف مرا خُم سے زیادہ (ناسخ)

مُنہا مُنہ بھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :- لبالب بھرنا۔ کناروں تک بھرنا۔ پُورا بھرنا +

مِنہا۔ ع۔ اسم مذکر :- (لغوی معنی اُس سے) تفریق۔ وضع۔ مُجرا۔ کٹوتی۔ گھٹاؤ۔ نفی منفی +

مِنہا کرنا۔ ع۔ فعل متعدی :- تفریق کرنا۔ نکالنا۔ وضع کرنا۔ مُجرا کرنا۔ گھٹانا۔ نفی کرنا۔ منفی کرنا۔ کاٹنا۔ کاٹ لینا +

مِنہاج۔ ع۔ اسم مذکر :- (از نہج) راہ۔ رستہ۔ ڈگر۔ سڑک۔ شاہراہ۔ شارعِ عام +

مَنہار۔ س۔ اسم مذکر :- (از منڑین मणि بمعنی کانچ) مشہور مَنیہار۔ کانچ کی چُوڑیاں بنانے اور بیچنے والا۔ شیشہ گر +

مَنہاری۔ ہ۔ اسم مؤنث :- مَنہار کی جورُو۔ چُوڑیاں بنانے اور بیچنے والی۔ مَنیاری +

مَنہاری۔ ہ۔ اسم مؤنث :- منہار کا پیشہ۔ چُوڑیاں بنانے کا کام۔ کانچ کی چیزیں بنانے کا کام۔ شیشہ گری +

مِنہائی۔ ع۔ اسم مؤنث :- وضع۔ تفریق۔ نفی۔ گھٹاؤ۔ کٹوتی + طرح +

مُنہدم۔ ع۔ صفت :- گراؤ۔ ویران ہونے والا + گرا ہوا مکان۔ ڈھیا ہوا گھر۔ عمارتِ اُفتادہ۔ مسمار۔ خراب۔ ویران۔ برباد +

مُنہدم ہونا۔ ع۔ فعل لازم :- گرنا۔ اُجڑنا۔ ویران ہونا۔ ٹوٹنا۔ پھوٹنا۔ ڈھینا۔ مسمار ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا +

مِنہدی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) حنا۔ ایک قسم کے درخت کا نام جس کے

مُنْہ

پتوں کو پیس کر لگانے سے ہاتھ سرخ ہو جاتے ہیں ؎

ہم قریبا بوسیٔ جاناں کو پھڑکتے ہیں سدا اور مہندی کے منہ سے وفا تاکرتے ہیں (مؤلف)

(۲) ساچق سے ایک روز پیشتر کی رسم جس میں دولہا کے گھر سے دلہن کے مکان پر دھوم دھام اور آرائش کے ساتھ مہندی تھلیوں میں بھر کر مع سامانِ دیگر بھیجتے ہیں + محرم کی ساتویں تاریخ کو جو تعزیوں پر مہندی کے نام سے شکلِ تعزیہ ایک ڈھانچ بنا کر لیجاتے ہیں جس سے حضرت قاسم کی مہندی کی طرف اشارہ ہے۔ نیز وہ ماتمی اشعار جو اس روز مہندی کے بیان میں پڑھے جاتے ہیں +

مہندی رچانا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھوں کو مہندی ملنا۔ ہاتھوں میں مہندی لگانا +

مُنْہَزِم۔ ع۔ صفت :۔ شکست کھانیوالا (لشکر) پیٹھ دکھانیوالا۔ لڑائی سے بھاگ جانیوالا + ہزیمت خوردہ۔ شکست خوردہ۔ پس پاشدہ۔ بھاگا ہوا +

مُنْہَضِم۔ ع۔ صفت :۔ ہضم ہونے والا۔ پچنے والا۔ گوارا ہونے والا +

مُنْہنال۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (منہ کی نال) (۱) وہ تانبے پیتل یا چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی نلی جو حقہ کی نے پر دم کشی کے واسطے لگا دیتے ہیں۔ سرنے (۲) وہ تانبا یا پیتل خواہ نقرہ جو میش قبض یا تلوار کے میان کے سرے پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ سرنعل +

مُنْہَنی۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) پورب۔ پوربیا۔ پوربیا۔ پوربیا۔ پورب کا بسنے والا۔ مشرقی + ہندو پوربیا (۲) مُنش۔ آدمی سا ؎

تو سے پورب کے منہنی میں بیچا نکوٹا تو سے گھن سے موا تن میں چیا نکو نا (گیت)

یعنی تمہارے پورب کے آدمیوں میں مُطلق دفا نہیں ہے ہم تمہارے غموں کے مارے مر گئے۔ خدا جسم میں جان نہیں رہی (۳) خاوند خصم (۴) پوربیا سائیں +

مَنی۔ ف۔ اسم مذکر :۔ منی اور یا نسبت سے مرکب ہے۔ خودی۔ خود بینی۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت +

مَنی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ دھات۔ آبِ پشت۔ بیج آدمی کا بیج۔ نطفہ۔ وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضوِ تناسل سے بوقتِ جماع خارج ہوتا اور اس سے حمل قرار پاتا ہے +

مُنی۔ س۔ اسم مذکر :۔ رشی۔ تپسی۔ تپی۔ زاہد۔ مرتاض۔ جتی +

مُنیا۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ لال جانور کی مادہ۔ چڑیا۔ پدڑی + (گنوار بولتے ہیں)

مُنیا بول جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ نیک شگون ہونا۔ اچھا شگون ہونا۔ بھلا شگون آگے آنا۔ جیسے پیر تیرے روضے پر مُنیا بول گئی ہے + (گیت)

مُنیب۔ ع۔ اسم مذکر :۔ نائب رکھنے والا۔ آقا۔ مالک۔ سرکار۔ مربی +

مُنیر۔ ع۔ صفت :۔ روشن۔ روشنی دینے والا۔ چمکتا ہوا۔ چمکدار +

مُنیم۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندی) منیب کا بگڑا ہوا ہے) مہندی کا محاسب۔

مُو

کوٹھی کا محرر۔ گماشتہ۔ منیجر۔ ایجنٹ +

مُو۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) بال۔ کیس۔ شو ؎

بیکی گر خلش دل میں ہو نہیں اُس نیش مژہ کی تو نشتر سا بدن پر میرے ہر مو ہو نکلے گا (ظفر)

(۲) دکھنشو۔ عیب۔ نقص۔ دراڑ۔ درز۔ باریک شگاف ؎

تیرے دنداں میں کھائی دی جو مِسی کی لکیر اے پرے دریتیم میں مو نظر آیا مجھے (آتش)

موباف۔ ف۔ اسم مذکر :۔ وہ دھجی جسے عورتیں چوٹی میں ڈالکر گوندھتی ہیں۔ بال گوندھنے کی پٹی یا فیتہ ؎

مُشک و گلاب سے کیا آنے گا ہوش ہکو غش میں کوئی سنگھادے موباف اُس پری کا (ابہر)

بیٹھے ہیں لیکے سوگ عدو کا وہ آج کل کیسی حنا کہ بالوں میں موباف بھی نہیں (تصویر)

موبمو۔ ف۔ تابع فعل :۔ سب بالوں میں بال بال۔ ذرا ذرا۔ بالکل۔ نوک سے نوک تک +

زلف نے حال موبمو جو کہا بسے شامت تری بھی آئی ہے (عاشق)

موشگاف۔ ف۔ صفت :۔ دقیقہ شناس۔ باریک بین۔ بال کی کھال کھینچنے والا۔ نکتہ رس +

جو ہیں موشگاف اُنکی یہ گفتگو ہے کمر کا ترے جسم میں ایک مو ہے (ناسخ)

موشگافی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ باریکی دیکھنی۔ بال کی کھال کھینچنی۔ دقیقہ شناسی۔ دقیقہ سنجی۔ حُسن و فہم کی تحقیق۔ نکتہ چینی۔ باریک بینی + چھان بین +

موقلم۔ ف + ع۔ اسم مذکر :۔ بالوں کی قلم جس سے نقاش و مصور رنگ بھرتے اور لکیریں کھینچتے ہیں۔ باریک برش +

موئے زہار یا عانی۔ ف + ع۔ اسم مذکر :۔ موئے زیرِ ناف۔ کالے بال جھانٹیں +

موئے مبارک۔ ف + ع۔ اسم مذکر :۔ کسی بزرگِ دین کے مقدس بال جو بطور تبرک و نشان رکھے جائیں +

مَو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) جوانی۔ شباب۔ مد۔ جوبن۔ بہار۔ (۲) مرضی۔ خوشی۔ رضامندی۔ اچھا۔ خواہش۔ موج۔ لہر۔ (۳۔ س) شہر +

مو پر آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) جوانی میں بھرنا۔ جوبن پر آنا۔ جوان ہونا۔ بالغ ہونا (۲) پکنا۔ پختہ ہونا۔ پکاؤ یا پختگی پر آنا +

مَوّا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (مہوا) ایک درخت اور اُسکے پھل کا نام جسکو سڑا کر شراب بناتے ہیں جیسے ڈھاک تلے کی پھوہڑ موے تلے کی گھمڑ + (کہاوت)

مُوا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) مُردہ۔ مرا ہوا۔ بے جان۔ جیسے سو یا اور موا برابر ہے (۲) نگوڑا۔ کمبخت۔ کم نصیب۔ ناشاد۔ نامراد۔ خانہ خراب۔ اُجڑا۔ بحالتِ آزردگی تنفر و ناز یہ لفظ زبان پر آتا ہے جیسے موئے کی شامت آئی ہے موا مجھی کو رفتا ملا ہے

نکلا جو قدم اُس ستمگر کی قبر پر آکر — عشق کے تُربت سے کہا مُلک نے ہاکر
کیا کہوں کس ناز سے اُٹھ کر کے وہ بولا — حضرت قیامت ہے یہ اب تک ہے مُوا گرم ہیا (میر)

(۳) مرگیا۔ جاں بحق ہوا۔ فوت ہوگیا ✦ ؎

لوگ کہتے ہیں مُوا مظہر بیکس افسوس — کیا ہوا اُسکو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا (مرزا جانجاناں مظہر)
دمُوا ہیں تجھ سے قسمت کا تصور ہے قاتل — ہاتھ کمزور نہ تلوار تری بھاری ہے (آتش)
اتنا تو اُن مٹنے سے یہ سوز کو ہوا کیا — یارو بتاؤ دیکھو یہ ناتواں مُوا کیا ✦ (ابراہیم سوز)

مُوا بادل ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ابر مُردہ۔ اسفنج (اسکی تحقیق لفظ اسفنج میں دیکھو)

مُوا جاتا ہے ۔ ہ۔ محاورہ :۔ (۱) مرا جاتا ہے۔ جان نکلی جاتی ہے ✦ دم سُوکھا جاتا ہے۔ فنا ہوا جاتا ہے۔ دم نکلا جاتا ہے ؎

کفن دینے میں کیا تکرار ہے بیکس کے مُردے کو — مُوا جاتا ہے کیوں چیخ دنی دو گز کی چادر پر (رند)

(۲) فریفتہ ہوا جاتا ہے۔ مِٹا جاتا ہے ؎

سیرِ گلشن کو میں جو مانندِ صبا جاتا ہوں — دیکھکر گُل کی نزاکت کو مُوا جاتا ہوں (مُصحفی)
اُس میں کیا بات ہے یا رب کہ مُوا جاتا ہوں — اُس سے بہتر ہیں زمانے میں طرحدار بہت (صابر)

مَوَاثِیق ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (میثاق کی جمع) عہود۔ عہد و پیمان ✦

مَوّاج ۔ ع۔ صفت :۔ نہایت موج مارنے والا۔ لہریں مارنے والا۔ تند۔ تیز۔ تلاطم خیز۔ طُوفاں خیز جیسے بحرِ مَوّاج ✦

مَوَاجِب ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مُوجب کی جمع یعنی لازم کیا گیا۔ مُقرر کیا گیا۔ مجازاً تنخواہ۔ مشاہرہ۔ طلب۔ درماہہ (اگرچہ یہ لفظ جمع ہے مگر مُفرد کی جگہ بھی مستعمل ہے)

مُوَاجَہَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ رُوبرُو۔ سامنے بیٹھکر باہم رُوبرُو۔ مُقابل ✦

مُوَاخِذ ۔ ع۔ صفت :۔ گرفت کرنے والا۔ پکڑنے والا۔ مُواخذہ کرنے والا ✦

مُوَاخَذَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) گرفت۔ باز پُرس۔ جواب طلبی۔ جواب دہی (۲) بدلہ۔ عوض۔ مکافات

مُواخذہ دار ۔ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ جواب دہ ✦ ذمہ دار ✦

مواخذہ سے بری کرنا ۔ فعل متعدی :۔ (قانون) جواب طلبی یا باز پُرس سے نجات دینا

مواخذہ کرنا ۔ فعل متعدی :۔ گرفت کرنا۔ پکڑ کرنا۔ باز پُرس یا جواب طلب کرنا

مَوَاد ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) مادّہ کی جمع۔ ہر چیز کی اصل۔ بنائے ہر چیز۔ خِلط (۲) اسباب سامان۔ مصالح۔ (۳۔ ۴) پیپ۔ راد۔ ریم۔ آلایش زخم ✦ غلاظت۔ رطوبت (۴) اشیاء۔ چیزیں۔ (۵) دلیل۔ دلائل۔ وُجوہ۔ براہین ✦

موادِ فاسد ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ خراب مادّہ ✦

مُوَازَنَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ہموزن ہونا۔ دو چیزوں کا ہموزن ہونا یا کرنا۔ ہموزنی۔ ہم سنگی۔ برابری

مُوَازِی ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) برابر۔ مُقابل۔ مُحاذی۔ مُعادل (۲) ہم قیمت۔ ہم نرخ

(۳) تخمیناً۔ اندازاً۔ قیاساً۔ یہ لفظ خاصکر گنتی اور آنوں کے ساتھ آتا ہے اور اکثر اسکے اوّل میں آتا ہے۔ مگر تاریخ فرشتہ کے اس فقرے میں "با موازی پنجاہ ہزار سوار ساختہ جبہ امر نگر است" سوار کے ساتھ بھی آیا ہے) ✦

مَوَاشِی ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ماشیہ کی جمع۔ بہت چلنے والا بیل۔ راہوار گائے۔ خچر۔ گھوڑا وغیرہ چار پائے۔ چوپائے۔ چوپے۔ ڈھور۔ ڈنگر۔ بھیڑ۔ بکری۔ بھینس۔ بھینسا وغیرہ۔ حیوانات بارکش ✦

مُوَاصَلَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ ملنا۔ ملاقات۔ وصل۔ پیوستگی۔ پیوستہ کاری ✦

مَوَاضِع ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ موضع کی جمع۔ جائیں۔ جگہیں ✦

مَوَاطِن ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ موطن کی جمع۔ وطنہا ✦

مَوَاعِظ ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ موعظت کی جمع۔ پندہا۔ نصیحتیں ✦

مُوَافِق ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) مُطابق۔ مُوافقت کرنے والا۔ یکساں۔ ایک رُوپ ایک ڈول کا۔ مشابہ۔ مشاکل۔ مُناسب۔ ہمار کا۔ ٹھیک۔ (۲) راس۔ سزاوار۔ لائق۔ مزاج یا طبیعت کے مُناسب۔ (۳) تابع فعل۔ حسبِ حکم ✦

مُوافق آنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُطابق ہونا ✦ ٹھیک آنا۔ دُرست ہونا۔ (۲) راس آنا۔ مزاج یا طبیعت کے مُناسب ہونا ✦ راست آنا ✦ راس ملنا ✦

مُوافق ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دیکھو (مُوافق آنا) ✦

مُوَافَقَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُطابقت ✦ ساتھ ✦ برابری ✦ سازو باز ✦ اتفاق ✦ دوستی ✦ رسائی ✦ ہم مزاجی ✦ ہم جنسی

مُوافقت آنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ راس ملنا۔ طبیعت ملنا۔ مزاج ملنا ✦ مزاج کے مُوافق ہونا۔ طبیعت کے مُوافق ہونا ✦

موافقت رکھنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دوستی رکھنا۔ ملاپ رکھنا۔ متفق ہونا۔ رسائی رکھنا۔ میل رکھنا ✦

مُوافقت کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ اتفاق کرنا۔ ملنا ✦ ملاپ کرنا۔ دوست بنانا۔ دوستی کرنا۔ دل ملانا۔ رسائی کرنا ✦

مُوافقت ملنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ راس ملنا۔ مزاج ملنا۔ دوستی ہونا ✦

مُوافقت ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ رسائی ہونا۔ اتفاق ہونا۔ راس ملنا۔ مزاج ملنا ✦

مَوَاقِع ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ موقع کی جمع۔ محل۔ موقعے ✦

مَوَاقِف ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ موقف کی جمع۔ ٹھہرنے کی جگہ ✦

مَوَاکِب ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ موکب کی جمع۔ سواروں کے گروہ۔ سپاہ اور سوار وغیرہ لشکر۔ رسالے۔ ٹرپ ✦

مُوَاکَلَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم ملکر کھانا۔ باہمی خورش ✦

مُوَالَات ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہمی اتحاد یا دوستی ✦

مَوَالی - ع - اسم مذکر :- مولے کی جمع - غلام - چیلے - بندے + نوکر - چاکر -
جیسے اہالی موالی سب حاضر ہوگئے +

مَوَالِید - ع - اسم مذکر :- مولود کی جمع - بچے - لڑکے +

موالیدِ ثلٰثہ - ع - اسم مذکر + لغوی معنی تین قسم کی مخلوق یعنی حیوانات -
نباتات اور جمادات + چراچر + (اس کا املا ثلاثہ بھی درست ہے)

مُوَانَسَت - ع - اسم مؤنث :- باہم اُنس کرنا باہمی اُنسیت محبت پیار - اخلاص +
دوستی - یارانہ + اتحاد - ارتباط +

مَوَانِع - ع - اسم مذکر :- مانع کی جمع منع کرنے اور روکنے والی چیزیں +

مُوَاہِب - ع - اسم مؤنث :- موہبت کی جمع بخششیں - عطائیں +

مُوَاہَبَت - ع - اسم مؤنث :- سخاوت - فیّاضی - خیر خیرات - دان پُن +

مَوَائِد - ع - اسم مذکر :- مائدہ کی جمع - خوانہائے پُر طعام - چُنے ہوئے دسترخوان +

مُوبِد - ف - اسم مذکر :- حکیم - دانشمند - آتش پرستان - فیلسوف - فلاسفر +
پارسیوں کا مُلّا +

مُوت - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُمتر - پیشاب - بَول - شاشہ - قارورہ (۲) نُطفہ -
رج - منی - آبِ پُشت ؎

خدا جانے یہ کس کا ہے مُوت خُوجا قیامت رنگیلا ہے یا قُوت خُوجا + (رنگین)

شاید کسی انگریز کا تُو مُوت ہے لڑکے ہر بات میں ہونٹوں پہ ترے ڈام گرہت (رجستہ)

(۳) لڑکا - اولاد - پوت - (۴) کپوت - بُری اولاد - بدچلن لڑکا - جیسے یہ کس کا مُوت ہے
حرامی مُوت سَبَلے کا پُوت - بُرے کا موت ؎

اہی پینڈے پوت ہے یا ہی پینڈے مُوت نام لیا تو پُوت ہے نہیں مُوت کا مُوت (دوہا)

مُوت اٹکنا - ہ - فعل لازم :- پیشاب بند ہونا - پیشاب رُکنا حبس البول ہونا +

مُوت پاتر - ہ - اسم مذکر :- پیشاب کرنے کا برتن - حاجتی - مبولہ - مُوت کا برتن +

مُوت سے نکالکر گُوہ میں ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- ایک خراب حالت سے
نکالکر دوسری خراب حالت میں ڈالنا - ذلیل سے ذلیل کرنا - نہایت شرم
دلانا - خُوب خبر لینا + کڑھائی سے نکال کر آگ میں ڈالنا +

مُوت کا چُلّو ہاتھ میں دینا - ہ - فعل متعدی :- بُرائی پلّے باندھنا -
بھلائی کا نتیجہ بُرائی دینا - نیکی کی عوض بدی کرنا - بھلائی کے بدلے بُرائی دینا
ساری خدمت کو خاک میں ملا دینا + اُلٹا ملزم گردانا +

مُوت کا ریلا - ہ - اسم مذکر :- پیشاب کی رَو - پیشاب کی دھار جیسے چیونٹی
کو مُوت کا ریلا بہت ہے +

مُوت کی دھار پر مارنا - ہ - فعل متعدی :- کچھ قدر و قیمت نہ سمجھ
بے حقیقت سمجھنا خاطر میں نہ لانا - ذلیل و خوار سمجھنا +

مُوت کی دھار نہ سُوجھنا - ہ - فعل لازم :- کچھ نظر نہ آنا - نہایت موٹی نظر
ہونا - اندھا ہونا - جیسے اُسے تو دن کو مُوت کی دھار بھی نہیں سُوجھتی +

مُوت کے ریلے میں بہا دینا - ہ - فعل متعدی :- (۱) کچھ حقیقت نہ سمجھنا -
مُوت کی دھار پہ مارنا - محض ناکارہ اور بیقدر و بے قیمت جاننا - نہایت ادنے
تصور کرنا - بیقدری سے ضائع کرنا ؎

کہہ نہ تُو مصحفی کے وصف میں یہ کیا ہی تُو نے مجھے لکھا دی ہیں
اُسنے تو ایسی سینکڑوں غزلیں مُوت کے ریلے میں بہا دی ہیں } قطعہ مصحفی

(۲) تماش بینی میں کھونا - زناکاری میں روپیہ برباد کرنا +

مُوت لگنا - ہ - فعل لازم :- پیشاب کی حاجت ہونا - پیشاب معلوم دینا +

مُوت مارنا - ہ - فعل لازم :- خوف سے مُوت دینا - آب تاختن کا ترجمہ +
مُوت بھرنا + موت کر چوڑا کر دینا + پیشاب میں بھر دینا +

مُوت نکلنا - ہ - فعل لازم (۱) پیشاب خارج ہونا پیشاب جاری ہونا - (۲) خوف کے
مارے مُوت دینا - نہایت خائف و ترساں ہونا جیسے اُسکے نام سے اِسکا مُوت نکلتا ہے

مَوْت - ع - اسم مؤنث :- (۱) مرگ - قضا - مری - مرتو - کال - اجل + وفات
انتقال ؎

کہتے ہیں مجکو آئی شبِ غم عدو کی موت ہوتی ہے مستجاب دُعا اضطراب میں + (رنگی)

تمنا ہے جو موت آنے کی منت مینے مانی ہے جلاؤں کیوں نہ شمعِ داغ دل گورِ غریباں پہ (اسیر)

(۲ - ہ - مجازاً) خرابی - شامت - جیسے مجھنے والے کی موت ہے ؎

رُوح کو اس تنِ خاکی میں ہو راحت کیونکر ہے فقط قیدِ قفس مرغِ گرفتار کی موت + (مصحفی)

موت آجانا - ہ - فعل لازم :- (۱) مرجانا - انتقال کر جانا - فنا ہو جانا - دنیا سے
گزر جانا - چل بسنا - (۲ - مجازاً) وقت پر موجود نہ ہونا - وقت پر حاضر نہ ہونا - دیر
لگا دینا - مر رہنا - جہاں جانا وہیں کا ہو رہنا - حافظ محی الدین احمد خاں ؎

آ بہر خدا فرقتِ دلدار سے ہوں تنگ کیا تجکو بھی موت آگئی اے موت کدھر ہے (محفوظ)

موت آنا - ہ - فعل لازم :- (۱) قضا آنا - مرنا - جان جانا ؎

غمِ مقصد رسی تا نزع اور ہم اب آئی موت بختِ نارسا کی (مومن)

(۲) گھبرا جانا - مارے ڈالنا - جان نکلنا - ناگوار گزرنا - دم نکلنا جیسے اسے
تو کام کرتے ہوئے موت آتی ہے + جانے کے نام پر موت آتی ہے (۳)
شامت آنا - خرابی آنا - آفت آنا + بدنصیبی اور بدطالعی کا ظاہر ہونا ؎

موت

آئی ہے کیا مری شامت آئی ہے کیا مری شب ہیں گرگھر ٹھہرا رہ وہ غم تمہارے سامنے (داغ)

فقرے جسکی موت آئے سو وہاں جائے + تو وہاں جاتی نہ موت آتی (عو)

موت بھلی کہ جان کنی - ا - کہاوت :- یعنی روز روز کی تکلیف سے مرجانا ہی بہتر ہے + جان کنی سے موت اچھی ہے +

موت پڑنا - ا - فعل لازم :- شاق گزرنا - دشوار معلوم ہونا - ناگوار گزرنا - دم پر بننا - جان پر بننا - دم نکلنا - گھبرانا - ڈرنا - خوف کھانا ؎

کرن مُنت آدلے گزاہی کر گھبرانے پڑنے   موت پڑتی ہے اس کو یاں تلک آتے ہوئے (ذوق)

موت چاہنا - ا - فعل متعدی :- (۱) مرنے کی تمنا کرنا - مرگ پر راضی ہونا - موت قبول کرنا (۲) شامت چاہنا - جیسے کیوں اپنی موت چاہتا ہے

موت کا پسینا - ا - اسم مذکر :- وہ پسینا جو بوقت مرگ آدمی کے چہرے پر نمایاں ہوتا ہے - ٹھنڈا پسینا ؎

ہچکی آتی ہے سرد سینہ ہے   ماتھے پر موت کا پسینہ ہے + (غوق)

رونق کچھ آگئی جو پسینے سے موت کے   پانی ترے مریض پہ اک آن پھر گیا (داغ)

موت کا پسینا آنا - ا - فعل لازم :- حالتِ نزع میں تکلیفِ مرگ یا ضعف ناتوانی سے چہرہ کا عرق آلود ہونا - ٹھنڈا پسینا آنا +

موت کا سر پر کھیلنا یا سوار ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) موت قریب آنا موت کا وقت پہنچنا + (۲) شامت آنا - جیسے اُسکے سر پر تو موت کھیل رہی ہے ؎

اے داغ دُھن بندھی ہے تجھے کُوئے یار کی   کمبخت موت ہے ترے سر پر سوار آج (داغ)

موت کا طمانچہ - ا - اسم مذکر :- موت کا صدمہ - صدمۂ مرگ موت کا تھپیڑا ؎

جنبشِ پنجۂ مژگاں ہے تری وہ قاتل   کہ ہر اک موت کا سمجھے ہے طمانچہ اُسکو (معروف)

دل آیا جسکا ہے ہیہات اُسکی موت آئی ہے   طمانچہ موت کا ہر پنجۂ دستِ حنائی ہے (نکہت)

موت کا مرض - ا - اسم مذکر :- مرض الموت - وہ مرض یا بیماری جس کے سبب سے آدمی مرے + کال دُکھ - کال روگ +

موت کا ہنسنا - ا - فعل لازم :- قضا کا انسان کی حرکاتِ غفلت پر تمسخر کرنا - انسان کے بیجا استقلال و اثبات پر مغرور ہونے کے باعث موت کا ٹھٹھا لگانا - موت کو انسانِ فانی کی باتوں پر ہنسی آنا +

غافل عاشق کی زندگانی پر   موت ہنستی ہے عشقِ فانی پر (امانت)

۲ موت کو پکڑا تو رحمت قبول کی }
۱ موت کو پکڑا تو بخار پر راضی ہوا } کہاوت :- مشکل کام پر مجبور کرینگے تو آسان کام پر راضی ہوگا - روپیہ مانگیں گے تو پیسہ
۳ موت کو پکڑیے تو تپ کو راضی ہو }

موت

دینے پر راضی ہوگا - جب آدمی بڑی مصیبت اور سخت تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تب تھوڑے دُکھ اور محنت کو غنیمت و بہتر جانتا ہے ؎

آگے معروف تھا نہ اتنا جہول   وہ کیا کرے اُسکو جو نہ راحت ہو حصول
پہلے خفقان تھا سو اب ہے یرقان   جب موت کو پکڑا تب رحمت کی قبول

موت کے دن پورے کرتے ہیں - ا - محاورہ :- یعنی بے لطفی سے عمر کٹتی ہے مشکل سے گزارہ کرتے ہیں - بے مزہ زندگی پوری کرتے ہیں ؎

راتیں فرقت کی کاٹیں مر مر کے   پورے کرتے ہیں موت کے دن ہم (نکہت)

موت لائی ہے - ا - محاورہ :- قضا آئی ہے - شامت آئی ہے - موت نے گھیرا ہے - موت نے پکارا ہے - قضا نے بلایا ہے ؎

میرے اس نشتِ پُرآشوب میں بچنا ہے محال   حضرتِ خضر کو یہاں موت گھر لائی ہے (مجروح)

موت نے گھر دیکھ لیا ہے یا موت گھر دیکھ گئی ہے - ا - محاورہ :- یعنی آفت اور مصیبت نے ہمارے گھر کا راستہ معلوم کر لیا ہے جو آفت آئیگی وہ ہمیں پر آئیگی - دشمن نے گھر دیکھ لیا ہے - ہمارا رستہ پڑ گیا ہے + ؎

یار آیا تھا وے ہمرہ غیر اے نکہت   موت گھر دیکھ گئی دیکھیے کیا ہوتا ہے (نکہت)

موت ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) موتا ہونا - میت ہونا - کسی کا کوئی مرجانا - جیسے اُنکے ہاں موت ہوگئی ہے یعنی کوئی مرگیا ہے (۲) خرابی ہونا - مصیبت ہونا - شامت ہونا - جیسے برسات میں اُونٹ کی موت ہے +

موتا - ہ - اسم مؤنث :- (۱) میت - مُردنی - واقعۂ مرگ - جیسے اُسکے ہاں موتا ہوگئی - (۲) تقریبِ میت - رسمِ میت - جیسے موتا میں گئے ہیں +

موتنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) پیشاب کرنا - (۲) مجازاً بحالتِ تنفر توجہ کرنا - نظر ڈالنا - جیسے ہم اُسپر موتتے بھی نہیں (۳) اسم مذکر - پہاڑی عضوِ تناسل ذکر

موتھا - ہ - اسم مذکر - بالچھڑ ناگر موتھا - ایک قسم کی گھانس جسکی جڑمیں سے دانے سے نکلتے ہیں - یہ دو قسم کی ہوتی ہے - ایک میں سے تو سفید سفید جوار کی مانند میٹھے میٹھے دانے نکلتے ہیں جنہیں بھونکر کھاتے ہیں اور دوسری میں سے خوشبودار بڑی بڑی جڑیں سی نکلتی ہیں جنکو خوشبو کے رنگوں میں ڈالتے ہیں عربی میں اسکو سعد کہتے ہیں - مزاجاً اول درجہ میں گرم و خشک +

موتھرا - ہ - اسم مذکر - مجہول - گھوڑے کے ایک مرض کا نام جسمیں اُسکے ٹخنے کی ہڈی بڑھجاتی ہے - ہڈا - مگر سلوتری کہتے ہیں کہ بمقام ہڈا غدد موجودہ میں ورم ہوتا یا جدید غدد پیدا ہوجاتا ہے +

موتی - ہ - اسم مذکر - سنسکرت مُکتک [illegible] (۱) مروارید - دُر - گوہر

موت

لُرلُو۔ مانک۔ وہ چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے گول۔ چمکدار دانے جو سیپی کی تہ ہی میں پیدا ہو جاتے ہیں جسکی مُفصّل کیفیت مُختلف مُحققوں کے بیان سے اخیر پر نوٹ میں لکھی گئی ہے۔ سفید دانہ کو صرف موتی اور سیاہ کو کاگا باسی موتی کہتے ہیں ؎

لگائیں افسروں میں اپنے سُلطاں پر کہاں پائیں
کسی کے ہاتھ کب لگتا ہے موتی میرے آنسو کا } اسیر

(۲) عورت۔ کُتے اور بلی وغیرہ کا نام بھی رکھا کرتے ہیں جیسے موتی بیگم۔ موتی خانم وغیرہ ؎

وہ زیور موتیوں کا واہ اور کچھ تن وہ موتی سا سراپا زیب زینت میں وہ عالم دیکھکر اُسکا
پھر اُس پر موتیا کے ہار بازو بند اور گجرا جو کہتا ہوں اپنے ظالم ٹک اپنا نام تو بتلا
تو ہنس کر مجھ سے یوں کہتی ہے وہ جادو نظر موتی } نظیر

(۳) تشبیہاً نہایت گول اور مدوّر چیز جیسے موتی سا برج۔ آنسوؤں کے موتی برسا دیئے (۴) صاف۔ شفاف۔ آبدار جیسے موتی سا پانی۔ موتی سے دانت وغیرہ

(موتی یا مروارید سخت صاف اور سفید ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی سیپی میں پایا جاتا ہے اسکا ظہور ایک قسم کی کستورا مچھلی میں ہوتا ہے۔ صدفدار مچھلی جسمیں موتی ملتا ہے معمولی صدف سے دو یا تین درجے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ ایک اعلےٰ درجے کے مُصنّف نے لکھا ہے کہ ایک صدف میں سے ڈیڑھ سو موتی نکلتے دیکھے جس موتی کو دُرِ شہوار کہتے ہیں وہ سب سے اُوپر ہوتا ہے اور باقی موتی نیچے کے چھلکے میں پوشیدہ رہتے ہیں +

قُدما مادرِ مروارید کو ہندی بحوُر میں تلاش کرتے تھے ایسا ہی اب تک ہوتا ہے۔ اور یہ امریکا اور یورُپ کے بعض حصص میں بھی ابتک پائی جاتی ہے۔ غوطہ خور جنکے بازؤں میں مضبوطی سے رسّی بندھی ہوئی ہوتی ہے اور جنکے ساتھ ایک چھوٹا سا جہاز رہتا ہے بارکہ سمندر کی تہ میں غُوطہ لگاتے ہیں۔ مادر مروارید کو جو سمندر کی تہ میں چٹانوں سے چسپاں رہتی ہے ٹوکری میں بھر لاتے ہیں۔ اِن صدفوں کو لاکر دُھوپ میں باہر رکھ دیتے ہیں دُھوپ کی تپش سے خود بخود چھلکا پھٹ جاتا ہے اور اُس میں سے موتی نکل آتے ہیں۔ پھر اپنی ترکیب سے اُنھیں صاف کر لیتے ہیں۔ اِن چٹانوں میں سے جو سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں صدہا قسم کے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزے ملتے ہیں۔ یُوں تو وہ معمُولی پتھر کے ٹکڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن جب اُنہیں صاف اور جلا کیا جاتا ہے تو وہ جواہرات کی سی چمک دینے لگتے ہیں۔ پھر آرٹ یعنی فنِ صنعت سے اِنکا تراشنا اور بنانا بتاتا ہے۔ اِنکو کانی یا معدنی جواہرات نہیں کہتے بلکہ اِن کی جگہ آبی جواہرات کے نام سے یہ مشہور ہوتے ہیں۔ یہ سمندر کی سب سے گہری تہ میں دستیاب ہوتے ہیں۔ پیشتر اسکے کہ خلقت اسکے بالائی سرپوش کو جسنے اسکا اصلی جوہر چھپا رکھا ہے اُٹھائے انسان کا ہاتھ پہلے ہی اِس پر پہنچ جاتا ہے۔ بیقیمتی اور لاثانی گوہر وہی ہوتا ہے کہ جسمیں درخشندہ سفیدی جسامت گولائی صفائی اور بڑا وزن ہو۔ یہ گاہے گاہے ہوتا ہے کہ کُل مذکُورہ بالا صفتیں ایک ہی موتی میں پائی جاتی ہوں۔ یہ ایک بے اصل اور بے معنی بات ہے کہ موتی ابرِ نیساں کے قطرے یا شبنم کے قطروں سے بنتا ہے۔ ہمارے شعراء نے اِس بے اصل بات کو ایسا درجۂ یقین پر پہنچا دیا ہے کہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ بادلوں میں سے قطرہ ٹپکتا ہے اور صدف میں اُسکا موتی بنجاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض لغو ہے۔ فطرتی طور پر اس میں خود ایسا مادہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ باہر لایا جاتا ہے اور اُسے ہوا لگتی ہے تو وہ خود سخت ہو جاتا ہے ورنہ صدف میں بہت ہی نرم پایا جاتا ہے۔

ایک اور محقق کا بیان ہے کہ موتی صدف کے اندر سے نکلتا ہے جو ایک ریشہ دار سمندری جانور ہے۔ اِس جانور کے دل کی جگہ بیماری کے سبب یہ دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا موتی خشخاش کے دانے کے برابر اور بڑے سے بڑا چڑیا کے انڈے کے مساوی ہوتا ہے۔ بعض کبُوتر کے انڈے کے برابر بھی ہوتا ہے مگر وہ بہت کمیاب ہے۔ جو موتی رنگ میں سفید۔ صاف۔ ہموار۔ چمکدار اور گول ہوتا ہے وہ سب سے بہتر اور اعلےٰ سمجھا جاتا ہے۔ بحرین۔ ہرمُز اور عُمان کے قریب خلیج فارس میں اور خلیج منار کے کنارہ پر سیلون نیز ہندوستان کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ اودنےٰ درجہ کا سلہٹ۔ ڈھاکہ اور مُرشد آباد میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس جگہ سمندر کے نیچے زمین سنگلاخ ہو وہاں کا موتی اچّھا ہوتا ہے +

یہ جو مشہور ہے کہ بھادوں کے مہینے میں صدف اپنا مُنہ کھلا رکھتی ہے اور اُسمیں بارش کا قطرہ جا پڑتا ہے اور موتی بنجاتا ہے بے اصل بات ہے +

غوطہ خور ایک پتھر کو رسّی میں باندھتے ہیں اور پتھر میں پاؤں رکھنے کی جگہ بنا دیتے ہیں ڈُبکی لگانیوالا اُسمیں پاؤں رکھکر اپنا گُل زور لگا کر غوطہ مارتا ہے۔ فوراً ساحل کی تہ میں جا پہنچتا ہے اُس کے ساتھ لوہے کی جالی کا ایک ٹوکرا ہوتا ہے پہنچتے ہی پتھر کو ڈال دیتا ہے اور ٹوکرے کو بھرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب اُسکو سیپیوں سے بھر لیتا ہے تو کوئی علامت مُقرّر ہوتی ہے وہ رسّی پکڑ کر ٹوکرے سمیت اُوپر آجاتا ہے +

ٹےننٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مینے تحقیقات کی تو معلُوم ہوا کہ کوئی غوطہ خور ایک منٹ یا سوا منٹ سے زیادہ پانی کے اندر نہیں رہ سکتا اور ۹ فیدم[۱] سے زیادہ سمندر میں نہیں جا سکتا۔ کبھی کبھی دس دس بیس بیس سال تک سیپیاں گُم ہو جاتی ہیں اور موتی نہیں نکلتے اسکا باعث ابُو ریحان بیرُونی نے یہ لکھا ہے کہ اُن دنوں میں یہ جانور کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ سرانديپ میں کئی سال تک موتی نہیں ملے تو معلُوم ہوا کہ

[۱] فیدم۔ دو گز۔ قدِ آدم یہاں اٹھارہ گز سے مراد ہے +

سُفالا میں جو افریقہ کے مشرقی کنارے پر ہے اور جہاں پہلے موتی نہیں پائے جاتے تھے اُن دنوں میں وہاں موتی نکلنے لگے۔ مسعودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ غوطہ خور سوا مچھلی کے گوشت اور کھجور کے اور کچھ نہیں کھاتے اور اپنے کانوں کی جڑوں میں سوراخ کر لیتے ہیں تاکہ اُنہیں سے سانس نکلتا رہے۔ ناک میں سینگ یا گھونگے کی قسم کی کوئی شے رکھ لیتے ہیں اور روئی تیل میں بھگو کر کانوں میں بھر لیتے ہیں اور سانس رہا کر اُس میں سے تیل نچوڑ لیتے۔ چراغ جلا لیتے اور اپنے چہرہ کو سیاہ کر لیتے ہیں۔ اس سبب سے کہ سمندر کے درندے (شارک مچھلی وغیرہ) اُن سے ڈر کر اُن پر حملہ نہ کریں +

بحر فارس کے غوطہ خور اب تک یہ سب عمل کرتے ہیں لیکن سیلون کے غوطہ خور اس قسم کا کوئی فعل نہیں کرتے وہ فقط ایک پتھر اور ایک ٹوکرا ساتھ لیجاتے ہیں) +

موتی پاگ - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کی مٹھائی جسکے قتلوں میں نکتیوں کے موتی سے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں +

موتی پرونا - ہ - فعل متعدی :- (۱) موتیوں کی لڑی بنانا - موتی گوتھنا - موتیوں میں تاگا ڈالنا ؎

آج اُسنے تارِ زلف میں موتی پروئے ہیں   مرغوبِ لطف کیوں نہیں ساقی میں یار کا (نصیر)

(۲) دُرافشانی کرنا - خوش کلامی کرنا - خوش بیانی کرنا - دلاویز باتیں کرنا - خوش سلیقگی سے گفتگو کرنا - مسلسل تقریر کرنا ؎

گلے میں اُسکے جو دم موتیوں کے ہار تو ہیں   چمن کے گل تب اُسکے وصف میں موتی پروتے ہیں (نظیر)

کیا شعر ہیں آبدار معروف   گویا موتی پرو گئے ہم + + + (معروف)

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال   یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا (غالب)

ہمیشہ لکھی وصفِ دندانِ یار   قلم اپنا موتی پرو یا کیا + (آتش)

(۳) فقروں یا جملوں میں عمدگی سے لفظوں کی بندش کرنا (۴) آنسوؤں کا تار باندھنا - لگاتار رونا - آٹھ آٹھ آنسو رونا - (۵) نہایت خوبصورتی سے حرفوں کو کرسی نشین کرنا - بہت موزونیت سے حروف لکھنا - مثلاً لکھتا کیا ہے کہ موتی پروتا ہے - (۶) کوئی باریک کام کرنا - جیسے مجھے کیا موتی پرونے ہیں جو چراغ کی روشنی تیز کردوں +

موتی ٹھنڈے ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) سحر ہونے کے آثار یا علامات کا ظاہر ہونا - صبح ہونا - بھور ہونا - پو پھٹنا ؎

سحر ہونے کے دھڑکے سے ہمارا ہے بدن ٹھنڈا   ہوا ہے موتیوں کا ہار تیرا سیمتن ٹھنڈا (ثابت)

(۲) موتیوں کا ٹوٹ جانا - موتیوں کا تڑک جانا +

موتی جھیل - ہ - اسم مؤنث :- ایک خوبصورت تالاب کا نام جو لکھنؤ کے عیش باغ میں بنا ہوا ہے ؎

جب سے ہے پنہاں نظر سے عیش باغ   چشم گوہر بار موتی جھیل ہے + + (ناسخ)

موتی چُور - ہ - صفت :- (۱) موتیوں کے چورے کی مانند چکیلا - چمکیلی اور خوشنما آنکھیں - رونق دار آنکھیں - دُرافشاں آنکھیں - جیسے چشم بد دور آنکھیں موتی چور - (۲ - اسم مذکر) ایک قسم کی مٹھائی جس میں موتی کے برابر نکتیاں اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں (۳ - اسم مؤنث) کالی کبوتروں کی ایک قسم کی آنکھیں +

موتی چُور کے لڈّو - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کے لڈّو - نکتیوں کے لڈّو +

موتی چھیدنا یا بیندھنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) موتی میں سوراخ کرنا - مرواریدِ ناسُفتہ میں روزن کرنا - گوہرِ ناسُفتہ میں سوراخ کرنا - (۲ - بازاری) اِزالۂ بکر کرنا - بکارت توڑنا - دوشیزگی دور کرنا - سر ڈھکنا - چھلا توڑنا +

موتی ڈونگری - ہ - اسم مؤنث :- ایک خوبصورت پہاڑی کا نام جو ریاستِ الور میں واقع اور اُسپر محل بنا ہوا ہے +

موتی رولنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) موتی جمع کرنا - موتی سمیٹنا - موتی اکٹھے کرنا + بے محنت بہت سی دولت ہاتھ لگنا (از قطعۂ مؤلف) ؎

سخی ہیں رولتے ہیں در پر تمہارے موتی   دُشمن جو خاک چاٹے ہیرے کی وہ کنی ہو (مؤلف)

نہا کر موتیے سر کو اپنے جب وہ نازنیں جھاڑے   بجائے خار و خس موتی ہی رولے جو زمیں جھاڑے (مصحفی)

پیچ و تاب اسقدر لے موجِ عبث ہے تجکو   رول دیوے گا نہ موتی مجھے دریا تیرا (رند)

جہاں آباد تو کب اِس ستم کے قابل تھا   مگر کبھو کسی عاشق کا یہ نگر دل تھا
سو یوں مٹا دیا گویا کہ نقشِ باطل تھا   عجب طرح کا یہ بحرِ جہاں پہ ساحل تھا (بندرسوا)
کہ جسکی خاک سے لیتی تھی خلق موتی رول

(۲) خوب روپیہ کمانا - دولت گھسیٹنا - مفت کے مال مارنا - جواہرات کمانا ؎

کچھ مفلسی کا غم نہیں رو لینگے دو گھڑی   رولیں گے موتی ہم شرر اشکبار سے (صابر)

موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں - ہ - محاورہ :- یعنی نہایت خوبصورت اور چکیلی آنکھ ہے + رسیلی آنکھ ہے +

موتی کی آب - ا - اسم مؤنث :- موتی کی چمک - موتی کا روپ - موتی کی آبداری +

موتی کی آب ہے - ا - محاورہ :- یعنی بڑی نازک چیز ہے - عزت ذراسی بات میں جاتی رہتی ہے ؎

اے چشم اُسکے سامنے رو کر نہ ہو سُبک   انساں کی آبرو جو ہے موتی کی آب ہے (اثر)

موتی کی سی آب - ا - اسم مؤنث :- نہایت نازک آبداری +

موتی کی سی آب اُتر جانا یا جانا - ا - فعل لازم :- عزت کا جاتا رہنا - حرمت ہنا ؎

مت ڈھلک مژگاں سے میری انجو شک آبدار مُفت میں جاتی رہیگی تیری موتی کی سی آب (بسمل)
گر گرا اُسکی گلی کی خاک میں مُفت اشک کی موتی کیسی آب گئی + + (")
اگر آشنا اُس سے رُوکش رہے گا تو موتی کی سی آب جاتی رہے گی (نکہت)

موتی کی سیپی ۔ ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ صدف مروارید وہ سیپ جس میں موتی پیدا ہوتا ہے

موتی کی لڑی ۔ ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ سلکِ گوہر ۔ عقدِ لآلی ۔ موتی کی مالا ۔ موتی کا ہار ۔ سلکِ مروارید (۲ ۔ تشبیہاً) مُسلسل دانتوں کی تعریف میں کہتے ہیں +

موتی گرجنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ موتی کا گڑک جانا ۔ موتی میں بال پڑ جانا ۔ موتی پھوٹنا

موتی محل ۔ ۔ اسم مذکر :۔ قصرِ مروارید ۔ ایک نہایت خوبصورت شاہی محل کا نام جو دہلی کے قلعۂ مُعلّےٰ میں واقع ہے ۔ یہ محل سنگِ سُرخ اور سنگِ مرمر کا بنا ہوا اب تک موجود ہے +

موتی مسجد ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک نہایت خوشنما اور سفید سنگِ مرمر کی مسجد کا نام جو دہلی کے قلعۂ معلّےٰ میں اب تک واقع اور قابلِ زیارت ہے +

موتیا ۔ ۔ صفت :۔ (۱) موتی کی مانند ۔ موتی سے مُشابہ ۔ مثلِ گوہر (۲ ۔ اسم مؤنث) ایک قسم کا خوشبودار پھول جو چنبیلی سے موٹا اور زیادہ پنکھڑی دار ہوتا ہے ۔ جیسے کٹورے ہیں موتیا کے ۔ کنٹھے ہیں موتیا کے (آواز) (گجراتی موتیا کی پنکھڑیاں زیادہ ہوتی ہیں اور وہ عُمدہ کہلاتی ہے) +

(۳ ۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی چیچک یا سیتلا جس میں شفاف گول دانے یا چمکدار سُرخ پھنسیاں پہلے سینہ اور ہونٹوں پر پھر پاؤں پر نکل آتی اور اُس کے ساتھ ہلکا بُخار کبھی درد سر اور کھانسی بھی ہوتی ہے +

موتیا بند ۔ ۔ اسم مذکر :۔ آثارِ نزول جو آنکھ کے پردے میں واقع ہوتا ہے ۔ اِس سے آنکھ بظاہر پُر نور اور باطن میں بے نور ہوتی ہے + ؎

موتیا بند اپنی جب سے ہو گیا اک آنکھ میں جوں صدف روتے ہیں روز و شب گہر آنکھ میں (معروف)
چشم ہے پر نظر آتا نہیں اصلا تجکو موتیا بند ہے کیا نرگسِ شہلا تجکو (نکہت)

موتیوں ۔ ۔ اسم مذکر :۔ موتی کی جمع ۔ جیسے موتیوں کا ہار ۔ جب حروفِ مغیرہ یا تابعِ مغیرہ کے اسم کے آخر آ جانے سے جمع بنائی جاتی ہے تو وہاں و ں سے جمع ہوا کرتی ہے +

موتیوں سے مانگ بھرنا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ مانگ میں موتی پرونا +

موتیوں سے مُنہ یا دہن بھرنا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ خوش گفتاری ۔ خوش بیانی یا خوشخبری و مدح سرائی کے انعام میں جواہرات سے مالامال کر دینا ۔ نہال کر دینا ۔ دولتمند بنا دینا ۔ مستغنی عن المال کر دینا +

ثنا میں کسکی مُنہوں نے دہن کھولا تھا شبنم گُلوں کا موتیوں سے مُنہ ترے قدرت کو بھر دی
اشک دیتے ہیں مرے نالۂ موزوں کا صلہ موتیوں سے دہنِ زخمِ گلو بھرتے ہیں (رند)
تیرے سہا ثنا ہی نہیں اِس صفات کا حقا شریک کوئی نہیں تیری ذات کا
مضمونِ آبدار کئے یک قلم رقم بھر بھر دیا ہے موتیوں سے مُنہ دوات کا } (رند)
جسکی صیادلی ایسی کہ ثناخوانوں کے موتیوں سے بھرے جاتے ہیں صدف آر دہن (نامعلوم)

موتیوں کا نوالہ ۔ ۔ اسم مذکر :۔ لُقمۂ مروارید ۔ لقمۂ نعمت ۔ تر مال ۔ جیسے
کھلائے موتیوں کا نوالہ میکے شیر کی نظر ؎
عشق رنداں میں دلِ زار نوا نا نہوا موتیوں کا بھی نوالہ نہ مرے انگ لگا (بحر)

موتیوں کا ہار ۔ ۔ اسم مذکر :۔ مالائے مروارید ۔ تسبیحِ گوہر ۔ موتیوں کا کنٹھا ۔ موتیوں کی کنٹھی +

موٹ ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کا غلّہ جسے موٹھ بھی کہتے ہیں ۔ یہ غلّہ رنگ میں سُرخ جسم میں مونگ کی برابر مزاجاً گرم و خشک ۔ قلیل الغذا اور نفاخ ہوتا ہے گھوڑوں کو اسکا دانہ دیا جاتا ہے غربا اسکی روٹی اور دال پکا پکا کر کھاتے ہیں (۲) گٹھڑی ۔ پوٹلی ۔ مٹھڑی ۔ بقچی ۔ بستہ ۔ (۳) چرس ۔ ڈول +

موٹا ۔ ۔ صفت :۔ (۱) فربہ ۔ تندرست ۔ جسیم ۔ شحیم ۔ لحیم ۔ تنومند ۔ سیہم ۔ تیار ۔ سنڈا ۔ مُشٹنڈا ۔ منڈا ۔ سُنڈھنڈ ۔ (۲) دبیز ۔ سطبر ۔ دَلدار ۔ گاڑھا ۔ غفص ۔ گندہ غلیظ ۔ جیسے موٹا کاغذ یا کپڑا ۔ (۳) گھٹ کا ۔ اودنے درجہ کا ۔ جیسے موٹا کپڑا ۔ (۴) سخت ۔ ناگوار ۔ مُغلّظ ۔ فحش ۔ جیسے موٹی گالی موٹا طوفان (۵) قوی ۔ مضبوط سنگین ۔ کٹا ۔ سخت (۶) جلی خفی کا نقیض + بڑے کار +

موٹا اناج ۔ ۔ اسم مذکر :۔ غریبوں کے کھانے کا غلّہ جیسے سستا اناج ۔ موٹھ ۔ مونگ ۔ جوار ۔ باجرا ۔ جَو ۔ چنا وغیرہ +

موٹاپن ۔ ۔ اسم مذکر :۔ سطبری ۔ فربہی ۔ گندگی ۔ دبیزپن +

موٹا تازہ ۔ ۔ صفت :۔ فربہ اندام ۔ تناور ۔ لحیم شحیم ۔ تیار +

موٹا جھوٹا ۔ ۔ اسم مذکر :۔ اودنے قسم کا گھٹکا ۔ جیسے وہ تو موٹا جھوٹا اناج کھاتے موٹا جھوٹا کپڑا پہنتے ہیں +

موٹا دکھائی دینا ۔ ۔ فعل لازم :۔ کم نظر آنا ۔ دُھندلا دکھائی دینا ۔ صاف نہ دکھائی دینا ۔ نظر کا اسقدر کمزور ہو جانا کہ صرف بڑی چیز نظر آسکے +

موٹا سا طوفان ۔ ۔ اسم مذکر :۔ ع ۔ بڑا بھاری بہتان ۔ الزام سخت +

موٹا قلم ۔ ۔ اسم مذکر :۔ جلی قلم ۔ وہ قلم جس سے بڑے بڑے حروف لکھے جا سکیں ۔ ٹیکار ۔ نیزہ جلی لکھا ہوا ۔ جلی خط +

موٹ

موٹلا ۔ اسم مذکر ۔ (موٹا کی تصغیر بالتحقیر) مُٹلا ۔ پھپس ۔ فربہ +

موٹھ یا مونٹھ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (موٹ نمبر اوّل) +

موٹھ کا دانہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دَلی ہوئی موٹھ جو گھوڑے کو کھلائی جاتی ہے ۔ جیسے دانہ کھا موٹھ کا پانی پی سونٹھ کا +

مُوٹھ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) دستہ ۔ قبضہ ۔ بینٹا ۔ گرفت ۔ دستی ۔ مُٹھیا ۔ دستہ ۔ قبضہ تگدر و کمان وغیرہ (۲) مُٹھی ۔ مُشت ۔ جیسے کبوتر کو موٹھ مار کر پکڑ لیا ۔ (۳) جادُو ۔ ٹونا ۔ سحر ۔ وہ منتر جو کسی چیز پر پڑھکر کسی دشمن کی طرف مٹھی میں رکھکر پھینکتے اور اس سے دشمن ہلاک ہو جاتا ہے (۴) جوار ہی کی بندھی مُٹھی +

مُوٹھ چلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ جادُو چلانا ۔ سحر کرنا ۔ ٹونا کرنا ۔ منتر پڑھ پھونکنا ۔ مُٹھیاں پھینکنا ۔ اُرد مارنا ۔ بُرکی ڈالنا +ہ

اُسکا جوڑا ہو کہ کھلنا تو دوالی کی رات   تا سحر موٹھ ہی بھیجر دل بحرؤں چلتی + (مغفور)

مُوٹھ چلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ منتر پڑھکر پھونکا جانا ۔ جادُو چلنا ۔ سحر چلنا ۔ جادُو کا مؤثر ہونا +ہ

اُس دست حنائی کا جو بست گرفتہ ہے   موٹھ اُسپہ دوالی میں زرینا نہیں چلتی (مصحفی)

نہ پہنچا کبھی یار تک دست وہم   یہاں موٹھ ساحر کی چلتی نہیں (برق)

مُوٹھ کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (لکھنئو) بٹیروں کو مٹھیانا ۔ بٹیروں کو مٹھی میں رکھ رکھ کر تیار کرنا اور سدھانا +

مُوٹھ مارنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کبوتر پر ہاتھ مارنا ۔ کبوتر کو مٹھی سے پکڑ لینا ۔ (۲) مٹھی بھر لینا + اُچکا پن کرنا ۔ مٹھی بھر کر بھاگ جانا ۔ (۳) جادُو کرنا ۔ سحر کرنا ۔ ٹوٹکا کرنا +ہ

دل میں یوں زخم نہاں تیغ نگہ نے مارا   موٹھ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے (جرأت)

(۴ ۔ پنجاب) مٹھو سے مارنا ۔ مشٹو لے لگانا ۔ جلق لگانا +

موٹھڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا سُوتی ریشمی کپڑا جو اکثر پنجاب میں تیار ہوتا ہے ۔ چونکہ اسکی بناوٹ میں پاس پاس موٹھ کے دانے کے برابر سفید رنگ کی نقوش سے دھاریاں سی بنی ہوتی ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا + (۲) نقرہ یا طلائی زنجیرہ جو تلوار یا کٹار وغیرہ کے قبضے یا ڈھال کے آہنی پھولوں پر بنا دیتے ہیں + ایک قسم کا زیور جو اسی انداز پر بنا ہوا ہوتا ہے اور اُسپر طرح طرح کی صنعتیں دکھاتے ہیں +ہ

پانے ہی تشبیہ رتبہ ماہ نو کا بڑھ گیا   موٹھڑا اُسنے جو بنوایا سپر کے چاند میں (رشک)

موٹی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) زن فربہ ۔ سنڈی عورت (۲) دبیز ۔ ستبر ۔ غلیظ ۔ گاڑھی

موج

ضخیم ۔ جوجم والی (۳) سخت ۔ فحش ۔ (۴) مضبوط ۔ مُستحکم ۔ قوی +

موٹی اسامی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مالدار آدمی ۔ دولتمند ۔ سونے کی چڑیا ۔ زردار ۔ دھنونت ۔ دھنی ۔ دھن دولت والا +

موٹی بات ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سیدھی بات ۔ عام فہم ۔ صریح بات ۔ ظاہر بات ۔ جیسے یہ تو ایک موٹی بات ہے تجھ بھی سمجھ لیگا +

موٹی گالی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سخت گالی ۔ دُشنام سخت ۔ فحش گالی +

موٹے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) موٹا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہول سے تبدیلی حروف متعدیہ یا نا یا وغیرہ کے آجانے سے ہوجاتی ہے جیسے اوٹو نٹے ۔ یہاں ۔ موٹے کی موٹی بات +

مُؤثّر ۔ ع ۔ صفت :۔ اثر کرنے والا ۔ تاثیر کرنے والا ۔ کارگر +

مُؤثَّر ۔ ع ۔ صفت :۔ اثر کیا گیا ۔ تاثیر کیا گیا ۔ کارگر +

مَوج ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لہر ۔ ترنگ ۔ ہلکورا + تلاطم ۔ ہلوا ۔ ہلفہ ۔ لپٹہ +ہ

وہ اشک بار ہوں کہ مری چشم ترکو ہاے   تار نگہ کے بدلے ملی موج آب کی (ناسخ)

(۲ ۔ ع) اُمنگ ۔ اُچنگ ۔ للک ۔ طبیعت کی خوشی + ولولہ ۔ جوش (۳ ۔ ع) خیال + وہم (۴ ۔ ع ۔ صفت) کثرت ۔ افراط ۔ بہتات ۔ افزونیت ۔ فراوانی ۔ فراغبالی (۵) ایک معرفت گو شخص نامی اکبرآبادی قوال کا تخلص جنہے ۱۸۳۱ء میں وفات پائی +

موج آنا ۔ ع ۔ فعل لازم :۔ (۱) لہر آنا ۔ ترنگ آنا ۔ (۲) اُچنگ اُٹھنا ۔ طبیعت میں ولولہ اُٹھنا جیسے آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا پھونک (۳) شادابی اور سرسبزی ہونا ۔ لہر آنا جیسے کھیتوں میں موج آرہی ہے (۴) خیال آجانا ۔ دل میں خطور کرنا ۔ دُھن بندھنا +ہ

دریا دلی سے دم میں دیا خانماں بہا   کیا جانیے حباب کو کیا موج آگئی + (نامعلوم)

موج زن ہونا ۔ ع ۔ فعل لازم :۔ لہریں مارنا ۔ تلاطم ہونا +

موج کرنا ۔ ع ۔ فعل متعدی :۔ عیش و عشرت کرنا ۔ مزے سے رہنا ۔ مزا اُڑانا +

موج مارنا ۔ ع ۔ فعل متعدی :۔ (۱) لہریں مارنا ۔ لہرانا ۔ بہنا ۔ (۲) عیش و عشرت کرنا ۔ عیش منانا ۔ فراغبالی سے گزارنا +ہ

سیل سرشک اپنا جب سر ابوج مارے   طوفان نوح تنہا گوشہ میں موج مارے + (آرزو)

موج میں آنا ۔ ع ۔ فعل لازم :۔ (۱) لہریں آنا ۔ ترنگ میں آنا ۔ دُھن میں آنا +

سبکو آنکھوں سے دکھا دینگے ہم افسانۂ نوح   موج میں آکے کبھی رونے کو گر بیٹھ گئے + (ظریف)

(۲) مزے میں آنا +

مُوجِب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) واجب کرنے والا ۔ لازم کرنے والا ۔ لازم ۔ فرض ۔ (۲) سبب ۔ باعث ۔ وجہ ۔ کارن ۔ علت ۔ جہت (۳) مُوافق ۔ حسب ۔ مطابق

موج

مُوجِبَہ ع۔ اسم مذکر:۔ (منطق) اثباتی۔ مُثبتہ۔ اقراری مُثبت سالبہ کا نقیض ✦
مُوجِد ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیدا کرنے والا۔ نئی بات ایجاد کرنے والا۔ نئی بات نکالنے والا۔ نمونے کے بغیر اپنی طبیعت سے کوئی نئی چیز بنانے والا۔ (۲) بانی۔ مبدا۔ بِنا کرنے والا۔ ابتدا کرنے والا۔ کرتا ؎

جفا کے ہو موجد تمہیں ہاں قضا نے   فلک کو بھی عادت سکھائی تمہاری (نسک)

مُوجَز ع۔ صفت:۔ مختصر۔ کوتاہ۔ خلاصہ ✦
مُؤَجَّل ع۔ صفت:۔ مُہلت دیا گیا۔ وقت مُقرر کیا گیا۔ کسی وقت پر موقوف رکھا گیا۔ جیسے مہرِ مؤجّل وہ مہر جو نکاح کے بعد کبھی ادا کیا جائے۔ مُعجّل کا نقیض
موجُود ع۔ صفت:۔ (۱) وجود کیا گیا۔ پیدا شدہ۔ (۲) حاضر۔ سامنے۔ حضور میں۔ رُوبرُو۔ آگے ؎

یا قتل کر دیا مجھے تم دار پہ کھینچو   اب آگے تمہارے یہ گنہگار ہے موجود
بُنیادِ محبت کے یہ آثار ہیں دیکھو   عاشق جو تمہارا پسِ دیوار ہے موجود
رُو کش مہِ نو ہو خمِ ابرُو سے جو اُسکے   کہتا ہے خبردار یہ تلوار ہے موجود
جُز اشکِ مُسلسل نہیں کچھ پاس ہمارے   یہ تیرے لئے موتیوں کا ہار ہے موجود
سب رنگ میں اس گُل کی ہے سرکشانی موجود   غافل تُو ذرا دیکھ وہ ہر آن ہے موجود
کس طرح لگاوے کوئی داماں کو ترے ہاتھ   ہونی ہو تو اب دست و گریباں ہے موجود
لیتا ہی رہا رات ترے رُخ کی بلائیں   تو پوچھ لے یہ زُلفِ پریشان ہے موجود
تم چشمِ حقیقت سے اگر آپ کو دیکھو   آئینۂ حق میں دلِ انسان ہے موجود
(ظفر)

(۳) اب کا زمانہ۔ حال۔ پرتمان۔ اب۔ اِسوقت۔ (۴) تیار۔ مُستعد۔ آمادہ۔ مہیا۔ لیس۔ جیسے لڑنے کو موجود کھانے کو موجود ؎

دل لینے کو ہر وقت وہ دلدار ہے موجود   پر سر جو طلب کیجے تو انکار ہے موجود (ظفر)

(۵۔ ا۔) قائم۔ برقرار۔ کھڑا ہوا ؎

تُو میری طرف مائلِ نظارہ ہو کیونکر   آئینہ ترا طالبِ دیدار ہے موجود
ٹھہری کئی بار اُسنے کہ اب ہووے نہ تکرار   پھر دیکھو تو ہر بار یہ تکرار ہے موجود
کہتا ہے تصور میں دل اُس زُلف سے کیجے   میں جاؤں کدھر سر پہ شبِ تار ہے موجود
(ظفر)

(۶۔ ا) میسّر۔ حاصل۔ حصُول۔ دستیاب ؎

عُریانیِ تن ہے یہ بہ از خلعتِ شاہی   ہمکو یہ ترے عشق میں سامان ہے موجود (ظفر)

(۷۔ ا) پاس۔ ڈب میں۔ جیسے ہر وقت روپیہ موجود ہے ✦
موجُود رہنا ا۔ فعل لازم:۔ پاس رہنا۔ حاضر رہنا۔ سامنے رہنا ✦ کھڑے رہنا ✦ برقرار رہنا ✦ ٹھیرے رہنا ✦

موچ

موجُود کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) بہم پہنچانا ✦ حاضر کرنا ✦ منگانا۔ سرانجام کرنا۔ لانا۔ پیش کرنا۔ رُوبرُو کرنا ✦ (۲) پیدا کرنا۔ رچنا (۳) مہیا کرنا۔ تیار کرنا۔ لیس کرنا۔ مُستعد کرنا ✦ آمادہ کرنا جیسے لڑنے کو موجود کر دیا ✦
موجُودات ع۔ اسم مؤنث:۔ موجُودت کی جمع (۱) مخلُوقات۔ مخلُوق۔ خلق۔ ہستی۔ چراچر۔ دُنیا۔ کائنات۔ جگ۔ سنسار۔ کُل چیزیں جو خدا تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ نیچر۔ (۲) حاضری۔ موجُودگی۔ گنتی۔ شمار۔ مُعائنہ ✦
موجُودات لینا ا۔ فعل لازم:۔ (۱) حاضری لینا۔ گنتی لینا۔ گِننا۔ شمار کرنا۔ معائنہ کرنا۔ دیکھنا۔ پرتالنا۔ جانچنا۔ (۲) حساب لینا۔ حساب دیکھنا۔ جائزہ لینا۔ مال متاع دیکھنا۔ اثاثہ دیکھنا بھالنا ؎

دل میں آکر بھید دل کا داستاں لینے لگا   گھر کی موجُودات میرا میہماں لینے لگا (بہار یلال مُشتاق)

موجُودگی ع۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ حاضری۔ بہوت۔ حاضر باشی ✦ مُقابلہ۔ سامنا۔ حضوری
موجُودگی میں ا۔ تابع فعل:۔ سامنے۔ ہوتے میں۔ ہوت میں ✦
موجُودہ ف۔ صفت:۔ (۱) حاضرہ۔ اسوقت کا۔ حال کا۔ اب کا۔ جیسے حالتِ موجُودہ۔ انتظامِ موجُودہ۔ نیز موجُودہ (۲) لاحقہ جیسے مرضِ موجُودہ ✦
مُوَجَّہ ع۔ صفت:۔ پسندیدہ۔ خُوب۔ مرغُوب۔ عُمدہ۔ قابلِ توجّہ۔ مقبُول۔ جسکی طرف مُنہ کیا جائے۔ جیسے وجہ موجّہ ✦
مَوجی ا۔ صفت:۔ لہری۔ دل کا رسیا۔ خوش خاطر۔ من متیا ✦ زندہ دل۔ خوش طبع ✦
موجی بندہ ا۔ اسم مذکر:۔ آزاد طبع۔ آزاد منش۔ دل کا رسیا۔ دل کا بادشاہ۔ دل کی خوشی کا تابع ✦
موجی جیوڑا ا۔ اسم مذکر:۔ خوشی خواں۔ دل کا رسیا۔ آزاد منش۔ آزاد طبع ✦
موجیں ا۔ اسم مؤنث:۔ موج کی جمع۔ لہریں ✦
موجیں کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) خوشی منانا۔ آنند کرنا ؎

ہے مرے قتل سے قاتل کی خوشی کو بھی خوشی   موجیں کرتی ہوئی ہونٹوں میں ہنسی پھرتی ہے (داغ)

(۲) مزے اُڑانا۔ عیش منانا۔ عیش و عشرت میں بسر کرنا۔ بیفکری سے گزارنا ؎

مثالِ بحر موجیں مارتا ہے   کیا ہے جسنے اِس جگ سے کنارہ (حاتم)

تو فقیروں کی دُعا ہر طرح آباد رہو   خوش رہو موجیں کرو تا نہ رہو شاد رہو (انشا)

موچ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کجی۔ لچک۔ جھٹک۔ صدمۂ پا۔ پاؤں کا اُونچا نیچا پڑ جانے سے مُڑ جانا۔ چپ شدنِ پا۔ ڈاکٹری کی اصطلاح میں کسی ساخت کے ریشے پھٹ جانے یا کھنچ جانے کو موچ کہتے ہیں اکثر جوڑوں پر خاصکر گھٹنے یا ٹخنے پر کسی صدمہ یا اُونچا نیچا پاؤں پڑنے سے موچ آجاتی ہے جسمیں دردِ شدید ہو کر جوڑ کا فعل بند ہو جاتا

اور کچھ عرصہ بعد بسبب سوزش ورم بھی ہو جایا کرتا ہے +

موچ آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ پاؤں مُڑ جانا ۔ پاؤں کا کج ہو جانا ۔ پاؤں کے پٹھے کا بھڑک جانا ۔ ٹھوکر لگنے یا گڑھے میں پاؤں پڑ جانے سے پاؤں کو صدمہ پہنچنا ؏
چل نہیں سکنے کا ہرگز تیری الہڑ کی چال　پاؤں میں موچ آئیگی کبھی اس ٹھوکر کھائیگا (آتش)

موچا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (پورب) کیلے کا درخت ۔ (۲) کرنیل ۔ پھشاؤ +

موچرس ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ سینبھل کے درخت کا گوند +

موچری ۔ ہ ۔ اسم مونث :۔ (ہندو) جُوتی ۔ جُوتا ۔ پنھیّ +

موچن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ موچی کی بیوی ۔ موچی کی عورت ۔ کفش دوز کی عورت چماری ۔ (اصطلاح میں مسلمان چرم کار کو موچی اسکی عورت کو موچن کہتے ہیں) +

موچنا ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) فارسی زبان میں موچینہ از موچیدن) بال اُکھاڑنے کا آلہ ۔ نک چونٹی ۔ منقاش ۔ (۲) چمٹا ۔ چھوٹا دستپناہ ۔ چمٹی +

موچھ یا مونچھ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال ۔ سبلت ۔ مروت ۔ شان

موچھ کا بال ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نہایت سچا ۔ صادق ۔ منہ پر کہہ دینے والا ۔ کھرا ۔ کھرتل ۔ بے لاگ کہنے والا ۔ جیسے منہ پر کہے سو موچھ کا بال ۔ (کہاوت) (۲۔ گنوار ۔ بقال) نہایت مقرب اور بار سوخ آدمی ۔ ناک کا بال +

موچھ مروڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ موچھوں کو تاؤ دینے والا ۔ بہادری جتانیوالا ۔ شیخی باز جیسے موچھ مروڑا ۔ دلّی توڑا

موچھ منڈا یا منڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بروت تراشیدہ ۔ وہ شخص جسکی موچھیں منڈی ہوئی ہوں ۔ جیسے سو گنڈا نہ ایک موچھ منڈا +

موچھاکڑے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (موچھ کی تصغیر) بڑی بڑی موچھیں ۔ مچھّے +

موچھندر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بڑی بڑی موچھوں والا ۔ جیسے چل چل بے موچھندر تجھے کس وہم نے گھیرا ۔ ڈاڑھی کو منڈا ڈال تو موچھوں کا بکھیڑا +

موچھوں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ موچھ کی جمع ۔ جو حرُوفِ مغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنہ سے بنائی جاتی ہے جیسے کرے موچھوں والا پکڑا جائے ڈاڑھی والا +

موچھوں پر یا موچھوں کو تاؤ دینا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) موچھوں کو بل دینا ۔ حالتِ قہر میں موچھیں چڑھانا ۔ بروت مالیدن کا ترجمہ ۔ موچھوں پر ہاتھ پھیرنا ۔ آپ کو بہادر اور شجاع عالم خیال کرنا ۔ غرور کرنا ۔ اینٹھنا ۔ بل کرنا ۔ گھمنڈ کرنا ۔ اکڑنا ۔ آپ کو دُور کھینچنا ۔ بہادری کی شیخی مارنا ۔ لاف و گزاف کرنا ۔ پیغام جنگ دینا ؏

ایسا ہے شیر پر کہ جسکے جلال کا　مذکور ہووے قیصر و خاقاں کے سامنے
جو معرکہ میں رزم کے دیوے کھڑا ہوا　موچھوں پہ تاؤ شیر نیستاں کے سامنے　} انشا

تاؤ موچھوں پہ دیا کرتے ہیں اہلِ حضور　تیری رحمت پہ پھکتے ہیں گنہگار گھمنڈ (بحر)

(۲) کسی بڑے کام کا عزم بالجزم کرنا +

موچھوں پر ہاتھ پھیرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دیکھو موچھوں پر تاؤ دینا +

موچھوں سے چنگاریاں نکلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ عو ۔ شانِ غضب اور قہاری کا نمایاں ہونا ۔ نہایت بدمزاجی اور خونخواری ثابت ہونا ۔ ازحد غصیلا اور غضبناک ہونا ۔ جیسے کیا جلاد و خونخوار مردوا ہے کہ اُسکی موچھوں سے چنگاریاں نکلتی ہیں

موچھوں کا کونڈا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ عو ۔ سیل کا کونڈا ۔ وہ نیاز جو لڑکے کی مسیں بھیگنے پر عورتیں دلواتی ہیں (مسلمان عورتوں کا دستور ہے کہ جب اُن کے لڑکے کی موچھیں نکلتی یعنی مسیں بھیگتی ہیں تو اُسکی سلامتی اور علامت بلوغ کے شکریہ میں حضرتِ خاتونِ جنت کی نیاز دلاتی ہیں جسمیں شادی کی طرح بہت سے کنبہ رشتہ کے آدمی جمع کیئے جاتے ہیں)

موچھیں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ موچھ کی جمع جیسے گھر لی تو نری موچھیں ہی موچھیں ہیں +

موچھیں اکھڑوا دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کسی سزا میں موچھیں منڈوا دینا ۔ نہایت ذلیل و خوار کر دینا ۔ ساری شیخی اور بہادری کرکری کرا دینا (یہ کسی زمانہ میں راجگان ہند کے ہاں ایک سزا تھی) +

موچھیں چڑھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ موچھوں پر ہاتھ پھیرنا ۔ موچھوں کو بل دینا ۔ مردمی جتانا ۔ مردانگی دکھانا +

موچھیں منڈوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) موچھوں پر استرا پھروانا ۔ جیسے بلم آئی سیتون (سوتوں) کی بہار موچھیں منڈ اسٹے ڈالو (پورب کا گیت) (۲) اپنی غلطی کا مقر ہونا ۔ مات کھانا ۔ ہار ماننا ۔ اپنی نامردی قبول کرنا +

موچی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ پوستین دوز ۔ زین ساز ۔ گھوڑے کا سامان بنانے والا ۔ چرم دوز ۔ کفش دوز ۔ چمار ۔ کفشیک ۔ جیسے موچی موچی لڑیں سرکار کا زین ٹوٹے + (دکن یعنی جنوبی ہند میں موچی لوگ جوتیاں نہیں بناتے بلکہ جلد سازی اور زیور وغیرہ کی سوداگری کرتے ہیں ۔ دہلی میں موچی صرف مسلمان چمڑے کا کام کرنے والوں کو کہتے ہیں)

موچی کے موچی ہی رہے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ ذلیل کے ذلیل ہی رہے + کنگال کے کنگال ہی رہے + بیوقوف کے بیوقوف ہی رہے +

موچی کا سکہ یا موچی پتر ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ جوتا ۔ جوتی ۔ جیسے شاید موچی کا سکہ کھانے کو جی چاہا ہے ؟ +

موحّد ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ خدا کو ایک اور سب کو ذاتِ واحد جاننے والا ۔ ویدانتی + پکا مسلمان ۔ سچا مسلمان ۔ توحیدیہ +

موحّدانہ ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ موحّدوں کی مانند +

موحش ۔ ع ۔ صفت :۔ وحشت میں ڈالنے والا ۔ اندوہگیں کرنے والا ۔ فکرمند

کرنے والا۔ وحشت انگیز +

مُؤَخّر ع۔ صفت :۔ آخر کیا گیا۔ اخیر کا۔ پچھلا۔ مقدم کا نقیض +

مُؤَدَّب ع۔ صفت :۔ ادب دیا گیا۔ باادب۔ بڑا ادب والا۔ مہذب۔ شائستہ تہذیب یافتہ۔ تربیت یافتہ۔ تعلیم یافتہ۔ اہل + خوش اخلاق۔ خلیق۔ باتمیز۔ تمیزدار۔ جو نشست و برخاست و علم مجلس سے واقف +

مَوَدَّت ع۔ اسم مؤنث :۔ دوستی۔ محبت۔ پریت۔ پیار۔ اخلاص +

موڑھو۔ ہ۔ صفت :۔ احمق۔ بیوقوف۔ سیدھا سادا + سادہ لوح۔ گاؤدی اُلّو۔ مورکھ۔ بھولا۔ بھونڈو۔ کندۂ ناتراش۔ ناتراشیدہ +

مودی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) غلّہ فروش۔ اناج کا سوداگر (۲) بنیا۔ بقّال۔ پرچونیا مہاجن۔ بدّال۔ (۳۔ لکھنؤ) آدمیوں کو نوکر رکھنے والا۔ نوکروں کو بھرتی کرنے والا (۴) وہ بنیا جو اُچابت میں سودا دے۔ قرض سودا دینے والا بنیا۔ وہ بقّال جسکی دُکان سے اُدھار لین دین ہو +

مودی خانہ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ گودام گھر۔ ذخیرہ رہنے کی جگہہ۔ بھنڈار جیسے غلام اپنے لڑکے کے کرنے میں گیا ہوا تھا سب چیزیں مودی خانے میں لدی تھیں دُکھڑا سہیلی

مُؤَذِّن ع۔ اسم مذکر :۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے لوگوں کو بلانے والا +

مُوذی ع۔ صفت :۔ (۱) ایذا دینے والا۔ دُکھ دائی۔ آزاردہ۔ تکلیف دہ۔ رنج رساں۔ ظالم۔ جابر۔ (۲) ہلاک کرنیوالا۔ مارنیوالا۔ زہریلا جیسے موذی جانور۔ موذی کو نماز چھوڑ کر مارئیے۔ ہاتھ پانؤں بچائیے اور موذی کو ترسائیے۔ قتل الموذی قبل الایذا (۳۔ مجازاً ہنسنا) بخیل۔ کنجوس۔ کنشک۔ کبیسر۔ جیسے ملے تم سیاں موذی جوڑتے ہردم پونجی۔ کرتالے میں بند ہاتھ میں رکھتے کونجی (۴۔ ا) شریر۔ بدذات۔ نٹ کھٹ +

مُوذی پنا۔ ا۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایذارسانی۔ تکلیف دہی + (۲) بخیلی۔ کنجوسی (۳) نٹ کھٹی۔ شوخی۔ شرارت +

مُوذی کا چنگل۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ظالم کا پنجہ۔ وہ چیز جو زبردست کے ہاتھ میں آکر پھر نہ نکلے۔ سرپنجۂ ظالم ؎

جسدن سے اِس قصائی کے گھونٹے بندھا ہے وُ گزرے ہے اِسطرح اُسے ہر لیل و ہر نہار
یہ حال اسکا دیکھ غرض یوں کہے ہے خلق چنگل سے موذی کے تو بچا اُسکو کردگار } قطعۂ سودا

مُوذی کا مال۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ظالم کا مال + کنجوس کا مال۔ دولت بخیل جیسے موذی کا مال نکلے پھوٹ کر کھال + موذی کا مال سب کو حلال +

مور۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ چیونٹی۔ چینٹی۔ کیڑی۔ اہل لکھنؤ نے مذکر بھی باندھا ہے

وہاں چیونٹا سمجھنا چاہیئے ؎

دیدۂ غور میں اعلیٰ ہوئے اپنے ادنے ایک اک مور بھی رُتبے میں سلیمان نکلا (صبا)

مور و ملخ۔ ف۔ صفت :۔ چیونٹی اور ٹڈی دل۔ بے شمار۔ اَن گنت۔ بہت سا۔ نامحدود (لشکر کی صفت میں آتا ہے) +

مور۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مجور۔ طاؤس۔ مرلا۔ چکردھاری۔ ایک نہایت خوشنما پرند کا نام جسکے پروں کا مورچھل بنایا جاتا اور اُسکا برسات میں کُوکنا مستی میں آکر ناچنا عجیب لطف دکھاتا ہے۔ اِسکے پروں پر چاند سے بنے ہوئے ہوتے ہیں کیمیاگر اُنہیں جلاکر اُن میں سے تانبا نکالتے ہیں۔ سانپ کا یہ دشمن ہے کہتے ہیں کہ بہشت سے آدم کے ساتھ یہ بھی نکالا گیا تھا جیسے برگ۔ ہانما تیتر مور۔ یہ چاروں کھیتی کے چور ؎

چور جانے چور کو اور مور جانے مینہ پاؤں جانے پینٹھی اور زمین جانے نیہ (دوہا)

(۲) چور کے گھر چوری کرنے والا۔ چوروں کا چور۔ جیسے چور کے گھر مور پڑ گئے +

مور پنکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کی خوبصورت ناؤ جو بشکل طاؤس بنی ہوئی ہوتی ہے۔ بجرا۔ ایک قسم کی کشتی۔ نواڑا۔ (۲) مور کے پروں کی شورج مکھی۔ پنکھا۔ بادکش۔ (۳) ایک قسم کی پنکھیا جو کھولنے سے مور کے پنکھ کی مانند گول ہو جاتی ہے۔ جاپانی یا چینی پنکھا +

مور چال۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) وہ چال جو دونوں ہاتھوں کے بل ٹانگیں اونچی اور خمیدہ کرکے اکثر پہلوان یا نٹ چلا کرتے ہیں۔ فارسی میں چتر طاؤس زدن کہتے ہیں (۲) رقص طاؤس۔ ایک قسم کا ناچ +

مورچھل۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مور کے پروں کا چنور جو اکثر بادشاہوں یا راجاؤں کے سر پر ہلایا جاتا اور اُس سے مگس رانی کی جاتی ہے ؎

جو کہ ادنےٰ ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہیں مورچھل افسر پہ ہوتا ہے دُم طاؤس کا (ناسخ)

مور کی سی گردن۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ نہایت خوشنما اور دراز گردن۔ صراحی گردن۔ صراحی کی سی گردن۔ صراحی دار گردن +

مور مُکٹ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مور کا سا تاج۔ تاج پر طاؤس +

مور ناچتا ہے ناچتا ہے جب اپنے پاؤں دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے۔ ہ۔ محاورہ :۔ خوبصورت آدمی کو ذرا سا عیب بھی عین خوشی میں مکدر کر دیتا ہے۔ عیب ذرا سا بھی بُرا +

مَوْر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (پورب) مول۔ آم کا پھول۔ شگوفۂ انبہ۔ بور۔ مجوری۔ آم کی منجری +

مَور آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مول آنا۔ آم کے درخت میں شگوفہ آنا +

مَوْر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر و دیہیم + جیغہ۔ کلغی +

مور مُکٹ والا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مُکٹ دھاری ۔ تاج اور جیغہ رکھنے والا (۲) کرشن کنہیا چونکہ کرشن جی اکثر اس سنگار سے رہا کرتے تھے اسوجہ سے انکی طرف یہ اشارہ اور انکا لقب ہے ۔

سکھی ری کہا کروں نہ ماننے ری
مور مکٹ واسدیو ھیٹ لنگروا مو سے کرت بار ا جوری
کہا کروں نہ مانے ری
(ہولی)

مور ۔ ہ ۔ ضمیر متکلم :۔ (پورب) میرا + (بضم میم و واو مجہول)

مورا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مور کی تصغیر بالمحبت (۱) مُرلا ۔ پیارا مور جیسے ؎

باغ میں کوئلیا بولے بن میں بولے مورا ندی کنارے سارس کوکیں جانوں پیا مورا (گیت)

دیئی مارا بولے مورا مجھ برہمن کا جوڑا دیئی مارا بولے مورا ۔ میں اپنے موراکو
کرسے ری گھڑاؤں گل سونے دا توڑا ان مت مار و سدڑا دیئی مارا بولے مورا

(۲) ۔ (پورب) ضمیر متکلم ۔ میرا +

مُورت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُورتی ۔ پرتما ۔ بُت ۔ لعبت + تصویر ۔ تمثال ۔ صنم ۔ شبیہ ۔ پُتلی ۔ ہیکل ۔ پتھر خواہ پیتل یا کاٹ وغیرہ کی لعبت ؎

اس مندر بیچ رنگ کو کیا رنگ برنگی مُورت ہے پھر سے تنک پر کر تو اس مُورت میں کیا صُورت ہے (مرچ)

(۲) ۔ بیراگی) نفر متنفس آدمی جیسے بابا ہم چار مُورتیں ہیں انہیں بھوجن کرادے +

مُورتی ۔ س ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مُورت) +

مورتی استھاپن کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کسی مُورتی کو ایک مندر سے دُوسرے مندر میں لیجانا ۔ مُورتی کو مندر میں رکھنا +

مُورتی پُوجن ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بُت پرستی + بُتوں کی پُوجا +

مُورتی کھنڈن ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بُت شکنی +

مُورِث ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) وارث کرنے والا ۔ وہ مرنے والا جسکا مال اُسکے وارث موجود ہوں ۔ وارث بنانے والا ۔ وہ شخص جس سے ورثہ یا ترکہ ملے + مُوصی ۔ واہب ۔ وصیّت کُنندہ (۲ ۔ ف) رسانندہ + باعث ۔ سبب +

مُورِثِ اعلےٰ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ سب سے بڑا مُورث ۔ مُورثِ اوّل ۔ وہ سب سے بڑا مربی یا بزرگ جس سے ورثہ پہنچا ہو ۔ مُوصی ۔ جدِّ اعلےٰ ۔ عام مُورث ۔ جو کسی ورثہ کا سب سے پہلا مالک ۔ دادا ۔ پردادا ۔ باپ دادا ۔ سکڑدادا ۔ وہ شخص جسکا ورثہ اُس کے رشتہ داروں میں چلا آئے +

مورچا ۔ ت ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مورچال ۔ دُھس ۔ آڑ ۔ حصار + وہ گڑھا جو قلعہ کے چاروں طرف کھود دیتے ہیں ۔ کھائی ۔ خندق ۔ صلابت کُوچہ ۔ (۳) وہ فوج جو مورچے پر لڑنے کے واسطے رہتی ہے ؎

لشکرِ غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل مورچا ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا + (بحر)

مورچابندی کرنا یا مورچا باندھنا ۔ ت ۔ فعل متعدی :۔ لڑائی کے واسطے صلابت کُوچہ بنانا ۔ خندق کھودنا ۔ دُشمن سے بچنے کے واسطے دُھس تیار کرنا +

مورچا جیتنا ۔ ت ۔ فعل متعدی :۔ دُشمن کے مورچے کا مقام لے لینا ۔ دُھس پر قبضہ کرلینا ۔ گڑھ جیتنا +

مورچا لینا ۔ ت ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو (مورچا جیتنا ۔ (۲) مُقابلہ کرنا ۔ مُخالفت کرنا ۔ سامنا کرنا ۔ مُنھ بھیڑ کرنا +

مورچا مارنا ۔ ت ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دُشمن کے مورچے پر حملہ کرنا ۔ مورچا فتح کرنا ۔ (۲) لڑنا ۔ مُقابلہ کرنا + (۳) حُجّت و تکرار کرنا ۔ لڑنا جھگڑنا +

مورچال ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ وہ گڑھا جو قلعہ لینے کے واسطے اُسکے چاروں طرف کھود دیتے ہیں ۔ کھائی ۔ خندق + آڑ ۔ حصار ۔ دُھس ۔ ناسخ نے مؤنث باندھا ہے ؎

کیا کہیں کچھ مژہ کی صفیں میرے قتل کو قائم جو فوجِ خط نے صنم مورچال کی (ناسخ)

مورچہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) زنگ ۔ جر + پھپھوندی ۔ زنگار ۔ (۲) چھوٹا چیونٹا ۔ چیونٹی ۔ کیڑی +

مورچہ لگنا ۔ ت ۔ فعل لازم :۔ زنگ آنا ۔ زنگ لگنا ۔ پھپھوندی لگنا + زنگار نشستن در آہن کا ترجمہ +

مُورچھا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو) غشی ۔ بیہوشی ۔ بیخودی + (بواو معروف) +

مُورچھا آنا یا کھانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ غش آنا ۔ غش کھانا ۔ بیہوش ہونا ۔ بسُرت رہنا +

مُورچھاگت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مُورچھا) حالتِ غشی ۔ حالتِ بیخودی +

مُورچھت ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بے ہوش ۔ بیخود ۔ بے سُدھ ۔ غش خوردہ +

مورچے ۔ ت ۔ اسم مذکر :۔ مورچا کی جمع +

مورچے پر رکھنا ۔ ت ۔ فعل لازم :۔ نشانے پر رکھنا ۔ نشانہ بنانا ۔ مُہرے پر رکھنا ۔ سامنے رکھنا ۔ مُہلک جگہ بھیجنا ۔ مُقابلہ پر رکھنا +

مُؤرّخ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ تاریخ لکھنے والا ۔ وقائع نویس ۔ صاحبِ تاریخ ۔ تاریخ نگار ۔ ناقل ۔ اہلِ سیر +

مُؤرّخہ ۔ ع ۔ صفت :۔ تاریخ ڈالا ہوا ۔ لکھا ہوا ۔ مرقومہ ۔ محررہ + معروضہ +

مَورِد ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) چشمہ ۔ تالاب ۔ جوہڑ ۔ مشرب ۔ آدمیوں اور چارپایوں کے پانی پینے کی جگہ ۔ (۲) اُترنے کی جگہ ۔ اُترنے کا مقام ۔ جائے نزول ۔ مقام ۔ فرودگاہ ۔ فروکش ہونے یا وارد ہونے کی جگہ +

موردِ عنایت یا لُطف و کرم ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ وہ شخص جسپر عنایت و مہربانی کی گئی ہو ۔ وہ شخص جسپر خاص توجّہ کی جائے ؎

سُنتا ہُوں غیر مورِدِ لطف و کرم ہوا   یہ کیا غضب کی بات ہوئی کیا ستم ہوا (حفوسعف)

مُورکھ - ہ - صفت :- موڑھو - احمق - بیوقُوف - بے شعور - کج فہم - جاہل - نادان - گاؤدی - ناواقف - اناڑی - اَگیانی - بیجھ - کم فہم - جیسے مُورکھ کو

بکھان سُہاوے ہچاتر کو جوگنا مُورکھ کو سوگنا ؎

گیانی کاٹے گیان سے اور مُورکھ کاٹے روئے   دیہ دھرے کا ڈنڈ ہے بھگتیگا ہر کوئے (دوہا)

چترا پانس سداؤکھی اور مُورکھ سُکھی مدام   گھٹت بڑھت جانت نہیں پیٹ بھر سے کام (دوہا)

مُورکھ پن - ہ - اسم مذکر :- احمق پن - گاؤدی پن - گدھا پن - بیوقُوفی +

مُورکھ سمجھاؤنی - ہ - اسم مؤنث :- چھڑی - بید - کوڑا - تازیانہ - لاٹھی - ڈنڈا وغیرہ جس سے بیوقُوفوں کو سمجھایا جاتا اور طالب العلم کو دھمکایا جاتا ہے +

مُورکھ کی ساری رین چتر کی ایک گھڑی - ہ - کہاوت :- یعنی نادان واحمق آدمی کی صُحبت سے تمام رات میں وہ لُطف اور لذّت حاصل نہیں ہوتی جو مردِ دانا سے ایک گھڑی میں مزہ اُٹھ آتا ہے - بیوقُوف جس کام کو بہت وقت میں پورا نہیں کرسکتا ہے عقلمند تھوڑی دیر میں اُسے عمدگی کے ساتھ کر لیتا ہے +

مورنی - ہ - اسم مؤنث :- مور کی مادہ - مادہ طاؤس +

مَورُوث - ع - صفت :- ارث دیا گیا - وراثت کیا گیا - وارث کیا گیا +

مَورُوثی - ع - صفت :- باپ دادا کا - وہ شے جو ارثی ہو - آبائی - جدی - پُرکھا کا - پُشتر براثت - پشتینی - پیڑھی - نسلی +

موری - ہ - ف - اسم مؤنث (۱) بدرو - نالی - نلیا - پانی کے نکاس کی جگہ - (۲) موکھا + (۳) مُنہ - دہانہ - روزن - سُوراخ - جیسے آستین کی موری - پیجامہ کی موری وغیرہ (یہ لفظ دونوں زبانوں میں پایا جاتا ہے) +

موری پر جانا - فعل لازم :- (ہندُو عو) پیشاب کو جانا - مُوتنے جانا +

موری چھُوٹنا - فعل لازم :- (ہندُو عو) پیٹ چھُوٹنا - پیٹ چلنا - دست آنا - پیٹ جاری ہونا +

موری کا کیڑا - ہ - اسم مذکر :- (ہندُو عو) وہ بچہ جو پیدا ہوتے ہی مرجائے +

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی - ہ - کہاوت :- کمینہ کو بڑا رُتبہ ملا - مبتذل آدمی اعلےٰ منصب پر پہنچ گیا +

موڑ - ہ - اسم مذکر :- (۱) وہ جگہ جہاں سے ایک طرف سے دُوسری طرف رستہ پھرتا ہے - گھماؤ ؎

ہر اک راہ پُرپیچ گیسو کی طرح   ہر اک موڑ دلکش ہے ابرُو کی طرح (نامعلوم)

(۲) جھکاؤ - پھیر - جیسے دریا کا موڑ - سڑک کا موڑ (۳) پیچ - پیچ و خم - پیچ و تاب - بل - خم +

موڑ توڑ - ہ - اسم مذکر :- چکر - پھیر - گھماؤ - جیسے اس رستہ میں بہت موڑ توڑ ہیں +

موڑ دینا - ہ - فعل متعدی :- (عوام) پھیر دینا - واپس کر دینا - لوٹا دینا - (۲) بل یا خم دینا - خمیدہ کر دینا - مُنحنی کر دینا - (۳) ہٹا دینا - ایک طرف سے دُوسری طرف رُخ پھیر دینا - یا موڑ دینا ؎

لٹیں دیکھ بل روش پر موڑ دیں   وہ ناگیں سی شب دیز پر چھوڑ دیں (میر حسن)

موڑنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) گھمانا - پھیرنا - چکر دینا - (۲) بل دینا - خم دینا - پیچدار بنانا - جیسے گوکھرو موڑنا (۳) واپس کرنا - لوٹانا - (۴) اُلٹا پھیرنا - واپس لانا - جیسے گاڑی یا گھوڑے کو موڑنا - (۵) رُخ بدلنا - سمت بدلنا - جیسے اِدھر کو موڑ دو +

مَوڑ - ہ - اسم مذکر :- (ہندُو) تاجِ نوشہ - ایک قسم کا مکٹ جو دُولھا کے سر پر رکھ کر اُوپر سے سہرا باندھ دیتے ہیں +

مَوڑی - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار) کاغذ یا کھجُور کے پتّوں کا بنا ہوا تاج جو دُولہا کے سر پر رکھا جاتا ہے +

مُوڑھ - ہ - صفت :- (گنوار) مُورکھ - موڑھو - نالائق - بیوقُوف - جاہل - نادان +

مَوزُوں - ع - صفت :- تُلا ہوا - جچا ہوا - وزن کیا ہوا + زیبا - پھبتا ہوا + لائق - مُناسب - واجب + حسبِ حال - ٹھیک - دُرست - چسپاں ؎

کیونکر نہ آئے خُلد سے آدم زمین پر   موزُوں وہیں وہ خُوب ہے جو شے جہاں کی ہے (داغ)

(۲) بحر سے درست - وہ شعر جو ارکانِ عرُوض سے ٹھیک اور تُلا ہوا ہو - (۳) پسندیدہ - مقبُول - سنجیدہ +

موزُوں کرنا - فعل متعدی :- (۱) شعر کو وزن یا بحر سے درست کرنا - ارکانِ عرُوض کے مُوافق کرنا + (۲) زیبا اور سڈول بنانا + ٹھیک اور درست کرنا +

موزُوں ہونا - فعل لازم :- (۱) پھبنا - زیبا ہونا - چسپاں ہونا - (۲) لائق ہونا - واجب ہونا - درست ہونا (۳) شعر کا بحر سے درست ہونا - ارکانِ عرُوض کے مُوافق ہونا - (۴) جچنا - تُلنا +

موزُونت - ع - اسم مؤنث :- سنجیدگی - پسندیدگی + زیبایش - پھبن +

موزُونیت - ف - اسم مؤنث :- (صحیح ع موزُونت) خُوبصُورتی - زیبایش + سنجیدگی + پسندیدگی + سجاوٹ + پھبن + درستیِ وزن +

موزہ - ف - اسم مذکر - (۱) جُراب - ایک قسم کی پاؤں میں پہننے کی سُوت یا اُون خواہ ریشم کی بُنی ہوئی تھیلی یا چمڑے کی مسی - (۲) بُوٹ - ایک قسم کا انگریزی جُوتا جیسے آب ندیدہ موزہ کشیدہ

موزہ ساز - ف - اسم مذکر :- بُوٹ بنانے والا - موچی +

موزہ گیر - ف - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جو اپنے سوا کسی ٹانگ کو کاٹے یا موزہ پر منہ ڈالے +

موزے - سا - اسم مذکر :- (۱) موزہ کی جمع چرمی ہیں (۲) موزہ کی بدلی ہوئی صورت جو حروف مغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کو یائے مجہول سے بدلکر بنجاتی ہے

موزے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ - ۔ کہاوت :- خانگی معاملات سے آدمی آپ ہی خوب واقف ہوتا ہے۔ اندرونی حالات دوسرا نہیں جان سکتا اپنی تکلیف انسان آپ ہی خوب جانتا ہے وہ راز اندا ہی کو معلوم ہوتا ہے +

موزے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں - ۔ محاورہ :- اِسکے معنی بھی وُہی ہیں جو اس سے اُوپر کی ضرب المثل میں دیے گئے ہیں +

مُوسا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) موش - چوہا - فار +

مَوسا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) خالو - ماں کی بہن کا خاوند +

مُوسائی - ا - اسم مذکر :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو - اُمتِ موسےٰ علیہ السلام - یہودی - جہودی +

مُوسَل - ہ - اسم مذکر :- اناج چھڑنے کا چوبیں آلہ - سوٹا - سونٹا جس سے اناج کوٹتے ہیں - کوبہ - ضُنبلہ - جیسے ہال میں پھال - وہی میں مُوسل +

مُوسلا - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُوسل کی تصغیر - (۲) اصل جڑ - مُول - موٹی جڑ - (۳) پچکاری کی ڈنڈی - بیبے کی لاٹھ (۴) چھڑ - چھڑی - بید - قمچی - سنٹی - سنٹ بھنی - (۵) ہیرے جھنے (۶) مُوسل سے منسوب مُسلے سے نسبت رکھنیوالا اسکل کی نام

موسلا دھار - ہ - اسم مؤنث :- بارش کے بڑے بڑے قطروں کا متواتر پڑنا - وہ زور شور کی بارش جو دیر تک رہے - تل دھار اُوپر دھار +

موسلا دھار برسنا - ہ - فعل لازم :- چھاجوں مینہ پڑنا - شدت سے بارش ہونا +

موسلا دھار پڑنا - ہ - فعل لازم :- چھاجوں مینہ پڑنا - زور شور کی بارش ہونا خوب مینہ پڑنا - تل دھار اُوپر دھار برسنا +

مُوسلوں ڈھول بجانا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) کسی بات کی تشہیر کرنا ڈونڈی پیٹنا - ڈھنڈورا پیٹنا - منادی کرنا - پکار پکار کر کہتے پھرنا +

مُوسلی - ہ - اسم مؤنث :- اصل جڑ - بیج - مُول - گول جڑ جیسے سنبل کی موسلی +

مُوسِم - ع - اسم مذکر :- (۱) ہنگام - وقت - سما - سماں - ایام - موقع - دن - زمانہ

موقع نہیں ہے لے بُتِ کمسن حجاب کا آنے تو دے ابھی ذرا موسم شباب کا (حضور نظام)

نو اہل حسن ہے عاشق کنارہ کرتے ہیں بہار باغ ہوتی ہے خزاں موسم ہے پت جھڑ کا (آتش)

مُوسِمِ بہار - ع - ف - اسم مذکر :- بسنت رُت - وہ وقت جس میں گلاب پھولتا ہے

ربیع - فصل گل - پھاگن - چیت +

موسمِ خزاں - ع - ف - اسم مذکر :- (۱) پت جھڑ - خریف (۲) زوال کا زمانہ - بہبودی کا زمانہ - زمانۂ تنزل - ضعیفی - پیری - بڑھاپا - اخیر حُسن - حُسن کا اخیر زمانہ - ڈھلتی جوانی - جوبن کا اخیر +

مَوسمی - ۔ اسم مؤنث :- موسم کا - رُت کا - وقت کا - موقع کا - منسوب بہ موسم

مُوس کے کھاجانا - ہ - فعل متعدی :- کسی کا مال دغا و فریب سے کھالینا - ٹھگ کر کھا جانا - لُوٹ کر کھا جانا - ہاتھ مارنا - جیسے آنکی طرح میں بھی بے مُنشی ہوجاؤں تو یہ قطامائیں موس کے کھاجائیں + (اختر بیلی)

مُوس کے ٹھگ کر دیا - ہ - محاورہ بیگمات :- لُوٹ لُوٹ کر فقیر کردیا - بالکل نادار بنا دیا - کوڑی پاس نہ چھوڑی - خوب لُوٹا - دغا و فریب سے خوب مال مارا +

مُوسنا - ہ - فعل متعدی :- چُرانا - کھوسنا - دغا و فریب سے کھانا - لُوٹنا - ہاتھ ہنگنا - مال مارنا - مال اُڑانا - دھوکا دیکر لینا - چھل کر کھانا - جیسے نانی دادی کو موسا خوب گُل چھرّے اُڑانے - (رنگیر سہیلی) تجھ کو موسا جب اپنے بچوں کو پالا نہیں تو پیچھے کے گھر میں دھرا تھا خاک +

موسنا - فعل متعدی :- (ہندو) دیکھو (موسنا) +

مَوسُوم - ع - صفت :- (۱) نام کیا گیا - نام رکھا گیا - ملقب - مخاطب - معروف (۲) نشان دیا گیا - داغدار - نقش کیا گیا - منقوش +

مُوسوی - ع - اسم مذکر :- دیکھو مُوسائی - حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کی اولاد

مَوسی - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) خالہ - ماں کی بہن - جیسے ماں چھوڑ موسی سے ٹھٹا + ماں مرے موسی جئے + (کہاوت)

مُوسےٰ - ع - اسم مذکر :- (۱) اُسترہ - سر مُونڈنے کا آلہ - آلۂ مُوتراشی - (۲) ایک مشہور پیغمبر بن عمران کا نام جن پر کتاب توریت نازل ہوئی - یہودی انہیں کے پیرو ہیں - فرعون کو انہیں نے غرق کیا تھا اور قارون انہیں کے وقت میں زمین میں دھسایا گیا تھا - اِس معنی میں یہ لفظ مو اور سا سے مرکب ہے کیونکہ سُریانی زبان میں مو بمعنی تابوت اور سا بمعنی آب آیا ہے چونکہ فرعون نے انکو دریائے نیل سے پایا تھا اسواسطے یہ لقب پڑگیا - لیکن شرح مقاماتِ حریری میں اِس نام کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے کہ بزبانِ قبطی مو بمعنی آب اور شا بمعنی شجر یعنی درخت آیا ہے چونکہ انکو دریا کے کنارے پر درختوں کے نیچے سے پایا تھا لہٰذا مُوشا نام ہوگیا اسکے بعد مُعرّب کر کے موسیٰ کرلیا - واللہ اعلم بالصواب

مَوسیرا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) خالہ زاد بھائی - ماں کی بہن کا بیٹا +

موس

مُوسِیقار - ف - اسم مذکر :- ایک باجہ کا نام ہے جسمیں چھوٹی بڑی نلیاں مثلث کی شکل پر باہم جڑی ہوئی ہوتی ہیں اور نیز ایک پرند کا نام بھی ہے جسکی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور اُن میں سے طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں۔ قُقنس بھی اسی کو کہتے ہیں۔ جب یہ بُڈھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کرتا اور اپنی سُروں سے اُسمیں آگ لگا کر جل بُھن کر راکھ ہو جاتا ہے اُس راکھ میں ایک انڈا از خود نمودار ہو جاتا اور اُسمیں سے پھر مُوسیقار پیدا ہو کر اُڑ جاتا ہے۔ کہتے ہیں حکیموں نے علمِ موسیقی اِسی سے نکالا ہے۔ مفصل کیفیت لفظ قُقنس میں دیکھو ؎

شعلہ رُویوں کی بھی ہمنے عشق میں پرواز کی اپنی آتش میں جلے مانند مُوسیقار ہم (رشید ی)

مُوسِیقی - معرب - اسم مذکر :- گانے بجانے کا علم - راگ کا نام - چونکہ مُوسیقا یُونانی زبان میں آواز کو کہتے ہیں - پس علمِ مُوسیقی آوازوں یعنی راگوں کا علم کہلانے لگا (صاحب بہار مصطلحات وغیاث نے لکھا ہے کہ یہ سُریانی لغت ہے کبھی بحذف چہارم موسقی بھی کہتے ہیں۔ یُونانی زبان میں اسکے معنی لحن یعنی آوازِ موزُوں یا خوش آوازی کے ہیں بقول فخرالدین رازی اس علم کی ابتدا فیثاغورث شاگردِ سلیمان علیہ السلام سے ہے بعض حضرت داؤد علیہ السلام سے منسُوب کرتے ہیں۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ قُقنس جانور کی آواز سے حکما نے یہ علم نکالکر آسمان کے بارہ بُرجوں کے مُطابق بارہ مقاموں پر منقسم کیا ہے اور ان مقامات کے درجے رات دن کی گھڑیوں کے مُوافق چوبیس مُقرر کیئے ہیں بلکہ اُن میں موسموں کا بھی لحاظ رکھا ہے) +

مُوش - ف - اسم مذکر :- چُوہا - مُوسا - فار - نعارہ (سنسکرت میں مُوشک [illegible] پایا جاتا ہے)

مُوشِ دشتی یا صحرائی - ف + ع - اسم مذکر :- جنگلی چُوہا +

مُوشّح - ع - صفت :- زیور سے آراستہ کیا گیا - مُزیّن - سدھی پہنایا گیا +

مُوشکِ پرّاں - ف - اسم مؤنث :- چمگادڑ - شپر - چگدڑ +

مُوشکِ کور یا مُوشِ کور - ف - اسم مؤنث :- چھچھُوندر +

مُوشگافی - ف - اسم مؤنث :- نکتہ چینی - باریک بینی + دقیقہ رسی - چھان بین - بال کی کھال کھینچنی (مُو بمعنی بال کے مشتقات میں دیکھو) +

مُوشی - ف - اسم مذکر :- مُوشِ صحرائی کے ہمرنگ گھوڑا جو منحوس مانا گیا ہے +

موصُوف - ع - صفت :- (۱) وصف کیا گیا - تعریف کیا گیا - ممدوح - وہ شخص جسکی تعریف کی گئی ہو (۲ - مجازاً) مذکور + مذکُور +

موصُوف الیہ - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جسکی تعریف کی گئی ہے مجازاً مُومی الیہ

موصُول - ع - اسم مذکر :- (۱) وصل کیا گیا - ملا ہوا - ملایا گیا - جڑا ہوا - پیوستہ - کیا ہوا - باندھا ہوا - (۲ - صرف و نحو) وہ اسم ناتمام ہے جو اکیلا جُزو تام کسی جُملے کا نہیں ہو سکتا - اسکے بعد اُسکا صلہ ہوتا ہے +

موق

مُوصےٰ - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جسکو وصیت کی ہو +

مُوصےٰ الیہ - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جسے کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد یُوں کرنا +

مُوصےٰ بہ - ف - اسم مذکر :- وہ شے جسکے دینے کی وصیت کی ہو - ہبہ کی گئی +

مُوصِی - ع - اسم مذکر :- وصیت کرنے والا - وصیت کنندہ +

مُوصِیَہ - ع - اسم مؤنث :- وصیت کرنے والی عورت +

مَوضَع - ع - اسم مذکر :- (از وضع) گانوں - جگہ - پوانہ - مکان - چیز رکھنے کی جگہ +

موضع وار - ع + ف - تابع فعل :- (بندوبست) وہ وار حسب شمار دہ + گانوں گانوں - گانوں کی ترتیب سے - ترتیب دیہات کے مُوافق - نمبروار +

موضُوع - ع - اسم مذکر :- (۱) وضع کیا گیا - رکھا گیا - کیا گیا - (۲) علمی اصطلاح میں وہ شے جسکا بیان اُس علم میں ہو - مدعا - مضمُون - (۳ - منطق) مبتدا جو خبر کے مُقابل میں ہو (۴ - اقلیدس) وہ اصُول جنکو مسائل ہندسہ کے ثبوت کے لیئے سبنے بالاتفاق صحیح اور درست سمجھ رکھا ہے (۵) بامعنی لفظ یعنی وار لفظ

مَوطِن - ع - اسم مذکر :- جائے وطن - اپنا دیس - پیدائش گاہ - زاد بُوم - جنم بھوم مسقط الرّاس +

مَوعِدَت - ع - اسم مذکر :- عہد - عہد و پیمان - وعدہ - اقرار +

مَوعِظَت - ع - اسم مؤنث :- پند - نصیحت - سکھشا +

مَوعُود - ع - صفت :- وعدہ کیا گیا - وعدہ کردہ شدہ - اقرار کیا گیا + وہ شے جسکا وعدہ کیا گیا ہو +

مُوَفَّق - ع - صفت :- توفیق دیا گیا - نیک کام کرنے کا سامان دیا گیا - وہ شخص جسکے واسطے خدا تعالےٰ نے اچھے کاموں کا سامان مہیا کر دیا ہو +

مَوفُور - ع - صفت :- وافر کیا گیا - زیادتی کیا گیا - بہت - بافراط - بکثرت - نہایت از حد - وافر - سات گت - بے انتہا - لاتعد - بے تعداد ؎

محبت کے سبب سے یہ عجب ہنگامہ برپا ہے ہجُومِ شوق خاطر میں غمِ موفُور سینہ میں (زکی)

مُوَقَّر - ع - صفت :- توقیر کیا گیا - عزّت دار - حُرمت والا - معزز +

مَوقَع - ع - اسم مذکر :- (۱) واقع ہونے کی جگہ - کسی کام کے کرنے کی جگہ - جائے وقوع (۲) وقت مُناسب - خاص وقت +

موقع پر - ا - تابع فعل :- خاص وقت پر - عین وقت پر - مُناسب وقت پر +

موقع تکنا یا دیکھنا - ا - فعل لازم :- وقت کا منتظر رہنا - داؤں گھات میں رہنا

وقت دیکھنا (اس جگہ یہ لفظ اُردو میں بفتح قاف بولا جاتا ہے) +

موقع دینا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ مُہلت دینا۔ مُناسب وقت دینا (بفتح قاف)

موقع سے۔ ا۔ تابع فعل :۔ وقت دیکھکر۔ وقت کے مُوافق۔ وقت مُناسب۔ ڈھنگ سے۔ وقت سے +

موقع کی۔ ف۔ صفت :۔ ڈھنگ کی۔ لایق۔ مُناسب۔ حسبِ منشا۔ وقت کی +

موقع ملنا یا بننا یا ہاتھ لگنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (بفتح قاف) مُہلت ملنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ گھات پر چڑھنا۔ مناسب وقت ہاتھ لگنا۔ وقت ملنا +

موقع نکل جانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ وقت نکل جانا۔ وقت ہاتھ سے چلا جانا (بفتح قاف) +

موقعِ واردات ع۔ اسم مذکر :۔ (بفتح قاف) وہ جگہ جہاں کوئی جرم واقع ہوا ہو

مَوقِف ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام۔ (۲) عرب کے ایک مقام کا نام جو مکّہ سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے +

مَوقُوف ع۔ صفت :۔ (۱) ٹھیرایا گیا۔ کھڑا کیا گیا۔ تھاما گیا۔ (۲) برخاست کیا گیا۔ نوکری سے برطرف کیا گیا۔ ملازمت سے چھڑایا گیا (۳) منسوخ کیا گیا۔ رد کیا گیا۔ (۴) منحصر۔ انحصار کیا گیا ؎

موقوف ہے گر دل کا شکار آن وادا پر تو پہلے کچھ ان میر شکاروں سے تو کہیئے (ذوق)

(۵) ملتوی کیا گیا۔ رُکا گیا۔ باز داشتہ شدہ۔ ترک کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ بند کیا گیا۔ جیسے وظیفہ موقوف کرنا۔ ارادہ موقوف کرنا وغیرہ (۶) وہ حرف کہ وہ اور اُسکا ماقبل متحرّک نہو (۷) وقف کیا گیا۔ خدا کے نام پر چھوڑا گیا۔ عام کر دیا گیا۔ ملکیت سے خارج کیا گیا +

موقُوف اِلیہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکے لیئے وقف کیا گیا ہو۔ مالِ وقف کا لینے والا + مجازاً متولّی +

موقُوف رکھنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی پر مُنحصر کرنا (۲) ملتوی کرنا۔ ملتوی رکھنا +

موقُوف عَلیہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جس پر کسی کام کا فیصلہ مُنحصر کیا گیا ہو۔ ثالث۔ پنچ۔ مُنصف + سرپنچ +

موقُوف کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) برخاست کرنا۔ برطرف کرنا۔ چھڑانا۔ (۲) ملتوی رکھنا۔ باز رکھنا۔ پھر پر چھوڑنا (۳) کسی پر منحصر کرنا +

موقُوف ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) برخاست ہونا۔ برطرف ہونا۔ نوکری سے چھوٹنا۔ (۲) مُنحصر ہونا۔ (۳) ملتوی ہونا +

موقُوفی ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) برطرفی۔ برخاستگی۔ چھٹی۔ معزولی۔ علیحدگی (۲) التوا + توقف۔ تعویق۔ ڈھیل +

موقُوفی میں آنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ دیکھو (موقوف ہونا) +

موکش س۔ اسم مؤنث :۔ مخلصی۔ خلاصی۔ آزادی۔ نجات۔ رہائی۔ چھٹکارا۔ مُکتی +

مَوکِب ع۔ اسم مذکر :۔ اردلی کے سوار و پیادے +

مَوکَب ع۔ اسم مذکر :۔ لشکر۔ سپاہ۔ فوج۔ سینا +

مُؤکِّد ع۔ اسم مذکر :۔ تاکید کرنے والا +

مُؤکَّد ع۔ صفت :۔ تاکید کیا گیا +

مُوَکَّل ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جسے کوئی کام سپرد ہو۔ رکھوالا۔ امانت دار۔ محافظ۔ ذمّہ دار۔ (۲) پیر۔ وہ فرشتہ جو کسی کام پر مقرّر ہو +

مُوَکِّل ع۔ اسم مذکر :۔ وکیل کرنے والا۔ کام سپرد کرنے والا۔ وہ شخص جسنے وکیل کیا ہو۔ اسامی + مُقدّمہ دینے والا +

موکلا۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندی) (۱) کُشادہ۔ کھلا ہوا۔ باز۔ جیسے چاروں رستے موکلے۔ (۲) کافی۔ وافی۔ مُکتا + (بضمّ میم و واؤ مجہول)

موکو۔ ہ۔ ضمیر مفعول :۔ (گنوار) مجکو۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ موہے۔ مُنو +

موکو نہ توکو لے بھاڑ میں جھوکو۔ ہ۔ کہاوت :۔ ہمارا نہ تمہارا۔ نہ ہم ہی اپنے کام میں لائیں نہ تم ہی کو کام میں لانے دیں +

موکھا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ بڑا سُوراخ + روشندان + روزنِ کلان + جیسے کھول موکھا جو آوے جھوکا + (میم مضموم و واؤ مجہول)

موگرا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا پھول (۲) بڑی موگری۔ کوٹنے کا ڈنڈا۔ کوبہ۔ مُوسل + توپ کا سُنبہ +

مُوگری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ کوبہ۔ زمین کوٹنے اور کپڑے کو کُندی کرنے کا چوبیں آلہ + کلوخ کوب جیسے یہ تو کولھو کاٹھ کے موگری بناتے ہیں +

مُول۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) جڑ۔ کند۔ اصل۔ بیخ۔ بُنیاد۔ (۲) پُونجی۔ سرمایہ وہ اصل روپیہ جس سے سوداگری کی جائے۔ زرِ اصل جیسے مُول سے بیاج پیارا ہوتا ہے (۳) مضمونِ کتاب (۴) جذر۔ دُوسرے درجہ کا گھٹاؤ (۵) اُنیسواں نچھتر جو نہایت منحُوس خیال کیا جاتا اور صاحبانِ ہنُود میں اُس بچّہ کا باپ جو اُس نچھتر کے وقت میں پیدا ہو بارہ برس تک مُنہ نہیں دیکھتا یہ نچھتر گیارہ ستاروں کا ہوتا ہے (۶) جدِ اعلےٰ۔ مُورثِ اعلےٰ (۷) دھاتُو۔ مادّہ۔ (۸) نسل۔ اولاد۔ بنس۔ خاندان۔ کُل۔ سنتان +

مُول پتر س۔ اسم مذکر :۔ اصلی سند۔ سندِ خاص + دستاویز +

مُول سے بیاج پیارا ہوتا ہے۔ ہ۔ محاورہ :۔ مال کی نسبت اُسکی آمدنی زیادہ

مول

سُو د زیادہ عزیز ہوتا ہے یاؤں کہو کہ بیٹے سے بیٹے کی اولاد زیادہ پیاری
ہوتی ہے۔ اولاد سے پوتا پوتی زیادہ عزیز ہوتے ہیں +
ہے سوا جان سے مجکو وہ نگار اُلگتا مُول سے بیج ہے کہ ہے بیاج ہی پیارا لگتا (حکمت)

مول - ہ - اسم مذکر :- بواؤ مجہول (۱) قیمت - دام - ثمن - بہا - ارزش
مجُھ میں کی کچھ پت نہیں ساجن جھوٹے بول لاکھ ٹکے کا جھوٹ ہے دو کوڑی ہے مول (دوہا)
(۲) نرخ - بھاؤ ٭
دل بیچتے ہیں عاشقِ بیتاب لیجئے قیمت وُہی جو مول ہو مالِ مزید کا (آتش)

مول بڑھانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) قیمت بڑھانا - نرخ زیادہ کرنا - بڑھتی بولی بولنا - بادھا کرنا - (۲) گراں کر دینا - قیمت بڑھا دینا - بھاؤ زیادہ کر دینا ٭

مول بننا - ہ - فعل لازم :- سودا ہونا - قیمت کوتہ ہونا - قیمت طے پانا - قیمت فیصلہ ہونا
دل بیچتے ہیں لیجئے قیمت وصال ہے سوداگروں سے مول کا بننا محال ہے (ظہیر)

مول توڑنا - ہ - فعل متعدی :- قیمت گھٹانا - نرخ کم کرانا - مندا کرانا +

مول تول - ہ - اسم مذکر :- تعینِ قیمت - تشخیصِ قیمت - سودا - بھاؤ تاؤ

مول ٹھیرانا - ہ - فعل متعدی :- قیمت چُکانا - نرخ مقرر کرنا - قیمت کرنا - سودا کرنا +

مول چُکانا - ہ - فعل متعدی :- قیمت ٹھیرانا - قیمت کرنا - قیمت کا فیصلہ کرنا - نرخ مقرر کرنا - سودا کرنا +

مول دینا - ہ - فعل متعدی :- (۱) قیمتاً دینا - قیمت سے دینا - دام لیکر دینا - (۲) قیمت ادا کرنا - قیمت بے باق کرنا +

مول گھٹانا - ہ - فعل متعدی :- نرخ کم کرنا - قیمت توڑنا - بھاؤ میں کمی کرنا
کب لگاتا ہے کوئی اس دلِ بیجان کا مول سب گھٹا دیتے ہیں مُفلس کے غرض مال کا مول (سرور)

مول لگانا - ہ - فعل متعدی :- دام لگانا - قیمت لگانا + قیمت ٹھیرانا - نرخ مقرر کرنا - سودا کرنا +

مول لیکر چھوڑ دینا - ہ - فعل متعدی :- خرید کر آزاد کر دینا - غلام بنا کر چھوڑ دینا - جیسے وہ تُسار کے مول لیکر چھوڑ دیتا ہے - اگر میرا یہ کام کر دو تو مجھے تو مول لیکر چھوڑ دو ٭

مول لینا - ہ - فعل لازم :- (۱) خریدنا - زرخرید کرنا ٭
کوڑی کے مول لیتے نہیں مشتری جمال عاشق کا نقدِ دل ہے کہ مُردے کا مال ہے (امانت)
(۲) سودا کرنا - چُکانا - (۳) غلام بنانا - داس بنانا - غلام ٹھیرانا - غلام سمجھ لینا ٭
یُوسف جو کہا اُنہیں تو بولے کیا آپ نے مول لے لیا ہے (وزیر)

مولا یا مولےٰ - ع - اسم مذکر :- (۱) مالک - آقا - صاحب - خداوند - ولی نعمت - والی - سردار - امیر - آزاد کرنے والا - سُوامی - مہندر - پتی - سرتاج ٭

مول

نہیں کچھ امتیاز اس عشق میں گمنام و نامی کا یہ کھوتا ہے خدا مولا سے بندگی غلامی کا (آتش)
(۲) خدا تعالےٰ + پربھو - ایشور - داتا - اللہ ٭
ٹھنڈا ہے برف سے بھی میٹھا ہے جیسے اولا ہو پاس تیرے دیجا نہیں پی جا رہا مولا رستہ کی آونہ
جیسے مولا آصف الدولہ مرزئی سنوازہ ہم (۳) بادشاہ - شہنشاہ - سُلطان - حاکم (۴) ملوک - غُلام - داس - چیلا - آزاد کردہ شدہ (۵) حضرت - جنابِ عالی (۶) یار - مددگار - معاون - ساتھی - شریک - دوست - (۷) ہمسایہ - پڑوسی (اگرچہ یہ لفظ عربی رسم الخط کے مُوافق یائے تحتانی کے ساتھ لکھنا چاہئے مگر فارسی والوں نے ماجرا کی طرح اسے بھی الف سے لکھنا جائز رکھا ہے اور اُنہیں کی تقلید پر اُردو والے بھی اشعار و عبارات میں اسیطرح لکھنے لگے ہیں - پس اسکا املا دونوں طرح جائز ہے - یہ لفظ مصدر میمی ہے جو اسم فاعل اور مفعول کے معنی میں مستعمل ہے) +

مولا بخش - ف - اسم مذکر :- (۱) اوّل معلوم - دوم جلال الدین اکبر کے وقت کے ایک بہت بڑے جُوتے کا نام جو شریروں کے سر پڑا کرتا تھا اور اب ایسے جُوتے کو جو ان کے واسطے بنوایا جاتا تھا گنگا رام بھی کہنے لگے تھے (۲) ایک قوی الجثہ بہادر شاہی ہاتھی کا نام جو بادشاہ کے سوا دوسرے کو سواری نہ دیتا اور بادشاہ کے پاس جب جاتا تو گھٹنے ٹیک کر سلام کیا کرتا تھا - بچے اِس سے گنے مانگا کرتے اور یہ اُنکو سُونڈ سے پھینک کر دیا کرتا تھا - غدر میں بادشاہ کے غم میں کھانا پینا چھوڑ کر مر گیا +

مولا دَولا یا مولی دَولہ - ہ - صفت :- (۱) دان دتار - داتا - بڑا فیاض اور سخی - (۲) نہایت بے پروا - لاابالی مزاج - خودمختار - من موجی +

مَولا علی - ع - اسم مذکر :- (۱) جنابِ علی علیہ السلام حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنابِ امیر علیہ السلام (۲ - آزاد) وعلیکم السلام یا علی کا جواب جو بجائے سلام علیک مسلمان فقرا میں مروّج ہے +

مولا کے نام دیجا - ہ - صدائے فقیر جیسے اللہ کے نام دے جا - مولا کے نام دے جا ٭

مولانا - ع - اسم مذکر :- علما و فضلا کا اعزازی خطاب و لقب جو بادشاہوں یا قاضیوں کی طرف سے دیا جاتا ہے + فاضل اجل - عالمِ متبحر +

مَولائی - ع - اسم مؤنث (۱) سرداری - امیری - خداوندی - امیری کی حالت - امارت + صدارت - منصفی + (۲) عورتوں کا نام جیسے مولائی خانم - مولائی بیگم وغیرہ

مَولِد - ع - اسم مذکر :- جائے ولادت - پیدا ہونے کی جگہ - جنم بھوم - وطن جہاں پیدا ہوا ہو + مسقط الراس - ولادت گاہ +

مولُکَرا - ہ - اسم مذکر :- (ع) مول لیا ہوا + زرخرید غلام جیسے اسباب و ثقبار املیشہ

مولسرا - ہ - اسم مذکر:- (ہندو) بیوی یا میاں کا ممیا خسر +

مولسری - ہ - اسم مؤنث:- (۱) ایک درخت اور اُسکے پھل کا نام - یہ درخت نہایت موزوں ہوتا ہے - اِسکے پھولوں کی بھینی بھینی مہک برسات کے دنوں میں عجب عالم دکھاتی ہے - اسکا پھل سُرخ - میٹھا مگر کسیلا اور باغی بیر سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے - پُرانی کتابوں میں اِسے بولسری لکھا ہے (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسپر مولسری کے پھولوں کی سی بناوٹ ہو یا اس وضع کے پھول کڑھے ہوئے ہوں ؎

مُرغِ چمنِ حُسن میں ہے نخل ترا قد کرتا ہے جولے سرورواں مولسری کا (ناسخ)

مُؤَلِّف ع - اسم مذکر:- تالیف کرنے والا - اُلفت دہندہ - جمع کرنے والا - متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا + مختلف کتابوں کی امداد سے کتاب بنانیوالا لیکن فی زماننا مصنّف کو بھی مؤلّف بول دیتے ہیں - گرنتھ کرتا +

مُؤَلَّفَات ع - اسم مؤنث:- وہ کتابیں جو تالیف کی گئی ہوں +

مُؤَلَّفَہ ع - اسم مؤنث:- تالیف کی ہوئی - جمع کی ہوئی + تصنیف کی ہوئی - بنائی ہوئی + ترتیب دی ہوئی - جمع کی ہوئی +

مَولنا - ہ - فعل لازم:- (پُورب) مَول آنا - آم کے درخت میں پھول آنا - آم میں شگوفہ آنا - سورآنا - آم پھولنا +

مَولُود ع - اسم مذکر:- (۱) وہ بچہ جو پیدا ہوا ہو - جنا ہوا - زادہ - جایا - زائیدہ - زاد - جامی - (۲) پیدائش کا دن - جنم دن - جنم بتھاڑا - میلاد وقتِ ولادت - پیدا ہونے کا زمانہ - (۳) بیٹا - لڑکا - پسر - فرزند - ابن - پُوت - پُتر - (۴) حضرت رسالت پناہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باکرامت کا بیان + مجلسِ میلادِ حضرتِ ممدوح +

مولُودخواں ع + ف - اسم مذکر:- رسُول مقبُول کے میلاد کا بیان پڑھنے والا وہ خوش الحان جو مولُود کے اشعار یا اُسکے متعلق نثر پڑھکر حاضرینِ مجلس کو سُناتا ہے +

مولُودشریف ع - اسم مذکر:- (۱) میلاد شریف - بیانِ میلاد (۲) رسُول مقبُول صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پیدا ہونے کی مجلس +

مَولُودی ع + ف - اسم مذکر:- (دیکھو مولود خواں) +

مولوی ع - اسم مذکر:- (منسوب بہ مولا) (۱) شرع کے احکام جاننے والا - عالمِ دین - فقیہ - فاضل - شاستری - دھرم شاستر جاننے والا - مسائلِ دین سے واقف - (۲) پکا دیندار - پابندِ شریعت - متشرّع (۳) معلّم - مدرّس - پراچ پنڈت - سبھا پنڈت - مُدرّس اعلےٰ (۴) عالموں کا لقب - فاضلوں کا خطاب +

(یہ لفظ اصل میں مولا تھا - یائے نسبت ملانے کے بعد اسکے چوتھے حرف یعنی الف کو واؤ سے بدل لیا کیونکہ الفِ مقصورہ کلمۂ سہ حرفی و چہار حرفی کے اخیر سے بوقتِ نسبت واؤ کے ساتھ بدل جایا کرتا ہے) +

مُوَلَّہ ع - اسم مذکر:- (۱) شیفتہ - والہ - عاشق - دیوانہ - (۲) ایک درخت کا نام جسکو بید مجنُوں اور بید مولہ کہتے ہیں +

مَولےٰ ع - اسم مذکر:- دیکھو (مولا) جنی خداوند) جیسے موئے ہاتھ بڑائیاں جس چاہے بس دے - یعنی عزّت اور حُرمت خدا کے ہاتھ ہے جسے چاہے اُسے دے

جسے دے موئے اُسے دے آصف الدّولہ +

مولےٰ بھلا کریگا - ا - دعائے فقراء:- خدا بھلا کریگا - خدا نیک اجر دیگا ؎

بوسہ تو دے کبھو مری جاں مولےٰ ترا بھلا کرے گا (میر سوز)

مُولی - ہ - اسم مؤنث:- ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہیں - پتّوں والی - عربی فجل فجلہ - فارسی ترب - مزاجاً اوّل درجہ میں خشک - دوم میں گرم +

مُولی اپنے ہی پتّوں بھاری - ہ - کہاوت:- (عو) یعنی جب اپنا ہی بوجھ نہیں سنبھل سکتا تو دُوسرے کا بوجھ ہم کیا اُٹھائینگے - جب اپنی ہی مُشکل سے گزرے تو دُوسرے کی خبرگیری کس طرح سے کریں +

مُولیا - ہ - اسم مذکر:- (۱) وہ لڑکا جو مُول نچھتر میں پیدا ہوا ہو - منحُوس طالع (۲) ڈکوت - سنیچر وغیرہ کا منحُوس دان یا صدقہ لینے والا - صدقے خوار - منحُوس طالع کا دان لینے والا + دلدّری کا صدقہ لینے والا +

مَولیرا - ہ - اسم مذکر:- (ہندو) ماموں زاد بھائی +

موم - ف - اسم مذکر:- (۱) شہد کی مکھیوں کا فضلہ - وہ چکنا اور نرم مادہ جسے شہد کی مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں - عربی میں اسی کو شمع کہتے ہیں - مُدرّ مسیل مزاجاً دُوسرے درجہ میں حار - مُفید دِسینہ و سِل وغیرہ + ؎

سنِ سخت میں سُنتا ہُوں لبِ شیریں سے عہد میں اپنے نہیں موم عسل میں ہوتا (آتش)

(۲) تشبیہاً) نرم - مُلائم ؎

سوزِ دل سُن سُن مرا آخر کو اُس نے رو دیا شمع کافُوری کا دل دیکھا تو آخر موم تھا (ہدایت)

موم بتّی - ا - اسم مؤنث:- مومی شمع وہ بتّی جو بجائے چربی موم سے بنائی گئی ہو +

موم تو نہیں ہو کہ پگل جاؤگے - ا - محاورہ:- یعنی ایسے نازک اور نامرد نہ ہو کہ کوئی تمہیں گھول کے پی جائے +

موم جامہ - ف - اسم مذکر:- مومی کپڑا - وہ کپڑا جسپر موم کا روغن بارش سے محفوظ رہنے کے واسطے دیا گیا ہو - جامۂ مومیں + ترپال +

موم دل - ا - صفت :- نرم دل - رحمدل - دیا واں - دیالو - ترس کھانیوالا +

موم دل ہونا - و - فعل لازم :- (۱) رقیق القلب ہونا - نرم دل ہونا - رحمدل ہونا (۲) رحم کھانا - ترس کھانا - خوفِ خدا کرنا - دل نرم ہونا - دل مُلائم ہونا - دل پسیجنا ہ

سخت عاجز ہوں کہ ہوتا نہیں دل موم ترا ورنہ پتھر کو مرے کرتے ہیں نالے پانی (نصیر)

موم روغن - ا - اسم مذکر :- ایک قسم کا روغن جو موم کو چنبیلی کے تیل میں پگلا کر تیار کیا جاتا اور ہونٹوں یا پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں میں مَلا جاتا ہے +

موم کا - و - صفت :- موم کا بنا ہوا - نہایت نازک - نہایت مُلائم پگل جانے والا - موم کی مانند سا ہ

شوق سے گرمیِ عارض وہ دکھائیں مجکو موم کا تو نہیں ہوں کہ پگل جاؤں نگار (مصحفی)

موم کا ہوجانا - و - فعل لازم :- نہایت نازک بنجانا - ازحد نازک اندام ہوجانا +

موم کرنا - و - فعل متعدی :- (۱) مُلائم بنانا - مُلائم کرنا - نرم کرنا - نرم دل بنانا سختی دُور کرنا + مُطیع کرلینا ہ

خدا نے کردیا ہے موم تکو حق میں غیروں کے دلِ نازک تُمہارا پر مری جانب سے پتھر ہے (دولہ)

تم لوگ بھی غضب ہو کہ دل پر یہ اختیار شب موم کرلیا سحر آہن بنادیا + (شیفتہ)

(۲) پانی کرنا - پگلانا - گھُلانا - گلانا ہ

وہ آج ناز سے لائے تھے خنجرِ فولاد اُسے بھی موم مری سختیِ گلو نے کیا + (داغ)

موم کی مریَم - و - صفت :- مؤنث (عو) نہایت نازک جو گرمیٔ نگاہ سے پگل جائے - چھوئی مُوئی - وہ جو ہاتھ لگانے سے مَیل ہو - مومنا چمنا سے موم کی مریم کاٹھ کے پائے اُٹھ مریم تیرے دھنگڑے آئے (کہاوت) ہ

محفل میں تیری شمع بنی موم کی مریم پگلی پڑی ہے اُسکی وہ کافور کی گردن (انشا)
بوڑھا چونڈا نہ ہلا موم کی مریم اے شمع چل رہی چل صبح ہوئی اب کہیں راہی ہو (انشا)

(مریم سے مُراد اچھوتی ہے کیونکہ اُنکو مرد نے ہاتھ نہیں لگایا تھا پس اسی وجہ سے ایسے نازک سے مُراد ہوگی جسمیں ہاتھ لگانے کی بھی سہار نہو +

موم کی ناک - و - صفت :- مُتلوِن مزاج - غیر مُستقل مزاج - وہ شخص جسے چاہے جسطرف کرلو - ایسا شخص جسکی رائے کو وثُوق نہو - وہ شخص جسکی بات میں بھدرک نہو - وہ شخص جو ہر ایک کے کہنے پر چلے اور اپنے پہلے قول سے پھر جانے کی پروا نہ کرے - جیسے نوکروں نے سوچا کہ سرکار موم کی ناک غصہ دُودھ کا اُبال روٹیاں منہ سے جلتی ہیں تنخواہیں مُفت چڑھی ہیں (رحمن بیلی)

موم ہوجانا - و - فعل لازم :- گداز ہوجانا - پگل جانا - پسیج جانا - رحمدل بنجانا مُلائم پڑجانا - نرم ہوجانا (۲) سنگدلی اور کھوپن کو دور کرنا +

میں وہ مُوں آتش قدم جب پگلتے ہیں پہاڑ موم ہوجاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیرِ پا + (داغ)

موم ہونا - و - فعل لازم :- نرم پڑنا - مُلائم ہونا - طبیعت میں نرمی آنا - رحمدل ہونا رقیق القلب بنا - گداز ہونا - پگلنا - پسیجنا - رحم آنا ہ

پتھر کا کلیجہ ہے ترا اے بُتِ بے رحم افسوس کبھی موم ترا دل نہیں ہوتا (کاشف)

جلاتا ہی مجھی کو جو سنگ دل ہونہ موم یہ کیا غضب ہے اثر وان نہیں تو یاں بھی نہیں (ظفر)
اے ظفر موم نہ دل ہو بُتِ سنگیں دل کا گرچہ پتھر بھی ہو سُنکر مری فریاد گداز (ظفر)

مومِن - ع - اسم مذکر - (۱) ایمان لانے والا + سچا مُسلمان - سیدھا مسلمان - ایماندار

بُت وہ کافر ہیں کہ ان کا جلوہ ہے نُورِ ایمان قلبِ مومن کے لیئے (رنگی)

(۲ - ا) مُسلمان جُولاہا - یہ نام اِس قوم کی سادگی اور بھولے پن کے سبب پڑا (۳) اہل تشیعہ - شیعہ - امامیہ مذہب کا آدمی - (۴) حکیم مومن خان دہلوی ولد حکیم غلام نبی خاں کا تخلص جنہوں نے ۱۲۶۸ھ ہجری میں قضا فرمائی +

مومنا - ا - صفت :- (عو) موم کی مانند - موم کی مانند نازک - نہایت نازک +

مومنا چمنا - ا - صفت :- (عو) ازحد نازک +

مومنین - ع - اسم مذکر :- مومن کی جمع +

مومی - ف - صفت :- موم سے منسُوب - موم کا - موم کا بنا ہوا - موم کا ساختہ +

مومی چھینٹ - ا - اسم مؤنث :- ایک قسم کی نہایت مُلائم چکنی اور خوش وضع چھینٹ جو اکثر رضائیوں لحافوں اور جاڑے کے انگرکھوں وغیرہ کے کام آتی ہے - رنگت کی پکی - سُرخ اور زرد بوٹی کی ہوتی ہے +

مومی شمع - ا - اسم مؤنث :- موم بتی - موم کی بنی ہوئی شمع +

مومی موتی - ا - اسم مذکر :- ایک قسم کا جھوٹا ڈھلا ہوا موتی جو اندر سے خالی ہوتا اور موم کی لاگ سے بنایا جاتا ہے +

مُومیٰ - ع - صفت :- بروزن مُوسیٰ - اشارہ کیا گیا - اشارہ کردہ شدہ - ایما کیا گیا - (اسکا تلفظ بواو مجہول و یائے معرُوف غلط ہے مگر بول چال میں مروج +

مُومیٰ الیہ - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو - مشارٌ الیہ - ایما کردہ شدہ

مُومیا - ع - ف - اسم مؤنث :- (۱) مصالح لگی اور سُوکھی ہوئی لاش (۲) ایک سیاہ چکنائی کا نام جو بشکل موم بنائی جاتی اور چوٹ یا ضرب کے موقع پر دُودھ میں پلانے یا مقام ضرب پر لگانے کے کام آتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک عملی یعنی ساختہ - دُوسری کانی - عملی ادویات سے مرکب ہوکر بنائی جاتی ہے اور کانی مومیائی وہ ہے جسے ہندوستان میں سلاجیت کہتے ہیں +

مومیائی - ف - اسم مؤنث :- ایک سیاہ رنگ کی چکنی دوا کا نام جو بشکلِ موم

ملاثم اور زخمِ جراحت و ضرب کے واسطے مفید ہوتی ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں ایک عملی یعنی ترکیب دیکر بنائی ہوئی دوسری کانی جسے سلاجیت بھی کہتے ہیں (عملی موسیائی کی نسبت پرانے لوگوں نے عجیب عجیب باتیں لکھی ہیں چنانچہ ہم بھی اُن میں سے ایک آدھ نقل کرتے ہیں کہ سُرخ چہرے سُرخ بالوں کے لڑکے کو لیکر پالتے ہیں۔ جب وہ تیس برس کے قریب ہوجاتا ہے تو ایک برامتی کا مٹکا بناکر اُسے شہد اور ادویات سے بھر دیتے ہیں اور اُس جوان کو ظرفِ مذکور میں کھڑا کرکے بند کردیتے اور اُسپر تاریخ لکھدیتے ہیں۔ جب ایک سو بیس سال ہوجاتے ہیں تو اُسے کھول نکال لیتے ہیں پس ان سب چیزوں کی جو شکل بنجاتی ہے وہ سب موسیائی کہلاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہر عضو کی شکستگی کے لیئے اُس آدمی کا وُہی عضو کام میں لاتے ہیں +

بعض محققوں نے لکھا ہے کہ یا ایک گانوں کا نام ہے جو مضافاتِ فارس میں واقع ہے۔ اُسکے پہاڑ پر ایک تالاب بنا ہوا ہے جسمیں ہر سال جوش آتا اور اُسکے کناروں پر کائی مثلِ موم جمجاتی ہے۔ وہاں کا بادشاہ اُس حوض پر پہرے بٹھا دیتا ہے وہ لوگ اُس کائی کو سمیٹ لاتے اور موسیائی کے نام سے موسُوم کرتے ہیں۔ کشف اللُّغات میں لکھا ہے کہ اُس چشمہ کے دہانے پر تانبے کی چھلنی لگا دیتے ہیں اور سال بھر کے بعد اُسے اُکھیڑکر دیکھتے ہیں تو اُسمیں دو چار تولے موسیائی نکلتی ہے۔ صاحب بُرہان اور رشیدی نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ لفظ موم آئین تھا کیونکہ جب کان سے نکالتے ہیں تو مثلِ موم نرم نکلتی ہے۔ کثرتِ استعمال سے موسیائی مشہور ہوگیا)

موسیائی نکالنا۔ د۔ فعل متعدّی:۔ (عوام) تیل نکالنا۔ چربی نکالنا۔ سخت محنت لینا۔ پسینے پسینے کردینا + مارتے مارتے پتلا حال کردینا +

مَون۔ س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) چُپ۔ خاموشی۔ اباک +

مَون بِرْت۔ س۔ اسم مذکر:۔ عہدِ خاموشی۔ چُپ رہنے کا عہد کرلینا +

مون سادھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) چُپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ چُپ نا بند

مَونا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پُورب) (۱۔ فرخ آباد) بڑا برتن۔ گھڑا۔ گول۔ مٹکا۔ (۲۔ پُورب) ٹوکرا۔ جھلی + سانپ کا پٹارا +

مُونا۔ س۔ فعل لازم:۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ فوت ہوناہ

اتنا تو بول مُنہ سے یہ سوز کو ہوا کیا یارو ہلا تو دیکھو یہ ناتواں مُوا کیا + (میر سوز)

عشق بازی میں کیا مُوئے ہیں میر آگے ہی جی اُنہوں نے ہارا تھا + (میر تقی)

(اسکے مُشتقات بول چال میں آتے ہیں) +

مَونارانی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو وغیرہ) آن بولارانی۔ چُپ چاپ رہنے والی عورت۔ ملکۂ خاموش +

مَونتا۔ س۔ اسم مؤنث:۔ خاموشی۔ چُپ +

مُؤنّث۔ ع۔ صفت:۔ عورت۔ مادہ۔ استری لنگ۔ [illegible] کی ضد + زنانہ۔ عورت کا سا +

مُونج۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی گھانس جسکے بکل کی رسّیاں بٹتے ہیں +

مُونج کا بان۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا بان جو مُونج گھانس سے بٹا ہوا ہوتا اور چارپائیوں کے بُننے میں صرف کیا جاتا ہے +

مُونج کی رسّی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُونج کی بٹی ہوئی رسّی +

مُونجھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (سلوتری) گھوڑے کی آنکھ کے نیچے جو ایک قسم کا ورم مثلِ غدود ہوجاتا اور دفعتہً پھُوٹ کر خُونِ سیاہ نکلنے لگتا ہے اُسے مُونجھ کہتے ہیں۔ یہ مرض گائے بھینس وغیرہ کو بھی ہوجاتا ہے) +

مُونچھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (مُوچھ)

مُوندنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (عوام) بند کرنا۔ ڈھانپنا + معمُور کرنا۔ جیسے آنکھ مُوندنا۔ کواڑ مُوندناہ

آنکھ ناک مکھ مُوند کے نام نرنجن لے بھیتر کے پٹ جب کُھلیں جب باہر کے پٹ دے (دوہا)

مُونڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) سر۔ مُنڈیا بھیس + ماتھا۔ مستک۔ (۲) ایک راکشس کا نام جیسے دُرگا دیوی نے مارا تھا +

مُونڈ مارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (گنوار) (۱) گردن مارنا قتل کرنا۔ ناڑ کاٹنا سر اُڑانا۔ (۲۔ ہندو ع) سر سے مارنا۔ واپس کرنا۔ پھیرنا۔ جیسے یہ چیز اُسکے ہی مُونڈ مارو (۳) کوشش کرنا۔ نہایت تندہی کرنا +

مُونڈ مُنڈانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) سر مُنڈانا۔ حجامت کرانا۔ (۲) اپنے تئیں فقیر یا چیلا بنانا۔ فقیری لیناہ

مُونڈ مُنڈائے جٹا رکھائے نگن پھرے وہ ہینا کھلڑی اُوپر راکھ لگائے من جیسے کا تیسا (دوہا)

گھر میں سے نہ تیرتھ گئے مُونڈ مُنڈا فضیحت بھئے +

مُونڈ کر کھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) حجامی سے گزرِ اوقات کرنا۔ حجامت بناکر پیٹ پالنا۔ (۲) مُوس کر کھانا۔ لُوٹ کرنا۔ دھوکے اور فریب سے گزر اوقات کرنا

مُونڈن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) رسمِ مُوتراشی۔ عقیقہ۔ وہ تقریب جسمیں ساتویں دن بچّے کے پیٹ کے بال سر سے مُنڈوائے جاتے ہیں۔ نرینہ کے واسطے دو بکرے اور دُختر کے لیئے ایک بکرا ذبح کیاجاتا ہے۔ اُسی دن چھٹی کی رسم ادا ہوتی اور بچّے کا نام قرار دیا جاتا ہے۔ (۲۔ ہندو) ہندوؤں کی ایک رسم کا نام جسمیں پہلے پہل کسی دیوتا کے مندر میں لڑکے کے بال مُنڈواتے ہیں

مُونڈنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) حجامت کرنا - مُوتراشنا - اصلاح بنانا - خط بنانا - چیلا بنانا - مُرید کرنا - مُعتقد بنانا + تلقین کرنا - ہدایت کرنا - راہ پر لانا - رہنمائی کرنا - اُپدیش کرنا ؎

میلے کیئے ہزاروں مُونڈے فقیر چیلے جب آفتا پکاری جا سو رہے اکیلے (نظیر)

(۲) اُستادوں کو اپنے ہُنر کا مُعتقد کرنا - شاگرد بنانا (۳) مُوسنا - لُوٹنا - دستبُرد کرنا - ہاتھ مارنا - فریب دیکر مال مارنا - پُھسلا کر لے لینا - دھوکے سے لے لینا + تباہ کرنا - برباد کرنا - غارت کرنا - تاراج کرنا - کُچھ باقی نہ رکھنا ؎

دست بر سر ہر ایک ہے حجام گرم سا سارا بدن ہے جُوں حمام
لب پہ خُرد و کلاں کے نالہ ہے سب کو اس تپ نے مُونڈ ڈالا ہے } جرأت در ہجو بُخار

مونڈھا - ہ - اسم مذکر :- (۱) کندھا - شانہ - دوش - کتف - (۲) ایک بیٹھنے کی چیز جسے سرکنڈوں یا بانس کی تیلیوں سے بناکر اُوپر سے مُنڈھ دیتے اور کُرسی کی طرح اُسپر بیٹھتے ہیں - مُچُّھا - چوکی - کُرسی - سٹُول - پیڑھا ؎

بجا کاتبِ اعمال کے لکھنے بیٹھے کہ مُونڈھا ہے ایک ایک مونڈھا ہمارا (رشک)

سر پر جالی پیٹ سے خالی پسلی ایک سے ایک نرالی
مُجکو آوے یہ ہی پرکھ پیر نہ گردن مونڈھا ایک } مونڈھے کی پہیلی

مونڈھوں کے فرشتے - ہ - اسم مذکر :- فرشتگانِ کاتبِ اعمال کراماً کاتبین ؎

جو بیٹھے تو فرشتے ہمارے مونڈھوں کے ابھی تو عرش سے کُرسی اُتار لیتے ہیں (رشک)

مونڈھے والی - ہ - اسم مؤنث :- رنڈی - کسبی - پاتر - نکھاٹی - کوٹھے والی ؎

مُونڈی - ہ - اسم مؤنث :- عو (۱) سر - مُنڈیا + (۲) مُونڈی ہوئی - ستردہ +

مُونڈی بھبیڑ - ہ - اسم مؤنث :- اوّل معلوم - دوم - سر مُونڈی + مُفلس - قلّاش ؎

مُونڈی کاٹا - ہ - صفت :- (عو) (۱) سر بُریدہ - بِن سرا - سر کٹا - (۲) (کلمۂ نفرین) مرنے جوگا - واجب القتل + مُوا - مری لیا ؎

کیسی بے غیرتی یہ چھائی ہے مُونڈی کاٹے کی شامت آئی ہے (شوق)

مُونِس - ع - اسم مذکر :- (۱) اُنس رکھنے والا - ہمدم - آرام دینے والا - ساتھی - دل دوست - یار - مُصاحب - جلیس - ہمنشین - غم بٹانے والا ؎

ہمیشہ کُنجِ تنہائی میں مُونس ہم سمجھتے ہیں الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرماں کو (ظفر)

مجذُوبوں بھی مراقبوں میں مُونس ہے فشار ساتھ تھا زیست میں جو تنگیِ زنداں ہوکر (زکی)

(۲) میر قناعت مرثیہ گو والد میر مُستحسن لکھنوی کا تخلص جو میر انیس نامی مرثیہ گو کے چھوٹے بھائی ہیں +

مُونسِ تنہائی - ع + ف - اسم مذکر :- تنہائی کا دوست - خلوت کا ساتھی + غم بٹانے والا جیسے کتاب وغیرہ +

مُونگ - ہ - اسم مؤنث :- ایک قسم کا غلہ جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے - فارسی بنو ماش - عربی مَج - مزاجاً بعض کے نزدیک سرد مائل بہ خُشکی - بعض کے نزدیک رطوبت و یبوست میں مُعتدل - حکما اسکی دال اکثر بیماروں کو کھلاتے ہیں جیسے مُونگ مُونڈھ میں چھوٹا بڑا کون + مُونگ مُونگھنی نار بکری کھائے چار + (کہاوت)

مُونگ پُلاؤ - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کے نمکین چاول جن میں گوشت کی بجائے ثابت مُونگ ڈالے جاتے ہیں +

مُونگ پھلی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) مُونگ کی پھلی جسمیں سے مُونگ کے دانے نکلتے ہیں (۲) ایک قسم کا میوہ جسکی پھلیوں میں سے بڑے بڑے بیج بادام کے مزے کے نکلتے اور اُسمیں مُونگ کی سی خوشبو ہوتی ہے جسے پُورب میں چینا بادام کہتے ہیں - یہ پھلی راجپُوتانہ میں زیادہ پیدا ہوتی ہے +

مُونگ کی پھلی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) دیکھو (مُونگ پھلی) (۲) تشبیہاً پتلی اُنگلی جیسے اُنگلیاں تیری مُونگ کی پھلیاں +

مُونگ کی دال - ہ - اسم مؤنث :- دلے ہوئے مُونگ +

مُونگ کی دال کھانیوالا - ہ - اسم مذکر :- وہ آدمی جسکی غذا مُونگ کی دال ہو - وہ شخص جو گوشت نہ کھاتا ہو - مہاجن - بنیا - بقال + بودا - کمزور دل ڈرپوک

مُونگا - ہ - اسم مذکر :- مرجان - خُروہک - حجر البحر - ایک قسم کا درخت جو سمندر میں پیدا ہوتا اور نبات و سنگ کے درمیان خیال کیا جاتا ہے - مزاجاً درجۂ دوم میں سرد و خشک مانا گیا ہے - ہندو لوگ اِسکی مالا بناتے اور نو رتنوں میں سے ایک رتن مانتے ہیں +

(مُونگا اصل میں ایک قسم کے کیڑوں کا گھر ہے جو سمندر میں پیدا ہوتے کثیر الرجال کہلاتے پہاڑ کے پہاڑ دیواروں کی دیواریں بلکہ جزیرے تک اسی مُونگے سے بنا ڈالتے ہیں چنانچہ اسوقت بیسیوں جزیرے صرف مُونگے کے بنے ہوئے موجود ہیں مثلاً بحر پیسفک میں آرکیپیلیگو کے نام سے جو جزیرے مشہور ہیں وہ سب اِنہیں کیڑوں کے بنائے ہوئے ہیں - آسٹریلیا کے شمالی مشرقی ساحل پر بارہ سو میل لمبی ایک سیل جو ڈیڑھ سو تین فیٹ تک گہری دیوار نہایت عظمت و شان کے ساتھ مُونگے کی بنی ہوئی موجود ہے مُونگے کے جزائر میں سب سے بڑا جزیرہ وشتی ہے جو جزائر سو سائٹی میں بحر پیسفک کے اندر واقع ہے - مُونگے کے جزیرے اکثر مدوّر ہوتے ہیں - اور مُونگے کی دیواریں نہایت خوشنا رنگ کی ہوتی ہیں - چنانچہ سُرخ - بھُوری - سبز - اُودی - نیلی اور سفید رنگ کی دیواریں اب تک دیکھی گئی ہیں - شفّاف پانی میں اِنکی رنگتیں عجیب بہار دکھلاتی ہیں)

مُونگیا - ہ - اسم مذکر:- ماشی - پشمی - ایک قسم کا ہلکا سبز رنگ جو ہلدی یا پیلی پھٹکری اور کسیس سے تیار کیا جاتا ہے +

مُونگے کی جڑ - ہ - اسم مؤنث:- بیخ مرجان +

مُونہ - ہ - اسم مذکر:- دیکھو (مُنہ) +

مُونہاں - ہ - اسم مذکر:- گھوڑے کے ایک مرض کا نام جس میں مُنہ کے اندر دانے دانے ہو جاتے یا چھالے سے پڑ جاتے ہیں - یہ مرض اکثر بادی اور کمتر گرمی سے ہوتا ہے - بادی کے دانے سفید - گرمی کے سُرخ ہوا کرتے ہیں - جوشش دہن +

مَونی - ہ - اسم مذکر:- (ہندی) (۱) چپ چاپ آدمی - خموش - (۲) جوگیوں کا ایک فرقہ جو خاموش رہتا ہے (۳) ٹوکری - بوٹیا +

موہ - س - اسم مؤنث:- (۱) نیہ - نہا - پیار - محبت - حُب - سنیہ - پریت (۲) لاڈ - دُلار - ناز - (۳) عشق - پریم - فریفتگی - شیفتگی - (۴) لوبھ - خواہش - (۵) جادُو - منتر - ٹونا - ٹوٹکا - موٹھ - افسُوں - سحر +

موہ جانا - ہ - فعل لازم:- فریفتہ ہو جانا - شیفتہ ہو جانا - عاشق ہو جانا - مفتُوں ہو جانا - شیدا و دوالہ ہو جانا +

موہ رُوپی - ہ - صفت:- مُغالطہ دینے والا - دھوکے میں ڈالنے والا - دلفریب - پُرفریب - صُورت دکھا کر فریفتہ کر لینے والا - جیسے موہ رُوپی سنسار

موہ لینا - ہ - فعل متعدی:- فریفتہ کر لینا - مائل کر لینا - عاشق بنا لینا - لُبھا لینا + جادُو سے تسخیر کر لینا - عشق کرلینا ؎

آج شام موہ لیو بانسری بجائے کے
ہر ہر کرت جات گاگر سر و حسرت جات　ریزنار بھرن جات سُدھ نہ لی اپنے سر کی
آج شام موہ لیو بانسری بجائے کے
جنگل جنگل ڈھونڈ کٹائے ڈالو بانسری　اُبھی نہ بانس بجے نہ بانسری　} ہولی

موہ میں آنا - ہ - فعل لازم:- عشق کے بس میں ہونا - فریفتہ ہو جانا + حیرت زدہ ہو جانا - مُتحیر ہو جانا - اپنے دوست یا معشُوق کے اچانک ملنے سے غش ہو جانا - سکتہ میں ہو جانا +

مَوہِب - ع - صفت:- (از وہب) بخشنے والا - عطا کرنے والا + ہبہ کرنیوالا - دان کرنے والا - خیر خیرات کرنے والا - داد و دہش کرنے والا +

مَوہِبت - ع - اسم مؤنث:- عطا - بخشش - پیشکش - نذر - بھینٹ + نعمت +

موہبت عظمیٰ - ع - اسم مؤنث:- بہت بڑی بخشش - عطیۂ کُبریٰ - بہت بڑی نعمت +

موہت - س - صفت:- مُلا - تسخیر کردہ شدہ - جادُو سے موہا ہوا - فریفتہ - شیدا - شیفتہ - فریفتہ - عاشق (۲) بیہوش - غش - مُتحیر - بے عقل و حرکت +

موہن - ہ - صفت:- (۱) موہنے والا - لُبھانے والا - منوہر - فریفتہ کرنے والا - جادُو سے بس میں کرنے والا - ساحر - دلرُبا - دلفریب - نہایت خُوبصورت - صاحبِ تسخیر - پیارا - جیسے من موہن - (۲) کرشن جی کا لقب +

موہن بھوگ - ہ - اسم مذکر:- حلوا - ہیرا - میٹھا + پرشاد - کڑھا +

موہن مالا - ہ - اسم مؤنث:- ایک قسم کا ہار سونے یا مُونگے یا موتیوں وغیرہ کا کنٹھا - کنٹھی +

موہنا - ہ - فعل متعدی:- فریفتہ کرنا - شیفتہ کرنا - لُبھانا - بس کرنا - جادُو کرنا - سحر کرنا - تسخیر کرنا +

موہنی - س - اسم مؤنث:- (۱) من ہرنے والی استری - موہنے والی رُوپوتی - منوہر - سُندر نار - خُوبصورت - دلفریب - دلربا (۲) جادُوگرنی - ساحرہ - فسُونگر - (۳) پیاری - پیار دلانے والی - جیسے جی کی ذات موہنی ہے (۴) کنگھی - بیسوا - کسبی - پاتر - ناچی - کنچنی - لُلی (۵) حُب کا عمل - بسی کرن عمل - حُب - افسُونِ محبت - حُب - تسخیر کا عمل - تسخیر ؎

دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق　تیری آنکھوں میں موہنی ہے　(ناسخ)
آنکھ لڑتے ہی ہو گئی عاشق　موہنی تھی مُوئے کے کاجل میں　(ریار علی)

(۶) دلفریبی - دلرُبائی - دلبری + افسُونگری +

مَوہُوب - ع - صفت:- عطا کردہ شدہ - ہبہ کیا گیا - بخشا گیا - مرحمت کیا گیا - عنایت کیا گیا - دیا گیا +

مَوہُوم - ع - صفت:- وہم کیا گیا - وہمی - خیالی امر - قیاسی - فرضی - تصوری ؎

مری ہستی بھی ہے وہ لفظِ موہُوم　کہ ہے اُس کے دہان بے نشاں میں　(زکی)

مَوہُومی - ع + ف - اسم مؤنث:- وہمی - خیالی - تصوری - جیسے موہُومی امر

موہے - ہ - ضمیرِ مفعُول (گنوار) مُجکو - مجھے - میرے تئیں - موکو - مجکو +

موہے اور نہ تجھے ٹھور - ہ - کہاوت:- تیرے بن مجھے اور میرے بن تجھے گل نہیں - نہ تو تجھ ہی کو دُوسرا ملتا ہے اور نہ مجکو ہی دُوسرا ٹھکانا ہے +

موہے گن موہے گن تجھے کون گنے - ہ - کہاوت:- خواہ مخواہ کسی کام میں پانوں اڑانا - کوئی پُوچھے یا نہ پُوچھے مگر آپ دخل دیئے جانا +

مُوئی - ہ - اسم مؤنث:- (۱) مری ہوئی - مُردہ - مُردی - (۲) - عورتوں کا کلمۂ تنفر - نگوڑی - کمبخت - بدنصیب - کمو جڑے پیٹی - اُجڑی - خانہ خراب - جیسے

جیسے مُوئی کہاں جاکر مرگئی تھی +

مُوئی بچھیا بامن کو دان؟ - ہ - کہاوت :- بُری چیز خدا کے نام - ناقص نکمی اور بیکار چیز خدا کے حوالے - یعنی لوگ خدا کے نام پر بھی کوئی چیز دیتے ہیں تو جو اپنے کام سے زائد یا نکمی ہوتی ہے وُہی دیتے ہیں +

مُوئی مُجوں - ہ - اسم مؤنث :- (ع) سُست قدم - کاہل وجود - چیونٹی کی چال - نہایت غریب اور مسکین ؎

نبض اب تو ترے بیمار کی ہے یُوں چلتی اِس روش مور چلے ہے نہ مُوئی جُوں چلتی (منیر)

شیخ خرقہ میں جب مُراقب ہو گر ہ بکیں ہے اور مُوئی جُوں ہے (آبرو)

مُوئی کیوں کہ سانس نہ آیا - ہ - کہاوت :- (ع) آدمی کی زندگی اُسکے سانس کے ساتھ ہے جہاں سانس نکل گیا اور آدمی مرگیا +

مُوئی مائی ٹوٹی سگائی - ہ - کہاوت :- مُربّی اور بزرگوں کے دم سے سارے رشتے ہیں - جہاں ماں مری سارے رشتے الغا ہوئے - مُعاملہ قطع ہونے کے بعد کچھ غرض نہیں ہوتی +

مُوئی مٹّی - ہ - اسم مؤنث :- (ع) (۱) جسم مُردہ - جسد مُردہ - میّت - لاش - نعش - لوتھ + (۲) شخص مُردہ - مُتوفّی - فوت شدہ - مرا ہوا - مرحوم - مغفور - مبرور +

مُوئی مٹّی کی نشانی - ہ - اسم مؤنث :- مُتوفّی کی اولاد - مرے ہوئے آدمی کی نشانی + ماں یا مرے ہوتے باپ کی اولاد +

مُوئے - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُوا کی جمع - مرے ہوئے (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت جو حرُوفِ مُتغیرہ کے آجانے سے پیش آتی ہے - جیسے مُوئے کا کوئی نہیں جیتے جی کے سب ہیں (۲ - ع - کلمۂ تنفّر) نگوڑے - بدنصیب - ناشاد نامُراد - اُجڑے - خانہ خراب - کھوجڑے پیٹے وغیرہ - جیسے مُوئے کی شامت نے گھیرا ہے (۳ - صیغۂ ماضی مرنا یا مونا مصدر سے) فنا ہوئے - مرگئے - مرلیئے - مرے - (۴ - مجازاً) فریفتہ ہوئے - مرمٹے - تباہ ہوجے ؎

ٹھہرا تھا وعدہ دید کا روزِ شمار پر ہم اتنے سادے ہیں کہ مُوئے اعتبار پر (مخبر)

مُوئے باپ کی بڑی بڑی آنکھیں - ہ - کہاوت :- مرے ہوئے آدمی کی صفت میں چاہے جتنا مُبالغہ کرو - مرے ہوئے رشتہ دار کی حد سے زیادہ تعریف کیا کرتے ہیں جس بات کا امتحان یا ثبوت نہ ہوسکے اُسے چاہتے ہیں جسقدر بڑھا کر بیان کردیتے ہیں +

مُوئے پر سو دُرّے - ا - مُحاورہ :- مرنے کے بعد بھی واجب التعزیر ہے + جو مرگ بھی موجبِ سزا ہے + مصیبت پر مصیبت پیش آئی + مرے کو مارے شاہ مدار - آفت پر آفت آئی +

مُوئے جیتے - ہ - اسم مذکر :- مرے ہوئے اور زندہ رشتہ دار +

مُوئے جیتے اُکھاڑ ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- (ع - کنایۃً) مُردوں اور زندوں کو پُن ڈالنا - کسی کے مرے ہوؤں اور جیتوں کے عیب ظاہر کرنا - بکھان ڈالنا ؎

مُوئے جیتے اُکھاڑ ڈالوں گی کڑی کی طرح جھاڑ ڈالوں گی (شوق)

مُوئے شیر سے جیتی بلّی بھلی - ہ - کہاوت :- یعنی زور آور مُردہ سے کمزور زندہ بہتر ہوتا ہے - ادنے زندہ آدمی اعلےٰ مُردہ شخص سے بہتر ہے +

مُوئے کی قبر اور جیتے کا گھر - ہ - کہاوت :- مُردے کو قبر میں آرام زندہ کو گھر میں - ہر شخص اپنے ہی مسکن میں خُوش ہے +

مُوئے - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مُو) بحالت اضافت یائے مجہول یا ہمزہ بڑھا دیتے ہیں +

مُوئے زہار - ف + ع - اسم مذکر :- جھانٹیں - زیرناف کے بال - کالے بال +

مُوئے مُبارک - ف + ع + اسم مذکر :- دیکھو (مُوئے مبارک مُو کے مشتقات میں)

مُوئے نہانی - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مُوئے زہار) +

مُوئیّا - ہ - اسم مذکر :- کچّے سُوت کی انٹی - سُوت کا چھوٹا لچھا +

مُوئیّا سا پیٹ - ہ - اسم مذکر :- نرم اور ملائم پیٹ - لچھی سا پیٹ - لوئی سا پیٹ +

مُؤیِّد - ع - صفت :- تائید کرنے والا - مدد کرنیوالا - مددگار - مُعاون - حمایتی - دستگیر +

مُؤیَّد - ع - صفت :- تائید کیا گیا - مدد دیا گیا - مضبوط کیا گیا - قوی کیا گیا - زور دیا گیا - قوی پُشت کیا گیا - پُشتی کیا گیا - حمایت کیا گیا +

مَویز - ف - اسم مذکر :- ایک قسم کے بڑے بڑے سُوکھے ہوئے انگور - داکھ - ایک قسم کی بڑی کشمش - آبجوش (جسے عوام غلط فہمی سے مُنقّٰی کہتے ہیں) +

مویزِ مُنقّٰی - ع - اسم مذکر :- بیج نکالی ہوئی مویز - بیج نکال کر صاف کی ہوئی داکھ +

مویشی - ع - اسم مذکر :- یہ لفظ اصل میں مواشی ہے جو عربی قاعدے کے مُوافق ماشیہ کی جمع ہے اما لاکر کے مویشی لکھنے پڑھنے اور بولنے چالنے لگے - ڈھور ڈانگر - چوپائے - بھینس - بھیڑ - بکری وغیرہ +

مویشی چرانا - ا - فعل متعدی :- ڈھور چرانا - ڈنگر چرانا +

مویشی خانہ - ف - اسم مذکر :- باڑا - کھڑک - احاطہ +

مِہ - ف - صفت :- (سنسکرت महा - مہا) بڑا - کلاں - بزرگ - سردار - مہتر اسی لفظ سے بنا ہے - پُرانی زبان میں بڑائی کے واسطے آتا تھا جیسے مہ آباد شاہانِ قدیم کا سلسلہ +

مہ آباد - ف - اسم مذکر :- پارسیوں کے ایک سب سے بڑے پیغمبر کا نام جو عجم میں سب سے پہلے مبعوث ہوا اور کتاب دساتیر اُسی پر نازل ہوئی +

مَہ - ف - اسم مذکر :- ماہ کا مخفف - (۱) چاند - قمر - چندرما + (۲) مہینا - ماس +

مَہ پارہ - ف - اسم مذکر :- چاند کا ٹکڑا - معشوق - نہایت خوبصورت +

مہ جبین یا مہ رُو - ف + ع - اسم مذکر :- چاند کی سی پیشانی والا - چاند سے مُکھڑے والا - معشوق - خوبصورت ؎

کچھ وہی عاشقِ مُضطر پہ ستم کرتے ہیں مہ جبینوں کو جو انداز و ادا دیتے ہیں (ظہیر)

مَہ لقا - ف + ع - اسم مذکر :- چاند کی سی صُورت والا - معشوق +

مَہا - س - صفت :- یہ لفظ فارسی مِہا سے بالکل ملتا ہوا ہے - (۱) بڑا - بزرگ - اُتم - سرِشٹ - معزز - اعلیٰ - (۲) کلاں - عظیم - (۳) شریف - خاندانی +

مہا اَپرادھ - س - اسم مذکر :- گُناہِ عظیم - گُناہِ کبیرہ - بڑا بھاری پاپ +

مہا اپرادھی - ہ - اسم مذکر :- بڑا پاپی +

مہا اشٹمی - ہ - اسم مؤنث :- دُرگا اشٹمی - نوراتروں کی آٹھویں تاریخ +

مہا اُوت - ہ - صفت :- نہایت بے وقوف +

مہا برہمن - ہ - اسم مذکر :- اچارج - مُردے کا دان لینے والا - بڑا بامن - مُردوں کی واہ کریا کرنے والا +

مہا بلی - ہ - صفت :- شہزور - بہت بڑا طاقت ور - نہایت زبردست +

مہا بھارت - س - اسم مذکر :- (۱) جنگِ عظیم - بڑی بھاری جُدھ - معرکۂ عظیم (۲) وہ بڑی بھاری لڑائی جو کوروں اور پانڈوؤں میں کُروکھیتر کے مقام پر ہوئی تھی اور اٹھارہ روز تک یہ ہنگامہ گرم رہ کر پانڈوؤں نے فتح پائی تھی + (۳) ایک تاریخ کا نام جس میں کوروں اور پانڈوؤں کی لڑائی کا مُفصّل حال درج ہے - یہ تاریخ ویاس دیو سے منسوب کی جاتی ہے +

مہا بیر - س - اسم مذکر :- بڑا سُوربیر + ہنومان کا خطاب +

مہا پاپ - ہ - اسم مذکر :- گُناہ کبیرہ - بڑا بھاری گُناہ +

مہا پاپی - ہ - اسم مذکر :- بڑا بھاری گُناہ گار - فاسق - بدکار جیسے کِن مارو سیرو مور مہا پاپی + کوکت مورے پھٹے چھاتی + کن مارو میرو مورے مہا پاپی + (گیت)

مہا پاتک - س - اسم مذکر :- دیکھو - (مہا پاپ) +

مہا پرساد - س - اسم مذکر :- دیوتا کا بھوگ - نیوید - تبرک - خاصکر جگناتھ کا پرشاد +

مہا پُرش - س - اسم مذکر :- مہا پرس + (۱) دھرماتما - بھگت - مہاتما - ولی - صاحب دل - مُقدّس - معصُوم - بزرگ (۲ - مجازاً) بدذات - شریر - چالاک - عیار - بدمعاش - پانچوں عیب شرعی +

مہا پکھشی - س - اسم مذکر :- اُلّو - بُوم - چغد +

مہا پُورا - ہ - اسم مؤنث :- سب گُنوں پُورا - آٹھوں گانٹھ پُورا - پانچوں عیب شرعی - عیار - چلتا پُرزہ +

مہا پرلے - س - اسم مؤنث :- قیامت - فنائے دُنیا جو اہلِ ہند کے عقیدے سے تینتالیس ارب بیس کروڑ برس کے بعد ہمیشہ واقع ہوتی ہے - ساری سرشٹی کا ناش جو برہما کے سو برس پیچھے ہوتا ہے +

مہاتل - س - اسم مذکر :- (مہا + تل) زمین کا پانچواں طبقہ - پانچواں پاتال - پنجم تل جس میں ناگ - اشرویت وغیرہ رہتے ہیں +

مہاتم - ہ - اسم مذکر :- مرکب از (مہا + آتما) یا (مہا + اُتم) (۱) بڑائی - عظمت - پرتشٹا - (۲) ثواب - اجر - نیک بدلہ جیسے گنگا نہانے کا بڑا مہاتم ہے +

مہاتما - ہ - اسم مذکر :- (مہا + آتما) (۱) ولی - نیک آدمی - ولی اللہ - مہاشے (۲) نیک - اچھا - سعید +

مہاجال - ہ - اسم مذکر :- مچھلیوں کے پکڑنے کا بہت بڑا جال +

مہاجن - ہ - اسم مذکر :- بڑا آدمی + دولتمند - غنی + سوداگر - بیوپاری - ساہوکار + بینکر - خزانچی + صرّاف - ہُنڈی وال +

مہاجنتر - ہ - اسم مذکر :- (۱) بڑا قفل - بڑا تالا - (۲) جرِ ثقیل کا بڑا کارخانہ - کلوں کا کارخانہ +

مہاجنی - ہ - اسم مؤنث :- ساہوکاری + بنج بیوپار - سوداگری +

مہاجنی پرچہ یا چٹھی - ہ - (اسم مذکر و مؤنث) :- ہُنڈی - چک - کاغذِ زر +

مہادنت - س - اسم مذکر :- ہاتھی یا سُؤر کی دانت +

مہادھات - ہ - اسم مذکر :- سونا - طلا - زر + اعلیٰ قسم کی دھات +

مہادیو - ہ - اسم مذکر :- بڑا دیوتا - شیو - مہیش + حضرت آدم - ابوالبشر +

مہادیو کی پنڈی - ہ - اسم مؤنث :- مہادیو کا لنگ +

مہاڈول - ہ - اسم مذکر :- بڑا اور عُمدہ ڈولا - مُحِبّہ - ایک قسم کی پالکی +

مہاراج - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) (۱) بڑی سلطنت والا - راجاؤں کا راجا - بڑا راجہ + قیصر - شہنشاہ (۲ - کلمۂ تعظیم) برہمنوں اور عُمدہ خاندان والوں کا خطاب جیسے برہمن - پنڈت وغیرہ + حضرت - جنابِ عالی - جناب - خداوندِ نعمت +

مہاراجا یا مہاراجہ - ہ - اسم مذکر :- بڑا راجہ - بڑا بادشاہ - سُلطان - قیصر - شہنشاہ - خاقان +

مہا

مہاراجا اَدھراج۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ راجاؤں کا راجا۔ عظیم الشان راجہ۔ سب راجاؤں کا سردار۔ سب سے زبردست راجا۔ چنانچہ مُلک میواڑ کا راجہ اور تواہ چوہان۔ راٹھور سنگلگی قوم کے راجا مہاراجہ اَدھراج کے خطاب سے پہلے زمانے میں پُکارے جانے تھے +

مَہاراجوں کے راجا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ بڑے راجاؤں کے راجا۔ مہاراجہ ادھراج ؎
مہاراجوں کے راجہ اے جنوں تُندوت ہے تجکو یہی اب ال میں آتا ہے کوئی پوتھی رقم کیجے (انشا)

مَہارانی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ملکۂ معظمہ + لیڈی۔ بڑے مرتبہ کی عورت بیگم وغیرہ

مہاسنکھ۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) گنتی کا سب سے اخیر اور بڑا درجہ۔ یعنی ....۱۔ کا شمار (۲) مُردے کی کھوپری

مَہاکالی۔ س۔ اسم مؤنث :۔ دُرگا دیبی + پاربتی۔ شیوجی کی استری +

مَہاگوپ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) اندرا کنواں۔ گہرا کنواں +

مَہاکوپ۔ س۔ اسم مذکر :۔ نہایت غصّہ۔ نہایت غضب۔ جیسے مہاکوپ کر دانو مارے سنگ گھونڈ سب چور گئے +

مَہاکوڑھ۔ اسم مذکر :۔ جذام۔ برص۔ وہ سخت اور متعدّی جذام جس سے آدمی کا تمام جسم بگڑ جاتا ہے +

مَہامائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دُرگا۔ دیوی شکتی۔ دیبی ماتا۔ دیبی جی کا خطاب +

مَہامنتری۔ س۔ اسم مذکر :۔ وزیرِ اعظم۔ مدار المہام +

مَہانومی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ آسن مہینے کی سُدی پکش کی نویں تاریخ جسمیں دُرگا دیبی کی پُوجا ہوتی اور اُسے دُرگا نومی بھی کہتے ہیں۔ نوراتروں کی نویں تاریخ +

مَہَابَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ڈر۔ خوف۔ دہشت۔ بھے۔ ہول۔ ہراس + رُعب۔ ہیبت (۲)۔ ف) عظمت۔ جاہ و حشم۔ شان و شکوہ۔ (۳) غضب غصّہ۔ جلال۔ (۴) بھاری بھرکم پن۔ متانت۔ سنجیدگی۔ گمبھیرتا۔ تمکنت +

مَہابت بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ خوف بیٹھنا۔ رُعب چھانا۔ دہشت بیٹھنا +

مُہَاجِر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ہجرت کرنے والا۔ اپنے گھر اور اقربا کی مُفارقت کرنیوالا ایک جگہ چھوڑکر دُوسری جگہ چلا جانے والا + مسافر + وہ شخص جو رسول مقبول کے ساتھ مکّہ سے مدینہ چلا گیا ہو۔ تارک الوطن +

مُہَاجَرَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُفارقت۔ ہجرت۔ جُدائی۔ رہنے کی جگہ سے مُفارقت۔ ترکِ وطن۔ وطن چھوڑنا۔ بچھڑنا۔ علیحدگی۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ چلا جانا + دوسرے مُلک میں جا رہنا + دُوسری جگہ جا بسنا +

مہا

مُہار۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ اُونٹ کی نکیل۔ وہ لکڑی جسے اُونٹ کی ناک میں ڈالکر رسّی باندھ دیتے ہیں (اُردو والے بضمِ میم بولتے ہیں) +

مُہارا۔ ہ۔ ضمیر :۔ (گنوار) ہمارا +

مَہاراشٹر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مرہٹوں کا وطن جو دکن میں ہے پہلے اسمیں یہ علاقے داخل تھے۔ احاطۂ بمبئی کا جنوبی حصّہ۔ ممالکِ متوسط۔ علاقۂ نظام کا ایک بڑا حصّہ۔ مُلکِ برار۔ اسکی شمالی حد ست پُڑا پہاڑ تھی اور مغربی حد سمندر۔ اور مشرق کی طرف یہ مُلک ناگپور سے پرے تک پھیلا ہوا تھا +

مَہارت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مشق۔ کسرت۔ ربط۔ ابھیاس + عادت سُبھاؤ۔ (۲) استعداد۔ لیاقت۔ دخل۔ مداخلت۔ درک۔ کارروائی + ایک دسترس۔ پہنچ۔ رسائی۔ (۳) اُستادی۔ کاریگری۔ ہُنرمندی۔ (۴) چابک دستی۔ تیز دستی۔ (۵) علم۔ شعور۔ وقوف۔ سلیقہ۔ گن۔ ڈھب واقفیت + قابلیت۔

مَہارنی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ لڑکوں کے پہاڑے اور گنتی یاد کرنے کا طریقہ جسمیں مانیٹر سب کی قطار باندھکر بیچ میں آپ کھڑا ہو کر پہلے خود کہتا اِسکے بعد اور سب لڑکے اُسی کو کہتے ہیں۔ پاٹ شالاؤں میں یہ دستور ہے اور اکثر چھٹی کے قریب یہ کام ہوتا ہے چنانچہ اُستاد کہا کرتا ہے کہ مہارنی لیکر چھٹی دیدو +

مُہاسا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ جوشش کی ایک قسم جو اکثر جوانوں کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے۔ جوانی کی پُھنسی۔ وہ دانے جو مُنہ پر عہدِ شباب میں نکل آتے ہیں ؎
دیکھکر آئینہ بیزار نہو صورت سے ہوتے ہیں جوشِ جوانی میں مہاسے پیدا (آتش)

مُہاسے نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ چہرے پر جوانی کے سبب جوشش کا نمایاں ہونا چہرے پر دانے نکلنا + جیسے بوڑھے مُنہ مہاسے لوگ آئے تماشے +

مُہال۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ س مدھوکوپ) مارواڑ (مہوک) مدھوکوپ۔ مکھیوں کا چھتا جسمیں شہد ہوتا ہے (یہ لفظ ہندی مہو بمعنی شہد اور ال بمعنی جگہ سے مرکب ہے۔ چونکہ سنسکرت میں شہد کو مدھو کہتے ہیں پس مدھو کا حرفِ دال گر کے مہو رہا۔ آل کا لفظ ملا کر مہوآل ہوا۔ اور آخر کار کثرتِ استعمال سے مُہال رہ گیا۔ جو لوگ اسے عربی مَہال بمعنی جائے خوف قرار دیتے یا محال جمع محل باعتبارِ خانہ ہائے مگس خیال کرتے ہیں وہ ناحق تکلیف میں پڑتے ہیں) +

مَہالِک۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مہلکہ کی جمع۔ ہلاک ہونے کی جگہ۔ خوفناک جگہ۔

ہلاک ہوجانے کا مقام - ہلاکت کے محل اور موقع +

مَہَام ع - اسم مذکر:- مہم کی جمع - مہمات - مہمیں - بڑے بڑے کام - دشوار اور خطرناک کام - معاملاتِ عظیمہ + (اصل میں مہامم تھا) +

مَہلماتر س - اسم مذکر:- (دیکھو (مہاوت) +

مُہانا ہ - اسم مذکر:- دریا کا دہانہ - دریا کا مُنہ +

مَہاوت ہ - اسم مذکر:- فیلبان - ہاتھی بان - مہاماتر - فوجدار +

مَہاوٹ ہ - اسم مؤنث:- وہ جاڑے کی بارش جو ماگھ کے مہینے میں ہوتی ہے - جیسے مہاوٹ برسے ساڑھی سرسے +

مَہاوٹیں ہ - اسم مؤنث:- جاڑے کی بارشیں +

مَہاوڑ ہ - اسم مذکر:- ایک قسم کا سُرخ رنگ جو لاکھ سے تیار کیا جاتا ہے +

مہاوڑ کی ٹکیا ہ - اسم مؤنث:- سُرخ رنگ میں بھگوئی ہوئی رُوئی کی گدی جسے پانی میں ڈالنے سے رنگ نکل آتا ہے +

مَہِشٹ س - صفت:- (۱) بڑا - اُتم - سرشٹ - جلیل القدر - ماننے کے قابل قابلِ پرستش - معزز - (۲ - اسم مؤنث) بڑائی - مان - پرتشٹا - بزرگی + ناز - لاڈ - دُلار - پیار +

مَہتا ہ - اسم مذکر:- (۱) سردار - مُقدّم - سردارِ دہ - زمیندار (۲) کاتب - محرر - دبیر - مُنشی +

مَہتاب ف - اسم مؤنث: (تاب مہ) (۱) چاندنی - پرتوِ ماہ - نورِ قمر ؎
ہے یہ بدلے ہے شبِ مہتاب ہے صنم ۔ ہوتا ہے تنگ دل تری کم صحبتی سے آج (عاشق)
یوں نہ رُخ سے میاں ہٹے تن پر مہتاب ۔ کھیت جسطرح سے کرتا ہے چمن میں مہتاب (برق)
ہے شب تو مجھکو چادرِ مہتاب فرش ہے ۔ اور دن ہوا تو سبزۂ شاداب فرش ہے (تصویر)
(۲ - اسم مذکر) چاند - قمر[1] - (۳ - اسم مؤنث) ایک قسم کی آتشبازی ؎
دکھلائیگی اوج اپنا جو اُس رُخ کی تجلّی ۔ چھوٹے گی رُخ بدر پہ مہتاب غضب کی (امانت)
(ہم نہیں جانتے صاحبِ تنقیح نے اسے فارسی زبان سے کیوں خارج سمجھا - حالانکہ طغرا ناصر علی سنجر کاشی کے اشعار موجود ہیں) +

مَہتابی ف - اسم مؤنث: (۱) ایک قسم کی آتشبازی جسکی روشنی نیلگوں ہوتی ہے (۲) کمخواب - زربفت - تامی - ندی - تاش - بادلہ - (۳) ایک اُونچا بڑا کھلا ہوا کشادہ چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحنِ باغ میں چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں + صحن چبوترہ کے آگے جو بیچ میں نکلا ہوا چبوترہ ہوتا ہے - جیسے ایک شب قطب الدین مائل کے ہاں شعرا کا

[1] دیکھو برق کا شعر نمبر اوّل میں +

جلسہ تھا - چاندنی رات تھی سب مہتابی پر بیٹھے تھے (آبِ حیات) ؎
رات مہتابی پہ چڑھا جو تھا وہ مہروش ۔ پاؤں پڑکر چاندنی لائی قمر کے سامنے (دیا شنکر نسیم)
آج مہتابی پہ چڑھتا ہے وہ بہر سیرِ ماہ ۔ جانتا ہوں کچھ ترا چمکا ستارہ چاندنی (" ")
شوق گر تُجھ کو ہے کُشتی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ ۔ اے مرے سُلطانِ خوباں تُجھکو کُر دو فرصت (نصیر)
اے فلک یار مرا آتا ہے مہتابی پر ۔ چادرِ مہ تو بچھا فرشِ شبِ تار پیٹ (عاشق)
(۴) چکوترہ - ایک قسم کا بڑا ترنج جسکے پوست کا مُربّہ ڈالتے ہیں (دیکھو مہتابیہ)

مہتاری ہ - اسم مؤنث:- (پُورب) ماں - ماتا - والدہ - مائی - اماں +

مُہتَدِی ع - صفت:- ہدایت یاب - سیدھے رستہ پر چلنے والا - رہنمائی یافتہ +

مِہتر ف - اسم مذکر:- (۱) بزرگ - سب سے بڑا - سردار + شہزادہ - آقا - مالک حاکم + مخدوم - امیر + سرگروہ - سرغنہ - سالار - جیسے مہترِ قوم - مہترِ جبرائیل (۲ - ا) خاکروب - کناس - بھنگی - حلالخور - ہلاک خور (۳ - ا) موچی - چمار - (۴ - ا) بھٹیارا - سرائے کا بھٹیارا +

مہترانی ا - اسم مؤنث:- (۱) حلالخوری - بھنگن - کناسہ - (۲) بھٹیاری - (۳) چماری + چمار قوم کی عورت +

مُہتَمّ ع - اسم مذکر:- اہتمام کرنے والا - انصرام کرنے والا - سربراہ کار - منتظم - منیجر - (مُہتم جو اس معنی میں مشہور ہے وہ غلط ہے) +

مُہتَمِم ا - اسم مذکر:- (۱) سربراہ کار - اہتمام کرنے والا - بند وبست کرنیوالا - انصرام کرنے والا - انتظام کرنے والا - منتظم - منیجر - سپرنٹنڈنٹ - نگران - نگہبان - پیشکار (۲) اڈیٹر - وقائع نگار - (یہ لفظ عربی مُہتم سے عوام الناس نے بگاڑ کر اپنے قیاس کے موافق مُہتمم کر لیا ہے) +

مُہتَمِمِ اخبار ا - اسم مذکر:- اخبار کا اڈیٹر - وقائع نگار +

مہتممِ بند وبست ا - اسم مذکر:- منصرم - بند وبست کے محکمہ کا سپرنٹنڈنٹ

مُہتَمِمِ مطبع ا - اسم مذکر:- چھاپہ خانہ کا منیجر - منتظم و نگرانِ مطبع - منصرمِ مطبع +

مَہجُور ع - صفت:- (۱) فراق زدہ - جُدا - چھوڑا گیا - جُدا کیا گیا - ہجر کا مارا ؎
آسماں پر سے مزاج اُسکا کبھی مل جائیگا ۔ داخلِ حکمت ہے ہنا عاشقِ مہجور کا + (مرزا ارشد)
(۲ - اسم مذکر) شیخ محمد بخش ولد حکیم خیر اللہ لکھنوی مُصنّفِ نورتن کا تخلص جو ۱۲۴۳ ہجری میں فوت ہوئے +

مَہجُوری ع + ف - اسم مؤنث:- فراق - جُدائی - مُفارقت + ہجر +

مَہد ع - اسم مذکر:- (۱) گہوارہ - پنگھوڑا - ہنڈولہ - پالنا + ڈول - جھولنا - (۲) بستر - بچھونا - بساط - (۳) مجازاً محافہ - محمل - ڈولا - فنس - سُکھپال

مہد

پالکی وغیرہ پردے کی سواریاں۔ چھپر کھٹ۔ مسہری +

مَہدِ عُلیا یا سترِ کُبریٰ - ع - اسم مؤنث :- اونچا ہنڈولا - بڑا پردہ - اونچے درجے اور بڑے پردے والی بیگم - محجوبہ نشین - محافہ نشین - سکھپال میں بیٹھنے والی - پردہ دار + حجلۂ مبارک - محافۂ بیگم + عُلیا حضرت - تعظیماً بادشاہوں یا امرا کی بیگمات یعنی بیویوں کے واسطے انکے نام کے بجائے بلحاظِ پاک دامنی و عصمت یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے - تزکِ جہانگیری میں نورجہاں کے واسطے اور تاریخ التواریخ میں سلطان ناصر الدین شاہ قاچار کی والدہ کے لئے یہ لفظ آئے ہیں - ولیعہد کی ماں کے واسطے بھی یہ لفظ آسکتے ہیں +

مَہدِی - ع - اسم مذکر :- (۱) ہادی - رہنما - پیشوا - رہبر - (۲) مسلمانوں کا بارھواں یا اخیر امام جو اُن کے نزدیک پیدا ہو چکا مگر اسکا ظہور قربِ قیامت میں ہوگا

مُہَذَّب - ع - صفت :- آراستہ - تہذیب یافتہ - شائستہ - عیبوں سے پاک - نیک خصلت - خلیق - خوش اخلاق - تعلیم یافتہ - ثقہ +

مَہر - ع - اسم مذکر :- وہ روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے ہاں نکاح کے وقت مرد کے ذمّہ عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے - کابین - حقِ زوجیت - عورت کے نفس کا عوض - استری دھن ؎

ساقی سے یہ پوچھتا ہے قاضی کیا مہر ہے دخترِ عنب کا + + (اسیر)
ہے کنوک کی فکر کیا یارو کہ ساری جائداد دخترِ رز کے مہر میں پیرِ مغاں لینے لگا (مشتاق)

مَہر باندھنا - ہ - فعل متعدی :- مہر کے روپیہ کی تعداد مقرر کرنا +

مَہر بخشنا - ہ - فعل متعدی :- حقِ زوجیت کا واجب الادا روپیہ معاف کرنا +

مَہر بندھنا - ہ - فعل لازم :- مہر مقرر ہونا - مہر کا روپیہ قرار پانا +

مَہرِ شرعی - ع - اسم مذکر :- وہ مہر جو شرعِ محمدی کے موافق باندھا جائے امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسکی کم سے کم مقدار دس درہم ہے اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار - امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک جو چیز قیمت کی صلاحیت رکھتی ہو - چونکہ دینار دس درہم کا ہوتا ہے پس امام مالک کے نزدیک کم سے کم ڈھائی درہم کا مہر ہوا - زیادہ سے زیادہ مہر کی تعداد خاوند کے مقدور پر منحصر ہے +

مَہرِ فاطمہ - ع - اسم مذکر :- چونکہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا دخترِ نیک اخترِ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مہر چار سو مثقال چاندی کا تھا جسکی مقدار کل ڈیڑھ سو گیارہ روپے ہوتے کیونکہ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے پس مہرِ قلیل پر اسکا اطلاق ہونے لگا ہے +

مہر

مَہرِ مُعَجَّل - ع - اسم مذکر :- وہ مہر جو نکاح کے ساتھ ہی خلوت سے پہلے ادا کیا جائے +

مَہرِ مُؤَجَّل - ع - اسم مذکر :- وہ مہر جو فوراً ادا نہ کیا جائے وہ مہر جو کسی اور وقت پر ادا کیا جائے - مہرِ بابعہ +

مَہر نامہ - ع + ف - اسم مذکر :- کابین نامہ - وہ کاغذ جس میں مہر کی تعداد مع شہادت و مواہیر لکھی جائے - نکاح نامہ +

مِہر - ف - اسم مؤنث :- (۱) پریت - محبت - حب - پریت - اتحاد - دوستی - عنایت - اُلفت - پریم - پیار - اخلاص - مودّت - شفقت ؎

عذابِ حشر کہاں پرسشِ گناہ کہاں ذرہ جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی (صبا)
حاتم اس بے مہر نے مجھی نہ دی اس غم ستی جا گنا رے بیٹھکر اس غم ستی دریا بہا (حاتم)

(۲) دیا - ہمدردی - رحم - ترس - دلسوزی - جیسے اُسکے دل میں ذرا مہر نہیں + (۳) مامتا - مادری اُلفت جیسے مہر تو بہت ہے پر چھاتیوں میں دودھ نہیں + (۴ - ا) اوج موج - لہر جیسے بھگوان نے اب مہر کر دی - (۵ - اسم مذکر) سُورج آفتاب - شمس - (اس معنی میں سنسکرت میں بھی آیا ہے مِہر لفظ ہے) ؎

حُسن کا جلوہ دوپٹے میں چھپاتے ہو عبث مہرِ روشن چار پردوں میں نہاں ہوتا نہیں (اسیر)

(۶ - اسم مذکر) شمسی مہینوں میں سے ساتویں مہینے کا نام - ستمبر کا مہینا - اسوج کا مہینا - موسمِ خزاں کا شروع مہینا - اہلِ ایران اس مہینے میں بڑا جشن کرتے ہیں (۷ - اسم مذکر) ہر شمسی مہینے کی سولھویں تاریخ یا سولھواں دن (۸) مرزا حاتم علی بیگ لکھنوی - سید آغا علی خاں لکھنوی - عبداللہ خاں ولد مصطفےٰ خاں شاگردِ نسیم دہلوی کا تخلّص جنمیں سے اوّل الذکر نامی شعرا میں سے تھے - سنہ ۱۲۹۶ء میں وفات پائی ؛

مِہر کرنا - ہ - فعل متعدی :- مہربانی کرنا - رحم کرنا - عنایت کرنا جیسے مہر کرے تو بہتر مُہر ہے پر دودھ نہیں - کہاوت - خالی خاطرداری ہے لیکن دینا لینا کچھ نہیں +

مُہر - ف - اسم مذکر :- (۱) چھاپ - خاتم کسی چیز پر کھدا ہوا نام +

بہت دشوار ہے بوسے اُس رخِ روشن کا کھلکیا ہاتھ یہ دولت کہ اُسپر مُہر ہے تل کی (اسیر)
اپنی آنکھیں میں لگا دیتا شہادت کے لیئے تو نے اے قاتل عبث مُہر وں سے محضر بھر لیا (زکی)

(۲ - ا) اشرفی - ایک سونے کا سکہ +

مُہر اُٹھنا - ہ - فعل لازم :- مُہر کا نقش اُبھرنا - مُہر کا نمایاں ہونا +

مُہر بردار - ف - اسم مذکر :- وہ شاہی ملازم جسکے پاس مُہرِ خاص رہتی ہے - محافظِ مُہر

مُہرِ حاکم یا منصبی - ف + ع - اسم مؤنث :- مُہرِ عدالت - مُہرِ منصبی +

مُہرِ خاص یا دستی - ف - اسم مؤنث :- انگوٹھی کی مُہر - مُہرِ کوچک - چھاپ - مُندری +

مہر

مُہرِ سلیمان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ایک مُہر کا نام جس پر نقش اسمِ اعظم کندہ تھا۔ لکھتے ہیں اسکی تاثیر سے دیو۔ جن۔ پری وغیرہ تمام مخلوق زیرِ فرمان تھی) +

مُہرِ شاہی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بادشاہی چھاپ۔ گورنمنٹ کی مُہر +

مُہر کرنا یا لگانا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کاغذ پر چھاپ لگانا + مُہر چسپاں کرنا۔ ٹکٹ لگانا۔ (۲) سربند کرنا۔ سربستہ کرنا۔ (۳) تصدیق کرنا۔ گواہی لکھنا شہادت لکھنا۔ اپنی رضامندی یا اتفاق رائے کی مُہری شہادت یا تصدیق کرنا

مُہرکن۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُہر کھودنے والا۔ مُہر کندہ کرنے والا۔ حکاک +

مُہر نامہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُہر سرنامہ۔ وہ مُہر جو اعتبار کے واسطے عنوانِ نامہ پر کر دیتے ہیں۔ مُہر پیشانی + مُہر فرمان وحکمنامہ وغیرہ +

مُہرِ نبوّت۔ ف۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نقش جو رسُولِ مقبول کے کتفِ مبارک پر تھا

مُہرِ وصل۔ ف۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ مُہر جو اعتبار کے واسطے بڑے کاغذوں کے مقامِ وصل یعنی جوڑوں پر کر دیتے ہیں +

مَہرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پُورب) (۱) کہار۔ حمّال۔ ڈولی بان پینس یا پالکی اُٹھانے والا

سہتی ہے ابرِ گہر بار سے خلقِ خدا تیری سرکار میں بھرتا ہے وہ مہرا پانی (نصیر)

سر پیغمبر نے ہن لی ہے سبُو بھرتا ہے باغباں یہ ترے سرکار میں مہرا پانی + (؟)

اُس پری زاد کے جی سے فدا کہاروں جسنے میری ڈولی میں لگا دیکھو مہرا پر دو + (انشا)

(۲) کہاروں کا افسر۔ کہاروں کا میٹھ +

مُہرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱)۔۔۔ نا کا مُقابلہ) نشانہ۔ زد جیسے مُہرے پر رکھ لیا۔ مُہرے پر کھڑا کر دیا وغیرہ

مُنہ آنا۔۔۔ فعل لازم (لکھنؤ) اشارۃً یا کنایۃً طنز کرنا۔ آوازہ کسنا۔ طعنہ مارنا۔ چھیڑنا بولی ٹھولی مارنا ؎

شش شہوں کہے مُہرے پن کیسی خوشی مُہرا ابھی کبھی وہ سوا نور نہیں آتا + (اسیر)

مُہرانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) مُہر یا گواہی کرائی کی اُجرت۔ وہ نقدی جو کسی کاغذ پر مُہر کرائی کی بابت مُہر کرنے والے کو دیں +

مِہرارُو۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) استری۔ عورت +

مِہربان۔ ف۔ صفت:۔ (۱) محبت کرنے والا۔ شفیق۔ رفیق۔ محب۔ عنایت فرما۔ کرپا کرنے والا۔ دیالو (۲) التفات کرنے والا۔ توجّہ کرنے والا۔ عنایت سے پیش آنے والا۔ جیسے خدا مہربان تو کُل مہربان۔ (۳)۔ اسم مذکر) یار۔ دوست +

مِہربان ہونا یا ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ملتفت ہونا۔ (۲) دیاوان ہونا (۳) رحم دل بننا۔ رحیم ہونا۔ رحمدل ہونا۔ دردمند۔ غمگسار۔ ترس کھانے والا ہو جانا۔ مستعد ہو جانا جیسے کل تک تو جان کے لاگو تھے آج آپ ہی آپ مہربان ہو گئے +

مہک

تراو ظلم کہ ہو جائیں دوست بیگانے میرا یہ حال کہ دشمن بھی مہرباں ہو جائے + (رنگی)

(۳) خوش ہونا۔ غصہ دُور کرنا۔ متوجّہ ہونا۔ راضی ہونا۔ شفیق بننا ؎

مہرباں ہو کے بُلا لو مجھے چاہو جسوقت میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں (غالب)

مِہربانگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (عوام۔ ہندو) مہربانی +

مِہربانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) عنایت۔ شفقت۔ نوازش۔ دلنوازی۔ کرپا۔ (۲) توجّہ۔ التفات + خیال۔ دھیان ؎

دل سے لطف و مہربانی اور ہے مہربانی کی نشانی اور ہے + (محسن)

مِہربانی سے پیش آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ عنایت فرمانا۔ اخلاق سے پیش آنا نوازش فرمانا۔ اچھا برتاؤ کرنا + توجّہ اور التفات فرمانا +

مِہربانی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عنایت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ نوازش کرنا + توجّہ کرنا + التفات کرنا۔ رغبت کرنا۔ لطف فرمانا +

مِہربانی نامہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ عنایت نامہ۔ الطاف نامہ۔ دستانہ خط +

مُہرَہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) گھوٹا۔ مصقلہ۔ کاغذ وغیرہ گھوٹنے کا آلہ۔ (۲) شطرنج کا مُہرہ۔ جیسے فیل گھوڑا پیادہ رُخ بادشاہ وزیر وغیرہ۔ گوٹ۔ نجی۔ نرد۔ (۳) کوڑی۔ سیپ۔ صدف۔ گھونگا۔ سنکھ۔ جیسے خرمُہرہ۔ بڑی کوڑی (۴) ایک قسم کا مشہور پتھر + (۵) سانپ کا من۔ مُہرۂ مار (۶) ہڈی۔ گول ہڈی ہڈی کا جوڑ۔ منکا۔ جیسے مُہرۂ گردن۔ مُہرۂ پُشت +

مُہرہ کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ گھوٹنا۔ مُہرے سے چمکانا۔ گھوٹا پھیرنا۔ پالش کرنا۔ چکنانا۔ گھٹائی کرنا +

مَہری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) کہاری۔ جھینوری۔ پانی بھرنے والی عورت +

مُہری۔ ف۔ صفت:۔ (۱) مُہر کیا ہوا۔ دستخطی۔ چھاپ لگا یا ہوا۔ جیسے مُہری خط یا کاغذ (۲) مُہرہ کیا ہوا۔ گھوٹا ہوا۔ گھوٹا پھرا ہوا + گھٹا ہوا +

مُہری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) موری بدرو (۲) آستین یا پیجامہ کا منہ۔ سُوراخِ بندوق نال (۳) آستین کا کف۔ سرِ آستین +

مِہریا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) دیکھو (مہرارُو) +

مُہرے پر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سامنے رکھنا۔ مُقابلہ یا ہلاکت کے موقع پر کھڑا کرنا۔ سامنے کرنا۔ نشانے پر رکھنا۔ زد پر رکھنا +

مَہک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مشکند۔ خوشبو + تیز خوشبو + میٹھی میٹھی خوشبو۔ بھینی بھینی لپٹ۔ سُہانی خوشبو۔ جیسے حنائے عنبری کا تازہ عطر آیا ہے اسے ہاتھ پر لگا کر دیکھو کیسی بھینی بھینی حنا کی لپٹ آتی ہے کیا میٹھی میٹھی عنبر کی

مہک دیتا ہے (شنکر سہیلی) + ؎

شمشیر پہ ہنگامِ غضب بالوں کی مہک پھر دیتی ہے   بو بھی گُند حادثہ، خدا بالوں کی مہک گئی (ظفر)

(۲-پُورب) گند۔ بُو۔ باس۔ بدبُو۔ دُرگند (دہلی میں بکسرِ ہائے ہوّز مستعمل ہے)

مہک جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ معطّر ہو جانا۔ خوشبو میں بس جانا ؎

اُس گُل نے اپنے بندِ قبا کر دیئے جو وا   مجلس تمام پھولوں کی بُو سے مہک گئی (مُصحفی)

مہکانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ معطّر کرنا۔ خوشبو ناک کرنا۔ خوشبو سے بسا دینا۔ خوشبو کا پراگندہ کرنا۔ خوشبو پھیلانا جیسے چنپے کے دو پھولوں نے سارا مکان مہکا دیا۔ یہ کیسی چنپے نے مکان مہکا رکھا ہے +

مہکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خوشبو پھیلنا۔ خوشبو کا پراگندہ ہونا۔ معطّر ہونا۔ خوشبو میں بسنا۔ خوشبو ناک ہونا جیسے آج تو تمام مکان مہک رہا ہے + خوشبو دینا ؎

نہیں رہتی ہے ہاں تو شۂ محبت دل میں   یہ وہ نکہت ہے کہ غنچہ سے مہک اُٹھتی ہے (ظہیر)

مہکی ہوئی کسی کے جو عطرِ قبا میں ہے   کچھ آج بوئے رشک بھی شامل ہوا میں ہے (رند)

محتاجِ عطر کب ہیں وہ گُل پیرہن صنم   جوشِ عرق سے جن کی مہکتی ہیں چولیاں (مُصحفی)

مثلِ سابق پھر نکلتی ہے سواری اِندنوں   پھر مہکتی پھرتی ہے بادِ بہاری اِندنوں (حجاب)

چلیں ہلیں رے ٹیکوا بین کو کدر کی بگین میں سکھیاں   سب پھولوں کی باس سے مہک رہی ہیں گلیاں

دونا مروا بیلے چنبیلی کی پھولیں کلیاں

(۲-پُورب) بدبُو پھیلنا۔ دُرگند پھیلنا +

مہکیلا۔ ہ۔ صفت:۔ خوشبودار۔ مہکتا ہوا۔ معطّر۔ خوشبوناک +

مُہلت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دیر۔ درنگ۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ توقّف۔ (۲) فرصت۔ چھُٹّی۔ تعطیل۔ خالی وقت۔ بیلا وقت۔ سُبیتا۔ سوفتہ +

مُہلت دینا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ فرصت دینا۔ موقع دینا۔ اجازت دینا + ڈھیل کرنا + تعویق یا توقّف کی اجازت دینا +

مُہلت مِلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ موقع ملنا۔ فرصت ملنا + اجازت ملنا۔ وقت ملنا۔ چھُٹّی ملنا +

مَہلکہ۔ ع۔ صفت:۔ ہلاک ہونے کی جگہہ۔ جان جوکھوں کی جگہہ +

مُہلِک۔ ع۔ صفت:۔ ہلاک کنندہ۔ قاتل۔ مار ڈالنے والا۔ ضرر رساں۔ جان جوکھوں میں ڈالنے والا۔ جیو گھاتک +

مُہلِک بیماری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ مرضِ مُہلک۔ ہلاک کر دینے والا روگ +

مُہلِک دوا۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ہلاک کر دینے والی دوا۔ زہرِ قاتل +

مُہلِک زخم۔ ا۔ اسم مذکر:۔ کاری زخم۔ ایسا زخم جس سے جانبر ہونا دُشوار ہو +

مُہِم۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) غم میں ڈالنے والا کام + مجازاً بڑا کام۔ بھاری کام۔ دشوار کام۔ کارِ عظیم۔ امرِ دُشوار۔ امرِ مُشکل یا ورسخت کام۔ بھاری یا معرکہ کا کام۔ جان جوکھوں کا کام + ضروری کام (۲) جنگ۔ لڑائی۔ جُدھ۔ جدال و قتال ؎

یونہیں عمر اپنی بسر ہو گئی   بڑی یہ مہم تھی جو سر ہو گئی (مجروح)

مہم جیتنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) سخت یا مُشکل کام کو انجام پر پہنچانا۔ (۲) لڑائی سر کرنا۔ لڑائی مارنا +

مہم سر کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (مہم جیتنا) (۱) لڑائی فتح کرنا + نہایت دشوار اور سخت کام کا آسان کر لینا یا انجام پر پہنچا دینا ؎

دل میں تیرے جو کوئی گھر کر گیا   سخت مہم تھی کہ وہ سر کر گیا (جرأت)

جبتک جئے مصیبتِ غم کی نہ سر سے سری   سر سے گزر کے آخر ہم نے مہم یہ سر کی (خواجہ حسن)

مَہِما۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) (۱) بڑائی۔ بزرگی۔ عظمت۔ شان شوکت۔ آدرمان + (۲) مہربانی۔ عنایت + مروّت۔ نوازش۔ خوش خلقی۔ اخلاق (۳) تعریف۔ توصیف۔ صفت و ثنا۔ مدح۔ استُتی +

مَہِما سے بولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بڑی نرمی اور مہربانی سے بات چیت کرنا۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا +

مَہِما کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) تعریف کرنا۔ توصیف کرنا۔ سراہنا۔ (۲) تعظیم و تکریم کرنا۔ آؤبھگت کرنا۔ خاطر و مدارات کرنا +

مُہِمّات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مہم کی جمع۔ اُمورِ عظیمہ۔ کارہائے ضروری۔ بڑے بڑے کام۔ مہمیں + لڑائیاں۔ جنگیں +

مِہمار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مہمیز اسی کا مادہ ہے۔ وہ پھرکی جو سواروں کے موزے کی پُشت پر گھوڑے کو ایڑ کرنے کے واسطے لگی ہوئی ہوتی ہے ؎

روشِ برق سے ہے سرگرمِ روانی ہر دم   توسنِ عمر کو کچھ حاجتِ مہمار نہیں (رنگی)

مِہمان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرکّب از (مِہ + ماں) (۱) وہ شخص غیر جو کسی کے گھر آکر اُترے۔ پاہونا۔ پاہنا۔ مُسافرِ شب باش۔ ضیف + ضیافت میں آنے والا۔ مدعُو جیسے ایک دن مہمان دو دن مہمان تیسرے دن بلا جان + (۲-گنوار) جنوائی۔ داماد۔ بیٹی کا خاوند۔ خویش۔ (۳-بازاری) بچہ جو حمل میں ہو (محقّق کہتے ہیں کہ مہ بمعنی سردار اور ماں حرفِ تشبیہ ہے یعنی بزرگوار + ٹیک چند بہار لکھتے ہیں کہ سنسکرت میں مہا महिमा بمعنی تعظیم و توقیر ہے اور کبھی تعریف کے موقع پر بھی آتا ہے چونکہ مہمان کی تعظیم و توقیر ہر قوم اور ہر ملک میں رسم عام ہے عجب نہیں کہ مہمان کے لیے مستعمل ہو گیا ہو فارسی اور اُردو شعرا نے ضرورتِ شعری کے سبب میہمان بزیادِ یائے تحتانی بھی باندھا ہے ؎

کھاتا ہے ایک ایک کو تقریبِ عشق سے مہمانِ دل ہے غم کبھی دل میہمانِ غم (رنگ)

مہمان اُترنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (بازاری) حمل رہنا۔ بچہ پیٹ میں پڑنا +

مہمان جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کے گھر بُلایا ہوا جانا +

مہمان خانہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ مہمان سرا۔ مُسافر خانہ۔ ہوٹل۔ ڈاک بنگلہ +

مہمان دار۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) میزبان۔ مہمان بُلانے والا + مہمان نواز + (۲) وہ شخص جو شاہی ایلچیوں کی آؤ بھگت پر متعین ہو +

مہمانداری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مہمانوں کی جمع آوری + مہمان نوازی۔ ضیافت۔ دعوت۔ لوگوں کو جمع کرنا +

مہمان رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ٹھہرانا۔ ضیافت کرنا۔ شب باش کرنا ؎

اور کچھ کھاتا نہیں میں مجھکو مہمان مت رکھو غم کہاں سے لاؤ گے اے مہرباں میرے لیئے (عارف)

مہمان سرا۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مہمان خانہ) +

مہمان کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (حتروک) گھر بلانا۔ ضیافت کرنا۔ کھانا کھلانا ؎

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیئے ہوئے جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیئے ہوئے (غالب)

مہمان نواز۔ ف۔ صفت :۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا۔ مُسافروں کو اپنے گھر اُتارنے اور اُنکو کھانا کھلانے والا۔ مُسافر نواز۔ مُسافر پرور۔ فیّاض۔ غریب پرور۔ غریب نواز +

مہمان نوازی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مُسافر پروری +

مِہمانی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مہمانداری۔ ضیافت۔ دعوت۔ تواضع۔ مُدارات۔ مُسافر پروری۔ مہمان نوازی ؎

اُستخواں تک نہ رہے بہ گئے پانی ہو کر ہڈیاں ہوں تو سگِ یار کی مہمانی ہو (آغا)

مہمانی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مہمان بُلانا۔ ضیافت کرنا۔ دعوت کرنا۔ کھانا کھلانے کو بُلا کر رکھنا۔ خاطر و مدارات کرنا ؎

وہ اپنی دُھن میں ہیں اس فکر میں ہم کہ مہمانی کریں کیا یہماں کی + + + (انور)

مُہمَل۔ ع۔ صفت :۔ (۱) چھوڑ دیا ہوا۔ ترک کیا ہوا۔ (۲ مجازاً) بیکار۔ نکمّا۔ ناشدنی + بے معنی۔ جیسے مُہمل لفظ یا حرف۔ (۳) بیہودہ۔ لغو۔ پوچ۔ (۴) سُست۔ مجہول۔ کاہل۔ احدی۔ عضوِ مُعطّل +

مُہمَلَہ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) خالی۔ مُعطّل۔ (۲۔ اسم مذکر) وہ حرف جس پر یا جس میں نقطہ نہو۔ بغیر نقطہ کا حرف۔ غیر منقوطہ +

مہموز۔ ع۔ صفت :۔ (۱) معیُوب۔ عیب دار۔ (۲) عربی کا وہ کلمہ کہ اُس کے اصلی حرفوں میں سے ایک حرف ہمزہ ہو۔ اگر کسی کلمہ کے بیچ کا حرف ہمزہ ہوگا تو اُسے مہموز العین اور اگر اوّل کا ہو تو مہموز الفا اور جو اخیر کا ہو تو مہموز اللّام کہینگے +

مِہمیز۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (عوام بہ فتح میم اوّل و یائے مجہول ساکن) خار۔ کانٹا۔ وہ آہنی میخ جو سواروں کی ایڑی پر لگی ہوئی ہوتی ہے اور سوار اُس سے کوڑے کا کام لیتے ہیں۔ آلہ مہماز +

دل میں عاشق کے چبھے خار زنی مژگاں کے تھا یہ ناکند بچھیرا تہ مہمیز آیا (مُصحفی)

مہمیز خور۔ ف۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسے مہمیز کی عادت پڑ گئی ہو۔ اڑیل ٹٹّو +

مہمیز کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ایڑ لگانا۔ کوڑا کرنا۔ گھوڑے کو چلانا۔ چلتا کرنا +

مِہنا۔ س۔ اسم مذکر :۔ طعنہ۔ تشنیع۔ بولی ٹھولی۔ سرزنش۔ طنز۔ طعن۔ تعرّض +

مُہنال۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مُہنال) ؎

قلیاں ہوا ہے جب سے لبِ یار کا ندیم مُشتاقِ بوسہ رکھتے ہیں مُہنال پر نظر (مُصحفی)

مَہَنت۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) مٹھ دھاری۔ گُسائیں۔ بیراگیوں کا پردھان۔ درویش۔ فقیروں کا سردار۔ خانقاہ کا سردار۔ تکیہ دار۔ جوگی۔ سدھ۔ اَبدھوت ؎

کیا شرحِ خاکساری دل کیجیئے رقم جیتے جی یہ مہنت تو مٹی میں گڑ گیا (میر)

چیلے لاویں مانگ کر بیٹھا کھائے مہنت رام بھجن کا نام ہے پیٹ بھرن کا پنتھ (بھجن)

(۲) موٹا تازہ۔ موٹا بھچّس۔ بہت موٹا آدمی۔ (چونکہ مہنت لوگوں کو کام کاج نہیں کرنا پڑتا اِس سبب سے بہت موٹے ہوجاتے ہیں پس مجازاً چوبے کی طرح اسکا بھی موٹے آدمی پر اطلاق ہونے لگا) (۳) عزّت طلب۔ جاہ طلب +

مَہَنتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مہنت کا کام + تکیہ داری +

مُہَندِس۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) اندازہ کرنے والا۔ وہ شخص جو علم ہندسہ جانتا ہو۔ اقلیدس جاننے والا۔ اشکال ہندسہ کا عالم (۲) مُنجّم۔ جوتشی۔ (اصل میں مُہندِز تھا زائے معجمہ کو سین مہملہ سے بدل لیا ہے کیونکہ اسکا مادہ ہندسہ ہے جو اصل میں ہندزہ تھا اور وہ ہنداز یعنی اندازہ کا مُعرّب ہے چونکہ کلامِ عرب میں دال و زا بلا فاصلہ جمع نہیں ہو سکتے اسلیئے سینِ مُہملہ سے بدل لیا) +

مِہندی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مِہندی) (۱) سبز پتّے جنسے ہاتھوں میں رنگ آجاتا ہے۔ حنا۔ (۲) رسم حنابندی جو ساچق کے دُوسرے روز برات سے ایک دن پیشتر عمل میں آتی ہے۔ اس تقریب میں دُولھا کی بہنیں اور رشتہ دار گندھی ہوئی مہندی خوانوں میں رکھکر اُسمیں چار شمعیں لگا کر مع دیگر سامان دُھوم کے ساتھ دُلہن کے مکان پر جاتی ہیں (۳) کاغذ کا ڈھانچ مثل تعزیہ جو ساتویں مُحرّم کو بنایا جاتا اور اُسکے چاروں گوشوں پر شمع روشن کیجاتی ہے

مہن

یہ وہ اشعار جو حضرت قاسم علیہ السلام کی رسمِ حنا بندی کی یادگار میں پڑھے جاتے ہیں +

مہندی تو پاؤں میں نہیں لگی ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ معذور تو نہیں ہو پھر آتے کیوں نہیں۔ کس لیئے عذر حیلا اور بہانہ جوئی کرتے ہو ؎

مہندی تو سراسر نہیں پاؤں میں لگی ہے تو پھر عیادت جو صنم اُٹھ نہیں سکتا
بیمار ترا صورتِ تصویرِ نہالی بستر سے ترے سر کی قسم اُٹھ نہیں سکتا } تعلیہ نصیر

مہندی رچنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مہندی کا رنگ دینا۔ مہندی کا رنگ آنا۔ (۲) مہندی لگنا ؎

سچی ہے ہاتھ میں مہندی چھُوؤ نہ زلفوں کو دھواں کرے نہ کہیں آتشِ حنا پیدا + (بحر)

مہندی کی ٹٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مہندی کا تختہ۔ مہندی کی کیاری۔ مہندی کی باڑ۔ مہندی کی وہ قطار جو باغ کی روشوں پر لگی ہوئی ہوتی ہے ؎

ابرِ کرم کے فیض نے ایسا کیا ہے سبز مہندی کی ٹٹی ہو گئی دیوار باغ کی + (آتش)
پنجۂ گلگوں چمن کو اب دکھایا چاہیئے رشک سے مہندی کی ٹٹی کو جلایا چاہیئے (ناسخ)

مہندی لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ حنا بستن کا ترجمہ۔ ہاتھوں میں مہندی کے پتے پیسکر مَلنا یا باندھنا +

مہندی مَلنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (مہندی لگانا) +

مہنگا۔ ہ۔ صفت:۔ اکرا۔ گراں + قیمتی۔ زیادہ مول کا +

مہنگا سماں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ قحط کا زمانہ۔ گرانی کا وقت۔ قحط۔ کال۔ خشک سالی +

مہنگا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گراں ہونا۔ زیادہ مول سے بِکنا۔ اکرا ہونا +

مہنگ مولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گراں فروش۔ اکرا بیچنے والا +

مہنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) گرانی۔ اکراپن۔ قحط۔ کال۔ خشک سالی +

مہوآ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک درخت کا نام جسکے پھولوں کو کھاتے پھلوں کی شراب بناتے اور بیجوں کا تیل نکالتے ہیں۔ فارسی میں اسے گلچکاں کہتے ہیں جیسے مہوے تلے کی سگھڑ ڈھاک تلے کے پھوہڑ۔ آدمی میں نوّا پنچھی میں کوا لکڑی میں جھولا پھولوں میں مہوا۔ چاروں سے کھوٹا +

مہوا ٹپکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مہوے کے پھلوں کا ٹپکا لگنا۔ مہوے کے پھلوں کا متواتر برسنا ؎

قلم سے روز مرا مدعا ٹپکتا ہے پر اسکو علم نہیں مجھسے کیا ٹپکتا ہے
ہمیشہ اشک کی بارش ہے نخلِ مژگاں سے شبِ فراق یہ مہوا بلا ٹپکتا ہے } [illegible]

مہورت۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وقتِ مسعود۔ مُبارک گھڑی۔ شُبھ گھڑی۔ سنجوگ۔ سگن۔ شگن۔ وقت۔ موقع۔ کسی کام کرنے کا ستاروں کی چال کے موافق مناسب وقت جو بارہ پل یا ۴۸ منٹ تک خیال کیا جاتا ہے +

مہی

مہورت بچارنا یا دیکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی کام کے واسطے ستاروں کی چال کے موافق وقتِ مناسب دیکھنا۔ سون دیکھنا۔ سنجوگ دیکھنا۔ شگن بچارنا +

مہورت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی کام کو اچھی گھڑی میں ہاتھ لگانا۔ آرمبھ کرنا + شگون کرنا۔ شگن کرنا۔ ساعتِ سعید اور وقتِ مسعود میں کوئی کام شروع کرنا +

مُہَوِّس۔ ع۔ مفرس۔ اسم مذکر:۔ (۱) لالچی آدمی۔ حریص۔ حرصی۔ ہوس کرنے والا ہوسناک (۲۔ و) کیمیاگر۔ رسائن بنانے والا۔ (سائنیا (عربی میں اسکے معنی دیوانہ مجنون بسیار خوار آئے ہیں مگر فارس والوں نے آرزومند مشتاق۔ حریص کے معنی میں مستعمل کرلیا ہے۔ اسیوجہ سے مفرس قرار دیا گیا) +

مُہَوّسی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کیمیاگری + ہوسناکی +

مَہوَش۔ ف۔ صفت:۔ مثلِ ماہ۔ چاند کی مانند۔ معشوق۔ چاند سی صورت والا +

مَہی۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) (۱) زمین۔ ارض۔ مُلک۔ ولایت۔ دیس۔ (۲) چھاچھ۔ ماست +

مہی پتی یا مہی پال۔ س۔ اسم مذکر:۔ مالکُ الملک۔ بادشاہ۔ زمین کا مالک۔ راجہ۔ سُلطان +

مُہَیّا۔ ع۔ صفت:۔ تیار۔ آمادہ + موجود۔ لیس + حاضر + فراہم۔ مجتمع + بہم دست ؎

عشق نے اسبابِ رسوائی مہیا کر دیئے کیوں نہ کرتی شوقِ یوسف میں زلیخا اضطرار (زکی)

مہیا کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ تیار کرنا۔ موجود کرنا۔ حاضر کرنا۔ بہم پہنچانا ؎

کیا جلد کیا ساغرِ زرّیں کو مہیا ساقی نے تو سرسوں ہی ہتیلی پہ جمائی (ذوق)

مُہیب۔ ع۔ صفت:۔ خوفناک۔ خطرناک۔ ہیبت ناک۔ ہیبت دینے والا۔ بھیانک۔ ڈراؤنا +

مَہیری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) چھاچھ میں پکایا ہوا باجرہ وغیرہ +

مہیش۔ س۔ اسم مذکر۔ مرکب از (مہا + ایشور) شیوجی کا نام۔ مہادیوجی۔ مارنے والا دیوتا۔ ہلاک کرنے والا دیوتا +

مَہیشور۔ س۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مہیش) +

مَہیلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) گھوڑوں کا اُبلا ہوا دانہ جسمیں گُڑ بھی ملایا جاتا ہے۔ اُبلا ہوا موٹھ کا دانہ + سانی (۲) (تشبیہاً) بالکل بے مزہ اور اُبلا ہوا کھانا +

مَہین۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) باریک۔ تنک۔ پتلا۔ دقیق جیسے ؎

مہین کانوں میں پیسوں مہین سیم دکھاؤں پھر بھی ساس کہے نہ چاشنیکے بس کہا مر جاؤں (ادد)

(۲) نازک۔ نازپروردہ۔ کومل۔ (یہ لفظ عربی مہین بمعنی لاغر وضعیف سے معنی ہندی میں مستعمل ہو گیا ہے) +

مہین آواز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ باریک اور ملائم آواز +

مہینا - ہ - اسم مذکر - (۱) ماہ - ماس - سال کا بارھواں حصہ - تیس یا اُس سے کم و بیش دنوں کا وقفہ جو بحسابِ شمسی مانا گیا ہے یا ایک رویتِ ہلال سے دُوسری رویتِ ہلال تک کا زمانہ - شہر گنتی جیسے مہینا پُرا یا او بکیلا رکھا یا - (۲) مشاہرہ - تنخواہ - مواجب - طلب - اُجرتِ ماہ + وظیفہ - روزینہ - درماہہ - ماہوار +

مہینا بھر - ہ - تابع فعل :- تمام مہینے تک +

مہینا چڑھنا - ہ - فعل لازم - (۱) کسی کے ذمہ مہینے کی تنخواہ کا ہو جانا - مشاہرہ نہ ملنا - مشاہرہ باقی رہنا - (۲) (عو) حیض کے دن ٹل جانا - معمول کے دن گزر جانا +

مہینا دار - ہ - اسم مذکر :- ماہواری نوکر - ماہواری تنخواہ کا نوکر +

مہینے - ہ - اسم مذکر :- (۱) مہینا کی جمع (۲) حروفِ مُغیرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

مہینے سے ہونا - ہ - فعل لازم - (ہندو عو) کپڑوں سے ہونا - حایض ہونا - میلے سر سے ہونا - ایام سے ہونا +

مہینے کے مہینے - ہ - تابع فعل :- ماہوار - چاند کے چاند +

مَے - ف - (سنسکرت میں مد [illegible] مدھو [illegible] آیا ہے) اسم مؤنث :- شراب - صہبا - دارو - مد - مدا - بنت العنب - دُخترِ رز - مُل - بادہ ؎

ساقیا باغ میں جب لطف ہے مے پینے کا　جام مے چُسکیاں لے لے کے پلا سے کوئی (ابر)

مے کہاں ساقی کہاں یارانِ ہمدم ہمدم　کیوں ملائیں خاک میں اس بے بہا جو ہر کو ہم (زکی)

گلبدنی اچھی ہے کیفیت کی مے سے پلا اچھی　کہ ہے ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی (ظفر)

نا دہ پھیلے جو دامنِ رندانِ بادہ کش　تو چاہیئے کہ مے سے اُسے شُست و شُو کرے (مصحفی)

مے آشام - ف - اسم مذکر :- شراب نوش - شراب خوار - شرابی - بادہ نوش ؎

چشمِ فیاض سے رکھتے ہیں اُمیدِ ساغر　جائیں ساقی ترے رندانِ مے آشام کہاں (زکی)

ساقیا بادہ سے لا ساغرِ مینا بھر کے　کہ پیاسے ہیں مے آشام مہینا بھر کے (ذوق)

مے پرست - ف - اسم مذکر :- شراب کا عاشق - مُرید شراب - شراب خوار - شرابی - خمر دوست - بادہ پرست +

مے پرستی - ف - اسم مؤنث :- شراب خواری - مے نوشی - بادہ پرستی - بادہ پیمائی - بادہ پرستی - دور ساغر ؎

ہے کُھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایکدن　ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذرِ مستی ایک دن (غالب)

مے خانہ یا مے کدہ - ف - اسم مذکر :- شراب خانہ - بھٹی - کلال خانہ - خرابات - پاسی خانہ ؎

مے خانہ کے قریب تھی مسجد بھلے کو داغ　ہر ایک پُوچھتا ہے کہ حضرت اِدھر کہاں (داغ)

اپنا تو سر جُھکے ہے دونوں طرف کہ اُسکی　تصویر بُتکدہ میں یاد ہے حرم میں خاکا (صاحب دیوان شوق)

سُنتا ہے کون حضرتِ واعظ جناب کی　کیوں مے کدے میں خلل کی ہتی خراب کی (ظہیر)

مے خوار یا میگسار - ف - اسم مذکر :- نشہ باز - شرابی - شراب خوار - شراب پینے والا - بادہ پرست ؎

ابرِ باراں کے نہ کیوں لطف اُٹھائیں مے خوار　کہ اُٹھاتے ہیں گنہگار ہی رحمت کے مزے (ذوق)

آتے ہیں ہٹے جُھومتے سرشارِ محبت　ڈرتے ہی نہیں موت سے مے خوارِ محبت (مؤلف)

رندِ مے خوار ہے مجروح یہ کیونکر مانوں　قطع سے اُسکی تو ایسا نہیں پایا جاتا (مجروح)

مے خواری - ف - اسم مؤنث :- شراب خواری - شراب نوشی - بادہ پرستی +

مے فروش - ف - اسم مذکر :- کلال - پاسی - شراب بیچنے والا - بادہ فروش +

مے کش - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مے خوار) بادہ پرست ؎

ضرور ہے کسی مے کش کی رُوح یاں موجود　جو خود بخود نرا ساغر چھلک گیا ساقی (امیر مجروح)

مر گئے خسرو و جمشید سے مے کش لاکھوں　رونقِ ساغر و آرایشِ محفل ہے وہی (داغ)

مے گوں - ف - صفت :- شراب کے رنگ کا - سُرخ - لال - سُرخی مائل +

مے نوش - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مے آشام) ؎

حیرت ہیں بھی ساقی ہے مجھے ہوشِ محبت　آنکھیں دم دیدار ہیں مے نوشِ محبت (زکی)

مَیّی - ہ - اسم مذکر :- میڈا - ہینگا - سراون +

مئی - انگلش - صحیح (MAY) اسم مؤنث :- انگریزی پانچواں مہینا جو اکتیس دن کا ہوتا ہے - اس مہینے میں اشیاء ذیل بوئی جاتی ہیں اور بعض درختوں میں پیوند لگایا جاتا ہے - سیم - تُری - بھنڈی[1] - خربزہ - کھیرا[2] - زرد آلو - انگور اور بیر کے درخت کو پہناسی مہینے میں لگاتے ہیں - گُل سیوتی عُمدہ بہر یا اِسی مہینے کے پھول ہیں +

مَیّا - ہ - اسم مؤنث :- ماں کی تصغیر جو محبت اور تحقیر دونوں موقع کے واسطے آتی ہے - اماں - والدہ - مہتاری جیسے اپنی میا کو سمجھا لے + اے میری میا تجھے کہاں پاؤں + اے میری میا میں کیا کروں + (عو)

میّا بندی - ہ - اسم مؤنث :- (عو) اپنے بچے کی طرف اشارہ ہے - جیسے میّا بندی کے کہاں چوٹ لگی - کل تو میّا بندی کا بُرا حال ہو گیا تھا - (وہم کے سبب اولاد کی بجائے اپنا نام لیتی ہیں) +

میامن - ع - اسم مؤنث :- میمون کی جمع - بابرکت چیزیں یا آدمی +

میان - ف - اسم مذکر :- (۱) درمیان - وسط - بیچ + کمر - (۲) نیام - غلافِ شمشیر تلوار کا گھر - خنجر وغیرہ کا گھر ؎

ہے تصوّر مجھکو ہر دم ابرُو ئے خمدار کا　دل نہیں گویا بغل میں میان ہے تلوار کا (ناسخ)

کہاں ہے دل میں گنجایش تری تیغِ دو ابرُو کی　میاں کب اِک میاں میں دو بہم شمشیریں ہوتی ہیں (ظفر)

[1] السی [2] کریلا

میا

میان بھائی۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ (بازاری) ایک میان میں شریک بھائی ایک ہی رنڈی کے دو ہم آشنا باہم اِس لفظ سے خطاب کئے جاتے ہیں۔ ہانڈی وال +

میان تہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ کپڑا جو دو کپڑوں کے بیچ میں رکھکر سی دیا جائے جیسے رضائی کی میان تہ۔ لحاف یا گرم انگرکھے کی میان تہ (۲) ہمیانی نیولی۔ وہ پتلی اور لمبی تھیلی جسمیں روپے بھر کر کمر سے باندھ لیتے ہیں (اصل فارسی میں)

میاں جی۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بچولیا۔ و۔ میانی آدمی + (۲) وآ۔ قلتبان۔ بھڑوا۔ کٹنا۔ رنڈیاں ملانے والا۔ (۳) ایلچی۔ قاصد۔ دُوت۔ پیک۔ خبر رساں یا تلوار (یہ لفظ میان بمعنی وسط اور جی لفظ ترکی بمعنی حضرت سے مرکب ہے)

میانجی گری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قاصدی۔ خبر رسانی۔ پیامبری۔ (۲) خانہ آبادی (۳) قلتبانی۔ دلالی۔

میان سے باہر ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) تلوار کا غلاف سے نکل آنا + تلوار کا نکل آنا + تلوار کا برہنہ ہو جانا۔ تلوار کھنچ جانا۔ (۲) غصّے کے مارے آپے سے باہر ہونا۔ جامہ سے باہر ہونا۔ آپے میں نہ رہنا ؎

میان سے باہر ہیں اندر کچھ نہیں اسباب اب ۔ اک مرے قبضے میں ہے شمشیر خاں کی داب اب (جان صاحب)

میانِ دوآب۔ ف۔ اسم مذکر:۔ زمین کا وہ قطعہ جو دو دریاؤں کے درمیان واقع ہو۔ دوآبہ +

میان سے کھینچنا یا لینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ تلوار سونتنا۔ تلوار غلاف سے باہر کر لینا۔ بارادۂ جنگ شمشیر کا برہنہ کر لینا۔ مارنے مرنے کو مستعد ہو جانا ؎

بھرتے ہے کون کون اُلفت کا دم معلوم ہو جائے ۔ میاں سے تم میاں جو وقت شمشیر ستم لے لو + (ظفر)

دیکھیں اک دو دم میں کیونکر تیغ ہو اُسکی بلند ۔ کو پئے خونریزی اُسنے میان سے لی ہے ابھی + (میر)

سائک گیری پہ اگر میان سے جاناں لیتا ۔ مورچہ تیغ کا اقلیم سلیماں لیتا + (بحر)

میان سے نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (میان سے کھینچنا یا لینا) +

میان سے نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تلوار کا غلاف سے نکلنا۔ تلوار کا اپنے گھر سے باہر ہونا۔ تلوار سُتنا۔ شمشیر برہنہ ہونا۔ خونریزی کے واسطے تلوار کا میان سے باہر ہونا ؎

ہماری سر کی کوئی دیکھے شادیاں جس دم ۔ میان سے ترے تیغ جفا نکلتی ہے + (عارف)

میان میں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ غلاف میں کرنا۔ نیام میں ڈالنا۔ میان کرنا۔ بند کرنا۔ غلاف کے اندر کرنا۔ قتل یا خونریزی کے ارادہ سے باز آنا۔ صلح کرنا +

میاں۔ ا۔ اسم مذکر:۔ بنونِ غنّہ۔ (۱) آقا۔ والی۔ وارث۔ خداوند۔ مالک۔ سرکار۔ سوامی۔ حضور۔ مخدوم۔ حاکم۔ سردار۔ جیسے نوکر کا کیا مقدور جو میاں کے سامنے بات کر سکے + کہاں میاں کہاں غلام ؎

کہتا ہے نفر قرض کو صرّاف سے جاکر ۔ بیوی نے تو کچھ کھایا ہے فاقے سے میاں ہے (سودا)

میا

(۲۔ عو) خاوند۔ شوہر۔ خصم۔ بھتار۔ سائیں۔ پتی۔ سیاں۔ بالم۔ پیا۔ جیسے میاں کے میاں گئے بُرے سُبے آئے۔ میاں ناک کاٹنے کو پھریں بیوی کہیں مجھے نتھ گھڑا دو۔ میاں کماتے کیا ہو؟ ایک سے دس سا سن نند کو چھوڑ دو ہمیں تمہیں بس ؎

مجھسے آ کے جو لڑتے ہیں میاں کے شاگرد ۔ یہ تو انجھریں پڑھا لے ہوئے اُستادوں کے (جان صاحب)

گھر کرو لونڈی کے دل میں حج کی کیا حاجت تُمہیں ۔ بے حرم گھر میں میاں کعبہ نہ جانا چاہیئے (ناز نیں)

(۳۔ کلمۂ محبت و شفقت برائے اطفال) صاحبزادے۔ ننھے۔ مُنّا۔ پیارے بیٹا۔ جانی۔ جیسے میاں آوے دُھوں سے گھوڑے باندھوں کھجور سے + دیگر۔ میاں! جنگل گد میں تم بیٹھے ہو یہ تُمہاری کون ہیں؟ میاں بھلا بتاؤ تو کیوں مہمان جمع ہوئے ہیں (رسومِ ہند) (۴۔ کلمۂ تعظیم) اجی۔ حضرت۔ جناب۔ بندہ پرور۔ مسٹر۔ جنابِ عالی۔ جسطرح ہندوؤں میں مہاراج۔ لالہ صاحب۔ لل جی۔ وغیرہ۔ بنگالیوں میں ماشا۔ جیسے میاں ذوق۔ میاں ناسخ۔ میاں غالب وغیرہ (۵۔ کلمۂ خطاب) برابر والوں کا باہمی خطاب جو ایک دُوسرے کو مخاطب کرتے وقت زبان پر لاتے ہیں۔ بھائی۔ بھائی صاحب۔ یار۔ دوست۔ یار عزیز۔ جیسے ارے میاں ٹھیر جاؤ۔ ارے میاں مان جا۔ میاں سُنو تو سہی۔ میاں ہم تو تھک گئے ؎

تجھے کچھ بد کہا یا تُند بولا ۔ تو کیوں آزُردہ ہے اتنا میاں دل (میر سوز)

کیوں میاں ابر اسقدر چھایا ۔ حرف ہنے کا درمیاں آیا سودا رہو بخیل)

سُننے ہو میاں مُصحفی ہو جاؤ گے رسوا ۔ چھپ چھپ کے نہ راتوں کو ملا کیجیئے اُس سے (مصحفی)

فکر کر اُسکی نہ مضمونِ کمر کا معرُوف ۔ کیا نئی بات سدا مُفت میاں ملتی ہے (معروف)

میرے گلے لپٹنے سے یوں بولا وہ برہم ہو کر ۔ آدمی سے بات کرتے ہیں میاں بہچانکر (جرأت)

(۶) اُستاد۔ اخوند۔ معلّم۔ مدرّس۔ پڑھانے والا۔ مُلّا۔ میانجی اسی سے ہے (۷) آقازادہ۔ مخدُوم زادہ + امیرزادہ + شہزادہ + صاحبِ عالم + کنور (۸) پہاڑی راجپوت راجاؤں کے خاندانی لوگ + ٹھاکر (۹) جو اپنے سے عُمر میں چھوٹا ہو اُسے بھی اِس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ (۱۰) اگلے لوگوں نے معشوق کو بھی اِس لفظ سے خطاب کیا اور اپنے اشعار میں باندھا ہے۔ پیارے۔ محبُوب۔ جانی۔ دلبر۔ دلربا۔ جاناں ؎

کیا کہوں مُنہ تک بھر آتا ہے جب رکتا ہے دل ۔ جان میرے تن میں کیسی کیسی گھبراتی میاں ہے (میر)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے ۔ میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے (〃)

خرابیں تو بہت چیلے جنسیازی ونامارى کوئی کہو میاں سے خونِ دل سیرابھی پی دیکھے (میر سوز)

گو زخم دل کو میرے نہ سیو سے اسیاں میں مرگیا تو کیا ہوا جیو سے سرامیاں (رُسوا)

دہن میں آپ کے البتہ مجکو حجت ہے کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم (آتش)

(۱)۔ہندو) طنزاً لاابالی مزاج والا مسلمان۔بے پروا مزاج۔مولا دَولا۔جیسے اُنکے

خرچ کا کیا ٹھکانا ہے میاں لوگ ہیں (۲۔ہندو طنزاً) بیوقوف مُسلمان۔بودھو۔

مُورکھ۔دیوانہ۔باؤلا۔جیسے ایک تو میاں ہی تھے دُوجے کھائی بھنگ (۳۔بقال)

عام مُسلمان۔تُرک۔مُلّا (۴۔لکھنؤ) وہ شخص جو چند بازاری عورتوں یعنی طوائف

یا کسبیوں کا مالک ہو۔نایک۔ڈیرے دار مرد (۵۔لکھنؤ) ماہرِ فنِ موسیقی۔یکّا

گویّا۔کلاونت میراثی۔ڈوم (۶۔لکھنؤ) خواجہ سراؤں زنخوں وغیرہ سے مخاطب ہونے کا کلمہ

میاں آدمی۔ہ۔اسم مذکّر۔بھلا مانس۔نیک آدمی۔شریف آدمی۔بھلا آدمی +

میاں بھائی۔ہ۔اسم مذکّر۔خوشامد اور محبّت کا کلمہ جو کسی کو سمجھاتے وقت زبان پر لاتے

ہیں۔جیسے میاں بھائی جانے دو قصور ہوا معاف کرو +

میاں بیوی۔ہ۔اسم مذکّر۔خاوند جورُو۔زن وشو۔زن وشوہر جیسے میاں بیوی دو جنے

کس کو پیٹوں جو چنے (کہاوت) میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی +

میاں جی۔ہ۔اسم مذکّر۔مُلّا۔اُستاد۔معلّم۔مُدرّس۔آموزگار۔پڑھانیوالا۔مولوی جیسے تختی پر

تختی میاں جی کی آئی شیخی۔میاں جی میاں جی الف بے نہیں نہیں پڑھتا میری شکر پھیر دے +

میاں جی گری۔ہ۔اسم مؤنّث۔معلّمی۔مُلّاگری۔مدرّسی۔آموزگاری +

میاں صاحب۔ہ۔اسم مذکّر۔(۱) جنابِ عالی۔حضرت سلامت۔جنابِ من۔بندہ پرور۔بندہ نواز +

دمِ آخر مری بالیں پہ آؤ گے تو کیا ہوگا میاں صاحب جو دو آنسو بہاؤ گے تو کیا ہوگا (جرأت)

تنگ تو ٹھیرو دے میاں صاحب خدا کیواسطے اب پھرے جاتے کدھر ہو سامنے آؤ مرے (مُصحفی)

(۲) پیر۔مرشد۔بزرگِ دین۔قبلہ و کعبہ۔عابد۔زاہد۔عالم۔صوفی وغیرہ کیواسطے تعظیماً +

میاں مِٹھو۔ہ۔اسم مذکّر۔(۱) میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا۔میٹھ بولا + پیار سے طوطے کو کہتے ہیں +

(۲) جانور۔احمق۔گاؤدی۔سادہ لوح۔بھولا بھالا (۳) بے سمجھے پڑھنے والا (۴) ایک مجذوب

فقیر کا نام جسکے مرنے کی یہ ظریفانہ تاریخ مشہور ہے ؎

میاں مِٹھو جو ذاکرِ حق تھے ذکرِ حق میں سدا رہا کرتے
گُربۂ مرگ نے جو آ دابا کچھ نہ بولے سوائے ٹیں ٹیں کے } قطعہ

میاں مِٹھو بنانا۔ہ۔فعل متعدّی۔طوطے کی طرح بغیر سمجھائے الفاظ یاد کرا دینا۔بے سمجھائے پڑھانا ؎

سوا اسکے جو آسکے اُسکو پڑھا دیں اُنہیں جو کچھ آتا ہے اُسکو بتا دیں
وہ سیکھے ہیں جو بولیاں سب سکھا دیں میاں مِٹھو اپنا سا اُسکو بنا دیں } (مُسدّسِ حالی)
بیٹے دسے کے ہے عالم کا اُنکے حال اسی پر ہے فرعون کو بین الامثال

میانا۔ہ۔اسم مذکّر۔(۱) ایک قسم کی زنانی سواری مثل محافہ۔ڈولا۔پینس۔پالکی۔سکھپال۔

(۲) گاڑی کی بلّی۔بانس۔چوب + بم +

میانہ۔ف۔صفت۔(۱) وسط۔درمیان۔بیچ۔بیچ کا۔ساس۔بڑا نہ چھوٹا۔متوسط درجہ کا۔منجھلا۔

(۲) بیچ کا۔وسطی (۳) پستہ قد۔درمیانہ قد۔معصرا قد (۴)۔اسم مذکّر۔کیلی۔مرکز۔دُھری۔

(۵) چھوٹے قد کا گھوڑا۔ٹٹّو (۶) ضدِّ کرانہ۔سلکِ جواہر خواہ لڑی یا مالا کے بیچ کا ب

سے بڑا دانہ خواہ منکا جسے عربی میں واسطۃ العقد کہتے ہیں +

میانہ رَو۔ف۔صفت۔اقوال و افعال میں متوسّط۔متوسّط چال چلنیوالا۔وہ جو نہ بہت جلد کرے نہ بہت دیر

میانہ رَوی۔ف۔اسم مؤنّث۔اعتدال۔توسُّط + کفایت شعاری۔بیچ والی چال۔

جزرسی۔اوسط درجہ کی چال۔افراط تفریط سے بچنا۔زیادتی اور کمی سے بچنا +

میانہ قد۔ف+ع۔اسم مذکّر۔معصرا قد۔بوٹا سا قد۔پستہ قامت۔پستہ قد +

میانی۔ہ۔اسم مؤنّث۔خشتک۔دونوں پائنچوں کے بیچ کا کپڑا۔پجامہ کا وہ کپڑا جسے

رُومال بھی کہتے ہیں +

میاؤں۔ہ۔اسم مؤنّث۔(۱) بلّی کی آواز (۲) غرفش۔غرّانا۔خرخر۔جیسے

ہماری بلّی اور ہمیں سے میاؤں (حکایت یا نقلِ آوازِ گربہ۔عربی میں مؤء

فارسی میں موایسی کو کہتے ہیں +)

میپ۔انگلش۔(Map) نقشہ۔ملک یا زمین کا نقشہ +

میّت۔ع۔اسم مؤنّث۔(۱) مُردہ۔مری ہوئی لوتھ۔جنازہ۔لاش۔نعش ؎

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو غسلِ میّت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو (ذوق)

(اُردو والے بفتح یا بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے)

میت۔ہ۔اسم مؤنّث۔(۱) دوست۔یار۔ساتھی۔رفیق۔مُشفق۔شفیق۔مترّ ؎

ہُسا فرسے کرتا ہے کوئی بھی پریت مثل ہے کہ جوگی ہُوئے کس کے میت (میر حسن)

جا تُو تو میری بھلا مُورکھ بھلا نہ میت سادھکن سے مت کرو گُنو مُورکھ سے پریت (دوہا)

(۲) عاشق۔ساجن + فریفتہ۔مفتُون۔دلدادہ +

میتھی۔ہ۔اسم مؤنّث۔ایک قسم کی سبزی اور اُسکے زرد بیج۔حُلبہ۔کارتنہ۔مزاجاً

دوم درجہ میں گرم و خُشک +

میتھی کا ساگ۔ہ۔اسم مذکّر۔میتھی کی پتّی۔میتھی کی سبزی +

میٹ۔انگلش (Mate.)۔اسم مذکّر۔(۱) رفیق۔ہمراہی۔ساتھی۔شریک۔ہم صحبت (۲)

قُلیوں کا افسر۔قلیوں کا مددگار۔مزدُوروں کا سرگروہ +

میٹنا۔ہ۔فعل متعدّی (عو)۔(۱) مٹانا۔ناپید کرنا۔خاک میں ملانا۔نیست و نابود کرنا۔حک کرنا۔

پھیلنا (۲) قلم پھیرنا۔مدکی بھلانا۔دُور کرنا (۳) کھونا۔ضائع کرنا۔جیسے حق میٹنا +

میٹ

میٹنگ - انگلش (MEETING.) اسم مؤنث: مجلس۔ انجمن۔ جلسہ۔ سبھا۔ بزم۔ مجلسِ مشورہ۔ مجمع۔ جمگھٹا۔ اجتماع + اکھاڑا۔ پنچایت۔ جلاسِ مشورہ۔ کمیٹی۔ مسکوٹ +

میٹھا - ہ۔ صفت:۔ (۱) کھٹا اور سلونا کا نقیض۔ شیریں۔ شکریں جیسے جوری کا گڑ میٹھا۔ جو پھل چکھا نہیں وہی میٹھا۔ جتنا گڑ ڈالو اتنا میٹھا (۲) مزے کا مزیدار۔ لذیذ۔ خوش ذائقہ جیسے میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو (۳) سست۔ سست رفتار۔ ڈھیلا۔ مٹھا۔ دھیما۔ کاہل + کُند ذہن۔ کم رفتار ؎

کمیتی جو کمی چلے جس زمیں پہ اسپ ترا   تو اُس زمیں سے شکر جائے خاک ہو پیدا (نسخ)

(۴۔ اسم مذکر) شیرینی۔ حلاوت۔ مٹھاس۔ مٹھائی۔ رگتوار، گڑ۔ قند سیاہ (۵) حلوا۔ موہن بھوگ لپسی۔ بیٹھو جیسے میٹھا اور بھر کٹوری (۶) نرم۔ ہلکا۔ دھیما جیسے میٹھا میٹھا درد (۷) اٹھارھواں۔ آٹھواں جیسے میٹھا برس (۸) لیمو شیریں۔ ایک قسم کا شیریں لیمو (۹) ایک قسم کا کپڑا جسے شیریں باف بھی کہتے ہیں (۱۰) زنانہ۔ زنخہ۔ وہ شخص جس کی باتیں اور حرکتیں عورتوں کیسی ہوں۔ زنان منتری نامرد۔ ہیجڑا (۱۱) طمع۔ فائدہ۔ لالچ ؎

حیف تلخ اُس لبِ شیریں سے ہر اک بات پہ آہ   ناصحا سُنتے ہیں ہم کچھ تو ہے میٹھا ہم کو (ذوق)

دن تو یہ کٹ چکے کیسے آپ کے گھر آؤں میں   جانِ صاحب ایسا میٹھا ہے تمہارا کیا مجھے (جان صاحب)

ناخفا ہیں ہے انداز طبیعت میں سے   زہر میں کھاؤں جو اُسپر مجھے میٹھا کیا ہے (بحر)

(۱۲) ایک قسم کا زہر جسے میٹھا تیلیا بھی کہتے ہیں۔ اسکی صورت جدوار سے بہت مشابہ ہوتی ہے۔ بعض نے سنکھیا کو بھی بیان کیا ہے + زہرِ ہلاہل ؎

آب حلاوت ہے عداوت میں بھی اُس ظالم کی   کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہم کو + (ذوق)

شوق سے حلوے کو تو میٹھا سمجھ   پر نہ میٹھے زہر کو میٹھا سمجھ + (رنگین)

گالیاں تو گو لبِ شیریں سے تُونے دیں مجھے   پر نہ میٹھا زہر دینا اے بُتِ بیدیں مجھے (نصیر)

کلامِ شیریں پہ مت جا تو اہلِ دُنیا کے   بنامِ زہرِ ہلاہل بھی ہووے ہے میٹھا (سودا)

(۱۳) حلیم الطبع آدمی۔ بُردبار آدمی۔ دھیمے مزاج کا آدمی۔ وہ شخص جسے غصہ نہ آئے جیسے نہ ایسے میٹھے بنو کہ کوئی نگل جائے نہ ایسے کڑوے کہ کوئی تھوک دے + (۱۴) حلوائے مرگ۔ بھتی + وہ حلوا جو شبِ برات کو بناتے ہیں +

میٹھا انار - ا۔ اسم مذکر:۔ انارِ شیریں +

میٹھا برس یا سال - ا۔ اسم مذکر:۔ (عو) اٹھارھواں برس۔ سالِ ہیجدہم (بعض لوگوں نے تیرھواں بعض نے آٹھواں سال بھی اپنی ناواقفیت سے لکھدیا ہے چونکہ عورتیں آٹھویں اٹھارویں سال کو منحوس خیال کرتی ہیں اسوجہ سے بلحاظِ وہم و شگونِ نیک یہ نام رکھ لیا یا ہماری رائے کے موافق چونکہ یہ جوانی میں بھر جانے کا زمانہ ہے اسوجہ سے یہ نام ہوا) +

پوچھو مت مجھ سے ذوق گانا ہے مجھے کو تھا بس   وُہ تیری جان سے مجکو لگا میٹھا برس (رنگین)

آجکل اُنکی نہ پیاری ہے میٹھا سال ہے   پھبتی ہیں کونسی قند مکرر جیسا تمام (بحر)

مصرعہ۔ بڑھا بیٹھے برس سے سن تو سب کچھ بے حلاوت ہے ؎

لگا میٹھا برس جب سے یہ صورت زہر لگتی ہے   کہیں مشاطہ کرے پیغام مصری کی نسبت کا (جانصاحب)

میٹھا بولنا - فعل لازم:۔ نرمی اور ملائمت سے بات کرنا۔ مہربانی اور شفقت سے گفتگو کرنا۔ نرم کلامی اور شیریں زبانی سے پیش آنا جیسے جوبن جوانی ہے دن دس کی میٹھا بول باتیں کر رس کی +

میٹھا پانی - ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کھاری پانی کا نقیض۔ آبِ شیریں (۲) انگریزی لیمونیڈ۔ سلاتی پانی وہ پانی جو لیمو کا عرق اور شیرہ ڈال کر کل اور تیزاب کے ذریعہ سے بوتل میں بھرا جاتا ہے +

میٹھا پوئیا - ا۔ اسم مذکر:۔ گھوڑے کی وہ رفتار جو نہ بہت تیز اور نہ بہت سست ہو +

میٹھا تیل - ہ۔ اسم مذکر:۔ تلوں کا تیل۔ روغنِ کنجد +

میٹھا تیلیا - ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک زہریلی جڑی کا نام +

میٹھا ٹھگ - ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) جھوٹا دوست۔ بے ایمان یار۔ میٹھی میٹھی باتیں بنا کر ٹھگنے والا۔ دیا باتیا۔ دغاباز۔ بددیانت یار۔ (۲) ٹھگوں کے اُس فرقہ کا آدمی جو میٹھا تیلیا کھلا کر مُسافروں کو ہلاک کرتا اور لوٹ لیتا ہے۔ میٹھے والا بھی اُسیکو کہتے ہیں +

میٹھا درد - ا۔ اسم مذکر:۔ نیم درد۔ دھیما دھیما درد۔ ہلکا سا درد ؎

کیا کہوں نوکِ مژہ جب سے جگر کے پار ہے   درد بھی اُٹھتا ہے تو میٹھا عجب آزار ہے (زار)

میٹھا کھیا - ہ۔ اسم مذکر:۔ گول کھیا۔ کونہڑا۔ سیتا پھل۔ کدوے شیریں۔ کدو گرد +

میٹھا مُنہ - ہ۔ اسم مذکر:۔ تلوار یا کسی ہتھیار کی دھار کا کُند ہونا۔ کُندی شمشیر کا زخم ؎

تلخئے مرگ کا ہرگز مجھے اندیشہ نہیں   میٹھے مُنہ پر ہے مرے یار کی تلوار بہت (بحر)

میٹھا مُنہ کرانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مٹھائی کھلانا۔ (۲) شکرانہ دینا (۳) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا +

میٹھا مُنہ کرنا - ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مٹھائی کھلانا۔ شیرینی کھلانا۔ (۲) مٹھائی کھانا۔ شیرینی نوش فرمانا۔ شیرینی سے مُنہ کا ذائقہ بدلنا ؎

حسرت ہی بوسۂ لبِ شیریں کی رہ گئی   میٹھا نہ مُنہ کو تیرے نمکخوار نے کیا (آتش)

(۳) منگنی کرنا۔ نسبت کرنا۔ پان کھلانا۔ مصری کی ڈلی کھلانا۔ (۴) رشوت دینا۔ (مُنہ میٹھا کرنا زیادہ بولتے ہیں) +

میٹھا میٹھا - ہ۔ صفت:۔ کم کم۔ خفیف خفیف۔ ہلکا ہلکا۔ خفیف سا۔ تھوڑا تھوڑا +

میٹھا میٹھا درد - ا۔ اسم مذکر:۔ دردِ خفیف۔ کم کم درد ؎

درد ہوتا ہے ہر اک زخم میں میٹھا میٹھا   کیسے قاتل کہیں جلدی سے نمکداں پہنچے (امانت)

میٹ

کیوں نہ اُٹھے نمک کے سینہ میں میٹھا میٹھا درد اک بُتِ شیریں دہاں کی یاد آتیں چھاتیاں (رشک)

لبِ جو اُس لبِ شیریں کی تو مجھکو تمنا ہے تو دل میں کیا کہوں اک میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے (جرأت)

میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔ ہ۔ کہاوت:۔ اچھی چیز سے رغبت بُری سے نفرت۔ مرغوب الطبع چیز کو لے لینا اور نامرغوب کو چھوڑ دینا +

میٹھا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کم ہونا۔ تھوڑا ہونا۔ پھیکا ہونا۔ جیسے سالن میں نمک میٹھا ہے (۲) گوارا ہونا۔ دلپسند ہونا۔ قابل برداشت ہونا (۳) شیریں ہونا +

میٹھی۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) میٹھا کی تانیث۔ شیریں۔ شکریں (۲) سُست۔ مجہول۔ مٹھی (۳) نرم۔ کم جیسے میٹھی میٹھی آنچ دو (۴۔ اسم مؤنث) حلیم الطبع۔ بُردبار۔ دھیمے مزاج کی عورت۔ (۵) بوسۂ اطفال۔ بچی۔ چوما۔ پیار +

میٹھی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سخنِ شیریں۔ خوش اور دلچسپ بات۔ ملائم بات نرم بات + رس کی بات + رسیلی بات +

نکلے زہر تغافل سے بہت جی بھر گیا میٹھی باتیں آپ کی سُننے سے رغبت ہو (عاشق)

میٹھی باتیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نرمی سے بولنا۔ مزے کی باتیں کرنا۔ شیریں کلامی اور فصاحت سے بات چیت کرنا۔ رس کی باتیں کرنا ہے

میٹھی باتیں نہ تو کیا کر مرجائیگا کوئی زہر کھاکر (بحر)

کرتا ہے میٹھی باتیں بھی ہم سے وہ تجنل شیریں دہن تھا شکر ہے شیریں زباں ہوا (امیر)

میٹھی باڑھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ میٹھی دھار۔ میٹھی اور کند دھار۔ کم تیز اور خفیف باڑھ۔ کول دھار۔ موٹی دھار ہے

ہکس لب پہ آتا ہے تیغ ابرو کے تخدار پر رہتی ہے ہر وقت میٹھی باڑھ اس تلوار کی (عاشق)

میٹھی بولی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ملائم اور نرم زبان۔ شیریں زبان۔ وہ بولی جسمیں فصاحت پائی جائے جیسے بچے کی میٹھی بولی ہے +

میٹھی پوئی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (میٹھا پوٹیا) ہے

جو میٹھی پوی چلے جس زمیں پہ سپ ترا تو اُس زمیں سے شکر جائے خاک ہویدا (نکہت)

کس مزے سے جاتی ہے یادِ لبِ شیریں میں میٹھی پوئی چل رہا ہے توسن خوش گام روح (خواجہ وزیر)

میٹھی چھری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دشمنِ دوست نما۔ وہ شخص جو دوستی کے پیرایہ میں دشمنی کرے۔ وہ شخص جو بظاہر دوست اور در باطن دشمن ہو ہے

بچو کذب سے ہے یہ میٹھی چھری دکھائے گا تمکو مصیبت بُری (نامعلوم)

میٹھی زبان۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ شیریں سخن۔ خوش بیان۔ خوش گفتار ہے

دم میں مرجاویں عدو شیریں ہو گر تیری زباں کام میٹھے زہر کا کرتی ہے یہ میٹھی زباں (معروف)

سے جوابِ تلخ جسکو چاہیے اُسے شیریں بن تلخکاموں سے لئے میٹھی زباں درکار ہے (ر)

میٹ

مجکو کہئیے خدا کرے مرجاے تیری میٹھی زبان کے صدقے (میر سوز)

میٹھی گالی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ گالی جو ناگوار نہ گزرے۔ معشوق کی مُنہ کی گالی۔ سہانی +

میٹھی لکڑی یا جڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) مُلہٹی۔ اصل السوس۔ جیٹھی مدھ کی جڑ +

میٹھی مار۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ گپت مار۔ گُھنی مار۔ وہ مار یا تکلیف جو بظاہر معلوم نہ دے۔ باطنی تکلیف۔ اندرونی تکلیف +

میٹھی مار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ گُھنی مار مارنا۔ اندرونی تکلیف پہنچانا +

میٹھی مُراد۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُرادِ خوش۔ اچھی مُراد ہے

سینکڑوں میٹھی مُرادیں آگئیں اکبار گی بی دوگانا روزہ تم مسجد کا بھرتی طاق ہو (جان صاحب)

میٹھی میٹھی باتیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ شیریں سخنی کرنا۔ خوش گفتاری سے پیش آنا۔ سنوار سنوار کر باتیں کرنا۔ مزے مزے کی اور لُطف آمیز باتیں کرنا ہے

کرے کیونکر نہ میٹھی میٹھی باتیں کہ ہے اُسکا دہان و کام شیریں (ناسخ)

میٹھی نظر یا نگاہ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پیاری چتون + نظرِ عاشقانہ۔ محبت کی نظر۔ نظرِ لُطف و محبت ہے

دیکھو جو مست خمار کو میٹھی نگاہ سے آنکھیں ہوں نیشکر کی طرح پور پور پر (عاشق)

میٹھی نظریں یا میٹھی میٹھی نظریں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پیاری پیاری نگاہیں۔ نگاہِ لطف و محبت + ہے

جو میٹھی میٹھی نظروں سے وہ دیکھے کہوں آنکھوں کو میں بادامِ شیریں (ناسخ)

میٹھی نظروں سے وہ کیا دیکھے مجھے اُس پری کی آنکھیں ہیں بادامِ تلخ (ر)

کبھی ترچھی نظروں سے گھائل کیا کبھی میٹھی نظروں سے مائل کیا (میر حسن)

(۲) عاشقانہ نظروں سے دیکھنا۔ محبت کی نگاہوں سے دیکھنا ہے

جو پھر دیکھوں تجھے لوگوں میں میٹھی میٹھی نظروں سے تو اے شیریں زباں مُنہ میں جو کچھ آوے سو فرمانا (جرأت)

میٹھی نگاہیں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (میٹھی نظریں) +

میٹھی نیند۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ خوابِ خوش۔ خوابِ راحت۔ سُکھ نیند + بیفکری کی نیند + صُبح کی نیند۔ جیسے بچہ میٹھی نیند سوتا ہے ابھی مت جگاؤ +

میٹھے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) میٹھا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مُغیرہ کے آجانے سے پیش آتی ہے +

میٹھے کھٹے یا کھٹے میٹھے کو جی چاہنا۔ ہ۔ فعل لازم (مدعو) مجامعت کی خواہش ہونا۔ ہم بستری کی رغبت ہونا۔ وصل اور ہم آغوشی کو دل چاہنا ہے

دو کھٹے میٹھے کے رشتے کیسے ہوتے ہو جو ہیں تم چاہے ہے جی میٹھا کھٹا ہے یہ وگانا بات کذب (افسانہ)

میٹھے مُنہ پر ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) میٹھی باڑھ پہ ہونا۔ تلوار یا خنجر کا کُند ہونا

بکھرا ہونا۔ موٹی دھار ہونا ؎
کھٹکا ہے ہرگز مجھے اندیشہ نہیں　بیٹھے منہ پہ ہے مرے یار کی تلوار بہت (بحر)
(ہمارے دوست نے محاورہ داں نے اس شعر کے معنی میں دھوکا کھا کر کند ہونے کے بجائے تیز ہونا لکھدیا ہے) +

میٹھے والے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ ٹھگ جو مسافروں کو میٹھا تیلیا کھلا کر مار ڈالتے ہیں۔ مٹھائی میں میٹھا تیلیا کھلادینے والے ٹھگ +

میٹھے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ (۱) شیریں زبان اور عزیز بانجان ہیں (۲) بزدل نامرد اور زن مزاج ہیں۔ ہر کس و ناکس کی سخت و سست باتیں منہ کھڑ جاتے اوپلی جاتے ہیں۔ مجرد بار ہیں ؎
اس مٹھو سے پن پہ بیٹھے کسقدر ہیں شیخ جی　تو تم انکی نہ سمجھو ہے وہ مٹکا راب کا (انشا)

میثاق ع۔ اسم مذکر:۔ اُستواریِ عہد و پیمان + قول قرار۔ اقرار مدار۔ وعدہ + ارث

میجاں کھانڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کچی کھانڈ۔ بیگمات اُسے میزاں کھانڈ کہتی ہیں +

میچنا یا میچنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) ملنا۔ سلنا۔ ملانا۔ آمیز کرنا +

میچ۔ انگلش (Match.) اسم مذکر:۔ (۱) بازی۔ شرط۔ ہوڑ + کھیل + مقابلہ + گیند بلا۔ کرکٹ۔ گیند بلّے کا کھیل (۲) دیا سلائی۔ ماچس۔ میچز +

میچ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پورب) موت۔ مرتو۔ کال +

میچنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بند کرنا۔ موندنا۔ بسنن کا ترجمہ (۲) بھینچنا۔ سکیڑنا

میخ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کیل۔ پریگ۔ وتد (۲) کھونٹی۔ کھونٹا۔ چوب (۳) کھونٹا گاڑنا

میخ اُکھاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کھونٹا اُکھاڑنا۔ سواروں کا ایک کرتب ہے جس میں بھالے یا برچھے سے گڑی ہوئی میخ گھوڑا دوڑا کر اُکھیڑ لیجاتے ہیں +

میخ ٹھونکنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کیل جڑنا۔ کھونٹی گاڑنا۔ کیل ٹھونکنا۔ (۲) ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑنا۔ سزائے سخت و سنگین دینا۔ دیبے رحمی کے زمانہ میں پھانسی یا سولی وغیرہ کی بجائے ایک یہ بھی سزا تھی کہ آدمی کو چت لٹا کر چاروں ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک دیا کرتے تھے۔ جو میخا کرنا بھی سزا تھی) (۳) دبانا۔ مغلوب کرنا۔ تنگا ٹھونکنا جیسے میخ ٹھونک کر روپیہ لیا (۴) توپ کو بیکار کرنا +

میخ مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کیل ٹھونکنا۔ کھونٹی گاڑنا + (۲) تنگا ٹھونکنا۔ تنگا مارنا (۳) مغلوب کرنا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ زیر کرنا (۴) ہاتھی مارنا۔ حاجت ہونا (۵) کو نھل دینا۔ سیندھ لگانا۔ نقب زنی کرنا ؎
نہ ریاضت کو جاگتا ہے شیخ　ڈر یہ ہے چور آ نہ مارے میخ (سودا)

میخچو۔ ا۔ اسم مذکر:۔ میخ ٹھونکنے کی ٹھوکری۔ مُوگرا۔ میخ کوب +

میدان ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) چٹیل زمین۔ صاف اور وسیع سطح زمین جہاں پہاڑ نہو۔ عرصہ۔ زمینِ فراخ۔ فضا + ہموار زمین۔ زمینِ مُسطّح + اکھاڑا۔ کھیت + چوگان (۲۔ ل) جائے سرگزشت۔ موقع واردات۔ (۳۔ ا) پد۔ اشلوک۔ شعر۔ نظم جیسے قصّے کا میدان (۴) لڑائی۔ مُقابلہ۔ جنگ۔ صف آرائی۔ جیسے دو میدان ہوئے (۵) جوہریوں کی اصطلاح میں یاقوت یا زمرد کا طول عرض +

میدان جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (گنوار۔ ہندو) جنگل جانا۔ ٹٹی جانا۔ پیخانے جانا۔ جھاڑے جانا۔ قضاء حاجت کو جانا۔ گلے جانا۔ بیت الخلا جانا +

میدانِ جنگ یا صف آرائی یا کارزار ع + ف۔ موقعِ جنگ۔ لڑائی کا کھیت۔ رن چھیتر۔ معرکہ۔ بحث مباحثہ کی جگہ +
بجز میں جھلکے جو غنچے ہوئی آواز تفنگ　صحن گلزار ہے میدان صف آرائی کا (ناسخ)

میدان چھوڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) جگہ فراغ کرنا۔ جگہ چھوڑنا۔ میدان دینا۔ پرے ہٹ جانا۔ جیسے میدان چھوڑ دو پہلوانوں کی کُشتی ہوتی ہے (۲) لڑائی کا موقع چھوڑ کر بھاگ جانا۔ موقع جنگ سے ہٹ جانا +

میدان دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ جگہ دینا۔ رستہ دینا۔ جگہ چھوڑنا۔ پرے ہٹنا۔ دُور دُور ہٹ جانا۔ سرک کر کھڑا ہونا +

میدان صاف ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔ کچھ خوف و اندیشہ نہیں ہے۔ کچھ روک ٹوک نہیں ہے +

میدانِ قلم ع۔ اسم مذکر:۔ مقدار تراش قلم۔ قلم کی تراش۔ خانۂ کلک۔ خانۂ قلم۔ زمینِ قلم۔ انگشت نر کے پوروے کی مقدار جو قلم کے واسطے مخصوص ہے +

میدان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی عمارت کو ڈھاکر برابر کرنا۔ اینٹ سے اینٹ بجانا۔ منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ گرانا (۲) لڑنا۔ جنگ کرنا۔ صف آرائی کرنا +

میدان مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ لڑائی جیتنا۔ فتح کرنا۔ گڑھ جیتنا۔ پالا مارنا۔ پالا جیتنا۔ نخیاب ہونا۔ معرکہ مارنا۔ معرکہ جیتنا + مباحثہ میں غالب آنا +
دیکھ لینا کہ حشر کا میدان　میرے حاضر جواب نے مارا (داغ)

میدان میں۔ ا۔ متعلق فعل:۔ فضا میں۔ کھیت میں۔ برسر میدان۔ سر میدان +

میدان میں اُترنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اکھاڑے میں اُترنا۔ لڑنے کو میدان میں آنا +

میدان میں آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لڑنے کو نکلنا۔ صف آرائی کے واسطے کشادہ جگہ میں آنا + سامنے آنا۔ مقابلہ پر آنا + سرکش ہونا + اکھاڑے میں اُترنا +

میدان ہاتھ آنا یا رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ جنگ جیتنا۔ فتح پانا۔ لڑائی مارنا۔ کھیت ہاتھ رہنا۔ میدان فتح ہونا۔ میدان جیتنا ؎

دشتِ اُلفت نہیں بازیگۂ طفلاں اے دل ہاتھ آتا ہے یہ میدان بڑی مشکل سے (داغ)
وسعتِ ہمت جو رکھتا ہے بہادر ہے وہی جس کسی کے ہاتھ یہ میدان ہے وہ مرد ہے (اسیر)

میدان ہاتھ سے جانا - ف۔ فعل لازم :- شکست ہونا۔ ہار ہونا۔ موقع نکل جانا۔
محشر میں دادخواہ جو اے دل نہ تو ہوا تو جان لے یہ ہاتھ سے میدان پھر گیا (داغ)

میدان ہونا - ف۔ فعل لازم :- لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا۔ صف آرائی ہونا۔ مقابلہ ہونا۔ دو دو ہاتھ ہونا۔ معرکہ ہونا۔ مباحثہ ہونا۔ جدھر ہونا ؎
کربلا میں نہ ہوئے ہم دمِ پیکار اسیر ورنہ کیا لشکرِ کفار سے میدان ہوتا (اسیر)

میدَنی - س۔ اسم مؤنث :- (۱) زمین۔ دھرتی۔ پرتھوی۔ بھوم۔ ارض (۲) وہ جاتریوں کا گروہ جو زمین پر پاپیادہ چلکر کسی مُقدس مقام میں جائے۔ قافلۂ زائرانِ مزارِ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ قافلہ کا سواں۔ جاترا۔ میلے کے تماشائی۔ سیلانی ؎
وائے قسمت کبھی پہنچے بھی جو ہم آہ خلیق میلے سے میدنی کے پھرنے کی تیاری تھی (آتش)
(لکھنؤ میں میندنی بھی اِس معنی میں بولتے ہیں) + (بہ ہر یکم کسرہ و یائے مجہول ساکن)

مَیدَہ - ف۔ اسم مذکر :- دوبارہ چھانا ہوا آٹا۔ نہایت باریک آٹا۔ سُرمہ سا آٹا +

میدہ سا - ف۔ صفت :- میدہ کی مانند۔ نہایت باریک۔ سُرمہ سا بہت مہین +

میدہ لکڑی - ف۔ اسم مؤنث :- دوا کی ایک جڑ جو بشکل ادرک یا سونٹھ ہوتی ہے +

میدہ کی لوئی - ف۔ اسم مؤنث :- (تشبیہاً) نہایت ملائم پیٹ۔ پھُسپھُسا پیٹ +

میدہ وشہاب - ف۔ صفت :- سُرخ و سفید آدمی کے رنگ کی تعریف میں بیلا بولتے ہیں۔ خوبصورت گورا چِٹّا۔

میدھ - ہ۔ اسم مذکر :- قُربانی۔ جگ۔ یگ۔ بلی دان + (بکسرِ میم و یائے مجہول)

مِیر - ع۔ اسم مذکر :- (مُخفّف امیر) (۱) افسر۔ سردار۔ مُقدّم۔ والی۔ چودھری۔ مہتا۔ سرور۔ سرخیل۔ سیّد۔ سرگروہ۔ سالار۔ امام۔ خان۔ مُکھیا۔ رئیس۔ افضل۔ بڑا۔ بُزرگ۔ مہنت۔ (۲) ہادی۔ رہنما۔ پیشوائے دین۔ پیشرو۔ پیشوا۔ اگوا۔ نائک (۳-ف) سیّدوں کا خطابی لفظ۔ قومِ سادات کا اعزازی لقب۔ شاہ۔ جیسے میر صاحب۔ میرجی۔ وغیرہ (۴-ف) شاہزادہ۔ بادشاہ زادہ۔ سردار زادہ۔ خان زادہ۔ (۵-ف) گنجفہ یا تاش کا سر بادشاہ۔ تاش کا اعلےٰ درجہ کا پتا۔ گنجفہ کا اعلےٰ درجہ کا پتّہ ؎
بازی قمارِ عشق میں سرتک لڑاؤنگا آنے دو میرے ہاتھ ذرا میر کا ورق + (نصیر)
(۶) میر محمد تقی اکبرآبادی ولد میر عبداللہ ہمشیرہ زادہ سراج الدین علی خان آرزو کا تخلص جنہوں نے دہلی میں پرورش پائی۔ شعرائے ریختہ گو میں آج تک یہ لحاظِ محاورہ سب کے سرتاج رہے۔ ۱۲۲۵ھ ہجری میں فوت ہوئے + (۷) موت مُرادف مرگ + مراز مُردن جیسے مرگ میر جو الہیر ؎

پیشہ میں عیب نہیں رکھیئے نہ فرہاد کو نام ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا (غالب)

میرِ آتش - ف۔ اسم مذکر :- داروغۂ توپ خانہ۔ توپچی باشی۔ (دھوکے ہیں آکر اس کے معنی داروغۂ سلح خانہ نہ جان لینا کیونکہ ہمارے ایک دوست کو خود ہی دھوکا ہوا ہے)

میرِ آخور - ف۔ اسم مذکر :- صحیح (میر آخُر) داروغۂ اصطبل +

میرِ بار - ف۔ اسم مذکر :- داروغۂ دیوان خانہ۔ وہ شخص جو لوگوں کو امیروں کے حضور آنے کی اپنے اطمینان پر اجازت دیتا ہے +

میرِ بحر - ف مع۔ اسم مذکر :- میرِ آب۔ داروغۂ دریا۔ جہازی سپہ سالار۔ امیر البحر + وہ شخص جسکے سپرد بحری انتظام ہو + دریا کے گھاٹوں کا داروغہ +

میرِ بحری - ف + ع۔ اسم مذکر :- بندرگاہوں کا مُنتظم۔ افسرِ بنادر۔ حاکمِ بنادر +

میر بخشی - ف۔ اسم مذکر :- وہ شخص جو سب کی تنخواہ تقسیم کرے۔ تنخواہ بانٹنے والا عُہدہ دار +

میرِ بھچڑی - ہ۔ اسم مذکر :- ایک نامعلوم الحقیقت میر بہُوجی نامی خُنثے سیّد کا نام جسے ہیجڑے اپنا ولی۔ پیر مُرشد۔ مُورثِ اعلےٰ اور اِس سلسلہ کا چلانے والا بیان کرتے ہیں۔ یہ پارسا سیّد اُن کے قول کے مُوافق زنانہ لباس پہنتے اور چرخہ کات کر گُزرِ اوقات کیا کرتے تھے۔ چھے مہینے مرد رہتے اور چھے مہینے عورت کا بدن اختیار کر لیا کرتے تھے۔ اُنہوں نے خدا تعالےٰ سے عرض کیا تھا کہ الٰہی حالت میں میرا نام کیونکر چلیگا۔ وہاں سے حُکم ہوا کہ ہر ایک فرقہ اور مذہب کا آدمی تیرے سلسلہ میں ہو کر تیرا نام چلائیگا۔ یہی تیری آل وہی تیری اولاد ہوگی۔ چنانچہ ہیجڑے جب کسی کو اپنے پنتھ میں شامل کرتے ہیں تو اُس روز اُنکے نام کی کڑھائی تلتے اور خاص اپنے ہی لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ اُنکا اعتقاد ہے کہ اگر کوئی شخص کھالے تو فوراً ناچنے مٹکنے لگے۔ اور جبتک وہ ہیجڑا نہ بنجائے اُسے کل نہ آئے۔ بعض پیر بھچڑی بھی کہتے ہیں جائے پیدائش لکھنؤ بیان کرتے ہیں +

میر بھچڑی کی کڑھائی - ہ۔ اسم مؤنث :- میر بہوجی کی نیاز کا پکوان جو ہیجڑا بناتے وقت تل کر اول ہیجڑا بننے والے کو اور بعد میں اپنے فرقہ کے لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ مشہور ہے کہ جو کوئی شخص اِس پکوان کو کھالیتا ہے وہ فوراً ہیجڑوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا اور اُس فعل پر آمادہ ہوجاتا ہے +

میرِ تُزُک - ف۔ اسم مذکر :- داروغۂ خدم وحشم۔ فوج کا انتظام کرنے والا۔ قورچی۔ سپہ سالار +

میرجی - ہ۔ اسم مذکر :- (۱) میراثیوں کا خطاب (۲) میر صاحب۔ سیّد صاحب۔ شاہ صاحب

میرِ حاجّ - ف مع۔ اسم مذکر :- حاجیوں کا سردار +

میر دِہ - ف۔ اسم مذکر :- (۱) گاؤں کا سردار۔ مُقدّم۔ نمبردار (۲) جریب کش

میر

(۳) ایک اونے قوم کے لوگ جنکو اخیر بادشاہوں کے ہاں بہت عروج تھا۔ پیادے

میر دیوان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نائب۔ پیشکار۔ پیش خدمت محرر پیشی۔ سررشتہ دار +

میر سامان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ خانساماں۔ میر بکاول۔ امیروں یا بادشاہوں کے کھانوں کا انتظام کرنے والا۔ میر مطبخ +

میر شکار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ توشچیوں کا سردار۔ شکاری پرند رکھنے والے ملازموں کا افسر۔ وہ شاہی ملازم جسکے باز۔ شکرہ۔ شاہین وغیرہ رکھنے والوں کی نگرانی سپرد ہو ؎

موقوف ہے گر دل کا شکار آن وادا پر تو پہلے کچھ ان میر شکاروں سے تو کہیئے (ذوق)

میر عرض۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ شاہی ملازم جو لوگوں کی عرض معروض پیش کرے لوگوں کی حاجتوں کو پیش کرنے والا۔ عرض بیگی +

میر عمارت۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ داروغۂ عمارت۔ افسر تعمیر۔ مستری۔ (دور) معماروں کا سردار + گڈہ کپتان۔ انجینیر۔ مہندس +

میر فرش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ فرش دبانے کے گول گول اونچے اور بھاری تپے جو چاروں کونوں پر رکھے جاتے ہیں۔ سنگِ قالین ؎

کم چاندنی کا فرش نہیں سطحِ آب سے صورت میں میر فرش ہیں اُسپر حباب سے (مصحفی)

میر قلار۔ ت۔ اسم مذکر:۔ وہ چوبدار جو دہلی کے شاہی دربار کے وقت ایک بڑی آنکڑ یدار چوبدستی لئے ہوئے اسواسطے حاضر رہتا تھا کہ اگر کوئی امیر وزیر و رئیس وغیرہ دوسرے کی مقررہ جگہہ پر کھڑا ہو جائے تو اُسکی گردن میں وہ لکڑی ڈالکر باہر نکالدے

میر مجلس۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مربی انجمن۔ پیٹرن۔ چیرمین۔ صدر مجلس۔ رئیس مجلس۔ صدر نشین

میر محلہ۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ کسی کوچہ کا سردار۔ بستی کا حاکم۔ محلے کے امورات کا ذمہ دار +

میر مطبخ۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (میر سامان) +

میر منزل۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جو لشکر کے پہنچنے سے پہلے منزل کا سامان کرے + پیشکار کے

میر منشی۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ حضور نویس۔ سررشتہ دار۔ سپرنٹنڈنٹ۔ محرر صدر۔ دیوان پیشی۔ پیشکارِ اعلےٰ + مثل خواں +

میرا۔ ضمیر مضاف الیہ متکلم:۔ ایک کلمہ ہے جسکا اپنے نفس اور اپنی ذات پر اطلاق کرتے ہیں۔ اپنا۔ اپنی ذات کا۔ مورا۔ ہمارا جیسے میرا تھا سو تیرا ہو۔ برلٹے خدا تک دیکھ رہے +

میرا باپ سخی تھا پر اُسے بروے آزلو کرتا تھا۔ ا۔ کہاوت:۔ طنزاً شیخی خور کی نسبت بولتے ہیں جو آپ تو کسی قابل ہو نہیں بزرگوں کی باتوں پر گھمنڈ کرے +

میرا بھائی ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ کسی کو پرچانے کے واسطے بطور خوشامد یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی تو تو میرا عزیز ہے میرا پیارا ہے میرا کہنا مان جائیگا +

میرا حلوا کھائے۔ ا۔ ع۔ قسم سخت۔ مجھے پیٹے۔ مجھے ہے ہے کرے۔ میری بھتی کھائے یعنی اگر میرا کہا نہ کرے تو مجھے مُردہ دیکھے +

میرا سلام ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ میں باز آیا + مجھے منظور نہیں۔ میں جاتا ہوں +

میرا کیا گیا۔ ہ۔ محاورہ:۔ میرا کیا نقصان ہوا۔ میرا کیا بگڑا ؎

عرضِ غماز پذیرا ہوئی حق میں میرے کیا گیا میرا گیا اُمکا ہی ایمان گیا + (احسان)

میرا (یا ہمارا) لہو پیئے۔ ا۔ ع۔ قسم سخت۔ مجھے قتل کرے۔ یعنی اگر اس کام کو نہ کرے یا کرے تو ہمیں کو کھائے۔ ہمارا مُردہ دیکھے۔ ہمیں کو نہ پائے۔ ہمارے خون کی قسم ؎

کہے ہے خنجرِ قاتل سے یہ گلو میرا کمی جو مجھ سے کرے تو پیئے لہو میرا (ذوق)

منت سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیئے گر پی نہ جائے جلد پیالہ شراب کا (محمد صادق خاں اختر)

اے نیش لو ہو پیئے میرا جو تو جھوٹ کہے کس سے یہ قاعدہ سیکھا ہے لہو پینے کا (میر)

فصادِ خوں فساد یہ ہے مجھ سے ان دنوں نشتر نہ تو لگائے تو میرا لہو پیئے (؟)

میرا ماتھا جبھی ٹھنکا تھا۔ ہ۔ محاورہ:۔ مجھے جب ہی اندیشہ ہوا تھا۔ میرے دل پر یہ بات سُنتے ہی کھٹکا گذرا تھا +

میراث۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ پونجی یا جائداد وغیرہ جو متوفی کی ملکیت سے اُسکے حقداروں کو ملے۔ ترکہ۔ حقِ وراثت۔ پچھوتی +

میراثی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ورثہ پانے والا۔ (۲) وہ شخص جسکے باپ دادا سے کوئی کام چلا آتا ہو۔ (۳) ڈوم ڈھاڑی۔ مطرب۔ مغنی۔ گویا +

میراثن۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ڈومنی۔ مطربہ +

میراں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ میر میراں کا مخفف (۱) سرداروں کا سردار۔ بزرگوں کا بزرگ۔ بہت بڑا بزرگ اور مقدس آدمی جیسے میراں شاہ عبداللہ۔ میراں صدر جہاں وغیرہ۔ (۲) ایک مشہور عامل کا نام جسکی قبر امروہے میں واقع اور اکثر جہلا اُسکی کرامات کے قائل و معتقد ہیں + تیغ سدّو (۳) حضرت خواجۂ بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب جنکا مزار پُر انوار اجمیر شریف میں واقع ہے۔ نیز خواجہ عبدالقادر محی الدین غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ جنکی گیارھویں مشہور ہے۔ بڑے پیر کا لقب +

میراں جی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ و نیز حضرت غوث الاعظم کا لقب (۲) وہ مہینا جسمیں حضرت غوث الاعظم کی بڑی بھاری نیاز ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کا مہینا + عورتوں کا چوتھا مہینہ ربیع الآخر۔ بارہ وفات کے بعد کا مہینا +

میراں جی کا چاند۔ ا۔ اسم مذکر:۔ عورتوں کا چوتھا مہینا۔ ربیع الآخر۔ بارہ وفات کے بعد کا مہینا جسمیں بڑے پیر کی نیاز ہوتی ہے +

میراں کا بکرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (عوام) شیخ سدو کا بکرا +

میراں کی کڑھائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (عوام) میراں کے نام کی نیاز جو پکوان پر دیجاتی ہے۔ شیخ سدو کی نیاز +

میراں گور برابر۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی جسقدر میراں کی قبر کھودی اُسیقدر اوپر سے مٹی پڑگئی۔ آمد خرچ برابر۔ جتنا آنا اُتنا ہی خرچ ہوجانا۔ لیکھا جوکھا برابر +

میرزا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ در اصل (امیرزا) (۱) امیر زادہ۔ سردار زادہ۔ رئیس زادہ ملک زادہ مُغل زادہ۔ (۲) شہزادوں، میرزادوں اور مُغلوں کا لقب +

(مرزا اسی لفظ کا مخفف ہے۔ ہندوستان میں یہ لفظ خاندانِ مُغلیہ کے شہزادوں عام مُغلوں بلکہ شاہی خاندان کے خانہ زادوں تک کے نام کا اوّل جُزو ہوا کرتا ہے جو ایک اعزازی لقب ہے اور بعض اسموں میں آخری جُزو بھی ہوتا ہے مگر وہاں اسکے معنی پیارا یا منظورِ نظر ہوا کرتے ہیں۔ جیسے احمد مرزا۔ عباس مرزا۔ سردار مرزا۔ سُلطان مرزا وغیرہ۔ مگر ایران میں خاص کر بادشاہوں بادشاہزادوں کی نسبت بطور القاب مُستعمل ہے۔ بعض مُحققوں کی رائے ہے کہ ایران میں بزرگ زادوں رئیس زادوں کے واسطے ہی نہیں بلکہ سادات کے حق میں بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ برخلاف آقا کہ اسکا اطلاق کسی صُورت میں سلاطین اور اُمرا پر جائز نہیں ہے گو ترکی زبان میں اسکے معنی بھی خداوند اور مالک ہی کے آتے ہیں جب سے ہندوستان میں نادر شاہ نے اقتدار حاصل کیا تب سے ہر ایک مُغل مرزا کے خطاب سے پکارا گیا۔ اور یہاں تک کہ دفترِ شاہی کی تحریروں کو بھی میرزائے دفتر لکھنے اور بولنے لگے) +

میرزا منش۔ ف۔ صفت:۔ شاہ زادوں کی سی خُو بُو والا۔ نازک۔ نازک مزاج نازک دماغ۔ شاہانہ مزاج کا آدمی۔ وہ شخص مُتکبر جسکے مزاج میں امیری کی بُو سمائی ہوئی ہو۔ ناک چڑھا۔ دماغ چوٹا۔ تنک مزاج (یہ لفظ طنزاً بولا جاتا ہے) +

میرزائی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شہزادگی۔ امیرزادگی۔ بُزرگی۔ شرافت۔ عالی خاندانی بُزرگ منشی۔ عالی منشی۔ نجابت۔ اُمرائی (۲) سرداری۔ امیری (۳) بوئے حکومت حاکمانہ مزاج + حاکمی + (۴) نازک مزاجی۔ بدمغزی۔ تکبر۔ نخوت۔ ناز۔ اغماز۔ گھمنڈ۔ اترانا ؎

اکڑ کب ناتوانی سے بجا ہے   تمہاری میرزائی ہوچکی بس + + (دلگیر)

(۵) نیم جامہ۔ نیم آستین۔ کُرتی۔ صدری۔ جاکٹ۔ واسکٹ۔ آدھی یا پُوری آستینوں کی کُرتی جو مرزا لوگوں کا ایجاد ہے +

میرو۔ س۔ اسم مذکر:۔ سُمیرو پہاڑ کا نام جو ہندوؤں کے عقیدہ کے مُوافق زمین کے بیچ میں واقع اور اکثر پرانے قصّوں داستانوں میں پایا جاتا ہے +

میرو۔ ہ۔ ضمیر مُضاف الیہ (گنوار) دیکھو (میرا) +

میرے۔ ہ۔ ضمیر مُضاف الیہ:۔ (۱) میرا کی جمع (۲) حرُوفِ مغیّرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت +

میرے بڑھاپے پر کرم کیجئے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی مُجھ ضعیف و ناتواں پر رحم کیجئے اور رنج و تکلیف نہ دیجئے۔ ستانے کی بجائے لُطف و مہربانی سے پیش آئیے

کہیں لگی لگاوٹ کو جوں ہی سُوجھی کڑنک جاکر   قریبی بارے اپنے بھی غلطہ کوئی دم کیجے
تو اُنگلی کاٹ کر دانتوں سے اور تیکھے پُھلا اپنے   لگا کہنے بس اب میرے بُڑھاپے پر کرم کیجے } (قطعہ انشا)

میرے پُوت کی لمبی لمبی باہنیں۔ ہ۔ کہاوت:۔ اپنی چیز سب کو قابلِ تعریف اور عمدہ معلُوم ہوتی ہے۔ اپنوں کی سب بڑائی کرتے ہیں +

میرے دونوں میٹھے۔ ہ۔ محاورۂ اطفال (ہمارا یہ بھی اچھا وہ بھی اچھا۔ نہ یہ دُوں نہ وہ دُوں۔ جب کوئی شخص دو چیزوں یا دو آدمیوں کو یکساں دوست رکھتا اور اُن میں سے کسی کی بھی جُدائی گوارا نہیں کرتا تو اُسکی نسبت بولتے ہیں +

(جب بچّوں کو آپسمیں جھگڑ کا موقع ملتا اور اُن کے پاس آم ہوتے ہیں تو ایک دُوسرے سے مانگتا ہے اگر اُسنے ایک آم دیا یہ چکھ کر کہتا ہے یہ تو کھٹّا ہے وہ اُسکو ایک اور دیدیتا ہے اُسوقت یہ کہتا ہے کہ ہمارے تو دونوں میٹھے ہیں ہم نے تو دھوکا دیا تھا) +

میرے ذمّے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ میرے سر + میں جانُوں + مُجھ میں آیا +

میرے سامنے آسکتے ہیں؟۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی کیا تاب و طاقت اور کیا مجال ہے جو میرے مُقابل اور رُوکش ہوسکیں ؎

مُجھ سے اغیار کوئی آنکھ ملاسکتے ہیں   مُنہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں (انشا)

میرے لالا کی اُلٹی ریت۔ ساون ماس اُٹھا دیں بھیت۔ ہ۔ کہاوت:۔ بے وقت کام کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں یعنی ہمارے صاحبزادے کی سب ہی باتیں الٹی ہیں [illegible]

میرے مُنہ سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ جو میرے سبب سے۔ میرے باعث سے + میری طُفیل سے۔ میری خاطر سے +

میرے ہے سو راجا کے نہیں اور راجا میرا منگتا۔ ہ۔ کہاوت:۔ (عو) شیخی خورے اور لاف زن کی نسبت بولتے ہیں +

میرے ہی سے آگ لائی نام رکھا بیَسندر۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی اپنی ہی بات کا اور محرمِ اسرار سے جھُوٹ بولنا اور پردہ کرنا۔ جس سے لینا اُسی کے آگے شیخی بگھارنا۔ ایک ہی قسم کی چیز کا مالک ہوکر اُسے ترجیح دینا۔ جب کوئی شخص کسی سے استفادہ کرے اور اُسکو اپنے نام سے ظاہر کرے تو اُسکی نسبت وہ شخص جس سے استفادہ کیا ہے یہ مثل کہتا ہے جیسے ہمارے ماہواری رسالوں یا شائع شدہ جلدوں سے لُغت تو محاورے چُنکر اُس کا نام محاورات کا خزانہ رکھ لیا کسی سے ہو بہو لُغات و محاورے

لے کر اپنے نام پر نام کر دیا۔ کسی نے اُسکے اشعار چھنکر اور وہیں سے معنی لیکر حاشیہ پر چڑھا اُسکا نام اشعار مُحاورات اُعدہ کہ لیا اور بالحنت خاصہ دہوئے دو ہمہ شیوہ اف یا مُصنف بنگئے۔ گو نقل ہیں بھی نا و حقیقت سے ٹھوکریں کھائیں مگر ایسے تو بیسیدھے کر لیے ہیں ہم اُنکی نسبت یہی کہا کرتے ہیں

معروف ترے حق میں بُرا ہے یہ کام رنگیں کو شاعروں میں مت دے الزام
شاگرد تو اُسکا ہے غرض یہ سچ ہے میری ہی آگ کا بھسندر ہے نام

(عوام اسکو بھسندر بھی بولتے ہیں مگر صحیح سنسکرت زبان میں वैश्वानर بیشنر ہے جسکے لغوی معنی اگنی دیوتا یعنی آتش مُقدّس ہیں) +

میری۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سب پر سبقت لیجانے والا جیسے پہلے مارے سو میری (۲) مکتب میں سب سے پہلے آنے والے لڑکے کو میری اُسکے بعد آنیوالے کو ڈُلی کہتے ہیں اور نیز جو امتحان میں اپنے ہمسروں سے اوّل رہے وہ بھی میری کہلاتا ہے اور اُس سے دُوسرے درجہ پر یعنی جو دوم رہے وہ ڈُلی۔ سب سے بعد آنے والا یا بُرا امتحان دینے والا پھسڈّی کے نام سے پکارا جاتا ہے +

میری۔ ہ۔ میرا کی تانیث:۔ (۱) از آنِ من۔ میری ملکیت ہے (۲) ضمیر واحد متکلم +

میری آنکھوں سے دیکھو۔ ہ۔ محاورہ:۔ عو۔ یہ فقرہ طنزاً اُس وقت زبان پر آتا ہے جب ایک چیز بُری ہو مگر کہنے پر بھی دُوسرا شخص اُسکی بُرائی نہ دیکھ سکے تو کہتے ہیں کہ خدا نے تمکو تو یہ بینائی نہیں دی ہماری بینائی سے کام لیکر اسکے عیب وصواب کو دیکھو یا جب کوئی چیز سامنے موجود ہو اور دُوسرا اُسے نہ دیکھ سکے تو اُسوقت بھی یہ فقرہ زبان پر آتا ہے جیسے میرے دوپٹے کا کھوج اکھو دیا۔ ذرا میری آنکھوں سے دیکھو اپنے جی میں قائل ہو۔ ایسا ہی مصالح ٹانکا کرتے ہیں (نگم سہیلی)

میری پیزار سے۔ ا۔ مُحاورۂ عو:۔ (دیکھو میری جُوتی سے) +

میری جان گئی۔ ا۔ مُحاورہ:۔ میں مری۔ میری زندگی چلی۔ میری جان پر آن بنی۔ میرا دم نکلا۔ مجھے نہایت تکلیف ہے۔ تکلیف کے مارے قریب بہلاکت ہُوں ؎

پہلے تو خبر نہ بات مری مان گئی پھر جو چھیڑا تو کہا ہائے مری جان گئی (طالب)

میری جُوتی سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ میری بلا سے۔ مجھے کچھ غرض نہیں کیا پروا ہے +

میری جُوتی میرے ہی سر۔ مُحاورہ:۔ ہمارا ہی کھائے اور ہمیں پر غُرّائے + ہمارا روپیہ ہمیں پر اُٹھائے اور اپنا نام چاہے + ہماری چیز ہمارے ہی ذمہ +

میری طرف بھی دیکھنا۔ ا۔ مُحاورہ:۔ میرا بھی خیال رکھنا۔ میرا بھی پاس و لحاظ کرنا۔ میری خاطر بھی کرنا مجھ پر بھی نظرِ عنایت و توجہ رکھنا ؎

غیروں پہ کُھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا میری طرف بھی غمزۂ غماز دیکھنا (مومن)

میڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہل جُتے ہوئے کھیتوں کی زمین کے برابر کرنے کا پٹرا سُہاگا پٹیلا

اصل میں یہ ایک پُرکار لکڑی کا تختہ ہوتا ہے جسے ہل چلانے ڈھیلے توڑ لینے کے بعد کھیت کی زمین ہموار کرنے کی غرض سے کھیت میں پھیرتے اور بیلوں کو جوت کر اُسپر کھڑے ہو جاتے ہیں +

میڑا پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ میڑے کے ذریعہ سے کھیت کی زمین ہموار کرنا +

میز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کھانا کھانے یا کتابیں وغیرہ رکھنے کا تخت۔ وہ تختہ جسکے نیچے اُونچے اُونچے پائے یا ڈنڈے لگے ہوئے ہوں۔ فارسی میں اُسے کُرسی بھی کہتے ہیں۔ ٹیبل۔ چوکھنے دار تختہ۔ (۲) ضیافت کرنے والا۔ دعوت کرنے والا۔ مہمان بُلانے والا +

میزبان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ضیافت کرنے والا۔ دعوت کرنے والا۔ مہمان بُلانے والا صاحبِ خانہ جو ضیافت کرے۔ مہماندار۔ مہمان نواز۔ نیوتک + ؎

گر مرے ہاتھ تری بزم کا ساماں ہوتا میزباں میں کبھی ہوتا کبھی مہماں ہوتا (داغ)

جب آیا عشق دل میں کیونکر نہ دُوں دل و جاں مہماں کی شرطِ دعوت ہے فرض میزباں پر (عاشق)

میزبانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ضیافت۔ دعوت۔ مہمانی۔ مہمان نوازی۔ مہمانداری + مُسافر پروری مہمان کی خدمت گُزاری +

میز پر کھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بجائے دسترخوان کے میز بچھا کر اُس پر کھانا۔ اہلِ یورپ کے طریقہ پر کھانا +

میز کا مکھن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (خدمتگار) وہ عُمدہ مکھن جو صاحب لوگوں کو میز پر کھانے کے وقت دیا جاتا ہے +

میز کے چاول۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ عُمدہ چاول۔ میز پر دینے کے قابل چاول +

میز لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ میز چننا۔ میز پر کھانا رکھنا۔ میز کو کھانے سے سجانا میز پر چُھری کانٹا۔ چمچے وغیرہ رکھنا +

میزان۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ترازو۔ تکڑی۔ تُلا ؎

موزوں کہاں تیری طبیعت ہے اے قمر تُل بیٹھنے کو چاہیئے میزان حساب کی (اسیر)

(۲) آسمان کے ساتویں بُرج کا نام جسے ہندی میں تُلا راس کہتے ہیں (۳) جمع۔ جوڑ۔ مجمُوعہ۔ ٹوٹل +

میزان پٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (بقال) (۱) مُوافقت کرنا۔ مُعاملہ بنا۔ (۲) سودا ہونا۔ سودا بنا۔ بھاؤ پٹنا۔ جُگت ملنا۔ جُگت کھانا۔ (۳) مُتحد الرّاے ہونا۔ پلول ملنا + راے ملنا +

میزان دینا یا لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ جوڑنا۔ جمع کرنا۔ جوڑ لگانا +

میزان کُل۔ ف۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ تمام رقمیں یا عددوں کا مجمُوعہ۔ بڑا جوڑ +

میزان ملنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مُوافقت آنا۔ رائے ملنا۔ پلول ملنا جُگت ملنا۔

میس

اتفاقِ رائے ہونا۔ مرضی ملنا ؎

نگاہوں میں وہ تُل جائیگی جتنی ہمکو اُلفت ہے　　اگر میزاں ہی اُنسے تو پُورا امتحاں ہوگا (مرزا صابر)

مُیَسَّر ع۔ صفت:۔ (۱) آسان کیا گیا۔ وہ شے جو آسانی سے ہاتھ لگ جائے (۲) دستیاب۔ مُمکن الحصُول۔ حاصل۔ یافتنی۔ (۳) حاضر۔ موجُود +

مُیسّر ہونا ۔ فعل لازم:۔ دستیاب ہونا۔ بہم پہنچنا۔ ہاتھ لگنا۔ حاصل ہونا۔ جُڑنا۔ ملنا۔ پانا ؎

اُسنے دن کو دھوپ پڑی شبکو چاندنی　　دو چادروں کا ہم کو میسّر کفن ہوا + (مشاغل)

میسّر جو نہو صہبا پئینگے خُونِ دل اپنا　　یہ ہمنے تاک رکھی ہے مئے انگور سینے میں (زکی)

مَیسَرَہ ع۔ اسم مؤنث:۔ بائیں طرف + بائیں بازُو کی فوج۔ وہ فوج جو لڑائی کے وقت بادشاہ یا سپہ سالار کے دستِ چپ پر ہو۔ میمنہ کا نقیض +

میش ۔ ف س۔ اسم مؤنث:۔ (سنسکرت میکھ मेष) گوسفند۔ بھیڑ۔ بھیڑی۔ مینڈھا۔ سایا۔ کھاڈُو۔ حمل (۲)۔ س مہش महिष بھینس۔ گاؤمیش + بکیشم

میش چشم ۔ ف۔ صفت:۔ بھیڑ کی سی آنکھوں والا + نیچی نظروں والا۔ شرمائُو۔ لجالُو +

میشا ۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ بھیڑ یا بکری کے بچے کا ملائم چمڑا +

مِیعاد ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وعدہ کا وقت۔ وقتِ مُعاہدہ۔ (۲) وقتِ مُقرّرہ۔ ایامِ مُقرّرہ۔ مُدّت۔ مہتی۔ وقتِ مُعیّنہ ؎

گر نہیں کٹتی شبِ یلدائے غم خنجر تو ہے　　کاٹنا مُشکل نہیں اِس قید کی میعاد کا (ظہیر)

(۳۔ پُورب) زمانۂ قید۔ مجازاً قید۔ ایامِ اسارت +

میعاد بڑھانا ۔ ۱۔ فعل لازم:۔ (۱) وقت یا مُہلت زیادہ کرنا۔ وقتِ معہُود کو وُسعت دینا۔ (۲) قید زیادہ کرنا۔ قید بڑھانا +

میعاد بولنا ۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ (پُورب) قید کرنا۔ قید کی تعداد مقرر کرنا۔ قید کا حکم لگانا

میعاد تمام ہونا ۔ ۱۔ فعل لازم:۔ وقتِ مُقرّرہ کا خاتمہ ہونا۔ وقتِ معہُود پُورا ہونا +

میعاد کاٹنا ۔ ۱۔ فعل لازم:۔ قید بُھگتنا۔ جیلخانہ کاٹنا +

میعاد گُزرنا ۔ ۱۔ فعل لازم:۔ مدّتِ معہُودہ کا گُزرنا۔ میعاد پُوری ہونا۔ مُہلت تمام ہونا۔ مدّت مُنقضی ہونا ؎

جو ٹھیرے ہیں بوسے عنایت کرو　　کہ میعاد گُزری ہے تنخواہ کی + (ظہیر)

میعادِ مُقرّرہ ع۔ اسم مؤنث:۔ محدُود زمانہ۔ وقتِ محدُود۔ زمانۂ معہُود۔ معمُولی وقت

میعادی ۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) قیدی۔ بندھوا۔ کاٹھ کھایا ہوا۔ سزایاب +

میعادی ہُنڈی ۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ وہ ہُنڈی جسمیں میتی پڑی ہوئی ہو۔ درشنی کی ہُنڈی کی

میغ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ سنسکرت میگھ۔ ابرِ سیاہ۔ کالی گھٹا + بادل۔ گھن۔ گھٹا +

میگ

مِیقات ع۔ اسم مذکر:۔ وقت۔ ہنگامِ کار۔ کسی کام کا وقت + وعدہ گاہ + وہ مقام جہاں سے مکّے جانیوالے حج کا احرام باندھے۔ اسطرح کے پانچ مقام مقرر ہیں جن میں سے اہلِ ہند اور اہلِ یمن کا مقامِ احرام یعنی میقات مقام یلملم ہے اور باقی چار مقام یہ ہیں ذوالحلیفہ۔ ذاتِ عرق۔ جُحفہ۔ قرن +

مَیکا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ عورت کی ماں کا گھر۔ پیہر۔ نیہر۔ عورت کے باپ کا گھر +

میکا بسانا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ عورت۔ عورت کا سُسرال کو چھوڑ کر ماں باپ کے گھر جا رہنا۔ ماں کے گھر رہنا اختیار کر لینا +

میکائیل ع۔ اسم مذکر:۔ چار بڑے فرشتوں میں سے اُس فرشتہ کا نام جو خلق کی رزق رسانی پر مقرر ہے

میکے والیاں ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ پیہر والیاں۔ دُلہن کے رشتہ کی عورتیں وہ مسمد صنیں جو دُلہن کی طرف سے آئیں +

میکھ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) مینڈھا۔ قُوچ۔ بھیڑ۔ اسبرہ۔ میش نر۔ (۲) آسمان کے ایک بُرج کا نام جو اوّل آسمان پر واقع ہے چُونکہ یہ بُرج اپنے ستاروں کی ہیئت سے مینڈھے کی صُورت سے مُشابہ ہے اِس لئے یہ نام رکھا گیا۔ اِسکا سر مغرب کی طرف دُم جانب شرق ہے۔ پُشت بسمتِ شمال۔ پاؤں بطرفِ جنُوب اور اپنی پُشت کی طرف مُڑا ہوا ہے جس روز آفتاب اس بُرج میں آتا ہے وُہی روز نوروز کہلاتا ہے۔ چنانچہ شرفِ آفتاب اِسی بُرج میں ہوتا ہے۔ ایران میں موسمِ بہار کا آغاز اور ہندوستان میں اخیر انہیں دنوں دیکھا جاتا ہے۔ مارچ کا مہینا اسی بُرج سے مُتعلق ہے +

میگھڈَمبر ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دراصل (میگھ امبر) (۱) ایک قسم کی رتھ نما شاہانہ عماری کا نام جو ہاتھی کے اُوپر رکھی جاتی اور اُسکی دو بُرجیاں آگے پیچھے ہوتی ہیں جسمیں بادشاہ یا راجہ بیٹھتا ہے جلوس میں اُسکی نہایت زیب ہوتی ہے ؎

کہتا یہ کوئی گھوڑا ہے نامدار خاں کا　　یہ پالکی یہ ہاتھی ہے ذوالفقار خاں کا
آیا قدم اجل کے جب تیس مار خاں کا　　خر بھی کہیں نہ دیکھا پھر شہسوار خاں کا
جھپان میگھڈمبر و رپہ ہوا تو پھر کیا　　} بند نظیر

(۲) ایک قسم کا بہت اُونچا خیمہ۔ دَل بادَل

میگزین ۔ انگلش۔ (Magazine) اسم مذکر:۔ (عربی مخزن سے یہ لفظ بگاڑا گیا) (۱) خزانہ۔ مخزن۔ گنجینہ۔ گودام + بارُود خانہ + سلح خانہ (۲) وہ مُتفرق مضامین کا رسالہ جو معمُولی تاریخ پر نکلتا ہے + مخزن العلُوم +

میگھ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) ابر۔ بادل۔ بدلی۔ گھٹا۔ میغ (۲) مینہ۔ بارش۔ برکھا۔ باراں (۳) ایک راگنی کا نام (۴) ہندی چوتھے راگ کا نام جو ساون بھادوں مطابق جولائی اگست میں گایا جاتا ہے +

میگھ ڈمبر ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (میگھ ڈمبر) +

میگھ راج یا میگھ پتی ۔ س ۔ اسم مذکر:۔ اِندر دیوتا ۔ گرجنے والا دیوتا ۔ بادلوں کا مالک دیوتا ۔ مینہ برسانے والا دیوتا + رعد ۔ وہ فرشتہ جو ابر و باراں پر حاکم ہے گرج اُسکی آواز اور بجلی اُسکا کوڑا ہے +

میگھ راگ ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہندی چوتھا راگ جو ساون بھادوں میں گایا جاتا ہے ۔

یہ جلتی ہے کس نے پھیلا دی آگ پانی پر ۔ کہ جل کے گر پڑے خود میگھ راگ پانی پر (انشا)

میگھ ناد ۔ س ۔ اسم مذکر (۱) کڑکیلی آواز والا ۔ رعد کی سی گرج والا (۲) راون کا بیٹا ۔ اندرجیت (۳) کڑک ۔ رعد ۔ گرج +

میگھا گھام ۔ ہ ۔ اسم مؤنث:۔ ابر کی گرمی ۔ اُمس ۔ گھمس ۔ وہ حبس جو ابر کے سبب سے ہوجاتا ہے ۔ بادل کی گرمی +

مَیل ۔ ع ۔ اسم مذکر:۔ (۱) خمیدگی ۔ جھکاؤ ۔ رُجحان ۔ رغبت ۔ میلان ۔ توجّہ ۔ التفات رُجوع ۔ خواہش (۲) طرفداری ۔ جانب داری ۔ پچ ۔ رعایت ۔ پاسداری +

مَیلِ خاطر ۔ ع ۔ اسم مذکر:۔ رُجحانِ طبع ۔ میلانِ طبع ۔ توجّہِ خاطر ۔ رغبتِ دل ۔ التفات +

مَیل ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ (۱) چرک ۔ کیچ ۔ کیچڑ ۔ کدُورت + گاد + زنگ ۔ مورچہ ۔ جرم + کان یا ناخن یا بدن کا چرک + چیکٹ ۔ فضلہ ۔ چیپڑ ۔ جیسے آنکھ میں میل ہے اور اسمیں میل نہیں (۲) ایک کلمہ ہے جس سے فیلبان ہاتھی کو چلاتے ہیں ۔ جسطرح ہاتھی کے اُٹھانے کو دھت دھت کہتے ہیں اسیطرح چلانے کو میل میل کہتے ہیں +

میل چھانٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی:۔ میل دُور کرنا ۔ دھو کر صاف کرنا ۔ نکھارنا ۔ اُجلا کرنا ۔ اُجلا کرنا ۔ دھوپ دار کرنا +

مَیل چھٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم:۔ چرک دُور ہونا ۔ میل صاف ہونا ۔ نکھرنا ۔ ع

یار مشکیں خط کا اتنی بات میں سارا ہے وصف ۔ گیسوؤں کا میل چھٹکر عنبرِ اشہب بنے (رشک)

مَیل خورا ۔ ف ۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ رنگ جو کم میلا ہو ۔ میل کو چھپا لینے والا رنگ جیسے سیاہ ۔ کرنجوی ۔ خاکستری ۔ خاکی رنگ ۔ عربی میں اُسکو اَدکَن ۔ فارسی میں چرک تاب چرک بردار کہتے ہیں (۲) وہ کپڑا جو کام کرتے کرتے میلا ہو گیا ہو وہ کپڑا جو نیچے پہنا جائے جیسے کُرتہ ۔ قمیص وغیرہ + (۳) زین کا نمدہ ۔ عرق گیر (۴ ۔ پہاڑ) صابُون ۔ سابن ۔ کپڑے صاف کرنیکا مصالح (۵) اُترن پُترن ۔ پہنا ہوا کپڑا +

میل کا بیل ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ بات کا بتنگڑ ۔ پر کا کاگ ۔ چھوٹی بات کو بڑا کر دینا +

میل کا بیل بنانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی:۔ بات بڑھانا ۔ بات کا بتنگڑ کرنا ۔ پر کا کاگ بنانا ۔ بال کا کمبل بنانا +

میل کاٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی:۔ صاف کرنا ۔ میل دُور کرنا ۔ نرمل کرنا ۔ اُجلا کرنا ۔ چرک سے پاک کرنا ۔ نکھارنا +

مَیل لانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی:۔ رنج لانا ۔ کدُورت لانا ۔ غمگین اور اُداس ہونا ۔ شکستہ رہونا ۔ جیسے طبیعت پر میل نہ لاؤ +

مَیل نہ آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم:۔ ناگوار نہ گزرنا ۔ دُوبھر نہ ہونا ۔ بُرا نہ معلوم دینا ۔ (یہ محاورہ دل یا آنکھ کے ساتھ آتا ہے) ع

جی پہ غم میں کہ آیا دم اپنا آنکھوں میں ۔ اور آپ میل ہماری نہ آنکھ پر آیا + (حیا)

مِیل ۔ ع ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سلائی + سُرمہ لگانے کی سلائی + سینک ۔ سلاخ (۲) منار جو کوس کی علامت ہے ۔ وہ پتھر جو فرسنگ یا کوس کے فاصلہ پر کھڑا کر دیتے ہیں + ستُون ۔ تھم ۔ کھم ۔ سلاٹھ ۔ (۳ ۔ انگلش ۔ ۱۷۶۰ گز کا فاصلہ ۔ پون کوس کا ایک میل ہوتا ہے مگر سابقہ میل کی مقدار چار ہزار گز یا چار ہزار قدم کا فاصلہ تھا (۴) بُرجوں کے اُوپر کی کیل + مُطلق کیل + کلس +

میل ۔ انگلش (Mail) اسم مؤنث (میم کسور یائے مجہول) (۱) ڈاک + ڈاک کا تھیلا + خطوط ۔ اور چٹھیوں کا تھیلا جو ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجا جائے (۲) ہرکارہ ۔ ڈاک گاڑی +

میل ٹرین ۔ انگلش (Mail train) اسم مؤنث:۔ ڈاک گاڑی ۔ وہ گاڑی جسمیں خطوط روانہ ہوں ۔ وہ ریل جسمیں خطوط آتے جاتے ہیں +

میل گارڈ ۔ انگلش (Mail guard) اسم مذکر:۔ ڈاک کا محافظ +

میل ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ (میم کسور و یائے مجہول) (۱) آمیزش موہُوم بالمرُوم ۔ ملاپ ۔ اتحاد ۔ دوستی ۔ اختلاط ۔ مُخالطت ۔ میل جول ۔ میل ملاپ ۔ راہ و رسم ۔ ربط ضبط ۔ پیار اخلاص باہمی ارتباط +

ملایا خُوں کو اشکوں میں عشق نے میرے ۔ الٰہی آگ کا پانی سے کیونکہ میل دیا + (ظفر)

(۲) رشتہ ۔ قرابت ۔ سمبندھ ۔ رشتہ داری ۔ ناتہ ۔ (۳) مُناسبت ۔ نسبت مُشابہت ۔ مُطابقت ۔ تعلق (۴) جوڑ + ہمسری ۔ ہمتائی ۔ ہم جنسی ۔ جوٹ جوگ ۔ (۵) رلاؤ ۔ ملاؤ ۔ آمیزش ۔ غش ۔ ملونی + کم قیمت چیز کا بیش قیمت چیز میں جیسے تانبے کا سونے میں سیسے کا چاندی میں ملاؤ ع

دل ہمارا اسقدر سوزش طلب پروانہ ہے ۔ شمع سے بھاگے جو اسمیں میل ہو کافور کا (ناسخ)

اک نگاہِ گرم میں یوں اُڑ گیا رنگِ شباب ۔ تیری شمع حُسن میں کچھ میل تھا کافور کا (مرزا ارشد)

(۶) وصل ۔ پیوستگی ۔ اتصال ۔ (۷) ساتھ ۔ سنگت ۔ سنجوگ ۔ مُوافقت (۸) جُفت ۔ جُفتی ۔ تاؤ ۔ جیسے گھوڑے اور گدھے کے میل سے خچر ہوتا ہے ۔ (۹) صنف ۔ قسم ۔ جنس ۔ قماش ۔ نوع ۔ بھانت ۔ ذات ۔ رقم ۔ فیشن ۔ جیسے یہ میل ہمارے پاس نہیں ہے ۔ دُکان میں سب میل ہونا چاہیے +

میل جول ۔ ہ ۔ اسم مذکر:۔ ملنا جُلنا ۔ ربط و ضبط ۔ راہ و رسم ۔ پیار اخلاص

میل ملاپ۔ اتحاد۔ اختلاط۔ ارتباط +

میل رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ملاپ رکھنا۔ پیار اخلاص رکھنا۔ راہ و رسم رکھنا +

میل کا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اپنے جنس یا صنف کا۔ اپنے ڈھنگ کا۔ ہم رنگ + سنگت کا۔ ہم صحبت صحبت کا (۲) قسم کا ملتا ہوا۔ تم کا جیسے اس میل کا ہے +

میل کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ملانا۔ ملونی کرنا۔ آمیزش کرنا۔ ملاؤ کرنا۔ (۲) ربط پیدا کرنا۔ ارتباط بڑھانا۔ اخلاص کرنا۔ ملاپ کرنا +

میل کھانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مناسب ہونا۔ موافق ہونا۔ موزوں ہونا۔ ملنا۔ یکساں ہونا۔ مطابق ہونا۔ جیسے یہ چیز اس سے میل کھا گئی مگر دوسری چیز میل نہیں کھاتی +

میل ملاپ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (میل جول) +

میلا۔ اسم مذکر:۔ (۱) مجمع عام۔ ازدحام۔ انبوہ۔ ہجوم۔ خصوصاً کسی مقام خاص پر ہر قسم کے لوگوں کا باہم ملکر اکٹھا ہونا۔ جیسے جیتے جی کا میلا ہے۔ من کے کا میلا چت ملے کا چیلا ؎

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے ۔ یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے (بحر)

گیا میں اسکی مجلس میں تو وہ دربان سے بولا ۔ یہ مجلس ہے کہ میلا جو چلا آتا ہے ہر کوئی (مصحفی)

یہ جگ درشن کا میلا ہے سب جھوٹا ہے جھمیلا ہے + (۲) سیر۔ تماشا جیسے ایک اکیلا دو کا میلا + میلے کے ہار ہیں شوقین البیلے کو ہن لے چلا جا فرنگی محل کے میلے کو (۳) فقرا کا جلسہ۔ فقیروں کی پنچایت + (بکسر میم و یائے مجہول) +

میلا ٹھیلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ باہم ہر دو مترادف۔ سیر تماشا + بھیڑ بھاڑ ؎

لوگ بد وضع کہیں گے تم کو ۔ میلے ٹھیلے کبھی نہ جایا کرو + (رند)

میلا جڑنا یا لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی خاص مقام پر بہت سے آدمیوں کا بطریق سیر و تماشا جمع ہونا + ٹھٹ لگنا۔ بھیڑ لگنا۔ انبوہ ہونا۔ جمع ہونا +

میلا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) میلے میں جانا۔ سیر و تماشے کو جانا +

میلا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) میلا لگنا۔ جمع ہونا (۲) دوکاندار) میلے میں بکری ہونا۔ خوب خرید و فروخت ہونا +

مَیلا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) اُجلا کا نقیض۔ چرک آلودہ۔ چکٹ۔ مکدر۔ غبار آلودہ۔ گدلا۔ خاک دھول میں بھرا ہوا۔ دھندلا + زنگ خوردہ۔ زنگ آلودہ۔ مورچہ لگا ہوا۔ بے آب + نا صاف ؎

لاابالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے ۔ نیچے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے + (مصحفی)

کپڑے پہنے ہوئے سہتا ہوں میں اکثر میلے ۔ پر کسی سے نہیں ہوتے مرے تیور میلے (م)

(۲) نجس۔ ناپاک۔ پلید۔ غلیظ (۳) سفلہ۔ کمینہ۔ رذیل (۴۔ اسم مذکر) چور کرنا

اُٹھائی گیرا + جواری۔ قمار باز۔ (۵) مفلس۔ کوڑھی + زانی (۶) بد وضع۔ بدچلن۔ آوباش (۷) بول و براز۔ فضلہ۔ گوہ۔ (۸) گنہگار۔ عاصی۔ خطاکار۔ آلودہ گناہ۔ فاسق۔ فاجر۔ آلودہ دامن۔ ملوث + (مجازاً یہ معنی ہیں) +

خلعت خاک میں عالم ہے جو یکرنگی کا ۔ واں نظر آتے ہیں درویش و تونگر میلے (مصحفی)

(۹) کوڑا۔ کرکٹ + گھورا +

مَیلاپن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کدورت۔ چکٹ پن۔ آلودگی۔ نجاست۔ غلاظت +

مَیلا سر۔ ہ۔ صفت:۔ (عو) حائض + ایام ممول +

مَیلا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) گدلا کرنا + غبار آلود کرنا۔ چرک آلود کرنا۔ آب و تاب میں فرق لانا۔ روپ او رجلا نہ رکھنا۔ بے آب کرنا ؎

مَن کی صورت جو یہی ہے تو کرے گی ہیشک ۔ تیرے رخسار تری زلف معنبر میلے (مصحفی)

(۲) پیخانہ پھرنا۔ براز کرنا۔ (۳) گندہ کرنا۔ غلیظ کرنا +

مَیلا کچیلا۔ ہ۔ صفت:۔ بے آب و تاب۔ بدروپ۔ گرد آلودہ۔ چرک آلودہ +

مَیلا ہو جانا یا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ غبار آلود ہو جانا۔ چکٹ ہو جانا۔ گوہ ہو جانا۔ غلیظ ہو جانا + بے آب ہو جانا۔ بدروپ ہو جانا۔ چکٹ جانا۔ مکدر ہو جانا۔ گدلا ہو جانا۔ جیسے پانی میلا ہو جانا ؎

میں مکدر جو کبھی مسجد جامع میں گیا ۔ میرے پرچھائیں سے ہو جائینگے پتھر میلے
آب شوریٔ اشک کا آنکھیں بھی مری دو ٹیں ۔ انکی نتھ کے جو کبھی ہو گئے گوہر میلے } (مصحفی)

سونا ہو تو کس دھڑوں موتی دھڑوں پڑے ۔ بالا ساجبنا کِت دھڑوں نت اٹھ میلا ہوئے (دوہا)

(۲) افسردہ ہونا۔ مرجھانا۔ پژمردہ ہونا۔ دل کے ساتھ اس معنی میں آتا ہے جیسے دل میلا ہونا +

مَیل مَیل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھی کے چلانے کا کلمہ۔ جس طرح دھت دھت ہٹانے کا کلمہ ہے اسیطرح مَیل مَیل چلانے +

میلاد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وقت ولادت۔ پیدا ہونے کا زمانہ۔ (۲۔ ف) ایک شہر اور وہاں کے پہلوان کا نام جو گرگین کا بیٹا اور کیکاؤس کا مصاحب تھا +

میلان۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رجحان۔ جھکاؤ۔ توجہ۔ رجوع۔ التفات۔ خواہش۔ میل طبع۔ رغبت۔ محبت +

میلنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عوام) (۱) ڈالنا۔ دخل کرنا۔ باٹنا۔ دخول کرنا۔ ٹھونسنا (۲) ملانا۔ شامل کرنا (بکسر میم کشور و یائے مجہول) +

میلی۔ ہ۔ صفت:۔ (عوام) میل کا۔ ہمجنس۔ شریک حال۔ ہمرنگ۔ ہم صحبت۔ ساتھی۔ سنگت کا۔ صحبت کا +

مَیلے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) مَیلا کی جمع جیسے میلے کپڑے (۲) حروف مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

میلے سر سے ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) حیض سے ہونا۔ ایام سے ہونا۔ کپڑوں سے ہونا +

میم

ہُوں نیلے سرے سو مجھے دیوا دیجیو ے مہنگ میں شامل اے پیا ہونا ضرور کر (رحمت)
بدنگین کے شعر میں مشتری بیان ہے گو خفش کے باعث پھوڑ تہی کی گئی) +

میلے کا بھلائی خوشامد - ۱ - محاورہ - معنوں یکساں ہیں - جیسا بہ ویسا وہ - دونوں برابر ہیں جیسا و گندہ ویسا ہی یہ غلیظ - دونوں نجس الاصل ہیں +

میم - ع - اسم مذکر :- (۱) عربی کا چوبیسواں - فارسی کا اٹھائیسواں - ہندی کا چھپنواں اُردو کا اکتیسواں حرف جسکی تشریح حرف م میں لکھی گئی ہے -
معانی قل ہو اللہ احد کے ہیں عیاں ناسخ ہمارے قافیہ رکھا ہے جنے میم احد کا (ناسخ)
(۲) تشبیہاً دہن معشوق (۳) کنواں - چاہ - (۴) شراب خالص +

میم - ا - اسم مؤنث :- صحیح انگلش (Madam) میڈم - بیگم خانم - خاتون بی بی

میمانسا - س - اسم مذکر :- (۱) مان بچارنا - (۲) چھٹے درشنوں میں کا ایک درشن سدھانت - بچار - ہندی فلسفہ کے چھٹے شاستروں میں سے ایک شاستر کا نام جو دو حصوں میں منقسم ہے - پہلا حصہ پور و میمانسا مؤلفہ جیمنی منی - دوسرا حصہ اُتر میمانسا مصنفہ ویاس منی جسے ویدانت بھی کہتے ہیں اُتر میمانسا کا حال ویدانت کے لفظ میں دیکھو - پور و میمانسا کا حال یہ ہے کہ اسکا جاننا سب شاستروں پر مقدم ہے کیونکہ دنیاداروں اور صاحب تعلق لوگوں کا عمل اسی پر ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ ہے سو عمل ہی ہے اسکے سوا سب ہیچ ہے - جبتک کھیت والا نہ جوتے بوئیگا کھیت سے کیا خاک لیگا جسنے جو کچھ بویا ہے وہی اُٹھائیگا مفلسی - دولت نیکی بدی بہشت دوزخ یہ سب اعمال کا نتیجہ ہے +

میمانسک - س - اسم مذکر :- میمانسا کی فلسفی کے پیرو - فلسفۂ میمانسا کو ماننے والے +

میمنا - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) بکری کا بچہ - حلوان - بزغالہ +

مَیمَنَت - ع - اسم مؤنث :- سعادت - برکت - کامیابی - طالع وری - اقبالمندی فلاح - بختیاری - بہرہ مندی - سرسبزی - فیروزمندی - عروج - بہبود - بھاگوانی + فرخندگی - مبارکی + خوشی - آسودہ حالی - کامرانی +

مَیمَنَہ - ع - اسم مذکر :- فوج کا وہ حصہ جو لڑائی کے بادشاہ یا سپہ سالار کے دائیں ہاتھ پر ہو - دائیں بازو کی فوج +

مَیمُون - ع - صفت :- (۱) خجستہ - مبارک - بہرہ مند - کامیاب - اقبالمند - مقصدور - نیک بخت - مسعود - محمود - بختاور - بھاگوان - خوش نصیب - سرسبز
(۲) - ف - اسم مذکر :- بوزنہ - بندر - لنگور +

میں - ہ - حرف جر و ظرف :- (۱) بیچ - درمیان - اندر - بھیتر - فی - (۲) بکری کی آواز +

مین

میں - ہ - ضمیر متکلم :- (۱) بذات خاص - وہ کلمہ جس سے اپنے نفس پر اطلاق کیا جاتا ہے - خود - من - آپ - جیسے میں کڑوں تیری بھلائی تو کرے میری آنکھوں میں سلائی (۲) بکری کی آواز جیسے میں کے گلے پر چھری +

میں بھروں سرکار کے تیر برے سقہ - ا - کہاوت :- جو شخص اوروں کا کام تو کرتا پھرے مگر اپنا کام اوروں پر ڈالے اُسکی نسبت بولتے ہیں +

میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے پریا پانی - ا - کہاوت :- کاہلوں اور حیلہ حوالہ کرنیوالوں کی نسبت بولتے ہیں - کام چور بہانہ ڈھونڈھتا ہے +

میں کون تو کون - ا - محاورہ :- تجھے مجھ سے کیا علاقہ - میرا تیرا کیا واسطہ +

میں تیرا گنڈا بناؤ نگا - ا - محاورہ :- یعنی میں تجھے خوب رسوا کرونگا - میں تجھے جھنڈے پر چڑھاؤنگا (یہ محاورہ ہندؤں کی اُس رسم سے لیا گیا ہے جسمیں بڈھے کی موت پر سیڑھیا بنانے گنڈا بنا کر رکھا جاتا ہے)

میں تیرے صدقے - ا - محاورہ :- (عو) نہایت خوشی اور خوشامد کے موقع پر اپنے پیارے کی نسبت یہ محاورہ عورتیں بولتی ہیں - قربانت شوم کا ترجمہ میں تیرے بلہاری - بل جاؤں - قربان ہوں - واری جاؤں صدقے ہوں جیسے

تنہا تو مجھے چھوڑ نہ جا میں ترے صدقے		تاریک ہے شب ماں کہاں میں ترے صدقے
میں غیر نہیں عاشق جانباز ہوں تیرا		مجھسے یہ دل اپنا نہ چھپا میں ترے صدقے
کہتا ہوں تصور سے ترے میں یہی ہر شب		ہے ہے تو مرے پاس تو آ میں ترے صدقے
کیا جانئے دیکھے کوئی کس طرح سے تجھکو		ہر ایک کو جلوہ نہ دکھا میں ترے صدقے
جب مصحفی خستہ کی بالیں سے چلا یار		مرتے بھی یہی اُسنے کہا میں ترے صدقے
(مصحفی)

میں جانوں - ا - محاورہ :- (۱) میں ذمہ وار ہوں مجھ میں آیا جیسے
کلیجہ کھالیا غم نے ترے عاشق کا اے پیارے		بھلا تو دیکھ لے اُسکو جگر ہووے تو میں جانوں (نامعلوم)
(۲) میں گمان کرتا ہوں - مجھے گمان گزرتا ہے - مجھے خیال آتا ہے - مجھے یقین ہوتا ہے جیسے

تال کنارے سارس بولے ندیا کنارے مورا		میں جانوں پیا موہارے
آؤ بہیرا گلے لگا ؤں		جگ میں جینا تھوڑا رے
(گیت)

میں خوش میرا خدا خوش - ا - محاورہ :- بطیب خاطر کسی بات کے منظور کرنے پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے - میں خوشی کیساتھ اجازت دیتا ہوں - میری عین خوشی ہے
کرنا خوشی سے میری ہوتا ہے جی ترا خوش		جسمیں تری خوشی ہو میں خوش مرا خدا خوش (نامعلوم)

مَیں مَیں - ہ - اسم مذکر :- انانیت - خودی - آہنکار - کلمۂ غرور و نخوت + دعوائے خودی - خود فروشی - خودستائی +

میں میں کرنا - ہ - فعل متعدی :- خود نمائی اور خودی کرنا - خودستائی کرنا +

میں

میں نہ مانوں - محاورہ - میں تعین نہ کروں - مجھے باور نہ آئے - نہ میں تسلیم نہ کروں - مجھے اعتبار نہ ہو ؎

خوش ہو کے بات تک ہو وے میں نہ مانوں اگر خفا ہو وے (درد)

میں نے کیا بِس ملا دیا تھا - محاورہ :- مجھے کیا بُرا کہا تھا جو ناراض ہو گئے - میرے واجبی کہنے کو کیوں بُرا جانا تھا - میرے کہنے کا کیوں بُرا مانا تھا

میں نے کیا تمہاری گدھی چُرائی ہے - محاورہ :- یعنی میں نے تمہارا کونسا قصور کیا ہے - مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے +

میں واہ رے میں - محاورہ - خودستائی کی نسبت بولتے ہیں یا بخنستہ میاں مٹھو

مِین - س - اسم مؤنث :- (۱) مچھلی - حوت - ماہی - مچھی - مچھریا - نُون و سمک جیسے ساون ساگ نہ بھادوں دہی + کوار مین نہ کاتک مہی + + + (دوہا)

(۲) آسمان کے بارھویں برج کا نام - بارھویں راس +

مِین میکھ نکالنا - فعل متعدی :- نکتہ چینی کرنا - عیب نکالنا - خردہ گیری کرنا - وہم ڈالنا + (اُردو والے مین میخ بولتے ہیں - اصل میں اِسکے معنی ہیں کہ مین اور میکھ جو دو راسیں ہیں اُنکو ہر ایک کام کے واسطے بچارنا - بات بات پر شگون لینا)

مِینا - ف - اسم مذکر :- (۱) شیشہ - آبگینہ + رنگ برنگ کا شیشہ (۲) ایک قسم کا نیلے رنگ کا پتھر + سبز رنگ کے پتھر کا سیاہ جوہر (۳) کیمیا - چنانچہ فارس میں کیمیاگر کو میناگر بھی کہتے ہیں (۴) مرصع کاری - کوفت - وہ سبز کام جو چاندی سونے وغیرہ پر کیا جائے ؎

قہر تھا محفل سے جانا ساقیِ گلفام کا شیشہ ہی کیا اُڑ گیا مینا بھی زریں جام کا (وزیر)

رنگِ پاں سے سبز سونا بن گئے کُندن سے گال مُبتذل تشبیہ ہے سونے پہ مینا ہو گیا (ناسخ)

(۵) گنبد نیلگوں - (۶) شراب کی بوتل - کنٹھری + خُم شراب - صراحیِ شراب ؎

زاہد کے جو گھر کی لی تلاشی مینا و ایاغ بہتے پایا + + (حضور نظام آصف)

مینائے بادہ ہاتھ سے یوں چھین لے گیا خوش محتسب کا آج تو جینا حلال ہے (احسان دہلوی)

پرتو پڑا ہے جب سے اُس چشمِ نرگسی کا لبریز مے ہے مینا سونے کی آرسی کا (امیر)

محفل میں شورِ قلقلِ مینائے مل ہوا لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا + (ذوق)

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا + (میر)

عشق مے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے گھونٹتا ہے جب کوئی مست گلا مینا کا (ناسخ)

گردنِ مینا نہ چھوڑوں ہاتھ سے ہاتھ کیا گردن مروڑے محتسب (شہیدی)

مینا بازار - ف - اسم مذکر :- (۱) جوہری بازار - وہ بازار جو بادشاہ کی سیر کے واسطے لگایا جائے اور اُسمیں طرح طرح کی چیزیں سجائی جائیں (۲) عمدہ بازار

(۳) عورتوں کا بازار - زنانہ بازار - وہ بازار جسمیں عورتیں بیٹھکر چیزیں بیچیں (۴) ایک کتاب مصنفۂ ظہوری نور الدین ظہوری کا نام جسمیں اُسنے ایک شاہی زنانہ بازار لگنے کی تعریف لکھی ہے + (ہندیں مینا بازار لگانے کا رواج ...)

میناکار - ف - اسم مذکر :- مرصع ساز - چاندی سونے پر کوفت کرنے والا - جڑاؤ کام کرنے والا - گُل کاری کرنے والا +

میناکاری - ف - اسم مؤنث :- (۱) مرصع سازی - کار مینا - کوفت کا کام چاندی سونے پر رنگینی کا کام (۲) باریکی - مُوشگافی +

میناکاری چھانٹنا - فعل متعدی :- مین میکھ نکالنا - نکتہ چینی کرنا - باریکی چھانٹنا - خوب غور و تامل سے دیکھنا +

مِینا - ہ - اسم مذکر :- ایک ہندو قوم کا نام جو راجپوتانہ میں رہتی - چوری چکاری اور لوٹ مار اپنا پیشہ رکھتی ہے +

مَینا - ہ - اسم مؤنث :- ایک خوش الحان پہاڑی پرند کا نام - گُرسل - مینا تین قسم کی ہوتی ہے - ایک زرد چونچ کی - دوسری سُرخ چونچ کی جسے گُرسل بھی کہتے ہیں - تیسری سیاہ رنگ اور زرد چونچ کی جو بنگالہ کی مینا کہلاتی اور نہایت خوشگوار اور خوش گلو ہوتی ہے ؎

مَینا جو میں تاکے دُودھ بھات نت کھائے کبری جو میں کہے اُلٹی کھال کھنچائے (دوہا)

ایک نار ترور سے اُتری سر پر واکے پاؤں ایسی نار گنوار کو میں ناپوچھن جاؤں (مَینا کی پہیلی)

تیری باری عمر بلکی نینا + چال چلت جیسے مرواکی - باتیں کرت جیسے مَینا (گیت)

مِینار - ع - اسم مذکر :- (صحیح عربی مَنار) تھم - ستون - لاٹھ - کھمبا - رکن - کھونج - فیل پایہ - مسجد کی دونوں لاٹھیں - روشنی کا ستون +

مِینارا - ع - اسم مذکر :- دیکھو (مینار) +

مین پھل - ہ - اسم مذکر :- پھر پھیندوا - اندراین - حنظل - ایک نہایت کڑوے خوبصورت بشکل خربزہ پھل کا نام مزاجاً درجۂ دوم میں گرم و خشک ہے

مِینجنا - ہ - فعل متعدی :- مِینڈنا - ملنا - نچوڑنا - ملانا - گوندھنا +

مِینڈھی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) دیکھو (مہندی بمعنی حنا) (۲) بالوں کی لٹ - مینڈھی

مِینڈ - ہ - اسم مؤنث :- (۱) کھیت کی مُنڈیر - ڈول - پُشتہ - ڈولا - باڑ + کنارہ - حد - (۲) موج - لہر - طلاطم (۳) کنوئیں کی مُنڈیر - من - پُشتۂ چاہ - بن - گھمٹ گھماٹ

مینڈبندی - ہ - اسم مؤنث :- کھیت کی حد بندی - پُشتہ بندی - ڈولا بندی +

مینڈ پڑنا - فعل لازم :- لہریں اُٹھنا - موجیں اُٹھنا - تلاطم ہونا - پانی کا لہریں مارنا +

مینڈک - ہ - اسم مذکر :- (۱) غوک - ضفادع - ڈڈو - بینگ - ایک قسم کے آبی جانور کا نام

مین

جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر تالابوں جوہڑوں وغیرہ کے کنارے پھدکا کرتا ہے۔ (۲) ایک کھلونے کا نام +

مینڈک پھوڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا دُنبل جو کھوپڑی میں ہو جاتا اور نہایت تکلیف دیتا ہے +

مینڈکی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کا چھوٹا مینڈک ۔ (۲) گھوڑے کی پشت کا وہ نشان جو کاٹھی رگڑ جانے کے سبب پڑ جاتا ہے +

مینڈکی چلی مدار کو ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ نکمّے آدمی نے بڑا حوصلہ کیا یعنی کمینے کو بھی دن لگے

مینڈکی کو بھی زُکام ہوا ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ اونے شخص بھی اپنے کو عالی دماغ سمجھنے لگا۔ سفلہ کو بھی حوصلہ پیدا ہوا یعنی چھوٹی کوڑی بھی بڑھ چلی، جو شخص کسی کام کرنے کے لایق نہ ہو اور شیخی سے اُسکے کرنے کا ارادہ کرے اُسکے حق میں یہ محاورہ بولتے ہیں۔ کنایۃً از نخوت و عالی جاہی ناکساں ؎

نے المثل اب تو یہ کلام ہوا | مینڈکی کے تئیں زکام ہوا (جرأت)

اور باتوں کا اب پیام ہوا | مینڈکی کو بھی تو زکام ہوا (شوق)

جو نہیں اُٹھکر چلا وہ مجلس سے | چھینکا کوئی اور میرا نام ہوا
ہنسکے بولا کہ واہ جھڑے یوں جی | مینڈکی کو بھی اب زکام ہوا } (؟)

(چونکہ جو جانور پانی میں رہے اُسکو زکام ہونا عجائبات سے ہے اسی طرح سے ایک نالائق کا لایقوں کا سا کام کرنا بھی باعثِ تعجب ہے پس یہ محاورہ معانیٔ بالا پر بولا جانے لگا۔ ایک پُرانی لُغات میں لکھا ہے کہ شدتِ گرمی کے معنی میں بھی یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔ مگر ہمارے سُننے میں نہیں آیا گو قیاس چاہتا ہے کہ یہ معنی بھی درست ہوں) +

مینڈنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) سانا۔ ملنا۔ لتھیڑنا۔ آلودہ کرنا ؎

آج بن ہوری کھیلے تو سنہ جاؤنگی بنواری جو ہو سو ہو
رنگ بھی شام کے نہ پینڈ پچاؤنگی ابیر گلال سے کُمر مینڈونگی
پیارے رس سے گھر جاؤنگی ؤونگی ناچکاری بنواری جو ہو سو ہو } موج کی ہولی

مینڈھ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (گنوار) سیلا۔ خوش چینی۔ لاڈلی +

مینڈھا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) میش نر۔ بھیڑا۔ کبش۔ قوچ۔ دُنبہ۔ سرزن (۲) بُرجِ حمل میکھ راس۔ آسمان کا بارھواں بُرج۔ (۳) دیوار گرانے اور پانی کھینچنے کی ایک کل (۴) موج۔ لہر۔ تلاطم۔ مینڈھا ہوا سے دریا کی موج کا بُلند ہونا ؎

سیلِ اشک بڑھکر پہنچیگا جب فلک پر | مینڈھے کی بھی نگر بیل سحاب ہوگا (بحر)

مینڈھا اُچھلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ تلاطم ہونا۔ موجیں اُٹھنا۔ لہر کا اونچا اُٹھنا۔ پانی کا گگن کھیلنا۔ شدت سے موجیں اُٹھنا۔ بلند اُٹھنا ؎

بحرِ غم نے کھائی ٹکر ایسی موجِ اشک کی | ہر حجلۂ چکر آگیا مینڈھا اُچھل کر رہ گیا (بحر)

رام کیسے پاناترئیے کچھ بن نہیں آوت ہے | دریا گہری چھور الق کو نہ یا جہجن کہکر ئیے
پہل پہل پُروائی مینڈھا اُچھلت پانی نات بہہ کر لئے | رام کیسے پاناترئیے + + + + } (؟)

مینڈھا لڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (بازاری) (۱) ساجھا کرنا۔ شرکت کرنا (۲) دو کو لڑوانا۔ دو آدمیوں میں لڑائی کرانا +

مینڈھے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مینڈھا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مغیرہ کے سبب پیش آتی ہے +

مینڈھے لڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دُنبے لڑانا۔ دو مینڈھوں میں لڑائی کراکر سیر دیکھنا (۲) دو آدمیوں میں فساد کرانا۔ دو کو لڑوانا۔ لڑائی کرانا جیسے میاں تم بڑے اُستاد ہو بیٹھے بیٹھے مینڈھے لڑاتے ہو ؎ اُردو معلےٰ غالب

جاؤ دریا پہ نہ تم غیر کے ساتھ | ایسے مینڈھے تو لڑایا نہ کرو (رند)

سیر دریا ہے اگر مد نظر غیروں کے ساتھ | کیوں بُلاتے ہو ہمیں مینڈھے لڑانا کیا ضرور (اسیر)

مینڈھے لڑوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اوّل معلوم۔ دوم۔ دو آدمیوں میں لڑائی کروانا۔ باہم لڑوانا۔ فساد ڈلوانا۔ بم چخ کروانا ؎

غیر کو آب دم تیغ پلا کر مجھے | مینڈھے لڑوانے سے کیا فائدہ ہے پانی ہو (اسیر)

مینڈھی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ بالوں کی گُندھی ہوئی لٹ +

مینڈھیاں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مینڈھی کی جمع +

مینڈھیاں گوندھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بالوں کی جدا جدا لٹیں گوندھنا۔ بالوں کی لٹیں بناکر سر گوندھنا +

مینڈیانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) کھیت کا کنارہ بنانا۔ ڈول بنانا۔ مُنڈیر بنانا

مینک ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ آنکھ کی پُتلی کی سیاہی۔ آنکھ کی پتلی۔ مردمکِ چشم جیسے آنکھوں کی مینک۔ کلیجے کی ٹھنڈک (چتر ہیلی) ؎

اگر روغن رُخِ محبوب کے تِل کا اُسے پہنچے | چراغِ گُل سے روشن دیدۂ مجنوں کی مینک ہو (بحر)

وہ افیوں کی سیہ گولی کہ آتی جس سے پینک ہے | سویدا دل کا افیمی کی بھی آنکھوں کی مینک ہے (نکہت)

مینگنی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ چُوہے اُونٹ بکری خرگوش وغیرہ کی بیچال۔ وہ گول گول گولیاں جو حیوانات مذکورہ بجائے بیٹ کے ہگتے ہیں جیسے بکری نے دُودھ دیا مینگنیوں بھرا +

مینگنیاں ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مینگنی کی جمع +

میں میں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بکری کی آواز۔ بکری کی بولی۔ (۲) (اطفال) بکری

میں میں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بکری کا بولنا۔ ممیانا +

ف شاہ مدار کی چھڑیوں یا عُرس سے مراد ہے +

ن

ن

ن (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا پچیسواں فارسی کا اُنتیسواں سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا بیسواں न اُردُو کا بتیسواں حرف جسے نون کہتے ہیں۔ یہ سِنّی یعنی دانتوں سے علاقہ رکھنے والا حرف ہے (۲) حسابِ جُمل میں اِس کے پچاس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) جب یہ حرف بائے موحدہ یا بائے فارسی کے ساتھ کسی کلمہ کے وسط میں ملا ہوا آتا ہے تو وہاں ادغام ہو کر اِس کی آواز میم سے بدل جاتی ہے جیسے زَنبیل۔ سُنبُل۔ منبر۔ انبالہ۔ سَنپت۔ سنپورن وغیرہ (۴) فعل اور اسم کے اوّل میں کبھی تنہا کبھی ہائے مختفی کے ساتھ مفتوح ہو کر نفی کے معنی دیتا ہے لیکن اگر اِسی نون کے بعد الف لگا دیتے ہیں تو وہاں صفتی معنی ہو جاتے ہیں جیسے نادان۔ نا رسا۔ نافہم۔ ناسُودمند۔ نالائق وغیرہ اور پھر یہی ذاتی وصف ہو جاتا ہے صرف فارسی میں کبھی نہی کے موقع پر کبھی استفہام اقراری و تردید کے موقع پر کبھی اِسم کے اخیر میں نسبت کے لیے کبھی زائد کبھی مصدر کے واسطے آتا ہے (۵) ہندی میں مکسور یعنی نِر کا مخفف ہو کر بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً نہتھا یعنی خالی ہاتھ والا۔ نِرُوگا یعنی بغیر روگ والا۔ نِرالا یعنی بغیر ملا ہوا۔ نِکمّا یعنی بے کُنڈ۔ نکمّا یعنی بیکار۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ نگوڑا۔ نِنادان۔ نگرا۔ نِچتّا۔ نِچاو وغیرہ (۶) یہ حرف ہندی فارسی میں اپنے موقع پر کبھی اوّل میں کبھی وسط میں کبھی اخیر میں حرُوفِ ذیل سے کم و بیش بدل جاتا ہے اور یہ بدل زیادہ تر پُرانی یا گنواری زبانوں سے ثابت ہوتا ہے۔ ب۔ پ۔ ت۔ ر۔ ڑ۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ہ۔ ی ✚

نا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ہندی مصدر کی علامت جو اخیر میں آتی ہے جیسے ؎

آنا تو ہنسا جانا جانا تو رُلا جانا آنا ہے تو کیا آنا جانا ہے تو کیا جانا (نامعلوم)

(۲) اسمیت یا نسبت کے واسطے جیسے کھلونا۔ گھرانا۔ بھپانا۔ نپاتا۔ بتانا۔ یعنی چوڑی کا اندازہ (۳) زائد حسنِ کلام یا تکیہ کلام و تاکید کے واسطے مگر ایسے موقع پر بجائے الف ہائے مختفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے جس کی مثال لفظ نہ ہندی میں دیگئی ہے۔ الف کی نظیریں یہ ہیں۔ جیسے آؤ نا۔ کھاؤ نا۔ پیو نا۔ چلو نا۔ بیٹھو نا وغیرہ (۴) استفسار کے لئے جیسے وہ گئے نا؟ دیکھو آخر کو پٹے نا؟ اب پکڑے ہوئے آئے نا؟ (ان سب معنوں میں یہ حرف ہمیشہ اخیر میں آیا کرتا ہے)

نا۔ (ف۔ ژند۔ ہ) اسم مذکر:۔ (۱) حرفِ نفی جو مشتقات یا صفات کے اوّل میں آتا ہے۔ نہ۔ نہیں۔ اَن۔ مت۔ نِر ✚ ما۔ لا۔ عدم (۲) ۔ آہوس

نا

کناں وغیرہ (۳) بن۔ بغیر۔ بِنا۔ بے۔ بلا ✚

نااِتفاقی۔ (ف ✚ ع):۔ اسم مؤنث۔ پھوٹ۔ نِفاق۔ ناچاقی۔ اَن بَن۔ بگاڑ ✚ شکر رنجی ✚ کشیدگی۔ کبیدگی ✚ عداوت۔ دشمنی۔ خصومت۔ بیر ✚

نا آزمُودہ (ف) صفت:۔ (۱) ناتجربہ کار ✚ اناڑی۔ نادان۔ کچّا۔ ناواقف۔ نوآموز۔ سیکھتڑ (۲) بغیر آزمائے۔ بغیر تجربہ کئے۔ بغیر آزمایش کئے۔ بِن دیکھے بھالے۔ بغیر جانے بُوجھے ✚ ؎

بروبر دلِ خُود بسے بارہا کہ نا آزمُودہ کند کارہا (نظامی)

نا آزمُودہ کار۔ (ف):۔ صفت۔ ناتجربہ کار۔ گرم و سرد روزگار نادیدہ ✚ اناڑی۔ کچّا ✚ ناواقف ✚ ناپختہ کار۔ خام ✚

نا آشنا۔ (ف) صفت:۔ (۱) ناواقف۔ انجان۔ بے خبر۔ رُوناشناس وہ جس سے جان پہچان نہ ہو ✚ نامحرم۔ اجنبی ؎

روز بد سے دُور کہ ہو جاتے ہیں یہ دوست دشمن آشنا نا آشنا (دیا شنکر نسیم)

(۲) ناملنسار۔ اکل کھرا ✚ بے مُروّت۔ بیوفا۔ بیدید۔ طوطا چشم۔ رُوکھا۔ خشک۔ بداخلاق۔ اکھڑ۔ تند خُو۔ تیز مزاج ✚

بیمُروّت بیوفا بیدید اور نا آشنا آشناؤں سے نہ کر بیرحمی و بیگانگی ✚ (حاتم)

وُہ تو تھا نا آشنا مشہُور عالم میں ظفر پر خدا جانے وہ تیرا آشنا کیونکر ہوا (ظفر)

دل جلے کیا کیا نہیں کہتے تمہیں بے مُروّت بیوفا نا آشنا ✚ (دیا شنکر نسیم)

(۳) ان تیراک۔ وہ شخص جو تیرنا نہ جانتا ہو ؎

لیک ہیں دریا کی لہریں دُور کیا نزدیک کیا جو یہاں نا آشنا ہے آشنا سے کم نہیں (امانت)

نا آشنائی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) ناواقفیت۔ نامحرمی۔ رُوناشناسی ✚ (۲) بیوفائی۔ بیمُروّتی (۳) ناواقفی۔ جان پہچان نہ ہونا۔ انجان پن۔ اجنبیت۔ عدم شناسائی (۴) ناملنساری۔ ناآمیزگاری۔ عدمِ مؤانست۔ عدمِ ارتباط۔ غیر اختلاطی ؎

ملو بھی تو وحشت میں کیونکر ملوں میں بجا ہے یہ نا آشنائی تمہاری ✚ (رنگی)

نا آشنائے محض۔ ف ✚ ع صفت:۔ بالکل ناواقف۔ نِرا انجان ✚ ؎

اُلفت ہے تم سے اور رقابت جہان سے نا آشنائے محض ہیں ہر آشنا سے ہم (ظہیر)

نا اِلتفاتی۔ ف ✚ ع۔ اسم مؤنث:۔ کم توجہی۔ بے توجہی۔ بے پروائی۔ بے اعتنائی۔ بے اعتنائی

نااُمید۔ ف۔ صفت:۔ مایُوس۔ نِراس۔ بے آس ✚ ناکام ✚

نااُمید کرنا۔ فعل متعدی:۔ مایُوس کرنا ✚ بے آس کرنا۔ آس توڑنا۔ دل توڑنا۔ نِراس کرنا ✚ ناکام کرنا ✚

نااُمید ہونا۔ فعل لازم:۔ مایُوس ہونا۔ نِراس ہونا۔ ناکام ہونا۔ دل ٹوٹنا۔ آس ٹوٹنا

نا

نا اُمّیدی۔ (ف) اسم مؤنث :۔ مایوسی۔ نراسی۔ ناکامی +

ناآمیزگار۔ (ف) صفت :۔ ناملنسار۔ اکل کھرا۔ وہ شخص جو لوگوں سے ملنا جُلنا پسند نہ کرے + تمکنت والا۔ ناک چوٹی گرفتار +

ناانصاف۔ (ف+ع) صفت :۔ نامُنصف۔ وہ شخص جس میں انصاف نہ ہو۔ حق ناشناس۔ اَنیائی۔ ہٹ دھرم۔ اَدھرمی +

ناانصافی۔ (ف+ع) اسم مؤنث :۔ بے انصافی۔ انیائی پن۔ ہٹ دھرمی + اَدھرم۔ ظلم۔ اندھیر +

ناانصافی کرنا (۱) فعل متعدی :۔ بے انصافی کرنا۔ ہٹ دھرمی کرنا۔ انصاف پر نہ رہنا۔ نیاؤ نہ کرنا۔ ظلم کرنا +

نااہل۔ (ف+ع) صفت :۔ نالائق۔ ناشائستہ۔ ناہنجار۔ ناقابل۔ ناموزوں۔ بے تہذیب +

صحبتِ عیسیٰ بنائے خرکو انساں کس طرح تربیت سے واقعی نااہل دانا کب بنے (ذوق)

نابالغ۔ (ف+ع) صفت :۔ نارسیدہ۔ وہ شخص جو پوری عمر کا یعنی جوان نہو۔ صغرسن۔ کم سن۔ بال۔ بالک۔ ناسمجھ۔ نادان۔ نوعمر۔ یانا۔ اٹھارہ برس سے کم عمر کا +

نابالغی۔ (۱) اسم مؤنث :۔ کم سنی۔ بالپن۔ لڑکائی۔ خُردسالی۔ صغرسنی +

نابکار۔ (ف) صفت :۔ (۱) نکمّا۔ بیکار۔ بیفائدہ۔ ناکارہ۔ لاحاصل۔ رائگاں۔ بے مصرف (۲-۱) مُوذی۔ بدذات۔ نالائق۔ شریر۔ بدکار۔ نٹ کھٹ جیسے او مُوذی نابکار کیا بکتا ہے (۳-۱) معیوب سبے جا نازیبا۔ ناموزوں جیسے کیسی نابکار حرکت ہے (۴) خراب۔ بیہودہ۔ کمبخت ؎

رہتے تھے گھر کے پاس قضا را وہ آشنا مشہور تھا جنھوں کنے وہ اسپ نابکار (سودا)

نابلد۔ (ف+ع) صفت :۔ گنوار۔ دہقانی۔ اُجڈ۔ کسان۔ کھیت کا لکھا پڑھا۔ اناڑی۔ اُنگھڑ (۲) ناواقف۔ ناآشنا۔ انجان۔ ناشناس ؎

پاؤں ہیں بیکار کوُئے یار سے ہیں نابلد سر بھی ہے کس کام کا وہ آستاں ملتا نہیں (ناسخ)

رہِ عشق سے نابلد ہے ابھی خضر کو یہ رستہ بتائینگے ہم + (مجروح)

نابُود۔ (ف) صفت :۔ نشٹ۔ نیست۔ معدوم + پناسی۔ نیست ہوجانے والا۔ زوال پذیر + ناپید۔ فنا ہونے والا۔ فانی +

نابُود کرنا (۱) فعل متعدی :۔ نیست کرنا۔ معدوم کرنا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ خاک میں ملانا۔ مٹانا۔ پناسنا۔ ناپید کرنا۔ فنا کرنا۔ اُجاڑنا ؎

نابود کیا نیست کیا مجکو جہاں سے میں ہی غمِ دل تھا کہ مجھے کھا گئیں آنکھیں (ظہیر)

نا

نابینا (ف) صفت :۔ اندھا۔ معدوم البصر۔ کور۔ اندھر۔ نترہاین۔ اعمیٰ۔ سُور۔ بصیر + سُورداس +

ناپاک۔ (ف) صفت :۔ (۱) نجس۔ پلید۔ گندا۔ بھرشٹ۔ میلا + اَشُدھ۔ (۲) وہ شخص جس پر نہانا فرض ہو۔ واجب الغسل +

ناپاک کرنا۔ (۱) فعل متعدی :۔ (۱) گندا کرنا۔ بگاڑنا۔ نجس کرنا۔ خراب کرنا۔ پلید کرنا۔ آلودہ کرنا (۲) واجب الغسل کرنا +

ناپاک ہونا۔ (۱) فعل لازم :۔ (۱) نجس ہونا۔ پلید ہونا۔ پوتر نہ رہنا۔ (۲) واجب الغسل ہونا۔ غسل واجب ہونا +

ناپاکی۔ (ف) اسم مؤنث :۔ گندگی۔ نجاست۔ پلیدی۔ آلودگی +

ناپاکی اُتارنا۔ (۱) فعل متعدی :۔ بعد انزال غسل کرنا۔ صحبت داری کے بعد نہانا۔ حیض و نفاس کا غسل کرنا۔ غسل جنابت کرنا +

ناپائیدار۔ (ف) صفت :۔ جو پائیدار نہ ہو۔ بودا۔ جو دیرپا نہ ہو۔ فانی۔ سریع الزوال + کمزور۔ غیر مستحکم۔ بے قیام۔ بے ثبات + بے استحکام +

ناپائیداری۔ (ف) اسم مؤنث :۔ بوداپن۔ کمزوری۔ بے استقلالی۔ بے ثباتی + بے استحکامی +

ناپدید۔ (ف) صفت :۔ جو دکھلائی نہ دے۔ جو ظاہر نہ ہو۔ الوپ۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ نظر سے دُور + غائب +

ناپرہیزگار۔ (ف) صفت :۔ آلودہ دامن۔ گنہگار۔ فاسق۔ نفس پرست + بے عصمت۔ ناپارسا +

ناپسند۔ (ف) صفت :۔ نامرغوب۔ ناگوار۔ نامقبول۔ اَن سُہانا +

ناپسند کرنا (۱) فعل متعدی :۔ نامنظور کرنا۔ قبول نہ کرنا +

ناپسندیدہ (ف) صفت :۔ نامرغوب۔ ناگوار۔ نامنظور۔ خلافِ طبع۔ گراں خاطر + بارِ خاطر +

ناپید۔ (۱) صفت :۔ (۱) نیست۔ معدوم۔ نازائیدہ۔ عنقا۔ جو ہنوز عالم وجود میں نہ آیا ہو + نایُسر (۲) عنقا۔ معدوم صفت۔ نادر الوجود ؎

شاہینِ نگہ کا اُس کے دل صید ہے لیکن ثانی جس کا جہاں میں ناپید ہے اب
میں تو ایک قید تھا ہی سو دل بھی پھنسا چھُٹنا معلوم قید در قید ہے اب (بیخود)

ناپید کرنا (۱) فعل متعدی :۔ ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ کھونا۔ فنا کرنا۔ معدوم کرنا۔ اُجاڑنا +

ناپید ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) اُجڑنا۔ معدوم ہونا۔ گم ہونا۔ دُنیا

نا

کے بیٹھے سے غارت ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔ جاتا رہنا۔ نیست و نابود ہونا۔ کھویا جانا۔

ہو وہ دن ناپید جس دن مجھ کو واں کو وائے واسطے اپنے کچھ اُس سے میں مانگوں تو ہو پاسِ رنگین (رنگین)

ناپید ہوا کسی جہاں سے یہ نامِ عشق جس سے ہمیں تو دین کا رکھا نہ پاس کا (سید)

(۲) نایاب ہونا۔ قحط ہونا۔ کمی ہونا۔ جیسے ؎ پیسا ہو پاس تو کوئی ناپید شے نہیں +

ناپیدا (ف) صفت :۔ جو ظاہر نہ ہو۔ معدوم۔ چھپا ہوا۔ اَجھنا۔ الوپ۔ گپت۔ غائب۔ انتردھیان +

ناپیدا کرنا (۱) فعل متعدی :۔ فنا کرنا۔ مٹانا۔ نیست کرنا۔ معدوم کرنا۔ الوپ کرنا۔ چھپانا ؎

آفرینش سے مری کچھ اور تو مطلب نہ تھا مدعا یہ تھا کہ پیدا کر کے ناپیدا کروں (داغ)

ناپیدا کنار (ف) صفت :۔ جس کا اور چھور نہ ہو۔ ایسا بڑا سمندر یا دریا جس کا کنارہ نہ دکھائی دے۔ بہت لمبا یا چوڑا +

ناپیدا ہونا (۱) فعل لازم :۔ معدوم ہونا۔ گم ہونا۔ غائب ہونا۔ چھپنا۔ الوپ ہونا۔ جاتا رہنا۔ عنقا صفت ہونا ؎

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنے لگے تو بھی مانندِ دہن اب کہیں ناپیدا ہو (ناسخ)

ناتجربہ کار (ف + ع) صفت :۔ انجان۔ ناواقف۔ ناآزمودہ کار۔ اناڑی۔ کچا۔ نوآموز +

ناتراش (ف) صفت :۔ بن چھلا + کمینہ۔ سفلہ۔ جاہل + بے ادب +

ناتراشیدہ (ف) صفت :۔ ان گھڑ۔ بغیر گھڑا ہوا۔ سفلہ۔ بے ادب + کمینہ۔ ناشائستہ۔ نامہذب۔ ناتربیت یافتہ۔ غیر مہذب۔ بدتہذیب۔ جانگلو +

ناتربیت یافتہ (ف + ع) صفت :۔ نامہذب۔ غیر مہذب۔ کندۂ ناتراش۔ ناشائستہ + بدتہذیب +

ناتمام (ف + ع) صفت :۔ (۱) نامکمل۔ اُدھورا۔ اَپُورن + ناقص + (۲) کچا۔ خام جیسے حافظ نے لکھا ہے ؎

زعشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی است بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را (حافظ)

ناتواں (ف) صفت :۔ کمزور۔ ناطاقت۔ نربل۔ ابل۔ ماٹرا۔ بودا + ضعیف۔ لاغر۔ نحیف۔ دُبلا۔ نقیہ + عاجز + مضمحل +

چال ہے مجھ ناتواں کی مرغِ بسمل کی تڑپ ہر قدم پر ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا (نامعلوم)

ناتواں بیں (ف) صفت :۔ حاسد۔ بداندیش۔ کینہ ور۔ بدخواہ۔ وہ شخص جو دوسرے کو توانا نہ دیکھ سکے ؎

اگرچہ عشق میں تیرے ہم سوکھ کر کانٹا تھے مگر ناتواں بینوں کی آنکھ میں کھٹکتے ہیں (ظفر)

نا

ناتوانی (ف) اسم مؤنث :۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ نحافت۔ نقاہت۔ ضعف۔ اضمحلال + بوداپن۔ ماڑاپن ؎

ناتوانی نے بچالی جان میری ہجر میں کونے کونے ڈھونڈھتی پھرتی قضا تھی میں نہ تھا (ظفر)

اُسکے در سے اُٹھے اُٹھائے ہوئے ناتوانی ذرا سنبھال ہمیں (طالب دہلوی)

ناجائز (ف + ع) صفت :۔ ناروا۔ نادرست + غیر مباح + ممنوعۂ قانون + ممتنع + نامناسب۔ بیجا + خلافِ شرع +

ناجائز مال (ف + ع) اسم مذکر :۔ وہ مال جو قانوناً جائز نہ ہو۔ قانونی ممانعت کا مال جیسے مالِ مسروقہ وغیرہ +

ناجنس (ف + ع) صفت :۔ (۱) غیر جنس۔ آن میل۔ ناموافق + (۲) کم اصل۔ رذیل۔ کمینہ۔ سفلہ۔ نیچ۔ اوچھا۔ پاجی + غیر مہذب۔ ناہموار۔ انگھڑ۔ ناتراشیدہ۔ ناشائستہ۔ بے ادب +

ناچار (ف) صفت (چار مخفف چارہ) :۔ (۱) لاعلاج۔ عاجز۔ بے بس۔ مجبور۔ بیچارہ (۲) بالضرور۔ لابد ؎

کتنا ہی ہم چھپاتے ہیں آنکھ اُس سے پر نظر ناچار پڑ ہی جاتی ہے کمبخت پیار کی (ماہر)

(۳۔ ف) مفلس۔ نادار۔ غریب۔ محتاج۔ آدھین (۴۔ ف) اپاہج۔ معذور جیسے آنکھوں سے ناچار (۵) ناامید۔ مایوس۔ نراس۔ (۶۔ تابع فعل) ہار کر۔ مجبوراً۔ مجبور ہو کر۔ تھک کر۔ بے بسی سے +

ناچاری (ف) اسم مؤنث :۔ لاعلاجی۔ بیچارگی + بے بسی + مجبوری + عاجزی۔ فرماندگی +

ناچاق (ف) صفت :۔ (۱) ناتندرست۔ جو تندرست نہ ہو۔ علیل۔ بدمزہ (۲) لاغر۔ دُبلا۔

ناچاقی (ف) اسم مؤنث :۔ ملالت۔ بدمزگی + ان بن۔ بگاڑ۔ رنجش۔ برودھ۔ نارہنگی۔ شکر رنجی + آنٹ۔ گُنجلک +

ناچیز (ف) صفت :۔ جو کچھ نہ ہو۔ ہیچ۔ بے حقیقت۔ ناکارہ۔ نابکار۔ بیقدر۔ ناکس۔ نالائق۔ بیکارہ۔ نکما۔ ناقابل۔ بیوقعت + ہیچ پوچ۔ نہایت ادنےٰ۔ ذلیل و خوار +

بشر کو بخشی تمیزِ حقایق یہ ہے ناچیز بات اس کی بڑی ہے (زکی)

ناحق (ف + ع) تابع فعل :۔ بے انصافی سے۔ بیجا۔ حق کے خلاف + بے سبب۔ بلا سبب۔ بے فائدہ + نامناسب۔ ناواجب۔ غیر واجب + بے حق +

ناحق شناس (ف + ع) صفت :۔ غیر منصف۔ حق ناشناس۔ انیائی۔ ہٹ دھرم +

ناحق شناسی (ف + ع) اسم مؤنث :۔ بے انصافی۔ غیر منصفی۔

ہٹ دھرمی۔ حق تلفی۔ اندھیر۔ اَن نیاؤ۔ ظلم۔ جفا +

ناحق کرنا۔ (۱) فعل متعدی ۔ حق کے خلاف کرنا۔ نامنصفی کرنا۔ بیجا کرنا۔ نامناسب کرنا۔ ناواجب کرنا +

ناحق کہنا۔ (۱) فعل لازم ۔ حق کے خلاف کہنا۔ غیر منصفی کی بات کرنا۔ بیجا کہنا۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹ کہنا +

ناخدا ترس۔ (ف) صفت ۔ بیرحم۔ بےدرد۔ کٹھور۔ خدا کا خوف نہ کرنے والا۔ ظالم۔ جفاکار + سنگدل۔ قسی القلب۔ سخت دل +

ناخلف۔ (ع) صفت ۔ کپوت۔ نالائق بیٹا۔ ناشایستہ۔ بدچلن۔ بداطوار۔ عیبی۔ عیب دار۔ نااہل۔ وہ بیٹا جو باپ کے موافق نہ ہو جیسے ناخلف بیٹے سے بیٹی اچھی +

ناخوانده (ف) صفت ۔ (۱) بغیر بلایا۔ بن بلایا ہوا۔ جیسے مہمانِ ناخواندہ۔ (۲) کُپڑھ۔ جاہل۔ بن پڑھا۔ اَن پڑھ۔ بےعلم +

ناخوانده مہمان۔ (ف) اسم مذکر ۔ (۱) بن بلایا پاؤنا ۔

قدر کیوں خوان وہ ہر یہ ہو مری   سچ ہے ناخواندہ مہماں ہُوں میں (مجروح)

(۲) طفیلی + وہ شخص جو مدعو کے ساتھ بغیر بلائے ہولے +

ناخوش۔ (ف) صفت ۔ (۱) ناراض۔ جو راضی نہ ہو + ناشاد (۲) بیزار۔ متنفر۔ نفرت کرنے والا (۳) بیمار۔ مریض۔ علیل +

ناخوش کرنا (۱) فعل متعدی ۔ ناراض کرنا۔ خفا کرنا۔ بیزار کرنا۔ کسی کی طبیعت کے خلاف کرنا +

ناخوش ہونا (۱) فعل لازم ۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا + بیزار ہونا۔ متنفر ہونا + رنجیدہ ہونا۔ بدمزہ ہونا +

ناخوشی۔ (ف) اسم مؤنث ۔ ناراضگی۔ نارضامندی۔ خفگی + آزردگی + بیزاری + رنجیدگی۔ رنجش +

نادار۔ (ف) صفت ۔ (۱) نردھن۔ مفلس۔ جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ غریب۔ محتاج۔ منگتا۔ کنگال۔ تنگ دست (۲) خالی + گنجفہ کی بے میر یا بے رنگ بازی +

نادار بازی۔ (۱) اسم مؤنث ۔ گنجفہ ۔ بے میر یا بے رنگ بازی +

ناداری۔ (ف) اسم مؤنث ۔ مفلسی۔ ناہوت۔ انہوت۔ تنگدستی۔ تنگ حالی۔ عُسرت۔ تہیدستی۔ افلاس۔ غریبی۔ جیسے ناداری جھگڑے کی جڑ ہے + سو عیبوں کا ایک عیب ناداری +

نادان۔ (ف) صفت ۔ (۱) ان سمجھ۔ ناسمجھ۔ نافہم۔ بےوقوف۔ ان جان۔ جاہل۔ جیسے نادان دوست سے دانا دشمن بھلا +

میں جو خود کام اُنہیں کہتا ہوں   وہ مجھے کہتے ہیں تو نادان ہے (ذکی)

(۲) چھوٹی عمر کا۔ صغر سن۔ کم سن۔ بچہ۔ بالا ۔

کوئی اُن کو بھولا نہ سمجھے کہ اب بھی   وہ سب کچھ سمجھتے ہیں نادان ہو کر (سید یعقوب؟)

مانا کہ تیرے بس میں ہم اس آن بہت ہیں   کچھ صبر کر لیلیٰ ابھی نادان بہت ہیں (مؤلف)

(عورتیں نیدان بولتی ہیں جیسے میری نیدان بہو بازو بند ڈھیلے مرگئیں)

نادان پن۔ (۱) اسم مذکر ۔ نادانی۔ بیوقوفی۔ جہالت +

نادانستگی (ف) اسم مؤنث ۔ ناواقفیت۔ نادانی۔ انجان پن۔ جہالت + بیخبری۔ لاعلمی +

نادانستہ (ف) تابع فعل ۔ نہ جان کر۔ ان جانے۔ ان جان پنے سے۔ ناواقفیت سے۔ ان چیتے میں +

نادانی۔ (ف) اسم مؤنث ۔ جہالت۔ بیوقوفی۔ ناسمجھی۔ نافہمی +

نادرست۔ (ف) صفت ۔ جو ٹھیک نہ ہو۔ بےٹھیک + ناراست۔ غلط + بیجا۔ نامناسب + غیر مباح۔ ناجائز۔ غیر مشروع +

نادہند۔ (۱) صفت ۔ ہاتھ کا جھوٹا۔ بیچڑ۔ لے لوٹ۔ قرض لے کر نہ دینے والا + مزدوری مار رکھنے والا ۔

واں سے گالی ملے نہ بوسۂ لب   کچھ عجب نادہند ہے سرکار (مجروح)

نادہندی (۱) اسم مؤنث ۔ لے لوٹ پن۔ بیچڑپن +

نادیدہ۔ (ف) صفت ۔ (۱) اَن دیکھا۔ بن دیکھا۔ بغیر دیکھا ہوا۔ (۲) ندیدہ۔ نظر ہایا +

ناراست۔ (ف) صفت ۔ جو سیدھا نہ ہو۔ ٹیڑھا + جھوٹا + کج۔ کثر +

ناراض۔ (ف + ع) صفت ۔ دیکھو (ناخوش نمبر ۱ و ۲) ۔

طالب سجدہ وہ بت ہے مجھے معلوم ہوا   اب یہ منظور ہے ناراض خدا مجھ سے ہوا (برق)

نارضی / نارضگی (ف + ع) اسم مؤنث ۔ دیکھو (ناخوشی) +

نارسا۔ (ف) صفت ۔ (۱) نہ پہنچنے والا جیسے آہ نارسا (۲) نایاب۔ نامراد اور بےاثر۔

آدمی ہو تو کچھ گلا کیجے   تیرا کیا بخت نارسا کیجے + (شاہی)

نارسائی (ف) اسم مؤنث ۔ پہنچ کا نہ ہونا۔ نارسائی۔ عدم مداخلت + ۔

تیری دیوار کا سبزہ ہو اخشک   نہ کہنا پھر کہ نالے نارسا ہیں + (ذکی)

نا

ناروا - ف - صفت :- (۱) ناجائز - غیر حلال - غیر شرع + خلافِ شریعت - مخالفِ مذہب - احکامِ دین کے برخلاف - ممنوع - غیر مشروع - بیجا + ؎

بتوں کو سنہ کی کچھ بھی اگر خوفِ خدا ہوتا　　تو یہ بیدادیاں اُس کے ناروا کیونکر (زکی)

(۲) نا ملائم - نامناسب - خلافِ شان و رتبہ - غیر واجب - جو عظمت کے برخلاف +

سُن کے دشنام پی گئے تاجح　　کان وہ ہے جو ناروا نہ سُنے　　(داغ)

آرزو ہے کہ اپنا کہہ سیجے　　گو کسی لفظ ناروا سے کہو　　(زکی)

قسم نہ کھائیے اتنا یہ ہول دُشمن پر　　جو ناروا مجھے کہتا ہے بگماں کیجئے　　(〃)

(۳) نامروج - غیر مروج - نارائج - بے چلن - بیرواج - وہ سکہ جو چلنی نہ ہو + وہ جنس جس کا رواج نہ ہو + میر مہدی حسین مجروح دہلوی ؎

ہنگھ تک ڈالتا نہیں کوئی　　کچھ عجب جنسِ ناروا ہوں میں　　(مجروح)

دلِ پُر داغ بیدار دہر میں دُنقد کا سہ کیا ہے　　ثبت سہ سکّہ تنگ ناروائی کا　　(زکی)

(۴) نامقبول - غیر مطبوع - ناپسند - وہ جو قابل پذیرائی نہ ہو + ؎

کہیں پھر کہہ کے ہوئی خود ہی پشیماں　　صرت مطلب وہ لفظ ناروا ہیں +　　(زکی)

گفتار معجزہ وہ دہن چشمۂ حیات　　کس کی بلا سُنے سخن ناروا مسیحا کا　　(〃)

(۵) ناکامیاب - نامراد - بے بہرہ - بے نصیب - محروم +

گلہ کیا اختلاطِ غیر کا اں یہ تعجب ہے　　کہ اُس کی بزم سے اہلِ تمنا ناروا نکلے　　(زکی)

نازیب - ف - صفت :- بدزیب - بدنما - ناموزوں + ان میل - بے میل +

نازیبا - ا - صفت :- (عوام) دیکھو (نازیب)

ناساز - ف - صفت :- (۱) ناموافق - مخالف - برعکس - برخلاف - بیرو ۃ +

ناساز ہے جو ہم سے اُسی سے یہ ساز ہے　　کیا خوب دل ہے واہ ہم حسیہ نازت　　(ذوق)

آسماں نہیں سوال تو شوارہی نہیں　　ناساز ہے فلک تو خدا کارساز ہے　　(ظہیر)

(۲) ناسازگار - ناراست - راس نہ آنے والی چیز - ناراس - (۳) بیمار - علیل بدمزہ - بے مزہ - جیسے طبیعت کا ناساز ہونا +

ناسازگار - ا - صفت :- ناموافق جو راس نہ ہو + برخلاف - برعکس + مخالف + بدنصیب - بدبخت + منحوس +

ناسازگاری - ا - اسم مؤنث :- ناموافقت + مغائرت - مخالفت + بدنصیبی بداقبالی + اِدبار + کسل - علالت + اَن بَن + مناعت داشت +

ناسپاس - ف - صفت :- بے احسانا - ناشکرا - بے شکرا - ناشکرگزار - کور نمک - نمک حرام - کافر نعمت - وہ شخص جو کسی کا احسان نہ مانے - حق ناشناس +

ناسپاسی - ف - اسم مؤنث :- ناشکری - حق ناشناسی - کافر نعمتی - کور نمکی - نمک حرامی +

نا

ناسُودہ - ف - صفت :- وہ راستہ جس پر کوئی چلا نہ ہو + اچھوتا رستہ +

ناسرہ - ف - صفت :- غیر خالص - کھوٹا - کھرے کا نقیض - کھوٹ ملا ہوا + کھوٹ ملا ہوا - غش آمیز +

ناسزا - ف - صفت :- (۱) نازیبا + نالائق + نامناسب - ناواجب + بیجا + ؎

کہنا دخترِ رز کے حق میں یہ ناسزا غلط　　تجھ تو پیشہ رندوں کی نظر میں ایک نعمت ہے　　(زکی)

(۲) فرومایہ - کمینہ - سفلہ - پاجی +

ناسزاوار - ف - صفت :- (۱) نازیبا - ناموزوں - نامناسب - بیجا - ناواجب - بیموقع - (۲) ناموافق - ناراست - جو راس نہ ہو - (۳) ناشائستہ - غیر مہذب + نالائق - فرومایہ +

ناسُفتہ - ف - صفت :- جو پرویا نہ گیا ہو - اَن بندھا - بغیر چھید کیا - جس میں سوراخ نہ ہوا ہو

ناسمجھ - ا - صفت :- (۱) کند ذہن - کوڑ مغز - غبی - احمق - نادان - مُورکھ - بیوقوف - سادہ لوح - کودن - گاؤدی - (۲) کم عمر - بچہ - بالا - کمسن +

ناسمجھی - ا - اسم مؤنث :- نافہمی - نادانی - بیوقوفی - مُورکھ پن +

ناشاد - ف - صفت :- (۱) رنجیدہ - ناخوش - غمزدہ - سوگوار - دلگیر - پژمردہ خاطر - افسردہ دل + ناراض - نارضامند +

خوبہلئے عاشقِ ناشاد کیا　　دلبروں کی داد کیا فریاد کیا +　　(ظہیر)

دل کو جا اجس طرح سمجھا لیا　　غمزدوں کا شاد کیا ناشاد کیا +　　(〃)

(۲) کم بخت - بدبخت - بدنصیب + مصیبت زدہ - آفت رسیدہ + بدقسمت - ابھاگی + نامراد +

الہیٰ داستانِ غم کی حکایت　　کہاں تک ہے دلِ ناشاد آخر +　　(زکی)

قسمت سے ملا درگِ محبت کا بہانا　　کیا موت تجھے اے دلِ ناشاد نہ آتی　　(داغ)

(۳) - اسم مذکر و کلمۂ تنفر :- عو - بدبخت آدمی - بداقبال آدمی - وہ شخص جسے نصیبے سے لینا نہ ہو - مصیبت زدہ آدمی + نامراد آدمی + نالائق - مُوا - مرنے جوگا + ؎

جرأت کو دیکھ غمگیں کچھ وہ سمجھ کے بولا　　مرجائے تو بھلا ہے ناشاد اس طرح کا　　(جرأت)

جگر و دیدہ و دل کا میں کہوں کیا احوال　　نامراد نہیں سے ہر ایک ہے ناشاد ہیں سب　　(آتش)

ناشاد جانا - ا - فعل لازم :- (عو) نامراد اور ناخوش جانا - بیزار ہو جانا + ؎

کہا تھا ایک دن اُس مہرباں سے ناشاد　　گیا میں بیراسی غم میں جہاں سے ناشاد　　(مصحفی)

ناشاد نامراد - ف - صفت :- بدبخت و بدنصیب +

ناشاد نامراد جائے - ا - (عو) دعائے بد - دُنیا سے ہمارا ماں رخصت ہو - ارمان لیکر جائے - بے آس اولاد مرجائے +

ناشائستگی - ف - اسم مؤنث :- نادرستی - نالائقی - بدتہذیبی - ناسلوبی +

ناشائستہ - ف - صفت :- نازیبا - بدزیب - ناموزوں + بیجا - نامناسب - ناسزاوار -

[illegible]

نا

نالایق۔ غیر مہذب۔ غیر تعلیم یافتہ۔ گستاخ۔ بے ادب۔ بے سلیقہ۔ بد سلوب۔ بے تمیز۔ بد تمیز۔ ناتراشیدہ۔ انگھڑ۔ ناصحبت یافتہ۔ بے تربیت۔ ناقابل۔ بے ہنر۔ بے جوہر۔ بے سلیقہ +

ناشُدَنی۔ ف۔ صفت :۔ (۱) نہ ہونے کے لایق۔ محال۔ ناممکن۔ نہ ہونے جوگ (۲) نالایق جو ہونہار نہ ہو۔ بد نصیب۔ ناخلف۔ مرنے جوگا۔ کم بخت +

ناشُکر۔ ف۔ صفت :۔ دیکھو (ناسپاس) کور نمک + بے احسانا +

ناشُکرا۔ اُ۔ صفت :۔ دیکھو (ناسپاس) حق ناشناس +

ناشُکری۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (ناسپاسی) +

ناشُکری کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ ناسپاسی کرنا۔ احسان نہ ماننا۔ کور نمکی کرنا۔ کافر نعمتی کرنا۔ نمک حرامی کرنا +

ناشکیب۔ ف۔ صفت :۔ بے صبر۔ بے قرار +

ناشکیبا۔ ف۔ صفت :۔ بے صبرا۔ ناصبور۔ مضطر۔ مضطرب +

ناصَبُور۔ ف۔ صفت :۔ ناشکیب۔ ناشکیبا + بیصبرا۔ منتوک نزکیہ لامضطر و بیقرار +

سیماب برق شعلہ میں ہے اضطراب کیا انداز کوئی سیکھے دلِ ناصبور خاص + (رنگی)

ناطاقت۔ ف + ع۔ صفت :۔ کمزور۔ نربل۔ ناتواں۔ ضعیف۔ لاغر۔ دُربل۔ ماندہ۔ شکستہ۔ بوڑھا

ناطاقتی۔ اُ۔ اسم مؤنث :۔ کمزوری۔ ناتوانی۔ ضعف۔ لاغری +

ناعاقبت اندیش۔ ف + ع۔ صفت :۔ بات کا انجام نہ سوچنے والا۔ آخرت بین کا نقیض۔ کوتہ اندیش +

نافرمان۔ ف۔ صفت :۔ (۱) حکم عدول۔ حکم نہ ماننے والا۔ منحرف۔ سرکش۔ متمرد۔ پھرا ہوا۔ ان آگیاکاری۔ (۲) اسم مذکر۔ ایک قسم کا لالہ۔ ایک خوشنما پھول کا نام جو اُودا ہوتا ہے + ایک رنگ کا نام جو شہاب نیل اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے لیکن یہاں سے نائے نافیہ کے مشتقات میں نہیں سمجھنا چاہئے +

نافرمانی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ حکم عدولی۔ سرکشی۔ نافرماں برداری۔ عدول حکمی۔ ان آگیاکاری۔ انحراف + حکم نہ ماننا۔ تعمیلِ حکم یا ارشاد نہ کرنا + تمرّدی۔ بغاوت +

نافرمانی کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ حکم عدولی کرنا۔ سرکشی کرنا۔ تمرّدی کرنا۔ انحراف کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ تعمیلِ حکم یا ارشاد نہ کرنا +

نافہم۔ ف۔ صفت :۔ ناسمجھ۔ نادان۔ کم عقل۔ کوتہ اندیش۔ بیوقوف۔ اَن سمجھ۔ مُوڑھ۔ بطول۔ بچھیا کا باوا +

ناقابل۔ ف + ع۔ صفت :۔ (۱) نالائق۔ ناہنجار۔ ناشائستہ۔ (۲) ناموافق۔ بے ٹھیک۔ ناموزوں۔ (۳) جاہل۔ اَن پڑھ۔ کُپڑھ +

ناقابلِ برداشت۔ ف + ع۔ صفت :۔ جو برداشت کے لائق نہ ہو۔ ناسہار۔ نیکے قابل +

ناقابلیت۔ ف + ع۔ اسم مؤنث :۔ نالیاقتی۔ نالائقی۔ کم استعدادی + بےمقدوری۔

نا

ناقَدر۔ ف + ع۔ صفت :۔ جو کسی کی قدر نہ سمجھے۔ گُن نہ ماننے والا۔ ہنر ناشناس۔ وہ جو ہنرشناس نہ ہو + نالائق +

ناقدرا۔ اُ۔ اسم مذکر۔ (عوام) دیکھو (ناقدر) +

ناقدری۔ اُ۔ اسم مؤنث :۔ بیقدری۔ جوہر ناشناسی۔ بے وقعتی +

ناکارہ۔ ف۔ صفت :۔ نکمّا۔ جو کام کا نہ ہو۔ نابکار۔ بیکارہ۔ بُرا۔ خراب +

شانِ عشق ازلی سے مجنوں دودمانِ عشق سے ناخلف ناقابل و نالائق و ناکارہ تھا۔ (آتش)

ناکام۔ ف۔ صفت :۔ (۱) نراس۔ نامراد۔ بے نیلِ مرام۔ مایوس۔ ناامید۔ محروم۔ نامکامیاب +

گردشِ اے ناامیدی تو نے پست حوصلے مارے دلِ ناکام کے + (آزاد)

ہے منزلِ اوّل ہی میں ناکام سفر سے ماکر شبِ غم جان پھر آئی ہے سحر سے[1] (رنگی)

(۲) ناچار۔ مجبور۔ لابد۔ بالضرور۔ لاعلاج۔ ناگزیر +

ناکامی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ نامرادی۔ مایوسی۔ یاس۔ ناامیدی۔ بدنصیبی۔ ناکامیابی۔ محرومی +

ناکدخدا یا ناکتخدا۔ ف۔ صفت :۔ مرکب از (نا۔ کدہ۔ خدا) نہیں۔ خانہ۔ صاحب۔ ناتاہل۔ بن بیاہا۔ کنوارا جس کی شادی نہ ہوئی ہو + کواری۔ سہ

اِک حُور نے گلے سے لگایا ہے خواب میں سوئینگے آج ہم کسی ناکتخدا کے پاس + (آغا)

ناکردنی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ جو بات کرنے کے لائق نہ ہو +

ناکردہ کار۔ ف۔ صفت :۔ ناتجربہ کار۔ ناآزمودہ کار۔ جو حقیقتِ کار سے آگاہ نہ ہو۔ اناڑی۔ کچّا۔ خام۔ ناپختہ کار۔ ناواقف۔ انجان۔ نوآموز +۔ سہ

اُس فتنہ گر سے ہم سے تو رہتے ہیں تو بُجھڑ شامت تو اُس کی ہے کہ جو ناکردہ کار ہے (داغ)

بیدل کو داں کسی نے کسی ڈھب سے لے گیا یہ طور دیکھنا دلِ ناکردہ کار کا + ۔ (بیدل)

ناکردہ جُرم۔ ف + ع۔ صفت :۔ بیگناہ۔ بے قصور۔ بیخطا۔ ناحق۔ بیزدوش + سہ

نسبت بہت گناہوں کی میری طرف ہوئی ناکردہ جرم میں تو گنہگار ہو گیا + (سیر)

ناکردہ گناہ۔ ف۔ صفت :۔ بیگناہ۔ بیجرم۔ بیقصور۔ بیخطا۔ ناکردہ جرم + سہ

ہم نے تری بیداد میں وہ سخت اُٹھائے راضی ہیں جو ناکردہ گناہوں کی سزا ہو (ظہیر)

ناکس۔ ف۔ صفت :۔ نیچ۔ کمینہ۔ نالائق۔ فرومایہ + بدجوہر + سفلہ۔ پاجی +

ناکسی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ نالائقی۔ کمینگی۔ فرومائگی۔ کم ظرفی۔ نیچ پن۔ بدجوہری + سفلگی۔ پاجی پن +

ناکند۔ ف۔ صفت :۔ (ناکندہ) (۱) وہ بچھیرا جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ سوا برس کی عمر سے ڈھائی برس کی عمر تک کا گھوڑا۔ بعض کے نزدیک دو سال تک کا گھوڑا +

دِلِ میں عاشق کے چُبھے خار تری مژگاں کے تھا یہ ناکند بچھیرا یہ مہمیز آیا + + (مصحفی)

فلک کو سرعتِ جولاں سے اُسکی کیا نسبت کہ وہ چرخِ کہن سال ابھی ناکند + + (ناظم)

(۲) ۔ ازمجاز۔ ناسمجھ۔ نادان۔ ناتجربہ کار۔ (۳) ۔ بازاری۔ بیہودہ۔ دوشیزہ۔ باکرہ۔ ان چھیر +

[1] ہوتے تھے ہیں سلف سے تو نہیں عاشق ناکام + اثرِ نالہ ہم یاد نہ دیکھا نہ سُنا (داغ)

نا

ناگزیر (ف) صفت :- ناچار - لاعلاج - مجبور - لابُد - ضرور - لازم واجب +

ناگوار (ف) صفت :- (۱) اجیرن - وہ کھانا جو معدہ میں ہضم نہوا ہو + تخمہ - امتلا - بدہضمی + دیرہضم (۲ - ۱) - خلافِ طبع - مکروہ - بُرا ناپسندِ خاطر - ناخوش + ع

مرگ تیری ناگوار زیست تیری تجھپہ بار تیرے لئے اے گی دہمت عالی کریں (زکی)

(۳) بدمزہ - بدذائقہ - بےمزہ - بےلطف +

ناگوارا (۱) صفت :- (عوام) ناپسند - خلافِ طبع +

ہوا گلچیں پہ جب یہ آشکارا ہوا بلبل کا رہنا ناگوارا (خوشتر)

ناگوار گزرنا (۱) فعل لازم :- بُرا معلوم ہونا - بُرا لگنا - اچھا نہ لگنا - پسندِ خاطر نہ ہونا +

ناگوار ہونا (۱) فعل لازم :- دیکھو (ناگوار گزرنا) +

ناگاہ (ف) صفت :- مرکب از نا + آگاہ (۱) اچانچک - دفعتہً - یکایک (۲) بیوقت + بیموقع - (۳ تابعِ فعل) آنِ چنے میں - بیخبری میں +

ناگہاں (ف) صفت :- ناگاہاں کا مخفف - دیکھو (ناگاہ) +

ناگہانی (ف) اسم مؤنث :- اتفاقی +

نالائق (ف + ع) صفت :- جو لائق نہو - ناقابل + بےہنر - بےاستعداد + کمینہ - سفلہ - ناسزاوار - ناخلف - ناشائستہ - ناتعلیم یافتہ - غیرمہذب + پاجی - بچھوڑا +

نالائق پن (۱) اسم مذکر :- نالائقی - کمینگی - سفلہ پن +

نالائقی (ف + ع) اسم مؤنث :- دیکھو (نالائق پن) +

نامبارک (ف + ع) صفت :- نامسعود - ناسزاوار - منحوس - نارست +

نامتناہی (ف + ع) صفت :- جسکی انتہا نہو - بیحد - بےانتہا - نامحدود - بےکنار + بےتھاہ +

نامحدود (ف + ع) صفت :- دیکھو (نامتناہی) +

نامحرم (ف + ع) صفت :- (۱) ناواقف - ناآشنا - انجان - غیر - اجنبی ع

اے حیا کیوں دن بھی ہی ماہ رخ چھپ کے چھپ گئے آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے (داغ)

(۲) وہ شخص جس سے عورت کو پردہ واجب ہو + وہ رشتہ دار یا شخص جس سے نکاح درست ہو ع

دکھلائے شکل عروسی نہ مجکو اقلیدس یہ کہکے ٹالدے برسوں کہ تو ہے نامحرم + (ارشد)

بڑا کرتے ہو تیسے کو اپنی چھپ چھپکے کہاتے ہو یہ نامحرم لگا بیٹھے گا پیارے ہاتھ چھاتی پر (فراق)

دُختِ رز بے پردہ ہے زاہد کو دو رندو ل میکدہ میں کس طرح داخل یہ نامحرم ہوا (صابر)

جان و دل سے ہیں وہ الگ رہتے کیوں نہ نامحرموں سے پردہ ہو (مجروح)

نامراد (ف) صفت :- بےمراد - ناکام - محروم - بےنصیب + ع

ازبسکہ نامراد ہیں فصلِ بہار میں باغِ جہاں میں ہیں شجرِ بےثمر سے ہم (زکی)

نامرادی - ف - اسم مؤنث :- بےنصیبی - محرومی - ناکامی - ناکامیابی + ع

دعا سے چھوڑ کر دوسرے اثر کا رہوں اسے نامرادی میں کدھر کا (زکی)

نامربوط ف + ع صفت :- بیربط - بیجوڑ - ناموزوں - نازیبا - بےمیل + بےترتیب - غیرمرتب +

نامرد - ف - صفت :- (۱) جو مرد نہو - ہیجڑا + پیشنک - ہیزشین - زنانہ - مخنث - ہینا - (بہل) ڈرپوک - بزدل - بُزدلا - بودا - بےحوصلہ - بددل - (۲ - ل) - کم شہوتا - سست - وہ شخص جو عورت پر قادر نہو - رجولیت نہ رکھنے والا - وہ شخص جو ازالۂ بکر پر قادر نہو +

نامرد کرنا (۱) فعل متعدی :- ہیجڑا بنانا + رجولیت کھونا - خوجہ کرنا - مخنث بنانا + بدھیا کرنا - اختہ کرنا - خصی کرنا +

نامرد ہاتھی اپنے ہی لشکر کو مارتا ہے - (کہاوت) :- جی کے بودے اور کم ہمت سے الٹا نقصان ہی پہنچتا ہے - نامرد اپنوں ہی پر وار کرتا اور ہاتھ دکھاتا ہے + یہ جرہ بر ہیستم یجم

نامرد ہونا (۱) فعل لازم :- ڈرپوک ہونا - بزدل ہونا + رجولیت سے محروم ہونا

نامردی (ف) اسم مؤنث :- بزدلی - ہیزپن - عدمِ رجولیت +

نامشخص (ف + ع) صفت :- جو ایک وضع اور ایک حالت پر نہو + بےتحقیق - نامعین - غیرتشخیص +

نامعتبر (ف + ع) صفت :- جسکا اعتبار نہو - بےاعتبار - جسکی ساکھ نہو +

نامعقول (ف + ع) صفت :- (۱) ناپسندیدہ + جو عقل میں نہ آئے بعید از عقل + بیوقوفی کی بات - (۲) غیرواجب - بیجا - نامناسب - (۳) نالائق - ناشایستہ - نااہل - جیسے نامعقول کُتّے کی جھول +

نامعلوم (ف + ع) صفت :- (۱) بغیر جانے - بیخبر - (۲) ناواقف - (۳) غیرمعروف - غیرمشہور (۴) انجان - ناجانا ہوا - مجہول الاسم +

ناملائم (ف) صفت :- (۱) سخت - کرڑا (۲) غیرواجب - نامناسب نازیبا - جیسے حرکتِ ناملائم - ناملائم بات +

نامقر (ف + ع) صفت :- اقرار نہ کرنے والا - انکاری +

ناممکن (ف + ع) صفت :- خارج از امکان - ان ہونی +

نامناسب (ف + ع) صفت :- غیرواجب - ان اچت - بیجا -

نامعقول + بے موقع - بیہودہ + ناموزوں - نازیبا +

نامنظور (ف + ع) صفت :- انکار کیا گیا - ناپسند - نامقبول +

نامنظور کرنا (۵) فعل متعدی :- انکار کرنا - نہ ماننا +

نامنظوری ۱- اسم مؤنث :- انکار - تردید - منسوخی - نامقبولی - ۲- ملازمت سے برطرفی - وہ ملازمت جس میں پنشن کا استحقاق نہ ہو +

ناموافق (ف + ع) صفت :- جو موافق نہ ہو - خلاف - ناگوار - ناسزاوار - ناسازگار - نارالست + مخالف +

ناموافق ہونا (۱) فعل لازم :- راس نہ آنا - خلاف ہونا - متباین ہونا - بے میل و بے جوڑ ہونا - مطابق نہ ہونا - خلاف ہونا +

ناموافقت (ف + ع) اسم مؤنث :- ناسازگاری - مخالفت - خلاف - اختلاف + ان بن - رنجش - شکررنجی - بگاڑ - اڑکاوٹ +

ناموزوں (ف) صفت :- نازیبا - ناموافق - بے میل - بے جوڑ + بے تال - بے تالا + ناشائستہ + عروض میں بحر سے نا قاعدہ - بے بحرا +

نامہربان (ف) صفت :- (۱) بیدرد - بے رحم - بے دردی - بے مہر + بے مروت (۲) داراشکوہ کا لقب جو اورنگ زیب نے برادرانہ بطن کے ساتھ دیا تھا + (۳) دشمن - بدخواہ - بیری - بداندیش +

نامہربانی (ف) اسم مؤنث :- بیدردی - بے رحمی - جفا - سرد مہری - دشمنی - بے مروتی +

نامیسری (۱) صفت :- ناموت - غلسی - عسرت - تہیدستی - تنگ دستی - افلاس - غریبی +

نانکر (۱) اسم مؤنث :- انکار + نہیں - حیل حجت - حیلہ حوالہ +

نانکر کرنا (۱) فعل متعدی :- انکار کرنا - نہیں کرنا + حیل حجت کرنا - حیلہ حوالہ کرنا

ناواجب (ف + ع) صفت :- غیر واجب - بیجا - نامناسب - نازیبا +

ناواقف (ف + ع) صفت :- انجان - جاہل - ناتجربہ کار - نامحرم +

ناواقفیت (ف + ع) اسم مؤنث :- جہالت - ناتجربہ کاری - انجان پن +

ناوقت (ف + ع) صفت :- (۱) عو - بے وقت - بے ہنگام ؎

مراجی رھو کتاب ناوقت ہیں کیا ہے اُدھر کو روانہ ہونا (رنگین)

(۲- پوُرب) بے موقع - بے محل +

ناہموار (ف) صفت :- (۱) نا برابر - ناہمواری + غیر مسطح + ناموافق + اونچا نیچا (۲) نالائق - بیہودہ - ناشائستہ - نااہل - ناخلف ؎

بتیئے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں ہم زمانے کے تو کچھ لڑکے بھی ناہموار ہیں (احسان)

ناہمواری (ف) اسم مؤنث :- نا برابری - اونچ نیچ - کھردرا پن - نالائقی +

ناہنجار (ف) صفت :- بیراہ - بداطوار - بدچلن + ناپسند + مجازاً بداصل - بدذات + بدگوہر + کمینہ - سفلہ - نالائق + بیہودہ - نابکار +

نایاب (ف) صفت :- کمیاب - نادر - عمدہ + ناپید - نامیسر + وہ چیز جو پائی نہ جائے - کم دستیاب ہونے والی چیز - قابل قدر - بیش قیمت - وہ چیز جو بہت کم میسر آئے ؎

جنس نایاب کے چھوٹنے میں ہزاروں گاہک تم نے اپنا کسی کو نہ بتایا ہرگز (میر مجروح)

نایاب کالے ہیں دم گریہ دُر اشک اے دیدۂ تر تو بھی بڑا شعبدہ گر ہے (محفوظ)

دہر میں کیا بتاؤں کیا نایاب ہیں کیمیا درویش متجا آشنا (دیا شنکر نسیم)

ناب (ف) صفت :- (۱) خالص - نرل - صاف - بے غش - بے آمیزش ؎

تو کہاں غفور کہاں یہ شراب ناب یہ ساری خوبیاں ہیں جناب شباب کی (غفور)

کہ دم زشراب ناب تو بہ وز گفتہ ناصواب تو بہ (حافظ)

(۲) پاک - شدھ (۳) لبریز - لبالب - پُر - بھرا ہوا (۴ - ۱ - اسم مؤنث) تلوار کی نالی جو نوک سے قبضہ تک دو طرفہ ہوتی ہے ؎

اتنا تو بتا کس کو کہاں ذبح کیا ہے جو خون ہے ترے تیری تلوار کی نابیں (مصحفی)

نابھ یا نابھی (۵) اسم مؤنث :- ناف - ٹونڈی - ٹونڈی +

نابھارت - ۵ - اسم مؤنث :- (سلوتری) وہ بھونری جو گھوڑے کے زیرناف ہو یہ سخت منحوس ہے +

ناپ - ۵ - اسم مؤنث :- ماپ - پیت - نپت - پیمانہ - پیانہ - اندازگیل - پیمائش جیسے ناپ تول چھڑت +

ناپ بدیا (۵) اسم مؤنث :- علم مساحت - پیمائش کا علم +

ناپ کا پورا (۵) صفت :- وہ گھوڑا یا جوان جو فوج کی مقررہ ماپ میں ٹھیک ہو - تیرہ ۱۳ دو گھوڑا اور چھ فیٹ لمبا سپاہی +

ناپنا (۵) فعل متعدی :- (۱) ہیمودن کا ترجمہ - اندازہ کرنا - گز یا پیمانہ سے انداز کرنا - پیمائش کرنا ؎

منظور ہے ناپنا کمر کا پیمانہ بنایئے نظر کا (نسیم)

(۲- بازاری) کاٹنا - قلم کرنا - جیسے سر ناپ دونگا +

ناتا (۵) اسم مذکر :- (۱) رشتہ - قرابت - سمبندھ - خویشی - رشتہ داری - بھائی بندی - جیسے ناتا نہ گوتا - کھڑا ہو کر دیتا ہے رتی بھر ناتا نہ جو بھر آشنائی ؎

رشتۂ اُلفت سے سروکار ہے ہم کو نہ کوئی ہمارا ہے نہ کسی سے ہمیں ناتا (جرأت)

(۲) تعلق - علاقہ - نسبت - واسطہ - جیسے چھوڑے گاؤں سے ناتا کیا ؎

کہے کبیر سنو بھئی سادھو جگ بھگت کا ناتا ہے رے (کبیر)

(۳- صرف و نحو) اسم موصول (۴- ہندی منطق میں) - لازم ملزوم +

نانا

ناتا ٹوٹنا - ہ - فعل لازم - تعلق نہ رہنا - قطع تعلق ہونا - قرابت یکدرشتہ نہ رہنا - جیسے نانی مری ناتا ٹوٹا بیٹی مُوئی داماد چھوٹا ۔

ناتا جوڑنا (ہ) فعل لازم - رشتہ لگا گانٹھنا ۔ قرابت نکالنا ۔

ناتھ (س) اسم مذکر - (۱) مالک - خاوند - خداوند - پتی - دھنی - آقا - ولی نعمت - سوامی (۲) جوگیوں کا لقب ؎

کت مرلی کت چندرکا کت گوپن کا ساتھ ۔ تت جاکے کا ریئے ناتھ بھٹے گورکھ ناتھ (دوہا)

(۳) وہ رسّی جو بیلوں کے ناک میں پڑتی ہے جیسے ناتھ نا سانتا خام میرا ناٹا بد ناتھ پگا سب سے بھلا کمہار کا گدھا ۔

ناتھنا (ہ) فعل متعدی - (۱) چھیدنا - سوراخ کرنا - بیندھنا - جیسے بھالے سے ناتھنا (۲) بیل کے نتھنے میں رسّی ڈالنا - ناک بیندھنا - نکیل ڈالنا - قابو کرنا ۔ بس میں کرنا ۔

ناتی (ہ) اسم مذکر - (پوربی) نواسہ - بیٹی کا بیٹا - دُہتا ۔

ناٹا (ہ) صفت - پستہ قد - ٹھنگنا - کوتہ قامت ۔ بونا ۔

ناٹک (س) اسم مذکر - نٹ کا تماشا - نٹ کا کام ۔ سوانگ - نقل - رُوپ ۔ ڈراما ۔ کھیل - لیلا ۔

ناٹک سال (س) اسم مذکر - ناچ گھر - تماشا گاہ - تھیئٹر ۔ منڈوا ۔

ناٹکیا (ہ) اسم مذکر - سانگی - بھروپیا - ایکٹر ۔

ناٹنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) - انکار کرنا ۔ مکرنا - ناہ کرنا ۔

ناٹی (ہ) اسم مؤنث - ٹھنگنی - پستہ قد عورت ۔

ناٹی (انگلش) - (Naughty.) - صفت - شوخ - شریر - ڈھنگی ۔ نٹ کھٹ - بد ۔ منفنی - فتنہ پرداز - عیار - چلتر باز ۔ چاتُر ۔

ناثر (ع) صفت - اسم مذکر - نثر لکھنے والا - عبارت نویس - مضمون نگار ۔

ناج (ہ) اسم مذکر - اناج - غلّہ - دانہ دُنکا - جیسے آڈا سیر ہیں سوا سیر ناج (نونٹ بیچنے والے کی آواز) ناج رکھے لاج ۔ ناج بنا کلج نا ہیں ۔

ناج کاٹنا (ہ) فعل متعدی - فصل کاٹنا ۔ درو کردن کا ترجمہ ۔

ناج کی منڈی (ہ) اسم مؤنث - گولا - وہ جگہ جہاں غلّہ فروخت ہوتا ہے - مقام غلّہ فروشی ۔

ناجو (د) صفت (عو) - صحیح (نازو) (۱) ناز پروردہ - لاڈلی - پیاری جیسے (سہاگ) ؎ ناجوری گھونگٹ کھول - گھونگٹ میں تیرے چندر بست ہے لال لگے انمول - ناجوری ۔ (۲) ایک کتاب کا نام جو واجد علی شاہ بادشاہ

ناخ

لکھنؤ کی تصنیف سے ہے ۔

ناجی (ع) صفت - (۱) نجات یابندہ - نجات پانے والا - رستگار از عقوبت ۔ گناہ معاف کیا ہوا ۔ مغفور - مبرور (۲) محمد شاکر دہلوی حاصر نجم الدین ابرو کا تخلص جنہوں نے ۱۱۶۶ ہجری میں وفات پائی ۔

ناچ (ہ) اسم مذکر - رقص - نرت - فارسی پاے کوبی - پلے بازی ۔ خوشی میں آکر اچھلنا کودنا ۔

ناچ رنگ (ہ) اسم مذکر - رقص و سرود - رنگ رس - گانا بجانا ۔
(رنگ سنسکرت میں بمعنی ناچ و خوشی کھیل کا نا آنند کے آتے ہیں پس اس جگہ وہی رنگ ہے)

ناچ دکھانا (ہ) فعل متعدی - (۱) کسی کے آگے ناچنا - تھرکنا (۲) رقص دکھانا - اچھل کود کر خوش کرنا ۔

ناچ نجانے آنگن ٹیڑھا - کہاوت - ناچنا تو آتا نہیں صحن میں عیب نکالتی ہے - وہ بے لیاقت جو کام نہ کرے اور بیجا عذر پیش لائے - حیلہ جُو - دو شیخی باز جس میں کسی کام کی لیاقت تو ہو نہیں مگر حیلہ او بہانے سے ٹالنا چاہے ۔ آپ تو کام نہ کرسکنا اور دوسرے پر الزام دھرنا - جیسے پھوہڑ پاتر ان گھنیرا ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا ۔

ناچ گھر (ہ) اسم مذکر - تماشا گاہ - سوانگ گھر ۔ بال روم ۔

ناچ نچانا (ہ) فعل متعدی - (۱) دق کرنا - حیران کرنا - ستانا - جیسے سولی پر منصور چڑھایا سر کٹایا سرمد کا ۔ عشق نے بکھیڑا اٹھا کو کیا کیا ناچ نچایا ہے (ضامن) (۲) ہیرا پھیری کرانا ۔ قواعد کرانا ۔

ناچنا (ہ) فعل لازم - (۱) رقص کرنا - نرت کرنا - تھرکنا - جیسے بن پکھاوج بن تال ناچتے ہے ۔ پرائے مال پر چھینگا ناچے ۔ ناچنے نکلی تو گھونگٹ کیسا - (۲) خفگی یا غصّے میں آکر اچھل اچھل پڑنا - بگڑنا ۔

ناخدا - ف - اسم مذکر (بعض ناؤخدا) مالک کشتی - ملّاح - کشتی بان - مانجی - معلّم کشتی ۔

ڈوبتا ہے سفینۂ امید ۔ ناخدا کون ہے خدا کے سوا (زکی)

ناخن (ف) عوام ناخون - اسم مذکر - (۱) نَہ - نوہ - نکھ - انگلیوں کے سروں کی ہڈی (سنسکرت میں نکھ नख ہے) ؎

ناخن دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں ۔ دیگا تمام عقل کے بخیئے ادھیڑ تو (ذوق)
ذکر کچھ چاک جگر سینے کا سُن سُن اپنے ۔ رکے میں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے (ر)

(۲) پرندوں اور درندوں کے پنجوں کے اُوپر کی ہڈی - چوپایوں کے کُھر یا سُم ۔

ناخ

ناخن بندی (۱) اسم مؤنث: - مددِ معاش - سد و خرچ - ملازمت - نوکری
چاکری + علاقہ - تعلّق +

ناخن سے گوشت جُدا کرنا - ۱ - فعل متعدی: - اپنوں کو چھانٹنا - رشتہ داروں
کو جُدا کرنا جو ایک ناممکن امر ہے - گہرا تعلق چھڑانا + سہ
اُن کو لڑواتے ہیں مجھ سے اغیار گوشت ناخن سے جدا کرتے ہیں (مرزا صابر)

ناخنِ شمشیر - ف - اسم مذکر: - تلوار کی دھار - تلوار کی باڑ + سہ
زخمِ بدن نے شکر ہے اتنا تو خوں دیا رنگیں حنا سے ناخنِ شمشیر ہو گیا + (واسر)

ناخن گڑنا - ۱ - فعل لازم: - اختیار ہونا - بات جمنا - قبضہ جمنا + سہ
تازہ نہیں ہوا گلِ داغِ کہن ہنوز دستِ جنوں کا سینہ میں ناخن نہیں گڑا (حکمت)

ناخن گیر - ف - اسم مذکر: - نہرنا - نہرنی - ناخن لینے کا اوزار +

ناخن لینا - ۱ - فعل متعدی: - (۱) ناخن تراشنا - ناخون کاٹنا - (۲) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا
ہوتے ہیں ٹھوکریں سے ہزاروں گل و بلبل پامال تا ناخن ... چمنستاں میں جو لیتا ناخن +

ناخنوں میں پڑے ہیں - ۱ - محاورہ: - دیکھو (ناخونوں میں پڑے ہیں) کالم ۲ سطر ۹ سہ
ابروئے یار کیوں نہ کھنچے اس مثال سے اُسکے تو ناخنوں میں پڑے ہیں ہلال سے (داغ)

ناخنہ - ف - اسم مذکر: - (۱) مضراب - ستار بجانے کا مڑا ہوا تار - زخمہ - نگانہ - (۲)
وہ سفیدی مائل گوشت جو بشکل ناخن آنکھ کے کونے میں نمودار ہوتا ہے اگر
اس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ گوشت بڑھتے بڑھتے سیاہیِ چشم کو ڈھانک لیتا ہے
فارسی میں ناخنک دیدہ کہتے ہیں - (۳) سلوتریوں کی اصطلاح میں وہ ریشہ ہائے
سُرخ جو گھوڑے کی آنکھ میں پیدا ہو جائیں - (۴) جیرے باندھنے کا لوگڑا یا تختہ +

ناخُون - ۱ - اسم مذکر - صحیح (ناخن) دیکھو (ناخن) کہاوت - خدا گنجے کو ناخون
نہ دے جو سر کھجائے +

ناخُون پر لکھنا - ۱ - فعل متعدی: - بطورِ یادداشت ناخن پر ہیرن یا کسی بات کو لکھ لینا

ناخُون سے لکھنا - ۱ - فعل متعدی: - سفید کاغذ پر ناخن سے نقش کاڑھنا یا کچھ تحریر کرنا +

ناخُون کاٹنا - ۱ - فعل متعدی: - عوام - ناخن تراشنا - ناخون لینا - نہرنے سے ناخون قلم کرنا +

ناخُون گڑانا یا گڑونا - ۱ - فعل متعدی: - ناخن فرو بردن کا ترجمہ کسی چیز میں ناخون
بٹھا دینا - ناخون اندر اُتار دینا +

ناخُون گیر - ۱ - اسم مذکر - دیکھو (ناخن گیر) +

ناخُون لینا - ۱ - فعل متعدی: - ناخن تراشنا - نوہ کاٹنا - (۲) چابکسوار) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا +

ناخُون نیلے ہونا - ۱ - فعل لازم: - زہر چڑھنا یا علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا کیونکہ مرتے وقت
خون کا رنگ تبدیل ہو جانے سے ناخون کا رنگ بھی نیلا پڑ جاتا ہے + سہ

ناد

آج زہرِ غم ہجراں سے بچے یا نہ بچے تھی نِلاہٹ ترے بیمار کے ناخونوں میں (معروف)

ناخُونوں - ۱ - اسم مذکر: - ناخون کی جمع جب حروفِ مغیرہ یا کلمۂ مغیرہ جمع میں آتے
ہیں تو واو مجہول اور نون غنّہ سے جمع بنا کرتی ہے + سہ
چٹکی لیتے ہی مرے آگ سی لگ اُٹھی تُف کیا بلا زہر ہے سرکار کے ناخونوں میں (معروف)

ناخُونوں سے گوشت جدا نہیں ہوتا - ۱ - کہاوت: - یگانوں کی دشمنی
قائم نہیں رہا کرتی - یگانوں سے جدائی نہیں ہوا کرتی + اپنے نہیں چھوٹا کرتے
ہیں - اپنے کسی حال میں غیر نہیں ہو سکتے +

ناخُونوں میں پڑے ہیں - ۱ - محاورہ: - جیب میں پڑے ہیں - سو کچھے بجالے ہیں
یعنی کچھ حقیقت نہیں ہے - جیسے تم سار کے ہمارے ناخونوں میں پڑے ہیں یا جیسے زمانہ
کی کڑی مشکل اُنکے ناخونوں میں پڑی ہے یعنی ہر قسم کی کٹھن اُن کے نزدیک بہت
آسان اور بے حقیقت ہے + (نگھٹر سہیلی) - (چونکہ ناخون ہمیشہ زیرِ نظر اور سامنے رہتے
ہیں اس وجہ سے یہ غرض ہے کہ ہم کو تم جیسوں سے اکثر کام پڑا رہتا ہے ہم کچھ پروا نہیں کرتے یہ کوئی نئی بات
نہیں ہے - بعض لوگوں نے یہاں ناخنوں کے میل سے اس محاورے کو تعبیر کیا ہے شاید نکا فرمانا بھی درست ہو

ناخُونوں میں لکھ رکھنا - ۱ - فعل لازم: - جان رکھنا - یادداشت میں ٹانک رکھنا -
خیال میں رکھنا - دھیان میں رکھنا - تاڑ رکھنا - نظر میں رکھنا - پہچان رکھنا +
ہم جو لکھنے لگے یار کے ناخونوں میں بولے لکھ رکھتے ہیں تجھ سا رکے ناخونوں میں (معروف)

ناد - س (नाद) اسم مذکر - (پنڈت): - شبد - گونج - آواز - صدا - صوت - شور - الحان - ندا -
گونج - نوا - گمک + (یہ عربی لفظ ندا سے ملتا ہوا ہے جس کے معنی اصل آواز کا عکس جو پہاڑ یا عالی
شان مکانوں سے پلٹ کر آئے +

ناد بجانا - ہ - فعلِ متعدی: - جوگی بجانا - (وہ جوگی - جو سینگ کی بنی ہوئی کن پیٹھے
جوگیوں کے پاس ہوتی اور وہ کھپّر بھر کے پر بجائی جاتی ہے +

ناد کرنا - ہ - فعل متعدی: - چیتے یا شیر کا دڑوکنا +

نادِ وِدیا - س (नादविद्य) اسم مذکر - علمِ موسیقی - راگوں کا علم +

نادِر - ع - صفت: - (۱) کم - کمتر - قلیل - تھوڑا + کمیاب - نایاب + شاذ - عنقا + (۲) تحفہ
عمدہ + انوکھا - نرالا - عجیب و غریب + (۳) فارس کے ایک جابر بادشاہ کا نام جو
ہندوستان پر محمد شاہ رنگیلے کے وقت میں چڑھ کر آیا تھا جیسے نادر تیرے ہولوں نے
مارا - (کہاوت) (۴) ہمارے دوست منشی درگا پرشاد صاحب دہلوی پنشنر کا تخلص
جن کی بہت سی تصانیف مثل تذکرۂ دکن - تذکرۂ مستورات وغیرہ وغیرہ مشہور ہے
مؤلف کو ابتدا میں سامانِ کتب سے انہیں بزرگوار اور بااخلاق نے مدد دی تھی بلکہ
اکثر مصنفوں کو کتابی مدد دینے سے انکار نہیں کرتے اس وقت تک بفضلِ خدا

نا

زندہ وسلامت دہلی میں موجود ہیں +

نادِرشاہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ایک نہایت سخت گیر جابر اور غاصبِ سلطنت بادشاہِ ایران کا نام جو ۱۷۳۹ء میں محمد شاہ بادشاہ ہند پر اوّل دفعہ چڑھ کر آیا اور دہلی و تختِ دہلی کو تاخت و تاراج کر کے بعد محمد شاہ کو تاج بخشی فرما کر واپس چلا گیا۔ اس بادشاہ نے ۱۷۳۶ء سے ۱۷۴۷ء تک حکمرانی کی۔ دہلی میں اسکا رعب ایسا بیٹھا تھا کہ عورتیں حمل اس کے نام سے گر پڑتے تھے اور بچوں کے ڈرانے کے واسطے کوئی دن لونو کی بجائے لفظِ نادر ہی کام لیا گیا +

نادرگردی یا نادِرشاہی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ نادر کے وقت کیسی بدانتظامی ناپُرساں حالی۔ اندھیر۔ نادرشاہی حکومت کا زمانہ اور رافراتفری +

نادِرپاٹ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا جسکا پہلے رواج تھا +

نادِرہ (ع+ف) صفت :۔ عجوبہ۔ عجیب۔ انوکھا +

نادِری (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کی صدری جو شاہانِ مغلیہ میں پہنی جاتی تھی اور اس کا تزکِ جہانگیری میں اکثر جگہ ذکر آیا ہے (۲-گنجفہ) گنجفہ کا اِکّا + ورقِ گنجفہ جو اس کی بازی میں رکھنے کے قابل نہ ہو (۳) منسوب بہ نادر بادشاہ فارس جو ایک جابر اور ظالم بادشاہ خیال کیا جاتا تھا +

نادِری حکم (ف+ع) اسم مذکر :۔ نہایت سخت اور جابرانہ حکم۔ نادر کا سا حکم گر سُنا ہو تو اسے کہتے ہیں حکمِ نادری دخل کیا گر نخل تیّوں پر چھاپے زنگترے (نصیر)

نادِری چڑھانا (۱) فعل متعدی :۔ شرمناک مات دینا۔ گنجفہ کے اِکّے کی برابر میان کتر دانا +

نادِعلی (ع) اسم مؤنث :۔ ایک مشہور دعا کا نام جسے اکثر زہر مُہرے یا چاندی کے پترے پر کھود کر بچوں کے گلے میں ڈالا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے صرف زہر مہرے کی تختی کو بھی جو گلے میں ڈالنے کے واسطے بنائی جاتی ہے نادِ علی کہنے لگے +

نادِم (ع) صفت :۔ شرمسار۔ شرمندہ۔ خجل۔ پشیمان۔ منفعل +

نادِم ہونا (۱) فعل لازم :۔ شرمندہ ہونا۔ شرمانا۔ خفیف ہونا ؎

مول لیکر قیس کی تصویر وہ نادِم ہوئے   بنے جب چھیڑ تمہید دیوانہ ایسا چاہیئے (داغ)
ہمیں اپنے گریہ سے نادِم ہوئے   تمہیں غیر سے شرمساری نہیں (ظہیر)

ناؤدھنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :۔ (۱) جوتنا۔ جوڑنا۔ جُوے میں لگانا۔ گردن پر جُوا رکھنا (۲) شروع کرنا۔ آغاز کرنا (۳) غلام بنانا۔ حلقہ بگوش بنانا۔ پابند کرنا +

نار

نادِیا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مہادیو کی سواری کا بیل (۲) وہ بیل جس کے جسم میں کوئی عضو زیادہ ہو +

نار (ع) اسم مؤنث :۔ آگ۔ آتش۔ اگنی۔ آنچ + بیسندر + ؎

آفتابِ حشر بھی داغ جگر سے سرد ہے   آتشِ دل سے ذرا نار سقر لیتی نہیں (صبا)

نار (ف) اسم مذکر :۔ انار کا مخفف :۔ ایک مشہور پھل کا نام جیسے گلنار۔ گلِ نار +

نار (ہ) اسم مؤنث (گیتوں میں) :۔ (۱) زن۔ عورت۔ تریا۔ استری۔ لگائی مہریا + آری کی پہیلی ؎

ایک نار وہ دانت دنتیلی   پتلی دُبلی چھیل چھبیلی
جب وا تریا کو لاگے بھوک   ہرے سوکھے چباوے رُوکھ
جو کوئی بتارے تاکے بلہاری   خسرو کہے میں بتا دوں مری آری
(امیر خسرو)

(۲) بیوی۔ جورو۔ زوجہ۔ قبیلہ۔ مہرارو ؎

چلے پیت کی پگڑی کھونٹی پر ٹانگ   پرناری کی پیت کا پاچھے سادھو سانگ (دوہا)

(۳) جُوا جوڑنے کا تسمہ یا رسی (۴-پورب) جولاہوں کی نال جس میں سُوت کی نلی رہتی ہے (۵-پورب) گردن۔ ناڑ (نار یا ناری لفظِ نر سے منسوب ہیں کیونکہ نر یعنی مرد کے جسم سے عورت کا پیدا ہونا مانا گیا ہے یہ اشارہ حضرت حوا کی طرف ہے)

نارایَن (س) اسم مذکر :۔ قدیم۔ ہمیشہ رہنے والا + وشنو کا نام۔ خدائے لایزال۔ بھگوان۔ پرمیشر +

نارایَن تیل (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ ایک قسم کا روغن جو مختلف بوٹیوں سے نکالا جاتا ہے + مومیائی +

نارایَنی (ہ) اسم مؤنث :۔ دُرگا دیوی۔ لچھمی +

نارجیل (ف) اسم مذکر :۔ ناریل۔ کھوپرا۔ کھوپا۔ گری۔ جوز الہند۔ ناریل +

نارَد (س) اسم مذکر :۔ (۱) گیان دینے والا + برہما کا بیٹا + دس دیو رشیوں میں سے ایک دیو رشی (۲-مجازاً) لڑائی کرا دینے والا۔ دو کو لڑوا دینے والا + لُترا۔ اِدھر کی اُدھر لگانے والا +

نارَنج (ف) اسم مذکر :۔ نارنگ کا معرب۔ رنگترا۔ نارنگی۔ سنترا۔ کولا +

نارنجی (ف) صفت :۔ زرد مائل بہ سرخی رنگ۔ وہ رنگ جو شہاب اور ہارسنگار کے پھولوں سے بنایا جاتا ہے +

نارنگی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کے خوش رنگ پھل کا نام جو ترش اور نیز شیریں ہوا کرتا ہے۔ چھوٹا کولا۔ چھوٹا رنگترا (۲-تشبیہاً) پستانِ نوخاستہ۔ اُبھری ہوئی چھاتیاں +

نار

نارو (ہ) اسم مذکر :- بیماری رشتہ - ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے ہو کر اُن میں سے تاگا سا نکلا کرتا ہے - نہروا - ناہرو ۔

نارَوا (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (نارو) ۔

ناری (ع) صفت :- آگ کا - آتشی - دوزخی ۔

ناری (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (نار) ۔ ف

سیام برن اور دانت انیک لچکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے یوں کہوے تو آری (پہیلی)

کلسے دینو کہ پیا گاری رسے — میں تو ہوں پگھر کی ناری سے (ٹھمری)

نارِیل (ہ) اسم مذکر :- (۱) دیکھو (نارجیل) مزاجاً اوّل درجہ میں گرم دوم میں تر اور خشک - بعض کے نزدیک درجۂ دوم میں خشک جیسے نکر کوٹ کو کا تھان چڑھیں ناریل ناگپان (۲) ایک قسم کا حُقّہ جو ناریل کو خالی کرکے اور اُوپر سے چھیل کر بنایا جاتا ہے ۔

نارِیل توڑنا - ہ - فعل متعدی (عو) :- مسلمانوں کی ایک رسم جو ایّام حمل میں برتی جاتی اور اُس کے توڑنے سے لڑکا یا لڑکی کے پیدا ہونے کا شگون لیتے ہیں مثلاً اگر اندر سے خالی یا خراب نکلا تو لڑکا اور بھرا ہوا اور عمدہ نکلا تو لڑکی ہوگی ۔

نارِیل کا پانی یا دُودھ (ہ) اسم مذکر :- وہ ناریل کا دُودھ جو تازہ ناریل میں سے نکلتا ہے اور اُسے لوگ بڑے شوق سے پیتے ہیں - آبِ نارجیل - اھواق ۔

نارِیل کا تیل (ہ) اسم مذکر :- کھوپرے کا تیل ۔

ناڑ (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- گردن - عنق - گلو - گلا ۔

ناڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) اِزاربند - شلوار بند - پیجامہ کا نیفہ - پیجامہ کے اِزار ڈالنے کی رسّی یا ڈوری (۲) کلاوہ - کچّا گنڈے دار اور لال زرد رنگا ہوا سُوت - مَولی ف

جلد رنگ نے یدۂ خونبار ابتار نگاہ — ہے محرم اُس پری پیکر کو ناڑا چاہئے (ناسخ)

ناڑا چھوٹ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (بازاری عو) پیشاب کرنا - مُوتنا ۔

ناڑا کھولنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :- اِزاربند کھولنا - زِنا کرنا - حرام کرنا - جماع کرنا ۔ (بجائے قسم کے بھی وہ لوگ اِسے اپنی بیٹی یا ماں کی طرف منسوب کرکے بولتے ہیں) ۔

ناڑی (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- (۱) بندوق کی نال (۲) نبض - شریان - رگِ خُون - رگِ جنندہ ۔ ف

ناڑی کی کچھ سُدھ نہیں ہے دوا سبھوں کی کرتے ہیں
بَیدوں کا کیا جاتا ہے بیمار بچارے مرتے ہیں (دونا)

ناڑی چھوٹنا یا ناڑی نہ بولنا (ہ) فعل لازم (گنوار) :- نبض چھوٹنا - نبض کا حرکت نہ کرنا - نبض کا جاتا رہنا (۲) مرجانا - دم نکل جانا (۳) سکتہ ہوجانا - نبض نہ پانا (۴) کسی صدمہ سے سُست ہوجانا ۔

ناڑی دیکھنا (ہ) فعل لازم :- نبض دیکھنا ۔

ناڑیا (ہ) اسم مذکر :- نبّاض - نبض شناس - حکیم - بَید - طبیب ۔

ناڑیا بَید - ہ - اسم مذکر (ہندو) :- طبیب حاذق ۔

ناز (ف) اسم مذکر :- (۱) استغنائے معشوق - نازو ادائے معشوقانہ حرکاتِ معشوقی - عشوہ - غمزہ - نخرہ - تلّا - کرشمہ - چٹک مٹک - غنج و دلال - تبختر ف

مار رکھنے کے یہ انداز نکالے تم نے — آن سے تیغ کبھی ناز سے خنجر نکلا (حضور آصف)
ناز انداز ادا عشوہ کرشمہ غمزہ — سب تجھے کالنے سے مرا مال لگاتے ہیں (مظہر)
یہ غمزۂ فتنہ گر نہوں گے — یہ ناز نہ ہوں گے پر نہوں گے (مومن)
ادا کہتی ہے میں نوں ناز کہتا ہے کہ میں لوں — ابھی تو نہیں دل کا خریدار کی باتیں ہیں (اشک)
خوباں ہوں تو ہیں اُس عالمِ تصویر میں سب — اک ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں (ذوق)
کھلا نہیں جو گُڑی کا پیچ اُس کی سیر — سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا (میر)
خلش میں ہے نہیں ہے کچھ اُس پری رو کو — ادا و ناز سے محرم ہے تنگ سینے پر (درخشاں)
ٹھکی نہیں کسو میں ہے اُن سے بیداد آہ — تیغ سے ناز کی خنجر سے ادا کے مارا (ظفر)
اُس سے کی کس ناز سے یارب نگاہِ دلفریب — لشکرِ حساں کی طرح یہ حق ادا ہوتا نہیں (زکی)

(۲) لاڈ - چوچلا - پیار کا انداز - رس بتیاں - لاڈ چاؤ - اختلاط - پیار - اخلاص - گرم اختلاطی جیسے یہ ناز کسی اور سے رہے ۔

کہتے ہیں ناز سے وہ ہے ملکِ حُسن اپنا — آصف تمہیں تمہارا ملکِ دکن مبارک (حضور آصف)
یہ دیکھئے شوخی جو کرُوں عرضِ تمنّا — کس ناز سے کہتے ہیں کہ ہُوں ہتے خفا ہیں (مجروح)

(۳) غرُور - گھمنڈ - نخوت - پندار ۔ ف

دلجوئیِ عشاق کی فرصت نہیں ملتی — یا ناز سے اپنے تمہیں مُہلت نہیں ملتی (شہیدی)
یہ ناز و تکبر خدا کی پناہ — اُلجھتے ہیں چلنے میں رفتار سے (میر مجروح)
اللہ اللہ امتیازِ عجز و نازِ عشق و حُسن — ساربان کہتا ہے مجنوں کو کہ محمل سے الگ (زکی)
سیرِ چمن کو آؤ تو از راہِ بے خودی — اس نازِ رنگ و بُو کو ابھی بھول جائے گُل (؟)

ناز

(۴) فخر۔ افتخار۔ عظمت۔ بڑائی۔ عزت۔ جیسے ہمیں انکی ذات پر ناز ہے ٭

ناز اٹھانے پہ ہمیں نازاں نہیں حسن پہ ناز — کوئی ایسا نہیں دونوں میں جو مغرور نہیں (حیا)

(۵) بھروسا۔ برتا۔ حمایت۔ پشتی ٭ ف

مغفرت پر ہے تری سب کو ناز — اے مرے کارساز بندہ نواز (معصوم علی)

ناز اٹھانا۔ (۱) فعل متعدی:۔ ناز برداری کرنا۔ نخرے اور چوچلے کی برداشت کرنا۔ کسی کے دماغ کی برداشت کرنا۔ دماغ اٹھانا۔ مزاج اٹھانا ٭

ناز اٹھانے سے ترے کیا جو یہ کوکبتا ہے — چاہنے والوں کے منہ اور ہوا کرتے ہیں (حیا)

تم ملاتے ہو ہمیں بزم عدو میں کیا خوب — ہیں یہی ناز تو ہم ناز اٹھاتے بھی نہیں (ظہیر)

پر روز منایا مجھے آ آ کے کسی نے — ناز ایسے اٹھائے ہیں شب اک کسی نے (حجاب)

عشاق جانفروش کے کچھ اور رنگ ہیں — گستاخ ہو گئے ہیں تمہارے اٹھا کے ناز (تسلیم دہلوی)

گنجائش عذاب دل زار میں نہیں — کبتک اٹھائیں ظالم نا آشنا کے ناز (〃)

منت دلا کسی کی نہ اصلا اٹھائیے — مر جائیے نہ ناز مسیحا اٹھائیے (داغ شکوہ)

کرتے تھے انکی خوشامد جو تھے ہمارے محرم راز — ہائے پر انکے کیا کیا ناز اٹھاتے جاتے تھے (جرأت)

حسن کے ناز اٹھانے کے سوا — ہم سے اور حسن عمل کیا ہوگا (نظیر)

ہم تو عاشق ہیں ترے ناز اٹھانیوالے — تجھ سے کم دیکھے ہیں معشوق ستانیوالے (نامعلوم)

ناز اٹھنا۔ (۱) فعل لازم:۔ ناز برداری ہونا۔ مزاج اٹھنا۔ دماغ اٹھنا۔ چوچلا برداشت ہونا ٭

چل چل کے جو رہ جاتا ہے ہر بار گلے پر — یہ ناز نہ ہم سے ترے خنجر کے اٹھیں گے (مصحفی)

ناز بردار۔ (ف) اسم مذکر:۔ ناز و نخرہ اٹھانے والا۔ مزاج اور دماغ کی برداشت کرنے والا۔ لاڈ برداشت کرنے والا ف

آپ آنا چاہیئے اے نازنیں از راہ لطف — بھیجنا لازم نہیں ہے ناز برداروں کو خط (عاشق)

ناز بردار جنوں حسن حسیناں کیوں نہیں — شمع کے سر پہ ہے روشن داغ سودا دیکھیے (زکی)

ناز برداری۔ (ف) اسم مؤنث:۔ مزاج برداری۔ لاڈ چوچلے کی برداشت ٭

ناز اٹھانے نہیں اٹھتے اسکے لاکھوں ہی ستم — توبہ کی ہم نے ظفر اس ناز برداری سے پھر (ظفر)

ناز پرورد۔ اسم مذکر:۔ ناز پروردہ۔ ناز کا پلا ہوا۔ لاڈ میں پلا ہوا۔ اللہ آمین کا ٭

دل کی کچھ قدر کرتے رہیو تم — یہ ہمارا بھی ناز پرورد تھا (میر)

آغوش چشم و دل کے مدت سے تھے ناز پرور — اطفال اشک اپنے ہیں جان آب و آتش (ممنون)

ناز پروردہ۔ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (ناز پرور) ٭

ناز سے چلنا (۱) فعل لازم:۔ انداز سے چلنا۔ مٹک کر چلنا۔ خراماں چلنا۔ ٹھمک چال چلنا ف

دامن اپنا تو اٹھا چلتا تھا اس ناز کے ساتھ — کھینچا دامن کا مجھے گھیر کے لے آتا تھا (ظفر)

ناز کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ غرور کرنا۔ پندار کرنا ٭

شاید اس شوخ کے کوچے سے ہوا آتی ہے — ناز کرتے ہوئے جو باد صبا آتی ہے (نامعلوم)

(۲) فخر کرنا۔ نازاں ہونا ف

آگے تقدیر کے تدبیر کی کیا چلتی ہے — عقل پہ ناز کیا کرتے ہیں ناداں کیا کیا (آغا)

(۳) نخرہ کرنا۔ چوچلا دکھانا۔ لاڈ کرنا ف

حسرت دل کی ہر آئین میں بسمل کیا کیا — ناز کرتا تھا نزاکت سے وہ قاتل کیا کیا (تصویر)

ناز و نخرہ۔ (ف) اسم مذکر:۔ چاؤ چوچلا۔ لاڈ پیار ٭

ناز و نعمت میں پالنا۔ (۱) فعل متعدی:۔ لاڈ پیار میں پرورش کرنا۔ اچھے اچھے کھانے کھلا کر پالنا ٭ دنیا کی نعمتیں کھلا کھلا کر پرورش کرنا ٭

ناز و نعمت میں پلنا۔ (۱) فعل لازم:۔ لاڈ پیار میں پرورش پانا۔ عمدہ عمدہ کھانے کھا کر پرورش ہونا ٭

ناز و نیاز (۱) اسم مذکر:۔ (۱) پیار اخلاص۔ لاڈ پیار۔ چاؤ چوچلا (۲) آن و انداز ف ٭

ناز ہونا۔ (۱) فعل لازم:۔ فخر ہونا۔ افتخار ہونا۔ گھمنڈ ہونا ٭

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق — اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے (ذوق)

عشرت رونق محفل پہ اہل شہر کو ناز — کہ باغ و راغ میں روشن ہیں بے شمار چراغ (ناظم)

نازا۔ (۱) اسم مذکر:۔ صحیح فارسی (نائزہ) سوراخ ذکر۔ مجازاً ذکر عضو تناسل جیسے ریچھ کا نازا۔ شبر کا نازا۔ مرد کا نازا وغیرہ ٭ (مفصل دیکھو نائزہ)

نازاں۔ (ف) صفت:۔ ناز کرنے والا۔ فاخر۔ نازکناں فخر کرنے والا۔ فخر کناں۔ اترانے والا۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں بہادر رواں نونگ

کوئی ہے زاہد پہ نازاں کوئی عبادت پہ — یہاں تو اے تو مرا مرا کا کچھ بھی نہیں (حضرت خلیل اللہ نونگ)

نازاں ہونا۔ (۱) فعل لازم:۔ اترانا۔ فخر کرنا۔ مفتخر ہونا ٭ گھمنڈ کرنا۔ دماغ ہونا ف

اسقدر نازاں نہ ہو اے شیخ اپنے زہد پر — بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائیگا (آتش)

نازاں نہوں کس طرح سے میں بے ہنری پر — پرہاں نہیں عالم میں کوئی علم و ہنر کا (تصویر)

نازبالش۔ (ف) اسم مذکر:۔ نرم تکیہ۔ ملائم تکیہ ٭ پہلو کا تکیہ ٭

نازبو۔ (۱) اسم مؤنث:۔ ریحان۔ ایک قسم کا خوشبودار بوٹا جس میں سے کالے کالے دانے نکلتے ہیں۔ ایک قسم کا تلسی کا درخت۔ ایک قسم کا بالنگا۔ ضیمران۔ شاہسفرم سلطان الریاحین ٭ مروہ ٭ شاہسپرم ٭ ف

نازبو کیوں نہ مری خاک سے ہو روئیدہ — مجکو اس شوخ نے ہے ناز دکھا کے مارا (ظفر)

نازش۔ (ف) اسم مؤنث۔ حاصل بالمصدر از نازیدن:۔ اترانا۔ ناز۔ فخر۔ گھمنڈ

نصیبوں پر مجھے نازش ہے کیا کیا ۔ وہ جب سے گھر میں میرے میہماں ہیں (عارف)
صُلح اُن سے کر بھی لے کرکے غیرتِ اے دلِ ستم پیشہ نازش وفا کب تک
بےکسی بھری وجہ نازش ۔ ہو گیا مجھ تماشا کوئی + (ناسخ)

نازُک ۔ ف ۔ صفت :۔ (۱) کومل ۔ کامنی ۔ نزاکت بھرا ؎
کرتے ہی تو قتل مجھ سخت جاں کو ۔ یہ بازو یہ نازک کلائی تمہاری + (زکی)
(۲) تُنک (۳) لطیف ۔ نفیس (۴) پتلا ۔ جو بھدا نہو ۔ ہلکا ۔ کامنی سا ۔ چھریرا ۔ سُبک سا ۔ دُبلا پتلا ۔ باریک ۔ خفیف (۵) کانچ جیسا ۔ جلد ٹوٹ جانیوالا ۔ شیشے کی مثال (۶) خوبصورت ۔ خوشنوضع ۔ سُڈول ۔ سُہانا (۷) کمزور ۔ دُبل ۔ دُبل ۔ بودا ۔ نحیف ۔ کم طاقت ؎
اُن سے نازک کو نکلنے دے نہ قابو سے مگر ۔ اے طبیعت ہاں اُلجھا اچھی طرح دلبر کے ساتھ (شاداں)
(۸) ناز پروردہ ۔ ناز کا پلا ہوا ۔ نعمت پروردہ + ؎
لبِ نازک کے پاس رہنے دو ۔ تل برابر ہے دل مسا کر کے + (دیا شنکر نسیم)
(۹) مومنا چومنا ۔ چھوئی مُوئی ۔ موم کی مریم ۔ موم کا ہم ۔ ہتیلی کا پھپولا (۱۰) باریک ۔ دِقت طلب ۔ دقیق ۔ جیسے نازک مسئلہ ۔ نازک بات ۔ نازک معاملہ ۔ (۱۱) تیز ۔ تُند +

نازُک اَندام ۔ ف ۔ صفت :۔ نازک جسم والا ۔ چھریرے بدن کا ۔ دُبلا پتلا ۔ سُبک سا +

نازُک بَدَن ۔ ف ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو (نازک اندام) (۲ ۔ اِ) ایک قسم کا باریک کپڑا جو مال میں چلتا ہے ۔ ایک قسم کا ڈوریا (۳) ایک قسم کا لالہ ۔ بُستان افروز (۴) عُنّاب + کاغذی پوست کا بیر ۔ بیر اُس کا درخت ۔ ایک قسم کا بیر جسکا پوست باریک ہوتا ہے ؎
میں مر گیا ہوں اُسکی نزاکت پہ دوستو ۔ جائے جریدہ نہیں ہو نازک بدن کی شاخ (ناسخ)
دیوے خراش دل کو نہ کیونکر وہ نازنیں ۔ رکھتی ہے خار سینکڑوں نازک بدن کی شاخ
تاثیر نسیم از زور ضعیفوں کو دے اگر ۔ ٹوٹے نہ سیلن سے بھی نازک بدن کی شاخ (ذوق)

نازُک بدنی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ نازک اندامی ۔ نزاکتِ جسمی +
خارِ خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود ۔ دیکھ گُل دعویٰ نازک بدنی خوب نہیں (ذوق)

نازُک جگہہ ۔ اِ ۔ اسم مؤنث :۔ نہایت نازک مقام یا عضو جسکی چوٹ سے آدمی مر جائے جیسے نوطہ ۔ کنپٹی ۔ پیڑو ۔ امتحان وہ مقام جہاں جان کا اندیشہ ہو

نازُک خیال ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ باریک اور دقیق باتیں لکھنے والا شاعر ۔ وہ شخص جسکے خیالات عمدہ ہوں + دقیقہ رس ۔ نغز گو ۔ نغز گفتار +

نازُک دماغ ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ (۱) بدمغ ۔ دماغدار ۔ خود بیں ۔ خود پسند ۔ نخوت والا ۔ مغرور ۔ عالی دماغ ۔ متکبر ۔ (۲) تُنک مزاج ۔ تیز مزاج ۔ زود رنج ۔ چڑچڑا ۔ خلاف طبع بات گوارا نہ کرنے والا ؎
بوئے وفا بھی آئے تو ہوتا ہے دردِ سر ۔ کیونکر نبھے گی اُس بُتِ نازک دماغ سے (داغ)
چمن میں کون سُنے عندلیب کی فریاد ۔ جو تیری طرح سے نازک دماغ گُل ہو جائے (ظفر)

نازُک دماغی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) تُنک مزاجی ۔ بد مزاجی ۔ زود رنجی ۔ چڑچڑاپن ۔ تُند مزاجی ؎
میرا یہ قتل اور وہ نازک دماغیاں ۔ اتنا بھی لُطف حق میں مرے کسے دور تھا (مرزا دت)
(۲) خود بینی ۔ دماغداری ۔ دماغ ۔ مزاج +

نازُک کلامی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ خوش گفتاری ۔ نغز گوئی ۔ نکتہ سنجی ؎
نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل ۔ میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں (ذوق)

نازُک مزاج یا نازُک طبع ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ (۱) تُنک مزاج ۔ تُند مزاج ۔ بد مزاج ۔ چڑچڑا ۔ زود رنج ۔ (۲) بدمغ ۔ مغرور ۔ خود بیں ۔ خود پسند ۔ عالی دماغ ؎
چمن میں نالۂ بلبل کو کون پھر سُنتا ۔ تری طرح سے جو نازک مزاج گُل ہوتا (ظفر)

نازُک مزاجی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (نازک دماغی) ؎
باز آئے زندگی سے کہاں تک اُٹھائیے ۔ نازک مزاجیاں فلکِ بد شعار کی + (ظہیر)

نازُک مسئلہ ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ مشکل امر ۔ دقیق مسئلہ +

نازُک مُعاملہ ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ معاملۂ دُشوار جسمیں عقل حیران رہے ۔ امرِ مشکل ۔ خطرناک معاملہ ۔ خوفناک معاملہ ۔ ٹیڑھی کھیر ۔ جیسے عدالت کا نازک معاملہ ہے +

نازُک وقت ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ جوکھوں یا خطرے کا وقت + معرکہ کا وقت ۔ امتحان کا وقت + اندیشناک وقت ۔ مقامِ خوف + بُرا وقت +

نازُکی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ نزاکت ۔ نرمی ۔ کومل پن ۔ ملائمت + لوچ ۔ کوملتا + عُمدگی ۔ خوبی + تُنک مزاجی + لطافت ۔ نفاست + خود بینی ۔ خود پسندی +

نازِل ۔ ع ۔ صفت :۔ اُترنے والا ۔ نیچے آنے والا ۔ وارد ہونیوالا ۔ گرنیوالا + وارد و صادر +

نازِل ہونا ۔ اِ ۔ فعل لازم :۔ اُترنا ۔ وارد ہونا ۔ نیچے آنا ۔ آسمان سے آنا جیسے کتابِ الٰہی کا نازل ہونا + بلا نازل ہونا ؎
مینہ آنسو ہوئے رحمت کے فرشتے نازل ۔ پاک بالکل ہیں گناہوں سے ندامت سے (ناظم)

نازِلہ ۔ ع ۔ صفت :۔ نازل شدہ ۔ وارد ۔ ورود یافتہ + حادثہ ۔ سانحہ ۔ مُصیبت ۔ شامت ۔ کم بختی +

نازنیں ۔ ف ۔ صفت :۔ (مرکب از ناز + نیں کلمۂ نسبت) (۱) دلفریب ۔ ناز و ادا

ناس

سے زینت کرلینے والا - دلاویز - خوبصورت - خوش وضع - سُندر کامنی - البیلی - بانکی - رنگیلی چھبیلی - خوش ادا - دلربا - نازک - پیاما - نازک نام ؎

طبع نازک کا لطف جب تھا داغ ۔ نازنینوں میں نازنیں بنتے + (داغ)

(۳) مرزا علی بیگ دہلوی ایک مشہور ریختی گو شاعر کا تخلص ۱۲۶۰ھ تک زندہ تھا (صاحب کشف بضم نائے معجمہ لکھتے ہیں)

نازونیاز - ف - اسم مذکر :- شیوہائے عشق اور وہ حرکات و سکنات جو عاشق و معشوق میں طرفین سے سرزد ہوں - آپکی نمتانہ چھیڑ چھاڑ یا لاڈ پیار +

ناس ع - اسم مذکر :- آدمی - انسان - لوگ - منش - ناس - یہ اسم جنس کا صیغہ ہے واحد اور جمع دونوں پر بولا جاتا ہے +

ناس - ہ - اسم مؤنث (ہندو) :- ہلاس - نسوار - سُنگھنی - وہ پسا ہوا تمباکو یا دوا جو چھینکیں لینے کے واسطے سونگھیں - سونگھنی - روشن دماغ ہونے والی انفیہ

ناس دانی - ا - اسم مؤنث :- ہلاس کی ڈبیا - ہلاس رکھنے کا ظرف ؎

ناسدانی کو چھپا شیخ مبادا کوئی ۔ اسمیں تمباکو چھپا کر تجھے غافل بھرے (میر سوز)

ناس لینا - ہ - فعل لازم (ہندو) :- ہلاس سونگھنا - نسوار سونگھنا + سونگھنا +

ناس - ہ - اسم مذکر :- خرابی - بربادی - تباہی - ویرانی - غارت غول - بناش - معدوم - نیست و نابود و ھونشٹ +

ناس کردینا - کھودینا یا ملادینا - ہ - فعل متعدی :- بگاڑ دینا - خراب کردینا - تباہ کردینا - برباد کردینا - غارت کردینا - نقصان پہنچادینا - اجاڑ دینا - فنا کردینا - نیست و نابود کردینا ؎

جب عاشقی میں دل نے مرا پاس کھو دیا ۔ مینے بھی اسکا ایسا کیا ناس کھو دیا + (ظفر)

ناس ہوجانا - ہ - فعل لازم :- خراب و تباہ ہوجانا - برباد ہوجانا - بگڑ جانا - فنا ہوجانا - اُجڑ جانا - خاک میں ملجانا - ملیامیٹ ہوجانا - خانہ خراب و ویران ہوجانا +

ہوجائے ناس جسمیں سو عاشقی ہے ۔ ہر رنج کو شفا ہے ہر درد کو دوا ہے (میر)

ناسا - ہ - اسم مذکر (پورب) :- ناکڑا - بڑی ناک +

ناسی - ہ - صفت (ہندو) :- ناس کرنے والا - ناس کھونے والا +

ناسپال - ف - اسم مذکر :- (۱) پوست انار + کچے انار کا چھلکا جو رنگ نکالنے کے کام آتا ہے (۲) ایک قسم کی آتشبازی + (۳) انار خام - کچا انار +

ناسپالی - ف - صفت :- ناسپال کے رنگ کا - نسواری - زرد مائل بہ سبزی - ڈہر کے رنگ کا +

ناستک - س - नास्तिक اسم مذکر :- ایشور اور پرلوک کو نہ ماننے والا + منافر + منکر خدا - ملحد - زندیق - کافر - بے دین - بے ایمان - پرلوک بادی - دہریہ - خدا پر یقین نہ کرنے والا +

ناش

ناستک مت - ہ - اسم مذکر :- دہریہ مذہب - کفر - الحاد - دہریوں کا مذہب + (نستہ اور نستو فارسی میں لڑاک بداعمال جھگڑالو آدمی کو کہتے ہیں - اصل میں نون نفی کا ہے یعنی ہستو اقراری یعنی نستو منکر - چونکہ جھگڑالو آدمی بات کو نہیں مانتا ہر ایک دلیل کی نفی کرتا ہے اسلئے اُسے نستُو یا نستہ کہتے ہوں گے پس ناستک اور نستو ایک ہی اصل سے نکلے)

ناسخ ع - اسم مذکر :- (۱) لکھنے والا - کاتب - کاپی نویس (۲) نیست کرنے والا - رد کرنے والا - منسوخ کرنیوالا (۳) لکھنؤ کے ایک مشہور شاعر کا تخلص جسکا نام شیخ امام بخش ولد شیخ خدا بخش لاہوری تھا - اکثر فارسی اشعار کا ترجمہ اور صائب کی طرز پر مثالیہ اشعار کہا کرتا تھا ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی +

ناسوت ع - اسم مذکر :- عالم اجسام - دنیا - یہ جہان - مجازاً شریعت و عبادتِ ظاہر

ناسور ع - اسم مذکر :- وہ زخم جو ہمیشہ رستا رہے اور کبھی اچھا نہو - جبکہ سالہا سال جب دُنبل کا جوف سکڑ کر تنگ نلی کی مانند ہو جائے اور باہر کی جانب ایک سوراخ ہو اور اُس سے پیپ جاری ہے تو اُسے ناسور کہتے ہیں ؎

جہاں خالی نہیں رہتا کبھی ایذا دہندوں سے ۔ ہوا ناسور نو پیدا اگر زخم کہن بگڑا + (نامعلوم)

زخم کا دل کے تر و تازہ ہے انگور سدا ۔ جاری رہتا ہے مری چشم کا ناسور سدا (سودا)

لاکھ درماں کئے زخمی کے ترے اے قاتل ۔ دل کا ناسور رہے تا بہ جگر آہی گیا + (تصویر)

ظہیر اُس دور ہیں میں جلوۂ درماں نظر آئے ۔ کہ زخم دل عاشق عجب ناسور ہوتا ہے (ظہیر)

ناسور بھرنا - ا - فعل لازم :- ہمیشہ جاری رہنے والے زخم کا اندمال پذیر ہونا ؎

خدایا بھر گئے کیوں تھے کچھ ناسور سینے میں ۔ گھٹا جاتا ہے تنگی سے دلِ رنجور سینے میں (زکی)

ناسور پڑنا - ا - فعل لازم :- قرحہ پڑنا - ایسا زخم ہونا جو کبھی اندمال پذیر نہ ہو ؎

چھڑکا ہے پند گو نے عجب زخم پر نمک ۔ ناسور پڑ گئے ہیں جگر میں بجائے داغ (ظہیر)

آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا ۔ سینے میں داغ داغ میں ناسور پڑ گیا (آتش)

ناسور ڈالنا - ا - فعل متعدی :- گھاؤ ڈالنا - زخم ڈالنا - جیسے اُسنے جلاتے جلاتے میری چھاتی میں ناسور ڈالدیئے +

ناسرہ - ف - صفت :- کھوٹا - کھرا کا نقیض - غیر خالص - کھوٹ ملا یا ہوا - کھوٹ ملا ہوا - تائے تافیہ کے مشتقات میں دیا گیا +

ناشپاتی - ت - اسم مؤنث :- ایک قسم کا پھل جو امرود سے مشابہ اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے

ناشتا - ف - اسم مذکر :- نہار - بھوکا رہنا - صبح سے کچھ نہ کھایا ہوا ہونا + نہاری - چاشت - صبح کا کھانا جو قدرِ قلیل سہارے کے واسطے کھالیتے ہیں - کلیوا -

ناص

چھوٹی حاضری۔ خوراکِ صبح + ۔

تجھے نعمتیں ہیں تو میری بلا سے مرا روز خونِ جگر ناشتا ہے + (میرسوز)

اے غم مجھے تمام شبِ ہجر میں کھا رہنے دے کچھ کہ صبح کا بھی ناشتا چلے (ذوق)

ناشتا کرانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ صبح کو کچھ کھلانا۔ نہار توڑنا +

ناشتا کرنا۔ ف۔ فعل متعدی : صبح کو ذرا سا کھانا۔ نہار توڑنا۔ منہ جھٹالنا +

ناصح ع۔ اسم مذکر :۔ نصیحت کرنے والا۔ پند دینے والا + صلاح کار۔ ہادی۔ پدیشک +

اپدیش دینے والا۔ پند گو۔ پند دہندہ۔ واعظ ۔

سینہ اتر کرتی ہے ناصح کہیں دیوانے کو نہیں دانش مجھے آپ آئے ہیں سمجھانے کو (مخبر)

پاتنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی (آزردہ)

یہ تو مانا کہ وہ بدخو ہے دل آزار بھی ہے اور کچھ حضرت ناصح بھی بہا دیتے ہیں (ظہیر)

توبہ اس وقت میں بھلا ناصح بارش بھی بادہ بھی سحاب بھی ہے (〃)

بے تکلف عشق نے غارت گریباں کر حضرتِ ناصح کو کیا یہ بھی اگر کرتے ہیں ہم (زکی)

ہر بات میں حوالہ ہے ہر بحث میں سند ناصح کو مانتے ہیں ہم اہل کتاب ہیں (〃)

ناصر ع۔ صفت :۔ مددگار۔ معاون۔ حامی جیسے خدا حافظ و ناصر (بوقتِ رخصت کہتے ہیں)

ناصیہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ لغوی معنی پیشانی کے بال مجازی پیشانی۔ جبین۔ جبہ۔ ماتھا +

ناصیہ سائی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ جبیں سائی۔ ماتھا رگڑنا۔ جبہ سائی + ۔

اس آستاں کی ناصیہ سائی محال ہے قدسی لگا رہے ہیں اگر پاسباں نہیں (ظہیر)

ناطق ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) بولنے والا۔ گویا + (۲) صاحبِ عقل۔ صاحبِ شعور۔

کلیات و جزئیات کو سمجھنے والا۔ منطق چھانٹنے والا (۳) قطعی۔ قرار واقعی۔

مستحکم۔ مضبوط۔ اٹل۔ جیسے حکمِ ناطق۔ فیصلۂ ناطق +

ناطقہ ع۔ اسم مذکر :۔ قوتِ ناطقہ۔ گویائی کی قوت۔ بات چیت کا ملکہ۔ بولنا +

ناطقہ بند کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ دم بند کرنا۔ بولنے کی مجال نہ رہنے

دینا۔ بولتا بند کرنا ۔

ناطقہ بند کیا تو نے ہر اک ناطق کا مشترکِ تک ہوئے صورتِ سرِ خاموش (ناسخ)

ناظر ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نظر کرنے والا۔ دیکھنے والا۔ مشاہدہ کرنے والا (۲)

نگہبان۔ محافظ (۳) محرروں کا افسر۔ ہیڈ محرر ۔

نہ گیا کار گزاری میں یہ وحشت کا اثر جس عدالت کا میں ناظر ہوں وہ دیوانی ہے (اسیر)

(۴) خوجہ۔ محلوں کا محافظ۔ خواجہ سرا۔ مخنث۔ خنثیٰ ۔

اور طالع بھی اسکے ہوں یا ور کسی ناظر کی بھی پڑے نہ نظر + + (فلق)

ناظرہ ع۔ تابع فعل :۔ (۱) دیکھکر۔ دیکھکر پڑھنا۔ (۲) دیکھنے کی قوت۔ باصرہ +

ناف

ناظرہ پڑھنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ دیکھکر پڑھنا۔ دیکھکر قرآن پڑھنا +

ناظرہ خواں۔ ف + ع۔ اسم مذکر :۔ دیکھکر پڑھنے والا + وہ شخص جو حافظ

نہو مگر دیکھکر قرآن پڑھ سکتا ہو + قرآن پڑھا ہوا +

ناظرہ خوانی ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ دیکھکر پڑھنا +

ناظرین ع۔ اسم مذکر :۔ دیکھنے والے۔ پڑھنے والے۔ مطالعہ کرنے والے۔

جیسے ناظرینِ اخبار یا کتاب یا رسالہ +

ناظم ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) پیرونے والا۔ لڑی بنانے والا۔ (۲) انتظام کرنیوالا

منتظم۔ منصرم۔ کارکن۔ سربراہ کار۔ سربراہ۔ (۳) نظم بنانے والا۔ شاعر۔

شعر گو۔ کوی۔ کبتا۔ بیشر (۴) نوّاب یوسف علی خاں بہادر خلف نوّاب

محمد سعید خاں بہادر والیٔ رامپور کا تخلص جو ۱۸۶۴ء تک زندہ و سلامت تھے +

ناغہ۔ ت۔ صفت :۔ غیر حاضری۔ خالی۔ تعطیل +

ناغہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ غیر حاضری کرنا۔ تعطیل کرنا۔ خالی دینا +

ناغہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ غیر حاضری ہونا۔ تعطیل ہونا +

ناف۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نابھی۔ نابہ۔ ڈھونڈی۔ ٹونڈی۔ بونڈی۔

نال۔ سُرّہ۔ (۲) دھرن۔ نال کی جگہ۔ (۳۔ مجازاً) وسط۔ درمیان۔

بیچوں بیچ۔ منجھ + مرکز (یہ لفظ سنسکرت نابھی नाभि اور نابہ سے ملتا ہوا ہے)

ناف ٹلنا۔ جانا یا ڈگنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ عصبات و عضلات ناف کا بوجھ

اٹھانے کے سبب بے جگہ ہوجانا + دھرن ٹلنا۔ کل بیکل ہونا ۔

دامن کا بوجھ اٹھ نہ سکا نازکی سے یار بل آگیا کمر میں تری ناف ٹل گئی (اسیر)

کھینچکر تیغ کمر سے کے دکھلاتے ہو نافِ معشوق نہیں ہوں میں کہ ٹل جاؤنگا (خواجہ آتش)

نافِ زمین۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مرکزِ زمین۔ دھرتی کا بیچ +

نافِ شہر۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مرکزِ شہر۔ وسطِ شہر۔ منجھ +

نافذ ع۔ صفت :۔ جاری ہونے والا + نفوذ کرنے والا + صادر ہونے والا +

نافذ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ جاری کرنا۔ صادر کرنا + صدور کرنا +

نافر ع۔ صفت :۔ نفرت کرنے والا + گھن کھانے والا +

نافرجام۔ ف۔ صفت : مرکب از (نا نفی + فرجام بمعنی انجام) بداصل + بدانجام۔ بدعاقبت +

نافرمان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا لالہ۔ ایک قسم کا اودا پھول +

نافرمانی رنگ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا رنگ جو نیل اور شہاب سے

تیار کیا جاتا ہے۔ سرخی مائل نیلا رنگ۔ اودا رنگ +

نافع ع۔ صفت :۔ نفع دینے والا۔ گن کرنیوالا۔ گن ہار۔ مفید۔ فائدہ مند۔ سودمند

نافہ ف۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ پینا۔ کستوری کی تھیلی + مشک نافہ ○

یہ ضبط ہو سکے نافہ کہاں تیرے عشق کا　آنسو چھپائے پھرتے ہیں دشتِ ختن میں داغ (ذکی)

ناقص ع۔ صفت:۔ (۱) ادھورا۔ ناتمام۔ غیر مکمل جس میں کچھ کمی ہو۔ کم۔ اوچھا (۲) کنڈا۔ عیب دار۔ عیبی۔ جیسے ناقص الخلقت (۳) کھوٹا۔ نامرد۔ ناخالص۔ غیر خالص (۴) خراب۔ نکما۔ ناکارہ۔ بے مصرف + غیر مرجح جلن

جنسِ ناقص ہوں نہ لاؤ سرِ بازار مجھے　دیکھنے کا بھی نہیں آنے خریدار مجھے (مجروح)

مری جنسِ ناقص کو لیتا ہے کون　توجہ ہی بس ہے خریدار کی + (//)

ناقص الخلقت ع۔ صفت:۔ وہ شخص جسکا کوئی اعضا پیدائشی بگڑا ہوا ہو۔ جنم کا عیبی۔ جنم کا کنوڈا یا اپاہج۔ وہ شخص جسکا کوئی عضو ناقص ہو +

ناقص العقل ع۔ صفت:۔ کم عقل۔ کوتاہ اندیش + کند ذہن۔ جس کے قوائے عقلی میں فتور ہو۔ مختلف الحواس۔ جیسے عورت ناقص العقل ہوتی ہے +

ناقص کرنا ۔ فعل متعدی:۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا۔ نکما کرنا۔ اکارت کرنا + کھوٹ ملانا +

ناقص ہونا ۔ فعل لازم:۔ بگڑنا۔ خراب ہونا۔ نکما ہونا۔ ناقص ہونا +

ناقل ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نقل کرنے والا۔ بیان کرنے والا ○

کچھ وہ نالہ تو نہیں ہے کہ نہ پہنچے اس تک　دردِ دل کا مرے دشمن کبھی ناقل ہوگا (ذکی)

(۲) روایت کرنے والا۔ راوی +

ناقوس ع۔ اسم مذکر:۔ وہ سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔ ایک قسم کی بہت بڑی کوڑی۔ خرمہرا ○

ہیکل صنم ہم ہیں نہ ناقوس کلیسا　کیوں شیخ و برہمن میں ہے کیوں غلغلہ اپنا (مومن)

ناقوس پھونکنا ۔ فعل متعدی:۔ (کنایتہً) مندر میں سنکھ بجانا ○

اذاں ہی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا　کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا (برق)

ناقہ ع۔ اسم مؤنث:۔ اونٹنی۔ سانڈنی۔ مادہ شتر +

ناقہ سوار ع + ف۔ اسم مذکر:۔ سانڈنی سوار۔ بدوی۔ ناقہ سوار +

ناک ف۔ صفت:۔ بھرا ہوا۔ پر۔ معمور۔ صاحب۔ منسوب۔ جیسے غمناک۔ افسوسناک۔ نمناک

ناک ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ناسکا۔ بینی۔ ایک عضو کا نام جسکے رستے سے دماغ کا پانی نکلتا اور سانس آتا جاتا ہے۔ انف ○

آپ اپنے عیب سے واقف نہیں ہوتا کوئی　جیسے بو اپنے دہن کی آتی ہے کم ناک میں (ناسخ)

(۲) نمود کی چیز۔ چوٹی جیسے یہ سب کی ناک ہے (۳) غیرت۔ شرم۔ لحاظ۔ لاج جیسے اپنی ناک لیے بیٹھے ہیں (۴) عزت۔ آبرو۔ بزرگی۔ عظمت۔ شان۔

شرف۔ وقار۔ (۵) زیب۔ زینت۔ آرایش + باعثِ فخر جیسے یہ سارے گھر کی ناک ہے

کبھی کھولتی وہ بسنے کا جو تنے پکڑے کان　شمع زد میں یہ سب آتش رخوں کی ناک ہے (غیرت)

ناک ادھر کہ ناک ادھر ۔ ہ۔ کہاوت:۔ ہر طرح سے ایک ہی مطلب ہے

ناک آنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رینٹ نکلنا۔ سینک آنا۔ ناک سے ریزش یا آلائش گرنا +

ناک اونچی ہونا ۔ فعل لازم:۔ عزت بڑھنا۔ سرخروئی حاصل ہونا۔ سرخروئی ہونا۔ بول بالا ہونا +

مہر ہمسر ہو سکے پاک نہ ہو　ماہِ کامل کی اونچی ناک نہ ہو (نصیر)

ناک بند ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گھوڑے کی تھوتھنی +

ناک بند ہونا ۔ فعل لازم:۔ سانس کا زکام کے باعث تنگی سے آنا جانا۔ زکام ہونا + قوتِ شامہ کا کام نہ دینا +

ناک بہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک سے ریزش گرنا۔ ناک سے سیم مکوبت آنا۔ ناک سے پانی ٹپکنا + رینٹ بہنا۔

ناک بھوں چڑھانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ چیں بہ ابرو ہونا بگڑنا۔ ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ ترش روئی سے پیش آنا۔ رنجیدہ ہونا خفا ہونا۔ بگڑنا۔ بیزار ہونا۔ نفرت ظاہر کرنا ○

ہمارے آنے سے تم ناک بھوں نہ دو چڑھا　یہاں ہے بحرِ محبت کا بار بار چڑھاؤ (جرأت)

میں گیا جب اسکے گھر سی چڑھائی ناک بھوں　ہو نہ مسکن کی یہ صورت روئے مہماں دیکھکر (ناظم)

ناشوق سے ناک بھوں چڑھا اور کتاب رکھ　ہم درسِ عشق میں یہ الف بے پڑھتے نہیں (بحر)

ناک بھوں سکیڑ کر کچھ کہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تیوری چڑھا کر جواب دینا نفرت کے ساتھ بولنا۔ حقارت سے جواب دینا۔ عدمِ التفات و بے مزگی سے کچھ کہنا +

ناک بھوں سکیڑنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (ناک بھوں چڑھانا) +

ناک بیٹھنا یا پچکنا ۔ فعل لازم:۔ ناک گھسنا۔ مرضِ آتشک کے سبب ناک کا اندر کو یا چپٹا ہو جانا +

ناک بیندھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ناک چھیدنا۔ ناک میں سوراخ کرنا +

ناک پاک کرنا ۔ فعل متعدی:۔ ناک صاف کرنا۔ ناک سنکنا۔ ناک پونچھنا +

ناک پر انگلی رکھکر بات کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عورتوں یا زنخوں کی طرح بات کرنا۔ زنانہ گفتگو کرنا + (چونکہ ہندوستان کی عورتوں کا قاعدہ ہے کہ وہ بات بات پر ناک پر انگلی رکھ لیتی ہیں۔ اس وجہ سے معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا)

ناک پر پیا پھر جانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک کا چپٹا ہو جانا۔ ناک کا بیٹھ جانا + (چپٹی ناک والے کے حق میں پھبتی کے طور پر کہتے ہیں) +

ناک پر دیا جلا کر آنا ۔ فعل لازم:۔ (طنزاً یعنی) ناک روشن کرکے آنا۔ سرخرو ہو کر آنا۔ بامراد و بخیر و خوبی واپس آنا جیسے آئیں چار دن کے بعد ناک پر دیا جلا کر کہ اب بیمار کا حال کیسا ہے؟ +

ناک

ناک گھسنی - ۔ اسم مؤنث ۔ جبیں سائی ۔ جبہہ سائی ۔ عجز نمائی +

ناک لگا کر بیٹھنا - ۔ فعل لازم :۔ عزت لیکر بیٹھنا ۔ عزت حرمت والا بنکر بیٹھنا ۔ معزز بننا ۔ صاحب غیرت ہونا ۔

ناک کے نیچے ہم اُس گھر کی ناک لگا بیٹھے ہیں کوسنے منہ پر غنچۂ زنبق ناک لگائے بیٹھے ہیں (انشا)

ناک مارنا - ۔ فعل متعدی :۔ اکراہ کرنا ۔ کراہیت کرنا + حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔ ناپسند کرنا ۔ ناک چڑھانا جیسے بُرے کھانے کو دیکھکر ناک مت مارو +

ناک میں بولنا - ۔ فعل لازم :۔ غنغنانا ۔ گنگنانا ۔ غنس ہنس کرنا ۔ نون غنہ کی سی آواز نکالنا +

ناک میں تیر دینا - ۔ فعل متعدی :۔ (عو) ناک چھیدنا ۔ خوب دق کرنا نہایت تنگ کرنا ۔ ناک سینچ چھدوانا ۔ نتھنوں میں تیر دینا ۔ جیسے میں تو اپنی کوری کوری ناک میں تیر دے کر رہے لونگی ۔

سرکشی کی ہے سزا تیری ہی لئے گردوں کہکشاں دیتی ہے ہر شب جو تری ناک میں تیر (ظفر)

ناک میں تیر کرنا - ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ خوب حیران کرنا ۔ انصد دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ نتھنوں میں تیر کرنا +

ناک میں تیر ہونا - ۔ فعل لازم :۔ نتھنوں میں تیر ہونا ۔ نہایت ستایا جانا اذیت پہنچنا ۔

فلک نے سہم کے بھی یہ سرکشی چھوڑی اگرچہ ناک میں بھی کہکشاں کا تیر ہوا
شکل مثنی ہے کہ ہوتے لکیر پر ہیں فقیہ سو اس لکیر کا ہاں یہ بھی اب فقیر ہوا
نصیر کیوں نہ ہو تو بادشاہ ملک سخن کہ اس غزل کو تری جھکتے نگک سر ہوا (نصیر)

ناک میں جان آنا - ۔ فعل لازم :۔ (کم بولتے ہیں) ناک میں دم آنا ۔ عاجز ہونا ۔ تنگ ہونا ۔ دق ہونا ۔

جو کر حلقہ گوسش نتھ کے ہیں ناک میں اُنکی جان آئی ہے امیر کا ہی تخلص ہے (؟)

ناک میں دم آجانا یا آنا - ۔ فعل لازم :۔ تنگ ہو جانا ۔ دق ہو جانا ۔ جان سے عاجز آجانا + تنگ ہونا ۔ گھبرانا ۔ بیزار ہونا ۔ دق ہونا + عاجز ہونا + جان پر بن جانا + لبوں پر دم آجانا ۔ قریب بہ ہلاکت ہو جانا ۔

ہجر کی اس جاں سے کل ایسا تو بہت گھبرا گئے ہے ہجر کی راتوں کو دم ناک میں آجاتا ہے (مسرور)
ہے فلک فتنوں سے ہم کے ناک میں آیا ہے دم کوئی دم تو مجکو فرصت اس غم فرقت سے دے (معروف)
مثل نے آگیا دم ناک میں اپنا بسکہ یار اپنا کبھی ہمدم نہ ہوا پر نہ ہوا + (ظفر)
ترے ہاتھوں گرچہ ناک میں دم اپنا آتا ہے مگر کیا تاب جو لب پر کبھی آہ و فغاں آتے (ظ)

دم ناک میں ہے آیا بھوروں کے بہکنے سے ہے مغز اُڑا جاتا بلبل کے چہکنے سے
دم اپنا ناک میں آیا ہے اُس ظالم کے ہاتھوں الہی دیکھئے ہم پر ستم تا چند ہو دیکھے (ظفر)

نتھ کے حلقے کا دیکھکر عالم ناک میں آرہا ہے میرا دم + + (نشاط)
دم ناک میں آیا ہے ترے چاہ گزیں کا بیمار محبت تجھے مرنا ہے تو مر بھی + (مجروح)
کچھ میں ہی نہیں گردش افلاک میں آیا وہ کون ہے جسکا نہیں دم ناک میں آیا (ہوس)
ہے نکہت ریحاں کا دماغ اب کسے مجھ پر آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ + (ذوق)
کہتے ہیں ملاقات پہ ہمسائے مری زاری پہ رات ناک میں آیا دم اس غمناک کے ساتھ تلے (جرأت)
آگیا حضرت ناصح سے مرا ناک میں دم روز آتے ہیں نئی طرح کا جھگڑا لیکر (داغ)

ناک میں دم آنے لگنا - ۔ فعل لازم :۔ بہت گھبرانے لگنا ۔ دم گھٹنے لگنا ۔ ناگوار خاطر گزرنا ۔

ہجر میں اُس رشک گل کے اسقدر ہوں بیدماغ نکہت گلزار سے آنے لگا دم ناک میں (زکی)

ناک میں دم کرنا - ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ حیران کرنا جیسے تمہارے لڑکوں نے میرا ناک میں دم کر رکھا ہے ۔

کیا آئے خلق کا دم ناک میں اُس نتھ کے حلقے نے دبالا جا لگی لوکان کا سبوا لالا ہے (ذوق)

ناک میں دم لانا - ۔ فعل متعدی :۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ حیران کرنا

میرے سینے کو آیا ہے بغل میں لے کتاب ناک میں لایا ہے دم ناصح کوئی شیطان ہے (میر سوز)
مدتوں سے بوئے زلف عنبریں آئی نہیں کیا نسیم صبح آئی ہے مرا دم ناک میں (ناسخ)
جس نے ناک میں دم لایا ہے میرا یہ شیخ یا خدا اسکے بھی پیچھے یونہی شیطان پڑے (دلگیر)
اے دل آہ و فغاں سے تو ہمیشہ ناک میں لانہ دم خدا کے لیے (ظفر)
دم ناک میں ہمارا یہ لاتے ہیں بے ہنر یارب کرم سے تو کسی صاحب ہنر کو بھیج (〃)
لایا ہے گردشوں سے مرا ناک میں یہ دم کھو کر رہیگا کچھ جو ہے سفلہ رمق فلک (〃)
اُسکی بو باس میں قوں اور وہ بدن تجھے مرا مجکو دکھلاؤں میرا ورنہ ناک میں دم لاؤں تو دو (جرأت)
ہاتھوں سے دل کے ناک میں آیا ہے میرا دم دیکھا ہماں حسین کوئی یہ مچل گیا (محمد بشیر خاں بشیر)

ناک میں دم ہونا - ۔ فعل لازم :۔ نہایت آزردہ ۔ خفا اور زندگانی سے تنگ ہونا ۔ دق ہونا ۔ عاجز آنا ۔ بیزار ہونا ۔ گھبرانا ۔ زندگی سے تنگ ہونا ۔ نہایت عاجز ہونا ۔

اے داغ کریں وہ ستم ایجاد کہاں تک کیا ناک میں دم ہے تری ایذا طلبی سے (داغ)
زندگی بجاتی نہیں ہیں ترے مجکو صنم موت کیوں آتی نہیں ہے مرا ناک میں دم (رنگین)
فلک کا ہاتھ سے اتا یہ ناک میں ہے دم کہ کھا کے سو رہوں کچھ جی میں علی کی قسم (〃)
کسکے ہاتھوں سے ہے دم نے کی طرح ناک میں نالہ کرتے ہیں کبھی آہ کبھی بھرتے ہیں (معروف)
نتھ کے موتی پکارتے ہیں پڑے تیرے عاشق کا ناک میں دم ہے (رند)
ناک میں دم ہے ترے ہاتھ سے کمبخت ظہیر یار آجائے کہیں موت بلاے مجکو + (ظہیر)

لہ احوال چارہ گر سے کہاں تک بیاں کروں + دم ناک میں ہے روز کی اس دیکھ بھال سے + گلزار محبت سے کبھی خوش نہیں ہوتے + وہ کہتے ہیں دم ناک میں ہے بوئے وفا سے (داغ)

ناک

حاسدوں سے ناک میں دم ہے ظفر ۔ دیدہ وجاتو سے پکڑ کر ناک خط (ظفر)
غم میں اُس پہ وہ نتیں کیجے ہے ہمارا ناک میں دم ۔ او حاسد منہ مجھے اے غمِ جاناں ہینچا (")
ناک میں دم ہے مگل اندا موں کی بیدادی سے ۔ کان رکھتے نہیں عشاق کی فریادوں پہ (امانت)
کیا ناک میں دم ہے دلِ دشوار طلب سے ۔ وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا (داغ)
قیامت ہیں بتانِ جنگجویانِ فرنگستان ۔ جنہوں کے ہاتھ سے دم ناک میں ہے ایک عالم کا (نصیر)
چمکاتے بلاق کا موتی یہ رات کو ۔ دم ناک میں ہے اختر وناہید وار کا (")
تم گھٹنے ہو سینہ میں پڑے ناک میں دم ہے ۔ وہ حضرتِ دل اور بھی اُس شوخ کو چاہو (عشق)
ادا و ناز و کرشمہ سے ناک میں دم ہے ۔ غضب میں جان ہے صحبت میں اژدہا میں دم رکھو
بُو تجھ آتی ہے صبا سے تیری ۔ ناک میں دم ہے جفا سے تیری (مومن)

ناک نہ دی جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی مقام پر بدبو کے مارے ناک نہ دیکنا ۔ کسی چیز کو بدبو کے سبب سونگھ نہ سکنا ۔ تعفن کے سبب کسی مکان میں نہ جا سکنا +

ناک نہ رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ عزت و حرمت نہ رہنا + غیرت کا جاتا رہنا +

ناک والا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ غیرت والا ۔ صاحبِ غیرت ۔ عزت والا ۔ باعزت +

ناک والی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ غیرت والی ۔ تمکنت والی ۔ عزت والی +

ناکا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہوا خانہ راستہ کی حد + گزرگاہ + رستہ کا اثنا ۔ راہ ۔ راستہ ۔ مُہر ۔ سرا + در ۔ دروازہ + اخیر ۔ حد ۔ انتہا ۔ پایاں ۔ انجام ۔ نہایت + سرحد + گلی ۔ درب + دروازہ شہر ۔ کوچہ وغیرہ
غفلت جو جہاں میں تجھ سے ناشی ہوگی ۔ مرنے پہ کمال جاں خراشی ہوگی
غافل ہے تو چل لحد میں دیتے ہیں جواب ۔ اس شہر کے ناکے پہ تلاشی ہوگی } (رباعی قدر)
سُنا ہے کس طرح عاشق کا یار و اُسکے کوچے میں ۔ خبر داری کو ہر ناکے پہ چوکیدار بیٹھے ہیں (نصیر)
(۲) ناکو ۔ مگرمچھ ۔ نہنگ (۳) روزن ۔ سوراخ ۔ سُوئی کا چھید جیسے اِس سُوئی کا ناکا بند ہے (۴) محصولِ راہداری کا مقام (۵) پولس اسٹیشن ۔ (۶) کانسٹیبل اور چوکیدار وغیرہ کے کھڑے رہنے کی جگہ +

ناکا بندی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ حد بندی + راستہ بند کرنا ۔ انتظامِ گزرگاہ ۔ پہرا بندی ۔ طلایہ بندی ۔ چُنگی یا محصول کیواسطے جگہ جگہ چوکی بٹھانا +

ناکا دار ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) سوراخ دار ۔ روزن دار ۔ وہ سُوئی جسمیں ناکا ہو (۲) محرر محصول جو گزرگاہوں پر رہتا ہے (۳) ضلعدار ۔ علاقہ دار ۔ تعلقہ دار +

ناکِح ۔ ع ۔ صفت :۔ چھید کرنے والا + بیاہ کرنے والا + نکاح کرنے والا +

ناکڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بڑی ناک ۔ پکوڑا سی ناک ۔ بینی کلان وسطبر +

ناکو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نہنگ ۔ مگرمچھ ۔ گھڑیال ۔ شیرِ دریا +

ناکوں ناک ۔ ہ ۔ صفت :۔ لبالب ۔ منہا منہ ۔ لبریز ۔ مُلتب (ناکوں جمع ناک بمعنی بینی)

ناکوں ناک بھر دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کسی برتن کو منہا منہ بھر دینا ۔ لبریز کر دینا ۔ لبالب بھر دینا +

ناکوں ناک پیٹ بھرنا یا کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ خوب چھک کر کھانا ۔ اتنا کھانا کہ حلق تک آ جائے ۔ سیر ہو کر کھانا ۔ اَگھانا +

ناکے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ناکا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ناکے میں سے نکالنا یا ناکے میں کو نکالنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سُوئی کے روزن میں سے نکالنا ۔ سُوئی کے روزن میں تاگا ڈالکر کھینچنا (۲) تنگ پکڑنا ۔ دق کرنا + جنتری میں سے نکالنا ۔ سیدھا بنانا ۔ درست کرنا ۔ بچر کر پکڑنا

ناگ

ناگ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کالا سانپ ۔ مارِ سیہ ۔ پھن دار سانپ + مطلق سانپ
جیسے گھر آئے ناگ نہ پوجیں ۔ بانبی پوجن جائیں
مُشابہ اے پریرو ہے جو تیری زلفِ پیچاں سے ۔ نہیں ہوتا وہ جانبر جسکو کالا ناگ ڈستا ہے (ناسخ)
(۲) کشیپ مُنی کی استری کدرو کی بیٹی کا نام جسکا منہ مَنش کا دُم اور پھن سانپ کی مانند و مقام پاتال ہے (۳) ہاتھی ۔ فیل (۴) بادل (۵) ظالم آدمی (۶) ہندوستان کے اصلی باشندے جو اندر پرست میں رہتے تھے اور جنہیں آریا لوگوں نے مار کر نکال دیا تھا (۷) امریکہ کے باشندے جنہیں پاتال لوک کے باشندے کہتے تھے (۸) وہ دونوں بھونریاں جو گھوڑے کی ایال کی جڑ میں دونوں جانب ہوں ۔ یہ گھوڑا عیب دار مانا گیا ہے +

ناگ بھاشا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ پاتال والوں کی بولی + امریکہ کے اصلی باشندوں کی زبان

ناگ پنچمی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ساون سُدی پنچمی جس روز ہندو سانپ کو پوجتے اور دودھ پلاتے ہیں +

ناگ پھانس ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ کمند ۔ برُن دیوتا کا ہتھیار ۔ پھندا ۔ پھانسی +

ناگ پھنی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا تھوہر جسکے پتے کی صورت سانپ کے پھن سے مُشابہ ہے +

ناگ دَون ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مارچوبہ ۔ ایک قسم کی خاردار لکڑی جسکے گھر میں رکھنے سے باعتقادِ ہنود سانپ نہیں آتا ۔ ہلیون ۔ وہ لکڑی جو دفعِ سمومِ جانورانِ گزندہ یعنی سانپ بچھو وغیرہ کرتی ہے +

ناگ کھلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) جان جوکھوں کا کام کرنا ۔ مُہلک کام اختیار کرنا ۔ اپنے تئیں خطرے میں ڈالنا ۔ (۲) سخت بدمزاج حاکم کی نوکری کرنا ۔ (۳) وحشات پھونکنا + کوئی نازک یا مشکل کام کرنا +

ناگ

ناگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) سنّیاسی فقیر جو ننگے رہتے ہیں + جوگی (۲) ایک وحشی جنگجو قوم جو آسام کے جنوبی پہاڑوں میں رہتی ہے ۔ اِس قوم کی اصل یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قوم کسی خاص فرقہ یا خاندان سے پیدا ہوئی ہے جو فرقۂ ہنود سے بالکل علیحدہ تھا مگر بعض صورتوں میں مُشابہ ۔ اِس فرقہ کو جس سے اُنکے خیال کے مُوافق سانپ اور ناگ کی نسل پیدا ہوئی ناگا کہتے ہیں ۔ غالباً یہ نام اِسوجہ سے رکھا گیا کہ یہ لوگ سانپوں اور ناگوں کی پرستش کیا کرتے تھے

ناگر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) باشندۂ شہر ۔ نگر کا رہنے والا ۔ شہری (۲) ہوشیار ۔ چالاک ۔ چتر (۳) گجراتی برہمنوں کی ایک ذات (۴) وبا کی تیزی جو زمین کی کمی و بیشی کے سبب سے ہوتی ہے + بھوت + (۵) کلاں ۔ بڑا (۶) ناگ سے منسوب +

ناگر بیل ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ پان کی بیل ۔ پان کا پودا ۔ درختِ تنبول (چونکہ اسکی جڑمیں اکثر ناگ رہتا ہے اِسوجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

ناگر پان ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ برگِ تنبول ۔ پان کا پتا + عُمدہ اور بڑا پان جیسے بھلے پاس بیٹھے چابے ناگر پان ۔ بُرے پاس بیٹھے کٹائے ناک اور کان ۔ ۵

ناک کھانڈے کیسی دھار کہ بسر عجب بنی   کان ناگر جیسے پان کر پتے عجب بنے (رگیت)

ناگر موتھا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ +

ناگری ۔ س ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ناگر کی استری (۲) سنسکرت کے حروفِ تہجی ۔ دیوناگری اچھر (۳) ہندی بھاشا ۔ ہندی بھاکا ۔ ٹھیٹ ہندی بولی +

ناگل ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) ہل ۔ قُلبہ (۲) جُوے کی رسّی جس سے بَیل جوڑتے ہیں +

ناگن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ناگ کی مادہ ۔ سانپن ۔ ۵

دل مرا زلفِ سیہ ڈس گئی ناگن بن کر   بیگناہ دوست نے مارا مجھے دُشمن بنکر + (مُونس)

(۲) گردن کے بالوں کی بھونری جو منحوس خیال کیجاتی ہے ۔ ۵

جس سے لڑتی ہے تری آنکھ وہ بچتا ہی نہیں   ہے کہیں گُدّی پہ شاید تری ناگن کوکا ۔ (رنگین)

(۳ تشبیہاً) زلفِ سیاہ جیسے ناگن سی چوٹی کمر پر پڑی دونوں دستوں میں مہندی لگائے پری +

ناگنی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (ناگن نمبر ۱ ۔ ۲) ۔ ۵

بنتا ہے اژدہا وہ یہ بنتی ہے ناگنی   ہمسر ہے شاخ زُلف بھی چوبِ کلیم سے (بحر)

ناگور ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک مشہور چھوٹے سے شہر کا نام جو اَب مارواڑ کے ماتحت ہے ، اصل میں اسکا نام نواگر تھا جسکی ابتدا یہ ہے کہ راجا پرتھی راج عُرف رائے پتھورا کو اِس امر کی خواہش ہوئی کہ شاہی چراگاہ کے واسطے کوئی ایسی جگہہ تلاش و تجویز کیجائے کہ وہاں کی آب وہوا مویشی کے حق میں نہایت ہی مُفید اور حسبِ مزاج ہو چنانچہ اِس امر کے انصرام کو چند عاقل وہوشیار آدمی اطراف وجوانب میں بھیجے گئے ۔

نلی

قضائے کار اُنمیں سے ایک شخص کا اُس جنگل میں جہاں اب یہ شہر آباد ہے گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک گائے نے تنومند بچھڑا جنا ہے اور شیر نر سے اُسکے بچانے کے واسطے مُقابلہ کر رہی ہے ۔ ہرچند شیر حملے پر حملہ کرتا ہے مگر وہ قوی الجثہ گائے اپنی چُستی ۔ چالاکی اور بہادری سے اُسکا قابو نہیں چلنے دیتی ۔ شخصِ مذکور نے اپنے ساتھیوں سمیت بہت دیر تک یہ تعجب انگیز تماشا دیکھا ۔ آخر کار ان سب نے شیر کو للکار کر بھگا دیا اور یہ گوہرِ مُراد ہاتھ میں لا اجمیر کو روانہ ہوا ۔ یہاں پہنچکر راجہ سے تمام کیفیت بیان کی ۔ چنانچہ پرتھی راج نے اُس سرزمین کو پسند فرما کر شہر کی بُنیاد ڈالی اور ایک نہایت مضبوط قلعہ بنا کر نواگر نام رکھا جو کثرتِ استعمال سے رفتہ رفتہ ناگور مشہور ہوگیا ۔ یہاں کا بیل صُورت شکل ڈیل ڈول قدو قامت میں تمام ہندوستان کے بیلوں سے بدرجہا بہتر اور مضبوط ہوتا ہے ۔ سلطنتِ مُغلیہ کے زمانے میں جب سے حُسین قلی خاں کو جلال الدین اکبر نے یہ شہر جاگیر میں عطا فرمایا تب سے روز بروز آبادی عمارات وغیرہ میں یہ شہر ترقی کرتا چلا گیا ابو الفضل اور فیضی علامۂ عصر اسی خاک پاک کے رہنے والے تھے ۔ اِنکے علاوہ اور بھی بہت سے فاضل و درویشانِ کامل یہاں پیدا ہوئے جنکے حالات تاریخوں میں درج ہیں

ناگوری ۔ ہ ۔ صفت :۔ قصبۂ ناگور علاقۂ اجمیر کا + منسوب بہ ناگور +

ناگوری بیل ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) قصبۂ ناگور علاقۂ اجمیر کا بَیل جو قدآور اور خوب موٹا تازہ بڑے بڑے سینگوں والا ہوتا ہے (۲) لمبا بیوقوف ۔ گاؤدی +

ناگوری گوند ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا سفید اور عمدہ گوند جو ناگور سے آتا ہے کیکر کا گوند ۔ صمغ عربی +

ناگیسر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا خوشبودار پھول اور اُس کا پودا جسے ہندو لوگ متبرک خیال کرتے ہیں اور عطر ساز اسکا عطر بناتے ہیں مجازاً گرم و خشک تاثیر رکھتا ہے اخیر میں بنگالہ اور برما میں بکثرت پایا جاتا ہے

نال ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ سُوت کی مانند ریشہ جو قلم میں سے تراشتے وقت نکلتا ہے (۲) نے جو اندر سے خالی ہو ۔ نرسل ۔ نَلی ۔ سنسکرت میں نالک [illegible] اسی سے ملتا ہوا ہے +

نال ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بندوق کی نلی ۔ تپنچہ کی نلی ۔ وہ لوہے کی مجوف گول نالی جسے بھر کر چھوڑتے ہیں (۲ ۔ اسم مذکر) ناف ۔ نابھی ۔ مُسترہ وہ آنت کی مانند چمڑا جو دائی بچّے کی ناف میں سے کاٹتی ہے ۔ آنول نال ۔ (۳ ۔ اسم مؤنث) گھانس وغیرہ کی ڈنڈی ۔ گیہوں کے درخت کی ڈنڈی جس میں بال لگی ہے (۴ ۔ اسم مذکر) پتھر یا لکڑی کا بنا ہوا گُندا جسے پہلوان لوگ اُٹھاتے ہیں لیکن اس معنی میں عربی ہے اسکو نعل عین کے ساتھ لکھنا چاہیے اگرچہ بعض شعرائے اُردو نے الف کے ساتھ باندھدیا ہے جیسے ۔ ۵

جی چھوٹتا ہے کوہِ الم سخت گراں ہے   رستم سے بھی یہ نال اُٹھایا نہیں جاتا (بحر)

نال

صبا نے داغ محبت اٹھا با کیونکر — یہ نال وہ ہے جسے پہلوان اُٹھا نہ سکے (صبا)

(۵) تابع فعل - پنجاب (ملاحظہ ہو ۷) - اسم مؤنث (گز) کی لمبائی - گوٹے کی لمبائی +

نال کاٹا ہے - ہ - محاورہ :- (ہندو مو) (۱) تُو نے ہی جنا ہے - تُو ہی دائی ہے جیسے تُو نے ہی نال کاٹا ہے (۲) طنزاً تُو ہی میرا مُربّا ہے +

نال کٹائی - ہ - اسم مؤنث :- دائی کا وہ حق جو نال کاٹنے کی بابت دیا جاتا ہے - نال کاٹنے کی اُجرت یا نیگ +

نال گڑنا - ہ - فعل لازم :- (۱) آنول نال دفن ہونا - بچے کی ناف کا ٹکڑا دبائی جانی
نال گڑتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی — جو نچہ خانہ ہے وہ اک رونما تم غانہ ہے (ناسخ)
(۲) دعوے ہونا کسی جگہ پر استحقاق ہونا - تعلق ہونا - موروثیت کا دعوے ہونا - کسی جگہ سے دلی محبت اور اُنس ہونا جیسے یہاں کیا تیرا نال گڑا ہوا ہے ؏
پڑا رہتا ہے غمخانہ میں دن رات — فغاں کا نال شاید یاں گڑا ہے (فغاں)
(۳) مسقط الراس ہونا - زاد بُوم یا جنم بھوم ہونا - (مشہور ہے کہ جس جگہ آدمی کا نال گڑتا ہے اُس جگہ سے اُسے محبت ہوتی ہے) +

نالا - ہ - اسم مذکر :- دیکھو (ناڑا (۱) رنگین گنڈے کا سُوت - (۲) ازار بند - شلوار بند (۳) برساتی ندی یا نہر - چھوٹا دریا - کھالا ؏
مُصحفی بھیجنا قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا — دن ہیں برسات کے نالے تو اُتر جائیں کہیں (مُصحفی)

نالاں - ف - صفت :- (۱) نالہ کناں - روتا ہوا - نالہ کرتا ہوا جیسے دلِ نالاں + (۲) واویلا کرنے والا - فریادی + شاکی + تنگ - عاجز ؏
یہ بیتہ ہی نالاں نہیں کچھ جہاں میں — نہ راحت ملا کی دفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

نالِش - ف - اسم مؤنث :- (۱) نالیدن کا حاصل بالمصدر - گریہ - زاری - رونا - (۲) فریاد - دُکھ رونا - دُہائی + شکایت (۳) دعوے - استغاثہ - حق طلبی - حاکم سے چارہ جوئی +

نالِش داغنا - ا - فعل متعدی :- (بازاری) عدالت میں دعوے پیش کرنا - استغاثہ کرنا - دعوے دائر کرنا +

نالِش کرنا - ا - فعل متعدی :- سرکار میں دعوے کرنا - سرکار میں فریاد کرنا - استغاثہ کرنا - فریاد کرنا + دعوے دائر کرنا +

نالِشا نوٗلشی - ا - اسم مؤنث :- عدالتا عدالتی - کچہری کچہری - باہمی نزاع کے سبب عدالت میں دوڑنا جیسے ع پلاج کا پہ پلاج جوڑ جڑا کر چو گئے دام کھڑے کرتے ذرا دیر ہو جاتی تو گھر برا کر دھنا دیتے نالشا نولشی کو موجود ہوتے (شگفتہ پہیلی)

نالشی - ف - اسم مذکر :- (۱) دعویدار - مستغیث - چارہ جُو (۲) فریادی - شکایتی -

نام

شکایت کرنیوالا مثلہ بنجہ مؤلف نے پشتو کی شکایت میں بمقام منصوری کی انگریزی پلین کو دیا تھا

سیتہ ہی نالشی نہیں اِنکا حضور ہے — وہ بھی اُنکے ہاتھوں ہوا ہک کے چور ہے
ٹھوڑی پہ گوشت اور نہ چہرے پہ نور ہے — اب تو یہاں سے چلنا بہت ہی ضرور ہے
پشتو ہمیں ستاتے ہیں صاحب پہاڑ پر

نالکی - ہ - اسم مؤنث :- تامجھام - ایک قسم کی کھلی سواری جسمیں بیر لوگ سوار ہوتے ہیں +

نالوٹ - ہ - اسم مذکر :- مُنکر - انکاری - نامقر - مکر جانے والا +

نالوٹ ہو جانا - ا - فعل لازم :- مکر جانا - مُنکر ہو جانا - کسی چیز کو لیکر انکار کر جانا - بلّمرہ جانا ؏
دل لیکے حال تیرا نالوٹ ہو گیا ہے — نتّا بنا ہمارا میں کچھ نہیں سمجھتا (معروف)

نالہ - ف - اسم مذکر :- (۱) فریاد و زاری - آہ و بکا - آوازِ گریہ - واویلا + آہ - ہائے ؏
دل جل گیا تو نالہ بھی لب سے نکل گیا — فرقت میں کوئی ہمدم و ہمراز ہی نہیں (زکی)
کہتے ہیں سب آملنے تیرے قدم کی — رفتار کی شوخی سے ہے نالا کفِ پاکا (ہ)
(۲) شور و فغاں - غُل غپاڑا - اُودھم - ہائے ہُو +
سورہا سُن کے آخر زاہدِ شب زندہ دار — خواب آور بسکہ میرا نالۂ مستانہ ہے (ظہیر)

نالہ سر کرنا - ا - فعل متعدی :- آہ بھرنا - آہ کھینچنا ؏
ہم نے چمن میں آ کے اگر نالہ سر کیا — مُرغانِ نغمہ سنج کی حُرمت کہاں رہی (مُصحفی)

نالہ کرنا - ا - فعل متعدی :- آہ کرنا - گریہ و زاری کرنا - آہ و بکا کرنا +

نالہ کھینچنا - ا - فعل متعدی :- آہ بھرنا - آہ کرنا +

نالی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) موری - بدرو (۲) ڈنڑ پیلنے کا گڑھا جس سے سینہ گزر جائے (۳) گھوڑے کی پیٹھ کا گڑھا +

نالی بنانا - ہ - فعل متعدی :- موری کھودنا +

نالی کے ڈنڑ - ہ - اسم مذکر :- وہ ڈنڑ جو نالی میں پیلے جائیں +

نالی کے ڈنڑ پیلنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) بل ڈنڑ کے بجائے نالی پر ڈنڑ پیلنا (۲ - بازاری) عورت سے مجامعت کرنا - رنڈی بازی کرنا +

نام - س - नाम (صرف و نحو) اسم مذکر :- (۱) پرگھٹ - پرکاش - روشن - ظاہر - (۲) اسم - ناؤں (۳) خیال - سنبھاؤنا - (۴) کرودھ - خشم - غصہ - کوپ - رس (۵) علم - گیان (۶) ممکن - ہونی - (۷) ملامت - دھتکار - زجر و توبیخ - پھٹکار - دھکار (۸) رُسوائی - بدنامی - (۹) تعجب - اچنبھا (۱۰) یاد و ہشت - یاد (۱۱) ریت - رسم - (۱۲) شہرت - شُہرہ (۱۳) مرتبہ - درجہ - عظمت - اودھکار - عُہدہ

نام - ف - س - اسم مذکر :- (۱) اسم - ناؤں ؏
تسلّی کے لئے احباب کہہ دیتے ہیں خاطر سے — نہ لیکا نام تھوڑے سے بھی یار خوبرو میرا (نسیم دہلوی)
غلط نویسی ہی تم کو پسند ہے تو سہی — نہ یاں تلک کرو لکھنے میں میرا نام غلط (نامعلوم)

نام

(۲) لقب۔ کنیت۔ خطاب۔ پدوی۔ عُرف جیسے کس نام سے مشہور ہے کیا نام لیکر بیافت کروں۔ (۳) شُہرہ۔ شہرت۔ ناموری۔ دھاک ؎

جلیں حسد سے امانت نہ تیرے دل کیونکر خدا نے نام تجھے مثل آفتاب دیا ❊ (امانت)

بلند ہو نہ زمیں سے مزار آتش نشانِ قبر نہ منظور مجکو نام نہیں ❊ (آتش)

(۴) عزّت۔ حرمت۔ آبرو۔ ساکھ جیسے مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو (۵) یادگار۔ یاد جیسے نام چھوڑ گیا ❊ نام رہ جائیگا (۶) بنس۔ اولاد۔ خاندان۔ نسل جیسے نام چلنا۔ (۷) مجازاً تہمت۔ الزام جیسے نام لگنا۔ نام ہونا۔ وغیرہ۔ (یہ لفظ سنسکرت میں بھی موجود ہے नाम) ❊

نام اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نام پڑھا جانا۔ نام کا نقش اُبھرنا۔ نام اُبھرنا۔ مُہر کا خوب اُٹھنا۔ نام اُبھرنا ؎

میں تو ہوں وہ سوختہ دل کہ جب مہر ہوئی داغ کاغذ کو لگا نام نہ میرا اُٹھا (برق)

(۲) نام کا باقی نہ رہنا۔ نام نہ رہنا۔ نام مٹنا جیسے اس غریب کا تو دُنیا سے نام ہی اُٹھ گیا۔

نام اُچھالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام روشن کرنا ❊ نام بدنام کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ کسی کو شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ تشہیر کرنا۔ گدّا بنانا۔ رسوائی کرنا۔ شہرت دینا ؎

دیدۂ لیلیٰ بنا ہر ایک چھالا پاؤں کا قیس کی وحشت نے کیا کیا نام اُچھالا پاؤں کا (مرزا ماہ)

فوارۂ خوں بنکیا چھالا کفِ پا کا وحشت نے مری نام اُچھالا کفِ پا کا (رشک)

نام اُچھلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بدنامی کے ساتھ شہرت ہونا۔ نام روشن ہونا۔ رسوائی اور بدنامی ہونا ؎

وہ عشق چھپا کے نہ بیٹھیں کہ نام اُچھلے گا کہاں تلک میں رہوں بات کو دبائے ہوئے (صابر)

ناحق اُچھل رہا ہے چمنا لے میں میرا نام مجھسے زیادہ آپ کی بیتابیں کم نہیں (راحت)

نام آور۔ ف۔ صفت:۔ خداوند نام و آوازہ۔ مشہور۔ معروف۔ نامی گرامی ❊ بُرائی خواہ بھلائی میں مشہور۔ نامور اسی کا مخفف ہے ❊

نام آوری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بلند آوازگی۔ شہرت ❊

نام باقی رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام قائم رہنا۔ نام بنا رہنا ❊ نام ہی نام رہنا۔ نام کے سوا کچھ نہ رہنا ؎

(حالی)
نہ ثروت رہی اُنکی قایم نہ عزت گئے چھوڑ ساتھ اُنکا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اُنسے ایک ایک رخصت مٹی خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

نام بتانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام ظاہر کرنا ❊ واقفیت جتانا ❊ نام لینا ❊

نام

نام بد کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کلنک لگانا۔ داغ لگانا۔ عیب لگانا۔ رسوا کرنا۔ تہمت دھرنا۔ نام کو بٹّا لگانا۔ کسی کا نام بُرائی کے ساتھ لینا۔ بُرا مشہور کرنا۔ جیسے وہ تو ایسا نہیں ہے مگر اُسکا نام بد کر رکھا ہے ❊

نام بدنام کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کلنک لگانا۔ رسوا کرنا۔ داغ لگانا۔ عیب لگانا۔ رسوا کرنا۔ تہمت دھرنا۔ الزام لگانا۔ بٹّا لگانا ؎

ہے نامہ میں اُسکے یہی پیغام قضا کا کیوں نام کیا آپ نے بدنام قضا کا (قرار)

نام بد ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام نکلنا۔ رسوا ہونا۔ رسوائی ہونا۔ بُرائی کے ساتھ مشہور ہونا۔ کلنک لگنا۔ عیب لگنا ؎

مرا کیا نام بد ہوگا وہ خود بدکار ہے روشن دیا ہے تجکو جب گلہ کرتی ہوں راحت کا (جان صاحب)

نام بُردہ۔ ف۔ صفت:۔ مذکور۔ وہ شخص جسکا اُوپر ذکر آیا ہو۔ مُشارٌ الیہ ❊

نام بڑا اور درشن تھوڑے۔ ا۔ کہاوت:۔ شہرہ تو بہت کچھ مگر حصول کچھ نہیں۔ جتنا نام ہے اُتنا کام نہیں۔ نام کے مُوافق سامان نہیں ❊

نام بکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام کی شہرت سے چیز بکنا۔ نام کی قدر ہونا۔ نام کا مول ہونا[۱] ؎

اہلِ الفت کے لیئے چاہیئے شہرت اے دل نام بکتا ہے محبت کے خریداروں کا (داغ)

نام بگاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نام کو بٹّا لگانا۔ نام بدنام کرنا۔ (۲) بُری طرح نام لینا۔ نام کا اصلی ہیئت پر نہ رکھنا ❊

نام بنام۔ ف۔ تابع فعل:۔ نام وار۔ اسم وار۔ نام کی ترتیب کے ساتھ۔ ایک ایک کو۔ ہر ایک کو۔ ہر ایک نام کے ساتھ[۲] ❊

نام پانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ناموری حاصل کرنا۔ نیکنامی حاصل کرنا۔ شہرت پانا۔ نامور ہونا۔ مشہور ہونا ؎

گو جان گئی عشق میں پر نام تو پایا کہنے میں بھی کیا محنتِ فرہاد نہ آتی (داغ)

نام پر۔ ا۔ تابع فعل:۔ اوّل معلوم۔ دوم برائے واسطے۔ لیئے جیسے خدا کے نام پر رسُول کے نام پر ❊

نام پر بیٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام کا پاس اور لحاظ کرکے مُستقل رہنا جیسے عورت کا خاوند کے نام پر بیٹھ مرنے کے بعد نے نکاح بیٹھنا (۲) متوکّل ہونا۔ صبر و ساکر نا جیسے خدا کے نام پر بیٹھنا ❊

نام پر پیزار مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (عو) کسی کے نام سے نہایت متنفر ہونا۔ نام تک سے بیزار ہونا۔ اسقدر ناراض ہونا کہ نام لے لیکر زمین پر جوتیاں[۳] ❊

نام پر پیزار نہ مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (عو) اسقدر بیزار اور متنفر ہونا کہ اُسکے نام پر جوتی بھی نہ مارنا۔ انحد ناراض ہونا ❊

نام پر جان دینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام پر مرنا۔ شہرت پر مٹنا۔ اپنی شہرت چاہنا۔ اپنی شہرت کا عاشق و شیدا ہونا۔ ناموری یا شہرت کیلئے ازحد کوشش کرنا

نام پر مٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کے نام پر فریفتہ اور دلدادہ ہونا۔ انحد مائل ہونا[۴] ❊

[۱] اگر تریپی سے بکی تو ابر رو تا ہے ❊ بظاہر اک کو ہر اک کا نام بنام ❊ بجائے جان خدا اہلِ مصر اُلفت کی ❊ وہ کوستے ہیں اُنہیں صبح و شام نام بنام (داغ)

اپنا سا حال جان تُو واعظ سبھوں کا یار بیٹھا ہے کیوں چڑھا ہوا جتنے کے نام پر (ذوق)

نام پڑ جانا - ا - فعل لازم: معروف ہو جانا - لقب پڑ جانا - کسی نام سے مشہور ہو جانا۔

نام پکارنا - ۱ - فعل متعدی: - نام بولنا - نام لینا - نام لیکر آواز دینا - نام سے بُلانا۔

نام پیدا کرنا - ۱ - فعل متعدی: - ناموری حاصل کرنا - نیکنامی بہم پہنچانا - شہرت حاصل کرنا - مشہورِ خلائق ہونا + نام روشن کرنا + ؎

جُوں نگیں پیدا کریگے صفحۂ گیتی پہ نام ہوگئے رسیدہ ہمارے گر کبھی واژوں نصیب (نصیر)

آسماں تو آسماں ہی رہ گیا نام تُو نے فتنہ گر پیدا کیا (داغ)

نام جپنا - فعل لازم: - (۱) نام رٹنا - نام کی تسبیح کرنا - کسی کے نام کی مالا پھیرنا - (۲) بار بار نام لینا - مُطلق نام لینا - زبان پر نام لانا - جیسے میرا ہی نام جپے جاتا ہے؟ کیا کوئی اور نہ تھا +

نام جُو - ف - صفت: - ناموری چاہنے والا - نام کا خواہاں +

نام چار کو - ۱ - تابع فعل: - برائے نام - برنہیں سا - ذرا سا - نام گنانے کو - مقدارِ قلیل - بہت ہی تھوڑا +

نام چڑھنا - ۱ - فعل لازم: - نام درج ہونا - رجسٹر میں نام لکھا جانا - درج فہرست ہونا - چہرہ لکھا جانا - دفتر میں نام لکھا جانا + ؎

کیا قدر و منزلت تری دیوانِ عشق میں دفتر میں جبکہ نام نہ عارف ترا چڑھے (عارف)

نہیں گمنامِ عالم عاشق اُس ابروئے پرخم کے کماندارانِ اُلفت کے چڑھے ہیں نام دفتر پر (اسیر)

نام چلنا - ۱ - فعل لازم: - نام کی یادگار رہنا - نام برقرار رہنا - نام قائم رہنا - یادگاری رہنا جیسے نیک اولاد سے نام چلتا ہے + آل اولاد کی آرزُو اسیواسطے ہوتی ہے کہ باپ دادا کا نام چلے +

ہم اپنے شعر کو اولاد سے سمجھتے ہیں بہتر اسی سے بعد ہمارے چلے گا نام ہمارا (قدر)

جب تلک زر چلے صُورتِ جم نام چلے چال وہ چل کہ زمانے میں ترا نام چلے (اسیر)

نامِ خدا - ف - ا - کلمۂ دُعا - (۱) مرحبا - ماشاءاللہ - چشمِ بد دُور - حفظ نظر - خدا چشمِ بد سے محفوظ رکھے - جس وقت کسی دوست یا عزیز کی تعریف کرتے ہیں تو اوّل یہ کلمہ چشمِ زخم کے دفعیہ اور برکت کے واسطے زبان پر لاتے ہیں ؎

اُس سے کیا ہمسری کرے گا فلک وہ ہے نامِ خدا جوان یہ پیر (مجروح)

صنم مشہور ہے نامِ خدا وہ یہ سمجھے بات وہ جو راز داں ہے (عارف)

کیا جوانی ہے اُس پہ نامِ خدا دل ہے ہر شیخ و شاب کا مُشتاق (ممنون)

تھی عجب نامِ خدا حُسن کی اُس گُل کے بہار حُسنِ خُوبی کا شگفتہ تھا وہ گویا بازار (عبدالکریم سوز)

جتنے بن ٹھن کے نکلتے ہیں صنم نامِ خدا سب میں بھاتا ہے مجھے اُسکا مٹک کر چلنا (میر)

میرے نصیب پر تم کا بلی اللہ دے نامِ خدا جوان ہوئے کچھ تو کیا چاہئے (؎)

کچھ وہ سرگرمِ سخن نامِ خدا ہونے لگے اب خدا چاہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے (داغ)

دیکھیئے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ اُسکی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہیں (غالب)

ہو نامِ خدا تجھ میں کیونکر نہ خود آرائی انداز سخن یہ کچھ چہرے کی وہ زیبائی (مصادق)

تُو وہ ہے نامِ خدا اے بُتِ کافر تیرے زاہدِ کعبہ نشیں بھی قدم آتا ہے (نصیر)

لبِ پاں خوردہ ترے نامِ خدا خوب ہیں سُرخ دلِ پرخوں کو کیا تُو نے ہے کیسے پامال (ظفر)

ساکنانِ کعبہ نے کی بُت پرستی اختیار وہ صنم نامِ خدا کیا اندنوں جوبن پہ ہے (ترقی)

اے صنم غرقِ خُوں کیونکر نہ ہو شکلِ لعل لبِ پاں خوردہ ترے نامِ خدا خوب ہیں سُرخ (〃)

ہنس ہنس کے بار بار نہ کیونکر دکھائیں آپ نامِ خدا انکا سے ہیں دنداں نئے نئے (رند)

ٹک مُنہ ادھر کو کیجیو قربان جاؤں ہائے کیا ہی بہار نامِ خدا آپ پر ہے آج (جرأت)

عاشق کو بوسہ دیتے نہیں گالیاں تو دو نامِ خدا زبان تو ہے گو دہاں نہیں + (عاشق)

دیکھنا نامِ خدا کیا ہی جہانگیر بنا یہ بنا وزبنا عالمِ تصویر بنا (نصیر)

اُس صنم کا حُسن ہے نامِ خدا معجز نما آتے ہیں بُت پُوجنے کو خُود برہمن کی عوض (عاشق)

جب نامِ خدا جواں ہو اُدہ مانندِ نظر رواں ہو وہ (نسیم)

یہ ہے وہ نامِ خدا نامی و گرامی نام کہ نامِ پاک کو لیتا ہے ہر وقت امام (نکہت)

نامِ خدا ابھی ہے صباحت بلا ہے پاں لاتا ہے رنگ دیکھیئے اسکا شباب کیا (نکی)

حیران مجنوں کعبہ میں آپ ہے جلوہ نما آپ بُت ہوکے نظر آئے کہاں نامِ خدا آپ (〃)

(۲) بعض اوقات بطریقِ طنز و استہزا حالتِ بد پر بھی اطلاق ہوتا ہے کیا کہنے ہیں - کیا بات ہے - واہ وا - سُبحان اللہ - شاباش - مرحبا - صد رحمت - آفرین۔

اچھے آتے ہی اختیار جاتے رہے خُوب نامِ خدا مزے میں آئے (شوق)

اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے تو دل اِن کا نادیدہ اُسپر فدا ہے
اگر خواب میں کچھ نظر آگیا ہے تو یاد اُسکی دن رات نامِ خدا ہے
بھری سب کی وحشت سے گرد و نواحیاں جسے دیکھیئے قیس و فرہاد ہے یاں
(بحر الفصاحت)

نام خراب کرنا - ا - فعل متعدی: - نام بد کرنا - رُسوا کرنا + بدنام ہو جانا - رُسوائے خلائق ہو جانا [1]

(چُونکہ خدا تعالےٰ کا نام لینے کے بعد جو کسی کی تعریف کی جاتی ہے تو اُسے نظرِ بد اثر نہیں کرتی اسوجہ سے بجائے چشمِ بد دُور یہ مُحاورہ ہوگیا گویا بنامِ خدا کی بے کو حذف کرکے نامِ خدا کر لیا یا یُوں کہو کہ قسمیہ تعریف کرنے کے واسطے بخدا کی بجائے یہ مُحاورہ مُستعمل تھا بعد میں معانیِ مذکورہ پر بولنے لگے جیسا کہ مصرعۂ ذیل سے بھی ظاہر ہے ؎ نامِ خدا بہار ہے جوبن پہ یار کے)

نام دار - ف - صفت: - مشہور - نامی - نامور +

نام دھرتا - ا - اسم مذکر: - (ہندو) نام رکھنے والا + بابیہ پدر جیسے تیرا نام دھرتا کی

نام دھرنا - ا - فعل متعدی: - (۱) نام تجویز کرنا - نام مقرر کرنا - نام تعیّن کرنا - نام

[1] دل ناکام کے ہیں کام خراب + کرلیا عاشقی میں نام خراب (درد)

نام

جیسے بچّے کا نام دھر دو) عیب لگانا۔ عیب نکالنا۔ خندہ بینی کرنا۔ بُرا کہنا۔ عیب گیری کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ مین میکھ نکالنا ؎

وہ منشا کو بھی ہیں یہ نام دھرتے کہ نام اُس نے کیا لکھو کر نشاں کو (مجروح)

کوئی کہتا ہے وحشی اور کوئی کہتا ہے دیوانہ تری اُلفت میں مجھکو لوگ کیا کیا نام دھرتے ہیں (جرأت)

(۳) نقص نکالنا + بُرا کہنا۔ عیب چینی کرنا۔ حرف گیری کرنا ؎

راج بن ہوئی کیسے تورت نہ جانوں گی بڑی جو ہو ہو پھگوا لیکہ جا ڈنگی مُسے لاج رہو یا نہ رہو
ساس ننّد یا سنیاں یہ بجاویں یا بنّی دس بکی نام دھر دیوانی جھانی و لوتھ مارو یا دو کارے جو ہو سو ہو
میں کھیلونگی ہوری ہو اری ہو سو ہو (جان صاحب)

کیا نور حُسن ہے مومنہ ہر حُسن نہ روز نام وہ شیشہ شاہ کنعاں کو دھرے سامنے (معروف)

یہ دیکھتے کہ تمہارے مُنہ کو نام دھرتے ہیں جو کچھ کسی موقع نے ادا سے کیا مطلب (نسیم دہلوی)

نہ رنج اُنکے اِس کا اُنکو جاتا نہ فکر اُنکی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمّت نہ دینے کو پیسا ادا ناملکہ منت ایک آک کا ٹاٹا
کہیں اُنکی پوشاک پر طعن کرنا
کہیں اُنکی خوراک کو نام دھرنا (حالی)

(۴) دوش دینا۔ الزام رکھنا۔ (۵) قیمت مقرر کرنا۔ قیمت مانگنا۔ مول مانگنا۔ جیسے پہلے تُم اپنی چیز کا نام دھرو پھر ہم بھی بتا دینگے کہ یہ دینے ہیں +

نام دھروانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ اوّل معلوم۔ دوم مُہا کسادانا۔ دوش لگوانا۔

نام ڈبونا۔ فعل متعدی :۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ عزّت کھونا۔ نام بدنام کرنا ؎

خدا کے فضل سے اُسکو بھی آج سو بیٹھے رہی تھی نام ڈبوے کو آبرو باقی + (بحر)

بہانہ ڈھونڈھتی تھی چشمِ تر جُدائی کا اِسے تو نام ڈبونا تھا آشنائی کا + (جلال)

نام ڈوبنا۔ فعل لازم :۔ نام بدنام ہونا۔ رُسوائی ہونا۔ عزّت جانا۔ رُسوا ہونا +

نام رکھنا۔ فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو (نام دھرنا نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴ (۵) نام دھرنا کی نسبت رکھنا زیادہ فصیح خیال کیا جاتا ہے ؎

گر تمکو کرا اپنا نہ دلارام رکھیں گے تو آج سے جرأت ہی نہ ہم نام رکھینگے (جرأت)

چمن میں سرو کہتے ہیں تمہارے سایۂ قد کو فلک پہ چاند کہتا نام عکسِ رُوئے تاباں کا (ستی لال بسمل)

(۲) عیب لگانا۔ عیب رکھنا۔ نقص نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بدنام کرنا ؎

نہیں کسی سے کام ہمکو ہزار دل رکھتے ہیں نام ہمکو ندا اگر کہو اے لُطف فرماتے ملتے نہ ایسے بتوں سے (رنگین)

گر ننگ سے اور نام سے گذرے گا نہ جُرأت تو فرقۂ عشاق میں سب نام رکھیں گے (جرأت)

نام رکھے کوئی فرہاد کو ننگ آتا ہے ہاتھ اپنا کوئی دن کو تہِ سنگ آتا ہے (حیا)

نام رکھینگے وہ ہم لینگے اگر نام جفا بات شکوے کی کہینگے تو شکایت ہوگی (عزیز)

نام

گردشِ چشم کا اک تیری نہیں شاکی میں رکھتے آئے ہیں سبھی گردشِ ایّام پہ نام (دبیر)

نام رکھتے ہو سبھی خُوبانِ عالم کو بھلا ہے تُمہیں ہی مُشفِقِ من کسقدر کتنا گھمنڈ (افراق)

جو ترے لب سے کام رکھتے ہیں لعلِ یمنی کو نام رکھتے ہیں + + (دبیر)

جب سر انگشت کو میں دیدۂ تر پر رکھتا نام آنسو نے مرے سلکِ گُہر پر رکھتا (مصحفی)

نام روشن کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) نام اُجالنا۔ نیکنامی کے ساتھ مشہور کرنا۔ (۲۔ طنزاً) بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا +

نام روشن ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) نام مشہور ہونا۔ شہرت پانا۔ نیکنامی ہونا ؎

جان صاحب تو ہے جم جم سلامت یہ تو ہے نام روشن ہو گیا میاں ترے اقبال سے (جان صاحب)

(۲۔ طنزاً) بدنام ہونا۔ رُسوا ہونا +

نام رہ جانا یا رہنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نام باقی رہ جانا۔ یاد گار رہ جانا۔ نام باقی رہنا۔ نشانی رہ جانا منشی حسیب الدین مرحوم +؎

وہ کفر رہ گیا نہ وہ اسلام رہ گیا دُنیا میں ملّتوں کا بس اک نام رہ گیا (سوزان)

روشن اُسی کا نام رہا مثلِ آفتاب سر سے جو تیری راہِ طلب میں رواں ہوا (دبیر)

آگے کرتے تھے آدمی وہ کام جس کے باعث رہے ہمیشہ نام (سودا)

نہ رستم اب جہاں میں نہ سام رہ گیا وہ دل کا آسماں کے تلے نام رہ گیا (دبیر سوز)

نام زد۔ ف۔ صفت :۔ موسوم۔ نام نہاد۔ معروف۔ مشہور۔ نامی +

نام زد کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی کے نام کرنا۔ ڈیڈی کیٹ کرنا۔ کسی کے نام پر کرنا۔ (۲) نام نہاد کرنا۔ نام رکھنا۔ موسوم کرنا۔ (۳) منسوب کرنا +

نام زد ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) مشہور ہونا۔ معروف ہونا۔ (۲) نام نہاد ہونا۔ موسوم ہونا۔ (۳) ڈیڈی کیٹ ہونا۔ کسی کے نام پر ہونا۔ (۴) منسوب ہونا +

نام زندہ کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ گمنامی کی حالت سے نکالنا۔ نام یاد دلانا۔ نام روشن کرنا۔ نام برقرار کرنا ؎

حرف تیرے عقیقِ لب کا شوخ زندہ کرتا ہے نام یمنی کا + + (محسن)

نام سُننا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ صرف نام سے واقف ہونا۔ صورت آشنا نہ ہونا۔ صرف نام کی جان پہچان ہونا ؎

لوگ کہتے ہیں کہ ہے شیوہ بیاں کوئی ظہیر ہمنے دیکھا تو نہیں نام سُنا کرتے ہیں (ظہیر)

نام سے۔ و۔ تابع فعل :۔ (۱) نام لیکر۔ نام پر۔ دُوسرے کے نام پر جیسے کسی کے نام سے نیلام میں بولی بولنا۔ کسی کے نام سے کچھ لے آنا وغیرہ (۲) نام کی بدولت۔ نام کی طفیل جیسے اُس خاندان کے نام سے کما کھاتا ہے ہم اُنکے نام سے پُجتا ہے ماں کے نام سے چیز بکتی ہے وغیرہ (۳) نام لینے سے

نام

نام کے ساتھ۔ نام لیتے ہی۔ فوراً جیسے لاحول کے نام سے شیطان بھاگتا ہے یا اُستاد کے نام سے کانپتا ہے (۴) نام نہاد۔ منسُوب جیسے اُسکے نام سے کتاب بنائی۔ (۵) بہلانے سے۔ حیلے سے۔ جیسے تماشے کے نام سے بچے کو لیجا کر گھنا اُتار لیا۔ مسجد کے نام سے بیا آپ اُڑا لیا۔ (۶) نام سُنکر۔ نام کے سُننے سے جیسے بچہ میں ماں کے نام سے جان آتی ہے۔ بنیے کے نام سے خوش ہوتا ہے (۷) لقب سے۔ خطاب سے جیسے کس نام سے مشہور ہے

نام سے بِکنا۔ (فعل لازم)۔ نہایت قدر ہونا ✦ کسی چیز کا خوبی میں نام ہونا ✦

نام سے بیزار ہونا۔ (فعل لازم)۔ از حد متنفر ہونا۔ نام تک سُننا گوارا نہ ہونا۔ نام تک روا نہ ہونا

اے داغ اک زمانے کے دل میں ہے گھر ترا ۔۔۔ وہ کون ہیں کہ نام سے بیزار کیوں ہُوئے (داغ)

نام سے پُجنا۔ (فعل لازم)۔ کمال اعتقاد ہونا ✦ کسی کے نام کے سبب قدر و منزلت ہونا

نام سے دم نکلنا۔ (فعل لازم)۔ کسی سے نہایت ڈرنا۔ از حد خوف کھانا ✦

نام سے کانپنا۔ (فعل لازم)۔ نہایت دہشت غالب ہونا۔ کمال رُعب چھانا ✦

نام سے نفرت ہونا۔ (فعل لازم)۔ کمال نفرت ہونا۔ نام سے چڑ ہونا ✦

داغ کے تو نام سے نفرت تھی اُس بے مہر کو ۔۔۔ یہ نہیں معلوم یہ حضرت وہاں کیونکر گئے (داغ)

نام کا کُتا نہ پالنا۔ (فعل لازم)۔ کسی کے نام سے اس قدر بیزار ہونا کہ اُس نام کا کُتا بھی ہو تو نہ پالنا۔ از حد متنفر ہونا۔ کمال بیزار ہونا جیسے میں تو اُسکے نام کا کُتا بھی نہیں پالتا +

نام کر جانا۔ (فعل لازم)۔ یادگار چھوڑ جانا۔ نہایت شہرت اور ناموری کے ساتھ گُزر جانا۔ مشہورِ عالم ہو جانا۔ شُہرۂ آفاق ہو جانا ۵

سچ پُوچھیئے تو دونوں عجب کام کر گئے ۔۔۔ معشُوق عاشقی میں غرض نام کر گئے (نظیر)

مر کر فراقِ یار میں دل نام کر گیا ۔۔۔ ناکام گو جہاں سے گیا کام کر گیا (محمد صادق خاں اختر)

نام کرنا۔ (فعل متعدی)۔ (۱) دُوسرے کا نام لگانا۔ دُوسرے پر تھوپنا اور کی طرف منسُوب کرنا۔ کسی پر الزام دھرنا۔ آپ تو چپ اگر دُوسرے کا نام کر دینا (۲) شہرت حاصل کرنا۔ ناموری بہم پہنچانا۔ نام پیدا کرنا۔ مشہور ہونا۔ تحسین و آفریں حاصل کرنا ۵

کر بندگی سیکھ کر تو اپنا نام ۔۔۔ میری فرزندی نہ کچھ آویگی کام (رنگین)

وہ عنقا کو بھی ہے یہ نام دھوکے ۔۔۔ کہ نام اُسنے کیا کھو کر نشاں کو + (مجروح)

کب تک یُوں نام رہے اب چاہیے ہیں کچھ کام کریں ۔۔۔ عاشق ہوں مہ پارہ کے اُوپر یُوں اپنا کام کریں (امام)

(۳۔ گنوار) نام رکھنا۔ نام تجویز کرنا۔ نام ٹھیرانا۔ نام مُقرر کرنا +

نام کو۔ (تابع فعل):۔ (۱) برائے نام۔ نام چار کو۔ کہنے کو۔ نام نہاد جیسے نام کو جانور نہ چھوڑا ۵

اتنے شانے تری لفوں کے بنے لیے خوشخط ۔۔۔ چمنِ دہر میں اب نام کو شمشاد نہیں + (ناسخ)

نہیں ہیں نام کو ہیں ہم بھی کیا ہیں ۔۔۔ شکستِ حال کی گویا صدا ہیں (رنگی)

نام

(۲) اپنے نام کا۔ اپنی ذات کا۔ اپنے قول اور اپنی بات کا ۵

اے عشق تو ہر چند مرا دُشمن جاں ہو ۔۔۔ مرنے کا نہیں نام کو میں اپنے بقا ہُوں (بقا)

نام کو دھبا لگانا۔ (فعل متعدی)۔ نام کو بٹا لگانا۔ نام رُسوا کرنا۔ کلنک لگانا۔ عیب لگانا ✦

مانا حشر نے تیرے خرام کو ۔۔۔ دھبا لگا یا تُونے قیامت کے نام کو (شہید)

نام کو مرنا۔ (فعل لازم):۔ ناموری اور عزت کو سچنا۔ نام کی پاسداری کرنا۔ نام کا پاس کرنا۔ نام کے لئے جان دادہ اور فریفتہ رہنا جیسے مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو ۵

مجھے تو تنگ اپنے نام سے ہے ۔۔۔ مرد تم شیخ جی نام و نشاں کو + (میر سوز)

نام کو نہ چھوڑنا۔ (فعل لازم)۔ نام چار کو نہ چھوڑنا۔ بالکل نہ چھوڑنا۔ ذرا باقی نہ رکھنا۔ ناپید کر دینا۔ خاتمہ کر دینا ۵

تیرے دیوانے کو مارے ہیں یہ بوڑے پتھر ۔۔۔ کوہ جُھٹ نام کو لڑکوں نے نہ چھوڑے پتھر (ظفر)

نام کو نہ رہنا۔ (فعل لازم):۔ بالکل نہ رہنا۔ ذرا نہ رہنا۔ خاتمہ ہو جانا۔ بالکل معدوم ہو جانا

شوقِ گریہ کو کہو دیئے کس پاس کہ اب ۔۔۔ نام کو بھی نہ رہا آنکھ میں قطرہ باقی + (پیرا)

گئی ہے آنکھوں کی راہ تیری انتظار میں رُوح ۔۔۔ بھی نہ نام کو اب جسم کسار میں رُوح (باطن)

نام کو نہ ہونا۔ (فعل لازم):۔ بالکل نہ ہونا۔ ذرا نہ ہونا ۵

ساقیا نام کو باقی نہیں شیشے میں شراب ۔۔۔ رُوح سمجھا تھا جسے رُوح بہ قالب نکلا (اسیر)

ابر میں رو لئے یہاں تک جام کو ۔۔۔ نم نہیں آنکھوں میں ساقی نام کو (فدوی)

بس لئے دستِ جنُوں اب تو کہ ہے تا نفس باقی ۔۔۔ نہیں ہے نام کو بھی تار کوئی جیبِ داماں کا (مرزا)

نام کو نہ مِلنا۔ (فعل لازم):۔ بالکل نہ ملنا۔ بالکل نہ پانا ۵

اُس چیز کی طلب مجھے اُس ہونا ہے ۔۔۔ دُنیا میں نام کو بھی نہ جسکا نشاں ملے (جرأت)

نام کو نہیں۔ (محاورہ):۔ برائے نام نہیں۔ نام گنانے تک نہیں۔ بالکل نہیں۔ مُطلق نہیں

نام کی بُھول یا چُوک۔ (اسم مؤنث):۔ سہوِ نام۔ نام کا سہو + نام کی غلطی +

نام لکھنا۔ (فعل متعدی):۔ نام درج کرنا۔ نام داخل کرنا۔ چہرہ کرنا۔ نام چڑھانا۔ فہرست یا دفتر میں نام تحریر کرنا +

نام لگانا۔ (فعل متعدی):۔ الزام دھرنا۔ دوش لگانا۔ قصُور ذمہ ڈالنا۔ بہتان لینا۔ تُہمت دھرنا۔ تھوپنا۔ کسی علت میں ماخوذ کرنا +

نام لگ جانا۔ (فعل لازم):۔ الزام تھپ جانا۔ نام ہو جانا۔ قصُوروار ٹھہر جانا۔ تہمت لگ جانا +

نام لگنا۔ (فعل لازم):۔ الزام لگنا۔ تُہمت لگنا۔ نام ہونا۔ قصُوروار ٹھہرنا +

نام لیکر۔ (تابع فعل):۔ نام سے۔ نام کی بدولت۔ کسی بزرگ کی طفیل جیسے کسی کا نام لیکر کھانا

نام لینا۔ (فعل متعدی):۔ (۱) نام جپنا۔ نام کی تسبیح کرنا۔ نام کی مالا پھیرنا +

نام

نام سُنانا۔ تعجب کرنا (۶) نام پکارنا۔ نام زبان پر لانا جیسے آؤ تم ترشو کا نام لیتے ہو

تا بہ یارِ طاقت پروانہ تھی کسے　　اے عشق تیرا نام ظفر لیکے اُڑ گیا + (ظفر)

(۷) الزام دھرنا۔ تہمت لگانا۔ متہم کرنا۔ جملہ زبان پر لانا ؎

شکوۂ مہر و وفا کس نے کہا کس سے سُنا　　پھر وہی آپ مرا نام لئے جاتے ہیں (داغ)

(۸) تعریف کرنا۔ گُن گانا جیسے مجنوں لیلیٰ پیا پیا نام سُوؤں دوں۔ ہارا سارا انگلو ہمیشہ آپکا نام لیتے رہینگے (۹) ذکر کرنا۔ تذکرہ کرنا۔ نام زبان پر لانا جیسے حاجت کی چاکری کیجئے آن حاجت کا نام نہ لیجئے

وہ مرا نام بھی لینے کے روادار نہیں　　غیر کیا جاکے کریں اُنسے شکایت میری (ظہیر)

نامِ لیوا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نام لینے والا۔ نام یاد کرنے والا۔ یادگار۔ + بیٹا۔ وارث۔ اولاد۔ فرزندِ نرینہ جیسے نام لیوا رہا نہ پانی دیوا +

نام مِٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام جاتا رہنا۔ گمنام ہونا۔ ناپید ہونا۔ نام کا نیست و نابود ہونا۔ نام نہ رہنا۔ مجموعہ مٹنا۔ صفحۂ عدم مت کرنا + نام مٹنے کا کام مت کرنا

نام میرا گانو تیرا۔ ا۔ کہاوت:۔ جو مال بانٹا جاوے کر وہ کھویں رکھنا۔ کوئی کماوے کوئی کھاوے

نام نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) بُرائی کے ساتھ مشہور کرنا۔ نکو بنانا۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ شہرت دینا + شہرت حاصل کرنا۔ شہرۂ آفاق ہونا۔ مشہور ہونا

پینے میں مے کے کیوں نہ نکالیں ہم اپنا نام　　خالی جب ایک جام سے مشہور ہم ہوا ؎ (ناظم)

اس پردہ نے تمہارا نام اور ہی نکالا　　یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو حیا کا + (داغ)

نکلا ہوں میں گھر سے تو یونہیں کام نکالا　　نامے کے بہانے سے مرا نام نکالا + (صابر)

(۲) کسی منتر یا جادو خواہ عمل کے وسیلہ سے چور کا نام معلوم کرنا (۳) نوزائیدہ بچہ کا نام کسی مقدس کتاب سے بذریعۂ حروف تجویز کرنا ؎

چوری میں جو ہو شبہ تو میں نام نکالوں　　اے دُزدِ حنا تو نے چُرایا مرے دل کو (اسیر)

نام نکل جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بُرائی یا بھلائی میں مشہور ہوجانا۔ بدنام ہوجانا۔ رُسوا ہوجانا۔ مشہور ہوجانا + نام پڑجانا۔ لقب پڑجانا۔ عُرف ہوجانا جیسے دُکاندار کا نام نکل جانا ہی کافی ہے + اگر کسی سے مل جُل کر بات نہ کروگی تو نکچڑھی خانم نام نکل جائیگا + بد تو وہ نہیں ہے مگر نام نکل گیا ہے ؎

گُھٹتے ہوں جسکے زندہ وہ جلّاد نے فلک　　عیسےٰ کا نام قاتلِ عالم نکل گیا + (اسیر)

بوسے دیئے جو ہم کو ترستا ہے ہو کیوں　　ہمت میں نام صورتِ حاتم نکل گیا (〃)

نام نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) بُرائی یا بھلائی کے ساتھ مشہور ہونا + رُسوا ہونا۔ بدنام ہونا + نکو بننا۔ شہرت پانا۔ کسی کام میں ناموری حاصل ہونا۔ لقب پڑنا۔ خطاب پانا۔ لقب پانا۔ مُلقب ہونا۔ (مولا بخش قلق) ؎

شیوہ تری حیا کا رسوائے عام نکلا　　یہ پردہ کیا بھلا ہے جس سے کہ نام نکلا (قلق)

نام

ہے نہیں نام نکلنے کا وہ کیونکر نکلے　　ڈھونڈو دُنیا میں تو ہرگز نہ اگر گھر نکلے (صابر)

اہلِ وفا کی قدر تھی اگلے زمانے میں　　مجنوں کا نام عشق میں نکلا نباہ سے (رنگی)

اے سنگِ وحشت مجھ پہ پھر خاص و عام نکلا　　یارب جنوں کی دولت اپنا یہ نام نکلا (میر مہدی علی)

ہم تو بے نام و نشاں آپ کی اُلفت میں ہوئے　　آپ کا نام نکلنا تھا ستمگار نکلا + (داغ)

(۲) عمل یا منتر کے ذریعہ سے چور ثابت ہونا۔ چوری میں نام نکلنا +

نام نکلوانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) چور کا نام معلوم کرانا۔ چور کا نام منتر یا عمل کے ذریعہ سے معلوم کرنا ؎

چوری سے انکی سوتے میں بوسہ جو لیلیا　　بے صحبتوں کے نام نکلوائے جاتے ہیں (ریحان)

(۲) قرآن شریف یا کسی مقدس کتاب کے ذریعہ سے نوزائیدہ بچے کا نام تجویز کرانا۔

(۳) بدنام کرانا۔ رُسوا کرانا۔ نکو بنوانا +

نام نمود۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (ع) ٹیپ ٹاپ + عزت و نمائش۔ ظاہری ٹھاٹھ جیسے ہم تو پچھلی نام نمود کو نباہ رہے ہیں ورنہ اب کیا رہا جیسے نوکر چاکر شتم +

نام نہاد۔ ف۔ صفت:۔ موسوم۔ نامزد +

نام نہ لینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام زبان پر نہ لانا۔ نہایت متنفر و بیزار ہونا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ قریب نہ جانا۔ (نسیم بھرتپوری) ؎

ہیں تو ناصح بُتوں کا نام نہ لوں　　دل نہ مانے تو کیا کرے کوئی ++ (نسیم)

نام نہیں۔ ا۔ محاورہ:۔ پتا نہیں۔ سُراغ نہیں۔ بے نشان ہے۔ لامکان ہے ؎

صحرا میں نہ دریا میں زمیں پر نہ فلک پر　　موجود ہے پر نام نہیں اُسکے نشاں کا (امانت)

نام ور۔ ف۔ صفت:۔ نام آور کا مخفف۔ مشہور۔ معروف۔ نامی۔ نامزد +

ناموری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نام آوری کا مخفف۔ شہرت۔ نیکنامی۔ واہ واہ

نام وہ ہے جو خدا کھوائے۔ ا۔ کہاوت:۔ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننے سے کچھ نہیں ہوتا

نام و نشان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ اَتا پتا۔ ٹھور ٹھکانا +

نام و نشان باقی نہ رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ معدوم ہوجانا۔ نیست و نابود ہوجانا۔ کوئی پتا نہ رہنا

نام ہوجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ناموری ہوجانا۔ شہرت ہوجانا۔ واہ واہ ہوجانا۔ جیسے اُسکا اِس فتح سے نام ہوگیا ؎

دکھلایا جذبِ عشق نے کیا حُسن انقلاب　　لکھا کسی کا نام ترا نام ہوگیا + (وزیر)

(۲) نام پر لکھا جانا۔ کسی کے نام پر جاگیر وغیرہ چڑھ جانا ؎

جاگیر جنوں کی قیس کے بعد　　اب داغ کے نام ہوگئی ہے (داغ)

(۳) نام لگ جانا۔ الزام لگ جانا۔ تُہمت لگ جانا۔ جیسے اُس غریب کا تو ناحق نام ہوگیا وہ تو اُس پاس بھی نہ تھا +

نام

نام ہونا - د - فعل لازم :- (۱) ناموری ہونا - شہرت ہونا - نیکنامی حاصل ہونا
مشہور آفاق ہونا + واہ واہ ہونا - شہرہ ہونا ○

تیغ ابرو کا اگر کچھ بھی اشارہ ہوجائے آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہوجائے (نشاط)
ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا (شیفتہ)
تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہے تمہاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہے (جلال)

(۲) الزام لگنا - نام لگنا - تہمت لگنا (۳) قرار پانا - ٹھہرنا - مانا جانا - تسلیم ہونا ؎
اب کیوں کمی کرے مجھے کس کا لحاظ ہے رونے کا نام دیدۂ خونبار ہو چکا (ناظم)

(۴) نام پر چڑھنا - نام پر لکھا جانا - نام پر ہونا - جیسے جاگیر نام ہونا - (۵) ذمہ
ہونا - سر پڑنا - تھپنا ○

غیر جتنی بُرائی کرتے ہیں وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے (داغ)

(۶) شرکت ہونا - شمولیت ہونا - شریک فعل قرار پانا ○

یہ نہ سمجھے ہائے یہ آغاز بد انجام ہے میری رسوائی میں انکا بھی تو آخر نام ہے (نسیم دہلوی)

نامکر - ۱ - صفت :- (بقال) نامقر کا بگڑا ہوا لفظ - اقرار نہ کرنے والا - انکاری ؎

ناموس - ع - اسم مؤنث :- (۱) عصمت - عفت - عزت - حرمت + نیکنامی -
(۲) فرشتہ - ملائک + احکام الٰہی (۳) جبرئیل علیہ السلام کا لقب + صاحبِ راز
(۴) پردگیانِ عصمت - حرم سرائے - زنانہ - زنان خانہ + اہلِ خانہ - (۵) گھر والا
خاوند - گھر کا مالک (۶) ننگ - شرم - بےعزتی - غیرت - لاج - (۷) حکیموں
کے نزدیک تدبیر بہ سیاست ؛

ناموسِ اکبر - ع - اسم مذکر :- (۱) قاعدہ و دستورِ بزرگ - شریعت - (۲)
حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کا لقب +

ناموسی - ذ - اسم مؤنث :- (بقال) بےعزتی - بدنامی - رسوائی - شرم - لحاظ - لاج ؎

نامہ - ف - اسم مذکر :- (۱) خط - چٹھی - مکتوب - صحیفہ - نوشتہ (۲) کتاب - نسخہ - پوتھی - پُستک -
رسالہ - شاستر (۳) دفتر - طومار - رجسٹر (۴) (بقال) قرضہ - نام لکھی ہوئی رقم - ناٹواں +

نامۂ اعمال - ف + ع - اسم مذکر :- (۱) اعمالنامہ - چال چلن کا رجسٹر - وہ رجسٹر
جسمیں آدمی کے کل نیک و بد عمل لکھے ہوئے ہوں + خطِ سرگزشت

دیوان ہی میرا تھا مرا نامۂ اعمال کاہے کو فرشتوں نے لکھا نامۂ اعمال
کیا روزِ قیامت کے گرگچے میں بتوں کے اُڑتا ہوا پھرتا ہے مرا نامۂ اعمال
کیا فائدہ رکھتا ہے گنہگار کا جینا جوں جوں کہ بڑھی عمر بڑھا نامۂ اعمال
اے مصحفی اس اشکِ ندامت سے ہماری افسوس کہ دھویا نہ گیا نامۂ اعمال
(مصحفی)

کمر باندھی ہے بانا سے رقابت کا خطر ٹھیرا میں اپنے نامۂ اعمال کا خود نامہ بر ٹھیرا (نسیم)

نان

(۲) وہ سرکاری رجسٹر جسمیں ملازموں کا چال چلن مدکار گزاری وغیرہ درج ہوتا ہے

نامہ بر - اسم مذکر :- قاصد - دوت - پیک - سندیسیا - پیام بر - چٹھی رساں - ہرکارہ - ڈاکیہ +

لیکے پیغام گئے میرا کبھی اپنی سی + اب تو کچھ نامہ بر دل کا بھی بھروسا نہ رہا (حیا)
نامہ بر نے جواب کے بدلے خط کے پرزوں کو لا دیا ہم کو (مجروح)
سُن سُن کے راز داں کو بھی جب شوق مر گیا مجھسے یہ راہ کی کہ مرا نامہ بر ہوا ؎ (زکی)

نامہ نگار - ف - اسم مذکر :- خبر نویس - کارسپانڈنٹ - مخبر - پرچہ نویس ؎

نامہ و پیام یا پیغام - ف - اسم مذکر :- خط و کتابت - سلام پیغام - سلام و کلام - پانڈ ؎
نامہ بر کہیو کہ مشتاقِ لقا ہوں تیرا تجکو ملنا ہے تو بل نامہ و پیغام نہ بھیج (ظفر)

نامی - ف - صفت :- (۱) مشہور و معروف - نامزد - اُجاگر - نامور - نامدار - جیسے نامی
ساہ کما کھائے - نامی چور مارا جائے - (۲) موسوم - نام والا - جیسے احمد نامی مدعی
نے ڈگری پائی (۳ - ع) بڑھنے والا - نمو کرنیوالا - جیسے نباتات حیوانات خلافِ جمادات

نامی چور - ا - اسم مذکر :- مشہور چور - بڑا بھاری چور ○

دل چرا لے کوئی اُس دزدِ حنا پر ہو گماں کیوں نہ ہو بنام عالم میں یہ نامی چور ہے (اسیر)

نامی نامزد - ف - صفت :- بہت بڑا مشہور و معروف - سب کا جانا بوجھا +

نامی گرامی - ف - صفت :- دیکھو (نامی نامزد) +

نامیہ - ع - اسم مؤنث :- بڑھنے والی قوت - نمو کرنے والی طاقت - بڑھانیوالی قوت ؎
(کل جانداروں اور سب درختوں میں خدا تعالےٰ نے ایک قوت پیدا کی ہے جو انکو
بڑھاتی لمبا چوڑا اونچا موٹا کرتی اور نامیہ کہلاتی ہے) +

نان - ف - اسم مؤنث :- روٹی - چپاتی - پھلکا - خبز + ایک قسم کی بڑی اور موٹی
تنور کی روٹی +

نعمتِ فقر سے موجود جسے رغبت ہو آبِ شیریں میں ہے نانِ نمکیں تھوڑی سی (آتش)

نانِ آبی - ف - اسم مؤنث :- ایک قسم کی تنوری خمیری روٹی جسمیں گھی وغیرہ نہیں پڑتا ؎

نان با یا نان وا یا نان پز - ف - اسم مذکر :- نان بائی کا مخفف یعنی روٹی اور
شوربا بیچنے والا - روٹی پکانے والا - بھٹیارا + (با بمعنی شوربا آتا ہے) +

نان بائی - ا - اسم مذکر :- نان ابائی یعنی روٹی سالن بیچنے والا - دیکھو (نان با)

نان پاؤ - ا - اسم مذکر :- ایک قسم کی موٹی اور اونچی خمیری روٹی جسے پرتگالی
زبان میں پاؤ کہتے ہیں ○

میرے کھانے سے کیوں فلک ہے کباب پاؤ روٹی ہے نان پاؤ نہیں + (اشک)
(اسکا ایجاد شہر خطا سے ہے جو ترکستان میں واقع ہے) +

نانِ جویں - ف - اسم مذکر :- جو کی روٹی - غریبانہ کھانا - روکھی سوکھی - دال دلیا

ملہ نامہ ... کے قسم لیتا ہوں - جب بنا کر کوئی آئے ہے سفر کی صورت (داغ)

دال دلیا مِسّی گِستی سند

ہم تو قانع ہیں نہ نکلینگے جہاں سے جاکر   رزقِ عادی ہے نہ کی نان جویں تھوڑی (ذکی)

نانِ خطائی۔ ت۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی مٹھائی جو کماندشبہ ہے اور گھی سے سمندر جھاگ کا چہیر دیکر کاغذ پہ پکائی جاتی ہے + (اسکا ایجاد شہر خطا سے ہے جو تبیناؔن میں واقع ہے)

نانِ رباط۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ وہ روٹی جو خانقاہوں میں ملتی ہے +

نانِ وقف۔ ف ع۔ اسم مؤنث :۔ خدا کے نام کی روٹی۔ لِلّٰہ فی اللہ کی روٹی۔ مسجد کی روٹی۔

نان و نفقہ۔ ف ع۔ اسم مذکر :۔ روٹی کپڑا ۔۔ روٹی اور گھربار کا خرچ۔ روٹی مع اخراجاتِ ضروری۔ بیوی کا خرچ۔ بال بچّوں کا خرچ +

نان و نفقہ دینا۔ (ف) فعل متعدی :۔ بیوی بچوں کو روٹی کپڑا دینا۔ گھربار کا خرچ دینا۔

نانا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ماں کا باپ۔ نیا۔ پدرِ مادر۔ جیسے کھائینگے نانا کی روٹی کہلائینگے دادا کے پوتے +

نانا۔ س۔ صفت :۔ طرح طرح۔ نوع اقسام کا جیسے نانا پرکار کے بھوجن یعنی طرح طرح کے کھانے +

نانٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) لاوارث مال۔ وہ مال جس کا کوئی وارث نہ ہو +

نانٹھ پڑ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) لاوارثی مال پر قابض ہونا +

نانٹھا یا نانٹھا۔ ہ۔ صفت :۔ بیوارثا۔ وہ شخص جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ عورتیں نگوڑا کے ساتھ اس لفظ کو زیادہ استعمال کرتی ہیں جیسے وہ تو نگوڑا نانٹھا ہے۔ نہ کوئی آگے نہ کوئی پیچھے۔

نانْد۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک بہت بڑا گونڈا جس میں نانبائی آٹا گوندھکر رکھتے دھوبی کپڑے دھوتے اور رنگریز کپڑے رنگتے ہیں۔ تغار۔ سفالیں۔ مرکن +

نانْدھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ عو۔ چھیڑنا۔ شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ کوئی کام یا بات شروع کرنا۔ جھونا۔ بیان کرنا۔ اختیار کرنا۔ جیسے قصّہ نانْدھنا۔ دکشیدہ نانْدھنا +

نہ تو کچھ بولتے نہ چالتے ہیں   غصّہ چُپ نانْدھکر نکالتے ہیں   (انشا)

کیوں عبث قصّہ مُفت کا نانْدھے   پھر نئے سر سے کھولکر باندھے   (")

روشنی کو کہو فراش سے کل نانْدھ رکھے   آج ہے وصل کی شب شمع کا گُل باندھ رکھے (رنگین)

نانس۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو عو) ساس کی ماں۔ نیا ساس +

نانسرا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو عو) نیا خُسر +

نانک۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک نیک مشہور موحّد خدا پرست پنجابی درویشِ کامل کا مبارک نام جو سکھوں کے فرقہ کے بانی اور بابر بادشاہ کے ہم عہد تھے +

تاریخوں میں گرو بابا نانک کا حال اِس طرح لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام کالو کھتری تھا وہ تلونڈی نام ایک گانؤ میں رہا کرتے تھے جس وقت گرو جی پیدا ہوئے تو انکی دائی کا بیان ہے کہ ایک ایسا غُل و شور معلوم ہوا جیسے کسی بڑے امیر وزیر کی سواری آتی ہے۔ اِنہوں نے ہوش سنبھال کر فارسی زبان اور رسمی حساب کتاب اپنے والد کے حکم بموجب سیکھ تو لیا مگر دنیوی کاروبار سے کبھی خوش نہ ہوئے۔ ایک دفعہ انہیں انکے والد نے چالیس روپے دیکر دکان کرنیکے واسطے کچھ سودا خریدنے بھیجا۔ رستے میں انکو چند فقیر ملے۔ اُنہوں نے کہا کہ بابا بھوکے ہیں یہ اُنہیں روپے دینے لگے وہ بولے کہ روپے ہمارے کس کام کے ہیں روٹی کھلا دے۔ چنانچہ یہ بازار گئے اور چالیس روپے میں اُن کے بھوجن کا سامان کرکے لے آئے۔ جب خالی ہاتھ پھرے تو باپ کے ڈر سے ایک درخت کی ٹہنیوں میں جو گھر کے پاس تھا چھپ رہے۔ باپ نے ڈھونڈھکر نکالا اور پوچھا کہ بیٹا! روپے کیا ہوئے اِنہوں نے سارا قصّہ سناکر عرض کیا کہ حضرت میں نے آخرت کا سودا خرید لیا۔ باپ خفا ہوکر مارنے کھڑا ہوا ایک زمیندار نے بچایا جب اُس نے دیکھا کہ یہ دُنیا کے کام کا نہیں ہے تو ناچار ہوکر سُلطان پور علاقہ کپور تھلہ میں اِن کی بہن کے پاس بھیجدیا۔ وہاں کا نواب دولت خاں ذات کا پٹھان ابراہیم لودھی بادشاہِ دہلی کا رشتہ دار تھا اور نانک صاحب کا بہنوئی اُسکی سرکار میں نوکر تھا اُس نے اپنی سرکار میں نانک کو مودھی کرادیا۔ اُنہوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر دان پُن داد و دہش شروع کی۔ سدابرت جاری کردیا۔ جسکے سبب ان پر غبن کا الزام لگا محاسبہ طلب ہوا۔ لیکن چونکہ خدا ان کا حامی تھا جب حساب ہوا تو انہیں کا روپیہ نواب کے ذمّے فاضل نکلا انہیں دنوں میں انکی شادی کرادی گئی دو بیٹے بھی ہوئے مگر اُنہوں نے کبھی سے محبت نہیں کی۔ سب کو چھوڑ چھاڑ سیاحی اختیار کرلی۔ اکثر ریاضت اور پند و نصائح میں مصروف رہے۔ چونکہ انکا مذہب صُلح کُل تھا اور ہر ایک مذہب کی باتوں کو انہوں نے اپنے کلام اور تصنیف میں داخل کرلیا تھا اِس وجہ سے بہت سے لوگ اِنکے پیرو ہوگئے۔ اور اِن کے ملفوظات کو نہایت متبرک کلام اور مقدّس بیان سمجھنے لگے۔ روز بروز مذہب نے ترقی کی اور وہ سارے کرشمے ظاہر ہوئے جو زبانزدِ خلائق اور بعض گرمکھی کتابوں میں مفصّل موجود ہیں +

گرو نانک صاحب کا خاندان بیدی کھتری۔ جنم استھان تلونڈی رائے بھوئے کی۔ تاریخ پیدائش یعنی جنم کاتک سُدی ۱۵ پورنماشی سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی والد صاحب کا نام وہی جو اُوپر لکھا گیا۔ انکی والدہ صاحبہ کا نام **ترپتا**۔ دونوں بیٹوں میں سے ایک کا نام **سری چند** جن سے اُداسی سادھوؤں کا پنتھ چلا دُوسرے کا **لکھمی داس**۔ بیوی کا نام **سُلکھنی** تھا۔ نانک صاحب کا انتقال ضلع کرتار پور میں جو دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے اسوج بدی دسمی سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں ہوا۔ اِس حساب سے آپ نے کل ۶۹ برس گیارہ ماہ ۲۵ یوم دنیا کو اپنی ذات جامع الکمالات سے فیض پہنچایا + **گرنتھ** پانچویں گرو **ارجن** صاحب نے بمقام **امرتسر** سمت ۱۶۶۱ میں بنایا بھادوں سدی اکم کو مکمل ہوکر امرتسر ہی میں اُس مقام پر رکھا گیا۔ جو دربار صاحب کے نام سے مشہور۔ نہایت خوشنما اور قابل دید ہے۔ (۲) وہ گھوڑا جس کی پُشت پر دو رنگ سفیدی چلی گئی ہو جو سخت عیب میں داخل ہے +

نانک پنتھی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ سکھ۔ گرو نانک کے پیرو +

نانک شاہی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) فقیروں کا ایک گروہ (۲) سکھوں کے وقت کا

سکّہ جو پیسہ کی بجائے چلتا تھا۔

نانگٹر - ہ - اسم مذکّر - (عوام) انکار - نہیں - اقرار کا نقیض - بکھیڑ +

نانگو کرنا - ہ - فعل متعدی - انکار کرنا - نہیں کرنا - راضی نہونا - جی چُرا کرنا +

نانو یا نانوں - ہ - اسم مذکّر - نام - اسم - انگریزی میں نیم - نون +

نانواں یا نانوہ - ہ - اسم مذکّر - (بقال) (۱) نامہ کا بگڑا ہوا لفظ - وہ رقم جو کسی کے نام لکھی ہوئی ہو - آنا - قرضہ - وام - واجب الادا - (۲) وہ فہرست جس میں خاص اُنہیں برہمنوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں دولتمند آدمی اپنے لڑکوں کی شادی میں کچھ نذر دیا کرتے ہیں جیسے صرافہ نانوہ کی رسم +

نانواں لیکانا - ہ - فعل متعدی - (بقال) حساب بنانا - حساب تیار کرنا +

نانواں چکانا - ہ - فعل متعدی - قرضہ ادا کرنا - حساب بے باق کرنا +

نانہ - ہ - حرف نفی - نہیں - نا - نہ - لا + ؎

سلوھ چلے بکتّہ کو بیٹھ پالکی نا نہ		رستے میں سے پھر آئے بھاگ کما کو نانہ (دوہا)

نانہیال - ہ - اسم مذکّر - نانا کا گھر - نانا کا گھرانا - نانا کا کُنبہ +

نانی - ہ - اسم مونث - نانا کی بیوی - ماں کی ماں +

نانی کے آگے ننہیال کی باتیں - ہ - کہاوت - ایک عزیز کی شکایت دوسرے عزیز کے سامنے - کسی کے عزیز کی شکایت اُسی کے عزیز کے روبرو + فریب سے واقف کو فریب دینا - چاتُر کو مُورکھ سمجھنا -

نانی کے ٹکڑے کھاوے دادا کا پوتا کہلاوے - ہ - کہاوت - خرچ کوئی اُٹھائے نام کسیکا ہو +

نانی نے خصم کیا نواسا چٹّی بھرے - ا - کہاوت - کرے کوئی خمیازہ بھرے کوئی - کسی کا قصور کسی کے ذمّہ - ایک کا قصور دُوسرے کے ذمّہ +

نانی یاد آجانا - ا - فعل لازم - قدرِ عافیت معلوم دینا - مصیبت میں پھنسکر راحت کا زمانہ یاد آنا + محنت سے گھبرا جانا - مصیبت سے تنگ آجانا - ناک میں دم ہوجانا - دق ہوجانا - ضیق میں آجانا - نفس تنگ ہوجانا - (چونکہ نانی اپنے بچّے کا ناز اُٹھاتی اور ہر طرح سے آرام دیتی ہے اس وجہ سے آرام کا زمانہ یاد آنے کی نسبت بولنے لگے)

ناؤُ - ہ - اسم مذکّر - (گنوار) نائی - حجام - مُوتراش - اُستا +

ناؤ - ف - س - اسم مؤنث - لمبی اور بیچ سے خالی چیز + کشتی - سفینہ - نوکا - ڈونگی - ترنی دریا سے پار اُترنے کی سواری - بیڑی - جہازِ کوچک - (سنسکرت میں: ہے)

ناؤ چلانا - ہ - فعل متعدی - کشتی راندن کا ترجمہ - کشتی رواں کرنا +

ناؤ خشکی میں نہیں چلتی - ہ - کہاوت - داد و دہش کے بغیر ناموری حاصل نہیں ہوتی یعنی اگر کوئی دولتمند سخاوت کے بغیر ناموری چاہے تو ممکن نہیں + ؎

[illegible] دریا دلی سے نام		کبھی ناؤ خشکی میں چلتی نہیں (مرزا برق)

ناؤ کس نے ڈبوئی کہ خواجہ خضر نے - ا - کہاوت - جب خود کوئی رہبر اور رہنما ہی تباہی کا باعث ہو تو اُس موقع پر یہ مثل کہتے ہیں جس شخص پر مدد کا سہارا ہو اُسی سے نقصان پہنچنا - اپنے مربّی سے نقصان اُٹھانا - جسپر بھلائی کا بھروسا تھا اُسی سے نقصان پہنچا - غرض اِسکا مطلب اِس شعر کے موافق ہے ؎

گر مسیحا دشمنِ جاں ہو تو ہو کیونکر علاج		کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے (نامعلوم)

یہ کہاوت اُس قصّہ کی طرف تلمیح ہے جسمیں حضرتِ خضر علیہ السلام نے ایک کشتی میں چھید کرکے موسیٰ علیہ السلام کو تعجب میں ڈالدیا تھا ؎

وہ مثل ہے ناؤ یہ کسنے ڈبوئی خضر نے		لیگیا خطِ ذقن دلکو سوئے گرداب کھینچ (ذوق)

خط نے رُخ کی بہار کھوئی ہے		ناؤ یہ خضر نے ڈبوئی ہے + (ہندی)

ناؤ کھینا - ہ - فعل متعدی - ناؤ چلانا - کشتی راندن کا ترجمہ +

ناؤ میں خاک اُڑانا - ا - فعل متعدی - صریح جھوٹ بولنا - صاف جھوٹ بولنا + جھوٹا الزام لگانا - ناحق تہمت دھرنا + بہانا ڈھونڈھنا (یہ محاورہ شیر اور بکری کے اُس قصّے کی طرف اشارہ کرتا ہے جسمیں شیر نے بکری کو کھانے کے واسطے بہانا ڈھونڈھکر ایسے موقع پر کہ دونوں دریا میں کشتی پر سوار تھے یہ الزام دھرا تھا کہ تو ناؤ میں خاک اُڑاتی ہے میں تجھے کھا جاتا ہوں) +

ناؤُرد - ف - اسم مؤنث - جنگ و جدل - لڑائی - جدال و قتال +

ناوک - ف - اسم مذکّر - تیر - بان - سرِ خدنگ ؎

آفریں تجکو ایک ناوک میں		جگر و دل نگار ہیں دونوں (زکی)

دل کو شرمندہ ترے ناوکِ پیہم نے کیا		خارِ مژگاں کے لئے جائے نہیں تھوڑی سی (رند)

ہاں تاتُل دمِ ناوک فگنی خُوب نہیں		ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خُوب نہیں (ذوق)

سُرمہ کا جو دُنبالہ تری آنکھ میں دیکھا		اک ناوکِ تیراں پسِ آہو نظر آیا (نسیم)

صبر بنکر کہیں بیٹھے کہیں ارماں بنکر		کب ترے ناوکِ دلدوز خطا کرتے ہیں (ظہیر)

ناوکی - ہ - اسم مذکّر - (پُورب) ملّاح - کشتی بان - ناخدا - مانجھی - مانجی +

ناؤ نوش - ف - اسم مذکّر - مرکّب (از نا + نوش) (نَے + نوشیدن) لُغوی معنی نغمہ سُننا اور شراب پینا - اصطلاحی عشرت و طرب - عیش و نشاط - رنگ رس ؎

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنّا شراب کی		ساقی بغیر بھول گئے ناؤ نوش کو (اسیر)

دیکھا یہ ناؤ نوش کہ نیشِ فراق سے		سینہ تمام خانۂ زنبور ہوگیا (میر)

ناہار - ف + س - اسم مذکّر - (مرکّب از نا + اہار) (نفی + کھانا) ناشتہ کھانا - ناشتہ +

ناہر - ہ - اسم مذکّر - (ہندو) باگھ - شیر - سنگھ - کیہری - اسد +

ناہر سانس - ہ - اسم مذکّر - (مرکّب از ناہر بمعنی شیر - سانس بمعنی دم) گھوڑے کے

ناہ

ایک مرض کا نام جو پھیپھڑے سے متعلق ہے اس کے سبب سے سواری کے وقت گھوڑے کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز نکلتی ہے اور گھوڑے کا دم اکثر پھول جاتا ہے۔ فارسی میں اس مرض کو غیروی کہتے ہیں +

ناہرو - ہ - اسم مذکر :- دیکھو (ناڑو) بیماری رشتہ - نہروا +

ناہید - ف - اسم مذکر :- زہرہ ستارہ - مطربۂ فلک - لولیٔ فلک - ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر چمکتا ہے - تسکر - شوکمہ ۵

بن ٹھن کے جب آئی رشکِ ناہید   فتنہ ہوا ہم رکابِ خورشید + (گلزارِ نسیم)

ناہیں - ہ - کلمۂ نفی :- (گنوار) نہیں +

نائی - ہ - اسم مذکر :- حجام - موتراش - بال بنا استا - سرتراش - خلیفہ - جیسے نائی - دھوبی - بیدقسائی ان کا سوتک کبھی نہ جائی +

نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر - ہ - کہاوت :- یہ کہاوت وہاں بولی جاتی ہے جہاں سب کے سب امتیازی ہوں کام کرنے والا کوئی نہو اپنی قوم میں سبھی ذی عزت

نائی نائی بال کتنے ججمان جی آگے ہی آتے ہیں - ہ - کہاوت :- جو بات خود پیش آنے والی ہے اس کا بیان عبث ہے جب کوئی بات عنقریب ظاہر ہونے والی ہوتی ہے تو اس کی نسبت یہ کہاوت بولتے ہیں +

نایاب - ف - اسم مذکر :- (دیکھو نا کی مشتقات میں) (۱) نادر کمیاب - ناموجود - جو پایا نہ جائے معدوم عنقا صفت +

ہوا ہر گز نہ نیلا شوق کا ساماں دستِ آتش   سیاہی ہوگئی نایاب اگر ہم نے قلم پایا (آتش)

(۲) عمدہ - مختصر - قابلِ تعریف +

نائب - ع - اسم مذکر :- قائم مقام - ڈپٹی - ایجنٹ - مددگار - منیم - ماتحت - مختار - وکیل + سفیر +

نائرہ - ع - اسم مذکر :- شعلہ - لپٹ - لو - لاٹ +

نائزہ - ف - اسم مذکر :- عوام (نیازہ) ذکر - قضیب - احلیل - مجری البول - عضوِ تناسل - پیشاب کی نالی - پیشاب گاہِ مرداں +، سُوراخِ ذکر +

نائک - ہ - اسم مذکر :- (۱) قافلہ سالار - سردارِ قافلہ + ۵

بنجارے بن بن پھرے لئے لکڑیا ہاتھ   ٹانڈا او اکار گیا نائک ناہیں ساتھ (دوہا)

(۲) سردار - سردھرا - مربی - سرتاج - (۳) فنِ موسیقی کا کامل - ماہرِ فنِ غنا موسیقی بہت بڑا گویا جیسے امیر خسرو - تانسین وغیرہ جن کے نام کے ساتھ گویے کان پکڑتے ہیں +

نائکا - س - اسم مؤنث :- نائک کی استری - وہ عورت جس کے پاس کئی بازاری عورتیں یعنی رنڈیاں ہوں - کٹنی - دوتی - کئی نوچیوں کی مالک - رنڈیوں کے گھر کی سردار +

نائین - ہ - اسم مؤنث :- نائی کی بیوی + نائی قوم کی عورت - ٹھکرانی +

نائے نوش - ف - اسم مذکر :- دیکھو (نائونوش) +

نب

نب - انگلش - (Nib) اسم مذکر :- ڈنک - چونچ - زبانِ قلم - انگریزی قلم جو لوہے کی بنی ہوئی ہوتی ہے + قلم فولاد +

نبات - ع - اسم مؤنث :- (۱) روئیدگی - گھاس پات - ترترکاری - سبزہ بوٹی - (۲ - ف) مصری - قند ۵

دھوکے دلواتی ہے شیرینیٔ ہنی آنونشا   کھائیے کھائیے مصری وہ نبات آپ ہنی (اختر)

نباتات - ع - اسم مؤنث :- نبات کی جمع - پودے - سبزی - ترکاریاں +

نباتی - ع - صفت :- گھاس پات کا - روئیدگی کا - جڑی بوٹی کا +

نباض - ع - اسم مذکر :- نبض شناس - حکیم - طبیب +

نباضی - ع - اسم مؤنث :- نبض شناسی +

نباہ - ہ - اسم مذکر :- نِرباہ - پورن تائی - نبھاؤ - تکمیل - کمال - کسی کام کو اس کی حد تک پہنچانا - انتہا تک پہنچانا - کسی کے ساتھ بسر کرنا - انجام - گزارا - وفاداری ۵

کون کہتا ہے چاہ مشکل ہے   سب غلط ہے نباہ مشکل ہے + (نامعلوم)

چاہیں تو اب بھی جاکر دیکھیں ہم اس کو لیکن   ہے ہیچ تو یوں کہ دیکھا جب تک نباہ دیکھا (نظیر)

نباہ دینا - ہ - فعل لازم :- کسی کے ساتھ بسر کر دینا - گزار دینا - اخیر تک ساتھ دینا - انجام تک پہنچا دینا ۵

لیلیٰ کا نام زندہ ہے اب تک جہان میں   تم بھی نباہ دو کسی اہلِ وفا کے ساتھ (انور)

نباہ کرنا - ہ - فعل متعدی :- کسی کے ساتھ بسر کرنا - انجام تک پہنچانا - گزارنا - وفاداری کرنا ۵

بتوں کے عشق میں لازم جگر ہے پتھر کا   وہ کیا بشر ہیں جو ان سے نباہ کرتے ہیں (امیر)

نباہنا - ہ - فعل متعدی :- کسی کے ساتھ بسر کرنا - گزارنا ۵

میں بھی کچھ خوش نہیں وفا کرکے   تم نے اچھا کیا نباہ نہ کیا + (مومن)

ایسے ستیزہ خو سے کہاں تک نباہیے   ان بن تمام دن ہے لڑائی تمام شب (ظہیر)

نباہو - ہ - اسم مذکر :- نباہ دینے والا - وفادار - اخیر تک گزار دینے والا - بسر کر دینے والا +

نبٹانا - ہ - فعل متعدی :- نمٹانا - بھگتانا - چکانا - بیباق کرنا - ادا کرنا - چلتا کرنا +

نبٹاؤ - ہ - اسم مذکر :- فیصلہ - تصفیہ - انفصال - بیباقی - چکوتا - بھگتان - نمٹاؤ +

نبٹنا یا نبٹ جانا - ہ - فعل لازم :- نمٹنا - بیباق ہونا - فرصت پانا - چھٹکارا پانا - فارغ ہونا - بھگت جانا + پورا ہونا - ختم ہونا - انجام پر پہنچنا - کٹنا - جھگڑا طے ہوجانا - فیصلہ ہوجانا - تکرار باقی نہ رہنا ۵

جہاں بہو کا پیسنا ہیں سسر کی کھاٹ   نبٹ آوے پیسنا سرکت آوے کھاٹ (دوہا)

نبیڑا - ہ - اسم مذکر :- دیکھو (نبٹاؤ) نمٹیرا +

نبختا - ہ - صفت :- عو - (۱) بدنصیب - بدبخت - کم نصیب - کم بخت - ابھاگی - نربھاگی

(۲) کلمۂ تنفّر و تکیۂ کلام۔ نگوڑا۔ مُوا۔ وغیرہ +

نبختی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) بدنصیب۔ کم بخت ؎

اے جان لکھنؤ سے نکل جا تو تنگی میں اب	اوقات تجھ نبختی کی ہوتی بسر نہیں (جان صاحب)

وہ نبختی تو اپنے گھر میں نہ تھی	پاس اُسکے گئی تھی وائی کب + (رنگین)

(۲) تکیۂ کلام و کلمۂ تنفّر۔ مُوئی۔ نگوڑی +

نَبَرْد۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ لڑائی۔ جنگ۔ جُدھ۔ جدل۔ حرب۔ مصاف +

نبرد آزما۔ ف۔ صفت:۔ جنگ آزمودہ۔ جنگی۔ دلاور۔ شجاع۔ بہادر۔ سُورما

نَبَرْدگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ میدانِ جنگ۔ لڑائی کا کھیت۔ جُدھ استھان +

نبڑ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خرچ ہو جانا۔ تمام ہو جانا۔ ہو چکنا۔ نمٹ جانا۔ باقی نہ رہنا۔ + انجام کو پہنچ جانا۔ (حضرت آتش نے اس لفظ کے خلاف چراغ کے ساتھ بھی نبڑ جانا کا استعمال کیا ہے ؎ فرقت کی شب میں زیست نے اپنی وفا نہ کی + قبلِ سحر چراغ ہمارا نبڑ گیا)

نبڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تمام ہونا۔ ہو چکنا۔ خرچ ہو جانا۔ نمٹنا۔ سنپُورن ہونا۔ باقی نہ رہنا

نَبْض۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ رگ کا پھڑکنا۔ ناڑی۔ ہاتھ کی وہ رگ جو حرکت کرتی رہتی ہے + شرائین کی انقباضی اور انبساطی حرکت جو فضلاتِ دُخانیہ کے اخراج اور رُوح کی تعدیل کے واسطے ہوتی رہتی ہے ؎

گرمجوشی سے تبِ عشق کی کیونکر بچتا	نبض اوّل ہی سے دُودمی ترے بیمار کی تھی (آتش)

نبض دیکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ناڑی دیکھنا۔ مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اُسکی سریع یا بطی حرکت کا معلوم کرنا۔ (۲) بازاری) خبر لینا جیسے ذرا اِنکی بھی نبض دیکھنا +

نبضوں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نبض کی جمع جو حروفِ مُغیّرہ یا تابعِ مُغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نُونِ غُنّہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نبضوں کا چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ناڑیوں کا بہت تیزی کے ساتھ حرکت کرنا۔ دونوں ہاتھوں کی نبضوں کا جلد جلد چلنا جو حرارت کے بڑھجانے کی علامت ہے

نبضوں کا نہ چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نبضوں کی حرکت کا محسوس نہ ہونا +

نبضیں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نبض کی جمع۔ ناڑیاں +

نبضیں چھوٹنا یا چھٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نبضوں کا ساقط ہو جانا۔ نبضوں کی حرکت محسوس نہ ہونا۔ نبضوں میں حرکت نہ رہنا۔ ناڑیوں کی حرکت کا بند ہو جانا۔ قریب بمرگ ہو جانا۔ نزع کا عالم ہونا۔ زندگی کے آثار نہ رہنا۔ مطلق ہوش نہ رہنا۔ مُردہ سا ہو جانا + ادھ مُوا ہو جانا + حواس باختہ ہو جانا۔ متحیّر ہو جانا۔ خبر نہ رہنا۔ گھبرا جانا۔ دم سُوکھ جانا۔ دم خشک ہو جانا۔ خوف زدہ

ہونے کے سبب غش کھا جانا + ؎

بیمار کی تو تیرے سب چھٹ گئیں ہیں نبضیں	اک دم جو اُسمیں دیکھا مثلِ حباب دیکھا (خیال)

نبضیں مری چھٹ جاتی ہیں یاد آتے ہیں جب آہ	چھوٹے وہ تری چشمِ غضبناک کے ڈورے (جرأت)

ہاتھ آکے اطبا کیوں بیہات پکڑتے ہیں	جنکی کہ چھوٹی نبضیں کب رات پکڑتے ہیں (ظہیر)

آگیا سینے سے ہونٹوں پہ مرا دم گھٹ کر	بدِ اطراف کا عالم ہوا نبضیں چھٹکر (رند)

لے خبر اپنے مریضِ عشق کی جیسے نفس	مُردنی سی چھا گئی ہے مُنہ پہ نبضیں چھوٹکر (〃)

دونوں ہاتھوں کی چھٹکئیں نبضیں	خالی ہاتھ آتے نامہ بر کو دیکھ (معروف)

نبضیں چھوٹی ہوئی غشی طاری	ایک فرقت ہزار بیماری + + (ذوق)

نبضیں چھٹی ہیں آنکھوں میں دم ہے لبوں پہ جاں	آؤ کہ کوئی دم میں بُلایا نہ جائے گا (رشک)

تری قاتل بھووں پر چھوٹتی ہیں مری نبضیں	کہ خنجر غش میں آکر چشم جوہر بند کرتے ہیں (ناسخ)

جُوڑا جو اس ادا سے کُھلا ہم تو مر گئے	نبضیں چھٹیں جو بال کسی کے بکھر گئے (بحر)

نِبَل۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) کمزور۔ نربل۔ بے طاقت۔ ماندا۔ دُربل جیسے نبل کو زبر کو صبر ؎

ہاتھ چھڑائے جات ہو نبل جان کے موئے	ہردے میں سے جاؤ گے تو مرد بدونگی توئے (دوہا)

(۲) بقال) ناقص۔ کچھ خراب۔ جیسے یہ مال نبل ہے (۳) بیکس جیسے یار۔ بے مددگار

زُلف تیری کرے نہ کیونکر بل	جان کرائے میاں نبل مجکو (جرأت)

نُبُوّت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ پیغمبری۔ خبر رسانی۔ رسالت۔ احکاماتِ الٰہی کا پہنچانا +

نِبولی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نیم کا پھل۔ نمکولی۔ نبوری تخمِ درختِ نیب جیسے برسات کا گیت ؎

نیم کی نبولی پکی ساون بھی کبھی آویگا	جیوری مری ماں کا جایا گاڑی بھیج بُلاویگا (گیت)

نَبَوِی۔ ع۔ صفت:۔ منسوب بہ نبی۔ نبی سے نسبت رکھنے والا +

نَبھ۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) گگن۔ آسمان۔ اکاس + بادل + کُرۂ ہوائی (۲) ساون کا مہینا۔ برسات کا مہینا +

نبھاگا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بدنصیب۔ بدبخت۔ نبختا +

نبھاگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بدنصیب عورت۔ نبختی +

نبھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نباہنا۔ باہم بسر کرنا۔ ایک دوسرے کے ساتھ گزارنا ؎

اُنکو تو یاں محبت نہیں اصلا لیکن	نبھ سکے تم سے اگر حضرتِ دل اور نبھاؤ (مجروح)

نبھاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گزارا۔ باہم بسر کرنا + ثابت قدمی۔ استقلال +

نبھرما۔ ہ۔ صفت:۔ جس کا بھرم نہو۔ غیر اعتبار۔ غیر معتبر۔ نامعتبر جیسے کی ساکھ نہو +

نبھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بسر ہونا۔ باہم گزرنا۔ انجام کو پہنچنا۔ اخیر تک رہنا۔ سنپورن ہونا ؎

کس طرح سے نبھے گی کہئے تو	آپ ہر بات میں بگڑتے ہیں (یاور)

خوبہوتی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی	تو کاہے کو نبختی مری اے فتنہ گر ایسی (آزردہ)

نبی

روشنی بھی نظر آتی نہیں محجوب سے   نازیان اُٹھتا نہیں وان شغل ہے بیداد کا (نامعلوم)

نبی ع۔ اسم مذکر :۔ خبر رساں۔ خبر پہنچانے والا۔ رسول۔ قاصدِ الٰہی۔ پیغمبر۔ فرستادۂ خدا جو کتاب اور دین لایا ہو +

نبیٔ مرسل ع۔ اسم مذکر :۔ وہ نبی جو صاحب کتاب ہو جیسے حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نبیرہ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) پوتا۔ بیٹے کا بیٹا + پوتی (۲) نواسا۔ بیٹی کا بیٹا + نواسی

نبیڑ لینا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ پورا کرلینا تمام کرلینا + بھگت لینا بسر کرلینا۔ گزار لینا بھگتا لینا

یاں تو بہانہ ہے جاتے ہیں عشقِ بتاں کے ساتھ   ناہ نبیڑ لینگے وہاں کی وہاں کے ساتھ (داغ)

نبیڑنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ تمام کرنا۔ نمٹانا + پورا کرنا۔ بسر کرنا۔ گزرانا ؎

نہ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو   تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو + (ذوق)

یاں ملی ہے تو ملیگی ہمیں کیا واں شراب   آجکی آج نبیڑ و غمِ فردا کیا ہے (ظہیر)

نبیڑو ۔ ہ۔ صفت :۔ پورا کرنے والا۔ نمٹانے والا۔ انجام کو پہنچانے والا +

نپا یا نپا ہوا ۔ ہ۔ صفت :۔ اندازہ کیا ہوا۔ جیسے نپا شوربا اور گنی بوٹی ؎

اندازے کشی میں مُغ بچہ کو ہے کمال   پیمانے میں سے نپے تلے حضرت کے گھونٹ ہیں (تخیر)

نپت ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ناپ۔ پیمائش۔ ناپ بہت +

نپٹ ۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) محض۔ بالکل۔ نرا۔ تمام۔ سراسر۔ سرتاپا۔ جیسے نپٹ اناڑی (۲) بہت۔ نہایت۔ ادھک۔ ات گت ؎

ڈرتا ہے جوں سپند کہیں اب چٹک نجائے   ہے سوزِ دل مرے سے نپٹ بیقرار داغ (سودا)

نپُن ۔ س निपुण صفت :۔ چاتر۔ بُدھوان +

نپنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) میپنا۔ پیمائش ہونا۔ ناپا جانا۔ (۲) لڑائی ہونا۔ جھگڑا ہونا جیسے ابھی میں کہ دیتا تو خدا جانے کے گھر نپتی +

نپُنسک ۔ س۔ صفت :۔ نامرد۔ ہیجڑا۔ مخنث۔ زنانہ۔ زنخہ۔ خُنثہ +

نپوتا ۔ ہ۔ صفت :۔ ہندو عو۔ (۱) بے اولاد۔ پترہین۔ لاولد جیسے نپوتے کا گھر سونا مورکھ کا ہردا سونا دالدری کا سب کچھ سونا (۲) کلمۂ تنفر۔ عو) نگوڑا۔ موا۔ نالائق +

نپوتی [1] ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو عو) بے اولادی۔ وہ عورت جسکے کوئی بال بچہ نہ ہو (۲۔ کلمۂ تنفر) نگوڑی۔ کمبخت۔ موئی +

نپوڑنا ہ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) نکالنا۔ نکوسنا۔ منہ بگاڑنا۔ زہر خند کرنا۔ کھسیانی ہنسی ہنسنا

نت ہ۔ صفت :۔ ہمیشہ۔ سدا۔ مدام۔ دائم۔ دائما۔ ہموارہ + ہر روز۔ آئیدن ؎

صورت میرے منتر کی بسی رہت ہے چت   تن ملا ہو نہیں تو من ملا وانت (دوہا)

نتھ

ناک میں انگلی کان میں تِنکا مت کر مت کر   آنکھ میں انجن دانت میں منجن نت کر نت کر (دوہا)

سینہ سپر رہتی ہے نت تصویرِ یار   دل نے جب چاہا اُٹھائی دیکھ لی + (نامعلوم)

نت اُٹھ ۔ ہ۔ تابع فعل :۔ ہمیشہ اُٹھکر۔ ہر روز۔ آئے دن۔ روز کے روز۔ جیسے میرے نت اُٹھ پنیا کون بھرے ری + (ہندو عو)

نت کھودنا نت پانی پینا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ روزمرہ مزدوری کرنا۔ روز کمانا۔ جتنا کمانا اُتنا ہی کھانا +

نت کی وکھیا کرموں دوس ۔ ہ۔ کہاوت :۔ ہمیشہ کی مصیبت ندہ اور تقدیر پر الزام +

نت نت ۔ ہ۔ کلمۂ دعا۔ عو۔ جم جم کا مترادف ہمیشہ۔ سدا۔ روز کے روز +

نت نیا ۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (۱) تازہ بتازہ۔ نو بنو۔ جو بات ہمیشہ نئی ہو۔ جیسے ہر مہینے نت نیا کپڑا بنتا گیا۔ (۲) ہر روز نیا۔ انوکھا۔ عجیب و غریب ؎

قیس اور فرہاد کو اُسنے دکھائے دشت و کوہ   عشق ہمکو نت نیا اک کام فرماتا رہا (جرأت)

مبتلا نت نئی آفت میں رہا کرتے ہیں   روز اللہ سے رہتی ہے تمنا جانئی (بحر)

نتارنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) صاف کرنا۔ چھاننا۔ دھارنا۔ کدورت دور کرنا۔ تلچھٹ نیچے بٹھانا۔ نسو پانی نکالنا۔ اوپر اوپر سے زُلال لینا (مسلمان نتھارنا بولتے ہیں) +

نتنی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (پورب) نواسی۔ بیٹی کی بیٹی +

نتھ ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ حلقۂ بینی۔ ناک میں پہننے کا چاندی یا سونے کا حلقہ جو سہاگ کے دن سہاگنیں پہنا کرتی اور رنڈیاں اُتارا کرتی ہیں +

نتھ بڑھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ نتھ اُتارنا۔ نتھ کو اُتار کر رکھنا +

نتھ چوڑی برقرار رہے ۔ ا۔ دعا۔ عو۔ سہاگن رہے +

نتھارنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (نتارنا) پانی کو صاف کرنا۔ نرمل بنانا ؎

دل میں کدورت آئے تو کیونکر نتھارئے +

نتھرا ۔ ہ۔ صفت :۔ صاف۔ زُلال۔ نرمل +

نتھنا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ سوراخِ بینی۔ منخرہ +

نتھنوں ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ نتھنا کی جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنتی ہے +

نتھنوں میں تیر دینا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ عو۔ ضیق میں کرنا۔ نہایت دق کرنا۔ از حد تنگ کرنا۔ ناک چنے چبوانا۔ کچے گھڑے پانی بھروانا۔ جیسے ارے ان غیبانیوں نے اندر ہی اندر موس کے مجھے کھک کر دیا۔

[1] نپوتی رو روے پوتوں کو سپوتی رووے لوگوں کو یعنی جس کے اولاد نہیں وہ نہونے کا افسوس کرتی ہے اور جس کے ہے وہ لڑکوں کو محتاج پھرتی ہے +

ایک ایک کے نتھنوں میں تیر دونگی نلوں میں سے تیل نکالونگی (چربہنیلی) (یہ ایک پہلے زمانے کی سزا تھی) +

نتھنوں میں دم کرنا۔ ہ فعل متعدی:۔ ناک میں دم کرنا۔ ستانا۔ خوب دق کرنا۔ ناک چنے چبوانا۔ جیسے بچے کے لئے بسہ بسہ نہو تو سیر دیکھو سارا گھر سر پر اُٹھالے نتھنوں میں دم کردے +

نتھنوں میں دم ہونا۔ ہ فعل لازم:۔ ناک میں دم ہونا۔ تنگ آنا۔ تنگ ہونا۔ عاجز ہونا +

نَتھنی۔ ہ۔ اسم مونث:۔ چھوٹی نتھ جو اکثر کنواری لڑکیاں پہنے رہتی ہیں۔ خرد حلقۂ بینی (۲) تلوار کے قبضے کی کڑی۔ حلقۂ قبضۂ شمشیر (۳) ناتھ نکیل۔ مہار بیل کی ناک کی رسی +

نتھنی اُتارنا۔ ہ فعل متعدی:۔ (زبانِ بازاری) چیر اُتارنا۔ کسی کا ازالۂ بکر کرنا۔ سر ڈھکنا +

نتھنی اُترنا۔ ہ فعل لازم:۔ (زبانِ بازاری) سر ڈھکا جانا۔ چیر اُکھٹنا۔ ازالۂ بکر ہونا +

نتھنے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نتھنا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول کے ساتھ بدلی ہوئی صورت جیسے نتھنے میں پھنسی ہوگئی +

نتھنے پھلانا۔ ہ فعل متعدی: ناک چڑھانا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ منہ تھتھانا۔ ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا +

نتھنے چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی (پورب):۔ ناک چڑھانا۔ ناراض ہونا۔ تیوری پر بل ڈالنا +

نتّھی۔ ہ۔ اسم مونث:۔ وہ ڈورا جو کاغذ میں ڈالا جاتا ہے۔ کاغذ نانکنے کی ڈور +

نتّھی شدہ۔ ا۔ صفت:۔ (عدالت) منسلکہ +

نتّھی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ منسلک کرنا۔ کاغذ میں ڈورا ڈالکر دوسرا کاغذ شامل کرنا +

نَتیجہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بیروں آوردہ شدہ + تراشیدہ شدہ + باہر لایا گیا۔ نکالا گیا (۲) حاصل۔ ماحصل (۳ منطق) وہ قول جو صُغرا و کبرا کے جزووں کے ملانے سے بوسیلۂ لفظ مکرر یعنی حدِ اوسط حاصل ہو۔ حصولِ قضیہ جیسے اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ وَکُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ سے اَلْعَالَمُ حَادِثٌ نتیجہ حاصل ہوا (۴) بچہ۔ یہ معنی فارسی میں آتے ہیں (۵) غرض۔ مطلب۔ (۶) انت۔ اخیر۔ انجام۔ انتہا۔ خاتمہ۔ (۷) پھل۔ ثمرہ۔ جیسے بُرے کام کا بُرا نتیجہ +

نَٹ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) بازیگر۔ رسن باز۔ دار باز۔ قلا باز۔ کلا باز۔ مشعبد۔ وہ لوگ جو ڈھول بجاکر بانس اور رسی پر چڑھکر تماشا کرتے ہیں (۲) دیپک راگ کی پہلی راگنی کا نام +

نٹ بِدّیا۔ ہ۔ اسم مونث:۔ نٹ کا کرتب۔ کلابازی جیسے نٹ بِدیا پائی جائے بُدیا نہ پائی جائے +

نٹ کا تماشا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ وہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہیں +

نٹ کھٹ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نکھٹّو۔ جو کما نہو (۲) عیار۔ مکار۔ دغاباز + بد۔ بدذات۔ شریر۔ دنگئی۔ شوخ۔ بیباک۔ کپٹی۔ چھلیا۔ پاکھنڈی۔ فریبی۔ شرارت پیشہ۔ فتنہ انگیز۔ لڑاکا۔ فتنہ پرداز ؎

کیا ڈھنگ ملی کے ہیں عیار اور نٹ کھٹ　　دل لیں ہیں یوں کہ ہرگز ہوتی نہیں آہٹ (میر)

میں روپ بدل اور ہی چپکے سے جو پہنچا　　بیٹھے تھے جہاں وہ
سُن کہنے لگے میرے دبے پاؤں کی آہٹ　　ہے ایک تو نٹ کھٹ　　(مستزاد انشا)

اپنے دوارے آگے رکھ نٹ کھٹ　　کیئے ہیں اُسنے گھر کے گھر چوپٹ (سودا)

یہ گمان ہے دل اُس نگوڑے نٹ کھٹ کا　　لگا یا ہے جو سُرمہ مُوئے کا دل کھٹکا (جان)

کب مرے دام میں وہ آتا ہے　　ہے وہ عیار ایک بڑا نٹ کھٹ (مجروح)

نٹ کھٹی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) عیاری۔ شوخی۔ چالاکی۔ چھل۔ چھکل۔ پاکھنڈ۔ فن۔ فریب (۲) بدمعاملگی۔ ہٹ دھرمی۔ دغابازی (۳) نکھٹوپن (۴) دنگا۔ شرارت +

نٹ کھٹی کرنا۔ ہ فعل متعدی:۔ (۱) شوخی کرنا۔ شرارت کرنا + دنگا کرنا۔ فساد کرنا + عیاری کرنا۔ چالاکی کرنا (۲) بدمعاملگی کرنا۔ ہٹ دھرمی یا دغابازی کرنا (۳) نکھٹوپن کرنا +

نَٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ناٹنا کا مخفف (ہندو) انکار کرنا۔ منکر ہونا۔ مکرنا ؎

بانس چڑھت نٹنی کہے اگ ہوت نانٹھو کوئے　　میں نٹ کے نٹنی بھئی نٹے سو نٹنی ہوئے (دوہا)

نَٹنی۔ ہ۔ اسم مونث:۔ بازیگرنی۔ کلا کرنے والی + نٹ کی بیوی۔ نٹ کی جورو +

نِٹھُر۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) سخت۔ کٹھور۔ سنگدل۔ بیرحم۔ نردئی + اکھڑ +

نِٹھُرائی۔ ہ۔ اسم مونث:۔ (گیتوں میں) سنگدلی۔ بیرحمی۔ کٹھورپن + عیاری۔ چالاکی ؎

تو ری کنور کنہائی نِٹھُرائی چترائی۔ سو ہے بوجھ پڑی سب تنک تنک + (ہولی)

نِٹھلّا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندی) خالی۔ بیکار۔ بے شغل +

نَٹیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ چھوٹی قسم کا بیل۔ چھوٹے قد کا بیل +

نُثار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نچھاور۔ بکھیر۔ وہ چیز جو بطورِ صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جائے۔ بکھرا ہوا مال +

نِثار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نچھاور کرنا۔ نقد خواہ جنس بطورِ تصدق کسی کے سر پر سے پھینکنا (۲۔ ندا۔ ا) قربان۔ صدقے۔ واری۔ تصدّق جیسے میں تیرے نثار۔ میں تجھپر نثار ہو کر مر جاؤں ہو +

فردوس کے گُل نثار جس پر　　وہ عشق کا باغ ہم نے پایا (حضور نظام آصف)

تمہاری کونسی باتوں پہ دل نثار نہیں　　جو ہے سوا اس لبِ نازک سے ناگوار نہیں (تصویر)

نثار کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نچھاور کرنا۔ بکھیرنا۔ وارنا + صدقے کرنا۔ قربان کرنا۔ جیسے جان نثار کرنا + عبد الحکیم بسمل ؎

ہزار حیف کہ سمجھے نہ تم ہمیں اور ہم　　ہمیشہ کرتے رہے دل تلک نثار اپنا (بسمل)

آتا آشوب گہ حشر میں وہ شوخ تو لوگ　　فتنے چُن چُن کے نثارِ قدِ رعنا کرتے (رنگی)

نثار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) قربان ہونا۔ واری جانا۔ تصدّق ہونا۔ صدقے ہونا ؎

گرد پھرتی ہیں یار کے مجروح　　یعنی ہوتی نثار آنکھیں ہیں + (مجروح)

جان و دل سا نگار ہیں دونوں یعنی تم پر نثار ہیں دونوں (رزکی)
حیا سے انکی ملی خاک میں وفا میری وہ کہتے ہیں یہ کہو یہ کہ وہ نثار ہوا (رر)
(۳) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ محو ہونا۔ مٹنا ہ
وہ بُت بنے ٹوٹے کہ تقوے ہوا نثار تو ہی پھنسائے مجکو تو یارب بچا ئیو (مؤلف)

نثر ع۔ اسم مؤنث:۔ پراگندہ۔ بکھرا ہوا۔ پھیلا ہوا۔ تتر بتر۔ پاشیدہ + نظم کا نقیض۔ وہ عبارت جو نظم نہو ہ
نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا نثر بھی جتنے جو دیکھی تو مقفا دیکھی + (امیر)

نج ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) اپنا۔ ذاتی۔ خاص۔ خانگی۔ گھر کا + پرائیویٹ [illegible] سے بھی مُراد لیتے ہیں۔ جیسے نج پر ملنا یعنی کوٹھی پر ملنا۔ نج کی ملاقات (۲) ایک [illegible] ہے جو انتہائے کام کے معنی دیتا ہے +

نج کا حساب ہ۔ اسم مذکر:۔ ذاتی حساب۔ خانگی حساب۔ پرائیویٹ لین دین +

نج کا مال ہ۔ اسم مذکر:۔ ذاتی مال۔ اپنا مال +

نج کا نوکر ہ۔ اسم مذکر:۔ ملازم خاص۔ اپنے دم کا نوکر +

نجابت ع۔ اسم مؤنث:۔ اصالت۔ بزرگواری۔ شرافت +

نجات ع۔ اسم مؤنث:۔ مخلصی۔ چھٹکارا۔ رہائی۔ بریت۔ مکت۔ مکتی۔ رستگاری + بزوان عفو گناہ (بکسر نون غلط ہے) +

نجار ع۔ اسم مذکر:۔ بڑھئی۔ کھاتی۔ ترکھان۔ بستری +

نجاری ع۔ اسم مؤنث:۔ پیشۂ نجار۔ بڑھئی کا کام۔ کھاتی کا کام +

نجاست ع۔ اسم مؤنث:۔ پلیدی۔ گندگی۔ ناپاکی۔ غلاظت۔ آلودگی + میلا۔ گھورا۔ بول۔ براز + (نجاسات اسکی جمع آتی ہے) +

نجانے ۔ ہ۔ محاورہ:۔ (۱) معلوم نہیں۔ خدا جانے۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کون جانے۔ کسے خبر ہے ہ
میرے قتل تم تو کیا چاہتے ہو نجانے خدا کیا کیا چاہتا ہے (ناسخ)
(۲) شاید جیسے نہ جانے وُہی کھڑے ہوں +

نجباء ع۔ اسم مذکر:۔ نجیب کی جمع۔ شریف لوگ۔ برگزیدہ آدمی +

نجد ع۔ اسم مذکر:۔ بانگر۔ اونچی زمین۔ عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جسکی زمین اونچی اور وہاں کے لوگ اکثر فسادی نیز لڑاک مانے گئے ہیں شہر بابل کیجانب واقع ہے

نجس ع۔ صفت:۔ گندہ۔ ناپاک۔ پلید + اگھوری +

نجس العین ع۔ صفت:۔ جسکا ناپاک۔ جو کبھی پاک نہو سکے جیسے کتا۔ شراب وغیرہ +

نجف ع۔ اسم مذکر:۔ وہ اونچا ٹیلا جسپر پانی نہ چڑھ سکے۔ عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار رحمت نثار واقع ہے۔ نجف اشرف +

نجم ع۔ اسم مذکر:۔ ستارہ۔ سیارہ۔ تارا ہ
ٹھیکے پہ پہنچکے تخت ٹھیرا مرکز پہ وہ نجم بخت ٹھیرا + (گلزار نسیم)

نجم الثاقب ع۔ اسم مذکر:۔ چمکتا ہوا ستارہ۔ روشن تارا +

نجم الہند ع + ہ۔ خطاب۔ وہ شاہی خطاب جو گورنمنٹ ہند کی طرف سے روسائے ہند وغیرہ کو ملے ہیں۔ سٹار آف انڈیا۔ ستارۂ ہند۔ ایس۔ آئی +

نجوم ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نجم کی جمع۔ ستارے۔ سیارے (۲) جوتش +

نجومی ع۔ اسم مذکر:۔ علم نجوم جاننے والا۔ اختر شناس۔ جوتشی۔ وہ شخص جو رفتار و حرکات کواکب سے حوادثات کا حکم لگائے +

نجیب ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بزرگ۔ شریف۔ برگزیدہ۔ اشراف۔ بھلامانس۔ (۲) ہندوستانی سپاہی جنکی اکثر نیلی وردی ہوا کرتی اور وہ جنکی پہرہ اور دربانی کا کام دیا کرتے تھے (۳) سپاہی

نجیب الطرفین ع۔ صفت:۔ جو ماں باپ دونوں کیطرف سے اصل نسل شریف ہو۔ صحیح النسب +

نچان ۔ ہ۔ صفت:۔ پستی۔ حضیض۔ نشیب۔ ڈھلان۔ ڈھال۔ اُتار۔ اُچان کا نقیض +

نچا مارنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ستامارنا۔ دق کر دینا۔ ناک میں دم کر دینا +

نچانا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) رقص کرانا۔ ناچ کرانا۔ پھرا کرانا۔ (۲) ستانا۔ دق کرنا۔ حیران کرنا۔ تنگ کرنا۔ ناک میں دم کرنا جیسے ذرا اسکے کوتک آکے دیکھو تو معلوم ہو کہ سارے گھر کو نچا رکھا ہے (شگوفۂ سبلی)

نچڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ٹپکنا۔ تراوش ہونا۔ (۲) ستنا۔ فشردہ ہونا۔ دبنے یا بھینچنے سے عرق نکلنا۔ (۳) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ تر و تازگی نہ رہنا +

نچلا ۔ ہ۔ صفت:۔ خاموش۔ چپ چاپ۔ ساکت + بے حرکت۔ بے جنبش جو چلے نہ حرکت کرے + شائستہ۔ ستھرا۔ وہ شخص جسکے ہاتھ پاؤں ٹھہرے رہیں۔ ساکن و برقرار +

نچلا بیٹھنا یا رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بے حس و حرکت ہو کر بیٹھنا۔ چپ چاپ بیٹھنا۔ چپکا بیٹھنا ہ
وہ نچلے بیٹھے بنے چلبلے سے ہیں کچھ چٹکیوں میں اپنی عجب چٹکلے سے ہیں (ظفر)
نہوئے وہ بھی ہے بیتاب گر مجکو ہے بیتابی نہیں ممکن کہ اب نچلا ذرا وہ دلستاں بیٹھے (جرأت)
تو کیونکر تو مہینے پیٹ میں ماں کے رہا ہوگا نہ گردن ہی سے نچلی نہ نیچے سر ترا ٹھیرے (راحت)

نچلا نہ بیٹھنا ہ۔ فعل لازم:۔ ٹھہر نہ رہنا۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔ چلبلا ہونا۔ کسی نہ کسی چیز کو چھیڑے جانا +
زلف کو چھیڑا تو اک انداز سے بولا وہ شوخ پاس جب بیٹھو گے تم نچلا نہ بیٹھا جائیگا (تصویر)

نچلا نہ رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ساکت نہ رہنا۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔ قائم نہ رہنا۔ ٹھیرا نہ رہنا۔ ٹھہر نہ رہنا۔ چپ نہ رہنا۔ بے حس و حرکت نہ رہنا ہ
وحشت ہے تو مرقد میں ٹھہرنے کے نہیں پاؤں نچلے نہیں رہنے کے مرے ہاتھ کفن میں (رشک)
چٹکیاں لیتی ہیں دل میں تری کافر مژگاں ہاتھ نچلے کبھو مژگاں کے نہیں رہتے ہیں (ظفر)

نچن

نچنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کھسوٹا جانا۔ نوچا جانا +

نچنت۔ ہ۔ صفت :۔ فارغ۔ بےفکر۔ بے پروا۔ بےکھٹکے۔ مُطمئن۔ بےکھٹکے۔ بےفکر۔ مُطمئن و سکون قرار رکھنے والا

حلم کا بار گر نہ ہو تیرا شکلِ ارض ہو سما ہے نچنت (سودا)

نچنت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بےفکر اور فارغ البال ہونا +

نچنتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندی) فرصت۔ فارغ البالی بےفکری۔ اطمینان +

نچنیا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ناچنے والا لڑکا۔ زنانہ۔ زنخہ۔ بھانڈ۔ بھگتیا +

نچوڑ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نچوڑنا کا حاصل المصدر۔ رس۔ عُصارہ۔ افشردہ۔ افشرہ۔ (۲۔ مجازاً) حاصل۔ خُلاصہ۔ تت۔ لُبّ لُباب۔ ست۔ عطر۔ جوہر۔ نتیجہ۔ مادہ۔ ماہیت۔ اصل۔ جڑ۔ (۳) کسی کام کی انتہا یا انتہا کے وقت۔ آخر۔ انجام کار۔ نہایتِ کار۔ تنت ہ

جیب او آستیں سے رونے کا کام گزرا سارا نچوڑ اب تو دامن پہ آ لگا ہے (میر)

نچوڑ لینا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) دبا کر یا بھینچ کر عرق نکال لینا۔ فشردہ کر لینا۔ سُونت لینا۔ (۲) ٹھک کر دینا۔ قلاّش کر دینا۔ مُفلس بنا دینا۔ دُودھ نکال لینا۔ (۳) چوس لینا۔ پی لینا +

نچوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (بواو مجہول ہے) (۱) دبا کر یا بھینچ کر عرق نکالنا۔ فشردہ کرنا۔ مروڑ کر رس نکالنا۔ افشردن کا ترجمہ۔ سُونتنا +

کیا ہی جاں کو نچوڑا مجھے مانندِ انار رک کے غم نے نہ رہنے ہوش بامتی ہیں (معروف)

(۲) ٹھک کرنا۔ کچھ باقی نہ رکھنا۔ دُودھ دُوہنا۔ مُفلس بنانا۔ قلاّش بنانا۔ (۳) چُوسنا۔ خُون پینا۔ فشاردادن کا ترجمہ ہ

دل میں تھے قطرہ چند سو مانندِ انار نہ رہے وہ بھی جب الفت نے نچوڑا اُسکو (ذوق)

نچھاور۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ نِثار۔ نثار۔ بکھیر۔ اُتارا۔ وہ نقدی یا جنس جو بطورِ صدقہ کسی کے اُوپر سے بکھیری جائے۔ فارسی شاباس۔ بشار ہ

وہ دُرد انکھوں کا ہے ہمارے نکلتے نالوں میں اپنے ٹپکے کہ کیونکہ ہوں عشق پر نچھاور نہیں یہ گوہر فلک کی لڑ (ظفر)

کیا فقط اُنکے نچھاور کے لیے اے انشا اپنی مُٹھی میں ہر اک غنچہ بھی زر لیتا ہے
تاکہ چمن کا وہ کرے سامنے اک طور کے ساتھ کھینچ سب خواجہ خضر آب گُہر لیتا ہے } قطعہ انشا

بے نقاب اکدن جو اُسکا رُوئے انور ہو گیا مکنتِ زر مہر درخشاں کا نچھاور ہو گیا (بحر)

(۲) وہ قیمت جو کسی نعمت کے عوض دی جائے۔ ہدیہ +

نچھاور کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ وارنا۔ تصدق کرنا۔ نثار کرنا۔ سر کے اُوپر سے کھیرنا۔ بکھیر کرنا ہ

مادر نے جو دیکھا وہ دلاور اشکوں سے کہر کئے نچھاور (گلزار نسیم)

نچھ

نچھتر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (لغوی معنی پہنچا یا جاتا) (۱) ستارہ۔ سیارہ۔ تارا۔ طالع (۲) راس۔ برج + منازلِ قمر (نچھتر اصل میں وہ ستارے اور راسیں ہیں جو رات دن گردش میں رہتی ہیں اور ہر ساعت و ہر موقع میں اُنکے خواص۔ آثار اور علامتیں جداگانہ مقرر ہیں۔ چنانچہ انہیں کے بموجب ہر کام کے انجام کے واسطے سعد و نحس ساعتیں وغیرہ بچار میں آتی ہیں اور انہیں کے وسیلے سے غیب گوئی و پیشین گوئی کی جاتی ہے۔ انکے استعمال کی ترکیب ٹھیک ٹھیک طبیب یا بید کے علاج کے موافق ہے۔ جس طرح دواؤں کا مزاج و خواص مانا گیا ہے اُسی طرح نچھتروں کا بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ نچھتر کُل ستائیس ہیں جو کئی کئی تارے ملکر بنے ہیں اور وہ اپنے اپنے دَور کے مُوافق گردش کرتے رہتے ہیں۔ نجومیوں نے ہر ایک نچھتر کی شکل قرار دیکر ہر ایک کا جُدا جُدا خواص لکھا ہے اور نیز اُنکے سُوامی یعنی مالک قرار دیئے ہیں جیسا کہ اس نقشہ سے ثابت ہوگا +

نچھتروں کا نقشہ

نمبر	نچھتر کا نام	نچھتر کی شکل	نچھتر کا بھاؤ	نچھتر کا سوامی
۱	اشنی	گھوڑے کے مُنہ کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	اشنی کمار دیوتا
۲	بھرنی	بھگ کی شکل	نیچے کو مُنہ رکھنے والا	دھرم راج دیوتا
۳	کرتکا	اُسترے یا چھری کی شکل	ایضاً	اگنی دیوتا
۴	روہنی	گاڑی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	برہما دیوتا
۵	مرگ شِرا	ہرن کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	چندرماں دیوتا
۶	آدرا ابتدائی حصہ	جواہرات کی سی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	رودر دیوتا
۷	پُنر بَس	گھر کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	اوتی دیوتا
۸	پکھ	پھلی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	برہسپت دیوتا
۹	شلیکھا	چکر کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	پرب دیوتا
۱۰	مگھا	بھگ کی شکل	ایضاً	پِتر دیوتا
۱۱	پُوربا پھالگنی	شہ نشین کی شکل	ایضاً	بھگو رج دیوتا
۱۲	اُوترا پھالگنی	چارپائی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	ارجن دیوتا
۱۳	ہست	ہاتھ کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	سُورج دیوتا
۱۴	چترا	موتی کی شکل	ایضاً	اِندر دیوتا
۱۵	سواتی	مُونگے کی شکل	ایضاً	بایو دیوتا
۱۶	بِشاکھا	لٹّو کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	اِندر اگنی دیوتا

نچھاور اک دن لب پُر خندہ دنداں نما + ہر صدف موتی کرے تم پر نچھاور آب میں (قدر)

نچھتر

نمبر	نچھتر کا نام	نچھتر کی شکل	نچھتر کا سبھاؤ	نچھتر کا سوامی
۱۷	اُتراَدھا	بیل درخت کی شکل	تیز مزاج رکھنے والا	بسترو دیوتا
۱۸	اَبھیجتا	کُنڈل کی شکل	ایضاً	وِندر دیوتا
۱۹	مُولا یا مُول	شیر کی دُم کی شکل	نیچا منتر رکھنے والا	ساکھش
۲۰	پُورباکھاڈ	ہاتھی کے دانت کی شکل	ایضاً	بہان دیوتا
۲۱	اُوتراکھاڈ	شہ نشین کی شکل	اُونچا منتر رکھنے والا	بسواد یو سوامی
۲۲	شَرَوَن	سہ پایہ کی شکل	ایضاً	گوبند دیو سوامی
۲۳	دَھنیشٹا	ڈھول یا مردنگ کی شکل	ایضاً	وشو دیو سوامی
۲۴	شت بِکھا	شمع کی شکل۔ روشن شکل	اُونچا منتر رکھنے والا	برن دیوتا
۲۵	پُوربابھادرپد	شہ نشین کی شکل	نیچا منتر رکھنے والا	اج چرن دیوتا
۲۶	اُترابھادرپد	بم کی شکل	اُونچا منتر رکھنے والا	آہرپدھن سوامی
۲۷	ریوتی	مردنگ کی شکل	تیز منتر رکھنے والا	اِندر دیوتا سوامی

نچھتری۔ ہ۔ صفت:۔ اچھے نچھتر کی پیدائش۔ نیک طالع۔ بھاگوان۔ خوش نصیب۔ با اقبال + سعادت مند +

نُحاس ع۔ اسم مذکر:۔ تانبا۔ مس +

نَحافت ع۔ اسم مؤنث:۔ دُبلاپن۔ لاغری + ناتوانی +

نَحس ع۔ صفت:۔ نامبارک۔ نامسعود۔ بھونڈا۔ منحوس۔ بدشگون۔ اشبھ +

نَحل ع۔ اسم مؤنث:۔ شہد کی مکھی + مُہال کی مکھی +

نحو ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) طرح۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ راہ۔ رستہ۔ نوع (۲) جملوں کا علم۔ وہ علم جس سے کلموں کی ترکیب آئے۔ ویاکرن۔ وہ علم جس سے اجزائے کلام کو صحیح صحیح جوڑنا کھولنا اُنکا باہمی تعلق۔ واسطہ یعنی انکا وسعلوم ہو +

نُحُوست ع۔ اسم مذکر:۔ نامبارکی۔ بدشگونی۔ بھونڈاپن۔ بدطالعی۔ بدنصیبی۔ دالدر۔ دلدر

نَحیف ع۔ صفت:۔ دُبلا پتلا۔ مارا۔ کمزور۔ لاغر۔ نازک۔ دُربل۔ حقیر +

نخ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کچا ریشم + ریشمی تاگا۔ ریشم کا تار یا سُوت + سُوت۔ تاگا + پتنگ کی ڈور[۱]

نخّاس ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ بازار جسمیں حیوان یا انسان فروخت ہوں چوپایوں کا بازار۔ غلاموں کا بازار۔ بردہ فروشی کا بازار۔ غلاموں یا لونڈیوں کی منڈی + لونڈیوں کا بازار (۲۔ ا۔ ت) گھوڑوں کا بازار۔ بازار اسپ فروشی جیسے گھرگھوڑا نخاس مول (۳۔ ا۔ لکھنؤ) مجازاً مُطلق بازار کے معنی میں بھی آتا ہے چنانچہ نخاس والی بازاری عورت کو کہتے ہیں +

نخّاس پر بھیجنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بازار دکھانا۔ چوک پر بھیجنا۔ عام بکری کے واسطے بھیجنا۔ فروخت کو بھیجنا۔ بازار میں بیچنے کو بھیجنا +

نخّاس چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ بازار میں بکنے یا مشہور ہونے جانا۔ رسوائے عام ہونا

میں میدان ہے وہی عالم جو چڑھا سو جہان میں نخاس + (سوز)

نخّاس کی گھوڑی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ عام بکری کی گھوڑی۔ بازاری گھوڑی (۲) کسبی۔ رنڈی۔ کنچنی + چھنال۔ فاحشہ۔ قحبہ +

نخّاس والی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ بازاری عورت۔ بیسوا۔ قحبہ۔ فاحشہ۔ چھنال۔ رنڈی کسبی۔ پتریا۔ پاتر۔ پیشہ کار غلاص۔ رام جنی کنچنی نٹنی۔ بالزادی۔ طوائف

نخّاس والیاں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ رنڈیاں۔ کسبیاں۔ بالزادیاں۔ بازاری عورتیں۔ رام جنیاں۔ بیسوائیں ۵

منہ زور سب ہیں جتنی ہیں نخاس والیاں اُنکا بھی ہے نام ہی جنیاں نکل گیا (جان صاحب)

نخالص۔ ا۔ صفت:۔ (۱) جو خالص نہ ہو۔ ملاوٹ کا۔ سلونی کالا (۲) جو علم خاص سبب ملاوٹ نہ ہو

نخچیر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) جانور صحرائی جنگلی جانور وحشی جانور۔ بہائم وحشی جیسے ہرن پہاڑی بکرا نیل گاؤ وغیرہ۔ (۲) شکار۔ صید۔ آکھیٹ۔ اہیڑ ۵

مرتا ہوں یوں کہ بستہ فتراک کیوں نہیں میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے + (انور)

(۳) شکار کیا ہوا جانور۔ مارا ہوا شکار + ۵

تو مجھے بھول گیا ہے تو پتا بتلادوں کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا (غالب)

(بعض کتب فارسی میں) صیاد شکاری بھیلیا۔ (۵) شکار کرنا شکار مارنا (۶) شکارگاہ جیسے

نخچیرگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ شکارگاہ۔ صیدگاہ۔ رمنا +

نخرا یا نخرہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) ناز۔ غمزہ۔ دلال خاص عورت میں عورتوں کی حرکات و سکنات فریبانہ عشوہ کرشمہ غمزہ جتانی + معشوقانہ حرکات و سکنات + مکتوڑا +

سخت پتھر ترا نخرا ہے بت سنگیں دل وہ اُٹھاوے اسے جو شخص کہ بندھانی ہو (ظریف)

نخرا باز یا نخرے باز۔ ا۔ صفت:۔ عشوہ گر۔ کرشمہ پرداز + چوچلائی۔ چوچلہایا۔ نازگر

نخرا بازی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ عشوہ سازی۔ کرشمہ پردازی۔ نازش معشوقانہ۔ لاڈ چوچلا

نخرا تلّا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ناز و کرشمہ۔ غنج و دلال + ناز و نخرہ۔ چاؤ چوچلا۔ لاڈ پیار ۵

جیتے رہیئے کہ اسیں مرتے آپ نخرہ تلا ذرا نہ کریئے آپ + + (شوق)

شوے بہائیے نہ مرے آکے سامنے یہ نخرے تلے کیجیئے خُردا کے سامنے (جان صاحب)

نخرا کرنا یا بگھارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ناز اور لاڈ کرنا۔ چوچلا دکھانا۔ چاؤ چوچلا کرنا۔ اترانا۔ بنف کا غرہ

نخرا نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی (طنزاً) لاڈ نکالنا۔ پیار اخلاص اختیار کرنا۔ لاڈ میں آکر سر چڑھنا جیسے بیٹھے اچھا نخرا نکالا کہ گھر بیٹھے لینے آئے یہ کہاں کا نخرہ نکالا ہے جاؤ اپنا کام کرو +

پڑا ہو گا کسی کونہ میں جا پہچان کرلے جا مرا دل دو مرا دل دو نیا نخرا نکالا ہے + (میر سوز)

[۱] (۳۔ ا۔) نہایت باریک یا پتلی لاکھ خواہ کانچ کی چوڑی +

[۲] تمکنت والی۔ اترانے والی +

نخروں ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ نخرو کی جمع ۔ نخرے ۔ عشووں ۔ نخوتوں ۔ چوچلوں ۔ جیسے بہو کے چونڈوں کے نخروں سے جینا ہتنا کر رکھا ہے ۔

نخرے ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ نخرو کی جمع ۔ اور صورت جو حرف مغیرہ یا ہیچ منیوں کے آجانے سے تبدیل ہائے مجہول پیش آتی ہے جیسے تیرے نخرے نے بھی ستا لیا ۔

نخشب ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے ترکی میں قرشی کہتے ہیں ۔ حکیم ابن عطا نے جو مقنع کے نام سے مشہور ہے اسکے نواح میں چاہِ سے ایک چاند موسوم بہ ماہِ نخشب بعض فلزات مثلِ سیماب وغیرہ کی آگ سے بنا کر نکالا تھا جو دو ماہ تک غروب نہیں ہوتا تھا اور چار فرسنگ تک اسکی روشنی پہنچتی تھی یہی چاند چاہِ نخشب ہی سے نکلتا اور اُسی میں غروب ہو کر رہا تھا ۔

نخل ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ کھجور کا درخت ۔ چھوارے کا درخت بطریقِ مجازِ مرسل ہر ایک درخت ۔

ہر نک جان کا پیری میں قد جھکا آخر یہ نخل پست ہوا جسقدر بلند ہوا (مومن)

بنا فوارہ اشکِ غم وہ مصروفِ تماشا ہیں خدا کی شان نخلِ آرزو پیدا نہ ہو جائے (ذکی)

نخل بند ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ (۱) باغبان ۔ مالی ۔ گلچین ۔ (۲) موم کے درخت بنانے والا ۔

نخلِ تابوت ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کی آرائش کا نام جو مُردے کے تابوت پر کیجاتی ہے ۔ یہ رسم پہلے ایران میں ہی شائع تھی مگر اب ہندوستان میں بھی جوان کی ارتھی یا تابوت پر اس قسم کی آرائش ہوا کرتی ہے بعض نے نخلِ محرم و نخلِ ماتم کو بھی نخلِ تابوت لکھا ہے ۔ مُردے کا بِمان ۔

نخلِ طور یا نخلِ ایمن ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وادیِ ایمن کا وہ درخت جس پر کوہِ طور میں انوارِ حق تعالٰی کی تجلی ظاہر ہوئی تھی ۔

نخلِ ماتم ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو نخلِ تابوت ۔

نخلِ ماتم بید مجنوں کے سوا پیدا نہ ہو گر کوئی بوئے ہمارے دانۂ زنجیر کو (صابر)

نخلِ مریم ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ وہ کھجور کا سوکھا ہوا درخت جو حضرت مریم کی برکت سے سبز ہو گیا تھا ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت مریم دردِ زہ سے بیقرار ہو کر جانبِ صحرا نکلیں تو اُس درخت کے نیچے آکر ٹھیریں جسکے سبب وہ ہرا بھرا ہو گیا ۔

نخلِ موم ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ موم کا درخت جو سانچے کے وسیلے سے پرگل و پُر برگ و پُر میوہ بنایا جاتا ہے ۔

نخلستان ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ کھجور کے درختوں کا بن ۔ چھوارے کے درختوں کا جنگل ۔ مجازاً وہ میدان جو سرسبز درختوں سے پُر ہو نخلستان کہلاتا ہے ۔

نخوت ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ تکبر ۔ گمان ۔ بگمان خود بینی ۔ تمکنت ۔ خود داری ۔ سمائی ہے ظہیر اُن کو یہ نخوت جہاں میں خوبصورت ہو تو میں ہوں (ظہیر)

نخود ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ چنا ۔ چھولا ۔

نخودآب ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ آبِ نخود ۔ شختاب ۔ ایک قسم کا شوربا جو گوشت اور چنے کی دال سے بیماروں کے واسطے تیار کیا جاتا ہے ۔

ند ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ بحر ۔ سمندر ۔ دریا ۔ ندی ۔ نالہ ۔ کھالا ۔

ندا ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) آواز ۔ ہانک ۔ پکار ۔ صدا ۔ بانگ ۔ نوا ۔

جو کعبے سے باہر نہ آنے لگی ندا مجکو اُس دم یہ ہاتف نے دی (ناسخ)

(۲) بلانے کا حرف یا کلمہ جن حرفوں سے پکارتے یا بلاتے ہیں اُنہیں حروفِ ندا کہتے ہیں جیسے اے ۔ او ۔ ارے ۔ ابے وغیرہ ۔

ندارد ۔ ف ۔ صفت ۔ کورا ۔ خالی ۔ نہیں ۔ غیر حاضر ۔ غیر موجود جیسے تم کہاں ندارد ہو گئے تھے ۔ اُس دفتر سے ہمارا نام بھی ندارد ہوا ۔ دینے کو ندارد لینے کو حاضر ۔

نداف ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ روئی دھنکنے والا ۔ دھنیا ۔ پنجا ۔ دھنا ۔ کنڈیا ۔

ندافی ۔ ع ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ دھنکنے کا کام ۔ روئی دھنے کا پیشہ ۔

ندامت ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ شرمندگی ۔ خجالت ۔ انفعال ۔ سبکی ۔ خفت ۔ پشیمانی ۔ پچھتاوا ۔ تاسف جیسے آپ کی ندامت میرے سر آنکھوں پر ۔

اُسکی آنکھوں سے گرا اشکِ ندامت کیطرح سازکرتا ہے کوئی یوں دلِ ناداں اپنا (ذکی)

ندان ۔ ہ ۔ تابع فعل ۔ اخیر کو ۔ آخرکار ۔ انت میں ۔ بعد میں ۔ پیچھے ۔

ندبہ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ (۱) ماتم ۔ سیاپا ۔ کہرام ۔ مُردے پر رونے کی آواز ۔ نوحہ ۔ شیون ۔ (۲) ندبہ ۔ وہ حروف جو کسی کو یاد کر کے رونے ۔ تاسف کرنے یا واویلا مچانے کے واسطے آتے ہیں ۔ ہائے ہائے ۔ وائے وائے ۔ ہے ہے ۔ ہائے ۔ اے ہے ۔

ندرا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ (پورب) نیند ۔ نوم ۔ خواب ۔ نندیا ۔ ندریاں ۔

ندرالو ۔ ہ ۔ صفت ۔ (ہندو) خواب آلودہ ۔ اُنیندا ۔ نیند میں بھرا ہوا ۔

ندرت ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ نادر پن ۔ کمیابی ۔ شاذ و نادر ہونا ۔ کسی عجوبہ ہونا ۔ عمدگی ۔ تیکھی ۔ انوکھا پن ۔ یکتائی ۔

ندما ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ ندیم کی جمع ۔ ہمنشین لوگ ۔ مصاحب لوگ ۔ جلیس ۔

ندولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ چھوٹی نان ۔ چھوٹا کونڈا ۔ کونڈی ۔ مٹی کے ایک ظرف کا نام (اہلِ پنجاب)

ندھ ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ کوبیر کے نو خزانے ۔ ہر ایک خزانے کا نام ۔ خزانہ ۔ بھنڈار ۔ کوبیر ہندوؤں میں خزانوں کا دیوتا مانا گیا ہے جسکے یہ نو خزانے مشہور ہیں ۔ پدما ۔ مہاپدما ۔ سنکھا ۔ مکرا ۔ کچھپا ۔ مکندا ۔ نندا ۔ نیلا ۔ کھربا ۔ نو ندھ بارہ سدھ ہو جانا اسی سے مُراد ہے ۔

ندی یا ندّی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ چھوٹا دریا ۔ بہتا ہوا پانی ۔ جل دھارا ۔ نہرِ کلاں ۔

نخیں ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ ہو ۔ کانچ یا لاکھ کی پتلی پتلی یا باریک باریک چوڑیاں ۔

نالا۔ کھالا۔ جیسے ؎ ندی کنارے مورا بوسہ میں جانوں پیا مورا ہے

ندی تو کیوں گھبراتی ہے کہیں پاؤں ہی نہیں دھرتا۔ کہاوت:۔ تم کیوں اتراتے اور مزاج کرتے ہو میں پہلے ہی تم سے الگ رہتا ہوں مجھے تمہاری کچھ پروا نہیں

ندی ناؤ سنجوگ۔ محاورہ۔ اتفاقیہ ملاقات + اتفاقی خوشی اور دم بھر کی صحبت بھی غنیمت ہے جیسے ندی ناؤ سنجوگ بکت اور موکت لوگ ؎

پی کا رن بیری بھئی اور لوگ کہیں کچھ ہو　　اب کا مانا کٹھن بھیا ندی ناؤ سنجوگ (دوہا)

ندیدہ۔ ف۔ صفت:۔ مخفف نادیدہ (۱) نادیدہ۔ ان دیکھا۔ بغیر دیکھا ہوا۔ (۲) لالچی۔ لوبھی + نظر ہایا۔ وہ شخص جسے عمدہ کھانا یا کوئی چیز نہ کھائی ہو اور کسی کو کھاتے دیکھ کر گھورے + وہ شخص جسے کچھ میسر نہوا ہو + طالب۔ مشتاق خواہشمند۔ وہ شخص جسے کبھی آنکھ سے نہ دیکھا ہو جیسے ؎ یہ وہ ندیدے ہیں میاں کہ

ہم آئے کہ تم منہ چھپا کر چلے　　ندیدے کو چینک لگا کر چلے + + (میر سوز)

رہے منتظر منظر یار کے　　یہ وہ ندیدے ہیں دیدار کے (نامعلوم)

اس شکل سے ہوا وہ طلبگار دید یار　　صاف آئینہ کا دیدہ ندیدوں میں ملگیا (ذوق)

(۳) بخیل۔ کنجوس۔ لئیم۔ تنگدل۔ کنگال۔ خسیس +

ندیدی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ندیدہ کی تانیث۔ نظر ہائی۔ وہ عورت جسے کبھی کچھ میسر نہوا ہو یا جسنے کچھ نہ دیکھا ہو۔ لالچن۔ لوبھن +

ندیم۔ ع۔ اسم مذکر: مصاحب۔ ہمنشین۔ دوست۔ ساتھی۔ جلیس ؎

ڈر ہے کچھ میرے ندیموں سے رقیبوں کو نہیں　　یہ ہیں محبوب مرے وہ ہیں تمہارے پیارے (مصحفی)

آداب کی جگہ ہے تری بزم اتحاد　　نازک ہے مثل شیشہ کے دل ندیم کا (رزکی)

نڈر۔ ہ۔ صفت:۔ جو نہ ڈرے۔ بےخوف۔ بیباک۔ دیدہ دلیر + جری۔ بہادر۔ دلیر ؎

ہے حذر کو حذر ڈرے سے ڈر　　اسطرح کا ہے جی نڈر میرا + + (معروف)

نڈھال۔ ہ۔ صفت:۔ سست۔ کسلمند + نحیف و زار۔ تھکا ماندہ۔ ضعیف و ناتواں + بےحس و حرکت غشی کی حالت میں۔ منفعل ؎

غیروں کی طرف وہ پھر گئے ہیں　　رہتا ہے جو دل نڈھال میرا + + (معروف)

کس سکم رنے کا غم ہے قاتل کو　　تیغ پکڑے نڈھال آتا ہے + + (امانت)

دم معرکہ میں بھرتے ہیں ہم تیغ یار کا　　رو کے پسر رقیب کھڑے ہیں نڈھال سے (〃)

آج کیا جانے کیا ہوا ہمسکو　　کل تلک ایسا تو جی نڈھال نہ تھا + + (جرأت)

اب تو بستر سے لگ گئے ہم آہ　　دل کے لگتے ہی جی نڈھال ہوا + + (〃)

اے مرے دل تو کیوں پڑا ہے نڈھال　　آنکھ تو کھول چونک میرے لال + + (میر سوز)

نڈھال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ سست ہونا۔ گرا پڑتا۔ ڈوبا جانا۔ نحیف و زار ہونا۔ ضعیف و ناتواں ہونا۔ غش آنا۔ جی ڈوبنا۔ منفعل ہونا ؎

ہے زناخی مری وہ لال پری　　ہو جسے دیکھ کر نڈھال پری + + (رنگین)

نذر۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ منت۔ اپنے اوپر کوئی چیز واجب کرنا۔ عہد و پیمان۔ اقرار۔ خدا کے نام پر کوئی چیز دینا جیسے صدقہ۔ قربانی۔ بلدان + بھینٹ چڑھاوا (۲) نیاز۔ فاتحہ۔ چراغی۔ (۳) تحفہ۔ پیشکش جو بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جاتی + امرا وزرا حکام و ارکان سلطنت کی بھینٹ + ؎

نذر کے واسطے حاضر ہے جگر بھی دل بھی　　دیکھیے وہ نظر لطف کدھر کرتے ہیں (احسان)

دیتے ہی جان نذر نگہ پیشتر نہ لی　　اب اس ادا سے لی کہ اٹھا کر نظر نہ لی + (رنگ)

نذر پکڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہدیہ دینا۔ تحفہ دینا۔ پیشکش کرنا ؎

کیا اسنے ملوں عید کے دن نذر پکڑ کر　　ہوں سامنے ایک بچہ جن نذر پکڑ کر + (انشا)

نذر دکھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ حاکم یا رئیس وغیرہ کے روبرو نقدی یا کچھ جنس بروقت ملاقات پیش کرنا +

نذر دکھلانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نذر پیش کرنا۔ کچھ نقدی ہاتھ یا رومال وغیرہ پر رکھکر کسی حاکم یا بادشاہ یا رئیس وغیرہ کے سامنے کرنا۔ دربار یا جشن وغیرہ کے موقع پر کچھ پیش کرنا ؎

نہ کیونکر جمع لائے مہر خورشید　　یہ اسکے نذر دکھلانے کے دن ہیں (مجروح)

نذر دینا یا پکڑنا یا گزارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی حاکم یا رئیس یا بادشاہ کو بھینٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا۔ (۲) رشوت دینا۔ پوجنا۔ گھوس دینا +

نذر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) پیش کرنا۔ بھینٹ دینا۔ بھینٹ چڑھانا۔ بطور پیشکش کچھ دینا۔ امرا وزرا حکام و ارکان سلطنت کو کچھ نقدی پیش کرنا + ؎

اے مصحفی کیا نذر کریں پیر مغاں کو　　مالک کسی دولت کے خزانے کے نہیں ہم (مصحفی)

تنتے ہیں عجب نازسے اور ترچھی نظر ہے　　کیا نذر کروں پاس مرے دل نہ جگر ہے (شمس)

دل و دین دونوں نذر کرتا ہوں　　ایسی چیزوں کے قدر دان ہو تم + (مجروح)

غالب گر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں　　حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی + (غالب)

(۲) رشوت دینا۔ گھوس دینا۔ پوجنا (۳) سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا۔ سونپنا ؎

نذر کر اسکی عقل و ہوش و حواس　　سارے جھگڑوں سے ہو گئے بیباق + (مجروح)

نذر ماننا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی بات یا عہد کو اپنے اوپر واجب گردانتا۔ منت ماننا۔ نیت یا سنکلپ کرنا +

نذر و نیاز۔ ع۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ درود و فاتحہ + بال بھوگ + وہ شیرینی یا جنس جو کسی بزرگ دین کے نام پر دی جائے + بھینٹ +

نذر سے ہے ۔ا۔ محاورہ :۔ حاضر ہے ۔ موجود ہے ۔ نثار ہے ۔ تصدق ہے ؎

پہلے ہی جان نذر ہے منصور کی طرح ۔ ہاں ڈال کر تابِ صدمۂ دار و رسن کہاں (مجروح)

نذرانہ ح + ف ۔ اسم مذکر :۔ وہ چیز جو بطریقِ پیشکش دی جائے ۔ بھینٹ ۔ تحفہ ۔ ہدیہ ؎

بوسہ نہیں دیتے ہو نہ دو مجھکو بھی ضد ہے ۔ دل ہم بھی نہ دینگے یہ ہے نذرانہ کسی کا (صُوفیا تحفہ)

نر ۔ ف ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ مادہ کا نقیض ۔ مرد ۔ پُرش + مذکر ۔ مُقابلِ ناری ؎

آنکھ رس پیجیے اور ٹمہ سے بھیجے رام ۔ تمسی وہ نر کوڑھ ہیں جگھس چام ہے چام (دوہا)

نر بدھ یا نر ہتیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ قتلِ انسان + انسان کی قربانی +

نرپتی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ راجا ۔ بادشاہ ۔ مردوں کا حاکم +

نرگاؤ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ بیل ۔ بلد ۔ گؤ کا جایا ۔ ڈھگا +

نرمادگی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) عاشق معشوق جو بیٹی میں ہوتا ہے ۔ بیٹی کا کیل کانٹا ۔ پیٹی میں کانک اور حلقہ ۔ (۲) کواڑ یا صندوق کا قبضہ ۔ بازو +

نرمادہ ۔ ف ۔ اسم (۱) مذکر (مؤنث ۔ تذکیرو تانیث + پُرلنگ اور استری لنگ (۲) طبلہ کا دایاں بایاں + ڈھولک کا دایاں رُخ اور بایاں رُخ جس کی آواز میں فرق ہونے کے سبب یہ نام رکھا گیا +

نرمادین ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (نرمادہ) +

نرمیش ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ مینڈھا ۔ دُنبہ +

نر ۔ س ۔ حرفِ نفی :۔ نہ ۔ نہیں ۔ بن ۔ بے ۔ بغیر ۔ بلا ۔ اَن ۔ اَ +

نراپائے ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندی) لاعلاج جسکا علاج نہو سکے ۔ ناممکن ۔ ناممکن الحصول ناممکن العلاج +

نراپرادھ ۔ س ۔ صفت :۔ (ہندو) بے گناہ ۔ بے قصور +

نراپرادھی ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) دیکھو (نراپرادھ) +

نرآدر ۔ ہ ۔ اسم مذکر و صفت :۔ بے عزت ۔ بے حرمت + کمینہ ۔ حقیر ۔ ذلیل خوار ۔ اپمان ۔ خواری ۔ بے حرمتی ۔ ذلت ۔ رُسوائی ۔ بے وقری + بیعزتی +

نرآدر کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) بیعزتی کرنا ۔ بیوقری کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔ عزت کھونا

نرآدھار ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بیوسیلہ ۔ وہ شخص جسکا کوئی وسیلہ نہو ۔ بے آسرے ۔ بے مدد ۔ بے سہارے +

نرآس ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) (۱) بے آس ۔ نااُمید ۔ مایوس و محروم جیسے دیکھے آس کر دینو نراس (۲) اسم مؤنث) یاس ۔ ناامیدی ۔ مایوسی +

نرآسا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) دیکھو (نرآس) جیسے جیتے آسا مؤئے نراسا ۔ آسا مرے نراسا جئے +

نراس کرنا ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) نااُمید کرنا ۔ محروم رکھنا +

نراس ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نااُمید ہونا + محروم ہونا +

نرانتر ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) مُتواتر ۔ پے در پے ۔ لگاتار ۔ علی الاتصال ۔ توالی ۔ علی التواتر +

نرانکار یا نرنکار ۔ ہ ۔ صفت :۔ مرکب از نر + اکار یعنی رُوپ) (ہندو) بے رُوپ ۔ سرُوپ ۔ نرروپ ۔ جس کی کوئی شکل یا صورت نہو ۔ بے مانند + پرمیشر ۔ وِشنو +

نربل ۔ ہ ۔ صفت :۔ کم زور ۔ کم طاقت ۔ بودا ۔ ناتواں ۔ دُربل ۔ ماڑا +

نربدھ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بیوقوف ۔ اَن سمجھ ۔ مودھو ۔ لاعقل +

نربھاگی ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بدنصیب ۔ بدطالع ۔ بدقسمت جیسے نربھاگی نے کھولی ہاٹ بیگئے چور بھرت اور باٹ +

نربھے ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بے خوف ۔ نڈر ۔ بے باک +

نرپھل ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) اکارت ۔ بیفائدہ ۔ بے حصول +

نرجل ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) (۱) سُوکھا ۔ خشک ۔ (۲) اسم مذکر وہ برت جسمیں پانی تک نہ پیا جائے جیسے نرجلا کاشی (۳) اسم مذکر) ریگستان ۔ بھوڑ کا ملک +

نرجلا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) وہ برت جسمیں پانی تک نہ پئیں +

نرجیو ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بے جان ۔ غیر ذی رُوح +

نردوش یا نردوکھ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بے خطا ۔ بے قصور ۔ بیگناہ + معصوم +

نردوش ٹھیرانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) بیقصور ٹھیرانا ۔ بری کرنا ۔ رہا کرنا ۔ چھوڑنا

نردھن ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) مُفلس ۔ نادار ۔ غریب ۔ کنگال ۔ تہیدست جیسے نردھن کے دھن گردھاری ؎

کاشانگا دھنوان کے تو سار کرے سب کوئے ۔ نردھن گر ا پہاڑ سے تو بات نہ پُوچھے کوئے (دوہا)

نردئی ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بیرحم ۔ سنگدل ۔ کٹھور ۔ دیاہین ۔ نِٹھر جیسے ؎

نردئی سے پیت کرے نہ کوئی جاؤ للا جو بھی سو جھی +

نرسا ۔ ہ ۔ صفت :۔ مرکب از (نر + رَس) بے رَس یعنی چاشنی کا خراب ۔ سلونی کا ۔ ملاوٹ کا ۔ غش آمیز ۔ کھوٹا ۔ خراب ۔ بُرا جیسے نرسا سونا ۔ نرسی چاندی +

نرگُن ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) ا ۔ ذات ۔ سرگُن کا نقیض ۔ وہ ذات جو صفاتِ انسانی سے مبرا اور منزہ ہے ۔ صفاتِ سلبی ۔ پرمیشر جو ست رج اور تم تینوں گنوں سے پاک ہے (۲) بے ہنر ۔ بے سلیقہ ۔ مُورکھ +

نرگُن بھجن ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ وہ بھجن جسمیں صرف ذات کا بیان ہو ۔ خدا کی ذات کا بیان ۔ توحید کی بھجن +

نرگُنیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) ا ۔ موحد ۔ ویدانتی ۔ صرف ذات کو ماننے والا ۔ (۲)

نرچ

(۲) مُورکھ۔ ناسمجھ۔ بیوقوف۔ جاہل۔ جیسے۔ گیا تو گن کہے نرگنیا۔ کچھ گیا سُئے +

نرلاج ۔ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بے شرم۔ بیحیا۔ بے غیرت +

نرلجا۔ہ۔ صفت:۔ (ہندو) دیکھو (نرلاج) +

نرمل۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) جو میلا نہو۔ بے کدُورت۔ صاف۔ اُجلا۔ شفّاف +

نرمُول ۔ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بے بُنیاد۔ بے اصل +

نرموہی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) سرد مہر۔ بے مہر۔ بے مروّت۔ سنگدل۔ بیرحم۔ جیسے

چلماں بھرت موری جلی رہی چُنکیاں سیاں نرموہیا کے راج رے }
جلجایئو وا گاؤں وا گھکوا کا کھیت رے سیاں ہمائے کرجا جرتے ہمکو آوت لاج } (گیت)

نروان الجبس۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی نہونا۔ فنا نیستی۔ معدومیت۔ مو بانی فنائی اسدہ (۲) ہِکس مُکتی۔ نجات +

نرا۔ ہ۔ صفت: (۱) اکیلا۔ تنہا۔ صرف۔ محض +

داستاں ہونہ نہ سے دل کے ستانے والے ۔ یا۔ دلسوز ہو یہ دل کے جلانے والے (انشا)

(۲) خالص۔ بے ملاوٹ۔ (۳) بالکل۔ سراپا۔ سرتاسر۔ جیسے نرا اُلّو ہے۔ نرا احمق ہے +

نرالا۔ ہ۔ صفت: بلا نظیر۔ ا۔ انوکھا۔ انوٹھا۔ نادر۔ عجیب۔ غریب۔ نئی وضع کا۔ نئی روش کا۔ سب سے الگ۔ سب سے جدا + چھبیلا + وہ شخص جسکے اوضاع و اطوار سب سے جُدا ہوں جیسے اسکا تو سب سے نرالا مزاج ہے۔ اُنکا تو ڈھنگ ہی نرالا ہے

سقدر بیداد آخر او بھی تو ہیں حسین ۔ کیا نرالے آپ ہی سارے جہاں سے آئے ہیں (معروف)
محبت کے کرشمے کچھ زمانے سے نرالے ہیں ۔ گریبانِ زلیخا ہیں بیانِ یُوسف کے دامان کو (ظہیر)
اِدھر بھی رونے کا انداز اک نرالا ہے ۔ ہنسی کی طرز اگر ہے اُدھر انوکھی سہی + (ظفر)
آئینہ گھورنے کو سب سے نرالا نکلا + ۔ مُنہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا + (وصال)
سب سے آپس میں ملتے جُلتے ہیں ۔ اک نرالے ہیں وہ زمانے سے + (مجروح)
جو زمانے سے نرالا ہو فلک سے ہو جدا ۔ فکر ہے اُنکو وہ اندازِ جفا پیدا کروں (داغ)
اک نرالے شہر میں بانکے تمہیں پیدا ہوئے ۔ ہر گھڑی تیغ و سپر لے کے دھمکا ہو گیا (شیدا)
نہ فقہ نہ منطق نہ حکمت کا رسالہ ہے ۔ اِس فنِ محبت کا نسخہ ہی نرالا ہے + (میر حسن)
بے طلب ملی تو ہوئی یار کی طلب ۔ بندوں کے ناز بھی ہیں نرالے خدا کے ساتھ (انور)
تیری بالائی کا شُہرہ سب سے بالا ہو گیا ۔ تُو نرالا کیا ہوا عالم نرالا ہو گیا + (ظہیر دہلوی)
ناسخ مغفور تھا اُستادِ یکتائے فہیم ۔ لکھنؤ والوں میں وہ سب سے نرالا ہو گیا (")
ایک سے ایک نرالا ہے زمانے میں حسین ۔ جلوۂ نُورِ الٰہی یہ پری زاد ہیں سب (")
رُو ٹھو ہوا دھر اُدھر منہ ہو ۔ دُنیا سے یہ ناز ہیں نرالے + (مصحفی)
چاہتا ہے کہ دل اُس تنگ قبا سے کھنچ جائے ۔ میرے ناصح کا ہے دُنیا سے نرالا اخلاص[۲] (مومن)

(۲) اچھوتا۔ نیا۔ نیارا۔ جُدا۔ علیحدہ۔ تازہ +

نرد

اے تجمل کرینگے غور احباب ۔ سب سے مضمون تیرے نرالے ہیں + (تجمل)

نرالی۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ نرالا کی تانیث۔ انوکھی۔ انوٹھی۔ سب کے اوضاع و اطوار سے جدا۔ سب سے نیا انداز و اختراع۔

یہاں صُورت و سیرت سے بت کونسا خالی ہے ۔ پر راہ محبت کی دونوں سے نرالی ہے + (سودا)
جسکو دیکھا اُسے دیوانہ بنایا تو نے ۔ اور پری زاد نرالی ہیں فسُوں کار آنکھیں + (مرتع)
جو مانگوں بوسہ تو ہے گالی سوال دیگر جواب دیگر ۔ عرض کر یہ وضع ہے نرالی سوال دیگر جواب دیگر (نکہت)
کیا نرالی گرم بازاری ہے یُوسف کی ہے ۔ پڑگئی جب آنکھ اک بجلی گری بازار پر[۱] (ناسخ)

نرباہ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (متروک) نباہ۔ ایفا۔ پورا

واہی نہ سمجھ سوز کے پیماں کو تو اے یار ۔ جو تجھ سے کیا عہد سو نرباہ کریگا + (میر سوز)

نربسی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ جدوار۔ ایک قسم کی مخروطی بیخ جڑ بقدر انگشت۔ اوّل میں حار سوم میں یابس۔ نافع زہر ہیضہ۔ امراض وبائی وغیرہ +

نرت۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) رقص۔ ناچ (۲) بھاؤ۔ انداز۔ راگنی کا رُوپ سرُوپ +

نرت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بھاؤ بتانا۔ ناچ میں انداز دکھانا + ناچنا +

نرخ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ اناج وغیرہ کا بھاؤ۔ مول۔ قیمت۔ شرح۔ در

نقدِ آمرزش نفط کیا دو مُجھے کچھ اور بھی ۔ تم ہوئے جو مشتری یاں نرخِ عصیاں ہو گیا (ناسخ)

نرخ بندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ تعینِ قیمت۔ قیمت کا چکوتا +

نرخ مُقرّر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بھاؤ نکالنا +

نرخ نامہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ فہرست نرخ۔ بازار کے نرخ کی وہ فہرست جو ہفتہ وار یا روزمرہ سرکار میں جاتی ہے +

نرخ نامۂ ہُنڈی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ہُنڈی کا بھاؤ +

نرخرا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ گلے کی نلی۔ سانس نلی۔ حلقوم۔ نائے گلو۔ گزرگاہِ دم۔ قصبۃ الرّیہ + مجرائے طعام و شراب۔ مری +

نرخرا بولنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مرتے وقت حلق سے بلغم کی مانند آواز نکلنا۔ گھر گھرانا چلنا۔ خرّاٹا چلنا۔ گھر الگنا +

نرد۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) چوسر کی گوٹ۔ نرد + مُہرۂ شطرنج

چاہے جو زندگی تو نہ ہو یار سے جدا ۔ چوسر میں جُگ جو ٹوٹ گیا نرد مرگئی + (اسیر)
قول و اقرار اسکی جو نرد تھی کچی ہی رہی ۔ عشقبازی کی جو چوسر تھی وہ ماری پیارے (حضورِ آصف)

(۲) ایک بازی کا نام جسے تختہ نرد بھی کہتے ہیں (اردشیر بابک اسکا موجد ہے چنانچہ اسی وجہ سے اُسکو نردشیر بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ بزرجمہر اسکا موجد ہے جسنے شطرنج کے جواب میں یہ بازی اختراع کی تھی۔ بعض کا قول ہے کہ یہ قدیم بازی ہے۔ پہلے اسے دو پاسوں سے کھیلتے تھے بزرجمہر نے دو اور زیادہ کئے +

---

[۱] مفصل کیفیت اِس لفظ کی اصل جگہ پر مشروح ہے وہ کلام ہیں دیکھو [۲] آپ مرتے ہیں جو بیدردی ہوئی ہو عشق ہے سارے زمانے سے نرالا اپنا (داغ) [۳] تغافل میں شوخی نرالی ادا تھی غضب تھا وہ منہ پھیر کر دیکھ لینا (داغ)

نرد مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ گوٹ پیٹنا + بازی جیتنا +

نردبان۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سیڑھی۔ زینہ۔ کاٹھ کی سیڑھی ؎ تا معراج

دکھلاتے سیر آنکھوں کو بام مراد کی ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی (آتش)

نرزہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نرجہ۔ چھوٹی ترازو +

نرسل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نرکل۔ سرکنڈا۔ سر۔ کلک۔ لُغ +

نرسنگا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا بجانے کا سینگ + کرنائے۔ دھوتو۔ بگل۔ تُرہی۔ صور۔ ناقور۔ ترم ؎

آگے کو نرسنگا باجا پیچھے کو فوجوں کا پرا دیکھا دیکھا اک آن میں لنگھی نہ کھو نہ گدھا (دوہا)

نرسنگھ۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) وشنو کا چوتھا اوتار جو ہرناکش کے مارنے اور پہلاد کے بچانے کو پیدا ہوا تھا اور اُسکا سر شیر کا تھا (۲) شہ زور آدمی بہادر آدمی۔ (۳) موکل۔ بیر۔ وہ موکل جو جادوگر اکثر آنکھ کے اوپر بٹھا دیا کرتے ہیں

نرسول۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) پرسوں کے بعد کا دن۔ چوتھا دن +

نرغا یا نرغہ۔ ا۔ اصل یونانی (ذرنگ) اسم مذکر:۔ (۱) گھیرا۔ آدمیوں کا حلقہ جو شکار کے گھیرنے کے واسطے بنایا جائے۔ احاطہ۔ (۲) بھیڑ۔ انبوہ۔ ہجوم۔ ہنگامہ۔ ٹھٹ (۳) مشکل۔ دقت۔ دشواری +

نرغا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (ع) گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ گھیر اڈالنا + چاروں طرف سے کونرانا۔ کائیں کائیں کرکے پیچھے پڑجانا ؎

اک طرف سے ہے کیا نازوادا نے نرغا اک طرف لوٹ میں اپنی ہیں یہ دو چار پڑے
ہیں اُدھر طالبِ جاں چشمِ سیاہ خوں ریز دل ادھر مانگتے ہیں گیسوئے خمدار پڑے } رند

نرغا ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ گھرنا۔ محصور ہونا۔ ہجوم ہونا۔ ہنگامہ ہونا۔ چاروں طرف سے چڑھائی ہونا

گرچہ پیشِ طاقِ ابروئے صنم کچھ نہیں کعبہ پر نرغہ ہوا ہے لشکرِ کفار کا + (آتش)

نرغے۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نرغہ کی جمع یا حروف مغیرہ و تابع مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول بدلی ہوئی صورت

نرغہ میں آجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مبتلائے آفت ہوجانا۔ مصیبت میں گھر جانا۔ کسی بلا میں پھنس جانا۔

نرغے میں جان ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مصیبت میں گرفتار ہونا۔ عذاب میں جان ہونا +

نرغے میں ڈالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ محصور کرنا۔ گھیرنا۔ پھانسنا۔ چاروں طرف سے گھیرے میں ڈالنا۔ کونرانا۔ پھندے میں ڈالنا ؎

عشق نے نرغے میں ڈالا ہے ستمگاروں کے رند ایک میں عجز و ضعیف اور سینکڑوں جلاد ہیں (رند)

نرک۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) پاپوں کے بھوگنے کی جگہہ۔ پاپیوں کے رہنے کی جگہہ۔ گنہگاروں کے رہنے کا مقام۔ پاپ بھوگ کا استھان۔ جم لوک۔ تحت الثرےٰ۔ پاتال + دوزخ۔ جہنم + اسفل السافلین۔ یہ سب سے نیچے کا دوزخ ہے

جہونٹ پرائی ریب کماوے مرے نرک کو جاوے کہے کبیر سنو بھئی سادھو کرنی کے پھل پاوے
(سپنے کیسی ایکرا اپنی بتلاوے + +) (بھجن کبیر)

آپ ہی آپ میں آپ ہے رہا آپ میں پیاپ نہیں مرگ نہیں نرک ہے نہیں پُن نہیں پاپ (بتاسی کلیم)

(۲۔ ہ) میلا۔ گھورا۔ بول و براز۔ نجاست۔ چنانچہ خاکروب کہتے ہیں کہ ہم لوگ تو نرک اُٹھا کر چار پیسے کماتے ہیں تم سے کیوں ڈنڈ لیتے ہو +

نرک چودس۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیوالی کی چودس جس میں عام ہندو نہا کر اپنا دلدر اُتارتے ہیں۔ مجازاً ناپاکی۔ دلدر۔ نحوست جیسے اُسکے سر پر تو نرک چودس ہی کھڑی رہتی ہے +

نرک کا دُوآرا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دوزخ کا دروازہ ؎

بشن سے جاکر جم نے یہی پکارا سا گنگا نے بند کر دیا نرک کا دُوآرا (بنارسی کلیم)

نرک کُنڈ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دوزخ کا کنواں +

نرک میں پڑنا یا جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دوزخ میں جانا۔ جہنم رسید ہونا۔ جہنم واصل ہونا +

نرکت۔ س۔ اسم مذکر:۔ علم صرف۔ صیغوں اور مصدروں کا علم۔ وہ علم جس سے کلموں کا تغیر و تبدل اور گردان کا حال معلوم ہو +

نرکل۔ س۔ اسم مذکر:۔ (پورب) نرسل۔ نے۔ پتیلا۔ نے بوریہ +

نرکی۔ ہ۔ صفت:۔ دوزخی۔ جہنمی +

نرگس۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ایک قسم کا اندر سے زرد باہر سے سفید پھول جو آنکھ سے بہت مشابہ ہے۔ جمہور مزاجاً اول درجہ میں گرم بعض کے نزدیک معتدل۔ (۲۔ مجازاً) چشمِ معشوق ؎

پوچھتی ہے وہ نرگسِ مخمور کس کو دعوے ہے پارسائی کا (حضور تعف)

(ہندوستان میں جو نرگس ہوتی ہے اُسکا کٹورا زرد یا سفید ہوتا ہے اور ایران کابل یا کشمیر میں ہوتی ہے اُسکا سیاہ ہوتا ہے چنانچہ اُسی سے معشوق کی چشم کو تشبیہ دیتے ہیں) +

نرگسِ بیمار۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ مجازاً چشمِ مست چشمِ معشوق چشمِ نیم باز ؎

کریں وہ کسکی دوا دیکھتے ہیں روز طبیب تیری اِس نرگسِ بیمار کا بیمار نیا + (ظفر)

نرگسِ شہلا۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ وہ نرگس جسکا کٹورا سیاہ ہو وہ پھول کہ جس میں زردی کی بجائے سیاہی ہو اور چشم انسان سے نہایت مشابہ ہو کیونکہ شہلا کے معنی میش چشم کے ہیں ؎

ضعف رکھتے ہیں ازل سے تری آنکھوں کے مریض خاک سے لیکے عصا نرگسِ شہلا نکلی (اسیر)

نرگسِ مخمور۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ نشیلی آنکھ۔ متوالی آنکھ۔ چشمِ خمار آلود +

نرگسِ نیمخواب۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ آنکھ جو معشوقانہ انداز سے جھکی ہوئی

نرگسی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نرگس سے نسبت رکھنے والی۔ نرگس سے مُشابہ جیسے نرگسی چشم + ایک قسم کا کپڑا سبز جس پر نرگس کیسے پھُول ہوتے ہیں۔ اشرفی بوٹا کا کپڑا۔ (۲) ایک قسم کا کھانا اور نیز ایک قسم کا تلا ہوا انڈا جسکی زردی سفیدی میں اسطرح رہتی ہے جیسے نرگس میں زردی +

نرم۔ ف۔ صفت:۔ (عوام بفتحتین) (۱) ملائم۔ کول + (۲) گدگدا + (۳) پلپلا۔ گلگلا (۴) اوچدار۔ لچیلا + (۵) ڈھیلا۔ مند۔ تیز کا نقیض۔ گرم کا نقیض (۶) دھیما۔ مدھم۔ (۷) سست۔ کاہل۔ مجہول جیسے نرم گرم جہاں ٹٹولا وہیں نرم (۸) سہل۔ آسان۔ (۹) سُبک۔ ہلکا۔ لطیف جیسے نرم چارہ (۱۰) متحمل۔ بُردبار۔ حلیم (۱۱) نرم مزاج۔ نرم طبع + بیلا (۱۲) نازک +

نرم چارہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ملائم خوراک۔ لطیف غذا۔ وہ کھانا جو آسانی سے کھایا جائے جیسے کھچڑی۔ حلوا۔ وغیرہ +

نرم دل۔ ف۔ صفت:۔ رحمدل۔ نرم دل۔ رقیق القلب +

نرم کرنا۔ فعل متعدی:۔ ملائم کرنا۔ شیشے میں اُتارنا۔ دھیما کرنا +

نرم گرم۔ ف۔ صفت:۔ (۱) سخت سُست۔ بُرا بھلا (۲) گرم و سرد زمانہ۔ رنج و راحت زمانہ

نرم گرم اُٹھانا یا سہنا۔ فعل لازم:۔ سخت سُست کی برداشت کرنا۔ بُری بھلی بات کا سہنا۔ درشتی و نرمی کا برداشت کرنا + ؎

باہم سلوک تھا تو اُٹھاتے تھے نرم گرم کاہے کو میر کوئی دبے جب بگڑ گئی مد (میر)

نرما یا نرمہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا رُوئی کا درخت جسکا سُرخ پھُول ہوتا اور اُسمیں سے نہایت ملائم یعنی نرم رُوئی نکلتی ہے جسکے سبب سے یہ نام رکھا گیا۔

نرمانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نرم کرنا + موم کرنا۔ ملائم کرنا + دھیما کرنا + سختی دُور کرنا +

نرماہٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نرمی۔ ملائمت +

نرمائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نرمی۔ ملائمت۔ کوملتا +

نرملی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا بیج جس سے گدلا پانی صاف ہو جاتا ہے +

نرمۂ گوش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کان کی لو۔ بنا گوش +

نرمی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ملائمت۔ نازکی۔ نزاکت + گدگدا پن۔ کوملتا۔ (۲) دھیما پن (۳) مہربانی۔ شفقت۔ رحم دلی۔ بھولپن (۴) آہستگی۔ رسان۔ (۵) پلپلا پن۔ گلگلا پن۔ (۶) سُبکی۔ ہلکا پن۔ لطافت۔ (۷) سہولت۔ آسانی۔ (۸) بُردباری۔ برداشت۔ سہار۔ تحمل +

نرنجن۔ س۔ صفت:۔ کام کرودھ سے رہت یعنی خواہش و غضب سے بری۔ بے عیب۔ بے داغ۔ مُبرّا۔ مُنزہ۔ سبحانہٗ۔ خدا تعالیٰ۔ پرمیشور۔ پرماتما ؎

ہُکمہ ناک نگہ مُونہہ کے نام نرنجن لے بھیتر کے پٹ جب کھلیں جب باہر کے پٹ دے (دوہا)

نرنے۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) نہار۔ بغیر کھائے +

نرنے مُنہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) نہار مُنہ +

نرنکار۔ س۔ صفت:۔ (ہندو) دیکھو (نر بمعنی نفی کے مُشتقات میں نمبر ۸)

نروان۔ س۔ निर्वाण اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) فنا۔ ناش۔ بناش۔ معدومیت۔ نیستی + فنا فی اللہ (۲) مُکش۔ مُکتی۔ نجات۔ آواگون سے چھُٹکارا (ہمارے نہایت محسن و مُربی شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی اے۔ ایل ایل وغیرہ وغیرہ مُمتحنِ سنسکرت مدراس یونیورسٹی جو ایک عالم سنسکرت کے کیا بلکہ اور بارہ زبانوں کے بھی ماہر کامل ہیں اس لفظ کی نسبت اسطرح بیان فرماتے ہیں:۔

مذہب بُدھ کے اعتقادات میں سے ایک بہت بڑا اعتقاد یہ ہے کہ انسان اس عالم فانی میں ایک ہی مرتبہ نہیں آتا بلکہ متعدد مرتبہ۔ اور جس قسم کے اُسکے اعمال کسی ایک خاص زندگی میں ہوتے ہیں اُسی کے موافق دوسری زندگی میں اُسکی پیدایش ہوتی ہے مثلاً اگر اُسنے کسی خاص زندگی میں اچھے کام کئے ہیں تو آیندہ کی زندگی میں وہ اچھی حالت میں پیدا ہوگا اور اگر بُرے کام کیئے ہیں تو بُری حالت میں۔ غرض مسئلہ مکافات و مجازات کا فیصلہ جسکی بدولت دُنیا میں ہر ایک مذہب کو پڑی ہے۔ اور جسکی وجہ سے اکثر مذاہب میں ایک عقبےٰ اور اُسکے تمام لوازمات کو ماننا ضرور پڑا ہے۔ مذہب بُدھ نے ان زندگیوں کی تعداد اور ہر حالتِ زندگی کی اُسکی زندگی ماقبل کے اعمال پر موقوف ہونے سے کیا ہے۔ ان زندگیوں میں کچھ ضرور نہیں ہے کہ بندہ گرفتار (کیونکہ حقیقت میں بار بار دُنیا میں پیدا ہونا اور دُنیا کے انقلابات کو جھیلنا ایک قسم کی گرفتاری ہے) ہمیشہ انسان ہی کی صورت میں پیدا ہو ممکن ہے کہ وہ کسی حیوان کے روپ میں جنم لے اور اپنی اُن متعدد زندگیوں میں سے کوئی خاص زندگی یا کئی زندگیاں حیوان ہی کی صورت میں بسر کرے۔ یہ سلسلہ بار بار دُنیا میں آنے اور دُنیا سے جانے کا ایسا تکلیف دہ ہے کہ ہر نیک چلن اور [illegible] خواہش رہتی ہے کہ کسی طرح یہ سلسلہ منقطع ہو جائے اور اُسکے انقطاع کی یہی صورت ہے کہ چند زندگیوں میں اُس سے ایسے نیک افعال سرزد ہوں کہ وہ پھر دُنیا میں نہ آئے چراغ حیات اُسکا جو بار بار گُل ہوتا اور سلگتا ہے وہ ہمیشہ کے لیئے گُل ہو جائے۔ اِس انطفائے دائمی چراغِ حیات کا نام بُدھ مذہب میں **نروان** निर्वाण ہے۔ اور ہر ایک بُدھسٹ کی نجات یا بہشت یا عیش جاودانی یہی نروان ہے۔ نروان کسی قسم کی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ محض سلسلۂ زندگی کا منقطع ہو جانا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نروان کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان کی رُوح منبع ارواح میں جا ملتی ہے۔ یہ مذہب ویدانت کا خیال ہے۔ بدھسٹ نروان کے معنی محض چراغِ زندگی کا گُل ہو جانا ہے۔ مذہب بُدھ میں رُوح کوئی چیز نہیں ہے اور زندگیوں کے سلسلے سے یہ مُراد نہیں ہے کہ کسی شخص کی رُوح دوسرے میں حلول کر جاتی ہے بلکہ یہ مُراد ہے کہ ایک شخص کے

مجموعۂ اعمال کا وارث دوسرا شخص ہوتا ہے۔ وہ اجزائے جسمانی مجردعانی جن سے انسان بنا ہوا ہے اور جنکو بدھسٹ مذہب میں اسکند کہتے ہیں انسان کے مرنے کے ساتھ ہی منتشر ہوجاتے ہیں لیکن اُسکے مجموعۂ اعمال کی قوت اور وہ خواہش بقائے سلسلۂ حیات جسکو اُپادان کہتے ہیں یہ معدوم ہوکر ان اجزا کو پھر فوراً باہم کر دیتے ہیں اور ان سے ایک دوسرا جاندار حیوان یا انسان پیدا ہوتا ہے اور شخص متوفی کے مجموعۂ اعمال کا وارث بن جاتا ہے۔ غرض زندگی ماقبل اور زندگی مابعد میں تعلق اور یگانگی پیدا کرنے والا یہی مجموعۂ اعمال ہے۔ اگر زندگیوں کے سلسلہ کو کتاب کہیئے تو مجموعۂ اعمال اس کتاب کا شیرازہ ہے یا اگر اسکو تسبیح سے تعبیر کیجئے تو مجموعۂ اعمال اُس تسبیح کا ڈورا ہے"

چونکہ نروان کے لغوی معنی زبانِ سنسکرت میں بجھنا۔ گُل ہونا۔ معدوم ہونا قرار پائے ہیں اور اصطلاح میں مادّی حالت سے نجات پانا اور غیر مادّی رُوح یعنی خدا میں مِل جانا ہے۔ پس سید صاحب نے جو بدھ مذہب کے موافق اسکا ترجمہ نکالا وہ لغت و اصطلاح کی آیت کو ہاتھ میں لیئے ہوئے اور نہایت ہی موزوں ہے۔ چنانچہ لفظ نروان جو بدھ کے نام اور اسکے سنہ یعنی ۵۴۳ برس قبل عیسوی سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ بھی اسکی پوری پوری دلیل ہے کہ نروان مذہب بدھ ہی کا معتقد علیہ لفظ ہے)+

نِروکھا۔ ہ۔ صفت :۔ زشت رُو۔ کریہ منظر۔ کروہ بُند + بدخو۔ بدخصلت + بدشکل۔ بدصورت

جیا میری دو انکھ اُدھلی جاتی ہے سینے ہی میں ایسے بھی دیدہ دل سکو وہ نروکھا سا جو چیا ہے (رنگین)

نِروگا یا نِروگی۔ ہ۔ صفت :۔ بے روگ۔ تندرست۔ بیماری سے بچا ہوا۔ بھلا چنگا۔ اچھا۔ بچھا + نقصان نکرنیوالا۔ بدمضر جیسے نان کے دُودھ کی مانند ہر حالت میں غیر مضر +

نِرویدیس۔ صفت :۔ وید کو نہ ماننے والا +

نَری۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ بکری یا بکرے کا رنگا ہوا چمڑا۔ ادھوری کا نقیض جیسے نری کا جوتا

نَریمان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ فارس کے ایک پہلوان کا نام جو قہرمان کا بیٹا سام کا باپ زال کا دادا رستم کا پردادا تھا +

نَرینہ۔ ف۔ صفت :۔ نر سے منسوب۔ نر سے نسبت رکھنے والا۔ از قسمِ ذکور۔ جیسے فرزند نرینہ۔ اولادِ نرینہ +

نَرّلا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) نیڑا۔ گاجر کی ڈنڈی +

نِزار۔ ف۔ صفت :۔ لاغر۔ دُبلا۔ عاجز۔ دُربل۔ کمزور۔ نازک۔ پتلا۔ ضعیف و ناتواں

نحیف و زار + قاق۔ زبون۔ مفات + مفلس + قلاش +

مُوا ہوں فرقتِ گُل میں تو برگِ گُل ہو کفن مرا برنگ رگِ گُل بدن نزار ہوا (ناسخ)

کیا گُروں میں جو گلستاں میں بہار آتی ہے یاں تم آنکھوں میں مری جانِ نزار آتی ہے (مصحفی)

نزار ہوگیا ایسا تپِ فراق میں میں ہمارے غم کے لئے استخواں نہیں باقی (عاشق)

نِزاع۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ جھگڑا۔ تکرار۔ راڑ۔ رد و بدل۔ تنازع + بیر۔ دُشمنی۔ عداوت۔ خصومت + تعضیہ۔ مناقشہ۔ فساد۔ کڑا جھگڑا

ایک مسجد ایک ہی بہ ویت توہ ایک جا نہیں کیوں نزاعیں تم میں ہیں گبر و مسلمان جھگڑتیں (دبیر)

نِزاعِ لفظی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ لفظوں پر جھگڑا۔ باتوں کا جھگڑا۔ زبانی بحث و تکرار

نَزاکت۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نازکپن۔ نازنین پن۔ کومَلتا

پھیلا تو ڈیں شانہ پہ زلف کو رکھو کیا حال ہے دیکھو تو نزاکت سے کمر کا (رنگین)

نہیں میرے خیال میں آتے عُذر لاتے ہیں وہ نزاکت کا + (مجروح)

(۲) نازکی۔ خوشی۔ اسلوبی۔ خوبی (۳) انوکھا پن۔ ادا (۴) کمزوری۔ ناتوانی۔ نازک مزاجی

گر نزاکت سے تمھیں طاقت رفتار نہیں تو پھر اقرار سے پھر نا بھی سزاوار نہیں (...)

نہاں جب زباں نزاکت سے رہ گئے دیکھ کر بولا نہ سکے (نسیم)

یہ نزاکت اور اُسپہ غیب دل ہے کیسی مضبوطیاں ہیں ہماں میں (مجروح)

(۵) کانچ بھوج پن + ہلکی۔ سُبک روحی۔ ہلکا پھلکا پن

چلے آئے وہ جھونکے میں ہوا کے نزاکت اُن کو لے آئی یہاں تک (داغ)

(فارسی والوں نے عربی کے طور پر نازک سے جعلی مصدر گھڑ لیا ہے چنانچہ بادشاہت بھی اسی قبیل سے ہے)

نَزد۔ ف۔ تابع فعل :۔ (مخفف نزدیک) (۱) قریب۔ پاس۔ نیڑے۔ دھورے۔ نزدیک۔ ڈھگ (۲) پیش۔ آگے جیسے نزدِ من قصور ہمین است

نَزدات۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ محاسبانِ ہند کی اصطلاح میں حوالت جو ملی ہُسر دگی یا بزا امانت کے معنی میں یہ لفظ آتا ہے + باقیات۔ اُدھار۔ ذمہ +

نَزدیک۔ ف۔ تابع فعل :۔ (۱) دیکھو نزد (۲) حسابوں۔ آگے۔ حساب۔ لیکھے۔ رائے میں جیسے ہمارے نزدیک یہ بات غیرمناسب ہے۔ انکے نزدیک برابر ہے

نزدیک جانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) قریب جانا۔ پاس جانا۔ (۲) پلنگ چڑھانا۔ پلنگ پر ساتھ سونا۔ مباشرت کرنا۔ ہم بستر ہونا +

نزدیکی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ قربت۔ پاس +

نَزع۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ جانکنی۔ جان کندنی۔ جان کھنچنا۔ دم ٹوٹنا۔ دم شماری +

وہ دمِ نزع مرے بہرِ عیادت آئے حال کب پوچھتے ہیں جبکہ سنا بھی نہ سکوں (ظہیر)

نَزلہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ لغوی معنی ایک دفعہ ہی گرنا۔ زکام۔ سردی۔ ہوازدگی۔ ایک مرض کا نام جس سے حلق میں پانی گرتا یا آنکھوں میں اُترتا ہے +

نزلہ بند۔ ف۔ اسم مذکر :۔ وہ گول پھاہا جو نزلہ کے روکنے کے واسطے کنپٹیوں پر لگاتے ہیں + قرص زرّیں جو معشوق لوگ خوبصورتی کے واسطے دونوں کنپٹیوں میں چسپاں کر لیتے ہیں +

(۴) نسب۔ حسب نسب ؎

نسبت درست کیجئے اب کس سے مُصحفیؔ جو مُنتخب تھے گبر و مسلمان میں مرگئے (مُصحفی)

(۵-۱) حوالہ۔ نظیر (۶) تفصیل بعض کے واسطے جیسے اُسکی نسبت یہ اچھا ہے۔

اُسکی نسبت سے اچھی نباہی ہے ؎

ہو مالی کیا کہوں دل ساتھ تجھ محبوب کی تیری نسبت تو میاں بُلبل سے گل نے خوب کی (سودا)

(۷) معرفت۔ عرفان۔ خداشناسی جیسے وہ صاحب نسبت ہیں +

نسبت آنا -۱- فعل لازم :- سگائی کرنا۔ بات آنا۔ شادی کا پیغام آنا۔ رشتہ کا پیغام آنا

نسبت ٹھہرنا -۱- فعل لازم :- سگائی قرار پانا۔ بات ٹھہرنا +

نسبت دینا -۱- فعل متعدی :- تعلق ظاہر کرنا۔ نظیر دینا۔ تشبیہ دینا۔ مطابقت ثابت کرنا

نسبت کرنا -۱- فعل متعدی :- منگنی کرنا۔ سگائی کرنا۔ منسوب کرنا +

نسبت ہونا -۱- فعل لازم :- (۱) مناسبت ہونا۔ مطابقت ہونا۔ تعلق ہونا۔ مشابہت ہونا جیسے اِس سے اُسکو کیا نسبت (۲) منگنی ہونا۔ سگائی ہونا۔ بات ٹھہرنا

نِسبتی -۱- اسم مؤنث :- رشتہ دار۔ قرابت دار۔ قرابتی۔ نسبت رکھنے والا۔ تعلق رکھنے والا

نِسبتی بھائی -۱- اسم مذکر :- (۱) بہنوئی۔ دُولہا بھائی (۲) سالا۔ جورو کا بھائی۔ خسر پورہ

نِستارا -۱- اسم مذکر :- (ہندی) رہائی۔ چھٹکارا۔ نجات۔ خلاصی۔ رستگاری۔ مُکت۔ مُکتی۔ نِردان

ست جیون کی بھئی ادھکاری پاپ دُھلے پایا نِستارا + + (بھجن)

نَسترَن ف - اسم مؤنث :- سیوتی۔ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب۔ کوجا +

نَستعلیق ع - اسم مذکر۔ (۱) آجکل کا فارسی خط جو اپنی لطافت۔ خوبصورتی تناسب۔ نزاکت۔ کُرسی۔ نشستِ دوائر کشش کی خوبی اور خوش اسلوبی کے سبب ایک دلفریب شان رکھتا ہے

یہ لفظ نسخ اور تعلیق سے مُرکب ہے۔ نسخ کی خ کثرتِ استعمال سے گر پڑی ہے +

چونکہ اِس خط کو میر علی تبریزی نے خطِ نسخ سے نکالا ہے اسوجہ سے اسکا نام ہوگیا یوں کہو کہ یہ خط خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق سے مرکب ہوکر ایجاد کیا گیا ہے۔ اِس خط کے ایجاد سے پیشتر خطِ نسخ نے اگلے تینوں خطوں کو رد کردیا تھا اِسنے اُسکو بھی مات کر دیا۔ ہم اِس خط کا مفصل حال آگے چلکر کئی صفحوں میں کھینچینگے جو خالی از لطف اور فائدہ نہوگا ؎

نہیں کُھلتا یہ عقدہ اُسکی زلفِ عنبرافشاں کا کہ ہے یہ شاخِ سُنبل یا بنفشہ صحنِ بُستاں کا
کوئی ہے لامِ نستعلیق یا خطِ چلیپا ہے کوئی شاخِ شکستہ یا چمن ہے عشق پیچاں کا } ظفرؔ

(۲-۱- صفت) شائستہ۔ مُہذّب۔ تربیت یافتہ۔ خلیق۔ سُلجھا ہوا۔ عمدہ۔ مُجلّی کا جیسے وہ بڑا نستعلیق آدمی ہے۔ کیسی نستعلیق گفتگو ہے کہ جی خوش ہوتا ہے +

ہم شکستوں کو دیکھ نستعلیق نکتے چُن چُن کے عیب رکھتے ہیں (نامعلوم)

(۳) فصیح۔ خوش گفتار۔ خوش طبع ذکر اسوقت ہندوستان میں کئی خط یعنی شکستہ۔ تعلیق۔ نسخ۔ ثلث وغیرہ رائج ہیں مگر جیسا فروغ نستعلیق نے اپنی خوبی کی وجہ سے حاصل کیا۔ خطِ نسخ کے سوا جو مطابع۔ خصوصاً مطابعِ شاہی وغیرہ میں رواج پایا ہے دُوسرے خط نے بالکل نہیں پایا۔ اِس خط کا مُوجد **میر علی** تبریزی ہے جسکے کتبے ابتک ایران و ہندوستان میں خوشنویسوں کے پاس موجود ہیں۔ ان کتبوں اور قطعات سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ جس ڈھنگ اور جس روش کا اُسنے یہ خط ایجاد کیا تھا اُسکی روش وطرز میں آجتک کچھ فرق نہیں آیا۔ اور اِس خط میں اُسکے بعد حالتِ تنزل پیدا نہیں ہوئی بلکہ یوماً فیوماً ترقی ہوتی رہی ہے +

اِس خط کے ایجاد کی وجہ یہ ہوئی کہ خوشنویس مذکور ایک روز جنگل میں بطور سیر ہوا کھاتا خراماں خراماں چلا جاتا تھا۔ دُور سے اِسے کچھ جانور[1] نظر آئے کہ وہ دو قطاریں باندھے برابر برابر بیٹھے ہیں۔ اور یہ دونوں قطاریں نہایت عمدہ طور پر مرتب ہیں یعنی جیسا جانور ایک قطار کے سامنے بیٹھا ہے اُسکے مُقابل کی دُوسری قطار میں اُسی روش ڈیل ڈول اور ترکیب کا دُوسرا چہک رہا ہے کہ جسکی جسامت میں کسی طرح کا کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا +

چونکہ میر علی مُوجدِ نستعلیق ایک عمدہ خیال کا آدمی تھا۔ ان جانوروں کی وہ دونوں قطاریں نئی ترکیب اور نئے نقشے کو دیکھکر نہایت ہی بشاش ہوا اور اُنکی یہ حالتیں اُسے نہایت ہی پسند آئیں۔ اُسی وقت اسنے اُن دونوں قطاروں کے جانوروں کا نقشہ کھینچا اور جو جانور جس ترکیب جس روش سے زمین پر بیٹھا ہوا تھا اُسی ترکیب سے اِس نے اپنے نقشے میں اُن کی حالتیں صورتیں اور رُخ منقش کئے اور اُس پرچہ کو مکان پر لے آیا۔ اِس زمانہ میں خطِ تعلیق و نسخ مروج تھا۔ اُسنے کُل حروفِ تہجی کو اُنہیں جانوروں کی نشست برخاست۔ صورت اور ہیئت پر اور کچھ خطوطِ مذکورہ میں سے استخراج کرکے ترتیب دی اور ہر ایک کی تقطیع اور نشست کُرسی نوک پلک دوائر سے مُرتب کرکے جب اپنے دوستوں اور اہلِ علم کو دکھائی تو سب کو یہ خط نہایت بھلا معلوم ہوا یہاں تک کہ بہت سے آدمی خوشی خوشی اُسے لکھنے لگے تھوڑے دنوں کے بعد تمام ایران میں یہ خط بہت سرگرمی کے ساتھ مروج ہوگیا اور اِس خط کے اہلِ کمال کی نہایت قدر ہونے لگی۔ میر علی کے انتقال کے بعد اور بہت خوشنویس اپنے اپنے وقت میں اِس فن کی ترتیب میں مصروف رہے اور لوگوں کو اِن سے فیض پہنچا اِسی خاندان میں ایک شخص **میر عماد** نامی **عبّاس قلی** بادشاہ ایران کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ یہ شخص اِس فن میں کاملین سے گزرا ہے بادشاہ اِسکی نہایت قدر کرتا اور نوسَو روپیہ ماہوار خزانۂ ایران سے دیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ نے میر عماد خوشنویس کو بلایا اور یہ کہا کہ میرا مدت سے ارادہ ہے کہ میں شاہنامہ نہایت عمدہ نستعلیق خط میں لکھواؤں۔ چونکہ آپ ہمارے زمانہ میں اِس فن کے کامل ہیں۔ لہٰذا یہ خدمتِ شاقہ آپ ہی کو گوارا کرنی ہوگی۔ میر عماد نے نہایت ادب کے ساتھ التماس کیا کہ مجھے شاہنامہ لکھنے سے انکار نہیں لیکن جیسا آپ

[1] جانور شاید قاز پرندوں سے عبارت ہے کیونکہ وہ اُڑنے بیٹھنے میں ایک سلسلہ تام رکھتے ہیں +

[2] نمبر ۲ کے معنی مروج ہیں اوّل معنی قرینِ قیاس ہیں مگر بول چال میں نہیں سُنے گئے +

لغت

چاہتے ہیں ویسا توجب لکھا جاسکتا ہے کہ جس طرح کا سامان میں چاہوں مجھے سلطنت سے برابر ملتا رہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تجھے روپے کے خرچ اور سامان کے بہم پہنچا دینے میں کچھ بھی عذر نہیں۔ تب جو کچھ کہیں گے وہ اسباب بہت جلد مہیا ہو جائیگا۔ میر عماد نے پھر آداب بجا لا کر گزارش کی کہ تاکہ میں شاہنامہ حضور کا جو پائیں باغ ہے وہ مجھے مل جائے اور اسکا حوض کیوڑے اور گلاب وغیرہ کے عرق سے لبالب کر دیا جائے۔ اور کارخانجات شاہی کے نام ابھی یہ حکم بھی صادر ہو جائے کہ اس حوض کا کیوڑہ وغیرہ ماہ بماہ بدل دیا کریں۔ چونکہ بادشاہ کو از حد شوق تھا اس سبب سے وہ باتیں جو میر عماد نے کہیں سب کی سب منظور ہوئیں اور احکام جاری ہو گئے۔

اب میر عماد بہت آسایش اور احتشام کے ساتھ شاہنامہ لکھنے بیٹھے۔ اسی حالت میں تین برس کامل گزر گئے۔ باغ کے اخراجات کی رقم کثیر ہو گئی۔ وزرا نے ایک روز بادشاہ سے بطور طنز یہ بات عرض کی کہ پچھلے تین برس سے اس باغ کے اخراجات میں صرف ہو چکا ہے جس میں میر عماد صاحب مشغول شاہنامہ لکھنے میں ہیں مگر شاہنامہ ہنوز ختم نہیں ہوا۔ میر عماد کو بلا کر پوچھنا تو چاہیئے کہ آپنے کتنا اور کیسا لکھا ہے۔ بادشاہ نے اس رقم کثیر کا حال سنکر نہایت افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ فی الواقع یہ کام کوئی ایسا ضروری نہ تھا کہ جسمیں اتنا روپیہ صرف کیا جاتا۔ ہم سے بڑی نادانی ہوئی۔ میر عماد کو بلاؤ۔ چنانچہ شاہی چوبدار میر عماد کے پاس گیا اور کہا کہ تمہیں ابھی حضور نے یاد فرمایا ہے۔ میر عماد اسیوقت سوار ہو کر دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے میر عماد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کتنا شاہنامہ لکھا۔ میر عماد نے التماس کیا کہ کلمی تین جزو لکھے گئے ہیں۔ مگر ابھی وہ بھی غیر مکمل ہیں کیونکہ جلی قلم سے سرخیاں اسوقت تک نہیں لکھی گئیں۔ شاہنامہ تیار نہ تھا گو تین برس سے حل ہو رہا ہے مگر میرے مطلب کا ابھی تک نہیں ہوا۔ ہاں اب کچھ عرصہ کے بعد ہو جائیگا۔ بادشاہ نے جونہی یہ بات سُنی نہایت طیش میں آیا اور چہرہ سے کمال غضب نمودار ہوا۔ اور برہمی کے عالم میں ارشاد فرمایا کہ ہیں؟ ابھی کُل تین جز اور وہ بھی غیر مکمل تیار ہوئے ہیں اور روپیہ بہت صرف ہو چکا ہے۔ بس تو نے اختتام کو عمر نوح اور خزانہ قارون چاہیئے چونکہ میر عماد صاحبِ کمال تھا۔ نبھا نہ کر سکا۔ صاف جواب دیا کہ اگر بادشاہ کو روپیہ کی طرف نظر ہے تو آجائیگا۔ یہ کہہ کر دربار سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سیدھا اپنے مکان پر چلا آیا۔ حالانکہ اُسکے پاس ایک حبہ بھی نہ تھا۔ اُسے جو نوسو (۹۰۰) روپے ماہوار ملتے تھے وہ سب کے سب خرچ کر دیتا تھا۔ مگر چونکہ لوگ اسکے قطعات کو تبرک کی طرح رکھتے اور جواہرات سے زیادہ اچھا سمجھتے تھے اس سبب سے نازاں تھا +

میر عماد نے وہ تینوں جُزو جو لکھے تھے نکالے اور ہر ایک صفحہ کو تراش کر علیحدہ کیا۔ پھر ہر ایک صفحہ کی سطریں قینچی سے جُدا جُدا کتریں۔ جب تینوں جزوں کی سطریں علیحدہ ہو گئیں تو اُسوقت ملازموں کو حکم دیا کہ پالکی لاؤ۔ اور چوبدار کو ہدایت کی کہ تھوڑی تھوڑی دُور پر یہ کہتا چلے کہ

لغت

امروز تحریرِ میر عماد ارزان است اور آپ سوار ہو لئے چوبدار نے تعمیل حکم کی اور بہ آوازِ بلند یہ کہتا ہوا بڑھا۔ امروز تحریرِ میر عماد ارزان است۔ چنانچہ ہزاروں شایقین اسکی آواز سُنکر پالکی کے قریب آتے اور زر و جواہرات جو کچھ اُن کے پاس موجود ہوتا وہ نذر کر جاتے تھے۔ اور میر عماد اُسکے عوض میں شاہنامہ کی صرف ایک سطر دیدیتا تھا۔ ابھی دربار شاہی کا آدھا راستہ طے ہونے پایا تھا کہ چھپن لاکھ روپے کی ڈھیری لگ گئی۔ میر عماد بہت مسرت کے ساتھ دربار میں داخل ہوا۔ اور وزرا کی طرف خطاب کر کے کہا کہ یہ روپیہ موجود ہے داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے۔ یہ محنت شاقہ اسواسطے گوارا کی تھی کہ بادشاہ کے پاس زر و جواہرات تو جیسا دنیا میں شاہوں کے پاس ہوا کرتا ہے بہت کچھ موجود ہے۔ کاش میری تحریر کا ایک گنجینہ شاہ جم جاہ کے پاس اگر ہوگا تو وہ کسی حالت اور کسی وجہ سے بحیثیتِ عمدگی زر و جواہرات اور لعل بے بہا سے کم نہوگا۔ میں کیا کروں سلطنت کی قسمت : بادشاہ کو پہلے ہی پرچہ گزر گیا تھا کہ میر عماد کی تحریر اس ترکیب سے تقسیم ہوتی چلی آتی ہے اور میر عماد پر زر و جواہر بباعث قدر دانی برستا آتا ہے دُوسرے یہ تقریر جو بھرے دربار میر عماد سے سُنی تو ہتکِ سلطنت و دربار نے جوش مارا اور نیز بادشاہ کے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ جب اس امر کی خبر بادشاہانِ ممالکِ غیر کو ہوگی کہ بادشاہ ایران نے ایک خوشنویس سے چھپن لاکھ روپیہ واپس لے لیا تو سلطنت کو نہایت دھبا لگیگا۔ بہتر یہی ہے کہ یہ شخص قتل کرا دیا جائے چنانچہ اُسی وقت میر عماد کے قتل کا حکم صادر ہوا۔ اور میر عماد حسب الحکم سرِ بازار قتل کیا گیا +

اسکا ایک بھائی آغا عبد الرشید جو میر عماد کا داماد بھی تھا بہت بڑا خوشنویس اور میر عماد سے کسی طرح کم نہ تھا۔ اس نے جو اپنے ماموں کے قتل کا حال سُنا تو سخت مغموم ہوا اور اُسے بھی اپنی جان کا خوف ہوا کہ بادشاہ برافروختہ خاطر ہے اگر تمام خاندان کے واسطے حکم قتل ہو جائیگا تو میں بھی مارا جاؤنگا۔ چونکہ میں ایک تو اہلِ کمال سے ہوں اور دوسرے میر عماد کا عزیز ہوں ہرگز شک نہیں ہو سکتا کہ بادشاہ مجھے حکمِ قتل نہ دے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں سے نکل جاؤں۔ کیونکہ اس سے بہتر کوئی مصلحت نہیں معلوم ہوتی اور اسکا یہ خیال درست تھا۔ اسلیئے کہ بادشاہ کا ارادہ اسکے قتل کا بھی ہو گیا تھا۔ یہ ایک اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کر پاشنہ کوب شہر سے باہر نکلکر بھاگا اور جتنی گھوڑے میں طاقت دیکھتا تھا اُسیقدر اور بے تعداد فرسنگ طے کرتا تھا۔ چنانچہ کئی روز کے بعد لاہور میں داخل ہوا۔ اب اسے یہ خدشہ ہو گیا کہ اگر پادشاہِ ہند کے ہاں ایران سے میری گرفتاری کا حکم آجائے تو پھر کون جان بچائیگا یہاں بھی نہ ٹھیرا۔ اسی حالتِ اضطراب میں اکبر آباد داخل ہوا۔ چونکہ اِسے اس قسم کا صدمہ تھا کہ اس سے بڑھکر شاید کوئی صدمہ نہیں ہو سکتا۔ اسکے چہرہ سے حزن و ملال ٹپکتا تھا۔ تمام مُدت مدن۔

لغت

اور کپڑوں پر اس قسم کی گرد پڑی ہوئی تھی کہ کپڑے موم جامہ کی شکل بن گئے تھے۔ اسی حالت
میں یہ بیچارہ قلعۂ معلّےٰ کے اندر آکر محلاتِ پادشاہی کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوگیا
اور دربان سے کہنے لگا بھائی مجھے بادشاہ سے کچھ عرض کرنی ہے۔ میری اطلاع
ہو جانی چاہیئے۔ اُس زمانہ میں شاہجہان پادشاہِ غازی ہندوستان کے تختِ سلطنت
پر متمکن تھے۔ چوبدار اسکی باتیں سُنکر ہنسا اور کہنے لگا کیوں بھائی! کیا بادشاہوں کے
ملنے کا بھی طریقہ ہوتا ہے کہ جس نے چاہا اطلاع کرا دی۔ پہلے اُمراءِ عظام بادشاہی سے
ربط پیدا کر۔ عمدہ وسیلہ بہم پہنچاؤ۔ جب جا کر جلوۂ شاہی سے فیضیاب ہوگے [illegible]
اس نے یہ ضابطہ کی بات تو کہہ دی مگر سوچا کہ یہ شخص عالی خاندان معلوم ہوتا ہے
کسی ظلم کا فریادی آیا ہے۔ چوبدار نے پادشاہی عرض بیگ سے اسکی اطلاع کی۔
عرض بیگ آیا۔ اسنے نہایت شکستہ حال پایا۔ مگر عالی خاندانی چہرہ سے ظاہر ہو رہا
کرتی ہے۔ عرض بیگ نے کہا بہت اچھا میں حضور سے عرض کرتا ہوں شاید شاہی
تقدیر یاور ہو۔ اسنے فوراً بادشاہ کے حضور میں گزارش کی کہ ایک شخص اس شکل و شباہت
اور صورت کا شاہی محلوں کے دروازے پر وارد ہے۔ وہ حضور سے کچھ عرض
کیا چاہتا ہے چونکہ اس وقت آغا عبدالرشید کا ستارۂ نحوست سعادت سے بدلگیا تھا
بادشاہ نے حکم دیا کہ [illegible] عرض بیگ نے آکر [illegible] پادشاہ جہاں پناہ
آپ کو یاد فرماتے ہیں اسنے چلنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت وہ [illegible] رہیں وہاں اور
سمجھے [illegible] آغا عبدالرشید بہت گھبرائے کہ بادشاہ سے کس حیثیت سے کبھی کسی کو
[illegible] کچھ نذر دینے کو نہیں ہے۔ اسنے جواب دیا کچھ بھی نہیں
ہاں اگر قلم دوات اس وقت مجھ کو ملجائے تو میں نذر کا سامان پیدا کروں۔ لوگوں نے
قلم دوات لا کر دیا۔ اسنے اسیوقت اپنے حسبِ حال یہ نہایت عمدہ قطعہ تصنیف کیا

قطعہ
ایا خجستہ خصالی کہ ساکنانِ فلک ‖ بر آستانِ تو دارند میل دربانی
چہ حاجت است کہ گویم حالِ خستۂ خود ‖ کہ حالِ خستہ دلان را تو خوب میدانی

اس قطعہ کو بہت عمدہ خطِ نستعلیق میں لکھا اور عرض بیگ کے ساتھ ہولیا۔ بادشاہ
کی ملازمت سے بہرہ مند ہوا۔ بادشاہ نے حال پوچھا۔ اسنے یہ قطعہ پیش کیا۔ چونکہ
شاہجہاں نہایت قدردان اور کاملین کا جویاں رہا ہے اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوا
اور خیال کیا کہ یہ آدمی اپنے فن میں کامل ہے۔ حکم فرمایا کہ اسیوقت اسے حمام میں لے جاؤ
اور شاہی توشہ خانے سے عمدہ لباس پہناؤ۔ شام کو اسکے مصائب کی داستان
سُنینگے۔ چنانچہ اسی وقت توشہ خانے کا داروغہ اس غریب الوطن کو بہت عزت و
شان سے اپنے ساتھ لیگیا۔ غسل کرایا۔ اور عمدہ لباس سے مزیّن کیا۔ شام کو جہاں پناہ
کی بارگاہ میں پھر اسے لایا۔ اسنے شاہانہ رسم کے موافق آداب بجا کر عرض کیا کہ میں نے

لغت

جیسا حضور کو سنا تھا ویسا ہی پایا۔ بعد ابتدا سے انتہا تک اپنا سارا حال کہہ سنایا اور
گزارش کیا کہ جان بچانے کے لئے حضور کے سایۂ پرورش میں حاضر ہوا ہوں۔ میری جان بخشی
حضور کے اختیار میں ہے۔ شاہجہاں نے وعدہ فرمایا کہ تم ہرگز ہرگز اندیشہ نہ کرو۔ دوسرے
روز دربار میں بادشاہ نے آغا عبدالرشید کو پندرہ سو روپیہ ماہوار کا ملازم کیا اور کہا
کہ تم اپنے خطِ بے نظیر سے لوگوں کو فیض پہنچاؤ۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہمارے
ہندوستان میں بھی خطِ نستعلیق کا رواج ہو جائے۔ اب آغا عبدالرشید کی جان میں جان
آئی اور اس نے جان لیا۔ جان ہی نہیں بچی بلکہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ بھی ہاتھ آئی یعنی
خدا نے جلیل القدر روزگار عنایت فرمایا۔ اسکے چوتھے روز شاہِ ایران کا خریطہ
بادشاہِ ہند کے نام بدیں مضمون صادر ہوا کہ آغا عبدالرشید خوشنویس ہمارا مُجرم
آپکی سلطنت میں وارد ہے۔ اسے اہلکارانِ ہندوستان ماخوذ کر کے بطرف ایران
روانہ کریں۔ جب یہ خریطہ سرِ دربار پڑھا گیا۔ تو بادشاہ نے نعمت خانِ عالی کو حکم دیا
کہ تم شاہِ ایران کو لکھدو کہ بیشک وہ یہاں موجود ہے اور دربار کی طرف سے اُسکا
تعلق بھی ہوگیا ہے۔ چونکہ وہ اہلِ کمال سے ہے اور مظلوم ہے لہذا سلطنتِ
ہندوستان کبھی اسکو نہ دیگی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سلطنتِ ایران نے
میر عماد جیسے یکتائے روزگار خوشنویس کو قتل کرا دیا۔ یہ امر بالکل انصاف کی نگاہوں
سے برخلاف ہوا۔ شاہانِ سابق نے ہمیشہ اہلِ کمال کی قدر، خاطر اور خدمت کی ہے
بخلاف اسکے آپ اہلِ کمال کو نیست و نابود کرتے ہیں۔ چونکہ خطِ نستعلیق ایک عمدہ خط
ہے۔ لہذا ہم بھی ہندوستان میں آغا عبدالرشید کی مدد سے اسکا رواج دینگے۔ اگر یہ
امر رائے مبارک کے خلاف ہے تو سلطنتِ ہند کسی طرح سلطنتِ ایران سے عاری
نہیں ہے۔ جب تک یہ سلطنت ہے آغا عبدالرشید ہمارے پاس ہے +

جب یہ خریطہ عباس قلی شاہِ ایران کے پاس پہنچا بجز اسکے کہ سکوت کیا اور کچھ
بھی نہ بنا۔ کیونکہ سلطنتِ ہند اس زمانہ میں بھی البتہ زور آور تھی۔ اور شاہجہاں نے
بڑی محنتوں سے ایک عمدہ سلطنت بنائی تھی پس عہدِ شاہجہاں سے خطِ نستعلیق کا
رواج شروع ہوا اور آجتک برابر جاری ہے۔ غرض یہاں آکر آغا عبدالرشید نے ہی
اس خط کو رواج دیا اور وہ ہی سب کے استاد ہیں۔ آغا عبدالرشید کا خط ایسا عمدہ تھا
کہ اس سے بہتر کسی نے لکھا اور نہ آجتک اس سے بڑھکر کوئی ہوا +

اب سے ۴۳ برس پیشتر یعنی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۶ء میں سید محمد امیر
صاحب دہلوی پنجہ کش خطِ نستعلیق کے دوبارہ زندہ کرنے والے خیال کئے گئے
کیونکہ انہوں نے اس خط میں اور بھی دلآویز شان پیدا کر دی۔ باوجودیکہ پنجہ کشی
کا کمال شوق اور ہاتھ نہایت سخت تھا۔ مگر پھر بھی ایسا لکھتے تھے کہ ان کے خط کے

آگے مصوّر بھی کیا تصویر کھینچےگا

ابیر پنجہ کش کے قطعے اب بھی کاغذِ زر کا حکم رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام سے اور لوگوں کے قطعے بھی نہایت قدر کے ساتھ خرید لیئے جاتے ہیں۔ میاں امیر کے بعد اُن کے شاگردِ رشید جناب **آغا صاحب** نے فروغ پایا۔ ایک ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے ایک قرآن عالمِ جوانی میں نواب جھجر کے ہاں دوسرا زمانۂ پیری میں مہاراجۂ الور کے ہاں لکھی چنانچہ یہ دونوں جلدیں اب تک ایک ریاستِ الور میں دوسری ریاستِ پٹیالہ میں جو مہاراجۂ الور سے قاضی ابن یمین سے شاید تین ہزار روپیہ میں ۱۸۸۰ء میں خریدی اور مہاراجۂ پٹیالہ کو بطریقِ تحفہ سرکارِ پنجاب کے زمانہ میں اپنی تشریف آوری کے موقع پر ۱۸۸۱ء میں دی تھی موجود ہیں۔ مہاراجۂ الور کو نمایش گاہ پورپ میں اس کلامِ پاک کی بابت بڑے بڑے شکریے آئے۔ آغا صاحب کے بعد مرزا **عبید اللہ بیگ۔ امام الدین۔ احمد خاں۔ محمّد جان۔ اخوند عبد الرسول**۔ اس فن میں یکتائے روزگار ہوئے۔ اور مرزا رحیم اللہ بیگ صاحب شاگردِ رشید جناب آغا صاحب مرحوم ریاستِ الور میں موجود ہیں۔ لیکن افسوس کہ انکا بھی اخیر زمانہ ہے۔ فقط مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۸۹۶ء +

نستعلیق گفتگو یا بول چال۔ا۔ اسم مؤنث:۔ فصیح و بلیغ گفتگو۔ صاف و شستہ کلام +

نستعلیق گو۔ف۔ اسم مذکر:۔ فصیح آدمی۔ خوش گفتار۔ خوش بیان آدمی بلیغ جیسے کارسپانڈنٹ نستعلیق گو اڈیٹر طلیق اللسان (اودھ پنچ)

نَسخ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نقل۔ تحریر کی نقل۔ عبارت کی نقل۔ کاپی۔ کتابت۔ تحریر (۲) تردید۔ بُطلان۔ تنسیخ۔ منسُوخی۔ فسخ۔ حک۔ زائل کرنا۔ دُور کرنا + کسی چیز کو اُس سے بہتر چیز بناکر رد کر دینا (۳) عربی کے ایک مشہور قدیمی خط کا نام جسنے اگلے پانچ خطوں کو اپنی خوبی کے آگے منسوخ کر دیا تھا یہ خط بھی خواجہ **عماد الدین** یاقوت مُعتصمی کے اختراع کردہ خطوں میں سے ہے چونکہ جب خواجۂ مذکور نے خطِ نسخ کو ایجاد کیا تو اَور خط اسکے آگے گرد ہو گئے پس اسی سبب سے اِسکا نام خطِ نسخ رکھا گیا۔ اوّل ہی اوّل قرآن شریف خطِ نسخ میں لکھا گیا تھا بعد ازاں تعلیق میں لکھا گیا جسے لوگ آسانی سے پڑھنے لگے۔ خطِ نسخ کی شان سنسکرت۔ ژند و پہلوی خطوں سے ملتی جُلتی ہے +

نسخ و نِسیان۔ع۔ اسم مذکر:۔ نسخ اصطلاحِ شرع میں کسی پہلے حکمِ شرعی کو بدلکر اُسکی جگہہ دُوسرا حکم مقرر کرنا۔ اور نسیان یعنی پہلے حکم کو بھلاکر دُوسرا حکم بھیجنا۔ اصل میں نسیان مصدرِ لازم ہے مگر بجائے متعدی بھی استعمال کیا جاتا ہے +

نُسخہ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوشتہ۔ لکھا ہوا۔ مرقومہ۔ منقول۔ کاپی۔ مکتوب۔ کتابت کردہ شدہ (۲) کتاب مُجلّد۔ جلد + رسالہ۔ پوتھی۔ پُستک ؎

نے فقہ و منطق ہے نہ حکمت کا رسالہ کہیں فنِ محبت کا تو نسخہ ہی نرالا ہے (بیرحسن)

حیف جو وہ نسخۂ دل کے اُوپر سرسری سی ایک نظر کر گیا + + (میر)

(۳) کاغذ کا وہ پرچہ جسپر دوائیاں اور اُنکی ترکیب لکھکر حکیم مریض کے حوالہ کرتا ہے (۴) کسی نظم یا شعر کا وہ لفظ جو بعض کتابوں میں دُوسری طرح آیا ہو (۵۔ا) ترکیب۔ ڈھنگ جیسے کماکھانیکا یہ بھی اچھا نسخہ ہے (۶۔ا) چُٹکلہ۔ لٹکا۔ ڈھنگ ؎

اے مسیحا دن ہے اِس وقت بھلا آیا دول شب ہونے دے نسخہ تجھے سونے کا بتا دُوں (ناسلوم)

نسخہ باندھنا۔ا۔ فعل متعدی:۔ دوائیاں دینا۔ عطّار کا لکھے ہوئے پرچے کے مُوافق ادویات کا پُڑیوں میں باندھکر دینا +

نسخہ لکھنا۔ا۔ فعل متعدی:۔ پرچۂ ادویات مع ترکیب تحریر کرنا۔ نسخہ بنانا

نَسر۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کرگس۔ گِدھ۔ ایک مُردارخوار پرند کا نام جو چیل اور عقاب کی قسم سے ہے۔ گگراج (۲) ایک بُت کا نام +

نسرِ چرخ۔ع + ف۔ اسم مذکر:۔ آسمان کا گِدھ۔ دو ستاروں کا نام جو اپنی ہیئتِ مجموعی کے سبب اِس نام سے موسُوم ہوئے +

نسرِ طائر۔ع۔ اسم مذکر:۔ اُڑتا ہوا گِدھ۔ ایک ستاروں کے گُچھے کا نام جس کی شکل پر پھیلائے ہوئے اُوپر کی طرف اُڑنے والے گِدھ سے مُشابہ ہے یہ ستارہ منطقۃ البُروج سے جانبِ شمال ہے ؎

اوج طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں نسرِ طائر خامۂ اُس ماہ کو لیکر گیا + + (ناسخ)

نسرِ واقع۔ع۔ اسم مذکر:۔ اُترنے والا گِدھ۔ چونکہ اِس ستارے کی صُورت دو اَور ستاروں کے مل جانے سے جو اُسکے دونوں پہلوؤں میں ہیں ایسی ہوگئی ہے جیسے گِدھ کندے جوڑے ہوئے اُوپر سے نیچے کی طرف آرہا ہے۔ لہٰذا یہ نام رکھا گیا۔ یہ ستارہ قطبِ جنُوبی کی طرف ہے +

نسرین۔ف۔ اسم مذکر:۔ سیوتی۔ ایک قسم کا جنگلی سفید پھُول کا گلاب + کُوجا +

نَسَق۔ع۔ اسم مذکر:۔ روش۔ دستُور + ترتیب۔ بند وبست۔ انتظام جیسے نظم و نسق +

نَسْل۔ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) آل اولاد۔ بال بچّے۔ کُنبہ۔ قبیلہ۔ خاندان۔ پُشت۔ بنس۔ سنتان (۲) اصل۔ تخم + قوم۔ جیسے بدنسل یعنی بداصل و بدتُخم +

نسل بڑھانا۔ا۔ فعل متعدی:۔ اولاد زیادہ کرنا۔ پود بڑھانا +

نسل بڑھنا۔ا۔ فعل لازم:۔ اولاد کا زیادہ ہونا۔ پود بڑھنا +

نسلِ پدری۔ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ باپ کا خاندان۔ سنہری خاندان +

نسن

نسل دار ع + ف۔ صفت :۔ اصیل۔ اچھی نسل کا۔ قوم دار +

نسلِ مادری ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ ماں کا خاندان ننہال کا خاندان +

نسلاً بعد نسل ع۔ تابع فعل :۔ پُشت بہ پُشت پیڑھی در پیڑھی۔ بیٹے پوتے پڑپوتے وغیرہ تک۔ بنس پرم پرا +

نسنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (پنجاب) بھاگ جانا۔ دوڑ جانا +

نسناس ع۔ اسم مذکر :۔ بن مانس ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مُشابہ ہوتا اور عربی بولی بول سکتا ہے۔ دیو مردم جنگلی آدمی بھی کہتے ہیں یہ حیوان صرف ایک ٹانگ ایک آنکھ ایک ہاتھ ایک کان کا ہوتا اور پُھدک کر چلتا ہے اِسکا ہاتھ اسکے سینہ پر ہوتا اور نواحِ عدن و عمان میں پایا جاتا ہے وہاں کے آدمی اِسکا شکار کرکے کھاتے ہیں۔ تاریخ بہار سے معلوم ہوتا ہے کہ نسناس دو قسم کا ہوتا ہے ایک طبری دُوسرا ہندی واقع میں طبرستان کے لوگ اسے کھاتے ہیں لیکن ایک آنکھ ایک ہاتھ ایک پاؤں ہونا غلط ہے۔ دھڑ ہاتھ پاؤں انسان کے سے ہیں مگر منہ حبشی بندر یا ہنومان سے مُشابہ ہے +

نسناسِ ہندی ۔ا۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا جنگلی حیوان جو بندر اور لنگور کی قسم میں شامل ہے + ہندی بن انس +

نسنکھ۔ ہ۔ صفت :۔ (گیتوں میں) فارغ۔ آزاد۔ نچنت۔ بے فکر۔ خلاص۔ (۱) +

آپ ہلے اور موہے ہلاوے واکا ہلنا مورے من بھاوے } کہہ مکری
ہل ہل کے بھیا نسنکھا اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا

نسوار۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (پُورب) ناس۔ ہُلاس۔ روشن دماغ۔ سونگھنے کا پِسا ہوا تمباکو۔ ایک سونگھنے کی چیز جو دماغ کی صفائی کے واسطے بنائی جاتی ہے +

نِسوان ع۔ اسم مؤنث :۔ نساء کی جمع۔ عورتیں۔ مستورات۔ بیویاں +

نسوت۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) خالص۔ زُلال صاف۔ نِرمل۔ نِتھرا ہوا بے کدورت جیسے نسوت پانی۔ (۲) نِرا بے میل۔ بے غش۔ (۳) اسم مؤنث۔ ایک دوا کا نام جسے عربی میں تُربد کہتے ہیں دُوسرے درجہ میں گرم خُشک بعض کے نزدیک تیسرے میں (دال مہملہ بھی آیا ہے)

نَسیاً منسیّاً ع۔ صفت :۔ فراموش۔ از یاد رفتہ بہت بھولا ہوا۔ بالکل از یاد رفتہ +

نِسیان ع۔ اسم مذکر :۔ بھول۔ فراموشی۔ سہو۔ چوک۔ خطا +

نَسیم ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نرم ہوا۔ بھینی بھینی ہوا۔ ٹھنڈی ہوا۔ خوشبو دار ہوا۔ مہکتی ہوئی ہوا۔ ہوائے خوشگوار و شگفتگی آور ہوا کی پہلی لپٹ۔ بعض نے بادِ صبا کو بھی لکھا ہے +۔ ؎

وہ باد پا ہے تو اگر گرم رو کو چار قدم نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہے (اسیر)
نہ پوچھ میل کو روح پرور ہوئی ہے کیا کچھ بہار دلّی دم مسیحا نسیمِ جنت بنا ہے اُڑکر غبار دلی ﷺ (زکی)

نشا

(۲) اصغر علی خاں دہلوی شاگردِ مومن خاں کا تخلص جنہوں نے ۱۲۸۰ھ میں وفات پائی اور نیز پنڈت دیا شنکر ولد گنگا پرشاد ساکنِ لکھنؤ مُصنّفِ مثنوی گلزارِ نسیم کا تخلص جو آتش کے شاگرد اور بقول صاحبِ تذکرہ سخن شعرا مسلمان ہو گئے تھے لیکن اِسوقت کا نام نہ لکھنے سے یہ امر قابلِ تامّل ہے +

نسیمِ سحر ع۔ اسم مؤنث :۔ صبح کی ہوا۔ وہ خوشگوار ہوا جو سُورج نکلنے سے پیشتر چلتی ہے۔ بادِ صبا پچھلی رات کی ہوا ؎

ہوگی بلائے تازہ شبِ غم شگفتگی پژمردہ اور ہوتے نسیم سحر سے ہم (زکی)

نسینی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (پُورب) لکڑی کی سیڑھی۔ کاٹھ کا زینہ +

نَشأ ع۔ اسم مذکر :۔ لغوی معنی پیدا کرنا۔ نیا پیدا کرنا۔ از سرِ نو پیدا کرنا مجازاً جہان دُنیا۔ عالم (یہ لفظ بفتح اوّل و سکونِ ثانی ہمزہ بر الف ہے کیونکہ یہ الف ہی ہمزہ ہے اسی واسطے الف کے اُوپر ہمزہ لکھ دیتے ہیں تاکہ الف نہ پڑھیں ہمزہ پڑھیں جن لوگوں نے سرور کے معنوں میں الف کے ساتھ نشا لکھا ہے غلطی کی ہے ہاں قافیہ کے لحاظ سے اگر ایسا ہو تو جائز ہے)

نشا۔ ا۔ اسم مذکر :۔ صحیح عربی نَشّہ بتشدیدِ شینِ معجمہ (۱) خمار کیفِ شراب۔ بیہوشی۔ مدہوشی۔ کُندیِ حواس نشہ۔ سُکر۔ سرور جو شراب یا بھنگ وغیرہ نشیلی اشیا سے پیدا ہو۔ سرشاری۔ مستی۔ متوالاپن (۲) گھمنڈ۔ غرور۔ تمکنت۔ نخوت۔ تکبر۔ مستی۔ غرور جیسے اسکو دولت کا نشا ہے ؎

مکھڑا غضب کا رنگ ستم کا بلا کی آنکھ نشا ہے تم کو حسن کا ندکا شراب کا + (تسلیم)

(۳) جوش و ولولہ۔ ترنگ۔ اُچنگ۔ جیسے جوانی کا نشا +

اِس لفظ کی تحقیق میں اختلاف ہے۔ صاحب نفائس اسکو فارسی قرار دیتے ہیں صاحبِ بہارِ عجم اسکو اخیر میں ہمزہ کے ساتھ لکھکر عربی ہونے کا شبہ ڈالتے ہیں۔ صاحبِ آبِ حیات نشاء لکھتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نشا اِسکا مخفف اور یہ در اصل فارسی ہے۔ صاحبِ غیاث اللغات اِسکا املا نشّہ بروزن پشّہ لکھکر عربی و فارسی ہونے کا احتمال پیدا کرتے ہیں جنکے نزدیک الف یا ہمزہ سے لکھنا محض غلط ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تشدید حذف ہو کر نشہ ہوگیا۔ صاحبِ تنقیح اللغات بھی اِنہیں کے ہمزبان ہیں مگر اُنہوں نے مشدد ہونا ثابت نہیں کیا۔ پس اِن اختلافات کی وجہ سے ہمنے بھی اِسکو اُردو قرار دیکر اساتذہ کے کلام کے مُوافق نشہ فارسی ہی مانا اور اُسے دُوسرے موقع پر یعنی ترتیب سے اپنی جگہ پر دینا بھی مناسب سمجھا

نشا اُترنا ۔ا۔ فعل لازم :۔ سرور کم ہونا۔ خُمار جاتا رہنا۔ ہوش میں آنا۔ غفلت سے نکلنا +

نشا پانی ۔ا۔ اسم مذکر :۔ باہم مترادف۔ امل پانی۔ نشہ کی چیز کھانا پینا۔ بعض لوگ صرف بھنگ کے واسطے بولتے ہیں +

نشا پانی کرانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ نشہ پلوانا۔ امل کرانا۔ امل پانی کرانا + نشہ پینے کے واسطے کچھ دینا + بطور رشوت کسی ادنےٰ ملازم کو نشے یا تمباکو یا پان کا نام کرکے دینا +

نشا

نشا پانی کرنا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ اہل پانی کرنا۔ نشہ پینا یا کھانا +

نشا جمانا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ نشا گانٹھنا۔ سرور گانٹھنا۔ کوئی نشے کی چیز پینا یا کھانا۔ سرور گانٹھنا۔ سرور بہم پہنچانا۔ خمار حاصل کرنا۔ مخمور ہونا +

نشا چھانا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ نشہ غالب ہونا۔ گہگڈ نشہ ہونا۔ نشہ آمنڈنا۔ خوب نشہ ہونا۔ گہرا نشہ ہونا۔ مستی چھانا۔ مدماتا ہونا +

نشا چڑھنا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ سرور ہونا۔ نشہ کا عمل ہونا۔ بے ہوشی چھانا۔ متوالا ہونا۔ مست ہونا۔ بے ہوش ہونا +

نشا کرکرا کرنا۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ رنگ میں بھنگ کرنا۔ مزا بگاڑنا۔ عیش و عشرت میں خلل ڈالنا۔ گریز میں خلل لگانا۔ عیش میں کلفت کرنا +

نشا کرکرا ہونا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ رنگ بھنگ ہونا۔ عیش و عشرت میں خلل پڑنا۔ مزا بگڑنا۔ گریز میں خلل لگنا۔ عیش میں کلفت ہونا +

نشا ہرن ہونا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ کسی خوف یا صدمہ کے باعث نشہ کافور ہوجانا۔ نشہ بھاگنا۔ غفلت و بے ہوشی سے ہوش میں آنا + [1]

نشا ہونا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ سرور ہونا۔ خمار چڑھنا۔ مدہوشی ظاہر ہونا +

نشاتین ع۔ اسم مذکر :۔ دونوں جہان یعنی دنیا و آخرت (یہ لفظ نشات کا تثنیہ ہے +)

نشا خاطر۔ اِ۔ اسم مؤنث :۔ (عوام) صحیح (خاطر نشان) خاطر جمع۔ دلجمعی۔ اطمینان۔ تسلی جیسے تم نشا خاطر رکھو۔ اپنی نشا خاطر کرلو +

نشاستہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) لغوی معنی جمایا ہوا۔ بیٹھا ہوا۔ چونکہ نشاستہ بھیگے ہوئے گیہوؤں کو مل کر اُن کی گری نکالی اور جمائی جاتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ وہ چیز جو مغز گندم سے تیار کی جاتی اور اُس کا فالودہ وغیرہ بھی جمایا جاتا ہے۔ گیہوں کا ست (۲) کلف۔ کانجی۔ اُلار۔ مانڈی۔ حپیچ +

نشاط ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) خوشی۔ انبساط۔ خرمی۔ شادمانی۔ آنند۔ فرحت۔ شادی۔ خورسندی۔ کسی کے ساتھ لطف اٹھانا۔ حظ۔ مزا۔ عیش۔ طرب۔ بشاشت + ؎

غم و نشاط کی تابِ کس بیاں میں نہیں اثر نہیں ہے تو میری ہی داستاں میں نہیں + (زکی)

(۲) مرزا عبدالوہاب معتمد الدولہ ایرانی کا تخلص۔ یہ شخص اسی تیرھویں صدی میں فتح علی شاہ قاچار۔ بادشاہِ ایران کے وقت میں ہوا ہے۔ اسی کے دیوان کا انتخاب گنجینۂ خرد میں شامل کیا گیا ہے +

نِشان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) آثار۔ علامت + کھوج۔ پتا۔ سراغ + چنہ۔ چہن۔ نقش + ٹھپا۔ چھاپا + نام و نشان + ؎

خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اُس در پر نشانِ پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا + (مومن)

جوں نگیں نام تو رہ جائے گا اپنا یارو گو نشاں صفحۂ دنیا سے ہمارا مِٹ جائے (نصیر)

حباب اتنی نہ باندھا کر ہوا میں تو نمود اپنی کوئی دم میں نشاں تک بھی ترا معدوم ہونا ہے (ظفر)

(۲) یادگار۔ یادگاری۔ نشانی ؎

فکر انجامِ جہانِ گذراں رکھتے ہیں نام رکھتے ہیں ہم اُنکو جو نشاں رکھتے ہیں (اسیر)

(۳) جھنڈا۔ باوٹا۔ علم۔ توغ۔ سنجق۔ دھجا۔ لوا۔ رایت۔ پتاکا ؎

حواس خمسہ عاشق کے نالے سے نہ جمعیت پریشاں فوج ہو جس دم نشاں گر جائے لشکر کا (اسیر)

یہ نشاں جس کا جہاں وہاں فتح مجلو ہوگئی آہ میری ہے دفینہ کا و یاں سر کیلئے (عارف)

(۴) ٹھکانا۔ مقام + ایڈرس۔ پتا۔ سرنامہ ؎

پتا اُس کا تجھے کیونکر بتاؤں نشاں اُس کا کہاں جو بے نشاں ہو (معلوم)

(۵۔ اِ) وہ انگوٹھی چھلا جو منگنی یا ساچق کے روز دولہا والے دولہن کو اور دولہن والے دولہا کو پہناتے ہیں (۶) فرمان شاہزادہ۔ شہزادے کا حکم۔ شہزادے کا بھیجا ہوا حکمنامہ و نیز فرمانِ شاہ + تمغا + سوداگروں یا کارخانوں کی مقرر کی ہوئی مہر خواہ نشانی خواہ کوئی اور علامت۔ مارک۔ ٹریڈ مارک۔ (۷) داغ۔ دھبہ + ہدف۔ نگہہ۔ مہیج (۹۔ ف) ہدف۔ نشانہ۔ (۱۰) نشاندن کا امر جو مرکبات میں آکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے جیسے خاطر نشاں۔ فتنہ نشاں۔ شاہ نشاں۔ تہ نشاں وغیرہ۔ (۱۱۔ ف) نصیب۔ حصہ۔ بہرہ۔ بخرہ فارسی میں یہ معنی آئے ہیں ؎

گر وید کسے نشان ایں خواں باخور و نشان دوستاں کو (شرف)

نشان بردار یا نشانچی۔ ف۔ اسم مذکر :۔ جھنڈا لیکر چلنے والا۔ علم بردار۔ توغچی۔ نشانچی + وہ ملازم شاہی جسکے خاندان سے نشان برداری کی خدمت چلی آتی ہو +

نشان پڑنا۔ اِ۔ فعل لازم :۔ دھبا پڑنا۔ چھٹا پڑنا۔ چوٹ کی علامت باقی رہنا +

نشان چڑھانا۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ منگنی یا ساچق کے روز انگوٹھی چھلا وغیرہ بھیج کر پہنانا +

نشان خاطر۔ اِ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (نشا خاطر) صحیح خاطر نشاں ؎

خاطر نشاں رہے صید افگن ہو گی کبھی تیری تیروں کے مارے میرا کلیجہ تو چھن گیا + (میر)

نشان دہی۔ اِ۔ اسم مؤنث :۔ (پولس) سراغ رسانی۔ پتا بتانا۔ ٹھکانا بتانا (یہ لفظ قاعدے سے غلط بلکہ ہے)

نشان دینا۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ (۱) پتا بتانا۔ سراغ لگانا (۲) کوئی علامت بنانا یا کرنا۔ (۳) صحیح کرنا۔ صاد کرنا۔ سائین کرنا۔ تصدیق کرنا +

نشان کرنا۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ دھبا ڈالنا۔ کوئی علامت کر دینا + سائن کرنا۔ صحیح کرنا۔ صاد کرنا وغیرہ + داغ دینا۔ نمبر ڈالنا۔ مارک بنانا +

نِشانہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ نشان کا مزید علیہ (۱) ہدف۔ وہ علامت جو خاک تودہ پر

[1] چوکڑی بھولے جو اس دشت کی سونگھے خوشبو + کہیں آہوئے تاتار کا ہو نشہ ہرن (داغ)

نشا

تیر مارنے کے واسطے بناتے ہیں جیسے چاندماری میں چاند بنا دیتے ہیں۔ آماج

تُرجاس۔ شست۔ ہدف۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ ؎

مدد شوق سے پہنچا ہوں تیرے پہلے میں نشانہ پر + (زکی)

(۲۔ ۹) جھکانا۔ مقام۔ فرودگاہ۔ منزل۔ کش ہونے کی جگہ۔ نازل ہونے کی جگہ۔ جیسے آفت و بلا کا نشانہ یا ملامت کا نشانہ وغیرہ +

نشانہ انداز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ٹھیک نشانہ لگانے والا۔ برجستہ نشانہ مارنیوالا۔ شست پر لگانے والا۔ بال باندھی گولی مارنے والا۔ تیر بہدف نشانہ لگانیوالا +

نشانہ باندھنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ سیدھ باندھنا۔ شست باندھنا + کپاس لگانا

نشانہ بنانا۔ ۔ فعل متعدی:۔ نشانہ کرنا + مشق گاہ بنانا + مقام ہدف یا شست قرار دینا

ہُشیاری بیچ دیتی ہے تہِ فرنگ کا رو انگی نشانہ بناتی ہے تفنگ کا + (آتش)

نشانہ خالی نہ جانا۔ ۔ فعل لازم:۔ تیر بہدف نشستن کا ترجمہ۔ وار خالی نہ جانا۔ شست پر بیٹھنا۔ سند پر لگنا۔ کمال حربہ بیٹھنا۔ ٹھیک نشانہ بیٹھنا +

جو چلا تیر ستم دل سے وہ گزرا اسے چرخ تیر خالی نہ گیا کوئی نشانہ ہرگز + (امیر مجروح)

نشانہ کرنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ نشانہ بنانا۔ گولی یا تیر وغیرہ کا آماج بنانا۔ مارنا + مار کرنا + شکار کرنا + آماجگاہ بنانا ؎

پہلے نشانہ کرتا وہ بندوق کا مجھے پر تھا مرے نصیب کہ توڑا بجھا ہوا (ذوق)

اے تیغ یار کاش مرے سر کو پیشتر لے تیر یار پہلے مجھی کو نشانہ کر + (اسیر)

نشانہ لگانا یا مارنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ شست باندھ کر تیر یا گولی چلانا۔ چاندماری کرنا

نشانہ ہونا۔ ۔ فعل لازم:۔ آماجگاہ بننا۔ زد یا شست کا مقام ٹھہرنا۔ گولی یا تیر سے مارا جانا + شکار ہونا ؎

نہ ہوویگا دل تیر مژگاں ہی کے نشانا کسی کا نشانا کسی کا + + + (ظفر)

جھک کے پیری میں کماں قد نہ ہوا ورنہ فلک تا بکے آہ کا تو میرے نشانا ہوتا + (نصیر)

نِشانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نشان کا مزید علیہ (۱) وہ چیز جو کسی کی کسی کے پاس بطور یادگار رہے۔ یادگار۔ یادگاری ؎

عدم کو چلا لیکے داغ محبت دکھاؤں گا سب کو نشانی تمہاری + (رند)

کہیں ہے زخم محبت کہیں ہے داغ فراق نشانیاں ابھی دل پر ہیں جابجا انکی (حضور نظام آصف)

سال یا سے مینے کیا بوقت وداع کر کچھ نشانی کی تُمسے امیدواری ہے
کہا یہ سنکے کہ تو بے شعور ہے کتنا جگر پہ داغ یہ کچھ تھوڑی یادگاری ہے } قطعہ نظیر

(۲) پہچان۔ علامت۔ شناخت۔ جیسے اُسکی کیا نشانی ہے (۳) کاغذ کی پتلی چھوٹی انگلی جو اکثر بچے قرآن شریف میں سبق کے مقام پر رکھا کرتے ہیں (۴)

نشو

آل اولاد۔ نسل۔ سنتان۔ بنس۔ خاندان جیسے مُغلوں کی نشانی (۵) نقش یا علامت جو صوبی لوگوں کے کپڑوں پر باہم ملنے کی غرض سے بنا دیتے ہیں داغ فشار یا داغ گھنداں +

نشانی کا چھلا۔ ۔ اسم مذکر:۔ وہ چھلا جو معشوق اپنے عاشق کو یادگاری کے واسطے دے

نَشْتَر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نیشتر کا مخفف۔ فصد کھولنے یا زخم چیرنے کا نوکدار اوزار ؎

گرچہ تھوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھلا (غالب)

یہ نشتر ہیں موج تبسم نہیں مرے گریہ پر مسکرانے ہیں آپ + (ظہیر)

یادگار تیر جاناں کچھ خلش باقی رہے دل میں آتا ہے جگر میں توڑ دوں نشتر کو ہم (زکی)

نشتر چُبھونا۔ و۔ فعل متعدی:۔ نشتر مارنا۔ نشتر گڑونا۔ نشتر گپونا۔ نشتر ٹھونکنا ؎

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام نشتر چبھو تے ہیں تو رگ جاں کو چھوڑ کر (داغ)

نشتر دینا یا لگانا۔ ۔ فعل متعدی:۔ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا +

نَشْٹ۔ س۔ صفت:۔ ناش۔ بناش۔ نیست و نابود۔ فوت شدہ۔ گم کردہ + تباہ برباد مسمار۔ معدوم۔ فنا۔ پائمال۔ خراب۔ لوپ۔ ناپید۔ ستیاناس۔ کالعدم۔ ضائع۔ تلف

نشٹ کرنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ برباد کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔ خاک میں ملانا۔ معدوم کرنا۔ ناپید کرنا۔ کھو کھونا۔ نشان باقی نہ رکھنا۔ مسمار کرنا۔ تلف کرنا۔ ضائع کرنا۔

نشٹ ہونا۔ ۔ فعل لازم:۔ نیست ہونا۔ فنا ہونا۔ معدوم ہونا۔ جیسے پران نشٹ ہونا

نِشچے۔ س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) یقین۔ اطمینان۔ خاطر جمع۔ طمانیت + پرتیت بھروسا۔ بسواس۔ اعتبار۔ اعتماد + عقیدہ۔ اعتقاد + حقیقی۔ اصلی۔ ٹھیک۔ سچ

نشچے کرنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ یقین کرنا۔ یقین جاننا + اطمینان کرنا۔ خاطر جمع کرنا۔ طمانیت کرنا۔ دلجمعی کرنا۔ دل ٹھوکنا +

نَشْر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اشاعت۔ پھیلاؤ۔ وُسعت۔ کشادگی۔ فراخی + پراگندگی۔ انتشار + طوالت۔ درازی + احیا + بہاؤ + خوشبو + افشائے خبر + مجازاً زندگی

نَشِر۔ ع۔ صفت:۔ پراگندہ۔ پریشان۔ آوارہ + پراگندگی +

نِشَست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نشستن کا حاصل بالمصدر (۱) بیٹھک ؎

راستہ چھوٹے اس کوچے سے بھاگیں گے غیر جب نشست آٹھ پہر رہنے لگی یاروں کی (رند)

(۲) موزونیت۔ کرسی۔ (۳) صحبت۔ مجالست +

نشست برخاست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ اُٹھنا بیٹھنا + اُٹھنے بیٹھنے کی تمیز۔ آداب مجلس۔ عمارات رسوم۔ ظاہری تعظیم و تکریم۔ علم مجلسی +

نشست گاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھک۔ دیوان خانہ +

نُشُوع۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بالیدگی۔ نمو۔ روئیدگی۔ افزائش۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ اُگنا۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا

نشو و نما - ع - اسم مذکر و مؤنث - (باہم مترادف) ۱- بالیدگی - روئیدگی - بڑھنا اور اُگنا - پرورش پانا - پرورش ہونا

خط کو روکے سے یہ نشو و نما ہوتا نہیں — سبزۂ بیگانہ گُل سے آشنا ہوتا نہیں (ناسخ)

چشمِ پُر آب سے ہے نشو و نما ساون کی — نفسِ سرد نے باندھی ہے ہوا ساون کی (صبا)

(۲) مجازاً ترقی و سرسبزی و شادابی - رونق

آصف کے دم قدم سے یہ نشو و نما ہے — ایسا جہاں میں مردِ خدا کوئی کم ہوا (مسود نظام آصف)

سچ ہے یہ فرہنگ بھی انہیں کے طفیل سے تیار ہوئی - اگرچہ رفتہ رفتہ انہوں نے ہی کی بہ توقف)

نشو و نما پانا - ل - فعل لازم: سبز ہونا - بالیدہ ہونا - نمو ہونا + پرورش پانا + سرسبز ہونا - شاداب ہونا

پانی کو ترسے نہ ہم سوختہ جاں نشو و نما — زندہ ہوتی ہی نہیں ماہئے بریاں تہِ آب (زکی)

نُشُور - ع - اسم مذکر: مُردے کا زندہ ہونا - مُردے کا قیامت کے روز اُٹھنا - حشر - نشر - قیامت - چونکہ پہلے قیامت کو عرفِ عام نشور بھی کہتے ہیں +

نَشّہ - ف - اسم مذکر: دیکھو (نشا بمعنی خمار) نمبر ۱-۲-۳ +

نشہ آنا - ل - فعل لازم: شراب پینے یا افیون کھانے سے مسرور ہونا - نشہ چڑھنا +

نشہ اُترنا - ل - فعل لازم: خمار دور ہونا - سرور زائل ہونا - مستی کا جاتا رہنا - ہوش میں آنا - ہوشیار ہونا

دکھا کر آنکھ بیہوشوں کو وہ ہشیار کرتے ہیں — ترش روئی سے اُنکی نشے مستوں کے اُترتے ہیں (آتش)

نشہ باز - ف - اسم مذکر: شراب خوار - نشہ کا شوق رکھنے والا +

نشہ پانی - ل - اسم مذکر: بنگ نوشی و ساغر پیمائی + افیون وغیرہ کا پینا - اور نیچ قوموں میں جب پنچایت کرتے ہیں تو اُسے بھی نشہ پانی بولتے ہیں - شیخ امداد علی

تیغِ شمشیر وقت آیا جو اپنے نشے پانی کا — چڑھایا زخم سے ساغر شرابِ ارغوانی کا (بحر)

نشہ پانی کرنا - ل - فعل متعدی: شراب یا بنگ یا افیون پینا - پنچایت جمع کرنا +

نشہ چڑھنا - ل - فعل لازم: مست و بیہوش ہونا - متوالا ہونا - سرور گٹھنا - نشہ آنا

چُومتے ہی لبِ میگوں کے جو لپٹا تجھسے — رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا (ناسخ)

نشہ چھانا - ل - فعل لازم: نشہ طاری ہونا - خوب سرور گٹھنا - گہگد نشہ ہونا +

نشہ رہنا - ل - فعل لازم: سرور رہنا - مستی کا قائم رہنا

خیالِ نرگسِ مشکیں جو وقتِ خواب رہا — تمام رات مجھے نشۂ شراب رہا (اسیر)

نشہ کا اُتار - ل - اسم مذکر: نشہ کا خمار - وہ دردِ سر جو شراب پینے کے بعد ہوتا ہے + کمی نشہ - انحطاطِ مستی

یہی وظیفہ ہے دن رات مجکو مستی میں — چڑھاؤں جام کوئی نشہ کا اُتار ہوا (ناسخ)

نشہ کرکرا کرنا - ل - فعل متعدی: رنگ میں بھنگ کرنا - مزہ بگاڑنا - عیش میں کھنڈت کرنا - گریز میں غلّہ مارنا - بے مزہ اور بدمزہ کرنا

توبہ توبہ تو ناصحا مت کر — نشہ یاروں کا کرکرا مت کر + (نامعلوم)

نشہ کرکرا ہونا - ل - فعل لازم: رنگ میں بھنگ ہونا - مزہ بگڑنا - عیش میں خلل آنا - لطف جاتا رہنا - گریز میں غلّہ لگنا - مزے میں کھنڈت پڑنا +

نشہ کرنا - ل - فعل متعدی: نشہ پینا - نشہ کا شوق رکھنا - جیسے تم کیا نشہ کرتے ہو (۲) کسی چیز کا نشہ پیدا کرنا - سرور کرنا - دردِ سر کرنا - سر گھمانا +

نشہ ہرن ہو جانا یا ہونا - ل - فعل لازم: (۱) نشہ کافور ہو جانا - نشہ کا جاتا رہنا (۲) ہوش و حواس کا پراگندہ ہو جانا - عقل نہ رہنا - حواس باختہ ہو جانا - نشہ بھول جانا +

زاہدا بیداریوں سے گرچہ ہو تم مستِ خواب — اُسکو دیکھو تو ہرن ہو جائے حضرت کا نشا (معروف)

برگ چھالے کی طرح خشک بدن ہوتا ہے — نشہ آنکھوں سے جوانوں کی ہرن ہوتا ہے (امانت)

وہ دیوانہ ہوں ڈر سے جو آگے آ نہیں سکتے — ہرن ہے نشۂ جرأت ہرن کو نیزہ بازی کا (اسیر)

اُس شوخ سے نہ کچھ بھی غزالوں کی چل سکی — شیر و ح کے بلا نشۂ جرأت ہرن ہے (”)

چشمِ جاناں وہ بلا ہے جو شرابی دیکھے — نشہ ہو جائے ہرن آنکھ خماری ہو جائے (بحر)

نشہ ہونا - ل - فعل لازم: سُکر ہونا - خمار ہونا - بدمست ہونا - مدہوش ہونا - متوالا ہونا - سرور گٹھنا - آنکھوں میں سُرخی آنا +

نشے - ف - اسم مذکر - (۱) نشہ کی جمع

جتنے نشے ہیں یاں روشِ نشۂ شراب — ہو جاتے بدمزہ ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں (ذوق)

(۲) حروفِ مغیّرہ یا تابع مغیّرہ کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت

کھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اُسکی میر — سمندِ ناز کو اک اور تازیانہ ہوا + (میر)

نشے کے ڈورے - ل - اسم مذکر: وہ سُرخی جو وفورِ خمار سے آنکھوں میں پیدا ہو کر لال لال تحریریں نمود ہوتی ہیں - آنکھ کی رگوں کی سُرخی

سرمہ جو دیا شیخ نے آنکھوں میں تو دیکھو — دُنبالے ہیں یا نشۂ تریاک کے ڈورے (جرأت)

نشے کے ڈورے وہ چشمِ یار کے یاد آ گئے — دام میں جب دم کوئی آہو نظر آیا مجھے (ناسخ)

نشے کے نہیں یہ لال ڈورے — ہیں طائرِ دل کو جال آنکھیں + + (”)

تمکنت میں روتے روتے میں ہو آیا مکر — نشے کے ڈورے کی جا آنکھوں میں جالا پڑ گیا (”)

نشے کی لہر - ل - اسم مؤنث: نشے کی ترنگ - نشے کی موج - نشہ کا جوش +

نشے میں چُور ہونا - ل - فعل لازم: خوب مست اور مدہوش ہونا - گہگد نشہ ہونا - مخمور و سرشار ہونا - نشہ میں غرقاب ہونا

جو نشۂ غفلت میں ہیں پڑا کو جھنجھوڑو اور نیند کے متوالے ہیں جو انکو جگاؤ (حالی)

وہ بھی کچھ سے بانہ جو ہے اِدھر سے بے خبر ہاں ہے وہ ہُشیار جو اُلٹے نشے میں چور ہے (انور)

جنہیں چاہیے کامقدُور ہے یاں سمجھتے نہیں ہیں وُہ انسان کو انساں
مُوافق نہیں جنسے ایام دَوراں نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں
نشے میں تکبر کے ہے چُور کوئی
حسد کے مرض میں ہے رنجور کوئی

نشے میں چُور ہو اور ہاتھ میں مینائے پُرمے ہو ہمارے گھر میں گر وہ جلوہ گر یوں ہو تو بہتر ہے (سرور)

ابھی مجبور ہُوں مجھکو نہ چھیڑو نشے میں چُور ہُوں مجھکو نہ چھیڑو (بیاں)

نشے میں لے مارنا - فعل متعدی :- شدتِ سُکر سے عقل و ہوش کا پراگندہ کر دینا - نہایت سرُور اور مستی میں کر دینا ۵

سے نشے میں جو تجھے یُوں قدحِ بنگ اُٹھانے تو نہ کیوں بے خبری کے مارے رنگ اُڑے (انشا)

نشیب - ف - اسم مذکر :- زمین پست - نچان - پستی - حضیض + بکسر سینِ مہملہ یائے مجہول

نشیب و فراز - ف - اسم مذکر :- اُونچ نیچ - زمانے کا نفع نقصان + اُتار چڑھاؤ

ہے تجمل خطیرِ منزلِ عشق سینکڑوں اُسمیں ہیں نشیب و فراز (تجمل)

نشید - ف - اسم مذکر - بکسرِ شینِ معجمہ و یائے مجہول - سرود - گانے کی آواز - مُہرے + الاپ

لن ترانی ہے جوابِ عجبِ عزت و ناز ہے نشیدِ ارنی نالۂ مستانۂ شوق + (زکی)

نشیلا - صفت :- نشہ میں بھرا ہوا - نشہ میں سرشار - ماتا - مست - متوالا +

نشیلی - و - اسم مؤنث :- ماتی - نشہ میں بھری ہُوئی - نشہ میں سرشار - متوالی +

نشیلی آنکھیں - ہ - اسم مؤنث :- چشمانِ خمار آلود - چشمانِ مست - نشہ میں چُور آنکھیں - مست آنکھیں - سرُور میں گھُلی ہُوئی آنکھیں - چشمِ مخمور - متوالی آنکھیں ۵

آنسُو یاد جو رونے میں نشیلی آنکھیں اشک ٹپکے مری آنکھوں سے پیالہ ل سفید (ناسخ)

ایک پل کھُلی نہیں تیری نشیلی آنکھیں پھر رہی ہیں صفتِ ساغرِ صہبا دل میں (عاشق)

جس سمت پھریں گریں ہیں قتلِ مردم آفت ہیں غضب بری نشیلی آنکھیں (جلیس)

نشیمن - ف - اسم مذکر :- (۱) خلوت کی جگہہ - آرام کی جگہہ + (۲) پرندوں کا گھونسلا - آشیانہ - (۳) حویلی - مسکن - مکان - محل سرائے - دولت خانہ +

نشیمن گاہ - ف - اسم مؤنث :- خلوت خانہ - آرامگاہ +

نشیں - ف - صفت :- بیٹھنے والا - (مُرکبات میں) جیسے گوشہ نشیں - پالکی نشیں + دیکھو نشیمن +

نص - ع - اسم مؤنث :- (۱) لُغوی معنی - پوچھنے میں خوب باریکیاں نکالنا تاکہ اصل حال کھُل جائے - کھود کھود کر پوچھنا - چھان بین - تحقیقاتِ مزید (۲) بلندی - اظہار - صعود - ظاہر - آشکار (۳) حکیمِ قطعی - قطعی حکم (۴) علمِ اصُول کی اصطلاح میں قرآن شریف

کی وہ آیتیں جو مُتشابہ امُور کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ اچھا ہے اور یہ بُرا کبھی کبھی آیتِ حدیث پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے جسکے معنی ظاہر و صریح ہوں چنانچہ فارسی والے ہر کلام ظاہر و صریح کو نص کہتے ہیں + اِسکی جمع نُصُوص آتی ہے +

نصاب - ع - اسم مذکر :- (۱) زر - سرمایہ - پُونجی - (۲) اتنا مال جس پر زکوٰۃ یعنی مال کا چالیسواں حصّہ ہر سال فقرا کو لِلّٰہ دینا واجب ہو جسکا سیّد کو لینا حرام ہے + چاندی میں اُسکی مقدار اقل درجہ دو سو درم ہیں اور سونے میں بیس مثقال +

کثرتِ داغِ دل کی دولت سے میں گدا صاحبِ نصاب ہوا + (زکی)

(۳) جڑ - بنیاد - (۴) پڑھائی کا کورس - گنجینۂ تعلیم + جانچ - تول + معیار - کسوٹی - (۵) ترازو کی مُوٹھ - ملکرم - (۶) چاقو کا دستہ - تلوار کا قبضہ - (۷) ایک منظوم کتابِ لُغات کا نام جسے نصابِ صبیاں بھی کہتے ہیں +

نصارے یا نصارا - ع - اسم مذکر :- عیسائی + عیسوی (چونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کا ایک نام ناصری بھی ہے اِسوجہ اُن کی اُمت کو نصارے کہتے ہیں - آپ کا نام ناصری اسوجہ سے ہوا کہ آپ قریۂ ناصرہ واقع مُلکِ شام مُضافاتِ بیت المقدس میں پیدا ہُوئے تھے)

نصائح - ع - اسم مؤنث :- نصیحت کی جمع - پند ہا - سکشائیں +

نصب - ع - اسم مذکر :- (۱) برپا کرنا - کھڑا کرنا - قائم کرنا - استادہ کرنا - گاڑنا جیسے خیمہ نصب کرنا (۲) زبر - فتحہ (۳) کلمۂ معرب میں زبر کی حرکت جو کلمہ مبنی میں فتحہ (۴) عداوت - دشمنی + +

نصب العین - ع - تابع فعل :- مدِّ نظر - منظُورِ خاطر + مُتقابلِ چشم + پیش نظر

نصر - ع - اسم مؤنث :- یاری - مدد - پُشتی - کُمک - حمایت - پچک - حامی +

نصرانی - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جو نصارا ہو یا مذہب عیسوی رکھتا ہو (چونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کا نام قریۂ ناصرہ میں پیدا ہونے کے سبب ناصری بھی تھا - اسوجہ سے اُن کی قوم اور اُمت کو نصرانی یا نصارا بھی کہتے ہیں +

نصرت - ع - اسم مؤنث :- (۱) مدد - یاری - کُمک - حمایت - پُشتی - حامی - پچک (۲) فتح - ظفر - جیت - جیسے کا

نصف - ع - صفت :- آدھا - نیم ½ +

نصف النہار - ع - اسم مذکر :- وہ فرضی دائرے ہیں جو ایک قُطب سے دُوسرے قُطب تک کھینچے جائیں اور خطِ استوا پر عمود وار واقع ہوں جب آفتاب اِن خطُوط پر پہنچتا ہے تو وہاں دوپہر ہوتی ہے +

نصفا نصف - ع - صفت :- آدھا بٹا ہوا - ٹھیک آدھا - آدھوں آدھ - دو ادھ - آدھم آدھ

نصفا نصفی - ع - اسم مؤنث :- دیکھو (نصفا نصف)

نَصَفَت - ع - اسم مؤنث :- بہر سہ حرفِ اوّل مفتوح ؛ داد - انصاف - نیاؤ - عدل - معدلت +

ٹ رُخِ تاباں سے کر آئینۂ اسکندری حیراں + نشیلی انکھڑیوں سے جامِ جم چکنا چور کر ساقی (قدر)

نَصُوح - ع - صفت: (۱) صاف - خالص (۲) ایسی پکّی توبہ کہ پھر ہرگز گناہ نہ کرے - پکّی توبہ (۳) - اسم مذکر) عرب کے ایک مشہور حجام کا نام جو عورتوں میں مشت مال یا ولّاکی کیا کرتا اور عورت کے بھیس میں مزے اُڑایا کرتا تھا لیکن جب اُسنے توبہ کی تو پھر گناہ کے پاس نہیں گیا - اِسی وجہ سے پکّی توبہ کو توبۃ النصوح کہتے ہیں - اِسکا قصہ مولانا روم کی مثنوی میں مفصل موجود ہے - مجازاً ہر ایک پکّی توبہ کرنے والا +

نَصِیب ع - اسم مذکر - (۱) قسمت - حصّہ - بہرہ - تقدیر - پرالبد - بھاگ - کرم - مشیت - مقدر - طالع - رتی - تقدیر الٰہی ؎

نصیبِ دیکھ تو دریا پہ بھی نصیب نہ ہُوا پیاس سے لبِ ساحل کے تڑپ گئے (نصیر)

گو ہزدیکا ہوں پر دلِ مضطر کے ہاتھ سے میرے نصیب میں نہیں آرام ابتک (احسان)

کیا کیا ڈبو رہی ہے مری چشمِ اشکبار کیا کیا دکھاتے ہیں مجھے جند روز نصیب (ظہیر)

حسرت ہے آرزو ئے دل اُس سے بیاں کرو مِلجائے وہ کہیں مجھے تنہا کہاں نصیب }
مُدت سے میں مریضِ غمِ ہجر ہُوں زکی وہ آئے دیکھنے کو یہ اکہاں نصیب } زکی

(۲ - صفت) حاصل - میسّر - ممکن الحصول ؎

سونا تو ساتھ سیمتنوں کے کہاں نصیب ہو جائے خاک نہ بھی جو ڈالوں میں زیر پا تو (نصیر)

مُدت ہیں مجھکو رولا تا رہا دن اپنا نصیب نہوئی آج تلک اُس سے ملاقات نصیب (جعفر)

خوبرویوں سے جو ہم جاکے لڑائیں آنکھیں بے نصیبوں کو کہاں ہے یہ کرامات نصیب (〃)

حُور زاہد کو تم مجھے ہو نصیب آدمی سے ہے آدمی کا حظ ۰۰ ۰۰ (زکی)

غافل جو دم کی آمد و شد سے ہوئے تو ہر دم ہے تجکو سیرِ وجود و عدم نصیب (ذوق)

اے دل وصالِ رشکِ مسیحا کہاں نصیب جانبر ہُوں دردِ ہجر سے ایسا کہاں نصیب (زکی)

(۳ - صفت) مبارک - مبارک باشد ۰۰ ؎

مجنوں سیاہ خیمۂ لیلی کے گرد پھر اے خوش نصیب تجکو طوافِ حرم نصیب (ذوق)

(۴) بجائے بدنصیبی ۰۰ ؎

مرے نصیب کہ وہ حال پوچھیں ورنہ کبھی زباں سے شکر نکلجائے مدّعا کے عوض (زکی)

(۵) جسوقت یہ دُوسرے اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی پیدا کرتا ہے تو وہاں اُس شخص سے مُراد ہوتی ہے جسکے مقدر میں پہلے اسم کی بات لکھی ہو مثلاً حرماں نصیب - وہ شخص جسکے نصیبوں میں محرومی ہو حسد نصیب وہ شخص جسکی قسمت میں حسد لکھا ہو ؎

قسمت سے مِلگیا جو ترا سنگِ آستاں سر پھوٹتے پھر ینگے رقیبِ حسد نصیب (ظہیر)

(یہ لفظ اُردو میں جمع اور واحد دونوں طرح مستعمل ہے بلکہ بول چال میں جمع کے ساتھ

زیادہ بولتے ہیں جیسے اپنے کہاں نصیب کہ تم آؤ نصیب ہو ہمیں

مے جسکو اپنے ہاتھ سے تو ایک جام دے ساقی دیئے خدا نے اُسے شل جم نصیب (ذوق)

نَصِیب آزمانا - ف - فعل متعدی - قسمت آزمائی کرنا - قسمت کے بھروسے پہ کوئی کام کرنا - توکل یا تقدیر پہ کوئی کام کرنا ؎

جاتے ہیں کوچۂ یار کو اسمیں جو ہو سو ہو اے ذوق آزماتے ہیں آج اپنے ہم نصیب (ذوق)

نَصِیبِ اعدا ع - کلمۂ دعا - نصیب دشمناں یعنی دشمنوں اور برا چاہنے والوں کو نصیب ہو - جب کسی دوست یا امیر کی بیماری کا ذکر کرتے ہیں تو اُسوقت یہ کلمہ اُنکے نام کی بجائے زبان پر لاتے ہیں ؎

آئے ہو کیوں مری عیادت کو تپ نہ تمکو نصیبِ اعدا ہو + (امیر)

دردِ سر تم جو بتاتے ہو نصیبِ اعدا دردِ دل آپ کو عاشق نے سُنایا ہوگا (ظفر)

نَصِیب بِگڑنا - ف - فعل لازم: شامت آنا - قسمت پھوٹنا - تقدیر کا یاور نہونا - اقبال کا گردش میں آنا - اِدبار آنا ؎

دم آچکا تھا شرم نے بٹھا دیا کچھ اور بگڑا نصیب پھر کسی اُمیدوار کا (نسیم دہلوی)

نَصِیب پھرنا - ف - فعل لازم: قسمت پھرنا - تقدیر یاور ہونا - اقبال کا مددگار اور طالع کا بیدار ہونا - نصیب جاگنا - اقبال یاور ہونا ؎

اُسنے نامہ لکھا نصیب پھرے نامہ بر کیا پھرا نصیب پھرے + (مومن)

نَصِیب پھُوٹ جانا - ف - فعل لازم - قسمت بگڑنا - اِدبار آنا - تقدیر بگڑنا - بُرے سے پالا پڑنا + بُرے گھر بیاہا جانا - جیسے اُسکی بیٹی کے تو نصیب پھوٹ گئے +

نَصِیب جاگنا - ف - فعل لازم: بختِ خفتہ کا بیدار ہونا - قسمت کھُلنا - اقبال یاور ہونا +

ایک شب بُلبلِ بیتاب کے جاگے نہ نصیب پہلوئے گُل میں کبھی خار نے سونے نہ دیا (آتش)

ہیں لیتے ہی وعدۂ رخ پہ اُس خیال اُنکو ہو کیا کسی کا پس از دنوں سرِ چشمِ شانہ نصیب جاگا ہے آج کسی کا (منتی)

نَصِیبِ دُشمناں ع + ف - دُعا - (دیکھو نصیبِ اعدا) ؎

خلل تپ کا نصیبِ دشمناں اُنکو جو سُنتے ہیں تو ہر دم کھینچتے ہیں آہ آتش بار کیا کیجے (جرأت)

یہ تو مضمونِ گُزشتہ کچھ وفا آمیز ہے کیا نصیبِ دشمناں تو بھی کسیکا یار تھا (نسیم دہلوی)

حواس گم ہوں دُوری میں کسی کی منتشر ہوکے فراقِ دوستاں ہمسے نصیبِ دشمناں ہوگا (آتش)

نَصِیب کا لکھا - ف - اسم مذکر - نوشتۂ ازلی - مشیتِ ایزدی - قسمت کا لکھا - بدنصیبی یا بدطالعی کے موقع پر بولتے ہیں ؎

خط وہ بھیجے رقیب کا لکھا یہ بھی اپنے نصیب کا لکھا + (رقت)

نَصِیب کرنا - ف - فعل متعدی - میسّر کرنا - بہم پہُنچانا - عطا - عنایت کرنا جیسے خدا یہ زیور پہنا نصیب کرے ؎

وصل اُس کا خدا نصیب کرے میر دل چاہتا ہے کیا کیا کچھ (میر)

ف نصیب چمکنا - ف - فعل لازم: طالعِ خفتہ کا بیدار ہونا - تقدیر جاگنا - ترقی سامنے ہونا - اقبال کا ستارہ طلوع ہونا ؎ اُٹھا ہے خواب ناز سے کوئی جو دن چڑھے + چمکا ہوا ہے آج نصیب آفتاب کا (داغ)

نصی

کس سے کہوں میں جو جدائی نصیب کی ‌ دل کٹ گئے ہیں فلک نے جدائی نصیب کی } (جرأت)
بے بال و پر ہوا تو چھٹا ہیں یہ چرخ نے ‌ بد تر اسیریوں سے رہائی نصیب کی }

نصیب کو رونا۔ ا۔ فعل لازم :- تقدیر کا شکوہ کرنا۔ بخت کا گلہ کرنا ہ

وہ بھی تو آدمی ہیں جنہیں تم سے ہے ربط ‌ کیا شکوہ تم سے روئیے اپنے نصیب کا (قائم)

نصیب کھل جانا یا کھلنا۔ ا۔ فعل لازم :- قسمت پھرنا۔ طالع کا یاور ہونا

اقبال کا بر سر کار آنا۔ اقبالمند ہونا۔ بختاور ہونا۔ بخت کا یاور ہونا ہ

جانا ظفر نے ہم نے کہ اپنے کھلے نصیب ‌ بن کھولے اسکے در کی جو زنجیر کھل پڑی (ظفر)

دیکھ کر کھل گئے نصیب عاشق ‌ میرے حق میں ہے فتح باب عارض (عاشق)

مرے نصیب یہ کیا خواب میں کھلینگے آج ‌ جو نیند مجھکو صنم بار بار آتی ہے (؍؍)

نصیب کی شامت۔ ا۔ محاورہ :- بد قسمتی و گردش تقدیر سے ہ

رو دادا اس سے کہئے تو چپکے سے مسکرا ‌ منہ پھیر کر کہے ہے وہ شامت نصیب کی (جرأت)

نصیب لڑانا۔ ا۔ فعل متعدی :- نصیب کا مقابلہ کرنا۔ نصیبے کو بھڑانا۔

قسمت آزمائی کرنا۔ تقدیر آزمائی کرنا ہ

نصیب جا لڑا چکے ہیں خسارے کیا کیا اٹھا چکے ہیں ‌ وہ مفت دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں (سو تعجب)

نصیب لڑنا۔ ا۔ فعل لازم :- قسمت کا ہمساز اور موافق ہونا۔ تقدیر یاور ہونا

اقبالمند ہونا + ایک امر مطلوبہ کی امید میں دو شخصوں کا اتفاق ہونا اور

ہر شخص کا بزعم خود منتظر رہنا ہ

یار سے جو رقیب لڑتے ہیں ‌ یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہیں (سعادت)

کیوں نہ لڑوائیں انہیں غیر کہ کرتے ہیں یہی ‌ ہمنشیں جنکے نصیبے کہیں لڑ جاتے ہیں (ذوق)

نصیب نہونا۔ ا۔ فعل لازم :- میسر نہونا۔ بہم نہ پہنچنا۔ ہاتھ نہ لگنا۔ حاصل نہونا۔ کسی چیز کا نہ ملنا +

تمہیں رقیب نے بھیجا کھلا ہوا پرچہ ‌ نہ تھا نصیب لفافہ بھی آدھ آنے کا (داغ)

طالع جو خوب تھے نہوا جاہ کچھ نصیب ‌ سر پر ہمارے گرد برس تک ہما پھرا (میر)

ایماں ہے تیرا شوق تھا جسکو یہ نہو ‌ دیدار سے خدا کا نہولے صنم نصیب (ذوق)

وصل ظاہر تو نہوتا تھا ہمیں اسکا نصیب ‌ خواب میں وہ چھپ کے آتے یوں نہ تھا تو یہ بھی (ظفر)

انکو ہوئی نصیب نہ میرے سے شگفتگی ‌ گل ہے برنگ غنچہ تصویر با نصیب (؍؍)

مدت میں مجھکو رلاتا رہا وہ رات نصیب ‌ نہوئی آجتلک اس سے ملاقات نصیب (مصحفی)

نصیب ہو چکا۔ ا۔ محاورہ :- یعنی نصیب نہیں ہونے کا۔ ناممکن ہے۔ ممکن نہیں ہے

ساتھ اپنے گر گیا دل بیتاب زیر خاک ‌ تو ہو چکا نصیب مجھے خواب زیر خاک (ممنون)

نصیب ہونا۔ ا۔ فعل لازم :- میسر ہونا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ یا آنا۔ حصہ میں آنا۔ بہم پہنچنا +

علاج اور نہیں کوئی خوش نصیبی کا ‌ نصیب ہو تو ملوں غیر کی جبیں سے جبیں (داغ)

رونا کہاں رہا مجھے دل کھو لکر نصیب ‌ وہ آنسوؤں سے نوح کا طوفان ہو گیا (حیا)

ہو برسوں ہجر و وصل ہو گر ایکدم نصیب ‌ کم ہو گا کوئی مجھسا محبت میں کم نصیب (ذوق)

ہوں میری تاک کو جو تمہارے قدم نصیب ‌ کھایا کریں نصیب کی میرے قسم نصیب (؍؍)

بہتر ہیں لاکھ لطف و کرم سے ترے ستم ‌ اپنے زہے نصیب کہ ہوں یہ ستم نصیب (؍؍)

ناہی ہو یا ہو ماہ وہ وسے ایک یا ہزار ‌ بیداغ ہوں نہ دست فلک سے درم نصیب (؍؍)

خوشا نصیب یہ ان بوستاں کہ انہیں ‌ نصیب پاک تن سے ہے دید طلعت گل (ممنون)

ہم ہیں وہ رند جہاں سوز کہ ہوتا جو نصیب ‌ تنک بزم صرف مے و ساغر و مینا کرتے (زکی)

مجھ زاہد کو تم مجھے ہو نصیب ‌ آدمی سے نہ آدمی کا حظ (؍؍)

مصروف دلدہی نگہ جانستاں رہے ‌ یارب ظہیر کو ہو یہ دادو ستد نصیب (ظہیر)

منت ہی کے بہانے سے دیوانے کو ترے ‌ طفلی میں بھی نصیب ہو زنجیر پا نصیب (ظفر)

ہو ساتھ جب رقیب تو آنا ہو یاں نصیب ‌ آویں اگر وہ اس طرح سید بلائے کون (مؤلف)

نصیبا یا نصیبہ۔ ا۔ ع۔ اسم مذکر :- (۱) حصہ۔ بخرہ (۲) نصیب۔ قسمت۔ پرالبدہ

نصیبا جب مرا اچھا تھا اور تقدیر اچھی تھی ‌ مری ہر بات اچھی تھی سراک تدبیر اچھی تھی (ظفر)

اسکو جس شخص سے الفت ہے خدا کا شکر ہے ‌ اسکی قسمت مجھے اور میرا نصیبا اسکو (معروف)

نصیبا پھرنا یا پھر جانا۔ ا۔ فعل لازم :- قسمت پھرنا۔ طالع کا یاور ہونا۔ دن

پھر جانا۔ بخت یاور ہونا۔ نصیب جاگنا۔ گردش کا دور ہونا۔ بھلے دن آنا ہ

بی بی باندی بنگئی اور باندی بی بی بنگئی ‌ پیٹ رہنے سے زنا خی کیا نصیبا پھر گیا (جان صاحب)

نصیبا جاگنا۔ ا۔ فعل لازم :- (دیکھو نصیب جاگنا) +

نصیبا چمکنا۔ ا۔ فعل لازم :- حسب دلخواہ مراد حاصل ہونا۔ اقبال یاور ہونا +

نصیبا کھلنا یا کھلجانا۔ ا۔ فعل لازم :- (۱) قسمت کا یاور ہو جانا۔ نصیب

جاگ جانا۔ دن پھر جانا۔ اقبالمند ہو جانا۔ بھلے دن آنا ہ

بلکیں ہے ہر مکاں کی زمیں گو قید خانہ ہو ‌ نصیبا کھل گیا تھا حضرت یوسف نندلال کا (داغ)

(۲- عو) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا + بات آنا۔ بات ٹھیرنا۔ سہرے کے پھول کھلنا

- جیسے دیکھئے اس بچے کا نصیب کب کھلتا ہے +

نصیبوں۔ ا۔ اسم مذکر :- نصیب کی جمع ہ

نصیبوں میں ہے جنکے عیش وہ بھی مر جینے لگے جیتے ہیں ہم بھی جو مرنے کو تھے تیار یا قسمت (میر)

(جب حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ بعد میں آجاتے ہیں تو جمع کی علامت واو مجہول اور نون غنہ ہوتی ہے)

نصیبوں جلا۔ ا۔ صفت :- عو۔ بد بخت۔ بد طالع +

نصیبوں جلی۔ ا۔ صفت :- عو۔ بدبختی۔ کمبخت۔ بد نصیب ہ

ہر تجھ نصیبوں جلی کا جی نہ جلاؤ ‌ ہٹو للہ میرے پاس سے جاؤ + (قلق)

ہر نصیبوں سے ملنا۔ ا۔ فعل لازم :- خوش قسمتی اور خوش طالعی کے سبب کسی چیز کا بہم پہنچنا ہ نصیبوں سے ملتا ہے درد محبت + یہاں مرنے والے ہی اچھے رہے ہیں (داغ)

نصی

نصیبوں کا لکھا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ تقدیر کا لکھا (دیکھو نصیب کا لکھا) +

نصیبوں کو دُعا دو ۔ (مجاز) ہ ۔ قسمت کے شکر گزار ہو ۔ تقدیر کا گُن مانو ؎

بچ گئے سات مرے اُٹھوا ہے ۔ دو نصیبوں کو تم دُعا صاحب + (مُصحفی)

نصیبوں کو رونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ قسمت کے لکھے کو پیٹنا ۔ تقدیر پر افسوس کرنا ؎

ایک لک اپنے نصیبوں کو تو رو ئیگا مدام ۔ انتقام ظلم کا گر کوئی جو دل ہی میں دیا (حیا)

مرا حال سُن کے وہ فاصحے بولے ۔ یونہیں وہ نصیبوں کو روتا رہیگا (ظہیر)

نصیبوں کی خُوبی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (بطریق طنز) بدنصیبی ۔ بدقسمتی ۔

شامت ۔ قسمت کی بُرائی ۔ شامتِ اعمال ؎

مجھکو وہ بدنصیب کہتے ہیں ۔ یہ بھی خُوبی ہے نصیبوں کی (مُصحفی)

گر مجھسے تم پھر گئے یارب عجب ۔ یہ بھی خوبی مرے نصیبوں کی (//)

نصیبوں کی شامت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ قسمت کی بُرائی +

نصیبے ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نصیب یا نصیبا کی جمع (۲) حرف مغیرہ یا تابع وغیرہ

کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت ۔ جیسے اپنے اپنے

نصیبے کا سب کھاتے ہیں ۔ میرے نصیبے میں رونا ہی لکھا ہے +

نصیبے میں ۔ ا ۔ تابع فعل :۔ قسمت میں ۔ پرالبد میں ۔ مقسوم میں ؎

ناتوانی کے نصیبے میں کہاں ہیں حسنات ۔ اُڑی ساقہ مری گردِ نمسہ ہو + (مرزا رشد)

نصیبے ور ۔ ا ۔ صفت :۔ صاحب نصیب ۔ قسمت والا ۔ بھاگوان ۔ خوش نصیب

نصیحت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) پند ۔ اُپدیش ۔ اندرز ۔ سیکھ[1] ۔ اچھی صلاح ۔ بھلے کی

بات ۔ صلاح نیک ۔ اچھی مت ۔ اچھی رائے (۲) تنبیہ ۔ گوشمال ۔ سیاست ۔ فہمایش + عبرت +

نصیحت آمیز ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ وہ بات جسمیں صلاح نیک شامل ہو ۔ وہ

کھیل یا تماشا جو عبرت دینے والا ہو +

نصیحت پانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) پند حاصل کرنا + کان ہونا ۔ عبرت پکڑنا

مُتنبہ ہونا ۔ تنبیہ حاصل کرنا ۔ ہوشیار ہونا ۔ تجربہ بہم پہنچانا ؎

دل ہی سے کھائی مصیبت پائی ۔ خیر آیندہ نصیحت پائی + + (شاہی)

(۲) سزا پانا ۔ پاداش پانا +

نصیحت دینا یا کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سیکھ دینا ۔ سکشا دینا ۔ سمجھا دینا ۔

بھلی بات کہنا (۲) گوشمالی کرنا ۔ عبرت دینا ۔ تنبیہ کرنا +

نصیحت گو ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ ناصح ۔ پند دہندہ ۔ سیکھ دینے والا ۔ بھلے کی بات کہنے والا

نصیحت ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) پند کا مؤثر ہونا ۔ بھلائی کی بات حاصل ہونا ؎

ہے دیوانے کستر آپ چلے ناصح نہ کیوں ۔ جانتا ہے وہ کہ ایسوں کو نصیحت ہو چکی (داغ)

نطا

(۲) کان ہونا ۔ عبرت ہونا ۔ تنبیہ ہونا ۔ جیسے اب تو نصیحت ہو گئی +

نصیر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مددگار ۔ یاری دہندہ ۔ مدد کرنے والا ۔ مُعاون (۲) دوست

(۳) خدا تعالےٰ کا صفاتی نام (۴) شاہ نصیر الدین دہلوی ولد شاہ غریب اللہ

سجادہ نشینِ شاہ صدر جہاں کا تخلص جنہوں نے حیدرآباد دکن میں ۱۲۵۴ھ

میں وفات پائی ۔ درگاہ مُوسے قاضی میں دفن ہوئے ۔ سنگلاخ زمین کا مل بلکہ موجد تھے

نُصَیرِی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ایک فرقہ کا نام جو نُصیر نامی ایک عربی شخص سے منسوب

ہے ۔ یہ شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فدائی تھا اور اُنہیں خدا تعالےٰ کہتا

تھا ۔ کہتے ہیں کہ حضرت ممدوح نے کئی بار اُسے قتل کیا اور اپنے معجزے سے زندہ

کیا مگر پوچھا ۔ مگر ہر ایک دفعہ اُسنے آپ کو خدا ہی کہا جسکی وجہ سے پھر آپ نے

قتل کرکے زندہ نہ کیا ۔ کہتے ہیں کہ اس فرقہ کے لوگ اب بھی یہاں تک معتقد

ہیں کہ جب اُنکے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے ، تو اُسے پہاڑ کی چوٹی پر سے کھینچ کر نیچے گرا

دیتے ہیں کہ علی کا بندہ ہے تو زندہ رہیگا ورنہ مر جائیگا ۔ مجازاً اسکے معنی فدائی

جاں نثار و راسخ الاعتقاد ہو گئے +

نُضج ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ میوہ کی پختگی + گھاؤ یا مادّے یا خلط کا پکنا + اطبا کی اصطلاح

میں خلط فاسد کا غلیظ یا رقیق ہو کر نکلنا +

نُطفہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) لغوی معنی آب صاف + شفاف ۔ روشن + مرد کا پانی ۔

آبِ پُشت ۔ منی ۔ بیج ۔ منی ۔ پانی ۔ تخم ۔ بیرج ۔ بیائے مجہول رائے مکسور +

تاریخ تولد کی ہے آٹھ پہر فلک ۔ گر رحم میں بیگم کے تسنے نطفہ ٹھہرا ہے (سودا)

(۲) اولاد + بند ۔ جنا ۔ زایدہ +

نُطفۂ بے تحقیق ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ (۱) نطفۂ حرام ۔ وہ شخص جسکی نسبت

یہ معلوم نہو کہ کس کا نطفہ ہے ۔ حرامی ۔ مُوت حرامی ۔ ولد الزنا ۔ (۲) فتنہ پرداز ۔

از حد شریر ۔ نٹ کھٹ ۔ بدذات ۔ دنگئی +

نُطفہ ٹھہرنا یا قرار پانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ بچہ پیٹ میں پڑنا ۔ حمل ہونا ۔ حمل رہنا +

نُطفۂ حرام ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو نُطفۂ بے تحقیق نمبر ۱ ۔ ۲) +

نُطق ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ گویائی ۔ بولنے کی طاقت + بات ۔ گفتگو + طلاقتِ لسانی +

نُطُول ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ پانی کا تریڑا ۔ گرم پانی یا ادویات جوشیدہ کا جسم پر تلّی باندھکر ڈالنا

نِظارت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ کسی چیز کو دیکھنا یا نظر کرنا ۔ محافظت ۔ نگہبانی ۔ نگرانی +

ناظر کا عُہدہ ۔ ناظر کا محکمہ یا دفتر +

نظّارگی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نظارہ ۔ دید بازی ۔ دیدار بازی (۲ ۔ مجازاً)

نظر ڈالنے والا ۔ دیکھنے والا ۔ ناظر چنانچہ نظارگیاں اسی معنی میں آیا ہے +

[1] سیکشا ۔

نظارہ ع - اسم مذکر - (فارسی والے بالتشدید استعمال کرتے ہیں) (۱) نظر ڈالنا۔ دیکھنا (۲) نظر بازی - دید بازی - عاشق کا معشوق کو دیکھنا ؎

چاند سے رخسار کا شب کو نظارہ ہو گیا   چاند سا روشن مری آنکھوں کا تارا ہو گیا (مُمتاز)

اک نظارہ پہ منحصر ہے مرگ   سہل مشکل ہے چارہ مشکل کا (انور)

سہتے ہیں نسیم اُس رُخِ گلگوں کے نظارے   جلوہ ہے مری آنکھ میں گلزارِ ارم کا (نسیم دہلوی)

اے فلک چاہئے جی بھر کے نظارا ہمکو   جاکے آنا نہیں دُنیا میں دوبارا ہمکو (داغ)

مُیسّر تھا ہر دم نظارا تمہارا   ہوا ہجر یا اب گوارا تمہارا (مُنافر)

ملتی ہے نگہ کب دمِ نظارہ کسی سے   شوخی میں بھی انداز نکالا ہے حیا کا (شاداں)

(۳) نظر۔ درشٹ - دِشٹ - چِتون - چِت ؎

عجب ڈھنگ ظالم کی آنکھوں کا دیکھا   نظارہ فلک پر اشارا زمیں پر + (مُصحفی)

(۴) دیدار - درشن - درس - دید (۵) گھورا گھاری + ؎

عام کر نقدِ نظارہ کہ بڑھے دولتِ حُسن   جو بھلا کرتا ہے اُسکا بھی بھلا ہوتا ہے (زکی)

نظارہ بازی ع + ف - اسم مؤنث :- دید بازی - گھورا گھاری +

نظارہ کرنا - فعل متعدّی :- دیکھنا - نظر بازی کرنا - دید بازی کرنا -

کون کر سکتا ہے گھر بیٹھے نظارہ حُسن کا   ہے نظر بازوں میں یہ سب سے بڑا آئینہ (صابر)

چشمِ مشتاق کو بن دیکھے کہ آنکھیں نکال   یہ تو کرتی ہے ترے رُخ کے نظارے پیارے (مصحفی)

کس کا یہ نرگستاں ترے شہید پیارے   زیرِ زمیں سے اُٹھ اُٹھ کرتے ہیں نظارا (میر سوز)

نظارہ مارنا - فعل متعدّی :- (عوام) دیکھنا - دید بازی کرنا - گھورنا گھارنا - گھورا گھاری کرنا - نظر بازی کرنا ؎

چھپا نہیں جا بجا حاضر ہے پیارا   کہاں ہے چشم جو مارے نظارا (حاتم)

نِظام ع - اسم مذکر - (۱) موتیوں کی لڑی - تاگے میں پروئے ہوئے جواہرات - (۲) وہ چیز جس سے کسی امر کا قیام ہو - جڑ - بُنیاد (۳) سلسلہ - ترتیب (۴) انتظام - بندوبست (۵) آراستگی (۶) وزیرِ ملک شاہ سلجوقی کا نام جسے نظام الملک بھی کہتے ہیں - مدرسہ نظامیہ جسمیں سعدی جیسے لائق نے تعلیم پائی اور اِسی نام کے چار اور مدرسے اسی شخص کی طرف سے جاری تھے (۷) فرمانروائے حیدر آباد دکن حرسہا اللہ عن الآفات والفتن کا آبائی واجدادی خطاب جو جہاندار شاہ بادشاہِ دہلی کیوقت یعنی گیارھویں ہجری صدی سے برابر چلا آتا ہے ہمارے وقت کے حاکمِ دوراں مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ جناب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی سی ایس آئی - آصفجاہ سادس خلد اللہ ملکہم وسلطنتہم اِسی خاندان کے یادگار اور چشم و چراغ ہیں علم و ہنر کی قدر دانی اِس ریاست پر ختم ہے چنانچہ بندہ مؤلف کو بھی اگست ۱۸۹۰ء میں جناب سر آسمانجاہ بہادر نے شملہ تشریف آوری کے زمانہ میں مبلغ پانچسو روپیہ کا انعام مرحمت فرمایا اور ساڑھے چار ہزار کی امداد بطریق خریداری منظور ہوئی بعد ازاں نواب مدار المہام کل موجودہ یعنی نواب بمعتمد الامرا اقبال الدولہ بہادر نے پانچہزار کا انعام اور ایک قدر افزودنی قیمت سے ممتاز و مفتخر فرمایا خدا ایسی ریاست اور ایسے قدر دانوں کو تا قیامت سلامت رکھے آمین یا ربّ العالمین (۸) ایک گانے کا نام جسے ۱۵۳۹ء میں ہمایوں بادشاہ کی جان ڈوبنے سے بچانے کے صلہ میں آدھے دن کی بادشاہی ملی تھی۔ نام نظام سقّہ تھا۔

نظامِ بطلیموسی ع - اسم مذکر :- وہ نظام جسے حکیم بطلیموس یونانی نے جو ایک نامور مُہندس بڑا ہیئت داں اور علمِ جغرافیہ کا بانی تھا مُرتّب کیا ہے اِس نظام میں زمین مرکزِ عالم ہے جسکے گرد تمام افلاک مع اجرامِ فلکیہ حرکت کرتے ہیں اور اِس نظام کے مُوافق تمام عوالمِ جسمانیہ فلکیہ و عنصریہ تیرہ کُروں پر مشتمل ہیں - اِن میں سب سے بالا اور سب پر محیط فلکِ اطلس ہے جسکو فلکِ اعظم یا فلک الافلاک بھی کہتے ہیں اُسکے نیچے فلکِ ثوابت ہے جسے فلک البروج بھی کہتے ہیں - اور اسمیں تمام ثوابت قائم ہیں مگر صرف فلک الثوابت کے دورہ کرنے سے یہ ثوابت بھی جو اُس فلک میں قائم ہیں دورہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اُسکے نیچے ساتوں سیاروں کے سات آسمان اِس ترکیب سے ہیں - فلکِ زحل فلکِ مشتری فلکِ مریخ فلکِ شمس فلکِ زہرہ فلکِ عطارد اور فلکِ قمر - اِس نظام کے مُوافق تمام سیارے خود اپنے اپنے آسمان میں حرکت کرتے ہیں اور اُنکے آسمان بھی زمین کے گرد گھومتے ہیں - اِن آسمانوں کے نیچے کُرۂ ناری ہے اُسکے نیچے کُرۂ ہوائی اور پھر کُرۂ مائی و ارضی ہے مگر کُرۂ مائی پورا کُرہ نہیں ہے یعنی اُسنے کُرۂ ارضی کو کامل احاطہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ قطعاتِ کُرۂ ارضی پر اسطرح سے واقع ہے کہ زمین اور پانی ملکر ایک کُرہ کی مانند ہو گئے ہیں اور پانی خشکی کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے تمام فلکی اور عنصری کُرے ایک دُوسرے پر اس طرح سے واقع ہیں جیسے پیاز کے پوست ایک دُوسرے پر منطبق ہوتے ہیں - یہی نظام ہے جسے حکیم بطلیموس نے مُرتّب کیا اور حکیم ارسطاطالیس وغیرہ کی بھی جو بطلیموس کے زمانے سے پہلے بڑے نامور ہیئت داں تھے یہی رائے تھی

نظامِ شمسی ع - اسم مذکر :- سیاروں کی ترتیب اور سلسلہ علمِ ہیئت - علمِ مناظر و مرایا +

نظامِ فیثاغورسی ع - اسم مذکر :- وہ نظام جسے حکیم فیثاغورس یُونانی اور اُسکے شاگردوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے پانسو برس پہلے مصر یا ایران یا ہندوستان سے لیجا کر یونان میں تعلیم کیا - یہ نظام

نظا

وسعتِ غیر محدود اور ابعادِ غیر متناسبہ پر مشتمل ہے جسمیں آفتاب مرکز تصوّر کیا گیا ہے اور مثل زمین کے بہت سے سیارے اسکے گرد حرکت کرتے ہیں۔ اس نظام میں تین طرح کے سیارے جنکی تفصیل آگے لکھی جاتی ہے آفتاب کے گرد پھرتے ہیں۔ اوّل وہ سیارے جنکو سیاراتِ قسمِ اوّل کہتے ہیں اور جو صرف آفتاب کے گرد دورہ کرتے ہیں۔ دوم اقمار جنکو سیارات قسم دوم بھی کہتے ہیں اور جو سیارات قسمِ اوّل کے گرد پھرتے ہیں اور اُنکے ساتھ آفتاب کے گرد بھی حرکت کرتے ہیں۔ سوم ذوات الاذناب یعنی دُنبالہ دار سیارے جو نہایت طویل بیضوی مداروں میں آفتاب کے گرد پھرتے ہیں اور کبھی آفتاب سے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی تمام سیارات کے مداروں سے بہت دُور نکل جاتے ہیں۔ اس نظام کو حکیم فیثاغورس نے یونان میں تعلیم کیا اور حکیم ارشمیدس وغیرہ اسی رائے کو پسند کرتے ہیں یہ نظام تقریباً دو ہزار برس تک رائج نہوا مگر بعد ازاں سولھویں صدی عیسوی میں کوپرنیکس رومی نے فرنگستان میں اس نظام کی ترویج کی جسکے سبب سے یہ نظام فرنگستان میں نظامِ کوپرنیکس مشہور ہوا۔ سترھویں صدی میں نیوٹن صاحب نے مسئلۂ کشش دریافت کرکے اپنی ہندسی دلیلیں اسی انتظام میں ظاہر کیں +

نِظامت ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) انتظام۔ بندوبست۔ نظم و نسق (۲) ناظم کا محکمہ یا دفتر (۳) ناظم کا پیشہ یا کام۔ ناظمی +

نظائر ع۔ اسم مؤنث۔ نظیر کی جمع۔ امثال +

نَظَر ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) بغور دیکھنا۔ بتامّل کسی طرف دیکھنا۔ دید (۲) دِرشٹ۔ دِرشٹ۔ چِتون۔ نگاہ۔ نگہ۔ آنکھ۔ چشم ؎

اُنھیں تو کب نظرِ التفات اتنی ہے   ہمیں کو اُنسے محبت ہے بات اتنی ہے (اسیر)

آنکھ سے آنکھ آجکل کیوں اُنکی ملتی نہیں   دل کبھی ملتا نہیں جبتک نظر ملتی نہیں (صبا)

تری چوری ہے سب میری نظر میں   چُراکر تو نظر جاتا کہاں ہے + + (داغ)

افسوس اب رقیب سے لڑتی ہے بار بار   وہ ہی نظر جو پہلے تری گاہ گاہ تھی + (سالک)

(۳) نُور۔ بصارت۔ روشنیٔ چشم۔ بینائیٔ چشم۔ جیسے آجکل اُنکی نظر کمزور ہے + نظر میں فرق آگیا ہے۔ (۴) آنکھ۔ چشم۔ نینتر۔ نین ؎

ہم ہُنر پیشہ دیکھتے ہیں ہُنر   عیب بیں ہوگی بے ہُنر کی نظر (اسیر)

(۵) غور۔ فکر۔ تامّل جیسے ذرا اس بات کو تو نظر کرو (۶) نظرِ بد۔ چشم زخم۔ چشم بد۔ آسیبِ نظر۔ عین الکمال ؎

افرادِ حُسن میں نظر آتی ہے کچھ کمی   مجھکو نظر کسی کی مرے دلربا لگی + + (رند)

ڈر ہمکو نظر کا ہے وہ گھر سے چلا ہوگا   کچھ مار پڑے ہونگے کچھ عطر ملا ہوگا + (نظیر)

نظر

خود کامیٔ اعدائے سخن ساز تو دیکھو   اُس رُخ کو چھپانے میں کہیں جاتی نظر سے (مؤلف)

(۷) نگرانی۔ دیکھ بھال (۸) پرکھ۔ تمیز۔ شناخت۔ جانچ ؎

جھوٹے سچوں کا دیتے ہیں دھوکا   جوہری کے لئے نظر ہے شرط (آتش)

(۹) توجّہ۔ عنایت۔ چشمِ اُمید۔ مہربانی۔ کرپا۔ التفات جیسے آپ کی نظر چاہئے ؎

مجھے بات دشمن سے کرنی تھی   اُنہیں اسکی جانب نظر ہو گئی (ظہیر)

اب کچھ ہمارے حال پہ تمکو نظر نہیں   یعنی تمہاری ہے وہ آنکھیں نہیں ہیں (درجن)

مجھپہ رحمت کی نظر جسطرح کی   ورنہ پیچھے باپ کے کیا چشم تھی (〃)

(۱۰) معاینہ۔ مشاہدہ۔ ملاحظہ۔ (۱۱) اندازہ۔ تخمینہ۔ اٹکل۔ قیاس۔ تجویز۔ (۱۲) نیّت۔ قصد۔ ارادہ۔ منشا۔ مدِّنظر جیسے دینے کی نظر سے لو تو دے ہی دو (۱۳) چشمداشت۔ اُمید۔ توقع۔ آس ؎

دوست دشمن کی ہے سے پھرگئی آنکھ   ہے ادھر کی نہ اب اُدھر کی نظر + (اسیر)

(۱۴) سایۂ جنّ و پری۔ بھوت پریت کا اثر۔ جھپیٹ ؎

دکھلاؤ نال چارہ گرو مجھ مریض کی   شاید کسی پری کی تو مجکو نظر نہیں (وفا)

نظر اُتارنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ عین الکمال کا دفعیہ کرنا۔ نظرِ بد کا دفعیہ کرنا۔ صدقہ دینا۔ صدقہ دیکر ضرر چشم زخم کا دفعیہ کرنا +

نظر اُٹھانا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ آنکھ اُونچی کرنا۔ اُوپر دیکھنا +

نظر آجانا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ دکھائی دیجانا۔ آنکھوں کے سامنے پھر جانا ؎

یاد آجاتا ہے احباب کا جلسا رشد   جب فلک پر نظر آجاتے ہیں انجم مجکو (مرزا رشد)

نظر آنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ دکھائی دینا۔ سوجھنا۔ معلوم ہونا + ملنا۔ پانا ؎

نظر آتا ہی نہیں اُسکے سوا کچھ مجکو   کیوں نظر آئے نہ سب یار مرا گھر خالی (ناسخ)

لگتا ہے جب شب تیرہ میں عریاں تو مجھے   نور کا تڑکا نظر آیا ہے او مہرو مجھے (〃)

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہمکو   فلک آیا نظر اک خال سے چھوٹا ہمکو (ذوق)

یہ تو یوں مضطرب در سینے میں لاکھوں روز   دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہمکو + (〃)

بادِ صبا تو عقدہ کشا اسکی ہے جو   مجھسا گرفتہ دل اگر آوے نظر کہیں (فغاں)

تیری گلی میں خاک بھی چھانی کر دل ملے   ایسا ہی گم ہوا کہ نہ آیا نظر کہیں (〃)

مثلِ آئینہ ہے اُس سنگِ قمر کا پہلو   صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلو (خلیق)

نظر انداز کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ نظر سے چھوڑنا۔ دیکھتے چھوڑ جانا + التفات نہ کرنا۔ توجہ نکرنا۔ نظر سے گرانا۔ ناپسند کرنا۔ نامنظور کرنا +

نظر انداز ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ نظر سے چُوک جانا۔ نظر سے بچ جانا۔ نظر سے رہ جانا۔ نظر سے چھوٹ جانا۔ آنکھ نہ پڑنا ؎

نظر

نظر انداز ہوں نہ اے قاتل ہم بھی موجود قتل گاہ میں ہیں (مجروح)

نظر باز - ع + ف - صفت :- (۱) مردم شناس - تاڑُو - تاڑیا - بھانپُو نیک و بد کا پہچاننے والا - کسی چیز یا آدمی کے پہچاننے میں کامل مہارت رکھنے والا - بڑا تاڑنے والا + بڑا تاکنے والا + وہ شخص جو جوہر کی شناخت میں پورا ملکہ رکھتا ہو - چالاکوں - عیاروں اور جائزوں کو بھانپ لینے والا +

کس لئے اتنے سراسیمہ ہو کیوں ہو مضطر چھپکے تم اتنے نظر بازوں سے جاؤ گے کدھر (رند)

پیچ دل آئے دلربا دیکھیوں قسم کھاتے ہو تم ہم نظر بازوں کی آنکھوں سے کہاں جاؤ گے رشید (؟)

تاک میں ہیں آج سارے غمزہ و انداز و ناز ان نظر بازوں سے دل بچکر کدھر چھپ جائیگا (ظفر)

آنکھ پھیر نہ کر دِیر سے ملنا ہے غلط تم بجا کہتے ہو مجھکو نظر باز نہیں + رسا کہ م

(۲) وہ شخص جو صرف دیکھنے کا مزا اُٹھائے - حسن پرست ؎

نور بینش کے ترے پرتو سے ہے نظر باز کور مادر زاد + + (نکہت)

نظر بازی - ف - اسم مؤنث :- دیدا بازی - دید بازی - گھُورا گھاری + تاڑپن

پس دل کو ہوا شیوۂ نظر بازی کبھی یہ ڈھونڈ کے اسکا نشان نکالیگا (نصیر)

نظر بازی کرنا - ا - فعل متعدی :- آنکھ لڑانا - آنکھیں ملانا - عشوہ گری + چھانولی بازی کرنا + تاڑپن یا مردم شناسی کرنا - عشوہ گری کرنے کی مثال ؎

کیں نظر بازیاں رقیبوں سے میرے آگے اُنہیں حجاب آیا (تجمل)

نظر باندھنا - ا - فعل متعدی :- نظر بندی کرنا - درشٹ بندی کرنا - جادو کے زور سے کچھ کا کچھ دکھانا +

طفلِ حسین یہ بھان متی ہیں مگر تمام یہ شعبدے میں اپنے نظر باندھنے لگے (مصحفی)

نظر بچانا - ا - فعل متعدی :- آنکھ بچانا - چھپانا - آنکھ چرانا - بچکر نکلنا - ٹالنا - اغماض کرنا - چشم پوشی کرنا - کترانا - کنیانا

نظر بد - ع + ف - اسم مذکر :- بُری نظر - چشم زخم - بُری نظر کا اثر +

نظر بد لگنا - ا - فعل لازم :- چشم زخم کا اثر ہونا - بُری نظر کے سبب بیمار پڑنا ؎

گھُٹ گئے سو میں کچھ مرتے ہیں کچھ لوٹ رہے ہیں کس کی نظر بد تری محفل کو لگی ہے + (داغ)

نظر بدلنا - ا - فعل لازم :- (۱) تیور بدلنا - چتون پھرنا - نظر میں فرق آنا - (۲) ارادہ بدلنا - نیت بگڑنا - نیت میں فتور ہونا - بدنیت ہونا - کچھ اور ارادہ کرنا ؎

بینے دیکھا جو آور ارادے سے ہنس کے بولا کہ وہ نظر بدلی (ناسخ)

نظر بند - ع + ف - اسم مذکر :- (۱) وہ قیدی جو نظروں میں رہے بظاہر آزاد - در حقیقت قید - حراست میں رہنے والا - وہ شخص جسکی نگرانی کی جائے ؎

مری آنکھوں سے باہر جائے کیونکر کہ طفلِ اشک ہے میرا نظر بند (مصحفی)

(۲) گرفتار - قیدی - محبوس - حوالاتی ؎

پینساد امِ محبت میں ہے دل جا جن آنکھوں کا ہے اک عالم نظر بند (جرأت)

نظر

نظر بند رکھنا - ا - فعل متعدی :- حراست میں رکھنا - نگرانی میں رکھنا - نظروں سے غائب نہ ہونے دینا - آنکھوں میں رکھنا +

نظر بند کرنا - ا - فعل متعدی :- حراست میں کرنا - نگرانی میں رکھنا - آنکھوں میں رکھنا + قیدی بنانا ؎

ممکن ہی نہیں دیکھ سکیں اور طرف کو رکھا ہے آنکھوں نے تری ہمکو نظر بند (مصحفی)

نظر بند ہونا - ا - فعل لازم :- محبوس ہونا - نگرانی میں ہونا - حراست میں رہنا + نظروں کے تلے بیٹھنا ؎

طالب دیدار بھلا کس طرح نہ بھٹکیں کیونکر جا کے وہ آئینہ خانے میں نظر بند ہوا (مصحفی)

نظر بندی - ع + ف - اسم مؤنث :- (۱) حراست - نگہبانی - نگرانی - جو کسی حوالات حاجت (۲) درشٹ بندی - شعبدہ بازی - بازیگری - سحر سازی - ڈیٹھ بندی - درشٹ بندی ؎

دیکھیں سب کچھ اور نہ سمجھیں کیا نظر بندی دیکھئے اس کام کو اور کام کے اُستاد کو (غافل)

نظر بھر کر دیکھنا - ا - فعل لازم :- کسی چیز یا آدمی کی طرف نہایت غور و تامل سے دیکھنا - اچھی طرح سے دیکھنا یا سیر ہو کر دیکھنا - بہ نظرِ تامل دیکھنا ؎

کون جیتا ہے اے صنم مر کے آؤ تو دیکھ لیں نظر بھر کے + (وزیر)

ہم دم ذبح تجھے بھر کے نظر دیکھ تو لیں کاش کہ تیز ترا خنجرِ خونخوار نہ ہو + (صادق)

دیکھ نرگس کو نظر بھر کے امانت لئے پھر آگئیں یاد چمن میں جو تمہاری آنکھیں (امانت)

دیکھ لے ہمکو ذرا بھر کے اُٹھا کر چلمن شام سے در پہ ترے بیٹھے ہیں حیرانِ اشک (شیریں)

الٰہی دیکھتا ہے کس مہوش کو بھر کے نظر رہے ہے دیدۂ آئینہ جو ترا آب ہنوز (ظفر)

نظر پر چڑھانا - ا - فعل متعدی :- بھانپنا + گرویدہ بنانا - فریفتہ کرنا + قربان کرنا ؎

کیا پھر کسی ہوا ان کو نظر پر چڑھا دو گے کچھ مٹھے بہت ہو لب بام آج کل (قدر)

نظر پر چڑھنا - ا - فعل لازم :- (۱) کسی کا کسی کی نظروں میں ممتاز و معزز ہونا + دل کو بھانا - منظورِ نظر ہونا - پسند آنا - پسندِ خاطر ہونا + وقعت ہونا - مرتبہ پانا ؎

مُرتد ہو گیا دل سے گردش ہو سکا چڑھا کبھی نہ خورشید میری نظر پر + (میر)

نظر پڑے نہیں لے میری جان چڑھتا ہے تیرے سوا نہیں کوئی بھی نہ پیارا جو چڑھتا (ظفر)

نہیں چڑھتا ہوں کبھی کی بھی نظر پر ناسخ یار کی نظروں سے افسوس میں اترا (ناسخ)

(۲) بچنا - مانند کیا جاتا - جانچ میں آنا - نظر میں ٹھہرنا - نگاہ میں جچنا - قیمت پانا - قدر پانا + خاطر میں آنا ؎

کچھ نظر پر نہ چڑھے حشمت دنیا اُن کی دھیان جنکا کہ ظفر دولتِ عقبیٰ پہ جچے (ظفر)

جو خاکِ قدم تو تری آنکھوں سے لگائیں کیا اُنکی نظر پر چڑھے کحلِ صفہان خاک (؟)

(۳) حقیر ہونا - سُبک ہونا - خفیف ہونا - ذلیل ہونا + رسوائے عام ہونا - رسوائے خلائق ہونا - اس معنی میں جمع کے ساتھ آتا ہے ؎

چڑھ کے نظروں پہ ہارا رتبہ دو بالا حق نے نصرت اللہ سے منصور آنکھیں ہیں (برق)

(۴) ٹوکیں آنا - جو کس میں آنا جیسے نا کے ہاں بچہ جاتا نہ نظروں پر چڑھتا -

نظر

نظر پڑنا۔ فعل لازم :۔ (۱) آنکھ پڑنا۔ دیکھنے کا اتفاق ہونا۔ دیکھنے میں آنا (۲) معلوم ہونا۔ دکھائی دینا۔ جیسے یہ کام ہوتا ہوا نظر نہیں پڑتا +

نظر پھر جانا۔ فعل لازم :۔ بے رُخ ہو جانا۔ رُخ پھر جانا۔ مخالف ہو جانا۔ ناراض ہو جانا۔ بے مروّت ہو جانا۔ بیدید ہو جانا۔ بیوفا ہو جانا ۔

آنکھ کیا بند ہو گئی اپنی پھر گئی ہم سے سارے گھر کی نظر (اسیر)

نظر پھسلنا۔ فعل لازم :۔ نگاہ نہ ٹھیرنا۔ کسی چیز کا نہایت صاف و شفاف ہونا۔ چمک دمک کے سبب آنکھ نہ ٹھیرنا۔ نہایت آب و تاب پہ ہونا +

نظر پھینکنا۔ فعل لازم :۔ چاروں طرف نگاہ ڈالنا۔ اِدھر اُدھر دیکھنا +

نظر ٹھہرنا۔ فعل لازم :۔ نظر جمنا۔ نظر قائم ہونا۔ نگاہ کا قرار پکڑنا۔ جیسے نبض کی نظر ٹھہرنا +

نظرِ ثانی ع۔ اسم مؤنث :۔ پڑتال۔ دوبارہ دیکھنا۔ تبصرہ۔ دوسری دفعہ غور کرنا۔ پھر کر دیکھنا۔ تجویزِ ثانی۔ ازسرِ نو تحقیقات۔ ملاحظۂ ثانی۔ ترمیم۔ تصحیح +

نظرِ ثانی کرنا۔ فعل متعدی :۔ پڑتال کرنا۔ دوبارہ دیکھنا۔ دوسری دفعہ غور کرنا۔ پھر دیکھنا۔ دوسری دفعہ نظر ڈالنا۔ ترمیم کرنا۔ تصحیح کرنا۔ ازسرِ نو تحقیقات کرنا۔ ملاحظۂ ثانی کرنا۔ کسی فیصل شدہ مقدمہ کی مِسل پھر دیکھنا۔ ازسرِ نو مقدمہ دائر کرنا +

نظر چلانا۔ فعل متعدی :۔ چھوت جھاڑنا۔ نظرِ بد کا دفعیہ کرنا + توے کی سیاہی میں کپڑا کالا کرکے اور اُسے تیل میں بھگو کے بیمار کے سامنے نظر یا چشمِ بد کے دفع کرنے کے واسطے جلانا +

نظر جمانا۔ فعل متعدی :۔ نگاہ ٹھیرانا۔ نگاہ قائم کرنا +

نظر جمنا۔ فعل لازم :۔ نگاہ ٹھیرنا۔ نگاہ کا قائم ہونا۔ کسی چیز پر نظر ٹھیرنا +

نظر جھاڑنا۔ فعل متعدی :۔ نظرِ گزر کا دفعیہ کرنا۔ چھوت جھاڑنا۔ کسی افسوں یا منتر کے زور سے چشم زخم کا دفعیہ کرنا +

نظر چُرا کر دیکھنا۔ فعل متعدی :۔ آنکھ بچا کر دیکھنا۔ چھپ کر دیکھنا دُزدیدہ نگاہ سے دیکھنا + چوری سے دیکھنا۔ چوری چھپے دیکھنا +

نظر چُرانا۔ فعل لازم :۔ آنکھ چُرانا۔ نظر بچانا۔ غرور یا شرم یا تنفر کے باعث اغماض کرنا۔ آنکھ بچانا۔ نظر ملا کر نہ دیکھنا + چُھپانا۔ کترانا۔ کنیانا ۔

لگے ہم سے نظر اپنی چُرانے وہ سمجھے جس گھڑی لُطفِ نظر کو (ایجاد)

نظر چڑھنا۔ فعل لازم :۔ (۱) خیال میں آنا۔ خاطر میں آنا ۔

نوح کا طوفاں ہماری کب نظر چڑھتا ہے پر جوش ہم دیکھے ہیں کیا کیا دیدۂ تر کے ترے (میر)

(۲) نظر پڑنا۔ دیکھنے میں آنا۔ دیکھا جانا۔ نظارہ ہونا ۔

جنکی نظر چڑھا ترا رُخسارِ آتشیں + اُنکا چراغِ گور نہ تا حشر گُل ہوا + (ذوق)

نظر

(۴) پرکھنے میں آنا۔ پرکھا جانا۔ نگاہ میں جچنا۔ حسن رکھنا۔ قیمت پانا۔ قدر

ہُنر شناس کو دکھلا ہُنر کہ خوبیٔ زر اگر کُھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر (ذوق)

(۵) پسندِ خاطر ہونا۔ دل میں کُھبنا۔ مرغوب ہونا۔ دل کو بھانا۔ پسند آنا ۔

پُوچھو تو میر سے کیا کوئی نظر چڑھا ہے چہرہ اُترا ہے کچھ آج اُس جواں کا (میر)

شاید نظر چڑھے یہ کسی خود پسند کی رکھدینگے دل کو آئینہ گر کی دکان پر (صابر)

(۶۔۶) ٹوک میں آنا۔ ہوٹس میں آنا۔ نظرِ بد لگنا۔ جیسے بچے کو وہاں کسی کی نظر چڑھ گئی (۷) مُمتاز و مُفتخر ہونا۔ معزز ہونا۔ وقعت پانا (۸) حقیر ہونا۔ سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ رُسوائے عام ہونا۔ رُسوا ہونا +

نظرِ دلفریب ف۔ اسم مؤنث :۔ دل کو لُبھانے والی نظر۔ فریفتہ کرنیوالی نظر

نظر دوڑانا۔ فعل لازم :۔ تلاش کرنا۔ تلاش سے دیکھنا۔ اِدھر اُدھر نظر ڈالنا۔ چاروں طرف دیکھنا ۔

ڈھونڈھتی ہیں جسکو آنکھیں وہ نہیں آتا نظر ہم بہت دوڑاتے ہیں اپنی نظر چاروں طرف (ظفر)

نظر ڈالنا۔ فعل متعدی :۔ سرسری طور سے دیکھنا۔ نگاہ کرنا۔ دیکھنا۔ معائنہ کرنا

نظر رکھنا۔ فعل متعدی :۔ (۱) توجہ رکھنا۔ میلان رکھنا۔ محبت کی نظر سے دیکھنا۔ عاشقانہ نظر ڈالنا ۔

ہمارا گشتی بھول خوف و خطر لگی رکھنے انسان پر تو نظر (میر حسن)

(۲) خبر رکھنا۔ خبر گیری کرنا۔ نگرانی رکھنا۔ نگہبانی کرنا (۳) اُمید رکھنا۔ توقع رکھنا۔ آس رکھنا (۴) دانت رکھنا۔ ارادہ رکھنا۔ نیت رکھنا (۵) پرکھ رکھنا۔ شناخت رکھنا۔ تمیز رکھنا۔ درک رکھنا۔ مہارت رکھنا ۔

قدر آنسو کی جانتے ہیں پلک جوہری رکھتے ہیں گُہر کی نظر (اسیر)

نظر سے اُتارنا۔ فعل متعدی :۔ نظر سے گرانا۔ سُبک کرنا۔ خفیف کرنا۔ دل سے گرانا۔ جی سے اُتارنا۔ بیقدر کرنا۔ بے وقعت کرنا ۔

گُل کو نظر سے اشکِ خُونی اُتارتے ہیں گُلچیں ہمارے آگے دامن پسارتے ہیں (آتش)

نظر سے اُترنا۔ فعل لازم :۔ نظر سے گرنا۔ سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ بے قدر اور بے وقر ہونا۔ بے وقعت ہونا۔ حقیر ہونا۔ ذلیل ہونا۔ جی سے اُترنا۔

ندیاں جتنی چڑھی تھیں وہ نظر سے اُتریں ڈبڈبا کر جو نہیں اشکوں سے بھر آئیں آنکھیں (بہار)

اِسقدر لینے یم اشک کی موج نہ لی آخرکار نظر سے مری دریا اُترا (آتش)

نہیں چڑھتا ہوں کسی کی بھی نظر تا ناسخ یار کی نظروں سے افسوس میں ایسا اُترا (ناسخ)

نظر سے گرانا۔ فعل متعدی :۔ دل سے اُتارنا۔ سُبک کرنا۔ خفیف کرنا۔ جی سے اُتارنا۔ بے وقعت کرنا۔ بے عزت کرنا ۔

سُنا ہے اُٹھ گیا دُنیا سے وہ تیغ گرا پایا جسے تم نے نظر سے + (بحر)

دیکھا تو مثلِ اشک نظر سے گرا دیا اب میری اُسکی آنکھ میں عزت نہیں رہی (میر)

نظر سے گِرنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ جی سے اُتر نا۔ خفیف ہونا۔ سُبک ہونا۔ بے قیمت اور بے وقر ہونا۔ بے عزت ہونا۔ حقیر و بے توقیر ہونا جیسے کوٹھے کا گرا سنبھلتا ہے نظر سے گرا نہیں سنبھلتا ؎

بھلا زمانہ میں سے نہ اُٹھا مرا غبار ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہو (وزیر)

تیری نظروں سے گرا جب سے تو اے جعفر ترا سارے عالم میں مری توقیر آدھی گھٹ گئی (جعفر)

نظر سے خلق کی گر جائے ہے فلک پہ قمر جو وقتِ شام وہ کوٹھے پہ آن چڑھتا ہے (ظفر)

کسی کے دل سے کسی کی نظر سے گرتا ہوں سنبھالنا ہے تو اے آسماں سنبھال مجھے (داغ)

آسماں گر گیا نظر سے مری عرش پر جب ترا دماغ ہوا + + (〃)

تقدیر کے سہارے سے بارے ہزار شکر میں گرتے گرتے اُسکی نظر سے سنبھل گیا (بارق)

مدد کرلے گرا نبار ہی مدد کر گرے جاتے ہیں ہم اُسکی نظر سے (احسان)

شرمندہ شاہِ کربلا سے ہے پانی کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی
گرتے ہیں جو اشکِ چشم ثابت ہے ہوا گویا کہ نظر سے گر گیا ہے پانی } رباعی (ع)

ظاہر ہوا نگاہ و تحیر سے رازِ عشق اُسکی نظر سے گر گئے اپنی نظر سے ہم (زکی)

اُنکی نظر سے ہم گرے ہوتے ہی بے حجابیاں ساغر میں تھا اثر گردشِ روزگار کا (〃)

نظر سے نظر مِلانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ چار آنکھیں کرنا۔ نظر پر نظر ڈالنا۔ آنکھ سے آنکھیں ملانا ؎

نظر ملا کے نظر سے کروں مُسخر اُسے بناؤں ہو اُم سکن و شکن ہما کے لئے (زکی)

نظر سے نظر مِلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ چار آنکھیں ہونا۔ آنکھ ہونا۔ رُوبرو ہونا۔ دوچار ہونا۔ آنکھ سے آنکھ ملنا ؎

بھلا دل کا کہاں ملنا کہ اُن کی نظر بھی تو نہیں ملتی نظر سے (مجروح)

نظر سے نِکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نظر سے گزرنا۔ آنکھوں کے سامنے سے گزرنا۔ دیکھنے میں آنا۔ معائنہ ہونا ؎

عالم میں ایک تو نظر آیا نظر فریب عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا + + (داغ)

(۲) نظر سے دُور ہونا۔ نظر سے پرے چلا جانا۔ نظر سے غائب ہو جانا ؎

کاہیدگی نے پھینک دیا دُور اِس قدر کوسوں میں آپ اپنی نظر سے نکل گیا (داغ)

نظرِ غلط انداز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ عاشقوں کو دھوکا دینے والی نظر۔ بیک عاشق پر یہ ظاہر کرنیوالی نظر کہ میرا معشوق مجھ ہی کو دیکھ رہا ہے ؛

نظر کا ٹوٹکا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نظر بد کے اثر کا اُتار۔ چشم بد کے بچاؤ کا ٹوٹکا۔ نظر جھاڑنے کا طریقہ (جب نظر لگ جانے سے کوئی بیمار پڑ جاتا ہے تو عورتیں اُسکے دفعیہ کے واسطے جسکی نظر کا گمان ہوتا ہے اُسکی آنکھوں کی پلکیں بہم پہنچا کر آگ میں جلا کرتی ہیں۔ یا جب کوئی اُنکے بچے کو ٹوکتا ہے تو اُسکے پاؤں کی مٹی لیکر چلتے چولھے میں ڈالا

کرتی ہیں اگر اُن میں سے کچھ نہ آنے ہیں تو کہتی ہیں دیکھو اسی کی نظر تھی) + ؎

نیم چشم کے پلکیں خوابانی پر جلا دیں ازبس پلنگ جلاتا ہے ٹوٹکا نظر کا + (معروف)

نظر کا نظر سے دوچار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ آنکھ کا آنکھ سے ملنا۔ چار آنکھیں ہونا۔ باہم نظریں ملنا۔ آنکھیں لڑنا ؎

جب نظر سے نظر دوچار ہوئی ایک برچھی جگر کے پار ہوئی + + (شوق)

نظر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھنا۔ نظر ڈالنا + اشارہ کرنا۔ کنایہ کرنا ؎

سب طرف چلتے اشارے ہیں ترے محفل میں اس طرف کو بھی کبھی بھول کے کر یار نظر (عاشق)

نرگس پہ نظر کیجیے دوبارہ کہ وہ کٹ جائے ہو جائے نظرِ ثانی میں اُسکی نظر ہی آنکھ (وزیر)

(۲) بھینٹ چڑھانا۔ پیشکش کرنا۔ اس معنی میں صحیح نذر ہے مگر سوز نے نہیں معلوم املا کی ناواقفیت سے یا کس وجہ سے ذال معجمہ کو متحرک باندھ دیا ہے چونکہ تلفظ کے لحاظ سے ظائے معجمہ سے درست ہے لہٰذا اسجگہ وہ شعر لکھا جاتا ہے

صبر و تاب و تواں و طاقت و ہوش سب یہ تیرہی کیئے نذر بس کر + (میر سوز)

جگر آثر آگہ اس غزل کا قافیہ ہے +

نظر کو تاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نظر کو پہچاننا۔ نظر دیکھنا۔ تیور دیکھنا ؎

اُنھیں تو دیکھ قاصد نظر کو تاڑ کے خط کہ پھینکدیں نہ وہ غصے میں پھاڑ کے خط (ظفر)

نظر کھا جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نظر لگ جانا۔ نظرِ بد کا اثر ہو جانا۔ بد نظر کے اثر سے تباہ و برباد ہو جانا۔ چشم زخم پہنچنا۔ ٹوک میں آجانا۔ نحوست میں آجانا۔ چشم بد سے ضرر پہنچنا۔ نظرِ بد سے کام تمام ہو جانا ؎

سرمہ آسا خاک میں اے مصحفی میں رل گیا کھا گئی کیا جانیئے کس کی نظر میرے تئیں (مصحفی)

مجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ کھا جائے پھرو نہ تم کھلے بالوں سے جان کوٹھے پر (نظیر)

فلک زمین و ملائک جناب تھی دلی بہشت و خلد سے بھی انتخاب تھی دلی
جواب کا ہے کو تھا لاجواب تھی دلی مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دلی
پڑی ہیں آنکھیں وہاں جو جگہ تھی نرگس کی
خبر نہیں کہ اسے کھا گئی نظر کس کی } (ظہیر دہلوی)

نظر گاہ۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ تماشا گاہ۔ سیرگاہ۔ منہاج گھر۔ تفریح گھر۔ نظارہ + اکھاڑا

نظر گاہِ عام۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ سیرگاہِ عام جسے سب دیکھ سکیں۔ نظارۂ عام۔ گزرِ عام۔ شارعِ عام۔ وہ جگہ جہاں سب کی نظر پڑتی ہو۔ کھلی ہوئی جگہ +

نظر گُزر۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اثرِ چشم۔ عین الکمال۔ چشم زخم + سایہ جن وغیرہ ؎

تن بدن کے وقتِ شام چمن میں نہ گزرو سو کام ہیں خدا کے پیا ہے نظر گزر (حشمت)

نظر گُزر کا۔ ا۔ تابع فعل:۔ وہ چیز جو نظر لگ جانے کے خوف سے تصدق ہی کی کر

رہی جاتے یا زمین پر گرا ہی جاتے جیسے ہم کیا ندید ے ہیں جو نظر گزر کا لیں +

نظر ہو جانا - ف۔ فعل لازم:- نظرِ بد کا اثر ہو جانا + جن و پری کا سایہ ہو جانا ۔

تم آنکھوں کو اتنا جھکاتے ہو کیوں کہیں کیا کسی کی نظر ہو گئی + (محمد روح)

نظر گزر ہونا - ف۔ فعل لازم:- نظرِ بد کا اثر ہونا۔ نظر لگنا + جن و پری کا سایہ ہونا۔

نظر لگانا - ف۔ فعل متعدی:- بُری نظر سے دیکھنا۔ چشم زخم پہنچانا۔ نیدی کی طرح دیکھنا۔ ٹوکنا۔ ٹیسنا + ۔

نظر لگنا یا لگ جانا - ف۔ فعل لازم:- (۱) نظرِ بد کا اثر ہونا یا ہو جانا۔ آسیبِ چشم پہنچنا۔ بُری نظر کا اثر کرنا یا کر جانا + ٹوک میں آنا یا آ جانا۔ نہوتس میں آنا یا آ جانا + جن و پری کا سایہ ہونا یا ہو جانا۔ بھوت پریت کا اثر ہونا یا ہو جانا +

ڈھونڈتے پھرتے ہیں ہم عالم شیدائی تجھے ۔ لگ گئی کس کی نظر اے حسنِ زیبائی تجھے (داغ)

دُکھتی آنکھوں کو ایسا نہ تک دو کہیں یاں ۔ لگ جائے کسی مریضِ بد کی نظر اسکو (نصیر)

دن رات دیکھلے تجھے شمس و قمر لگے ۔ ڈر تا ہوں میں کسی کی نہ پیاری نظر لگے (مہر)

نازنینو کر کسی کی تیری ادھر لگ جائیگی ۔ اور تو کیا میں کہوں میری نظر لگ جائیگی (ظفر)

آنکھ یہی روتے روتے رات سوئی ۔ کیا جانے بھلا یا رکس کی نظر لگی (جرأت)

کہیں نظر نہ لگے اُنکے دست و بازو کو ۔ یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں (غالب)

پہروزرو پھر جاتے ہیں ررنگ سے گراگر ۔ کچھ جذبِ محبت کو لگی ہے نظر ایسی + (بیمار)

تم یہ ڈرتے ہو کسی کی نظر نہ لگ جائے ۔ پھر نہ تم نکلے بام سے جان کو تھے پر (نظیر)

(بے تنوار) آنکھ لگنا۔ عشق ہونا۔ تعشق ہونا ۔

جب بہ حکمت میں پہنا لے گئی کوتا ناگی آج ۔ تیلی سی کمر چیتے کی سی دونوں پہ جیسے نظر تک گیا (کیف)

نظر مارنا - ف۔ فعل متعدی:- آنکھ مارنا۔ اشارہ کرنا۔ نین مارنا +

نظر ملانا - ف۔ فعل متعدی:- آنکھ سامنے کرنا۔ آنکھ مقابل کرنا + آنکھ لڑانا +

نظر ملنا - ف۔ فعل لازم:- آنکھ ملنا۔ آنکھ سامنے ہونا۔ آنکھ مقابل ہونا۔ سنگھ ہونا۔ رُوبرُو ہونا۔ رُوکش ہونا۔ آمنے سامنے ہونا۔ دوچار ہونا +

آنکھیں دیکھیں تری دماغ ہوا ۔ کیا ملے ہم سے نامہ بر کی نظر (اسیر)

مل کے آنکھ جانے پہ ہے موقوف اپنی کچھ بحال ۔ دل نہیں ملتا کسی سے تو نظر ملتی نہیں (رند)

جب اُس رشکِ سلیماں کی ہے چشم لطف ادھر ۔ آدمی کیا دیو کی مجھ سے نظر ملتی نہیں + (ایضاً)

نظر میں - ف۔ تابع فعل:- (۱) نگاہ میں۔ آنکھ میں (۲) سامنے۔ رُوبرُو (۳) خیال میں۔ دھیان میں جیسے سب کام ہماری نظر میں ہے (۴) شناخت میں۔ تمیز میں جیسے تمہاری نظر میں وہ کیسا ہے (۵) دیکھنے بھالنے میں جیسے ایسا آدمی ابھی تک نظر میں نہیں آیا +

نظر میں آنا - ف۔ فعل لازم:- (۱) ٹوک میں آنا۔ نہوتس میں آنا۔ نظرِ بد کا اثر ہونا۔ (۲) دکھائی پڑنا۔ معلوم دینا۔ سُجھائی دینا۔ سُوجھنا۔ معلوم ہونا (۳) خیال میں آنا۔ دھیان میں آنا۔ تصور میں گزرنا + ۔

آنے کا عہد اُسکے گر ہیچ نظر میں آتا ۔ تو اشک لحظہ لحظہ کیوں چشمِ تر میں آتا + (نظیر)

نظر میں پھر جانا - ف۔ فعل لازم:- آنکھوں کے سامنے دکھائی دینا۔ تصور میں آ جانا۔ سماں بندھ جانا ۔

گھر بسنے ایک دم میں بنا دی وہ گھر کی شکل ۔ میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا (داغ)

نظر میں پھرنا - ف۔ فعل لازم:- تصور میں پھرنا۔ تصور میں رہنا۔ خیال میں بسنا۔ بسنا ۔

پھرنا ہے نصیرا اپنی نظر میں وہ شب و روز ۔ حائل کو کبھی چشم کا پردا نہیں ہوتا (نصیر)

نظر میں کھبنا یا چُبنا - ف۔ فعل لازم:- آنکھوں میں کھبنا۔ آنکھوں میں بیٹھنا۔ نظروں میں بھلا معلوم دینا۔ پسند آنا۔ جچ جانا ۔

تری پلکیں کھبتی نظر میں بھی ہیں ۔ یہ کانٹے کھٹکتے جگر میں بھی ہیں + + (میر)

ملا ہے ستیر قمر گاں آنکھ جگر میں چُبھے ۔ الٰہی پہ کسی کی کوئی نظر میں چُبھے (معروف)

نظر میں چڑھنا - ف۔ فعل لازم:- نظر میں جچنا۔ نگاہ میں جچنا +

نظر میں چھپانا - ف۔ فعل متعدی:- آنکھوں میں بسنا۔ محیطِ چشم ہونا ۔

مقابل اپنے جلوہ کے نظر آتا نہیں کچھ بھی ۔ ہماری سرِ نظر میں آنکی نظر میں جہاں تسخیر کیا کیا (انور)

نظر میں خار ہونا - ف۔ فعل لازم:- آنکھوں کو ناگوار گزرنا۔ آنکھوں میں بُرا لگنا۔ آنکھوں میں کھٹکنا ۔

دیکھے جو کوئی چمن میں شب کو ۔ گل اُسکی نظر میں خار ہوگا + (میر سوز)

نظر میں سمانا - ف۔ فعل لازم:- نظر میں بیٹھنا۔ نظر میں گھر کرنا۔ آنکھوں میں بسنا۔ آنکھوں میں کھبنا یا بھلا لگنا ۔

دنداں میں ہیں جو لیا زلیخا کو ضعف آج ۔ یوسف مگر نظر میں سمایا ہوا نہ تھا + (سالک)

جب رخِ یار نہ دیکھا نظر آیا پھر کیا ۔ وہ نہ نظروں میں بسا یا تو سما یا پھر کیا (نامعلوم)

کب نظر میں کوئی سماتی ہے ۔ میری تو تجھ پہ جان جاتی ہے + + (شوق)

نظر میں عالم سیاہ ہونا - ف۔ فعل لازم:- غم یا کسی صدمہ کے سبب دنیا اندھیر ہونا۔ غم یا رنج کے مارے کچھ نہ سُجھائی دینا ۔

گم دلِ وحشی ہوا عالم نظر میں ہے سیاہ ۔ شمع لیکر ذرہ ذرہ خاکِ صحرا دیکھیے (ذکی)

نظر میں کھٹکنا - ف۔ فعل لازم:- آنکھوں میں ناگوار گزرنا۔ نظروں میں بُرا لگنا۔ نظروں میں خار گزرنا ۔

اگرچہ عشق میں کھینچے ہم شکوہ کر کا تنا ۔ نظر میں ناتواں ہیئوں کی یہ اُکل کھٹکتے ہیں (ظفر)

نظر میں نہ آنا - ف۔ فعل لازم:- نظر میں نہ جچنا۔ نگاہ میں نہ ٹھہرنا +

نظر

نظروں میں ٹھہرنا - ا- فعل لازم: نظروں میں کھبنا - نظروں میں وقعت یا عزت پانا - قائل قدر ہونا - منظور نظر ہونا ۵

شیشے میں کھلے اُسکے جو دندان مسی زیب — نظروں میں مری رنگ شب تابہ ٹھہرا (نصیر)

نظر میں نہ چڑھنا - ا- فعل لازم: نظر میں نہ جچنا - نگاہ میں نہ ٹھیرنا - خاطر میں نہ آنا ۵

نظر میں ہونا - ا- فعل لازم: خیال میں ہونا - پہچان میں ہونا - دھیان میں ہونا جیسے ع ہنکانے والے آپکے میری نظر میں ہیں +

نظر نہ آنا - ا- فعل لازم: دکھائی نہ دینا - پتا نہ لگنا - سُراغ نہ پانا ۵

مدت ہوا جنوں جیب و گریباں کا ترے — تیری امداد سے آتا نہیں اک تار نظر (عاشق)

نظر نہ ٹھیرنا - ا- فعل لازم: نگاہ نہ ٹھیرنا - نظر کا نہ جمنا - کسی چیز کی آب و تاب کے آگے نظر کا قائم نہ رہنا - آنکھ نہ ٹھہرنا - چکا چوند آنا - خیرگی چشم ہونا ۵

یاں تک تو گرم ہے مرے خورشید رو کا حُسن — دیکھے اگر کوئی تو نہ ٹھہرے نظر فغاں (فغاں)

نظر نہ چڑھنا - ا- فعل لازم: خاطر میں نہ آنا - پسند نہ ہونا - بھلا نہ لگنا - اچھا نہ معلوم دینا ۵

ہم چمن کے گل نہیں چڑھتے نظر بلبل — یہ کیا روش ہے [illegible] (میر)

نظر نہ لگنا - ا- فعل لازم: چشم بد کا اثر نہ ہونا ۵

کہیں وہ کملانے پھبن وہ ادھر اُدھر ڈالے — مجھے یہ ڈر ہے کسی کی اُسے نظر نہ لگے (ظفر)

نظر لگے نہ کہیں اُسکے دست و بازو کو — یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں (غالب)

نظر نہ ملنا - ا- فعل لازم: نظر سامنے نہ ہونا - آنکھ سامنے نہ ہونا - شرم یا کسی قصور کے سبب آنکھ اُٹھا کر بات نہ کر سکنا ۵

آنکھ سے [illegible] ایسے ہوئے بیدید کیوں — اپنے ہمچشموں سے بھی اب تو نظر ملتی نہیں (رند)

نظر نہ ہونا - ا- فعل لازم: (۱) پرکھ نہ ہونا - تمیز نہ ہونا - شناخت نہ ہونا جیسے میں پشمینے کی نظر نہیں (۲) نظر نہ لگنا - چشم بد کا آسیب نہ پہنچنا ۵

گر شوق بے اثر نہ ہوئی — تمکو پردے میں کیا نظر نہ ہوئی ++ (داغ)

بیمار رہیں ہیں اُسکی آنکھیں — دیکھو کسو کی نظر نہ ہووے (میر)

میرے تغیر رنگ کو مت دیکھ — تجکو اپنی نظر نہ ہو جائے + (مومن)

نظرہایا - ا- اسم مذکر: ندیدہ - نظر لگانے والا - شور چشم - عیون - وہ شخص جسکی نظر لگجائے - وہ شخص جسکی نظر نقصان یا ضرر پہنچائے - کھانے کی عمدہ چیز کو دیکھکر للچانے اور گھورنے والا - العین - چشم شور - دیدہ شور - نظر شور - چشم زخم رساں ۵

دیکھ آئینہ سے نظرہایا — نہ دوچار اس سے ہو نظر ہوگی (معروف)

نظرہائی - ا- اسم مؤنث: ندیدی - نظرہایا کی تانیث +

نظر ہو جانا - ا- فعل لازم: نظر لگجانا - چشم بد کا اثر ہو جانا - چشم بد سے ضرر پہنچ جانا ۵

نظر

آرسی دیکھا بہت کرتے ہو یہ ڈر ہے مجھے — ایک دن تمکو تمہاری ہی نہ نظر ہو جائے (مصحفی)

زخم کیوں دیکھتے ہو ڈر ہے مبادا ہو جائے — دست و بازو کو ترے قاتل نظر (ناسخ)

تم آنکھوں کو اتنا جھکاتے ہو کیوں — کہیں کیا کسی کی نظر ہو گئی (بحر)

وہ جوبن نہ وہ سُدھ ہے کیا سبب — تمہاری پھبن کو نظر ہو گئی

لچکتی ہے ہر بار کیوں اسقدر — تمہاری کمر کو نظر ہو گئی (حضور آصف)

نظر ہونا - ا- فعل لازم: (۱) پرکھ ہونا - شناخت ہونا - تمیز ہونا - (۲) نظر لگنا - چشم بد کا اثر ہونا ۵

تمہارے واسطے دل سے مکاں کوئی نہیں بہتر — [illegible] آنکھوں [illegible] (جلیل)

(۳) خیال ہونا - توجہ ہونا جیسے کبھی تو ہماری طرف بھی نظر ہو جائے +

نظروں - ا- اسم مؤنث: نظر کی جمع جو حروف مُغیّرہ یا تابع مُغیّر کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے ۵

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو — کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو (ذوق)

نظروں سے اُترنا - ا- فعل لازم: نظروں سے گرنا - آنکھوں میں حقیر و سبک ہونا - نظروں میں نہ جچنا ۵

نہ چڑھتا تھا کسی کی بھی نظر پر ناسخ — یار کی نظروں سے افسوس میں ایسا اُترا (ناسخ)

نظروں سے گرا دینا یا گرانا - ا- فعل متعدی: بے اعتبار اور بے وقعت کر دینا - جی سے اُتار دینا - خاطر میں نہ لانا - توجہ نہ رکھنا ۵

اے اشک تو نظروں سے کہیں تک نہ گرا دیو — آنکھوں میں تری پیار ہر وقت کھٹکتا ہو (طپش)

کعبہ کو گرا [illegible] ہوکے مسلماں — کیوں آپنے نظروں سے گرایا مرے دل کو (اسیر)

[illegible] یا ہمیں اب اپنی نظروں سے گرایا آپ نے (جرأت)

اشک حسرت کی طرح چشم جہاں سے گر پڑا — اپنے عاشق کو جو نظروں سے گرایا آپنے (ولہ)

نظروں سے گر جانا یا گرنا - ا- فعل لازم: بے اعتبار اور بے وقعت ہو جانا - عزت نہ رہنا - سبک ہو جانا - نظروں میں حقیر و بے توقیر ہو جانا - جی سے اُتر جانا - توجہ نہ رہنا - بیقدر ہو جانا - بے وقر ہو جانا - بے عزت ہونا - خفیف ہونا - سبک ہونا ۵

کیا ہو ہم رندوں کے آگے شیشۂ گردوں کی قدر — گر گیا نظروں سے جب خالی [illegible] (ناسخ)

شرمندۂ شاہ کربلا ہے پانی — کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی

گرتے ہیں جو اشک چشم ثابت یہ ہوا — گویا نظروں سے گر گیا ہے پانی ([illegible])

اُنکی نظروں سے گر گیا ہوں میں — کیسی اُفتاد میں پڑا ہوں میں (عبد [illegible])

جس گھڑی آپکو دیکھوں ہوں میں جوں قطرۂ اشک — اپنی نظروں سے بھی آپ ہیں گرا جاتا ہوں (امجد)

جسکے باعث سب کی نظروں سے گرے ۔ اُنکے کبھی ہم آئے دھیان میں (امانت)
سر بہ آسمان ہوں سیہ بختی سے ۔ پھر میں نظروں سے گر گیا باعث (وزیر)
نظروں سے آنسوؤں میں وہ آنکھوں سے اُنکی میں ۔ کیا ضعف سے مثلِ گل ہاتھ آئے بدن بھولا رہے
بسکہ نظروں سے [illegible] ۔ میں ہر ایک بھی جو ہوا تو بھی گرا نہ رہا (انور)
دل جو مثلِ سرشک سے پامال ۔ کسکی نظروں سے اب گرا ہے یہ (معروف)

نظروں میں آنا ۔ فعل لازم ۔ ہوش میں آنا ۔ ٹھیک ہو آنا ۔ سونا جانا ۔ ٹوکا جانا ۔ نظروں میں چھپنا

نظروں میں بھا جانا ۔ فعل لازم ۔ کھٹک جانا ۔ آنکھوں میں جانچنا ۔ نظروں میں تولنا ۔
دیکھوں تو یوں وہ کیکے لے کہتے کوں ۔ کمبخت چھپ کے مجھے نظروں میں بھاتے ہے (جرأت)

نظروں میں تولنا یا تول لینا ۔ فعل متعدی ۔ آنکھوں میں جانچنا یا ناپنا ۔ آنکھوں میں جانچ لینا ۔ نظروں میں ناپ لینا ۔ جھک کر اندازہ کر لینا
روئے کرے تولتے ہے وہ نظروں میں ۔ اس گوہر اشک کی بھی رتی جھکی (درد)
کیا آنکھوں میں سکے سنگ … ۔ نظروں میں ہمکو تولتا ہے (وزیر)
پیالے ہو تک وزن میں قیمت میں ان جو ۔ نظروں میں تمہیں تول لیا ہے بدن پھول
سب کو یہ جو کچھ چیز دیتے ہیں ۔ ہم تو نظروں میں تول لیتے ہیں (قلق)

نظروں میں چڑھنا ۔ فعل لازم ۔ نظروں میں آنا ۔ [illegible] میں آنا ۔ ٹوک میں آنا ۔ خوبصورتی کے باعث نظروں میں پڑنا ۔ جیسے کسی کے سامنے کھا کر نظروں میں چڑھو ۔
چڑھنے نظروں میں یہ لگائے کوئی نہ نظر ۔ بیٹھنا خوب لبِ بام نہیں تم جانو (ظفر)

نظروں میں رکھنا ۔ فعل لازم ۔ آنکھوں میں رکھنا ۔ نگاہوں میں رکھنا ۔ کمال حفاظت کرنا ۔ نگرانی میں رکھنا ۔ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا ۔ نظربند رکھنا
اپنی نظروں میں ہی سب کہتے ہیں ۔ تاکہ آنکھ اُسکی کسو سے نہ جھپکنے پاوے (معروف)
جسے نہ چاہتا ہے اُسکو سیر رکھتے ہیں نظروں میں ۔ ولا قائل ہوں میں آنکھوں کی اور تیری آنکھ کا (سوز)

نظروں میں سمانا ۔ فعل لازم ۔ (۱) پسند خاطر اور مرغوبِ طبع ہونا ۔ بھانا ۔ آنکھوں میں کھبنا ۔ دل میں بیٹھنا ۔ دل میں گھر کرنا ۔ نظروں میں بسنا
کیا نظر میں سما گیا وہ گل ۔ پردۂ چشم بھی گلابی ہے + + + (ناسخ)
(۲) معتبر ہونا ۔ مستند علیہ ہونا ۔ نظروں میں جچنا + ۵
بنجائے بات اب بھی جو نالہ اثر کرے ۔ نظروں میں اُسکی غیر سمایا نہیں ہنوز (مرزا)

نظروں میں غائب ہو جانا ۔ فعل لازم ۔ آنکھوں میں غائب ہو جانا ۔ آنکھوں کے سامنے سے جاتا رہنا ۔ دیکھتے دیکھتے غائب ہو جانا +

نظروں میں کھائے جانا ۔ فعل لازم ۔ نگاہوں میں مارنا ۔ چمکی مار دینا ۔ آنکھوں میں دم سکھائے دینا ۔ نگاہوں میں تباہ کیے دینا ۔ ۵
دل وہ نعمت ہے تمھیں سا نہیں ہے اب ۔ نظروں نظروں میں کھائے جاتا ہے (داغ)

نظروں میں گھٹنا ۔ فعل لازم ۔ نظروں میں حقیر ہونا ۔ بیقدر ہونا ۔ ہلکا ہونا ۔ خفیف ہونا جیسے فرمائشوں کے کرنے سے بھی آدمی نظروں میں گھٹ جاتا ہے +

نظروں نظروں میں ۔ ذ تابع فعل ۔ آنکھوں آنکھوں میں ۔ نگاہوں کے سامنے ۔ آنکھوں کے دیکھتے +

نظری ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) علم حکمت کی دونوں قسموں میں سے اول قسم حکمت علمی وہ علم جسمیں حقائق موجودات کی تصور سے بحث ہو ۔ علم ہیئت ۔ مناظر و مرایا ۔ تشریح معادن و نباتات وغیرہ ۔ حکمت نظری میں داخل ہیں ۔
(۲) صفت ۔ (۱) نظر سے گرا یا ہوا ۔ رسالہ سے نکالا ہوا ۔ گھٹیا ۔ بیکار ۔ نکما ۔ ناقص
نرگس پہ نظر کیجیے دوبارہ کرے کٹ … ۔ ہو جائے نظر ثانی میں اُسکی نظری آنکھ (وزیر)

نظریں ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ نظر کی جمع ۔ نگاہیں + آنکھیں +

نظریں چُرا کر دیکھنا ۔ فعل لازم ۔ آنکھیں بچا کر دیکھنا ۔ چھپ کر دیکھنا ۔ [illegible] سے دیکھنا ۔ چوری سے دیکھنا ۔ دزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا ۔ کن انکھیوں سے دیکھنا
رو … چھپکے چھپکے آتا ہے یاد ہر دم ۔ وہ دیکھنا کسی کا نظریں چرا چرا کر (رند)

نظریں چرانا ۔ فعل لازم ۔ اعماض کرنا ۔ نظریں بچانا ۔ آنکھیں چرانا ۔ نگاہ دزدیدن کا ترجمہ + نگاہیں بچانا +

نظم ع ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) پرونا ۔ موتیوں کو تاگے میں پرونا + لڑی ۔ سِلک (۲) انتظام ۔ بندوبست (۳) کلام موزوں ۔ شعر ۔ [illegible] ۔ کیت ۔ مقابل نثر +

نظم و نسق ع ۔ اسم مذکر ۔ ترتیب و انتظام ۔ بندوبست ۔ دار و گیر ۔ اہتمام ۔ انصرام حکمرانی کا قاعدہ ۔ تدبیر مملکت ۔ راج نیتی ۔ راج نیم ۔ راج کرنے کی نیکتی ۔ حسن انتظام ۔ ۵

جاگیر میں کسی نے زر رزمکِ ملک پایا ۔ کر بندوبست اپنا نظم و نسق بٹھایا
لیکر سند اجل کا جب فوجدار آیا ۔ اک دن میں حکم حال سب ہو گیا پرایا ۔ نظیر
ہاتھی حصار ٹھٹا کھر ہوا تو بھر گیا

جب ملی روشنی ہمیں سب لگے رخ روشن ہوئے ۔ مانند شمس و قمر شام و شفق روشن ہوئے
زندگی کے تھے جو کچھ نظم و نسق روشن ہوئے ۔ اپنے بیگانوں کے لازم تھے جو حق روشن ہوئے //
دو جہاں کے ورق میں سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی میں ہمیں جو وہ طبق روشن ہوئے

نظم ونسق کرنا - ف - فعل متعدی: - انتظام کرنا - بندوبست کرنا +

نظیر - ع - اسم مؤنث: - (۱) مانند - مثل + (۲) مثال - تمثیل (۳) ہمتا - ثانی - (۴) نمونہ + (۵) حوالہ (۶) ولی محمد اکبرآبادی ایک خداپرست خدادوست نیچرل شاعر کا تخلص جسکا کلام مقبول عام و نہایت مشاقانہ ہے۔ سنہ ۱۸۳۰ء میں فوت ہوا +

نظیر دینا - ف - فعل متعدی: - تمثیل دینا - حوالہ دینا +

نظیف - ع - صفت: - حلال - پاک - مباح - جائز - روا - طاہر +

نعال - ع - اسم مذکر: - نعل کی جمع - جوتیاں: وہ حلقۂ آہنی جو گھوڑے کے سُموں میں لگائے جاتے ہیں +

نعت - ع - اسم مؤنث: - صفت وثنا - تعریف و توصیف - مدح - ثنا - مجازاً خاص حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی توصیف +

نعرہ - ع - اسم مذکر: - (۱) نعرہ کی آواز - للکار - شور - شوروشر - غوغا + شور جنگ علی علی ہے تجے - دین دین جیسے ایک نعرۂ حیدری (۲) آہ - دردکی آواز - دردکی چیخ - ہائے ہُو - نالہ و بکا +

نعرہ زن - ع + ف - صفت: - نعرہ مارنے والا - للکارنے والا - نعرہ شار آہ زناں + فریاد کناں +

نعرہ کرنا یا مارنا - ف - فعل متعدی: - للکارنا - چیخ مارنا - زور سے آواز نکالنا - ہپکارنا - فریاد کرنا - شور کرنا - غوغا کرنا + نالہ کرنا +

نعش - ع - اسم مؤنث: - (۱) تابوت - ارتھی - بیوان - بیمان ۵

گلی سے تمہاری اُٹھائے چلے — مری نعش غیروں پہ بھاری نہیں (ظہیر)

تاقیامت کوئی اپنا نہوا ہے گنج مزار — بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا (اسیر)

(۲) لاش - مُردہ کا جنازہ - میت - (۳) تعدد ساعقرب نام بنات سہیلہ کا مجموعہ بنات النعش وہ سات ستارے جو آسمان پر جانب شمال نظر آتے اور سپت رشی کہلاتے ہیں +

(اس لفظ کو شعراے ہند نے لاش کے موقع پر استعمال کیا ہے مگر لاش اور نعش میں فرق ہے*)

نعل - ع - اسم مذکر: - (۱) جُوتی - کفش - پاپوش - جُفت - جوتا - جیسے نعلین تحت العین (۲) گھوڑے یا بیل کے پاؤں میں لگانے کا آہنی حلقہ جو جُوتی کا کام دیتا ہے - نیز وہ لوہا جو جُوتی کی مضبوطی کے واسطے ایڑی میں لگا دیتے ہیں ۵

فلک سر پہ اپنے سکہ کے ماہ نو بنایا ہے — گرا تھا جو زمیں پر ٹوٹ کر نعل اُسکے توسن کا (اسیر)

(۳) شنگرف نموسہ وہ نعل نما بھاری پتھر یا لکڑی کا کندہ جسے پہلوان لوگ ایک ہاتھ سے اُٹھا کر سر سے اونچا لیجاتے اور پھر زمین پر پٹک دیتے ہیں (۴) باج - خراج - وہ نذرانہ جو ماتحت بادشاہ یا ریاست اپنے سے زبردست بادشاہ کو دے - چوتھ - وہ یک (ہ - ا) (۵) مقررہ نقدی جو جواری مکاندار کو جیتنے کے وقت بطور خراج دیتے ہیں - جوئے کے مکان کا کرایہ (۶) میان کی کوتھی - میان کی شام جو اُسکی نوک پر لگی ہوئی ہوتی ہے +

نعل باندھنا - ف - فعل متعدی: - نعل جڑنا - نعل لگانا +

نعل بند - ع + ف - اسم مذکر: - چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانیوالا - نعل باندھنے والا - نعل جڑنے والا +

نعل بندی - ع + ف - اسم مؤنث: (۱) باج خراج - نعل بہا - نذرانۂ شاہی جو حاکم ماتحت دے (۲) نعل باندھنے کا کام +

نعلبندی دینا - ف - فعل متعدی: - خراج دینا - باج دینا + نذرانہ دینا +

نعل بہا - ع + ف - اسم مذکر: - باج - خراج - وہ خرچ یا ٹیکس جو بطور نذرانہ نواب - رئیس یا بادشاہ اپنے مُلک کی آمدنی میں سے حسب اقرار زبردست بادشاہ یا شہنشاہ کو دے +

نعل در آتش - ف - صفت: - مُضطرب - بیقرار - بے چین - تلملایا ہوا - گھبرایا ہوا - بوکھلایا ہوا - یہ فارسی کا محاورہ ہے - جسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو بیقرار اور بے چین یا بے آرام کرنا منظور ہوتا ہے تو جادوگر یہ عمل کرتے ہیں کہ گھوڑے کے نعل پر اُسکا نام کسی خاص ترکیب سے لکھکر آگ میں ڈالدیتے ہیں جس سے وہ شخص بیقرار ہو جاتا ہے

نعلین - ع - اسم مذکر: - دونوں جُوتیاں - جُوتوں کا جوڑا +

نعلین تحت العین - ع - ضرب المثل: - دونوں جُوتیاں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنی چاہئیں - جُوتیوں کو پاس ہی رکھنا چاہئے تاکہ کوئی چُرا نہ لے - اپنا مال اپنے سامنے ہی بہتر ہے - مال عرب پیش عرب +

نعم - ع - اسم مؤنث: - نعمت کی جمع + نعمتیں +

نعم البدل - ع - اسم مذکر: - اچھا بدلہ - وہ عمدہ بدلا جو کسی چیز کی عوض میں حاصل ہو - معاوضۂ نیک - پہلے سے بڑھکر صلہ - مثلاً جب کسیکا پیارا یا بیوی مرگئی ہو اور کوئی چیز جاتی رہے تو کہتے ہیں خدا انکا نعم البدل دے +

نعمت - ع - اسم مؤنث: - (۱) مال - دولت - ثروت - پونجی (۲) عطا - بخشش - عطیہ (۳) آرام - آسائش (۴) ناز - لاڈ - (۵) لذیذ چیزیں - مزیدار کھانا - نعمائے

الفت کا ہے مزا ہیں جو کے اسی کے ہیں — غم بھی جو آمیں کہیں تو نعمت سے کم نہیں (ضیا)

تنگدستی اگر نہو سالک — تندرستی ہزار نعمت ہے (سالک)

(اس لفظ کا مادہ نعم بمعنی چارپایہ ہے جسطرح ہندوستان میں لفظ دھن گائے بھینس یعنی مویشی کے واسطے دیہات میں بولا جاتا ہے - اسی طرح عرب میں بھی اونٹ - بکری وغیرہ کو مال اور دولت تصور کیا کرتے تھے کیونکہ یہاں زمین کی زرخیزی کی بجائے یہی جانور

* کیونکہ لاش ترکی میں جسم مردہ کو کہتے ہیں اور نعش عربی میں تابوت مع مردہ کو بخلاف سریر کہ تابوت بلا مردہ سے مراد ہوتی ہے)

نعمن

...کی پرورش کا کام دیتے تھے +

نعمت پروردہ ع-ف- صفت:- نازپروردہ لاڈلا +

نعمتِ غیر مُترقبہ ع- اسم مؤنث:- وہ نعمت جسکی امید نہو خداداد مال۔ دولتِ خداداد۔ وہ دولت جو بغیر محنت کے حاصل ہو جائے۔ مالِ مُفت۔ اندھے کی آم۔ وہ چیز جسکی اُمید یا سان گمان بھی نہو۔ جیسے ادھا ہاتھ آئی شے +

نعمتِ غیر مُترقبہ ہاتھ آنا۔ فعل لازم:- چیز کا بیٹھے بٹھائے مل جانا۔ اندھے کے ہاتھ بٹیر لگنا۔ مفت کا مال ملنا۔ بے محنت کچھ ہاتھ آنا +

نعمت کی ماں کا کلیجہ۔ اسم مذکر:- بیگمات۔ عمدہ اور انوکھی چیز +

نَعنَاع یا نَعنَع ع- اسم مذکر:- پودینہ +

نَعُوذُ ع- اسم مذکر:- پناہ مانگتے ہیں ہم +

نَعُوذُ بِاللہ ع- کلمۂ ندا- پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے۔ ...پناہ مانگتے ہیں۔ خدا کی پناہ۔ خدا بچائے۔ خدا محفوظ رکھے جیسے کسی نے ... کہا نعوذ باللہ

نُعُوظ ع- اسم مذکر:- استادگیِ ذکر۔ عضوِ تناسل کا کھڑا ہونا۔ شہوت۔ جوش ...

نَعِیم ع- اسم مؤنث:- بہشت + نعمت + مال + نیکی + دسترس۔ پہنچ۔ رسائی + ناز۔ لاڈ پیار + نازکی + انعام دی ہوئی چیز۔ عطا شدہ چیز +

نَغز ع- صفت:- نادر۔ عمدہ۔ اچھا۔ خوب۔ انوکھا + بدیع۔ لطیف۔ افضل۔ اعلیٰ۔ فائق + خوش و پاکیزہ جیسے نغز گفتار۔ نغز گو وغیرہ (جیسا ... کے معنی غلط مشہور ہیں وہ لغو ہے)

نَغزَک ف- اسم مذکر:- لغوی معنی عمدہ خوب لطیف چیز۔ مجازاً آم۔ انبہ۔ فارس میں نہیں ہوتے + (محمود غزنوی جب ہندوستان میں آیا اور آم کھایا تو بہت بھایا مگر نام سُن کر ہنسا اور کہا سخت ستم ہے کہ ایسا لطیف میوہ اور نام میں یہ فحش۔ اسے نغزک کہنا چاہیئے کہ اسم بامسمّٰی ہو۔ چنانچہ بعض فارسی کی کتابوں میں نغزک بعض میں انبہ لکھتے ہیں۔ امیر خسرو نے قران السعدین میں ہندوستان کے میووں کی تعریف کرتے کرتے آم کے باب میں بھی چند اشعار لکھے ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے ؎

نغزکِ خوش نغز کُنِ بوستاں خوب تریں میوۂ ہندوستاں + (خسرو)

نَغَم ع- اسم مذکر:- نغمہ کی جمع۔ گیت۔ راگ +

نَغَمَات ع- اسم مؤنث:- نغمہ کی جمع۔ سُریلی آوازیں۔ سہاونی آوازیں۔ خوش آوازیں

نغمہ ع- اسم مذکر:- راگ۔ گیت۔ ترانہ۔ سُریلی آواز۔ آوازِ خوش۔ میٹھی آواز ؎

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنا شراب کی ساقی بغیر بھول گئے نائونوش کو (اسیر)

الٰہی اُٹھ گئی کیسی علامت رنج و شادی کی نہ وہ نغمہ ہے نغمہ میں نہ وہ نالہ ہے نالے میں (ظہیر)

نغمہ سرائی ع-ف- اسم مؤنث:- ترنم۔ گانا +

نفر

نَفّاخ ع- صفت:- نفخ کرنے والا۔ پھلانے والا۔ پیٹ میں ہوا پیدا کرنیوالا۔ بادی۔ بائی کرنے والا۔ گوز آور +

نَفَاذ ع- اسم مذکر:- اجرا۔ صدور۔ پروانہ یا فرمان یا حکم کا جاری ہونا۔ ایک چیز کا دوسری چیز میں سے گزرنا یا پار ہونا + تیر کا نشانہ کو توڑ کر پار نکل جانا +

نَفَّار ع- صفت:- بہت نفرت کرنیوالا۔ نہایت بیزار +

نِفَاس ع- اسم مذکر:- وہ خون جو زچہ کے اندامِ نہانی سے چالیس روز تک ٹپکتا رہتا ہے۔ جننے کی ناپاکی + سُوتک۔ سوڑ۔ جیسے حیض و نفاس میں نماز ... نہیں ہے +

نَفَاسَت ع- اسم مؤنث:- لطافت۔ صفائی۔ پاکیزگی۔ خوبی۔ ... +

نِفَاق ع- اسم مذکر:- دورُوئی۔ دوغلاپن + کینہ۔ کپٹ + بغض۔ عداوت۔ پھوٹ۔ دُشمنی + بگاڑ۔ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہونا +

نِفاق پڑنا۔ فعل لازم:- پھوٹ ہونا۔ آپس میں بگاڑ ہونا +

نِفاق رکھنا۔ فعل لازم:- دورُوئی رکھنا۔ کپٹ رکھنا۔ دل میں بغض رکھنا

نِفاقتہ۔ و- اسم مذکر:- مشہور نفاختہ۔ (۱) مُنافق۔ دورُو۔ دوغلا۔ مکار۔ پاکھنڈ۔ بہرُوپیا + کپٹی + (مسلمان عورتیں بولتی ہیں)

نفاقتی۔ ا- اسم مؤنث:- مشہور نفاختی۔ (عو) مُنافقہ۔ دوغلی۔ کپٹی ... +

نفائس ع- اسم مؤنث:- نفیسہ کی جمع۔ نفیس چیزیں +

نِفط ف- اسم مذکر:- ایک قسم کا تیل جو ملک شروان کی زمین سے نکلتا ہے یہ دو رنگ کا ہوتا ہے ایک سیاہ جسے جلانے کے کام میں لاتے ہیں۔ دوسرا سفید جو دواؤں کے کام آتا ہے۔ بعض جگہ آتش گیر مادے یا بارود کے معنی میں بھی آیا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ حکیم ایک قسم کا بوڈر بناتے ہیں جہاں کہیں ڈالدیتے ہیں وہیں آگ لگجاتی ہے۔ نفط اسی کا معرب ہے۔ اگلے لوگ اسے رال کا مُرادف خیال کرتے تھے مگر ... تیل کا مرادف ہے +

نَفتہ۔ ا- اسم مذکر:- سفید کبوتر جسپر کالی چتیاں ہوں +

نَفح ع- اسم مؤنث:- خوشبو۔ مہک +

نفحات ع- اسم مؤنث:- نفحہ کی جمع۔ خوشبوئیں +

نَفخ ع- اسم مذکر:- اپھارا۔ پیٹ کا پھولنا +

نَفَر ع- اسم مذکر:- (۱) آدمیوں کا گروہ جو تین سے دس تک ہو (۲) نوکر۔ چاکر۔ سپاہی۔ ادنیٰ ملازم جیسے کانا نفر ... ف متنفس + کام کرنیوالا آدمی۔ قُلی۔ مزدور + ایک آدمی + شخص واحد +

نفرا - و - اسم مذکر :- نہایت ذلیل نوکر - ادنےٰ سے ادنےٰ چاکر - ناکس - فرومایہ

نفرت ع - اسم مؤنث :- عدمِ رغبت - گھن - بیزاری - کراہت - اکراہ - کسی چیز سے بھاگنا - رمیدگی - تنفر + ناگواری - ناپسندگی +

نفرت انگیز ع + ف - صفت :- نفرت بڑھانیوالا - نفرت دینے والا +

نفرت کرنا یا کھانا - ا - فعل متعدی :- گھن کھانا - اکراہ کرنا - کراہت کرنا - حقارت کی نظر سے دیکھنا - ذلیل سمجھنا +

نفرت ہونا - ا - فعل لازم :- اکراہ ہونا - کراہت آنا + بیزاری یا رمیدگی ہونا - رغبت نہ ہونا - ناگوارِ طبع ہونا - متنفر ہونا + وحشت ہونا +

اگر سمجھے کہ نفرت ہے عاشق سے انہیں   تو کر کے ہم کوئی تسخیر کا عمل جاتے (زکی)

نفرت شراب سے ہے نہ رغبت کباب سے   کوسوں ہیں دور ہم غمِ زہد و ثواب سے (مؤلف)

نفری - ا - اسم مؤنث :- (۱) روزانہ مزدوری - دھیاڑی - واجبی - مزدوری - اجرت روز جیسے نفری میں تخمینہ کیا (۲) ایک آدمی کا دن بھر کا کام (۳) مزدور - قلی +

نفرین - ف - اسم مؤنث :- دعائے بد - کوسنا - سراپ - ملامت - پھٹکار - لعنت - دھرکار

نفرین کرنا - ا - فعل متعدی :- دھرکار کرنا - ملامت کرنا +

نفس ع - اسم مذکر :- (۱) دم کشی - سانس - تنفس - ناک سے قلب کی ترویح کیواسطے ہوا لینا - ناک کے رستے اندرونی ہوا نکالنا - اسکی جمع انفاس آتی ہے + ؎

صاعقہ ہے نفس نفس دل کا   آپ دشمن ہوں اپنے حاصل کا (انور)

نفس کو شعلہ ہے سوزِ بیکسی نے کیا   زبانِ شمع مجھے چاہیئے دعا کے لئے (زکی)

قیام جسمِ خاکی ہے نفس پر   ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی + + (ارشد)

(۲) دم - گھڑی - پل چھن - ساعت - لمحہ - لحظہ - دقیقہ +

فرصتِ یک نفس وہ دیتے نہیں   ہو بیاں شوق و مدعا کیونکر + (نامعلوم)

نفس پرور ع + ف - صفت :- جاں فزا - راحت رساں - دلنواز ؎

دل سے رکھتے ہیں لباس یوسفِ گل کو عزیز   اسمیں پلتے ہیں تری بو ئے نفس پرور کو ہم (زکی)

نفس درازی ع + ف - اسم مؤنث :- طول کلامی - زیادہ گوئی +

نفس شماری ع + ف - اسم مؤنث :- دم شماری - حالتِ نزع +

نفسِ واپسیں ع + ف - اسم مذکر :- دمِ اخیر - مرتے وقت کا سانس - دمِ نزع ؎

اگر جو وہ بھی کشاکشِ نزع دیکھ لیں   سمجھو نگا جانفزا نفسِ واپسیں کو میں (زکی)

نفس ع - اسم مذکر :- (۱) جان - روح - آتما (۲) ذات - ہستی - عین - وجود (۳) حقیقت - حقیقت - جوہر - اصلیت - اصل + ست - تت - لب لباب اسکی جمع نفوس و انفس آتی ہے (۴ - ف) عضوِ تناسل - ذکر - قضیب (۵ - مجازاً) نفسِ امارہ ؎

مردوں میں عقل و نفس بے حیا   یا تمن ہے انہیں جنگ و ماجرا (حسن)

(۵) عورت کا جسم - تن - بدن - چنانچہ نکاح میں جو اجابت لیجاتی ہے کہ بیوی نے اتنے مہر کے عوض اپنے نفس کا اسے مختار کیا اس سے یہی غرض ہوتی ہے +

(اگرچہ نفس درحقیقت ایک ہی روح ہے مگر چونکہ مختلف صفات سے موصوف ہوتی ہے اس سبب جس صفت کے ساتھ موصوف ہوتی ہے اُسی صفت کے موافق اُسکا نام رکھدیا ہے چنانچہ مشتقاتِ ذیل سے واضح ہو جائیگا) +

نفس الامر ع - تابع فعل :- حقیقت کار - اصل - مدعا - اصلی بات - ماحصل - مدعا + ثابت - محقق - تحقیق - درحقیقت - فی الواقع - فی الحقیقت - دراصل - بذاتہ - فی نفسہ

نفس امارہ ع - اسم مذکر :- اصطلاح تصوف میں وہ نفس یا انسانی خواہش جو آدمی کو شرعی ممنوع کاموں اور بری عادتوں کی طرف جبر و سختی کے ساتھ امر کرے - انسان کی شیطانی صفت +

نفس بہیمی - ع + ف - اسم مذکر :- چوپایوں کی جان - مجازاً نفسِ امارہ جو بہائم کی خصلت سے متصف ہے + حیوانی خواہش +

نفس پرست ع + ف - صفت :- شہوت پرست - نفس پرور - رسیا - عیاش - بوالہوس - ع

نفس پرستی ع + ف - اسم مؤنث :- شہوت پرستی - عیاشی - بوالہوسی - غرضی - خودپرستی - آپادھاپی +

نفس پرور ع + ف - صفت :- دیکھو (نفس پرست) +

نفس تنگ کرنا - ا - فعل متعدی :- ضیق میں جان کرنا - ناک میں دم کرنا - ستانا - دق کرنا - عاجز کرنا - جان کھانا - جیسے آج آپکے چاہیتے بھانجے نے میرا نفس تنگ کر رکھا ہے

نفس کش ع + ف - اسم مذکر :- اپنی نفسانی خواہشوں کو مارنیوالا - زاہد - پرہیزگار +

نفس کشی ع + ف - اسم مؤنث :- من مارنا - خواہشِ نفسانی کو روکنا - زہد - تقوے - پرہیزگاری - جذبات کی روک تھام - پارسائی - پاکدامنی +

دل سوزے سے نفس کشی کے جو آشنا   تشنہ لبی کا غم لبِ دریا اٹھائیے + (صبا)

نفس لوامہ ع - اسم مذکر :- (تصوف) صدورِ گناہ پر اپنے آپ کو سخت ملامت کرنے والا نفس - پاک لوگوں کی روح +

نفس مارنا - ا - فعل متعدی :- پتا مارنا - خواہشوں کو روکنا - دل کو مارنا - طبیعت مارنا + پارسا اور پاکدامن رہنا - زہد و تقویٰ اختیار کرنا +

نفسِ مطلب - ع - اسم مذکر :- مقصودِ اصلی - ماحصل - مدعا - منشا - مفہوم - مضمون +

نفسِ مطمئنہ - ع - اسم مذکر :- (تصوف) وہ نفس جو بری عادتوں سے پاک صاف ہو کر اطمینان کے ساتھ خدا کو تلاش کرے یہ صلحا اور انبیا کی روح ہے بعض کے نزدیک وہ نفس جو اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہو کر خدا تعالےٰ کی قربت حاصل

نفس

کرتے مطمئن ہوجاتے ہیں + نفسِ کلی +

نفسِ مُلہمہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ نفس جسکے ذریعہ سے الہام ہو اور دل میں مختلف ارادے پیدا ہوں + الہامی نفس۔ الہام کی قوت رکھنے والا نفس +

نفسِ ناطقہ ع۔ اسم مذکر۔ (تصوّف) بولتا۔ بولنے والی۔ روح۔ جان۔ روحِ انسانی۔ (۲۔ مجازاً) معتمد علیہ۔ نہایت مقرّب۔ وکیلِ مطلق +

نفسِ نباتی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ روح جو روئیدگی اور درختوں میں ہوتی ہے +

نفسِ نفیس ع۔ اسم مذکر:۔ ذاتِ پاک و مقدس۔ ذاتِ والا صفات۔ ذاتِ برگزیدہ۔ مجازاً۔ ذاتِ خاص جیسے جہاں پناہ بنفسِ نفیس دو گھنٹے روز عدالت کا کام کرتے ہیں +

نفس وا پسین ع + ف۔ اسم مذکر:۔ مرتے وقت کا سانس۔ اخیر سانس۔ آخرِ دم

نفسا نفسی ا۔ اسم مؤنث:۔ آپا دھاپی۔ آپا آپی۔ خود غرضی۔ اپنی اپنی پڑنا۔ نفس پرستی۔ ذاتی مفاد اور مطلب سے غرض رکھنا +

نفسانی ع۔ صفت:۔ منسوب بہ نفس۔ نفس کا جیسے امراضِ نفسانی۔ خواہشِ نفسانی۔ شہوانی

نفسانیت ع۔ اسم مؤنث:۔ خود غرضی۔ نفس پروری۔ اپنا مطلب + غرور۔ نخوت

نفسی ع۔ صفت:۔ منسوب بہ نفس۔ اپنا۔ ذاتی +

نفسی نفسی ع۔ تابع فعل:۔ اپنے اپنے نفس کی۔ اپنی اپنی ذات کی۔ اپنے اپنے حال کی گرفتاری۔ دوسرے کی خبرگیری سے بے پروائی۔ اپنے اپنے دم کی۔ آپا دھاپی۔ آپا آپی۔ خود غرضی۔ اپنا ہی اپنا بھلا چاہنا ؎

سب جانتے ہیں قوم میں اب نفسی نفسی لو اُسکے قدم خود غرضی جس میں نہ پاؤ (حالی)

نفط معرب۔ اسم مذکر:۔ (دیکھو نفت) مجازاً مٹی کا تیل۔ رال +

نفع ع۔ اسم مذکر:۔ سود۔ فائدہ۔ منافع۔ منفعت۔ لابھ۔ یافت۔ حاصل۔ پھل۔ نتیجہ۔ ثمر ؎

بابل بھیجی بنج کو بنج گئی سب بھول ٹھگوا موہے مل گئیو نفع رہا نہ مول (دوہا)

نفع اُٹھانا ا۔ فعل متعدی:۔ فائدہ حاصل کرنا +

نفع کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ فائدہ بخشنا۔ لابھ اُٹھانا۔ نفع کمانا۔ صحت بخشنا +

نفع نقصان ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہان لابھ۔ فائدہ اور ٹوٹا۔ (۲۔ ا) بُرائی بھلائی۔ اونچ نیچ۔ برا بھلا جیسے اِسکا نفع نقصان تم آپ ہی دیکھ بھال لو۔ (۳) حساب کا ایک قسم کا حساب جس میں تجارت کا نفع اور نقصان معلوم کرنے کے قاعدے ہوتے ہیں +

نفقہ ع۔ اسم مذکر:۔ بال بچوں کا خرچ۔ خرچ خانہ داری۔ خرچ خانہ۔ بیوی کا روٹی کپڑا۔ اسباب معاش + اخراجاتِ اولاد + خرچ اخراجات۔ خیرات۔ [illegible]

نفل ع۔ اسم مذکر:۔ زائد علیہ + وہ عبادت جو بندہ پر واجب نہ ہو۔ نافلہ عبادت جو ثواب یا

نفا

نفوخ ع۔ اسم مذکر:۔ باریک دوا کو ناک وغیرہ میں پھونکنا + (اصطلاح طب)

نفوذ ع۔ اسم مذکر:۔ (از نفذ) گزرنا۔ جاری ہونا۔ اجرا۔ صدورِ احکام۔ اثر کرنیوالا۔ مؤثر۔ جگردوز۔ اندر بیٹھنے والا + چُبھنے والا۔ اندر پیٹھنے والا۔ سرایت کرنے والا +

نفوذ کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ سرایت کرنا۔ اندر گھسنا +

نفور ع۔ اسم مذکر:۔ نفرت کرنیوالا۔ بھاگنے والا۔ رمیدگی اختیار کرنے والا۔ متنفر۔ کراہت کرنے والا۔ گھِن کھانے والا۔ (نفتین مصدر بمعنی بھاگنا یا کسی کام کے واسطے سامنے آنا) ؎

ہوں وہ ناکام ازل کا خلق ہے جس سے نفور تنگ ہے دامن سے میرے خارِ دامنگیر کو (ظہیر)

مجھسے اُسکے مُرقّع کا ورق بھی ہے نفور دیکھتے دیکھتے تصویر اُلٹ جاتا ہے (ذکی)

نفوس ع۔ اسم مذکر:۔ نفس بمعنی روح کی جمع۔ ارواح۔ روحیں۔ ذاتیں۔ جانیں +

نفوسِ ثلاثہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ تینوں نفس جو اہلِ تصوّف نے اُنکی صفات کے موافق قرار دئے ہیں یعنی نفسِ امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنہ + نیز کنایہ از ارواحِ ثلاثہ یعنی روحِ حیوانی۔ روحِ نباتی۔ روحِ جمادی +

نفوسِ قدسیہ ع۔ اسم مذکر:۔ ذواتہائے پاک و ارواحِ ابرار و اخیار و ملائک۔ سالک۔ وصی۔ بزرگانِ دین۔ پیغمبر اور فرشتے +

نفی ع۔ اسم مؤنث:۔ اخراج۔ دوری + انکار + نہیں۔ نہ۔ اثبات کا نقیض +

نفی کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) تفریق کرنا۔ نکالنا۔ گھٹانا۔ دور کرنا + اخراج کرنا۔ (۲) انکار کرنا۔ نامنظور کرنا +

نفی میں جواب دینا ا۔ فعل متعدی:۔ انکار کرنا۔ نامنظور کرنا +

نفیر ع۔ صفت:۔ (۱) نفرت کرنیوالا۔ متنفر۔ (۲۔ اسم مؤنث) نالہ۔ فریاد۔ آہ و زاری۔ واویلا۔ چیخ پکار۔ (۳۔ ف۔ اسم مؤنث) تُرہی۔ کرنائے۔ نفیری۔ شہنائی +

نفیری ف۔ اسم مؤنث:۔ کرنائے۔ تُرہی۔ شہنائی + الغوزہ +

نفیس ع۔ صفت:۔ (۱) عمدہ۔ قیمتی۔ بیش بہا۔ چوکھا۔ (۲) لطیف۔ پاکیزہ۔ پسندیدہ۔ پاک صاف۔ ستھرا۔ نرمل۔ ستھرا +

نفیس کپڑا ا۔ اسم مذکر:۔ عمدہ کپڑا۔ عمدہ پوشاک +

نفیس کھانا ا۔ اسم مذکر:۔ لطیف غذا۔ عمدہ کھانا +

نقاب ع۔ اسم مؤنث و مذکر:۔ وہ پردہ جو منہ پر ڈالتے ہیں۔ گھونگٹ۔ روبند + بُرقع۔ مقنع۔ چہرہ پوش۔ وہ جالی جو عورتیں منہ پر ڈالتی ہیں ؎

ہوتا چلا ہے رنگ گلابی نقاب کا چھپتا ہے کب چھپائے سے چہرہ عتاب کا (حضور احسن)

کیوں منہ چھپا ہے کسلئے اتنا حجاب ہے تیری تو شرم ہی ترے رُخ پر نقاب ہے (میر مجروح)

چہرے سے اپنے دور نہ ہو اُسکے نقاب کی رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی (امانت)

میرے اُسکے حجاب کس دن تھا درمیاں میں نقاب کس دن تھا (مصحفی)

منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا (غالب)

۱؎ عوام بفتح اوّل و ثانی بولتے ہیں +

نقا

جوشِ جنوں نے ساتھ دیا جوشِ حسن کا ٹکڑے اُدھر نقاب کے اِدھر پیرہن ہوا (داغ)
غفلت سے مارا مجھکو تو دل کر حجاب سے اب تو نکال منہ کہیں باہر نقاب سے (مؤلف)
شعلہ نے رُخ کے کردیا بیہوش خلق کو حاجت رہی نہ تم کو حجاب و نقاب کی (ﷲ)

نِقاب اُٹھانا - ا - فعل متعدی :- گھونگٹ اُٹھانا - گھونگٹ کھولنا - منہ کے اُوپر سے پردہ ہٹانا - منہ کھولنا +

نِقاب اُلٹنا - ا - فعل لازم :- دیکھو (نقاب اُٹھانا) ؎
یارکا رُخسارۂ رنگیں ہے آتش رشکِ باغ جب نقاب اُلٹا در گلزار کو واکردیا + (آتش)

نِقاب پوش - ع - ف - صفت :- وہ شخص جو منہ پر نقاب ڈالے - ہے +

نَقّاد - ع - صفت :- پرکھنے والا - کھوٹا کھرا دیکھنے والا + پرکھیا +

نقارچی - ت - اسم مذکر :- نقارہ بجانے والا - نوبت بجانیوالا - نوبت نواز (ماخوذ از ...)

نقارخانہ - ف - اسم مذکر :- نوبت خانہ - نوبت بجانے کا مکان +

نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے - ا - کہاوت :- بڑے کارخانوں میں چھوٹوں کی کچھ سماعت نہیں ہوتی - ایک آدمی کی رائے ہزار آدمیوں کے سامنے نہیں چلتی بہت غل غپاڑے میں خوش الحان کی شناخت نہیں ہوتی +
سے نالوں سے عجب ہیں مرغِ خوش الحاں در نالیں صداۓ طوطی کی سنتا کون ہے نقارخانے میں (ذوق)

نقارہ - ف - اسم مذکر :- دھونسا - طبل - کوس - دمامہ - نوبت - ڈنک - دُوہیں - خُم -
(فارسی میں بلا تشدید قاف اور اُردو میں دونوں طرح جائز ہے)
کیا ہی حاسد ہے فلک جسنے کہ نوبت پائی دم ہی مانندِ حباب اپنے نقارہ توڑا (ناسخ)
تنگی تنگ سرائے میں تنک نہ پایو چین سانس نقارا کوچ کا باجت ہے دن رین (دوہا)
(اسکا موجد سکندر اعظم بیان کرتے ہیں) +

نقّارہ بجاتے پھرنا - ا - فعل لازم :- منادی کرتے پھرنا - ڈونڈی پیٹتے پھرنا - مشتہر کرتے پھرنا +

نقّارہ بجا کے - ا - تابع فعل :- علانیہ - کھلم کھلا - ہانکے پکارے - ڈنکے کی چوٹ - آزادانہ - کھلے بندوں - ڈونڈھی پیٹ کے +

نقّارہ کی چوٹ - ا - تابع فعل :- دیکھو (نقارہ بجا کے) +

نقّارہ ہوجانا - ا - فعل لازم :- پھول جانا - نفخ ہوجانا - استسقا کی سی حالت ہوجانا - جیسے پیٹ نقارہ ہورہا ہے + پھول کر نقارہ ہوگیا +

نقّارے - ا - اسم مذکر :- نقارہ کی جمع +

نقّارے باج و ماسے باج گئے - ا - محاورہ :- یعنی بڑی نمود اور شہرت ہوگئی - ڈونڈی پٹ گئی + شہرہ ہوگیا + دھوم مچگئی +

نقّاش - ع - اسم مذکر :- نقش کرنے والا - چترکار - رنگ ساز - نقش و نگار بنانے

نقد

مکانات کا نقشہ تیار کرنیوالا - گل بوٹے بنانیوالا - گلکار - مصور - نقشہ نویس +

نقّاشی - ع - اسم مؤنث :- (۱) نقش کرنے کا پیشہ + (۲) گلکاری - رنگ آمیزی - چترکاری - مصوری - نقشہ نویسی + منبت کاری +

نِقاط - ع - اسم مذکر :- نقطہ کی جمع (نون کا پیش لکھنا غلط ہے) +

نقّال - ع - اسم مذکر :- نقل کرنے والا - بھانڈ - سوانگیا - بہروپیا + مسخرا - ٹھٹھول +

نقّالی - ا - اسم مؤنث :- نقل کرنے کا پیشہ - بھانڈپنا +

نَقاہت - ع - اسم مؤنث :- بیماری سے اُٹھنا + وہ ضعف اور ناتوانی جو بیماری میں ہوتی ہے - ناطاقتی - نچھوں کی کمزوری (یہ لفظ منتخب اللغات کے سوا دیگر مستند کتبِ لغات میں نہیں پایا جاتا) +

نقائص - ع - اسم مذکر :- نقیصہ کی جمع - عیب - برائی - نقص - کھوٹ +

نَقب - ع - اسم مؤنث :- دیوار میں گھٹا پھوڑنا - سینده - کوہل + شگاف فصیل + سرنگ

نقب دینا یا لگانا - ا - فعل متعدی :- کوہل دینا - سینده لگانا - دیوار یا فصیل میں گھٹا پھوڑنا + سرنگ لگانا +

نَقب زن - ع - ف - اسم مذکر :- کوہل لگانے والا - سینده لگانے والا - دیوار میں گھٹا پھوڑ کر چوری کرنے والا + سرنگ لگانے والا +

نَقب زنی - ع + ف - اسم مؤنث :- دیکھو (نقب دینا) +

نَقد - ع - اسم مذکر :- (۱) آمادگی - موجودگی - آمادہ - مستعد - حاضر - موجود - دمش (۲) روپیہ اشرفی پرکھنا - کھرا کھوٹا دیکھنا (۳) سیم و زر - مسکوک - سکہ - روپیہ پیسہ (۴) روکڑ - نقدی - کیش + کھرا روپیہ (۵) ابھی - فی الحال - سردست - فوراً (۶) آمادہ - خویش - تنخواہ (اس معنی میں ہندو بطریقِ استہزا استعمال کرتے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت بوطرے اسکا خرچ ملتا ہے تو وہ بطریقِ سلامی اُسے نقدی دیتا ہے گویا اسجگہ نقد کے معنی نقدی دینے والا ہو) (۷) پونجی - سرمایہ - جمع جتھا
لٹا لباس تلک آبرو بھی یاں کھوئی گرہ میں کچھ بھی نہ نکلا تو نقدِ جاں کھوئی (سالک)
نقدِ دل نذر کروں مایۂ جاں بھی دیدوں اپنے آنے کی جو دے کوئی خبر آج کی رات (...)
(۸ - ا - صفت) اچھا - عمدہ - نفیس تر جیسے نقد مال یعنی تر مال - عمدہ مال (۹ - ا -) کھرا - چوکھا + انوکھا جیسے تم تو بڑے نقد آئے کہ ابھی لیکر جاؤ گے - کیا نقد آئے +
(۱۰ - مجازاً - ف) دل - ذات (۱۱ -) پسر - فرزند +

نقد دھر رہنا - فعل لازم (عوام) اکٹ رہنا - جریدہ رہنا - تنِ تنہا رہنا - مجرد رہنا - چھڑے چھٹانک رہنا +

نقدِ جاں - ع + ف - اسم مؤنث :- روح - رواں - آتما + نفس ناطقہ +

نقدِ رواں - ع + ف - اسم مذکر :- سکۂ رائج + کھرا مال +

نقد مال - ا - اسم مذکر :- نعمت - تر مال - عمدہ مال +

نقد

نقد و جنس - ع - اسم مذکر:- مال اسباب - دھن دولت +

نقداً نقد - ع - تابع فعل:- ہاتھوں ہاتھ - دست بدست - نقد بہ سر دست نقد - فوراً ادا کرنے کی نسبت بولتے ہیں - جیسے اس ہاتھ دو اُس ہاتھ نقداً نقد لو +

نقدہ خیر مشدہ - ا - محاورہ:- (عوام) اس غلط فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ جو نقد دیتا ہے اسکی بات یعنی عزت بنی رہتی ہے - نقد دینے میں بڑی عزت ہے اسکے ساتھ میں ایک اور غلط کلمہ بھی آتا ہے وہ یہ ہے کہ قرضہ فضیحتہ - یعنی قرض باعث فضیحت ہے +

نقدی - ع - اسم مؤنث:- روپیہ جو کھوں - مال و زر - روکڑ - زر نقد - روپیہ پیسہ +

نقدی چٹھا - ا - اسم مذکر:- فردِ نقود + روکڑ بہی +

نقدی فیصلہ - ا - اسم مذکر:- وہ تصفیہ جو سر دست نقد روپیہ دیکر کیا جائے +

نقرس - ع - اسم مذکر:- ایک قسم کے سخت درد کا نام جو پیروں کی انگلیوں اور ٹخنوں میں ہوتا ہے - ایک طرح کی گٹھیا - وجع مفاصل (اس درد کی کیفیت یہ ہے کہ اکثر رات کے دو بجے لرزہ ہو کر پاؤں کے انگوٹھے یا ایڑی یا ٹخنہ سے شروع ہو کر تمام چھوٹے جوڑوں میں ہونے لگتا ہے بخار اور بے چینی کے علاوہ انگوٹھے میں حرکت کرنے کی بالکل برداشت نہیں ہوتی - دو تین روز دو چار رات گزرے درد تو زائل ہو جاتا مگر سرخی اور سوجن قائم رہتی اور آخر میں وہ بھی دور ہو کر وہاں کی جلد کینچلی کی طرح اُتر جاتی ہے اِسکا مہینوں یا برسوں میں دَورہ ہوتا رہتا ہے آخر کو سب جوڑ سخت ہو جاتے ہیں +

نُقرہ - ع - اسم مذکر:- (۱) اُجلی چاندی + سیم - رُوپا - فضہ (۲) انسان کی گردن کا گڑھا (۳ - ا) سفید رنگ کا گھوڑا - چینا گھوڑا (وہ گھوڑا جسکی جلد جسم بہت سی چیار سمی و چشم و گوشت پائے چشم خصیتین و دو خصیتین سرخ سیہ نایاب ہوں)

نوں میں نہا نہا کے شہیدوں میں لائیگا نقرہ ترے کمیت کا اے شہسوار رنگ (آتش)

(۴ - صفت) سفید - دھولا - چینا +

نقرۂ خام - ع + ف - اسم مذکر:- خالص چاندی +

نُقرئی - ع - صفت:- منسوب بہ نُقرہ - چاندی کا - رُوپے کا + رُوپہلی + دھولا - سفید - چینا + وہ زیور یا چیز جو رُوپے کی بنائی جائے +

نُقرئی گھوڑی - ا - اسم مؤنث:- سفید گھوڑی - نقرہ کی تانیث +

نقش - ع - اسم مذکر:- (۱) صُورت - نگار - نگاشت - شبیہ - مُورت - مُورتی - تصویر ۵

نقش فریادی ہے کسکی شوخیِ تحریر کا کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا (غالب)

نقشہ اپنا تو دکھا دے جسکو اے پردہ نشیں ہو وہ یوں حیرت زدہ جیسے سرِ دیوار نقش (ظفر)

(۲) پھول پتی کا کام - مُنبت کاری + کھدائی - کندہ کاری - قلم کاری - حکاکی - گل پھول - بیل بوٹے کا کام (۳) چھاپ - مُہر - چھاپا - ٹھپا - طبع (۴ - ف) نرد کی بازی کا وہ داؤں جو حسبِ مُراد آئے - پو بارہ - (۵) ایک قسم کا قمار جو گنجفہ کے پتوں سے کھیلا جاتا ہے (۶) ایک قسم کا راگ جو قوال گایا کرتے ہیں (۷) تعویذ - جنتر - وہ کاغذ جسمیں خانے کھینچکر ہندسے بھرتے ہیں - نقشہ جیسے ثبت مدنت کا نقش ہے ۵

فقیری میں وزیر آلکے پریاں پاؤں پڑتی ہیں یہ نقش بوریا اپنے لئے ہے نقش عامل کا (وزیر)

وہ ہوا ایکبار جیروں پہ نہ سرگرم عتاب ہمنے لکھ لکھکر جلائے آگ میں جب بار نقش (ظفر)

تیرا خط ہی اسے ثبت نو خط اسے تعویذ ہے تیرے بیمار محبت کو نہیں درکار نقش (")

(۸) کھوج - نشان - پیشیر - پاؤں کا نشان - علامت (۹) تصور - خیال (۱۰) تاثیر - اثر - (۱۱) جادو - ٹونا - منتر - ٹوٹکا - سحر - افسوں - موہنی - (۱۲) سکہ - وہ روپیہ جسپر بادشاہی علامت ثبت ہو - شاہی اسٹامپ (۱۳ - صفت) منقوش - لکھا ہوا - رقم کیا ہوا - مرقوم - (۱۴ - صفت) کندہ - کُھدا ہوا +

نقشِ آب - ف - اسم مذکر:- پانی پر کا نقش - بے ثبات - غیر مُستقل - فانی - جلد مٹ جانے والا - فنا پذیر ۵

گلہ کِسکا کریں دونوں کو نقش آب سمجھے ہیں ہم اپنی زندگانی کو تمہارے عہد و پیماں کو (ظہیر)

نقش بٹھانا یا بِٹھلانا - ا - فعل متعدی:- مُہر جمانا - سکہ بٹھانا - رُعب جمانا - اعتبار بہم پہنچانا - اعتبار حاصل کرنا + دل میں گھر کرنا - دل میں بیٹھنا + بات جانا + گھر کرنا - بیٹھنا + اثر کرنا - اثر جمانا ۵

عشق نے نقش بٹھایا جو نگینِ دل پر بینے جانا کہ زمانے میں ہیں حکاک ہنوز (آتش)

جمالِ یار نے جو نقش اپنا اُسمیں بٹھلایا دلِ مشتاق پہ عالم ہوا یُوسف کے زنداں کا (")

دسترس انگشت تک اُس سیمتن کی پائیگا نقش اپنا خانۂ زر میں نگیں بٹھلائیگا (")

یاں کے سایہ کا کروں کیا مذکور رہ سکے کوئی یہاں کیا مقدور
جس کسی نے اُسے آکر کیلا خوب اُسے اُسنے بنایا ڈھیلا
نقش لکھکر جو کوئی لاتا ہے اُسپہ نقش اپنا یہ بٹھلاتا ہے
} تعلقہ معروف

کب مرے پہلو سے خالی جوں نگیں دلبر اُٹھا صفحۂ دل پر مرے اک نقش بٹھلا کر اُٹھا (نصیر)

نقش بدیوار یا نقش بردیوار - ع + ف - صفت:- حیران - متحیر - حیرت زدہ - سراسیمہ - ہکا بکا - بھچک - متعجب + بے حس و حرکت - ساکت - بک دک ۵

جلوہ جو یار کا سرِ بازار ہو گیا ہر راہگیر نقش بدیوار ہو گیا (شیون)

نقش برآب - ع + ف - صفت:- بے ثبات - ناپائدار - بے حصول - بے ماحصل - عبث + لا بقا - فانی - باطل - جلد فنا ہونے اور مٹ جانے والا ۵

نقش

کیسا کچھ بھی اعتبار اس کا　ہے نقش برآب زندگانی (میر سوز)
نقش برآب اپنا جینا ہو ہستی میں سمجھ　ہے کہیں بھی ٹھیرتا پانی پہ آئینا نقش (ظفر)

نقش برآب ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ بے ثبات ہونا۔ نقش باطل ہونا۔ فانی ہونا۔ فنا پذیر ہونا۔ زوال پذیر ہونا ✤

ہے وجاہت یہ زیست نقش برآب　کیا یقیں آئے نقش باطل کا (وجاہت)

نقش بگڑنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ حال بے حال ہونا۔ حال دگرگوں ہونا ✤

عوض عاشق کے خون کا بعد مردن عشق لیتا ہے　بنی خسرو پہ جب نقش حیات کوہکن بگڑا (آباد)

نقش بند ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ نقاش۔ رنگ ساز۔ مصور۔ چترکار۔ کمنگر۔ گلکار ✤

نقش بندی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ نقاشی۔ مصوری۔ رنگ سازی۔ چترکاری۔ رنگ آمیزی۔ گلکاری۔ چکن دوزی ✦

نقش بندیہ خاندان ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ صوفیوں کے ایک مشہور خاندان کا نام جسکا سلسلہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سے جو ساتویں ہجری صدی کے قریب شہر بخارا میں گذرے ہیں چلا ہے چونکہ آپکے ہاں نقاشی اور گلکاری کا کام ہوتا تھا یعنی کمخواب و چکن وغیرہ تیار ہوتی تھی اسوجہ سے یہ لقب پڑگیا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے چونکہ اس خاندان میں دل کی شکل پر تصور جماکر شغل کیا جاتا ہے اس سبب سے نقشبندیہ خاندان کہلایا ✦

نقش بیٹھنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ کسی کا کسی کے دل میں گھر ہونا۔ دل پر اثر ہونا دل میں کھبنا۔ نشان پڑنا۔ نشان بیٹھنا ✦ سکہ بیٹھنا۔ رعب جمنا ✦ حسب مراد اثر ہونا۔ حسب مراد کوئی کام ہونا۔ کام بننا ✦ ✤

اگر بیچ میں فرہاد کا سر آجاتا　تو خوب شیشے کا بیٹھا تھا نقش پتھر پر (ناظم)
نقش بیٹھے ہے کہاں خواہش آزادی کا　ننگ ہے نام رہائی ترے صیادی کا (میر)
یاس سے وصل ہوا نقش امل بیٹھ گیا　وہ عمل میں نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا (مرزا برق)
اسکی بزم آرائیاں سنکر دل رنجور یاں　مثل نقش مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے (غالب)

نقش پا ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ پاؤں کا نشان۔ سراغ۔ نقش قدم۔ پیر۔ کھوج ✤

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے　کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی ✦ (نامعلوم)
ایک دن ہمکو بھی ہاں درپیش یہی راہ ہے　نقش پا کو دیکھکر یہ نقش دل پر ہوگیا (معروف)
تو جس طرف سے گزرے جھکتے ہیں سر ہزاروں　بنتا ہے نقش سجدہ تیرے نشان پا کا (سالک)
چلکے تیری گردش رفتار ناز سے　جو فتنہ تھک کے بیٹھ گیا نقش پا ہوا (مرزا ارشد)

نقش تسخیر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ محبت کا تعویذ جس سے معشوق قابو میں آجائے بس میں کرلینے والا جنتر ✤

نقش

دل کھنچے جاتے ہیں لاکھوں دیکھکر رفتار کو　نقش پائے یار گویا نقش ہے تسخیر کا (قناعت)

نقش حب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ موہت کرنے کا نقش۔ موہنے کا جنتر۔ معشوق کو بس میں کرنے کا تعویذ ✤

نقش لکھتے ہیں عبث احباب　کہ محبت کا اور ہے نقشہ ✦ (ظفر)

نقش دیوار ۔ ع + ف ۔ صفت :۔ حیران و سراسیمہ۔ متحیر۔ ہکا بکا۔ بھچک۔ بھوچکا۔ حیرت زدہ ✦ چپ۔ خاموش۔ ساکت۔ سکتے کا عالم۔ گنگ۔ صم بکم۔ گم صم ✤

کھل گیا راز کہیں بزم میں حیرت کیوں ہے　نقش دیوار نظر آتے ہیں مردم محکر ✦ (زکی)

نقش دیوار بنا رہنا یا ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ متحیر رہنا یا ہونا۔ حیرت زدہ رہنا یا ہونا۔ حیران و سراسیمہ ہونا۔ ششدر رہنا۔ بھچک رہنا ✦ سکتے کے عالم میں رہنا بے حس و حرکت ہونا۔ گنگ صم اور چپ چاپ رہنا ✤

آج کس آن میں تصویر نے دیکھا تھا تجھے　نقش دیوار رہا محو تماشا ہوکر ✦ ✦ (تصویر)
رہتے تو ہیں اس گھر میں پر یہ ستا ہے نقشہ　حیرت سے ہیں ہم نقش دیوار بنے رہتے (ظفر)

نقش قدم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (نقش پا) ✤

پڑ رعب زمیں کوچہ قاتل کی ہے ایسی　ٹھہرے نہ جہاں نقش قدم رہگزری کا (ناسخ)

نقش کالحجر ۔ ع ۔ صفت :۔ پتھر کے نقش کی مانند۔ پتھر کی لکیر ✦

نقش کالحجر ہوجانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ دل نشیں ہوجانا۔ ازبر ہوجانا۔ پتھر کی لکیر ہوجانا۔ خوب بیٹھ جانا۔ نہایت اثر پذیر ہوجانا ✦

نقش کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ چھاپنا ✦ بیل بوٹا کھودنا ✦ بٹھانا۔ جمانا جیسے دل پر نقش کرنا ✦

نقش و نگار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ قلم کاری کا کام۔ پھول پتی کا کام ✦ بیل بوٹے کا کام ✦ زیب و زینت۔ سوبھا ✤

میرے خوں سے اسکے در پہ ہوں اگر نقش و نگار　اے ظفر اک ایک ہو وہ رشک صد گلزار نقش (ظفر)
وہ کیونکر آرام سے رہیگا جہاں میں کیا خاک جی لگیگا　نظر میں جسکی سمائی ہوگی بہار نقش و نگار دہلی (زکی)

نقش ہوجانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ کسی بات کا دل پر بیٹھ جانا۔ کسی بات کا جم جانا دل نشیں ہوجانا ✦ بیٹھ جانا ✤

تپ پہ بیٹھا ہماری ہوکے وہ قائل نقیر　نقش جانبازی کا اپنی اسکے دل پر ہوگیا (آتش)

نقش ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) کندہ ہونا۔ کھدنا۔ کھودا جانا ✤

ہوگئیں خاتم دست سلیماں وہ نگیں　جنپہ ہوئے نام تیرا اے پری رخسار نقش (آتش)

(۲) کسی بات کا دلنشیں ہونا۔ دل پر جمنا۔ بیٹھنا۔ پیٹھنا (۳) رقم ہونا۔ تحریر ہونا

نقشہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) تصویر۔ شبیہ۔ مورت۔ مورتی۔ چترام۔ روپ۔ پیکر۔ فوٹو۔ عکس ✤

نقش

ہر چند طواف اچھا ہے کعبہ کے حرم کا   دل سے ہے مثا نقشہ مگر دیر وصنم کا + (ذکی)

(۲) صورت۔ شکل۔ چہرا مہرا۔ روپ۔ سرورت جیسے رنگت تو گوری نہیں مگر نقشہ اچھا ہے

یوں سمجھ لو کہ ہے آنکھوں میں کیسی صورت   نقشہ آئینہ میں اُس شکل پری کا کیا ہے (ذکی)

(۳) ڈول۔ ساخت۔ تراش خراش۔ بناوٹ۔ ترکیب۔ اسلوب۔ تناسب ؎

ہے قیامت سے اُسکو کیا نسبت   تیرے قامت کا اور ہے نقشہ (ظفر)

ہم سمجھتے تھے کہ جنت میں لگے گا کیا جی   پاس کچھ اُسمیں تو نقشہ ترے گھر کا نکلا (برق)

(۴) طرز و انداز۔ سج دھج۔ قطع وضع ؎

جسنے دیکھا ہے تری جلوہ گری کا نقشہ   اُسکو بھاتا ہے کب یار پری کا نقشہ (صادق)

(۵) خط و خال۔ حُلیہ۔ چہرے کی خوشنمائی ؎

کھینچ صورت نہ اُس کی صورت گر   اُسکی صورت کا اور ہے نقشہ + (ظفر)

(۶) سطح زمین کا روپ۔ ہیئت زمین۔ دنیا کی تصویر۔ دنیا کی ہیئت۔ میپ (ا۔)

نمونہ۔ مثال۔ نظیر۔ اُپما۔ چربہ۔ خاکہ۔ فارسی نیرنگ + وہ صفحہ یا تختہ جس پر

مکانات کی صورت کھنچی ہوئی ہو جیسے عمارت کا نقشہ۔ مکان کا وہ نقشہ جو بننے سے پہلے بنایا جاتا ہے

نہ جاؤنگا کبھی جنت میں میں نہ جاؤنگا   اگر نہ ہوگا نقشہ تمہارے گھر کا سا (مومن)

گلی کو دیکھ کے اُس حور وش کی آجاتا   مرے خیال میں خلد بریں کا ہے نقشہ (ظفر)

بنا فلک پہ شفق اُڑ کے کس شہید کی خاک   کہ آور رنگ پہ چرخ بریں کا ہے نقشہ + (〃)

(۸) سانچا۔ قالب۔ ڈھانچ (۹) خانے کھنچا ہوا کاغذ۔ ڈول کھنچا ہوا کاغذ۔

جدول کشی کیا ہوا فارم (۱۰) حال۔ حالت۔ کیفیت۔ گت۔ عالم۔ جیسے کہو آجکل وہاں کا کیا نقشہ ہے

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمار ہجراں کا   کہ جسنے کھولکر منہ اُسکا دیکھا بس وہیں ڈھانکا (جرأت)

ہزار قد رہیں وہ جیسے پر ہیں پیش نظر   تصوّر اپنے میں ایک ذور ہیں کا ہے نقشہ (ظفر)

لبوں تک آئی ہے لے لے کے دم ہزار جگہ   یہ ضعف سے مری جان حزیں کا ہے نقشہ (〃)

عیاں ہے خواب میں پنہاں ہے وقتِ بیداری   ظفر عجب مرے پردہ نشیں کا ہے نقشہ (〃)

میری صحبت خوش آتے کیونکہ اُنہیں   اُنکی صحبت کا اور ہے نقشہ (〃)

دل تو کیا جان تک بھی دیں تجھکو   اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ + (〃)

تھا تو مجنوں کو بھی جنوں لیکن   میری وحشت کا اور ہے نقشہ (〃)

اے ظفر ہے جہاں میں خُلق کہاں   اب تو خلقت کا اور ہے نقشہ (〃)

اب نقاہت کا اور ہے نقشہ   اپنی طاقت کا اور ہے نقشہ (〃)

جانے کیا بوالہوس حقیقتِ عشق   اس حقیقت کا اور ہے نقشہ (〃)

کیونکہ جانبر ہو درد مند ترا   درد فُرقت کا اور ہے نقشہ (〃)

کوئی حلاوتِ دنیا میں پھنس کے کیا نکلے   کہ یہ تو بس مگس و انگبیں کا ہے نقشہ (〃)

نقش

دل کے آتے ہی یہ نقشہ ہو گیا   کیا بتاؤں دوستو کیا ہو گیا (نسیم دہلوی)

یہ تصویر چہرہ اُتر کیوں گیا ہے   کھنچے کس سے ہو گیا ہے نقشہ تمہارا (دیا شنکر نسیم)

بنا یا شمع کو پروانہ اگر اُس بھبھوکے نے   ہے نقشہ شکلِ فانوس خیالی اہلِ محفل کا (وزیر)

آنا رہا اُسکو مگر عشقِ بتاں کا   بے طور ہے نقشہ دلِ بے تاب و تواں کا (تحسین)

(۱۱) دُرگت۔ بُرا درجہ۔ بُرا لکھا۔ حالِ بد ؎

جل گئے ڈاک سے تو اپنا یہ نقشہ ٹھیرا   شعلۂ طور جو اُن کا رُخ زیبا ٹھیرا + (عیاش)

عجب نقشہ ہے دنیا کا عجب عالم ہے عالم کا   کہ اب تو جو مزا لے ہے وہی سالا ہے رستم کا (ظہور)

(۱۲) طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ وضع۔ طرح۔ ڈھب۔ موقع ؎

عجب مشکل ہے کیا کہئے بغیر از جان دینے کے   کوئی نقشہ نظر آتا نہیں آسان ملنے کا (نظیر)

(۱۳) فہرست۔ فرد + قبض الوصول۔ فردِ تنخواہ + فرد یادداشتِ دفتر + فہرستِ اسما

اسم نویسی۔ فوج کی اسم نویسی + ناموں کا رجسٹر۔ اسم نامہ یعنی کسی محکمہ کے تنخواہداروں

یا ملازموں کی فہرست (۱۴) رونہ۔ چالان۔ مال کی خانہ پُری (۱۵) گوشوارہ۔ خلاصہ

نقشہ اُتارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ تصویر کھینچنا۔ نو تولینا۔ عکس لینا + ڈول بنانا۔

خاکہ لینا۔ طرح برداشتن کا ترجمہ ؎

یہ جو ہر آئنہ میں ہے کہ بے قلم کیا صاف   اُتار لیتا وہ اُس نازنیں کا ہے نقشہ (ظفر)

یہ چشم و بینی و رُخسار و گوش مہ میں کہاں   نہ آسمان کو نقشہ ترا اُتار آیا + + (برق)

نقشہ بگاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ صورت بگاڑنا۔ حال سے بے حال کرنا۔

کھنڈت ڈالنا۔ موجودہ ہیئت یا حالت قائم نہ رکھنا +

نقشہ بگڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ حال ابتر ہونا۔ حال خراب ہونا۔ بدانتظامی یا بدنظمی

ہونا جیسے آجکل وہاں کا نقشہ بگڑا ہوا ہے +

نقشہ بنانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کسی چیز کی تصویر بنانا۔ خاکہ اُتارنا۔ ڈول ڈالنا۔

نقشۂ پیدائش و اموات ع+ف۔ اسم مذکر:۔ وہ نقشہ جسمیں کُل مُلک کی

پیدائش و موت لکھی ہوئی آتی ہے اور اُسے مردم شماری سے ظاہر کیا جاتا ہے

نقشہ تیز ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بات بننا۔ ترقی سامنے ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔

دور دورا ہونا جیسے آجکل اُسکا نقشہ تیز ہے +

نقشہ جمانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی چیز کی بُنیاد ڈالنا۔ ڈھچر ڈالنا۔ کسی بات کو

پذیرا کرانا (۲) ڈھب لگانا۔ رسائی پیدا کرنا۔ راہ و رسم پیدا کرنا۔ کوئی بات دلنشیں

کرنا۔ بات جمانا (۳) اعتبار جمانا۔ رسوخ حاصل کرنا یا کرانا۔ دال گلانا ؎

آخر وہاں رقیب نے نقشہ جما لیا   اے داغ خوف تھا اُسی بدذات کا مجھے (داغ)

مٹ گئے دل سے نقشِ باطل سب   نقشہ اپنا جما دیا تُو نے + + + (〃)

نقش

نقشہ اک اور نئے جما یا پس ماندہ کا پیش خیمہ آیا (گلزار نسیم)

یاس ہمکو ستائے جاتی ہے شوق نقشہ جمائے جاتا ہے (دیا شنکر نسیم)

کدورت کو دل میں بڑھانے لگے یہ نقشے عدو کے جماتے ہیں آپ (ظہیر)

بات اپنی وہاں نہ جمنے دی اپنے نقشے جمائے لوگوں نے (مومن)

آنجو رے بڑے انشا کو بھیجے آپ نے اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمہارا جم گیا (انشا)

صورت سے مری گرچہ وہ بیزار ہے لیکن یارو مرے نقشے کو کسی ڈھب سے جما دو
ہمجنس کو ہمجنس سے ہوتی ہے محبت دیوار سے اُسکی مری تصویر لگا دو } (قطعۂ نصیر)

رکھنے لگے ہیں وہ مری تصویر سامنے اتنا تو بارے یار دلِ نقشہ جما دیا (عارف)

کھلاتا ہے ہوا اُس شعلہ رو کو برف خانے کی رقیبِ رُوسیہ کو فکر ہے نقشہ جمانے کا (امانت)

(۴) تصوّر جمانا + اُمید بندھانا ؎

دیکھنا رشک اُسکی محفل میں ایک کو ایک کھائے جاتا ہے
نا اُمیدی ستائے جاتی ہے شوق نقشہ جمائے جاتا ہے } (قطعۂ داغ)

(۵) ترکیب لڑانا۔ تدبیر کرنا۔ موقع نکالنا۔ ڈھنگ جمانا۔ پیچ ڈالنا۔ ؎

زلیخا نے بہت نقشہ جمایا پر مُقدّر سے نہ صورت وصلِ یُوسف کی ہوئی کاغذ مصوّر میں (مجروح)

نقشہ جمنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (۱) بات بننا۔ مُنیا وٹپنا۔ ڈھب لگنا۔ رسائی ہونا۔ اعتبار ہونا۔ رسُوخ ہونا۔ وثُوق ہونا۔ مطلب حاصل ہونا۔ دال گلنا۔ دل میں گھر ہونا۔ پیسری جمنا ؎

جلد جمجاتا ہے ہر شخص کا نقشا کیسا سادہ دل ہے وہ بُتِ آئنہ سیما کیسا (ناظم)

بہار آتے ہی نقشہ جم گیا گلشن کی محفل کا سمن کا سرو کا قُمری کا غُنچے کا عنادل کا (تمنّا)

(۲) تصوّر جمنا۔ خیال جمنا۔ خیال بندھنا ؎

کوئی ساعت بھی چھُوٹتی ہیں ہمسے فُرقت میں وصالِ یار کا جبتک کہ نقشہ جم نہیں لیتا (اسیر)

نقشۂ حاضری وغیر حاضری۔ اِ۔ اسم مذکّر:۔ وہ رجسٹر جسمیں طلبا یا فوجی مُلازموں کی موجُودات اور غیر موجُودگی لکھی جائے +

نقشۂ حدوبست ع + ف ۔ اسم مذکر:۔ وہ کاغذ جسمیں کھیتوں کی حد بندی درج ہو۔ پیمایش دہ کی فہرست +

نقشۂ خام ع + ف ۔ اسم مذکّر:۔ کچا نقشہ ۔ رف کاپی۔ پہلا مسوّدہ + خاکہ۔ چربہ +

نقشۂ سالانہ ع + ف ۔ اسم مذکر:۔ سالانہ کارروائی کا خُلاصہ یا توضیح۔ سالانہ کیفیت +

نقشہ کھنچ جانا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ تصویر کھنچ جانا۔ تصوّر جم جانا۔ صُورت سامنے آجانا۔ صُورت مُنعکس ہوجانا۔ عکس دلنشیں ہوجانا +

نقشہ کھینچنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ تصویر کھینچنا۔ تصویر اُتار لینا۔ عکس لینا۔ فوٹو لینا ؎

نقص

اُس شہسوار کا ہے داغ آسمان پر کھینچا ہے جو ہلال نے نقشہ رکاب کا (دبیر)

نقشہ گزرنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ حال گزرنا۔ حال بیتنا ؎

نہ پُوچھو داغ ہمسے انتظارِ یار کی صُورت یہ آنکھیں جانتی ہیں خُوب جو نقشے گُذرتے ہیں (داغ)

نقشۂ مردم شماری ع + ف ۔ اسم مذکّر:۔ وہ نقشہ جسمیں کُل باشندوں کی تعداد بقیدِ اقوام و ذکُور و اناث وغیرہ درج ہوتی ہے +

نقشہ نویس ع + ف ۔ اسم مذکر:۔ ڈرافٹسمین وہ شخص جو زمینوں کے نقشے بناتا اور اُن میں رنگ وغیرہ بھرتا ہے۔ نقشہ بنانیوالا + مُصوّر۔ نقاش +

نُقشی۔ اِ۔ اسم مذکر:۔ نقش دار ظرف گلی جیسے نقشی رکابی۔ نقشی کٹورا (نقشین کا مخفف) +

نقشین۔ ف۔ صفت:۔ مُنقّش۔ نقش کیا ہوا۔ نقش بنایا ہوا۔ نقوش کشیدہ۔ گُلکاری کیا ہوا + رنگ آمیزی کیا ہوا + نقش دار +

نَقص ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کمی۔ کوتاہی۔ اُدھورا پن۔ ناتمامی۔ ہیٹائی۔ خامی۔ کسر ؎

وہ دہن کھُلتے ہی گویا نقصِ قُدرت مِٹ گیا یہ سخن ہے رشکِ اعجازِ مسیحا دیکھئے (زکی)

(۲) عیب۔ اوگن۔ داغ۔ کلنک۔ قبح۔ دھبا + بُرائی۔ کھوٹ۔ سُقم (مشہور بضم نُون ہے مگر صحیح بفتح نُون) +

نقصِ بدنی یا جسمانی۔ اِ۔ اسم مذکر:۔ جسمانی عیب۔ جسم کا کنونڈا پن یا نقص نجاست

نقص نکالنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ عیب نکالنا۔ کھوٹ نکالنا۔ قباحت ظاہر کرنا۔ اعتراض کرنا +

نُقصان ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کمی۔ کوتاہی + پیچ (۲) ضرر۔ دُکھ۔ تکلیف۔ گزند۔ زیاں + حرج۔ قباحت ؎

بوسہ لینے میں ہے کیا فائدہ سچ کہتے ہو یہ بھی فرمائیے کہ ہے دینے میں نُقصان کسکا (ناظم)

(۳) خسارہ۔ ٹوٹا۔ زیر باری۔ گھاٹا ؎

باغِ فردوس میں حُوروں نے بھی دل لُوٹ لیا جو ہے تقدیر کا نُقصان کہاں جاتا ہے (داغ)

(۴) بربادی۔ تباہی (۵) رائگاں۔ ضائع (۶) خلل۔ فتُور۔ رخنہ +

نقصان اُٹھانا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ گھاٹا بھرنا۔ ٹوٹا بھرنا۔ خسارہ دینا۔ گرہ سے بھرنا۔ ٹوٹا برداشت کرنا +

نقصان بالقصد ع۔ اسم مذکر:۔ جان بُوجھکر ٹوٹا یا گھاٹا بھرنا۔ اپنے ہاتھوں خسارہ برداشت کرنا +

نقصانِ بدنی۔ اِ۔ اسم مذکر:۔ ضررِ جسمانی + جسمی قباحت یا خرابی +

نقصان بھرنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ ٹوٹا بھرنا۔ خسارہ دینا۔ گھاٹا دینا +

نقصان پہنچانا یا دینا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ ضرر پہنچانا + ایذا پہنچانا۔ خسارہ دینا +

نقص

نقصان رسانی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ ضرر رسانی ۔ تکلیف دہی ۔ ایذا رسانی +
نقصان کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کام بگاڑنا ۔ حرج کرنا ۔ ٹوٹا دینا + فائدہ سے باز رکھنا ۔ فائدہ نہونے دینا ۔ (۲) ضرر پہنچانا ۔ تکلیف دینا ۔ بگاڑ کرنا ۔ اوگن کرنا ۔ جیسے یہ دوا نقصان کریگی (۳) کھونا ۔ ضائع کرنا ۔ جیسے بناہی نقصان کیا +
نقصان گوارا کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ ضرر یا خسارے کی برداشت کرنا ۔ عدمِ منفعت پر راضی رہنا +
نقصانِ مال ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ روپے یا جنس کا ٹوٹا ۔ گھٹی فائدہ یا منفعت کا خسارہ +
نقصانِ مایہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ بربادیٔ زر ۔ روپیہ ضایع کرنا + تباہیٔ مال و دولت +
نقصان ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ حرج ہونا ۔ خلل ہونا ۔ بگڑنا ۔ خرابی آنا ۔ ٹوٹا ہونا ۔ ضرر پہنچنا ؎

نہیں ہے معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہے ۔ ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا (ناسخ)

نَقض ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ توڑنا ۔ شکستگی ۔ ٹوٹ پھوٹ ۔ بگاڑ +
نقضِ عہد ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ عہد شکنی ۔ وعدہ خلافی ۔ اقرار و پیمان توڑ ڈالنا +
نُقَط ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ نقطہ کی جمع + بندیاں ۔ نقطے +
نُقطَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) خط کی انتہا ۔ وہ مقدار جو تقسیم نہ قبول کر سکے مگر اُسکی طرف اشارہ کر سکیں (۲) بندی ۔ صفر + مرکز (۳) کرن بندی ۔ دال جو شعاع سے بنتی ہے
نقطۂ پرکار یا نقطۂ دائرہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ مرکز ۔ وہ نقطہ جو دائرے کے عین وسط میں واقع ہو اور اُس سے محیط تک جسقدر خطوط کھینچے جائیں سب آپس میں برابر ہوں
نقطۂ تقاطُع ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ نقطہ جو دو خطوں کے باہم تقاطع کرنے سے پیدا ہوتا ہے +
نُقطۂ تقاطعِ ربیعی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (چونکہ منطقۃ البروج کا دائرہ معدل النہار کے دائرے سے حمائلی تقاطع کرتا ہے پس اِس تقاطع سے جو نقطے پیدا ہوتے ہیں اُنہیں نقاطِ اعتدال کہتے ہیں ۔ اسلئے جب مارچ اور ستمبر میں سورج ان نقطوں پر پہنچتا ہے تو دن اور رات برابر ہوتے ہیں جس نقطہ سے سورج گزر کر شمال کی طرف جاتا ہے اُسے **نقطۂ اعتدالِ ربیعی** کہتے ہیں ۔ اور جس نقطے سے گزر کر جنوب کی طرف جاتا ہے اُسے **نقطۂ اعتدالِ خریفی** سے موسوم کرتے ہیں +
نُقطہ دینا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ بندی لگانا + صفر دینا +
نُقطۂ سُوَیدا ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ سیاہ نقطہ جو دل کے اندر ہے حرف سویدا بھی کہتے ہیں (سُوَیدا اصل میں سودا کی تصغیر ہے جو اسود کا مؤنث ہے)
نُقطہ لگانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ عیب لگانا ۔ دھبا لگانا + کلنک کا ٹیکا لگانا + کلف لگانا +
نُقطۂ مُقابل ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ حریف + ہمسر ۔ ہم مثل ۔ ہمتا ۔ برابر ۔ مساوی +
نُقطۂ مَوہُوم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ فرضی نقطہ جو خارج میں نہو مثلاً وہ نقاط جو آسمان میں فرض کر لیتے ہیں جیسے نقطۂ اوج ۔ نقطۂ حضیض وغیرہ ۔ مجازاً ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز ۔ وہ باریک نقطہ جسکے وجود کو صرف وہم ہی تصور کر سکے ۔ فرضی نقطہ ۔ ذہنی نقطہ ۔ وہ نقطہ جو ظاہر میں محسوس نہو + جوہر فرد ۔ جزو لا یتجزا (شیخ برکت اللہ ذاکر) ؎

کُھل کُھل کے جو تن نقطۂ موہوم بنا ہے ۔ یہ میری نحافت ہے الٰہی کہ نظر ہے (ذاکر)

تیرے دہانِ تنگ کی تنگی اُٹھائے کون ۔ موہوم ایک نقطہ سے دل کو لگائے کون (مومن)

نقل

نُقْل ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) گزک ۔ بدرقۂ شراب ۔ وہ چیز جو تبدیلِ ذائقہ کے واسطے شراب یا افیون کے بعد کھائیں میوہ کباب وغیرہ ۔ بعض نے اسکو بفتح بھی لکھا ہے (۲) ایک قسم کی شیرینی جو ساچق میں جاتی ہے +
نُقلِ مجلس یا محفل ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ غذائے محفل ۔ مسخرہ ۔ خوش مسخرہ +
نقلِ مجلس یا محفل بنانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ مسخرہ بنانا ؎

وہ نقلِ محفل بنائے جاتا ہے ۔ وہ ہنسی میں بھی کھائے جاتا ہے (مشتاق)

نُقلِ مجلس بنّا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ مسخرہ بنّا ۔ خوش مسخرہ بنّا ؎

نقلِ مجلس ہم بنے ہیں دیدۂ و بشتہ اب ۔ تاکہ زیبا ہوں تمہاری انجمن کیواسطے (عارف)

نَقْل ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) تبدیلی ۔ سرکاؤ ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔ چلا جانا ۔ کوچ ۔ روانگی (۲) حاضر جوابی (۳) اصل کی ضد ۔ ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر اُتارنا ۔ کاپی ۔ مثنے ۔ منقول (۴) نمونہ ۔ نظیر ۔ مثل ۔ تمثیل ؎

تیرا ایوان ہے کیا روضۂ رضوان کی نقل ۔ بلکہ ہے روضۂ رضواں ترے ایواں کی نقل (نامعلوم)

(۵) لطیفہ ۔ چٹکلہ ۔ چبھتی ۔ ہنسی کی حکایت ۔ ظرافت کا ذکر (۶) روایت ۔ کہانی ۔ حکایت ۔ ذکر ۔ بیان ؎

زُلف کیا کیا تری ہوتی ہے پریشان سُنکر ۔ دلِ سودا زدہ کے حالِ پریشاں کی نقل (نامعلوم)

(۷) رُوپ ۔ سوانگ + لیلا + ناٹک +
نقل النقل ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نقل کی نقل +
نقلِ پروانہ ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ (عوام) سالا ۔ خسر پورہ ۔ بیوی کا بھائی +
نقل کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کاپی کرنا ۔ مسودہ یا کسی لکھی ہوئی چیز کو دوسرے کاغذ پر اُتارنا ۔ کتاب سے کتاب لکھنا (۲) سوانگ کرنا ۔ روپ بھرنا ۔ نقالوں کا مضحکہ آمیز حکایات بیان کرنا ۔ چھٹیاں کہنا (۳) ذکر کرنا ۔ بیان کرنا ۔ مذکور کرنا ۔ حکایت کرنا (۴) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔ حرکت کرنا +
نقلِ مذہب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں جانا ۔ تبدیلِ مذہب
نقلِ کفر کفر نباشد ۔ ع + ف ۔ ضرب المثل :۔ کسی بیجا امر کی نقل ناقل کو قصوروار نہیں ٹھیراتی ۔ کفر کے بیان کرنے سے کافر نہیں ہوجاتا +

نَقل لینا۔ فعل متعدی:۔ کسی حکم یا کتاب وغیرہ کو دُوسرے کاغذ پر اصل کے مطابق لکھوانا + کسی فیصلہ یا شہادت وغیرہ کا باضابطہ مثنٰے حاصل کرنا +

نَقلِ مکان۔ ع۔ اسم مذکر:۔ تبدیلِ مکان۔ پر اِنتقال۔ ایک مکان چھوڑ کر دُوسرے مکان میں جانا۔ لقبیلِ مقلم (نسیم دہلوی) ؎

ایک صُورت پھر ہی صُورت مانندِ خیال ۔ جب ہُوئی ہستی مجھے نقلِ مکاں پیدا ہوا (نسیم)

نَقلِ مکان کرنا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ایک جگہہ سے دُوسری جگہ چلا جانا + مکان سے اُٹھ جانا۔ مکان بدلنا + ایک جگہہ سے دُوسری جگہہ لیجانا۔ پر اِنتقال کرنا۔ (۲) انتقال کرنا۔ مرجانا۔ فوت ہوجانا۔ دُوسرے جہان میں جانا +

نَقل نویس۔ ع+ف۔ اسم مذکر:۔ وہ محرر جسکا کام فیصلجات وغیرہ نقل کرکے دینے کا ہو۔ محررِ نقل

نَقل نویسی۔ ع+ف۔ اسم مؤنث:۔ محرری۔ نقل کرنے کا کام۔ کاپی نویسی +

نَقل ہونا۔ فعل لازم۔ ایک کاغذ سے دُوسرے کاغذ پر اُتارا جانا۔ اصل تحریر سے دُوسری تحریر حاصل کرنا +

نَقل ہے۔ (محاورہ):۔ ذکر ہے۔ کہتے ہیں۔ منقول ہے +

نَقلی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) اصلی کا نقیض۔ جھوٹا + مصنوعی۔ جعلی + قلبی۔ کھوٹا (۲) روایتی۔ سماعی + زبانی +

نَقمَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ عذاب۔ عقوبت۔ سزا۔ بدحالی + بدلہ۔ انتقام + تکلیف + کینہ + کسِیت

نُقُود۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ نقد کی جمع۔ نقدیاں۔ زرہا +

نُقُوش۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نقش کی جمع +

نَقُوع۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بھیگا ہوا + بھیگی ہُوئی دوا۔ وہ دوا جو پینے یا بھگونے کے واسطے صاف پانی میں ڈالی جاسے + دوا بھگونے کا پانی +

نُقُول۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ نقل کی جمع +

نَقی۔ ع۔ صفت:۔ پاک۔ خالص۔ صاف۔ بے میل۔ بے رلاؤ + بیج نکالا ہوا میوہ +

نَقیب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) گواہِ قوم + سردار (۲) وہ شخص جسکو نسب معلُوم ہوں۔ بھاٹ + لوگوں کے حالات اور خاندان سے واقف۔ سلسلۂ خاندان یا شجرۂ نسب وکرسی نامہ کا جاننے والا۔ پیڑھی اور پُشت سے واقف۔ حسب نسب کا واقف (۳) منادی کرنے والا۔ شہرت دینے والا + خبر کرنے والا۔ میدانِ جنگ میں کرکا کہنے والا + تعریف گو۔ مدح خواں + وہ شخص جو خانقاہوں یا بزرگوں کی مزاروں کی طرف سے لوگوں کو خبر کرنے کے واسطے مقرر ہو (۴) گنتا۔ قرم۔ بھاڑو۔ بھڑوا (۵) وہ لوگ جو اُمرا وزرا یا بادشاہ کی سواری کے آگے آگے تادیب کے لیئے آواز لگاتے جاتے ہیں جیسے نواب نامدار سلامت + صاحب عالم پناہ سلامت + بادشاہ سلامت وغیرہ۔ اور نیز جبکہ بادشاہ دربار میں کسی کو خطاب دیتا یا کوئی باریاب مُلازمت ہوتا ہے تو یہ بآوازِ بلند دربار میں پکارتے ہیں جس سے خصاکم دربار کو بھی واقفیت ہوجاتی ہے۔ یا جب کوئی نذر گزرانتا ہے تو کہتے ہیں۔ نگاہ رُوبرُو + دُورباش دُورباش کہنے والا + ہرکارہ۔ چوبدار +

فرشتہ نزع میں آیا نظر تو سمجھا میں ۔ ہُوئی حضُور سے میری طلب نقیب آیا (اسیر)

جِس وقت کہ فوجِ غم و حسرت ہو صف آرا ۔ ہوں آہ و فغاں دونوں نقیبوں میں ہمارا (ظفر)

دہلی تلک آن پہنچا تھا جس دن کہ مرہٹا ۔ مجھسے کہا نقیب نے آکر ہے وقت کار
مدت سے کوٹھیوں کو اُٹھایا ہے گھر میں بیٹھ ۔ ہوکر سوار اب کرو میدان میں کارزار
ناچار ہوکے تب تو بندھایا میں آپ نیں ۔ ہتیار باندھ کے میں ہوا جلدکے پھر سوار (تضحیک سودا)

فقرہ۔ نقیب چوبدار آگے صاحب عالم پناہ سلامت پکارتے جاتے تھے۔ چاروں طرف سے آداب مُجرے ہو رہے تھے (شگفتہ ہیلی) +

نَقیض۔ ع۔ صفت:۔ (۱) توڑنے والا۔ عمارت گرانے والا + (۲) مُخالف۔ خلاف۔ برخلاف۔ ضد۔ مُتضاد۔ مُتبائن۔ اُلٹا۔ برعکس۔ برُد ھا (۳) منطق کی اصطلاح میں کسی شے کا رفع کرنا یعنی اُسکی نفی کرنا (نقیض اور ضد میں یہ فرق کیا ہے کہ دو نقیضیں نہ تو باہم ایک جگہہ جمع ہو سکتی ہیں اور نہ دونوں معدوم ہی ہوسکتی ہیں جیسے زندگی اور موت کہ نہ تو زندگی اور موت دونوں ایک جگہہ جمع ہو سکیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ دونوں ہی نہوں بلکہ ان میں سے ایک ضرور ہوگی + دو ضدیں ایک جگہہ باہم جمع تو نہیں ہو سکتیں مگر ہاں دونوں معدوم ہو سکتی ہیں جیسے سفید اور سیاہ کہ یہ دونوں ایک جگہہ جمع نہیں ہوسکتے ہاں ممکن ہے کہ دونوں ہی نہوں بلکہ ایک تیسرا رنگ اِنسے علیحدہ یعنی زرد ہو +

نَقیہ۔ ع۔ صفت:۔ ناتواں۔ کمزور۔ ضعیف۔ نحیف۔ نربل۔ دُربل +

نَک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناک کا مخفف + بینی۔ جیسے نک کٹا یعنی بینی بُریدہ +

نَک بال۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ناک کا بال۔ مُوئے بینی +

نَک بیسر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناک کے ایک زیور کا نام۔ ایک قسم کی نتھنی جو اکثر گنواریاں پہنتی ہیں۔ جھولنی۔ بلاق + (بیسر بائے مکسور و یائے مجہول سے ہے)

نَک توڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (ناک + توڑا) حرکتِ بینی۔ ناز نخرہ + رنجش بیجا یعنی آزردگی + کلامِ طنز آمیز جو ناک چڑھا کر کیا جاسے۔ بولی ٹھولی۔ نظرِ تحقیر + نخوت۔ تبختر۔ غرور + احسان و منت ؎

دُالفت ہے نہ شفقت ہے یہی ہر دم کا نکتوڑا ۔ کہ جسپر حکومت ہے اِسے کہتے ہیں کیا زور (پیرسوز)
سو اس جینے سے مجکو موت آوے تو بھلا ۔ ہر گھڑی کا خوش نہیں آتا ہے نکتوڑا مجھے (ر ۔)
اک روز ماند لینگے نکتوڑے یار کے ۔ بینی کا تِل مرے لیئے تیرِ تفنگ ہے (امداد علی بحر)
آبِشو کو نہیں کم ظرف کی صحبت کا دماغ ۔ کسکو برداشت ہے ہر وقت کے نکتوڑوں کی (آبشو)

نخرہ کرنا۔ تم جو کچھ کرو ہم کو قبول اُلا ۔۔۔ یہ نکتوڑا تمہارا ہے پاسباں کا اِس پہ نہیں سکتا (مصحفی)

مجھ سے جو کچھ کہ کیا سُنتے نہیں، وہ نکتوڑا ۔۔۔ بس کرو اَور زیادہ نہ کرو نکتوڑا ۔۔۔ (سودا)

سامنے عالم سے تیرے وہ پھٹی موڑا اتا ہے ۔۔۔ نشۂ نخوت بہ ہر اک شخص سے نکتوڑا اُٹھائے

جز تیرے تھا کسی اوسے کچھ جوڑا اٹھائے ۔۔۔ فرشِ ناحق کا نکالا ہے یہ نکتوڑا ہائے

کیا کہوں اُس نے مرے کرنے اُٹھائی کیسی ۔۔۔ بندہ جرأت

ہٹ تیرے تفرقہ پرداز کی ایسی تیسی

نک توڑوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نکتوڑا کی جمع جو حرفِ منیرہ یا تارِ مُغیرہ کے آجانے سے واو مجہول اور نُونِ غُنّہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے نیاز را

ہزار نکتوڑوں سے سودا دیتا ہے قرض نہ لو تو کیوں اس قدر تکلیف اُٹھا دو (؟)

نک توڑے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نکتوڑا کی جمع۔ نخرے۔ غمزے۔ غرور۔ گھمنڈ۔ ؎

اک روز مار ڈالینگے نکتوڑے یار کے ۔۔۔ چینی کا تِل مرے لئے تیرِ تفنگ ہے (بحر)

نک توڑے اُٹھانا۔ فعل متعدی:۔ ناز بیجا کی برداشت کرنا۔ ناز اُٹھانا ؎

یہ ہنسکے کون نکتوڑے اُٹھاوے ۔۔۔ ترا غصّہ تو ہر دم ناک پر ہے ✦ (میر سوز)

نک توڑے توڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نخرہ کرنا۔ اترانا ✦ نک نک کرنا ✦ طنز مارنا ✦ ناک بھوں چڑھانا۔ ناک مارنا۔ مزاج مارنا۔ مزاج کرنا۔ احسان جتانا ✦

نک چڑھا۔ ہ۔ صفت:۔ وہ شخص جو غرور سے چیں بجبیں رہے۔ متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ جبیں گرفتہ۔ کسیکو خاطر میں نہ لانیوالا۔ خود پسند۔ خود بیں۔ بدمزاج۔ دماغدار ✦

نک چڑھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بدمزاج۔ دماغدار عورت۔ بدمزاج عورت جیسے وہ ایک نک چڑھی اور بد دماغدار ہے ✦

نک چھکنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک دوا کا نام جسکے سُونگھنے سے بکثرت چھینکیں آتی ہیں۔ عود العطاس۔ کُندش۔ بیخ کاوراں۔ مزاجًا تیسرے درجہ میں حار یابس مُفید فالج ولقوہ ؎

ناسدانی کو چھپا شیخ مبادا کوئی ۔۔۔ اِس میں نک چھکنی چھپا کر اسے غافل بھر دے (میر سوز)

نک کٹا۔ ہ۔ صفت:۔ بینی بُریدہ۔ ناک کٹا ہوا۔ نکٹا ✦

نک کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ رُسوائی۔ بدنامی۔ سُبکی۔ خفّت۔ ذلت۔ بیعزتی۔ بیحرمتی۔ فضیحت۔ تحقیر۔ تفضیح۔ ذلت خواری۔ پت بھنگ ✦ (م)

نک کٹی ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ رُسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ فضیحتی ہونا۔ تحقیر اور ذلت ہونا ✦

نک گھسنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناک رگڑنا۔ عاجزی۔ منت سماجت۔ خوشامد درآمد ✦

نک گھسنی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عاجزی کرنا۔ ہاہا کھانا۔ منت سماجت کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ التجا کرنا۔ ناک رگڑنا۔ ناک گھسنا۔ بنتی کرنا۔ پرنصا کرنا۔ ہاتھ جوڑنا ✦

نکّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کوڑی۔ چھوٹا سنکھ۔ خرمہرہ (۲) پاسہ۔ کعبتین۔ دانہ ✦

نکّا دوّا یا نکّا موٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا جوا جو کوڑیوں کو مٹھی میں چھپا کر کھیلا جاتا ہے ✦

ننّھا۔ ہ۔ صفت:۔ دھندا۔ چھوٹا۔ خورد۔ ننھا۔ ننک۔ منا۔ مختصر۔ کم۔ قلیل ✦ ناقص ✦ نازک۔ باریک ✦ ناتمام۔ ادھورا ✦ پست قد۔ ٹھنگنا۔ قلیل القامت۔ کوتاہ ✦ خفیف۔ ادنے جیسے نکّی نکّی بھنڈیاں چھانٹ لو یعنی چھوٹی چھوٹی ✦

نُکّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نوکدار۔ نکیلا ✦ نوکدار گیڑی۔ وہ گیڑی جو خمیدہ ہو ✦

نکّا ٹوپی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (لکھنؤ) وہ دو پلڑی ٹوپی جسے اُبھرواں سر رکھتے ہیں۔ بانددار ٹوپی۔ اُونچی ٹوپی ✦

نکّا مارنا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عوام) گیڑی مارنا۔ گیڑی لگانا ✦ میخ ٹھوکنا ✦ زک پہنچانا۔ صدمہ پہنچانا۔ ضرب لگانا ✦

نِکات۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نکتہ کی جمع۔ نکتے۔ باریکیاں۔ وہ باکیزہ بلیغ کلام جو ہر ایک کی سمجھ میں نہ آئے ✦

نِکاٹ۔ ہ۔ صفت:۔ (قصاب) نکما۔ خراب۔ وہ گوشت جو اچھا نہ ہو۔ بُرا گوشت ✦

نِکاح۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی مجامعت۔ صحبت داری۔ ہم بستری (۲) مجازًا عقد۔ ناتا۔ شوی۔ بیاہ۔ شادی۔ ازدواج۔ پھیرے۔ گٹھ بندھن ✦

نکاح باندھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نکاح پڑھانا نمبر ۲) ✦

نکاح بندھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نکاح ہونا۔ عقد بندھنا۔ ازدواج ہونا۔ دو بول پڑھے جانا ✦

نکاح پڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) عقد کرنا۔ گھر میں ڈالنا۔ شادی کرنا۔ گھر بار کا ہونا۔ عورت کا مرد سے یا مرد کا عورت سے ازدواج کرنا۔ دو بول پڑھانا۔ (۲) نکاح خوانی کرنا۔ قاضی کا کام کرنا۔ خطبہ خوانی کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا ✦

نکاح پڑھائی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ وہ نقدی جو قاضی کو نکاح خوانی کی بابت دیجائے۔ اُجرتِ نکاح خوانی

نکاح ثانی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ دُوسرا بیاہ۔ دُوسری شادی ✦

نکاح کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو (نکاح پڑھانا) ✦

نکاح کی سی شرطیں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ع۔ نہایت حُجت کرنا۔ کسی کام کی بخوبی پختگی کرنا۔ بخوبی اطمینان چاہنا۔ حجتی کی نسبت بولتے ہیں کہ تم تو نکاح کی سی شرطیں کرتے ہو ✦

نکاح میں لانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ عقد میں لانا۔ گھر میں ڈالنا۔ بیوی بنانا ✦

نکاح متعہ یا مُوَقّت۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (اہلِ تشیعہ) ایک قسم کا نکاح جو کسی میعادِ مُقررہ کے واسطے کیا جائے۔ وہ عقد جو کسی خاص وقت کے واسطے کیا جائے۔ چند روزہ نکاح۔ حاجت روائی کا نکاح ✦

نکاح نامہ۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر:۔ کابین نامہ۔ وہ کاغذ جو بوقتِ نکاح بقیدِ مہر نامہ

نکا

وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ شادی کے عہد و پیمان کا کاغذ۔ نکاح نامہ۔ اس کا غذ کا نام ہے جس میں مدعیت اور گواہوں اور دولہا دولہن کے نام و مہر کی مقدار نیز نکاح کی تاریخ اور اسی قسم کی اور باتیں ہوتی ہیں مگر اس کا لکھا جانا شرعًا کچھ ضروری نہیں ہے صرف زبانی اقرار اور گواہ شرعًا کافی ہے۔

نکاح ہونا۔ فعل لازم: عقد ہونا۔ بیاہ ہونا۔ شادی ہونا +

نکاحتا۔ ا۔ اسم مؤنث: نکاحی۔ نکاح کر کے لائی ہوئی عورت۔ منکوحہ۔ بیاہتا عورت کا نقیض۔ گھر میں ڈالی ہوئی +

نکاحی۔ ا۔ اسم مؤنث: نکاح کی ہوئی عورت۔ گھر میں ڈالی ہوئی عورت۔ بیاہتا کا نقیض۔ منکوحہ۔ جیسے نکاحی نہ بیاہی منڈو بہو کہاں سے آئی +

نکاس۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) اصل۔ مول۔ بنا۔ جڑ۔ بیج بنیاد + (۲) آغاز۔ آرمبھ۔ شروع۔ ابتدا (۳) منبع۔ سوت + مجری۔ مبداء (۴) مادہ۔ دھاتو۔ مورث (۵) مورث اعلیٰ۔ جد اعلیٰ۔ بانیٔ خاندان + (۶) استخراج۔ اشتقاق۔ ماخذ (۷) نسل۔ نژاد۔ بنس۔ خاندان۔ سنتان (۸) صدور۔ ظہور (۹) اخراج۔ برآمد۔ خروج +

نکاسی۔ ہ۔ اسم مؤنث: (۱) پیداوار۔ فائدہ۔ نفاعت۔ حاصل۔ آمد۔ حاصل۔ مداخل۔ پراپت + فائدہ۔ منافع (۲) بکری۔ اخراج مال۔ فروخت۔ بیچ (۳) لدائی۔ بھرتی۔ روانگی۔ برآمد۔ صادر۔ مال برآمد۔ بھرت۔ تجارتی اسباب کی روانگی (۴) کھپت۔ خرچ (۵) محاصل راہداری۔ چنگی۔ محصول راہ۔ سرمٹ (۶) حد بست۔ سرحد۔ گانو کا سوانا۔ علاقہ (۷) راہداری۔ بہتی۔ چالان۔ سونہ (۸) خروج۔ اخراج +

نکال۔ ع۔ اسم مذکر: عذاب۔ عقوبت۔ سزا۔ رنج۔ دکھ۔ تکلیف +

نکال دینا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) باہر کر دینا۔ جدا کر دینا۔ جواب دینا۔ موقوف کر دینا (۲) کوئی چیز گھر سے دینا +

نکال لانا۔ ہ۔ فعل متعدی: کسی عورت کو بھگا لانا۔ بھگا کر لیجانا +

نکالا۔ ہ۔ اسم مذکر: اخراج۔ خارج۔ جلاء وطن۔ شہر بدر۔ جیسے دیس نکالا +

نکالا ملنا۔ ہ۔ فعل لازم: خارج کیا جانا۔ نکالا جانا۔ شہر بدر کیا جانا۔ اخراج بلد ہونا۔ جلا وطن کیا جانا۔ بن باس ملنا۔ دھتکارا جانا ۔

اِس ڈر سے نہ جھگڑا بُت کافر سے نکالا ملجائے نہ ہنگامۂ محشر سے نکالا + (حیا)

نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) نکاسنا۔ خارج کرنا۔ باہر کرنا۔ مردود کرنا۔ کاڑھنا ۔

مجھے دم دیکے تو سو بار نکال اور رکھا دم آخر میں نہیں تم ہو کہ پھر آہی رکھوں (حیا)

(۲) مستثنیٰ کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ چھانٹنا۔ جدا کرنا۔ چھانٹنا۔ منتخب کرنا (۳) پیدا کرنا۔ وضع کرنا۔ طرح کرنا۔ تعریف کرنا (۴) ایجاد کرنا۔ رچنا۔ اختراع کرنا۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا (۵) حل کرنا۔ سلجھانا۔ جیسے حساب نکالنا۔ سوال نکالنا (۶) باہر لانا۔ اکھیڑنا۔ زمین سے اوپر لانا جیسے جڑ نکالنا۔ جسم سے تیر نکالنا (۷) کاڑھنا۔ بیل بوٹہ نکالنا

نکت

جیسے کشیدہ نکالنا (۸) سدھانا۔ رواں کرنا۔ چلانا جیسے گھوڑے کو گاڑی میں نکالنا (۹) اوپر لانا۔ باہر لانا۔ ظاہر کرنا جیسے پرند کے بچوں کا پر نکالنا یا آدمی کے بچوں کا دانت نکالنا (۱۰) لینا جیسے کسر نکالنا۔ عداوت نکالنا (۱۱) ڈالنا جیسے رستہ نکالنا (۱۲) پیدا کرنا۔ جننا۔ دینا۔ انڈا کھٹکنا جیسے جانور کا بچے نکالنا (۱۳) کھینچنا۔ آختہ کرنا (۱۴) مجرا لینا۔ کاٹنا (۱۵) بھگانا۔ بھگا کر گھر سے لیجانا (۱۶) قرار دینا۔ ٹھیرانا جیسے بھاؤ نکالنا (۱۷) برتوے کار لانا۔ سوچنا جیسے تدبیر نکالنا (۱۸) دھتکارنا + اخراج بلد کرنا۔ شہر بدر کرنا۔ جلا وطن کرنا (۱۹) موقوف کرنا۔ برطرف کرنا۔ معزول کرنا۔ جواب دینا۔ چھڑانا (۲۰) حاصل کرنا۔ پورا کرنا ۔

کھینچ شمشیر جا ؤدل کے نکال آج او پر ترے پڑا ہوں نڈھال + (سودا)

نکاؤ سینۂ بسمل پہ ناوک بر سر ناوک تم اپنے تیر کے بدلے نکالو دل سے ارماں کو (ظہیر)

(یہ لفظ مرکب ہو کر بہت سے معنی پیدا کرتا ہے جو اپنے اپنے موقع پر دیئے گئے ہیں مثلاً نڈھ نکالنا۔ خون نکالنا۔ ست نکالنا وغیرہ) +

نکانا۔ ہ۔ فعل متعدی: (گنوار) گھانس پھونس دور کرنا۔ اڑانا۔ دور کرنا۔ نلانا +

نکبت۔ ع۔ اسم مؤنث: ذلت۔ خواری۔ خستگی۔ بدحالی۔ (۲) افلاس۔ فلاکت۔ مفلسی +

نکتہ۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) کنہ۔ باریکی۔ سخن دقیق و بلیغ اور پاکیزہ جسے ہر ایک نہ سمجھ سکے۔ باریک بات + راز۔ بھید۔ عقدہ۔ سر خفی ۔

وہ کسی پر کھلا نہیں اب تک جو کہ نکتہ ترے دہاں میں ہے (مجروح)

(۲) عقل کی بات۔ دقیق بات۔ سمجھ کی بات (۳) لطیفہ۔ چٹکلہ (۴) سر دیوال۔ مہری۔ سربند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے منہ پر رہتا ہے۔ تلہاری (۵) کام کی بات۔ مطلب کی بات +

وہ جو ہیں انساں یہی ہے انکا کام یاد رکھ رنگیں یہ نکتہ والسلام + (رنگیں)

(۶) رخنہ۔ عیب۔ مین میکھ۔ خردہ +

نکتہ بیں۔ ع + ف۔ صفت: عیب جو۔ خردہ گیر۔ عیب بیں۔ کھوجیا +

نکتہ پرور۔ نکتہ پرداز۔ ع + ف۔ صفت: نغز گفتار۔ پاکیزہ گفتار۔ نکتہ سنج۔ خوش گفتار۔ سخن فہم۔ سخن شناس + عقلمند + شاعر۔ تیز فہم۔ ہوشیار۔ سخن ور۔ زباں آور +

نکتہ چیں۔ ف۔ صفت: عیب گیر۔ عیب جو۔ خردہ گیر۔ مین میکھ نکالنے والا۔ کھوجیا

گاہ کہتا ہوں کہ کچھ صاف کیجے حال دل گاہ کہتا ہوں کہ کیا اس نکتہ چیں سے پوچھیے (داغ)

نکتہ چینوں کا ہمارے طرح دہن سیتے ہیں ایک رشتہ کی عوض تار سخن سیتے ہیں (نصیر)

چشم فتاں کب ستاتا جو گیر تو آہو پہ تھی خال جاناں مشک چیں پر نکتہ چیں تو کب تھا (مومن)

شاید جنت کا تل کا اس کا اشکنتہ پہ بوسے سے کہ کہنے نہ تھا معلوم یاں ہیں نکتہ چیں کچھ (ظفر)

نکت

جھول حضرت ہیں نکتے سے جو انگیں بتا۔ نکتہ چیں آ ناتری محفل میں مجھیں ہوگیا (ناسخ)

نکتہ چینی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خُردہ گیری۔ عیب گیری۔ عیب جوئی۔ مین میکھ۔ کھڑ پیچ +

نکتہ چینی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مین میکھ نکالنا۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب جوئی کرنا +

نکتۂ خفی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رمزِ پوشیدہ۔ رازِ پنہاں۔ سِرِّ خفی ۔

وصفِ دہن و کمر نہ پوچھو صانع نے یہ نکتۂ خفی ہے + (ذکی)

نکتہ رس۔ ف۔ صفت:۔ دقیقہ رس۔ تیز فہم۔ تیز طبع۔ زیرک۔ ذکی +

نکتہ سنج۔ ف۔ صفت:۔ سخن فہم۔ سخن شناس۔ فصیح۔ خوش گفتار۔ تُلی ہوئی بات کہنے والا۔ اچھی ہوئی بات کہنے والا۔ عقلمند۔ ہوشیار۔ مجازاً شاعر۔ مُقرر۔ خوش تقریر۔ سخنور۔ زباں آور۔ نغز گو +

نکتہ سنجی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سخنوری۔ سخن فہمی۔ خوش گفتاری۔ فصاحت۔ خوش بیانی۔ نغز گوئی +

نکتہ شناس یا نکتہ داں۔ ف۔ صفت:۔ تیز فہم۔ زود فہم۔ ذہین۔ دانا۔ زیرک۔ ذکی۔ سیانا۔ چتر۔ عقلمند ۔

شکوہ کس سے کیجئے خالق کی مرضی تھی یہی نکتہ چیں پیدا ہوں لاکھوں نکتہ داں کوئی نہ ہو (عارف)

نہ کہیے اُنکے تغافل کو ہم پر سوائے ستم ظریفیِ احبابِ نکتہ داں کہئے + (ذکی)

نکتہ گیر۔ ف۔ صفت:۔ دیکھو (نکتہ چیں) +

نُکتی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اصل (نخودی) ایک قسم کی مٹھائی جو چنے کی دال پیس کر بنائی جاتی ہے

نُکتے۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) نکتہ کی جمع (۲) حروفِ مُغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت جیسے نُکتے کی بات +

نکتے چننا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب چینی کرنا ۔

ہم شکستوں کو دیکھ نستعلیق نکتے چُن چُن کے عیب رکھتے ہیں (نامعلوم)

نکتے نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ رخنے نکالنا۔ مین میکھ نکالنا۔ اعتراض کرنا۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب نکالنا ۔

حجابِ رُخ اُٹھا کر یہ حیا سے چشم پوشی کی کرسو نکتے نکالے ہیں فروغِ ماہِ تاباں میں (انور)

نکٹ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (گیتوں میں) قریب۔ پاس۔ نیڑے۔ نزدیک +

نکٹا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ناک کٹا۔ بینی بُریدہ۔ (۲) بے غیرت۔ بے شرم۔ بے لحاظ جیسے نکٹے کا کھائیے اوچھے کا نہ کھائیے (۳) پُورب۔ اسم مذکر) ایک قسم کی ٹھمری ایک قسم کا چلتی لے کا گیت (۴) چپٹی ناک کا۔ ناک بیٹھا (۵) کوڑی جس سے جوا کھیلتے ہیں (۶) ایک پرند کا نام (۷) کھونٹا۔ منترا جیسے نکٹا اُسترا +

نکٹا بوچا سب سے اونچا۔ ہ۔ کہاوت:۔ کنونڈا ہونے کے باوجود بڑا دعوے +

نکل

نکٹا جیا بُرے احوال۔ ا۔ کہاوت:۔ خستہ حالی سے مُراد ہے +

نکٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ عورت جسکی ناک کٹی ہوئی ہو (۲) چپٹی ناک والی۔ ناک بیٹھی۔ وہ عورت جسکی ناک بیٹھی ہوئی ہو (۳۔ ع) بلی۔ گربہ (۴) بے غیرت عورت۔ بے شرم اور بیحیا عورت +

نکٹی کا جنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (دُشنام) کمینہ۔ کم اصل۔ نِزالہ۔ رذیل +

نکٹے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نکٹا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت جیسے اِس چاقُو سے نکٹے کی ناک بھی نہ کٹے

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔ ا۔ کہاوت:۔ یعنی بے عزت کو ذلت سے اور خوشی ہوئی + بیعزت کی عزت گئی وہ اور خوش ہوا +

نکرہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ناشناسی۔ ناشناختگی (۲) معرفہ کی ضد۔ وہ اسم جو غیر معین شے کے واسطے وضع کیا گیا ہو +

نکڑ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوک کی تصغیر + سرا۔ راس۔ نوک۔ اخیر۔ انتہا (۲) کونہ۔ گوشہ +

نکس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مرض کا عود کرنا۔ پھر بیمار ہونا +

نکسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) نکلنا + ۔

یاکا یا کے دس دروا جے ناجانوں کون کھڑکی کُھلی تھی سیاں نکس گیو
میں ناہیں لڑی تھی منوا کس گیو

نکسیر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ غلبۂ گرمی کے سبب ناک سے خون جانا۔ رُعاف۔ خُون بینی دورانِ خُون کے رُکنے کمیِ خُون یا کوکر کھانسی اور بخار وغیرہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے (یہ لفظ اصل میں نک + سِر تھا یعنی ناک سے سر کے اندر کا خُون آنا۔ پس سر سے سیر ہوگیا) +

نکسیر بھی نہیں پھُوٹی۔ ہ۔ محاورہ:۔ ذرا بھی صدمہ نہیں پہنچا۔ ناک تک سے بھی خُون نہیں نکلا۔ بال تک بیکا نہیں ہوا +

نکسیر پھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک سے خُون نکلنا۔ مرض رُعاف کا پیش آنا ۔

زندۂ جاوید ہیں قُربانیانِ تیغِ عشق سر کا کٹنا جانتے ہیں پھُوٹنا نکسیر کا + (آتش)

نکسیر نہ پھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بال بیکا نہ ہونا۔ کچھ تکلیف یا نقصان نہ پہنچنا +

نکل۔ ہ۔ (صیغۂ امر حاضر از نکلنا) جا۔ چل۔ ہٹ۔ دُور ہو ۔

مثالِ آئنہ یکساں سمجھ تو خُوب او زشت بُلا نہ گھر میں کسی کو نہ کہہ کسُو سے نکل (ظفر)

نکل آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔ باہر ہو جانا ۔

نکل آیا اگر آنسو تو ظالم سے نکال آنکھیں سُنا معذور ہے مضطر نکل آیا نکل آیا (مومن)

(۲) پیدا ہونا۔ کھڑا ہونا۔ برپا ہونا ۔

نکل

ہمارے خوش بہالا غیر سے دیکھئے قاتل کو ۔ یہ بعد انفصال اب اور ہی جھگڑا نکل آیا (مومن)

(۳) پھُوٹنا۔ اُبھرنا۔ زمین سے باہر آنا +

نکل بھاگنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) چلا جانا۔ چل دینا۔ گھر سے رُوپوش ہوجانا۔ فرار ہوجانا۔ (۲) قابُو سے چلا جانا۔ قبضے سے چھُوٹ جانا۔ رسّی تڑا بھاگنا۔ اپنے کو چھڑا بھاگنا۔ (۳) بچکر چلا جانا۔ چھپت ہوجانا۔ کافور ہوجانا (۴) خوف وخطر سے بچ جانا۔ صاف بچ جانا +

نکل پڑنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) اِسقاط ہوجانا پیٹ گر جانا + تھپا۔ وضع حمل ہوجانا (۲) ظاہر ہوجانا۔ نمایاں ہوجانا کسی نئی ترکاری یا نئے میوے کا بکنے لگنا۔ بازار میں آجانا۔ چل جانا (۳) باہر آجانا۔ اُوپر آجانا جیسے چیونٹے نکل پڑے (۴) کھُل پڑنا۔ گر جانا۔ گر پڑنا جیسے گرہ سے رُوپے نکل پڑے (۵) ٹپک پڑنا چوُنے لگنا (۶) اُگل جانا۔ اُگل پڑنا جیسے تلوار نکل پڑنا (۷) باہر چلا جانا۔ گھر چھوڑ جانا (۸) باہر آجانا۔ برآمد ہوجانا + پیدا ہوجانا جیسے اِس کہاوت میں ؎

ڈولی آئی ڈولی آئی میرے من چاؤ ۔ ڈولی میں سے نکل پڑا بھوُ کمڑا بلاؤ (کہاوت)

دیگر ۔ لکھا کے چینی سر پر دھرتی نکل پڑا پانکل پڑی (سیانے مُلّا کی تعریف)

نکل جانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) چلا جانا۔ فرار ہوجانا۔ بھاگ جانا۔ کافور ہوجانا رُوپوش ہوجانا ؎

وہ دریغ بیوفا تو نہ ہو آج دھُوم ہے ۔ کوئی غلام آپکے گھر سے نکل گیا + (داغ)

تری چشمِ مفتن وہ قاتلِ سفاک ۔ دبکے جائے اجل جسکے رُوبرُو سے نکل (ظفر)

آیا جو سامنے سے سرِ معرکہ وہ تُرک ۔ ٹھیرے نہ پاؤں خوف سے رُستم نکل گیا (اسیر)

نکلا جدھر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا ۔ دل کو جمعیت کے کوئی اُدھر سے نکلگیا (داغ)

(۲) گر پڑنا۔ اِسقاط ہوجانا۔ نو جانا۔ وضعِ حمل ہوجانا (۳) انزال ہوجانا۔ آجانا (۴) آگے چلا جانا۔ بڑھ جانا۔ پرے چلا جانا۔ دُور چلا جانا ؎

کاہیدگی نے پھینکدیا دُور اسقدر ۔ کوسوں میں آپ اپنی نظر سے نکلگیا (داغ)

فرہاد و قیس دونوں ابھی میرے ساتھ تھے ۔ میں پیچھے رہ گیا وہ کچھ آگے نکل گئے (جلال)

(۵) جاتا رہنا۔ زائل ہوجانا۔ دفع ہوجانا۔ جُدا ہوجانا۔ دُور ہوجانا ؎

اسیرِ عشق کے ہے سر کے ساتھ قیدِ بلا ۔ کہ طوقِ فاختہ کے جائے کب گلو سے نکل (ظفر)

پیدل عوض سواروں کی ہیں بعدِ مرگ ساتھ ۔ پلٹن ملی جو ہمکو رسالہ نکل گیا + + (برق)

مٹاپا سرا پا نکل جائیگا ۔ گر اپنا عدو وار چل جائیگا (مؤلف)

(۶) ہار جانا۔ سامنے نہ ٹھیرنا۔ کھڑا نہ رہنا۔ قائم نہ رہنا۔ ثابت قدم نہ رہنا ؎

بڑا غرُور تھا تقریر کا ظفر جنکو ۔ وہ یک سخن میں گئے تیری گفتگو سے نکل (ظفر)

(۷) پار ہوجانا۔ آر پار ہوجانا۔ اِدھر سے اُدھر چلا جانا ؎

تیر گیا اُسکا یوں زخمِ جگر سے نکل ۔ جیسے نظر جائے صاف روزنِ در سے نکل }
پار جگر کے ہوا تیرِ غمِ یار کا ۔ یہ وہ بلا تیر ہے جائے سپر سے نکل } ظفر

جس دم پہ وہ نگاہ نہ ہری دل کے پار تھی ۔ پیچھے ہزار سپر سے نکل گیا + + (داغ)

(۸) مسک جانا۔ پھٹ جانا۔ چلجانا۔ چر جانا۔ دریدہ ہوجانا جیسے جوتیوں کے کتنے نکلگئے ؎

رفُو کرے ما جیبِ جگر رفُو گر کیا ۔ کہ یہ تو اور بھی جائے سوا رفُو سے نکل (ظفر)

ایسی وحشت نہیں دلکو کہ سنبھل جاؤنگا ۔ صُورتِ پیرہن تنگ نکل جاؤنگا (آتش)

کہتا پیراہن گُل ہے یہ نزاکت سے نسیم ۔ ہاتھ مجھکو نہ لگانا کہ نکل جاؤنگا (ذوق)

(۹) سرزد ہوجانا۔ برآمد ہوجانا ؎

نالہ ہاک بستر کے جگر سے نکلگیا ۔ جی ہی نکل گیا وہ جو حد سے نکلگیا (داغ)

(۱۰) گُزر جانا۔ سامنے سے چلا جانا۔ آنکھوں سے دیکھ النا ؎

عالم میں ایک تُو نظر آیا نظر فریب ۔ عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا (داغ)

اب کیا ہے گر کسی سے ملاتے نہیں نظر ۔ لاکھوں ہماری آنکھ سے جلسے نکلگئے (〃)

(۱۱) بیت جانا۔ ہوچکنا۔ مُنقضی ہوجانا۔ گُزر جانا جیسے وہ دن بھی نکل گئے یہ بھی نکل جائینگے ؎

نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل ۔ عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل (امیرحسن)

زندہ ہے فرق میں وصلت میں جان دی ۔ اُسدن چلے یہاں سے کہ جالا نکل گیا (برق)

(۱۲) سبقت لیجانا۔ بڑھجانا۔ فوق لیجانا۔ فوقیت لیجانا ؎

اللہ رے اُسکا حُسن ترقی بلا کی ہے ۔ ہر مُوئے زلف مُوئے کمر سے نکل گیا (داغ)

(۱۳) برآنا۔ حاصل ہوجانا + پُورا ہوجانا ؎

کچھ ہوگا مجکو نالۂ شبگیر سے حصول ۔ کچھ مدعا دُعائے سحر سے نکل گیا (داغ)

کیا غم اگر کسی نے نہ نالہ کوئی سُنا ۔ تیرا تو حوصلہ دل پُرغم نکلگیا (اسیر)

(۱۴) قابُو سے باہر ہوجانا۔ قبضہ سے چلا جانا (۱۵) بہ جانا۔ رواں ہوجانا جاری ہوجانا۔ ٹپک جانا ؎

بلبے کدا عشق کہ پیکانِ دلنشیں ۔ اک اشک بنکے دیدۂ تر سے نکلگیا (داغ)

اللہ رے جوش گریہ کہ اِس جذبِ ضبط کے ۔ دریا ہمارے دیدۂ تر سے نکل گیا (〃)

دل یہ کہتا ہے مجھے روزنِ سینہ سے نکال ۔ ورنہ خُوں ہوکے میں آنکھوں سے نکل جاؤنگا (ذوق)

(۱۶) پھسلجانا۔ ریٹ جانا۔ کھسک جانا (۱۷) پھر جانا۔ نافرمان ہوجانا۔ رُوگردانی کرنا۔ انکار کرنا۔ بات سے پھر جانا۔ قائم نہ رہنا جیسے ہم تو ابھی سے نکلگئے ؎

جب تُونے اپنے گھر سے نکالا نکلگیا ۔ کس روز تیرا چاہنے والا نکل گیا (برق)

نکل

(۱۸) آگے ہوجانا۔ تعلیم یا سبق میں بڑھ جانا (۱۹) زیادہ ہوجانا۔ بیش ہوجانا جیسے اُسکے ذمّہ ہمارے ہزاروں سے نکل گئے (۲۰) چھوٹ جانا۔ جاتا رہنا ہاتھ میں نہ رہنا جیسے وہ کام تو اب ہم سے نکل گیا۔

بھر کے دے جام ورنہ ایساقی دم کسی تشنہ کام کا نکلا + (داغ)

(۲۱) وقت گزر جانا۔ کسی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔

زندہ رہے فراق میں رخصت ہوجان دی اُس دن چلے یہاں سے اُجالا نکل گیا (برق)

(۲۲) رواج پاجانا۔ جاری ہوجانا۔ رسم پڑجانا +

نکل چلنا۔ ف۔ فعل لازم۔ از خود رفتہ ہوجانا۔ حوصلہ و مقدور سے بڑھ چلنا۔ اپنی حد اور بساط سے باہر پاؤں رکھنا + اِترا جانا۔ مغرور ہوجانا + گستاخ ہوجانا۔ اپنے کو کچھ سمجھنے لگنا۔ بڑھکر چلنے لگنا۔ اپنی حد سے تجاوز کرنا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ اُڑنے لگنا۔ پر پُرزے نکالنا۔

مری بات سے بہا آنسو میرے یوسف کے نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بُو تیری (آتش)

لیکے پھولوں کو پاؤں میں ملنا ہے قیامت ہی یہ نکل چلنا + (رنگین)

نکلا پڑنا۔ ف۔ فعل لازم۔ (۱) جامہ سے باہر ہوجانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ بپھر جانا (۲) ظاہر ہوا جانا۔ چھپا نہ رہنا۔ ٹپکا پڑنا۔

کیا کہوں حُسن و لطافت جامۂ شبنم سے تیرے نکلا ہی پڑتا ہے وہ گورا بدن مہتاب سا (مصحفی)

نِکلنا۔ ف۔ فعل لازم۔ (۱) نکسنا۔ اُگنا۔ اُبانا۔ پھوٹنا۔ زمین سے اُبھرنا۔ جمنا۔ اُپجنا۔ اُوپر آنا۔ نمو ہونا + لگنا۔ آنا۔ جیسے بیج نکلنا۔ کونپل نکلنا۔ بال نکلنا۔ ناخن نکلنا۔ پھل نکلنا۔ پھول نکلنا۔

وہ مے کش ہوں رس چُوس لیتا ہوں اُسکا جہاں شاخ میں کوئی انگور نکلا + (داغ)

پست ہمّت کو ہو اوج تو شامت آئی موت سمجھو اُسے چیونٹی کے اگر پر نکلے
عشق وہ چیز ہے دکھلائے اگر جذب اپنا خاک سے قمریوں کی شاخِ صنوبر نکلے
شور کیوں اتنا مچاتا ہے ابھی سے آغا نہ بہار آئی چمن میں نہ گُلِ تر نکلے (آغا)

(۲) بہنا۔ رواں ہونا۔ جاری ہونا۔ چلنا۔ برسنا۔ جھڑنا جیسے پانی نکلنا۔ خون نکلنا وغیرہ (۳) پیدا ہونا۔ جنم لینا۔ جنمنا۔ پیٹ یا انڈے سے باہر آنا جیسے بچّہ نکلنا (۴) بیرون آمدن و برآمدن کا ترجمہ۔ باہر آنا۔ برآمد ہونا جیسے پھانس نکلنا۔ دُودھ نکلنا۔

مرے دل کو جو تو ہر دم بھلا اتنا ٹٹولے ہے تصوّر کے سوا تیرے بتا تو اُسمیں کیا نکلا (میر درد)

ہوویں وہ مرے چشمِ بدبیں کے پھانس جس سے نہ دے چپی نکلے + (راحت)

شامت آجائے اِن کہاروں کی اِس گلی میں جو وہ ابھی نکلے + (")

جو نکلے چشم سے اے اشک آبرو سے نکل جو نکلے جسم سے اے جانِ آرزو سے نکل
بھرا ہے چشم میں خوں لے اِسطرح آکر کہ جیسے جام میں آجائے مے سبو سے نکل (ظفر)

اے ظفر نالۂ دل نے مرے کی کچھ کی تاثیر گھر سے گھبرا کے جو وہ غیرتِ گلشن نکلا (ظفر)

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے نہ بے شیون نکلتا ہے نہ بے ماتم نکلتا ہے (داغ)

ہم تو اُس مدّعا کے قائل ہیں جو زباں سے نکل نہیں سکتا (")

جگر ساتھ اشکوں کے مجبور نکلا یہ ہمسایہ دل کا بہت دُور نکلا + (")

پلائی مجھے ذکر و اعظ نے ایسی + کہ میں بزم سے نشہ میں چُور نکلا + (")

جب کہا میں نے تڑپ کر دلِ مضطر نکلا کہتے ہیں کیسے نکالا اُسے کیونکر نکلا (حضورِ آشفتہ)

اُٹھا کر حسرتِ نگہیں میں وہ کیوں تیغ دودم نکلے کہ جیسے بانکے نازک پہ اک عالم کا دم نکلے (تصویر)

کبھی تو کھینچے اُس در پہ ایسا نالۂ دلکش کہ رکھے ہاتھ دلبر گھر سے اپنے وہ صنم نکلے (")

تمہیں کیا حضرتِ دل دھیان کچھ عشق بازی کا پشیماں ہو کے اُس کوچہ سے گر نکلے تو ہم نکلے (")

(کبھی بمعنی جانا کبھی بمعنی سُننا آواز کے ساتھ اور کبھی بمعنی حاصل ہونا کام کے ساتھ آتا ہے)[1]

(۵) نمایاں ہونا۔ ظاہر ہونا۔ پرگھٹ ہونا۔ عیاں ہونا۔ نمودار ہونا۔ اُگھڑنا۔ کُھلنا۔ دکھائی دینا۔ نظر پڑنا۔ ظہور میں آنا۔ جیسے دن نکلنا۔ جوبن نکلنا وغیرہ۔

تجلّی کسی کی وہ جلوہ کسی کا کہیں ناز نکلی کہیں نور نکلا + (داغ)

دمِ سرد کو آگ کیوں کر لگاؤں جہنم کا شعلہ بھی کافور نکلا + (")

وجود و عدم دونوں گھر پاس نکلے نہ یہ دُور نکلا نہ وہ دُور نکلا + (")

یار کے سبزۂ رُخسار کا پرتو جو پڑا اے سکندر ترے آئینہ کے جوہر نکلے (آغا)

صاف صاف ابرو تجھے کالیاں دیتا ہے تیغ خوب صیقل ہوئی شمشیر کے جوہر نکلے (")

ساتھ بھی سوئے مگر دل کی نہ نکلی حسرت وصل کی رات میں بھی شکووں کے دفتر نکلے (")

رنگ گرگٹ کی طرح بدلے بہار جو ابھی گھر میں چھپکلی نکلے + (راحت)

خونِ عاشق کا ہے گلگونہ ترے عارض کو قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
چارہ گر بھر نہ سکے میرے جگر کے ناسور ایک گر بند کیا دُوسرا روزن نکلا (ظفر)

(۶) سرزد ہونا۔ صادر ہونا۔

مرے نصیب کہ وہ حال پوچھیں اور زکی زباں سے شکر نکل جائے مدّعا کے عوض (زکی)

کون کہتا ہے کہ آہ تُو نہ جگر سے نکل ایک نہ تنہا نکل بلکہ اثر سے نکل + (ظفر)

(۷) باہر جانا۔ چلا جانا۔ باہر ہونا۔ رخصت ہونا۔ سدھارنا جیسے اب یہاں سے نکلو (۸) آوارہ و سرگرداں ہونا۔

ناصحا عشق نہ ہوتا مجھے سودا ہوتا ہر طرح گھر سے نکلنا مری تقدیر میں تھا (حیا)

(۹) پانی سے اُبھرنا۔ ڈوبی ہوئی چیز کا باہر آنا جیسے پانی ہٹ گیا تو پہاڑ نکل آیا (۱۰) اُبھرنا۔ طلوع ہونا۔ صعود کرنا۔ بلند ہونا۔ اُٹھنا۔ اُگنا۔ جیسے چاند سورج یا ستارے کا نکلنا جیسے

رین بسیرا ہوچکا اب دن نکلا آئے چلو تُم تو دیس کو خالی کرو سرائے (سوانگ)

(۱۱) ثابت ہونا۔ ثبوت کو پہنچنا۔ معلوم ہونا۔ ثبوت ہونا۔ بدرُوئے کار آنا۔

[1] وفا کی ہم نے تم سے او تنے غیر سے اب تک + طریقِ عشق سے باہر نہ ہم نکلے نہ تم نکلے + خدا وہ دن بھی دکھلائے کہ اُس قاتل کے ہاتھوں سے + کبھی خنجر نکلے کبھی تیغِ دودم نکلے (تصویر)

سا قدبھی سرِ کمر دل کی نکلی حسرت   وصل کی رات میں بھی شکوہ ملکے دفتر نکلے
آپ اک آن کو جو گھر سے نہ باہر نکلے   آپ ہی فرمائیں کہ حسرت مری کیونکر نکلے } آغا

(۵) چھیڑ اٹھانا۔ چھڑ جانا۔ شروع ہونا۔ آغاز ہونا [۱]

شبِ وصل ذکرِ عدو پر وہ بولے   خدا کے لئے کیوں یہ مذکور نکلا + (داغ)

نکلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) باہر کرانا۔ خروج کرانا (۲) حلوم کرنا۔ جیسے نام نکلوانا +

نکلے ہوئے دانت پھر اندر نہیں جاتے۔ ا۔ کہاوت :۔ (۱) بھید فاش ہو جاتا ہے پھر وہ نہیں چھپتا (۲) جب آدمی کی بات ایک جاتی یا کسی بات کا مزا پڑ جاتا ہے پھر وہ نہیں چھوٹتا (۳) جب آدمی ایک دفعہ نکال دیا جاتا پھر مشکل سے دخل پاتا ہے ۵

نکمّا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) بیکار۔ نکمّا۔ بے مصرف۔ ناکارہ (نواب مرزا خان حاذق)

وہ دل جسپہ تھے منجک سونا زظالم   اُسے تُو نے کیسا نکمّا کیا ہے (حاذق)

کیا ضُعف نے یہ نکمّا کہ اب ہم   نہ آنے کے قابل نہ جانیکے قابل (مجروح)

(۲) خالی۔ بے شغل۔ بیکار۔ بے عمل۔ بے روزگار جیسے نکمّے آدمی شطرنج کھیلا کرتے ہیں (۳) ناچیز۔ حقیر (۴) بُرا۔ خراب جیسے ہمیشہ نکمّا سودا دیتا ہے (۵) مردِ ناکارہ۔ ہیچکارہ ۵

پہلو میں چھپکے آنکھوں سے لیتا ہے کام دید   دل بھی شریک ہے تو نکمّا شریک ہے (رشک)

نکمّا ٹھیرانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ بے مصرف اور ناکارہ قرار دینا۔ پنشن کے قابل اور عضوِ معطل قرار دینا +

نکمّا کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کسی کام کا نہ رکھنا۔ کسی مصرف کا نہ رکھنا محض معطل اور بیکار کر دینا۔ کسی قابل نہ رکھنا۔ ناکارہ کر دینا ۵

عشق نے غالب نکمّا کر دیا   ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (غالب)

نکمّا ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) بیکار ہو جانا۔ کام کے قابل نہ رہنا۔ کام سے جاتا رہنا جیسے ہاتھ فالج سے نکمّا ہو گیا (۲) خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ جیسے بُروں کی صحبت سے نکمّا ہو گیا +

نکّو۔ ہ۔ صفت :۔ عو۔ (۱) ناک والا۔ عزّت والا۔ تمکنت والا۔ صاحبِ غیرت (۲) رُسوا۔ بدنام۔ معیوب۔ داغی (۳) بڑی ناک والا۔ وہ شخص جسکی ناک لمبی +

نکّو بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ عو۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ انگشت نما کرنا +

نکّو بننا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ انگشت نما ہونا۔ رُسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔ نام نکلنا +

نکّو کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ انگشت نما کرنا۔ بدنام کرنا۔ رسوائے عام کرنا۔ نام نکالنا

نکوا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) (۱) سُوئی کا ناکا۔ سُوئی کا چھید۔ روزنِ سوزن (۲) بیج کا پھٹاؤ۔ وہ سُوئی کی مانند شاخ جو اوّل ہی اوّل بیج سے نکلے۔ سُوئی۔ (اس معنی میں یہ لفظ نوک سے بنایا گیا ہے) (۳) ترازو کی ڈنڈی کا وہ سُوراخ جسمیں ڈوریں ڈالتے ہیں +

نکوہش۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ ملامت۔ سرزنش۔ زجر و توبیخ۔ دھمکی +

نکوئی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ بھلائی۔ نیکی + خوبی۔ عُمدگی + اچھا سلوک + لطف۔ مہربانی

نکھ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ناخن + پاؤں کا ناخن + نوہ (۲) ایک مشہور دوا کا نام جو سیپی اور ناخن سے نہایت مُشابہ ہے۔ فارسی میں اُسے ناخنِ دیو یا ناخنِ بویا عربی میں اظفار الطیب کہتے ہیں۔ عطریات اور ادویات میں اسکا بہت کام پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک خوشبودار چیز ہے دُوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے (۳) نخ۔ ابریشم۔ کچا ریشم +

نکھ سِکھ سے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ عو۔ لفظ دوم سِکھ شاید سیس کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ سر تا پیر سے۔ پاؤں کے ناخن سے سر کی چوٹی تک۔ ایڑی سے چوٹی تک۔ اوّل سے آخر تک لمبا ہونا۔ تمام (مسلمان عورتیں نِک سُک سے بولتی ہیں جیسے نِک سُک سے درست) +

نکھ سِکھ سے دُرست۔ ا۔ تابع فعل :۔ سب طرح سے بے عیب۔ بے نقص۔ اوّل سے آخر تک عُمدہ۔ خوب اور موزوں ۵

نکھ سِکھ سے درستی ہو تو زیبندہ ہو گرمی   کیا لطف ہے اے چرخ جو خورشید ہو اگرم (جرأت)

نکھ سے سِکھ تک۔ ہ۔ تابع فعل :۔ پاؤں سے سر تک۔ ایڑی سے چوٹی تک (۲) ابتدا تا انتہا۔ از اوّل تا آخر۔ از سر تا پا جیسے نکھ سے سِکھ تک گہنا اُتار دیا۔ نکھ سے سِکھ تک گہنا اٹھا دیا

نکھاد۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ سُر جو تینوں گراموں میں یا ساتوں سُروں میں بلند اور اُونچا ہے۔ چنڈال +

نکھار۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) اُجلا پن۔ صفائی۔ اُجلاپن (۲) لکھنؤ) بناؤ سنگار۔ آرایش۔ زیب و زینت۔ تزئین

نگ سُک منّہ سے کہنیاں کے اگر چوٹی گُندھے   جب نکھار اپنا کرو تم رادھکا سے کم نہیں (قدر)

نکھار کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (لکھنؤ) بناؤ کرنا۔ بناؤ سنگار کرنا۔ بننا۔ سنورنا + ۵

یہ دن وہ ہے کہ سب اپنے پرائے آتے ہیں   گھڑی گھڑی نکرو تم نکھار عید کے دن (قدر)

نکھارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ میل صاف کرنا۔ میل دُور کرنا۔ میل کاٹنا۔ صاف کرنا +

نکہت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) خوشبو۔ مہک (۲) مرزا نیاز علی بیگ دہلوی کا تخلّص جنے سکندر نامہ کو اُردو میں نظم کیا اور ایک مصطلحات لکھی تھی ۱۲۶۰ھ کے قریب رحلت کی

نکھٹّو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (عو) وہ شخص جو کچھ کما کر نہ لائے۔ کوڑی نہ کھٹنے والا۔ وہ شخص جو کماؤ نہو۔ ناکارہ۔ ہیچکارہ + جیسے نکھٹّو کی جورو سدا ننگی۔ نکھٹّو آئے لڑتا کماؤ آئے ڈرتا ۵

رات کو تکنا رہے روئی کبھی نہیں گنے گا   نکھٹّو تھا ہی کیا یا الٰہی میری قسمت کا (راحت)

(۲۔ صفت) سُست۔ احدی۔ ماچا توڑ۔ پلنگ پر پڑا رہنے والا ۵

سب پیشہ کو تجکر جو کوئی ہو متوکّل   جورو تو یہ سمجھی کہ نکھٹّو یہ میاں ہے
اور بیٹے کے دلکو ہو خرافت کا تیقّن   بیٹی کو جنوں ہو نیکا بابا پہ گماں ہے } قطعہ سودا

(۳۔ صفت) احمق۔ بیوقوف جیسے نکھٹّو گئے ہاٹ ننگالی ترازو لائے باٹ (۴) وہ شخص جسکے گھر کھاٹ یعنی پلنگ تک نہو۔ نہایت مُفلس۔ قلاّش۔ تنگدست ۵

کوئی مُوم ہے حیا کوئی بڑا نکھٹّو ہے   بیٹے نے جانا باپ تو میرا نکھٹّو ہے

[۱] وصل کی اُن سے ہو گئی اُمّید + سلسلہ جب کلام کا نکلا (داغ)

نکھد

بیٹی پکارتی ہے کہ بابا نکھٹو ہے — بیوی یہ دل میں کہتی ہے پھٹرا نکھٹو ہے (گیت)
آخر نکھٹو نام دھراتی ہے مُفلسی

(یہ لفظ اگر کھٹنا بمعنی کمانا سے خیال کریں تو کھٹ کر لانے والا اور جو کھاٹ اسکا مادہ قرار دیں تو مفلسی میں کھاٹ تک نہ رکھنے والا ہونگے) +

نکھد۔ ہ۔ صفت:۔ خراب۔ بُرا سے بُرا۔ نکما۔ ناکارہ۔ بدتر۔ بہت بُرا۔ زبُوں +

نکھرا ہوا۔ ہ۔ صفت:۔ صاف۔ سُتھرا۔ جوبن پر آیا ہوا۔ رنگ رُوپ لایا ہوا +
نکھرا ہوا کیا چہرہ اُس آئنہ رُو کا ہے — شُعلہ ہے شرارہ ہے آتش ہے بھبوکا ہے (مُصحفی)

نکھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) صاف ہونا۔ میل دُور ہونا۔ میل کٹنا۔ اُجلا ہونا۔ چمکنا۔ چڑوپ نکلنا۔ رونق آنا جیسے آنڈلوں سے بال خوب نکھرتے ہیں ؎
سودا کے زرد چہرے کو شوخی کی راہ سے — کہتا ہے تیرا رنگ تو اب کچھ نکھر چلا (سودا)
خُون بُلبُل کا ہے رنگ چمن کا نکھرے — گُل کھلے باغ میں سے باد صبا کی خواہش (آغا)
عاشق کی خوبصورتی اندوہ و غم میں ہے — رنگت جو زرد ہو گئی چہرا نکھر گیا (امداد علی بحر)
(۲) رُوپ آنا۔ جوبن نکلنا۔ رُوپ نکالنا۔ رنگ نکالنا۔ سولہ سنگار کرنا۔ بننا سنورنا۔ بنکر آنا
کس گھڑی ہم مراد کو پہنچیں — آپ تو رات بھر نکھرتے ہیں (قدر)
اُٹھے ہیں خاک بر عشاق مُوئے سر پریشاں ہیں — نہاتے ہیں وہ اپنے بال دھوتے ہیں نکھرتے ہیں (رند)
غضب کا سامنا ہے آج ہمکو وہ نکھرتے ہیں — دھڑی جمتی ہے مہندی ملتے ہیں گیسو سنورتے ہیں (مہر)
(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ نئی + کھال سے مرکب ہے یعنی نئی کھال نکلنے کو نکھرنا کہتے ہیں یعنی جیسا کینچلی بدلنا۔ ایسا ہی نکھرنا ہے مگر ہمکو اس سے اتفاق نہیں) +

نکھنڈ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) آدھا۔ نصف۔ نیم۔ بیچ (۲) ٹھیک۔ عین جیسے ؎
چلو سو رہیں آدھی رات رہی — آدھی رات نکھنڈ کا پہرا (گیت)
کویل کُوک رہی چلو سو رہیں

نکھنڈ آدھی رات ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ ٹھیک آدھی رات ہے +

نکّی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناک میں بولنے والا (۲) جوئے کی کوڑی اور ایک داؤ۔ (۳) ایک قسم کا جوا +

نکّی پر لگانا یا رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نکّی کے داؤں پر رکھنا۔ اڑانا +

نکّی مُوٹھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا جوا جو کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے ؎
طاق کو کرتی ہے جُفت اور جُفت کو کرتی ہے طاق — کھیلتی ہے کیا تُمہاری مُوٹھ نکّی لنگری (مُصحفی)

نکّی آوے۔ ہ۔ کھیل:۔ در اصل نکّی لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جسطرح سُوتی بدا کرتے ہیں اُسیطرح نکّی بھی بدا کرتے ہیں جب ایک دُوسرے کو ملتا ہے تو جو سب سے پہلے کہتا ہے کہ نکّی آوے تو وہ دُوسرے کو ایک ٹانگ سے کھڑا کراتا ہے۔ اگر داہنے پاؤں کی نکّی بدی ہے تو کہتا ہے کہ داہنے پاؤں کی نکّی آوے اور جو بائیں پاؤں کی بدی ہے تو اُسکا نام لیگا یا صرف نکّی آوے ہی کہیگا۔ دلّی کے لڑکوں نے مولا بخش شاہی ہاتھی کو بھی سکھا رکھا تھا جہاں کہا کہ مولا بخش نکّی آوے وہ فوراً ایک پاؤں اُٹھا دیتا تھا) +

نگ

نکیر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ قبر میں سوال و جواب کرنے والا فرشتہ۔ مُنکر نکیر ؎
مجھسے بھی تو سوال کرینگے بھلا نکیر — پھر جواب کیا مرے مُنہ میں زبان نہیں (ظہیر)

نکیرین۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مُنکر نکیر۔ وہ دونوں فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال و جواب کرتے اور اُس سے اُسکے حالات استفسار فرماتے ہیں +

نکیل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ لکڑی یا لوہے کی کیل جو اُونٹ کی ناک میں ڈالکر اُسمیں رسّی باندھ دیتے ہیں۔ مہار (۲) اُونٹ کی رسّی جو لگام کا کام دیتی ہے۔ (۳) رکان۔ لگام جیسے اُسکی نکیل میرے ہاتھ میں ہے + (بکسر کاف و یائے مجہول ہے)

نکیل ہاتھ میں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ قبضہ ہونا۔ تابع ہونا۔ قابو ہونا۔ رکان ہاتھ میں ہونا۔ لگام ہاتھ میں ہونا +

نکیلا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نوکدار۔ گاؤدم۔ مخروطی۔ چونچ دار (۲) خوبصورت۔ خوش وضع۔ خوش قطع و خوب طرز۔ بانکا ترچھا ؎
ایک چتون کی وہ صد سنان مژہ — اُس نکیلے کا بانکپن دیکھا + (رہبر)
کُھب گئی جی میں تیری بانکی ادا — اے نکیلے یہ تھی کہاں کی ادا + (سودا)
اُس نکیلے سے جو توسن پہ کوئی آنکھ لڑائے — وہیں للکار کے وہ تیغ و سپر لے اُترے (جرأت)
ہے گرچہ سرو گلشن تو بھی نوک نکیلا — لیکن عجب روش کا بنا ہے یار بانکا + (نصیر)

نکیلاپن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ خوش وضعی۔ خوش قطعی۔ بانکپن ؎
نکیلاپن کہو اُسکا کیوں نظر میں چُبھے — کہ جسکی نوک مژہ نیش سی جگر میں چُبھے (مردہ)

نکیلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نوکدار۔ مخروطی۔ چونچدار۔ اُبھری ہوئی۔ اُبھروان ؎
نکیلی وہ اُٹھی ہوئی چھاتیاں — بھری اپنے جوبن میں اٹھلاتیاں (میر حسن)
نکیلی وضعوں کا پھر دم بھرے گر پہلے — کرے ہمارا سا پیدا دل و جگر رگ سنگ (عزیز)
(۲) وضعدار۔ خوش وضع۔ طرحدار +

نگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نگینہ۔ انگوٹھی میں جڑنے کا قیمتی بنا ہوا پتھر۔ نگین۔ نقش ہے ؎
شگفتن خوبی وہ پری رُو وہ سلیماں — خاتم میں نہ کیوں نگ ہو عقیق شجری کا (ناسخ)
(۲۔س) کوہ۔ پہاڑ۔ پربت۔ جبل +

نگ جڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نگینہ چسپاں کرنا۔ نگینہ بٹھانا +

نگ کی چُوڑیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی چوڑیاں جنمیں نگ جڑے ہوئے ہوتے ہیں

نگار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نقش کا مترادف۔ تصویر (۲) بُت۔ لُعبت۔ مُورت۔

نگا

موہنی (۳) رنگیلا معشوق چھبیلا معشوق۔ خوبصورت آدمی۔ من ہرن۔ من موہن۔ محبوب ؎

نقشے سے وُہی نگار پایا قسمت کا لکھا سا آگے آیا + (نسیم)
جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل ہم سمجھے تھے اے نگار تعویذ + (داغ)

(۴) وہ نقش یا مچھلیاں اور چاند وغیرہ جو مہندی سے خوبصورتی کے لئے ہاتھوں پر بناتی ہیں بجاز مطلق حنا۔ (۵) زینت۔ تزئین۔ آرائش +

نگار خانہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تصویرات کا مکان۔ تصویر خانہ +

نگارِ عالم۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ دُنیا میں سب سے خوبصورت۔ بہت خوشوضع۔ نہایت قبول صورت +

نگارِش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) تحریر۔ ترقیم۔ لکھنا۔ (۲) نقش کشی +

نگارِیں۔ ف۔ صفت:۔ منسوب بہ نگار۔ مہندی لگا ہوا۔ حنا بستہ۔ مہندی سے ہاتھ پاؤں سرخ کئے ہوئے۔ بجازاً معشوق۔ دلبر۔ محبوب +

نگالی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) بانسی۔ نے۔ نلی۔ نیچہ بنانے کی بانسی +

نگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نظر۔ دِرِشٹ۔ دِرِشٹی۔ چتون ؎

ترچھی نظر سے لاکھ وہ دیکھے رقیب کو چھپتی ہے پر چھپائے کہیں یار کی نگاہ (شہیدی)

(۲) تیور۔ بصارت (۳) آنکھ۔ چشم جیسے نگاہ بھر کر دیکھنا (۴) شناخت۔ پرکھ۔ درک۔ مداخلت جیسے اس چیز کی انھیں خوب نگاہ ہے (۵) توجہ۔ التفات رغبت۔ عنایت۔ مہربانی (۶) دید۔ نظارہ۔ (۷) نگرانی۔ حفاظت۔ خبرداری۔ چوکسی۔ رکھوالی۔ نظربندی۔ حراست (۸) اُمید۔ بھروسا۔ خیال جیسے اب تیرے بیمار کی اللہ پر نگاہ ہے

نگاہ اُٹھاکر نہ دیکھنا۔ فعل لازم:۔ (۱) آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا۔ مغرور ہونا۔ خیال میں نہ لانا۔ بات نہ پوچھنا (۲) توجہ نہ کرنا۔ خیال میں نہ لانا + حقیر جاننا +

نگاہ بدلنا۔ فعل متعدی:۔ منہ پھیرنا۔ بے رُخ ہونا۔ بیدید ہونا۔ بے مروّت ہونا + تیوری بدلنا +

نگاہ بھر کر دیکھنا۔ فعل لازم:۔ بغور دیکھنا۔ اچھی طرح سے دیکھنا۔ بھرپور نظر سے دیکھنا۔ توجہ کی نظر کرنا۔ التفات کی نظر ڈالنا + ؎

ناز نگاہ بھر کے وہ بیدید دیکھ لے اتنا ہوا نہ خدمتِ اہلِ نظر سے فیض (مومن)

نگاہ پڑنا۔ فعل لازم:۔ نظر پڑنا۔ نگاہ کے روبرو رہنا۔ دیکھا جانا۔ دیکھنے میں آنا۔ آنکھ پڑنا + ؎

شوخی تھی گرچہ بزم میں دو چار کی نگاہ چُھپ چُھپ کے ہم پہ پڑتی رہی یار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ پھرنا۔ فعل لازم:۔ (۱) بے رُخ ہونا۔ بیدید ہونا۔ توجہ نہ رہنا۔ کم توجہی ہونا۔ التفات نہ ہونا۔ بے التفاتی ہونا (۲) نظر کا اِدھر اُدھر دیکھنا ؎

نگا

تیری نگاہ جو بتِ بے پیر پھر گئی قسمت مری اُلٹ گئی تقدیر پھر گئی (ظفر)
نگہ کیا پھر گئی تمھیں پھر گئے مری جان سو باریاں آتے آتے (ظہیر)
اُنکی نگاہ پھرتے ہی پھرنے لگا جہاں آثار بیکسی کے ہیں اس انقلاب میں + (زکی)

جسوقت اپنی بزم سے تُو نے اُٹھا دیا ہر ایک سمت تھی ترے بیمار کی نگاہ
مقتل میں جبطرح سے شفاعت کیواسطے پھرتی ہزار سُو ہے گنہگار کی نگاہ

نگاہ پھیرنا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نگاہ بدلنا) +

نگاہ پھسلنا۔ فعل لازم:۔ کسی صاف یا شفاف چیز پر نگاہ نہ ٹھیرنا۔ نظر نہ جمنا۔ نظر نہ ٹھیرنا ؎

صفا آئینہ کی وہ چہرہ شفاف رکھتا ہے پھسلتی ہیں نگاہیں یار کے رُخسار پر کیا کیا (آتش)

نگاہ چُرانا۔ فعل متعدی:۔ نظر بچانا۔ آنکھ بچانا۔ ٹالنا ؎

لاکھوں لگاؤ ایک چُرانا نگاہ کا لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں (غالب)

نگاہ چڑھنا۔ فعل لازم:۔ نظر چڑھنا۔ نظر میں جچنا۔ نظر میں سمانا۔ خاطر میں آنا ؎

جو رات بام پر اپنے وہ رشکِ ماہ چڑھے مہ چہار دہم کسکی پھر نگاہ چڑھے + (معروف)

نگاہ رکھنا۔ فعل لازم:۔ (۱) نظر رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ التفات رکھنا (۲) دیکھتے رہنا۔ خیال رکھنا۔ چوکسی رکھنا (۳) تمیز رکھنا۔ شناخت رکھنا۔ پرکھ رکھنا۔ پہچان رکھنا ؎

واقف ہے دل اصالتِ ابروئے یار سے جوہر شناس رکھتے ہیں تلوار کی نگاہ (اسیر)

نگاہ سے گرنا۔ فعل لازم:۔ دیکھو نظر سے گرنا۔ بے وقعت اور سبک ہونا۔ بے وقر ہونا ؎

رسوائے دہر ہیں کہ ہیں حالِ تباہ سے گرتے ہیں مثلِ اشک ہم اپنی نگاہ سے (زکی)

نگاہِ شرمسار۔ ف۔ صفت:۔ شرمائی آنکھ۔ بانظر۔ لجیلی آنکھ۔ لاجونتی آنکھ۔ شرمیلی آنکھ۔ لحاظ کی آنکھ۔ حیادار آنکھ ؎

تُو وہ کریم ہے کہ تری بارگاہ میں پایہ بلند ہے نگہِ شرمسار کا + (زکی)

نگاہِ قہر۔ ف۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ غضب آلود نظر۔ غضبناک نظر۔ غصّے کی نظر ؎

کیوں نگاہِ قہر کرتے ہو دلِ رنجور پر بیکسوں پر کھینچنا تلوار کا اچھا نہیں + (زکی)

نگاہ کرنا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھنا۔ آنکھ ڈالنا۔ ملاحظہ کرنا۔ معائنہ کرنا۔ نظر کرنا۔ نظرِ التفات ؎

عبث وہ اب مری جانب نگاہ کرتے ہیں میں لُٹ چکا ہوں مجھے کیوں تباہ کرتے ہیں (رند)

(۲) سوچنا۔ بچارنا۔ خیال کرنا۔ غور کرنا ؎

غرورِ حسن سے اصلا خدا کا خوف نہیں جدھر بھی جاؤں تو وہ کب نگاہ کرتے ہیں (رند)

(۳) جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ کوتنا۔ نظر سے تخمینہ کرنا + پرکھنا۔ (۴) توجہ کرنا۔ خیال کرنا ؎

مت کر اب بیٹھی کمی پر تُو نگاہ دل سے اپنے کھو دے خیالِ دجاہ (حسن)

نگاہِ کم۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نظرِ حقارت و کم توجہی۔ رُکھائی۔ بے التفاتی ؎

دلِ بیتاب کو کسنے نگاہِ کم سے دیکھا ہے کہ سر سے پاؤں تک شکلِ گہر آبِ ندامت ہے (زکی)

نگاہ گرم کرنا ۔ فعل متعدی :۔ چشم غضب آلود ۔ نظرِ قہر آلود ۔ نگاہِ تیز و خشونت آمیز سے دیکھنا ۔ گھورنا ۔
کیمیا کردے گا سُرمے سے جلا کر تو نگاہ ۔ اسقدر مجھ پر نہ کر یوں گرم اے بدخو نگاہ (قدر)

نگاہ لڑانا ۔ فعل متعدی :۔ آنکھیں لڑانا ۔ نظریں لڑانا ۔ نظربازی کرنا ۔ گھورا گھاری کرنا ۔ آنکھ سے آنکھ ملانا ۔ نظر سے نظر ملانا ۔ محبت آمیز نظروں سے دیکھنا

نگاہ لڑنا ۔ فعل لازم :۔ آنکھ لڑنا ۔ نظر کا باہم ملنا ۔ گھورا گھاری ہونا ۔ نظربازی ہونا
لڑتی تھی گرچہ بزم میں دوچار کی نگاہ ۔ چُھپ چُھپ کے ہم پہ پڑتی رہی یار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ ملانا ۔ فعل متعدی :۔ نظر ملانا ۔ آنکھ سامنے کرنا ۔ نظر سامنے کرنا ۔ چار آنکھیں کرنا

نگاہ ملنا ۔ فعل لازم :۔ نظر ملنا ۔ دوچار ہونا ۔ آنکھ لڑنا ۔ سامنا ہونا ؎
نگاہ ملتے ہی تلوار کا اُٹھایا ہاتھ ۔ رکھیں نہ کیسی تمنے چار اُنگلیاں سر پر (داغ)

نگاہِ مہر ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ محبت اور رحم کی نظر +

نگاہ میں چڑھنا ۔ فعل لازم :۔ (دیکھو نگاہ چڑھنا) ؎
جیبے آج تنگتے ہیں دُعا میرے آج کل ۔ کیونکہ مری نگاہ میں کوئی آشنا چڑھے (عارف)

نگاہ میں رکھنا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) نظر میں رکھنا ۔ خیال میں رکھنا ۔ دھیان میں رکھنا ؎
توقیر بھی اگر ہے تو بیگانگی کے ساتھ ۔ آٹھوں پہر وہ رکھتے ہیں مجکو نگاہ میں (مجروح)
(۲) دیکھتے رہنا ۔ حفاظت میں رکھنا ۔ آنکھ سے اوجھل نہونے دینا ۔ نگہبانی کرنا
دل کو لیکر نگاہ میں رکھنا ۔ یہ اِدھر سے اُدھر نہ ہو جائے (نسیم بھرتپوری)
(۳) حراست میں رکھنا ۔ نظربند رکھنا +

نگاہِ ناز ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ ناز و انداز کی نظر ۔ معشوقانہ نظر ۔ خان مرزا محمد علیجا نصاحب گرنسل ٹونک
کچھ سامنا کرنے میں ہمیں ڈر تو نہیں ہے ۔ آخر نگہِ ناز ہے خنجر تو نہیں ہے (علی)

نگاہ نہ ٹھہرنا ۔ فعل لازم :۔ (۱) دیکھو (نگاہ پھسلنا) (۲) نظر میں نہ جچنا ؎
کانِ جہاں میں گوہرِ یکتا تھا میں براہ ۔ ٹھہری نہ مجھپہ میرے خریدار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ نہ کرنا ۔ فعل متعدی :۔ نظر نہ کرنا ۔ نظر نہ ڈالنا ۔ ملاحظہ نہ فرمانا ۔ آنکھ بھر کر نہ دیکھنا ۔ غافل رہنا ۔ تانا ساملکے آگے شہیدی تنا کیا ۔ پرمِن نے آنکھ اُٹھا کے نہ یکبار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ نیچی کرنا ۔ فعل متعدی :۔ شرم و لحاظ یا غیرت و حمیت سے آنکھ سامنے نہ کرنا
ہمسے تو نگاہ نیچی کر لی ۔ اور غیر سے آنکھ یوں لڑائی (رہبر)

نگاہ ہونا ۔ فعل لازم :۔ (۱) توجہ ہونا ۔ التفات ہونا ۔ رغبت ہونا ۔ (۲) نیت ہونا ۔ قصد ہونا ۔ ارادہ ہونا ؎
نظروں سے کیوں گرائی متاعِ دلِ حزیں ۔ اسپر تو مدتوں سے تمہاری نگاہ تھی (منڈوں)
(۳) پرکھ ہونا ۔ شناخت ہونا ۔ (۴) نظر ہونا ۔ آنکھ ہونا جیسے ذرا اِدھر بھی نگاہ ہوجائے + امید ہونا ۔ بھروسا ہونا + ؎

جتنے طبیب آئے وہ آنکھیں چرا گئے ۔ اللہ پر ہے اب ترے بیمار کی نگاہ (اسیر)

نگاہ داشت ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ حفاظت ۔ مُحافظت ۔ نگرانی ۔ چوکسی ۔ ہوشیاری

نگاہبان ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ مُحافظ ۔ چوکیدار ۔ پاسبان ۔ سنتری ۔ پہرے دار ۔ خبردار ۔ خبر رکھنے والا +

نگاہبانی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ مُحافظت ۔ حفاظت ۔ پاسبانی ۔ چوکیداری ۔ نگرانی +

نگاہبانی کرنا ۔ فعل متعدی :۔ مُحافظت کرنا ۔ حفاظت کرنا ۔ نگرانی کرنا ۔ پاسبانی کرنا ۔ چوکیداری کرنا ۔ چوکسی کرنا ۔ رکشا کرنا +

نگاہوں ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ نگاہ کی جمع جو حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے واو مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نگاہوں پر چڑھنا ۔ فعل لازم :۔ نظروں پر چڑھنا ۔ نظروں میں کُھبنا ۔ نظروں میں جچنا + ٹوک یا ٹہوکے میں آنا ؎
ہم جو چڑھتے ہیں نگاہوں پہ عدو کی تو ملک ۔ الامان کہتے ہیں النصر من اللہ کے ساتھ (اسیر)
یاالٰہی ہم بھی اُس بُت کی نگاہوں پر چڑھیں ۔ جسطرح سُرمہ سمایا چشمِ مستِ یار میں + (دآغا)

نگاہوں سے اُترنا ۔ فعل لازم :۔ نظروں سے گرنا ۔ حقیر ہونا ۔ سبک ہونا ۔ دل سے اُترنا ۔ جی سے اُترنا ؎
جو اُسنے کہا گو وہی کرتے گئے ہم تو ۔ اِسپر بھی نگاہوں سے اُترتے گئے ہم تو (حجاب)

نگاہوں میں چڑھنا ۔ فعل لازم :۔ دیکھو (نگاہوں پر چڑھنا)

نگاہوں میں سمانا ۔ فعل لازم :۔ دیکھو (نظروں میں سمانا نمبر اوّل) نظروں میں جچنا + ؎
سمائیں اپنی نگاہوں میں ایسے دیکھے کیا ۔ رقیب ہی سا کوئی ہو آدمی ٹھکانے کا (داغ)

نگاہوں میں ہلکا ہونا ۔ فعل لازم :۔ بے قدر ہونا ۔ ذلیل ٹھہرنا ۔ سبک ہونا ۔ خفیف ہونا
بلاسے گر نگاہوں میں ہیں ہلکے ۔ سُبک ہوکر تو اُٹھے ہم جہاں سے (حزین)

نگاہیں ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ نگاہ کی جمع ۔ نظریں ؎
کہتے ہیں مجھسے وہ تری آہیں غضب کی ہیں ۔ اسکی خبر نہیں کہ نگاہیں غضب کی ہیں (وحید)

نگاہیں پھرنا ۔ فعل لازم :۔ رُخ پھرنا ۔ توجہ نہ رہنا ۔ بے التفاتی ہونا ۔ کم نظری اور کم توجہی ہونا ۔ نگاہیں بدلنا ؎
اپنا تو حال یہ ہے نگاہیں پھری ہوئی ۔ اور ہمسے ہے گلہ کہ فدا بولتا نہیں (حیا)

نگچانا ۔ فعل لازم :۔ (گنوار) نزدیک آنا ۔ قریب آنا ۔ پاس آنا جیسے ؎
گونے کے دن نگچانے سُہاگن جیت کرو (بھجن)

نگر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) شہر ۔ مصر ۔ بلدہ ۔ قصبہ ۔ بستی ۔ پُور ؎
ہے جو منظور اُدھر ہو اب اِدھر کی دُنیا ۔ اُجڑی جاتی ہے یہ بستی وہ نگر بستا ہے (رند)

نگرباسی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) باشندۂ شہر + شہری + رعیت ۔ پرجا +

نگرناری ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ شہر کی عورتیں ۔ مستوراتِ شہر ۔ بستی کی بہو بیٹیاں +

لہ **نگاہیں پلٹنا** ۔ فعل متعدی :۔ (۱) نظریں پھیرنا ۔ تیوریاں بدلنا ۔ بے رخی کرنا ۔ کج ادائی کرنا ۔ توجہ ہٹانا ؎ پھر بھی یہ ربط کرتے ہیں آپ ہیں کیونکر + میں بھی دیکھوں تو پلٹتی ہیں نگاہیں کیونکر (۲) فعل لازم
[illegible]

نگر

نگر نایک ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ بھاٹوں کا سوار۔ ٹھگوں کا سردار +

نِگرہ ۔صفت:۔ بھاری۔ ٹھوس۔ سخت۔ کڑا۔ معدنی۔ پکا۔ مضبوط + استوار۔ پُر۔ بھرا ہوا

نگراں ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) دیکھنے والا۔ ناظر + نگہبان۔ محافظ۔ پاسبان (۲) منتظر۔ چشم براہ +

نگرانِ حال رہنا ۔ فعل لازم:۔ کسی کے حالات کا خبر گیر رہنا۔ کسی شخص کی برائی بھلائی کا محافظ رہنا۔ خیر خبر رکھنا +

نگرانی ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ دیکھ بھال۔ محافظت۔ حراست۔ حفاظت۔ نگہبانی۔ خبر گیری + اہتمام۔ انتظام +

نگلنا ۔ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بحلق فرو بُردن کا ترجمہ۔ حلق سے اتارنا۔ ہپ کر لینا۔ ڈکوسنا۔ ٹٹر پینا۔ ہڑپ کرنا (۲) کھانا۔ بھکوسنا۔ ٹھونسنا۔ (بحالتِ تنفّر بولتے ہیں)

جیسے حلواب تم بھی نگل لو ۔ ؎

محتسب قہوہ و نشوق سے نگلے انگور ۔ در محروم رہیں بادۂ انگور سے ہم + (احسان)

(۳) ضبن کرنا۔ تغلّب کرنا جیسے کمّی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا +

نگم ۔س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) پوتر لیکھ + کتابِ مقدّس۔ آسمانی کتاب + پاک۔ مقدّس۔ مُبرّا + عارف۔ صاحبدل۔ ولی +

نگند ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک مصفّیِ خون بوٹی کا نام جسکی نسبت مشہور ہے کہ جب سانپ کینچلی میں بھر جاتا اور اندھا ہو جاتا ہے تو اسکے چاٹنے سے اسکی کینچلی اتر جاتی ہے۔ نگندِ بابری بھی اسی کو کہتے ہیں +

نگندنا ۔ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) نگندے ڈالنا +

نگندہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ لغوی معنی بخیہ۔ مگر اردو میں رضائی خواہ لحاف وغیرہ میں جو روئی کے نہ پھٹ جانے کے واسطے دُور دُور بسیون ڈال دیتے ہیں اُسے نگندہ کہتے ہیں +

نگندے ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ نگندہ کی جمع۔ بسیون۔ بخیہ +

نگندے ڈالنا ۔ہ۔ فعل متعدی:۔ روئی دار چیز میں چسپاں رہنے کی غرض سے دُور دُور ٹانکے بھرنا۔ فرق فرق سے سی دینا۔ شلنگے مار دینا +

نگوڑا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ کلمۂ تنفّر۔ صحیح نگوڑا جسکے گوڑے یعنی گھٹنے یا پیر نہوں سے عاجز + لنگڑا۔ لولا۔ اپاہج۔ پابریدہ۔ بن پاؤں کا + نکما۔ ناکارہ۔ مُشٹ چنڈال + کم بخت۔ کم نصیب۔ بدقسمت۔ ابھاگی۔ مصیبت زدہ۔ منحوس + ناشاد۔ نامراد۔ مُوا۔ اُجڑا + نالائق + بے وارث۔ بے وارثا جسکے آگے پیچھے کوئی نہو + محتاج۔ دست نگر + اکیلا۔ تنہا۔ عورتوں کا تکیۂ کلام بھی ہے اور بعض اوقات نہایت بے تکلفی اور اخلاص کے موقع پر بھی زبان پر آتی ہیں

جیسے اے ہے خدا کرے یہ نگوڑا جیتا رہے + اُس نگوڑے نے کسی کا کیا بگاڑا تھا جو لوگ اُسکے دشمن ہوگئے + سالن پکایا تو اُس گت کا یا تو نگوڑا جلا بھُلسا یا ڈھب ڈھب قلیہ (شگفتہ سہیلی) + ؎

جسکے حالِ دلِ عشاق وہ کہتے ہیں ظفر ۔ کیوں ہیں بک بک کے مرا مغز نگوڑے کھاتے (ظفر)

ہیں بھی بولا نہ وہ مجھ بیستم طفلاں دیکھ ۔ پھینکتے کیوں ہیں دو لانے یہ نگوڑے پتھر (جرأت)

اُنکے دو مجھ سے بُوستہ کے جو جوڑے مُڑ گئے ۔ تو یہ بولے کیا کیا ہے یہ نگوڑے اُڑ گئے (انشا)

نگوڑا ناٹھا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکے کوئی آگے پیچھے نہو۔ وہ شخص جو لاوارث اور بے زن ہو۔ لاوارثا + بے زن و فرزند۔ بیکس و بے اولاد +

نگوڑی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ نگوڑا کی تانیث (بواوِ مجہول)

کوئی اتنا جا کے پوچھو اس نگوڑی چاہ سے ۔ چاہ کر اُسکو لہو میرا پیا کس واسطے (رنگین)

کل جو مغلانی نے سی دیکے مروڑی انگیا ۔ ہوگئی تنگ تہہ ہاتھوں سے نگوڑی انگیا (رر)

نگوڑی ناٹھی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ (نگوڑا ناٹھا کی تانیث) بیکس و بے اولاد

نگوں ۔ف۔ صفت:۔ خم شدہ۔ کوز۔ خمیدہ۔ سرافگندہ۔ اوندھا لٹکا ہوا۔ اوندھا۔ واژوں۔ نیچے کو لٹکا ہوا + نگون کا مخفف جسکے معنی صبح وقت کے خلاف آتے ہیں

نگوں بخت ۔ف۔ اسم مذکر:۔ واژوں بخت۔ بد نصیب۔ بد طالع +

نگوں ہمّت ۔ف و ع۔ اسم مذکر:۔ دُون ہمّت۔ بے ہمّت +

نگہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ نگاہ کا مخفف + نظر۔ درِشٹ +

نگہبان ۔ف۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (نگاہبان)

میں سنبھلتا نہ رہِ عشق میں کیا اے ناصح ۔ تو نہوتا مرا اللہ نگہباں ہوتا (حضورِ آصف)

تم تو رہتے ہو شب و روز تصوّر میں مرے ۔ کچھ نگہبان تمہارا یہ خبردار نہیں + (مجروح)

یہی گر تیرہ بختی ہے تو اپنے کام آئیگا ۔ سما جاؤنگا بنکر خاک میں چشمِ نگہباں میں (مرزا رشید)

نگہبانی ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (نگاہبانی) +

نگیں ۔ف۔ اسم مذکر:۔ نگ۔ نگینہ۔ انگوٹھی یا مُہر کا نگینہ۔ فص ؎

جب دیکھا ہے ترا نام نگیں پر کندہ ۔ خوں ہوا جاتا ہے دل ہم یہ نگیں کیوں نہوئے (معروف)

کس لعلِ آتشیں کا ہے دل بنا شیفتہ ۔ جسپر ہمارا نام کھدا وہ نگیں جلا + (آتش)

پاس ہر دم اُسے تعویذ بنا کر رکھنا ۔ گر نگیں دل کا کوئی نذر گذارے پیارے (حضورِ آصف)

نگینہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نگیں۔ نگ۔ قیمتی پتھر + انگوٹھی یا مُہر کا نگ + جواہر۔ جواہرات ؎

سادی ہیکل مرے سر چڑھ ہے اب جی میں یہ ہے ۔ کہ بس اک ڈال نگینوں کی ہو ساری ہیکل (رنگین)

(۲) صفت) چسپاں۔ موزوں۔ ٹھیک بیٹھا ہوا (۳) ضلع سہارنپور کے ایک شہر کا نام جسمیں آبنوس کے قلمدان۔ صندوقچے اور کنگھے عمدہ بنتے ہیں (۴)

نل

(۴) کانچ کے بنے ہوئے نگ +

نگینہ جڑنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ انگوٹھی پر نگ نصب کرنا +

نگینہ کی چوڑیاں۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ (ع) ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں جنمیں چھوٹے یا چھے نگ جڑے ہوئے ہوتے ہیں +

نگینہ سا۔ ا۔ صفت :۔ (۱) نگینہ کی مانند۔ نہایت چسپاں (۲) موزوں۔ نہایت ٹھیک (۳) چھوٹا۔ ا۔ چھوٹا او خوشنما + ڈھلکنا سا۔ بوٹا سا +

نگینہ ساز یا نگینہ گر۔ ف۔ اسم مذکر :۔ قیمتی پتھروں کو تراشنے والا۔ جواہرات کو تراش کر بنانے والا +

نَل۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) لوہے یا مٹی کا خالی نلا جو پانی کے واسطے موری کی بجائے لگایا جاتا ہے۔ موٹی نلی۔ میان تہی چیز۔ اندر سے کھوکلی اور لمبی چیز۔ بانس کا نلوا۔ نال۔ نے۔ نیزہ۔ بانس جیسے پانی کا نل، حدوشنی کا نل وغیرہ + (۲) سرکنڈا۔ نکل۔ سر (۳) ایک راجہ کا نام جسنے چوسر کا کھیل ایجاد کیا تھا + ایک عاشق کا نام جو دمن پر عاشق ہوا تھا + ایک بندر کا نام جو نیل کا بھائی تھا۔ ان دونوں بھائیوں نے راجہ رامچندر کے حکم سے سیت بندرامیشور یعنی لنکا کا پل بنایا تھا (۴) معدے کی ایک انتڑی۔ نابھی۔ (۵) ایک راکشس کا نام +

نَلا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کوکھ کے پاس کی انتڑی + پیشاب کی نلی۔ موت کی ناڑی۔ (۲) ناف کی مانند ایک پٹھے کا نام جس میں خلل ہونے سے آدمی بیمار پڑجاتا ہے۔ (۳۔ ہندو) پنڈلی کی ہڈی۔ پاؤں کی ہڈی +

نَلا ٹلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ناف کا جاتا رہنا +

نَلانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کھیت کا اڑا یا صاف کرنا۔ کھیت میں سے گھانس پھونس دور کرنا +

نَلائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) کھیت نلانے کی اجرت (۲) نلانے کا کام۔ صفائی +

نِلَجّا۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندو) بے شرم بیحیا۔ بے غیرت۔ نرلج +

نَلوا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ نل کی تصغیر۔ چھوٹا سا نل۔ بانس کا ٹوٹا جس سے بیل کو گھی پلاتے ہیں + کاغذات یا دستاویز کے رکھنے کا ٹین خواہ پیتل کا بنا ہوا نل +

نَلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ نلائی کرانا۔ کھیت کی صفائی کرانا +

نَلوائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نلوانے کی اجرت +

نلوں۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ نلا کی جمع جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے واو مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نِلوہ۔ ہ۔ صفت :۔ بے لوث + بے گزند۔ بے آسیب + مفت + خالص + بلا مزاحمت + کھرے کھرے۔ بلا صرف۔ منافع۔ خالص نفع + صاف + مفت جیسے نلوہ دس روپے لیگیا ؎

نما

اوترک تیری آنکھوں پہ عیاری ختم ہے — وہ لوٹ کے گیا نلوہ ہزاروں لاٹے دل (رند)

نلوہ جانا یا چلا جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ صاف بچا جانا۔ بے لاگ جانا ؎

جینے میں نقد دل کا ہیں پانا نہیں پتا — ڈوبنا نلوہ گیا مال مارکے + + (رند)

وہ مجکو قتل کرکے جو بیٹوں بلا بنئے نلوہ — پہلے سے داک ہوگی مغفرت کی ہوئی (عارف)

نَلی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نے۔ قصب۔ نال + پنڈلی کی ہڈی + ٹانگ کی ہڈی (۲) حقے کی نال ماشورہ۔ بانا بھرنے کی میان تہی نے (۳) بندوق کی نال +

نلے۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نلا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نلے میں درد ہونا +

نلے ٹل جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کل بیکل ہوجانا۔ بیکلی ہوجانا۔ ناف ٹل جانا۔ عصب ہائے زیرین کا اکڑ جانا +

نَلیا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (پورب) (۱) چڑی مار۔ صیاد۔ پرندگیر۔ بہیلیا (۲۔ اسم مؤنث) نال کی تصغیر۔ چھوٹی نال +

نَم۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) رطوبت۔ اندک تری۔ سیل۔ گیلاپن۔ رطوبت ؎

چھوڑا نہ دل میں کچھ بھی تپ ہجر نے کہ رات — روتے تھے زار زار اور آنکھوں میں نم نہ تھا (مومن)

(۲۔ صفت۔ ۱) تر۔ گیلا۔ مرطوب۔ سیلا ہوا۔ رطوبت سے بھرا ہوا۔

(۳) ظرافت (اردو والے اکثر بمعنی تر استعمال کرجاتے ہیں مثلاً چشم تر کی بجائے چشم نم وغیرہ نم لیکن اساتذۂ فارس نے بمعنی تری و رطوبت استعمال کیا ہے) +

نم دیدہ یا رسیدہ یا خوردہ۔ ف۔ صفت :۔ سیلا ہوا +

نمناک۔ ف۔ صفت :۔ نمی کا بھرا ہوا۔ تر۔ گیلا۔ مرطوب۔ بھیگا ہوا +

نُما۔ ف۔ صفت :۔ دکھانیوالا۔ ظاہر کرنیوالا۔ بتانیوالا جیسے بدنما۔ خوشنما۔ خودنما۔ رہنما۔ جہاں نما۔ انگشت نما وغیرہ (۲) مانند۔ مثل جیسے گنبدنما۔ قوس نما۔ محراب نما۔ پتلون نما وغیرہ +

نَماز۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) نیاز۔ عاجزی۔ انکسار (۲) پرستش۔ پوجا۔ سیوا۔ خدمت۔ خدمتگاری + اظہار بندگی و خدمت (۳) سجدہ۔ سر زمین پر نہادن۔ جبہہ سائی (۴) اہل اسلام کی مخصوص پنجگانہ عبادت۔ صلوٰۃ۔ نیز وہ نفل جو کسی دعا کے ایجاب یا شکریہ یا خوف کے سبب پڑھے جاتے ہیں ؎

طاعت میں ہے یادِ خدا شب گوں — پڑھتا ہوں نماز میں گہن کی + (امیر)

کب کسی در کی جبہہ سائی کی — شیخ صاحب نماز کیا جانیں + (داغ)

نماز استسقا۔ ف۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ وہ نماز جو خشک سالی میں بارش ہونے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ وہ عام نماز جس میں مینہ کے واسطے دعا مانگی جاتی ہے +

نماز پڑھنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ صلوٰۃ ادا کرنا۔ فرض پڑھنا۔ خدا کی بندگی کرنا۔ پرستش کرنا

نمازِ پنجگانہ۔ف۔ اسم مذکر: پنجوقتی نماز۔ پانچوں وقت کی نماز جیسے صبح ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز رتبۂ ... نمازِ پنجگانہ ... پنج وقت ... موقع ... (نامعلوم)

نمازِ پیشیں یا پیشین۔ف۔ اسم مؤنث: پہلی نمازوں کی اوّل نماز یعنی نمازِ ظہر تیسرے پہر کی نماز۔ دن ڈھلے کی نماز +

نمازِ جنازہ۔ف و ع۔ اسم مؤنث: وہ نمازِ کفایہ جو مُردے کی نجات کے واسطے اُسکی لاش پر کھڑے ہی کھڑے پڑھتے ہیں

نمازِ خسوف۔ف و ع۔ اسم مؤنث: وہ نماز جو چاند گرہن کے وقت پڑھتے ہیں +

نمازِ خفتن۔ف۔ اسم مؤنث: سوتے وقت کی نماز۔ عشا کی نماز +

نمازِ دیگر یا دگر۔ف۔ اسم مؤنث: عصر کی نماز۔ ظہر کے بعد کی نماز۔ چار گھڑی دن رہے کی نماز

نمازِ عید۔ف و ع۔ اسم مؤنث: وہ نماز یا نفل جو عید الفطر یا عید الضحیٰ کو دوگانہ ادا کیجاتی ہے +

نمازِ قصر۔ع۔ اسم مؤنث: وہ مختصر نماز جو حالتِ سفر میں کم کرکے پڑھی جاتی ہے جس میں چار رکعتِ فرض کی بجائے صرف دو فرض پڑھتے ہیں +

نمازِ کسوف۔ف و ع۔ اسم مؤنث: وہ نماز جو سورج گرہن کے وقت سورج کی مشکل آسان ہونے کے واسطے پڑھی جاتی ہے +

نماز کو گئے روزے گلے پڑے۔ل۔ کہاوت: ایک کام سے پیچھا چھڑانا چاہا دوسرا اور ذمّہ پڑا (کوئی شخص پنجوقتہ نماز سے تنگ آکر کسی مولوی کے پاس گیا تھا کہ ہماری نماز تو معاف کرادو۔ ہمارا بڑا ہرج ہوتا ہے اُسنے کہا کہ اِسمیں بڑی برکت تھی بلکہ روزے بھی رکھا کرو جو پوری پوری نجات ہو۔ بس جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی) + بہ نہیں بخشواتے ...

نمازی۔ف۔ اسم مذکر: (۱) مصلّی۔ نماز پڑھنے والا (۲) پارسا۔ بھگت۔ پرہیزگار جیسے

نمازی کا ٹکا۔ل۔ محاورہ: بدی کا بدلہ۔ وہ سزا یا مکافات جو ملے بغیر نہ رہے۔ پاداشِ عمل بد۔ فعلِ بد کی سزا۔ کرنی کا پھل۔ میراں کی بوٹی۔ وہ بات جسکا کہیں نہ کہیں بدلا ملکر رہے (کہتے ہیں کہ ایک شریر لڑکا نماز پڑھتے میں لوگوں کی ٹانگیں گھسیٹ لیا کرتا تھا ایک دفعہ جب اُسنے سجدہ کرتے وقت کسی نمازی کی ٹانگ گھسیٹی تو اُسنے سرزنش کرنے کی بجائے سلام پھیر کے چپکے سے ایک ٹکا اُسکے حوالے کیا تاکہ یہ مزہ پڑ جائے تو کبھی یہ خطا بھی پائے اِسے تو چاٹ لگی ہوئی تھی اتفاق سے ایک جلاد پٹھان کے ساتھ بھی یہی حرکت کی اُسنے سلام پھیرتے ہی تلوار نکال اُسکی گردن اُڑادی پس جب سے یہ محاورہ زبان زدِ خاص و عام ہوگیا کہ یہاں یہ تو نمازی کا ٹکا ہے ہمیں ستالو گے تو کیا ہوگا۔ دوسری جگہ اسکی سزا پاؤگے)

نمازی کپڑے۔ل۔ اسم مذکر: پاک کپڑے۔ پوتر کپڑے۔ ایسے صاف اور ستھرے کپڑے جنسے نماز پڑھ سکیں +

نمازی کرنا۔ل۔ فعل متعدی: نمازی کردن کا ترجمہ۔ پاک صاف کرنا۔ ستھرا کرنا دھونا۔ نماز کے قابل بنانا +

نماشام۔ل۔ اسم مؤنث: (ہندو) بہ شامِ مغرب کا وقت جھٹ پٹے کا وقت [۱] +

نمام۔ع۔ اسم مذکر: غمّاز۔ چغل خور۔ اِدھر کی اُدھر کہنے والا۔ لُترا۔ سخن چیں +

نمامی۔ع۔ اسم مؤنث: چغل خوری۔ غمّازی۔ لُتراپن۔ سخن چینی +

نمانا۔ہ۔ صفت: (ہندی) بھولا۔ غریب۔ مسکین۔ سیدھا سادا۔ ... +
بُزدل۔ ڈرپوک + سرنگون۔ سرافگندہ + بھولا بھالا +

نمائش۔ف۔ اسم مؤنث: اظہار۔ ظہور۔ اعلان۔ اشاعت۔ پرکاش جیسے جو فروشی گندم نمائی

نمایاں۔ف۔ صفت: نمود رہنے والا۔ ظاہر۔ فاش۔ عیاں۔ کُھلا۔ واضح + پرگھٹ۔ آشکارا مشہور۔ نامور۔ معروف۔ سرنام + نکلا ہوا۔ اُبھرا ہوا + جانا کالاں۔ بہت بڑے جیسے کارِ نمایاں۔ ترقّیِ نمایاں +

نمائش۔ف۔ اسم مؤنث: (۱) دکھاوا۔ ظہور۔ نمود۔ نمودداری۔ اظہار کرّوفر (مصرعہ حالی) ے
نمائش پہ دنیا کی بھولے یہ سب ہیں (۲) روپ۔ صورت۔ شکل + بھیس (۳)
اگزبیشن وہ میلا جسمیں عمدہ عمدہ ہر ایک مُلک کی صنعت دکھائی جائے میلا۔ درشن میلا۔ نمائش

نمائش گاہ۔ف۔ اسم مؤنث: وہ جگہ جہاں صنعت و حرفت کا میلا ہو۔ درشن میلے کی جگہ۔ تماشاگاہ ے
تماشے سے تماشے ہیں نمائشگاہِ حیرت میں زباں پر کب وہ آتے ہیں نظر میں کب سماتے ہیں (ظہیر)

نمائشی۔ل۔ صفت: دکھاوے کا۔ ظاہر میں اچھا + ملمع کا +

نمت۔س۔ اسم مذکر: (مشہور بفتح میم) (۱) کارن۔ سبب۔ باعث۔ لیئے۔ واسطے (۲) نصیب۔ بانٹ حصّہ۔ بھاگ۔ قسمت جیسے اپنی اپنی نمت کا سب کھاتے ہیں (۳) مُراد۔ منشا۔ منوکامنا

نمٹانا۔ہ۔ فعل متعدی: (۱) بھگتانا۔ چکانا۔ نبٹانا۔ بے باق کرنا + بوجھ اُتارنا۔ خالی کرنا + جیسے دو گھنٹے میں سب کو نمٹا دیا + (۲) فراغت پانا۔ فرصت پانا۔ خلاص پانا + کام پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا +

نمٹا ہوا۔ہ۔ صفت: بھگتا ہوا۔ سُلجھا ہوا۔ کارکردہ۔ تجربہ کار۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ سرد و گرم چشیدہ +

نمٹنا۔ہ۔ فعل لازم: (۱) فارغ ہونا۔ فرصت پانا۔ آزاد ہونا۔ بھگتنا (۲) سُلٹنا۔ سمجھنا۔ بھگتان کرنا۔ جیسے دونوں آپس میں نمٹ لو +

نمٹیرا۔ہ۔ اسم مذکر: (ہندو) نبٹاؤ۔ بے باقی۔ چکوتا۔ بھگتان + فرصت۔ فراغت۔ چھٹکارا + تکمیل۔ پورنتائی۔ انجام +

نمٹے۔ہ۔ اسم مذکر: (دلّال) آٹھ۔ ہشت +

نمچھا۔ہ۔ اسم مذکر: جسکے مونچھیں نہوں۔ بن مونچھوں کا گبرو۔ نوجوان +

نچھڑا۔ہ۔ صفت: (ہندو) فرصت۔ سُبیتا۔ سوفتہ۔ چھٹ جیسے آبوت نبی کرے نچھڑا میں (آواز) یعنی درگاہ یا پری پر چڑھانے کے واسطے یہ فرصت کا موقع ہے۔ جو ...

[۱] نمازِ شام سے بگاڑ لیا ہے +

کی چیزیں خریدکر چڑھادے +

نَمَد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نمدہ۔ لبد۔ اُون یا پشم کا بستر۔ وہ کپڑا جو پشم کو صابن وغیرہ کی لاگ سے جماکر بناتے ہیں۔ بانات پشمین ÷ پشو ÷ پرستین + اُونی ٹوپی + ملائم بالوں کا بستر +

نَمَد پوش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جو پشو یا پوستین پہنے رہے۔ کمل پوش +

نَمَد زین۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ نمدہ جو زین کے نیچے گھوڑے کی پُشت پر ڈالتے ہیں۔ خوگیر۔ ستہرو۔ عرق گیر۔ نیل خورا +

نَمَدَہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (نَمَد) وہ اُونی کپڑا جو گھوڑوں پر ڈالتے ہیں + (نم۔ ہ۔ نم اور واو سے مرکب ہے کیونکہ نمدہ پشم خواہ اُون کو نمی دیکر بنایا اور جمایا جاتا ہے)

نمدہ بندھ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیوالہ نکلجانا۔ تیر اُلٹ جانا۔ مُفلس ہوجانا + (اس معنی میں جو نٹوں سے نمدہ بندہ جانا بھی بولتے ہیں جس بیٹھنے کا تمغہ چونٹوں سے باندھکر چلے یا مراد آئے)

نمدہ بندھوا دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مُفلس قلاش بنا دینا۔ لُوٹ لینا۔ غریب بنا دینا۔ مُوس لینا۔ دیوالہ نکلوا دینا۔ فقیر بنا دینا۔ محتاج بنا دینا +

نمدہ بھیجنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (بازاری) (۱) لعنت بھیجنا۔ لعنت کرنا (۲) جانے دینا۔ نام نہ لینا (۳) پناہ مانگنا۔ بچنا +

نَمرُود۔ معرب:۔ اسم مذکر:۔ ایک کافر بادشاہ کا نام جسنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا تھا اور وہ آگ خدا تعالے کے حکم سے اُنکے واسطے باغ ہوگئی تھی۔ روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ کیکاؤس کا لقب نمرود تھا چنانچہ اُسکی تفسیر لَمْ یَمُتْ لکھی یعنی وہ شخص جو ہرگز نہ مرے پس اِس صورت میں نہ مرد کا معرب نمرود ہوا +

نمستے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ پرنام۔ بندگی۔ آداب۔ تسلیم۔ کورنش۔ رام رام۔ آریا لوگوں کا سلام +

نمسکار۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) پرنام۔ ڈنڈوت + سجدہ + تسلیم۔ کورنش۔ بندگی۔ سلام۔ رام رام۔ سلام علیک +

نمسکار کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سلام کرنا۔ بندگی کرنا۔ رام رام کرنا۔ کورنش کرنا۔ آداب بجا لانا +

نَمِش۔ ل۔ اسم مؤنث:۔ (صحیح فارسی نمشک) دُودھ کے جھاگ جنمیں مصری ڈالکر کھاتے اور اُسکی قُلفیاں اکثر صبح کے وقت بازاروں میں بکتی پھرتی ہیں چنانچہ چاٹ ہے قلت کی اِس آواز سے وہ لوگ بیچتے پھرتے ہیں +

نَمَط۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) رنگین فرش یا بچھونا (۲) روش۔ دستور۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ وضع۔ طرح۔ اسلوب۔ بدھی۔ (۳) بساط شطرنج ÷

نَمَک۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نون۔ لون۔ سکھار۔ رام رس۔ ملح ؎

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک ۔ کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک + (غالب)

(۲) کھاری پن۔ ملاحت۔ شوریت۔ شور۔ نمکینی۔ سلونا پن۔ چٹ پٹا پن + گرمی تمتماہٹ

اے ظفر کیونکہ نمک ہو نہ سخن میں اُن کے ۔ جو ہیں اُس یار کے لعل نمکیں سے واقف (ظفر)

کہیں عاشقوں سے اپنے ترش رُو نیاں زیبا ۔ شیریں لبوں کے چہروں سے آخر نمک گیا (رند)

جو نمک تجھ میں ہے کہاں سوسنہ میں ۔ کیوں نہ پھیکا ہو نمک سونے کا + (ناسخ)

(۳) سانولا پن۔ سانولاہٹ (۴۔ مجازاً) روزی۔ روزینہ۔ روٹی + تنخواہ + کھایا پیا۔ جیسے ہمارا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جیسے تمہارا نمک کھایا ہے کیونکر دغا دیجاؤں +

(۵۔ مجازاً) سلونی چیز کا ذائقہ جیسے نمک چکھنا +

نَمَک بَنْد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ زخم جسمیں نمک بھر کر بند کردیں +

نمک پاشی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نمک چھڑکنا۔ نون لگانا + ستانا۔ جلانا۔ زیادہ تکلیف دینا +

نمک پروردہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ خانہ زاد۔ روٹیوں کا پلا ہوا۔ کسی کے ٹکڑوں کا پلا ہوا + نمک خوار۔ مُلازم۔ نوکر۔ غلام ؎

اے ظہیر اپنے سخن میں کیوں نہو لطف زباں ۔ ہم نمک پروردۂ شاہِ جہان آباد ہیں + (ظہیر)

نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا یا پھوٹ کر نکلنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ سارا کھایا پیا پھوڑے اور پھنسیوں کے رستے نکلنا۔ نمک حرامی کی سزا ملنا ؎

خلائے زخمِ دل کیا ہے جو تم ہر بار کہتے ہو ۔ کہ اِس سے پھوٹ کر یارب اب میرا نمک نکلے (عارف)

مردود ہیں جو رہتے ہیں تنکوں کے محل میں ۔ پُوجھے نہ بہلی تو نمک پھوٹ کے نکلے (نسیم)

نمک چشی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نمک چکھنا۔ آب و نمک دیکھنا (۲) پہلے پہل بچے کو نمک چٹانے کی رسم کھیر چٹائی کی مانند (۳) منگنی کے بعد شیرینی کے خوانوں کا طرفین میں آنا جانا (۴) ذائقہ۔ لذت۔ مزہ (۵۔ بازاری) آشنا چونچلا +

نمک چشی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کھانے کا آب و نمک دیکھنا۔ نمک کے ٹھیک ہونے کا اندازہ کرنا (۲) چھ سات مہینے کے بچے کو پہلے پہل نمک چکھانے کی رسم کا ادا کرنا (۳) منگنی کے بعد دونوں طرف سے شیرینی کے خوانوں کا آنا جانا (۴۔ بازاری) چانٹے اُڑانا۔ دھپ لگانا۔ دھپیانا +

نمک چھڑکنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نمک پاشی کرنا) ؎

غیر چھڑکے ہے زخمِ دل پہ نمک ۔ شورِ اُلفت میں بھی مزا نہ رہا + (مومن)

نمک چکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نمک کی کمی و بیشی معلوم کرنا۔ آب و نمک دیکھنا +

نمک حرام۔ ف + ع۔ صفت:۔ (۱) ناشکر گزار۔ ناشکرا۔ ناسپاس۔ اپنے آقا کا بدخواہ۔ حق ناشناس۔ کافر نعمت۔ کور نمک۔ وہ شخص جو نیکی کے عوض بدی کرے۔ وہ شخص جو اپنے آقا کا طرفدار نہو۔ بیوفا۔ بے مروت۔ باغی۔ سرکش۔ آقا کا بدخواہ۔ محمد (۲) محسن کُش بھوانی شنکر کا لقب جو اُمرائے شاہی میں سے تھا اور بادشاہ سے دغا کرنے

نمک

سبب اس نام سے مشہور ہوگیا تھا۔ اسکی حویلی فتح پوری کے سامنے واقع ہے اور نمک حرام کی حویلی کے نام سے نامزد ہے کہتے ہیں اسکو بھی کسی نائی نے حجامت بنا تے وقت مار ڈالا تھا +

نمک حرامی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ناشکری۔ ناسپاسی۔ بے مروتی۔ بیوفائی۔ دغابازی بغاوت محسن کشی حق ناشناسی۔ احسان فراموشی۔ بدخواہی۔ حرام خوری۔ کافرنعمتی کورنمکی +

نمک حلال۔ ف وع۔ صفت:۔ اپنے آقا کا طرفدار۔ ممنون احسان مند۔ شکرگزار۔ حق شناس۔ مشکور۔ آقا کا خیرخواہ +

نمک حلالی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ خیرخواہی۔ شکرگزاری۔ آقا کی طرفداری۔ حق نمک +

نمک خوار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ غلام۔ خانہ زاد۔ نمک پروردہ۔ ملازم۔ نوکر۔ چاکر

نمک خوردن و نمکدان شکستن۔ ف۔ ضرب المثل:۔ جسکی گود میں بیٹھنا اسکی داڑھی کھسوٹنا۔ محسن کشی کرنا

نمک دان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نمک رکھنے کا برتن۔ پسا ہوا نمک رکھنے کی کلھیا یا ظرف ؎

جسنے ہو لذت اُٹھائی زخم تیغ عشق کی ۔۔۔ کب وہ مرہم داں کو ڈھونڈھے ہے نمکداں چھوڑکر (ذوق)

بے سبب کیونکہ لب زخم پہ افغاں ہوگا ۔۔۔ شور محشر سے بھرا اُسکا نمکداں ہوگا (مومن)

میری قسمت میں نہ تھا کچھ زخم کھانے کا مزا ۔۔۔ آپ کیوں جھنجھلا کے اب اپنا نمکداں توڑیئے (تصویر)

نمک دانی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نمک کی ٹلیا۔ نمک کا ظرف +

نمک سار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نمک پیدا ہونے کی جگہ۔ نمک کا کھیت۔ نمک کی جھیل + نمک کی کھان (۲۔ صفت) نمکین۔ لونا +

نمک کا حق ادا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ وفاداری کرنا۔ نمک حلالی کرنا۔ ملازمت کا حق پورا کرنا +

نمک کا سہارا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ذرا سا سہارا۔ تھوڑا سا آسرا جیسے نمک کا سہارا بھی بہت ہوتا ہے +

نمک کی کان یا کھان۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نمکسار۔ وہ پہاڑ کی کھو جس میں سے نمک نکلتا ہے +

نمک کی کنکری حرام ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ع۔ بالکل فاقہ سے رہنا۔ نمک تک منہ میں نہ جانا +

نمک کی مار پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا۔ نمک حرامی کی سزا ملنا +

نمک مرچ لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) چٹخارے دار بنانا۔ چٹکیلا بنانا۔ مزیدار بنانا لذیذ بنانا۔ خوش ذائقہ بنانا (۲) مبالغہ کرنا۔ بات بڑھا کر کہنا۔ حاشیہ چڑھانا (۳) چھیڑنا۔ جلانا جلے کو جلانا۔ اکسانا۔ بھڑکانا جیسے جلے کو جلائینگے نون مرچ لگائینگے +

نمکین۔ ف۔ صفت:۔ منسوب بہ نمک (۱) سلونا۔ نمک دار۔ چٹ پٹا۔ نمک دیا ہوا۔ نمک آلودہ۔ جیسے یہ نمکین مزے کا ہے + (۲) ملیح۔ سانولا۔ سلونا۔ سیام برن۔ گندمی رنگ کا (۳) چرپرا۔ تیز۔ تیتا (۴) کھارا۔ کھاری۔ شور +

نمکینی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ملاحت۔ سلونا پن +

نمگیرہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ کپڑا جو اوس کی نمی سے محفوظ رہنے کے واسطے پلنگ پر چھت گیری کی طرح لگا دیتے ہیں۔ مجازاً شامیانہ۔ ترپال۔ سائبان ؎

بسر ہو جائیگی کمل کے سایہ میں فقیروں کی ۔۔۔ مبارک اہل دولت کو ہو نمگیرا تمامی کا (آتش)

نمو

نمناک۔ ف۔ صفت:۔ تری سے بھرا ہوا۔ گیلا۔ سیلا۔ مرطوب۔ تر۔ مرطوب۔ نمک بھور۔ بھور۔ نمدار ؎

رونے سے اپنے جانچکی ناکامی ازل ۔۔۔ نمناک ہوکے آتش تشنہ ہے آب کا (زکی)

نمو۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بالیدگی۔ بڑھنا۔ افزائش۔ افزونی۔ بیشی۔ اُگنا۔ اضافہ۔ دیگی ؎

حسن کو اسکے نمو ہے بڑھنے قد سے گیسو ۔۔۔ سایہ جب مہر نکلتا ہے سوا ہوتا ہے (زکی)

(یہ لفظ بتشدید واؤ ہے چونکہ فارسی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جسکا اخیر متحرک یا مشدد ہو اس لئے فارسی والے عربی کے ایسے الفاظ کو ہمیشہ ساکن الآخر کرلیا کرتے ہیں چنانچہ اسے بھی نمو کرلیا) +

نمود۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ابھار۔ دکھاوا۔ دکھاؤ + ظہور۔ اظہار + بالیدگی۔ نمائش۔ طلوع ؎

گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہ اثر ۔۔۔ سبزہ خط نے جو گالوں پہ نمود آغاز کی (ناسخ)

ہے عجب حسن سے خط رخ جاناں کی نمود ۔۔۔ دیکھو کر سُرخ زیبا سے ہے قرآں کی نمود (ظفر)

متصل زلف کے چلکے ہے کہاں وہ گوش ۔۔۔ ہے سر شام مگر اختر تاباں کی نمود (〃)

شعلہ آہ جگر سوز جو میرا ہو بلند ۔۔۔ تو نہ ہو رات کو بھی شمع شبستاں کی نمود (〃)

رخ روشن کو جو زلفوں سے چھپایا اُسنے ۔۔۔ وصل کے دن بھی ہوئی اک شب ہجراں کی نمود (〃)

ان بتوں میں ہے خدائی کی نمود ۔۔۔ زاہد اپنا تو یہی ایمان ہے + (زکی)

ہے نمود حسن کو زیبا لباس شرم بھی ۔۔۔ پردہ فانوس سے ہے زیب ایوان چراغ (〃)

دل سے پیوستہ ہوا ہے جبسے وہ تیر نگاہ ۔۔۔ جائے مو ہو وے ہے تیر تن پہ پیکاں کی نمود (〃)

دیدہ گریاں سے اپنے ہے خطر مجکو ظفر ۔۔۔ ہو نہ جاوے رفتہ رفتہ ایسے طوفاں کی نمود (ظفر)

آتی کیا باد بہاری پھر چمن میں ہمنفس ۔۔۔ جو ہوئی سینے میں میرے داغ سوزاں کی نمود (عاشق)

(۲) بارش۔ دم شمشیر ؎

برش سے جسکی ہوتا ہے عالم کا دل دونیم ۔۔۔ تیغ ادا کی تیرے وہ قاتل نمود ہے + (ظفر)

کیا کیا تڑپ کے برش تیغ نگاہ کی ۔۔۔ قاتل دکھا رہا ترا بسمل نمود ہے (〃)

(۳) نشان۔ نشانی۔ علامت۔ آثار + قبر کا نشان۔ ڈھیر۔ تعویذ قبر ؎

میں شہید اُس لب لعلیں کا ہوں خون سے مرے ۔۔۔ سنگریزوں میں بھی ہو لعل بدخشاں کی نمود (ظفر)

مرحبا دست جنوں اس تری چالاکی کو ۔۔۔ نہ رہی نام کو بھی تار گریباں کی نمود (〃)

ستارہ عرش کا چمکا نہیں یہ گریہ سے ۔۔۔ دکھائی طالع عاشق نے یاوری کی نمود (〃)

دل میں جسقدر ہے درد اُسکو کیا یقیں آئے ۔۔۔ داغ بے نمود اپنا زخم بے نشاں اپنا + (داغ)

ہر ایک بے نمود کی اُس سے نمود ہے ۔۔۔ موجود ہے وہی جو قدیم الوجود ہے (〃)

کیا قبر ناتواں کی ترے بے نمود ہے ۔۔۔ افسوس فاتحہ ہے نہ جسکی درود ہے (〃)

(۴) ہستی۔ بود۔ وجود۔ موجودگی۔ حیات۔ قیام۔ کائنات۔ پیدائش۔ مخلوق۔ خلقت۔ جبلت

جو چشم آفتاب میں ذرہ کی ہے نمود — انور وہاں یہ رتبہ ہے عرشِ جلیل کا (انور)

اے ظفر خاک سے انساں کا بنا ہے پتلا — خاکساری ہی سے دنیا میں ہے انساں کی نمود (ظفر)

بیشرح ہوتی ہے جدول صفحۂ قرآن میں — ہے ظہورِ عشق سے واللہ قرآں کی نمود (//)

آنکھ سے حالِ عاشق ہو گیا کیا دیکھیے — خاک میں ملتے ہی ہیچ ہے دم میں انساں کی نمود (عاشق)

(۵) شیخی۔ ڈینگ۔ تعلی۔ لاف و گزاف سے

ہیچ ہیں اُسکے چھینٹے سے یہ دل جان جگر — راست ہے برحق تمہاری زلفِ پیچاں کی نمود (عاشق)

چشمِ گریاں کو اگر چشمک ذری کردوں بھی — بس دکھا دے ایک پل میں ابرِ باراں کی نمود (//)

قدرِ حنا کو نہ دیکھ سکے اے رشکِ چمن — گلشنِ خاک میں سب سروِ گلستاں کی نمود (ظفر)

گھٹائی تیغ نے جو خورشیدِ خاوری کی نمود — تو کھل گئی کان سے گوہر نے مشتری کی نمود (//)

اُس مہروش کے سامنے چمکا کیا کوئی — دیکھی تھوڑی تری مہ کامل نمود ہے (//)

(۶) شان و شوکت۔ کرّ و فر سے

ہے لب و دنداں سے تیرے سرخیٔ پاں کی نمود — آج تک دیکھی نہیں ایسی دُرِ مرجاں کی نمود (ظفر)

(۷) دید۔ نظارہ۔ درشن۔ دیدار۔ جلوہ۔ ظہور۔ تجلی سے

ایسی آنکھوں میں سمائی رُخِ جاناں کی نمود — کہ نظر پر نہ چڑھی مہرِ درخشاں کی نمود + (ظفر)

عرش تک پہنچی ہے تو خورشیدِ تاباں کی نمود — تو بھی اب دکھلا دے پیارے رُوئے رخشاں کی نمود (عاشق)

شاید وہ اپنے سِن کی دکھلائے گا نمود — کہتا ہے گھر میں شب کو نہ کوئی جلائے شمع (مجروح)

(۸) ہوا۔ دھاک جیسے نمود باندھ رکھی ہے (۹) شہرت۔ اعلان۔ ناموری سے

بلا سے تری ہیں اگر مر گیا — نمود اسمیں تیری تو قاتل ہوئی (رند)

وہ لیکھے جو مرے دل کو دم دلاسے سے — زیادہ اور ہوئی انکی دلبری کی نمود (ظفر)

(۱۰) صورت۔ شکل۔ ہیئت سے

جلا کے خاک کروں میں جو آہِ سوزاں سے — تو جائے خاک میں مل جس چنبری کی نمود (ظفر)

بخسارِ آتشیں ترے وہ ہیں کہ بے فروغ — شمس و قمر کی جسکے مقابل نمود ہے (//)

(۱۱) فروغ۔ عزت مثال دیکھو (نمود ہونا نمبر ۶) +

نمود باندھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ہوا باندھنا۔ دھاک باندھنا۔ لوگوں میں رعب یا اعتبار جمانا۔ دھوم ڈالنا سے

کھِل کھلا کر ہنسے باغ میں وہ غنچہ دہن — باندھے بلبل نہ پھر اپنے گلِ خنداں کی نمود (ظفر)

نمود بندھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ہوا بندھنا۔ دھاک بندھنا۔ رعب یا اعتبار جمنا +

تار اشکوں کا جو مژگاں سے ہم اپنی باندھیں — تو بندھے دیدۂ مردم میں نہ باراں کی نمود (ظفر)

نمود کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ڈینگ ہانکنا۔ ڈینگ مارنا۔ شیخی کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ اترانا۔ ڈون کی لینا۔ تعلی کرنا سے

زلفِ کافر کیش کو دیکھیں ذرا بہرِ خدا — شیخ جی کرتے بہت ہیں دین و ایماں کی نمود (عاشق)

بھرا ہے دل صفِ مژگانِ یار سے تنہا — بجا ہے جتنی کرے وہ دلاوری کی نمود (ظفر)

اُس خورشید کو دیکھا نہیں اُسنے اے ظفر — کرتا جو اتنی ناصحِ غافل نمود ہے + (//)

(۲) شہرت پکڑنا۔ شہرت حاصل کرنا۔ ظہور پکڑنا۔ مشہور ہونا سے

آتے ہیں دُور دُور سے مشتاق ہو کے ترک — کیا رفتہ رفتہ حسن نے تیرے نمود کی + (رند)

نمود کی لینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ڈون کی لینا۔ ڈینگ مارنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ تعلی کرنا۔ اترانا۔ شیخی بگھارنا سے

قدرت خدا کی بات نہ کرتی تھی جنہیں — بیٹھے ہیں اب وہی مرے آگے نمود کی (رند)

نمود ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) اُبھرنا۔ دکھائی دینا۔ اُگنا۔ نمو ہونا + ظہور ہونا۔ اظہار ہونا سے

اُس شعلہ رُو کی رُخ پہ جو خط کی نمود ہے — کیا آتشِ خلیل کا یارب یہ دُود ہے + (داغ)

پوشیدہ اُسکا حسن ہوا کب نقاب سے — پردے میں بھی ہزار طرح کی نمود ہے + (//)

(۲) وجود ہونا۔ ہستی ہونا۔ صورت پکڑنا سے

ہر ایک یہ نمود کی اُس سے نمود ہے — موجود ہے وہی جو عدیم الوجود ہے + (داغ)

(۳) شہرت ہونا۔ اعلان ہونا۔ ناموری ہونا۔ نام ہونا سے

سخن سے رتبہ سخنور کا ہو بلند ظفر — یہ وہ گہر ہے کہ جس سے جوہری کی نمود (ظفر)

باغِ جہاں میں تیری اے دل نمود ہے — گل کر کہاں یہ باغ میں حاصل نمود ہے (//)

(۴) علامت یا نشان موجود ہونا۔ آثار قائم ہونا (۵) شیخی ہونا۔ ڈینگ ہونا +

(۶) فروغ ہونا۔ چمکنا۔ عزت ہونا سے

کس شئے کو بزمِ جہاں میں ہے یہ فروغ — جو آج تیری عزتِ محفل نمود ہے + (ظفر)

نمودار۔ ف۔ صفت:۔ ظاہر۔ عیاں۔ پرگھٹ۔ آشکارا سے

وہ سامنے جو نمودار جب ہوئی ہے پری — تو دیکھے پھر کوئی پریوں میں اُس پری کی نمود (ظفر)

نمودار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ پرگھٹ ہونا۔ سامنے آنا۔ باہر آنا + ظہور ہونا۔ برآمد ہونا۔ طلوع ہونا سے

ہیبت سے میری ہوئے اُلٹ کر نقاب کو — اُٹھا آفتابِ حشر نمودار ہو گیا + (تشنہ)

شبِ وصال قیامت تھی جب کسی نے کہا — وہ دیکھ صبح نمودار ہوتی آتی ہے + (داغ)

نمونہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بانگی۔ وہ چیز جو دکھانے کے واسطے آئے۔ نموذج (۲) نظیر۔ مثال۔ تمثیل (۳) نقشہ + نقل + قالب۔ سانچا۔ ڈھانچا + ڈول۔ قطع +

نموہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کم گو۔ کم سخن۔ چپ چپکا۔ خاموش +

نموہی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چپ چپکی۔ کم گو۔ کم سخن۔ خاموش۔ کم زبان۔ مجازاً غریب

مسکین طبع جیسے لڑکی صورت والی شکل والی نموہی دست قلم سنس خلق اُٹھ لو۔ (ریختہ ہنسلی) + ـــ

دو موہی رسی ڈسے اُنکے دونوں ہاتھوں کو یوہی جان کے وہ مجکو ڈ سیتے ہیں (جانصاحب)

نمی ف۔اسم مؤنث:۔ تری۔رطوبت۔گیلاپن۔سیل +

نمیقہ ع۔اسم مذکر:۔ خط۔نامہ۔مکتوب۔مرقوم۔نوشتہ +

ننّا ۔ہ۔صفت:۔ (۱) چھوٹا۔خُرد۔کوچک۔کم۔ننّا۔ٹھنگنا۔ٹھینی۔کوتہ قامت۔ٹُھپل پستہ قد نتھا (۲) بچّہ۔بالا۔ناسمجھ (۳) نادان۔بیوقوف (۴) نیانا) (۵) پیارا (۶) ہندی کا بیسواں حرف ن + (۷) نام بھی ہوتا ہے جیسے ننّا ویچی۔ننّا کمہار وغیرہ +

ننّا بنّا ۔ہ۔فعل لازم:۔ نادان اور بچّا بننا۔بالکل ناواقف بننا۔بھولا اور انجان بننا

دل لیکے حال تیرا لوٹ ہوگیا ہے ننّا بنا بچارا میں کچھ نہیں سمجھتا (معروف)

ننّا سا ۔ہ۔صفت:۔ نہایت چھوٹا اور موزوں ٹھنگنا سا۔ہوٹا سا جیسے ننّا سا قد۔خُرد۔کوچک یا ننّا سا۔

خیر انشا کی جو چاہو تو بلا دو دھوکر اُسکے بازو کا وہ ننّا سا سُنہلا تعویذ (انشا)

ننّا سا کلیجا ۔ہ۔اسم مذکر:۔ بچّے کا دل۔چھوٹے سے بچّے کا دل۔نازک اور ناتوان دل

سعیدہ ون نہ مری نعش پہ آنے دینا اُنکا ننّا سا کلیجا نہ دہل جائے کہیں (آغا)

ننّا کاتنا ۔ہ۔فعل لازم:۔ (۱) مہین سُوت کاتنا (۲) نہایت کفایت چاہنا۔ازحد کفایت شعار و جزرس ہونا جیسے ایسا بھی ننّا نہیں کاتتے ہیں ہم تو ننّا کاتتی ہو کہ دس روپے میں سب کام ہوجائیگا (۳) ازحد کنجوس۔بخیل۔تنگ دل اور کنکنک ہونا +

ننّا مُنّا ۔ہ۔صفت:۔ بہت چھوٹا سا۔مُنّے کے برابر +

ننّانوے ۔ہ۔صفت:۔ نوّے اور نو۔ایک کم سو۔نود و نُہ۔تسع و تسعون +

ننّانوے کے پھیر میں آنا یا پڑنا ۔ہ۔فعل لازم:۔ روپیہ بڑھانے کی فکر میں پڑنا۔افزونیٔ مال کی حرص کرنا + لالچ میں پھنسنا + لالچ کے سبب مصیبت میں پھنسنا

ننّانوے کے پھیر میں یار نے کوئی آئے ہوتی ہے نلق اسکے سبب پیشہ حریص (معروف)

(کسی شخص کو فضول خرچی کی عادت تھی اُسکے دوست نے اِسکے رفع کرنے کے واسطے اُسکو ننّانوے روپے دے ڈالے بِن روپوں کے آتے ہی وہ پورے سو کرنے کی فکر میں پڑا جب ہوگئے تو ایک پر سو کی فکر ہوئی الغرض اِسطرح ہمیشہ جمع کرنے کی فکر میں رہنے لگا یہانتک کہ بہت بڑا کنجوس ہوگیا جب سے اِس محاورے کا معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ مگر بعض لوگ یُوں بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک غریب آدمی اور اُسکی بیوی کی چار پیسے روز کی آمدنی تھی اور وہ اِس آمدنی پر بھی نہایت ہی قانع تھے اُسکی بھاوج کو جو نہایت امیر تھی اُنکی اِس قناعت پر رشک آیا۔ اُسنے کچھ سوچکر ننّانوے روپے کی تھیلی اپنے دیور کے گھر میں پھینکدی۔ اُسکی بھاوج اِن روپوں سے بہت خوش ہُوئی اور چاہا کہ ایک ایک پیسہ روز بچا کر پورے

سو کرلیں جب ایک روپیہ ملانے سے پُورے سو ہوگئے تو کہا کہ اگر اسی طرح دو دو پیسے روز جوڑیں تو تھوڑے ہی دنوں میں دو دو سو ہو سکتے ہیں۔ غرض یہاں تک لالچ نے فکر بڑھایا کہ اُنہوں نے جوڑنے کے پیچھے کھانا پینا سب چھوڑ دیا اور اُسی کو اسی فکر میں مر گئے) +

نناواں یا نناتواں ۔ہ۔اسم مذکر:۔عو۔(۱) جسکا نام لینا اچھا نہو۔وہ چیز جسکا نام نہ لینا چاہیئے۔نام نہ لینے کے قابل (۲) ہیضہ۔تخمہ (۳) وہ شخص جسکا نام اُسکی نحوست اور بدی کے سبب نہ لیں (۴) مُنہ کا چھالا + تبخالہ +

نناویں ۔ہ۔اسم مؤنث:۔عو (۱) وہ چیز جسکا نام لینا بُرا خیال کریں (۲) بیگمات قلعہ) سورۂ یٰسین جو مرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے (۳) چُڑیل + چھلیپائی۔بھتنی جمع نناویاں + (۴) خسیس عورت۔کنجوس و منحوس عورت۔ ۱؎

نَنْد ۔ہ۔اسم مؤنث:۔ خواہر شوہر۔خاوند کی بہن جیسے میاں کیا تے ہو کیا؟ ایک تو دس ساس نند کو چھوڑ دو ہمیں تمہیں بس (کہاوت) نند کا نندوی بگی لاگ لاگ رہی +

نند کا بھائی یا بیرَ ۔ہ۔اسم مذکر:۔ (گیتوں میں) خاوند۔شوہر۔سُوامی +

نَنْد ۔ہ۔اسم مذکر:۔ کرشن جی کے پالنے والے باپ کا نام جنہیں نند مہراور نند بابا بھی کہتے ہیں (ہولی)

نند مہر جی کو چھورا کالا رے کالا روبرو میں جو کرشن بھیّو پھینٹ اسیر ہاتھ پکاری تک تک ماری موری ننگ سادھوی جوراجوری ساتوراتنگ کھیل رہو ری

نِنْدا ۔ہ۔اسم مؤنث:۔ کلنک۔بُرائی۔عیب۔دوش۔اپواد + ہجو۔بدی۔غیبت۔بدگوئی۔بگویا +

نِنْدا کرنا ۔ہ۔فعل متعدی:۔ (۱) بدگوئی کرنا۔غیبت کرنا۔پیٹھ پیچھے بُرا کہنا + چُغلی کھانا۔غمازی کرنا۔بگویا کرنا + ہجو کرنا (جھنگڑوں کا دوہا) ۵

سادھو کھائی سنتن کھائی کھائی کنورکنہائی جو بچپا کی نندا کریں اُنہیں کھائی کالکا مائی (دوہا)

(۲) تہمت دھرنا۔کلنک لگانا۔عیب لگانا۔الزام دھرنا۔باندھنو باندھنا۔بہتان لینا

نِنْداسا ۔ہ۔صفت:۔ (ہندی) اُنیدا۔خواب آلودہ +

نِنْڈریاں ۔ہ۔اسم مؤنث:۔ (دلکھنٹو) نیند کی تصغیر جیسے نندیاں جگائیں موری اِن (سلطان عالم) +

نَنْدَن ۔ہ۔اسم مذکر:۔ (گیتوں میں) لڑکا۔بیٹا۔پُوت۔پسر۔فرزند۔ابن۔پُتر +

نَنْدولا ۔ہ۔اسم مذکر:۔ تغار کوچک۔ناند کی تصغیر۔مٹّی کا کونڈا +

نَنْدوئی ۔ہ۔اسم مذکر:۔ نند کا خاوند۔خواہر شوہر کا شوہر +

نَنْدی ۔ہ۔اسم مؤنث:۔ (گیتوں میں) دیکھو نند بمعنی خواہر شوہر + بلکُون نون تانی

نَنْدیا ۔ہ۔اسم مؤنث:۔ (نند کی تصغیر بالمحبت) جیسے ۵

تھا لگو مھارا جیارا رسی نندیا + جب گئے موری سُدھ نہ لینی ہائے جو ننا پوری تھارا پیاری نندیا (گیت)

نہ ملنے رسی نندیا تھا سو بیسر کیسے لو دکھا دُوں میں جیرا چیر (،،)

موری چھوٹی سی ننّدیا دیکھو رسی تہارو بیر کرت باراجوری موری بھولا ٹھُمری)

ۓ مثال ہر چہار معانی۔ اُس نناوین کا نام تو صبح ہی صبح نہ لو۔ نناویں سناتے ہی بیگم صاحبہ عالم بالا کو سدھاریں۔ اُسے تو نناویں کا سایہ ہے۔ اُس نناویں کا نام لوگی تو دن

نندیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (نیند کی تصغیر بالتحقیر و بالمحبت جو اکثر گیتوں کیواسطے مخصوص ہے)

نوم خوابسم شہٹ سیام ہوسے نلپٹ ہگئی سے گئی موری نندیا اچٹ (گیت)

ننگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لحاظ۔ شرم۔ حیا۔ غیرت۔ لاج۔ حمیت۔ عیب۔ کلنک۔ خفت

رُسوائی۔ ذلت۔ سُبکی۔ بدنامی۔ فضیحتی۔ عار ؎

یہ ننگ و نام مُبارک رہے تجھے اے شیخ مجھے نہ ننگ سے ہے ننگ کچھ نہ نام سے کام (دبیر سوز)

یہ کہنا ننگ ہے اپنا کہ مرتے ہیں محبت میں وہ اظہار رو خاکیا جسمیں شکوہ یار کا نکلے (زکی)

ننگ بھی کیا سادہ آدمی جسکا ل معنی کاندھی ہے ہم اُسکو باطن میں دیکھتے ہیں ننگ دلی عار دلی (ایضاً)

یا کبھی دم ہی نکلتا تھا پری زادوں پہ یا یہ نفرت ہے کہ اب نام سے ننگ آتا ہے (مصحفی)

ننتہ میں آبسو ناصحوں نے کہا پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ + (مومن)

نام رکھتے ہوئے فرہاد کو ننگ آتا ہے ہاتھ اپنا کوئی دن کو تہِ سنگ آتا ہے + (حیا)

حق سے کیا ہوں دو کون کے طالب کیا وہ مانگیں جو ننگِ ہمت ہو + (مجروح)

ننگِ خاندان۔ ف۔ صفت:۔ بدنام کنندۂ خاندان۔ خاندان کو بٹا لگانیوالا۔ کلنک کا ٹیکا۔ باعثِ عار

افسوس کہ مرگیا زکی آج باقی وہی ننگِ خانداں تھا (زکی)

ننگِ مخلوق یا خلائق۔ ف ع۔ صفت:۔ باعثِ عارِ خلائق یا سببِ شرمِ مخلوق

خلق اللہ کی بدنامی کا باعث ؎

ننگِ مخلوق جسکو کہتے ہیں وہ زکی خانماں خراب ہوا + (زکی)

ننگ و ناموس یا ننگ و نام۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لحاظ و شرم۔ غیرت و حیا

حمیت (۲) عزت و حُرمت (۳) عفت و عصمت +

ننگ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ننگا۔ عُریاں۔ برہنہ۔ لُچ۔ اُگھاڑا۔ (۲-۱) لُچّہ۔ شُہدا۔ بےحیا

بےشرم۔ آزاد کا سونٹا + رند (۳) نہایت مُفلس۔ قلّاش +

ننگ پیرا۔ ہ۔ صفت:۔ برہنہ پا۔ جسکے پاؤں میں جُوتی نہو +

ننگ دُھڑنگ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ننگ مننگ) +

ننگ مُننگ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) جُرم ننگا۔ بالکل برہنہ۔ ننگ دُھڑنگ (۲) بےشرم

وبےحیا (۳) مُفلس قلّاش جسکے پاس لنگوٹی تک نہو۔ قلّاش +

ننگا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) برہنہ۔ عُریاں۔ اُگھاڑا۔ ڈگمبر جیسے ننگا کھڑا اُجاڑ میں ہے کوئی کپڑا لے

(۲) مُفلس۔ قلّاش جسکے پاس لنگوٹی تک نہو (۳) بےغیرت۔ بےحیا۔ بےعزت (۴)

غیر مُسلح۔ بےہتیار۔ نہتا +

ننگا دُھڑنگا یا ننگا مُننگا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ عُریاں و برہنہ۔ بالکل ننگا +

ننگا کرنا یا کر دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) برہنہ کرنا۔ عُریاں کرنا۔ کپڑے اُتار لینا

اُگھاڑنا (۲) زیور اُتار لینا۔ گہنا اُتارنا۔ (۳) لُوٹ لینا۔ صفایا کر دینا۔ مُوس لینا۔

کچھ نہ چھوڑنا۔ فقیر بنا دینا۔ بالکل لُوٹ لینا +

ننگا لُچّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بےننگ و نام۔ بےننگ و ناموس۔ شُہدا۔ بےاعتبار جسکی

ساکھ نہو + غریب۔ مُفلس +

ننگا مادرزاد۔ ا۔ صفت:۔ جُرم ننگا۔ بالکل برہنہ ایسا عُریاں جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے +

ننگوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ننگا کی جمع جو حروفِ مغیرہ یا تابعِ مُغیرہ کے آجانے سے واو مجہول

اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

ننگوں کو بھوکوں نے لُوٹ لیا۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی دونوں ایکساں مِل گئے

بدمعاشوں کی بدمعاشوں نے خبر لے لی + چوروں کے گھر مور پڑ گئے +

ننگے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ننگا کی جمع (۲) حروفِ مُغیرہ یا تابعِ مُغیرہ کے سبب الف کی

یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت +

ننگے پاؤں یا ننگے پیروں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ پا برہنہ۔ بن جُوتی پہنے۔ برہنہ پا +

ننگے پاؤں ننگے سر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ سر و پا برہنہ + سراسیمہ۔ پریشاں حال +

ننگے پاؤں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پیروں میں جُوتی نہونا جیسے میرا بچہ ننگے پاؤں ہے +

ننگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) برہنہ۔ عُریاں۔ اُگھاڑی (۲۔ تابعِ فعل) بے زیور۔ بن گہنے

پاتے۔ (۳) مُفلس۔ قلّاش۔ تہیدست۔ نادار ؎

کوئی دُبلے سے کیا بھلا مانگے وہ تو بیچاری آپ ننگی ہے + (انشا)

ننگی تلوار۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شمشیرِ برہنہ۔ میان سے نکلی ہوئی تلوار (۲) بیباک۔

بےخوف۔ نڈر۔ آزاد۔ صاف گو +

ننگی دُھڑنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بالکل عُریاں۔ ننگی مُننگی۔ برہنہ +

ننگی شمشیر۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شمشیرِ برہنہ۔ تیغِ عُریاں۔ ننگی تلوار (۲) نڈر۔ بیباک۔

بیخوف۔ بیحایا۔ صاف گو۔ وہ شخص جو گفتگو میں کچھ شرم و حجاب نہ رکھے۔ آزاد منش ؎

سُنتے نہیں کسی کی غصہ سے بات ہرگز نامِ خدا ہے ننگی شمشیر میری باجی + (رنگیں)

(۳) صاحبِ جلال۔ باجلال درویش۔ فقیر صاحبِ تاثیر (۴) صاحبِ عصمت و بےعیب

ستونتی۔ سیتا ستی (۵) بلائے مُعلّق ؎

سپر داری اُسکی کسی سے نہو یہ ابرُو تری ننگی شمشیر ہے (دبیر سجاد)

ننگی کیا نہائے گی کیا نچوڑے گی۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی اگر مُفلس تہیدست دل والا

بھی ہو تو کیا صرف کرے۔ بےمایہ کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی ؎

کس کپڑے کو پھاڑے کِسکو جوڑے ننگی کس سنگ سے اپنے سر کو پھوڑے ننگی
معروف کی کیا تاب جو رنگیں سے لڑے کیا خاک نہائے کیا نچوڑے ننگی } رباعیِ رنگین

ننگی لُچّی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ عورت جسکے پاس کپڑا لتا اور گہنا پاتا نہو۔ برہنہ

بے زیور جیسے ہاتھ میں تانبے کا چھلا بدن میں کوئی کا تار تک نہیں ننگی لچی ہوگئی ہو۔ مفلس۔ قلاش۔ (۵) بالکل برہنہ۔ سرتاپا عریاں +

ننھا۔ ہ۔ صفت: دیکھو (ننا) +

ننہال۔ ہ۔ اسم مؤنث: ماں کے باپ کا گھر۔ نانا کا گھر۔ ... ننسال + نانی کا گھر۔ نانا نانی کا کنبہ۔ نانا نانی کے رہنے کی جگہ یا مقام +

ننھے۔ ہ۔ صفت: (۱) ننھا کی جمع۔ چھوٹے۔ کوچک (۲) ... اسم صغیرہ یا اسم مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے دیکھو ننھے مان جاؤ ننھے کی ماں + ننھے کا باپ وغیرہ (۳) نام بھی ہوتا ہے جیسے ننھے خاں ننھے میاں

ننھے سے۔ ہ۔ تابع فعل: چھوٹے سے۔ نہایت چھوٹے سا ...

ننھے سے کلیجے کو کیا اُس کے ہوا تو کو کچھ ادنوں ہنسی ہے ... (رنگین)

ننھے میاں۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱) چھوٹے میاں چھوٹی سرکار۔ چھوٹے آقا۔ آقا زادہ۔ خورد (۲) عورتوں کا ایک وضعی ولی یا جن شاہ برہنہ شاہ سکندر صدر جہاں زین خاں وغیرہ ہ

کیسی کچھ ہے اخلاص شیخ سدو سے ... ننھے میاں کی کوئی حرم (رنگین)

ننھے ننھے۔ ہ۔ صفت: چھوٹے چھوٹے۔ نہایت خُرد جیسے ننھے ننھے ہاتھوں سے سلام کرنا کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے + اسکے ننھے ننھے بچے بلکتے ہیں ہ

ننی۔ ہ۔ اسم مؤنث: (۱) چھوٹی + خُرد۔ کوچک۔ لڑکی نابالغ (۲) ادنے۔ کمینہ۔ شودر جیسے ننی ذات (۳) ناسمجھ۔ نادان۔ بھولی۔ بیوقوف۔ مورکھ۔ انجان +

ننی ذات۔ ہ۔ اسم مؤنث: ادنے ذات۔ کمینہ ذات۔ شودر۔ ادنے قوم کے لوگ۔ جیسے نائی۔ دھوبی۔ دھنیے۔ جلاہے وغیرہ +

ننی کا۔ ہ۔ صفت: ننی عورت کا جنا ہوا + اناڑی۔ سادہ لوح۔ نادان۔ بھولا۔ بیوقوف۔ مورکھ۔ احمق۔ ناتجربہ کار جیسے ایسا ہے ننی کا کہ کچھ جانتا ہی نہیں +

ننی کا جنا۔ ہ۔ اسم مذکر: نہایت بھولا۔ ناتجربہ کار۔ مورکھ۔ نادان +

ننی منی سی۔ ہ۔ صفت: نہایت چھوٹی سی۔ نہایت خُرد۔ بہت چھوٹی سی ہ

جبتلک چھوٹی تھی تبتک تو مرے اناجان ننی منی سی پہنتی تھی یہ پیاری ہیکل (رنگین)

نو۔ ہ۔ صفت: ایک کم دس۔ نہ۔ تسعہ۔ ۹۔ جیسے نو دن چلی اڑھائی کوس +

نو باتیں چھنوانا۔ ہ۔ فعل متعدی: ع۔ صحیح نبات چھنوانا۔ مصری کی نو ڈلیاں جو دلہن کے ہر ایک اعضا یعنی دونو مونڈھوں کہنیوں گھٹنوں۔ پیٹھ اور ہاتھ پر رکھکر بیاہ کی رسم کے وقت دولہا کے منہ سے بغیر ہاتھ لگائے چھنواتے یعنی کھلواتے ہیں اُسے نو باتیں چھنوانا عورتوں کی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ چونکہ نبات عربی میں

مصری کے معنی ہیں اور مسلمانوں ہی میں یہ رسم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبات کا نوبات عوام نے کرلیا ہے۔ یہ ایک فرمانبرداری کا امتحان اور ٹونکا خیال کیا جاتا ہے۔ اسمیں دولہا کو عورتیں خوب ڈھکاتی اور حیران کرتی ہیں ہ

بچھ آرسی مصحف کو جو نو بات چُھنی ... بنا پاؤں پڑا کھکے ہماری بنڑی
شوق ننگ لے ہی ... رچا یا تیرا ... دیکھ کی ہے نزی شادی یہ بھاری ...

نو تیرہ بائیس بتانا۔ ہ۔ فعل متعدی: ٹالنا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ لیت ولعل کرنا + حساب بتا دینا جیسے جب آؤ جب ہی نو تیرہ بائیس بتا دیتے ہیں (چونکہ نو اور تیرہ ملکر بائیس ہوتے ہیں۔ اس سبب سے جب قرضخواہ آیا اُسے یہ سیدھا حساب بتا کر ٹالا کہ بائیس روپے آئے تھے نو فلاں کو دیے تیرہ فلاں شخص لیگیا۔ یا حاجت کھا برابر چھ آٹوگے تو لیجانا۔ پس اسی سے یہ محاورہ ہوگیا) +

نو تیرہی۔ ہ۔ اسم مؤنث: ایک قسم کا جوا جو پانسوں سے کھیلا جاتا ہے فارسی والے اسے نو سیزدہ کہتے ہیں +

نو دوار۔ ہ۔ اسم مذکر: جسم کے نو دروازے یعنی منفذ یا سوراخ جنکی تفصیل یہ ہے دونوں کان۔ دونوں آنکھیں۔ دونوں نتھنے۔ ایک منہ۔ ایک ... دس دروازے بھجنوں میں آیا ہے وہاں منفذ بول کو ... کرتے ہیں

نوراترے۔ ہ۔ اسم مذکر: درگا دیوی کی پوجا کے نو دن۔ ...

نورتن۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱) نو جواہر۔ نو طرح کا جواہر جیسے ہیرا۔ پنا۔ نیلم۔ مانک۔ لہسنیا۔ پکھراج۔ گومید۔ موتی۔ مونگا یعنی الماس۔ لعل۔ گوہر۔ مرجان۔ زمرد اور فیروزہ وغیرہ (۲) ایک قسم کے جڑاؤ زیور کا نام جو بازوؤں پر پہنا جاتا ہے اور اسمیں نو نگینے یا جواہر ... ہیں۔ بازوبند۔ نونگے + ہ

پکھراج وار زرد ہو فیروزہ فلک دیکھے جو نورتن کبھی بازو سے یار کا (امانت)
لخت جگر سے میرے قیمت میں بڑھ چلے تھے چھوٹے بڑے نگینے سب اسکے نورتن کے ...

(۳) نو عقلمند آدمیوں کی انجمن۔ نو دانشمندوں کی کونسل یا جماعت جیسے اکبری نورتن یعنی ابوالفضل۔ فیضی۔ خانخاناں۔ کوکلتاش۔ حکیم ہمام۔ حکیم ابوالفتح۔ بیربل۔ راجہ ٹوڈرمل۔ بہرام خاں یا راجہ مان سنگھ (۴) ایک قسم کی عُمدہ چٹنی اور نیز ایک قسم کا سالن جسمیں نو ترکاریاں ڈالکر پکاتے ہیں +

نو سو چوہے کھاکے بلی حج کو چلی۔ ہ۔ کہاوت: سیکڑوں پاپ ... کی۔ ساری عمر گناہ کیا اور آخیر پر پرہیزگار بنے +

نو کھنڈ۔ ہ۔ اسم مذکر: پرتھوی کے نو بھاگ۔ کل زمین کی وہ تقسیم جو ... تھی ہے۔ چونکہ پہلے صرف ایشیا ہی کو تمام زمین خیال کرتے تھے اسی سے ایشیا

نو

ہی کے ٹہسے ٹہسے ٹانک سمجھنے چاہئیں +

نوگرہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نوستاروں کی گردش اُنکا اشارہ نام جنم پتر کے نوستارے سُورج ۔ چاند ۔ منگل ۔ بُدھ ۔ برہسپت ۔ شکر ۔ سنیچر ۔ راہو کیت +

نولکھا ۔ ہ ۔ صفت :۔ نولاکھ روپے کی قیمت کا ۔ بیش قیمت ۔ بیش بہا +

نولکھا ہار ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نولاکھ روپے کی لاگت کا ہار جو اکثر راجاؤں یا بادشاہوں کے پاس ہوتا اور کہانیوں میں اُسکا اکثر ذکر آتا ہے ۔ جیسے ۔ ماس بچاری سے ذرا سا کسی کام کو کہا صاف ٹکا سا جواب دیکر ایسا ہی مجھے نولکھا ہار پہنا دو گی جو میں تمہاری ٹلّا نویسی کروں (شگفتہ سہیلی) +

نوماسہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ وہ رسم جو نویں مہینے کے حمل میں ادا کی جاتی ہے اور اُسمیں پنجیری وغیرہ بنکر تقسیم ہوتی ہے +

نو میں نہ تیرہ میں ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ شمار سے باہر گنتی سے باہر کسی گنتی میں نہیں ۔ کسی شمار قطار میں نہیں ۔ جیسے میاں وہ نو میں نہ تیرہ میں اُس غریب کو کون پوچھتا ہے (اس محاورہ کی اصل چونکہ ایک مسوا کے محض قصے سے منسوب ہے جسکے بہت سے یار تھے اور وہ اُنمیں سے کسیکو بھی یاد نہیں رکھ سکتی تھی لہذا کامل ہم خارج از تحریر ہی چنانچہ مشہور ہے کہ جب کوئی اُسکا دوست پوچھتا تو وہ کہتی معلوم نہیں تم کس کی گرہ والوں میں سے ہو یا تم ابھی شکے والوں میں یا خاص الخاص نو میں یا تیرہ میں)

نو ندھ بارہ سدھ ہو جانا ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ (ہندو) مُراد بر آنا ۔ مراد حاصل ہو جانا ۔ پورن ہو جانا ۔ حسب دلخواہ کوئی کام بنجانا ۔ نہال اور مالامال ہو جانا ۔ جیسے موہن کی ماں جو آج سندر سنگھ ہمارے گھر میں نہوتا تو جانے کیا نو ندھ بارہ سدھ ہو جاتے (رسوم ہند) (جب مطلب بخوبی حاصل ہو جاتا ہے تو اُس وقت کہا کرتے ہیں کہ نو ندھ بارہ سدھ ہو گئے جسکی اصل یہ ہے کہ ندھ سنسکرت میں کوبیر کے خزانے کا نام ہے اور سدھ آسمانی قوت کو کہتے ہیں ۔ ہندوؤں کے مذہب میں کوبیر جو خزانوں کا دیوتا ہے اُسکے قبضے میں نو خزانے اور دیوتاؤں کی بارہ قوتیں ہیں پس نو ندھ بارہ سدھ ہو جانے سے یہ مُراد ہے کہ کوبیر کے نو خزانے اور دیوتاؤں کی ساری قوتیں حاصل ہو گئیں) +

نو نقد نہ تیرہ اُدھار ۔ ا ۔ محاورہ :۔ قرض کے تیرہ سے نقد کے نو اچھے یعنی اگر اُدھار میں زیادہ نفع ہو اور نقد بیچنے میں کم تو بھی قرض پر نقد کو ترجیح دے ۔ بہت ملنے کی امید سے سردست تھوڑا ملجانا ہی اچھا ہے +

نَو ۔ ف ۔ س ۔ صفت :۔ نیا ۔ تازہ ۔ جدید ۔ ترنگا ۔ ابھی کا ۔ کہنہ کا نقیض (سنسکرت نوا ۔ نوہ)

نو آباد ۔ ف ۔ صفت (۱) تازہ آباد ۔ حال کا بسایا ہوا ۔ ابھی کا آباد کیا ہوا (۲) وہ بنجر زمین جسے ابھی توڑا ہو ۔ نوتوڑ ۔ تازہ قابل زراعت ۔ بنائی ہوئی زمین +

نو آموز ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ سیکھتر ۔ مبتدی ۔ شروع کرنے والا ۔ نوسیکھ + نگرو ۔ شاگرد

نو

مجنوں کو کھلا راز تو کیا لطف غم کا ۔ تھا طفل نوآموز دبستان الم کا (ذکی)

(۲) خام ۔ کچا ۔ اناڑی ۔ وہ شخص جو ابھی کسی کام میں پختہ نہوا ہو ۔ ناآزمودہ کار +

نوباوہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ نیا پودا + نئی چیز + نیا میوہ + پہلا پھل + نیا درخت + خوش آیندہ شے + طرفہ ۔ تحفہ +

نَوبنو ۔ ف ۔ صفت :۔ تازہ بتازہ ۔ تُرت کا ۔ ابھی کا +

نَوبہار ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بہار تازہ + بسنت رُت کا شروع ۔ آغاز بہار ۔ بہار البسنت ۔ موسم بہار ۔ موسم ربیع ؎

اے ابر نوبہار نہ دے دکھ برس برس ۔ ہیں آپ ہی مریں ہوں پیاپن ترس ترس (نامعلوم)

(۲) رونق تازہ ۔ وہ شے جسپر نئی بہار ہو +

نوتوڑ ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ تازہ توڑی ہوئی زمین ۔ وہ زمین جسمیں ابھی زراعت شروع ہوئی ہو ۔ نوشکست +

نَوتوبہ ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسنے تازہ توبہ کی ہو +

نَوجوان ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ گبرو ۔ نوخیز ۔ خُرد سال ۔ نوخاستہ ۔ نوعُمر + پٹّھا ۔ امرد ۔ جسکے ابھی داڑھی نہ نکلی ہو ؎

بچیئے اغیار کی نظر نہ لگے ۔ چشم بد دُور نوجوان ہو تُم + (مجروح)

نَوجوانی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ شباب ۔ بُلوغ ۔ عالم شباب +

نَوچندہ ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ وہ دن جو چاند کے دُوسرے روز واقع ہو جیسے نوچندہ جُمعہ یا اتوار ایسے اتوار میں اگر بچہ ملجائے تو لوگ اُسدن بچّوں کو اُسپر سوار کر دینا اچھا اور نیک شگون سمجھتے بلکہ اُسکی مُنہ کی بھاپ بچّوں کو دلاتے ہیں اُنکا خیال ہے کہ اس سے بچہ نڈرا اور بیخوف ہو جاتا ہے + (سودا درہجو اسپ) ؎

کہتا تھا کوئی مجھسے کہ مجکو بھی لے چڑھا ۔ دُونگا ٹکا تجھے میں ہے نوچندہ اتوار (سودا)

نَوچندی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ وہ جُمعرات جو چاند کے دُوسرے روز واقع ہو ۔ چاند رات کی پہلی جُمعرات جسمیں لوگ بزرگوں کی مزاروں پر جاتے ۔ فاتحہ پڑھتے اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں نیز میرٹھ کے ایک مشہور میلے کا نام جسمیں دُور دُور سے مال آکر فروخت ہوتا اور عجب رونق رہتی ہے +

نَوخاستہ یا نوخیز ۔ ف ۔ صفت :۔ دیکھو (نوجوان) +

نَوخط ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ جوانِ نوخاستہ جسکی مسیں بھیگتی ہوں وہ گبرو جسکے ڈاڑھی نکلنی آئی ہو

نَودولت ۔ ف + ع ۔ نیا نواب ۔ وہ شخص جسے تازہ دولت ملی ہو ۔ نبارلچہ ۔ نیا مالدار ۔ نیا امیر بنا ہوا ۔ نیا بڑھا ہوا ۔ آج کا بنا ہوا + کم ظرف اور کم حوصلہ ۔ وہ نئے خاندانی دولتمند کا نقیض

نوروز ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ اسکے معنی نیا دن یا روز نو کے ہیں یعنی وہ دن جس سے

نو

نیا سال شروع ہوتا اور آفتاب برجِ حمل میں آتا ہے۔ مارچ کی بیسویں یا اکیسویں تاریخ مگر فارس والے دونو۔ دن مانتے ہیں۔ ایک نوروزِ عامّہ۔ دوسرا نوروزِ خاصّہ۔ نوروزِ عامّہ فارسی فروردین مہینے کا پہلا روز ہے کیونکہ اس روز آفتاب برجِ حمل کے اوّل نقطہ میں آتا ہے اور اسکا اوّل نقطہ میں آنا موسمِ بہار کا شروع ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے اسی دن دُنیا کو پیدا کیا اور اسی روز ساتوں سیارے اَوج تدویر میں تھے اور سب کے اوج حمل کے نقطۂ اوّل میں تھے۔ اس روز سیاروں کو حکم ہوا کہ دورہ اور حرکت شروع کریں اور اسی روز خدا تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پس اسی وجہ سے اس روز کو نوروز کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جمشید جسے پہلے صرف جم کہتے تھے دُنیا کی سیر و سیاحت کر رہا تھا۔ جب آذربائیجان میں پہنچا تو اُسنے حکم دیا کہ ایک مرصّع زرنگار تخت کسی اونچی جگہ پر شرق رُو بچھا دیں چنانچہ جب وہ تخت بچھا تو آپ تاجِ مرصّع پہنکر اُسپر بیٹھا جونہیں آفتاب نکلا اُسکا عکس اس تاج و تخت پر پڑا جسکے سبب سے تاج و تخت جگمگا اُٹھے۔ لوگ یہ کیفیت دیکھکر خوش ہوئے اور کہا کہ یہ روزِ نو ہے۔ چونکہ پہلوی زبان میں شید بمعنی شعاع آتا ہے اس جم کے نام میں شید کا لفظ اور بڑھا دیا اور اب اُسے بجائے جم جمشید کہنے لگے اور بڑا بھاری جشن کیا چنانچہ اُس روز سے مجوسیوں میں یہ رسم پڑ گئی اور ہمیشہ کے واسطے آجکا دن یومِ عید تصور ہونے لگا +

نوروزِ خاصّہ وہ دن ہے جسے یومِ خُرداد کہتے ہیں۔ یہ فارسی فروردین مہینے کی چھٹی تاریخ ہوتی ہے۔ اس دن بھی جمشید تخت پر بیٹھا اور خاصانِ شاہی کو بلا کر عمدہ عمدہ رسمیں جاری کیں اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے آج ہی کے روز تمہیں پیدا کیا ہے۔ مناسب ہے کہ پاکیزہ پانی سے غسل کرو خوب نہاؤ دھوؤ اور اُسکے شکر میں نماز و سجُود سے مشغول ہو اور ہر سال اسی طرح سے آجکے دن عمل کیا کرو پس اسی وجہ سے اس روز کا نام نوروزِ خاصّہ رکھا گیا۔ کہتے ہیں کا شاہ یعنی نوشیرواں کی اولاد اور اُسکے خاندان والے ہر سال نوروزِ عامّہ سے نوروزِ خاصّہ تک جسکے چھ روز ہوتے ہیں لوگوں کی مُرادیں پُوری کرتے۔ انعام و اکرام دیتے۔ قیدی چھوڑتے مُجرموں کے گناہ معاف فرماتے اور عیش و نشاط میں مشغول رہ کر عید منایا کرتے تھے دہلی کے شاہانِ مُغلیہ بھی آجکے روز خوشی مناتے اور انڈے لڑایا کرتے تھے + ؎

ستائشگی بہت اسکے برس ہکوشبِ فُرقت ۔ سُنا ہے چڑھ کے پُشتِ فیل پر نوروز آیا ہے (اسیر)

نَوروزی۔ ف۔ صفت:۔ منسُوب بہ نوروز۔ نوروز سے متعلق جیسے جشنِ نوروزی[لطیفہ]

نَوسَفَر۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے پہلے پہل سفر کیا ہو +

نَوسِکھ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (نوآموز) +

نَوسَوار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے گھوڑے کی تازہ سواری شرُوع کی ہو +

نَوشِکار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے تازہ شکار کھیلنا شرُوع کیا ہو۔ صیّادِ نو +

نَوشِکست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (نوتوڑ) +

نوا

نَوشہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوجوان بادشاہ۔ دولہا۔ بنڑا (۲) مرزا غالب کا لقب +

نَوعُمر۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ نوجوان۔ کمسن۔ یانا۔ خُرد سال۔ نابالغ +

نَوگرفتار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تازہ گرفتار۔ نیا پکڑا ہوا + جانگلو۔ ناتربیت یافتہ + مُبتلائے تازہ + عاشقِ تازہ + وحشی +

نَومُسلِم۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ نیا مُسلمان۔ وہ غیر مذہب کا آدمی جسنے تازہ اسلام قبُول کیا ہو +

نَومَشق۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ تازہ مشق۔ سیکھتڑ۔ نوآموز۔ ناتجربہ کار۔ ناآزمُودہ کار۔ مُبتدی۔ اناڑی ؎

بحرِ محبت جوش پر میں کیا کروں نومشق ہوں ۔ دم ٹُوٹ جاتا ہے مرا آتا ہُوں جب ساحل کے پاس (داغ)

نَوملازم۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ نیا نوکر۔ رنگروٹ +

نَونِہال۔ ف۔ اسم مذکر:۔ درخت کا نیا پودہ + نوخیز۔ نوعُمر۔ نوجوان۔ گبرو ؎

حُسن کِھلوں کا آشنا ہم سے ہوا وہ نونہال ۔ پہنچے تب زیرِ شجر ہم جب ثمر جاتا رہا + (آتش)

وہ نونہالِ خُوبی نازک ہے دلرُبا ہے ۔ عالم ہے اُسکی بُو میں گُل کی شمیم کا سا + (رنگی)

نَووارِد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تازہ وارد۔ تازہ ولایت ابھی کا آیا ہوا۔ اجنبی۔ مُسافر +

نَوا۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نغمہ۔ آہنگ۔ سُر۔ لَے۔ راگ۔ سرود + آواز۔ نالہ۔ شبد۔ صدا۔ ندا۔ کُوک۔ چہچہا ؎

میرے نالوں سے نہیں خوشتر نوائے عندلیب ۔ بند ہو رہی ہے پر گُلستاں میں ہوائے عندلیب (شہیدی)

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں ۔ غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے (غالب)

ہمیں نوائے خوشِ عندلیب سے کیا کام ۔ دہن میں لختِ جگر ہوں تو ہمزباں کہیئے (رنگی)

کرے جب اتحادِ ذوق بجز کیھوں نہوں دمساز ۔ قتیلوں کی نوائے مرحبا تکبیرِ قاتل کی (ذوق)

ساز کی بات کون جانے گا ۔ جو کہو مجھ سے بے نوا سے کہو (ذکی)

(۲) موسیقی کے بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام (۳) جمعیت۔ سرانجام۔ (۴) کثرتِ مال۔ تونگری۔ ثروت۔ خوشحالی (۵) رونقِ کار (۶) ساز و سامان (۷) روزی۔ خوراک۔ قُوتِ لایمُوت (۸) سپاہ و لشکر (۹) پابند۔ گرفتار۔ مُبتلا۔ (۹) فرزند۔ فرزندزادہ۔ پوتا۔ نبیرہ (۱۰) پیشکش جو بادشاہوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ نذرانہ۔ تحفہ + وہ پیشکش جو تاخت و تاراج سے محفوظ رہنے کی اُمید پر کسی بادشاہ کے پاس بھیجا جائے (۱۱) توشہ۔ آذوقہ۔ زادِ راہ۔ خُوراک۔ وظیفہ۔ مددِ معاش (۱۲) ہستی۔ وجُود +

نَوّاب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بہت نیابت کرنے والا۔ قائم مقام۔ نائب۔ نائبِ سُلطان + صُوبہ دارِ مُلک۔ صُوبہ۔ حاکم۔ سردار۔ رئیس۔ عامل۔ ناظم۔ فرماں روا۔ امیر۔ راؤ۔ ٹھاکُر۔ راجہ + عزت کا شاہی خطاب + نائب السّلطنت۔ وائسرائے۔ ناظم المُلک

لطیفہ مسلمان عورتوں کے نام بھی ہوتے ہیں جیسے نوروزی بیگم۔ نوروزی خانم۔ نوروزی وغیرہ

نوا

(۲-ا-صفت) خرّاچ۔ فضول خرچ۔ مولا دولا + تنگی میں آجانے والا (۳-ل) نودولت۔ نوکیسہ۔ نیا امیر (۴) جناب نوّاب نصر اللہ خان صاحب مدیر و رئیس رامپور کا تخلّص +

نوّاب بے مُلک - ف + ع - اسم مذکر: لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا۔ امیری کی شیخی مارنے والا۔ نودولت +

نوّابی - ع + ف - اسم مؤنث: (۱) نیابت۔ قائم مقامی + نظامت (۲) فرماں روائی۔ حکومت۔ ریاست (۳) امیری۔ دولتمندی (۴-ا) ایک قسم کا امیرانہ کپڑا (۴-ل) فضول خرچی۔ اسراف (۵) نواب پن۔ نوّاب پنا (۶-ا) نا پُرساں حالی۔ بدنظمی۔ طوائف الملوکی جیسے مرہٹی یا سکّھا شاہی زمانہ +

نوّابی ٹھاٹ - ل - اسم مذکر: امیرانہ ٹھاٹ۔ رئیسانہ ساز و سامان + طُمطراق +

نوّابی کرنا - ا - فعل متعدی: امیرانہ ٹھاٹ برتنا۔ امیری کرنا۔ ریاست کرنا + اپنی حد سے بڑھکر چلنا۔ فضول خرچی کرنا۔ امیرانہ طور سے رہنا۔ عیش اُڑانا +

نَواح - ع - اسم مؤنث: از نواحی جمع ناحیہ + اطراف و جوانب۔ قُرب و جوار۔ حوالی۔ مُضافات۔ اضلاع۔ اقطاع +

نَواحی - ع - اسم مؤنث: ناحیہ کی جمع۔ مُلک کے کنارے۔ مُلک کی طرفیں۔ اطراف۔ مُضافات۔ اضلاع۔ اقطاع +

نَوادِر - ع - اسم مؤنث: نادر کی جمع۔ عجیب اشیا۔ نادر چیزیں۔ عجائب غرائب +

نِواڑ - ہ - اسم مؤنث: وہ موٹا اور چوڑا فیتہ جس سے پلنگ بُنا جاتا ہے۔ فارسی نَوار +

نِواڑا - ہ - اسم مذکر: چھوٹی ناؤ۔ بجرا۔ چھوٹی کشتی +

نِواڑا کھیلنا - ہ - فعل لازم: چھوٹی ناؤ پر سوار ہوکر دریا کی سیر کرنا +

نَواز - ف - نواختن کا امر جو مرکّبات میں آتا ہے جیسے بندہ نواز۔ غریب نواز۔ عاجز نواز وغیرہ +

نَوازِش - ف - اسم مؤنث: بخشش۔ عنایت۔ لُطف۔ کرم۔ مہربانی۔ شفقت۔ مروّت۔ کرپا۔ دیا +

نَوازِش کرنا - ا - فعل متعدی: عنایت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ مدد کرنا۔ مُعاونت کرنا۔ پرورش کرنا۔ پالنا۔ لُطف کرنا۔ لُطف و کرم سے پیش آنا +

نَوازِش نامہ - ف - اسم مذکر: عنایت نامہ۔ مہربانی نامہ۔ شفقت نامہ۔ مراجع الیکا خط +

نَوازنا - ا - فعل متعدی: پالنا پوسنا + پرورش کرنا + پیارا سمجھنا + بخشنا۔ بخشش کرنا۔ انعام دینا + مُمتاز فرمانا۔ سرفراز کرنا۔ سربلند کرنا۔ عزّت بخشنا +

نَواس - ہ - اسم مذکر: محل۔ مکان۔ گھر۔ خانہ۔ حویلی۔ مسکن۔ مقام۔ بود و باش کی جگہ۔ ٹھکانا۔ سکونت +

نَواسہ - ف - اسم مذکر: بیٹی کا بیٹا۔ ناتی۔ دھیوتا۔ دُختر زادہ جیسے رسیت نہ ستوانشہ میرا لاڈلا نواسہ +

نَواسی - ہ - اسم مؤنث: بیٹی کی بیٹی۔ دُختر زادی۔ نتنی۔ دھیوتی +

نوب

نَواسی - ہ - صفت: ایک کم نوّے۔ ہشتاد و نُہ۔ ۸۹ +

نَواسِیر - ع - اسم مؤنث: ناسُور کی جمع (۱) وہ زخم جو اچھا نہ ہو (۲) وہ ناسُور جو مقعد میں ہوجاتا اور بعض اوقات اُس میں سے بیجا نہ بھی آنے لگتا ہے +

نَواصِب - ع - اسم مذکر: مُسلمانوں کے ایک گروہ کا نام جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دُشمنی رکھتا اور ناصبی کہلاتا ہے +

نَوافِل - ع - اسم مذکر: نفل کی جمع زوائد۔ علاقہ زائد چیزیں + وہ رکعتیں جو سنّت اور فرض کے بعد نائد پڑھی جاتی ہیں +

نَوال - ع - اسم مؤنث: بخشش۔ عطا۔ داد و دہش + کرپا۔ مہربانی۔ عنایت۔ الطاف۔ کرم۔ احسان +

نَوالہ - ف - اسم مذکر: مشہور بکسر اوّل لُقمہ۔ کَور۔ گاسا۔ گراس (۲) چیز اندک۔ ذرا سی چیز جسکا لُقمہ ہو سکے۔ لُقمہ کی برابر +

نوالہ کرنا - و - فعل متعدی: لُقمہ کرنا۔ چٹ کرنا۔ کھا جانا۔ ہڑپ کرنا +

نوالہ مارنا - ا - فعل متعدی: کھانا۔ نگلنا۔ ہڑپ کرنا +

نواُمّید - ف - صفت: نااُمید۔ مایُوس۔ نراس +

نواُمیدی - ف - اسم مؤنث: نااُمیدی۔ مایُوسی۔ نراس پن ؎

نومیدیِ جواب ہے کیوں اتنی شوق پر یہ کیا ہوا کہ میں اثرِ قاصد رواں نہیں (مومن)

نواں - ہ - صفت: نَو سے نسبت رکھنے والا۔ نہم۔ منسوب بہ نُہ +

نِواں - ہ - صفت: (ہند) نیچا۔ خمیدہ۔ جھکا ہوا +

نِوانا - ہ - فعل متعدی: (ہندو) جھکانا۔ خمیدہ کرنا۔ موڑنا جیسے کچا بانس جدھر نواؤ نیو جائے اور پکا کبھی نہ نیو سکے +

نَواہی - ع - اسم مؤنث: نہی کی جمع۔ ممنوعات۔ غیر مُباح اور ناجائز باتیں +

نِوائی - ہ - اسم مؤنث: (ہندو) گرمی۔ حدّت۔ تمازت۔ تپش۔ حرارت +

نِوایا - ہ - صفت: ہندو۔ گرم۔ تتّا۔ محرور +

نَوائِب - ع - اسم مؤنث: نائبہ کی جمع۔ مصیبتیں۔ حوادث۔ حادثے۔ تکلیفیں۔ زحمتیں۔ کُلفتیں۔ بپتائیں +

نَوبَت - ع - اسم مؤنث: (۱) کسی چیز کا وقت۔ باری۔ سما۔ وقت مُعیّن ؎

خوش تماشی وہ نہیں جامۂ عریانی کی اسمیں کب نوبتِ پیوند رفوآئی ہے (آتش)

وہ ذی رُتبہ ہُوں آزارِ محبّت جسکو شوکت ہو جو تپ آوے تو وہ تپ ہو کہ جسکا نام نوبت ہو (صابر)

(۲-ف) حالت۔ کیفیت۔ درجہ۔ عالم۔ طور۔ گت ؎

اب یہ نوبت ہے کہ میرا صدمہ اُن سے دم بھر نہیں دیکھا جاتا (داغ)

روتے روتے آپکے غم میں یہ نوبت آگئی مثلِ مژگاں سوکھکر کانٹا ہوا بیمارِ عشق (قدر)

ہوگئی کثرتِ عصیاں سے مری وہ نوبت ہے یہ احسان ملائک جو گنہگار نہ مجھے (داغ)

میرے تب غم میں یہ سدا پہنچی ہے نوبت پھر کیونکہ بجا ہووے اب اوسان کسیکا (ظفر)

نوب

(۳۔ ف) نقارہ۔ دھونسا۔ باجہ۔ کوس۔ طبل + دمامہ۔ ڈنکا + سہ

مالکِ نوبت و نشاں تھے جو کل آج نوبت یہ ہے نشان نہیں + (رند)

نقارچی بھی ہجر میں میرے نصیب ہیں نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک بجی نہیں + (اختر)

(پہلے بادشاہوں میں دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنی بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانے میں تین وقت۔ اُسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد میں پانچ وقت بجنی شروع ہو گئی جسکی وجہ مؤرخوں نے یہ لکھی ہے کہ بادشاہ مذکور کے دشمن بادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگوں کو بٹھا کر سحر و افسوں پڑھا کرتے تھے اور بادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا۔ اُس زمانے کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور بادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہیئے اور مشہور کر دیا کہ بادشاہ مر گیا اسکی جگہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا۔ جب جادوگروں نے یہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے۔ بادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور اِس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیدیا) + (۴۔ ف) مہلت۔ فرصت۔ وقفہ (۵۔ ف) موقع۔ قابو (۶۔ ع) کرت۔ مرتبہ۔ کال۔ مدت۔ وقت۔ عہد سلطنت کا حصہ باری یعنی (۷۔ ف) محافظت۔ نگہبانی۔ چوکیداری۔ نگرانی۔ پاسبانی۔ (۸۔ ف) سانحہ۔ واقعہ۔ حادثہ۔ مصیبت (۹۔ ف) خیمہ۔ ڈیرہ۔ شامیانہ۔ خرگاہ۔ بارگاہ (۱۰) صاحب بُرہان نے لکھا ہے کہ برہمنوں کے اعتقاد اور اصطلاح میں تین لاکھ ساٹھ ہزار برس کی مقدار کو ایک نوبت کہتے ہیں (۱۱۔ ف) پہرہ چوکی + سپاہیوں کا گروہ (۱۲۔ ف) خیمۂ بزرگ۔ ڈول بادلے بارگاہ (عربی میں عبرانی زبان سے لفظ نوب آیا ہے)

نوبت آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ باری آنا۔ آدوسرا آنا + سہ

نوبت نہ آئے اور وہ تنگی ہوں وہ گناہگار پہلے جو سب سے حشر کو میرا حساب ہو (رند)

نوبت بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی: نقارہ بجانا + دور دورا دکھانا سہ

ہر اک اپنی بجاتا ہے نوبت بجا سوز کا کوسِ شہرت بجا ہے + (امیر سنی)

نوبت بجنا۔ ہ۔ فعل لازم: نقارہ بجنا۔ نقارے پر چوب پڑنا۔ شادی ہونا۔ خوشی ہونا۔ بیاہ رچنا + خوشی منانا۔ شادیانہ بجنا +

نوبت بنوبت۔ ع۔ متابع فعل: باری باری سے + وقتاً فوقتاً۔ یکے بعد دیگرے۔ اپنے اپنے وار سے ایک کے بعد ایک سہ

حسب خواہش اگر خدا دیتا تو انسان حریص حشر تک شہر میں نہیں نوبت بنوبت مانگتا + (ظہیر)

نوبت پہنچنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) باری آنا۔ موقع آنا (۲) حالت یا درجہ پہنچنا +

نوبت خانہ۔ ف۔ اسم مذکر: نقار خانہ جو اکثر شاہی محل کے پھاٹک پر ہوا کرتا ہے۔ نوبت بجنے کا کوٹھا +

نوبت کا گجر۔ ہ۔ اسم مذکر: باری کا گجر۔ تیسرا یا چوتھا گجر۔ تپ نوبت +

نوج

نوبت کو پہنچنا۔ ہ۔ فعل لازم: حالت کو پہنچنا۔ درجہ کو پہنچنا۔ گت ہونا۔ گتی ہونا +

نوبت کی ٹکور۔ ہ۔ اسم مؤنث: نوبت کی آواز۔ ڈنکے کی آواز۔ نوبت کی دھیمی دھیمی صدا

نوبت گاہ۔ ف۔ اسم مذکر: (۱) پہرے کی جگہ۔ جیل خانہ۔ بندی خانہ۔ حوالات۔ حاجت (۲) نوبت خانہ۔ نقار خانہ +

نوبتی۔ ف۔ صفت: (۱) نوبت کا۔ باری کا جیسے نوبتی بخار (۲۔ ف۔ اسم مذکر) نوبت بجانیوالا۔ نقارچی۔ نقارہ نواز (۳) پہرے دار۔ سنتری۔ چوکیدار (۴) کوتل گھوڑا۔ خالی گھوڑا (۵) خیمۂ کلاں۔ بڑا خیمہ۔ چنانچہ نوبتی والخیمہ کے پہرے دار اور سنتری کو کہتے ہیں (۶) شاہی باری دار۔ دربان +

نوبتی بخار۔ ہ۔ اسم مذکر: باری کا بخار۔ تیسرے یا چوتھے روز کا بخار۔ تپ نوبت +

نوتا۔ ہ۔ اسم مذکر: (گنوار) (۱) نیوتا۔ وہ نقدی جو بیاہ شادی میں صاحب خانہ کو بطور رسم دی جاتی ہے (۲) بُلاوا۔ طلب +

نوتنا۔ ہ۔ فعل متعدی: نوتا دینا۔ بُلاوا دینا۔ مدعو کرنا۔ بلا بھیجنا + شادی کا بلاوا دینا

نوتنی۔ ہ۔ اسم مؤنث: وہ ضیافت جو شادی کی بابت نیوتا دینے والوں کو دیجاتی ہے

نوتنی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: (ہندو) نئے دولھا دلھن کی رشتہ داروں کی طرف سے ضیافت ہونا۔ چالا ہونا +

نوتھاری۔ ہ۔ اسم مذکر: وہ شخص جسے نیوتا یعنی بُلاوا دیا ہو۔ بُلایا ہوا۔ مہمانِ خواندہ برادری کے لوگ جو شادی میں نیوتا دینے آتے ہیں یعنی جو کچھ انہوں نے اپنے ہاں کی شادی کے موقع پر لیا تھا وہ مع رقم زائد دیتے ہیں جو نیوتا نہیں لیتے وہ بھاتی کہلاتے ہیں یہ اکثر ننھیال کے ہوتے ہیں)

نوٹ۔ انگلش: (Note,) اسم مذکر: (۱) ہنڈی۔ پرومیسری نوٹ۔ وہ سرکاری کاغذ جو سکہ کی بجائے کام دیتا ہے۔ کاغذ زر (۲) ٹیپ۔ یادداشت۔ ٹانک لینا + فرد یادداشت۔ پرچہ۔ چٹھی۔ رقعہ۔ ہاتھ کا لکھا (۳) حاشیہ جو کسی کتاب پر چڑھایا جائے۔ تفسیر۔ تشریح جیسے فٹ نوٹ یعنی وہ حاشیہ جو کتاب یا کاغذ کے نیچے لکھا جائے (۴) دستاویز۔ سند۔ تمسک +

نوٹ بک۔ انگلش۔ (Note-book.) اسم مؤنث: کتاب یادداشت۔ بیاضِ یادداشت

نوٹ پیپر۔ انگلش (Note-paper,) اسم مذکر: چٹھی کا کاغذ۔ خط کا کاغذ +

نوٹ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: یادداشت میں لکھنا +

نوٹ لینا۔ ہ۔ فعل متعدی: یادداشت میں لکھنا۔ ٹانکنا۔ ٹیپنا۔ کتاب یادداشت پر چڑھانا۔ درج یادداشت کرنا +

نوج۔ ہ۔ کلمۂ دعا۔ عو۔ (نعوذ کا بگڑا ہوا) (۱) خدا نہ کرے۔ ایسا نہ ہو۔ مبادا۔ مباد۔ خدانخواستہ۔ دور پار۔ دور باد سہ

نوج ایسے کہیں یاد رہوں گھر کھوج مٹے رگ سب تاڑ گئے ہے یہ بُرا شہر دوگانا + (انشا)

ناک میں دم تھا چھڑایا ہے خدا نے اتنا عشق کے جال میں پھر بند مری جان ہو نوج (رنگین)

اٹکا ہے اُسے سخت کسک سے نگیں اے دوا جان کوئی ایسے پہ قربان ہو نوچ (رنگیں)

(۲) حالتِ تنفر یا خفگی میں بجائے حرفِ نفی جیسے میں نوچ آئی ہوتی۔ تمہارا

کام تو ایسا ہی الا راسی ہے نوچ تُمسے کوئی کام کرے + ؎

تجھسے ملنے کا دوگانا مجھے ارمان ہو نوچ تُو ہے بے دید ترے گھر کوئی مہمان ہو نوچ } رنگین
صدقے حسنین کے جو ہووے پرائے بس میں یا علی اُس پہ بلا کا طوفان ہو نوچ }

تمہ خالق بہ دن نہ دکھلائے ہے ہے بی نوچ وہ گھڑی آئے (قلق)

(۳) متعلق کلمۂ نفی) نہ نہیں مت جیسے بیٹا ایسی باتیں مت تم تو نوچ پردیس جانا + یہ کام نوچ کرو +

نوچا ناچی ۔ہ۔ اسم مؤنث: کھسوٹا کھسائی چھینا جھپٹی +

نوچ کھسوٹ ۔ہ۔ اسم مؤنث: (لکھنؤ) لُوٹ مار۔ دستبرد۔ دست اندازی۔ غارتگری +

نوچنا ۔ہ۔ فعل متعدی: چُٹکی مارنا کھسوٹنا۔ بکوٹنا۔ پنجہ مارنا۔ برکندن کا ترجمہ۔ بھگم چنا (۲) مونڈنا۔

کسے اُسترے سے مونڈنا لوٹنا مفلس بنانا ٹھگنا کھوسنا۔ غارتگری کرنا +

نوچنا کھسوٹنا ۔ہ۔ فعل متعدی: اُدٹنا مارنا۔ چھینا جھپٹی کرنا + چٹکی

مارنا۔ پنجہ مارنا + کھوسنا +

نوچو ۔ہ۔ اسم مذکر: کھاؤ۔ لُوٹنے کھسوٹنے والا۔ غارتگر۔ مُوسنے والا۔ مال مارنے والا

رشوت خور۔ راشی +

نوچی ۔ہ۔ اسم مؤنث: بازاری عورتوں کی لونڈی یا بیٹی جس سے وہ کسب کموا کر

کھاتی ہیں + کواری بازاری لڑکی۔ کسبنوں کی لڑکی (ہندوستان میں اکثر فاحشہ

عورتوں کا قاعدہ ہے کہ لونڈیاں مول لیکر اُنسے فعل شنیع کراتی ہیں اور جو کچھ اسکی آمدنی ہوتی

ہے وہ اپنے تلے میں رکھتی ہیں پس ان کنیزوں کو نوچی اور اُنکی مالکہ کو نائکہ کہتے ہیں +

نُوح ۔ع۔ اسم مذکر: نوحہ کرنے والا۔ رونے والا + ایک مشہور پیغمبر کا لقب جو حضرتِ ادریس کی دو

پُشت کے بعد پیدا ہوئے آپ کا نام ...امی سُریانی زبان میں یشکر عربی میں شیخ الانبیاء اور نجی اللہ

کہتے تھے۔ اہلِ عرب نے آپ کا نام نُوح اسواسطے رکھدیا تھا کہ آپ اپنی عُمر میں اکثر روتے رہے

ان تین وجہ سے آپ کا نام نُوح بیان کیا گیا ہے۔ اوّل تو اسوجہ سے کہ آپ کے پاس سے ایک

زخمی کُتا گزرا تھا جسے آپ نے فرمایا تھا کہ دُور ہو اے سگِ قبیح۔ مگر جب کُتے نے جواب دیا

کہ میں اپنے آپ کُتا اور تُو اپنے آپ انسان نہیں بنا تو آپ شرمندہ ہو کر مدت تک روتے

رہے۔ دُوسری وجہ یہ ہے کہ طوفان کے بعد شیطان نے آکر کہا کہ میں آپ سے خُوش ہوا کیونکہ

اگر آپ دُعا نہ کرتے اور آپ کی دُعا سے تمام اُمت دوزخ میں نہ جاتی تو مجھے اور میرے معاونوں کو

کو جب تک وہ زندہ رہتے بہکانے کی مزاحمت اُٹھانی پڑتی۔ پس حضرت اپنی دعا سے

پشیمان ہو کر چالیس برس تک روتے رہے تیسرے یہ کہ اپنے بیٹے کنعان کیواسطے دعا مانگی جس سے

خدا تعالیٰ ناراض ہوا اور آپ اس غم میں روتے رہے۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ

نے اُمت کو غرق کرا دینے کی نسبت بھی آپ کو جتایا تھا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں آئی چنانچہ

مرتے دم تک آپ اسی غم میں مبتلا رہے۔ بعضوں کا قول ہے کہ قوم کے افعال شنیعہ پر رویا

کرتے تھے اسوجہ سے یہ نام پڑگیا۔ بہرحال آپ کا نام طوفان کے سبب سے جو آپ کی دُعا سے

آیا زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ کی عُمر ایک ہزار سات سو یا ڈیڑھ ہزار برس کی تھی۔ اتنی بڑی

عُمر کسی پیغمبر کی نہیں ہوئی۔ عوج بن عنق آپ ہی کے زمانے میں تھا۔ دُنیا کی آبادی چونکہ

دُوسری دفعہ آپ ہی کے سبب سے ہوئی۔ اسلئے آدمِ ثانی کا بھی لقب پایا۔ آپ کے تین

بیٹوں سے تمام مُلک آباد ہوئے۔ یافث کی اولاد سے چین ماچین۔ ترکستان۔ حام سے

دیا نُوب۔ بنگبار حبش اور ہندوستان۔ سام سے جزیرۂ عراق۔ فارس۔ خُراسان +

نُوح کا طُوفان ۔ع۔ اسم مذکر: وہ طوفان جو حضرتِ نُوح علیہ السلام کی بددُعا سے آکی

اُمت پر آیا اور تمام جہان میں پھیل گیا تھا جسکی مفصل کیفیت مذہبی کتابوں

میں مُندرج ہے (۲) طُوفانِ عظیم ؎

رونا کہاں ہوا مجھے دل کھو آکر نصیب دو آنسوؤں سے نُوح کا طُوفان ہوگیا (حیا)

کہتا ہے جسے نُوح کا طُوفان زمانہ قطرہ کوئی ٹپکا تھا مرے دامنِ تر کا (تصویر)

نُوح کی کشتی ۔ع۔ اسم مؤنث: وہ کشتی جو نُوح پیغمبر نے طُوفان سے بچنے کیواسطے

بحکمِ خدا تیار کی تھی اور اُسمیں ہر قسم کی مخلوق کا ایک ایک جوڑا رکھکر اور نیک

بندوں کو بٹھا کر اُس عذابِ الٰہی سے بچایا تھا۔ پنڈت موتی لعل بسمل ؎

بہادیں اشک کے طوفان سے کشتی نوح کی ہم بھی اٹھا دیں ایک پل کو ہم جو پردہ چشمِ گریاں کا (بسمل)

نَوحہ ۔ع۔ اسم مذکر: پُرسا۔ ماتم۔ شیون۔ مجازاً گریہ وزاری۔ رونا۔ پیٹنا +

نَوحہ گر ۔ع + ف۔ صفت: نوحہ کرنیوالی یا نوحہ کرنیوالا + رونے والی عورت یا مرد +

مُردے کا بیان کر کرکے رونے اور رُلانے والا ؎

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں مقدُور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (غالب)

نَوحہ گری ۔ع + ف۔ اسم مؤنث: ماتم۔ سیاپا۔ رونا پیٹنا۔ گریہ وزاری کرنا +

نَوَد ۔ف۔ صفت: نوّے۔ دس کم سو۔ ۹۰ +

نَودھا ۔ہ۔ اسم مذکر: نیا پودا + نیا لگایا ہوا باغ +

نُور ۔ع۔ اسم مذکر: (۱) جوت۔ روشنی۔ تاب۔ چمک۔ تجلی۔ جلوہ۔ اُجالا۔ چاندنا + جلا +

درخشانی۔ درخشندگی + دھوپ + چاندنی۔ تابِ ماہ ؎

ہوتا ہے نورِ ماہ کا اکساں جہان میں تو خوب چاند ہے کہ وہاں تھا یہاں نہ تھا (ارشد)

(۲) رونق۔ رُوپ۔ چہرے کی چمک دمک جیسے ایک نُور آدمی ہزار نُور کپڑا ؎

نُور ہے اُسکے چاند سے مُنہ پر اے مُخیّر بلائیں لو جیسے + + (مخیّر)

(۳) صُوفیوں کی اصطلاح میں خدا کے ناموں میں سے ایک نام (۴) نار یعنی آتش کی ضد

نُورُ العَین - ع - اسم مذکر :- نورِ چشم - آنکھوں کی روشنی - بیٹا - لختِ جگر - فرزندِ دلبند ؎

جاتا ہے یہ طفلِ اشک بانالہ و آہ — لختِ دلِ بیقرار سے کر ہمراہ
کیونکر رو کوں تجھے میں اے نورالعین — اللہ نگہبان ہے پیرور کی پناہ } (زیر سوز)

نُورباف - ع + ف - اسم مذکر : جولاہا - پارچہ باف - کولی - مومن +

نُورباقی - ع + ف - اسم مؤنث :- پارچہ بافی - کپڑا بننے کا کام +

نُوربرسنا - ا - فعل لازم :- روشنی کا نمایاں ہونا - روشنی جھلکنا - نورافشانی ہونا ؎

شبِ تاریک ہے پر نور گلیوں میں برستا ہے — ہوا ثابت یہی کا شانۂ جاناں کا رستا ہے (ناسخ)

نُورجانا یا اُڑنا - ا - فعل لازم :- رونق اُڑنا - زرد پڑ جانا - رنگ و روغن نہ رہنا - چمک دمک میں فرق آنا جیسے منہ کا نور جانا +

نُورجہاں - ع + ف - اسم مؤنث :- جہانگیر بادشاہ کی معشوقہ کی خطاب - جسکا اصلی نام مہرالنسا خانم تھا اور پھر نورِ محل ہوکر نورجہاں ہوگیا - (یہ عورت مرزا غیاث کی بیٹی اور خواجہ محمد شریف ایرانی کی پوتی تھی جو شاہ طہماسپ صفوی کا وزیر تھا - گردشِ زمانہ سے اسلئے سفر میں قندھار کی قریب پیدا ہوئی چنانچہ اسکے ماں باپ اسکو منحوس سمجھکر وہیں چھوڑ آئے مگر ایک سوداگر نے اٹھالیا اور اسکی ماں کا کچھ مہینا مقرر کرکے اُسے دودھ پلانے پر نوکر رکھ لیا - اس سوداگر کی وجہ سے نورجہاں کے باپ کی رسائی اکبر کے دربار تک ہوگئی اور کچھ عرصہ بعد اسکے باپ بھائی نے بہت کچھ رسوخ حاصل کرلیا یہاں تک کہ اسکی ماں محلِ شاہی میں آنے جانے لگی جہاں شاہزادہ سلیم اسکی بیٹی کو دیکھکر عاشق ہوگیا - مگر اکبر نے اس بات کو معیوب سمجھکر نورجہاں کی شادی ایک ایرانی نوجوان شیر افگن نام کے ساتھ کرادی اور شیر افگن کو بردوان بھیجدیا - لیکن اکبر کے مرنے کے بعد جہانگیر نے اُسے قتل کراکر نورجہاں کو اپنے محل میں داخل کرلیا جسکے سبب سے وہ خود اور اُسکا بھائی آصف خاں اور اُسکا باپ اعتماد الدولہ بڑے عروج پر پہنچے اسکی قبر لاہور میں ہے لتے جو جیسے دیکھا عجیب کیسی بنتی ہے)

نُورجھلکنا - ا - فعل لازم :- روشنی چھنتا - چمکنا - ؎

زاہد تجھے قسم ہے خدا کی اِدھر تو آ — کیا نور سا جھلکتا ہے شیشے کے جام میں (مؤلف)

نُورِچشم - ع + ف - اسم مذکر :- (۱) روشنیِ چشم - آنکھ کی روشنی - آنکھ کی جوت (۲) بیٹا - فرزند +

نُورِدیدہ - ع + ف - اسم مذکر :- دیکھو (نورِ چشم) ؎

ماتم بہت رہا مجھے اشکِ چکیدہ کا — آخر کو پاس آہی گیا نورِ دیدہ کا (نسیم دہلوی)

نُورظہور کا وقت - ا - اسم مذکر :- علے الصباح - صبحِ صادق کا وقت - پو پھٹنے کا وقت - روزِ روشن ؎

ساقی ظہورِ صبح و ترشح ہے نور کا — دے مے یہی تو وقت ہے نور و ظہور کا (نظیر)

نُورظہور کے تڑکے - ا - تابع فعل :- پو پھٹنے - بہت سویرے - منہ اندھیرے علے الصباح

نُورٌ علےٰ نُور - ع - کلمۂ تعریف :- نور پر نور - ایک سے ایک چڑھکر کیا کہنا ہے + خوبی پر خوبی - ایک سے ایک زیادہ - سبحان اللہ - صلے علے - سب سے بہتر و اعلےٰ - کبھی طنزاً بھی زبان پر لاتے ہیں +

تمہ دنداں دہاں نورٌ علےٰ نور — زبان شیریں بیاں نورٌ علےٰ نور
کمر پر دیکھکر زریں کمربند — کہیں ہیں سب میاں نورٌ علےٰ نور
قیامت قامت و رفتار آفت — زباں سحر و بیاں نورٌ علےٰ نور
ظفر کہ پاس دیکھ اُس رشکِ مہ کو — کہیں ہیں دوستاں نورٌ علےٰ نور } (ظفر)

نُورِعین یا عینین - ع - اسم مذکر :- نورِ چشم - آنکھوں کی روشنی - دونوں آنکھوں کا نور - بیٹا - فرزند + دیکھو (نورالعین) +

نُور کا بُکّا - ا - اسم مذکر :- تودۂ نور - (میر وزیر علی لکھنوی صبا شاگرد آتش)

جا بجا جلوے ہیں حُسنِ پاک کے — نور کے بکے ہیں پتلے خاک کے (صبا)

(اہلِ دہلی نور کا بقا بولتے ہیں) +

نُور کا تڑکا - ا - اسم مذکر :- صبحِ صادق - علے الصباح - بہت سویرا - منہ اندھیرے کا وقت - پو پھٹنے کا وقت - اوّل وقتِ صبح - شروعِ صبح - جیسے اُنکی بیٹی نور کے تڑکے پڑھنے آتی تو دوپہر کو روٹی کھانے جاتی ؎

خیالِ عارضِ روشن میں صبح و شام یکساں ہے — یہاں آٹھوں پہر پیشِ نظر ہے نور کا تڑکا (نسیم دہلوی)
ملگیا ہے جب شبِ تیرہ میں عُریاں تو مجھے — نور کا تڑکا نظر آیا ہے اور مژدہ مجھے (ناسخ)
بولا وہ دکھاکر خطِ رُخسارِ حسیں کو — قرآں کی تلاوت کرو ہے نور کا تڑکا (امانت)
مانندِ صبح بار میں جلوہ ہے نور کا — کہتے ہیں لوگ چہرے کو تڑکا ہے نور کا (برق)
چھٹے ہیں حلقۂ گیسو جو اُس رُخسارِ روشن پر — بغل میں ظلمتِ شب نے لیا ہے نور کا تڑکا (آتش)
شرابِ لالہ گوں سے ساقیا جامِ صبوحی بھر — شفق اپنی تجھے دکھلا رہا ہے نور کا تڑکا (رند)

نُور کی باتیں - ا - اسم مؤنث :- (لکھنئو) عجیب اور انوکھی باتیں - چکنی چپڑی باتیں ؎

ہم سے کب ہوں یہ نور کی باتیں (مصرعۂ جان صاحب)

نُور کے تڑکے - ا - تابع فعل :- علے الصباح - قبل از طلوعِ آفتاب - سورج نکلنے سے پہلے - صبح ہی صبح - روزِ روشن ؎

یاد آئی مجکو محرم اُس پری کی اے ظفر — آبِ جو میں جبکہ دیکھے نور کے تڑکے حباب (ظفر)

نُور کے سانچے میں ڈھالنا - ا - فعل متعدی :- نہایت حسین اور خوبصورت بنانا - سراپا نور ہی نور سے بنانا ؎

تجھسے کیا نسبت کریں لیلیٰ کے کالے ہاتھ پاؤں — حق نے تیرے نور کے سانچے میں ڈھالے ہاتھ پاؤں (داغ)

نُور کے سانچے میں ڈھلنا - ا - فعل لازم :- سراپا نور ہونا - نورِ مجسم ہونا - نہایت حسین اور خوبصورت ہونا +

نُورانی - ع - صفت :- (۱) چمکیلا - تاباں - چمکدار - منور - روشن + گورا چٹا + تروتازہ -

ؔ برات اُس رات کو ہے چشمِ بد دور + پھر اُس پر روشنی نورٌ علےٰ نور (قدر)

شہوت سے پاک۔ رُوحانی۔ آسمانی۔ ملکوتی +

نُورانی چہرہ یا صُورت ۔ ا۔ اوّل۔ اسم مذکر۔ دوم مؤنث:۔ پاکیزہ صُورت۔ پاکیزہ چہرہ۔ رُوپ دار چہرا +

نَورَس ۔ ف۔ صفت:۔(۱) نورسیدہ۔ میوۂ تازہ۔ نیا پکا ہوا پھل۔ تُرت کا پکا ہوا پھل (۲) نوخاستہ۔ نوخیز۔ نوجوان۔ گبرُو +

نورمل سکُول ۔ انگلش۔ (Normal School.) ۔ اسم مذکر:۔ باقاعدہ تعلیم سکھانے کا مدرسہ۔ تعلیم المعلمین۔ وہ مدرسہ جہاں اُستادوں کو پڑھانے کا ڈھنگ سکھایا جاتا ہے +

نُورہ ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ چُونا اور ہڑتال جو بال اُکھاڑنے کے واسطے کام میں لاتے ہیں۔ بال اُکھاڑنے کی دوا ؎

کالک لگے نہ ریشِ سفید جناب میں	اے شیخ جی ملا تیے نُورا خضاب میں (باقر علی)

ہمیشہ شیخ سے یہ گفتگو ہے رندوں کی	لگاؤ ڈاڑھی میں نُورا خضاب کے بدلے (؍ ؍)

نوزدہ ۔ ف۔ صفت:۔ اُنیس۔ ایک کم بیس +

نوش ۔ ف۔ نوشیدن کا امر:۔(۱) پی (۲۔ مُرکبات میں) پینے والا۔ نوشندہ جیسے شرب نوش۔ مےنوش۔ بادہ نوش (۳۔ صفت) شیریں۔ میٹھا۔ گوارا (۴۔ اسم مذکر) آبِ حیات۔ امرت (۵) شہد۔ مکھیر۔ عسل۔ انگبین (۶) حیات۔ زندگی (۷) تریاق۔ دافعِ زہر + زہر مُہرہ + فاوزہر (۸) راس۔ مُوافق۔ سازگار۔ انگ لگنے والا۔ جُزوِ بدن ہونے والا + (بضمِ نُون و واوِ مجہُول ساکن پڑھنا چاہیے)

نوشِ جاں فرمانا یا کرنا ۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ کھانا + تناول فرمانا۔ جب کوئی شخص کھانے کی صلاح کرتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ نوشِ جاں فرمائیے یا کیجیے اور اگر کوئی بزرگ یا آقا کھانا کھاتا ہو اور کوئی دریافت کرے کہ کیا کر رہے ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ کھانا یا خاصہ نوشِ جاں فرما رہے ہیں۔ عورتیں اسمیں ایک یائے معرُوف زیادہ کرکے بولتی ہیں ؎

ہائے یہ کیوں نہ زناخی نے کئے نوشی جاں	جوں کے توں یوں ہی یہ نکلے ہیں سبھی بانجھ (رنگین)

کیا تو ذبح لیکن سوز کے خُوں سے بھر و ساغر	اُسے تم مُونْد کر آنکھیں کرو اب نوشِ جاں مُشفق (میر سوز)

نہ رہتا ایک قطرہ بھی سُبوئے عشق میں باقی	جو کرتے نوشِ جاں زہرابِ غم پہلے سے ہم پہلے (ظفر)

کہا عیسےٰ نے مجکو نوشِ جاں کر خُونِ دل اپنا	مریضِ عشق کی بہتر غذا یہ آشِ ہے گویا (شہیدی)

نوشِ جاں ہو ۔ ۱۔ محاورہ:۔ انگ لگے۔ گوارا ہو۔ راس آئے۔ مُوافق ہو۔ سازگار ہو۔ تناول فرمانا مبارک ہو ؎

فراقِ یار کو دل نوشِ جاں ہو	یہ یوسف گرگ کی ہے میہمانی + (آتش)

نوش دارُو ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔(۱) تریاق + فاوزہر۔ زہر مُہرہ (۲۔ مجازاً)

شراب۔ صہبا۔ مے۔ دُخترِ رز۔ (۳) طبی اصطلاح میں وہ معجُون جو شیریں خوش ذائقہ دل کو فرحت بخشنے معدے اور دماغ کو قوت دینے والی بلکہ جُملہ امراض کو دفع اور تمام زخموں کو اچّھا کر دینے والی ہے ؎

دوست ہی دُشمنِ جاں ہو گیا اپنا آتش	نوش دارُو نے کیا یاں اثرِ سم پیدا (آتش)

نوش فرمانا یا کرنا ۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ (شرفا) کھانا پینا (دوسرے کی نسبت تعظیماً بولتے ہیں)

نَوشابہ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔(۱) آبِ حیات۔ امرت جل (۲۔ مؤنث) ایک عورت کا نام جو مُلکِ بردع کی بادشاہ تھی اور سکندرِ اعظم اُسے رُوس سے چھُڑا کر لایا تھا +

نَوشاد ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ایک حُسن خیز شہر کا نام۔ شہرِ معشُوقاں +

نَوشادُر ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (مشہور بہ فتحِ دال۔ مرکب از نوش + آدر یعنی تریاقِ آتش) ایک کانی دوا کا نام جو اکثر سفید ہوتی ہے۔ کانی نوشادر نواحِ سمرقند کے ایک پہاڑ سے نکلتا ہے اور نیز اُس پہاڑ کے غار سے بردسندان علاقۂ کرمان میں واقع ہے۔ کہتے ہیں اس غار میں سے دھواں نکلتا اور جم جاتا ہے۔ یہ سب سے عمدہ قسم کا نوشادر ہے۔ دُوسرا نوشادر وہ ہے جو پڑاوا آدوں میں گندگی وغیرہ کے جلنے سے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ مہوس لوگ اسی کو عقاب و نسرِ طائر و مشاطہ کہتے ہیں اور عرب والے ملح بوتیہ۔ آنکھ کی سفیدی کے واسطے مفید ہے۔ اصل میں ایک قسم کا کھار یا نمک ہے۔ مزاجاً حار تیسرے درجے میں یابس اور بعض کے نزدیک تیجے میں حار +

نَوِشْت ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔(۱) تحریر۔ لکھت + کتابت۔ لکھائی + عبارت + (۲) دستاویز۔ تمسک۔ خط۔ لکھتم + تحریری سند +

نَوِشْت خواند ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ لکھت پڑھت + لکھنا پڑھنا +

نَوِشْت کرنا ۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ تحریر کرنا۔ لکھتم کرنا + دستاویز لکھنا۔ تمسک لکھنا۔ قول و اقرار لکھ دینا + لکھائی کرنا۔ کارِ تحریر کرنا +

نَوِشْت ہونا ۔ ۱۔ فعل لازم:۔ لکھت ہونا۔ لکھتم ہونا + باہمی عہد و پیمان قلمبند ہونا۔ دستاویز ہونا۔ تحریر ہونا +

نَوِشْتہ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔(۱) لکھا ہوا۔ قلمی + (۲) تحریری سند۔ دستاویز۔ تمسک + مُچلکہ (۳) تقدیر۔ سرنوشت۔ پرالبدھ ؎

ہے نوشتے میں ترے بیمار کے صحت کہاں	جسکے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں (ذوق)

یہ نوشتہ کی ہے خُوبی کہ وہاں پہنچا یا	نہ کبُوتر نے ہمارا نہ صبا نے کاغذ (ظفر)

نوشتہ کو میرے مٹاتے ہیں رو رو	ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں (سودا)

نَوشہ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔(۱) بادشاہِ نوجوان + دُولھا بنڑا۔ بنا لغو ملاد (۲) عُرف و خطاب بھی ہوتا ہے جیسے مرزا نوشہ نوّاب اسد اللہ خاں غالب دہلوی علیہ الرحمۃ کا عُرف +

نَوشہانہ ۔ ف۔ صفت:۔ نوشہ کی مانند۔ دُولھا کا سا + دُولھا کی مانند + نئے بادشاہ

کاسا۔ بادشاہ نوجواں کی مانند ✦

نوشیرواں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرکب از نوشیں ✦ رواں (جان شیریں) (چونکہ لوگ اسکو اُسکی عدالت اور سخاوت کے سبب جانِ شیریں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ اس سبب سے یہ لقب پڑ گیا۔ مگر نامۂ خسروان ایک ایران کی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب نوشیرواں کا باپ قباد اپنے بھائی بلاش کی دہشت سے ترکستان کو چلا تو شہر نیشاپور میں ایک دہقان کے گھر میں ٹھہرا۔ اُسکی بیٹی سے شادی کی چنانچہ وہ اُسی روز حاملہ ہو گئی۔ صبح کو قباد نے ترکستان کا رستہ لیا وہاں پہنچکر کچھ مدت تک رہا اور وہاں سے جمعیت لیکر جب ایران کو واپس ہوا تو اتفاقاً پھر نیشاپور میں ٹھیرا۔ دہقان سے اپنی بیوی کا حال پوچھا۔ پھر اُس نے اُس لڑکے کو لاکر سامنے کھڑا کر دیا۔ قباد اُسے دیکھکر نہایت شادماں ہوا اور نوشیرواں نام رکھا۔ جس سے یہ غرض تھی کہ مجھکو یہ اپنی جانِ شیریں سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ ترکستان سے آکر قباد ایران کا بادشاہ ہو گیا اور اپنے بعد نوشیرواں کو جانشین قرار دے گیا۔ یہ بادشاہ اپنے عدل و انصاف کے سبب ایسا مشہورِ آفاق ہے کہ حاجتِ بیان نہیں۔ بغداد اسی کا باغ داد یعنی عدالت گھر تھا۔ ہمارے رسولِ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اسیکے زمانے میں پیدا ہوئے۔ ۵۷۰ء میں یہ بادشاہ موجود تھا۔ حکیم بزرجمہر اسیکا وزیر تھا جسے آزاد سرو نامی نوشیرواں کا ایک مقرب تلاش کرکے لایا تھا۔ عرب والے کسریٰ اسی بادشاہ کو کہتے ہیں ✦)

نوشیں۔ ف۔ صفت:۔ گوارا ✦ شیریں۔ میٹھا۔ شہد سا۔ قند کی مانند۔ مصری کی مانند ✦

نوع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قسم۔ جنس۔ بھانت۔ جاتی۔ ذات۔ (۲) وضع۔ طرح۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ ✦ شکل۔ صورت۔ ہیئت (۳۔ منطق) وہ کلّی جو یکساں حقیقت رکھنے والی افراد کو شامل ہو جیسے انسان کہ زید عمر خالد وغیرہ پر اسکا اطلاق ہوتا ہے اور گھوڑا کہ ہر ایک گھوڑے کو گھوڑا کہہ سکتے ہیں ✦

نوک۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) انی۔ بھال ✦ نیش۔ ڈنک ✦ پُھننگ ✦ چونچ۔ منقار۔ سِرا۔ سِر ؎

جب اکڑ کر اُسنے دیکھا زخم دل میں پڑ گئے — عاشقوں کو نوک کا ہونا کٹاری ہو گیا ✦ (برق)

جب اُنکے کان چھیدے بالے پن میں رشتہ داروں نے — تو ہم ناکوں میں لائی عاشقوں نے نوک سوزن کی (امانت)

(۲۔ ع) پاسِ وضع۔ وضعداری۔ (۳) وُوں۔ نمود۔ شیخی۔ ڈینگ ✦ چھیڑ۔ طنز ✦ خانی ✦ نیش زنی ؎

ہے مؤذن جو بڑا مرغِ مصلّی اُسکی — مستو تسے نوک ہی کی بات چلی جاتی ہے (میر)

(۴۔ ع) عزت۔ ٹیک۔ ناک (۵۔ ع) آن۔ انوٹ۔ انداز۔ وضعداری۔ ادا ؎

سادگی میں ہے بانکپن کی نوک — ملتے انداز کج ادائی کا ✦ ✦ (ظہیر)

نوک بان۔ ا۔ اسم مذکر۔ بلا جُفت فروش۔ جُوتی کی نوک کا چمڑا۔ اُسکی خوبصورتی و مضبوطی اسیطرح پان یعنی ایڑی کا کھنچتی چمڑا ✦

نوک پان دیکھیے یا ملاحظہ کیجیے۔ (ا) محاورۂ جُفت فروشاں) جس وقت جُفت فروش گاہک کو جوتا دکھاتے ہیں تو یہ فقرہ اُسکی مضبوطی خوبصورتی۔ بناوٹ اور چمڑے کی عمدگی میں بیان کرتے ہیں یعنی دیکھیے نوک کیسے عمدہ چمڑے یا کھنت کی لگی ہوئی ہے۔ پان کیا مضبوط خوبصورت چمڑے کا لگا ہوا ہے۔ ایڑی سے پنجے تک کسی طرح کا نقص اور عیب نہیں ہے ✦

نوک پلک۔ ا۔ اسم مؤنث (۱) آنکھ ناک (۲۔ صفت) تناسبِ اعضا۔ آنکھ ناک کی موزونیت۔ طرح و وضع۔ دلکش۔ آن و اندازِ دلفریب۔ نِک سُک سے درست۔ دل میں کھُبنے والا نقشہ ؎

دل میں عاشق کے تصور سے کھٹک ہوتی ہے — ان حسینوں کی غضب نوک پلک ہوتی ہے (داغ)

نوک پلک یا نوک پنجے سے دُرست۔ ا۔ محاورہ:۔ سبطرح سے ٹھیک نِک سُک سے درست۔ سرتاپا درست ✦ بنا سنورا۔ آراستہ پیراستہ۔ ٹھیکم ٹھیک۔ موزوں ✦

نوک جھوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ از (نوک ✦ جُھکانا) آوازہ توازہ۔ رمز و کنایہ۔ طعنہ مہنہ۔ طعن و طنز کی باتیں۔ چھیڑ چھاڑ ✦ جُھمک۔ مِٹھ چھیڑ چھیڑ خانی ✦ نیش زنی۔ نیزہ زنی ✦ شوخی ؎

ہے کلامِ لطف میں بھی اک طرح کی نوک جھوک — چلتی چھریاں چلتی ہیں شیریں تقریر سے (داغ)

ہر بات میں ہے نوک جھوک اُسکے فراق — کُھب گئی جی میں ہمارے یار کی آنکھ کی طرح (فراق)

میں ہماؤں اور جنبشِ مژگاں کی نوک جھوک — تلوار کھول ڈالیئے اپنی کمر سے آپ (ناظم)

نوک جھوک اُنکی چلی جاتی ہے دل سے میرے — کتنی مژگاں ہیں بلا تیری نکیلیں آنکھیں (ظفر)

واسطے اُس شوخ کی مژگاں کے جو ہے نوک جھوک — وہ کہاں ہے نیزہ بازانِ دکن کے واسطے (〃)

جب سے رہتی ہے تری مژگاں کی دُلے نوک جھوک — میرے موئے تن مرے تن پر ہیں نشتر مارتے (〃)

رہتی ہے اُس نگاہِ فتنہ گر سے نوک جھوک — رکھتی ہے چھیڑ چھاڑ بلا اور بلا سے ہم ✦ (ظہیر)

نوک چوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ چھیڑ چھاڑ۔ اشارہ کنایہ۔ رمز و کنایہ۔ شوخی۔ شرارت۔ چلبلاہٹ۔ آن والا ؎

نوک چوک اک جمال سے پیدا — بانکپن چال ڈھال سے پیدا (شوق)

نوک دار۔ ف۔ صفت:۔ نکیلا۔ انی دار۔ پینا ✦

نوک دُم بھاگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دُم دبا کر بھاگنا۔ بالکل بھاگنا۔ بے تحاشا بھاگنا۔ پیٹھ دکھا جانا ✦

نوک رہ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) بات رہ جانا۔ عزت رہ جانا۔ ناک رہ جانا۔ ٹیک رہ جانا ؎

تیز کھینچے پر کھنچی اُس موئے مژگاں کی شبیہ — نوک رہ جائے الٰہی خامۂ بہزاد کی (اسیر)

نوکِ زباں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زبان کی نوک۔ زبان کا سرا (۲۔ صفت) حفظ۔ ازبر۔ زبانی یاد جیسے نسخہ سیکڑوں نقلیں نصیحتیں انہیں نوک زبان ہیں۔ (گلکھ سہیلی) ؎

گلبدن حالِ آبلہ پائی — نہ کہیں ہم کوئی ہزار کہے
اسکو یہ داستاں ہے نوکِ زباں — ہاں یہ قصہ زبانِ خار کہے[1] } قطعۂ مُنتخبہ

نوکِ زبان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ازبر یاد کرنا۔ حفظ کرنا ✦

نوکِ زبان ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ازبر یاد ہونا۔ حفظ ہونا ؎

کبھی مصائبِ دشتِ جنوں نہ بھولوں گا — تمام نوکِ زباں ماجرائے خار رہا (ناسخ)

[1] میرے مطلب کی کہانی سے انہیں ہے نفرت ✦ یہی افسانہ مجھے نوکِ زباں رہتا ہے (رشک)

حافظ ہوا بوسۂ لب ترے مصحف رُخ کا کیا مزہ ہے کہ قرآن مجھے نوکِ زباں ہے (عاشق)

نوک کی لینا - ہ - فعل لازم :- (۱) دُور کی لینا - ڈینگ کی لینا - نمود کی لینا - لن ترانی کرنا - اترانا - فخریہ گفتگو کرنا

تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل + نوک کی نوجوان لیتے ہیں + (داغ)

کبھی جو سامنے میرے کسی نے نوک کی لی کھٹک گیا مجھے کانٹے کا احتمال ہوا + (اسیر)

(۲) بڑھ کا کام کرنا - قابلِ فخر کام کرنا - اُستادی کا کام کرنا +

دیا دوست کو بزم دشمن میں خط غضب نوک کی نامہ بر لے گیا + (داغ)

(۳) پاسِ وضع رکھنا - وضعداری نباہنا - اپنی وضعداری پر قایم رہنا +

نوکا جھوکی یا نوکا چوکی - ہ - اسم مؤنث :- چھیڑ چھاڑ - طعن و طنز - آوازہ - توازہ - شوخی - شرارت +

نوکر - ف - اسم مذکر :- چاکر - مُلازم - ٹہلوا - خدمتگار - سیوک - خادم - خدمت گزار +

اہلِ کار جیسے بندہ آپکا نوکر ہے کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں سے یعنی جب آپ نے بینگنوں کو اچھا کہا میں نے بھی تعریف کردی جب آپنے بُرا بتایا میں نے ہزار طرح ہجو کردی

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار + (غالب)

مشتاق اسقدر نہیں بندے جمال کے اُٹھے نظر تو پھینک دیں پتلی نکال کے
تیور ہی اور ہوتے ہیں اہلِ کمال کے آنکھیں نکال لیں گے ذرا دیکھ بھال کے
نوکر کسی کو رکھ لو ستانے کے واسطے مزدور ڈھونڈھو ناز اُٹھانے کیواسطے (ظفر)

(بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نوکر تُرکی لفظ ہے کیونکہ چنگیز خاں اپنے بیٹے تولیخاں کو نوکر کہا کرتا تھا مگر یہ کوئی پکّی دلیل نہیں ہے کیا تُرکی زبان میں فارسی لفظ نہیں مل سکتا ہے) +

نوکر آگے چاکر - چاکر آگے کوکر - ا - محاورہ :- یہ مدار اور حیلہ جُو نوکر کی نسبت بولتے ہیں یعنی وہ نوکر جو اپنا کام دُوسرں پر ڈالے اور دُوسرا اوروں پر +

نوکر رکھنا - ا - فعل لازم :- مُلازم بنانا - اپنی خدمت کیواسطے مقرر کرنا +

نوکرانی - ا - اسم مؤنث :- (عوام کالانعام - مُلازمہ - خادمہ - ماما - اصیل +

نوکری - ا - اسم مؤنث :- (۱) خدمت - ٹہل - خدمتگاری - ملازمت - سیوا - چاکری (۲) کام دھندا - کاروبار - شغل (۳) تنخواہ - حق الخدمت +

نوکری ارنڈ کی جڑ ہے - ا - محاورہ :- یعنی روزگار کو کچھ قیام اور پائداری نہیں - نوکری پر بھروسا نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ارنڈ کی جڑ سے بھی بودی ہے +

نوکری برطرف روزی ہر طرف - ا - محاورہ :- یعنی ایک در بند ہزار در کھلے آدمی موقوفی سے پریشاں خاطر نہو یہاں نہوئی تو دوسری جگہ موجود ہے،

نوکری بڑی کیمیا ہے - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کیمیا سے بہتر ہے کہ سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے تنخواہ چڑھتی رہتی ہے +

نوکری پیشہ - ا - اسم مذکر :- وہ شخص جسکا پیشہ نوکری یعنی ملازمت ہو - نوکری کرکے کھانے والا - ملازمت کرنے والا +

نوکری خالہ جی کا گھر نہیں - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کچھ گھر کی بات نہیں ہے کہ جی میں آیا کام کیا نہ جی میں آیا نہ کیا - نوکری میں پابندی ضرور ہے آرام طلبی اچھی نہیں -

نوکری دینا - ا - فعل متعدی :- کارِ متعلقہ بجالانا - فرضِ ملازمت ادا کرنا +

نوکری سے لگنا - ا - فعل لازم :- کام سے لگنا - ملازم ہونا - چاکری پانا +

نوکری کرنا - ا - فعل متعدی :- ملازمت کرنا + کام بجالانا +

نوکری کی جڑ زبان پر ہے - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کا اعتبار اور بھروسا نہیں +

نوکری نت نئی - ا - محاورہ :- ایک ہی نوکری پر زیبا ہے ایک ہی کام کا ہو رہے جو آقا نوکروں کو دق رکھے اُس سے بھی کہتے ہیں +

نوگری - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار) پہنچی - ہاتھوں کے ایک زیور کا نام +

نَوَل ہ - صفت :- (گیتوں میں) نیا - نوا + نوخیز - نوعمر + سُندر - منوہر - دلربا + نادر - کمیاب

مورا جگا کے جوبن لُوٹا بارہ برس کی نَول دُلہنیا ہاتھ لگن نہیں چھوٹا (ٹھمری)

نَوَل - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) نیولا - راسُو +

نَوَل ع - اسم مؤنث :- (نوال کا مفرد) عطا - بخشش +

نَوم ع - اسم مؤنث :- نیند - خواب - نندرا +

نَومی - ہ - اسم مؤنث :- نویں - نُہم - ہندی کی نویں تاریخ +

نُون ع - اسم مذکر :- (۱) عربی کا پچیسواں حرف - فارسی کا اُنتیسواں جسکا بیان حرفِ نُون کے شروع میں مفصّل لکھا گیا (۲) مچھلی + تلوار + دوات - سیاہی +

نون - ہ - اسم مذکر :- نمک - لون - ملح + (بضم نُون و واؤ مجہول ساکن)

نون تیل - ہ - اسم مذکر :- اوّل معلُوم دوم گھر کا سودا سُلف - ضروری سامانِ معاشرت جیسے بھول گئے راگ رنگ بھول گئے بتیاں تین چیزیں یاد رہیں نون تیل لکڑیاں +

نونا - ہ - فعل لازم :- جھکنا - خمیدہ ہونا - ٹیڑھا ہونا - خم کھانا + متواضع ہونا +

نوناچاری - ہ - اسم مؤنث :- بنگالے کی ایک مشہور جادوگرنی کا نام [۱]

او مُوئے بیدین کیا جانے تو پیوی پیر کو تو منا نُوناچاری اور کلوا بیر کو (راحت)

نونی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) کچّا گھی - مسکہ - مکھن (۲) کھار - شور - شوریت - وہ کھار جس سے دیواروں کی مٹی اور چُونا جھڑ جاتا ہے + (بضم نُون و واؤ مجہول ساکن)

نونی لگنا - ہ - فعل لازم :- کھار لگنا - دیواروں کی مٹی کا شوریت کے سبب جھڑنے لگنا +

نونیا - ہ - اسم مذکر :- (۱) نمک بنانے والا - نمک تیار کرنے والا (۲) ایک قسم کا ساگ جسکے پتوں میں ترشی اور نمکینی پائی جاتی ہے اس کا پھول بھی نہایت خوشنما ہوتا ہے +

نَوِل - انگلش Novel, اسم مذکر :- عشق آمیز قصہ یا کہانی - فسانہ - داستان +

نَوید - ف - اسم مؤنث :- (۱) خوشخبری - مژدہ - بشارت - خبرِ خوش - سندیسا [۱]

---

[۱] بضم نون و واؤ معروف بمعنی عضو نہانی - چپہ - مچھندو +

نوی

سیہ بختی نوید وصل دیتی ہے مجھے ہردم مسافر کو خوشی ہوتی ہے وقتِ شام منزل کی (مصحفی)

(۲) ہ۔ پُورب۔ (۱) تقریب۔ شادی۔ (لفظ نوید بواو معروف و مجہول ہر دو درست)

نَوِیس۔ ف۔ صیغۂ امر:۔ (مرکبات میں اسم فاعل ہو جاتا ہے) لکھنے والا۔ نویسندہ جیسے خبر نویس۔ عرضی نویس۔ اظہار نویس۔ نقشہ نویس +

نَوِیسندہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لکھنے والا۔ محرّر۔ منشی + مؤلف۔ مصنّف +

نَوِیسی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ لکھنے کا کام۔ محرّری۔ جیسے خبر نویسی۔ اظہار نویسی۔ نقشہ نویسی

نَوِیل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) (۱) پیغام جو لوگ برادری والوں کو شادی میں شریک ہونے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ بلاوا۔ نیوتا +

نَوِیلا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نیا کا مترادف۔ نیا۔ تازہ۔ نو۔ جدید۔ ایجاد کیا ہوا جیسے نیا نویلا (۲) انوکھا۔ البیلا۔ عجیب۔ بانکا + جدا۔ نرالا۔ سب سے الگ ؎

یا مرمنڈا کے بیٹھے آزاد ہو نویلے یا خود منڈے کہا کر سو روپ نانگ کھیلے
بیلے کئے ہزاروں مونڈے فقیر چیلے جب آفتا پکاری جا سوتے ہیں اکیلے
تکیہ ہوا تو پھر کیا بستہ ہوا تو پھر کیا } بندِ نظیر

ذرا سی بات پہ ہے لگی آنسو بہانے تو دوا سا سے جہاں سے یہ ترا نخرا نویلا ہے (رنگین)

(یہ لفظ بفتح نون و واوِ مجہول بکسور پڑھنا چاہیئے) +

نَوِیلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شئی۔ انوکھی + نرالی۔ البیلی + بانکی ترچھی + نوعمر۔ ناتجربہ کار۔ دست نارسیدہ۔ اچھوتی۔ کنواری۔ کنیا + اجنبی۔ انجان ؎

وسی نویلی کیسے لگی کیوں نکسی تھی پگ میں آج کنہیا نے گھیر لئی کنجن میں کوئی سہیلی نہیں سنگ میں (سہلی)

نہ دیکھو دلہا کو سامنے ہونے کے آگے گھونگٹ اٹھا اٹھا کے نئی نویلی ابھی ہے بنّو ذرا تو دو چار دن حیا کر (جان صاحب)

نُہ۔ ف۔ صفت:۔ نو۔ ایک کم دس۔ تسع۔ تسعہ۔ نائن۔ ۹۔ ۹ +

نُہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (بشدّد) ناخن۔ ظفر۔ نکھ۔ وہ ہڈی جو انگلیوں کے اخیر سرے پر ہوتی ہے +

نَہ۔ ف۔ حرف نفی:۔ سنسکرت۔ نو (۱) نہیں۔ نا۔ مت۔ لا۔ حرفِ انکار ؎

کہاں میں اور کہاں اندیشۂ بوس و کنار اسکا نہ صاحب یہ خیالِ خام مجھ سے ہو نہیں سکتا (میرسوز)

(۲) برائے تاکید ؎ آؤ نہ اتنی دیر ہمیں تم کریں کلام + روزِ جزا ابھی ہے توقف حساب میں (داغ)

تو ہے یا میں ہوں و یا دل تھا انہوں میں تیسرا تو ہی بتلا نہ آ ہم میں سے پھر اس نے لیا (میرسوز)

آئینہ ہاتھ میں کیا لیتے ہو خنجر ہی نہ لو آخرش قتل کا عالم ہی کے ارماں ہوگا (انور)

سر سے راہِ وفا میں جو پہنچا اس سے پوچھو نہ حال منزل کا (〃)

وہ بام پر ہیں کوچہ میں محوِ نظارہ خلق آؤ نہ دیکھ لیں یہ تماشا کہاں نصیب (نکی)

(۳) بلا تکرّر محبت باز رکھنے کے واسطے برائے امتناع ؎

کیا کسی کا ہوا ہے تو عاشق نہ مری جان مت لے یہ جنجال + (میرسوز)

نہ

(۴) برائے استفہام اقراری۔ ضرور۔ بیشک۔ دیکھو نہ صفحہ ٦١٩۔ کالم ۲ ؎

اے دل عدو کی بزم میں کیوں لیگیا مجھے کمبخت آگیا نہ مدارات کا خیال + (داغ)

وہ ستمگر دوست نکلا غیر رہ کیوں عزیزو میرا کہنا تھا نہ سچ + (نکی)

نہ اِلّذی نہ اُلّذی یا اِلا الّذی نہ اُلا الّذی۔ ا۔ صفت: (غلط العوام) نہ ادھر کا نہ ادھر کا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ ڈانواں ڈول۔ مذبذب۔ دبدھا میں پڑا ہوا۔ کسی کام کا نہیں۔ ناکارہ۔ بے مصرف۔ اس لفظ کی تحقیق دیکھو (اللّذی نہ اللّذی صفحہ ۹ میں) ؎

نہ تو عاشقوں ہی میں جا ملی نہ تو ناسقوں نے بنی لہی تیری شکل ہے اب ارضی نہ اللّذی نہ اللّذی (رضی)

نہ ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا۔ ا۔ محاورہ:۔ اکیلے آدمی کا کوئی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ نہ اکیلے کی خوشی میں مزہ ہے نہ رنج میں۔ تنہائی کسی حالت میں اچھی نہیں۔ (یہ محاورہ وہاں بولتے ہیں جہاں سب کے سب امتیازی ہوں اور کوئی کام کرنے والا نہو) +

نہ اینٹ ڈالیے نہ چھینٹ کھائیے۔ ا۔ محاورہ:۔ نہ برا کہو نہ برا سنو۔ اگر تم کسی کو نہیں ستاؤگے تو تمہیں بھی کوئی نہیں ستائیگا۔ نہ موری میں اینٹ ڈالوگے نہ چھینٹ پڑیگی +

نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔ ا۔ محاورہ:۔ زیادہ ہوگا نہ اکارت جائیگا۔ گنی بوٹی نپا شوربا۔ نہ زیادہ نہ کم + جو آنا سو کھانا۔ جو ملے سو خرچ کر ڈالنا +

نہ بولی نہ بولی۔ بولی تو ایک پتھر کھینچ مارا۔ ا۔ عو۔ مغرور، بدمزاج اور کج اخلاق عورت کی نسبت بولتے ہیں کہ اوّل تو بولتی ہی نہیں تھی اور اگر بولی تو اس کرختگی اور خشونت سے ہمکلام ہوئی کہ گویا پتھر کھینچ مارا +

نہ پوچھو۔ ا۔ کلمۂ مدح و ذم۔ بیان سے باہر ہے۔ قابلِ بیان نہیں + کیا کہنا ہے + واہ وا۔ سبحان اللہ۔ صلّے وعلّے +

شوخی میں ہے ایسی نظر اُسکی کہ نہ پوچھو بیجاتی ہے جانِ بشر ایسی کہ نہ پوچھو
تھا وصل ہوئی شب بسر ایسی کہ نہ پوچھو پر بگڑی وقتِ سحر ایسی کہ نہ پوچھو
کیا خاک تھمی ٹھیری نہ میرے اشک کے آگے جاتی رہی آبِ گہر ایسی کہ نہ پوچھو } نکی
قاتل کی شکایت تو نہیں ہے مگر اک بات آئی ہے لبِ زخم پر ایسی کہ نہ پوچھو
دی جان زکی نے نہ کیا ترک وفا کو کر جاتے ہیں اہلِ ہنر ایسی کہ نہ پوچھو

نہ پھٹکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہ جانا۔ آکر نہ پھرنا جیسے پاس نہ پھٹکنا +

نہ پہنچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لگا نہ کھانا۔ برابر نہ ہونا +

نہ تھوکنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ خاطر میں نہ لانا۔ نہایت حقیر او ذلیل سمجھنا ؎

ذہن تنگی نظم اُسکی سننے میں جس نے دیکھی پھر موتیوں کی لڑی پر اُسنے کبھی نہ تھوکا (میر)

نہ پینا لڑانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (مرغباز) مرغ کو متواتر اور بہم لڑانا۔ بے پانی کے مرغ کو لڑائے جانا مرغبازوں کی اصطلاح میں پانی پین گھڑی کے ڈھنگ کہتے ہیں تاکہ اس

نہ

عرصہ میں مُرغ سُستا لے۔ اُسکی تیمارداری کریں اور پانی وانی دکھالیں پس نہ پینا لڑنا ایسی لڑائی کو کہینگے کہ اُسمیں جبتک مُقدمہ جنگ یکسُو نہ ہولے برابر لڑائے جائیں چونکہ مُتواتر لڑتے جانا نہایت مضبوط اور دم خم والے مُرغ کا کام ہے اسوجہ سے یہ مُحاورہ تعریفاً مُستعمل ہے
بہت کرتے ہیں۔ ع آکے دلیری غیرانِ روز لڑ نہ پینا مُرغ ملک میرے پالی میں لڑا۔ دیکھو (نکہت)

نہ پینا لڑنا۔ اِ۔ فعل لازم۔ (مُرغ‌بازی) مُرغ کا بے پانی مُتواتر اور پیہم لڑنا۔ تفصیل دیکھو (نہ پینا لڑانا) + ع

مُرغ اسمیں نہ پینا لڑتا ہے لاتیں گُرزوں کی طرح جڑتا ہے (انشا)

نہ جنتی نہ ڈھول بجتا۔ اِ۔ محاورہ:۔ اِس پیدا ہونے سے نہ پیدا ہونا بہتر تھا بد آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ اُسکی ماں نہ جنتی اور نہ اسقدر بدنامی و رسوائی کی ڈونڈی پٹتی

ندرہے ماں نہ رہے منی آخر دُنیا فنا فنی۔ اِ۔ محاورہ:۔ آدمی کی نخوت ہی رہتی ہے اور نہ غرور ہی رہتا ہے ایک دن سب فنا ہو جاتے ہیں +

نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ اِ۔ کہاوت:۔ نقصان کے بغیر کام بن جائے اِس حکمت سے کام نکلے کہ کسی کو نقصان و ضرر نہ پہنچے +

نہ کُتا دیکھیگا نہ بھونکیگا۔ اِ۔ محاورہ:۔ نہ دُشمن کے سامنے جائینگے نہ وہ غرّائیگا

نہ گاٹے کے تھن نہ گُسائیں کے بھانڈا۔ اِ۔ محاورہ:۔ دونوں مُفلس قلاش ہیں جیسا سائل ویسا ہی مُجیب + نہ تو کچھ چیز ہی سے اور نہ اُسکے رکھنے کا سامان +

نہ گندی گلی جائے نہ کُتا کاٹے۔ اِ۔ محاورہ:۔ بُروں سے چھیڑ چھاڑ کرے نہ ذلت اُٹھائے۔ بُروں کے پاس جائے نہ بدنامی اُٹھائے +

نہ گوہ میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹ پڑے۔ اِ۔ محاورہ:۔ بُروں کے مُنہ لگو نہ گالیاں سُنو +

نہ ماری مرے نہ کالی کٹے۔ اِ۔ محاورہ:۔ جو مُصیبت کسیطرح دُور نہو اُسکی نسبت اور نیز نہایت مضبوط شے کے حق میں بولتے ہیں +

نہ مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ اِ۔ محاورہ:۔ نہایت بوڑھے کی نسبت بولتے ہیں +

نہ میں کہوں تیری نہ تو کہہ میری۔ اِ۔ محاورہ:۔ جو شخص دُوسروں پر عیب نہیں لگاتا تو دُوسرا بھی اُسپر عیب نہیں لگاتا۔ نیز آپس کی رازداری کی نسبت بھی بولتے ہیں +

نہ نام لیوا نہ پانی دیوا۔ اِ۔ محاورہ:۔ وہ شخص جسکے آگے پیچھے کوئی نہو۔ نگوڑا ناٹھا + (پانی دینے سے یہاں ہندوؤں کی وہ رسم مراد ہے جسمیں وہ پتروں کو پانی دیتے ہیں) +

نہ نگلے بنتی ہے نہ اُگلے۔ اِ۔ محاورہ:۔ دونوں طرح خرابی ہے۔ اِدھر کنواں اُدھر کھائی۔ نہ کرتے ہی بن آتی ہے نہ چھوڑے ہی۔ یہ محاورہ اِس مثل کا خلاصہ ہے۔ کہ سانپ کے مُنہ میں چھچھوندر نگلے تو اندھا اُگلے تو کوڑھی۔ نہ راہ رفتن نہ روئے ماندن +

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔ اِ۔ کہاوت:۔ کسی کام میں ایسی شرطیں لگانی

نہا

کہ جنکا پورا ہونا ممکن نہو + یعنی نہ سامان کثیر بہم پہنچیگا نہ یہ امر ظہور میں آئیگا۔ یہ کہاوت اُس قصے کی تلمیح ہے جو کرشن جی اور رادھا میں ناچنے کی بابت ایک شب ہوا تھا اور رادھا نے نومن تیل کا عذر کرکے اُن کے اصرار سے نجات پائی تھی) +

نہ۔ ف۔ حرف نفی (نا، نہ، نہیں، مت کا مخفف) نیز تاکید و تحسینِ کلام، حرف تنبیہ، تکیہ کلام + استفہام کے جملے کے آخر میں استعمال ہوتا ہے ع

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی (غالب)

پھر چلے آئے نہ لڑکر تم ہو کیسے بد مزاج ہم ابھی آئے تھے صابرؔ آ کے وان چھوڑکر (صابر)

کچھ نہ کچھ ہو تو بات کے شُستے کے لیے اک زباں اور بھی رکھو نہ بدلنے کے لئے (ظہیر)

کیا خُوب نزاکت ہے کہ اُلفت ہے عدو کی تم ہاتھ اُٹھاؤ تو کلائی نہ اُتر جائے (انور)

نہاد۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اصل۔ بُنیاد۔ بیخ۔ جڑ۔ نیو (۲) پیدایش۔ خِلقت۔ نسل (۳) باطن۔ بُطون۔ دل۔ اندرونہ (۴) طینت۔ خصلت۔ سرشت۔ خاصیت۔ طبیعت۔ سیرت۔ سُبھاؤ۔ جیسے بدنہاد۔ نیک نہاد وغیرہ +

نہار۔ ع۔ اسم مذکر۔ روز۔ دن۔ یوم۔ صُبح سے شام تک۔ لیل کا نقیض جیسے لیل و نہار +

نہار۔ ف۔ س۔ صفت:۔ مخفف (ناآہار) لُغوی معنی ناخوردہ۔ بِن کھائے ہوئے۔ صبح نہ کھائے ہوئے۔ بھوکا۔ گرسنہ۔ صبح کو کچھ عرصہ تک نہ کھانا + ناشتا۔ صبح کا کھانا +
(عرب میں نہار کا وقت صبح صادق کے طلوع سے آفتاب کے نکلنے تک مانا جاتا ہے۔ ایران والے کہتے ہیں نہار حاضر است۔ ہنوز نہار نکردم) ع

مجکو ہے جُوع البقر لیل و نہار یعنی جب دیکھا تجھے تُو ہے نہار + (رنگین)

نہار توڑنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ ناشتا کرنا۔ صبح کو کچھ کھانا +

نہار رہنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ صبح سے بن کھائے رہنا۔ بھوکا رہنا۔ گرسنہ رہنا +

نہار مُنہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسنے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو۔ بِن کھائے مُنہ + ناشتا ناشکستہ۔ نہارِ ناشکستہ (۲) صفت) بِن کھائے۔ ناشتے کے بغیر جیسے نہار مُنہ پانی نہ پیو جی متلائیگا +

نہار مُنہ نام نہ لینا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ بِن کھائے نام نہ لینا۔ جبتک مُنہ میں نہ پڑ جائے تب تک زبان پر نام نہ لانا۔ منحوس یا کنجوس کی نسبت بولتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ ایسے شخص کا صبح ہی صبح نام لینے سے دن بھر فاقہ کرنا پڑتا ہے ع

تم مُنہ سے نکہ سکتے ہیں ہم بار بار مُنہ ورنہ تمہارا نام نہ لینگے نہار مُنہ + (جُرأت)

نہار ہونا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ صبح سے بِن کھائے ہونا۔ صبح سے نہ کھانا۔ بالکل نہ کھانا بالکل بھوکا یا گرسنہ ہونا + (دیکھو کالم ۲۔ سطر ۲ اشعر رنگین اسی صفحہ میں)

نہاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نہار۔ تھوڑا سا کھانا جو صبح کو کھاتے ہیں۔ ناشتا۔ کلیوا۔ حاضری۔ چاشت (۲) ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے (دہلی میں جاڑے کے موسم میں اکثر نہاری

نہا

علے الصباح کھایا کرتے ہیں جیسے دہلی کی نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا بھی ہوتا ہے) +

(۴۔ ل) وہ گڑ اور آٹا جو بیدو منشی وغیرہ گھوڑوں کو آدھی منزل طے کر لینے کے بعد کھلاتے ہیں تاکہ پھر تازہ دم ہوجائیں۔ گھوڑوں کو صبح جو گڑ وغیرہ کھلاتے ہیں وہ بھی نہاری کہلاتی ہے اور نیز وہ رات کا بچا ہوا دانہ جو گھوڑے کو صبح کھلائیں

(۵۔ ل) ترکی۔ لغام ہکنشے دار دہانہ۔ خاردار لگام +

نہاری کھانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ہندی ناشتا شکستن کا ترجمہ۔ حاضری کھانا۔ چاشت کے وقت کا طعام کھانا +

نہاری والا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نہاری پز۔ نہاری بیچنے والا +

نِہال۔ ف۔ صفت:۔ (۱) درخت موزوں۔ نو رستہ۔ درختِ نو نشاندہ۔ تازہ اُگایا ہوا پودا چنانچہ نونہال بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ بطریقِ مجاز مطلق درخت ؎

ہے زمیں خاک نشینوں سے سربلند وگر کہ سبز یالی ہی سے ہر نہال رہتا ہے (ناسخ)

ارے پوچھ نہ کچھ حال دل کہ صورت شمع بیخل آگ میں جل کر نہال ہوتا ہے (اسیر)

باغ دُنیا میں نہ اس آئی برومندی مجھے وہ نہال خشک ہوں جو پھول پھل کر خشک ہو (ظہیر)

(۲) نہالچہ۔ توشک۔ بستر۔ گدا۔ گیتھا (۳) شکار۔ صید۔ نخچیر۔ چنانچہ اسی وجہ سے شکارگاہ کو نہال گاہ۔ نہازگاہ و نہالہ وغیرہ فارسی کتابوں میں لکھا ہے (۴۔ مجازاً) کامیاب بامراد۔ مالا مال + خوشحال۔ فراغ بال۔ بے فکر + کامراں۔ بمقصد رسیدہ + خوش و خرم + سرسبز و شاداب ؎

کیا زمیں میں بھری ہے دولتِ حُسن دانا ہو کر نہال آتا ہے + (امانت)

نہال کرنا یا کر دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) مالا مال کرنا یا کر دینا۔ امیر بنانا یا بنا دینا۔ غنی بنانا یا بنا دینا۔ فراغبال کرنا یا کر دینا۔ بے پروا بنانا یا بنا دینا۔ سرفرازی بخشنا یا بخشدینا۔ ممتاز فرمانا یا فرما دینا + نوازنا۔ لہر بہر کرنا ؎

اے دل اُسی کا نام غفور الرحیم ہے جو دم میں دے ہے سارے جہاں کو نہال کر (مسرور)

(۲) سرسبز و شاداب کر دینا۔ طراوت بخشنا۔ سیراب کرنا + سرخیز بنانا ؎

بہار رفتہ پھر آئی ترے تماشے کو چمن کو یُمنِ قدم نے ترے نہال کیا (میر تقی)

ابر کی طرح سے کر دیوینگے عالم کو نہال ہم جدھر جاوینگے یہ دیدۂ گریاں لیکر (مصحفی)

(۳) خوش کر دینا۔ مسرور کرنا + مراد پر پہنچانا۔ کامیاب کرنا۔ مراد بخشنا۔ فلاح کو پہنچانا +

بتائے کسکو سو بوستاں نہیں معلوم نہال کسکو کرے باغباں نہیں معلوم + (رند)

یہ ستم کب نصیب ہوتے ہیں مجکو ظالم نہال کرتا ہے + (داغ)

ہے وہ گلِ چمنستانِ دہر میں شاداب دکھا کے سرو سا قامت کیا نہال مجھے (ناسخ)

چمن سے پھینکدیا میرا آشیاں کیا خوب نہال مجکو کیا آکے باغباں کیا خوب[1] (اختر)

چمن میں رہنے دے کون آشیاں نہیں معلوم نہال کسکو کرے باغباں نہیں معلوم (آتش)

نِہال لوچن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ گھوڑا جسکی ایال کے دو حصے ہوں نصف بطرف راست نصف بجانبِ چپ منحوس مانا گیا ہے +

نہال ہونا یا ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) مالا مال ہونا۔ امیر بنجانا۔ غنی او متمول ہو جانا۔ بے پروا ہو جانا۔ آسودہ حال ہو جانا۔ دولت میں کھیلنا (۲) خوش و خرم ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ مسرور ہونا۔ فلاح کو پہنچنا۔ مراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا۔ (طنزاً ناخوشی و نامرادی کے موقع پر بھی بولتے ہیں) +

میں ان نگاہ کے بہت خوش ہوا نہال ہوا خطا حضور سے ایسی نہ اب کبھی ہوگی (ضیغم)

اس قد سے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہوگا (ولی)

اُس تغافل شعار کو جرأت خوب دل دیکے میں نہال ہوا (جرأت)

اے شیخ مجکو کچھ نہیں طوبیٰ کی آرزو سایہ میں اسکے پیڑ کے ہو جا نہال تو (راشد)

(۳) سرسبز و شاداب ہونا۔ سیراب ہونا۔ طراوت پہنچنا۔ تازگی حاصل ہونا۔ شادابی حاصل ہونا ؎

بوٹا سا قد جو تیرا دیکھا نرگس کی ہوئیں نہال آنکھیں (ناسخ)

نہ پوچھ صبر عنادل کا باغباں یہ ضرور درخت چھانٹ کے ظالم نہال کیا ہوگا (〃)

چمن میں ہر کے آکر میں کیا نہال ہوا برنگ سبزۂ بیگانہ پائمال ہوا (دیا شنکر نسیم)

نِہالچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نہالیں۔ چھوٹی توشک۔ گیتھا۔ نہالیچہ + گدڑی۔ بچوں کا بچھونا +

نِہالی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ توشک۔ بسترِ خواب۔ نہالیچہ + لحاف + رضائی +

نِہاں۔ ف۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ عیاں کا نقیض۔ مخفی۔ پنہاں۔ نہفتہ۔ گپت۔ مختفی ؎

تمہیں کیا کہئے شوخی یہ حیا وہ رہو تو دل میں آنکھوں سے نہاں ہو (زکی)

رہو گے دل میں آنکھوں سے نہاں ہو بھلا بچکر رہو جاتے کہاں ہو (مؤلف)

نَہان۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ غسل۔ اِشنان۔ جسم دھونا۔ حمام کرنا جیسے ندی کا نہان۔ گنگا اشنان

نہان کا میلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ میلا جو گنگا اشنان یا جمنا اشنان کا ہوتا ہے۔ اشنان کا مجمع ؎

جو تجکو دیر لگی اے صنم نہانے میں تو پھر نہان کا میلا ہو غسل خانے میں (بحر)

نَہانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) جسم کو پانی سے دھونا۔ غسل کرنا۔ پنڈا دھونا۔ بھیگنا۔ شور بور ہونا۔ تر بتر ہونا۔ اشنان کرنا ؎

تمہیں تو لائے عزیز و اُٹھا کے کندھوں پہ نہ ڈالو خاک میں ہمکو کہ ہیں نہائے ہوئے (مؤلف)

(۲۔ مبالغہ) ڈوبنا۔ غرق ہونا۔ تر ہونا جیسے پسینوں میں نہانا۔ خون میں نہانا۔ (۳۔ عو) نہانے کی ضرورت ہونا (۴۔ عو) حیض سے فارغ ہونا۔ پاک صاف ہونا +

نَہانی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو عو) حاجتِ غسل۔ نہانے کی ضرورت + احتلام شیطانی +

نہانی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہندو عو (۱) نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔

[1] شبِ وصال میں کیونکر نہیں سنائیں نہ ہم + یونہیں تو روز ہمیں وہ نہال کرتے ہیں (قدر)

نہا

نہانے کی ضرورت ہونا۔ احتلام ہونا (۲) کپڑے آنا۔ حائض ہونا۔ معمول کے دن ہونا۔

نہائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سندان۔ اہرن +

نہایت ع۔ صفت:۔ (۱) حد۔ انتہا۔ انجام۔ غایت۔ چھور۔ انت۔ آخر ؎

جور و ستم کی اُنکے جو غایت نہیں رہی   یاں بھی مری وفا کو نہایت نہیں رہی (سالک)

(۲) از حد۔ بے انتہا۔ بہت۔ بکثرت جیسے نہایت تنگ کر رکھا ہے۔ نہایت ظلم ہے

نہائی دھوئی پھسل پڑی۔ ہ۔ محاورہ۔ جو سب طرح سے تیار ہو کر ارادہ موقوف کر دیا۔ جانے کو تیار ہو کر چلتے چلتے مچل گئی +

نہتّا۔ ہ۔ صفت:۔ بے ہتیار۔ غیر مسلح + وہ شخص جسکے ہاتھ میں ہتیار نہ ہو۔ خالی ہاتھ۔ بے اوزار۔

تیغ ادا بھی پاس ہے تیر نگاہ بھی   کچھ آپ نازپروردہ نہتّے چڑھے نہیں (رشک)

نُہتّا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مرکب از۔ نُہ + ہاتھ (ناخن + دست) خراش ناخن۔ ناخن سے نوچنے کا نشان۔ ظفرہ + جانور کے پنجے کا نشان ؎

اتنا پانی خوب نہیں کچھ جانے دو ایسی باتوں کو   لگ گیا تیر منہ کو نہتّا ہے یہ ڈر کا نا بات گذب (انشا)

ہو تو تر سنہ میں تو جود کھاؤں دل پہ سر   ناخن ابروے جاناں کے نہتّے اُسکو (معروف)

کب داغ جگر پر ہیں کھجانے کے نہتّے   ہیں ہاتھ سپر پر تری تلوار کے بیٹھے (امیر)

تیغ قاتل جب پڑی یوں اپنے تن پر کی لکیر   جُوں ہو ناخن کا نہتّا یا ہو مسطر کی لکیر (")

نُہتّا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نوچنا۔ پنجہ مارنا +

نُہتّے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ نہتّا کی جمع +

نَہج ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) سیدھا راستہ + کُشادہ رستہ (۲) فارسی والے بفتحتین بمعنی مطلق راہ۔ طریق + طور۔ ڈھنگ استعمال کرتے ہیں +

نَہر ع۔ اسم مؤنث:۔ شاخ دریا۔ دھارا۔ آبجو۔ وہ ندی جو دریا کاٹ کر نکالی ہو + نالی۔ نلیا

جاری یہ نہر فیض ہوئی کس اسیر کی   ہے موتیوں کی آب میں کشتی فقیر کی (اسیر)

نہر کاٹنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دریا سے نہر نکالنا۔ دریا سے شاخ نکالنا +

نِہُرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (پورب) جھکنا۔ خمیدہ ہونا + متواضع ہونا۔ فروتنی کرنا۔ گنوار نِہُڑنا بولتے ہیں +

نُہرنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ناخن لینے کا آلہ۔ ناخن گیر +

نُہرنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چھوٹا ناخن گیر +

نَہروا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بیماری رشتہ۔ یہ گول سفید تاگے کی مانند دو فٹ تک لمبا کیڑا خاص خاص مقامات میں پانی کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مگر راجپوتانہ۔ بمبئی۔ دکن وغیرہ میں اسکی کثرت ہے۔ یہ کیڑا خراب پانی کے استعمال سے جلد کے اندر اُسوقت گھس جاتا ہے جبکہ وہ تھوڑا سا ہوتا ہے۔ پھر بڑا ہو کر اکثر ران گھٹنے

نہو

ٹخنے یا خصیہ وغیرہ سے خروج کرتا ہے۔ جہاں سے یہ کیڑا نکلنے والا ہوتا ہے۔ پہلے وہاں ایک گرہ پھر خارش ہو کر آبلہ بنجاتا ہے جسمیں درد اور ورم ہوتا ہے بعد ازاں آبلہ پھوٹ کر کیڑے کا منہ دکھائی دیتا ہے جو آہستہ آہستہ کبھی بالوقت نکل آتا ہے اگر عضلہ کی نس میں ہو یا نکالنے میں ٹوٹ جائے تو بہت سوزش اور درد ہوتا ہے

نَہری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ وہ زمین جو نہر کے پانی سے سیراب کی جائے +

نُہضت ع۔ اسم مؤنث:۔ کوچ۔ روانگی۔ اُٹھنا۔ رُخصت۔ چل چلاؤ +

نہضت کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کوچ کرنا۔ روانہ ہونا +

نُہفتہ۔ ف۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ پنہاں۔ چھپا ہوا +

نہلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) چھوٹی سی کرنی جس سے سفیدی گھوٹی جاتی ہے۔ مجھولا (۲) تاش یا گنجفہ کا وہ پتا جسپر نو بندیاں ہوں +

نَہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) غسل کرانا۔ اشنان کرانا۔ بدن دھلوانا + (۲) شرابور کرنا (۳) غسل میت دینا۔ مُردے کو غسل دینا ؎

میرا ور تھرے مارا ہے کس کے اشک نے   کتنا چاہیئے پانی مرے نہلانے کو (مرزا رشید)

نَہلائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ غسل کرائی۔ نہلانے کی اُجرت +

نَہلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نہلانا) +

نُہم۔ ف۔ س۔ صفت:۔ سنسکرت نَوَم نو سے نسبت رکھنے والا۔ نواں حصہ +

نِہنگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مگرمچھ۔ ناکو۔ گھڑیال۔ شیر دریا۔ شیر آبی۔ گرہ (۲) مجازاً تلوار۔ تیغ (۳) ل۔ تن تنہا۔ لنگوٹا ناتھ۔ آزاد +

نہنگ اجل۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ موت کا مگرمچھ مجازاً ملک الموت۔ جم دُوت۔ موت کا فرشتہ +

نِہنگ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ننگا۔ برہنہ۔ عُریاں (۲) بیحیا۔ بے شرم۔ بے غیرت +

نہنگ لاڈلا۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت ابتر اور بیحیا (لڑکا) ناشائستہ + بالکل لاڈلا بالکل نازپروردہ۔ بے پیار +

نہنگ لاڈلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نری بھولی بھالی۔ بالکل نازپروردہ۔ بالکل اتر بے سری جیسے اپنا ہاتھ روکو اپنا عاقبت اندیشہ سوچو خدا رکھے آل اولاد والی نہنگ لاڈلی بنو

نَہوت۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نامیسری + مُفلسی۔ تنگدستی۔ تنگی۔ غریبی +

نِہورا یا نہوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) منت سماجت۔ خوشامد درآمد۔ للو پتو۔ پکار۔ بنتی عاجزی۔ عجز و نیاز ؎

کہا شاہزادے نے ہنسکر کے یوں   ہوں میں کسی کے نہورے سے کیوں (میرحسن)

(۲) احسان رکھنا منت رکھنا جیسے ایک چیز دیتی ہے اور سو نہورے کرتی ہے (۳) تازہ تجنہ + گلہ شکوہ جیسے مجھے ناحق کے نہوڑے نہیں بھاتے +

نہو

نہورا ماننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (ہندو) احسان ماننا۔ شکر گزار ہونا۔ گُن ماننا۔ ممنون ہونا۔ احسان مند ہونا +

نہوڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (مندوک) جُھکانا۔ خمیدہ کرنا۔ خم کھانا۔ سرنگوں کرنا ؎

ترا سمِ دشمنِ جاں کی زیادہ قتل کرتی ہے ۔ خم شمشیر عشق کان نہوڑا ملتے گردن کا (آتش)

نہی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ممانعت۔ امتناع۔ منع کرنا۔ روک (۲) صرف) کوئی کام نہ کرنے کے لئے جو کسی کو حکم دیں وہ نہی ہے۔ فارسی میں امر حاضر پر میم مفتوح لگانے سے اور اُردو میں مت لگانے سے نہی حاضر کے صیغے بن جاتے ہیں ؎

نہیب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) (از نہاب) خوف۔ ہیبت۔ ڈر۔ بھے۔ ترس۔ وہم۔ ہول۔ دہشت۔ (۲) لُوٹ۔ غارت گری +

نہیتر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) میکا۔ عورت کی ماں کا گھر اور کُنبہ گیتوں میں نہیئر آیا ہے +

نہیں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کلمۂ نفی۔ اصل میں (نہ + ہاں) (۱) انکار۔ امتناع + نہ۔ نے۔ (و) نہوں۔ نا۔ نفی ؎

تا نہیں بیتہ وہ تو لے یہ ٹھیکا ۔ جسکا نہیں جواب یہ وہ سوال ہے (میر مجروح)

یا سے وصل کے اور کی تدبیر نہیں ۔ خرم ان کے سکھاتی ہے تقدیر نہیں (زکی)

اُمو مرگ سے تاں تو آزمش کرے ۔ کہ اس سے زیادہ نہیں ہو سکی (مومن)

ستمی کا عوض فلک سے لوں تو کیا پس مرگ ۔ قتل عاشق ہے یہ خونریزی بھر نہیں (")

اپنی چشم شوق کو انداز خاک ڈوں ۔ تیری نگاہ شرم سے کیا کچھ عیاں نہیں (")

شاید آنکھ کوئی دم شب فراق ۔ ناصح ہی کو لے آؤ گر افسانہ خواں نہیں (")

وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہیں کرتا ۔ پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا (ذوق)

بے یار روز عید شب غم سے کم نہیں ۔ جام شراب و دیدۂ پرنم سے کم نہیں (")

(۲) بجائے حرف شرط یا ورنہ۔ وگرنہ ؎

اباس اُلفت ہے نہیں کیا کچھ نہ ہوجاتا ۔ کہ یہ نالے تو وہ ہیں جو اُتر جاتے ہیں پتھر میں (ظہیر)

نہیں تو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ دگرنہ۔ ورنہ۔ پہانت ؎

شکل دکھلائیے کہیں تو ہمیں ۔ ذبح کر جائیے نہیں تو ہمیں + (جرأت)

نہیں سہی۔ ا۔ تابع فعل:۔ کچھ پروا نہیں۔ کیا ڈر ہے +

نہیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ انکار کرنا۔ ناہ کرنا۔ ناٹنا +

نَے۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سنسکرت نہو (۱) نلی۔ بانسی + نرسل۔ کِلک۔ سرکنڈا + حُقہ کی نلی جس سے مُنہ میں دھواں آتا ہے (۲) بانسری۔ بانسلی ؎

شعلہ آواز سے جھڑتی جو ہیں چنگاریاں ۔ نے بنائی تُو نے کیا منقار موسیقار کی ++ (وزیر)

نے۔ ہ۔ اسم مذکر علامت فاعل جو متعدی فعل میں آکر کلام میں ربط پیدا کرتی ہے۔ ونیز

نئی

حروف مُغیّرہ میں کا ایک حرف ؎

ہے ماناکہ تغافل نہ کرو گے لیکن ۔ خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک (غالب)

رات بھر کیا کیا جگایا نانے سے بگیر نے ۔ ایسی سوتی تھی کہ کروٹ تک نہ لی تقدیر نے (نامعلوم)

نی۔ ہ۔ حرف ندا:۔ (پنجاب۔ عو) ری۔ اری۔ اے۔ او ؎

ہے ہے نی بُوا کھو یا گیا ۔ مری جان بوا کھو یا گیا + (گیت)

نئے۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نیا بمعنی جدید کی جمع جیسے آج تو بہت سے نئے آدمی نظر آتے ہیں (۲) حروف مُغیّرہ یا تابع مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نئے انگرکھے کو کھونٹی لگا دی۔ نئے رستے سے آئے تھے +

نئے پنج۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (چابک سوار) چار سال ختم کر کے پانچ برس کی عمر کا گھوڑا۔ جوان گھوڑا۔ شے پنج کا نقیض۔ وہ گھوڑا جسکو پانچواں برس شروع ہوا ہو +

نئے جنم سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ پھر سے۔ دوبارہ مر کر جیسے نئے جنم سے پیدا ہوا یعنی مر کر بچا +

نئے سر سے یا نئے سرے سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ از سر نو۔ شروع سے۔ پھر سے۔ پھر۔ دوبارہ۔ نئے جنم سے ؎

اُس گل کا پڑا جس شجر خشک پہ سایہ ۔ شاخیں ہوئیں سبز نئے سرے نکل کر + (داغ)

دیکھ اس گل کو جو شعلہ سا جلتے ہوئے کا ۔ کیا مرا داغ کہن پھر نئے سرے بھڑکا + (جرأت)

نئے سر سے جنم پانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دوبارہ زندگی پانا۔ مر کر جینا۔ سخت یا مہلک بیماری سے شفا پانا +

نئے نواب آسمان پر دماغ۔ ا۔ محاورہ:۔ نو دولت ہمیشہ مغرور ہوا کرتا ہے +

نئے نو دام پُرانے چھوے دام۔ ا۔ محاورہ:۔ نئی چیز کی قدر ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ تازہ مال زیادہ قیمت پاتا ہے +

نئی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نیا کی تانیث + جدیدہ +

نئی اَوَستھا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) نوعمری۔ کم سنی۔ صغر سنی۔ خرد سالی۔ یا بالپنی۔ نابالغی۔ بال اوستھا +

نئی جوگن کاٹھ کی مُندری۔ ہ۔ کہاوت:۔ نئے شوقین کی ہر ایک چیز نرالی اور انوکھی ہوتی ہے (طنزاً بولتے ہیں) +

نئی جوانی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (نئی اوستھا) +

نئی جوانی اور ماںجھا ڈھیلا۔ ہ۔ کہاوت:۔ باوجودیکہ نوجوان ہیں مگر جامہ تک نہیں کسی جاتی۔ یہ جوانی اور ایسی کم ہمتی یا نئی جوانی اور یہ سُستی +

نئی روشنی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ زمانۂ حال کی شائستگی یا علوم و فنون جدیدہ + نئی تہذیب +

نئی کہانی گڑ سے میٹھی۔ ہ۔ کہاوت:۔ نئی بات نہایت مرغوب و پسند ہوتی ہے

اور پرانی چیز مدت تک قائم رہتی ہے + نئے آدمی کی قدر چند ہی روز زیادہ ہوتی ہے۔ جدیدیت سے قدیم کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے +

نیا نوکر ہرن مارتا ہے یا نیا نوکر ہرن کے سینگ چیرتا ہے۔ ہ۔ کہاوت۔ نیا نوکر اپنے رسوخ کے واسطے چند روز خوب ہی محنت، کارگزاری اور بہادری دکھاتا ہے +

نیا نویلا۔ ہ۔ صفت:۔ ناتجربہ کار۔ نوکار۔ نیا۔ نوخیز۔ نوعمر۔ نیمان + بانکا ترچھا جوان۔ انوکھا آدمی +

نیابت ع۔ اسم مؤنث:۔ قائم مقامی + نائب ہونا + سعادت۔ خوش نصیبی۔ خوش بختی +

نیار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ چوپایوں کا چارہ۔ گھانس پات۔ پولی۔ کڑبی۔ خوید۔ بھس۔ چری

نیارا۔ ہ۔ صفت:۔ (گنوار) (۱) جدا۔ الگ۔ علیحدہ جیسے نیارے چولھے بل بل جاؤں آدھا کھاتی سارا کھاؤں۔ کہاوت +

جدا نہیں سب ستی تحقیق کر دیکھ   ملا ہے سب سے اور سب سے ہے نیارا (حاتم)

ساجن وہ دن کون سے تھے کہ شکم سے لائی ہے   اب دکھ دے یا رے جھٹے کون یہ کس کی ریت (دوہا)

(۲) متفرق۔ انتر۔ مختلف (۳) چھانٹا ہوا۔ منتخب۔ انتخاب کیا ہوا (۴) علاوہ۔ ماسوا۔ جز۔ بجز +

نیارا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) جدا رہنا۔ الگ رہنا۔ علیحدہ رہنا۔ ساتھ نہ رہنا۔ دوسرے گھر میں رہنا + ؎

میرا کہا تو مانت ناہیں تیرا کہا میں کیسے کروں گی   کہا تیں ہیں بس کھولت ہو تو چھاڑ دیا ہمیں نیاری ہو (گیت)

نیاریا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ریگ شو۔ خاک بیز۔ خاک دھول میں سے چاندی سونا نکال کر الگ کرنے والا۔ مٹی دھو کر سونے چاندی کے ذرّے نکال لینے والا۔ قیمتی دھات راکھ وغیرہ میں سے پیدا کرنے والا ؎

خاک چھانی نیاریوں کی یا در در کی تلاش   مجھ کو فکرِ سیم بھی اور انہیں زر کی تلاش (قدر)

ہنر سے نیاریوں کے حال یہ ظاہر ہوا ہم کو   مقدّر میں جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا (آتش)

طالب کو اپنے رکھتی ہے دنیا ذلیل و خوار   زر کی طمع میں چھانتے ہیں خاک نیاریئے (〃)

یہ نکتہ اس کی سنہری سے کر نہائے کبھی   نیاریئے کریں حمام سے بھی زر پیدا + (ناسخ)

(۲) بڑا ہوشیار۔ چالاک۔ نہایت چھان بین کرنے والا۔ تاڑیا۔ تاڑو۔ بھانپو +

نیاز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حاجت۔ احتیاج + آرزو۔ تمنا جیسے بے نیاز (۲) میل خواہش۔ اظہارِ محبت (۳۔ اسم مذکر) مرادف عجز۔ آدھینتائی۔ انکسار۔ عاجزی۔ مسکینی۔ فروتنی جیسے مصرع ؎ یار کا وہ ناز اپنا یہ نیاز ؎

اللہ کچھ بھی نہ سہی خاک رہ شوق تو ہو   روش نقشِ قدم چلنے نہ دے شانِ نیاز (ذکی)

(۴) تحفۂ درویش۔ تحفۂ درویشاں۔ پرشاد۔ تبرّک (۵۔ ۶) درود و فاتحہ۔ مُردے کے نام پر کھانا وغیرہ دینا (۷) نذر۔ بھینٹ۔ چڑھاوا (۸) منّت۔ التجا (۹۔ مذکر) ملاقات۔ واقفیت۔ روشناسی جیسے مجھے آپ کی خدمت میں اس سے پیشتر نیاز حاصل نہ تھا مجھے تو آپ سے ابھی نیاز حاصل ہوا ہے (۹) مترادف ناز ؎

ہر بات میں پورے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ   ناز اور نیاز اور ادا اور حیا اور + (حضور نظام)

(۱۰) شاہ نیاز احمد ولد حکیم شاہ رحمت اللہ بریلوی کا تخلص جنوری سنہ ۱۲۵۰ میں وفات پائی

نیاز حاصل کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ملازمت حاصل کرنا۔ بزرگوں کی ملاقات حاصل کرنا۔ بڑے یا بزرگ یا ناواقف شریف سے شناسائی بہم پہنچانا۔ ملاقات کرنا۔ ملنا۔ واقفیت بہم پہنچانا جیسے مجھے بھی آپ سے نیاز حاصل کرنیکا بڑا ہی اشتیاق تھا پہلے مجھے آپ کی خدمت میں نیاز حاصل نہ تھا +

نیاز دلوانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ فاتحہ دلوانا۔ نذر و فاتحہ کرنا +

نیاز دینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ فاتحہ دینا۔ بھینٹ دینا۔ منسانا +

نیاز کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نیاز دلانا۔ فاتحہ دلانا۔ کسی بزرگ کے نام کا کھانا کرنا (۲) نذر کرنا۔ بھینٹ کرنا۔ نذر چڑھانا۔ نذر گذرانا + قربان کرنا۔ صدقہ کرنا۔ نثار کرنا + دینا۔ حوالہ کرنا۔ تحفۃً دینا ؎

اگر تم آؤ ہمیں سرفراز کرنے کو   تو ہم بھی بیٹھے ہیں یاں دل نیاز کرنے کو (مصحفی)

بہت ہیں گرچہ تمہیں اور ناز کرنے کو   برے تو ہم بھی نہیں دل نیاز کرنے کو (آفریں)

نیازمند۔ ف۔ صفت:۔ (۱) حاجتمند۔ خواہشمند۔ محتاج ؎

کھلا یہ عقدہ تجھے دیکھ کر عدو پہ فدا   کہ جس نے ناز کیا وہ نیازمند ہوا + (داغ)

(۲) آرزومند۔ مشتاق۔ تمنائی (۳) مطیع۔ فرمانبردار۔ تابع۔ حکم بردار (۴) عاجز۔ مسکین (۵) غلام۔ خانہ زاد۔ ایک ادنےٰ ملازم جیسے میں تو آپ کا قدیمی نیازمند ہوں (۶) تواضع۔ فروتنی۔ آدھینتا ؎

عروج میں بھی تواضع کا کچھ خیال رہے   وہی بلند ہوا جو نیازمند ہوا + (ریاض)

نیازمندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حاجت۔ حاجتمندی۔ محتاجی (۲) مفلسی۔ افلاس۔ تنگدستی (۳) اطاعت۔ فرمانبرداری (۴) عاجزی۔ مسکینی۔ فروتنی۔ تواضع۔ آدھینتا (۵) غلامی + ملازمت + خدمت +

نیازہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (از نائزہ) ڈنڈی۔ ذکر۔ عضوِ تناسل + دیکھو (نائزہ)

نیام۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تلوار وغیرہ کا میان۔ غلافِ شمشیر وغیرہ +

نیاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندی) انصاف۔ عدل۔ داد۔ نصفت۔ معدلت۔ عدل گستری۔ فیصلہ۔ تصفیہ

نیاؤ چکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندی) انصاف کرنا۔ جھگڑا چکانا۔ تصفیہ کرنا۔ فیصلہ کرنا +

نیاؤ سبھا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) عدالت۔ کچہری +

نیا

نیاو کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) انصاف کرنا ۔ تصفیہ کرنا ۔ فیصلہ کرنا ۔ جھگڑا چکانا +

نیائے ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ علم منطق ۔ علم کلام + علم مناظرہ ۔ علم دلیل ۔ علم معقول +

نیائے شاستر ۔ س ۔ سمسکرت معنی گوتم نیایک ایک مشہور منطقی کا شاستر جسکا ماحصل یہ ہے کہ کاج کارن ۔ کرتا یعنی فعل سبب اور فاعل کے بغیر کوئی چیز موجود نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ فاعل حقیقی بلا سبب کوئی کام نہیں کرتا لیکن مختار ہے ۔ بندے کی یہ طاقت کہاں ہے کہ دم مار سکے ۔ یا اوّل اوسط آخر میں دخل دے جسطرح کمہار مٹی کے وسیلے سے ہانڈی اپنی مرضی کے موافق بناتا اور جس کام میں چاہتا لاتا ہے ۔ ان دونوں کی مثال تو ہم جیسے کی سمجھ سے ہے کہ بناو یا ایسے کام میں لاوے پس اسیطرح مخلوق اپنی خلقت میں خالق کے ارادے کے آگے بے بس و مجبور ہے

نیائش ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ حق تعالےٰ کی حمد و ستایش ۔ نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تعریف + تحسین و آفرین + دعا + گریہ و زاری + وہ دعا جو ازروئے زاری و تضرع کیجائے + مہربانی ۔ دیا +

نیایک ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ منطقی ۔ معقولی +

نیب ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ نیم کا درخت ۔ ایک نہایت تلخ درخت کا نام (یہ اصل میں نیب یا نیمب تھا اب نیم کے نام سے مشہور ہے)

نیبو ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کے ترش پھل کا نام جسے فارسی میں لیمو کہتے ہیں مزاج کو سرد کرتے ہیں بارواقل میں یا اس سفید صفرا (۲) تشبیہاً پستان خرد سخت ۔ چھوٹی چھوٹی چھاتیاں +

چھوٹے چھوٹے نیبوا عجب رسیلے ۔ رس کی رسیلی میری جان (گیت)
ڈھولی میں نا کروں رے امواکی چھیاں

نیبو نچوڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نیبو نچوڑنے یا نیبو سے سالن کھانیوالا ۔ طعام تلاش ۔ بن بلایا مہمان ۔ طفیلی ۔ طفیلیا ۔ برگی ۔ زبردستی کا مہمان ۔ خواہ مخواہ کا مہمان ۔ مہمان ناخواندہ ۔ (کہتے ہیں کوئی سفید پوش کسی سرائے میں رہا کرتا تھا اور اسکا دستور تھا کہ جہاں اشراف آکر اترا ۔ وہ کھانا کھانے بیٹھا اور یہ بھی سلام علیک کہہ کر جا ڈٹا ۔ اور ایک نیبو ساتھ لیتا گیا ۔ سالن دیکھتے ہی کہا کہ حضرت نیبو اسکا بناؤ ہے ۔ ذرا اسکو نچوڑ کر دیکھیے اور پھر کھا کر دیکھیے کیا ذائقہ آتا ہے ۔ وہ بیچارہ مروت میں آکر اُن کی صلاح کر بیٹھتا اور یہ کھا پی کر مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے چلے آتے ۔ پس اُن حضرت سے اس محاورے کا رواج ہوا)

نیبید ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) دیوتا کا بھوگ ۔ پرشاد ۔ چڑھاوا ۔ بلی ۔ تبرک +

نیپال ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک مشہور آزاد ریاست کا نام جو ہندوستان کے شمال میں ہمالیہ پہاڑ پر واقع ہے ۔ گورکھے اسی جگہ کے باشندے ہیں +

نیپالی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ نیپال کا رہنے والا ۔ نیپال سے نسبت رکھنے والا +

نیت

نیّت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) قصد ۔ عزم ۔ ارادہ جیسے رات کی نیت حرام ہے (۲) دلی ارادہ ۔ دلی منشا ۔ مکنون خاطر + منصوبہ + غرض ۔ مقصد ۔ مطلب ۔ مُراد + مدنظر + بچار ۔ (ہندی) (فارسی میں بتخفیف تشدید مستعمل ہے) +

نیت باندھنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا اور تا وقتیکہ سلام نہ پھیر لیں کسی طرف کچھ توجہ نہ کرنا ۔ نماز میں مشغول ہوجانا (۲) ارادہ کرنا ۔ منصوبہ کرنا ۔ منصوبہ باندھنا ۔ عہد باندھنا (۳) احرام باندھنا +

نیّت بدل جانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ارادہ پھر جانا ۔ منصوبہ ٹوٹ جانا + دل اُلٹ جانا ۔ ڈانواں ڈول ہوجانا ۔ نیت بد ہوجانا ؎

یوں تو یہ دوں نہ ملاؤں نہ پڑیں لے نہ ... تو یہ کہتے ہی بدل جاتی ہے نیت میری (د ع)

نیّت بد ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ارادۂ فاسد ہونا ۔ نیک نیتی میں فرق آنا ۔ ایمان ڈانواں ڈول ہونا +

نیت بگڑنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ دیکھو نیت بد ہونا +

نیّت بھرنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ دل بھرنا ۔ سیر ہونا ۔ اکتانا ۔ جی بھرنا ۔ چکھنا ۔ سیر چشم ہونا ۔ جیسے دو چار نوالے اُٹکل اُٹکل کر کھالیتی ہوں ۔ نیت بھرتی ہے نہ پیٹ بھرتا ہے ؎

کھاتا ہوں میں غم پر مری نیت نہیں بھرتی ۔ کیا غم ہے مزے کا طبیعت نہیں بھرتی (مصحفی)

(اس شعر میں جرأت کو بھی تو انتہا ہوا ہے) ؎

دو بوسوں پر راضی نہوا میں تو وہ بولے ۔ تیری تو کسیطرح سے نیت نہیں بھرتی (انشا)

کھائے جاتی ہے زمانے کو زمیں ۔ اسکی نیت نہیں بھرتا کوئی + + (معروف)

مے پرستوں کی جو نیت مے پرستی میں بھری ۔ دختِ رز الست سی بھرتی ہے مستی میں بھری (ظفر)

نیّت ثابت رکھنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ اپنے ارادے پر قائم اور درست مستقل رہنا ۔ دلی ارادے پر مضبوط رہنا ۔ ایمان ثابت رکھنا جیسے نیت ثابت منزل آسان +

نیّت کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ارادہ کرنا ۔ عزم کرنا ۔ منصوبہ باندھنا ۔ مدنظر رکھنا ۔ دل میں ٹھاننا (۲) احرام باندھنا ۔ سنکلپ کرنا (۳) عہد باندھنا +

نیّت گیل برکت ۔ ا ۔ کہاوت :۔ برکت نیک نیتی پر موقوف ہے + (ہندو)

نیّت لگی رہنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (لکھنؤ) خیال لگا رہنا ۔ دھیان رہنا ؎

حسرت رہی کبھی نہوئے تجھسے لب بلب ۔ نیت لگی رہی ترے منہ کی اُگال میں + (صبا)

نیّت میں فرق آنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ عہد شکنی کا ارادہ ہونا ۔ دل کا ڈانواں ڈول ہونا ۔ نیت بگڑنا + ارادۂ فاسد ہونا ۔ مال مارنے بیوفائی کرنے یا ناجائز طریقے سے فائدہ اُٹھانے کی جانب مائل ہونا

نیّت ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ پکا ارادہ ہونا ۔ منشا یا منصوبہ بندھنا +

نیت یا نیتی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) قاعدہ ۔ دستور ۔ آئین ۔ ضابطہ ۔ طرز حکومت ۔ انتظام ۔ انضباط ۔ قانون جیسے راج نیتی یعنی قانون مملکت (۲) چال چلن ۔ راہ و روش

سلہ سین نون مفتوح یائے مجہول ساکن ۔ بائے موحدہ مکسور یائے مجہول ثانی ساکن دال مہملہ موقوف ہے +

نیت

طور طریقہ۔ حسن اخلاق (۳) یا نیتی۔ مقتضائے وقت حکمت عملی۔ تدبیر مملکت مصلحت ملکی + حسن انتظام +

نیت شاستر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اصول اخلاق + وہ کتاب جس میں علم اخلاق کا بیان ہو +

نینتر۔ س۔ اسم مذکر۔ آنکھ۔ نین۔ چشم۔ لوچن + (بہ نون مکسور و یائے مجہول)

نیتی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (گنوار) دہی بلونے کی رسی + (بہ نون مفتوح و یائے مجہول)

نیج۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (گنوار) نیجو کا مخفف۔ رسی (بہ نون مکسور و یائے مجہول)

نیجو۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (گنوار) رسی۔ رسن۔ جیوڑی۔ ڈوری۔ پانی بھرنے کی رسی۔ طناب ریسمان۔ لیج + (بہ نون مکسور و یائے مجہول)

نیچ۔ ہ۔ صفت۔ (۱) ادنے۔ اسفل۔ دُونا۔ اُتم کا نقیض کمینہ۔ رذیل۔ ادھم۔ سفلہ۔ چھوٹا۔ پاجی۔ فرومایہ۔ کم ظرف ؎

لالچ بس نوات ہے لالچ بیس آئے لالچ میں سب بات اُتم نیچ کہائے (دوہا)

(۲) پستی۔ نشیب۔ عمق جیسے نیچ اُونچ + نیچ نہ چھوڑے نیچتائی پر نہ چھوڑے نیچتائی (۳) نالائق۔ بے جوہر (۴) شودر۔ خدمتی۔ ٹہلوا +

نیچ اُونچ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ نشیب و فراز۔ اوج و حضیض۔ اونچا نیچا۔ زندگی کا اُتار چڑھاؤ + بُرائی بھلائی۔ نیکی بدی۔ جیسے آنکو نیچ اونچ سمجھاتے رہو +

نیچ ذات یا نیچ قوم۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ہمہ دُم ارازل۔ ادنے قوم کے لوگ۔ شودر۔ کمینے + خنتی

نیچ ذات ایک نہ ایک اُدماو۔ ا۔ کہاوت۔ کمینہ سے ایک نہ ایک فساد ہوتا ہی رہتا ہے

نیچا۔ ہ۔ صفت۔ (۱) نشیب۔ پست + عمیق۔ گہرا + اوچھا۔ کوتہ۔ ٹھنگنا + تلے (۲) کم۔ ادنے جیسے اُس سے سب نیچے ہیں (۳) مدھم۔ دھیما۔ نرم۔ مندا۔ اوسط درجہ کا میٹھا جیسے نیچا سُر +

نیچا اُونچا۔ ہ۔ صفت۔ نشیب و فراز + اُتار چڑھاؤ +

نیچا اُونچا دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نشیب و فراز دکھانا۔ درجہ بڑھانا گھٹانا اُتار چڑھاؤ دکھانا + ؎

گبھولا یہ کہاں ہے دورِ آسماں تجھکو کبھی نیچا کبھی اے خاک سار اُونچا دکھاتا ہے (ظفر)

نیچا اُونچا دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) نشیب و فراز دیکھنا۔ اُتار چڑھاؤ دیکھنا (۲) بغور و تامل دیکھنا کسی چیز کو اُوپر سے نیچے تک یا نیچے سے اُوپر تک دیکھنا +

نیچا پڑنا۔ د۔ فعل لازم۔ (۱) مغلوب ہونا۔ عاجز ہونا۔ زیر ہونا۔ دبنا۔ مطیع ہونا (۲) گرنا۔ پذیرا نہ ہونا جیسے سخن نیچا پڑنا (۳) پچکنا۔ پچکنا۔ دبنا۔ اُبھار کم ہونا۔ جیسے پیٹ نیچا ہونا +

نیچا دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ زک دینا۔ شرمندہ کرنا + غرور توڑنا تیسی جھاڑنا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ داغ لگانا۔ کلنک لگانا + خفیف کرنا۔ سبک کرنا۔ ذلیل کرنا

نیچ

نیچا دیکھنا۔ د۔ فعل لازم۔ زک پانا۔ شرمندگی اُٹھانا۔ شرمندہ ہونا + شکست کھانا سبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ لیا جانا ؎

آنکھوں سے جہاں میں کے کیا کیا دیکھا شادی دیکھا ملال و زشت و زیبا دیکھا
لازم ہے نشیب ہر بلندی کے لیے اُونچا جو ہوا ہے اُسے نیچا دیکھا } رباعی ظہیر

نیچر۔ انگلش Nature ہیوچر۔ فطرت۔ خلقت۔ سرشت۔ پیدائش + دُنیا۔ عالم موجودات جملہ + قدرت۔ مایا۔ قوت + عادت۔ خصلت۔ خاصیت۔ طبیعت۔ سیرت۔ نہاد۔ مزاج۔ طینت۔ جبلت۔ سبھاؤ + قانون الٰہی + جوہر۔ مادہ + ذہنیت +

نیچری۔ ا۔ اسم مذکر۔ نیچر سے نسبت رکھنے والا نیچر کو ماننے والا۔ قانونِ قدرت و فطرت اللہ پر چلنے والا + نئی روشنی کا وہ فرقہ جو سرسید احمد خاں مرحوم کا مقلد اور ان کا پیرو ہے +

نیچہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ حقہ کی نے۔ حقہ کی نیچالی +

نیچہ بند۔ ف۔ اسم مذکر۔ نیچہ باندھنے والا۔ پیراچہ۔ نیچہ بنانے والا +

نیچہ بندی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ نیچے باندھنے کا کام +

نیچے۔ ہ۔ تابع فعل۔ (۱) نشیب میں۔ پستی میں (۲) تلے۔ تحت۔ زیر + پگوں (۳) ماتحت۔ زیر فرمان + نائب۔ اسسٹنٹ۔ مددگار (۴) مدھم۔ دھیما۔ متوسط جیسے نیچے سُروں میں گانا (۵) کم قیمت کا۔ گھٹیل۔ ادنے جیسے دنگیں اُس سے سب نیچے ہیں (۶) مندا۔ ہلکا جیسے نقاری کی بہلی ؎

نیچے سے تو اتنا سا اور چھریرا بہتیرا جب مارُوں تب بم بم دے بوجھ پہیلیا میرا (بہیلی)

نیچے اُوپر۔ ہ۔ تابع فعل۔ اُوپر تلے۔ تلے اُوپر منطبق۔ ایک پر ایک۔ ایک نیچے ایک اُوپر + تہ و بالا۔ اُلٹ پلٹ۔ اُتھل پتھل +

نیچے اُوپر ہو جانا۔ د۔ فعل لازم۔ تہ و بالا ہو جانا۔ اُوپر تلے ہو جانا۔ اُلٹ پلٹ ہو جانا۔ اُتھل پتھل ہو جانا + انقلاب ہو جانا +

نیچے سُر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مدھم سُر۔ دھیمی تہ۔ نرم آواز۔ زیر۔ دُون کا نقیض +

نیچے سُروں سے بولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (بطریقِ مطائبہ) دھیمی یا مدھم آواز سے جواب دینا۔ مندا بولنا ؎

کلانوتنی ترے گانے سے دِق ہوں بہت نیچی سُروں سے بولتی ہے (آوارہ)

نیچے سُروں میں۔ ہ۔ تابع فعل۔ مدھم آواز میں۔ دھیمی آواز میں۔ شہانیت دُون کا نقیض +

نیچے سے۔ ہ۔ تابع فعل۔ تلے سے + بنیاد سے +

نیچے سے اُوپر تک۔ ہ۔ تابع فعل۔ سر سے پاؤں تک۔ اوّل سے آخر تک +

نیچے کا پاٹ بھاری ہے۔ ہ۔ محاورہ۔ جورو زبردست و غالب ہے اطاعت

نیچ

و فرماں برداری نہیں کرتی +

نیچے کا دھڑ - ہ - اسم مذکر: - جسم کا حصۂ زیرین - بدن کا نچلا حصہ +

نیچے لانا - ہ - فعل متعدی: - (پہلوان) کشتی میں دبا لینا - قابو کر لینا + پچھاڑنا - چت کرنا۔

نیچی - ہ - اسم مؤنث: - (۱) پست - نشیب - زیریں - نیچا کی تانیث (۲) ادنےٰ - ذلیل - اوچھی - کمینی - گھٹیل - گھٹیا جیسے نیچی ذات - نیچی قوم (۳) تلے کی - زیریں +

نیچی نظر کرنا - فعل متعدی: - شرم یا لحاظ یا خجالت سے آنکھ اوپر نہ کرنا - منہ نہ اٹھانا - حیادار ہونا + ؎

آگیا میں سامنے اُس کے تو وہ دیکھ مجھے نیچی نظر کر گیا + + (مُصحفی)

نیچی نظروں سے دیکھنا - فعل لازم: - آنکھیں نیچی کر کے دیکھنا - تل نظروں کی طرح دیکھنا

نیچی نظروں سے دیکھ بھال لیا سر پہ آنچل اُلٹ کے ڈال لیا (شوق)

نیچی نظر ہونا - فعل لازم: - (۱) آنکھ اونچی نہ ہونا - نظر اوپر نہ اُٹھنا - تل نظرا ہونا ؎

لاکھوں کے گلے کٹتے ہیں نیچی ہی نظر سے اُس شوخ کی آنکھوں میں قیامت کا اثر ہے (میر مجروح)

(۲) لجانا - شرمندہ ہونا (۳) ممنون ہونا - احسانمند ہونا - زیر بارِ احسان ہونا - کسی کا گنہگار ہونا +

نیچی نگاہیں یا نظریں - اسم مؤنث: - شرمائی آنکھیں - شرمگیں آنکھیں - لاجی نظریں ؎

کوئی ان نیچی نگاہوں سے نہ ہوگا پامال انکھڑیوں میں نہ رہے گی یہ حیا میرے بعد (بحر)

یہی انداز تو ہیں دل کے اُڑا لینے کے اُن کی تم نیچی نگاہوں پہ نہ جانا ہرگز (میر مجروح)

نیچی نیچی نظریں - اسم مؤنث: - حیا و شرم کی آنکھیں - شرمائی آنکھیں - وہ نظریں جو شرم و لحاظ کے باعث اونچی نہ ہو سکیں ؎

نیچی نیچی نظریں کیا کیا نہ رنگ لائیں انداز بھی غضب ہے ظالم تری حیا کا (آزردہ)

نیچی نیچی نظروں سے دیکھنا - فعل لازم: - کن انکھیوں سے دیکھنا - دزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا - آنکھیں چرا کر دیکھنا - تل نظر ابنکر دیکھنا - شرمائی ہوئی آنکھوں سے دیکھنا +

نیر - س - اسم مذکر - (۱) پانی - جل - آب - ما + رس + ؎

اونچی پاٹ سمندر کی نیر جھکولے لے / جل تو پیارے خوب ہے جو کوئی پیون دے } دوہا
اونچے نیچے تم ہو تمہیں نہ برسے کوے / کینک کا گا پی گئے کہا سمندر تھوہو

(۲) دریا - سمندر - ندی - نالہ +

نیّر - ع - اسم مذکر - صیغۂ مبالغہ: - نہایت روشن ستارہ - از حد چمکتا ہوا ستارہ - چاند - سورج - بمناسبت کثرتِ نور آفتاب کو زیادہ کہتے ہیں ؎

دنیا میں مہر و ماہ کی جبتک ہے روشنی روشن رہے یہ نیّرِ بخت جواں ترا (سالک)

نیّرِ اصغر - ع - اسم مذکر: - چھوٹا - نہایت روشن ستارہ - چاند - چندرما - ماہ - قمر +

نیر

نیّرِ اعظم - ع - اسم مذکر: - سب سے بڑا اور سب سے روشن ستارہ - آفتاب عالمتاب - سورج ؎

چندے بدن میں رہ کے مرا دم نکل گیا آ کر گہن میں نیّرِ اعظم نکل گیا + + (انیس)

نیّرِ رخشاں - ف - اسم مذکر: - نواب ضیاءالدین احمد خاں دہلوی لہٰ نواب احمد بخش خاں رئیس لوہارو کا تخلص جنہوں نے ۱۸۸۵ء میں وفات پائی +

نیرنگ - ف - اسم مذکر: - (۱) مکر - فریب - حیلہ - دھوکا - شعبدہ + دغا + جادو - جادوگری - سحر - فسوں - طلسم + ٹھگ ودیا + چالاکی - فطرت ؎

حالِ عشاق ہر اک دم ہے دگرگوں کرتا ہے ترے جلوے کو نیرنگ نما کہتے ہیں (محزوں)

دھیرے دیکھئے گھر خوں نی ضبط کرکے واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے + + (صبا)

(۲) عجائبات (۳) مادہ ہر شئے کا (۴) کسی تصویر کا خاکہ (بکسر نون دیا مجہول)

نیرنگِ زمانہ یا گردوں - ف - اسم مذکر: - زمانہ کا افسون - شعبدہ - زمانہ کا انقلاب

نیرنگ ساز - ف - اسم مذکر: - جادوگر - فسونگر - ساحر - شعبدہ باز - بازیگر - حقّہ باز + مکّار - دغا باز - فریبی +

نیرنگ سازی - ف - اسم مؤنث: - جادوگری - فسوں سازی - شعبدہ بازی - چالاکی - بازیگری - عیّاری + فند فریب - مکّاری - حیلہ سازی + اعجوبہ کاری + فطرت - حرفت + ریاکاری - رُوباہ بازی +

نیرنگی - ف - اسم مؤنث: - افسوں سازی - جادوگری + دغابازی - فریب - مکّاری - شعبدہ بازی + چالاکی + عیّاری + تلوّن مزاجی + طلسمات + عجائبات - تماشا + آرائش - نئے نئے روپ دکھانا ؎

یہ ہے اُس بزم میں کیفیتِ نیرنگیٔ شوق دل بنا شیشہ تو آنکھیں ہیں ساغر ہوکر (زکی)

تری نیرنگیوں سے ہیں امیدیں کہ کچھ ہونے والا ہے جہاں میں + (ظہیر)

نیرنگیٔ زمانہ - ف - اسم مذکر: - دیکھو (نیرنگِ زمانہ) +

نیرنگیاں - ف - اسم مؤنث: - نیرنگی کی جمع - شعبدہ بازیاں - چالاکیاں - عیّاریاں - طلسمات - فسوں سازیاں + ؎

جادۂ دلدار کی نیرنگیاں دیکھا اے زکی اُسکو عالم سے جدا پایا کہیں شامل کہیں + (زکی)

نیّرین - ع - اسم مذکر: - دو نو نہایت روشن ستارے - چاند سورج - مہر و ماہ - آفتاب و مہتاب

نیڑے - ہ - تابع فعل: - (۱) نزدیک - دھوڑے - قریب - پاس - متصل (بفتحِ نونِ یائے مجہول) ؎

ساجن آوت میں سُنوں کچھ نیڑے کچھ دُور بیکن ہی سے جھاڑوں ان پاؤں کی دھور (دوہا)

نیز - ف - حرفِ عطف: - بھی - اور - دیگر - ہم - عربی میں ایضاً +

نیزہ - ف - اسم مذکر: - (۱) بھال - سِنان - نوک - انی (۲) بھالا - برچھا - علَم - برچھی - بلم - لوا - (۳) کِلک - قلم - ڈوئی - نے - سرکنڈا - ایک قسم کا نرسل + قلم کی چھڑ +

نیس

نیزہ باز۔ ف۔ اسم مذکر۔ بلم بردار۔ برچھیت۔ بھلیت +

نیزہ بازی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ برچھا ہلانا۔ بلم کے داؤں پیچ۔ بھالے کے کرتب +

نیزہ بردار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ بلم بردار۔ بھالا بردار +

نیزہ دار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (دیکھو نیزہ بردار) +

نیزہ ہلانا۔ افعل متعدی:۔ برچھا یا بلم پھرانا (نیزہ بازوں سپاہیوں کا دستور ہے کہ نیزہ بازی سے پہلے اپنے نیزہ کو سر سے بلند کرکے پھراتے ہیں کہ ذرا ہاتھ کھل جائیں۔ فارسی میں نیزہ را پیچ دادن اسی معنی میں آتا ہے) +

نیساں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ رومیوں کے ساتویں مہینے کا اور نیز اس مہینے کی بارش کا نام۔ آفتاب کے برج حمل میں رہنے کا زمانہ + سُریانی۔ بان میں موسم بہار کے تین مہینوں میں سے دوسرا مہینا۔ ہندی میں بیساکھ۔ انگریزی میں اپریل سے ملتا ہوا ہے۔ ایشیائی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس مہینے کی بوندسے سیپی میں موتی کیلے میں کافور۔ بانس میں بنسلوچن۔ گائے میں گؤلوچن۔ سانپ میں زہر۔ ہاتھی میں گج موتی پیدا ہوتا ہے +

نیست۔ ف۔ صفت:۔ (مرکب از نہ + است) عدم۔ نابود۔ ہست کا نقیض۔ خالی۔ کالعدم۔ ناستی۔ معدوم۔ فنا +

نیست کرنا۔ افعل متعدی:۔ برباد کرنا۔ اجاڑنا۔ نابود کرنا۔ مٹانا +

نیست و نابود کرنا۔ افعل متعدی:۔ جڑ پیڑ سے کھونا۔ بیخ و بنیاد سے کھونا۔ بالکل معدوم و فنا کرنا

نیست و نابود ہونا۔ افعل لازم:۔ خاک میں ملنا۔ فنا ہونا۔ ناپید ہونا۔ نابست ہونا۔ معدوم ہونا۔ جاتا رہنا۔ ملیامیٹ ہونا۔ نام و نشان نہ رہنا +

نیست ہونا۔ افعل لازم:۔ معدوم ہونا۔ فنا ہونا۔ ناپید ہونا۔ کالعدم ہونا ؎

ہوا جو میت وہی اوجِ ہست کو پہنچا یہ نردباں ہے مقامِ فنا بقا کے لیئے (زکی)

نیستاں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نے کا جنگل۔ وہ جنگل جہاں پر بہت سے نرسل یا گنے ہوں۔ سرکنڈوں کا کھیت یا جنگل +

نیستی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) معدومیت۔ ناپید ہونا۔ فنا۔ عدم۔ ہستی کا نقیض + بطلان + ناس۔ بناس۔ نیواں ناس (۲) مفلسی۔ افلاس۔ ناداری۔ تہی دستی۔ نامیسری۔ تنگ حالی۔ عسرت۔ ناہوت۔ بہوت جیسے اولاد جاہل رہتی ہے تو نیستی آجاتی ہے ؎

اللہ اللہ نیستی کے مزے عیشِ سرمد بھلا دیا ہم کو + (مجروح)

(۳۔ ل) نحوست۔ دلدر + بدنصیبی۔ بداقبالی +

نیستی بھرا۔ اصفت:۔ دلدری منحوس + بدبخت۔ بدنصیب۔ بدطالع۔ مصیبت زدہ۔ اَبھاگی +

نیستی چھانا۔ افعل لازم۔ نحوست چھانا۔ دلدر آنا۔ سادستی آنا۔ بدنصیبی اور بداقبالی کا سامنا ہونا +

نیستی کا مارا۔ اصفت:۔ مفلوک۔ فلک زدہ۔ بدنصیب۔ بدطالع۔ بداقبال + منحوس۔ دلدری +

نیک

نیستی میں برخورداری۔ (محاورہ):۔ مفلسی میں اولاد۔ تنگدستی میں خرچ کا موقع۔ مفلسی میں آٹا گیلا (چونکہ برخوردار اصطلاح میں اوّل بطریق دعا فرزند کے معنی ہوئے یعنی ساتھ لیا۔ کھایا اور پھولا پھلا اولاد کی پس اسی سے برخورداری بمعنی اولاد مجگر قرار پائے) +

نیش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوک کی دھار یا تیزی + نوک۔ انی (۲) ڈنک۔ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا خار۔ کانٹا۔ سُول (بکسر نون و یائے مجہول ساکن)

ترکیب اذیت کر دلا ہتھیے نہ تا سمجھ کر گزند نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا (ناسخ)

نیش زنی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ڈنک مارنا + بھانجی۔ برائی +

نیش زنی کرنا۔ افعل متعدی:۔ (۱) ڈنک مارنا۔ خار چبھونا۔ کانٹا چبھونا۔ (۲) بھانجی مارنا۔ کسی کے حق میں برائی کرنا۔ بدگوئی کرنا +

نیشتر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ فصد کھولنے کا اوزار + ڈنک + نوکدار اوزار (نشتر اسی کا مخفف ہے) +

نہ ہنر تم بنا دیتا ہے مجھپر کھٹکتا ہر گھڑی اس نیشتر کا + (زکی)

نیشتر لگانا۔ افعل متعدی:۔ نشتر مارنا۔ زخم پہنچانا۔ صدمہ دینا۔ نوک چبھونا ؎

ذکر بربادئی دل کا سنا کر ہمدم نیشتر زخم کہن پر نہ لگانا ہرگز + (میر مجروح)

نیشکر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ گنا۔ پونڈا۔ اِکھ۔ اُکھ ؎

چاشنی دونوں کی چکھی ہے جو حق حق پوچھئے اُن لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا (آتش)

نیفہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ پیجامہ کے گھیر کا وہ حصہ جس میں ازار بند رہتا ہے۔ ازار بند کا غلاف۔ تنجہ (فارسی میں بفتح نون اور اردو میں بکسر نون مستعمل ہے) +

نیفہ میں اُڑسنا۔ افعل متعدی:۔ نقدی یا کسی اور چیز کو نیفہ میں رکھ کر لپیٹ لینا

نیک۔ ف۔ صفت:۔ (۱) بھلا۔ اچھا۔ خوب + عمدہ + تحفہ۔ نفیس (۲) سعید۔ سعادتمند۔ مسعود۔ سعد۔ بد یا نحس کا نقیض (۳) پارسا۔ بھگت۔ پرہیزگار۔ عابد۔ دیندار۔ پاکدامن ؎

انہیں کیا ربط ہے نیکوں سے دیکھیں برائے چندے ہم بھی پارسا ہیں + (زکی)

(۴) رحمدل۔ خداترس۔ دیاوان (۵) خوش خصال۔ پاکیزہ سیرت (۶۔ ف) کثرت اور نہایت کیواسطے جیسے ؎ سرد سمینا بصحرا میروی + نیک بدعہدی کہ بے ما میروی (سعدی)

(۷) شریف۔ مہذب۔ شائستہ۔ بھلامانس۔ خوش چلن۔ خوش اطوار جیسے نیک اندر بد۔ بد اندر نیک یعنی اچھوں کے ہاں برے اور بروں کے ہاں اچھے (یہ لفظ سنسکرت نیک بمعنی معروف سے ملتا ہوا ہے) +

نیک اختر۔ ف۔ صفت:۔ خوش نصیب۔ خوش طالع۔ نیک بخت۔ بختاور۔ بھاگوان۔ خوش قسمت + اقبالمند۔ صاحبِ اقبال +

نیک انجام۔ ف۔ صفت:۔ وہ جسکا انجام بخیر ہو۔ عاقبت بخیر۔ وہ شخص جسکا آخیر وقت اچھا ہو۔ خاتمہ بالخیر +

نیک

نیک اندیش۔ ف۔ صفت: خیراندیش۔ بھلامانس۔ بھلائی سوچنے والا۔ نیک ذات۔ نیک نیت۔ نیک طینت +

نیک بخت۔ ف۔ صفت: (۱) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ بھاگوان۔ بختاور۔ نصیبے ور۔ اقبالمند (۲) پارسا۔ سیرت۔ پرہیزگار +سیدھا۔ سچا۔ خوش اطوار (۳) سپوت۔ سعادتمند (۴) خطاب بزن۔ عورت کی طرف مخاطب ہونے کا فقرہ۔ مائی۔ جیسے نیکبخت ورے تو آ۔ نیک بخت سے تیرا کیا بگاڑا تھا جو سیکڑوں کوسنے سُنا دیئے (۵) کفایت شعار۔ جزرس جیسے بیوی نیکبخت دمڑی کی دال تین وقت

نیک بختی۔ ا۔ اسم مؤنث: بھلمنسائی +سعادتمندی +پرہیزگاری۔ پارسائی۔ نکوئی۔ بھلائی +

نیک چلن۔ ا۔ اسم مذکر: خوش اطوار۔ وہ شخص جسکا رویہ اچھا ہو۔ نیکبخت بھلامانس۔ شائستہ +

نیک چلنی۔ ا۔ اسم مؤنث: خوش اطواری۔ بھلمنسائی۔ نیکبختی۔ تہذیب۔ شائستگی +

نیک چلنی کا اضافہ۔ ا۔ اسم مذکر: وہ اضافہ تنخواہ جو سپاہیوں کو نیک چلنی کی بابت دیا جاتا ہے +

نیک خصلت۔ ا۔ صفت: نیک طینت۔ نیک نہاد۔ ذاتی اشراف۔ اخلاق حمیدہ سے آراستہ۔ پاک سیرت +

نیک خواہ۔ ف۔ صفت: خیرخواہ۔ وفادار۔ بہی خواہ۔ نمک حلال +

نیک صلاح کا پُوچھنا کیا۔ ا۔ محاورہ: کارِ خیر میں دیر نہیں چاہیئے۔ نیک بات میں صلاح و مشورہ کی حاجت نہیں +

نیک فال۔ ا۔ صفت: اچھا شگون۔ مبارک فال +

نیک قدم۔ ا۔ اسم مؤنث: مُبارک قدم لونڈی۔ وہ باندی جسکا آنا گھر میں مُبارک ہو (نیک شگون کے خیال سے اکثر لونڈی باندیوں کے یہ نام رکھے جایا کرتے ہیں)

نیک محضر۔ ف +ع۔ صفت: لغوی معنی نیک حضور۔ اصطلاحی نیک خصلت۔ سبکا بہی خواہ۔ نیک نہاد۔ نیک طینت۔ ذاتی بھلامانس +

نیک مرد۔ ف۔ اسم مذکر: بھلامانس +بھلا آدمی +پارسا۔ پرہیزگار +عابد۔ زاہد +

نیک منش۔ ف۔ صفت: نیک خصلت +سعادتمند +

نیک منظر۔ ف +ع۔ صفت: حسین۔ خوبصورت۔ سوہنا۔ سُندر۔ انوپ۔ ملوک +

نیک نام۔ ف۔ صفت: بدنام کا نقیض۔ وہ شخص جسکا نام بھلائی کے ساتھ مشہور ہو +نامور۔ نامی۔ نامی نامزد ؎

میں تو بدنام ہوں مرے صاحب تم بھی کچھ ایسے نیک نام نہیں + (مجروح)

نیک نامی۔ ف۔ اسم مؤنث: (۱) ناموری۔ شُہرت۔ جَس (۲) کارگزاری +

نیک نامی کی سند۔ ا۔ اسم مؤنث: کارگزاری و خدمات کی چٹھی۔ حُسن خدمت کا سرٹیفکٹ +چال چلن کا سرٹیفکٹ +

نیک نہاد۔ ف۔ صفت: پاک طینت۔ پاک سیرت۔ پاک باطن +

نیک نیت۔ ف +ع۔ صفت: اچھے ارادہ کا۔ اچھی نیت کا۔ وہ شخص جسکی نیت میں فتور نہو +نیک نہاد۔ نیک اندیش +نیک خیال +

نیک نیتی۔ ف +ع۔ اسم مؤنث: خوش نیتی۔ نیک اندیشی +

نیک و بد۔ ف۔ اسم مذکر: (۱) بُرا بھلا جیسے اپنا نیک و بد آپ دیکھ لو (۲) بُرائی بھلائی جیسے ہمیں کسی کے نیک و بد سے کیا کام +

نیکا۔ ہ۔ صفت: (ہندی) اچھا۔ عمدہ +شاندار۔ بھلا۔ خوب۔ خوش منظر جیسے ؎

ہرے ہرے بانس کٹا ئیو بل نیکا منڈھا چھوا دو رے + پانوں منڈھا چھوا دو رے + (گیت میٹھا)

نیکا لگنا۔ فعل لازم۔ (ہندی) بھلا لگنا۔ اچھا معلوم دینا +دل کو پسند ہونا +

نیکو۔ ف۔ صفت: (۱) عمدہ۔ اچھا۔ خوب (۲) تحفہ۔ نفیس (۳) سوہنا۔ خوبصورت۔ سُندر۔ رُوپ ونت۔ ملوک +

نیکو شمائل۔ ف +ع۔ صفت: نیک خصائل۔ خوش وضع۔ خوش اطوار۔ اچھی صفت

نیکوکار۔ ف۔ صفت: اچھے کام کرنے والا +خوش اطوار +

نیکوں۔ ا۔ اسم مذکر: نیک کی جمع +بھلوں۔ اچھوں +

نیکوں کو سُہولا اور بدوں کو چَھپولا۔ ا۔ کہاوت: نیکوں کے ساتھ بدی اور بدوں کے ساتھ نیکی +اچھوں سے بُرائی بُروں سے بھلائی +

نیکوئی۔ ف۔ اسم مؤنث: بھلائی۔ خوبی۔ عمدگی +

نیکی۔ ہ۔ اسم مؤنث: بھلی۔ خوبصورت۔ سُہاؤنی۔ لُبھاؤنی۔ مرغوب۔ دلپسند ؎

میں بہاری تورے سیام بہاری موہے نیکی لاگے صورت تہاری (ٹھمری)

نیکی۔ ف۔ اسم مؤنث: (۱) خوبی۔ بھلائی +عمدگی (۲) احسان۔ کارِ نیک۔ کارِ خیر ؎

اُسکی نیکی سے ہیں ہم زندہ نہ بیٹھے کیوں خصیت ہونہ بنانے کے معاملے کے ساتھ (زکی)

(۳) نیک بختی۔ سعادتمندی۔ بھلمنسائی (۴) پارسائی۔ پرہیزگاری +

نیکی آترے۔ ا۔ محاورۂ عورات (الفقرہ) خدا کی سنوار ہو جیسے نیکی آترے تمہارے دشمنوں پر یہ کیا کر دیا (تفاؤلاً دُعائے بد کی بجائے یہ الفاظ زبان پر لاتی ہیں) +

نیکی اور پُوچھ پُوچھ۔ ا۔ محاورہ: (۱) ایک تو بھلائی اور پھر پُوچھکر اس سے بہتر کونسی بات ہے۔ جب کسی کے حق میں کوئی مُفید بات کرتے اور پھر اُس سے صلاح بھی لے لیتے ہیں تو وہ اسکے جواب میں کہتا ہے کہ اِسمیں مُجھسے پُوچھنے کی کیا حاجت تھی یہ تو آپنے مہربانی پر مہربانی فرمائی (۲) نیک کام میں مشورہ کی کچھ ضرورت نہیں

نیکی بدی۔ ف۔ اسم مؤنث: بھلائی بُرائی۔ نفع و ضرر۔ نفع و نقصان۔ دوستی و دشمنی۔

نیک

بُرائی بھلائی کی خواہش ہے

بُرائی میں تو کیا کچھ آدمی سے ہو نہیں سکتا کسی کی کچھ مگر نیکی بدی سے ہو نہیں سکتا (ظہیر)

نیکی بدی کے فرشتے - ا - اسم مذکر - فرشتگانِ کاتبِ اعمال - کراماً کاتبین +

نیکی برباد گناہ لازم - محاورہ: جب بھلائی کرتے بُرائی حاصل ہوتی ہے تو اُس موقع پر کہتے ہیں - یعنی نیکی کے بدلے اُلٹی بُرائی پلّے پڑتی - بھلائی کی بُرائی پائی +

نیکی کر اور دریا میں ڈال - کہاوت: - (۱) بس نیکی کا صلہ یا حاصل یا عوض کچھ نہ ملے اُسکی نسبت بولتے ہیں یعنی نیکی کر اور بہا دے - نیکی کا ثمرہ بدی - (۲) نیکی کا بدلہ دریا سے بھی ملجاتا ہے (یہاں حاتم اور حسن بانو کے سوال کی طرف اشارہ ہے جسکی حکایت حاتم طائی کے قصہ میں موجود ہے کہ ایک شخص دریا میں دو روٹیاں روز ڈالا کرتا تھا اور خدا تعالےٰ نے اُسمیں بھی اُسکی محنت ضائع نہیں کی) +

نیکی کر اور کنوے میں ڈال - کہاوت: - (۱) بھلائی کر اور بھول جا - احسان کر اور زبان پر نہ لا - (۲) نیکی کر اور بھلائی کی امید نہ رکھ - نیکی کا ثمرہ بدی +

نیکی کر خدا سے پاؤ - محاورہ: - (۱) نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی - نیکی کا صلہ خدا دیتا ہے (۲) احسان کرو اور بھلائی کی امید نہ رکھو - احسان تو کرو مگر اُسکے عوض کی آرزو ہو تو خدا سے چاہو +

نیکی و بدی - ف - اسم مؤنث: - (۱) بُرائی بھلائی - (۲) عیب و صواب +

نیکی ہی رہ جاتی ہے - محاورہ: - بھلائی ہمیشہ قائم رہتی ہے +

نیگ - ہ - اسم مذکر: - (۱) حصہ بخرہ - بانٹا + نذر بھینٹ (۲) بیاہ میں رشتہ داروں کو حقِ شادی یا اپنے خدمتیوں کو انعام جو بطورِ رسم دیا جاتا ہے دُولہا یا دُلہن کی بہنوں اور بھائیوں کا حق جیسے کچھ تمہارا ہی نیگ نہیں ہے - بیائے مجہول ہے

کوئی کہتی تھی نیگ دلواؤ وارمی جاؤں مری پچھاور لاؤ (قلق)

نیگ جوگ - ہ - اسم مذکر: - ہر دو مترادف - بیاہ شادی کے موقع کا حق جو رشتہ داروں وغیرہ کو حسبِ رسم دیا جاتا ہے +

نیگ دینا - ہ - فعل متعدی: - حقِ شادی یعنی بدھائی یا بدھاوا دینا + حسبِ رسم بیاہ شادی کے موقع پر رشتہ داروں وغیرہ کو اپنی توفیق کے موافق کچھ نقدی دینا + مبارک باد کا انعام +

نیگ لگانا - ہ - فعل لازم: - (۱) اچھے موقع پر صرف کرنا خوشی کی جگہ صرف کرنا (۲) مجازاً برباد کرنا - کھونا - ضائع کرنا - خالصہ لگانا جیسے بیوی تک کا زیور ڈوبنے پونے بیچکر نیگ لگا دیا +

نیگ لگنا - ہ - فعل لازم: - سُوارت ہونا - بجا صرف ہونا خوشی کے موقع پر کام میں آنا

نیل

نیگی جوگی - ہ - اسم مذکر: - نیگ جوگ کے مستحق - بیاہ شادی کا انعام پانیکے مستحق جیسے

نَیل - ع - اسم مذکر: - حصُول - دسترس +

نَیلِ مرام - ع - اسم مذکر: - انجاحِ کار - حصُولِ مقصد +

نِیل - ف - س - اسم مذکر: - (۱) ایک قسم کی پتّی جسکو سڑا کر نیلا رنگ نکالتے ہیں + وسمہ (۲) نیلا رنگ (۳ - ع - ف) مصر کے ایک مشہور دریا کا نام (۴ - ہ) چوٹ کا نشان قمچی وغیرہ کی ضرب کا نشان - داغِ نیلگوں - بدّھی ہے

یُوں ابتو بوسہ شوق سے پنہاں ہیں پنگے نیل مستی لگا کے یار نے مجکو دکھائے ہونٹ (ناسخ)

بہر تو یہ ف نہیں جو ناخن زن نیل رُخسارِ مصر کیوں ہے (دیا شنکر نسیم)

نیل بگڑنا - ہ - فعل لازم: - (۱) نیل کا حوض یا ماٹ خراب ہونا - نیل کا قوام درست نہ ہونا جو ایک نہایت نقصان کی بات ہے ہے

اُس رُخ پہ پسینے سے کاجل کا بنا جب تِل عالم میں بگڑتے ہی پھر نیل تلک دیکھا (نصیر)

باندھی ہے سبنے زیرِ فلک جھوٹ پر کمر شاید بگڑ گیا ہے کہیں نیل مات کا (اسیر)

(۲) کسی غیر ممکن - خلافِ قیاس خلافِ عقل بات کا مشہور ہونا جھوٹی اور بے سر و پا بات اُڑنا - بے پر کی اُڑنا ہے

سُنکے ترکِ عشق میرا ہنسکے کہتا ہے وہ شوخ نیل بگڑا ہے کہیں یار و یقیں مجکو نہیں (سودا)

یہی دُھوم کل سے وہ مرے لینے کو آتا ہے گلے میں ہار ہے اور تن پہ نافرمانی جوڑا ہے
غرض میں تو نظیر اسکو سمجھتا ہوں کہیں شاید کسیکا نیل بگڑا ہے جو یہ طوفان جوڑا ہے (نظیر)

(ایک ہند کیا بلکہ فارس میں بھی یہ دستور ہے کہ جب نیل کا حوض یا ماٹ خراب ہوجاتا ہے تو اُسکے مالک ایک بات خلافِ قیاس بعید الفہم مشہور کر دیتے ہیں - اُنکے نزدیک اِس ٹوٹکے سے بگڑا ہوا نیل سنور جاتا ہے - فارسی میں نیل بزیاں رفتن اسی سے مُراد ہے) + ہے

ہر شب اُلٹی کچھ تو بگڑتا ہے اِسکا نیل ہر روز باندھتا ہے نئی آسماں ہوا (دیا شنکر نسیم)

(۳) چلن بگڑنا - بد اطوار ہونا - بد وضع ہونا - چال چلن درست نہ رہنا گمراہ ہونا - بے راہ ہونا - بد راہ ہونا - (مرزا علی نقی محشر) ہے

یہ رنگ ڈھنگ اچھے فلک کے نہیں ایسا ہی کچھ قدیم سے بگڑا یہ نیل ہے (محشر)

راہ پر لائے ہیں جب گرہ ہوا ہے آسماں بیشتر ہمنے بنایا ہے جو بگڑا نیل ہے (آتش)

(۴) شامت آنا - کمبختی آنا - بد اقبالی یا اِدبار کا سامنے ہونا ہے

میری صُورت سے یہ کیوں گردش ہیں نیل بگڑا ہے چرخِ اخضر کا (مشتاق)

ہائے وہ مرزا کہ جسکا سُن کے نام آب ہو سیمرغ کا زہرہ تمام
سوکیا اُسکو فلک نے یُوں ذلیل مرتے ہی جیسے بگڑا ہے یہ نیل (سودا)

(چونکہ نیل کا بگڑا ہوا سود اگر اسقدر نقصان اُٹھاتا ہے کہ پھر اُسکا پنپنا مشکل سمجھا جاتا ہے -

له بگر بگر کہتے ہیں جب آنکھ ڈالو خیالِ ہند و پر وہ چنچل دل ہیں اُن کا نیل اُبھر آئے گا پہلو پر فقط خیال ہی آیا تھا مجکو بوسہ کا کہ اُنکے عارضِ نازک پہ نیل بجا گئے (قدر) ٢ (ہ - ہ) اشکِ تیغ + آنکھ کا آنسو + نیر پانی - جل +

نیل

(اسوجہ سے یہ معنی مشہور ہو گئے) +

(۵) بے رونقی کا زمانہ آنا۔ بے رونقی ہونا۔ رُوپ بگڑنا ~

کہا بُلبل نے جب تو ناگُلِ سوسن کو گُلچیں نے ۔ الٰہی خیر کیجو نیل رُخسارِ چمن بگڑا + (آتش)

(۶) ہوش و حواس نہ رہنا۔ پاگل یا سودائی ہو جانا۔ عقل نہ رہنا۔ (۷) دیوالہ نکلنا۔ بٹا بھاری نقصان ہونا۔ بھاری ٹوٹا آنا (۸) انگریزوں کی کھلائیاں یعنی آیائیں جب بچے روتے ہیں تو اُنکو چُپکا کرنے کے واسطے کہتی ہیں کہ دیکھو نیل بگڑ گیا اب مت رو۔ ہم لوگوں میں کہتے ہیں کہ دیکھو ہوّا آگیا اب مت رو +

نیل پڑنا یا پڑ جانا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ جسم پر مار کا نشان پڑ جانا۔ چوٹ یا ضرب کا نیلا داغ پڑ جانا۔ بدّھیاں پڑنا یا پڑ جانا۔ جسم کا نیلا نیلا ہو جانا ~

پیٹا جو میرے غم میں وہ مُنہ نیل پڑ گئے ۔ تھی یاسمن سفید سو ہے یاسمن کبود (ناسخ)

بارِ محرم سے پڑتے یہ سینۂ نازک پہ نیل ۔ اے پری انگیا کا سب آپ روان آبی ہوا (امانت)

غیروں کے دل میں ناخنِ غم سے پڑے جو نیل ۔ کس گُلبدن نے چٹکیاں لیں ہوی ان میں (〃)

پڑ جائیں نزاکت سے نہ ہاتھوں میں کہیں نیل ۔ کل ڈالا کرو مہندی کو باندھا نہ کرو تُم (رند)

آج سمجھے ہیں تیرے خال کو ہم ۔ یہ نگاہوں کے نیل پڑتے ہیں + (مؤلف)

نیل جلانا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ پانی یا بارش کے روکنے کا ٹوٹکا کرنا کیونکہ عوام النّاس کا دستور ہے کہ جب بارشِ باراں کا وفور ہوتا ہے تو وہ مینہ کھُلنے کے واسطے یونہیں یا تلوار پر رکھکر نیل جلاتے ہیں ~

خالِ سیاہ نے اُسکے جلایا ہے نیل کیا ۔ آتا ہے کچھ نظر مجھے آنسو تھما ہوا (میر حسن)

ہے جی میں اُس بُت کے تصوّر میں رووں ۔ سب نیل جلانے لگیں تلوار پہ رکھکر (معروف)

نیل یکے جلاتے ہیں کہ باراں کھُل جائے ۔ تنگ ہیں لوگ مری گریہ و زاری سے بہت (〃)

نیل ڈالنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ مار مار کر نیلا کر دینا۔ بدّھیاں ڈال دینا + لہ

نیل ڈھلنا۔ و۔ فعل لازم:۔ صحیح (نیر ڈھلنا) (۱) مرتے وقت آنکھوں سے آنسو ٹپکنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ جان کنی کا وقت ہونا۔ موت کے آثار و علامت کا پیدا ہونا ~

کیا روؤں خیرہ چشمیٔ بختِ سیاہ کو ۔ واں شغلِ سُرمہ ہے ابھی یاں نیل ڈھلگیا (مومن)

جالِ یار کے بدلے اجل کی دید ہوئی ۔ کہ نیل ڈھلتے ہوئے انتظار میں دیکھا (بحر)

(دستور ہے کہ جب آدمی کا وقتِ نزع قریب تر پہنچتا ہے تو پُتلیوں کی سیاہی مبدّل بسفیدی ہو جاتی آنکھوں کا نُور جاتا رہتا اور پھر کئی قطرے پانی کے آنکھوں سے ٹپک پڑتے ہیں بس اُسی کو نیر یعنی پانی ڈھلنا کہتے ہیں بقاعدۂ تبدیلِ حروف رائے مُہملہ کو لام سے بدلکر نیل کر لیا) +

(۲۔ ہندو) بے شرم ہونا۔ لاج نہ رہنا۔ اِس معنی میں زیادہ تر نیر ہی آتا ہے +

نیل کا ٹیکا۔ و۔ اسم مذکر:۔ کلنک کا ٹیکا۔ داغِ بدنامی و رسوائی + نامردی و

نیل

رُو سیاہی۔ سیاہ رُوئی + وہ نشانِ نیل جو نظرِ زخم کے خیال سے خوشنما بچّے کے رُخسار پر لگاتے ہیں ~

کیسے ہے کون سچ پہ فیصل کا ہے ۔ دغا کے روز ٹیکا نیل کا ہے + (سودا)

رستم کو وقتِ جنگ یہ تیرے مُبارزاں ۔ کہتے ہیں رکھ دے ہاتھ سے تو خیرہ تیغ
رکھنا سپر کا مُنہ پہ یہ ٹیکا ہے نیل کا ۔ تجھ روسیاہ پہ کیجئے گا لیکے وار تیغ
} (مطلع نصیر)

نیل کا ماٹ بگڑنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (نیل بگڑنا) + ~

بازی ہے حبابِ زیرِ فلک جھوٹ پر کمر ۔ شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا + (اسیر)

فرعون اور تجھ سے ہو دعویٰ ہمسری ۔ شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا (قدر)

نیل کنٹھ۔ اِ۔ اسم مذکر:۔ ایک خوشنما پرند کا نام جسکی گردن اور پر نیلے ہوتے ہیں۔ یہ پرند فاختہ کی برابر ہوتا اور ہندوؤں نے دسہرے کے روز دیکھنا یا لیکر چھوڑنا نہایت ہی مُبارک خیال کرتے ہیں۔ بلکہ بعض عوام کا اعتقاد ہے کہ جسکے گھر کی چھت پر نیل کنٹھ آکر بیٹھتا ہے وہ وزیر ہو جایا کرتا ہے۔ فارسی میں اسے سبزک۔ نیلہ زاغ اور کاسکینہ کہتے ہیں عربی میں شقراق لکھا ہے۔ سُنا ہے کہ یہ جانور سُرخ بھی ہوتا ہے مگر بہت کم +

نیل کنٹھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک نہایت کڑوی بُوٹی کا نام جو اکثر بخارِ کہنہ کے واسطے مُفید خیال کیجاتی نیلاہٹ لیئے ہوتے ہوتی ہے +

نیل کی پتّی۔ اِ۔ اسم مؤنث:۔ برگِ نیل + وسمہ +

نیل کی سلائی یا سلائیاں پھروا دینا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ اندھا کرا دینا (زمانۂ قدیم میں دستور تھا کہ نیل کی سلائی گرم کر کے مُجرم کی آنکھوں میں پھروا دیتے تھے جس سے وہ اندھا ہو جاتا تھا)

نیل کی سلائیاں آنکھوں میں پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اندھا کیا جانا ~

مُشتاق رہتے ہیں جلوۂ چشمِ کُحیل کی ۔ پھرتیں سلائیاں بھی جو آنکھوں میں نیل کی (لا اعلم)

میر نے صرف سلائیاں پھرنا بھی باندھا ہے ~

شہاں کہ کُحلِ جواہر تھی خاکِ پا جن کی ۔ اُنہیں کی آنکھوں میں پھرتے سلائیاں دیکھیں (میر)

نیل کی کوٹھی۔ اِ۔ اسم مؤنث:۔ نیل کا کارخانہ +

نیل گائے۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی نیلے رنگ کی دشتی گائے جو ہرن سے مُشابہ ہوتی ہے۔ نیل گاؤ۔ فارسی میں اِسے نیلہ بھی کہتے ہیں +

نیل گر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ رنگ ریز + نیل کا کام کرنے والا +

نیل گوں۔ ف۔ صفت:۔ نیلے رنگ کا۔ آبی۔ آسمانی + نیلا رنگ۔ نیلا + ~

نیب دے تحریر سُرمہ کیوں نہ چشمِ یار کو ۔ نیلگوں گنڈا پہنایا مردمِ بیمار کو + (سلیمان)

نیل گھوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نیل کو متھنا۔ نیل کو بلونا۔ نیل باریک کرنا۔ (۲۔ عو) لڑائی ڈالنا۔ پھٹیک پیا ڈالنا۔ کلیس مچانا۔ کلکل ڈالنا۔ کہرام مچانا۔

لہ دیئے جو داغ وہ ہم نے بھی نیل بوسوں کے ڈالے + وصول اُن سے ہوا آج دام دام ہمارا + (قدر)

نیل

جیسے اُس نے تو دو زرے وہ نیل گھوڑے رکھا ہے کہ آپ کھانے دانہ اور لوگ کھانے +

نیلا ۱. صفت: - (۱) نیلگوں۔ نیلے رنگ کا۔ آبی۔ آسمانی۔ لاجوردی۔ کبود (۲) اسم مذکر: ایک قسم کا نیلا کبوتر + (۳) نیلم۔ ایک قسم کا جواہر +

نیلا پڑ جانا ۱. فعل لازم: - کانچ کا سا رنگ ہو جانا۔ کالا پڑ جانا۔ نیلگوں ہو جانا +

نیلا پیلا ۱. صفت: - زرد اور نیلا۔ زرد و کبود +

نیلا پیلا ہونا ۱. فعل لازم: - لال پیلا ہونا۔ غصے ہونا۔ آنکھیں نکالنا۔ خفا ہونا۔ [illegible] ہونا۔ بگڑنا۔ [illegible] ہونا ؎

ہوا تھا فیر مجھے دیکھ کے نیلا پیلا بعد مردن بھی رہے آئینہ کفن بن دیتے (ظفر)

کل تلک جو گھر گھر اپنا تھا سو آتے دیکھ آج نیلا پیلا ہو کے کیا کیا ہمیں [illegible] (جرأت)

نیلا پیلا سے کیوں رنگ ہوا کیا برا آئی کسی کے دل کی تراد + (مجروح)

نیلا تھوتا ۱. اسم مذکر: - توتیا۔ سبز رنگا۔ زاک سبز۔ زاج الاخضر۔ ایک دوا کا نام جو تانبے سے تیار کی جاتی ہے اس سے نہایت قے آتی ہے گویا ایک قسم کا زہر ہے +

نیلا ڈورا باندھنا ۱. فعل متعدی: - عوام میں دستور ہے کہ دفع گزند و آسیب عین الکمال کے واسطے رشتۂ نیلگوں زیب گلو کرتے ہیں یا دست و بازو پر باندھتے ہیں تاکہ اثر نظر بد سے محفوظ و حفظ امان میں رہیں۔ بعض اوقات نیلے گنڈے سے بھی مراد ہوتی ہے ؎

تعویذ لال ہی کے نہ چھیڑیے گھمنڈ پر اک نیلا ڈورا باندھ چھیئے اس گورے ڈنڈ پہ (انشا)

نیلا کرنا ۱. فعل متعدی: (۱) نیلگوں بنانا۔ آسمانی کرنا (۲) مار کر نیل ڈالنا +

نیلا ہونا ۱. فعل لازم: - (۱) نیلا پڑنا۔ آسمانی یا لاجوردی رنگ کا ہو جانا (۲) نیل پڑنا چوٹ یا ضرب سے جسم پر سیاہ خواہ نیلا نشان پڑنا (۳) شرمندگی کے باعث چہرے کا رنگ متغیر ہونا ؎

دیکھے جو تیرے دستِ حنائی کے رنگ کو شرمندگی سے رنگ ہو نیلا شہاب کا (آتش)

نیلام پرتگالی۔ اسم مذکر: - بولی بولکر بیچنا اور جو زیادہ دام لگائے اُسکے نام چھوڑ دینا بیع زائد۔ عوام ایلام بولتے ہیں۔ ہراج۔ اوکشن +

نیلام پر چڑھانا ۱. فعل متعدی: - نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنا۔ بولی پر رکھنا۔

نیلام کرنا ۱. فعل متعدی: - بولی بول کر بیچنا۔ ہراج کرنا۔ اوکشن کرنا۔ [1]

نیلام گھر ۱. اسم مذکر: - نیلام ہونے کا مقام۔ اوکشن روم +

نیلام ہونا ۱. فعل لازم: - نیلام سے بکنا۔ بولی پر فروخت ہونا۔ بولی ہونا ؎

حوران خلد بولتی ہیں بڑھ کے بولیاں نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا (داغ)

رخت تن میرا قضا کے ہاتھ بیچا عشق نے جیسے ہو نیلام باقی دار کی املاک کا (اسیر)

نیم

نیلاہٹ ہ. اسم مؤنث: - نیلاپن۔ نیلگوں پن +

نیلم ف. اسم مذکر۔ ایک قسم کا نیلگوں جواہر۔ یاقوتِ کبود ؎

مرا دل مصحفی خاتم بنا ہے ہے اُس خاتم پہ نیلم کا نگیں داغ (مصحفی)

نیلم پری ۱. اسم مؤنث: - ایک فرضی پری کا نام جو اندر سبھا کے تماشے میں بنا کرتی ہے +

نیلوفر ف. اسم مذکر: - ایک قسم کے نیلے رنگ کے پھول کا نام جسکی دو قسمیں ہیں ایک نیلوفر آفتابی جو کنول گٹے کا پھول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کھلتا ہے دوسرا نیلوفر ماہتابی جسکی بیلیں ہوتی ہیں۔ یہ بیماروں کو دوا کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اسکا مزاج بہت ٹھنڈا ہے۔ کنول۔ پدم۔ پدما۔ کمودنی ؎

خال مشکیں آتش رخسار پر پیدا ہوا چشمۂ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا (ظفر)

(نیلوپر نیلوفل نیلوپل۔ نیلپر۔ اسی طرح سے فارسی زبان میں آیا ہے۔ چونکہ سنسکرت میں نیل [illegible] بمعنی نیلا۔ اُت پل [illegible] بمعنی پنکھڑی ہے اس سبب بعض کی رائے ہے کہ یہ سنسکرت ہے جسکے معنی نیلی پنکھڑی والا پھول ہوئے فارسی میں ادل بدل کر کچھ سے کچھ ہو گیا گویا نیلوتپل سنسکرت ہے)

نیلے ۱. اسم مذکر: - (۱) نیلا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ یا تابعِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نیلے رنگ کا وغیرہ +

نیلے پیلے دیدے کرنا ۱. فعل متعدی: - ناراض ہونا۔ آنکھیں نکالنا۔ خفا ہونا۔ بگڑنا۔ غضبناک ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ تیور بدلنا +

نیلے ہاتھ پاؤں ۱. محاورہ: - عو۔ دُعائے بد و کلمۂ تنفر + درگور +

نیلی ہ. اسم مؤنث: - نیلے رنگ کی چیز۔ نیلگوں۔ آسمانی۔ آبی۔ لاجوردی +

نیلی پیلی آنکھیں کرنا ۱. فعل متعدی: - آنکھیں نکالنا۔ آنکھیں نکالکر گھورنا غصے کی نگاہوں سے دیکھنا۔ تیور بدل کر دیکھنا۔ خشمناکی اور غضبناکی سے پیش آنا۔ نہایت غیظ و غضب سے دیکھنا۔ خشمگین ہونا۔ تیز ہونا۔ خفا ہونا [2] ؎

سو نا آنکھیں نیلی پیلی کرتا ہے وہ شوخ بزم میں تو چشم حیرت سے نہ دیکھا کریں (جرأت)

غیروں سے لڑانے یہ نکیلی آنکھیں کیوں کرتے ہو ہم پہ نیلی پیلی آنکھیں + (جلیس)

نیلی گھوڑی ۱. اسم مؤنث: - دگنوار) (۱) ایک رنگ کی گھوڑی جسے سبزی گھوڑی بھی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اکثر گنوار پکارا کرتے ہیں کہ او نیلی گھوڑی والے + (۲) گھوڑی کی مورت جو کاغذ کی بنا کر جامہ کے ساتھ سلی ہوئی رکھتے اور ڈفالی رات کو اُسے پہنکر اپنے پیروں سے کودتے اور ناچتے پھرتے ہیں۔ اسے گھوڑے کا ناچ کہتے اور اسکے ذریعہ سے چراغ کی روشنی میں وہ لوگ مانگتے ہیں +

نیم ہ. اسم مذکر: - ایک نہایت کڑوے درخت کا نام جسے نیب بھی کہتے ہیں جیسے کریلا اور نیم چڑھا +

نیم کا بھرتا ہ. اسم مذکر: - نیم کا پلیس جو اکثر زخم پر باندھا جاتا ہے +

[1] ذکر ہے کہ بیوا اسباب پہ چٹھی ڈالو + فکر ہے کہ بیوہ نیلام کرو سارا گھر (قدر)

[2] نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں وہ مجھکو دیکھکر + ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا (داغ)

نیم

نیم کی ٹہنی ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مرضِ آتشک میں مُبتلا ہونا۔ نیم کی ٹہنی سے زخم کی مکھیاں اُڑانا +

نیم کی نبولی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ تخمِ نیم۔ نکولی +

نیم۔ ف۔ صفت:۔ (۱) آدھا۔ نصف۔ نصفی (۲) بیچ۔ منجھ۔ میان۔ درمیان۔ بین +

نیم باز۔ ف۔ صفت:۔ آدھی کُھلی آدھی بند۔ وہ چیز جو آدھی کُھلی ہو + نشیلی۔ مُخمور۔ غنودہ جیسے چشمِ نیم باز و مژۂ نیم باز +

میرؔ ان نیم باز آنکھوں میں　　ساری مستی شراب کیسی ہے + (میرؔ)

نیم برشت۔ ف۔ صفت:۔ ادھ کچرا۔ کچھ کچا کچھ پکا۔ آدھا بُھنا ہوا۔ ادھ کچرا۔ نیم پخت

نیم بسمل۔ ف۔ صفت:۔ آدھا ذبح کیا ہوا۔ گھائل۔ مجروح۔ ادھ مُوا۔ نیم کشتہ جیسے

نیم بسمل نہ چھوڑ جانا تھا　　ایک ہاتھ اور بھی لگانا تھا + (نامعلوم)

(فارسی میں تڑپنے والے ذبح کئے ہوئے جانور کو بسمل کہتے ہیں جو بالکل مُردہ ہوتا ہے نہ زندہ مگر اردو میں بسمل کو نیم بسمل بھی کہتے ہیں۔ مسدسِ حالی میں مجازاً متوسط الحال لوگوں نسبت آیا ہے جو نہ امیر ہیں نہ فقیر) +

نیم پڑھا۔ صفت:۔ ادھ کچرا۔ وہ شخص جسے پُوری تعلیم نہ ہوئی ہو۔ ناقص العلم۔ کچھ پڑھا ہوا۔ پُو نہیں ساجاننے والا۔ حرف شناس۔ شُدبُد رکھنے والا۔ ناتجربہ کار جیسے نیم پڑھا ملا۔ نیم پڑھا حکیم وغیرہ +

نیم جاں۔ ف۔ صفت:۔ ادھ مُوا۔ نیم مُردہ۔ قریب بمرگ۔ سسکتا [5]

زکی کو ہم بھی جاکر دیکھ آئے　　ابھی تو نیم جاں و خستہ تن ہے (زکی)

نیم جوش۔ ف۔ صفت:۔ آدھا جوش دیا ہوا۔ آدھا پکا ہوا۔ ہلکا جوش دیا ہوا۔ ہلکا اُبالا ہوا +

نیم حکیم۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ ادُھورا حکیم۔ طبیبِ بے علم۔ ناتجربہ کار۔ ان پڑھا طبیب۔ عطائی حکیم۔ نام کا حکیم۔ کٹھ بیّد جیسے نیم حکیم خطرۂ جان۔ نیم مُلا خطرۂ ایماں +

نیم خواب۔ ف۔ صفت:۔ چشم کی صفت جسکا مجازاً غمزہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ کچی نیند +

نیم خوردہ۔ ف۔ صفت:۔ جھوٹا۔ پس خوردہ۔ آگے کا اُٹھا + جھٹالا ہوا +

نیم راضی۔ ف۔ صفت:۔ آدھا رضامند +

نیم روز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) دوپہر + (۲) ولایتِ سیستان کا نام +

نیم سوختہ۔ ف۔ صفت:۔ آدھا جلا ہوا۔ سوختہ۔ جھلا:

نیم کش۔ ف۔ صفت:۔ نیم کشیدہ۔ وہ تیغ یا تیر جسے پُورا نہ کھینچ لیا ہو آدھا اندر آدھا باہر ہو [5]

کوئی میرے دل سے پُوچھے ترے تیرِ نیم کش کو　　یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا (غالب)

نیم گرم۔ ف۔ صفت:۔ کُنکُنا۔ سہتا ہوا۔ شیر گرم۔ سیل گرم۔ وہ پانی جو بہت گرم نہ ہو۔ کُنکُنا +

نیم گرد سوہن۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ سوہن یا ریتی جو آدھی گول اور آدھی چپٹی ہو۔ آدھی گول ریتی +

نیم مست۔ ف۔ صفت:۔ مستِ باخبر۔ آدھا مست اور آدھا ہُشیار +

نیم مُلا۔ ف + ع۔ صفت:۔ جو پُورا مُلا نہو۔ ناقص العلم۔ کچا مُلا۔ نام کا مولوی جیسے نیم مُلا خطرۂ ایمان۔ نیم حکیم خطرۂ جان +

نیم نگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کن انکھیوں سے دیکھنا۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ اندک نظر [5]

حسرت نیم نگاہ ہے مجھے کس مدت سے　　وہ ابھی پُوچھتے ہیں تیری تمنا کیا ہے (زکی)

نیم۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندی) (۱) اصرار۔ ضد۔ ہٹ۔ اڑ۔ تعصب (۲) دینی عہد۔ منت۔ اِقرار۔ قول۔ بچن۔ برخود واجب گردانیدن۔ فرض (۳) وِرد۔ معمول۔ دستور۔ بندھیج (۴) رضا۔ استرضا۔ قبولیت (۵) روزہ۔ برت۔ لنگھن۔ اُپاس (۶) وقت بیاہ۔ کال۔ ادمر +

نیم دھرم۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) اچھا چلن + زہد۔ تقوے۔ اعتدال۔ پرہیزگاری۔ ایمانداری (۲) برت۔ اُپاس۔ لنگھن۔ روزہ +

نیم باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) معمول باندھنا۔ وِرد باندھنا۔ دستور باندھنا + بجالانا (۲) عہد کرنا۔ منت ماننا۔ سنکلپ کرنا (۳) رضا جوئی کرنا۔ حُکم ماننا۔ فرماں برداری کرنا۔ اطاعت کرنا +

نیم پتر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) اقرار نامہ۔ عہد نامہ +

نیمچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ چھوٹی تلوار۔ تیغچہ۔ خنجر۔ پیش قبض۔ جمدھر۔ دشنہ [1]

نیمچہ جب مرے قاتل نے بغل میں مارا　　جو چڑھا مُنہ اُسے میدانِ اجل میں مارا (ذوق)

مُدت سے وہ بھووں کو ملاتے ہیں غضب　　دو نیمچوں کا ایک دو خنجر بنائینگے (نواب مرزا خان داغ)

نیمن۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندی) (۱) مضبوط۔ گٹھیلا + بلی۔ طاقتور۔ زور آور۔ قوی + (۲) اُستوار۔ دیرپا۔ مستحکم۔ پُختہ۔ مُحکم۔ پکا (۳) بھاری۔ ٹھوس۔ نگر +

نیمہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) ادھولا۔ آدھا۔ نصف (۲) جانب۔ طرف (۳) مُربع (۴) ایک قسم کا اونچا جامہ۔ ایک قسم کی اونچی پوشاک +

نیم آستین۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ آدھی آدھی آستینوں کی مرزئی۔ جاکٹ۔ واسکٹ۔ صدری

نیمی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) (۱) نیم دھرم والا۔ ایماندار۔ پاکدامن۔ پارسا۔ پرہیزگار (۲) پابندِ قاعدہ۔ پابندِ انضباط۔ مُنضبط۔ پابندِ اوقات (۳) دیانتدار۔ امین۔ راست معاملہ۔ (۴) خداترس۔ صاف باطن۔ سینہ صاف +

نین۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) آنکھ۔ چشم۔ عین۔ نیتر۔ دیدہ۔ لوچن [5]

چاتر نار اور سُورما کریں لاکھ میں چوٹ　　نین چھپائے نا چھپیں پٹ گھونگٹ کی اوٹ (دوہا)

آپیارے ننین میں پلک ڈھانک توہے لُوں　　نہ میں دیکھوں اور کو نہ تو ہے دیکھن دُوں (〃)

(۲) نظر۔ نگاہ۔ درشٹ۔ دشٹ +

[1] وہ اپنی مراد کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں + نگہ نے نیمچہ مارا زباں سے آفریں نکلی (داغ)

نین

نین گنوانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) آنکھیں کھونا ۔ اندھا ہونا جیسے اپنے نین گنوائے کے در در مانگے بھیک (۲) محتاج ہونا ۔ دست نگر ہونا ۔ اپنی دولت کھونا ۔

نین مُتنا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بات بات پر رونے والا ۔ ہر بات پر ٹسوے بہانے والا ۔ رونا ۔ روپڑنے والا ۔ تحقیراً بولتے ہیں (شیخ باقر علی)

نین مُتنا کہیں مشہور نہو جائے تو بیرے اسنے پہ ندرو بچھ سکے [illegible] (باقر علی)

نین مُتنے ہو مری بات کو پہچانو گے کلہ کے جُوتے سے ہے اسواسطے بیجا[illegible] (")

نین مُتنی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ مرکب از (نین + مُوت) تحقیراً ر[illegible]نی ۔ چڑچڑی بات بات پر رو دینے والی عورت ۔ ٹسوے بہانے والی عورت ۔ ہر بات پر بے سبب رونے آزردہ اور خفا ہونے والی ۔

جسکو رونے کے سوا بزم میں کچھ کار نہو نین مُتنی بھی کوئی شمع سی زنہار نہو (نکہت)

نین مُتنی اسقدر بنجائے تو کیا فائدہ تا سبب بات[illegible] ہی اتنی بھی مت رو بیٹھے (انشا)

نینا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نین کی تصغیر ۔ آنکھ ۔

نینا دیت بتائے سب ہیا کا ہیت اہیت جیسے نرمل آرسی بھلی بُری کہہ دیت (دوہا)

نینا تیری ظالم رو بنہیا رکی

نیند ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ نوم ۔ خواب ۔ نیندرا ۔ اونگھ جیسے سُولی پر بھی نیند آتی ہے ۔

خواب و بیداری ستہ یا وہ بارمیں غفلت نہو اصطلاحِ اہل دل میں یہی کہلاتی ہے نیند (زکی)

نیند آجانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ آنکھ لگ جانا ۔ سو جانا ۔ نوم یا خواب میں ہو جانا ۔

جو نیند آگئی تو تو ہاں سمجھ لوں گا نہیں نہیں یہ تمہاری مجھے پسند نہیں (نادر)

یکسی ہیں چشمِ خفتہ طالع بیدار ہے یار کی دیوار کے سایہ میں آجاتی ہے نیند (زکی)

کرس کے کیجے بے ... غم ہائے ہجراں کا گلہ یہ وہ افسانہ ہے جس سے کب آجاتی ہے نیند (")

نیند اُچاٹ ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نیند ٹوٹنا ۔ خواب کا جاتا رہنا ۔ پلک سے پلک نہ لگنا ۔ آنکھ کھل جانا ۔

نیند اُچٹنا یا اُچٹ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خواب کا جاتا رہنا ۔ پلک سے پلک لگنا نیند کا جاتا رہنا ۔ نیند ٹوٹنا ۔ حالتِ خواب میں بیخوابی واقع ہونا ۔ کسی آہٹ یا شور و غل یا خیالات کے سبب نیند کا جاتا رہنا ۔ آنکھ کھل جانا ۔ جاگ پڑنا ۔

لگتی چلی تھی آنکھ کہ اتنے میں مُصحفی بولا جو مُرغِ صبح مری نیند اُچٹ گئی (مُصحفی)

سوتے سوتے جب پکار اُٹھتا ہوں اپنے یار کو مرقدوں کے سونے والوں کی اُچٹ جاتی ہے نیند (بحر)

کھٹکا جو میرے دل کے ہوا اضطراب کا پہلے شبِ وصال مری نیند اُچٹ گئی (عاشق)

نیند اُڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ نیند اُچاٹ کرنا ۔ پلک سے پلک نہ لگنے دینا ۔ آنکھ نہ جھپکنے دینا ۔

نین

تمہارے ہجر نے ایسی مری اُڑائی نیند ہزاروں کروٹیں بدلیں مگر نہ آئی نیند (حسرت)

نیند اُڑ جانا یا اُڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نیند کا جاتا رہنا ۔ بے خوابی ہو جانا ۔ نیند بھاگ جانا ۔ آنکھ کھل جانا ۔ خشکیٔ دماغ یا وفورِ خیالات وغیرہ سے نیند نہ آنا ۔

سوؤں میں کس طرح ان آنکھوں میں کب آتی ہے نیند دور سے صورت کو میری دیکھ کر جاتی ہے نیند (مرزا)

جب قفس میں چشمِ گلگوں سے گھبراتی ہے نیند طائرِ رنگ پریدہ بنکر اُڑ جاتی ہے نیند (زکی)

سحر تو ہونے دے ایسا بھی کیا شوقِ شہادت ہے کہیں نیند اُڑ نہ جائے نالۂ شبگیر قاتل کی (")

نیند اُڑ جاتی جو سُنتا یار میرا حالِ دل خوابِ غفلت میں تغافل کر دیتا یہ وہ افسانہ تھا (آتش)

رسائی غیر نے پائی کوئی قصہ نہ برپا ہو مری نیند اُڑ گئی شوق اُنکو ہے جب سے کہانی کا (ناسخ)

وہ بغل میں تو بھی تو یاں نیند اُڑ گئی یہ سوچ ہے گیا نہ ہوا عدد کے خواب میں (مومن)

نیند آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نیند معلوم ہونا ۔ اونگھ آنا ۔ سونے کو جی چاہنا ۔ آنکھوں کا نیند سے خمار آلود ہونا ۔

وصل کی شب ہائے دل میں شوق و ارماں کا ہجوم اور اُسکا ناز سے کہنا کہ آتی ہے نیند (زکی)

نیند بھر سونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بخوبی سونا ۔ بے خل و غش سونا ۔ بیفکری سے سونا ۔ خوابِ راحت میں بسر کرنا ۔ سُکھ نیند سونا ۔ حسبِ دلخواہ سونا ۔ بھی نیند سونا ۔ حسبِ عادت سونا ۔

پھر زلیخا نہ نیند بھر سوئی جب سے یُوسف کو خواب میں دیکھا (ظاہر)

نیند بھر کر یا بھر کے سونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (دیکھو نیند بھر سونا) پاؤں پھیلا کے سونا ۔

جب لگی آنکھ کرا ہا یہ کہ بد خواب کیا نیند بھر کر دلِ بیمار نے سونے نہ دیا (آتش)

پھونکا کریگا صُور یونہی اسی طرح سوئیگا نیند بھر کے ۔ عالم تمام رات (بحر)

نیند بھر کر نہ سونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ پُوری نیند نہ سونا ۔ خاطر خواہ آرام نہ کرنا ۔ بیفکری سے پاؤں پھیلا کر نہ سونا ۔

عدم میں بھی ہم نیند بھر کر نہ سوئے گئے حشر میں آنکھیں ملتے ہُوئے (داغ)

نیند بھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) نیند پُوری ہونا ۔ بخوبی سو لینا ۔ اچھی طرح سے سو لینا (۲) خمار آنا ۔ غلبۂ خواب ہونا ۔ آنکھ میں نیند بھرنا ۔

نیند گو چشمِ صُراحی میں بھری ہے لیکن شیشہ سونے نہیں دیتا کہ سے قُلقُل سے (مصحفی)

نیند جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نیند نہ رہنا ۔ نیند میں فرق آنا ۔ خواب از چشم پریدن کا ترجمہ ۔

نیند حرام کرنا ۔ فعل متعدی :۔ نیند کھونا ۔ نیند کھونا ۔ سوتے میں دق کرنا ۔ سوتے سے جگا دینا ۔ نیند حرام کر دینا ۔

حرام نیند کی اقرارِ وصلِ جاناں نے اتنی کوئی کسی کا اُمیدوار نہو (نوازش)

نیند حرام ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ نیند جانا ۔ نیند اُچٹنا ۔ سونے میں فرق آنا ۔

نیند کا دُکھیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بہت سونے کا عادی ۔ نیندرالو ۔ بہت سونے والا ۔ مغلوبِ خواب ۔

نیند کا ماتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ خواب آلودہ ۔ نیند میں بھرا ہوا ۔ مستِ خواب ۔

رات اُسکی جو بیخوابی کا مجکو ہے خیال تو یہ حالت ہے کہ گویا نیند کا ماتا ہوں میں (جرأت)

نیند میں ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سوتا ہوا ہونا ۔ خواب آلودہ ہونا ۔ مستِ خواب ہونا ۔

نین

نیند نہ آنا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ آنکھ نہ لگنا۔ پلک نہ جھپکنا۔ نیند اُچٹنا ؎

کل وصل میں بھی نیند نہ آئی تمام شب ۔ اک بات بات پر تھی لڑائی تمام شب (ممنون)

کیا بخت عدو فسانہ خواں تھے ۔ کیوں نیند شبِ محن نہ آئی + (مومن)

نینڈریاں۔ ف۔ اسم مؤنث ؛۔ نیند کی تصغیر (ع) خواب راحت سُکھ نیند جیسے ؎

نینڈریاں جگائیں موری سلطانِ عالم (گیت) ؎

پیو کے ملاپ لگا ہے اُنسے تو شام ہی سے ۔ انکھوں میں آ ہی جھک جھک نیندیاں آتیاں ہیں (انشا)

نیندو۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ بہت سونے والا۔ نیند کی پوٹ +

نین سُکھ۔ س۔ اسم مذکر ؛۔ ایک قسم کا عمدہ باریک کپڑا جسکو دیکھنے سے آنکھوں کو سُکھ ہو۔ بھلا لگنے والا کپڑا۔ ایک قسم کی نفیس ململ یا باریک لٹھا۔ خاصہ +

نینو۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ ایک قسم کا سوتی کپڑا جسپر آنکھ کی مانند تارے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیل بُوٹے دار کپڑا۔ پھولدار کپڑا۔ (بزاز کی آواز) نینو سُتھا جالی گاچ + ؎

جسم ایسا دیکتا ہے کہ کپڑے جنک اُٹھے ۔ نینو کرتے حُسن نے کمخواب بنایا + (بحر)

نیو۔ ف۔ اسم مؤنث ؛۔ (۱) اساس۔ بُنیاد۔ بیخ دیوار وغیرہ۔ جڑ۔ اصل۔ بنا ؎

پھیلی جو آمد آمدِ سنگ شکستہ پا ۔ دیوار قلعہ نیو سے جھکی پڑا گئیں (رشک)

(۲) ادبھ۔ شروع۔ آغاز۔ ابتدا (۳) قیام۔ استحکام (۴) مدار۔ مقر +

نیو جانا یا ڈالنا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ (۱) طرح افگندن کا ترجمہ۔ بنا ڈالنا۔ بُنیاد ڈالنا یا رکھنا + جڑ جمانا۔ جڑ قائم کرنا۔ ٹھکانا کرنا۔ گھر بنانا۔ جگہ کرنا۔ مضبوطی یا قیام بہم پہنچانا ؎

عمل واعظوں کے اگر قول پر ہے ۔ تو بخشش کی اُمید بصرفِ زر ہے
نماز اور روزے کی عادت اگر ہے ۔ تو روزِ حساب انکو پھر کس کا ڈر ہے
اگر شہر میں کوئی مسجد بنا دی ۔ تو فردوس میں نیو اپنی جما دی + (حالی)

(۲) آرمبھ کرنا۔ شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ چھیڑنا (۳) ڈھنگ ڈالنا۔ ڈول ڈالنا۔ نقشہ جمانا (۴) تمہید ڈالنا۔ تمہید اُٹھانا (۵) کسی کو حمل رکھوانا۔ پیٹ رکھوانا +

نیو جمنا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ بُنیاد پڑنا۔ جڑ جمنا (باقی معنی فعل متعدی میں دیکھو)

نیو دھرنا یا رکھنا۔ ف۔ فعل متعدی ؛۔ بُنیاد کا پتھر رکھنا۔ بُنیاد رکھنا۔ بنا ڈالنا۔ تمہید ڈالنا۔ ڈھنگ ڈالنا +

نیو کھودنا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ بُنیاد کھودنا۔ جڑ کھودنا جیسے گھونس کا بچہ نیو ہی کھودتا +

نیوا۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ خاموش۔ چُپ +

نیوناس۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ (ع) مرکب از (نیو + ا + ناس) بُنیاد + اتصال + بربادی بُنیاد۔ بُنیا بربادی (خرابی) بیخ و بُنیاد کی تباہی یا بربادی۔ ستیاناس۔ انہدام (اس لفظ کی اصل میں دو خیال پیں آتی ہے اوّل تو یہ کہ نیو بمعنی بُنیاد الفِ اتصال اور ناس بمعنی بربادی سے مرکب ہے دوسرے نیواں بمعنی ناؤں یعنی نام اور ناس سے مرکب ہے یعنی نام تک باقی نہ رہنا۔ اس صورت میں نیواں ناس لکھنا چاہئے اور اُس صورت میں نیوناس)

نیہ

نیوناس جانا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ (ع) (دعائے بد) ستیاناس ہونا۔ اُجڑنا۔ برباد ہونا۔ جیسے تیرا نیوناس جائے +

نیوناس کرنا۔ ف۔ فعل متعدی ؛۔ (ع) جڑ بُنیاد کھونا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔ اجاڑنا۔ خراب کرنا۔ بگاڑنا

نیوناس کھونا۔ ف۔ فعل متعدی ؛۔ (ع) برباد کرنا۔ ستیاناس کھونا۔ بیخ و بُنیاد سے کھود کر پھینک دینا۔ نیو تک اکھاڑ ڈالنا۔ کچھ کھو نا۔ بیخ و بُن سے تباہ و برباد کرنا + بگاڑنا۔ خراب کرنا +

نیوناس گیا۔ ف۔ صفت ؛۔ خانہ خراب۔ اُجڑا۔ کھوجڑے۔ پیٹا۔ کھچ گیا۔ کھوجڑے گیا +

نیوناس ہونا۔ ف۔ فعل لازم ؛۔ (ع) جڑ بُنیاد سے جانا۔ ستیاناس ہونا۔ برباد ہونا۔ اُجڑنا۔ کچھ نہ رہنا۔ خراب ہونا +

نیوتا۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ دیکھو (نوتا) +

نیوڑانا یا نیوڑا کر دھونا۔ ف۔ فعل متعدی ؛۔ (ع) خُوب مَلنا۔ خُوب مَلکر دھونا جیسے نیوڑا کر سر دھو ڈالو +

نیولا۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ مرکب از (نیو + لا) بُنیاد + حرفِ نسبت نیو کھودنے والا جانور۔ راسُو۔ ایک قسم کا چُوہا جو سانپ کو مار ڈالتا ہے۔ نول۔ عربی شُرغُوب +

نیولے۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ (۱) نیولا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت +

نیولے کی پھانسی۔ ف۔ اسم مؤنث ؛۔ (عوام و بازاری) مقامِ نہانی۔ فرج۔ (جب کنجریاں چھبیلے یا ستیاں بجتی ہُوئی آتی ہیں تو اُنہیں چھیڑنے کے واسطے اکثر بازاری لڑکے پُوچھتے ہیں کہ تمہارے پاس نیولے کی پھانسی بھی ہے چُونکہ یہ حرکت قابل مواخذہ ہے لہذا لکھی گئی)

نیولی۔ ف۔ اسم مؤنث ؛۔ ہمیانی۔ نَولی۔ صُرّہ۔ روپے رکھنے کی لمبی سی تھیلی جو اکثر جالی کی بُنی ہُوئی یا کپڑے کی سلی ہُوئی ہوتی ہے اور لوگ اُسمیں روپے بھر کر کمر سے باندھ لیتے ہیں +

نئی وید۔ س۔ اسم مؤنث ؛۔ (ہنود) نذرِ مولے۔ نیاز۔ نذر + بھینٹ بل۔ قُربانی + دیوتا کا بھوگ۔ پرساد۔ چڑھاوا + (واؤ مکسُور و یائے مجہُول ساکن)

نیہ۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ سنیہ۔ پیار۔ محبت۔ موہ۔ پریت۔ پیت + عشق +

نیہ لگانا یا نیہا لگانا۔ ف۔ فعل متعدی ؛۔ آنکھ لگانا۔ محبت کرنا۔ عاشق ہونا۔ پریت جوڑنا۔ اخلاص کرنا + ؎

اُمنڈ گھمنڈ کر وہ جو آیا ۔ اندر میں نے پلنگ بچھایا
میرا واکا لاگا نیہ ۔ اے سکھی ساجن نہ سکھی مینہ (کہ مکری)

ہمارا تمہارے نیہا لاگو رہی ننندیا (ٹھمری)

نیہی۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ سنیہی۔ محب۔ پیار کرنیوالا۔ پریمی + چاہنے والا عاشق +

نیہر۔ ف۔ اسم مذکر ؛۔ (گنوار) پیہر۔ میکا۔ استری کے باپ کا گھر جیسے بابل سے مور انیہر چھُوٹو جائے +

و

و ۔ع ۔اسم مؤنث :۔ (۱) عربی کا چھبیسواں فارسی کا تیسواں ۔سنسکرت یا ہندی حُروفِ صحیح کا انتیسواں ہے اُردو کا تینتیسواں حرف جسے واؤ کہتے ہیں ۔ یہ شفتی یعنی ہونٹوں سے علاقہ رکھنے والا اور نیز حُروفِ علّت کا ایک حرف علّت ہے (۲) حساب جُمّل میں اسکے چھ عدد فرض کیئے گئے ہیں (۳) عربی میں یہ حرف قسم کے واسطے بھی آتا ہے جیسے وَاللّٰہ وَاللَّیلِ وَالشَّمسِ وغیرہ (۴) یہ حرف عربی فارسی ہندی میں اپنے اپنے موقع پر کبھی اوّل میں کبھی وسط میں کبھی اخیر میں حرُوفہائے ذیل سے باہم بدلجاتا ہے ا ب پ د س ش ف ک ل م ی (۵) واؤ کی دو قسمیں ہیں ایک مجہُول اور دُوسرے معرُوف اور یہ دونوں واؤ اپنے اپنے موقع پر خاص خاص معانی میں آتی ہیں جنکا بیان اُنکی جگہ پر دیکھو ✦

وا ۔ف ۔صفت :۔ (۱) کھُلا ہوا ۔کُشادہ ✦ جُدا ۔الگ ✦ پھیلا ہوا ؎
اے نکی کس بلا کا ہے انداز آج زُلف اُسکی وا ہے شانے پر (نکی)
(۲) ۔تابع فعل) دوبارہ ۔باز ۔دُوسری دفعہ ۔پھر صرف فارسی میں آتا ہے جیسے واگفت ۔ واداد وغیرہ ✦

واکرنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ کھولنا ۔اُگھاڑنا ۔بازکرنا ؎
چہرہ واکرکہ دمِ قتل اُسے دیکھ لے دیدۂ واشُدے صفا (عاشق)

واہونا ۔ا ۔فعل لازم :۔ کھُلنا ۔ باز ہونا ✦ عُقدہ حل ہونا ؎
تھا دریار میرا عقدۂ دل لاکھ تدبیر کی پہ وا نہوا ✦ (مجرُوح)

واماندہ ۔ف ۔صفت :۔ پیچھے رہا ہوا ۔پس ماندہ ✦ باقی رہا ہوا ۔پس خوردہ ۔جھُوٹا

وا ۔س ۔اسم مؤنث :۔ (۱) باد ۔ہوا ۔باؤ ۔بایو ۔پون ۔وایو (۲ ۔د) یا ۔اتھوا (۳ ۔د ضمیر غائب) وہ ۔او جیسے واکو دیئو ؎
سائیں جھر کے بیٹھ کے سب کا مجُرا لیں جیسی جاکی چاکری ویسا واکو دیں ✦ ✦ (دوہا)
سیکھ تو واکو دیجئے جاکو سیکھ سُہائے سیکھ نردیجے باندرا جو بئے کا گھر بھی جائے (دوہا)

وابستگاں ۔ف ۔اسم مذکر :۔ رشتہ دار ۔ایک گھر کے مُتعلّقین ۔کُنبہ کے ۔ناتے ۔اقارب

وابستہ ۔ف ۔صفت :۔ بندھا ہوا ۔پیوستہ ۔مُتعلّق ۔رشتہ دار ۔مُنسلک ✦

واپس ۔ف ۔تابع فعل :۔ (۱) مُرادف بازپس ۔ہٹا ہوا ۔لوٹا ہوا ۔اُلٹا پھرا ہوا (۲) پھرا ہوا ۔لوٹایا ہوا ۔مُسترد (۳) پیچھے ۔اُلٹا جیسے واپس گئے یعنی اُلٹے چلے گئے

واپس آنا ۔ا ۔فعل لازم :۔ پلٹ کر آنا ۔پھر کر آنا ✦ پھرنا ۔لوٹنا ۔اُلٹا آنا ✦

واپس کرنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ پھیرنا ۔لوٹانا ۔مُسترد کرنا ۔لوٹالنا ✦

واپس لینا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ پھیرنا ۔اُلٹا لینا جیسے رائے کا واپس لینا یا کوئی چیز دیکر پھر لے لینا ✦

واپس مِلنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ پھر ملنا ۔پھرنا ۔دوبارہ دیا جانا ۔لَوٹنا ✦

واپس ہونا ۔ا ۔فعل لازم :۔ اُلٹا پھرنا ۔لَوٹنا ۔پلٹنا ✦ مُسترد ہونا ✦ مُراجعت کرنا ✦

واپسی ۔ا ۔اسم مؤنث :۔ (عوام) پھری ہُوئی چیز ۔واپس شدہ چیز جیسے واپسی چٹھی ۔واپسی خط

واپسیں ۔ف ۔صفت :۔ اخیر ۔آخریں ۔پچھلا جیسے دمِ واپسیں ✦

وات ۔س ۔ वात اسم مؤنث :۔ (۱) باد ۔ہوا ۔پون ۔بیال ۔باؤ ۔بتاس ۔بایو (۲) گنٹھیا باؤ ۔بادی گٹھیا (۳) ایک بیماری کا نام (لفظ بات کی اصل وات ہی ہے)

وَاثِق ۔ع ۔صفت :۔ مضبوط ۔پکّا ۔مُستحکم ۔مُستقل ۔اٹل ؎
کل کے آنے کا وعدہ واثق ہے دم لے اے دم نکل نہ جا رے آج (عاشق)

وَاجِب ۔ع ۔صفت :۔ (۱) ہمیشہ ۔دائم ۔مدام (۲) لازم ۔ضرور ۔مُناسب ۔لائق ✦ لائق ۔سزاوار ۔ہونے والا ۔قابل (۳ ۔حکما) وہ جو اپنے بقائے وجُود میں کسی دوسرے کا محتاج نہو جیسے خدا تعالےٰ (۴) فرض ۔فرض کیا گیا (۵) حساب میں وہ کسر جسکی کسر کا عدد مخرج کے عدد سے چھوٹا ہو ۔ وہ کسر جسکا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو جیسے ۳/۵ (۶) تنخواہ ۔مشاہرہ ۔ماہانہ ✦

واجب الادا ۔ع ۔تابع فعل :۔ قابلِ ادا ۔ وہ رقم جسکا ادا کرنا واجب ہے ۔دینے جوگ

واجب الاظہار ۔ع ۔تابع فعل :۔ قابلِ اظہار ۔ اظہار کرنے کے لائق ✦

واجب التّسلیم ۔ع ۔تابع فعل :۔ ماننے کے قابل ۔تسلیم کرنیکے لائق ✦ مانا ہوا ۔ناجہہ ماننے جوگ

واجب التّعزیر ۔ع ۔تابع فعل :۔ قابلِ سزا ۔سزا کے قابل ۔سیاست کے لائق ۔مستوجبِ سزا ۔ڈنڈ جوگ ۔سزاوار ✦

واجب التّعظیم ۔ع ۔تابع فعل :۔ عزّت کرنے کے لائق ۔ادب کے قابل ۔وہ شخص جسکی تعظیم و تکریم واجب ہو ۔بُزرگ ۔مانا ہوا ✦

واجب الرّحم ۔ع ۔تابع فعل :۔ رحم کرنیکے لائق ۔رحم کے قابل ۔ترس کھانیکے لائق ۔دیاجوگ

واجب الرّعایت ۔ع ۔تابع فعل :۔ رعایت کے قابل ۔چھما جوگ ۔قابلِ معافی ۔معذور رکھنے کے قابل ۔قابلِ عفو ۔درگُزر کرنیکے قابل چشم پوشی اور اغماض کے قابل ✦

واجب الزّیارت ۔ع ۔تابع فعل :۔ زیارت کے قابل ۔ملاقات کرنے یا دیکھنے کے لائق ۔ ایسا شخص جسکی زیارت واجب ہو ✦

واجب الطّلب ۔ع ۔تابع فعل :۔ قابلِ مطالبہ ۔لینے جوگ ۔قابلِ وصُول ۔مانگنے کے قابل ✦

واج

واجِب العَرض ع- تابعِ فعل :- قابلِ عرض- عرضی- تحریری التجا جو مجازاً وہ شرائط جو قانونی بندوبست کے اختتام پر مالکوں اور کاشتکاروں کے مابین کاشت وغیرہ کی نسبت لکھی جائیں +

واجِب القتل ع- تابعِ فعل :- قتل کرنیکے لائق- قابلِ قتل- مار ڈالنے کے قابل-

واجب القتل اُسنے ٹھیرایا آیتوں سے روایتوں سے مجھے (ذوق)

واجب الوُجود ع- صفت :- جسکی ذات اپنی ہستی یا وجود میں غیر کی محتاج نہو- جسکی ذات اُسکے وجود کی مُقتضی ہو جیسے خداتعالےٰ کی ذات +

واجب الوصُول ع- تابعِ فعل :- قابلِ وصول- حاصل ہونے کے قابل- تحصیل کرنے کے لائق +

واجب تھا عرض کیا ا- محاورہ :- عرضی کے آخیر کا فقرہ یا خاتمۂ عرض- جو کچھ واجب تھا گُذارش کیا +

واجب جاننا ا- فعل لازم :- فرض جاننا- لازم سمجھنا- ضروری جاننا- فرض سمجھنا

واجب سمجھو ا- محاورہ :- فرض جانو- ضروری سمجھو- لازم خیال کرو +

واجب و لازم ع- صفت :- ہردو مُترادف- ضروری اور فرض- ضروری اور لابُد + صحیح- ثابت- خاص +

واجب و لازم ٹھیرانا ا- فعل متعدی :- ضروری اور لابد قرار دینا- صحیح ٹھیرانا سچا قرار دینا- ثابت کرنا- برہان کرنا +

واجب ہونا ا- فعل لازم :- لازم و لابُد ہونا- ضروری ہونا- البتہ ہونا- فرض ہونا

واجِبات ع- اسم مؤنث :- (۱) واجب کی جمع- فرائض- ضروریات- ضروری چیزیں- لازمی چیزیں یا باتیں- (۲) لوازمات (۳) رقم واجب الوصول (۴) چڑھی ہوئی تنخواہیں +

واجِبی ع- صفت :- (۱) درست یا واجب- بجا- معقول- ٹھیک (۲) لازمی- ضروری- لابُد- آن آپائے- آدش (۳) لائق- مُناسب- سزاوار (۴) روزینہ و وظیفہ

واجِبی بات ا- اسم مؤنث :- ٹھیک بات- دُرست بات- حق بات- حق الامر- مُناسب بات +

واجِبی خرچ ا- اسم مذکر :- مُوافق خرچ- مُتوسّط اور لازمی خرچ +

واجِبی سا ا- صفت :- (مجازاً) تھوڑا سا- قلیل مقدار میں- ذرا سا- جزوی +

واچ- انگلش (Watch,) اسم مؤنث :- گھڑی + جیب گھڑی +

واچ میکر- انگلش (Watch-maker,) اسم مذکر :- گھڑی ساز +

واچھڑے باوا چھڑے جی - ہ- حرفِ تعریف :- (متروک) کیا کہنا ہے- واہ وا-

واد

کیا خوب- سُبحان اللہ- واہ جی- بہلے- دھن دھن- شاباش- آفرین- مرحبا +

الکطرف آبرو ایک سُو خورشید واچھڑے زور آب و تاب ہے آج (میر سوز)

تو ہے وہ اے صنم کہ ترا حُسن دیکھکر کہتا ہے واچھڑے کوئی نامِ خدا کوئی (قسمت)

ہر سخن میں ہے کبھی واچھڑے جی خُوبی نخرے کی اجی واچھڑے جی } رنگین
عید کا دن ہے برس دن کا دن مجھے کہتے ہو نہ جی واچھڑے جی

واحِد ع- صفت :- (۱) ایک- یک- فرد- مُفرد + مجرّد (۲) اکیلا- اکا- یکا- یگانہ- (۳) صِرف- تنہا- فقط + نرا- نرالا (۴) ذاتِ خدا +

واحدالعَین ع- صفت :- ایک آنکھ کا- یک چشم- کانا- کانڑا +

واحِد شاہد ا- محاورہ :- عوام (۱) خدا ئے واحد میرا گواہ ہے (۲) واقف محرم واقف الحال جیسے میں اس بات سے واحد شاہد نہیں (۳) مسلوک- احسان یا سلوک کرنے والا جیسے وہ ہمسے واحد شاہد نہوا +

واحد شاہد بھی نہیں - ا- محاورۂ عوام :- بالکل ناواقف اور بے خبر ہوں + کوڑی نہیں لی- کچھ فیض نہیں پایا +

واحد شاہد ہونا - ا- فعل لازم :- (۱) واقف ہونا- محرم ہونا- جاننا (۲) دینا مسلوک ہونا- کسی کے ساتھ سلوک کرنا جیسے کبھی تو کسی سے واحد شاہد ہوا کرو یعنی ہاتھ سے ہاتھ ملا یا کرو + (یہ لفظ عوام میں مستعمل ہے)

واحسرتا ع- کلمۂ تاسّف- ہائے- ہائے ہائے- اے ہے- ہے ہے + افسوس غضب- حیف + واے- اے واے- واے واے ✰

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ ہمکو حریص لذّتِ آزار دیکھکر + (غالب)

واحسرتا کہ وصل میں عاشق نے ایک آن اس بیخودی سے خالی نہ پائی تمام رات (عاشق)

وادی ع- اسم مؤنث :- (۱) گھاٹی- دَرّۂ کوہ- شعب + نیچی زمین + وہ جنگل جہاں نالے یا دریا کے پانی کے بہنے کی جگہ ہو- وہ زمین نشیب و ہموار جہاں درخت تو کم اور پانی بہنے کا رستہ ہو- مجازاً مُطلق جنگل- صحرا- بیابان ✰

وادیِ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پُوچھے خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے (میر)

(۲) مجازاً مُقدمہ- مُعاملہ (۳) دریا کا نالہ + ندی- دریا + رودخانہ- سگزرِ آبِ سیل ع

وادیِ ایمن ع- اسم مذکر :- وہ جنگل جو کوہ طُور سے جانبِ راست واقع ہے- وہ جنگل جہاں بنی اسرائیل کے بچے لیٹنے پوٹتے تھے- ایک مشہور صحرا کا نام جہاں مُوسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کے ساتھ رات کو جا نکلتے تھے حسبِ اتفاق وہاں انکی بیوی کو دردِ زِہ شروع ہوکر وضع حمل ہوا اور یہ آگ کی تلاش میں آگے بڑھے ناگاہ دُور سے ایک روشنی معلوم ہوئی جب قریب پہنچے تو ایک درخت پر وہ نُور دیکھا

یہاں موسےٰ علیہ السلام کو غیب سے آواز آئی چنانچہ حضرت موسےٰ کی اوّلین معراج یہی ہے (ایمن بمعنی صاحب جانب یمین آیا ہے چونکہ وادیٔ مذکور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف واقع تھا لہٰذا یہ نام رکھا گیا یا اس وجہ سے کہ وہ مقام کوہ طور کے داہنی طرف ہے وادیٔ ایمن مشہور ہوا) +

وادیٔ مجنوں ف۔ اسم مذکر: صحرائے مجنوں۔ وہ بیابان جہاں مجنوں پڑا رہتا تھا

وادی پر آنا یا اپنی وادی پر آنا۔ ل۔ فعل لازم:۔ (عو) اپنی عادت پر آنا اپنی بان پر آنا + ضد پر آنا۔ ہٹ پر آنا۔ سخن پدری پر آنا جیسے اپنی وادی پر آؤں تو ابھی ناچ نچاؤں + (میر محمد حسین کلیم) ؎

دیوانہ تا وادی پر اپنی اگر آوے — منہ دیکھو فلاطوں کا جو عہدے سے برآوے (کلیم)

وحشت میں ہوں بلا گر وادی پر اپنی آؤں — مجنوں کی محنتیں سب میں خاک میں ملاؤں (میر)

وار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندی) (۱) دن۔ روز۔ بار جیسے منگل وار، بدھ وار (۲) ٹھوکر۔ گھاؤ۔ زخم (۳) باری۔ داؤں۔ وک جیسے ہمارے وار پر چینہ نہ کرو (۴) موقع۔ گھات۔ نوبت جیسے اپنا اپنا وار ہے میں بھی کبھی سمجھ لونگا (۵) حملہ۔ حربہ۔ صدمہ۔ ضرب تیغ وخنجر وغیرہ۔ چوٹ ؎

دست دشمن کو ترے ناز نے اکثر مارا — ایک ہی وار میں دونوں کو برابر مارا (داغ)

نگاہ وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی — چلی تھی برچھی کسی پر کسی کی آن لگی (ذوق)

فریاد ستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ — جسکا نہ رکے وار فلک پر بھی سپر سے (")

شکر صد شکر کہ لب بھی بہ شکایت نہ کھلا — سیکڑوں مجھپہ رہے گرچہ ستمگار کے وار
جزدل نارمرے کون اٹھا سکتا ہے — ہم بھی دیکھیں تو ذرا اس نگہ یار کے وار } جعفر

اگر چل گئی تیغ ابرو کی تجھپہ — تو بس ایک ہی وار میں کام ہوگا (نظیر)

اک جہاں قتل کیا جنبش ابرو نے تری — کیا ستم دیکھیے دکھلائینگے تلوار کے وار (راقم)

مثل خیار کیا میں کٹوں ایک وار میں — دو ٹکڑے درمیاں سے کرے گو ہمار تیغ (نصیر)

سمجھ لینا نگاہ شوخ کا وار — کسی پر جب کہیں بجلی پڑی ہے (زکی)

گو تن سے سر جدا ہوا لیکن بپاس شوق — طالب ہیں ہم ابھی ترے اک اور وار کے (عاشق)

غیر مجھپر ہیں وار کرنے کو — آپ ہیں مار مار کرنے کو (مغلق)

کچھ جو غیرت ہے تو اے سفاک اک وار اور بھی — زخم اوچھے ہنستے ہیں منہ پر تری تلوار کے (آتش)

نہ کیوں تیر نظر گزرے جگر سے — کہیں یہ وار رکتے ہیں سپر سے (مجروح)

پھل سب کو ملا گرک تری تیغ کے قرباں — محروم رہوں کیوں میں کرو وار ادھر بھی + (شاد[1])

(۶) اس طرف۔ ادھر۔ اس جانب۔ اس کنارہ۔ اس لو۔ پار کا نقیض جیسے وار پار

بھاگا دریا یہ میرے اشکوں سے — ہوگئے وار تھے جو پار درخت + (ناسخ)

اسکے گھر کا تو پتا مجکو بتا دے قاصد — اسکے رہنے کا مکاں خاص وہ ہے یار کہ وار (جعفر)

(۷) وارنا بمعنی تصدق کرنا کا حاصل بالمصدر۔ صدقہ۔ نچھاور۔ نثار +

وار بچانا۔ ل۔ فعل متعدی: ضرب روکنا۔ حملہ روکنا۔ ضرب سے بچنا۔ حربہ سے بچنا۔ خالی دینا

وہ بڑے مرد ہیں جو سامنے آکر تیرے — تیغ ابرو کا تری وار بچا جاتے ہیں (مصحفی)

وار پار۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اِدھر سے اُدھر تک۔ اس طرف سے اُس طرف تک + دو طرف۔ اور چھید + آر پار + ترانڈو۔ آدھا اِدھر آدھا اُدھر +

وار پار ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ آر پار ہونا۔ اِدھر سے اُدھر نکل جانا۔ ترانڈو ہونا۔ آدھا اِدھر آدھا اُدھر ہونا۔

شیشہ بھی ٹوٹ جاتا ہے آسیب چشم سے — تیر نگاہ دل سے ہوا وار پار لے (قدر)

دل اُس نگاہ سے جو لڑ رہا ہے کیا کہیئے — ہمیشہ تیر کلیجے کے وار پار رہا (جرأت)

کس سے کہوں خلش مژۂ آبدار کی — کوڑی کے وار پار تھی کوڑی کٹار کی (بحر)

وار پھیر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ صدقہ اور نچھاور۔ وہ نقدی جو دلہن یا دولہا کے سر سے وار کر ڈومنیوں کو دی جاتی ہے۔ وہ تصدق کے پیسے یا روپئے جو ساچق کے یا برات کے روز دلہن کے اوپر سے نثار کر کے میراثنوں کو دیئے جاتے ہیں +

وار چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ضرب تیغ وغیرہ پڑنا۔ ہاتھ بیٹھنا۔ ہاتھ لگنا ؎

مٹا پاسہ اپنا نکل جائیگا — گر اپنا عدو وار چل جائیگا (نامعلوم)

(۲) موقع بننا + داؤں پڑنا۔ گھات ہاتھ لگنا +

وار خالی جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضرب نہ پڑنا۔ ہاتھ نہ بیٹھنا۔ ہاتھ بہک جانا +

وار خالی دینا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ چوٹ بچا جانا۔ (مصرعۂ مصحفی) ؎

میں خالی دیگیا وار اُسنے جب چلائی تیغ +

وار کرنا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ (۱) ضرب مارنا۔ ضرب لگانا۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ چوٹ کرنا

سنا ہے تیغ کو قاتل نے آبدار کیا — اگر یہ سچ ہے تو بے شبہ ہم پہ وار کیا (داغ)

تم تم کے وار کرو مرا ارمان مٹ نہ جائے — جب میں نہیں تو لذت زخم جگر کہاں (")

زخمی کو اپنے آپ سسکتا نہ چھوڑیے — اک اُسپہ وار کیجیے اور اپنے ہاتھ کا (ظفر)

کیا تیغ بکف سوچ رہا ہے مرے قاتل — تو شوق سے کر وار یہ گردن ہے یہ سر ہے (محفوظ)

(۲) چال چلنا۔ دھوکا دینا (۳۔ گنوار) دیر کرنا جیسے مت کر وار جو بھگتے کا رہے

وار لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ضرب لگانا۔ ہاتھ مارنا ؎

اور بھی وار لگاتے اُسے کیا لگتا ہے — جو کہ زخموں پہ نہ مرہم بھی لگانے دے مجھے (جرأت)

وار لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ باری آنا۔ موقع ملنا جیسے وہاں کسی کا بھی وار نہیں لگتا

وار ملنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ موقع ملنا۔ باری آنا۔ نوبت آنا +

وار مرداں خالی نباشد۔ ف۔ کہاوت:۔ مردوں کا وار چوکا نہیں کرتا۔ مردوں کی

[1] مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کا تخلص +

ضرب یا حربہ خالی نہیں جاتا۔ مردوں کی بات بے اثر نہیں ہوتی۔ وار کی اضافت ہندی لفظ کے ساتھ اِسکو جاہلانہ گفتگو ثابت کرتی ہے چنانچہ اِس کہاوت کے مُتعلق یہ حکایت بھی عوام النّاس میں شنیدہ ہے کہ ساتھ زبان زدِ خلائق ہے کہ حضرت امیر خسرو مُرید حضرتِ نظام الدّین اولیا قُدِسّ سِرّہٗ نے حضرت نظامی گنجوی کی تصانیف کا بہت سا مُقابلہ کیا اور یہ شعر فخریہ آپکی قبر پر جاکر پڑھا

دبدبۂ خُسرویم شد بلند — غلغلہ در گورِ نظامی فگند

اِس شعر پر نظامی کی قبر کے اندر سے ایک برہنہ تلوار نکلی تاکہ اُنکا کام تمام کرے مگر ساتھ ہی اُنکے پیر کی صُورت نمُودار ہوئی اور اُنسے حضرت امیر خسرو کو اپنے بغل میں لیلیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا اُسوقت تلوار میں سے آوازِ مذکورہ آئی اور سُلطان جی کی آستین کٹ گئی اور مدّت تک اُنکے مُریدوں کی ایک آستین کم ایک زیادہ ہوتی رہی۔

وار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) مانند۔ مثل جیسے مجنُوں وار۔ دیوانہ وار (۲) لائق جیسے شاہوار (۳) خداوند۔ جیسے اُمیدوار (۴) بطور نسبت یا...

وارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) بچت۔ کفایت۔ اوٹ + مجبُوری (۲) فائدہ۔ نفع۔ منفعت (۳) فاقہ

وفاداری نے جی مارا ہمارا — اسی میں ہوگا کچھ وارا ہمارا (میر)

وارا نیارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ قطعی فیصلہ۔ دوٹوک فیصلہ + گہرا فائدہ۔ بیڑا پار (اِس معنی میں جمع کیساتھ زیادہ بولتے ہیں)

ایک ہی وار میں تھا قدر کا وارا نیارا — ایک ہاتھ اور نہ اے قاتلِ دوراں چھوڑا (قدر)

وارا وَرُو۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) (۱) میزان۔ جوڑ پھیلاوٹ (۲) اوٹ۔ فائدہ۔ بچت۔ کفایت +

وارا ورو ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اوٹ ہونا۔ کفایت ہونا۔ جیتنا۔ غالب آنا + میزان بنا

وارِث۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) میراث لینے والا۔ ترکہ پانے والا۔ حقدار۔ مستحق۔ مُردے کے مال میں حصّہ لینے والا۔ دھن اُدھکاری (۲۔ ا۔ عو) خاوند۔ میاں۔ سرتاج۔ خصم۔ سرپرست۔ مُربّی۔ غور و پرداخت کرنے والا (۳۔ ا) آقا۔ ولی۔ ولی نعمت۔ خداوند۔ سرکار۔ مالک + قابض۔ دخیل (۴۔ ا) مُعاون۔ مددگار۔ حامی +

وارث ہونا۔ فعل لازم:۔ (۱) مستحق ہونا۔ حقدار ہونا۔ آقا یا ولی نعمت ہونا۔ خاوند ہونا (۳) مددگار ہونا۔ حامی ہونا +

وارِد۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ورُود کرنے والا۔ آنے والا (۲) مسافر۔ غریب الوطن۔ ابن السّبیل + اگیہ۔ قاصد۔ پیک +

وارِد و صادر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ آیا گیا۔ مہمان + مسافر +

وارِد ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اُترنا۔ پیش آنا۔ صادر ہونا۔ نازل ہونا + پہنچنا۔ داخل ہونا

وارِدات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ وارِد کی جمع (۱) وہ حال جو آدمی پر گُزرے۔ سرگُزشت۔ حال احوال۔ حالات (۲۔ ا) حادثہ۔ سانحہ۔ واقعہ۔ ماجرا۔ واقعۂ کُشت وخُون۔ وقُوعہ (۳۔ ا) دنگا۔ فساد۔ ہنگامہ۔ مارکُٹائی (یہ لفظ عربی یا فارسی میں اِس معنی میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ سعدی نے بوستاں میں مُطلق واردشے کے واسطے استعمال کیا ہے

ندانی کہ شوریدہ حالاں مست — چرا برفشانند بر رقص دست

گُشاید درے بر دل از وارِدات — فشاند سر دست بر کائنات

وارداتِ خفیف۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (قانُون) چھوٹا سا جھگڑا یا واقعہ۔ ادنے وقُوعہ +

وارداتِ سنگین۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (قانُون) حادثۂ سخت۔ بھاری وقُوعہ جیسے خُون۔ قتل۔ ڈاکہ وغیرہ

وارَستہ۔ ف۔ صفت:۔ آزاد۔ کھُلے بند۔ مُطلق العنان۔ خود مُختار +

وارَستہ مزاج۔ ف۔ ع۔ صفت:۔ آزاد طبع۔ لااُبالی مزاج۔ وہ شخص جسے کسی امر کی پابندی نہو۔ آوارہ مزاج۔ آزادی پسند۔ لاپروا۔ بے پروا۔ قلندر صفت ؎

ہوں نہ پابندِ تعلّق ہیں جو وارستہ مزاج — نام میں بھی ہے ہمارا ایک ایک حرف آزاد کا (مرزا صابر)

وارفتہ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) از خود رفتہ۔ آپے سے باہر۔ شیفتہ و والہ ؎

وارفتہ ہو گیا آئینے میں حُسن پر اپنے — یاں جان ہی جاتی ہے بھلی پھر کے تو دیکھو (مُصحفی)

کون وارفتہ نہیں تیری طرحداری کا — حوصلہ سب کو ہے یُوسف کی خریداری کا (آتش)

(۲) مُضمحل۔ تھکا ہوا۔ چوُر +

وارفتگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) از خود رفتگی۔ شیفتگی۔ بیخُودی (۲) اضمحلال۔ تھکن۔ تھکاوٹ

وارَن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) صدقہ۔ نچھاور۔ بھینٹ۔ نیاز۔ نذر۔ اپن۔ چڑھاوا۔ بلی۔ قربانی

وارَن پھیرن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ عو۔ صدقہ سلا۔ نذر و نیاز + نچھاور۔ نثار۔ وار پھیر۔ تصدّق

وارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ نثار کرنا۔ تصدّق کرنا۔ سر کے گرد پھرانا۔ صدقہ کرنا۔ نچھاور کرنا۔ بکھیر کرنا۔ گرد پھرانا۔ اُتارنا۔ بھینٹ چڑھانا۔ قُربان کرنا ؎

اے حسرت نثار اُس ابرو کے وار پہ — جو تجکو وارتا ہے سو اب تو بھی وارے (نظیر)

کچھ جرأت اُسکو کہتا ہے دلِ مضطر یہی — ایسے گھر سے پرے مجکو بھی نکلے تو وارئے (جرأت)

جی یہ چاہے ہے کہ تم تو سامنے بیٹھے ہو جاں — اور بس سو جان سے جی تُمپہ وارے جائیے (〃)

ذبح کر اُس غیرتِ گُلشن پہ مجکو وار کر — بس یہی صیّاد سے ہے التجائے عندلیب (ناسخ)

آسماں کہتے ہیں اے ناسخ یہ میرے یار سے — مہروہ کو روز و شب تجھپر سے وارا کیجئے (〃)

وہ جب تک کہ زُلفیں سنوارا کیا — کھڑا جان میں اُسپہ وارا کیا (حسن)

وارَنٹ۔ انگلش (Warrant,) اسم مذکر:۔ (۱) حکمنامۂ گرفتاری۔ پکڑنے کا تحریری حُکم (۲) فرمان۔ دستک۔ حکم۔ پروانہ۔ حکمنامہ۔ طلب نامہ +

وارنٹِ تلاشی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (قانُون) تلاشی کا حکم۔ پروانۂ تلاشی +

وارنٹ جاری کرانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (قانُون) کسی کی گرفتاری کا حکم نکلوانا۔ گرفتاری کا پروانہ جاری کرانا +

وارنٹِ رہائی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ رہائی کا حکمنامہ +

وارنٹ گرفتاری۔ ا۔ اسم مذکر:۔ پکڑنے کا حکمنامہ +

وارنِش۔ انگلش Varnish اسم مذکر:۔ روغن۔ لُک + چمک دمک۔ ملمّع + ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ قلعی +

وار

واری ـ ہ ـ اسم مؤنث :ـ عو ـ (۱) تصدق ـ نثار ـ صدقے قربان جیسے تیرے واری کہاں جاؤں ـ تکیۂ کلام زنان (بجائے کلمۂ دعا بمعنی قربانت شوم ـ میں صدقے ہو جاؤں ـ بلہاری ـ واری جاؤں وغیرہ ـ

بول اُٹھی بگاولی کہ واری　　محرم کا ہے کار پردہ داری (نسیم)

اُٹھو واری کلیجے سے لگ جاؤ　　دیرے بچھڑے ہو تاب ترساؤ (قلق)

(۳) ایک پیار کا کلمہ اپنے پیارے یا آقا سے خطاب ـ

ڈھیلی گرہ لگاؤں تو آتا یہ کرتی ہے　　آیا باندھنا تجھے واری ازاربند (رنگین)

(۴) شوق یا چاؤ میں اسقدر غرق کہ بل بل کرتی صدقے جاؤں ـ شلاجب تک ہو ۔۔ کاری تب تک ساس واری (۵) اظہار محبت و جاں نثاری کا کلمہ ـ خیرخواہانہ خطاب ـ

مرا منہ اُترا ہوا دیکھ کے کہتی ہے بیا　　آج تو کرکے نہ رکھ منت و زاری روزہ

اُٹھتی ہے پچھلے پہر رات کو کھا کر سحری　　شوق سے رکھیو تو کل میں تری واری روزہ (رنگین)

(جب کوئی بڑی بوڑھی ـ خواہ رشتہ دار خواہ کوئی غیر عورت محبت اور پیار سے بات کرتی ہے تو کلمۂ خطاب کی بجائے یہ لفظ زبان پر لاتی ہے جیسے واری بتا تو سہی کہاں چوٹ لگی) +

واری جانا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ عو ـ قربان ہونا ـ نثار ہونا ـ صدقہ جانا ـ بلا گرداں ہونا +

واری جاؤں ـ ہ ـ کلمۂ خطاب :ـ محاورۂ عو ـ قربانت شوم ـ صدقے جاؤں ـ بلا گرداں ہو جاؤں ـ قربان ہوں + نیز خوشامد کا کلمہ جیسے میں تیرے واری جاؤں مجکو بھی تو کچھ دے + واری جاؤں دھوپ میں نہ پھر ـ

تو تو کہتا ہے گزری رات ساری جاؤں میں　　دل یہ کہتا ہے نہ جانا تیرے واری جاؤں میں (فہیم)

مجھ سے پل بھر سے دو گانا ترے واری جاؤں　　مُفت میں ایسا نہوں کہیں ماری جاؤں (رنگین)

واری ہوکر مر جاؤں ـ ہ ـ محاورۂ عو :ـ نہایت خوشامد کا کلمہ ہے ـ تم پر سے قربان ہو جاؤں ـ بلا گردانت شوم +

واری ہونا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ دیکھو (واری جانا) +

وارے نیارے ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ گہرے ـ بھاری نفع یا فائدہ ـ جب کسی مفلس کو مالِ کثیر کے ہاتھ لگنے سے فراغت اور تموّل ہو جائے تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں + (وارے اصل میں ورے تھا نیارے سے مطلب یعنی نری اپنی طرف دولت گھسیٹنا ـ لیسی دولت جس میں کسی کی شرکت نہو)

ہزار رنج و مصیبت کے دن گزارے ہیں　　کبھی جو لڑ گئی قسمت تو وارے نیارے ہیں (داغ)

وارے نیارے کرنا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ خوب نفع کمانا ـ خوب ہاتھ رنگنا ـ مالا مال ہونا ـ دولت گھسیٹنا ـ بہت سا فائدہ اُٹھانا جیسے انہوں نے تھوڑے ہی دنوں میں وارے نیارے کرلئے

وارے نیارے ہونا یا ہو جانا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ گہرے ہونا ـ چاندی ہونا ـ خوب ہاتھ رنگے جانا ـ بجوبی فائدہ یا نفع ہونا ـ جیسے ان کے تو وارے نیارے ہو گئے +

واس

واڑا ـ ہ ـ اسم مذکر :ـ مرکبات میں محلہ ـ ٹولہ ـ کوچہ ـ پورہ ـ جیسے سنبھواڑا ـ پنج واڑا ـ بیلی واڑا ـ جلواڑا ـ الواڑا

واژوں ـ ف ـ صفت :ـ (۱) اوندھا ـ سرنگوں (۲) برگشتہ ـ نامبارک ـ منحوس ـ اُلٹا ـ معکوس ـ قلب +

واژوں بخت ـ ف ـ صفت :ـ بد نصیب ـ اُلٹے نصیبے والا ـ شوم ـ بدبخت +

واسط ـ ع ـ اسم مذکر :ـ عراق عرب کے ایک شہر کا نام چونکہ یہ شہر بصرہ اور بغداد کے درمیان واقع ہے اسوجہ سے اس نام کے ساتھ مشہور ہو گیا ـ واسطی قلمیں اسی جگہ کی مشہور ہیں اگرچہ اس نام کے اور بھی چار چھوٹے چھوٹے قصبے وہاں موجود ہیں لیکن مشہور یہی شہر ہے

واسطات ـ ع ـ اسم مذکر :ـ بیچ کے دانت کا گھوڑا ـ پانچ برس کا گھوڑا جسکے اس عمر میں بیچ کے دانت نکل آتے ہیں +

واسطہ ـ ع ـ اسم مذکر :ـ (۱) درمیانی شخص ـ بیچولیا ـ ثالث ـ بیچ والا + ایلچی ـ قاصد ـ دُوت (۲) ـ اسم مؤنث) بیچ والی عورت ـ مشاطہ ـ شادی بیاہ کرانے والی (۳) ـ اسم مذکر) رابطہ ـ علاقہ ـ تعلق ـ لگاؤ ـ مناسبت

دُنیا سے کیا غرض جو رہے ہم سے واسطہ　　اِس واسطے سے چھوڑ دو عالم سے واسطہ ⎫
رشکِ پری اُنہیں جو کہا یہ ملا جواب　　جب ہم پری ہیں کیا ہمیں آدم سے واسطہ ⎭ (داغ)

تم رقیبوں سے ملے ہم نے بھی دل بہلا لیا　　اب ہمارا آپ کا وہ واسطہ جاتا رہا (نسیم دہلوی)

(۴ ـ اسم) سبب ـ باعث (۵ ـ اسم) کام ـ پالا ـ سروکار ـ جیسے خدا اُن سے واسطہ نہ ڈالے (۶ ـ اسم) غرض ـ مطلب جیسے ہمیں کیا واسطہ (۷ ـ اسم) وسیلہ ـ ڈھب ـ موقع ـ سلسلہ جیسے ہم نے بھی واسطہ پیدا کر لیا (۸ ـ اسم) دوستی ـ آشنائی ـ دل لگی ـ محبت (۹ ـ اسم) مباشرت ـ صحبت +

واسطۃ العقد ـ ع ـ اسم مذکر :ـ وہ بیش قیمت اور بڑا موتی جو موتیوں کی لڑی یا مالا کے بیچوں بیچ ہو +

واسطہ پیدا کرنا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ وسیلہ بہم پہنچانا ـ ڈھب لگانا ـ موقع نکالنا ـ سلسلہ قائم کرنا ـ

پیغامبر رقیب کو آخر بنا لیا + +　　پیدا کیا یہ کوششِ پیہم سے واسطہ (داغ)

واسطہ پڑنا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ سروکار ہونا ـ کام پڑنا ـ پالا پڑنا ـ

آخر بغیر تر ہوئے دامن نہ بچ سکا　　اِسکو پڑا ہے دیدۂ مریم سے واسطہ (داغ)

واسطہ دینا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ شفاعت لانا ـ دُہائی دینا ـ شفیع گرداننا ـ بیچ میں ڈالنا جیسے خدا اور رسول کا واسطہ دینا ـ

واسطہ ڈالنا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ پالا ڈالنا ـ کام ڈالنا ـ سروکار ڈالنا ـ

تیرے مریضِ غم کی دعا ہے یہ دمبدم　　ڈالے خدا نہ عیسیٔ مریم سے واسطہ (داغ)

واسطہ رکھنا ـ ہ ـ فعل متعدی :ـ تعلق رکھنا ـ علاقہ رکھنا ـ غرض رکھنا ـ مطلب رکھنا ـ لگاؤ رکھنا ـ کسی سے آشنائی یا میل جول رکھنا

واسطہ ہونا ـ ہ ـ فعل لازم :ـ (۱) تعلق ہونا ـ نسبت ہونا ـ لگاؤ ہونا ـ ربط ہونا ـ

کیوں مانتے ہیں حضرتِ زاہد کو شیخ جی　　کوئی تو ہے جنابِ مکرّم سے واسطہ (داغ)

(۲) غرض ہونا ـ مطلب ہونا ـ

سچ ہے مقام دوست کے طالب کو کیا غرض　　جنت سے واسطہ نہ جہنم سے واسطہ ⎫
اُلفت میں دونوں لازم و ملزوم ہو گئے　　غم کو غرض ہے دل سے اُسے غم سے واسطہ ⎭ (داغ)

(۳) آشنائی ہونا ـ دل لگی ہونا ـ ڈھب ہونا ـ دوستی و محبت ہونا ـ

واس ـ س ـ اسم مؤنث ـ باس ـ رہنا ـ سکونت ـ آبادی ـ مجھ بید مشکی میں ڈھنگ نہیں گھر میں بیرن ساس + پی اپنے سے رس نہیں کیونکر سہئے گھر واس (دوہا)

واس

جب غیر پھرے تو اُسے کیوں ہو لاگ ڈانٹ کچھ تم سے واسطہ ہے نہ کچھ ہم سے واسطہ (داغ)

(۴) سبب ہونا (۵) درمیانی تعلق ہونا (۶) سروکار ہونا +

واسطی ع۔ اسم مذکر: (۱) شہرِ واسط سے تعلق رکھنے والا۔ واسط کا باشندہ (۲) ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہرِ واسط سے آتا اور وہیں کے جنگل میں پیدا ہوتا ہے +

واسطے ۔ اسم مذکر: واسطہ کی جمع۔ تعلقات ـــ

ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے کون مرتا ہے کسی کے واسطے (رند)

واسطے ۔ تابع فعل: (۱) لئے۔ برائے۔ ازبہر جیسے خدا کے واسطے یعنی برائے خدا (۲) خاطر۔ بہ سبب جیسے تمہارے واسطے۔ اپنے واسطے +

واسطے خدا کے ۔ تابع فعل: برائے خدا۔ بہ نیت خدا۔ نام پر خدا کی شفاعت پر۔ خدا کیلئے +

واسوخت ۔ ف۔ اسم مذکر: واسوختن بمعنی اعراض کردن و رُوگردانیدن کا حاصل بالمصدر (۱) اعراض۔ رُوگردانی۔ تنفر۔ بیزاری (۲) وہ اشعار جو بطور مسدس ترجیع بند یا ترکیب بند معشوق سے جلکر اسکی شکایت عشق کی بُرائی آئندہ کیلئے اپنی بے پروائی اور بیزاری میں لکھے جائیں۔ مثال کے لئے امانت۔ بحر۔ ناظم۔ وغیرہ کے واسوخت مجموعۂ واسوخت میں دیکھ لو +

واسوختگی ۔ ف۔ اسم مؤنث: جلن۔ سوختگی +

واشُد ۔ ف۔ اسم مؤنث: شگفتگی۔ کشادگی ـــ

واشد ہے جیسے غنچۂ دلگیر میں چُھپی ہے مغفرت ہمارے بھی تقصیر میں چُھپی (میر سوز)

واصِل ۔ ع۔ صفت: (۱) ملنے والا۔ ملاقات کرنے والا۔ شامل ہونے والا۔ جُڑنے والا (۲) حاصل ہونیوالا۔ بہم پہنچنے والا۔ ہاتھ لگنے والا۔ وصول ہونے والا۔ قابلِ وصول +

واصل باقی ۔ ع۔ اسم مؤنث: وصول شدہ اور باقی رقم ـــ

وصل حاصل ہوا یہ ہے ہوس دل باقی دفترِ عشقِ بتاں کی ہے یہ واصل باقی (اُفق)

واصل باقی نویس ع+ف۔ اسم مذکر: تحصیل کا وہ عہدہ دار جو وصول و باقی کا رجسٹر رکھتا ہے +

واصلات ع۔ اسم مؤنث: (۱) واصل کی جمع۔ ہزار زرِ وصول + وصول شدہ محاصل کی میزان (۲) کل بقایا جات کا تفصیل +

واضح ۔ ع۔ صفت: (۱) روشن۔ اُجاگر (۲) کُھلا ہوا۔ صاف + ظاہر۔ پرگھٹ۔ عیاں۔ صریح۔ آشکارا۔ ہویدا (۳) مفصل۔ مشرح۔ تفسیر کیا ہوا +

واضح کرنا ۔ فعل متعدی: ظاہر کرنا۔ جتانا۔ کھولنا۔ صاف کہنا +

واضح رہے ۔ محاورہ: معلوم رہے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ خوب سمجھ لو۔ اچھی طرح جان لو۔ مثلاً یہ آپ کو واضح رہے کہ میں رعایت نہیں کرنے کا ہوں +

واضح ہے ۔ محاورہ: ظاہر ہے۔ آشکارا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ سب پر روشن و مبرہن ہے۔ بدلائل ثابت ہے +

واضع ع۔ صفت: وضع کرنے والا۔ بنانے والا۔ کسی چیز کو اُسکی جگہہ پر رکھنے والا۔ پیدا کرنے والا + موجد۔ مخترع۔ ایجاد کنندہ۔ مجتہد +

وال

واضعِ قانون ع۔ اسم مذکر: قانون بنانے والا۔ مقنن + حسب رسم و رواج احکام و ہدایات بنانیوالا

واعظ ع۔ اسم مذکر: وعظ کرنیوالا۔ ناصح۔ پندگو۔ نصیحت کرنیوالا۔ دین کی تلقین کرنیوالا۔ مسئلہ سنانیوالا۔ نصیحت گو +

واعظ ناکس کی باتوں پہ کوئی جاتا ہے میر آدمیاں نے چلو تم کس کی باتوں پر سے گئے (میر)

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی (غالب)

زہد و طاعت پہ تجھے ناز بجا ہے واعظ ہم بسر تہ ہیں ہمارا بھی خدا ہے واعظ + (ظہیر)

جو تہ بدست نکالے گئے بُتخانوں سے مسجدوں میں وہی بن بیٹھے ہیں اکثر واعظ (زکی)

وافِر ع۔ صفت: بہت کثیر۔ الغاروں۔ گھنا۔ افراط سے۔ بافراط +

وافی ع۔ صفت: پورا۔ کامل۔ کافی۔ تمام و کمال۔ خاطر خواہ +

واقع ۔ ع۔ اسم مذکر: ہونیوالا۔ وقوع ہونیوالا۔ موجود ہونیوالا۔ پیش آنیوالا جیسے واقع تاریخ فلاں +

واقع میں ۔ تابع فعل: حقیقت میں۔ درحقیقت۔ دراصل +

واقع ہونا ۔ فعل لازم: پیش آنا۔ ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔ بروئے کار آنا۔ برپا ہونا +

واقعات ع۔ اسم مؤنث: واقعہ کی جمع۔ حادثے +

واقعہ ع۔ اسم مذکر: (۱) حادثہ۔ سانحہ۔ وقوعہ۔ واردات (۲) روئداد و حال۔ سرگزشت۔ بیتی۔ ماجرا + خبر۔ سماچار (۳) لڑائی۔ جنگ۔ کارزار (۴) موت۔ کال۔ انتقال۔ وفات (۵) بمعنی وقت قیامت۔ حشر۔ آفت +

واقعہ نویس ع+ف۔ اسم مذکر: وقائع نگار۔ کارسپانڈنٹ۔ خبر نویس۔ اخبار نویس۔ پرچہ نویس +

واقعہ ہونا ۔ فعل لازم: (۱) حادثہ پیش آنا۔ واردات ہونا (۲) مرنا۔ انتقال ہونا۔ موت آنا جیسے آج انکا واقعہ ہوگیا +

واقعی ع۔ صفت: منسوب بہ واقع۔ فی الحقیقت۔ درحقیقت۔ واقع میں۔ ٹھیک۔ درست۔ سچ مچ۔ اصل میں +

واقعی بات کی مشکل ہے سمائی دل میں لب پہ آئی وہیں جو تنگ آئی دل میں (ظفر)

سنکے مجنوں سے مرے شورِ جنوں کو یوں کہا واقعی مجھسے بھی یہ شوریدہ سر اچھا رہا (ذوق)

واقف ع۔ صفت: (۱) کھڑا ہونیوالا (۲) جاننے والا۔ ماہر۔ آگاہ۔ چیتن۔ ہوکس۔ ہشیار۔ خبردار۔ مطلع +

واقف الحال یا **واقفِ حال** ع۔ اسم مذکر: رازداں۔ ہمراز۔ حال احوال سے واقف +

واقفِ کار ع+ف۔ اسم مذکر: کام سے واقف۔ کام جاننے والا۔ کارداں۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار۔ سرد و گرم چشیدہ +

واقف کاری ۔ اسم مؤنث: (۱) جان پہچان۔ شناسائی۔ آشنائی۔ صاحب سلامت (۲) کاردانی۔ امتحان۔ تجربہ (۳) پرکھ۔ شناخت۔ جانچ +

واقفیت ع۔ اسم مؤنث: (۱) جان پہچان۔ شناسائی (۲) علم۔ خبر۔ آگاہی۔ اطلاع (۳) استعداد۔ علم۔ بدیا۔ درک۔ مہارت (۴) تجربہ۔ شناخت +

واقفیت پیدا کرنا ۔ فعل متعدی: (۱) شناخت حاصل کرنا۔ تجربہ بہم پہنچانا۔ دسترس حاصل کرنا (۲) کسی کام کو جاننا۔ کسی کام میں مہارت پیدا کرنا +

وال ۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱) والا کا مخفف جیسے دِلّی وال۔ اگروال + وہ کب دیوال ہے (۲) صفت

مانند جیسا مثلاً مجھ وال سے کام تجھے تو جانوہ کوئی احمد وال لگیا ہوگا +

والا ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) علامتِ فاعل بعد از فعل۔ کرتا۔ کرنے والا۔ عامل جیسے مرنے والا گزرنے والا۔ جانے والا (۲) بعد از اسم، محافظ۔ نگراں۔ نگہبان۔ مالک۔ آقا۔ خداوند۔ صاحب جیسے گھوڑے والا۔ اونٹ والا۔ کھیت والا + روپے والا۔ پیسے والا گھروالا باآنکھوں والا وغیرہ (۳) منسوب۔ نسبت دار۔ ممد۔ کا جیسے شہر والا۔ گاؤں والا۔ باہر والا درزی والا۔ قصائی والا وغیرہ +

والا۔ ف۔ صفت:۔ بلند۔ بالا۔ اونچا۔ مرتفع۔ عالی۔ بزرگ جیسے جنابِ والا حضرتِ والا

والاجاہ۔ ف۔ صفت:۔ بلند مرتبہ والا۔ عالی رتبہ +

والاشان۔ ف۔ صفت:۔ بڑی شان والا۔ عالی شان +

والاقدر۔ ف + ع۔ صفت:۔ عالی قدر۔ عالی مرتبہ +

واِلّا۔ ع۔ تابع فعل:۔ اور نہیں تو۔ ورنہ۔ وگرنہ۔ نہیں تو +

والّانہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ (غلط العام) صحیح واِلّا۔ معنی دیکھو واِلّا) + (چونکہ اِلّا اسکے معنی اِن کلمۂ شرط اور لفظِ لا کلمۂ نفی سے مرکب ہے پس لائے نافیہ کے ہوتے فارسی کا لفظ نہ اُس پر اور زیادہ کرنا محض فضول و بے معنی ہے) +

وَالِد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جننے والا۔ باپ۔ پتا۔ پدر۔ باوا۔ ابّا۔ قبلہ گاہ + (لازونہ عبرانی)

والِدِ ماجِد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ پدرِ بزرگوار۔ ابّا جان۔ باوا حضرت +

والِدہ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جننی۔ ماں۔ ماتا۔ مہتاری۔ میّا۔ امّاں۔ مائی +

والِدہ ماجِدہ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ والدۂ مخدومہ +

وَالِدَین۔ ع۔ اسم مذکر:۔ صیغۂ تثنیہ۔ ماں باپ۔ مادر پدر۔ ماتا پتا۔ مات پتا +

وَالَنٹیئر۔ انگلش (Volunteer) اسم مذکر:۔ وہ ملکی خیرخواہ سپاہی جو اپنی خوشی سے بلا تنخواہ قواعد سیکھتے اور ملک کی حفاظت کے واسطے وقت بے وقت کام آتے ہیں خوشی خواہ سپاہی۔ بلمیٹر + مجاہدین +

وَاللہِ۔ ع۔ حرفِ ربط۔ خدا کی قسم۔ بخدا۔ مجھے قسم ہے۔ خدا کی سوں ؎

ہے دل کو لگی پر کیونکہ مانوں کھاؤ قسم تو میاں مجھکو واللہ (میر سوز)

عملِ عشقِ بتاں عین گناہ ہے واللہ چشمِ تر سے ہے عیاں دامنِ تر کی صورت (ذکی)

وَاللہُ اَعلَم۔ ع۔ محاورہ:۔ اور خدا خوب جانتا ہے۔ خدا جانے۔ خدا معلوم مجھے خبر نہیں +

وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّواب۔ ع۔ محاورہ:۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ خدا کو خوب معلوم ہے

وَاللہِ بِاللہِ۔ ع۔ ہر دو مترادف:۔ جب قسم میں تاکید اور زور دینا منظور ہوتا ہے تو یہ دونوں لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے واللہ باللہ مجھے خبر نہیں یعنی مجھے بالکل خبر نہیں

وَالِہ۔ ع۔ صفت:۔ عاشق۔ شیفتہ۔ مفتون۔ فریفتہ۔ سرگشتہ (لام کا زیر پڑھنا غلط ہے) +

والی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ والا کی تانیث +

والی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) مالک۔ خداوند۔ آقا۔ ولیِ نعمت۔ سرتاج + حاکم۔ بادشاہ۔ (۲) دوست۔ مددگار۔ حمایتی (۳) وارث۔ مربّی۔ سر دھرا۔ سرپرست (۴) محافظ۔ نگہبان

گمر دینِ برحق کا بوسیدہ ایواں تزلزل میں مدت سے ہیں جسکے ارکاں
زمانہ میں ہے جو کوئی دن کا مہماں نہ پائینگے ڈھونڈا جسے پھر مسلماں
عزیزوں نے اُس سے توجہ اُٹھالی
عمارت کا ہے اُس کی اللہ ہی والی } حالی

جیسے والی سب کا اللہ ہم تو رکھوالی ہیں +

والی وارِث۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہر دو مترادف۔ مالک و آقا + بڑکھا۔ مربّی۔ حمایتی پشت پناہ۔ سرپرست + ہوتا سوتا۔ ولی خنگر +

وام۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرادفِ قرض۔ اُدھار۔ رِن جیسے قرض وام لیکر کام چلالو ؎

سُنے بوسے لبِ میگوں کے دیئے وعدے پر مژدہ اے بادہ کشاں بکنے لگی وام شراب (شاہ نصیر)

واماندگاں۔ ف۔ صفت:۔ پیچھے رہے ہوئے۔ پس ماندہ۔ واماندہ کی جمع + تھکے ہوئے ہارے ہوئے۔ عاجز +

واماندگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ پس ماندگی۔ تھکن۔ تھکاوٹ + عاجزی + تکان +

واماندہ۔ ف۔ صفت:۔ پس ماندہ۔ باقی رہا ہوا + پس خوردہ۔ جھوٹا کھانا + عاجز۔ تھکا ہوا

وامُصیبتا۔ ع۔ کلمۂ ندبہ و تاسف:۔ ہائے مصیبت۔ ہائے ہائے۔ واویلا۔ ہائے اللہ ہے ہے۔ کیا قیامت ہے۔ ظہورِ حادثہ پر یہ کلمہ بولا جاتا ہے ؎

مدفن بنے زمینِ چمن وامصیبتا معدوم ہو وہ غنچہ دہن وامصیبتا
دے منکر و نکیر کو ناچار وہ جواب جو حور سے کرے نہ سخن وامصیبتا
تشبیہِ آئینہ سے جو ہوتا تھا آب آب ملجائے خاک میں وہ بدن وامصیبتا } مومن

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ
عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

وَامِق۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اَلوَمِق بمعنی دوست داشتن (۱) دوست رکھنے والا + چاہنے والا + دوست + عاشق + طالب (۲) عذرا کے مشہور عاشق کا نام جسکی عشق کی پُرزور مثنوی فخر خاری ایک نامی نامزد شاعر نے لکھکر ان دونوں کے عشق کو خوب چمکا دیا ؎

مرگئے قیس و وامق اے ذکی آدمی اُٹھ گئے زمانے سے + (ذکی)

وان۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ علامتِ فاعل۔ دارندہ۔ صاحب۔ والا۔ خداوند جیسے دھنوان خداوندِ دولت۔ دیاوان۔ صاحبِ مہر و محبت + پچوان بمعنی بیچپار۔ بھاگوان بمعنی

صاحبِ نصیب علٰے ہٰذا کُن وان +

وان ۔ ہ ۔ کلمۂ نسبت بنونِ غنہ ۔ جیسے دھلواں بیٹھاں لپٹیاں گُتھواں ۔ مخففِ وہاں +

واو ع ۔ اسم مؤنث : ۔ عربی کا چھبیسواں حرف جس کا مفصّل بیان حرف واؤ کے شروع میں لکھا گیا + (دیکھو صفحہ ۴۳۶)

واوِ عاطفہ یا عطف ع ۔ اسم مؤنث : ۔ وہ واؤ جو دو کلموں میں ربط دینے کے واسطے آتی ہے جیسے من و تو + احمد و محمود وغیرہ +

واوِ مجہول ع ۔ اسم مؤنث : ۔ جس سے پہلے ضمّۂ خالص نہ ہو جیسے کور ۔ زور ۔ شور ۔ یہ واؤ اکثر لزومِ عطف ۔ حال ۔ استبعاد ۔ قسم وغیرہ کے لیئے بھی آتی ہے +

واوِ معدولہ ع ۔ اسم مؤنث : ۔ وہ واؤ جو لکھنے میں آسئے اور پڑھنے میں نہ آئے جیسے خویش ۔ خود ۔ خوش ۔ خورسند کی واؤ +

واوِ معروف ع ۔ اسم مؤنث : ۔ وہ واؤ جس سے پہلے ضمّۂ خالص ہو اور خوب ظاہر پڑھی جائے جیسے دُور ۔ نُور ۔ وغیرہ ۔ یہ واو تصغیر نسبت وغیرہ کیواسطے سے بھی آتی ہے

واویلا ع ۔ اسم مذکر : ۔ مرکب از (وا ۔ ویل ۔ (۱) حیف ۔ افسوس ۔ دریغا (۲ ۔ مجازاً) کلمۂ ندبہ ۔ غم و افسوس ۔ برائے نوحہ و ماتم ۔ شیون ۔ آہ و فغاں ۔ آہ و نالہ ۔ بلاپ (۳ ۔ مجازاً) فریاد و دُہائی ۔ تہائی ۔ تاہے ۔

واویلا کرنا ۔ فعل متعدی ۔ رونا پیٹنا ۔ گریہ وزاری کرنا ۔ غُل مچانا ۔ شور مچانا + نالہ و فریاد کرنا +

واہ ۔ ہ ۔ ضمیر غائب : ۔ (گنوار) وہ ۔ اُس جیسے واہ کو ۔ واہ کا م +

واہ ۔ ف ۔ ہ ۔ کلمۂ تحسین و آفرین ۔ (۱) کیا کہنا ۔ کیا بات ہے ۔ سبحان اللہ ۔ آفرین ہے ۔ شاباش ۔ مرحبا ۔ بلے ۔ نشئے ۔ خوب ۔

غیر سے ملتے ہو چھپکر یہ کُھلا ہے ہم پر | واہ بس دیکھ لیا ہم نے تمہارا اخلاص
واہ کیا کیا تری محبت میں | وصلہ خاص و عام کا نکلا (داغ)

واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں | شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے + (ناسخ)

واہ کیا رُخ ہے کہ جسکی آج تک | کی تلاوت ہم نے قرآن جان کر (تصویر)

واہ ے عشق تری پردہ دری کے صدقے | ملگئی چاکِ گریباں میں جگر کی صورت (ظہیر)

نکلا ہے رُخ پہ خط ترے یہ شکیبا و سبز | کیا گُل زمین جس سے سراسر ہے واہ سبز (ظفر)

غزل پڑھ دو نگیں اور وہ کہیئے جسے سُنکر | کسی کے دل سے نکلا آہ کوئی واہ بول اُٹھے (جرأت)

(۲ ۔ کلمۂ تعجب) اسے عجب ۔ اچنبے کی بات ہے ۔ بڑا اچنبھا ہے ۔ مقامِ حیرت ہے جیسے واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے ۔

واہ دُنیا عجب ہے رنگا رنگ | کہ کہیں کچھ ہے اور کہیں کچھ ہے (ظفر)

واہ کیا عیب جنوں ہے اپنے صرفے جائیے | ہاتھ کیسا کانپتا ہے جسم بھی فصّاد کا (نسیم دہلوی)

تمہارے لطف و عنایت کا واہ کیا کہنا | کہ جسکا درد کیا وہ ہی دردمند ہوا (داغ)

(۳ ۔ کلمۂ طنز) چہ خوش ۔ کیا خوب ۔ چہ خوش حبہ بنا باشد ۔

مجھسے مُنہ پھیر لیا غیر کے دکھلانے کو | واہ کیا چھیڑ نکالی ہے ترسانے کو (مصحفی)

(۴ ۔ کلمۂ تنفر و استکراہ و تحقیر) واہ یہی مُنہ اور مسالح (۵ ۔ کلمۂ تاسّف) حیف ۔ افسوس جیسے واہ رے قسمت کیسا آدمی ہاتھ سے گیا ۔ واہ کیا تقدیر بگڑی ہے (۶ ۔ کلمۂ استلذاذ و نیز کلمۂ تحریص باستلذاذ یعنی وہ کلمہ جو حالتِ لذّت لُطف یا مزے میں زبان سے سرزد ہوتا ہے + (۷ ۔ ع) خُوب ۔ عجیب +

واہ پیر علیا پکائی تھی کھیر ہوگیا دَلیا ۔ کہاوت : ۔ کیا تھا کیا اور ہوا کیا + بنا بنایا کام بگڑ گیا ۔ اچھے کام کا بُرا نتیجہ ملا (کہتے ہیں کوئی بزرگ علیا نامی بانسی میں تھے ایک روز بھوک کے غلبہ میں ایک عورت کے مکان پر جا گھُسے جو اُسوقت کھیر پکا رہی تھی اُنہوں نے پُوچھا مائی کیا پکا رہی ہے اُسنے اِس خیال سے کہ کہیں مانگ نہ بیٹھیں یہ جھوٹ بولدیا کو سائیں دلیا پکا رہی ہوں ۔ بس وہ چلے گئے ۔ اِسنے جو چپنی کھولی تو کھیر کا دَلیا ہوگیا ۔ بس اُسوقت عورت کی زبان سے بے ساختہ یہ فقرہ نکلا جب ہی سے مشہور ہوگیا) +

واہ رے ۔ ا ۔ کلمۂ تعجب توصیف ۔ طنز ۔ تنفر اور تاسّف ۔ جیسے واہ رے تقدیر کیا ہو گئی ہے[۱]

واہ رے شدّتِ گریہ کہ تری دولت سے | کہیں دریا کہیں نالا کہیں تالاب بنا (سیّار)

واہ ے اٹکھیلیاں اور واہ رے طرزِ سخن | صدقے اُس رفتار کے قربان اِس گفتار کے (جرأت)

ہم پس دیوار اُسے ہر وقت نظارہ نصیب | واہ رے تقدیرِ چشم روزنِ دیوار کی (اسیر)

ہاتھ اُٹھا کر جو کوسنے وہ لگے | واہ رے ہم اُسے دُعا سمجھے (مخیر)

دیکھ آئینہ جو کہتے ہیں کہ اللہ رے ہم | اُنکے ہم دیکھنے والے ہیں تو واہ رے ہم (بقا)

واہ رے شورِ محبت خُوب ہی چھڑکا نمک | اُستخواں میرے ہُما کس کس مزے سے کھائے ہے (ظفر)

واہ رے میں ۔ ہ ۔ (کلمۂ فخر) میرا کیا کہنا ہے ۔ میری کیا بات ہے ۔ مجھے اپنی پیٹھ آپ ٹھوکنی چاہیئے ۔ ہم بھی کچھ ہیں ۔ دیکھکر آئینہ کہتا ہے کہ واہ رے میں (مصرع)

واہ رے ہم ۔ ہ ۔ کلمۂ فخر : ۔ ہمارا کیا کہنا ہے ۔ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننے کے موقع پر بولتے ہیں ۔

دیکھ آئینہ جو کہتے تھے کہ اللہ رے ہم | اُنکے ہم دیکھنے والے ہیں تو واہ رے ہم (بقا)

واہ کیا بات ہے ۔ ا ۔ محاورہ : ۔ طنز و توصیف دونوں موقعوں پر بولتے ہیں ۔

تازگی جی کی اور ترے تن کی | واہ کیا بات کورے برتن کی (نظیر)

واہ کیا کہنا ہے ۔ ہ ۔ محاورہ : ۔ طنز ۔ کیا بات ہے ۔ سُبحان اللہ چشم بددور[۲]

جان سُننے والوں کی واعظ لبوں پر آگئی | واہ کیا کہنا ہے حضرت آپکی گفتار کا (انور)

واہِب ع ۔ صفت : ۔ بخشنے والا ۔ عفو کرنے والا +

واہمہ ع ۔ اسم مذکر : ۔ وہم کی قوت ۔ جزئیات کو معلوم کرنیوالی قوت ۔ قوتِ متخیلہ ۔ قوتِ متصورہ ۔ وہمی قوت (وہ قوت جس سے جزئیات اور باریک باتیں معلوم ہوں جو محسوسات سے متعلق ہیں مثلاً تجاہلِ انصاف ۔ دشمنی وغیرہ ۔ بعض محققوں کی رائے ہے کہ واہمہ کا

[۱] یہ شعر نمبر ۳ سے متعلق ہے خدا کاتب سے بچے +

[۲] آسماں دیتا ہے مجھکو بیچ قبر دن کو خوشی + واہ کیا کہنا ہے کیا کہتے ہیں اِس تخمیم کو (داغ)

واہ

یہ کام ہے کہ کبھی یا دیکھی ان دیکھی بیتی اور جھوٹی سب طرح کی چیزیں نقش اور صورتیں دکھاوے خواہ وہ چیزیں عالم صورت میں ہوں نہ ہوں جیسے وہم نے یہ بات دکھائی کہ آسمان پر ہزار سورج برابر نکلے ہوئے ہیں حالانکہ ایک سورج سے زیادہ نہیں ہے اور قوتوں کے بخلاف یہ قوت عقل کے تابع نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کسی اندھیرے گھر میں اکیلا ایک مُردے کے پاس بیٹھا ہو تو ہرچند عقل کہتی ہے کہ مُردے سے کچھ خوف و دہشت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مُردہ اینٹ پتھر کی طرح بیجان ہے اس سے ڈرنا کیا۔ لیکن قوت واہمہ وسوسے پیدا کرتی اور اُس شخص کو ڈراتی ہے) +

واہ وا ۔ا۔ (مخفف واہ واہ) کلمۂ تحسین و آفرین۔ تعجب۔ افسوس۔ طنز۔ تاسف وغیرہ نیز کلمۂ انبساط جو اظہارِ لذت یا خوشی کے موقع پر بولتے ہیں + کیا کہنا ہے۔ کیا پوچھنا۔ کیا بات ہے۔ کیا خوب۔ چہ خوش۔ اچھے رہے۔ سبحان اللہ۔ ہائے ظالم۔ رحمت خدا کی۔ شاباش۔ بارک اللہ آفرین صد آفرین۔ اللہ اکبر۔ اللہ غنی۔ اہو۔ اہو جی +

دل جلا کر مرا کیا سب کیا ۔۔۔ واہ وا تُم نے کیا ثواب کیا (طفل)

واہ وا مرحبا شاباش تجھے ۔۔۔ ہاں تو اک وار لگا اے سفاک (عاشق)

کیا جلوۂ حُسن خودنما ہے ۔۔۔ سبحان اللہ واہ وا ہے (نسیم دہلوی)

قید بھی یاں کچھ نہیں اور چھوٹ بھی سکتے نہیں ۔۔۔ واہ وا اِس واہ کہ اور آفرین صیاد کو (عاقل)

نہ کرتو اسکی دلا بات بات پر تعریف ۔۔۔ خدا ہی جانے کرے کیا یہ واہ وا تیری (جُرأت)

واہ وا شاباش اے رحمت خدا کی آفریں ۔۔۔ حق میں میرے تُجھے باورنیہ کا کہنا کیا + (انشا)

بعد مردن بھی رہی وا چشم حیراں واہ وا ۔۔۔ واہ وا اے خواہش دیدارِ جاناں واہ وا (اسیر)

واہ واشورِ محبت خوب ہی چھڑکا نمک ۔۔۔ اُستخواں میرے ترشا کر مرے سے نمدے (ظفر)

واہ وا رے ۔ا۔ کلمۂ تحسین و آفرین:۔ دیکھو (واہ رے) +

ہتکڑی بیڑی کو ٹکڑے ایک جھٹکے میں کیا ۔۔۔ نہ رہے جوش جنوں سے واہ وا رے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

واہ واہ ۔ف۔ کلمۂ تحسین و آفرین:۔ نیز طنز۔ دیکھو (واہ وا) ہے

ہم رہیں محبوس زنداں واہ واہ ۔۔۔ تم کرو سیر گلستاں واہ واہ (میر سوز)

یار ہو غیروں کے گھر میں اپنے گھر سیلاب ہو ۔۔۔ تو نے بھی بدلی نظر اے ابرِ رحمت واہ واہ (فدوی)

مجھے نالائق کو دی پہلو میں جا ۔۔۔ واہ واہ گورِ غریباں واہ واہ (میر سوز)

ہم پہ یوں گزری قیامت واہ واہ ۔۔۔ واہ واہ حضرت سلامت واہ واہ (")

ایسا لگا تو تیر نگہ تم کر ہو بلند ۔۔۔ ہر زخم دل سے میرے صدا واہ واہ کی (رمز)

واہ واہ کرنا ۔ا۔ فعل متعدی:۔ سراہنا۔ تعریف کرنا۔ شاباشی دینا۔ مرحبا کہنا۔ گن گانا آفرین و تحسین کرنا +

واہ واہ گرگٹ کا بچہ تانا شاہ ۔ا۔ کہاوت:۔ ادنےٰ شخص اور یہ عالی دماغی۔ کمینے کو دیکھو کیسا عالی دماغ بنا ہے +

واہے

واہ واہ میاں بانکے تیرے دگلے میں سو سو ٹانکے ۔ہ۔ کہاوت:۔ بے سر و سامان مغرور کی نسبت بولتے ہیں۔ پیوند پارے کھکھوں پر یہ چھل بل +

واہ واہ ہونا ۔ا۔ فعل لازم:۔ تعریف و توصیف ہونا۔ سراہا جانا۔ نام ہونا۔ شہرت ہونا۔ ناموری ہونا۔ بول بالا ہونا +

واہی ع۔ صفت:۔ (۱) سست۔ کاہل۔ ضعیف۔ کمزور۔ ناتواں۔ ناطاقت + ضعیف العقل (۲۔ ف۔ا) سخن بارد و بے مزہ۔ بیہودہ بات۔ بُطلان (۳۔ا) آوارہ۔ آوارہ گرد خانہ بدوش + لغو۔ بیہودہ + لُچّا شُہدا لُفنگا۔ نکارہ۔ نڈی باز۔ عیاش۔ تماشبین۔ اوباش

واہی تباہی ۔ا۔ صفت:۔ (۱) بیہودہ + بےمعنی بات۔ لغو بات۔ بارد و بے مزہ کلام (۲) آوارہ۔ خراب خستہ + اوباش + نکما۔ بیکار +

واہی تباہی بکنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ بیہودہ باتیں کرنا۔ زٹل ہانکنا۔ لغو باتیں کرنا۔ گالی گلوج کرنا +

واہی تباہی پھرنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ آوارہ و سرگرداں پھرنا۔ خراب خستہ اور مارا مارا پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا +

واہی سا پھرنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ آوارہ سا پھرنا۔ بیہودہ سا پھرنا۔ آوارہ گردوں کی طرح پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا ہے

کیوں پھرا کرتا ہے تو واہی سا ان چھڑ آفتاب ۔۔۔ کیا ترے پاؤں میں ہے میرا سا چکّر آفتاب (جعفر)

واہی ہونا ۔ا۔ فعل لازم:۔ بگڑنا۔ خراب ہونا۔ عیاش ہونا +

واہی ہے ۔ا۔ محاورہ:۔ بے وقوف ہے۔ کبھی کسی کام کے منع کرنے کے موقع پر بھی کہہ دیتے ہیں یعنی کیا کرتا ہے اس کام کو نہ کر +

واہیات ع۔ اسم مؤنث:۔ واہی کی جمع (۱) بیہودہ اور لغو باتیں۔ مُزخرفات۔ نکمی بے سود و بے معنی باتیں۔ خُرافات (۲) اوباشی + خرابات +

واے ع۔ کلمۂ ندبہ۔ تاسف و تحسر وغیرہ جو درد۔ آزار یا رنج و الم کے اظہار میں زبان پر آتا ہے

وائے ناکامی کہ بعد از مرگ یہ ثابت ہوا ۔۔۔ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا (درد)

وائے ناکامیٔ مجنونِ سیہ بختِ زبوں ۔۔۔ جسے لیلےٰ بھی یہ کہتی ہے کہ سودائی ہے (شیخ برکت اللہ عشقی)

وائے قسمت ایک گالی لی ہوئیں وہ بھی چار ۔۔۔ وقت گفتن جب زباں پہ اُسکی لکنت آگئی (دُعت)

وائے کس شوخ ستمگر سے لگا اپنا دل ۔۔۔ کہ نہ ہے مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف (ظفر)

وائے تقدیر، قسمت یا نصیب ۔ف ع۔ کلمۂ افسوس۔ ہائے تقدیر ہائے قسمت ہے

وائے تقدیر کہ وہ خود مجھے لکھ لکھ کے ظہیر ۔۔۔ میری تقدیر کے لکھے کو مٹا دیتے ہیں (ظہیر)

وائے تقدیر کہ ہیں آج گرفتارِ قفس ۔۔۔ یاد وہ دن ہیں کہ کبھی پھرتے تھے گلشن میں (مصحفی)

وائے قسمت کہ خزاں میں ہوئے گلزار کے پاس ۔۔۔ اور بہار آئی تو صیاد جفاکار کے پاس (نامعلوم)

وا ے

وائے قسمت وہ شبِ وعدہ اگر ہوں پیدا ینگے قاصد کو مرے سخت سنادیتے ہیں (ظہیر)
وائے قسمت ایک صورت پر نہیں جب ٹکتے خاصہ پیدا کیا دل نے مزاج یار کا (نسیم)

وایُو۔ س वायु ۔ اسم مؤنث: ہوا۔ باد۔ بائے۔ بتاس۔ پون +

وائُوکون ۔ ہ ۔ اسم مذکر: گوشۂ شمال و مغرب (باکافِ مضموم و واوِ مجہول)

وائُوگولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر: دیکھو باؤگولا) ایک قسم کا دردِ شکم جس میں پیٹ کے اندر گولہ سا گرتا ہے

وائس ۔ انگلش Vice صفت: بجائے۔ قائمقام کسی کی جگہ کام کرنے والا + نائب

وائس پریسیڈنٹ ۔ انگلش Vice president ۔ اسم مذکر: نائبِ میرِ مجلس

وائس رائے ۔ انگلش VICEROY ۔ اسم مذکر: نائب السلطنت۔ گورنر جنرل
ملکی لارڈ۔ ملکی لاٹ: (رائے انگریزی زبان میں بمعنی بادشاہ۔ راجہ اور سلطنت
آتے ہیں۔ یہ لفظ ہندی راؤ۔ رائے راجہ سے بالکل مطابق ہے۔ لاطینی اور فرانسیسی
میں رے جس Regis اور رئے Roy سے) +

وائن ۔ انگلش ۔ Wine ۔ اسم مؤنث: انگوری شراب + مے العنب۔ دخترِ
دخترِ رز۔ مطلق شراب۔ مے۔ صہبا۔ مُل۔ دارو۔ بادہ۔ مدیرا۔ جیسے پوٹ وائن +

وائن گلاس ۔ انگلش Wine glass ۔ اسم مذکر: جام شراب۔ شراب پینے کا گلاس

وبا ۔ ع ۔ اسم مؤنث: موت + مرگِ عام و مرگِ عالم جو ہوا خراب ہوجانے سے
واقع ہوتی ہے۔ مری۔ سہامری۔ مہاری۔ بیماری۔ پھیلنے والی اِنتقالی بیماری جیسے ہیضہ

وبا آنا یا پھیلنا ۔ فعل لازم: مرگِ عام کا واقع ہونا۔ مری پڑنا۔ ہیضہ۔ خسرہ پھیلنا
ہزار مل مرگئے اُس پر سکتے ہیں لاکھوں عجیب رنگ ہے یارب یہ کیا وبا آئی (رند)

وَبال ۔ ع ۔ اسم مذکر: (۱) سختی۔ گرانی + بوجھ۔ بار۔ بھار ہ
بل نازکی سے پڑتے ہیں لاکھوں ہر خرام گیسو کا بال بال کمر پر وبال ہے (امانت)
(۲) عذاب۔ قہرِ الٰہی۔ غضبِ الٰہی۔ گناہوں کی سزا۔ آفت۔ مصیبت۔ بپتا
بتک سے عمر دشمن کیا اُسکو خیال وہ خیال اُسکا ہوا جی کا وبال (حسن)
جس آشنہ میں پڑا بال ٹوٹ جاتا ہے خیالِ زلف دلا جان کو وبال ہوا (دریا شنکر نسیم)
ہے پر وبال ہی رہنے کا خیال اپنا ہے مور کی طرح پر وبال وبال اپنا ہے + (حمزہ)
کیے تھی شب تہ گلگیر شمع رو رو کر وبال سر پہ مرے تاج زر بنایا تھا (ظفر)
آگیا زلف کے سودے میں جو کاکل کا خیال تیرہ بختوں کے تئیں جی کو وبال اور لگا (میر)
تُو نے آرام کچھ دیا اے مرگ زندگی کیا رہی وبال سا + + (داغ)
(۳) مری۔ وبا۔ مرگِ عام (۴) دُوبھر۔ اجیرن۔ ناگوارِ طبع۔ عذابِ جاں۔ سوہانِ روح جیسے اتنے بال بچے بھی وبالِ جان ہیں
بود ہی دن کے بعد یہ منہ خیال ہے جبڑو بھی رسم و راہ کہاں کا وبال ہے (نامعلوم)

وبال پڑنا ۔ فعل لازم: مصیبت پڑنا۔ ظالم کی داد ملنا۔ ظلم کا بدلہ ملنا ہ

وجد

کبھی ہے سودا کبھی ہے اُلجھن کبھی پریشاں ہیں تن تماشہ زلفوں پہ شفقی رو پر آجکل بال بال تھا (قدر)
ابر کو تُونے اڑا یا ہے گرنے کی بجلی اسے ہوا تجھ پہ پڑیگا یہ وبال طاؤس

وبالِ جان ۔ ع + ف ۔ صفت: عذابِ جاں۔ کوفتِ خاطر۔ ناگوارِ طبع۔ دوبھر۔ اجیرن ہ
ناتواں وہ ہوں کہ ہر بال وبالِ جاں ہے ضعف سے موئے بدن خنجرِ فولاد ہیں سب (نسیم دہلوی)

وبالِ جان ہوجانا ۔ فعل لازم: دوبھر پڑجانا۔ اجیرن ہوجانا۔ عذابِ جان ہونا۔ ناگوارِ خاطر گزرنا ہ

وبالِ دوش ۔ ع + ف ۔ صفت: بارِ دوش جسکا اٹھانا طبیعت پر گراں ہو۔ گرانِ خاطر۔ دوبھر ہ
وبالِ دوش ہوتی ہے مرے تن پر لاش مری اٹھانے والوں نے گر کر بہت اٹھائی چوٹ (داغ)

وبالِ گردن ۔ ع + ف ۔ صفت: بارِ گردن۔ گردن کا بوجھ۔ ناگوارِ طبع۔ عذابِ جان۔ بوجھ
ہے کیسے شوقِ شہادت میں خیالِ گردن تیغ قاتل سے ہمیں سر اپنا وبالِ گردن (غافل)

وَتَر ۔ ع ۔ اسم مذکر: (۱) کمان کی زہ۔ گمان کا چلّہ (۲) اقلیدس، وتر وہ خط جو دائرہ کے کسی حصے
کو گھیرے اور قطر سے چھوٹا ہو +

وتیرہ ۔ ع ۔ اسم مذکر: طریقہ۔ شیوہ۔ راہ۔ روش۔ دستور۔ نجاڑا۔ عادت +

وُثُوق ۔ ع ۔ اسم مذکر: مضبوطی۔ اُستواری + اعتبار۔ اعتماد۔ بھروسا۔ بھدرک
استقلال۔ استحکام +

وَثِیقہ ۔ ع ۔ اسم مذکر: (۱) مضبوطی۔ اُستواری۔ استحکام (۲) عہد و پیمان۔ معاہدہ
(۳) عہد نامہ۔ اقرار نامہ۔ دستاویز۔ تمسک (۴) اِصطلاحِ لکھنؤ اور علی الخصوص
اہلِ تشیع کے نزدیک وہ روپیہ جو کسی غیر مذہب بطور نذرانہ یا نقد روپیہ کی عوض
لیا جائے جیسے پرومیسری نوٹ کی آمدنی جو سرکاری بنک سے ملتی ہے۔ پرو نوٹ

وثیقہ دار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر: مالکِ وثیقہ۔ پرومیسری نوٹ کا مالک۔ وہ شخص
جسکا روپیہ گورنمنٹ میں بمد امانت جمع ہو اور اُسکا منافع اُسے دیا جائے +

وَجاہت ۔ ع ۔ اسم مؤنث: خوبروئی۔ خوبصورتی + چہرے کا روشن ہونا۔ چہرے کا
نور + روشنائی + ظاہری شکل و شباہت۔ دکھاوا۔ چہرے کی دلالت اور
رُعب + عزت۔ حُرمت۔ توقیر +

وَجَب ۔ ع ۔ اسم مؤنث: بالشت۔ بلاند۔ بتا۔ ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے لیکر انگوٹھے
تک کا پھیلاؤ۔ ۹ انچ کی لمبائی +

وَجد ۔ ع ۔ اسم مذکر: غمگینی و شیفتگی۔ مجازاً حالتِ ذوق و شوق جو صوفیانِ سماع پسند پر
وارد ہوتی ہے۔ حال۔ جذبہ۔ حالت۔ بیخودی۔ سرمستی۔ جوش۔ وِراگ۔ خوشی۔ مگنتا +

وجد آنا ۔ فعل لازم: حال آنا۔ بیخودی چھانا۔ ذوق و شوق میں بھرنا۔ جھومنا۔
مست و بےخود ہونا + ناچنا +

وجد کرنا ۔ فعل متعدی: حال کھیلنا۔ مسرت ہونا۔ خوشی یا ذوق و شوق میں جھومنا۔ جھلنا۔ کودنا

وجع

وَجد میں آنا - ف‌ل لازم: حالتِ ذوق شوق میں مست ہونا ؎

گئے ملنے آوجد میں سب وحشت   گھر سے وہ گئے سروہو کے کرخت (میرحسن)

وَجَع - ع - اسم مذکر: درد - دُکھ - پیڑ - پیڑا + ٹیس - چبک +

وَجعِ الاَسنان - ع - اسم مذکر: دانتوں کا درد - پائیسین +

وَجعِ الظَّہر - ع - اسم مذکر: پیٹھ اور کمر کا درد +

وَجعِ القلب - ع - اسم مذکر: دل کا درد جو نہایت مُہلک ہے +

وَجعِ المفاصِل - ع - اسم مذکر: جوڑوں کا درد - گٹھیا + باسے +

وُجُوب - ع - اسم مذکر: لزُوم - لازم ہونا - واجب ہونا - فرض - لازم + ضروری - لابُد +

وُجُود - ع - اسم مذکر: (۱) مطلوب کا پانا - حصولِ مقاصد (۲) مجازاً جسم - بدن (۳) ہستی - نیستی - عدم - ہستی - ذات - زندگی - موجودگی - بود + تکوین - تدوین - پیدائش - حیات - تشخص (۴) ظہور - نمائش - قیام +

وُجُود پانا یا پکڑنا - ف‌ل لازم: ہستی میں آنا - ہست ہونا - ظہور پکڑنا - تکوین و تدوین ہونا - پیدا ہونا +

وُجُود میں لانا - ف‌ل متعدی: پیدا کرنا - ظہور میں لانا +

وُجُود و عدم برابر - ع + ف - تابعِ فعل: ہونا نہ ہونا برابر جیسے ہوا ویسے نہ ہوا - ہوا نہ ہوا یکساں +

وُجُوہ - ع - اسم مؤنث: وجہ کی جمع - وجوہات - جہیں - اسباب - دلائل + چہرے - سردار اور بزرگ لوگ +

وُجُوہات - ع - اسم مؤنث: وجہ کی جمع الجمع - دلیلیں - سبب +

وَجہ - ع - اسم مؤنث: (۱) رُخ - چہرہ - صورت - شکل (۲) وجہ - سبب - کارن - جہت - باعث - مُوجب - علت - تقریب

وجہ حرمت کلال کی ہوتی   دخترِ رز حلال کی ہوتی + (سبا)

(۳) طور - طریق - طرز - ڈھنگ - اسلوب - دستور (۴) ذریعہ - وسیلہ (۵) دلیل - برہان (۶) زر و مال - نقدی - روپیہ پیسہ (۷) وسیلۂ معاش جیسے تنخواہ - زمین - مشاہرہ وغیرہ (۸) کسی چیز کی ذات و حقیقت - (۹) طرف - جانب - سمت - رُخ - پاسے +

وَجہِ تسمیہ - ع - اسم مؤنث: نام رکھنے کا سبب +

وَجہِ ثبوت - ع - اسم مؤنث: ثبوت کی دلیل - دلیلِ ثبوت + شہادت - گواہی - ساکھی - مدارِ ثبوت - گواہوں کی پیشی +

وَجہِ قوی - ع - اسم مؤنث: دلیلِ قوی - برہانِ ساطع - مضبوط سبب +

وَجہِ کافی - ع - اسم مؤنث: پورا پورا ثبوت - کامل ثبوت +

وَجہِ معاش و معیشت - ع - اسم مؤنث: وہ شے جو گزارہ کرنے کا ذریعہ ہو - جیسے تنخواہ - وظیفہ - زمین - ملک - جاگیر وغیرہ +

وَجہِ معقول - ع - اسم مؤنث: وہ سبب جو عقل کے نزدیک بھی درست ہو - ٹھیک اور درست وجہ - دلیلِ روشن +

وَجہِ مُوجّہ - ع - اسم مؤنث: مضبوط اور مستحکم دلیل - دلیلِ قوی - پکی دلیل +

وَجیہ - ع - صفت: خوشنما - خوبصورت - خوشوضع - خوش قطع - خوش رُو - صورت شکل کا اچھا - حسین + موزوں - سزاوار + مرد صاحبِ جاہ + مرد شناس - جس پر سب کی نظر پڑے +

وحل

وَحدانیت - ع - اسم مؤنث: یکتائی - ایک ہونا - احدیت - واحد ہونا - یگانگی - یکتاپن - توحید - فردیت

وَحدَت - ع - اسم مؤنث: یگانہ ہونا - یکتائی - یگانگی - تنہائی - ایک ہونا - توحید - فردیت - احدیت +

وَحدت الوُجُود - ع - اسم مذکر: صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ ہی کا وجود ماننا اور وجودِ ماسوا کو محض اعتباری خیال کرنا جیسے لہر - بلبلا - جھاگ - بوند اور اس سب کو پانی ہی جاننا یا جس قدر شیرینی کھانڈ سے بنائی جائے اُس سب کو کھانڈ ہی تصور کرنا +

وَحدتِ اِرادی - ع - اسم مؤنث: آدمیوں کا جبر کے بغیر اپنے ارادہ سے یک دل ہونا - آپس میں ایک ہی بات کی تحریک

وَحدتِ قہری - ع - اسم مؤنث: وہ وحدت جو بادشاہ کے قہر و غضب کے سبب لوگوں میں حاصل ہو جیسے ملک گیری

وَحدتِ نوعی - ع - اسم مؤنث: وہ وحدت جو ایک نوع ہونے کے سبب حاصل ہو جیسے افرادِ انسان میں

وَحشَت - ع - اسم مؤنث: (۱) رمیدگی - غیر مانوسی - نفرت جیسے جنگلی جانوروں میں ہوتی ہے ؎

وحشت پہ مری عرصۂ آفاق تنگ تھا   دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے + (غالب)

(۲) سودا - خفقان + گھبراہٹ - دم اُلٹنا + جنون - دیوانگی ؎

دربدر مجھکو لئے پھرتی ہے دل کی وحشت   گاہے گاہے ترے کوچہ میں بھی آجاتا ہوں (مبد)

عشق مجھکو نہیں وحشت ہی سہی   میری وحشت تری شہرت ہی سہی (غالب)

ایک تو وادیٔ وحشت ہے نہایت پُرہول   طرفہ حضرتِ دل مجھ سے بچھڑ جاتے ہیں (رنگین)

(۳) حیوانیت - جہالت - ویرانہ پسندی ؎

چشمِ وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلائے تو ہو   چشمِ آہو سے ہرن نشۂ جامِ وحشت (ذوق)

(۴) اُداسی - ویرانگی - آوارگی - بھیانک پن (۵) دہشت - خوف - بھے - ڈر - ہیبت +

وحشت اثر - ع - صفت: وحشتناک - ایسی خبر جس سے وحشت پیدا ہو - مُہیب - ہیبتناک +

وحشت اُچھلنا - ف‌ل لازم: خفقان اُچھلنا - جنون ہونا - سودا ہونا - خبط ہونا ؎

حضرتِ داغ کو پھر کیا کہیں وحشت اُچھلی   آج گھر کو جو بیابان کیئے بیٹھے ہیں + (داغ)

وحشت انگیز - ع + ف - صفت: ڈراؤنا - ہولناک - مُہیب - ہیبتناک - بھیانک - خوفناک - جس سے وحشت پیدا ہو

وحشت برسنا - ف‌ل لازم: اُداسی چھانا - ویرانہ برسنا - ویرانی برسنا + آوارگی برسنا - جنون و سودا نمایاں ہونا +

وحشت سی برستی ہے آوارہ سے پھرتے ہو   دل آپکا اے بسمل ہیچ کیئے کہاں آیا (بسمل)

وحشت زدہ - ع + ف - تابعِ فعل: حواس باختہ - اُداس + گھبرایا ہوا - خبطی - سودائی - پاگل - مجنون

وحشتناک - ع + ف: وحشت کی بھری ہوئی - پُر از وحشت - خوفناک - بھیانک - خطرناک - وحشت انگیز - گھبرا دینے والی - پریشاں خاطر کر دینے والی +

وحشت ہونا - ف‌ل لازم: گھبرانا - توحش ہونا - پریشانی ہونا - خفقان ہونا - سودا ہونا - جنون ہونا - خبط ہونا

وَحشی - ع - صفت: جنگلی جانور جو آدمی سے بھاگ جائے + جنگلی - صحرائی - بن باسی - بن بلا ہوا - غیر مانوس - بھڑکنے والا - رمندہ - بھاگنے والا + گھبرانے والا - ایک حال پر نہ رہنے والا - مُضطرب جیسے دلِ وحشی +

وَحَل - ع - اسم مؤنث: کیچڑ - دلدل - وہ زمین جو پانی کی تری سے نرم ہو گئی ہو - گیلی مٹی - گارا - کیچ - پانک +

۵۵ احباب چارہ سازیِ وحشت نہ کر سکے + زنداں میں بھی خیال بیاباں نورد تھا (غالب)

وحو

وُحُوش۔ ع۔ اسم مذکر۔ وَحش کی جمع۔ صحرائی جانور +

وَحی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ لغوی معنی دل میں کوئی بات ڈالنا۔ خدا تعالیٰ کا کسی شخص کو اپنا پیغام پہنچانا یا چھپے چھپے بات کہنا یا اشارہ کرنا۔ پیغامِ خدا۔ کتاب الٰہی۔ سخن پوشیدہ + وہ بات۔ خبر بات۔ خدا کا حکم جو پیغمبروں پر اُترتا ہے۔ اِلہام۔ آکاس بانی +

وَحید۔ ع۔ صفت:۔ (۱) یکتا۔ یگانہ۔ تنہا۔ یکا + بے نظیر۔ لاثانی۔ فرد (۲) ہمارے قدردان کرم فرما مولوی عبدالرؤف صاحب ولد مفتی احمد علی صاحب کلکتوی کا تخلص جنہوں نے حال میں وفات پائی +

وَحید العَصر۔ ع۔ صفت:۔ یکتائے زمانہ +

وِداد۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ دوستی۔ محبت۔ اتحاد۔ اُلفت۔ اُنس۔ محبت۔ بائی +

وِداع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (فارسی میں بکسرِ واو) (۱) رخصت۔ روانگی۔ بِدا (۲) دُلہن کی اپنے گھر سے رخصت

وَدُود۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ دوستی۔ محبت +

وِدّیا۔ س۔ اسم مؤنث:۔ بِدیا۔ علم + گُن۔ فن۔ ہُنر۔ گیان + بُدھ۔ دانش۔ سمجھ۔ ادراک۔ واقفیت + ہتھوڑ

وَدِیعَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ امانت۔ دھروڑ۔ سپردگی۔ ڈپوزٹ ؎

وَدِیعَت میں سے رکھا ہے کسی کو۔ پسِ مردن غبارِ ناتواں میں (زکی)

وَر۔ ف۔ حرفِ ربط:۔ (۱) واو بمعنی وگر کا مخفف۔ اور اگر۔ اور جو (۲) کلمۂ نسبت یعنی آور کا مخفف دارندہ جیسے بارور۔ ہُنرور (۳) صاحب۔ خداوند۔ والا۔ جیسے سخنور۔ تاجور۔ سخنور۔ دیدہ ور وغیرہ (۴) بُزرگ۔ گرامی۔ برترہ (۵) غالب۔ زبر۔ فائق جیسے یہ اُس پر ور ہے +

ور رہنا۔ فعل لازم:۔ غالب رہنا۔ زبر رہنا۔ بڑھا چڑھا رہنا۔ کامیاب ہونا۔ بازی لیجانا۔ جیسے تم ہمیشہ سب پر ور رہتے

ور ہونا۔ فعل لازم:۔ غالب ہونا + فائق ہونا ؎

کبھی دیکھ لے جو رنگ بدن تو ہزار گُل ہو چمن ہونے۔ وہ خدا دِیَا ہے اُسکو پھبن کبھی حور خُلد فرنہنئی (بحر)

وَرا یا وَرائے۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) پس۔ عقب۔ پیچھے (۲) پیچھے کی طرف۔ پس پشت۔ جانب پس (۳) سوا۔ علاوہ۔ فالتو۔ علاوہ

وِراثَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مُردے کے مال کا وارث ہونا۔ وِرثہ۔ ترکہ۔ میراث۔ اِرث۔ بپوتی +

وِراثَت نامہ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ خطِ وراثت۔ وارث ہونے کی تحریر یا سند +

وِراثتاً۔ ع۔ تابع فعل:۔ از رُوئے وراثت۔ بطورِ ترکہ جیسے یہ مکان وراثتاً پہنچا ہے +

وَرَثہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ میراث پانے والے لوگ + (وارث کی جمع جو مفرد بھی آتی ہے)

وِرثہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ترکہ۔ مُردے کا مال جو حقدار کو پہنچے۔ میراث +

وِرثہ بٹنا۔ فعل لازم:۔ مُردے کا مال تقسیم ہونا۔ ترکہ بٹنا۔ حق تقسیم ہونا +

وِرثہ پانا۔ فعل متعدی:۔ حق پانا۔ ترکہ حاصل کرنا۔ میراث ملنا +

وِرثے میں آنا۔ فعل لازم:۔ ترکے میں آنا۔ مُردے سے حق پہنچنا + حصے میں آنا۔ بانٹے میں آنا۔ بڑوں کی میراث پہنچنا۔ جیسے جھوٹ تو تمہارے ورثے میں آیا ہے (بکسرِ واو مستعمل ہے)

وَرد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ گُلِ سُرخ۔ گلاب کا پھول +

ورق

وِرد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہر روز کا کام۔ وہ کام جو روزمرہ بلاناغہ کیا جائے۔ نیم معمول۔ وظیفہ۔ جیسے جپ ؎

مغفرت میں شک ہے کیا ہر دم ہو تم تو سر پر۔ وِرد یا غفار یا غفار یا غفار سکا + + (اسیر)

پھر وِرد ہو الپنا دعا و سِن بتاں کی۔ پھر گوشۂ مسجد کو ہم آباد کرینگے (زکی)

وِردِ زباں ہونا۔ فعل لازم:۔ زبان پر چڑھنا۔ نوکِ زباں ہونا۔ حفظ ہونا۔ ازبر ہونا۔ یاد ہونا +

وِرد کرنا۔ فعل متعدی:۔ معمول باندھنا۔ عادت ڈالنا +

وَردی۔ ت۔ صفت:۔ (۱) منسوب بہ وَرد۔ گلابی۔ گلاب کے رنگ کا + انگلش۔ سپاہی کی پوشاک۔ فوج کا بانا۔ سپاہی کی علامت۔ یا نشان۔ تمغا (۲) نوبتِ صبح و شام۔ ڈھول تاشہ اور نوبت وغیرہ جو ریاستوں یا انگریزی سلطنتوں میں صبح و شام کے وقت دروازوں پر بجایا کرتے ہیں۔ وہ باجا جو لشکر میں رات کے دس بجے سو جانے کے واسطے اور صبح کے چار بجے جاگ اُٹھنے کے واسطے بجتا ہے +

وردی بجانا۔ فعل متعدی:۔ نوبتِ صبح و شام کی بجانا۔ رئیسوں یا بادشاہوں کے دروازوں کی نوبت جو صبح اور شام کو بجائی جائے۔ یا لشکر کا باجا جو صبح اور شام کو بجایا جاتا ہے وردی بجانا کہتے ہیں +

وردی بجنا۔ فعل لازم:۔ صبح و شام کی نوبت بادشاہوں کے دروازوں یا لشکروں میں بجنا +

وردی بولنا۔ فعل متعدی:۔ (لشکری) کسی واقعہ کی خبر لاکر دینا۔ رپورٹ کرنا۔ رپٹ بولنا۔ اطلاع دینا۔ مُخبروں اور جاسوسوں کا آکر خبر دینا۔ کوئی خاص بات بتانا ؎

کیا رموزِ عشق کہتا ہیں فرشتے ساتھ تھے۔ بھر وردی کل یہ سرکاری مقرر بولتے (امداد علی بحر)

وَرزِش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کسرت۔ ریاضت جسمانی مشق جیسے ڈنڈ پیلنا مگدر ہلانا۔ وغیرہ +

ورزش کرنا۔ فعل متعدی:۔ کسرت کرنا۔ ریاضت کرنا۔ ڈنڈ پیلنا۔ مگدر ہلانا +

وَرزِشی۔ ف۔ صفت:۔ ورزش کیا ہوا۔ کسرتی جیسے ورزشی بدن۔ ورزشی جسم وغیرہ +

وَرطہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہلاکت کا مقام۔ جان جوکھوں کی جگہ + وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو + مجازاً اغلاط۔ گنڈ بھول بھلیاں۔ بھنور۔ گرداب۔ پانی کا چکر +

وَرَع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ پرہیزگاری۔ پارسائی۔ تقویٰ۔ زہد کا مترادف جیسے زہد و ورع +

ورغلانا۔ فعل متعدی:۔ (۱) بہکانا۔ اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اِغوا کرنا۔ لڑائی پر آمادہ کرنا (۲) پھسلانا۔ ترغیب دینا۔ ٹھگنا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ بھرمانا۔ پٹی دینا۔ پٹی پڑھانا +

وَرَق۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) برگِ درخت۔ درخت کا پتّا۔ پات (۲) کاغذ کا ٹکڑا۔ فرد۔ پتّا۔ ہر جزو کا آٹھواں حصہ (۳) تاش۔ کارڈ۔ گنجفہ یا تاش کا پتّا + ؎

یُوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے۔ وہ ہے وَرَق غلام کا یہ آفتاب کا (وزیر)

(۴) چاندی یا سونے کا باریک کیا ہوا ٹکڑا (۵) پترا۔ سلیس۔ قاش + باریک اور چوڑی ترشی ہوئی چیز

وَرَق اُتارنا۔ فعل متعدی:۔ باریک اور پتلے سلیس تراشنا۔ قاش اُتارنا +

وَرَقُ الخَیال۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ بنگ۔ بھنگ جسے عوام بھیا۔ بُوٹی۔ ٹھنڈائی کہتے ہیں +

وَرَق بکھر جانا۔ فعل لازم:۔ (۱) شیرازہ کھل جانا۔ تتر بتر ہو جانا + پھوٹ پڑ جانا۔ نا اتفاقی ہو جانا۔

ورق

بندھی نہ رہنا۔ تیلیاں بکھر جانا (۲) تباہ و برباد ہوجانا۔ خراب حال ہوجانا (۳) چھکے چھوٹ جانا۔ ہوش و حواس قائم نہ رہنا۔ حواس باختہ ہوجانا (۴) قابو میں نہ رہنا۔ قابو سے باہر ہوجانا۔

وَرَق تراشنا۔ (فعل متعدی) ۔ (۱) مجلد ورق کاٹنا (۲) تراش یا تجلید کا کوئی سادہ ورق کھیل شروع کرنے کے واسطے اکٹھے ہوں یہ۔ ۔۔۔ +

وَرَق داغ۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ ہندسے جو ورقوں کے پیشانی کے کونوں پر لکھ دیتے ہیں ہندسہ اوراق۔ برخلاف پا ورق جسے رکاب کہتے ہیں +

وَرَق داغی کرنا۔ (فعل متعدی) ۔ ورقوں پر ہندسے ڈالنا۔ صفحے لگانا +

وَرَق ساز۔ ع+ف۔ اسم مذکر۔ ہندر کوب۔ چاندی سونے کے ورق بنانے والا +

وَرَق کوٹنا۔ (فعل متعدی) ۔ زر کوبی کرنا۔ چاندی یا سونے کے ورق بنانا +

وَرَق گردانی کرنا۔ (فعل متعدی) ۔ یونہیں ورق الٹنا۔ بے سمجھے پڑھنا۔ ورق لٹانا۔ نام کو یا برائے نام پڑھنا + بیفائدہ کام کرنا۔ اپنی بے علمی کے عیب کو چھپانا +

وَرَقہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ ورق۔ پتا۔ پتا۔ جزو کا آٹھواں حصہ +

وَرْلا۔ ہ۔ تابع فعل۔ ورے کا۔ اسی طرف کا۔ ادھر کا۔ اس کنارے کا۔ وار کا۔ پرلا کا نقیض +

وَرَم۔ ع۔ اسم مذکر۔ سوجن۔ بیماری کے باعث یا چوٹ کے سبب جسم کا پھول جانا۔ پھولن۔ آماس + گومڑا۔

وَرَم ہوجانا۔ (فعل لازم) ۔ سوج جانا۔ آماس ہوجانا۔ سوجن چڑھ جانا ؎

رشتے دیدے اے آسماں تو یہیں مجھے یار و نزار فربہی جب تجھسے چاہوں گا ورم ہوجائیگا (ناسخ)

وَرْنَہ۔ ف۔ تابع فعل۔ وگرنہ۔ و اگر نہ۔ نہیں تو۔ بصورت دیگر۔ پھر ؎

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایک دن (غالب)

عشق نے غالب نکما کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (ایضاً)

وُرُود۔ ع۔ اسم مذکر۔ نزول۔ صدور۔ اترنا۔ داخل ہونا۔ کسی جگہ کے اندر جانا۔ تشریف آوری۔ رونق افروزی۔ قدم رنجہ فرمائی +

وَرے۔ ہ۔ تابع فعل۔ اس طرف۔ ادھر + پاس۔ نزدیک۔ پرے کا نقیض ؎

خدا نے چاہا تو دریائے عشق میں کودے جو ابکے ہم تو ورے سے پرے ہوئے (آتش)

وَرْیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (ڈومنیاں) داری۔ بلہاری جیسے ہیں وریاں معنی میں داری +

وَرِید۔ ع۔ اسم مؤنث۔ رگ گردن۔ گلے کی موٹی رگ۔ شہرگ +

وِزارت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) وزیری۔ وزیر ہونا + وزیر کا عہدہ۔ منتری کا عہدہ + وزیر کا کام صدارت (۲) ریاست کے وزیر کا دفتر۔ دفتر صدر + مدار المہامی +

وُزَرا۔ ع۔ اسم مذکر۔ وزیر کی جمع +

وَزْن۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) بوجھ۔ بار۔ بھار۔ گرانی (۲) تول۔ اندازہ۔ جانچ (۳) پیمانہ۔ مقدار (۴) بحر۔ شعر کا وزن (۵) وقعت (۶) قدر۔ عزت جیسے ؎

وسو

چہ وزن آورد بندۂ خوردبیں کہ اندر قبا دارد اندام پیں + (سعدی)

(۷) امتحان۔ آزمایش (۸) متانت۔ سنجیدگی +

وَزْن رکھنا۔ (فعل متعدی) ۔ وقعت رکھنا + وزنی ہونا۔ باوقعت ہونا +

وَزْن کرنا۔ (فعل متعدی) ۔ تولنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا +

وزن ہونا۔ (فعل لازم) ۔ (۱) بوجھ ہونا۔ گرانی ہونا (۲) وقعت ہونا۔ متانت ہونا (۳) تلنا۔ تولا جانا۔

وَزْنی۔ ف۔ صفت۔ (۱) گراں۔ بھاری۔ ثقیل (۲) وقعت دار۔ باوقعت +

وَزِیر۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی بار برداری کا شریک۔ چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اسو جہ سے اس عہدے کا نام وزیر رکھا گیا۔ منتری۔ دیوان۔ پردھان۔ مدار المہام۔ دستور۔ کارفرما (۲) شطرنج کے ایک مہرے کا نام (۳) خواجہ محمد وزیر لکھنوی خلف خواجہ محمد فقیر کا تخلص جنہوں نے سنہ ۱۲۷۰ھ میں وفات پائی۔

وزیر اعظم۔ ع۔ اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک +

وِس۔ ہ۔ ضمیر (عوام) اُس۔ اُسے جیسے وسکو۔ وسے۔ وسکا وغیرہ +

وِسادَہ۔ ع۔ تکیہ۔ مسند۔ (وسائد جمع)

وَساطَت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ درمیان ہونا۔ اعتدال + وسیلہ۔ واسطہ۔ توسط۔ توسل۔ ذریعہ +

وَساوِس۔ ع۔ اسم مذکر۔ وسواس کی جمع۔ وسوسے +

وَسائِل۔ ع۔ اسم مذکر۔ وسیلہ کی جمع۔ وسیلے۔ ذریعے۔ واسطے +

وَسَط۔ ع۔ صفت۔ بیچ۔ درمیان۔ مرکز۔ قلب۔ میان۔ مرکز +

وُسطیٰ۔ ع۔ صفت۔ درمیانی۔ بیچ کی۔ راس کا بڑا نہ چھوٹا۔ میانہ۔ اوسط درجہ کا۔ متوسط۔

وسطیٰ مدرسہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ مڈل سکول +

وُسْع۔ ع۔ اسم مؤنث۔ فراخی۔ کشادگی۔ وسعت۔ دسترس۔ توانائی۔ بساط۔ قدرت۔ مقدور +

وُسْعَت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) فراخی۔ چوڑائی۔ چوڑا پن۔ کشادگی۔ میدان + گنجائش۔ سمائی۔ بساط۔ لمبان چوڑان میں بہت سا ہونا۔ پھیلاؤ۔ پہنائی (۲) پیمایش۔ رقبہ۔ عرض۔ طول۔ عمق۔ مساحت۔

وُسْعَت دینا۔ (فعل متعدی) ۔ بڑھانا۔ دراز کرنا۔ پھیلانا۔ زیادہ کرنا۔ فراخ کرنا +

وَسْمَہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) برگ نیل۔ نیل کے پتے جنسے خضاب کیا جاتا ہے (۲) گلگونہ۔ ابٹنا (۳) ایک قسم کا چھپا ہوا کپڑا جو چاندی کے ورقوں اور چونے کی لاگ سے چھاپا جاتا ہے +

وَسْمہ لگانا یا کرنا۔ (فعل متعدی) ۔ خضاب کرنا۔ خضاب لگانا۔ بالوں میں نیل لگانا +

وَسْواس۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہم۔ وسوسہ۔ اندیشہ جو دل میں خطور کرے + خوف۔ اندیشہ۔ بھرم۔ گمان۔ ظن۔ شک۔ شبہ۔ کشمکش۔ پیچ۔ تذبذب + شیطان کا بہکانا + ؎

تیرے ملنے سے نہایت اب یہ دل مایوس ہے اور تو وسواس کیا دھڑکا بڑا جاسوس ہے (رسیخ)

راہیں تو بہت دور کی معلوم ہیں لیکن مجکو مرے وسواس بتانے نہیں دیتے (انور)

وَسْواسی ع۔ صفت:۔ وہمی، مذبذب، شکّی +

وَسْوَسہ ع۔ اسم مذکر۔ دیکھو (وسواس)، وہم، شبہ، ظن، بدگمانی ۵

وعدۂ وصل بتاتے ہیں وہ لکھا کر خواہیں | یہ بھی کیا وسوسۂ خاطرِ احد انکلا } (زکی)
مٹ گیا دل سے مرے وسوسۂ گمراہی | بُت ہُوئے تو نہ یقیں رہ نہ ایماں ہوگیا

وِسے۔ وضمیر۔ (عوام) اُسکو، اُسے + ویرا۔ آنرا۔ اُورا +

وَسِیع ع۔ صفت:۔ فراخ، چوڑا، کشادہ، دُور تک پھیلا ہوا، بڑا، لمبا چوڑا +

وَسِیلہ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ذریعہ، واسطہ، شفاعت، وساطت، توسط، دستگیری، حمایت، پُشت پناہ، پُشتی اعانت، سہارا، آسرا (۲) دستاویز، سند، تمسّک +

وسیلہ پیدا کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ اپنا مربی یا مددگار بہم پہنچانا، ذریعہ نکالنا +

وسیلہ رکھنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ آسرا رکھنا، ذریعہ رکھنا، توسل رکھنا، مربی یا سرپرست رکھنا +

وَش۔ ف۔ حرف تشبیہ:۔ مانند، مثل، نظیر، جیسے حُوروش، پری وش +

وُشاق۔ ت۔ اسم مذکر:۔ غلام، خدمتگار، سادہ رُو غلام، امرد غلام، غلام بچہ، ترک +

وَصّاف ع۔ صفت:۔ مبالغہ کا صیغہ، بہت تعریف کرنے والا +

وِصال ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بھینٹ، ملاقات (۲) وصل، ہمبستری، عاشق و معشوق کی صحبت، ملنا، ملاپ

وصال تو ہے کہاں میسر مگر خیالِ وصال ہی ہیں | مزے اُڑاتے تھے ہوس نکلتی جو ساتھ اندازِ ہم ہوتا (مومن)
خدا کرے نہ کسی کا اُمیدوارِ وصال | دعائیں مانگتے ہیں ترکِ مدعا کے لئے (داغ)
دل بیچتے ہیں لیجیئے قیمت وصال ہے | سوداگروں سے حصول کا بڑھنا محال ہے (ظہیر)

(۲) بزرگانِ دین کا انتقال۔ صوفیوں کی اصطلاح میں عارف خدا یا خدا رسیدہ کا مرنا کیونکہ حق تعالےٰ سے یہ گویا اُنکا وصل ہونا ہے (۳) موت، انتقال، وفات + ۵

مل چلے بس ملینگے خاک میں ہم | ہو چکا وصل تو وصال رہا + (داغ)
بس وصال میسر مجھے وصال ہوا | مرے جنازے پہ بیٹھے رہے وہ ساری رات (حیا)
اُدک مرنے کو بھی کہتے ہیں وصال | یہ اگر سچ ہے تو مرجاتے ہیں ہم + (ر)

وِصال کا دن۔ ع۔ اسم مذکر:۔ سوزمرگ، مرنے کا دن + یوم عرس +

پھر منہ نہ دکھائے مجکو نہ فرقت ملال کا | یارب ہو روز وصل مرا دن وصال کا (وزیر)

وِصال ہونا یا ہو جانا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) ملاقات ہونا، ملاپ ہونا، عاشق معشوق کا ملنا، صحبت ہونا

منزلِ گور میں وصال ہوا | گوشہ میں چھپکے ہو گیا مطلب + (آتش)

(۲) مرنا، موت آنا، انتقال ہونا، وفات پانا، مرجانا ۵

وصالِ یار کی فُرقت میں آرزو تھی مجھے | اسی فراق میں آخر مرا وصال ہوا (نسیم)
نہ بچی جان اُن اداؤں سے | وصل میں بھی وصال ہو ہی گیا (داغ)
ہجر میں ہوگا وصال اپنا اسی تدبیر سے | کاٹ ڈالینگے گلے کو ایک دن شمشیر سے (وزیر)

ابتو جینے کی توقع نہیں یہ غیرت حال | سدرہ ہجر سے اغلب ہے کہ ہوجائے وصال (امانت)
غم نہیں دردِ جدائی سے گر عاشق کا ہوگیا خاتمہ | لیکن یکے وردسے اے ہیہد جدائی ہوتی ہے (ظفر)
وصالِ یار نہ لکھا تھا ہوا ہمدم وصال اپنا | ہمارے خواب کی بھی داد کیا تعبیر اچھی ہے (ر)
ہجر میں صبر کا وصال ہوا + | ایلو قسمت ہی انفصال ہوا + (امیر)
ہجر کی زندگی سے مرگ بھلی | کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا (حاتم)
ہرگز نہ ہوا وصال اُس سے | جب تک نہ ہوا وصال میرا (معروف)
کس سے کہیں آہ حال اپنا | فرقت میں ہوا وصال اپنا (شہیدی)

(۴) خاتمہ ہونا، انجام ہونا، جاتا رہنا، جیسے دُنیا میں محبت کا تو وصال ہوگیا + ۵

داغ اب وصل کا وصال ہوا | یار زندہ غمِ جُدائی ہے + (داغ)

وَصایا ع۔ اسم مؤنث:۔ وصیت کی جمع +

وَصْف ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) تعریف، صفت، خوبی، عمدگی، بھلائی، راہ گُن، خاصیت، خوخصلت۔ عادت، لچھن (۲) جوہر، کمال، ہُنر، سلیقہ ۵

شیخ جی توبہ کرکے پیتے ہیں | وصف ہیں یہ جناب میں دونوں

وصف رکھنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ ہنر، خوبی یا کوئی سلیقہ رکھنا، جوہر رکھنا، گُنی ہونا +

وَصْل ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیوستگی، ملنا، ملاپ، میل، ملاقات، جوڑ، سنجوگ، صحبت + ۵

ہے فنا میں کمالِ درویشاں | وصلِ حق ہے وصالِ درویشاں (معروف)
ہر ایک کام ہو مشکل تو کیا کرے انساں | مجھے تو جان کا دینا بھی وصلِ یار ہوا (زکی)

(۲) مجامعت، ہمبستری، صحبت داری، بھوگ، جماع، بلاس، وطی، مباشرت ۵

کیا فائدہ گر خواہشِ وصل اُس کو نہ دی | اِس کان سُنی اُسنے اور اُس کان اُڑا دی + (دلگیر)
ہجر میں دُھن وصل کی ہے وصل میں ڈر ہجر کا | جان بے آرام یُوں بھی ہے ہماری یُوں بھی ہے (ظفر)
گیا نہ ہجر کا دل سے غم و ملال اک روز | اُمید وصل میں ہی ہوگیا وصال اک روز } (ر)
گر نہ ہو وصل تو ہو ہجر میں عاشق کا وصال | یُوں ہی ہو جائے جو قسمت میں لکھا یوں ہی سہی
ہو نہ جبتک وصال اے معروف | کوئی ممکن ہے وصل یار ابھی + (معروف)
اس لئے وصل سے انکار ہے ہم جان گئے | یہ نہ سمجھے کوئی کیا جلد کہا مان گئے (داغ)

وَصْل کرنا یا کر دینا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ ایک جان کرنا، خوب ملانا، نہایت پیوستہ کر دینا +

وَصْل ہونا۔ ع۔ فعل لازم:۔ (۱) ملاقات ہونا (۲) پیوستہ ہونا، خوب ملنا، خوب چسپاں ہونا۔ (۳) مباشرت ہونا، معشوق سے ہمبستری ہونا ۵

وصل اُسکا محال ہے شہیدی | ممکن کرے حق محال اپنا + (شہیدی)

وَصْلچہ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ ٹکڑا، پارہ، پارچہ، کپڑے یا کاغذ کا ٹکڑا، دھجی، وجھی۔
جیسے ایک تھان کے وصلچے ہیں یعنی سب یکساں ہیں +

وَصلَہ یا وُصلت ع۔ اسم مذکر۔ (۱) دیکھو وصلہ (۲) پیوند۔ یگانگی۔ خویشی۔ اپنایت +

وَصلی ع۔ اسم مؤنث۔ دو یا تہ وصل کئے ہوئے کاغذ کا ورق جس پر خوش نویس قطعہ وغیرہ کی مشق کرتے ہیں۔ تختی۔ کاغذ چسپاندہ یا چسپاندہ مشق کرنے کا موٹا کاغذ ؎

لگ گئی پیٹھ مری ہجر میں یوں بستر سے	جس طرح وصلی ہیں کاغذ سے ہو چپاں کاغذ (ناسخ)

یہ جی میں ہے اُسے وصلی پہ لکھوں خطِ تبریزی	کہ رنگ ہکا سکے الفاظ ہیں جسکے تقاضا کا (مرزا صابر)

وصلیاں لکھنا ۔ (فعل متعدی) تختی کی مشق کے بعد خوش خطی پر مہارت پیدا کرکے وصلیاں لکھنا۔ موٹے کاغذ پر قطعے یا عبارت بخطِ نستعلیق یا نسخ وغیرہ لکھنا ؎

لب سے رُخسار تلک خط نے نکالا آتا	وصلیاں لکھتا ہے یاقوت قلم زمان نزاکت (قدر)

وُصُول ع۔ اسم مذکر۔ کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے پاس پہنچنا + حاصل یا پایا ہوا۔ رسیدہ پہنچا ہوا۔ بھر پایا ہوا۔ تحصیل شدہ + بیباق + جمع۔ داخل +

وصول باقی ع۔ اسم مذکر۔ تحصیل شدہ اور اُگاہی میں رہا ہوا روپیہ +

وصول پانا ۔ (فعل متعدی) بھر پانا۔ حاصل کرنا۔

وصول کرنا ۔ (فعل متعدی) تحصیل کرنا۔ حاصل کرنا۔ بھر پانا +

وصول ہونا ۔ (فعل لازم) حاصل ہونا۔ بھر پانا۔ داخل ہونا +

وصولی ۔ (۔ اسم مؤنث) قابل الوصول۔ ممکن الوصول۔ یافتنی۔ ممکن الحصول۔ واجب الوصول۔ پانے یا ملنے جوگ +

وَصی ع۔ اسم مذکر۔ (۱) وہ شخص جسکو وصیت کی گئی ہو۔ وہ شخص جسکو وصیت کا ایفا کرنا سپرد کیا گیا ہو۔ وصیت پر عمل کرنیوالا + کارکن۔ مہرار کار منصرم (۲) کنایۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مراد ہے +

وَصیّت ع۔ اسم مؤنث۔ سفر کو جانے والے یا قریب الموت شخص کا نصیحت کرنا کہ میرے بعد ایسا ایسا ہونا چاہئے یعنی مرتے وقت یا سفر کو جاتے وقت جو کچھ کوئی شخص کہے کہ میرے پیچھے اس طرح کرنا اُسے وصیت کہتے ہیں +

وصیت کرنا ۔ (فعل متعدی) مرتے یا سفر کو جاتے وقت کچھ سمجھانا۔ اخیر نصیحت کرنا۔ اخیر فہمایش کرنا +

وصیت نامہ ع + ف۔ اسم مذکر۔ تحریری وصیت وہ فہمایش یا نصیحت جو مرتے یا سفر کو جاتے وقت لکھ کر دیا +

وَضع ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) رکھنا۔ ترتیب کرنا یا دینا۔ بنانا + ساخت۔ بناوٹ (۲) طرز۔ روش۔ دستور۔ طور۔ طریق۔ رنگ ڈھنگ۔ چال چلن۔ صورت شکل ہیئت حالت۔ دھج + فیشن + ؎

نامرادانہ زیست کرتا تھا	میر کی وضع یاد ہے ہم کو + (میر)

(۳) حالت۔ دشا۔ درگت (۴) جننا۔ تنیں کا جننا + بچہ دینا + اسقاط (۵) بنیاد۔ نیو۔ بنا (۶۔ ۱) مجرا۔ وصول + منہا۔ تفریق + خارج (۷) آن۔ انداز۔ ادا۔ آنوٹ ؎

کرے گی دیکھئے کس کس کو سیدھا	یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی + + (رند)

(۸) پھبتی۔ موزون اور چسپاں بات +

ہے تری ابروئے خمیدہ پہ	وضع شمشیر کی کہی جاتی + +

وَضع بدلنا ۔ (فعل متعدی) طرز بدلنا۔ دوسری روش اختیار کرنا + حالت بدلنا + عادت اور ڈھنگ میں فرق آنا +

وضعِ حَمل ع۔ اسم مذکر۔ اسقاط۔ گرب پات۔ پیٹ گرنا + بچہ پیدا ہونا + توٗنا۔ مرا جانا +

وَضع دار ع + ف۔ صفت۔ (۱) چھیلا۔ آن و انداز والا۔ خوش وضع۔ باوضع۔ طرحدار۔ بانکا۔ خوش اسلوب۔ خوش ادا۔ خوش قطع۔ خوبصورت۔ حسین۔ دلپسند۔ (۲) پابندِ وضع۔ اپنی چال اور روش پر قایم اور مستقل رہنے والا ؎

کیا دل چلے ہوتے ہیں وضعدارِ محبت	ہنستے ہوئے جاتے ہیں سرِ دارِ محبت (مؤلف)

وَضع داری ع + ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) طرحداری۔ خوش اسلوبی۔ بانکپن۔ خوش ادائی۔ خوبی۔ خوبصورتی۔ حسن (۲) پابندیِ وضع۔ پاسِ وضع۔ وتیرہ۔ شعار۔ طریقہ ؎

یہ رہے جان رہے یا نہ رہے	وضعداری بُری بیماری ہے + (داغ)

عدو سے ترکِ اُلفت کرکے بھی ملنا نہ چھوٹیگا	یہی تو قاعدہ ہے اے ستمگر وضعداری کا } (تسلیم)
گھٹتے گھٹتے بھی تمہاری وضعداری گھٹ گئی	بڑھتے بڑھتے اُنس غیروں سے تمہارا بڑھ گیا

(۳) سلیقہ۔ ڈھنگ۔ سُگھڑاپا +

وَضع کرنا ۔ (فعل متعدی) (۱) مجرا کرنا۔ منہا کرنا۔ حساب سے خارج کرنا + وصول کرنا۔ حساب میں لگا لینا۔ کاٹنا۔ نکالنا۔ ایجاد کرنا۔ اختراع کرنا۔ دل سے بنانا +

وضع کہے دیتی ہے ۔ (محاورہ) صورت سے ظاہر ہے۔ رنگ ڈھنگ چھپے نہیں رہتے۔

رنگ اُڑتا ہے وضع کہتی ہے	غم کی حالت چھپی نہیں رہتی + (نیاز)

وضع ہونا ۔ (فعل لازم) مجرا ہونا۔ کٹنا۔ منہا ہونا۔ حساب میں لگنا + آیا گیا ہونا + ایجاد ہونا۔ نکلنا +

وضعائیں ۔ (۔ اسم مؤنث) (ع) وضع کی جمع۔ وضعیں۔ طرحیں۔ جیسے نئی نئی وضعائیں انوکھی طرحائیں بیٹھی دل سے نکالتی ہیں (سُگھڑ سہیلی)

وُضُو ع۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی روشن رو ہونا۔ اصطلاحی نماز کے واسطے ہاتھ منہ پاؤں وغیرہ بطریق شریعت دھونا۔ طہارتِ نماز۔ پنج اشنانی ؎

تیمم مجھے آتا نہ وضو آتا ہے	سجدہ کرلیتا ہوں جب سامنے تو آتا ہے (حضور اصغر)

وضو کو مانگ کے پانی خجل نہ ہو معروف	یہ مفلسی ہے تیمم کو گھر میں خاک نہیں (معروف)

نہائے خون سے ہم اور ہاتھ جان سے دھوئے	یہ غسل آیا ہمیں اور یہ وضو آیا + (وزیر)

وقتِ وضو جو دھوتا ہے ہاتھوں کو بار بار	زاہد خدا کے پیچھے پڑا ہاتھ دھو کے ہے (مؤلف)

(مسلمانوں میں دستور ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پر اوّل تین بار ہاتھ دھوتے پھر تین بار کُلّی کرکے نتھنوں میں پانی دیتے اور اسیطرح منہ کو دھو کر کہنیوں تک تر کرتے بعد میں مسح سر کرکے پاؤں دھو ڈالتے ہیں۔ پس اسی کا نام وضو ہے اگر وضو کے بعد خون نکل آئے یا بادی سر جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے)

وضو تازہ کرنا ۔ (فعل متعدی) باوجودیکہ وضو ٹوٹا نہ ہو مگر پھر نئے سر سے وضو کرنا +

وضو توڑنا - (فعل متعدی) - طہارت میں فرق لانا - بے وضو کرنا - بد تقوی قایم نہ رہنے دینا
دیکھ لینا کہ ترا ہم بھی وضو توڑیں گے   محتسب تو نے اگر شیشہ ہمارا توڑا + (ناسخ)

وضو ٹوٹ جانا - (فعل لازم) - (۱) وضو جاتا رہنا - وضو نہ رہنا - حالت وضو میں خون نکل آنا یا باد سر جانا - طہارت نہ رہنا - باد نکل جانا ؎

نمازیں ہے عجب زور شور سے قرأت   نہ ٹوٹ جائے کہیں آپ کا وضو واعظ (صابر)

شیخ صاحب کی نماز سحری کو ہے سلام   حسن نیت سے مصلے پہ وضو ٹوٹ گیا + (نظیر)

(۲) تقوی ٹوٹ جانا - نیت میں فرق آجانا - نیت کا ڈانواں ڈول ہو جانا - کسی خوبصورت کو دیکھ کر تقوے و پرہیزگاری کا خیال نہ رہنا - زہد میں فرق آجانا ؎

دخت رز بے برقع مینا سے جو نکلی عریاں   ساقیا تاکتے ہی سب کے وضو ٹوٹ گئے (نظیر)

وضو ٹوٹنا - (فعل لازم) - (۱) وضو کا جاتا رہنا - طہارت قایم نہ رہنا - وضو میں خلل پڑنا ؎

ایمان کچھ وضو تو نہیں ہے کہ ٹوٹ جائے   اے شیخ کیا ہوا جو میں توبہ شکن ہوا (داغ)

(۲) نیت میں فرق آنا - تقوے میں فرق آنا جیسے انکی صورت سے زاہد و بکا وضو ٹوٹتا ہے (۳) ارادہ یا صلاح بدلجانا -

وضو ٹھنڈا یا ڈھیلا ہو جانا - (فعل لازم) - (لکھنؤ) ارادہ سست ہو جانا - ارادہ میں ضعف آجانا - ولولہ جاتا رہنا ؎

میں بے غیرت سے نہ دم مارا نہاتے دیکھ کر   غسل سے اُن کے وضو ٹھنڈے ہوئے زہاد کے (عاشق)

وضو سے ہونا - (فعل لازم) - باوضو ہونا - وضو کا قایم ہونا + وضو کئے ہوئے ہونا +

وضو کرنا - (فعل متعدی) - طہارت نماز کرنا - نماز کیواسطے ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونا +

وضوح ع - اسم مذکر - ظہور - ظاہر معلوم - واضح - پرگھٹ - اظہار جیسے بوضوح پیوست +

وضیع ع - صفت - ادنی - کمینہ - نیچ - ناکس - نالایق - فرومایہ - شریف کا نقیض +

وضیع و شریف ع - اسم مذکر - ادنے و اعلے - چھوٹا بڑا - خورد و بزرگ +

وطن ع - اسم مذکر - رہنے اور قیام کرنے کی جگہ - اپنا دیس - زاد بوم - جنم بھوم - مسقط الراس - پیدا ہونے کی جگہ - پیدایش گاہ - اپنا ملک - موطن ؎

فراق خلد سے گندم ہے سینہ چاک اب تک   الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا (ذوق)

اشک کے سیدہ ہیں ہمیں کیا خانہ ویرانی کی فکر   گر پڑے جس جا وہیں اپنا وطن ہو جائیگا (نسیم دہلوی)

نہ ہے یار و آشنا باقی + +   ہم کو غربت ہوئی وطن میں ہے (مجروح)

وطن اختیار کرنا - (فعل متعدی) - رہ پڑنا - سکونت اختیار کرنا +

وطن مالوف ع - اسم مذکر - پیارا وطن - وہ جگہ جہاں کے رہنے کی عادت پڑی ہوئی ہو +

وطنی ع + ف - صفت - ہم وطن - ایک دیس کا - ایک ولایت کا - ایک ملک کا - ایک جگہ کا رہنے والا -

وظائف ع - اسم مذکر - وظیفہ کی جمع - اوراد +

وظیفجی - (۱) اسم مونث - دھارتا - بہت وظیفہ پڑھنے والا - ورد و وظائف میں مشغول رہنے والا

جیسے آجکل وہ تو بڑے وظیفجی ہو گئے ہیں +

وظیفہ ع - اسم مذکر - (۱) وہ چیز جو ہر روز کیواسطے مقرر ہو - ورد - نیم (۲) روزینہ - راتبہ - تنخواہ - علوفہ - ماہیانہ - تنخواہ طالب علمانہ
گالیاں دے کر ہمیں اے بزم سے   لو وظیفہ مل گیا سرکار سے + (مجروح)

(۳) جیش - پنشن - روٹی (۴) روزمرہ پڑھنے کی دعا ؎

ہر روز ذکر ہے رُخ کا تو شام کا کُل کا   یہی وظیفہ ہے شام و سحر کئی دن سے (رند)

(۵) وجہ معاش - جاگیر (۶) اسکالرشپ - ایام طالب علمی کا زینہ - بیامجی کا بیٹیادہ جینی کسی بات کی رٹ +

وظیفہ بند کرنا - (فعل متعدی) - (۱) روزینہ یا راتبہ روک دینا - علوفہ بند کر دینا - گزارہ روکدینا -
کیا جانے کس کے وہم سے آبا ہمیکدہ   ساقی وظیفہ بند نہ کر بادہ خوار کا + + (انور)

(۲) تنخواہ یا اسکالرشپ بند کر دینا - پنشن ضبط کرنا +

وظیفہ پڑھنا - (فعل لازم) - معمول باندھکر کچھ دعا پڑھنا - معمولی اوراد کا ادا کرنا +

وظیفہ خوار - ع + ف - اسم مذکر - راتبہ خوار + روزینہ دار - تنخواہ دار - اسکالرشپ پانے والا +

وعدہ ع - اسم مذکر - (۱) اقرار - قول و قرار - عہد و پیمان - بچن - قرارداد - قرار مدار - پرتگیا ؎

مرے ایفائے وعدے پہ جو شب بارہا آگئی   منو شامت نصیبوں کی کہ جو کہا بار اٹھ بیٹھا (نسیم)

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان چھوٹ جانا   کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا (غالب)

(۲) اقرار نامہ - قبولیت (۲ - ۱) روز معہود - روز موعود - مرنے کا دن - موت - وقت - کال +

وعدہ آپہنچنا یا آجانا یا آن پہنچنا - (فعل لازم) - وقت آپہنچنا - موت کا وقت قریب آجانا - حیات کا زمانہ پورا ہو جانا ؎

وعدہ ہی آن پہنچے اُس نیم جاں کا یارب   جس سے کہ یار کرکے اقرار بھول جاوے (معروف)

مراد عدہ ہی آپہنچا ترے آنیکے وعدے تک   ہوا میں موت سے سچا - رہا اے شوخ تو جھوٹا (میر)

پہنچا ہے وعدہ آکے مراد یکھ جانستاں   وعدے کو اپنے عہد شکن تو بھی کر وفا (معروف)

وعدہ آنا - (فعل لازم) - موت کا وقت آنا - وقت پورا ہونا - موت آنا جیسے جبکا وعدہ آیا ہے وہی جائیگا

وعدہ برابر ہونا - (فعل لازم) - دیکھو (وعدہ پورا ہونا) ؎

کب تلک ہوگا برابر میرا وعدہ دیکھیئے   موت کب تک کرتی ہے امروز فردا دیکھیئے (رند)

وعدہ جب اپنا برابر ہو سدھارو آسوفت   عرض کرتے ہیں یہ با دیدۂ ترتم سے ہم (جرأت)

وعدہ پورا ہونا - (فعل لازم) - موت آنا - قضا آنا - زندگی کا وقت پورا ہونا +

پورا ہوا تھا وعدہ مرا تیری کیا خطا   اُٹھنے دے لاش خون نہیں لے طبیب (شہیدی)

وعدہ ٹالنا - (فعل متعدی) - لیت و لعل کرنا - وعدہ وعید کرنا - آجکل کرنا - حیلہ حوالہ کرنا - ایفائے وعدہ میں تساہل کرنا - اقرار سے بچنا +

وعدہ ٹلنا - (فعل لازم) - وعدے کے خلاف ہونا - اقرار پورا نہ ہونا +

وعدہ خلاف ع - اسم مذکر - وہ شخص جو وعدہ تو کرے مگر اُسے پورا نہ کرے - جو وعدہ

وفا نہ کرے۔ خلاف گو۔ بیوفا۔ جھوٹا۔ اقرار کا جھوٹا۔ قول کا جھوٹا۔ بات کا کچا +

وعدہ خلافی ۔ع۔ اسم مؤنث: عہد شکنی۔ اقرار کے برخلاف کرنا۔ بیوفائی +

وعدہ فراموش ۔ف۔ صفت: اقرار کو بھول جانیوالا۔ عہد یاد نہ رکھنے والا۔ وعدہ کا کچا ؎

اقرار کیا تھا کہ تغافل نہ کریں گے · کچھ یاد ہے او وعدہ فراموشِ محبت (ذکی)

وعدہ کرنا ۔ فعل متعدی: اقرار کرنا۔ قول دینا۔ زبان دینا۔ بچن دینا۔ عہد کرنا۔ اقرار کرنا۔ ہامی بھرنا

تو وعدہ تو کرتا ہے مگر مجھ کو یہ ڈر ہے · پہلے ترے آنے سے نہ آجائے قیامت (مجروح)

وعدہ لینا ۔ فعل متعدی: قول لینا۔ عہد لینا +

وعدہ وعید ۔ع۔ اسم مذکر: ٹال مٹول۔ ٹالم ٹول۔ لیت و لعل۔ امروز فردا۔ آجکل۔ حیلہ حوالہ

جھوٹا سچا وعدہ۔ (اگرچہ وعید وعدہ کی ضد ہے مگر عرف میں یہ دونوں لفظ مرکب ہو کر وعدہ کے اور خاص کر لیت و لعل کے معنی پر مستعمل ہو گئے ہیں۔ مثلاً اُس نے ہم سے بہت وعدہ وعید کئے لیکن کچھ نہ ہوا)

وعدہ وعید کرنا ۔ فعل متعدی: ٹال مٹول کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔ امروز فردا کرنا۔ آجکل کرنا +

وعدہ وفا ۔ع۔ صفت: بات کا پورا۔ قول کا سچا۔ اقرار پورا کرنے والا۔ وعدہ کا سچا +

وعدہ وفا کرنا ۔ فعل متعدی: اقرار پورا کرنا +

وعدہ ہونا ۔ فعل لازم: اقرار ہونا۔ اقرار مدار ہونا۔ قول قرار ہونا +

وَعظ ۔ع۔ اسم مذکر: (۱) پند۔ نصیحت۔ سکشا۔ (۲) تلقین دین (۳) بیانِ مسائل۔ مذہبی لکچر۔ کتھا۔ بارتا۔ درس +

وعظ کرنا ۔ فعل متعدی: نصیحت کرنا۔ تلقین کرنا۔ درس کہنا۔ کتھا کہنا +

وَعید ۔ع۔ اسم مذکر: وعدۂ بد۔ برائی کا وعدہ۔ سزا دینے کا وعدہ +

وَغا ۔ع۔ اسم مؤنث: لڑائی۔ جنگ۔ رزم۔ کارزار۔ نبرد۔ جدھ + ہنگامہ۔ غوغا۔ غل۔ شور۔ شورش۔ بلوہ۔ ہلڑ۔ دنگہ۔ فساد +

وغیرہ ۔ع۔ تابع فعل: اور سوا اس کے۔ آدی۔ غیر ذالک اور بھی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ الیٰ آخرہ +

وَفا ۔ع۔ اسم مؤنث: (۱) ایفائے وعدہ۔ دوستی اور عہد کا پورا کرنا۔ بجا آوری۔ تعمیل۔ تکمیل + مروت

جیسے اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں (کہاوت) ؎

یہ کہنا ننگ ہے اپنا کہ مرتے ہیں محبت میں · وہ اظہارِ وفا کیا جس میں شکوہ یار کا نکلے (ذکی)

جہاں بنگئی تھی ابھی جان پر · اُسی کوچہ میں پھر وفا لے گئی + (ایضاً)

ہمیں یقیں ہے کہ محبوب بیوفا ہیں سب · وفا کو اپنی مرے مہربان کیا کیجے (میر سوز)

جفا پہ ہم سے کب ترکِ وفا ہو · تمہیں ایسے ہو ہم ایسے نہیں ہیں + (محیر)

نہ نامہ ہے نہ قاصد ہے نہ خود آئے · وفا کی ہو گئیں راہیں مگر بند + + (ممنون)

(۲) نباہ۔ ساتھ (۳) نمک حلالی۔ دیانت۔ خیر خواہی + عقیدتمندی۔ ارادتمندی (۴) نباہ۔ نرباہ۔ پورن تائی۔ نبھاؤ۔ حسب موقع غزل کے اشعار جو شملے پر لکھے گئے ؎

ہے زحمت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری · ہو رحمت خدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری + (مؤلف)

یہ لازم و ملزوم شکوہ کہاں کا · ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری
نہ بھولے گی دل سے اگر حشر بھی ہو · جو لذت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)
یہ ثابت رہیں دونوں اپنی صفت میں · نہ لغزش ہو پا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری

وفا پرست ۔ع + ف۔ صفت: وفادار۔ باوفا۔ خیر خواہ۔ نمک حلال۔ دوستِ صادق۔ سچا

وفا بیگانہ ۔ع + ف۔ صفت: بیوفا۔ بے مروت۔ وفا سے ناآشنا + خائن۔ بددیانت +

وفادار ۔ع + ف۔ صفت: وفا کرنے والا۔ بامروت۔ ساتھی۔ نباہ دینے والا۔ سچا۔ صادق۔ بے کپٹ۔ صاف۔ بھروسے کا۔ نمک حلال۔ خیر خواہ۔ عقیدتمند۔ ایماندار۔ دیانت دار۔ راستباز۔ معتمد۔ معتبر۔ متدین ؎

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں · تم میں دو وصف ہیں بد خو بھی ہو مغرور بھی ہو (فصیح)

وفاداری ۔ع + ف۔ اسم مؤنث: راستبازی۔ دیانت داری۔ مروت۔ نمک حلالی۔ صداقت۔ اخیر تک نباہ دینا +

وفا شعار ۔ع۔ صفت: جس کی طبیعت اور عادت میں وفا پڑی ہوئی ہو۔ وفا دوست۔ ہمہ تن وفا۔ نہایت وفادار جسکے خلط میں وفا ہو۔ وفا کے ماننے والا۔ وفا کی پوشاک والا ؎

ایسا گماں تجھ پہ نہ تھا اے وفا شعار · دعویٰ کا تجھ پہ بڑا اتہ سر کی قسم ہوا + (حضور آصف)

ہر آن آنِ دگر کا ہوا ہیں عاشقِ زار · وہ سادہ ایسے کہ سمجھے وفا شعار مجھے (مومن)

وفا کا بندہ ۔ ف۔ اسم مذکر: وفا کا غلام۔ وفا کا تابعدار۔ وفا کی پرستش کرنے والا۔ وفا کو ماننے والا۔ وفا کا قدر دان + ؎

ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں وفا کے بندے · اس کو یقین جانو کہ ہو خدا کے بندے (ذوق)

وفا کرنا ۔ فعل متعدی: نباہنا۔ ساتھ دینا۔ اخیر تک ساتھ رہنا + مروت کرنا۔ مروت سے پیش آنا + وعدہ پورا کرنا + مروت برتنا + نمک حلالی کرنا۔ خیر خواہی کرنا + اطاعت کرنا +

دل کے داغوں پر کروں تیری جفائیں کیا شمار · بیوفا کرتا وفا روزِ شمار اصلا نہیں + (ظفر)

جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا · کہ تو نے کس توقع پر وفا کی + + (مومن)

ستم دیکھے الم دیکھے وفا کی بیوفا ٹھیرے · پڑیں پتھر وفا پر باوفا ٹھیرے تو کیا ٹھیرے (ظہیر)

وفا نکرنا ۔ فعل متعدی: بیوفائی کرنا۔ بے مروتی کرنا۔ ساتھ نہ دینا۔ نباہ نکرنا جیسے وقت نے وفا نکی۔ عمر نے وفا نکی +

وَفات ۔ع۔ اسم مؤنث: طبیعی موت۔ موت۔ انتقال۔ مرگ۔ اجل۔ قضا۔ میرت۔ رحلت +

وفات پانا ۔ فعل لازم: مرنا۔ فوت ہونا۔ انتقال کرنا۔ دنیا سے گزرنا۔ رحلت کرنا۔ جان بحق ہونا

وفات شریف ۔ع۔ اسم مؤنث: (۱) کسی بزرگِ دین کی موت۔ وصال (۲) رسولِ مقبول کا انتقال +

وِفاق ۔ع۔ اسم مذکر: موافقت۔ سازگاری۔ سنجوگ۔ ایکا۔ میل۔ صلح۔ آشتی۔ ہم آہنگی +

وَفق ۔ع۔ اسم مذکر: موافق۔ سازگار۔ مطابق + موافقت۔ جیسے بروفقِ مراد یعنی حسب مراد +

وُفور ۔ع۔ صفت: وافر ہونا۔ بہتات۔ زیادتی۔ فراوانی۔ کثرت۔ افراط جیسے وفورِ شوق۔ وفورِ آلام وغیرہ +

دفورِ ضعف سے پامالِ غیر ہوناتھا وہ سر کہاں کہ تراشنگِ آستاں ہوجائے
دفورِ یاس سے میرے زمانہ ہے شاداب نہیں کسی کی نظر میں قُبا اکیلے برس } (زکی)

وَقاحت ع۔ اسم مؤنث۔ بے شرمی۔ بیحیائی۔ بے ادبی۔ شوخی۔ گستاخی۔ ترکِ ادب۔ ڈھٹائی۔

وَقار ع۔ اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی آہستگی۔ آرام۔ سکون۔ قرار۔ اصطلاحی حلم۔ بردباری۔ سبک انباری۔ بھاری بھرکم پن۔ تمکین۔ قائم مزاجی۔ استقلال۔ ثابت قدمی۔ ہمت۔ متانت۔ سنجیدگی۔
(۲) قدر و منزلت۔ جاہ و جلال۔ جیسے سرکار بحالی وقار سے۔

گھٹا نہ خاک ہوئے پر بھی کچھ وقار اپنا ہمیشہ دوشِ صبا پر رہا غبار اپنا + (بدر)
گمانِ رنجیدگی سے بیجا سوئے جنت کہاں بشر زمیں کے پیدو نکلے کھڑے ہیں سنا جو ذکرِ وقارِ دہلی (زکی)

وَقاع ع۔ اسم مؤنث۔ جنگ۔ لڑائی۔ دھاوا۔ تاخت۔ چڑھائی۔ حملہ۔ یورش۔ ہلہ +

وَقائِع ع۔ اسم مذکر۔ وقیعہ کی جمع (۱) خبریں۔ روئداد۔ احوال۔ حالات + واقعات (۲) حادثے۔ سانحے۔ سانحات۔ سوانحات۔ واردات۔ مصیبتیں (۳) لڑائیاں +

وقائع نگار ع+ف۔ اسم مذکر۔ اخبار نویس۔ پرچہ نویس۔ کارسپانڈنٹ۔ نامہ نگار۔ سوانح نگار +

وقائع نگاری ع+ف۔ اسم مؤنث۔ اخبار نویسی۔ کارسپانڈنٹی۔ پرچہ نویسی۔ نامہ نگاری +

وَقت ع۔ اسم مذکر۔ (۱) بیلا۔ ویلا۔ زمانہ۔ عصر۔ عرصہ۔ ہنگام۔ ایّام۔ آوسر (۲) رُت۔ موسم۔ فصل۔ (۳) فرصت۔ مُہلت + موقع۔ داؤں۔ گھات۔ جیسے وقت کا رونا ہے وقت کی ہنسی سے اچھا۔

فصلِ گل آئی زمانہ ہے جنوں کے جوش کا ہمت اے ساقی یہی ہے وقت نوشا نوش کا (نسیم دہلوی)

(۴) جگ۔ سماں۔ قرن (۵) عمر۔ زندگی۔ آدستھا۔ آیو۔ حیات (۶) وار۔ باری۔ دفعہ۔ نوبت۔ بار (۷) حالت۔ گت۔ گتی (۸) مدت۔ میعاد (۹) مجازاً موت کا وقت۔ وقتِ مرگ۔ موت (۱۰) گھڑی۔ ساعت۔ دم سے

مہرباں ہوکے بلالو مجھے چاہو جس وقت میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں (غالب)

(۱۱) بُرا وقت۔ مصیبت۔ بپتا۔ جیسے وقت تو پیغمبروں پر بھی پڑتا ہے (۱۲) اٹی۔ دشواری۔ دِقّت

وقت آپہنچنا یا آن پہنچنا فعل لازم۔ ساعتِ مرگ کا آجانا اور جہانِ فانی سے ملک جاودانی کی طرف جانے کا زمانہ قریب پہنچنا۔ وعدہ آپہنچنا سے

وائے ناکامیٔ جاوید کہ وقت آپہنچا ہم جو غربت زدہ رستہ پہ وطن کے پہنچے (ظفر)
مرتے ہیں جس کی خاطر دلخواہ وہ نہ آیا وقت اپنا آن پہنچا پر آہ وہ نہ آیا + (جرأت)

وقت آجانا فعل لازم۔ (۱) موسم آجانا۔ رُت آجانا (۲) کام کا وقت آپہنچنا۔ دیر کا موقع نہ رہنا (۳) مصیبت آجانا۔ عیش و آرام جاتا رہنا (۴) موت آجانا۔ موت کی گھڑی یا ساعت آپہنچنا۔

وقت برابر ہونا فعل لازم۔ زندگانی کی مدت کا پورا ہوجانا۔ وعدہ آجانا سے

وقت جب اپنا برابر ہو سہارو اُس وقت عرض کرتے ہیں یہ بادیدۂ ترتم سے ہم (جرأت)

وقت بوقت ع۔ تابع فعل۔ بعض اوقات۔ کبھی کبھی۔ کبھار۔ وقتاً فوقتاً۔ گاہے ماہے +

وقت بےوقت تابع فعل۔ موقع بے موقع۔ بے موقع۔ ہر وقت۔ ہمیشہ۔ علی الدوام۔ مدام۔ برابر۔ تواتر سے۔ پے در پے۔ سدا۔ نِت۔ جیسے وقت بےوقت کھڑا ہی رہتا ہے + (عو)

وقت پانا فعل لازم۔ موقع یا فرصت پانا۔ موقع حاصل کرنا سے

وقت پاکر یہ کہا اُس سے کہ اے جانِ جہاں یہی دن ہیں میں جوانی کے نکالو ارماں (صفدر)

وقت پر تابع فعل۔ (۱) خاص موقع پر۔ ضرورت پر۔ حسبِ موقع۔ بروقت۔ حسبِ ضرورت۔ جیسے وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے (۲) اڑی پر۔ مصیبت پر سے

مانگتا ہوں مگر نہیں آتی + یہ اجل وقت پر نہیں آتی (انور)

وقت پر پہنچنا فعل لازم۔ ٹھیک موقع پر آنا۔ حسبِ موقع پہنچنا۔ ضرورت پر پہنچنا سے

نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب کہ وقت اپنا اجل کو آفریں ہے وقت پر پہنچی تو یہ پہنچی (ظفر)

وقت پر کام آنا فعل لازم۔ ضرورت پر کام نکالنا۔ موقع پر کام دینا۔ جو وقت پر کام آئے وہی اپنا

وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ کہاوت۔ ضرورت اور مجبوری کے عالم میں ادنےٰ کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے +

وقت پر گولی بچانا فعل متعدی۔ موقعِ زد سے بچنا۔ موقع پر ٹل جانا۔ وار کا موقع نہ دینا۔ وقت پر دغا دینا + سے

عارضی خال بناتے ہیں جو مجھ سے چھپکر وقت پر گولی بچاتے ہیں بچانے والے (آغا)

وقت پڑنا فعل لازم۔ (۱) ضرورت پیش آنا۔ ضرورت ہونا سے

ہری ڈنڈی سبک دانا وقت پڑے پر مانگ کھانا (پہیلی)

سونف اور اجوان کی پہیلی ہے چونکہ زچہ کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اس وجہ سے جننے کے وقت اگر نہ ہو تو مانگنی پڑتی ہے (۲) مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ سنکٹ پڑنا۔ ایامِ نکبت کا پیش آنا۔ جیسے وقت کس پر نہیں پڑتا۔ وقت پڑے پر جانیئے کو بیری کو میت + سے

ہمسائی پر یہ وقت پڑا ہے کہ تیس دن بُن بُن کے بیچتی ہے بچاری ازاربند (رنگین)
جب پڑا ہے وقت کوئی ہوگئیں سب الگ دوست بھی اپنا نہیں بیگانہ تو بیگانہ ہے (داغ)

(۳) وقت پیش آنا۔ مشکل پڑنا۔ اڑی پڑنا۔ دشواری پڑنا +

وقت تاکنا فعل لازم۔ (۱) موقع دیکھنا۔ داؤں گھات لگانا۔ ہنگام فرصت نگاہ داشتن یا ہنگام جستن کا ترجمہ جیسے ایسا ہی وقت تاکتا رہتا ہے (۲) وقت کا خیال رکھنا۔ جیسے کتا وقت تاک کر آتا ہے +

وقت دیکھنا فعل لازم۔ موقع دیکھنا۔ موقع کا منتظر رہنا +

وقت کا پابند صفت۔ پابندِ اوقات۔ اپنے وقت کا ضبط رکھنے والا۔ انضباطِ اوقات پر کام کرنے والا +

وقت کاٹنا فعل متعدی۔ وقت گزارنا۔ وقت بسر کرنا + غم غلط کرنا۔ دل بہلانا۔

دفع الوقتی کرنا۔ دن پورے کرنا +

وقت کا قضا ہونا - ف۔ فعل لازم۔ وقت کا گزرنا۔ وقت بیتنا۔ موقع نکل جانا۔ موقع ہاتھ سے جانا۔

ہے مری بندگی خاص یہی اے قاتل　　قتل میں دیر نہ کر وقت قضا ہوتا ہے (ذکی)

وقت کھونا - ف۔ فعل لازم۔ وقت رائگاں کرنا۔ وقت ضایع کرنا۔ بیہودہ کاموں میں وقت گزارنا +

وقت کے بادشاہ ہیں - ف۔ محاورہ۔ یعنی بے فکر، بے اندیشہ اور نہایت بے غم ہیں۔ جو شخص بیفکری اور بے غمی کے ساتھ بسرِ اوقات کرے اُس کی نسبت بولتے ہیں ؎

اُس کے کوچہ کی خاکِ راہ ہیں ہم　　وقت کے اپنے بادشاہ ہیں ہم + (نکہت)

وقت کے بادشاہ ہیں درویش　　اِن کا چھوٹا سا یہ نہ قد دیکھو (انشا)

وقت کی چیز - اسم مؤنث۔ وقت کا راگ۔ موسم یا رُت کی راگنی +

وقت بے وقت - ف۔ تابع فعل۔ عین وقت پر۔ عین ضرورت پر +

وقت گانٹھنا - ف۔ فعل متعدی۔ سماں باندھنا۔ وقت کے موافق کام کرنا۔ سمے انوسار کرنا +

وقتِ نازک - ع + ف۔ اسم مذکر۔ خطرناک اور اندیشہ ناک وقت۔ ایسا وقت جسمیں عزت بچانی مشکل ہو۔ نہایت احتیاط اور خبرداری کا زمانہ +

وقت ناوقت - ف۔ تابع فعل۔ وقت بے وقت۔ کبھی کبھی۔ گاہ بیگاہ + وقت اور غیر وقت +

وقت نکالنا - ف۔ فعل متعدی۔ (۱) موقع بہم پہنچانا۔ موقع حاصل کرنا۔ فرصت نکالنا۔ (۲) وقت گزاری کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقت ٹالنا (۳) ضرورت نکالنا۔ اپنی ضرورت رفع کرنا۔ جیسے اسوقت نکال لو پھر کی پھر دیکھی جائے گی +

وقت نکل جاتا ہے بات رہجاتی ہے
وقت نہیں رہتا بات رہجاتی ہے
} ف۔ کہاوت۔ کسی کا کام نہیں رُکتا مگر گلہ رہجاتا ہے +

وقت واپسیں - ع + ف۔ اسم مذکر۔ (۱) وقتِ نزع۔ اخیر وقت (۲) تابع فعل۔ مرتے دم۔ مرتے وقت۔ جانکنی کے وقت ؎

کہاں طاقت کہ دیکھیں آنکھ بھر کر دمِ آنکھوں میں　　اُسے گر ہم نے وقتِ واپسیں دیکھا تو کیا دیکھا (ظفر)

وقت وقت کا راگ اچھا ہوتا ہے - ف۔ محاورہ۔ ہر چیز اپنے موقع اور محل پر اچھی ہوتی ہے +

وقت وقت کا راگ ہے - ف۔ محاورہ۔ جیسا وقت ویسا ہی برتاؤ ہے۔ ہر وقت کی صدا جداگانہ ہے +

وقت وقت کی راگنی - ف۔ اسم مؤنث۔ موقع موقع کا کلام۔ جیسا وقت ویسا راگ۔ جیسا موقع ویسا برتاؤ +

وقت ہاتھ سے ندینا - ف۔ فعل لازم۔ موقع نکھونا +

وقتاً فوقتاً - ع۔ تابع فعل۔ کبھی کبھی۔ کسی کسی موقع پر۔ کسی کسی وقت۔ جب موقع + اپنے اپنے موقع پر +

وَقر - ع۔ اسم مذکر۔ (۱) گرانیٔ گوش۔ بہراپن (۲) گرانی۔ بوجھ۔ بھار۔ بار (۳) مجازاً حلم۔ تمکین۔ بُردباری۔ بھاری بھرکم پن (۴) عظمت۔ بزرگی۔ جیٹھ پن + قدر و منزلت + شان و شوکت + عزت۔ پت۔ آبرو جیسے اپنا وقر اپنے ہاتھ ہے (۵) منصب۔ مرتبہ۔ رُتبہ۔ پایہ۔ پدوی۔ درجہ +

وقر پانا - ف۔ فعل لازم۔ عزت حاصل کرنا۔ رُتبہ پانا۔ درجہ حاصل کرنا +

وقر جانا - ف۔ فعل لازم۔ عزت جانا۔ پت جانا۔ بات نہ رہنا +

وقر کھونا - ف۔ فعل لازم۔ بات کھونا۔ پت کھونا۔ عزت گنوانا +

وَقعَت - ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) سختی + آسیب + زور۔ بل۔ طاقت + لڑائی (۲) بلندی۔ اُونچائی (۳) مجازاً قول کی مضبوطی۔ بھرک۔ وثوقِ کلام + عزت۔ اعتبار۔ ساکھ ؎

وقعت نہیں کلام کی سچ بھی کہوں جو بات　　مُنہ پھیر کر جواب میں کہتا ہے یار جھوٹ (ذکی)

وقعت کھونا - ف۔ فعل متعدی۔ پت گنوانا۔ بات کھونا۔ عزت یا اعتبار نہ رکھنا +

وَقف - ع۔ اسم مذکر۔ (۱) توقف۔ ٹھیراؤ۔ ایستادگی۔ سکون۔ آرام (۲) وہ چیز جو کسی کی مِلک نہ ہو اور خدا کی راہ دیدی ہو۔ پُن کی ہوئی چیز۔ خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز جسکا کوئی خاص مالک نہو مگر اُس مذہب کے سب لوگ اُسکے نگراں ہوں۔ دان۔ دھرمارت۔ پُن نیارتھ۔ بخشی ہوئی جائداد یا نذر و نیاز۔ رفاہِ عام کی چیز مثلاً مسجد، مندر، سرائے وغیرہ جیسے وقف کسیکی مِلک نہیں ہے (۳) مطلق عطا۔ بخشش + مباح۔ جائز۔ کسی کام کو اپنے اُوپر موقوف کر لینا۔ مخص۔ وقوف۔ مِلک۔ مخصوص۔ بندر۔ بھینٹ + کلام میں توقف کرنا + رہاؤ۔ قرآن کی آیتوں کی دم لینے کی جگہ ؎

اے ہما کیا مُنہ ہے تیرا پوست کندہ مجھ سے سُن　　استخواں میرے ہیں سب وقفِ سگانِ کوئے دوست (عاشق)

کب تک آخر وقفِ ناکامی رہے　　کام آجاؤ کسی ناکام کے + (آزاد)

کبھی ہم میں تم میں بھی ساز تھے کبھی ہم بھی وقفِ نیاز تھے　　ہمیں یاد تھا سو جتادیا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (ظہیر) +

وقفِ اولاد - ع۔ اسم مذکر۔ وہ شے جو اپنی اولاد کیواسطے وقف کر دیں اور دوسرے کو اُسمیں دخل نہو۔ وقف فرزند۔

وقف کرنا - ف۔ فعل متعدی۔ خدا کے نام پر چھوڑنا۔ کسی شے کے فواید کو ہر شخص کے واسطے مباح کرنا۔ پُن کرنا۔ دان کرنا۔ بخشنا + رفاہِ عام کے واسطے چھوڑنا +

وقف نامہ - ع + ف۔ اسم مذکر۔ تولیت نامہ۔ وہ دستاویز جو مالِ وقف کی بابت اُسکے متولی کو لکھ کر دی جائے +

وقف ہونا - ف۔ فعل لازم۔ (۱) جائز ہونا۔ مُباح ہونا۔ کسیکی مِلک نہونا۔ عام ہونا۔ کسی شے کے فواید کا عام لوگوں کیواسطے مُباح ہونا (۲) حصّہ میں آنا۔ مخصوص ہونا۔ موقوف علیہ ہونا۔ نذر ہونا۔ بھینٹ ہونا۔ مِلک ہونا + ؎

لگا دل ہیں وقفِ جگر ہوگیا　　ترا تیر تیری نظر ہوگیا (ذکی)

وَقفَہ - ع۔ اسم مذکر۔ (۱) ٹھیراؤ۔ رہاؤ۔ سکون۔ قیام (۲) تھوڑی سی دیر۔ ڈھیل۔ مُہلت۔ توقف۔ دیر۔ تاخیر۔ تامل + مزاحمت۔ التوا۔ اٹکاؤ ؎

کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں اُسکے　　اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوق)

یہاں دم کے جانے میں وقفہ نہیں ہے　　تم آؤگے اے مہرباں آتے آتے (ظہیر)

(۳) مُہلت۔ فرصت۔ چھٹی۔ دم لینے کا وقت جسمیں تماشا کرنیوالے آرام یا دوسرا تماشا تیار کریں

دقو

زِیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنی آگے چلیں گے دم لے کر (میر)

وَقفہ دینا - (فعل متعدی) - مُہلت دینا - فرصت دینا - موقع دینا +

وُقُوع ع - اسم مذکر - گرنا - جانور کا نیچے آنا یا جانا - ظاہر ہونا - واقع ہونا + ظہور - اظہار - صدُور +

وُقُوعِ جُرم ع - اسم مذکر - ارتکاب جُرم - صدُورِ جُرم - کسی گناہ کا سرزد ہونا +

وقوع میں آنا - (فعل لازم) - ظہور میں آنا - ظاہر ہونا - صادر ہونا - سرزد ہونا - واقع ہونا +

وُقُوعہ ع - اسم مذکر - حادثہ - سانحہ - واردات - صدمہ - ہونک - فساد - ہنگامہ +

وُقُوف ع - اسم مذکر - (۱) جاننا - آگاہی - واقفیت - اطّلاع - خبر (۲) ٹھیرؤ - کھڑا ہونا - ٹھہرنا - (۳-ل) شعُور - تمیز - سلیقہ - ادراک - امتیاز - فہم - ہوشیاری - تیزی - عُقل - لیاقت - سلیقہ - قابلیت + مہارت - تجربہ - جیسے تمہیں اِس کام کا وقوف نہیں - اُسے کب وقُوف ہے +

وقُوف پکڑنا - (فعل متعدی) - تمیز حاصل کرنا - سلیقہ سیکھنا - ہوش پکڑنا - لیاقت یا قابلیت بہم پہنچانا - عقل سیکھنا - شعُور پکڑنا +

وقُوف پیدا کرنا - (فعل متعدی) - لیاقت حاصل کرنا - قابلیت حاصل کرنا - ہنر سیکھنا - سلیقہ بہم پہنچانا + شعُور سیکھنا +

وَکالَت ع - اسم مؤنّث - (۱) اپنا کام دُوسرے پر چھوڑنا + پیغام رسانی - پیغامبری (۲) ایلچی گری - نیابت - قایم مقامی + مختاری + آڑھت - گماشتہ گری - ایجنٹی - (۳) ضامن ہونا - ذمّہ واری +

وَکالَت کرنا - (فعل متعدی) - ایلچی گری کرنا + مختارکاری کرنا + وکالت کا کام کرنا +

وَکالَت نامہ ع + ف - اسم مذکر - (قانُون) وہ کاغذ جو وکیل کو اِس امر کی سند میں لکھدیں کہ ہمنے فلاں کام میں اِسکو اپنا وکیل کیا ہمیں اِسکا ساختہ پرداختہ منظور ہے + مختار نامہ +

وَکالَت نامہ تصدیق ہونا - (فعل لازم) - وکالت نامہ پر حاکم مجاز کے دستخط ہونا +

وَکالَتاً ع - تابع فعل - وکیل کے ذریعہ سے - وکیل کی معرفت - اصالتاً کا نقیض +

وِکٹوریا - انگلش - VICTORIA - اسم مؤنّث - (۱) لغوی معنی فتحیاب اقبالمند + مالکہ (۲) ہماری ملکہ معظمہ قیصرِ ہند دام اقبالُہا کا نامِ مبارک جو ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں اور ۲۰ جُون ۱۸۳۷ء میں تخت نشین ہوکر ۲۰ جُون ۱۸۸۷ء کو جوبلی جشن فرمایا اب ہماری مادرِ مہربان کی عمر ستر برس کی ہے + [لہ]

وِکٹوریا کروس - انگلش Victoriacross اسم مذکر - ایک اعزازی تمغہ جسپر صلیب کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے اور یہ تمغہ بہت بڑی بہادری یا دُوسرے کی جان بچانے پر ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے +

وَکیل ع - اسم مذکر - نائب - قایم مقام - کارندہ - ایجنٹ - مختار - گماشتہ - معتمد علیہ - وہ شخص جسپر دُوسرا شخص اپنا کام چھوڑ دے + وہ شخص جسپر کام سونپا جائے - پلیڈر (قانُون) (۱) - قانُون کا پاس کیا ہوا +

ولد

وکیل سرکار ع + ف - اسم مذکر - وہ وکیل جو گورنمنٹ کی طرف سے عدالت میں پیروی کرے +

وکیل کرنا - (فعل متعدی) - اپنا وکیل بنانا - اپنا مختار مقرر دینا - قانُونی طور پر اپنا نائب مقرر کرنا +

وکیل مُطلق یا عام ع - اسم مذکر - مختارِ کُل - مختارِ مُطلق - مختار عام - راج دُوت - مدار المہام - ایلچی + کُل کلاں - وہ کارندہ جسے پُورا پُورا ہر امر کا اختیار حاصل ہو +

وَگرنہ - حرف عطف - واگر کا مخفف - اور اگر - اور جو +

وِلا ع - اسم مؤنّث - محبت - دوستی - پریت - نیہا + اتّحاد - ارتباط +

وِلادَت ع - اسم مؤنّث - بچّہ جننا - جنم - تولّد - پیدایش +

وِلایَت ع - اسم مؤنّث - (۱) آباد مُلک - دیس - اقلیم - زمین آباد - برِّ اعظم + مُلکِ غیر - پردیس (۲) ایک بادشاہ کی حکوُمت - ایک بادشاہ کا مُلک - وہ مُلک جہاں ایک ہی بادشاہ حکوُمت کرتا ہو + راج - حکوُمت - تصرّف - بادشاہت - سلطنت - مملکت - (۳) کسی کے کام کی ذمّہ واری - کفالت (۴) نیک بندے کا خدا تعالیٰ سے تقرّب - قُربِ حق +

وِلایَت پانا - (فعل متعدی) - ولایت کا درجہ حاصل کرنا - ولی ہونا - اوتار ہونا +

وِلایَت زاد ع + ف - اسم مذکر - (۱) یُورپین - یُورپ کی پیدایش - وہ انگریز جو یُورپ میں پیدا ہوا ہو - اصل انگریز - یُوریشین کا نقیض + (۲) غیر ولایت مثلاً کابل - ایران یا ترکستان وغیرہ کی پیدایش +

وِلایتاً ع - تابع فعل - از رُوئے ولایت - والی وارث ہونے کی حیثیت سے +

وِلایَتی ع - صفت - (۱) ولایت کا رہنے والا + پردیسی - اجنبی - غیر مُلک کا (۲-ل) ولایت کا - یُورپین (۳-ل) بولی نہ سمجھنے والا - وحشی - جنگلی - جانگلو - وحُوش + ناتجربہ کار - ناواقف - انجان (۴-ل) کابلی - افغانی - کابل کا رہنے والا + مُغل + پٹھان (۵-ل) نہایت مضبوط - قوی ہیکل - تناور - زور آور (۶-ل) مسلمان - عورتوں کا نام جیسے ولایتی بیگم - ولایتی خانم وغیرہ +

ولایتی بلّی - (ل) اسم مؤنّث - ایک قسم کی پشمدار بلّی جو کابل سے آتی اور نہایت خُوبصُورت ہوتی ہے +

وِلایتی پانی - (ل) اسم مذکر - سوڈا واٹر لیمن وغیرہ جو کل کے ذریعہ سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے -

وَلَد ع - اسم مذکر - جنا - بیٹا - پُوت - لڑکا - پسر - فرزند - بچّہ +

وَلَدُ الحرام ع - صفت - حرامی پلّا - حرامی - حرامی مُوت - حرام کا جنا - کمُوت - بیسوا پُتر - باپ جانکے نطفۂ بے تحقیق - فاحشہ عورت کا بچّہ +

وَلَدُ الحَلال ع - صفت - وہ شخص جو شریعت کے موافق نکاح ہونے سے پیدا ہوا ہو - اصیل - اصل النسل - حقیقی - وہ جو جائز طور سے پیدا ہُوا ہو +

وَلَدُ الزِّنا ع - صفت - (۱) زادہ حرام - کمُوت - بیسوا پُتر - نطفۂ بے تحقیق - چھنال کا جنا - فاحشہ عورت کا بچّہ - حرامی پلّا - حرام کا جنا - حرام زادہ - حرامی مُوت (۲) برساتی کیڑے جیسے پروانے - کیڑے پتنگے کیچوے حشرات وغیرہ جو برسات میں پیدا ہو جاتے اور ستارہ

لہ افسوس مقابلہ پروف کے زمانہ میں ۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو رحلت فرمائی +

سہیل کے طلوع سے مرجاتے ہیں جس کو ملکِ یمن سے تعلق ہو ۔ ؎

ولدالزنا است حاسد منم آنکہ طالع من　　ولدالزنا کُش آمد چو ستارہ یمنی (نامعلوم)

وُلدِیّت ع - اسم مؤنث - باپ کا نام + اصل نسل خاندان نکل - گھرانا - نژاد ۔

وَلوَلوں - ۔ اسم مذکر - ولولہ کی جمع - جو حروفِ مغیرہ کے ہٹانے سے واوِ مجہول اور نونِ غنّہ سے بنائی جاتی ہے (لامِ ثانی مضموم مع واوِ مجہول - ساکن)

مستی کے ولولوں کا جوانی میں لطف ہے　　پیری میں دھیان چاہئے قدِ خمیدہ کا + (نسیم دہلوی)

وَلوَلہ ع - اسم مذکر - غل - شور - غوغا - واویلا - شور و شر + آشوب + جوش و خروش - بانگ و فریاد - ہنگامہ + جوشِ عشق - جذبۂ عشق - جُنبش + وفورِ شوق + اُمنگ ؎

نہ توڑا کبھی یہاں نہ آئیکا　　ہمیں بھی ولولہ ہے صبر آزما ئے کا　　(راقم)

شباب تیرے ہی اے کاش حُسن بھی آتی　　ابھارتا ہے اسی سن میں ولولہ دل کا　　(داغ)

دختِ رز کیساتھ موقع مجکو عادت کا ملا　　کچھ نہ پوچھو ولولہ رند و دلِ مسرور کا (تجمل)

ولولہ خیز ہے نسیمِ بہار　　چُپ ہوں یوں بلبلیں گلستاں میں
قید نے کھوئے ولولے دل کے　　پہلے ہمکو بھی تھی چمن کی ہوس } (مسروح)

ولولہ اُٹھنا - ۔ فعل لازم - جوش پیدا ہونا +

وَلوَلے - ۔ اسم مذکر - ولولہ کی جمع ؎

حوصلے سے حوصلے تھے ولولے سے ولولے　　آج وہ سب مٹ گئے گورِ غریباں دیکھکر (صفدر)

مرنے کہاں سے اُٹھیں عیشِ زندگانی کے　　وہ ولولے نہ رہے عہدِ نوجوانی کے + (تجمل)

جوشِ وحشت کے ولولے نہ گئے　　میں گریباں سدا ایسا ہی گیا + (شیدا)

وَلے - ف - حرف - استثنا - ولیکن - مگر - لیکن - اِلّا - پر + (بکلام)

وَلی ع - اسم مذکر - (۱) لغوی معنی نزدیک + مالک - آقا - حاکم - خداوند - صاحب - مخدوم - سردار - ماسٹر + وارث - سرپرست - سوامی - پربھو - مربی - محافظ (۲) دوست - یار - مددگار (۳) متصرف - قابض (۴) مقربِ خدا - وہ شخص جو خدا کی قربت اور نزدیکی رکھتا ہو - رند کا نقیض - محبوبِ الٰہی - سادھو - بزرگِ دین - پیر - پیرِ مرشد - زاہد - پارسا - پرہیزگار - نیک بخت - عارف - خدارسیدہ - صابر - شاکر - راضی برضا - تسلیم کل یا تفویضِ کل پر عمل کرنیوالا ؎

گر یار مے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجئے　　زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں (انشا)

راضی ہے جورِ دوست پر بھی　　عاشق نہ تھے ہم مگر ولی تھے　　(ذکی)

(۵) وہ شخص جو بلحاظِ میراث مُردے سے زیادہ تر قریب رشتہ رکھتا ہو (۶) شاہ ولی اللہ گجراتی شوعرِ ریختہ کا تخلص مگر تذکروں سے پایا جاتا ہے کہ اُن سے پیشتر اور انکے زمانہ میں دکن میں اور بھی ریختہ گو تھے بعض تذکرہ نویسوں نے اِن کا نام ولی محمد لکھا ہے اور اخیر عہدِ عالمگیری میں دہلی بھی تشریف لائے تھے ان کا مشہور شاگرد سیمجو بھی گجراتی تھا جو ان کے

زمانہ میں دہلی آیا تھا جو ۱۱۴۲ھ ہجری میں فوت ہوا - ولی کی وفات ۱۱۵۵ھ میں ہوئی تھی ۔

ولی اللہ ع - اسم مذکر - مقربِ خدا - خدارسیدہ - بندۂ نیک - عابد - زاہد - سالک - مجذوب - خاصانِ خدا - عارف باللہ ۔

ولی ہنگر یا کھنگر - ۔ اسم مذکر - (۱) حمایتی - مددگار - حامی - معاون - ہیکڑ - بزرگ - فریادرس - دستگیر - مربی - سرِ راہ کا سرپرست - سردھرا جیسے تیرے ولی ہنگر کو دیکھ لونگا (۲) دعویٰ ولایت - تقربِ الٰہی کا دعوٰے کرنے والا ؎ رباعی احمد علی شوق لکھنوی +

کھویا اُنہیں شوق کیمیا نے اے شوق　　لوٹا انہیں جھوٹے فقرانے اے شوق
کامل نہیں ایک اور ولی کھنگر لاکھ　　بس دُور کے ڈھول ہیں سہانے اے شوق } (رباعی شوق)

ولی عہد ع - اسم مذکر - (۱) حاکمِ وقت (۲) وہ شخص جسے بادشاہ اپنی زندگی میں اپنی جگہ بیٹھنے کا اسطور پر حکم دیگے کہ میرے بعد یہ بادشاہ یعنی وارثِ تخت و سلطنت ہوگا - جانشین - وارثِ ملک - ٹیکا - کنور - لالجی مہاراج +

ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے - ۔ کہاوت :- ولی را ولی مے شناسد کا ترجمہ - ہم جنس کو ہم جنس ہی خوب تاڑتا ہے - ہر قسم کے آدمی کو اُسی قسم کا آدمی پہچان لیتا ہے +

ولی کے گھر شیطان - ۔ کہاوت - نیک کے گھر میں بد - شریف کے گھر میں نالایق اولاد - اچھوں کے بُرے - لائق کی اولاد نالائق ۔

ولی نعمت ع - اسم مذکر - صاحبِ نعمت - صاحبِ دولت - آقائے نامدار - خداوندِ نعمت - ماسٹر - مربی - پرورش کرنے والا - وہ شخص جو کسی کو کھانے کو دے +

ولی نے کیا کام شیطان کا - ۔ محاورہ :- شریف نے نالایق حرکت کی +

وَلیک ع - حرفِ استثنا - ولیکن کا مخفف + (بیائے مجہول و کافِ ساکن)

وَلیکن ع - حرفِ استثنا - ولے - مگر - اِلّا - لیکن + (بیائے مجہول)

وَلیمہ ع - اسم مذکر - ضیافتِ نکاح - بیاہ کی دعوت - جیونار - کدخدائی کی ضیافت +

وِن - ہ - صفت ضمیر :- وہ کی جمع - اُن - جیسے وِن کو - وِنہیں +

وَنت س ۔ صفت - صاحب - والا - خداوند جسطرح وند فارسی میں اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے اسیطرح ونت ہندی میں جیسے دھنونت - بلونت - گُلونت وغیرہ +

وَند - ف - صفت :- اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے - والا - صاحب - مند جیسے خداوند ۔

وِنہیں - ہ - ضمیرِ جمع غائب :- اُنہیں - اُن کو + آنہارا - ایشاں را +

وو - ہ - ضمیرِ غائب :- وہ کی جمع - وے - آنہا +

وون - ہ - تابع فعل - یوں کا نقیض - اُس طرح +

وون کا وونہیں - ۔ تابع فعل - جوں کا توں - جیسے کا تیسا - ویسا ہی +

وونہیں - ہ - تابع فعل - فوراً - فی الفور - تُرت - درحال - اسیوقت - اُسی گھڑی +

وُوئی - ہ - حرفِ تعجب کا کلمہ - جیسے وُوئی یہ کیا ہوا - وُوئی بجلی پڑے اِن ڈھنگوں پر +

وُہ - ہ - ضمیرِ غائب :- (۱) اسمِ اشارۂ بعید - وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کیواسطے بولا جاتا ہے ؎ غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا + وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں (غالب)

ؔ قائم مقام نائب السلطنت +

وہ

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا یعنی کچھ تو اپنا بھی دل تھا و باغ تھا (درد)

(۲) کلمۂ وصف و مبالغۂ تعریف، ایسا۔ اسطرح کا۔ اِسقدر اتنا جیسے وہ ادا تمکین و دلکش بیگی

وہ میں نہیں ہوں کہ پیارے سے ہو یاس مجھے جواب بعد قیامت بھی دے نہ آس مجھے (ناسخ)

وہ اُٹھتی ہوئی جوبن پشواز کی ٭ وہ سکی ہوئی چولی انداز کی
وہ مہندی کا عالم وہ تلوے کا پھر ٭ وہ پاؤں میں سونے کے دو دو کڑے } (میر حسن)
وہ شبنم کی انگیا ہنی تنگ و چست ٭ کناروں چپنیاہٹ کا درست

(۳) اشارہ بطرفِ خاوند چونکہ عورتیں اپنے خاوند کا نام لینا معیوب خیال کرتی ہیں اسوجہ سے ضمیر غائب یعنی اشارۂ بعید یا ضمیر حاضر میں اشارۂ قریب کے ساتھ خاوند سے مراد ہوا کرتی ہے جیسے اسبات کا تو ہمیں ذکر کرتے تھے۔ اِس لڑکے سے اب وہ بھی ناراض ہیں۔

ڈھلی کیسا تھ لال کنوں سے نائے وہ ٭ بی کیسے ڈانواڈول پھرے ہیں کہار آج (راحت)

(۴) اشارہ بطرفِ معشوق وغیرہ بسبب اظہار کثرت و مبالغۂ دعوے جیسے وہ ہونٹ پرسالک خدا کی پناہ۔

وہ بدخو طفل اشک آ چشم تر میں دیکھ بالائے ٭ گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کہن بگڑا (آتش)

وہ آنکھیں نہیں رہیں۔ محاورہ۔ یعنی پہلا سا ربط و سلوک نہیں رہا۔ وہ پہلی سی محبت و مروّت نہیں رہی

اب کچھ ہمارے حال پہ تم کو نظر نہیں ٭ یعنی تمہاری ہم سے وہ آنکھیں نہیں ہیں (میر حسن)

وہ بات۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) اشارہ بطرفِ کلام معلوم (۲) اشارہ بطرف جماع و مباشرت+

وہ بات ہو گئی۔ ۱۔ محاورہ۔ مجامعت ہو گئی+

وہ بال کھینچوں کہ جسکی جڑ دُور ہو۔ ۱۔ محاورہ۔ یعنی سارے چھپے چھپائے عیب ظاہر کر دوں کہ جس سے تمام عالم میں رسوائی کا موجب اور ذلت و خواری کا باعث ہو ہ

معروف ہے رنگیں نے کہا ہو مجبور ٭ مجھے تجکو اگر ہے لڑنا منظور+
تو جی میں سمجھ رکھا پنے یہ بات کہ میں ٭ کھینچونگا وہ بال کہ جسکی جڑ ہو گی دور } (رنگین)

وہ پانی ملتان گیا۔ ہ۔ محاورہ۔ اب موقع جاتا رہا+ وہ بات جاتی رہی۔ وہ بات اب کوسوں گئی+ رات گئی بات گئی+ وہ بات ہی نہ رہی+ ہ

پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تابِ حُسن ٭ اے ذوق پانی اب تو وہ ملتان بہ گیا (ذوق)

دراصل یہ ایک مشہور حکایت کیطرف تلمیح ہے جسکا قصہ اسطرح بیان کرتے ہیں کہ جب گورکھناتھ جگتی ریداس جگتی کے پاس آیا تو اُسوقت تشنگی کے غلبہ سے پانی مانگا پھر دل میں سوچا کہ ریداس ذات کا چمار ہے اسکا پانی کیا پیوں لاچار خیال سے پانی تو لے لیا مگر پیا نہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں اسبات کو ٹالکر چلا گیا وہاں سے کبیر صاحب کے پاس آ کر بیٹھا یہاں بھی باتوں میں مشغول رہا اتفاق سے کبیر کی بیٹی کمالی نامی نے وہ پانی اُٹھا کر پی لیا جسکے پیتے ہی تینوں لوک یعنی آکاش لوک۔ میرت لوک۔ پتال لوک کا حال اُسپر کھل گیا جسوقت گورکھناتھ پر یہ بات کھلی کہ اس پانی کے پینے سے کمالی کو اتنا بڑا درجہ ملگیا تو اُسوقت وہ اس پانی کے نہ پینے سے بہت ہی پچھتایا آخرکار ریداس کے پاس دوبارہ آیا اور پھر پانی مانگا ریداس اپنے بھگتی کے بل سے جان گیا تھا کہ گورکھناتھ نے اُسوقت اپنے ابھمان یعنی غرور کے سبب سے پانی نہیں پیا اب اُسکے واسطے پھر خواستگار ہے ایسی وجہ میں کمالی کی سسرال والے سنار بھی آئے ہوئے ملتان میں جہاں اُسکی سسرال تھی لیکے پس ریداس نے کہا کہ گورکھناتھ کی قسمت میں یہ وہ پانی بھی پیادے سے تھے جب پیا نہیں تھے یہ ابھمان کیا ٭ بھولا جوگی پھرے دِوانہ وہ پانی ملتان گیا (دوہا)

کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریداس۔ کمال۔ کبیر تینوں رامانند کے چیلے تھے اور یہاں کمالی کبیر کی بیٹی لکھی ہے جس کی صحت میں کلام ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی نجومی کسی صاحب کمال درویش کے پاس بیٹی ماریکے واسطے گیا تھا چنانچہ درویش کو اُسپر رحم آیا اور اُسنے اپنا جھوٹا پانی بچا کے دیا اُس نے گھن کھا کر نہ پیا اتفاق سے وہیں ایک لڑکی بیٹھی کھیل رہی تھی جسکی نسبت ملتان میں ٹھہری تھی فقیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ غٹ غٹ پی گئی جسکے سبب سے وہ صاحب تاثیر ہو گئی نجومی یہ بات سنکر پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ میری مراد پوری کیجئے اُسوقت درویش کے مُنہ سے یہ فقرہ نکلا اور جب ہی سے یہ مثل ہو گئی ہ

جت کر ناگا ہت کر دیا پریت سن گلیان گیا ٭ بھولا نجومی پھرے دوانہ وہ پانی ملتان گیا (دوہا)

یعنی اب وہ بات جاتی رہی جیسے گھر بیٹھے مراد پوری ہوتی تھی اب ملتان جا کر تیر کمان بنے تو بنے۔ اصل میں ہندوستانیوں کے اعتقاد نے یہ کثرت کر لی ہے+

وہ تو ہوّا ہے۔ محاورہ۔ یعنی نہایت ہیبتناک اور خوفناک ہے اُس سے ڈر لگتا ہے۔ نہایت بدمزاج ہے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے+

وہ دفتر گاؤ خورد ہوا۔ ۱۔ محاورہ۔ یعنی وہ کارخانہ ہی جاتا رہا+

وہ دل نہیں رہا۔ ۱۔ محاورہ۔ یعنی عشق سابق اور خواہش و محبت دیرینہ نہیں رہی وہ شوق اور ولولہ ہی جاتا رہا+ مصرع وہ دل نہیں۔ اکے ہیں جسپہ ناز تھا (معلوم)

اے شمع تو وہ دل ہی نہیں وُوں مِن کناّ ٭ سینہ میں مشتِ خاک ہے گلگیر کی طرح (جرأت)

وہ دن بھی غنیمت تھے۔ ۱۔ محاورہ۔ یعنی ایامِ گذشتہ و سابق نہایت غنیمت اور غنیمت تھے+ ہ

وہ دن بھی غنیمت تھے کہ اغیار سے جرأت ٭ چھپ چھپکے وہ ملتا تھا مراسکو جو ڈر تھا
اب پوچھوں ہوں اُس سے کہ کہاں آپ گئے تھے ٭ تو صاف یہ کہتا ہے کہ میں غیر کے گھر تھا } (جرأت)

وہ دن ڈبّا کہ گھوڑی چڑھا کیا۔ ہ۔ کہاوت۔ یعنی ہمیشہ اقبال کا زمانہ نہیں رہتا+

وہ دن گئے۔ ہ۔ محاورہ۔ وہ زمانہ گیا گزرا ہوا یعنی ایامِ جوانی و روزِ کامرانی سپری ہو گئے اور زمانہ ناموافق ہو گیا ہ

وہ دن گئے کہ ربط تھا اُس یار سے مجھے ٭ جھانکے تھا آکے رخنۂ دیوار سے مجھے (جرأت)

گئے وہ دن رہا کرتی تھی صحبت یار سے مجکو ٭ کوئی اب محفلِ عشرت میں اُس کی بار پاتا ہو
کبھی جو جی ترستا ہے نہایت دُور سے وہ در ٭ کھڑا ہو کر کے کن کن حسرتوں سے دیکھ آتا ہوں } (جرأت)

وہ دن گئے کہ تھا دلِ صد چاک کو مرے ٭ جوں شانہ اُسکی کاکُلِ پیچاں سے اختلاط (مصحفی)

وہ دن گئے کہ جب سے جیسے تھا تمہیں غرور ٭ بدخلقی رہ گئی ہے تری اب بنامِ ناز+ (سودا)

وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ کہاوت۔ یعنی اقبال کا زمانہ لگیا اور

وہا

بد اقبال سے بالا پڑا + (نوخیز اُٹھا یا لوٹنے کی بجائے واسنہ نارنے لکھے بھی کہہ دیتے ہیں) +

وہ کملی ہی نہیں جسمیں تِل بندھتے تھے - ا۔ محاورہ: یعنی اب وہ چیز نہیں رہی جسکے باعث خلق اللہ کی رجوع تھی یا وہ حُسن نہیں رہا جس پر کوئی عاشق ہو + ؎

تھی زلف سیاہ تو مرغ دل بندھتے تھے | وہ اب ترے مزاج مضمحل بندھتے تھے
پیری میں ہو کون عاشق مُوئے سفید | کملی وہ گئی کہ جس میں تل بندھتے تھے (شہید)

دنیا نے دیا ہے چھوڑ تجھکو بد خو | عزت نہیں معروف تری یکسر تو
رنگیں یہ سمجھ گیا کہ اب پاس ترے | کملی وہ نہیں کہ جس میں تل باندھے تو (رباعی رنگیں)

وہ نہیں تو اُسکا بھائی اور سہی - ا۔ محاورہ: یعنی کچھ ایک ہی پر منحصر اور موقوف نہیں ہے اور سینکڑوں ہیں ؎

ہماری چاہ تو یوسف پہ کچھ نہیں موقوف | جو وہ نہ ہو تو کوئی اور اُس کا بھائی ہو (میر تقی)

وَہّاب ع۔ صفت: بہت بخشنے والا۔ مجازاً خدا تعالےٰ۔ خدائے کریم +

وہابی ع۔ اسم مذکر: (۱) وہاب سے نسبت رکھنے والا۔ وہاب کا پیرو (۲) عبد الوہاب نجدی کا پیرو جسنے رسولِ مقبول کی تعظیم و تکریم میں خلل ڈالنا اور اُن کا مزارِ مبارک اُکھاڑنا چاہا تھا بلکہ بہت سی متبرک اور مقدس عمارتیں ڈھا ڈالی تھیں۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو صوفیہ کا مقابل سمجھا جاتا ہے۔ بدعتی کا نقیض (اگرچہ یہ لفظ ہائے مشددہ سے ہے مگر عرفِ عام میں تخفیف کیساتھ بولا جاتا ہے)

وَہاں - ہ۔ تابع فعل: (۱) اُسجگہ۔ اُس مقام پر۔ اُنجا + اُدھر۔ اُس طرف + تُنکے ہاں ؎

یہ بے ہوشیاں داغ یہ خوابِ غفلت | خبر بھی ہے جو کچھ وہاں ہو رہا ہے (داغ)

(۲) ایسی جگہ ایسے مقام پر۔ جیسے اُسے وہاں مارے جہاں پانی نہ ملے +

(اس میں ایک کلمۂ اشارہ ہے جو مکان بعید کے واسطے مستعمل ہے)

وہاں تک ہنسیے جو رو نہ دے - ا۔ محاورہ: اسقدر ہنسی کافی ہے کہ آدمی کو ناگوار نہ گزرے۔ حد سے زیادہ مذاق اچھا نہیں +

وہاں کا وہیں - ہ۔ تابع فعل: اُسیجگہ۔ جہاں کا تہاں +

وہاں گردن مارئیے جہاں پانی نہ ہو - ا۔ محاورہ: یعنی نہایت سخت اور سنگین سزا دینی چاہئیے ؎

جو گلو تر ہو نہ آب تیغِ ابرو سے تری | مارئیے واں اُسکو گردن جس جگہ پانی نہو (نکہت)

نامہ لکھا تھا یاد کوئیں سمجھ کے ہے | دنیا میں رسمِ نامہ و پیغام ہر کہیں
لیکن سوا بندگی و عجز و انکسار | نکتہ ہو اُسمیں حرفِ تمنا کے گر کہیں (قطعۂ سودا)
واں لاکے مارئیے مجھے گردن تو جس جگہ | پانی کے قطرہ کا بھی ہو وے نہ اثر کہیں

وَہْب ع۔ اسم مذکر: عطا۔ بخشش۔ سخاوت +

وَہْبی ع۔ صفت: بخشا ہوا۔ عطا شدہ۔ دیا ہوا۔ کسبی کا نقیض + خدا کی طرف سے کسی امر کا عطا کیا ہوا ملکہ +

وَہْم ع۔ اسم مذکر: (۱) وسواس۔ دل کا بیقصد کسی چیز کی طرف جانا۔ خیالِ باطل۔ گمان۔

ویب

شک۔ شک چھتا۔ بھرم۔ احتمال ؎

مجھ میں کیا باقی ہے جو تجھے ہے تو آنکے پاس | ہمگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس (ذوق)
تھے بے گناہ جرأت پابوس تھی ضرور | کیا کرتے وہم خجلت جبلّا دا گیا + (مومن)

(۲) قوتِ متخیلہ۔ دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے +

وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں - ا۔ محاورہ: وہم کا علاج لقمان جیسا حکیم بھی نہیں کرسکتا۔ وہم کا کچھ جواب نہیں۔ وہم کی تدبیر سے حکیم بھی عاجز ہے +

وہم کی دارو نہیں - ا۔ محاورہ: وہم کا علاج نہیں۔ وہم کسی طرح نہیں جاسکتا۔ وہم دور کرنے کی کوئی تدبیر نہیں +

وَہمی ع۔ صفت: (۱) وہ بات جو وہم سے منسوب ہو۔ خیالی۔ قیاسی۔ گمانی۔ موہوم۔ جیسے وہمی خط۔ وہمی نقطہ وغیرہ + فرضی (۲) اسم مذکر: وہ شخص جسکو وہم ہو۔ وسواسی + بھرمی + باطل پرست۔ جادو ٹونے کو ماننے والا۔ وہم پرست۔ دلمیں خود بخود ایک بات بٹھا لینے والا ؎

شہیدی سے بھی وہمی ہم نے کم دیکھے ہیں نالاں | فدا تیوری بدلنے پر اُمیدیں قطع کر بیٹھے (شہیدی)

وُہی - ہ۔ ضمیر: (ضمیرِ غائب اور کلمۂ حصر سے مرکب ہے) ہماں کا ترجمہ۔ اُس ہی +

وُہی - ہ۔ ضمیر: دیکھو (وہی) مخففِ وہ ہی +

وُہی اپنا جو اپنے کام آئے - ہ۔ کہاوت: جس سے مطلب نکلے وُہی ٹکے کی برابر ہے +

وُہی بات - ہ۔ اسم مؤنث: (۱) کارِ مجلوم۔ کارِ مفہوم (۲) مجامعت۔ مباشرت ؎

کروں میں کہاں تک مدارات روز | تمہیں چاہئے جی وُہی بات روز (رنگیں)

وُہی بات گھوڑے کی لات - ا۔ اسم مؤنث: (اطفال) جب بچے کسی اپنے دوست کو کوئی بات یاد دلاتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں + بے اصل بات کی نسبت بھی کہتے ہیں +

وُہی تین جیسی وُہی ساٹھ - ہ۔ کہاوت: دونوں کا حاصل اور نتیجہ ایک ہی ہے۔ چاہے یوں کہلوا اور چاہے یوں سمجھ لو کسی نے ناک سیدھی طرح پکڑ لی کسی نے ہیر پھیر کر وُہی من وُہی چالیس سیر +

وُہی ہم وُہی تم - ہ۔ محاورہ: یعنی ہم تم ایک دوسرے کے قدیم واقف کار ہیں +

وَہیں - ہ۔ تابع فعل: اُسیجگہ۔ ٹھیک اُسی مقام پر +

وہیں کا ہو رہنا - ہ۔ فعل لازم: بہت دیر لگا دینا۔ جاکر بیٹھ رہنا۔ مر رہنا [۱] ؎

وُہیں - ہ۔ تابع فعل: فوراً۔ فی الفور۔ جھٹ۔ جونہیں کا نقیض ؎

تمکو جو دیکھیگا تم پر دل وُہیں آجائے گا | یہ ستم دیکھینگے ہم اور ہم سے دیکھا جائیگا؟ (تصویر)

وَے - ہ۔ ضمیر: وہ کی جمع۔ وہ +

وُئی - ہ۔ کلمۂ استعجاب: خو۔ دیکھو (وُوئی)

وے بھئی - ہ۔ ندا: واہ بھئی۔ کیا خوب۔ واہ حضرت۔ بحقِ تعجب اور طنز کے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے وے بھئی عشو۔ وے بھئی ماموں وغیرہ (یہ شاہزادگانِ دہلی کا روزمرہ ہے)

[۱] یارانِ رفتگاں کا کسی سے کھلا نہ حال + وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا (نامعلوم)

ودیا

ودیاکرن - س - اسم مونث - علم زبان - گرامر - سنسکرت زبان کی صرف و نحو - مطلق صرف و نحو زبان کے قواعد

وید - س वेद - اسم مذکر - ماخوذ از وِد विद بمعنی گیان و شُرتی - کتاب آسمانی - کلام ربانی -

ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام (حسب تحقیقات جدیدہ اصل وید تو ہیں ایک **رِگوید** دوسرا **اتھروَن وید** اور سام وید و یجر وید ماخوذ ہیں رگوید سے کیونکہ سام وید بقول علامی فہامی جناب شمس العلما مولوی **سید علی صاحب** بلگرامی رگوید کا وہ حصہ ہے جس میں سوما کی جسے پارسی ہوما کہتے ہیں پرستش کا بیان ہے سوما آکھ کی قسم میں ایک پودا ہے جسکی زمانۂ حال میں تحقیقات ہو رہی ہے کہ وہ کونسا درخت ہے اور کہاں کہاں پایا جاتا ہے چونکہ پارسی لوگ ہوما کہتے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ ہا باہم بدل سے اس سبب سے جو کمیشن فارس گیا ہے اُسے ہدایت کی گئی ہے کہ اس پودے کی نسبت بھی کچھ تحقیقات اور معلومات بہم پہنچائے - یہ پودا شہد پیدا کرتا ہے اگلے زمانے کے برہمن ایسے گوند جو عرق نکالتے اور جب اُنہیں جھاگ سے اٹھا اُٹھا تو پیا کرتے تھے جسکے باعث اُنہیں سرور ہو جاتا تھا چنانچہ اس نشہ کی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سوما ہمیں یہ کہتا ہے سوما نے ہمکو یہ ہدایت کی اسیطرح سے الہام مراد لیا کرتی تھی چونکہ سوما اُن لوگوں کو سرور حاصل ہوا کرتا تھا سو تب سے وہ اس کیفیت کو ایک دیوتا موسوم بہ سوما مانا کرتے تھے چنانچہ اسی سبب سے اُسکی تعریف کو سام وید قرار دیا گیا ہے جو شاید سیدھا آشرم کی سیاحت کرکے آئے ہیں اُنہوں نے سوم رس پھل کو بچشم خود دیکھا یہ پھل بانس کے پتوں سے مشابہت رکھتا ہے اسکے رس سے دل میں مذہبی جوش اور ولولۂ خاص حاصل ہوتی ہے سیدھا آشرم کیمپ تھٹکا اور دھول گری ہمالیہ کی دو چوٹیوں کے درمیان واقع ہے **اتھروَن وید** جو اپنے مصنف کے نام پر ہے اسکا ایک چھوٹا سا حصہ تو رگوید کیطرح مختلف دیوتاؤں کی تعریف میں ہے مگر بڑا حصہ منتر جادو ٹونے وغیرہ کے استعمال اور تعویذوں میں ہے نیز اسمیں اکثر قسم کے امراض کیواسطے منتر و دعائیں رکھی گئی ہیں - ٹوٹکے - ٹونے - جن بھوت پریت اُتارنے کے منتر بھی موجود ہیں اسکے دیکھنے سے ایک بہت بڑی بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اتھروَن وید کا ایسے زمانہ میں تصنیف ہونا ثابت ہوتا ہے جبکہ آریہ لوگوں کا ہند کے اصلی باشندوں کے ساتھ میل جول ہو گیا تھا اور اس باہمی ربط ضبط نے یہاں تک ترقی کی تھی کہ اُنکے خیالات آریا لوگوں میں بھی دخل پا گئے تھے گویا اتھروَن وید ہند کے اصلی باشندوں کے آریا لوگوں سے خلا ملا ہو جانیکا نتیجہ اور اُس کا ایک بڑا بھاری اثر ہے اس ویدکی زبان بھی اور تینوں ویدوں کی زبان سے کسی قدر متفاوت اور فرق ظاہر کرنے والی ہے +

اب پہلے محققوں یا پنڈتوں کی یہ رائے ہے کہ اصل وید تین ہیں اوّل **رگوید** دوم **سام وید** سوم **یجر وید** مگر اتھروَن وید جو انکے نزدیک چوتھا وید کہتے ہیں کہ پیچھے سے ملایا گیا ہے **اِتیہاس**[۵] و **پُرانوں** کو ملاکر پانچواں وید بھی کہتے ہیں ہندی تمام علوم کی جڑ اور سارے گرنتوں کا بھید صرف وید ہے جس سے دھرم دنیا و دین اور دنیا کے طریقے معلوم ہوتے ہیں - وید کی نسبت ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ آسمانی کتاب اور ربانی کلام ہے ابتدا میں دنیا میں پانی کے سوا کچھ نہ تھا مگر **وِشن** اکیلے بڑ کے ایک پتے پر انگوٹھے برابر قد سے پڑا سوتا تھا کہ خالق خلق نے اُسکی ناف سے کنول کا پھول پیدا کیا جس سے **برہما** چار سو چار ہاتھ لئے ہوئے آدمی کی شکل میں نمودار ہوئے اور اُنہیں سے دنیا کے لوگوں کی پیدائش چلی وید آسمانی یعنی الہام ربانی اُنہیں کی زبان مبارک سے سُنا گیا برہما کے بعد اُنکے پوتے **منو** نے **اُپ نِشد** کو ترتیب دیا جو اس وید کا اُتم بھاگ یعنی عمدہ حصہ ہے اسمیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور طریقۂ معرفت تفصیل وار درج ہے بعد ازاں اُنکے بیٹے پوتوں نے **کھٹ شاستر** یعنی چھ علوم کی کتابیں جنہیں چھ درشن بھی کہتے ہیں وید سے اخذ کرکے بنائیں

وید

جنمیں معبود مطلق کی ماہیت شناخت اور معرفت بہت سی دلیلوں سے ثابت کی ہے یہ کتابیں **علم الٰہی طبعی ریاضی منطق مُناظرے** وغیرہ پر مشتمل ہیں بلکہ چھیوں کتابیں ایسی بعض مقدمات میں موافق و بعض میں ایک دوسری کی مخالف ہیں علمائے ہند نے جو اکثر مباحثوں مناقشوں اور مناظروں وغیرہ کے طریقے اپنے ذہن رسا سے نکالے ہیں وہ انہیں کتابوں کے مطالعوں کا نتیجہ ہے چنانچہ جن جن کتابوں کا نام ہم نے کسی کسی جگہ ذکر کیا ہے وہ اسمائے ذیل سے موسوم ہیں اوّل **نیائے شاستر** منطق (مفصل بیان اسی لغت میں دیکھو) دوم **ویسے شِک شاستر** علم لفظ (تفصیل اسی لفظ میں دیکھو) سوم **سانکھ شاستر** علم ابدیات جسکا جامع کپل مُنی ہے اسکا ماہر حق و باطل کو جدا کر سکتا ہے کہتے ہیں کہ جو چیز چھونے سُننے دیکھنے میں آئے وہ اَن آتما یعنی فانی ہے اور جو ایسی نہ ہو وہ آتما یعنی باقی ہے خلاصہ یہ ہے کہ جسم کو فنا اور روح کو بقا ہے آدمی کو چاہئے کہ یہاں تک کوشش کرے کہ اَن آتما کو جب چاہے جدا کر دے اور پرم آتما یعنی بسیط محض سے ملی ہوئے اس مت کے ماننے والے سرشٹی کا کرتا یعنی خالق نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ سنسار ہے کوئی اسکا بنانے والا نہیں ہے چہارم **پاتنجل** جسکا جامع کرنیوالا پتنجلی مُنی ہے اسمیں حبس دم کا طریق بیان کیا ہے اس علم کے مشاق کا آئینۂ باطن ایسا جلا پاتا ہے کہ اُس پر ہر ایک دل کا بھید کھل جاتا ہے اسکا ماہر ہر ایک شخص کا اگلا پچھلا حال بتا سکتا ہے - اس شخص کا جسم یہانتک لطیف ہو جاتا ہے کہ وہ ہوا پر اُڑ سکتا اور پانی کی سطح پر چل سکتا ہے پنجم **ویدانت شاستر** علم الٰہی الٰہیات (اسکا حال بھی اسی لفظ میں دیکھو) ششم **میمانسا** - دیکھو میمانسا)

آریہ فرقے والے اپنی تحقیق کے موافق بیان کرتے ہیں کہ **وید** ایشور کا گیان ہے جسکا ظہور اُن رشیوں یعنی ابتدائے آفرینش میں چار اُتم منشوں یعنی **اگنی - وایو - ادِت - انگرہ** کے ذریعے سے ہوا وید کے معنی گیان یعنی قانون قدرت کے ہیں +

ویدوں کے بعض حصے تین ہزار دو سو برس سے بھی پہلے کی تصنیف خیال کئے جاتے ہیں اور انمیں جو دعائیں ہیں وہ سب سے پرانی تصنیفات ہیں مثلاً اوّل رگوید کہ اسمیں حمد باری کا ذکر ہے کیونکہ **رِگ** بمعنی حمد آیا ہے بہت پرانی زبان میں دوسرے **سام وید** کہ اس میں پاپوں کی ناش کرنے یعنی مُنجیات کا بیان ہے کیونکہ سام پاپوں کے ناش کرنے کو کہتے ہیں یہ اُس سے بعد کی تصنیف ہے تیسرے **یجر وید** یعنی بندگی اور پرستش کے طریقوں کا باب یہ اُس سے بھی پیچھے کا معلوم ہوتا ہے رہا **اتھروَن وید** جسمیں بقول بعض پرستش ہے اور بقول بعض وہ ان تینوں کا خلاصہ ہے یہ سب ہی پیچھے کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکی اور پہلے ویدوں کی اگرچہ دعائیں ایک ہیں مگر زبان میں بہت ہی کچھ اختلاف اور فرق ہے)

ودیا بھیاس - س - اسم مذکر - وید کی تلاوت - مطالعۂ وید + وید کی مشق یا ورد یا نیم +

وید انگ - س - اسم مذکر - وید کے انگ یعنی چھ حصے جنمیں سے اوّل حصہ کا نام سِکشا ہے اس میں رسم الخط املا تلفظ اور ہجے کا طریقہ بتایا گیا ہے دوسرا کلپ علم اخلاق جسمیں یگ کرنے کا ڈھنگ بیان کیا گیا ہے تیسرا ویاکرن جسمیں علم زبان و سنسکرت کی صرف و نحو ہے چوتھا چھند جسمیں علم عروض کا بیان ہے پانچواں جوتش جو علم نجوم سے متعلق ہے آریہ فرقے نے علم الارض اور علم الٰہیات کو لکھا ہے چھٹا نرکت جسمیں ویدکی تفسیر یعنی اُسکے مشکل فقروں اور لفظوں کی تشریح ہے - آریہ فرقے نے علم صرف کو نِرکت قرار دیا ہے علیٰ ہذا وید کے اُپانگ بھی چھ ہیں - پُورب میمانسا یعنی دھرم کا فلسفہ - ویشیشک یعنی خواص اشیا کا فلسفہ - نیائے یعنی منطق - سانکھ یعنی علم ابدیات - یوگ یعنی علم مراقبہ - ویدانت یعنی علم الٰہی +

[۵] بکسرِ دال و یائے مجہول جیٹلہ یعنی فلسفۂ تاریخ و سیر

وید

وَیدْ۔ س۔ اسم مذکر۔ بید۔ حکیم۔ طبیب ہندی طریق پر علاج معالجہ۔ دوا دارو کرنے والا +

ویدانت۔ س۔ اسم مذکر۔ ویاس دیوجی کا بنایا ہوا شاستر جو علم توحید سے بھرا ہوا ہے۔ اُتر میمانسا بھی اسکو کہتے ہیں اسکا جاننے والا اپکا موحّد اور پُورا صاحبِ توحید بن جاتا ہے حتّےٰ کہ اسکی نظر میں ایسی سما جاتی ہے کہ دُوئی کبھی نہیں جاتی کثرت میں وحدت کو دیکھتا اور وحدت سے وہم خیال کرتا ہے یعنی وحدت اُسکے نزدیک یقینی ہے اور کثرت ایک وہمی امر ہے ویدانتیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر چند کائنات اُسی سے ہے مگر جو کچھ ہے سو وہی ہے یعنی جو نسبت کو ٹوٹنے سے لہکو پانی سے چمک کو سُورج سے نسبت ہے وہی موجودات کو اُسکی ذاتِ پاک سے ہے +

ویدانتی۔ س۔ اسم مذکر۔ ویدانت کا پیرو۔ ویدانت کا عامل۔ موحّد۔ توحیدیا +

وَیدِک۔ س [Devanagari] (۱) وید پڑھا ہوا برہمن۔ ماہر وید۔ وید کا عالم۔ پنڈت (۲) صفت۔ ویدیں کہا ہوا۔ وید کے موافق۔ اندروئے نقل۔ نقلاً +

ویدک۔ س [Devanagari]۔ اسم مذکر۔ علمِ طب۔ علمِ حکمت۔ بید یتا۔ علم ابدان +

وید ویاس۔ س۔ اسم مذکر۔ ویاس جی کا لقب جنہوں نے وید کو جمع کیا۔ لغوی معنی وید کو پھیلانے والے تشریح کرنے والا

وَیرا۔ اسم مذکر۔ وہ مال جو بادشاہ کی طرف سے رعیت کے ہاتھ زبردستی زیادہ قیمت پر فروخت کیا جائے۔ بال جرح +

وَیراگ۔ س۔ اسم مذکر۔ بیراگ۔ قطع تعلق۔ دُنیا کا ترک کر دینا۔ تیاگ۔ تارک الدُنیا ہو جانا۔ سنیاس +

وَیراگی۔ س۔ اسم مذکر۔ بیراگی۔ تارک الدُنیا۔ سنیاسی۔ عابد۔ زاہد۔ جوگی۔ مرتاض +

ویران۔ ف۔ صفت:۔ (۱) اُجڑا ہوا۔ غیر آباد۔ تباہ۔ خراب۔ اُجاڑ۔ بے چراغ۔ پامال۔ کھنڈر (۲) اُداس۔ پریشان۔ پراگندہ (۳) بے تردّد۔ بلا تردّد۔ بیکاشت۔ بے جوت۔ اُفتادہ۔ پڑتی۔ غیر مزروعہ۔ بنجر +

ویران جگہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ غیر آباد اور سُنسان مقام +

ویران کرنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ (۱) اُجاڑنا۔ برباد کرنا۔ پامال کرنا ؎

جائیں زنداں سے کہاں اے وحشتِ خانہ خراب　　کر چکے تھے پہلے ہی رو رو کے ویراں گھر کو ہم (زکی)

(۲) پریشان کرنا۔ پراگندہ کرنا (۳) منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ ڈھانا (۴) تتر بتر کرنا۔ بکھیرنا (۵) بستے کو اُجاڑنا۔ رہتے ہوئے کو اُجاڑنا۔ جیسے گھر سے ویران کرنا +

ویران ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) اُجڑنا۔ تباہ و برباد ہونا۔ خراب ہونا + ؎

گھر جو ویران ہوا اپنا تعجب کیا ہے　　نالۂ درد سے تو شہر اُجڑ جاتے ہیں + + (زکی)

دِلّی ہوگی کسی عاشق کا گھر دل صابر　　کہ اس آبادی کو لازم ہوا ویراں ہونا (مرزا صابر)

(۲) غیر آباد ہونا۔ سُنسان ہونا ؎

تعزیت کو مری وہ آئے تو عالم آیا +　　خُوب آباد ہوا غمکدہ ویراں ہو کر + (زکی)

(۳) گرنا۔ پامال ہونا۔ مسمار ہونا (۴) پراگندہ اور پریشان ہونا (۵) تتر بتر ہونا۔ بکھرنا +

ویرانہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) جنگل۔ اُجاڑ۔ اُجڑ جگہ۔ غیر آباد جگہ۔ آبادی کا نقیض ؎

کبھی کے دن بڑے ہیں اور کبھی کی رات بڑی صاحب　　کبھی جنگل میں بستی ہے کبھی بستی میں ویرانہ + (آغا)

ویل

سبزہ نہیں کہ دشت کے دھوکے میں دل لگے　　ویرانہ بھی ہوا تو مرا گھر بڑی طرح (زکی)

(۲) اُداسی۔ پریشانی +

ویرانہ برسنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ اُداسی ٹپکنا۔ اُداسی ظاہر ہونا۔ پریشانی نظر آنا +

ویرانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اُجاڑپن۔ غیر آبادی (۲) بربادی۔ تباہی۔ خرابی (۳) پریشانی۔ پراگندگی۔ اُداسی (۴) ابتری +

وَیرِیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) پھالی۔ ہل کا وہ لوہا جو زمین کھودتا ہے (۲) فعل متعدی۔ پھالی سے زمین کھود کر بونا۔ بیج ڈالنا

وَیسا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اُسطرح کا۔ اُسکی مانند۔ جیسا کا جواب۔ مثلاً اُسکی مثل۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا۔ جیسا دیسا ویسا۔ دیسا ویسا۔ جیسا کرو ویسا پاؤ۔ جیسا تیرا دینا لینا ویسا میرا لگانا بجانا

وَیساہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اُسکی مانند۔ اُسیطرح کا۔ اُسی کی مثل۔ اُسی طور کا۔ ایضاً۔ بجنسہٖ۔ جُوں کا تُوں + علیٰ ہذا القیاس +

وَیسے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اُسطرح۔ یُوں (۲) مُفت۔ یُونہیں۔ بلا قیمت۔ جیسے ویسے ہی لیلو ویسے ہی دیا۔

ویسے تو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ یُوں تو۔ اِسطرح تو +

ویسے کا ویسا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ جُوں کا تُوں۔ جیسے کا تیسا (۲) ہُوبہُو۔ بعینہٖ۔ من و عن۔ عین بعین

ویسے کا ویساہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ جیسے کا تیسا ہی۔ جُوں کا تُوں +

ویسے ہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اُسیطرح۔ اُسی ڈھنگ پر۔ جیسے گئے تھے ویسے ہی چلے آئے (۲) مفت۔ بلا قیمت۔ یُونہی۔ جیسے یہ چیز تو ویسے ہی لے آیا۔ ویسے ہی لے لونا +

وَیسٹ کوٹ۔ انگلش WAIST-COAT۔ اسم مؤنث:۔ واسکٹ۔ مرزئی۔ کمری۔ کُرتی۔ نیمہ۔ صدری۔ جاکٹ +

وے سے شک شاستر۔ س۔ اسم مذکر۔ سیچے شاستروں میں سے دوسرا شاستر ہے جسکا جامع کنادمنی ہے (یہ شاستر بہت سی باتوں میں نیائے شاستر سے ملتا ہے اور بہت سی میں نہیں ملتا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مدارِ کار وقت پر موقوف ہے جو کام غیر وقت کیا جائیگا اُسمیں حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا جیسے کسان اگر بے موسم کچھ بوئیگا تو اپنے بیج بھی کھوئیگا گو کیسا ہی بیٹھ بیٹھے مگر جاہو کہ ایک نئی پیدا ہو وہ بھی نہیں ہو سکیگی پس جو کچھ ہے سو زمانہ ہی ہے اُسکی پرستش کرنی چاہئے اُسکے بغیر تاثیر فعل محال ہے اور معدوم کا موجود ہونا اشکال)

وَیش۔ س۔ اسم مذکر:۔ تیسرے برن کے لوگ + بنیا۔ مہاجن + تجارت کرنے والا فرقہ۔ سوداگری کا پیشہ کرنے والا۔ بنج بیوہار کرنے والا فرقہ +

وَیشنو۔ س۔ اسم مذکر:۔ وشن کے پیرو۔ وشن کے ماننے والے جین مت کے خلاف +

وَیفر۔ انگلش WAFER۔ اسم مؤنث:۔ لفافہ بند کرنے کی ٹکیا جو گوند کی بنی ہوئی ہوتی ہے +

وَیل۔ انگلش WHALE۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی بہت بڑی مچھلی جا کر یہ ۸۰ فیٹ تک لمبی اور ۳۰ ہاتھ تک موٹی ہوتی ہے اسمیں سے اسقدر چربی نکلتی ہے کہ اُسکی بتیاں بنائی جاتی اور بہت کام میں آتی ہے +

وَیلر۔ انگلش WHALER۔ اسم مذکر:۔ لغوی معنی بہت بڑی یا غیر معمولی قد کی چیز خواہ مضبوط آدمی چنانچہ ویل جو سب سے بڑی مچھلی کا نام رکھا گیا ہے وہ بھی اسی سبب سے اصطلاح میں ایک قسم کا قدآور گھوڑا جو جزیرۂ آسٹریلیا سے آتا ہے +

ہ	ہات

ہ

ہ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) عربی کا ستائیسواں فارسی کا اکتیسواں سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا تینتیسواں[۱] اُردو کا چونتیسواں[۲] حرف تہجی جسے ہائے ہوز ہائے مدوّرہ بھی کہتے ہیں +

جب یہ حرف کسی کلمہ کے اوّل وسط یا اخیر میں آتا اور خوب ظاہر پڑھا جاتا ہے تو وہاں ہائے ظاہر ملفوظی یا ملفوظی کے نام سے نامزد ہوتا ہے جیسے ہراس ہموار ہرچند ہمہ مہر چہرہ ماہ گواہ کوہ کُلاہ وغیرہ میں اور اگر آخر میں آئے خوب ظاہر نہ پڑھا جائے بلکہ حرکتِ ماقبل ہی پر کفایت کرے تو اسے ہائے مختفی یا مکتوبی کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور یہی کو کبھی کلمہ کے اخیر میں زائد بھی لاتے ہیں جیسے پشمینہ خانہ زرّینہ + بہانہ فسانہ پروانہ گفتہ ساختہ وغیرہ اِس کا تلفظ حلقی یعنی کنٹھی حرفوں سے نسبت رکھتا ہے (۲) یہ حرف ہندی فارسی عربی میں اپنے اپنے موقعوں پر کبھی اوّل میں۔ کبھی وسط میں۔ کبھی اخیر میں حرفہائے ذیل سے بدل جاتا ہے۔ ا ب پ ج ح خ د ر س غ ف ک گ ل م و ء ی +

ہائے مختفی بہت سی قسم کی ہے جس کا بیان کتبِ صرف و نحو میں بخوبی لکھا ہے مثلاً ہائے نسبت ہائے فاعلی۔ ہائے مفعول۔ عاطفہ۔ تسمیہ۔ حالیہ۔ مقداریہ اور ہائے وقف جو کبھی تائے مصدری کے بدل میں کبھی تائے تانیث کی عوض میں اسمائے عربی کے آخر میں آتی ہے جیسے رحمت رحمہ۔ دولت دولہ۔ عاقلہ بالغہ۔ زاہدہ۔ جمیلہ وغیرہ کبھی عربی میں ضمیر کے واسطے ہُو کا مختف ہوکر آتی ہے جیسے دام اقبالہٗ نوالہٗ کمالہٗ جلالہٗ وسلّمہٗ وغیرہ۔ کبھی الف و نون کے بعد تشبیہ کے واسطے جیسے دوستانہ یکانہ۔ مجاہدانہ طریقانہ۔ عاشقانہ کریمانہ۔ شاہانہ۔ غریبانہ۔ ونمانہ۔ زنانہ وغیرہ

ہا۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہائے ہوز۔ چھوٹی ہے (۲) علامتِ جمع۔ جیسے آدابہا حرفہا۔ درہا۔ روزہا۔ نگہا۔ مرغہا۔ درختہا وغیرہ +

ہائے دوچشمی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ وہ ہائے ہوز جس میں دو آنکھیں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں بزبانِ حال یہ ہائے مخلوط کہلاتی اور خاص ہندی حروف میں لکھی جاتی ہے جیسے بھاگو۔ پھاندنا۔ تھاسنا۔ ٹھاکُر۔ جھاڑی۔ چھاج۔ دھانس۔ ڈھاٹا۔ گاڑھا۔ کھادر۔ گھانس وغیرہ مگر ذوق نے اسے صرف اوّل معنی میں باندھا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہاں بھی یہ حرف یہ بات ثابت کرتا ہے کہ خلافِ قاعدۂ مروجہ میری ہائے کو بھی ثبوتِ حسرت کے لئے دوچشمی بناکر لکھتے ہیں ؎

ہائے رے حسرت دیدار مری ہائے کو بھی　　لکھتے ہیں ہائے دوچشمی سے کتابت والے (ذوق)

ہا۔ ہ۔ کلمۂ تاسّف:۔ (۱) افسوس۔ حیف۔ دریغ۔ جیسے آہ یہ کیا ہوگیا ؎

میں نے جو کہا ایک تو بوسہ تو مجھے دے　　بولا وہ زباں اپنی کو بس تھام ارے ہا! (جرأت)

جیسے ہا! کوئی ایسا کام بھی کرتا ہے؟ ہا! اشرافوں کا اور یہ کام ہا؟ کیا اچھا آدمی ہاتھ سے گیا (۲۔ نہی) کسی امر کے روکنے اور منع کرنے کے واسطے بھی یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں زیادہ تر بچوں کا اِس کلمہ سے روکا کرتے ہیں اور کبھی ضمناً افسوس و اکراہ سے بھی مقصود ہوتا ہے ؎

نہ روکو مجھ کو یہ کہہ کر کہ ہا ہشو تو سہی　　وصال میں ہے ستم یہ ادا ٹھو تو سہی + (شوکت)

ہابُوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک لوٹ مار کرنے والی قوم + لُٹیرا۔ ڈکیت۔ قزّاق۔ راہ مار۔ راہ زن۔ بٹ مار۔ غارتگر + پُورب میں بچوں کے ڈرانے کے واسطے بھی ہوّا کی بجائے یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے بہت شوخی نہ کرو ہابوڑے لے جائیگا + (یہ پُورب میں لفظ ہابُو بیلے ہوّا جو اِس لفظ سے ملتا ہُوا ہے بولا جاتا ہے) +

ہابِیل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ حضرتِ آدم علیہ السّلام کے بیٹے کا نام جسے قابیل نے مار ڈالا تھا +

ہاپُو۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ہپّو۔ افیون۔ افیم۔ زبانِ تُرکی میں ہپیُون آیا ہے اُردو میں اسی خاص بچوں کے کھلانے کی افیوں کو ہاپو یا ہپّو کہنے لگے۔ مثلاً ماں اپنے بچّہ سے کہتی ہے بیٹا ہپّو تو کھالو تمہیں مٹھائی دیں گے + ہاپو کھا کر کھیلنا +

ہاتِف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ آواز دینے والا۔ غیب کی آواز۔ اکاس بانی + سروش۔ فرشتہ +

ہاتھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) دست۔ ید۔ کر۔ پا کا نقیض + پنجہ + ؎

محشر میں دستگیر ہو اُمید ہے اسیر　　آنکھوں سے ہم لگاتے ہیں جن حق کے ہاتھ (اسیر)

تشخیص مسیحا میں مرض میرا نہ آیا　　دل پر کبھی رکھّا کبھی سینہ پہ رکھا ہاتھ + (حکایت)

کوہِ غم ایک ہی تیشے میں ہوا سو ٹکڑے　　کیوں نہ آنکھوں سے لگا یا کروں فرہاد کے ہاتھ (ناسخ)

حلال ان یار کو آنکھوں کیوں کر　　ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا + (مومن)

(۲) ہتھیلی۔ کف (۳) سرِ انگشت سے کہنی تک کا حصہ + آدھ گز کی مقدار۔ فارسی رش یا ارش۔ عربی ذراع ؎

اُونچا ہوا لاکھ تاڑ سے بھی سرو چار ہاتھ　　رُتبہ بلند ہے تیرے قد کا ہزار ہاتھ + (آتش)

(۴) بس۔ قابو۔ اختیار + قبضہ۔ تصرف۔ دخل۔ تعلق + دسترس۔ پہنچ + بُتّا جیسے اپنے ہاتھ کی بات نہیں ہے۔ ؎

لیکے دل اے دلربا کیوں قسم کھاتے ہو تم　　ہم تو طرار وں کے ہاتھوں سے کہاں جاتے ہو تم (شیدا)

ذبح کر ڈال تو پھوٹوں میں غمِ فرقت سے　　فیصلہ ہے مرا قاتل تری تلوار کے ہاتھ (شرق)

قتل کی فکر رہا کرتی ہے اعدا کو عبث　　موت لکھی ہے ہماری اُسی جلّاد کے ہاتھ (ناسخ)

(۵) باعث۔ سبب۔ واسطہ۔ وسیلہ۔ ذریعہ طفیل + کارن۔ بدولت۔ جیسے ایک دن تیرے

---

[۱] ہائے ہوز کو خوشنویسوں نے چھ صورتوں پر تقسیم کرکے چھ نام سے موسوم کیا ہے۔ اوّل ہائے مرونی۔ دوم دال کی جو عربی کی دال اور ق سے مرکب ہے۔ سوم مرغولی۔ چہارم دوچشمی۔ پنجم ہائے شوشہ۔ ششم ہائے مدور جن کی مثال بالترتیب یہ ہے ہ ھ ہ ھ ہـ ہ

ہات

ہاتھ سے زہر کھا مروں گی۔ تیرے ہاتھوں سے ناک میں دم ہے (عو) ؎

یوں ہے دل زلف میں اُس ستم ایجاد کے ہاتھ　مرغ جوں دام میں ہو دام ہو صیاد کے ہاتھ (معروف)
(۶) حفاظت ✦ حمایت ✦ سپرد۔ ؎

کہتے ہیں ہم یہ عشق بتاں سے اُٹھا کے ہاتھ　فہم اپنے ہاتھ اُٹھا یکی ہے اب خدا کے ہاتھ (ناملوم)

(۷) ضربِ تیغ و چوب ✦ وار۔ ضربہ۔ حملہ۔ زد۔ چوٹ۔ ؎

کھلکے نام آئے اکھاڑے میں تمہارے ہم بھی　چھوڑ دے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا ✦ (امیر)
کیا ہو سکے مقابلہ مژگان یار کا　دل ایک ہاتھ کا ہے جگر ایک وار کا ✦ (داغ)
میرے سر کی قسم تجھے قاتل　ہاتھ ایک اور بھی صفائی کا ✦ (خورآصف)
نہ تڑپا میں تو اُنکے ہاتھ کی ہونے لگی تحسیں　مری بیطاقتی سے بڑھ گئی توقیر قاتل کی ✦ (زکی)

(۸) داؤں۔ ذک۔ چنانچہ چوسر میں کہتے ہیں کہ اب کا ہاتھ خالی گیا۔ دُوسرا ہاتھ پھینک پینے دو۔ ہمارے ہاتھ پر بولو (۹) قوت۔ طاقت۔ قدرت۔ توانائی۔ (۱۰) ذاتِ خاص و دم قدم۔ وجود ہستی۔ جیسے جب نقصان پہنچا ہے تمہارے ہی ہاتھ سے پہنچا ہے۔ ؎

ادھر شوخی اُٹھاتی ہے اُدھر تمکیں بٹھاتی ہے　کشاکش میں ہے اپنے ہاتھ سے وہ نازنیں کیا کیا (انور)
ہو کبھی دشمن کو بھی یارب نہ دشمن سے نصیب　پیچ جو پیچے ہیں مجھکو دلربا کے ہاتھ سے ✦ (دعا)
جب دیکھو گلے میں ہیں عدو کے تری باہیں　رنجیدہ تمہارے ہاتھ سے رہتا ہوں سدا میں (مجروح)

(۱۱) دستکار۔ کاریگر۔ کاریگری۔ مجازاً گوٹہ کناری بُننے والے یا بُننے والیاں۔ مثلاً کارخانہ دار کہتا ہے کہ آجکل ہاتھ کم ہو گئے ہیں اِس سبب سے مال کم تیار ہوتا ہے۔ (۱۲) ذمہ۔ سپرد۔ موقوف ؎

یا نہ تم جفا سے نہ ہرگز وفا سے ہم　انصاف اے بتو ہے ہمارا خدا کے ہاتھ ✦ (ظہیر)
(۱۳) کوتک۔ لچھن۔ افعال۔ حرکت۔ ؎

ایسے تنگ آئے ہاتھ سے دل کے　روئے ہم غیر سے گلے مل کے ✦ (داغ)

ہاتھ اُتر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:- ہاتھ کے جوڑ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ ہاتھ کی ہڈی کا جگہ سے بے جگہ ہو جانا۔ ؎

کوہ پر چڑھکر نہ لڑ تو پتھروں سے کوہکن　ایک دن رہ جائیں گے یونہیں اُتر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)
بوجھ ڈالے نہ بہت دستِ دعا پر تاثیر　مجکو ڈر ہے کہ مرا ہاتھ اُتر جائے گا ✦ (داغ)

ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دعا دینا۔ ا۔ فعل متعدی:- آسمان کی طرف ہاتھ اونچا کر کرکے دُعائیں دینا۔ نہایت آرزو و تمنا اور شوق کے ساتھ دعائیں دینا جیسے وہ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے گودی پھیلا پھیلا کے دل سے دُعائیں دیتی ہے۔ (عو)

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:- (۱) مار بیٹھنا۔ دست درازی کرنا۔ ہاتھ چلا بیٹھنا جیسے آج کو تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے کل کو دُوسرا اُٹھا بیٹھے گا (۲) دست بردار ہو جانا۔ باز آنا۔

ہات

عہد کر لینا۔ توبہ کر لینا۔ کچھ تعلق نہ رکھنا۔ ؎

کہیں گے ہم کہ ہمکو چاہتے ہو　اگر تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے ستم سے ✦ (داغ)

ہاتھ اُٹھا کر۔ ہ۔ تابع فعل:- ہاتھ اونچا کر کے ✦ ہاتھ بڑھا کے ✦ اپنے ہاتھ سے ✦

ہاتھ اُٹھا کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:- (۱) فقیروں کی طرح بیقدری سے دینا۔ مثل درویش و محتاج کسی کو کچھ دینا۔ بھیک کی طرح دینا۔ (۲) اپنی خوشی سے کوئی چیز دینا۔ ہاتھ سے دینا۔ جیسے جب تک ہاتھ اُٹھا کے نہ دو وہ اللہ کا بندہ کوڑی نہیں اُٹھانا۔

ہاتھ اُٹھا کر یا اُٹھا اُٹھا کر کوسنا۔ ہ۔ فعل لازم:- آسمان کی طرف ہاتھ بڑھا کے بددعا کرنا۔ بُری طرح کوسنا۔ نہایت بددعائیں دینا۔ جیسے جب اِس پر مصیبت پڑ گئی یہی ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر کوسے گی کہ الٰہی اُن کی گود میں انگارے بھریں جنہوں نے ہمیں کچھ نہ سکھایا۔ (شگفتہ سہیلی) ✦ ؎

وقت پر جو چاہو کہلو ویسے کب کہتے ہو تم　ہاتھ اُٹھا کر کوسنا دستِ دُعا سے کم نہیں (قدر)
ہاتھ اُٹھا کر وہ کوسنے جو لگے　واہ رے ہم اُسے دُعا سمجھے ✦ (ظہیر)

ہاتھ اُٹھا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:- (۱) دست بردار ہو جانا۔ ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ کچھ تعلق نہ رکھنا۔ بالکل بے تعلق ہو جانا ✦ کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا ؎

کیا کام ہے بلا سے جو تو ہوا اسیرِ زلف　جب سے کہ ہاتھ اے دلِ مضطر اُٹھا لیا (بسمل)
صیاد پھینک دیوے یا برق پھونک دیوے　اب ہاتھ اُٹھا لیا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (عبدالکریم صفی)

(۲) مایوس ہو بیٹھنا۔ مایوس ہو جانا۔ نااُمید ہو جانا۔ ؎

ہاتھ اُٹھاتا ہے مری نبض کو یوں دیکھ طبیب　جیسے جینے سے کوئی ہاتھ اُٹھا لیتا ہے ✦ (براق)

ہاتھ اُٹھانا۔ ہ۔ فعل لازم:- (۱) ہاتھ اونچا کرنا ✦ ہاتھ بلند کرنا۔ ہاتھ سیدھا کرنا۔ دست افراشتن یا بلند کردن اور برآوردن کا ترجمہ۔ ؎

کھولی جو زلف ہاتھ بھی اونچا اُٹھائیے　دل زلف میں نہیں تو تفریز بغل میں ہے (منیرالدین ضیا)
اے ضعف اب توانائی بھی طاقت نہیں ہی　مانگوں خدا سے قتل صنم کو اُٹھا کے ہاتھ (امجد علی قلق)
ہاتھ اب تو زیست سے بھی اُٹھانا محال ہے　سالک یہ ہجر سے میں ناتواں ہوا ✦ (سالک)
اثر فلک سے اُتر آ ذرا خدا کے لئے　کہ اُس نے ہاتھ اُٹھائے ہیں اب دُعا کے لئے (نواب)

(۲) سلام خواہ بندگی کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا۔ کورنش بجلانا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔ سلام کرنا۔ تسلیم کرنا۔ جیسے بُوا تم بڑی بوڑھیوں کو بھی دیکھکر ہاتھ نہیں اُٹھاتیں (عو) ؎

ہاتھ اُٹھا جو ادھر جفا سے تو　یہی گویا سلام ہے تیرا ✦ ✦ (دیگرنگ)

(۳) کوسنے یا بد دُعا کے واسطے آسمان کی طرف ہاتھ کرنا۔ ہاتھ اونچا کر کے کوسنا۔ نہایت کوسنا۔ بُری طرح سے کوسنا۔ سراپ دینا۔ بد دعا کرنا۔ ؎

آپس رقیب کہتے ہیں بیساختہ وہیں　دیتے ہیں بد دعا جو وہ ہمکو اُٹھا کے ہاتھ (نجابت)
میں یہ سمجھا دُعا دیتا ہے مجھکو　لگا جب کوسنے وہ ہاتھ اُٹھا کر ✦ (وزیر)

ہاتھ

(۴) دُعا دینا۔ اسیس دینا۔ اسیرباد دینا۔ کسی کی بھلائی کے واسطے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھانا۔ (۵) دعا مانگنا۔ دعا کرنا۔ نہایت عجز سے دعا مانگنا۔ خدا سے التجا کرنا۔ اُس رب العزت اور مجیب الدعوات سے بنی یا کسی اور کی بہبودی ہاتھ سامنے کرکے چاہنا۔

بُتوں کے مُنہ کُھلے ہیں میکشو بہرِ دعا ۔ ہاتھ اُٹھاتے ہیں سبُو ابرِ کرم کے واسطے (ریاض)

کہا میں نے اُٹھا دو ہاتھ تم بھی میری بخشش پر ۔ تو بولے ہم سے ایسدعا دُعا کی مُدعا سمجھے (نسیم دہلوی)

ہے مرحلہ عزمِ ترکِ تعلّق کا کہ اپنے ۔ کیا اس جانِ ہیئلہ سے دِل کو لگائیے
تاثیر ہے دعا کو فقیروں کی پیر جی ۔ تُم آپ بھی ہمارے لئے ہاتھ اُٹھائیے (نسیم)

(۶) فاتحہ پڑھنا۔ نیاز دینا۔ دعائے مغفرت پڑھنا۔ دعائے خیر کرنا۔ فاتحہ کے واسطے ہاتھ اُونچا کرنا۔ نوّاب الٰہی بخش خاں معرُوف۔

گو قبر پہ ہماری نہ لائے وہ شمع و گُل ۔ پر ہاتھ تو اُٹھائے بلا سے یہی سہی (معرُوف)

قاتل کبھی نہ تُو نے اُٹھائے ہزار حیف ۔ آکر مزارِ کُشتۂ تیغِ نظر پہ ہاتھ (ذوق)

دعا ہوگی شہیدوں کی مغفرت کی قبول ۔ وہ ہاتھ اُٹھائے جو تھا تیغ آزمائی کا (نامعلوم)

ہم نے تو زندگی سے ستمگر اُٹھائے ہاتھ ۔ ہیہات قبر پر تُو نہ آکر اُٹھائے ہاتھ (نکہت)

بعد مدّت تھے مزارِ شُہدا پر آئے ۔ فاتحہ کے تو لئے ہاتھ اُٹھاتے جاتے (صبا)

(۷) دست بردار ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ باز آنا۔ چھوڑنا۔ تیاگنا۔ تارک الدُّنیا ہونا۔ ترک کرنا۔ تارک ہونا۔ تعلّق نہ رکھنا۔ قطعِ تعلّق کرنا۔ کچھ واسطہ نہ رکھنا۔ کچھ مطلب نہ رکھنا۔

کونین سے کر قطعِ نظر ہاتھ اُٹھایا ۔ پر تجھے نہ اے دیدۂ تر ہاتھ اُٹھایا (نصیر)

قیمہ کریگا کیا کہیں اب مجھسے ہاتھ اُٹھا ۔ تا قبضہ تیغ یہ ترا خوں میں بھر چکا (مصحفی)

یہ کہتا ہُوا پہلُو سے دل ہوگیا رُخصت ۔ کمبخت کہاں مر مجھسے اُٹھا ہاتھ (کفایت)

کیا کام ہے بلا سے جو تُو ہوا سپرِ زُلف ۔ جب تجھسے ہاتھ اے دلِ مُضطر اُٹھا لیا (بسمل)

کیا خُوب نزاکت ہے کہ اُلفت سے عدُو کی ۔ تم ہاتھ اُٹھاؤ تو کلائی نہ اُتر جائے (انور)

ہے دھیان کہ کھُونا نہ اُٹھائے کوئی مرکر ۔ جینے سے بھی وہ ہاتھ اُٹھانے نہیں دیتے (ایضاً)

یا تو ستم ہے اے بُتِ کافر اُٹھا تو ہاتھ ۔ یا کہدے یہ کہ بندہ خدا کا نہیں ہوں میں (بیاں)

آخر فریب کھاکے کیا اُس نے مجھکو قتل ۔ میں نے کہا تھا تم سے اُٹھائیں گے مرکے ہاتھ (بیتاب)

کیجئے نمازِ عشق نئی طرح سے ادا ۔ تکبیر کہئے دونوں جہاں سے اُٹھا کے ہاتھ (امیر)

بیمارِ محبّت کو اب اللہ شفا دے ۔ سُنتے ہیں کہ ہاتھ اُس سے مسیحا نے اُٹھایا (شہیدی)

پہلُو تہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجئے ۔ بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اُٹھائیے (صبا)

نہ ہاتھ اُٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے ۔ کسے دماغ کو ہو دُو بدُو کمینے سے (درد)

جنت میں اگر پاؤں کا پھیلانا ہے منظُور ۔ بیباک اُٹھا ہاتھ تُو آرام سے پہلے (بیباک)

ہاتھ اُٹھانے کا نہیں عشق سے میں اے ناصح ۔ تُو نصیحت سے مری ہاتھ اُٹھا تجکو کیا (جرأت)

ہاتھ

اُٹھاؤں ہاتھ کیونکر اُس کے پیٹنے سے کوئی کہئے ۔ دمِ رفتار ہے کیا کیا او دامن اُٹھانے میں (جرأت)

صیّاد پھینک دیوے یا برق پھونک دیوے ۔ اب ہاتھ اُٹھا لیا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (سوز)

جُستجُو سے جو تری ہاتھ اُٹھایا ہم نے ۔ ورنہ کس چیز کو ڈھونڈا کہ نہ پایا ہم نے (قتیل)

شُعلے سے سوزِ عشق ترا ہاتھ کب اُٹھا ۔ تا پھُوٹ کر جگر کے نہ ہوجائے بار داغ (سودا)

مُنہ موڑ دیا تم نے اگر مہر و وفا سے ۔ ہم ہاتھ اُٹھائیں گے نہیں تو بھی دعا سے (سرسبز)

ہزار حیف میں دُنیا سے اُٹھ چلا تو بھی ۔ اُٹھایا ہاتھ نہ اُس بدگماں نے سینے سے (جرأت)

اُٹھاتے ہاتھ کیوں نو مید ہوکر ۔ اگر پاتے اثر ہم کچھ دعا میں (میر)

نہ ہوتا گر وہ شوخِ خودنما سرگرمِ آرائش ۔ اُٹھاتا ہاتھ خورشیدِ فلک آئینہ داری سے (ذوق)

نصیحت کا نہیں اب وقت ناصح ۔ اُٹھا ہاتھ ایسی باتوں سے دعا کر (ناظم)

چاک پر چاک ہوا جوں جوں سلایا ہم نے ۔ اس گریباں ہی سے اب ہاتھ اُٹھایا ہم نے (میر)

کیا لُطف ہے جیئے جو بُرے حال کوئی پھر ۔ جینے سے تُو نے ہاتھ اُٹھایا بھلا کیا (ایضاً)

ہمارا حال تمہاری جفا سے کچھ ہی ہو ۔ نہ ہاتھ اُٹھائیں گے پر ہم بلا سے کچھ ہی ہو (ظفر)

مریضِ غم سے ترے ہاتھ اُٹھا گئے طبیبوں نے ۔ جواب اب تک نہیں اُسکو دیا اُنکے نصیبوں نے (ایضاً)

اُٹھاتے ہاتھ جو مجنُوں سے شہر کے لڑکے ۔ تو کون آکے اُٹھاتا اُجاڑ کے پتھر (ایضاً)

ظُلم ہوا ہو جفا اُس بیوفا کے ہاتھ سے ۔ ہاتھ اُٹھانے کی نہیں ہمتو خلش کچھ ہی ہو (ایضاً)

اُٹھائے دوجہاں سے ہاتھ جو تیری محبّت میں ۔ ترے دست سپردہ وہ ستانا رنگ دُنیا و دیں جیسے (ایضاً)

اُٹھا چکا ترا عاشق ہے دوجہاں سے ہاتھ ۔ نہ اب اُدھر کا ہے لالچ نہ ہے اِدھر کی طمع (ایضاً)

بُردباری ہے عجب شے تُو نہ ہاتھ اس سے اُٹھا ۔ اے ظفر ہوگا کوئی ایسی بھی نادان بُردبار (ایضاً)

رکھ نبض پر نہ ہاتھ کہاں اے طبیب ۔ تُو ہاتھ اُٹھا علاجِ مریضِ فراق سے (ایضاً)

اُٹھایا دوجہاں سے ہاتھ پر تیری محبّت سے ۔ نہ ہرگز اے ستمگر اس ترے مائل کا ہاتھ اُٹھا (ایضاً)

اے طبیبو ہاتھ اُٹھاؤ تم مری تدبیر سے ۔ عشق کا جاتا نہیں آزار میں نسخے کہوں (معرُوف)

اِس زمیں میں اور بھی لکھکر غزل پڑھائے نصیر ۔ ہاتھ مت تحریر سے اے یارِ دانشور اُٹھا (نصیر)

ہاتھ دن رات کے رونے سے اُٹھا دیکھ اے چشم ۔ ان ہاتھوں کی نہیں کرتے بکا تیسرے دن (ایضاً)

اے ابرِ تو ابتو برسنے سے اُٹھا ہاتھ ۔ دامن کا مرے پاٹ ہے قُلزم سے زیادہ (ایضاً)

(۸) عہد کرنا۔ قسم کھانا۔ سوگند کھانا۔ توبہ کرنا۔ کان پکڑنا۔ ہے ہم نے اب تمہارے کام سے ہاتھ اُٹھایا۔ اِس ظالم سے ہاتھ اُٹھاؤ اور سے دل بہلاؤ۔

اب کے گر جی بچے تو اے ناصح ۔ ہاتھ اُٹھائیں گے دل لگانے سے (حیرت)

ساغرکشی سے ہاتھ اُٹھاؤں میں کس طرح ۔ زاہد نہیں میں شیخ نہیں پارسا نہیں (سپہر)

خط کے آنے سے تسلّی دل کی ہوتی ہے پر اب ۔ کیا لکھنے سے ہاتھ اُس نے اُٹھایا میلے وہ (مظہر)

میرے ملنے سے وہاں جو ہاتھ اُٹھایا آپ نے ۔ حلقۂ ماتم میں یاں مجکو بٹھایا آپ نے (دولہ)

ہات

کہاں وہ پیار کی باتیں کہاں وہ بُھلاوا   اُٹھایا ہاتھ ہے اُس نے مرے جِتانے سے (جرأت)

(۹) ہاتھ ہٹانا۔ ہاتھ جدا کرنا۔ ہاتھ علیحدہ کرنا۔ ہاتھ الگ کرنا۔ ہاتھ سرکانا۔

ہر چند جا میں جاتی ہیں پر تیغ جور سے   تم کو ہمارے سر کی قسم ہاتھ مت اُٹھاؤ (میر)

تُو ابتو ہاتھ اُٹھا قتل سے کہ قبضۂ تیغ   ہُوا ہے ہاتھ میں اے خانہ جنگ پیوستہ (ظفر)

ہاتھ اُٹھانے کے نہیں زلف دوتا سے کبھو   ہو چکے ہم تو سے کچھ بلا سے کچھ ہو (〃)

(۱۰) نماز کے واسطے ہاتھ اُونچا کرنا۔ نیت باندھنے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۱) وار کرنا۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ مارنے کو تیار ہونا۔

یارو اجل خانہ سے کیا مجھ پہ جو ہاتھ اُٹھا سکے   ہوتی ہماری قتل کو تیغ علم اُسی کی ہے (ظفر)

(۱۲) دست درازی کرنا۔ مارنے کو ہاتھ اُٹھانا۔ مارنا پیٹنا۔ ضرب لگانا۔ زدوکوب کرنا۔ جیسے عورت پر ہاتھ اُٹھاتے انہیں کو دیکھا ہے۔

میں اپنی جان نہ دیدوں اگر جب ہی کہنا   عدو کے کہنے سے تو مجھ پہ ہاتھ اُٹھا تو سہی (دیا)

ہاتھ اُٹھانا محتسب مستوں پہ ہے   ہو وہیں یارب اِس کے دونوں ہاتھ شل (ظفر)

(۱۳) مایوس ہونا۔ اُمید منقطع کرنا۔ نااُمید ہونا۔ ہاتھ دھو بیٹھنا۔

یہ کس کا رقص دیکھ آیا دلا تُو   کہ بیٹھا زندگی سے ہاتھ اُٹھا تُو (مشتاق)

جب سے تیرے در پہ آ بیٹھے ہیں ہم   اپنے جی سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے ہیں ہم (حسن)

جان تک اُس کی محبت میں گنوا بیٹھے ہیں   ہاتھ جینے سے سرِ دست اُٹھا بیٹھے ہیں (نامعلوم)

نہیں اُٹھنے کے قاتل کی گلی سے   کہ ہم بیٹھے ہیں سر سے ہاتھ اُٹھا کر (وزیر)

یہ کہتا ہوا پہلو سے دل ہو گیا رخصت   کمبخت کہاں ان مرا مجھ سے اُٹھا ہاتھ (کفایت)

اُٹھایا جس کے لئے زندگی سے ہاتھ سو آہ   کسی کے ملنے کی ننگوائے ہے دعا ہم سے (جرأت)

پاؤں نخوت سے جو رکھتے تھے سرِ افلاک پر   ہاتھ اُٹھا کر زیست سے وہ سوتے ہیں خاک پر (امانت)

سعی و طلب بہت کی مطلب کے تئیں نہ پہنچے   ناچار اب جہاں سے بیٹھے ہیں ہاتھ اُٹھا کر (میر)

اثر ہوتا تو کب کا ہو بھی چکتا   دعائے صبح سے اب ہاتھ اُٹھا بیٹھ (〃)

کرتے ہیں یوں دعا کہ ہم گویا   ہاتھ اثر سے اُٹھائے بیٹھے ہیں (سالک)

مرادِ عشق میں عاشق کی نامرادی ہے   اُٹھاؤ حسرتِ دل ہاتھ آرزو سے ہٹو (ظفر)

اُمید پر وفا کی اُٹھاتا ہے کیوں جفا   اِس سے اُٹھا تو اے دلِ اُمیدوار ہاتھ (〃)

(۱۴) کسی مقدس جگہ کی طرف قسم کھانے یا اشارہ بتانے کے واسطے ہاتھ کرنا۔ آسمان یا مسجد وغیرہ کی طرف ہاتھ بڑھانا۔

قتلِ عشاق سے باز آئیں گی کماں تیری قسم   طاقِ ابرو کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہیں (امیر)

ہاتھ اُٹھنا - ف۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ اُونچا ہونا یا بلند ہونا۔ مارنے قتل کرنے یا تعلیم و سلام کے واسطے ہاتھ کا اُونچا ہونا۔ وار ہونا۔ حربہ ہونا۔

ہات

اِدھر میں نے تواضع کی اُدھر تعظیم اُسنے کی   جھکائی میں نے جب گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (وزیر)

ہاتھ کیا چرخِ ستمگار پہ اُٹھے میرا   ضعف سے دستِ دعا بھی ہے اُٹھانا مشکل (سالک)

فروتن واجب تعظیم میں کچھ ننگ نہیں ہیں   جھکی مقتول کی گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (میر)

اِس ادا پر ہی لاشیں گرنے لگیں   رہ گیا ہاتھ اُٹھ کے قاتل کا (زکی)

شمشیرِ اجل چشم ہے اور قہرِ خدا ہاتھ   دنیا کی صفائی ہے اگر اُس کا اُٹھا ہاتھ (کفایت)

علم کر تیغ کو سوبار اُس قاتل کا ہاتھ اُٹھا   نہ ہرگز اسلئے فریاد کے بسمل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

نہیں اُٹھنے کا ہو کر خشک اُس کا ہاتھ اے مجنوں   جو تجھ پر سارباں ناقۂ لیلیٰ کا ہاتھ اُٹھا (〃)

گئے ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو   نہ محفل میں کبھی اُس رونقِ محفل کا ہاتھ اُٹھا (〃)

(۲) ہاتھ پھیلنا۔ ہاتھ پسرنا۔

عطا منظور ہے اُس کو دعا مستجاب ہے اسکا   اُدھر منعم کا ہاتھ اُٹھا اِدھر سائل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

(۳) الگ ہونا۔ جدا ہونا۔ ہٹنا۔ سرکنا۔ علیحدہ ہونا۔

رہا تجھ بن یہ عالم رات دل کی بیقراری کا   کہ دل پر سے نہ دم بھر عاشقِ بیدل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

رہا سر پر ہمارے دو جہاں میں اسقدر حامی   ظفر سر سے نہ اپنے مرشدِ کامل کا ہاتھ اُٹھا (〃)

ہاتھ آنا [1] - ف۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ ہاتھ چڑھنا۔ بس میں آنا۔ گرفت میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ بہم پہنچنا۔ حصول ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہمدست ہونا۔ میسر ہونا۔ چُھوا جانا۔ پکڑا جانا۔ جیسے بھاگنے میں ہاتھ آنا۔ دسترس ہونا۔ فائدہ ہونا۔ فلاح کو پہنچنا۔ اشعار ذیل سے سب معنوں کی مثالیں ثابت ہیں۔ قبضہ ہونا۔ تسخیر ہونا۔ جیسے ملک ہاتھ آنا۔

باندھو عبث نہ قتل پہ بیجور کے کمر   کیا ہاتھ آئیگا کہو عاشق کو مار کے (بیجور)

بس غم تُو نے بہت ستایا   سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا (سوز)

پاؤں آنکھوں سے اُسکے سہلانا   خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے (منظور)

وہ رشکِ گل نہیں آنے کا ہاتھ حسرتِ دل   عبث تم اپنے نہ کھا کھا کے گل جاؤ ہاتھ (جرأت)

بنی جو کچھ تہ خنجر سو اپنی جان پہ بنی   پر اُن کے ہاتھ تو اک مفت کا شکار آیا (دیا)

ہاتھ آوے تو اُسے میں تلووں کے تلے   اُسکی صورت میں مصور سے کھنچاؤں سو بار (رنگین)

ہاتھ آیا نہ عدوں کو نہ ابرو کماں مرا   آخر کو چلے رہ گئے دو چار کھینچ کر (امانت)

تھا رات شبِ وصل میں کیا شور مچایا   ہاتھ آئے تو کانوں میں گلا مرغِ سحر کا (نامعلوم)

چاہتا ہے جی کہ ہو جائے سفر دہ پری   کوئی آجاوے گل ایسا کسی حائل سے ہاتھ (ظفر)

ہو جائے دسترس جو تیری زلف تک مجھے   میں جانوں آگیا مرے ملک تتار ہاتھ (〃)

مرادِ دل دیدہ ہُوا کب کسی کا صید   قسمت سے آگیا ہے ترے یہ شکار ہاتھ (〃)

سوبار دُوستی ہوئی آئی چلی گئی   ہم ناتوانیوں سے نہ آئے قضا کے ہاتھ (ظہیر)

[1] ہاتھ اِدھر لا - ف۔ کلمۂ دادطلبی:- دیکھو (ہاتھ لا یا ہاتھ لانا۔ صفحہ ۵۸ کالم ۲) - ہنسکے وہ کہتے ہیں تلوا مرا سہلائیے تو۔ قدر اب جو کہنا کیا ہاتھ اِدھر لائیے تو (سید غلام حسین قدر بلگرامی)

مضمونِ اضطراب اُڑا لیگئے اُسے　　قاصد کی گرد تک بھی نہ آئی صبا کے ہاتھ　(ظہیر)

جوڑا ہجنس ہاتھ آیا　　محمود اکے گلے لگایا　(دیاشنکر نسیم)

جانیں کرتے ہیں ستم تھم کے اِس خیال سے وہ　　گیا تو پھر نہیں یہ مِرے ہاتھ آنے کا　(داغ)

باعثِ سوزِ جگر کوئی جو داغ آیا ہے ہاتھ　　وہ اندھیری گور کا اپنی چراغ آیا ہے ہاتھ　(ظفر)

چشمِ نرگس زُلفِ سُنبل سروِ قد رخسار گُل　　یار کیا آیا ہے ہاتھ اپنے کہ باغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

جستجو مُدت سے تھی ہمکو دلِ گم گشتہ کی　　زُلف کے کوچے میں اب اُس کا سُراغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

کیا کہوں بید ولتی اور بدنصیبی اپنی میں　　جب ہُما پر ہاتھ ڈالا ہے تو زاغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

عشق کی دولت سے کیونکر ہو نہ دِل اپنا غنی　　ملکِ وحشت ہاتھ آیا نقدِ داغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

میرے حالِ بد کے سُننے کا نہیں اُسکو دماغ　　دلربا قسمت سے کیا نازک دماغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

ہاتھ دُنیا سے اُٹھایا ہے جنہوں نے اے ظفر　　رہتے ہیں وہ بافراغ اُن کو فراغ آیا ہے ہاتھ　(〃)

نہ اُس کا بھید یاری سے نہ عیاری سے ہاتھ آیا　　خدا آگاہ ہے دِل کی خبرداری سے ہاتھ آیا　(〃)

ہوا حق میں ہمارے کیوں ستمگار آسماں اتنا　　کوئی پوچھے کہ ظالم کیا ستمگاری سے ہاتھ آیا　(〃)

اگرچہ مالِ دُنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے　　تو دیکھا ہے کہ کِس کِس ذِلت و خواری سے ہاتھ آیا　(〃)

ستمگر ظالمِ دِل آزاری جو دِل منظور ہے لینا　　کسی کا دِل جو ہاتھ آیا تو دِلداری سے ہاتھ آیا　(〃)

اگرچہ خاکساری کیمیا کا سہل نُسخہ ہے　　ولیکن ہاتھ آیا جس کے دُشواری سے ہاتھ آیا　(〃)

کوئی یہ وحشیِ رم دیدہ تیرے ہاتھ آتا تھا　　برائے صیادِ حُسن دِل کی گرفتاری سے ہاتھ آیا　(〃)

ظفر جو دو جہاں میں گوہرِ مقصود تھا اپنا　　جنابِ فخرِ دیں کی وہ مددگاری سے ہاتھ آیا　(〃)

(۲)- جاننا- معلوم ہونا- جیسے- سید خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اُٹھایا ہے (اُردوئے معلّٰے غالب)

ہاتھ اوٹ لینا- ہ- فعل متعدی- ہاتھوں کا سایہ کر لینا- ہاتھ سامنے کر لینا- ہاتھ روک لینا + ہاتھ سپر کر لینا- ہاتھوں کی ڈھال بنا لینا +

ہاتھ اوچھا پڑنا- ہ- فعل لازم- پُورا ہاتھ نہ پڑنا- اُچٹتا ہوا ہاتھ پڑنا- پُورا وار نہ بیٹھنا + ہاتھ کی پُوری گرفت نہ ہونا- ہاتھ کی گرفت میں نہ آنا- ہ

خلوت میں زلیخا سے چُھٹا دامنِ یُوسف　　اُوچھا جو ذرا ہاتھ پڑا بختِ رسا کا　(شاد ان)

شوق تھا ناتمام بسمل کا　　ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا +　(انور)

ہاتھ تو اوچھا پڑا تھا گر چہ سے ہم آپ سے　　دِل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے　(ذوق)

بکاٹے تیغ ہاتھ اوچھا پڑے تو آپ مر جائیں　　نہ ہونے دیں گے ہم اہلِ وفا تحقیر قاتل کی　(زکی)

ہاتھ اُونچا رہنا- ہ- فعل لازم- دست بالا رہنا- دینے کے قابل اور سخی رہنا- دست بلند رہنا- بول بالا رہنا- جیسے سخی کا ہاتھ اُونچا رہتا ہے- داتا کا ہاتھ ہمیشہ اُونچا رہتا ہے- ولی محمد نظیر اکبر آبادی- ہ

ہات

(سلیمان)
دولت جو تیرے پاس ہے رکھ یاد تو یہ بات　　کھا تو بھی اور اللہ کی کر راہ میں خیرات
دینے سے بھی ایکے ترا اُونچا رہے گا ہاتھ　　اور یاں بھی تری گزرے گی سو عیش سے اوقات
اور واں بھی تجھے سیر یہ دکھلادے گی بابا

ہاتھ اُونچا ہونا- ہ- فعل لازم- (۱) دینے کے قابل ہونا- آسودہ حال ہونا- (۲) سخی ہونا- فیاض ہونا +

ہاتھ باندھنا- ہ- فعل لازم- (۱) ہاتھ جکڑنا- دونوں ہاتھوں کو مِلا کر کسنا- ہاتھوں کی بندش کرنا- ہتکڑی ڈالنا- جیسے مُجرم کے ہاتھ باندھنا- ہ

ہاتھ کیوں باندھے مِرے چھلّا اگر چوری گیا　　یہ سراپا شوخئ دزدِ حنا تھی میں نہ تھا　(ظفر)

باندھے تجھے تیرے ہاتھ لگا کر حنا کبھی　　ہاتھ اپنے عمر بھر ترے آگے بندھا گئے　(سوز اصابر)

(۲)- ہاتھ جوڑنا- دست بستہ ہونا یا رہنا + منت سماجت کرنا + دستِ ادب باندھنا-

میں باندھتا ہوں ہاتھ یہ ہر وقت کہ ہٹ چھوڑ　　رکھوں گا ترے پاؤں پہ سر روز کہاں تک　(صابر)

فرمائیے کچھ غلط کرکے دِلربا درست　　میں ہاتھ باندھ باندھ کہوں گا بجا درست　(رندا)

ہائے نبرہ یہ سر اُس کا ہو کہ جس کے در پر　　جبہ فرسا تھے سدا شاہ و گدا باندھ کے ہاتھ　(نصیر)

جس گھڑی قاسمِ نوشاہ چلا لڑنے کو　　گر پڑی پاؤں پہ اُس وقت حنا باندھ کے ہاتھ　(〃)

اِس واسطے کہ یار کا چھلّا چرا کے وے　　ہم باندھتے ہیں سامنے دُزدِ حنا کے ہاتھ　(اسیر)

(ہجر)
رنگت یہ اور ہی رکھے ہے بخدا　　دُوں رنگِ حنا سے اُس کو نسبت سو کیا
رُتبۂ دلِ خوں شدہ کا خوباں میں یہ ہے　　نیت جس کے حضور ہاتھ باندھے ہے حنا

(۳) نماز یا تعظیم کے واسطے سینہ پر ہاتھ رکھنا +

ہاتھ باندھے کھڑے رہنا- ہ- فعل لازم- دست بستہ موجود رہنا- ادب کے ساتھ حاضر رہنا + حکم کا مُنتظر رہنا- ہ

(ہجر)
مُفلسوں کو کہاں پڑی ہے نیند　　عیش کے بندوں کو پڑی ہے نیند
نہیں محتاجِ خواب عبداللہ　　ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی ہے نیند

ہاتھ بٹانا- ہ- فعل لازم- عو- کام بٹانا- کسی کے کام میں شریک ہونا- آپس میں کام تقسیم کر لینا- مِل کر کام کرنا- شریک کار ہونا- جیسے ساس نند کو کام کرتے دیکھا جھٹ جا کے اُن کا ہاتھ بٹا لیا- (سگھڑ سہلی) ہ

خاک اُڑانے میں بٹا دے کون آکر میرا ہاتھ　　سر بسر صحرائے وحشت جبکہ میرے سر پڑے　(عارف)

ہاتھ بڑھانا- ہ- فعل متعدی- (۱) ہاتھ لمبا کرنا- ہاتھ آگے تک لیجانا- ہاتھ آگے کرنا- جیسے ہاتھ بڑھا کر لے لو- (۲) اپنی حد سے تجاوز کرنا- معمول سے زیادہ لینا- زیادہ تانی کرنا- (۳) دخل بڑھانا- زیادہ مداخلت کرنا +

ہاتھ بکنا- ہ- فعل لازم- کسی کے ہاتھ فروخت ہونا- کسی کا غلام بننا- ہ

اُس کے ہاتھوں بِکے ہیں جا کے مُفت   اپنی قیمت کو دیکھتے ہیں ہم + (مؤلف)

(۲) تابع ہونا۔ مُطیع و فرماں بردار ہونا۔ نوکر ہونا +

ہاتھ بند ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ تنگ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ مُفلس ہونا۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ غریب ہونا۔ (۲) ہاتھ رُکا ہُوا ہونا۔ کِسی کام میں مصرُوف ہونا +

ہاتھ بہاتھ۔ ا۔ تابع فعل۔ دست بدست۔ ہاتھوں ہاتھ۔ فوراً۔ جلدی جلدی

اگر ملے دلِ بے اضطراب ہاتھ بہاتھ   تو ساتھ جان بھی دوں میں شتاب ہاتھ بہاتھ (ظفر)

نصیب مجھکو نہ ہو بوسہ اور تیری لب تک   ہمیشہ پُہنچے یہ جامِ شراب ہاتھ بہاتھ (ایضاً)

صد آفریں تجھے قاصد کہ لایا لکھوا کر   ہمارے خط کا تو اُن سے جواب ہاتھ بہاتھ (ایضاً)

مزا تو جب ہو کہ یہ گرم گرم اسے مے نوش   دلِ برشتہ کے پُہنچیں کباب ہاتھ بہاتھ (ایضاً)

جہاں میں ہیں وہ کہاں جو ہری کہ لیجائیں   ہمارے اشک کا دُرِّ خوش آب ہاتھ بہاتھ (ایضاً)

ظفر ہوا ترے دیوان کا اک جہاں مُشتاق   ہزار کو بِک گئی یہ کتاب ہاتھ بہاتھ + + (ایضاً)

ہاتھ بھر۔ ہ۔ تابع فعل۔ بمقدارِ دست۔ یک دست۔ آدہ گز بیچ کی اُنگلی سے کُہنی تک۔ ایک ہاتھ کی برابر۔ دو بالشت

ہاتھ بھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ شل ہو جانا۔ ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ کے خُون کی حرکت کا رُک جانا۔ ہاتھ میں خُون اُتر آنا۔ ہاتھ بھاری ہو جانا۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ (۲) ہاتھ سن جانا۔ ہاتھ لتھڑ جانا۔ دستِ آلُودہ شدن کا ترجمہ +

ہاتھ بھر کا دِل ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دل بڑھ جانا۔ ہمت بڑھ جانا۔ نہایت خُوشوقت اور مسرُور ہو جانا +

ہاتھ بھر کی زبان یا للّو ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عو۔ زباں دراز ہونا۔ جواب میں گُستاخ اور بے ادب ہونا۔ جیسے یہ امّاں باوا کی لاڈلی ہیں اِنکی بھی ہاتھ بھر للّو نہ ہوگی تو کِس کی ہوگی۔ (مجالس النساء) +

ہاتھ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہاتھ جمنا۔ خُوب مشق ہونا۔ کِسی کام پر ہاتھ کا مشّاق ہو جانا۔ (۲) تلوار کا بھرپُور ہاتھ لگنا۔ کاری زخم لگنا۔ جیتوں ہاتھ لگنا +

ہاتھ بیچے ہیں کچھ ذات نہیں بیچی۔ ا۔ محاورہ۔ (مقُولۂ خدمتگاراں) نوکری کی ہے کچھ گالیاں سُننے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہے۔ خِدمت اور نوکری بجانے کو حاضر ہیں بُرا بھلا سُننے کو ہم نہیں ہیں +

ہاتھ پانی لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہنود و عو) آبدست کرنا۔ طہارت کرنا۔ پانی لینا +

ہاتھ پاؤں باندھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دست و پا بستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں جکڑنا۔

شوخیاں کرنے میں چل نکلے ہو تُم حد سے سوا   باندھیں گے مہندی لگا کر ہم تمہارے ہاتھ پاؤں (شوق)

ہاتھ پاؤں بچانا۔ یا بچائے رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کِسی صدمہ یا ضرر سے اپنے ہاتھ پاؤں کو محفُوظ رکھنا۔ کمال احتیاط اور ہوشیاری سے کوئی کام کرنا۔ مُحتاط رہنا۔ کِسی اِلزام۔ بدنامی آلُودگی اور چوٹ چپیٹ سے بچا رہنا۔

قتل کرنے میں بھی پامال کرتے ہیں ہمیں   پھر بچائے رکھتے ہیں مہندی والے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں بچائیے۔ موذی کو ٹرخائیے۔ و۔ کہاوت۔ حکمتِ عملی۔ یا مکاری سے کام لینا چاہیئے جس سے کچھ ضرر نہ پُہنچے۔ (اگرچہ صحیح ٹرکانا ہے مگر ٹرخانا بولتے ہیں)

ہاتھ پاؤں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت مِنّت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چُومنا اور قدموں پر گِرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔ پابوسی کرنا +

مان لے کہنا شرر کا شب کی شب مہمان رہ   دیر سے پڑتا ہے یہ صاحب تمہارے ہاتھ پاؤں (شرر)

یہ غضب گھبرا کے آیا پھر وہ رستم بے مزاج   ہم پڑے کہتے ہی اُس بیداد گر کے ہاتھ پاؤں (ایضاً)

ہاتھ پاؤں پُھلا دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ گھبرا دینا۔ بدحواس کر دینا جیسے تمہاری جلدی نے تو میرے ہاتھ پاؤں پُھلا دئے +

ہاتھ پاؤں پُھولنا یا پُھول جانا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) دست و پا کے اُوپر ورم آ جانا۔ ہاتھ پاؤں سُوج جانا۔ سُوجن کے باعث ہاتھ پاؤں کا کام نہ دے سکنا۔ ہاتھ پاؤں کا قابُو میں نہ رہنا۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہنا (۲) بدحواس ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ ہسٹ پٹا جانا۔ گھبرا جانا۔ ہوش اُڑ جانا۔ بیحواس ہو جانا۔ سراسیمہ ہو جانا۔ ہکّا بکّا ہو جانا۔ اِسقدر خوف یا رُعب غالب ہو جانا کہ طاقتِ رفتار و تابِ جنبشِ دست نہ رہنا۔ نقشِ دیوار بن جانا۔ بیخُود ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ دست و پا گُم کردن کا ترجمہ ہ

گُل دیکھ کے ہاتھ پاؤں پھُولے   بے خُود ہوئے یہ بہار میں ہم (قدر)

دیکھ لیتے ہیں جو ہم اُس گُل کے پیارے ہاتھ پاؤں   بیخُودی سے پُھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (شوق)

صُورت کو دیکھتے ہی گئے ہاتھ پاؤں پُھول   گھبرا گیا نہ اے دلِ ناکردہ کار حیف (میر سوز)

اسد خوشی سے میرے ہاتھ پاؤں پُھول گئے   کہا جو اُس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے (غالب)

ہائے غنچہ دہن کونسا بیتا ہو رند   رہے نہ آپ میں تم ہاتھ پاؤں پُھول چلے (رند)

آپ کو کھوتا ہُوں اُسے پا کر   ہاتھ اور پاؤں پُھول جاتے ہیں + + (ایضاً)

ہر اِک گُل سے وہ صُورت دیکھی مقبُول   کہ میرے ہاتھ پاؤں سب گئے پُھول (میر حسن)

چمپا کلی کو دیکھ گئے ہاتھ پاؤں پُھول   بالے کی جھوک سب میرے اوسان لیگئی (ایضاً)

مارے خوشی کے پُھول گئے میرے ہاتھ پاؤں   گلشن میں اُنکو دیکھکے اُٹھا قدم نہیں (سخن)

چُست و چالاک ایسے ہیں اُس فتنہ گر کے ہاتھ پاؤں   پُھول جائیں سامنے جسکے بشر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

نِکلے تم آ صبا کی طرح جب چمن میں پُھول   گُلشن میں دیکھ گُل کے گئے ہاتھ پاؤں پُھول (ابر)

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا   کیا ہی اے گُل پُھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں پھیلانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (پُورب) کام کا بڑھانا۔ کام کو طُول دینا +

ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ دست و پا شکستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں کو نکمّا کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو زخمی یا مجرُوح کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو کام کا نہ رکھنا۔ ہ

ہات

مُصحف سے بیا اُلفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں | یہ تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں تھرتھرا جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خوف یا دہشت کے باعث ہاتھ پاؤں کا نپنے لگنا۔ لرزہ براندام اُفتادن کا ترجمہ۔ ڈر کے مارے کپکپا جانا۔ ــہ

جا کے یوں اُس بت وحش کو چھیڑ نہ بیٹھ کر | خوف سے تھرتھرا جائیں کیوں ظفر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دست و پا شکستہ کرنا۔ ہاتھ پاؤں کو ضرب شدید پہنچانا۔ ہاتھ پاؤں بیکار یا نکمے کر دینا۔ لُولا لنگڑا بنا دینا۔ (۲)۔ فعل لازم، جانکنی کے عالم میں ہونا۔ جانکندن میں ہونا۔ حالتِ نزع میں ہونا۔ ــہ

ہاتھ پاؤں توڑتا ہوں نزع میں | مُشکل آساں ہو میری جلد آئیے + (رند)

(۳) خُوب کسرت یا ورزش کرنا۔ ڈنڈ پیلنا۔ بیٹھکیاں لگانا +

ہاتھ پاؤں تھکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دست و پا کو مضمحل کرنا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت سلب کر دینا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنے دینا۔ ــہ

دوڑنے دہ اپنی رہ میں بیٹنے دو سر مجھے | ذبح سے پہلے ہی یہ مُجرم تھکا لے ہاتھ پاؤں (داغ)

(۲) ناتواں کر دینا۔ چلنے پھرنے کے قابل نہ رکھنا۔ جیسے اُن کے بڑھاپے نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے۔ اِس بیماری نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے ورنہ اب بھی خاصہ مضبُوط تھا +

ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دست و پا کا شل ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں بھر جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ ہار جانا۔ دم نہ رہنا۔ طاقت نہ رہنا۔

آیا کنارہ ہاتھ نہ دریائے عشق کا | اور تھک گئے شناورِ کامل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اعضا شکنی ہونا۔ ہڈ پھوٹن ہونا۔ جوڑوں میں میٹھا میٹھا درد ہونا۔ بخار سے پیشتر ہاتھ پاؤں میں درد سا ہونے لگنا۔ تپ و لرزہ کی آمد ہونا + خمار ہونا۔ نشہ کا اُتار ہونا۔ ــہ

محتسب نے میکدہ میں کیا کوئی توڑا ہے خُم | ٹوٹتے ہیں آج کیوں ساقی ہمارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ پاؤں میں گرمی نہ رہنا۔ جسم کی گرمی کا جاتا رہنا + سنپات ہو جانا۔ غشی کا عالم طاری ہونا + بردِ اطراف ہونا + مرنے کا وقت قریب ہونا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا +

ہاتھ پاؤں چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں کا کام دینا۔ دست و پا کا باحرکت ہونا۔ دست و پا کا قابلِ کار ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت ہونا۔ کام کاج کے قابل ہونا۔ جیسے جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں کیوں کسی کا احسان اُٹھایا۔ ــہ

وُہی دشت اور وُہی گریبان چاک | جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (مصحفی)

نہ گریباں چھٹے نہ دامن دشت | جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (میر کلو عرش)

خط بھی لکھئے گا آپ بھی آئے گا تیرے پاس | چلتے ہیں جب تلک تیرے ایلچی کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاٹ

(۲) ہاتھ پاؤں کا نچلا نہ رہنا۔ نچلا نہ بیٹھنا۔ ایک نہ ایک چیز کو ہاتھ یا پاؤں سے چھیڑے جانا۔ جیسے اِتنا تو پٹ لیا مگر ہاتھ پاؤں چلے ہی جاتے ہیں + (عو)

ہاتھ پاؤں چُومنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا + نہایت سراہنا۔ ــہ

کوچۂ جاناں سے لایا جا کے نامہ کا جواب | کس طرح چُومیں نہ اپنے نامہ بر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

کس کس مزے سے رات کو مستی میں دمبدم | ہم چُومتے تھے ساقیٔ محفل کے ہاتھ پاؤں (؟)

ہاتھ پاؤں چھڑا لینا یا چھُڑا لینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست و پا کو کسی کے قابُو یا بس سے نکال لینا۔ ہاتھ پاؤں کو دُوسرے شخص سے چھُڑا لینا۔ ــہ

صدقے ایسی قید کے قربان اِس زنجیر کے | وہ کہے یہ مُجھ سے جب جانیں چھُڑا لے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں دابنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ چپی کرنا۔ ہاتھ پاؤں میں مُٹھیاں لگانا۔ مُٹھیالی کرنا + خدمت کرنا۔ ــہ

فرہاد و قیس دابتے ہیں خادموں کی طرح | منزل میں عاشقی کی مرے دل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں دُھلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ پاؤں دُھلانے کی خدمت اختیار کرنا۔ خادمی قبُول کرنا۔ خادم بننا۔ ــہ

رُتبہ کہاں پری کو کہ دُھلوائے جُز کنیز | مہندی بھرے وہ حُور شمائل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ جھولا مار جانا۔ دست و پا کا سُن ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کا بے حِس و حرکت ہو جانا۔ فالج ہو جانا۔ ادھرنگ ہو جانا +

ہاتھ پاؤں سرد ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا) ــہ

گرمجوشی غیر سے کرتا ہے جو وہ بیوفا | سرد ہو جاتے ہیں غیرت سے ہمارے ہاتھ پاؤں (بسمل)

ہاتھ پاؤں سنبھالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ پاؤں نکالنا۔ جوان اور تنومند ہونا۔ خُوب موٹا تازہ اور قد آور ہونا + پر پُرزے نکالنا۔ ــہ

نامِ خدا سنبھالے ہیں قاتل نے ہاتھ پاؤں | آئیں گے زیرِ خنجرِ بُرّاں نئے نئے (داغ)

(۲) ہاتھ پاؤں روکنا۔ ہاتھ پاؤں قابُو میں کرنا۔ ہاتھ پاؤں تھامنا۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام کرنا

ہاتھ پاؤں سنبھلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام ہونا۔ ہاتھ پاؤں کا قابُو میں رہنا۔ ہاتھ پاؤں درُست رہنا۔ ــہ

کر دیا ہے چُور ہم کو فتنۂ اُلفت نے داغ | اب بھلا کوئی سنبھلتے ہیں سنبھالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں سے چھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) جننے سے فراغت پانا۔ جنکر فارغ ہونا۔ تندرستی کے ساتھ جنکر کھڑا ہونا۔ جننے کی تکلیف اور صدمہ سے نجات پانا +

ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست و پا بُریدن کا ترجمہ۔ ہاتھ اور پاؤں قلم کرنے کی سزا دینا۔ دست و پا قلم کردن +

ہات

پہلے دستور تھا کہ مجرم کا اوّل قصور میں ایک ہاتھ دوسرے میں دُوسرا ہاتھ۔ مگر تیسرے میں دونوں پاؤں بھی قلم کر دیتے تھے رنجیت سنگھ کے وقت تک بھی یہ سزا جاری تھی چنانچہ اب تک اُس زمانہ کے ایسے سزا یافتہ پائے جاتے ہیں۔ ٥

ہاتھ پاؤں کو لگائے تیرے یہاں آکر رقیب — کاٹئے واجب ہیں ایسے بے ہُنر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں کا مارنا ۔ ٥ ۔ فعل متعدّی :۔ ہاتھ پاؤں کا تھکنا۔ دست و پا کا ضُعف یا پیری کے سبب کام نہ دینا۔ ٥

ہے ضعیفی میں بھی ہم کو نوجوانی کا خیال — دل نہیں ہارا ہے ابتک گو کہ ہارے ہاتھ پاؤں (آغا)

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور مُنہ میں مُوچھیں جائیں ۔ ۵ ۔ کہاوت :۔ ایسے سُست اور کاہل وجود کی نسبت بولتے ہیں جسے اپنے ہونٹھوں پر سے مُوچھوں کا ہٹانا بھی دشوار معلوم ہو۔ ایسی سُستی اور کاہلی جس سے اپنی ذات کو بھی نقصان پہنچے سُستی اور کاہلی سے کام بگڑتا ہے۔ پُورب میں کہتے ہیں۔ ہاتھ کی آ سکتی مُنہ میں مُوچھ + (بعض لوگ کہتے ہیں یہ مثل اس طرح ٹھیک ہے۔ ہاتھ پلے سے کاہلی تا آخر یعنی ہاتھ ہونے کے باوجود یہ کاہلی ہے) +

ہاتھ پاؤں مارنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہاتھ پاؤں چلانا۔ دست و پا کو متحرک کرنا۔ ہاتھ پاؤں ہلانا جلانا۔ جیسے دیکھو تو بچہ اکیلا پڑا ہُوا کس مزے سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ (۲) پاؤں پیٹنا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔ تلملانا۔ مُضطرب اور بیقرار ہونا۔ ٥

وہ لگا دھونے جو دریا کے کنارے ہاتھ پاؤں — موج ساں کیا ہمنے بیتابی سے مارے ہاتھ پاؤں (مخمور)

ہتکڑی ہاتھوں کی ٹوٹی پاؤں کی زنجیر بھی — اِس قدر جوشِ جنُوں میں ہمنے مارے ہاتھ پاؤں (ر)

دیکھیائے گور سے جو تُم ہارے ہاتھ پاؤں — زیست بھر ہم نے تُمہیں کیوں نہ مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

کیوں ہلاتا ہے سامنے قاتل کے ہاتھ پاؤں — کٹوائے اِس گناہ نے بسمل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھا پائی میں بھی ہم چُوکے نہ اپنے کام سے — وصل کی شب یار نے کیا کیا نہ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۳) جانکنی کے عالم میں ہونا۔ نزع میں ہونا۔ (۴) جانفشانی کرنا۔ خُونِ جگر کھانا۔ خُوب محنت و مشقّت کرنا۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ (۵) کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا۔ دوڑ دُھوپ کرنا۔ از حد جدّ و جہد کرنا۔ ٥

مانی و بہزاد نے مُلکِ عدم کی راہ لی — وُہ کمر مُطلق نہ پائی لاکھ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۶) تلاش و جُستجو کرنا۔ ٥

ناتوانی نے کیا اب تو ہمیں بیدست و پا — ہاتھ پاؤں مارتے تھے جبتلک تھے دست و پا (مُصحفی)

بحرِ غم میں ایک آشنا کے لئے — میں نے کیا ہاتھ پاؤں مارے ہیں (رِند)

(۷) تیرنا۔ شناوری کرنا۔ ہیلنا۔ پیرنا۔ ٥

گوہرِ مقصود ہاتھ آیا نہ پایا آشنا — بحرِ اُلفت میں دلا لاکھوں ہی مارے ہاتھ پاؤں (دبیر)

ہات

ہم بحرِ غم کے مارے پہنچے نہ جا کنارے — مانندِ موج ہم نے گو ہاتھ پاؤں مارے (نکہت)

کشتے رہے تہ نکالا یار بیڑا سا فیا — دُر تو دریائے غم میں ہم نے مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

تھی سوت جن کی ڈوب گئے بحرِ عشق میں — کچھ ہاتھ پاؤں مار گئے ہیں تو نکل گیا (مظفر)

ہاتھ پاؤں نکالنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم :۔ دست و پا کا بخوبی نشو و نما پانا۔ تنومند ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔ قدآور جوان ہونا۔ بچے ہٹّا جوان نکلنا۔ لمبا تڑنگا ہو جانا۔ جوانی میں بھر جانا۔ جوان ہو جانا۔ جیسے اُس نے تو کسرت کر کے خُوب ہاتھ پاؤں نکالے ہیں +

پھلیاں بانٹو کی اُبھریں ساق پا تمکین نہیں — خُوب صاحب نے نکالے اِتو بارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۲) گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔ سر چڑھنا۔ شرارت، بیباکی اور رفتہ رفتہ دراز دستی اختیار کرنا۔

ہاتھ اُٹھایا وصل میں پُھر جلائی لات بھی — رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

(۳) خُود رفتہ ہونا۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ بڑھ کر چلنا +

یہ ہاتھ پاؤں نشّہ مے میں نکالئے — دستار آفتاب کی بڑھ کر اُچھالئے (امانت)

سیکڑوں کو قتل لاکھوں کو کیا ہے پائمال — یہ نکالے میری جاں تُمنے تیرا ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ اُلجھے جیب سے پھر پاؤں لپٹے خار سے — ہمنے زِنداں سے نکلتے ہی نکالے ہاتھ پاؤں (ر)

(۴) پیر پُرزے نکالنا۔ خُوبصُورت جوان نکلنا +[1]

ہاتھ پاؤں ہلانا ۔ ٥ ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہاتھ پاؤں کو جنبش دینا۔ دست و پا کو حرکت دینا۔ ہاتھ پاؤں چلانا۔ سعی و کوشش کرنا۔ جدّ و جہد کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا + جیسے نہ ہاتھ پاؤں ہلاؤ گے اور نہ کُچھ کما کر لاؤ گے۔ بے ہاتھ پاؤں ہلائے کُچھ نہیں ہوتا +

گر ترے وحشت زدہ کچھ بھی ہلائیں ہاتھ پاؤں — شورِ محشر ہیچ اُٹھے نالۂ زنجیر سے (داغ)

پہنچے تڑپ تڑپ کے کبھی جلاد تک نہ ہم — طاقت سے ہاتھ پاؤں زیادہ ہلا چکے (آتش)

(۲) محنت مزدوری کرنا + ٥

ہاتھ پاؤں کو ہلاتے ہیں تو پلتا ہے پیٹ — ایک کے واسطے ہیں چار کمانے والے (آغا)

ہاتھ پتھر تلے دبنا یا آنا ۔ ٥ ۔ فعل لازم :۔ ایسی غرض کا متعلق ہونا جو انواع رنج و تعب کا باعث ہو۔ نہایت مشکل یا دِقّت میں پھنسنا۔ مجبُور و ناچار ہونا۔ بے بس ہونا۔ بے بسی ہونا۔ ایسی سخت مُشکل میں گرفتار ہونا کہ جس سے نکلنا محال ہو مجبُوری اور ناچاری کا عالم ہونا۔ ٥

دست بردار ہُوں کیونکر بُتِ سنگیں دِل سے — آگیا اب تو مرا ہاتھ تلے پتھر کے (جرأت)

عِشق سے اُس سنگدل کے ہو بائی کس طرح — کیا کریں ہم دب گیا ہاتھ اب تو پتھر کے تلے (ر)

اِن آپ کے لوگوں سے بگڑ ہم نہیں سکتے — کیا کیجئے جو پتھر کے تلے ہاتھ دبا ہو (انشا)

ہم تو نادانی سے آئے ہیں بتو تُمکے ہاتھ آہ — سب کہیں جو کچھ کہ چاہیں ہاتھ ہے پتھر تلے (کمال)

دِل دستِ محبت کا مبتلا ہو یارب — دُشمن کا بھی دب جائے نہ پتھر کے تلے ہاتھ (آتش)

[1] ہاتھ پاؤں ہار جانا۔ ٥۔ فعل لازم :۔ (۱) ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا (۲) جُرأت نہ رہنا۔ ہمت ہار دینا۔ دل توڑ دینا +

ہات

دل کو مجھ سنگدل ملیوں تو دکھلاؤں ذرا ۔ دب رہا ہے ہاتھ ابھی میرا پتھر کے تلے (جرأت)

فرہاد ہاتھ تیشہ پہ ٹک رہ کے ڈالتا ۔ پتھر تلے کا ہاتھ ہے اپنا نکالنا (میر)

بعض شعرائے زیر سنگ بھی استعمال کیا ہے مثلاً میر تقی و شاہ نصیر سے

صنم فراق میں تیرے میں کچھ تو کر رہتا ۔ پہ کیا کروں کہ مرا ہاتھ زیر سنگ ہے شیخ (میر)

عشق بتاں سنگ وہاں چھوٹتا نہیں ۔ کیا کیجے آگیا ہے مرا زیر سنگ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پٹھے پر یا پٹھے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گھوڑے کا اپنے سوار کو پاس نہ آنے دینا ۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ کسی طرح قابو میں نہ آنا ۔ ہرگز قابو پر نہ چڑھنا ۔ کسی بات پر کسی طرح راضی نہ ہونا۔ نہایت چست وچالاک اور شوخ ڈھنگ ہونا ۔ جیسے وہ تو پٹھے پر ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتا۔ سے

چشم نرگس کو نظر آتا نہیں جوں پُتلی ۔ اوج گیرائی میں ہے گنگوں پرانسکل ہما
طائر رنگ پریدہ ہے وہ ہنگام خرام ۔ ہاتھ پٹھے پہ نہ رکھنے دے صبا کو بادپا (ناسخ)

ہاتھ پر دھرا ہوا ہونا یا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم: کسی چیز کا تیار اور موجود رہنا۔ ہر وقت پاس ہونا ۔ سر دست موجود رہنا۔ سے

چاہو جو پھینو دست حنا بستہ سے یہ دل ۔ ایسا ہو دل کسی کا دھرا ہاتھ پر نہیں (مرزا خان ...)

ہاتھ پر سرسوں جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔ کسی سخت اور دشوارتر کام کو نہایت جلد بکمال چابکدستی انصرام کو پہنچانا۔ طلسم سازی اور شعبدہ بازی کر دکھانا۔ ناممکن کام کو جادو کرکے خرد ڈوربین کو حیران و ششدر بنا دینا۔ چونکہ شعبدہ باز اور بھان متی اکثر اپنی چالاکی سے فوراً ہتھیلی پر سرسوں جماکر یا آم وغیرہ کا درخت لگا کر دکھا دیتے ہیں اس وجہ سے آدمی کو تعجب ہوتا ہے ۔ پس اس سبب سے ایسے کام پر اس محاورے کا اطلاق ہونے لگا جو جلدی ہو جانے کے سبب متعجب اور متحیر کرنے والا ہو۔ سے

نرگس چمن میں سرسوں جماتی ہے ہاتھ پر ۔ ہے یہ بھی اپنے کار طلسمات میں چھڑی (نصیر)

نہ رنگ زردئے عاشق سے ہو دوچار بسنت ۔ جمائے ہاتھ پہ سرسوں اگر ہزار بسنت + (ایضاً)

ہاتھ پر سانپ کھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ خطرناک کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا ۔

کرتے ہیں زلف یار میں شانہ ۔ سانپ کو ہاتھ پہ کھلاتے ہیں +
اے بتو بال بنایا نکرو ۔ سانپ ہاتھوں پہ کھلایا نکرو + (...)

ہاتھ پر طوطا پالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہاتھوں پر زخم یا پھوڑے پھنسی کے ہو جانے سے کام کاج چھوڑ دینا۔ ہاتھ کے زخم کے سبب الگ تھلگ رہنا۔ ہاتھ کے زخم یا پھوڑے کی تکلیف علاج برداشت نکرنے کے سبب پرورش کرنا۔ زخم

ہات

اچھا نہونے دینا۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا ۔ زخم آلودہ بنانا۔ زخم کھانا ۔ پنڈت نسیم سے

سبز رنگوں کے لئے گل تو نہیں کھائے نسیم ۔ ہاتھ پر داغ ہیں کیا طوطے ہیں پالے تم نے (نسیم)

ہاتھ پر قرآن دھرنا یا رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کسی کے ہاتھ پہ مصحف مجید وفرقان حمید رکھکر قسم کھلانا۔ یا خود کلام اللہ اپنے ہاتھ پر رکھکر قسم کھانا۔ قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔ کلام اللہ اٹھانا۔ سخت قسم کھانا۔ قرآن سر پہ اٹھانا بھی اسی معنی میں آتا ہے ۔ سید انشاء اللہ خاں سے

واقعی صاحب نے دل میرا نہیں ہرگز لیا ۔ ہاتھ تو رکھئے ذرا دھو کر بھلا قرآن پر (انشا)

آیا ہے نظر مصحف رو جب سے تمہارا ۔ تم سامنے ہی رہتے ہو قرآن ہمارے
گر حرف غلط اس کو سمجھتے ہو تو اچھا ۔ رکھ دیجے ابھی ہاتھ پہ قرآن ہمارے (...)

ہو چکے آنسو کبھی کے نام کو بھی نم نہیں ۔ چشم کس کی بدگماں ہے یا کہیں طوفان ہے
پنجۂ مژگاں پہ میرے پارۂ دل مت سمجھ ۔ ہاتھ پر مردم کے یہ سیپارۂ قرآن ہے (...)

لیا دل اس مخطط رو نے میرا ۔ اٹھائوں میں اسے قرآن پر سے (میر تقی)

ہاتھ پر گنگاجلی رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم: (ہنود) گنگاجی کا پانی بھرا ہوا ظرف ہاتھ پر رکھکر قسم کھلانا یا کھانا۔ سخت قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔

ہاتھ پر ہاتھ دھر کر یا رکھکر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) خالی اور بیکار محض رہنا۔ بے شغل رہنا۔ نکما بیٹھا رہنا۔ کچھ کام آگے نہونا۔ خالی بیٹھے مکھیاں مارنا۔ دکان نہ چلنا۔

پھٹ چکا جیب سے گریباں تب سے ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں + + (مصحفی)

کیونکر یا صاف الگ دل نے ہمیں الفت میں ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے (داغ)

وہی تم ہو وہی خنجر ہے پر انصاف کرو ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو کیا میرے بعد (ناظم)

یہ برہنہ ہے زمانہ تیرے دست ظلم سے ۔ ہاتھ پر ہاتھ اب دھرے بیٹھے ہیں سب دستاربند (ایضاً)

چلتی تھی دکان جن کی دن رات ۔ بیٹھے تھے وہ ہاتھ پر دھرے ہاتھ (برکات علی)

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے ۔ نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے ۔ ہوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے (مسدس حالی)

دو دن سے پاؤں جو نہیں بوٹے لینے ۔ بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوئے (آتش)

نہ بیٹھیں ہاتھ پہ ہم ہاتھ دھرکے ہوئے جب تک ۔ کہ لازم ہے بجالائیں مقرر اپنی خدمت ہم (فغاں)

(۲) مایوس اور ناامید ہوکر بیٹھنا۔ ہاتھ اٹھاکر بیٹھنا۔ متاسف ہوکر بیٹھنا۔ مغموم ہوکر بیٹھنا۔ غم میں بیٹھنا۔ قطعۂ نواب الٰہی بخش خاں معروف سے

دست بوسی کرکے کل ناصح نے یوں مجھ کو کہا ۔ ہم نہ کہتے تھے کہ مت دو دل کو اس دلبر کے ہاتھ (قطعہ معروف)

ہات

جھنجھلا کے دکھاتا نہیں ہاتھ وہ جاتا رہا — بیٹھے بیٹھے جو بردار ہاتھ پراپ دھر کے (معروف)

پڑا جلا جو اُس سیمبر کے ہاتھ پہ ہاتھ — رقیب بیٹھ رہے غم میں دھر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ سے ہاتھ کو مس کرنا۔

کبھو اُس کے ہاتھ لگا کچھ ہمارے ہاتھ لگا — لگا جو ہاتھ ہے اُس سے اُترکے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۲) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ قول و قرار کرنا۔ وعدہ واثق کرنا۔

خدا بچائے قول و قرار کا جس کے — دلا نہ رکھیو کبھی ایسے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۳) شرط لگانا۔ بازی بدنا۔ ہوڑ لگانا۔

ہزار طور سے لوگوں کو پھر گمان ہوئے — ظفر نے جب رکھا ہاتھ پر ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ عہد و پیمان کرنا۔ سخن ہارنا۔ پکا عہد یا وعدہ کرنا۔ قول کرنا۔

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے کر — جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا (ذوق)

وعدہ وصل زبانی ہے میں کیوں کر مانوں — ہاتھ پر ہاتھ تو اُس شوخ نے مارا ہی نہیں (مصحفی)

کھینچنا ہی تھا جو تم کو دوستی سے میرا ہاتھ — ہاتھ کیوں مارا تھا کیجے بے تأمل ہاتھ پر (معروف)

کہیو پیام پہ کہ جو آتے نہیں ہو اب — پھر کیوں لگے تھے ہاتھ پہ تم ہاتھ مار کے (؟)

قول دینے میں کیا عذر ترا کب پھروں — ہاتھ پر ہاتھ کبھی تم نے نہ مارا جھٹ پٹ (داغ)

دیکھیں کہ اب کے وعدہ پہ آتے ہیں یا نہیں — رخصت ہوئے ہیں ہاتھ پہ وہ ہاتھ مار کے (اسیر)

وعدہ وصل کی شادی سے فا دم ہوگا — قتل کر ہاتھ پہ اپنے نہ صنم مار کے ہاتھ (آتش)

تب مار کر اُس کے ہاتھ پر ہاتھ — بولا کہ ہے قول جان کے ساتھ (گلزار نسیم)

(۲) شرط لگانا۔ بازی لگانا۔ ہوڑ بدنا۔ جیسے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دوڑو۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو! جو تم نہ پہنچے تو کیا ہارو گے۔

ہاتھ پڑنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) نقش ہونا۔ لوٹ ہونا۔ لٹنا۔ غارتگری ہونا۔ جیسے آج بازار میں ہاتھ پڑ گیا۔ دو کانوں پر ہاتھ پڑ گیا۔ قافلہ پر یا برات پر ہاتھ پڑ گیا وغیرہ۔ (۳) دست درازی ہونا۔ نوچا کھسوٹی ہونا۔ چھینا جھپٹی ہونا۔ توڑا مروڑی ہونا۔ ملاولی ہونا۔ دست الی ہونا۔ جیسے عورتوں پر ہاتھ پڑنا۔

ہاتھ پڑ جائیں گے اُس کے دم خنجر پلیل — چاک زخموں کی طرح دامن قاتل ہوگا (نسیم دہلوی)

(۴) ہاتھ کی ضرب لگنا۔ ہاتھ بیٹھنا۔ ہاتھ لگنا۔ وار ہونا۔ جیسے گہرا ہاتھ پڑنا۔ اوچھا ہاتھ پڑنا۔ تلوار کا ہاتھ پڑنا وغیرہ۔

یارب کسی دشمن کا پڑا ہو نہ ادھر ہاتھ — کچھ تو ہے جو یوں چاک گریبان سحر ہے (تسلیٰ)

(۵) قمار باز۔ داؤں پڑنا۔ داؤں آنا۔ حسب مراد پاسہ پڑنا۔ جیسے ایک ہاتھ پڑ جائے تو دکھاؤں کیا اس طرح گوٹ مارتے ہیں۔ (۶) پالے پڑنا۔ بس میں آنا۔ بس پڑنا۔ قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ ہاتھ لگنا۔ حاصل ہونا۔ بہم پہنچنا۔

ہاتھ ہاتھ میرے دھر کے چلے تھے ساتھ — دیکھو طالع کی معاش میرے ہاتھ پڑے (جرأت)

پڑا تھا ملنے کسی کمبخت کے ہاتھ — کہ ہے میلا ہوا دامن کسی کا (داغ)

حوروں کے ہاتھ پڑ کے جنت میں ہو غریب — کیا آدمی کا بس ہے جو اپنا مکاں نہ ہو (؟)

(۷) مٹھی پڑنا۔ مٹھی میں آنا۔ گرفت میں آنا۔

یوں دل ہے اُس کے پنجۂ مژگاں میں جیسے — صیاد کا پڑے ہے کسی جانور پہ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پسارنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ پھیلانا۔ دست سوال دراز کرنا۔ مانگنا۔ گدائی کرنا۔ فارسی دست کشیدن کردن کا ترجمہ۔

بنجنے نہ کیونکہ گو ہر مقصود ابر فیض — بیٹھے ہے دونوں ہاتھ صدف اپنا پسار کے (مصحفی)

میں گدا ہے دیرا جو ہوں پکارے بے ننگ — کہکشاں سے دم شب ہاتھ پسارے جھک (حکمت)

کس کے آگے کوئی ہاتھ پسارے کیا دخل — مٹھی باندھے ہوئے پاتا ہے تو لڑکا کہک (صبا)

تلرکر دعا بر خداوند عالم — کہ ہم ہاتھ اپنے پسارے ہوئے ہیں (آتش)

ہاتھ پسارے جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کھولے ہوئے جانا۔ خالی ہاتھ جانا۔ خالی خولی جانا۔ ریتا جانا۔

سمانگ پت لیگئے کیا کرن گئے چھوڑ — ہاتھ پسارے وہ گئے جن کے لاکھ کروڑ (دوہا)

کیا۔ راجہ راون — کیا راجہ کرن

معرعہ۔ مال جنہوں نے جمع کیا وہ ہاتھ پسارے جاتے ہیں۔

ہاتھ پکڑنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ تھامنا۔ گرگہنا۔ دست گرفتن کا ترجمہ۔ (۲) دستگیری کرنا۔ مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ سہائتا کرنا۔ پناہ دینا۔ سرن میں لینا۔ آڑے آنا۔ معاونت کرنا۔ حامی و مددگار ہونا۔ بچانا۔

طفیل اُسکا اور اُس کی عزت کا یارب — پکڑ جلد ہاتھ اُس کی اُمت کا یارب
اک ابر سیہ بھیج اپنی رحمت کا یارب — غبار اُس سے جو دھو کے ذلت کا یارب
کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اُسکی
ہوا پست اسلام پستی سے اُس کی۔
(حالی)

عجب ناآشنا ہیں آشنا اس بحر ہستی کے — ڈبو دیتے ہیں اُس کو ہاتھ یہ جس کا پکڑتے ہیں (آتش)

ہاتھ پکڑے دم نکلنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ہاتھ لگائے جان نکلنا۔ نہایت نحیف و نزار اور از حد ناتوان ہونا۔ ناک پکڑے دم نکلنا بھی اسی معنی میں بولتے ہیں۔

کوئی کیا نبض دیکھے دستگیری کیا کرے قسمت — ترے بیمار غم کا ہاتھ پکڑے سے دم نکلتا ہے (داغ)

ہاتھ پکڑے لے جانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ گرفتار کر کے لے جانا۔ ہاتھ تھام کر لے جانا۔ ماخوذ کر کے لے جانا۔ ہتھکڑی ڈال کے لے جانا۔

ہاتھ پورا پڑنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ بھرپور ہاتھ بیٹھنا۔ کاری ضرب پڑنا۔ جتوں ہاتھ لگنا۔ زور کا ہاتھ بیٹھنا۔

ہات

دھوئیگا پڑا قاتل کا ہاتھ — سخت جانی کا مزہ پایا تمام (داغ)

ہاتھ پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ مڑنا۔ ہاتھ کا بل کھانا +

ہاتھ پھلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھوں میں آبلے یا پھپھولے پڑنا۔ ؎

مری سوختگی کی دیکھ اگر نبض — تو پھر طبیب کے بھی آبلوں سے پھلتا ہاتھ (ذوق)

آگ رشک گرم کو کیسے چھو کیا سی جل گیا — آشنا جو اُس نے پہنچے کو چھوا تب ہاتھ پھل گیا (محسن)

ہاتھ پہنچنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دسترس ہونا۔ رسائی ہونا۔ پہنچ ہونا۔ ؎

کسی کے طُرۂ پُرتاب تک نہ پہنچا ہاتھ — اس آرزو میں بصد پیچ و تاب مر گئے (ممنون)

ہاتھ پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دستِ مالیدن کا ترجمہ۔ دست مالی کرنا۔ چمکارنا۔ پچکارنا۔ پیار کرنا۔ (۲) لوٹنا۔ ٹھگنا۔ سر مونڈنا۔ صفایا کرنا۔ چھاڑو پھیرنا۔ مُوسنا۔ (۳) مساس کرنا۔ بوس و کنار کرنا۔ (۴) لپٹانا۔ سینہ سے لگانا۔ چھونا

بیٹھے ہے شب کو خواب میں کل ہاں زنیب گہ — پھیرن لگے تھے صبح کہیں سینہ پر وہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ پھیلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (ہاتھ پسارنا) دستِ سوال دراز کرنا۔

حق جو چاہے تو بندھی مٹھی چلا جاؤں میر — مصلحت دیکھی نہیں ہاتھ کے پھیلانے میں (میر)

عمر جلیں راہِ طلب میں تو تُڑاؤں اپنے پاؤں — بس کبھی ساقی کے آگے ہاتھ پھیلا ہو نہیں (ناسخ)

نیم ناں کے واسطے کب جُوں ہلال — تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ہم (نصیر)

ہوں وہ پیاسا اشک پھر کر اپنی آنکھوں نہیں پیوں — ہاتھ پھیلاؤں نہ میں آبِ بقا کے واسطے (ذوق)

باغ میں دیکھا زکوٰۃِ حسن گر وہ لالہ رُو — برگِ ہر گُل ہاتھ اُس کے سامنے پھیلائیگا (غافل)

تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جامِ شراب — ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی (رند)

ہاتوں کو توڑ کھینچ قناعت میں بیٹھ رہ — روزی رساں ترا نہیں رکھنے کا تنگ ہاتھ
اہلِ دول کے سامنے درویش کو نصیر — پھیلانا احتیاج کی خاطر ہے ننگ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پھیلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دستِ سوال دراز ہونا۔ ہاتھ پسرنا۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ کھلنا۔

بیٹھے جو پاؤں کھینچ قناعت میں کاٹ کر — کیوں روبرو کریم کے پھیلیں گدا کے ہاتھ (امیر)

ہاتھ پھینکنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ چلانا۔ ہاتھوں کا وار کرنا۔ پٹا کے ہاتھ نکالنا۔ سیف کے ہاتھ ہلانا۔ پٹا کھیلنا۔ ہاتھ گھمانا۔ ہاتھوں کو گردش دینا۔ چکر دینا۔ (۲) لوٹنا۔ مُوسنا۔ ہاتھ مارنا۔ غبن کرنا۔ خُورد بُرد کرنا۔ (۳) نوالے ملنا۔ جلد جلد کھانا۔ کھانے پر ہاتھ مارنا +

کب آگے ہر طبیب کے پھیلے گا اُس کا ہاتھ — چڑھتے فلک پہ ہے ترے بیمار کا مزاج (قدر)

ہاتھ پیٹھ پر رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پیٹھ ٹھونکنا۔ شاباشی دینا۔ پُشت پناہ ہونا +

ہاتھ پیلے کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: ہندو مسلمان و غریبوں کی طرح بیاہ کرنا۔ دلہن ڈھانا۔ اپنی لڑکی یا سنوار دینا۔ صرف کسی کے پیلے باندھ دینا +

ہاتھ تکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی کے ہاتھ کی طرف غور سے دیکھنا۔ دست نگر ہونا۔ ہاتھ دیکھنا۔ کسی کا محتاج رہنا۔ دوسرے کے سہارے رہنا +

ہاتھ تلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ جمنا۔ ہاتھ کا جما ہوا ہونا۔ ہاتھ سے ٹھیک انداز ہونا۔ جیسے اُس کے ہاتھ تلے پڑے ہیں تولنے کی کیا حاجت ہے +

ہاتھ تلنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ کو گرم یا کڑکڑاتے تیل میں ڈال کر جلانا جو جاہلیت کی ایک قدیمی سنگین سزا تھی۔ ؎

کوئی قاتل میں یہ کیوان بے بیکانا ہے — مجنونے دیکھے جگر ہاتھوں کو تلتے دیکھا (رشک)

ہاتھ توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دستِ شکستہ کردن کا ترجمہ۔ ہاتھ کی ہڈی توڑنا۔ ہاتھ کو نکما اور بیکار کر دینا۔ عضو معطل بنا دینا۔ ؎

میری بیڑی کی طرح توڑ دست صیاد کے ہاتھ — اے جنوں تجھ کو خدا سے دیئے فولاد کے ہاتھ (ناسخ)

ہاتھ تلے۔ ہ۔ تابع فعل ہو (۱) تحت۔ نیابت میں۔ نیچے۔ (۲) قبضہ میں۔ قابو میں۔ جیسے کسی کے ہاتھ تلے دبنا۔ یعنی اُس کے قبضہ میں ہونا یا مجبور ہونا۔ (۳) قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ دھورے جیسے دکاندار کہتے ہیں کہ خرچ کی چیز ہاتھ تلے رکھا کرو +

ہاتھ تلے دبنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی کے بس میں ہونا۔ مجبور رہنا۔ جیسے یہ تو اُس کے ہاتھ تلے دبے ہوئے ہیں کیونکر خلاف کہہ سکتے ہیں +

ہاتھ تنگ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ خرچ کے واسطے ہاتھ تلے کچھ نہ ہونا۔ نادار ہونا۔ مُفلس ہونا۔ کنگال ہونا +

ہاتھ توڑ توڑ کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مزہ دار چیز کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا۔ نہایت لذیذ اور لذیذ چیز کی تعریف میں بولتے ہیں۔ جیسے سبز پولائی ایسی پکتی ہے کہ آدمی ہاتھ توڑ توڑ کھائے

ہاتھ توڑ کر رکھ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ توڑ ڈالنا۔ ہاتھ کو کام کا نہ رکھنا +

ہاتھ توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دستِ شکستن کا ترجمہ ہے۔ ہاتھوں پر ضرب لگانا۔ اِس کے خوب ہاتھ توڑ دے جب سوئی پکڑنی آ جائیگی۔ (ع) +

ہاتھ تھرکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ نچانا۔ ہاتھ مٹکانا۔ زنانوں کی طرح ہاتھوں کو نچانا یا حرکت کرنا۔ بھاؤ بتانا +

ہاتھ ٹوٹیں۔ ہ۔ دعائے بد۔ (ع) ہاتھ کام کے نہ رہیں۔ خدا کرے اِن ہاتھوں سے لُنجا اور ٹُنڈا ہو جائے۔ کمائی کرے جو ہمیں ہاتھ لگائے اُس کے ہاتھ ٹوٹیں +

ہاتھ ٹوٹیں تیرے گلچیں تُو نے کیوں توڑے گل — حیف کیا گلشن ہوا برباد تیرے ہاتھ سے (نظیر)

نہوں وہ لب جو کھلیں شکوۂ جفا کے لئے — وہ ہاتھ ٹوٹیں جو اُٹھیں کبھی دُعا کے لئے (امیر)

ہاتھ ٹھٹھرنا یا ٹھٹھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ جاڑے کے مارے ہاتھ اکڑ جانا۔ ہاتھوں کے خون کی حرکت باعثِ سردی کم ہو جانا۔ ہاتھ سُن پڑ جانا +

ہاتھ جگر یا دل پر رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ سے دل یا جگر کی بیقراری کو

ساز و سامان عیش کا افلاک سے چاہا نہ کر — آگے کم ظرفوں کے اے دل ہاتھ پھیلایا نہ کر (قدر)

دبانا۔ نہایت اضطراب اور بیقراری کی علامت ظاہر کرنا۔ دل تھامنا۔ جگر تھامنا۔
کلیجا یا دل پر ہاتھ رکھنا زیادہ بولتے ہیں۔ ~

کیجا آہ جو میں ہاتھ جگر پر رکھا　　دامن اس نے بھی اٹھا دیدۂ تر پر رکھا (جرأت)
حال تجھ پر یہ ہے اے شوخ ستمگر اپنا　　کہ جو دم لیتے ہیں تو ہاتھ سے دبا لینا (؟)

ہاتھ جوڑ کر کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت عجز و انکسار سے عرض کرنا۔ منت و سماجت سے کہنا۔ گڑگڑا کر کہنا۔ نہایت ادب اور تعظیم سے گزارش کرنا۔ ~

کیوں میں سننے کی شکایت ہے بجا دوست　　کہتا ہوں ہاتھ جوڑ کے بخشو خطا ہوئی (داغ)

ہاتھ جوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دست ادب بستن کا ترجمہ۔ نہایت منت و سماجت کرنا۔ بلبلانا۔ عجز و انکسار کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ گڑگڑانا۔ ~

پاؤں انہیں تو اتنا کہوں ہاتھ جوڑ کر　　کیا ل گیا انہیں دل مشتاق توڑ کر (رشک)

(۲) دست بستہ رہنا۔ نہایت تعظیم و ادب سے رہنا۔ کسی کے آگے ہاتھ باندھنا۔ (۳) توبہ کرنا۔ معافی مانگنا۔ عفو تقصیر چاہنا۔ (۴) دور سے سلام کرنا۔ پناہ مانگنا +

ہاتھ جھاڑ اٹھے۔ ہ۔ محاورہ۔ (جواری) یعنی مفلس اور تہیدست ہو گئے۔
جو کچھ تھا سو ہار اٹھے۔ سب کچھ ہار کر کھڑے ہو گئے۔ ~

یوں قمار عشق سے ہم اٹھ چلے ہاتھ اپنے جھاڑ　　کہ کوئی جاتا ہے جواری جس طرح ہارا ہوا (جرأت)

ہاتھ جھاڑ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مفلس و تہیدست ہو جانا۔ کنگال ہو جانا۔ بالکل نادار ہو جانا۔ ہاتھ خالی کر بیٹھنا۔ ~

پوچھتے ہو حال کیا سیر اقبال عشق میں　　جھاڑ بیٹھا ہاتھ میں نقد دل و دیں ہار کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خالی ہاتھ جانا + ہاتھ پسارے جانا ~

کہہ و غنچے سے بھولے مشت زر سیر باغ میں　　آخر جانا ہے یہاں سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے کھڑا ہو جانا یا اٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہتیلی خالی کر کے فارغ ہو جانا۔ دے دلا کر فراغ ہو جانا۔ خالی ہاتھ کر کے کھڑا ہو جانا + جوئے میں ہار کے کھڑا ہو جانا۔ جواریوں کی طرح خالی ہاتھ اٹھنا۔ بالکل ہار جانا۔ جھولی خالی کر دینا۔ سارا روپیہ اٹھا ڈالنا۔ کچھ باقی نہ رکھنا۔ خالی خولی اٹھنا۔ خالی ہاتھ آنا +

تجھی میں دل جما ہوا مجھے ہاتھ جھاڑ کے　　الجھا ہوا ہے زلف شکن در شکن میں کیا (داغ)

ہاتھ جھاڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ جھٹکنا۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ دست افشاندن کا ترجمہ۔ (۲) ہاتھ خالی کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ تہیدست ہونا۔ (۳) ہاتھ مارنا۔ ہاتھ جڑنا۔ ضرب لگانا۔ وار کرنا۔ تلوار یا تیغہ یا سیف کا ہاتھ لگانا + ~

زندگی سے ہم یہیں بیٹھا ہے جگر ہاتھ جھاڑ　　وہ مرنت کر کھینچ کر تلوار مجھ پر ہاتھ جھاڑ (کرم)

(۴) دست بردار ہونا۔ چھوڑنا۔ مایوس ہونا + ہاتھ اٹھانا۔ ہاتھ دھونا +

ہاتھ جھٹکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ کسی کے ہاتھ کو اپنے جسم سے جھٹکے کے ساتھ ہٹانا۔ ہاتھ چھڑانا۔ زور سے ہاتھ ہٹانا +

ہاتھ جھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ چلتے میں ہاتھ ہلانا۔ حالت تنہا میں ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا۔

ہاتھ جھلائی۔ ~۔ اسم مؤنث۔ (۱) وہ نقدی جو رہزن یا قطاع الطریق مسافروں یا قافلے والوں سے اپنی سرحد سے گزرنے کی بابت لے لیتے ہیں۔ (۲) وہ نقدی جو زمیندار یا ملازمان سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے ہیں +

ہاتھ جھوٹا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) وار خالی جانا۔ نشانہ پر نہ بیٹھنا۔ ~

وہم قتل عدو سے مرتا ہوں　　ہاتھ جھوٹا پڑا ہے قاتل کا (انور)

(۲) لین دین کا وعدہ وفا ہونا۔ حسب وعدہ روپیہ ادا نہ کرنا۔ ساکھ جانا۔ ساکھ نہ رہنا۔ بے اعتبار اور وعدہ خلاف ہونا۔ ~ جان لی لیکر دی بوس ہاتھ جھوٹا کر گیا

ہاتھ جھوٹا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: (ہندو) اُنش کرنا۔ کسی قدر کھانا۔ منہ جھٹلانا +

ہاتھ جھوٹا ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مارتے وقت جھٹکا آ جانے سے ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا۔ ہاتھ کا زور نہ کھا سکنا۔ ہاتھ کا کام سے جاتا رہنا۔ ماؤف ہو جانا۔

زنجیہ کی جھونک سے بیکل کلائی ہو گئی　　میں سنے کھایا زخم اس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا (بحر)
مجکو قاتل کی نزاکت پر اچنبا ہو گیا　　تیغ میں سنے کھائی اس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا (عاشق)
جوہر قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے　　ہاتھ جھوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں (صبا)

(۲) قرض کا وعدہ پورا نہ کرنا۔ قرض لیکر حسب وعدہ نہ دینا۔ لینے کا منہ نہ رہنا۔ ساکھ نہ رہنا۔ جیسے جب ایک دفعہ ہاتھ جھوٹا ہو گیا پھر مانگنے کا منہ نہ رہا +

ہاتھ جھول پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ لٹک پڑنا۔ ہاتھ کا جوڑ سے جدا ہو کر لٹکنے لگنا۔ ہاتھ نکما ہو جانا۔ فالج یا ضرب کے سبب ہاتھ کا معطل ہو جانا +

ہاتھ چاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست لیسیدن کا ترجمہ۔ کوئی مزیدار چیز کھا کر ہاتھ چوسنا۔ مزا لینا۔ ہونٹھ چاٹنا۔ نہایت مزیدار چیز کی تعریف میں کہتے ہیں +

ہاتھ چالاک۔ ا۔ صفت:۔ (۱) چابکدست۔ تیز دست۔ پھرتیلا۔ پھرتی باز۔ جلدی جلدی کام کرنے والا۔ (۲) چور۔ اچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ ہاتھ مارنے والا۔ ہتھ چلا۔ ہاتھ لپک +

ہاتھ چالاکی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) چابکدستی۔ تیز دستی۔ پھرتی۔ (۲) چوری۔ چوری کی علت۔

ہاتھ چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ بہم پہنچنا۔ ملنا۔

کیا ہی گلدستہ کریں ہاتھوں کو گل کھا کر　　ہاتھ چڑھ جائیں کہیں سہرے کے پھول (نکہت)

(۲) ہاتھ کا مشاق ہونا۔ ہاتھ کا خوب رواں ہونا۔ جیسے آج کل ان کا ہاتھ خوب چڑھا ہوا ہے۔ (۳) قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ بس میں آ جانا۔ ہاتھ لگ جانا۔

ہاتھ جُھٹ جائیو لے شیخ کسی کے کبھی لونڈے سب تیرے خریدار ہیں بہلانے کے (میر)

میں تو گیا تھا سرِ شب کے دلکو ونا کے ہاتھ اے آہ چھٹ گیا یہ کہاں سے جفا کے ہاتھ (واقف)

پلٹ گیا جو کہ دے میں مُحتسب پو دوستے تو خوب سا ہلکا بنا پا ہے اُس کو جھاڑ کرہ (ناسخ)

بن لے بوسے پانچ سات ایسے ہی کوئی چھیڑوں بغل چھٹ گئے ہو تم یہ ہاتھ آج بڑی تلاش سے (")

تجھ سے کہی جو چُھٹ جائے گی اپنے یہ کبھو ہاتھ ہوتی ہے تیرے پاس پہنچنے کو حنا گرم (نصیر)

سیری اُن کی ہاتھا پائی دیکھنا چڑھ گئے موقع پہ گروہ ایک ہاتھ (ظفر)

ہاتھ چلانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) مارنے یا پیٹنے کو ہاتھ بڑھانا۔ دست درازی کرنا۔ دست یازیدن کا ترجمہ۔ (۲) چوری کرنا۔ چرانا۔ (۳) ہاتھ کو ٹھہرنہ رکھنا ساتھ ملائے جانا۔ ہاتھ نچلا نہ رکھنا۔ ایک ایک چیز کو چھیڑے جانا (۴) ہاتھ ٹھہرنا۔ ہاتھ اندر کرنا (۵) ہاتھ سے جلدی جلدی کام کرنا۔ جیسے سینے یا لکھنے میں ہاتھ چلانا۔ (۶) ہاتھ ڈالنا۔ جیسے عورت کی چھاتی پر ہاتھ چلانا۔ (۷) نظیر نے ہاتھ چلانا بجائے ہاتھ چلوانا بمعنی ہاتھ ڈلوانا باندھا ہے۔ اُس زمانہ تک یہ بول چال تھی اب نہیں ہے +

جب آدمی کے پیٹ میں آتی ہیں روٹیاں پھولی نہیں بدن میں سماتی ہیں روٹیاں
آنکھیں پری رُخوں سے لڑاتی ہیں روٹیاں سینہ اُوپر بھی ہاتھ چلاتی ہیں روٹیاں
جتنے مزے ہیں سب یہ دکھاتی ہے روٹیاں
(نظیر)

ہاتھ چلنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) مقدرت اور تونگری ہونا۔ فراغبالی ہونا۔ فراخ دستی ہونا۔ خاطر خواہ آمدنی ہونا۔ یافت ہونا۔ جیسے آجکل اُنکا خوب ہاتھ چلتا ہے (۲) ہاتھ رواں ہونا۔ ہاتھ مشاق ہونا۔ ہاتھ کا خوب کام دینا۔ جلد جلد ہاتھوں سے کام ہونا

جنُوں کے جیب دری پر ہیں خوب چلتے ہاتھ سلوک سینے سے بھی کچھ تو کر لے چلتے ہاتھ (ذوق)

(۳) دست درازی ہونا۔ مارپیٹ پر ہاتھ اُٹھنا۔ مارنے کو ہاتھ اُٹھنا۔ مارنا۔ جیسے کسی کی زبان چلے کسی کا ہاتھ چلے + ۔ ع

تم گالیاں جو دو تو میں بچکی بھی کیا نہ لوں پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے (فراق)

گالی کے سوا ہاتھ بھی چلتا ہے اب اُن کا ہر روز نئی ہوتی ہے بیداد کی صورت (امانت)

سوالِ بوسہ پر وہاں میاں سے خنجر نکلتا ہے زباں چلتی ہے گر اپنی تو اُس کا ہاتھ چلتا ہے (انور)

(۴) چوری کی عادت ہونا۔ چوری کا لپکا ہونا۔ (۵) ہاتھ پڑنا۔ ہاتھ ڈلنا۔ (۶) ہاتھ کا نچلا نہ رہنا۔ ہاتھ کا ٹھہرا نہ رہنا۔ ہاتھ ہلے جانا +

ہاتھ چلے نہ پیّاں بیٹھا دے گسّیاں۔ ف۔ کہاوت۔ خدا تعالیٰ اپاہجوں کو گھر بیٹھے روزی پہنچاتا ہے۔ کام کاج ہو یا نہ ہو مگر رزّاق بھوکا نہیں رکھتا اور گھر بیٹھے دیتا ہے +

ہاتھ چمکانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ مٹکانا۔ عورتوں کا ہاتھ نچا نچا کر باتیں کرنا۔ ہاتھوں کو اُٹھا اُٹھا کر مٹکانا۔ ہاتھ کا جلوہ دکھانا۔ ہاتھ کی لپک جھپک دکھانا۔ ہاتھ کی چمک دکھانا +

کھول کر زُلف کہا از رہِ شوخی کیا ہے ہاتھ چمکا کے وہ بولے یہ پہنا کیا ہے (مشکیں)

ہاتھ چومنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ دست بوس ہونا۔ ہاتھوں کو بوسہ دینا + جب کسی بُزرگ کی طرف مُضاف کریں گے تو وہاں نہایت تعظیم و تکریم سے مراد ہوگی اور جب کسی کاریگر کی طرف مُضاف کریں گے تو وہاں اُس کے ہاتھوں کی کمال ہی تعریف مقصود ہوگی جب اپنے ہاتھ کی طرف منسُوب کریں گے تو وہاں نازاں ہونے اپنی تحسین آفرین کرنے اور خود سراہنے سے مُراد ہوگی + ہاتھوں کی داد دینا۔ واہ وا کرنا۔ ہاتھوں کی قدر کرنا۔ معتقد ہونا۔ خود کو مورد تحسین و آفریں کرنا۔ ع

میں ہاتھ چوم لوں ترے گر دے غریب کش دے کھینچ مجنُوں کے تو اخلاص کی شبیہ (ذات)

کھینچا خاکہ یہ مانی بُت بے پیر کے ہاتھ چُوستا تھا کبھی اپنے کبھی تصویر کے ہاتھ (ظفر)

عشق رنگرِ ازل نے جو کھینچی تری شبیہ تب اپنے اُس نے چوم لیے اے نگار ہاتھ (")

آئینہ جو عارضِ بُتاں کیا بنائے صاف ہاتھ اُس کے چومئے عجب آئینہ ساز ہے (وزیر)

بڑی اُس کی خُوبی کی از بسکہ دُھوم لیا ہاتھ قدرت کا صانع نے چُوم (درد مند)

کٹنے نہ کیونکہ وہ دل میں کر معشوق شب دوش میں خالی دیکھا وار اُس نے جو چلائی تیغ
میں ہاتھ چُوم لیے دوڑ کر کے قاتل کے جب اُس نے سر پہ مرے پیارے لگائی تیغ
بسیں شیریں تری کچھ شان نہ کم ہو جاتی چُوم لیتی لبِ شیریں سے جو فرہاد کے ہاتھ
[illegible]

ہاتھ چھڑا لینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ گرفت یا قبضہ سے نکال لینا +

ہاتھ چھوڑنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ضرب مارنا۔ تلوار لگانا۔ ہاتھ لگانا۔ وار کرنا۔ ع

سر جھکا جاتا ہے اُٹھتے نہیں مقتل سے قدم ہاتھ مجھ پر بھی کوئی چھوڑ دے جلّاد کبھی (امانت)

رشکِ قتلِ غیر سے تن میں لہو کھاتا ہے جوش ہاتھ مجھ پر بھی کوئی اے مہرباں چھوڑ دے (مرزا رقی)

تلافی ہو ستم سے بھی نہ پہلے نہ چھوڑو ہاتھ تم مجھ تفتہ جاں پر (صابر)

ہاتھ خالی جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) وار خالی جانا۔ ہاتھ نہ پڑنا۔ تلوار نہ لگنا۔ نشانہ نہ بیٹھنا۔ (۲) چوسر میں چاروں گوٹیں ڈالنے کے بعد ایک خالی ہاتھ بھی جانے دینا + یعنی پانسہ نہ پھینکنا۔ تاش یا گنجفہ کی تقسیم کے وقت کوئی سر یا تصویر دار پتّا نہ آنا۔ (۳) جب خالی ہاتھ جانا کہیں گے تو وہاں دنیا سے ریتا جانے سے مُراد ہوگی +

ہاتھ خالی نہ ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ہاتھ رُکا ہوا ہونا۔ ہاتھ میں کوئی کام ہونا۔ کام میں مشغول ہونا۔ ہاتھ کام میں لگا ہوا ہونا۔ کام میں ہاتھ ہونا۔ فرصت نہ ہونا +

ہاتھ دانتوں سے کاٹنا یا دانتوں سے ہاتھ کاٹنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ اپنی بیوقوفی کے غُصّے کو ہاتھ پر اُتارنا + کھوئی ہوئی چیز پر سخت رنج و غُصّہ ظاہر کرنا۔ نہایت افسوس کرنا۔ از حد پچھتانا۔ کوئی بات یا موقع کھو کر اُس کا رنج کرنا۔ ع

دامن چھڑا کے جب گیا ہے وہ بے وفا دانتوں سے کاٹتا ہوں میں بے اختیار ہاتھ (دلشاد)

ہات

ہاتھ دراز کرنا ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ بڑھانا + ہاتھ نکالنا ۔ ہاتھ لمبے کرنا ۔

پنجۂ مہر بھی لے اُس کی بلائیں بیچند　　ہاتھ پر دست کرے گرچہ وہ ستو دراز (نصیر)

(۲) ہاتھ پھیلانا ۔ ہاتھ پسارنا ۔ (۳) دست درازی کرنا ۔ ہاتھ اُٹھانا ۔ مارنا پیٹنا ۔

ہاتھ دکھانا ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ (۱) نبض دکھانا ۔ نادی دکھانا ۔ ۵

بیمار چارہ گر کو کرے تو دکھا کے ہاتھ　　چلتے ہوئے مسیح بھی تجھے ملا کے ہاتھ (نصیر)

(۲) نجومی کو ہاتھ دکھا کر اُس کی لکیروں کے موافق احوال پوچھنا ۔ پوچھا پاچھی کرنا ۔

سمدریک کے وسیلہ سے حال دریافت کرنا +

نکالے ہاتھ وہ پردہ نشیں نہ پردے سے　　ہزار بن کے نجومی کہوں دکھاؤ ہاتھ + (جرأت)

ہاتھ دوڑانا ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ بڑھانا ۔ ہاتھ دراز کرنا ۔ دُور تک ہاتھ

لیجانا + دراز دستی کرنا ۔ ہاتھ لمبا کرنا + ۵ ۔

جنوں نے ہجر کی شب ہاتھ دوڑایا ہے جب اپنا　　کیا ہے چاک تا جیب سحر اپنے گریباں کا (ناسخ)

ہاتھ دھرنا یا رکھنا ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز پر ہاتھ ٹکانا ۔ (۲) کسی چیز کو

تھامنا ۔ روکنا ۔ پکڑنا ۔ گرفت کرنا ۔ قابو کرنا + ۵

اے ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ　　ورنہ جگر کو روئے گا تو دھر کے سر پہ ہاتھ (ذوق)

(۳) کسی کی حمایت یا مدد کرنا (۴) اپنی کسی پیاری چیز کی قسم کھانا ۔ جس چیز پر ہاتھ رکھنا

اُس کی قسم کھانا ۔ جیسے بیٹے کے سر پر ہاتھ دھرنا ۔ قرآن پر ہاتھ دھرنا وغیرہ ۔ (۵) نذر

منظور کرنا ۔ نذر کی چیز کو ہاتھ سے چھو دینا ۔ نذرانہ کو ہاتھ لگا کر واپس کر دینا (۶) ہاتھ سے

بند کرنا ۔ ہاتھ سے روکنا ۔ ہاتھ کے ذریعہ سے باز رکھنا + ۵

خط دیکھ کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے　　پر اُس نے رکھ دیا دہن نامہ بر پہ ہاتھ (ذوق)

ہاتھ دُھلانا ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ دست شو یانیدن کا ترجمہ ۔ آقا یا کسی بزرگ

کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا + شادی کے روز بطریق رسم دولہا یا دلہن کے ہاتھ پر پانی ڈالنا +

ہاتھ دُھلائی ۔ ۵۔ اسم مؤنث :۔ (عو) ہاتھ دُھلانے کا نیگ ۔ ہاتھ دُھلانے کا

انعام جو دلہن کے گھر کی ماما رسم کے بعد دولہا کے ہاتھ دُھلا کر مانگتی ہے

اور دولہا اُس کی سینی میں جو مناسب جانتا ہے ڈال دیتا ہے +

ہاتھ دھو بیٹھنا یا دھو کے بیٹھنا ۔ ۵۔ فعل لازم :۔ (۱) نااُمید ہو جانا ۔

مایوس ہو جانا + کھو بیٹھنا ۔ چھوڑ بیٹھنا + نراس ہو جانا ۔ آس توڑ دینا ۔ اُمید

منقطع کر دینا ۔ توقع نہ رہنا ۔ صبر کر بیٹھنا ۔ ۵

عارف گداز غم سے ہوئے جبکہ آب ہم　　بیٹھے ہیں ہاتھ دھو کے تب امید و بیم سے (عارف)

بھلا میں ہاتھ دھو بیٹھوں نہ کیونکر جان سے اپنی　　کہ چلنے میں تمہارے موج دریا کی روانی ہے (مصحفی)

زُلفوں سے اُس کی میں نے جب دل سے ہاتھ دھویا　　ابر سیاہ آکر تُربت پہ میری رو دیا + (ر)

ہات

اشک خونی کا یہی جوش ہے مژگاں تو بس آہ　　ہاتھ دامن ہی سے دھو بیٹھیں گے دھوتے دھوتے (آ)

گر یہی دینا ت کا رونا ہے فرقت میں ضرور　　ہاتھ دھو بیٹھیں گے آخر دیدۂ پُر آب سے (مغفور)

چھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم　　ہاتھ دھو بیٹھے سے کوثر سے ہم + (داغ)

جو ہاتھ پہلے ہی دھو بیٹھا آبرو سے نہیں　　نماز عشق ادا اُس سے کی وضو سے نہیں (ظفر)

کیا دکھاتے ہو ہمیں تم اپنی آب تیغ ناز　　ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ہم دل او جگر سے پیشتر (ر)

اثر گریہ سے تو ہاتھ ہی ہم دھو بیٹھے　　تو گرا سے نالۂ دل رکھتا ہے تاثیر تو ہوں (ر)

ہوتے وحشت انداز خواں نعمت غم پر نہیں　　جان سے اپنی نہیں جو ہاتھ دھوتے عشق میں (ر)

تیری اُلفت میں بتوں دو جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھا　　تجھے دل دیکے میں اے کافر بے مہر کھو بیٹھا (ر)

دیکھی جو تیرے ہاتھ میں شمشیر آبدار　　دھو بیٹھا زندگی سے تیرا جاں نثار ہاتھ (ر)

اب اپنی زیست سے کیونکر نہ ہاتھ دھو بیٹھوں　　کہ زخم خوردۂ شمشیر آبدار ہوں میں + (غافل)

آب حیات کیوں نہ خضر اُسکو آب تیغ　　دھو بیٹھے زندگی سے جو ہو کر تنگ ہاتھ (شاہ نصیر)

ہاتھ دھو بیٹھا اثر سے گریہ جگر ہجر میں　　اُڑ گئی اے آہ تیری بھی مگر تاثیر کیا (معروف)

گر یہی دیرت رونا ہے تو فرقت میں ضرور　　ہاتھ دھو بیٹھیں گے آخر دیدۂ پُر آب سے (سرور)

دیکھ کر دم توڑتے مجکو کنارے ہٹ گئے　　ہاتھ دھو بیٹھے وہ بحر عشق کے پیراک سے (عاشق)

ہمارے گریہ سرشار نے تاثیر اچھی کی　　کہ اُس جان جہاں سے جیتے جی ہم ہاتھ دھو بیٹھے (شہید)

(۲) دست بردار ہو جانا ۔ کچھ تعلق نہ رکھنا ۔ قطع تعلق کر دینا ۔ ۵

ہاتھ دنیا و دیں سے دھو بیٹھے　　ہیں وہ عاشق کہ سب کو رو بیٹھے (مؤلف)

ہاتھ دھو چکنا ۔ ۵۔ فعل لازم :۔ بالکل مایوس اور نااُمید ہو چکنا ۔ نراس ہو بیٹھنا ۔

آس توڑ بیٹھنا ۔ درگزرنا ۔ اُمید چھوڑ بیٹھنا +

جس دن سے تم سے آنکھ لڑی اشک چشم سے　　ہاتھ ہم تو اپنے دیدہ و دانستہ دھو چکے (انشا)

اُس ستمگر سے جو ملا ہوگا　　جان سے ہاتھ دھو چکا ہوگا + + (بیدار)

دھو چکا ہوں میں اپنی جاں سے ہاتھ　　آستیں وہ عبث چڑھاتے ہیں + + (رند)

ہاتھ دھو کر یا ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ جانا ۔ ۵۔ فعل لازم :۔ نہایت سرہونا ۔

سارے تعلقات کو چھوڑ کر ایک کام کے سر ہو جانا + درپے آزار ہو جانا ۔ بالکل

پیچھے پڑ جانا ۔ ستو باندھ کر پیچھے پڑنا ۔ ۵

بھاگوں کہیں سمت ٹوٹے ہوئے ہیں پائے گریز　　ہاتھ دھو کر مرے پیچھے ہیں طرحدار پڑے (رند)

بیڈھب پڑا ہے جان کے پیچھے یہ دھو کے ہاتھ　　عشق بتاں گلے کا مرے ہار ہو گیا (اثر)

جد شکستہ پُشت کے جو سہ تھا پیچھے پڑی　　ہاتھ دھو کر دل کے میرے ہے بلا پیچھے پڑی (نکہت)

ڈبونا چرخ کا کیا چشم نم سے پیچھے نہیں پڑتے　　کسی کے دھو کے اتنے ہاتھ ہم پیچھے نہیں پڑتے (ظفر)

اُسکے بھیگے ہوئے بالوں سے مدبر کرائے دل　　کہ برے پیچھے پڑی ہاتھ وہ کاکل دھو کے (ر)

لہ **ہاتھ دھروانا** ۔ ۵۔ فعل متعدی :۔ قسم کھلوانا ۔ جس چیز متبرک یا عزیز پر ہاتھ رکھوانا اُسکی قسم دلوانا ۔ ۵　بے اجازت کبھی چھوؤں گا نہ پاؤں + انہیں قدموں پہ ہاتھ دھروالے (قدر)

ہات

ہنوہیں آپ بڑے بان کے پیچھے اپنی ۔۔۔ ہاتھ اب عشق میں اُس آفت جاں کے دھوکے (ظفر)

بہت پیچھے پڑا تھا ہاتھ دھوکر ۔۔۔ اب آیا چین سے ظالم گیا دل ++ (بیمروز)

پڑا تھا ہاتھ دھوکر اُس کے پیچھے ۔۔۔ اب آیا چین کیوں مجھ کو گیا دل ++ ۔۔ ؎

الٰہی ہاتھ نہ ٹوٹے ستم شعاروں کے ۔۔۔ کہ ہاتھ دھوکے پڑے ہیں پیچھے خاکسار کے (داغ)

وقت وضو جو دھوتا ہے ہاتھوں کو بار بار ۔۔۔ زاہد خدا کے پیچھے پڑا ہاتھ دھوکے ہے (ذوقؔ)

ہاتھ دھونا۔ ف۔ فعل لازم۔ (۱) دست شستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پانی سے صاف کرنا۔ (۲) گنوار ہندو۔ آبدست لینا۔ طہارت کرنا۔ گانڑ دھونا۔ ہاتھ پانی لینا۔ (۳) درگذرنا + مایوس ہونا۔ نااُمید ہونا۔ نراس ہونا۔ آس توڑنا۔ اُمید منقطع کرنا + صبر کرنا + چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ کھونا +

مجھے دے کے دل جان کھونا پڑا ہے ۔۔۔ غرض ہاتھ دونوں سے دھونا پڑا ہے (رند)

پاؤں رکھتا ہے جو آتش کوچۂ جاناں میں ۔۔۔ زندگی سے ہاتھ دھوکر مرگ کا آمادہ ہوا (آتش)

نکلی کر میان سے نکلی جو تیغ آبدار اُسکی ۔۔۔ تو میں کیا خضر بھی زندگی سے ہاتھ دھو دیگا (مصحفی)

ہم زندگی سے اپنی پہلے ہی ہاتھ دھو بیٹھے ۔۔۔ آخر تو دو بنا ہے اک دن جو خون میں (؎)

کیا کہوں گریہ سے جو کچھ چشم پُر اپیل بنی ۔۔۔ دیکھنے سے ہاتھ دھوئے یہ نئی کیا نکل بنی (شفتہ)

دونوں جہاں سے ہاتھ ترا اُٹھ دھو گیا ۔۔۔ گر خدا شہید نہ ہے سبے وضو ہوا + (ذوقؔ)

کروں جو ترکِ تعلق نازنیں سے کڑھوں ۔۔۔ طمع سے ہاتھ جو دھوؤں وہی وضو ہو جائے (اسیر)

ہاتھ دھو بیٹھئے بیکار دنیا سے ۔۔۔ نہیں حاجت وضو ہو گی ++ (امانت)

کی شست شو بدن کی جس دن بہت سی اُسنے ۔۔۔ دھوئے ہیں ہاتھ مینے اُس دن ہی اپنی جاں سے (میر)

اشکِ خونیں کا بھی جوش ہے جرأت لو بس آہ ۔۔۔ ہاتھ دامن ہی سے دھو بیٹھیں گے سب نیلے ہو (جرأت)

یہ دی ہے بیکلی تونے کہ دل میں ہے یہی کل سے ۔۔۔ میں دھوکر زندگی سے ہاتھ پوچھوں تیرا نجی ہے (اعلیٰ)

ہاتھ دے دے مارنا۔ ف۔ فعل لازم۔ ہاتھ پٹک پٹک دینا۔ غصے یا اضطراب یعنی خواہ حالت نزع میں ہاتھوں کو زمین یا چارپائی وغیرہ پر منہ کے زور پٹکنا۔ ف

ہاتھ دے دے مارتا ہوں جو زمیں پر دشت میں ۔۔۔ جھڑ رہے ہیں خار پاؤں کے سراسر ہاتھ میں (ناسخ)

ہاتھ دیکھنا۔ ف۔ فعل متعدی: ۔ (۱) نبض دیکھنا۔ ناڑی دیکھنا۔ (۲) بحالتِ لازم) دست نگر ہونا۔ ہاتھ تکنا + کسی کے روپے پیسے کا محتاج ہونا۔ ف

پار کیا لے مہندی خود ہو اُس کی جب سُرخی ۔۔۔ ہاتھ دیکھنے والی تجھ سے نگاریں کی ؛ (نامعلوم)

(۳) کسی کی قسمت کا حال اُس کے ہاتھ کی لکیریں دیکھکر بتانا۔ سمدیک کے قاعدہ سے پنجہ کی ریکھاؤں کو دیکھنا۔ کسیکا ہاتھ دیکھکر اُس کا گزشتہ اور آئندہ حال بتانا +

کہتے ہیں ہاتھ دیکھ کے اُس بُت کا برہمن ۔۔۔ تم عاشقوں کو قتل کرو گے حجاب سے (آتش)

ہاتھ دینا۔ ف۔ فعل متعدی: ۔ (۱) ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ دوسرے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ داد دینا + داد مانگنا۔ تعریف چاہنا۔ ف

دیکھ غفلت نہ یا ہمیں اُنگور کی سوجھی ۔۔۔ لا ہاتھ اِدھر دے کہ بہت دور کی سوجھی (ظہیر)

پاؤں وہ کھینچ کے بولے اپنی سے کہا ۔۔۔ ہاتھ تو دیکھ ذرا مجھ سے کی قسم (معروف)

(۲) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ اِقرار کرنا۔ قول قرار کرنا۔ زبان دینا +

جو قول کہ نپڑے ہیں وہ کرتے ہیں تامل ۔۔۔ بیساختہ دیتے نہیں ارباب وفا ہاتھ (کفایت)

(۳) جوہری و پارکھوں کپڑے میں ہاتھ کرکے قیمت کا اشارہ کرنا۔ (۴) ہندو سہارا دینا۔ مدد دینا۔ معاونت کرنا۔ پشتی کرنا۔ (۵) ہندو جھاڑ پھونک کرنا۔ دم کرنا۔ بھوت پریت اُتارنا۔ جھاڑنا۔ (۶) ہندو۔ چیچک کا مُرجھانا۔ بگ مُوڑنا۔ سیتلا کے آبلوں کا پکنا۔ جیسے ماتا رانی ہاتھ دے گئی۔ (۷) ہندو) کسی کو ہاتھ لگاکر اُس کا آسیب یا جن وغیرہ معلوم کر لینا۔ (۸ مقابل) ہاتھ پھیلانا۔ ہاتھ سے اُوپر نیچے کرنا۔ مثلاً گیہوں یا مرچیں وغیرہ دھوپ میں ڈالیں گے تو کہیں گے کہ ان کو ہاتھ دیتے رہو جو سب طرف سے سوکھ جائیں۔ (۹) ہاتھ مارنا۔ ہاتھ لگانا جیسے برتنے بھی مُڑکر ایک ہی ہاتھ دیا۔ (۱۰) گل کرنا۔ بجھانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ جیسے چراغ کو ہاتھ دینا۔ (۱۱) شہرط لگانا۔ بازی بدنا۔ ہوڑ لگانا +

ہاتھ ڈالنا۔ ف۔ فعل متعدی: ۔ (۱) کسی چیز کے اندر ہاتھ دینا۔ کسی چیز میں ہاتھ کرنا۔ (۲) ہاتھ گھسیڑنا۔ ہاتھ دخل کرنا۔ (۳) مداخلت کرنا۔ دخل دینا۔ کام میں پڑنا۔ دخیل ہونا۔ در آنا۔ کوئی کام اپنے ذمہ لینا +

شاہ پیارا دل کا ہے یہ کام نہ ڈالو یہاں ہاتھ ۔۔۔ دیکھو کہتا ہوں نہیں اُسکو بانے (بیمروز)

(۴) مداخلت بیجا کرنا۔ دست درازی کرنا۔ غیر عورت کو چھونا۔ دست درازی کرنا۔ چھیڑنا (۵) لُوٹنا۔ کھسوٹنا۔ غارتگری کرنا۔ (۶) ہاتھ لگانا۔ ہاتھ سے چھونا۔ مس کرنا + کھانے کو ہاتھ لگانا۔ جیسے خالہ کی مہانی ہاتھ ڈال بحیائی +

یہ نہ سیب و تہیدست ہوں اُن کا میں ۔۔۔ کہ زر پہ ہاتھ جو ڈالوں تو جائے بن مٹی + (معروف)

(۷) کسی کام کو شروع کرنا۔ لگا لگانا۔ (۸) علاج ہونا۔ علاج شروع کرنا۔ علاج کو ہاتھ لگانا۔ (۹) پکڑنا۔ پکڑنے کا ارادہ کرنا۔ ہاتھ بڑھانا۔ ف

بلبل کے ذبح کرنے میں کیا فائدہ تجھے ۔۔۔ صیاد ڈالتا ہے عبث تُو پرپہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ رکھنا۔ ف۔ فعل متعدی: ۔ (۱) ہاتھ دھرنا۔ دست نہادن کا ترجمہ۔ (۲) ہاتھ سے کسی چیز کا منہ بند کرنا۔ روکنا۔ تھامنا۔ باز رکھنا۔ ف

تا چند سر رگیا رقمِ سوزِ دل آتش ۔۔۔ رکھ ہاتھ نکلتا ہے دھواں غیرت قلم سے (آتش)

(۳) قسم کھانا۔ کسی عزیز شے پر ہاتھ رکھکر اُس کی سوگند کھانا۔ جیسے قرآن پر ہاتھ رکھنا۔ سر پر ہاتھ رکھنا وغیرہ۔ ف

ہات

جھوٹ کہتے ہو کہ دل اور تیری آنکھوں نے لیا ۔ سچ ہے کیوں ہاتھ رکھوں کھا کے قسم آنکھوں پر (نصیر)
نقد م چھوٹ کا جل جائیں جو آئے سر پہ ۔ ہاتھوں رکھتا ہوں اے جان تمہارے سر پر (حقی)

(۴) مدد کرنا ۔ سہارا دینا ۔ (۵) ہاتھ سے چھونا ۔ ہاتھ سے مس کرنا ۔ ہاتھ لگانا ۔ (۶) ہیک مٹھی بنانا ۔ مٹھی بھر نکالنا + سب کا ڈھنا ۔ (۷) بچانا ۔ حفاظت کرنا + ۔ قدر کرنا ۔ جیسے ایک آنکھ پھوٹتی ہے دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں ۔

ہاتھ رنگنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- (۱) ہاتھ کو رنگین یا آلودہ کرنا + ہاتھوں میں مہندی لگانا ۔ (۲) مال مارنا ۔ رشوت لینا ۔ مٹھی گرم کرنا ۔ جیسے اس نوکری میں خوب ہاتھ رنگے +

ہاتھ رنگین کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :- ہاتھوں کو رنگنا ۔ ہاتھوں میں سرخی لگانا ۔ ہاتھوں میں مہندی لگانا +

خونِ عاشق سے کرو رنگیں جو ہاتھ اے گلبدن ۔ پھر کبھی ہرگز نہ تم رنگِ حنا کا نام لو + (ظفر)
کیوں قاتل ہے ہاتھ ہوئے رنگین ۔ نہیں مہندی سے سوا خونِ شہید ہنگا (؟)

ہاتھ رواں کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :- کسی کام کے ہاتھ سے مشق کرنا + ہاتھ صاف کرنا ۔ ہاتھ بہانا + ۔ مار تا قتل کرنا ۔ ترک دینا ۔ دھوکا دینا ۔ دغا کرنا +

ہاتھ رواں ہونا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- کسی کام میں ہاتھ کا مشاق ہونا ۔ خوب ہاتھ چلنا ۔ ہاتھ میں صفائی آنا ۔ ہاتھ صاف ہونا ۔ جیسے یہ ہاتھ تو انہیں خوب رواں ہے

آستیں سے پونچھ لے بہتے ہوئے آنسو مرے ۔ ہاتھ تیرا جھپ اے قاتل رواں ہو جائے گا (داغ)

ہاتھ رکنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- (۱) ہاتھ تھامنا ۔ ہاتھ سکیڑنا ۔ کفایت شعاری کرنا ۔ جزرسی کرنا ۔ خرچ کم کرنا ۔ (۲) باز رہنا ۔ کشمکش ہونا ۔ (۳) وار رکنا ۔ حربہ رکنا + وار بچانا +

ہاتھ رہ جانا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- (۱) ہاتھ پر فالج گرنا + ہاتھ میں طاقت نہ رہنا + ہاتھ سوکھ جانا ۔ ہاتھ شل ہو جانا ۔ ہاتھ کا بیکار و نکما ہو جانا ۔ (۲) ہاتھ تھک جانا ۔ جیسے کام کرتے کرتے ہاتھ رہ گئے ۔ ؎

مجھ سخت جاں کو نازکہ یہ جورت گیا ۔ قاتل کو یہ گلا کہ مرا ہاتھ رہ گیا + (داغ)

ہاتھ سادھنا ۔ ۵ ۔ فعل متعدی :- (۱) ہاتھ درست کرنا ۔ ہاتھ جانچنا ۔ ہاتھ تولنا ۔ جیسے ہاتھ سادھ کر مارو ۔ (۲) ہاتھ کو مشاق بنانا ۔ ہاتھ صاف کرنا + ہاتھ کو کسی کام کا خوگر بنانا + ہاتھ بٹھانا ۔ ہاتھ موزوں کرنا ۔ ہاتھ جمانا +

ہاتھ سانتنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- ہاتھ بھرنا ۔ ہاتھ آلودہ کرنا ۔ ہاتھ تھیڑنا +

جھوٹے کی حد تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی ۔ تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سانتے نہیں (داغ)

ہاتھ سر پہ دھر کے رونا یا سر پہ ہاتھ رکھ کے رونا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :- سر پکڑ کر رونا ۔ نہایت افسوس کرنا ۔ سر پیٹنا ۔ ؎

سے ذوق وقت نہ نے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ ۔ ورنہ جگر کو روئے گا تو دھر کے سر پہ ہاتھ (ذوق)

قارون نے خاک صاف کیا مال زمیں پہ ہاتھ ۔ روتا ہوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ + (آتا)

ہاتھ سر پر رکھنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :- (۱) حمایت کرنا ۔ مربی بننا ۔ سرپرست بننا ۔ حامی ہونا ۔ مددگار ہونا ۔ دستگیر ہونا ۔ پشت پناہ ہونا ۔ حامی بننا ۔ (۲) پیار کرنا ۔ چمکارنا ۔ (۳) کسی کے سر کی قسم کھانا ۔ ؎

ہم اسی رشک سے مرتا ہوں کہ کل غیر نے واہ ۔ ہاتھ ہنگامِ قسم کیوں ترے سر پر رکھا (مصحفی)

(۴) سلام کرنا ۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا +

ہاتھ سر سے اٹھانا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :- زندگی سے ہاتھ دھونا ۔ سر سلامت رہنے کی امید نہ رکھنا ۔ جان سے ہاتھ اٹھانا +

جب تلک سر ہے ہاتھ اپنے اٹھا دے کوئی ۔ دسترس پاؤں تلک اس کے نہ پا دے کوئی (معروف)

ہاتھ سکیڑنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- دیکھو (ہاتھ سمیٹنا) +

ہاتھ سمیٹنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- ہاتھ سکیڑنا ۔ ہاتھ بند کرنا ۔ ہاتھ تھامنا + دینے سے ہاتھ روکنا ۔ دینا بند کرنا +

ہاتھ سُن ہو جانا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- ہاتھ کا کام نہ دے سکنا ۔ ہاتھ سو جانا ۔ ہاتھ میں خون کا حرکت نہ کر سکنا + ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا +

ہاتھ سو جانا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- ہاتھ سن ہو جانا ۔ ہاتھ کا بے حرکت ہو جانا ۔ ہاتھ کا خون رک جانا

ہاتھ سے ۔ ۵ ۔ تابع فعل :- (۱) از دست ۔ (۲) معرفت ۔ ذریعہ سے ۔ جیسے ان کے ہاتھ سے روپیہ وصول پایا ۔ (۳ ۔ ع) سبب سے ۔ کارن سے ۔ جیسے میں ان کے ہاتھ سے تنگ ہوں + تیرے ہاتھ سے زہر کھا مروں گی + (ع)

ہاتھ سے تیرے مروں کچھ کھا کر ۔ ہر گھڑی جی میں یہ آتا ہے + + (رنگین)

(۴) ذات سے ۔ دم سے ۔ دم قدم سے ۔ اپنے وجود سے +

غیروں ہی کے ہاتھوں میں ہے دستِ نگاریں ۔ کب ہم نے ترے ہاتھ سے آزار نہ پایا (دبیر)

(۵) قابو سے ۔ پنجہ سے ۔ گرفت سے +

نہیں ملنے دیتی بتا کوئی ہے سے ۔ تیرے ہاتھ سے اب کدھر جائے آ تو + (رنگین)

ہاتھ سے جاتا رہنا ۔ ۵ ۔ فعل لازم :- ہاتھ سے کھویا جانا ۔ قابو سے نکل جانا ۔ قابو میں نہ رہنا ۔ بس میں نہ رہنا ۔ قبضہ و تصرف سے باہر ہو جانا +

رازِ خلوت تم نجلوت میں بیاں کرنا ظفر ۔ ہاتھ سے باقی رہیگی بات ہاتھ آئی ہوئی (ظفر)
تو ہی اپنے ہاتھ سے جب دلربا جاتا رہا ۔ دل کی بھی پروا نہیں جاتا رہا جاتا رہا + (داغ)
ایک تن میں ہوں اگر دو دل تو کچھ نکلے کام ۔ ان تواپنے تاؤ میں ہر ایک بل کھاتا رہا
جی اگر اس سے لگا یار رشک سے دل جل گیا ۔ دل اگر اس کو دیا جی ہاتھ سے جاتا رہا + (امیر مینائی)

(۲) خود رفتہ ہو جانا ۔ آپے میں نہ رہنا ۔ آپے سے باہر ہو جانا ۔ بیخود و بے اختیار ہو جانا

ہات

مصرع ہاتھ سے جاتا رہا دل دیکھ محبوباں کی چال + (سودا)

کیوں نہ دل دیکھ لے ہاتھ سے جاوے یکبار ایسے ہی ناز سے ہاتھ اُٹھا کر پہ رکھا (مصحفی)

(۳) مرجانا۔ گزر جانا۔ انتقال کر جانا +

ہاتھ سے جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) کھویا جانا۔ جاتا رہنا + قابو سے نکلنا قابو سے جانا۔ بس میں نہ رہنا + آپے سے باہر ہونا۔ خود رفتہ او ربے اختیار ہونا + اختیار سے جانا۔

گھبراتے ہو کیوں بادہ کشی سے کہ جواں ہو زاہد بھی کچھ ہاتھ سے جنت نہیں جاتی (اشک)

تو نیچے روز فنوں تھی میرے گھبرانے سے ہاتھ سے جاتے تھے دل کے سب لئے لئے (مومن)

کل اُٹھ گیا وہ ہاتھ چھڑا میرے ہاتھ سے آیا ہوا نکل گیا میرے ہاتھ سے + (مصحفی)

گر خبر لینی ہے تو لے میتا ہاتھ سے نکلا جاتا ہے + + (یکرنگ)

وہ آئی گھٹا جھوم کے للچانے لگا دل واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ (داغ)

(۲) مرجانا۔ گزر جانا۔ اِنتقال کر جانا +

کرنی ہے کچھ دوا میرے دل کی تو کر طبیب جاتا ہے ورنہ مفت یہ بیمار ہاتھ سے (مصحفی)

زہر کھاتے ہیں طلبگار شہادت قاتل ہاتھ سے تیرے ترے بے سو جاتے ہیں (آتش)

ہاتھ سے جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ چھوڑ دینا۔ قابو سے نکلنے دینا +

دام میں لاکے مجھے ہاتھ سے جانے دے گا جلسازی کی یہ باتیں تری حیان ہیں سب (امانت)

ہاتھ سے چھوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ کی گرفت میں نہ رکھنا + قابو سے نکالنا۔ ہاتھ سے جانے دینا۔ قابو سے نکال دینا +

گل تو گلشن میں تجھے ہمیشہ ہنسوڑ آج غنچے بھی کہتے ہیں مُنہ چھوڑ +
شیشۂ توبہ شراب کو توڑ دامن عیش کو نہ ہاتھ سے چھوڑ +
اے ظفر آمدہ بہار بجوش سو ہیم تو بہ نیست بادہ بنوش
(بہادر شاہ ظفر)

ہاتھ سے دے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کھو بیٹھنا۔ گنوا دینا۔ گنوا بیٹھنا۔ ضایع کر دینا۔ قابو میں نہ رکھنا۔ قبضہ چھوڑ بیٹھنا +

ہاتھ سے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بخشنا۔ دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا + قبضہ چھوڑنا۔ نہ لینا۔ جانے دینا۔ جیسے اِس وقت کو ہاتھ سے نہ دو +

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجے جاتا ہو تو اُس کا غم نہ کیجے + (گلزار نسیم)

مصحفی چھوڑا و اُس کا تُونے ناداں کیا کیا ہاتھ سے دیتا ہے کوئی ایسی بھی سرکار کو (مصحفی)

(۳) کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ اکارت کرنا +

دست حنائی اُس کے مت دیکھ ہر دم اے دل پھر ہاتھ سے تُو اپنا صبر و قرار دیگا (نظیر)

ہاتھ سے سپر ڈال دینا یا چھوڑ دینا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ ڈھال کو ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ ہار مان جانا۔ شکست قبول کرنا۔ عاجزی اختیار کرنا۔ مغلوب ہو جانا۔ عاجز ہو جانا۔ عجز قبول کرنا۔ مُقابلہ کے قابل نہ رہنا۔ مقابل نہ ٹھہرنا +

جبیں ہاتھ کے نکلا جو کمر آخر روز مہر نے ہاتھ سے دی ڈال سپر آخر روز (فراق)

ہاتھ سے کام نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی کام کا تجربہ یا واقفیت حاصل کرنا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا۔ (۲) کسی کے قبضہ سے کوئی کام جُدا کرنا +

ہاتھ سے کام نکلنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) کوئی کام ہاتھوں سے کیا جانا۔ کسی کام کا تجربہ ہونا۔ کسی کام کی واقفیت ہونا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا۔ بذات خاص کسی کام کو کر لینا

فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی گر لاکھ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا (داغ)

(۲) کسی کام کا قبضہ سے جانا۔ کوئی کام واپس لے لیا جانا۔ مثلاً ٹھیک ہاتھ سے نکل جائے گا تو آپ ہی کہیں گے کہ فلاں کام اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔ (۳) کسی کے ذریعہ سے کوئی کام پورا ہونا + کسی وسیلہ سے کوئی کام بننا۔ جیسے یہ کام انہیں کے ہاتھ سے نکلے گا اور کے بس کا نہیں ہے +

ہاتھ سے کھو دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ اپنے قابو کا نہ رکھنا + ضایع کر دینا + کسی سے بگاڑ لینا :۔ اپنے کام کا نہ رکھنا +

کھویا ہاتھ سے اُنہیں مجروح یونہیں ہر روز التجا کر کے + + (میر مجروح)

ہاتھ سے کھونا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ضایع کرنا۔ گنوانا۔ چھوڑنا۔ قبضہ سے نکالنا۔ قبضہ میں نہ رکھنا۔ اختیار سے باہر کرنا +

آخر نہ تم نے ہاتھ سے کھویا ظہیر کو محفل میں خاک اُڑتی ہے اِنسان کو گیا
مجھے ہاتھ سے کھو کے رو ئیگی دنیا فلک نے بہت پھر کے پایا ہے مجکو
(ظہیر)

خاتم دست سلیماں سے ہوں تا نام مرے عزیز سخت پچتائے وہ جو ہاتھ سے کھوئے مجکو (ناظم)

(۲) کام سے کھونا۔ کام کا نہ رکھنا۔ مطلب سے کھونا +

کھویا ہمارے ہاتھ سے آئینے نے اُسے ایسا جو پاوے آپکو مغرور کیوں نہ ہو (میر)

ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ قابو سے باہر نہ ہونے دینا۔ قبضہ اور قابو میں رکھنا۔ تعلق نہ چھوڑنا۔ کسی چیز کو بن لئے نہ چھوڑنا +

دل قید تعلق سے چھڑا لے نہیں دیتے مجکو وُہ مرے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے (انور)

ہاتھ سے نہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ ہاتھ سے نہ کھونا۔ بالائے طاق نہ رکھنا

ایماں کو نہ دے ہاتھ سے غافل کہیں دم مرگ آئے گا نہیں کام ترے اِسکے سوا ہیچ (ظفر)

ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُصافحہ کرنا۔ باہم ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر تپاک ظاہر کرنا۔ دست بوسی کرنا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ (۲) کچھ نقدی دینا۔ روپیہ دینا۔ کچھ دینا۔ جیسے اب تو تمکو ہاتھ سے ہاتھ ملائے بہت دن ہوئے کب دوگے +

یونہیں دل دیکے تمہیں کیا دینگے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر دیکھو + + (شوق)

ہات

ہاتھ سے ہاتھ ملنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مصافحہ ہونا ۔ (۲) کچھ نقدی دینا ۔ ہاتھ میں پہنچنا ۔

ہاتھ سے ہاتھ ملنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ افسوس کرنا ۔ نہایت تاسف کرنا ۔ ابعد پچتانا ۔

سُن کے احوال مرا ناصحِ مُشفق نے نزکی ہاتھ سے ہاتھ ملے حیف سے سینہ کُوٹا (نزکی)

ہاتھ صاف کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ کو مشاق بنانا ۔ ہاتھ کو رواں کرنا ۔

ہاتھ سے کوئی کام نکالنا ۔ خط درست کرنا ۔ خط سنوارنا ۔ دستخط درست کرنا ۔ مشق کرنا ۔

کرتا ہے ہاتھ صاف وہ قاتل جوانِ نغل ہر روز کاٹتا ہے سر چار پانچ کے (ظفر)

(۲) ہاتھ دھونا ۔ ہاتھ پاک کرنا ۔ ہاتھ پونچھنا ۔ (۳) ہاتھ کا وار کرنا ۔ ہاتھ مارنا ۔

ہاتھ لگانا ۔ قتل کرنا ۔ ذبح کرنا ۔ ہلاک کرنا ۔ حلال کرنا ۔

چھوڑا نہ دل نے صبر نہ آرام نے شکیب تیری نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ (ذوق)

عجب کیا ہو جو غلطاں نیپنا ہاتھ بس اُسکے ہمیشہ ہاتھ صاف اُسنے کئے ہیں اپنے بسمل پر (صابر)

بیٹھے ہو کیا دھرے ہوئے تیغ و سپر پہ ہاتھ بندہ نواز صاف کرو میرے سر پہ ہاتھ (آغا)

معلوم نہیں ہاتھ کرے گا وہ کدھر صاف تلوار چلی جاتی ہے ہوتی ہے سپر صاف (راجہ)

ہم سے کبھی نہ تُنے کہی کوئی بات صاف جب ان کے کیا تو کیا ہمیشہ ہاتھ صاف (جعفر)

لاش پر بھی میری قاتل نے کیے ہاتھ اپنے صاف تھی مگر کچھ خواہشِ تیغ آزمائی رہ گئی (ظفر)

کیا ہاتھ صاف اس نے پہلے مجھی پر ظفر اُس کی تیغ آزمائی کے قربان (۔)

(۳) غارت کرنا ۔ لُوٹنا ۔ ہاتھ رنگنا ۔ مال مارنا ۔ غبن کرنا ۔ تغلّب کرنا ۔ (۵) ارک دینا ۔

وار کرنا ۔ بُرائی کرنا ۔ چال چلنا (۶) اُڑانا ۔ خرچ کرنا ۔ صرف میں لانا ۔

قارُوں نے خاک صاف کیا مال و زر پہ ہاتھ رونا ہُوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ قبضے پر ڈالنا یا رکھنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ دست بشمشیر زدن کا ترجمہ ۔ تلوار

کی مُوٹھ پر اُسے نکالنے کے واسطے ہاتھ ڈالنا ۔ تلوار سونتنا ۔ تلوار کھینچنا ۔ قتل کرنے کا

ارادہ کرنا ۔ آمادۂ قتل ہونا ۔

ہاتھ قلم کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ کاٹنا ۔ ہاتھ تراشنا ۔ ہاتھ اُڑانا ۔ دست قطع نمودن کا ترجمہ

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط یہ ہمنے یکقلم جھُوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم (ظفر)

آپ کچھ غیروں کو چھُپ چھُپ کے رقم کرتے ہیں یہ جو ہو جھوٹ تو ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں (محبت)

اُن آنکھوں کو نرگس لکھا تھا کہیں مرے ہاتھ دونوں قلم کر گیا (رہبر)

یہی لکھا نصیب کا تو خط نہ لیکے خط قاصد ترے قلم ہی کئے بید رنگ ہاتھ (نصیر)

آپ چھپ چھپ کے جو غیروں کو رقم کرتے ہیں گر یہ ہو جھُوٹ تو ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں ۔ (درد)

ہاتھ قلم ہوجانا یا ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ کٹ جانا ۔ ہاتھ قطع ہوجانا ۔ ہاتھ کٹنا ۔

ہاتھ ترشنا ۔ ہاتھ اُڑنا ۔

تیغِ ابرُوئے صنم کی جو لگے کھنچنے شبیہ ہو گئے صاف قلم مانی و بہزاد کے ہاتھ (ناسخ)

ہات

کسی کاتب نے مگر نامہ لکھا تھا اُسکو آجکل روز قلم ہوتے ہیں دو چار کے ہاتھ (زلال)

ہاتھ کاٹ دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ قلم کر دینا ۔ (۲) تحریری اقرار کر دینا ۔ دستاویز لکھدینا ۔

ہاتھ کاٹ کاٹ کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ نہایت غصے ہونا ۔ جھنجلانا ۔ غصے میں تلملانا ۔

حسرت یا افسوس کرکے ہاتھ کاٹنا ۔

شبِ وصال میں وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ یہ کہہ کے دیکھو بس اگے نہ تم بڑھاؤ ہاتھ
تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (بیان)

ہاتھ کاٹ کر دیدینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دستاویز لکھدینا ۔ تمسّک کر دینا ۔ مچلکہ لکھدینا ۔

تحریری اقرار کر لینا ۔

ہاتھ کاٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ قلم کرنا ۔ ہاتھ تراشنا ۔ (۲) افسوس کرنا ۔ تاسف

کرنا ۔ ہاتھ ملنا ۔ پچتانا ۔

نصیر آساں نہیں دریائے اُلفت میں قدم رکھنا شناور ہاتھ اپنے ڈورتے ساحل سے کاٹی ہے (نصیر)

(۳) غصہ فرو کرنے کے واسطے ہاتھوں پر چھونجل اُتارنا ۔ ہاتھ کاٹ کر اپنے غصے کو

دھیما کرنا ۔ نہایت غصے کی علامت ظاہر کرنا ۔ گھٹی ہوئی چیز پر رنج اور غصہ کرنا ۔

گر دیرو اُس سے کھلا جاؤں میں اور آنکھوں میں اشکِ خوں بھر لاؤں میں
تو پیچ کے دل میں اور کچھ کاٹ کے ہاتھ جھنجھلا کے کہے اب تجھے کھاؤں میں (میر حسن)

(۴) پانی پر ہاتھ مارنا ۔ تیرنا ۔ پانی کاٹنا ۔ جیسے تیراک شاگرد کیلئے ہاتھ کاٹنا سکھاتا ہے ۔

ہاتھ کا جھُوٹا ۔ ہ ۔ صفت :۔ جو لیکر نہ دے ۔ لے لوٹ ۔ نادہند ۔ بددیانت ۔

خائن ۔ بے اعتبار ۔ جس کی ساکھ نہ ہو ۔ بے ایمان ۔ بدمعاملہ ۔

ہاتھ کا دیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دان ۔ پُن ۔ خیرات ۔ ارپن ۔ سخاوت ۔ بخشش ۔ جیسے

ہاتھ کا دیا ساتھ چلے ۔ ہاتھ کا دیا یہاں بھی کام آئے وہاں بھی ۔

ہاتھ کا دیا آڑے آئے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ خیرات ردِّ بلا کرتی ہے ۔ نیکی جیسے

ساتھ دیتی ہے یعنی خیرات ۔ مصیبت کی روک تھام اور بہبودی کا انتظام کرتی ہے ۔

ہاتھ کا دیا ساتھ کھانے لگا ۔ ا ۔ محاورہ بخادم ۔ برابری کا دعوے کرنے لگا ۔

کمینوں کو بھی دن لگے ۔ دست نگر برابری کا دم مارنے لگا ۔

ہاتھ کا سچّا ۔ ہ ۔ صفت :۔ معاملہ کا کھرا ۔ خوش معاملہ ۔ دیانت دار ۔ معتبر ۔ ساکھ والا ۔

امین ۔ امانت دار ۔ راست معاملہ ۔ راست باز ۔ صادق ۔ ہاتھ کا صاف ۔ لین دین کا کھرا ۔

تیرے دستِ حنائی میں بھی ہے چور کسی کو ہاتھ کا سچّا نہ پایا (داغ)

ہاتھ کا لکھا ۔ ہاتھ کا پُرزہ ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ ہاتھ کی تحریر ۔ ہاتھ کی لکھی چٹھی ۔ رقعہ ۔ نامہ

ہاتھ کام میں ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ پھنسا ہوا ہونا ۔ کسی کام میں ہاتھ لگا ہوا ہونا ۔

ہاتھ خالی نہ ہونا ۔ کسی کام میں مصروف ہونا ۔

ہات

ہاتھ کا میل - ہ - اسم مذکر :- اوّل معلوم - دوم ادنےٰ چیز - بے اصل چیز - حقیر چیز - ہیچ - ناچیز - ناقابل قدر - مجازاً روپیہ پیسہ زر و مال - جیسے فقرا دھیلے ٹھیکری سے کم نہیں خیال کرتے - جیسے روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے +

ہاتھ کانپنا - ہ - فعل لازم - ہاتھ تھرتھرانا - ہاتھ لرزنا - ہاتھ میں رعشہ ہونا + ڈر یا خوف سے ہاتھ قابو میں نہ رہنا +

ہاتھ کانوں پر یا کان پر رکھنا - ہ - فعل لازم :- (کانوں پر ہاتھ رکھنا زیادہ مستعمل ہے) (۱) بالکل انکار کرنا - لاعلمی اور ناواقفی ظاہر کرنا + ناآشنائی ظاہر کرنا +

وہ بھی دن یاد ہیں رہتا تھا مری جان پہ ہاتھ | غیر جو کان لگے رکھتے ہو اب کان پہ ہاتھ (نکہت)

کس طرح اُسکے سمع تلک پہنچے اپنا حال | کہتا ہُوا جس سے ہاتھ وہ رکھتا ہے کان پر (ہمت)

(۲) بادشاہ دہلی کے دربار کا سلام جس میں ہاتھ یا بید کی بجائے کانوں پر ہاتھ رکھا کرتے تھے چنانچہ حضرت غالب نے بھی اس قطعہ میں اسی طرف اشارہ کیا ہے +

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں | دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں
کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں کرتے ہوئے سلام | اس سے ہے یہ مراد کہ ہم آشنا نہیں (غالب)

ہاتھ کٹ جانا - ہ - فعل لازم - (۱) ہاتھ میں زخم آجانا (۲) ہاتھ قلم ہوجانا - (۳) کسی کی تحریری دستاویز کا دوسرے کے ہاتھ میں چلا جانا - لکھتم ہوجانا - تحریر ہوجانا - دستخط ہوجانا - تمسک ہوجانا - دستاویز ہوجانا +

ہاتھ کٹ چکے ہیں - ہ - محاورہ :- تحریر دے بیٹھے ہیں - یہ بات تسلیم کرکے لکھ چکا ہُوں - تحریر دیدی ہے +

ہاتھ کٹواؤں یا ہاتھ کٹواتا ہُوں - ہ - محاورہ :- دعوے سے شرط لگاتا ہُوں اگر خلاف ہو تو ہاتھ قلم کروا تا ہُوں یعنی اس کام کا وقوع میں آنا غیر ممکن خلاف قیاس اور بہت دشوار ہے - جیسے ہاتھ کٹواتا ہُوں جو آپ اسکو اس طرح اُٹھالیں +

کب ایسی جا مجھی فرہاد خستہ کام تو دیکھے | میں اپنے ہاتھ کٹواؤں جو یہ انجام تو دیکھے (ظفر)

مانگنے چاکِ گریباں تو ہے ہر بار لگا | ہاتھ کٹواؤں جو نہ صبح رہے اک تار لگا (مومن)

ہاتھ کرنا یا دکھانا - فعل متعدی - وار کرنا - حملہ کرنا + حربہ کرنا + بحث کرنا - بحثنا +

ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ - ا - محاورہ عورت شوخ چشم کی نسبت بولتے ہیں جس کا ہاتھ کہیں اور خیال و نظر کہیں ہو +

ہاتھ کمر پر رکھنا - ا - فعل لازم :- نہایت نزاکت ظاہر کرنا - کمر کی لاغری اور اپنا نازکپن جتانا - اظہار نزاکت کرنا +

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - ہ - کہاوت :- جو خود ہرا اور عیاں ہے اُسکا پوچھنا اور بیان کرنا فضول ہے جو چیز آنکھ کے سامنے موجود ہے اُسکے دریافت کرنیکی کیا حاجت ہے +

ہات

جسمِ لاغر کو دیکھ عاشق کے | پُوچھا حالت تمہاری کیا ہے +
بولا انکار سے ہے کیا حاصل | ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ++ (شفیق)

ہاتھ کوڑی نہ بازار لیکھا - ہ - کہاوت :- مفلس کا کہیں اعتبار نہیں - بازار زر دار کا ہے +

ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے - ہ - محاورہ :- جس سے لیتے ہیں اُسی کو دیتے ہیں - جس سے قرض یا کچھ مستعار لیا جاتا ہے اُسی کو دیا جاتا ہے +

ہاتھ کو ہاتھ نہیں سُوجھتا - ہ - محاورہ :- نہایت اندھیر گُپ ہے - بڑا اندھیرا ہے +

ہاتھ کھجلانا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہاتھ میں کُھل ہونا - ہاتھ میں خارش ہونا + (۲) ہاتھ کا نچلا نہ رہنا + ہاتھوں پر مار کھانے کو جی چاہنا - سزا کا طالب ہونا - پٹنے کو جی چاہنا - شامت آنا - کمبختی آنا - مار کھانے کی باتیں کرنا + (جب کوئی بچہ کسی چیز کو چھیڑے جاتا ہے تو یہ فقرہ بولتے ہیں)

ہاتھ کھلنا یا کُھل جانا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہاتھ رواں ہوجانا - ہاتھ چلنا - ہاتھ کا حرکت کرنا - ہاتھ کا کام دینے لگنا +

کرتے ہیں مشقِ جامہ دریِ زندگی میں ہم | ہاں کچھ کُھلیں گے ہاتھ ہمارے کفن کے ساتھ (انور)

(۲) تنگدستی دُور ہونا - تنگی نہ رہنا - پیسہ ہاتھ میں آنا - آمدنی ہونا - تہیدستی دُور ہونا - کاروبار جاری ہونا - (۳) مار پیٹنے کی عادت پڑ جانا - ہاتھ چھوٹ جانا +

ہاتھ کھولنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) دست کشادن کا ترجمہ - دست بستہ کو وا کرنا - (۲) فضول خرچی کرنا - اسراف کرنا - (۳) سخاوت کرنا - دان دِنا رہنا - دریا دلی کرنا +

ہاتھ کھینچنا - ہ - فعل لازم :- ہاتھ اُٹھانا - دستکش ہونا - باز آنا - کنارہ کش ہونا - دست بردار ہونا - ترک کرنا - تیاگنا - کچھ تعلق نہ رکھنا - قیدِ تعلق سے چھُوٹنا - دُنیا چھوڑنا

ہے مزا اہلِ دولت سے فقیروں کو غرور | ہاتھ کو جو کھینچ لے گا پاؤں کو پھیلائے گا (آتش)

کیوں تو نے ہاتھ کھینچا ہاں اور بھی لگا اک | قاتل کیجو اُس دم جب ہاتھ اُٹھے اماں پر (عاشق)

کہہ اک نصیر اور اب اس بحر میں غزل تو | کہنے سے ہاتھ اپنا کیوں سر سے یا کھینچا (شاہ نصیر)

جنُوں نے ہاتھ کو ناچار ہو کے کھینچ لیا | فقط جیب گریباں میں ایک تار آیا + (عاجز)

ہاتھ کھینچو نہ قتل کرنے سے | زندگانی ہے میری مرنے سے + (مجبور)

ہاتھ آپ نے اب جسکی ملاقات سے کھینچا | کہتے ہو کہ عشق اُسکا نہیں درمیان میں اپنے (جرأت)

خاک میں ملجائیگا خار بیاباں کی طرح | ہاتھ اپنا کاوشوں سے اے غریب آلا کھینچ (ناسخ)

ہاتھ کیوں کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکر | وہ تو وہ سو جو نہ دو اس سے تو کم ایک نہ دو (داغ)

فاقہ کرکے تو اقرار ہے ہوگیا منکر | تری اُلفت سے ہنسے ہاتھ اس اپنا کھینچا (ظفر)

پاؤں آرام سے پھیلائے اُسی نے اپنے | ہاتھ دُنیا سے ظفر جس نے یہاں کھینچ لیا (〃)

ستم سے ہاتھ وہ کھینچے ظفر یہ کیا امکاں | کھینچے جب تلک اس بیقرار سے تیں + (〃)

ہم جو اُلفت و محبت ہیں سمجھ لیں گے بھلا | اپنی اپنا سے تو ہاتھ اے فلک پیر کھینچ (مومن)

ہاتھ کے دو بیر نہ کھانا۔ فعل لازم۔ (۱) کسی سے نہایت نفرت کرنا۔ گھن کھانا۔ متنفر ہونا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا۔ نہایت بدصورت اور گھناؤنا خیال کرنا۔ جیسے میں تو اُس کے ہاتھ سے دو بیر بھی نہ کھاؤں +

ہاتھ کی روئی۔ ہ۔ اسم مؤنث: بیلن یا مشین کی روئی کا نقیض۔ ہاتھ کے طاچے سے بکانی ہوئی روئی۔ ہاتھ سے چھانی ہوئی روئی +

ہاتھ کے طوطے اُڑ جانا۔ ف۔ فعل لازم: سراسیمہ اور بےخبر ہو جانا۔ اتنا ہوش نہ رہنا کہ ہاتھ کی چیز کی بھی خبر رہے۔ حواس باختہ ہو جانا۔ عقل سلب ہو جانا +

لوگ باغِ سبز دکھلاتے تو میں پر ایک دن ہاتھ کے طوطے سے اُڑ کے اے ظفر اُڑ جائینگے (ظفر)

حُسنِ بتِ صیاد کی دیکھی جو شان نگاہ مُرغِ دل کے اُڑ گئے ہیہات طوطے ہاتھ کے (ناسخ)

بولے نہ یاں سے کہ باغ ایسے ہیں ایک بیتاب سے کہا یہ ماجرا
بولنے سے سُننے ہی اب بات کے اُڑ گئے مینا کے طوطے ہاتھ کے (آتش)

(ایک اُستاد نے اُڑ جانے کی بجائے اُڑا کر بھی باندھ دیا ہے)

اُسکا خط دیکھتے ہیں جب صیاد طوطے ہاتھوں کے اُڑا کرتے ہیں (اُستاد)

ہاتھ کی لکیریں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) خطہائے کفِ دست۔ ہتھیلی کے آڑے ترچھے نشان۔ (۲) علاماتِ کفِ دست جن سے نجومی آیندہ و گزشتہ باتیں بیان کرتے ہیں + کرم ریکھ۔ تقدیر کا لکھا۔ (۳) مجازاً) سگارت۔ خاندانی رشتہ۔ قرابت۔ (۴) پتھر کی لکیر۔ امٹ۔ لازوال۔ جیسے بیگ کا بیاہ تو ہاتھ کی لکیریں ہیں +

ہاتھ کی لکیریں مِٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) قرابت یا رشتہ ٹوٹنا۔ ناممکن امر کا ظہور ہونا۔ محبت کا زوال ہونا۔ لہو سفید ہونا۔ محبت کا جاتا رہنا۔ (۲) بیوفائی ظاہر کرنی۔

لکیریں ہاتھ کی مِٹتی ہیں یارب کیا قیامت ہے جو جانی دوست تھے وہ دشمنِ جاں ہوتے جاتے ہیں (کیفی)

(۲) خویشاوندوں اور قرابت داروں کی حق پوشی ہونا۔ حقداروں کا حق جانا +

ہاتھ کی لکیریں نہیں مِٹتیں کہیں ہاتھ کی لکیریں مِٹتی ہیں؟۔ ہ۔ محاورہ۔ قرابت کسی طرح نہیں چھوٹ سکتی۔ اپنے کسی طرح غیر نہیں ہو سکتے۔ ناخن سے گوشت جُدا نہیں ہوتا +

ہاتھ کے نیچے آجانا۔ ہ۔ فعل لازم: کسی کے بس یا قابو میں آجانا۔ پنجے میں آجانا۔ قبضے میں آجانا۔ داخلت ہو جانا۔ قبضہ ہو جانا۔ جیسے جو میرے ہاتھ کے نیچے آجائے تو بچ کر نکل جائے (مثل النساء)

ہاتھ گاڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث: چن رکشا۔ رکشا۔ پہاڑی بگھیاں جنہیں جاپانی لیکر چلتے ہیں +

ہاتھ گریبان تک جانا۔ ا۔ فعل لازم: گریبان پھاڑ ڈالنا۔ گریبان چاک کرنا۔ جوشِ سودا اور غلبۂ وحشت کا ظہور پکڑنا +

گل ہم جو بن تمہارے گلستان تلک گئے بے اختیار ہاتھ گریبان تلک گئے (دستان)

ہاتھ جانے لگا گریباں تک چاک کے پیچھے ہاتھ جانے [illegible]

ہاتھ گھِسانا۔ فعل متعدی: بیفائدہ محنت کرنا۔ [illegible]

ہاتھ گھسائی۔ ہ۔ اسم مؤنث: وہ دستی محنت جس سے کچھ فائدہ نہ ہو [illegible] شفقت۔ لاحاصل محنت کی محنت۔ جیسے آدمی نہ پائی محنت کی ہاتھ گھسائی دی

اِک تنل ہوا ہے کفِ افسوس کا لتا ہر وقت کی یہ ہاتھ گھسائی نہیں چلتی (صابر)

ہاتھ گھِسنا۔ فعل لازم: بیفائدہ کام کرنا۔ لاحاصل کام کرنا۔ جس سے کچھ مطلب نہ نکلے۔ ہاتھوں کو ناحق تکلیف دینا +

ہاتھ لایا ہاتھ لانا۔ ہ۔ کلمۂ تعریف و مدح:۔ واہ وا۔ کیا کہنا ہے۔ واہ کیا کام کیا ہے۔ آفرین ہے۔ مرحبا۔ شاباش۔ اپنے کام کی داد مانگنے پر بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے اِسی بات پر ہاتھ لاؤ +

کیا ہاتھ لگایا ہے کہ دو ٹکڑے ہُوا غیر قربان صفائی پہ تیرے ہاتھ کی لا ہاتھ (کفایت)

ہندی ملک ہے چوٹ مرجاں پہ ہاتھ لانا نگار کیا کہنا + (صبا)

تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے ہاتھ لا اُستاد کیوں کیسی کہی + (داغ)

ہاتھ لپک۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو ہاتھ چالاک۔ چور۔ اُچکا +

ہاتھ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) چھونا۔ مس کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ دست اندازی کرنا۔

وہ چھیڑے برق کے شعلے کو تیرا سوختہ جاں تو وہ کہے کہ لگا تو نہ جلتے جلتے ہاتھ + (ذوق)

(۲) چھیڑنا۔ دست درازی کرنا۔ ہاتھ ڈالنا + مصطفیٰ خاں یکرنگ ؎

زبانِ شکوہ ہے ہندی کا ہر بات کہ خوباں نے لگائے ہیں مجھے ہات (یکرنگ)

(۳) سہارا دینا۔ مدد کرنا۔ سہارا لگا دینا۔ بوجھ اُٹھوانا۔ کندھا دینا + جیسے گٹھری کو ہاتھ لگا دو۔ ذرا چھپر کو ہاتھ لگانا +

تابوت پہ بیمارِ محبت کا ہے تیرے تو بھی تو ذرا چلکے جنازے کو لگا ہاتھ + (کفایت)

(۴) کام شروع کرنا۔ بدھا لگانا۔ لگا لگانا۔ جیسے اب تو ہمارے کام کو بھی ہاتھ لگا دو۔ ہمارے کام کو کب سے ہاتھ لگاؤ گے +

(۵) تلوار کا وار کرنا۔ تیغ یا خنجر مارنا۔ ضرب لگانا۔ ہاتھ مارنا۔ ہاتھ جھاڑنا۔ ہاتھ چھوڑنا۔ جیسے ایک ہی ہاتھ ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دئے +

ممکن نہیں ہے قطع تعلق وصال پر تم فیصلہ ہی کیوں نہ کرو اک لگا کے ہاتھ (ظہیر)

کیا ہاتھ لگایا کہ دو ٹکڑے ہُوا غیر قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لا ہاتھ + (کفایت)

قاتل نے قتل گاہ میں تیری تمام کی چھوڑے غضب کے وار لگائے بلا کے ہاتھ (اسیر)

نیم بسمل مجھے رکھنے سے تمہیں کیا حاصل ایک ہاتھ اور بھی خنجر کا لگاتے جاتے + (دانا)

کچھ سانس ترے کشتہ میں باقی ہے قاتل بسم اللہ ایک ہاتھ اور لگا دیکھئے کیا ہو (عاشق)

ہاتھ پھیر دینا۔ ہاتھ جھاڑ دینا ۔

ہاتھ ملانا۔ ۔ فعل متعدی (۱) مصافحہ کرنا۔ ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ مس کرنا۔ رخصت کے وقت مصافحہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر جانا۔ دست بدست دادن کا ترجمہ۔ سلام رخصت کرنا

بیمار یار گر کو کرے تو دکھا کے ہاتھ ۔ چلتے ہوئے مسیح بھی تجھ سے ملا کے ہاتھ (ظہیر)

(۲) کشتی سے پیشتر بطور مصافحہ ہاتھ ملانا۔ کشتی میں داؤں شروع کرنے سے پہلے ہاتھ ملانا جیسے کہتے میں کہ اُس نے ہاتھ ملاتے ہی مارا (۳) پنجہ کشی کرنا۔ پنجہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ پکڑ کر زور کرنا (۴) کچھ نقدی دینا۔ کچھ دینا۔ رشوت دینا۔ بد دیانتی کرنا۔ جیسے صبح ہی صبح ہاتھ تو ملاؤ مال بھی لیجانا۔

دل سی چیز دے گئے پھر بھی ۔ ہاتھ تم نے نہیں ملایا حیف (شوق)

(۵) دان پن کرنا۔ خیر خیرات کرنا۔ بخشنا ۔

ہاتھ ملاؤ۔ ۔ محاورہ ۔ (۱) کچھ دو۔ نقدی عنایت کرو۔ دو واؤ (۲) کشتی شروع کرو ۔

ہاتھ ملتے پھرنا۔ ۔ فعل لازم۔ کف افسوس ملتے پھرنا۔ افسوس کرتے پھرنا۔ پچھتاتے پھرنا۔ ملاتے پھرنا۔ کلپتے پھرنا۔

چھوڑ کر یار ہمیں سب ہوئے چلتے پھرتے ۔ اپنی تنہائی پہ ہم ہاتھ ہیں ملتے پھرتے (ظفر)

ہاتھ ملتے رہنا یا رہ جانا۔ ۔ فعل لازم۔ افسوس کرتے رہنا۔ ملاتے رہنا۔ پچھتاتے رہنا۔ کلپتے رہنا ۔

گردش نے میری دیکھ کے اُسکی آنکھیں پھیر لیں ۔ ہاتھ ملتا ہی مسافر کے لئے رہزن رہا (آتش)

جب کبھی حق نے [illegible] اپنے ہاتھ سے ۔ ہاتھ ملتی رہ گئی تقدیر اپنے ہاتھ سے (تسکین)

ہم ہاتھ ملتے رہ گئے [illegible] کو ۔ توڑا جو اُس عدو نے وفا نے تراق سے (ظفر)

ہاتھ مل کر رہ جانا۔ ۔ فعل لازم۔ افسوس کرکے رہ جانا۔ پچھتا کر رہ جانا۔ ملاتا رہنا۔ کلپتا رہنا ۔

منفعل قاتل کو میری سرفروشی نے کیا ۔ قتل کرتے تو کیا پر ہاتھ مل کر رہ گیا (قدر)

[illegible] جب غیر صف بندی ہی ۔ آگ سی دل میں لگی میں ہاتھ مل کر رہ گیا (امیر)

خواب میں کل پاؤں اپنے دست [illegible] تھا میں ۔ آنکھ دشمن کھل گئی سو ہاتھ مل کر رہ گیا۔ (امیر)

خویش و بیگانہ کوئی بانٹے نہ ساتھ ۔ یک بیک رہ جانیئے مل مل کے ہاتھ

سُننے میں شوخی آتے کہنے کی یک بات ۔ سو وقت بھی رہ وقت اُٹھی مل مل گئی بات (دہلا)

ہاتھ ملنا۔ ۔ فعل لازم۔ دست از حسرت مالیدن کا ترجمہ۔ کف افسوس ملنا۔ حسرت سے ہاتھ ملنا۔ حسرت میں رہنا۔ افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔ پچھتانا۔ ملانا۔ کلپنا۔ پشیمان ہونا۔ کمال تاسف کرنا۔ بعض موقع پر تلملانا۔ مضطرب ہونا۔ گھبرانا بھی مفہوم ہوتا ہے جیسا کہ رباعی میر سوز سے ظاہر ہے ۔

اے سوز شمع یہ آہ و زاری کب تک ۔ آ ہاتھ نہ مل یہ بے قراری کب تک

آپ ہی عاشق ہے اور آپ ہی معشوق ۔ پردے سے نکل یہ شرمساری کب تک

جو دیکھیں وہ انکا جا ہر نکا ۔ فرشتے ملیں ہاتھ بے اختیار ۔ ۔ (میر حسن)

دم آخر بھی کس مشکل سے میرا دم نکلتا ہے ۔ کہ دشمن تک مرے حال زبوں پر ہاتھ ملتا ہے (ظہیر)

تیری محرم میں کیا بلا کچھ ہے ۔ جسنے دیکھا سو ہاتھ ملتا ہے ۔ (کمترین)

مُرغان باغ آتش گل نے جلا دئے ۔ صیاد ہاتھ مل کے چمن سے نکل گیا (آتش)

غفلت میں ہمنے عہد جوانی کو کھو دیا ۔ اب بیٹھے ہاتھ ملتے ہیں کھوکے تمام رات (۔)

یاد آتا ہے وہ قد کشیدہ جو چمن میں ۔ ملتا ہوں میں جا جا کے صنوبر کے تلے ہاتھ (۔)

مہندی لگا کے قتل جو مجھکو نہیں کیا ۔ غیرت کے مارے ملتا ہے حسرت سے یار ہاتھ (۔)

اب تو آزردہ ہے تو لیکن ملے گا ہاتھ پھیر ۔ جس گھڑی آتش نکل جائیگا یار سے شہر سے (۔)

پھلیاں باندؤں کی دیکھکے اے بحر کرم ۔ ہاتھ ملتا ہوں تڑپتا ہے مرا دل کیا کیا (امانت)

گل ہوا کوئی چراغ سحری اے بلبل ۔ ہاتھ ملتی ہوئی پتوں سے صبا آتی ہے (دیا شنکر نسیم)

داف سلنے سے ہمارے جو اُٹھا بیٹھا ہاتھ ۔ ہاتھ اُسکے لئے ہم ملتے ہیں ہیہات جہت (جرأت)

شب فرقت میں اُس بن کیا کہوں ہر لحظہ بستر پر ۔ پڑا ملتا ہوں ہاتھ آنکھیں کھلی ہیں سینہ نالہ ہے (۔)

دیکھکر نبض کو مری ہیہات ۔ ہاتھ ملنے لگا طبیب اپنے ۔ ۔ (۔)

ہاتھ ملتے ہو مری نبض کو کیوں دیکھتے ہی ۔ اے طبیبو کہو کیا ہوگا یہ آزار مجھے ۔ (۔)

پر کترنے کو جو صیاد نے پایا ہی متعارض ۔ ہاتھ ملنی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض (ذوق)

ملا جو غیر نے عطر اُنکو وہاں تو رشک سے یاں ۔ لکیریں مٹ گئیں ہاتھوں کی ملتے ملتے ہاتھ (۔)

حسرتیں لیگئے اِس بزم سے چلنے والے ۔ ہاتھ ملتے ہی اُٹھے عطر کے ملنے والے (داغ)

کس قدر انکو فراق غیر کا افسوس ہے ۔ ہاتھ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا (۔)

آج بھی اس طرح نکلتا ہے ۔ جس نے دیکھا سو ہاتھ ملتا ہے (میر خدا)

غنچۂ مرجاں کہاں ناخن رنگیں کہاں ۔ ہو گئے پامال ایسے ہاتھ مل کر سیکڑوں (آغا)

جو اس مقام پہ آیا ہے ہاتھ ملتا ہے ۔ ہتھیلیوں میں کسی آدمی کی بال نہیں (بحر)

حیف دیکھ مرا لے بہت ہاتھ ۔ مہندی ہاتھوں میں شب لگا کر (عاشق)

جس نے دیکھا اُسکا نقشہ ہاتھ مل کر یہ کہا ۔ ہائے اِس تصویر کا بھی کیا غضب پرداز ہے (مصحفی)

تجھ سے جب تک نہ ملی تھی مجھے کچھ دکھ ہی نہ تھا ۔ ہاتھ ملتی ہوں تری بات کو کیوں مان گئی (رنگین)

اِس طرح دل گیا کہ اب تک ہم ۔ بیٹھے روتے ہیں ہاتھ ملتے ہیں ۔ (میر)

رات دن ہاتھ ملتے رہتے ہیں ۔ دل کے جانیکا ہے بڑا افسوس ۔ (۔)

انگلیاں گھس گئیں یاں ہاتھوں کے ملتے ملتے ۔ لیکن افسوس نوشتہ نہ مٹا قسمت کا (فراق)

پھندوں کو توڑ توڑ کے طائر نکل گئے ۔ صیاد ہاتھ مل رہا ہے اپنے دام پر (رند)

تدبیر کی سمجھے نہ تھی صیاد ۔ ہاتھ ملتا ہے کیوں رہا کرکے ۔ (۔)

گلا میں کاٹ چکا جب تو ہاتھ ملتے ہو ۔ خبر یہ کی تھی تمہیں پہلے کس دن سے (۔)

صید کیا تو نے تو مارا ولے جیتا ہو گئے ہاتھ　　ہاتھ ملتے ہیں غرض جیتا جہے ہاتھ سے (ذوقِ)

ہاتھ ملنے کے سوا کچھ بھی نہ حاصل ہوگا　　ہو جل جائے گی تو نہیں یہ بہانہ ہاتھ ملا

ہاتھ ملتا ہوں کہوں کیا یا پیاری کیا ہوا　　ہاتھ سے وہ قول کا جھلا نشانی کیا ہوا (ناظر)

ہاتھ کو ہاتھ پہ ٹھوکر کے لگا جب چلنے　　ہاتھ ہم ملتے تھے دل تھا کہ ملا جاتا تھا (م)

یہ حال ہے غمِ فرقت کے ہاتھ سے ہیہات　　کہ دل رہے مری اب یہ ہتھیں میں ہاتھ (م)

اُدھر تو موت کی خواہش میں بسمل ہاتھ ملتا ہے　　ادھر کو نیم بسمل چھوڑ کا قاتل ہاتھ ملتا ہے (م)

ہاتھوں سے تیرے اب ہے یہ ہیہات میرا حال　　ملتے ہیں تجھکو دیکھ کے سب تنگ ہاتھ (م)

اِک جھلک پر گئے تم ہاتھ ہو ملتے تا صبح　　ہو گا کیا حال جو دیکھو گے بھلا صورت کو (مومنؔ)

ہاتھ مِلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مصافحہ ہونا۔ دست بوسی ہونا۔ دست بوسی ہونا + تپاک کی ملاقات ہونا۔ (۲) روپیہ ہاتھ لگنا۔ نقدی ملنا + اوپری ہونا۔ بکری ہونا۔ (۳) پہلوانوں کا کشتی کے وقت داؤ کرنے سے پہلے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنا +

عشق پیشہ و حسن زور شکن　　رہ گئے آج ہاتھ مل مل کے + + (داغؔ)

ہاتھ مَلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) افسوس کرانا۔ حسرت دلانا۔ پچھتاوا دلانا + شوخ مہندی سے گھٹا رونقِ خوں کا رنگ ہے　　ہاتھ ملوانا ہمیں منظور ہے جلاد کا (آتشؔ)

(۲) ہاتھ کی مالش کرانا۔ ہاتھ پر تیل ملوا کر اُسے درست کرانا +

ہاتھ مِلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مصافحہ کرانا۔ دست بوسی کرانا (۲) کچھ نقدی دلوانا جیسے آج تو ہاتھ ملوا دو۔

ہاتھ میں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) قبضہ میں۔ تصرف میں۔ اختیار میں جیسے اب تو یہ بات تمہارے ہاتھ میں ہے (۲) در دست۔ ہاتھ کے اندر مٹھی میں +

مال ہے اپنا جو یوسف آ گیا بازار میں　　ہے زرِ قیمت کمر میں ہاتھ میں بیعانہ آج (آتشؔ)

ہاتھ میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) حاصل ہونا۔ ملنا۔ ہاتھ لگنا۔ جیسے غریب کو مار کر تمہارے ہاتھ میں کیا آیا (۲) قبضہ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ قابو چڑھنا۔ بس میں آنا +

وہ رشکِ گل نہیں آتا کا ہاتھ حضرتِ دل　　عبث تم اپنا نہ کھا کھا کے گُل سجاؤ ہاتھ (جرأتؔ)

نہا ہے ہاتھ تو یا ہاتھوں میں نہ آؤ گا　　مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (م)

دستیاب ہونا۔ ہم پہنچنا جیسے ہمارے ہاتھ میں روپیہ آ جائے تو تمہیں دیں +

ہاتھ میں تلوار لئے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مارنے کو پھرنا۔ قتل کرنے کو پھرنا۔ قتل کے درپے رہنا۔ ذبح کرنے کی تلاش میں رہنا +

کر دیا کیا تری ابرو نے اشارہ ظالم　　کہ قضا ہاتھ میں تلوار لئے پھرتی ہے + (ذوقؔ)

ہاتھ میں ٹھیکرا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بھیک منگوانا۔ گدائی کرانا۔ (۲) مفلس کر دینا۔ محتاج بنا دینا۔ بھیک منگوا دینا +

ہاتھ میں ٹھیکرا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) گدائی کرنا۔ بھیک مانگنا۔ (۲) مفلس ہونا۔ نادار ہونا۔ غریب و محتاج ہونا +

ہاتھ میں ٹھیکرا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھیک مانگنے لگنا۔ گدا بن جانا۔ اپنی ہاتھ میں اپنا بھیک لگنے ہم بھی فقیر ہونا + لطیفہ۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب کو جاں دو شوق تھا وہاں حقہ بھی بکثرت پیتے تھے ایک دفعہ حسبِ معمول نہایت تنگ دست ہونے کئی مہینہ تک چلم بردار کو تنخواہ نہ دے سکے وہ جس وقت چلم بھرنے آگ کے ٹھیکرے کے پاس گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانے لگا جب چلم بھر کر لایا تو حضرت نے اُس سے پوچھا کہ میاں آج تم ٹھیکرے سے کیا باتیں کر رہے تھے اُس نے عرض کیا کہ حضور کچھ نہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آج چار مہینے ہو گئے تنخواہ نہیں ملی دیکھئے کیونکر کام چلتا ہے مرزا نے پوچھا پھر بھی ٹھیکرے نے اس کا کیا جواب دیا چونکہ ایک تو وہ ایسے لائق کا ملازم دوسرے خود بھی طباع اور زندگی تمام عرض کیا کہ حضرت اُس نے کہا میں تیرے ہاتھ میں ہونگا اور تو گلی گلی کی سیر کرتا طرح طرح کے گُستے کھاتا پھرے گا۔ مرزا صاحب کو یہ لطیفہ پسند آیا ایک دوست کے سامنے بیان فرما کر اُسکی تنخواہ دلوا دی +

ہاتھ میں چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ میں اُتارنا۔ ہاتھ میں پہنانا۔ ہاتھ میں داخل کرنا۔ جیسے ہاتھ میں چوڑی چڑھانا +

ہاتھ میں چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ میں آنا۔ ہاتھ میں اُترنا۔ جیسے ہاتھ میں چوڑی چڑھنا۔ آستین چڑھنا وغیرہ +

ہاتھ میں دل رکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ دلداری کرنا۔ نازبرداری کرنا۔ دل میلا نہ ہونے دینا۔ ہر ایک آرزو پوری کرنا۔ ہر طرح سے راضی او خوش رکھنا۔ خاطرداری کرتے رہنا۔ دلجوئی دلدہی اور خاطرداری کرنا۔ ؎

غیر پر جو لطف تھا گرچہ وہ ہم پر کچھ نہ تھا　　ہاتھ میں دل ہم بھی [illegible] نے (معروفؔ)

ہاتھ میں دل لینا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ دل خوش رکھنا۔ راضی رکھنا۔ دلجوئی کرنا۔ دلدہی کرنا۔ دلداری کرنا۔ خاطرداری کرنا +

دل ہاتھ میں اُس کا لیا پر ہے یہ خفہ حال　　جنبش میں رہے جیسے [illegible] (ناظرؔ)

ہاتھ میں دل نہ ہونا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ دل قابو میں نہ ہونا۔ دل [illegible] مضطرب اور بیقرار ہونا + دل دھڑکنا +

ہاتھ سے تیرے یہ احوال ہے دلبر اپنا　　دل نہیں ہاتھ میں اور ہاتھ سے دلبر اپنا (ممنونؔ)

ہاتھ میں دے روٹی اور سر پر مارے جوتی۔ (کہاوت) یعنی ایسا کم ظرف ہے کہ اگر اپنا احسان کرتا ہے تو بار بار جتائے بغیر نہیں رہتا +

ہاتھ میں دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ میں پکڑانا + (۲) سپرد کرنا۔ سونپنا +

ہاتھ میں رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ موجود رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا +

ہاتھ میں سُمرنی اور بغل میں کترنی۔ (کہاوت) ظاہر میں پارسا باطن میں

ہات

جیب کترا یعنی دغاباز ظاہر کچھ باطن کچھ +

ہاتھ میں سنیچر آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ کمال تنگدستی کا زمانہ آنا ۔ نہایت مفلس ہوجانا ۔ نہایت نحس ہونا ۔ ہاتھ میں پیسہ نہ ٹھیرنا ۔ (نجومیوں کے اعتقاد کے موافق جس کسی کے طالع میں زحل ستارہ آجاتا ہے اسپر بیس برس کی نحوست مفلسی اور سرگردانی طاری ہوجاتی ہے)

ہاتھ میں قلم لیکر یا پکڑ کر رہجانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ لکھتے یا تصویر بناتے وقت حیران اور متحیر رہجانا ۔ حیرت سے سوچ میں رہجانا ۔ لکھنے یا تصویر کھینچنے پر قادر نہ رہنا ۔ لکھ نہ سکنا ۔ قلم کاری نہ کرسکنا +

نعت یاں تک کھنچا کہ شوق نگر ۔ رہ گئے ہاتھ میں قلم لیکر + + (میر)

اور تیرہ قافی میں غزل لکھ ات ظفر ۔ ہاتھ میں اپنے قلم کو کیوں تو نے رکھ کر رہ گیا (ظفر)

ہاتھ میں لاد سرچاٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ جو کچھ کمانا سو چٹورپن میں اڑا دینا ۔ نہایت چٹورا اور مسرف ہونا +

ہاتھ میں لانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) بہم پہنچانا ۔ حاصل کرنا ۔ کمانا ۔ (۲) قابو میں لانا ۔ بس میں لانا ۔ (۳) قبضہ کرنا ۔ دخل بٹھانا +

ہاتھ میں لانا پات میں کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ جو کمانا سو کھانا ۔ ایسا مفلس اور قلاش ہونا کہ گھر میں برتن تک نہ رہنا + نہایت بدسلیقہ اور پھوہڑ ہونا + محنت سے پیدا کرنا اور رغبت نہ طور پر پتل میں کھالینا خوب ہے +

ہاتھ میں لئے پھرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) ہاتھ پر بٹھائے پھرنا ۔ ہاتھ میں بائے پھرنا ۔ ہاتھ میں ٹھیائے یا دبوچے پھرنا ۔ جیسے بٹیر بلبل وغیرہ ہاتھ میں لئے پھرنا ۔ (۲ بازاری) شہوت میں بیتاب پھرنا ۔ خواہش نفسانی کا نہایت زور ہونا +

ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ دیکھو ہاتھ میں ہاتھ دینا نمبر ۱ ۔ ۲ +

ہاتھ میں ہاتھ دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ (۱) ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا ۔ کسی کے سپرد کرنا ۔ سونپنا ۔ کسی کی کفالت میں کسی کو دینا +

تھی خراب ہونہ ہمارے غبار کی ۔ رخصت کے وقت ہاتھ میں دیں صبا کے ہاتھ (قلق)

سبق مہر و محبت یہ جو مائل دیکھا ۔ حضرت عشق نے مجنوں کے دیا ہاتھ میں ہاتھ (مؤلف)

(۲) عورت کا نکاح مرد سے کردینا ۔ نکاح باندھ دینا ۔ عقد پڑھا دینا ۔ کسی کے ساتھ شادی کردینا ۔ بیاہ دینا ۔ جیسے تمہارا باپ ایسا نادان نہیں کہ تمہارا ہاتھ ایک غیر آدمی کے ہاتھ میں دیدے ۔ (۳) ہاتھ ملانا ۔ مصافحہ کرنا + ہاتھ سے ہاتھ ملانا ۔ ہاتھ ملاکر نہایت تپاک اور ارتباط ظاہر کرنا +

گرمیوں میں کف افسوس تو ملتا ہے وہ شوخ ۔ ہاتھ میں ہاتھ کسے شخص کو دیکھا اپنا (جرأت)

ہاتھ میں ہاتھ رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ ساتھ ساتھ پھرنا ۔ نہایت محبت و ارتباط اور الفت ہونا

ہات

حد ہے ہتوتا میں پھریں خاک بسر ۔ سرو قدوں کے ہیں ہاتھ میں ہنر شاد کے ہاتھ (جعفر)

ہاتھ میں ہنر ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ ہاتھ میں جوہر ہونا ۔ دستکاری یا کوئی ہنر معلوم ہونا ۔ کچھ ہنر آتا ہونا ۔ حرفت کاری یا لکھنے پڑھنے سے واقف ہونا ۔ ہنرمند یا صاحب کمال ہونا ۔ جیسے جس کے ہاتھ میں ہنر ہوگا وہ کیوں بھوکا ننگا رہے گا +

ہاتھ میں ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) قابو میں ہونا ۔ بس میں ہونا ۔ اختیار میں ہونا ۔ (۲) کوئی ہنر یاد ہونا ۔ کام آتا ہونا +

ہاتھ نہ اٹھانا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ دست بردار نہ ہونا ۔ تعلق نہ چھوڑنا ۔ بے تعلق نہ ہونا ۔ کنارہ کش نہ ہونا ۔ باز نہ رہنا

سے دل نہ اٹھانا ہاتھ محبت سے ہجر میں ۔ (؟) جس طرح کٹیں یہ مصیبت اٹھا کے کاٹ (ظفر)

ہاتھ نہ آنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ (۱) پکڑا نہ جانا ۔ بھاگنے میں ہاتھ نہ لگنا + دور پہنچنا ۔ (۲) قابو میں نہ آنا ۔ قابو پر نہ چڑھنا ۔ ہاتھ نہ لگنا +

تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا ۔ مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (جرأت)

(۳) حاصل نہ ہونا ۔ میسر نہ ہونا ۔ دستیاب نہ ہونا ۔ کسی چیز کا نہ ملنا ۔ ؎

ہاتھ آیا نہ بوسہ لب شیریں کا تو ہم ہاتھ ۔ ملتے رہے مثل مگس ارمان سے بیٹھے ۔ (ظفر)

پھر مجھ سا بشر ہاتھ نہ آئیگا تمہارے ۔ مجھکو نہ کرو قتل ستمانے سے کسی کے (غافل)

ہاتھ نہ رکھنے دینا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (۱) چھونے نہ دینا ۔ پاس نہ آنے دینا ۔ ہاتھ نہ لگانے دینا ۔ ؎

رکھنے دیتے نہیں ہو ہاتھ ہمیں ۔ ابھی ایسی بھی کیا کمر نازک + (قدر)

(۲) پروا نہ کرنا ۔ خاطر میں نہ لانا ۔ جیسے جید کا جو سر اہے تو کوئی بزاز ہاتھ نہیں رکھنے دیتا ۔ (۳) قابو میں نہ آنا + جمنے نہ دینا ۔ ٹھہرنے نہ دینا ۔ جیسے وہ ایسا منلتی ہے کہ اچھے اچھے ناضادوں کو ہاتھ نہیں رکھنے دیتا ۔ (۴) کسی طرح راضی نہ ہونا ۔ (۵) زود کھا ہونا ۔ اکل کھرا ہونا ۔ غیر ملنسار ہونا + بدمزاج ہونا ۔ تند ہونا

ہاتھ نہ لگے ناک میں پیاز کے ڈلے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ (عو) خلعت اور ذراسی چیز پر اترانے والی عورت کی نسبت بولتے ہیں ۔ بھونڈوں کو ۔ پر طنز بھی ہے +

ہاتھ نہ لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی ۔ (۱) ہاتھ سے نہ چھونا ۔ (۲) مارنے سے باز رہنا ۔ زدوکوب نہ کرنا ۔ (۳) بچے کو تنبیہ نہ کرنا ۔ بچے کو ڈانٹنے سے باز رہنا (۴) کسی چیز کو بے حقیقت ذلیل اور حقیر سمجھنا ۔ خاطر میں نہ لانا ۔ بات نہ پوچھنا ۔

دکھاؤں دیدۂ تر کے اگر میں رنگ غلطاں کو ۔ لگا دے ہاتھ بھی کوئی نہ پھر لعل بدخشاں کو (جعفر)

ہاتھ نہ مٹھی ہلبلاتی اٹھی ۔ ہ ۔ کہاوت ۔ پاس کوڑی نہیں حوصلہ دکھانے میں یہ کچھ گرمجوشی + پاس کچھ نہیں غصہ ناحق کا +

ہاتھ ہلاتے آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ خالی ہاتھ آنا ۔ کچھ کما کر یا سود اسلف لیکر نہ آنا ۔ گھر کچھ لیکر نہ آنا ۔ پلا جھلاتے آنا +

ہاتھ ہلاسے جاؤ ۔ ہ ۔ مُحاورہ :۔ کھاتے رہو کھانے کا شغل جاری رکھو ہتھ نہ ہلائے جاؤ +

ہاتھ ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) دیکھو (ہاتھ میں ہونا) (۲) مُنحصر ہونا کسی پر کوئی بات موقوف ہونا ۔ انحصار ہونا +

حقِ خدمت میں نہیں کوئی کمی کی ہے نے ۔ جانفشانی کا اب انصاف ہے سرکار کے ہاتھ (آتش)

ہاتھا پائی یا ہاتا پائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے ذریعہ لڑائی ۔ مار کٹائی ۔ گھتم گھتا ۔ گھونسم گھونسا ۔ مُکا مُکی ۔ پیا ڈکی ۔ کُشتا کُشتی ۔ دھینگا مُشتی ۔ دھول دھپّا ۔ دست درازی ۔ مار دھاڑ ۔ گُتھم گُتھا + چھینا جھپٹی ۔ توڑ مروڑی ۔ مار پیٹ ۔ لڑائی بھڑائی ۔ زد و کوب +

دیکھی جو ہاتھا پائی ترے ساتھ غیر کی ۔ ہوں کیوں نہ سرو عاشقِ بیدل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھا پائی کے لئے خُوب مری بن آئی ۔ اے حنا باندھ دیئے تُونے جو اُس یار کے ہاتھ (ر)

بیٹھا ہے مہندی لگا کر اپنے دست و پا میں تو ۔ آج ہے اے شوخ ہم سے ہاتھا پائی میں مزا (ر)

بس جناب زور آزمائی ہو چکی ۔ دلبروں سے ہاتھا پائی ہو چکی + (ممنون)

ہاتھا پائی سے جو یُوسف ہیں اُنہیں نفرت ہے ۔ چاک دامن بھی ہوا دست و گریباں نہوا (عاشق)

یہ ہاتھا پائی بھی کہیں دیکھی سُنی نہیں ۔ لاتوں کے ساتھ آپکی چلتی ہیں کہنیاں (ہلال)

ہاتھا پائی ہُوئی کچھ ایسی کہ بس پھر ۔ اُن کی اُنگلی کی چٹخ گئی چٹ نس + (انشا)

غیروں سے اُس نے ہرگز چھوڑی نہ ہاتھا پائی ۔ جب تک اجل کا صدمہ دو چار تک نہ پہنچا (مومن)

خوف ہاتا پائی کا گر ہو تو مہر سے دو بدو ۔ دست و پا میں اپنے تُم مہندی لگا کر دیکھ لو (معرُوف)

ہاتا پائی میں ہانپتے جاتا ۔ کُرتی ہاتھوں سے ڈھانپتے جاتا + (اثر)

شبِ وصال میں جو ہاتا پائی تھی ہم سے ۔ مسک گئی ہے ہر اک بات سے قبا اُنکی (حضور نظام)

دستِ وحشت وہاں اُلجھتا تھا ۔ تھا اگر شوق ہاتا پائی کا + + (ظہیر)

ہاتھ میرا جھٹک کے کہنے لگے ۔ ہاتا پائی کمال چڑھ ہے مری + + (قلق)

ہاتھا پائی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ لات مُکّی چلانا ۔ مار کٹائی کرنا ۔ دھینگا مُشتی کرنا ۔ پیا ڈکی کرنا ۔ دست درازی کرنا ۔ گُتھم گُتھا کرنا +

ہاتا پائی مگر اے جان ڈُوگا نا مُجھ سے ۔ ڈر خدا سے تری نازک ہے کلائی ات گت (رنگین)

خدا جانے کہ ہاتا پائی کر کس سے لڑی کو کا ۔ کہ اُس نے چوڑیاں کہیں اپنی چکنا چور ڈالی ہیں (ر)

ہاتھوں نے خُوب ہاتا پائی کی ۔ لشکرِ ہوش کی صفائی کی + + (سخن)

مہندی ملنے کی اجازت جو ملی جا پائی ۔ ہم بھی کرنے لگے اُس شوخ سے ہاتھا پائی (امیر)

جفا سے نہ تم ہاتھا پائی کرو ۔ یہ نازک کلائی اُتر جائے گی + (ظہیر)

ہاتھا پائی کر لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ مار کٹائی اختیار کرنا ۔ پیا ڈکی پر اُتر پڑنا ۔ گُتھم گُتھا پر موجود ہو جانا ۔ دھینگا مُشتی پر آجانا +

وحشت گردی کبھی کی جامہ دری ۔ لی جو وحشت نے ہاتھا پائی کی + (رشک)

ہاتھا پائی ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دھینگا مُشتی ہونا ۔ مار کٹائی ہونا ۔ دست درازی ہونا ۔ پیا ڈکی ہونا ۔ گُتھم گُتھا ہونا +

وصل کی شب ایک بوسہ پہ لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی ۔ ہاں نہیں کرتے ہی کرتے ہاتھا پائی ہو گئی (سخن)

صُلح میں بھی لڑائی ہوتی ہے ۔ پیار میں ہاتھا پائی ہوتی ہے + (ارشد)

نشہ میں میری اُنکی ہاتھا پائی ہو تو بہتر ہے ۔ یہ کیفیت گر اے ساقی لڑائی ہو تو بہتر ہے (نصیر)

بس جناب زور آزمائی ہو چکی ۔ دلبروں سے ہاتھا پائی ہو چکی (میر ممنون)

ہاتھا چھانٹی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بدمعاملگی ۔ دغا بازی + بددیانتی ۔ امانت میں خیانت (۲) خُورد بُرد ۔ غبن ۔ تصرفِ بیجا ۔ ناجائز دست اندازی ۔ چوری ۔ تغلّب +

ہاتھا چھانٹی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بدمعاملگی کرنا ۔ امانت میں خیانت کرنا ۔ دغا کرنا + بددیانتی کرنا ۔ بیوفائی کرنا ۔ (۲) خُورد بُرد کرنا ۔ غبن کرنا ۔ تصرفِ بیجا کرنا ۔ ناجائز دست اندازی کرنا ۔ تغلّب کرنا + بیچ میں رکھ لینا + مار لینا ۔ دبا لینا ۔ غصب کر لینا +

ہاتھا جوڑی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک مشہور پودے کا نام +

ہاتھوں ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہاتھ کی جمع جو حرُوفِ مغیرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نُونِ غُنّہ سے بنائی جاتی ہے ۔ (۲) سبب ۔ باعث ۔ کارن ۔ جیسے غم کے ہاتھوں ۔ دل کے ہاتھوں ۔ عشق کے ہاتھوں ۔ ظلم کے ہاتھوں وغیرہ +

اے دل و دیدہ بہت تُمنے ستایا مجکو ۔ میں ہُوں اب جان سے بیزار تمہارے ہاتھوں (رستم)

دل کے ہاتھوں سے نہیں ہے حضرتِ ناصح ناچار ۔ ورنہ ہے یُونہیں جو کچھ آپکے ارشاد کیا (معرُوف)

مرتا نہیں ہُوں کچھ میں اُس سخت دل کے ہاتھوں ۔ بیتا ہُوں آپ اپنے کم بخت دل کے ہاتھوں (درد)

نالاں نہیں ہے تنہا اِس راہ میں جرس تو ۔ روتے گئے ہیں کتنے یک لخت دل کے ہاتھوں (ر)

میں اُس سرکش کے ہاتھوں آ بچا جب آگ میں ڈالا ۔ کہا اے سوز تُو تک دیکھیو یہ درد کیا ہے (میر سوز)

اِس کے ہاتھوں اک جہاں ویران ہے ۔ چشم بھی میری کوئی طُوفان ہے + (خادم)

اِس طرح جاتے ہیں اُس بزم میں دل کے ہاتھوں ۔ کہ بندھے جیسے گنہگار چلے جاتے ہیں (داغ)

حسن و عشق کے ہاتھوں جان کشمکش میں ہے ۔ اس معاملہ کا ہو دیکھیں تو فیصلہ کب تک (زکی)

(۳ ۔ تابع فعل) بدست ۔ بدستِ مصحُوب ۔ جیسے اُسکے ہاتھوں اتنے روپے پہنچے

دم بھی تو لینے کی فرصت نہیں دل کے ہاتھوں ۔ پاؤں اک گھر میں ہے ایک پاسکی پولیس کے پاس (حمید)

پیام وصل ہے کیوں اب رقیب کے ہاتھوں ۔ نکالا تھا مُجھے آپ نے نکال دیا + (ذوق)

(۴ ۔ تابع فعل) ہاتھ سے ۔ ہاتھوں سے ۔ جیسے زندگی ہوگی تو اِس بتانے کے ہاتھوں لوٹ پیٹ کے بچ جائے گا ۔ (گنگھڑ پہیلی) +

ہات

اپنا عیب دوسروں کے سر تھوپنا۔ (چونکہ جب پیروں میں مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے تو آدمی کہیں آجا نہیں سکتا پس آپ تو اِس بہانے سے کہ ہمارے ہاتھ پیروں میں مہندی لگی ہوئی تھی کہیں جا ہی نہ سکے الگ ہو گئے دُوسرے پر عیب لگا دیا کہ یہ گیا ہوگا یا یوں کہو کہ آپ مہندی کا عذر کر کے کام سے بچا اور دُوسرے کو کام سونپنا) +

ہاتھوں میں رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی: آرام سے رکھنا۔ نہایت حفاظت سے رکھنا +

ہاتھوں میں سانپ یا ناگ کھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سانپ کو ہاتھوں میں رکھنا۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ مشکل کام کرنا + نہایت احتیاط رکھنا۔ احتیاط کا کام کرنا۔ جیسے بچے کا رکھنا اور ہاتھوں میں سانپ کا کھلانا برابر ہے + بد مزاج حاکم سے نباہنا اور ہاتھوں میں سانپ کھلانا برابر ہے +

کھلائے کون بجز شانہ اس کو ہاتھوں میں بڑی بلا ہے وہ زلف مہ جبیں کا سانپ (نصیر)

عاشق ہے وُہی جو مثلِ شانہ ہاتھوں میں کھلائے ناگ کالے (مصحفی)

کاکل میں اُن کی دِل کو پھنسایا بجائے گا ہاتھوں میں سانپ ہم سے کھلایا بجائیگا + (شیفتہ)

ہاتھوں ہاتھ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) دست بدست۔ دستا دست۔ یدًا بید۔ ایک ہاتھ سے دُوسرے ہاتھ میں۔ ہاتھ بہ ہاتھ + بالا ہی بالا۔ اُوپر ہی اُوپر +

وہ کتر اکر چلے میں میکدے سے حضرتِ زاہد بڑے سرشی میں ہاتھوں ہاتھ بھرتا انکو یاں سو بار نہیں (داغ)

میری دعا کے ساتھ دُعا کی رقیب نے کل شب کو ہاتھوں ہاتھ دُعا سے اثر بھی گیا (ایضاً)

پیر صاحب نہ خفا ہو تو ابھی ہاتھوں ہاتھ تا سرِ پیرِ مغاں آپ کی دستار چلے (ناسخ)

ہاتھ میں اُس کے ہاتھ تھا لیہات دل مرا گم ہوا ہے ہاتھوں ہاتھ + (تاباں)

یہ غزل سودا کہی ہے تُو نے اِس انداز کی ہند سے پہنچی ہے ہاتھوں ہاتھ تا پنجاب تک (سودا)

لے چلو واعظ کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر یاں سے تو یاسباں جل کر بنا دو خانۂ خمار کا + + (انور)

(۲) فوراً۔ ترت۔ جلد۔ بشتاب۔ جلد جلد۔ جلدی سے۔ چابکدستی سے۔ دوڑ کر۔ جھپٹ کر۔ لپک کر +

ابھی باندھے گا ہاتھوں ہاتھ وُہ شوخ نہیں یہ شوخیاں اچھی حنا کی + + (مجروح)

مہندی جو اس کے بزم میں آیا وہ شاہِ حسن دل ہاتھوں ہاتھ وُزدِ حنا نے چرا لئے (امانت)

متاعِ حسن ہاتھوں ہاتھ لوٹی بندھی مُٹھی کھلی قسمت حنا کی + (شمس)

بٹ جائے ہاتھوں ہاتھ تبرک کی طرح سے اُتری ہوئی جو پاؤں کی تیرے حنا سے (رند)

لختِ دِل لیکے رواں ہاتھ ہوا ہاتھوں ہاتھ خط نسخ ڈاک میں پہنچے ہے سدا ہاتھوں ہاتھ (نصیر)

ڈھونڈے ہے تنگئی معانی جو کریں ہیں لے نصیر دے ہے ہاتھوں ہاتھ بندھوا لیجیو تو تنگو (ایضاً)

توبچانا نہیں کچھ اِن کے ساتھ لُوٹ لیتے ہیں یہ ہاتھوں ہاتھ + + (اشا)

ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لے جانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست بدست فوراً لیجانا۔ اُوپر ہی اُوپر لیجانا۔ بالا بالا لیجانا۔ جھٹ پٹ لے جانا +

لے چلو واعظ کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر یاں سے تو یاسباں جل کر بنا دو خانۂ خمار کا + + (انور)

ہاتھوں ہاتھ اُڑا لینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ فوراً لیجانا۔ دست بدست لیجانا۔ ترت لیجانا۔

اُڑا لینا ہے ہاتھوں ہاتھ وہ دزدِ حنا دل کو تِرا تا بھی ہے گر کوئی بصد مشکل چُراتا ہے (ظفر)

ہاتھوں ہاتھ اُٹھ جانا یا بِک جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ جلد بِک جانا۔ فوراً بِک جانا۔ جھٹ پٹ فروخت ہو جانا + بہت جلد صرف ہو جانا۔ فوراً خرچ میں آ جانا +

ہاتھوں ہاتھ سودا بننا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ترت سودا ہونا۔ جلد سودا ہونا۔ ترت معاملہ پٹنا۔ خرید و فروخت میں دیر نہ لگنا +

نکہ وتا دیز اُلفت دیکھ بہتی ہے حنا اب تو ہاتھوں ہاتھ سودا تم سے یاں بنگیا (نصیر)

ہاتھوں ہاتھ سودا ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ فوراً معاملہ پٹنا۔ جلد سودا بننا۔ دست بدست خرید و فروخت ہو جانا +

وسنگر داں یہ نہیں جنس گراں مایۂ دِل اِس کا سودا کہیں کیونکر ہو بھلا ہاتھوں ہاتھ (نصیر)

گر نہی بازارِ دُختِ رز نہیں ہے اِس قدر میکدہ میں کیوں نہ ہاتھوں ہاتھ ہو سودائے جام (ایضاً)

ہاتھوں ہاتھ لے جانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ فوراً لیجانا۔ دیر نہ کرنا۔ جلدی سے لے لینا + جھپٹ لینا۔ اُچک لینا۔ لپک لینا + دست بدست لینا۔ کسی چیز کے لینے میں جلدی کرنا + نہایت قدر و منزلت سے لیجانا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنے دینا۔ دست بدست لیجانا +

مسکوں کیا تھا دل نے جو پہلوئے یار میں سونپا نہ ہاتھوں ہاتھ اُسے ہیبات لیگیا (جرأت)

مرا دل گُلرُو اپنے ساتھ لے گئے حنا کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیگئے + (سید عبد الوہاب)

پیکِ قضا نے لے ہی لیا بڑھ کے ہاتھوں ہاتھ کوچہ میں اُسکے بُلبُل کے جو ناجکل گیا

ہاتھوں ہاتھ لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دست بدست لینا + فوراً لینا۔ جھٹ پٹ لے جانا۔ جلد لے جانا + زمین پر گرنے نہ دینا۔ اُوپر ہی اُوپر لینا +

ہاتھی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) فیل۔ پیل۔ ہستی۔ گج۔ ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان۔ سُونڈ والا۔ جیسے ہاتھی اپنی ہتھیانی پر آجائے تو آدمی بھگتا ہے۔ (۲) شطرنج کے ایک مُہرہ کا نام ہے جسے پیلہ بھی کہتے ہیں +

(یہ جانور ہند۔ افریقہ۔ سیلون۔ برہما۔ سیام اور جزائر شرق الہند کا رہنے والا ہے۔ سیلون میں ساحل کے سوا۔ میدان۔ پہاڑ۔ گھاٹی۔ چوٹی۔ اور جنگل میں یکساں افراط کیساتھ پایا جاتا ہے جلال الدین اکبر کے زمانہ میں ہندوستان کے اندر بیاتواں۔ نروَر۔ بیجا گڑھ۔ صوبۂ مالوہ۔ صوبۂ الہ آباد۔ ہوشنگ آباد۔ صوبۂ بنگالہ اور اوڑیسہ میں ہوتا تھا اب فقط برہما اور آسام کے درمیانی پہاڑ میں۔ ہمالیہ کی ترائی میں۔ بعض جنگلات مثل دیرہ دُون وغیرہ میں۔ کرگ۔ میسور۔ اور اوڑیسہ کے جنگلوں میں ملتا ہے۔

لت

اِس کی ناک جسے سُونڈ کہتے ہیں زمین تک لٹکتی رہتی اور اُس کے اخیر میں ایک اُنگلی ہوتی ہے ہاتھی سُونڈ کے وسیلہ سے ڈیڑھ سومن تک کا پتھر اُٹھا لیتا ہے بلکہ اُس ایک اُنگلی کے ذریعہ سے زمین پر پڑی ہُوئی سُوئی تک نہیں چھوٹتا اس ایک ہاتھ اور اُنگلی ہی کی وجہ سے اِس کا نام ہاتھی رکھا گیا۔ کیونکہ اس سے وہ آدمی کے ہاتھوں کا سا کام لے لیتا ہے۔ بدن پر پانی اُس سے ڈالتا ہے۔ چارہ اُٹھا اُٹھا کر اُس سے کھاتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے اُس سے پکڑ لیتا اور اُچھال دیتا ہے غرض اُسکے جسم میں سُونڈ سے زیادہ کار آمد کوئی اور عضو نہیں ہے۔

اِس کی زبان گول اور گرہ دار طوطے کی مانند ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہاتھی کی زبان سیدھی اور چپٹی ہوتی تو وہ خاصا آدمی کی طرح بات چیت کرتا +

سیلون میں ہاتھی کے بڑے دانت شاذ و نادر ہوتے ہیں ورنہ افریقہ اور ہندوستان کی طرح صرف دانتوں کے لالچ سے مار مار کر اِس کا نام باقی نہ رکھتے کیونکہ ساڑھے بارہ ہزار من سالانہ ہاتھی دانت کا خرچ تو صرف اِنگلستان میں ہوتا ہے اگر ایک دانت کا وزن کم سے کم تیس سیر فرض کیا جائے تو گویا فقط انگلستان کی ضرورت کے واسطے ۳۳۳۸ ہاتھی مارے جاتے ہیں لیکن یہ کل دانت تقریبًا افریقہ سے اور کسی قدر ہندوستان سے جاتے ہیں +

سیلون کا ہاتھی دانت پتلا خوبصورت اور خمدار رہتا ہے۔ افریقہ کا ہاتھی دانت لمبا سیدھا اور بدنما لیکن سیلون کا ہاتھی دانت پچیس یا تیس سیر سے زیادہ ہرگز نہیں ہوتا۔ افریقہ کا ہاتھی دانت دو سوا دو من کا ہوتا اور چار من کا کمتر ہوتا ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہاتھی کے دانت ہر دسویں برس نئے نکلتے ہیں ہاں دُودھ کے دانت ایکدفعہ تو ضرور گرتے اور پھر مستقل یعنی پکّے دانت نکل آتے ہیں +

ہاتھی کو کسی خاص جانور سے نفرت نہیں ہوتی لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ نیا جانور دیکھکر ذرا گھبراتا ہے اور گھوڑا تو خود ہاتھی کی بُو سے ڈر جاتا ہے۔ ہاتھی اپنے دانتوں سے بہت کام نہیں لیتا اور اُن کے نہ ہونے سے اُسے کچھ نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ سُونڈ پاؤں۔ مستک اُس کے واسطے کافی ہتھیار ہے گویا ہاتھی کے دانت صرف دکھانے کے ہوتے ہیں۔ دشمن سے لڑنے اپنا بچاؤ کرنے کیواسطے یہ خوفناک آلات اُس کے پاس کافی ہیں۔ البتہ سدھایا ہوا ہاتھی دانتوں سے طرح طرح کا کام لینے لگ جاتا ہے بعض ہاتھی اپنے دانتوں پر ڈیڑھ ڈیڑھ سومن سے زیادہ وزن کا پتھر یا لکڑی کا شہتیر اُٹھا لیتا ہے۔ مخزن والے نے لکھا ہے کہ دانت کا طول تین ہاتھ سے چار ہاتھ تک ہوتا ہے بعض ہاتھی کے دانت نصف کے قریب اندر سے کھوکھلے اور مجوّف ہوتے ہیں اور بعض کا سارا دانت ٹھوس اور ثقیل ہوتا ہے ایک تو خوشنمائی کے واسطے دُوسرے اِس لئے کہ کبھی صدمہ یا آفتاب کی تابش سے پھٹ نہ جائے زندہ ہاتھیوں کے دانتوں پر سونے یا پیتل کے حلقے چڑھا دیتے ہیں سکھایا جانے کے دانت اندر ہوتے ہیں آٹھ اوپر آٹھ نیچے گویا کل اندبا ہر کے دانت مِلاکر اٹھارہ ہوتے ہیں افریقہ اور سیلون کے ہاتھیوں میں مندرجۂ ذیل فرق پایا جاتا ہے۔

سیلون کے ہاتھیوں کے دانت چھوٹے ہوتے ہیں اور پیشانی یعنی مستک اُبھری ہوئی اور

ہات

زیادہ اُونچی۔ کان چھوٹے چھوٹے جبڑے کے دانت لوزی شکل ہونے کی بجائے سلاخیں سی ہوتے ہیں۔ پچھلے پاؤں میں چار ناخن مگر افریقہ کے ہاتھی کے تین۔ بعض ہاتھیوں کے بیس لیکن عمومًا اٹھارہ دیکھنے میں آئے ہیں +

ہستی سلپہ ایک سنگھالی زبان کی کتاب ہے اُس میں ہاتھی کے وصف حسب ذیل درج ہیں۔ کھال نرم ہو۔ مُنہ اور زبان کا رنگ سُرخ۔ پیشانی چوڑی۔ اور اُس میں گڑھا ذرا گہرا ہو۔ کان بڑے بڑے تو ہوں مگر مدوّر اور گول نہوں سُونڈ جڑ میں سے موٹی اور مُنہ کے قریب سفید دھبّے ہوں آنکھیں روشن اور مہربان ہوں۔ رخسارے بڑے بڑے اور گردن موٹی ہو۔ کمر ستوی سینہ متّسع اگلی ٹانگیں چھوٹی چھوٹی اور گھٹنے آگے نکلے ہوئے ہوں یعنی اُس جگہ آگے کی طرف گولائی ہو پچھلی ٹانگیں موٹی اور ہر ایک پاؤں میں پانچ ناخن ہوں ناخن صاف گول اور چکنے ہوئے ہوں " لیکن ایسا ہاتھی جو اِن صفات سے موصوف ہو ہزار میں ایک بھی نہیں نکلتا۔ سیلون کے مندروں میں جو ہاتھی ہوتے ہیں وہ اکثر بے عیب اور خوبصورتی کا نمونہ ہوتے ہیں۔ ابو الفضل کی رائے میں اگر ہاتھی کا سر دو گنبدوں کی مانند ہو۔ کان چھاج کی مثال ہوں آنکھ میں سُرخی سیاہی زردی وسفیدی مِلی ہوئی ہو اور پیشانی ہموار ہو مگر نکلی ہوئی نہو تو وہ ہاتھی سب سے عمدہ ہے +

ہاتھی کا قدرتی رنگ سیاہی مائل بھورا اور میلا سا ہوتا ہے لیکن پلے ہوئے ہاتھی کا رنگ بالکل سیاہ پکّا ہو جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ بار بار کے غسل اور تیل کے استعمال یا اکثر تیل خواہ پتھر سے رگڑنے کے سبب سیاہی بڑھ جاتی ہے +

سُونڈ کے سرے۔ کانوں۔ پانْوں اور پیشانی کے اُوپر سے بعض اوقات خُون کے فساد سے بال نہ گر جاتے تو اُڑ جاتی اور گوشت کا رنگ نکل آتا ہے۔ اِن دھبّوں کو جو درحقیقت عیب ہوتا ہے ہندوستان اور سیلون کے باشندے وصف اور اُس کا جوہر سمجھتے ہیں۔ سفید ہاتھی جو مشہور ہے وہ بھی دراصل سفید نہیں ہوتا۔ اُس کا اصلی رنگ اُترا ہُوا ہوتا ہے جسے دھو دھو کر ذرا اُجلا کر لیتے ہیں اِس رنگ کا ہاتھی بہت کم ہوتا ہے برہما میں اُس کی پرستش کرتے ہیں اور سیام والے اُسے بادشاہی کی علامت خیال کرتے ہیں ہورس ایک رومی شاعر نے لکھا ہے کہ اُس کے زمانہ میں رومتہ الکبریٰ یعنی روم میں ایک سفید ہاتھی آیا تھا ۱۶۳۳ع میں پرتگیز اپنے مُلک میں ایک سفید ہاتھی لائے تھے۔ ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ کالنجر کے راجہ کے پاس بھی ایک سفید ہاتھی تھا ابن الاثیر نے تاریخ کامل میں نقل کیا ہے کہ شہاب الدین غوری کو پتھورا کی لڑائی کے بعد جو ہاتھی ہاتھ آئے اُن میں ایک سفید ہاتھی بھی تھا +

ہاتھی کی اُنچائی کی بابت جھوٹا مبالغہ کیا جاتا ہے گزشتہ صدی کی کتابوں میں بھی اُس کی بلندی بیس فٹ لکھی ہے لیکن سیلون میں ہاتھی کی بلندی نو فیٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ہندوستان کے ہاتھی کی زیادہ سے زیادہ بلندی ہنٹر صاحب بارہ فیٹ لکھتے ہیں ابو الفضل آٹھ ہاتھ بلند نو ہاتھ لمبا دس ہاتھ پشت اور شکم کا دور اعلے درجہ کے ہاتھی کا بیان کرتا ہے +

ایک بات یہ بھی قدیم سے مشہور چلی آتی ہے کہ ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتے اس سبب سے

ات

وہ درختوں کا سہارا لگا کر سوتا ہے شکاری درخت کو بیچ میں سے کاٹ دیتے ہیں درخت گر پڑتا ہے تو ہاتھی بھی اُس کے ساتھ گر پڑتا اور پھر نہیں اُٹھ سکتا لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے البتہ یہ درست ہے کہ ہاتھی اکثر سہارا لگا کر اور کھڑا کھڑا سو جاتا ہے لیکن اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ ہاتھی ٹانگوں میں جوڑ نہیں بلکہ اپنے جُثّہ کے لحاظ سے لیٹنے کی نسبت اُس کو کھڑے کھڑے سونے میں زیادہ آرام ملتا ہے جب وہ بیٹھتا ہے تو اور چارپایوں کی مانند پچھلی ٹانگیں گھٹنوں کی طرف نہیں پلٹتا بلکہ اُن کو پیچھے کی طرف موڑ کر بیٹھتا ہے جس سے اسے اٹھنے میں آسانی ہوتی ہے ورنہ ممکن نہیں تھا کہ اس ڈیل ڈول کا جانور گھوڑے کی طرح اٹھ سکے کیونکہ گھوڑے کو اٹھنے میں بڑی دقت ہوتی ہے حیات الحیوان کا مصنف لکھتا ہے کہ ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتا اسی سبب سے اُس کی ٹانگیں پانی میں کھڑے ہو کر جم جاتی ہیں۔ قزوینی نے بھی یہی لکھا ہے کہ ہاتھی کے بازو گھٹنے اور ران کے سوا کہیں جوڑ نہیں ہوتا مخزن میں درج ہے کہ اس کی ٹانگوں میں جوڑ تو ہوتے ہیں لیکن ران کا جوڑ ایک ہاتھ نیچے ہوتا ہے اور گھٹنے والا جوڑ ناخن سے فقط ایک ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ بیٹھے ہوئے اپنی اگلی ٹانگوں کو موڑ نہیں سکتا اور سامنے رکھتا ہے +

ہاتھی کے معدہ کی ساخت اور چارپایوں کے معدے سے مختلف ہوتی ہے یعنی لمبا زیادہ اور چوڑا کم ہوتا اور آگے کے سِرے کی سطح اُٹھی ہوئی ہوتی ہے ہاتھی کی طاقت ہے کہ وہ سُونڈ ڈال کر اپنے معدے میں سے پانی نکال لاتا ہے۔ ابو الفضل آئینِ اکبری میں لکھتا ہے "آب از دو بغر طوم کشد و بخود افشاند و نیز تا خوش نہ دید گاہ خود معدہ و نیز دیگر بیرون آورده و گرگش نبود"۔ ہاتھی کے معدہ میں سوا دو من کے قریب پانی آ سکتا ہے۔ ہاتھی کھانے میں جلدی یا حرص ظاہر نہیں کرتا بلکہ آہستگی اور وقار سے ہر چیز کو صاف کر کے کھاتا ہے اس کی نسبت حکیم علاء الدین صاحب کی یہ رائے ہے چونکہ ہاتھی کا ہاضمہ بہت ضعیف ہوتا ہے اس سبب سے وہ چبا چبا کر نہایت صفائی اور آہستگی سے کھاتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو درد قولنج ہو جانے کا بہت اندیشہ رہتا ہے +

یہ بات صحیح ہے کہ ہاتھی کی بعض بعض قسم پالتو بن کے سوا دوسری جگہ بچے نہیں دیتی اگرچہ کبھی کبھی کسی حاملہ ہتھنی نے قید کی حالت میں بچے دے بھی دیا ہے لیکن یہ حالت مجبوری ہے نہ اختیاری اور یہ بھی شاذ و نادر ہی ہوا ہے چنانچہ ابوالفضل نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اکبر کے خانگی ہاتھی اور ہتھنی سے بچہ نکلوا دیا۔ ہتھنی چار روز تک بچے کو کمر پر رکھتی ہے ہاتھی دانتوں پر اُٹھائے رہتا ہے زمین پر نہیں رکھتا۔ پانچ سال تک دودھ پیتا ہے +

ہاتھی کی عمر کی بابت عجیب عجیب کہانیاں مشہور ہیں۔ بعضے تین سو برس سے لیکر چار سو برس تک اُس کی عمر بتاتے ہیں چنانچہ ارسطو نے بھی چار ہی سو برس کی عمر لکھی ہے۔ قزوینی نے زیادہ تر روایت کی ہے کہ میں نے خلیفہ منصور کے زمانہ میں ایک ہاتھی دیکھا کہتے تھے کہ وہ شاہ پور ذوالاکتاف کے وقت میں تھا شاہ پور اور منصور کے زمانے میں چار سو سال کا فرق تھا۔ کرنل رابرٹس نے لکھا ہے کہ ۱۸۱۵ء میں جب سیلون کو سرکارِ انگریزی نے فتح کیا تو ایک ہاتھی تھا جو گورنمنٹ ہی کے پاس [illegible] میں بھی موجود تھا لیکن سیلون میں اندازہ کیا گیا ہے کہ اوسط عمرِ انسان کی عمر سے یعنی ستر برس مگر چہ بعض بعض ہاتھی ایک سو چالیس برس کی عمر کے بھی دیکھے گئے ہیں۔ یہ بات نہایت تعجب کی ہے کہ جنگلوں میں جہاں ہزارہا ہاتھی رہتے ہیں کسی نے مرے ہوئے ہاتھی کی نعش پڑی ہوئی نہیں دیکھی اس سے لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وحشی ہاتھی بغیر مارے نہیں مرتا لیکن کیا تعجب ہے کہ کھود کر دبا دیتے ہوں۔ صاحبِ مخزن نے بھی عمر کی بابت یہی فیصلہ کیا ہے کہ ہاتھی کی اور انسان کی عمر مساوی ہے۔ ابو الفضل نے بھی یہی لکھا ہے کہ عمرِ طبعی او آدم آسا صد و بیست سال است"۔ مدتِ حمل عربی مصنف پانچ اور چھ سال کے درمیان لکھتے ہیں لیکن صاحبِ مخزن اور ابو الفضل نے اٹھارہ مہینے قرار دیئے ہیں چونکہ ابو الفضل نے بیان کیا ہے کہ اکبر بادشاہ کے ایک بچہ پلے ہوئے ہاتھی اور ہتھنی سے پیدا ہوا تھا اس وجہ سے یہی مدت صحیح اور درست معلوم ہوتی ہے +

ابو الفضل لکھتا ہے کہ اس جانور میں تعلیم حاصل کرنے کی بہت قابلیت ہے ہمیشہ ہاتھی کی شکل پر بعض کو حکمت دیتا ہے مکان کھینچ سکتا ہے تیر چلا سکتا ہے۔ جو چیز رستہ میں پڑی ہوئی ہوتی ہے اُسے اٹھا کر فیلبان کو دیتا ہے اگر فیلبان اُس کے دانے میں سے چُرانا چاہے تو ہاتھی اسے گرا دیتا ہے اور ہاتھی اُس کو قصداً اپنے مُنہ میں چھپا رکھتا ہے جب ناظر چلا جاتا ہے تو مہاوت کو اپنے حلق میں سے نکال کر دے دیتا ہے +

ہاتھی کی ذہانت اور چالاکی کے متعلق بھی بہت سی حکایتیں نہایت ہی مشہور ہیں سر رابرٹ نٹ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے سیلون میں ذکر کیا کہ ایک رات بجلی نہ زور شور سے کوند رہی تھی میں نے دیکھا کہ ہاتھی جنگل سے نکل نکل کر درختوں سے فاصلہ پر ایک کھلے میدان میں جمع ہو گئے اور جب تک بجلی چمکتی رہی وہ جنگل سے باہر ہی رہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ طبعیات کے اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہیں کہ درختوں میں بجلی جذب کرنے کا مادہ ہے ایسا نہ ہو کہ اُن کے سبب سے ہم بھی لپیٹے میں آ جائیں۔ قزوینی نے یہ حکایت بیان کی ہے کہ ایک مہاوت نے ہاتھی کے ساتھ کچھ بد سلوکی کی تھی ایک روز مہاوت ہاتھی سے ذرا فاصلہ پر پڑا سوتا تھا ہاتھی نے کیا کام کیا کہ درخت کی ایک ٹہنی توڑی اُسے سُونڈ میں پکڑا اور اُس کا سرا مہاوت کے بالوں پر رکھ کر خوب البیٹ دی جب اُس کے بال بخوبی لپٹ گئے تو ایک ہی جھٹکے میں مہاوت کو اپنی طرف کھینچ کر مار ڈالا۔ ابو الفضل نے بھی اکبر کے وقت کی ایک یہ حکایت اور دوسری اس طرح بیان کی ہے کہ ایک ہتھنی نے مہاوت کو دھوکا دیا اور اس طرح دم سادھ کر پڑ گئی کہ گویا بالکل مر گئی ہم اسے چھوڑ گئے دوسرے روز اُس کا پتا بھی نہ لگا کہ زمین کھا گئی یا آسمان۔ آخر کار ثابت ہوا کہ یہ سب اُس کی دھوکا بازی تھی +

ہاتھی کو اپنے مہاوت کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی دوسرا مہاوت بھی اسی قدر مہربانی

ہات

سے پیش آئے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیلون میں ایک ہاتھی کا مہاوت مر گیا اُس نے تین دن تک دُوسرے مہاوت کو اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیا آخرکار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک بارہ تیرہ برس کا لڑکا ہے اُس کے ساتھ یہ ہاتھی بہت محبت کیا کرتا تھا جب اُس لڑکے کو لائے تو ہاتھی نے فوراً پہچان لیا اور اُس کے ہاتھ سے چارہ بھی کھالیا پھر رفتہ رفتہ دُوسرے مہاوت سے ہل گیا +

ہاتھیوں کا گلہ اُن کا ایک کنبہ ہوتا ہے یعنی ایک ہی ہاتھی کی اولاد بیٹے پوتے بیٹیاں نواسے نواسیاں اُس میں شامل ہوتی ہیں یہ پتا اِس طرح چلا کہ تمام گلہ کے خدوخال اور خاندانی خصوصیتیں یکساں ہوتی ہیں گلہ کے ہاتھیوں کی تعداد تیس چالیس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اگرچہ کئی کئی گلے ایک جگہ چرنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں لیکن کسی خوف یا اندیشہ کی حالت میں فوراً علیحدہ علیحدہ گلے بن جاتے اور اپنے اپنے خاندان میں جا ملتے ہیں۔ ابو الفضل لکھتا ہے کہ ہاتھی سو کے گلے تو ہرن رکھتے ہیں اور ایک گلہ میں بعض وقت ہزار ہاتھی ہوتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ ہر ایک گلہ میں مادئیں نر کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ نر زیادہ مارے اور پکڑے جاتے ہیں +

اگر اتفاق سے کوئی ہاتھی اپنے گلے سے بچھڑ جاتا ہے تو وہ گلے اُس کو اپنے میں شامل نہیں کرتے ایسے ہاتھی گُنڈے یعنی بے وارثے یا لنگوٹے ہاتھی کہلاتے ہیں اس قسم کے ہاتھیوں سے باغوں اور کھیتیوں ہی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ آدمی پر بھی چوٹ کر لیتے ہیں +

گرمی یا جنگل کا ہونا ہاتھی کی بود و باش کے واسطے ضرُوری امر نہیں اگر پانی بکثرت ہو تو نہایت اُونچے اور ٹھنڈے پہاڑوں میں بھی رہتا ہے دُھوپ کو البتہ آنکھ کی چھُٹائی اور نظر کی کمی کے سبب ناپسند کرتا ہے۔ رات کو اکثر باہر نکلتا اور پانی میں نہاتا ہے اُن بن کے درختوں کے سایہ میں جہاں روشنی کم اور ٹھنڈک ہو گھُس جاتا ہے۔ تمام شکاری متفق ہیں کہ ہاتھی بہت دُور سے نہیں دیکھ سکتا لیکن اُس کی قُوّتِ شامہ نظر کے نقص کو پُورا کر دیتی ہے۔ سیدھی چڑھائی پر ایسی ہوشیاری اور تیزی سے چڑھتا ہے کہ خچر یا بکری بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی چنانچہ کوہِ آدم پر جو سطحِ سمندر سے ۷۴۲۰ فیٹ بلند ہے اور جہاں آدمی بھی زنجیروں اور زینوں کے رستہ سے چڑھتا ہے ہاتھی کا لینڈ پڑا ہوا دیکھا گیا ہے +

بعض ہاتھی جاڑے میں بعض گرمی میں اور بعض برسات میں مست ہو جاتے ہیں مستی کی حالت میں ہاتھی دیوار کو گرا دیتا درخت کو اکھاڑ ڈالتا اور سوار کو گھوڑے سمیت ادھر اُٹھا لیتا ہے۔

ہاتھی پاؤں ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ فیل پا ۔ ایک مرض کا نام جو اکثر مرطوب ملکوں میں ہوتا اور اُس میں پاؤں نہایت موٹا ہو جاتا ہے +

ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جس کا ہاتھی اُسکا ناؤں ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ جس کی چیز اُسی کا نام ہوتا ہے ۔ اصل شے مالک ہی کی ہوا کرتی ہے +

ہات

ہاتھی جھومتا ہے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ (۱) یعنی گھر میں قابلِ شادی کنواری لڑکی بیٹھی ہے ۔ (۲) نہایت ثروت ہے ۔ گھر پر ہاتھی بندھا رہتا ہے +

ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی دیکھا چاہئے کیا خرابی اور آفت پیش آئے ابھی سے حفظ ما تقدم کیا غنیمت جاننا چاہئے کیونکہ دنیا محل فساد و جائے خرابی ہے

ہاتھی خانہ ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ فیل خانہ ۔ ہاتھی سار ۔ ہاتھیوں کا طویلہ +

ہاتھی دانت ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دندانِ فیل جس کی اکثر چیزیں بنائی جاتی ہیں ۔ عاج ۔ پیلستہ ۔ مزاجاً دوم درجہ میں بارد و یابس اور بعض کے نزدیک پہلے درجہ میں اِسکا بخور نافع بواسیر اور اُس کی انگشتی دافع وبا ہے +

ہاتھی دانت کا چوڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ہاتھی کے دانتوں کی بنی ہوئی چوڑیاں جو بھیگنے سے ملائم ہو جاتی ہیں ۔ دستیارۂ عاج +

ہاتھی سا ۔ ہ ۔ صفت :۔ ہاتھی کی مانند بڑا اور جسیم + نہایت قوی اور مضبوط + کڑیل جوان ۔ جیسے کیا ہاتھی سا جوان تھا +

ہاتھی سے گنّے کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ زبردست سے مقابلہ و مجادلہ کرنا + زبردست فقیر یا پیر سے از راہِ حکومت حصولِ مدعا چاہنا +

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اُٹھاتا ہے / **ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی سنبھالے** ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ بڑا کام بڑے ہی حوصلہ والا کرتا ہے ۔ الدار کی ٹکر مالدار ہی جھیلتا ہے ۔ زبردست سے زبردست ہی بر سرِ آتا ہے +

ہاتھی کا پاٹھا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ہاتھی کا نر بچہ + جوان ہاتھی (چونکہ ہاتھی کی عمر بڑی ہوتی ہے اس وجہ سے ہاتھی ساٹھ برس تک جوان کہلاتا ہے چنانچہ اِس مثل سے بھی ظاہر ہے ساٹھا پاٹھا) +

ہاتھی کا پیر انکس ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ ہاتھی کا اُستاد انکس ہے ۔ ہیبت سے زبردست بھی قابو میں آجاتا ہے + (بعض صاحبوں نے اِس لفظ کو پیر بمعنی پاؤں خیال فرما کر اِسکے معنی یہ لئے ہیں کہ زورآور کا ہر ایک عضو ہتیار ہے مگر ہم نے اس معنی میں نہیں سُنا)

ہاتھی کا جگ ساتھی کیڑی کا ہن ساتھی ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی زبردست کے سب ساتھی ہوتے ہیں ۔ اور چیونٹی کو ہر ایک پاؤں میں مسلتا ہے ۔ زورآور کے سب یار کمزور کے سب دشمن اغیار

ہاتھی کا دانت اور گھوڑے کی لات ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی نصیب اعداء +

ہاتھی کو ہولنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ فیل کو سرگرمِ رفتار اور خراماں کرنا +

آپس میں گتھ گئے بگولے ۔ بادل نے بھی ہاتھی اپنے ہولے (داغ)

ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ (۱) یعنی حاکمِ وقت کے سب مطیع و فرماں پذیر ہوتے ہیں اِن میں نوجوان ہوں یا پیر صغیر ہوں یا کبیر سب کو کچھ نہ کچھ علاقہ ہوتا ہے +

[1] ہندوستان میں موقعِ جنگ پر قلعہ بندی ۔ پُل بندی اور دریا کے پار اُترنے قلعہ کا دروازہ توڑنے ۔ سواری شکاری وغیرہ میں ہاتھی سے کام لیا جاتا تھا +

کون جاوے گردش گردون گردش ہے بیل   پاؤں میں ہاتھی کے سب کا پاؤں ہے پیچ شاہ (حشمت)

(۲) سخی کی کمائی میں سب کا ساجھا ہے۔ (۳) بڑے آدمیوں کے طفیل سے چھوٹے آدمیوں کا بھی گزارہ ہوجاتا ہے۔ امیروں سے غریبوں کو بھی فائدہ پہنچ رہتا ہے۔

ہاتھی کے دانت ۔ ہ۔ اسم مذکر: دندانہائے فیل۔ خاصکر ہاتھی کے وہ دو بڑے دانت جو آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں +

ہاتھی کے دانت چڑھانا ۔ ہ۔ فعل متعدی: ناممکن بات کرنا جو اِمکان سے باہر ہو اُس میں کوشش کرنا۔ یعنی بُوڑھے طوطے کو پڑھانا۔ حیوان کو سدھانا۔ بگڑے کو سنوارنا دشوار ہے + آزاد کو مقید بنانا مشکل ہے +

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور ۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی دُنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ ہیں باطن میں کچھ + دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے اور کام میں لانے کی اور۔ دکھاوا اور چیز ہے برتاوا اور چیز +

ہاتھی کی راہ ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اکاس گنگا۔ کہکشاں + سفید بَٹی۔ اکاس جنیو۔ اِندر کے ہاتھی کی سڑک

ہاتھی کے ساتھ گنے چوسنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبردست سے مقابلہ کرنا۔ زبردست فقیر یا امیر سے ازراہِ حکومت حصول مدعا چاہنا +

ہاتھی کے منہ میں لکڑی پکڑاتے ہیں ۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی زبردست ہوکر زبردست کو مال و زر سونپنا کہ پھیر یا نہ جائے۔ زور آور کو مال دیکر لینا چاہتے ہیں +

ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں
ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بھی کہیں بیٹھے ہیں
} ہ۔ کہاوت:۔ یعنی بگڑی ہوئی بات بھی کہیں بنی ہے۔ رُسوائی کے بعد نیکنامی ہونی مشکل ہے + بگڑے ہوئے بھی کہیں سنورے ہیں۔ جیسے۔ "ابھی کچھ نہیں گیا ہے کچی لکڑی ہے جس طرح موڑو مڑسکتی ہے پھر ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں" "بھلا ہوا ہوش میں آؤ ہاتھی کے دانت نکلے بھی کہیں بیٹھے ہیں" (رفتگانِ شہر سہیلی)

ہاتھی گرجا ۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی ہاتھی چنگھاڑا۔ ہاتھی نے شور و غل برپا کیا +

پھر وقتِ صباح اُس کے سن بعد   گرجا وہ فیل جس طرح رعد + + + (انشا)

ہاتھی گھوڑے بہاگ گئے گدھا پوچھے کتنا پانی ۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی بڑے بڑے شہ زور کے تو حوصلے پست ہوگئے ادنے شخصوں کو ابھی حوصلہ باقی ہے +

ہاتھی نال ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی توپ جسے ہاتھی کھینچتے ہیں۔ فیل بازی +

ہاتھی نکل گیا ہے دم اٹکی رہ گئی ہے ۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی بہت سا مشکل کام سر انجام پذیر ہو چکا ہے تھوڑا آسان کام باقی رہ گیا ہے سارے جسم کی سوئیاں نکل گئیں صرف آنکھوں کی سوئیاں رہ گئی ہیں + سارا کام ہو ہوا کر تھوڑا سا رہ گیا اور وہی جھمیلے میں پھنس گیا ہے

ضعیفی نے کی اُس کی فربہی گم   گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دُم   (سودا)

ہاتھی وان ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) فیلبان۔ مہاوت۔ ہتنا۔ ہاتھی چلانے والا۔ ہاتھی کا محافظ

ہاتھی ہاتھی گنا دے ۔ ہ۔ (اطفال) جب لڑکے ہاتھی کو دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ پکار پکار کر کہتے ہیں اگر اسوقت ہاتھی اپنا چارہ یا گنے لئے ہوئے آتا ہو تو کھینچکر اُنکی طرف پھینک بھی دیتا ہے

ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا ۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی امیر کیسا ہی غریب ہوجائے جب بھی خلقت اُس کی قدر و منزلت اور توقیر و عزت کرتی ہے یا یوں کہو کہ امیر کیسا ہی لُٹ کُھس جائے مگر پھر بھی دولت کی کُھرچن اُسکے پاس رہتی ہے

ہاتھی چک ۔ ا۔ صحیح انگلش Artichoke ۔ ہ۔ فی چوک۔ اسم مذکر:۔ ایک خاردار پودا نہایت بھٹ کٹیا جس کی جڑ کو پکا کر کھاتے ہیں +

ہاٹ ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) (۱) دُکان۔ بھنڈسار۔ لین دین کی جگہ۔ سودا بیچنے کی جگہ۔ ہٹ۔ ہٹی جیسے تلی جات کا تیل ہاٹ کا۔ دوہا ۔

داؤد دھوے دُور کر جن عوے دن کاٹ   کتنے سوداگر گئے اِس پنساری کی ہاٹ (داؤد)

(۲) پینٹھ۔ روز بازار۔ (۳) بازار۔ گُذری۔ سودا بکنے کی منڈی۔ (۴) کاروبار +

ہاٹ کھولنا یا کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی (ہندو) دُکان کرنا۔ جیسے نربھائی نے کھولی ہاٹ لے گئے چور بھرت اور باٹ +

ہاجر ۔ ع۔ صفت (۱) ہجرت کرنے والا۔ اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا بسنے والا۔ (۲) عرب کے ایک مشہور قبیلہ کا نام جو اب تک موجود ہے (۳) مکے میں جا بسنے والا

ہاجرہ ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ٹھیک دوپہر جب سایہ چیل انڈا چھوڑے۔ نہایت گرم دوپہر کا وقت۔ گرمی کی دوپہر۔ (۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجۂ اطہرہ کا نام جو صحیح ہاجر ہے +

ہاجی ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہجو کرنے والا۔ منہ چڑانے والا۔ نقال۔ مذمت گو۔ بجٹی کرنیوالا۔ خدمت

ہادم ۔ ع۔ صفت:۔ ڈھانے والا۔ عمارت گرانیوالا۔ اُجاڑو۔ اُجاڑنیوالا۔ توڑنیوالا۔ منہدم کرنیوالا

ہادی ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رہنما۔ پیشوا۔ ہدایت کرنیوالا۔ مُکھیا۔ پیشرو۔ اگوا۔ رہبر۔ راہ دکھلانیوالا + پیر و مرشد + لیڈر +

ہار ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شکست۔ جیت کا نقیض۔ پرانجے پچھے۔ ہزیمت + مغلوبیت + مات۔ جیسے من کے ہارے ہار ہے اور من کے جیتے جیت۔ (۲) تکان۔ ماندگی۔ راستہ کی تھکان

ہار جانا یا ہار بیٹھنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) بازی دے بیٹھنا۔ مات ہو جانا۔ (۲) شکست کھا جانا۔ پیٹھ دکھا جانا۔ ہزیمت اختیار کرنا + مغلوب ہوجانا۔ عاجز ہوجانا۔ تھکجانا۔ اُن کے خلاف ترنے سے نقدی نوج بیٹھنا۔ جو کچھ لگا تا دے بیٹھنا + مولوی محمد حسین آزاد۔

قمار عشق میں اب کیا لگائیں گے آزاد   کہ نقدِ دل کو تو پہلے ہی ہار بیٹھے ہیں ++ (آزاد)

ہار

(۴) تھک جانا۔ تنگ ہو جانا۔ ناک میں دم آ جانا۔ مجبور ہو جانا +

آتے جاتے مری بالیں پہ قضا ہار گئی — آئی سو بار شبِ وعدہ تو سو بار گئی + (داغ)

سرِ سینے کیلئے بھی ہے تُو اَناڑی مُشتر — اب طبیعت مجھ قدرت سے بہت ہار گئی + (م)

(۵) بچن میں نا جاؤں گی گو گر جیت مو سے کینی سار

لپک جھپک مو سے سانئے کی سکی پھوڑی — سگری جونر بوری تند پیاسے میں آؤ گئی ہے ہار

ہار جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہار لینے دینا۔ مات ہونے دینا۔ شکست کھانے دینا۔ مغلوب ہونے دینا

مگر تُو عمر مری بیدلی پر اے ناصح — قمارِ عشق میں جان اور ہار جانے دے (زکی)

ہار جیت۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ شکست و فتح +۔ نفع نقصان جیسے ہار جیت قسمت کی ہے +

کسی نے گھر کی حویلی گرو رکھا ہاری — جو کچھ تھی جنس میسر بنا بنا ہاری
کسی نے چیز کسی کی چُرا چھپا ہاری — کسی نے گٹھڑی پڑوسن کی اپنی لا ہاری
یہ ہار جیت کا چرچا پڑا دوالی میں

ہار جیت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جُوا کھیلنا۔ داؤں پر لگانا۔ بازی ہار جیت لینا۔ مات ہونا یا مات کرنا۔ دربستن +

ہار جیت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ شکست و فتح ہونا + نفع نقصان ہونا +

ہار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بازی پر لگا کر مات ہو جانا۔ بازی میں دے دینا + ع

آئی قمارخانۂ اُلفت سے یہ ندا — جو کچھ گرہ میں ہووے تو یاں آ کے ہار دو (عارف)

ہار کر یا ہار کے۔ متابع فعل۔ تھک کر مجبور ہو کر۔ ناچار ہو کر۔ مجبوراً۔ آخرکار۔ بے بس ہو کر۔ چپکا ہو کر۔ شیخی جھڑ کر

بچتی تھی دُخترِ رز کی نُدرت کسی طرح — یہ نیک بخت ہار کے قاضی کے سر ہوئی (داغ)

جو ہم نے دیکھا کہ دل ہار کے چلا ہمراہ — تو ہم بھی ہو لئے اُس کے ہار کے ساتھ (نظیر)

مانگا جب اُس نے ہار تو دینا پڑا مگر — پتھر یہ ہم نے سینہ پہ رکھا ہے ہار کے (عاشق)

جب پیکِ اشک جا نہ سکا یار تک تو آہ — آخر گئے پڑا وہ ہمارے ہی ہار کر + (جرأت)

ہار ماننا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تھکنا۔ عاجز ہونا۔ مات ہونا۔ مغلوب ہونا۔ عجز اختیار کرنا
پیش نہ بولنا۔ جیسے اُس سے تو شیطان نے بھی ہار مانی ہے +

ہار۔ ہ۔ علامتِ فاعل:۔ (۱) کرتا۔ کرنے والا۔ فاعل۔ جیسے کرن ہار، چلن ہار، دیکھن ہار۔
(۲۔ صفت) جوگ۔ لائق۔ قابل۔ جیسے جانہار۔ مرن ہار۔ وغیرہ +

ہار۔ ہ۔ ست۔ اسم مذکر:۔ (۱) پھولوں یا موتیوں کی مالا۔ رشتۂ مروارید۔ عقد۔ حائل۔
اکبر بادشاہ نیز محمد شاہ بادشاہ نے اِس کا نام پھول مال رکھا تھا کیونکہ انہوں نے ہار کے لفظ
کو شگونِ بد بلحاظِ معنیٔ شکست خیال کیا تھا۔ مگر رواج نہ پایا +

وہ مری قبر پہ اک پھولوں کی چادر ہوتی — ہار باسی نہ وہاں تم نے اُتارے پیارے (آصف)

تم جانے جاتے کس لئے پھر آئے غیر سے — چمپا کلی کہ موتیوں کا ہار رہ گیا + (رند)

اِس عشق کی عزت ہی نرالی ہے جہاں میں — جو طوق ملامت ہے وہ ہے ہارِ محبت + (مؤلف)

ہار

(۲) تسبیح۔ سُمرن۔ مالا۔ (۳) جواہرات کا گلوبند۔ کنٹھا۔ مالا جیسے ایک پنّی کا ہار۔ جیسے ہار پہنا دیا

ہار پہننا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ گلے میں ڈالنا۔ موتیوں یا پھولوں کا زیب گلو کرنا۔

ہار ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) ہار پہنانا۔ مالا گلے میں ڈالنا۔ (۲)
کسی کو بر یا خاوند گرداننا۔ خصم قرار دینا + (پہلے یہ دستور تھا کہ عورتیں جب شادی
کرتی تھیں تو جس قدر اُن سے شادی کرنے کیواسطے لوگ جمع ہوتے تھے اُن میں سے جس کو پسند کرتی
تھیں اُسی کے گلے میں آگے بڑھ کر ہار ڈال دیتی تھیں اور وہی دولہا قرار پاتا تھا)

ہار گوندھنا یا گوتھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پھول پرونا۔ پھولوں کی لڑی یا مالا بنانا +

ہارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) کرنے والا۔ جیسے لکڑہارا۔ تاجن ہارا۔ (۲ صفت)
تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ (۳ صفت) بودا۔ ناتوان۔ ضعیف۔ بیدم۔ کمزور۔ ناتواں۔
(۴۔ صفت) ہارا ہوا۔ مات کھایا ہوا۔ شرط ہارا ہوا۔ جیسے ہارا جواری گیڑی رکھے۔
(۵ صفت) حاکم کے ہاں سے محروم۔ ہارا ہوا۔ مقدمہ ہارا ہوا جیسے ہارے کا ہیلا کیا۔

ہارا جھک مارا سارا جنگل ہمارا۔ ہ۔ فقرۂ اطفال جب کوئی لڑکا کھیل
میں ہار جاتا ہے تو اُس سے یہ فقرہ کہلواتے ہیں۔ یا کوئی لڑکا پہیلی کی بوجھ نہ بتا
سکے تو اُس سے بھی کہتے ہیں کہ اِس طرح کہو تو ہم بوجھ بتا دیں +

ہار سنگار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک درخت کا نام جسکے پھولوں کی ڈنڈیوں سے زرد
اور سُنہری رنگ نکالتے ہیں + (چونکہ اس کے خوشنما پھولوں کا ہار بنا کر عورتیں سنگار
یعنی زینت کرتی ہیں اس لئے یہ نام رکھا گیا) +

ہارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) درباختن کا ترجمہ۔ بازی میں دینا۔ داؤں میں یا شرط میں دینا۔
قمار میں نقصان اُٹھانا۔ جیتنے کا نقیض +

ناصح قمارِ عشق کو ہم چھوڑ دیں گے آپ — باقی ہے ایک جان ذرا اس کو ہار لیں (زکی)

عشق آخر کو مسلّط ہو گیا — دل مرا ہارا نہ ہارے ذوق و شوق (داغ)

(۲) چُوکنا۔ چُوک کھانا۔ رہ جانا۔ ناکام رہنا۔ کامیاب نہ ہونا +

پیار اخلاص کی باتوں میں یہ رنجش کیسی — شرط جیا کی تھی تم ہی سے ہارے پیارے (آصف)

(۳) شکست پانا۔ شکست کھانا۔ ہزیمت پانا (۴) تھکنا۔ ماندہ ہونا۔ بے سکت ہونا

ظہیر آنکھ سے دیکھیں گے جو دکھائے خدا — جلے بُجھے ہوئے ہارے ستائے بیٹھے ہیں (ظہیر)

(۵) عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ (۶) تنگ ہونا۔ دق ہونا۔ جی چھوڑنا۔ (۷) دینا۔ کرنا
جیسے قول ہارنا۔ بچن ہارنا۔ زبان ہارنا وغیرہ +

ہاروت۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اُن دو عاشقِ زہرہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو
چاہِ بابل میں اوندھے لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں اگر کوئی شخص وہاں
اُن سے جادو سیکھنے جاتا ہے تو یہ اسے بجز خوشی سکھا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ لفظ اگرچہ

ہار

عجمی ہے مگر فارسی یا عربی نہیں ہے۔ مفصل حال لفظِ ماروت میں لکھا گیا ہے +

زہرہ جب آئی سمتِ ہاروت میں نکلی کی رشک نے تب دیدۂ ماروت میں انگلی (مصحفی)

دفعۃً گیا دونوں آنکھیں ہو جاناں ہو گئیں پسلگئے ہاروت و ماروت ایک آدم زاد پر (قدر)

ہاروت فن - ع - اسم مذکر - ساحر - جادوگر - ٹونہایا +

ہار کے جھک مار کے - ہ - تابع فعل: مجبوراً - مجبور ہو کے + آخر کار پچتا پچتا کے + عاجز ہو کے

ہارون - ع - اسم مذکر - (۱) سرکش گھوڑا - دنگئی گھوڑا - شریر و نافرمان گھوڑا - (۲) سوار سالارِ قوم - سرخیل - (۳) ایک پیغمبر کا نام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی اور اُن کے نہایت رفیق تھے - جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے تو ان کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے چھوڑ گئے تھے مگر ان کے عہد میں اسرائیلی ہدایت پانے کی بجائے اس قدر گمراہ اور سرکش ہوئے کہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمجھائے بھی نہ سمجھے - (۴) بغداد کے ایک خلیفہ کا نام جسے ہارون رشید بھی کہتے ہیں - یہ شخص نہایت صاحبِ مروت مشہور ہے - (۵) فارسی والے معانی ذیل پر اسکا اطلاق کرتے ہیں - قاصد - پیک - دوت + نقیب - چوبدار + پاسبان - محافظ - نگہبان + پہرے دار - چوکیدار - سکندر نامہ کے اس شعر میں - ؎

جلاجل زناں گفت ہارونِ شاہ کہ شہ تاجور باد و دشمن تباہ + + (نظامی)

ہارون بمعنی پیک ہی آیا ہے کیونکہ دستور ہے کہ پیکوں کی کمر پر گھنگرو اور گھونگرو لے یعنی جلاجل بندھے ہوئے ہوتے ہیں - محرم میں تعزیوں کے آگے جو حلقہ باندھکر اُچھلتے کودتے ہیں وہ انہیں کی نقل کرتے ہیں - اس شعر میں بھی جلاجل زناں اسی واسطے کہا گیا اور دعا دینی پیکوں کی رسم و قاعدۂ ایران میں داخل ہے +

ہارونی - ع + ف - اسم مؤنث - (۱) قاصدی + پاسبانی - نگہبانی - محافظت - خدمت +

برآو بختہ ہندوئے چرخ انگر بہارونئے شہ جرس ہائے زر + + (نظامی)

یعنی بادشاہ کی خدمت اور پاسبانی کے واسطے چرخ آمادہ ہو گیا - جرس ہائے زر تارے + (۲ - و - عو) سرکش - نافرمان - ڈھیٹ - ہٹی - ہٹیلا - جیسے موا ہارونی کسی کی بھی تو نہیں سُنتا اسے خدا کی سنوار ہو +

ہارے بھی ہراوے جیتے بھی ہراوے - ہ - کہاوت: - ہر حال میں قائل کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں یعنی ہر طرح سے اپنی ہی بات در رکھتا ہے +

ہارے کو ہتھیار - ہ - کہاوت: - یعنی جب آدمی ناچار ہو جاتا ہے اور کوئی حجت و سماجت باقی نہیں رہتی تو نوبت بہ قبضہ پہنچتی ہے - وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

ہارے کے درجہ یا ہارے درجے - ہ - تابع فعل: - (عو) - مجبوراً - مجبور ہو کر - ناچار ہو کر - آخرِ کار - تھک کر - ناچار ہو کر +

ہار

ہاڑ - ہ - اسم مذکر - ہڈی - (۱) استخواں - جیسے مثلی ہاڑ یعنی مغلوں کی سی مضبوط ہڈی - (۲) ڈھانچ - پنجر - ٹھٹڑی +

ہاڑ جوڑا - ہ - اسم مذکر - (۱) ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو درست کرنے والا - استخوانِ شکستہ کو پیوستہ کرنے والا - (۲) ایک پودے کا نام +

ہاڑا - ہ - اسم مذکر - راجپوتوں کی ایک قوم کا نام +

ہاڑنا - ہ - فعل متعدی: - (۱) ایک بٹ سے دو سا بٹ تول کرنا + (۲) وزن سے وزن برابر کرنا - وزن کا مقابلہ کرنا - دو چیزوں کا تولکر مقابلہ کرنا +

ہاضم - ع - صفت: - ہضم کرنے والا + ہضم ہونے والا + پاچک - پاچن - پچاؤ - پچانے والا - تحلیل کرنے والا - تلیین کرنے والا - مُلیّن +

ہاضمہ - ع - اسم مذکر - ہضم کرنیکی قوت + پچاؤ - نضج - تحلیل - جیسے انکا ہاضمہ درست نہیں ہے

ہال - ہ - اسم مؤنث: - (۱) جنبش - حرکت + ہچکولا - جیسے ریل میں ہال نہیں لگتی - (۲) جھٹکا + چال - رفتار + گردش - (۳ - اسم مذکر) وہ لوہے کا چکر جو پہیے کے گرداگرد چڑھایا جاتا ہے - دھو - (۴ اسم مذکر) ہل - قلبہ - (۵) پتوار - سکّان کشتی - (۶ - ا) عربی حال کا بگڑا ہوا بمعنی درحال - ابھی - ترت - فوراً - جیسے ہال ہی آیا +

ہال - انگلش - (Hall) اسم مذکر - گول کمرہ - بڑا کمرہ + بڑا دالان +

ہالا - ہ - اسم مذکر - (۱) وہ ٹیکس جو ہل پر لگایا جائے - ہل کا ٹیکس - جیسے بھرا ہالا ہوا سکھالا - (۲) شراب + انگوری شراب +

ہالا ڈولا یا ہالن ڈولن - ہ - اسم مذکر - (گنوار) بھونچال - زلزلہ - بھوڈول - لرزہ - لرزش - جنبش +

ہالنا - ہ - فعل لازم - (گنوار) ہلنا - جنبش کرنا - ڈولنا - جیسے انا نہ ہانپنا بیٹھے بڑاں ہالنا

ہالوں - ہ - اسم مؤنث - ایک قسم کے دانوں کا نام جو اکثر دواؤں میں کام آتے اور سرسوں یا رائی کی مانند ہوتے ہیں - عربی میں حبّ الرشاد و حُرف کہتے ہیں - مزاج تیسرے درجہ میں گرم و خشک +

ہالہ - ع - اسم مذکر - (۱) دائرہ - کنڈل - (۲) چاند کا منڈل - چاند کا گنڈل - وہ دائرہ جو ابر کے دنوں میں باعثِ بخاراتِ ارضی چاند کے گرد معلوم ہوتا ہے - خرمنِ ماہ - خرگہ ماہ - اسکو بارش کی علامت تصور کرتے ہیں +

نہ رعب حسن نے آنے دیا اُسے نزدیک قمر سے دور رہتا جو ہالہ کیا کرتا + + (مصحفی)

رہتی ہے جو گرد تیرے رخ کے کیا ہالہ ماہ ہے تری زلف + (؟)

پروانوں میں چراغ ہو ہالہ میں ماہ ہوا گھبرایئے نہ عاشقوں کے ازدحام سے (صبا)

(۳) مطلق گردہ - حلقہ - کنڈل - دائرہ +

ہاڑ گوڑ - ہ - اسم مذکر - (۱) ہڈیاں گڈیاں (۲) جب پیر یا راجہ ہاڑ گوڑ کہنے کے تو جو بھی الدنظام سید محمود بہاری رحمۃ اللہ علیہ سے مُراد ہوگی کیونکہ آپ نے ایک خادمہ غریب کے مُردہ بیٹے کو اُس کی ہڈیوں سے زندہ کر دیا تھا - [illegible]

ہال

ہرسمت عجب نوعیاں ہے تمراسا غلغاں تری بن گئی ہالۂ کفِ پاکا + (زکی)

ہالی - ہ - اسم مذکر: ہل چلانیوالا - ہل واہنیوالا - ہل جوتنا ہرواہا - قلبہ راں (۲-ع) مخفف عربی ہالی مروف میلی

ہامان - ع - اسم مذکر: فرعون کے وزیر کا نام +

ہامُوں - ع - اسم مذکر: میدان - بیابان - جنگل - صحرا + ۔

خُوب روئے آج ہم سُنسان ہامُوں دیکھکر یاد آیا ہمکو مجنُوں بیدِمجنُوں دیکھکر + (ذوق)

ہامُوں نورد - ع + ف - اسم مذکر: بادیہ پیما - بیاباں نورد - جنگلوں میں پھرنیوالا + مسافر - راہی - صحرا نورد - دشتیگرد + سیاح - ابن السبیل +

ہامی - ہ - اسم مؤنث: اصل میں ہاں بھی تھا - ہاں - ہیجے + اقرار + بے سہارے +

ہامی بھرنا - ہ - فعل لازم: ہاں کرنا - اقرار کرنا - زبان دینا - وعدہ کرنا + ذمہ لینا +

بھرے گا بارِ محبت کی کیا ملک ہامی یہ حوصلہ کوئی رکھے بجز بشر توکہے + (ذوق)

ہان - س - اسم مؤنث: باظہارِ نون - (۱) نقصان - ٹوٹا - خسارہ + ضرر - زیاں - گزند - (۲) مصیبت - بپتا - (۳) مقاتلہ - کشت وخون - جدال وقتال - خونریزی +

ہاں - ہ - تابع فعل: - (۱) کلمۂ ایجاب وندا - آرے - بلے - ہُوں - ہیجے - آہو - ہو + اچھا - بھلا - ہیں - ویری ول - کلمۂ اقرار واقبال نہیں کا نقیض - جیسے کیا تم فلاں جگہ گئے تھے ؟ ہاں گیا تھا + شہزادہ مرزا غلام مہدی نامی ہ۔

مزا آتا ہے جب عاشق سے اِرماں اپنی لّہا نہیں میں جو مزا ہے وہ نہیں ظالم تری ہاں ہیں (نامی)

وعدۂ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر مُنہ سے اُس بُت کے خدا جانیئے کب ہاں ہوگی (ظفر)

میں نہوں مخمُور مجھے تاب کہاں ہاں ساقی صاف ہو دُرد ہو جلدی سے جو ملجائے تو لاؤ (مجرُوح)

(۲-ف) کلمۂ تنبیہ خطاب برائے توجہ تنبیہ تاکید جتا کا ہ و متنبہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے یا کرنے کے واسطے آتا ہے + خطاب بطورِ طنز - بطورِ طعنہ خطاب + خبردار + خبردار رہ - ہوشیار - ہوشیار ہوجا - چیت یا سنبھل بیٹھ - دیکھ سُن + جیسے ہاں صاحب آپ کو بھی چلنا ہوگا + ہاں صاحب آپ کو یہی لازم تھا + ہاں یہ بات تو میں بھُول گیا تھا + ہاں جاؤ اور ضرور جاؤ + ملہ

مژدہ ہے یہ اسیروں کی عمرو درازکا ہاں اور دیجے زُلفِ گرہ گیر میں گرہ + (زکی)

ہاں تاآں دمِ ناوک فگنی خوب نہیں ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خوب نہیں (ذوق)

ہاں اے دلِ مشتاق نہ ملنا کبھی ہرگز ہاں اے نگہِ ناز کوئی تیر لگا اور (حضور نظام آصف)

ہاں ساقیٔ گلفام مئے ہوش رُبا اور دے جلد کہ بدلی ہے گلستاں کی ہوا اور (نعمان اللہ ذال)

ہاں اے ہوس ہمت کہ ہے دستِ دُعا من سے دُور ہاں اے تپشِ جُرأت کہ ہوں اک جست میں قاتل کے پا (داغ)

ہاں ثابت ہیں دونوں اپنی صفت میں نہ لغزش ہو پاکی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

(۳-ف) اصرار اور ضد کے موقع پر - جیسے ہاں ہم تو یوں نہیں کرینگے - ہاں ہاں ہم یہی کرینگے

ہاں

اپنا دل اپنے بُت پہ ناصح کون جور ہم اُن کے ہاں اُٹھاتے ہیں + (زکی)

تم اتنے ہو کہ رو دوگے ہم کو تعزیر نہیں کی تو بھی ہاں ہم نے خطا کی + (داغ)

کیوں کہے کوئی کہ تم نے کہا کیا کیوں نہیں کہتے کہ ہاں اچھا کیا (ناظم)

(۴-ف) چشم نمائی اور کسی کام سے باز رکھنے کے واسطے جیسے ہاں ! یہ کام مت کرنا - صرف ہاں ! ! ابھی کہدیتے ہیں مثلاً کوئی بچہ کوئی چیز لیتا ہو تو اس کی طرف دیکھکر کہیں گے کہ ہاں یعنی اچھا سمجھیں گے - (۵-ف) کلمۂ استفہام ایک بے پروائی اور عدم توجہی کا کلمہ کلمۂ طنز + ہ۔

کہتے ہو اتحاد ہے ہم کو ہاں کہو اعتماد ہے ہمکو + + (میر)

(۶-ف) بیشک بطورِ طنز - ضرور - بالضرور - بالیقین - یقیناً - البتہ + ہ۔

یقین ہے مجھے دل پھیر دینگے آپ مرا تمہارے کہنے کا ہاں مجکو اعتبار ہوا (زکی)

تجھے چشمِ روزگار میں ناکام وبے ہنر ہاں دیدۂ حسد سے بچے اِس ہُنر سے ہم (ایضاً)

لکھا خط یہ نے قاصد اسلئے خطِ شکستہ میں کہ تا معلُوم ہووے اُسکو ہاں یہ دل شکستہ ہے (ظفر)

ہاں خدا تو دیکھتا ہے ان کو چھپکر روئیے وہ جگہ لاؤں کہاں سے میں جہاں کوئی نہو (عمار)

اُنکا ہاں میری عیادت کو تو آنا معلُوم ہاں مری موت تو لینے کو خبر آئی ہے (مجرُوح)

کون آتا ہے مجھ مریض کے پاس غش تو ہاں روز آتے جاتا ہے + + (ایضاً)

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن (غالب)

مجرُوح اور کسب کمال وہنر غلط ہاں بے کمال ہونے میں صاحب کمال ہے (مجرُوح)

(۷-ف) یہاں کا مخفف - کلمۂ ظرف - گھر - جگہ - مقام - ٹھاؤں - جیسے اُن کے ہاں ہمارے ہاں - (۸) بجائے تھا و - خبر مجبُورانہ اقرار و تسلیم کے واسطے + ہ۔

ہاں سرِشوریدہ ہی ٹکرائیے دل ہے گھبراتا در و دیوار سے + (مجرُوح)

(۹) موقعِ عجز والتجا وانکسار کے واسطے - ہ۔

سخت بے مہر وبیوفا ہے زکی ہاں ذرا پھر اُسی ادا سے کہو + (زکی)

(۱۰) کلمۂ شرط - گو - اگرچہ - ہرچند + ہ۔

اے دستِ جنوں ہجر کی شب بن نہیں تھمتا ہاں دھجیاں اُڑ جائیں گریبان سحر کی + (مجرُوح)

ہاں جی - ہ - ندا: - (ظرافتاً اقرار نیز تردید کے موقع پر) جی ہاں - بیشک - بجا کہتے ہو - ایسا ہی + بالکل - بہٹ - سراپا + ہ۔

ہرگھڑی وعدہ کرکے پھسلانا ہاں جی ایسا بھی میں گنوار نہیں (میر سوز)

ہاں جی کا نوکر ہونا - ہ - فعل لازم: - ہاں میں ہاں ملانے سے غرض رکھنا - ست بچن کا نوکر ہونا - ست بچنی ہونا +

(اسکی نسبت ایک لطیفہ مشہور ہے - کسی شخص کے آقا نے اپنے نوکر سے پُوچھا کہ بینگن تو بُرے ہُوئے

لہ ہاں مری طبعِ رسا خاک سے افلاک پہ چڑھ + ہاں مری فکرِ بلند آج پہنچ کرسی پر + ہاں شوق کھینچے وہ اِدھر آئیں کسیطرح + ہاں نازکی پھر اُٹھنے نہ پائیں کسیطرح + (قدر)

پکتے ہیں اُس نے کہا کہ حضور اِس سے بہتر تو کوئی سلونی اور مزیدار ترکاری ہی نہیں۔ یہ وُہ ترکاری ہے جو غریبوں اور امیروں کا یکساں ساتھ دیتی ہے۔ صورت جیسی کنہیا کی صورت۔ اُودی اُودی رنگت۔ سبز سبز ڈنڈیاں زمردیں آویزوں کی بہار دیتی ہیں۔ حسبِ اتفاق اسی روز بینگنوں سے تکلیف ہوئی تو آقا نے کہا کہ اِس سے بدتر کوئی ترکاری نہیں۔ نوکر نے جھٹ عرض کیا کہ حضور اِنہیں کھاتا ہی کون ہے۔ بُھنے ہوں کی سی توان کی صورت ہے۔ التماس کی پھلی سا اند۔ خاصے کالے کلوٹے حبشی معلوم ہوتے ہیں۔ آقا نے کہا کہ اُس وقت تو تو نے انکی بڑی تعریف کی تھی۔ نوکر نے جواب دیا کہ حضور بندہ تو ہاں جی کا نوکر ہے کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں۔

ہاں جی ہاں جی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاں ہاں کرنا۔ ہاں ہاں کہنا + ہاں میں ہاں ملانا جیسے اُونٹ لیا لیگئی تو ہاں جی ہاں جی کہئے۔ (مثل)

ہاں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ منظور کرنا۔ ایجاب کرنا۔ قبول کرنا۔ مانتا +

ہاں کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ منظور ہونا۔ بھلا کہنا۔ اچھا کہنا +

ہاں میں ہاں ملانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات کا ساتھ دینا۔ ست بچن کہنا۔ آمنّا و صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا۔ ہم رائے ہونا۔ بغیر سمجھے بُوجھے اقرار کر دینا۔ کسی بات کو تسلیم کر لینا +

وہ جھوٹ سے جو زمیں آسماں ملادینگے	تو اس بتنے میں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے (ظفر)
ملا دیتے ہو نہیں کچھ ہاں میں ہاں ہو	یہاں ہو یا خدا جانے کہاں ہو + (مجروح)

ہاں نا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اقرار و انکار کرنا۔ ہامی بھرنا یا جواب دینا + ٹال مٹول کرنا۔ آرے بلے کرنا۔ ہیر پھیر کرنا۔ ہچکچانا۔ دھکاپیل کرنا۔ تذبذب کرنا۔ تذبذب ہونا +

ہاں ہاں۔ ہ۔ کلمۂ تنبیہ و تاکید۔ امتناع۔ اصرار۔ ضد۔ ہٹ + طنز۔ بجائے بیشک۔ ضرور +

ہاں ہاں ضرور وعدہ کا ایفا کرو گے تم	بس بس قسم نہ کھاؤ مجھے اعتبار ہے (مطلب)
آزردہ ہو کہ خوش ہو میں کہتا ہوں صاف صاف	ہاں ہاں نہیں پسند تمہاری نہیں مجھے (رند)
بیگناہوں کو سزا دیتے ہو اللہ اللہ	بے خطا کہتے ہو ہاں ہاں یہ خطا نہ تو کی (داغ)
تم منہ سے کہے جاؤ کہ دیکھا ہے زمانہ	آنکھیں تو یہ کہتی ہیں کہ ہاں ہاں نہیں دیکھا (")
ہاں ہاں تڑپ تڑپ کے گزاری تمہیں نے رات	تم نے ہی انتظار کیا ہم نے کیا کیا[1] (")

ہاں ہاں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) متواتر اقرار کرنا۔ برابر اقرار کرنا۔ (۲) آرے بلے کرنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا +

ہاں ہُوں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہُوں ہاں۔ کلمۂ ایجاب۔ قبول +

حقیقت کیا کہوں اب جرأتِ بیمار کی تجھسے	بہت اُسکو نیکارا میں نہ نکلا منہ سے کچھ ہاں ہُوں (جرأت)

ہاں ہُوں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہُوں ہاں کرنا + بولنا۔ ہنکارا بھرنا۔ جیسے اب تو ننھا بچہ بھی ہاں ہُوں کرنے لگا ہے یعنی ہاں اور ہُوں سمجھتا اور بولتا ہے +

ہانپ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ سانس چڑھ جانا + تھک جانا + سانس پھول جانا +

ہانپنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ جلد جلد سانس لینا۔ ضعف و ناطاقتی یا گرانیٔ بار و مشقت کے سبب بار بار سانس لینا + دم ٹوٹنا۔ سانس اُکھڑنا۔ سانس پیٹ میں نہ سمانا۔ دم گسستن کا ترجمہ

ہانڈا۔ ہ۔ صفت:۔ (گنوار) پھرنے والا + آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ جیسے ہانڈے سے ڈانڈا بھلا یعنی خالی سے بیگار بھلی۔ (کہاوت) +

ہانڈنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) آوارہ پھرنا۔ سرگرداں پھرنا۔ بیکار پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا +

ہانڈی۔ ہ۔ صفت:۔ (گنوار) پھرنے والی۔ ہرزہ گرد۔ آوارہ گرد +

ہانڈی نار۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) آوارہ عورت +

ہانڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) آوند۔ کھانے پکانے کا ظرف۔ گلی۔ ہنڈیا۔ دیگ گلی۔ جیسے جس ہانڈی میں کھانا اُسی میں چھید کریں۔ (۲) ظرفِ آبگینہ جس میں روشنی کرتے ہیں شیشے کی ہانڈی (۳) مجازاً دال سالن وغیرہ۔ جیسے ایکے ہاتھ کی ہانڈی میں مزا نہیں۔

ہانڈی اُبلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہانڈی کا جوش کھا کر پانی باہر نکل پڑنا۔ ہانڈی میں جو کچھ پک رہا ہو اُسکا اُبال آنے کے سبب باہر نکلنے لگنا۔ (۲) غرور یا نخوت کے سبب آپے سے باہر ہو جانا۔ کم ظرفی کے سبب سمائی نہ کر سکنا جیسے سب کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اُبلی +

ہانڈی پکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دال یا سالن پکنا + کھانا پکنا۔ ترکاری پکنا۔ (۲) کھچڑی پکنا۔ چرچا ہونا۔ چپکے چپکے صلاح و مشورہ ہونا۔ (۳) گپ شپ اُڑنا +

ہانڈی پھوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عوام) بھانڈا پھوڑنا۔ افشائے راز کرنا +

ہانڈی چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پکانے کے واسطے ہانڈی کا چولھے پر رکھنا۔ دال یا سالن پکانے کو چولھے پر چڑھانا۔ جیسے تم ہانڈی چڑھاؤ میں آٹا گوندھتی ہوں (ع)

ہانڈی چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دال یا سالن پکنا۔ جیسے آج کئی کئی روز سے اُن کے ہاں ہانڈی نہیں چڑھتی۔ (۲) ہانڈی گرم ہونا۔ کچھ ہاتھ لگنا۔ پکنے کے واسطے مفت کا سامان ہونا۔ رشوت ہاتھ آنا +

ہانڈی گرم کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کھانے کا مفت میں سامان کرنا۔ رشوت میں کچھ کمانا۔ بالائی آمدنی سے روٹی پکانا +

ہانڈی گرم کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ رشوت دلوانا۔ فائدہ کرانا۔ مفت کے دام دلوانا +

ہانڈی گرم ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مفت کا کھانا پکنا۔ رشوت ہاتھ لگنا۔ بالائی آمدنی ہونا۔ بُرد ہاتھ آنا۔ جیسے اور کیا چاہتے ہو تمہاری ہانڈی تو گرم ہو گئی +

ہانڈی وال۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کھانے کا شریک۔ ساجھی حصہ دار۔ پتی دار۔ جو شخص کھانے میں شریک ہوں وہ ایک دوسرے کے ہانڈی وال کہلاتے ہیں۔ (۲) رقیب۔ سیان بھائی۔ ایک عورت کے پاس رہنے والے +

[1] وصل ہو جائے تو سمجھوں سچ ہے اے وعدہ خلاف + ورنہ یہ ہُوں ہُوں غلط ہاں ہاں غلط اچھا غلط + (قمر)

ہاں

ہانڈی میں ہوگا سو ڈوئی میں نکلے گا - ہ - محاورہ: - دل میں ہوگا سو زبان پر آئے گا + جو دل میں ہوتا ہے وہی مُنہ سے نکلتا ہے +

ہانس - ہ - اسم مذکر - (گنوار) (۱) سینہ سے اوپر اور گردن کے نیچے کی ہڈی - ہنسلی کی ہڈی - عربی ترقوہ - فارسی چنبر گردن - (۲) طوقِ گردن - گلے میں پہننے کی ہنسلی - (۳) ہنس - ایک قسم کا آبی پرند - ایک قسم کی بطک +

ہانسی - ہ - اسم مؤنث: - (۱) گنوار) ہنسی - مذاق - مزاح - ٹھٹھول - دل لگی جیسے ہانسے میں کھانسی ہو جائے - یعنی خوشی میں رنج ہو جائے + سب کو آئی ہانسی ہنسوڑ کو آیا آنسو (۲) اسم مذکر - ضلع حصار کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں ہندوستان کا ایک مشہور قلعہ ہے +

ہانک - ہ - اسم مؤنث: - (۱) آواز - پکار - جیسے اُسے ہانک دے یعنی پکارو - (۲) للکارا - چلاہٹ - چیخ - غُل شور - بانگ - دُہائی - (۳) ہانکنا مصدر سے امر کا صیغہ یعنی چل - رواں کر - جیسے گاڑی ہانک - بیل ہانک (۴) چہچہا - ترنم - نغمہ +

ہانک پکار - ہ - اسم مؤنث: - شور شغب - غُل شور - غل غپاڑا - غلغلہ - آشوب - غوغا - ہنگامہ - دُہائی - جیسے ہانک پکار کے واسطے کوئی تو پاس رہے +

ہانک مارنا - ہ - فعل متعدی: - پکارنا - آواز دینا - چیخ کر بُلانا - جیسے ذرا جاکر اُسے ہانک مار لا + بھائی کو بھی ہانک مار لے +

ہانکا ہانک - ہ - صفت: - متواتر ہنکائے یا بھگائے ہوئے جیسے ہانکا ہانک لے گیا +

ہانکنا - ہ - فعل متعدی: - (۱) ہنکانا - چلانا - رواں کرنا - دوڑانا - تیز رفتار کرنا - رانڈن کا ترجمہ - (۲) زبان سے نکالنا - مارنا - جیسے ڈینگ ہانکنا - بڑ ہانکنا - جھوٹی سچی ہانکنا - (۳) بڑھانا - آگے سرکانا - دھکا دینا - ریلنا - پیلنا (۴) پورب) ڈُلانا - کھینچنا - چلانا - ہلانا - جیسے پنکھا ہانکنا +

ہانکے پکارے - ہ - تابع فعل: - علانیہ - سب کے رُوبرو - بالمشافہ - ڈنکے کی چوٹ - کُھلم کُھلا - نقارہ بجاکر - ڈونڈی پیٹ کر - ڈھنڈورا پیٹ کر جیسے میں تو ہانکے پکارے کہتا ہوں کچھ چھپکر نہیں کہتا +

ہانگا - ہ - اسم مذکر - (عو) زور - طاقت - بل - توانائی - قوتِ جسمانی - جیسے اب مجھ میں وہ ہانگا نہیں رہا + یہ تو سارے ہانگے کے کام ہیں +

ہانگا چھوٹنا - ہ - فعل لازم - (عو) طاقت نہ رہنا - جسمانی قوت میں فرق آجانا +

ہانگی - ہ - اسم مؤنث: - میدہ چھاننے کی چھلنی - کپڑے کی چھلنی - باریک چھلنی +

ہاؤ - ا - اسم مذکر - بواؤ معروف - (۱) ہُو کرنے والا یعنی گیدڑ کیونکہ سنسکرت میں ہُو گیدڑ کی آواز کو کہتے ہیں (۲) بچوں کو ڈرانے کی ایک مُہیب کاغذی شکل یا چہرہ مثل بیجہ (۳) ہوّا - جن - بھوت - بربت - بھتنا - بچوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام

ہاہ

جیسے روؤ گے تو ہاؤ آجائے گا + کچھ ہاؤ ہاتا نہیں مانتا + وہاں ہاؤ بیٹھا ہے +

ہاوَن - ف - اسم مؤنث: - ہانڈی + اوکھلی - دوائی کوٹنے کے ایک آہنی ظرف کا نام - کونڈی - کھرل +

ہاون دستہ - ف - اسم مذکر: - جسے عوام ہام دستہ کہتے ہیں - اوکھلی مع مُوسل دوا کوٹنے کا آہنی یا برنجی ظرف اور اُسکی موسلی - پنجابی چِٹو +

ہاؤ ہاؤ - ہ - اسم مؤنث: - بواؤ مجہول - ع - ہائے ہائے کی تصغیر بالتحقیر - تراہ تراہ - ہائے پکار - واویلا + پکار - مانگ - طلب - تقاضا - ضرورت + کمی - توڑا + ہائے ہائے - ہلوں بلوں - جیسے اُن کے ہاں تو آٹھ پہر پان زردے کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے + ہمیشہ خرچ کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے +

ہاؤ ہاؤ پڑنا - ہ - فعل لازم: - (عو) واویلا مچنا - تراہ تراہ ہونا جیسے ابھی سے کیوں ہاؤ ہاؤ پڑ گئی ابھی تو خدا کا دیا سب کچھ ہے +

ہاؤ ہاؤ کرنا - ہ - فعل متعدی: - (عو) ہلوں بلوں کرنا - مانگتے رہنا - کسی چیز کے نہ ہونے سے کلپتے رہنا +

ہاؤ ہُو - ہ - اسم مؤنث: - ہائے ہُو - آہ آہ - ہائے ہائے - درد اور کراہنے کی آواز + کبھی نالہ کبھی زاری کبھی ہے ہاؤ ہُو شب بھر ہوا تھا خلق کیا یہ غم اُٹھانے کو خدایا میں (مصحفی)

ہاہا - ہ - اسم مؤنث: - (گنوار) (۱) تملّق - چاپلوسی - خوشامد - درآمد - للّو پتّو - (۲) عجز و انکسار - عاجزی - منّت سماجت - بنتی - فارسی جگی جگی - (۳) عرض معروض - التجا - آرزو - استدعا - درخواست - (۴) ہی ہی - ٹھٹھی ہنسی - ٹھٹھے کی آواز - ہو ہو - (۵) ندا و ندبہ آہ - افسوس - صد افسوس - حیف صد حیف - ہائے ہائے - اے ہے - اُف - ہیہات ہیہات - دریغا - وامصیبتا - (۶) کلمۂ تاکید جو کسی کام سے روکنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں - خبردار! جیسے ہاہا اسی کو مت چھیڑنا +

ہاہا ٹھی ٹھی - ہ - اسم مؤنث: - ہر دو مترادف - ہنسی ٹھٹھا - ہوہا +

ہاہا کرنا - ہ - فعل متعدی: - (گنوار) منّت سماجت کرنا - پیروں میں سر دینا - قدم کو ہاتھ لگانا - بنتی کرنا +

ہاہا کھانا - ہ - فعل متعدی: - (گنوار) ہاڑے کھانا - تلووں کی خاک چاٹنا - پیروں پڑنا - بنتی کرنا - عاجزی کرنا - منّت سماجت کرنا - خوشامد درآمد کرنا - جیسے ہاہا کھائے بوڑھے نہیں بیاہے جاتے +

ہاہا ہُو ہُو - ہ - اسم مؤنث: - ہی ہی ٹھی ٹھی - بیہودہ ہنسی اور مذاق - ہنسی ٹھٹھا +

ہاہا ہی ہی - ہ - اسم مؤنث: - بیہودہ ہنسی - قہقہہ - ٹھٹھا +

ہاہا ہی ہی کرنا - ہ - فعل متعدی: - ہنسی ٹھٹھا کرنا - ہنسنا - قہقہہ لگانا - بیہودہ ہنسنا -

---

ل ہانکیں بولنا - ہ - فعل لازم - بولی بولنا - چہچہانا - نغمہ سرائی کرنا - ترنم کرنا - خوش الحان جانور کا آواز نکالنا - ہر آہ بامراد ہے ہر نالہ پُر اثر کیا ہی ہانکیں بول رہا ہے ہزار دل (قدر)

ہا

ہاہاکار ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ (ہندی) (۱) ہائے ہائے گھبراہٹ ۔ اضطراب + حیرانی ۔ سرگردانی ـ دھڑکا ۔ ڈر ۔ خوف ۔ بھے ۔ ہیبت ۔ ہول ۔ (۲) جے جے ۔ فتح ہے ۔ جے جے کار +

ہائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ حالت ۔ طور ۔ وضع ۔ ڈھنگ ۔ کیفیت ۔ گتی ۔ دِشا ۔ جیسے
دائی جانے اپنی ہائی ـ اپنی ہائی او پرچھائی ۔

ہائی ۔ انگلش ۔ (High) صفت :۔ (۱) بلند ۔ اونچا ۔ بالا ۔ مرتفع ۔ (۲) بڑا ۔ اعلےٰ
اونچے درجہ کا ۔ اعلےٰ درجہ کا +

ہائی سکول ۔ انگلش ۔ اسم مذکر ۔ بڑا مدرسہ + ضلع سکول ۔ اعلےٰ درجہ کا مدرسہ ۔

ہائی کورٹ ۔ انگلش ۔ (High Court) اسم مذکر ۔ چیف کورٹ ۔ عدالتِ صدر ۔ عدالتِ عالیہ ۔ وہ عدالت جہاں سب سے اخیر اپیل ہوتا ہے ۔ جیسے کلکتہ ہائی کورٹ ۔ الہ آباد ہائی کورٹ بمبئی ہائی کورٹ وغیرہ ۔

ہائے ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ حرفِ صوت جو حالتِ نالہ گریہ آہ بکا اور درد و تاسف کے موقع پر آتا ہے ۔ (۱) برائے تاسف ۔ افسوس ۔ دریغ ۔ حیف ۔ صد حیف + غضب ۔ دریغا ۔ واویلا ۔ آہ ۔ جیسے ہائے ستم ہائے ستم ـ ہائے میں نے کیوں کوسا جو وہ مرگیا + ہائے ہائے سے جوانی یعنی عیش و لطفِ گزشتہ کا افسوس ۔

ہائے وہ وصل کی شب اپنی تمنا کا ہجوم ـ اُن کا ناتجربہ کاری سے ہراساں ہونا (صابر)

کسی کا ہائے وہ کہنا دمِ وصل ـ ستا لے آج تیری بن پڑی ہے (انیم ہبرائچی)

اُس سے میری بھی حکایت کہدے ـ ہائے ملتا نہیں اتنا کوئی + (ذکی)

عہدِ پیری نے بھلایا دوڑ چلنا کودنا ـ ہائے طفلی کھیلنا کھانا اچھلنا کودنا + (ذوق)

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں ـ تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل (نامعلوم)

دل چھپاتا اور اُسپہ ہائے ستم ـ آپ آنکھیں چرائے بیٹھے ہیں + (انور)

ہائے بیکاریٔ وحشت کہ کہیں مشغلہ کیا ـ نہ تو داماں ہے ثابت نہ گریباں درست (ممنون)

رسائی مرکے خدا تک تو ہوگئی ارشد ـ پہ جیتے جی نہ ہوئی یار تک رسائی ہائے (ارشد)

لطف مے تجھسے کیا کہوں زاہد ـ ہائے کم بخت تو نے پی ہی نہیں (داغ)

ہائے وہ دن کہ میسر تھی ہمیں رات نئی ـ روز معشوق نیا روز ملاقات نئی + (〃)

ہجر میں زندہ رہا داغ تو وہ کہتے ہیں ـ ہائے بیکار ہوئیں ادعاری یارب + (〃)

جب کہا میں نے ہائے لوٹ لیا ـ دل پکارا کہ میرے یار کسے + (〃)

ہوئے عشاق نوازی کے وہ دل سے معروف ـ ہائے مقبول ہوئی میری دعا میرے بعد (شہیدی)

صبح پر وصل یار کی ٹھیری ـ ہائے پھر انتظار کی ٹھیری + (واقف)

صلح کے بعد جو سوچا تو یہ بولا کافر ـ ہائے منہ دیکھے گا آکر وہ مسلماں میرا (تسنیم دہلوی)

ہائے

ہائے اس یاس مروت نے گرانبار کیا ـ پھر گلے آکے پڑا میرے گریباں میرا (تسنیم دہلوی)

دامن تک اُسکے ہائے نہ پہنچا کبھی وہ ہاتھ ـ جس ہاتھ نے کہ جیب کو دامن بنا دیا (شیفتہ)

ہمیشہ کی ہے توبہ اور موسم میں کہتی ہے ہا ـ ہائے بس چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار (منظر)

ہائے کس حسرت سے شبنم نے سحر رو کر کہا ـ خوش رہو اے ساکنانِ باغ اب تو ہم چلے (میر)

ہائے کہنا یہ کیا کا شبِ وصلت محزوں ـ وہ گھڑی آج تو سو نے دو کہیں تم مجھکو (محزون)

جب دیکھتا ہوں ہجر میں میں غمہائے دل ـ بے اختیار کہتا ہوں حسرت سے ہائے دل (عاشق)

ہائے اُس شوخ کا روٹھ کے جانا معروف ـ اور یہ کہنا کہ ہمیں اب نہ ستائے کوئی (معروف)

ایسی کو ہمنے سر اپنے پہ تمیغہ ہائے ـ دل کو لگی ہو چوٹ تو کیا آدمی کرے (منظر)

کیوں سیر لالہ زار کو اُس بن گیا میں ہائے ـ چھاتہ زرد ہوگئے مرے داغ کہن کئی (〃)

اسی حسرت میں دونوں خاک ہوئے ـ ہائے دیدارِ شمع و پروانہ + (ذکی)

دور چھوڑا ہمیں گلشن سے یہ رونی ہے ہا ـ کہ سزاوارِ اسیری بھی نہ ہم ہائے ہوئے (جرأت)

ربط دو شخصوں میں سنتے ہیں تو ہے جاتا ہے ـ ہر کوئی کرائے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب (〃)

نہ تو دنیا ہی میسر ہے نہ دیں کے اسباب ـ ہائے مجروح کہاں تیرا ٹھکانا ہوگا + (مجروح)

(۲) بیماری یا دکھ کی حالت کی آواز ۔ کراہنے کی آواز ۔ آواز درد ۔ (۳) کلمۂ اظہار و بیان درد ۔

دل تھا ابھی بغل میں مری ہائے کیا ہوا ـ کیا جانے کوئی اُسکو کدھر لیکے اُڑ گیا (ظفر)

(۳) کلمۂ اظہارِ درد و رنج ۔ ماتم سیانِ شدت درد ۔ بیانِ صدمہ ۔ جیسے ہائے مجھے لوٹ لیا ۔ ہائے میں کیا کروں ۔ ہائے اللہ ۔ ہائے ! ! !

لے لیا مفت دل مرا تو نے ـ ہائے ظالم یہ کیا کیا تو نے + (جرأت)

ہائے کس سوختہ کی نبض پہ رکھی انگشت ـ کہ مسیحا کو بہت ہاتھ جھٹکتے دیکھا + (ممنون)

(۴) سراپ ۔ بد دعا ۔ صبر ۔ جیسے غریب کی ہائے مت لو ۔ اُسکی ہائے پڑ گئی (۵) کلمۂ تعجب و مبالغۂ تعریف و تحسین ۔ واہ وا ۔ سبحان اللہ + کلمۂ رشک و حسد +

میں تو اس نوجوان پر غش ہوں ـ ہائے عالم تری جوانی کا + + (احسان)

ہائے کیا محوِ جمالِ رُخِ جاناں ہوں میں ـ آپ ہی آئینہ ہوں آپ ہی حیراں ہوں میں (حیا)

(۶) برائے اظہار رشک و اظہار ادا و انداز فریفتگی +

بیٹھے کب میں مارے اس ادا کے ـ وہ چلنا ہائے دامن کو اٹھا کے + (مجروح)

جاں ستاں ہے حرفِ مطلب کا جواب ناتمام ـ ہائے اُس کا شرم سے کہنا کہ اچھا دیکھئے (ذکی)

ہائے اللہ یا ہائے خدا ۔ ا ۔ کلمۂ درد و بکا و اندوہ :۔ (عو) اے خدا ۔ یا اللہ ۔ اے میرے میاں ۔ جیسے ہائے اللہ میں کہاں آگئی + ہائے اللہ میرے دل کو کون لے گیا ۔

دوست بھی ہوگئے مرے دشمن ـ ہائے اللہ کیا زمانہ ہے + +
مجھکو الجھا دیا پہری رو سے ـ کیا کیا تو نے مجھے ہائے خدا + + (میر سوز)

ے بعد مرنے کے ہوا قدر گناہوں کا یہ بوجھ + ہائے مر مر گئے لاشے کے اٹھانے والے + ے قدر گل ہوئے غضب ہیں گلشن ایجاد کے + ہائے کیا کیا صورتیں ہیں صدمے آرمنادگی کے ہدف

ہائے

ہائے موئی یا ہائے دَیّا - ہ - کلمۂ ندبہ - تاسّف و درد - (ہندو عو) ہے رام
ہے پرمیشر - ہے ربّا - یا اللہ - ہائے خدا - اے میرے اللہ - پُورب میں ایسے موقع پر
باپ رے باپ بولتے ہیں - جیسے ہائے دیا نہ رہا باپ نہ رہی میّا + ہ
ہائے دئی کیسی بھئی بنجاہت کے سنگ دیپک کے بھانوین نہیں جل جل مرے پتنگ (دوہا)

ہائے رے - ذ - (۱) کلمۂ تاسّف و درد +
ہائے رے بیکسئ دامن و بے یارئ جیب کہ مرا دستِ جنوں بستۂ زنجیر رہا ؎ (ممنون)
ہائے رے حسرتِ دیدار مری ہائے کو بھی لکھتے ہیں ہائے دو چشمی سے کتابت والے (ذوق)
چشم پا پر ہے چشمِ شوخ اُس کی ہائے رے ہم سے بے حجاب کی بات (میر)
کترا کے نکل جاتے ہیں رستہ میں بھی ملکر کیوں تمسے ہُوا ہائے رے اظہارِ محبّت (مؤلف)
(۲) کلمۂ تحسین و آفرین) کیا کہنا ہے - کیا بات ہے - واہ - سبحان اللہ - واہ وا -
پھبنے ہی کے ہے قابل یار کی ترکیب میر واہ وا رے چشم و ابرو قدّ و قامت ہائے رے (میر)
(۳ اطفال) انکار - و نفی کا کلمہ جسے بچّے کسی چیز کے نہ دینے میں استعمال کرتے ہیں مثلاً
کسی بچّے نے کسی بچّے سے کوئی چیز مانگی اور اُسے وہ منظور نہ ہوئی تو کہیگا ہائے رے
یعنی میں تو اسے کبھی بھی نہیں دونگا +

ہائے رے ہائے - ا - نہایت درد و افسوس کا کلمہ + ہ
مل گیا خاک میں اُمّید پہ ملنے کی غریب ہائے رے ہائے مرا وہ دلِ شیدا نہ ملی (مخبر)
ہائے رے ہائے ستم عشوہ گروں نے مارا جانکر سیدھا سا بیچارہ مسلماں ہمکو (نامعلوم)

ہائے غضب - ا - کلمۂ تاسّف - ہائے افسوس - جیسے ہائے غضب یہ کیا ہوگیا +
دو کو تکتا پھر اُسی کے مُوں کھڑا ہائے غضب گھر سے جس شوخ نے مجکو دیا سو بار نکال (جرأت)

ہائے قسمت یا ہائے نصیب - و - کلمۂ تاسّف - واہ رے تقدیر - ہائے بد نصیبی +
ربط دو شخصوں میں سنتے ہیں تم اے جرأتؔ سر کو ٹکرا کے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب (جرأت)

ہائے کرنا - ا - فعل متعدی - آہ کرنا - گہرا سانس لینا + افسوس کرنا - دِل
مسوسنا - جیسے غریب ہائے کرکے رہگیا +

ہائے مارنا - ا - فعل متعدی - (دیکھو ہائے کرنا)

ہائے ہائے - ا - (۱) کلمۂ ندبہ و تاسّف و درد وغیرہ - آہ آہ - متواتر کراہنے کی
آواز - واویلا - آہ و زاری - آہ و نالہ - آوازِ ماتم و نوحہ - مصیبت زدہ او صدمہ رسیدہ
لوگوں کی آواز - جیسے ہائے ہائے بچّے تجھے کہاں پاؤں !! (عو)
خانہ خراب نالہ و زاری سے باز آ ہر دم کی ہائے ہائے میں اے دل اثر نہیں (وحشت)
نالاں فراقِ دل میں ہے ماتم سرائے دل سینہ سے آرہی ہے صدا ہائے ہائے دل (وزیر)
زخمی تری نگاہ کے آخر کو مر گئے کہہ کہہ کے ہائے ہائے جگر ہائے ہائے دل (تنویر)

ہبہ

اک عمر سے ہے لب پہ مرے ہائے ہائے دل کوئی اگر سُنے تو کہُوں ماجرائے دل (سالک)
(۲ - اسم مؤنّث) پکار - مانگ - طلب - بِلُوں بِلُوں - کمی - توڑا - تراہ تراہ - جیسے
اُن کے ہاں ہمیشہ خرچ کی ہائے ہائے رہتی ہے (۳) رونا پیٹنا - چلّانا - پیٹک پیا -
جیسے دیکھئے تمہاری روز کی ہائے ہائے کیا دکھاتی ہے (۴) افسوس - افسوس - افسوس +
انور دم گیا رستے میں احوال ہائے ہائے آئی ہے لب پہ جان نکل کر سخن کے ساتھ (انور)

ہائے ہائے پڑنا - ا - فعل لازم - عو - (۱) تراہ تراہ ہونا - بِلُوں بِلُوں ہونا - (۲)
واویلا مچنا - (۳) نہایت تاسّف اور غم ہونا - درد یا غم و صدمہ سے بیتاب ہونا - چیخم دھاڑ پڑنا +
کیوں ہائے ہائے حضرتِ واعظ کو پڑ گئی بھول تو یہ توڑتا کوئی دِل توڑتا نہیں + (انور)

ہائے ہائے کرنا - ا - فعل متعدی - (۱) آہیں بھرنا - کراہنا - (۲) واویلا کرنا -
غل مچانا - (۳) کسی کام میں جان مارنا - بڑی محنت کرنا - جیسے دن بھر ہائے ہائے کرکے
شام کو چار پیسے لاتا ہے - (۴) بِلُوں بِلُوں کرنا - کسی چیز کے نہونے کی پکار مچانا +

ہائے ہُو - ا - اسم مذکّر - واویلا + غل شور - توبہ دھاڑ - آہ و نالہ - آہ و فریاد +
غل غپاڑا + چیخم دھاڑ - چیخم چاخ +
خبردار کھے مرے مجروح سست کو زندہ کہ میکدہ میں ہے اِس دم سے ہائے ہُو باقی (مجروح)

ہائل - ع - صفت - (۱) ہولناک - دہشتناک - مُہیب - ہیبت ناک - ڈراؤنا - بھیانک -
دہشتناک - (۲) سخت - شدید +

ہائِلہ - ع - صفت - خوفناک - ہولناک +

ہَبّا ڈَبّا - ہ - اسم مذکّر - لڑکوں کی شدّت کی کھانسی + سان کی بیماری +

ہَبڑا - ہ - اسم مذکّر - (پُورب) دانتو - بڑے بڑے دانتوں والا + بدشکل - کریہ منظر -
بدصُورت - بھدیس - بیڈول - بھدّا - ناتراشیدہ - بدوضع +

ہُبَل - ع - اسم مذکّر - ایک مشہور بُت کا نام جو ایّامِ جاہلیت میں مکّہ میں رکھا ہُوا تھا +

ہَبَنّق - ع - صفت - چھوٹے قد کا احمق - ہونق - بہرا باؤلا - کودن - جانگلو - موٹا ناٹا +

ہُبُوب - ع - اسم مذکّر - ہوا کا چلنا - وزیدنِ باد کا ترجمہ +

ہُبُوط - ع - اسم مذکّر - (۱) نیچے اُترنا - نیچے آنا - نازل ہونا - جیسے ہبوطِ آدم سے ابتک
اتنا عرصہ ہوا - (۲) زمینِ نشیب + (۳) پستی (۴) بیماری کی دُبلاہٹ (۵) نقصان (۶) +

ہِبَہ - ع - اسم مذکّر - عطا - انعام - بخشش - دان - پُن - وقف - ارپن - خیرات + رحمت -
عنایت - کرامت + اپنا مال دُوسرے کو بخش دینا +

ہبہ کرنا - ا - فعل متعدی - مرحمت کرنا - عنایت فرمانا - بخشنا - عطا کرنا - دے ڈالنا - وقف کردینا +

ہبہ نامہ - ع + ف - اسم مذکّر - وہ کاغذ یا دستاویز جس میں عطا کرنے یا مرحمت فرمانیکا
اقرار لکھا جائے - عطا نامہ +

لہ چشم پا بمعنی آبلۂ پا +

ہپ

ہَپ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نگلنے کی آواز۔ ہڑپ۔ جیسے مِیٹھا مِیٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو

ہپ کر جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) کھا جانا۔ نگل جانا۔ گھٹ سے اُتار جانا۔ لقمہ سا اُتار جانا۔ (۲) کسی کا مال ہضم کر جانا۔ غصب کر لینا۔ دبا لینا۔ مار لینا :۔

ہپ ہپ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ جلد جلد نگلنے کی آواز + پوپلوں کے کھانے کی آواز + پوپلوں کے بولنے کی آواز جیسے۔ ادھر سے بُڑھیا ہپ ہپ کرتی ہوئی دوڑی کہ جاتا کہاں ہے + ہپ ہپ جھپ جھپ کھاتے پان۔ دھندا کرتے تجھے پران +

ہپ ہپ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ پوپلوں کی طرح کھانا + بوڑھوں کی طرح مُنہ سے آواز نکالنا +

ہپّا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پوپلوں کے کھانے کی چیز۔ نگلنے کی چیز۔ نرم چارہ۔ کھچڑی + بچّوں کے کھلانے کی ملائم کھچڑی + بچّوں کا کھانا + بچّے بھی کھچڑی کو ہپّا کہتے ہیں۔ (۲) بیگماتِ قلعہ) بچّوں کا کھانا پکانے والی عورت۔ جیسے تمہاری ہپّا کو تمہارے پاس بھیج دُوں گی۔ (دُکھڑا سہیلی) انّا۔ دوا۔ دائی چھوچھو ہپّا لونڈی غلام سب دُلہن کے ساتھ ہوئے (چتر سہیلی)۔ (۳) لقمہ۔ نوالہ۔ گراس۔ گسّا۔ (۴) رشوت۔ گھوس +

ہپّا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کھانے کو دینا۔ جیسے ہمیں جو ہپّا دے گا اُسی کی نوکری بجائیں گے۔ (۲) رشوت دینا :۔

ہَپُّو۔ ا۔ اسم مذکر۔ (برائے اطفال) افیُون۔ افیم۔ ہاپُو + افیم کی گولی۔ جیسے ماں بچّے سے کہتی ہے ننّھے میاں ہپّو کھا لو پھر کھیلتے پھرنا۔ (اصل میں فارسی ہپیُون سے بنا لیا گیا ہے)

ہَپّو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) پوپلی عورت۔ نہایت بُڑھیا اور پوپلی عورت۔ (۲) نگل جانے والی عورت۔ ہڑپ کر جانے والی عورت :۔ (یہ لفظ بطور مُہمل ہے)

ہپ ہپانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (عوام) ہانپنا۔ ہونکنا۔ لمبے لمبے سانس لینا +

ہت۔ ہ۔ کلمۂ تنفّر :۔ چل۔ دُور ہو۔ الگ ہو جا۔ پرے ہٹ۔ سرک۔ ہوا ہو۔ رفوچکر ہو۔ سدھارو۔ چھُو۔ نکلو + چلتا پھرتا نظر آ۔ اپنا رستہ لے۔ دفع ہو۔ دُور ہو +

واہ رے دل یہ تُو نے کیسی کی ہت ترے دل کی ایسی تیسی کی +: (نامعلوم)

ہت تری یا ہت ترے کی۔ ہ۔ ندا :۔ ہت تیری ایسی تیسی کا مخفّف۔ بجائے گالی و تنفّر و دعائے بد اس کا استعمال ہوتا ہے۔ خدا تیرا خانہ خراب کرے۔ تُو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا ہو + سے

اب اُسکے عشق نے کیا کم کیا تھا جیسے لوگ ستایا تُو نے جدا ہت تری جدائی کی (رنگین)

ہوا آنک مے بے تاب جسم پر گرانی کی غضب کیا مجھے ہت تیری ناتوانی کی (نصیر)

زُلف و رُخسار میں چھپائی گیا ہم سے یہ پیچ ہت تمہاری کی +: (ناسخ)

نہ پہنچی جان مری آ کے تا لبِ افسوس سبک کی رنگینی ہت تیری ناتوانی کی (طالب)

ہت

ہارے جو مجھے آپ تو بولے یہ بول کر جو پڑ میں پاسے بکھرے ایک نوٹن کے ساتھ | (عجیب)

ہت تیرے راجہ نل کی تُو ہار جائے جن کرے ٹھگا سا کوئی سو رہے رانی دمن کے ساتھ

(اس کا مفہوم اکثر قریب بدشنام ہوا کرتا ہے)

ہت تری ایسی تیسی کی۔ ہ۔ محاورہ :۔ ہت ترا بُرا ہو۔ خدا ترا خانہ خراب کرے۔ ہت تری یوں توں کروں + سے

کیا کہوں دل نے مرے کوفت اُٹھائی کیسی ہت ترے تفرقہ پرداز کی ایسی تیسی + (جرأت)

ہت ترے دِل کا بُرا ہو۔ ہ۔ محاورہ :۔ خدا تجھ دِل کا ستیاناس کھوئے :۔

ہِتُ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) سچّی دوستی + پیار۔ پیترائی محبت۔ اُلفت۔ چاہ۔ اخلاص۔ ہیت۔ پریت۔ سنیہ۔ نیہ۔ نیہا۔ (۲) اُپکار۔ بھلائی۔ اُچِت :۔

ہِتُ کار یا ہِتکاری۔ ہ۔ صفت :۔ بھلا کرنے والا۔ مِتر۔ سجّن۔ داتا۔ دیاوان۔ اُپکاری۔ دیالُو۔ سخی۔ کریم۔ مُحسِن۔ فیّاض۔ سودھرمی۔ دھرماتما +

ہتّا یا ہتّھا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ صحیح ہتّھا۔ (۱) دستہ۔ مُوٹھ۔ قبضہ۔ گرفت۔ جیسے چکّی کا ہتّا۔ ہل کا ہتّا۔ ہتّا۔ پینے والیاں پیس جائیں گی ہتّھا تھوڑا ہی اُکھاڑ کر لے جائیں گی + (۲) قابُو۔ داؤں۔ جیسے ہتّے پر چڑھ گیا تو بتا دُوں گا۔ (۳) داؤں۔ دگ سوار۔ جیسے ہمارے ہتّے پر نہ بولو۔ (۴) قُربِ دست۔ ہاتھ کے پاس۔ ہاتھ کا قُرب۔ جیسے کنکوا ہتّے سے اُکھڑ گیا۔ (۵) ہتیار۔ اسلحہ۔ جیسے نہتّا۔ یعنی غیر مسلّح بے ہتیار۔ (۶) خوشہ۔ گُچھا۔ گیل۔ جیسے ایک ہتّھا کیلا بھی ساتھ لیتے آنا +

ہتّا جوڑی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا ناچ جس میں ایک دُوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ناچتے ہیں +

ہتّا مارنا یا ہتّھا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ ملنا + چوری کرنا۔ چُرا لینا۔ مال مارنا + سے

نقدِ دل لیکے بنگلہ گیا برق مجھے ہاتھ ملتے ہی ستمگار نے ہتّا مارا + (برق)

ہتڑی یا ہتھڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ہاتھ کی تصغیر یا تحقیر + جیسے مار مُوئے مار تیری ہتڑی چبانے کیسی عادت ہی نہ جائے (۲) دستہ۔ دستی۔ مُوٹھ +

ہَتَک۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ پردہ دری۔ رُسوائی + بے حرمتی۔ بیعزّتی + گستاخی۔ بے ادبی +

ہِتُو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دوست۔ محب۔ ہوا خواہ۔ بہی خواہ۔ خیر خواہ + سے

جسودھا بار بار یہ بھاکے ہے کوئی برج میں ہتو ہمارو (گیت راگنی)

ہَتَوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ لُہاروں کے ایک اوزار کا نام جس سے لوہا کُوٹتے ہیں + ٹھونکنے کا اوزار۔ لوہے کی موگری۔ کُوٹنے کا اوزار۔ تار دبکنے کا اوزار۔ مارتول۔ فارسی پُتک۔ خائسک +

ہت توبہ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ہائے توبہ کا بگڑا ہوا لفظ ہے جو کسی بات کو ناپسند کرنے یا افسوس کی حالت میں زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے ہت توبہ یہ بھی قسمت کا لکھا +

ہتھ

ہتھوٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دستکاری۔ (۲) چالاکی۔ عیاری +

ہتوڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث: چھوٹا ہتوڑا۔ چھوٹی سی لوہے کی موگری جس سے سنار یا مُلمّع کار کام کرتے ہیں

ہتھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھ کا مخفف۔ کر۔ دست۔ ید۔ ہینڈ +

ہتھ اُدھار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دستگرداں قرض۔ وہ قرض جو کچھ اعتبار پر گرو رکھے بغیر دیا جائے۔ قرض حسنہ

ہتھ اُدھار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دستگرداں قرض دینا۔ بغیر گرو رکھے روپیہ دینا +

ہتھ پھول۔ ہ۔ اسم مذکر: پھلجھڑی۔ ایک قسم کی آتشبازی جسے ہاتھ میں لیکر چھوڑتے اور اُس میں سے پھول سے نکلتے ہیں + ؎

شوخیاں اُس مثلِ آتشباز کی کہہ دیجئے ہاتھ میں ہتھ پھول کاتب کا قلم ہو جائے گا (بحر)

ہتھ پھیری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دستمالی۔ مساس۔ معشوق کے تن پر ہاتھ پھیرنا +

صندل سی وہ کلائیاں اپنے گلے میں ہوں ہتھ پھیریاں نصیب ہوں چندن سی رانوں پہ (صبا)

(۲) غبن۔ دستبرد۔ صفائی۔ صفایا۔ (۳) کھانے پر خوب ہاتھ مارنا۔ بہت سا کھانا۔ (۴) ہاتھ کی چالاکی سے تماشا کرنا۔ شعبدہ بازی۔ ہاتھ کی چالاکی۔ چابکدستی (۵) چانٹا۔ چوٹیل۔ دست بازی۔ دھول دھپا

رندوں کا عمامہ نہ پہ ہوں ہتھ پھیریاں کشتی مئے کا اک اچھا بادباں ہو جائے گا (قدر)

ہتھ پھیری کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دستمالی کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ مساس کرنا۔ لپٹانا۔ معشوق کے جسم کو ملنا دلنا + پیار کرنا۔ چمکارنا۔ پُچکارنا ؎

لڑائی آنکھ آئینے نے ہستی سے لیا بوسہ اُدھر ہتھ پھیریاں شانے نے کیں لعب پریشاں کی (قدر)

(۲) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ ٹھگنا۔ جھاڑو پھیرنا۔ صفائی کرنا۔ صفایا کرنا (۳) کھانے پر ہاتھ مارنا۔ خوب چٹ کرنا۔ ڈکرنا۔ خوب نوالے مارنا۔ سڑپے لگانا۔ لقمے مارنا +

ہتھ چُھٹ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ پھکیت جس کا وار خالی نہ جائے۔ دست چالاک پھکیت۔ بڑا بھاری پھکیت[1]

وہ خانہ جنگ پھکیتوں میں ہے بڑا ہتھ چُھٹ سر اُسکا دو ہی کیا جسکے اک لگائی تیغ (مصحفی)

(۲) وہ شخص جسے مار بیٹھنے کی عادت ہو۔ دست دراز۔ ہر بات پر ہاتھ چھوڑ دینے والا۔ مار بیٹھنے والا

ہتھ رس۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ جلق زنی۔ مٹھولے بازی۔ مٹھولے لگانا +

ہتھ کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ ضرب جو پھکیت حریف کے ہاتھ پر لگاتا ہے +

ہتھ کڑی یا ہتکڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ زنجیر دست۔ بیڑی کا نقیض۔ وہ کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھ میں ڈالی جاتی ہے۔ وہ حلقۂ آہنی جو گنہگار کے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں۔ پہلے زمانے میں شورہ پشت لکڑی ہاتھ میں ڈالا کرتے تھے + بند دست بند +

ہتھکڑی ہاتھوں کی ٹوٹی پاؤں کی زنجیر بھی اس قدر جوش جنوں میں ہمنے مارے ہاتھ پاؤں (مجنوں)

ہتھکڑی ہاتھ میں بھی پاؤں میں تھیں زنجیریں تیرے دیوانے بھی پہنے ہوئے زیور نکلے (آغا)[2]

ہتھ کل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دستی۔ کھٹکا۔ کواڑ کی دستی یا مُوٹھ + دروازے کی بلی +

ہتھکنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھ کا کرتب۔ کرتب۔ ہاتھ کی چالاکی۔ شعبدہ۔ بازیگری۔ ہوشیاری

ہتھ

ہتھوٹی (۲) اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز (۳) چال۔ فریب + چالاکی۔ عیاری۔ جلتر پانچ

بولا وہ سُن یہ ہتھکنڈے چھوڑ + تقارہ دور کہوب سے توڑ (نسیم) (۴) بان۔ عادت۔ جیسے کوئی کتنا ہی سمجھاؤ وہ کوئی اپنے ہتھکنڈے چھوڑتا ہے (۵) ڈھنگ۔ طور۔ طریق۔ طرز۔ انداز +

رشک آتا ہے کہ زلفِ یار میں ہتھکنڈے پھیرے کیوں شانہ کیا

جیت اُسکی تھی ہاتھ جو کچھ آتا اُسکا کوئی ہتھکنڈا نہ پاتا :.

(۶) داؤں۔ پیچ۔ گھات ؎ خدا کے فضل سے فن جفا میں اُسکو کمال ہو وہ ستم کے

ہاتھ سے گینہ سے معشوق کو کھو اشب میں ہتھکنڈا شاید کا کل کا مجھے یاد نہ آیا + (جلیل)

ہتھکنڈے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہتھکنڈا کی جمع۔ کرتب۔ ہاتھ چالاکیاں۔ شعبدے بازیگری۔ ہتھوٹیاں + عیاریاں۔ چالاکیاں + چالبازیاں۔ دھوکابازیاں +

ہتھکنڈے غیر کے سُن کر سمجھ کر اوگے پہلے دو چار گواہی کو بلا لوں تو کہوں (داغ)

پاؤں ہر سِر پہ اِس طرح نہ پھیلاؤ ابھی ہتھکنڈے تم نے نہیں جان ہمارے دیکھے (رند)

(۲) داؤں۔ پیچ + انداز + ڈھنگ۔ طور۔ طریق +

مری زبان جلائے سے کیا جلے گا اثر کہ جانتے ہی نہیں ہتھکنڈے دعا کے تم (داغ)

دل ترا چھین کر عدو کو دیا ہتھکنڈے ہیں یہ دست قدرت کے (")

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ ہتھکنڈے ہیں چرخ نیلی فام کے (غالب)

(۳) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہتھ لیوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہندوؤں کی ایک رسم جسمیں دولہا دولہن کے ہاتھ ملا دیتے ہیں۔ بیاہ کی ایک ریت +

ہتّھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ہتّا) مع مشتقات +

ہتّھا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ چوری کرنا۔ چوری سے لینا۔ اُڑا لینا۔ جھپٹا مارنا۔ اُچک لینا۔

نقدِ دل لیکے بغلگیر کیا برق سمجھے ہاتھ ملتے ہی ستمگار نے ہتّھا مارا[3] (برق)

ہتھنال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے ہاتھی پر رکھ کر لیجاتے ہیں۔ فیل بان

ہتھنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مادۂ فیل۔ ہاتھی کی مادہ۔ ہتنی۔ (۲) مجازاً موٹی بھاری عورت۔ ہٹی کٹی عورت + موٹی بھینس۔ بھدی سی عورت +

ہتھواسنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (لکھنؤ) تلوار سونتنا۔ قبضہ پر ہاتھ ڈالنا۔ تلوار کھینچنا۔ تلوار میان سے لینا

ہتّھوں یا ہتّوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہتّھا یا ہتّا کی جمع) +

ہتّھوں سے اکھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) پتنگ کی ڈور کا دھاگے کے قریب سے ٹوٹنا۔ کنکوّے کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا + (۲) جڑ سے جانا۔ جڑ سے اکھڑنا۔ جڑ و بیخ جانا۔ (۳) بالکل نادار ہو جانا۔ بالکل الگ ہو جانا۔ جمانہ رہنا۔ اکھڑ جانا +

ہتّھوں سے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہتّھوں سے اکھڑنا) +

[1] جلال دلکو جو چھوڑ مری ہتکڑی اُتارو + میں کیا ہاتھوں سے تھام جگر اسکے تاب بیاں نہیں + (قدر) [2] سوت لیجائے کوہیں اسکو نہ ہتّھا ملکر + وہ ڈلے غم دوڑ بھی ٹھیرے گی جان زار کب + (قدر)

ہتھ

ہتھنی - ہ - اسم مؤنث: - گھوڑا صاف کرنے کا برش ٭ دستی کنوچھر ٭ ہتھیلی سے مسلنا جیسے باجے کے آٹے کو ہتھی

ہتھے یا ہتے - ہ - اسم مذکر: - (۱) (ہتھا یا ہتا کی جمع) (۲) حرفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہتھے پر سے اُکھڑنا - ہ - فعل لازم: - (۱) پتنگ کا ہاتھ کے قریب سے ٹوٹ جانا - کنکوے کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا - (۲) قریب آکر چلا جانا ٭ معاملہ بنکر بگڑ جانا +

ہتھے چڑھنا - ہ - فعل لازم: - (۱) قابو چڑھنا - قابو میں کرنا - بس میں پڑنا - داؤں پر چڑھنا - ہاتھ لگنا - پالے پڑنا +

لوٹنے کا مفت دولتِ دیدار مہرباں ہتّے چڑھے جو آپ کسی بدمعاش کے (رند)

ہم خاک بوسہ لیں کہ تری رہگزار میں ہتّے چڑھا سب کے تن و توشِ نقشِ پا (داغ)

چپل رہا ہے خنجرِ فولاد کیا اُس کے ہتّے چڑھ گئی مہ اد کیا (")

کسی کے نہ ہتّے جب چڑھا راہ بھر میں رہے گھات میں راہزن کیسے کیسے (رند)

(۲) ہاتھ لگنا - ہاتھ کو لگا ہوا ہونا - دست آشنا ہونا - ہاتھ لگا ہوا ہونا +

قبضہ پہ ہاتھ رکھتے ہیں بات بات میں کیا نیمچہ ہے یار کے ہتّے چڑھا ہوا (بحر)

ہتھے سے اُکھڑنا - ہ - فعل لازم: - (۱) پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹنا - (۲) جڑ سے جانا - جڑموں سے جانا - (۳) بالکل الگ ہو جانا - بالکل بے تعلق ہو جانا +

ہتھے سے جانا - ہ - فعل لازم: - دیکھو (ہتھے سے اُکھڑنا) +

ہتھے لگانا - ہ - فعل متعدی: - کنکوے یا پتنگ کی ڈور کو جلد جلد اپنی طرف گھسیٹنا - ہاتھ مارنا +

ہتھیا - ہ - اسم مذکر: - چاند کا تیرھواں گھر - تیرھواں نچھتر ٭ برسات کی چند روزہ پیوست بارش + ہتھیا برسے تین ہوت ہیں - شکر - شالی - ماش + ہتھیا برسے تین جات ہیں - تل - کودو - کپاس - (کہاوت)

ہتھیار - ہ - اسم مذکر: - (۱) سلاح - اوزارِ جنگ - سازِ جنگ - اسلحہ - آلۂ جنگ - شستر - (۲) راچھ - اوزار - کام کرنیکے آلات - (۳) مجازاً - عضوِ تناسل - آلۂ تناسل +

ہتھیار باندھنا - ہ - فعل متعدی: - ہتیار لگانا - مسلح ہونا - کمر باندھنا +

ہتھیار بند - ا - اسم مذکر: - مسلّح - ہتیار باندھے ہوئے - ہتھیار لگائے ہوئے - سلحشور +

ہتھیار بندی - ا - اسم مؤنث: - فوج کی کمر بندی - فوج کا ہتیار لگانا - سپاہ کا ہتھیاروں سے لیس ہونا +

ہتھیار ٹھنڈے کرنا - ہ - فعل متعدی: - سلاحِ جنگ کو جسم سے اُتار کر رکھ چھوڑنا +

ہیں ابھی گرم طپیدن نہیں بسمل ٹھنڈے تُونے ہتیار رکھے کیوں بت قاتل ٹھنڈے (نکہت)

ہتھیار چلانا - ہ - فعل متعدی: - ہتھیار کا وار کرنا - ہتھیار کی ضرب لگانا - جنگ کرنا +

ہتھیار چلنا - ہ - فعل لازم: - ہتھیاروں سے لڑائی ہونا - جنگ ہونا +

ہتھیار ڈال دینا - ہ - فعل متعدی: - اپنے کو دشمن کے حوالہ کر دینا - ہتھیار رکھ دینا - مقابلہ موقوف کرنا - ہار ماننا - شکست تسلیم کرنا - اطاعت قبول کرنا +

ہتی

ہتھیار کرنا - ہ - فعل متعدی: - ہتھیار سے لڑنا - ہتھیار مارنا - تیغ زنی کرنا - حربہ کرنا - وار کرنا - شستر چلانا ٭ کشت و خون کرنا +

ہتھیار گھر - ہ - اسم مذکر: - سلاح خانہ - میگزین - شستر استھان +

ہتھیار لگانا - ہ - فعل متعدی: - مسلح ہونا - ہتیار زیبِ تن کرنا - ہتھیار باندھنا +

ہتھیار ہونا - ہ - فعل لازم: - لڑائی پیش آنا - لڑائی ہونا - جنگ ہونا +

ہتھیا لینا - ہ - فعل متعدی: - مار لینا ٭ غصب کر لینا - دبا بیٹھنا - دبا لینا - قبضہ کر لینا - قبضہ کر بیٹھنا - قابض ہو جانا - مالک بن جانا - دخیل ہو جانا +

دل کا سودا تری زلفوں سے بنا رکھا تھا کیا خبر تھی کہ کنگھی مفت میں ہتھیا لیگی + (داغ)

ہتھیانا یا ہتیانا - ہ - فعل متعدی: - (۱) ہاتھ میں پکڑنا - ہاتھ میں لے لینا - (۲) قبضہ کرنا - دبانا ٭ غصب کرنا - دخل کرنا ٭ قابض ہونا ٭ مخصوص کرنا ٭ مار رکھنا - کسی کی چیز پر قبضہ کر لینا جیسے پرایا مال ہتھیا کر امیر بن گئے + ٹھگ کا روپیہ مار کر ساہو کار بن بیٹھے +

ہتھیلی - ہ - اسم مؤنث: - دیکھو (ہتیلی)

ہتّے - ہ - ندا - (اطفال) (۱) ہت تیرے کی - دُور ہو - بھاگ جا - جیسے ہتّے چڑیا - ہتّے کوّے - ہتّے بھائی وغیرہ - (۲) دیکھو (ہتھّے) بمعنی ہاتھ +

ہتیا - ہ - اسم مؤنث: - (۱) ہندو قتل - خون - ہنسا - بدھ - قتلِ عمد - (۲) پاپ - مظلمہ - گناہ - جیسے چھوٹی سی بچیا بڑی سی ہتیا - (۳) دکھ - عذاب - جیسے اُدھار بڑی ہتیا ہے - (۴) ادھ موا - مرنے کو بیٹھا ہوا - نہایت ضعیف و ناتوان - جیسے اس ہتیا سے کیا لڑوں +

ہتیا پلے باندھنا یا مول لینا - ہ - فعل لازم: - عذاب مول لینا - پاپ بسانا - جھگڑا پلے باندھنا - تکلیف دہ چیز کو لینا +

ہتیا کرنا - ہ - فعل متعدی: - (۱) قتلِ عمد کرنا - جان لینا ٭ خون کرنا - جیو ہنسا کرنا (۲) پاپ کرنا +

ہتیا لینا - ہ - فعل لازم: - خون لینا ٭ عذاب لینا - پاپ لینا +

ہتیا ہونا - ہ - فعل لازم: - جیو ہنسا ہونا - قتل ہونا - کسی کے ذمّہ خون ہونا - قتلِ عمد ہونا ٭ پاپ سر ہونا - عذاب سر ہونا +

ہتیار - ہ - اسم مذکر: - دیکھو (ہتھیار)

ہتیارا - ہ - اسم مذکر: - (۱) ہتیا کرنے والا - خونی - قاتل - خونریز ٭ جیو گھاتک - قصائی - جلّاد - سفاک - (۲) پاپی - پُرگناہ - پُرمعصیت - فاسق - فاجر - (۳) وہ شخص جسکی گردن پر کسیکا خون یا مظلمہ ہو - (۴) ظالم - آن ہنائی +

ہتیاری - ہ - اسم مؤنث: - ہتیارا کی تانیث +

ہتیلی یا ہتھیلی - ہ - اسم مؤنث: - (۱) کفِ دست - ہبک ٭ کفِ باطنِ دست - ہاتھ کا اندرونی حصّہ - پنجہ کا اندرونی حصّہ - ہاتھ کا گڑھا - جیسے ہتیلی پر زہر رکھنے سے

ہتی

نہیں مرتا۔ ہتیلی سا میدان ہے یعنی صاف۔ (۲) تالی۔ ہاتھوں کی بجانیکی آواز +

ہتیلی بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی ہے۔ (۱) تالی بجانا۔ تالی پیٹنا۔ زنانوں کی سی حرکتیں کرنا۔ ہجڑوں کا کام کرنا۔ (۲) رُسوا کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا +

ہتیلی پر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی ہے۔ (۱) ہاتھ پر رکھنا + ہاتھ میں موجود رکھنا + سامنے رکھنا۔ پاس رکھنا + لیس رکھنا۔ تیار رکھنا + ۔

خدا جانے یہ کس رنگ قمر کی نذر کی خاطر　نکلتا ہر سحر ہے وہ رکھکر زر ہتیلی پر + (ظفر)
بلا سے گر نہیں رکھتے تجوز رہم ہتیلی پر　خدا کی راہ میں رکھتے ہیں اپنا سر ہتیلی پر (〃)
دل سوزاں کو میرے رکھ نہ تو لیکر ہتیلی پر　پھپولا پڑ نہ جائے تیری اے دلبر ہتیلی پر (〃)
کوئی اُس طفل سے ہنگام بازی خاک سر پر ہو　قسم دے ڈھولیا جو رکھ کے خاکستر ہتیلی پر (〃)

(۲) نہایت ناحستہ ہونا۔ چھنال ہونا۔ اُدھار پھرنا + دکھاتے پھرنا۔ اُچھلتے پھرنا۔

ہتیلی پر سر رکھ لینا۔ ا۔ فعل لازم۔ مرنے کو آمادہ ہوجانا۔ سر سے کفن باندھ لینا۔ مستعد بمرگ ہوجانا۔ سر بکف ہوجانا۔ جان جوکھوں اختیار کرلینا +

قدم وہ عشق کے کوچے میں گاڑے لے ظفر اپنا　کہ جو سر بازا اپنا رکھ لے پہلے سر ہتیلی پر + (ظفر)
سر ہتیلی پر نہ رکھ لے جب تلک سر بازِ عشق　رکھ سکے کیونکر قدم اپنا وفا کی راہ پر (〃)

ہتیلی پر سر رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی ہے۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔ سر بکف ہونا۔ مر ناٹھان لینا +

سر کو میں رکھکے ہتیلی پر یہاں آیا ہوں آج　اے ستمگر دیکھ تو یہ وقت ہے انکار کا (تصویر)
ہمیں ہیں وہ کہ جو اُس فتنہ گر کو دیکھتے ہیں　کہ سر ہتیلی پہ ہے اور نظر کو دیکھتے ہیں (〃)

ہتیلی پر سرسوں جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی ہے۔ دیکھو (ہاتھ پر سرسوں جمانا) بھانمتی کی طرح جھٹ ہتیلی پر سرسوں یا درخت جما دینا + کار سخت و دشوار تر کو بہت شتاب و نہایت جلد بکمال چابکدستی انصرام کو پہنچانا۔ طلسم سازی و شعبدہ بازی سے کوئی کام جھٹ پٹ کرکے دکھا دینا۔ ایسی جلدی کوئی کام کرنا جس سے عقل حیران و ششدر رہ جائے۔ کسی کام کو نہایت پھرتی سے کردینا۔ کمال عیاری اور چالاکی دکھانا +

کیا یوں ہنستے ہنستے زعفرانی عشق نے ہمارا　جماوے جیسے سرسوں کوئی بازیگر ہتیلی پر (معروف)
مہندی کے لگانے میں پھرتی یہ نہیں دیکھی　ظالم نے ہتیلی پر سرسوں کی جمالی ہے + (مصحفی)
کیا ساغرِ زریں کو کیا جلد مہیّا۔　ساقی نے تو سرسوں ہی ہتیلی پہ جمائی (ذوق)
اُس رشکِ گل کے ہاتھ تلک کب پہنچ سکے　سرسوں ہتیلی پر نہ جماوے اگر بسنت (مومن)
نہ اے رشکِ پری آنکھیں دکھانے پیٹ پائیے　ہتیلی پر اگر آگے ترے سرسے جماؤں میں (دبیر)
کھینچ لائی ہے چمن میں کیونکہ اُس مغرور کو　تُو نے کیا سرسوں ہتیلی پر جمائی ہے بسنت (دبیر سوز)

ہتیلی پر سر لئے پھرنا یا سر رکھے پھرنا۔ ا۔ فعل لازم۔ مرنے کو پھرنا۔ جان دینے کو پھرنا۔ سر بکف پھرنا۔ سر سے کفن باندھے پھرنا۔ ہر وقت مرنے پر مستعد و آمادہ رہنا۔

ہٹ

لڑنے مرنے سے نڈر ہونا + ۔

جو وہ قاتل نہ اپنے ہاتھ میں خنجر لئے پھرتا　تو یہ سر باز پھر کیوں سر ہتیلی پر لئے پھرتا (ظفر)
واں جو ہر دم وہ کشے تیغ علم پھرتے ہیں　یاں ہتیلی ہی پہ سر کو لئے ہم پھرتے ہیں (〃)
سر نہ اُٹھاتے ہیں سر دینے میں لُطفا یا　سر اپنا ہتیلی پر خلقت لئے پھرتی ہے (〃)

ہتیلی پر لئے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (بازاری) اُدھلا پھرنا۔ ستایا پھرنا۔ خواہش نفسانی میں اندھا بنا پھرنا۔ مغلوب شہوت ہوکر ازار کھولے پھرنا + ۔

باندیاں آپ کی ستائی ہیں مرزا دونوں　لئے پھرتی ہیں ہتیلی پہ پیج بیج ادونوں (رنگین صاحب)

ہتیلی پر سر ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ مرنے پر مستعد رہنا۔ مرنے کو تیار رہنا + ۔

ہتیلی پر ہے سر اور پاؤں اُسکے کوچے میں اپنا　خریدارِ محبت ہاتھ میں بیعانہ رکھتے ہیں (احسان)

ہتیلی ٹیک ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (بازاری) اوندھا۔ بیایا۔ مابون۔ بوبیا۔ مفتی +

ہتیلی ٹیکنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ فعل بد کرانے کو اوندھا پڑنا +

ہتیلی دینا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (بازاری) سہارا دینا۔ مدد دینا۔ سر کچے لئے بُرے کام کی تکلیف میں سہارا دینا۔ کمر تھامنا +

ہتیلی سا۔ ہ۔ صفت۔ صاف + سل پٹ + چٹیل + جھاڑا بہارا +

ہتیلی سے ہتیلی ملنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنا۔ افسوس کرنا۔ پچھتانا + طبق زنی کرنا

پک رہی ہے یہ جو کھچڑی سی بھوں میں جس سے　اُس کی اب تک نہ گلی دال نہ چانوں لٹکا +
ہاتھ آیا سو ہتیلی سے ہتیلی ملنا　چُولھے اوبھاڑ میں جاوے یہ نگوڑا چسکا (رنگین)

ہتیلی کا پھپولا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہتیلی کا چھالا۔ آبلۂ کف دست + ایسا نازک جو ذرا سے صدمہ کا متحمل نہ ہو۔ ذراسی ٹھیس سے ٹوٹ جانے والا + پکا پھوڑا + دُکھ کی پوٹ۔ باعث رنج و تکلیف + ۔

بزم میں پاتا نہیں جو ساقیٔ گلفام کو　جانتا ہوں میں ہتیلی کا پھپولا جام کو (ناسخ)
ہجر میں آگ نظر آئی شرابِ گلگوں　ساغرِ مے کو ہتیلی کا پھپولا سمجھا + (شمیم)
رکھ حفاظت سے اسے تو مست و غافل ہاتھ میں　ہے ہتیلی کا پھپولا شیشۂ دل ہاتھ میں (نکہت)
پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہے کہ وہ　کیا بنایا تھا ہتیلی کا پھپولا ہمکو + (ذوق)
آج کل جس نے ذرا چھیڑا مجھے میں رو دیا　غم کے ہاتھوں دل ہتیلی کا پھپولا ہوگیا (بحر)

ہتیلی کھجانا یا کھجلانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) ہتیلی میں کھجلی ہونا۔ ہتیلی میں سلسلاہٹ ہونا۔ (۲) روپیہ ہاتھ آنے کا شگون ہونا۔ روپیہ ہاتھ آنے کی علامت ظاہر ہونا +

ہتیلی میں چور پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (عو) مہندی کے رنگ میں سفید دھبّا رہجانا۔ ہتیلی میں سفیدی رہجانا اور مہندی یکساں نہ لگنا +

ہَٹ ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) ضد۔ اصرار۔ اڑ + سخن پروری + مخالفت۔ خود سری

---

۵ کیا عجب لوگ ہتیلی پہ جمالیں سرسوں + کیا عجب ہاتھ کے تل سے کوئی پھوٹے کوپل + (قدر)

ہٹ

سرکشی۔ انحراف۔ جہلِ مرکب۔ ہٹھرائی۔ مچلائی۔ ٹھناز + برگشتگی + ضدِ اطفال
و پادشاہ و زنان۔ جیسے راج ہٹ۔ تریا ہٹ۔ بال ہٹ + ف

ظلم و جفا و جور پہ اصرار اس قدر ہٹ دیکھ دیکھ تیری دل اپنا بھی ہٹ گیا (بیر)
ہٹ کمرمان کہاں بات نہیں ہے باقی ترے قرباں نہیں وقت یہ مچلائی کا (ضعیف)
منا سکیں گے نہ ہرگز مرے فرشتے بھی میں خوب جانتا ہوں حال آپکی ہٹ کا + (رضا)
کیوں کر بھر لگا ظلم سے ترکِ فلک کا دل ہٹ عورتوں کی پائی جگر اس نے مرد کا (امیر)
ہٹ دیکھ کے تیری ہٹ گیا دل پھٹکا نہ لگا کہ پھٹ گیا دل + + (احسان)
گر تم سے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائے گا روٹھا ہوا یہ دل بھی منایا نہ جائے گا (مؤلف)

(۲) ہٹنا مصدر سے امرِ حاضر کا صیغہ۔ سرک۔ کھسک۔ پرے ہو۔ (۳) بجائے حرفِ نفی
نہ۔ نہیں۔ بے۔ بن۔ بغیر۔ جیسے ہٹ دھرم بے انصاف +

ہٹ پر آجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضد پر آجانا۔ مچلائی پر آجانا۔ اپنی والی پر آجانا۔ اَڑجانا +
عرض غصے میں کبھی اہلِ وفا کی نہ سُنے ہٹ پہ آجائے وہ کافر تو خدا کی نہ سُنے + (ناجی)

ہٹ دَھرم۔ ہ۔ صفت:۔ (رائے مہملہ ساکن مگر شعرا اُسے متحرک استعمال کرتے ہیں) احسان فراموش۔
حق ناشناس +۔ نامنصف +۔ بے ایمان +۔ سخن پرور +۔ ان نیائی۔ ظالم +۔ بدمعاملہ +
جہاں دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم تو اک آفت اٹھاتا ہے یہ ہٹ دھرم (انشا)
ہٹ دھرم سے ہمیں کلام نہیں جو ہیں ناقابل اُنسے کام نہیں (تعلق)
شیخ مہمل ہے برہمن ہٹ دھرم کچھ کسی کی گفتگو اچھی نہیں + (سبا)

ہٹ دَھرمی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بے انصافی۔ حق تلفی۔ احسان فراموشی۔
نامنصفی۔ بے ایمانی۔ سخن پروری۔ بدمعاملگی +
فرقِ یار و غیر میں بھی اے بتو کچھ چاہیئے اتنی ہٹ دھرمی بھی کیا انصاف فرمایا کرو (بیر)
ہم کہیں گے بوا خدا لگتی تمکو آتی نہیں ہے ہٹ دھرمی (قلق)

ہٹ رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اپنی ضد پوری کرنا۔ اپنا کہا کرنا +
یاد جب آتا ہے یہ کہنا تو اُڑ جاتی ہے نیند اپنی ہٹ تو رکھ چکے لو اب تو ہٹ کر سو ئیے (جرأت)

ہٹ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ضد کرنا۔ اصرار کرنا۔ مچلائی کرنا۔ سخن پروری کرنا۔ اڑنا۔
ہٹ اُس نے جو کی تو ہاتھ مارا شیشہ ہوا چور چور سارا + + (گلزارِ نسیم)
صبح سے تا شام ہٹ کرتے ہو لاکھوں بار تم اِس قدر کثرت سے دل کوئی کہاں سے لائیگا (نسیم دہلوی)
چاند تک دکھلا کے سمجھاؤں یہ کیا صورت کروں مانگتا ہے طفلِ دل ہٹ کر کے اُنکی سی شبیہ (محمد علی خان بیدل)

ہٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضد ہونا۔ پیچ ہونا۔ اصرار ہونا + ف
نہیں جاتا مزاج کا بچپن اُسکو ہر بات پر وہی ہے ہٹ (مجروح)

ہٹا کٹا۔ ہ۔ صفت:۔ جوان و تندرست۔ موٹا تازہ۔ فربہ اندام۔ چنگا۔ تناور۔ مضبوط +

ہٹن

تندرست و توانا + قوی ہیکل + ف
خط پڑھکے کوئی پوڑھی کے اُوپر جا پچے کوئی نوخیز ملتا نو سے ہٹا کٹا ہے یہ دوگانا بات کا صب (انشا)

ہٹانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) سرکانا۔ پرے کرنا۔ کھسکانا +۔ پرے لیجانا۔ (۲) پورب)
واپس کرنا۔ لوٹانا۔ پھیرنا۔ (۳) ملتوی کرنا۔ روکنا۔ جیسے بیاہ ہٹانا۔ (۴) پسپا کرنا
شکست دینا۔ جیسے فوج کو ہٹانا +

ہٹ پرے۔ ہ۔ ندا:۔ کلمۂ تنفر و ناز۔ دور رہو۔ پچھے۔ پرے سرک۔ چل ہٹ +

ہڑتال یا ہٹ تال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہاٹ تالہ) تمام دکانوں کو بند کر دینا۔ در بندان۔ ہاٹ کو
تالا لگا دینا۔ (دکانوں کو قفل لگا دینا تاکہ خرید و فروخت کچھ نہ ہو اور یہ امر دکاندار
وقتِ ظلم اور فریاد کیا کرتے ہیں یا دیسی ریاستوں میں رئیس یا حاکم وقت کے ماتم پر) +
بیچیں کہاں دل ما مال یعقوب کا ہے مقال جنسِ وفا کا ہے کال کنعان میں ہٹتال ہے (بحر)

ہٹتال کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دکانوں کو قفل لگا دینا۔ بازار بند کر دینا۔ ظلم و فریاد
یا ماتم کی علامت ظاہر کرنا +

ہٹتال ہونا یا ہڑتال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دکانیں بند ہونا۔ بازار بند ہونا۔
حاکم کے اظہارِ ظلم یا ماتم میں دکانوں کا بند ہونا +

ہٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سرک جانا۔ پرے ہو جانا۔ کھسک جانا +۔ (۲) متنفر
ہو جانا۔ بیزار ہو جانا۔ اِس معنی میں دل کے ساتھ آتا ہے + ف
تم لگے غیروں سے ملنے دل ہمارا پھٹ گیا جو قدم اُلفت کا آگے تھا سو پیچھے ہٹ گیا (منظر)
(۳) بچے کا گزر جانا۔ بچہ اُتر جانا۔ بچہ مر جانا +

ہٹڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ لڑکیوں کے کھیلنے کا ایک مٹی کا کھلونا جس میں دالان اور
کوٹھڑی بنی ہوئی ہوتی اور اُس میں گڑیاں رکھتی ہیں۔ بچوں کا گھروندا +

ہٹ کے سڑو یا ہٹ کے لید کرو۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بازاری) نہایت اکراہ
کے ساتھ ہٹانے اور انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ الگ رہو۔ پرے ہٹو +
پرے رہو۔ ہم سے دور رہو + بُوست پھیلاؤ +۔ لمبے بنو۔ چمپت ہو۔ ڈولی ہو +

ہٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سرکنا۔ کھسکنا۔ جگہ خالی کرنا۔ پرے ہونا + ف
ہم جب اُن کی بلائیں لیتے ہیں ہٹ پرے دُور دُور کہتے ہیں (ظہیر)
(۲) پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا۔ پشت دکھانا۔ شکست کھانا۔ (۳) لوٹنا۔ واپس ہونا۔
اُلٹا پھرنا +۔ واپس جانا +۔ مسترد ہونا۔ پھرنا۔ (۴) ملتوی ہونا۔ رکنا۔ جیسے
بیاہ ہٹنا۔ (۵) گائے یا بھینس وغیرہ کا بچے یا دُودھ دینے سے رہجانا +۔ جننے
سے رہجانا +۔ دُودھ سے رہجانا۔ (۶) انسان کے بچے کا مرنا۔ گزرنا۔ اُترنا +
(۷) رجنا۔ بھرنا۔ سیر ہونا جیسے کھانے سے جی ہٹنا۔ (۸) ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔

ضد کرنا۔ مچلنا۔ مچلائی کرنا ÷ اب متروک ہے۔ ہ

زلفیں یوں بکھری ہوئی چہرے پہ ہٹیلی ہیں دل جس طرح ایک کھلونے پہ ہٹیں دو بالک (سودا)

قافہ کش وہ ہیں کہ جس وقت ہٹے جوک میں ہم من وسلویٰ تو ہے کیا خلد سے کا سا اُترا (برق)

ہٹوا - ہ - اسم مذکر:- (پورب) دکاندار۔ ہاٹ والا ÷

ہٹی - ہ - اسم مؤنث:- (پورب) (۱) ہاٹ - دکان ÷ بازار - (۲) ضدی ہٹیلا مچلا ÷

ہٹی کٹی - ہ - صفت:- ہٹا کٹا کی تانیث۔ موٹی تازی۔ خوب مضبوط اور تنومند ÷

ہٹیلا - ہ - صفت:- ضدی۔ مچلا۔ حق پر در۔ اڑیل۔ بات کی پچ کرنیوالا ÷ ہ

تو وہ ہے ہٹیلا کہ ہر اک بات پہ تُو نے اک بار جو ہاں کی ہے تو سو بار نہیں کی (رنگین)

ہٹیلی - ہ - اسم مؤنث:- ہٹیلا کی تانیث۔ ضدن۔ مچلی ÷

ہِجا - ع - اسم مذکر:- حروف کا اعراب سے ظاہر کرنا۔ لیکن جب حروفِ ہجا کہیں گے تو وہاں الف بے تے سے مراد ہوگی ÷

ہِجر - ع - اسم مذکر:- جدائی۔ مفارقت۔ مہاجرت۔ بچھوا۔ برہ۔ تفرقہ۔ علیحدگی ÷

کرچکے جلد میرا کام تمام دیر کیوں ہجرِ یار کرتا ہے ÷ (رند)

کام آتا ہے کسی کے کون وقتِ بیکسی ہجر کی شب میں خیالِ دوست بھی بیگانہ ہے (احسان)

ہجر ہو یا الم ہو مرنا ہے کسی حیلہ کسی بہانہ سے
ہجر میں ہے امیدِ وصل ہنوز جان لے درد جائیگا کہو نکر (زکی)

قریبِ مرگ پہنچتا ہے ہجر میں عاشق ہمیں کو دیکھ لو اے جان دور کیوں جاؤ (مخبر)

ہِجراں - ع + ف - اسم مذکر:- ہجر کا مزید علیہ۔ جدائی۔ مفارقت ÷

دل کو فریب دیتے ہیں اُمیدِ وصل کا ہجراں میں اُنکا کرتے ہیں ہم انتظار جھوٹ (زکی)

ہجراں نصیب - ف - اسم مذکر:- وہ شخص جس کی قسمت میں دوست سے جدا رہنا لکھا ہو۔ فراق زدہ۔ برہ کا مارا ÷

ہِجرت - ع - اسم مؤنث:- جدائی۔ مفارقت ÷ وطن کو ہمیشہ کے واسطے چھوڑ دینا ÷ کُنبہ سے جدا ہونا ÷ چھوڑنا۔ تیاگنا ÷

ہجری - ع - اسم مؤنث:- منسوب بہ ہجرت۔ رسولِ مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا مکۂ معظمہ کو چھوڑ کر مدینۂ منورہ کو بحکمِ خدا تشریف لیجانا ÷ وہ سنہ جو ہجرت کے زمانہ سے شروع کئے گئے ہیں ÷ (کتبِ تواریخ میں لکھا ہے کہ آپ غرہ ماہِ ربیع الاوّل شبِ دوشنبہ کو نبوت کے تیرھویں سال اور شبِ معراج کے آٹھ مہینے بعد کہ اس وقت آپ کا سنِ مبارک ترپن برس کا تھا کفارانِ مکہ کے حسد سے ہجرت فرما گئے)

ہجو - ع - اسم مؤنث:- مذمت۔ شکایت۔ بُرائی۔ بدگوئی ÷ غیبت ÷ نظم میں بُرا کہنا ÷

ہجو کرنا - ف - فعل متعدی:- مذمت کرنا۔ نندا کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ بُرائی کرنا۔ ہجو کرنا ÷

ہُجوم - ع - اسم مذکر:- لغوی معنی کسی پر دفعتہً ٹوٹ پڑنا۔ اصطلاحی بھیڑ بھاڑ۔ انبوہ۔ ٹھٹ۔ دھاڑ۔ جمگھٹ۔ جمگھٹا۔ اژدحام۔ مجمع ÷ اظہارِ کثرت کیواسطے ÷

ساتھ اپنے ایک حسرت و غم کا ہجوم تھا ہم کس ترنگ سے گورِ غریباں تلک گئے (عارف)

جس طرف نکلا ہجومِ عاشقاں ہو جائیگا ساتھ اُس یوسف لقا کے کارواں ہو جائیگا (دبیر)

ہیں پیارے کے ہجومِ غم و حسرت ہمراہ اور وہ خوش ہیں کہ یہ بزم سے تنہا نکلا ÷ (زکی)

ہجوم کرنا - ف - فعل متعدی:- بھیڑ کرنا۔ اژدحام کرنا ÷ ہنگامہ کرنا۔ ٹوٹ پڑنا ÷

ہِجّے - ع - اسم مذکر:- (اصل ہجا) حرف کو حرف سے بوسیلۂ اعراب ملاکر لفظ بنانا۔ اچھر دتی۔ سپلنگ۔ اچھروں کا ملاؤ ÷

ہجّے کرنا - ف - فعل متعدی:- (۱) حرفوں کو جوڑنا۔ اچھروں کو ملانا۔ زیر زبر وغیرہ اعراب سے لفظ ادا کرنا۔ (۲) رُک رُک کر بات کرنا۔ رُک رُک کر بولنا ÷ ہکلا کر باتیں کرنا ÷

ہجّے لگانا - ف - فعل متعدی:- (لکھنؤ) دیکھو (ہجے کرنا نمبر ۱)

ہجّے نکالنا - ف - فعل متعدی:- (۱) ہجے کرنا۔ (۲) مین میکھ نکالنا۔ عیب نکالنا۔ نقص نکالنا۔ سقم نکالنا۔ حجت کرنا ÷

ہچر مچر - ہ - اسم مؤنث:- پس و پیش۔ آگا پیچھا سوچنا۔ جھجک۔ تامل۔ دُبدھا۔ دھکڑ پکڑ۔ کھٹکا دھڑکا ÷

ہچر مچر کرنا - ہ - فعل متعدی:- پس و پیش کرنا۔ دُبدھا کرنا۔ شش و پنج کرنا۔ جھجکنا۔ تامل کرنا۔ ٹالم ٹول کرنا ÷

ہچر مچر لانا - ہ - فعل متعدی:- ٹالم ٹول کرنا۔ پس و پیش کرنا ÷ تامل کرنا۔ جیسے اور جو کسی دن پڑھنے سے جی چُرایا یا ذرا ہچر مچر لایا تو ڈرایا دھمکایا کھانے کو نہ دیا (شکر لقتی)

ہچکچانا - ہ - فعل متعدی:- شک کرنا۔ شبہ کرنا ÷ جھجکنا ÷ وہم کرنا۔ دُبدھا کرنا۔ کچا ہونا۔ پس و پیش سوچنا۔ متردد ہونا۔ آگا پیچھا سوچنا۔ کسی کام کے کرنے میں پس و پیش یا تردد کرنا۔ دل کا آگا پیچھا کرنا۔ کسمسانا ÷ سستی کرنا۔ کاہلی کرنا۔ تامل کرنا ÷ ڈرنا۔ خوف کھانا

اے داغ ہچکچاتے ہو ذلت سے عشق کی دنیا میں ہو تمہیں تو بڑی آبرو پسند (داغ)

اگر دل آپکا دل سے ملا ہے جرأت کے تو ہچکچاتے ہو کیوں لب سے لب ملانے کو (جرأت)

معلوم ہے کہ ایلچیوں کو زیاں نہیں قاصد نہ ہچکچائیو ہرگز بلاغ میں ÷ (شیفتہ)

نہ گالی سے دشنام سے جی چُرائیں نہ جوتی سے بیزار سے ہچکچائیں ÷
جو میداں میں جائیں تو پیٹھ دکھائیں جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اُٹھائیں ÷
لرزتے ہیں اوباش ان کی ہنسی سے
گریزاں ہیں رندوں کی ہمسائگی سے (نیرنگ)

ہچکچی باندھنا - ہ - فعل لازم:- (پورب) گھگھی باندھنا۔ دانت پیسنا ÷

ہچکنا - ہ - فعل لازم:- جھجکنا۔ پس و پیش کرنا۔ متردد ہونا۔ ہچر مچر کرنا۔ تذبذب میں ہونا۔

ہچک

اٹکا پچھا کرنا۔ رُکنا۔ تامل کرنا۔ کسی کام کو کرتے ہوئے خوف کرنا۔ ڈرنا۔ ڈگمگانا +

یہ قتل کرنے کو کرتے ہیں پر ہچکتے ہیں ۔ سُنا بتوں میں نہیں ہرگز اس دا کا رواج (عاشق)

ہچکولا۔ ہ۔ اسم مذکر: یکّے خواہ گاڑی وغیرہ کا دھکّا جو حالتِ رفتار میں معلوم ہوتا ہے۔ دھکّا۔ دھچکا۔ جنبش۔ جھٹکا۔ (بواو مجہول پڑھنا چاہیے)

ہچکولا لگنا۔ ہ۔ فعل لازم: دھکّا لگنا۔ دھچکا لگنا۔ جھٹکا لگنا +

ہچکی۔ ہ۔ اسم مونث: فارسی ہچکہ۔ ہکّہ۔ ہُکہک۔ عربی فُواق۔ وہ ہوا جو گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے اور نیز وہ حالت جو نزع اور جانکنی کے وقت پیش آتی ہے + (حجابِ حاجز یا جگر یا معدہ کے فمِ اعلیٰ البلعوم یا امعاء اثنا عشر کی سوزش یا گردہ کے امراض یا مرضِ فتق میں آنت پیچھے اگر پھنسنے یا خواب بخار یا ہیضہ کے آخیر درجہ میں ہچکیاں آتی ہیں لیکن اکثر ہضمی یا نفخ یا معدہ میں تیزابی کیفیت زیادہ ہونے یا جلد جلد لقمہ نگلنے سے ہچکیاں آیا کرتی ہیں)

ہچکی آنا۔ ہ۔ فعل لازم: فُواق آمدن کا ترجمہ۔ یادآوری کا شگون ہونا۔ یاد کرنے کی علامت کا ظاہر ہونا + نزع اور جانکنی کا وقت ہونا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس کا رُک رُک کر نکلنا

نزع میں ہم نے عجب طرح سے دل شاد کیا ۔ آئی ہچکی تو کہا اس نے ہمیں یاد کیا + (ہوس)

جنت میں جو حوروں کو مری یاد نہ آتی ۔ ہچکی بھی تہِ خنجرِ بیداد نہ آتی + (داغ)

کیونکہ جانوں کہ مجھے یاد کیا تھا تو نے ۔ کوئی ہچکی بھی تو اے عشوہ گر آج آئی نہیں (ظفر)

ایک ہچکی کبھی نہیں آتی ۔ اپنے دل سے بھلا دیا کس نے (رند)

کسی کو یاد پسِ مرگ کون کرتا ہے ۔ کبھی نہ مُردے کو ہچکی مزار میں آئی (اسیر)

(اہلِ ہند کا اعتقاد ہے کہ جب اپنا کوئی عزیز یاد کرتا ہے تو ہچکیاں آتی ہیں اور جہاں اس کا نام لیا تو وہ بند ہو جاتی ہیں پس اس وجہ سے یادآوری کی علامت خیال کرنے لگے)

ہچکی بندھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم: کثرتِ گریہ سے دم کا رُک رُک کے آنا۔ زیادہ رونے سے سانس رُکنے لگنا۔ روتے روتے سانس اٹکنے لگنا + ۔

الغرض رد و بدل یار سے تا دیر رہی ۔ کہ گلہ میں نے کیا اس نے شکایت کبھی کی
وہ اُدھر رویا اِدھر بندھ گئی ہچکی میری ۔ دیدۂ تر نے لگا دی مرے ساون کی جھڑی
دونوں جانب سے بخارِ دلِ پُرغم نکلا ۔ اشک نکلے ساتھ دھواں آہ کا پیہم نکلا

ہچکی لگنا۔ ہ۔ فعل لازم: کثرتِ گریہ خواہ شدّتِ زاری سے سانس رکنے لگنا۔ گریہ در گلو پیچیدن یا گرہ شدن کا ترجمہ۔ دم ٹوٹنا۔ سانس اکھڑنا۔ اخیر وقت ہونا۔ کثرت سے ہچکیاں آنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ گھر الگنا۔ جیسے اُسے ہچکی لگ گئی ہے کوئی دم کا مہمان ہے +

کہوں کیا ہمرہاں احوال میں دردِ جدائی کا ۔ یہ ہچکی لگ گئی مجھ کو کہ میرا دم اُلٹتا ہے (ظفر)

کیا ہوا ہچکی لگی یار و ڈر دست خیر ہے ۔ ذکرِ خیر اپنا وہاں اس وقت آیا ہونے کا (معروف)

بے یار بزم مے میں ٹپکتے ہیں اشکِ جام ۔ ہچکی ہے بوتلوں کو برابر لگی ہوئی + (نامعلوم)

ہچک

یاد جس وقت تری آتی ہے ۔ مجھ کو ہچکی وہیں لگ جاتی ہے (رحان)

لازم ہے اب تو مجھ کو عیادت دمِ اخیر ۔ ہچکی ترے مریض کو اب ہو گا لگی + (رند)

ہچکیاں۔ ہ۔ اسم مونث: ہچکی کی جمع +

ہچکیاں آنا۔ ہ۔ فعل لازم: کسی عزیز یا آشنا کا یاد کرنا + نزع کا وقت ہونا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس ٹوٹنا۔ سانس اکھڑنا۔ جیسے آج کس نے یاد کیا جو کھانا کھاتے میں ہچکیاں آئیں +

آنا یہ ہچکیوں کا مجھے بے سبب نہیں ۔ بھولے سے اس نے یاد کیا ہو عجب نہیں (فراق)

نہیں ہو ہمدم ہچکیاں آتی ہیں فرقت میں ۔ کسی محبوب کو تو اے امانت یاد آیا ہے + (امانت)

ہچکیاں بے وقت آتی ہیں اسیر ۔ وقتِ مُردن میں کسے یاد آ گیا۔ دستِ بہال نبی (اسیر)

آخری وقت کسی نے مجھے کیا یاد کیا ۔ ہچکیاں آئیں دمِ نزع برابر دو چار
بے جا نہیں جو آتی ہیں شیشے کو ہچکیاں ۔ شاید کہ یاد مے ہے کسی بادہ نوش کو

ہچکیاں بندھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم: کثرت سے ہچکیاں آنے لگنا۔ شدّتِ گریہ خواہ عالمِ نزع میں ہچکیوں کا تار بندھ جانا +

ہچکیاں لگنا۔ ہ۔ فعل لازم: فُواق کا تار بندھنا۔ سُبکیاں لگنا۔ گھر الگنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ دم ٹوٹنا + زار زار رونا۔ زار قطار رونا +

ہچکیاں سب کو لگیں اسکے مرضِ نشاید ۔ تیرے بیمار نے دم آج ستمگر توڑا (میر ممنون)

ہچکیاں لے لیکر رونا۔ ہ۔ فعل لازم: نہایت شدّت اور کثرت سے رونا۔ اس قدر رونا کہ روتے روتے سانس رُک رُک کر آنے لگنا +

لے لے کے ہچکیاں دل روتا ہے شکل مینا ۔ دے جام مے سے اِسکو جلدی شراب ساقی (ظفر)

ترا کیفی جو اس دُنیا سے رخصت یار ہوویگا ۔ تو بیشک شیشۂ مے ہچکیاں لے لیکے رو دیگا (سیّد)

ہچکیاں لینا۔ ہ۔ فعل لازم: فُواق گرفتن کا ترجمہ + کثرتِ گریہ خواہ شدّتِ زاری سے سانس رُک رُک کر لینا + عالمِ نزع میں سانس اکھڑنے لگنا + کسی کا یاد آنا۔ کسی کا یاد کرنا + سُبکیاں لینا +

کس نے اب یاد کیا اُسکو نہیں کچھ معلوم ۔ ہچکیاں آج جو وہ رشکِ قمر لیتا ہے (انشا)

بزمِ عالم میں بہم شادی و غم ہیں دونوں ۔ ایک ہنستا ہے ظفر ایک ہے یاں گر روتا
دیکھ لے آنکھ سے گر ساغرِ مے ہنستا ہے ۔ ہچکیاں لے کے ہے شیشہ بھی مقرر روتا

اِک نازنیں کے زانو پہ لیتا ہوں ہچکیاں ۔ مجنوں کا دم نکلتا ہے لیلیٰ کے سامنے (انتخاب)

ہچکیاں لینے لگنا۔ ہ۔ فعل لازم: سانس اکھڑنے لگنا۔ کثرتِ گریہ و زاری یا حالتِ نزع میں سانس کا رُک رُک کر آنے لگنا +

موت اُسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور ۔ بس ترا بیمارِ غم جو ہچکیاں لینے لگا + (ذوق)

یاد کرنے لگی اب موت جو ہر بار تجھے ۔ ہچکیاں پھر تو ہیں لینے ترا بیمار لگا + (سرور)

ہدا

تجکو دیکھا جب نہ محفل میں تو قلقل کی عوض شیشۂ مے رو دیئے روتے ہچکیاں لینے لگا (مشتاق دہلوی)

ہَدایا ع - اسم مذکر - ہدیہ کی جمع - تحفے - تحفجات - نذریں - بھینٹ - پیشکش - نذرانے +

ہِدایَت - ع - اسم مؤنث :- (۱) رہنمونی - رہنمائی - رہبری - راہ دکھانا - سیدھا رستہ بتانا + راہ راست - رُشد + فہمائش + راہِ نیک - سیدھی ڈگر + (۲) ہدایت اللہ خاں دہلوی کا تخلص جنہوں نے ۱۲۱۵ھ میں وفات پائی +

ہدایت پانا - ا - فعل متعدی :- راہِ راست حاصل کرنا + فہمائش پانا +

ہدایت کرنا - ا - فعل متعدی :- رہنمائی کرنا + فہمائش کرنا - سمجھانا + ڈگر بتانا + طریقہ بتانا - سکھانا - تعلیم کرنا +

ہدایت نامہ - ع + ف - اسم مذکر :- دستور العمل - قانون - وہ رسالہ یا کتاب جسمیں کسی امر کی بابت تمام طریقے لکھے ہوئے ہوں - جیسے ہدایت نامۂ پٹواریاں وغیرہ

ہَدڑا - ہ - اسم مذکر :- (عو) دیکھو (ہیدڑا)

ہَدَف - ع - اسم مذکر :- نشانہ + زد - مار + ۵

ناوک اندازئ مژگاں کو تری دیکھے آج ، دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدفِ تیر رہا + (ظفر)

ہدف مارنا - ا - فعل متعدی :- نشانہ مارنا - نشانہ لگانا - کوئی بڑا کام کرنا - بلا تیر مارنا تیر چلانا

تیر جو ایک اس طرف مارا ، تھے گویا بڑا ہدف مارا + + (معلوم)

ہُدہُد - ع - اسم مذکر :- کٹھ پھوڑا - کھٹ بڑھئی - مُرغِ سلیماں +

(ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج اچھی ہوتی ہے یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اُس میں رہتا ہے - اسکی چونچ لمبی ہوتی ہے مصر والے اسے حضرت سلیمان کا ایلچی خیال کرتے ہیں انہیں کی ایک روایت ہے کہ پہلے اسکا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے جب اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو اُنہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اِسکی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ اِسکا پروں کا تاج ہو جائے چنانچہ جب سے اِسکے سر پر پروں کا تاج ہو گیا)

ہَدیہ - ع - اسم مذکر :- (۱) تحفہ - پیشکش - نذرانہ - نذر - بھینٹ - انعام +

مجکو ہی جب گراں سرِ شوریدہ ہو گیا ، حیراں ہوں صرف ہدیۂ جلاد کیا کروں (ذکی)

(۲) مجازاً قرآن شریف کے ختم کرنے کی تقریب - وینیز وہ زر و لباس جو اُستاد کو بطریق نذر ختمِ قرآن پر دیں + (ہدیہ کی تقریب میں اوّل بچّے کو نہلا دھلا کر مکلّف پوشاک پہناتے اور پھر کسی جگہ مسند پر بٹھا کر اُستاد کو اُس کی برابر بٹھا دیتے ہیں - اس کے بعد دو کشتیاں ایک میں اُستاد کا جوڑا دوسری میں نذر یعنی نقدی علیٰ قدرِ حیثیت اُستاد کے سامنے رکھتے ہیں - اُستاد نظم میں ایک دعا پڑھتا ہے اور مکتب کے لڑکے آمین کہتے جاتے ہیں - اس دعا کا نام بھی آمین ہے آمین کے بعد لڑکا کھڑا ہو کر اوّل اُستاد کو پھر سب حاضرین کو بہت ادب سے جُھک کر سلام کرتا اور دست بستہ وہ نذرانہ اُستاد کے حضور میں پیش کرتا ہے اس وقت تمام حاضرین اُس کے بزرگوں کو مبارکباد دیتے اور رشتہ دار لڑکے کو کچھ نقد پیش کرتے ہیں بعد میں شیرینی تقسیم ہو کر تقریب ختم ہو جاتی ہے)

(۳) قیمتِ قرآن - کلام اللہ کی قیمت - چونکہ اِس کا فروخت کرنا شرعاً ممنوع اور باعتبارِ تعظیم یہ ایک بیش بہا چیز ہے اِس سبب سے اُس کے معاوضہ کو ہدیہ قرار دیا جیسے تم نے یہ قرآن شریف کتنے ہدیہ میں لیا تھا - اُنہوں نے اپنا کلام اللہ کتنے میں ہدیہ کیا +

ہدیہ کرنا - ا - فعل متعدی :- قرآن شریف فروخت کرنا - کلام اللہ بیچنا +

ہدیہ ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) قرآن شریف فروخت ہونا - (۲) ختمِ قرآن کی رسم ادا ہونا +

ہڑے

ہَڈّا - ہ - اسم مذکر :- (۱) بڑی ہڈی - استخوانِ کلاں - (۲) گھوڑے کے پچھلے دونوں پاؤں میں خواہ ایک میں جو ہڈی بڑھ جائے اُسے ہڈّا کہتے ہیں اصل میں پچھلے پاؤں کے گھٹنوں میں جوڑ کے پاس یہ ہڈی نکلتی ہے شاذ و نادر چپٹی مگر اکثر نکیلی ہوتی ہے کبھی ران کے جوڑ میں بھی ہو جاتی ہے جو دیکھنے اور دبانے سے محسوس ہوتی ہے اس سے گھوڑا لنگ کرنے لگتا ہے اور اگر اس مقام پر غدود موجودہ میں ورم ہو جائے یا اور غدود پیدا ہو جائے تو اُسے موٹھا یا موترا کہتے ہیں +

ہڈّی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) استخواں - اَستھی - عظم - (۲) گاجر کا پٹھا - گاجر کے اندر کی سخت چیز - (۳ - عو) اصل - نسل - حسب - نسب - جیسے ہم تو ہڈی کو دیکھتے ہیں دولت کو نہیں دیکھتے + ہڈی اچھی ہو صُورت شکل سے کام نہیں + تم اپنی دولت پر گھمنڈ کرتے ہو میں اپنی ہڈی پر مان کرتی ہوں +

ہڈّی بٹھانا - ہ - فعل متعدی :- جگہ سے سرکی ہوئی ہڈی کو اُسکی جگہ ملانا - ہڈی چڑھانا +

ہڈّی بولنا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہڈی کا چٹکنا - ہڈی کا چرچر کرنا - ہڈی میں سے آواز آنا - (۲) ہڈی میں سے شرار آگ نکلنا - جیسے ڈوم کی ہڈی بھی تو بولتی ہے + اِسکی ہڈی ہڈی بولتی ہے

ہڈّی پسلی توڑنا - ہ - فعل متعدی :- خوب زد و کوب کرنا - ہاتھ پاؤں توڑنا +

ہڈّی ٹوٹنا - ہ - فعل لازم :- استخوان کا شکستہ ہونا - ہڈی میں ضرب لگنا +

ہڈّی ہڈّی توڑنا - ہ - فعل متعدی :- ہر ایک اعضا توڑ ڈالنا - خوب مارنا - خوب زد و کوب کرنا - عضو عضو توڑنا - چکنا چُور کرنا +

ہڈّی ہڈّی چُور کرنا - ہ - فعل متعدی :- ہر ایک ہڈی توڑنا - مار مار کر بھُرکس نکال دینا - اتنا مارنا کہ کوئی اعضا ثابت نہ رہے - خوب زد و کوب کرنا - استخواں ریزہ ریزہ کر دینا +

ہڈّی ہڈّی چُور ہونا - ہ - فعل لازم :- ہر ایک ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو جانا - پاش پاش ٹوٹ کر کرچیاں ہو جانا + نہایت تھکنا - تھک کر چُور ہونا +

ہڈّے - ہ - اسم مذکر :- ہڈّا کی جمع - استخوانہا - عظائم +

ہڈّے گوڈے توڑنا - ہ - فعل متعدی :- اصل (ہڈّے - گوڈے) ہاتھ پاؤں توڑنا - ہڈی پسلی توڑنا - خوب زد و کوب کرنا - چلنے پھرنے کے کام کا نہ رکھنا +

۱؎ وہ صنم معجز نما باتیں جو مُردوں سے کرے + صورتِ ناقوس بولیں برہمن کی ہڈیاں + (قدر)

ہڈّے موتڑے یا ہڈّے موتھرے نکل آنا - ہ - فعل لازم: - سُوکھکر کانٹا ہوجانا - سُوکھکر لکڑی ہوجانا - ہڈّی پسلی: کھائی دینا - سُوکھکر پنجر ہوجانا - نہایت لاغر ہوجانا +

ہڈّیاں - ہ - اسم مؤنّث: - ہڈّی کی جمع - عظام - اُستخوانہائے جسم +

ہڈّیاں پیلنا - ہ - فعل متعدّی: - (عو) جسمانی محنت کرنا - محنت مزدوری کرنا - ہمت اُٹھانا جیسے محنت میں کوئی ہڈّیاں نہیں پیلتا + غریب دن بھر ہڈّیاں پیلتے ہیں جب شام کو چار پیسے کی صُورت دیکھتے ہیں +

ہڈّیاں توڑنا - ہ - فعل متعدّی: - خُوب پیٹنا - خُوب زد و کوب کرنا - بھُرکس نکالنا - مارے مار کر کچُومر کرنا +

ہڈّیلا - ہ - صفت: - ہڈّی دار - اُستخوانی +

ہڈّیوں - ہ - اسم مؤنّث: - ہڈّی کی جمع جو حرُوف مغیّرہ یا تابع مغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہُول اور نُون غنّہ سے بنائی جاتی ہے جیسے ہڈّیوں میں - ہڈّیوں سے - ہڈّیوں کا - ہڈّیوں پر - ہڈّیوں کو - مثلاً ہڈّیوں کا گودا تک خُشک ہوگیا - ہڈّیوں کا کنگھی سے چُونہ بنگیا +

ہڈّیوں کی مالا ہوجانا - ہ - فعل لازم: - (کنایۃً) سُوکھکر پنجر نکل آنا - مُہرہائے پُشت نظر آنے لگنا - سُوکھکر تانت ہوجانا + ؎

خدا کیا جیئے دم سے ہجر میں ہوا تن لاغر یہ مالا ہڈّیوں کا بھی گلے کا ہار ہونا تھا (بحر)

ہذا - ع - اسم اشارہ: - این - یہ جیسے لفافہ ہذا یعنی یہ لفافہ - خطِ ہٰذا یعنی یہ خط +

ہذیان - ع - اسم مذکّر: - مرض کی بیہوشی میں بیہُودہ باتیں کرنا - مرض میں بہکنا - شدّتِ مرض میں بڑانا + بڑ - بیہُودہ گوئی - ہرزہ سرائی - فضُول گوئی +

ہَر - س - اسم مذکّر: - (۱) شِیو - مہادیو - (۲ - ہ) ہل - قلبہ - پُورب میں بولتے ہیں - (۳) وشنُو + کرشن + شیو - مہادیو - مجازاً خدا تعالیٰ - پرمیشر - بھگوان - خالق - پیا ایک - اس معنی میں یہ لفظ صحیح हरि ہری ہے مگر کثرتِ استعمال سے ہَر ہوگیا - جیسے آیا تجھے سو ہر کو بھجے + ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے + ہپسل پڑے کی ہر گنگا + ہر ہر مہادیو + ہر کا مانے پرکا نہ مانے + **مصرع**

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا + ؎

پتھر پُوجے ہر ملیں تو میں پُوجوں پہاڑ اس پتھر سے چکّی بھلی جو پیس کھلائے سنسار (دوہا)

ہر مرے تو ہم مریں نہیں ہمری مرے بلائے سانچے گُرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے (ایضاً)

(۴ - ہ) متنفّس - شخص - جیسے کلّو ہر کے ہاں سے لے آؤ - کلّو ہر کے گھر گیا تھا +

ہر بھجن - ہ - اسم مذکّر: - وِشنُو کا بھجن - وِشنُو کی عبادت +

ہر بھجنا - ہ - فعل متعدّی: - وِشنُو کا بھجن کرنا + خدا کا نام لینا - مالا جپنا + ؎

سانس سانس پر ہر بھجو ہتھا سانس مت کھو نا جانوں اس سانس کا پھر آون ہو نہو (دوہا)

ہر بھگت - ہ - اسم مذکّر: - وِشنُو کی پرستش کرنیوالا +

ہر ہر - ہ - اسم مذکّر: - نعرۂ تکبیر جو ہندو بوقتِ جنگ زبان پر لاتے ہیں جس طرح مسلمانوں میں علی علی یا اللہ اکبر +

ہر - ف - صفت: - (۱) ایک کلمہ ہے جو افادۂ معنی عمُوم کے واسطے آتا ہے کُل افراد تمام افراد میں شامل - ایک ایک - ہر ایک - ہرکدام - ہر کس + ذیل جیسے کبھی کوئی

جن جن کو بات کرنا اے مصحفیؔ سکھایا ہر بات میں وہ میری اب بات کاٹتے ہیں } (مصحفی)
اُدھر رونے کا تو یہ ہے کہ ہو صد چاک جگر ساتھ ہر اشک کے اک لختِ جگر پیدا ہو }

(۲) بجائے حرفِ شرط - جیسے ہر کہ آمد عمارت نو ساخت +

ہر آن - ا - تابع فعل: - (عوام) ہر دفعہ - ہر طرح - ہر گاہ - جیسے ہر آن مجھی کو بُرا کہتے ہیں +

ہر ایک - ا - تابع فعل: - ہر شخص علی العمُوم - ہر بشر - ایک ایک - علی الاطلاق +

ہر آئینہ - ف - تابعِ فعل: - البتّہ - ضرُور + ناچار - بیدھڑک + ہر چند + ؎

وضع کے پابند ہیں اہلِ صفا ہر آئینہ رکھتا ہے پیوستہ اپنے جسم سے گھر آئینہ (صابر)

ہر بانو یا ہر بابی - ا - صفت: - از ہر باب (عو) (۱) ہر ایک علم و ہنر سے واقف - ہر کام میں دخل رکھنے والا - ہر فن سے واقف - ہر کام کا - مرد پختہ کار + نہایت چالاک - ہوشیار - عیّار - چاتر - چترا +

رونا وُہی ہے جو ہر بابی ہووے کچھ آسان نہیں ہے کہانا رونا + (رنگین)

(۲) کماؤ - ہر طرح سے روٹی پیدا کرنے والا - کماؤ پُوت - (۳) ہرجائی - ہر ایک جگہ جانے اور ہر ایک کا گرویدہ و دوست ہونے والا + ؎

خاک در در کی ہوا بجھاتے پھرنے ہر وقت قدر کیوں آنکھ اُٹھاؤ کسی ہر بابی سے (قدر)

در بدر سو او عاشق شاعر شاغل کامل میر گہ کعبہ میں دیر میں گاہ ہے کیا کافر ہر بابی ہے (میر)

ہر بار - ف - تابع فعل: - ہر دفعہ - ہر ساعت - بار بار - گھڑی گھڑی + نت - آئے دن - سدا - مُدام +

ہرجائی - ف - صفت: - وہ چیز جو ایک جگہ قرار نہ پکڑے + وہ شخص جو آج اس کے پاس کل اُس کے پاس ہو - ہر جگہ آنے جانے والا جس کا کہیں ٹھکانا نہو - ایک جگہ نہ بیٹھنے والا + آوارہ گرد - ہرزہ گرد - کُوچہ گرد - خانہ بدوش + بیدید - بیوفا - بے مروّت + ہر دیگی چمچہ - سلونی مزاج - لاؤبالی + زمانہ کا اُستاد + ؎

پتا اُس کا تجھے کیونکر بتاؤں خدا جانے وہ ہرجائی کہاں ہو (نامعلوم)

دوستی کی ہے جو اکبر کسے ہرجائی سے ہوگیا دشمنِ جاں ایک زمانہ دل کا (اکبر)

اتنا بتلا مجھے ہرجائی ہُوں میں یار کہ تُو میں ہر اک شخص سے رکھتا ہُوں سروکار کہ تُو (جرأت)

مجھے کیونکر کہ ہے ضدّین مانع وہ ہرجائی ہے اپنا بدگماں دل } (مجرُوح)
ذرا دیکھے کوئی دیر و حرم کو مرا وہ یار ہرجائی کہاں ہے }

تجھ سے ہرجائی پر سے دل آیا اب کہاں پائیں آبرو مجھکو + + (تصویر)

کہا گر ہم نے ہرجائی تو کیوں تم نے بُرا مانا   پھر اگر کے ہو دن بھر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث (داغ)

تُو مرے سر پر کھڑی رہتی ہے ہر دم اے اجل   اور پھر سارا جہاں کہتا ہے ہرجائی تجھے (〃)

کچھ اعتماد اُن کے نہیں ارتباط کا   ہرجائیوں سے فائدہ کیا اختلاط کا + (مصحفی)

تمہیں نصیب سے اُلفت تم ہو ہرجائی   تمہارے ساتھ ہمارا نباہ کیونکر ہو + (〃)

مصحفی دل کوئی ہرجائی کو دیتا ہے بھلا   جان او بُوجھ کے نادان ہوا تھا بھولا (〃)

واہ قسمت ایک تو یہ کنجِ تنہائی ملا   دُوسرے جو یار تھا سو وہ بھی ہرجائی ملا (آفتاب)

آنکھ لڑتی ہے کہیں پیغام جاتا ہے کہیں   شیوہ فرماتے ہو مجھکو تم تو ہرجائی سے ہو (جرأت)

اُس کا دیکھو کے ہتو نکسی در پہ گئے   پر سمجھتا ہے اسے وہ بُتِ ہرجائی گیا + (〃)

بتلا بسکہ بُتوں میں اُس بُتِ ہرجائی کا   جا بجا کیوں نہو شہرہ مری رُسوائی کا + (صفت)

ہرجائی پنا یا ہرجائی پن۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ عیّارپن۔ عیّاری۔ چالاکی۔ ہوشیاری + ہرزہ گردی۔ کوچہ گردی۔ خانہ بدوشی + بیمروّتی۔ بیوفائی + ہر شخص سے ملنا جُلنا۔ ہر ایک سے ملاقات رکھنا۔ ایک کا نہ ہو رہنا +

مجکو ہنستے کل جو دیکھا اور سے   طیش کھا پہلے تو اُس نے سر دُھنا +
پھر یہ فرمایا مجھے رنگیں ترا   زہر لگتا ہے یہ ہرجائی پنا + + (رنگین)

ہر جگہ۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر کہیں۔ سب جگہ۔ سب ٹھاؤں۔ سارے میں + ہر موقع پر +

ہر جیسے کو تیسا۔ اُ۔ محاورہ:۔ سیر کو سوا سیر موجود ہے۔ بدذات کے لئے بدذات شریر کے واسطے شریر مل ہی جاتا ہے۔ بد کو کوئی سزا دینے والا بھی مل جاتا ہے +

ہر چند۔ ف۔ تابع فعل:۔ جتنا کچھ۔ جس قدر + کتنا ہی۔ کیسا ہی + بہتیرا۔ جیسے ہرچند سمجھایا پر نہ مانا۔ ؎

ہرچند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے   پر دل کو اپنے بس میں پاؤں تو کیا کروں (امانت)

ہر چہ بادا باد۔ ف۔ کلمۂ استغنا:۔ کچھ ہی ہو۔ جو کچھ ہو سو ہو۔ کچھ پروا نہیں۔ جیسے ہرچہ بادا باد ماکشتی درآب انداختیم +

ہر حال میں۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر حالت میں۔ ہر طرح۔ بہرحال۔ بہر نوع۔ ہر صورت میں + ہرچند۔ بہر صورت۔ بہرکیف + حضورِ نظام تخلّص بہ آصف ؎

زاہد سے قیامت میں بھی پینے کے نہیں رند   اُس کے لئے ہر حال میں ہر آن بہت ہیں (آصف)

ہر دفعہ۔ ف + ع تابع فعل:۔ ہر بار۔ ہر موقع پر۔ ہمیشہ۔ ہر وقت +

ہر دفعہ گُڑ میٹھا ہی میٹھا۔ اُ۔ محاورہ:۔ یعنی ہر دفعہ کامیابی اور ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ نہیں ہوتا کبھی اس کے برخلاف بھی ہو جاتا ہے +

ہر دلعزیز۔ ف۔ صفت:۔ سب کا پیارا۔ عام پسند۔ محبوبِ زمانہ۔ وہ شخص جسے ہر ایک آدمی عزیز رکھے۔ مقبولِ خلائق۔ مقبولِ خواطر +

کیونکر نہ چاہے اُسکو ہر ایک جان کیطرح   خواہش میں اُسکی سب میں وہ ہر دلعزیز ہے (میر حسن)

دیکھتا ہے جو تجھے کہتا ہے اے ہر دلعزیز   ماہِ مصر امجاز سے زندہ دوبارا ہوگیا + (ناسخ)

ہر دم۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔ ہر ساعت۔ ہر لمحہ۔ ہر لحظہ۔ ہر آن + ہر دم

ہر دو۔ ف۔ صفت:۔ دونوں + دونوں کے دونوں +

ہر دو طرح۔ ف + ع۔ تابع فعل:۔ دونوں طرح سے۔ دونوں دلیلوں سے +

ہر دیگی چمچہ۔ اُ۔ صفت:۔ (۱) ہرجائی۔ ہر ایک کے پاس آنے جانے والا۔ (۲) طفیلی۔ طعام تلاش۔ مفت خورا۔ لقمہ جُو۔ (۳) خوشامدی۔ خوشامد خورا۔ (۴) ہر کام اور ہر بات میں دخل دینے والا +

ہر روز۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہر دن۔ روز کے روز۔ ہمیشہ۔ سدا۔ آئے دن۔ روز بروز + روز مرّہ بلاناغہ + ہر ایک دن +

ہر روز نیا کنوا کھودنا نیا پانی پینا۔ اُ۔ محاورہ:۔ روز کمانا روز کھانا +

ہر سال۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہر برس۔ برس کے برس۔ سالانہ۔ سال بسال۔ سال کے سال +

ہر طرح۔ ف + ع۔ تابع فعل۔ ہر نوع + ہر ایک ڈھنگ سے۔ بہرحال۔ بہر صورت۔ بہر

ہر طرف۔ ف + ع۔ تابع فعل:۔ سب طرف۔ ہر سُو۔ ہر جانب۔ ہر سمت +

ہر فن مولا۔ اُ۔ صفت:۔ ہر بابی۔ ہر فن جاننے والا۔ ہر ایک کام میں دخل رکھنے والا۔ جگت اُستاد۔ ہر ایک کام میں طاق +

ہر کارہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جو خط پہنچانے کے واسطے نوکر ہو۔ نامہ بر۔ قاصد۔ دُوت۔ چٹھی رساں۔ ڈاکیا۔ پیک +

دل وجاں نذر میں محصُول کے بدلے دونگا   دیگا ہرکارہ اگر یار کا نامہ مجکو + + (تجمل)

یہ زمانے کی خبر ٹھیک ہمیں دیتا ہے   طاق ہے اور بھی ہر کام میں ہرکارۂ دل (داغ)

(۲) ہرکارہ۔ دستکی + چپراسی۔ (۳) ہر کام کا۔ ہر ایک کام کرنے والا + پیادہ۔ اردلی۔ (۴) مخبر۔ جاسُوس۔ گوئندہ۔ خفیہ نویس +

ہر کس و ناکس۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ۔ عوام الناس۔ ہر شریف و رذیل۔ جیسے اِس بات سے ہر کس و ناکس خوش ہے۔ وہ ہر کس و ناکس سے ملتا ہے

ہر کسی سے۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر ایک سے۔ ہر ایک آدمی سے +

ہر گاہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ جب۔ جسوقت۔ جس گھڑی۔ جس حال میں + چونکہ +

ہر نوالہ بسم اللہ۔ اُ۔ محاورہ:۔ (۱) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کھانے کی صلاح کے ساتھ بسم اللہ کر کے کھانے کو موجود ہو جائے۔ کھانے میں بیحیائی۔ بےغیرتی بےشرمی کرنے والا۔ ہر نوالہ پر موجود + (۲) ہر ایک نوالے پر بسم اللہ کہکر خدا کا شکر ادا کرنا۔ (۳) امیروں کا خوشامدی جو اُن کے کھانا کھاتے وقت

آپ بسم اللہ بسم اللہ کہتا جائیے +

ہر وقت۔ف۔ ہم۔ تابع فعل :۔ ہر گھڑی۔ ہر موقع پر۔ اکثر + بارہا۔ اکثر اوقات۔

ہر ہیُوب۔ س۔ تابع فعل :۔ عو۔ ہر طرح۔ ہر حال میں + ضرور۔ بلاشبہ جیسے ہر ہیُوب یہ اُسی کے کوتک ہیں۔ ہر ہیُوب وہ آئے پر آئے +

ہر ہر۔ف۔ تابع فعل :۔ ہر ایک۔ ہر یک + ہے

قدم اس دنج سے کچھ پڑتا ہے اُن کا ٹھوکر کھا کا کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبر و مسلماں کا (مصحفی)

ہرہمیش۔ ا۔ تابع فعل :۔ (دوام) ہمیشہ۔ نت۔ سدا۔ مدام۔ دائم +

ہریک۔ ف۔ تابع فعل :۔ دیکھو (ہر ایک)

ہُر۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ پرندوں کے اُڑنے کی آواز +

ہُر ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) اُڑ جانا۔ ہوا ہوجانا۔ کافور ہوجانا۔ (۲) غائب ہوجانا۔ چل دینا۔ (۳) اُڑ جانا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ سارا روپیہ اُڑ جانا +

ہُرّا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) فوج کا پھیلاؤ۔ (۲) آواز +

ہُرّا۔ انگلش Hurra or Hurrah ہُرّاہ۔ اسم مذکر۔ (۱) خوشی کی آواز۔ جے جے۔ واہ واہ۔ آفریں۔ مرحبا۔ شادباش۔ شاباش۔ کیا خوب۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ (۲۔ ف) شور و فریاد + دہشت ناک آواز + خوف + چمک +

ہَرّا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (پورب) ہڑ۔ ہلیلہ۔ جیسے ہرّا لگے تو آنکھ اچھی ہوجائے +

ہرا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) سبز۔ اخضر + سبز رنگ۔ دھانی۔ کاہی۔ (۲) سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ۔ (۳) کچا۔ آلا۔ جیسے ہرا پھل۔ ہرا زخم۔ (۴۔ اسم مذکر) ایک قسم کا سبزہ جو گیہوں میں پیدا ہوجاتا اور ڈھوروں کے کھلانے کے کام میں آتا ہے۔ بتھوا وغیرہ۔ چری۔ چارہ۔ سبزی۔ سبزہ +

ہرا باغ دکھانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ سبز باغ دکھانا۔ دھوکا دینا۔ چکنی چپڑی باتیں بنا کر فریب دینا (مفصل دیکھو سبز باغ دکھانا میں)

ہرا بھرا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ + سبز و ثمردار + سیر حاصل۔ زرخیز۔ بار آور۔ زرریز۔ (۲) کامیاب۔ بامراد۔ اقبالمند۔ پھلتا پھولتا۔ پھلا پھولا۔ بختاور۔ (۳۔ اسم مذکر) ایک بزرگ کا نام جن کا مزار مبارک دہلی میں زیر جامع مسجد واقع ہے +

ہرا بھرا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ سرسبز و شاداب اور تر و تازہ رہنا۔ پھلا پھولا رہنا۔

ہرا بھرا رہے اے باغباں ترا گلزار دماغ تازہ ہے نکہت بہار ی سے + (آتش)

ہرا ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) سرسبز ہوجانا + سبز ہوجانا۔ (۲) زخم کا آلا ہوجانا۔ زخم تازہ ہوجانا۔ گھاؤ کا آلا ہونا +

چھ گئے کون کے سہرے سے لڑی آنکھ اپنی پھر ہرا ہو گیا زخم جگر اچھا ہو کر (بحر)

(۳) خوش ہوجانا۔ دم میں دم آجانا۔ مگن ہوجانا۔ باغ باغ ہوجانا۔ جیسے باپ بچے کو دیکھ کر ہرا ہو گیا۔ (۴) تھکن اُتر جانا۔ تکان اُتر جانا۔ تازہ دم ہوجانا۔ (۵) انشراح ہونا۔ جیسے نہانے سے جی ہرا ہو گیا۔ (۶) پٹ جانا۔ وصول ہوجانا۔ وصولیت کی امید ہوجانا۔ جیسے اب تمہارے روپے ہرے ہو گئے +

ہرا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) سبز ہونا۔ (۲) سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ متعلقہ ہونا

شجر خشک تو ہر سال ہرے ہوتے ہیں جا کے اے عمر جوانی نہیں تو آتی ہے (داغ)

(۳) زخم کا آلا ہونا۔ (۴) خوش ہونا۔ مگن ہونا۔ (۵) پٹنا۔ وصول ہونا + (۶) کھرا ہونا۔ چوکھا ہونا۔ جیسے اب تمہارے دام ہرے ہو گئے کہ لالہ صاحب نے آنے کر لئے۔ (۷) توانا ہونا۔ توانائی آنا + ہے

دو دن کی زندگی میں رہے ہم ہرے ہوئے جوش جنوں نے زرد کیا جب ہرے ہوئے (آتش)

(۸) زخم کا تازہ ہونا۔ مثال دیکھو (ہرا ہو جانا نمبر ۲ شعر بحر)

ہِراس۔ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) خوف۔ ڈر۔ دہشت۔ بھے۔ ہول۔ بیم۔ باک۔ (۲۔ ا) ناامیدی۔ مایوسی۔ یاس + (۳۔ ف) امر از ہراسیدن +

ہراس آنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ خوف آنا۔ ڈر لگنا۔ دہشت ہونا + ہے

بنادیا غم فرقت نے سنگدل ایسا کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے (داغ)

ہِراساں۔ف۔ صفت :۔ (۱) خوف زدہ۔ ڈرا ہوا۔ دہشت زدہ + ڈرپوک۔ خوفناک۔ (۲۔ ا) ناامید۔ مایوس۔ بے آس۔ نراس +

ہراساں ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ ڈرنا۔ خوف کھانا۔ دہشت زدہ ہونا + گھبرانا + ناامید ہونا۔ مایوس ہونا + جناب استادی حافظ قطب الدین صاحب باطن مرحوم متخلص بہ مشیر

دن بُرے ہیں تو بھلے بھی کبھی آ دینگے مشیر دل کو مایوسی میں رکھنا نہ ہراساں ہونا (مشیر)

ہرانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) جتانا کا نقیض۔ بازی دینا۔ مات دینا۔ داؤ جیتنا۔ بازی لینا۔ سر کرنا (۲) شکست دینا۔ مغلوب کرنا (۳) تھکانا۔ مضمحل کرنا (۴۔ گیتوں میں) کھویا جانا۔ جاتا رہنا۔ گم ہوجانا۔ جیسے ٹھمری ہے

سرک بلوا سوری بندیا ہرائی

سگری سیجریاں ڈھونڈت ہوں ملت ناہیں تمہیں چھپائی نہ بتاؤ ہو نظامی سندری بندیا چھپائی

ہراند۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ کچی ہلدی کی سی بو جیسے بھنے مصالح یا لہسن پیاز کی خوشبو کہتے مصالح کی بُو +

ہَرائی جتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ کبھی ہرانا کبھی جتانا + حیران اور دق کرنا۔ ہیرا پھیری کرانا +

ہرائی جتائی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ عوام (ہرانا جتانا) حیران کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔ تنگ کرنا۔ عاجز کرنا + ہر ایک بات پر آنا + امتحان لینا۔ امتحان کرنا۔

ہیرا پھیری کرانا۔ جیسے لالہ تمہاری بہتک کوئی کوڑی رکھی ہو تو بتا دو دیتے دیتے
جی اکتا گیا ہے تو ویسی کہو جیسی ہیرا نیاں تم بیان کرتے ہو۔ (شگوفۂ سہیل)

ہَراوُل۔ ت۔ اسم مذکر۔ (۱) مقدمۃ الجیش۔ وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے+ لشکر کا پیش خیمہ+ ہر اول فوج+ فوج کا ہراول+ پیش آہنگ لشکر۔ اُردو میں ہَرول بولتے ہیں۔ (۲) آگے کی فوج کا سردار۔ فوج پیش کا کماندار+

ہِرِ بِہرُنہ جاننا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (کنایۃً) دو چیزوں میں فرق نہ کر سکنا۔ قوّتِ ممیزہ سے عاجز ہونا۔ قوّتِ تمیز سے بے بہرہ اور بے نصیب ہونا+

ہَرلونگ۔ ہ۔ اسم منکّر(معنًا مؤنث) ہڑبونگ۔ ہڑبڑ۔ دھم۔ غلغلہ۔ ہنگامۂ متعدد۔ بادشاہ گردی+ بلوہ+ بدعملی+ نا پرساں حالی۔ سکھا شاہی۔ بدہمٹی+ ہل چل۔ افراتفری۔ کھلبلی+ (ہرلونگ اصل میں ایک نہایت بیوقوف راجہ کا نام تھا جس کی نسبت مشہور ہے کہ وہ قصبۂ جھونسی نواحِ الٰہ آباد میں جسے ہرلونگ پور بھی کہتے ہیں حکمرانی کرتا تھا اُس کے وقت کی نا پرساں حالی بدنظمی احمقانہ حرکتیں ضرب المثل ہو رہی ہیں اندھیر نگری چوپٹ راجا اسی کی شان میں کہا جاتا تھا چنانچہ وہ اپنی بیوقوفی اور بدانتظامی کے سبب یہاں تک زبان زدِ خاص و عام ہوا کہ لوگ طوائف الملوکی اور اس درجہ کی بدنظمی کو ہرلونگ کا راج کہنے لگے اور اُسی کے نامِ مبارک سے یہ محاورہ مشہور ہوا+

ہم طالبِ شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام　بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا+ (نامعلوم)

ہرلونگ کا راج ہے۔ ہ۔ محاورہ۔ یعنی حاکم ظالم اور بے انصاف ہے کس پُرسی کا عالم حال پُر اختلال　بازار جور و جفا گرم ہے اور بڑی بھاری بدنظمی ہو رہی ہے+ ؎
بہت ڈھونڈا نہ پایا سراج میں ہرلونگ کے یکن　کہیں حضرت سلامت آپ کے انصاف کا جوڑا (انشا)

ہرلونگ مچانا۔ فعل متعدی۔ غل شور مچانا۔ دھوم مچانا۔ رولا مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا+ اندھیر مچانا۔ غدر (ڈھانا)[۱]

ہَر پھار یوڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (پورب) ایک قسم کے ترش پھل کا نام جسے اکثر بچے کھایا کرتے ہیں+ (دانا پور میں ہمیں بھی کھانے کا اتفاق ہوا ہے) +

ہار پھیر کے یا ہر پھیر کر۔ ہ۔ تابع فعل۔ (۱) پھیر پھار کے۔ ہار جھک مار کے۔ ناچار۔ آخرکار۔ آخر کو۔ ہار کے درجے۔ مجبور ہو کر۔ ناچار ہو کر+ ؎

پھر اُسی دشمنِ جاں سے یہ ملا ہر پھیر کر　دل ہمارا نہ کسی اور سے بہلا دیکھو+ + (رند)
ہر وقت کی اُٹھاکون سکے رنجشِ بیجا　اس واسطے ہر پھیر کے یہ غصّہ ہے ہیں پر (دا، علم)
نہ بولے یا اُٹھائے یا کرے ہیں بہ ہیلے جرأت　وہیں جا بیٹھنا ہر پھیر کے ہمکو وہ جہاں بیٹھے (جرأت)
کچھ تو دیکھا ہے کہ ہر پھیر کے یہیں آتی ہے　ہل گئی ہے مرے گھر میں شبِ فرقت کیسی (ظہیر)
جہاں کی تیرہ روزی کا نہ اگر تاک رکھا ہے　یہیں ہر پھیر کے ملتا ہے ٹھکانا شامِ ہجراں کا (رر)

(۲) بار بار۔ ہر گھڑی۔ ہر دفعہ+

مجھی کو گردشیں دیتا ہے ہر پھیر کر زمانے میں　بنا ہے میری مٹی کے لئے کیا چاک گردوں کا (بحر)

کئے گئے مدینے گئے کربلا گئے　جیسے گئے تھے ویسے ہی ہر پھر کے آگئے (ذوق)

ہرتال یا ہڑتال۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ اصل سنسکرت [illegible] ہری تال) زرنیخ۔ ایک قسم کی کانی دوا جو زہریلی اور از قسم نمک یا دھات ہے۔ یہ تین طرح کی ہوتی ہے سفید۔ سُرخ اور زرد۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ دہلی میں بلکہ عموماً اسکو ہڑتال رائے ہندی سے بولتے ہیں مگر صحیح ہرتال ہے چنانچہ پورب میں ابتک رائے مہملہ سے ہی بولتے اور زبان پر لاتے ہیں+

ہرتے پھرتے۔ ہ۔ تابع فعل۔ آتے جاتے۔ چلتے پھرتے۔ اِدھر سے اُدھر یا اُدھر سے اِدھر آتے اور جاتے وقت کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ گاہے گاہے+

رُو سوئے غیر تو ہنگامِ سخن رکھتے ہو　ہرتے پھرتے مری قسمت میں نظر ہے کہ نہیں (ممنون)
تا بجا ہے کہ ہوں نبدھے مجھ جوڑ　تو بھی بالی میں ہرتے پھرتے چھوڑ+ (انشا)

ہرتی پھرتی چھاؤں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ آتی جاتی چھاؤں+ آتی جاتی چیز۔ وہ چیز جسے قیام اور استقلال نہو۔ ایک جگہ یا ایک کے پاس نہ رہنے والی چیز جیسے دولت ہرتی پھرتی چھاؤں ہے آج میرے پاس کل تمہارے پاس+

ہَرَج۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) ہنگامہ۔ شورش۔ بلوہ۔ بکھیڑا۔ دنگا۔ فتنہ و آشوب۔ گڑبڑی۔ (۲) بفتحتین بمعنی گناہ اور گرمی کی شدّت سے اونٹ کی سرگشتگی و پریشاں حالی۔ (۳) خلل+ نقصان۔ خسارہ+

ہَرَج مَرَج۔ ع۔ اسم مذکر۔ فتنہ و آشوب۔ شورش و بلوہ+ (مرج بفتحتین بمعنی الجھنگی۔ فساد و تباہی آیا ہے مگر جب لفظ ہرج کے ساتھ آتا ہے تو بسکونِ رائے مہملہ پڑھتے بولتے لکھتے ہیں بعض ہرج مرج دونوں لفظوں کو بسکونِ ثانی استعمال کرتے ہیں)

ہرجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بازی میں چلا جانا۔ ہار میں جانا+ باختہ شدن کا ترجمہ+ ؎
ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے　ہم نے یہ داؤں بڑھ کے لگایا تھا ہر گیا+ (بحر)

ہرجانہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ نذرِ نقصان۔ کام ہرج کرنے کا معاوضہ+

ہرجہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) نقصان۔ خسارہ۔ ٹوٹا+ ہرج۔ (۲) نذرِ نقصان۔ ہرجانہ۔

ہِردا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دل۔ من۔ ہیا۔ قلب۔ خاطر۔ ضمیر+ سینہ+ مجازاً جگر۔ کلیجہ۔ جیسے ہردے بیچ سو سپنے دے+

ہِردا کھل جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ہیا کھل جانا۔ روشن ضمیر ہو جانا۔ چشمِ باطن کا روشن ہو جانا۔ کشف و کرامات حاصل ہو جانا۔ ہیا کھل جانا۔ غیب داں ہو جانا

ہَرداوُل۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ گھوڑے کے اگلے پاؤں کے مقامِ اتصال کی بھونری جو منحوس خیال کی جاتی ہے یا یوں کہو کہ گھوڑے کے سینہ کی بیچ کی بھونری یا ہاتھوں کے وصل کی جگہ جو بھونری ہو اُسے بھی ہرداول کہتے ہیں+

[۱] ہرلونگ مچنا۔ فعل لازم۔ ہڑبونگ مچنا۔ غل غپاڑا ہونا۔ اودھم مچنا۔ ہنگامہ برپا ہونا ؎ مچے ہرلونگ میخانے میں پگڑی اُچھلے شیشے کی+ اسی شور سے اکبار گی محفل ہو طوفانی+ (قدر)

ہردے کرنا - ہ - فعل لازم :- (ہندو) کنٹھ کرنا - حفظ کرنا - از بر کرنا - یاد کرنا - بزبان کرنا +

ہرزہ - ف - صفت :- بیہودہ - لغو - پوچ - اوٹ پٹانگ - نامعقول - یاوہ +

ہرزہ درائی - ف - اسم مؤنث :- پوچ گوئی - یاوہ گوئی - بیہودہ گوئی - بکواس - ژاژ +

ہرزہ سرا - ف - صفت :- بیہودہ گو - یاوہ گو - ژاژخا +

ہرزہ سرائی - ف - اسم مؤنث :- دیکھو (ہرزہ درائی)

ہرزہ گرد - ف - اسم مذکر :- بیہودہ پھرنے والا - آوارہ گرد +

ہرزہ گردی - ف - اسم مؤنث :- آوارہ گردی - بیہودہ پھرنا - بیفائدہ پھرنا - بیواد پھرنا - وارفتہ پھرنا + ف

ہرزہ گردی میں نہیں وہ پہلا ہرجائی ہے ۔ آج اللہ نے صورت ہمیں دکھلائی ہے (مجروح)

یہ ہرزہ گردی اب آتا تمہیں نہیں زیبا ۔ ضعیف ہوچکے کچھ موسم شباب نہیں (آتا)

خلد میں مجھے لائیں ہرزہ گردیاں تیری ۔ اے جنوں دکھا دینا کوئی دلربا کب تک (ذکی)

ہرزہ گو - ف - اسم مذکر :- بیہودہ گو - یاوہ گو - ژاژخا +

ہرش - ہ - اسم مؤنث :- ہل کی بھالی - چو - کوٹیا +

ہرسا - ہ - اسم مذکر :- صندل گھسنے کا پتھر - صندل رگڑنے کا پتھر +

ہرسے - ہ - تابع فعل :- ہر بار - ہر دفعہ - ف

ہیں وہ کھلاڑی آپ کہ جن کی بساط میں ۔ ہرسے ایک دغل کی وہی نرد ہے سو ہے (انشا)

ہرکھ - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) آنند - سکھ - پرسنتا - خوشی - خرمی - خرسندی +

ہر مجسٹی - انگلش - Her Majesty - اسم مؤنث :- عالیہ - ملکۂ معظمہ - مہارانی - جنابہ - ایک عزت کا خطاب جو ملکہ یا اعلیٰ درجہ کی رئیسہ اور رانی کے واسطے مخصوص ہے

ہرگز - ف - تابع فعل :- زنہار - کبھی - کسی وقت + کبھی نہیں +

ہرگز ہرگز - ف - تابع فعل :- برائے تاکید - کبھی نہیں کبھی نہیں - کسی طرح نہیں +

ہرمزد - ف - اسم مذکر :- (۱) ہر شمسی مہینے کے اول روز کا نام جس میں سفر کرنا نیا کپڑا پہننا مبارک اور قرض دینا برا خیال کیا جاتا ہے نیز ایک فرشتہ کا نام جس سے یوم ہرمزد کے کل امور خیر و شر متعلق ہیں اور ستارۂ مشتری یعنی برہسپت کا نام بھی ہرمزد ہے - (۲) بہمن بن اسفندیار اور نوشیروان عادل کے ایک بیٹے کا نام جو ۵۷۲ء میں موجود اور خسرو پرویز کا باپ تھا - (۳) رب الارباب +

ہرمزی - ع - اسم مؤنث :- ہرمجی - ایک قسم کی سرخ مٹی جس سے کواڑ اور دھوتیاں وغیرہ رنگتے ہیں + ایک قسم کا گیرو +

ہرمشٹا - ہ - صفت :- (ہندو) بلی - بلوان - ہٹا کٹا - قوی - مضبوط - زور آور - ہرشٹ پشٹ - شہزور - تناور +

ہرن - ہ - اسم مذکر :- آہو - مرگ - مرگا - چکارا - کالیہر عربی ظبی +

کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ ۔ تو مجھ مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا (آتش)

ہرن کا چوکڑی بھرنا - ہ - فعل لازم :- ہرن کا چاروں ٹانگیں اٹھا کر چھلانگ مارنا - ہرن کا زقند مارنا - ہرن کا چاروں پاؤں جوڑ کر چھلانگ مارنا - گنبدی کردن ہندو کا ترجمہ

ہرن کا چوکڑی بھول جانا یا بھولنا - ہ - فعل لازم :- گھبرا جانے یا خوف کھانے کے سبب آہو کا اپنی معمولی رفتار اور پھرتی کو بھول جانا - ہرن کا گھبرا کر عادت مستمرہ کے خلاف کرنے لگنا - حواس باختہ ہو جانا - بے اوسان ہونا - ششدر رہنا +

شوخیٔ چشم کا دیکھ اس کی چلن صحرا میں ۔ چوکڑی بھول گئے اپنی ہرن صحرا میں (نصیر)

واہ کیا ہوش رہا ہیں تری آنکھیں صیاد ۔ چوکڑی کیا کہ ہرن راہ خطا بھول گئے (ناسخ)

سامنا تجھ سے جو اے آہوئے وحشی ہوجائے گا ۔ چوکڑی تو بھول کر تو وہ ہرن ہو جائے گا (آتش)

ہرن کا دھوپ میں کالا ہو جانا - ہ - فعل لازم :- نہایت شدت کی دھوپ پڑنا - جیسے بھادوں کی دھوپ میں ہرن کالے ہو جاتے ہیں +

ہرن کا کالا ہو جانا - ہ - فعل لازم :- (لکھنؤ) شدت گرما یا حدت آفتاب سے ہرن کا سست پڑ جانا + ف

گرمئ رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار ۔ دھوپ کی شدت سے آہو کالا ہو جائیگا (ناسخ)

ہرن ہو جانا یا ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہرن کی طرح جلد بھاگ جانا - ہوا ہو جانا - فرار ہو جانا - جاتا رہنا - زائل ہو جانا - کافور ہو جانا - بھاگ جانا - چل جانا - رفوچکر ہو جانا - جب نشے کی نسبت کہیں گے تو وہاں نشہ اتر جانے سے مراد ہوگی جیسے نشہ ہرن ہو جانا -

پھر ہرن ہوگئی مری وحشت ۔ پھر وہ رعنا غزال آپہنچا + + (ناسخ)

دل سے ہرن ہوا تری چشم سیہ کا دھیان ۔ غائب ہوا ہے چوکڑی بھر کر غزال کیا (امانت)

(۲) وحشی بن جانا - وحشیوں کی سی حرکت کرنے لگنا - رمیدگی اختیار کرنا + ف

میں وہ وحشی ہوں کبھی سونگھا جو میرا استخواں ۔ مارے وحشت کے سگ جاناں ہرن ہو جائیگا (ناسخ)

ہرن - ہ - اسم مذکر :- (۱) غصب - زبردستی سے کسی کی چیز چھین لینا - (۲) لینا چھیننا + بس کرنا - موہنا - قابو کرنا - جیسے من ہرن - دکھ ہرن وغیرہ

ہرنا - ہ - اسم مذکر :- (۱) بارہ سنگا - گوزن - نر ہرن - آہوئے نر - اس معنی میں بکسر اول بھی آیا ہے جیسے ع یہ تو بتے لال بجھکڑ بوجھے کوئے ۔ پیروں چکی باندھ کے ہرنا کودا ہوئے (۲) کپڑے دھونے کا پانی (۳) زین کوب - زین کا اگلا اٹھا ہوا حصہ - کاٹھی کا اگلا ابھرا ہوا حصہ +

ہرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) پکڑنا - گہنا - گرفت کرنا - تھامنا + ہولی ف

ارے ری جوبن تیرو ہوری میں کیسے بچے گو ۔ ایک گھبے ہے سو ہے وادن کا سکھی ری جادو ہنک پچے گو

کے کہوں دشت پڑ گئی شام کی ہاکو کون ہرے گو ۔ پرمجبولا کہیں پائے پریم رس تاکو کوئی ٹنک بچے گو

ف واشیدن بمعنی آواز کردن ہے چنانچہ اسی وجہ سے جرس کو بھی درا کہتے ہیں +

(۲) چھیننا۔ چُرانا۔ زبردستی رکھوالینا۔ (۳) درباختن کا ترجمہ۔ قماربازی یا جُوئے کی شرط میں کسی چیز کا چلا جانا۔ +

ہم جان پر بھی کھیل کے چھٹتے دیار سے ہم نے یہ داؤں بڑھ کے لگایا تھا ہر گیا (بحر)

ہَرنَوٹا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ آہو برہ ۔ غزال ۔ ہرن کا بچّہ +

ہَرِنی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مادۂ آہو ۔ ہرن کی مادین ۔ (۲) کوک شاستر کی تقسیم کے موافق عورتوں کی ایک صفت جنمیں مادۂ آہو کی خاصیتیں مع دیگر حالات بیان کیجاتی ہے +

ہَرَوتی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی بانس کی لکڑی جو نہایت وزنی عمدہ اور ٹھوس ہوتی ہے اِس کی نسبت مشہور ہے کہ اگر کہیں سے اس میں چٹ پڑجائے تو تیل لگانے سے اُسکا گڑھا بھرجاتا ہے یہ لکڑی پانی میں ڈُوب جاتی ہے +

ہَرَوَل ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (ہراوُل)

ہَرَوُل ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ تقاوی جو ہل جوتنے والوں کو بلا سُود دیجاتی ہے +

ہری ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) وشنو کا ایک نام + کرشنا ۔ (۲) مہادیو ۔ شیو ۔ (۳) خدا ۔ پرمیشر ۔ بھگوان ۔ اِیشر ۔ (۴) اِندر + سانپ + مینڈک + سنگھ + گھوڑا + سُورج + چاند + طوطا + بندر + جمراج + ہوا + برہما + شعاع + مور + کویل + کوکلا + ہنس + آگ +

ہری بُلوانا ۔ ہ فعل متعدی ۔ (بنگال) (۱) پرمیشر کا نام لوانا ۔ خدا کا نام لوانا + (۲) مُلکِ عدم کو پہنچانا ۔ زبردستی مار ڈالنا ۔ زندہ درگور کرنا ۔ عدم آباد کا رستہ بتانا دُنیا سے رُخصت کرنا + (چونکہ بنگالی لوگ آدمی کا گھر میں مرنا اِس وہم سے کہ وہ بھوت ہوکر ستائے پسند نہیں کرتے بلکہ پہلے تو عورت کا جننا بھی اپنے گھر میں ناپاکی کے خیال سے نہیں ہونے دیتے تھے۔ اُن لوگوں میں اس بات کا بیدردانہ اور بیرحمانہ دستور ہوگیا ہے کہ جب آدمی قریب بہ مرگ ہوتا ہے تو اُسے گنگا کنارے لیجاتے اور زبردستی یا تو پانی میں غوطے دے دیکردم نکالدیتے یا ہاتھ پاؤں مروڑ مروڑ کر ایسی تکلیف دیتے ہیں کہ جس سے جلد اُس کے پران چھوٹ کر رحلت ہوجائے جس وقت یہ حرکت کرتے ہیں مرنے والے سے کہتے جاتے ہیں کہ ہری بولو بابُو! ہرچند وہ کہتا ہے کہ ابھی ہمارے ہری بولنے کا وقت نہیں آیا مگر یہ بیدرد باز نہیں آتے اگر ایسی حالت میں یعنی گھر سے باہر لیجانے کے بعد وہ زندہ بھی رہجاتا ہے تو اُسے پھر گھر میں آنا بال بچّوں سے ملنا نصیب نہیں ہوتا اُن کے نزدیک وہ مردوں یا بھوتوں میں داخل ہوچکا چنانچہ اس قسم کے سخت جانوں کی وہاں بستی ہی علیحدہ ہوگئی ہے۔ لیکن اب اب کرکے گورنمنٹ نے اس بیرحمی کا بھی انسدادستی کی رسم کی مانند کردیا ہے گھر سے تو بیشک باہر لے جاتے ہیں مگر زبردستی اُسے مار نہیں سکتے)

ہری بولنا ۔ ہ فعل لازم :۔ (۱) مرتے وقت پرمیشر کا نام لینا ۔ خدا کا نام لینا ۔ مرتے وقت اپنے مذہب کا کلمہ پھرنا ۔ (۲) زندہ درگور ہونا ۔ مرنا ۔ انتقال کرنا ۔ (مفصل کیفیت ہری بُلوانا میں دیکھو)

ہری ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سبز چیز ۔ خضر ۔ کاہی رنگ کی چیز جیسے زعفران کی پہلی[1] ہری تھی وہ ہر کی + جو لی پہنے زر کی اُٹھ سوداگر مول کر + سونا دُوں گی تو تکر (پہیلی) (جن لوگوں نے اس ہری کے معنی پیارا خیال کرکے ایک علیحدہ لفظ قرار دیا ہے یہ اُنکی غلط فہمی ہے کہ وہ خدا کا پیارا اِس پہیلی کے الفاظ سے سمجھے ہیں اِس معنی میں یہ لفظ کسی ہندی لغات میں بلکہ زبان پر نہیں آیا اِس جگہ پہیلی بنانیوالے نے ہری اور ہر میں تناسب دکھایا ہے۔ کہ اُسکے معنی پیارے قرار دے لئے ہیں اِس کے معنی یہی ہوسکتے ہیں کہ خدا نے اُسے اول سبز بنایا تھا پھر زرد بنایا) (۲) سرسبز ۔ شاداب ۔ تروتازہ جیسے ہری کھیتی ۔ ہری ڈال +

ہری بھری ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سبزوخرّم ۔ سبزو ثمردار ۔ شاداب وپُرثمر ۔ سرسبز شاداب تروتازہ + بادولت ۔ بااولاد ۔ بارور ۔ جیسے تیری گود ہری بھری رہے +

جھگڑے کی لگ جائینگی کیاریاں ہری اور بھری ہونگی پھلواریاں (انشا)

خونِ جگر میں تیر کی پکھر سری بھری شاخ کماں ہے تیرے قرباں ہری بھری (نکہت)

ہری چُگ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ خودغرض یعنی وہ شخص کہ جہاں طعام دیکھے وہاں لاکلام موجود ہوکر ریزہ چینی کرے ۔ دولت کا ساتھی ۔ نبی کا یار ۔ وہی شل ہے یا کرے دوستی یا کرے خوشمند ایسے لنگوڑوں ہری چُگ سے کہیں کام نکلتا ہے ۔ (ٹھگ کی پہیلی) دیگر جس روز یہ گاؤں بھی بک بکا جائیں گے وہ جاں نثار جو آج پسینے کی جاسے لہو بہاتے ہیں وہ ہری چُگ جو دسترخوان کی مکھی بنے جھوٹے ہیں ایسے اُڑ جائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ (چتر بہیلی)

(لغوی معنی سبز کھیتی سے غرض رکھنے والا ڈھور تھے اصطلاحی معنی خودمطلبی اور خودغرض کے ہوگئے ہیں)

ہری کھیتی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ کچّی کھیتی ۔ وہ کھیتی جو ابھی تک پکی نہو + سبز کھیتی +

ہری کھیتی گیابھن گائے مُنہ پڑے جب جانی جائے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی جب کوئی کام انجام کو پہنچ جائے جب ہی خاطر جمع ہوتی ہے ۔ جبتک ہری کھیتی پک نہ جائے گیابھن گائے بچّہ نہ دے تب تک بھروسا نہیں + جب مطلب حاصل ہو تب ہی جانیئے

ہَریا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہرا ۔ سبز ۔ (۲) سرسبز ۔ شاداب + ہرا بھرا ۔ (۳) شاہی جنگل کا نگہبان ۔ (۴) ایک قسم کے پرندے جا کر کچّی کھیتی پر پڑتے ہیں اور اُنہیں ہریا ہریا کہکے اُڑاتے ہیں + طوطے اُڑانے کی آواز ۔ پرند اُڑانے کی آواز ۔ (۵ ۔ صفت) جنگلی ۔ وحشی ۔ جیسے ہریا ہاتھی ۔ (۶) وہ گائے یا بیل جو کھیت میں گھسکر کھانے کا عادی ہوجائے + ہری کھیتی میں جا پڑنے والا ڈھور +

ہریا ہاتھی ۔ حاکم چور + دونوں کے بگڑے اور نہ چھوڑ ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ جنگلی

[1] سُورج مکھی مکھ کی خورشید نادری + اسکے بہار آئی ہے کیسی ہری بھری + (قدر)

ہاتھی باعث بدنیتی حاکم کے بگڑ جانے سے کہیں ٹھکانا نہیں لگتا +

ہَریالا - ہ - صفت :- (۱) سرسبز - شاداب - خوش و خرم - تروتازہ + نوجوان - ہرا بھرا نوعمر + پھلا پھولا - ہرابھرا - شگفتہ - جیسے ہریالا بنا دولہا کی تعریف میں آتا ہے[1] - (۲ - اسم مذکر) ایک قسم کا سبز چھوٹا سا پرند جسے مکھی مار بھی کہتے ہیں +

ہریالا بنا - ہ - اسم مذکر :- نوشہ شگفتہ - خوش و خرم دولہا - سرسبز ہونے والا دولہا - پھلنے پھولنے والا نوشہ + خوبصورت دولہا + س

آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا   منہ کھلا سر سہرا باجے اچھی جوگرلایا } سہاگ
سہرے والا ری بنا ہریالا ری بنا   آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا +

ہریالی - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار) ۱ - سبزی - ہریاول - سبزہ + سرسبزی - شادابی - طراوت - تروتازگی + س

جنگل سب اپنے تن پر ہریالی سج رہے ہیں   گل پھول جھاڑ بوٹے کر اپنی دھج رہے ہیں (نظیر)

(۲) دوب - ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھاس - (۳) خوبصورت عورت - سندر نار + ہری بھری دلہن - خوش و خرم عروس - عروس زیبا جیسے

جھاڑی بوٹی کے ہیں بیر ہریالی نے توڑے ہیں بیر - گھونگٹ والی نے توڑے ہیں بیر - کھٹے میٹھے ہیں بیر (بیر فروش کی آواز) س

ہووے مبارک شادی - جم جم نت نت آبادی   نت نئی ہریالی بنو - ہووے مبارک شادی (شادیانہ)

ہَریانا - ہ - فعل لازم :- (گنوار) ۱ - سرسبز ہونا - ہرا بھرا ہونا - شگفتہ و شاداب ہونا -

تلسی برہا باگ کے سینچت بھی کملائیں   رام بھروسے جو رہیں پربت ہی ہریائیں (دوہا)
(داغ) (وشت)

(۲ - اسم مذکر) بالگر - اونچی زمین - اونچا ملک - جیسے ہریانے کا گھی بڑا طاقتور ہوتا ہے +

ہریاوَل - ہ - اسم مؤنث :- (۱) سبزی - سبزہ + طراوت - تازگی - شادابی - (۲) مرغزار - سبزہ زار - چراگاہ - وہ جگہ جہاں بکثرت سبزہ ہو +

ہریائی - ہ - اسم مؤنث :- (پورب) دیکھو (ہریاول)

ہرے پھرے - ہ - تابع فعل :- (عو) ہر پھر کر - پھر پھرا کر - آخرکار - جیسے او کس ست

کہوں سنوں ہرے پھرے اپنی آنکھوں ہی پر بس چلتا ہے - (تنگلطر سہیلی)

ہَریسہ - ع - اسم مذکر :- (۱) ہریس - ایک قسم کی خورش جو گیہوں کے آٹے گوشت کی یخنی اور دودھ سے پکائی جاتی ہے - جیسے کھول کیسہ کھا ہریسہ - (۲ - ( ) گھلا ملا - نہایت گلا ہوا - جیسے گوشت تو گل کر ہریسہ ہو گیا +

ہَرِیَل - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا نہایت خوش ذائقہ پرند جو فاختہ کی برابر ہوتا ہے - ایک قسم کا ہرا کبوتر +

ہرے میں آنکھیں ہونا - ہ - فعل لازم :- (گنوار) فضول خرچ اور نا عاقبت اندیش ہونا + امیری کے سبب فضول خرچی کی عادت پڑی ہوئی ہونا +

(چونکہ جب جنگل ہرا ہوتا ہے تو ہر ایک جانور بے فکری سے خوب اچھا اچھا چارہ کھاتا باقی کو بیدردی سے خراب کر دیتا ہے بس اسی سے یہ محاورہ ہو گیا - جیسے تمہاری آنکھیں تو ابھی ہرے میں ہیں)

ہَریوا - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا طوطا - سوآ + (رائے کشور وائے مجہول پڑھنا چاہئے)

ہَڑ - ہ - اسم مؤنث :- (۱) ہلیلہ - ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام + بہیڑا - آملہ بھی اسی کی ایک قسم میں ہے + (ہڑ دو طرح کی مشہور ہے ایک بڑی ہڑ جسے ہلیلہ زرد بھی کہتے ہیں یہ اول درجہ میں سرد دوم میں خشک ہے دوسری چھوٹی ہڑ جسے ہلیلہ سیاہ تنگی ہڑ اور کالی ہڑ بھی کہتے ہیں - مزاج اس کا بھی اول درجہ میں سرد دوسرے میں خشک ہے مگر بعض نے گرم بھی لکھا ہے)

(۲) ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ بنائی جاتی یا ازار بند میں گوندھی جاتی ہے جیسے ازار بند کی ہڑ - کنٹھی کی ہڑ وغیرہ + س

تری بڑھی ہے پھلی پھولی ہوئی بیل کی طرح   پھل زمرد کی ہڑیں ہیں ہرے الماس کے پھول (رشک)

(۳) ایک قسم کا زیور جو ہڑ سے مشابہ ہوتا ہے - (۴ - کوہستانی) کاٹھ جس میں مجرم کو رات کے وقت ٹھونک دیتے ہیں +

ہڑ بانٹ دینا - ہ - فعل متعدی :- ہڑ بنانا - کسی چیز میں سوت یا ریشم یا کلابتو سے گھنڈی بنانا

ہَڈ - ہ - اسم مؤنث :- ہاڑ کا مخفف - ہاڑ - ہڈی - استخواں - عظم - استھی +

ہڈ پھوٹن - ہ - اسم مؤنث :- ہڈیوں کا درد - اعضا شکنی +

ہَڈوارَڑ - ہ - اسم مؤنث :- وہ جگہ جہاں اپنے کنبے کے لوگ دفن ہوتے ہیں خاندان کا مدفن +

ہُڑ - ہ - اسم مذکر :- ابلہ - بیوقوف - ہونق - ناداں - سادہ لوح +

ہڑا - ہ - اسم مذکر :- (پورب) بان - ہوائی - خدنگ - ایک قسم کی آتشبازی +

ہڑبڑا جانا - ہ - فعل لازم :- گھبرا جانا - سٹ پٹا جانا + بے حواس ہو جانا - بے اوسان ہو جانا - لکھنؤ میں ہڑبڑا جانا بھی کہتے ہیں +

ہَڑبڑانا - ہ - فعل لازم :- گھبرانا - بولانا - بوکھلانا - بیقرار اور بے حواس ہونا - مضطرب اور مضطرب ہونا - دست و پا گم کردن کا ترجمہ - جیسے ناظر : منجھلی بیوی ہڑبڑا کے اٹھی + ہڑبڑا کر چونک پڑے +

ہَڑبَڑی - ہ - اسم مؤنث :- اضطراب - اضطرار + بے قراری - کھلبلی - بے تابی - اضطرابی - گھبراہٹ + بھاگڑ + افراتفری - ہلچل +

ہَڑبڑی پڑنا - ہ - فعل لازم :- کھلبلی پڑنا - گھبراہٹ ہونا + ہنگامہ ہونا - غوغا ہونا - بھاگڑ مچنا + ہلچل ہونا +

ہَڑبَڑیا - ہ - صفت :- (۱) مضطرب - مضطر - بیاکل - بے چین - گھبرایا ہوا - بوکھلایا ہوا - بورا با - ہولو - (۲) تاؤلا - جلدباز - تعجیل کار +

[1] میاں! ہریالے کی پھلت ہے + (بوٹ فروش کی آواز)

ہڑپ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بغیر چبائے نگل جانا۔ ایک دفعہ ہی نوالہ اُتار جانا +۔ بغیر چبائے نگلنے کی آواز۔ جیسے کڑوا کڑوا تھو تھو میٹھا میٹھا ہڑپ +

ہڑپ کرجانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) نگل جانا۔ اندر اُتار جانا۔ ہپ کر جانا۔ (۲) ضبط کرلینا۔ کھا جانا +

ہڑپا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کسی چیز کا ایک دفعہ ہی منہ میں ڈالکر حلق سے اُتار جانا +

ہڑپا مارنا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ایک دفعہ ہی نگلنا یا حلق سے اُتار جانا۔ ہپ کر جانا

ہڑتال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زرنیخ۔ ایک قسم کی زہریلی دھات جسکا مفصل بیان ہرتال میں لکھا گیا۔ (۲) ہڑتال حاکم کے ظلم سے تمام بازار بند کردینا۔ دکانوں کو تالا لگا دینا۔ دربنداں۔ تختہ کردن دوکانہا + (کسی نیس یا بادشاہ کے ماتم پر بھی ہڑتال کرتے ہیں)[۱]

ہڑتال کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دکانیں بند کردینا۔ دکانوں کو قفل لگا دینا۔ ہاٹوں کو تالا مار دینا۔ دربنداں کردن یا تختہ کردن دکانہا کا ترجمہ + حاکم کے ظلم یا ماتم کی علامت

ہڑتال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ حاکم کے ظلم وستم یا ماتم کے سبب دکانوں کا بند ہونا۔ بازار بند ہونا

اُس دُر دنداں پہ سم کھا کے مرینگے جوہری ایک دن ہڑتال ہوگی جوہری بازار میں (جوہر)

ہڑجوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک سفید پودے کا نام جس سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے +

ہڑدنگا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) خواہ مخواہ۔ بغلول۔ بلا + پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ بے شعور۔ بونگا۔ جانگلو۔ فارسی ہرزہ۔ (۲) دنگئی۔ فسادی۔ شریر۔ مفسد۔ ہنگامہ پرداز۔ اگرچہ اہل لغات نے یہ معنی لکھے ہیں مگر اس معنی میں یہ لفظ بولا نہیں جاتا۔ (۳) لڑکوں کا اُچھلنا کودنا +

ہڑدنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لڑاکا۔ فتنہ پرداز۔ شریر۔ جھگڑالو۔ دنگئی۔ اس معنی میں بولتے نہیں۔ (۲) آوارہ۔ آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ بیہودہ۔ باؤ ڈانڈی + وہ عورت جو گھڑی یہاں کھڑی ہو جائے گھڑی وہاں کھڑی ہو جائے + پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ بلّی۔ کھلو۔ باؤلی۔ اِدھر اُدھر پھرنے والی عورت۔ جیسے موئی ہڑدنگی چھوکری خدا جانے کہاں اپنی اوڑھنی پھینک آئی +

ہڑک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہرونگ جسے اکثر کمہار بجاتے ہیں +

ہڑک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لت۔ عادت۔ دھت۔ (۲) باؤلے گیدڑ یا کتے کے کاٹے کی لہر۔ وہ کیفیت جو سگ گزیدہ کو پانی دیکھکر یا جلتی ہوئی آگ کے معائنہ سے وارد ہوتی ہے۔ ہڑک بائی۔ باؤلے کتے کا زہر یا اس کا اثر +

(جب باؤلا کتا یا گیدڑ کاٹ کھاتا ہے تو تین چار ہفتے سے لیکر کئی مہینے یا کئی برس تک تو کچھ تکلیف نہیں ہوتی مگر کبھی مقام زخم پر درد یا کھجلی یا سوزش ہوکر اس کے بعد جسم کے مختلف مقامات میں درد ہونا۔ گلا بیٹھا۔ بے چینی۔ غنودگی ظاہر ہونے لگتی۔ رقیق چیز کے پینے میں دقت پیش آتی اور رفتہ رفتہ پانی کے نام یا آواز سے بھی خوف و تشنج ہونے لگتا۔ آنکھوں کا پھٹرنا روشنی کی برداشت نہ کرنا۔ تشنگی۔ خشکی زبان۔ بھونکنا۔ بیسدار تھوک تھوکنا۔ ہذیان۔ شدید تشنج اور دم بند ہو جانا، آخر ہوکر آدمی مرجاتا ہے۔ اس کا علاج اس سے بہتر نہیں ہے کہ فوراً وہ کا بڑا انگیس گیس کرایا ہیں خود بخود حلق سے اتر جاتا اور آرام ہو جاتا ہے۔ بیغذ دوا یا لاکھ کا ایک درندہ ہے جو کتوں کو کھا اور اٹھاکر لیجاتا اور وہ بگھیلا بھی کہلاتا ہے) ہ

باؤلا و لپٹ دنیا کی ہے خواہش میں حریص سگ دیوانہ سے یہ کوئی ہڑک جاتی ہے (ظفر)

(۳) اُمنگ۔ شوق۔ ولولہ۔ اُچنگ +

ہڑک اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) باؤلے کتے کے زہر کا اثر نمایاں ہونا۔ کتے کی سی بولی بولنا اور کاٹنے کو دوڑنا۔ باؤلے کتے کی طرح بھونکنا۔ (۲) اُمنگ اُٹھنا۔ شوق چرّانا۔ ولولہ اُٹھنا +

ہڑک چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ باؤلے کتے کے کاٹے کا زہر چڑھنا۔ سگ دیوانہ کے اثر زہر سے دیوانہ ہو جانا + ہ

مری ہر بات کے جو کاٹنے کو دانت رکھتا ہے ہڑک تجکو چڑھی ہے یہ رقیب سگ صفت کیسی (نکہت)

ہڑک لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی بات کی ضد چڑھنا۔ دھت ہونا۔ لت لگنا +

ہڑکا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ غم جدائی جو بچوں کو لاحق ہوتا اور اس سے وہ اکثر بیمار پڑ جاتے ہیں + اثر محبت و یاس۔ وہ رنج و تاسف جو بچے کو کسی چیز کی جدائی سے ہو جائے +

ہڑکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ترسانا۔ بھڑکانا + کسی چیز کی جدائی سے رنج دینا۔ بیدل کرنا +

ہڑکائی۔ ہ۔ صفت:۔ زن سگ گزیدہ۔ بگلی۔ دیوانی۔ باؤلی۔ پھاڑ کھانے کو دوڑنے والی۔ جیسے وہ تو ہڑکائی کتیا بن گئی ہے +

ہڑکائی کتیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) باؤلی کتیا + وہ کتیا جو ہر ایک کو کاٹتی پھرے۔ جیسے ساس بیچاری نے ذرا سے کام کو کہا اور ہڑکائی کتیا کی طرح ٹانگ لی (مثل) (۲) مست عورت۔ کاتک کی کتیا۔ (اس معنی میں ہمارے نئے محاورہ داں کی تحقیقات ہے)

ہڑکنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بچوں کا کسی کو یاد کرنا + کسی چیز کی جدائی میں بچے کا مغموم اور افسردہ ہونا

ہڑکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ترسنا۔ بھڑکنا۔ مشتاق و خواہشمند ہونا +

ہزار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) الف۔ دہ صد۔ سہسر۔ دس سو کی مقدار۔ ا۔ سہر (۲) ا۔ تابع فعل) ہرچند۔ جتنا کچھ۔ جس قدر۔ کسی قدر کیوں نہ کتنا ہی۔ جیسے ہزار سمجھایا نہ سمجھا +

ہزار صحبت نے اُسے یہ ادب بدلی نہ کھائی طلب کہ تھمی نہ غیظ سے کب نہ دیتا ہے آنکھیں کا (قدر)

انجم تاباں سر سپہر بریں چمکیں ہزار پر نہ اپنے کفش پا کے تم ستاروں میں گنو (ظفر)

(۳۔ ا۔ تابع فعل) بہتیرا۔ لاکھ۔ ا۔ لاکھوں۔ ہزاروں۔ بہتیرے۔ صدہا + ہ

یہ زُہد آپ کا اے داغ سب ہے مکر و فریب ہزار پھیرئیے تسبیح لاکھ دانوں کی + (داغ)

داغ کا ذکر سُن کے وہ بولے ایسے ایسے ہزار پھرتے ہیں + (ہ)

[۱] ہندو لفظ ہڑتال بمبئی کو کہتے ہیں۔ تو دیوالہ۔ نامشتری۔ کیمیائی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے سودا پٹنے سے راج کی ہڑتال ہو گئی۔ فلاں ہنڈی تو شہر بھر میں ہڑتال ہے +

(۴) بلبل ہزار داستان۔ عندلیب +

بہار میں ہو خوشی کی بھا بہار ہے جب ۔ نہ چھوٹے موسمِ گل میں کبھی ہزار ہے جب (سید)
یہ رنگہائے مختلف اُس ایک گل کے ہیں ۔ آئینہ دیکھنے کو چمن ہے ہزار کا + + (زکی)

(۵۔ ا۔ اظہارِ کثرت کے واسطے) نہایت۔ بہت سی۔ ازحد۔ بہتیری۔ جیسے ایک تندرستی ہزار نعمت + ہ

تنگدستی اگر نہ ہو سالک ۔ تندرستی ہزار نعمت ہے + + (سالک)
کیا خاک اعتبار کروں جذبِ دل ترا ۔ وہ ایک دن نہ آئے ہزار التجا ہوئی + (زکی)
ہم اپنی بیدلی سے ہیں بے برگ و بینوا ۔ ہو ایک دل تو عشق کے جھگڑے ہزار ہیں (ء)

ہزار آفتیں ہیں ایک دل لگانے میں۔ ا۔ محاورہ:۔ ایک عشق کیساتھ سیکڑوں مصیبتیں ہیں۔ ایک مروت کے ساتھ بہت سے نقصان اُٹھانے پڑتے ہیں۔

ہزار بار۔ ف۔ صفت:۔ اکثر۔ بارہا۔ ہزار دفعہ۔ بے انتہا + ہ

نمودِ عالمِ کون و فساد ہے برباد ۔ خراب دیکھے ہوئے ہیں ہزار بار کے پھول (زکی)
دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں ۔ روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں (غالب)

ہزار پا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ کنکھجورا۔ کنگوجر + کنسلائی۔ کنکھائی +

ہزار جان سے یا ہزار ہزار جان سے۔ ا۔ تابع فعل:۔ نہایت طیبِ خاطر اور کمال ہی شوق سے۔ ہزار جانوں سے۔ ہزار جانیں لیکر۔ جیسے "ہزار جان سے قربان ہونا"۔ "جب طوطا پڑھ نکلتا ہے پیاری پیاری بولیاں بولتا ہے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے کیسا جی خوش ہوتا ہے ہزار ہزار جان سے ہر ایک اُسکا خواہاں ہوتا ہے" (گلدستۂ سہیل)

ہزار جان سے قربان۔ نثار یا صدقے ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کا نہایت ہی عاشق و فریفتہ اور دلدادہ ہونا۔ کسی کا ازحد شیفتہ اور والہ ہونا +

ہزار جوتیاں ماروں اور ایک نہ گنوں۔ ا۔ محاورہ:۔ نہایت بیزاری اور خفگی کے موقع پر بولتے ہیں یعنی اس قدر غصہ ہے کہ ہزار جوتیاں اگر بھی یہی جی چاہتا ہے کہ ان کو بھلا کر پھر نئے سرے سے لگاؤں اور یہی سلسلہ بند جاری رہے جتنا ماروں اُتنا ہی تھوڑا ہے +

ہزار چشم۔ ف۔ اسم مذکر:۔ کرک۔ کینکڑا۔ سرطان۔ خرچنگ +

ہزار چشمہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ سرطانی دنبل یا پھوڑا۔ اُدیت پھوڑا۔ پیٹھ کا مہلک پھوڑا۔ خورچنگ +

ہزار حیف۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ ہزار افسوس۔ نہایت افسوس۔ حیف صد حیف +

ہزار حیف کہ جیتے تھے جن کو دیکھ کے ہم ۔ زکی وہ لوگ اب اِس کہنہ خاک داں میں نہیں (زکی)

ہزار دل سے۔ ا۔ تابع فعل:۔ دیکھو (ہزار جان سے) ازحد۔ نہایت ہی + ہ

بلبل کی طرح رہوں گا نالاں ۔ عاشق ہوں ترا ہزار دل سے + + (میر سوز)

ہزار داستاں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (شعرائے عجم نے ہزار دستاں باندھا ہے) (۱) ایک قسم کا ولایتی بلبل جو ہزاروں بولیاں بولتا اور نہایت خوش الحان ہوتا ہے۔ سولیت کا گلدم۔ عندلیب۔ فارسی میں ہزار آوا بھی آیا ہے۔ (۲۔ ا۔ صفت) خوش گفتار۔ خوش الحان + گویا۔ طلیق اللسان + طرح طرح کی گفتگو اور حکایات و لطائف سے خوش کرنے والا + خوش گپ۔ خوش بیان۔ وہ شخص جس کے مُنہ سے بات کرتے پھول جھڑیں۔

ہزار رنگ بدلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اپنے کو مختلف طور سے ظاہر کرنا۔ متلون ہونا ہزار رنگ برآمدن کا ترجمہ۔ مختلف صورتیں اختیار کرنا۔ کایا پر کایا پلٹنا + کسی بات پر قائم نہ رہنا۔ بہروپیا پن دکھانا +

ہزار ستون۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ محل جو سلطان ناصر الدین محمود نے رائے پتھورا کے قلعہ میں بنوانا شروع کیا تھا جسے غیاث الدین بلبن نے پورا کیا یہ سنگِ خارا کا تھا۔ (۲) وہ عمارت جو سلطان محمد بن تغلق نے جہان پناہ میں لکڑی کی بنوائی تھی چنانچہ ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفرنامہ میں اِس کے چوبی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ بدر الدین چاچی نے اپنے قصائد میں اِسی کی تعریف کی ہے +

نہ سقف بے ستوں کہ جنبش۔ وز شد تمام ۔ در گوشۂ ہزار ستون تو مضمر است +
اگر نہ خلد برین است این ہزار ستون ۔ چرا فضائے درش عرصہ گاہ روز جزاست
(بدر چاچی)

ہزار گائیدہ۔ ف۔ صفت:۔ نہایت فاحشہ۔ لشکر خاص۔ ہزاروں کی جھیل +

ہزار گلا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (لکھنؤ) گلِ صد برگ۔ گیندا +

ہزار لاٹھی ٹوٹے گی تو بھی گھر بار کے باسن توڑنے کو بہت ہے۔ ہ کہاوت۔ خاوند لاکھ دُبلا ہو مگر بیوی کے مارنے کو بہت ہے + ہتیلا ٹوٹا پھوٹا بھی کام کر ہی جاتا ہے +

ہزار مُنہ ہزار باتیں۔ ا۔ محاورہ:۔ جتنے مُنہ اُتنی ہی باتیں۔ ہر ایک شخص اپنی سمجھ اور اپنی لیاقت کے موافق کہتا ہے + ہ

مجال کسکی ہے اے ستمگر سنائے تجھکو جو بد باتیں ۔ بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار مُنہ میں ہزار باتیں (داغ)
غنچہ سے دہن کو کہیں لوگ تو کہیں ۔ آفاق میں ہزار ہیں باتیں ہزار مُنہ (اسیر)

ہزار نعمت اور ایک تندرستی۔ ا۔ کہاوت:۔ یعنی ایک تندرستی ہزار نعمت پر غالب ہے۔ تندرستی کے آگے نعمت کی کچھ حقیقت نہیں +

ہزار ہاتھ کا بنکر آئے۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی کیسا ہی اعلیٰ مرتبہ لیکر آئے کیسا ہی بھاری بھرکم ذی عزت بنے۔ اگر کیسا ہی علوئے جاہ پر ہو کر آئے تو بھی محروم ہی رہے +

آوے ہزار ہاتھ کا بن کر اگر کوئی ۔ بحکمِ شرع رکھ نہ سکے زینہار پا + + (امیر حسن)

ہزار ہاتھ ہیں۔ ا۔ محاورہ:۔ بہتیرے ہاتھ ہیں۔ ستر ہاتھ ہیں۔ سہنسر ہاتھ ہیں۔

یعنی خدا تعالیٰ دینے پر آئے تو بہتیرے رستے ہیں + ؎

ہو تو فقط ایک ہاتھ پہ اُس کا نہیں کرم دینے پہ آئے وہ تو ظفر ہیں ہزار ہاتھ (ظفر)

ہزار ہاتھی لُٹے گا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ ۱۔ کہاوت:۔ جس طرح ہاتھی کیسا ہی دُبلا ہو جائے پھر بھی زیادہ ہی کو بِکے اسی طرح امیر کیسا ہی مُفلس ہو جائے پھر بھی اُس کے پاس کچھ نہ کچھ کُھرچن رہ ہی جاتی ہے +

ہزارا یا ہزارہ۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا گیندا اور نیز ایک قسم کا لالہ جس کا پھول بہت بڑا ہوتا ہے + گُلِ صد برگ + ؎

داغ کھا کھا کر ہزاروں لیکھ سینے جان کا گل گل میری تربت پہ ہزارا ہو گیا (اسیر)

(۲) ایک قسم کا فوّارہ یا پچکاری جس میں بہت سے چھید ہونے کے سبب سیکڑوں پتلی پتلی دھاریں نکلتی ہیں ؎

خون مژگاں سے نکلتا ہے ہزارے کی طرح چھوٹتا ہے جو مرے سینہ میں فوّارۂ دل (داغ)

ہے تصوّر نوکِ مژگاں کا جو ہر دم سامنے دیدۂ گریاں ہمارا اب ہزارا ہو گیا (ناسخ)

گرمیاں ہیں تو مرا دیدۂ تر حاضر ہے چُھوٹے مژگاں کا ہزارہ ترے نہانے پر (قدر)

ہزاروں۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ ہزار کی جمع جو حروف نسبتی کے آجانے سے ون کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ اُلُوف +

ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔ ۱۔ محاورہ:۔ نہایت شرمندگی اور خجالت حاصل ہوئی۔ شرم کے مارے پسینوں میں نہا گئے۔ شرم سے پسینے پسینے ہو گئے۔ جیسے جس وقت اُس نے مجھے جھٹلایا ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے +

ہزاروں باتیں سُنانا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ (۱) بہت کچھ بُرا بھلا کہنا۔ سیکڑوں بھوگ سُنانا۔ (۲) بکثرت طعنے دینا۔ طعنے مہنے دینا۔ چھیڑنا۔ آوازے کسنا + ؎

گل کو وہ چھیڑتے ہیں باغ میں آتے جاتے باتیں بلبل کو ہزاروں ہیں سناتے جاتے (صبا)

ہزاروں میں۔ ۱۔ تابع فعل:۔ (۱) سیکڑوں میں۔ صدہا آدمیوں میں۔ لاکھوں آدمیوں کے رُوبرُو۔ جیسے وہ ہزاروں میں بھی نہیں شرماتے۔ (۲) لاکھوں میں۔ ضرور۔ بالضرور۔ شرطیہ۔ بلا مبالغہ جیسے وہ ہزاروں میں جیت کر رہے گا +

ہزارہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (منسوب بہ ہزار) ۱۔ دیکھو (ہزارا) ۲۔ ایک سرحدی پہاڑی قوم کا نام جو ہندوستان کے شمال میں آباد اور مذہباً شیعہ و بہادر ہے + ایک پہاڑی کا نام جو مُلکِ پنجاب کے سرحدی ملک میں واقع ہے +

ہزارہا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ہزار کی جمع۔ ہزاروں۔ اُلُوف +

ہزاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہزار سے نسبت رکھنے والا۔ منسوب بہ ہزار۔ (۲۔ اسم مذکر) ہزار آدمیوں کا افسر۔ مِن باشی۔ مِن باشی گری کا عہدہ + وہ شاہی عہدہ جس میں ہزار آدمیوں پر اختیار ہو۔ (۳) ہزار آدمیوں کی پلٹن +

ہزاری بزاری۔ ۱۔ صفت:۔ (عو) ۱۔ لغوی معنی ہزاروں قسم کے آدمیوں

سے ملنے اور بازار میں بیٹھنے والا یعنی ادنیٰ و اعلیٰ سے ملنے والا شریف و وضیع سے ربط رکھنے والا امیر و غریب سے اتحاد رکھنے والا۔ (۲) سفلہ و کمینہ + لُچّہ و شُہدہ + غیر مُعتبر + عوام کالانعام۔ جیسے ہزاری بزاری کی بات کا کیا اعتبار (اس معنی میں لفظ ہزاری تابع مہمل بھی ہو سکتا ہے)

ہزاری روزہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ جو نفلی ہے مگر ہزار روزوں کی برابر اُس کا ثواب ہوتا ہے اِس روزے کو عورتیں کثرت سے اور مرد بہت کم رکھتے ہیں + ؎

ہیں ترے صدقے نہ رکھ تو مری پیاری روزہ بندی رکھ لے گی ترے بدلے ہزاری روزہ (دانشا)

دیکھ پنسُورے میں تاریخ بتا دے مجھکو اب کے آتوجی رکھونگی میں ہزاری روزہ (رنگین)

بھاری گرمی کا نہ رکھ تو مری پیاری روزہ ہلکا رکھ لیجیو جاڑے میں ہزاری روزہ (بیگم)

ہزاری عمر ہو۔ ۱۔ کلمۂ دعا:۔ (عو) یہ وہ کلمۂ دعائیہ ہے جو تسلیم یا بندگی یا آداب کے جواب میں بڑی بُوڑھیاں بطور دعا زبان پر لاتی ہیں یعنی ہزار سالہ عمر ہو۔ ہزاروں برس جیئو۔ جیسے دادی اماں آداب! بیٹی ہزاری عمر +

ہزآنر۔ انگلش (HIS—HONOR) اسم مذکر:۔ حضورِ اعلیٰ۔ حضورِ اقدس + خود بدولت۔ آپ رُوپ +

ہزایکسلنسی۔ انگلش (His Excellency) اسم مذکر:۔ عمدۃ الملک حضورِ اقدس۔ حضورِ اعلیٰ۔ مہاراج۔ جنابِ مُستطاب۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا اسی مرتبہ کے اعلیٰ حاکم خواہ رئیس یا افسر کے واسطے یہ لفظ آتا ہے +

ہِزَبر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ شیر درندہ۔ پھاڑ ڈالنے والا شیر۔ شیر ببر۔ کیہری۔ سنگھ +

ہَزل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بیہودہ باتیں۔ مسخرہ پن۔ مسخرگی + فحش باتیں۔ دِہلگی۔ مذاق۔ ٹھٹھا۔ ٹھٹھولی۔ مزاح۔ تمسخر + گالی گلوچ +

ہزہائینس۔ انگلش (His Highness) اسم مذکر:۔ سری مہاراج۔ حضور پُرنور۔ تقدّس مآب۔ حضور والا۔ خداوند نعمت۔ جنابِ اقدس + (یہ لفظ گورنر جنرل یا اسی مرتبہ اور عہدے کے رئیس و نواب کے واسطے مخصوص ہے)

ہزیمت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ شکست + بھاگڑ۔ گریز۔ شکستگیٔ لشکر۔ لشکر کا ٹوٹ جانا +

ہزیمت اُٹھانا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا +

ہزیمت کھانا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا +

ہَژدہ یا ہَژدَہ۔ ف۔ صفت:۔ اٹھارہ۔ ہیژدہ۔ دس اور آٹھ۔ دو کم بیس +

ہژدہ ہزار عالم۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ اٹھارہ ہزار مخلوقِ خدا۔ اٹھارہ ہزار طرح کی مخلوق۔ صاحبِ بصائر نے لکھا ہے کہ دنیا کے چاروں حصوں میں جو بسہ

شمال، مشرق اور مغرب میں ساڑھے چار چار ہزار مخلوق ہے جس کا مجموعہ اٹھارہ ہزار ہوتا ہے۔ سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ تین سو ساٹھ ہزار مخلوق ہے مگر بعض نے ستر ہزار بھی لکھا ہے بعض لوگ صرف ہژدہ عالم ہی لکھتے ہیں چنانچہ اُنکے نزدیک **عقلیہ نُوریہ رُوحیہ نفسیہ تبعیہ جسمیہ عنصریہ مثالیہ خیالیہ برزخیہ حشریہ جنانیہ جہنمیہ عراقیہ رویتیہ صُوریہ جمالیہ کمالیہ** یہ تمام عالم دو عالم ظاہر و باطن یعنی غیب و شہادت میں مندرج ہیں۔ بعض نے فرمایا ہے کہ عالم عقول و عالم ارواح اور عالم افلاک جو نو ہیں اور عالم عناصر جو چار ہیں نیز عالم موالید جو تین ہیں سب ملاکر اٹھارہ ہوجاتے ہیں +

ہَسْت۔ س (हस्त) اسم مذکر۔ (۱) ہاتھ۔ دست۔ ید۔ کر۔ (۲) ہاتھی کی سونڈ خرطوم۔ (۳) کہنی سے لیکر بیچ کی اُنگلی تک کی لمبائی یا ناپ۔ (۴) تیرھواں ستارہ۔ تیرھواں نچھتر۔ (۵) ہاتھی۔ سونڈ والا۔ فیل + (دست و ہست قریب قریب ہیں چنانچہ دست سے ہست ہست سے است ہوا اندا اسٹین میں جو است ہے وہ اسی سے ہے اول استی پھر استی بعد ازاں آستین ہوگیا +

ہست پال۔ س۔ اسم مذکر۔ فیلبان۔ مہاوت + ہاتھی وان + فوجدار +

ہست دنت۔ س۔ اسم مذکر۔ ہاتھی دانت۔ عاج +

ہست۔ ف۔ سنسکرت است (अस्ति) اسم مؤنث :۔ (۱) ہستی۔ بُود۔ قیام۔ برقراری۔ وجود۔ ہونا۔ کائنات (۲) زندگی۔ حیات۔ زیست۔ جان +

ہست کرنا۔ افعل متعدی: موجود کرنا۔ پیدا کرنا۔ جیسے نیست سے ہست کرنا +

ہست و بُود۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (ہر دو مترادف) قیام و وجود۔ حیات و زندگی +

ہست و بُود کرنا۔ افعل متعدی: زندگی بسر کرنا۔ جینا۔ عمر کاٹنا۔ عمر کے دن پورے کرنا +

دیکھی نہ سیر آکے عدم سے وجود کی دن موت کے پھر آگئے یوں ہست و بود کی (رند)

ہست و ممات۔ ف+ع۔ اسم مؤنث :۔ جینا مرنا۔ موت زندگی۔ موت زیست +

ہست ہونا۔ افعل لازم:۔ موجود ہونا۔ پیدا ہونا۔ صورت پکڑنا +

ہستناپور۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دہلی کا قدیم نام جس کے تاریخی واقعات مشہور ہیں + اندرپرست بھی اسی کو کہتے ہیں کسی زمانہ میں یہ شہر ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا جس کی بابت کوروں اور پانڈوں میں بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی +

ہستنی۔ س۔ اسم مؤنث :۔ ہتنی۔ مادۂ فیل + ذکوک شاستر کے موافق عورتوں کی چار قسموں یعنی **پدمنی چترنی سنکھنی ہستنی** میں سے اخیر قسم جس کی تعریف یہ ہے کہ نشہ حسن و جوشِ شہوت میں ہتنی کی طرح جھوم جھوم کر مستانہ چال چلتی اور فربہ اندام و پُر شہوت ہوتی ہے اسکی

پنڈلیاں بھری بھری رانیں پُر گوشت انگلیاں موٹی گردن پتلی اور سر کے بال سُرخ ہوتے ہیں ہستنی عورت کے اندام سے بوئے شہوت آتی رہتی اور اُس میں نہایت بے شرمی بلکہ کھلنے کی سی خاصیت پائی جاتی ہے یہ اپنے حسن کے غرور اور بدمعی کے سبب کسی کو خاطر میں نہیں لاتی)

ہستی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ہست۔ بود۔ زیست۔ وجود۔ ہونا۔ ہوت۔ قیام۔ موجودگی + نیستی کا نقیض + کائنات +

مثلِ فوارہ کیا تو اُچھلتا ہے ظلم کیش ظالم ہے زندگی تری ہستی حباب کی + (مغفور)

بُرے کیا ہیں فصلِ گل میں ستم و جفائے صیاد کہ بہر دام ہستی نہ رہیں گے ہم خزاں تک (نسلی)

(۲) موجودات۔ مخلوقات۔ صوفیہ کی اصطلاح میں موجود یعنی صاحب وجود۔

(۳) زیست۔ حیات۔ زندگی +

خاک میں وہ مری ہستی کو ملادیتے ہیں جیتے جی دل کی کدورت میں دبادیتے ہیں (ظہیر)

(۴۔ ا) اصل۔ حقیقت۔ حیثیت۔ بساط۔ کائنات +

کیا بتاؤں کہ جزو کل میں تماشا کیا ہے قطرہ کیا چیز ہے اور ہستئ دریا کیا ہے (ظہیر)

(۵۔ ا) بوتی۔ مجال۔ تاب و طاقت۔ جیسے اُس کے آگے تمہاری کیا ہستی ہے کہ بات بھی کرسکو +

ہو ہمیشہ رنج رنگیں کی بہار اے گلِ تر زود تنی اُس سے کرے تو تری کیا ہستی ہے (داغ)

(۶۔ ف) دولت۔ ثروت۔ چنانچہ نیستی بمعنی فقر اسی سبب سے آیا ہے۔ (۷) ذات۔

ہست از فیض رخ جاناں نمودِ ہستی ام عکس آئینہ است پنداری وجودِ ہستی ام (وحید)

ہستی جاوداں۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ حیاتِ جاوداں۔ عمرِ جاوداں۔ ہمیشگی زندگی۔ حیاتِ ابدی +

ہستی دو روزہ یا موہوم۔ ف+ع۔ اسم مؤنث :۔ چند روزہ زندگی۔ حیاتِ چند روزہ۔ حیاتِ فانی۔ دو دن کی زندگی۔ وہمی حیات۔ خیالی زندگی۔ ناپائیدار و بے اعتبار و بے ثبات زندگی +

ہوگئی ہستی موہوم فراموش مجھے آنکھ سے جسکو نہ دیکھا ہو وہ کیا یاد رہے (نسلی)

ہستی۔ س۔ اسم مذکر: ہاتھی۔ فیل +

ہسیا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ درانتی۔ نباتات کاٹنے یا ترکاری بنانے کا اوزار جو اکثر گنواروں کے پاس ہوتا ہے۔ ہنسوا۔ واسا۔ ہریا +

ہُش۔ ا۔ ندا :۔ (۱) چڑیوں یا پرندوں کے اُڑانے یعنی ہنکانے کی آواز۔ (۲) اُونٹ کے بٹھانے کی آواز جسے جُش جُش بھی کہتے ہیں۔ (۳) کتے کو اشکارنے کی آواز +

ہُش ہُش۔ ا۔ ندا :۔ اُونٹ کے بٹھانے کی آواز۔ جسے عربی میں اَخ اَخ کہتے ہیں۔ (۲) بلانے کی آواز۔ آ آ۔ جیسے پودنے کی کہانی میں کہتے ہیں ہُش ہُش ہستی کلن میں

ہشتا

یہ کہانی مشہور ہے کہ ایک دن راجہ نے پودنی کو پکڑ لیا۔ پودنے کو جو خبر پہنچی تو اُس نے دو سرکنڈوں کی گاڑی بنائی دو مینڈک جوتے اور بیٹھ کے چلے تو آگے بلی خالہ ملی کہا میاں پودنے کہاں جاتے ہو اُنہنے جواب دیا کہ دو سرکنڈوں کی گاڑی بنائی اُس میں دو مینڈک جوتے جائیں راجہ اسی پودنی کو بیاہ لائیں جائیں اُس نے کہا ہم بھی چلیں پودنے نے کہا ہُش ہُش میرے کان میں گھس" یعنی آ آ میرے کان میں بیٹھ جا +

ہَشّاش ۔ع۔ صفت :۔ نہایت خنداں۔ خنداں رُو۔ نہایت خُوش۔ شادماں۔ بشّاش +

ہَشّاش بَشّاش ۔ع۔ صفت :۔ نہایت خوش و خرم۔ باغ باغ۔ ہنستا اور خوش ہوتا ہوا +

ہُشت ۔ا۔ بالفتح۔ ندا :۔ کُتے بلی کے ہنکانے اور کمینہ سفلہ آدمی کے دھتکارنے یا جھڑکنے کی آواز +۔ دُوت۔ دبک۔ پرے ہٹ۔ چل پیچھے۔ دُور ہو۔ دفع ہو + کسی بُری بات پر نفرت ظاہر کرنے کی آواز +

کیفی ایسا ہے کہ انداز سخن میں جس کے ۔۔۔ کسی کو ہُشت کہہ اُٹھا کسی کو دُوت دبک (سودا)

بات نکرسا قیا ہم سے تو چل ہُشت گول ۔۔۔ ہو دیگا ساغر سے کیا ہول لے یکشت گول (ظفر)

جب کہتا ہوں کچھ تم سے تو کہتے ہو کہ چل ہُشت ۔۔۔ ہر بات پہ کون آپکی چل ہُشت اُٹھائے (〃)

اے دل تیری بس دیکھی رفاقت کہ ابھی سے ۔۔۔ تُونے تو قدم اتنے میں چل ہُشت اُٹھائے (〃)

ہُشت ہُڈّو یا ہُشت گُڈّو کرتا پھرنا ۔ا۔ فعل لازم :۔ (بیگمات) ڈنگا کرتا پھرنا۔ واہی تباہی کبڈی کھیلتے پھرنا۔ خاک اُڑاتے پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ جیسے بچّہ ہے کہ خاک اُڑاتا سارا دن ہشت ہُڈّو کرتا پھرتا ہے۔ (سُگھڑ سہیلی)

ہِشْت ۔ا۔ کلمۂ تحقیر :۔ یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے اور نیز امتناع امر مکرُوہ کیلئے جیسے ہشت کیا بکتا ہے یعنی ہرزہ گوئی نکر۔ فحش کلام زبان پر مت لا +

ہَشْت ۔ف۔ صفت :۔ آٹھ۔ ۸۔ اشٹ۔ ثمن (سنسکرت اشٹن अष्टन् یا अष्ट اشٹ)

ہشت بہشت ۔ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) آٹھوں بہشت۔ جیسے خُلد۔ دارالسلام۔ دارالقرار۔ جنّتِ عدن۔ جنّت الماوٰے۔ جنّت النعیم۔ علّیین۔ فردوس۔ (۲) حضرت امیر خسرو دہلوی کی ایک مشہور کتاب جو اُن کے خمسہ میں موجود ہے یہ وہی خمسہ ہے جو خمسۂ نظامی کے جواب میں لکھا گیا ہے +

ہشت پہلو ۔ف۔ صفت :۔ مُثمّن۔ آٹھ پہلو کا۔ اٹھ پہلو۔ اٹھوانسی۔ آٹھ کون۔ آٹھ کونیا +

ہشت صفات ۔ف+ع۔ اسم مؤنث :۔ علم۔ معرفت۔ ہر حال میں شکر۔ رضا بقضا۔ صبر در حالتِ بلا و کمیٔ رزق۔ تعظیمِ حکمِ خدا۔ محبّت و شفقت با خلقِ خدا۔ عفت و عصمت +

ہَشْتاد ۔ف۔ صفت :۔ سنسکرت اشیتی अशीति اسّی۔ ثمانین +

ہَشْتُم ۔ف۔ صفت :۔ سنسکرت (اشٹم۔ अष्टम) آٹھواں + آٹھویں +

ہُشْت مُشْت ۔ف۔ اسم مؤنث :۔ کلمۂ ہُشت کہنا اور مُکّا مارنا۔ جنگ مُشت

ہفت

ولگد۔ لات گھونسا۔ بتا ڈُکّی۔ جوتی پیزار۔ مار کٹائی۔ گھونسم گھاسا +

ہُشت مُشت ہونا ۔ا۔ فعل لازم :۔ بتا ڈُکّی ہونا۔ جوتی پیزار ہونا۔ مار کٹائی ہونا +

ہُشکارنا ۔ا۔ فعل لازم :۔ (پُورب) کُتے کو کسی کی طرف لُلکارنا۔ کُتے کو لہکانے کی آواز۔ کُتے کو ترغیب دینا +

ہُشیار ۔ف۔ صفت :۔ ہوشیار کا مخفف۔ صاحب ہوش۔ باہوش۔ (۱) سیانا۔ چُتر۔ چترا۔

عسکری نے لی بتوں میں خانۂ دلبر کی راہ ۔۔۔ ایسی مطلب کی سُوجھے گی کسی ہُشیار کو عسکری

ادھر رندوں پہ جو میں ہیں اُدھر شیخ و برہمن پر ۔۔۔ نگاہِ مست لڑتے وقت کیا ہُشیار بنتی ہے (ظہیر)

(۲) گیانی۔ بُدھوان۔ عقلمند۔ دانشمند۔ خردمند۔ سُجان۔ زیرک۔ ذی ہوش۔ (۳) خبردار۔ باخبر۔ مُتنبّہ۔ آگاہ۔ چوکس۔ چوکنا +

آہ لب پر مرے آئی تو قیامت آئی ۔۔۔ وہ بھی ہُشیار خبردار ہُوئے ہیں کہ نہیں (داغ)

(۴) لائق۔ قابل۔ مُستعد۔ لئیق۔ صاحبِ استعداد۔ (۵) بیدار۔ جاگتا ہوا +

ہُشیار کرنا ۔ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) جتانا۔ آگاہ کرنا۔ مُتنبّہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ (۲) جگانا۔ بیدار کرنا۔ (۳) لائق بنانا۔ (۴) پال پوس کر جوان کرنا۔ بڑا کرنا +

ہُشیار ہونا ۔ا۔ فعل لازم :۔ (۱) چیتنا۔ خبردار ہونا۔ مُتنبّہ ہونا۔ (۲) جاگنا۔ بیدار ہونا۔ (۳) سیانا ہونا۔ ہوش سنبھالنا۔ بڑا ہونا (۴) لائق ہونا۔ مستعد بننا۔ قابل ہونا +

ہُشیاری ۔ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) چترائی۔ سیان پت + سُرت۔ ہوش۔ (۲) عقلمندی۔ دانائی۔ عاقبت اندیشی۔ پیش بینی۔ احتیاط۔ (۳) چوکسی۔ خبرداری۔ (۴) آمادگی۔ مستعدی۔ (۵) قابلیت۔ استعداد۔ لیاقت۔ (۶) بیداری +

ہَضْم ۔ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) شکستگی + شکستگیٔ طعام در معدہ۔ (۲) پچاؤ۔ نضج۔ تحلیل۔ گوارا۔ معدے میں کھانا گلنا۔ (۳) غبن۔ چوری۔ دست بُرد۔ تصرّفِ بیجا۔ تغلّب۔ خیانت۔ جیسے فلاں کا مال ہضم کر لیا +

ہَضْمِ صحیح ۔ع۔ اسم مذکر :۔ عمدہ پچاؤ۔ کھانے کا اچھی طرح سے درجہ بدرجہ ہضم ہونا +

ہَضْم کرنا ۔ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) پچانا۔ تحلیل کرنا۔ معدے میں پچانا۔ بھسم کرنا (۲) مال اُڑانا۔ تغلّب کرنا۔ داب بیٹھنا۔ پچا جانا۔ ڈکار جانا +

ہَضْم ہونا ۔ا۔ فعل لازم :۔ (۱) گوارا ہونا۔ پچنا۔ تحلیل ہونا۔ گلنا۔ بھسم ہونا۔ (۲) قبضہ میں آجانا۔ تصرّف میں آجانا +

ہَفْت ۔ف۔ سنسکرت سپت सप्त صفت :۔ سات۔ سبع۔ ۷۔ سپن +

ہفت اقلیم ۔ف+ع۔ اسم مؤنث :۔ سات ولایت + کُل دُنیا + دُنیا کی وہ تقسیم جو حکمائے سابق نے سات مشہور سیاروں یا اُن خطوط سے کی ہے جن سے رُبعِ مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے کیونکہ اُنہوں نے ربع مسکون کے عرض کو خط استوا سے نوّے درجہ

کیا ہے اور اِس میں سے تین درجے قطبِ شمالی کی سمت سے خارج کرکے اقالیم جسکا ساٹھ درجے عرض لگا ہے اور اسی کے موافق زمین کے سات حصے کردئے ہیں مگر یہ زمین کا پانچ ترابع حصوں پر تقسیم کی گئی ہے)

ہفت امام۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ مفصلۂ ذیل سات ائمۂ فقہ۔ امامِ اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد ابن حنبل امام ابو یوسف امام محمد امام زفر +

ہفت اندام۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ساتوں جسم یعنی بحسبِ ظاہر سر سینہ پُشت دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور بحسبِ باطن۔ دماغ دل جگر طحال پھیپڑا ِیا معدہ بعض نے بجائے معدہ گُردہ لکھا ہے تفسیرِ حسینی کے موافق چشم و گوش زبان دلطن۔ فرج و دست و پا (۲) ایک رگ کا نام جسکی فصد سے سر سینہ پُشت دست و پا کا خون نکلتا ہے +

ہفت پُشت۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سات پیڑھی۔ سات پُیاو جیسے اُسکی ہفت پُشت پہ لعنت ہے جو ہمارے بغیر رہے +

ہفت خوانِ رستم۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (ملکِ ایران و توران کی درمیانی نہایت سخت کٹھن جانستاں اور خطرناک سات منزلوں کا نام جنہیں رستم دستاں طے کرکے کیکاؤس بادشاہِ ایران کو قیدِ ماژندران سے چھڑا کر لایا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ ان منزلوں میں کوئی منزلِ جادو سے۔ کوئی شیروں سے کوئی اژدہاؤں سے۔ کوئی دیو زادوں سے۔ کوئی مختلف آفات و بلیات سے بھری ہوئی تھی ~

کن مُشکلوں سے ٹوٹے ساتوں جو آسماں تھے ؎ اے تیر آہ یہ بھی رستم کے ہفت خواں تھے (قدر)

ہفت دوزخ۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ ساتوں دوزخ (کہتے ہیں دوزخ تو ایک ہی ہے مگر اُسکے طبقات ہیں جنیں سے کیسا نام سقر کسیکا سعیر کسیکا لظی حطمہ جحیم جہنم ہاویہ رکھا گیا ہے مگر اوپر سے نیچے کے طبقہ کا نام ہے)

ہفت زبان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے سات زبانوں پر عبور ہو۔ بہت سی زبانوں سے واقف۔ سات زبانیں جاننے والا +

ہفت قلم۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) سات مشہور خط جیسے خطِ ثلث محقق توقیع ریحان رقاع نسخ تعلیق (۲) وہ شخص جو سات طرح کے خط جانتا ہو +

ہفت کشور۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ہفت اقلیم۔ ہفت ولایت۔ دُنیا کی سات بڑی سلطنتوں کا نام جیسے چین ترکستان ہند ایران توران روم شام (بعض نے ترکستان کی بجائے فرنگ لکھا ہے)

ہفت ہزاری۔ ف۔ اسم مذکر:۔ سلاطینِ ماضیہ کی طرف سے چہار صدی ذات پانصدی ذات ہزاری ذات پنجہزاری ذات ہفت ہزاری ذات منصب مقرر تھے ہفت ہزاری سے یہ مراد نہیں کہ سات ہزار اُسکی تنخواہ ہو یہ سب سے بڑا منصب تھا اور اِس سے امیر کبیر مراد لی جاتی تھی صاحبِ غیاث نے پنجہزاری ذات کی تنخواہ ڈھائی لاکھ روپے لکھی ہے تو اِس حساب سے ساڑھے تین لاکھ روپے ماہوار کا تنخواہ دار ہوا جیسے گورنر جنرل کی۔ بارہ صدی سے دریا نائب السلطنت سمجھنا چاہئے جیسے باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی فاقوں کی ماری[۱] ؎ جسے خوبوں کے گھر آکر کیا کب دولتِ وصل حاصل ساتوں فلک کے تارے پاکر بنگی ہفت ہزاری بات (قدر)

بالفرض اگر آپ ہوئے ہفت ہزاری ؎ یہ شکل بھی مت سمجھو کہ راحت جاں ہے (سودا)

ہفتاد۔ ف۔ سنسکرت (سَپْتَتی सप्तति) صفت:۔ سات دہائے۔ سبعین ستر +

ہفتاد پُشت۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ستر پیڑھی۔ ستر نسل ستر بنیاد جیسے ایسے آدمی کی ہفتاد پُشت پر لعنت بھیجتا ہوں +

ہفتاد و دو۔ ف۔ صفت:۔ بہتر۔ دو اُوپر ستر + ~

ہفتاد و دو فریق حسد کے مدد سے ہیں ؎ اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (ذوق)

ہفتاد و دو ملت۔ ف+ع۔ اسم مؤنث:۔ اس کے معنی بہتر مذہب ہیں چونکہ اہلِ اسلام میں اسلامی مذہب کے تہتر فرقے مانے گئے ہیں جن میں سے ایک جسے سنت و جماعت کہتے ہیں ناجی اور باقی بہتر ناری خیال کئے گئے ہیں اس وجہ سے ہفتاد و دو ملت اُنہیں لوگوں سے مراد ہوتی ہے جو ۷۲ فرقوں میں شامل ہیں اصل میں چھے فرقے ہیں یعنی رافضیہ خارجیہ جبریہ قدریہ جہمیہ مرجیہ اور اِن چھے فرقوں میں سے ہرایک کے بارہ بارہ فرقے ہیں جن کی مفصل کیفیت غیاث اللغات میں لکھی ہے بباعثِ طوالت یہاں فروگزاشت کیجاتی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ کل ۷۳ فرقے ہیں انہیں میں سے ایک ناجی اور باقی ناری خیال کرنے چاہئیں کوئی فرقہ مخصوص نہیں ہے کہ وہ ناجی اور باقی ناری ہیں خدا جانے اُس کے نزدیک کون مقبول اور کون مردود ہے گو لوگ اِن میں سے اہلِ سُنت و جماعت کو ناجی فرقہ خیال کرتے ہیں لیکن اِس کا کوئی ثبوت نہیں ہے جو اُس کے نزدیک ناجی ہوگا وُہی ناجی ہے اور جو اُسکے نزدیک ناری ہوگا وُہی ناری ہے ہمارے نزدیک تو سب اُسی کے بندے اور سب اُس کی مغفرت کے امیدوار ہیں +

ہفتم۔ ف۔ سنسکرت (سَپْتَم सप्तम) صفت:۔ ساتواں۔ سات سے نسبت رکھنیوالا +

ہفتہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) منسوب بہ ہفت +۔ ہفت یعنی سات سے نسبت رکھنیوالا۔ (۲) اٹھوارا۔ سات دن کا زمانہ۔ سات دن۔ (۳) سینچر۔ یوم السبت۔ شنبہ۔ جمعہ کے بعد کا اور اتوار کے پہلے کا دن جو زحل ستارے سے متعلق ہے + ~

طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہم سے ؎ چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے (آتش)

(۴) ساتواں دن۔ (۵) پہلوانوں کی ایک گرفت جس میں حریف کی بغل سے دونوں ہاتھ نکالکر گردن جکڑ لیتے اور پھر اُسے چت کر سکتے ہیں۔ یہ لفظ اصل میں ہتّہ ہے کیونکہ اِس میں دونوں ہاتھوں سے دوسرے کے ہاتھ جکڑے جاتے ہیں +

ہفتہ دوست۔ ف۔ صفت:۔ چند روزہ دوست۔ تھوڑے دنوں کا یار۔ وہ شخص جو ہر دم دوستی اختیار کرے اور درحقیقت کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ ہرجائی + ~

[۱] باپ ہفت ہزاری کچھ نہیں ماں پنسہاری بھلی +

ہفت

میسے ہفت دوست کی خاطر پہٹ جاسے رقیب
چار دن کی بات ہے یاروں سے بھی یارا نہ تھا

ہفتے چڑھا جکڑنا یا گانٹھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ حریف کی دونوں بغلوں میں سے اپنے ہاتھ نکال کر اُس کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ لینا اِس سے حریف قابو میں بھی آجاتا ہے اور چت بھی جلد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ گرفت اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ ایک پہلوان دُوسرے پہلوان کو زمین پر دے مارتا اور اُسے چت کرنا چاہتا ہے لیکن چونکہ حریف زمین سے اپنے سینے کو ایسا محکم کر دیتا ہے کہ ایک دفعہ تو تمی بھی اُسے چت نہ کر سکے پس اُس وقت اِس سے بہتر کوئی ترکیب نہیں ہے کہ ہفتے جکڑ کے زمین سے جدا کرے + (اصل میں ہتّے کا ہفتے ہوگیا ہے لیکن یہ بدل غلط ہے کیونکہ ف۔ ت کا بدل کسی زبان میں نہیں پایا گیا مگر چونکہ دونوں حروف قریب المخرج ہیں اِس سبب سے عوام الناس نے باہم بدل لئے ہیں)

ہفت نظر۔ ا۔ ندا:۔ (ع) صحیح (حفِ نظر) چشم بد دُور۔ اِس کا استعمال اکثر خوبیوں کی جگہ کیا جاتا ہے مگر طنزاً برائیوں پر بھی کرتے ہیں چنانچہ حضرتِ حالی نے بھی لکھا ہے +

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر — عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلے میں برابر — ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہُوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
وہ ہے ہفت نظر علم انشا ہمارا
(حالی)

کلکتہ کا جو ذکر کیا تُو نے ہمنشیں — اک تیر میرے سینہ میں مارا کہ ہائے ہائے
وہ سبزہ زار ہائے مطرّہ کہ ہے غضب — وہ نازنیں بتانِ خود آرا کہ ہائے ہائے
صبر آزما وہ اُن کی نگاہیں کہ ہفت نظر — طاقت رُبا وہ اُن کا اشارا کہ ہائے ہائے
وہ میوہ ہائے تازۂ و شیریں کہ واہ واہ — وُہ بادہ ہائے ناب گوارا کہ ہائے ہائے

(دیکھئے اِس لفظ کی تحقیق حف نظر ہمائے حطّی میں لکھی ہے لیکن اِس جگہ ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت پڑی کہ دو چار مستند مصنّفوں نے اِسکا املا ہائے ہوّز سے استعمال کیا ہے جس کے سبب ہمکو بہت سی عربی فارسی کی لغات دیکھنے میں وقت صرف کرنا پڑا اور اخیر کو یہی ٹھیک معلوم ہوا کہ ہائے حطّی سے لکھنا چاہئے جن صاحبوں نے ہے ہائے ہوّز سے لکھا ہے اُنہوں نے شاید یہ خیال فرمایا ہو کہ یہ ہندی کا لفظ ہے یا کسی اور زبان سے بگڑ کر یہ صُورت ہوگئی ہے بس اسے ہائے ہوّز سے ہی لکھنا چاہئے لیکن میری رائے میں حائے حطّی سے لکھنا زیادہ مناسب ہے بلکہ آجکل اس کا املا بھی اسی طرح دیکھنے میں آتا ہے کیونکہ اگر لفظ ہف کو فارسی قرار دیں تو بلا ہے کی کرگہ کے معنی ہیں جو کسی طرح یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے اور جو عربی ہائے ہوّز قرار دیں تو صاحبِ منتخب اُس کے معنی نہ برسنے والا ابر یا کھیتی کا کٹنے کے وقت سے گزر جانا لکھتے ہیں اور جونسن جو ایک بڑا محقق ہے وہ

ہکل

اِس کے معنی رذیل یعنی پاجی کے لکھتا ہے بہرحال ہائے ہوّز سے کوئی صُورت قرار واقعی نہیں نکلتی اب حائے حطّی سے دیکھنا چاہئے اِس کے معنی جونسن وغیرہ میں کرتا تھ۔ اُلٹا پھیرنا لکھے ہیں یعنی بازگردانیدن چشم زخم گویا وہ لفظ جو چشم زخم سے محفوظ رہنے کے واسطے زبان پر لایا جاتا ہے منتہی الارب سے بھی حفوف بمعنی چشم زخم رسیدن کا پتا لگتا ہے ان وجوہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس کو حائے حطّی سے لکھنا چاہئے اِس کے علاوہ ایک اور دلیل سے بھی یہ لفظ ہندی نہیں ہو سکتا کیونکہ اوّل تو لفظاً نظر جو اِس کے ساتھ لکھا گیا ہے وہ خود دلالت کرتا ہے کہ یہ لفظ بھی ہندی کے سوائے دُوسرے خاص مسلمانوں کی اور وہ بھی اعلیٰ گھرانوں کی عورتیں اسے بولتی ہیں اگر ہندی ہوتا تو اور قومیں بھی بولتیں اور فے کی بجائے پھے یا پے کا استعمال ہوتا کیونکہ ف کا تلفظ ہندی میں نہیں ہے۔ آگے واللہ اعلم بالصواب)

ہفعی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ صحیح (افعی) ا۔ ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ جو چکّر بنا کر چلتا۔ اُچک کر کاٹتا اور اُس کا کاٹا بالکل نہیں بچتا ہے یہ سانپ قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اکثر اوقات چکّی کی سی آواز اِسمیں سے نکلتی ہے اپنا مُنہ ہر وقت پھیلائے رہتا ہے

اور اِس سیاہ زُلف پیچ کُھہ — بتلادے دل جہاں چھپا ہو
گنڈلی تلے دیکھیو نہ ہووے — کالا نہ ہفعی ترا بُرا ہو +

(۲۔ صفت) نہایت چالاک۔ ازحد پھرتیلا۔ چھرتی باز (۳۔ صفت۔ ع) بہت کھانے والا۔ بسیار خوار۔ پیٹو +

ہکّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی ضرب یا صدمہ جس سے حریف بہ غالب آجائیں +

ہکّا بکّا۔ ہ۔ صفت:۔ سراسیمہ۔ حیران و پریشان۔ متحیّر۔ حیرت زدہ۔ گھبرایا اور سٹ پٹایا ہُوا۔ سرگرداں۔ حواس باختہ۔ ہوش رفتہ۔ بدحواس + بُھچکا۔ بھونچکّا۔ بھچک۔ ہیبت زدہ + متعجب۔ جیسے "وہ جو ایکا ایکی ہڑبڑا کر آنکھیں سر اُٹھائیں تو تکیہ پر سے سر نہیں اُٹھتا پاؤں سرکائیں تو پاؤں نہیں سرکتے اِدھر اُدھر ہکّا بکّا دیکھتی ہیں اور جی میں کہتی ہیں کوئی آج یہ کیا بلا چمٹ گئی" (چنچل ہیلی)

ہکّا بکّا رہنا یا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھچک رہنا۔ بھچکّا ہونا۔ متعجب رہنا۔ متحیّر ہونا +

ہک دک۔ ہ۔ صفت:۔ متعجب + متحیّر۔ بھچک۔ حیران + سکتے کا عالم +

ہک دک رہجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھچک رہجانا۔ متحیّر رہجانا + متعجب ہوجانا + حیرت میں رہجانا۔ سکتے کے عالم میں ہوجانا +

ہک نہ دک۔ ا۔ تابع فعل:۔ بے سوچے سمجھے۔ گھبرا کر۔ متعجب ہو کر۔ دفعتہً +

سوز مرتا ہے تجھ پہ میں نے کہا — ہک نہ دک بول اُٹھا کہاں کا ہے + (میر سوز)

ہکلا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جو رک رک کر بات کرے۔ الکن۔ زبان گرفتہ۔ شکستہ زبان۔ لُکنت کرنے والا۔ (یہ لفظ فارسی میں ہالہ۔ ہاکرہ آیا ہے اُردو میں اُسی سے ہکلا ہوگیا)

ہکلاپن۔ ا۔ اسم مذکر:۔ لکنت۔ گرفتگیٔ زبان۔ تتلاہٹ +

ہکلا کر بات کرنا - و - فعل متعدی: - رُک رُک کر بولنا۔ لُکنت سے بات کرنا۔ اٹک اٹک کر بولنا + ؎

کبھی عمدًا جو ہکلا کر وہ مجھ سے بات کرتا ہے مزا دیتا ہے اُس کا ہر سخن قندِ مکرر کا (شہیدی)

ہکلانا - ا - فعل لازم - لُکنت کرنا۔ تتلانا۔ زبان کا لڑکھڑانا۔ زبان کا گرفتہ ہونا +

ہکلی - ا - اسم مؤنث: - ہکلا کی تانیث + الکنہ +

ہگاس - ہ - اسم مؤنث: - حاجتِ براز۔ پیخانہ کی حاجت۔ رفعِ ضرورت کی خواہش +

ہگاس لگنا - ہ - فعل لازم: - پیخانہ لگنا۔ پیخانہ کی ضرورت ہونا +

ہگاسی - ہ - صفت: - پیخانہ کا ضرورت مند۔ جیسے شکار کے وقت گیا ہگاسی +

ہگاسی بطخ - ا - صفت: - (بازاری) ڈرپوک۔ تھڑدلا + بےچین بیکل بے آرام مضطر +

ہگانا - ہ - فعل متعدی: - پیخانہ پھرانا۔ بچے کو گھٹنے پر بٹھانا +

ہگ بھرنا۔ ہگ مارنا۔ ہگ دینا - ہ - فعل لازم: - خوف کے مارے پیخانہ پھر دینا۔ خوف سے پیخانہ نکل جانا۔ نہایت خائف اور ہیبت زدہ ہو جانا۔ کسی کے ڈر سے بے حواس ہو جانا۔ خوف چھا جانا۔ رُعب طاری ہو جانا۔ دہشت بیٹھ جانا۔ نہایت ڈر جانا۔ یہ شلوار یا بر پائچہ ریدن کا ترجمہ + ؎

ہگ دیا ڈر کے سوچ کر انجام | زیرِ پا جب کوئی مزار آیا + + +
سُنے گر رستم دستاں تو گدرے ارے خطر کے | غرض اظہار کے قابل نہیں ہے سو نہال اپنا
شیخ نے خوف سے زمردی پہ ہگ ہگ مارا | جُبۂ آلودہ جدا ..... سے وشار جدا
ہگ مارا ہے بہچان کے مرقد کو ہماری | گزرا ہے جو اس سمت سے رہوار نہارا

ہگتا پادتا آنا - ہ - فعل لازم: - ڈرتا اور خوف کھاتا ہوا آنا۔ کان پکڑے ہوئے آنا۔ لرزاں و ترساں آنا + گرتے پڑتے آنا + بمشکل تمام آنا +

زور نا توانی ہے بسکہ ہجر کی شب میں ہگتی پادتی لب تک اپنی آہ آتی ہے (شیخ باقر علی)

مصرعہ ؎ خبر پھر دوڑا ہوا آتا ہے ہگتا پادتا +

ہگتے پادتے جانا - ہ - فعل لازم: - ڈر کے مارے بھاگے ہوئے اور بادل ناخواستہ جانا۔ مجبورًا خوشی خوشی جانا + ؎

طلبِ بہانے اُنکی کر دیا مجبور [illegible] جاتے ہیں ہگتے پادتے جب یاد کرتے ہیں

ہگنا - ہ - فعل لازم: - براز کرنا [illegible] ہیدن کا ترجمہ +

ہگن ہٹی - ہ - اسم مؤنث [illegible] کرنے کی نسبت بولتے ہیں + (یہ لفظ ہگن یعنی ہگنے کے مخفف اور ہٹ [illegible] مرکب ہے ہٹی میں ہائے نسبت ہے چونکہ دُکان میں اسباب کثرت سے ہو [illegible] میں بھی کثرت واقع ہوئی ہے گویا اس امر کی دُکان لگائی ہے۔ دوسر [illegible] ہگنے کی جگہ کے بھی ہو سکتے ہیں +

ہگوڑا - ہ - اسم مذکر: - بار بار ہگنے والا۔ بہت ہگنے والا۔ ہر وقت بات بات پر ہگ دینے والا + وہ بچہ جو رات کو سوتے میں ہگ دیتا ہے + ؎

ہگوڑا کونسا گزرا ادھر سے پٹا ہے ..... سے رستہ جو ہرکا (باقر علی)

ہگوڑی - ہ - اسم مؤنث: - ہگوڑا کی تانیث +

ہگے دینا یا ہگے مارنا - ہ - فعل لازم: - ڈر جانا۔ خوف کے مارے پیخانہ خطا ہو جانا۔ نہایت ڈرنا اور خائف ہونا +

ہل - ہ - اسم مذکر: - قُلبہ۔ زمین جوتنے کا آلہ۔ سرنا نگل۔ زمین کھودنے کا اوزار۔ فارسی آماج +

ہل جوتا - ہ - اسم مذکر: - قُلبہ ران۔ ہل باہا۔ ہل چلانے والا +

ہل جوتنا - ہ - فعل متعدی: - (۱) ہل چلانا۔ قُلبہ رانی کرنا۔ ہل باہنا (۲) بازاری گالی شیدن کا ترجمہ +

ہل چلنا - ہ - فعل لازم: - زمین کا جوتا جانا۔ قُلبہ رانی ہونا +

ہل دار - ا - اسم مذکر: - ہل کا مالک +

ہلّا یا ہلّہ - ہ - اسم مذکر: - (۱) حریف کی سپاہ کا حریف کی سپاہ پر حملہ۔ یورش۔ دھاوا۔ چڑھائی۔ تاخت۔ حریف پر ہجوم کر کے دفعتًہ جا پڑنا۔ (۲) گنوار) غل۔ شور۔ جیسے کیوں ہلّا مچایا۔ (۳۔ عوام) حیلہ کا بگڑا ہوا جیسے کوئی ہلّا کر وجو چار پیسے ہاتھ آئیں کرتا آ جو بھرتے پایا +

ہلّا کرنا - ہ - فعل متعدی: - (۱) حملہ کرنا۔ دھاوا کرنا۔ تاخت کرنا۔ چڑھائی کرنا۔ حملہ آور ہونا۔ یورش کرنا +

ہلا چلی - ہ - اسم مؤنث: - ہلچل۔ بھاگڑ +

ہلا دینا - ہ - فعل متعدی: - لرزاں کر دینا۔ متزلزل کر دینا۔ زلزلہ ڈال دینا۔ کنپا دینا + جھنجھوڑ دینا + میر مہدی حسین مجروح ؎

ہنسی ٹھٹا نہیں میرا تڑپنا ہلا دوں گا زمین و آسمان کو + (مجروح)

ہلاس - ہ - اسم مؤنث: - (۱) خوشی۔ شادی۔ شادمانی۔ آنند۔ ہرک۔ ہرسندتا (۲) ناس۔ نسوار۔ پسا ہوا سوکھا تمباکو جو ناک سے سونگھتے ہیں۔ سونگھنی۔ روشن دماغ +

ہلاس لینا - ہ - فعل متعدی: - ناس سونگھنا۔ نسوار سونگھنا (۲) بو لینا۔ جیسے اس اتنی سی چیز کی کیا ہلاس لو نگا +

ہلاس ہو جانا - ہ - فعل لازم: - جلد صرف میں آ جانا۔ ہلاس کی طرح چٹکی چٹکی ہو جانا۔ جلد خرچ میں آ جانا +

ہلاک - ع - اسم مؤنث: - (۱) تلف۔ ضایع + فنا۔ ہلاکت۔ مرگ۔ موت (۲) تباہی۔ بربادی۔ پائمالی۔ خرابی (۳۔ ۱) مضمحل۔ ماندہ +

ہلاک خور - ف - اسم مذکر: - مردار خوار۔ مہتر۔ چوہڑا۔ حلالخور۔ بھنگی۔

ہلا

(جلال الدین اکبر نے اسی لفظ کو ہیئتِ اصطلاحِ خاص میں بمعنیٔ حلال خور تجویز کیا)

ہلاک کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) مارنا + قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا (۳) تھکانا۔ مضمحل کرنا +

ستم ہے اُن کا تغافل نہ درد دلِ مضطر مجھے ہلاک نہ کر بیقرار تو ہو کر + (زکی)

ہلاک ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) مارا جانا۔ قتل ہونا۔ کشتہ ہونا۔ مقتول ہونا +

جو چشم سرمست تری ہو گیا ہلاک بجلی بھی اُس نے سے ستم ایجاد بہم نہ لی (تصویر)

(۲) برباد ہونا۔ تباہ ہونا (۳) تھکنا۔ مضمحل ہونا +

ہلاکت ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لغوی معنی تلف کرنا۔ موت۔ کال۔ اجل۔ قضا (۲) تباہی +

ہلاکت کا باعث ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۳ کا نون) موت کا سبب ہونا +

ہلاکو۔ ت۔ اسم مذکر:۔ چنگیز خاں کے پوتے کا نام جس کی خونریزی زبان زدِ عالم ہے +

(یہ اصل میں ہولاکو خاں تھا جو مولی خاں بن چنگیز خاں کا بیٹا اور بہت بڑا ظالم بادشاہ تھا اس شخص نے ۶۵۶ ہجری میں بغداد و دیگر امصار کو قتل سے بے چراغ کیا تھا اردو والے بیچ ہائے ہوز بولتے ہیں)

ہلاکو۔ ا۔ صفت:۔ ہلاک کرنے والا + ظالم۔ جلاد۔ خونریز۔ سفاک۔ ظالم اظلم +

ہلاکی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو ہلاکت۔ موت + تباہی +

ہلال ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ماہِ نو۔ پہلی رات کا چاند۔ دوج کا چاند + رُوم کا شاہی نشان

یہ رنگ سینہ خراشی میں اب ہی ناخن کا کہ جیسے سرخ شفق میں ہلال رہتا ہے + (ناسخ)

(۲) تشبیہاً ناخن و ابروئے معشوق + (بعض کے نزدیک پہلی تین راتوں تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جو خربزے کی پھانک یا ناخن کی شکل کا ہوتا ہے۔ مجازاً ناکمل۔ ناتمام۔ ناقص جیسے

ہر چیز کا کمال ہے آہستگی کے ساتھ آخر ہے جو کہ بدر وہ اوّل ہلال ہے + (مجروح)

ہلالی ع۔ صفت:۔ (۱) منسوب بہ ہلال۔ ہلال کی وضع کا۔ قوسی۔ نئے چاند کی مانند۔ (۲) ایک قسم کے تیر کا نام (۳) فارسی کا ایک مشہور شاعر +

ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) حرکت دینا۔ جنبش دینا۔ چلانا۔ ڈلانا + جھنجوڑنا۔ جیسے ہلاؤ نہ جلاؤ تجھے بیٹھے ہی کھلاؤ (۲) مانوس کرنا۔ پرچانا۔ ڈھب پرلانا۔ سدھانا۔ یار بنانا۔ خوگر کرنا

ہلاہل۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) زہرِ قاتل جس کا علاج ہی نہ ہو سکے۔ سمّ۔ بِس بِکھ سنسکرت میں ہلاہل हलाहल آیا ہے جیسے

امی ہلاہل بھرے سیت شام رتنار جیئت مرت جھک جھک پرت جہہ چتوت اِکبار (دوہا)

(۲۔ ۴۔ عو) نہایت تلخ۔ نہایت کڑوا + (تحفۃ المومنین والے نے لکھا ہے کہ ہلاہل حدودِ چین کے ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں سے ایک بوٹی کی جڑ نکلتی ہے جو زہرِ قاتل ہے پس اس کا یہ نام اسی پہاڑ کی وجہ سے ہلاہل رکھا گیا۔ ہم نے شملہ پر اس بوٹی کو دیکھا ہے جسے وہاں کے لوگ سانپ بوٹی کہتے ہیں اس کی جڑ سفید شلجم سے مشابہ اور پتے سانپ کے پھن کی مانند اور شاخ پرکوڑیالے سانپ کی

ہلچ

سی چتیاں ہوتی ہیں اسکا پھل بھٹے کی گلی کی مانند دانہ دار سرخ دانوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے)

ہلا ہلا کے بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ظرف یا پیمانہ میں کسی چیز کو بھر کر خوب ہلانا تاکہ بہت سامال آ جائے۔ ٹھونک ٹھونک کر بھرنا۔ گنجائش نکال نکال کر پُر کرنا +

ہلبلانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گھبرانا۔ ہڑبڑانا + بولانا + بوکھلانا + جلدی کرنا۔ شتابی کرنا۔ جیسے ہاتھ نہ تھمتی ہلبلا اٹھی +

ہلبلاہٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ گھبراہٹ۔ ہڑبڑی۔ بوکھلاہٹ + کھلبلی + اضطراب۔ جلدی۔ شتابی +

ہلبلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ جلدی۔ شتابی۔ گھبراہٹ۔ بوکھلاہٹ۔ ہڑبڑی

ہاتھوں سے تیرے ہیں تو کمبخت عاجز آئی جو کام ہے بگوڑا تیرا ہو ہلبلی کا + + (انشا)

ہلپھا یا ہلفہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پورب) جھال۔ لہر۔ ہلکورا۔ ترنگ۔ موج دریا + زد +

ہلجان۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ عورتوں کی ایک مشہور رسم ہے جو عین ہنگامۂ عروسی میں برتی جاتی اور اس میں حلوا پوری تقسیم کرتے ہیں مگر لکھنؤ میں یہ دستور ہے کہ شادی کے بعد سب عورتیں پیسے ملا کر حلوا پوری کچوری منگاتی اور ملکر کھاتی ہیں +

ہل جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) متحرک ہو جانا۔ جنبش کھا جانا۔ لرز جانا۔ کانپ جانا۔ تھرا جانا۔ لرز اٹھنا

مضطرب ہو کر جو مارا اپنے سر دیوار سے اے ظفر بنیاد تک بھی اُنکے گھر کی ہل گئی (ظفر)

(۲) پرچ جانا۔ مانوس ہو جانا۔ مربوط ہو جانا۔ ربط بڑھا لینا + خوگر ہو جانا۔ یار بنجانا۔

ہماری جان ہمیشہ ہی جو تیرے پاس یہ تجھ سے اے بت بے پیر ہلگئی تھی کیوں (ظفر)

نعمتِ دنیا کو چھوڑے کس طرح جانِ حریص ہے یہ مکھی چاٹ پر شیر و شکر کی ہل گئی (〃)

(۳۔ بازاری) کسی عورت پر اُچک جانا۔ کسی غیر عورت سے صحبت کر لینا۔ مجامعت کروا لینا +

ہلچل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ افراتفری۔ بھاگڑ۔ کلابلی۔ کھلبلی۔ ہڑبڑی۔ گریز۔ گریز۔ روا روی۔ اضطراب۔ بیقراری۔ گھبراہٹ۔ ہنگامہ۔ شورش۔ بلوہ۔ بکھیڑا۔ دنگا۔ فساد + ڈر۔ خوف + زیر و زبر۔ تہ و بالا۔ وقوعِ خرابی۔ تردد + تزلزل۔ درہمی برہمی + چل چلاؤ +

اُس فتنہ گر کی چال سے ہلچل ہے یاں تلک لگتا پتا زمیں کا نہیں آسماں تلک + (کاشف)

ایسی ہلچل میں کہیں کیوں دلِ دیوانہ لگ گیا دل کے لگتے ہی جو وہاں لشکر کا جانا لگ گیا (جرأت)

نہ ہٹے داغ تو اچھا ہے [illegible] بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی + (داغ)

بیچ میں پڑ کے ہوا نے اُنہیں سنکایا [illegible] ڈالا ہے غضب کا ہلچل (قدر)

قدر ہاں ہاں کہیں غصہ نہ تمہیں آجا[illegible] چڑھاؤ کہ ہو سب میں ہلچل (〃)

ہلچل پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ [illegible] فری یا بدلاجولی ہونا۔ کھلبلی ہونا۔ تزلزل ہونا۔ ہڑبڑی پڑنا [illegible] ہنگامہ برپا ہونا۔ بلوہ ہونا۔ بخلقت کا

۵۷ سید غلام حسنین صاحب قدر بلگرامی [illegible] ہلچل کو مذکر نہیں باندھا ہے

تہ و بالا و زیر و زبر ہونا۔ چل چلاؤ ہونا۔ پریشان اور تتر بتر ہونا۔ متردد ہونا۔ اپنی اپنی پڑنا۔ اضطراب و اضطرار ہونا۔ درہم برہم ہونا ٭ ۵

اٹھ گئے محفل سے سارے یار اور ہلچل پڑی | اے غلط انداز گردوں اتنو تجکو کل پڑی (وزیر)

بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی | ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں (داغ)

اک زمانے میں پڑ گئی ہلچل | کر دیا تم نے بے قرار کسے (؟)

بادل کے گرجنے سے شفق پڑ گئی ہلچل | ساون نے برسنے کی جھڑی زور لگائی (شفق)

جنبش مژگاں کو تیری دیکھ کر ڈرتا ہے جی | خیر او ہلچل پڑی گردوں اس بپا میں اس قدر (ظفر)

کوئی تیغ ابرو سے مارا گیا ہے | پڑی ہے عجب کیسے کوچے میں ہلچل (تجمل)

اس کے اٹھتے ہی یہ ہلچل پڑ گئی بس بزم میں | طور پر روز حشر سب کو طور محفل ہو گیا ٭ (شیفتہ)

ہلچل مرے اشکوں سے زمانے میں پڑی ہے | جہان میں نہ بھادوں کے نہ ساون کی جھڑی ہے (امانت)

درہم ہو گئی گیا صف اعدا میں | ایک دو ہاتھ کے چلنے میں پڑی یہ ہلچل (دبیر)

تہ و بالا ہوا تمام محل | پڑ گئی باہر اندر اک ہل چل (ذلق)

برگشتہ نصیبوں کو کہیں چین نہیں بحر | پردیس میں ہلچل ہے تو زلزلہ ہے وطن میں (بحر)

ادب میں پڑی جان اُن کی زباں سے | جلا دین نے پائی اُن کے بیاں سے
سناں کے لئے کام اُنہوں نے لساں سے | زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر سناں سے
ہوئے اُن کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی اُنکے خطبوں سے عالم میں ہل چل (حالی)

ہل چل ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہلچل پڑنا)

برگشتہ نصیبوں کو کہیں چین نہیں بحر | پردیس میں ہلچل ہے تو زلزلہ ہے وطن میں (بحر)

تیغ ابرو سے کوئی شاید وہاں مارا گیا | کیسی ہلچل ہے بسوئے کوچۂ جانانہ آج (تجمل)

ہلدی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ زرد چوب۔ ہلدر ہیں۔ زرد چوبہ۔ ایک قسم کی زرد جڑ یا گرہ جو سالن میں رنگت کے واسطے ڈالتے یا اُس سے زرد کپڑے رنگتے ہیں۔ مزاجاً اول درجہ میں گرم و خشک ٭ (رتوندے کیواسطے آنکھوں میں گھسکر لگانا مفید ہے)

ہلدی کی گرہ لیکے پنساری بن بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پنساری کا ایک جزو لیکر پنساری ہونے کا دعوے کرنا۔ دو پیڑ لگا کر باغ کی شیخی مارنا۔ تھوڑے سے ہنر یا کمال خواہ سرمایہ پر نازاں ہونا۔ ناقص ہونیکے باوجود اپنے آپکو کامل سمجھنا ٭

ہلدی لگاکے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ چوٹ لگنے کا بہانہ کرکے چھپ رہنا۔ کسی حیلہ سے بیٹھ رہنا۔ بہانہ کرنا۔ بھگل کا نہ اٹھنا ٭

ہلدی لگاکے بیٹھو گے۔ ہ۔ محاورہ:۔ سینکنے بھرو گے۔ ہاتھ پاؤں تڑوا بیٹھو گے۔ یعنی جانے دو نہیں تو مار کھاؤ گے ٭

ہلدی لگی نہ پھٹکری چاخ ہوا آن پڑی۔ ہ۔ محاورہ:۔ بے مشقت اور بلا کوشش کسی مطلب کا حاصل ہو جانا۔ بن خرچے کام بن جانا۔ مفت میں اُلجھن لگی ٭

ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔ ہ۔ کہاوت:۔ اپنی گرہ کا کچھ خرچ نہو اور کام بن جائے۔ مُفت میں کام نکل آئے تو بہی ٭

ہلدیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا زہر ہے جو ہلدی سے مشابہ ہوتا اور اکثر ہلدی میں ملا ہوا نکلا کرتا ہے ٭

بیتے ہی بوسہ اُس لب شیریں کا مر گیا | اے بحر ہلدئے کی گرہ تھی رطب نہ تھا (بحر)

(۲) یرقان۔ کنول بائے۔ پنڈروگ۔ پانڈو روگ۔ جس میں تمام جسم زرد پڑ جاتا ہے۔ (۳) سوداگروں کی ایک جماعت (۴۔ صفت) زرد۔ پیلا۔ اصفر۔ بسنتی ٭

ہلڑ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ رولا۔ شور و غلغلہ۔ شور و غل۔ شور و فغاں۔ شور و غوغا۔ شور و شغب۔ دُہائی تہائی۔ غل غپاڑا۔ ہُوہا۔ ہنگامہ ٭ ۵

ہم سویرے حشر میں جلکر سمجھ لیں راستے | کون پھر ملتا ہے جب ہلڑ سو ہو جائیگا (نا معلوم)

ہلڑ مچانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ شور و غل کرنا۔ ہنگامہ برپا کرنا ٭

بیساختہ مچ گیا جو ہلڑ | چلائے کروڑوں گیدڑ (انشا)

ہلڑ مچنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہنگامہ ہونا۔ غل شور ہونا ٭

ہلسا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی مچھلی جو بنگال میں ہوتی ہے ٭

ہلسانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) خوش کرنا۔ دل ہلانا۔ جی بہلانا۔ پرسند کرنا۔ (ہندو بولتے ہیں) (۲۔ عو) بہکانا۔ اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اشتعالک دینا۔ جیسے خاوند کو ہلسا ہلسا کر ساس سے لڑواتی ہے (۳) للچانا۔ شوق دلانا۔ شوق اُبھارنا۔ جیسے ایک نے بیٹھے بیٹھے ہلسایا۔ اہا ہا دیکھنا کیا ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے کڑاہی چڑھے دوسری نے اُکسایا چپچہاتے جوڑے بھی تو گلے میں ہوں جب بہار ہے (چتر بہیلی)

ہلسائے میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بہکائے میں آنا۔ بھڑکانے میں آنا۔ اشتعالک میں آنا ٭

ہلسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) خوش ہونا۔ پرسند ہونا۔ آنند ہونا ٭

ہلکا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ٹبک۔ خفیف۔ ثقیل اور بوجھل کا نقیض ٭ ٹبک۔ لطیف۔ کم وزن ٭ سبکبار۔ جیسے ہلکا بخار۔ ہلکا بوجھ۔ ہلکا کھانا ٭ ۵

نہ لگا ہاتھ یہ ٹھوکر تو لگا جا ظالم | کاش اُٹھ جائے جنازہ مرا ہلکا ہو کر (تصویر)

قابل اُٹھنے کے ہوا بار یہ ہلکا ہو کر | دی غم عشق نے تسکین غم دنیا ہو کر (ذکی)

(۲) اوچھا۔ کم ظرف۔ چھچھورا۔ گمبھیر کا نقیض (۳) کم قیمت۔ گھٹیا (۴) خفیف۔ حقیر۔ ذلیل۔ جیسے سمدھیانے میں دو لڑکے جانے سے دنیا میں ناک کٹتی آدمی حقیر اور ہلکا ہوتا ہے (شگفتہ سہیلی) (۵) تیز کا نقیض۔ تند کا نقیض۔ جیسے

ہلک

ب کا سرکہ ہلکا رہا۔ ہلکی شراب (۶) جلد اثر قبول کرنے والا۔ نہایت لطیف۔ جیسے ہلکا لہو (۷) سُبک وضع۔ (۸) پھیکا۔ شوخ کا نقیض۔ جیسے ہلکا رنگ +

ہلکاپن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سبکی۔ خفت (۲) کمینگی۔ سفلگی۔ رذالہ پن۔ کمینہ پن (۳) کم ظرفی۔ اوچھاپن۔ چھچھورا پن + بے مغزی +

ہلکا پُھلکا۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت سبکبار۔ نہایت کم وزن۔ پھول کی مانند ہلکا جو خاطر پر گراں نہ گزرے۔ نہایت سبک۔ نازک + ناتواں و لاغر +

جان شیریں کیا بچے تیری طرح فرہاد آہ　　کوہ عشق اگر گرے جب مجھ سے ہلکے پھلکے پر (نصیر)
ہلکے پھلکے جو ملے دیر کے روڑے پتھر　　جُم م او جاٹ کے ہیں کعبہ کے چھوڑے پتھر (انشا)
ہجر میں بسکہ تن زار ہے　　جُوں غزلان تن بیمار ہے ہلکا پُھلکا (سرور)
نیا ہے نازک دلدار ہے ہلکا پھلکا　　ڈالے گردن میں تو بس ہار ہے ہلکا پُھلکا (نکہت)
اُس کے بوسہ کے نہ تصویر میں ہے جینا بھاری　　پُھول سا جو گُل رخسار ہے ہلکا پُھلکا (۔)

ہلکا جاننا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خفیف جاننا۔ سبک جاننا۔ حقیر سمجھنا +

حال کیا عذر نہ ہوتا مجھے جان و دل سے　　ہلکا جانا تھا مجھے ایسا ہی تم نے صاحب (سید)

ہلکا جوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کم قیمت پوشاک۔ بھاری جوڑے کا نقیض +

ہلکا رنگ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ پھیکا رنگ۔ شوخ رنگ کا نقیض +

ہلکا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بوجھ کم کرنا۔ بوجھ اُتارنا۔ (۲) گھٹانا۔ لاغر کرنا۔ دبلا کرنا + (۳)۔ بازاری۔ انزال کرنا یا کرانا (۴) خفیف یا ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ نادم اور سُبک کرنا +

کیا ہی رہتے ہوں میں مجھکو عشق نے ہلکا کیا　　جنبش دامانِ مژگاں سے میں اُکھڑ اُڑ گیا (جر)

ہلکا کھانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ لطیف خوراک۔ زُود ہضم کھانا۔ ثقیل کھانے کا نقیض +

ہلکا لہو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ صاف و شفاف اور لطیف خون۔ وہ لہو جس میں نظر بد جلد اثر کرے + پتلا لہو۔ جیسے اُسکا ہلکا لہو ہے کوئی ٹوک نہ بیٹھنا ترنت بیمار پڑ جائیگی +

نگاہوں میں سبک ہوں اُسکی پی جائے کیوں ظالم　　لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہے پانی کا (نسیم دہلوی)
یہ پیر یا محبت کا کیوں کو کو ہے　　الٰہی مراکیسا ہلکا لہو ہے + + (صابر)
چاہنے والے ہی اُس کے ہکو بی جانے لگے　　کس قدر ہلکا لہو ہے بادۂ گلنار کا + (عارف)

ہلکا ہے لہو اُسکا ذرا دیکھ تو اچھی　　بچی مری ہو جائے گی بیمار نہ ٹوکو +
ہلکا لہو تھا آگیا غش دیکھ کر لہو　　آیا تھا کیا مجھو ڑا بُرائی کے واسطے (۔)

ہلکا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سُبک ہونا۔ سبکبار ہونا۔ بوجھ اُترنا۔ وزن کم ہونا۔ (۲) خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا۔ شرمندہ ہونا (۳) تازہ دم ہونا۔ تکان اُترنا۔ جیسے نہا کر ہلکا ہوتا (۴) کم ہونا۔ اُترنا۔ گھٹنا۔ افاقہ ہونا۔ جیسے بخار ہلکا ہونا +

ہلک

(۵۔ بازاری) گندا پانی نکالنا۔ مجامعت کرنا + غسل اُتارنا۔ (۶) سبکدوش ہونا۔ بےفکر ہونا (۷) ستانا۔ آرام لینا (۸) رقیق ہونا۔ پتلا ہونا۔ پانی ہونا + پھیکا پڑنا۔

نگاہوں میں سبک ہوں اُسکی پی جائے کیوں ظالم　　لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہے پانی کا (نسیم دہلوی)

ہُلکارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (پورب) کُتّے کو لُلکارنا۔ کُتّے کو شکار پر دوڑانا +

ہلکان۔ ا۔ صفت:۔ (از ہلاک)۔ ع۔ ہلاک۔ مضمحل۔ نیم جاں۔ تھکا ماندہ۔ قریب بہ ہلاکت + کسلمند + حیران۔ پریشان + +

دونوں طرف جو لذّت پیغام دیر رہا ہے　　ہلکان اب ہمارے کیا کیا پیامبر ہیں (جرأت)

ہلکان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (ع) مضمحل کرنا۔ تھکا مارنا۔ نیم جاں کر دینا۔ ہلاک کر دینا۔

یہ پاؤں گھِس کر چلنے سے کیوں رستے کو حیراں ہیں　　اور یوں پلنے منہ سے نہ ملی موت ملکر ہلکان کمو (نظیر)

ہلکان ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) تھکنا۔ مُضمحل ہونا۔ قریب بہ ہلاکت ہونا۔ ہلاک ہونا + سخت حیران و عاجز و درماندہ ہونا۔ جیسے مصرعہ، ہلکان ہو گئی اُسکی + +

میر ہلکان ہو گیا تھا بہت　　سو طلب ہی میں وہ ہلاک ہوا

ہلکم۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (ع) تہلکہ۔ ہلچل۔ اُودھم +

ہلکم ڈالنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تہلکہ ڈالنا۔ اُودھم مچانا۔ ہلچل ڈالنا۔ شور مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔

شب کو ملنے کی زناخی نے یہ اُودھم ڈالی　　ہاتھ پاؤں بنے گئے پھول یہ ہلکم ڈالی (رنگین)

ہلکورا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پورب)۔ لہر۔ موج۔ ترنگ۔ ہلیھا۔ جھال +

ہلکورے لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (پورب) ہلورے لینا۔ لہریں مارنا۔ موجزن ہونا۔ لہرانا +

ہُلُوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ع۔ قے کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ منہ سے نکلے۔ جیسے دو ہلوکیں ڈال کر مر گیا + وبا کا وہ عالم ہے کہ آدمی نے ہلوک ڈالی اور چل بسا +

ہلکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہلکا کی تانیث۔ سُبک۔ کم وزن + اوچھی (۲) دِھیمی +

ہلکی بات کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اوچھی بات کہنا۔ بے وقعت کلام کرنا۔ اپنی حیثیت سے کم درجے کی بات منہ سے نکالنا۔ گھٹی بات کہنا +

ہلکی پُھلکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہلکا پھلکا کی تانیث۔ جیسے مُسے تو ہلکی پُھلکی جالی کی کُرتی بھاتی ہے +

ہلکی چوٹ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دھیمی چوٹ پڑنا۔ اُچٹتی ہوئی ضرب پڑنا + دِھیمی چوٹ پڑنا +

ہلکے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہلکا کی جمع۔ جیسے ہلکے جوڑے۔ ہلکے جُوتے وغیرہ (۲) حروفِ مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ جیسے ہلکے سے اُٹھاؤ +

ہلکے بھاری ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) بُرے بننا۔ بُرائی سر لینا + ناراضگی ظاہر کرنا + بگڑنا سنورنا۔ جیسے دو روز کے لئے کیوں ہلکے بھاری ہوتے ہو +

ہلکے سے۔ تابع فعل:۔ ہولے سے۔ آہستگی سے۔ رسان سے۔ سہج سے +

ہلکے ہلکے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہولے ہولے۔ آہستہ آہستہ۔ سہج سہج +

لہ رحم آتا ہے مجھے ہلکان دونوں ہو گئے　　لڑ جھگڑ کے یا الٰہی کا فرو دیندار کب (قلق)

ہلک

ہلکے لہو سے چل نکلے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ باوجود نزاکت یا ناتوانی دل چلاتے ہیں + نہایت گستاخ بے ادب اور مغرور ہو گئے ہیں +

مجکو ہمراہ دیکھ کر بولا ۔ کھرت جب شوخ لے بدل نکلا +
چل یہاں سے ہٹ ریت کیوں ہے بچاری ۔ تو بھی ہلکے لہو سے چل نکلا + ([illegible])

ہلکے یا ہلکارے۔ تابع فعل۔ ہلک کے۔ اُچھل کے۔ اُٹھکر۔ جنبش کرکے +

ہلکے پانی نہ پی سکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت ناتواں اور کمزور ہو جانا۔ صاحب فراش ہونا۔

ہلکے پانی نہیں پی سکتا ہوں کھانا کیسا ۔ سلب کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی (رند)

ہلکے پانی نہ پینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نہایت اصدی اور سست ہونا۔ زد کاہل وجود ہونا + نہایت سست ہونا۔ اُٹھ نہ سکنا +

ہوگئے ہل کے نہ پانی بھی یار پیری میں ۔ جو ضعیف حال تھا یہی شباب میں ہے (کیف)

(۲) اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کرنا۔ خود کوئی کام نہ کرنا جیسے آج وہ بازاروں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں جو بیچاریاں ہلکے پانی بھی نہ پیتی تھیں۔ (ٹھگھر سہیلی)

ہلکے پانی نہ مانگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ غش آ جانا۔ ذرا جنبش نہ کرسکنا۔ پانی مانگنے تک کو نہ ہل سکنا۔ بالکل نہ تڑپنا + ہ

وہ بھویں ہند موجن سے دم شمشیر دو دم ۔ اک اشارے میں کریں قتل یہ دو نو عالم
کھائے جلاد فلک ان کی دم تھر قسم ۔ رنگ ہے تیغۂ قدرت میں اجل ہے ہمدم
جنبش اِن کی ہے غضب قہر اشارا اِن کا
ہلکے پانی بھی نہیں مانگتا مارا اِن کا
([illegible])

ہلکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (پورب) لٹکانا۔ آویزاں کرنا۔ معلق رکھنا +

ہلگت۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ عو۔ عادت۔ سبھاؤ۔ بان۔ خُو +

ہلگت پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) عادت پڑنا۔ خوگر ہونا۔ بان پڑنا +

ہل گئے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ عادی ہو گئے ہیں۔ مزا پڑ گیا ہے۔ چاٹ لگ گئی ہے + بہت یار بن گئے ہیں۔ اخلاص میں آ گئے ہیں +

ہل مل جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ آپس میں مانوس ہو جانا۔ گھل مل جانا۔ پرچ جانا + بچے یا وحشی جانور کا مطیع ہو جانا۔ رل مل جانا۔ موافقت ہو جانا۔ میل جول ہو جانا +

ہل من مزید۔ ع۔ مقولہ مؤنث:۔ کچھ اور ہے + (قرآن شریف میں یہ جملہ دوزخ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے یعنی قیامت کے روز جب سب دوزخی دوزخ میں جا پڑینگے تو دوزخ پکاریگا کچھ اور بھی ہے تو لاؤ)

بھرہ جو صورت دوزخ بھی پیٹ زاہد کا ۔ ڈکار نعرۂ ہل من مزید ہو جاتے (قدر)

ہلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) متحرک ہونا۔ ڈولنا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔ جنبش کرنا +

ابر نے کیا ہوگا جو مفت مے سے بسل ۔ وہ ضعف زدہ ہرگز تڑپا نہ ہلا ہوگا (نظیر)

ہم

آپ ہلے اور موہے ہلاوے ۔ واکا ہلنا موہے من بھاوے
ہل ہل کے بھیا سنگلیا ۔ اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا } مکری

(۲) مانوس ہونا۔ پرچنا۔ مالوف ہونا + یا رہنا۔ بے تکلف آشنا ہونا + عادی ہونا (داغ)

اک شوخ ہی ملا ہے دیوانہ پن میں اپنے ۔ زنجیر سے ہلے ہیں گر کچھ بھی ہم ہلے ہیں (میر)

(۳۔ بازاری) مجامعت کرنا۔ صحبت کرنا۔ لگنا۔ جماع کرنا (۴) مزے میں آنا +

ہلندا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) مضبوط آدمی۔ قوی آدمی (۲)۔ بفتح ہائے ہوز صفت مؤنث۔ عو۔ ہڑدنگی۔ چنچل طبع۔ وحشت آب۔ رسیدگی پسند۔ ہوائی دیدہ + کھلنڈری +

ہلواہا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) قلبہ ران۔ ہل جوتا۔ ہالی +

ہلورا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پورب) دیکھو (ہلکورا) +

ہلورنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (پورب) بٹورنا۔ اکٹھا کرنا + (بضم لام و واؤ مجہول)

ہلہ۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ہلا) بمعنی دھاوا۔ یلغار۔ چڑھائی۔ یورش +

ہلہل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک پودے کا نام جس کے پھول میں نہایت ہی بدبو ہوتی ہے بلکہ اس کے پتوں میں بھی ایسی ہی بو آتی ہے یہ پودا اکثر برسات میں خودرو ہوا کرتا ہے۔ بواسیر کے حق میں نہایت مفید بتاتے ہیں +

ہلہلا۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ (۱) شگوفہ۔ کوئی عجیب یا انوکھی بات۔ حیرت انگیز یا فتنہ انگیز بات۔ شگوفہ + (۲) شوق۔ امنگ (۳) بہتان۔ جھوٹی بات۔ بے سروپا بات +

ہلہلا اُٹھانا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ (۱) شگوفہ اُٹھانا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا + بہتان اُٹھانا + فتنہ اُٹھانا (۲) شوق دلانا۔ طبیعت کو ابھارنا +

ہلہلا اُٹھنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ (۱) شگوفہ اُٹھنا۔ جھگڑا کھڑا ہونا۔ فتنہ برپا ہونا۔ شگوفہ چھوٹنا۔ بہتان کھڑا ہونا (۲) شوق یا طبیعت کا کسی کام کے واسطے دفعۃً ابھرنا۔ دل چاہنا۔ شوق چرانا۔ جیسے آج سب کو یہ ہلہلا اُٹھا کہ اپنے ہاتھ سے پکائیں دیکھیں کون اچھا پکاتا ہے۔ (رخیر سہیلی)

ہلہلا کر بخار چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ایک دفعہ ہی زور کرکے بخار چڑھنا۔ دفعۃً تپ لرزہ کا بیش آنا۔ زور سے بخار ہونا +

ہلہلا کر پھینکنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جگہ سے اُکھاڑ کر پھینکنا۔ خوب جنبش دیکر اکھاڑنا اور پھر پھینکنا۔ زور سے پھینکنا۔ خوب جھنجھوڑ کر پھینکنا + ہ

سیری آہوں نے آسماں کو ۔ پھینکا آخر کو ہلہلا کرکے + (عاشق)

ہلہلانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کپکپانا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔ بخار کے زور سے بدن کا تھرانا۔ جیسے آج تمہی دن سے بڑی بخار میں ہلہلا رہی ہوں (ٹھگھر سہیلی)

ہم۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہند کی پانچویں رت جو اگھن اور پوس میں ہوتی ہے۔

ہم

ہمگیر ورپوہ کی فصل (۲) برف۔ پالا۔ یخ۔ چنانچہ جالہ پہاڑ اسی وجہ سے اِس نام سے موسوم ہوا کہ وہ برف کا گھر ہے یعنی ہمیشہ برف سے مستور رہتا ہے +

ہَم۔ ہ۔ ضمیر متکلم مع الغیر:۔ (۱) جمع متکلم کا صیغہ۔ ما۔ نحنُ۔ انا۔ (۲) کلمۂ تعظیم جو اپنی ذات کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہم نے کہا تھا۔ ہم خود گئے تھے +

ہم پر بھسیل ٹرپے۔ ہ۔ محاورہ:۔ قصوروار کو چھوڑ کر ہم پر غصہ اتارا۔ زبردست کو کچھ نہ کہا زیردست پر اتر پڑے۔ یعنی بخطا آزردہ خفا اور غصے ہوئے غیر کی جو تقصیر تھی اُسے کچھ نہ کہا اور اِدھر ہی مُوسل پڑے + ہ

ریٹا جو پاؤں راہ میں جیسے رکا وہ ست منہ پہ نوبس پلا نہیں ہم پر بھسیل ٹرپے (معروف)

ہم جانیں یا تم جانو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہم دونوں کے سوا دوسرے کو خبر نہ ہو۔ ہمیں تم بھگات لیں۔ (۲) ہمارے تمہارے سوا دوسرا واقف و آگاہ نہو + ہ

اُدگلے سے لگ تو صاحب بندہ کا بھی کہنا مانو گھر ہے اکیلا کوئی نہیں ہے ہم جانیں یا تم جانو (کرم)

ہم چوڑے بازار سکڑا۔ ہ۔ کہاوت:۔ (طنزاً) اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر یا چھوٹا سمجھنا۔ ہمارے آگے دوسرے کی حقیقت نہیں +

ہم سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) از ما۔ ہم تمام لوگوں سے۔ ہم سب کی ذات سے۔ (۲) مجھسے۔ میری ذات سے + (بجائے واحد بھی استعمال ہے)

ایسی ہم سے ہوئی خطا کیا رب جس کے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے پلا جو خونِ دل نوجا کر جگر کباب ملا + (نظم)

ہم سے اُڑتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہمسے چلتے ہو۔ ہمیں فریب دیتے ہو۔ یعنی ہم واقف و آگاہ ہیں کبھی فریب میں نہیں آنے کے + ہ

ہوائے عنبریں سے بال و پرِ شبنم سے اُڑتے ہو اُڑا بیٹھے ہو نقدِ دل ہمارا ہمسے اُڑتے ہو
ہوائے معنیِ مژگان جنبش دکم سے اُڑتے ہو اُڑا ہے رنگِ رُو نکہت بھلا کیوں ہم سے اُڑتے ہو

ہم سے کب چل سکتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہمیں کب فریب اور داؤں دے سکتے ہو۔ ہم تمہارے فریب میں نہیں آ سکتے + ہ

آپ سوروپ سے گو روپ بدل سکتے ہیں لیک کیا دخل ہے ہمسے کوئی چل سکتے ہیں (انشا)

ہم کو۔ ہ۔ ضمیر:۔ ہمیں۔ مارا۔ سانوں + ہ

نہ دوزخ چاہئے ہم کو نہ جنت چاہئے اے غفورِ نہیں اِک تیری رحمت چاہئے (مغفور)

ہمکو پیٹے۔ ہمکو گاڑے۔ ہمکو ہے سے کرے۔ ہ۔ عو۔ قسم سخت:۔ یعنی ہمارا ماتم کرے۔ ہمیں دفن کرے۔ ہمیں روئے۔ ہمیں زندہ نہ دیکھے۔ وغیرہ + ہ

پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا ہمکو پیٹے اگر دوا نکرے + (آبان)
ہمکو گاڑے ہماری بھتی کھائے ذبح ہمکو کرے جو پیچ نہ بتائے (فلق)

ہمکو پیٹے ہمارا ملوا کھائے ہمکو ہے سے کرے جو ہمسے چھپائے (فلق)
لگ کے چھاتی سے یوں لگی کہنے ہمکو ہے سے کرے جو آگے جائے (رنگین)

ہَمّ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) وہ غم جو آنیوالی مصیبت کے خیال سے ہو بخلاف غم کہ مصیبتِ موجودہ پر کیا جاتا ہے۔ اگر مراد غم ہو (۲) اندوہ۔ فکر۔ اندیشہ۔ ملال (۳) قصد۔ خواہش۔ ارادہ (۴) بیماری کا بدن کو مضمحل کردینا (۵) نہایت بڈھا (۶) بچہ کو لوری دیکر سلانا

ہم۔ ف۔ حرف عطف و تابع فعل:۔ (۱) نیز۔ بھی۔ بلکہ۔ اور اِس کے علاوہ۔ ماسوا۔ نیز اور ہم میں یہ فرق ہے کہ ہم معطوف و معطوف علیہ دونوں کے واسطے جائز ہے جیسے ہم نماز کردم و ہم روزہ گرفتم برخلاف نیز کہ تنہا معطوف آتا ہے مگر لفظ ہم مفردات میں آتا ہے جیسے کہ ہم زید را زدم ہم عمرو را لفظ نیز کے برعکس کہ جملہ کے سوا نہیں آتا جیسے زید را زدم و عمرو را نیز زدم (۲) برائے موافقت و اشتراک فی الامر۔ فی مابین۔ آپس میں۔ بایکدیگر۔ ہمدگر۔ طرفین سے۔ دونوں طرف سے۔ + ساتھی۔ ساجھی۔ سنگھاتی۔ شریک۔ جیسے ہمراز۔ یعنی شریکِ راز۔ ہمدرد یعنی دکھ درد کا ساتھی۔ ہمراہ یعنی ہم سفر و ہم طریق۔ ہم خیال۔ ہم گماں + ہ

نہیں ہوا دریہ کہنے کو یاں ہو حریفِ بدگماں کے ہم گماں ہو + (انور)

(سنسکرت میں اسی معنی میں سم (सम) آیا ہے چونکہ سین مہملہ اور ہائے ہوز کا باہم بدل ہے اِسوجہ سے یہ دونوں ایک ہی خاندان کے الفاظ ہیں)

ہم آغوش۔ ف۔ صفت:۔ ہم بغل۔ بغلگیر۔ انگوز۔ ہمکنار۔ باہم گلے سے ملنا۔ معانقۂ جسمانی + ہ

جب ہم آغوشِ یار ہوتے ہیں سب مزے درکنار ہوتے ہیں + (سجاد)

ہم آغوش ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بغلگیر ہونا۔ ہمکنار ہونا۔ گلے لگنا۔ معانقہ کرنا +

مٹنے میں خاکسار گلے خاکسار سے ہوتا ہے نقشِ پا بھی ہم آغوش نقشِ پا + (داغ)

ہم آغوشی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بغلگیری۔ ہمکناری۔ معانقۂ جسمانی۔ ایکدوسرے کے گلے لگنا +

بیاں جو کیجیئے کچھ حسرتِ ہم آغوشی وہ کہتے ہیں متحمل نہیں فشار کے پھول (رنگی)

ہم آواز یا ہم آہنگ۔ ف۔ صفت:۔ ہم قول + شریک الرائے + سُر یا راگ میں شریک۔ ایک سُر یا ایک راگ + شریک الاپ + ہمصفیر۔ ساتھی +

ہم آورد۔ ف۔ صفت:۔ ہم نبرد۔ سامنے کھڑا ہو کر لڑنے والا۔ مقابل۔ حریف۔ دشمن۔ دو حریف جو باہم لڑتے ہیں ہر ایک ایک دوسرے کا ہم آورد کہلاتا ہے +

ہم بستر۔ ف۔ صفت:۔ ایک بستر پر سونے والا۔ ساتھ سونے والا۔ شریکِ بستر +

ہم بستر ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ ساتھ سونا۔ اکٹھا سونا + صحبت کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ مجامعت کرنا۔ خلوت کرنا + ہ

جو ہم بستر نہو ہمسے تو اُسکی کیا شکایت ہے نظر بھر کے ہمیں اِک دیکھنا اُسکا کفایت ہے (صابر)

ہم پا۔ ف۔ صفت:۔ ہمقدم۔ ساتھی +

ہم پایہ۔ ف۔ صفت:۔ ہمرتبہ۔ ایک ہی مرتبہ کا۔ یکساں درجہ رکھنے والا +

ہم

ہم پلہ۔ ف۔ صفت :- (۱) برابر کی ٹکر کا۔ برابر کی جوڑ۔ سا نتر + سہ
نسبت یاقوت سے ہے ترے جسم لطیف کو ہم پلہ برگِ گل سے ہے جیسے کہ سنگِ سرخ (آتش)
(۲) برابر فاصلہ کا۔ زد میں برابر۔ برابر کی مار کا۔ ایک توڑ کا۔ ہم نشانہ۔ ہم ہدف +
چلاتی کماں کا کھچاؤ کس سے ابرواں ہم پلہ کس کا تیر ترے تیر سے ہوا + (رند)

ہم پہلو۔ ف۔ صفت :- پہلو میں بیٹھا ہوا۔ پہلو کے برابر۔ پہلو بہ پہلو۔ برابر۔ لگوا۔ برابر برابر + ساتھی۔ رفیق۔ طرفدار + وابستہ۔ بندھا۔ لگا + ہم صحبت +

ہم پیالہ۔ ف۔ صفت :- (۱) شریک پیالہ۔ ایک پیالے میں کھانے والا۔ دسترخوان کا شریک۔ ہم کاسہ۔ ہانڈی وال (۲) گہرا دوست۔ دانت کاٹی روٹی +

ہم پیالہ و ہم نوالہ۔ ف۔ صفت :- (۱) دسترخوان کا شریک۔ ساتھ کھانے پینے والا۔ کھانے پینے میں شریک۔ ہم طعام (۲) گہرا دوست۔ دانت کاٹی۔ دلی کھا ہوا لاشیرو +

ہم پیشہ۔ ف۔ صفت :- حریف۔ ایک پیشہ اور ایک ہی کام کرنے والا۔ جیسے
ہم پیشہ کا ہم پیشہ دشمن ہوا کرتا ہے + بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن +

ہم تا۔ ہمتا۔ ف۔ صفت :- ہمزاد۔ ہم جنس۔ برابر۔ مثل۔ مانند۔ نظیر۔ شریک۔ ہمسر +

ہم ترازو۔ ف۔ صفت :- ہموزن۔ ہم پلہ +

ہم جلیس۔ ف + ع۔ صفت :- ہم صحبت۔ ہمنشیں۔ پاس بیٹھنے اٹھنے والا۔ مصاحب۔ دلی دوست۔ ہمدم۔ رفیق۔ ساتھی۔ گاڑھا یار۔ ہمراز +

ہم جماعت۔ ف + ع۔ صفت :- ہم سبق۔ کلاس فیلو۔ جماعت کے یار۔ ہم مکتب +

ہم جنس۔ ف + ع۔ صفت :- ایک صنف اور ایک ہی قسم کا۔ ہم ذات۔ یکساں۔ ایک میل کا۔ ایک نمونہ کا۔ جیسے سہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز +

ہم جیب۔ ف۔ صفت :- ہم پہلو + دوست +

ہم جولی۔ ا۔ صفت :- صحیح ف (ہمزولی)۔ ہم عمر جو ساتھ کھیلا۔ بڑے ہوئے۔ ہم سن و سال۔ ہم سن۔ ساتھ کا کھیلا۔ لنگوٹیا۔ برابر کا یار۔ بچپن کا یار۔ ہم چشم۔ ہم رتبہ۔ برابر والا + وہ کمسن لڑکی جو دوسری خردسالی لڑکی کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہے۔ ساتھ کی کھیلی وہ ہم سن و ہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیل کر جوان ہوئی ہو + سہ
یا وہ باتیں نہیں ہیں ایسی کیا بھولی ہو تو حف نظر آخر دو گانا میری ہمجولی ہے تو (رنگین)
کیوں جوانوں کو ہے خواہش ایسی پیر زن دیرکی زالِ دنیا یعنی ہمجولی ہے چرخِ پیر کی (نکہت)
دیکھ رنگیں مجھے مری گوئیاں پا گئی میرے عشق کا جب اوج
اپنی ہمجولیوں سے کہنے لگی میری گوئیاں سے آنکھ لگتی نوج
جی میں کچھ کھٹی نہیں مطرب منہ سی بولی ہے اے دوا فہم دلکش بڑھیا کی ہمجولی ہے تو (انشا)

ہم چشم۔ ف۔ صفت :- ہمسر۔ برابر والا۔ ہمجولی۔ ہم رتبہ۔ ہم قد۔۔۔ برابر کی

ہم

ٹکر۔ امثال و اقران +

ہم چشمی۔ ف۔ اسم مؤنث :- برابری۔ ہمسری +
زرد ان کی ہیں پر دو عجیب ہم چشمی ہے اُن سے آنکھوں کی ذرا نرگسِ بیمار خبر لے (عاشق)

ہم چشمی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :- برابری کرنا۔ برابری کا دعوے کرنا +

ہم خانہ۔ ف۔ صفت :- ایک گھر میں رہنے والا۔ شریک خانہ۔ ساتھی + جوڑا۔ جفت۔ جوڑ۔ جوڑی +

ہم خوابہ۔ ف۔ صفت :- ایک بستر پر سونے والے۔ ہم بستر ساتھ سونے والی یا والا۔ اس میں آخر کی ہائے ہوز زائد ہے +

ہم داستاں۔ ف۔ صفت :- ہم کلام + ہم صحبت + ہمزباں +

ہم درد۔ ف۔ صفت :- دردمند۔ شریک درد۔ دکھ درد کا ساتھی۔ ہمدم۔ درد شریک غمخوار +

ہم دست۔ ف۔ صفت :- (۱) ہاتھوں۔ ہمراہ۔ ساتھ۔ مصحوب (۲) شریک۔ متفق۔ ہمنند۔ برابر +

ہم دست ہونا۔ ا۔ فعل لازم :- (دکن) ملنا۔ دستیاب ہونا۔ وصول ہونا۔ پانا +

ہم دگر۔ ف۔ تابع فعل :- باہم۔ ایک دوسرے میں۔ فیمابین۔ آپس۔ دونوں +

ہم دل۔ ف۔ صفت :- وہ شخص جو اپنے موافق دل رکھتا ہو۔ ایکدل یکجہت متفق۔ بالاتفاق +

ہم دم۔ ف۔ صفت :- دم کا ساتھی۔ ہر دم ساتھ رہنے والا۔ رفیق۔ دوست۔ یار۔ مخلص۔ جیسے مصرعہ سہ ہمدم سمجھے گئے ہمدم کے لئے ہمدم نہ ملا ہمدم کی قسم + سہ
اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر سے + (ذوق)
فرصتِ دل کہاں کہ نالہ پر ہمدم یار کا عتاب ہوا + (زکی)

ہم دوش۔ ف۔ صفت :- ہم قد۔ برابر۔ کندھے سے کندھا ملا کر۔ ہمسر۔ ساتھی۔ برابر کا
بڑھتا ہی گیا اُس کے تعلق کے برابر ہے رشکِ عدو ہمسر و ہمدوشِ محبت (زکی)

ہم دیوار۔ ف۔ صفت :- پڑوسی۔ ہمسایہ +

ہم ذات۔ ف + ع۔ صفت :- ایک ذات کا۔ اپنی ذات کا۔ ہمقوم +

ہم راز۔ ف۔ صفت :- رازدار۔ بھیدوں سے واقف۔ وہ شخص جس سے دل کھلی ہو۔ بھیدی۔ بھیدیا۔ محرمِ اسرار۔ جو اپنا بھید جانتا ہو۔ محرم۔ دمساز۔ ہمدم۔ ہمدم کا + ورد خلد
مصحفی یار تو سب دشمنِ جاں ہیں میرے رازِ دل کس سے کہوں کوئی ہے ہمراز کہاں (مصحفی)

ہم راہ۔ ف۔ صفت :- (۱) ساتھی ساتھ چلنے والا۔ شریک۔ ہمرکاب (۲) ساتھ میل۔ سنگت
تم آؤ گر اکیلے تو ہے فرشِ راہِ دل ہمراہ رہے جو غیر تو آنکھیں بچھائے کون (سید)
(۲۔ مجازاً) قافلہ۔ بدرقہ۔ رہنما +

ہم راہی۔ ف۔ اسم مذکر :- ساتھی۔ ساتھ چلنے والا۔ ہم طریق۔ ہم مسلک۔ سنگی۔

ہم

یار۔ رفیق :۔ مدد۔ برابری :۔

ہم رنگ ۔ ف ۔ صفت :۔ ایک رنگ ۔ یکساں ۔ ایک طرح کا ۔ یکرنگ دو چیزیں +

ہم رنگ کے دُونے ۔ ا ۔ محاورہ :۔ یہ اصطلاح گنجفہ بازوں کی ہے ۔ دستور ہے کہ جس وقت کھیلتے ہیں اور ہمرنگ بازی کا نقش جس کو آتا ہے تو وہ اپنے حریف سے ایک کے دو لیتا ہے پس اُسی سے یہ اصطلاح ہوگئی کہ ایک ساتھ کے ہمیشہ دو رہتے ہیں :۔ (اہلِ لکھنؤ اس موقع پر دُونے کی بجائے دُوں بولتے ہیں)

کیوں نہ وہ ہمرنگ کے دُونے کرے ہاتھیں ایک تو ہے سبز رنگ اور تیسرے سبز کا نہیں (جرأت)

ہمزاد ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) توام ۔ وہ جو ساتھ پیدا ہوا ہو ۔ جڑواں یا جوڑواں بچہ ۔ :۔ ہم سن ۔ ہم سال (۲) شیطان یا خبیث یا جن جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتا اور ہمیشہ ساتھ رہتا ہے :۔ دُوجا :۔ (فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ دُنیا میں جو شخص داخلِ وجود ہو وہ ایک ہمزاد جن اپنے ساتھ رکھتا ہے کبھی آدمی اس سے خالی نہیں رہتا)

بیا بچے اللہ سے تسلیم باز نہ بٹ دو ہر بشر کے ساتھ اک بانسوس سے ہمزاد کا (تسلیم)

(۳) ہم سن ۔ ہم سال (۴) ہم مذہب ۔ رفیق ۔ ہم نوالہ ۔ کیونکہ زاد توشہ کو بھی کہتے ہیں +

ہم زانو ۔ ف ۔ صفت :۔ ہم پہلو ۔ پاس بیٹھنے والا ۔ پہلو نشین ۔ گھٹنے سے لگ کر بیٹھنے والا +

ہم زبان ۔ ف ۔ صفت :۔ ہم کلام ۔ متفق الرائے ۔ متفق الکلام ۔ ایک زبان ۔ شریکِ قول ۔ ہم قول ۔ بات کا ساتھی ۔ رائے کا ساتھی +

چلو واعظ کو بزم اُن کی دکھائیں کہ روزِ حشر ہمارا ہمزباں ہو :۔ (انور)

ہم زُلف ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ ساڈھو ۔ ساڑھو ۔ شوہر خواہرزن ۔ سالی کا خاوند ۔ ہم ریش اور ہم داماد بھی کہتے ہیں :۔

ہم ساز ۔ ف ۔ صفت :۔ موافق ۔ دمساز ۔ دوست ۔ یار :۔

ہمسایہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پڑوسی ۔ پاس کے مکان میں رہنے والا ۔ پڑوس کا رہنے والا ۔ شفیع ۔ شُفعہ کا حق رکھنے والا (۲) پڑوس ۔ پاس کا مکان :۔ ہ

ہمسایہ تو کیسا کبھی در تک نہیں آتے کیا تم بھی شکست دلِ محزوں کی صدا ہو (ظہیر)

ہمسائی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ پڑوسن ۔ بگڑا پڑوسن ۔ ہم دیوار ۔ ایک دیوار بیچ رہنے والی عورت

ہمسائی آئی نہیں سے گھر یہ بنی تھی انکو تو دیکھو رات انہیں پر بھسل پڑے (نازنین)

ہمسائگی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ پڑوس ۔ شُفعہ ۔ ہم دیواری ۔ قُربتِ مکانی +

ہمسایہ ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ پڑوسی ہونا ۔ پڑوس میں آکر رہنا ۔ مکان سے قریب مکان لے کر رہنا :۔ ہ

اتنے سے ضد کو تُکے کے چڑھنے کو کیا تیک جس روز سے ہمسایہ کے ہمسائے ہوئے ہیں (مرزا مابا)

ہم سبق ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ ساتھ سبق پڑھنے والا ۔ سبق کا شریک ۔ ایک ساتھ سبق پڑھنے :۔ [illegible]

ہم

ہم سر ۔ ف ۔ صفت :۔ (۱) برابر کا ۔ برابر والا ۔ ہم رتبہ ۔ ہم چشم ۔ رقیب (۲) جورو ۔ منکوحہ

ہمسری ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) برابری ۔ ہم چشمی ۔ رقابت ۔ مقابلہ ۔ مطلوبیت ۔ لاف :۔

بہت سا فرق تجھ میں اور اُن میں ہے نکر دعوے یہ تو ہمسر ہے ناخن وابروئے جاناں کا (بیں)

(۲) زوجیت ۔ بیوی پن +

ہمسری کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ برابری کرنا ۔ مساوات کا دعوے کرنا +

ترے قد سے کی سرو نے ہمسری اُسے آج سیدھا بنائیں گے ہم :۔ (مجروح)

ہم سفر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ملکر سفر کرنے والا ۔ سفر کا ساتھی ۔ رفیقِ راہ :۔

ہم سن ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم عمر ۔ برابر کی عمر کا ۔ ہمسال ۔ ہمجولی +

ہم سلک ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ سمدھی ۔ بیٹی یا بیٹے والے باہم سمدھی کہلاتے ہیں +

ہم سنگ ۔ ف ۔ صفت :۔ ہموزن ۔ برابر +

ہم شکل ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم صورت ۔ ایک شکل کا +

ہم شہری ۔ ف ۔ صفت :۔ ایک شہر کا رہنے والا ۔ ایک بستی کا +

ہم شیر یا ہمشیرہ ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ بہن ۔ خواہر ۔ جی جی ۔ بی بی ۔ بھگنی +

ہم شیرزاد یا ہمشیرہ زادہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ بھانجا ۔ بہن کا بیٹا ۔ بھگنا ۔ خواہرزادہ

ہم صحبت ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ جلیس ۔ ہمنشین ۔ صحبت میں رہنے والا ۔ ساتھی ۔ مصاحب ۔ پاس اُٹھنے بیٹھنے والا +

ہم صدا ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم سُر ۔ یکساں آواز ۔ ادر سُر میں :۔ ہ

مجکو فریادِ تغافل اُس ستے دلکو صبر شکر یہی ساز نا موافق ہم صدا ہوتا نہیں (ذکی)

ہم صفیر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم آواز ۔ ایک طرح کی بولی بولنے والا ۔ وہ پرندے جو ایک قسم کی بولی بولتے ہوں ۔ مجازاً ہمدم ۔ ہمرنگ + ہ

ہم صفیر وچھوٹنا کیسا کہ آتے ہی بہار اور دُونا ظلم میری جان پر ہونے لگا (طرب)

ہم طالع ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم نصیب ۔ ایک سی قسمت والا +

ہم عصر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم عہد ۔ ایک زمانہ کا ۔ ایک وقت کا ۔ ہمزمانہ :۔

ہم عمر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہمسن ۔ برابر کی عمر کا ۔ ہم سال +

ہم عنان ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہمراہ ۔ برابر ۔ ہمرکاب ۔ ساتھی ۔ رفیق +

ہم عہد ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک زمانہ کا ۔ ہمعصر ۔ ہم زمانہ +

ہم قدم ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ساتھی ۔ رفیق ۔ ہمراہ ۔ ہم سفر +

ہم قوم ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک قوم کا ۔ ایک گوت کا ۔ ایک ذات کا +

ہم کاسہ ۔ ف ۔ صفت :۔ ساتھ کھانے والا ۔ ہم نوالہ + ہانڈی وال +

ہم کفو ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک ہی خاندان کا ۔ ایک ہی کنبہ کا ۔ اپنے خاندان کا ۔ اپنی قوم کا

ہم کلام - ف + ع - صفت :- ہم سخن - ملکر بات کرنے والا +

ہم کلام ہونا - ا - فعل لازم :- کسی سے بات کرنا - بولنا +

ہم کلامی - ف + ع - اسم مؤنث :- گفتگو - باہم بات چیت کرنا - بول چال - مکالمہ

ہم کنار - ف - صفت :- دیکھو (ہم آغوش) ہ

اب زکی آپ میں کہاں ہوگا　　آج پھر ہم کنار ہیں دونوں +　　(زکی)

ہم کون ہیں - ہ - محاورہ :- یعنی ہمکو اس میں کچھ دخل نہیں یا ہم اس لائق نہیں - مصرعہ ہ ہم کون ہیں صاحب ہمیں کیوں یاد کروگے +

ہم مذہب - ف + ع - صفت :- ایک ملّت اور ایک ہی مذہب کا ہم ملّت - ایک پنتھ

ہم مرکز - ف + ع - صفت :- وہ دائرے جن کا ایک ہی مرکز ہو - ایک بیچ والا +

ہم مکتب - ف + ع - صفت :- ایک ہی مکتب کا پڑھا ہوا - ایک مکتب میں پڑھنے والا - ہم دبستان - اسکول فیلو + کلاس فیلو +

ہم نام - ف - صفت :- ہم اسم - ایک ہی نام کا +

شب بزم میں ڈھونڈنے تھے مجھکو نجا ہو　　تھی سیر جو کوئی مرا ہم نام نکلتا +　　(مومن)

ہم نسل - ف + ع - صفت :- ایک ہی نسل کا - ایک جنس کا + ہم خاندان +

ہم نشیں - ف - صفت :- مصاحب جلیس - پاس کا اُٹھنے بیٹھنے والا - مقرّب - ہم صحبت +

مراجی تو بھلا بہلے کوئی دم　　اُسی کا ذکر کر لے ہمنشیں کچھ +　　(مصحفی)

ہم نفس - ف + ع - صفت :- ہمدم - ساتھی - دم کا ساتھی - دوست - رفیق - یار - آشنا -

ہم نوالہ - ف - اسم مذکر - ساتھ کھانے پینے والا - ہم کاسہ +

ہم وطن - ف + ع - اسم مذکر - اپنے دیس کا - ایک دیس کا - ایک ملک کا یا ایک نگر کا - ایک شہر کا +

ہُما - ف - اسم مذکر :- ایک مشہور پرند کا نام جو ہڈّیاں کھاتا اور کسی کو نہیں ستاتا ہے - اس جانور کی نسبت ایشیائی لوگوں کا خیال ہے کہ جس کے سر پر یہ جانور پھر جائے وہ بادشاہ ہو جائے یعنی دولت اور سلطنت پائے - چنانچہ اس پرند کو مبارک خیال کرکے شاہانِ ایران اپنے جھنڈوں پر اس کی تصویر بنایا کرتے تھے بعض لوگ اسی کو عنقا خیال کرتے اور سب پرندوں کا بادشاہ مانتے ہیں + نیز بہمن بادشاہ کی بیٹی کا نام جو رسمِ زردشت کے موافق اپنے باپ کے نکاح میں آئی اور اُس سے داراب پیدا ہوا + ہ

ہُوئے گُم اوجِ پروازِ فنا میں　　ترے جانباز ہمبالِ ہُما ہیں　　(زکی)

ہو کے پابوس سگِ یار پھرے گا جو وزیر　　اُستخواں میرے ہُما کھا کے لبِ شیاں ہوگا　　(وزیر)

طالعِ جو خوب تجھے سنوا جاہ کچھ نصیب　　سر پر مرے کروڑ ہیں تک ہُما پھرا　　(میر)

جستجو رہتی ہے دولت کا پتا ملتا نہیں　　سر پھرا کرتا ہے پہ ظلِّ ہُما ملتا نہیں +　　(اسیر)

کھاتا ہے زاغ گوشت فقط استخوان ہُما　　کیا مشغلی ہے زاغ کہاں اور کہاں ہُما　　(ظفر)

واہ واشور محبت خوب ہی چھڑکا نمک　　اُستخواں میرے ہُما کس مزے سے کھائے ہے　　(ظفر)

ہمارا - ہ - ضمیر مفعول :- (۱) ہم سب کا - ہم سب لوگوں کا - تمام کا - سب کا - (۲) تعظیماً برائے خود - میرا - میری ذات کا + از من - از ما +

ہمارا کیا ہے - ہ - محاورہ :- ہمارا کچھ نقصان نہیں - ہمارا کیا بگڑتا ہے - جب کوئی شخص کہا نہیں مانتا اور اپنا اُس پر بس نہیں چلتا تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں + ہ

تم ہو مخیّر ہے تم کو مبارک عشرت　　ہم چلے جائیں گے محفل سے ہمارا کیا ہے　　(راقم)

ہمارا لہو پیئے یا **ہمارا حلوا کھائے** - ہ - محاورہ عو :- قسمِ سخت جو دوسرے کو دلائی جاتی ہے - ہمکو کھائے - ہمکو پیئے - ہمیں سے ہٹ کرے - ہماری بوٹی کھائے - ہمیں پیئے - ہمارا مُردہ دیکھے + (جس سے محبت کا دعویٰ ہوتا ہے اُسکو قسم دلاتے ہیں)

تیری خُوں آشامیاں مشہور ہیں اے تیغِ ناز　　ایک قطرہ چھوڑ دے تو ہووے ہمارا ہی لہُو　　(درد)

لا رہے تیغ اسے تم آرا لہو پیئے　　اس میں کمی کرے تو ہمارا لہو پیئے　　(مصحفی)

تو آج نہ آوے تو لہو پیوے ہمارا　　تجھ بن نہیں کچھ سیرِ شبِ ماہ کی گوتیاں　　(رنگین)

ہمکو پیئے ہمارا حلوا کھائے　　ہمکو ہٹ کرے جو ہمسے چھپائے　　(قلق)

تقوے ہمارے آگے ہو جب آپ کا درست　　اور ہو یقین آپ کے اس اجتناب کا
مے ہووے کنجِ باغ ہو ساقی ہو ماہ وش　　اور واں کوئی مخل نہو باعث حجاب کا
گردن میں ہاتھ ڈال کے وہ شوخِ بے حیا　　دے ذائقہ زباں سے دہن کے لعاب کا
اُس وقت ہم سلام کریں قبلہ آپ کو　　گر آپ خوف کیجئے روزِ حساب کا +
منّت سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیئے　　گر پی نہ جائے جلد یہ پیالہ شراب کا +

(قطعۂ محمد صادق خان اختر)

ہمارے - ہ - ضمیر :- (۱) ہمارا کی جمع (۲) حروفِ مغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آ جانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہمارے بڑے پرائے برتے آزاد کرتے تھے - ا - کہاوت :- بزرگوں نے خرچ کیا ہم نام چاہتے ہیں - آپ تو کچھ نہیں مگر باپ دادا کے نام پر اتراتے ہیں +

ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں - ا - محاورہ :- ہم مُطلق بے خبر ہیں - ہمیں ذرا معلوم نہیں - ہم کیا ہمارے کراماً کاتبین بھی بے خبر ہیں +

ہمارے مُنہ میں بھی زبان ہے - ا - محاورہ :- ہم بھی طاقت گویائی رکھتے ہیں - ہمارا مُنہ بھی بند نہیں ہے - ہم بھی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں + ہ

کیا خُوب تم نے غیر کو بوسہ دیا نہیں　　بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہ میں زبان ہے　　(غالب)

ہمارے ہاں سے آگ لائی نام رکھا بیسندر - ہ - کہاوت :- ہماری ہی چیز اور ہمیں سے دریغ - پرائے چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں +

ہماری - ہ - اسم مؤنث :- ہمارا کی تانیث :- اپنی - ذاتی - نج کی +

ہما

ہماری بلّی ہمیں سے میاؤں۔ ہ۔ کہاوت :۔ ہمارا ہی پروردہ اور ہمسے ہی اِترائے۔ ہمارا کھائے اور ہمیں پر غرّائے +

ہماری بندگی پہنچے۔ ا۔ محاورہ :۔ ہمارا سلام پہنچے۔ ہم سلام کرتے ہیں + ہم باز آئے۔ ہمیں معاف رکھیئے۔ ہمارا دور سے ہی سلام ہے + ؎

شفا ہو جیسے گردوں نشیں سے ہماری بندگی پہنچے یہیں سے + (داغ)

ہماری بھتّی کھائے۔ ہ۔ قسم سخت :۔ دیکھو (ہمارا لہو کھائے) +

ہمکو کاٹے ہماری بھتّی کھائے ذبح ہمکو کرے جو سچ نہ بتائے (ذوق)

ہماری دادی نے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سونگھو۔ ہ۔ کہاوت :۔ کوئی کام کرے کوئی اِترائے۔ کام کسی نے کیا داد کوئی مانگے +

ہماشما۔ ا۔ صفت :۔ ادنے و اعلیٰ۔ چھوٹے بڑے۔ ایرے غیرے۔ اپنے بیگانے سب۔ عام عوام

ہمالیہ یا ہمالہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مرکب از (ہم برف + آلیہ گھر) ہندوستان کے ایک مشہور شمالی پہاڑ کا نام جو دُنیا کے سب پہاڑوں سے اونچا اور برف سے ستور ہے۔ ہماچل۔ ہمادری۔ ہم گری + (چونکہ ہم سنسکرت میں برف کو کہتے ہیں اور آلہ مکان یا مقام اسلئے ہیم گھر کو)

ہماہمی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ع) ا۔ انانیت۔ کبر۔ خودبینی۔ بڑا بول۔ ما و من منی۔ (۲) سرزوری۔ سینہ زوری۔ زبردستی۔ زور آوری +

ہُمایُوں۔ ف۔ صفت :۔ مرکب از ہما پرند + یُون منسوب) ا۔ مُبارک خجستہ۔ مسعود۔ بابرکت + کامیاب۔ بہرہ مند +

یہ بخت خفتہ کو ہو ہمایوں یہ چشم دشمن کو ہو مبارک
شب جدائی رہے سلامت کہ خواب ہم لیکے کیا کریں گے } (ظہیر)

(۲) مغلیہ خاندان کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو سلطان بابر کا بیٹا اور جلال الدین محمد اکبر کا باپ تھا۔ اِس بادشاہ نے ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی +

ہِمّت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ارادہ۔ عزم۔ قصد + دل کا ارادہ (۲) ارادۂ بلند اولوالعزمی۔ حوصلۂ عالی (۳) جرأت۔ ڈھارس + دلیری۔ عالی حوصلگی۔ (۴) شجاعت۔ بہادری۔ پرتائی سورماپن۔ طاقت۔ (ہ۔ ت) دُعا۔ دعائے درویشاں مدد۔ (۶۔ ا) توفیق۔ سردھا + دسترس جیسے اپنی اپنی ہمت ہے چاہے سو دو +

ہمّت باندھنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ جرأت کرنا۔ مضبوط ارادہ کرنا۔ ڈھارس باندھنا۔ دل کو جرأت دینا + حوصلہ کرنا۔ دل کرنا +

ہمّت بندھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ جرأت ہونا۔ ڈھارس بندھنا۔ حوصلہ پڑنا۔ دِل کھُلنا

ہمّت پڑنا۔ ا۔ فعل لازم۔ حوصلہ پڑنا۔ ہیاؤ یا ہیاؤ پڑنا۔ جرأت ہونا +

شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنا کیجے دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہیں ہمت میری (داغ)

ہمک

ہمّت کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) جرأت کرنا۔ دلیری کرنا + حوصلہ کرنا۔ دِل چلانا۔ جی چلانا۔ مردانگی دکھانا + ڈھارس باندھنا۔ (۲) سخاوت کرنا +

ہمّت والا۔ ا۔ صفت :۔ عالی ہمّت۔ عالی حوصلہ + جری۔ دلیر۔ بہادر۔ سُورما + سخی۔ دل چلا

ہمّت ہارنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ جی چھوڑنا۔ حوصلہ پست کرنا۔ ڈھارس نہ رکھنا۔ تھک جانا۔ کسی کام سے عاجز ہو کر دست بردار ہونا + ؎

اِنشا خدا کے فضل پہ رکھیئے نگاہ اور دن ہنس کے کاٹ ڈالیئے ہمت نہ ہاریئے (انشا)

جی تک قمار بازئے اُلفت میں ہار تُو ہمّت نہ ہار ہو یہ دلا زینہار تو + (سرور)

ملا یا۔ مِلنا تو ہے قسمت پہ معین لیکن طلب ہو سہے ہمت تو نہ ہارو (حسرت لکھنوی)

ہمتا۔ ف۔ صفت :۔ ہمسر۔ برابر + مانند۔ نظیر۔ مثل +

ہمزہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ الف جو کھینچکر یعنی جھٹکے کے ساتھ پڑھا جائے۔ وہ الف جو زبان کے نقطے سے ادا ہو۔ وہ الف جو کسی لفظ کے اوّل میں متحرک یا اخیر میں ساکن واقع ہو اور زبان کے جھٹکے سے نکالا جائے۔ چونکہ عربی میں ابتدا بہ ساکن محال ہے اِس لئے عربی والے الف کو ہمزہ ہی کہتے ہیں اور جو الف ہے اُسے لام کے ساتھ مِلاکر لام الف پڑھتے ہیں کیونکہ وہ ساکن ہے + دُوسرے حرف سے ملے بغیر نہیں پڑھا جا سکتا۔ اُردو میں ہمزہ وہ منحنی لکیر ہے جو لام الف کے بعد اِس صُورت کی (ء۔ ء) آتی ہے۔ یہ ہمزہ بعض جگہ یائے اضافت کے واسطے اور بعض جگہ اپنی خاص آواز کے واسطے جو الف سے علیحدہ ہے استعمال کیا جاتا ہے جیسے ثناءِ محمد۔ یا آئیے جناب۔ وغیرہ۔ (۲) حسابِ جُمل میں اِسکا کوئی عدد نہیں مانا گیا

ہم کِس شمار میں رہے ہوکر خمیدہ پشت یہ حرف ہمزہ وہ ہے کہ جسکا عدد نہیں (ناسخ)

(بعض کے نزدیک ہمزہ اعداد میں حرفِ مشتبہ ہے جو لوگ اِس کے قائل نہیں ہیں وہ اِسکا عدد بھی نہیں لیتے اور جو اسکو مانتے ہیں وہ اِس کی قیمت بھی ایک لگا لیتے ہیں چنانچہ مؤلّفِ منتخب التواریخ تخلّص بہ والہ محمد عادل عرف عدلی کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ اضافت کے ہمزہ کا ایک عدد شمار کیا کرتے ہیں بلکہ اگر ہمزہ حرفِ علت کی صُورت میں ہو تو بھی جائز ہے غرض اُن کے نزدیک جس شکل میں ہو اُسکا عدد لیلو مگر زیادہ تر اِسی بات پر اتفاق ہے کہ اِسکا کوئی عدد نہ لیا جائے +

ہُمکارا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (لکھنؤ) ہُنکارا۔ ہُوں۔ کسی بات کے اقرار و اقبال کی آواز۔ ہاں +

ہُمک کر۔ ہ۔ تابع فعل :۔ عو۔ ٹھمک کر۔ کُدک کر۔ اُچھل کر۔ سینہ کو مٹکا کر۔ جیسے گئے تو ہمک کر تھے کہ کام کرکے ہی لائیں گے مگر اپنا سا مُنہ لیکر رہ گئے +

ہُمکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) چڑھائی کرنا۔ حملہ کرنا۔ (۲) وا کرنا۔ ناحق کرنا۔ یورش کرنا۔ (۳) فعل لازم۔ بچّے کا چلنے میں کوشش کرنا۔ پھدکنا۔ اُچکنا۔ کُودنے کی کوشش کرنا۔ بچّے کا اپنی جگہ سے جست کرنا +

ساقی ہو گھٹے دامن تک نہیں ان کے مقدر میں　　یہ طفلِ ہمک کیوں آغوشِ مژگاں سے نکلتے ہیں (بحر)

کوسٹ ہوں اُن دَسٹ کو جن پوسٹ پیون پی کو سکھائے +
کبھی نہ ہمک کے سیج چڑھے اور کبھی نہ انگ سے انگ ملائے
کبھوں نہ کینی رس کی بتیاں کہوں نہ بہیں سے کیس گھمائے
سیج چڑھے پی ایسے لگیں جیسے ساسں ننندی نے آج ہی جلائے

ہُمک ہُمک کے چلنا - ہ - فعل لازم : - ٹھُمک ٹھُمک کے چلنا - پُھدک پُھدک کے چلنا - اُچک اُچک کر چلنا - اُچھل اُچھل کے چلنا +

ہے گُمانِ نظیر اب تو میرے جی میں اُس صنم کا　　وہ اکڑ کے دھج دکھانا وہ ہمک ہمک کے چلنا (نظیر)

تھی اُن کی چال کی توعجب یار و چال ڈھال　　پاؤں میں گھنگرو باجتے سر پر جھنڈولے بال
چلتے ہُمک ہُمک کے جو وہ ڈگمگاتی چال　　تھا میں کبھی جسودا کبھی نند لیں سنبھال
ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن　　کیا کیا کہوں میں کشن کنہیا کا بالپن (نظیر)

ہمگی - ف - صفت : - تمامی + تمام - سب + سب کا سب +

ہِمَم - ع - اسم مؤنث : - ہمّت کی جمع - جیسے عالی ہمم +

ہموار - ف - صفت : - (۱) برابر - یکساں - چورس - ایک ڈھال - یک طریق - مُساوی (۲) مُدام - ہمیشہ - نت - سدا - دائم +

ہموارہ - ف - تابع فعل : - ہمیشہ - مُدام - سدا - دائم - نت - پیوستہ - لگاتار - علی الاتصال +

ہمہ - ف - صفت : - سب - کُل - سارا - مجمل - سگرا - سکل - تمام +

ہمہ بازی تُمّا بازی پیروں سے بھی دغا بازی - ا - محاورہ : - سب سے تو دغا کرتے ہی ہو پیروں سے بھی چال چلنے لگے + اُستاد کے آگے شاگرد کی نہیں چلتی +

ہمہ تن - ف - تابع فعل : - بالکل - سراپا - تمام - سر بسر - سب کا سب جیسے ہمہ تن مصروف ہونا + ہمہ تن کام پر دل لگاؤ تو کیوں نہ آئے +

شوقِ یار میں ہمہ تن رنگِ اضطراب　　سوچ بہار کیوں نہ ہو زنجیر پائے گُل (زکی)
مجکو اشکوں نے ڈبویا ہمہ تن پانی میں　　صورتِ مردمِ دیدہ ہے وطن پانی میں (〃)
عشقِ قاتل دیا تو کرنا تھا　　ہمہ تن یا خدا گلو مجکو + + (تصویر)
اُسکو حیرت بنا دیا ہمہ تن　　جسکو جلوہ دکھا دیا تُونے + + (〃)
ساتھ عشاق کے یہ پھر بھی نہ کرتا نرمی　　آسماں گر ہمہ تن رُوئی کا گالا ہوتا + (داغ)
میری بُرائیاں تو نہ کرتا ہو مدعی　　کیا غور ہے کہ وہ ہمہ تن گوش ہو گئے (〃)

ہمہ داں - ف - صفت : - ہر ایک بات سے واقف - ہر ایک علم و ہُنر کا جاننے والا - جگت اُستاد + سرب اگیتا - سرب گیانی +

ہمہ دانی - ف - اسم مؤنث : - سرب گیان - سرب اگیاتا - جگت اُستادی +

ہمہ شُما - ا - صفت : - دیکھو (ہما شما) اودنے واعلےٰ - رذیل و شریف - ہزاری بزاری +

ہمہ صفت موصوف - ف + ع - صفت : - سب گُنوں پُورا - ساری خُوبیوں سے بھرا ہُوا - ہر قسم کی تعریف کے قابل +

ہمہ نعمت - ف + ع - اسم مؤنث : - (عو) - تمام نعمت - تمام عمدہ چیزیں - تمام عمدہ کھانے - ہر قسم کی عمدہ چیز - مال و دولت - ہمہ شے - جیسے خدانے دنیا کی ہمہ نعمت دے رکھی ہے مُنہ دکھانے والا نہیں + مُدا اچھی صحبت کا پھل دیکھا کہ ایک دانا عورت نیک نیت پڑھی لکھی نام کو لڑکی عقل و شعُور میں بڑی بوڑھی نے کس طرح سے پھر اُس خاک کے گھر کو لاکھ بنایا کہ پھر وُہی انگنت مال دولت سب شے ات گت اور ہمہ نعمت ہو گئی (جیترہنیلی)

ہمہ نعمت موجود ہے - ا - محاورہ : - خدانے سب کچھ دے رکھا ہے کسی چیز کا کسی بات کی کمی نہیں ہے - نہایت فراغبالی ہے اُنکے گھر میں خدا کی دی ہمہ نعمت موجود ہے +

ہمیانی - ا - اسم مؤنث : - (عربی ہمیان سے ہمیانی ہو گیا ہے) ہمیان - نیولی - رُپوں کی تپلی سی تھیلی جو کمر سے باندھ لیتے ہیں - کیسۂ زر - بٹوہ +

ہمیشگی - ف - اسم مؤنث : - قدامت - دوام - دوامی + قیام - بقا - بے زوالی - جیسے ہمیشگی تو اُسی، کی ذات کے واسطے ہے +

ہمیشہ - ف - تابع فعل : - دائم - مُدام - سدا - نت - آئے دن +

ہمیشہ روتے ہی جنم گزرا - ا - محاورہ : - سدا مصیبت اور افلاس ہی رہی ہمیشہ تنگدستی اور دُکھ درد میں ہی مبتلا رہے ؎ جب میں نے کہا مجھ پر کیا کیا نہ ستم گزرا + بولے کہ سدا تیرا روتے ہی جنم گزرا (نامعلوم)

ہمیں - ہ - ضمیر مفعول : - (۱) ہم سب کو - ہم تمام آدمیوں کو - مجھے کی جمع - (۲) تعظیماً خطاب بذاتِ خود - مجھے - مجکو - میرے تئیں جیسے ہمیں اُس سے کچھ کام نہیں +

ہمیں پیٹے - ہ - عو : - قسمِ سخت جو کسی عزیز یا دوست کو دی جاتی ہے - ہمارا ماتم کرے - ہمیں رو وے - ہمیں زندہ نہ دیکھے - ہمیں ہے ہے کرے - ہمارا مُردہ دیکھے - ہمیں مرا ہُوا دیکھے - ہمیں کھائے - ہماری قسم - ہماری جان کی قسم +

بولے گھبرا کر ہمیں پیٹے جو یہ جرأت کرے　　سامنے اُس کے گلے تک ہم جو خنجر لیگئے (اختر)

میں کہا دل میں در دسے ہے میرے　　ہنس کے کہنے لگے خدا نہ کرے +
پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا　　ہمکو پیٹے اگر دوا نہ کرے + + (تصویر)

ہمیں کیا سمجھا ہے - ا - محاورہ : - ہمکو کیا خیال کیا - کیا کچھ ایسا ویسا آدمی جانا +

لے کے دل پُوچھنے میں تُونے ہمیں کیا سمجھا　　اُٹھی آفت ہو اگر کہیئے کہ دلبر جانا + (زکی)

ہمیں ہے ہے کرے - یا ہمکو ہے ہے کرے - ہ - عو : - دیکھو ہمیں پیٹے ؎

جب چلے گھر کو رُوٹھ ہم رنگیں　　ہو کے وہ بیقرار دوڑے آئے (قطعۂ رنگین)

ہمی

لگ کے چھاتی سے یوں لگے کہنے ہم کو سہہ سے کرے جو آگے جائے (رنگین)

ہمیں۔ ہ۔ یائے معروف:۔ (کلمۂ حصر) ہم ہی ایک کلمہ ہے جو بذاتِ خود یا بذاتِ خود انحصار کا فائدہ دیتا ہے۔ ہم تم آپ ہمیں ہم ہم ہی دونوں۔ ہم ہی سب ہمیں سب +

ہمیں پر کیا ہے۔ محاورہ یعنی کچھ ہماری ہی ذات پر موقوف اور منحصر نہیں ہے مجھی پر کیا موقوف ہے +

ہمیں پر کیا ہے دریا رہ کون ایسا تھا کہ جسے نقش بدیوار نہ دیکھا ہم سے (درد)

ہمیں ہیں جو یہ مُگدر ہلاتے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی یہ طاقت اور زور کا کام ہم سے ہی ہو سکتا ہے ہماری برابر جہان میں اور ہمسر نہیں ہے + ۵

نہ سنبھلا آسماں سے عشق کا بوجھ ہمیں ہیں یہ جو مگدر ہلاتے ہیں + (سودا)

ہُن۔ ہ۔ اسم مذکر و مؤنث:۔ (۱) دکن کے ایک طلائی سکّہ کا نام جو راجگانِ دکن کے وقت میں رائج تھا۔ یہ سکّہ چالیس فلم سے لیکر ۵۴ فلم تک ہُوا کرتا تھا چونکہ ایک فلم روپے کا بارھواں حصّہ ہوتا ہے اِس حساب سے ایک ہُن اگر چالیس فلم کا مانا جائے تو تین روپے پانچ آنے چار پائی کا ہوا اور جو ۵۴ فلم کا مانیں تو پونے چار روپے کا ہوتا ہے + (کنڑی زبان میں جو ہندوستان کے ساحلِ مغربی وجنوبی کے قطعۂ کنڑ میں بولی جاتی ہے ہُن یا ہُونو سونے کو کہتے ہیں جس کا ماخذ سنسکرت सुवर्ण سُورن یعنی طلا معلوم ہوتا ہے ابتدا میں اسکی رائے مُہملہ ساقط ہوکر سوَن ہوا پھر حسب قاعدۂ سینِ مُہملہ کا ہائے ہوز سے بدل ہوکر ہُون ہوا اور ہُون کا مخفف ہوکر ہُن رہگیا لیکن مشہور اور مصطلح وہ سونے کے مختلف سکّے ہیں جو مدّت تک بُودھ مذہب کے بعد ممالکِ دکن میں رائج رہے۔ اس سکّہ کا وزن مروّجہ اشرفی کے ایک ثُلث کی برابر ہے چنانچہ ہمارے ایک کرمفرما کا بیان ہے کہ ہم نے ساڑھے تین آنہ کا ہُن دیکھا ہے جس کے رُو کی طرف تین ہندوانی مُورتیں اِس طرح بنی ہوئی ہیں کہ بیچ میں تو ایک بڑی ہے اور آس پاس دو چھوٹی ہیں پُشت کی جانب باریک باریک دانے یا نقطے سے اُبھرے ہُوئے ہیں اس کا قطر انگریزی دو نّی سے کچھ کم ہے اور اِسی طرف سے کسی قدر محدّب یعنی اُبھرواں سطح ہے دُوسرا ہُن اُن کی نظر سے اور گزرا جو اس سے چھوٹا اور نقوش میں بھی مختلف ہے یعنی رُخ کی طرف ہِل کنٹھ بنا ہُوا ہے جس کی چونچ اور دونوں پنجوں میں ہاتھی لٹک رہے ہیں اور پُشت کی طرف سنسکرت کے کچھ حروف ہیں حیدر نایک اور اُسکے بیٹے سلطان ٹیپو کے زمانے میں بھی ہُن سکّہ مضروب ہوا جسے بہادری اور سلطانی ہُن کہا کرتے تھے حضرت نواب فصیح الملک داغ دہلوی نے اسکو مؤنث باندھا ہے۔ مگر اور شعرائے دہلی و لکھنؤ نے مذکر چنانچہ حالیؔ اسیرؔ۔ بحرؔ وغیرہ کے اشعار ہُن برسنا میں موجود ہیں ہم نے بھی مذکر ہی مانا ہے

ہُن برستی ہے دکن میں یہ مثل ہے مشہور تُو نے برسائے گہر فیض سے معدن معدن (داغ)

(۲) ریزہ نیز وہ سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کسی زمانے میں دکن میں برسے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابتک لوگوں کے پاس تبرکاً وہ ٹکڑے موجود ہیں واللہ اعلم بالصواب (۳۔ پنجاب) اب۔ ابھی۔ اِسیوقت + فوراً۔ جیسے ہُن آیا یعنی ابھی آیا +

ہند

ہُن برسنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کثرت اور افراط سے دولت ہونا۔ روپیہ برسنا۔ دولت بنہایت آمدنی ہونا۔ دولت میں کھیلنا۔ جیسے اُن کے ہاں تو ہُن برستا ہے یعنی خوب آمد ہے ۵

رو رہا ہوتی جو کرتا کِشت کاری خیر کی ہُن برستا میں اگر بارانِ رحمت آگیا (بحر)

رونمائی دُختِ رز ہے گنجِ زر برسات میں ہُن برستا ہے سرِ ساقی کے گھر برسات میں (اسیر)

ہُن برستی ہے دکن میں یہ مثل ہے مشہور تُو نے برسائے گہر فیض سے معدن معدن (داغ)

ہنر کا جہاں گرم بازار ہے اب جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہاں ابرِ رحمت کا گھر بار ہے اب جہاں ہُن برستا لگاتار ہے اب +
تمدّن کا پیدا نہ تھا واں نشاں تک سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک

دیکھنا آج وہ ہُن برسے گا انشاءاللہ غربا ہند کے سونے کے اُٹھائینگے محل (قدر)

لال ہوگئے ساقیو آنے تو دو فصلِ بہار ہُن پہ ہُن برسے گا ہو گا خانۂ خمار سُرخ (//)

گردنِ شیشہ جُھکا دے مرے پیمانے پر ہُن برستا رہے ساقی ترے میخانے پر (//)

ہنتا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) مار ڈالنا۔ قتل کردینا۔ ہلاک کرنا۔ گردن مارنا۔ ہنسا کرنا +

ہنٹر۔ انگلش Hunter۔ اسم مذکر۔ اردو میں صرف چابک اور کوڑے کے معنی میں مستعمل ہے

ہنجار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ راہ۔ راستہ + مجازاً طرز۔ روش۔ قاعدہ + جیسے فلک ناہنجار یعنی کج رفتار +

ہند۔ س۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے تینوں بیٹوں یعنی **سام حام یافث** کو اطرافِ جہان میں بھیجکر مُلک کی آبادی اور کشت کاری کا حکم دیا چنانچہ اِن میں سے ہر ایک نے ایک ایک سمت کی راہ لی اور انہیں کی اولاد یا اُن کے ناموں سے دُنیا کا ہر ایک مُلک نامزد ہوا یعنی حام جنوب کی طرف چلا اور اُسکی آبادی میں کوشش کی حام کے چھ بیٹے تھے جن میں سے سب سے بڑا بیٹا ہند نامی تھا جس نے اپنے نام پر اِس مُلک کو یہاں آکر آباد کیا۔ دُوسرا سِندھ جو مُلک سندھ میں آکر ٹھہرا اور اپنے بیٹوں کے نام پر شہر ٹھٹھہ و مُلتان بسایا لیکن امر واقع یہ ہے کہ زبانِ سنسکرت میں سِندھو دریائے کلاں کو کہتے ہیں جب آریا قوم جس کی زبان سنسکرت سے ملتی جُلتی یعنی قدیم پارسی ہے یہاں مغرب سے آئی تو سب سے پہلے دریائے اٹک اُسکی نظر سے گُزرا جس کا نام اُس نے سِندھو رکھدیا اور اُسی کے نام سے اُسکے نواحی کے مُلک سِندھ کہلانے چُونکہ سین اور ہ کا سنسکرت میں باہم بدل ہے اس وجہ سے سِندھو سے سِندھ اور پھر ہند ہوگیا اور آخرکار سندھ کا نام بدستور رکھکر باقی مُلک کو ہند کہنے لگے۔ باقی چار بھائیوں کے یہ نام تھے حبش۔ افرنج۔ ہرمز۔ بوبہ بیں پہلے معنی ہند کے یہ ہُوئے کہ حام کے بڑے بیٹے اور نوح کے پوتے کا نام ہے یا سِندھو سے ہند ہوا (۲) ہندوستان۔ بھارت کھنڈ آریاورت۔ برھاورت ایشیا کے سولہ ملکوں میں سے چودھویں مُلک کا نام جو بین جنوب میں واقع ہے اسکا رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل اور آبادی ۲۸ کروڑ سے زیادہ ہے جسکی ٹھیک مقدار اگلے اس میں مختلف مذہب کے لوگ آباد ہیں سب سے زیادہ ہندو اُن سے کم مسلمان اور باقی دیگر اقوام ہندو اربعہ یہ ہے شمال میں

کوہمالہ جنوب میں بحرِ ہند راس کماری مشرق میں برہما سام مغرب میں کوہِ سلیمان۔ ملکِ سندھ خلیج کھمبات۔ بلوچستان وغیرہ اِس ملک کی آبادی ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کی رو سے ۲۸۷۲۲۳۴۳۱ ہے تفصیل حاشیہ

ہِندسہ۔ مُعرّب۔ اسم مذکر۔ اندازہ کا معرّب۔ (۱) شکلِ عدد۔ رقم۔ آنک۔ (۲) اقلیدس۔ علمِ حسابات۔ ریکھا گنت + (ہماری رائے میں یہ لفظ اندازہ کا مُعرّب نہیں ہے، چونکہ ہند سے یہ علم نکلا ہے اِس سبب سے ہندسہ نام رکھا گیا)

ہندسہ داں۔ ف۔ اسم مذکر۔ مُہندِس۔ علمِ ہندسہ کا واقف۔ اقلیدس کے علم کا جاننے والا۔

ہِندُو۔ ف۔ اسم مذکر۔ (منسوب بہ ہند) ۱۔ ہندوستان کا رہنے والا۔ ہند کا باشندہ۔ ہندوستانی۔ ہندی۔ (۲) ہندوستان کی وہ قوم جس میں بُت پرستی جائز ہے اور اُنکا طریق دیگر اقوام سے بالکل علیحدہ ہے۔ آریا دھرم جینی ست وغیرہ کے لوگ + ہندوستان کے قدیم باشندے + سہ

ہندو میں بُت پرست مسلماں خدا پرست پُوجوں میں اُسکو جو ہے آشنا پرست (سودا)

(۳) حبشی۔ زنگی۔ شیدی۔ سیاہ رنگ کا آدمی۔ کالا آدمی۔ یہ معنی صرف فارسی میں آتے ہیں۔ چنانچہ ہندوے چرخ ہندوئے سپہر وغیرہ زحل ستارے کو صرف اُسکے کالا ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں (۴۔ ف) چور۔ دُزد۔ راہزن۔ راہمار۔ لُٹیرا (۵۔ ف) غلام۔ بَردہ۔ چیلا۔ حلقہ بگوش۔ بندہ۔ داس۔ عبد +

ہندو مُسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہ۔ کہاوت: یعنی ہندو مسلمانوں میں قدیم سے اتحاد ہے ہندو مسلمان باہم لازم ملزوم ہیں +

ہندوستان۔ ف۔ اسم مذکر۔ ملکِ ہند۔ آریاورت۔ بھارت کھنڈ۔ دیکھو (ہند)

ہندوستانی۔ ف۔ اسم مذکر۔ ہند کا باشندہ۔ ہند سے منسوب۔ صفت اصطلاح میں حضرت نے اُردو کو یہی نام دیا ہے کیونکہ یہ اُردو تقریباً تمام ملک میں بولی جاتی ہے

ہِندی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ہند سے نسبت رکھنے والا۔ منسُوب بہ ہند (۲) ہندوستانی۔ ہند کا رہنے والا (۳) ہند کی تلوار۔ مطلق تلوار۔ (۴) ہندوستان کی وہ زبان جو سنسکرت سے نکلی ہے۔ پراکرت۔ پالی۔ برج وغیرہ (۵) وہ خط جس میں ہندو لوگ چِٹھی چپاٹی یا اپنا حساب کتاب لکھتے ہیں جس کی نسبت مشہور ہے کہ ہندی گندی + دیوناگری۔ گُرمکھی۔ کایتی وغیرہ (۶) ہندوستان کی چیز +

ہندی کی چِندی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) معنی کے معنی۔ تفسیر کی تفسیر۔ شرح کی شرح یہ سمجھتے ہیں دُود کو ہندی تاڑ لیتے ہیں ہندی کی چندی + (انشا) (۲) مین میکھ۔ نکتہ چینی۔ چھان بین۔ بال کی کھال +

ہندی کی چِندی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) آسان کو زیادہ آسان کرنا۔ نہایت عام فہم بنانا۔ خُوب سمجھانا۔ آسان ترجمہ کرنا۔ (۲) کھود کھود کر پوچھنا۔ خُوب چھان بین کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بخیے نکالنا (۳) ٹھوک بجانا۔ بیفائدہ باتیں بنانا +

ہندی کی چِندی نکالنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ معنی کے معنی پوچھنا + نکتہ چینی کرنا۔ بال کی کھال کھینچنا۔ مین میکھ نکالنا۔ حُجت نکالنا + سہ

اگر میں فارسی بولوں تو وہ ہندی نکالے ہے بُتِ ہندوستاں زا ہندی کی چِندی نکالے ہے (نکہت)

ہندی گندی۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی ہندی خط یا تحریر خراب ہے کیونکہ یہ صاف نہیں پڑھی جاتی (یہ مثل خاص اُس تحریر کی نسبت جو شاستری کے علاوہ عام مہاجنوں میں رائج ہے اور جس میں اجمیر گئے کو آج مر گئے پڑھ لیتے ہیں زبان زدِ خلائق ہے)

ہنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) بڑی ہانڈی۔ مٹی کا بڑا برتن جسے تولیا بھی کہتے ہیں۔ مٹکا۔ خُم۔ تولا۔ کڑھا۔ بڑی مُنہ کا تولا۔ (۲) ایک قسم کی گھانس جو اکثر جھیل یا تالاب وغیرہ کے کنارے پر ہوتی ہے (۳) ہانڈنے والا۔ پھرنے والا +

ہنڈا بھاڑا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (پُورب) واپسی کا کرایہ + مال بیچانیکا معاوضہ۔ کرایہ کا تصفیہ

ہنڈا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) ۱۔ کسی دیوتا پر مٹھائیوں کے ہنڈے چڑھانا۔ کونڈا کرنا۔ (۲) کسی جاترا سے واپس آکر برہم بھوج یا ضیافت کرنا +

ہُنڈار۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (پُورب) بھیڑیا۔ گُرگ۔ ذیب +

ہنڈانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱۔ گنوار) شہر بدر کرنا۔ نکالنا۔ جلاوطن کرنا۔ کھیدنا۔ تاڑنا۔ جمنا پار اُتارنا (۲) پھرانا۔ ڈونڈانا۔ حیران کرنا + گدھے پر چڑھا کر شہر میں پھرانا۔ تشہیر کرنا

ہُنڈاون۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہُنڈی بھیجنے کا کمیشن۔ ہُنڈی کا محصول۔ ہُنڈی کا بٹا۔ ہُنڈی کرانے کا حق۔ ہُنڈی کرائی +

ہنڈکلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بچّوں کی ہانڈی جو کُلیا یا چھوٹے سے برتن میں پکاتے ہیں۔ بچّوں کا کھانا پکانے کا کھیل +

ہِنڈول۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہندی راگوں کا پانچواں۔ بعض کے نزدیک تیسرا راگ جو چیت بیساکھ مطابق مارچ اپریل میں اکثر شام کے وقت گایا جاتا ہے گویّوں کا بیان ہے کہ بسنت رُت میں ہر وقت اور غیر موسم میں ہر دن کے اخیر وقت میں گانا چاہئے اِس کی تصویر اس طرح پر ہے کہ ہنڈولا پڑا ہُوا ہے اُس میں کرشن جی بیٹھے ہیں، اور گوپیاں کھڑی جُھلا رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ راگ مہادیو جی کے اُس مُنہ سے نکلا ہے جو اُتر کی طرف تھا بعض کا بیان ہے کہ برہما جی کے جسم یا اُن کی ناف سے نکلا ہے۔ (بضمِ دالِ ثقیلہ و واؤ مجہول)

ہِنڈولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) پالنا۔ گہوارہ۔ پنگورا۔ جھولنا۔ مہد + بچّوں کے جُھلانے کا جُھولا جس میں پٹڑا پڑا ہوا ہوتا ہے۔ ۲۔ ایک بہت بڑا جُھولا جس میں کھٹولے جڑے ہُوئے ہوتے اور میلوں میں تماشائیوں کے جُھلانے کیواسطے کھڑا کیا جاتا ہے جسے دو آدمی جھوٹے دیتے ہیں۔ (دالِ ثقیلہ مضموم و واؤ مجہول ساکن)

+ اگرچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری ۲۹ کروڑ ۴۰ لاکھ ثابت ہوئی مگر اسکی وجہ یہ ہے کہ اِس دس برس میں کئی جدید علاقے بھی مثلاً بلوچستان۔ کوہستانِ چترال سکم۔ ریاستہائے شمال شمالی ہندوستان بھی شامل ہو گئے ورنہ بباعثِ قحط و وبائے طاعون وغیرہ سخت تنزّل ہے !!

دورِ فلک میں ہے یہ ہنڈولے کی چال ڈھال — کس دن زمانہ باز رہا انقلاب سے (مصحفی)
جزاک اللہ بنایا تو نے بیتاو — نفس میں سینۂ بلبل ہنڈولا (")
روز و شب چرخ ہنڈولے کی طرح پھرتا ہے — کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہووے (آتش)
بانسی پر چڑھا کر خلق کو جھکیے ہو بستی میں — ہنڈولے سبب تجکو ہیں آسماں ہاتھا (نصیر)
ایک عالم تہ و بالا ہے فلک کے ہاتھ سے — یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا (نامعلوم)
(۲) برسات کا گیت جو جھولے پر گایا جاتا ہے +

ہنڈولا جھولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہنڈو) جھولا جھولنا۔ ہنڈولے میں جھولنا +
ہنڈولا گوری جھولیں گی رنگ بھری — ایک تو ہنڈولا گوری دوسرے جھولا تیسرے تو تین تنگ بھری
اے ہنڈولا گوری جھولنگی رنگ بھری (گیت)

ہُنڈوی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کاغذ۔ چک۔ روپیہ کا رقعہ۔ ٹیپ۔ ہندوستانی مہاجن کا نوٹ۔ وہ رقعہ جو ساہوکار لوگ ایک دُکان سے دُوسرے دُکان پر روپیہ دینے کے واسطے ہنڈاون لیکر دیتے ہیں +

ہُنڈوی پٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہُنڈوی کا روپیہ وصُول ہونا +

ہُنڈوی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی کے نام پر ہُنڈوی کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنا + منی آرڈر روانہ کرنا +

ہُنڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (ہُنڈوی)

ہُنڈی بھیجنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مہاجن کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنا۔ ساہوکار سے روپیہ کا پرچہ لیکر روانہ کرنا + منی آرڈر بھیجنا +

ہُنڈی پٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہُنڈوی پٹنا)

ہُنڈی سکارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ روپیہ ادا کرنے کی حامی بھرنا۔ ہُنڈی کا روپیہ ادا کرنا +

ہُنڈی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ منی آرڈر کرنا + ساہوکار کو روپیہ دینا تا کہ کسی دوسرے شہر میں وہ لے لیا جائے +

ہنڈیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہانڈی کی تصغیر (۱) مٹی کی دیگچی۔ اوندگی۔ دیگِ گلیں۔ (۲) ترکاری۔ دال۔ سالن۔ تیون۔ لاون (۳) دکن کے ایک شہر کا نام جس میں مُلّا دو پیازے کی قبر ہے +

ہنڈیا پکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) سالن پکانا۔ ترکاری پکانا۔ تیون پکانا۔ (۲) چرچا کرنا۔ کھچڑی پکانا +

ہنڈیا پکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سالن پکنا۔ ترکاری پکنا۔ تیون پکنا (۲) چرچا ہونا۔ کھُسر پھُسر ہونا۔ کھچڑی پکنا۔ جیسے اُن کے ہاں اس بات کی ہنڈیا پک رہی ہے +

ہنڈیا چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیگچی کا چولھے پر رکھنا۔ دال سالن یا ترکاری پکنے کو رکھنا +

ہنڈیا چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہنڈیا کا پکنے کے واسطے چولھے پر رکھا جانا (۲) ہنڈیا گرم ہونا۔ مُفت کا کھانا پکنا۔ رشوت ہاتھ آنا +

ہنڈیا ڈوئی یا ہنڈیا ڈُلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کھانے پکانے کا سامان باورچی خانے کے برتن (۲) گھر کا اسباب۔ اثالا۔ اثاثہ۔ بدھنا بوریہ۔ انگڑ کھنگڑ +

ہنڈیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہنڈی کی جمع +

ہُنڈیاں پٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کثرت سے روپیہ تقسیم ہونا۔ جیسے ایسی ہی وہاں ہُنڈیاں پٹتی ہیں کہ کوئی جاتے ہی دیدے گا +

ہُنر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) فن۔ گُن۔ کام۔ کاریگری۔ دستکاری۔ حرفت + کمال۔ جوہر + صنعت + وہ کاریگری جو ہاتھ سے ہو + کرتب۔ وصف + خُوبی +
دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز — عیبِ اُلفت کے سوا ہم میں ہُنر کوئی نہ تھا (آتش)
دیکھ دُنیا میں ہزاروں جانور — عیش عشرت میں ہیں بے کسب ہنر (حسن)
زاہدی تو ہیں بخدا مظہر کمال — لیتے ہیں دل نگہ میں ہو تیکے ہنر کو دیکھ (نسیم)
بنا کے آئینہ دیکھے ہے پہلے آئینہ گر — ہنرور اپنے ہی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں (ذوق)
سوالِ جوہر آئینہ ہے بہ چشمِ پُرآب — کہ منہ پہ خاک ملے کیوں ہُنر کو دیکھتے ہیں (")
(۲) انداز + سلیقہ + حکمت۔ دانائی +
بُلاتے ہیں محفل میں ہنسنے کو وُہ — مرا گریہ آخر ہُنر ہو گیا + (نسیم)

ہنا کے افشاں چُنو جبیں پر نچوڑ و زُلفوں کو بعد اُس کے
دکھا دو عاشق کو اِس ہُنر سے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں
غضب ہے چیں بر جبیں وہ کیا ہے بدن سے ٹپکے بھی ہے پسینا
عیاں ہے یارو نئے ہُنر سے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں (نظیر)

ہُنر کی پوٹ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ جامع الکمالات آدمی۔ بڑا ہُنرمند آدمی +

ہُنرمند۔ ف۔ صفت:۔ باہُنر۔ صاحب سلیقہ۔ باکمال۔ صنعت و حرفت سے واقف۔ دستکار۔ کاریگر۔ صناع۔ کسی قسم کا جوہر رکھنے والا۔ گُنی۔ گُنوان +

ہُنرمندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سلیقہ۔ سُگھڑائی۔ اُستادی۔ جوہر۔ لیاقت۔ قابلیت + کاریگری حکمت۔ دانائی + وصف۔ خُوبی۔ کمال۔ صنعت و حرفت۔ گُن +

ہنرور۔ ف۔ صفت:۔ دیکھو (ہُنرمند)

ہنس۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے آبی پرندہ کا نام جسے راج ہنس بھی کہتے ہیں۔ قاز۔ ایک قسم کی بط۔ اسکی نسبت مشہور ہے کہ یہ جانور موتی کھایا کرتا ہے (۲) گلے کے گرداگرد کی ہڈی۔ کھوے سے اوپر کی ہڈی + ہنسلی۔ (۳۔ مجازاً) مرغِ روح۔ رُوح۔ آتما۔ جان۔ جیو۔ پران + (جب ہم ہنس کہینگے تو مذہب سے مُراد ہوگی)

ہَنْسا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو ہنس نمبر ۱) جیسے یا تو ہنسا موتی چگیں یا لنگھن ہی کرجائیں۔ ہنسا مجھے سوا اُڑ گئے کاگا بیٹھے دیوان جا بابن گھر آپنے سیہ کس کے جہان (دوہا)

ببیک سبھائی وسے واریاں چمن میں سوا کاگا سے ہنسا کیو کرت نہ لاگی بار (مدد) (شاہ ببیک)

ہِنْسا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) (۱) قتل۔ ذبح۔ خون۔ مقاتلہ۔ خونریزی۔ کشت و خون (۲) ہتیا۔ پاپ۔ گناہ۔ اپرادھ +

ہِنسا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) مارنا۔ قتل کرنا۔ جیو ہتیا کرنا +

ہَنْسانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) خندہ دلانا۔ ہنسی دلانا۔ ہنسنا کا تعدیہ (۲) خوش کرنا۔ محظوظ کرنا۔ خوشی دلانا +۔ ہ

فلک نے جو دم بھر ہنسایا ہے مجھکو تو برسوں مہینوں رلایا ہے مجھکو (ظہیر)

ہَنْسائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ تضحیک۔ ٹھٹا۔ ہنسی۔ تحقیر آمیز مزاح۔ جیسے جگ ہنسائی +

ہَنستا پھول ہَنستی کلی۔ ہ۔ محاورہ عو:۔ نازک اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور ہنستا رہے + وہ نہایت نازک مزاج جسے ذرا سی بھی خلاف طبع بات گوارا نہ ہو۔ تنک مزاج۔ جیسے عصر کے وقت ہوا بچوں کو چھٹی ملی گھر میں آئے اماں جان اور سب بڑے بوڑھوں کو سلام کیا اماں جان دیکھتے ہی خوش ہوگئیں کہنے لگیں آئے تو ہنستی کلی ہنستا پھول اِندر کا تارا گھر کا اُجالا آنکھوں کی جینک کلیجے کی ٹھنڈک سو آتے ہی لگے ٹھنکنے اچھی حضرت ہمیں تو بھوک لگی ہے۔

ہَنستا چُغَل۔ ا۔ اسم مذکر:۔ پردہ دوستی میں دشمنی کرنے والا۔ دشمنِ دوست نما۔ وہ دشمن جو ہنس ہنس کر اپنا کام کرے اور دوسرے کو اپنی برائی ثابت نہ ہونے دے۔ وہ شخص جو سر سہلائے بھیجا کھائے + ہ

سراپا پُر فریب و پُر دغل ہے کہ چرخ پیر ہنستا چغل ہے (نکہت)

ہَنستی پیشانی۔ ا۔ صفت:۔ خندہ پیشانی۔ خندہ رُو۔ شگفتہ جبیں۔ خوشرو۔ ہنس مکھ

دیکھ حال زار رو تا چارہ گر کو آئے ہے چاکِ زخمِ دل ہے کیسی ہنستی پیشانی تری (نکہت)

وہ پیشانی تری ہنستی ہوئی اب یاد آتی ہے نہ کیوں منہ دیکھکر رو یا کروں میں صبح خنداں کا (برق)

عجب ہنستی ہنستی ہے پیشانی اُن کی نمایاں ہیں چہرے سے آثارِ الفت (قدر)

ہَنستے ٹھاکُر کھانستے چور اِن دونوں کا آیا اور۔ ہ۔ کہاوت:۔ حاکم کی بے موقع ہنسی۔ چور کی کھانسی موجب ہلاکت اور انتہائے خرابی ہے + (دایو بمعنی عمر)

ہَنستے ہَنستے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ہنسی ہنسی میں۔ مذاق میں + ہنسنے کی حالت میں

لاکھوں کٹوا دئے سرآن میں ہنستے ہنستے مری جان کوئی تو تو تماشا نکلا (خدا بخش مہج)

(۲) نہایت ہنسنے سے۔ کثرت خندیدگی کے سبب جیسے ہنستے ہنستے بیتاب ہوگیا +

ہَنستے ہَنستے پیٹ میں بل پڑجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اِس قدر ہنسنا کہ پیٹ

دُکھنے لگنا۔ نہایت ہنسنا۔ ہنسی کے مارے لوٹ لوٹ جانا کثرتِ خندہ سے شکم میں پیچ و تاب ہونا +

ہَنستے ہَنستے لوٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہنسی کے مارے گر گر پڑنا۔ ہنسی سے لوٹ لوٹ جانا۔ بہت ہنسنا +

گُل ہنستے ہنستے لوٹ گئے میری قبر پر یوں روئی شمع دیکھ کے میرے مزار کو (وزیر)

ہَنستے ہی گھر بستے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہنسی ہنسی میں کام بنجاتے ہیں۔ ہنستے ہی ہنستے مراد ملجاتی ہے۔ باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے +

کہا کر روز ہی مجھسے کہ یار آتا ہے گھر تیرے مثل مشہور ہے ہمدم کہ گھر ہنستے ہی بستے ہیں (عبرت)

سیاہ دل پہ حسرت زخم جگر ہنستے ہیں ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں (ذوق)

ہَنس مُکھ خُلق۔ ا۔ صفت:۔ (عو) خوش خلق۔ خوش مزاج ہنس مکھ۔ ملنسار جیسے افرد

ایک بڑے گھرانے کی ہنس خلق ملنسار اور سادہ دل بیوی تھی۔ (دختر ہنیلی)

ہَنسراج۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی گھانس ہے جس کی ڈنڈی سیاہ اور پتے نہایت سبز ہوتے ہیں یہ گھانس پانی کے کنارے یا برفانی پہاڑوں پر کثرت سے ہوتی اور دواؤں میں کام آتی ہے فارسی میں اسی کو پر سیاوشاں یا پر سیاوش کہتے ہیں جسکی نسبت مشہور ہے کہ سیاوش پسر کیکاؤس کے خون سے جسے افراسیاب نے ناحق قتل کیا تھا پیدا ہوئی ہے۔ مزاجاً معتدل + ایک قسم کے عمدہ چاول +

ہَنسلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ایک ہڈی کا نام جو گلے کے گرداگرد ہے ہنس + گلوئے کو دکان + استخوان چنبر گردن۔ وہ ہڈی جو گردن کے نیچے اور سینہ کے اوپر ہے۔ چنبر گردن۔ عربی ترقوہ۔ کواڑی کا جوڑ۔ (۲) ایک قسم کا زیور جو گلے میں ہنس کی جگہ پہنتی ہیں۔ طوقِ گلو +

ہَنسلی اُتر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ شیر خوار بچے کے گلے کی ہڈی کا دھچکے کے سبب جگہ سے بے جگہ ہو جانا۔ کواڑیکے جوڑ کا کھسک جانا یا تلے اوپر ہو جانا +

ہَنسلی ملوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بچے کے سینے کی مالش کرانا تاکہ ہنسلی کی ہڈی اپنی جگہ پر آجائے +

ہَنس مُکھ۔ ہ۔ صفت:۔ خنداں۔ خندہ رُو۔ ضحوک۔ ضحاک + خوش مزاج۔ خوش طبع + خندہ پیشانی + شگفتہ رُو +۔ ہ

باتیں ہنس مکھ تو بہت کرتے ہیں پر کیا باعث کبھی گویا لبِ سوفار نہ دیکھا ہم نے + (معروف)

ہَنسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) خندہ کرنا۔ خندہ زن ہونا + کھلکھلانا۔ کھلنا +

وہ ہنسے کاٹ کے میرے سر کو تھا دہن عقدہ حل ہوا سر سے (ذکی)

خوشی میں بھی ہنسیں تو آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں کچھ ایسا گریہ نے گھر کر لیا ہے دیدۂ تر میں (شاہی)

(۲) خوش ہونا۔ مگن ہونا۔ بشاش ہونا۔ انند ہونا۔ پرسند ہونا (۳) مذاق کرنا۔ کھیلی کرنا۔ دل لگی کرنا۔ چھیڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ مزاح کرنا۔ تمسخر کرنا۔ ٹھٹولی کرنا +

ہنس

وہ گلعذار جبکہ ہنسیں بیٹھکر بہم — وہ لطف ہو کہ باغ میں جوں گل سے گل ہنسے (جرأت)

(۴) تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ بنانا۔ استہزا کرنا۔ ریشخند سے مزد ہے +

خود ہنستے ہو اغیار سے ہنسواتے ہو مجھکو — یہ روز ہنسی ہے کہ رُلا جاتے ہو مجھکو (ناسخ)

صنم بے دہن ہنسی ہم کو — یہ بھی گویا خدا کی قدرت ہے + (ضیا)

(۵) زخم کھل جانا۔ زخم پھٹ جانا + ف

زخم ہنستا ہے تیرے بسمل کا — کہ تری تیغ کارگر نہوئی + + (منشی)

دیا انہوں قاتل مرا آزردہ ہو پھر جانے — کیوں زخم دل خستہ ہنسا دیکھئے کیا ہو + (مانق)

(۶) خوش اختلاطی کرنا۔ گرم اختلاطی کرنا۔ مزاح و مذاق کرنا + مولوی سید محمد مرحوم تخلص ع

سودا کیا سحر کہ میں رنگ سے عزیزو — ہنستے سنا جو اسکو غیروں سے انجمن میں (تعشق)

تم ہنسو بزم میں یوں غیروں سے — گھر میں رویا کرے تنہا کوئی + + (زکی)

ہنسنا بولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کھلی مذاق کرنا۔ باہم خوش طبعی اور دل لگی کرنا۔ ظرافت سے دل بہلانا + ف

گر باغ میں مراد ہ تجمل سے گل ہنسے — بلبل نہ گل سے بولے نہ بلبل سے گل ہنسے (جرأت)

ہنسوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پوُرب) درانتی۔ کھیت کاٹنے کا اوزار۔ ہنسیا۔ داتنی +

ہنسوڑ۔ ہ۔ صفت:۔ ظریف۔ خوش طبع۔ ہنسی باز۔ ٹھٹھول۔ مسخرہ۔ خوش مسخرہ۔ زندہ دل۔ خوش مزاج۔ شوخ طبع۔ بے چین طبیعت کا + لطیفہ گو۔ بذلہ سنج۔ مازح۔ ہر ایک سے کھلی اور مذاق کرنے والا +

کل وہ یہ بولا مجھ سے ہنس کر چاہ ہے یہ کچھ کھیل نہیں
میں ہوں ہنسوڑ اور تو ہے مقطع میرا تیرا میل نہیں (انشا)

ہنس ہنس کھائیے پھوہڑ کا مال۔ ا۔ کہاوت:۔ بیوقوف کی دولت اُسے مسخرہ بنا کر کھانی چاہئے۔ یعنی بے وقوف کا مال کھانے میں کچھ شکرگزاری اور احسان ماننے کی ضرورت نہیں ہے +

ہنسی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) خندہ + ٹھٹھا + قہقہہ + خندیدگی۔ (۲) مزاح۔ خوش طبعی۔ مذاق۔ کھلی۔ دل لگی۔ ٹھٹھولی۔ ظرافت۔ تمسخر +

گریہ سے ہی ہنسی مری داغ سے دل لگی مری — کوئی نہ کوئی شغل ہو یا ہو بکار یا عبث (داغ)

یہ بھی کوئی ہنسی ہو کہ رخصت کا لیکے نام — سو بار بیٹھے بیٹھے مجھے تم رُلا چکے + (تصویر)

(۳) تضحیک۔ استہزا۔ ریشخند + رسوائی۔ فضیحتی۔ (۴) کھیل۔ نہایت آسان کام۔ دل لگی۔ کارِ آسان

سمجھتے ہو تمہیں گے آنسو — رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے (نامعلوم)

ہنستے ہی تھمیگا اشک ناصح — رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے (لالہ بہادر سنگھ قلندر)

کچھ کھیل ہے ہنسی ہے تماشا ہے آئینا — اپنے مقابلے میں برابر کے سامنے (ظہیر)

ہنس

ہنسی اُڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا۔ خاکہ اُڑانا۔ ٹھٹھا اُڑانا۔ احمق بنانا۔ مسخرہ بنانا + رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ کھلی اُڑانا +

ہنسی اُڑوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ تضحیک کرانا۔ رسوائی کرانا۔ فضیحتی کرانا +

ہنسی ٹھٹھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہنسی مذاق۔ کھلی مذاق۔ دل لگی (۲) ذراسی بات۔ کھیل تماشا۔ کوئی آسان بات یا کام۔ سہل کام + ف

ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے اٹوٹا — بلا دوں کا زمین و آسماں کو +
ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے اسکا سننا — جگر پھٹتا ہے میری داستاں سے

ہنسی خوشی۔ ا۔ تابع فعل:۔ (۱) برضا و رغبت۔ خوشی سے۔ خوش ہو کر۔ بلاحجت۔ خوشی کے ساتھ۔ جیسے ہنسی خوشی مدرسہ چلے جایا کرو + ف

ہزار شکر کہ انشا کسی کی محفل میں — جتا سے آئے تھے پر ہم ہنسی خوشی نکلے (انشا)

پردیسیوں سے جو کی ہے نسبت — اب کیجے ہنسی خوشی سے رخصت (گلزار نسیم)

(۲) راضی رضا + تندرست۔ خیریت کے ساتھ۔ صحیح و سالم جیسے ہم ہنسی خوشی ہیں +

جا کر گلی میں اسکی پھر آیا ہنسی خوشی — طاقت کا اپنی جنے کیا امتحان آج (مصحفی)

ہنسی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مذاق کرنا۔ مزاح کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔ کھلی کرنا۔ دل لگی کرنا۔ (۲) رسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحتی کرنا + ف

ہماری ہیئت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا — ذرا ہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نکرنا (داغ)

ہنسی کروانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (ہنسی اُڑوانا)

ہنسی کھیل۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہنسی ٹھٹھا۔ کارِ آسان۔ امر سہل۔ ذراسی بات +

لے لینا دل کسیکا ہنسی کھیل تو نہیں — اُن سا ہر ایک کا غمزۂ جادو اثر کہاں (مجروح)

ہنسی کے مارے پیٹ میں بل پڑجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت ہنسنا۔ ہنستے ہنستے بیتاب ہوجانا۔ ہنسی کے مارے پیٹ دُکھنے لگنا۔ ہنسی سے آنتوں کا بل کھاجانا +

ہنسی کے مارے دم اُلٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ اِس قدر ہنسی آنا کہ سانس اُکھڑ جانا۔ ہنسی کے سبب نفس کا جلد سے بجا ہوجانا۔ اِس معنی میں صرف انشا نے باندھا ہے۔ مصرعۂ انشا ع ہنسی کے مارے مرا دم اُلٹ گیا ہوتا +

ہنسی میں۔ ا۔ تابع فعل:۔ (۱) دل لگی میں۔ مذاق میں۔ ٹھٹھے میں + ظرافت میں۔ خوش طبعی میں۔ جیسے تم تو ہنسی میں بُرا مان گئے (۲) مذاقاً۔ تمسخراً۔ جیسے میں نے تو ہنسی میں کہا تھا +

ہنسی میں اُڑا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سماعت نکرنا۔ بات پر توجہ نہ دینا۔ بات نہ سننا۔ خاطر میں نہ لانا۔ مذاق سمجھکر ٹال دینا۔ کسی بات کی ہنسی کردینا +

گریباں چاک میں اینک ناتھا یہ آہ کا نالہ — ہنسی میں گل اُڑا دیتے ہیں بلبل تیرے شیون کو (ناسخ)

ہنسی میں بُرا کہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مذاق سے بُرا کہنا۔ چھیڑنے کو بُرا کہنا۔ ہنسی

کے بہانے سے دل کا بخار نکالنا۔ ستم ظریفی کرنا۔ ظرافت کے پردے میں ظلم کرنا +

ہنسی میں کھنسی ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ خوش طبعی میں رنج ہوجانا۔ ہنسی ہنسی میں بگاڑ ہوجانا +

ہنسی میں لیجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی بات کو مذاق سمجھ لینا۔ سیدھی بات کو کھلی کی طرف لیجانا۔ (۲۔ بازاری) مذاق میں کھا جانا۔ ہنسی میں ہڑپ کرجانا +

ہنسی ہنسی میں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) دل لگی میں۔ مذاق میں۔ مزاحاً۔ ظرافتاً۔ ازروئے خوش طبعی۔ دل خوش کن باتوں میں بطریق مزاح +۔ سہ

آمنڈ کے آنکھوں سے یکبار بہ چلے آنسو　　ہنسی ہنسی میں جو ذکر دداغ یار ہوا (حسن)

ہنسی ہنسی ہی میں دل لیگیا وہ غنچہ دہن　　ہوا انھوں مفت میں یا رو شکار خندۂ گل (آفریں)

جو ہنسی ہنسی میں ہو خفا تو لپٹ کے سینے سے رو دیا　　یہ تو کل کی شب کا ہے ماجرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (ظہیر)

(۲) یونہیں۔ بلا وجہ۔ بلا سبب۔ باتوں باتوں میں۔ دیکھو شعر آغا شاعر فٹ نوٹ میں +

اکثر ہنسی ہنسی میں تکرار ہوگئی ہے　　نادان کی محبت دشوار ہوگئی ہے (حضور آصف)

ہنسی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مذاق ہونا۔ کھلی ہونا۔ دل لگی ہونا۔ خوش طبعی ہونا۔ جیسے میری تمہاری ہنسی نہیں ہوتی ہے (۲) دیکھو (ہنسی اُڑنا) کھلی اُڑنا۔ تضحیک ہونا + سہ

کہتا ہے کون میرکہ بے اختیار رو　　ایسا تو رو کہ رونے پہ تیرے ہنسی نہ ہو (میر)

ہنسی ہوگی ہم سے جو کی بحث گریہ　　عبث ابر کو گدگداتی ہے بجلی + (صبا)

ہنکار۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہاں کی آواز۔ ہوں۔ ہاں۔ ہامی۔ اقرار و اقبال کے واسطے یہ کلمہ آتا ہے + ہنیتی۔ حمایت (مثال منزل قول) سہ

رہ کے چپ جان مری مت دل جاریکال　　کچھ تو اب منہ سے مری جان تو ہنکار نکال (جرأت)

ہنکارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہوں۔ ہاں۔ ہنکار۔ وہ آواز جو قصہ یا افسانہ یا کہانی سنتے وقت افسانہ گو یعنی داستان گو کی تسلی کے واسطے منہ سے نکالتے جائیں جس سے وہ جانے کہ افسانہ سن رہے ہیں سوتے نہیں ہیں۔ جیسے جب تک وہ ہنکارا بھرتے رہے میں کہانی کہتا رہا (۲) ہاں کرنیکی آواز۔ اقرار۔ اقبال +

ہنکارا بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہامی بھرنا۔ ہاں کرنا۔ ہوں ہوں کہنا۔ منہ سے ہوں کی آواز نکالنا۔ کہانی سنتے وقت ہوں ہوں کہتے جانا +

ہنکارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہنکارا بھرنا۔ ہوں کرنا (۲) للکارنا۔ بہکانا۔ اشارہ کرنا +

ہنگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بھاری بھرکم پن۔ سنگینی۔ تمکین۔ وقار (۲) قصد۔ ارادہ۔ آہنگ (۳) زور۔ قوت۔ بل۔ قدرت۔ (۴) زیرک۔ دانا۔ صاحب ہوش۔ عاقل۔ باخرد + دانائی۔ ہوشیاری (۵) لشکر۔ سپاہ +

ہنگام۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) وقت۔ بیلا۔ زمان۔ گاہ۔ اوان + ایام۔ زمانہ۔ موسم ۔سہ

چمن کو دیکھ کر رہ رکے دلمیں جوش آتا ہے　　خدا چاہے تو پھر ہنگام نوشا نوش آتا ہے (صبا)

(۲) رُت۔ موسم۔ فصل (۳) ہنگامہ۔ گڑبڑ۔ جمع۔ ہجوم۔ انبوہ۔ بھیڑ + معرکہ +

(ہنگام تعمیم اوقات کے واسطے آتا ہے اور ہنگامہ تخصیص حالات کے لئے)

ہنگامہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مجمع۔ انبوہ۔ ٹھٹ۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ ہجوم + سہ

ہے گرم جو ہنگامہ تڑپنا مرے دل کا　　اک اک کو دکھاتے ہیں تماشا مرے دلکا (ظہیر)

چارپائی سیکے آئے یار ہنگامہ ہوا　　کیا کہوں میں تھیکر اُس کو چے کیونکر اُٹھا (آتش)

(۲) بازیگروں۔ قصہ خوانوں وغیرہ کا معرکہ۔ میدان (۳) شورش۔ بلوہ۔ دنگہ فساد۔ گڑبڑ۔ ہلڑ۔ (۴) شور و شغب۔ غوغا۔ ہائے ہو۔ غل غپاڑا۔ واویلا۔ چیخم دھاڑ۔ اودھم سہ

شور و شر ہے جو ترے کوچے میں دیوانوں کا　　خیمگاہوں میں یہ ہنگامے کہاں ہوتے ہیں (مصحفی)

بلا ہنگامہ تھا کل اُسکے در پہ　　قیامت گم ہوئی اِس شور و شر میں (دبیر)

(۵۔ صفت) زور شور۔ ریل پیل۔ افراط +

ہنگامہ آرا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) صف آرا۔ معرکہ آرا۔ جنگ برپا کرنے والا۔ (۲) فتنہ انگیز۔ فتنہ برپا کرنے والا +

ہنگامہ برپا ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مفسدہ برپا ہونا۔ جھگڑا کھڑا ہونا۔ لڑائی دنگہ ہونا۔ فساد ہونا۔ شور و شر مچنا +

ہنگامہ پرداز۔ ف۔ صفت:۔ دیکھو (ہنگامہ آرا)

ہنگامہ پردازی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ شورش۔ بلوہ۔ دنگہ۔ فساد۔ لڑائی جھگڑا +

ہنگامہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہجوم کرنا۔ ازدحام کرنا (۲) بلوہ مچانا۔ شور و شر کرنا۔ فساد مچانا۔ اودھم مچانا۔ غل کرنا۔ کھلبلی ڈالنا۔ ہل چل مچانا +

ہنگامہ گرم ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کثرت سے حادثات کا واقع ہونا۔ خوب شور و شر ہونا۔ اودھم مچنا۔ کھلبلی پڑنا۔ افراتفری ہونا + سہ

کوئی تڑپے ہے اما چشم کا اور کوئی قامت کا　　ترے کوچہ میں ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا (نشاط)

ہنگامۂ محشر یا قیامت۔ ف + ع۔ اسم مذکر۔ قیامت کے روز کا ہجوم و شور و شغب +

بیدلی تھی یہ شب غم کہ ہجوم غم کو　　دل پژمردہ نے ہنگامۂ محشر جانا + (زکی)

ہنگامہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) فساد ہونا۔ جھگڑا ہونا (۲) شور و غل شور و شغب ہونا۔ اودھم مچنا (۳) زور شور ہونا۔ کسی کام کی گرم بازاری ہونا + سہ

در پہ یوسف طلعتوں کے اب کوئی آتا نہیں　　چار دن ہنگامۂ حسن جوانی ہوگیا (اسیر)

ہنود۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہندو کی جمع۔ ہندوستانی آدمی۔ باشندگان ہند + ہندوستان کی قدیمی قوم + وہ لوگ جن کے مذہب میں بت پرستی جائز ہے اور جو دیوی دیوتا کو مانتے ہیں۔ برہمنوں کے پیرو۔ بدھ کے پیرو۔ جین مت کے پیرو۔ یہ سب ہندو کہلاتے ہیں +

[1] وہ مسکرا کے تمہیں تیوری بدل گئی کیسی + ہنسی ہنسی میں یہ تلوار چل گئی کیسی (آغا شاعر)　[2] نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ غل ہے آہ و زاری کا + وہ اب پہلا سا ہنگامہ نہیں ہے بیقراری کا

ہنوز حرف۔ تابع فعل۔ ابھی تک۔ ابتک۔ اسوقت تک بھی۔ اب تک۔ الحین۔ تاہنوز۔ الی الآن ؎

آیا نہ حیف مرگیا میں صید گاہ میں — وہ ترک تیر قامت و ابرو کماں ہنوز (تجلی)

گرچہ تو پردہ نشیں ہے بت بے پیر ہنوز — پر مرے دل پہ کھنچی ہے تری تصویر ہنوز (ظفر)

تاک اب آئینہ میں دیکھ نہیں صورت اپنی — مری نظروں میں کھپی ہے تری تصویر ہنوز (〃)

خواب میں اسکی جو لیں رخ کی بلائیں لیتے — پیچ کھاتی ہے پڑی زلف گرہ گیر ہنوز (〃)

پاؤں دھرنے دے اُسے فرش زمیں پر شوخی — چال کا کشتہ ہے یہ دفن تہ خاک ہنوز (شہیدی)

ہجر میں ہے امید وصل ہنوز — جان سے ہو جا نکلنا کیوں کر (زکی)

دست بر دل وفا و تغافل ہیں ہمدگر — مرتا ہوں اور وصل میسر نہیں ہنوز (〃)

کیا اعتبار ہے نگہ ناز پر انہیں — برہم ہیں اور ہاتھ میں خنجر نہیں ہنوز (〃)

ہم ہوگئے امید تلافی میں رزق خاک — شرمندہ ظلم سے وہ ستمگر نہیں ہنوز (〃)

سمجھے میں سنکر خبر وصل غیر کو — ہم جان سے گئے نہیں باور نہیں ہنوز (〃)

تم نے کی کوئی با وفا عاشق — کوئی قاتل میں ہے مزار ہنوز (〃)

سینہ سے بھی لگا لیا اُن کو — اور دل کو نہیں قرار ہنوز (〃)

دل تغافل سے نیم بسمل ہے — منتظر ہے نگہ کا وار ہنوز (〃)

ہنوز دلی دور ہے ۔ ا۔ ضرب المثل:۔ مقولۂ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز کا ترجمہ کیونکہ آپ نے ہنوز دہلی دور است ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین تغلق کے قاصد سے فرمایا تھا جس کا ذکر نوٹ کے طور پر منفصل اسی کے بیان میں اخیر پر درج کیا جائے گا۔ صرف دلی دور ہے بھی کہدیتے ہیں جیسے ؎

اُس مقام لاتعین پہ وصول اپنا کہاں — ہے کے منزل پر جہاں سنئے کہ دلی دور ہے (انور)

معانی ذیل پر اطلاق ہوتا ہے (۱) ابھی دیکھئے کیا ہوتا ہے (۲) کل کی کس کو خبر ہے (۳) ابھی دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے (۴) کل تک کون جیے کون مرے (۵) ابھی اس کام میں بہت عرصہ ہے۔ ابھی سے اس مراد کو پہنچنا دشوار ہے ؎

دیتا ہے روز حشر پہ رندوں کو دھمکیاں — واعظ زبان روک ابھی دلی دور ہے (قدر)

(۶) ابھی تک بہت سا کام پڑا ہے ابھی بہت کچھ مشقت باقی ہے وغیرہ وغیرہ (تاریخ فرشتہ میں جو سنہ ۹۹۸ھ عہد جہانگیری سے بارہ برس پیشتر تالیف ہوئی حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے ذکر مبارک میں اخیر پر صاف لکھا ہے کہ غیاث الدین تغلق گو بظاہر سلطان المشائخ سے کچھ کہتا سنتا نہ تھا مگر دل میں ازحد کاوش[1] اور عداوت رکھتا تھا چنانچہ جسوقت وہ بنگالہ سے واپس ہوا تو اس نے ایک قاصد کے ہاتھ سلطان المشائخ کے حضور میں کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے پہنچنے سے پہلے پہلے دہلی سے نکل جائیں اور اپنے مسکن غیاث پور سے ہاتھ اٹھائیں چونکہ حضرت ممدوح اس وقت ایک اور عالم میں بیٹھے تھے آپ کو یہ پیغام نہایت ناگوار گزرا جس کے جواب میں صرف اتنا فرمایا کہ بابا ہنوز دہلی دور است یعنی ابھی وہ پہنچیں تو جانئے جب ہی یہ منصوبے ظاہر کریں خدا کے گھر کی کیسکو خبر ہے اگرچہ پہلے آپ خود کئی مرتبہ اس جگہ کو چھوڑ چکے تھے مگر اب کی دفعہ مطلق ارادہ نہیں کیا چنانچہ خود بادشاہ کو دہلی کے قریب پہنچ کر ہی اپنے شہر میں قدم رکھنا نصیب نہیں ہوا اور قصر تغلق کے نیچے جو اُس کے بیٹے نے افغان پور میں باپ کے ٹھہرنے کے واسطے بنوایا تھا دب کر رہ گیا جس کی مختصر کیفیت تاریخ مذکور سے اس جگہ نقل کی جاتی ہے کہ جب غیاث الدین تغلق ترہٹ وغیرہ کو فتح کرکے دارالسلطنت کی طرف چلا تو اس نے جلد پہنچنے کی خوشی میں فوج کو راستے ہی میں چھوڑ دیا اور آپ بھاگا بھاگ دارالخلافہ کی سدہ باندھی یہاں اس کے بیٹے الغ خاں نے جب باپ کے اس مارا مار کرکے آنے کی خبر سنی تو افغان پور کے قریب جو تغلق آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے تین روز کے عرصہ میں ایک عالیشان محل تیار کرایا تاکہ بادشاہ رات کو وہاں آرام فرما کر صبح کو شاہی تزک و احتشام کے ساتھ مع امرائے عظام و ارکین عالی مقام جو استقبال کو جائیں گے داخل دارالسلطنت ہوں اور اس عرصہ میں شہر کی آراستگی بھی بخوبی ہو جائے اور فتح بنگالہ کے شادیانے بجتے ہوئے آئیں چنانچہ بادشاہ رات کو وہیں فروکش ہوئے صبح کو خاصہ نوش فرما کر سوار ہونے کو تھے کہ حسب اتفاق کوشک تغلق کی چھت آرہی اور بادشاہ اپنے پانچ مصاحبوں سمیت ماہ ربیع الاول سنہ ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۴ء میں صرف چار برس دو ماہ حکومت کرکے راہی ملک بقا ہوئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے بیٹے نے ہی اس ترکیب سے مارا تھا + صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ابھی تک یہ مثل مشہور اور مروج چلی آتی ہے۔ عجائب الاسفار یعنی سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ میں جو درج ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلطان نظام الدین بداؤنی دہلی میں رہتے تھے جونا خاں ابن غیاث الدین تغلق اپنے باپ کی مرضی کے برخلاف اُن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا اور اُن سے دعا کا خواستگار رہتا تھا ایک دفعہ اُس نے خدام درگاہ سے کہا کہ جس وقت حضرت شیخ جذبہ اور وجد کی حالت میں ہوں ہمیں فوراً خبر دو چنانچہ ایسے موقع پر خبر دی گئی وہ فوراً حاضر ہوا حضرت نے دیکھتے ہی فرمایا کہ ہم نے تجھے سلطنت بخشی اس خبر سے اُسکا باپ اور بھی ناراض ہوا اور بنگالہ سے ہی پیغام بھیجا کہ یا شیخ آنجا باشد یا من۔ سلطان جی نے فرمایا ہنوز دلی دور است چنانچہ سنہ ۷۲۵ھ میں بادشاہ کے پہنچنے سے پہلے حضرت نے انتقال فرمایا۔ جونا خاں نے جنازہ کو کندھا دیا اور اسی سنہ میں بادشاہ افغان پور کے محل میں دب کر مرگیا اور دہلی میں صحیح سلامت داخل ہونا نصیب نہ ہوا + سیر المتاخرین اور تاریخ صدر جہاں گجراتی سے بھی یہی ثابت ہے اس مثل کی نسبت اس قدر طول کیفیت اس وجہ سے لکھنی پڑی کہ ہمارے دوست مولانا

[1] اس کاوش کا سبب یہ تھا کہ سلطان المشائخ دیگر فقرا و مشائخ وغیرہ کی طرح سلطان غیاث الدین کے دربار میں باوجود استدعا بھی حاضر نہ ہوتے دوسرے اس زمانہ کے علما نے اس بات سے بھی بادشاہ کو برانگیختہ اور برسر پرخاش کر دیا تھا کہ آپ راگ کو مباح فرماتے اور سنتے ہیں چنانچہ اس امر پر بہت بڑا مباحثہ ہوا بلکہ ایک کتاب بھی لکھی گئی جس میں صوفیہ کے واسطے اس قسم کے راگ کی اباحت ثابت کی گئی +

مولوی نجم الدین صاحب جامع ضرب الامثال کو اپنی کتاب نجم الامثال میں اس کی وجہ تسمیہ لکھنے میں شاید زبانی روایات یا کسی غیر مستند کتاب کے سبب مغالطہ ہوا جس کے باعث انہوں نے وثوق کے ساتھ اپنی کتاب میں اس طرح لکھا کہ "ایک مرتبہ جہانگیر بادشاہ نے ایک قاصدِ صبا رفتار لاہور سے نورجہاں بیگم کے پاس کسی ضرورت خاص کے لئے دہلی روانہ کیا تھا اس نے لاہور سے ایک ہی دن میں دہلی پہنچ جانے اور دوسرے دن جواب لا دینے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ وہ ایک ہی روز میں دہلی کے قریب پہنچ گیا اور ایک بڑھیا سے پوچھا کہ دلی یہاں سے کتنی دور ہے اُس نے جواب دیا کہ ''دلی دور'' یہ سمجھا کہ ہنوز دلی دور کہتی ہے وہ فوراً مرگیا اور بادشاہ نے دہلی سے پانچ کوس کے فاصلہ پر اسکا مقبرہ ۱۰۲۰ھ میں بنوا دیا جواب تک بیک کا مقبرہ کہلاتا ہے۔"

ان سنوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جہانگیر نے اپنے مرنے سے ۱۷ برس بعد پھر پیٹ سے جنم لیکر یہ مقبرہ بنوایا کیونکہ جہانگیر کا انتقال ۱۰۳۷ ہجری میں ہوچکا تھا +

ہم نہایت متعجب ہیں کہ جو ضرب المثل عہدِ جہانگیری سے ہمارے حسابوں ۳۰۰ برس پیشتر اور ہمارے ہمعصر جامع ضرب الامثال کے ان سنوں کے موافق ۲۰۹ برس پہلے سے زبان زد خاص و عام ہے یہاں تک کہ تاریخ فرشتہ نے بھی جو عہدِ جہانگیری سے پیشتر تالیف ہوچکی تھی اور ابن بطوطہ نے بھی جو محمد تغلق کے زمانہ میں یہاں موجود تھا اس امر کی تصدیق کی ہے کہ سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز کے زمانے سے اب تک یہ مثل مشہور چلی آتی ہے پھر دوبارہ وہی مثل ایک دوسری اصل کے ساتھ ایک انوکھے پیرایہ میں کس طرح مشہور ہوگئی +

ہم نے مانا کہ ریل ایک دن ایک رات میں لاہور سے دہلی تک مسافت طے کرتی ہے اور وہ قاصد ریل سے بھی زیادہ تیز رفتار تھا جسے عقل سلیم تسلیم نہیں کر سکتی مگر اس کا جواب کیا ہے کہ اُس زمانہ میں دارالخلافہ تو آگرہ ہو اور بی بی نورجہاں دہلی میں ہیں جن کی جدائی بادشاہ کو ایک دم گوارا نہ تھی اور کبھی بادشاہ اُن کے بغیر کسی سفر میں نہیں گئے یہاں تک کہ جب مہابت خاں نے پکڑا تو اُس وقت بھی اُسکی جدائی گوارا نہ ہوئی اس کے علاوہ نوج کا لفظ جو خاص مسلمان اور علی الخصوص گھر کے اندر بیٹھنے والی خاندانی عورتوں کا روزمرہ ہے باہر کی پھرنے والی عام گنواری عورت سے جو شہر کے باہر رہتی ہو اس طرح پر بلا محل اور موقع سرزد ہو بلکہ اُس زمانے کی زبان لفظ نوج اور ہنوز کے تلفظ کو بھی خیال کرنا چاہئے۔ تاریخ فرشتہ کا مؤلف لکھتا ہے کہ میں نے اولیاء اللہ کے حالات زیادہ تر اُن کے زمانے کی تصنیف سے اخذ کئے ہیں پھر ہم کیونکر اُسے غلط مان لیں اگر بالفرض یہ امر تسلیم بھی نہ کیا جائے کہ سلطان المشائخ کا یہ قول نہیں ہے تو بھی اس مثل کا عہدِ جہانگیری سے پیشتر مروج ہونا ثابت ہے اور یہ بات قابلِ تامل ہے کہ بڑھیا نے نوج کہا قاصد نے ہنوز سمجھا۔ مولوی صاحب معاف فرمائیں اس وقت قلم پر قابو نہیں رہا +

ہنُومان ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ مرکب از (ہنو + مان) ۱ ۔ لغوی معنی نیست و نابود کرنے والا (۲) بندروں کے ایک سردار کا نام جو انجنی کے بطن سے کرت یعنی ہوا کا بیٹا تھا + پون کا پوت ۔ ہنومنت + مہابیر + رامچندر جی کے دوت یعنی جاسوس اور سپہ سالار کا نام ۔ جب سیتا جی کو راون چرا کر لے گیا تو یہ سمندر کو عبور کرکے لنکا میں گیا اور وہاں سے سیتا جی کا پتا لگا کر لایا (۳) بندر ۔ میمون ۔ بوزنہ ۔ بنچر ۔ (دیکھنے جو دکن کے سفر سے ہنومان کی تحقیق ہم پہنچائی وہ یہ ہے کہ یہ شخص ورنگل کا باشندہ قوم کا رذی تھا رذی تلنگانہ میں راجپوتوں کے درجہ کی ایک قوم ہے۔ یہ شخص بڑا بہادر جری اور نہایت قوی ہیکل تھا۔ رنگت سیاہ تھی چہرا لمبوترا اور ستواں تھا اسکی قوم اور خاندان کے اور لوگ بھی جو ہنمکنڈے میں رہتے ہیں اسی ہیئت کے ہیں راون اسی جگہ سے سیتا جی کو لے گیا تھا یہ اُس وقت کے راجہ کی طرف سے جس کا خیر راجہ رُدّر پرتاب تھا رامچندر جی کی فوج کا سپہ سالار بنا اور لنکا میں پہنچکر بڑی دلاوری مردانگی دی۔ اس کا مکان ورنگل کے قلعہ کے پاس تاڑ کے پتوں کا بنا ہوا تھا چنانچہ راجہ رُدّر پرتاب نے وہاں ایک مندر ہزار ستون کا سیاہ پتھروں سے بنوا دیا جو اس وقت تک اُفتادگی کی حالت میں موجود ہے۔ اُس کے دروازے کے سامنے سیاہ پتھر کی ایک نہایت خوشنما گائے بھی بنی ہوئی ہے چھت پتھروں سے پٹی ہوئی ہے۔ اس کے ستون اور اندر کے پتھر نہایت ہی چمکدار ہیں اُن کی پالش قدیم زمانہ کی صنعت ظاہر کرتی ہے۔ اس مقام کا نام ہنم کنڈہ یعنی ہنومان کی گڑھی اسی سبب سے مشہور ہوا یہ تلنگی زبان کا لفظ ہے کہتے ہیں کہ جب راجہ رامچندر علاقہ ورنگل کے مقام چیرکل میں پڑے ہوئے تھے تو راون سیتا جی کو لے گیا تھا یہ پہاڑ اب بھی بنا ہے ہندو جاترا کو جاتے ہیں۔ یہاں شریفوں کا جنگل اور تالابوں کی کثرت ہے۔ سیتا جی کو شریفے بہت پسند تھے اور رامچندر جی کو آتا پھل چنانچہ اسی وجہ سے شریفے کا نام سیتا پھل اور آتا کا نام رام پھل ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

ہنہنانا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ گھوڑے کا بولنا جہیل ۔ شیہہ ۔ شنبہ + مصرعہ ؎ سنا سے پڑا ہنہناتا ہے رکا فرس گھوڑا +

ہنہناہٹ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ آوازِ اسپ ۔ صہیل ۔ شیہہ ۔ صہیل الفرس + شنبہ +

ہو ۔ ہ ۔ ندا بسائے ہوز مضموم و وادِ مجہول (گنوار) بلانے کی آواز جیسے جُھو ہو +

ہُو ۔ س ۔ بواوِ معروف ۔ (۱) حرف ندا و ندبہ (۲) گیدڑ کی آواز ۔ ہُو ہُو (۳) (۵) بعض جنگلی حیوانات کی آواز ۔ ہو بمعنی ہوّا اسی لفظ سے بنا لیا ہے جیسے ہُو نے کاٹا ہے + ماں بچّہ کو خوف دلانے کے واسطے کہتی ہے ۔ ہُو ہے + ہُو کی چیز نہ لینا + یہ ہُو ہے اسے ہاتھ نہ لگانا (۴) کلمۂ حقارت +

ہُو ۔ ع ۔ (۱) ضمیر مذکر غائب ۔ (۲) اسم مذکر ۔ اسمِ ذاتِ باری تعالیٰ ۔ خدا تعالیٰ کا اسمِ ذات + اللہ ہو کا مخفف ۔ یہ نام تیمّناً و تبرّکاً کتب و صحائف کی پیشانی پر بھی اکثر لکھا جاتا ہے +

ہو

کیا انکو سروکار بھلا جام و سبُو سے وہ مست کہ ہو نعرۂ جنھیں نعرۂ ہُو سے (انشا)

(۳) خوف - ڈر - بھے - دہشت - ہول - (۴) آہ - ہائے (۵) کلمۂ تنبیہ

وآگاہی (۶) وہ آواز جو پہلوان کُشتی پچھاڑنے کے وقت لگاتے یا کبوتر باز

کبوتر اُڑانے وقت زبان پر لاتے ہیں +

ہُو حق ع - اسم مؤنث :- زبان سے ہُو حق کہنا جو خدا تعالٰی کا نام ہے - خدا کا

نام لینا - خدا کی یاد - بھجن - مناجات - تسبیح - تہلیل خوانی + ہُو ہا - نعرہ زنی -

نعرۂ مستانہ + وہ آواز جو حالتِ وجد پر صوفی لوگ زبان سے نکالتے ہیں +

اب کہاں وہ آئینۂ مستو نگاہ ہُو حق کہاں ساقیا سو صُوف سب ستے کا پینا ہوگیا (رند)

اے ذوق بس نہ آپکو صوفی جتائیے معلوم ہے حقیقتِ ہُو حق جناب کی
نکلے ہو میکدہ سے ابھی مُنہ چھپا کے تم داب ہوئے بغل میں صراحی شراب کی (ذوق)

ہُو حق کرنا - ا - فعل لازم :- (۱) خدا کا نام لینا - خدا کو جپنا - خدا کا نام رٹنا -

اللہ اللہ کرنا - (۲) لفظ ہُو حق کا نعرہ مارنا +

شیخ ہُو حق کرتا ہے راتدن مستوں کے ساتھ آجکل ہے میکدہ اللہ کے گھر کا جواب (داغ)

(۲) شور و غل مچانا - ہا ہُو کرنا + مزا اُڑانا - طمطراق کرنا - نعرہائے مستانہ مارنا - کرّ و فر جتانا +

مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ کرلیں ہُو حق یہ خرابات نشیں تھوڑے سے (آتش)

ہُو حق ہو جانا - ا - فعل لازم :- (۱) بالکل تباہ و برباد ہو جانا - فنا ہو جانا -

خاک میں مل جانا - نیست و نابود ہو جانا - کچھ باقی نہ رہنا (۲) فنا فی اللہ ہو جانا -

فنا فی الذات ہو جانا (۳) فنا ہو جانا - معدوم ہو جانا - نابود ہو جانا - مٹ جانا -

نابید ہو جانا - نام و نشان نہ رہنا +

یہ چرخ جو کھاتا ہے پڑا گنبدِ ازرق یہ چاند یہ سُورج یہ ستارے ہیں معلّق
لوح و قلم و عرشِ بریں ثابت و مطلق سب ٹھاٹ یہ اک آن میں ہو جائیگا ہُو حق
آغاز کسی شے کا نہ انجام رہے گا
آخر وُہی اللہ کا اک نام رہے گا (نظیر)

ہُو کا عالم - ا - اسم مذکر :- (۱) عالم لاہُوت (۲) وحشتِ ویران - اُجاڑ -

سُنسان - ویرانہ - ایسی حالت جس میں سوائے ذاتِ خدا کے دوسرے کا تصوّر

تک نہو سکے + عالم وحشت - عالم تنہائی +

جسنے دیکھا ہے ترے رُوئے نکو کا عالم عالمِ حسن پری لگتا ہے ہُو کا عالم + (نکہت)

میں نے دیکھا ہے کسی کے سرِ کُو کا عالم عالمِ شہر ہے آگے مرے ہُو کا عالم (مفتوں)

شبِ فرقت میں جو اُٹھتی ہیں بگولے آہیں اک جہاں مجکو نظر آتا ہے ہُو کا عالم (محب)

کیا کیجے بیان تُو کا عالم بازاروں میں ہے ہُو کا عالم + (ارشد)

ہوا

چپکے رہتے تھے دنرات جہاں ہیبت سے اب وہاں مجکو نظر آتا ہے عالم ہُو کا (قائل)

ہُو کا مقام یا مکان - ا - اسم مذکر :- ایسا مقام یا مکان جس میں کوئی آدمی نہو

اور اُس سے آبادی نہ ہونے کے سبب ایک وحشت پیدا ہو - سُنسان جگہ جہاں

آدمی کو دہشت معلوم دے - جائے خوفناک و دہشت انگیز +

اللہ رے شوق دلکو اُس بت کی جستجو کا کعبہ بھی دیکھ آئے تھا اک مقام ہُو کا (کیف)

ہوّا - ہ - اسم مذکر :- (۱) وہ مہیب صُورت جس سے بچّوں کو ڈراتے ہیں - بیجا -

لُولُو - عربی میں ضغطے - فارسی میں کخ کہتے ہیں (۲) فرضی جن - بھوت پریت +

خوف کے مارے بھاگتے پھرتے ہیں پری و جوانِ آدم میں نہ ٹھیرا کوئی ہوّا ٹھیرا (اسیر)

خوف دوزخ کا دلاتے ہیں ہمیں یُوں ناصح اور طفلی میں ڈراتے تھے کہ ہوّا آیا (فقان)

بچپن میں بھی ڈراتے ہیں چُپ چُپکے آکے جو خود ڈرائیں ہوّے سے انکو ڈرائے کون (نامعلوم)

کوئی ہوّا تو نہیں میں کہ ڈر سے جلتے ہو پاس آؤ ذرا بیٹھو مرے جانی دم بھر (قاسم)

(اصل میں یہ لفظ ہُو بمعنی آوازِ شغال سے بصورتِ تصغیر یا مبالغہ ہوّا بنایا گیا ہے کیونکہ ہندی

سنسکرت میں اس لفظ کے ایک یہ معنی بھی آتے ہیں چونکہ بچے گیدڑ کی آواز سے رات کو ڈرا کرتے

ہیں اس وجہ سے اِس کا یہی ماخذ قرار دیا اور اِس کے یہ معنی ہُو بکثرت ہُو ہُو کرنے والا یا قابلِ نفرت

ہُو کی آواز نکالنے والا اوّل اوّل ہُو سے ہاؤ بنا پھر ہوّا ہوگیا جو لوگ ، سے ملائے حلق سے لکھکر

اس کا ماخذ حوّا یعنی حضرتِ آدم کی بیوی ٹھہراتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں اوّل تو وہ اسم مؤنث

ہے اور یہ اسم مذکر دوسرے اُس کے لغوی معنی سے کوئی مناسبت ہے نہ اصطلاحی سے تیسرے

جس عربی زبان کا وہ لفظ ہے کو وہاں اس معنی میں کبھی پیشتر اور نہ حال میں مستعمل ہُوا - غرض نہ تو نقلاً ثابت

ہے اور نہ اصلاً - اِس کی مفصّل بحث ہم اخبارِ چودھویں صدی مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۹۹ء میں

اس غلطی کے رفع کرنے کو چھاپ چکے ہیں - مثالیں - جیسے عالم ہے کوئی ہوّا تو نہیں + اپنے

تئیں نہ تو ایسا ہوّا بناؤ کہ ڈر کے مارے کوئی پاس نہ پھٹکے نہ اتنا کسی سے گھلو ملو کہ اپنا

وقر جاتے - از خیر ہنیلی)

ہوا - ع - اسم مؤنث :- (۱) آرزوئے نفس - خواہشِ نفسانی - حرص ہوس - لالچ

شہوت - مستی کام + آرزو - ارمان - اشتیاق - خواہش - تمنا - چاہنا - شوق +

عاشق کے سر کے ساتھ ہی سودا ہے گو کہ دمن تھا وہ جسکو ہوائے جناں نہ تھی (آتش)

دلِ مجکا سے زخموں میں کیوں نہ ہو تکلیف بھری ہے سینۂ مجروح میں ہوا اُن کی (حضور نظام)

ہوس باقی نہ بچائے ہوائے کُوئے دلبر میں اُڑا الٰہی خاک جتنی خاک اُڑانی ہے مقدّر میں (ظہیر)

(۲) کرۂ باد + وہ فضا جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہے (۳) - ف - باد - باؤ

پون - بیار - بیال - بائو - واتس - تباس - وایُو +

بجھو کے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم ولے کیونکر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی (غالب)

جانتے ہیں کہ نہیں ملتے تعلی کو ثبات | بندھ سکے کیا دیکھا کتا ہے
واشے غفلت کہ بچرا کدم کیلئے شل حباب | ہر کوئی باندھے یاں اپنی ہوا کتا ہے (جرأت)

(۴) شہرت دینا۔ دھاک باندھنا۔ اعتبار بڑھانا۔ ناموری بخشنا۔ دھوم باندھنا

یہی جو دھوم ہی قدسر اُٹھائے گا | ہوائیں باندھے گا پڑھ پڑھ کے شعا (قدر)
تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں | ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں (غالب)
دامن کے تیرے ذور سے کیا دور ہے ظالم | گر میری ہوا اپنی کف خاک سے باندھے (آفتاب)
سلیماں کی ہوا باندھی تھی جس نے | وُہی رازق ہے مورِ دانہ چیں کا (معروف)
باندھو سبک روی کی ہوا باغ دہر میں | گھوڑا اُڑاؤ توسنِ بادِ بہار پر (امانت)

(۵) سما باندھنا + ہوا روکنا۔ ہوا بند کرنا +

حُسن نے اُس کے یہ ہوا باندھی | طُور پر گُل چراغِ طُور ہُوا ++ (اسیر)
ہماری آہ سے بجلی کا گرم ہے بازار | ہماری آنکھ نے باندھی ہے ابرِ تر کی ہوا ( )
نالۂ شب نے کیا ہوا باندھی | ہو گیا گُل چراغ سُنبل کا + (مومن خاں)

(۶) رُعب جانا۔ نام پانا + ٥

تار نے نالۂ موزوں کی ہوا یہ باندھی | دستِ مُطرب سے مزامیر نے مُنہ پھیر لیا (نامعلوم)
خاکِ کُوئے یار نے جب وہ ہرنی باندھی ہوا | شرم سے خاصیتِ اکسیر آدھی رہ گئی (امانت)
دخل پایا جو تصدّق سے تو باندھی یہ ہوا | کہ ہوا کو بھی ترے کوچے میں چلنے نہ دیا (اسیر)

ہوا بتانا یا بتلانا۔ فعل متعدی:۔ ٹال دینا۔ ٹالنا۔ رخصت کرنا۔ ٹال دینا۔ بہانے سے چلتا کرنا۔ دھتا بتانا + ٥

سو اب ایک کو تو سے آتی ہوں میں | ہوا دُوسرے کو بتاتی ہوں میں ++ (میرحسن)
بلبل کے مُنہ پہ اُڑنے لگی ہیں ہوائیاں | صیّاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا (دیاشنکر نسیم)
خلوت میں فائدہ کچھ اغیار سب بہم ہیں | سب کو ہوا بتا دو بس تم ہو اور ہم ہیں (انشا)
رنگیں کرو لہُو سے مرے اپنی اُنگلیاں | بتلاؤ رنگِ فندقِ انگشت کو ہوا (ظفر)
پھر تری ہوا کا دم بھرا تو | جی ہی کو ہوا بتائیں گے ہم (مومن)
جاں نکل جائے گی تن سے اے نسیم | گُل کو بُوئے گُل ہوا بتلائے گی (دیاشنکر نسیم)

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے دوست صاحب مخزن المحاورات نے اسے مہمل کرنا سے کیوں تعبیر کیا ہے شاید وہ یہ نہ دیکھ سکے کہ ہوا بتانا کس قسم کا مانا ہے اُنہوں نے بے سوچے سمجھے بیت وصل کرنے کے معنی لکھ دئے شاید ان محاورات کے سننے کا بھی اتفاق نہ ہوا ہو کاش اُستادوں کے اشعار ہی نظر مبارک سے گزرتے تو اس غلطی نہ ہوتی افسوس کہ ہماری کتاب یہاں تک نہیں چھپ چکی تھی ورنہ یہاں بھی اُن کی پردہ پوشی ہو جاتی سہ چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر + آخر کو کُھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

ہوا بدلنا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ (۱) ہوا کا دگرگوں ہونا۔ ہوا میں تغیر ہونا۔ ہوا میں انقلاب ہونا۔ ہوا میں تغیر و تبدل ہونا۔ اُور ہوا چلنا۔ ہوا پھرنا + ٥

کھلا یہ عقیم و پُر خیال بادہ خواری میں | کھلا اپنا لہو دم میں ہوا بدلی ہو ساون کا (مانع)
آتی جاتی ہے جا بجا بدلی | ساقیا جلد آ ہوا بدلی + (ناسخ)

(۲) زمانہ کا رُخ بدلنا۔ زمانہ کا مخالف ہونا۔ حالت بدلنا۔ حالت پلٹنا۔ ڈھنگ بدلنا۔ زمانہ پلٹنا۔ کچھ کا کچھ ہونا۔ زمانہ کا پلٹی کھانا +

گنہگاروں سے کہہ دو اُن کی رحمت نے ہوا بدلی | گُلِ گلزارِ جنت بن گئے شعلے جہنم کے (اسیر)
بیٹھے بیٹھے وہ اُٹھا کیا باعث | یک بیک بدلی ہوا کیا باعث (عاشق)

(۳) تبدیل ہوا کے واسطے ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانا (۴) زمانہ کا موافق ہونا۔ اقبال کا نئے سرے سے یاور ہونا (۵) رُت پھرنا۔ موسم پلٹنا +

ہاں ساقیٔ گلفام شئے ہوش رُبا اور | دے جلد کہ بدلی ہے گلستاں کی ہوا اور (شیفتہ)

ہوا بگڑ جانا یا بگڑنا۔ فعل لازم۔ (۱) ہوا کا متعفن ہو جانا۔ ہوا میں خرابی آ جانا۔ ہوا میں سمیت آ جانا۔ ہوا میں فساد پیدا ہو جانا۔ ہوا کا صحت بخش نہ رہنا۔ ہوا کا زہریلا ہو جانا + ٥

واشد کچھ آگے آہ سے ہوتی تھی دل کی تئیں | اقلیم عاشقی کی ہوا اب بگڑ گئی + (میر)

(۲) زمانہ کا ناموافق ہو جانا۔ زمانہ کا خلاف ہو جانا۔ زمانہ کا رنگ بدل جانا۔ اقبال و دولت کا برگشتہ ہو جانا۔ زمانہ پھر جانا۔ رنگ بگڑنا۔ ناسازگاری ناموافقت اور پھوٹ ہونا۔ مخالفت پھیلنا + ٥

محبتِ گل ہے فقط بلبل سے کیا بگڑی ہوئی | آج کل سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی
دلشکستوں کا سخن ہووے نہ کیونکر نادرست | ساز بگڑے ہے تو نکلے ہے صدا بگڑی ہوئی (نامعلوم)
کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم میں | گُل کھلایا یہ کس نے ایک دم میں (مومن)
رشکِ گل بن کے تجھ سے کیا بگڑی | گلشنِ دہر کی ہوا بگڑی + + (حکمت)

(۳) اعتبار اُٹھ جانا۔ ساکھ نہ رہنا۔ بات بگڑ جانا +

ہوا بندھ جانا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ دھاک بندھ جانا۔ شہرت ہو جانا۔ نام ہو جانا۔ رعب جم جانا۔ ناموری و اعتبار ہو جانا۔ شہرہ ہو جانا ٥

ایسی بندھ جائے زمانے میں جہنم کی ہوا | شمع سے بادِ صبا گل سے خزاں دُور رہے
آہ بلبل کی گلستاں میں ہوا بندھ جائے | اے صبا آتشِ گل سے نہ دھواں دُور رہے (نامعلوم)
بندھ گئی تھی یہ ہوا گانے کی تیرے کہ مرا | ساتھ ہر تان کے جی تھا کہ اُڑا جاتا تھا
نہیں دنیا میں ہوا خواہ کسی کا کوئی | کچھ نصیبوں ہی سے بندھتی ہے انساں کی ہوا (نامعلوم)
گلشن میں یہ ہوا دلِ بلبل کی بندھ گئی | آئی شکستِ رنگِ چمن سے صدائے دل (وزیر)
بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دنیا میں | گل ترے آگے چراغِ مہِ کنعاں ہوگا (بحر)

ہوا باندھنا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ (۱) ہوا بند ہونا + ہوا رُکنا۔ ہوا مسدود ہونا +

شب اُنکے اُلجھی گیسُو کا جو فسانہ ہوا ہوا کچھ ایسی بندھی گُل چراغ خانہ ہوا (آتش)

گُل ہو گئی جو قبر پہ جاجاب لائے شمع ایسی ہوا بندھی مری بختِ سیاہ کی (قدر)

(۲) دھاک بندھنا۔ شُہرہ ہو جانا + اعتبار جمنا۔ ساکھ ہونا + رُعب جمنا + سماں بندھنا

اپنی بھی جد مجنُوں یاں وہ ہوا بندھی ہے لے گرد باد جیسے لب کو بُو نہ آیا + (نصیر)

دستِ جنُوں میں کیونکہ میری ہوا بندھے مانندِ گردباد گریباں دریدہ ہوں (〃)

ایسی ہوا بندھی نظر آئی بسنت کی میں چمن میں دُہے جتے دُہائی بسنت کی (عشق)

ہزاروں حُسن کی شہرت سے ہو گئے برباد بندھی ہُوئی ہے زمانے میں کیا ہوا اُنکی (حضور صفا)

بندھ گئی ہے تیرے جوبن کی ہوا دُنیا میں گُل تیرے آگے چراغ تہِ داماں ہوگا (ظفر)

ہوا بندی کرنا۔ اِ۔فعل متعدی :۔ ہوا پر قلعہ بنانا۔ شعبدہ بازی کرنا + بے بنیاد بات اُڑانا + خیالی پلاؤ پکانا + بہتان لگانا۔ تہمت دھرنا +

ہوا بھر جانا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (۱) کسی چیز میں ہوا کا سما جانا۔ ہوا اٹ جانا۔ ہوا سے پھول جانا (۲) مغرور ہو جانا۔ خُود نما ہو جانا۔ اِترا جانا۔ دماغ کے ساتھ بولتے ہیں (۳) موٹا ہو جانا۔ پھیپھڑ جانا (۴) پاگل ہو جانا۔ دیوانہ ہو جانا۔ دماغ کے ساتھ بولتے ہیں +

ہوا بھی نہ دینا۔ اِ۔فعل متعدی :۔ ذرا بھی نہ دکھانا۔ پاس تک نہ پھٹکنے دینا۔ بھاپ تک نہ لگنے دینا

ہوا بھی دیجئے نہ ہم دل کی بھُول کر تمکو تاں سیخ گئے ہیں نظر چُرانے کا (انور)

ہوا پر اُڑنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ مغرور ہونا۔ اِترانا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا +

پرواز میں ہے زلفِ گرہ گیر ہوا پر اُڑتی ہے سدا کافرِ بے پیر ہوا پر (فیض اللہ)

ہوا پر آنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ ہوا میں بھرنا۔ مغرور ہونا۔ شیخی میں آنا۔ ڈون کی لینا +

وہ بلائیں جو ہوا پر کبھی آجاتے ہیں کوچۂ زلف کی بھی خاک اُڑا جاتے ہیں (برق)

ہوا پر چڑھنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ اترانا۔ دماغ کرنا۔ فخر کرنا + محمد حسن عسکری ؎

طُرّۂ یار کی خوشبُو لئے کیا آتی ہے جو ہواؤں پہ چڑھی بادِ صبا آتی ہے (عسکری)

ہوا پر دماغ ہونا۔ اِ۔فعل لازم :۔ مغرور و متکبر ہونا۔ آسمان پر دماغ ہونا۔ اِترانا۔ نخوت کرنا۔ دماغ کرنا۔ کسی کو اپنا ہمسر نہ جاننا۔ کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا ؎

جوں کا غذبادی ہے دماغ اپنا ہوا پر گو ہُوں میں سُبک دیدۂ اِنساں کے نیچے (کرم)

صحرا میں جو ہے دام لئے موجِ رگِ ابر کیا آج ہوا پر ہے دماغ پِطا ؤس (نصیر)

چشم کے دریا میں ہر دم اپنا مانندِ حباب جوشِ گریہ سے ہوا پر ہے دماغ مردُمک (ظفر)

ہوا پرست۔ ف۔ صفت :۔ عیاش + بیہودہ + ظاہر پرست +

ہوا پر سوار ہونا۔ اِ۔فعل لازم :۔ جانے میں جلدی کرنا۔ شتاب کار ہونا۔ جلد باز ہونا۔ جلدی جانے پر آمادہ ہونا +

ہوا پر مزاج رہنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ دیکھو (ہوا پر دماغ ہونا +)

نازک ہے تُو ہے اُس ستم ایجاد کا مزاج جب تو ہوا پہ رہتا ہے صیاد کا مزاج (قدسی)

ہوا پر ہونا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (۱) ڈون پر ہونا۔ تعلّی کی لینا۔ اِترانا۔ فخر کرنا + ؎

وہ گُل سیرِ چمن کا مُبتلا ہے ہوا پر آج گل بادِ صبا ہے (امانت)

(۲) تیزی پر ہونا۔ تُندی پر ہونا + ؎

ہماری خاک کی تہ نشر ہے برباد ی مزاجِ یار بہت اِن دنوں ہوا پر ہے (برق)

(۳) ظاہری ٹیپ ٹاپ پر ہونا۔ اقبال کے رُخ پر ہونا + ؎

پھرے وہ جس سے تو نے پھر گیا زمانے کا رُجوعِ خلقِ خدا خلق میں ہوا پر ہے (برق)

ہوا پلٹ جانا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (۱) زمانہ کا منقلب ہو جانا (۲) موسم بدل جانا۔ رُت نہ رہنا (۳) اقبال برگشتہ ہو جانا + ؎

ہوا پھانک کر رہنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (طنزاً) صرف ہوا کھا کر رہنا۔ بن کھائے رہنا۔ پھُول سُونگ کر رہنا۔ ہوا کے سہارے جینا۔ بھُوکا رہنا جیسے ہوا پھانک کر رہتے نہیں کو دیکھا ہے

ہوا پھانکنا۔ اِ۔فعل متعدی :۔ بیہودہ بکنا۔ ژاژخائی کرنا۔ ٹھوک ہونا +

ہوا پھر جانا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (۱) زمانہ یا کلمُون کے رنگ کا دگرگون ہو جانا۔ ہوا پلٹ جانا۔ زمانہ پلٹ جانا۔ زمانہ کا مخالف ہو یا بر سرِ عداوت ہو جانا۔ جمعیت کا پریشانی سے مبدّل ہو جانا

اگر صبا بھی کرے قصد مجھ تک آنے کا تو کیا عجب ہے چمن کی وہیں ہوا پھر جائے
شبِ وصال میں کھینچوں نہ کسطرح دمِ سرد یہ ہے خوف کہ دم میں نہ یہ ہوا پھر جائے
مزاج سیرِ چمن سے جو یار کا پھر جائے تجھکو انکا اِدھر ہی کچھ رنگ ہو ہوا پھر جائے
آنے سے خزاں کے یہ ہوا پھر گئی کیسی ہر گُل کے جو چہرے سے ہوا آہ ہوا رنگ

(شاہ نصیر)

ہوا ہے ابر سے بھر ساقیا گلابی سے نکرو رنگ مبادا کہ یہ ہوا پھر جائے (مصحفی)

ہوا پھر گئی چار دن میں چمن کی نہ اب گل میں رنگت نہ غُنچے میں بُو ہے (رند)

(۲) زمانہ نا موافق کا موافق ہو جانا۔ بھلے دن آنا۔ اقبال کا یاور ہو جانا۔ نصیبا جاگنا۔ رتّی چمک جانا + ؎

اگر میں رونے پہ آؤں بہ رنگِ ابرِ بہار خزاں بہار ہو اس باغ کی ہوا پھر جائے (مصحفی)

ہوا پھرنا۔ اِ۔فعل لازم :۔ (۱) زمانہ پلٹنا۔ زمانہ کا رنگ بدلنا۔ زمانہ کا نا موافق ہونا +

موسم پھرا زمانہ پھرا اور ہوا پھری لیکن نہ کُوئے یار سے بادِ صبا پھری (حشمت)

ہوا پھری یہ دمِ رخصت بہار اے وائے کہ گلستاں کو عجب صدمۂ خزاں پہنچا (جرأت)

(۲) نصیبا جاگنا۔ بھلے دن آنا۔ رتّی چمکنا۔ اقبال یاور ہونا۔ پریشانی کا جمعیت سے مبدّل ہونا۔ زمانہ کا موافق ہونا + ؎

آمدِ گُل ہے طرب ساز صبا پھرتی ہے بلبلو مژدہ کہ گلشن کی ہوا پھرتی ہے (عسکری)

ؔ زمانہ کا کچھ سے کچھ ہو جانا۔ زمانہ کا رنگ بدل جانا + ؎ کئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو اپنے قرار ہے + کروں غم ستم کا میں کیا بیاں میرا غم سے سینہ فگار ہے +

آنے کی اُن کے لیکے خبر لب صبا پھری   خوش ہو کہ آج ہماری ہوا پھری (غنی)

ہوا تک نہ دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (ہوا بھی نہ دینا)۔

ہوا چکّی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پون چکّی۔ آسیائے باد +

ہوا چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ویدن باد کا ترجمہ۔ ہوا لہرانا۔ ہوا کا رواں ہونا۔ پُورب میں ہوا ہونا بھی کہتے ہیں (۲) رواج ہونا۔ رواج پانا۔ رسم پڑنا۔ رواج پڑنا۔ دستور ہونا +

ایسی ہوا چلی ہے تو بھی نہ پُوچھے کوئی   کوئل کا جا دے کوا گر سُننے چڑا چمن میں (انشا)

ہوا خواہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دوستدار۔ ہوادار۔ خیرخواہ۔ محب۔ بہی خواہ۔ بھلائی چاہنے والا دوست۔ خیراندیش۔ دولتخواہ + طرفدار +

چلو جھوٹی سچی یہ باتیں بناؤ   خبر تک نہ لی اس ہوا خواہ کی + (ظہیر)

ہوا خواہی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خیرخواہی۔ دوستداری۔ وفاداری۔ خیراندیشی۔ بہی خواہی + عشق۔ دوستی۔ محبت۔ اُلفت +

گر ہوا خواہی میں اُسکی دم ہوا تیرا ہُوا   عقل کا تیری چراغ اے ہمنشیں گُل یوں ہوا (ظفر)

ہوادار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) خواہشمند۔ عاشق۔ چاہنے والا۔ طالب + دوستدار۔ ہوا خواہ۔ (۲) کھلا ہُوا۔ دلکشا۔ ایسا مکان جس میں خُوب ہوا آئے جائے۔ (۳) اسم مذکر) تختِ رواں۔ ایک قسم کی امیرانہ سواری جسے کہار اُٹھا کر چلتے ہیں۔ تام جھام + چھپان +

نکلے جو ہوادار پہ وہ برقِ تجلّی   کیونکر نہ ہو عالم کو گماں تختِ پری کا (ناسخ)

حاجت نہیں سواری کی جنت میں مجھے   جو گرد باد اُٹھا وہ ہوادار ہوگیا (غنی)

کوچہ تنگ ترا رکھتا ہے یہ طلب وہ پری   کہ سلیماں کا ہوادار نہ آنے پائے (امیر)

اے منعم ساماں سواری پہ نہ پھولو   اُڑ جائے گا اک روز ہوادار تمہارا (صبا)

ہواداری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خواہشمندی + خیرخواہی + ہوا خواہی + دوستداری

تو بیگانہ ہیں جانے بھی [illegible] نہ ہوا   ہوسکی آہ سے بھی کچھ نہ ہواداریِ دل (مصحفی)

ہوا دیکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہوا سے شگون لینا جسے پون پرچھا بھی کہتے ہیں۔ [illegible] کہ جب ترو [illegible] ہوا [illegible] کو دن چھپتے وقت کسی اونچے ٹیلے پر [illegible] کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تھوڑی سی دھول لیکر ہوا کے سامنے اڑاتے ہیں [illegible] ہوا سے [illegible] یہ کہ دیکھیں ہوا میں کتھوڑی سی [illegible] کچھ سوت میں [illegible] حرف کی ہوا کو پہچان کر اچھا بُرا نتیجہ نکالتے [illegible] چھوٹے چھوٹے کو رت سکورے [illegible] جاکر اُس اناج کو تولتے ہیں جو [illegible]

اپنے پہلے وزن سے نسبت کی کمی کے سبب بڑھا ہوا ہوتا ہے اُس جنس کی پیداوار اُس سال میں زیادہ خیال کرتے ہیں اور جو کم معلوم ہوتی ہے اُس کی پیداوار کم تصور کرتے ہیں (۲) رُخ دیکھنا۔ موقع دیکھنا۔ جیسے ساس نندیں بھی ہوا دیکھا کرتی ہیں۔ لڑکے کو دیکھا ہو، دیگر کوئی آنکھ نہیں ملا سکتی (مجالس النساء)

ہوا دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہوا میں رکھنا۔ کسی چیز کو ہوا کھلانا یا ہوا میں سُکھانا۔ جیسے کپڑوں کو ہوا دینا + +

بہت سے ٹوٹے جلے دیدۂ تر اب نہیں کھلتے   متاعِ آبدیدہ ہے کوئی اسکو ہوا دیوے (میر)

(۲) آگ کو بھڑکانا۔ آگ پھونکنا۔ آگ کو ہوا سے سلگانا۔ چمکانا۔ مشتعل کرنا۔ دھونکنا +

کون لب تک نفسِ سرد کو جا دیتا ہے   دوزخِ لعنت کو مالک جو ہوا دیتا ہے (نکہت)

(۳) اشتعال دینا۔ بھڑکانا۔ افروختہ کرنا۔ اکسانا۔ لڑنے کے واسطے اُبھارنا۔ فساد کرانا۔ جلتے توے پر پانی ڈالنا (۴) کبوتروں کو اُڑانا۔ کبوتروں کو اُڑا کر ہوا کھلانا۔ اُڑان دینا +

ہوا زدگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (ع) زکام۔ سردی۔ ریزش لہو رُودت کے سبب ناک کے رستہ سے دماغ کا پانی گرنا + نزلہ۔ تحریک +

ہوا سا۔ ا۔ صفت:۔ (۱) ہاؤ بھاؤ۔ ذرا سا۔ خفیف سا۔ یونہیں سا۔ جیسے ہوا سا چونا لگا تا نہیں تو منہ پھٹ جائے گا (۲) ہوا کی مانند ہلکا۔ نہایت سُبک۔ لطیف +

ہوا سے باتیں کرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عو۔ (۱) جلدی اور سُرعت میں ہوا سے مقابلہ کرنا۔ نہایت جلدباز ہونا۔ نہایت پُھرتیلا ہونا۔ جیسے وہ تو ہوا سے باتیں کرتی ہے۔ (۲) کمال عیار اور چالاک ہونا + (ہمارے دوست نئے محاورہ دان بلکہ مجتہدِ زبان اور فلین صاحب نے ہوا سے باتیں کرنے کو آسمان سے باتیں کرنا۔ بھگر یا اپنی ناواقفیت کے باعث نہایت بلندی کے معنے لکھ دیئے ہیں بلکہ مجتہد زبان نے تو غرور کرنے کے معنی ایک اور بھی بڑھا دئے ہیں شاید اُن کے خاندان میں یہ لفظ اِس طرح بھی بولا جاتا ہو) (۳) گھوڑے کا تیز رفتار ہونا +

ہوا سے بچکر چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ پرچھائیں سے بچکر چلنا۔ نہایت متنفر ہونا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ پاس ہوکر نہ نکلنا۔ دُور رہنا۔ گریز کرنا۔ کسی سے دُور بھاگنا + +

کرے تاثیر کیا آہِ شرر [illegible]   وہ بچکر چلتے ہیں میری ہوا سے (مجروح)

ہوا سے بچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت پرہیز اور اجتناب کرنا۔ پرچھائیں سے بھاگنا۔ نہایت تنفر کرنا۔ دُور رہنا + +

الله رے کیا فتنہ گری ہے دمِ رفتار   بچتی ہے قیامت ترے دامن کی ہوا سے (داغ)

ہوا سے لڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نہایت لڑاکا عورت کی نسبت بولتے ہیں یعنی ایسی لڑاکا ہے کہ ہوا جس سے کچھ سروکار نہیں اُس سے بھی لڑنے کو موجود

ہوجاتی ہے۔ چلتی ہوا سے لڑنا بھی اِسی معنی میں آتا ہے۔ ہر ایک سے لڑنا۔ راہ چلتوں سے لڑنا۔ خواہ مخواہ لڑنا۔ نہایت بدمزاج تُندخو اور غضبناک ہونا۔ کمال جنگجو ہونا + ؎

ہر دم ہوا سے ہے طلبِ بوئے زُلفِ یار ۔ لڑتے ہیں بات بات پہ ہم تو ہوا سے ہم (عبرت)

زلف اُسکی صبا سے ہے برہم ۔ دیکھو کافر ہوا سے لڑتی ہے (ظفر)

کرتے ہیں گفتگو سحر اُٹھکر ہوا سے ہم ۔ لڑنے لگے ہیں ہجر میں اُسکے ہوا سے ہم (میر)

شعلہ بھڑکے نہ کیونکہ محفل میں ۔ شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے (ذوق)

اور کچھ بولوں تو بگڑتی ہے ۔ تو تو ناحق ہوا سے لڑتی ہے (شوق)

کیا وجہ بگڑنے کی مری آہ و رسا سے ۔ یہ خوب ہوئی آپ تو لڑتے ہیں ہوا سے (داغ)

(۳) ایسی چیز سے لڑائی باندھنا جسپر غالب آنا ناممکن ہو۔ بیفائدہ لڑنا۔ ناحق لڑنا +

مرے آہ و نالے سے رُکنا غضب ہے ۔ کہ ہے یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

ہوا کا تھپیڑا۔ ا۔ اسم مذکر۔ ہوا کا زور سے جھونکا۔ ہوا کا طمانچہ۔ ہوا کا جھکڑ۔

ہوا کا رُخ بتانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ٹالنا۔ چلتا کرنا۔ رخصت کرنا۔ چمپت کرنا۔ ڈولی کرنا۔ دھتا بتانا۔ مُنہ نہ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو اُٹھا کر پھینک دینا۔ ہوا میں اُڑا دینا +

ہوا کا رُخ دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ زمانہ سازی کرنا۔ زمانہ کے موافق کام کرنا جس کی چلتی دیکھنا اُسی کے ساتھ ہوجانا۔ ابن الوقت ہونا۔ زمانے کی پالیسی

ہوا کا رنگ دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) دیکھو (ہوا کا رُخ دیکھنا)۔ (۲) ہوا کی کیفیت معلوم کرنا۔ ہوا کی تری و خشکی دیکھنا۔ ہوا کا مزاج معلوم کرنا +

کیا پوچھتا ہے ساقی اشارے سے چشم کے ۔ لا جامِ بادہ رنگِ ہوا دیکھتا نہیں (شہیدی)

ہوا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہوا دینا۔ پنکھا جھلنا۔ پنکھا کرنا +۔ دھونکنا۔ جھکنا۔ (۲) رخصت کرنا۔ چلتا کرنا۔ چمپت بنانا +۔ چھوڑنا۔ تیاگنا۔ ترک کرنا۔ (محمود الحق) ؎

جو چشمِ حقیقت کو وا کیجئے گا ۔ تو حرص و ہوا کو ہوا کیجئے گا (محمود)

ہوا کو گرہ میں باندھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (متروک) ہوا میں گرہ دینا۔ ناممکن بات کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا +۔ نہایت مشکل اور محال کام کا ارادہ کرنا۔

ہوا کھانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ٹہلنا۔ چہل قدمی کرنا۔ ہوا خوری کرنا۔ پھرنا۔ سیر کرنا۔ طبیعت تازہ کرنے کے واسطے ٹہلنے جانا۔ صبح و شام سیر کرنا۔ تفریح کے واسطے پھرنا۔ تفریحِ طبع کیلئے باغ سبزہ زار دریا صحرا یا ٹھنڈی سڑک پر جانا۔ گلگشت کرنا +

اِنہیں آتش کہیں کالوں میں ہے بجلی کی جولانی ۔ ہوا چھوتی نہیں ممکن ہے اُنپر کب ہوا کھانی (قدر)

داغ گو اب کسی گلرو سے ملاقات نہیں ۔ مدتیں برسوں اِسی گلشن کی ہوا کھائی ہے (داغ)

کلیاں نُور کی تیار کرائے بوئے سمن ۔ کہ ہوا کھانیکو نکلینگے جوانانِ چمن (انشا)

جب مُنھ میں پر لیں ہوا کھانیکو گھڑیاں باغیں ۔ خود بخود بجنے لگیں غنچوں کی گھڑیاں باغیں (〃)

بلبلِ بیمار کا رکھ دو قفس گلزار میں ۔ یعنی ہے یاں کا ہوا کھانا دوائے عندلیب (غافل)

(۲) رخصت ہونا۔ چمپت بننا۔ سدھارنا۔ ڈولی ہونا۔ اِس معنی میں تنفر اور بیزاری کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر آتا ہے +

صبا سے ہیں جو گُل چل کر گیا واں ۔ کہا کھائے ہوا آنے نہ پائے (میر)

چل ہوا کھا یاں سے تُو ہو جائے گی در ہجوم ۔ باغِ دل ہم جلنے بلتوں کا ہے گلخن اے صبا (جرأت)

(۳) رہنا۔ بسر کرنا۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ بسنا۔ زندگی کاٹنا +۔ زندہ رہنا۔ دُنیا میں بسنا [1]

کہ یارب جب تلک پانی پہ ہو فرشِ زمیں قائم ۔ زمیں پر جب تلک موجِ ہوا کو ہو ہوا کھانی (قدر)

کوئی دم دُنیا کی اِسکو اور کھانے دو ہوا ۔ تیغِ بسم اللہ کر بسمل پہ کیوں کھینچیں ہیں آپ (نصیر)

نرگس نے آنکھ کھول کے دیکھا چمن میں کیا ۔ دو دن ہوا یہاں کی یہ بیمار کھا گئی (ظفر)

پھر وہی کنجِ قفس ہے وُہی صیاد کا گھر ۔ چار دن اور ہوا باغ کی کھالے بلبل (رند)

ہوا کھاؤ یا ہوا کھا یا کھائیے۔ ا۔ محاورہ:۔ (کلمۂ تنفر) جاؤ۔ رخصت ہو۔ چمپت بنو۔ ٹہلو۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ دُور ہو۔ دال نے میں نہ ہو۔ دفع ہو۔ اپنی راہ لو۔ دفان ہو۔ کافور ہو جاؤ۔ چھو ہو جاؤ۔ لمبے بنو۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ سیال کام

جو اُس نے گال کو چھیڑا تو گالی دیکے یوں بولا ۔ چلو بس اے ظفر مت گالیاں کھاؤ ہوا کھاؤ (ظفر)

چل ہوا کھا صبا اِس دلِ دلگیر کو چھیڑ ۔ کیا مزہ پاویگی تو غنچۂ تصویر کو چھیڑ + (نصیر)

دو گھڑی دن سے کہا میں نے کہ کیا ارشاد ہے ۔ ہنسکے بولا چل ہوا کھا بات تیری یاد ہے (انشا)

دیکھو دیکھو بہت نہ اِتراؤ ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی چلو ہوا کھاؤ (شوق)

گرم جوشی جو اُنسے کرتا ہوں ۔ کہتے ہیں کھائیے ہوا صاحب (صابر)

ہوا کھلانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) چہل قدمی کرانا۔ تفریح کرانا (۲) سیر کرانا +

ہوا کھلاتا ہے گلشن کی کس محبت سے ۔ غلام ہُوں ترا لے دام دے درم صیاد (آغا)

ہوا کے رُخ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) جس طرف کی ہوا ہو اُس طرف جانا (۲) تیز رفتاری سے جانا۔ ہوا ہونا۔ ہوا پر اُڑنا۔ صفائی سے سپاٹا بھرنا +

ہوا کی رفتار۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ہوا کی چال۔ ہوا کے چلنے کا اندازہ +۔ (چنانچہ تجربۂ حال سے دریافت ہوا ہے کہ ہوا کی رفتار کم سے کم فی گھنٹہ ایک میل اور زیادہ سے زیادہ سو میل ہے جب فی گھنٹہ ایک میل چلتی ہے تو ہم معلوم نہیں کر سکتے جب فی گھنٹہ سو میل چلتی ہے تو مکانات اور اشجار وغیرہ جو کچھ بیچ میں آتا ہے اُکھاڑتی چلی جاتی ہے۔ معتدل ملکوں میں ہوا کی رفتار کبھی تیس میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی جب ایک گھنٹہ میں دس میل چلتی ہے تو نسیم کہلاتی ہے جب تیس میل تو جھکڑ اور جب پچاس میل تو آندھی اور جب اسّی میل فی گھنٹہ نوبت پہنچتی ہے تو اُسے طوفان سے تعبیر کرتے ہیں۔)

[1] شگفتہ ہو گلِ خورشید کی صورت رخِ انور + بہ رنگِ صبحِ صادق ہو ہمیشہ خندہ پیشانی + سکندر کی طرح نام اُس کا روشن ہو زمانے میں + الٰہی مثلِ عمرِ خضر عمر اسکی ہو طولانی (قدر)

ہوائی روٹی - ا- اسم مؤنث :- نانِ ہوائی تنکی - ایک قسم کی نہایت پتلی چپاتی +

ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا یا آنا - ا- فعل لازم :- نہایت تیز رفتار تند رو چست و چالاک اور گرم مزاج ہونا + تند رفتار وپُر اضطرار ہونا - جلد باز ہونا - گھڑی بھر نچلے دم نہ لینا + نہایت شتاب زدگی کرنا - جلدی مچانا - متکبر اور مغرور ہونا + کسی کی نہ ماننا + جلد آنا - فوراً آنا - ترت آنا - مثال دیکھو داغ کا اخیر شعر ؎

گاہ ہے زمیں پہ گاہ فلک پر مدار ہے   گویا ہوا کے گھوڑے پہ گھوڑا سوار ہے (قدر)

مرکب پہ اپنے ہووے جو راکب وہ شعلہ خو   گویا ہوا کے گھوڑے پہ ہووے سوار برق (معروف)

پہلے ہوا کے گھوڑے پہ کب تو سوار تھا   قاصد تجھے لگی ہے ہوا کوئے یار کی (مخیر)

یہاں تک نہ لکھے حال شہسوار رونکا   ہوا کے گھوڑے پہ کب تک رہے سوار قلم (رند)

پیادہ پا جو چمن میں بہار کو دیکھا   ہوا کے گھوڑے کے اوپر خزاں سوار ہوئی (آتش)

کبھی جو دھوپ کی گرمی سے رنج پہنچے   ہوا کے گھوڑے پر ابر کرم سوار آیا (داغ)

ہوا لگ جانا - ا- فعل متعدی :- (۱) ہوا کا اثر کر جانا + فالج یا لقوہ ہو جانا (۲) نکام ہو جانا - ہواندگی ہو جانا (۳) اترا جانا - غرور کا اثر ہو جانا - اترا کر چلنا - بڑھ کر قدم رکھنا - بساط سے باہر ہو جانا ؎

اسکو بھی لگ گئی ہے ہوا کوئے یار کی   گلشن سے آشیانہ اٹھاتی ہے عندلیب (زکی)

ہوا لگنا یا لگ جانا - ا- فعل لازم :- (۱) ہوا کا محسوس ہونا - ہوا کا جسم سے چھوا جانا - ہوا کا اثر ہونا - ہوا کا اثر پہنچنا + ذرا سا اثر پہنچنا + ؎

ترے عاشق کو تری تیغِ ادا ہووے نصیب   اے ستمگار نہ لگے اسکو خنجر کی ہوا + (ظفر)

(۲) ہوا کا برا اثر ہونا - ہوا کے سبب سے ہاتھ پاؤں رہ جانا - ہوا کے اثر سے جسم اکڑ جانا - منہ بھر بھرا جانا (۳) اترا چلنا - مغرور ہو جانا - نمود میں آنا - اڑنے لگنا - بڑھ کر چلنا - بساط سے باہر قدم رکھنا - بڑوں کی ریس کرنے لگنا - مزاج کا تغیر ہو جانا - مزاج بہک جانا - دماغ چل جانا - نخوت و غرور یا تکبر کا پیدا ہو جانا

اسے بھی لگ گئی شاید یہاں کی کچھ ہوا ساقی   جب آئی میکدے پر جھومتی آئی گھٹا ساقی (قدر)

اب دلکو آہ کرنی ہے صبح و مسا لگی   پژمردہ اس کلی کے تئیں بھی ہوا لگی (میر)

ہر دم ہے عندلیب کا اب عزم نالہ کی   فصلِ بہار آتی ہے اسکو ہوا لگی + (وحدت)

(۴) مطلق اثر ہونا - رنگ بدلنا - کسی صحبت کا اثر ہونا - پرتو پڑنا +

لگ چلنے کی طرح نہ تھی ہر یک سے پیش ازیں   تمکو بھی اب زمانے کی پیارے ہوا لگی (میر سوز)

گل جو اس گلشنِ ہستی میں ہے اتنا ہنستا   کچھ ہوا ہی لیے اے بادِ سحر اور لگی (ظفر)

خانۂ چشم میں اک لحظہ نہ ٹھیرا آنسو   لگ گئی جیسے کہ اس طفل کو باہر کی ہوا (〃)

سیر ہے ہوا کہ ایک ہی عالم میں کی بسر   ہر اک شجر کو باغ جہاں کی ہوا لگی + (رند)

گلوں کو دیکھ کر تیوری نزاکت سے چڑھاتے ہو   لگی گلزار میں رہکر ہوا تمکو زمانے کی (امانت)

اس گل کو سینہ چاک کئے عاشق کا ہے خیال   اس باغ کی لگی نہیں شاید ہوا ہنوز (مصحفی)

پھرتی ہے تیرے ساتھ نسیم صبا لگی   تجکو بھی باغ دہر کی گلرو ہوا لگی + (ہدایت)

میں ہوں چکر میں لگی جسدن سے دنیا کی ہوا   حال میرا ہے بعینہ آسیائے بادکا + (ذوق)

ہوا مٹھی میں بند کرنا - ا- فعل متعدی :- محنتِ بیفائدہ اور مشقتِ لاحاصل کرنا - ایسا کام کرنا جو ناممکن اور قریب بہ محال ہو + ؎

قید سے دہر کی آزاد ہیں وارستہ مزاج   کر سکے کون بھلا بند ہوا مٹھی میں + (معروف)

ہوا منانا - ا- فعل متعدی :- معروف بادہ نوشی و سیر باغ و راغ ہونا - دادِ عیش و عشرت دینا + موسمِ گرما کے لباس کو زیبِ آغوش کرنا - مزے اڑانا - مزہ لوٹنا -

جب وہ بت مجھسے روٹھ جاتا ہے   غیر ہر اک ہوا مناتا ہے + + (نکہت)

رہے ہے کوئی خرابات چھوڑ مسجد میں   ہوا منائی اگر شیخ نے کرامت کی (میر)

ہوا میں آجانا یا آنا - ا- فعل لازم :- (۱) ہوائے بد کے اثر میں مبتلا ہو جانا - وبا میں آجانا - (۲) مغرور و متکبر ہو جانا - نخوت و پندار پیدا ہو جانا + حریص بخانہ

نہ عزمِ سرکشی کر اے حباب اس سرگرانی پر   ہوا میں آگیا کیوں ایکدم کی زندگانی پر (نکہت)

آکے ہوا میں سرکشی اتنی کرتے ہو کیوں مثلِ حباب   بحرِ فنا میں اک دو نفس کے جز ہوا تنے ہی ہو (ظفر)

ہوا میں بھرنا - ا- فعل لازم :- ترنگ میں آنا - غرور و نخوت میں مست ہونا - آسمان پر چڑھنا - دون میں بھرنا - نہایت مغرور اور متکبر ہونا - جیسے افضل خاں ایک تو پہلے ہی ہوا میں بھرے ہوئے تھے اب اور بھی پھولے (قصص ہند)

بس اکدم کے لئے ساری نمایش ہے حبابوں کی   ہوا میں بھر کے یہ کمظرف بھی کتنا ابھرتے ہیں

ہوا میں گرہ دینا - ا- فعل لازم :- کارِ محال کا ارادہ کرنا - ناممکن اور دشوار کام کرنا +

ہوا نکلنا - ا- فعل لازم :- (۱) غرور ڈھینا - ہماہمی نکلنا - دماغ جھڑنا - تری تمام ہونا - (۲) دم نکلنا - پھونک نکلنا - سانس نکلنا (۳) گوز سرزد ہونا +

ہوا نہ آنا یا ہوا تک نہ آنا - ا- فعل لازم :- مطلق خبر نہ ہونا - بیخبری کا عالم رہنا +

اس کا گلہ نہیں کہ شب وعدہ وہ نہ آئے   اس کوچے کی ہوا بھی نہ آئی تمام شب (ظہیر)

ہوا نہ رہنا - ا- فعل لازم :- رونق نہ رہنا - وہ بات نہ رہنا - پہلی سی بات نہ رہنا - جوبن نہ رہنا - بہار نہ رہنا + دماغ نہ رہنا + ؎

رنگِ رخسارِ گل ولالہ دگرگوں ہوگا   نہ رہے گی یہ گلستاں کی ہوا میرے بعد (آتش)

ہوا نہ لگنا - ا- فعل لازم :- ہوا تک کی رسائی نہ ہونا - بالکل محفوظ رہنا - ہر طرح سے بچا اور مصئون رہنا + چھپا رہنا + سات پردوں میں رہنا +

یار کو ایسا چھپائیں کہ ہوا بھی نہ لگے   شکلِ فانوس ہو اس شمع کو دامن اپنا (وزیر)

ہوا نہ لگنے دینا - ا- فعل متعدی :- نہایت بچائے اور چھپائے رکھنا - ہوا تک کا

۵۱ اپنے کیے کا ہونا +

گزر نہونے دینا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا +

ہوا وہوس ع۔ اسم مؤنث: حرص اور لالچ + عیاشی۔ شہوت پرستی۔ لذائذ نفسانی کا غلبہ + عیش ونشاط +

ہوا ہو ۔ ا۔ محاورہ: چمپت بن۔ لمبا ہو۔ اٹھ کر و چھچھو ہو۔ کافور ہو۔ چلتا بن۔ دفع دفان ہو۔ چلدے + ے

آہو نہیں دُود دل میں نکالوں تو وہ کہے ۔۔۔ اے تفتہ جاں ہوا ہو یہاں سے دھواں نکر (ذوق)

تُو جو اُس زُلف کی بُولیتی ہے ۔۔۔ چل ہوا ہو تُو صبا کیا باعث (عاشق)

چھیڑ مت کاکل کو اُسکی میرے آگے نہار ۔۔۔ چل ہوا ہو یاں سے لے باد صبا تو کون ہے (〃)

راضی ہُوں خدا کی جو رضا ہو ۔۔۔ ہوتی ہے سحر چلو ہوا ہو + (نسیم)

ہوا ہُوا ۔ ا۔ محاورہ:۔ فوراً چلا گیا۔ بہت جلد چلا گیا۔ رفو چکر ہوگیا۔ غائب غلّہ ہوگیا۔ تیر ہوگیا۔ کافور ہوگیا +

کیسا ہوا ہوا مرے رونے کو دیکھکر ۔۔۔ دامانِ دیدۂ تر سے نکل گیا + (صبا)

دوڑا میں دیکھنے کو جو سوارئے یار کو ۔۔۔ آنکھوں میں خاک ڈالکے گھوڑا ہوا ہوا (بحر)

ہوا ہوجانا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ہوا کے مانند تیز رفتار ہوجانا۔ ہوا سے مل جانا۔ ہوا کی سی حالت ہوجانا (۲) دھار کا نہایت تیز ہوجانا جیسے اُسترہ تو اب ہوا ہوگیا (۳) معدوم ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ دفعتہً غائب یا نابود ہوجانا۔ بُہت جلد چلا جانا۔ نظر سے طرفۃ العین میں غائب ہوجانا۔ ناپدید ہوجانا۔ کافور ہوجانا۔ چمپت بننا۔ چلدینا۔ اُڑجانا۔ جاتا رہنا۔ فُو ہوجانا + گزرجانا۔ چلا جانا + ے

وہ آئے کسقدر ہم راستہ دیکھا کئے ۔۔۔ اس ہوا میں ہوگیا عالم ہوا برسات کا

آشنائی کی اُڑے خاک نہ کیوں کر صابر ۔۔۔ ہوگئی دل سے ہوا اُنکی محبت میری (صابر)

ترے جاتے ہی ہوا رنگِ چمن ہوجائیگا ۔۔۔ برگِ گل جو ہے وہ برگِ یاسمن ہوجائیگا (ناسخ)

ہوائے خط میں ہوا ہوگئی ہے جان مگر ۔۔۔ ہنوز پیکِ صبا کا ہے انتظار مجھے (〃)

بُوئے گل ہوں ابھی چاہوں تو ہوا ہوجاؤں ۔۔۔ باغِ عالم میں درختوں کی روش تنگ نہیں (〃)

خزاں ڈر کے فوراً ہوا ہوگئی ۔۔۔ چمن میں جو دخلِ صبا ہوگیا (امانت)

چمن میں جو آیا وہ رشکِ بہار ۔۔۔ تو رنگِ رخِ گل ہوا ہوگیا (〃)

ہوا ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ہوا کی مانند تیز رفتار ہونا۔ تیزی میں ہوا سے ملنا۔ ہوا کی سی حالت ہونا۔ جلد روانہ ہونا + ے

جب کبھی آہ کا مضمون بھرا ہوتا ہے ۔۔۔ نامہ برخط کے اُٹھاتے ہی ہوا ہوتا ہے (قدر)

(۲) دھار کا نہایت تیز اور برّاں ہونا (۳) معدوم ہونا۔ فنا ہونا۔ نابود ہونا۔ دفعتہً نظر سے غائب ہونا۔ ناپید ہونا۔ چمپت بننا۔ کافور ہونا۔ رفو چکر ہونا۔ اُڑجانا۔ جاتا رہنا + راہئ ملکِ بقا ہونا۔ رحلت کرنا۔

جلوہ دکھا کے دیکھ لیا بزمِ ناز میں ۔۔۔ وہ مرگیا وہ رُوح کسی کی ہوا ہوئی (داغ)

ٹھہر جا سُن بات کی بات اے صبا ۔۔۔ کوئی دم کو ہم بھی ہونے ہیں ہوا (درد)

اب کس کے ہاتھ بھیجوں میں نامہ سے کہاں ۔۔۔ سنتے ہی نام اُس کا کبوتر ہوا ہوا (جرأت)

اڑائیں یوں نہ جادوگر بلا سے ہم نہیں ڈرتے ۔۔۔ ہرا اپنا دم ہوا ہوتا ہے اُس چشمِ پُرافسوں سے (ذوق)

وہ مرغ ناتواں صیاد کیا نالہ کرے جس کا ۔۔۔ ہوا ہوتا ہے دم گر دم بھی زیرِ دام لیتا ہے (ظفر)

چل ہٹ اِس ادا سے وہ کہتا ہے الحذر ۔۔۔ ہوتی ہے جان سُنتے ہی چل ہٹ کو ہوا (〃)

باغ میں پھُول سے لب ہنسکے جو وا ہوتے ہیں ۔۔۔ اے صبا غنچوں کے کیا ہوش ہوا ہوتے ہیں (امانت)

کس زیست پر ہے نازِ حباب اتنی ہوس کرے ۔۔۔ ہوتا ہے ہوا کل کو جو ہے تن میں نفس آج (وحشت)

دل ہوا خُون جگر آب ہُوا جان ہوا ۔۔۔ کچھ کا کچھ یاں تو ہوا تمکو خبر کچھ بھی نہیں (انور)

قاصد کے ساتھ ساتھ مری جاں ہوا ہوئی ۔۔۔ کیا خاک راہ دیکھوں میں خط کے جواب کی (غفور)

ہُوا چاہتا ہے ۔ ا۔ محاورہ:۔ عنقریب ہونے والا ہے۔ کوئی دم کو ہوتا ہے۔ بس ہوا ہی چاہتا ہے۔ ہونے میں کچھ شبہ نہیں + ہونے والا ہے۔ عنقریب ہوگا۔ بہت قریب ہے۔ جلد ہوگا۔ ضرور ہوگا۔ کوئی دم میں

بہت اسکو ایذا ہے پہلو میں میرے ۔۔۔ یہ دل اب کسی کا ہوا چاہتا ہے + (صفدر)

دکھا کر وہ تلوار کہتے ہیں مجھ سے ۔۔۔ خبر ہے تمہیں کیا ہوا چاہتا ہے + (〃)

پھر اُس دو کا جوبن بڑھا چاہتا ہے ۔۔۔ دکن اسکا مسکن ہوا چاہتا ہے + (مولف)

ہُوا سو ہُوا ۔ ا۔ محاورہ: یعنی ماضی۔ گزشت آنچہ گزشت۔ جو کچھ ہوگیا اُسی پر قناعت کرو۔ جانے دو۔ خیال نہ کرو + ے

یہ ہم پہ گردشِ گردوں سے جو ہوا سو ہوا ۔۔۔ تو اپنے دل میں نہ آزردہ ہو ہُوا سو ہُوا (وحید)

ہُوا کریں ۔ ہ۔ محاورہ:۔ کلمۂ استغنا۔ کچھ پروا نہیں۔ بلا سے ہمیں کیا + ے

کبھی ایک بوسہ ہمیں دیا کبھی مرتے مرتے بچالیا ۔۔۔ جو مسیح لب ہیں ہوا کریں کہو کس مرض کی دوا ہوئے (قدر)

ہواؤ ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہیاؤ۔ جرأت۔ ہمت۔ حوصلہ۔ چھاتی (۲) بہادری۔ سُورماپن۔ مردانگی۔ دلیری۔ دلاوری۔

ہواؤ پڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہمت پڑنا۔ جرأت ہونا۔ حوصلہ پڑنا +

ہَوائی ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) منسوب بہ ہوا + آسمانی۔ اکاشی۔ اُوپری۔ اَدھر۔ جیسے ہوائی مجلس یعنی اَدھر مجلس۔ ہوائی تیر یعنی آسمانی تیر (۲) بادی۔ ریحی (۳) چالاک۔ تیز رفتار۔ تیز رو۔ جیسے فارسی میں ہوائی رہوار یعنی تیز رفتار گھوڑا آتا ہے (۴۔ ا) آوارہ۔ واہی۔ ڈانواں ڈول پھرنے والا +

داغ کا پتا خانہ وہ دلدار ہوائی ۔۔۔ چھوڑ دنگا جو میں ... کی یکبار ہوائی (باقر علی)

(۴۔ ا۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی آتش بازی جسے خدنگا یا خدنگ بھی کہتے ہیں۔ تیر چرخ (۵۔ ا) باریک کترا ہُوا پستہ اور بادام وغیرہ جو فند کے شربت پر اُوپر سے چھڑک دیتے ہیں ہجومِ پستہ اس معنی میں میر شیخ باقر علی لکھنؤی متخلص بہ جرکین نے باندھا ہے ے

ہوا

لگتا ہے اگر ہینگ لب یار کا بیمار   پینے کی کھلاتے ہیں پرستار ہوائی (یا فرحی)

(۹-ف) سحّانِ لعوجھے اُردو میں باد ہوائی بات کہتے ہیں۔

ہوائی اُڑنا۔ اِ۔ فعل لازم :- صحیح (ہوائی اُڑنا) ۱۔ بے سروپا خبر اُڑنا۔ جھوٹی خبر مشہور ہونا۔ شہرت ہو جانا۔ افواہ ہونا جیسے پہلے جہانگیر خانے سے نادر شاہ کے مرنے کی ہوائی اُڑی تھی۔ (قصصِ ہند) ۲۔ مُنہ فق ہونا۔ رنگ متغیر ہونا۔ مُنہ زرد اور لب خشک ہونا + ھ

زمانہ جو ملا اُس گلِ شاداب کے مُنہ پر   تو اُڑنے ہوائی لگی مہتاب کے مُنہ پر (نکہت)

ہوائی آنکھ۔ اِ۔ صفت :- ہوائی دیدہ۔ وہ آنکھ جو ایک جگہ نہ ٹکے +

کب ہیں نرگس کی بھلا ایسی شوخ ہوائی آنکھیں   اُس نے تیری ہی کہاں پائیں ہوائی آنکھیں (مصحفی)

ہوائی تیر۔ اِ۔ اسم مذکر :- (۱) وہ تیر جو ہوا کے رُخ چلایا جائے اور اُس کا کوئی معین نشانہ نہو۔ آسمانی تیر۔ تیرِ بے ہدف۔ (۲) طرنگ۔ خدنگا۔ تیرِ چرخ۔ ایک قسم کی آتشبازی جو بانس وغیرہ آسمان کے رُخ چھوڑی جاتی ہے +

جو دم کہ اُلٹا ہے وہ ہے تیرِ ہوائی   جو سانس کہ چلتے ہے سو برچھی کی انی ہے (فرح دہلوی)

ہوائی خبر۔ اِ۔ اسم مؤنث :- بازاری گپ۔ بے سروپا افواہ۔ گپ +

ہوائی چھوٹنا یا چھٹنا۔ اِ۔ فعل متعدی :- (۱) تختے یا تیرِ چرخ کا سر ہونا۔ تیر ہوائی چلنا :- ھ

اِس آہِ شعلہ بار کو یا رب یہ کیا ہوا   اک بار رہ گئی جو ہوائی سے چھوٹ کر (مصحفی)

(۲) رنگ اُڑنا۔ رنگ فق ہونا۔ رنگ متغیر ہونا۔ حواس ہونا + ھ

تیغِ مریخ پہ چھٹتی ہے ہوائی اب تک   کہیں دیکھا تھا سرِ پل دہنِ سُرخ ترا + (مصحفی)

مہتاب دو بدو جو ہوا اُس کے پلنگ سے   دیکھی ہوائی چھُوٹتی چہرے کے رنگ سے (بحر)

ہوائی دیدہ۔ اِ۔ صفت :- ع۔ شوخ چشم۔ بے مروّت۔ بیدید۔ شوخ دیدہ۔ ہرجائی جسے ایک جگہ پر آرام و قرار نہو۔ وہ جس کی طبیعت ایک جگہ نہ لگے ہرجگہ جانے والی + وہ آنکھ جو ایک طرف نہ ٹھہرے۔ جیسے نوج ایسا ہوائی دیدہ کسی دشمن کا بھی نہو کہ اِدھر اُدھر جائے بغیر رہا ہی نہیں جاتا +

لگنے دیتی نہیں اُس گل کی جُدائی دیدہ   ہوگیا بادِ صبا کا تو ہوائی دیدہ + (اُستاد نصیر)

نکلتے ہی مرے سینے سے یہ گردوں پہ جاپہنچی   کہ بس آہ کا بھی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے (جُرأت)

چھوٹ جاوے ترا کوکا یہ ہوائی دیدہ   آکے موتی مری دُلڑی کے پرو الست (رنگین)

چھُوٹ جائے یہ کہیں تیرا ہوائی دیدہ   آفتابے کو مرے ہاتھ سے لے ری باندی (ایضاً)

ہوائیاں۔ اِ۔ اسم مؤنث :- ہوائی کی جمع۔ خدنگے۔ خدنگہائے آسمانی +

ہوائیاں مُنہ یا چہرے پر اُڑنا۔ اِ۔ فعل لازم :- اوّل معلوم دوم رنگ زرد

ہوت

اور لب خشک ہونا۔ مُنہ فق ہونا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ ایک رنگ آتا ایک جاتا۔ مُنہ سفید پڑ جانا۔ خوف دہشت یا ہراس چھا جانا +

گیا نظر سے جو وہ گرم طفلِ آتشباز   تو اپنے چہرے پہ اُڑتی ہوائیاں دیکھیں (میر)

ہُو بہُو۔ ف۔ (حرفِ تشبیہ) بعینہٖ۔ ہُو بہُو۔ عین مین۔ جوں کا توں۔ من و عن۔ ہمشکل۔ ہم صورت کہ ذرا فرق و تجاوز نہو۔ ایسا مشابہ کہ جس میں سرِ مُو فرق نہو۔ ٹھیک ٹھیک۔ بجنسہٖ۔ مطابق۔ ایسی دو چیزیں جو مماثلت اور مشابہتِ تامہ رکھتی ہوں۔ جیسے یہ تو ہُو بہُو وہی کھڑا ہے +

کھنچی دیکھی جو گل تصویرِ مجنوں   تو گویا بیٹھے ہیں بس ہُو بہُو ہم (مصحفی)

کسکو پھروں میں ڈھونڈتا دشتِ بہشت میں کہو   دیکھ تو لیکے آئینہ اپنے تئیں تو ہُو بہُو (سوز)

نیاز و ناز اپنا اک طرف پر ناز اُس بُت کا   بلا ہے قہر ہے ہے ہُو بہُو آتش کا پرکالہ (ثروت)

جو تُو ہے سرو قد تو شکلِ قُمری   کریں ہیں نعرۂ حق سرّہٗ ہم
اگر تو رشکِ لیلیٰ ہو بہو ہے   تو ہیں مانندِ مجنوں ہو بہو ہم
(مصحفی)

گدازِ غم نے مرا حال کیا کیا مت پوچھ   مشابہ اُسکے ہے تو دیکھ ہُو بہُو پانی (عارف)

پھرتا ہوں تم بغیر میں ہوکے دوانہ ہُو بہُو   شہر بشہر دہ بدہ خانہ بخانہ کُو بکُو (جُرأت)

کروں وصف کیا شیخ کوٹے صنم کا   سمجھ بیٹھے بس اُس کو ہو بہو سے + (شاہی)

(عربی میں یہ لفظ ہُو ہُو تھا فارسی والوں نے تصرف کرکے ایک بے بڑھا دی ہے +)

ہو بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) ہو جانا۔ بن جانا۔ جیسے ایک کھیت لیکے گاؤں کے مالک ہو بیٹھے + چار کتابیں پڑھ کے فاضل ہو بیٹھے وغیرہ + ھ

دین و دنیا سے ہاتھ دھو بیٹھے   ہم تو عاشق اُسی کے ہو بیٹھے + (محزوں)

(۲۔ ہندُو عو) حائض ہو جانا۔ میلے سر سے ہو جانا۔ کپڑوں سے ہو جانا +

ہوت۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) سامرت۔ مقدور + دولت۔ سرمایہ۔ پُونجی۔ مایہ + بس۔ شکتی۔ پہنچ + موجودگی ہمدا غبالی۔ ثروت۔ حیثیت۔ جیسے وہ ہوت والے ہیں کچھ بھُوکے ننگے نہیں ہیں یعنی صاحب مقدور ہیں۔ (۲) اِ۔ ندا (صدا) پکارنے کا کلمہ۔ جب آدمی دل سے کسی کا نام فراموش کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں میاں ہوت بھائی ہوت جانے والے ہوت کہکر پکارتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں اے فلاں شخص جیسے گاؤں کے گھر میں کوڑی نہیں میاں گئے والے ہوت (۳) حرفِ ایجاب کی بجائے بھی مستعمل ہے۔ ہاں کیا کہتے ہو۔ کیوں پکارتے ہو۔ کیا ہے۔ بھلا۔ اچھا۔ آیا۔ جیسے کسی نے پکارا بھائی احمد ہوت تو وہ جواب میں کہے گا ہوت + میاں بھائی ہوت! بھائی کہے گا ہوت۔ یا رہوت۔ ہاں ہوت۔ یعنی کیا کہتے ہو وغیرہ +

اُستاد سے اپنے میں ملاقات کی خاطر ۔ جا در پہ اُنھوں کے جو پُکارا کہ بتا ہوت
آواز کو پہچان کے اُس حجرے سے باہر ۔ ایک آدھ گھڑی بعد پھر آئی یہ صدا ہوت (جانِ صاحب)

(۲) بِرتا ۔ وسیلہ ۔ ذریعہ (۵) لیاقت ۔ قابلیت +

ہوت جوت والا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :- (بیگمات) صاحبِ ثروت ۔ صاحبِ مقدُور ۔ امیر کبیر ۔ جیسے مہرافروز اگلے وقتوں کے ایک بڑے گھرانے کی ہوت جوت والی دل کی نرم ہاتھ کی فیاض لکھ لُٹ سادہ دل ہنس مُکھ ملنسار بیوی تھی (چنبر ہتھیلی) اللہ رکھے ہوت جوت والی اور پھر ایسی محتاج ایضاً

ہوت کا باپ آن ہوت کی ماں ۔ ہ ۔ کہاوت :- یعنی باپ روپیہ کا ساتھی ہے اور ماں مفلسی کی ۔ باپ ہفت ہزاری سے ماں پنہاری بھلی ہوتی ہے (صاحب نجم الامثال نے اس کے معنی ہی میں غلطی نہیں کی بلکہ مثل کو بھی باپ کا لفظ گھٹا کر کُچھ سے کُچھ کر دیا ہے حالانکہ اس کا لفظ خود گواہی دیتا ہے کہ باپ ہونا چاہیئے اِس قِسم کی بہت سی غلطیاں ہم نے اپنی کتاب میں دُرست کر دی ہیں +)

ہوت کو جوت ہے ۔ ہ ۔ مُحاورہ :- روپیہ کے ساتھ ساری رونق ہے ۔ روپیہ ہو تو جنگل میں منگل ہے +

ہوت کی جوت ہے ۔ ہ ۔ مُحاورہ :- روپے کی ساری رونق ہے ساری رونق روپے سے ہے +

ہوت والا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :- (عو) صاحبِ مقدُور ۔ صاحبِ ثروت ۔ دولتمند ۔ تونگر +

ہوتا ۔ س ۔ اسم مذکّر :- (۱) ہوم کرنے والا ۔ ہوتری (۲ ۔ ہ ۔ صفت) رشتہ کا ۔ قرابتدار ۔ جیسے وہ تمہارا کیا ہوتا ہے + تمہارا کوئی بھی ہوتا سوتا ہے (۳ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر ۔ پُورب) مقدُور ۔ دولت ۔ ثروت (۴ ۔ ہ ۔ صفت) ہونے والا + ہوگیا ہوا +

ہوتا رہیگا ۔ ہ ۔ محاورہ :- تُو ہی ایسا ہوگا ۔ تُو ہی ہوگا ۔ تجھ ہی پر یہ بات پڑے گی ۔ گالی کے جواب میں یہ کلمہ زبان پر لایا کرتے ہیں ۔ یعنی ہمیں بُرا کہے گا تو تُو ہی بُرا ہوگا ۔ ع

تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے ۔ ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہیگا + + (رہبر)

ہوتا سوتا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :- (عو) مُوا جیتا ۔ رشتہ ناتہ کا زندہ و مردہ ۔ خویش و قوم زندہ و مُردہ + ولی خنگر ۔ حمایتی + عزیز و اقارب ۔ خویش و اقربا ۔ خویش و یگانہ + (اِس جگہ لفظ سوتا تابع مُہمل ہے مگر بعض موقعوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سوتا سے مراد مُردہ اور ہوتا سے زندہ ہے ۔ جیسے اپنے مُوئے جیتے ہوتے سوتوں کو گالیاں دو میرے مُنہ نہ لگو)

جو مجھے ٹوک کے سوالی کرے ۔ ہوتے سوتوں کو اپنے وہ کھاوے (اِنشا)

کہا ہوتے سوتوں سے اپنے کہو ۔ فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو + + (میرحسن)

ہوتے ۔ ہ ۔ تابع فعل :- (۱) ہوتے ہُوئے ۔ موجُودگی میں ۔ زندگی میں ۔ سامنے ۔ جیتے ۔ جیسے اُن کے ہوتے ہم نہیں بول سکتے + ہمارے ہوتے تمہارے ہوتے :

مدد لے شوقِ شہادت کہ ہے شرم کی بات ۔ غیر کو ذبح کرے یار ہمارے ہوتے (احسان)
کِس نے یوں پیار کیا کِس نے وفاایسی کی ۔ کیوں کریں قتل کسیکو وہ ہمارے ہوتے (داغ)

(۲ ۔ اسم مذکّر) ہوتا کی جمع ۔ رشتہ دار ۔ خویش و اقارب ۔ عزیز و اقارب (۳ ۔ صفت) ہوتے ہُوئے ۔ جیسے مکان کے ہوتے وہاں کیوں ٹھہرے (۴ ۔ تابع فعل) قریب سے ۔ پاس سے ۔ جیسے فلاں مقام سے ہوتے +

ہوتے رہو ۔ ہ ۔ ندا :- جیسے ہو ویسے تمہیں ہو ۔ آپ ہی ہو ۔ تمہیں ہو ۔ تمہیں ہو + ع

کس کو گِنا کر کہا آپ نے اوبے لحاظ ۔ مُجھ سے نہ اتنی بنے ہوتے رہو بے لحاظ (اِنشا)

ہوتے رہوگے ۔ ہ ۔ ندا :- ہوتا رہیگا کی جمع اور نیز بہ لحاظ تعظیم ۔ یعنی ہمیں بُرا کہوگے تو تمہیں بُرے ہوگے ہم بُرے نہیں ہیں +

ہوتے ساتے ۔ ہ ۔ تابع فعل :- ہوتے ہُوئے ۔ موجُودگی میں ۔ ہوتے میں ۔ بحالتِ موجُودگی ۔ موجُود ہونے پر + ع

صُورت سے ہم آئینے کی سی ظاہر نظر نہیں کرتے ۔ ہوتے ساتے روٹی پانی اِس مُنہ کو نہ لگاتی کا (میر)

ہوتے سوتے ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :- ہوتا سوتا کی جمع ۔ خویشاوند ۔ خویشان و یگانگاں +

ہوتے سوتوں کو اپنے کیجو پیار ۔ چل تجھے ہو تجھے خدا کی سنوار (شوق)

(مفصل کیفیت مع نظائر ہوتا سوتا میں دیکھو)

ہوتے ہوتے ۔ ہ ۔ تابع فعل :- رفتہ رفتہ ۔ سہج سہج ۔ آہستہ آہستہ + بتدریج + شدہ شدہ +

ہوتے ہی نہ مُوا جو کفن تھوڑا لگتا ۔ ا ۔ کہاوت :- شخصِ ظالم غریب آزار کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسے شخص کا تو پیدا ہوتے ہی مرجانا بہتر تھا جس سے زیادہ کفن بھی نہ دینا پڑتا ۔ یعنی سخت نفرت کے لایق ہے +

دل کا ہے کو برمیں پکا پھوڑا لگتا ۔ کیوں جُنبشِ ہر مژہ سے کوڑا لگتا +
اے طفلِ سرشک نوجواں مرگ ہے تو ۔ ہوتے نہ مُوا کفن جو تھوڑا لگتا + (اسیر؟)

ہوتے ہی ہوگا ۔ ہ ۔ محاورہ :- رفتہ رفتہ ہوگا ۔ بتدریج ہوگا + ع

ہوتے ہی ہوگا اثر اِس نالۂ شبگیر کا ۔ راہ پر آنا کوئی آساں ہے چرخِ پیر کا (میر سوز)

ہوتی آئی ہے ۔ ہ ۔ مُحاورہ :- قدیمی رسم ہے ۔ پہلے سے چلی آئی ہے ۔ آگے ہی سے ہوتا آیا ہے ۔ ہمیشہ کا یہی دستُور ہے ۔ ہمیشہ یہی دستُور رہا ہے ع

ہوٹ

کی وفا ہم سے تو غیر اسکو جفا کہتے ہیں ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں (غالب)
لبِ جاناں کو چچا ئینگے مزا وصل کی شب ہوتی آئی ہے کہ جھوٹوں کو سزا دیتے ہیں (حفیظ)

ہوٹے - ہ - اسم مؤنث :- (لکھنؤ) ایک قسم کی چھوٹی دہاں کشادہ توپ جو خمبارے کے مانند ہوتی ہے + (بضمّ ہائے ہوّز و واؤ مجہول ساکن)

ہوجانا - ہ - فعل لازم :- (۱) کام بنجانا - کسی کام کا پورا ہوجانا - تکمیل کو پہنچ جانا - جیسے وہ کام تو ہوگیا اب یہ بھی ہوجائے تو جانوں (۲) ہوکر چلا جانا - آکر چلا جانا - مل کر چلا جانا - مل جانا - جیسے کل ذرا ہمارے پاس بھی ہوجانا + ہ

مشتاق دیکھتے ہی رہے یار ہوگیا موسٰے کو جیسے طور پہ دیدار ہوگیا (دائم)

(۳) لڑائی ہوجانا - کھٹا پٹی ہوجانا - جیسے آج اُن دونوں کی بھی ہوگئی (۴) لائق ہونا - قابل ہوجانا + سیکھ لینا - کوئی کام جان جانا جیسے کرتا رہے گا تو ہو ہی جائے گا (۵) بنجانا - جیسے گاتے گاتے گلا نوٹ ہوجاتا ہے (۶) طلوع ہوجانا - اُدے ہوجانا - نکل آنا - دکھائی دے جانا - جیسے کہو آج چاند ہوگیا (۷) ختم ہوجانا - تمام ہوجانا - بھرجانا - جیسے مہینا ہوجانا (۸) گُزر جانا - بیت جانا - مثلاً دو برس ہوگئے مگر اب تک دام نہیں ملے - ہ

طاقت و صبر و خرد سب چل بسے میں کیا کہوں ایک نہ آنے سے تیرے جرأت یہ کیا کیا ہوگیا (جرأت)

(۹) بھوت پریت کا اثر ہوجانا - بھپیٹا ہوجانا - نظر گُزر ہوجانا - آسیب کا عمل ہوجانا - جیسے اِس بچّے کو تو کچھ ہوگیا ہے (۱۰) منزل ہوجانا - انزال ہوجانا آجانا - جھڑجانا (۱۱) چڑھ جانا - ذمّہ ہوجانا - جیسے اُن پر سو روپے ہوگئے - (۱۲) جمع ہوجانا - اکٹھے ہوجانا - جُڑ جانا - جیسے ہمارے پاس اب ہزار روپے ہوگئے (۱۳) صرف میں آجانا - خرچ میں آجانا - اُٹھ جانا - ہوچکنا جیسے وہ روپے تو ہوگئے اب اور آئیں تو کام چلے +

ہوچکا - ہ - (بجائے استفہامِ انکاری وکلمۂ طنز) ۱ - نہیں ہونے کا - ہاتھ اُٹھاؤ - ہاتھ دھو بیٹھو - صبر کرو - ہ

مسیحا کا بھی علاج کئی بار ہوچکا اچھا غمِ فراق کا بیمار ہوچکا + (ناظم)
قرآں اُٹھاتے ہیں طمعِ زر کے واسطے دینداری گر یہی ہے تو اسلام ہوچکا (رند)
کعبے کو جاتے جاتے پھرے سُوئے دَیر (امثالِ طنز) لو حج کرتے آپ اور احرام ہوچکا (")

(۲ - ہوچکنا کی ماضی) ہولیا - تمام ہوگیا :- بن لیا - بن چکا + ختم ہوگیا + کیا جاچکا + نمٹ گیا + اُٹھ گیا - صرف ہوگیا + نمودار ہولیا + ہوگیا + گزر گیا - مرگیا - مرلیا - دم دیدیا + ہ

قاصد اگر اُس گلی میں جاوے کہنا کہ غلام ہوچکا اب + + (مصحفی)

ہوچ

ہوچکنا - ہ - فعل لازم :- (۱) ختم ہوجانا - تمام ہوجانا + خاتمہ ہوجانا + انجام کو پہنچ جانا + پورا ہوجانا + ہ

میں دلکو روچکوں کہ یہ دل مجھکو روچکے یارب جو کچھ نصیب میں ہونا ہے ہوچکے (رند)
کوٹھے پہ چلئے لطفِ شبِ ماہ دیکھئے شب چاندنی کا فرش لبِ بام ہوچکا (")
رکھدے اُٹھا کے ساغر و مینا کو طاق پر دورا تمام ساقیٔ گلفام ہوچکا + (")
نوبت ہے تیری گردشِ چشمِ سیہ کی دُنیا میں دورِ گنبدِ دوّار ہوچکا + (ناظم)
ہے ناوکِ نگہ کے مقابل خدنگِ آہ اب میرا وار روک ترا وار ہوچکا (")
حکمِ اخیر کی تھی توقع بروزِ حشر باقی رہا نہ دن ہی جب اظہار ہوچکا (")

(۲) خرچ ہوجانا - صرف ہوجانا - اُٹھ جانا - باقی نہ رہنا - نبڑ جانا - جیسے اناج ہوچکا - روپیہ ہوچکا وغیرہ ہ

دل بجھ گیا ہمارا شروعِ شباب میں یاں روغنِ چراغ سرِ شام ہوچکا + (رند)

(۳) مرجانا - راہیٔ مُلکِ بقا ہوجانا - دُنیا سے گُزر جانا - دم نکل جانا + سرد ہوجانا - ٹھنڈا ہوجانا - ہ

میں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا تم وقت پر آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)
صیّاد تُو نے لی نہ خبر اپنے صید کی آخر پھڑک پھڑک کے تہِ دام ہوچکا (رند)
جو دم ہے مغتنم ہے مرا اعتبار کیا میں صُبح ہوچکا کہ سرِ شام ہوچکا (")
قاصد اگر اُس گلی میں جاوے کہنا کہ غلام ہوچکا اب - (یعنی مرلیا) (مصحفی)

(۴) گُزر لینا - گزر چکنا - گزر جانا - بیت جانا + وارد ہولینا - صادر ہولینا - ہ

سُنتے ہیں حشر ہوئیگا پھر بعدِ خوابِ مرگ کھٹکا کہیں مٹے یہ قیامت بھی ہوچکے (رند)
اِن سِن میں شوخیاں نہیں زیبا شباب کی اب گرمیاں نہ کیجے وہ ہنگام ہوچکا (")
اب عشق و عاشقی کا زمانہ نہیں رہا جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہوچکا (")

(۵) نمودار ہوجانا - نکل آنا - ظاہر ہوجانا - پرگھٹ ہوجانا - ہ

صدمے شبِ فراق کے کب تک اُٹھائیے اب ہم ہی مرچکیں کہیں یا صُبح ہوچکے (رند)

(۶) نہونا - جاتا رہنا - ہ

تسلّی دمِ واپسیں ہوچکی ہمیں ہوچکے جب نہیں ہوچکی (مومن)
توبہ کا پاس رندِ مے آشام ہوچکا بس ہوچکا تقدّس و اسلام ہوچکا (رند)

(۷) بن جانا - بن چکنا - بن لینا - ہ

کیا کھائیں اب وفا میں ہم ایمان کی قسم جب تارِ سبحہ رشتۂ زُنّار ہوچکا (ناظم)
عاشق ہوا اُس آفتِ جاں پر مرا ندیم جب خُوب میرا محرمِ اسرار ہوچکا (")

(۸) کیا جاچکنا - کرلینا - کرچکنا - ہ

لتا ہے اخفاِئ وفا میں مزا ہنوز — ناظم اگرچہ تجربہ سو بار ہو چکا + (ناظم)
جینے کا بھی علاج کئی بار ہو چکا — اچھا غم فراق کا بیمار ہو چکا + (؍)

(۹) ہو جانا۔ ہونا + چکنا۔ ؎

ہمسائے میں مکان ملا بھی تو کیا حصول — بند اُن کے گھر کا روزن دیوار ہو چکا (ناظم)
اب کیوں کمی کرے تجھے کس کا لحاظ ہے — رونے کا نام دیدۂ خونبار ہو چکا (؍)
مشہور رند خاص سے تا عام ہو چکا — تقدیر میں جو لکھا تھا وہ نام ہو چکا (رند)
تقوے و زُہد سے نہ کہے گا کوئی فقیر — مست شراب خوار مرا نام ہو چکا (؍)
قاصد کو باندھے باندھے کم دن گذر گیا — نامہ ہوا تمام نہ پیغام ہو چکا + + (؍)

(۱۰) پہنچ جانا۔ لگ بھگ ہو جانا۔ کنارے پہنچ جانا +

تیں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا — تم وقت پر آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

ہَوْدَج ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) عماری۔ ہودہ (۲) اُونٹ کا کجاوہ جس میں عورتیں سوار ہوتی ہیں۔ محمل +

ہُوْدَہ ف۔ صفت :۔ حق۔ دُرست۔ ٹھیک۔ بجا۔ راست۔ بیہودہ اسی سے بنایا گیا ہے +

ہَوْدَہ ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ (حوضہ کا بگڑا ہُوا لفظ) ۱۔ ایک قسم کی عماری جو اُوپر سے کھلی ہوئی ہوتی ہے (۲) چوبچہ + چاہ بچہ۔ چھوٹا سا حوض +

ہو رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) کہیں رہ پڑنا۔ چھاؤنی ڈال دینا۔ گھر بنا لینا۔ بن جانا

دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقو نکھارے گا — ہو رہے وہیں کے ہم جی لگا جہاں اپنا (مومن)

(۲) کسی کا ہو جانا۔ کسی کو ہمہ تن اپنے تئیں سونپ دینا۔ کسی کا بالکل مطیع اور فرماں بردار ہو جانا۔ ؎

رُخ پہ دو زلفیں ہیں اے دلدار کس کا ہو رہوں — ہیں دو کافر ایک ہیں دیندار کس کا ہو رہوں (نصیبا)
مراد دُشمن بھلا ہر چار دن کو دوست ہے تیرا — کسی کا ہو رہے یہ کبھی سے ہو نہیں سکتا (داغ)
شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری — غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری (؍)
دوست اچھے ہو تو یُوں ہے دوستی کے ہو رہو — یا کسی کو کر رکھو تم یا کسی کے ہو رہو (ظفر)

(۳) طرفدار ہو جانا۔ ساتھی ہو جانا +

جاتے ہو یار دیکھ ہو کر طرفدار اُسکے پاس — پر کہیں ایسا نہ ہو تم بھی اُسی کے ہو رہو (ظفر)

(۴) ہو جانا۔ بن جانا۔ ؎

اِس چمن میں کیا کرو گے یکسُو ہنس بولکر — غنچہ ساں خاموش خُونِ دل کو پیکے ہو رہو (ظفر)
ناصحو دکھلا دے وہ جلوہ تو میری طرح سے — تم بھی دیوانے سے اُس رنگ پر کے ہو رہو (؍)
کرتے ہو برباد اپنی خاکساری کیوں ظفر — اُنکی خاکِ در غبار اُسکی گلی کے ہو رہو (؍)

(۵) کسی کام کا رفتہ رفتہ ہو جانا۔ پھر ہو جانا۔ کسی اور وقت پر موقوف رہنا۔

جیسے جاری کیا ہے ہو رہے گا (۶) کسی قابل ہو جانا۔ کچھ لیاقت یا قابلیت بہم پہنچا لینا۔ کچھ سیکھ لینا۔ حاصل کر لینا۔ جیسے کئے جائے گا تو کچھ ہو رہے گا +

ہوری ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (گیتوں میں) ہندؤں کے ایک مشہور تہوار کا نام جو پھاگن میں منایا جاتا ہے۔ اِسکی مفصل کیفیت ہولی میں لکھی جائیگی + وہ عشقیہ اور شوقیہ گیت جو ہولی کے موسم میں کرشن جی کی طرف منسُوب کرکے گائے جاتے ہیں۔ جیسے ہولی ؎

آج رنگ ہے برج میں سب ہی چلو ری رنگیلے چھیل کھیلیں ہوری
دف بجائے کوئی مُرلی بجائے جھانجھ بجے جھنکوری + + +
اپنے رسیے پیا سے کسی کوئی سانوری کوئی گوری +
آج رنگ ہے برج میں سبھی چلو ری

ہوڑ ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ہندو (۱) شرط۔ بازی۔ (۲) داؤں۔ پیچ + گھات (۳) بچن۔ قول۔ عہد۔ (۴) بحث۔ تکرار + ضد (۵) رقابت + برابری + مقابلہ

ہوڑ باندھنا۔ بدنا۔ لگانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بازی بدنا۔ شرط لگانا + (۲) دعوے کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ ہاتھ مارنا +

ہوڑا ہوڑی ۔ ہ۔ اسم مؤنث ۔ (ہندو) ۱۔ بحثا بحثی۔ ضدم ضدا۔ بحث و تکرار + حجت۔ (۲) مقابلہ۔ برابری۔ سامنا۔ دعویٰ۔ رقابت + ؎

نینا برسے سیج پر باہر برسے مینہ — ہوڑا ہوڑی جھڑ بجا اِت بدرا اُت نینہ (دوہا)

ہَوَس ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کا جنُون۔ خبط۔ مالیخولیا۔ دیوانگی۔ (۲۔ ف) آرزو۔ شوق۔ اشتیاق۔ تمنا۔ خواہش۔ چاہ۔ چاؤ۔ ؎

کیجے مدد اسیر کی ہنگام نزع ہے — یا مُرتضےٰ ہے آپ سے امداد کی ہوس (اسیر)
تجھے دیکھا ہے جبسے آہ اے پری بخدا کیسے نظارہ کی — نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس (شہیدی)
مضمُون تمام کئے ہیں مُن آنکھوں کے کالے — کیونکر نہ بیت بیت کو ہو صاد کی ہوس (اسیر)
عدم ہے زیر قدم لامکاں ہے پیش نظر — ترے دہن کی ہوس ہے تری کمر کی ہوا (؍)
آشوبِ خستہ جاں کو پھر ہے ہوس وہیں کی — کل ہی تو اُڑ چکا ہے اُسکی گلی میں خاکا

(۳۔ ف) اُدھورا اور جُھوٹا عشق + عشق خام۔ عشق ناتمام۔ ناقص محبت ؎

خوابِ راحت کو ترستے ہیں شہیدی تہِ خاک — جیتے جی دل سے نکالا نہ گیا خارِ ہوس (شہیدی)

(۴۔ ا) ہوکا۔ ہوکھا۔ لالچ۔ حرص۔ ہَوَنْس +

گر ہوس دُور ہو سب کچھ ہو مُہیا دم میں — گنجِ مقصُود کے در پر ہے اُٹھا مارِ ہوس (شہیدی)

(۵۔ ا) خواہش نفسانی۔ شہوت۔ نفسانی خواہش۔ ہوا کا مترادف۔ کام باؤ (۶) حوصلہ جیسے تم بھی اپنی ہوس نکال لو (۷) ہر چیز کو جی چلنا ہر چیز کی رغبت ہونا

ہوس

کیا کیا کہوں میں مجھسے دلِ زار کی ہوس   مشہور ہے جہان میں بیمار کی ہوس (کامل)

ہوس آنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ ہوس ہونا۔ حرص ہونا۔ ہونس ہونا۔ شوق ہونا۔ خواہش ہونا۔ لالچ آنا۔ جی لَلچانا۔ جی چاہنا۔ شوق چرّانا + ص

حُور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت   آدمی ہوں ہوس رُوئے نکوآتی ہے (رند)

ہوس بجھنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ خواہش رفع ہونا + جُل مِٹنا + ارمان نکلنا۔ چاؤ نکلنا۔ دل کی خواہش پُوری ہونا +

ہوس پکانا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ دل ہی دل میں خواہش کرنا۔ بیفایدہ خواہش کرنا۔ خیالی پلاؤ پکانا +

ہوس نکالنا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ آرزو پُوری کرنا۔ چاؤ نکالنا۔ ارمان نکالنا + حوصلہ نکالنا +

اب نکال اپنی تُو اے گردشِ افلاک ہوس   ہونگے جب خاک تو پھر نکلے گی کیا خاک ہوس (جرأت)

ہوس نکلنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ آرزو پُوری ہونا۔ چاؤ نکلنا۔ ارمان نکلنا۔ دل کا حوصلہ نکلنا + ص

بُلبُل کے دل سے اُڑ گئی فریاد کی ہوس   نکلی نہ نکلے خاطرِ صیاد کی ہوس + + (اسیر)

ہوسکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) ممکن ہونا + موقع ملنا۔ موقع بننا۔ جیسے ہوسکا تو خرید لُوں گا۔ (۲) کرسکنا۔ امکان میں ہونا۔ جیسے تم سے سب کچھ ہوسکتا ہے +

ہوسناک۔ ف۔ صفت :۔ پُرہوس۔ حرصی۔ لالچی۔ ہوس کا بھرا ہُوا۔ لوبھی + طالب۔ خواہاں + پُرشہوت۔ جیسے ہوسناک بڑھیا چٹائی کا لہنگا + ص

ہم ہوسناک ہیں ہمکو نہیں ممکن یہ نفع   لبِ خاموش سے اپنے نہو اظہارِ ہوس (شہیدی)

ہوش۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) فہم۔ بُدھ۔ سمجھ۔ عقل۔ فراست۔ دانش۔ دانائی۔ زیرکی۔ سُرت۔ گیان۔ تمیز۔ شعور + رائے۔ دانست۔ ادراک۔ ذہن + دُور اندیشی + چیت + سُدھ (۲) خبر۔ واقفیت۔ آگاہی۔ پرواہ (۳) رُوح۔ جان۔ دل۔ قلب (۴) پہلوی زبان میں بمعنی مرگ و ہلاکت آیا ہے۔ (۵) حواس۔ قوتِ مُدرکہ۔ حِس + حافظہ۔ یاد + (بضمّ ہائے ہوّز و واؤ مجہول ساکن)

ہوش اُڑا دینا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بے اَوسان کردینا۔ عقل ٹھکانے نہ رکھنا۔ گھبرا دینا۔ سُتی بُھلا دینا۔ حواس باختہ کردینا + ص

دیتا ہے ترا سبزۂ خط دم میں ہوش اُڑا   اے سبزہ رنگ رکھتی نشا ہے یہ بھنگ تیز (ظفر)

(۲) بیخود کردینا۔ متحیر کردینا۔ ازخود رفتہ کردینا۔ حیرت میں ڈالدینا۔ ص

اِس درجہ ہوش اُڑا دیئے جلوے نے یار کے   اُٹھا جو بزمِ یار سے وہ بیخبر اُٹھا + (خلیل)

ہوش اُڑانا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ بے اوسان کرنا۔ عقل کھونا۔ گھبرانا + ص

جب آتی ہے رنگیں کو وہ لے کے تپ   مرے ہوش اُڑاتی ہے دائی کی بات (رنگین)

ہوش

ہوش اُڑجانا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ حواس باختہ ہوجانا۔ سُدھ نہ رہنا۔ گھبرا جانا۔ چھکے چھوٹ جانا۔ طوطے اُڑجانا۔ کچھ سُرت نہ رہنا۔ سُتی گُم ہوجانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ سٹ پٹا جانا + دنگ ہوجانا۔ متحیر ہوجانا۔ حیرت میں آجانا۔ اچنبے میں آجانا۔ بھچک رہجانا + آپے میں نہ رہنا۔ بے اوسان ہوجانا۔ عبدالرحمٰن بیدل [1]

تم نے کوئی ہے حشر کا آنا سمجھ گیا   بیہوش اُڑ گیا دلِ پُراضطرار کا (بیدل)

ہوش اُڑجائیں گے اے زلفِ پریشاں تیرے   لب پر آیا جو مرے حالِ پریشانی کا (معنی)

رُخ سے سر کی زلف ہوش ماہِ انور اُڑ گیا   کُھل گئے ہنسنے میں دنداں رنگِ اختر اُڑ گیا (وزیر)

اُڑ گئے ہوش کہ پیغامِ اجل ہے یہ جواب   کوچۂ یار سے زخمی جو کبوتر آیا + + (شیفتہ)

ہوش اُڑنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ اوسان جاتے رہنا۔ حواس باختہ ہوجانا۔ بے سُدھ ہونا۔ کچھ خبر نہ رہنا۔ سُرت نہ رہنا۔ آپے میں نہ رہنا۔ خُودی میں نہ رہنا۔ سُتی گُم ہونا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا + گھبرانا۔ سٹ پٹانا + متحیر ہونا۔ بھچک ہونا۔ حیران رہنا۔ دنگ رہنا +

اپنے گلزارِ محبت میں صبا   ہوش بُلبُل کے اُڑا کرتے ہیں (وزیر)

حال اپنا بیان نکر مجروح   ہوش اُڑتے ہیں یاس کہانی ہے (مجروح)

بُلبُل کے تو ہوش اُڑتے ہیں یاں بوئے بُرا کیے   کیا بولے گا طوطیٔ شکر خوار کا بچّا + (نصیر)

ہوش اُڑتے ہیں دیکھ کر اُن کو   ایسے دیکھے پری لقا نہ سُنے + (داغ)

ہوش اُڑتے تھے شب وصل میں دیکھ آخرِ صبح   تیرے آواز تری مرغِ سحر اور سُنی + (ظفر)

میں ہوں وہ بیباک وحشت میں کہ میری وقتِ فصد   ہوش اُڑے فصاد کبھی دیکھکر لہو کی جہت (؟)

تیری محفل وہ چمن ہے جس میں اے رشکِ چمن   عاشقوں کے ہوش اُڑتے ہیں بجائے عندلیب (ناسخ)

ہوش آنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہوشیار ہونا۔ سنبھلنا۔ مدہوشی یا بیہوشی کا دُور ہونا + سُرت آنا (۲) عقل آنا۔ چیتنا۔ (۳) غشی سے افاقہ ہونا۔ آپے میں آنا۔ غنودگی رفع ہونا + ص

نزع میں بھی ذوق کو نیرا ہی بس ہے انتظار   جانبِ در دیکھ لے ہے جبکہ ہوش آجائے ہے (ذوق)

کبھی چھلکتا ہوں شیشے پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر   مری بیہوشیوں سے ہوش ساقی کے بکھرتے ہیں (داغ)

ہوش آئے ہوئے یا ہوش آئے یا آئے ہوش جانا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ سُتی گُم ہونا۔ سُدھ نہ رہنا۔ رہی سہی عقل اور حواس جاتے رہنا۔ جو کچھ خبر یا دانش ایک مدت میں حاصل ہُوئی تھی اسکا جاتا رہنا۔ مفتوں و بدہوش ہوجانا + ص

وہ آج آپ کو ایسا میں کچھ بنائے ہوئے   کہ شکل دیکھ کے جاتے ہیں ہوش آئے ہوئے (رند)

ہوش بجا نہ رہنا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ حواس دُرست نہ رہنا۔ ہوش و حواس باختہ ہونا۔ اوسان خطا ہونا

سوالِ بادہ کریں کیا کہ دیکھ کر تجھکو   ہمارے ہوش ہی رہتے نہیں بجا ساقی (رنگین)

[1] صہبائے حسن و عشق سے سرشار ہے جوش ہے + وہ مست تانہ ہے تو یہاں کس کو ہوش ہے (رام رچپال شیدا) [2] یہ شعر ۳۰۲ صفحہ کا ہے جو کاتب کی لیاقت پر دال ہے

ہوش

ہوش بکھرنا۔ ا۔فعل لازم:۔ بے اوسان ہونا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ ہوش جانا۔ اوسان گم ہونا۔ گھبرانا + (مثال دیکھو صفحہ ۷۵۲، کالم ۲ سطر ۲۴ شعر داغ)

ہوش پکڑنا۔ ا۔فعل لازم:۔ (۱) وقوف پکڑنا۔ شعور پکڑنا۔ عقل حاصل کرنا۔ تمیز پکڑنا + چیتنا۔ ہوشیار ہونا۔ جیسے میری بُوا ہوش پکڑو غلاسے ڈرو یہ بڑھیا کھاسب اکارت کرتی ہو (شگھڑ سہیلی) (۲) سنِ تمیز کو پہنچنا۔ سیانا ہونا +

ہوش پکڑو۔ ا۔محاورہ:۔ عقل کے ناخن لو۔ عقل سیکھو۔ ہوش میں آؤ + سنبھلو + چیتو + تمیز سیکھو۔ شعور سیکھو +

ہوش جانا یا جاتے رہنا۔ ا۔فعل لازم:۔ عقل گم ہونا + بے حواس وازخود رفتہ ہونا۔ بے سُدھ ہونا۔ اوسان گم ہونا۔ اوسان جانا۔ بے اوسان ہوجانا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا + حیران ہوجانا + متحیر ہوجانا۔ ہکا بکا رہ جانا + ـــہ

آنے کے ساتھ جانا لگا ہے جہان میں کیونکر نہ جائیں ہوش کسی پر جو آئے دل (عاشق)

دیکھ جلوے تمہارے قامت کے ہوش جاتے رہتے قیامت کے (مجروح)

ہوش سنبھالنا۔ ا۔فعل لازم:۔ (۱) بڑا ہونا۔ سیانا ہونا۔ سنِ تمیز کو پہنچنا۔ بالغ ہونا۔ ہوشیار ہونا + ـــہ

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے (نامعلوم)

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جوان قتل ہوا عہد پیری نہ ترے عہد میں قاتل آیا (داغ)

بیہوش ہوں میں دیکھ کے اس ہوشربا کو جب سے کہ ابھی اس نے نہ تھا ہوش سنبھالا (ظفر)

(۲) شعور پکڑنا۔ تمیز سیکھنا۔ عقل حاصل کرنا + ـــہ

ساغر بکف ہے بت بیہوش سنبھالا تو لے مگر اس دور میں اب ہوش سنبھالا (ظفر)

ہوش کھونا۔ ا۔فعل متعدی:۔ حواس پراگندہ کرنا۔ ازخود رفتہ ہونا۔ اوسان کھونا۔ عقل ٹھکانے نہ رکھنا۔ بے اوسان کرنا۔ اوسان اُڑانا + ـــہ

مرے دل نے وہ نالہ پیدا کیا ہے برس کے بھی جو ہوش کھوتا رہے گا (میر)

ہوش کی بنوانا۔ ا۔فعل متعدی:۔ شعور پکڑنا۔ عقل پکڑنا۔ بیوقوفی سے باز آنا +

کیوں ناصحو کو فکر ہے مجھ بادہ نوش کی صدقہ وہ دیں جو اسکا بنوائیں ہوش کی (داغ)

ہوش کی بنواؤ۔ ا۔محاورہ:۔ جب کوئی شخص بیوقوفی کی بات یا اپنے مرتبہ سے زیادہ بات کرتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں۔ یعنی ابھی تمیز سیکھو۔ شعور سیکھو۔ آؤ۔ عقل پکڑو۔ عقل کے ناخن لو۔ پہلے اِس قابل ہولو + جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتیں نکرو +

ہوش کی خبر لو۔ ا۔محاورہ:۔ شعور سیکھو۔ وقوف پکڑو۔ تمیز حاصل کرو۔ عقل بنواؤ۔ بے تمیزی اور بے عقلی نکرو۔ دیوانے اور ازخود رفتہ نہو جاؤ۔ جیسے میاں بیٹھو ہوش کی خبر لو تمہارے جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ (اردوئے معلے)

ہوش کی اپنے خبر لو کہ وقت کیا ہوا اُن کے جاتے ہی تمہیں جو غش پہ غش آنے لگے (رشک)

ہوش کی دوا کرو۔ ا۔محاورہ:۔ شعور سیکھو۔ تمیز پکڑو۔ عقل کا علاج کرو + ـــہ

انی تو خود ہی کہہ دے ذرا ہوش کی دوا کا غذ یہ خاک کیا تری صورت اُٹھائے گا (جگر)

کہتا ہوں کیا ہے تم نے بیہوش فرماتے ہیں ہوش کی دوا کر + (قمر)

ہوش کی لو۔ ا۔محاورہ:۔ دیکھو (ہوش کی بنواؤ) +

ہوش کے ناخن لو۔ محاورہ:۔ عقل کے ناخن لو۔ عقل بنواؤ۔ شعور سیکھو۔ وقوف حاصل کرو۔ تمیز سیکھو

ہوش لے جانا۔ ا۔فعل متعدی:۔ بیہوش کردینا۔ بے سُدھ کردینا۔ سُدھ نہ رکھنا۔ اوسان کھودینا۔ بے اوسان کردینا۔ آپے میں نہ رکھنا۔ متحیر کردینا + ـــہ

کہاں میں کہاں کارواں رہ گیا مرے ہوش بانگ درا لے گئی (زکی)

ہوشمند۔ ف۔ صفت:۔ ہوش والا۔ عقلمند۔ شعوردار۔ خردمند +

ہوشمندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ دانائی۔ ہوشیاری۔ عقلمندی۔ شعور۔ تمیز۔ وقوف +

ہوش میں آنا۔ ا۔فعل لازم:۔ (۱) عقل پکڑنا۔ شعور پکڑنا۔ وقوف حاصل کرنا۔ تمیز سیکھنا۔ (۲) آپے میں آنا۔ غشی یا بیخودی کا دُور ہونا۔ نشہ سے سنبھلنا۔ (۳) چیتنا۔ ہوشیار ہونا۔ متنبہ ہونا + عبرت پکڑنا + سُرت میں آنا +

ہوش میں آؤ۔ ا۔محاورہ:۔ عقل سے بات کرو۔ سمجھ کے بات کہو۔ شعور پکڑو۔ عقل سیکھو۔ تمیز حاصل کرو۔ وقوف پکڑو + آپا سنبھالو + بیخودی اور غفلت سے باز آؤ + چیتو۔ جیسے چلو بی ہوش میں آؤ میں نے کب تمہارا نام لیا تھا۔ (عو) + ـــہ

ڈر واللہ سے اے داغ دیکھو ہوش میں آؤ بتوں کی یاد میں غافل خدا سے اسقدر رہنا (داغ)

یاد ہے کہنا وہ کسی وقت کا ہوش میں آؤ تمہیں کیا ہوگیا (")

لیلیا مستی میں بوسہ تو کہا ہوش میں آؤ یہ کیسا اختلاط (مجنوں)

عرضِ مطلب پہ سناتے ہیں چلو ہوش میں آؤ مجکو بھاتا نہیں اتنا بھی کسیکا اخلاص (ظہیر)

ہوش نہونا۔ ا۔فعل لازم:۔ سُدھ نہونا۔ سُرت نہونا + حواس درست نہونا + عقل ٹھکانے نہونا + غشی یا مستی و مدہوشی کا عالم ہونا + خبر نہونا +

ہوش والا۔ ا۔اسم مذکر:۔ سُدھ والا۔ باخبر۔ ہوشیار + تجربہ کار +

ہوش و حواس۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہر دو مترادف۔ عقل و تمیز +

ہوش و حواس اُڑ جانا۔ ا۔فعل لازم:۔ اوسان جاتے رہنا۔ اوسان نہ رہنا۔ حواس پراگندہ ہوجانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ سُرت نہ رہنا۔ سُدھ نہ رہنا۔ بے سُدھ ہوجانا ـــہ

جانے کی آج کسکے سُنی ہے خبر حسن کچھ اُڑ گئے ہیں تیرے تو ہوش و حواس سے (حسن)

له بے نقاب آپ ہوئے اور یہاں بیہوش گئے + دشمنِ ہوش تھا وہ آپ کا دیدار نہ تھا (راجہ رام بھگوان سہائے کرم)

ہوش ہونا - ا - فعل لازم:- سُدھ ہونا - مُتَنَبِّہ ہونا + خبر ہونا + وقوف ہونا - + شعور ہونا + عقل ہونا + حواس درست ہونا + غشی یا مستی کا عالم تھم جانا +

ہوشنگ - ف - اسم مذکر:- لغوی معنی سرِاوّل و ہوش و آگاہی و عقل و خرد + (حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے پشت کا نام جو پیشدادیوں کا دوسرا بادشاہ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا تھا کہتے ہیں کہ لوہا اُسی کے زمانہ میں بہم پہنچا - اُسی نے نداحد کے وزارت سے نہریں جاری کیں شہر بسائے عمارتیں بنوائیں - شیطانوں کو آدمیوں کی مخالفت سے باز رکھا اور کیومرث کے بعد تخت نشین ہو کر چالیس برس تک حکمرانی کی اُس کے بعد تین سو برس تک دُنیا میں کوئی بادشاہ نہیں ہوا لوگ خود انصاف اور محبت کے ساتھ باہم برتاؤ کرتے رہے اور کوئی کسی کا مزاحم و معترض نہیں ہوا بعض کا بیان ہے کہ ارفخشد بن سام وہی ہے وہ اپنے زمانے کا پیغمبر تھا کتاب **جاودانِ خرد** جو جاوید کے نام سے مشہور ہے اُسی کی یادگار ہے پیش دادیوں کے نزدیک اُس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عدل و انصاف اور احسان کی باتیں بیان کیا کرتا اور خلق کو داد و دہش کی ترغیب دیا کرتا تھا اسی وجہ سے اس کا ہوشنگ نام ہوا چنانچہ پیشداد بھی کہتے ہیں + پاستانیوں کے ایک بادشاہ کا بھی یہی نام تھا +)

ہوشیار - ف - صفت:- (۱) چتر - سیانا - گیانی - حاذق - زیرک - فرزانہ - بُدھوان - سُجان - صاحبِ ادراک - ذی شعور - خبردار - باخبر - وقوف دار - فہیم - دانا - عاقل - سُچیت - واقف - (۲) عیار - چالاک - (۳) تجربہ کار - گرم و سرد دیدہ (۴) جاگتا - بیدار + چوکنا - چوکس - (۵) نشہ یا غشی سے مبرّا +

ہوشیار رہنا - ا - فعل لازم:- باخبر رہنا - جاگتا رہنا - بیدار رہنا - سُچیت رہنا - خبردار رہنا +

ہوشیار کرنا - ا - فعل متعدی:- (۱) آگاہ کرنا - جتانا - خبردار کرنا - چِتانا - چوکس کرنا - مُتنبّہ کرنا - (۲) جگانا - بیدار کرنا - (۳) جھنجوڑنا + غفلت سے ہوش میں لانا +

ہوشیار ہو جانا - ا - فعل لازم:- (۱) چیت جانا - سُدھ آجانا - سُرت آجانا (۲) جاگ جانا - بیدار ہو جانا (۳) چوکس ہو جانا (۴) عقلمند ہو جانا (۵) بڑا ہو جانا - سیانا ہو جانا - سِنِ تمیز کو پہنچ جانا +

ہوشیاری - ف - اسم مؤنث:- (۱) دانائی - عقلمندی - خردمندی - دانشمندی (۲) خبرداری - چوکسی (۳) عاقبت اندیشی - پیش بینی - دُور اندیشی - (۴) عیاری - چترائی (۵) حزم - احتیاط (۶) غفلت اور مستی کا نقیض +

ہُوک - ہ - اسم مؤنث:- (ع) ا - درد - وہ درد جو دل یا سینہ میں ٹھہر ٹھہر کے یا ایکا ایکی ہو - ہُول + پیڑ - پیڑا - الم - تکلیف - صدمہ (۲) ذات الرّیہ + ذات الجنب + پسلی کا درد + نمونیا + دردِ پہلو - دردِ دل و جگر - ایک قسم کا مُہلک درد جو سینہ میں ہوتا ہے (۳) آواز - اُلّو کی آواز - جیسے ہوا کا سنّاٹا پانی کا شور

اُلّو کی ہُوک گیدڑوں کا بولنا اور کُتّوں کا رونا یہ ایسی وحشت ہے کہ پہلے ڈر بھی بھول جاتے ہیں (آبِ حیات) +

ہُوک اُٹھنا - ہ - فعل لازم:- درد ہونا - ایکا ایکی شدت سے درد اُٹھنا ٹھہر ٹھہر کے درد ہونا - ہُوکیں سی لگنا - پہلو میں درد ہونا - دل و جگر میں درد ہونا +

کب دردِ جگر مجھکو بیتاب نہیں کرتا کب ہُوک کلیجے سے مہار نہیں اُٹھتی (مصحفی)
گرہ حسرت کی ہے تارِ نفس میں پڑ گئی دیکھو یہ کیسی ہُوک ہر دم اے دلِ پُردرد اُٹھتی ہے (داغ)
اُدھر ہے ہُوک پسلی میں اِدھر ہے بیکلی دلکو دوگانا تیرے کارن جیسے کس کس دُکھ کو جھیلا (رنگین)
اُٹھتی میری پسلی کے تلے ہُوک ہے دائی یہ اب کے نہ جاوے تو ترے ٹھوک ہے دائی (")
سانس لے سکتے نہیں ایسی اُٹھتی ہے دل میں ہُوک کچھ تو اے ظالم ہمارے درد کا درمان کر (جرأت)
پاؤں اُٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا دل میں اک ہُوک اُٹھی بیٹھ گیا (نامعلوم)

ہُوکا - ہ - اسم مذکر:- (گنوار) رُوکا - فریاد - دُہائی +

ہُوکا دینا - ہ - فعل متعدی:- (گنوار) رُوکا دینا - پکار مچانا - دُہائی دینا + غل غپاڑا کرنا +

عشق نے جس دم دیا دل میں آ ہُوکا دیا نالۂ سوزاں نے سینہ میں مرے رُوکا دیا (ظفر)

ہَوکا یا ہَوکھا - ہ - اسم مذکر:- خواہش - ہوس + ہوسِ بیجا + حرص طمع + لوبھ لالچ - بہت سا کھانے کی ہوس + غلبۂ اشتہا + فرطِ حرص و ہوا + اشتیاق - شوق + چسکا +

بوسۂ لب سے جو تسکین دلِ زار نہ ہو ایسا ہوکا بھی کسے شخص کو زنہار نہ ہو (نکہت)
اُس کے ملنے کا مرے دِلکو بڑا ہے ہوکا یاد آج اُسکی مجھے اِس لئے دلائی بات گت (رنگین)
مجکو اُس بات کا نہیں ہوکا بندی رکھتی ہے گاہ گاہ کا شوق (")

ہُوکا ہو جانا - ہ - فعل لازم:- لوبھ ہو جانا - لالچ پڑ جانا - حرص غالب ہو جانا +

ہو کر - ہ - تابع فعل:- (۱) دیکھو - ہو کے (۲) ضرور - ناگزیر - لابُد +

ہو کر رہنا - ہ - فعل لازم:- ضرور ہونا - لابُد ہونا - جیسے ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے +

ہوکس ہوا میں - ا - محاورہ:- تمہارا خیال غلط ہے - تمہیں کیا خبر ہے - تم کس خیال میں ہو + کس بھروسے پر ہو - کس برتے پر اتراتے ہو +

ہو کے - ہ - تابعِ فعل:- (۱) درمیان سے - پاس سے (۲) ہوتے ہوئے - گزرتے ہوئے (۳) ہو کر - ضرور - جیسے یہ کام ہو کے رہے گا +

ہوگا - ہ - کلمۂ اشتباہ:- شاید - شک کے مقام پر بولتے ہیں + ؎

چھوڑ بیگانہ وشی کو کہ کہاں تک ظالم حال سُن سُن کے ہمارا تو کہے گا ہوگا (مرزا صابر)

ہُول - ہ - اسم مؤنث:- (۱) دھکّا - صدمہ - گھونچا - بھونک - تلوار یا نیزہ کی نوک کے گھسیڑنے کی حرکت - (۲) آنکس - نیزہ - بھالا - کِرچ - سنگین وغیرہ جنکی نوک سے کام لیا جاتا ہے مثلاً سر میں ایسا درد ہے جیسے کوئی ہُولیں مارتا ہے +

ہُول دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ انکس لگانا۔ کچو کا دینا۔ نوک چبھونا +

ہَول ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) خوف۔ ڈر۔ دہشت۔ ترس۔ بیم۔ ہیبت۔ جیسے غلغلۂ

ازبسکہ ہے خوف بلائے شبِ فرقت مجھے ۔ ہمنشیں ہَول نہیں ہولِ قیامت مجھے (نکہت)

(۲-ا) تالابلی۔ اضطراب۔ اضطرار۔ گھبراہٹ + (بیگمات اس معنی میں مؤنث بولتی ہیں)

ہَول اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ (عو) خوف پیدا ہونا۔ وحشت سے گھبراہٹ ہونا جیسے یہ بات سنتے ہی پیٹ میں ہول اُٹھا +

ہَول آنا۔ ا۔ فعل لازم۔ خوف معلوم دینا۔ ڈر لگنا۔ دہشت آنا + ۵

کھیاں ایکے یہ ڈھبیں بے ڈول ۔ کہ لگا ایک جی کو آنے ہول + ؎ (انشا)

میں اس عشق کا یہ نہ سمجھی تھی ڈول ۔ ترے غم سے آنے لگا مجکو ہول (میرحسن)

ہَول بیٹھ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دل بیٹھ جانا۔ وحشت سا جانا۔ خوف جم جانا۔ دہشت چھانا +۔ رعب چھا جانا۔ جی بیٹھ جانا +

ہَول پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) خوف ہونا۔ دہشت ہونا (۲) تالابلی ہونا۔ اضطراب ہونا۔ گھبراہٹ ہونا جیسے تمہیں کاہے کی ہول پڑی ہے اور کیا تالابلی لگی ہے + (چتر بھنیلی) +

ہَول جَول۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (عو) گھبراہٹ۔ اضطرابی۔ تالابلی + جلدی۔ شتابی۔ اضطراب و تردد۔ جیسے اتنی ہول جول کیوں مچاتی ہے ذرا ٹھہری تھے دم لے

جب بیکدہ کو گھر سے چلے ہول جول میں ۔ بھولے سے اپنا طاق پہ ایمان رکھ آ (رشد)

ہَول دل ع + ف۔ اسم مذکر:۔ تپاکِ قلب۔ دھڑکن۔ اختلاجِ قلب۔ خفقان۔ دل کا دھک دھک کرنا + (نازک و ضعیف مزاجوں کو غم یا غصہ یا خوف یا محنت یا بیخوابی یا اخراجِ خون کی زیادتی یا شرابخوری یا فاقہ کشی یا کثرتِ مطالعہ۔ یا کثرتِ جماع و دیگر وغیرہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے اگر ساخت قلب کی خرابی سے ہو تو صحت میں فرق پڑ جاتا ہے)

ہَولِ دل ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دھڑکن ہونا۔ دل دھڑکنا۔ اختلاجِ قلب ہونا۔ خفقان ہونا + ۵

قامت وہ یاد آتے ہی یوں ہولِ دل ہوا ۔ ہو دل کو ہول جیسے قیامت کے نام سے (معروف)

جس دن سے مائلِ مسیحا ہو یہ دل ہوا ۔ اُس دن سے ہولے ہولے مجھے ہولِ دل ہوا (۔۔)

ہَول دِلا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ نامرد۔ پا تکھا برا +

ہَول زدہ ع + ف۔ صفت:۔ خوف زدہ + ڈرپوک + دہشت کا مارا ہوا + گھبرایا ہوا۔ مضطرب +

ہَول کھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (عو) کسی اندیشہ کے سبب آپ ہی آپ خوف کھانا۔ ڈرنا۔ دہشت میں رہنا۔ جیسے اُس کی ماں دو گھڑی سے ہول کھا رہی

ہے کہ میرے بچے کو کون لے گیا +

ہَول ناک یا ہَولناک ع + ف۔ صفت:۔ خوفناک۔ خطرناک۔ ڈراؤنا۔ بھیانک۔ مہیب۔ ہیبت ناک +

ہُولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہُول۔ برچھی یا بھالے وغیرہ کی نوک کا صدمہ۔ گھونچا۔ بھونک + انکس۔ کچک +

ہولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بھنے ہوئے بوٹ۔ نخود خام بریاں شدہ + ہولے کی بیلی ۵

ونڈی کے ہاتھ کالے بیوی کا منہ کالا۔ (جب ہرے چنوں کی ڈالیوں کو آگ میں رکھکر بھون لیتے ہیں یا مٹر کی پھلیوں کو بھی بھلا لیتے ہیں تو انہیں ہولوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں بضمتین ہول و لولہ)

ہُولا۔ ہ۔ صفت:۔ پت گھابرا۔ ہولو بولو۔ گھبرایا ہوا۔ بوکھلایا ہوا +

ہَولا جولی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ گھبراہٹ۔ اضطراب۔ تالابلی۔ بے تابی۔ تردد + افراتفری۔ بھاگڑ۔ جیسے ہولا جولی نکر ٹھہری سنے دم لے +

ہَولا جولی نکرا۔ محاورہ:۔ گھبرا نہیں۔ تالابلی مت کر۔ جلدی نہ کر۔ اضطراب نکر +

ہولڑ یا ہولر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بچۂ نوزائیدہ۔ تُرت کا جنا ہوا بچہ + پیٹ کا بچہ۔ ننا۔ پورب میں ہورل کہتے ہیں جسکی مثال انہیں پر موجود ہے (بضمتین ول دواؤ مجہول ساکن)

بیرن بھیّا میں تیری ماں کی جائی ۔ ہولڑ سند ر بہ حا والیا رآئی + ؎ (رجھاگیری)

بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی

چھاتی دھائی کٹوری ٹوٹی توٹ دُصلائی تپائی ۔ باؤں دھعن کو بیری لونگی تو خصم چڑھن کو گھوڑا (بیرن بھیا)

ویگر ۔ ہم تم کیا کریا ہوں ہوں ہوں ہوں (رجھاگیری)

بھلا اس جوڑ کا سر گھوہی لا کا ہوں خس ہوں ہول ۔ یہ تھا اس جوڑ کا ہولر سپرت لاکا ہو یہ ہوں ہل ہوں

سیاں جی ایک کہا سیکو ۔ اپنی ماں کو آنے نہ دیکھو ۔ وہ تو ہولی ہورل دُھسم مچادیں +

میری ماں بہت جھگڑ بھا دیں۔ وہ تو انہیں ہی اللہ منا دیں +

ہولکا۔ س۔ اسم مؤنث:۔ صحیح ہولاکا (- Holika) (۱) ہولی کی دیوی جس کی ہولی کے تہوار پر پوجا ہوتی ہے (۲) ہرناکس کی بہن کا نام جو پہلاد کو جلانے کے واسطے سیتل چیر کے زعم میں گود میں لیکر چتا میں بیٹھی تھی۔ کہتے ہیں سیتل چیر ایک قسم کا کپڑا ہے جس کے سبب آدمی کے جسم میں آگ اثر نہیں کرتی ہے شاید یہ کپڑا سمندر کیڑے کی پشم سے تیار کیا جاتا ہو + لغوی معنی ٹھنڈا کپڑا +

ہُولنا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) انکس لگانا + کوچا لگانا۔ آر لگانا۔ پینا چبھونا۔ (۲) ہاتھی کو چلانا + ہاتھی کو سرگرم رفتار و خراماں کرنا + ۵

یوں سہمت جھولے آتے ہیں ۔ مست جوں ہاتھی چھوٹ آتے ہیں (اثر)

آپس میں گتھ گئے بگولے ۔ بادل نے بھی ہاتھی اپنے ہولے (انشا)

کہ کجک کلکِ زباں کو شمول   طبلِ سیہ مستِ معانی کو ہُول + + (ظلمت)

(۳) دھکیلنا۔ دھکّا دینا۔ ریلنا۔ ریلا دینا۔ پہاڑ میں ہُوجنا کہتے ہیں +

ہَونُو - ہ۔ صفت:۔ (ع‌و) بات گما برا۔ مثلّونِ مزاج +

ہونُو - ہ۔ اسم مذکر:۔ مُجلے یا اُبلے ہُوئے چنے + جیسے کرارے ہولُو کے خوانچہ والے کی آواز + (بضمِ اوّل و واو مجہول ساکن)

ہولی - ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہندوؤں کے ایک بہت بڑی خوشی کے تہوار کا نام (جس میں ابیر گلال اُڑاتے ایک دُوسرے پر رنگ چھڑکتے اور پھاگن کے مہینے میں اُسے مناتے ہیں اِس تہوار کی دُھوم سب سے زیادہ برج یعنی متھرا میں ہوتی ہے جو کرشن جی کی ولادت کا مقام اور اُن کی لیلا کا اکھاڑا ہے یہ تہوار گنواروں اور زمینداروں میں بعضوں پیچھے سے اپنا رنگ لانا شروع کر دیتا ہے وہ لوگ رات رات بھر دف بجاتے ناچتے اور گاتے ہیں اکثر عورتیں اِن کے ساتھ ناچ میں شریک ہو جاتی اور اُن کی خُوب گت بناتی ہیں چونکہ یہ تہوار موسمِ بہار میں ہوتا ہے جس میں سردی سے ٹھٹھرا ہُوا خُون روانی پر آتا دلوں میں اُمنگ پیدا کرتا اور تیار رقے سے بےفکر ہو جانے کا زمانہ سامنے دکھاتا ہے اِس سبب سے ہندوستان کے عام لوگوں میں اور علی الخصوص کشاورزوں کے گروہ میں عمُوماً ایک ولولہ و جوش پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ بعض ایران کے مؤرخوں نے اِسی تہوار کی نسبت اپنی تاریخوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں ایک ایسا موسم آتا ہے جس میں سب کے سب پاگل اور دیوانے ہو جاتے ہیں بدتہذیبی گالی گلوچ بیجا ہنسی ٹھٹّا ناجائز مذاق اس تہوار کا جوہر خیال کیا جاتا ہے۔ ہولی کا بھڑوا کہنے سے کوئی بُرا نہیں مانتا اور اِس گالی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اس تہوار کی وجہ تسمیہ اِس طرح مشہور ہے کہ مسماۃ ہولا کا یا ہولکا راجہ ہرناکش کی ایک بیٹی تھی ہرناکش ایک کافر راجہ تھا جو اپنے کو خدا کہلواتا اور اپنی عبودیت کرواتا تھا مگر اس کے بیٹے پہلاد یا پرلاد نے ایک کمہاری کی نصیحت پر عمل کر کے اُسکی بجائے خدا کا نام جپنا شروع کر دیا تھا ہرناکش نے خدا کا نام چھڑانے اپنا نام جپوانے کے واسطے بہتیرے جتن کئے مگر کوئی کارگر نہ ہوا باوجودیکہ طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں مگر وہ ہی خدا کا بندہ اپنے اعتقاد سے نہ پھرا اور اِس کی تدبیروں سے اُس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا تب ناچار ہو کر اِسکی بہن ہولکا نے جس کے پاس یہ عمل چیرتا اِس بھروسے میں کہ میرے اُوپر آگ کچھ اثر نہیں کرے گی اُسے گودی میں پکڑ کر آگ کی چتا میں بیٹھ جانا منظور کیا تاکہ یہ جل جائے اور میں بچ جاؤں لیکن خدا تعالیٰ نے وہاں وہ آگ اُس کے واسطے ابراہیمؑ کی آگ کی طرح گلزار کر دی پرلاد بچ گیا اور ہولکا جلکر بھسم ہوگئی ہرناکش کے رشتہ داروں نے اُس کے ماتم میں خاک اُڑائی اور خدا کے طرفداروں نے ایک کافر کے نیچا دیکھنے کے سبب خُوشی منائی بس تب سے یہ ہولی کی رسم جاری ہُوئی۔ ہرناکش نے جب دیکھا کہ پہلاد اِس طرح بھی نہیں مرا تو اُس نے لوہے کے ایک گرم تھم سے باندھا اور کہا کہ اب تیری مدد کون کر سکتا ہے بس وہ تھم ہی پھٹ گیا اور اُس میں سے نرسنگھ اوتار نے نکل کر ہرناکش کا کام تمام کر دیا۔) (۲) ایک قسم کے خاص گیت جو ہولی کے موسم میں گائے جاتے اور کرشن جی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ جیسے ؎

ایسے برج کے کیا تمہیں ہوا جار جار

موپر رنگ چھڑکت ہو بار بار   کر مورا پکڑ اکلائی موری مسکی +
ہنگیا کے کر دینے تار تار   ایسے برج کے کیا تمہیں ہولیار وار
(ہولی)

(۳) انبار ہیزم جسے ہولی کے روز جلاتے ہیں + (بضمِ اوّل و واو مجہول ساکن)

ہولی بنانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ ہولی کا گیت جوڑنا۔ گانے کے واسطے ہولی کی کیفیت کا راگ بنانا +

ہولی جلانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ ہولی کے روز لکڑیوں یا اُپلوں کے ڈھیر میں آگ لگانا اور اُس میں گیہوں یا جو کی بالیں بُھوننا +

ہولی کا بھڑوا - ہ۔ اسم مذکر:۔ ہولی کے دن کا مسخرہ۔ وہ شخص جسپر ہولی کے دنوں میں رنگ وغیرہ ڈالکر اُسے مسخرہ بنائیں +

ہولی کھلانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ رنگ پاشی میں شریک کرنا۔ ہولی کا تہوار منوانا ؎

کھائے ہے کب قسم کہ نہ کھیلینگے تم سے ہم   خُونِ رقیب سے ہمیں ہولی کھلائے کون (مؤلف)

ہولی کھیلنا - ہ۔ فعل لازم:۔ ہولی کے تہوار میں باہم ایک دُوسرے پر ابیر گلال چھڑکنا اور رنگ وغیرہ ڈالنا + ؎

طُرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشکِ گُل   ہے گلال اُسکا اُڑانا رُوئے گُل سے رنگ کا (ناسخ)

آج میں پِن ہوری کھیلے توسے نچاؤں گی بنواری جو ہو سو ہو +
سانچی جان کہت ہُوں توسے لاکھن بات بنا اب موسے ٹھگو نگی نہ ٹاری
ساس لڑو یا نند یا جو بھاویں پاس پڑوسے بھی نام دھرو +
لگے دیورانی جٹھانی دو دُو ہو ہے مارو یا دو گاری جو ہو سو ہو +
رنگ بھی ڈار کے نہ پنڈ چھاڈونگی ابیر گلال سے ٹھکھ میںڈُون گی
پیارے رس لے گھر جاؤں گی ڈونگی تا پچکاری جو ہو سو ہو +
یا دوڑ دُھوپ اور چھین جھپٹ میں چیر پھٹو یا انگ دُکھو + +
پھگوا میں لیکر جاؤں گی تو تِنے لاج رہو یا نہ رہو +
تاری بجاؤں گی کہ کے میں سُکھ سے تین بار جو تو کہہ لے گا مکھ سے
اپنی موج سے بھیو تیرو بھیو تیرو پیاری جو ہو سو ہو
(ہولی)

ہولی گانا - ہ۔ فعل لازم:۔ ہولی کا گیت گانا جس میں کرشن کی لیلا عشق اور سامانِ عیش و نشاط کا ذکر ہوتا ہے +

ہولی منانا - ہ - فعل لازم :- ہولی کا جشن کرنا - ہولی کا تہوار رچانا - رنگ رلیاں کرنا - رنگ پاشی کرنا +

ہولی ہے - ہ - محاورہ :- جس وقت کسی شخص پر رنگ ڈالتے ، پیر گلال چھڑکتے یا اُسکی مٹی پلید کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان لاتے ہیں + ۵ل

ہَولے - ہ - تابع فعل :- آہستہ - بتدریج - ہلکے - دھیمے پن سے ، آہستگی - سہج سے +

ہَولے ہَولے - ہ - تابع فعل :- آہستہ آہستہ - ہلکے ہلکے - سہج سہج + رفتہ رفتہ بتدریج - ٹھہر ٹھہر کر +

ہولے ہولے پکارنے لگنا ڈھیلی ہاتھوں سے مارنے لگنا (درد)

چلو ہولے ہولے دھمک سے نچتی گئی سب مسک میری چولی کہا (رنگین)

عشق آدم میں نہیں کچھ چھوڑتا ہولے ہولے کوئی کھا جاتا ہے جی (میر)

جس دن سے مائل اُسپہ طبیعت یہ دل ہوا اُس دن سے ہولے ہولے مجھے ہول دل ہوا (معروف)

رشک اعدا کا گھن مرے دل کو ہولے ہی ہولے کھائے جاتا ہے (مجروح)

ہولینا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہو رہنا - ہو جانا - جیسے یہ تو انہیں کے ہولئے (۲) پورا ہو جانا - ہو چکنا + تمام ہو جانا - طاقت نہ رہنا - جیسے یہ تو اب ہولئے یعنی طاقت نہیں رہی +

ہولے ہوگئے - ہ - محاورہ :- گرمی نے بھون دیا - گرمی کے مارے ہولوں کی طرح بھن گئے - جھلس گئے +

ہوم - س - اسم مذکر :- ہَوَن - یگ - وید کے منتروں سے دیوتاؤں کو بلی دینے کے لئے گھی وغیرہ جلانا - اگاری + آگ کی پوجا + (بضم اول و واؤ مجہول ساکن)

ہوم - انگلش (Home) اسم مذکر :- گھر - مکان - خانگی - گھر کا + ملکی - وطنی + اندرونی (بضم اول و واؤ مجہول)

ہوم ڈپارٹمینٹ - انگلش (Home Department) اسم مذکر :- وہ محکمہ یا دفتر جس میں ممالکِ مقبوضہ کے متعلق کاروبار رہتا ہے - اندرونی معاملات کا محکمہ جس سے تعلیم پولس جوڈیشل و اختراع و ایجاد کے معاملات متعلق ہیں +

ہوم سکرٹیری - انگلش (Home Secretary) اسم مذکر :- ہوم سکتر - ہوم محکمہ کا دیوان +

ہُوں - ہ - حرفِ ایجاب :- (۱) ہاں - بلے - آرے - ہے - آہو - وہ کلمہ جو کسی کام کے اقرار و اقبال یا اجازت کے واسطے زبان پر لاتے ہیں + ۵

کہو تم نے اُسے قدر بوسہ جانگا نہیں کہدیا اُسنے چپکے سے یا ہُوں (قدر)

اثر گریہ سے تو ناتھ ہی ہم دھو بیٹھے تو گرنے نالۂ دل رکھتا ہے تاثیر تو ہُوں (ظفر)

(۲) حرفِ تردید - جیسے عربی میں کلّا - مثلاً ہُوں کیا کرتا ہے یعنی نہ کر - اِس معنی میں ہمزہ کے ساتھ یا کھینچکر بولتے ہیں (۳) ضمیر متکلم زمانہ حال - ہستم - ۵

کیا کہوں میں کس نشے میں رات دن مخمور ہوں ایسی کیفیت میں ہوں اپنی خودی سے دور ہوں (ظفر)

تم تلک میں کیونکہ پہنچوں ہائے بیحد دور ہوں دل سے پر نزدیک ہوں گرچہ بظاہر دور ہوں (〃)

اسیرِ رنج و غم میں ہوں مریضِ جاں بلب میں ہوں اور اُسپر اب تلک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں ہوں (ذوق)

جو مانگوں موت دردِ ہجر سے مجھکو نہیں زیبا کہ نام عشق لوں اور اسقدر راحت طلب میں ہوں (〃)

(۴) وہ کلمہ جو کہانی یا داستان سُننے وقت اِس امر کے اظہار کے واسطے زبان سے نکالتے جاتے ہیں کہ جس سے داستان گو کو معلوم ہوتا رہے کہ جاگتے اور سُنتے ہیں اور نیز وہ کلمہ جو اُستاد سبق سُننے وقت یا آگے پڑھنے کیواسطے زبان سے نکالتا ہے

ہُوں سے توں کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) ہاں سے نا کرنا - مرضی کے خلاف جواب دینا - انکار کرنا - جیسے کسو کے چھنگلی نے لی کسو کے آگے سے رکابی کھینچ لی کیا مجال کوئی ہوں سے توں کرے - جس بات کی ضد چڑھے پہروں پڑی ایڑیاں رگڑے (چتر بہنیلی) (۲) بولنا - دخل در معقولات دینا - کسی کی بات میں بولنا - جیسے سب کی فرماں برداری کروں گی اتنو لونڈی کی تقصیر معاف ہو ہاں اگر اب کسی سے ہوں سے توں بھی کروں تو جو چور کا حال وہ میرا حال (ننگھٹ سہیلی)

ہُوں ہاں کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) آرے بلے کرنا - ٹال مٹول کرنا - ہاں ہاں کرکے ٹالنا - صاف جواب نہ دینا - جیسے جب بعض احباب کہتے کہ یہ کان بدلو تو وہ ہوں ہاں کرتے اور چپکے ہو رہتے - (آبِ حیات) (۲) بچے کا بولنے لگنا - جیسے اللہ رکھے اتنوابن کا بچہ ہوں ہاں کرنے لگا ہوگا + (م)

ہُوں ہُوں - ہ - محاورہ :- (۱) ہم انکار و ہم اقرار + انکار بمنزلِ اقرار - یہ وہ کلمہ ہے جو اقرار و انکار دونوں باتیں ثابت کرتا ہے + ۵

وصل ہوجائے تو سمجھوں سچ ہے آوعدہ غلط ورنہ یہ ہوں ہوں غلط ہاں ہاں غلط اچھا غلط (قدر)

لیتے ہوئے بوسے کی ادا کیسی ہے پیاری مُنہ پھیر کے وہ شوخ جو کہتا ہے کہ ہوں ہوں (نثار)

(۲) کلمۂ تردید - کسی بات کو روکنے کا کلمہ جیسے ہوں ہوں کیا کرتے ہو؟ (۳) ہٹ اور ضد کا کلمہ - جیسے ہوں ہوں میں تو یہی لونگا - اِس معنی میں ہاں ہاں بھی آتا ہے - (۴) - اسم مؤنث - بیگمات) فنس - پالکی - پینس - چونکہ کہار چلتے وقت ہوں ہوں کرتے جاتے ہیں اِس سبب سے بچوں نے اُسکا یہ نام رکھدیا ہے - جیسے چلو بھئی ٹُمم ٹُمم میں بیٹھ کے اپنی بیوی کو بھی لے چلیں بازار نہیں بھئی ہوں ہوں میں سوار کریں (چتر بہنیلی) +

ہُوں ہُوں کرنا - فعل متعدی :- ہاں ہاں کرنا - مُنہ سے ہوں ہوں کی آواز نکالنا +

۵ل تو تو غنچہ بہار ہولی ہے + ہو تو بلبل نثار ہولی ہے + ہم سے گلو گیر نگر ہیش وکھلی اتنو نگار ہولی ہے + ہو دیں جب تک نہ یار محفل میں + اپنی آنکھوں میں خار ہولی ہے (مؤلف) ......

ہون

بات اپنے ڈھب کی کوئی کرے وہ تو کچھ کہوں بیٹھا خموش سامنے ہوں ہوں کروں ہوں ہیں (دبیر)

(۲) کراہنا۔ درد کی آواز نکالنا۔ بیماری یا دُکھ میں آہ آہ کرنا (۳) ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔

ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) شدن بُودن ہستن کا ترجمہ۔ ہست ہونا۔ پیدا ہونا۔ خلق ہونا۔ جنم لینا۔ وجود پکڑنا (۲) ظاہر ہونا۔ ظہور پکڑنا (۳) واقع ہونا۔ وارد ہونا۔ صادر ہونا۔ بروئے کار آنا (۴) موجود ہونا۔ رہنا۔ ؎

جب خیال انکو ہوا اسکے ہم آنسو پونچھیں واسطے تقدیر مری آنکھ میں آنسو نہوا (داغ)

(۵) کیا جانا۔ کردہ شدن کا ترجمہ جیسے نہونے سے ہونا بہتر ہے۔ ؎

یار خاطر جانتے ہوا اپنا ہمکو بار بار اسکے شکوے بار ہا تیسے نہو تو کس سے ہوا (ظفر)

(۶) بچہ پیدا ہونا۔ تولد ہونا۔ جیسے اُس کے ہاں کیا ہوا بیٹا یا بیٹی (۷) اٹھنا کھڑا ہونا۔ نمودار ہونا۔ پیدا ہونا۔ ؎

یہ وہ درد دل نہیں ہو کہ ہو چارہ ساز کوئی اگر ایک بار مٹتا تو ہزار بار ہوتا (داغ)

(۸) نوکر۔ ملازم یا تعلق ہونا۔ جیسے کیا اب بھی یہ اُسی سرکار میں ہیں (۹) جھڑنا۔ نکلنا۔ انزال ہونا۔ آنا (۱۰) تکمیل کو پہنچنا۔ پورا ہونا۔ تمام ہونا۔ انجام پانا۔ جیسے وہ کام ہوگیا۔ (۱۱) پیش آنا۔ بننا۔ جیسے مصیبت ہونا۔ (۱۲) حائض ہونا۔ حیض آنا۔ کپڑوں سے ہونا۔ ایام آنا۔ جیسے اسے تو کچھ نہ کچھ بیماری ہے جو کھل کر نہیں ہوتی + جب ہونے کے دن آتے ہیں تو وہ کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگاتی (۱۳) چمٹنا۔ لگنا۔ لاحق ہونا۔ جیسے دُکھ ہونا۔ بیماری ہونا۔ بخار ہونا (۱۴) آنا۔ پہنچنا (۱۵) ضمیر حاضر یا غائب کے ساتھ آکر وابستہ اور متعلق ہونے کے معنی دیتا ہے + بننا +۔ ؎

نگاہوں میں اقرار سارے ہوئے ہیں ہم اُنکے ہوئے وہ ہمارے ہوئے ہیں (آغا)

قفس سے چھوڑ دے تو اب تو ہمکو اے صیاد چمن میں کہتے ہیں پھر موسم بہار ہوا (مصحفی)

(۱۶) بہم پہنچنا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ آنا۔ ؎

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا تمہیں منصفی سے کہدو تمہیں اعتبار ہوتا (داغ)

یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا + (")

دُنیا میں مزہ عشق سے بہتر نہیں ہوتا یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہیں ہوتا + (")

(۱۷) معلوم دینا۔ گزرنا۔ لگنا۔ ؎

فلک نہ دیکھ سکا دیکھوں اپنے یار کو میں کہ دیکھنا بھی مرا اُس کو ناگوار ہوا (مصحفی)

(۱۸) بننا۔ بن جانا۔ صورت پکڑنا۔ ہیئت اختیار کرنا۔ ؎

جہاں کہ بیٹھ کے زلفوں کو تو نے شانہ کیا سب اُس زمین کا تختہ بنفشہ زار ہوا (مصحفی)

ہون

دلگیر ہو کے غنچہ بہار چمن ہوا دلتنگ بھی ہوا تو نہ اُسکا دہن ہوا (داغ)

کیا غم سے پھولتا نہیں انسان یار گر جو اُستخواں گھلا وہیں جزو بدن ہوا (")

اُس کماندار کے ہاتھوں نکلے نہ کیوں ہوں قرباں جو لگا تیر جگر میں سو وہ تصویر ہوا + (ظفر)

(۱۹) بننا۔ تیار ہونا۔ ؎

جو عاشقی میں خاک ہوا کیمیا ہوا کہتا تھا آج خاک میں کوئی ملا ہوا (داغ)

کن بیکسوں کا پردہ یہ چرخ کہن ہوا جینوں کا پیرہن نہ مروں کا کفن ہوا (")

خاک کر دیگی تری برق تجلی ایک دن طور سینا ترے مشتاق کا سینا ہوگا (")

کیسا ہی زمانہ ہو مگر دوست دل اپنا ہوگا نہ ہوا ہے کسی عنواں نہ ہوا تھا (")

(۲۰) جم جانا۔ جم رہنا۔ ہو رہنا۔ ؎

ہم بھی گویا کہ نقش پا ہیں ضعیف جس جگہ بیٹھے پھر وہیں کے ہوئے (ضعیف)

(۲۱) ٹھہرنا۔ قرار پانا + تسلیم کیا جانا۔ مانا جانا۔ ؎

کیا نشانِ وفا بھی اے ظالم دلِ گم گشتہ کا سُراغ ہوا + (داغ)

نہ مٹا نقشِ غیر جی سے ترے یہ بھی میرے ہی دل کا داغ ہوا (")

اے عشق رخصت اے ہوس آرزو سلام اپنا مقام آج سے دار البقا ہوا + (")

تن تن کے دیکھتے ہیں مجھے غیر بار بار ہیں انجمن میں آتش انجمن ہوا + (")

ہے واسطے ہر کام کے اک روز مقرر ہوتا جو نہ انصاف تو محشر بھی نہ ہوتا (")

(۲۲) پانا۔ حاصل کرنا۔ جیسے ناموری ہونا۔ ؎

عمر جاوید تو خضر کو ملی عیش جاوید سے فراغ ہوا (داغ)

(۲۳) پیش آنا۔ ؎

اے اہلِ بزم چشم مروت کو کیا ہوا کیوں دیکھتے نہیں مری صورت کو کیا ہوا (داغ)

(۲۴) جاتا رہنا۔ زائل ہو جانا۔ کھویا جانا۔ ؎

تلوار بے تکان اُٹھاؤ نہ ہاتھ میں خلقت کہے گی ناز و نزاکت کو کیا ہوا (داغ)

(۲۵) گزرنا۔ بیتنا۔ کٹنا۔ ؎

ترا دو روز کا وعدہ بھی نہیں حشر سے کم ایک اک دن مجھے ایک ایک مہینا ہوگا (داغ)

(۲۶) پھنا۔ جیسے وصول ہونا۔ (۲۷) بھوت چمٹنا۔ جن و پری یا آسیب وغیرہ کے بھیٹے میں آنا۔ چشم زخم پہنچنا۔ نظر لگنا۔ جیسے اسے تو کچھ ہوگیا (۲۸) لگنا۔ چھپنا۔ جیسے کس نے کیا کسی کا نام ہوا۔ (۲۹) نپٹنا۔ نباہ ہونا۔ جیسے اس سے گھر نہیں ہوگا +

ہونا نہونا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ عدم وجود۔ ہست و نیست جیسے اُسکا تو ہونا نہونا برابر ہے +

ہونا نہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ بننا نہ بننا۔ وقوع میں آنا نہ آنا۔ جیسے ہونا نہونا

خدا کے ہاتھ ہے پیروی کرنا ہمارا کام ہے +

ہونٹھ یا ہونٹ - ہ - سنسکرت اوشٹھ - اسم مذکر - لب - شفت - منہ کے باہر کا اوپر اور نیچے کا حصہ - کنارۂ دہن +

ہونٹھ اودے پڑ جانا - ہ - فعل لازم - سردی کے باعث لبوں کا نیلا پڑ جانا - کبود شدن لب کا ترجمہ +

ہونٹھ پپڑانا - ہ - فعل لازم - لبوں کا خشکی یا تشنگی کے سبب نہایت خشک ہو جانا - پپیڑی بندھنا - پپیڑی بندھ جانا +

ہونٹھ پھٹنا - ہ - فعل لازم - سردی یا خشکی کے باعث ہونٹوں کا شق ہو جانا +

ہونٹھ تک نہ ہلنا - ا - فعل لازم - لبوں تک کو جنبش نہ کرنا - منہ سے بات تک نہ نکلنا - منہ سے اشارہ تک نہ ہو سکنا یا بات تک نہ ہو سکنا +

افسردہ ہونٹھ تک نہ ہلے اُسکے روبرو   مانا کہ آپ سا کوئی جادو بیاں نہیں (آزردہ)

ہونٹھ چاٹا کرنا - ہ - فعل لازم - کسی خوش ذائقہ چیز کا مزہ یاد کرکے ہونٹوں پر زبان پھیرا کرنا - مزے کا مشتاق رہنا - مزہ لیا کرنا - محو لذت و لطف ہو جانا - منہ لیتے رہنا جیسے اگر آدمی ایک دن انکے ہاتھ کا پکا کھائے تو عمر بھر ہونٹھ چاٹا کرے +

ہونٹھ اسے ظفر ہمیشہ چاٹا کرے مسیحا   وہ شکریں لب اپنے دے گر چٹا نمک پر (ظفر)

کیا کہوں تیغ تبسم کی حلاوت اُسکی   اب نمک زخم جگر ہونٹھ سے چاٹا کرتا (معروف)

ہونٹھ چاٹا کیا میں تا دم مرگ   لب شیریں کی آرزو نہ گئی + (رند)

تلخئ بادہ ہے وہ آپکے دن لذت بخش   ہونٹ چاٹا کرے اک گھونٹ جو پی لے (داغ)

ہونٹھ چاٹتے رہ جانا - فعل لازم - محو لذت ہو جانا - لذت یاد کرتے رہنا - چٹخارے بھرا کرنا - مزہ یاد کرتے رہنا - ذائقہ نہ بھولنا ؎ ہونٹھ ہی چاٹتے رہیوگے گر چکھو گے شیخ صاحب بہت بادہ کا کام

ہونٹھ چاٹ چاٹ کر کھانا - ہ - فعل متعدی - محو لذت ہو کر کھانا - نہایت ذائقہ پانا +

ہونٹھ چاٹنا - ہ - فعل لازم - (۱) ہونٹھوں پر زبان پھیرنا - کسی خوش ذائقہ چیز کا مزہ لیتے رہنا - کسی چیز کا ذائقہ یاد کرنا - کسی چیز کی یاد میں چٹخارے بھرنا - نہایت لذت یاب ہونا - محو لذت و لطف ہونا - لذت لینا - ذائقہ لینا - مزہ لے لے کر یاد کرنا - لذیذ و خوشگوار چیز کا ذائقہ یاد کرنا - مزے کا مشتاق رہنا ؎

میں چاٹتا ہوں ہونٹھوں کو صبح شب فراق   لذت ملی ہے تلخئ کام و دہن میں کیا (زکی)

چاٹتا ہوں دن بھر اپنے ہونٹھ پیاری میں   شب کو وہ بوسہ جو کرتے ہیں عنایت خواب میں (ناسخ)

آب باقی ہے جو خنجر میں تو پھر سیراب کر   چاٹتے ہیں ہونٹھ اے قاتل ترے بسمل ہنوز (رند)

خنجر ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو   چاٹتا ہونٹھ ہے لے لیکے جراحت کے مزے (ذوق)

یہ مزا پایا کہ اب چاٹتا ہوں اپنے ہونٹھ   دو لب شیریں سے پیارے ایک بار ادھر کچھ (جرأت)

لب شیریں جو ترے خواب میں دلبر چاٹے   یاد کر ذائقہ ہونٹھ اپنے تمام چاٹے (ظفر)

دے مجکو بوسہ لب شیریں کا وہ تجکو ظفر   ہونٹھ اپنے کر کے یاد اُس لعل جاں پرور کو چاٹ (ظفر)

ہونٹھ چاٹے اپنے مجنوں گر ہو لذت آشنا   وہ نمک شور جنوں سے عاشقی میں ڈالدیں (〃)

رشک سے کیونکر نہ اپنے ہونٹھ چاٹیں مدتی   حق تعالیٰ نے دیا ہے وہ لب گویا تجھے (〃)

تمام عمر رہتے ہونٹھ چاٹتے اپنے   جو بوسے خواب میں اک شب تمہارے لب کے لیں (〃)

ہونٹھ چاٹیں اے ظفر کیونکر نہ پیر زمہل   جب حلاوت سے لگائی آب تیغ کین کی چاٹ (〃)

لگی ہے وصف لب یار کی زباں پہ چاٹ   رہا ہوں ہونٹھ جو میں لذت بیاں پہ چاٹ (〃)

دانتوں پہ اُسکے دانت ہیں سارے جہان کا   کہتے ہیں لوگ چاٹ کے ہونٹھوں کو ہائے دانت (برق)

(۲) ہونٹھ چوسنا - لب مکیدن کا ترجمہ ؎

کیا ذکر ہے ہونٹھ چاٹنے کا   کچھ اور مزا چکھائیں گے ہم + (مومن)

ہونٹھ چبانا - ہ - فعل متعدی - لب از خشم گزیدن کا ترجمہ - غصہ اتارنے افسوس ظاہر کرنے یا حسرت و رنج اظہار کرنے کے واسطے ہونٹوں کو دانتوں سے پیسنا - ہونٹھ کاٹنا - دانت پیسنا + ؎

تو نے منہ پھیرا سوال بوسہ پر مجھسے جو یار   ہونٹھ بس غصے میں دانتوں سے چبا کر رہ گیا (آتش)

ہونٹھوں میں دابکر جو گلوری دی یار نے   کیا دانت پیس غیر نے کیا کیا چبائے ہونٹھ (آتش)

کیوں شب و روز میں ہونٹھ اپنے چبایا کرو   سخت ارمان ہے اے ماہ لقا بوسہ کا (ناسخ)

اے گل جو تو نے پان چبا کر دکھا میں ہونٹ   حسرت سے کیا ہی غنچۂ گل نے چبائے ہونٹ (〃)

اس غیرت قمر کے اگر دیکھ پائے ہونٹھ   لعل یمن بھی رشک سے اپنے چبائے ہونٹھ (قلق)

دانت پیسا کرو عاشق پر   جان یوں ہونٹھ چبایا نکرو (رند)

میں بس تمنا نہیں کچھ ہونٹھ چباتا اپنے   حسرت بوسہ میں لب میں تہ دنداں کتنے (〃)

ہونٹھ اپنے ہم چباتے رہے مجکے دیر تک   تو نے چبا کے بات جو والان میں کہی (ظفر)

کیونکہ حسرت سے نہیں ہونٹھ چباؤں اپنے   غیر کو آگے مرے تمنے دیا پان لگا + (〃)

(۲) غصہ دکھانا - دانت پیسنا + سمجھ لینے یا سزا دینے کا اظہار کرنا - ارادۂ تذلیل کرنا ؎

بال بنوانے لگے پیچ میں لانا سیکھے   سرمہ بھی دینے لگے آنکھ لڑانا سیکھے +

پان کھا کھا کے بہت ہونٹھ چبانا سیکھے   اڑ چلے ایسے کہ بے پر کی اڑانا سیکھے

دھیان اسکا نہ رہا قول و قسم بھی کچھ ہیں +

نا سمجھ ہیں جو یہ سمجھے ہیں کہ ہم بھی کچھ ہیں

ہونٹھ چپکنا - ہ - فعل لازم - شیرینی کے مارے لب بند ہونا - نہایت شیریں چیز کی تعریف میں بولتے ہیں - (خربوزہ کی تعریف) ؎

میٹھے اور سرد ہیں اتنے کہ ذرا نام لئے   ہونٹھ چپکے ہیں جدا دانت میں کلک کر بیٹھے (نظیر)

ہونٹھ چوسنا - ہ - فعل متعدی - لب مکیدن کا ترجمہ - لبوں کو منہ سے چاٹنا +

ہونٹھ خشک ہونا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ گرمی یا تشنگی یا خوف و ندامت کے باعث لب خشک ہونا۔ منہ سوکھنا۔ منہ فق ہونا۔ منہ پر ہوائیاں اُڑنا+۔ ہ

ہونٹھ کیا خشک ندامت سے ہوئے ناسخ اُس گُلِ تر نے جو کل شکوہ کیا بوسے کا (ناسخ)

ہونٹھ سی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبان سی دینا۔ منہ بند کر دینا۔ خاموش کر دینا۔ چُپ لگا دینا۔ منہ کیل دینا+۔ ہ

اپنے جینے کی دُعا بھی تو نہیں کیجاتی سی دئے ہونٹ خموشی نے شکایت کیسی (داغ)

ہونٹھ کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہونٹھ چبانا۔ غضب یا غصہ کے باعث دانت پیسنا۔ افسوس ظاہر کرنا+۔ حسرت سے ہونٹھ چبانا۔ جلنا۔ رشک کرنا۔ حسد کرنا+

کاٹتے ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم لب بادہ نوش لب بہ لب محفل میں تجھ سا غزل کیوں نہ ہوا (ظفر)

کاٹیں ہونٹھ اپنے نہ کیوں ہم کہ لبِ ساغر سے منہ کو مدہوش ترے ناسٹے ستم چوستے ہیں (〃)

ہونٹھ کٹا۔ ہ۔ صفت:۔ کٹا لب۔ کفیدہ لب۔ لب تراشیدہ۔ وہ شخص جسکا اُوپر یا نیچے کا ہونٹھ چرا ہوا یا تراشا ہوا یا ندار دہو+۔

ہونٹھ لگائے ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کا نہایت خستہ اور بھُربھُرا ہونا+

ہونٹھ ملنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زباندرازی و بیہودہ گوئی کی سزا دینا۔ منہ مسلنا۔ دہاں دریدہ ہونے کی سزا دینا۔ منہ پھٹ ہونے کی سزا دینا+۔ ہ

یہ یاد رہے خوب ترے ہونٹھ ملونگا اگر اب کے کسی بات پہ اے یار نہیں کی (رنگین)

جو رشکِ گُل سے ہو گویا زبانِ غنچۂ گُل ملوں نہیں ہونٹھ ترے اے دہانِ غنچۂ گُل (نکہت)

چڑھاکر ساغرِ لبریز جس دم تو نکلتا ہے ترا انداز ہنسنے کا گلو نکے ہونٹھ ملتا ہے (مشتاق)

کچھ سنا مجذوب تو نے بھی کہ وقتِ کوچِ حسن ہونٹھ مل کر فوجِ خطِ یار نے تنخواہ لی (مجذوب)

ہونٹھ ملوں تو دُودھ نکل پڑے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی ابھی شیر خوار اور دُودھ پیتے بچے ہو ذرا زور کروں تو پیا ہوا دُودھ نکل آئے+

ہونٹھ ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ لب ہلانا۔ بات کرنا۔ بولنا۔ زبان سے بات نکالنا۔ بات کہنا۔ چُپڑ کرنا۔ چونچ نکالنا+۔

ٹک ہونٹھ ہلاؤں تو یہ کہتا ہے نہ بک بے اور پاس جو بیٹھوں تو سناتا ہے سرک بے (نظیر)

ہونٹھ ہلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لب کو جنبش ہونا۔ زبان یا منہ ہلنا۔ منہ سے کچھ نکلنا+

گزرتے ہیں تجھے اظہارِ مدعا کے گماں مرا جو ہونٹھ بھی اے بدگمان ہلتا ہے (ظفر)

ہونٹھل۔ ہ۔ صفت:۔ موٹے اور بڑے بڑے ہونٹھوں والا۔ عربی پُرطام و برطال فارسی لفچن+

ہونٹھوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہونٹھ کی جمع۔ لبوں۔ یہ وہ جمع ہے جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے ہونٹھوں پر ہونٹھوں میں ہونٹھوں کو وغیرہ۔ ہ

وہ ناتواں ہوں کہ میری صدا نہیں سُنتے ہزار رکھتے ہیں احباب کان ہونٹھوں پر (اسیر)

شکر ہے وہ لبِ شیریں تو تِل ہے خالِ سیاہ بجا ہے تِل شکری کا گمان ہونٹھوں پر (〃)

ہونٹھوں پر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ برلب۔ لبوں پر+ زبان پر۔ برسرِ زبان+ منہ پر+

سوائے گریہ نہیں تم کو کام صورتِ زخم ہنسی بھی ہے کوئی دم جان ہونٹھوں پر (اسیر)

ہونٹھوں پر پپڑی جمنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تشنگی یا خشکی کے باعث ہونٹھوں پر ورق سے جمنا۔ پھیپڑی بندھنا+

ہونٹھوں پر جان آنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ جاں بلب ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قریب بمرگ ہونا۔ نزع کا عالم ہونا+۔ ہ

ہونٹھ رکھنے دے جان ہونٹھوں پر آئی ہے میری جان ہونٹھوں پر (ناسخ)

ہونٹھوں پر زبان پھرنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ تشنگی یا خشکئی لب کے سبب زبان کا ہونٹھوں کو چاٹ چاٹ کر تر کرنا+۔ ہ

پلاؤ آبِ دمِ تیغ تشنہ کاموں کو عطش سے پھر رہی ہے زبان ہونٹھوں پر (اسیر)

ہونٹھوں پر زبان پھیرنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ ہونٹھ چاٹنا۔ ہونٹھ چاٹ چاٹ کر کسی ذائقہ کو یاد کرنا۔ محوِ لذت و ذائقہ ہونا+ زبان سے ہونٹھ چاٹنا+ تشنگی کے سبب لعابِ دہن سے لب تر کرنا۔ ہ

بوسۂ لب یہ ہوئے شیریں پھیرتا ہوں زبان ہونٹھوں پر (ناسخ)

ہونٹھوں سے دُودھ کی بو نہیں گئی۔ اِ۔ محاورہ:۔ ابھی تک شیر خوار بچے ہو۔ ابھی دُودھ پیتے بچے اور نادان ہو+۔ (طنزاً کہتے ہیں)

ہونٹھوں کا ہلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہونٹھوں کو جنبش ہونا۔ زبان ہلنا۔ دہن میں حرکت ہونا۔ آہستگی سے بات ہونا۔ لبوں کا متحرک ہونا+۔ ہ

کیا طبع میں جو دتے چٹ دل کی اُڑا جانا ہونٹھوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا (ذوق)

ہونٹھوں کی مسّی پوچھو۔ اِ۔ محاورہ:۔ سلیقہ سے بات کرو۔ بات کرنے کا سلیقہ سیکھو۔ زنانے مت بنو۔ عورتوں کی سی باتیں مت کرو+۔ (یہ محاورہ دلی کے بانکوں سے متعلق ہے جو حریفِ نوجوان سے مقابلہ کرتے وقت کہتے ہیں)

ہونٹھوں میں کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ آہستہ سے بات کہنا۔ چُپکے سے کہنا۔ منہ ہی منہ میں بولنا۔ ہ

کچھ غیرت ہونٹھوں میں کہے ہے یہ جو پوچھو تو وہ میں مکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (مومن)

ہونٹھوں میں مسکرانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ زیرِ لب تبسم کرنا۔ خندۂ زیرِ لب کرنا۔ تبسم کرنا۔ اِس طرح ہنسنا کہ دانت نہ کھلیں اور ہونٹھ ہی پھڑک کر رہ جائیں۔ ہ

نکہت ہنسی تری گلشن میں یاد آتی ہے ۔ کلی کلی جواب ہونٹوں میں مسکراتی ہے (بیخود)

ہونٹھی۔ ہ۔ اسم مؤنث: گھوڑے کا دانہ۔ دانہ کی زنجیر۔ نہاری +

ہَوَس۔ ا۔ اسم مؤنث: (۱) لالچ۔ لوبھ۔ حرص۔ طمع۔ ہَوَس۔ (۲) چونپ۔ ٹھلک۔ (۳) رشک۔ ریس (یہ لفظ ہَوَس سے بگڑ کر ہونس بنا ہے)

ہَونس کرنا۔ ا۔ فعل متعدی: ریس کرنا + لالچ کرنا + طمع کرنا۔ لوبھ کرنا +

ہَونس ہونا۔ ا۔ فعل لازم: حرص ہونا۔ طمع ہونا + رشک ہونا۔ ریس ہونا +

ہُونس۔ ہ۔ اسم مؤنث: ٹوک۔ نظرِ بد۔ چشم زخم۔ نظر + رشک۔ حسد۔ جلن۔ عداوت۔ بیر۔ اپرکھا۔ بغض۔ کینہ۔ بدخواہی +

ہُونس سے ریس بھلی۔ ہ۔ محاورہ: حسد سے رشک اچھا۔ عداوت سے رشک بہتر ہے +

ہُونس کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی: حسد کرنا۔ جلنا + رشک کھانا +

ہُونس کھا گئی۔ ہ۔ محاورہ: نظرِ بد نے اثر کر لیا۔ ٹوک لگ گئی۔ نظر نے مار ڈالا۔ چشم زخم پہنچنے کی نسبت بولتے ہیں + ع

یہ کس کی ہُونس وصل کو اکبار کھا گئی ۔ بیمار نے فراق مجھے یا کھا گئی + (ظفر)

ہُونس لگ جانا۔ ہ۔ فعل لازم: ٹوک میں آجانا۔ نظر لگ جانا۔ آسیب چشم زخم رسیدن کا ترجمہ +

ہُونسا سو مُوسا۔ ہ۔ کہاوت: جس نے حسد کیا اس نے اپنا ہی نقصان کیا۔ حاسد آپ ہی نقصان اٹھاتا ہے +

ہُونسنا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) نظر لگانا۔ ٹوکنا (۲) جلنا۔ حسد کرنا۔ کسی کی کثرتِ اولاد یا جاہ و مال کو دیکھ کر حسد کرنا۔ رشک کرنا۔ برائی چاہنا۔ بداندیشی کرنا۔ بدخواہی کرنا +

ہَونکنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہانپنا۔ سانس پھولنا۔ سانس نہ سمانا (۲) شیر کا بولنا۔ شیر کا ڈکرانا۔ دھاڑنا۔ گاجنا۔ گرجنا۔ ع

جس دشت میں بلبے دل پرہم بہ اکبار ۔ ہیبت سے ادھر آنکے ہونکے نہ کبھو شیر (سودا)

ہونگے پوت تو پوجیں گے بھوت۔ ہ۔ محاورہ: اولاد کی امید پر بھوت پریت کی پرستش بھی منظور ہے۔ یعنی کچھ نفع ہو تو خدمت بھی کریں ورنہ کیا ضرور۔ اپنی گوں کو سب کچھ کرتے ہیں +

ہَونق۔ ا۔ صفت: احمق۔ بیوقوف۔ کم فہم۔ مودھ۔ گاؤدی۔ خبطی۔ بالکل کھیلا + جانگلو۔ وحشی (یہ لفظ عوج بن عوق سے عوج بن عنق تھا اور پھر کثرتِ استعمال سے عوام الناس نے ہونق بنا لیا چونکہ عوج ایک طویل القامت شخص تھا جو حضرت آدم کے عہد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت تک رہا پس طُولٌ طویل احمقٌ کے خیال سے بیوقوف پر اطلاق ہونے لگا جس طرح عوج بن عنق بیوقوف کے لئے مستعمل ہے اسی طرح ہونق۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہبنق سے جو ایک بیوقوف کا نام تھا ہونق کر لیا۔ واللہ اعلم بالصواب)

ہونہار۔ ہ۔ صفت: (۱) ہونے جوگ۔ وہ لڑکا یا پودا جس میں رشید یا سرسبز ہونے کی علامتیں پائی جائیں۔ وہ شخص جس کے چہرے سے لیاقت کے آثار نمایاں ہوں۔ ہونے والا۔ پروان چڑھنے اور بڑھنے کے قابل۔ جیسے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات (۲) نازل ہونے والا۔ آنے والا۔ قریب الوقوع۔ شُدنی امر۔ وہ بات جس کا ہونا ازل میں لکھا گیا۔ جیسے ہونہار ہو کر رہے۔ (۳) نصیب ور۔ صاحب اقبال۔ اقبالمند۔ صاحب نصیب + لائق۔ قابل +

ہونہار بِروے کے چکنے چکنے پات۔ ہ۔ کہاوت: صاحب نصیب اور صاحب اقبال اولاد کے آثار ہی اچھے ہوتے ہیں۔ پوت کے پاؤں پالنے ہی میں معلوم ہو جاتے ہیں۔ جیسے خدا دکھاتا نہیں عقل سے پہچانا ہے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات تمہارا لاڈ پیار اس کا کھوج اکھوئیگا (ٹھگھٹر سہیلی)

ہونہو۔ ہ۔ تابع فعل: غلط ہو یا صحیح + بالضرور۔ آویش کرکے لاکھوں میں۔ لابُد۔ شرطی۔ جیسے ہونہو وہی ہو +

ہونی۔ ہ۔ اسم مؤنث: (۱) ہونے والی۔ پیش آنے والی۔ قسمت یا نصیب کی بات۔ شُدنی۔ جیسے ہونی بلوان ہے۔ ہونی ہو کر رہے ٹلے یا نیوالی فیصل ہونیوالی ہے

اِدھر میں ہوں اُدھر محشر میں تو ہو ۔ جو ہونی ہو خدا کے روبرو ہو (حضور نظام)

(۲) ممکن۔ قابل الوقوع +

ہونی نہیں۔ ہ۔ محاورہ: کلمۂ ضد۔ ممکن نہیں۔ کیا مقدور۔ کیا امکان۔ جیسے اُسے یہی ضد چڑھی ہے کہ ہونی نہیں جو میں مادہ الگ رکھا ہوں (ٹھگھٹر سہیلی)

ہونی ہو سو ہو۔ ہ۔ محاورہ: ہرچہ بادا باد۔ جو کچھ ہو سو ہو۔ جان رہے یا جائے۔ کچھ ہی ہو + ع

انشا جو ہونی ہووے سو ہو دل کہے ہی پر ۔ تا چند ضبط آج تو اُس دلربا کو چھیڑ +
یہ اُس کے چپکے چپکے دو شالے کے نیچے اٹھ ۔ ناخن گڑو کے چٹکی سے انگشت پا کو چھیڑ (انشا)

ہوئے۔ ہ۔ ہونا کا امالہ۔ مصدری الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہونے دو۔ ہ۔ محاورہ: (۱) ہو جانے دو۔ ہو لینے دو۔ سہاگ گھوڑی ع

کیا سُئے نہ جانے پینڈیاں لاڈو میری بانڈ سے نہ جانے بنڑ + بیانی ہونے دو
بادا سے کس واڈو لا آں ہوی جانے نہ دے + بیانی ہونے دو

مری آنکھوں پہ مرے منہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ ۔ حرفِ مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو (داغ)

(۲) لڑنے دو۔ لڑائی ہونے دو۔ ہ

آفت اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو — کوئی دم اور بھی آپس میں ذرا ہونے دو (داغ)

(۳) مت روکو۔ منع نکرو۔ ہ

ہم بھی دیکھیں گے کہاں تک نہ توجہ ہوگی — کوئی دن تذکرۂ اہلِ وفا ہونے دو (داغ)

(۴) کلمۂ استغنا) کچھ پروا نہیں۔ کیا پروا ہے۔ کیا ڈر ہے۔ ہ

جب سُنا داغ کوئی دم میں فنا ہوتا ہے — اُس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو (داغ)

(۵) آنے دو۔ ذرا آجائے۔ ہ

ہاتھ باندھے ہوئے اغیار کے ساتھ آؤگے — ہم دکھا دینگے مزا روزِ جزا ہونے دو (داغ)

ہونے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) لڑنے دینا۔ لڑائی سے نہ روکنا۔ آپس میں چلنے دینا (۲) کسی کام کو بند نہ کرنا۔ جاری رہنے دینا۔ (۳) آنے دینا۔ چھڑنے دینا۔ منتزل ہونے دینا +

ہونے کے دن آئے۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ حیض آنے کے دن آئے۔ ایامِ حیض قریب پہنچے +

ہونے والا۔ ہ۔ صفت:۔ ہونہار۔ ہونے جوگ۔ شُدنی۔ پیش آنیوالا + مُمکن۔ مُمکن الوقوع +

ہووے۔ ہ۔ باشد یا شود کا ترجمہ:۔ اب اسکی بجائے ہو بولتے ہیں +

ہُوہا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) غُل شور۔ غوغا۔ غُل غپاڑا۔ ہانک پکار۔ رَولا۔ دھم دھاڑ (۲) ہنسی ٹھٹھے کی آواز۔ ہاہُو (۳) کبوتروں کے اڑانے کی آواز۔ (۴) ہنگامہ۔ فساد۔ آشوب (۵) اُلّو کی آواز۔ صدائے بُوم (۶) دُھوم دھام +

ہُوہا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ غُل مچانا۔ شور مچانا + واہی تباہی بکنا + ٹھٹھا اڑانا۔ قہقہہ لگانا + کبوتر اُڑانا۔ سیر ابن کرنا جیسے اسیروں کی صحبت میں ہُوہا کرنیوالے ہی خوش رہتے ہیں +

ہُوبہُو۔ ع۔ صفت:۔ ہو بہو۔ جوں کا توں۔ من و عن۔ بعینہٖ +

ہُولی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جو دیوالی سے آٹھ روز پیشتر منایا جاتا ہے +

ہوے۔ ہ۔ ندا:۔ (گنوار) وہ لفظ جو ندا کے وقت منادیٰ کے نام پر بصوت کے واسطے زیادہ کر دیتے ہیں جس کا جواب بھی یہی ہوتا ہے + بہت مثال رام ہوے رحیم ہوے

ہوئے بے ظالم۔ ا۔ محاورہ:۔ کلمۂ مدح مشتمل بر ندمت۔ اہا۔ کیا بات ہے۔ کہیں نظر نہ لگ جائے۔ اوہو۔ واہ واہ۔ کیا کہنا ہے +

ہُوَیدا۔ ف۔ صفت:۔ ظاہر۔ روشن۔ آشکارا۔ عیاں۔ برگشتہ۔ کُھلا ہُوا۔ واضح۔ صاف۔ پیدا۔ صریح +

ہوئی ہے نہ ہوگی۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ کلمۂ ضد۔ (۱) ممکن نہیں۔ کیا مجال۔ کیا مُمکن۔ ہرگز نہیں ہوسکتی۔ جیسے یہ بات تو ہوئی ہے نہ ہوگی (۲) نہایت بے مروت اور ناآشنا ہے جیسے دُنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی۔ مدنڈی کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی

ہوئے ہیں نہ ہوں گے۔ ہ۔ محاورہ:۔ ممکن نہیں۔ ناممکن ہے + محض بیمروت بیدید اور ناآشنا ہیں۔ ہ

اے دل نہ ان بتوں کے کہنے پہ جا کسی کے — ہرگز ہوئے نہ ہوں گے یہ آشنا کسی کے (شوکت)

ہی۔ ہ۔ کلمۂ حصر:۔ (۱) فقط۔ صرف۔ اکیلا۔ تنہا۔ محض۔ نِرا۔ جیسے یہاں میں ہی ہوں یعنی میرے سوا کوئی نہیں (۲۔ برائے تاکید) بالکل۔ ذرا۔ اندک۔ ہ

دل لگی اُن کی دل لگی ہی نہیں — رنج بھی ہے فقط ہنسی ہی نہیں (داغ)

دل لگی دل لگی نہیں ناصح — تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں (")

اڑ گئی یوں وفا زمانے سے — کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں (")

جان کیا دوں کہ جانتا ہوں میں — تم نے یہ چیز لے کے دی ہی نہیں (")

ہم تری آرزو پہ جیتے ہیں — یہ نہیں ہے تو زندگی ہی نہیں (")

(۳) دِل میں ہِردہ (ہِیا ہی سے بنا ہے) +

ہَئی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ حیرت + دُھوم + تہلکہ + دھاک + شور و غُلغلہ (ہنگامہ اور محلِ تعجب پر اس کا استعمال ہوتا ہے جس کی اصل ہائے ہے)

ہَئی پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مقامِ حیرت اور محلِ تعجب کا واقع ہونا + شور و غلغلہ و ہنگامہ بلند ہونا۔ دُھوم مچنا۔ تہلکہ پڑنا۔ دھاک ہونا + ہ

میں تو دوگانا ہوں دو دارسم یہ جاہی پڑے — شہر میں اسکی دُھوم ہو خلق میں ایک ہئی پڑے (رنگین)

ہَئی مچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہئی پڑنا)

ہے۔ ہ۔ کلمۂ ایجاب:۔ (۱) ہست یا است کا ترجمہ۔ جیسے آیا ہے۔ گیا ہے۔ میرا ہے۔ تیرا ہے وغیرہ (۲۔ کلمۂ تعجب) جیسے ہے ابھی تو اچھا بھلا تھا ابھی مرگیا (۳۔ کلمۂ تاسف) افسوس۔ ہائے۔ جیسے ہے وہ بھی نہ بچا (دوم و سوم معنی میں ہائے کا مخفف ہے)

ہے غضب۔ ہے ظالم۔ ا۔ محاورہ:۔ نہایت رنج و حسرت اور افسوس کا مقام ہے

خط کے لانے میں اگر پیکِ صبا نے دیر کی — ہے غضب آنے میں کیوں پیکِ قضا دیر کی (داغ)

پھر سکی میرے گلے پر نہ چھری ہے ظالم — ورنہ گردوں سے ہوئے کار نمایاں کیا کیا (آتش)

ہے یوں ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ اسی طرح بجا ہے۔ آپ کا کہنا درست ہے۔ یہی ٹھیک ہے۔ اسی طرح ہے۔ واقع میں۔ درحقیقت۔ فی الحقیقت + ہ

دل کے ہاتھوں سے ہوں اے حضرتِ ناصح ناچار — ورنہ ہے یوں نہیں جو کچھ آپ نے ارشاد کیا (معروف)

ہَیّا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (گنوار) دیکھو (ہوّا) بچوں کے ڈرانے کا کلمہ +

ہیا

ہیا - ہ - اسم مذکر :- (۱) ہردہ - دل - من - چت - جگر - کلیجہ - قلب + جیسے کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہیے کا اندھا - (۲) جُرأت - دلیری - چھاتی - حوصلہ +

ہیا کُھلنا - ہ - فعل لازم :- ہردہ کُھلنا - چشمِ بصیرت کا وا ہونا + دل کی آنکھ کُھلنا - غیب کی بات معلوم ہونے لگنا + دل کُھلنا - جُرأت ہونا - حوصلہ ہونا +

ہَیئات ع - اسم مؤنث :- بنا یا جانا تیار ہونا ہیئت اسی سے ہے (۱) صُورت - شکل - چہرہ مُہرہ - (۲) ڈول - ساخت - بناوٹ - دھج (۳) ایک علم کا نام جس سے اشکالِ افلاک و مساحتِ کُرۂ ارض معلوم کرتے ہیں - اجرامِ فلکی کا بیان زمین کی گردش اور کشش وغیرہ سب علمِ ہیئت سے متعلق ہے +

ہیاؤ یا ہواؤ - ہ - اسم مذکر :- (ہیا) ا - ہیاؤ - حوصلہ - جُرأت - ہمّت - مردانگی - دلیری - چھاتی (۲) بہادری - شجاعت - دلاوری (۳) طاقت - زور - بل +

ہیاؤ پڑنا - ہ - فعلِ لازم :- جُرأت ہونا - حوصلہ ہونا - ہمّت پڑنا +

ہیاؤ کُھلنا - ہ - فعلِ لازم :- ہیاؤ کُھلنا - جُرأت ہونا - دلیری ہونا - دل کی دہشت یا ڈر نہ رہنا + ڈر نکلنا - جھجک مٹنا + حوصلہ ہونا +

ہَیبَت ع - اسمِ مؤنث :- خوف - دہشت - بھے - ڈر - رُعب - دھاک - عظمت کا

ہیبت زدہ ع + ف - صفت :- خوف زدہ - خوف کا مارا ہوا - ڈرپوک - دہشت کا مارا ہوا - ڈرا ہوا +

ہیبت ناک ع + ف - صفت :- خوفناک - دہشتناک - پُرخطر - بھیانک - ڈراؤنا - مُہیب +

ہیت - ہ - اسم مذکر - (۱) سبب - باعث - کارن - ارتھ (۲) لاگ - لگن - لو - تعلق - ربط - عشق - محبت (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن) ؎ دوہا +

اگلے کے دن پاچھے گئے ہر سو کیو نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ہَیئَت ع - اسم مؤنث :- (۱) دیکھو (ہیئات نمبر ۱ - ۲ - ۳) - (۲ - ۱) حال - حالت - کیفیت - ڈھنگ - طور - طریق +

ہیٹ - ہ - تابع فعل :- (۱) نیچے - تلے - زیر - تحت + پست - نیچا - اوچھا - اوندے - چھوٹا - سفلہ - کمینہ + (۲ - پنجاب) پاس - نزدیک - قریب (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیٹا - ہ - صفت :- چھوٹا - کم - گھاٹ - ناقص - گھٹیا + زیر + کمینہ - سفلہ - کم رُتبہ - کمتر - ہینا - پست ہمّت - نامرد - عاجز - کمزور + بُزدل - ڈرپوک - بودا - اوچھے - کم درجہ کا - جیسے نصیبے کا ہیٹا :- وہ بڑا ہیٹا ہے (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیٹاپن - ہ - اسم مذکر :- (۱) کمینہ پن - سفلہ پن - کمینگی - سفلگی - اوچھاپن - کم ظرفی - (۲) بُزدلی - نامردی - کم ہمّتی - پست ہمّتی +

ہیٹی - ہ - اسم مؤنث :- سُبکی - خفّت - ذِلّت + بدنامی - رُسوائی + بیقدری - بیوقری - تحقیر - پت بھنگ - نرادر - (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیج

ہیٹی کرنا - ہ - فعل متعدی :- ذلّت اُٹھانا - رُسوائی کرنا - تضحیک کرانا - ہنسی اُڑوانا - دو کوڑی کی بات کرنا - اپنے رُتبہ سے کوئی کام کم کرنا - لُٹیا ڈبونا +

ہیٹی ہونا - ہ - فعل لازم :- ہتک کتی ہونا - ذلّت ہونا - سُبکی ہونا - خفّت ہونا - بات بگڑنا - ناک کٹنا - تضحیک ہونا - رُسوائی ہونا ؎

تیری ہیٹی ہوئی اے گنبدِ گرداں کیا کیا اُٹھ گئے خوانِ کرم سے ترے مہماں کیا کیا (آغا)

ہَیجا ع - اسم مؤنث :- جنگ - لڑائی - کارزار - جُدھ - بھارت - میدانِ قتال - رزم گاہ

ہَیجان ع - اسم مذکر :- (۱) جوش - برانگیختگی - اُبال - اُچھان - کسی مادہ کا اُبھار + ؎

تیرے گیسوؤں نے دیکھ جوشِ سودا ہو گیا رُوئے آتش ناک سے ہیجانِ سودا ہو گیا (ناسخ)

(۲) تیزی - شدّت - زور - غلبہ - چڑھاؤ +

ہیجڑا - ا - اسم مذکر :- (از ہیز بمعنی مخنّث) (۱) خصی - اختہ - فوطے نکالا ہُوا - وہ شخص جس کے خُصیے اور عضوِ تناسل کاٹ ڈالا ہو - عربی مجبوب (۲) مخنّث - ہیز - ہیجک - خوجہ - خواجہ سرا - (۳ - صفت) نامرد - زنخہ - زنانہ + زن صفت - مادہ رُو + بودا - سُست - وہ شخص جو بہادر نہ ہو +

(اصل میں ہیز تھا اس میں رائے ثقیلہ جو ہندی میں علامتِ تصغیر و تحقیر ہے لگا کر ہیزڑا کر لیا جس طرح قصّاب کو قصیڑا قصائیڑا - نائی کو نائوڑا - بہو کو بہوڑا - حکیم کو حکیمڑا کہتے ہیں اسی طرح ہیز کو ہیزڑا کر لیا چونکہ جیم تازی اور زائے عجمہ کا باہم بدل ہے اور اہلِ ہند زائے عجمہ کی بجائے جیم تازی ہی بولتے ہیں پس اس وجہ سے ہیزڑا کا ہیجڑا ہو گیا +

یہ مخنّث بنانے کا قاعدہ ابتدا میں مُلکِ خطا و ختن سے شروع ہُوا اور وہیں اوّل میں ایسے شخصوں کا اعزازی نام خواجہ - خوجہ - خواجہ سرا قرار پایا - ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مُلکِ خطا و ختن میں خواجہ سراؤں کا خوب دور دورا ہو گیا جس کی وجہ سے مورّخوں کو ان کا حال لکھنے کی ضرورت پیش آئی - سالہٗ چار ہزار برس کے قریب عرصہ گزرا کہ مُلکِ خطا میں زانی اور باغی کی یہ سزا تھی کہ اُس کو ہیجڑا بنا کر دربانی کی ذلیل خدمت پر مقرّر کر دیا کرتے تھے اور یہی لوگ محلوں میں آنے جانے پاتے تھے رفتہ رفتہ ان لوگوں نے یہ رسُوخ بڑھایا کہ بیگمات اور بادشاہوں کے مزاج میں دخیل ہو گئے یہاں تک کہ وزارت کے عُہدے تک پہنچ گئے جس کی مفصّل کیفیت لفظ خواجہ سرا جلد دوم ترمیم شدہ میں ہم نے درج کی ہے جب اُمرا نے یہ کیفیت دیکھی تو فخریہ اپنے بچّوں کو خوجہ بنا کر بادشاہ اور اُس کے محلوں کے سپرد کرنے لگے اور یہ ایک بے عیب رسم مانی جانے لگی - ہمارے ہندوستان میں محمد شاہ رنگیلے کے وقت سے اس فرقہ نے رونق پکڑی کیونکہ بادشاہِ مذکور نے محلوں میں آنے جانے کے واسطے قلماقنیوں ترکنوں حبشنوں یعنی پیادہ منیوں وغیرہ کی بجائے ایسے ہی لوگوں کو مقرّر فرما کر ناظر اور خوجہ کے لقب سے ملقّب کیا جیسے ناظر محبوب علی خاں وزیرِ بہادر شاہ - ناظر بسنت علی خاں وزیرِ شاہ عالم - ناظر بلال علی خاں

ناظر محمود علی خاں وغیرہ وغیرہ اب تک نام لکھے جاتے تھے۔ اسی عہد میں جب کثرت سے یہ لوگ ہوگئے اور دیکھا کہ محمد شاہ کو راگ رنگ سے بہت شوق ہے تو ان لوگوں نے ناچنا گانا اختیار کیا اور اپنا ایک علیحدہ ہی فرقہ مقرر کر کے میاں بھوچی ایک خنثے کو جسے میاں بھوچی کہنے لگے اپنا پیر قرار دیا۔ وہ گرو بنے یہ چیلے کہلائے اور آگے کو گرو اور چیلے کا سلسلہ چلا۔ اور ان سب کا سردار بادشاہ کہلایا جس کی گدّی یعنی تخت گاہ پہاڑ گنج واقع دہلی ہے۔ لاوارث ہیجڑے کا مال یعنی جس کا کوئی گرو یا چیلا زندہ نہ ہو بادشاہ کے سپرد کیا جاتا اور ہر قسم کی آمدنی میں سے بادشاہ کو بطور خراج کچھ دیا جاتا ہے۔ شہر میں جہاں کہیں بیٹا ہوتا ہے وہاں اُس علاقہ یعنی پٹّی کے ہیجڑے جا کر ناچتے گاتے اور اپنی بدھائی لاتے ہیں۔ ہولی۔ دیوالی۔ دسہرہ میں مگر زیادہ تر صرف دیوالی میں یہ لوگ دکان دکان ڈھولک بجا کر ناچتے چٹکلے گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ میر بھچّو کی کڑاہی ان کے ہاں ایک مشہور نیاز ہے جس کی کیفیت اسی نام میں لکھی گئی ہے۔ ہیجڑے کا مُردہ کسی نے نہیں دیکھا بلکہ مثل مشہور ہے کہ کٹھری کی بات اور ہیجڑے کا مُردہ کسی نے نہیں دیکھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مذہبِ اسلام میں ان کے مُردہ کی نماز جائز نہیں پس یہ لوگ اپنا مُردہ شہدوں یا تُلیوں کے سپرد کر کے دھوکے سے نماز پڑھوا لیتے اور انہیں سے دفن کرا دیتے ہیں بعد میں قبر پر جا کر روتے پیٹتے اور خوب ماتم کرتے ہیں + دہلی میں علی الصباح ہر ایک محلے میں ایک ہیجڑا آتا اور یہ پکارتا ہوا پھیری لگا جاتا ہے "ہوا بیٹا کسی کے ہوا بیٹا! کونسا گھر جاگا!" جس گھر میں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہاں کی خبر لگا جاتا اور دوسرے روز اپنی ٹولی کو لیکر برت مانگنے آکھڑا ہوتا ہے اور جو کچھ قسمت کا ہوتا ہے سب ناچ گا کر بدھائی لے جاتے ہیں + ۵

بیٹا ہوا کسی کے جو سُن پاویں ہیجڑے ۔۔۔ سنتے ہی اُس کے گھر میں پھر آجاویں ہیجڑے
ناچیں بجا کے تالیاں اور گاویں ہیجڑے ۔۔۔ لے لیکے بیل بھاؤ بھی بتلاویں ہیجڑے
اُس کے بڑے نصیب جہاں آویں ہیجڑے
(نظیر)

ہیجڑا بنانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نامرد بنانا۔ زنخہ بنانا۔ نپنسک بنانا۔ لڑکے کا عضو تناسل مع خصیتین کاٹ کر مخنّث بنانا + ہیجڑوں کے پنتھ یا فرقہ میں داخل کرنا۔ ہیجڑوں میں ملانا + (کہتے ہیں جب کسی کو بہکا کر یہ ہیجڑا بنانا منظور ہوتا ہے تو اُسے ہر طرح سے پختہ اور مضبوط کر کے اوّل آٹھ دس روز تک ایک تانت کا پھندا بنا کر اُس کے عضو کی جڑ میں باندھ دیتے اوپر سے کھیچی کی ایک گھوڑی چڑھا دیتے اور ایک کونہ میں علیحدہ بٹھا دیتے ہیں بلکہ ساتھ ہی اُس کا کھانا پینا بھی بند کر دیتے ہیں تاکہ بول و براز کی تکلیف نہ ہو۔ ہر روز ایک وقت مقرر کر کے اُس پھندے کو تھوڑا تھوڑا کستے اور کھینچتے رہتے ہیں جس سے قضیب کی جڑ پتلی اور مُردار ہو جاتی ہے اس کے بعد ایک روز برادری کو جمع کر کے خوب ڈھولک پیٹتے اور گاتے ہیں تاکہ اس وقت جو یہ شخص کاٹنے کی تکلیف سے غل مچائے تو کوئی اُس کی آواز سُننے نہ پائے پس اس وقت گرو جی فوراً جڑ سے اُڑا دیتے ہیں اور اس غریب کو ایک گڑھے میں جس میں کمر کمر ریت بھری ہوئی ہو کمر کمر گاڑ دیتے ہیں اور اگر بچ رہا تو بعد میں ہلدی اور ملائم غذا بھی شروع کرا دیتے ہیں۔ تراشنے کا کام گرو جی کے سپرد ہوتا ہے۔ جب یہ کام کر چکتے ہیں اور وہ سخت جان زندہ رہتا ہے تو اُس کا نام بھی رکھا جاتا ہے اور بہت بڑی شادی تمام ہیجڑوں کو جمع کر کے رچائی جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ کے عہد میں یہ رسم قانونی جُرم قرار پا کر بہت کچھ کم ہوگئی ہے جس کے سبب وہ چوری چھپی ریاستوں میں لے جا کر ہیجڑا بنا لاتے ہیں۔ اگر یہ رسم بالکل مفقود ہو جاتی تو اب یہ جوان جوان ہیجڑے تالیاں پیٹتے ہوئے نہ دکھائی دیتے)

ہیجڑوں۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (ہینڑوں) ہیجڑا کی جمع جو حروفِ مغیرہ و تابع مغیرہ کے آجانے سے واو نون کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے ہیجڑوں میں۔ ہیجڑوں کو ہیجڑوں کا۔ ہیجڑوں نے وغیرہ +

ہیجڑوں نے گاؤ مارا دوڑ پورے لنگڑو۔ ا۔ کہاوت:۔ جب کسی نامرد سے اُس کی بساط سے زیادہ کام بن پڑتا ہے تو یہ مثل زبان پر لاتے ہیں یعنی جیسے بہادر گاؤ مارنے والے ویسے ہی مددگار بھی ہونے چاہییں +

ہیجڑی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ہیجڑا کی تصغیر بالتحقیر۔ مرد زن صفت اوچھو +

ہیجڑے۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہیجڑا کی جمع۔ جیسے کتنے ہیجڑے کھڑے ہیں (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے سبب ظہور میں آتی ہے۔ جیسے ہیجڑے کا یار سدا خوار۔ ہیجڑے نے بھی سانپ مارا وغیرہ +

ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا۔ ۵۔ محاورہ:۔ نامرد مرد بنا۔ ناممکن بات کا وقوع ہوا۔ اچنبھے کی بات ہوئی +

ہیچ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) معدوم۔ برطرف۔ لاشے۔ کچھ نہیں (بکسر اوّل و یائے مجہول ساکن)

ماندِ حباب ایک نفس میں ہے خرابی ۔۔۔ اس منزلِ فانی میں ہے بنیادِ مکاں ہیچ (ظفر)
خوبانِ جہاں کا ہے تو کیا محو تماشا ۔۔۔ جنکی کہ کمر ہیچ ہے جن کا کہ دہاں ہیچ (")

(۲) اندک۔ کم۔ قلیل۔ کچھ۔ ذرا۔ ۵

جن ناموروں کے کہ جہاں زیر نگیں تھا ۔۔۔ اب ڈھونڈے تو اُنکا ہی کہیں نام و نشاں ہیچ (ظفر)

(۳) پوچ کا مرادف۔ نکمّا۔ ناکارہ۔ لغو۔ بیہودہ۔ نالائق۔ ناقابل۔ ناکس۔ بے مغز۔ خالی (۴) قابلِ نفرت + زبوں۔ (۵۔ ۱) فضول۔ بیکار۔ بے سود۔ خارج از طلب

ہوں سے تنگ ہا پوچ ہستی کے نہ خواہاں ۔۔۔ بے جنس یہ بازار یہ گوہر یہ دکاں ہیچ (ظفر)
جب ہیچ ہی ہم بوجھ چکے وضعِ جہاں کو ۔۔۔ غم ہیچ طرب ہیچ ستم ہیچ بقا ہیچ + (میر سوز)

(۶) کوئی۔ کچھ + ۵

بس سوز کے پہلو سے سرک جاؤ طبیبو ۔۔۔ عاشق کی نہیں مرگ سوا اور دوا ہیچ (میر سوز)

ہیچ کارہ یا ہیچکس۔ ف۔ صفت :۔ ناکس۔ نالائق۔ لایعنی۔ بیفائدہ۔ کچھ کام کا نہیں۔ ناموزوں۔ نکما۔ ناکارہ +۔ ۵

ہو گیا لاغری سے تجھ سے ہم ہوئے ایسے ہیچکارے آج (عاشق)

ہیچ مداں۔ ف۔ صفت :۔ کچھ نہ جاننے والا۔ جاہل مطلق۔ اُمّی محض۔ نادان۔ بے علم۔ گیڑھ۔ ناواقف +۔ ۵

سب کاریجاں ہیچ ہے سب کاریجاں ہیچ اس ہیچ سے اسیتہ ہے لے ہیچ مداں ہیچ (ظفر)

ہیچ مدانی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ بیخبری۔ کچھ نہ جاننا۔ بے علم یا جاہل مطلق ہونا + بے کمالی۔ بے ہنری۔ بے جوہری۔ ناواقفیت +۔ ۵

آخر وہ اپنی ہیچ مدانی سے ہُوں زکی اندیشۂ فلک سے متاعِ ہنر نہ کی + (زکی)

ہیچ و پُوچ۔ ف۔ صفت :۔ سل و بے مغز چیز۔ لغو و بیہودہ +

ہیڈڑا یا ہیڈرشا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) حال۔ درجہ گت۔ حالت + ہیئت۔ صورت شکل + سلیقہ (مفصّل دیکھو ہڈڑا)

ہیڈڑا جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ حال بحال ہونا۔ چھن بگڑنا + ہوش حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ گت بے گت ہونا۔ جیسے اسکا تو ان دنوں کچھ ہیڈڑا جاتا رہا +

ہیڈڑا کھونا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ برا لکھا کرنا۔ برا درجہ کرنا۔ جیسے اس نے تو اپنا ہیڈڑا اپنے ہاتھوں کھو رکھا ہے +

ہیڈ۔ انگلش (Head) اسم مذکر :۔ (۱) سر۔ مُونڈ۔ سیس (۲) سرگروہ۔ پیشوا۔ سردار۔ ہیڈ مَنڈ (۳) بڑا۔ اعلےٰ۔ صدر + دبکسر اول و یائے مجہول ساکن)

ہیڈ آفس۔ انگلش (Head Office) اسم مذکر :۔ دفترِ اعلےٰ۔ بڑا دفتر۔ دفترِ صدر +

ہیڈ کوارٹر۔ انگلش (Head Quarter) اسم مذکر :۔ صدر مقام۔ مرجع۔ صدر +

ہیڈ ماسٹر۔ انگلش (Head Master) اسم مذکر :۔ افسر مدرسہ۔ اسکول کا اعلےٰ ماسٹر۔ سب سے بڑا استاد +

ہیر۔ س۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لچھمی۔ لکشمی۔ مایہ۔ دولت (۲) جوہر۔ خلاصہ۔ ست۔ سَت۔ رس۔ مغز (۳) ۔ ۵) رانجھا کی معشوقہ کا نام جس کا افسانہ پنجاب بلکہ تمام ہند میں زبان زدِ خاص و عام ہے۔ ۵

سُن کے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے ہر کا قصہ بھی افسانہ ہے رانجھا ہیر کا (بحر)

(۴) مُول۔ جڑ۔ اصل بنیاد (۵) طاقت۔ زور۔ بل۔ شکتی۔ قوت۔ مضبوطی۔ (۶) نفسِ مطلب۔ مغزِ سخن (۷) نرمل۔ صاف۔ شفاف + خالص +

ہیرا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا قیمتی سخت پتھر جسکی چمک مشہور اور اس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ ماس۔ الماس۔ ہیرے کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کانی کوئلے یعنی پتھر کے کوئلے سے بن جاتا ہے چنانچہ پتھر کے کوئلہ کی طرح یہ بھی تو برتو یعنی پرت دار ہوتا ہے لیکن اس کے پرت غیر محسوس اور باہم نہایت چسپاں ہوتے ہیں جن کو کاریگر جدا بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے پرت کی مثال ابرک یا ورقی ہڑتال سے بھی ہو سکتی ہے + اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہیرا کانی کوئلہ سے بنتا اور پیدا ہوتا ہے اُنکی مشابہت بھی بہت اور اثر کے لحاظ سے اُس کے قریب قریب ہے۔ یہ جگر کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ ہیرے سے ہر ایک قسم کے جواہر تراشے اور سوراخ کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ شیشہ کو بھی یہی تراشتا ہے مگر اس میں کوئی چیز سوراخ نہیں کر سکتی ہاں رانگ اور سیسہ اس کا گرو ہے۔ ہیرا زرد رنگ۔ بجلی کا ہوتا ہے۔ سفید۔ زرد۔ سیاہ۔ سُرخ۔ نیلا۔ سفید بکثرت پایا جاتا ہے۔ مزاجاً چوتھے درجہ میں سرد و خشک مگر بعض کے نزدیک گرم۔ ہندوستان میں دکن یعنی حوالئے گولکنڈہ میں۔ پنّا۔ بُندیل کھنڈ میں۔ ریاست پنّا میں اور بعض جزائر مشرق میں نکلتا ہے۔ ملک برازیل واقع جنوبی امریکہ میں بھی افراط سے ملتا ہے لیکن جو خوبی دکنی ہیرے میں ہے وہ کہیں کے الماس میں نہیں کیونکہ یہاں کا وا اُلٹے حال بھی تو بنی جدا دا خوبی کے سبب ہیرے ہے (۲) صفت ہند۔ نفیس جیسے آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر۔ یعنی کوئی اچھا کوئی برا +

ہیرا آدمی ہے۔ اسم محاورہ (ہندو) نہایت عمدہ آدمی ہے۔ عالی کا اچھا اور قابل تعریف آدمی کیلا الماس آدمی ہے +

ہیرا مَن۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ طوطا۔ سُوا۔ مٹھو۔ عمدہ قسم کا طوطا +

ہیرا ہینگ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ اول قسم کی ہینگ۔ عمدہ ہینگ :

ہیرا پھیری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ کسی سودے کو لانا اور پھیر پھیر نے جانا + آنا جانا۔ آرجار۔ آہر جاہر + حیرانی جتانی + آمد و رفت + (بکسر اول و یائے مجہول تول ساکن)

ہیر پھیر۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) گردش۔ دورہ۔ چکر۔ انقلاب۔ گھوم گھماؤ۔ ۵

ہم گئے واں تو یاں وہ آیا واہ خوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا + (جرأت)

جو گردشیں ہیں دکھائیں اُسکی آنکھوں نے یہ ہیر پھیر نہ لیل و نہار میں دیکھا + (بحر)

(۲) راہ کا خم و پیچ (۳) خرید نا اور واپس کرنا (۴) مقصود کی کوتاہی جیسے عقل کا ہیر پھیر ۵

سائیں کے دربار میں بڑے بڑے ہیں ڈھیر اپنا دانا بین لے جس میں ہیر نہ پھیر (دوہا)

(۵) ایچ پیچ۔ دغا و فصل۔ مکر و فریب + بکسر اول و یائے مجہول ساکن)

ہیر پھیر کی باتیں۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مکر و فریب یا ایچ پیچ کی باتیں۔ دھوکا دھڑی۔ فند فریب کی باتیں +

ہیر پھیر کے تولنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ پلڑے بدل کر تولنا یعنی دفعہ ایک طرف کے پلڑے میں تولنا اُتنے ہی مرتبہ دوسری طرف کے پلڑے میں تولنا تاکہ ٹھیک ٹھیک

ہیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) ا۔ دیکھنا۔ مُشاہدہ کرنا۔ ملاحظہ کرنا (۲) تلاش کرنا۔ ڈھونڈھنا۔ جستجو کرنا (۳) اُسکارا کرنا۔ اَہیرنا (۴) رگید نا۔ پیچھا کرنا۔ پیروی کرنا۔ تعاقب کرنا۔ کھدیڑنا (۵) پکڑنا۔ گرفت کرنا + مزاحمت کرنا + (بکسر اول و یائے مجہول ساکن)

ہیرو۔ انگلش (Hero) صفت:۔ (۱) بہادر۔ شجاع۔ غازی۔ سُورما۔ شُور بیر۔ جانباز۔ سرباز۔ (۲) مشہور آدمی (۳) وہ شخص جس پہ قصّہ کا مدار ہو۔ قصّہ میں سب سے بڑا شخص۔ قصّے کی جان +

ہیرو اکرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عو) بچّے کا کسیکو یاد کرنا۔ ماں باپ یا جس سے ہلا ہوا ہو اُسے یاد کرنا +

ہیروز۔ انگلش۔ اسم مذکر:۔ ہیرو کی جمع۔ مشاہیر +

ہیرو یا ہیڑو۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے گیت جو گوالے دیوالی کے ایک روز بعد ڈھوروں کے آگے رات کو گاتے اور اُس سے یہ خیال کرتے ہیں کہ برس روز تک ڈھور بیمار نہیں ہوتے اُس گیت کے اخیر میں ہر جگہ لفظ ہیرو بھی آتا ہے +

ہیرے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہیرا کی جمع۔ بہت سے ہیرے۔ بہت سے الماس۔ (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروف مغیرہ کے سبب واقع ہوئی جیسے ہیرے کی انگوٹھی۔ ہیرے کا ہار وغیرہ +

ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔ ا۔ کہاوت:۔ ہُنر کی قدر ہُنرمند ہی کرتا ہے۔ ہُنر کو قدردان ہی پہچانتا ہے +

ہیرے کی کنی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ریزۂ الماس۔ ہیرے کی کرچ۔ ہیرے کی کرچی۔ خُردۂ الماس۔ ہ

جدا کیوں ہو ترے ناوک کا پیکاں ۔۔۔ یہ ہیرے کی کنی دل میں جڑی ہے (زکی)

(۲) زہر قاتل۔ زہر ہلاہل۔ ہلاک کرنے والی چیز۔ چونکہ ہیرے کی کنی کھانے سے آدمی کا جگر کٹ جاتا اور اِس سے آدمی بچتا نہیں کھاتا تُرت مرجاتا ہے اِس وجہ سے مجازاً یہ معنی ہو گئے +

چنانچہ مؤلف فرہنگِ ہذا نے نہایت مایُوسی کی حالت میں جبکہ اِس کار دیہ ایک کشمیری بنڈت دشمنِ دوست نما نے ماریا تھا اور چوتھی جلد کے واسطے نہایت سرگردان و پریشان تھا تو سردار شمشیر سنگھ بہادر پرائیوٹ سکرٹری سری حضور والئے پٹیالہ کی خدمت میں عطائے خطاب سہ طبقہ یعنی (اعتماد الدولہ۔ افتخار الملک۔ سردار بہادر) کے موقع پر یہ قطعۂ تاریخ جلد چہارم کی امداد کے واسطے لکھکر پیش کیا تھا اور اُس میں ہیرے کی کنی کو ایک خاص رعایت سے باندھا تھا بطوریادداشت اِس جگہ لکھا جاتا ہے مفصل کیفیت رسالہ علم اللسان مطبوعۂ رفاہِ عام پریس لاہور مصنّفۂ بندہ میں دیکھنی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ وعدہ ہی وعدہ رہا اور وہی مثل ہوئی کہ آؤ پیر گھر کا بھی لے جاؤ کچھ اپنا ہی بساط سے زیادہ خرچ ہوگیا باقی اللہ اللہ اور بس +

قطعۂ تاریخ

سردار پاک گوہر تم دل کے وہ غنی ہو ۔۔۔ ہو جائے پار بیڑا کیسی ہی گو بنی ہو

ہے اعتماد تم پر دولت کا دو جہاں میں ۔۔۔ تم افتخارِ ملک و فخر ِ شمشنی ہو

اوصاف ہیں تمہارے سب خوانۂ تمایاں ۔۔۔ ہر علم سے ہوا ہر ہر فن کی روشنی ہو

دیکھا نہیں جہاں میں کوئی خلیق ایسا ۔۔۔ جوں جوں بڑھے زیادہ اُسکی فروتنی ہو

یہ ہی دعا ہے اپنی تیر نظر جو تھے ۔۔۔ کُل حاسدوں کے حق میں ہیرے کی وہ کنی ہو

مٹی سے رولتے ہیں دربر تمہارے موتی ۔۔۔ دشمن جو خاک چاٹے ہیرے کی وہ کنی ہو

ہے التجا بس اتنی سرکار کی دعا سے ۔۔۔ چھپ جائے جلد چوتھی آساں یہ جانکنی ہو

سالِ خطاب عالی لکھے نہ کیونکر سیّد ۔۔۔ قسمت کے تم دھنی ہو داتا ہو ہر غنی ہو

یہ فکر تھی کہ نکلا بے ساختہ دہن سے ۔۔۔ تلوار کے بہادر شمشیر کے دھنی ہو

۵۹ ۔ ۱۰۳۹ + ۵۹ = ۱۹۹۸ء

(اس قطعہ کے بھی بہت سے تحفے ہوئے اور رخصتانہ کی ریشہ شیمی ہوئی مگر پارٹی فیلنگ نے کوئی کام نہ بننا دیا)

ہیرے کی کنی کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہیرے کی کرچی کھا کر خودکشی کرنا۔ ریزۂ الماس کھا کر جان دینا + ہ

آبِ دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر ۔۔۔ کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں (ذوق)

ہیرے پھیرے کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ حیرانی جتانی کرنا۔ بار بار پھرانا۔ آنے جانے کے پھیرے کرنا۔ ستانا۔ دِق کرنا۔ آمد و رفت کرانا +

ہیڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دگنوار) گوشت۔ لحم۔ ماس۔ بوٹی۔ شکار۔ قلیہ۔ سالن۔ ترکاری +

ہیڑو۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (ہیرو۔ ہ۔ اسم مؤنث)

ہیڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ شکاری۔ صیّاد۔ اہیری بہیلیا (بکسرِ اوّل ویائے مجہول ساکن) +

ہیز۔ ف۔ صفت:۔ (۱) مخنث۔ ہیجڑا۔ خواجہ سرا۔ نپنسک۔ زنخہ (۲) خُنثہ (۳) بُزدل۔ نامرد۔ بودا۔ ڈرپوک۔ کم ہمّت۔ (جو لوگ حا سے حطّی سے لکھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں)

ہیزُم۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سُوکھی لکڑی۔ جلانے کی لکڑی۔ ہیمہ سوختنی۔ ایندھن +

ہیزم فروش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لکڑیاں بیچنے والا۔ لکڑہارا +

ہیژدہ۔ ف۔ صفت:۔ اٹھارہ۔ ہیزدہ۔ ۱۸۔ +

ہَیضہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ قے و پیٹ چلنا۔ ہیکی۔ بلوک۔ بیتا۔ دان۔ تخمہ۔ بدہضمی۔ اپھران۔ دست و قے کولرا۔ استفراغ۔ اُلٹی +

ہیضہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ اسنا یا بدہضمی کے سبب قے کرنا۔ بلوک ڈالنا۔ استفراغ کرنا۔ اُلٹی کرنا

ہیضہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تخمہ ہونا۔ بدہضمی ہونا +

ہیک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی بُو جو ناگوار طبع ہوتی ہے مثلاً بکری کے دُودھ اونٹ کے دُودھ یا مارے کے آم میں جس قسم کی بُو آتی ہے اُسے ہیک کہینگے +

ہیکڑ۔ ہ۔ صفت:۔ زبردست۔ زور آور۔ شہزور۔ بلی۔ بلوان +

ہیکڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ زبردستی۔ زور آوری۔ بلی سنور + خود سری۔ سرکشی +

ہیک

ہاہی۔ جیسے یہاں تمہاری ہیکڑی نہیں چلنے کی +

تمہے گھوچے میں یہ تجھے نہیں دیتا ہوں میں تمکو بناہیں ہیکڑی سے اپنی چوکیدار پھرتا ہوں (جمیل)

ہیکڑی سے - ہ - تابع فعل :- زبردستی سے - جبرًا - ہاہی سے - بزور +

ہیکڑی کرنا - ہ - فعل متعدی :- زبردستی کرنا - ہاہمی کرنا - زور دکھانا - بل دکھانا - اتیمنابل کرنا

ہیکل - ع - اسم مؤنث :- (۱) وہ لعبت یا صورت جو کسی ستارے کے نام پر بنائی جائے + مجازًا ستارے کا بُت استھان ستارے کا مندر جیسے ہیکل آفتاب۔ ہیکلِ ماہ وغیرہ (۲) جثّہ بزرگ + بڑے جسم کا گھوڑا (۳) بُتخانہ کا بڑا مکان + قوم ترسا کا معبد (۴) عظمت۔ شکوہ۔ شان و شوکت (۵) تعویذ۔ حرز۔ جنتر۔ اسی سے وہ معنی لئے گئے ہیں جو ایک زیور گلے میں پہنا جاتا اور اُس میں تعویذ کیسے گھر بنے ہُوئے ہوتے ہیں۔ حمائل جمیل (۶) صورت۔ شکل۔ نقشہ۔ نقش۔ شبیہ + ڈیل ڈول (۷) علامت۔ نشان (۸) عدد۔ ہندسہ (۹) پیکر۔ ہیئت۔ تصویر (۱۰) طرح۔ وضع۔ انداز۔ اسلوب۔ ڈھول ڈال تراش خراش سج دھج۔ قطع وضع۔ رُوپ (۱۱) جسم۔ بدن۔ سراپا۔ تن۔ اندام۔ قامت۔ قد +

ہیگا - ہ - ماضی قریب :- (۱) موجود ہے۔ حاضر ہے۔ موجودگی کے اقرار کے واسطے ہے۔ (۲- تاکید) ضرور ہے۔ ضرور موجود ہے۔ بیشک ہے۔ بلاشبہ (۳- استفہام کیواسطے) کیا موجود ہے؟ کیا حاضر ہے؟ +

ہیل - ہ - اسم مؤنث :- بیائے مجہول (گنوار) گوبر کی بھری ہُوئی ٹوکری۔ بھری ٹوکری یا ٹوکرا۔ جیسے دو ہیل اُپلے یا گوبر ڈال جا + پھیرا۔ دفعہ۔ بار + ڈھوروں کو پانی پینے کی پختہ نالی +

ہیل - ف - اسم مؤنث :- سفید الائچی۔ چھوٹی الائچی۔ قاقلۂ صغار۔ مزاجًا تیسرے درجہ میں گرم و خشک یہ لفظ مقام ہیلی کی وجہ سے یہاں بھی الائچی مشہور ہوگیا کیونکہ اِسکی پیداوار زیادہ تر وہیں ہے اور عجب نہیں جو سب سے پیشتر الائچی وہیں سے دستیاب ہُوئی ہو چنانچہ عجائب الاسفار یعنی سفرنامہ ابنِ بطوطہ میں بھی اِس مقام کا ذکر موجود ہے اور ہم اُسی کے نوٹ میں سے عبارت ذیل نقل کرتے ہیں +

"ہیلی اب اس نام کا کوئی شہر نہیں ہے لیکن کنانور سے ۱۶ میل شمال کی طرف ایک پہاڑ کا کونا سمندر میں نکلا ہُوا ہے اُسکو کوہِ ایلی کہتے ہیں۔ ابو الفدا نے لکھا ہے کہ ہیلی ایک پہاڑ ہے جو سمندر میں نکلا ہُوا ہے اور اُسکو راس ہیلی کہتے ہیں۔ رشید الدین لکھتا ہے کہ منگلور اور فندرینہ کے بیچ میں ہیلی کا ملک ہے۔ تحفۃ المجاہدین نے جو مالابار کے مسلمانوں کی تاریخ ہے اس شہر کو ہیلی ماراوی لکھا ہے۔ مخزن میں لکھا ہے کہ چھوٹی الائچی کو ہیلی واقع مالابار میں پیدا ہوتی ہے۔ فارسی میں الائچی کو ہیل کہتے ہیں اور سنسکرت میں ایل ممکن ہے یا تو الائچی کا نام اس شہر سے مشتق ہو یا اس شہر کا الائچی سے۔ ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہیلی زمانۂ حال کے گاؤں یا ین گاڑی کے قریب واقع تھا۔ ابنِ بطوطہ نے اسکو ایک بڑا شہر لکھا ہے۔ ہماری رائے میں ہیل سے ایل ہُوا - ایل سے ایلا اس کے بعد چی کلمۂ نسبت مثل نشانچی خزانچی وغیرہ لگا کر فارسی کے کینڈے پر الاچی بنالیا جیسے آجکل الچی۔ ڈاکچی وغیرہ میں چی لگا دیا ہے جو ترکی میں نسبت کا کلمہ ہے +

ہیں

ہیلا - ہ - اسم مذکر :- (۱) ریلا پیل۔ دھکیل۔ دھکا۔ ٹھیلا جھیل۔ پیلا (۲) کام کاج (۳) وار۔ باری۔ بار۔ دفعہ۔ مرتبہ (۴) ٹوکرا جھلی (۵) ہانک۔ آواز۔ ٹوکا +

ہیلا دینا یا مارنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) دھکیلنا۔ ریلنا۔ پیلنا۔ جھیلنا۔ دھکا دینا + پانی میں دھکیلنا (۲) ہانک مارنا۔ پکارنا +

ہیل میل - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) ربط ضبط۔ میل جول۔ موافقت۔ ہل مل جانا۔ پیار۔ اخلاص۔ ارتباط + (بکسر اوّل و یائے مجہول مکسور) +

ہیلنا - ہ - فعل لازم :- (گنوار) تیرنا۔ شناوری کرنا۔ پیرنا + (بکسر اوّل و یائے مجہول مکسور)

ہیلے - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) (۱) بار۔ باری۔ دفعہ۔ جیسے اِک ہیلے بچہ اچھا ہو جائے تو جانوں (۲) کام کاج۔ جیسے ہیلے گیا ہے +

ہِیم - س - اسم مذکر :- بیائے معروف۔ پالا۔ برف۔ یخ۔ شیت۔ جیسے ہیماچل۔ ہیماگری یعنی برف کا پہاڑ جسے ہمالیہ بھی کہتے ہیں +

ہیمنت - س - اسم مؤنث :- (۱) ہندوستان کی پانچویں فصل جو اگھن اور پوس کے مہینے میں ہوتی ہے (۲) جاڑا۔ زمستان۔ جاڑے کا موسم + (بکسر اوّل و یائے مجہول مکسور)

ہیمہ - ف - اسم مؤنث :- جلانے کی لکڑی۔ ہیزم سوختنی (بکسر اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہین - س - صفت :- (۱) گھٹیل۔ گھٹا ہُوا۔ قاصر۔ کم۔ کوتہ۔ چھوٹا۔ جیسے بُدھ ہین یعنی کوتہ عقل (۲) ناقص۔ ناتمام۔ ادھورا۔ خام۔ کچا (۳) کھوٹا۔ کمت۔ ناسرہ۔ زرِ قلب (۴) خالی۔ تہی (۵) منسوخ۔ باطل (۶) بد۔ بُرا۔ ہیٹا۔ ہیچ۔ خراب۔ نکما +

مہتسر ڈبکی میں لیتی موتی لگا نہ ہاتھ ساگر کا کیا دوش ہے ہین ہمارے بھاگ (دوہا)

کرتا ہے کچھو بس نہیں کرم ہمارے ہین ان کے یوبارہ بڑیں ہمارے کاتین (؟)

ہیں - ہ - کلمۂ حصر :- ہی کی جمع اور نیز تعظیم کی صورت۔ جیسے تمہیں چلے آؤ +

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے (غالب)

خانہ آبادی کی صورت آنکھ سے دیکھی نہیں عمر گزری ہے تمہیں ناشاد میں ہم باد ہیں (رند)

ہَیں - ہ - ہے کی جمع و نیز کلمۂ تعظیم :- (۱) اند و ہستند کا ترجمہ -

غیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں پر ہم اُن کے ہیں وہ ہمارے ہیں (رند)

(۲) کلمۂ تنبیہ جو کسی کام کی ممانعت اور اُس کے روکنے کے واسطے آتا ہے۔ باز آ۔ خبردار۔ ہوش میں رہ۔ کیا بکتا ہے۔ حد سے رہ۔ اپنی قدر سے رہ +

میرا تو سنتوں سے وہ بوسہ کا مانگنا اور کہنا اُن کا ناز سے لب کو ہلا کے ہیں (آغا)

ہر بار میرے منہ پہ تو آتا ہے جوش سے ہیں طفلِ اشک خیر ہے یہ کون ڈھنگ ہے (میر سوز)

(۳) استفہام کے لئے۔ پُوچھنے اور دریافت کرنے کیواسطے -

خیالِ خام سے ہم پختہ مغزانِ جنوں سنبھلیں   بھلا ناصح کسی سے ایسے بگڑے بھی سنورتے ہیں (رند)

گُمر جاتے ہو دل لیکر یہ دلداری کی باتیں ہیں   تمہاری تو وہ باتیں ہیں ہیں جو عیاری و مکاری کی باتیں ہیں (داغ)

تجلّی دیکھتے ہی حضرتِ موسیٰ کو غش آیا   نہ نکلی بات بھی مُنہ سے یہ ہُشیاری کی باتیں ہیں (ر، ۴)

(۳) برائے تعجب و استعجاب۔ جیسے ہیں ابھی سے چلے گئے۔ ع

بولے غمزہ جتا کے وہ خُوش خُو   ہیں کیا خوب ہوش میں آؤ (نامعلوم)

ہیں ہیں۔ ہ۔ ہیں کی تاکیدی صُورت :۔ (۱) نہایت تنبیہ ممانعت اور باز رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے ہیں ہیں اسے مت چھیڑنا۔ ہیں ہیں کیا کرتے ہو ع

ہیں ہیں ابھی اپنے ہوش میں ہو   کچھ خبط ہوا ہے دشمنوں کو (نامعلوم)

(۲) کھسیانی ہنسی کی آواز۔ شرمندگی یا خجالت کی ہنسی کی نقل ہو ع

جو لوگ بھولتے تھے جنّت کا نام لیلے   جئے بھی استحانان سے کہا کہ دیکھیں
پہلے تو دیکھا ہمکو پھر مُنہ کو اپنے لیکر   کہتے ہوئے چلے گئے گھر تک وہ اپنے ہیں ہیں (نظیر[illegible])

ہینا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو (ہین) (۲) ہیٹا۔ بیقدر۔ ذلیل + کمّا۔ قابلِ نفرت و شرم + شرمندہ۔ مجل + حقیر۔ ہیچ + (دیکھو نانک شاہ۔ ع

تُو سمرن کرلے میری منا + دیہ نین بن رین چندبن دہر سگھہ بنا جیسے پنڈت بیدبن ہینا
پرانی ہرنام بنا + تُو سمرن کرلے میری منا + نجھی پگ بن ہست دنت بن ناری پُرکھ بنا
بیسوا بنیر پتا بن ہینا۔ تیسے پرانی ہرنام بنا + کوپ نیربن دھن کھیر بن مندر دیپ بنا
جیسے تروریھل بن ہینا تیسے پرانی ہرنام بنا + تو سُمرن کرلے میری منا (نمبر ۳ دیکھو فٹ نوٹ)

ہینتا۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ کمی۔ تخفیف۔ گھٹت۔ گھٹتی +

ہینسنا۔ ہ۔ فعل لازم: گھوڑے کا ہنہنانا + گدھے کا رینکنا۔ ڈھینچو ڈھینچو۔ کرنا۔ ہنیچو ہنیچو کرنا +

ہینگ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک درخت کا گوند جسے اکثر اُرد کی دال میں خوشبُو کے واسطے ڈالتے اور بادی کے واسطے مفید سمجھتے ہیں۔ انگدان۔ الحِذان۔ حلتیت۔ انگوزہ۔ مزاجاً اوّل درجہ کے چوتھے درجے میں خشک دوم میں گرم اور بقولِ ابنِ بیطار تیسرے درجہ میں گرم دُوسرے میں خشک افعالاً مفتح۔ جالی۔ مقوّیٔ معدہ و ہاضمہ۔ محلّل۔ ملطّف۔ شُرباً مفیدِ ذہن و حافظہ فالج۔ لقوہ استرخا وغیرہ ضماداً جاذبِ مواد طلاءً مفید بواسیر مضرِ مثانہ و ...

ہینگ کا درخت۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ہینگ کا پیڑ جسے عربی میں الحِذان فارسی میں درختِ انگدان کہتے ہیں اس کی شاخیں موٹی اور اندر سے کھوکھلی پتّے مثلِ شلجم۔ پھول سوئے کے پھول سے مشابہ یعنی چتردار و سفید متوسط

پھل گول چکنی تازہ ملگر نہایت خوشبودار گوند مصطگی سے ملتا ہوا ہوتا ہے جسے ہیرا ہینگ کہتے ہیں +

ہینگ لگا کر رکھو۔ ہ۔ محاورہ :۔ (طنزاً) سینت کر رکھو۔ ہوا نہ لگنے دو بچا کر رکھو۔ خُوب حفاظت سے رکھو +

ہینگ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز کو ہینگ ملنا۔ ہینگ بگھار کر ڈالنا۔ (۲) چُونا لگانا۔ زک دینا۔ ہرانا۔ نیچا دکھانا۔ ٹھوک لگانا۔ ذلیل کرنا (۳) طنزاً درست کرنا۔ سنوارنا۔ بنانا۔ جیسے وہ آکر جدا ہی ہینگ لگائیں گے۔ (ہندو)

ہینگ ہگنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) پیچش کے مرض میں گرفتار ہونا (۲) سخت بیمار پڑنا۔ کھٹیا سینا۔ صاحبِ فراش ہونا۔ بیماری میں ریجھنا۔ بیماری میں گھلنا۔ بیمار پڑا رہنا۔ پڑے پڑے ہگنا۔ نِت روگی رہنا۔ دائم المرض رہنا۔

مُژدۂ وصل آئے جائے فراق   ہینگ ہگتے ہیں مبتلائے فراق
ہینگ ہگتا ہوں شبِ فرقت میں یہ اٹھکر   ایک شب تو آصنم بہرِ عیادت خواب میں
برسوں ترے بیمار نے ہگتے ہیں ہگی ہینگ   تپ مُوت گئی اب کوئی دو دن میں شفا ہے (نظیر[illegible])

(۳) نہایت کمزور و ناتواں ہونا +

ہینگ ہگوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ سخت بیمار ڈالنا + ع

یقیں ہے کسی دن ہگائے گی ہینگ   ہمیں یار نامہرباں کی تلاش + + (باقر علی)

ہینگا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (عو) بیائے معرُوف۔ لڑکے کا فرضی نام جو عورتیں رات کو اس خیال سے لیتی ہیں کہ کہیں اُلّو اس کا اصلی نام نہ سُن لے۔ عورتوں کا اعتقاد ہے کہ اگر رات کو بچّہ کا نام لیں اور اُلّو سُن لے تو وہ اُس نام کو یاد کر لیتا اور ایک تنکا لیکر دریا پر جاتا لڑکے کا نام لیتا اور بار بار پانی میں غوطہ دیتا ہے جس سے لڑکا تنکا سا ہو کر مرجاتا ہے چُونکہ ہینگ کی خوشبُو پر جادُو اثر نہیں کرتا اس وجہ سے اسی مناسبت پر یہ نام تجویز کیا +

ہینگا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) بیائے مجہُول۔ میڑا۔ کھیت میں پھیرنے کا پاٹڑا۔ سُہاگا۔ سئی۔ پیٹلا +

ہینگو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (عو) ا۔ بلّی۔ گربہ۔ نکٹی۔ چُونکہ رات کو چلّے میں اُسکا نام لینا منحُوس خیال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا (۲) لڑکے کا نام اُسی وہم سے جس کا بیان لفظ ہینگا بیائے معرُوف میں دیا گیا ہے +

ہیو۔ ہ۔ ندا :۔ بواؤ مجہُول۔ (گنوار) گائے یا ڈھور کے بلانے کی آواز۔ جیسے ہیو بھُوری ہیوا +

---

(۳) غریب مفلس محتاج۔ کم استطاعت۔ ضعیف۔ دُبلا۔ لاغر + کمزور۔ ذلیل۔ بزدل [illegible] لڑکی کی شادی میں محتاج گھر لڑکی پر مانگے [illegible] خاوند [illegible] دیکھ لے۔

ہَیُولا یا ہَیُولی ع - اسم مذکر - مخفف (ہیئتِ اُولیٰ) ا - ہر چیز کا مادہ ماہیت + اصل + اصل ہر شے + طینت - حکما کے نزدیک وہ جوہر جو صورت جسمی کا محل ہو + وہ مادۂ عالم جو صُوَر و اشکال کی قابلیت رکھتا ہے نیز مادۂ عالم کو اُس سے تشبیہ دینے کے معنی بھی ہیں + طبیعتِ کُل + اہل اللہ کے نزدیک، ایک اسم کا نام جس میں صورتِ اسما کا ظہور ہوتا ہے جسے صُوفیہ اعیانِ ثانیہ اور حکما ماہیتِ اشیا کہتے ہیں - ع

جلوہ کس کا مُتصوّر کیا ہے ہیُولا کیا ہے — میں کوئی چیز ہوں تُم نے مجھے سمجھا کیا ہے (ظہیر)

بن کے کس شان سے بیٹھا سرِ منبر واعظ — نخوت و عُجب ہیُولا ہے تو پیکر واعظ (زکی)

(۲) ڈھیر - تودہ - انبار - (۳) غیر مرتّب شکل + لوتھڑا - مُضغہ + بیڈول جسم (۴) خاکہ - کچّا نقشہ - کُھلتا - ڈول - ڈھانچ - چربہ - شبیہ (۵ - ۱) ناشائستہ - اکھڑ - ناتراشیدہ - آدمیت سے خارج - غیر مہذب ہوتی ع

جنُوں سے میرے مجنُوں بھاگتا جیسے بگُولا ہے
کہ میں صُورت ہُوں وحشت کی وہ یُونہیں اک ہیُولا ہے } ذوق

(۶) لاغر - ضعیف (۷) ایک حال یا ایک وضع پر قایم نہ رہنے والا - متلوّن مزاج - بات گھبرا - ہولُو +

(بعض نے جوہرِ اوّل کے معنی بھی لکھے ہیں صُوفیۂ کرام کے ہاں اِس کی دو قسمیں ہیں ایک رُوحانی جسے روحِ اعظم کہتے ہیں دوم جسمانی جسے طبیعتِ کُل کے نام سے موسُوم کرتے ہیں متکلّمین اسی کو حقایق اشیا سے تعبیر کرتے ہیں) +

ہَیُولائے اوّل ع - اسم مذکر - عبارت از جوہرِ اوّل - عقلِ اوّل - حضرت جبرائیل علیہ السلام +

ہَیْہات ع - ندا - (۱) لُغوی معنی بعید ہوا - دُور ہوا (۲) کلمۂ تاسّف) افسوس - دریغ - ہائے ع

ہاتھوں کو مَلا کہا کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات (گلزارِ نسیم)

واں دستِ غیر سینہ پہ ہیہات اور یہاں
ہووے نہ ہاتھ بھی فلکِ پیر ہاتھ میں } حیا

ہیہات یار تک نہ رسائی ہُوئی ہمیں — پاؤں بھی بیٹھے دستِ تاسّف بھی مل چکے (مخبر)

ہمسری کرنے لگی زُلف سے اُنکی ہیہات — شبِ غم روزِ قیامت کے برابر ہو کر (زکی)

(اصل میں یہ اسم فاعل ہے یعنی وہ اسم جو فعلِ ماضی کے معنی رکھتا ہے جب تاسّف کے موقع پر ہیہات ہیہات کہتے ہیں تو اُس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ میں اپنے مقصُود یا مُراد سے دُور ہو گیا چُونکہ مقصُود سے دُور ہونا تاسّف سے خالی نہیں ہے لہٰذا افسوس کے موقع پر استعمال کرنے لگے - فارس والے تحیّر و تعجب کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں) +

ہَیْہات ہَیْہات ع - کلمۂ تاسّف : - غضب ہوا غضب ہوا افسوس افسوس دریغا دریغا - وائے وائے +

ہَے ہَے - اُ - ندا : - (ع) ہائے ہائے کا مخفف (۱) کلمۂ تاسّف و تحسّر) افسوس افسوس دریغ دریغ - حیف صد حیف + ہائے - افسوس - وائے - دریغ + جیسے ہے ہے مجھے غیر سمجھا یا مرا ہوا جانا کہ میرے ہاں نہ آئے (اُردوئے مُعلّیٰ) ایّامِ گزشتہ یا عیشِ رفتہ وغیرہ کا افسوس ظاہر کرنے کے واسطے بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ع

ہے ہے وہ چھیڑ چھاڑ کی گرمی وہ اشتیاق — چہرہ بگڑ بگڑ کے بنانا ملُول کا + + (مرزا صاحب)

کھڑا نعش پہ ہو کے بولا کہ ہے ہے — یہ کشتہ تو کُچھ جانِ بیجان نکلا + + (میر حسن)

ہونے دیا نہ شادیہ دِن بھر کہاں مجھے — ہے ہے تمھیں رقیب کے مرنے کا غم ہوا (ناظم)

ہتھیلیوں میں غبار بنا جس کے واسطے — ہے ہے وہ میری خاک سے دامن کشاں بچ (تصویر)

وصل میں یار سے گلہ ہے ہے — آپ دشمن ہُوں اپنے حاصل کا (زکی)

پروانہ کو جلا کے کیا ایک دم میں خاک — ہے ہے ستم اِس سوزِ محبت نے کیا کیا (ظفر)

ہوا ہے ابر ہے ساقی ہے مے ہے — پر اک تُو ہی نہیں افسوس ہے ہے (انیس)

ہے ہے غلط اندازئِ عیارِ ستمگر — جس جا پہ مرا دھیان گیا واں وہ نہیں تھا (ایجاد)

خیال میں بھی کبھی نہ آتا تھا جس کا روزِ جدائی ہے ہے
سو آکے صُورت ذرا دکھا نا اب اُسکو دشوار خواب میں ہے } جرأت

اب طبیعت اُن کی سُنتا ہوں کہیں آئی ہوئی — یہ اگر سچ ہے تو ہے ہے سخت رُسوائی ہوئی (معروف)

شرمِ گنہ نہ بیمِ عقُوبت نہ رنج ہے — ہے ہے اُٹھائی اُس نے اذیت عتاب میں (شیفتہ)

وہ ناز و ادا سے اُس کا آنا ہے ہے — اور آکے کسی کو چھیڑ جانا ہے ہے
تھنوں کی پھڑک دکھا کے تیوری کو چڑھا — دانتوں تلے ہونٹھ کا دبانا ہے ہے } (رباعی)

(۲) کلمۂ ندبہ جو درد ماتم غم اور صدمہ کی حالت میں زبان پر لاتے ہیں رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے کی آواز - غم و اندوہ کے اظہار کا کلمہ - ہائے ہائے - واویلا واویلا - جیسے ماں باپ کے مرنے پر بیٹی کہتی ہے ہے ہے اب مجھے کس پر چھوڑ چلے ہے ہے اماں تمیں کہاں سے لاؤں گی + ہے ہے میرا گھر لُوٹ لیا (ع) ع

ہے ہے مرا پھُول لے گیا کون — ہے ہے مجھے خار دے گیا کون (گلزارِ نسیم)

مرزا فتح الملک رمزؔ سابق ولیعہد دہلی ع

ہاتھوں سے ترے بچا نہ وہ بھی — اک رمز تھا جاں نثار ہے ہے (رمز)

(۳ - کلمۂ استعجاب) جو حالتِ تعجب یا اچنبے کے موقع پر زبان سے نکل جاتا ہے - غضب کیا - غضب ہوا - تعجب ہے - حیرت ہے - جیسے ہے ہے تجھے تیری ابھی سے اتنی زبان ہے - ہے ہے کیا ہو گیا (ع)

اُس قیامت خرام نے ہے ہے ۔ پھر دوبارہ جلا دیا ہم کو + + (مجرُوح)

(۴۔ کلمۂ استبعاد و اکراہ) دُوری چاہنے اور نفرت ظاہر کرنے کا کلمہ۔ خدا دُور رکھے۔ یاد دُور کرے۔ خدا نہ دکھائے۔ خدا نہ کرے + دُور دُور۔ پرے پرے ؎

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ ۔ ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہُوں (غالب)

آگ لگے اِس چاہت کو دل اپنا بہت گھبراتا ہے
ہے ہے ہجر کی راتوں کو دم ناک میں آ آ جاتا ہے } (مسُرور)

لگ جا گلے سے تاب اب اے نازنیں نہیں ۔ ہے ہے خدا کیواسطے مت کر نہیں نہیں (جرأت)

کہتی ہو جان جا تری اور تمہیں ہو جان ۔ ہے ہے خدانخواستہ یہ تم نے کیا کہا (صغیر)

(۵) کلمۂ بد دعا و عتاب جو حالت غضب یا غصّے میں کبھی دعائے بد کی بجائے زبان پر لاتے ہیں اور کبھی اظہار غیظ و غضب کے لئے جیسے ہے ہے اصغر بندہ مرگیا ہے ہے اپنا سر پیٹ لُونگی ؎

مجھ ہی سے پُوچھتے ہیں دستے اُٹھا کر ہے ہے ۔ کس تجاہُل سے کہ یاں کون رہا کرتا تھا (سالک)

ہے ہے تیری عقل کس نے کھوئی ۔ ناجنس کو چاہتا ہے کوئی + + (گلزار نسیم)

میں نے تو کچھ کہا نہیں تم کہتے ہو کہا ۔ کیا پیٹوں اِس دروغ کو ہے ہے ستم دروغ (ظفر)

گونگی بہری کب تلک لوگو بنی بیٹھی رہُوں ۔ تندکی باتیں سنُوں ہے ہے کہیں دیور کی بات (راحت)

(۶) مصیبت زدہ اور صدمہ رسیدہ لوگوں کی آواز۔ ہائے ہائے ؎

کہتا ہوں تصوّر سے ترے میں یہی ہر شب
ہے ہے تُو مرے پاس تو آئیں ترے صدقے } (مصحفی)

(۷۔ اسم مؤنّث) کل کل۔ جھک جھک۔ جھگڑا ٹنٹا۔ جیسے سب سونے بچھونے میں لد گئے کسی کی ہے ہے نہ کھے کھے ہے (دُکھڑا سہیلی)

ہے ہے کرکے پیٹنا ۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (بیگمات) نوحہ کرکے پیٹنا۔ ماتم کی طرح پیٹنا۔ ماتم کرنا + بُرا چاہنا۔ بُرا چیتنا + کسی کا مرنا چاہنا۔ کسی کے مرنے کی آرزو کرنا۔ جیسے اچھی ہمارا حلوا کھائے ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اسی وقت نہ آئے۔ (دُکھڑا سہیلی) تمہیں ہماری جان کی قسم ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹو ہمارا ہی حلوا کھاؤ جو ہمیں نہ بتاؤ (چتر سہیلی)

ہے ہے کرنا ۔ اِ۔ فعل متعدّی:۔ (عو) ماتم کرنا۔ رونا پیٹنا۔ نوحہ کرنا + کسی کو مرا ہوا دیکھنا۔ مُردہ دیکھنا + جیسے ہمیں کو ہے ہے کرے جو یہاں سے جائے + ؎

مجھکو پیٹے سواری گر منگوائے
ہم کو ہے ہے کرے جو گھر کو جائے } (شوق)

جب چلی گھر کو رُوٹھ میں رنگیں ۔ ہوکے وہ بیقرار دوڑے آئے
لگ کے چھاتی سے پھر لگے کہنے ۔ ہم کو ہے ہے کرے جو آگے جائے } (قطعۂ رنگیں)

میں جو رُوٹھی تو بس میاں رنگیں ۔ جی میں کچھ سوچ اپنے ہوکے کھڑے
گُدگُدی کرکے یوں لگے کہنے ۔ ہم کو ہے ہے کرے جو ہنس نہ پڑے } (〃)

ہے ہے کرو یا ہے ہے کرے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ (عو) قسم سخت جو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے واسطے اپنی جان کی بجائے دی جاتی ہے۔ جس طرح ہمارا حلوا کھاؤ۔ ہماری بھتی کھاؤ۔ ہمیں پیٹو۔ ہمیں گاڑو۔ ہمارا جنازہ دیکھو وغیرہ مثال ہمیں ہے ہے کرو جو کھانا نہ کھاؤ۔ ہمیں ہے ہے کرے جو اس وقت چلا نہ جائے +

ہے ہے نہ کھے کھے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ (عو) جھگڑا نہ ٹنٹا۔ جھک جھک نہ کل کل جیسے چاہیے کا دھندا کیا چین سے پاؤں پسار کر پڑ رہے کسی کی ہے ہے نہ کھے کھے + روز روز کی ہے ہے کھے کھے بھی آدمی کو زندگی سے بیزار کردیتی ہے +

ہی ہی ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ہنسنے کی آواز۔ بیہودہ ہنسی کی آواز۔ کھل کھل ہنسی کی آواز جیسے یہ بھی کوئی انداز ہے کہ ہر بات پر ہی ہی ہر کلام پر ٹھی ٹھی +

ہی ہی ٹھی ٹھی ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ بے ہُودہ ہنسی کی آواز۔ بیہودہ ہنسی۔ جیسے اِنہیں تو دن بھر ہی ہی ٹھی ٹھی سے کام ہے ؎

خیالِ اوقاتِ صبح و شام نہ تھا کچھ اُن کو
ہی ہی ٹھی ٹھی کے سوا کام نہ تھا کچھ اُن کو } (نامعلوم)

ہی ہی ٹھی ٹھی کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ بیہودہ پنے سے ہنسنا۔ خواہ مخواہ کھل کھل ہنسنا۔ بیہودہ ہنسی ہنسنا۔ جیسے تمہیں ہی ہی ٹھی ٹھی کرنے کے سوا کچھ اور بھی آتا ہے +

ہیئے ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ہیا کی جمع۔ دل۔ ہردے۔ (۲) حرُوفِ مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت +

ہیئے کا اندھا ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) کور باطن۔ چشم بصیرت سے نابینا۔ دل کی آنکھ سے اندھا۔ (۲) ناعاقبت اندیش۔ (۳) بُرے بھلے کی تمیز اور پرکھ نہ رکھنے والا۔ مُورکھ۔ کودن۔ گدھا + بیوقُوف جیسے بھائی اِسے تو کوئی ہیئے کا اندھا ہی خریدے گا +

ہیئے کی پھُوٹنا ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کور باطن ہونا۔ ناعاقبت اندیش ہونا۔ (۲) مُورکھ ہونا۔ بیوقُوف ہونا۔ محض کودن ہونا + قوّتِ ممیّزہ سے بے بہرہ ہونا۔ جیسے اِسکی تو ہیئے کی پھُوٹ گئی ہیں یہ بُرا بھلا کیا جانے +

ی

ی

ی -ع- اسم مؤنث۔ (۱) عربی کا اٹھائیسواں۔ فارسی کا بتیسواں سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا چھبیسواں و اُردو کا پینتیسواں حرف تہجی جسے یائے حُطّی یا مثناۃ تحتانی بھی کہتے ہیں (۲) حسابِ جُمّل میں اِس حرف کے دس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف ہندی۔ فارسی۔ عربی میں اپنے اپنے موقع پر کبھی اوّل کبھی وسط۔ کبھی اخیر میں حروفِ ذیل سے بدلتا ہے ء ا ت ج د ر ل ن و ہ۔ (۴) یہ حرف کبھی زائد کبھی اظہارِ اضافت یا صفت یا اتمامِ کلمہ کے واسطے بھی آتا ہے۔ جیسے انگشتر سے انگشتری۔ پا سے پائے۔ جا سے جائے وغیرہ بعض لوگ اس تیسرے کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اصلی تھی مگر۔ مدرج میں حذف ہوگئی چنانچہ پائدار۔ پایہ۔ پایک۔ وغیرہ اس امر کی سند میں لاتے ہیں (۵) قواعد والوں نے دو قسم کی یے لکھی ہے اوّل **معروف** جس کے پہلے کسرۂ خالص ہو اور خوب ظاہر پڑھی جائے جیسے عید۔ دید۔ سیر وغیرہ میں یائے معروف کبھی خطابی کبھی نسبتی کبھی مصدری کبھی لیاقتی متکلمی فاعلی مفعولی تشبیہی و مبالغہ وغیرہ آتی ہے جن کی مثالیں کُتبِ مُتداولہ میں بہت سی مع تشریح موجود ہیں سنسکرت میں بھی نسبتی معنی پیدا کرتی ہے مثلاً کابُلی گُنی गुणी پکشی पक्षी پاپی पापी وغیرہ۔ دوم **یائے مجہول** جسکے اوّل کسرۂ خالص نہ ہو اور خوب ظاہر بھی نہ پڑھی جائے جیسے دیر۔ دلیر۔ سیر وغیرہ ایران والے اس یے کا لہجہ بھی بطور یائے معروف ہی ادا کرتے ہیں۔ یہ یے کبھی وحدت کبھی توصیف کبھی تنکیر تخصیص شرط جزا تمنا استمرار اظہارِ اضافت تعظیم تحقیر زائد مقدار وقایہ اور جمع کے واسطے آتی ہے یائے مجہول کی مثالیں اور تفصیل بھی کُتبِ مطوّلہ میں بخوبی مرقوم ہیں +

یا -ع- حرفِ ندا۔ (۱) اے۔ ہے۔ ہو۔ اجی۔ رے۔ جیسے یا اللہ یا رب یا خدا۔ یا حبیب یا حضرت یا شاہ اسی معنی میں کبھی منادیٰ کے اخیر بھی اُردو اور فارسی میں یہ حرف آتا ہے خاصکر لفظِ خدا کے ساتھ مثلاً۔ ؎

خدایا جہاں بادشاہی ترا ست   زما خدمت آید خدائی ترا ست (نظامی)

مُنہ نہیں کھولتے وُہ اور یہاں تاب نہیں   آخر اس شرم کا انجام خدایا کیا ہے (زکی)

اچنبہ کا یہ خواب دیکھا جو واں   لگا کہنے یارب میں آیا کہاں (میر حسن)

(۲) ف۔ حرفِ عطف و تردید کے موقع پر۔ اور + خواہ۔ چاہو۔ چاہیں۔ جیسے یہ لوگے یا وہ۔ یہ لو یا وہ لو۔ تم آؤ یا اُنکو بھیجو ؎

یا مکُن با پیلباناں دوستی   یا بنا کُن خانہ در خورد پیل (سعدی)

یا

پہلے گالی وہاں سے پیچھے بات   اب سُنے اُس کو کوئی یا نہ سُنے (داغ)

(۳- اسم مؤنث) حروفِ تہجی کا اخیر حرف مثناۃ تحتانی ؎

اسمِ اعظم کب نظر آیا مرے بخار کو   جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر (سالک)

(۴) برائے استفسار یا استفہام ؎

جنوں میں گھر تو لُٹتا ہے زکی کا   مگر حضرت گئے صحرا کو یا ہیں؟ + (زکی)

یا اُستاد -ع + ف- ندا۔ یعنی یا اُستاد مدد۔ جب کوئی اہلِ ہُنر یا صاحبِ فن کوئی کام شروع کرتا ہے تو برکت کے واسطے تیمناً و تبرکاً اوّل زبان سے یا اُستاد کہتا ہے تاکہ کوئی کسر رہ نہ جائے اور کام بخوبی انجام پائے نیز پہلوانوں اور کشتی گیروں پٹہ بازوں کا بھی یہ دستور ہے کہ پہلے یہ کلمہ زبان پر لے آتے ہیں ؎

میرے سنگِ مزار پر فرہاد   رکھ کے تیشہ کہے ہے یا اُستاد (سودا)

یا اللہ -ع- ندا۔ (۱) اے خدا۔ خدایا (۲) کسی کی تعظیم دینے کا کلمہ کلمۂ تعظیم +

درد درویش ہوں سری تعظیم   لوگ کرتے ہیں کہکے یا اللہ (میر درد)

(دُعا مانگتے یا خدا کو مصیبت میں یاد کرتے وقت یا اللہ اکثر کہتے ہیں) +

یا الٰہی -ع- ندا۔ دعا کے وقت یا کسی سے تنگ آجانے کے موقع پر بولتے ہیں +

یا امام یا حُسین -ع- ندا۔ جس وقت تعزیے لے کر چلتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے امام اور اے ہمارے حُسین یہ تیرے نام کی یادگار ہے +

یا بسے گوجر یا رہے اُوجڑ -ہ- کہاوت۔ یعنی یا تو اِس میں گُوجر کی قوم جو چوری چکاری کرتی اور مستند سے آباد ہوگی یا ویران رہیگا +

(یہ مثل قلعۂ تغلق آباد پر کہی گئی تھی جسکی وجہ یہ ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق حضرت نظام الدین اولیا قدس سرّہ العزیز سے دلی عداوت رکھتا تھا جن دنوں میں حضرت کی باؤلی تیار ہو رہی تھی اُنہیں دنوں میں اُسکا قلعہ بن رہا تھا پس بادشاہ نے تمام راج مزدوروں کو بلا کر اپنے ہاں لگا لیا اور حکم دیا کہ کوئی دوسری جگہ کام نہ کرنے پائے جب سلطان جی نے یہ کیفیت دیکھی تو راتوں کو باؤلی بنوانی شروع کی اور تیل کی بجائے اُسی کا پانی جلایا اس پر بھی وہ مانع آیا تو آپ نے اُسکے قلعہ کی نسبت یہ بددعا دی کہ یا بسے گوجر یا رہے اُوجڑ چنانچہ آجتک وہاں گوجر ہی کی قوم زیادہ تر آباد ہے جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی اور ایسے موقع پر بولنے لگے کہ ہم اپنے سوا کسیکو نہیں بسنے دینگے یعنی یا تو ہمیں رہے ورنہ دوسرے کو بھی رہنا نصیب نہیں ہوسکتا۔) +

یا بھینسا بھینسوں میں یا قسائی کے کھونٹے -ہ- کہاوت۔ اگر سیدھی طرح رہا تو خیر ورنہ اُسکی بھی خیر نہیں۔ معاملہ اِدھر یا اُدھر۔ کچھ ہی ہو یہ کام کرنا ضرور +

یا تو ہنسا موتی چُگے یا لنگھن ہی کر جائے -ہ- کہاوت۔ یعنی شریف آدمی اگر کھائے گا تو عزت ہی کی روٹی کھائے گا ورنہ بھوکا پڑ رہے گا +

یا

رسالہ امثال سبہ ستال وغیرہ کتب ضرب الامثال ہیں اسکے معنی بالکل غلط اور بے لگاؤ لکھے ہیں بلکہ
اکثر ضرب الامثال میں ایسی ہی گڑبڑ کی ہے جسکی تصحیح سید الامثال میں کی جائیگی) +

یا جائے ہزاری یا جائے بزاری - ا - محاورہ - میلہ تماشا ایروں بانکوں کا ہے
یہ کی سیر سپر کرے یا فقیر جو دہانے کچھ لائے اور مُفت میں کھا آئے +

یا خدا - ع - ف - ندا - دیکھو (یا اللہ نمبر ۱)

یا خدا تو دے نہ میں دوں - ا - محاورہ - جو شخص نہایت حاسد و بخیل ہوتا
ہے اُس کی نسبت بولتے ہیں یعنی یہ شخص ایسا حاسد ہے کہ نہ تو خود ہی کچھ دیتا
ہے اور نہ خدا ہی کا دینا گوارا کرتا ہے +

یا خدا خیر سچا ہاتھ اور سیر - ا - محاورہ - جب نو مُعد لوگ کوئی جان جوکھوں کا کام کرتے ہیں
تو اُس وقت یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں +

یا رب - ع - ندا - اے پروردگار + فارسی میں دعا و استعجاب کے موقع پر بھی مستعمل ہے +

یا سووے جوگی آبدھوت یا سووے راجا کا پوت - ا - کہاوت - یا فقیر
بیفکری سے گزارتا ہے یا امیر - راحت فقیر کو ہے یا امیر کو +

یا علی مدد - ع - دُعا - ایک کلمہ ہے جو نصرت اور مدد کیواسطے بروقت مشکل حضرت علیؓ کیطرف خطاب کر کے زبان پر لاتے ہیں +

یا قسمت } ع - ندا - (۱) رضا و تسلیم کے مُقام پر کہتے ہیں یعنی جو کرے سو مولے -
یا نصیب } مرضئ مولے از ہمہ اولے قسمت آزمائی کی جگہ بھی یہ لفظ زبان پر آتا
ہے + توکل بخدا + ہرچہ باداباد - تن بتقدیر - رضا بقضا - تقدیر کے حوالے -
ہونی ہو سو ہو - جو ہونا ہوگا سو ہو رہے گا + ۵

ہماری آہ تیرا دل نہ تڑپا دے تو یا قسمت — وگر نہ دیکھ آئینہ کہ پتھر ہو گئے پانی + (سودا)

عازم ہوا شب کو آتے ہی تخت — یا قسمت یا نصیب یا بخت (گلزار نسیم)

ہوا جز درد و غم ہرگز نہ وصل دلربا قسمت — یہی تھا قسمت ناساز میں مقسوم یا قسمت (نواب مرزا خان داغ)

(۲) جسوقت تقدیر کی شکایت کرتے ہیں تو اُس وقت بھی اُسے مخاطب بنا کر یہ کلمہ زبان
پر لاتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اے تقدیر تجھے ہمارے ساتھ یہی سلوک کرنا تھا +

یوں گم ہو جذب عشق کی تاثیر یا نصیب — اتنی ہو اُن کے آنے میں تاخیر یا نصیب
تقدیر کے بگاڑ کی تدبیر کیا کریں — بنتی نہیں ہے کوئی بھی تدبیر یا نصیب
اُس بیوفا نے قتل پہ باندھی ہے کمر — ہماری وفا کو وہ تقصیر یا نصیب
اے شہسوار حسرت فتراک میں ترے — جی دے تڑپ تڑپ کے یہ نخچیر یا نصیب
کیونکر کہوں میں اُن کو بُرا وہ بُرے نہیں — کرتی بُرائی مجھ سے ہے تقدیر یا نصیب (تعشق)

ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے رہجائیں یا نصیب — لوٹے اُگالدان مزا اُس اُگال کا (وزیر)

یا کھائے گھوڑا یا کھائے روڑا - ا - کہاوت - مکان کے بنانے اور گھوڑے کے

یاج

رکھنے میں بڑا صرف ہوتا ہے - بڑا خرچ دو ہی جگہ ہے گھوڑے کے رکھنے میں یا مکان بنانے میں +

یا لڑے سُور یا لڑے آن بھول - ا - محاورہ - یا تو بہادر لڑنے سے نہیں
ڈرتا یا بھولا - لڑائی کی گونکے دو ہی آدمی ہیں یا شجاع یا بیوقوف +

یا - ہ - اشارہ قریب - (اگنوار) یہ - اِس - جیسے یا کی یا کیساتھ وا کی وا کیساتھ (۲) علامت
صفت نسبت و فاعلیت جیسے بڑھیا - گھٹیا + تیلیا - مُونگیا - سینگیا - موتیا - جالیا -
لوہیا - ٹوبیا - فریبیا - ٹھوہیا - سپیا - وغیرہ (۳) جب امر کے صیغے کے آخر میں یہ لفظ آتا ہے تو دو فعل ماضی
کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے لایا کھایا پایا دکھایا وغیرہ (۴) علامت تانیث و تصغیر
جو اسما کے اخیر میں آتی ہے جیسے چڑیا گُڑیا بٹیا ڈبیا - مُنڈھیا وغیرہ +

یاب - ف - (یافتن کا امر) معنی پا - یا پا - مرکبات میں اسم کیساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی یا اسم مفعول کے
معنی دیتا ہے جیسے کمیاب - بہرہ یاب فیضیاب وغیرہ +

یابندہ - ف - اسم فاعل - پانے والا - حاصل کرنے والا + سُراغی - کھوجی - سُراغ لگانیوالا
جیسے جوئندہ یابندہ +

یابس - ع - صفت - خُشک - سُوکھا ہوا + خُشکی کرنے والا +

یابو - ف - اسم مذکر - لُغوی معنی لدّو ٹٹو - اصطلاحی مُطلق ٹٹو - ایک قسم کا گھوڑا - ٹانگن ٹائیو

یاجوج - سُریانی - اسم مذکر - فسادانگیز - فسادی + برادر ماجوج جو یافث ابن نوح کا بیٹا تھا اور
نیز اُسکی قوم و اولاد جو طوفان نوح کے بعد کوہ الطائی کے شمال میں رہ پڑی تھی -
اصل میں اُس وحشی برفانی خونخوار قوم کا نام ہے جو سائبریا میں رہتی اور
انگریزی میں اسکویمو کہلاتی ہے اِسکی مُفصّل اور تازہ تحقیقات لفظ یاجوج اور کچھ
لفظ سکندر میں درج ہوئی ہے +

(مذہبی کتابوں اور ایشیائی تاریخوں میں اُن کا قد ایک سو بیس بیس گز کا لکھا ہے اور کان اتنے
بڑے بڑے بیان کئے ہیں کہ ایک کان کو اوڑھتے اور دوسرے کو بچھاتے ہیں مگر تاریخ جہاں میں
جو اس قوم کی تصویر دی ہے اُس میں گھوڑے کے سے کھڑے ہوئے کان ہیں چنانچہ اسکے مُصنّف
تاریخ مرآۃ آفتاب نما و مرآۃ الخیال وغیرہ سے نقل کی ہے کہ یاجوج و ماجوج ابنا یافث ایک ایسی
قوم ہے کہ اُس کا چہرہ حیوانات کا سا اور تمام بدن مثل بنی آدم مگر جسم پر بال بہت ہوتے ہیں - یہ قوم ایسی کثرت سے
ہے کہ اِس کا اندازہ و شمار بباعث افراط نہایت دشوار ہے جب یہ قوم زمانہ قدیم میں اپنی قیام گاہ
سے نکلکر آبادی و معمورہ انسانی میں آتی تھی تو خلق اللہ کو بڑی تکلیف اور ایذا پہنچاتی تھی چنانچہ
اُنکے بچوں کو کھا جاتی اور اُن کو مار ڈالتی تھی آخر کار سکندر ذوالقرنین الہرنے رفع تکلیف کی نظر سے
ایک مستحکم دیوار سیس اور آہن گلا کر بصلاح و صوابدید عقلا اُن دونوں پہاڑوں کے درمیان جسکی پرلی
طرف یہ قوم آباد ہے بہت چوڑی اونچی اور لمبی بنوا دی اُس روز سے آجتک وہ قوم پھر آبادی انسان
میں نہ آنے پائی سُنتے ہیں کہ اُس دیوار کے توڑنے میں یہ قوم تمام وقت مصروف و مشغول رہتی ہے مگر قدرت کاملہ الٰہی

یاج

سے پتھر یا پہاڑی نہیں ٹوٹ سکتی جسقدر دن بھر میں ٹوٹتی ہے رات کو پھر بحالی ہے سدِ سکندر سا ہی دیوار کا نام ہے اِس قوم کی عمر بہت بڑی لکھی ہے کہ ایک آدمی پانچ پانچ چھ چھ پشت تک برابر زندہ رہا ہے قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ حدِ مشرق میں دو بلند پہاڑ ہیں۔ جنہیں ناہر اوکیم لوگ کہتے ہیں سکندر نے اُنکے بیچ میں بہت کو دیوار بنائی تاکہ وہ لوگ اِدھر نہ آئیں تھے ایسے ہی یاجوج ماجوج کے درمیان بھی دو پہاڑ آتے تھے لیکن گھاٹی کھلی ہوئی تھی جس سے یہ قوم اکثر ان کو ستایا کرتی تھی سکندر نے جاکر وہاں ایک دیوار بنوائی۔ اِنکا قد و قامت اُن میں ایک گز کا اور بعض کے نزدیک بالشت بھر کا لکھا ہے باقی وہی باتیں ہیں جو ہم اُوپر لکھ آئے ہیں (واللہ اعلم بالصواب) اِس دیوار کی نسبت ہم نے لفظِ سدِ سکندر میں لکھا تھا کہ شاید دیوارِ چین سے مُراد ہے اور کچھ بیان لفظ سکندر میں بھی اُسکے بعد کی تحقیقات کے موافق درج کیا تھا لیکن اب جناب مولوی سر سیّد احمد خاں بہادر کی تازہ تحقیقات نے ہمارے اِس شاید کے لکھنے کو صحیح اور درست ثابت کردیا (دیکھو ازالۃ الغین عن قصۃ ذی القرنین میں فرماتے ہیں سکریٹری اِس میں کچھ شبہ نہیں جس سد کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ وُہی دیوار ہے جو چین اور تاتار یا سیتھیا کی سرحد پر بنائی گئی ہے اِسکو چی وانگٹی فغفور چین نے درمیان سنہ ۲۲۳ و ۲۰۵ قبل مسیح میں بنایا تھا۔ یہ دیوار ہوانگ ہو دریا کے غربی موڑ سے جو ایک پہاڑ کے قریب ۳۷ درجہ ۵۱ دقیقہ عرض بلد اور ۱۰۷ درجہ طولِ بلد پر واقع ہے بنائی شروع ہوئی اور پھر اُس دریا کے دُوسرے موڑ کو قریباً ۳۹ درجہ عرض بلد اور ۱۱۱ درجہ طولِ بلد پر کاٹ کر اور ضنجان پہاڑوں کے جنوبی سِلسلہ کے نیچے ہوکر خلیج لیوڈنگ کے کنارے پر ٹھیک چالیس درجہ عرضِ بلد اور ۱۲۰ درجہ طولِ بلد پر ختم ہوئی ہے۔ اِس دیوار کا طُول بارہ سو سے پندرہ سو میل کا بیان ہوا ہے سر سیّد نے دلائل معقول اور تاریخی معلومات سے بخُوبی ثابت کردیا ہے کہ قرآن شریف میں ذی القرنین چی وانگٹی کی طرف ہی اشارہ ہے اور سکندر کا نام جو مؤرخانِ اِسلام نے تجویز کیا ہے یہ صرف اُن کی اُسوقت کی تاریخی معلومات کا قصُور ہے جب اُنہوں نے دیکھا کہ سکندر سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے تو اُسی کو ذی القرنین حسبِ ضرورت چند وجُوہات نکالکر مان لیا چنانچہ ہم آیت یسئلونک عن ذی القرنین کی تفسیر وغیرہ میں سے اِس ذکر کو اقتباس کرکے لکھتے ہیں + اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں توریت کتاب پیدائش باب دہم آیتِ دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام آیا ہے۔ ماجوج عبری زبان میں غین کا تلفظ کاف کی آواز سے ہوتا ہے پس ماغوغ بولاجاتا ہے ماگوگ عربی میں گاف کو جیم سے بدل لیتے ہیں اِسلئے ماگوگ کا ماجوج ہوگیا۔ بیبل کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا اور ۱۶۷۱ء میں چھپا اُس میں بھی ماغوغ کو ماجوج عربی میں لکھا ہے۔ یُورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفظ ایسی آواز سے ہوتا ہے جو آواز مابین آوازِ حرف الف اور حرف واؤ یا واؤ مُنقلب بہ الف ہو اِس وجہ جب توریت کا ترجمہ یُونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفظ ماگوگ یا میگاگ لکھا گیا اور میگاگ کی نسل یعنی اُس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا۔ اور پھر اُس مُلک پر بھی جہاں وُہ آباد تھے گاگ کا استعمال ہونے لگا۔ مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے

یاد

جیسے گاگ میگاگ اور ایک کا دُوسرے لفظ پر بھی اطلاق ہوتا تھا۔ عربی زبان میں بجا۔ گاگ میگاگ کے یاجوج و ماجوج کا استعمال ہوا۔ پس یہ دونوں لفظ عجمہ ہیں اور بطور عَلَم کے مُستعمل ہوتے ہیں۔ اور اِسی سے عربی زبان میں غیر مُنصرف مُستعمل ہوتے ہیں کتابِ حزقیل نبی باب ۳۸ و ۳۹ میں گوگ کا لفظ قوم پر اور ماگوگ کا لفظ مُلک پر بولا گیا ہے بعض مُسلمان مؤرخوں نے لکھا ہے کہ یاجوج و ماجوج نہایت قلیل الجُثّہ اور صغیر القامۃ ہیں یعنی صرف بالشت بھر کا اُن کا قد ہے گویا بالشتیے ہیں اور بعضوں نے کہا نہایت قوی الجُثّہ وطویل القامۃ ہیں اُن کے ناخن اور دانت ڈاڑھ درندہ جانوروں کے مانند ہیں۔ وُہ آدمیوں کو مار کر اُن کا کچا گوشت کھاجاتے تھے۔ اور کھیتی پکنے کے موسم میں نکلکر تمام کھیتوں کو چٹ کرجاتے تھے۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اِن کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو بچھا کر اور ایک کو اوڑھ کر سو رہتے ہیں + مگر یہ سب کہانیاں جھُوٹ اور محض بے اصل ہیں۔ وُہ لوگ تاتاری تُرک ہیں۔ ہمارے عُلما نے بھی لکھا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں اِس قول کو نقل کیا ہے "قیل انّھما من الترک،" یہ قوم اب تک موجود ہے اور تمام مُلکِ تاتار اور چینی تاتار میں آباد ہے مگر جب ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ یاجوج و ماجوج گاگ میگاگ سے مُعرب ہوگیا ہے۔ اور اُن میں سے ایک کو قوم کا اور ایک کو مُلک کا نام بتایا ہے۔ تو یاجوج و ماجوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ ہمارے مؤرخوں اور مُفسّروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہوگا۔ بلکہ اِن سے وُہ مطلب سمجھا جائے گا جو گوگ اور ماگوگ سے سمجھا جاتا ہے۔ جو مُلک کہ اب بھی تبت کے شمال میں واقع ہے۔ اور جو قدیم زمانہ میں سیتھیا اور تاتار کہلاتا تھا۔ اور حال کے نقشوں میں چینی تُرکستان کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ اِس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری چینی اِسی کی نسل سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا۔ وُہ مثل عام اِنسانوں کے ہیں اُن میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ہے۔ البتہ ٹھوسے ہوتے ہیں +) دیکھو فٹ نوٹ [1]

یاد - ف - اسم مؤنث (۱) دِل۔ خاطر۔ ہردہ۔ قلب۔ (۲) جیتا۔ حافظہ۔ یادداشت۔

اے زکی بھُولو بتوں کو تُم کرو ذکرِ خُدا ، کوئی دم ایسا بھی گزرا ہے تمہاری یاد میں (زکی)

(۳) سُمرِن۔ یادگاری۔ نام رٹنا + سدھ۔ سُرت۔ (۴) ضدِ فراموش۔ خیال (۵) ازبر۔ نوکِ زباں۔ حفظ کنٹھ۔ برزبان +

یاد اللہ - ف - ع - اسم مؤنث (فقرا) (۱) یادِ خدا۔ خدا کی یاد۔ عبادت۔ بندگی۔ جیسے وُہ تو رات دِن یاد اللہ میں رہتے ہیں (۲) سلام۔ بندگی۔ عشق اللہ + سلام علیک + صاحب سلامت۔ بانوا فقیروں کا سلام ہے :- ع

عشق کے بندے ہیں ڈھب ہے سب سے رسم وراہ کا ، طور کچھ اُس بُت سے بھی رہتا ہے یاد اللہ کا (نامعلوم)

(۵) رُو شناسی۔ جان پہچان۔ مُلاقات۔ واقفیت۔ جیسے تمہاری اِنکی کب سے یاد اللہ ہے۔ ہماری اُن کی مدّت سے یاد اللہ چلی آتی ہے + ع

---

[1] **یاجوج ماجوج** - ع - اسم مذکر - (۱) اوّل وہی معنی ہیں جو بالا انفرادا اِنکے موقع پر لکھے گئے ہیں (۲)۔ (۲) عوام النّاسِ دہلی اور خاصکر صاحبانِ ہنود چونکہ فارسی کی شد بُد سے اُن دو صفات مذکورہ بردار توڑ کر نہ الگ مُنفق نیز عزازیل صفت آدمیوں کی نسبت استعمال کرتے ہیں جو ہر وقت ساتھ پھریں مثلاً آگئے یاجوج ماجوج +

یاد

ہے مرے نزدیک وُہ پیکر سراسر نُور کی — جس بُتِ کافر سے ہیگی یاد اللہ دُور کی (سرور)

یاد آنا - اِ فعل لازم :- (۱) خیال آنا - خیال گُزرنا - دِل میں گُزرنا + ذہن میں آنا - یادداشت ہونا + ہڑکا ہونا + ہڑک اُٹھنا دلپر سانپ سالوٹنا محبّت کا جوش اُٹھنا -

صحرا میں دیکھتا ہوں جو شوخی غزال کی — آتی ہے یاد اک صنمِ خُرد سال کی (ناسخ)

(۲) چیتے پر چڑھنا - دھیان میں آنا - حافظہ میں مستحضر ہوجانا - بھُولی ہوئی بات یا چیز کا مُستحضر ہونا - (۳) معلوم دینا - حقیقت کھُلنا - خبر پڑنا +

یاد آوری - ف - اسم مؤنث :- یاد لانا - یاد کرنا - یاد فرمائی + ترسیل نامہ پیام - پیغام - اِستفسارِ چگونگی + مزاج پُرسی - خیریت طلبی +

یاد بدنا - اِ - فعل لازم :- یاد فراموش بُدنا - ہمعُمر لڑکوں کی ایک شرط ہے جو آپس میں اسطرح کچھ مُدت کیواسطے بُدلی جاتی ہے کہ اگر ہم تم کو کوئی چیز دیں اور تم فوراً "یاد ہے" نہ کہسکو اور ہم کہدیں کہ فراموش تو اِسقدر فلاں چیز اِس بھُول جانیکی عوض دینی ہوگی -

اِس تری یاد فراموش سے تے بے ہوش کیا — غیر سے یاد بدی ہم کو فراموش کیا
یاد اُس سے بدنی ہم نے بہت کی تو سہے — نار یں بھی تو کیا اُس مزیدار نکالی +
(جرأت)

یاد پڑنا - اِ فعل لازم :- یاد آنا - یاد گُزرنا - یاد ہونا - خیال میں آنا - ذہن میں آنا مثلاً مجھے تو ایسا یاد پڑتا ہے کہ سراحاں جاہ شملہ پر ۱۸۸۳ء میں تشریف لائے تھے +

یادداشت - ف - اسم مؤنث :- (۱) یاد رکھنے کا نشان + یاد + (۲) روزنامچہ - وُہ بیاض جسمیں یاد رہنے کو کچھ لکھ لیں - نوٹ بُک - (۳) حافظہ چیتا جیسے میری یادداشت میں فرق ہے - (۴) تاکیدی دُوسرا خط - یاددہانی کا خط - چتاوَنی +

یاد دِلانا - اِ فعل مُتعدی :- (۱) جتانا - چیتانا + (۲) آگاہ کرنا متنبہ کرنا +

یادِ رب کی خیر سب کی - اِ - اسم مؤنث :- صدائے فقیر یعنی خدا کا نام لیتے اور سب کا بھلا مناتے ہیں کچھ دے ہے تو ایسے لوگوں کو بھی دلواؤ +

یاد رکھنا - اِ فعل متعدی :- (۱) خیال رکھنا - دھیان رکھنا - فراموش نکرنا بھُول نجانا - دِل سے نہ بھُلانا - حافظہ میں رکھنا - دل سے محو اور سہو نہ کرنا + ۵

کہا یاد رکھنا تو بولے بگڑ کر — چلو جاؤ لائے بڑا یاد رکھنا
جنُوں ہوگا اے قدر عشق پری میں — یہ اِس دم کا کہنا مرا یاد رکھنا
} قدر

(۲) سمجھونگا - بدلا لونگا - گت بناؤنگا - سزا دُونگا - جتا دیتا ہُوں بدلا لیکر چھوڑونگا ۵

یہ کہتے ہوئے پاس آتے ہیں میرے — غضب ہے جو تمنے چھُوا یاد رکھنا
اُڑائے لئے پھرتی ہے خاک میری — یہ اٹکھیلیاں اے صبا یاد رکھنا [۱]
} قدر

یاد رہنا - اِ فعل لازم :- دھیان رہنا - خیال رہنا - دل سے نہ بھُولنا - فراموش نکرنا - حافظہ میں رہنا - ذہن میں رہنا - استحضار رہنا - دل سے محو اور فراموش نہونا - سہو نہونا - چیتے سے نہ اُترنا - بھُول میں نہ پڑنا -

نہ کسی حال میں غافل نہیں ہو سکتا ہے — خواب میں شکل دکھا جاتے ہیں تو یاد رہے
دو طرف ایک زمانہ میں توجہ ہے محال — اے زکی بھُول خودی کو کہ خدا یاد رہے
} (زکی)

یاد رہے - اِ - محاورہ :- (۱) بھُول مت جانا - دِل سے محو و سہو اور خاطر سے فراموش نہ کرنا (۲) جتا دیتا ہُوں اِسکا بدلا لیکر چھوڑونگا - سمجھونگا - سمجھکر رہونگا - آج کی بات کو مُہمل نجانا -

یہ بھُلانا ستم ایجاد بھلا یاد رہے — نہ کیا ہم کو ذرا یاد بھلا یاد رہے (منظور)

غیر سے روز ملو ہم پہ یہ بیداد رہے — اور تو کیا کہیں ہم تم سے بھلا یاد رہے (مصحفی)

یہ بھُلانا ستم ایجاد بھلا یاد رہے — نہ کیا مجھکو کبھی یاد بھلا یاد رہے (معروف) [۲]

(۳) ہماری اِس وقت کی نصیحت ذہن نشین رکھنا - ہمارا قول بھُول مت جانا -

جسے کچھ بھی نہ بجز عفو و عطا یاد رہے — یہ گنہگار رہی دیوانِ قضا یاد رہے
دیتے میں شربتِ دیدار مریضِ غم کو — کام آتے گی مسیحا یہ دوا یاد رہے
حشر کو دیدۂ مُشتاق تو حیراں ہونگے — دستِ فریاد وُہ دامانِ قضا یاد رہے
} (زکی)

جس روز کسی اور پہ بیداد کروگے — یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کروگے (سودا)

(۴) بیشک ضرور - بالیقین - یقیناً - شرطی شرطیہ دعوے کے ساتھ جیسے ۵

ناتوانی سہی بے طاقتی و ضعف سہی — لب تک آئے گی مری آہ رسا یاد رہے (زکی)

یادش بخیر - ف - ع - محاورہ :- ذکرش بخیر کا مرادف - جب کسی غائب دوست یا عزیز کا ذکر کرتے ہیں تو پہلے یہ کلمہ بجائے دعائے خیر زبان پر لاتے ہیں یعنی ہم اُس کا نام بھلائی کے ساتھ لیتے اور اُس کی بہبود سے خیریت چاہتے ہیں - نیز اگر کسی دوست کا ذکر ہو رہا ہو اور وُہ حسبِ اتفاق آنکلے تو بھی کہتے ہیں یادش بخیر اللہ آہی گئے -

کہاں ہائے دیکھوں یہ اس بن میں سیر — نہ ہو پاس میرے وُہ یادش بخیر (میرحسن)

یادش بخیر دشت میں مانندِ عنکبوت — دامن کا اپنے تار جو خاروں پہ تن گیا
مارا تھا کس لباس میں عُریانی نے مجھے — جس سے تہ زمین بھی میں بے کفن گیا

نہیں معلوم اک مُدت سے قاصد حال کچھ اُس کا — خدا اچھا رکھے یادش بخیر اُس آفتِ جاں کا (داغ)

گلشن بھی ہے شراب بھی ہے ابر بھی ہے — یادش بخیر یار کو لائیں کہاں سے ہم (صبا)

یاد فراموش - اِ - اسم مؤنث :- ایک قسم کی بازی و شرط جو ہمعُمر لڑکوں میں کچھ دِن کے واسطے بدی جاتی ہے جسکا دستور یہ ہے کہ آپس میں عہد و پیمان کر لیتے ہیں کہ اگر ہم تم کو کوئی چیز اِسوقت کا عہد بھُلا کر دیدیں اور ساتھ ہی فراموش بھی کہدیں تو تم کو اِس کے عوض اِسقدر فلاں چیز دینی ہوگی اور جو تُم نے کہدیا یاد ہے تو تم جیتے +

ہر ایک سے وُہ کیوں نہ بدی یاد فراموش — دِل ہاتھ کبھی یاد فراموش میں آئے (ظفر)

تُو نے جو بدی مجھ سے میاں یاد فراموش — ہوتی ہی نہیں دِل سے تری یاد فراموش (حقیقت)

یاد آتی ہے ہم کو وُہ تری یاد فراموش — سب تُو نے کیا اے ستم ایجاد فراموش (رشک)

[۱] گزر جائے گی شب پلک ملتے ہیں + پر اسوقت کی التجا یاد رکھنا (قدر) [۲] حضرت مغفور کو اِس جگہ توارد ہوا ہے یا معروف کو +

یاد

کبھی بھولے سے بھی اب یاد نہیں آتے ہم کیا قیامت ہے کہ ہم یاد فراموش کہیں (ضیا)

(۲) نری یاد و فراموش نے بیہوش کیا غیر سے یاد کبھی ہم کو فراموش کیا (جرأت)

یاد فرمانا - ا۔ فعل متعدی - یاد کرنا - بلانا - طلب کرنا - سرکار یا دربار کی طلب ہونا۔ جیسے حضور والا نے یاد فرمایا ہے انگریز دفتر ایسے موقع پر سلام دیا ہے کہتے ہیں +

یاد کرنا - ا۔ فعل متعدی - (۱) رٹنا - جپنا - بار بار نام لینا جپنی کرنا سمرن کرنا +

تم ہمیں بھول گئے ہو صاحب ہم تمہیں یاد کیا کرتے ہیں (نامعلوم)

(۲) حافظہ میں لانا - خیال میں لانا - ذہن پر چڑھانا - دل میں لانا - ~

تو چمن میں جو گزر غیرت شمشاد کرے فاختہ سرو کو بھولے سے نہ پھر یاد کرے (امانت)

(۳) حفظ کرنا - ازبر کرنا - نوک زبان کرنا کنٹھ کرنا - (۴) سوچنا جیسے یاد کروں تو کہوں (۵) ذہن نشین کرنا - جیسے سبق یاد کرنا (۶) بلانا - طلب کرنا + امیروں یا بادشاہوں کا اپنے ملازم کو دربار میں بلانا - ~

کہتا ہوں تصور میں محبان عدم سے ہم مرتے ہیں کس دن ہمیں تم یاد کروگے (برق)

(۷) کسی کی رفاقت محبت وفاداری اور مفارقت کا خیال کرنا - ~

موت اسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ کدھر یوں ترا بیمار غم جو ہچکیاں لینے لگا (ذوق)

یاد کروگے - ا۔ محاورہ - یاد رکھوگے کبھی نہ بھولوگے مثلاً ایسا مارونگا کہ یاد کروگے دوستی یا وفاداری کو خیال کرکے افسوس کروگے پچھتاؤگے - ہاتھ ملوگے - ~

جب ادھر یہ اس طرح کی بیداد کروگے جانباز کو تم اپنے بہت یاد کروگے (برق)

اب کرکے فراموش تو ناشاد کروگے پر ہم جو نہ ہونگے تو بہت یاد کروگے (امیر)

یاد کرے - ا۔ محاورہ - یاد رکھے - کبھی نہ بھولے - جیسے ایسی سزا دوں کہ یاد کرے + ہمیشہ پچھتائے - سدا افسوس کرے - وہ مزہ چکھاؤں کہ یاد کرے - ~

خود بخود مجھ سے لگاوٹ ستم ایجاد کرے اس قدر دل سے بھلاؤں کہ بہت یاد کرے (امانت)

یادگار - ف - اسم مؤنث و مذکر - (۱) مرکب از (یاد + گار) نشانی + علامت - آثار - چنہ - کوئی شے جو کسی کے نام کی یاد میں بنائی جائے - نشان خیر - (۲) وہ تحفہ یا عمدہ چیز جو دوست کو اپنی نشانی کے طور پر دیں - ~

کیوں نہ دوں زخم کو جگہ دل میں کیا یہ قاتل کا یادگار نہیں ++ (رمز)

(۳) آثار القنا دید - پرانی عمارتیں جیسے مینار لاٹھ مکان مقبرہ عمارت وغیرہ - (۴) فرزند - بیٹا - پسر - (۵) یادگاری کے لائق تمغہ - قابل یادداشت شے - وہ چیز جسے دیکھ کر کوئی یاد آئے - ڈپلوما سند (۶) باقیات صالحات بخلاف عمارات و وظائف وغیرہ

یادگار زمانہ - ف - اسم مذکر - زمانہ میں یاد رہنے والی چیز - قابل یاد چیز ~

یادگار زمانہ ہیں دونوں یار کی دشمنی مرا اخلاص (مجروح)

یاد

یادگار زمانہ ہیں ہم لوگ سن رکھو تم فسانہ ہیں ہم لوگ (نامعلوم)

یادگاری - ف - اسم مؤنث - دیکھو یادگار از نمبر ۱ - ۲ +

یاد گدگدانا - ا۔ فعل لازم - کسی چیز کا بار بار یاد کر یاد آنا - دل میں یاد اٹھنا +

یاد ہو کہ نہ یاد ہو - ا۔ محاورہ تجاہل عارفانہ - خدا جانے تمہیں یاد ہے کہ بھول گئے - معلوم نہیں یاد بھی ہے یا بالکل بھول گئے + ~

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
جو بگڑ کے وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومن)

یاد ہونا - ا۔ فعل لازم - (۱) ازبر ہونا - حفظ ہونا - برزبان ہونا - نوک زبان ہونا - دھیان میں ہونا - حافظہ میں ہونا

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومن)

(۲) ذہن نشین ہونا - ذہن پر چڑھنا جیسے سبق یاد ہونا (۳) دل میں آنا - دل میں گزرنا - جیسے پرچہ پڑھنا - (۴) بلایا جانا - بلاوا ہونا - طلبی ہونا جیسے حضور میں تمہاری یاد ہوئی ہے +

اسکے آنے سے اجل پیشتر آئی افسوس کیا برے وقت ہوئی یاد ہماری یارب (داغ)

یاد ہے - ا۔ محاورہ - (۱) فراموش کا جواب جو یا فراموش کی فرد میں دیا جاتا ہے (۲) آتا ہے - خوب رواں ہے - ذہن پر چڑھا ہوا ہے - خوب جانتے ہیں بخوبی معلوم ہے ~

اور سے بیدلوں کو بھولنا دل ناز سے لیکر یہ انکو یاد ہے وعدہ ظلم ایجاد کیوں کرتے (زکی)

یار - ف - اسم مذکر - (۱) مددگار - معاون - ساتھی - حمایتی - دستگیر - یاری دہندہ - مدد - سہائی - حامی - ساتھ دینے والا - سہایتا کرنے والا + ~

جان تنہا بدن کو چھوڑ گئی + کون دنیا میں ہے کسی کا یار + (مجروح)

(۲) دوست - آشنا - رفیق - ہمدم - رفیق - محب مخلص - ہتو - ہمدرد - غمخوار + ~

ننگ اہل جہان کا یہ ہے کل ہی دشمن ہیچ جو کہ یار ہے آج + (مجروح)

(۳) معشوق - محبوب - پیارا - من ہرن - من موہن - دلربا - پریتم - دلبر - صنم + ~

ہوئے زخم دل دیکھ کر یار بولا + کہ مرہم ہے سم کھانے کے قابل + جمع عام میں مانند زلیخا کہ وہ ہمیں تو یار کو اپنے نہ دکھلا جانا

بے یار روز عید شب غم سے کم نہیں جام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں (ذوق)

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا (امیر)

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی (غالب)

عجب بنی ہے ہمارے دم پر یہ اب ہے ہونا لگا ہمارا بچیگی کیونکر یہ جان ہماری نہ دل ہی بنا نہ یار اپنا (موقف)

معروف ابتو دیکھتے ہو تم ہمیں غریب تک یار نہ لگائے تو پھر ہم کو دیکھئے
ہو نہ جب تک وصال اے معروف کوئی ممکن ہے وصل یار ابھی ++ (معروف)

ہائے قسمت ہمیں خبر نہ ہوئی　　یار جانا نکا کیا کواڑوں میں ہم
آئی یار کی صورت میں عزرائیل کرپیا　　کتا ہو جان دینے میں ہیں لطف دگھیا (مؤلف)
تیغِ نگاہِ یار آہستنی لگی تھی پر　　برسوں گزر گئے مجھے آزار کھینچتے

(۴-ا) دھگڑ۔ دھگڑا۔ لگوار۔ نشنی۔ آشنا ٭ س

نکل جاؤنگی میں بھی یار کرکے دیکھنا ایک دن　　سہو گھر سوت کے اچھا نہ جانا چھوڑ دو تم دانگا (راحت)
ہاں ہوہی کہیں کھلند ڈسد صوبے آگئے کیں　　سانسو نال پہیلیاں نہ یاروں نال سنہ دیں (دوہا)
یار سے پڑی گئی جھڑ یوں میں نند　　وہ ٹی سینے میں جھپیلا ہو گیا (نازنین)

(۵-ا) بجائے خود۔ آپ اپنا۔ میں۔ ہم جیسے اُسنے جتنیرا سر مارا مگر یار نے
بھی ایک نہ سُنی ٭ یار تو کہیں آئیں نہ جائیں۔ س

ناک میں دم ہے ترے ہاتھ سے کمبخت ظہیر　　یار آجائے کہیں سوت بلا سے مجھکو (ظہیر)
کہدو رقیب سے کہ وہ باز آئے جنگ سے　　ہرگز نہیں ہے یار بھی کم اُس ڈھنگ سے (دل)
تو تو کچھ اور ہو گیا مجروح　　دل تو لگتا نہیں کہیں اے یار (مجروح)

(۶) ف: تعالےٰ کی طرف اشارہ۔ رب۔ خدا۔ اللہ۔ بھگوان۔ رام ٭ س

دُوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا　　ہے شہرگ گلو سے بھی یاں یار قرب (شہیدی)

(سنسکرت میں جار۔ जार عورت کے یار کو کہتے ہیں جسکی بُنیاد دوستی محبت پر ہے)

یار باز۔ ف صفت :۔ (۱) دھگڑ باز۔ دھگڑ ہائی۔ فاحشہ۔ چھنال۔ قحبہ۔ ہاتر۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ کنچنی۔ کسبی (۲) بدچلن۔ بداطوار ٭

یار بازی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ چھنالا۔ چھنالپن۔ دھگڑ بازی ٭ زناکاری۔ تماش بینی ٭ بدچلنی۔ بدکاری۔ فسق و فجور ٭

یار باش۔ ف صفت :۔ (۱) آشنا پرست۔ ملنسار۔ یاروں کا یار۔ دوستوں کا دوست۔ سبکا ساتھی ٭ زندہ دل۔ خوش طبع۔ خوش مزاج۔ دل لگی باز (۲) ہرجائی ٭ عیاش۔ تماش بین۔ عشق باز۔ عاشق مزاج۔ شاہد پرست۔ شاہد باز ٭ س

کیونکر سہیں یہ ظلم و جور کیونکر بلائیں ہم اُٹھاویں　　غیرتِ عشق ہمکو ہے لازم آپ ہیں یار باش سے (جرأت)

یار بننا۔ ا فعل لازم :۔ (۱) دوست بننا۔ دوست ہونا ٭ س

ہم جو یوں دل سے خریدار بنے بیٹھے ہیں　　اپنے مطلب کے لئے یار بنے بیٹھے ہیں (ظہیر)

(۲) اخلاص میں آنا۔ لاڈ میں آنا۔ پیار میں آنا۔ جیسے اب ایسے یار بنے کہ گستاخی کرنے۔ (۳) موافق ہونا۔ ہمدم ہونا ٭ س

مٹے گی یار سے تکرار کیوں کر　　بنے گا دشمنِ جاں یار کیوں کر (آغا)

یار بنانا۔ ا فعل متعدی :۔ (۱) دوست بنانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ دوستی کرلینا (۲) شیشے میں اُتارنا۔ ڈھب پر لانا۔ اپنے مطلب کا کرلینا ٭

یارِ جانی۔ ف۔ اسم مذکر :۔ نہایت پیارا اور دلی دوست۔ وہ یار جسے جان عزیز سمجھیں

اُسی کا سب ہے جلوہ جدھر دیکھتا ہوں　　نظر میں ہے کس یارِ جانی کی صورت (ظہیر)

یارِ عزیز۔ ا۔ کلمہ خطاب :۔ اے دوست۔ اجی میاں۔ یار جی۔ پیارے دوست۔ جیسے یار عزیز جانے بھی دو۔ یار عزیز میں نے تجھ کیا کہا تھا جو تو خفا ہو گیا ٭

یارِ غار۔ ف ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اوّل کی مانند یار جنہوں نے پیغمبر خدا رسولِ مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا غار جبل واقع جبل ثور میں بوقت ہجرت ساتھ دیا تھا۔ (۲) اصحاب کہف۔ وہ ساتوں یار جو کہ بادشاہِ ظالم و کافر کے خوف سے بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے تھے (۳) مجازاً یارِ صادق۔ گہرا دوست۔ پکا دوست۔ بڑا بھاری دوست اور خیر خواہ۔ مصیبت کے وقت کا یار ٭ ہم پیالہ ہم نوالہ۔ دانت کاٹی روٹی ٭ پورا ساتھی۔ پکا ساتھی۔ رفیق و ہمدم ٭ س

قبر میں بھی جاؤنگا تو ساتھ جائینگے مرے　　حسرت و اندوہ و حرماں میرے یارِ غار ہیں (رند)
گئے جو کوہ کو سودے کے زلف یار میں ہم　　تو ڈوبیں مار سیہ بنکے یار غار آیا (ناسخ)

یار فروشی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ خوشامد۔ مجازاً تعریف بیجا۔ سراہنا۔ یاروں کی بڑائی کرنا۔ یاروں کی ڈینگ مارنا ٭ یاروں کی تعریف میں اپنا فخر سمجھنا ٭

یار کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) دوست بنانا۔ یار بنانا۔ ڈھب پر لانا۔ موافق بنانا۔ (۲) آشنا کرنا۔ دھگوا بنانا۔ آنکھ لگانا۔ آشنائی کرنا ٭ س

یار کرنے کی تو نہیں مجھ پہ ہے تہمت یاجی　　اس زمانے میں کسی کا بھی کوئی یار نہیں (نازنین)

یار کی یاری سے کام اُسکے فعلوں سے کیا کام۔ ا۔ کہاوت۔ دوست کی دوستی سے غرض ہے اُسکے افعال سے کیا مطلب جیسا کریگا ویسا بھریگا ٭ س

دلبر و نے دلکو مجھکو دل کی دلداری سے کام　　یار کے فعلوں سے کیا ہے یار کی یاری سے کام (نکہت)

یار لوگ۔ ا۔ محاورہ :۔ (۱) عیار دوست۔ چالاک یار۔ دوست۔ آشنا (۲) بجائے ہم۔ میں۔ ڈینگ کے موقع پر بولتے ہیں ٭ س

کبھی سو ٹکڑے اگر کاسۂ سر کے ہوتے　　یار لوگ اِسپہ بھی اُس در سے نہ سرکے ہوتے (معروف)

یار مار۔ ا۔ صفت :۔ یارانگ سے دغا بازی کرنے والا۔ دوست بنا کر دغا دینے والا۔ یار سے بیوفائی کرنے والا۔ نہایت دغا باز۔ دوست کُش۔ محسن کُش۔ متمردوہی۔ چالیا۔ دھوکے باز۔ ٹھگ۔ اڑی مار۔ دغل۔ فریبی۔ عیار ٭

یار مار بنیا پہچان مار چور۔ ا۔ کہاوت :۔ بنیا دوست سے بھی نہیں چوکتا اور چور صرف مالدار کو پہچان کر لوٹتا ہے۔ یعنی بنیا چور سے بھی زیادہ مکار اور دغا باز ہوتا ہے

یار ماری۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ دوست کے ساتھ دغا بازی۔ دوست کُشی۔ محسن کُشی ٭

دغابازی۔ مکاری۔ دھوکا دہی۔ چھل۔ دغل فصل +

یارساری کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دوست بنا کر مارنا یا بنا کر دغا دینا + دوستی میں دغا کرنا +

یارِ وفادار ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دوستِ صادق۔ پکّا اور سچا دوست۔ بات کا پورا اور نباہ دینے والا دوست۔ بامروت دوست ؎

جمعہ کی شب ہے اور شبِ جمعرات کی شب ہے ۔ اے یار وفادار ملاقات کی ٹھیرے (نامعلوم)

یار ہوجانا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ یار بنجانا۔ دوست ہوجانا۔ پرچ جانا۔ ساہ پر آجانا۔ ڈھب پر لگ جانا۔ موافق ہوجانا +

یارا ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تاب۔ مجال۔ قوّت۔ توانائی۔ سامرت۔ شکتی۔ طاقت۔ پراکرم۔ مقدور۔ قدرت۔ زہرہ۔ دلیری۔ حوصلہ۔ جرأت + س

مدعا کہئے تو کیا کہئے کہ ہمکو ہم نفس ۔ بات بھی زہر کا اُسکے سامنے یارا نہیں (یاور)

علاج دردِ دل ممکن ہے لیکن ۔ زباں کو بھی جو یارا ہے بیاں ہو (مجروح)

اُنھیں بُلوا ہی سکتے ہیں نہ واں جا ہی سکا یارا ۔ فقط جذبِ دلی کا ناتوانی میں سہارا ہے (آغا)

خیر کی کج بحثیوں کے کیوں نہ قرباں جایئے ۔ اُن کے آگے گفتگو کا ہم کو یارا ہوگیا (ظہیر)

یاراں ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ یار کی جمع + دوستاں۔ محبّاں۔ احبّا۔ احباب +

یاراں چوری نہ پیراں دغابازی ۔ ا۔ محاورہ:۔ کھرا او صاف گو اپنی صفائی جتانے کے موقع پر کہتا ہے کہ ہم نہ تو یاروں سے کوئی معاملہ چھپاتے اور پردہ رکھتے ہیں اور نہ پیروں اور اپنے پیشواؤں سے ہی پھرتے ہیں۔ یعنی ہم کسی سے بھی دغا فصل نہیں کرتے سب سے الگ تھلگ اور صاف رہتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ سب سے یکساں معاملہ رکھتے ہیں حق کی جانب ہوتے کسی سے بُغض و کینہ نہیں رکھتے اِس میں کوئی خوش ہو یا خفا اپنے مطلب سے مطلب اور اپنے کام سے کام رکھتے ہیں +

یارانہ ۔ ف۔ تابع فعل:۔ (۱) آشنایانہ۔ محبّانہ۔ دوستی کے طریق پر۔ دوستی کے طور پر۔ مشفقانہ۔ مثلِ یاراں (۲) اسم مذکر:۔) دوستی۔ پیار۔ اخلاص۔ محبّت۔ ربط ضبط۔ آشنائی۔ اُلفت۔ ہیت۔ ستر نائی۔ اتحاد۔ سنیہہ۔ دوستانہ + س

وُہ یاد ہے اُسکی کہ بھلادے دوجہاں کو ۔ حالت کو کرے غیر وُہ یارانہ ہے اُس کا (آتش)

کچھ اپنے ہی اعمال جو کام آئیں تو آئیں ۔ چلتا نہیں عقبےٰ میں ہے یارانہ کسیکا (سعید)

اب بھی بلاتے اگر غیر کے ملنے سے وہ شوخ ۔ وُہی باتیں وُہی چرچے وُہی یارانے ہیں (غافل)

آگاہ نہیں قیصہ منصور سے اے دِل ۔ دُشمن ہے جو زن و مرد وُہ یارانہ ہے اُسکا (نسیم دہلوی)

یارانہ ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ دوستی ہونا۔ پیار اخلاص ہونا۔ ربط ضبط ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔ اتحاد ہونا۔ ارتباط ہونا۔ دوستانہ ہونا + س

وحشیوں کو کیا ہی مجھ وحشی سے یارانہ ہوا ۔ شیر کا پنجہ برائے موئے سر شانہ ہوا + (ناسخ)

آج کل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں ۔ عالمِ ارواح میں میرے ترے یارانہ تھا (آتش)

زندگی کا تھا مزا یار سے یارانہ تھا ۔ اُس پہ میں شیفتہ تھا وہ مرا دیوانہ تھا
شمعِ رُخسار پہ اُس شوخ کی پروانہ تھا ۔ غیرتِ لیلیٰ و مجنوں مرا افسانہ تھا
کبھی غیروں کا جو محفل میں گزر ہوتا تھا
بیٹھنا اُس کا نہ منظورِ نظر ہوتا تھا
([illegible])

یارو ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ یار کی جمع جو حالتِ ندا میں آتی ہے۔ اُردو کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی اسم جمع منادیٰ ہوتا ہے تو وہاں سے نون کو گرا دیتے ہیں جیسے دوستو۔ محبّو۔ ہمدمو۔ مونسو + س

میرے رونے کی حقیقت کو نہ پوچھو یارو ۔ یار ہو جسکا جدا کیوں کہ وُہ خرّم ہووے (جرأت)

یاروں ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) یار کی جمع۔ دوستوں۔ محبّوں۔ آشناؤں (۲) کبھی بے تکلفی کی گفتگو میں یہ لفظ ضمیر متکلّم کی بجائے بھی مستعمل ہوتا ہے + ہم۔ میں + اپنا وغیرہ۔

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب ۔ ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا
کیا مدّنظر تمکو ہے یاروں سے تو کہئے ۔ گر مُنہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہئے (ذوق)

یاروں کا ۔ ا۔ صفت:۔ (۱) دوستوں کا۔ احباب کا۔ آشناؤں کا۔ دوستوں سے منسوب (۲) ہمارا + اپنا جیسے یاروں کا کیا بگاڑا اُسنے خود ہی نقصان اُٹھایا +

طرز شیریں ہے سخن کی تری کس سے ہلادا ۔ ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا (ظفر)

لائیگا کعبہ سے تو مُفت ثواب اے زاہد ۔ حصّہ پہلے سے نکل جائے یہیں یاروں کا (داغ)

یاروں کا یار ۔ ا۔ صفت:۔ ہر ایک کے موافق۔ ہر ایک کا ساتھی۔ دوستوں کا ساتھی۔ دوستوں کا دوست۔ سب کا ہمراز۔ بڑا یار باش۔ ملنسار۔ بلا تکلف شیر و شکر۔ یاروں کی ہر بات میں شریک ہونے والا۔ شریکِ حال۔ ہر دل عزیز۔ غیر متکبّر۔

تفصیل سے کہہ ظالم حالِ دلِ دیوانہ ۔ ہم سے نہ چھپا ظالم ہم یار ہیں یاروں کے (قاسم)

محتسب گرچہ دِل آزار ہے میخواروں کا ۔ دیجے اِک جام تو ہے یار بھی یاروں کا (ذوق)

یوں سب کے دوستدار ہیں ہم ۔ لیک یاروں کے یار ہیں ہم + (معروف)

یاروں کی ۔ ا۔ صفت:۔ دوستوں سے منسوب۔ دوستوں کی۔ آشناؤں کی۔ محبّوں کی + ہم پیشہ لوگوں کی۔ حریفوں کی۔ ساتھیوں کی + ہماری۔ اپنی۔ س

سختی کھینچی کوہکن نے قیس نے رنج و تعب ۔ کیا گئی برباد اِن یاروں کی محنت ہائے ہائے (میر)

جب یاروں کی چال چلتی ہے ۔ کہیں واعظ کی دال گلتی ہے (مؤلف)

یاروں کے ۔ ا۔ صفت:۔ دوستوں کے + اپنے۔ ہمارے۔ ہماری ذات کے۔ س

اِس ابر میں وُہ ساقیٔ گلفام نہ آیا ۔ کیا یار جو یاروں کے کبھی کام نہ آیا + (نثار)

یاروں کے یار - صفت :- (یاروں کا یار کی جمع)۔ دوستوں کے دوست۔ دوستوں کے ساتھی ۔ ہر دل عزیز۔ ہر ڈھنگ میں شریک۔ سرافراش ہم مشرب

کرو حجاب نہ ہم سے الگ الگ نہ پھرو ادھر بھی آؤ کہ یاروں کے یار ہم بھی ہیں (تصویر)

یاری - ف - اسم مؤنث :- (۱) مددگاری ۔ معاونت ۔ مدد ۔ سہائتا ۔ سہارا ۔ دستگیری ۔ تائید ۔ یاوری ۔ کمک ۔ اعانت ۔ پشتی ۔ تقویت ۔ حمایت + س

اے وقت مصیبت میں جو سارے شہر کی یاری اُسی کے واسطے زیبا ہے دوستی تمہاری کا (دبیر)

(۲) دوستی ۔ آشنائی ۔ پریت ۔ محبت ۔ ربط ضبط ۔ اتحاد ۔ اُلفت ۔ اخلاص ۔ اُنس ۔ مترائی + س

عمر گزری ہے ہمیں گریہ و زاری کرتے کاش ہم اُس بُت کافر سے نہ یاری کرتے (مصحفی)

کیا بھلا ہم کو تیری یاری میں رہے اب تلک اُمیدواری میں (انشا)

(۳ - ا) حصہ جو یار سے اُسکے کھانے کی چیز میں سے مانگا جائے (اطفال)

یاری آوے - ا - محاورۂ اطفال :- جو چیز کھا رہے ہو اس میں سے حصہ دے ہمارا حصہ دو ۔ ہمکو بھی دوستانہ کا حق دو +

یاری بدنا - ا - فعل متعدی :- (اطفال) (۱) باہم اِس بات کا عہد و پیمان کرنا کہ جو چیز تم کھاؤ ہمیں بھی دینا ۔ (۲) دوستانہ کرنا ۔ دوستی کا عہد و پیمان کرنا جیسے ”آؤ جی! یاری بدتے ہو؟ ہاں“ کوئیں میں جھکی ۔ ہماری تمہاری یاری پکی +

یاری جوڑنا - ا - فعل متعدی :- دوستانہ کرنا ۔ باہم دوستی کرنا ۔ باہم آشنا بننا ۔ یارانہ گانٹھنا + ہمدم و ہمراز بننا +

یاری دینا - ا - فعل متعدی :- (۱) مدد دینا ۔ معاونت کرنا ۔ جیسے نصیب یاری دے تو سارے کام بن جائیں + بخت دے یاری تو کر گھوڑے اسواری بخت نہ دے یاری تو کر کھاچروی داری ۔ (۲ - اطفال) جو چیز کھا رہے ہوں اُس میں سے کچھ حصہ دینا ۔ کھانے کی چیز میں سے حصہ بانٹ دینا +

یاری کُٹ کرنا - ا - فعل متعدی :- (اطفال) دوستانہ القط کرنا ۔ دوستی چھوڑنا ۔ ترکِ ملاقات کرنا ۔ ترکِ آشنائی کرنا ۔ مکتب کے لڑکوں میں یہ کہاوت رواج ہے ۔

ابھی یاری کی اور ابھی کُٹ کی ہت تری جاو پر پڑے پھٹکی (نامعلوم)

لی چٹکی سے جبکہ میں نے اُسکے چٹکی بولا کہ پڑے جان پہ تیری پُٹلی
پھر دانت تلے ٹھونک کے ناخن یہ کہا چل آج سے ہم نے تجھے یاری کُٹ کی } (نامعلوم)

یاری کُٹ ہونا - ا - فعل لازم :- دوستی القط ہونا ۔ دوستی قطع ہونا ۔ دوستی چھوٹنا ۔ ترکِ ملاقات ہونا +

یازدہ - ف - صفت :- گیارہ ۔ دس اور ایک ۔ ایک اُوپر دس ۔ اکادش +

یازدہم - ف - صفت :- گیارھواں + + گیارھویں تاریخ ۔ اِکادشی +

یاس - ع - اسم مؤنث :- (۱) نااُمیدی ۔ نراسی ۔ نراس ۔ حرماں ۔ مایوسی + س

آس کہتے ہیں جسے آس نہیں یاس نہیں یاس سے بھی کسی حالت میں مجھے یاس نہیں (ناسلام)

(۲) خوف ۔ دھڑکا ۔ اندیشہ ۔ خطرہ ۔ کھٹکا +

یاسِ کُلّی - ع - اسم مؤنث :- کامل نااُمیدی ۔ پُوری نراس ۔ کامل حرماں نصیبی +

یاسِ کُلّی میں لگاؤ نہیں رہتا صاحب کبھی اقرار سے اور کبھی انکار سے ہے (مجروح)

یاس ہو جانا - ا - فعل لازم :- اُمید ٹُوٹ جانا ۔ نااُمید ہو جانا ۔ مایوس ہو جانا ۔ دل شکستہ ہو جانا ۔ ہمت ٹُوٹ جانا ۔ جی چھُوٹ جانا + س

یاس اِس درجہ ہو گئی ہے کہ اب وصل بھی آرزو فزا نہ ہوا + (مجروح)

یاسا - ت - اسم مذکر :- ماتم ۔ مجازاً قتل ۔ خون ۔ خونریزی ۔ گردن زنی ۔ کُشت و خون ۔ غارتگری ۔ دولت ۔

یا سُکھ نیند سوؤ یا بالا چھو - ا - کہاوت :- آرام کرو یا تکلیف اُٹھاؤ + دو کاموں میں سے ایک ہو سکتا ہے +

یاسمن - یاسمون - یاسمین - ف - اسم مذکر :- چنبیلی ۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار پھول ۔ چنبیلی دو طرح کی ہوتی ہے ۔ ایک زرد جسمیں زیادہ خوشبو نہیں ہوتی ۔ دُوسری سفید جسمیں نہایت خوشبو ہوتی ہے + س

اُن عذاروں کی جو پاتی یہ صباحت آتش یاسمیں باغ میں پھُولی نہ سمائی ہوتی (آتش)

دیکھنا شوخی وہ حیراں یاسمن کو دیکھکر کہتے ہیں یہ آئینہ کس کا چمن میں رہ گیا
بتوں کی وہ صباحت اللہ اللہ رُخِ سادہ بہارِ یاسمن ہے } (زکی)

یاسہ - ت - اسم مذکر :- آئین و تمنا ۔ حکم + قانون ۔ سیاست ۔ قصاص + رسم و دستور +

یاسین - ع - اسم مؤنث :- یٰسین ۔ یٰس ۔ نیز رسم خط درست ہے + لغوی معنی اے سید ۔ یا سید البشر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم + قرآن شریف کی ایک مشہور سُورت کا نام جسکی نسبت معقل ابن یسار اور اُمّ درداء سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تم اپنے مُردوں پر یاسین پڑھو خدا تعالےٰ اُنہیں موت کی سکرات شدت اور سختی سے نجات دے گا اور نزع آسان کرے گا پس اسی وجہ سے حالتِ نزع میں یہ سُورت میت کو سُنائی جاتی اور اُسکی مُشکل اسکی برکت سے آسان ہو جاتی ہے چونکہ حالتِ نزع میں اس سُورت کے پڑھنے کا رواج ہو گیا ہے اسوجہ سے عورتوں نے متوہم ہو کر اس کا نام ہی مٹا دیں یعنی نام نہ لینے کے قابل سکھ رکھا ہے +

سختی سے روز فرقت دی جان مصحفی نے یٰسین پڑھنے کوئی بیمار تک نہ پہنچا (مصحفی)

محیط المحیط ۔ تفسیر نیشاپوری ۔ جلالین ۔ جمل حاشیہ جلالین وغیرہ کتب مستند عربی میں لکھا ہے

کہ یہ لفظ عربی کے اوزانِ مقررہ میں سے نہیں ہے بلکہ بمنزلِ ہابیل و قابیل ہے البتہ بعض محقق اسے غیر منصرف، اور بعض مبنی خیال کرتے ہیں بعض کا بیان ہے کہ یہ لفظ یا اُنَیسین یعنی اے انسان ہے تفسیرِ ابن عباس میں لکھا ہے کہ یٰسین لُغتِ سُریانی بمعنی یا انسان ہے۔ بعض نے اِس کو مقطعات میں داخل کیا ہے جسکے معانی اور اشارہ خدا یا اُس کے رسُول کے سوا دُوسرا نہیں جانتا)

یاسین سُنانا۔ اِفعل متعدی۔ بحالتِ نزع والے کے سامنے سُورۂ یٰسین پڑھنا تاکہ آسانی سے دم نکل جائے اور خدا کی طرف لو لگائے۔ رفعِ سکراتِ موت کا اہتمام کرنا۔ پیغامِ موت سُنانا۔ سے

مژدۂ وصل کے بدلے مجھے سرِ شبِ جاب شام سے صورۂ یاسین سُنا دیتے ہیں
دم ہے یاحسرتِ دل کہ نکلتا ہی نہیں مجھ کو سو بار وُہ یٰسین سُنانے آئے (ظہیر)

یاسین کا وقت آنا۔ اِفعل لازم۔ حالتِ نزع میں مُشکل آسان ہونیکے واسطے سُورۂ یٰسین سُنانے کا وقت آنا۔ نزع کا وقت پہنچنا۔ اخیر وقت ہونا۔ عمر کا قریب ہونا۔ سے

کُھلا قرآں تو وُہ سمجھے مرے شکوؤں کا دفتر ہے اُٹھے شرما کے بالیں سے جب آیا وقت یٰسین کا (نسیم دہلوی)

یافت۔ ف۔ اسم مؤنث۔ آمدنی۔ آمد۔ پیدا۔ حصُول۔ حاصل۔ دخل۔ پیداوار۔ کمائی۔ نفع۔ فائدہ۔ لابھ۔ مداخل۔ منفعت۔ فتوح۔ بُردہ۔ بالائی آمدنی۔ بیٹھوری۔ کمیشن۔ بندھیج۔ رشوت۔ گھوس۔ گھوس بچّر۔

یافتنی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ لینا۔ لینے جوگ۔ قابلِ وصُول۔ گرفتنی۔

یاقُوت۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) ایک قسم کا حجری جوہر جو اکثر سُرخ نیلا زرد اور سفید ہوتا ہے۔ ایک قسم کا عُمدہ تا مرطوب سیاہی سے صاف اور بالکل شفاف ہوتا ہے۔ لالڑی۔ مانک۔ چُنّی۔ مزاجاً مُعتدل۔ سے

ظفر اُسکے لبِ رنگیں سے ہم تو کام رکھتے ہیں کہاں کا لعلِ رمانی ہے یاقُوتِ یمن کسکا (ظفر)

صاحبِ قاموس نے اِسے یاکند کا معرب رقم فرمایا۔ فارسی میں بہرمان اور بہرام کہتے ہیں۔ مجمع الفنُون والے نے سیاہ رنگ کا بھی لکھا ہے اُس کا بیان ہے کہ جزیرۂ سراندیب اور حدُودِ زنگبار میں کثرت سے پایا جاتا ہے سختی میں ہیرے سے دُوسرے درجہ پر ہے ہیرے کے سوا کوئی چیز اُس میں چھید نہیں کر سکتی سفید یاقُوت بلور سے مُشابہ ہوتا ہے اور صرف وزن سے پہچانا جاتا ہے یاقُوت آگ میں مُتغیر نہیں ہوتا اگرچہ سفید معلُوم دینے لگتا ہے مگر جب باہر نکالتے ہیں تو پھر اصلی رنگ پر آجاتا ہے غلبۂ تشنگی کو دباتا دِل کو تقویت بخشتا اور خُون کو صاف کرتا ہے۔

چُونکہ یاقُوت کا ذکر خالی از لُطف نہیں ہے اِس وجہ سے ابنِ بطوطہ نیز اُسکے سفرنامہ کے لائق اور قابل مترجم صاحب نے جو کچھ اُسکی کیفیت لکھی ہے وُہ بھی بطورِ خلاصہ درج کیجاتی ہے۔

اِبن بطُوطہ نے سیلُون کے دارالخلافہ کو کُنکار لکھا ہے جس سے اُس کی مُراد **گم پولا** ہے جس کا دُوسرا نام **گنگا سری پُورا یا گنگالی** تھا اور اُس وقت کے راجہ کا نام **کُنڈ** درج کیا ہے مگر دراصل اُس کا نام **بھوان کا بھاوتھا** اور یہ راجہ تاموں لوگوں کے خوف سے گم پولا میں جا بسا تھا۔

وُہ لکھتا ہے کہ کنکار سیلُون کے سب سے بڑے راجہ کا دارالخلافہ ہے یہ پہاڑ ایک گھاٹی میں دو پہاڑوں کے درمیان ایک دریا کے کنارے جسے دریائے یاقُوت کہتے ہیں واقع ہے کیونکہ اِس دریا میں سے یاقُوت نکلا کرتا ہے اِس شہر کے راجہ کو کنار کہتے ہیں۔ اُسکے ہاں ایک سفید ہاتھی ہے یہ راجہ اُس پر تہوار کے دِن سوار ہوتا ہے اور اُس کے سر پر بڑے بڑے یاقُوتوں کا مقنع باندھتا ہے جسکی لڑیاں سہرے سے مُشابہ ہوتی ہیں وُہ یاقُوت جسکو بہرمان کہتے ہیں اِسی شہر میں پایا جاتا ہے بعض یاقُوت تو دریا سے نکلتے ہیں اور بعض کانوں سے کھود کر نکالے جاتے ہیں جزیرۂ سیلون میں یاقُوت سب جگہ نکلتا ہے جو لوگ یاقُوت نکالتے ہیں وُہ زمین کا ایک قطعہ خرید لیتے ہیں اُس میں ہر ایک طریقے سے تلاش کرتے ہیں۔ یاقُوت کا پتّھر سفید شاخدار ہوتا، اور اُسی کے اندر یاقُوت رہتا ہے۔ اِس پتّھر کو سنگ تراشوں کے پاس لیجاتے ہیں وُہ اُسے تراشتے اور یاقُوت اُسکے جگر کے اندر سے نکال لیتے ہیں۔ گویا یاقُوت اُس کا جگر ہوتا ہے۔ بعض یاقُوت سُرخ بعض زرد بعض نیلا ہوتا ہے جسے نیلم بھی کہتے ہیں۔ یہاں دستُور ہے کہ جو یاقُوت مالیت میں سو فنم یعنی چھ طلائی دینار سے زیادہ ہو وُہ راجہ کا ہوتا اور راجہ اُس کی قیمت دیکر خرید لیتا ہے اور اُس سے کم قیمت کا مالک یاقُوت اپنے پاس رکھتا ہے۔ سیلون کی عورتیں رنگ برنگ کے یاقُوتی ہار گلے میں ڈالے رہتی ہیں۔ یہانتک کہ ہاتھوں میں اُسکی چُوڑیاں اور پاؤں میں اُسی کی پازیبیں پہنتی ہیں۔ راجہ کی لونڈی باندیاں حریری چیرباں یاقُوتوں کی جالی (شبکہ) بناکر سر پر رکھتی ہیں۔ سفید ہاتھی کے سر پر سات یاقُوت مُرغی کے انڈے سے بھی بڑے بڑے ہیں۔ صاحب ایری **شکروتی** کے پاس میں نے ایک یاقُوت کی پیالی ہاتھ کی ہتیلی کے برابر دیکھی جس میں روغنِ عُود رکھا ہوا تھا جب میں نے تعجب کیا تو اُس نے فرمایا ہمارے پاس اِس سے بھی بڑے بڑے یاقُوت ہیں۔

یاقُوت کی نسبت جو فاضل مترجم اور کامل محقق نے اپنا خاص نوٹ دیا ہے وہ سب اِس جگہ درج کر دینے کے قابل ہے تاکہ مختلف محققوں کی رائے کا اندازہ ہو جائے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ یاقُوت ایک معدنی نہایت قیمتی اور کئی رنگ کا پتّھر یعنی جواہر ہوتا ہے۔ سُرخ کو لعل اور چُنّی۔ زرد و سفید کو پکھراج اور نیلے کو نیلم کہتے ہیں۔ اِس میں جس کا رنگ انار کے دانے کی مانند چمک آگ کی سی بے داغ بے جرم ہو وُہ سب سے اعلٰے اور بہتر سمجھا جاتا ہے سیلون۔ بدخشاں برہما اور مُلک برازیل واقع امریکا میں سب سے بہتر ہوتا ہے الماس کے سوا اور تمام جواہرات سے یاقُوت زیادہ سخت ہے۔ صاحبِ مخزن نے لکھا ہے کہ یاقُوت گندک اور خالص پارے کی

یاق

آمیزش و سردی کے اثر سے وجود پاتا ہے۔ ابوالفضل نے آئینِ اکبری میں ایک تولہ یا ماشہ گیارہ رتی یاقوت کی قیمت پچاس مہر دو سے قرار دی ہے۔ پہلے سیلون میں راجہ کے ملازموں اور خاص ٹھیکہ داروں کے سوا دوسرے شخص کو جواہرات تلاش کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ہماری سرکار ابد پائدار کے زمانہ میں کسی کی روک نہیں۔ جواہرات کی تلاش کا کام اکثر سنگھالی کیا کرتے ہیں۔ وہ دریاؤں کی تہ میں جاڑے کے موسم میں اُسکی تلاش شروع کرتے ہیں۔ اسکی تجارت زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے چنانچہ **رتن پورہ** کے میلے میں وُہ ہی تمام جواہرات خریدلیتے ہیں۔ جہازوں میں لاکر بیچتے اور فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ یاقوت کے حق میں یہ جزیرہ بہت مشہور ہے حتیٰ کہ نویں صدی میں عربی مصنّفوں اور محققوں نے تو اس کا نام ہی جزیرہ **یاقوت** رکھدیا تھا۔ مارکو پولو نے لکھا ہے کہ **قوبلاقاآن** نے ایک بڑے یاقوت کی تعریف سُنکر اپنا ایک سفیر جزیرہ سیلون میں بھیجا اور راجہ سے وُہ یاقوت سب سے زیادہ قیمت پر لینا چاہا بلکہ یہاں تک اجازت دی کہ اُسے مُنہ مانگی قیمت دی جائے اور یہ یاقوت لے لیا جائے لیکن راجہ ہی اُس یاقوت کے دینے پر راضی نہ ہوا جو سفیر سُرخرو ہوکر جاتا۔ مارکو پولو اِس یاقوت کی مُٹائی بازو کے برابر اور لمبائی پونے دس انچ لکھتا اور کہتا ہے کہ دُنیا کے پردے پر کوئی یاقوت اتنا بڑا ابتک نہیں سُنا گیا تھا کہ دیکھنے میں آیا ہو +

(۲) خلیفہ مُعتصم باللہ خلفائے عبّاسیہ کا غلام جو خوشنویسی میں ید طولےٰ رکھتا تھا (۳ صفت) نہایت لال۔ نہایت سُرخ مثلِ خُون کبوتر یا بیر بہٹی +

یاقوت رقم خاں ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ ایک مشہور خوشنویس کا نام جو خطِ نسخ کا بادشاہ۔ اور شہنشاہ دہلی کا ایک مُمتاز نمکخوار تھا +

یاقوتِ رُمّانی ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ ایک قسم کا نہایت سُرخ یاقوت جو رنگ میں انار کے دانہ سے مُشابہ ہے۔ عُمدہ یاقوت +

یاقوت لب ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ لعلِ لب معشُوق۔ محبُوب۔ دلبر +

یاقُوتی ع۔ صفت:۔ (۱) یاقوت سے نسبت رکھنے والا یاقُوت سے مُتعلّق (۲) ایک قسم کی مُقوّی معجُون جسکا جُزوِ اعظم یاقُوت ہے۔ نوشدارو (۳) ایک قسم کی عُمدہ خُورش جو نشاستے میں کھانڈ ملا کے زعفران ڈالکے کھیر کی مانند پکاتے اور خوانچوں میں جماکر اُوپر سے چاندی یا سُونے کے ورق لگادیتے ہیں +

یال ت۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) گردن۔ گلا۔ گلُو۔ عنق۔ ناڑ۔ (۲) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔ ایال + جانور کی گردن کے بال +

یامنی س۔ اسم مذکّر:۔ ہندو (۱) مسلمان۔ محمّدی۔ فرقہ اسلام کے آدمی جنہیں ہندو لوگ کافر خیال کرتے ہیں۔ ملیکش (۲) رات۔ شب۔ راتری۔ رجنی +

(پہلے یُونان یا یونیا کے رہنے والوں کو یَوَن کہتے تھے مگر اب مسلمان اور فرنگی وغیرہ سب غیر ملک والوں کو یَوَن و یامنی کہتے ہیں +

یتھ

یامن بھاشا ہ۔ اسم مؤنّث:۔ عربی یا فارسی زبان +

یاں ہ۔ تابع فعل:۔ یہاں کا مخفف۔ اِس جگہ +

یانا ہ۔ صفت:۔ صغیر سِن۔ کم سِن۔ چھوٹی عُمر کا۔ خُرد سال۔ نوعُمر۔ نوخیز۔ نادان بچّہ۔ بچّا۔ سیانا کا نقیض جیسے تیرے یانو سیانو کی خیر منا وے گوڈریا (صدا فقیر)

یانصیب ع۔ ندا:۔ دیکھو (یا قسمت یا نصیب)

یاوَر ف۔ اسم مذکّر:۔ مددگار۔ معاون۔ سہایک۔ سہائی۔ دستگیر۔ ممد۔ حامی۔ جانبدار

> بارکس کو ہے زکی اُسکے حریمِ ناز میں بخت یاور ہو اگر پابوسِ درباں کیجیئے (زکی)

یاوَری ف۔ اسم مؤنّث:۔ مدد۔ معاونت۔ دستگیری۔ حمایت۔ سہائتا۔ سہلاد۔ امداد۔ اعانت۔ تائید۔ کُمک +

یاوہ ف۔ صفت:۔ بیہُودہ۔ لغو۔ پُوچ۔ ہرزہ + گُم + ناپدید + بعید القیاس + نامعقُول۔ لچر۔ سُبک۔ بے معنی۔ خفیف +

یاوہ گو ف۔ صفت:۔ بیہُودہ گو۔ فضُول گو۔ واہی تباہی کہنے والا۔ ہرزہ گو۔ لچر۔ نامعقُول۔

یاوہ گوئی ف۔ اسم مؤنّث:۔ ہرزہ سرائی۔ بیہُودہ گوئی۔ واہیات۔ زٹل قافیہ۔ لغویات بکنا +

یاہُو ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) اے خدا تعالیٰ۔ خدا تعالیٰ کا اسمِ ذات (۲ ف) ایک قسم کا کبُوتر جسکی آواز سے لفظِ یاہُو سمجھ میں آتا ہے اور اِسی سبب سے یہ نام رکھا گیا + یاہُو کبُوتر کی آواز۔ یاہُو کبُوتر کی بولی۔ وُہ کبُوتر جو یاہُو کہتا ہے +

> پندِ بے سُود سے بہتر تھا کہ یاہُو کہتے کاش انساں کی عوض بنتے کبُوترِ واعظ (زکی)

اِس کبُوتر کا کوئی خاص رنگ نہیں ہے سفید بھی ہوتا ہے کالا بھی۔ یہ کبُوتر بڑا لمبا سانس کھینچتا ہے یعنی گونجتا ہے اور اُسکی گونج میں خدا کے نام کی آواز پائی جاتی ہے اسیواسطے یہ نام رکھا گیا یہ کبُوتر اُڑانے کے کام کا نہیں ہوتا اور نہ اُڑسکتا ہے +

یاہی ہ۔ ضمیر (گنوار) یہی۔ یہ ہی + اِسی +

> سورے ماتھے کی سُہد یاجات رہی یاہی سوچ میں ساری رات رہی (گیت)

یائے معکُوس ع۔ اسم مؤنّث:۔ اُلٹی ے۔ بڑی ے +

یباب ع۔ صفت:۔ ویران۔ غیر آباد۔ خرابہ۔ وحشت ویراں۔ لق و دق میدان۔ وادی خُشک جنگل۔ ریتلا میدان جیسے بیابان سندھ۔ راجپوتانہ۔ افریقہ وغیرہ +

یبس ع۔ اسم مؤنّث:۔ خُشکی۔ سُوکھاپن۔ رُوکھاپن +

یبُوست ع۔ اسم مؤنّث:۔ خُشکی۔ سُوکھاپن۔ رُوکھاپن۔ رُکھائی +

یتھا س۔ صفت:۔ جیسا۔ تیسا۔ جیسا کہ۔ جس پرکار سے۔ موافق۔ مطابق۔ جس طرح مثلاً۔ سا۔ سامانند۔ جس ریت سے +

یتھ

یَتھارتھ ۔ س ۔ صفت ۔ ٹھیک ۔ سچ ۔ درست ۔ ٹھیک ٹھیک جیسا چاہئے ۔

یَتیم ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ (۱) بے پدر ۔ لاوارث ۔ وہ بچہ جس کا باپ مرگیا ہو ۔ بن باپ کا ۔ (۲) وہ جانور یا حیوان جس کی ماں مرگئی ہو (۳) بن ماں باپ کا ۔ مرزہ ۔ بسہر ۔ (۴) جواہرات میں بے نظیر اور بے مثل جواہر ۔ یکتا ۔ بیش قیمت جیسے دُرِّ یتیم ۔ وہ بڑا موتی جو صدف میں سے ایک ہی نکلتا ہے ۔

یَتیمُ الطّرفین ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ بن ماں باپ کا ۔ وہ شخص جس کے ماں باپ دونوں مرگئے ہوں ۔ بے سر پیر ۔ نگوڑا ماٹھا ۔

یَتیم ہونا ۔ فعل لازم ۔ باپ مرنا ۔ بن باپ کا ہونا ۔ باپ کا سر سے اُٹھ جانا ۔ لاوارثا ہونا ۔ بے پدر اور بے سرا ہونا ۔

یَتیمی ۔ ع ۔ اسم مؤنث ۔ یتیم کی حالت ۔ حالتِ بے پدری ۔ عالم بے وارثی ۔

یَثرب ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مدینۂ منوّرہ کا نام ۔ عرب کے ایک مقدس شہر کا نام جس میں رسول مقبول آسودہ ہیں ۔

یَجُروید ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ چار بیدوں میں سے دوسرا وید جس کی مفصل کیفیت لفظِ وید میں لکھی گئی ہے ۔

یَخ ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) جما ہوا پالا ۔ برف ۔ جمی ہوئی برف ۔ وہ برف جو ہوا لگے سخت ہوگئی ہو ۔ آسمانی برف جب تک ملایم رہتی ہے اُسے یخ نہیں کہہ سکتے ۔ (۲ ۔ صفت) نہایت سرد ۔ جیسے پانی تو یخ ہے ۔

یَخنی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ شوربہ ۔ آبِ گوشت ۔ جوس ۔ اُبلے ہوئے گوشت کا پانی ۔ گوشت آبہ ۔ وہ گوشت جو صرف لہسن پیاز دھنیا نمک ڈالکر اُبال لیا جائے ۔

یَخنی پلاؤ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ وہ پلاؤ جس میں یخنی ڈالتے ہیں ۔ قورمہ پلاؤ کا نقیض ۔

یَد ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ ہاتھ ۔ دست ۔ کر ۔

یَدِ بیضا ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ دستِ روشن ۔ چمکتا ہوا ہاتھ ۔ سفید ہاتھ ۔ نہایت گورا چٹا ہاتھ ۔

ازبسکہ ثبتِ نامہ ہے سوزِ تپِ دروں ۔۔۔ قاصد کا ہاتھ ہے یدِ بیضا کلیم کا (مومن)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا وہ ہاتھ جو آگ پر ڈالنے سے جل گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اُس داغِ سوختہ میں وہ نور بطورِ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ جب آپ اُس ہاتھ کو بغل میں لیجا کر باہر نکالتے تھے تو مثلِ آفتاب روشن ہوجاتا ۔ اور آنکھوں میں چکا چوند آنے لگتی تھی مجازاً کرامات و خرقِ عادت پر اِسکا اطلاق ہونے لگا ۔

یَدِ طُولےٰ ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ بہت لمبا ہاتھ ۔ دستِ طویل ۔ بہت بڑی رسائی اور پہنچ ۔ مہارتِ کامل ۔ بڑا بھاری ملکہ ۔ نہایت دسترس ۔ جیسے وہ شخص لکھنے میں یدِ طولےٰ رکھتا ہے ۔

یز

یَراق ۔ ت ۔ اسم مذکر ۔ سامانِ جنگ ۔ لڑائی کا سامان ۔ ہتھیار ۔ اسلحہ ۔

یَرغہ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ تیز گھوڑا ۔ تیز رو گھوڑا ۔ اسپِ تیز رفتار (یعنی یلغار میں آیا ہے) ۔

یَرغمال ۔ ت ۔ اسم مذکر ۔ اول کفیل ۔ جب کسی بادشاہ کا بادشاہ سے عہد و پیمان ہوکر صفائی ہوجاتی ہے تو جو زبردست ہوتا ہے وہ اُسکے بھی رشتہ داروں یا اولاد میں سے کسیکو بطور ضمانت اپنے پاس رکھ لیتا ہے تاکہ یہ شخص اسکے سبب دغابازی نہ کرے ۔

یَرقان ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ ایک مرض کا نام ہے جس میں تمام جسم عموماً اور دونوں آنکھیں اور چہرہ خصوصاً زرد ہوجاتا اور پیشاب تک زرد آتا ہے ۔ کنول بائی ۔ پانڈو ۔ پنڈروگ ۔ پنجابی پرنہہ ۔ جب سودا یا صفرا بے عفونت جلد کی طرف خارج ہوتا ہے تو یہ مرض حادث ہوجاتا ہے اگر صفرا سے ہے تو اُسے یرقانِ اصفر کہتے ہیں اور جو سودا سے ہے تو اُسے یرقانِ اسود سے موسوم کرتے ہیں ۔

غالبؔ تو نے نہ اُس عیسےٰ نفس کی خبر کی ۔۔۔ باغباں نرگسِ بیمار کا یرقاں رنگیا (آتش)

ڈاکٹروں کے نزدیک کبھی تو صفرا کا راستہ بند ہونے سے کبھی جگر کا فعل ایسا سست ہونے سے کہ خون سے صفرا کو جدا نہ کرسکے یا خون میں صفرا اِس قدر جذب ہونے سے کہ اُس کے اجزا علیحدہ نہ ہوسکیں یرقان ہوجاتا ہے ۔

یَرمَلُون ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ یہ ایک لفظ ہے جو قاعدۂ قرأت کی یادداشت کیواسطے چھے حرفوں کو جمع کردیا ہے جہاں کہیں نونِ ساکن یا نونِ تنوین کے بعد ان حرفوں میں سے ایک حرف آجاتا ہے تو اُس نون کو اُسی جنس کا حرف بناکر باہم ادغام کردیتا ہے باغنّہ مگر لام اور رے میں غنّہ نہیں کرتا ۔

یَزد ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ ایران کے ایک مشہور شہر کا نام جو اُسکے جانب شرق واقع اور کپڑے کے کارخانہ کے سبب جسے یزدی کہتے ہیں مشہور و معروف ہے ۔

یَزداں ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام اور نیز وہ فرشتہ جسے پارسیوں نے فاعلِ خیرات رکھا ہے اُن کے نزدیک اُس سے کبھی شر نہیں ہوتی ۔ ثنیویہ گروہ کے لوگ آفرینندۂ خیر کو یزداں اور آفرینندۂ شر کو اہرمن یعنی شیطان کہتے ہیں اور اسیطرح آفرینندۂ نور کو یزداں آفرینندۂ ظلمت کو اہرمن مانتے ہیں مگر شعرا خدائے باطل کو اور شعرا خدائے حق کو یزداں کہتے ہیں ۔

یَزدانی ۔ ف ۔ صفت ۔ (۱) ربّانی ۔ خدائی ۔ ناسوتی (۲ ۔ اسم مذکر) پارسی لوگ جو ایک خیر کا اور دوسرا شر کا خالق مانتے ہیں وہ لوگ پہلے کو یزداں اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ۔

اِدھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا ۔۔۔ کہ تھا گیان و گُن کا لدایاں سے ڈیرا
اُدھر تھا عجم کو جہالت نے گھیرا ۔۔۔ کہ دل سب بنے کیش و کنش سے تھا پھیرا (زبدۂ حالی)

{بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
{شریدہ اس پرستی تھی یزدانیوں میں} بندِ حالی

یَزَک - ت - اسم مذکر - طلایہ - طلیعہ - تلاوہ - محافظانِ لشکر و مقدمۂ لشکر جنھیں قراول بھی کہتے ہیں یہ سواروں کی ایک جماعت ہوتی ہے جو اپنے لشکر سے آگے جاتی ہے تاکہ دشمن کی فوج سے ہوشیار اور خبردار رہیں + جاسوس + روندگشت + مُطلق لشکر کو بھی کہتے ہیں +

یزک دار - ت + ف - اسم مذکر - فوجِ طلایہ کا سردار - فوجِ محافظ کا افسر +

یَزِید - ع - اسم مذکر - ایک مشہور ملعون کا نام جو معاویہ کا بیٹا تھا اور جس نے خلافت کا دعوے کرکے حضرت امام حسین علیہ السلام کو اُن کے کُنبہ سمیت میدانِ کربلا میں نہایت تکلیفیں پہنچا کر شمرِ ذی الجوشن کے ہاتھ سے شہید کرایا تھا +

یَسار - ع - اسم مذکر - (۱) بایاں ہاتھ - دستِ چپ - اُلٹا ہاتھ - (۲) بائیں جانب - جانبِ چپ (۳) دولت - ثروت + تونگری + دولتمندی +

یَساوُل - ت - اسم مذکر - نقیب - چوبدار - اُردو والے اِسی کو جسول کہتے ہیں + میر توزک + قاصد - ہرکارہ - پیغامبر - ایلچی - دُوت +

یَسِیر - ع - صفت - (۱) سہل - آسان - (۲) تھوڑا - قلیل + چھوٹا - مُغرہ - بے مال بن مالکا - بے مادر - مادمُردہ - (صاحب شمس اللغات نے عربی میں طفل بے مادر کے معنی بھی تسلیم کیے ہیں)

یٰسین - ع - اسم مؤنث - دیکھو (طٰسین) قرآن شریف کی ایک مشہور سورہ کا نام +

یٰسین پڑھوانا - فعل متعدی - سُورۂ یٰسین کو حالتِ نزع میں سنوانا تاکہ بیمار کی مُشکل آسان ہو اور نزع کی تکلیف سے بچے +

یٰسین سُنوانا - فعل متعدی - دیکھو (یٰسین پڑھوانا)

یٰسین کا وقت آنا - فعل لازم - دیکھو (یاسین کا وقت آنا)

یَشب - ف - اسم مذکر - ایک قیمتی پتھر کا نام جو مائل بہ سبزی ہوتا ہے یشم اسی کا معرب ہے بعض نے سبز مائل بزردی لکھا ہے مزاجاً دُوسرے درجہ میں بارد و یابس سرد خشک زہر جدید صاحبِ مجمع الفنون نے لکھا ہے کہ اس کی کان ملک چین میں ہے مگر جونسن نے کوہ امٹوس بیان کیا ہے مجمع الفنون ہی کا بیان ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید دُوسری سیاہ اس پتھر کی انگوٹھیاں پیالے وغیرہ اس قسم کے ظروف بناتے ہیں کہتے ہیں جس کے پاس یشب ہوتا ہے اُس پر بجلی اثر نہیں کرتی - تقویتِ دل معدہ اور دفعِ خفقان کے حق میں عجیب خاصیت رکھتا ہے چنانچہ نادِ علی وغیرہ کی بچوں وغیرہ کے گلے میں ڈالتے ہیں +

یعسُوب - ع - اسم مذکر - شہد کی مکھیوں کا بادشاہ + شہد کی مکھیوں کی رانی مکھیوں کی ملکہ - رانی مکھی - زنبورِ نر - شہد کی تمام مکھیاں اس مکھی کے تابع ہوتی

ہیں - جہاں یہ مکھی جاتی ہے وہیں سب چلی جاتی ہیں کوہستانی لوگ اسکو چھوٹی کہتے ہیں +

یَعقُوب - عبرانی - اسم مذکر - (۱) ولدِ حضرتِ اسحاق ابن حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کا نام انہیں کے بارہ لڑکوں سے یہودیوں کے بارہ فرقے بنام بنی اسرائیل ہوئے ہیں حضرت ربیعہ ان کی ماں اُن سے بہت اُلفت رکھتی تھیں اسوجہ سے حضرت اسحاق علیہ السلام نے ان کو برکت دی چودہ برس اپنے ماموں کی خدمت میں رہے اسکے بعد کنعان میں بڑی دولت اور حشمت سے واپس آئے یہاں اُن کا نام کسی فرشتہ نے اسرائیل رکھا ، ۱۴۷ برس کی عمر میں بمقامِ گوشن ۱۶۸۹ برس قبل از حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وفات پائی حضرت یُوسف علیہ السلام جنکا قصہ اور حکومت مشہور ہے انہیں کے بیٹے تھے - (۲) امام ابُو یُوسف کا نام جو امام اعظم ابُو حنیفہ کے شاگرد تھے اور نیز مذہبِ نصاریٰ کے ایک مجتہد و امام کا نام +

یَعنی - ع - تابع فعل - معانو - ارتھات + مُراد - مطلب +

(اصل میں فعل مضارع معلوم سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جسکے لُغوی معنی ہیں میخواہد و قصد میکند یعنی چاہتا اور قصد کرتا ہے اسکا مصدر عنایت ہے جسکے معنی قصد کرنیکے آئے ہیں)

یَغما - ف - اسم مؤنث - (۱) لُوٹ - غارت - تاراج + مالِ غنیمت + رہزنی یا ڈاکے کا مال (۲) تُرکستان کے ایک شہر کا نام جہاں کے آدمی اپنے حسن و جمال کے سبب لوگوں کا دل لُوٹ لیتے اور اُن کے ظاہر و باطن کو اپنا فریفتہ بنا لیتے ہیں +

یَغمائی - ت - اسم مذکر - (۱) لُٹیرا - غارتگر - پنڈارا - قزاق - (۲ صفت) تاراج کردہ شدہ - تاراج شدہ +

یَقین - ع - اسم مذکر - (۱) بے شُبہ - بلاشک - ضرور - بالضرور - البتہ - ٹھیک - تحقیق (۲) پرتیت - پتیارا - اعتبار - اعتماد - وثوق - ع

نہ چھوڑے گی جیتا مجھے چشمِ قاتل یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے (ذوق)

محو ایسا چاہیئے عاشق خیالِ دوست میں غیر اگر بوسے یقیں ہو یار کی آواز کا (ناسخ)

(۳) مرگ - موت - (۴ - مجازاً) گمان - ظن - ظنِ غالب - (۵ - ا) خاطر جمع - دل جمعی - اطمینان + بھروسا +

(یقین کے تین درجے ہیں اوّل علم الیقین یعنی کسی بات کا ثقات کے اقوال یا دلائل قاطعہ سے کہ جسمیں بالکل شک و شُبہ نہ ہو سچ جاننا دوم عین الیقین یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر اُسکی ماہیت یا حقیقت پر یقین کرنا سوم حق الیقین یعنی کسی چیز کی ماہیت و کیفیت کو تمام حواس سے کماحقہٗ معلوم کرنا یہ سب سے اعلےٰ درجہ کا یقین ہے)

یقین آنا - فعل لازم - اعتبار آنا - پرتیت ہونا - نسچے ہونا +

یقین جاننا - اِ۔فعل مُتعدّی:۔ سچ جاننا۔ سچ ماننا۔ اعتبار کرنا۔ یقین کرنا +
یقین کرنا - اِ۔فعل مُتعدّی:۔ اعتبار کرنا۔ سچ ماننا۔ ٹھیک اور دُرست خیال کرنا +
یقین کے بندے ہوگے تو سچ مانوگے - اِ۔محاورہ:۔ یعنی اگر تم یقین کرنے والے بندے ہوگے اور تم کو سچ بات کی شناخت ہوگی تو ہماری اس بات میں شُبہ نہ کروگے۔ کمال صداقت جتانے کے موقع پر بولتے ہیں +
یقین لانا - اِ۔فعل متعدّی:۔ اعتبار کرنا۔ باور کرنا۔ سچ جاننا۔ سچ ماننا۔ شک لانا +
یقین مانو - اِ۔ندا:۔ سچ جانو۔ دُرست سمجھو۔ حق جانو۔ میں سچ کہتا ہوں +
یقین نہ کرنا - اِ۔فعل مُتعدّی:۔ اعتبار نہ لانا۔ یقین نہ کرنا۔ سچ نہ جاننا۔ شک کرنا۔ بے اعتباری کرنا۔ اعتقاد نہ کرنا۔ شُبہ کرنا +
یقین ہونا - اِ۔فعل لازم:۔ اعتبار آنا۔ یقین ہونا۔ تشفّی ہونا۔ اطمینان ہونا +
یَقیناً - ع۔تابع فعل:۔ از روئے یقین۔ بالضّرور۔ ضرور۔ آوشے۔ البتّہ۔ بیشک۔ بلاشُبہ +
یقینی - اِ۔اسم مؤنّث: یقین کیا ہوا۔ بالضّرور۔ بلاشُبہ۔ بالتّحقیق۔ البتّہ۔ سہو و خطا یا گمان و شک سے مبرّا جیسے قیامت کا آنا ایک یقینی امر ہے +
یک - ف + سنسکرت ایک ۔ صفت:۔ ایک۔ واحد۔ اکیلا۔ تنہا۔ نرا۔ جریدہ۔ فرد +
یک اَسپہ - ف۔ اسم مذکّر:۔ (۱) وہ شخص جو ایک گھوڑا رکھتا ہو۔ ایک گھوڑے کا مالک (۲) اکیلا سوار (۳) مجازاً آفتاب عالمتاب +
یک انار صد بیمار - ف۔ ضرب المثل:۔ ایک چیز اور خواہاں ہزاروں + یعنی یک یوسف صد خریدار۔ یک تو آہو و صد سگ۔ یک انگور صد زنبور +

ایک دل اور خواستگار ہزار کیا کروں یک انار صد بیمار (مجروحؔ)

یک بار - ف۔ صفت:۔ ایک بار۔ ایک دفعہ +
یک بارگی - ف۔ تابع فعل:۔ دفعۃً۔ ایکا ایکی۔ ایک دفعہ ہی + اچانچک۔ ان چیتے میں۔ یکایک۔ یکلخت +
یک باگ - اِ۔ اسم مذکّر:۔ وہ بھونری جو گھوڑے کی ایال کے نیچے ایک جانب واقع ہو جو منحوس خیال کی گئی ہے +
یک بریک - ف۔ تابع فعل:۔ (۱) علی التواتر۔ پیہم۔ تواتر۔ یکے بعد دیگرے (۲۔اِ۔عو) نہایت مجرّب۔ بار بار تجربہ میں آیا ہوا +
یک بیک - ف۔ تابع فعل:۔ دیکھو (یکبارگی) جیسے ؎

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو اپنے قرار ہے
کروں ظلم و ستم کا میں کیا بیاں مرا غم سے سینہ فگار ہے } (نامعلوم)

نکلا جو خط تو خط کے نکلتے ہی یک بیک بل انگلش کا کل پیچاں نکل گیا + (تصویر)

یک پُشتہ - ف۔ صفت:۔ اِکہرا چھپا ہوا کاغذ + ایک رُخا لکھا ہوا +
یک تارا - اِ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) تنبورا جسے اکثر فقیر بجاتے اور اُس کے آواز پر بھجن گاتے پھرتے ہیں۔ ایک تار کا ستار یا باجہ۔ (۲) ایک قسم کا باریک کپڑا جو ایک تار سے بُنا جاتا اور بہت ہلکا ہوتا ہے۔ ململ +
یک جا - ف۔ تابع فعل:۔ ایک جگہ۔ اکٹھّے۔ ایک مکان میں۔ شریک۔ ملے جلے +
یک جان - اِ۔ صفت:۔ خوب ملا ہوا۔ شیر و شکر۔ نہایت آمیختہ۔ یکساں +
یک جان دو قالب - ف۔ مع۔ صفت:۔ دلی دوست۔ ہمراز۔ نہایت گہرے دوست۔ شیر و شکر۔ یک جہت متّفق۔ یکا یار ؎

تم اور عدو دونوں یکجان دو قالب ہو میں تم سے اگر ملتا وہ کیونکر جُدا ہوتا (سالکؔ)

بظاہر گرچہ دُوری ہے عزیز و چشم عالم میں ولے ہم اور وہ اپنا صنم یکجان دو قالب ہیں
تمہارے ساتھ سایہ وار رہتا ہوں سدا ہمدم جُدائی کس طرح ہو لیکہ ہم یکجاں دو قالب ہیں
نظر ہے ایک ان آنکھوں میں دو ہی تو ہیں یا ہے بعینہ یہ ترے سر کی قسم یکجاں دو قالب ہیں } (نظمؔ)

یک جان دو قالب ہونا - اِ۔فعل مُتعدّی:۔ دانت کاٹی روٹی ہونا۔ نہایت دوست ہونا۔ گہرا دوست ہونا۔ یکا یار اور ہمراز ہونا +
یک جان ہونا - اِ۔فعل لازم:۔ نہایت آمیز ہونا۔ بالکل مل جانا۔ یکساں ہو جانا +
یک جَدّی - ف۔ مع۔ صفت:۔ ایک دادا کی اولاد۔ ایک خاندان کا + آبائی۔ اجدادی۔ موروثی۔ پیتوتی +
یک جہت - ف۔ صفت:۔ مُتّفق۔ میتی۔ ہمدم۔ موافق۔ یکدل۔ ہمزبان۔ متّفق الرّائے +
یک جہتی - ف۔ اسم مؤنّث:۔ یکدلی۔ اتّحاد۔ اتّفاق۔ ہمدمی۔ دوستی +
یک چشم - ف۔ صفت:۔ (۱) ایک آنکھ کا۔ کانا۔ واحد العین (۲) آفتاب۔ سورج۔ خورشید +
یک چشمی یا ایک چشمی - ف۔ اِ۔ صفت:۔ یکرخی تصویر ؎

دوست دشمن پر پڑیگی ایک اب اُسکی نظر ایک چشمی کھینچنا لازم نہ تھا تصویر کا (مرزا صابر)

یک چند - ف۔ صفت:۔ ذرا سی دیر۔ ذرا + تھوڑے سے تھوڑے +
یک چوبہ - ف۔ اسم مذکّر:۔ ایک بلّی کا خیمہ۔ ایک چوب کا ڈیرہ +
یک در گیر محکم گیر - ف۔ ضرب المثل:۔ استقلال اور استحکام ضرور ہے۔ ایک کا ہو رہے +

ہم تو مے خانہ سے نہیں ہلتے سچ ہے یک در گیر و محکم گیر (مجروحؔ)

یک دست - ف۔ صفت:۔ (۱) یکساں۔ ایک سان۔ ہموار۔ برابر۔ سمو چا۔ سارا۔ سنپورن۔ ثابت۔ پورا (۲) بے کم و کاست جوں کا توں۔ تمام۔ کل +
(وہ چند چیزیں جو ایک ڈھنگ ایک جنس ایک طریق ایک وضع ایک نوع ادا ایک مثل کی ہوں نیز وہ ایک چیز کہ وہ اپنے تام سے ایک نسبت رکھتی ہو۔ ایک قسم کی پوشاک جو سر سے پاؤں تک ایک سی ہو)

یک

یک دستی - ف - صفت :- ایک ہاتھ کا۔ کُشتی کے ایک داؤں کا نام +

یک دگر - ف - تابع فعل :- یکدیگر۔ ایک دُوسرا۔ دونوں ملکر۔ باہم دیگر +

یک دل - ف - صفت :- ایک جگر۔ یک جہت۔ مُتفق۔ مُونس۔ ہمدم۔ ہمراز۔ ایک جان دو قالب۔ ہمرنگ۔ ہمزبان۔ مُتفق الرائے +

یک دلی - ف - اسم مُؤنث :- یگانگت۔ ہمدمی۔ اتحاد۔ اتفاق۔ یکجہتی +

یک رُخی - ف - صفت :- (۱) یکطرفہ۔ ایک طرفہ۔ (۲) دونوں طرف سے ایک ہی شکل کی +

یک رنگ - ف - صفت :- یکساں۔ اندر باہر سے ایکسا۔ ظاہر و باطن ایک + صاف دل۔ صادق۔ بے نفاق۔ بےریا۔ یکجہت۔ یکدل۔ صادق الاعتقاد۔ دورنگ کا نقیض۔ سینہ صاف۔ بےکپٹ۔ ایک طرح کا۔ مُحِب۔ دوست + ص

ہوئے جو یکرنگ انکو زیبا نہیں ہے باہم جُدائی ملا | کہ پایا گُل نے تمام رعنائی چمن میں وفا کی (ذوق)

وحدت پسند ہے تو زمانے سے کر گریز | یکرنگ آشنا نہیں ہوتا دورنگ کا (آتش)

یک رنگی - ف - اسم مُؤنث :- ایک طرح کا ہونا۔ محبت۔ دوستی۔ خلوص مندی۔ یکجہتی +

یک رُو - ف - صفت :- (۱) یکجہت۔ یکدل۔ یکزبان۔ ایک مُنہ۔ (۲) ایک طرف لکھا ہوا +

یک زبان - ف - صفت :- ایک بات بولنے والا۔ راسخ القول۔ بات کا پکا۔ ثابت قدم۔ واثق القول + ص

یہ ادا کر پاس ہم خاموش شہادت رہتے | یکزباں اپنی زباں میں سکتے ہیں خنجر کو ہم (زکی)

یک ساں - ف - صفت :- ایک سا + ہموار۔ برابر۔ چورس۔ مُستوی + سمان۔ مانند۔ ملتا ہوا۔ ایک طرح کا۔ یکرنگ۔ ہمرنگ۔ ہمشکل۔ ہمصورت۔ مُشابہ۔ مماثل۔ مثیل +

یک سر - ف - صفت :- تمام۔ بالکل۔ سرتاسر۔ سراسر۔ سب۔ یکلخت + درلبت۔ کل۔ نپٹ۔ محض۔ سارا + ص

اشک شمع غیر کے پونچھے ہیں ذکی یک بیک | روئے رُوئے جیب و دامن اپنا یکسر جل گیا
ہم سے ملاقات عدو سے خلاف | باتیں ہیں اُس شوخ کی یکسر فریب (زکی)

یک سر ہزار سودا - ف - ضرب المثل :- ایک آدمی اور ہزار طرح کے لاینی ملال یا لا۔ جب ایک آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہوتا یا اُسکے مُتعلق بہت سے کام ہوتے ہیں تو وہ اس مثل کو اپنی بے فُرصتی ظاہر کرنے کی بابت زبان پر لاتا ہے +

یک سُو - ف - صفت :- (۱) ایک طرف + ایک جانب (۲) قایم۔ ساکن۔ ٹھیرا ہوا۔ (۳) بالقطع۔ کوتہ۔ چُکتا۔ (۴) اسم مُذکر۔ ٹھیراؤ۔ قیام۔ سکون۔ استقلال +

یک سُو کرنا - افعل مُتعدی :- یکطرف معاملہ کرنا۔ بالقطع کرنا۔ چُکانا۔ فیصلہ کرنا +

یک سُوئی - ف - اسم مُؤنث :- یکجائی + قیام۔ استقلال۔ اطمینان + اجتماع حواس۔ یکجمعی + فرصت + خاطر جمع +

یک

یک شنبہ - ف - اسم مُذکر :- پہلا دن۔ اتوار۔ سورج کا دن + ہفتے کے بعد کا اور پیر سے پہلے کا دن +

یک صدی ذات - ف - مع - اسم مُذکر :- شاہان مُغلیہ کے زمانے میں ایک منصب تھا جسکے دو لاکھ دام مُقرر تھے چونکہ ایک روپیہ کے چالیس دام ہوتے ہیں دو لاکھ کے پانچہزار روپے ہوئے گویا پانچہزاری کا مشاہرہ دار +

یک طرف - ف - مع - تابع فعل :- یک سُو۔ ایک جانب + الگ۔ کنارے۔ جدا۔ ایک پاس + دکانت۔ علیحدہ۔ تنہا +

یک قلم - ف - مع - صفت :- بالکل۔ تمام۔ سراسر۔ سب۔ درلبت۔ مجموع۔ سرتاسر۔ اوّل سے آخر تک۔ یکلخت + ایک دفعہ ہی۔ ایک بارگی + یکساں + فوراً۔ فوراً بالضرور معاً۔ بلاتوقف + ص

سچ ابھی ہاتھ لکھتا ہے قاصد خط یہ جسنے یکقلم | جھُوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم
نہیں ہے اعتبار اُن کا وہ لکھ کر ہیں مکرجاتے | وشتے اُنکی باتوں سے کہ مرقوم یکقلم ہے لیا
تمہاری شکل ہی سے ہم تو اپنے خط کا جواب | یقیں ہے نامہ بر ہو یکقلم سمجھے
شرح شوق کا اثر دیکھ کر خط میں نامہ بر | کرتی قلم ہے یکقلم حرف غم الگ الگ سا

یکبہی پُرزے سے ابتک نہ کبھی پالکیا | یکقلم یوں وہ ہمیں دل سے بھلائے نہوں (فاضل)
بستہ دو کا بست تھا ماہم تحریر کو تیرکو | زبان خامہ سے بیساختہ سب یکقلم نکلے (ظہیر)

یک گز دو فاختہ - ف - محاورہ :- ایک پنتھ دو کاج۔ ایک تیر میں دو شکار۔ ...

یک لخت - ف - صفت :- تمام۔ سنپورن۔ بیکل۔ بالکل۔ نپٹ۔ محض۔ سارا۔ سرتاپا۔ سرتاسر۔ سراسر۔ سراپا۔ سب۔ تمام و کمال۔ یکقلم۔ درلبت + فوراً۔ معاً۔ بلاتوقف۔ تُرت +

یک لوتا۔ یکلوتا - ا - صفت :- ایک سے نسبت رکھنے والا۔ اکیلا۔ فرد + اپنی ماں کا ایک ہی۔ ایک ہی۔ وہ بچّہ جو اپنے ماں باپ کا ایک ہی + ٹیج۔ اکلوتا +

یک لقمہ یگاہی بہ از ہزار مُرغ و ماہی - ف - ضرب المثل :- ہمیشہ مرغ کھانا ... سا بھی کھانا مل جائے تو وہ عُمدہ اور بہت سی غذا سے بہتر ہے +

یک مُشت - ف - صفت :- ایک دفعہ۔ ایک دفعہ ہی + بلاتوقف اور کُل روپیہ کا ادا کرنا یا لکھنا۔ مجموع۔ جُملہ۔ کُل۔ سب +

یک مُنہ - ا - تابع فعل :- ایک زبان۔ مُتفق الکلمہ +

یک وشد دو شد - ف - کلمہ استعجاب :- ایک باتو تھی ہی دوسری اور آ لگی + یہ اور گُل کھلا۔ این گُل دیگر شگفت + ایک کام تمام ہوا ہی نہ تھا کہ دوسرا اور سر پڑا۔ اتّہمہ نسبت کے برخلاف ہونے پر بھی بولتے ہیں + اور نیز ایک ...

کے بعد دُوسرے عجیب امر کے واقع ہونے پر + ف

کاکل ہے دامِ زلف بلا یک نشد دو شد | پھندے میں جب پھنسے تو بلا یک نشد دو شد (عاشق)
آتشِ جگر سے پر آہ نہ آیا وہ لعل لب | اُلجھے گئے گرہ سے گرہ یک نشد دو شد (قاسم)

دل پہلے لگتے ہیں یہ جاں یک نشد دو شد | کیا خوب سُنت بر جبیں تاں یک نشد دو شد
دل سا رفیق جاں مرا تُو نکلے کر صبر | ناصح تری سے عشق کہاں یک نشد دو شد
دیتا تھا جھڑکیاں تو مجھے گالیاں بھی ہیں | اچھی کھُلی ہے تیری زباں یک نشد دو شد
تیرِ نگاہ سے مجھے زخمی تو کر چکے + | پھر کھینچتے ہو تیغ میاں یک نشد دو شد
جل ہی رہا تھا آتشِ اندوہِ غم میں دل | اُٹھنے لگا جگر سے دھواں یک نشد دو شد
بیٹھے تھے خانقاہ میں ہم بنکے پارسا | پھر یاد آیا دیرِ مغاں یک نشد دو شد
کی دوستی جو اس بُت کافر سے اے ظفر | دشمن ہُوا ہے اپنا جہاں یک نشد دو شد (ظفر)

ایک نشد دو شد بھی بولتے ہیں چنانچہ جناب ماموں سید حسن صاحب مرحوم و مغفور متخلص بہ حسن نے بھی باندھا ہے جو حافظ قطب الدین صاحب شیر کے شاگرد رشید تھے + ف

زخمِ جگر دکھایا کہ رحم اس کو آئے گا | قاتل نمک چھڑکنے لگا ایک نشد دو شد (حسن)

(وجہ تسمیہ) اس کی وجہ تسمیہ اس طرح مشہور ہے کہ کوئی شخص مسان کا عامل تھا کہ مُردہ کو اپنے افسوں اور منتر کے وسیلے سے جگا کر اُسکے گھر کا تمام حال پوچھکر اُسکے گھر والوں کو بتلا دیا کرتا تھا یعنی جو بات اُسکے خاندان والوں کو اُس سے دریافت کرنی ہوا کرتی تھی بہ ہمزاد کے وسیلے سے پوچھ لیا کرتا تھا جب یہ شخص مرنے لگا تو اُسنے اپنے ایک شاگرد کو یہ عمل بتلایا اُس نے بطورِ آزمائش قبرستان میں جا کر ایک مُردے کو جگایا مگر پھر قبر میں داخل کر دینے کا منتر بھول گیا تب ناچار ہو کر اُس نے اپنے اُستاد کو جا کر جگایا کہ وہ اس کا آثار بتائیں تو یہ بلا پیچھے سے چھوٹے مگر اُستاد بھی اس عالم میں کچھ نہ بتا سکا پہلے تو ایک ہی مُردہ ساتھ تھا اب دو دو ہو گئے اُسوقت اِسنے یہ کلمہ کہا کہ یک نشد دو شد یعنی ایک بلا تو ٹلی ہی نہ تھی کہ دُوسری اور گلے پڑی بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک ساحرہ بڑھیا کی بسر معاش تھی کہ وہ قبرستان میں جا کر تین ماش پڑھکر جس قبر پر پھینکدیتی فوراً مُردہ کفن لیکر حاضر ہو جاتا یہ کفن اُتار لیتی اور پھر دُوسرا منتر پڑھکر اُس پر وہ ماش ملتی تو وہ سیدھا قبر میں چلا جاتا یہ جادوگرنی بازار میں لا کر کفن کا کپڑا بیچ ڈالتی اور اسطرح اپنا کام چلایا کرتی اِسکی کیفیت دیکھکر ایک شخص کو لالچ آیا اُس نے مُدت تک اسکی خدمت کی مگر اِسنے ہمیشہ نیت دل میں رکھا لیکن مرتے وقت وہ عمل بتا دیا بنوز مُردے کے قبر میں داخل ہو جانیکا منتر بتایا تھا کہ اُسکی جان نکل گئی یہ شخص آزمایش کے طور پر قبرستان میں گیا اور وہاں جا کر اُسی طرح تین ماش قبر پر پڑھکر پھینکے مُردہ جھٹ کفن لے کر حاضر ہوا مگر یہ اُسے دُوسرے منتر کے معلوم نہ ہونے کے سبب قبر میں داخل نہ کر سکا مُردہ اِسکے پیچھے ہو لیا تب یہ اُس ساحرہ بڑھیا

اور اِس نے مجبور ہو کر اُس ساحرہ کو قبر سے جا جگایا لیکن وہ بھی ایسی صُورت میں کچھ نہ بتا سکی بلکہ اِسکے ساتھ ساتھ ہو لی اُسوقت اِسنے کہا کہ واہ یک نشد دو شد کیا خوب تدبیر کی اور کیا نتیجہ ہوا۔ ہمارے نزدیک یہ سب گھڑت ہے +

یکّا۔ ا۔ صفت :۔ (۱) فرد۔ تنہا۔ واحد۔ اکیلا۔ (۲) بے نظیر۔ بے مثل۔ لاثانی۔ انوکھا۔ نرالا۔ اکیلا۔ (۳)۔ اسم مذکر (۱) ایک قسم کی گاڑی جسمیں صرف ایک ہی گھوڑا جوتا جاتا ہے جیسے کرایہ یکّا کھانے دھکّا۔ (۴)۔ (۲) ایک قسم کا خفیف سوز جسمیں ایک ہی بتی جلتی ہے (۵)۔ (۳) احدی۔ ایک قسم کے سپاہی جنہیں گھر بیٹھے وقت بیوقت کیلئے تنخواہ ملتی ہے جلال الدین اکبر کے وقت سے یہ سپاہی مقرر ہوئے تھے گویا اِس میں اب بھی اِس نام کے سپاہی نوکر ہیں +

یکایک۔ ف۔ تابع فعل :۔ (۱) دفعۃً۔ یکبارگی۔ فوراً۔ ایک دفعہ ہی۔ اچانک۔ یک بیک۔ ناگاہ + ف

یاد وعدہ کو کی آیا کہ یکایک تم نے | عزم جانے کا کیا برزدہ داماں ہو کر (مجروح)

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤخوردہ | بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ
اُدھر شعر کی شمع انشا تھی مُردہ + | اُدھر آتشِ پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی
کھُلی کی کھُلی رہ گئی آنکھ سب کی (حالی)

(۲) ایک ایک۔ فرد فرد۔ یک یک +

یکٹ۔ س۔ صفت :۔ (۱) ملا ہوا۔ جُڑا ہوا۔ لگا ہوا۔ سٹا ہوا۔ ملحق۔ متصل۔ چسپاں۔ (۲) جوگ۔ یوگ۔ اُچت۔ لائق۔ ٹھیک۔ درست +

یکتا۔ ف۔ صفت :۔ (۱) فرد۔ واحد۔ یکّا۔ وحید۔ منفرد۔ اکیلا۔ یگانہ۔ وحید العصر۔ مفرد۔ تنہا۔ مجرد۔ بے جفت۔ طاق + ف

خلق کو باعثِ ہنگامۂ کثرت پایا | بیٹھ دی ساتھ نہ ہوتی تو میں یکتا ہوتا (مجروح)

(۲) نرالا۔ انوکھا + (۳) بے مثال۔ بے نظیر۔ بے مثل +

یکتائی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) توحید۔ وحدانیت۔ وحدت۔ فردیت۔ یکتاپن۔ (۲) ندرت۔ انوکھاپن۔ نرالاپن۔ (۳) بے نظیری۔ بے مثالی +

یکّو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) طاس کا یک گنجفہ کا یکّہ۔ میر۔ سر +

یکُم۔ ف۔ اسم مؤنث۔ مہینے کی پہلی تاریخ۔ اکم۔ پہلی +

یکنگ۔ ا۔ صفت :۔ اکیلا۔ تنہا۔ مجرد۔ متجرد پسند۔ خلوت پسند۔ تنہائی پسند کرنیوالا +

یکّہ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) ایک سے نسبت رکھنے والا۔ اکیلا۔ تنہا۔ مجرد + جریدہ۔ (۲) بے نظیر۔ بے مثل + جفت + لاثانی (۳)۔ (۱) ایک قسم کی ایک گھوڑے کی گاڑی

یکّہ تاز۔ ف۔ صفت :۔ (۱) وہ جری اور بہادر جو اکیلا حریف کے مقابلہ پر نکل کر تنہ

فوج یا لشکر میں اکیلا گھس جانے والا۔ (۲) جو سوار گھوڑا دوڑانے میں بے مثل ہو۔

یکہ سوار ۔ ف ۔ صفت ۔ دیکھو (یکہ تاز) جنگی سوار ۔ گھڑ چڑھا ۔ بہادر سولیہ سپہ ۔

یگ ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ (۱) جُگ ۔ قرن ۔ سمے ۔ (ہندو چار یگ مانتے ہیں جن کی تفصیل لفظ جُگ میں لکھی گئی ہے) (۲) جفت ۔ جوڑا ۔

یگ ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ جگ ۔ بلی دان ۔ قربانی پوجا ۔ ہوم ۔ ہون ۔ یاگ ۔

یگاں ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ یکاں ۔ اکیلا ۔ تنہا ۔ یگانہ ۔ نامعین شخص مرکب بتکرار یک

یگاں یگاں ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ بالانفراد ۔ ایک ایک ۔ فرداً فرداً ۔ ایک ایک کرکے ۔

یگانگت ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) یگانگی ۔ قرابت ۔ سگارت ۔ پاس کی رشتہ داری ۔ (۲) ندرت ۔ انوکھاپن (۳) یکتائی ۔ توحید ۔ وحدانیت ۔ (۴) اتحاد ۔ اتفاق ۔ میل ۔ (یہ لفظ غلط ہے یگانگی صحیح ہے)

یگانگی ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (یگانگت)

یگانوں ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ یگانہ کی جمع ۔ اپنوں ۔

یگانہ ۔ ف ۔ صفت ۔ (۱) سگا ۔ اپنا ۔ ضد بیگانہ ۔ قریبی ۔ قرابتدار ۔ رشتہ دار ۔ ناتے دار ۔ جگر ۔ ہم جدی ۔ ایک خاندان کا ۔ ایک گھرانے اور کنبہ کا ۔

یگانوں سے غرض اُسکو نہ بیگانوں سے کچھ مطلب — کسی در کا نہیں رکھتے وہ جبہ پر پلاتے ہیں (ظہیر)

(۲) یکتا ۔ اکیلا ۔ واحد ۔ بے جفت ۔ وحید العصر ۔ یکتائے زمانہ ۔ فرد ۔

زمانہ نے کچھ کھو کے پایا ہے مجکو — سمجھ کر یگانہ بنایا ہے مجکو (ظہیر)

یگانہ دونوں وجود اپنی وضع میں ہیں — بنے جفا کے لئے تم تو میں وفا کے لئے (زکی)

(۳) بے نظیر ۔ بے مانند ۔ بے مثل ۔ لاثانی ۔ بے ہمتا ۔ (۴) موافق (۵) ہم مذکر) بھائی بند ۔ بھائی ۔ (اصل میں یک گانہ تھا کاف عربی کثرت استعمال سے گر گیا) (۶ ۔ ا ۔ اسم مؤنث) وہ عورت جس نے جبتی لڑنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہو مگر ابھی تک لڑی نہ ہو ۔ دوگانہ کا نقیض ۔ (۷ ا ۔ اسم مذکر) دوست جانی دلی دوست یکتا ۔

یگانے ۔ ا ۔ اسم مذکر ۔ یگانہ کی جمع ۔

بیگانہ سمجھتے ہیں یگانے تلک اپنے — کیوں جائیں وطن سے کہ یہیں بے وطنی ہے (عارف)

یل ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ (۱) پہلوان ۔ شہزور ۔ دلاور ۔ بہادر ۔ شجاع ۔ غازی ۔ سورما ۔ شور بیر ۔ رستم ۔ آزاد ۔ مطلق العنان ۔ خود مختار (۲ ۔ صفت) فربہ موٹا جسیم ۔ تن و توش کا مسٹنڈا ۔ سنڈ مسنڈ ۔ دھم دھوسر ۔ دُم سُم ۔

یل شل ۔ ف ۔ صفت ۔ خوب موٹا تازہ ۔ سنڈ مسنڈ ۔ سنڈا ۔ تنا و تن و توش والا جسیم ۔ جسیم و شحیم ۔ فربہ اندام ۔ استھول ۔ دُم سم ۔ دھم دھوسہ ۔ (شل بمعنی ران سے مرکب ہے یعنی وہ شخص جسکی رانیں اور تمام جسم خوب پھولا ہوا ہو)

یِل ۔ ہ ۔ ایک کلمہ ہے جو فاعلیت کا کام دیتا ہے اور نیز کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے ۔ جیسے اڑیل ۔ سڑیل ۔ کڑیل ۔ چھبیل ۔ مریل ۔ غچریل ۔ بہریل وغیرہ ۔

یلدا ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ شب تاریک و دراز ۔ اندھیری اور بڑی رات ۔

گریہ سے فیض نہیں خانۂ تاریک کو حیف — رخنہ ہوتا تو چراغ شب یلدا ہوتا (زکی)

یلغار ۔ ت ۔ اسم مؤنث ۔ حملہ ۔ تاخت ۔ دھاوا ۔ دشمن کی فوج پر دوڑ لیجانا ۔ تیز رفتار گھوڑا ۔

یم ۔ س ۔ اسم مذکر ۔ (۱) جمراج ۔ موت کا فرشتہ ۔ قابض الارواح ۔ ملک الموت ۔ وہ فرشتہ جو جان نکالتا ہے ۔ عزرائیل ۔ جم دوت ۔ (۲) دکشن دِشا کا دکپال ۔ دکن کا راجہ یعنی جمراج ۔

(چونکہ ہندوؤں میں ہر ایک سمت کا فرشتہ یا راجہ مانا ہوا ہے اور اُسکے بتفصیل ذیل نام ہیں پس اُنہیں میں سے یہ جانب جنوب کا راجہ جمراج خیال کیا گیا ہے ۔ مثلاً پورب کا اِندر دکھن کا جمراج ۔ پچھم کا برون ۔ اُتر کا کوبیر ۔ ایشان کون کا مہادیو ۔ اُدھر کی دشا کا برہما ۔ نیچے کی دشا کا اننت وشنو ۔ اگنی کون کا اگنی ۔ سیزت کون کا نیررت ۔ بایو کون کا پون وغیرہ ۔ اسی طرح پورب کا دکپتی یعنی سورج ۔ اگنی کون کا شکر ۔ دکشن کا منگل ۔ نیرت کون کا راہو ۔ پچھم کا سنیچر ۔ بایو کون کا چاند ۔ اُتر کا بدھ ۔ ایشان کون کا برہسپت)

یم ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ دریا ۔ بحر ۔ ندی ۔ ساگر ۔

یادِ بحر حُسن میں رونے کی جسدم آئی لہر — موجزن ہر ایک تار اشک میں سے یم ہوا (آباد)

یمان ۔ ع ۔ صفت ۔ منسوب بہ یمن جو ہندوستان کے جنوب و مغرب کیطرف ملک عرب میں واقع ہے ۔ یمن کا جیسے برق یمان ۔

یمانی ۔ ع ۔ ف ۔ صفت ۔ ملک یمن سے نسبت رکھنے والا ۔ منسوب بہ یمن ۔ یمن کے باشندے ۔ ساکن یمن ۔

یمکن ۔ ع ۔ (صیغہ مضارع معروف) امکان رکھتا ہے ۔ ممکن ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ فارسی والے اپنے قاعدے کے موافق نون کو ساکن پڑھتے ہیں ۔

یُمن ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ مبارک ۔ خجستہ ۔ اقبالمندی ۔ بختیاری ۔ سُہاگ ۔ کامیابی ۔ طالعمندی ۔ سعادت ۔ برکت ۔ بہبودی ۔

اُڑ گیا طائرِ بہارِ چمن — دیکھئے یُمن آشیاں میرا (رشک)

یَمَن ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ عرب کے ایک مشہور ملک کا نام جو کعبہ سے جانب یمین یعنی دست راست واقع ہے اور جسکی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ اہل عرب نے کعبہ کو ایک شخص قرار دیا ہے جسکا منہ مشرق کی جانب ہے اور اُس کی پیٹھ مغرب کی طرف ۔ اس شہر کا عقیق اور لعل بہت مشہور ہے نیز وہاں کی چادریں اور چمڑا بھی نامی ہے ۔ سہیل ستارہ اسی جگہ نکلتا ہے ۔

سب طرح سے اِمتحان کرلیا۔ دیکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا + ف

کیا کیا دیکھا ڈھنگ ہم نے اس فلک   یُوں بھی دیکھا جا بجا کو وُوں بھی دیکھا (ذوق)

یُوں بھی سہی ۔ اسمِ اشارہ ۔ اس طرح بھی منظور ہے۔ ہم اس میں بھی خوش ہیں۔ اِسطرح بھی قبول ہے + ف

گالیاں دینے کو بیٹھے ہو چاہے سو کہو   یہ نہ آیا دل میں بوسہ دیجئے یُوں بھی سہی (میر حسن)

یُوں بھی واہوا اور وُوں بھی واہ واہ ۔ محاورہ۔ ہر طرح سے خوش۔ دونوں طرح کامیابی۔ اِسطرح بھی خوب اُسطرح بھی خوب جیسے مصرع

یُوں بھی صنم واہ واہ اور وُوں بھی صنم واہوا

یُوں تو ۔ تابع فعل :۔ (۱) اِس طرح تو۔ اِس ڈھنگ سے تو۔ (۲) ورنہ سو گرنہ

بہک نہیں سب توتسلی دلِ عاشق کیلئے   یوں تو کیا کچھ ہے سوا وصل سبب تسکین نہیں (ظہیر)

(۳) کہنے میں تو۔ کہنے کو تو در اصل تو۔ بظاہر تو حقیقت میں تو + ف

یُوں تو ہوتے ہیں محبت میں جنونکے آثار   اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں (ظہیر)

لطف سے تیر نگہ دیدۂ میں کہاں   یُوں تو سینہ کے پار ہیں دونوں
نامرادی یہ کہتا ہُوں کہ دکھا کیا ظلم   دیکھنا یوں تو بہت ہے ابھی دیکھا کیا ہے } (زکی)

(۴) اِس نہج سے۔ اِس طور سے جیسے یُوں تو وُہ شانے نہیں ہٹتے یُوں تو ہم بھی جانتے ہیں؟

سخن گو یُوں تو اک عالم ہے سچ   مرے اُستاد کی پر کیا زباں ہے (مجروح)

(۵) مُفت۔ بلا اُجرت۔ بلا قیمت۔ بلا عوض جیسے یُوں تو کوئی کا ہیکو دیدیگا +

یُوں تُوں کرنا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ایسی تیسی کرنا۔ دشنام دینا گالی گلوچ کرنا۔ اِسطرح اُس طرح کرنا۔ (۲) کوسا کاٹی کرنا۔ سراپنا۔ بددعا دینا +

یُوں دینا ۔ فعل متعدی :۔ مُفت دینا۔ بلا قیمت دینا۔ بغیر دام و نرخ لئے دینا۔ بلا معاوضہ دینا

گر لیتے کیوں لیتے ہو تم دلکو؟ تو وُہ شوخ   کس ناز سے کہتا ہے کہ یُوں دیتے ہو یا ترش (مومن)

یُوں نہ یُوں ۔ تابع فعل :۔ اِسطرح نہ اُسطرح۔ اِسبات پر نہ اُسبات کیسی طرح نہیں۔ کسی پہلو نہیں۔ کسی ڈھب نہیں +

یُوں ہی ۔ تابع فعل :۔ (۱) ہمیں سان۔ اسی طرح۔ اسی طریقہ سے۔ اسی ڈھنگ سے۔ اِسی انداز پر جیسے تمہیں یوں ہی چاہئے تھا؟ ف

کیا شکوہ جو غیروں کا تو بولے   یوُں ہی تم جلتے رہتے ہو سدا سے (مجروح)

(۲) مُفت۔ بلا قیمت۔ بلا معاوضہ۔ بلا اُجرت۔ جیسے یوں ہی دیتے ہو یا قیمتاً +

یوں ہی سے لو چُراتے کیوں ہو دلکو   کسی کی کیا تمہیں چوری پڑی ہے (مطلب)

(۳) بیفائدہ۔ ناحق۔ خواہ نخواہ۔ بلا سبب۔ بلا وجہ۔ بیجا جیسے تم یوں ہی اپنا روپیہ کھوئے دیتے ہو (۴) اتفاق سے حسبِ اتفاق۔ اتفاقاً۔ بلا ارادہ جیسے

یوُں ہی دل میں آگئی کہ وہاں چلئے جب بھی وہاں یوں ہی جا نکلا تھا (۵) بلا واسطہ بلا سبب۔ بلا وجہ۔ بلا تصوّر۔ بغیر جُرم کے جیسے تم نے اُس غریب کو یُوں ہی مارا (۶) کہنے کی بات نہیں ہے۔ مثلاً تم آج ؟ وہاں سے کیوں ہو جواب یوُں ہی (۷) بلا ضرورت۔ بلا خواہش جیسے کہ نکر آئے تھے؟ یوُں ہی۔ (۸) نکما۔ بیکار۔ خالی جیسے یوُں ہی پھرتا ہے (۹) آسانی سے۔ بلا دقّت۔ بسہولت۔ جلد۔ جھٹ پٹ جیسے کام تو ہلدی لگی نہ پھٹکری یُوں ہی ہوگیا۔ (باقی دیکھو یوُں ہیں)

یوُں ہی ٹرخا دیا ۔ محاورہ :۔ خالی خولی ٹال دیا۔ ناکامیاب رُخصت کیا +

یوُں ہی سا ۔ صفت :۔ ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ تاؤ بھاؤ۔ خفیف سا۔ جیسے اب تو یوُں ہی سا رہ گیا ہے۔ بکریاں میں یوُں ہی سا چھنہ لگانا +

یوُں ہی سہی ۔ اِ۔ ندا :۔ (۱) اسیطرح منظور ہے۔ یہ بھی قبول ہے۔ اِسمیں بھی انکار نہیں۔ ہم یوں بھی خوش ہیں (۲) اسی طرح ٹھیک ہے۔ یہی طرح درست ہے +

جو کہوگے تم کہینگے ہم بھی ہاں یُونہی سہی   آپکی یُوں ہی خوشی ہے مہرباں یُونہی سہی (ظفر)

یوُں ہی ہو ۔ دعا :۔ (۱) خدا اسی طرح کرے۔ آمین جیسے خدا کرے آج یوُں ہی ہو (۲) کچھ کام نہیں۔ نکمّے ہو۔ فضول ہو + بودے ہو۔ نامرد ہو۔ جیسے تم بھی یوُں ہی ہو ذرا سے بچے سے دب گئے +

یُوں ہیں۔ یُونہیں ۔ تابعِ فعل :۔ دیکھو (یوُں ہی) (۱) اسیطرح۔ اِسی طور۔ ایسا ہی۔ اِسطرح کا + اِسی طرح سے۔ اِسی ڈھنگ سے + ف

صُلح کرنیکو وُہ جب آتے ہیں اُلجھاتے ہیں   کام اپنے یُونہیں بن بنکے بگڑ جاتے ہیں
اسکی فکر و غم اتنا بھی نہ رکھو دل میں کہ یہ   دلِ عاشق ہیں یُونہیں ہیں کہ بگڑ جاتے ہیں } (زکی)

مرا تو حال ہونا آپکی فُرقت میں یُونہیں تھا   مجھکو منظور نہیں تم سے مری قسمت میں یُونہیں تھا
نہ بولے مُنہ سے کچھ ہم خموش ہم اچھا کیا ہمنے   ہمیں خاموش رہنا لازم اُس صُحبت میں یُونہیں تھا } (ظفر)

(۲) یہی + ف

تم اچھے وقت آ پہنچے مگر دم ہم تو مرجاتے   ارادہ ہو چکا اپنا غمِ فُرقت میں یُونہیں تھا (ظفر)

(۳) ذرا سا۔ قدرے قلیل۔ تاؤ بھاؤ۔ کسی قدر۔ جیسے خفیف سا۔ تھوڑا سا +

دلِ بیمار جب ہم نے کہا تھا کر علاج اپنا   کر آیا فرق کچھ تیری بھی طاقت میں یُونہیں تھا (ظفر)

(۴) بے سوچے سمجھے + ف

نہ تھی جاسکے گر بنائے دل اگر تجکو محبت میں   تو آیا تو اُسے دینے اِس آفت میں یُونہیں تھا (ظفر)

(۵) آپ سے۔ از خود۔ آپ ہی۔ خود ہی + ف

دکھا کر غیر کو صُورت مجھے کیوں تُو نے مارا   کہ تیرے دیدار کی حسرت میں یُونہیں تھا (ظفر)

(۵) فضول۔ خارج از بحث۔ بیکار ۔ ۔

اُڑائی خاک تو خوب تھی مجنوں کی کیا لاقت کہ وہ تو ناگہاں ہو گئے وحشت میں یونہیں تھا (ظفر)

(۶) بیکار۔ فضول۔ رائگاں ۔ بُری بھلی طرح۔ حالتِ موجودہ کے موافق جس طرح بنا جس طرح ممکن ہوا ۔ ۔

یونہیں عمر اپنی بسر ہو گئی بڑی پُر ستم تھی جو سو ہو گئی (مجروح)

یوں ہی رہنا۔ فعل لازم۔ منگتا اور بیکار رہنا۔ ضائع جانا۔ کام نہ آنا۔ موقوف رہنا۔ اکارت جانا۔ بے سود رہنا۔ خالی رہنا۔

دن پھرتے ہیں کسی کو قسمت نہیں کیا اسے بہود تھا اب یوں ہی رہا (اعجاز عیسوی)

یوں ہی سہی۔ محاورہ۔ (۱) اچھا یہی سہی۔ اسی طرح سہی ۔

آشنائی کا تری مجکو گماں یونہی ہے ہمیں کچھ بحث نہیں سچ ہے یہاں یونہیں سہی (فدوی)

(۲) قابلِ اعتبار نہیں۔ لائقِ وثوق نہیں۔ مثال دیکھو مصرع اوّل نمبر ایک۔ (۳) عبث ہے۔ بیفائدہ ہے۔ فضول ہے۔ بیکار ہے ۔ ۔

سچ گوئی میں علی کی نہ ہو سودا خاموش بات کے کام نہ آوے تو زباں یونہیں سہی (سودا)

یَوَن۔ س۔ اسم مذکّر۔ اگلے زمانے میں یونان یا آیونیا کے رہنے والوں کو یون کہتے تھے مگر اب مسلمانوں اور یورپینوں وغیرہ سب غیر ملک والوں کو یون کہتے ہیں۔ ملیچھ۔ ملیکش۔ میلی ذات کے لوگ۔ ناپاک آدمی۔ جنگلی۔ وحشی۔ غیر مہذّب ۔ وہ لوگ جنکی بولی سنسکرت نہیں ہے اور نہ وہ ہندوؤں کے شاستر کو مانتے ہیں ۔

یونان۔ ع۔ اسم مذکّر۔ (صحیح بہ فتح اوّل مگر مشہور بالضّم) وہ ملک جسے یونان بن یافث بن نوح علیہ السّلام نے آباد کیا تھا۔ یورپ کے ایک مشہور و معروف ملک کا نام جسکا دارالخلافہ شہر آتھنز یعنی مدینۃ الحکما ہے اس شہر کی شہرت اس سبب سے ہے کہ یہاں کی شاندار قدیم عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ یونان کے بہت بڑے بڑے مشہور حکیم جیسے سقراط۔ بقراط۔ افلاطون ارسطو۔ وغیرہ اسی شہر میں ہوئے۔ زمانۂ سلف میں اس ملک نے جملہ علوم و فنون میں بڑی ترقی کی تھی ہومر جو بڑا نامی شاعر ہے اسی ملک کا تھا پہلے یہ ملک سلطانِ روم کے قبضے میں تھا مگر سنہ ۱۸۳۰ع سے خود مختار ہو گیا ہے اسکا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال میں ملکِ روم جنوب مشرق اور مغرب میں بحیرہ شام۔ خلیج کا نتھ اس ملک کو دو حصّوں میں منقسم کرتی ہے چنانچہ حصّۂ شمالی کو یونانِ شمالی اور جنوبی کو جزیرہ نمائے موریا کہتے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے جزائر یونان کی عملداری میں ہیں دس بارہ لاکھ آدمی کی آبادی ہے اس ملک والے شہر قسطنطنیہ سے تجارت کر کے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ یونانی سلطانِ روم خلد اللہ ملکہ کی حکومت میں بکثرت آباد ہیں اور انکے زیرِ فرمان ہیں۔ (۲) شہر بعلبک کے ایک گانوں کا نام اور نیز وہ گاؤں جو ہرد عہ و بیلصان کے درمیان واقع ہے ۔

یونانی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) یونان کا باشندہ۔ ساکنِ یونان (۲) یونان کا۔ یونان کا بنا ہوا۔ (۳۔ اسم مؤنث) ملک یونان کی زبان۔ گریک (۴) دانشمند فیلسوف۔ نہایت عقلمند حکیم۔ [illegible]

یُونُس۔ عبرانی۔ اسم مذکّر (بعض فرہنگ نویسوں نے بنون مکسور و مفتوح بھی جائز رکھا ہے) (۱) رکن۔ ستون۔ کھم۔ تھونی ۔ رکنِ دین۔ ستونِ دین (۲) ایک مشہور پیغمبرِ اسلام کا نام جو ہود کی اولاد اور قومِ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے۔ (چونکہ اس زمانہ میں شہر نینوا میں جو اب دمشق کے نام سے مشہور ہے بُت پرستی۔ غارتگری۔ گمراہی اور نافرمانیِ حق حد سے گزر گئی تھی اس سبب سے اس قوم کی ہدایت کے واسطے آپ مامور ہوئے تھے۔ جب وہ قوم کسی طرح راہِ راست پر نہ آئی اور حضرت پر طرح طرح کے الزام و بہتان لگانے گستاخانہ پیش آنے اور افترا پردازی کرنے لگی تو آپ نے اُن کے واسطے دعائے بد کی چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور آپ نے پھر ایک دفعہ عذاب نازل ہونے سے پیشتر ہدایت کی کہ دیکھو اب بھی باز آؤ ورنہ آج کے تیسرے روز عذابِ سخت نازل ہوگا۔ قوم مذکور نے ان باتوں کو ہنسی میں اُڑا دیا اور کہا کہ بڑے میاں جاؤ اپنا کام کرو ناچار آپ اپنے اہل و عیال کو لیکر ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ سے جبرائیل کو حکم ہوا کہ ایک تھوبھر آگ دوزخ میں سے لیکر اہلِ نینوا کی آبادی میں ڈال دو۔ چنانچہ اس کی تعمیل ہوئی۔ ہر ایک گھر میں خود بخود آگ لگ جاتی اور کسی کے بجھائے نہ بجھتی تھی جسقدر بجھاتے تھے اُسی قدر زیادہ بھڑکتی تھی اس وقت اس متمرد قوم کو یقین آیا اور حضرت یونس کی تلاش میں سرا سرتی پھری مگر کہیں پتا نہ لگا آخرکار اپنے ننھے ننھے بچوں اور حیوانات کے دودھ پیتے بچوں کو ان کی ماں سے جدا کیا۔ ایک اونچے ٹیلے پر کانٹے بچھائے۔ ان کانٹوں پر آپ بیٹھے اور انہیں بٹھایا اور جنابِ باری میں دعا مانگنی شروع کی چالیس روز تک اپنا یہی حال رکھا آخرکار دریائے رحمت جوش میں آیا ان بچوں کو کنارِ شفقت میں لیا اور بڑوں کو اس مصیبت سے آزاد کیا۔ اس مدت کے بعد حضرت یونس علیہ السّلام پہاڑ سے نیچے اُترے کہ دیکھیں اب قوم کا کیا حال ہے جس وقت بستی کے قریب پہنچے تو ایک راہگیر سے دریافت کیا کہ اُس نافرمان قوم کا کیا حال ہے اس نے اوّل سے آخر تک سارا قصّہ سنایا حضرت یونس کے دل میں بھی اس وقت جوش بھر آیا اور فرمایا کہ جب وہ نجات پا چکے تو اب مجھے کب پوچھینگے بلکہ جھوٹا اور مفتری جانینگے آپ اُلٹے پھرے یہ موقع تاک کر ابلیس نے بھی خوب ہی بھڑکایا۔ غرض تینے واپس آکر اپنے بال بچوں کو وہاں سے اُٹھایا اور اپنے وطن کو چلے چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پر پہنچے کشتی کی راہ دیکھنے لگے اتنے میں ایک کشتی آئی آپ نے ملّاحوں سے کہا کہ مجھے اور میرے بچوں کو ناؤ میں بٹھا کر پار اُتار دو۔ ملّاحوں نے کہا کہ اس قدر تو گنجائش نہیں ہے

ہاں کچھ آدمی اس کشتی میں بیٹھ جائیں کچھ دُوسری کشتی میں پیچھے آجائیں آپ اِس بات پر راضی ہوگئے سب کو سوار کرادیا مگر دو لڑکوں سمیت آپ رہ گئے اُس وقت جانا کہ ہم نے خدا کے حکم سے خفگی ظاہر کی ہے حالانکہ اُس کی اِس قدر مخلوق کو دعا بد سے ہلاک کرنا چاہا تھا مگر ابھی بات کے آگے اس مصیبت کی پروا نہ کی - ابھی تک وُہ دُوسری کشتی نہیں آئی تھی کہ آپ کا ایک لڑکا ٹھہر کر دریا میں جا پڑا ہے لینے کو آتے تھے کہ دُوسرے کو بھیڑیا لے گیا - آپ اِدھر آئے تو اُدھر پہلا لڑکا ڈوب گیا - اِس وقت جانا کہ یُونس پر غضبِ الٰہی نازل ہوا - صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے اِس موقع پر دُوسری کشتی آئی آپ اس میں بیٹھ کر سب بمع سعادت تھیں - پہنچی تو کشتی وہاں جاکر رُک گئی ہرچند ملاحوں نے زور مارا مگر کشتی کو سرکنا تھا نہ سرکی - اِس وقت اُنہوں نے ملاحوں سے کہا تم جانتے ہو کشتی کس وجہ سے رکی ہے نہیں کہا تو سب نے لاعلمی بیان کی آپ نے فرمایا کہ اس میں ایک شخص غضب زدۂ الٰہی سوار ہے جب تک اُسے دریا کی نذر نہ کرو گے کشتی اپنی جگہ سے نہیں سرکے گی - ملاحوں نے پوچھا حضرت وُہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ وُہ میں ہوں مجھے دریا میں ڈال دو اور مزے سے کشتی نکال کر لے جاؤ - ملاح اِس پر راضی نہ ہوئے آخر کار یہ بات قرار پائی کہ قرعہ ڈالیں جس کے نام پر قرعہ نکلے اسی کو ڈالو - اِسپر سب راضی ہوگئے تین دفعہ قرعہ ڈالا تینوں مرتبہ حضرت یُونس ہی کا نام آیا - آپ نے فرمایا کیوں میں نہ کہتا تھا دیکھو میں ہی ڈبو دینے کے قابل ہوں یا نہیں - اُن لوگوں نے ہرچند کہا کہ قرعہ کی گردش راست و کذب پر محمول اور گمان و وہم سے مرکب ہے لیکن حضرت نے نہ مانا - اِس موقع پر بعض مورخ تو کہتے ہیں کہ اہلِ کشتی نے آپ کو دریا کے سپرد کردیا اور بعض بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مچھلی کشتی کے سامنے آئی اور اُس نے مُنہ کھول کر مع کشتی سب کا لقمہ کرنا چاہا - تمام اہلِ کشتی اُس سے ڈر گئے اور اس نے کشتی کے گرد چکر لگانا شروع کیا جب حضرت یُونس کے مقابل آئی تو جھٹ آپ کو لقمہ کرگئی اور کشتی فوراً مثلِ برق رواں ہوگئی - اسی وقت مچھلی کو حکمِ الٰہی آیا کہ اے مچھلی یہ ودیعت الٰہی ہے اِسے دانت لگے نہ آنچ ہضم کرنے پائے - حضرت یُونس کو کچھ نہ معلوم ہوا کہ میں کہاں ہوں اور یہ کیا وقت ہے وہاں ایک اندھیرا سا چھا گیا - آپ سرگرمِ تہلیل و تسبیح ہوئے چالیس روز اُسکے پیٹ میں بسر کئے - اِس وقت رحمِ الٰہی بجوش میں آیا اور مچھلی کو حکم دیا کہ اے مچھلی کنارہ پر جاکر ہماری امانت کو اُگل دے چنانچہ مچھلی نے اسی مقام پر اس لعلِ بے بہا کو لاکر اُگل دیا - آپ اُس کے پیٹ میں سے مثلِ جنین ایک جھلی کے بُرقع میں لپٹے ہوئے نکلے فوراً کدو کی بیل نمایاں ہوئی جس نے تمازتِ آفتاب سے محفوظ کیا اسی وقت ایک ہرنی بھی آگئی جس نے آپ کو دُودھ پلایا جب آپ میں طاقت آگئی تو خدا کے حکم سے آفتاب نے کھیرے کی بیل کو جلا دیا آپ اِس رفیق کے جل جانے سے زار و قطار رونے لگے اور کہا کہ اے بارِ خدا اس نے تیرا کیا بگاڑا تھا آفتاب نے جلا دیا جنابِ ایزدی سے ندا ہوئی کہ

اے یُونس کیوں روتا ہے - تُو نے کونسا اُسے محنت مشقت سے پرورش کیا تھا کہ اُس کے جل جانے سے اس قدر ملول ہوا جب تُو نے ہماری اِتنی بڑی مخلوق کو بد دُعا دے کے اس قدر جلادیا تو کیا ہمارا دل نہ کُڑھا ہوگا آپ بہت شرمندہ ہوئے اور جب قوائے اصلی و حواسِ ظاہری بحال ہوگئے تو پھر اپنی قوم کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے خلاصہ یہ ہے اور شرح کتبِ تواریخ میں دیکھو۔ قطعہ

یُونس کو رکھا ہے شکمِ ماہی میں ... موسےٰ کو ہوا راہنما پانی میں
آتش سے بچایا ہے خلیل اللہ کو ... وسعت ہے بڑی تربیتِ باری میں
(نا معلوم)

(۲) ایک سیارہ کا نام کہ جس وقت برجِ حوت میں آجاتا ہے تو چوروں کے حق میں منحوس اور شگون بد مانا جاتا ہے چنانچہ قُرص خورشید و ریاہی شد + یُونس اندر دہانِ ماہی شد + اس شعر میں اسی سیارہ کی طرف اشارہ ہے +

یُونیورسٹی - انگلش - اسم مؤنث - University - مدرسۃ العلوم - دارالعلوم - مدرسۂ عظیم - مہاپدیالہ - وُہ مدرسہ جس میں جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دیئے جاتے ہوں - راج ہانت شالا - بڑا مدرسہ - کالج +

یُوہا - ہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سانپ جسکی نسبت مشہور ہے کہ جب وُہ ہزار برس کا یا اس سے زیادہ کا ہوجاتا ہے تو اُسے یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ جس شکل اور روپ کا چاہے بنجائے یعنی آدمی انسان حیوان بن سکتا ہے اسکی بہت سی حکایتیں لوگوں میں مشہور ہیں - ؎

مُوذی کو چاہتا ہے فقط آسمان قوی ... یُوہا بنا یا کرتا ہے یہ بدشعار سانپ (آتش)
کیونکر ہو سیرِ نعمتِ دُنیا سے آدمی ... یُوہا بنی سے دل میں بلا سے ہوا ورس (بحر)

یہ - ہ - اسم اشارہ (بہائے ہوز مختفی ہر دو جہت) (۱) ایک لفظ ہے جو اشارہ قریب کے واسطے آتا ہے - اِس - سامنے کا - حاضر موجود - جیسے یہ مرد یہ عورت یہ بیل یہ کبوتر وغیرہ (۲) نہایت قریب بہت ہی پاس - سامنے - اسی جگہ - اِس جگہ - ؎

فلک سے بیٹھے ہو حد سے گزر کیا انور ... دو قدم اور کہ یہ خانۂ مختار رہا (انور)
دست خادر پہ رہا مجروح ... آپ جانتے ہیں یہ جناب کہاں (مجروح)

(۳) اظہارِ کثرت - مبالغہ - افراط و تعجب - اِس کثرت - اِس قدر - یہاں تک - ؎

مر گئے کیوں کہ خوشی میں مرا ہوتا نہیں ... ہے یہ غیرت کہ یہ لب جُدا ہوتا نہیں (زکی)
مرتا ہے جہاں تجھ پہ یہ اے قاتلِ عالم ... اب تو بھی چھینپ سے مُنہ پھیرتے کفن کو (وزیر)

(۴) مجازاً - ع - اِشارہ بطرفِ خاوند بجائے نام - میاں - شوہر - گھر والا - جیسے اُسوقت یہ بھی گھر میں بیٹھے تھے وہ آجائیں تو کچھ لاکر دیں - ؎

ے

ایسا۔ ایسی۔ اِس طرح کا۔ اِس طرح کی + س ہ

لڑکپن سے یہ تھی تشنگی اپنے نصیب ہوتیں — ہنڈولے میں تماشا دیکھتے تھے چرخ گردوں کا (معلوم)

یہ بات کہیں اور رہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی ہم سے گستاخی بے ادبی بے تکلفی نکرو۔ ہم اِس قابل نہیں ہیں یہ اخلاص کسی اور سے رہے ہم سے ایسا اخلاص نہ کرو + س ہ

میں چاہا جو بوسہ تو لگا کہنے غضب ہے — سُنتا ہے محبت یہ رہے بات کہیں اور (محبت)

یہ بات وُہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ۔ ہ۔ محاورہ:۔ جو شخص اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر اپنا مطلب نکالتا یا ہر طرح سے اپنا فائدہ تکنا چاہتا ہے تو اُسکی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں +

یہ بات ہی کیا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی یہ کام کچھ دشوار نہیں ہے +

یہ باتیں ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی محض سخن سازی و افترا پردازی ہے یوں نہیں کہتے ہیں۔ سب بناوٹ ہے + س ہ

کہتے تو ہیں میلانِ طبیعت ہے ادھر بھی — یہ باتیں ہیں اِدھر کو مزاج اُنکا کب آیا (میر)

یہ بھی دام غلاموں کھائے یہ بھی ٹنگن کاٹ پکائے۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی ہمیں سب طرح کا تجربہ ہو گیا اور ہم تمہاری سب طرح کی چالاکیاں پہچان گئے +

یہ بھی کسی نے نہ پوچھا کہ تیرے مُنہ میں کے دانت ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ جہاں چور چکار اور بدمعاشوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے عمدہ انتظام اور پورا پورا انصاف ہو وہاں کی تعریف میں یہ فقرہ کہتے ہیں یعنی ایسی خوش انتظامی ہے کہ سونا اُچھالتے چلے جاؤ کوئی کسی کا مزاحم نہیں ہوتا +

یہ بھی کلا نہ بدی۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی جو تدبیر کی نہ بنی یا جو کام کیا انجام کو نہ پہنچا جو بات کی پسند نہ آئی اور کوئی حیلہ باعث وسیلہ نہ ہوا + س ہ

تا بہ شِرو پہ چڑھ کے نہ مردم سے لا بدی — اے طفلِ اشک تیری نہ یہ بھی کلا بدی (نکہت)

(اسجگہ کلا کے معنی حیلہ بہانہ چھل فریب کے ہیں مجازاً تدبیر لئے گئے ہیں اور نیز نٹ کے کرتب کو بھی کلا کہتے ہیں +)

یہ بھی میرا وُہ بھی میرا۔ ہ۔ محاورہ:۔ جب کوئی زبردست نا انصافی سے ہر ایک چیز پر دعوے کرتا اور اپنا حق جتاتا ہے تو اُسکی نسبت کہتے ہیں یعنی کیا اچھا انصاف ہے +

یہ بھی نہ ہوا وُہ بھی نہ ہوا۔ ا۔ محاورہ:۔ کوئی کام بھی نہ بنا۔ کوئی مُراد بھی حاصل نہ ہوئی جیسے مصرع نہ تو آئی اجل نہ وُہ یار آیا یہ بھی نہ ہوا وُہ بھی نہ ہوا +

یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی } یہ بیل منڈھے نہیں چڑھنے کی } ا۔ محاورہ:۔ یعنی اِس بات کا انجام اچھا نہیں اور یہ بات سرسبز ہوتی نہیں دکھائی دیتی۔ یہ کام پُورا ہوتا ہوا نہیں دکھائی دیتا۔ یہ مُراد حاصل ہوتی دشوار ہے +

ے

یہ پٹی نہیں پڑھی۔ ہ۔ محاورہ:۔ یہ سبق نہیں پڑھا۔ ہم اِس داؤں میں نہیں آتے۔ ہم نے ایسی بیوقوفی کا سبق نہیں پڑھا +

یہ پُوت نہ بنجے جائیں گیہوں دیکر گا جر کھائیں۔ ہ۔ محاورہ عو:۔ یعنی ایسی چٹوری اور بیوقوف اولاد کا بنج ہونا دشوار ہے جس کا ابھی سے یہ حال ہے کہ گھر کا اناج بیچکر سودا کھاتی ہے + بنج سے مراد بیاہا جانا ہے +

یہ تو کبیر بھی کہگئے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی یہ بات تو مُسلّم اور سب بزرگوں کی تسلیم کی ہوئی ہے + اسے تو عارف باللہ بھی مانتے ہیں +

یہ چاند کیسا نکلا۔ یہ کِدھر کا چاند نکلا۔ ہ۔ محاورہ:۔ جب کوئی دوست مدت کے بعد آ نکلتا ہے تو بروقتِ مُلاقات بطور شکوہ و اظہارِ اشتیاق یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی جسطرح عید کے چاند کا اشتیاق ہوتا ہے اسی طرح تمہارا اشتیاق تھا مگر افسوس کہ تم پروا نکرتے تھے +

یہ خدمت حمّام کی لُنگی ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی نوکری اور ملازمت کا کچھ عتبار نہیں جس منصب پر آج ہم ہیں اسی پر کل دُوسرا ہے۔ یا یُوں کہو کہ نوکری کسیکی میراث اور کسیکا حق نہیں ہے اسکا ہر شخص مستحق ہو سکتا ہے۔ س ہ

جو کہ ہے ناپاک طینت ہے اُسکے کام کی — خدمتِ شاہی دلا لُنگی ہے یہ حمّام کی (نخعی)

یہ تتھکھنڈا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ نہایت سہل اور ہاتھ کا کام یا روزمرّہ کی چالاکیاں ہیں۔ بائیں ہاتھ کا داؤں ہے +

یہ دن دکھائے یا دکھلائے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یہ مصیبت و خواری کے ایّام پیش آئے۔ اِس دامِ بلا میں گرفتار کیا۔ یہ آفت ڈھائی۔ یہ بپتا ڈالی یہ نوبت پہنچائی۔ یہ درجہ کیا۔ یہ گت بنائی + س ہ

یہ دن دکھائے تھی شبِ فرقت نے ہم کو اور — وُہ رشکِ آفتاب نہیں مہرباں ہنوز (مومن)

تری عارض کی شباہت نے یہ دن دکھلایا — ورنہ خورشید بھی ایک ستارا ہوتا (ناظم)

تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے — اِدھر تُو نے لیکن نہ دیکھا نہ دیکھا (درد)

وعدہ ہر رات کے آنے کا رہا تا دن — وُرنہ آئے شبِ فرقت نے یہ دکھلائے دن (نکہت)

یہ زبان نکالی ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ اِس قدر زباں دراز ہو گیا ہے۔ ہر ایک کو گالیاں دیتا اور بُرا بھلا کہتا ہے + باقی دیکھو صفحہ ۷۹۲۔ کالم اوّل سطر ۷) س ہ

دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے — تو نے یہ کیا زباں نکالی ہے + (نسیم)

یہ سنسار کال کا کھاجا جیسا گدھا ویسا ہی راجا۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی یہ دُنیا موت کی خوراک ہے اور موت کے آگے امیر غریب گدھا گھوڑا سب برابر ہیں جنہے اس کا پیٹ دیکھا ہے وُہ قبر کا مُنہ ضرور دیکھے گا +

یہ

یہ شرط ہے - ا۔ محاورہ :- بشرطیکہ - اس شرط پر - اس اقرار پر +

یہ کس کا لُوت ہے - ہ۔ محاورہ عو: یعنی یہ کس کا نطفہ ہے - یہ کس کا نطفۂ بد ہے +

نہ جانے یہ کس کا ہے مُوت خوجا قیامت رنگیلا[1] ہے یا قُوتِ خوجا (رنگین)

یہ کوا پھنسانے کی چال ہے - ہ۔ محاورہ :- یعنی ہوشیار اور سیانے کے دام فریب میں لانے کی یہی تدبیر ہے - چالاک آدمی اسی تدبیر سے نیچا دکھا سکتا ہے[2] + عیار کو اسی تدبیر سے ناچار اور گرفتار کر سکتے ہیں +

یہ کیا زبان نکالی ہے - ا۔ محاورہ :- یہ بدزبانی اور لام و کاف کس سے سیکھے ہو یعنی گالیاں دینی اور برا کہنا مناسب نہیں ہے + ف

دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے یہ زباں تم نے کیا نکالی ہے + + (نعیم)

یہ کیا ہے - ہ۔ کلمۂ تعجب :- (۱) آج یہ کیا نئی بات ہے - آج کیا دل میں آگئی - کیا جاتی دُنیا دیکھی - یہ کیا بات ہے + ف

یہ کیا ہے آج غیر و تُنے مری تعریف ہوتی ہے یہ کیا ہے خود بیاں ہوتا ہے اپنے جو بہاں کا (داغ)

(۲) خیر تو ہے - خیریت تو ہے - کوئی اندیشہ کی بات تو نہیں ہے +

یہ کے فاقوں میں سیکھے تھے - ا۔ محاورہ :- اوچھے اور کمظرف کی تعلّی کے جواب میں کہتے ہیں - یعنی کس مصیبت سے تم نے یہ بات حاصل کی تھی جو آج اس قدر اتراتے اور فخر کرتے ہو +

یہ گو اور یہی میدان - ا۔ محاورہ :- یعنی اگر دعوے ہے تو اسی جگہ سمجھ لو - اگر کچھ دم خم ہے تو گیند بھی موجود ہے اور میدان بھی - جب کوئی حیثیت سے بڑھ کر دعوے کرتا ہے تو اُسے نیچا دکھانے کے واسطے کہتے ہیں +

یہ منہ اور مسور کی دال - ہ۔ محاورہ :- یہ منہ اس کام اور منصب کے قابل نہیں ہے - اسی منہ سے کہتے ہو کہ ہم یوں کرینگے +

(بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ مثل اس طرح تھی کہ یہ منہ اور منصور کی دار یعنی تمہارا منہ اس قابل نہیں ہے کہ تم منصور حلاج کی طرح ثابت قدم رہ کر جان دو)

یہ منہ پان جوگا - ہ۔ محاورہ :- یعنی تمہیں تو سُرخرو ہو گئے ؟ - تمہارا منہ اس بات کے قابل نہیں ہے +

یہ نتیجہ ملا - ا۔ محاورہ :- یہ ثمرہ حاصل ہوا - یہ پھل ملا - نیکی کے بدلے بدی ملی - نیکی کا بدلہ بدی + ف

گو سدم آئے وہ اور دے زباں یاری تو کہیو کر لو دیکھو نتیجہ یہ ملا صاحب کی یاری میں (رنگین)

یہ نہ وُہ - ہ۔ محاورہ :- کوئی بھی نہیں - ایک بھی نہیں مل سکتا + ادھر نہ اُدھر - دونوں نہیں +

یہا

یہ وُہ گُڑ نہیں جو چیونٹیاں کھائیں - ہ۔ محاورہ :- یعنی ہمیں کوئی فند و فریب سے نہیں ٹھگ سکتا - ہمارا مال کوئی نہیں کھا سکتا - ہم ایسے بھولے نہیں ہیں کہ ہر ایک گھول کر پی جائے - بخیل کی نسبت بھی بولتے ہیں یعنی اس کا بیسہ ایسا نہیں ہے کہ اُسے کوئی لے سکے - پتھر کو جونک نہیں لگتی +

یہی - ہ۔ صفت :- وہیں - خاص اسی - ٹھیک یہ +

یہ یا وُہ - ا۔ ندا :- کوئی سا - ایک نہ ایک - دونوں میں سے ایک - کوئی نہ کوئی +

یہاں - ہ۔ تابع فعل :- (۱) اینجا - اس جگہ - ادھر - اس مقام پر + اس طرف - اس جانب - اس پاس - اس رُخ - اس کنارے + ف

چال ہے مجھ ناتواں کی مُرغِ بسمل کی تڑپ ہر قدم پر ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا (آتش)

(۲) اس دُنیا میں - اس جہان میں +

یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے - ہ۔ محاورہ :- یعنی یہاں رسم و رواج کی پابندی نہیں ہے خلاف دستور بھی کام کیا جاتا ہے - معمول کے خلاف اور قاعدے کے برعکس ہونا ان کے نزدیک کچھ بات نہیں ہے +

یہاں تک - یہاں تلک - ہ۔ تابع فعل :- اس جگہ تک + اب تک - اس وقت تک - تا اینجا - تا اینندم - ابھوں - اس قدر - جیسے - یہاں تک اس کی راہ دیکھی کہ آنکھیں پتھرا گئیں + نہیں ذرا یہاں تک لے آؤ +

یہاں تمہارے ٹکے نہیں لگنے کے - ہ۔ محاورہ :- یہاں تمہاری دال نہیں گلے گی - یہاں تمہاری بات نہیں چلیگی - یہاں تمہاری مُراد نہیں پوری ہوگی +

یہاں تو ہم بھی حیران ہیں - ا۔ محاورہ :- اس جگہ تو ہماری عقل بھی کام نہیں کرتی +

یہاں سب کان پکڑتے ہیں - ہ۔ محاورہ :- یہاں سب کا سرِ تسلیم خم ہے - اس جگہ کسی کی اُستادی نہیں چلتی - اس جگہ سب کی گردن نیچی ہے - یہاں کوئی دعوے نہیں کر سکتا +

یہاں سے - ہ۔ تابع فعل :- اس جگہ سے - اس مقام سے + ادھر سے - اس طرف سے - جیسے یہاں سے چلا جا - یہاں سے وہاں تک +

یہاں سے وہاں تک - ہ۔ تابع فعل :- (۱) اس جگہ سے اُس جگہ تک - از اینجا تا آنجا - اس سرے سے اُس سرے تک (۲) ظرافتاً جب کوئی نام پوچھے اور بتانا منظور نہ ہو تو اُس کے جواب میں بھی کہتے ہیں - جیسے تمہارا نام کیا ہے ؟ جواب یہاں سے وہاں تک یعنی ہمارا نام سب جگہ ہے اور سب جانتے ہیں +

یہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں - ا۔ محاورہ :- یہاں کوئی نہیں آ سکتا - یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا - اس جگہ کسی کی بھی رسائی اور پہنچ نہیں ہے

---

[1] رنگی - بدذات - نہایت شریر + [2] دیکھو صفحہ ۹۱۰، کالم ۲ سطر ۲۵ +

یہا

یہاں کوئی بات نہیں کرسکتا - جہاں نہایت احتیاط یا کمال جلال ہو وہاں یہ مُحاورہ بولا جاتا ہے +

یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے - اِ - مُحاورہ: - یعنی یہاں کی وُہ بات ہے جو زمانے سے نئی اور انوکھی ہے - اِسجگہ کی رسم و آئین خدا کی خدائی سے جدا اور الگ ہے - یہاں کی ہر بات عجیب ہے +

یہاں کا یہیں - ہ - تابع فعل: - اِسجگہ کا اِسجگہ - دُنیا کا دُنیا ہی میں - یہیں - اِسجگہ یہیں پر - دُنیا ہی میں + ۵

جا ہو جتنا گھونٹ لو لوگوں کا تم صاحب گلو — ہاتھ خالی جاؤگے یاں کا یہیں رہ جائے گا (ضمیر)

یہاں کچھ نال تو نہیں گڑا - ہ - محاورہ: - یعنی یہاں کچھ تم پیدا تو نہیں ہوئے جو اسقدر دعوے اور استحقاق جتاتے ہو +

یہُود - عبرانی - یہُودی کی جمع: - جہُودان - حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام کی اُمّت - عبر کی اولاد - عبرانی - مُوسائی +

یہُودا - عبرانی - اِسم مذکر: - حضرت یوسف علیہ السّلام کا سوتیلا بھائی حضرت یعقوب کا چوتھا بیٹا +

یہُودی - عبرانی - اِسم مذکر: - (۱) مُوسائی - عبر کی اولاد - حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام کی اُمّت - عبرانی - (۲) عبرانی زبان +

یہی - ہ - صفت: - (یہ ہی کا مخفف) خاص یہ - خصوصًا یہ - ٹھیک یہ - اصل یہ +

یہی مار کھانے کے لچھّن ہیں }
یہی مار کھانے کی نشانی ہے } اِ - محاورہ: - اِنہیں باتوں پر پٹتے ہو - نہیں کوتکوں سے مار کھاتے ہو +
(جب بچّہ کچھ دنگا کرتا ہے تو اُسے سمجھانے کیواسطے یہ فقرہ کہتے ہیں +)

یہی ہیں - ہ - مُحاورہ: - خاص یہی ہیں - گویا ٹھیک وُہی ہیں +

یہیں

یہ ہیں جادہ پیمائے راہِ طریقت — مقام اِن کا ہے ماورائے شریعت
اِنہیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت — اِنہیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قسمت
یہی ہیں مُراد اور یہی ہیں مرید اب
یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب

یہیں - ہ - تابع فعل: - (۱) اِسی جگہ - اِسی مقام پر + (۲) اِدھر ہی + اِسیطرف - اِسیجانب -

جو بے نیازی سے یاں نہ آیا تو شوق بیدل کھینچ لایا — کہ صبح جب کوئی بھی نہ پایا تو اُسنے رستہ لیا یہیں کا (انور)

(۳) اِسی دُنیا میں - اِسی جہان میں + ۵

جفا سے وُہ خجل ہیں کون اب جاتا ہے محشر تک — ہمارا فیصلہ بس ہوگیا انور یہیں کیا کیا (انور)
کچھ اور فتنے اُٹھانے ہوں تو اُٹھا لیجے — ابھی سہی جو قیامت ہو وُہ یہیں ہو جائے (ظہیر)

یہیں کا چُن یہیں کا پُن - ہ - مُحاورہ: - جو کچھ ہے اِسجگہ کا طفیل ہے - چن چون بمعنی آٹا اور پُن بمعنی پانی یعنی کھانا پینا لینا دینا سب اِسجگہ کا ہے +

یہیں سے - ہ - تابع فعل: - (۱) اِسیجگہ سے - اِسی مقام سے + ۵

تُمہاری گلی چھوڑکر کون جائے — یہیں سے ہے کعبہ کو سجدہ ہمارا (دیا شنکر نسیم)

(۲) اِسی موقع سے - جیسے یہیں سے ثابت ہے کہ وہ ہار گیا +

یہے - ہ - اِسم اشارہ: - یہ کی جمع - اینہا - اینہاں +

یِیلاق - ت - مرکب از (یے + لاق) گرمی گزارنے کی جگہ - وُہ سرد اور ہوادار مقام جہاں گرمی کے موسم میں جاکر رہیں ضد قشلاق جو سرد موسم میں جاکر رہنے کی جگہ ہے ۵

گر ترا مہر طبیعت ہو یہ جوزائے غضب — زمہریر از پئے آرام جہاں ہو ییلاق (ذوق)

(جسطرح ہمارے ہندوستان میں موسمِ گرما گزارنے کے واسطے سرد پہاڑوں جیسے شملے منصوری ڈلہوزی - کوہ مری آبو وغیرہ پر چلے جاتے ہیں اسیطرح ایران ترکستان میں بھی یہ مقامات ہیں جہاں بادشاہ و امراء موسمِ گرما میں چلے جاتے ہیں چونکہ یہ لفظ اسکول کی تعلیمی کتابوں میں آیا ہے اسوجہ سے لکھا گیا)

تاریخ

چونکہ ۲ - نومبر ۱۸۹۲ء مطابق ۷ - جمادی الاوّل سنہ ۱۳۱۰ھ موافق ۸ - اگھن سمت ۱۹۴۹ بکرمی بروز یکشنبہ یعنی آفتاب عالمتاب کے دن اِس کتاب فیض انتساب نے تکمیل پائی لہٰذا حضرتِ آفتاب ۱۸۹۲ تاریخ عیسوی - تسخیر دلہا ۱۳۱۰ تاریخ ہجری باغ دلپذیر ۱۹۴۹ تاریخ سمت ظہور میں آئی اور بلحاظ اشاعت اسوجہ سے کہ جلد چہارم یعنی آخر جلد سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی الفاظ دلپذیر شہیری مگر تاریخ ہجری اسطرح نظم کردی گئی +

قطعہ

عمرِ سی سال را تلف کردم — زیں سبب ایں کتاب ساختہ شد
بود اندیشہ سن اتمام — سالِ تاریخ عمر باختہ شد

فقط - بندہ سید احمد دہلوی ولد حافظ مولوی سید عبدالرحمن صاحب مغفور و مبرور مصنف فرہنگ آصفیہ ساکن دہلی حویلی نواب مظفر خاں - قریب گذر بنگش کمان دروازہ - یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

قطعۂ تاریخِ طبع از مؤلف - تھا طبع کو وقتِ طبع بھی اضمحلال + اتمام کے سن میں تھے پریشاں خیال + اک روز ندا ہاتفِ غیبی نے یہ دی + کیا سوچ ہے مغزِ فضلا کہہ دو سال + سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

رموزِ لغات	رموزِ لغات

ہدایاتِ قرأت

(۱) لغات کے عبارتی حلیہ کی بجائے اعراب دیئے ہیں مگر مشتقات میں اس کی چنداں پابندی نہیں ہے +

(۲) لغات کے اعراب میں جہاں زیر یا پیش یا جزم نہ ہو وہاں زبر سمجھنا چاہیئے +

(۳) ملواں یائے معروف کے ماقبل اصل لغت میں بالالتزام زیر لکھا ہے بلکہ عبارت میں بھی حتی الوسع رعایت رکھی ہے جیسے نہیں ۔ تین تیس وغیرہ +

(۴) خاص لغت میں واو معروف کے ماقبل بالالتزام پیش لکھا ہے اور تا بہ امکان عبارت میں بھی نباہا ہے جیسے نور ۔ طور ۔ خوب وغیرہ +

(۵) پوری یائے حروف گول اور مجہول آڑی لکھی ہے ۔ جیسے فی +

(۶) ہائے مخلوط دوچشمی + ملواں نونِ غنہ پر الٹا جزم اور پورے نون غنہ میں نقطہ ندارد ہے ۔ جیسے بھید + رنگ + کہیں +

(۷) جب کئی لغت ایک ہی سطر میں مختلف تلفظ یا مختلف صورتوں میں برابر برابر لکھے ہوں تو اول کو فصیح اور باقی کو علیٰ قدرِ مراتب خیال کرنا چاہیئے +

(۸) انگریزی الفاظ کے تلفظ کی صحت انگریزی حروف میں دیکھو +

(۹) پارٹ آف سپیچ (تقسیمِ کلمہ) میں انگریزی قواعد کی پیروی کی ہے +

(۱۰) اصل لغت میں واو معدولہ کے نیچے ایک سیدھی لکیر کھینچدی ہے +

(۱۱) جو لغت کئی زبانوں میں یکساں پایا جاتا ہے وہاں اُن زبانوں کی علامتیں برابر برابر یا ڈیش دیکر لکھدی ہیں اور جن زبانوں کے الفاظ ہماری زبان میں کم شامل ہوئے ہیں اُن کا پورا نام درج کردیا ہے +

علاماتِ لغت

ع ۔ عربی جیسے مُعلّم ۔ ع +

ف ۔ فارسی جیسے مُغاک ۔ ف +

ت ۔ تُرکی جیسے اُردو بمعنی لشکر ۔ ت +

ہ ۔ ہندی جیسے مندا ۔ ہ +

س ۔ سنسکرت جیسے منتر ۔ س +

اُ ۔ اُردو (یعنی وُہ صُورت جو غیر زبانوں سے ملکر پیدا ہوئی ہے جیسے دغا کرنا ۔ حذف ہونا ۔ فریفتہ بنانا ۔ فرقی کرنا + جنے چا ملو یا شہنائی بجالو وغیرہ)

+ ۔ دو زبانوں سے مرکّب لفظ ع + ف جیسے راحت بخش ۔ ع + ف ۔ مکتب خانہ ع + ف وغیرہ +

+ ۔ اگر معانی کے بیچ میں یہ پھول آئے تو وہاں سے معانی کا فرق خیال کیا جائے اور اخیر پر علامتِ ختم +

عو ۔ مسلمان عورتوں یا بیگموں کے مُحاورے +

ہندُو عو ۔ ہندنیوں کے مُحاورے +

بازاری ۔ اَوباش وضع یا شُہدوں لُچّوں کا محاورہ +

لُوطی ۔ امرد پرست +

لشکری ۔ لشکر والوں کی ست کھچڑی زبان ۔ ٹکسال باہر زبان +

گنوار ۔ دیہاتیوں کی زبان +

عوام ۔ مراد عوام الناس جُہلا +

قانُون ۔ وُہ اصطلاحیں جو قانُون نے عدالتی کارروائی کیواسطے مقرر کی ہیں +

(اسکے علاوہ اور باتیں پُوری پُوری لکھدی ہیں مثلاً پُوربی الفاظ کیواسطے (پُورب) پنجابی کیواسطے (پنجاب) وغیرہ

نقشۂ تعدادِ الفاظ حسبِ شمار ۱۸۹۲ء جسکی پرتال کا موقع نہیں ملا

نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	کیفیت
ہندی مع پنجابی	۲۱۶۴۴	اِس میں پُورب اور پنجاب کے چند مخصُوص الفاظ بھی شامل ہیں +
اُردو	۱۷۵۰۵	یعنی وُہ الفاظ جو غیر زبانوں سے ہندی میں مرکّب ہو کر بنے ہیں +
عربی مع معرب	۷۵۸۴	[illegible]
فارسی	۶۰۴۱	
سنسکرت	۵۵۴	
انگریزی	۵۰۰	
مختلف	۱۸۱	
	۵۴۰۰۹	

الفاظِ مختلفہ کی تفصیل مع تعدادِ الفاظ

نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	نامِ زبان	تعدادِ الفاظ
تُرکی	۱۰۵	سُریانی	۷	برہما	۲
یُونانی	۲۹	رُومی	۴	مالاباری	۱
پُرتگالی	۱۶	فرنچ	۳	ہسپانیہ	۱
عبرانی	۱۱	پالی	۲		
	۱۶۱	+	۱۶	+	۱۸۱۴

فرہنگِ آصفیہ کا خاتمہ اور اخیر کے معاونوں کا شکریہ

بِتدالحمد ٹھکانے لگی محنت میری ۔۔۔ طے ہُوئی آج کی منزل میں مسافت میری

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج آفتاب عالمتاب کے پہرے میں بمقام شملہ اس فرہنگِ آصفیہ یعنی مجموعۂ لُغاتِ اُردُو وارمغانِ دہلی کے اخیر صفحے کی اخیر سطریں میری قلم سے نکلیں۔ کیا تماشے کی بات ہے کہ ایک طرف تو خوشی وانبساط اور مبارکباد کی دُھوم ہے۔ دُوسری جانب ۲۵ پچیس برس کے مُونس و مرغُوبِ خاطر دلارام کی جُدائی اور مفارقت کے غم و الم کا ہجوم ہے ؎

اقرارِ وصل خُوگرِ ہجراں کو زہر تھا ۔۔۔ مارا بھی اس طرح کہ شکایت نہیں رہی

اگرچہ ابتدا سے انتہا تک رنج و مصائب[۱] کا ساتھ رہا مگر اس لغات لختِ جگر کا سر اور اپنا ہاتھ رہا۔ بڑی بڑی مُوشگافیاں کیں۔ تاریخی واقعات جدید و قدیم متعلقہ زبان کی تحقیقات سے نظیریں لیں۔ برسوں ایک ایک گلی اور کوچے کی وہ خاک چھانی کہ اچھے اچھے کوچہ گردوں نے ہار مانی۔ ملک در ملک مارا مارا پھرا۔ جہاں مطلب دیکھا وہیں جا گِرا ؎

پہنچا میں سر جُھکا کے گنہگار کی طرح ۔۔۔ مجھکو جہاں جہاں مری تقدیر لیگئی

جب کبھی سفر نے سقر کا مزا چکھایا تو دل کو اس طرح سمجھایا ؎

گرچہ ہماسے مثلِ مہِ چار دہ فروغ ۔۔۔ آپھر کے شہر شہر میں کسبِ کمال کر

یہ ہمت ہی کا تصدّق تھا کہ آج اس کو انجام پہنچایا۔ فراہمیٔ لغات کا دعوےٰ کرنے والوں اور جھوٹے سچّے اشتہار دینے والوں کو نیچا دکھایا۔ چُونکہ ایک ایک لغت اور اُس کی تحقیق ایک ایک گوشۂ جگر و لختِ دل سے کم نہیں گویا چون ہزار نُورِ نظر کو غیروں کے ہاتھ میں چھوڑتا اور آپ دُنیا سے مُنہ موڑتا ہُوں اب اِن سے رخصت ہونے اور الوداع کہنے کا وقت ہے۔ قلبِ رقیق مجبُور اور سخت ہے ؎

رنجِ فرقت کو پہنچتی نہیں ایذا کوئی ۔۔۔ دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی +

بحسابِ تالیف پچیس ۲۵ سال اور مع زمانۂ طبع و نظرِ ثانی ۳۲ برس اس کام میں مُنہمک رہا مگر اس شوق کے آگے کوئی مصیبت سی مصیبت بھی مانع نہ ہوسکی ؎

ساقی تری طفیل سے ہم کو مئے صیام ۔۔۔ معلُوم ہی نہیں کدھر آیا کدھر گیا +

اپنی خبر تھی نہ دُوسرے کا ہوش۔ اگر کسی نے کیفیت کی پُوچھی تو کھسیان کی ہنسی چنانچہ دوستوں کا یہ فرمانا حسبِ حال ہوگیا تھا ؎

گو نہیں ہر بات پر کہہ اُٹھتے ہاں ہو ۔۔۔ یہاں ہو پر خدا جانے کہاں ہو

غرض ؎ ہوگئے شوق کوئے یار میں خاک ۔۔۔ یہ نہ دیکھا ہوا کدھر کی ہے +

اے میرے فرزندو اب تک آندھی میں لوکھے میں مصیبت میں آفت میں۔ تنگدستی میں فلاکت میں آتش[۱] زدگی میں مسافرت[۲] میں مینہ میں بارش میں۔ تمہارا ساتھ نہ چھوٹا مگر اب میں تم سے اور تم مجھ سے جدا ہوتے ہو! دیکھو بندھی مٹّھی رہنا۔ مجھ سے تو بچھڑتے ہو مگر اپنے قدر دانوں سے نہ بچھڑنا جس محنت اور مشقت سے میں نے تمہیں اِدھر اُدھر سے سمیٹ کر جمع کیا ہے اِس کا پاس رکھنا۔ گو۔ تم ایک سرپرست سے جُدا ہو کر گھر سے باہر آتے ہو مگر ہزاروں سرپرستوں کی گودیوں میں جاتے ہو۔ وُہ تمہیں آنکھوں پر بٹھائینگے۔ ہاتھوں ہاتھ اُٹھائینگے میں نے لڑکپن سے تمہاری خدمت کا کام شروع کیا۔ جوانی گزار کر بڑھاپے میں انجام دیا۔ برسوں آنکھوں کا تیل نکالا جب جا کر تمہیں پالا اور پوسا۔ چنانچہ آج یہ تمہارے ہی دم کا اُجالا ہے کہ بادشاہِ دکن حرسہا اللہ عن الآفاتِ والفتن سلطان ابن السلطان جناب نوّاب میر محبُوب علی خاں بہادُر بالقابہ کے حضُور تک تمہاری رسائی ہُوئی۔ میری محنت کی مُراد ملی اور تمام جہان میں شناسائی ہوئی۔ کیا کرُوں محبّت پڑگئی ہے وہ جُدائی نہیں چاہتی مگر کب تک۔ آخر ایک روز مرنا اور دُنیا سے گزرنا ہے ؎

خدا کو یاد کر اور جام بھر کے لا ساقی ۔۔۔ غمِ زمانہ فراموش ہو تو اچھّا ہے

چُونکہ پچیس ۲۵ برس کے بعد آج یہ دن ہزاروں کوفتیں اُٹھا کر نصیب ہُوا تھا

---

[۱] رنج و مصائب سے وہ تکلیف مراد ہے جو حالتِ تالیف میں سگے بھائی۔ ماں۔ باپ۔ کم سن و جوان اولاد اور تین چار نوجوان اسسٹنٹوں کے مرنے ایک دشمنِ دوست نما پیسے کے لوبھی کی عنایت سے بڑے بھاری نقصان اُٹھانے علی ہذا ایک نو دولت تاجرِ کتب کے خلافِ معاہدہ شرکت سے نکل کر بعوضِ یکہزار اندوپیہ حقِ تصنیف جملہ تصانیف تمام کتبِ مطبوعہ کُل جائدادِ منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ پر دانوں ڈالنے۔ اس شعر پر عملدرآمد کرانے ؎ ازصحنِ خانہ تا بہ لبِ بام از آنِ من ۔ از بامِ خانہ تا بہ ثریا از آنِ تو ۔ دو تین برس تک عدالت کے دروازے جھانکنے سے لاحق ہُوئی اور بالآخر ایک فرشتۂ غیب سید القوم مشکل کشائے دکن کے آڑے آنے سے اِس خودغرض کی چال سے نجات ملی +

[۱] اس جگہ اُس آتش زدگی کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے فروری ۱۸۹۵ء میں شملہ کے ہیرا لو نزدو بازار و نیز مارکیٹ کو جلا کر خاک سیاہ کردیا تھا مگر مؤلف سارا اسباب تمام عمر کا سرمایہ چھوڑ چھاڑ صرف فرہنگِ آصفیہ کا مسودہ بغل میں دبا بخوفِ آتش اس قول پر عمل کر گھر سے نکل کھڑا ہوا تھا ؎ نگینِ دل کو بغل میں لگا رکھا مشہور کبھی تو کوئی بھلا اس رقم کو بھی پوچھیگا + [۲] مسافرت سے غرض سفرِ مشرق تا عظیم آباد۔ سفرِ مغرب تا ملتان و جمیر سفرِ جنوب تا بہ دکن سفرِ شمال تا پشاور ہے جس میں مصارذیل ہیں رہنے۔ ٹھہرنے اور قیام کرنیکا موقع ملا۔ دانا پور۔ پٹنہ۔ آرہ۔ ڈمراؤں مرزاپور۔ الہ آباد و بنارس۔ لکھنؤ فیض آباد و جونپور۔ فتح پور ہسوہ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ آگرہ متھرا۔ لشکر گوالیار۔ علی گڈھ

خاتمہ

جو کسی مؤلف نے شاید ہی اٹھائی ہوں کس لئے کہ اب تک کسی اُردو ڈکشنری کے مدوّن نہ ہونے کے باعث ایک تو زبان کے پریشان الفاظ و فقرات کا مختلف صحبتوں اور ہر قسم کے لوگوں کے منہ سے سُن سُن کو جمع کرنے اور دوسرے میری تنہائی۔ میری تباہی۔ بے زری سنانے کے حد۔ پبلک کی بیقدری اور تصنیف کے جو توں نے کئی مرتبہ میرا جی چھڑا دیا تھا وُہی مثل ہو رہی تھی ؎

نہ تو چھوڑتے ہی بنے اور نبھائے بنے
ہم تو تابوتِ میں بھی لاکر انہیں لاچار ہوئے

اگر اس سبب سے شاہی مرگ ہو جاتا تو کچھ تعجب نہ تھا کیونکہ ؎

سب پہ جس بوجھ نے گرانی کی
اُس کو میں ناتوان اُٹھا لایا

مگر شملے کی سردی اور اس ہوا نے کہ آج میرا پُرانا انیسِ خاطر۔ دلی رفیق۔ غریبی و مُفلسی کا ہمدم غم غلط دوست کُلبۂ احزاں سے باہر جاتا۔ بڑے بھلے ہر قسم کے لوگوں کے ہاتھ آتا تہ۔ ساری گرم جوشی اور قلبی حرارت کو ایک دفعہ ہی بجھا دیا۔ اگر شملے کا سا پُر فضا مقام تفریح گاہ حکام اِن دنوں میں میرا قیام گاہ نہ ہوتا تو یہ کٹھن کام بھی اختتام کو نہ پہنچتا۔

گو اس وقت تک مختلف اوقات میں ہنود و مسلمان ہندوستانیوں نے عربی ہندی فارسی سنسکرت انگریزی اور ترکی وغیرہ ڈکشنریوں کے دیکھنے نیز ترتیب الفاظ میں حسب حیثیت مشاہروں پر کچھ کچھ دنوں میرا ہاتھ بٹایا مگر مجھے سب سے زیادہ اِن چار صاحبوں نے مرہونِ احسان بنایا۔ جن کا ذکر خیر میں انہیں سطور میں نہایت شکریہ کے ساتھ درج خاتمہ کرتا ہوں

اِن صاحبوں میں سب سے زیادہ تحسین و آفرین کے مستحق جوان ہمّت جوانمرگ لالہ دھوما مل عرف موتی رام صاحب جینی ساکن گڑوکا جنڈیالہ ضلع امرتسر ہیں۔ جنہوں نے کامل اخیر تین برس تک جان توڑ کر مدد دی۔ اور اسی اُمید میں کہ کب یہ لغات تمام ہو اور کب میرا نام معاونوں میں لکھا جائے کتاب ختم ہونے سے پیشتر یعنی ۱۱ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو خود ہی عین عالمِ شباب میں مرض دق کے ہاتھوں دق ہو کر تمام ہو گئے اور اپنی اس بیوقت مفارقت کا غم اپنے بوڑھے باپ جوان بھائی مولا مل اور مجھ مؤلف کو دے گئے۔ ان کے غم اور ماتم میں کئی روز تک کام نہ ہو سکا اور سگے بھائی کے مرنے سے کم ان کے مرنے کا غم نہ ہوا کیونکہ میرا اُنّیس برس کا پیارا بھائی سید حسین عرف مُنّا بھی اسی لغات کے کام میں مرضِ سل گُھل گُھل کر اُسے کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

لیکن چونکہ اس کتاب کا انجام پر پہنچانا منظور تھا۔ اس سبب سے تین اور اَن تھک نوجوان اس کام کے واسطے منتخب کئے جن میں سب سے اوّل نمبر پر بابو پنڈت بدری دت صاحب شرما ساکن شملہ ملازم دفتر کوارٹر ماسٹر جنرل ہیں۔ جنہیں خدا تعالے نے علمی لیاقت۔ ظاہری وجاہت او کمال وفاداری کے ساتھ حُسنِ سیرت خوش خلقی اور ظرافتِ طبعی میں بھی اوّل ہی رکھا ہے۔ اُنہوں نے اخیر تک ساتھ دیا اور وہ محنت کی کہ کوئی کیا کرے گا اپنے سارے آرام اور تمام آسائش کو بالائے طاق رکھ کر اس کام کے سر ہوئے۔ ساتھ ہی بابو کشن سنگھ صاحب قوم گورکھا جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اور بابو دھرم داس صاحب بھی جو اہلیّت اطاعت اور زحمت کشی میں اپنا آپ ہی نظیر ہیں۔ اخیر دم یعنی ختم کتاب تک لپٹے رہے۔

میں اِن معاونوں کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنی عمر میں اِن چار آدمیوں سے زیادہ جفاکش محنت اور تکلیف پر غالب آنے والا شخص نہیں دیکھا۔ اب خدا تعالے اِن دونوں باقی ماندہ صاحبوں کی عمر میں برکت علم میں ترقی۔ ثروت میں افزائش۔ عزت میں افزونی عطا فرمائے۔ اور جب تک یہ لغات صفحۂ روزگار پر یادگار رہے۔ اِن کا نام نامی بھی داخل اذکار و صین حالتِ طبع میں اس موقع پر لغات کا روپیہ ہضم کر جانے والے پر پھٹکار۔ اور ہمارا اس قول پر مدار ہے ؎

لیجائے گردہ زلفِ گرہ گیر لے گئی
دل لیگئی تو کیا میری تقدیر لے گئی

خیر جو ہوا سو ہوا اب تو تمام عمر کی محنت و جانکاہی کا صلہ اگر خدانخواستہ حضورِ نظام دام اقبالہٗ نے دوبارہ دستگیری نہ فرمائی تو یہی تصور کر لیا جاتا ہے ؎

جوں نگیں نام تو رہ جائے گا اپنا یارو
گو نشاں صفحۂ دنیا سے ہمارا مٹ جائے

لیکن دل بار بار یہی گواہی دیتا اور آپ ہی آپ یہ شعر پڑھ پڑھ کر جی رکھ لیتا ہے ؎

درسخی پہ یہ لکھا ہے مصحفی یہ مصرع
کہ بے نصیب نہ یاں سے کوئی گدا پھر جائے

فقط بندہ سیّد احمد دہلوی مؤلّفِ فرہنگِ آصفیہ و ارمغانِ دہلی وغیرہ وغیرہ مقیم کوہ شملہ ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۹۲ء روز یکشنبہ مطابق ۳۰ - جمادی الاوّل سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق سدی سمت ۱۹۴۹ بکرمی

ہم تو چلتے ہیں لو خدا حافظ
بتکدہ کا بتو خدا حافظ

(حاشیہ بقیہ صفحہ اوّل) الور جبیور۔ جمیر میرٹھ سہارنپور۔ کوہ منصوری مانبالہ جالندھر امرتسر۔ لاہور ملتان مینا د ریلا علاقہ بمبئی فخر البلاد و حیدر آباد دکن۔ مراد امراوتی ہنم کنڈہ وغیرہ ✦ یہاں اس کثیر بارش سے مراد ہے جو سنہ ۱۸۹۰ء میں ڈھاؤ صاحب کے نام سے مشہور ہوئی اور مصنف مسودے کر جاؤں کے مقبرے پہنچا ✦

اگرچہ کتاب نومبر سنہ ۱۸۹۲ء میں ختم ہو گئی تھی اور خاتمہ بھی اُس وقت ہی لکھا گیا تھا۔ مگر مطبع کے وقت اُس پر نظر ثانی کر کے بعض اُمور حسب موقع بڑھائے اور گھٹائے گئے ہیں۔ فقط مؤلف۔

✦ نسیم اب قدر دانی اشتیاقِ سامعیں پر ہے
دکھایا لُطف ہمنے ہر طرح سے طبع رنگیں کا ✦

رپورٹ

تقاریظِ علما و فضلاء زمانہ

اگرچہ اِس اُردو لغات یعنی فرہنگِ آصفیہ پر انگریزی اور دیسی معزز اخباروں۔ مغربی و ایشیائی نامی گرامی عالموں مسلم الثبوت زباندانوں اور اہلِ زبانوں کی بکثرت رائیں۔ تقریظیں۔ ریمارک معرضِ تحریر میں آئے ہیں مثلاً یورپین فضلا میں۔ گارسن ڈیٹسی فاضل فرانس۔ ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن جامع ہندوستانی انگریزی ڈکشنری۔ سی ایس کرک پیٹرک صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر دہلی کالج۔ آر بیکر صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گجرات۔ رائے بہادر ماسٹر ساگرچند صاحب انسپکٹر مدارس حلقۂ لاہور۔ لالہ بیجی رام صاحب ایم۔ اے سکرٹیری ہمالین یونین کلب شملہ حال پروفیسر علمِ طبیعات لاہور گورنمنٹ کالج وغیرہم +

انگریزی اخبارات میں سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ پنجاب پیٹریٹ۔ ٹریبیون۔ دکن سٹینڈرڈ۔ ایوننگ میل۔ پنجاب آبزرور وغیرہ +

گو ہم دو ایک مرتبہ جداگانہ اوراق میں ان کو چھاپ چکے ہیں مگر سہ بارہ بوقتِ فرصت فرہنگ کی تقطیع کے موافق چھاپینگے اور اُن کے ساتھ ہی علیا حضرت والا شوکت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا اور حضورِ پُرنور نائب السلطنت لارڈ کرزن صاحب بہادر بالقابہ کی جانب سے جو موجب فخر اِس کتاب کی نسبت چٹھیاں آئی ہیں اُنھیں بھی شایع کرینگے بلکہ بشرط مُہلت ترجمہ بھی +

بالفعل تو ہم جوہریانِ زباں کی جوہر نمائی اور مبصرانِ محاورات و اصطلاحات کی توجہ فرمائی کے واسطے تیمناً و تبرکاً چند واجب التعظیم آفتابِ ہند کی جگمگاتی ہوئی کرنوں اور چمکتی ہوئی شعاعوں یعنی اُردو تقریظ نگاروں کی تقاریظ اور شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی کی سرکاری رپورٹ سے اِس خاتمہ کو رونق بخشتے اور باقی تحریروں کو دوسرے وقت پر موقوف رکھتے ہیں کیونکہ وقت بہت کم اور کام ابھی اہم ہے +

اِس موقع پر ہمیں اُس دلی افسوس اور قلبی صدمہ کا اظہار کر دینا بھی مناسب ہے جو ہم کو اِس وقت اُن بزرگواروں کے عالمِ قدس میں سیدھارنے سے لاحق ہوا جنھوں نے بکمال فراست و کیاست و دلسوزی جوہر شناسی اور اعلےٰ درجہ کی لیاقت سے اِس پر اپنی رائے رزین ظاہر فرمائی تھی مگر افسوس صد افسوس کہ اُن رایوں کے چھپے ہوئے دیکھنے اور فرہنگِ آصفیہ کے خاتمہ سے پہلے ایسے سچے مشتاقوں کا خاتمہ بالخیر ہوا جن میں سے ایک تو ہمارے قدردان وحید العصر عالم مشہور و معروف جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب وحید کلکتوی مہتمم بجاپور کونسل

رپورٹ

گورنمنٹ ہند۔ دوسرے فاضل اجل عالم متبحر۔ بے نظیر و بے بدل ناثر عدیم المثل ناظم مولوی محمد عبد الحلیم صاحب عاصم۔ ساکنِ کلکتہ ہیں۔ خدا تعالےٰ اِن صاحبوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے [۱] (کیا خوب آدمی تھے خدا مغفرت کرے)

رپورٹ فرہنگِ آصفیہ

حسب الحکم مدار المہام سرکارِ عالی ریاستِ حیدرآباد دکن جہان الدین امرالشر مورخہ فقتن واردِ شملہ

پیش کرن

فخرِ قوم افتخار ہند ماہرِ دوازدہ زبان شیرین لسان جناب شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بی ایل۔ ایف جی۔ ایس۔ ایسوشیٹ رائل اسکول آف مائنس لنڈن ممبر آف دی فیڈرٹیڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبئی بی۔ ایل گولڈ مڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ سابق ہوم سکرٹیری گورنمنٹ عالی مقام حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ حال معتمد تعمیرات۔ معدنیات و ڈائرکٹر نظام ریلوے وغیرہ

مرقومہ ۲۰ اگست ۱۸۹۸ء تفرج گاہ شملہ

Political and Financial
Secretary's Office

HIS HIGHNESS THE NIZAM'S GOVERNMENT HYDERABAD DECCAN
آصف جاہ
نظام الملک

پولٹکل و فنانس و عدالتی
مدار المہام سرکار عالی
مہر دفتر معتمد

اُن سب کتابوں میں جن کو منشی سید احمد صاحب دہلوی نے سرکار میں پیش کیا ہے سب سے زیادہ مفید اور عمدہ قدر کے قابل کتاب لغاتِ اُردو ہے جس کا نام منشی صاحب نے اِس لحاظ سے کہ حضرت ہندوستان کے سب سے بڑے اسلامی خطہ کے بادشاہ ہیں فرہنگِ آصفیہ رکھا ہے۔ یہ لغت ۱۰۹۶ صفحہ تک چھپ چکی ہے جس میں ایک حصہ حرفِ سین کا ختم ہو چکا ہے اور حرفِ گاف تک کا مسودہ موجود ہے اور اخیر چھ حرف کا لکھنا باقی ہے +

اِس وقت تک اُردو زبان کی کوئی لغت مثل فرہنگِ آصفیہ کے نہیں لکھی گئی ہے۔ چند سال ہوئے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ نے ایک نمونہ چند لغات کا

[۱] چونکہ یہ رپورٹ بجائے خود ایک سچی اور مفصل تقریظ ہے اس وجہ سے زمرۂ تقاریظ میں شامل ہوئی +

رپورٹ

چھاپا تھا لیکن پھر اُس سے زیادہ چھپنے کی نوبت نہیں آئی ڈاکٹر فالن نے جو لغت اُردو کی لکھی ہے اُس میں البتّہ بہت تحقیقات سے الفاظ لکھے گئے ہیں اور مختلف معانی کے واسطے شعرا کے کلام سے مثالیں جمع کی گئی ہیں لیکن یہ کتاب انگریزی میں ہے اور خاص اُردو دانوں کے واسطے بیکار ہے علاوہ اس کے وہ اس قدر مبسوط بھی نہیں جیسی فرہنگِ آصفیہ جتنا حصّہ فرہنگِ آصفیہ کا لکھا جا چکا ہے اُس میں پینتالیس ہزار الفاظ اور محاورات درج ہیں اور جتنا حصّہ باقی ہے اُس میں بھی شاید اندازاً بیس ہزار الفاظ درج ہو جائیں گے پس ختم ہونے کے بعد اس سے بہتر اور مبسوط تر لغت اُردو میں نہ ہوگی اس لغت کی وسعت مذکورہ ذیل الفاظ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے +

(۱) بات۔ اس لفظ کے ۲۰ معنی لکھے گئے ہیں اور یہی لفظ مرکب ہو کر ۹۰ طرح سے دکھایا گیا ہے +

(۲) گھر کے ۲۴ مفرد معنی ہیں ۵۸ مرکب محاورات لکھے گئے ہیں +

(۳) آنکھ کے ۱۲ مفرد معنی اور ۳۸۰۴ استعمال +

(۴) پانوں کے ۷ معنی اور ۹۷ موقع استعمال +

(۵) کان کے چھے معنی اور ۱۰ استعمال دکھائے گئے ہیں جو تاریخی الفاظ ہیں اُن کے تحت میں واقعات لکھدئے گئے ہیں جیسے سکندر۔ قاچار۔ قارون۔ فریدون + اسی طرح سے علمی اصطلاحات۔ امثال۔ کہانیاں توہّمات ہر ایک کی تفصیل اور توجیہہ کردی گئی ہے غرض جس قدر تحقیقات ہر ایک لفظ کی ہو سکتی تھی کی گئی ہے وہ زبانیں جو بولی جاتی ہیں اُن سب کی یہ حالت ہے کہ اُن میں ہر روز تبدّل اور تغیّر پیدا ہو جاتا ہے لفظوں کے معنی بدلتے جاتے ہیں۔ پرانے محاورات متروک ہوتے جاتے ہیں نئے محاورات شریک زبان ہوتے جاتے ہیں اور یہانتک تغیّر پیدا ہو جاتا ہے کہ پرانے شعرا اور مصنّفین کی زبان کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے ایسی ہی صورتوں میں لغت سے کام لیا جاتا ہے لغت سے غرض یہی ہے کہ زبان کے مختلف طبقات کی تدوین کرے۔ الفاظ اور محاورات کے تاریخی تغیّرات کو اور اُن کے معانی کو بتادے اور ان کے معانی کے اختلافات پر مختلف طبقات کے شعرا اور مصنّفین کے کلام سے نظیر لاوے۔ اُردو زبان میں علی الخصوص اس قسم کے لغت کی بہت ہی ضرورت ہے کیونکہ اُردو زبان کے اختلافات فقط زمانی نہیں ہیں بلکہ مکانی بھی ہیں کشمیر سے سیلون تک اور کراچی سے لیکر برہما تک اُردو زبان کم وبیش ہر ایک جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن ان محاورات میں باہم اس قدر اختلافات ہیں کہ اُن کے اُوپر مختلف

زبانوں کا اطلاق ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے دہلی اور لکھنؤ کی زبان معیارِ فصاحت رکھی گئی ہے اور یہیں کے شعرا اور مصنّفین کے کلام مستند گنے جاتے ہیں۔ فرہنگِ آصفیہ میں ان سب باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے اور یہ اُردو زبان کی ایک عمدہ تاریخ ہے اگرچہ وہ حصہ اس کا جو شواہد سے متعلّق ہے شاید اسقدر کامل نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے تھا لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ اگر ہر ایک معنی اور ہر ایک محاورہ کے واسطے مثال اور نظیر لکھی جاتی تو کتاب کا حجم چوگنا ہو جاتا اور اُس کا تمام ہونا اور چھپنا بھی محال ہو جاتا +

زیادہ تر عجیب امر اس لغت کے متعلّق یہ ہے کہ مصنّف نے باوجودِ کم بضاعتی اور مفلسی کے اس کو اصف سے کسی قدر زیادہ چھپوایا۔ جو داستان مصیبت مؤلف نے اس کتاب کی تالیف اور طبع کے متعلّق لکھکر سرکار کے ملاحظہ کے واسطے پیش کی ہے اُس سے بے انتہا ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں علم وفضل کی بے قدری کس حد تک پہنچ گئی ہے۔ مختصر داستان اس کتاب کی یہ ہے کہ ۱۸۶۸ء میں مصنّف نے اس کتاب کو شروع کیا اور پانچ سال تک دواوینِ شعرا اور نثر ونظم کی کتابوں کا کامل طور سے مطالعہ کیا اور ان کتابوں میں جو جو مقامات اور اشعار سند اور نظیروں کے لائق معلوم ہوئے اُن کا انتخاب کیا انہیں پانچ برسوں میں مصنّف کے چھوٹے بھائی نے جو اس کام میں مدد دیتا تھا انتقال کیا تاہم مصنّف نے اپنے کام کو نہ چھوڑا اور تنہا کمر باندھ کر مشغولِ تالیف رہا اس کے بعد ہر فرقہ اہلِ اسلام و ہنود میں جا جا کر اور اُن کے ساتھ میل جول کر اُن کی خاص بولی اور اصطلاحات کو جمع کیا۔ ہر فرقہ کی عورتوں کی زبان سیکھی اُن کے رسوم وعادات و توہّمات اور ٹوٹکوں کو دیکھا بھالا اور جو کوئی امر لغت میں درج کرنے کے قابل ہوا اُس کی یادداشت لکھی اسی طرح پر تین چار سال تک تقریباً ہر روز کاغذ اور پنسل ہاتھ میں لے لیکر مصنّف جمنا کے کنارے پر جاتا اور عورتیں جن جن مقامات پر نہاتی تھیں وہاں جا کر اُن کی بولی کو لکھتا اور پھر گھر پر آکر ہر لفظ کی تحقیق کرکے لغت کے واسطے مصالح تیار کرتا۔ ایک سال تک اسی طرح پر مصنّف نے سودا بیچنے والوں خوانچہ والوں اور اسی قسم کے لوگوں کی آوازوں کو سُنا اور اُن کو درجِ یادداشت کیا۔ اسی طرح ٹھگوں اور چوروں اور قماربازوں اور اسی طرح کی قوموں کی اصطلاحات کو اُن میں مل جل کر دریافت کیا اور علیحدہ لکھتا گیا۔ اپنے ہمعصر شعرا و مصنّفین وعلما و فقرا اور ہر طبقہ کے لوگوں سے ملا۔ مشاعروں میں جلسوں میں مجلسوں میں شریک ہوا اور لغت کے واسطے مادّہ جمع کیا۔ شاہزادوں کی زبان کو خاص طرح پر سیکھا

رپورٹ

اور اُس کی سندِ مُہری حاصل کی علاوہ اِس ذاتی محنت کے کتابوں کے خریدنے اور بہم پُہنچانے میں اپنا سارا سرمایہ صرف کر دیا جو کچھ کمایا اِس میں لگا یا جو کچھ اندوختہ تھا اُس کو بیچکر اِس کام کی نذر کیا۔ ہندی الفاظ کی تحقیقات کی غرض سے متھرا اور اور شہروں میں اور صوبۂ بہار تک پھرا اور وہاں سے الفاظ کی اصل دریافت کی بنارس مرزاپور فیض آباد جونپور آگرہ عظیم آباد اور دوسرے شہروں میں زبان کے اختلافات دریافت کرنے کے واسطے پھرا اور وہاں مقیم رہا۔ غرض بدرب پچھم اُتر دکھن کے کُل بڑے بڑے شہروں میں زبان کی خاطر پھرا +

جب یہاں تک مصنّف نے مصالح جمع کر لیا تو اِس وقت ڈاکٹر فیلن صاحب نے جو اِس زمانہ میں اپنی ڈکشنری لکھتے تھے مصنّف کا حال سُنا اور مصنّف کو اپنے پاس نوکر رکھا۔ مصنّف سات سال تک فیلن صاحب کے ساتھ رہا اور اُن کی لُغت لکھنے میں امداد کی چنانچہ فیلن صاحب کی چٹھی شاہدِ حال ہے اِس عرصہ مُدّت میں مصنّف پر انواع و اقسام کی مصیبتیں پڑیں والدین کا انتقال ہوا کئی بچے جاتے رہے لیکن مصنّف اپنے ارادہ پر مستقل رہا اِسی کتاب کے چھاپنے کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے واسطے مصنّف نے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے اخبار نکالا اور اور ہزاروں تدبیریں کیں لیکن اکثر چیزوں میں مصنّف کو نقصان ہوا اور بالآخر اپنے کو ساہوکار کے ہاتھ میں دینا پڑا اور وعدہ یہ ہوا کہ وہ اپنے پاس سے کتاب کے چھاپنے کا سارا خرچ دیوے اور بعد چھپنے کے نصف نفع اُس کو ملے لیکن ساہوکار نے معاہدہ کے برخلاف کیا اور اب آٹھ مہینے سے اُس نے ایک پیسہ نہیں دیا اور اُوپر سے اپنے روپیہ کا تقاضا کر رہا ہے اُس کے اِس وقت دو ڈھائی ہزار سے زیادہ ہو گئے ہیں اور تخمینہ یہ ہے کہ بقیہ حصّہ کے چھپنے میں دس پانچ ہزار روپیہ اور صرف ہو گا۔ اگر سرکارِ آصفیہ کی طرف سے مصنّف کی امداد نہ ہو تو یہ کتاب جس کو مصنّف نے اکتیس [۳۱] برس کی محنت اور انواع و اقسام کی مصیبتیں اُٹھا کر جمع کیا ہے اور تقریباً نصف تک چھپوایا ہے یونہی ناتمام رہ جائے گی اور اُس کی ساری محنت اکارت جائیگی۔ میری رائے میں اِس کتاب کا ہر ایک مدرسہ ممالکِ محروسہ سرکارِ عالی کے واسطے جہاں اُردو کی تعلیم ہوتی ہے لیا جانا ضرور ہے اور یہ بہترین طریقہ امداد کا ہوگا جس قدر جلدیں ان کی سرکار مدارس کے واسطے خرید فرمائیں اُن کی قیمت بعنوانِ پیشگی مصنّف کو دے دی جائے تاکہ وہ قرضہ سے سبکدوش ہو کر بقیہ حصّہ بھی جلد چھپوا ڈالیں اور علاوہ اِس کے ایسے ایک بڑے اور قومی کام کے واسطے ہماری سرکار سے مصنّف کو ایک رقم بطورِ انعام بھی ملنا ضرور ہے اور

رپورٹ

شاید بہتر ہو گا کہ ایک حصّہ انعام کا سردست مصنّف کو دیا جائے اور ایک حصّہ بعد اختتامِ کتاب +

اِس سرکارِ ابد قرار میں مصنّفین کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رہا ہے جیسی میں نے رائے دی ہے چند نظائر اُس کے عرض کئے جاتے ہیں +

(۱) **قانونِ آصفیہ** کے تالیف کے صلہ میں شمس الدین صاحب کو سرکار نے تحصیلداری کی خدمت دی +

(۲) **حیدرآباد انڈر سر سالار جنگ**۔ کی تصنیف کے صلہ میں نواب اعظم یار جنگ بہادر کو سرکار سے بہت بھاری انعام ملا +

(۳) **جغرافیۂ دکن**۔ کی تصنیف کے صلہ میں محمد پناہ صاحب صدر مترجم دفتر مالی کو سرکار نے انعام دیا اور پانسو نسخے خرید فرمائے +

مجموعۂ گشتیاتِ دیوانی] کی تالیف کے صلہ میں مولوی محمد علی صاحب مُقنّنِ دکن کو سرکار سے
مجموعۂ گشتیاتِ فوجداری] انعام عطا ہوا اور بقدرِ ضرورت رسالے خرید کئے گئے +

مجموعۂ قوانینِ مال] کی تالیف کے صلہ میں احمد عبد العزیز صاحب مددگار صدر محاسب
خزینۂ حساب] سرکار کو انعام ملا اور بقدرِ ضرورت رسالے خریدے گئے +

میں نے اپنی رائے حسبِ فرمایش نواب انتصار جنگ بہادر ظاہر کر دی ہے آیندہ سرکار کو اختیار ہے فقط +

تحریر ۲۹ شہریور ۱۲۹۷ف - ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ - ۷ اگست ۱۸۸۸ء

(چنانچہ اِس رپورٹ پر چارسو جلدوں کی خریداری اور سردست پانچ سو روپے کا انعام منظور ہوا بلکہ جسوقت کتاب ختم ہوگئی تو حسبِ وعدہ پانچ ہزار روپے کا انعام مع رقوم دیگر او مرحمت کیا گیا۔)

تقریظ

جناب افصح الفصحا ابلغ البلغا خواجہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مدظلہ العالی

یہ اُردو زبان کی سب سے پہلی اور جامع ڈکشنری (موسوم بہ **فرہنگِ آصفیہ**) مولوی **سیّد احمد** صاحب دہلوی نے اہلِ وطن کے فائدہ کے لئے تیار کی ہے جس کی نسبت قوی اُمید ہے کہ چند مہینے میں ختم ہو کر اطرافِ ہندوستان میں شایع ہو جائے گی۔ اُردو زبان کی ایسی ڈکشنریاں تو کئی لکھی جا چکی تھیں جن میں لُغات کی تفسیر انگریزی زبان میں کی گئی ہے مگر یہ ڈکشنریاں جیسا کہ ظاہر ہے عام ہندوستانیوں کے لئے کچھ مفید نہ تھیں اُن سے صرف وہی معدود ہندوستانی فائدہ اُٹھا سکتے تھے جو انگریزی زبان سے واقف ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ تمام ڈکشنریاں جیسی کہ اُردوئے مُعلّٰی کے تمام الفاظ پر حاوی نہ تھیں اِسی طرح اُردو زبان کے فصیح اور غیر فصیح دونوں طرح کے الفاظ بلا امتیاز اُن میں جمع کر دئے گئے تھے۔ ہمارے

[۱] اِس جگہ مُہری سند سے وہ مُہری سرٹیفکٹ مراد ہے جو صاحبِ عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الٰہی بخش صاحب شہزادۂ دہلی مربیِ انجمن علمی رسالے نے ۲۰ اپریل ۱۸۶۳ء کو خاص اپنی اور انجمن کی طرف سے فیلن صاحب کے پاس جاتے وقت بہ ثبتِ مواہیر و دستخطِ خود دہلی و قلعۂ معلّٰی کے محاورات سے بخوبی واقفیت ہونے کے ثبوت میں دیا تھا جس کی نقل صفحاتِ آئندہ میں ملے گی +

تقاریظ

ہموطنوں کو خوش ہونا چاہئے اور مصنّف کا تہِ دل سے ممنون ہونا چاہیئے کہ اُس نے اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہوکر اور سالہا سال محنت و مشقّت اُٹھاکر اُن کے فائدہ کے لئے ایک ایسی زبان کا ذخیرہ مُہیّا کیا ہے جو باوجود اس کے کہ ہندوستان کی عام زبان سمجھی جاتی ہے اور مُلک کی عام تصنیف و تالیف و نثر و نظم اور دفاتر و اخبارات وغیرہ کی تحریرات کا مدار بالکل اسی پر ہے باایں ہمہ اجتک تمام ہندوستان میں اس کا شیوع جیسا چاہیئے نہیں ہوا۔ اطرافِ ہندوستان کے وہ لوگ بھی جو فی الواقع ضرُوری تقریر و تحریر پر قدرت رکھتے ہیں اگر میری رائے غلط نہیں تو اس ڈکشنری میں آدھے سے زیادہ ایسے الفاظ پائیں گے جن سے وہ پہلے واقف نہ تھے +

شیخ ابوالفیض فیضی نے جب تفسیر سواطع الالہام لکھنے کا ارادہ کیا تھا تو لُغتِ عرب پر عبُور حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ عربی لُغات کی کتابیں خریدا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے کئی ہزار روپے کی کتابیں اسی غرض سے خریدیں اور جب اُن کو اوّل سے آخر تک دیکھ چکا تو ایک روز مجلس میں کسی نے شیخ سے اُن کتابوں کا حال پُوچھا اُس نے کہا الحمد للہ جو حقیر رقم میں نے ان کتابوں کے خریدنے میں صرف کی تھی اُس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ میں نے دو لُغت ان کتابوں میں ایسے پائے جو پہلے میری نظر سے نہ گزرے تھے۔ چونکہ اس ڈکشنری میں قطعًا اور یقینًا اُردو کے ہزاروں ٹکسالی اور مُستند الفاظ ایسے موجُود ہیں جو اکثر ہندوستانیوں کے حق میں بالکل نئے اور اجنبی ہونگے اس لئے جو قدر فیضی نے اُن کتابوں کی کی تھی اُس سے بہت زیادہ ہم کو اس ڈکشنری کی قدر کرنی چاہئے +

ہندوستان میں جب سے کہ اُردو تحریر کا زیادہ رواج ہوا ہے وقتًا فوقتًا اُردو ڈکشنری کی ترتیب کے لئے جا بجا تدبیریں ہوتی رہی ہیں۔ ایک زمانہ میں سینٹیفک سوسائٹی علیگڈھ نے بھی ایک نمُونہ اُردو ڈکشنری کا چھاپ کر شایع کیا جو فی الواقع بہت سلیقہ کے ساتھ لکھا گیا تھا۔ لیکن جس حد تک کہ مصنّف نے اس کام کو پہنچایا ہے آجتک کسی نے نہیں پہنچایا +

اُردو ڈکشنری لکھنے کے لئے دو نہایت ضروری شرطیں تھیں ایک یہ کہ اُس کا لکھنے والا کسی ایسے شہر کا باشندہ ہو جہاں کی زبان تمام ہندوستان میں مُستند سمجھی جاتی ہو اور ایسے تمام ہندوستان میں صرف دو شہر مانے گئے ہیں دِلّی اور لکھنؤ۔ مگر میں دِلّی کو لکھنؤ پر ترجیح دیتا ہُوں۔ اگرچہ اُردو زبان کا وہ حِصّہ جسکو زیادہ تر خواص استعمال کرتے ہیں دِہلی و لکھنؤ میں چنداں تفاوت نہیں رکھتا لیکن عوام کی زبان جس سے اہلِ حرفہ و اہلِ بازار کے محاورات و اصطلاحات مُراد ہیں اور جو زبان کا بہت بڑا حِصّہ اور آجکل ڈکشنری کا جُزوِ اعظم ہے وہ دِہلی میں بہ نسبت لکھنؤ کے زیادہ مُستند سمجھے جانے کے لایق ہے۔ شاہانِ اَوَدھ کے مُورثِ اعلےٰ کے ساتھ جو خاندان دِہلی سے بگڑ کر لکھنؤ گئے تھے وہ اکثر دِہلی کے اُمرا و شُرفا کے خاندان تھے جن کے اعقاب و اخلاف آصف الدّولہ کے سعادت علی خاں کے زمانہ تک تمام دربار پر حاوی رہے اس لئے اعلےٰ طبقہ میں اُنہیں کی زبان جاری ہوئی لیکن دِہلی کے ادنےٰ طبقوں میں سے اگر کچھ لوگ وہاں گئے بھی ہُوں تو اُن کی تعداد اس قدر ہرگز نہیں ہوسکتی کہ اُن کی زبان لکھنؤ کے تمام عوام النّاس کی زبان پر غالب آجائے۔ اِس لئے ضرُور ہے کہ لکھنؤ کے ادنےٰ طبقوں کی زبان اُس زبان سے مُغایر ہو جو دِہلی کے اُنہیں طبقوں میں متداول تھی۔ پس ہمارے نزدیک صرف دِلّی ہی کی زبان ایسی ہے جس پر اُردو ڈکشنری کی بنیاد رکھی جائے +

دُوسری شرط یہ تھی کہ ڈکشنری لکھنے والا شریف مُسلمان ہو کیُونکہ خود دِہلی میں بھی فصیح اُردو صرف مُسلمانوں ہی کی زبان سمجھی جاتی ہے۔ ہندوؤں کی سوشل حالت اُردوئے معلّٰی کو اُن کی مادری زبان نہیں ہونے دیتی۔ کمال خوشی کی بات ہے کہ ہماری مُلکی زبان کی پہلی ڈکشنری جس پر تمام آئندہ ڈکشنریوں کی بنیاد رکھی جائے گی ایک ایسے شخص نے لکھی ہے جس میں دونوں ضرُوری شرطیں موجُود ہیں +

جانسن نے ۱۷۴۷ء میں جب انگریزی زبان کی پہلی ڈکشنری لکھنے کا ارادہ کیا تھا تو اُس نے ایک دولتمند امیر کو اپنی ڈکشنری کا پیٹرن بنانا چاہا تھا تاکہ اُس کی مدد سے اپنی کتاب چھپوا سکے مگر اُس نے پیٹرن بننا منظُور نہیں کیا۔ آخر محض اپنے دست و بازو پر بھروسا کرکے عام قبولیّت کی اُمید پر اُس نے اپنا کام شُروع کیا۔ اور نہایت استقلال کے ساتھ اُس کو انتہا تک پہنچایا اور تمام قوم سے اپنی محنت کی داد لی گو اُس کے بعد ویبسٹر اور اگلوبز جیسی نہایت عُمدہ عُمدہ ڈکشنریاں لکھی گئیں جنسے جانسن کی ڈکشنری کو اب کچھ نسبت نہیں رہی لیکن جب تک انگلستان اور انگلستان کی زبان زمین کے پردہ پر موجُود ہے ہمیشہ جانسن کا نام سب سے اوّل نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ لیا جائیگا۔ ہماری یہ آرزُو ہے کہ اُردو ڈکشنری بھی ہندوستان میں وُہی وقعت حاصل کرے جو اوّل جانسن کی ڈکشنری نے انگلستان میں حاصل کی تھی کیونکہ اُردو ڈکشنری کے جامع نے بھی ہمّت استقلال محنت اور سلف ہلپ کے لحاظ سے بالکل ویسا ہی کام کیا ہے جیسا جانسن نے کیا تھا +

تقاریظ

اگرچہ ممکن ہے کہ اس اُردو ڈکشنری میں کچھ باتیں گرفت کے قابل نکلیں لیکن ایسی باتوں سے اوچھے نکتہ چینوں کی طرح تمام کتاب کو موردِ طعن ٹھیرانا یا مصنف کا احسان نہ ماننا سخت بے انصافی ہوگی۔ آدمی بالطبع اپنی بزرگی اور تفوّق ثابت کرنے کا شایق ہوتا ہے اِس لئے وُہ کسی نہ کسی طرح اپنے دل کو تسکین دے لیتا ہے۔ جو لوگ کچھ کام نہیں کرتے یا نہیں کرسکتے وُہ اکثر اوروں کے کام میں عیب نکالکر نہ صرف لوگوں کی نظر میں اپنی فوقیت ظاہر کرتے ہیں بلکہ خود بھی اپنے تئیں اُن سے بہتر سمجھ لیتے ہیں مگر جو لوگ منصف مزاج ہیں اور تحقیقِ الفاظ کی مشکلات کا اندازہ کرسکتے ہیں وُہ اُمید ہے کہ ہرگز ایسا خیال نہ کرینگے۔ اکثر اوقات صرف ایک لفظ کی تحقیق میں لوگوں سے کئی کئی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں پس ممکن نہیں کہ جو شخص ایک مستقل اور وسیع زبان کے تمام الفاظ کی تحقیقات کرے وہ لغزش اور خطا سے محفوظ رہ سکے۔ ہر کام جب اوّل ہی اوّل کیا جاتا ہے تو اُس میں بالضرور بہت سی باتیں فروگذاشت ہوجاتی ہیں۔ پھر وقتاً فوقتاً زمانہ اُن کی اِصلاح کرتا ہے۔ مگر پیشوائی کا منصب صرف اُسی کام کے لئے ہے جو سب سے اوّل کیا گیا ہے +

جوہری نے **صحاح** بیس برس میں مرتب کی تھی اور اُس کے بعد مجدالدین فیروزآبادی نے **قاموس** صرف تین برس میں لکھ لی۔ ایک منصف عالم کے سامنے صاحبِ قاموس کی نہایت تعریف کی گئی کہ اُس نے قاموس جیسی کتاب تین برس میں مرتب کرلی۔ اُس عالم نے کہا تین برس میں نہیں بلکہ ۲۳ برس میں لکھی ہے۔ ۲۰ برس جوہری کے بھی اِس پر اِضافہ کرنے چاہئیں۔ ہم کو اُمید ہے کہ ہمارے ہموطن اِس ڈکشنری کے بعد اِس سے زیادہ جامع اور عُمدہ ڈکشنریاں لکھنے کے لئے کوشش کرینگے اور شاید وُہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہوں۔ مگر اہلِ اِنصاف کے نزدیک تمام آئندہ ڈکشنریاں جو اُردو زبان کی تکمیل کے لئے لکھی جائینگی وہ سب اِس ڈکشنری کی طفیلی ہونگی +

اگرچہ اِس میں شک نہیں کہ اُردو زبان کی متعدد ڈکشنریاں جو یورپین مصنفوں نے انگریزی زبان میں ترتیب دی ہیں (جیسے شکسپیر فوربس اور فالن وغیرہ جن میں سے فالن ڈکشنری تو خاص اِسی مؤلف کے مصاحب اور سات برس کی مُعاونت سے تیار ہوئی) اِن سے اُردو ڈکشنری کے جامع کو ضرور کسی نہ کسی قدر مدد ملی ہوگی مگر اِس سے اُس کی وُہ فضیلت جو کسی کام میں تقدّم کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے زایل نہیں ہوسکتی اوّل تو جو دقتیں ایک ادنیٰ اہلِ سکول کو انگریزی کتابوں سے مدد لینے میں برداشت کرنی پڑتی ہیں وُہ اُن مشکلات سے شاید کچھ ہی کم ہونگی جو کسی زبان کی پہلی ڈکشنری کے جامع کو پیش آتی ہیں دُوسرے تمام مذکورۂ بالا انگریزی ڈکشنریوں کو اِس ڈکشنری کے ساتھ مُقابلہ کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مُصنف نے اپنی کتاب کی بنیاد صرف انگریزی ڈکشنریوں ہی پر نہیں رکھی۔ بلکہ بہت کچھ زیادت

تقاریظ

ونقصان و تغییر و تبدیل اور دخل و تصرف جیسا کہ اہلِ زبان کو شایاں ہے اپنے علم و رائے کے موافق کیا ہے اور اِسی لئے اُس کی ڈکشنری میں بمقابلۂ انگریزی ڈکشنریوں کے وُہ تفاوت پایا جاتا ہے جو اہلِ زبان اور زباں دانوں کی تحقیقات میں ہوناضروری اور ناگزیر ہے +
ہم کو اُمید ہے کہ ہمارے ہموطن اُردو ڈکشنری کی ایسی ہی قدر کرینگے۔ جیسے کہ حق شناسوں کو اپنے محسن کے اِحسان کی قدر کرنی چاہئے۔ فقط۔ بندہ الطاف حسین **حالی** از لاہور ۲۰ اپریل ۹۴ء

تقریظ

خان بہادر شمس العلما منشی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی پروفیسر علوم مشرقی میو کالج الہ آباد

یہ اُردو لغات کی کتاب یعنی (فرہنگ آصفیہ) منشی **سیّد احمد** صاحب کی پہلی ہی تصنیف نہیں ہے بلکہ وُہ اور کتابوں کی تصنیف میں بھی جودتِ طبع دکھا چکے ہیں اور عہد توتلی زبان میں ایک اخبار جاری کرکے شُہرت پاچکے ہیں۔ جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالکِ مغربی و شمالی کے عہد حکومت میں بعض کتابوں کی تصنیف پر اُن کو انعام بھی مل چکا ہے اگر یہ کتاب بھی جنابِ ممدوح کے عہد میں پوری ہوجاتی تو یقینی مُصنف کو اپنی محنت کی پوری اُجرت اور لیاقت کی داد مل جاتی۔ اِس کتاب کی نسبت میں تین باتیں بیان کرتا ہوں۔ اوّل تو یہ کہ مُصنف کی بے نظیر عالی ہمتی اور بلند حوصلگی ہے کہ اُس نے اپنی زبان میں ایسی کتاب جامع لغات کے لکھنے کی ابتدا کی اور اُس کو چھاپ کر شایع کرنا چاہا۔ شکسپیر فوربس۔ فالن۔ پلیٹ نے ہندوستانی زبان کی ڈکشنریاں بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں جن میں لغات شاید اِس کتاب سے کم نہ ہونگی اُن کے معنی کی تفسیر انگریزی زبان میں خوب لکھی ہے۔ یہ زبان فرمانرواؤں کی زبان ہے اِس لئے ظاہر ہے کہ کس قدر اُمیدِ منفعت شاہانہ عنایت کی یہ مصنف کرسکتے تھے۔ گورنمنٹ نے اُن کو ایک دَولتِ کثیر اِن تصنیفات کے عوض دیدی کہ سیکڑوں نسخے اُن کے اپنے دفتروں اور مدرسوں کے لئے خرید لئے۔ اِن کتابوں کی قیمت بھی گراں چالیس پچاس روپیہ فی جلد سے کم نہ تھی۔ بعض اِن ڈکشنریوں کی طفیل سے مصنف مالا مال ہوگئے اُن کو تصنیف سے پہلے ہی اِس بات کا یقین تھا کہ ہم جو اِن کتابوں کی تصنیف میں محنتِ شاقہ اُٹھائینگے تو اُس کی پوری اُجرت پائینگے اور ہماری کتابیں ہندوستان میں اِس سرے سے اُس سرے تک تمام افسرانِ گورنمنٹ کے کُتب خانہ کی الماریوں میں رکھی جائینگی غرض ایک مستقل آمدنی کا صیغہ ہوجائے گا۔ اب اِس مُفلس مُصنف کی حالت کو دیکھنا چاہئے نہ چالیس پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہیں۔ اوّل چھپوانے کے واسطے گرہ سے سرمایہ لگانے میں سو طرح کی تکلیفیں۔ پھر نہ اِس کی اُمید کہ گورنمنٹ اُسے پُوچھے گی یا کوئی امیر یا ہندوستانی رئیس اُس کی اعانتِ زر کرے گا۔ بلکہ اُس کے ساتھ یہ مخمصہ لگا ہوا کہ معلوم نہیں لاگت بھی وصول ہوگی یا نہیں ایسی صورتوں میں یہ ارادہ کرنا اِسی عالی ہمت کا کام تھا

تقاریظ

کہ اس کی تصنیف میں محنت و مشقت کا اُٹھانا راحت و آرام کا اپنے اُوپر حرام کرنا برسوں
تک اُسی کی اُدھیڑبُن میں لگا رہنا پیٹ کاٹ کر روپیہ کا بچانا اِس کے سامان و روزمرّہ
کے اخراجات اور چھپوانے میں لگانا یہ استقلال و فیاضی اِس کا مستحق مصنّف کو کرتی
ہے کہ ہم وطن بتہ دل سے اُس کا شکریہ ادا کریں اور جہاں تک ہو سکے اِس کتاب کی قدر
اور امدادِ زر کریں خود خریدیں اور اِس کے بکوانے میں کوشش کریں۔ دوم مصنّف کو
کیا کیا اسباب و سامان اِس کتاب کی تصنیف کے لئے بہم پہنچے کہ جن کے سبب سے
اُس کی کتاب مستند اور معتبر سمجھی جائے مصنّف کے لئے یہ قدرتی سامان جو ضروری
ایسی کتاب کی تصنیف کے لئے ہیں جمع ہوئے ہیں قوم کا شریف مسلمان ہونا دلّی کا جنم
بھوم ہونا گورنمنٹ سکولوں میں تعلیم پانا خوب سرائے [?] میں اُن شہزادوں اور شہزادیوں کی صحبت میں رہنا
جو بعدِ غدر قلعہ سے اُجڑ کر وہاں بسے پھر سب سے زیادہ بڑھ کے یہ بات کہ ڈاکٹر فالن
کی اُردو ڈکشنریوں کی تالیف میں ایک عرصہ دراز یعنی اختتام تک شریک رہنا
ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہندوستان میں اُتّر دکّھن پورب پچّھم میں پھرنا۔ خاص
اہلِ زبان کے محاورات اور الفاظ کی تحقیق و تدقیق کے لئے اور اُن کے ساتھ ہر پیشہ
ہر حرفہ ہر ہُنر ہر فن کے آدمیوں کے خاص خاص محاورات اور الفاظ کی تفتیش کرنی گورنمنٹ
بُک ڈپو میں مترجم رہنا وغیرہ جس کے سبب سے اِس خزانہ کے لئے ایک سرمایۂ کثیر
حاصل ہو گیا۔ پھر اِن سب باتوں پر مصنّف کی خود ذاتی قابلیت اور استعداد کا اضافہ
یہ سب وجوہ اِس کتاب کے مستند اور معتبر ہونے پر شہادت دیتے ہیں۔ سوم اِس کتاب
میں خوبیاں کیا کیا ہیں۔ اوّل اُردو زبان میں جو الفاظ عربی فارسی ترکی انگریزی وغیرہ
مروّج ہیں اُن سب پر یہ لغات حاوی اور تذکیر و تانیث کا ٹھیک فیصلہ کرنے والی ہے۔
دوم مستورات میں جو خاص محاورات مستعمل ہیں اُن کا بیان۔ سوم فصیح اور غیر فصیح
محاورات میں فرق بتلانا۔ چہارم بعض الفاظ کے اشتقاق کا دلچسپ بیان۔ پنجم الفاظ
کی ترتیب حروفِ تہجّی کے موافق جس سے بے تکلّف ہر لغت دیکھا جا سکتا ہے۔ ششم
الفاظ کے معانی کی یہ ترتیب کہ اوّل حقیقی معنی جو زیادہ تر مستعمل ہوتے ہیں پھر مجازی اور
معانی گو ہماری زبان روز بروز زیادہ مروّج ہوتی جاتی ہے مگر اب تک وہ ناقص اور
ناتمام سمجھی جاتی ہے۔ کامل زبانوں کی مجلس میں اب تک کفش نشین ہے۔ نہ اس میں علوم
و فنون ہیں نہ اسکا علمِ ادب وسیع اور عمدہ غرض وہ سب طرح سے ناقص ہے۔ ایسی زبان
کی ڈکشنری خواہ کیسی ہی کامل ہو پھر بھی اسکا مقابلہ کرنا کامل زبانوں کی کتابوں سے
خطا ہے۔ اِس ڈکشنری کو کامل اِس لحاظ سے سمجھنا چاہئے کہ وہ ہماری ناقص زبان
کے لئے سب طرح سے کافی ہے۔ مجھے اس کتاب کے دیکھنے سے بڑی خوشی اس لئے
ہوئی ہے کہ جیسے شہر دہلی کی اُردو زبان تمام ہندوستان کے شہروں کی اُردو زبان کی

تقاریظ

ماں ہے ایسی ہی اِس کے ایک شریف باشندے کی یہ کتاب لغاتِ اُردو یعنی تمام کتب
لغاتِ اُردو کی ماں ہوگی اور ہمیشہ تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنا قبلہ و کعبہ اُس کی اولادِ رشید
سمجھے گی۔ فقط۔ راقم۔ ذکاء اللہ۔ ۲۸۔ مئی ۱۸۹۸ء [?]

تقریظ

شمس العلما جناب مولوی محمد حسین صاحب آزاد دہلوی پروفیسر علوم مشرقی گورنمنٹ کالج لاہور

کوئی زبان علمی درباروں سے اعتبار کی سند نہیں پا سکتی جب تک کہ قواعد صرف و نحو
اور کتبِ لغت اور اصطلاح اور اصولِ معانی و بیان سے اُس کی بُنیادیں اُستوار نہ ہوں۔
بندۂ آزاد کو اپنے ملک کی زبان پر ابتدا سے غور کی نظر رہی ہے اُس کے قواعد صرف و
نحو اکثر رسالوں میں منضبط ہوئے اور معانی و بیان میں بھی بعض اشخاص نے ہمّت صرف
کی ہے مگر لغات و اصطلاحات کا میدان اب تک صاف نظر آتا ہے جب کسی لفظ
کے باب میں گفتگو ہوتی ہے تو شکسپیر اور فوربس ڈکشنری کی طرف رجوع کرنی پڑتی
ہے اور یہ بڑی کوتاہی اور سخت رسوائی کی بات ہے +

اِن دنوں مولوی سیّد احمد صاحب کی اُردو ڈکشنری کے ۳ [?] حصّے میری نظر سے
گزرے جسکا حال واقفیت کے ساتھ ظاہر کرنا قلمِ آزاد کا فرض ہے۔ اِس کتاب
کے باب میں یہ کہنا انشائی تعریفوں کا معمولی فقرہ نہیں کہ اِس سے زیادہ جامع کتاب
ابتک زبانِ اُردو میں نہیں لکھی گئی مصنّف نے اپنی معلومات اور ذہنِ رسا کے علاوہ
انگریزی ڈکشنریوں کے مطالب کو بھی قلم انداز نہیں کیا اور وضعِ تحریر و طرزِ ترتیب میں
جو جو خوبیاں اہلِ یورپ نے نکالی ہیں اور اب تک ہماری کتابیں اُن سے محروم ہیں صاحبِ
کمال مصنّف نے انہیں بھی نہیں چھوڑا +

اس کتاب کی جامعیّت کا ستونِ اعتبار یہ امر ہے کہ مولوی صاحب خود جامع الاوصاف
ہیں اور دہلی کے رہنے والے جو کہ اُردوئے معلّٰی کے لئے ٹکسال ہے یہی سبب ہے کہ
ڈاکٹر فالن صاحب نے جو ڈکشنری لکھنے کا ارادہ کیا تو انہیں اپنی تصنیف میں اوّل سے
آخر تک شامل رکھا۔ فصحائے اُردو کی قدیم اور جدید تصنیفیں اِن کی نظرِ غور سے گزری
ہیں اور تحقیقِ زبان کی دشتوں میں پورب پچھم اُتّر دکّھن شہر شہر سفر کئے ہیں۔ بندۂ آزاد
کا یہ دعویٰ نہیں کہ آئندہ اِس سے بہتر اور کتاب نہ ہوگی لیکن اس فقرے کے لکھنے سے
قلم نہیں رُک سکتا کہ مصنّف نے بڑی محنت اور بڑا کام کیا اور وہ کام کیا کہ اب تک کسی دیسی نے
نہیں کیا جو کہ اِس وقت میں نہایت دشوار ہے۔ انگریزی مصنّفوں نے جو ہماری زبان
کی ڈکشنریاں لکھیں تو اُن کی طبیعت کے جوش اور سعی کے بڑھانے کو اُمیدوں کے باغ
سامنے لہلہاتے تھے اور ثمر اُن کے فوراً حاصل ہو گئے۔ اکثر مصنّفوں نے لاکھوں روپے
کمائے۔ اِس غریب سیّد کے دل میں اگر خیال دوڑتے ہیں تو یہ ہیں کہ دیکھئے لاگت بھی وصول

تقاریظ

ہوتی ہے یا نہیں۔ اِس کتاب کے چند وصف ظاہر کرنے کے قابل ہیں +

(۱) یہ کتاب عربی فارسی ترکی ہندی انگریزی وغیرہ جو جو الفاظ اُردو نے مُعلّیٰ میں مُستعمل ہیں سب کی تحقیق پر حاوی ہے اور اِصطلاحات و مُحاورات کے لئے جامع (۲) تذکیر و تانیث کا امتیاز بتاتی ہے (۳) زنانے مُحاورات کو بھی لکھا ہے اور ہر جگہ توضیح کردی ہے تاکہ ناواقف مرد عورتوں کا مُحاورہ بولکر اہلِ زبان کے جلسے میں ندامت نہ اُٹھائیں (۴) فصیح اور غیر فصیح لفظ کا بھی اشارہ کردیا ہے (۵) جہاں موقع پایا ہے وہاں الفاظ کی اصلیت اور اشتقاق کو بھی کھول دیا ہے۔ (۶) تحریرِ معانی میں اوّل معنی حقیقی لکھتے ہیں اور پھر مجازی اور اِصطلاحی (۷) اِصطلاحات اور مُحاوراتِ اہلِ زبان کو فراہم کیا ہے اور جہاں ضرورت دیکھی ہے وہاں سند کے لئے اُستادوں کے شعر بھی لکھتے ہیں +

بندۂ آزاد کو خود خیال تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھے لیکن ہمت نے رفاقت نہ کی اور اپنے سامان کو کافی نہ سمجھا سیدِ موصوف کی ہمّت کو ہزار آفریں کہ اِس مُہم کو سرانجام کردیا مجھے یہی فخر کافی ہے کہ میرے ہموطن نے یہ تمغا حاصل کیا +

وطن کے حق شناسوں پر فرض ہے کہ اِس محنت اور صرفِ زر اور قابلیت کی قدردانی کریں اور وہ فقط یہی ہے کہ ایک ایک جلد کے خریدنے میں کفایت شعاری نہ کریں۔ خُدا کے فضل سے ابھی ہندوستان رؤسا سے مالا مال ہے۔ چاہیں تو سب کچھ کرسکتے ہیں ایسے شخص کو بارِ مصارف سے سبکدوش کردینا کیا بڑی بات ہے +

بندۂ محمد حُسین آزاد عفی عنہ۔ لاہور ۶۔ جولائی ۱۸۹۸ء

تقریظ

علُومِ قدیمہ و جدیدہ کے پُورے پُورے عالِم مولوی عبدالحلیم صاحب عاصِم

ہر زبان کے لُغات کا جمع کرنا گویا اُس زبان کا زندہ رکھنا ہے چنانچہ ابتدائے آبادیٔ دُنیا سے لیکر آجتک جتنی زبانیں بنی نوعِ انسانی کی زبان پر جاری ہیں اور جن سے صرف آپس میں بولنے چالنے بات چیت کرنے کے سوا لکھنے پڑھنے علُومِ دینی و دُنیوی سیکھنے سکھانے کا کام بھی لیا جاتا ہے اُن کی ایک نہ ایک کتاب لُغات بھی ضرور موجود ہے اِس میں خواہ وُہ مکمل ہو خواہ غیر مکمل۔ بہت سی زبانوں کو خداوند زبان آفریں نے یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ غیر زبانوں کے بولنے والے بھی اُن کے اُسی قدر مشتاق و ہواخواہ ہیں جس قدر اُس زبان کے مالک یا بولنے والے دلدادہ ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اکثر غیر زبانوں کے بولنے والوں نے کوششیں کی ہیں کہ وُہ کسی مرغوب و مُفید زبان کے لُغت جمع کریں جس سے اُن کا نام ہوئے محنت کام آنے کے سوا اُس زبان کی دائمی زندگی بھی ہو جائے۔ قطعِ نظر اور زبانوں کے ایک اِسی اُردو زبان کو دیکھنا چاہیئے

تقاریظ

جو تھوڑے زمانہ سے دار الخلافۂ دہلی میں جاری ہوئی اور رفتہ رفتہ وہ ہر دل عزیزی کا وُہ درجہ حاصل کیا کہ غیر زبان کے بولنے والے بھی اِس کی ترقی اِس کے قیام اِس کے استحکام اور زندہ رکھنے کی کوشش میں بدل مصرُوف ہوئے حتّٰی کہ اکثر انگریزوں نے اُردو زبان کی ڈکشنریاں لکھیں اور چھاپیں جو ہنوز موجود ہیں ابتک جو اُردو زبان کا کوئی صاحبِ زبان لُغات و مُصطلحاتِ اُردو کے جمع کرنے کی طرف پُورا پُورا مُتوجّہ نہیں ہوا تھا اِس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہر اہلِ زبان کا قاعدہ ہے کہ وُہ اہلِ زبان ہونے کے سبب اپنی زبان کی طرف پُوری توجہ نہیں کیا کرتا عربی فارسی جس سے اُردو زیادہ تر مُشتق ہے اپنی پُوری لُغات میں غیر اہلِ زبان کی ممنُونِ احسان ہے یہی طرح اُردو کا حال رہا۔ زمانِ سابق میں اگر کسی نے کچھ لکھا بھی تو مُقیّد بقیود یا صرف بقدرِ رفع ضرورتِ لاحقۂ مؤلف وغیرہ۔ اب ایک ایسا زمانہ آگیا ہے جس سے سخت خوف تھا کہ شاید اُردو کی خاص اور اصلی زبان بالکُل مسخ ہو جاتے اور نام ہی نام کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے پس ایسے وقت میں ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو چار صفتوں سے موصُوف ہو اور وُہ اِس کام کے انجام دینے کا بیڑا اُٹھائے اپنی محنت و واقفیت ولیاقت سے زبان کو زندہ رکھنے اور اہلِ زبان کو ممنُون بنانے کی کوشش فرمائے۔ پہلی صفت یہ بھی کہ وُہ شخص اہلِ زبان ہو اور مُحاورات خواص وعوام کو بخُوبی جانتا ہو۔ دُوسری صفت یہ بھی کہ وہ محض زباندان ہی نہیں بلکہ شریف قوم بھی ہو کیونکہ شریف ہوئے بغیر بازاری اور خاص مُحاوروں کا مُمیّز ہونا محال ہوتا ہے تیسری صفت یہ کہ ہندوستان کے مختلف مقامات کو دیکھے ہوئے ہو اِس کے علاوہ فنِ لُغت کے بخُوبی جاننے والوں سے مربُوط اور آشنا بھی ہو۔ چوتھی صفت یہ کہ ایسے کام میں ہاتھ ڈالنے کے واسطے مالدار اور بخُوبی خرچ کرنے والا بھی ہو +

اب میں نہایت مسرت کے ساتھ لکھنا چاہتا ہوں کہ میرے مُعزز دوست مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی نے ایک مُدت دراز سے اِس کام کو اپنے ذمّہ لیا دِن کو دِن رات کو رات نہ سمجھ کے قریب الاختتام بھی پُہنچا دیا۔ اوّل تین صفتوں سے تو وُہ یُوں موصُوف ہیں کہ ایک تو دہلی کی پیدایش دہلی کے رہنے والے اور وہیں کے روڑے ہیں دُوسرے دہلی کے شاہزادگان و شرفا اور عوام سے ایسے مربُوط ہیں کہ اُن کی زبان کا کوئی دقیقہ اِن سے چھپا ہوا نہیں۔ دوم صفت یعنی شرافت اُسکا حال یہ ہے کہ جب سے سلاطینِ مُغلیہ کی سلطنت ہند میں قایم ہوئی تو اِن کے بزرگ عرب سے اِس لئے ہندوستان میں لائے گئے کہ وُہ اور اُن کی اولاد سلطنت کے ساتھ اربابِ خیر و برکت متصوّر ہوسکے تھے۔ تیسری صفت یعنی ہندوستان کے مختلف مقامات دیکھنا اور فنِ لُغت کے جاننے والوں سے ربط رکھنا سو میرے دوست

تقاریظ

کے اُن مقاموں کی سیر جنکی اس زبان کے واسطے بڑی ضرورت تھی خوب اوکی گئی بابلی ہے۔ فن لغت کے جاننے والے اس ڈیپوڈ اکٹر فالن صاحب بہادر کے برابر سات برس تک ممدّ و معاون اور اسسٹنٹ رہے ہیں بلکہ اُن کی ڈکشنری کا سرمایہ قیمتی اور اُس کی جان انہیں کے قلم سے قالب جسمیت میں پڑی ہے۔ رہی چوتھی صفت اس سے میرے دوست مثل اور اہلِ کمال شریفوں کے بالکل عاری تھے بلکہ ان کا حال بہت سے رسمی لوگوں سے بھی اس صفت میں گھٹا ہوا تھا کیونکہ اکثر سرکاری اسکولوں میں علوم مشرقی سکھانے پر مامور رہے اخیر میں ڈاکٹر فالن کی نوکری کرلی مہاراجہ الور کا سفرنامہ لکھا یا چند سال گورنمنٹ کے ڈپوٹی کی نائب مترجمی اور سپرنٹنڈنٹی کی مگر اب پھر اُسی اصلی کام پر شملہ گورنمنٹ سکول میں آ گئے۔ اوّل تو سررشتۂ تعلیم کے ملازموں کی تنخواہ ہی معلوم دوسرے مشرقی زبان سکھانے والا کیسا ہی بڑا لایق ہو کسی حالت میں اپنے مایحتاج سے زیادہ نہیں پا سکتا پس ایسی صورت میں کب ہو سکتا ہے کہ آدمی ایک ایسے بڑے کام میں ہاتھ ڈالے جس میں کسی بڑے رئیسِ اعظم کو اپنا بڑا سرمایہ صرف کرنا لازم ہے مگر واقعی آفرین ہے اس اہلِ زبان شریف کی ہمت اور حوصلہ پر کہ اُس نے اس اہم کام کو اپنی ترقیاں کھو کر اپنے عیال و اطفال کو تکلیفوں میں ڈالکر قرضہ میں سرتاسر مبتلا ہو کر اپنے ذمہ لیا اور بہت کچھ کر دکھایا اس وقت تک ۵۴ ہزار لغات و مصطلحات اپنے قلم سے نکالکر بارہ سو صفحے کے قریب چھاپ کر شایع بھی کر چکا اور باقی پردیسی ہی ہمت قایم اور اُسی سرگرمی سے رات دن کام ہو رہا ہے۔ میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ بغرض زباندوست اپنی زبانکو مکمل بنانے پبلک کو فایدہ پہنچانے اور اپنا نام اُن لوگوں کی فہرست میں درج کرانے کے سوا جنہوں نے احیائے علوم کے واسطے اپنے کو فانی کیا ہے اور کچھ مطلب نہیں رکھتا مگر ہمارے ملک دوست۔ قوم پسند۔ علم خواہ حضرات کہاں ہیں؟ کیوں اس دُرِ بے بہا کی جلد قدر نہیں کرتے جو اُن کے آگے ارمغان ہے اور کیوں اس شخص کو قرض و سُود وغیرہ کے بارِ عظیم سے سبکدوش فرما کر اس لغت کے پردے میں اپنا اِستحکام قایم نہیں کر لیتے ہندوستان کے ہزاروں بلکہ لاکھوں رُوسا ہندوستان کی گورنمنٹ شب و روز اسی میں مصروف ہے کہ نام نیک کی یادگار بصرفِ کثیر عمارتوں کی شکل پر حرفت خانوں کی صورت میں لعبتوں وغیرہ کی اشکال میں قایم کرے پھر کیا اُس سرمایہ کا ایک چھوٹا سا حصہ اِن ورقوں کے پیرایہ میں قایم رکھنے کے لئے نہیں چھوڑ سکتے کیوں نہیں ذرا اُن کو بخوبی خبر ہو جائے وُہ اس کی دھوم سُن لیں پھر ہمارا خیال ظہور پذیر نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ مجھے کامل اُمید ہے کہ میرے اہلِ ملک ضرور میرے دوست کا حوصلہ بڑھائیں گے جس سے وُہ باقی بقیہ تصانیف متعلقہ زبان کے چھاپنے اور اس لغت کو جلد شایع کر دینے پر قادر ہوگا +

تقاریظ

اب میں اس لغات کی نسبت دو فقرے لکھنے چاہتا ہوں وُہ یہ ہیں چونکہ موٌلف نے اس کتاب کا جمع کرنا عنفوانِ شباب یعنی جب سے اُسے کسی قدر شاعری کا مذاق ہوا شروع کر دیا تھا چنانچہ اسی امر نے زبان کی پرورش و تحقیق کا شوق اُس کے دل میں پیدا کیا تو اس صورت میں بے تامّل سمجھنا چاہیے کہ یہ کتاب جو سالہا سال کے تجربے تیار ہوئی مثل اور کتابوں کے جو فنِ لغات میں تالیف ہوئیں اور جن کے موٌلف یورپین یا انگلستانی یا ہندی زبان ہنود ہیں نہیں ہے بلکہ اس میں خاص اُردوئے مُعلّے کی بنا پڑی ہے اور وُہ ٹکسالی محاورے جو دیگر موٌلفوں نے سُنے بھی نہیں اس میں موجود ہیں یعنی جس سبب سے اس زبان کا نام اُردو رکھا گیا اور جس کی وجہ سے یہ زبان ہم عزیز ہوئی وُہ بات اگر ہے تو اسی میں ہے نکتہ داں انہیں دو فقروں سے اس کی اصلی حالت کو سمجھ جائیں گے اور اِس سے زیادہ تشریح چاہیں گے تو اُن نامی مصنفوں کی موجودہ تقریظیں جو آجکل ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھتے رہا سہا شک رفع کر دینگی۔ غرض۔ **قطعہ**

اُردو ارہست جسد اینست دہانِ اُردو — اُردو ار جسم بود اینست چو جانِ اُردو
ہر چہ از نکتۂ باریک دریں اُردو بود — ہمہ جمع ہست دریں اینست نشانِ اُردو
ہر زبانے کہ دریں ملک بدہلی بُودہ — یعنی سرمایۂ ہر اہلِ زبانِ اُردو
ہمہ را یک بیک ار باز بہ بینی یابی — در ہمیں جزو کہ باشد بہ بیانِ اُردو
کرد تشریحِ لغت تصفیۂ نیک و بدش — باچناں حسن کہ اُردو شدہ جانِ اُردو
ہمتِ سیّد با کرد چناں کارِ عظیم — کہ شدہ غیرتِ فردوس مکانِ اُردو

فقط بندۂ عبد الحلیم عاصم۔ ۲۵ - اپریل ۱۸۹۸ء

کلکتہ - ۱۱ - اپریل ۱۸۹۸ء — بخدمت شریف جناب منشی سید احمد صاحب دہلوی

سیّدی دام مجدہٗ

تسلیم عرض ست۔ دریں روزہا اجزائے مطبوعۂ اُردو لغات دیر در رسیدہ۔ باعث درنگ معلوم نیست کہ چیست ؎

دیر سے آرد بمشتاقاں نسیمِ پیرہن — قاصدے چالاکتر از بادِ صبا مے خواستم

دو قطعۂ تاریخ یکے پارسی مشتمل بر ہجری تاریخ اختتامِ تصنیف ہندوستانی اُردو لغات و دیگرے اُردو محتوی بر تخمینی تاریخ اختتامِ طبع آں لہر چند درخور پیشکش نیست بحمدللہ آنکہ بعین الرضا ملحوظ افتد ملفوف است ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ایں شکستہ بستہ را از وابستگانِ سلسلۂ نیازمندی تصور فرمودہ بابِ ارقامِ رقایمِ مرحمت شمایم مفتوح داشتہ شود۔ والسلام والاکرام +

فقیر خستہ دل تفتہ جگر محمد عبد الرؤف وحید غفر اللہ لہٗ بجاہ المصطفٰے خیر البشر +

تقاریظ

تاریخ ہجری اختتام تدوینِ ہندوستانی اُردو لغات یعنی (فرہنگ آصفیہ)

از تصنیف وحید العصر ناظمِ یکتا ناثر بے ہمتا۔ باہمہ اخلاق ستودہ موصوف جناب مولانا مولوی محمد عبدالرؤف صاحب وحید مترجم اوّل دفتر خانۂ لجسلیٹو کونسل گورنمنٹ ہند ساکن دارالخلافہ کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اے آنکہ جاے دادہ دردل وِلاے اُردو　　در سر ہواے اُردو بر لب ثناے اُردو

بنہادہ جان و دل را بر کف بہاے اُردو　　صبر و سکوں نمودہ یکسر فداے اُردو

خوش مژدہ ایست بشنو از گوشِ دل کہ ایں دم　　شُد تا ابد شنیدہ طاقِ بناے اُردو

کاں سید محقق دانشورِ مدقق　　کش نوکِ کلکِ ما شد خوش نکتہ زاے اُردو

آں نکتہ گو زباں داں نکتہ جو سخن راں　　کز وے فلک گرا شد چتر و لواے اُردو

آں افصحِ خرد خو داں ابلغِ ہنر جو　　کز وے فزودہ نیکو فرّ و بہاے اُردو

آں ذو فنونِ والا در علم و فضل یکتا　　کز وے بلند آوا بانگِ دراے اُردو

آں نکتہ دانِ اعظم واں خوش بیانِ اکرم　　کز وے سپہر بعالم لطف و صفاے اُردو

آں شاد خوارِ معنی واں میگسارِ معنی　　کش جرعہ جرعہ باشد نشوہ فزاے اُردو

آں در خرد یگانہ واں در ہنر فسانہ　　زوہست خوش ترانہ بانگِ نواے اُردو

آں مقبلِ موقر واں بحرِ دُرِّ ہنر ور　　کافزود بانگ و ہنگ و رنگِ جلاے اُردو

لو فوج ہماں فزاے فکر عبیر سایش　　صد نافہ نکہت افشاں مشکِ ختاے اُردو

بر بام دانش آرا طلّاعِ بینش افزا　　اسکاں نمودہ بر پا بہر سراے اُردو

فکرِ ہنر پژوہش اکسیرِ ہر صناعت　　بنمود شگفت باشد گر کیمیاے اُردو

شاہانِ ملکِ معنی در ظلِّ فیض کلکش　　کلکِ سخن گزارش بالِ ہماے اُردو

اُو راست خوانِ نعمت از مطبخ فصاحت　　در چار دانگِ گیتی دادہ صلاے اُردو

ہر جا کہ سیر چشمے بر سبزِ فضل بینی　　از خوانِ نعمت اوزلّہ رباے اُردو

چنگ و چغانہ بشکن نے را ز کف بیفگن　　بشنو صریرِ کلکش خوش نغمہ زاے اُردو

آں ترنوازِ دوراں واں نغمہ سازِ خوش خواں　　کز وے شدہ گل افشاں رنگیں نواے اُردو

از بوے دلربا ے انفاسِ عنبر بیزش　　عنبر فشاں زداماں بادِ صباے اُردو

عیسےٰ نفس نبینی کش حرف حاذقانہ　　از بہرِ دفعِ سقمش باشد دواے اُردو

باد مسیح شانی کومیدمد بہر دم　　صحت فزاے اُردو یا خود شفاے اُردو

دستِ شفاے اُو راکاں ہست و چگونہ　　دانی اگر تو باشی نبض آشناے اُردو

گو قاتلانِ اُردو تا کلکِ عادلِ اُو　　خواہد قصاص اُردو یا خوں بہاے اُردو

از یمنِ تربیت ہا خوش خوش فزودہ کلکش　　حسن و بہاے اُردو آن و اداے اُردو

طبعش عروس آرا پیرایہ بستہ اُو　　معشوق خوش لقاے ہر دلرباے اُردو

تا حشر و رسرِ اُو پیچد نشور و غوغا　　ہر کو شنیدہ از وے صوتِ غناے اُردو

گو بندہ عندلیبے کو راست مدح گستر　　در ہر چمن گلے بست دستاں سراے اُردو

کوتاب خانہ ام را کش ہیچ بر شمارد　　القصّہ نیست جز او کشور خداے اُردو

نامست احمد اُو را دہلی ہست زاد جایش　　کانجاست اوفتادہ طرح بناے اُردو

نامی لغاتِ اُردو بنوشت آں سخنور　　نے آں لغت کہ گنجے پُر از طلاے اُردو

نے گنج پر ز زرست آں عمانِ گوہرست آں　　بل کان جوہرست آں اندر فضاے اُردو

نے آں لغت کہ شمعے از معنی آفرینی　　نے شمع بلکہ مہرے زیب سماے اُردو

بہ بہ کتاب اکمل حلِّ لغاتِ لاحل　　ہر صفحہ چوں سحر کُل معنی نماے اُردو

دیدیم چوں سراپا گفتیم بارک اللہ　　این ہست سازو برگے بہرِ بقاے اُردو

در فکر سالِ تدویں بودہ وحید مسکیں　　کو راست دل اسیرِ زُلفِ دوتاے اُردو

ہو سی طبع گفتا از راس طور فکرت　　انفاس احمدیہ شوکت فزاے اُردو

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

اے کلکِ خوش ترانہ وے مطربِ یگانہ　　یک نغمہ جادوانہ نقشِ دعاے اُردو

تا مہر و ماہ باشد پرتو فگن بعالم　　رخشندہ باد یا رب مہرِ بقاے اُردو

ایضاً تاریخ عیسوی

ہیں جو عالمِ با عمل دانا دل و یکتاے دہر　　ہیں جو فاضل با ہنر دانشور و فخرِ جہاں

خوش سخن خوش خلق و خوش خو خوش بیاں شیریں زباں　　بے عدد جن کے فضائل لاتعد جنکی صفت

اور جن کو ہے ادب میں دستگاہِ شایگاں　　جن کو انشا میں یدِ طولیٰ ہے بے ریب و گماں

ہے بجا کہیے انہیں گر سعدیِ ہندوستاں　　جن کو ہے علم بلاغت میں کمالِ بے زوال

جنکا باغ نظم بھی ہے بوستاں در بوستاں　　ہے گلستاں در گلستاں جن کی نثرِ دلکشا

جنکے الفاظ بیاں میں ہیں معانی دبیاں　　جو لغت دانی میں ہیں بے مثل و بے شبہ

جو عروض و قافیہ میں بھی ہیں از بس نکتہ داں　　جو صنایع اور بدایع میں بھی رکھتے ہیں کمال

جنکی تالیفات کا ہر صفحہ گلزارِ جناں　　جنکی تصنیفات کا ہے ہر ورق باغِ بہشت

جنکی مدحت سے ہے قاصر مادح خوانوں کی زباں　　علم و حکمت میں جو ہیں مشہورِ شہر و دیار

حال پر میرے بھی جو ہیں غائبانہ مہرباں　　خدمتِ والا میں جنکی ہے مجھے حاصل نیاز

شان کی جنکے بلندی تا باوجِ آسماں　　ہمتِ عالی کی جنکی برتری ہے تا فلک

تقاریظ

سیّد احمد نے دُہ کی تصنیف اُردُو کی لُغت | جس کی ثانی اب نہیں ہے اور نہ ہوگی بیگماں
جس سے ہیں اسنادِ اُردُو جز و کُل سب مُنکشف | جو زباں داں کے لئے ہے حرزِ بازوئے جہاں
عیسوی تاریخ کی تھی فکر دل کو اے وحید | جس سے سالِ اختتامِ طبع ہو جائے عیاں
حضرتِ عیسےٰ نے دی عیسےٰ کدہ سے یہ ندا | ہاں یہی اب لُغت ہے حامیٔ اُردو زباں

تقریظ

ریختۂ قلم جادُو رقم۔ نیّرِ تابندۂ فلکِ نازک خیالی۔ نوکارِ درخشندۂ سپہرِ شیریں مقالی۔ علّامہ تحریر۔ فہّامہ سفیرِ مُفتئ شریعتِ غرّا۔ ہادیٔ طریقتِ بیضا۔ ادیبِ اریب۔ جناب مولٰنا مولوی مُفتی محمد عبد اللہ صاحب عربک پروفیسر سپرنٹنڈنٹ اورینٹل کالج لاہور۔ فیلو پنجاب یُونیورسٹی ناظمِ مجلسِ مستشار العلما۔ صدر و پریزیڈنٹ انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُردُو زبان کی شیرینی۔ دلچسپی۔ نزاکت اور لطافت کا اِس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہونا چاہئے کہ ہندوستان جیسے وسیع مُلک میں جہاں دو چار نہیں بلکہ بیسیوں زبانیں صدہا قسم کے لہجوں میں بولی یا استعمال کی جاتی ہیں حدُودِ آسام کے مشرقی کناروں سے لے کر کشمیر و تبت کے مغربی گوشوں تک اور کوہِ ہمالیہ کی شمالی چوٹیوں سے چلکر راس کماری کے جنُوبی سمندروں تک مُلک کے جس قطعہ میں چلے جاؤ اور آبادی کے جس مقام پر قدم رکھو اُردُو زبان سے اپنا ما فی الضمیر ظاہر کرلوگے اور تم کو وہاں اپنے کسی نہ کسی ہم زبان سے دِل بہلانے کا موقع ملے گا۔ باوجود اِس زبان کے صغیر السن اور بچہ ہونے کے مذہبی۔ اخلاقی۔ علمی اور نظم و نثر وغیرہ وغیرہ کے مختلف شاخوں کی ہزاروں کتابوں اور بے شمار رسالوں کا اِس زبان میں تالیف ہوجانا۔ مُلک کے ہر ایک صُوبہ اور ہر ایک ضلع کے اخباروں کا لوکل زبانوں پر اِس زبان کو ترجیح دینا یُونیورسٹیوں کے اِمتحان میں اُردُو کا لزُوم اور عمُوماً سرکاری دفتروں میں اِس کا رواج و شیُوع روشن اور صاف لفظوں میں بتلاتا ہے کہ اِس زبان کی عام پسند اور ہر دلعزیز طبیعت نے مُلکی خیالات پر تسلط اور پبلک کے دلوں میں اپنا گھر کرلیا ہے جس سے یہ یقین ہوسکتا ہے اور ہے کہ عنقریب یہ زبان بھی دُوسری علمی زبانوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلیگی اور بہت جلد علمی زر و جواہر کے معدن و مخزن ہونے کا فخر حاصل کرے گی۔ اِس صُورت میں یہ قدرتی نتیجہ ہونا چاہئے تھا کہ دُوسری علمی زبانوں کی طرح اُردُو زباندانی کی اِصلاح اور درُستی کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ اِس کی صرف و نحو۔ فصاحت و بلاغت۔ عرُوض و قوافی۔ اِنشا و املا وغیرہ وغیرہ کے قواعد کی کتابیں اور رسالے تالیف کئے جائیں۔ چنانچہ علمِ زبان کے فاضلوں اور خصوصاً اُردُو لٹریچر کے باکمالوں نے اِس ضرُورت کو قطعی طور پر محسُوس ہی نہیں کیا بلکہ اِس مُشکل کو حل کرنے کی طرف عنانِ عزیمت کو پھیرا اور اِس زبان کی ہر ایک شاخ کے متعلق اپنی بیش بہا تالیفات سے پبلک کو مُستفیض اور متمتع کیا مگر یہ بات بالکل صاف اور بدیہی ہے کہ معمُولی کوششوں اور سرسری توجہات سے اِس عظیم الشان مہم کا سرانجام ہونا جتنا خیال کیا جاتا ہے اُس سے زیادہ مُشکل تھا اِس لئے اِس ضرُورت کے پُورا کرنے میں کوشش کرنے والے حضرات اگرچہ بہت کچھ شکریہ کے مستحق ہیں تاہم اُن کی کامیابی کی نسبت شک کرنا کوئی غیر معمُولی بدگمانی اور حد سے بڑھ کر ظنی نہیں ہے۔ علاوہ بریں کسی خالص اور بسیط زبان کا بھی قواعد کے دائرہ میں انحصار اور انضباط نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اُردُو جو ایک لشکر کی زبان اور مُختلف زبانوں سے مُرکّب ہے قواعد کے سلسلہ میں محدُود اور قوانین کی چار دیواری میں محصُور ہوسکے اِسلئے بالخصُوص اُردُو زباندانی کے لئے یہ امر نہایت اہم اور ضرُوری تھا کہ اُسکے مُفردات مُرکّبات مُصطلحات۔ محاورات۔ ضرب الامثال۔ کنایات وغیرہ وغیرہ کی ایک مُکمّل فرہنگ اور کمپلیٹ ڈکشنری مُرتّب ہو لیکن ؎

لِلّٰہِ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست | آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید[۱]

کتابِ فرہنگِ آصفیہ نے جو اپنے مُصنّف باکمال میرے مُعزز و مُکرّم دوست جناب مولوی سیّد احمد دہلوی کی بین۲ اکیس۱ برس کی سروکاوشوں کا فائدہ مند نتیجہ اور مُسلسل عرق ریزیوں کا خوشگوار ثمرہ ہے اور جس کے ایک مُعتدبہ حِصّہ کو میں نے صرف شوق اور دلچسپی ہی سے نہیں بلکہ نکتہ چینی کے خیال سے بھی دیکھا اِس ضرُورت کو پُورا کردیا ہے اور اگر میری رائے غلط نہ ہو اور میں یقین کرتا ہوں کہ وہ غلط نہیں ہے تو اب عظیم الشان مہم سر ہوچکی ہے اِس کے لائق مُصنّف نے (جن کے وجُود پر دِلّی کو خصُوصاً اور تمام ہندوستان کو عمُوماً فخر و ناز کرنا کچھ نازیبا نہیں ہے) اِس مشہُور قول (مُشکلے نیست کہ آساں نشود ✤ مرد باید کہ ہراساں نشود ✤) کی عملی تصویر کھینچی ہے اور راقم کے اِس سچے مقولہ (اِنَّ العَزِیمَۃَ کَسْتَوْلِی عَلَی المِحَنِ ✤ وَصَارِمَ الصَّبْرِ لَایَنْبُو عَنِ الفِتَنِ) کا زندہ ثبوت دیا ہے۔ لائق مُصنّف نے حتی المقدور اُردُو زبان کے ہر ایک لفظ کو لیا ہے۔ اِس کے اِستعمال کی مُختلف حالتوں سے جو گوناگوں معانی پیدا ہوتے ہیں اُن کی تفصیل شرح و بسط سے کی ہے اور عمُوماً ہر ایک صُورتِ اِستعمال اور اُس کے معنی کو دِلکش اشعار لطیف محاورات

[۱] بیسے کدہ کنایہ از آسمان چہارم ✤

[۲] ارادہ مصاحبہ غالب آتا ہے ✤ اور صبر کی تیز تلوار فتنوں سے نہیں اُچٹتی ✤

تقاریظ

اور عام ضرب المثلوں کی خوبصورت شکل میں دکھایا ہے تاریخی واقعات۔ ملکی رسوم۔ اور مستند شعرا کی مختصر لائف اور مختلف قسم کے اشارات کنایات وغیرہ وغیرہ کی تشریح و توضیح سے بھی مناسب اور ضروری موقعوں کو مرصع کیا ہے۔ تذکیر و تانیث کے (جس کا خصوصاً اردو میں کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور جس کی بابت خود اہلِ زبان میں اختلاف ہونا ممکن ہے) اختلافات کا بھی حسبِ موقع اور ضرورت شافی دلیلوں سے جھگڑا چکا یا ہے۔ یہ کتاب اگرچہ **فرہنگ** کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس میں اردو لٹریچر کی ہر ایک شاخ سے کچھ نہ کچھ بحث کی گئی ہے منتخب اشعار کے بیش بہا ذخیرہ پر شامل ہونے کے لحاظ سے اسے ایک چیدہ **بیاض** اور دلچسپ **مجمع الاشعار** کہہ سکتے ہیں شعرا کے قیمتی حالات بیان ہونے کی حیثیت سے اس کو **تذکرۃ الشعرا** کہنا بھی نامناسب نہیں ہے۔ ضرب الامثال اور کہاوتوں کی مفصل تحقیقات کی رو سے **خزینۃ الامثال یا مجمع الامثال** اس کا نام ہونا بہت زیبا ہے وغیرہ وغیرہ۔

لائق مصنف نے اس نہایت بیش بہا تالیف سے صرف پبلک ہی کو اپنا ممنونِ احسان نہیں کیا ہے۔ بلکہ خود اردو لٹریچر کو بھی اس آبِ حیات سے ابدی زندگی بخشی ہے۔ میں پبلک کو اس قابلِ قدر تالیف سے مستفید ہوتے اور اس کی نورانی شعاعوں سے چشمِ بصیرت کو منور کرنے کی طرف توجہ دلانے میں ضرور حصہ لیتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب آپنے جذبِ مقناطیسی اور تسخیرِ قلوب کے عمل میں کسی تحریک اور سفارش کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنی ہی برقی قوت سے دلوں پر اثر ڈالنے اور ذاتی کہربائی خاصیت سے اُن کی خواہشوں کے جذب کرنے میں معمول سے زیادہ کامیاب ہوگی۔ اور امید سے بڑھ کر دلکشی کا ثبوت دے گی۔ ؎

مُبصّروں سے کہو دیکھیں چینِ ابروئے یار   کہ جوہر ایسے کہاں تیغِ اصفہانی میں

اس سلسلہ میں یہ ذکر بھی مناسب اور مستحسن اور اس ناچیز تحریر کے لئے ایک خوشنما اور بیش بہا زیور ہے کہ اس کتاب اور اُس کے لائق مصنف ہی کے لئے کیا بلکہ تمام ہندوستان اور خود اردو زبان کے لئے اس سے بڑھکر سعادت حسنِ قبول اور بہرہ مندی کیا ہو سکتی ہے کہ **حضورِ پرنور اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی متعالی سلطان ابن السلطان آصف جاہ مظفر الممالک۔ نظام الدولہ عالیجناب والاخطاب ناشر الدرّ والدُّرر نواب میر محبوب علیخاں بہادر۔ فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آصف جاہِ ششم** نے اس کتاب پر اپنی مہر و عطوفت کا سایہ ڈالا اور اپنے نامِ نامی کی طرف منسوب ہونے سے اس کی عزت افزائی فرمائی۔ اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ اس عظیم الشان کتاب کی اشاعت اور شہرت حضورِ اقدس کی بیش بہا قدردانی کا نتیجہ اور حضرتِ ممدوح ہی کی فیاض توجہ کا ثمرہ ہے لائق مصنف نے اگر اس تالیف منیف سے پبلک پر ایک درجہ کا احسان کیا تھا حضورِ والا نے اپنی آصف جاہی فیض گستری سے اُسے صد چند بلکہ ہزار چند فرما دیا ہے۔ حضورِ فیض گنجور کی اس توجہ اور قدردانی سے لائق مصنف ہی کی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی بلکہ عام مصنفوں کے پژمردہ دلوں میں اس سے نئی امنگیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور اُن کی ہمت و جرأت کے خزاں رسیدہ باغوں میں ایک عجیب دلچسپ بہار کا سماں بندھ گیا ہے۔ اب یقین واثق اور کھلے بندوں اس کہنے کی جرأت ہے کہ اگر ہمارے مردہ علوم و فنون کے لئے کوئی مسیحا ہو سکتا ہے تو وہ حضورِ اقدس کی ذاتِ عالی ہے اور اگر ان کے نشو و نما۔ ترقی و سرسبزی کے واسطے کسی کی کفالت پر کافی اعتماد ہے تو وہ اسی دولتِ علیہ کا آستان پاک بنا شانِ ہے۔

اشعارِ مدحیہ

شہنشاہِ دکن **محبوب علیخاں** خسروِ دوراں   زمین و آسماں ہیں جس کے عہدِ عدل پر نازاں

کروں توصیف کیا میں اُسکی درگاہِ معلیٰ کی   جہاں ہیں بہمن و جمشید جیسے سیکڑوں درباں

سکندر کو اگر آئینہ داری اُس کی ملجاتی   تو اس ایجاد پر ہوتا وہ سو سو جان سے قرباں

جو لیکاؤس کو ہوتا سہارا اُس کی نصرت کا   تو کیوں مازندراں میں جاکے ہوتا قیدیٔ دیواں

اگر کسریٰ کو اس کی معدلت سے ذرہ بھی کوئی نسبت   تو دوزخ میں بھی اُسکی روح ہو نازش کن و خنداں

اُسی کے عدلِ فاروقی کی تاثیرِ مبیّن سے   سدا رہتے ہیں اُسکی سلطنت میں روز و شب یکساں

چمک دیکھی نہیں اُسکی اگر تیغِ شجاعت کی   تو دُورِ زال کیوں ڈرکر ہوا زیرِ کفن پنہاں

اگر چھپا یا ہوا ہوتا نہ اُس کا رعب عالم میں   تو ہوتے زلزلے کیوں اور کیوں دشت و جبل لرزاں

کہاں ہے حاتمِ طائی کہاں ہے معنِ شیبانی   ذرا دیکھیں تو آنکھیں کھولکر یہ جودِ بے پایاں

اُسیکے فیضِ عالمگیر کے ہیں خوشہ چیں دونو   زمیں پر بحرِ اعظم آسماں پر نیرِ تاباں

جہاں میں ہے ہر اک شاداب اُسکے ابرِ رحمت سے   مگر اک میں کہ ہوں افتادۂ مطمورۂ نسیاں

دعا پر ختم کرتا ہے خستہ و مجروحِ درد و غم   **الٰہی** تا ابد قایم رہے یہ سایۂ یزداں

جلال و شوکت و اقبال و جاہ و سطوت و رفعت   رہیں باقی اُس کے تا بقائے مدتِ امکاں

زمین و آسماں شمس و قمر سے عرش و کرسی تک   سدا ہوں اُسکے یاور اور ہمیشہ تابع فرماں

رہے یہ بندۂ عاجز دعاگو اُس کی دولت کا   اور اس پر اُسکی جانب سے ہو جود و بخشش و احساں

اَللّٰهُمَّ اَبِّدْ جَلَالَهٗ وَخَلِّدْ ظِلَالَهٗ عَلٰی رُؤُسِ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَالِمِیْنَ

محمد عبد اللہ ٹونکی

۲۸۔ مارچ ۱۸۹۸ء

تقریظ

شاعرِ شیریں مقال ناثرِ عدیم المثال جناب میر مہدی حسین صاحب المتخلص بہ مجروح شاگردِ رشید جناب مرزا اسد اللہ خاں غالب و مصنّف دیباچۂ اُردوئے معلّیٰ غالب علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زباں در دہن از سخن تازہ رُوست — دہانِ خموشی پُر از گفتگوست

سخن ایک گوہرِ گنجینۂ راز ہے۔ ہر ایک رنگ میں اُس کا ایک نیا انداز ہے۔ کبھی کُن کے پردے میں رنگِ ہستی جماتا ہے کبھی نقشِ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت دِکھاکر ہر ذی حیات کو ڈراتا ہے کبھی کلامِ الٰہی بنکر اپنا مرتبہ بڑھاتا ہے کبھی اسمِ اعظم ہوکر اپنی شانِ عظیم دکھاتا ہے کبھی مُعجزۂ مسیحائی کبھی یہ استدراج کفّار کی کارروائی کبھی آوازۂ تکبیر کبھی نعرۂ لبّیک کبھی تحیّتِ نعلیک کبھی اُنذُرعلیک کبھی پند میں سُود مند باتیں سکھاتا ہے کبھی مسائلِ حکمیہ میں حقیقتِ انسان بتاتا ہے۔ کبھی یہ علمِ منطق میں سرمایۂ تقریر کبھی صنائع و بدائع میں خُوبیٔ تحریر کبھی یہ دعائے زاہد ہوکر درِ قبول تک پہنچاتا ہے۔ کبھی نالۂ عاشقِ ناکام بنکر تاثیر کو ترساتا ہے۔ کبھی لبِ رنگینِ بُتاں سے نواساز کبھی نرگسِ سحر آفریں سے سخن پرداز کبھی طُوطی کا نغمۂ جانگداز کبھی بُلبُل کا شعلۂ آواز کبھی دیوانگانِ محبّت کا شور و فغاں کبھی دِل دادگانِ عشق کا نعرۂ الاماں۔ اِسی سے دُشمن دوست ہوجاتے ہیں۔ اِسی سے دوستی میں سو رخنے پڑجاتے ہیں۔ اِسی سے ہائے ہُوئے مستانہ۔ اِسی سے تہذیب کا فسانہ۔ اِسی سے نثر کا نیا انداز۔ اِسی سے نظم نثر سے مُمتاز۔ **الغرض** ہنگامِ آفرینش سے ہر وقت و ہر عہد میں اِس نیرنگ نما نے نئے رُوپ میں اپنا جلوہ دکھایا ہے۔ زبانِ عبرانی میں اور ہی انداز سے۔ سُریانی میں اور ہی پرواز سے۔ یُونانی میں اور ہی ڈھنگ سے۔ لاطینی میں اور ہی رنگ سے۔ فارسی زبان کی نمکینی اور عربی زبان کی شیرینی ابتک زمانہ میں مشہور ہے۔ اور السنۂ افواہ پر مذکور۔ جب ممالکستانِ عرب نے عجم پر تسلّط پایا اور رنگِ سلطنت جمایا۔ اور اِن دونوں زبانوں نے آپس میں میل جول کھایا تب اِس مجمع البحرین اور اتّصالِ نیّرین نے اور ہی طور دکھایا۔ گویا زیورِ طلائی مرصّع نگار و حُسنِ سادہ ہر ہفت سے آراستہ ہوکر نِکھر ہوا۔

چنانچہ اِس امر کی صداقت فردوسی کی گفتارِ دُرّ بار و حضرتِ نظامی کی نظمِ گوہر نثار سے بخُوبی ہوتی ہے۔ ہندوستان ہمیشہ سے زبانِ سنسکرت و ناگری کی گرانمایۂ علوم و فنون کا مخزن رہی اور ابتک بھی کچھ کچھ باقی ہے۔ جب مسلمانوں نے اِدھر بھی قدم بڑھایا اور اقتدارِ سلطنت پایا تب ہندوستان بھی اطرافِ مردماں واکنافِ علم کا مرجع ہوا۔ السنۂ مختلفہ کے اختلاف نے ایک اور زبان کا جلوہ دکھایا جس نے اوّل ریختہ کا نام پایا۔ اور عہدِ شاہجہانی نے اُسے زبانِ جُداگانہ ٹھیرا کر اُردوئے معلّیٰ کے خطاب سے مُخاطب کیا۔ اُس عہد سے تا عہدِ اکبرِ ثانی فصحا و شعرائے ہر دَور نے اُس کی آرایش و پیرایش میں نہایت سرگرمی رکھی۔ آخر میر مرزا **قائم** و **درد** نے تو اِس دشت کو گلزار اور اِس وادیِ پُرخار کو سبزہ زار بنا دیا۔ اور وُہ درخت اور پودے لگائے اور وُہ برگ و بار و میوہ و اثمار لائے کہ دیدہ ہے نہ شنیدہ۔ بعد اِن کے جناب میر نظام الدین **ممنون** و حضرتِ **غالب** و **شیفتہ** و خاقانیِ ہند شیخ ابراہیم **ذوق** و حکیم **مومن** خاں نے تو وہ گُل کھلائے۔ اور وُہ روِش اور بیل دُرست کی کہ کوئی شخص سبزۂ بیگانہ بھی نہ پائے۔ اور اِن نخلہائے سر بفلک کشیدہ کو پیوندی کرکے اُن سے وُہ میوۂ پُر ذائقہ نکالے جن سے کامِ جاں شیریں و لبِ آرزو حلاوت آگیں ہوا۔ چونکہ ہر کمال کے زوال درپے ہے۔ اب وُہ وقت آیا۔ کہ فلکِ تفرقہ ساز نے سلطنت کے ساتھ اوّل صاحب کمالوں کا بھی خاتمہ کیا۔ اب نہ کوئی قدردان رہا۔ نہ مُصلحِ زبان لامحالہ اب یہ ضرورت پڑی کہ ایک مردِ سنجیدہ جو پُشتہا پُشت سے دہلی کا رہنے والا اور زبانِ مادری رکھتا ہو۔ اور سرمایۂ علمی سے بہرہ ور ہو اور مذاقِ سخن سے بھی آشنا ہو۔ تاکلامِ فصحا و شعرا کو دِیدۂ غور سے دیکھے۔ اور جو جو محاورات اور الفاظ جہاں جہاں اُنھوں نے برتے ہیں۔ اُنہیں قیدِ تحریر میں لائے اور تشریحِ محاورات میں سعیِ بلیغ فرمائے کس واسطے کہ دہلی کے محاورات کئی طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو عبارات کے روزمرّہ میں ہیں۔ وُہ اُن کے محاورہ میں لطف دکھاتے ہیں۔ جیسے میر حسن صاحب۔ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ~ کسی نے کہا دیکھیو اے بُوا کھڑا ہے کوئی صاف یہ مردُوا۔ اِس بیت میں اِس محاورہ نے کیا لطف دکھایا ہے۔ اگر مردِ ذی علم مردکو مردُوا کہے تو کِس قدر بُرا معلوم ہو۔ اِسی طرح بعض محاورے عوام النّاس کے بولے جاتے ہیں فصحا اُنہیں اپنے کلام میں نہیں لاتے۔ بارے صد شکر ~ سخن سنجے آمد ز اُندیدت + طلسمِ زر اندود رائے شکست۔ یعنی مُنشی سیّد احمد صاحب کہ شریف زادگانِ دہلی سے ہیں اور نہایت ذہنِ رسا اور فہمِ فراست آشنا و طبعِ دقیقہ سنج و اندیشۂ نکتہ زا رکھتے ہیں۔ اور صفات مذکورۂ صدر کے مصداق ہیں۔ اِنہوں نے اِس دُرِّ یتیم کی آب تاب گھٹتی ہوئی دیکھ کر اُس کے بچانے کی تدبیر نکالی اور کمرِ سعی چُست باندھی اور ہمّت ساختہ

لے یہ میر مہدی وُہی صاحب ہیں جن کی نسبت حضرتِ غالب نے اپنی اُردوئے معلّیٰ کے ۳۰ صفحوں میں بجائے القاب بفقراتِ ذیل خطوط کے آغاز میں لکھے ہیں (۱) اہاہا! میرا پیارا میر مہدی آیا (۲) آؤ میاں سیّد زادے آزادے دِلّی کے عاشق دلدادے۔ دہلی کے اُردو بازار کے رہنے والے (۳) سیّد خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اُٹھایا ہے (۴) میری جان سُنو (۵) سیّد صاحب (۶) جانِ غالب وغیرہ وغیرہ +

تقاریظ

اپنی عمرِ گرانمایہ کا محاورات کی تحقیقات میں بسر کیا اور مدتوں خواب و خور حرام اور اسی تحقیقات سے کام رکھا اور کلام شعرا و ماہرین فن سے استنباطِ محاورات کرکے ایک کتاب مبسوط مسمّٰی بہ ارمغان دہلی لکھی۔ کتاب مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحب نے کسقدر خونِ جگر کھایا ہے۔ اور کہاں تک تحقیقات کو کام فرمایا ہے۔ سچ ہے۔ سه رنگ آنکہ بہ بدرین کہ چمن + خامہ گیری و صفحہ نگاری ہا گرچہ وہ کتاب بھی ایک دریائے زخار و بحر نا پیدا کنار تھی اور اس میں بھی بہت کچھ مطالب تھے لیکن سیّد صاحب نے جب اُسے سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ کے نامِ نامی پر نامزد کیا تو ارمغان کو فرہنگِ آصفیہ کے نام متبرک سے زینت دیکر اور دوبارہ محنت کرکے اور بھی عمدہ نظائر و کار آمد ذخایر سے کسی قدر بسیج کر یا دونگی اور بوقلمونی میں ہنسار کیا اور اس خوبصورتی سے کیا کوئی بھی تاریخی موقعہ خالی نہ جانے دیا ہر ایک الفاظ محاورہ اور برتاؤ کا دکھاؤ طرزِ تحریر سے پیدا ہے غرض بلحاظِ انتخاب بھی یہ لاجواب کتاب کیا ہے۔ اُس اخترِ فروزندہ کا برج اور اُس گوہرِ رخشندہ کا دُرج ہے **فی الواقع** سیّد صاحب نے طالبانِ زبانِ حال و استقبال و ماضی پر وہ احسان کیا ہے کہ مدت العمر شکر گزار رہیں تو بجا ہے اور جس قدر اعزاز کریں وہ زیبا ہے جو طالب زباندانی اس کتاب کو اپنا سرمشق بنائیگا۔ وہ ابن الوقت کی سکرمی گھاٹیوں میں نہ ٹھہرائیگا آئندہ جو ایسے مضمون کی کتاب لکھنے کو قلم اُٹھائیگا گویا مُنہ چڑائیگا اور جب سخنوروں کا انتہائے فکر اس میدان میں عزم تک دوڑ کریگا وہ اسی احاطہ کے اندر کاوے لگائیگا۔ اگر باہر جانیکا قصد کریگا تو ٹھوکر کھائیگا۔ ابن حقیر میر مجروح کی تو اس کتاب لغاتِ اُردو کے باب میں یہی رائے ہے آئندہ جو جس کا جی چاہے وہ فرمائے چونکہ علالتِ طبع کا باعث طوالتِ تقریر ہے اس سئے اس قطعۂ تاریخ پر خاتمہ تحریر ہے۔ **قطعہ** + + + + + + + + +

عجب منبعِ علم ہے یہ کتاب
ہیں اُردو کے اس میں لغاتِ کثیر
خرد نے کہا عیسوی سال میں
سنِ طبع ہے نسخۂ بے نظیر
۱۸۹۶ء

بندہ میر مہدی حسین مجروح کوچۂ پنڈت دہلی یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء

نقلِ خطوط

جنابِ والا خطاب۔ نوّاب علاؤ الدین احمد خاں بہادر دہلوی علائی جنت آرامگاہ والئے ریاستِ لُہارو

دربارۂ حصّۂ اوّل ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگ آصفیہ

الحمد للہ علےٰ کل حال

مُستجمعِ خیالاتِ منیف صاحبِ تصانیف سیّد احمد صاحب مؤلّف ارمغانِ دہلی کو ازجانب اضعف العباد گوشہ نشین علاؤ الدین احمد خاں بعد سلام مدعا آنکہ آج کی ڈاک میں ایک کاپی آپ کی تالیفِ شریف سے کہ جس کا نام ارمغانِ دہلی تھا مجھے ملی۔ سُبحان اللہ آپ نے کیا دادِ تحقیقِ اُردو الفاظ کی دی ہے اور بھی حصّے اس کتاب کے اگر زمانہ مساعدت کرے اور چھپ کر مرتب ہوجائیں تو اس گوشہ نشین کے پاس بھیجدیئے جائیں فقط زیادہ والسلام مرقوم ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء ۱۲ رمضان المبارک ازمقام لُہارو محررۂ علاؤ الدین علائی +

جنابِ میر صاحب قدوۂ اہلِ کمال۔ آپکا مہربانی نامہ ۱۹ ستمبر کا آج کی ڈاک سے مجھے ملا۔ میں یہ نہ سمجھا تھا کہ جیسا اور لوگوں کو میری نسبت سوءِ ظن ہے ویسا ہی میری گراں جانی کا آپ کو بھی گمان ہے۔ میں اپنے کو اس قابل نہیں دیکھتا کہ کسی کتاب پر اپنی رائے لکھوں یا ریویو کے طور پر انشا و تقریظ کروں بسراپہ رنگ اصل ہے سه بیدلے خستہ ستم زدہ۔ اور نیز افکار شتّٰی مجھے ایسے پیٹے ہوئے ہیں کہ دماغ جو محلّ عقل ہے معطّل اور حافظہ بے آب و نم ایسی صورت میں کیا لکھا جاسکتا ہے مگر بوجہ اس کے کہ آپ اپنی خواہش میری ہی شہرت میں میری رسوائی سے چاہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں وَالْحَقُّ اَقُوْلُ۔ فی الواقع آپ نے فرہنگ نگاری میں غایت درجہ تلاش و جانکاہی کی ہے گویا صنعت اشتقاقی کا صرف فنِ لغت میں بطرزِ احسن کیا ہے اس کتاب پر رائے لکھنے سے کیا اختفا سا پنا نہ سمجھوں گا؟ کیا بسرّت بھی نہ ہوگا؟ کیا نازش بھی مجھکو نہ ہوگی؟ بس اب فیصلۂ مقدمہ یوں ہے کہ آپ براہِ مہربانی جس قدر کتاب چھپتی جائے مجھے بھیجتے جائیں مگر اپنی تنگِ استعداد کو میں جانتا ہوں نہ ابجد کا شناسا اور نہ جملِ صغیر و کبیر سے واقف! ہاہا سه عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ + زیادہ والسلام والاکرام۔ مرقوم ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء محررہ المسکین علاؤ الدین لُہارو +

تقریظ

جنابِ فضیلت مآب نوّاب سعید الدین احمد خاں بہادر طالب دہلوی جاگیردار ریاست لہارو

وبہ نستعین

کتاب اُردو لغات مؤلفۂ مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی میں نے دیکھی مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہی محنت اُٹھائی ہے اور تکلیف گوارا فرمائی ہے جو ایسا عمدہ ایک مجموعہ محاورات و لغات کا اور اُن کے محلِ استعمال کا ہمارے بچّوں کے لئے شیرازہ بند کر دیا ہے اور طالب العلموں کے لئے ایک دروازہ عبورِ لغات کا کھولا ہے میں نے جستہ جستہ اس کتاب کو دیکھا ہے گو عیوب و اسقام سے پاک ہے مگر مقتضائے بشریت بہو ہوا کسی پنجابی زبان کے الفاظ کو ہندی لکھ دیا ہے مثلاً ٹبر اور بعض الفاظ کے تشریحِ معنی میں ذرا حدِ اعتدال سے تجاوز کیا گیا ہے مثلاً ٹبر اکرنا اور ٹبرائی اور چار یاری۔ فقط ۲۰ نومبر ۱۸۹۶ء سعید الدین احمد خاں

نظمِ گرامی

چکیدۂ قلم جادو رقم۔ نظیر نظیری عنصرِ عنصری حضرت شیخ غلام قادر صاحب۔ **گرامی** شاعرِ خاص اعلیحضرت سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہٗ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۸۹۵ء

نمکِ خوانِ معانی است زبانِ اُردو
یا معانیست نمک پرورِ خوانِ اُردو

لے افسوس کہ ایسے قدردان عالی فہم فیاض طبع نواب کی عمر نے وفا نہ کی ورنہ انکی تقریظ بھی دیکھنے کے قابل ہوتی +

تقاریظ

شرق تا غرب ہمہ سکہ بنامش زدہ اند — اللہ اللہ چہ زبانست زبانِ اُردو
زندگی یافت وگر از نفسانِ سیّد — جانِ معنی کہ قسم خوردہ بجانِ اُردو
سیّد احمد کہ زدستش ہمہ دانش گرفت — عزّت وشان دگر عزّت وشانِ اُردو
یکیسے طاقہ بر انگیخت زامثال ولغات — پردہ برداشت ز اسرارِ نہانِ اُردو
ہرزہ دکن کہ قدم زد زکجا تا بکجا — کلک جادو رقم آں ہمہ دانِ اُردو
سرِ بدخواہ قلم کرد چگونہ نکند — تیز شد تیغ زبانش زفسانِ اُردو
چہ شناسد نظرِ کور دلاں دُرز خزف — نیست جز اہلِ نظر مرتبہ دانِ اُردو
گنجِ فکرِ فلک آرا مگر سیّد ما — چہ خدنگیست کہ پرزد زکمانِ اُردو
گنج درکاسہ مردہ سخن باز رسید — مثلِ حالی نہ شدہ مرثیہ خوانِ اُردو
زاں درآورد شہنشاہِ دکن در نظرش — کہ شہنشاہِ زبانہاست زبانِ اُردو
آمد از قدر شناسیِ **وقار الامرا** — گرم بازاریِ کالائے دُکانِ اُردو
چہرہ ام زرد شد از خوردنِ حلوائے عجم — خوردمے کاش نمک از سرِ خوانِ اُردو
اے گرامی مکشا ہرزہ سرایانہ زباں — نیستی واقفِ اسرارِ نہانِ اُردو

تقریظ

نگاشتۂ قلم جواہر رقم۔ ناظم بیمثال۔ ناثر باکمال۔ جناب نواب خاقان حُسین صاحب عارف دہلوی سکنۂ کرین کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قاصد رسید ونیز ز یار ارمغاں رسید — ایں مژدہ بگوشِ عزیزاں رسیدہ باد

اللہ اللہ یا ایُّہا النّاظرین! آفریدگارِ عالم نے **نُطق** کو کیسا سرمایہ عنایت کیا ہے اور جوہرِ عقل کو کیا پایہ دیا ہے اُس پر اخبارِ پارینہ کی حکایت تواریخ ماضیہ کی روایت مطالبِ دلی کا اظہار خدائی کی خدائی کا اقرار غرض ساری باتوں کا مدار ہے اِس سے قدرتِ خدا آشکار ہے دیکھو دانشوری اِس کا نام ہے یہ ارمغانِ دہلی کا بزبانِ اُردو تصنیف ہونا کچھ سہل کام ہے کیوں کر کہوں اور کس سے کہوں کہ اِس بزرگوار نے کیا کام کیا ہے اور کس کارِ دشوار گزار و امرِ اہم کو بایں خوش آئینی انجام دیا ہے چشم بد دُور جس کتاب کے مُصنّف میرے مکرّم عالیشان والا مناقب جناب مُنشی سیّد احمد صاحب ہوں پھر اُس کا کیا پوچھنا ہے توبہ توبہ میں یہ نہیں کہتا بلکہ خود معترف ہوں کہ یہ کوئی آسمانی کتاب نہیں پھر کیا باعث کہ اِس کا ثانی نہیں جواب نہیں صاحبو! اگر میری طرح دیکھئے تو سمجھئے کہ یہ کس رُتبے کی کتاب ہے اور اب جو کچھ طبع ہوئی ہے وہ اُن دفاترِ سابقہ کا خلاصہ و انتخاب ہے مگر باینہمہ ہزار در ہزار الفاظ و معانی کا گنجینہ ہے کتاب کیا ہے بجائے خود جواہرِ مضامین کا خزینہ ہے بعد اختتامِ تصنیف میرا کچھ لکھنے کا ارادہ ہوا یعنی تقریظ نگاری پر آمادہ ہوا مگر حیران تھا کہ یا رب اِس ہیچمیرزِ ہیچمداں کو یہ قوتِ گویائی

کہاں کہ ایسے دفترِ عالی مرتبہ پر تقریظ نگاری کرے۔ خواہی نخواہی انشاپردازی کا دم بھرے بارے جناب مُنشی صاحب سابق الالقاب کے ارشاد سے کچھ حوصلہ ہوا دل بڑھا معہذا ہجوم افکارِ گوناگوں سے فرصت نہیں چند کارہائے امتیاز انگن ایسے پیش نہادِ طبع ہیں جنکے انصرام سے فراغت نہیں بہرکیف یہ تحریر پیادہ و سرسری بر روئے کار لایا یعنی جو کچھ فرمایا بسر و چشم بجا لایا خاتمۂ نگارش پر شیخ سعدی کا شعر لکھتا ہوں اور تقریظ تمام کرتا ہوں ؎

غرض نقشیست کز ما یاد ماند — کہ عالم را نمے بینم بقائے

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ۶۔ مئی ۱۹۰۲؁ء روزِ جمعہ۔ عارف دہلوی۔

تقریظ

نگاشتۂ کلک جادو رقم محقق اتم صاحبِ طبع سلیم مولوی محمد عبد الحکیم بیگ۔ صاحب مدرسِ علومِ مشرقی ہائی سکول دہلی

(۱) یہ طویل الضخامت کثیر الفوائد کتاب اُن لُغات کا مجموعہ ہے جن پر اُردو زبان مشتمل ہے بعض کم فہموں کا یہ خیال کہ یہ زبان ہماری ذاتی ہے ہم کو احتیاج اِسکی لُغات کی نہیں مُصنّف نے عبث یہ محنت اُٹھائی بالکل غلطی پر مبنی ہے۔ اوّل تو اِس میں قریباً کُل اُردو زبان کے مروّجہ لُغات جمع کردئے گئے ہیں۔ ہر فرد بشر بغیر مُطالعہ اِس کتاب کے کُل لُغات پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ گو کیسا ہی لقّاظ شخص ہو پھر بھی صدہا لُغات ایسے نکلیں گے جن کو وہ نہ جانتا ہوگا یا یہ کہ جانتا بھی ہو تو بہت سے لغات کی اصالت اور اُن کے اِنصراف اور مادّوں میں ضرور غلطیاں کرتا ہوگا اور نہ اِس سے آگاہ ہوگا کہ کونسا لفظ کونسے لفظ سے رشتہ رکھتا ہے اور اُس کا ماخذ کیا ہے اور اصل میں کیا تھا اور بگڑ کر کیا صُورت اختیار کی۔ کونسا لفظ مُعرّب ہے اور کونسا مُفرّس اور کونسا ہندی اور کونسا سنسکرت کا ہے اور کونسا انگلش اور کونسا پرتگالی ہے اور اُن زبانوں میں کس صُورت سے تھا اور اُردو میں کیا شکل اختیار کی اور مُستند لوگوں اور اساتذہ نے کس کس موقع پر استعمال کیا اور کونسا فصیح ہے اور کونسا غیر فصیح اور عام لوگوں نے کس کس موقع پر اُس کو برتا۔ کیا کیا اصطلاحیں تراشیں اور مُختلف فرقوں نے کن کن باتوں سے اُس کو تعبیر کیا +

(۲) صدہا گیتوں ضرب المثلوں اور اُن کے متعلقات قِصّوں اور شرحوں اور اصلی معانی سے لاعلم ہوگا +

(۳) یہ نہ جانے گا کہ عورتوں کے خاص مُحاورے کیا ہیں اور اہلِ ہنود اور اہلِ اسلام و دیگر اقوام کے کیا اور مختلف حِصص ہند کے کیا اور اہلِ حکومت، و اہلِ تجارت و اہلِ پیشہ و دیگر حرفت پیشہ لوگوں کے کیا ہیں غرض اہلِ زبان ہی صدہا اُمور سے غافل اور جاہل رہے گا اِن سب اُمور کے آگاہ ہونے کے لئے یہ کتاب کافی مصالحہ ہے +

تقاریظ

یہ کتاب شعرا کی زبان کی محک اور فریادرس ہے اور وقتِ نزاع حَکَم ہے کیونکہ مؤلف نے کوئی لفظ ایسے معنی میں نہیں دیا ہے جس کی کوئی نظیر شعرا یا مستند لوگوں کی اُس کے پاس نہ ہو۔ یہ کتاب تذکیر و تانیث اور صحیح و غیر صحیح اور فصیح و غیر فصیح اور مواقع استعمال اور استعارات اور کنایات اور محاورات وغیرہ وغیرہ کے جھگڑوں کا فیصلہ کردیتی ہے۔ شعرا کی محتاج الیہ یہ کتاب ہے۔ اہلِ انشا کی مستغاث الیہ یہ کتاب ہے۔ اہلِ انشا کو شعرا سے بڑھکر اس کتاب کی احتیاج ہے کیونکہ مؤلف نے جس لفظ کے جتنے معنی لکھے ہیں قریباً کُلہم معنی و ہم شکل الفاظ ہر نمبر میں جمع کردیئے ہیں۔ اہلِ انشا کو اکثر موقعوں پر مرادف لفظ کی تلاش ہوتی ہے تاکہ اپنے کلام کو مختلف الفاظ متفق و متحد المعنی سے زینت دیں۔ اس کتاب میں ہر ایک معنی کی متعدد الفاظ مجتمع ہیں۔ اہلِ انشا بھی اس کتاب سے اپنے مقصد پر کامیاب ہوسکتے ہیں۔ چوروں اُچکّوں۔ ٹھگوں جعلسازوں لوگوں کی پردہ در یہ کتاب ہے۔ شاہبازوں اور بازیوں جو فروشانِ گندم نما دُوبہ بازوں کی شرمندہ کرنے والی یہ کتاب ہے کہ وہ اپنے اصطلاحات کے پردہ میں اپنے ہم پیشہ لوگوں سے دلی مقاصد ظاہر کرتے ہیں اور عام لوگ اس سے ناآشنا ہونے کے باعث آگاہ نہیں ہوتے +

یہ فوائد تو خاص اہلِ زبان سے متعلق ہیں۔ اب اُن لوگوں کا حال سُنیئے جو زبانِ اُردو مثل غیر زبان کے تعلیماً حاصل کرتے ہیں۔ اضلاعِ شمال و مغرب کے سوا جو اقطاعِ ہند ہیں مثل پنجاب وسطِ ہند بنگال۔ سندھ۔ گجرات۔ مارواڑ۔ مدراس وغیرہ وغیرہ وہاں کے باشندے زبانِ اُردو صرف تعلیم سے حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ زبانِ اُردو میں مدوین مختلف علوم معقول و منقول کی ہوگئی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے نیز قوانینِ سرکاری اس میں مدوّن ہیں بسبب اقرب ہونے اس زبان کے نسبتِ زبانہائے دیگر اُنکو خاص اس زبان کے حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے پس اس حال میں اُنہیں ایک ایسی کتاب کی نہایت احتیاج ہے جو کُل الفاظ اور مواقعِ استعمال پر حاوی و محیط ہو۔ لائق مؤلف نے اپنی سالہا سال کی شبانہ روز کی محنت سے یہ کافی وافی مجموعہ کردیا۔ سہ

بہار عالمِ حُسنش دل و جان تازہ میدارد — برنگ اصحاب صورت را ببُو ارباب معنی را

ہر زبان کی کُتبِ لغات میں یہ اوصاف موجود نہیں ہیں۔ مؤلف نے یہ ایک نیا کام کیا جو سلف کے خیال میں نہیں آیا یا آیا تو بسبب ایک طویل عظیم ہونے کے ہمت نہ باندھ سکے کون اِسقدر وقت صرف کرتا ہے کون اتنی جستجو و تلاش کرسکتا ہے کیونکہ یہ سامان میسر آسکتے ہیں جو مؤلف کو میسر آئے۔ لائق مصنف نے اُردو زبان کی وُہ خدمت کی کہ دُوسرے سے ہونی ناممکن ہے کیونکہ اپنی زبان کو مستند کر دکھایا اور اپنی بے بہا اوقات کو اپنے برادرانِ وطنی کے افادہ میں وقف کردیا یہی نہیں بلکہ اپنا زر صرف کرکے اُس کو طبع بھی کرادیا اب ہم دیکھتے ہیں کہ برادرانِ وطن اس لائق مؤلف کی محنت کی کیا قدر فرماتے اور کس قدر مشکور ہوتے ہیں اور کہاں تک حالی مدظلہ العالی کے اِن دو بندوں پر عمل کرتے ہیں +

بندِ حالی

کرو قدر اُن کی ہُنر جن میں پاؤ — ترقّی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ

دِل اور حوصلے اُن کے بل کر بڑھاؤ — ستُوں اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ

کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے

بٹھائیں اُنہیں سر پہ اپنے پرائے

کروگے اگر ایسے لوگوں کی عزّت — تو پاؤگے اپنے میں تم اک جماعت

بڑھ جائے گی جو قوم کی شان و شوکت — گھرانوں میں پھیلائے گی خیر و برکت

مدد جس قدر تم سے وہ آج لینگے

عوض تم کو کل اُس کا دہ چند دینگے

فقط بندہ مرزا عبدالحکیم بیگ عفی عنہ مدرس علوم مشرقی ہائی سکول دہلی + +

تقریظ

جناب بابو فقیر چند صاحب وِش ہیڈ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنری ایس ڈبلیو فالن صاحب بہادر سکریٹری ٹاؤن ہال دہلی

(محررہ ۲۸ - مارچ ۱۸۸۶ع)

میرے دوست مُنشی سید احمد صاحب نے اپنی کتاب ارمغانِ دہلی کے اسّی صفحے جو ابھی تک چھپکر تیار ہوئے ہیں مجھے دیکھنے کو دیئے۔ اس کتاب کو میر صاحب دس بارہ برس سے بنا رہے ہیں اور اسی عرصہ میں اکثر موقعوں پر مجھ سے گفتگو رہی ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں جو جو محنتیں مُصنف نے اُٹھائی ہیں اور جو جو دِقتیں شوق سے اپنے اُوپر گوارا کی ہیں انہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں +

ہر ایک زبان کے اِستقلال و استحکام کے واسطے اس زبان کی کامل گریمر اور جامع ڈکشنری کا ہونا ضرور اور لابد ہے۔ ہندوستانی زبان کی گریمر ابھی تک کوئی ایسی نہیں ہے جسے ہم گریمر کہہ سکیں۔ رہی ڈکشنری سو اس فن میں ارمغانِ دہلی پہلی ہی کتاب ہے اگرچہ ایسی کتاب کی بہت دنوں سے ضرورت تھی مگر آجتک کسی صاحب نے توجہ نہیں کی +

اس کتاب کی نسبت اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نقص سے بالکل بری ہے یا چشمِ خُردہ بیں کے واسطے اس میں گنجایش نہیں ہے مگر ہم یقینی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں وُہ عیُوب اور وُہ نقُوص جو طبیعت اپنی خاصیت کے موافق اور بعض موقعوں پر اپنی نازک خیالی اور باریک بینی کے سبب ظاہر کرے بمقابلہ اُن خوبیوں کے جو اس کتابِ لُغات میں موجود ہیں کچھ نسبت نہیں رکھتے۔ منصف مزاج جس وقت اس کتاب کو دیکھتا ہے کلمۂ تحسین کو اپنی زبان سے نہیں روک سکتا۔ مُصنف نے اوّل ہر ایک لفظ کا مادہ و صورتِ اِشتقاق و لغوی معنی بکمال تحقیق کیا اور مُختلف پُرانی زبانوں سے تلاش کرکے نکالے ہیں یہ اوّل ہی قدم ہے جو اس راستہ پر

تقاریظ

ڈالا گیا ہے) بعدہٗ اصطلاحی معنی کمال شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں اور ہر ایک معنی میں مختلف زبان کے مرادف لفظ جمع کئے ہیں اور ہر ایک معنی کے واسطے جداگانہ کئی کئی مثالیں ہر طرح کے شاعروں اور نیز روزمرہ زبانی گفتگو سے دی ہیں اور ان سب مختلف معنوں کو التزام خیال کے لحاظ سے ترتیب نشین کیا ہے۔ اس کے بعد اُس لفظ کے تمام مرکب جملے جو زباندانی کا جزو اعظم ہیں مع معنی و موقع استعمال ترتیب وار دئے ہیں۔ اس کتاب سے مصنف کی ذاتی لیاقت و علمی فضیلت کے سوا نہایت تجربہ اور واقفیت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اخیر میں جس وقت ہم اہل ہند کو علم و ہنر کی طرف کم مایل پاتے ہیں اور انکو کتابوں کا کم شایق دیکھتے ہیں تو ہم کو نہایت افسوس ہوتا ہے کہ ایسی عمدہ بحث کی وجہی (؟) جبتک عام اہل ہند اور لوکل گورنمنٹ ایسے بڑے کام کی تکمیل میں دستگیری نہ کریں ہم نہیں اُمید کرسکتے کہ یہ بے نظیر کتاب جو ایک بڑی قوم کی زبان کی بنیاد ہمیشہ کے واسطے قایم کرتی ہے حسب دلخواہ انجام کو پہنچے + دوستوں کا نیازمند فقیر جند ۲۸ ؍ ۰۲ +

تقریظ

بابو چرنجی لال صاحب اسسٹنٹ ڈکشنری ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مولف مخزن المحاورات وغیرہ

محررۂ ۱۰ اپریل ۱۸۸۰ء

میں نے منشی سید احمد صاحب کی لغات اردو کے حصۂ اول کو کہیں کہیں سے دیکھا۔ سید صاحب نے ہر لفظ کے معنی تقریباً ٹھیک ٹھیک بیان کئے ہیں معنی کے ثبوت کیلئے مستند اُستادوں کے اشعار۔ ہندی کے دوہرے گیت اور مثلیں وغیرہ بہت لکھی ہیں ہر لفظ کے ساتھ اُس کی زبان لکھنے کے علاوہ اُس لفظ کا مادہ بھی جو ایک مشکل کام ہے دیا ہے۔ کہیں کہیں کسی لفظ کے ساتھ کئی زبانوں کے ملتے ہوئے الفاظ لکھکر اُن کو اصلاً ایک ثابت کردیا ہے اِس کتاب میں کتابی ہی الفاظ نہیں ہیں بلکہ ہر فرقے ہر گروہ ہر صحبت کے محاورے اور روزمرے موجود ہیں مصنف نے جس لفظ کو لکھا ہے اُسکے متعلق جس قدر محاورے عوام و خواص بولتے ہیں تقریباً سب ہی تو لکھ ڈالے ہیں۔ ایک لفظ آنکھ کے متعلق ساڑھے چار سَو زیادہ محاورے دیئے اور پھر ہر محاورے کے کئی کئی معنی مع مثال۔ لفظ آنا کے چھپن معنی بیان کئے ہیں اور اُن میں ایک ایسا باریک فرق نکالا جس کا سمجھنا آسان نہیں ہے چونکہ یہ کتاب اُردو زبان میں پہلی ڈکشنری ہے اور اِس کے لغات اور اُس کے متعلق محاورات وغیرہ کا التزام انگریزی کے موافق حروف تہجی کی ترتیب پر (جو فارسی اور عربی لغات میں نہیں پایا جاتا) کیا گیا ہے اور اُن کے معنی فلسفہ کے موافق ترتیب وار لکھے گئے ہیں اسواسطے سید صاحب کو ہندوستان کا جونسن کہنا غیر واجب نہیں ہے + فی الواقع ایسی کتاب کی مدرسوں کے لئے بہت بڑی ضرورت تھی (جسکو ہمارے سید صاحب نے پہلے سے انعام مقرر کرنے اور امداد دینے بغیر رفع کردیا) ہماری زبان میں ابتک کوئی کتاب ایسی نہ تھی جو ہمیں ایک وقت غیر زبان سے ترجمہ کرنے میں ٹھیک ٹھیک الفاظ بتاتی۔ شکر ہے کہ زبان کی بہت بڑی دقتوں کے رفع کرنے کا ایک مشکل کام سید صاحب نے اپنے ذمہ لیا مگر اب اِس کام کو پورا کرانا ہمارے اہل ملک اور گورنمنٹ پر منحصر ہے ہندوستان کی تمام گورنمنٹوں کو اور خصوصاً پنجاب گورنمنٹ کو جسکے عہد حکومت میں مصنف نے بلا امداد گورنمنٹ ایسی کتاب لکھی ہے، ضرور مدد کرنی چاہیئے تاکہ اور لوگوں کو بھی گورنمنٹ کی قدردانی سے ایسی مفید کتابیں لکھنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ فقط بندہ چرنجی لال

تنبیہ

چونکہ شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی نے اپنی رپورٹ میں محاورات **قلعۂ دہلی** کی بخوبی **واقفیت** کے بابمیں مہری سند حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے جس سے مراد مرزا ہدایت افزا بہادر شہزادۂ دہلی کا وہ سرٹیفکٹ ہے جو صاحب ممدوح نے دانا پور جاتے وقت ایس ڈبلیو ڈاکٹر **فیلن** صاحب بہادر کے دکھانے کے لئے بطور سند دیا تھا لہٰذا بجنسہ امر مذکورہ کی تصدیق اور وثوق رائے کی غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا +

نقل سرٹیفکٹ

عطیۂ صاحب عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الٰہی بخش صاحب دام اقبالہ شہزادۂ دہلی

پیٹرن انجمن عربسرائے دہلی ۲۸ اپریل ۱۸۷۳ء

مہر سوسائٹی عربسرائی ضلع دہلی سنہ ۱۸۷۱ء

مرزا محمد ہدایت افزا بہادر

دستخط

مرزا الٰہی بخش عفی عنہٗ

میں اِس بات کی واقعی تصدیق کرتا ہوں کہ منشی سید احمد صاحب مدرس دوم مدرسۂ عربسرائے (جو ایک مستعد شریف خاندانی نیک وضع آدمی ہیں اور حسب طلب ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر انسپکٹر مصوبہ بہار ساٹھ روپے ماہوار پر تکمیل ڈکشنری کے واسطے جاتے ہیں گو یہ ستایش ان کی لیاقت سے نسبت نہیں رکھتا مگر مجھے اُمید ہے کہ بملاحظہ کارروائی ان کی خاطر خواہ ترقی ہوجائے گی) سید دہلی اور نیز قلعۂ معلّٰی کے محاورات سے بخوبی واقف ہیں انہوں نے اپنی لیاقت علمی کے باعث دو مرتبہ تصنیف کتب کے صلہ میں گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے دوسَو اور ڈیڑھ سَو روپیہ کا انعام پایا اب یہ اہل دہلی کی مصطلحات کو تین چار سال کے عرصہ سے کمال تحقیق کے ساتھ لکھ رہے ہیں اور اساتذہ کے اشعار سے اُس کا ثبوت پہنچاتے جاتے ہیں اِس کتاب کے دیکھنے سے مجھے اُن کی طرف سے کامل اطمینان ہوتا ہے چونکہ یہ شخص یہاں کا باشندہ ہے اور اکثر شہزادوں کی صحبت سے بہرہ یاب ہوتا رہا ہے اور ان ہی لوگوں پر یہاں کی زبان کا دارومدار ہے۔ اِس سبب سے میں یقین کرتا ہوں کہ شاید اِس سے بہتر کوئی شخص اِس بازی کو نہ لے۔

تقاریظ

اِس انجمن کے جلسوں میں بھی انہوں نے عمدہ عمدہ بامحاورہ شوق انگیز مضامین پڑھے اور مورد تحسین و آفریں ہوئے اگر کسی صاحب کو میری اِس تحریر پر تامل ہو تو وہ ان کی تصانیف اور مضامین کے ملاحظہ سے اپنی خاطر جمع کریں انشاءاللہ تعالیٰ اِس لکھے سے زیادہ پائیں گے۔ ؎ گر زباں در کشم از وصف زبان تو بجاست + حاجتِ گفتن من نیست مناعت گویاست فقط بقلم فیض الدین منشی بیشی صاحب عالم بہادر دہم جنوری ۱۸۷۹ء

تقاریظ اخباراتِ اُردو مع آرائے نامہ نگاراں

(از ۱۸۷۶ء لغایت ۱۸۹۵ء)

گو ارمغانِ دہلی۔ ہندوستانی اُردو لُغات۔ فرہنگِ آصفیہ کی نسبت شیوعِ اشتہارات۔ نمونۂ لُغات و حصۂ اوّل ارمغان کے موقع پر گرامی اُردو اخبارات میں سینکڑوں تقریظیں۔ پبلک کے خیالات اور علما کی رائیں لکھی گئیں۔ چنانچہ اُن میں سے کچھ ارمغانِ دہلی کے حصۂ اوّل میں درج بھی ہوئیں۔ لیکن ایسی صورت میں کہ زمانہ برسرِ امتحان ہے اُن تقاریظ و تماثیر کا جس قدر کہ ابتک محفوظ رہ سکیں مع آرائے تازہ جو ان کے بعد معرضِ اشاعت میں آئیں یا لکھی گئیں۔ درج خاتمہ کرنا خلافِ مصلحت نہیں۔ تاکہ ناظرینِ فرہنگ کو بغیر سرگردانی و سُراغ رسانی ہی ایک طرح کا گھر بیٹھے اطمینان اور پبلک کی رائے کا بخوبی اسی جگہ اندازہ و امتحان ہو جائے + وہو ہذا +

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

۲۱- جولائی ۱۸۷۶ء

یہ نو تالیف کتابِ لُغات جس میں لُغات مروجۂ زبانِ اُردو بیان کئے گئے ہیں اپنی خاص خوبی کی جہت سے ایک عمدہ نمونہ لیاقت اور محنت و جانکاہی مؤلف کا ہے اور بہت سے ایجاد قاعدوں پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ایک ایسی دلکش طرز اِس کتاب کی تالیف میں اختیار کی ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ کسی شخص کا یہ حوصلہ تھا کہ ایسے بڑے مُشکل کام کو اُس نے انجام دیا اور ایسی لائق مصنف کا یہ حصہ تھا جو اُس کے واسطے خالقِ عالم نے رکھا تھا تو مبالغہ نہ ہو گا کیونکہ جو کتابیں اِس قسم کی تالیف کی گئیں وُہ بمقابلہ اِس کتاب کے غیر مکمل اور ناقص ہیں۔ فی الحقیقت اگر مؤلف کو موجدِ فنِ لُغات اور مُصلحِ قدمائے ماسبق کہیں تو بجا ہے +

کُتب لُغاتِ سابقہ میں اُن کے مؤلفوں نے صرف لُغات کے معانی بیان کر دینے سے بحث رکھی ہے اور لُغات کا بھی تمام و کمال احاطہ نہیں کیا بخلاف اِس کتاب کے کہ اِس میں معانیِ لُغات کمال تحقیق سے بیان کرنے کے سوا ہر ایک لفظ کا تلفظ اور مادہ انصراف و اِشتقاق اور مواقعِ اِستعمال اور اُسی لفظ کو خفت یا شدت یا تبدیلِ لہجہ سے اِستعمال کرنے میں جو جو معانی پیدا ہوتے ہیں اُن کی تشریح و تصریح نہایت بسط کے ساتھ لکھی ہے اور محاوراتِ روزمرہ اور مُصطلحاتِ اہلِ زبان اِس وسعت سے بیان کئے گئے ہیں کہ ہندی و اُردو زبان کا کوئی

اخبارات

لُغت یا محاورہ ایسا نہ ہو گا جو اِس کتاب میں نہ پایا جائے۔ واقعی مؤلف کی محنت قابل اِسکے ہے کہ اگر تمام اہلِ ہند اُسکی شکر گزاری کے لئے رطب اللسان اور عذب البیان ہوں تو حق بجانب ہے۔ چونکہ بہت سے علومِ دینی و دُنیوی اُردو زبان میں جمع ہو گئے ہیں اور تمام اضلاعِ ہند میں مطالبِ علومِ مختلفہ اِسی زبان کے ذریعہ سے سکھائے جاتے ہیں اور اِسی زبان محتاج الیہ جملہ طلباءِ اہلِ ہند ہو گئی ہے لیکن اِس کی تعلیم کا اسباب جیسا چاہئے موجود نہ تھا خصوصاً جزو کُل علم زبان کا انحصار ایسی ہی کتاب کی موجودگی پر ہے۔ پس جب مُصنف نے اپنی محنت و جانفشانی سے یہ اسبابِ تسہیل و تعلیمِ زبان کا اپنے برادرانِ وطن کے لئے مہیا کر دیا تو وُہ نہ صرف مستوجبِ تعریف اہلِ زبان کا اِس باعث سے ہوا کہ اُس نے اُن کی زبان کو استحکام اور رونق دیدی بلکہ جملہ اہلِ ہند کی تحصیل علومِ دینی و دُنیوی میں مددگار ہونے کے باعث مستحق ہزار ہزار تحسین و آفرین کا ہے +

جو کتابیں لُغات کی پہلے مؤلفوں نے تالیف کیں اُن میں ضروری اور جُزوی الفاظ کے بیان کرنے کے سوا سند کسی لفظ کی شعراء کے کلام سے نہیں لی یہ عمدہ کام خاص اِسی مؤلف نے کیا ہے کہ اپنے وقت عزیز و محنتِ بیش بہا کو وقفِ افادہ برادرانِ وطن کر کے کتاب کو ایک مجموعۂ سند اساتذہ کا بنا دیا ہے۔ الحق ؎ اِیں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند + سچ ہے زندگانی اور علم ایسے ہی شخص کا مُبارک ہے جو اپنے برادروں اور ہموطنوں کو نفع علمی پہنچائے جو جو محنتیں اِس کتاب کی تالیف میں مؤلف نے کیں ہیں ہم اپنی تحریر و تقریر میں اِس قدر وسعت نہیں دیکھتے کہ پوری پوری تعریف ایک خوبی کی بھی منجملہ تمام خوبیوں کے اپنے احاطہ میں لائیں +

کُتب سابقہ میں جو لُغات درج کئے گئے وہ محض ایک محدود حصہ ہند کے ہی لُغات مروجہ ہیں بخلاف اِس کتاب کے کہ اِس میں جملہ اقطاع و اضلاعِ ہند کے لُغات تحقیق کر کے لکھے گئے ہیں پس اِس صفت کے باعث یہ کتاب اگر ہر طالبِ علم کی مُونس نہ ہو جائے اور عام خلائق میں مرتبہ ہر دلعزیزی پیدا کرے تو کچھ تعجب کی بات نہ ہو گی +

پہلے مؤلفوں نے جو لُغات فصیح دیکھے وُہی اکثر اپنی کتابوں میں درج کئے اور اُردو کے الفاظ کو اُن کی رکاکت کے باعث اُن کو نظرِ حقارت سے دیکھتے تھے قلم انداز کئے ظاہر ہے کہ یہ بات خلافِ دابِ مؤلفانِ لُغات ہے اور اُس میں ایک جُزو زبان کا مجہول و غیر معلوم ہو جاتا ہے۔ اِس کتاب میں اُن مؤلفوں کی تقلید نہیں کی گئی بلکہ ادنےٰ الفاظ سے لے کر اعلےٰ تک اپنے اپنے موقع پر بیان کر دیئے گئے ہیں +

علاوہ اِن تمام خوبیوں کے جہاں جہاں عبارت مؤلف نے بہ تعلق تحقیقاتِ الفاظ وغیرہ لکھی ہے وہ ایسی سلیس و لطیف ہے جس کا ہر فقرہ پڑھنے سے حلاوتِ بے انداز حاصل ہوتی ہے۔ دلربایانہ ادائے مطالب اور سیدھے سادے و بلا تکلف الفاظ نے کتاب کے حُسن کو دوبالا کر دیا اور [illegible] طبائع خاص و عام بنا دیا۔ مؤلف نے کلماتِ مُتنافر سے جو عبارت میں ربط

تقاریظ

نہ کھاویں اور بڑی سختی سے باعث تقریر میں نہ گھسیں پرہیز کیا ہے کیوں نہ ہو کہ اہلِ دہلی
کی زبان اپنی سلاست اور بے تکلفی ہی کے باعث اعلیٰ مرتبہ فوقیت کا رکھتی ہے اور اُس کی
سماعت سامعہ کو ایک سرور اور اسکا مطالعہ باصرہ کو ایک نور بخشتا ہے اہلِ تکلف و تصنع
کی تحریر و تقریر تکلفانہ آرائش و خراش و استعمالِ الفاظ غیر مروجہ کے باعث اس مرتبہ سے
منزل اور دور رہتی ہے مؤلف اپنے دعوے میں صادق ہے یعنی جو سرپرستی اُس نے زبان کی
انتہا کی ہے تو اُس کی ربوبیت کی اثر ادنےٰ اور اعلیٰ الفاظ پر یکساں ہے +
سوا اس کے اور بھی کتابیں خاص عورتوں کی زبان میں مؤلف ممدوح کی تالیف سے ہیں۔
اُنکے اسمائے مبارک یہ ہیں۔ تزئین الکلام تکمیل الکلام لغات النساء
تحقیق الکلام ... لسانِ زن کا نمونہ ہونا بھی اس کتاب سے ... نہیں ہے
اور بعد میں ان کی اشاعت کے وقت پر اُن کی نسبت رائے لکھینگے ہم اُمید کرتے
ہیں کہ یہ کتاب ارمغانِ دہلی اپنی عام پسندی اور مشتاق الیہ ہونا روز افزوں دکھائیگی
اور اُس ترقی پر جو ہمارے دل میں کا زن ہے بہت جلد پہنچ جائے گی اور اپنی خوبیوں کے
سبب اور خصوصاً سررشتہ تعلیم کی قدر شناسی کے باعث جلد اس تحصیل و دیہاتی میں بجائے
کتبِ استعمالی کے موجود رہ کر عام نفع رسانی میں ایک نمایاں اثر ظاہر کرے گی +
آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ مؤلف کو ایسی ایسی مفید عام و مفید تعلیم کتابوں کی تالیف کرنے کا
شوق اور حوصلہ و فرصت زیادہ ہو اور برادرانِ وطن اُسکے علم اور محنت سے فیضیاب ہوں + آمین۔

اکمل الاخبار دہلی

(۳۰-دسمبر ۱۸۷۸ء)

اس لاجواب کتاب ارمغانِ دہلی پر انشاء اللہ ہم اپنی رائے تو پھر لکھینگے مگر اسوقت صرف یہ گزارش
کرتے ہیں کہ جو کچھ اشتہار مسطورہ بالا میں درج ہے اس میں ایک ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے
اُردو زبان کی تحقیقات کو منشی سید احمد صاحب نے کمال کے درجہ تک پہنچا دیا ہے جسطرح بہار
نے فارسی زبان کی تحقیق کو جلا دی اور منشی صاحب نے اُردو کے لغات و محاورات و اصطلاحات
کو جو غیر مدوّن ہونے کی وجہ سے بالکل مردہ تھے جلا دیا ہے ہر ایک لفظ جتنے معنوں پر مشتمل ہے
اُس کا ماخذ اور ہر ایک معنی کی مثال اساتذہ کے کلام سے دی ہے اور کما ینبغی تحقیقات
کی ہے حق یہ ہے کہ علم زبان کو جس سے اہلِ ہندوستان چنداں واقف نہ تھے انگریزی
سرمایہ کے طفیل سے اُسی کینڈے پر اِس کتاب کے ذریعہ سے شایع کیا ہے اور طرفہ یہ کہ کہیں بھی
روزمرہ کی بول چال اور اُردو کے محاورات کا کہیں رنگ نہیں بدلا ہے ہم کو اُمید ہے کہ سب
سے زیادہ گورنمنٹ انگلشیہ کتاب اور مؤلفِ کتاب کی قدردانی فرمائے گی اور یہ کتاب جسقدر
چھپی ہے ہاتھوں ہاتھ بکجائے گی خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر اہلِ یورپ کو جناب ڈاکٹر فیلن صاحب
کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ اُنھوں نے زبانِ ہندوستان کو آئینہ کر دکھایا ہے ... اہلِ ہند کو

اخبارات

منشی سید احمد صاحب کا احسان مند ہونا چاہیے کہ انھوں نے علم زبان اور اس کی تکمیل کا جبر اٹھا کر تصویر اٹھا لیا ہے +

کوہِ نورِ لاہور

(۵-جنوری ۱۸۷۸ء)

ہمارے نزدیک بے شبہ مؤلف ارمغانِ دہلی کی محنت اہلِ مُلک کی قدر کے قابل ہے نہایت
افسوس کی بات ہے کہ جو کام ہمیں اپنی قوم و مُلک کے لئے کرنا ضرور ہے وہ بھی غیر مُلک کے
لوگ کرتے ہیں چنانچہ اُردو زبان کے لغات اب تک انگریزوں نے تو کئی دفعہ لکھے بھی لئے
بک بھی چکے اور عمدہ عمدہ تیار ہو رہے ہیں اہلِ مُلک کی اِس طرف توجہ ہی نہیں وجہ کیا؟ صرف
یہی وجہ ہے کہ اہلِ مُلک کی توجہ ایسی چیزوں کی قدر کی طرف پوری پوری مائل نہیں ورنہ
کیا انگریز بہ نسبت اہلِ مُلک کے ہماری زبان سے زیادہ واقف ہیں ہرگز نہیں ہم منت
اہلِ مُلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ادھر بھی اپنی عنانِ توجہ منعطف فرما دیں تا کہ محنت
کرنے والوں کے حوصلے بڑھیں اور اہلِ ہندوستان کسی لائق ہوں +

قیصر الاخبار الٰہ آباد

(۶-جنوری ۱۸۷۸ء)

حقیقت میں ارمغان جیسی کتاب لاجواب کی ضرورت سے نہایت تھی ہمنے اشتہار مسطورہ بالا کے
قبل میں چند سطریں اُس کتاب کی دیکھیں جو بطور مشتے نمونہ از خروارے شایع کی گئی ہیں واقعی
فوائد جدید اور منافع مزید اس سے ناظرین کو حاصل ہوں گے +

رہبرِ ہند لاہور

(۲۹-جنوری ۱۸۷۸ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

ہمارے پاس کچھ عرصہ سے اِس کتاب کا اشتہار مع دو ورق کتاب کے پہنچا ہے جسکی بابت
ہم آج بعدِ غور کچھ تحریر کرتے ہیں۔ ہم نے اوّل اشتہار کو پڑھا اور پھر دو ورقہ مطبوعہ کو جہاں تک
ہم غور کر سکے ہیں ہم نے اشتہار کے دعووں اور کتاب کے طریقوں کو یکساں پایا ہے
یہ کتاب اُردو کی ایک جامع لغات ہے اور منشی سید احمد صاحب ساکنِ دہلی اس کے مؤلف
ہیں جنہوں نے (ہمیں یاد پڑتا ہے) فیلن صاحب کے ساتھ اُردو و انگریزی کی ایک بڑی
ڈکشنری کے بنانے میں بہت کچھ کام کیا ہے منشی سید احمد صاحب کا صاحبِ زبان اور تجربہ کار
ہونا ارمغانِ دہلی کی عمدگی کی بابت ایک اچھا خیال پیدا کرتا ہے مصنف نے اس کتاب کے چار حصے
کئے ہیں اور پہلا حصہ دہلی میں ۲۰×۲۶ کاغذ سری رامپوری کے آٹھویں حصہ پر چھپ رہا ہے
اور اِس حصہ کے دو سو صفحے ہوں گے اور قیمت دو روپیہ مع محصولِ ڈاک ہے۔ اِس کتاب
میں ایک ایک لغت کی بخوبی تحقیق کی ہے۔ تمام لغوی اور اصطلاحی خواہ مُرادی معنی اور
اُس کی اصل اور یہ کہ وہ کس زبان کا ہے مع مثال لکھتے ہیں۔ مؤلف اشتہار میں لکھتا ہے

تقاریظ	اخبارات

کہ بارہ برس میں یہ کتاب تیار ہوئی ہے اور بڑی محنت پڑی ہے۔ یہ اظہار کتاب کی ضخامت اور خوبی اور تحقیقات کے لحاظ سے لائقِ تسلیم معلوم ہوتا ہے اور اہلِ مُلک کو مناسب ہے کہ ایسی کتاب کی پوری پوری قدر و منزلت کریں۔ یورپ میں بوجہ ترقی تعلیم کتابوں کی ایسی قدر ہے کہ ادنےٰ ادنےٰ کتابیں اپنی پہلی اشاعت میں ہزاروں تک بکجاتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ وہاں مصنفین اور تصنیفات کی کثرت ہے اگر ہمارے مُلک والے بھی کُتب کی ایسی قدر کریں۔ تو کوئی قابلیت نہیں ہے جو ہم میں نہیں اور کوئی لیاقت نہیں جو ہم پیدا نہیں کرسکتے۔ ہمارے ایک مُہذّب دوست کا قول ہے کہ اگریزی کتابیں بکثرت تصنیف ہوں تو ایک شوق کے ساتھ مطالعہ جاری رہسکتا ہے اور مطالعۂ کُتب کے سبب ہمیشہ خیالات میں حرکت رہتی ہے یہ نہایت درست ہے مگر تاوقتیکہ خریدار نہ ہوں کتابیں تصنیف نہیں ہوسکتیں بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ ارمُغان دہلی کی سررشتۂ تعلیم و دیسی ریاستیں اور دیگر رئیس اور شریف لوگ قدر کریں تاکہ ایسی عمدہ اور مُفید کتابوں کے تیار کرنے کا اہل فضل کو شوق اور جُرأت ہوجاوے۔ ابھی اس کتاب کا پہلا حصّہ چھپ رہا ہے۔ اور اُس کے فروخت ہوجانے پر باقی حصّے طبع ہونگے پس زیرِ طبع جلد بکنا چاہیئے تاکہ باقی حصّے طبع ہوکر کتاب پُوری ہوجائے۔ پنجاب کا سررشتۂ تعلیم ایسے ڈھنگ پر چلا ہے کہ مُلک کے مُصنفین کو اس سے بہت کم فائدہ پُہنچا ہے۔ سررشتۂ تعلیم پنجاب میں چند آدمی تصنیف و تالیف اور ترجمہ کے لئے مُلازم ہیں اور اس مد کا سب روپیہ انہیں پر خرچ ہوجاتا ہے۔ یہ طریق بھی بشرطِ عمدہ انتخاب کے بُرا نہیں ہے۔ مگر اس میں یہ نقص ہے کہ مُلک میں عام اشتعال تصنیف و تالیف کا پیدا نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے صُوبہ کے سررشتۂ تعلیم کو بیدار کرتے ہیں کہ وُہ ارمُغان دہلی کی بابت اپنا پہلو بدلے +

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۱۵۔ مارچ ۱۸۷۸ء)

کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور اُردو اخبارات

(اخبار کے نامہ نگار صاحب نے اس پہلو کو نکالکر اُردو لُغات پر بحث کی ہے اسوجہ سے درج تقاریظ ہوئی)

انسان بسا اوقات جس شدّ و مدّ اور لب و لہجہ سے مصنوعی فلسفے کی آمیزش اور جعلی دلایل کے قایم کرنے سے مختلف دعووں کا مُدعی ہوتا ہے کاش اگر اُن کے واقعی اور نفس الامری اثبات نتایج میں بھی کامیابی حاصل کرے تو کیسکو اپنے طولِ امل شکایتوں سے دفتروں کے سیاہ کرنے یا زبان کو لوث شکایت سے آلودہ کرنے کا ہرگز موقع نہ ملے۔ جب کہ قدرت نے کوئی امر خیر و شر کے کُلّیہ سے مُستثنےٰ نہیں کیا اور بُرائی کے ساتھ بھلائی ہمیشہ لگی رہتی ہے پس اب اس امر کا ظاہر کرانا فضُول معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا میں اس صفت کے آدمی موجُود نہیں جو اپنے دعووں کو پایۂ ثبوت تک پُہنچا سکیں۔ ہاں شاذ و نادر ہونے میں بیشک بحث ہوسکتی ہے اور النادر کالمعدوم کا نتیجہ بھی برآمد ہوسکتا ہے اگر تمام جہان کے دعوے ایسے ہی لاطائل ہوا کریں

توطرزِ معاشرت اور طریقِ تمدّن کا قطعی انسداد ہوجاسے اور تمام جہان کے کاروبار کا چلتا ہوا جہاز ناکامی کے گرداب میں چکرانے لگے۔ اگرچہ اس امر کا التزام ہر ایک انسان کے لئے ایسا ہی ضرُور ہے جیسا کہ کسی مُہذّب آدمی کے لئے ستہ ضروریہ کا پابند ہونا۔ مگر اخباروں کے حق میں اسوجہ سے زیادہ تر ضرُور ہے کہ وہ قوم کے اتالیق ہیں اور اُس کے مُہذّب بنانیکا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اخباروں کی وضع اور اُن کی آزادی کا یہی منشا ہے کہ قوم کی حکایت شکایت اور اُس کے دُکھ سُکھ کے حالات وقتاً فوقتاً اُن میں درج ہوتے رہیں تاکہ اس ذریعہ سے بُرائیوں کی اصلاح اور مخلوق کو عبرت و موعظت حاصل ہو۔ اور جبکہ ماشاء اللہ پہلے اخباروں ہی سے ایسی ناگلاپیوں کا سبق لوگوں کو حاصل نہ ہو تو اُن کی اصلاح اور تہذیب کا خدا حافظ ہے

حق بھی جو طرفدار ہو حشر میں تیرا پھر کس سے ستمگر تیری فریاد کریں گے

اگرچہ اخباروں سے حاکم اور محکوم دونوں کو بہت سے فایدے حاصل ہوتے ہیں مگر فی زمانا اخباروں سے جس فایدے کے حاصل ہونے کی ضرُورت ہے وُہ علمِ انشا اور مُلکی زبان کا دُرست ہونا ہے اگر غور سے دیکھا جاسے تو اس نعمتِ غیر مترقّبہ کا حاصل ہونا اخباروں کی ہمّت پر موقُوف ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اخبار جس قدر اسباب کے حاصل ہونے میں زور لگائیں گے اُسی قدر اُن کو ترقی حاصل ہوگی کیوں کہ اخباروں کا فروغ اسی بات پر موقُوف ہے کہ اُن میں مختلف طبایع اور استعداد کے آدمیوں کے مضامین اور خیالات درج ہوتے رہیں اور پھر یہی مثل صادق آئے کہ دایاں دھووے بائیں کو اور بایاں دھووے داہنے کو اور جب کہ خود قوم ہی انشا پردازی اور علمِ ادب سے بے بہرہ ہے تو اخباروں کو کیونکر ترقی نصیب ہوسکتی ہے۔ کسی اخبار کا اڈیٹر خواہ کیسا ہی ادیب جامع کمالات آتش کا پرکالہ ہو مگر وُہ اپنی ذات واحد سے اپنے منصب کا پُورا پُورا فرض ہرگز ادا نہیں کرسکتا یہی سبب ہے کہ جب ہم یہاں سے وہاں تک اُردو اخباروں پر اجمالی اور تفصیلی نظر ڈالتے ہیں تو کوئی پرچہ ہم کو ایسا نظر نہیں آتا کہ فصاحت و بلاغت۔ زباندانی۔ اور ٹھیٹھ اور محاوراتِ شُستہ اور رفتہ بول چال۔ عبارت کی سلاست اور متانت میں خاص و عام کا زبانزد اور ضربُ المثل ہو عمدہ خیالات کا پیدا ہونا مُشکل نہیں مگر اُن کو عمدگی سے ادا کرنا البتہ سو مُشکلوں کی ایک مُشکل ہے۔ جو شخص عمدہ اور دلکش پیرایہ میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کرسکتا۔ اُس کو اُن حیوانات سے تشبیہ دینا کچھ بیجا نہ ہوگا جو بسا اوقات اپنی طبعی حرکات اور آثار سے اپنے ارادوں کا ظاہر کرنا چاہتے ہیں مگر قوتِ ناطقہ کے نہ ہونے سے جو صرف انسان کی ماہیت میں داخل ہے مجبور ہیں۔ پس انسان کے لئے عرقِ انفعال میں غرق ہونے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی عمدہ موقع نہیں کہ وہ اپنے خیالات اور مافی الضمیر ادا کرنے کی تحریری قوّت نرکھتا ہو ہاں اسباب کا نظر انداز کرنا بھی بڑی ناانصافی بلکہ پرلے درجے کی ناحق کوشی ہوگی کہ اخباروں نے ہمارے مُلک کی انشا پردازی کو کیسا کچھ فایدہ پُہنچایا ہے مگر اُن کو اس امر کا طعنہ کرنا کہ ہم نے ساری کسر کی تمام کردی نادانی کے خطرے سے خالی نہیں کیونکہ ابھی اُن کو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

تقاریظ

اگر ترقی اُمورِ نسبی اور اضافیاتِ تفضیل سے نہ ہوتی اور کمال کے لئے کوئی خاص اعلیٰ درجہ مقرر نہ ہوتا تو ہم یہ بات کہہ سکتے تھے کہ زبانِ اُردو نے بڑی ترقی کی ہے اور پچھلے زمانے کی مخلوط زبان۔ گنواری بول چال۔ بھدّے الفاظ۔ اجنبی محاورات۔ تُک بندی ضلع اور جُگت۔ گُل بکاؤلی۔ فسانہ عجائب وغیرہ کا جو شظاہری ترتیب ٹائپ وغیرہ کی درستی میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ اب اُردو زبان کے وہ الفاظ جن میں گویا قدرت نے معنی ہی نہیں پہنائے وہ معانی جیسے المعنی فی بطن الشاعر صاف صاف صادق آتا ہو اخباروں میں بہت کم نظر آتے ہیں لیکن زباندانی اعلیٰ درجہ کی ترقی اور پورا پورا کمال ہمارے مُلک کو ابھی تک حاصل نہیں ہوا ہے کہ اُردو اخبارات جن پر عوام کو نہیں خواص کو یہ بھروسا ہے کہ ان کے بدولت ہماری مادری زبان خم و پیچ اور طرح طرح کے نقصوں سے آزاد ہو کر راہِ راست پر آجائے گی ایسے موجود ہیں کہ جن کو ابتک یہ بھی خبر نہیں کہ اعلےٰ درجے کی انشا پردازی کس شئے کا نام ہے اور اُسکے استعمال کے واسطے کیا کیا اسباب درکار ہیں اور اُردو زبان کی اصلیت کیا ہے اور اُس میں کون کونسی زبانیں آجتک شامل ہو چُکی ہیں۔ اگر سادہ لوحی اور سُستی نے ہمارے مُلک پر قبضہ نہ کیا ہوتا اور ناواقفی نے چاروں طرف سے اِس کو نہ گھیرا ہوتا تو بہت سے کاموں کا چلنا سخت دشوار تھا۔ جبکہ عالمِ بالا کی سخن فہمی کا یہ حال ہے پھر عالمِ سفلی کا کیا ٹھکانہ۔ ان ساری خرابیوں کی یہی وجہ ہے کہ ہمارے مُلک کو زباندانی کی تحقیق تصنیف و تالیفِ کُتب کا شوق ابھی تک حاصل نہیں ہوا وہ نہیں جانتے کہ اُردو زبان کیسا دلکش ہفت رنگی چینی مرقّع ہے اور اُس میں مانی قدرت نے رنگ برنگ کے کیسے کیسے لاثانی نقش و نگار اپنے خامۂ سحر نگار سے نکالے ہیں۔ باایں ہمہ اگر کسی اہلِ کمال کو اِس طرف توجہ بھی ہوئی اور اُس نے قوم کی صلاح و فلاح کی غرض سے سالہا سال تک اپنی قوّتِ دماغی کو شبانہ روز صرف کرکے کوئی کام کیا تو ہمارا مُلک اُس کی قدر نہیں کرتا وجہ یہی ہے کہ اُسکو ایسی بے بہا شے کے پہچاننے کی چشمِ بصیرت اور ایسے گوہرِ نایاب کی شناخت کا ملکہ نصیب نہیں ورنہ کوئی مُبصر اور عقلمند آدمی ایسی مُفید شے کو جسکی خاص و عام کو اشد ضرورت ہو ہرگز اِک گوشۂ گمنامی اور لاپروائی میں نہیں ڈال سکتا۔ نمونہ کتاب سید اللغات معروف بہ ارمغانِ دہلی (یعنی) فرہنگِ آصفیہ مصنفہ مولوی سید احمد صاحب دہلوی جس میں اُردو زبان کی تحقیق اور مُوشگافی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا اکثر اخباروں میں میری نظر سے گزرا یہ ایسی لاثانی اور مبسُوط ڈکشنری ہے جس پر ہمارے مُلک کو ناز کرنا چاہیے اور اُن کی لیاقت ہمہ دانی بلند نظری کی قسم کھانی چاہیے حق یہ ہے کہ مصنّف نے وُہ کام کیا ہے جو آجتک کسی سے نہیں ہو سکا بہت سے لوگوں نے انا و لاغیری کے دعوے کرکے چند چند اوراق کے بہت سے رسالے جنکے زعم بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں شایع کئے مگر راست یہ ہے کہ وُہ سب کے سب اِس ڈکشنری سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو قطرے کو دریا سے اور ذرّے کو صحرا سے ہے۔ اِس کتاب کے فوائد

اخبارات

اور اُس کی مفصّل خوبیاں کسی اور وقت پر بیان کی جائیں گی بالفعل اوّل و دل یہ امر ہے کہ آجتک اِس پایہ کی کتاب نہ ہندوستان میں تصنیف ہوئی اور نہ آیندہ اُمید ہے اگر کوئی خدا کا بندہ جرأت بھی کرے گا تو اِسی کے حواشی اور خوشہ چینوں میں شمار کیا جاسے گا کیونکہ مُصنّف نے کوئی اِحتمال کوئی دقیقہ کوئی عنوان کوئی محاورہ کوئی لُغت کوئی لفظ جو اُردو زبان میں مُستعمل ہے حتے الوسع باقی نہیں چھوڑا۔ اُردو زبان روز بروز ایک نیا رنگ پکڑتی جاتی ہے اُس کی تحقیق اور اُس پر کماحقہٗ عبور کرنے کے لئے بہت سے اسباب اور سامان درکار ہیں مُصنّف نے اپنی کتاب میں اُن زبانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جنسے اُردو زبان میں الفاظ ماخوذ ہوئے ہیں پس حق یہ ہے کہ ایسی ہمہ دانی۔ جگر کاوی مُوشگافی تحقیق وغیرہ کیلئے ایسا ہی جامع فنون اور ہفت زبان آدمی درکار تھا جیسا کہ اِس کتاب کا مُؤلّف ہے۔ بہت سے اُردو اخباروں میں اِس کتاب کا اِشتہار اور بعض میں براہِ تشویق و حُبِّ قوم نمونہ بھی درج ہوکر شایع ہوا غالباً بعض اُن اخباروں کے سوا جو اپنے فروغ کے زعم میں مبہوت ہیں اور بلند نظری اور رفاہِ قوم اُنکے پاس ہوکر بھی نہیں گزری غرضکہ (اُونچی دُکان ادھپکا پکوان ہیں) کوئی پرچہ ایسا باقی رہا ہوگا جس میں اِس کتاب کا اِشتہار درج نہ ہوا ہو۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایسے مواقع پر بھی ہمارا مُلک بوجہ طمعِ نفسی پالسی اور غرض کے اغماض اور بے مروّتی کو جائز سمجھتا ہے ایسے لوگ یا تو قوّتِ ممیّزہ نہیں رکھتے کہ اِس قسم کی بے بہا چیزوں کی قدر کریں یا اُنکی آنکھوں پر اغراضِ نفسانی کا پردہ پڑ گیا ہے کہ ایسے گوہرِ نایاب کے پہچاننے اور اُسکی چمک دمک کے دیکھنے سے معذور ہیں۔ اخباروں کا تو یہ کام تھا کہ وُہ ایسے مواقع کو مُغتنمات سے سمجھ کر نہایت آب و تاب اور بڑی خوشی کے ساتھ اِس قسم کے اشتہارات کو شایع کرتے اور مکرّر سہ کرّر اپنی رائیں ظاہر کرتے تاکہ مُصنّف کا دِل بڑھتا اور کتاب کے سقم و صحت پر اُس کو آگاہی ہو کر آیندہ اور بھی زور لگایا جاتا اگرچہ جن مُہذب اور عالی نظیر اخباروں نے اِس کتاب کا اِشتہار براہِ قدر دانی اور رفاہِ قوم درج کیا ہے اُن سے آیندہ ریویو لکھنے اور اُس کو زیادہ تر فروغ دینے کی بھی اُمید ہے اور اِس قدر اخباروں میں اِس کتاب کا شایع ہونا خاص و عام کی آگاہی اور خریداروں کی اطلاع کے لئے کافی ہے مگر جن اخباروں نے ایسے وقت پر پہلوتہی کرنا مُناسب سمجھا ہے اُن کی شایستگی اور تہذیب کی کیفیت معلوم ہوگئی۔ ہاں یہ اِعتراض ہو سکتا ہے کہ کیا مُصنّف کو اِس کتاب کی قیمت خریداروں سے وصُول نہ ہوگی جسطرح اُس کو اپنے فائدے پر نظر ہے یہی حال اخباروں کا بھی ہے کیونکہ وُہ اِس کام کے سوا کسی قسم کی کھیتی یا بیوپار نہیں کرتے یہ صحیح ہے لیکن مُصنّف نے اِس کتاب کے طبع کرانے میں بالفعل اپنا کسی قسم کا ذاتی فایدہ مدِّ نظر نہیں رکھا اور وُہ اپنے اِشتہار میں اسبات کا مُعترف ہے کہ میں صرف لاگت وصُول کرنی چاہتا ہوں اور فی الحال مجھکو نفع پر نظر نہیں پس ان باتوں پر لحاظ کرکے مُصنّف پر کسی قسم کے اِستحصال کا دباؤ ڈالنا اور مُفت اُسکے اشتہار کا درج نہ کرنا بڑی ہٹ دھرمی ہے جس طرح مُلک پر ایسے شخص کی جانکاہی اور محنت

تقاریظ

اور تلاش کی شکرگزاری واجب ہے اُسی طرح اُن نیک نیت اخباروں کا شکریہ ادا کرنا
بھی اُس پر لازم ہے جنہوں نے بدُون کسی طلب اور غرض کے ایسی لاجواب کتاب کے اشتہار
کو شایع کیا اور ہمدردی اور رفاہِ قوم کی داد دی اور جن اخباروں نے اِن سب امُور کیطرف
توجہ نہیں کی اُن کے حال پر میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ شعر ؎

گر جاں طلبی مضائقہ نیست ۔۔۔ زر مے طلبی سخن درین ست

پڑھکر اپنی سامعہ خراشی کو ختم کرتا ہوں فقط۔ راقم اخباروں کا دیکھنے والا +

نصرت الاخبارِ دہلی

(۱۱-اپریل ۱۸۹۸ء)

کتابِ ارمغانِ دہلی حال معروف بفرہنگِ آصفیہ

سُبحان اللہ یہ دہلیِ ویران اب تک کیسے کیسے گنجِ شائگاں رائگاں دیتی ہے اور کیا کیا دامنِ
یہاں ہندوستان کو ارمغان دیتی ہے باوصف بربادی کے ہر گوشہ میں اِس کے کیا کیا کچھ
عیاں نہیں اور باوجُود ویرانی کے اِس خرابہ میں کونسا خزانہ ہے کہ نہاں نہیں اِس کی خاک
وُہی آدم خیز ہے اور اِس کی زمین ویسی ہی گُہر ریز ہے کیوں نہو یہ شہر تختہ ہمیشہ ہماؤں بخت
رہا ہے کہ ہر راجہ اور بادشاہ کا پائے تخت رہا ہے خاص مقام تھا مرجع عام تھا صد ہا سلاطین
نامدار اور ہزار ہا وُزرا و اُمرائے عالی وقار اِس کی خاک میں آرام فرماتے ہیں کبھی
روئے زمین بسایا تھا اب زیرِ زمین بساتے ہیں ہر طرح کے اہل کمال نے اسی شہر سے کام
پایا کام کیا کہ یہیں سے نام پایا کیسے کیسے مُنشی اپنی دالامنشی سے یہاں آئے کہ جن کی نثر جہان
میں پھیلی ہر ہر مُلک و کشور کے شاعرِ نامور تشریف لائے کہ اُن کی نظم ہندوستان میں پھیلی جو عالم
یہاں آیا علم میں الم ہوا جو کاتب یہاں پہُنچا جواہر رقم ہوا ہر فن کے کامل ہر علم کے عامل
ہر ہُنر کے ماہر ہر پیشہ کے قادر اطراف واکناف سے چلے آتے تھے اپنے کمال دکھاتے تھے
اِنعام لیتے تھے آرام پاتے تھے بقول میر تقی مغفور ؎

دلّی کا ہر ایک کونہ اوراقِ مصوّر تھا ۔۔۔ جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی +

بھلا یہ تو پہلا حال ہے اب بھی اِس اُجڑے دیار کا ایسا اقبال ہے کہ اگرچہ سرکارِ دولتمدار
انگلشیہ نے کلکتہ کو دارالامارۃ ٹھیرایا ہے مگر جناب ملکۂ معظمہ نے اِسی شہر سے قیصرۂ ہند کا
خطاب پایا ہے وُہ جناب وِیسرائے بہادُر کا مقام ہے ہمارا شہر خود جناب ملکۂ آفاق
کی بنائے نام ہے یہ وُہی دارالخلافت ہے اِسکی وُہی شرافت ہے پس جب شہر جیسا پہر
ایسا شہرۂ آفاق ہو پھر کیونکر نہ ہر چیز میں طاق ہو جہاں شاہِ جہان ہو وہیں سارا
جہان ہو جو چیز یہاں کی ہے سو چیدہ ہے جو آدمی ہے وُہ سنجیدہ ہے یہاں کی گفتگو بھی
ایسی ہی ہے کہ کہیں نہ دیسی ہے چنانچہ اُنہیں سنجیدہ اور پسندیدہ آدمیوں نے یہ اُردُو زبان
نکالی اور ایسی گفتار کی بنا ڈالی کہ جس سے یہ بات تا قیامت قائم رہے اور تا انقراض عالم دائم

اخبارات

رہے کہ یہ شہر کبھی مرجعِ عالم تھا اور مجمعِ اصنافِ بنی آدم تھا یہاں کے لوگوں کے ذہن
کی جدّت اور طبائع کی جودت پر یہ زبان دلیل ہے کہ ہر زبان میں قال و قیل سے بچ بچ کر چھینے
یہ زبان جہاں پائی ہے یہاں سے پائی ہے جس کسی کو کچھ بول چال آئی ہے وُہ یہیں سے
آئی ہے لکھنؤ کے جتنے بڑے بڑے خاندان ہیں وہ سب متفق اللسان ہیں کہ ہم دہلی سے
آئے ہیں اور یہ زبانِ آبائی وہیں سے لائے ہیں اگر کوئی نا انصاف اِسکے خلاف کہے اور
اپنی ایجادی زبان کو شستہ اور صاف کہے بیفائدہ کی دست برد ہے اور ناحق کی آورد
ہے حق بجانب اُن کے ہے جن موجدوں نے اِس زبان کو نکالا اور بھاکا میں اسکا رنگ
ڈالا یہ اُنہیں کی ریختہ بنیاد ہے جنکا پہلا ایجاد ہے اب جو کوئی اِس زبان کی گنجائش سے
بڑے بڑے الفاظ سے آرایش کرتا ہے بیفائدہ کی افزایش کرتا ہے ورنہ بقول سعدیؒ ؎

حاجتِ مشاطہ نیست رُوئے دلارام را + تلازمہ اور ذُومعنی اور تجنیس اور ترصیع وغیرہ جو
صنایع لفظی یا معنوی ہیں محض انشا پردازی ہے اور فقط طبع آزمائی اور سخن سازی ہے
حُسن بیساختہ جُدا ہے اور پرداختہ جُدا زبان وُہ ہے جو جاری ہو تکلف سے عاری ہو محاورہ
وُہ ہے کہ جو روزمرّہ بولا جائے روزمرہ وُہ ہے جو سب کی سمجھ میں آئے یہ بات اِسی ویرانہ کی
زبان کو حاصل ہے اِس فن میں یہیں کا آدمی کامل ہے درباری اور بازاری کی ایک
زبان ہے محض ادب اور بے ادبی کا فرق درمیان ہے المختصر جو ہے وہ سہل و آسان نہ
ثقیل و گراں آئندہ اپنی اپنی طبیعت ہے اور جُداجُدا خلقت بدزبانی سے اصل زبان کا
کچھ قصور نہیں الکن کی زبان خود ناقص ہے لفظ میں فتور نہیں اے قلم یہ روانی تاکجا اور
اِس قدر لن ترانی تابکجا اگر ہوس ہے تو اتنا ہی بس ہے کہ اِس شہر سے اُردُو کی ہدایت ہے اور
یہ شہر اِس زبان کی ولایت ہے بالفرض اگر کوئی لفظ فصیح نہ ہو تو یہ ضرور نہیں کہ صحیح نہو جب
زبان کی صحت و سقم ہمارے بیان پر ہے تو پھر کس کا طعنہ ہماری زبان پر ہے ہم جو کچھ ہیں
لوگ اُس کی سند ہیں المختصر اگرچہ مشہور اور نامآور لوگ مرگئے اور اچھے اچھے سخنور
گُزر گئے نہ شیفتہ ہے نہ غالب ہے نہ کوئی کسی کا طالب ہے دیسا اب کوئی صاحبکمال
نہیں جو پہلے حال تھا وہ فی الحال نہیں مگر پھر بھی زمانہ کسی اہل کمال سے خالی نہیں ایسا
وقت نہیں کہ کوئی طبعِ عالی نہیں پروردگار نے کمال اور کامل کی پھر صُورت دکھائی ہم غمزدوں کی
تسکین فرمائی یعنی ہمارے اور ہماری زبان کے قدردان محقق کامل زباندان صاحبکمال
مستند یعنی جناب **سید احمد** سلمہ اللہ الاحد نے یہ کتاب نایاب اُردُو زبان میں اور
خاص دہلی کے مُحاورات کے بیان میں ایسی تالیف فرمائی کہ ایسی کتاب کبھی سلف نے بھی
نظر نہ آئی صحت میں صحاح ہے صراحت میں صراح ہے جامعیت میں قامُوس ہے اُردو کی
روح اور ناموس ہے ایک جسم گویا ہے چار عناصر سے بنا ہے یعنی چار حصّوں پر منقسم کیا ہے۔
اگرچہ نواب سعادت علیخاں مرحوم والی لکھنؤ کے عہد میں انشاء اللہ خاں اور مرزا قتیل

تقاریظ

سے نے اُردو کے قواعد لکھنے کی بنا ڈالی اور ایک کتاب فارسی زبان میں اُردو کے بیان میں بنا ڈالی مگر یہ بات کہاں وہ نکات کہاں اور اسیطرح اس زمانہ میں بھی چھوٹے چھوٹے رسالے اس قواعد میں لوگوں نے لکھ ڈالے مگر وہ اس کتاب کے آگے ایسے ہیں جیسے عربی میں میزان ہے یا فارسی میں آمد نامہ اور دستور الصبیان ہے خدا گواہ ہے وَکَفیٰ باللہِ شہیداً کہ ان سید صاحب نے ایسا کچھ لکھا ہے کہ جیسے سنا بھی نہیں اور جب سنا بھی نہیں تو واقع میں کچھ لکھا ہی نہیں **ارمغانِ دہلی** اس کتاب کا نام رکھا ہے واقعی اسم با مسمےٰ ہے عمدہ سوغات ہے تحفۂ نادرات ہے حکام ذوالاحترام کی نذر کے لایق روسا و اُمرا کے پیشکش کے موافق طلبا کی تعلیم کے قابل فضلا کے مطالعہ میں داخل ہم کیا کہیں کہ کیسی ہے خود بتا دے گی جیسی ہے مشک وہ ہے کہ خود خوشبو ظاہر کرے نہ کہ عطار منہ سے کہتا پھرے اتنا جانتے ہیں کہ اگر کوئی ایکبار دیکھ لے ممکن نہیں کہ پھیر دے یقین ہے کہ ہمارے زمانہ کے قدردان یعنی صاحبانِ عالیشان خصوصاً ڈائرکٹر صاحبانِ ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب اور اسی طرح سے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کہ جنکی بدولت اُردو زبان کو وہ رواج ہے کہ کبھی نہ تھا جو آج ہے جس وقت اس کتاب لاجواب کو کہ اُن کے اقبال سے ترتیب پائی ہے ملاحظہ فرمائینگے تو ضرور اس کی قدر و منزلت بڑھائینگے قبول کرینگے اور رواج دینگے اور اسی طرح اور ہندوستانی روسا اور اُمرا بھی جنکو خدا داد سخن کا مزا ہے اور اُن کی طبع والا رسا ہے خود بھی سخنور ہیں اور سخن پرور ہیں اس اعجوبۂ روزگار کو پسند کرکے مؤلف کو عزت بخشینگے اور کتاب کو حسن قبولیت عطا کرینگے۔ اب اس بندۂ درگاہ سراپا گناہ سید نصرت علی ابن جناب سید ابو المنصور امام فن مناظرہ اہل کتاب کی اس کتاب کے لئے یہ دعا ہے اور بصدقِ دل التجا ہے کہ الٰہی جب تک زبان کو گویائی اور اُردو کو روائی ہو یہ کتاب نایاب کہ لغات اُردو جامع ہے اور اور صحت الفاظ کے واسطے برہان قاطع ہے تمام جہان کو ایسی پسند آئے کہ رتبۂ جہانگیری پائے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں نور دے خریداروں کے دلکو سرور دے۔

پنجابی اخبار لاہور

(۱۱ مئی ۱۸۸۷ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

مؤلفہ منشی سید احمد صاحب دہلوی مصنف کنز الفوائد و قایع و ترانۂ نشار ہادی النسا وغیرہ وغیرہ

نظم

پہنچا ہمیں ارمغانِ دہلی ماشاء اللہ زبانِ دہلی

سچ کہتا ہوں میں اس ارمغاں سے دوچند ہوئی ہے شانِ دہلی

ہے تیغِ سخن کی بن گئی برق جادو ہے کوئی فسانِ دہلی

سید احمد یہ کہہ رہے ہیں دہلی ہے تن اور ہیں جانِ دہلی

ہر فقرہ میں دل رُبائیاں ہیں کھب جاتی ہے دل میں آنِ دہلی

اخبارات

ارمغانِ دہلی میں کیا کیا ہے؟ اس سوال کا جواب اس سے بہتر نہیں ہو سکتا جو خود مصنف نے دیا ہے اور وہ یہ ہے:-

"تذکیر و تانیث کی تمیز اہلِ دہلی اور لکھنؤ کے موافق اس میں موجود ہے۔ زبانوں کا فرق اور اُن کی اصلیت کا پتہ اس سے ملتا ہے۔ عام محاورے اس میں درج ہیں۔ خاص خاص محاورے اس میں داخل ہیں۔ فقیروں کی صدائیں اس میں سُنلو۔ سودے والوں کی آوازیں اس میں دیکھ لو۔ دل لگی اس میں ہے۔ ظرافت اس میں ہے۔ بعض بعض موقعوں پر جواریوں۔ ٹھگوں۔ دلالوں۔ چابکسواروں۔ بدمعاشوں مختلف پیشہ وروں کی وہ چلتے چلتے روزمرے جنکے نہ جاننے سے اکثر انسان دھوکا کھاجاتا ہے۔ بہ ترتیب حروف اس کتاب میں بھی شامل کردیئے ہیں۔ جو لفظ جس درجہ کے آدمیوں میں مروج ہے وہ اُنہیں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ عورتوں کی بولی اس میں نہیں چھوڑی۔ جاہلوں کی باتوں سے اس میں پرہیز نہیں کیا۔ ہاں اگر چھوڑا ہے تو مغلظات اور فحش کو چھوڑا ہے۔ اس کتاب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سابق کے فصحا نے کن کن محاوروں کو پسند کیا تھا اور اب کے فصحا کونسے محاورے پسند فرماتے اور کون سے ترک کرتے جاتے ہیں عوام الناس کونسے محاوروں کا استعمال کرتے ہیں اور خاص آدمی کون کون سے لفظوں سے بچے اور کون کون سے لفظوں کو داخلِ روزمرہ کرتے جاتے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج کن شبدوں کو سُنکر آنند ہوتے ہیں اور منشی جی صاحب و مولوی صاحب قبلہ کن لفظوں پر فخر کرتے ہیں ہندی کے کبیشر اپنے دوہوں۔ گیتوں۔ ٹھمریوں کبتوں وغیرہ میں کون سے الفاظ برتتے ہیں۔ اُردو کے شاعر کونسے کہانیوں پہیلیوں کہاوتوں میں کس قسم کے الفاظ زیادہ لاتے ہیں۔ اور حال کی بول چال میں کس قسم کے۔ کون کون سے الفاظ متروک ہوگئے اور کون کون سے اِن کی جگہ قایم ہوئے۔ اس زمانہ میں کس قسم کے الفاظ داخل زبان کئے جاتے ہیں اور کس قسم کے خارج +

ہندی لغتوں کے مادے کی تحقیق اکثر سنسکرت پالی پراکرت سے لیکر پرانی فارسی تک جہاں سے اِن دونوں کا ایک ہونا ثابت ہے کی گئی ہے۔ اور اگر ہندوستانی قدیمی زبان کا کوئی لفظ آیا ہے تو اُس کو بھی جتا دیا ہے کہ یہ سنسکرت کے رواج سے پہلے کی نشانی ہے +

فلولجی یعنی علم زبان کے ذریعہ سے جن الفاظ کا ایک ہونا ثابت ہوا ہے اُنکو بالتفصیل مع دلایل لکھدیا ہے۔ اسی طرح فارسی الفاظ کا زبانِ ژند یا ژند اور دساتیر تک سے پتا لگایا ہے۔ جن ترکی لفظوں نے ہندوستان میں رہ اُردو کا لباس پہن لیا تھا اور اپنی اصل سے بالکل مغایرت پیدا کرلی تھی اُنکا سراغ بھی لگا دیا ہے +

غرض عربی الفاظ کے ساتھ عربی مادے۔ ہندی کے ساتھ ہندی۔ ترکی کے ساتھ ترکی انگریزی کے ساتھ انگریزی لکھے گئے ہیں اور جہانتک ہماری عقل ہمارے تجربے ہماری

تقاریظ

واقفیت سے کام دیا ہے وہاں تک ہم نے اکثر اصطلاحوں کی وجہ تسمیہ اور اکثر لغات کے مخرج اور ہر ایک فعل کے اشتقاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے" +

جو کچھ مصنف نے اِس جواب میں دعویٰ کیا ہے بیشک اسکی تصدیق کتاب سے ہوتی ہے جس مدعا کو آغاز کیا ہے نہایت ہی خوبی سے انجام کو پہنچایا ہے۔ ایسی کتاب نہ پہلے کبھی دیکھی نہ سُنی۔ ہم نہیں کہسکتے کہ ہندوستانیوں کو اِسبات کا خیال نہ تھا کہ وہ اپنی زبانکی تکمیل کے واسطے ڈکشنری بنائیں یا مصطلحات لکھیں البتہ چند مصنفوں نے اس فن میں قلم اُٹھایا ہے اور خُوب ہی خون جگر کھایا ہے مگر یہ دولتِ خداداد صرف منشی سید احمد صاحب دہلوی کو ہی نصیب ہوئی کہ ایسی بے نظیر کتاب اُس کی طبیعت و قلم سے نکلی بیشک مصنف نے اپنے ہموطنوں پر بڑا احسان کیا کہ اُن کی ایک بڑی بھاری ضرورت کو رفع کیا۔ جو لفظ عوام بلکہ خواص کے نزدیک بھی مُہمل سمجھے جاتے تھے مصنف نے اُن کے ایسے معنی بتلائے ہیں کہ عقلِ سلیم اُن کو تسلیم ہی کرتی ہے مثلاً آنا ہر ایک شخص یہی جانتا ہے کہ آنا مصدر ہے جسکا ترجمہ فارسی میں آمدن ہے۔ اِس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا اِس صاحب کمال نے ۵۵ نمبروں میں اِس کے معنی دیئے ہیں اور ہر ایک نمبر میں چھے چھے سات سات مرادف لفظ بیان کئے ہیں اور کسی نمبر میں غیر مرادف یعنی مُختلف معانی بیان کئے ہیں گویا کئی سو مواقع استعمال کے ایک ادنےٰ لفظ کے لئے بتا دیئے سُبحان اللہ کیا تلاش ہے اور یہ اور بھی غضب کیا ہے کہ تمام کتاب میں جس لفظ کے معنی دیئے ہیں ہر ایک کی سند کلامِ اساتذہ سے ضرور دی ہے اِستنادا جس قدر اشعار اِس میں لکھے گئے ہیں اگر اُن کو ایک جا جمع کیا جاے تو وہ بھی بجائے خود کلامِ اساتذہ کا ایک مجموعہ ہے یا سفینۂ اشعار۔ پہلے لُغات جمع کرنا پھر اُن کے معنی دینا اور اِن معنوں کی سند کے واسطے اساتذہ کے اشعار تلاش کرنا اور شعر بھی ایک نہیں آٹھ آٹھ نو نو دس دس بیشک بڑے ہی عالی دماغ آدمی کا کام ہے +

اگر یہ لائق مصنف ایک شعر بھی سند میں نہ لکھتا تو محلِ اعتراض نہ تھا کیونکہ وہ خود اہلِ زبان ہے اُسکا قول مستند ہے پھر بھی اُس نے تحقیق کا مرتبہ آسمان پر پہنچا دیا اور ناممکن کو ممکن کر دکھایا جتنے مشہور یا غیر مشہور دیوان ہیں گویا سب اُس کو نوکِ زبان ہیں بلکہ یہانتک کہ زمانۂ حال کی تصنیفات پر بھی اُس کو نظر ہے چنانچہ اُردو کی پہلی کتاب کے فقرے بھی نقل کئے ہیں۔ پنجابی اخبار میں منشی غلام محمد اسپیشل اسسٹنٹ کی ایک غزل چھپی تھی اُس کا ایک شعر؎

لائے جاکر اُسے پرستاں سے … آدمی کیا ہیں ایک بلا ہیں ہم

لے لیا ہے۔ پچھلے دنوں جو انجمن پنجاب میں قدرتی مضامین پر حسب الایمائے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب مشاعرہ ہوا کرتا تھا اُس کے اشعار بھی موجود ہیں۔ آفریں ہے مصنف کی تلاش پر کہ اُس نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ ایسی کتاب دس بارہ برس سے کم میں کیا بنی ہوگی +

اخبارات

اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کام ایسے شخصوں کا ہے جنکے قوائے جسمانی اور دل و دماغ نہایت ہی قوی ہوں۔ اور اِس میں بھی شک نہیں کہ اگر ایسے شخص کی اور اُس کی محنت و عرقریزی کی داد نہ دیجاے اور اُس کی قدر نہ کیجاے تو عجب نہیں کہ اُن کے دماغ میں خلل آجائے۔ مدعا یہ کہ لُغاتِ اُردو (اُردو زباندانی کا سلسلہ) کے چھپے چھپتے ہیں۔ پہلا اُن میں سے ارمغان دہلی ہے یہ بھی چار حصوں میں ہے اِن میں سے پہلا حصہ چھپ گیا ہے باقی حصوں کا چھپنا خریداروں کی توجہ پر منحصر ہے۔ اگر خریداروں نے توجہ نہ کی تو بڑا ہی افسوس ہے ایسے وقت ہمیں سر ولیم میور صاحب یاد آتے ہیں اگر وہ ہوتے تو مصنف شرطیہ چھاپنے کا وعدہ نہ کرتا۔ کتاب کی خوبی کے لحاظ سے ہم کو اب بھی اُمید ہے کہ سررشتہ تعلیم پنجاب و ممالک مغربی و شمالی و اودھ اسکی ضرور قدر کرے گا۔ یہ حصہ کاغذ ۲۲×۲۶ کے آٹھویں حصہ کی تقطیع پر ۱۵۰ صفحہ میں ختم ہوا ہے اور قیمت اِس کی عہ ہے +

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ملاحظۂ ناظرین کے واسطے کسی قدر عبارت اِس کتاب کی نقل کریں۔ اور بہتر تو یوں ہے کہ آنا ہی کی بحث ہو + + + آنا + + + (۲۱ نمبر سے ۲۲ نمبر تک) یہ مشتے نمونہ از خروارے +

ہم مصنف صاحب کی عنایت کے شکریہ پر اپنے ریویو کو ختم کرتے ہیں کہ اُنھوں نے ہمیں اپنی بیش بہا کتاب کا نسخہ عنایت فرمایا۔ اور یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ لغات پر اعراب دینے میں قدر زیادہ تکلیف اُٹھائیں اگرچہ اہلِ زبان کے لئے اِسی قدر کافی ہے مگر غیر زبان والوں کے حق میں اعراب بہت مفید ہیں +

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

۱۷ مئی ۱۸۸۸ء

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

بارہا جس کتاب کا ذکر ہم نے لکھا جسکے اشتہار لکھے اور جسکے نمونے تحریص و ترغیبِ ناظرین کے لئے اور افادۂ شائقینِ زبان کی غرض سے شایع کرتے ہیں اُسکا پہلا حصہ بارے اب چھپ کر شایع ہوا۔ جس دلبرِ جاں نواز و نگارِ رنگین ادا کے جمال کا مدتوں سے شوق دامنگیر تھا وہ اب جلوہ افروز ہوا۔ شائقانِ دیدار کی منتظر آنکھوں کو اُس کے دیکھنے سے نور اور دل کو سرور حاصل ہوا۔ اللہ اللہ کتاب کیا ہے ایک چمنستانِ سخن یا ایک سراپا معطر گلزار ہمیشہ بہارِ معنی ہے جسکی خوش آیند لپٹ اور روح افزا مہک سے دماغ دل و جان معطر ہوا جاتا ہے۔ سید احمد صاحب نے بیشک کام کیا ہے۔ کام بھی وہ کام جو آجتک کسی سے نہ ہوا تھا۔ بہتیرے محقق عالم فاضل۔ زباندان ہندوستان میں گزر گئے کسی نے کامل توجہ زبانِ اُردو کی خاص و عام بول چال کے منضبط کرنے اور مصطلحاتِ اُردو کے یکجا فراہم کرنے اور اُن کے مختلف مواقع استعمال کی تشریح کی طرف مبذول نہیں کی تھی۔ یہ کام سید احمد

تقاریظ

صاحب نے بہترین طرح سے کرکے دکھایا اور نہ صرف اپنے اہلِ وطن کے سر پر وہ احسان کیا جس سے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک ایسا خزینۂ معنی چھوڑا جسکی قدر اُنکے خزائنِ نقد و جواہر سے زیادہ اُنہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اگر زرہائے سنگ و معدن ہیں تو وہ پارہائے دماغ و لختِ جگر ہیں اور ان کا فائدہ اگر ظاہری ہے تو اُنکا اصلی اور دماغی ۰

اُردو زبان میں ایک روشن ضمیر گورنمنٹ کے سایۂ مرحمت میں دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے آج سے پندرہ بیس برس پیشتر کی حالت دیکھو اور آج کی دیکھو تب سے اب تک زمین و آسمان کا تفاوت پاؤ گے۔ زبانِ اُردو میں بوجہ کثرتِ تعلقات اور کثرتِ میل جول و آمد و رفت باشندگانِ مختلف اقطاع و اکنافِ طبقاتِ ہندوستان کے مختلف زبانوں کے بولے جانے اور مختلف زبان والوں کے ایک دوسرے کے مقابل آنے اور باہم ملنے سے بیشمار تبدیلیاں ہوتی جاتی ہیں اور اس کثرت سے اُس میں طرح طرح کے خیالات کا گزر ہو گیا ہے کہ کثرت ان خیالات کی باندازۂ وسعتِ مُلک و کثرتِ میل جول باہمی اشخاصِ مختلف مقامات ہند ہے نہ یہ بات ہندوستان سے زائل نہیں ہو سکتی بلکہ جوں جوں شائستگی بڑھتی جاوے گی تعلقات لوگوں کے زیادہ ہوتے جائینگے ربط و ضبط مختلف ممالک ہندوستان کے لوگوں کا بڑھتا جاوے گا اور اُنہیں زیادہ موقع باہم ملنے کا حاصل ہو گا ہماری زبان میں بیشمار تبدیلیاں ہوتی جائینگی اور نئے نئے خیالات کے الفاظ نئے نئے محاورات نئے نئے مصطلحات ہماری زبان میں بھرتی ہوتے جائینگے اصلی متوطنانِ انگلینڈ کی زبان و لب و لہجہ پر جو فاتحانِ روم نے اثر کیا۔ عرب کے اولوالعزموں نے جو فارس کی زبان پر کیا اور فارس نے جو ہندوستان پر کیا مقابلہ میں اُس سے بہت زیادہ اثر سکّانِ ممالک مختلفہ کے میل جول اور لوگوں کی کثرتِ آمد و رفت و تعلقاتِ مقاماتِ مختلفہ سے ہندوستان کی عام زبان پر جو بلاشبہ زبانِ اُردو ہے ہوا۔ غرض اُردو چار حرفوں کا ایک لفظ اپنے معنی میں ایسا وسیع ہو گیا ہے کہ اُس زبان میں خیالات کی وسعت کا کچھ ٹھکانہ نہیں رہا۔ جیسے ہندوستان میں مذہبوں۔ عقیدوں۔ قوموں۔ ذاتوں۔ عادتوں۔ رسوم رواجوں کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ ویسے ہی یہ خیالات نامحدود اور بے ٹھکانا ہیں۔ اسی پر وسعتِ زبانِ اُردو کا اندازہ کر لینا چاہیئے ۰

زبانِ اُردو اب سودا و میر کے زمانہ کی زبان نہیں رہی نہ درد و انشا کے زمانہ کی زبان رہی ہے نہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ذوق و مومن و غالب کا زمانہ اُس کے لئے ایک سدِ سکندری اور حدِ فاصل باندھ گیا کہ اُس کے آگے یہ زبان ترقی کرنے اور وسعت اختیار کرنے نہ پاوے گو مانا کہ یہ پچھلا زمانہ اُس کے لئے عروج کا زمانہ تھا۔ زبانِ اُردو تغیر پذیر رہی اور رہے گی اور باندازہ اُس کے تغیر کے اُسکی ترقی سمجھنی چاہیئے +

اخبارات

یہ فالِ مُلک کے لئے ہم کسی طرح بُری نہیں کہہ سکتے کیونکہ زبان بلاشبہ وُہی وسیع ہے اور اُس میں ہر ایک طرح کی ترقی علمی ہو سکتی ہے جسکی کتابِ لُغات میں سب ہی کچھ پایا جاوے اور ہر ایک خیال ہر ایک ادا ہر ایک رشق ہر ایک مضمون کا لفظ اُس میں ملے اور اس لفظ کی تشریح و تاویل کے سمجھنے کے لئے غیر مُلک کے کُتب لُغات کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے جہانتک کہ الفاظ مروّجہ و مُصطلحاتِ زبان زدِ باشندگانِ مُلک کا تعلق ہے +

اب ناظرین قیاس کر سکتے ہیں کہ ایسی جامع زبان کی جیسی کہ زبانِ اُردو ہے کتابِ لُغات تصنیف کرنا کس قدر مُشکل کام ہے اور اُسی دعوے کو ثابت کر دکھانا جو عنوانِ کتاب پر درج ہے کہ اُس میں ہندوستانی خاص و عام بول چال کے عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ ہندی لُغت اور ان کے مادّے۔ طبیعات و فلسفہ کے ضروری مسئلے۔ علمِ زبان یعنی فلالوجی کے نکتے۔ اُردو صرف و نحو کے قاعدے مروّجہ رسمیں مع امثلہ نظم و نثر درج ہیں کچھ سہل کام نہیں مُصنفینِ نفائس اللُغات۔ دریائے لطافت۔ مخزن الفوائد۔ لُغاتِ صہبائی۔ وغیرہ کو کیا دقتیں پیش آئی ہونگی جو مصنفِ ارمغانِ دہلی کو بے شبہ واقع ہوئی ہونگی کیونکہ اُس زمانہ میں اور اب کے زمانہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور باوصف اِسکے بھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ وُہ کتابیں سب کی سب نامکمل ہیں اور یا تو اُن میں غلطیاں موجود ہیں جو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتی ہیں یا تحقیقات کا وُہ پایہ اُنہیں حاصل نہیں جو ہونا چاہیئے تھا۔ اُن کتابوں کی بے ترتیبی اور بے ڈھنگے پن کو قطع نظر رکھئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ کے صاحبِ تصنیف نتیجۂ سیر و سفر و سیاحت و تجربۂ چشم دیدِ اکناف و اطرافِ عالم نہ سمجھتے تھے بلکہ زیادہ تر ایک گوشہ میں حصار باندھا بیٹھے رہنے اور دس پانچ کتابوں میں کمی بیشی کر کے اور اُس میں اپنا مصالحہ لگا کر کوئی بات لکھ دینے کو تصنیف سمجھتے تھے۔ پس ترقی وُہ خاک کرتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ معدُودے چند کُتبِ لُغات جو اُردو میں ہیں بہت کچھ باہم مُطابق ہیں اور ایک مُنصف آدمی جسکی نظر تحقیق پر ہو مُشکل یہ بات کہہ سکے گا کہ ایک کتاب نے دُوسری پر ترقی کی +

انگریزی مُصنفینِ کُتبِ لُغاتِ اُردو کے حق میں ہم کچھ بہت بہتر نہیں کہہ سکتے یہی کچھ حال اُن کا بھی ہے گو اُن کے اُصولِ تحقیق بلاشبہ زیادہ تر قابلِ توصیف و قابلِ اعتبار ہیں۔ فاربس۔ شیکسپیر۔ ہنٹر وغیرہ سب نے زیادہ تر کام مترجمی کیا ہے تصنیف کا حق ادا نہیں کیا۔ تازہ تازہ تحقیقاتِ مقامی نسبتِ الفاظ اُنہیں کب مُیسّر ہوئی۔ وہ اپنی کتابوں کے لئے پانچ مولویوں دو چار پنڈتوں کچہری کے مُنشیوں بیتال پچیسی پریم ساگر باغ و بہار آرائشِ محفل وغیرہ کے مشکور ہیں اس گفتگو سے اس بات کا سمجھا جانا ہمارا مقصود نہیں کہ ہم قطعی منکر اُن تصنیفات کے نفع کے بہ حیثیتِ کُتبِ لُغات ہیں۔ نہیں ہم خوب جانتے ہیں اور اس بات کو مانتے ہیں کہ وہ کتابیں جس مطلب کے لئے بنی ہیں یعنی انگریزوں اور غیر باشندگانِ ہندوستان کے سکھانے کے لئے وُہ غرض اُس زمانہ میں جس میں وُہ بنائی گئیں اُس سے بہتر طور سے

تقاریظ

حاصل نہ ہوسکتی تھی جو اُنہوں نے کی۔ لیکن یہ امر ادھسے ضروریاتِ زبانِ اُردو
اُن سے رفع نہیں ہوئیں +

پس جب اُردو کُتبِ لُغات کا یہ حال تھا اور انگریزی کُتبِ لُغاتِ اُردو کی یہ صُورت تھی
تو وقت تھا کہ کوئی مُلک کا دوست اِس طرف توجہ کرتا اور اپنی مُلکی زبان کی آراستگی اِنضباط
اور اُسکے اِستحکام کی غرض سے ایک ایسی کتابِ لُغات بناتا جو حاویٔ کُل اِلفاظ مُحاورات
مسائل و نِکات کی ہو متعلق اُن اِلفاظ و مُحاورات سے ہوں۔ اُردو زبان اِس وقت
ایک بُتِ عُریان کی مثال تھی جسے مُصنّفِ کتاب نے زیوراتِ مُرصّع و مکلّل سے آراستہ اور
لباسِ نفیس و دلکش سے پیراستہ کیا اور اُس بُت کی دلربائی اور مرغوبی کو اِس طرح ترقی دی۔
بیشک یہ سہل کام نہیں ہے اور ہر کسی سے اِسکا ہونا ممکن نہیں +

مُصنّف کا اصلی منشا جو اِس کتاب کی تصنیف سے تھا اُسکے مُطابق کتاب چھے سات ہزار
صفحہ پر جاکر چھپتی تھی جبکہ دو ہزار صفحات تقطیع کلاں کے ہوسکے۔ مُصنّف نے اُس پر یہ شرط
لگائی کہ چار سو خریداروں کی درخواست آنے پر اِس ضخیم کتاب کو چھاپ دے۔ کئی مہینے تک
اشتہار دلاتے رہے چنانچہ ہم نے بھی بنظرِ تشویقِ اہلِ علم و فضل اُس کے مطالبِ مُفیدہ کو
بمراتب شایع کیا لیکن اہلِ مُلک کی قدردانی دیکھئے کہ ایسی محنت و تگاپو پر صرف تین
درخواستیں تمام ہندوستان میں سے مُصنّف کے پاس پہنچیں۔ خیال کرنا چاہئے کہ جو شخص
خونِ جگر کھا کر مُلک کے لئے ایک عُمدہ کام کرے اور اہلِ مُلک اُس کی یہ قدردانی کریں تو
اُس کی ہمّت اور حوصلہ کو کیا خاک تقویت پہنچے گی۔ لیکن آفرین ہے مُصنّف پر کہ اُس نے
اپنا شوق کم نہ کیا اور کمرِ ہمّت چُست باندھے رہا۔ اصل کتاب کو بنظرِ تخفیف مصارف۔ جُزو
پر لاکر چار حصّوں میں منقسم کردیا اور اُسکا پہلا حصّہ اب شایع ہوا ہے جس کا ریویو ہم لکھ رہے ہیں +
پہلے حصّہ میں تقریباً دو ہزار لُغت اور مُحاورے لکھے گئے ہیں اور اُن کے ثبوت میں
سوا دو سو شعرائے مُستندِ اُردو کے اشعار اور ڈیڑھ سو گیت۔ دوہے۔ کہاوتیں پہیلیاں۔
بھجن وغیرہ تمثیلاً درج کئے گئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ہر ایک حصّہ بشرطِ فراہمیٔ خریداران چھے مہینے
شایع ہوگا۔ ارمغانِ دہلی میں جو کچھ موجود ہے اُسکی کیفیت کتاب سے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔
تذکیر و تانیث کی تمیز اہلِ دہلی اور لکھنؤ کے موافق اِس میں موجود ہے۔ زبانوں کا فرق اور
اُن کی اصلیت کا پتا اِس سے لگتا ہے۔ عام مُحاورے اِس میں درج ہیں۔ خاص مُحاورے
اِس میں داخل ہیں۔ فقیروں کی صدائیں اِس میں۔ سودے والوں کی آوازیں اِس
میں دیکھ لو۔ دل لگی اِس میں ہے۔ ظرافت اِس میں ہے۔ بعض بعض موقعوں پر جوگیوں۔
ٹھگوں۔ دلالوں۔ چابکسواروں۔ بدمعاشوں مختلف پیشہ وروں کے وہ بولتے چلتے
روزمرّے جنکے نہ جاننے سے اکثر انسان دھوکا کھا جاتا ہے بہ ترتیبِ حروف اِس کتاب
میں شامل کردیے ہیں۔ جو لفظ جس درجہ کے آدمیوں میں مروّج ہے وہ اُنہیں کے نام

اخبارات

سے لکھا گیا ہے۔ عورتوں کی بولی اِس میں نہیں چھوڑی۔ جاہلوں کی باتوں سے اِسمیں
پرہیز نہیں کیا ہاں اگر چھوڑا ہے تو مُغلّظات اور فُحش کو چھوڑا ہے۔ اِس کتاب سے یہ
بھی ثابت ہوتا ہے کہ سابق کے فُصحا نے کن کن مُحاوروں کو پسند کیا تھا اور اب کے فُصحا
کونسے مُحاورے پسند کرتے اور کونسے متروک سمجھتے جاتے ہیں۔ عوام النّاس کون سے
مُحاوروں کا استعمال کرتے ہیں اور خاص آدمی کون کون سے لفظوں سے بچتے اور
کون کون سے لفظوں کو داخلِ روزمرّہ کرتے جاتے ہیں پنڈت جی مہاراج کن شبدوں کو
سُنکر آنند ہوتے ہیں اور منشی جی صاحب و مولوی صاحب قبلہ کن لفظوں پر فخر کرتے
ہیں۔ ہندی کے کبیشر اپنے دوہوں۔ گیتوں۔ ٹھمریوں۔ کبتوں وغیرہ میں کون سے
الفاظ برتتے ہیں۔ اُردو کے شاعر کون سی کہانیوں۔ پہیلیوں۔ کہاوتوں میں کس قسم
کے الفاظ زیادہ لاتے ہیں اور حال کی بول چال میں کس قسم کے۔ کون کون سے الفاظ
متروک ہوگئے اور کون کون سے اُن کی جگہ قایم ہوئے۔ اِس زمانہ میں کس قسم کے
الفاظ داخلِ زبان کئے جاتے ہیں اور کس قسم کے خارج +

ہندی لُغتوں کے مادّے کی تحقیق اکثر سنسکرت۔ پالی۔ پراکرت سے لیکر پُرانی فارسی تک جاتی ہے
اِن دونوں کا ایک ہونا ثابت کی گئی ہے اور اگر ہندوستانی قدیمی زبان کا کوئی لفظ
آیا ہے تو اُس کو بھی جتایا ہے کہ یہ سنسکرت کے رواج سے پہلے کی نشانی ہے۔ فلولجی یعنی
علمِ زبان کے ذریعہ سے جن الفاظ کا ایک ہونا ثابت ہوا ہے اُن کو بالتفصیل مع دلایل
لکھ دیا ہے۔ اِسی طرح فارسی الفاظ کا زبانِ ژند یا پاژند اور دساتیر تک سے سُراغ لگایا ہے
جن تُرکی لفظوں نے ہندوستان میں رہ کر دُوسرا لباس پہن لیا تھا اور اپنی اصل سے
بالکل مُغایرت پیدا کرلی تھی اُنکا سُراغ بھی لگا دیا ہے۔ غرض عربی الفاظ کیساتھ عربی مادّے
ہندی کے ساتھ ہندی۔ تُرکی کے ساتھ تُرکی۔ انگریزی کے ساتھ انگریزی لکھے گئے ہیں
اور جہانتک ہماری عقل ہمارے تجربے ہماری واقفیت نے کام دیا ہے۔ وہاں تک
ہم نے اکثر اصطلاحوں کی وجہ تسمیہ اور اکثر لُغت کے مخرج اور ہر ایک فعل کے اشتقاق
کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ کہیں تاریخ سے کام لیا ہے تو کہیں رسم و رواج اور
خیالاتِ ہند سے۔ اِسکے سوا جو حروف ہندی زبان میں باہم بدلتے ہیں یا فارسی اور
ہندی میں اُن کا یکساں بدل پایا جاتا ہے اُنہیں بعض ایسی مُشکلات حل کرنیکے واسطے
جنمیں صرف حوالہ پر لوگ چونکینگے حروفِ تہجّی کے حرفوں کے ساتھ لکھ دیا ہے ہر ایک مُحاورے
کی سند حتّی الوسع کلامِ شعرا۔ ضرب الامثال۔ روزمرّہ گفتگو۔ گیت۔ کبت۔ دوہے۔ پہیلی۔ مکری۔
بھجن وغیرہ سے دی ہے اگر کسی مثال میں موقع آگیا ہے تو پھبتیوں اور ذُومعنیوں سے
بھی قلم کو نہیں روکا ہے۔ بچّوں کے کھیل چھوڑے ہیں نہ اور توں کے کوسنے اور دُعائیں۔ جو مُحاورے
کسی اور زبان سے ترجمہ ہو کر اُردو میں رواج پا گئے ہیں اُنکو بھی جتا دیا ہے۔ اِس کتاب کی ترتیب

تقاریظ

میں ناظرین کے واسطے بہت سہولت دی گئی ہے اور انگریزی ڈکشنریوں کیطرح لُغت
اور اُسکے مُشتقات کے ساتھ ہجّے یعنی حرفوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جو جُملے جس لُغت کے مُتعلق
ہیں وُہ اُسی کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ اصل لُغت عربی خط[۱] میں اُسکے مُشتقات فارسی
خط میں اور اُسکے معنی اور مثالیں قلموں اور شروع سطر کے فرق سے معرضِ تحریر میں
آئی ہیں اُن رسموں اور ٹوٹکوں پر زیادہ غور کی گئی ہے جو عام عورتوں میں بالفعل رائج
ہیں اور جہانتک مُمکن ہوا ہے اُن کی رسموں کے رواج کا زمانہ اور باعث بھی لکھا گیا
ہے جو ضرب المثل کسی مُحاورے سے مُتعلق ہے وُہ مُحاورے میں اور جو کسی لفظ کی مثال سے تعلق
رکھتی ہے وہ مثال میں دی گئی ہے ہر ایک مُحاورے کی مثالیں اُنہیں لوگوں کی بول
چال میں دی گئی ہیں جنسے وُہ مُتعلق ہے بچّوں کے کھلانے کے فقرے۔ لوریاں کھیل وغیرہ
بھی کہیں مثال میں کہیں ترتیب میں جہاں جیسا مُناسب ہوا ہے لکھے گئے ہیں عورتوں کے
مہینے بھی مع وجہ تسمیہ اور وقتِ رواج داخل کیے گئے ہیں۔ بھنگڑ اس میں دھرے
ہیں۔ شرابی اس میں بکار رہے ہیں۔ ضلع جُگت پھبتی۔ مرہٹی۔ بارے انلیاں دو سخنے
کہہ مُکریاں۔ جو کچھ چاہو اس میں نکال سکتے ہو صرف فلولجی ہی نہیں بلکہ فلاسفی سے بھی اس میں
بہت کچھ مدد لی گئی ہے اور جو مُحاورے آیندہ رواج پانیکے قابل ہیں اُنپر بھی لحاظ کیا گیا ہے"۔
جہانتک کہ ہمنے اس کتاب کو دیکھا جو دعوے مُصنّفِ کتاب نے کئے ہیں اُن کو اپنے
امکان کے مُطابق بخوبی ثابت کر دکھایا ہے ایک حرف مصدر آنا ہے جسکے وہ مُختلف
مواقع استعمال بتائے گئے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ آنا ایک مصدر ہے لیکن اُس کے
ہر ڈھنگ اور ہر پہلو کے مواقع بہت کم جانتے ہیں۔ اِس بسیط کتاب میں ہر ایک موقع
و جائے استعمال کی تفصیل بہ سند کلامِ اساتذہ سے دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کہاں کہاں
کیونکر اور کس طرح یہ لفظ مُحاورے اور بول چال میں کام میں لایا جاتا ہے۔ ایک اِسی لفظ پر کیا
مُنحصر ہے جس لفظ کا پیچھا پکڑا ہے اُسکی جُملہ باریکیاں اور تمام مواقع استعمال اچھی طرح سے
بتائے اور ذہن نشین کئے ہیں۔ آنکھوں کے مُتعلق چالیس صفحے لکھے ہیں۔ یہی بجائے خود ایک
رسالہ ہے۔ آنکھ لگنا۔ آنکھ چُرانا۔ آنکھیں بدلنا۔ آنکھیں دکھانا۔ آنکھیں بھر آنا۔ آنکھوں میں
رکھنا۔ آنکھوں میں خاک ڈالنا۔ آنکھوں میں رات کاٹنا۔ آنکھوں میں خار گزرنا۔ آنکھوں میں
ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھوں میں چربی چھانا۔ آنکھ تلے آنکھیں ملانا۔ آنکھوں میں پھرنا۔ آنکھوں پر پٹّی باندھنا۔
آنکھوں کا تیل نکالنا۔ آنکھوں کا کاجل چُرانا۔ آنکھوں کے تارے چھٹنا سبھی کچھ لکھ ڈالا
ہے۔ اِسی کو اگر گننے لگیں تو نسخہ تمام ہو جاسے اور آنکھوں کا قضیّہ تمام نہ ہو۔ اور پھر لُطف
یہ ہے کہ صرف گنتی ہی تو نہیں گنا دی۔ ہر ایک موقع استعمال کے لئے شعرائے مُستند کی سندیں
اور مُصنّفینِ مُسلّم الیاقت کے کلام تائید میں لکھے ہیں۔ اِس امر کا کہنا نامُمکن ہے کہ اِس کتاب
میں غلطیاں نہ ہونگی اور مُصنّف نے کہیں نہ کہیں چوک نہ کھائی ہوگی لیکن خیال کرنا

اخبارات

چاہیے کہ اُس نے کیسا بڑا کام اپنے ذمّہ لیا اور کرکے دکھایا ہے۔ زبان کی تحقیق خصوصاً اُردو
کی موجودہ حالت میں زبانِ اردو کی تحقیق نہایت مُشکل کام ہے مُصنّفِ کتاب نے کوئی
تھوڑا کام نہیں کیا کہ کتابِ لُغات اِس زبان کی ایسے ساز و سامان سے لکھی اُس سے
جو کچھ ہو سکتا تھا اُس نے کیا اور وہ اپنی محنت اپنی جانکشی اپنی تحقیقات کے لئے مورد
بڑی بھاری تحسین و آفریں کا ہے۔ اب یہ کام مُلک کے لائق لوگوں کا ہے کہ دیکھیں کہ آیا
اُس سے بہتر وہ اِس کام کو کر سکتے ہیں یا اِس میں کوئی ترقّی دیکر اُس میں کوئی اور بات پیدا
کر سکتے ہیں مُصنّف نے اپنے حیطۂ امکان کے مُطابق ایک کام کیا اور دوں کا ہاتھ اُسنے
اِس طور کا کام کرنے سے نہیں روکا نہ وہ منع کر سکتا ہے کہ لوگ ایک دُوسری کتاب
لکھ کر اُس کے سارے کلام کو کاٹ نہ دیں اور اپنی ایک نئی کتاب اُس کی جگہ مُشتہر نہ کریں۔
یہ فقرات ہم اُن صاحبوں کی غور کے لئے لکھتے ہیں جو سیّد احمد صاحب کی کتاب پر کوئی
اعتراض رکھتے ہوں۔ اور اُس کے سبب سے جو نیکنامی مُصنّف نے حاصل کی ہے اُس
میں فرق لانا چاہتے ہوں۔ ہمارا دوسرا سبب میں یہ ہے کہ سیّد احمد صاحب نے ایک
بہت بڑا کام کیا اور نہایت مفید کام کیا جس سے زبانِ اُردو کو ایک تقویتِ تازہ پہنچی۔
وہ اہلِ زبان صاحب تحقیق ہیں اُن کی کتاب بحیثیتِ مجموعی نہایت مُفید۔ نہایت عمدہ۔
نہایت مرغوب ہے۔ سیّد احمد صاحب کوئی بڑے آدمی بلحاظِ دولت و مال نہیں۔ اُن کی
ہمت پر ہزار ہزار آفریں ہے کہ اُنہوں نے بدُون کسی کی امداد کے اور باوصف اُس قدردانی
اہل وطن کے جس کا ذکر ہم پیشتر لکھ چکے ہیں (کہ سارے ہندوستان سے کئی مہینے تک جب
زور لگتا رہا تو تین درخواستیں کتاب کی آئیں) اِس کتاب کے چھاپنے کا اہتمام اپنے اُوپر
لیا اور نہ صرف دماغی محنت اپنے اُوپر گوارا کی بلکہ زر بھی ایک ایسی اُمید پر صرف کیا جو بلحاظِ
منفعتِ مالی کچھ بہت ہونہار معلوم نہیں ہوتی +

مُصنّف نے کتاب کے آخر میں اُن کتابوں کا حوالہ بھی دیا ہے جنسے اعانت اُنہیں اِس
کتاب کی تصنیف میں حاصل ہوئی +

ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اُردُو اخبارات کے فخر منشی جمیل الدین صاحب ہجر مالک لارنس گزٹ
کے صحیفہ کے ساتھ بھی مولوی حکیم غلام مولیٰ صاحب قلق شاگرد رشید حکیم مومن خانصاحب
مومن نے اِسی قسم کے لُغات کا ضمیمہ چند عرصہ تک چھپوایا تھا لیکن وُہ کام بھی ناتمام رہا۔
رہبرِ ہند لاہور میں بھی ایسا ہی کام شروع ہوا تھا وہ بھی کسی سبب سے ناتمام رہا۔ غرض
بڑی خوشی کی بات ہے کہ جو کام ابتک ناتمام رہا تھا جسپر لوگوں نے ہاتھ ڈالے لیکن
جو تکمیل کو نہ پہنچا تھا اب سیّد احمد صاحب نے اپنی ذاتی اولوالعزمی سے اُس کام کا انصرام کیا
چونکہ ارمغانِ دہلی کا پہلا حصّہ مُشتہر ہو لیا اسلئے ہم بعید از انصاف سمجھتے ہیں کہ مُصنّفِ
باکمال کے حق میں کوئی سفارش نہ کریں۔ ہمارے نزدیک مُلک اور گورنمنٹ دونکا فرض

[۱] اب عربی خط میں نہیں رکھا کیونکہ اور قوم میں نہیں پڑھ سکتیں تھیں +

تقاریظ

ہے کہ اس اولوالعزم مصنف کی نہایت قدر کی جاوے ٔ ملکی سوسائٹیوں سے ہمیں اُمید ہے کہ وہ اِس بات کو سوچیں گی کہ ایک شخص نے جو کچھ ایسا مالدار نہیں صرف اپنی ذات پر تکلیف اُٹھا کر اہل مُلک کے فائدہ کے لئے ایک ایسا بارگراں دماغی محنت اور صرف زر کا اختیار کیا اور علم اِنشائے اُردو کو ایک جانِ تازہ پہنچائی پس کیا صلہ اِسکی شاق محنت کا اُسے دے سکتا ہے +

گورنمنٹ کا فرض بلحاظِ نفع و بہبودِ رعایا اور اِس لحاظ سے کہ وہ اعلےٰ سرپرست مُلک کی تعلیم کی ہے اور علم کی ترویج و تشییع کی بڑی بھاری معاون ہے یہ ہے کہ مصنف کے نفع فانی اور مُلک کے عام فائدہ دونوں کو مدِنظر رکھے۔ مصنف کا صلہ و اِنعام ایسا ہو جس سے حوصلہ و جُرأت بڑھادے اور اُسکے ہم چشموں اور ابنائے وطن میں نشانِ اعزاز کا بطورِ مناسب دیوے اور مُلک کے عام فائدہ کی تکمیل اِسطرح کرے کہ اِس کتاب کو سررشتہ دارِ مدارس اور افسران و متعلقین سررشتۂ تعلیم کے بغرض مُعائنہ حُسن و قبحِ کتاب کرے اور جب اچھی طرح اُسکا معائنہ ایسے لوگ کرلیں جنکی لیاقت اور قابلیتِ زباندانی تمام مُلک تسلیم کئے ہوئے ہے تو اُس کے بعد نظرثانی کا ملہ کر کے چھاپنے کی درخواست مصنف سے کرے۔ ایک مُلک کی مُشکل اور وسیع زبان کو حل کرنا ایک اِنسان کا کام نہیں ہے۔ طاقتِ بشری سے بالکل بعید ہے کہ ایک فردِ بشر سارے جہان کا بوجھ اپنے اُوپر لے اور اُس سے من کل الوجوہ عہدہ برآ ہو سکے۔ ونبسٹر مصنفِ انگریزی لارج ڈکشنری جو کارِ نمایاں مُلک کے لئے کر گیا ہے وہ تنہا اُسکا کام نہیں۔ اُسکے بعد لوگوں نے بیشمار ترقیاں اُسکی تصنیف میں کیں۔ اِسی طرح جانسن کی ڈکشنریاں اور اور بہت سی کتبِ لُغات موجود ہیں جو مختلف فضلا کی وقتاً فوقتاً محنتوں اور جانکاہیوں کا نتیجہ ہیں گو نام اصل مصنف کا چلا جاتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ سید احمد صاحب ہمارے مُلکی زبان کے وبسٹر ہوں اور اب تک کوئی دُوسرا شخص اب تک اُن کے مُقابلہ میں پیدا نہیں ہوا وہ کسی طرح مستوجب کم تعریف کے وبسٹر کی نسبت نہیں ہوسکتے۔ اُنہوں نے ایک بڑا بھاری بوجھ اپنی گردن پر اُٹھایا اور اُس سے اپنی ہمت و حوصلہ کے بموجب اچھی طرح سے سبکدوش ہوئے اِسکے مُعاوضہ میں مُلک اور گورنمنٹ کو اُنکی اور اُن کے کلام کی اُس طور سے جو ہم نے بیان کیا قدر کرنی چاہئے تاکہ مؤلفین و مصنفین کا حوصلہ بڑھے اور علم و فضل کا عام رواج ہندوستان میں ہو۔

ہمارا مُلک اپنی حالتِ موجودہ میں بہت کچھ محتاجِ تقویتِ گورنمنٹ اُن اُمور میں ہے جو مُلک کی ترقی دماغی اور ترقی آسودگی و دولت سے متعلق ہیں جہانتک دماغی ترقی کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی گورنمنٹوں نے بھی مصنفین کی قدر نہیں کی۔ افسوس ہے کہ ہمارے مُلک کے شاعروں کو صرف شاعری کرنی آئی (کہ یہ بھی ایک بڑا جوہر ہے اور اُس میں بہت سے واقعی اہلِ کمال ہمارے مُلک میں ہو گزرے ہیں) تصنیف کی طرف مُطلق

اخبارات

اُنہوں نے توجہ کی یہ کام جو آج ہم کرنے بیٹھے ہیں ذوق مومن غالب یا دیبی یا قتیل کے مخصوص کر دیتے کا مقام اگر وہ اِس کام کو کرتے تو کیا ہی خُوب کرتے حضرت صہبائی نے جو اُسی زمانہ کے ایک برگزیدہ فاضل شخص تھے یہ کام کیا لیکن ناتمام۔ متقدمین صاحب کمال صاحبِ تصنیف ہوتے تو کیا بات تھی۔ اُنہوں نے جو کام اپنے کرنے کا تھا آئندہ نسلوں پر چھوڑا۔ ہم شکر کرتے ہیں کہ ایسے زمانہ میں ہوئے جو کوشش کرتا ہے کہ اپنے کرنے کا کام آئندہ نسل پر نہ چھوڑے۔ لیکن اُسکی یہ قابلِ تعریف کوشش کبھی سرسبز اور بارآور اُسوقت تک نہیں ہوسکتی جبتک کہ مُلک اور گورنمنٹ مُلک کے اُن لوگوں کی قدر نہ کرے جو فخرِ مُلک ہیں اور چونکہ اپنے نوجوان سید احمد صاحب کو بھی ہم اِسی قسم کے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں اِسلئے ہم مکرر دونوں کی توجہ اُن کے نہایت مفید کارنامہ کی طرف دلا کر اُن سے داد اِس محنت کی چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ کیطرف ہمارا خاص خطاب ہے کہ اِسباب میں پچھلی گورنمنٹوں کی نظیر اختیار نہ کرے اور وُسعتِ حوصلہ کو کام میں لا کر مصنفوں اور مؤلفوں کے حوصلہ کو بڑھاوے جس سے مُلک کا عام فائدہ ہو۔ فقط

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۲۴ - مئی ۱۸۸۸ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بفرہنگِ آصفیہ

جس کتاب کا ہم نے ریویو پچھلے اخبار میں لکھا تھا اِس ہفتہ اُسکے بعض مقامات کو بطورِ انتخاب ہم ہدیۂ ناظرینِ اخبار کرتے ہیں جس سے اِس کتاب لاجواب کی خُوبی ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگی اور ہمارے قولِ مندرجۂ مضمونِ سابقہ کی تصدیق ہوگی اِس تحریر کو ایک جزو مضمونِ سابقہ تصور کرنا چاہیے +

+ +

+ +

(اِسکے بعد لفظِ آنکھ کے دس مشتقات ذیل میں پُورے پُورے نقل کئے ہیں جو ہم نے چھوڑ دیئے)

سفیرِ ہند امرتسر

(یکم جُون ۱۸۸۸ء)

ریمارک کسی تصنیف پر **ریویو** لکھنا اور بدتین سے اُس کی سُرخیوں کو توڑ کر نہایت مُشکل کام ہے۔ اُس کے واسطے کم سے کم یا تو اِسلام کے **حکما و متکلمین** کا سا دماغ چاہیے جنہوں نے اپنے عہد کے مُنہ پھٹ مصنفوں کی تصنیفوں کی دھجیاں اُڑا کے رکھ دیں یا **لارڈ مکالی** کی سی رُوح درکار ہے جسکے قلم کی بُرّانیتر حصر نے انگلینڈ کے گیتی مصنفوں کے اعضا میں رعشہ ڈال دیا۔ اگر ریویو کا اِستعمال اپنے اصلی معنی پر ہو تو پھر اُس سے کوئی مُفید تحریر کسی قسم کی کیوں نہ ہو اور نظر بحالاتِ زمانہ حال جسمیں حشراتُ الارض کی مانند ہیئت معاذ تو مصنف پیدا ہوتے ہیں) بہت کم ہو سکتی ہے یا یُوں بھی کہیں کہ نہیں ہو سکتی تو کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مُلک کے باشندے جو **تقریظ** لکھنے پر خوش ہیں

تقاریظ

کیونکر کم ہونے میں نہیں آتے باوجودیکہ زمانہ ترقی پر ہے تو بھی ایسی لغو اور بیہودہ تصنیفات ہو رہی ہیں کہ جنکے مطالعہ سے محض اوقات ضایع جاتے ہیں بلکہ مزید برآں خیال میں فتور واقع ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں جب تک اِن حشرات الارض مصنفوں کے واسطے سہیل صفت کچھ لوگ نہ پیدا ہوں گے تب تک یہ لوگ اپنی گندہ تصنیفات سے ہندوستان کو زیادہ تر پلید کرنے سے باز نہ رہ سکیں گے ✦

حال میں کتاب ارمغانِ دہلی یعنی **فرہنگ آصفیہ** دہلی کے ایک لایق شخص نے تالیف کی ہے۔ ہم نے اُس کا مطالعہ شروع کر دیا ہے اور نوٹ کر رہے ہیں۔ لیکن اِسی تصنیف پر ہمارے دو ذی علم اور اہلِ دانش لاہوری ہمعصروں نے بھی رائیں دی ہیں ایک اُن میں سے **منشی محمد لطیف صاحب** مترجم محکمۂ اپیل پنجاب چیف کورٹ و اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہیں اور دوسرے **صاحب اڈیٹر** پنجابی اخبار لاہور۔ صاحب مقدم الذکر نے اِس نادر کتاب کی نسبت ایک ایسا وسیع مضمون لکھا ہے کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں کھلتی ہیں اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ریویو لکھنا اِس کو کہتے ہیں۔ یہ صاحب جس معاملہ میں لکھتے ہیں جادو طرازی کرتے ہیں۔ اور چونکہ تعلیم یافتہ اور باخبر آدمی ہیں اس جہت سے جو کچھ لکھتے ہیں ممکن نہیں کہ ذرا بھی حقیقت اور واقعی امر کے برخلاف ہو۔ صاحب موخر الذکر نے اِس بارے میں ایک مختصر ریویو لکھا ہے لیکن ایسا عجیب اور دلاویز ہے کہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اِس وقت ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے صاحب اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور کی نادر رائے جو ایک تعلیم یافتہ انگریزی داں ہونے کے باعث سے کم بخت ایشیائی مبالغہ سے پاک اور وقعت اور قدر کے لایق ہے ذیل میں درج کریں اور بعد اُس کے منشی محمد لطیف صاحب کا مضمون بجنسہٖ نقل کریں اور جب یہ نذرِ ناظرین ہو لیں تب ہم اپنی بھی رائے لکھیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے بامذاق ناظرین اِس امر کو سمجھکر کہ آج اُردو زبان گویا چرخ پر چڑھی ہوئی ہے اور اعلےٰ درجہ کے جوبن پر ہے اور کیسی وسیع ہوتی جاتی ہے اِن مضمونوں کو دیکھکر کتاب ارمغان دہلی میں جو حقیقت میں اعلےٰ درجہ کی فصیح اور بلیغ اُردو زباندانی کا پہلا سلسلہ ہے غور فرمائیں گے[۱] + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + (دیکھو پنجابی اخبار مطبوعہ ۱۱ رمئی ۱۸۷۸ء)

سفیرِ ہند امرتسر

(۸-جون ۱۸۷۸ء)

ہم نے گزرے ہفتہ کے پرچہ میں اسی موقع پر جہاں ہم نے ارمغانِ دہلی یا فرہنگ آصفیہ پر ریمارک لکھتی تھی وعدہ کیا تھا کہ جناب **منشی محمد لطیف صاحب** مترجم محکمۂ پنجاب چیف کورٹ اور اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کی فاضلانہ رائے جو اِسی نادر اور عجیب و غریب کتاب کی نسبت ہے درج کریں گے سو ہم اُسے ذیل میں درج کرتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ

اخبارات

اصل کتاب سے اِس رائے کا مقابلہ کرکے غور کریں کہ کتاب پر یوں ریویو لکھا کرتے ہیں۔ ہم نے منشی صاحب موصوف کی عالی رائے کا وہ حصّہ چھوڑ دیا ہے۔ جہاں اُنہوں نے اُس کے انتخاب اور اقتباس کو پیش کرکے نمونہ دکھلایا ہے کیونکہ اُس مفید کتاب کے اقتباس ہم نمونہ کے طور پر اپنے پچھلے پرچہ میں چھاپ چکے ہیں جنکو صاحب اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور نے اپنے نادر پرچہ میں شایع کئے تھے اب اُس کے انتخاب کے پیش کرنے میں طول کا خوف ہے اور وہ یہ ہے + + + + + + + + + + + + + + + + +

(دیکھو اخبار انجمن پنجاب لاہور مطبوعہ ۱۷ - مئی ۱۸۷۸ء)

انجمن پنجاب نے تو حد کر دی۔ اب اِس سے زیادہ رائے اِنسان کیا دے۔ اگر یہ اپنے بودے ایشیائی مبالغہ کو کام میں لائے تو آج روشنی کے زمانہ میں اُسکا راقم گپی اور بیہودہ گو بنتا ہے منشی محمد لطیف صاحب نے گویا اُن امروں کا تکملہ کر دیا جن کو صاحب پنجابی اخبار نے بخوفِ طول کلامی چھوڑ دیا ہے اب رہی یہ بات کہ اِسکا اعلےٰ درجہ کا لایق اور اہل زبان مصنّف کامیاب ہوتا ہے یا نہیں سو ہماری رائے یہ ہے کہ اِس پہلے حصّہ کے مشتہر ہونے پر وہ بخوبی کامیاب ہوں گے۔ پادری رجب علی پروپرائٹر سفیرِ ہند +

کوہ نور لاہور

(۲۲-جون ۱۸۷۸ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگ آصفیہ

اِس کتاب کا اشتہار بہت اخباروں کے ذریعہ مشتہر ہو چکا ہے اِس پر ریویو بھی لکھے جا چکے ہیں آج ہم بھی اسکی نسبت کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ کتاب منشی سیّد احمد صاحب دہلوی ملازم ڈاکٹر فیلن صاحب مصنّفِ ڈکشنری اُردو و انگریزی نے کئی برسوں کی محنت میں مرتب کی ہے اِس میں شبہ نہیں مصنّف کی جانکاہی اور محنتِ شبانروزی کا اندازہ اِس کتاب کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے فی الواقع منشی صاحب موصوف کی محنت نہایت ہی قدر کرنے کے قابل ہے مصنّف نے اِس کتاب کے کئی حصّے کر دیے ہیں چنانچہ پہلا حصّہ جو چھپکر ہمارے پاس پہنچا اُس میں الفِ ممدودہ کی بحث تمام کرکے الفِ مقصورہ شروع کر دیا گیا ہے اور اُس میں دو ہزار لغت اور محاورے لکھے گئے ہیں جنکی اسنادیں سوا دو سو شعرائے اُردو کے اشعار اور ڈیڑھ سو گیت۔ دوہے۔ کہاوتیں۔ پہیلیاں۔ بھجن وغیرہ درج کتاب ہوئے ہیں +

مصنّف کی تلاش دیکھکر بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا دل سے نکلتی ہے۔ جو کچھ اِس کتاب میں درج ہوا ہے ہمارے نزدیک اُسکی تفصیل اِس سے بہتر نہیں لکھی جا سکتی جیسی کہ خود مصنّف کتاب نے لکھی ہے جس سے اُسکی کیفیت مشرح معلوم ہو جاتی ہے و ہو ہذا + + + + +

(اِسکے آگے وہی عبارت نقل کی ہے جو پچھلے پنجابی اخبار میں اور ارمغان کے دیباچہ میں آچکی ہے لہٰذا اُسے چھوڑ دیا ہے)

[۱] آجکل یہی شمس العلما منشی سید محمد لطیف صاحب ڈسٹرکٹ جج ہیں [۲] اِسکے آگے پنجابی اخبار کی نقل تھی جو اپنے موقع پر درج ہے +

تقاریظ

الغرض اس کتاب کی خوبی اُسکے دیکھنے پر موقوف ہے لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایسے شخص کی امداد جس نے اُردو زبان کی بُنیاد قایم کردی اور اپنے ہموطنوں کی بہبودی کے لئے گرانمایہ اوقات اس محنت کے ساتھ صرف کئے ابتک کسی ذی مقدرت شخص نے نہیں کی ہم اپنے مُلک کے سیرچشم اور آسُودہ حال لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ بہت جلد اس نیک نیت مُصنّف کی محنتوں کی بذریعۂ امداد زر دستگیری فرماکر داد دیں تاکہ ایسی نفیس کتاب بہت جلد چھپکر مطبوعِ خاص و عام ہوجائے اور مُصنّف کے علاوہ معاونین کا نام نیک اس ناپایدار دُنیا میں پایدار رہے +

مُفیدِ ہند دہلی

(۸ جولائی ۱۸۹۵ء)

ارمغانِ دہلی حال معرُوف بہ فرہنگ آصفیہ

شکر صد شکر کہ جو بات ہمیں تھی مطلوب درج ہے خوب طرح اسمیں بطرز مرغُوب

نا دِرہ زُولیدہ بیاں کیجو مع زباں اس کتاب لاجواب کی خوبیاں کیا کیا بیان کرے ملاپ ہم کے بجن اخبار اور پنجابی اخبار وغیرہ نے اس کی توصیف میں صفحے کے صفحے بھر رکھے ہیں ان دہلی اور امرتسر وغیرہ کے اخبار بھی کالم کے کالم لکھ چکے ہیں دراصل یہ بات ہے۔ (مشک آنکہ خُود ببوید نہ کہ عطّار بگوید) فی الحقیقت یہ کتاب ایسی ہی عُمدہ اور بکارآمد تیار ہوئی ہے کہ اسکی تعریف جس قدر کیجائے تھوڑی ہے جو ذی علم بے تعصّب اس کو دیکھتا ہے مُؤلّف کو احسنت و مرحبا ہی کہتا ہے۔ اس فن میں آجتک اُردُو ئے مُعلّےٰ کی کوئی کتاب اس ڈھنگ کی نظر سے نہیں گزری۔ گویا ہندوستانیوں کا اپنی زبان کی ترقی میں یہ پہلا ہی قدم ہے اب انشاء اللہ تعالےٰ یہ زبان روز بروز ترقی پکڑتی جائے گی۔ کیونکہ جب تک لُغت اور مُحاورے اور اصطلاحیں اُس کی مُنضبط نہیں ہوتیں کوئی زبان کامل نہیں سمجھی جاتی۔ اب گویا مُنشی **سیّد احمد** صاحب دہلوی نے اس زبان کی تکمیل کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ بہت جلد پُورا چھپ کر فیض بخشِ خاص و عام ہو۔ ع

پھر دیکھئے بہار کہ کیسی بہار ہو۔ اب ہم مُبصّرانِ انصاف پسند کے ملاحظہ کے واسطے اس کتاب کی کچھ عبارت نقل کرتے ہیں جس کے مُعائنہ سے مُؤلّف کی محنت وجانکاہی تحقیق اور تدقیق کا حال معلُوم ہو۔ اور اس کتاب کی خُوبی ظاہر ہوجائے (دیکھو اصل کتاب کے صفحہ اسّی کالم دو کے سطر ۱۸ کو ملا) آنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ س (آگمن۔ آ + گمن) ف (ابدن پُرانی ہندی (آمنا) گنوار (آونا)

پہلے اگمن میں سے حرفِ کاف اسطرح گرایا گیا جسطرح چگنا میں سے گرکے چنّا اور آمنا بجائے آنا ابتک بولتے ہیں چُونکہ میم اور واؤ کا باہم بدل ہے اور اس کی مثالیں بہت سی موجُود ہیں۔ جیسے بھگمان اور بھگوان۔ جیمنا اور جیونا۔ سیمنا اور سیونا

اخبارات

پس اب یہ لفظ تیسری صُورت بدلکر آونا ہوگیا پھر کثرتِ استعمال سے جسطرح سَرود سے واو گرکے سدا۔ جھُولنا سے گرکے جھلنا رہ گیا۔ اسی طرح آونا کا آنا ہوگیا ہمنے بعض بعض موقع پر اسطرح کے ثبُوت اسواسطے دیے ہیں کہ لوگ صرف حوالوں کو دیکھکر حرُوف کے تغیّرات و تبدّلات کو سرسری نظر سے نہ سمجھیں بلکہ ان کا ثبُوت اپنے اُوپر واجب جانیں اور طبیعت پر زور ڈالکر یا اس کتاب سے مدد لیکر اپنی کوشش میں کامیاب ہوں فقط۔ پھر اسی کو نمبروار چھبیس طرح پر اس کا استعمال مختلف معنوں میں لکھا ہے اور ہر ایک موقع کو اُستادوں کے شعروں سے ثابت کر دکھایا ہے۔ صفحہ چھیاسی کالم دو سطر پچیس ۲۵ تک تو یہ بیان ختم ہوا پھر اسکے مُتعلّقات لکھتے ہیں آنا۔ ہ۔ اسم مذکر آون آمد۔ پہنچ۔ پیدائش۔ آفرینش + آنا جانا۔ اسم مذکر۔ پُورب (آوا جائی) آرجار۔ آمد و رفت (۲) میل ملاپ۔ میل جول۔ ربط ضبط + آنا جانا یا آنی جانی۔ ہ۔ صفت۔ بے ثبات۔ ناپایدار۔ فانی + آنا کانی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ س۔ ان + آکرن) ہندی (آنا + کانی) (۱) اغماض۔ گمراہی۔ سنی ان سُنی۔ چشم پوشی۔ ٹال ٹول۔ (۲) بے مروّتی۔ سرد مہری۔ کٹھور پن + آنا کانی دینا۔ یا کرنا۔ فعل مُتعدّی۔ کان میں بول مارنا۔ اغماض کرنا۔ جانکر انجان بننا۔ ٹال جانا۔ چشم پوشی کرنا۔ کسی بات سے درگزر کرنا + میں نے بنظرِ طوالت مثالوں کے شعر۔ شلوک فقروں۔ پہیلیوں گیتوں۔ دوہروں وغیرہ کو یک قلم چھوڑ دیا ہے۔ شایق اصل کتاب کو ملاحظہ فرمائیں جسکی قیمت صرف ایک روپیہ ۱۲ آنہ ہے + اسیطرح (آنکھ) کے لفظ کی تحقیق لکھ کر اسکے چودہ معنی بیان کئے پھر اس کی تیئیس قسمیں بناکر پانچسو چار سو مُحاورے ثابت کئے ہیں۔ اور ہر مُحاورہ کئی کئی معنی میں لکھا ہے + اسی تحقیق کے ساتھ لفظ (آگ) کے اکتیس معنی درج کرکے ۔ ۲ مُحاورے دیئے ہیں اور بعض بعض مُحاورے کا استعمال سولہ سولہ طرح پر بتایا ہے اسی طریق سے (آسمان) کو سینتیس ۳۷ محاوروں میں باندھا ہے۔ اور خُوبی یہ ہے کہ ہر ایک موقع کو مثالوں سے آئینہ کر دکھایا ہے + الحاصل یہ کتاب اجزو یعنی (۱۶۰) صفحہ کے کاغذ (۲۰ + ۲۶) سری رام پُوری پر بڑی تقطیع کی نہایت عُمدہ چھپی ہے جن صاحبوں کو شعر گوئی یا شعر فہمی کا شوق ہو اُن کو اس کتاب سے بہت ہی مدد ملسکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس زعم میں ہوں کہ ہم اہلِ زبان ہیں ہم کو ایسی کتاب کی کیا حاجت ہے۔ تو ان کو لازم بلکہ الزم ہے کہ پہلے اس کتاب کو بنظرِ غور ملاحظہ فرمائیں پھر خُود ہی انصاف کریں کہ جو جو رمُوز و نِکات اس میں درج ہوتے ہیں وہ کبھی اُن کے خواب و خیال میں بھی گزرے تھے؟ یُوں تو آجکل سرکارِ انگلشیہ کی بدولت اُردُو زبان نے وہ رواج پایا ہے کہ دہلی۔ لکھنؤ۔ آگرہ۔ وغیرہ پر کیا منحصر ہے۔ پنجاب۔ راجستان۔ پُورب۔ کوہستان۔ دکن وغیرہ کے باشندے بھی اپنے تئیں اس زبان کا اہلِ زبان سمجھیں تو بجا ہے۔ کیونکہ جابجا مدارس سرکاری میں اس زبان کے ذریعہ سے تعلیم ہوتی ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ زبان شاہ جہان

تقاریظ

بادشاہ کے زمانہ سے خاص دہلی میں مُروّج ہوئی تھی - پس اصلی منبع و مجری اس کا
یہ شہر ہے اور اس کتاب کا مؤلف اسی شہر کی پیدائش یہیں کا پروردہ اسی خاکِ پاک
کا تعلیم یافتہ ہے اور ہمراہ اطراف ہندوستان کی سیر جناب ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مصنف
انگریزی ڈکشنری کی ملازمت میں بطور خود کرتا پھرا ہے - اور نیز جناب صاحب ممدوح کی
ڈکشنری کا جمع ہوا تھا وہ سب خزانہ اسی کے ہاتھ میں رہا پس چھپری اور دودو کا معاملہ
ہوا - اب یہ کتاب کیونکر لاجواب نہ ہو + فارسی زبان کی کتب لغت پر جو بعض عالموں کا
یہ اعتراض ہے کہ وہ کسی اہلِ زبان کی تحریر نہیں ہے جو سند مانی جائے - بلکہ ہندیوں نے
جو پورے پورے اور مستند شاعر بھی نہ تھے اپنی اپنی من سمجھوتی جو چاہا سو لکھ لیا +
یہ کتاب اس اعتراض سے بھی بری و پاک ہے مؤلف اس کا خاص دہلوی ہے -
شاہزادگانِ والا تبار کا جلیس و انیس ہے - ایک بڑے زبردست یورپین محقق کا اسسٹنٹ
ہے - وہ اس کام میں اس کا بہت بڑا مربی و سرپرست ہے پھر ماشاء اللہ چشم بد دور شاعر
بھی ہے - اکثر جگہ مثال میں اپنے شعر لاتا ہے - نثر بھی ایسا عمدہ کہ خود گورنمنٹ سے دو ایک
دفعہ اپنی تصنیفات کا صلہ پا چکا ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستانی رؤسا ایسے شخص کی
قدردانی نہیں فرماتے - ہاں اگر بوستانِ خیال کا سا ترجمہ ہوتا یا پرستان کا جھگڑا شیطان
کی سی آنت سو پچاس جزو کا لکھا جاتا - تو دیکھئے کہ کس کس امنگ سے نواب اور راجہ
لوگ خلعتیں اور انعام مرحمت فرماتے ہزاروں روپیہ نقد پیشگی بھجواتے سینکڑوں جلدیں
خرید فرماتے اور عجب نہیں کہ کہیں کہیں سے تاحینِ حیات کسی قدر وظیفہ بھی مقرر ہو جاتا -
یا جاگیر مل جاتی + لیکن ہاں اگر غور و خوض کریں اور بنظرِ انصاف ملاحظہ فرمائیں تو یہ ارمغان
گویا اُن کتابوں کی بھی اصلِ اصول ہے - کیا معنی کہ جب تک خاص خاص محاوروں کا
موقع استعمال ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو تو عبارت آرائی بھی نہ ہو سکے - اب تو اس کی
قدر کرنی ہر فردِ بشر کو لازم بلکہ الزم ہوگی - سب سے زیادہ ہم اپنی عادل و منصف قدردان علم
و ہنر گورنمنٹ انگلشیہ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اس جوہر بے بہا کی قدردانی فرمائے - جیسے
جناب فضیلت مآب علوم پناہ فنون دستگاہ پروفیسر ماسٹر رامچندر صاحب کو ایک کتاب
علم ریاضی کے صلہ میں خاص اعزاز بخشا گیا تھا اس مؤلف کو بھی کہ اردو زبان میں بے مثل
ولاثانی ہے ممتاز فرمائے - اب ختمِ کلام اس بات پر ہے کہ خدائے کریم منشی سید احمد صاحب
دہلوی مؤلف ارمغانِ دہلی کو اپنے دلی مقصد پر کامیاب فرمائے - اور اس کی دلی تمنا
برلائے - اس کتاب لاجواب کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے - مؤلف کو اس کا اجرِ عظیم
دلوائے - طالبانِ علم کو اس کے مطالعہ سے فیض پہنچائے آمین ثم آمین +
راقم تعصب و طرفداری کی قید سے آزاد درگا پرشاد کھتری دہلوی ہیڈ اگزیمنر اکونٹنٹ
پریس لاہور -

اخبارات

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۴ اکتوبر ۱۸۸۶ء)

نحمدہٗ تعالیٰ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم و مکرم معظم و محتشم بندہ جناب منشی سید احمد صاحب تسلیم مع التعظیم والتکریم کے بعد
مدعا نگار ہوں کہ آپ کی تینوں کتابیں جن کے واسطے میں نے درخواست بھیجی تھی میرے
پاس پہنچیں اور اُن کو میں نے تاریخِ رسید سے اس وقت تک کہ ڈھائی مہینے کا زمانہ ہوا
ہے اچھی طرح پر دیکھا اور اُن کے مطالب اور مقاصد کو بنظرِ غور معائنہ کیا اور جہاں تک
کہ میں مختلف کتابوں اور لغتوں سے اُن کو ملا سکا وہاں تک میں نے میلان بھی کیا حقیقت
میں یہ کتابیں جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں بہ نسبت اور اردو کی کتابوں کے زیادہ تر
مفید اور مطبوعِ طبائعِ خاص و عام ہیں اور باعتبار اُن کی فصاحت و سلامت اور بلاغت
اور اکثر نئی باتوں کے ایجاد اور کمالِ تحقیق کے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتابیں اپنے زمانہ کی اکثر کتابوں
سے بہتر اور برتر ہیں اور میں اردو زبان میں اس علم کی کتابوں میں سے کوئی کتاب ایسی
نہیں پاتا ہوں جس کو عبارتاً اِن پر ترجیح دوں یا بمقابلہ ایسی ہی اور کتابوں کے ان کو
کسی بات میں کمتر تصور کروں ہر چند کہ میں نے آپ کی تصنیفات و تالیفات میں سے باقی
کتابوں کا صرف نام ہی نام سنا اور اشتہار میں لکھا ہوا دیکھا ہے مگر میں اِن کتابوں
کی خوبیاں دیکھنے سے ایسا قیاس کرتا ہوں کہ آپ کی تصنیفات میں سے باقی ماندہ کتابیں
بھی ایک سے ایک عمدہ اور فائدہ مند ہیں +

یہ عبارت جو میں نے اوپر تحریر کی اس سے ہر ایک کتاب کا علیحدہ علیحدہ حال نہیں
معلوم ہوتا اور نہ یہ پایا جاتا ہے کہ اس میں کون کتاب کس سے کمتر اور کون کس سے برتر
تصور کی گئی لہٰذا نام بنام لکھتا ہوں - **انشائے ہادی النساء** ریختہ زنانی یعنی
بیگمات کے روزمرہ اور اصطلاحات کا ایک اچھا نمونہ ہے اور اس کا ہر ایک خط اُس
فصیح و سلیس ریختی کو ظاہر کرتا ہے جو فی زمانا اعلیٰ خاندان کی عورتوں کی زبان ہے
پس باعتبار اسکی عمدگی اور سلاست کے میں کیا بلکہ ہر معقول پسند کہہ سکتا ہے کہ یہ انشا
کتاب مرآۃ العروس سے فائق ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ وہ کتاب تمام امورِ خانہ داری
کے بندوبست اور جملہ معاملات کے برتاؤ کا سلیقہ اور ڈھنگ سکھاتی ہے اور عورتوں کو
رات دن کے جھگڑے اور فساد سے ایک عمدہ طور سے باز رکھتی ہے اور اُن کے پست
خیالات کی اصلاح اور اُن کے توہمات اور تخیلاتِ ماندہ کو دور کرتی ہے اور یہ انشا بیگمات
کی زبان کی لطافت ظاہر کرتی ہے اور عورتوں کو اس کے بدل پڑھنے اور فنِ انشا کے
سیکھنے اور سکھانے پر راغب کرتی ہے تو ایک امرِ خاص میں اس کا بھی مفید ہونا اُس
سے کچھ کم نہیں ہے + +

تقاریظ

اِس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ اِنشا مدارسِ نسواں میں بجائے دیگر کُتبِ مروّجہ کے پڑھائی جائے گی تو عورتوں کے حق میں بہت مُفید ہوگی +

میں ڈاکٹر فالن صاحب بہادر کی اُس رائے سے جو اُنہوں نے اِس انشا کی نسبت مُنصفانہ لکھی ہے بجمیع الوجوہ اتفاق کرتا ہُوں +

کنز الفوائد یہ رسالہ طلبارِ مدارس اور بھی طالبعلموں کے حق میں بہت مُفید اور اُردو معلّیٰ کا ایک عمدہ نمونہ ہے اگر اِس کو حکمت آمیز حکایتوں اور فائدہ مند باتوں کا مجمُوعہ کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا اور سب سے بڑی خُوبی اسکی یہ ہے کہ جس بات کے واسطے یہ رسالہ لکھا گیا اور جو فائدہ اِس سے خیال کیا گیا ہے وہ بہت اچھی طرح نکلتا ہے۔ اِس رسالہ میں اوّل سے اخیر تک وہ فصاحت اور سلاست ٹپکتی ہے جو خاص اہلِ دہلی کی زبان میں ہے بخلاف اور کتابوں کے جنمیں سخت اور دُرشت الفاظ جنکے پڑھنے میں ایک طرح کا تکلف ہوتا ہے بھرے ہوئے ہیں۔

ارمغانِ دہلی یعنی فرہنگِ آصفیہ گو کہ اِس کتاب کا ابھی پہلا حصہ کہ وہ بھی الف ممدُودہ تک دیکھنے میں آیا ہے۔ لیکن میں اسکی طرز اور روش کو دیکھ کر لکھتا ہُوں اور یقین ہے کہ ہر مُنصف مزاج بعد معاینہ کتاب کے میری اِس تحریر کے مُخالف نہ ہوگا کہ اِس بے نظیر لُغات کی جہانتک تعریف اور جس قدر توصیف کیجائے تھوڑی ہے۔ میں اپنے بیان میں اِس قدر وُسعت نہیں پاتا ہُوں کہ اِس کی تمام خُوبیوں میں سے جو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہیں ایک عشرِ عشیر بھی بیان کرسکوں میری نگاہ میں تو دُنیا میں اُردو لُغات بہت ہیں مگر اُن پر اِس کو فضیلت اِس وجہ سے ہے کہ الفاظ کے معنی کے بعد وہ بات لکھی ہے جو لُغاتِ موجودہ میں سے کبھی کسی میں نہیں پائی جاتی یعنی ہر سندی لفظ کی سنسکرت۔ عربی۔ فارسی۔ ژند پاژند۔ بلکہ اکثر الفاظ کے مادّے اور اُنکی پالی۔ پراکرت کے حوالے انگریزی۔ لاطینی وغیرہ بھی لکھی گئی ہے ہر ایک لُغت کو بخوبی وجہ تحقیق اسکے انتہا کو پہنچایا ہے اور ہر ایک لفظ کے موقعِ اِستعمال سے بھی جو کسی نے لکھا ہی نہیں آگاہ کردیا ہے پس بسبب اِن اوصاف کے اور بھی اُن خُوبیوں کے جنکا ذکر میری اِس تحریر میں نہیں ہے اور اُس میں ہزار در ہزار موجُود ہیں اگر اور لُغات سے یہ افضل و اعلےٰ سمجھی گئی تو کچھ مبالغہ نہ ہوا سچ تو یہ ہے کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اتنی بڑی لُغات کو جسکے سامنے اور لُغات محض ناکمّل معلوم ہوتی ہیں کمالِ تحقیق اور تدقیق اور بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ اتنی تھوڑی مُدّت میں تمام کردیا اگر دُوسرا آدمی اِس سے دو چند مُدّت تک محنت کرتا تو بھی اِس لُطف و خُوبی کے ساتھ انجام نہ ہوتی +

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ آپ کی کتاب غلطی سے مُبرا ہے یا اِس میں کہیں سہو و خطا نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر شاذ و نادر کہیں کوئی سقم پایا بھی جاتا ہے تو وہ بمقتضائے بشریت اور از رُوئے اِس دلیل کے لائقِ احتجاج اور استدلال کے نہیں ہے کہ یہ کتاب بعد تالیف

اخبارات

ہونے کے آپ کے پیشِ نظر بہت ہی کم رہی اور بہت کم وقت اِسکی اصلاح اور درستی کے واسطے آپ کو ملا اور ظاہر ہے کہ جب تک مُصنف اپنی کتاب کو بعد تصنیف کے ایک مُدّتِ غیر مُعیّنہ تک اپنے پیشِ نظر نہ رکھّے اور اوقاتِ مُختلفہ میں اُس کی عبارت پر غور کرکے موقع مُناسب پر اُس کو ترمیم نہ کرتا رہے اُس وقت تک قابلِ اطمینان نہیں ہوتی اور لوگوں کی نگاہوں میں نہیں آتی اور ایسا ہونے کے بعد جب وُہ کتاب شائع ہوتی ہے تو یہ عیب اپنے سبب نقص ہونے کے مُسلّم ہوجاتی ہے اور پھر اُس سے کسی کو مجالِ انکار کی نہیں ہوتی چہ جائے کہ اعتراض کی۔ یہ کتاب آپ کی علمی لیاقت کے علاوہ آپ کے کامل تجربہ اور سیّاحی اور جہانگردی کو بخُوبی ظاہر کرتی ہے پس اِس بنا پر ایسا کہا جاتا ہے کہ جو شخص عام اِس سے کہ اہلِ ہند یا اہلِ یورپ اِن جمیع اوصاف سے موصُوف نہ ہو اور ہماری اِس زبان کی کوئی لُغات لکھ ڈالے تو وہ لُغات محض ناکمّل اور ناقص کہی جائیگی۔ میں اِس لُغات کے دیکھنے اور اِس سے اپنی زبان میں بڑی امداد ملنے کے سبب آپکا شُکریہ تہ دِل سے ادا کرتا ہُوں اور غالب ہے کہ اور لوگ بھی جنہوں نے اِس کتاب کو دیکھ کر فائدہ اُٹھایا ہے آپ کے بہت ممنُون ہونگے اور اِس بات کا افسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی کم مایگی کے سبب اسکے انطباع میں کسی قسم کی امداد کرنے سے معذور ہُوں ورنہ کبھی دریغ نہ کرتا +

میں نے ہر چند کوشش کی کہ اِس ضلع کے آدمی بھی اِس سے فیضیاب ہوں مگر چونکہ یہاں کے لوگ ایسے پست حوصلہ اور کم ہمّت ہیں کہ مُطلق علم کی طرف میل نہیں کرتے اور جن کو اِس کی خواہش ہے تو وہ اُس عُمدہ اسباب سے جو زمانۂ حال کے مُحقّقین کی بدولت مُہیّا ہوتا جاتا ہے متنفّر ہوتے بلکہ دُور بھاگتے ہیں اِس باعث سے وہ میری کوشش کارگر نہ ہوئی اگر آیندہ کسیکو میری ترغیب سے اِس کی خواہش ہوگی تو منگوا لیجائے گی۔ جس قدر اِشتیاق کہ اسکے باقی حِصّوں کے دیکھنے کا تھا اُس سے المضاعف اُن کتابوں کا ہوگیا جو ہنوز معرضِ طبع میں نہیں آئی ہیں۔ دیکھئے وہ کب تک شایع ہوکر ہم تک پہنچتی ہیں حضرت میں تو شب و روز یہی دُعا مانگتا ہُوں کہ خدا کرے غیب سے کوئی سامان ایسا ہوجائے کہ جس سے سارا سِلسلہ یکبارگی طبع ہوکر شایع ہوجائے اور عام لوگ اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ کُتبِ مذکُورہ کی تصنیف و تالیف میں جس قدر محنت و جانفشانی آپ نے کی اور آیندہ اِن کی اصلاح و درستی میں ہوگی اُس کا حق آپ کو کما ینبغی نہیں ملا اور نہ آیندہ بسبب ناقدردانی حکّام و رؤسا کے اُمید ہے کسی زمانہ میں اِسکی ایسی قدر تھی کہ اگر کوئی شخص ایک چھوٹی سی کتاب بھی تصنیف کیا کرتا تھا تو اُس کے صلہ میں خلعت اور جاگیر پاتا تھا تو اب اِس زمانہ میں کوئی کیا لکھنے کا حوصلہ کرے کہ قطع نظر اور عطیات کے کسی سے اتنی اُمّید نہیں کہ لفظ تحسنت بھی زبان پر لا سے البتہ یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ عوام النّاس کو بلکہ خاص خاص لوگوں کو بھی بذریعہ اِن کتابوں کے بہت نامعلُوم باتیں دریافت ہوجائیں گی اور اکثر مسائلِ مُختلفہ سے

تقاریظ

واقفیت ہو جاویگی اور ہر شخص اردو زبان میں ان کو مستند قرار دیکر ہر جگہ تحریر و تقریر میں سند پیش کرے گا اور بلحاظ بانداتی کے بیشک قائل ہونگے۔ فقط +

راقم کمترین محمّد حسین عفی اللہ عنہ از ساکنان لکھنؤ و اراکین تحریر تاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء

از اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ۔ ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء +

مشیر ہند لکھنؤ

(۱۴۔ نومبر ۱۸۹۸ء)

ارمغان دہلی حال معروف بفرہنگ آصفیہ

کتاب موصوف تصانیف جدیدہ سے ایک عمدہ کتاب ہے جس میں ہندوستانی خاص و عام کی بول چال کے اردو فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ ہندی لغت۔ اور ان کے ماخذ اور طبعیات وفلسفہ کے ضروری مسئلے علم زبان یعنی فلولجی کے نکتے۔ اردو صرف و نحو کے قاعدے۔ مروجہ رسمیں۔ مع اسناد نظم و نثر مندرج ہیں +

اس کتاب کے مولّف ہمارے ہموطن اور قدیم دوست منشی سید احمد صاحب دہلوی ہیں۔ جو کنز الفوائد۔ وقایع دُرّ انیہ۔ انشاء ہادی النساء۔ وغیرہ کتب کے مصنف ہیں +

کتاب مذکورہ کا اشتہار تو ہندوستان کے نامی اخبارات میں پہلے ہی چھپ چکا تھا۔ بارے اب اس کا حصہ اوّل بھی نظر افروز ہوا +

مولّف صاحب نے ایک کام کیا ہے کہ زبانی جمع خرچ کو ایک علمی کتاب بنا دیا ہے۔ تذکیر و تانیث کی تمیز اہل دہلی۔ اور لکھنؤ کے موافق اس میں موجود ہے۔ زبانوں کا فرق اور ان کی اصلیت کا پتہ اس سے ملتا ہے + + + + + + + + + + + + + + +

(اس سے آگے وہی عبارت نقل کی ہے جو ارمغان میں درج ہے کہ ہمیں کیا کیا باتیں ہیں اور لغیر پر بنفر ملتا)

الغرض منشی صاحب نے طالبان زبان پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے جو بیان نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ملاحظہ فرمائیں گے خود ہی لطف اٹھائیں گے + غلام محمد خاں تپش +

اخبار عام لاہور

۲۳۔ اگست ۱۸۹۸ء

ہم اس خبر کو نہایت مسرت کے ساتھ درج اخبار کرتے ہیں کہ نواب سر آسمان جاہ بہادر نے منشی سید احمد صاحب دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ یعنی لغات اردو کی اکیس سالہ سخت جانفشانی و تحقیقات قابل آفرین پر توجہ فرما کر از راہ قدردانی حضور نظام کی جانب سے بالفعل پانسو روپیہ کا انعام اور ساڑھے چار ہزار روپے کی امداد بطور خریداری منظور فرما کر درست صاحب موصوف کو تین ہزار چھ سو روپیہ مرحمت فرمایا کہتے ہیں کہ یہ امداد ان کی محنت اور اخراجات سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی تاہم ایسی قدردان ریاست سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اسکے پورے گزشتہ آئندہ اخراجات کے کفیل ہو کر ہمیشہ کے واسطے اس یادگار کے مستحق ہونگے +

اخبارات

اب تک مولّف کا اسپر ساڑھے چار ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے جس میں آدھی کتاب چھپی ہے +

رفیق ہند لاہور

(۵۔ اگست ۱۸۹۸ء)

نواب سر آسمان جاہ بہادر کی قدردانی

کریم سائل خود را غنی کند یکبار — دوبارہ لب بگشاید صدف ز ابر بہار

دنیا میں ہزاروں قسم کی یادگاریں اور لاکھوں طرح کی فیاضیاں ہیں۔ مگر جو دیرپا ہی یادگار اور قابل ذکر سخاوت ہے وہ مصنفوں کی امداد اور تصنیف سے زیادہ نہیں ہے۔ اگرچہ بظاہر مصنف اور اُسکے سرپرست کا قیام نام کے واسطے ایک ہی درجہ ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو مددگار کچھ بڑھا ہوا ہے۔ مصنف ایک ایسا شخص ہے کہ اس نے کوئی بات خون جگر کھا کر نکالی اور اُسے لکھکر ایک کونے میں ڈال دیا۔ جس سے کوئی فیض نہیں اٹھا سکتا۔ سرپرست اور تصنیف کا مددگار ایک ایسا شخص ہے کہ وہ اس کو اندھیرے کونے سے نکال کر تمام عالم میں پھیلاتا ہے اور مصنف کی قدر کراتا اور اس کی تصنیف سے فائدہ پہنچواتا ہے گویا مصنف سے زیادہ اس کا سرپرست ہے +

ہم مدتوں سے سن رہے تھے کہ منشی سید احمد صاحب دہلوی اکیس برس سے ایک مکمل جامع اردو لغات مع مصطلحات لکھ رہے ہیں اور انہوں نے اپنی تحقیقات سے ثابت کر دیا ہے کہ فی زمانہ ہماری زبان کا ہر ایک لغت اپنے لغوی اور اصلی معنی سے ترقی کر کے خود اصطلاح بن گیا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایک ایک مفرد لغت کے چالیس چالیس پچاس پچاس اور سو سو معانی کی نوبت نہ پہنچتی۔ پس لغات ہی بجائے مصطلحات ہے تو ممکن ہے کہ مصطلحات علیحدہ اور لغات علیحدہ جلد میں جمع نہ کیجائے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ایک بہت بڑا نقص زبان میں رہ جاتا اور آئندہ کی ترقی و تحقیق میں بھی ہیچ ہوتا۔ اس عالی ہمت مصنف نے طرح طرح کی مصیبتیں تکلیفیں اٹھا کر اور برابر اپنی ذات سے اکیس برس تک صرف برداشت کر کے اس لغات کو ۹۶۰ صفحے تک رسالہ وار چھاپکر شایع کیا اور حرف **گاف تک** مسودہ کر لیا تھا کہ وہ بہت سے موانعات پیش آنے سے نہایت مجبور مقروض اور دل برداشتہ ہو گیا۔ غریب نے ماہوار رسالے کام چلنے اور امداد اخراجات ہونے کی غرض سے شایع کرنے شروع کئے۔ لوگوں نے اس کی گرانی تیار محنت دیکھکر ذرا سے الٹ پھیر سے خود چھاپنا اور اپنا نام کرنا بلکہ فائدہ اٹھانا چاہا۔ گو بہت سی فروگذاشتیں بے احتیاطیاں اور غلط بیانیاں ہوئیں لیکن بالفعل تو کامیابی ہوئی اور مصنف کو صدمہ پر صدمہ پہنچا۔ اس کے علاوہ جس ساہوکار کا روپیہ لگ رہا تھا سود وصول نہ ہونے کے سبب اس نے بھی اخراجات سے ہاتھ کھینچا اور آٹھ مہینے سے کام بند کر دیا تھا۔ مولّف کتاب برابر لکھتا اور تیار کرتا رہا۔ مگر اس کا چھاپنا بیشک

تقاریظ

التوا میں پڑ گیا۔ ایسی ایسی صُورتوں سے وہ نہایت حیران اور متفکر تھا کہ خدائے مسبب الاسباب نے جو کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا ایک ایسا سبب نکال دیا کہ

ہز اکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر اعظم ریاست حیدرآباد دکن

جو ایک مخیر اور ایسے کاموں کے بہت بڑے قدردان ہیں۔ شملہ پر تشریف لائے مُصنّف اپنا چھپا ہوا اور بلا طبع مسودہ لیکر حاضر خدمت ہوا۔ ساری مُصیبت اور تمام کہانی حضُور میں سُنائی لغات پر رپوٹ کرنے کا حکم ہوا جس سے اُس کی واقعی لیاقت محنت اور ضرورت ظاہر کرنے کا پُورا پُورا موقع ملا۔ اور ثابت ہو گیا کہ درحقیقت مؤلّف کا کام جس نے اپنی ساری محنت **حضُور نظام** کے نام پر کر دی۔ اور سنِ جلوس سے اسی ارادہ سے یہ کتاب لکھتی تھی کہ ایک ہی دفعہ پُوری کر کے بلا طلبِ امداد حضُور میں نذر گزرانُونگا قابلِ قدر امداد ہے چنانچہ سررشتہ سے ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ اِس کام کے ختم ہو جانے کی بابت رپورٹ ہوئی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی جتایا گیا۔ کہ اِس رقم کا سر دست ملجانا مُصنّف کے حق میں نہایت مُفید ہے تاکہ کتاب پر بار نہ پڑے اور جلد اِن باقی چھ حرفوں کو پُورا کر کے کامل کتاب چھاپ دے لیکن چُونکہ حضور ممدُوح اِس وقت سفر میں تھے اور بہت کچھ اِس قسم کی سخاوتیں فرما چکے تھے۔ اِس باعث سے بالفعل پانچسو روپیہ کا انعام مُصنّف کو کُل تصانیف پیش کرنے کی بابت از راہِ قدر دانی مرحمت فرمایا۔ اور ساڑھے چار ہزار کی کتابیں خریدلینے کا بطورِ امداد حکم دیا جس میں تین ہزار ایک سو روپیہ جس وقت مؤلّف ۱۰۹۲ صفحے جو چھپ چکے ہیں داخل کر دے فوراً لیلے۔ چنانچہ اتنا حکم بھی اُس کے سلئے ایسا ہو گیا ہے کہ جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا۔ یعنی اِس سے بھی اُس کے کسی قدر آنسو پُچھ گئے۔ آیندہ کے واسطے مُصنّف کو بہت کچھ تسلی دی۔ اور بشرطِ ضرورت عجب نہیں کہ درمیان میں بھی مدد ملتی رہے۔ ہم اِس قدردانی سے کمال خوش ہوئے ہیں بلکہ تمام ہندوستان جسکی آنکھیں اِس کتاب کی طرف لگی ہوئی تھیں حضُور ممدُوح کا شکرگزار رہا۔ اگر پُوری پُوری امداد ملجاتی تو کیا کہنا تھا۔ سارے کام بہت جلد بنجاتے۔ اگر سفر کا ابتدائی زمانہ ہوتا تو یقین ہے کہ مؤلّف اپنی مُراد کو پہنچتا۔ اور اب بھی انشاء اللہ تعالےٰ اُس کا کام پُورا پُورا بنجائے گا۔ صرف تحریک کی دیر ہے۔ ہم اُمّید کرتے ہیں کہ سرکارِ نظام ضرور اس طرف توجہ فرمائیگی۔ اور دیکھےگی کہ اِس قسم کے یُورپین مُصنّفوں کو ایک ایک اور دو دو لاکھ کی امداد قبل از اختتام کس سہُولیت سے اُن کی قوم نے دی ہے۔ اگر سرکارِ نظام بھی اسطرح پر مرعفرمائے تو کیا بڑی بات ہے کیُونکہ ایسے امُور میں ہمیشہ فیاضی کا دروازہ کُھلا ہوا ہے ❖

کوہِ نُور لاہور

(۲۸ اگست ۱۸۹۰ء)

اخبارات

دائمی سخاوت

سب سے بڑی فیاضی جو سر آسمان جاہ صاحب بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے بمقام شملہ عام ہندوستان کے واسطے فرمائی ہے وُہ نہایت ہی قابلِ قدر اور لایق صد ہزار آفرین ہے۔ کیُونکہ نہ اَور کوئی اِس قدر ہمّت کرتا اور نہ اِس کام کے انجام پہنچنے کی اُمّید ہوتی ہندوستان کا کوئی شہر کوئی گاؤں۔ کوئی سوسائیٹی۔ کوئی ریاست۔ کوئی اخبار کوئی رسالہ۔ کوئی دفتر۔ کوئی محکمہ اِس بات سے بیخبر نہ ہوگا کہ ایک شخص مُنشی سیّد احمد صاحب نامی بیس بائیس برس سے ہندوستانی اُردو زبان کی ڈکشنری جس کا نام فرہنگِ آصفیہ ہے لکھ رہا ہے اسکی تمام جمع پُونجی اندوختہ سرمایہ اور عُمر کا ایک بہت بڑا حصّہ اِسی کتاب کے پیچھے صرف ہو کر ہزاروں کا قرضدار ہو گیا ہے اب وُہ اُسکے اختتام کے قریب پُہنچا تو سب طرف سے اُسکی آمدنی کے دروازے بند ہو گئے۔ نہ اسسٹنٹوں کے دینے کے لئے پاس رہا چھپوانے کے لایق گرہ میں رہا اسکے علاوہ ہر طرف سے قرضخواہوں کے تقاضے شروع ہو گئے تھے لیکن آفرین ہے اِس شخص کی ہمت پر کہ اُس نے ایسی مایُوسی اور مصیبت کیحالت میں بھی حرفِ س تک ۱۰۹۲ صفحے چھاپ کر شایع کر دیئے گاف تک مسودہ تیار کر لیا صرف چھ حرف باقی تھے کہ زمانہ نے اُس کا دل چُھڑانے کے ڈھنگ ڈالدیئے اور ایسی نوبت پُہنچا دی کہ اب وُہ اِس کام کو چھوڑ کر بیٹھتا کہ دفعتاً مؤلّف کی کیا بلکہ سارے مُلک کی خوش نصیبی سے جناب نواب سر آسمان جاہ صاحب بہادر کے شملہ پر تشریف لانے کی خبر اُسکے کانوں تک پہنچی اور اُس نے توکّل بخدا حضُور ممدُوح کے حضُور میں بہیئتِ خیرخواہانہ حاضر ہو کر اپنے اِس کام کے دکھلانے کی درخواست کی جسے وُہ ۲۰ و ۲۱ سال سے مصیبتیں اُٹھا اُٹھا کر تمام مُلک پر احسان کرنے کی خاطر کر رہا تھا چنانچہ مؤلّف کی وہ درخواست براہِ قدردانی معرضِ قبُول میں آئی اور جو کچھ کام آجتک کیا گیا تھا خواہ مطبُوعہ خواہ مسودہ سب ملاحظہ عالی سے گزرا سررشتہ سے رپورٹ طلب ہوئی بالفعل حضُور نے سرکار نظام کیطرف سے پانچسو روپیہ کا انعام بطورِ خلعت اور ساڑھے چار ہزار روپئے کی امداد اُسکے انجام و اختتام کے واسطے بطورِ خریداری کُتب منظُور فرمائی۔ جس سے اِس دل شکستہ کی یاس مبدّل باُمّید ہو کر کچھ آنسو پُچھ گئے۔ مگر جہاں تک ہمیں علم ہے ہم خُوب جانتے ہیں کہ اِس امداد سے دو چند سہ چند محنت کے علاوہ مؤلّفِ مذکور اسپر صرف بھی کر چکا ہے اور یہ رقم اُس کے پُورے پُورے ادائے قرضہ کے واسطے بھی مکتفی نہیں ہے کیُونکہ بالفعل کم از کم آٹھ نو ہزار روپئے کے بغیر اُس کا پُورے طور پر کامل چھپنا اور بقیہ حرُوف کے اخراجات کا نکل آنا دشوار اور بہت دشوار ہے کیا اچھا ہوتا جو ریاستِ نظام جسکی نظیر ایسے امُور میں بہت کم ریاستیں ہیں مؤلّف کو انجام تک امداد سے سُبکدوش کر دیتی اور تمام محکموں اور مدارس وغیرہ کے لئے سر دست آٹھ دس ہزار کی کتابیں خرید لینے کا وعدہ فرماکر

تقاریظ

مؤلف کو یکمشت یہ روپیہ دیدیتی جس سے مؤلف کو کاغذ کے یکلخت خرید لینے چھپائی کا انتظام کر لینے اور سسنٹنوں کے مستقل طور پر بہم پہنچانے میں بہت بڑی مدد ملتی۔ ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آجتک اس ڈکشنری کے ۵۴ ہزار لغات ومحاورات قلمبند ہوچکے ہیں اور شاید اسی کے قریب قریب اور بھی ہوں اس کام کے واسطے اگر وافر مدد ملتی تو بھی کچھ بہت خیال نہ کیجاتی۔ ڈاکٹر فیلن کو جسکی ڈکشنری اسکے آگے چنداں طوالت ووقعت نہیں رکھتی ایک لاکھ روپے کے قریب تمام اہالیوں کی طرف سے مدد ملگئی تھی لیکن اس غریب مؤلف کو کہیں سے دس ہزار کی امداد بھی نہ مل سکی ہم سرکار نظام کی اس فیاضی کو بڑی وقعت اور قدر کی نظروں سے دیکھکر تمام ملک کیطرف سے اُن کے حضور میں دست بستہ مع شکریہ سفارش کرتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو اس کتاب کو اپنے اخراجات سے پورا پورا مؤلف کے حسب دلخواہ چھپوا دے جس سے اُردو زبان کو ایک استحکام ہوجائے۔ کیونکہ بار بار ایسے محقق و عالی ہمت وجان نثار ملک مصنفوں کا پیدا ہونا اس قسم کے سامانوں کا بہم پہنچنا ایک محال امر ہوا کرتا ہے۔ اور نام کے واسطے سینکڑوں روپے یادگاروں کے بنوانے میں لگا دیتے ہیں مگر وہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں ملجاتی ہیں لیکن تصنیف ایک ایسی یادگار ہے جو ہمیشہ قایم رہ سکتی ہے اور جس سے ملک کو بہت بڑا فایدہ پہنچتا ہے۔ ہمارے ملک کے واسطے بڑی خوش نصیبی اور فخر کا وہ دن ہوگا جب ہم یہ سُنینگے کہ سرکار نظام نے ازراہ قدر دانی و فیاضی وسخاوت ہمارے التماس کو منظور فرماکر ہمارے غریب مصنف کی سب آرزوئیں پوری فرمائیں اور اُسپر رحمت خسروانہ کی اور اُس کی محنت کا پورا صلہ اُس کو عطا فرمایا اور اُردو زبان کی کشتی کو گرداب فنا سے نکالکر کنارہ پر جا لگایا۔ کیونکہ کسی خضر عصر کی دستگیری کے بغیر ایسے تلاطم کے زمانہ میں اس شکستہ کشتی کا خدا ہی نگہبان ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ عرضداشت ضرور قبول ہوگی * آمین *

اخبار عالم میرٹھ

(۲۷۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(فیاضی)

قابل قدر فیاضی جو نواب سر آسماں جاہ بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی وزیر حیدر آباد دکن نے شملہ پر اپنے ہموطنوں کے واسطے فرمائی وہ نہایت ہی لایق تعریف ہے کیونکہ بغیر کسی ایسے عالی ہمت کے اسکام کا انجام پہنچنا از حد دشوار تھا۔ شاید ہمارے ناظرین اسبات سے بیخبر نہوں گے کہ ایک شخص مولوی سید احمد نامی دہلوی عرصہ دراز تقریباً بیس سال سے اُردو زبان کی ایک ڈکشنری مسمّی بفرہنگ آصفیہ لکھ رہا ہے جس نے کہ اپنا تمام مال ومتاع وآمدنی و عمر کا بہت بڑا حصہ اپنے ہموطنوں کی خاطر اس کتاب پر

اخبارات

صرف کر دیا بلکہ اسی کے پیچھے ہزاروں روپے کا قرضدار بھی ہوگیا۔ اب جو وقت کچھ کام قریب باختتام پہنچا تو صرف آمدنی ہی بند نہ ہوئی بلکہ قرضخواہوں کے تقاضوں نے اور بھی اس کو مجبور کر دیا مگر آفریں ہے اس محسن ملک کی ہمت پر کہ ایسی مایوسی ومصیبت کی حالت میں بھی وہ اپنے کام کو برابر کرتا رہا اور حرف سین تک ۵۰۰ ۱۰ صفحے چھاپ کر شایع کر دیئے اور علاوہ ازیں حرف گاف تک مسودہ بھی تیار کر لیا اب صرف چھ حرف باقی تھے کہ زمانہ نے جو ہمیشہ سے لایق آدمیوں کا دشمن جاں رہا ہے اس غریب مصنف کا دل ہر طرح سے پژمردہ کر دیا اور اب وہ وقت قریب تھا کہ وہ تنگ ہو کر اس کام کو چھوڑ کر ہو بیٹھتا کہ یکایک ہمارے ملک کی خوش نصیبی سے جناب نواب صاحب ممدوح کی شملہ پر تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی اور رفتہ رفتہ مصنف کے کان تک بھی پہنچی پھر اس بیچارہ کو یہ فکر ہوئی کہ کس ذریعہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کرے مگر آپ جانتے ہیں کہ آدمی کا جوہر خود آدمی کی قدر کا باعث ہوجاتا ہے اور وہی اُس کی قدر کراتا ہے چنانچہ جب اس کو کوئی ذریعہ سفارش کا نہ ملا تو خود ہی توکل بخدا بذریعہ عرضداشت حاضر ہو کر اپنے اس کام کے دکھانے کی درخواست کی جو اس نے اس عرصہ دراز میں مصیبتیں اُٹھا اُٹھا کر تیار کیا تھا ہمارے ملک کی خوش قسمتی سے وہ درخواست معرض قبول میں آئی مؤلف نے اپنا تمام کام خواہ مطبوعہ خواہ مسودہ سب ملاحظہ عالی سے گزرانا جسپر سررشتہ سے رپورٹ طلب ہوئی اور ازراہ قدر دانی بالفعل سرکار نظام کی طرف سے پانسو روپے کا انعام بطور خلعت اور ساڑھے چار ہزار روپیہ اختتام کتاب کے واسطے بطور خریداری کتب منظور فرمائے جس سے اس دل شکستہ کی ڈھارس بندھی اور یاس مبدل بآس ہوئی مگر اس معاملہ میں جس قدر ہم کو علم ہے ہم کہسکتے ہیں کہ اس امداد سے دو چند سہ چند محنت کے علاوہ اس پر وہ صرف بھی کر چکا ہے اور یہ رقم اس کے ادائے قرضہ کے واسطے بھی کافی معلوم نہیں ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ بغیر آٹھ نو ہزار روپیہ کے اس کا کامل طور پر پورا پورا چھپنا اور باقی حرفوں کا لکھا جانا مشکل کیا بلکہ قریب ناممکن کے ہے کیا خوشی کی بات ہوتی کہ سرکار نظام اسکی دستگیری فرماکر اس کو انجام کتاب تک امداد سے سبکدوش فرماتی اور اپنے تمام مدارس اور سب محکموں کے لئے آٹھ دس ہزار روپے کی کتابیں خرید فرماکر مصنف کو فی الحال یکمشت روپیہ دیدیتی جس سے اسکو ہر طرح کی آسانی وکفایت اپنے کام میں ہوجاتی اور ہمیں یہ بھی ایک معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آجتک اس نادر ڈکشنری کے ۵۴ ہزار لغات ومحاورات تحریر میں آچکے ہیں اور شاید اسی کے قریب قریب اور بھی ہوں اگر اس کام کیلئے اس سے زیادہ مدد ملتی تو بھی وہ تھوڑی تھی۔ مگر ہم سرکار نظام کی اس فیاضی کو بھی بڑی وقعت وقدر کی نگاہوں سے دیکھکر تمام ملک

تقاریظ

کی طرف سے اُن کے حضور میں دست بستہ مع شُکریہ سفارش کرتے ہیں کہ وہ عالی سرکار اِس کتاب کو کہ جس کا سرپرست سوا حضور کے اور کوئی نظر نہیں آتا پُورا پُورا اپنے اخراجات سے بطورِ یادگارِ مؤلف کے حسبِ دلخواہ چھپوا دے جس سے اُردو زبان کو استحکام ہو جائے کیونکہ بار بار ایسے محقق و عالی ہمت و جاں نثار مُلک کا پیدا ہونا اور ایسے سامانوں کا بہم پہنچنا محالات سے ہوا کرتا ہے ہمارے مُلک کے واسطے بڑی خوشی کا وُہ دن ہوگا جب ہم یہ سُنینگے کہ اُس عالی سرکار بادقار نے از راہِ قدردانی ہماری عرضداشت کو قبول فرما کر اور کشتیِ اُردو زبان کو گردابِ فنا سے نکال کر کنارہ پر جا لگایا کیونکہ اِس تلاطم کے زمانہ میں بغیر دستگیری کسی خضرِ وقت کے ایسی شکستہ کشتی کا کنارہ پر پہنچنا دشوار بلکہ محال شمار معلوم ہوتا ہے ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ عرضداشت جو بہبودیِ مُلک کے واسطے ہے ضرور قبول ہوگی +

+ سر مور گزٹ ناہن

(۲۰ ستمبر ۱۸۹۵ء)

گورنمنٹ نظام اور فرہنگِ آصفیہ

فرخندہ بُنیاد حیدرآباد اور اُن لوگوں کو جو اِس اسلامی سلطنت کے مبارک مولود ہیں۔ جو شغف اور ہمدردی علوم و فنون کے ساتھ ہے اور جس کی قابلِ نظیر اور بیشمار مثالیں ہر روز ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہیں اُنہیں میں سے ایک واقعہ فرہنگِ آصفیہ کا ہے +

فرہنگِ آصفیہ اُس ہندوستانی اُردو لُغات کا نام ہے جسے ہمارے مخدوم مکرم جناب مُنشی سیّد احمد صاحب دہلوی حضور نظام کی تخت نشینی کے زمانے یعنی تقریبًا بائیس برس کے عرصہ سے ہمارے آصف جاہِ سادس **حضرت نواب میر محبُوب علیخاں بہادر بالقابہ خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم** کی دائمی یادگار اور ڈیڈیکیشن کی غرض سے تیار کر رہے ہیں۔ ہم کو اِس مشہور کتاب کے ساتھ جو بلا شبہ ہماری اُردو زبان کی تواریخ میں ایک عظیم الشّان انقلاب پیدا کرنے کے سامان جمع کر رہی ہے۔ ابتدا سے ایک خاص دلچسپی تھی اور اس کے حالات کے معلوم کرنے کے ہم ہمیشہ مُشتاق رہتے تھے۔ آج ہمارا ارادہ ہے کہ نظام گورنمنٹ تک اپنی ایک عرض پہنچائیں اور اپنے ناظرین کو چند سطروں میں کتاب کے بعض حالات سے آگاہ کریں۔ جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے +

فرہنگِ آصفیہ اور اُسکے مُصنّف کے واقعات کو ہم نے معمولی واقعات کی نظر سے کبھی نہیں دیکھا وُہ ہمیں کئی ایک مُصنّفوں کے حالات یاد دلاتے ہیں جنکی ثابت قدمی۔ استقلال محنت اور اپنے کام کی مضبوط دُھن نے تمام اندرُونی اور بیرُونی مصائب اور تکالیف سے اُنکو بے پروا کر دیا ہے اور اُنکی کامیابی دنیا کے لئے ایک سبق آموز اور قابلِ نظیر واقعہ ہوا ہے۔ لائق مُصنّف ابھی بہت دُور نہ جا چُکا تھا کہ طبعِ کتاب کے مصارف نے اُس کو قرضدار کر دیا۔ اور اِس وقت تک کُل ایک ہزار صفحے پریس سے نکل چکے تھے۔

اخبارات

اُس کا ارادہ تھا کہ جب فرہنگ بہمہ وجوہ مکمل اور تیار ہو جائے تو خود لیکر حاضرِ دربار ہو۔ مگر حالات نے اُس کو اجازت نہ دی اور تھوڑی دُور جا کر ٹھہر جانا پڑا۔ ہم کو لائق مُصنّف کی سال گزشتہ کی وُہ عرضداشت جو بہ عنوان "لُغاتِ اُردو کا وصال" اور ہمارا عرض حال شائع ہوئی تھی نہیں بھولی مُصنّف کی تکالیف اور دِقتوں کا وُہ ایک دردناک مرقع تھا جس نے اگر زیادہ نہیں تو مُصنّف کے بہت سے دوستوں کو اُس کی پریشانی اور اضطراب کا شریک بنا دیا تھا۔ لیکن ناموافق دن بہت عرصہ تک نہ ٹھہرنے پائے اور مُصنّف کی خوش قسمتی اُسکو ایامِ مسعود کے قریب لے گئی۔ وہ وُہ ایام تھے جب کہ **نواب سر آسمان جاہ بہادر** شملہ پر تشریف فرما ہوئے اُن کے کھلے دربار نے مُصنّف کو اُس خیر مجسم نواب کے حضور میں بے روک حاضر ہونے کا موقع دیا اور سب سے پہلے جن جوہر شناس آدمیوں نے اُس کو سابقہ پڑا وُہ ہمارے علم دوست اور تمام قسم کی تصانیف کے مشہور قدردان جناب **نواب انتصار جنگ بہادر مولوی محمد مشتاق حسین خاں صاحب اور شمس العلما جناب مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی** تھے جو اپنی مجموعی لیاقت میں آج اپنا نظیر نہیں رکھتے یورپ اور ایشیا کی متعدد زبانوں سے بخوبی ماہر ہیں اور شاید مسلمانوں میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایشیائی زبانوں میں سنسکرت میں اِسقدر مہارت حاصل کی ہے کہ اتھرون وید کا ترجمہ کر رہے ہیں مولوی صاحب موصُوف نے بالاستیعاب تمام فرہنگ کو ایامِ قیام شملہ میں ملاحظہ فرمایا اور اُن کی قدردانی نے جو معاونت مُصنّف کے لئے تجویز کی تھی وُہ بیشک اُس کو صرف گزشتہ مصارف کی طرف سے سُبکدوش کرنے کیلئے ہی کافی نہ تھی بلکہ آئندہ کے لئے بہت کچھ ہمّت بندھانے والی تھی یعنی آٹھ ہزار روپیہ سے بالفعل اُس کی معاونت کی جائے اور اِسی قدر روپیہ کا بعد میں مال خرید لیا جائے بہ نفس نفیس حضور نواب سر آسمان جاہ بہادر نے بھی کچھ کم تلطف اور مراحم سے مُصنّف کی محنتوں کی داد نہیں دی تھی۔ ایک دلچسپ واقعہ اُس وقت کا یہ ہے کہ جب کتاب کو ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور کی نظر اِس شعر پر پڑی کہ ؎

وادیِ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پُوچھے ۔ خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

تو بہت متبسّم ہوئے +

لیکن آخر کار جو فیصلہ نسبت معاونتِ مُصنّف قرار پایا وُہ یہ تھا کہ سر دست مُصنّف کو پانسو روپیہ بطورِ انعام کے عطا ہوں اور ساڑھے چار ہزار کی کتابیں بہ تخفیفِ قیمت اِس شرط پر اُس سے خرید کی جائیں کہ اجزائے طبع شدہ تا حال کی چارسو جلدیں دہلی میں **مولوی عنایت الرحمٰن خاں صاحب** کے پاس داخل کر دی جائیں جو بروقت ادخال مُصنّف کو اکتیس سو روپیہ دیدینگے۔ اور باقی چودہ سو روپیہ اُس وقت دیئے جائیں گے جبکہ بقیہ اجزا حضورِ نظام میں پہنچ جائیں۔ اِس بارہ میں جو حکم صادر ہوا تھا اُس کا تذکرہ

+ اخبارِ عام لاہور (۲۹ جون ۱۸۸۹ء) یہ پرچہ شملے سے اسباب آنے میں کہیں ادھر اُدھر ہو گیا چنانچہ اسی وجہ سے ۷ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ پرچہ اس کی نقل بھیجدینے کیلئے لکھا گیا جواب نہ پہنچنے سے خیال تھا کہ شاید صاحب موصوف کو عدم فرصت کے سبب تکلیف گوارا نہ ہوئی مگر جب ایک دوست کو لکھا اور وہ خود گئے تو ایڈیٹر صاحب نے از راہِ مہربانی اپنے دو آدمی اُنکی مدد کو دئے لیکن افسوس کہ ۹ سنہ کے فائل میں جنوری سے ۲۰ جولائی تک کے پرچے ہی ندارد تھے پس ۲۹ جون کا پرچہ کہاں سے نکلتا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۹ء کے پرچے سے ہی اُس پرچہ کی رائے کا اندازہ ہو سکتا ہے +

تقاریظ

بار ہا اخبارات میں ہو چکا ہے اور اس کی صحت میں ہم کو کچھ شبہ نہیں ہے۔ مؤلف نے مطابق اس حکم کے اجزائے مطبوعہ مولوی عنایت الرحمٰن خاں صاحب کی خدمت میں پہنچا دیئے۔ اور تعمیلِ حکم سے فارغ ہو لیا +

مگر ہم نے نہایت افسوس سے سنا ہے کہ معاونت مجوزہ اب تک مصنف کو نہیں عطا کی گئی ہے کہ باعث کچھ تو نواب انتصار جنگ بہادر کے دشمنوں کی علالتِ طبع ہے اور کچھ مؤلف اور ملک کی بدبختی۔ مگر مؤلف اپنے کام اور فرض کی طرف سے غافل نہیں رہا۔ اگرچہ چھپنے کا کام بند ہو گیا لیکن جو عمل اس کا اختیاری تھا یعنی تصنیف و تالیف کا وہ جاری رکھا اور اس عرصہ میں نہایت استقلال اور ثابت قدمی اور سرگرمی سے اس کو قریب بانتقام پہنچایا ہے جس کی مفصل کیفیت ہم خاتمہ پر مشتہر کریں گے +

اب جبکہ تکمیل پانا اور تیار ہو کر اپنی اصلی غرض کو پہنچنا کتاب کا نظام گورنمنٹ کی توجہ پر منحصر ہے اور جبکہ ہماری عرضداشت نواب انتصار جنگ بہادر اور فاضل مولوی سید علی صاحب بلگرامی کے کانوں تک پہنچنے کے لئے ہے تو ہم کو امید کرنا چاہئے اور قوی امید کہ اس سے زیادہ تردد میں گرفتار ہونے کا ہم کو کوئی موقع نہ ملے گا اور یہ نام ور کام نہایت عمدگی اور اطمینان سے انجام کو پہنچے گا +

اس وقت تک پچاس ہزار سے کچھ اوپر لغات اور محاورات مؤلف کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ حرف نون کے ختم ہو جانے میں شاید اب کچھ دیر نہ رہی ہو تو اس اندازہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصنف اپنے کام سے تین چار ماہ تک سبکدوش ہو جائیگا +

ہندی ۲۰۰۲۲ اُردو ۱۸۲۲۲ فارسی ۶۸۶۸ عربی ۷۰۸۴ وغیرہ سنسکرت ۲۶۹۳ انگریزی ۵۴۱۴ مختلف یعنی ترکی و یونانی وغیرہ کل ۱۱۰ ۵۰ +

اس کے تیار شدہ صفحے جو ایک ہزار سے اوپر ہیں ہماری نظر سے بالتمام گزر چکے ہیں وہ جس علم و فضل کے مظہر ہیں وہ تھوڑے ہی دنوں میں ملک کا حصہ ہو جائیں گے اور اس کام کی بخیر و خوبی انجام ہو جانے پر ہم کو فاضل مصنف کے علمی ذخائر سے صد قسم کی اُمیدیں ہیں جو خدا کرے کہ بر آئیں آمین +

اخبارِ عام لاہور

(۱۹- اکتوبر ۱۸۹۹ء)

گورنمنٹِ نظام اور فرہنگِ آصفیہ

عنوانِ بالا پر ایک برجستہ پُرلطف اور دلچسپ سفارشِ اُردو لغات موسوم بہ فرہنگِ آصفیہ کی نسبت ۳۰ ستمبر کے سرگزشت میں ہماری نظر سے گزری + اخبار مذکور کے لائق اڈیٹر نے جس ہمدردی خوبی اور مذاق کے ساتھ ایفائے وعدہ پر توجہ دلائی ہے وہ اس قابل ہے کہ ہم بھی اپنے ملک اور اپنی ذات خاص کی طرف سے اس کی تائید کریں + ہمارے ناظرینِ اخبار کو یاد ہو گا کہ ہم نے شملہ کی سیر سے واپس آ کر ۲۹ جون ۱۸۹۸ء کے پرچہ میں

اخبارات

فرہنگ مذکور کی نسبت اپنی چشمدید کیفیت تفصیل وار لکھ کر امداد موعودہ کی نسبت کچھ اشارہ کیا تھا جس سے قوی اُمید تھی کہ اس پر توجہ ہو کر بہت جلد لغات مذکور کے مکمل چھپ جانے کا انتظام ہو جائے گا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک مصنف کی محنت نے کچھ اثر نہیں کیا + جس وقت تک ہم نے اس لغات کو دیکھا تھا ۴۷۰۱۵ لغات اور محاورات لکھے جا چکے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ پچاس ہزار ایک سو دس تک نوبت پہنچ چکی ہے گویا ۱۴ مہینے کے عرصہ میں ۳۰۹۵ لغات اور محاورات زیادہ کئے گئے۔ جس سے مؤلف کی سرگرمی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اگر اُسے جلد امداد موعودہ ملگئی تو اسی سال میں یہ کام ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ اب صرف تین چھوٹے چھوٹے حرف باقی رہ گئے ہیں + جسقدر مشکلیں تھیں سب طے ہو گئیں۔ یعنی ہاتھی نکل گیا اور دُم باقی رہ گئی ہے سب سے زیادہ دستگیری کا یہی موقع ہے۔ ایسے وقت میں توجہ نہ کرنا ہمارے ملک کے واسطے کمال ہی بدنصیبی کا سامنا ہے + ہمارے ناظرین ابھی تک اس بات کو بھولے نہ ہونگے کہ ہمنے لفظ مُنہ کی نسبت ۲۷ ستمبر کے اخبار عام میں لکھا تھا کہ وہ بہت کچھ لاؤ لشکر اپنے ساتھ لے کر مؤلف کے قلم سے نکلنے والا ہے۔ چنانچہ تازہ خبر سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ لفظ ۲۵ مفرد معانی کے علاوہ تین سو انتیس ۳۲۹ مرکب محاورات کے ساتھ ظہور پذیر ہوا ہے + اسی طرح لفظ ناک کے ۳۰۰ اور نام کے اسّی محاورے تاریخی واقعات کے علاوہ لکھے گئے ہیں + ہم اُمید کرتے ہیں کہ اب حضور سر آسمان جاہ بہادر اور گورنمنٹ نظام ضرور اس طرف توجہ فرما کر اس سال بھر کے اخراجات کی طرف بھی رعایت ملحوظ رکھیں گے جس سے وہ مثل صادق نہ آئے کہ آ دبیر گھر کا بھی لے جاؤ + مؤلف نے اُس تحریری حکم کے بھروسے پر جو کہ روپیہ ملجانے کی بابت مرحمت ہوا تھا بہت کچھ اس کام پر خرچ کر کے جلد پورا کر دینے میں کوشش کی تھی جس کے باعث وہ اور بھی زیادہ زیر بار ہو گیا۔ بلکہ مسانع کی بجائے اور اُس کو گھر سے دینا پڑ گیا۔ کیونکہ سوا برس کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور سود کے گھوڑے کی رفتار سب کو معلوم ہے + ہم مؤلف کو اطمینان دلاتے ہیں کہ اب اُس کی محنت وصول ہونے کا وقت بہت قریب آ گیا + یہ اُسی کے ہموطنوں کی عنایت تھی جو اس قدر عرصہ تک اُسے پریشانی اٹھانی پڑی

سفیرِ دکن حیدر آباد

(۲۵-و ۲۹- جنوری ۱۹۰۱ء)

۱۱- جنوری روز سہ شنبہ کو منشی سید احمد صاحب دہلوی مصنفِ فرہنگِ آصفیہ دارالجہد اما کو نواب مدار المہام صاحب سر آسمان جاہ بہادر بالقابہ نے بھیجے یاد فرمایا چنانچہ مصنف موصوف حاضر ہوئے نذر گزرانی جو کمال خوشی سے منظور ہوئی نواب صاحب ممدوح ایسے اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ بیان سے باہر ہے درحقیقت اہلِ کمال کی جو یہاں قدر دانی اور عزت ہے کسی دوسری جگہ نہ ہوگی لغت کے ختم ہو جانے سے خوشنودی

تقاریظ

ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حضور میں پیش کرنے کے واسطے بھی وقت نکالوں گا بقیہ کتاب کب تک چھپ جائے گی مصنف نے عرض کیا کہ اب تمام توجہ اسی طرف مصروف ہوگی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد شایع ہو جائے گی چونکہ سرکار نظام سے معقول انعام کے علاوہ خریداری کتب سے کافی امداد مرحمت ہوئی ہے اس سبب سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اب عنقریب **لُغات** مذکورہ کو کامل طور سے چھپا ہوا دیکھیں گے +

ہم اپنے ۵ + جنوری کے پرچے میں مولوی سید احمد صاحب دہلوی مصنف فرہنگِ آصفیہ اور جناب نواب **سر آسمان جاہ بہادر** مدار المہام ریاست آصفیہ کی ملاقات کا ایک مختصر ذکر چھاپ چکے ہیں جس سے ہمیں اُمید ہے کہ وہ عنقریب باریاب بندگانِ عالی ہونگے۔ سُنا ہے کہ مصنف صاحب موصوف نے حضور میں سُنانے کے واسطے کچھ عرضِ حال بطور پیکرِ خیال لکھا ہے جو دلچسپی سے خالی نہ ہوگا عمائد و اراکین ریاست نے نہایت قدردانی اور اخلاق سے ان کی ملاقات منظور فرمائی بعض صاحبوں سے کئی کئی مرتبہ ملنے کی نوبت آئی۔ ہمارے فخرِ دکن نواب **انتصار جنگ بہادر** معتمد مالگزاری مدار المہام سرکار عالی نے اپنے یہاں مہمان رکھا اور خود اپنے ساتھ لیجا کر نواب عماد الدولہ بہادر پرائیویٹ سکرٹری حضورِ بندگانِ عالی اور نیز جناب مولوی مہدی حسن صاحب (فتحنواز جنگ بہادر) سے آپ کی ملاقات کرائی بلکہ نواب محسن الدولہ محسن الملک سید محمد مہدی علی خاں صاحب بہادر معتمد پولیٹکل و فنانشل کے دولت خانے پر بھی لے کر گئے لیکن محسن الملک بہادر اُس وقت خلعت پر تھے اور مولوی صاحب موصوف کو اسقدر فرصت نہ تھی کہ زیادہ قیام فرما سکتے ہاں بعد میں اُن سے بھی ملاقات ہوئی اور بہت دیر تک ہر قسم کا ذکر اذکار رہا بلکہ نواب صاحب موصوف نے اِس قدر اخلاق کو کام فرمایا کہ مصنف کے پاس خود تشریف لانے کا وعدہ کیا جس سے مصنف نے بمشکل نواب صاحب موصوف کو باز رکھا نواب اعظم یار جنگ بہادر اور جناب نواب مظفر الدین خاں بہادر نواب رفعت جنگ بہادر سے بھی ملاقات ہوئی اور اسوقت امیر اللغات کا بھی تذکرہ آیا جسکی حقیقت بخوبی معلوم ہوگئی شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی مصنف صاحب ممدوح سے جس ہمدردی سے پیش آئے وہ بھی قابلِ ہزار آفرین ہے مگر ہم افسوس کرتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف یہاں سے بہت جلد واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ باوجودیکہ کوئی اُنہیں اسقدر جلد جانے کی صلاح نہیں دیتا ہے لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف کا تعلق گورنمنٹ انگریزی سے بطریقِ ملازمت ہے اسواسطے سب اُنکو یہاں ٹھیرا نہیں سکتے دوسرے اُن کی رخصت کی مدت بھی قریب الاختتام ہے +

ہم مصنفِ فرہنگ سے دو ایک بار ملے ہیں اسکی کیفیت کسی موقع پر ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ اب خداوند تعالےٰ سے ہماری یہ دعا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کو یہاں سے

اخبارات

اِس کامیابی کے ساتھ واپس لے جائے کہ وہ اپنی لُغت بلکہ دیگر تصنیفات کو بھی چھاپ دینے پر پورے پورے قادر ہو جائیں +

چونکہ ریاستِ حیدرآباد ایک ایسی ہنر پرور ریاست ہے کہ جسکا نظیر فی زمانہ ہندوستان میں نہیں ہے کوئی حاجتمند یا صاحب کمال اِس ریاست سے خالی نہیں جاتا +

اِس سبب سے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ صاحب صحیفۂ قُدسی کو اپنا یہ شعر جو مولوی سید احمد صاحب کی نسبت اپنی رسالے میں لکھا ہے واپس لینا پڑے گا ؎

یوں پھریں اہلِ کمال آشفتہ حال افسوس ہے   اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

ہماری گورنمنٹ کوئی تنگدل گورنمنٹ نہیں ہے، اُسکی امداد بقولِ صاحب صحیفہ اونٹ کے مُنہ میں زیرہ نہیں ہو سکتی بلکہ ہو اور وہ بھی پیٹ بھر کے مصنفِ فرہنگِ آصفیہ کو جو کچھ امداد مل چکی ہے وہ آپ ہی کے نزدیک قابلِ شکریہ نہیں بلکہ مصنف خود بھی اُس کے شکریہ میں رطب اللسان اور ممنونِ احسان ہے چنانچہ اُس کا بیان ہے کہ اگر وہ امداد نہ ملتی تو میرا اور لُغات کا خاتمہ ہو لیا تھا۔ صاحب صحیفہ قُدسی نے حسبات پر ازراہ ہمدردی توجہ دلائی ہے یہاں پیشتر ہی سے اُسپر توجہ ہو رہی ہے ہم اور آپ دونوں اِس دعا میں شریک ہیں انشاء اللہ تعالیٰ مصنف صاحب دکن سے بھرپور ہی جائینگے آمین ثم آمین +

(افسوس کہ ۳۰ جنوری کا پرچہ یعنی ناتمام مضمون کا پورا صفحہ تو ہمارے پاس رہ گیا مگر اُس سے اگلے کئی پرچے گم ہوگئے جو سلسلہ وار طبع ہو رہے تھے اسوجہ سے ہم اسکو درج کرنے سے معذور رہے۔

سر مور گزٹ ناہن

(۱۴ دسمبر ۱۸۹۱ء)

فرہنگِ آصفیہ اور امیر اللُّغات

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی نے جو اِس زمانہ کے نہایت مشہور و معروف شاعر ہیں اور نواب صاحب مرحوم رامپور کے اُستاد تھے ایک نہایت بزرگ کام شروع کیا ہے یعنی اُردو زبان کی ایک **لُغات** لکھنی شروع کی ہے۔ اُسکا پہلا پارہ چھپکر شایع ہو گیا ہے +

فرہنگِ آصفیہ یا ارمغانِ دہلی یا سید اللُّغات کی نسبت تو عموماً ہمارے دوست جانتے ہیں کہ وہ ایک ہمارے بزرگ عالم کی بے نظیر محنتوں کا نتیجہ ہے یعنی مولوی سید احمد صاحب دہلوی کی لُغات جو ایک زمانۂ دراز کی محنتوں کے بعد ختم ہوئی ہے اور تمام و کمال تیار ہو چکی ہے اگرچہ اُس کا ایک بہت بڑا حصہ چھپنے کو باقی ہے۔ بلاشُبہ اُس کتاب کی خوبیوں اور ایک لمبے زمانے کی ان تھک محنتوں نے اُس کے مصنف کو دُنیا کے بڑے آدمیوں میں جگہ دینے یا اسکے کا مستحق ٹھیرا دیا ہے۔ بیس بائیس برس کا زمانہ اگرچہ کہنے کو ایک بات ہے مگر ہر ایک انسان کی زندگی کا اصلی اور سب سے قیمتی حصہ ہے۔ ایسے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ ایک کام کو لگاتار اتنے لمبے زمانہ تک کئے جانا بجائے خود ایک بات دُنیا

تقاریظ

میں سے ہے۔ کون شخص ہے جو ایسے بیتظیر اور محنت کی تعریف نہ کرے گا +
مگر ہم کو رسالت کے بیان کرنے سے نہایت افسوس ہے کہ ابتدا سید اللغات اور امیر اللغات
کے درمیان ایک مخالفانہ بحث شروع ہوئی اور دلی اور لکھنؤ کی پرانی چھیڑ چھاڑ تازہ کر کے
اس مباحثہ میں شریک کردی گئی۔ سید اللغات کا معاون اکمل الاخبار دہلی تھا جو درحقیقت
دہلی میں ایک ہی عمدہ اخبار ہے اور دلی اور لکھنؤ کے مقابلہ میں اپنے اس پرانے رکھول
کی طرف سے جواب دہی کرنا اُسی کا کام تھا۔ اکمل الاخبار کو اس وجہ سے بھی زیادہ کام کرنا پڑا
کہ امیر اللغات کی حمایت میں لکھنؤ کے متعدد اخبارات مثلاً آزاد اور تہذیب اور ریاض الاخبار
گورکھپور وغیرہ جو کام سب کرتے تھے وہ ادھر تنہا اکمل الاخبار کو زیادہ مقابل کر کرنا پڑتا ہے
اگر اس مباحثہ پر ملاحظہ کیا جائے تو جس خوبی اور استقلال اور متانت و لیاقت سے اکمل الاخبار
نے کام کیا ہے وہ اُسکے مخالفین سے نہیں ہو سکا۔ اور اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم تو سرے
سے ایسی بحث کے سخت مخالف ہیں اور اُسے بالکل بیہودہ اور بے فائدہ جانتے ہیں۔
امیر اللغات کے معاونین کو زیادہ انصاف سے کام لے کر خاموش ہو جانا چاہیے تھا
درحقیقت اُن کو یہ منصب نہیں حاصل ہوا تھا کہ سید اللغات کیساتھ مقابلہ اور بحث شروع کریں +
اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم امیر اللغات کے بزرگ مصنف کی محنت اور عمدہ
کوششوں کی قدر نہیں کرتے۔ ہم تو ہر ایک ایسے کام کو جو قوم یا ملک کی بہتری یا علمی ترقی
وغیرہ کے واسطے کیا جائے دل سے قدر اور عزت کرتے ہیں اور امیر اللغات کے مصنف
کو ہزار تحسین و آفرین کا مستحق جانتے ہیں۔ مگر بلحاظ اُس محنت کے جو سید اللغات میں کیگئی
ہے امیر اللغات کو کوئی نسبت اُس سے مقابلہ کی نہیں ہے۔ امیر اللغات جس روز
اُس قدر محنت ظاہر کر سکے گا تو ہر طرح سے مقابلہ کا مستحق ہوگا۔ ورنہ ایک شخص جو آج ایک
مدرسہ کے قایم کرنے یا مکان بنانے کے واسطے جزوی سامان بہم پہنچانے لگا ہے اگر
کسی عظیم الشان کالج یا محل کے بانی کے ساتھ مقابلہ کرے تو یہ کس قدر ناموزوں ہوگا +
علاوہ اس بزرگی کے سید اللغات کو امیر اللغات پر تقدیم کا حق حاصل ہے۔ اور گو امیر اللغات نے
سید اللغات سے کچھ مدد لی ہو یا بہت کم مدد لی ہو مگر مقدم اور مؤخر ہونے میں جو فضیلت
رتبہ میں ایک کو دوسرے پر ہے اُس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور اس صورت میں کہ مؤخر
قابلیتوں میں مقدم کے برابر یا اُس سے زیادہ ہو اُس کے کام کا ترقی یافتہ ہونا بھی ضروری
ہے۔ مگر سید اللغات کے مصنف میں جو سنسکرت اور ہندی کے جاننے کا بہت بڑا ملکہ ہے
وہ بجائے خود ایک جداگانہ بڑھی ہوئی قابلیت ہے اور علم قابلیت اور خصوصاً قوت بیانیہ
اور تشریح جو درحقیقت ایسے کام کے کرنے کی جزو اعظم اور اس کام کے اختیار کرنے کی قدرتی
تحریک ہوئی ہے مولوی سید احمد صاحب دہلوی میں ایک غیر معمولی خداداد نعمت کی مانند
ہے اور اُس سے انکار کرنا بڑی بے انصافی کی بات ہے اگر ان امور اور دوسرے ایسے

اخبارات

امور پر جو بیان کئے جا سکتے ہیں غور کیا جاتا تو ایسی مخالفانہ بحث کی ضرورت ہی نہ تھی۔
ہم تو ہر حال میں اس بحث کے مخالف ہیں اور اپنے دوست اکمل الاخبار سے بھی نہایت
ادب کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ اس بحث سے ہاتھ اُٹھا لیں۔ اور مضمون کو منصف پسند
لوگوں کے انصاف اور مقابلہ کرنے والوں کی حق شناسی کے واسطے چھوڑ دیں۔ ہم کو یقین ہے
کہ جس حال میں ہم اس بحث کو چھوڑ دینے کے واسطے درخواست کرتے ہیں بلکہ اس سے
بھی زیادہ اُن کی عنایت پر بھروسہ کر کے ضرور چھیڑنا چاہتے ہیں اس مباحثہ کو وہ ترک
کر دیں گے اور اپنے دوسرے قومی مضامین کی طرف متوجہ ہونگے +

چودھویں صدی راولپنڈی

(۱۵۔ نومبر ۱۸۹۸ء)

نواب وقار الامراء بہادر کی فیاضی

(علم اور علما کی قدردانی)

یہ صحیح ہے کہ زمانہ تبدیل ہو گیا ہے اور اُس کی ہر ایک چیز کی ترقی کے اصول بھی بدل گئے
ہیں بغداد اور قرطبہ کا نام کوئی بھول تو نہیں سکتا مگر یہ کہا جاتا ہے کہ شخصی حکومت کی طرح
شخصی قدردانی اور سرپرستی علوم کے آثار اور نتایج پایدار نہیں ہوتے یہ ذمہ وار ایسی قوم
کی ہیں اور قوم ہی اُن کو احسن طریق سے انجام دے سکتی ہے لیکن اس تبدیل شدہ اصول
کو اپنا رہنما بنانے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کیلئے اس امر کی ضرورت ہے کہ اقوام یورپ
کی طبایع کی طرح مسلمانوں کی طبایع بھی تبدیل ہو جائیں اور اس انقلاب کو جو زمانہ میں ہوا ہے
قبول کر لیں۔ جبتک مسلمانوں کی طبایع میں یہ تغیر نہیں واقع ہوتا اُن کے [illegible]
کے واسطے بغداد اور قرطبہ کی ضرورت ہے اور خدا کے فضل سے ہمارے
ملک کے مسلمان حیدر آباد پر اور خصوصاً اس زمانہ میں فخر کر سکتے ہیں۔ سالار جنگ [illegible]
کی علم اور علما کی قدردانی اور مردم شناسی ضرب المثل ہو چکی ہے۔ نواب وقار الامراء بہادر
کے زمانہ وزارت کو خداوند کریم دراز کرے وہ ہر ایک سے گوئے سبقت لیجائے گا +
حیدر آباد کا سررشتہ تعلیم خود توجہ کا محتاج تھا یعنی سررشتہ تعلیم کو ہمیشہ سے شکایت تھی
کہ اُن کو بہت کم روپیہ دیا جاتا ہے جو ضروریات تعلیم کے واسطے کافی نہیں ہے جناب
نواب مدار المہام بہادر نے اس شکایت پر توجہ فرمانے میں کچھ بھی تاخیر نہ [illegible]
اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں (۴۵۰۳۷۹) روپیہ کا اضافہ منظور فرمایا ہے یعنی سابقہ
کو دوچند فرما دیا ہے۔ اسی طرح سے حیدر آباد کے مستحقین کی ترقی تعلیم کے واسطے [illegible]
وظائف عطا فرمائے ہیں اور سرکاری وظائف سے ولایت میں تعلیم حاصل کرنے [illegible]
بھی جناب ممدوح کی توجہ سے محروم نہیں ہے اور اس عمدہ طریقہ کو ترقی [illegible] ولایت
سے تعلیم حاصل کر کے آئی ہوئی جماعت کی حیدر آباد میں کافی تعداد مہیا کرنے کے [illegible]

تقاریظ

کے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ منظور فرمایا گیا ہے۔ **سیّد سراج الحسن صاحب** جو **نواب محسن الملک** بہادر کے عزیز ہیں اور حیدرآباد سے ولایت میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے منتخب کرکے بھیجے گئے تھے، اور اب نہایت تعریف کے ساتھ امتحان برزخی میں کامیاب ہوکر واپس تشریف لائے ہیں، اور ان کی عمدہ لیاقت اور اوصاف حمیدہ کے سبب سے جابجا خوشیاں ہو رہی ہیں اُن کو اور دو سال تک ولایت میں جاکر تکمیل تعلیم قانون کرنے اور سب سے اعلیٰ درجہ کا قانونی ڈپلوما حاصل کرنیکے واسطے مکرّر دوبارہ بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے۔ یہ اور اس قسم کی تمام مثالیں نواب وقار الامرا بہادر کی علم کی تائید اور قدردانی کا اظہار کرتی ہیں، اور خود اپنے فرزندوں کی تعلیم کے بارہ میں جو انتظام انہوں نے فرمایا ہے اور جو نہایت اعلیٰ درجہ کا مذاق اور فہم اُن کی تعلیم اور تربیت کے واسطے عمل میں لایا گیا ہے اُن کی روشن دماغی اور تعلیم و تربیت کے مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کی بے نظیر مثال ہے۔ ایسا مدبر منسٹر حیدرآباد کو ہمیشہ کے واسطے مبارک رہے +

علم اور علما کی قدردانی کی مثالوں میں مصنّف فرہنگِ آصفیہ کی قدردانی جو جناب ممدوح الشان نے فرمائی ہے ایک تاریخی یادگار ہوگی۔ فرہنگ آصفیہ کے مصنّف کا رتبہ علما میں بڑا ممتاز ہے۔ مگر اس قابلِ عزت نشست پر بیٹھنے کی اجازت ان کو اُس وقت ملیگی جب وُہ اپنے دماغ کے اس بے نظیر نتیجہ کو تمام و کمال پبلک کے سامنے رکھدینگے تاہم **مولوی سیّد احمد صاحب** کا نام ہر ایک اُردو زبان کا پڑھنے والا جانتا ہے۔ دہلی کی اُردو زبان پر احسان کرنے سے اُنہوں نے تمام مُلک کو فیض پہنچایا ہے لڑکیوں اور لڑکوں کی تعلیم کے واسطے ان کے سلسلہ تعلیم کی کُتب سے بہتر کتابیں اسوقت تک نہیں لکھی گئیں۔ ان کی متفرق تصانیف بھی ایسی ہی قابل قدر ہیں لیکن فرہنگِ آصفیہ کی تصنیف جسکی کمی کے سبب سے بیچاری اُردو زبان کو دُنیا کی مکمل اور ترقی یافتہ زبانوں کے سامنے آنکھیں نیچی کرلینی پڑتی تھیں ایک دیووں کے کرنے کا کام تھا جو بیس چوبیس برس کی شاقہ محنت سے انجام پایا ہے۔ مولوی سیّد احمد صاحب کی قدر کرنے والوں کا دل ان کے اس عظیم الشّان کام پر نگاہ کرتے وقت رحم سے بھر آئے گا جبکہ وُہ خیال کرینگے کہ اس ایک زندگی بھر کے زمانہ کا کام کرتے ہوئے اُنکے وسایل نہایت محدود تھے تنگدستی مصیبت اور تکلیفوں کی بہت تھوڑی شکلیں تھیں جو اُن کے سامنے اور ان کے گرد و پیش نہ تھیں۔ نظام گورنمنٹ نے بارہا ان کے حال پر توجہ کی مگر وُہ ایک دفعہ بھی اُنکے مرض کا علاج نہ ثابت ہوئی۔ نہ اس سخت ملازمت سے جو ایک حقیر آمدنی کے واسطے ان کو کرنی پڑتی تھی اور اپنے نہایت قیمتی وقت کا سب سے بہتر حصّہ دینا پڑتا تھا اُن کو نجات ملی۔ نہ وُہ کتاب چھپوا سکے لیکن ان کی ان مصائب کا وقت آخرکار ختم ہونے کو آیا اور وہ سوسائٹی کے دُوسرا وقت تھا

اخبارات

جبکہ **نواب وقار الامرا بہادر** شملہ کو تشریف لائے **جناب شمس العلما مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی** کا جو ابتدا سے درحقیقت وُہی اس قیمتی کام کے قدر شناس ہیں عالی جناب نواب صاحب بہادر کے ہمراہ ہونا مولوی سیّد احمد صاحب کی خوش قسمتی کی ضمانت تھی۔ مولوی صاحب شمس العلما صاحب کی وساطت سے جناب نواب صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا دُکھڑا کہہ سُنایا سب سے بڑی امداد جو مولوی صاحب کی کیجا سکتی تھی وہ یہی تھی کہ اُن کو ایسی بڑی ملازمت سے جو مجبوراً اُن کو کرنی پڑتی ہے سبکدوش کیا جاسے چنانچہ جناب نواب صاحب بہادر کی فیاضی اور علمی قدردانی نے چند ہی منٹ میں اس سب سے بڑی مشکل کو حل کردیا اور ان کے گزارہ کے واسطے کافی وظیفہ مقرر فرما دینے کا حکم صادر کیا مولوی صاحب نے نہایت شکرگزاری سے فرہنگ آصفیہ کے کام کو بہت جلد ختم کرنے کے علاوہ یہ وعدہ کیا کہ وُہ ہر حال میں متعدد مفید تصانیف شایع کرتے رہیں گے اور اس وجہ سے اُردو زبان کے ہر ایک شایق کو نواب صاحب بہادر کا مشکور اور شکرگزار ہونا چاہئے۔ مولوی صاحب نے اُن تین ہزار روپیہ کے ملنے کی بھی استدعا کی جس کے واسطے عرصہ سے حکم ہوچکا ہوا ہے لیکن مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کے انتقال کی وجہ سے وہ روپیہ نہیں ملا۔ نواب مدارالمہام بہادر نے شمس العلما صاحب کو حکم دیا کہ حیدرآباد پہنچکر یہ روپیہ مع صرفِ خرچ دکن بذریعہ تار بھجوا دیں۔ ہم کو یقین ہے کہ مولوی صاحب کے حال پر بقیہ توجہ بہت جلد مبذول فرمائی جاسے گی کیونکہ بغیر روپیہ کے وُہ کام کو شروع نہیں کرسکتے اور بغیر وظیفہ کے وُہ کام کر نہیں سکتے۔ درحقیقت نظام گورنمنٹ دنیا میں اپنی فیاضی کی اس قسم کی نئی مثال قایم کرے گی اگر ایک ایسے بزرگ مصنّف کو اپنی کتاب کا مسودہ سرہانے دھرا ہوا دیکھتے دیکھتے دُنیا سے چل بسنے سے بچالے گی۔ ہم نے سُنا ہے کہ مولوی سیّد احمد صاحب نے ایک سال کی فرلو کی درخواست کی ہے اگر ملگئی تو اُسکے اختتام پر ورنہ ابھی سے ملازمت ترک کرکے اس بزرگ کام کے انجام دینے میں مصروف ہوں گے۔ اس صورت میں فیّاض نظام گورنمنٹ کو جتنی جلدی ممکن ہو انکے حال پر توجّہ کرنی لازم ہے +

نواب وقار الامرا بہادر کی ذاتی فیّاضی کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کرسکتا محض اس داد و دہش کی وجہ سے وہ مقروض رہے ہیں۔ یہ آج ہی کل کا واقعہ ہے کہ ہمارے مخدوم **شیخ غلام قادر صاحب گرامی** شاعر خاص اعلیٰ حضرت حضور پُرنور بندگانعالی کو فلک نما کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھنے کا صلہ چار ہزار روپیہ عطا فرمایا ہمارے مکرم دوست **مولوی عبدالحلیم صاحب شرر** عرصہ سے حیدرآباد میں تھے وُہ علمی تحقیقات اور سندھ کی تاریخ لکھنے میں مصروف تھے اور اس کام کو وہ صرف نواب مدارالمہام بہادر کی فیّاضی سے شروع کرسکے تھے جنہوں نے دو سو روپیہ ماہوار ان کو عطا کرنا منظور فرمایا تھا۔ مولوی صاحب کو

ترجمۂ تقاریظ

اب جناب ممدوح نے اپنے فرزندوں کے ساتھ جو ولایت میں تعلیم پاتے ہیں دینی اور اُردو زبان کی تعلیم دینے کے واسطے ساتھ بھیجا ہے۔ کیونکہ بچوں کو ولایت میں تعلیم دیتے ہُوئے سب سے عُمدہ اصُول کی پیروی یہی ہے تو اب صاحب بہادر نے اپنے فرزند کو بہت ہی چھوٹی عُمر میں ولایت روانہ کر دیا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اُردو زبان بھی عُمدہ طور سے نہیں بول سکتے تھے مولوی صاحب کی سابق تنخواہ اُن کے کُنبہ کی پرورش کے واسطے بحال رکھی گئی ہے اور ولایت میں رہنے کے واسطے معقُول تنخواہ عطا کی گئی ہے +

یہ تو جناب وقارالامرا بہادُر کی فیاضی کی جزوی اور ادنے مثالیں ہیں۔ الکاشہور **فلک نما** جو ہندوستان میں اس زمانہ کی ایک بے نظیر اور قابل دید عمارت ہے اور جس کی تیاری میں چالیس لاکھ روپیہ سے کم صرف نہیں ہوئے ہیں ان کے دست فیاض کے عمل سے نہیں بچی۔ اس نامی عمارت کو اُنہوں نے اپنے آقا حضور پُر نُور نظام کی نذر کر دیا ہے اخبار میں یہ غلط مشہور کیا گیا ہے کہ یہ عمارت بیچی گئی ہے یا یہ کہ اعلےٰ حضرت نے اس کو خریدا ہے نواب صاحب بہادُر کی طرف سے یہ بطور نذر کے پیش کی گئی ہے اور اعلےٰ حضرت نے قبول فرمالی ہے۔ حضورِ نظام کا جناب ممدوح کو کوئی زمین وغیرہ عطا کرنے کا خیال جو مشتہر کیا گیا ہے یہ اُن کی شاہانہ فیاضی کی مثال ہوگی نہ کہ فلک نما کی قیمت۔ ایسی ہی باتیں ہیں جنہوں نے جناب **وقارالامرا بہادر** کا نام اُن کے میسے بزرگ اوصاف کے سبب سے عزیز اور پیارا بنا دیا ہے + **شعر**

وُہ سلامت رہیں ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بعض انگریزی چٹھیوں اور انگلش اخباروں کے ریویوز کا ترجمہ

دیئے جاتے ہیں آج کچھ لکھکے تم کو
اسے وقتِ فرصت اگر دیکھ لینا

اگرچہ ہمیں ضرور نہ تھا کہ ہم اِن کا ترجمہ بھی داخلِ فرہنگ کریں کیونکہ یہ مضامین تین مرتبہ بصورت پمفلٹ مختلف سنوں میں طبع ہو کر حسب ضرورت وقت شایع ہو چکے ہیں اور اب چوتھی مرتبہ بالتفصیل جلد چھاپے جاتے ہیں لیکن چونکہ ہمارے اکثر ہموطن زبان انگریزی سے ناآشنا ہیں اور اُن کو معلوم نہیں ہے کہ کسی وقت اس لُغات کے متعلق قومی ہمدردی کے لحاظ سے یہ بدگُمانی بھی بعض افسران سررشتۂ تعلیم میں پیدا ہوئی تھی کہ سیّد احمد جو اُردو ڈکشنری چھاپ رہا ہے یہ ایس ڈبلیو ڈاکٹر **فیلن** صاحب بہادُر کی کتاب سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہا ہے + ~ رقیب بھی تو اُسے کان رکھکے سُنتے ہیں + عجب طرح کا مزا ہے مرے فسانے میں + خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ صاحب ممدوح کی زندگی اور تمام دفتر کے زمانہ میں اوّل ہی جلد کی اشاعت پر یہ معاملہ پیش آیا چونکہ جناب ڈاکٹر صاحب بہادُر

انگریزی

ہماری ہر ایک بات سے بخُوبی واقف تھے اور ہم کو اس شرط پر دہلی سے **دانا پور** لے گئے تھے کہ ہم تمہاری لُغات کے کام میں حارج نہ ہونگے بلکہ تم ہمارے مصالح سے کام لینا ہم تمہارے سامان سے مدد لینگے ~ اُمیدوارِ رحمتِ باری ہُوں اسقدر ہوتا ہُوں میں شریکِ پرائے گناہ میں + +

پس اُنہوں نے اس خط و کتابت کا ایسا معقُول جواب دیا کہ وُہ سب قومی خیرخواہ اپنا سا مُنہ لیکر رہ گئے بعض نے فوراً خریداری منظُور فرمائی بعض نے اختتام کتاب پر مُفت لکھی ~ تھی دیکھ ہمیں چشم حقارت سے نہ دیکھ کل ہما سا تھا جو ہے آج زمانہ تیرا

ہمارا اوّل پمفلٹ فیلن صاحب بہادر کے نومبر ۱۸۸۲ء میں دہلی پریس واقع کلاں مسجد سے چھپکر شایع ہوا۔ دوسرا بہ ترقی مضامین ۱۸۸۵ء میں تیسرا ۱۸۹۳ء میں بمقام شملہ چھاپا گیا اور یہ چوتھا الہ آباد میں طبع ہو کر اعلےٰ قسم کی جلدوں میں شامل کیا گیا +

ہم اس ترجمہ میں ۲۴ چٹھیوں میں سے صرف دس چٹھیاں۔ سات ریویوز میں سے صرف دو ریویو اور ڈاکٹر فیلن صاحب کی وُہ خط و کتابت جو ممالک مغربی و ممالک پنجاب وغیرہ کے ڈائرکٹر صاحب بہادُر سے ہوئی از سر نو چھاپتے ہیں +

انگریزی اخباروں میں سے **سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ پنجاب پیٹریٹ۔ ایوننگ میل۔ ٹریبیُون۔ دکن سٹینڈرڈ۔ پنجاب آبزرور** نے ہماری کتاب کی طرف کسی نے کارسپانڈنٹوں سے سُنکر کسی نے نمونہ پڑھ کر کسی نے کوئی حصہ دیکھکر توجہ فرمائی ہے ~ یہ کان تک آئیگی بُری ہوکہ بھلی ہو چھپ جائیگی کیا تیری صبح میری خبر بھی + کامل کتاب اب سب صاحبوں کی نظر سے گُزرے گی اِن تمام اخباروں میں سے ہم صرف دو اخباروں کا ترجمہ چھاپتے ہیں ایک تو دکن سٹینڈرڈ کا اس لحاظ سے کہ اُس کا اڈیٹر انگریز ہے جس نے ہماری کتاب ہم سے لیکر پڑھی اور بغور ملاحظہ فرماکر اپنی رائے قایم کی یہ تمام کتاب کا گویا مغز ہے۔ دُوسرا پنجاب آبزرور جو ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے اور جسکے لایق اڈیٹر نے فرہنگ آصفیہ کی جلد سوم مطبوعہ حال کو بالاستیعاب مطالعہ فرماکر اپنی تازہ واقفیت کے موافق لکھا ہے اس سے زیادہ ترجمہ چھاپنا فضُول اور طول ملک کا بھرنا ہے ہمارا ارادہ تھا کہ ہم تمام تقاریظ کا خلاصہ کرکے صرف دو دو چار چار سطریں ہر ایک میں سے لیکر چھاپ دیتے مگر ہمارے احباب اس پر راضی نہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا کہ آپ ابھی تک ہندوستانیوں کی طبایع سے واقف نہیں ہوئے۔ یہ طوالت پسند ہیں جس کتاب کی نسبت بہت کچھ تقریظیں تاریخیں لکھی ہوئی دیکھتے ہیں اُسی کو قابلِ وقعت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے ~ کیُوں داغ دہلوی کی زبان مستند نہ ہو + پیدا کیا خدا نے اُسے تخت گاہ میں۔ مگر ہم نے اس پر بھی بہت سے اخبار کھو دیئے۔ بہت سے چھوڑ دیئے لیکن جب بھی کئی جزو میں جاکر یہ مضامین ختم پر آئے ~

ترجمۂ تحاریر

بیخودی میں ہے کسے ہوش کہاں ہے قاصد کدھر آیا نہیں معلوم کہاں جائے گا

ہمارا دوہرا دوہرا صرف ہوا۔ ناظرینِ لُغات کی ہم خراشی بڑھی لیکن کیا کیا جائے۔ **الامر فوق الادب والرسم تقدّم علی العزم**۔ اِدھر اُن کا فرمانا اُدھر شوخی

ہوئی۔ رسم کا مٹانا اپنے بس کا نہیں ؎

دل سنے کی ہے جو خطا اپنے کئے کو پائے گا ایسے مجرم کی شفاعت میں کروں تو کیا کروں

فقط۔ سیّد احمد۔ ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

ہمارے فخر و مباہات کی نشانی یعنی ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی مہربانی و قدردانی

یہ اُس چٹھی کا ترجمہ ہے جو خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای حضورِ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کے انڈین سکریٹری نے ۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو قصر ونڈسر انگلستان سے حضورِ ممدوحہ کی جانب سے اِس خاکسار فرہنگِ آصفیہ کے مؤلّف کو بھیجکر اقران و امثال میں افتخار بخشا۔ یہ شرف و تبرّک سب سے اوّل چھاپی جاتی ہے۔ وہو ہذا ٭

۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء WINDSOR CASTLE بنام ایم سیّد احمد دہلوی

جنابِ من۔ ہر مجسٹی مجھے ارشاد فرماتی ہیں کہ میں تمہارے مہربانی کے ایڈرس اور بیش بہا کتابوں کا اُن کی طرف سے شکریہ ادا کروں اور یہ بھی جتاؤں کہ وہ تمہارے اظہارِ وفاداری و اطاعت کی بہت قدر فرماتی ہیں۔ فقط۔ آپکا خیرخواہ (دستخط) عبد الکریم انڈین سکرٹری علیا حضرت قیصرۂ ہند دام اقبالہا ٭

ترجمۂ چٹھی پرائیوٹ سکرٹری عالی جناب ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ جارج نیتھینیل برن کرزن آف کڈلسٹن بہادر جی۔ ایم۔ ایس۔ آئی جی۔ ایم۔ آئی۔ ای وائسرائے و گورنر جنرل بہادر

کشورِ ہند

۲۷۔ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء (مہر: پرائیوٹ سکرٹری) بنام ایم سیّد احمد مؤلّف فرہنگِ آصفیہ

وائسرل لاج شملہ

جنابِ من۔ آپ کی ۲۰۔ ماہ حال کی چٹھی موصول ہوئی ہز اکسلنسی کی طرف سے ارشاد ہوا ہے کہ آپ کی اُردو ڈکشنری جلد سوم معروف بہ فرہنگِ آصفیہ کا جو آپ نے حضورِ ممدوح کی قبولیت کے واسطے بھیجی ہے شکریہ ادا کروں۔ فقط۔ آپ کا وفادار (دستخط) ڈبلیو لارنس پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل بہادر کشورِ ہند ٭

(مسٹر گارسن دی ٹیسی جنکی چٹھی آگے لکھی جاتی ہے بہت سی نامور ہستہ و تصنیفات کے مصنّف اور پابند وضع فاضلِ اجل تھے شعرائے ہند کا تذکرہ آپ نے ہی سب سے اوّل لکھا تھا جس کا ترجمہ ڈاکٹر فیلن صاحب نے فرنچ زبان سے اُردو میں بامداد مولوی کریم الدین طبقات الشعرا کے نام سے مشتہر کرایا ٭

انگریزی

ترجمۂ چٹھی

فاضلِ یگانہ جناب مسٹر گارسن دی ٹیسی صاحب بہادر ممبر انجمن علمی ہر ملک و زمن مقام پیرس ٭ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۸۸ء ٭

جنابِ من۔ میں آپ کی خدمت میں بزبانِ اُردو چٹھی نہ لکھنے کی معافی مانگتا ہوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میں اپنا مطلب اچھی طرح سے ادا نہیں کرسکوں گا لیکن میں اس بات سے نہیں رُک سکتا کہ میں آپ کی اِس مہربانی اور نہایت توجّہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے اپنی قابلِ تعریف **ہندوستانی لُغات** کا حصّۂ اوّل یعنی پہلا مجموعہ مجھے بھیجا۔ میں اپنے دوست ڈاکٹر **فیلن** کی رائے سے متّفق ہوں اور اپنے ریویو کے آئندہ پرچہ میں آپ کے **ارمغان** کا ذکر کرتے ہوئے جیسا کہ میں آپ کی انشائے **ہادی النسا** کی بابت ابھی لکھ چکا ہوں صاحب موصوف کے الفاظ استعمال کرونگا۔ میں آپ کے دو اور چٹھیوں کا بھی تہ دل سے کمال شکریہ ادا کرتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ آپ کی جناب میں ریویو کی **دو جلدوں** کے سوا جو میں نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ آپ کو بھیجی تھیں اور کتابیں عدمِ موجود کے سبب نہیں بھیج سکا۔ اب میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ کے واسطے اپنا سچا محبّ اور صادق دوست تصوّر فرمائیں۔ فقط۔ (دستخط) میں ہوں آپکا وفادار دوست گارسن ڈی ٹیسی ٭

ترجمۂ تقریظ

(جناب ایس۔ ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر جو ارمغان کے اوّل حصّہ میں چھاپی گئی تھی) منشی سیّد احمد کی کتاب عمدہ طور پر اُس چیز کو مہیّا کرے گی جس کی ایک عرصۂ دراز سے شدّت ضرورت تھی۔ فی الحقیقت یہ کتاب ایک **جامع** اور نہایت صحیح اُردو یا ہندوستانی ڈکشنری ہے جس میں ہر ایک لفظ کی مختلف **صورتوں مختلف مادّوں** مختلف **تبدیلیوں** کے لغوی اور اصطلاحی معانی تمام و کمال سلیس اور نہایت تشریح اور ترتیب کے ساتھ مندرج ہیں۔ اور اُن کے ثبوت میں گزشتہ و موجودہ **شعرا** کی نظیریں سندیں اور مثالیں پیش کی گئی ہیں غرض اس قسم کی کوئی کتاب اس سے پیشتر کبھی نہیں چھاپی گئی۔ یہ حصّہ کلاں تقطیع کے ۲۴۶ صفحوں پر طبع ہوا ہے۔ اس میں مصنّف نے مختلف **شعرا** کی دو ہزار سندیں پیش کی ہیں جو عموماً اوسط سے زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں ۲۹۰ دوہا بول چال کی مثالیں ۳۶ کہاوتیں گیت پہیلیاں وغیرہ صرف اس حصہ میں ہیں ٭

باقی تین حصّوں میں ہندی الفاظ اور محاورات بھی زیادہ ہونگے اور مثالیں بھی بکثرت پائی جائینگی اِس کتاب کے **مکمّل اور جامع** ہونے کی دلیل میں مثلاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنّف نے لفظ آنا کے ۲۰ لغوی و اصطلاحی معنی دیئے ہیں اور آنکھ کے بیانیں ۲۴۹ اصطلاحیں لکھی ہیں۔ باقی حصّوں کی لکھائی ایسی گنجان نہیں ہوگی جیسی اِس پہلے حصّہ کی ہے بلکہ اُس

ترجمہ تحاریر

نشوونما پر ہوگی جو حصہ اول کے اخیر چار صفحوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہے۔ فقط۔

(دستخط) ایس۔ ڈبلیو فیلن یکم اپریل ۱۸۹۸ء

ترجمۂ تقریظ

(سی۔ ایس کرک پیٹرک صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر دہلی کالج ۵۔ اپریل ۱۸۹۸ء)

میں نے منشی سید احمد صاحب دہلوی کی نئی اردو لغات **ارمغان دہلی** کے پہلے حصہ کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ لغات اردو میں اس قسم کی پہلی ہی کتاب ہے۔ گو بظاہر یہ ڈاکٹر فیلن صاحب کی بڑی انگریزی ڈکشنری کی طرز اور بنا پر لکھی گئی ہے اور غالباً بہت سی مثالیں دونوں میں ایک ہی ہیں لیکن مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ارمغانِ دہلی میں اصطلاحیں اور محاورے زیادہ ہیں +

پہلا حصہ میں نے کئی ایک ہندوستانی فاضلوں کو بھی دکھایا ہے وہ سب متفق اللفظ ہو کر اس کی نہایت ہی تعریف کرتے ہیں +

میں اس خیال سے کہ پنجابی طلبا اور معلموں کو چونکہ اردو زبان اُن کے لئے ایک اجنبی زبان سے کم مشکل نہیں ہے یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب بہت مفید ہوگی کیونکہ پنجاب کے ہزاروں طلبا جنکے حق میں اردو شعرا کے اشعار و محاورات ایسے ہی ہیں جیسے یونانی ویٹر کی پس میری رائے میں بالیقین وہ اس لغات کو ایک تحفۂ غیبی یعنی نعمت غیر مترقبہ سمجھکر خیر مقدم کہیں گے۔ فقط (دستخط) سی۔ آر۔ کرک پیٹرک۔ دہلی کالج۔ ۵۔ اپریل ۱۸۹۸ء

ترجمۂ چٹھی

(جناب ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر آنجہانی مصنف ہندوستانی انگلش ڈکشنری قانونی اردو انگلش ڈکشنری وغیرہ وغیرہ سابق انسپکٹر مدارس صوبہ بہار۔ ملک بنگال)

(جو کام کے ختم پر مرحمت ہوئی)

مولوی سید احمد جو کامل **سات** برس تک میری ہندوستانی **انگریزی لغات** کے تصنیف میں میرے **مددگار** اور معاون رہے۔ **ہندوستانی** نیز **فارسی** زبان کے فاضل۔ اور نہایت **رسا طبیعت** کے ذہین آدمی ہیں۔ مولوی صاحب کو **علمی** باتوں کا بہت شوق ہے۔ ان کا **تمام** وقت اور تقریباً سب کا سب **روپیہ** کتابوں کی خرید اور **علمی تحقیق** و تفحص میں صرف ہوجاتا ہے۔ میں ان کی طبیعت۔ لیاقت اور وقعت کی بہت **تعریف** کرتا ہوں۔ فقط۔ (دستخط) ایس۔ ڈبلیو فیلن۔ دہلی۔ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۸ء

ترجمۂ تقریظ

(رائے بہادر جناب ماسٹر سائر چند صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور سابق پروفیسر علوم مغربی گورنمنٹ کالج لاہور)

مولوی سید احمد مدرس میونسپل سکول شملہ کو مبارکباد دینی چاہئے کہ انہوں نے اپنی اردو لغات کو تکمیل پر پہنچا دیا ہے +

انگریزی

یہ لغات صرف ایک مبسوط اور نہایت مکمل جامع الالفاظ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں یہ خوبی اور بھی ہے کہ الفاظ کے معانی نہایت سادہ سلیس اور عام فہم زبان میں بیان کئے گئے ہیں جنکے ثبوت میں اردو کے مسلمہ مشہور و معروف **مصنفوں** اور شعرا کی تصانیف سے بکثرت **نظیریں** اور مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ضروری الفاظ کی مختلف **تبدیلیاں** اور مختلف **صورتیں** بھی دکھائی ہیں **مجھے** اس میں ذرا شبہ نہیں کہ پبلک اس کی بہت قدر کرے گی فقط۔ (دستخط) سائر چند۔ ۲۹۔ مارچ ۱۸۹۸ء

ترجمۂ چٹھی ل ۹۷/۹۴

(آنریری سکرٹری لائبریری سب کمیٹی ہمالین یونین کلب شملہ)

بخدمت مولوی سید احمد صاحب مصنف اردو ڈکشنری۔ مورخہ ۴۔ دسمبر ۱۸۹۷ء

مقام شملہ

جناب من مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں نہایت شکریہ کے ساتھ آپکی **اردو ڈکشنری** کی اُس جلد کی جو انجمنِ ہذا میں آپکی مہربانی سے بطورِ عطیہ موصول ہوئی ہے اطلاع رسید بھیجوں۔ آپ کی اردو لغات جو فی زمانہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور سب سے پہلی ڈکشنری ہے کیونکہ آجتک اس خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ دوسری تصنیف نہیں ہوئی نہایت **مکمل**۔ نہایت **جامع** اور برسوں کی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے +

یہ کتاب ہمالین یونین کلب کے اکثر کتب خانوں کے واسطے ازبس مفید اور گراں **بہا نعمت** ہوگی درحقیقت اس قسم کے اکثر کتب خانوں کو اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے +

اس انجمن کے ممبر امید کرتے ہیں کہ جو محنت اور جانکاہ محنت آپ نے اس ضخیم و طویل کتاب کی تصنیف میں سالہا سال اٹھائی ہے لوگ اُس کی **بہت قدر** کرینگے اور آپکی **لغات** کا نہایت تپاک سے **خیر مقدم** کہیں گے۔ فقط۔ راقم میں ہوں آپ کا فرمانبردار

(دستخط) ٹ جی۔ رام ساہنی۔ ایم۔ اے آنریری سکرٹری سب کمیٹی ہمالین یونین کلب شملہ

(آجکل ہمارے دوست لاہور کالج کے پروفیسر علم طبعیات ہیں)

ترجمۂ چٹھی

(آر بیکر صاحب بہادر سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول دہلی حال شملہ)

میں منشی سید احمد دہلوی کو دو برس سے جانتا ہوں۔ میں اُنکے **عمدہ طریقۂ تعلیم** سے جسکے موافق اُنہوں نے مدرسہ میں اپنا فرضِ منصبی ادا کیا نہایت **خوش** ہوں +

ان کے **اردو زبان** کے فاضلِ محقق ہونے کی شہرت ان کی نسبت رائے قایم کرنے کے لئے ہر ایک اجنبی یعنی غیر ولایت والے پر ایسی ہی روشن ہے جیسی مجھ پر یہ شخص ایک ایسا آدمی ہے جو کام سے کبھی نہیں تھکتا۔ نہایت ہی فیض رساں اور

ترجمہ تحاریر

فائدہ بخش مصنف ہے جسے گورنمنٹ سے بھی اُس کی تصانیف پر دو مرتبہ انعام مل چکا ہے۔ یہ حال میں ایک اخبار موسومہ "ناسوُدمند فیمیل پبلک[1]" بھی شائع کرنے والا ہے ہر ایک حق پسند کو اس بات کا مُقر ہونا چاہئے کہ اس کی کوشش مدد کی مُستحق ہے۔ میں اُسکے فرائض منصبی اور علمی کوششوں میں ہر طرح سے کامیاب ہونے کا خواہشمند ہوں فقط

(دستخط) آر بیکر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول دہلی مُورخہ ۲۵۔ مارچ ۱۸۸۶ء

ترجمہ شکریہ

(جناب ڈبلیو آر۔ ایم ہالرائڈ صاحب بہادر سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب جو انہوں نے)

(اپنی انگریزی کی پہلی کتاب کے دیباچہ میں درج فرمایا)

میں مولوی سید احمد دہلوی کا جو اُردو و فارسی کے ایک لائق۔ ہوشیار۔ و مشہور مُصنف ہیں نہایت احسانمند و شکرگزار ہوں کہ اُنہوں نے میری انگریزی کی پہلی کتاب کے دُوسرے حصّے کی اُردو کو درست اور بہت کچھ اصلاح دے کر صحیح کیا ہے +

ایضاً

(اُس چٹھی کا ترجمہ جو ہیڈن کوپ صاحب بہادر مُنشکر ضلع نیال سے تعارف پیدا کرنے کے واسطے صاحب مُوصوف کے نام عنایت کی)

مشوبرا شملہ ۲۴۔ اگست ۱۸۹۳ء

مائی ڈیر کوپ!

مولوی سید احمد مدرّس اوّل فارسی۔ ایم۔ بی سکول شملہ آپ سے تعارف کرانے کیواسطے مجھ سے چٹھی طلب کرتے ہیں چنانچہ میں اُن کی نسبت لکھتا ہوں کہ یہ اس محکمہ میں عرصہ دراز سے ملازم ہیں ان کا چال چلن نہایت عمدہ ہے اہل اسلام کی سوسائٹی میں بڑے عزت دار اور ذی آبرو ہیں اِن کی تصانیف نہایت مشہور ہیں۔ یہ میرے پاس یہاں ہر ایک اتوار اور چھُٹی میں میری کتاب کے ترجمہ کو درُست کرنے اور بامحاورہ بنانے کیواسطے آتے ہیں میں نے اِن کو بہت ہوشیار اور لیاقتدار پایا میں زور کے ساتھ تصدیق اور سفارش کرتا ہوں کہ یہ اُردو اور فارسی زباندانی کے لئے ایک نہایت قابل اور فاضل آدمی ہیں فقط

آپکا وفادار (دستخط) ڈبلیو۔ آر۔ ایم ہالرائڈ +

ترجمہ چٹھی

(جناب جیمس جنرل براون صاحب بہادر چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان وارد شملہ)

مقام شملہ یکم ستمبر ۱۸۹۲ء

مولوی سید احمد۔ فارسی۔ اُردو و ہندی میں ایک نہایت ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہیں میں اِن کی نسبت زور کے ساتھ سفارش کرتا ہوں کہ اگر اُوپر کی زبانوں میں سے

انگریزی

کسی زبان کے حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو وُہ اُردو وغیرہ کے محاورات کا استعمال اور اُن کی تحقیق اچھی طرح سے جانتے ہیں فقط +

(دستخط) سر جیمس براون چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان +

(صاحب موصُوف الصّدر کے ایک چٹھی کرنل مکنزی صاحب بہادر قایم مقام ریذیڈنٹ حیدرآباد دکن کے نام بھی ہے جو انگریزی پمفلٹ میں چھاپی گئی ہے +

ترجمہ اخبار

دکن سٹینڈرڈ مطبوعہ ۱۷۔ جنوری ۱۸۹۰ء

(ایک ہندوستانی مُصنفِ لُغات)

سب سے بہتر اُردو لُغات کے عالم مُصنف مولوی سید احمد صاحب دہلوی آجکل واردِ حیدرآباد ہیں ہمیں اس بات کے دیکھنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ یہ عالم مولوی اکتّیس[۳۱] برس کی سخت محنت اور دِل بٹھا دینے والی تکلیفوں کے بعد آخرکار اپنی قابلِ یادگار لُغات کو ختم کر چکا

یہ ایک نہایت ہی دلچسپ نظارہ اور قابلِ دید سماں ہے کہ مولوی سید احمد جیسا محدُود معاش لیکن وسیع معلُومات اور فراخ ہمت کا شخص مُخالف قسمت کے پُرزور جھوکوں نے اکتّیس[۳۱] برس کے طویل اور دراز زمانے تک اُٹھا رہا اگرچہ اُسے جرأت دلانے کیواسطے اُسکے بعض شوقین اور ذیفہم ناظرین کا ہمدردی آمیز تبسّم موجود تھا۔ گو مُصنف سے ایک بے پروا گورنمنٹ نے عارفانہ تجاہل و تغافل کیا لیکن اِس پر بھی یہ ثابت شخص نے اپنی معقُول کوششوں کو برابر جاری رکھا اور آخیر کار اپنی ذاتی حوصلہ مندی سے منزلِ مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہوا +

مولوی سید احمد بھی اپنے انگریزی ہم داستان ڈاکٹر جونسن کی طرح ایک مدرّس ہے اور دُنیاوی معاش کے لحاظ سے اپنے بدقسمت پیشے کی طرح دیگر ارکین سے بمُشکل ہی اچھی حالت میں ہے۔ اگر ہندوستان کے موجودہ علم ادب کی تاریخ لکھی جائے تو زیادہ تر ایسی ہی ہوگی جیسی کہ انگریزی علمِ ادب کی اٹھارھویں صدی کے پچھلے حصّہ کی تاریخ ہے +

ہندوستان بھی ابھی تک اپنے **شاعروں۔ فلاسفروں مُورخوں فسانہ نگاروں لُغت نویسوں** پر ناز کرسکتا ہے لیکن چُونکہ ایک قدردان پبلک موجُود نہیں ہے اِس سبب سے وہ صرف چند ہی منتخب لوگوں کے کانوں تک رسائی پیدا کرسکتے ہیں اسکے علاوہ ہندوستان میں دُنیا کے اور ملکوں کی طرح دولت کی ترقّی دماغی ترقی سے متعلق بھی نہیں ہے پس ہندوستانی مُصنفوں کو چُونکہ یہ لوگ انعام اکرام نہیں دیتے جنکے فائدے کیواسطے وُہ خوشی سے اپنا فرض جانکر محنت کرتے ہیں ناچار وُہ معاش کے اور اور ذرایع تلاش کرنے میں پڑے رہے ہیں۔ مولوی سید احمد کی تصنیف کا زمانہ ہمارے قول کی ایک عُمدہ نظیر اور نمُونہ ہے جسے ہم زور دے رہے ہیں اگر وُہ مُدرّسی کے پیشہ کو اختیار نہ کرتے تو ہم مُشکل سے یقین کرسکتے ہیں کہ اِن کی

[1] یہ اخبار النسا کی طرف اشارہ ہے جو اُسی زمانہ میں جاری ہوا اور کئی سال جاری رہکر ڈپٹی نذیر احمد یعنی بندے کی تبدیلی کے سبب مہتمم مطبع کی بے انتظامی سے بند کیا گیا +

ترجمۂ تجاریہ

تصانیف کی جفاکشی جس سے انہیں اس قدر محنت سے بمشکل ہی سے اُن کی رُوح کو قالبِ عنصری میں برقرار رکھ سکتی یقیناً اُن کی تنگیٔ معاش کی وجہ سے ہی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گو بعض لائق مشرقی علوم کے عالموں اور اُستادوں جیسے کہ ڈاکٹر فیلن اور مسٹر گارسین ڈی ٹیسی نے انکے علم کو تسلیم کیا ہے لیکن پھر بھی نہ تو انگریزی گورنمنٹ اور نہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی نے اسبات کو گوارا فرمایا کہ انکی لیاقت کو تسلیم کرے ہم یقیناً اور دعوے کیساتھ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے مدار المہام سر آسمان جاہ بہادر عین مَنت پر فیاضی کرکے چار سو جلدوں کی قیمت کا ایک بڑا حصہ پیشگی بطور امداد ادا کردیتے تو انکا یہ عظیم الشان کام یعنی ایک مکمل لغات اردو کا اختتام جو بے انتہا علم بیحد جفاکشی نکتہ سنجی اور علمیت کا نمونہ ہے ہرگز ہرگز نہ ہوسکتا +

یہ لغاتِ اُردو یا ہندوستانی ڈکشنری اپنی وضع کی پہلی اور نرالی کتاب ہے اور اسوجہ سے کہ اسوقت تک ۵۴۰۰۰ (اب چپن ہزار کہنا چاہیے) الفاظ محاورے۔ اصطلاحیں۔ کہاوتیں۔ روزمرے۔ بول چال کے فقرے ذیعلم مصنف نے اسمیں جمع کئے ہیں۔ نہایت تعریف کے قابل ہے +

اُردو مثل انگریزی ایک مرکب زبان ہے وہ کوئی خود مختار زبان نہیں بلکہ وہ مختلف زبانوں کے لفظوں کا جو ان زبانوں سے لیے گئے ہیں ایک مجموعہ یا ذخیرہ ہے اُردو کا اصل منبع ہندی ہے لیکن مختلف ملکوں کی رنگ رنگ کے پودے اور طرح طرح کی شاخیں بلحاظ امتداد زمانہ اسمیں لگائی گئی ہیں پس اس صورت میں اگر اسکے لغات کی تحلیل کیمیائی کیجائے تو جو تاریخی وقعت اس زبان میں پائی جائیگی وہ دوسری زبانوں میں مشکل سے مل سکیگی اس موجودہ کتاب میں اسوقت (۲۱۶۴۱) ہندی کے لفظ ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملکی زبان ابھی تک اُن لفظوں کے مقابلہ میں بھی اڑی ہوئی ہے جو دوسری زبانوں سے لئے گئے ہیں اسکے بعد اُردو کے (۱۷۳۱۵) لفظ ہیں جو زبان کی دیسی قدرت کو اس طرح سے ظاہر کرتے ہیں کہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو کس طرح اپنے طور پر بنالیا یا تبدیل کرلیا ہے۔ اُردو کے بعد عربی اور فارسی الفاظ ہیں جنمیں (۷۵۸۴) اور (۶۰۴۱) لفظ ہیں اور یہ الفاظ ہندوستان کے فاتح مسلمانوں کی یادگار ہیں سنسکرت جیسی مُردہ زبان کے بھی ابھی تک (۵۵۴) لفظ ہیں سلطنتِ انگریزی نے اسوقت تک (۵۰۰) الفاظ و لغات اضافہ کئے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ہم اُن آثار کو بھی پاتے ہیں جن سے پرتگال کے قسمت آزما ترکستان کے نوکری پیشہ۔ اسپین و ڈچ کے تجار کا پتا ہندوستان میں لگتا ہے۔ ان سب نے (۱۰۸) الفاظ بطور میراث ہندوستان کے لئے چھوڑے ہیں اُردو کی طبیعی وسعت اور جفاکشی و تلاش ہمارے مصنف کی اس مثال سے معلوم ہوسکتی ہے کہ ایک لفظ آنکھ کے مولوی سید احمد صاحب نے بارہ مجازی معنی اور ۲۴۸ محاورے اسکے متعلق لکھے ہیں اور لفظ دل کے سات مجازی معنی اور ۸۸ محاورے اسکے متعلق درج کئے ہیں علی ہذا القیاس +

ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ پہلی ہی اُردو ڈکشنری ہے جو زبان اُردو میں ہندوستانیوں کے استعمال کیواسطے مرتب کیگئی ہے لیکن یہ کتاب اُن عہدہ داروں اور دیگر یورپین لوگوں کے لیے بھی جو اُردو میں اعلیٰ درجہ کا امتحان دینے کیواسطے تیار ہونا چاہتے ہیں ایک بیش قیمت معدن ہے + +

انگریزی

ترجمۂ ریویو پنجاب آبزرور لاہور مطبوعہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۹ء

فرہنگِ آصفیہ جلد سوم

مؤلفہ مولوی سید احمد صاحب دہلوی مصنفِ ارمغانِ دہلی نصائح رحت۔ سیر شملہ وغیرہ وغیرہ اُردو زبان مع اسکے محاورات۔ اسکے لغات۔ اسکی اصطلاحات وضرب الامثال وغیرہ کی مکمل و جامع ڈکشنری کی یہ تیسری جلد ہے جو فاضل مصنف کی ایک عمر کا نتیجہ ہے جسکی اشاعت مصنف کی نادری اور تہیدستی کی سدِ راہ سے نکلکر گورنمنٹِ عالی مقام حیدرآباد نظام کی فیاضانہ امداد سے ممکن اور وقوع پذیر ہوئی ہے۔ اسبات کے معلوم کرنے سے نہایت مسرت اور خوشی ہوتی ہے کہ یہ ضخیم و طویل لغات اب عنقریب اختتام کو پہنچنے والی ہے کیونکہ اسکی چوتھی یا اخیر جلد جو زیر طبع ہے وہ بھی بہت کچھ چھپ چکی ہے۔ یہ تیسری جلد جسکا ہم ریویو لکھ رہے ہیں حرف سین مہملہ سے شروع ہوکر کافِ تازی پر ختم ہوتی ہے۔ بڑی تقطیع کے ۴۰۰ صفحوں میں جو اس جلد سے متعلق ہیں صرف گیارہ حروف آتے ہیں پہلی دو جلدوں میں بحساب اوسط اس سے بھی زیادہ صفحے تھے اسلئے کہ الف بے کے جو ابتدائی حروف ہیں انکے الفاظ کی تعداد اس سے زیادہ تھی +

اس کتاب کی طرز۔ روش۔ ترتیب نہایت دلچسپ اور دل آویز ہے باوجودیکہ لغات و الفاظ دیکھنے کی ایک روکھی پھیکی اور خشک کتاب خیال میں آسکتی ہے مگر نہیں اُردو زبان کے طالب کیواسطے نہایت دل لگی اور دلچسپی کا ذخیرہ ہے۔ کیونکہ تقریباً ہر ایک محاورے کی تشریح اُردو نظم کی مستند کتابوں دیوانوں مثنویوں دوہوں وغیرہ سے کیگئی ہے جس سے ہر ایک محاورے کا ٹھیک ٹھیک موقعِ استعمال صاف طور پر نظر آجاتا ہے اسکے علاوہ مختلف اشعار و امثال سے لفظوں کے معانی کا ذرا ذرا سا فرق کھلجاتا ہے جو اشعار سند میں لائے گئے ہیں انکے ساتھ میر سودا مصحفی درد انشا جرأت آتش ناسخ معروف ذوق غالب نور سالک عارف وغیرہ وغیرہ کا نام آگیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤلف نہ صرف پرانے شعرا کی تصانیف و اشعار پر قدرت رکھتا ہے بلکہ اساتذۂ حال کے کلام پر بھی اُسے پورا پورا عبور ہے +

اسکے ماسوا سندوں نظیروں مثالوں میں اُردو زبان کے زندہ مشہور و نامی شعرا مثلاً فصیح الملک حضرتِ داغ سعدیٔ ہند خواجہ حالی۔ شمس العلما آزاد حضرتِ ظہیر حضرتِ مجروح وغیرہ کے اشعار بھی بکثرت موجود ہیں بعض بعض موقع پر حسبِ ضرورتِ وقت یا بتقاضائے محل مؤلف نے نظیراً اپنے اشعار بھی درج کردیئے ہیں جس سے غالباً اُس کی یہ غرض ہے کہ اگر کہیں کسی مستند شاعر کا شعر یاد نہ آئے یا کسی کے کلام میں وہ لفظ نہ پایا جائے (کیونکہ زبان کے تمام لغات تو نظم میں آہی نہیں سکے) تو کہیں مثال سے بھی وہ لفظ یا محاورہ خالی نہ رہجائے مگر یاد رہے کہ یہ اشعار بھی کچھ کم رُتبے یا درجے کے نہیں ہیں اُنمیں سے اکثر ایسے ہیں کہ ہمیشہ یادگار اور زبان آشنا رہینگے۔ ان سب سے بڑھکر بات یہ ہے کہ مؤلف نے نہایت دلچسپ۔ دلربا۔ دلکش نظیریں۔ جہانتک اُسے دستیاب ہوسکیں اپنے مربی۔ سرپرست۔ واجب التعظیم

ترجمۂ تقاریظ

جو ہر شناس اور قابلِ تعریف قدر دان حضورِ نظام متخلص بہ آصف کے کلامِ مبارک سے بھی درجِ لغات فرماکر اُسے کلام الملوک ملوک الکلام کی تصدیق سے مزین اور مرتب کیا ہے۔ شاید لوگوں کو عموماً یہ بات معلوم نہیں ہے کہ عالیجناب شاہِ دکن حضورِ نظام کو علمی قدر دانی ہی کا چسکہ نہیں ہے بلکہ وہ بذاتِ خود بھی قلم کے دھنی اور شاعرِ بے بدل ہیں جنکے اکثر اشعار درحقیقت نزاکت۔ لطافت اور نفاست سے بھرے ہوئے ہیں چنانچہ اسی لحاظ سے مؤلف نے ان اشعارِ آبدار میں سے بھی جس قدر جواہرات ہاتھ لگے اُنسے اپنی کتاب کو زینت دینے سے خالی نہیں رکھا۔ اس امر میں اُس نے اچھی قابلیت اور انتخاب کا ملکہ دکھایا ہے تاکہ اُردو زبان میں اس لغات کے پیرایہ میں ان اشعار کو دوام و قیام کا موقع حاصل رہے +

چونکہ حضورِ نظام خداداد موزونیٔ طبع کے لحاظ سے ایک شوقیہ شاعر ہیں اور اُنہیں اِس فنِ خاص میں شہرت حاصل کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ اِس وجہ سے اگر اُن کا کلام کسی ایسی کتاب میں جگہ نہ پاتا تو اُنہیں کچھ پروا نہ ہوتی لیکن ہمارے نزدیک اگر یہ صورت ہوتی تو اُن کے بہت بیش قیمت اشعار اُردو زبان کے احاطہ سے نکل جاتے مگر اب وہ اِس فرہنگِ آصفیہ میں جسکے ساتھ حضور آصفجاہِ سادس کا نام ہمیشہ کو وابستہ ہے تاقیامِ جہان تمام ہنگے۔ مصنف نظام گورنمنٹ سے اوّل اوّل ۱۸۸۸ء میں امداد کا خواستگار ہوا۔ اُس وقت نواب سر آسماں جاہ بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے چارسو جلدیں خریدنے کا وعدہ فرمایا اور سرِ دست پانچ سو روپیہ کا انعام دیا ۱۸۹۰ء یعنی سر وقار الامرا بہادر کے عہدِ وزارت میں (جو علمی قدر دانی کے حق میں مشہور ہے) اَور مدد ملی یعنی جناب ممدوح نے پانچہزار روپیہ کا انعام پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ مع اضافۂ قیمت منظور فرمایا تاکہ یہ کتاب تکمیل کو پہنچ جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا +

یہ ڈکشنری بڑی تحقیقات جانکاہی اور تفتیش کا نتیجہ ہے اِس نے اُس احتیاج اور ضرورت کو جو مدت سے چلی آتی تھی رفع کر دیا۔ اگرچہ اس میں بعض سُقم بھی ہیں اور ایسی بڑی کتاب میں جسے ایک ہی شخص تالیف و تصنیف کرے ایک لازمی امر ہے مگر پھر بھی یہ قابلِ یادگار تصنیف ہے اور جسوقت پوری چھپ کر شایع ہوگی تو فاضل مصنف کے لئے حقیقی فخر کا موجب اور اسوقت میں دستگیری کرنیوالونکے حق میں ایک دائمی یادگار کا باعث ہوگی چنانچہ نظام گورنمنٹ نے جو امداد فرمائی ہے وہ ایک نہایت ہندوستانی علوم کی ترقی کیواسطے روشن یادگار ہے۔ اِس تیسری جلد کی دو قیمتیں ہیں ڈھائی کا غذ پر اور دو روپیہ دیسی پر دس مصنف کے پاس سے دفتر فرہنگِ آصفیہ دہلی میں درخواست بھیجنے سے ملسکتی ہے۔ فقط +

محصولِ ڈاک بذمۂ خریدار

انگریزی

ترجمۂ خط و کتابت

(جو ممالکِ مغربی و شمالی اور ممالکِ پنجاب کے ڈائرکٹران سررشتۂ تعلیم سے ارمغانِ دہلی کی بابت ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر کی ہوئی)

ترجمہ چٹھی

بجناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتۂ تعلیم ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ مقام الہ آباد۔ ۲۳ فروری ۱۸۸۸ء

بخدمت ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ مقیم دہلی

جی / ۱۵۸۸

(عرضی سید احمد دہلوی مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۸ء)

صاحب من۔ مذکورۂ بالا عرضی آپ کی خدمت میں بھیجکر میں دریافت کرتا ہوں کہ آیا سائل وُہی آدمی تو نہیں ہے جو آپکی ملازمت میں ہے اگر یہ وُہی شخص ہے تو معلوم نہیں کہ وہ جایز طور پر فائدہ اُٹھا رہا ہے یا ناجایز طریقے پر۔ فقط۔ آپ کا وفادار دوست۔

(دستخط) ایم کیمسن ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ +

جواب

ازجانب ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو فیلن
بمقام دہلی مؤرخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۸ء

بخدمت انسپکٹر جنرل سررشتۂ تعلیم
ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ

صاحب من۔ ملفوفہ عرضی جو آپنے نہایت دور اندیشی سے میرے پاس بھیجی تھی واپس کرکے عرض رسال ہوں۔ کہ سید احمد مصنفِ ارمغانِ دہلی گزشتہ پانچ سال سے میری نئی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کے عملہ میں ملازم ہے میں یقین کرتا ہوں کہ اُسکی مصنفہ کتاب عمدہ طور پر اُس چیز کو مہیا کرے گی جسکی ایک عرصۂ دراز سے اشد ضرورت تھی۔ فی الحقیقت یہ کتاب ایک جامع اور نہایت صحیح اُردو یا ہندوستانی ڈکشنری ہے جس میں ہر ایک لفظ کی مختلف صورتوں مختلف مادّوں مختلف تبدیلیوں کے لغوی و اصطلاحی معانی تمام و کمال سلسلہ وار نہایت تشریح اور ترتیب کے ساتھ مندرج ہیں۔ اور اُن کے ثبوت میں گزشتہ و موجودہ شعرا کی نظیریں سندیں اور مثالیں پیش کیگئی ہیں۔ غرض اِس قسم کی کوئی کتاب اِس سے پیشتر کبھی مشتہر نہیں ہوئی۔ بیشک مصنف ہر طرح کی امداد کا مستحق ہے کیونکہ جہاں تک مجھے ہندوستانی علم دوست اشخاص سے سابقہ پڑا ہے میں نے ایسے آدمی بہت کم پائے ہیں جو سید احمد کی طرح اپنا تمام روپیہ جسقدر کہ وہ ضروری اخراجات سے بچاسکیں کتابوں کے خریدنے میں صرف کردیں اور جنکا فرصت کا وقت علمی تحقیقات میں صرف ہو +

اِس میں شک نہیں کہ میری ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کے بہت سے فقرے اور مثالیں مولوی سید احمد کی اُردو ڈکشنری میں پائی جائینگی۔ دونوں تصنیفوں کے مقاصد میرے نزدیک ایک دُوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اِسکے علاوہ وُہ تجربہ۔ علم۔ لیاقت۔ واقفیت۔ مادّہ۔ اور ملکہ جو اُسنے میری ڈکشنری کے متعلق کام کرنے میں بہم پہنچایا ہے اُسے اِس امر میں بہت کچھ مدد دیگا۔

ترجمہ تحاریر انگریزی

جس سے وُہ اپنی ڈکشنری کو ایسا مکمل بنائے جیسا کہ چاہیئے +

وُہ وسیع واقفیت اور گہری تشخیص و تحقیق جو اس کتاب کیلئے جسے وُہ مُدت سے تالیف کر رہا ہے ایک ضرُوری امر ہے مجھے یقین ہے کہ اُسے اس قابل بنادیگی جس سے وُہ ہماری ڈکشنری کو مفید اور جامع بنائے غرض میں نہایت خوش ہُوں کہ وُہ ایک ایسی کتاب کی اشاعت میں مصرُوف ہے جو اُسکے لئے بیحد شہرت اور عزت کا باعث ہی نہیں بلکہ پبلک کے لئے نہایت مُفید کار آمد ثابت ہوگی ۔

میں انسپکٹر جنرل مدارس کے ملاحظہ کے لئے مُصنف کی ڈکشنری کے اوّل حصہ کی ایک جلد جسے اُس نے ابھی شایع کیا ہے نمُونہ کے طور پر بھیجتا ہُوں ۔ یہ حصّہ کلاں تقطیع کے ۲۴۰ صفحوں پر طبع ہوا ہے ۔ اسمیں مُصنف نے مختلف شعرا کی دو ہزار سندیں پیش کی ہیں جو عموماً اوسط سے زیادہ ہیں ۔ علاوہ ازیں ۳۰۰ بول چال کی مثالیں ۲۴۰ کہاوتیں ۔ گیت ۔ پہیلیاں وغیرہ صرف اس حصہ میں ہیں +

باقی تین حصوں میں ہندی الفاظ و مُحاورات بھی زیادہ ہونگے اور مثالیں بھی بکثرت پائی جائینگی ۔ اس کتاب کے مکمل اور جامع ہونے کی دلیل میں مثالاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ مُصنف نے لفظ آنا کے ۲۵ لغوی و اصطلاحی معنی دیئے ہیں اور آنکھ کے بیانمیں ۲۷۴ اصطلاحیں ہیں ۔ باقی حصوں کی لکھائی ایسی گنجان نہیں ہوگی جیسی اِس پہلے حصہ کی ہے بلکہ اُس نمُونہ پر ہوگی جو حصہ اوّل کے اخیر چار صفحوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہے فقط ۔ راقم میں ہُوں آپکا فرمانبردار ملازم (دستخط) ایس ڈبلیو فیلن +

از طرف میجر ڈبلیو ۔ آر ۔ ایچ ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب مُورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۸ء	بخدمت ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مقیم دہلی

جنابِ من ۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہُوں کہ گورنمنٹ نے مُنشی سید احمد کی مُؤلفہ اُردو لُغات کی ۳۵ جلدیں خریدنی منظور فرمائی ہیں بشرطیکہ وُہ کتاب کسی طرح سے آپ کے حقُوق میں حارج نہ ہو اور میں پُوچھتا ہُوں آیا اس کتاب کی اشاعت سے آپکے حقِ تالیف میں تو کسیطرح کا فرق نہیں آیا فقط میں ہُوں آپکا فرمانبردار (دستخط) ڈبلیو آر ایم ہالرائڈ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب +

از جانب ڈاکٹر ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مقام منصوری مُورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۸ء	بخدمت صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب

جنابِ من ۔ یہ سُنکر مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ نے سید احمد کی مُؤلفہ اُردو لُغات جیسی مُفید کتاب کی مُربیانہ امداد فرمائی ہے میں گزارش کرتا ہُوں کہ اس کتاب کی اشاعت سے میرے حقِ تالیف میں کسیطرح کا فرق نہیں آیا ۔ میں ہُوں آپکا فرمانبردار ۔ (دستخط) ایس ڈبلیو فیلن +

ترجمہ چٹھی

جے ڈبلیو ووٹرز صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر ہائی سکُول گجرات سابق ہیڈ ماسٹر شملہ ہائی سکُول

(یہ چٹھی بطور سرٹیفکٹ حال میں صاحبِ موصُوف نے بھیجی ہے جو سب سے اخیر میں لکھی گئی ہے)

مولوی سیّد احمد میونسپل ہائی سکُول شملہ کے فارسی اوّل مدرّس کئی سال تک میرے ماتحت

تقاریظ حال مع قطعات تاریخ

رہے انہوں نے ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۹ء تک نہایت ہوشیاری اور محنت سے اپنا کام سر انجام دیا ۔ یہ فارسی اور عربی میں بہت ہوشیار آدمی ہیں ۔ انہوں نے اُردو کی ایک ڈکشنری بھی تالیف کی ہے جس سے حقیقت میں علوم مشرقی کے طلبا کو بہت بڑی مدد ملی ہے میری رائے میں یہ اوّل درجہ کے ہوشیار اور محنت سے کام کرنے والے اور نیک آدمی ہیں جنسے مدرسہ کو اُس وقت تک بہت بڑی مدد ملتی رہی نیز ایک معزز خاندانی ہیں ۔ یہ ۱۸۹۰ء میں پنشن پر سگئے اور جب تک رہے اپنا کام بڑی محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے ۔ میں اُمید کرتا ہُوں کہ ان کی ڈکشنری ضرور قابل قدر ہوگی فقط جے ڈبلیو ووٹرز ہیڈ ماسٹر گجرات ہائی سکُول ۔ ۲۲ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۱ء

مزید اتقریظ مع قطعات تاریخ طبع

نگاشتہ قلمِ جادُو رقم سلطان الشعرا شاعر غرّا ۔ شہزادۂ دہلی جناب مرزا محمد عبدالغنی صاحب گورگانی متخلص بہ ارشد نبیرۂ حضرت مجاہد الدین محمد احمد شاہ بادشاہِ دہلی نور اللہ مرقدہ نبیسۂ حضرت ابُوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ پادشاہِ سابق انار اللہ برہانہٗ شاگرد رشید بلکہ ارشد جناب شہزادہ مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحُوم + + + + + + + + +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

برٹش گورنمنٹ کے عہدِ معدلت مہد میں جو جو فوائد اہلِ ہند کو حاصل ہوئے اُن میں سے ایک فائدہ ترقیِ تعلیم بھی ہے جو لوگ مُلکی بہی خواہ کا اعلیٰ خطاب پا چکے ہیں اُنہوں نے صاف بتادیا ہے کہ جب تک رعایا کے سامنے تعلیم کا دغدغہ[۱] روشن نہ کیا جائے ناممکن ہے کہ خیالات فاسد کی تاریکی کا دغدغۂ مُلک سے دُور ہوسکے اور جب تک رعایا کے خیالات اپنی اور اپنی گورنمنٹ کی نسبت صاف نہ ہوں نہ وہ حکُومت کی برکات کو غور سے دیکھ سکتی ہے ۔ نہ اپنے حالات و خیالات کو پرکھ سکتی ہے ۔ بے علم رعایا کو اندھے سے تشبیہ دینی بھی کامل تشبیہ نہیں بلکہ ناقص ہے ۔ جس انسان کو اپنی اور دُوسرے کی حالت سے بیخبری ہے وہ اندھے سے بھی بدتر ہے اندھا صرف بصارت کی معدُومیت کے سبب وُہ چیزیں نہیں دیکھ سکتا ۔ جو آنکھوں والا دیکھتا ہے لیکن اپنی کیفیتِ وجدانی کا ادراک اُسے ویسا ہی ہے جیسا آنکھوں والے کو ۔ بے علم اندھی رعایا نہ ظاہری بصارت سے کام لے سکتی ہے نہ باطنی بینائی سے نہ اُسے یہ خبر کہ گورنمنٹ کے فرایض رعایا پر کیا ہیں ۔ نہ یہ معلُوم کہ رعایا کے حقُوق گورنمنٹ پر کیا کیا ۔ اِس سے ثابت ہوا کہ تعلیم ہی وہ آلہ ہے جسکی روشنی دماغوں میں سے میل کچیل کھودیتی ہے تعلیم ہی وُہ دریا ہے جس کی ہر ایک نیرنگِ موج گرد و غبار کدورتِ خیال سے دھودیتی ہے اہلِ معرفت کا یہ خیال واجب الامتثال ہے کہ جس طرح انسان کو سب سے

---

[۱] دغدغہ روشنی کا ایک ظرف ہے جیسے قمقمہ ۔ کنول ۔ فانُوس ۔ مردنگ وغیرہ ۱۲

تقاریظِ آمدۂ حال

پہلے اپنا عرفان ضروری ہے اُسکے بعد اپنے رب کا ۔ اسی طرح رعایا کو پہلے اپنی حقیقت شناسی لازم ہے پھر گورنمنٹ کی خیر خواہی ۔ یہ عرفان علم کے بغیر نہیں ہو سکتا شاید کوئی جھگڑالو یہ اعتراض کرے کہ بعض جاہل لوگ عالموں کے کان کترتے ہیں اور کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ وہ اپنے مصالح کو خوب تاڑتے ہیں ۔ بُرائی کے اسباب جمع کرنے سے ڈرتے ہیں جب یہ مادّہ طبیعتِ انسانی میں موجود ہے تو نفسِ تعلیم یا ابجد خوانی کی شرط غیر ضروری اور معمولی رہی ۔ ہم اسکا مختصر یہ جواب دیتے ہیں کہ راحت و مضرت عامّہ کا سمجھنا بھی بغیر علم محال ہے چہ جائے کہ مضار و مرابح خاصّہ سمجھنے میں عالم اور جاہل برابر ہو سکیں اس کی دلیل یہ ہے کہ جانوروں کو قدرت نے یا نیچر نے جو کچھ کام بتا دیا ہے وہ تو انکا طبیعی فعل ہے اس سے زیادہ وُہ نہیں کر سکتے ۔ کمہاری اپنی قسم کا خاص گھر بناتی ہے جو معمارِ قدرت نے اُسے سکھا دیا ہے بندر اکثر نقلیں کر سکتا ہے خاص بولی کی نقل نہیں اُتار سکتا حالانکہ مُنہ بھی ہے اور زبان بھی ۔ یہی حال جاہل کا ہے کہ اسکے پاس تمام آلات موجود ہیں مگر صرف علم نہ ہونے کے سبب اس کا رُتبہ عالم سے کم ہے اور فی الحقیقت وہ عالم جیسے اچھوتے کام کر بھی نہیں سکتا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تعلیمی قوّت دل ۔ دماغ ۔ عقل و وہم و خیال میں اپنا اثر کرتی ہے اور ان سب کے افعالِ منفردہ سے جو مرکب اثر حاصل ہوتا ہے وُہی جاہل اور عالم میں مابہ الامتیاز ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تحصیلِ علم کا بڑا عمدہ اور چلتا ہوا آلہ کیا ہے ۔ زبان ہے زبان کے ہی ذریعے انسان اپنے خیالات ایک دوسرے سے بدلتا ہے ۔ اظہارِ خیالات کے لئے لُغات ۔ اصطلاحات ۔ محاورات ۔ تمثیلات ۔ اشارات ۔ کنایات ۔ وغیرہ کا ہونا لازم ہے +

عرفِ عام میں جسے بولی کہتے ہیں اور خاص آدمی کی زبان ۔ وہ انہیں مذکورہ اجزا سے ملکر بنتی ہے ۔ بولی کی حالت ایسی نازک ہے کہ ایک محلّہ کی بولی کا مقابلہ دوسرے محلّہ کی بولی سے اگر غور کے ساتھ کیا جائے تو ضرور کچھ نہ کچھ فرق نکلے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک تو کوسوں کا فاصلہ ہوتا ہے جس قدر مسافت راہ میں تفاوت ہے اسی قدر بولی میں مغایرت +

اُردو زبان جو آجکل قریبًا تمام ہند کی بولی سمجھی جاتی ہے اپنی قدیمی بناوٹ کے لحاظ سے شاہجہانی نہیں رہی تاہم نئی اشاعت اور سجاوٹ کے سبب جہانگیری مزاج اور عالمگیری تورہ رکھتی ہے ۔ لیکن وُہی تفاوت ساتھ لئے ہُوئے ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے ۔ جہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُردو ترقی کر کے ہزاروں کُجا لاکھوں کو آگئی ہے وہاں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ لاکھوں کو کیا ہزاروں کو بھی نہیں آتی ؎

آنچہ ما جستیم دیدم کم کہ بسیار است و نیست　　نیست جز اُردو دریں عالم کہ بسیار است و نیست

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

یہی سبب ہے کہ اُردو کے اقسام ۔ اُردو کا رنگ ایسا بدل گیا ہے کہ اب شاہجہانی ریختہ ۔ بُنیاد از بُن ریختہ ہو گیا +

زبان حال کی اُردو کے اقسام کا جمع کرنا محال ہے صرف ہم اپنی رائے میں بطورِ فرضِ محال بارہ قسمیں مقرر کرتے ہیں جنہیں لطیفہ یہ ہے کہ جس طرح برس کے دن بارہ مہینوں پر تقسیم ہیں اسی طرح اُردو کی ترقی و تنزل کا میلان ہر روز اور ہر ماہ بارہ طرح سے ہو سکتا ہے چونکہ اُردو کا مخزن و مرجع شاہجہان آباد ہے اسلئے دہلی ہی ان تقسیموں کی بُنیاد ہے +

اقسامِ زبانِ اُردو

(۱) وہ اُردو جو دہلی کے شرفا کی زبان ہے اہلِ زبان نے اسے نورِ فصاحت اور نورِ سلاست سے مجلّےٰ کیا ہے اس لئے اس کا نام اُردوئے معلّےٰ ہے +

(۲) وہ اُردو جو لکھنؤ کے عابد و سخنور بولتے ہیں چونکہ زیادتی تکلّف نے اس میں گہرا رنگ دیا ہے اور سلاست سے معرّا کیا ہے اس لیئے اس کا نام اُردوئے مُطلّا ہے ان دونوں قسموں میں وہ نسبت ہے جو آفتابِ رخشاں اور مہتابِ تاباں میں ۔ یا باپ اور ماں میں +

(۳) وہ اُردو جو عالم و فاضل لائق و کامل بولتے ہیں اس میں لُغت کی بوچھاڑ بڑے بڑے الفاظ کے پہاڑ ہیں اور اس کے واسطے لُغت و فرہنگ کی سخت ضرورت ہے اس لئے اس کا نام فرہنگی اُردو ہے +

(۴) وہ اُردو ہے جس پر اخبارات کی حکمرانی ہے اس اُردو میں اڈیٹوریل نوٹس کا رنگ جُدا ہے اور کارسپانڈنٹوں کا ڈھنگ جُدا ۔ اسلئے اس کا نام خودرنگی اُردو ہے +

(۵) وہ اُردو ہے جو پنچ اخباروں کا روزمرّہ ہے اس کی طرز غائت شوخی و نہایت ظرافت بسیاری ہزل کثرتِ خرافت کے سبب فحش و زبان آوری سے آزاد ہے اسکا نام ہڑونگی اُردو ہے

(۶) وہ اُردو جو صاحبانِ انگریز بولتے ہیں اور انکی دیکھا دیکھی ہندی عیسائیوں نے چھاونیوں کے سوداگروں نے ۔ انگریزوں کے کم رُتبہ نوکروں نے ۔ اس کی مشق بہم پہنچائی ہے اس کا نام فرنگی اُردو ہے +

(۷) وہ اُردو جو لکھنؤ اور دہلی کے آکا بھائی[5] لونت کے شائق ۔ بانڈے بازی میں فائق ۔ علم سے دُور خوش طبعی سے معمور باہم بولتے ہیں اس میں ضلع جگت پھبتی ۔ دشنام وغیرہ شامل ہیں اسکا نام گفنگی[6] اُردو ہے +

(۸) وہ اُردو جو دیسی کالے بابو انگریزی داں بولتے ہیں اس میں زمین[7] تو انگریزی لفظوں کی ہے اور ٹپ[8] اُردو کی ہے اسکا نام بے ڈھنگی اُردو ہے +

(۹) وہ اُردو جو ناول نویس ڈراما لکھنے والوں نے اختیار کی ہے اسکا نام خود آہنگی[9] اُردو ہے +

(۱۰) وہ اُردو جو ان پڑھ فقیر بھنگیں پیکر چرس کا دم لگا کر کبھی عالمِ لاہوت پر جھونپڑی لگاتے ہیں اور کبھی عالمِ ناسوت پر بدھیا گداتے ہیں اور اپنے زعم فا

[5] وہ عورت جو آزادی سے ہر جا پھرتی رہے [6] جسمیں گچاپن ہو [7] عطر سازی کی اصطلاح ہے [8] عطر سازی کی اصطلاح ہے [9] اپنے خیال کے مطابق ۱۲

تقاریظ آمدہ حال

میں معرفت آلہی کا دم بھرتے ہیں نشے کی غایت اور کمالِ ذوق وشوق کی حالت میں کچھ اَن کہے فقرے کچھ بیڈول اشعار بناتے اور سناتے ہیں اسکا نام سربھنگی[۵۰] اُردو ہے +

(۱۱) وہ اُردو جو مناظرہ کرنے والے کسی کی ہجو لکھنے والے کام میں لاتے ہیں یعنی ایسے دو پہلو الفاظ بولتے ہیں جنکی آڑمیں وہ لائبل کیس سے بری ہو جائیں اور فی الحقیقت مخاطب کی آبرو جاتی رہے اِس کا نام جنگی اُردو ہے +

(۱۲) یہ اُردو بڑی قیامت خیز فتنہ انگیز اُردو ہے ع بارہ خواہد شد زمیں دست گریبان چند۔ اِس اُردو کی ایسی مثال ہے جیسے پورب میں ادھر بھادوں کا مہینا آیا اُدھر شوقینوں کو کنہیا جی کے جنم کی خوشی نے گرمایا ولادت سے پہلے گرتہ۔ ٹوپی پنگھوڑے سلے ۔ تیار ہوگئے۔ اگرچہ یہ اُردو ابھی پیدا نہیں ہوئی مگر اسکا خیمہ ڈیرا پورب میں آگیا ہے۔ لکھنے کے حروف بڑی شدومد سے تراشے جارہے ہیں وہ زمانہ قریب ہے کہ خود بدولت براجیں چونکہ بھاشا اور سنسکرت کے الفاظ گھسیٹ گھسیٹ کر اسمیں ڈالے جائیں گے ۔ اور دیگر زبانوں کے لغت کھینچ کھینچکر باہر نکالے جائیں گے۔ قدیمی اُردو داں اِس تازہ اُردو کو پورا نہ لکھ سکیں گے نہ بول سکیں گے ناچار سرزنش اٹھانی پڑے گی اسواسطے قبل از ظہور بطور تفاؤل اِس کا نام سرجنگی[۵۰] اُردو ہے +

خلاصہ یہ ہے کہ اُردو کے اقسام جہانتک بنائے جائیں قیامت تک بنے جائینگے اور آخرکار کسرِ متوالیہ کی طرح کسر ہی رہے گی ۔ اب ضرور ہوا کہ ایک ایسی کتاب تیار کی جاتی جس میں آجتک کے ہر طرح کے لغات آجائیں اور اُن کے استعمال معلوم ہوجائیں پس ہمارے دوست منشی **سید احمد** صاحب دہلوی نے **لغاتِ آصفیہ** بناکر ہمارے نزدیک اِن ضرورتوں کے پورا کرنے میں بڑی کوشش کی ہم یہ نہیں کہتے کہ اُردو لغات کے دور تک پھیلے ہوئے میدان کے گرداگرد کوئی پختہ چاردیواری یا شہرپناہ قایم کردیا گیا تاہم ریختہ کی بنیاد قایم و پائدار رہی بڑی خوبی یہ رکھی کہ اُردوئے معلّے کی **فضیلت** اور اُردوئے مطلا کی **زینت** سب میں نمودار رہی **سید** کی محنت کا اندازہ سب سے اچھا اور سب سے زیادہ ہے +

ہمارے ساتھ مصنف کی قدیمی یعنی لڑکپن سے دوستی ہے ہم نہایت ایمانداری سے شہادت دیتے ہیں کہ سید احمد نے اپنی **عمرِ گرامی** کو اِس ایک کتاب کے پیچھے کھودیا۔ عنفوانِ شباب سے اِس شخص کو **لغت** سازی کی لت لگی اور اب بھی بڑھاپے تک موجود ہے ملکوں ملکوں کے سفر کئے طرح طرح کے لوگوں سے ملا انکے محاورات کتاب میں درج کرے چماروں سے کہاروں سے سناروں سے نقالوں سے ہر مذہب وملت کی عورتوں سے ۔ رنگ رنگ کے فرقوں سے رسمِ آشنائی پیدا کی تاکہ جو کچھ اصطلاحی والفاظی سرمایہ حاصل ہو کتاب کی نذر کیا جائے سینکڑوں

مع قطعاتِ تاریخِ اُردو

دیوان صدہا بیاضیں بیسیوں کچکول دیکھ ڈالے ہزاروں اشعار منتخب کئے نگینت نثر کی کتابیں چھان ماریں تاکہ کوئی محاورہ کوئی مثال کوئی خیال۔ کوئی فقرہ مطلب کے مطابق نکل آئے۔ آخرکار قطرہ قطرہ سیلے اور اندک اندک خیلے کا مضمون پورا ہوگیا اگرچہ مدت مدید گزری مگر کتاب بناکر چھوڑی آفاتِ ارضی وسماوی سے ڈرا نہیں کسی روک سے رُکا نہیں ۔ اِن حضرت کی عمرِ عزیز کا سرمایہ آٹھ بچوں میں سے صرف دو لڑکیاں تھیں۔ جنکے ساتھ اِن کو کمال اُنسیت تھی اور فی الحقیقت مجھے یاد ہے کہ ایک دن اِن کی چھے یا سات برس کی چھوٹی لڑکی[۵۱] جو طوطا مینا کی سی باتیں کرتی تھی سخت علیل ہوئی یہ لغات کا کوئی نمبر لکھ رہے تھے کیونکہ اُن دنوں میں ماہواری رسالہ نکالتے تھے یہ شاید ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے میں بھی اِن کے پاس موجود تھا گھر سے کئی بار ماما نے آکر کہا کہ میاں چلو لڑکی کی حالت خراب ہے ڈاکٹر کو بلاؤ یا حکیم کو لاؤ میاں وہاں سے اُٹھکر گھر تک نہ گئے کہ مضمون کا ہرج ہوگا اور آخر دق ہوکر ماما سے کہا تو یہ کہا کہ تم خود یا کوئی اور اسے حکیم پاس لیجاؤ یا بلالاؤ اسوقت مجھے یہ حالت دیکھکر یقین ہوگیا تھا کہ اِس شخص کی محنت کا صلہ کم سے کم ناسوری ضرور ہوگا جب وہ چاہیتی لڑکی اُسی روز سپرد اجل ہوئی تو لوگوں نے جانا کہ سید اب کتاب ناتمام چھوڑے گا بلکہ کیا عجب ہے کہ خود بھی معنی کی طرح گور کے لغت میں غائب ہوجائے مگر واہ رے ہمت واستقلال اسقدر صدمہ اُٹھاکر بھی نہ گھبرایا اور جس کام کا بیڑا اُٹھایا تھا اُس سے غافل نہوا ہاں اُس رسالہ کی پشت پر چند سطریں ایسی ضرور لکھدیں کہ وہ پتھر کے دل کو بھی موم کرکے بہا دیتی ہیں اِسکے بعد دوسری[۵۲] اکلوتی۔ بال بچوں والی ماں باپ کی عاشق بیٹی بھی مرضِ دق سے دِق ہوکر ۱۸۹۵ء میں چل بسی ہر چند اِس صدمہ نے بٹھانا چاہا مگر یہی شخص پاؤں توڑکر نہ بیٹھا یعنی جب ہمارے سید کی بڑی لڑکی نے قضا کی اور اُسکے بال بچے سب بے مادر ہوگئے تو سید صاحب کے بغلی دشمنوں نے سمجھا کہ یہ صدمہ ایسا کمزور نہیں جس سے سید ڈھیر نہ ہوجائیں مگر یہ صورت فنا ہونے والی یہ سورت مٹنے والی نہ تھی اِس قدر غم واندوہ سہکر بھی سید دُنیا کے استھان پر ایسے آسن جماکے بیٹھے کہ ٹس سے مس نہ ہوئے سچ ہے مد سه

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد۔ انہوں نے بیٹیوں کی جگہ اپنے فرزندانِ معنوی یعنی طبعزاد مضامین کو آغوشِ محبت میں پرورش کیا اور مرحومہ لختِ جگر کے کئی بچوں میں سے ایک بچے ہوئے بچے سید حمید کی خدا تعالےٰ اُسے علم وعمر نصیب کرے علیحدہ انکا مداشت کرہے

---

[۵۱] یہ میرے دوست کا میری چھوٹی بیٹی محمودی بیگم کی طرف اشارہ ہے جو ساڑھے پانچ برس کی عمر میں ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو دفعۃً فوت ہوئی اِس وقت بندہ تیرھواں نمبر لکھ رہا تھا۔ فسانۂ راحت اِسی جانہار کی یادگار میں لکھا تھا +

[۵۲] یہ میری بڑی لڑکی سید بیگم کیطرف خطاب ہے جو ۲۳ سال کی عمر میں ۶ دسمبر ۱۸۹۵ء کو عالمِ بقا کو سدھاری مصنف مؤلف

[۵۰] لامذہب وآزاد انہ مذہب۔ نمبر ۵۲ چاٹنا۔ چیت۔ وصول۔ دھپا +

تقاریظِ احمد نہال

ہں لٹیری دُنیا میں اگر ایسے دُھن کے پکّے ارادے کے مضبوط مزاج کے مُستقل کئی آدمی آجائیں تو بہت جلد یہ عالمِ سفلی عالمِ علوی سے بلند ہو سکتا ہے مگر ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ یہ حال دیکھکر اُن یاروں کے چھکّے چھُٹ گئے جو دانتوں لگائے بیٹھے تھے کہ کب سیّد بغلی قبر کے ہم بغل ہو اور کب ہم کتاب کو بغل میں دبا کر رفُوچکر بنیں +

جب سیّد صاحب کی اس دُوسری اکلوتی بیٹی یہاں تک کہ اُس کی بھی نہایت پیاری جانشین بیٹی نے انتقال کیا اور سیّد صاحب صرف ایک نواسے کے نانا۔ اور ایک نیم جان بیوی کے خاوند رہ گئے تو پھر یاروں کی اُمید بندھی کہ اب ضرور مُصنّفِ آصف اللُّغات عالمِ فانی سے مُنہ موڑینگے قدیمی انہیں کا ساتھ نہ چھوڑینگے مگر ان کی ضد سے یفندی اور بیٹلے سیّد پھر بھی زندہ ہی رہے اور جان سے زیادہ پیاری کتاب کو سیّد کا تھان نہ بننے دیا +

یہ تو محنت کا حال ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ دولت کتاب پر کتنی خرچ کی میں نے خود دیکھا ہے کہ مسٹر فالن بہادر کے ہاں انہیں علاوہ بھتّے کے ساٹھ روپیہ ماہوار ملتے تھے اور خواجہ تاش تو نوکریاں کر کے امیر بنگئے مگر یہ فقیر ہی ہوتے گئے وجہ یہ کہ دونشی ایک سنسکرت داں ہمیشہ سید کی جان کو سایہ کی طرح لپٹا ہی رہا منشیوں کی تنخواہ سے کتابوں کی خریداری سے جو کچھ بچا وہ نذر خانہ داری کیا۔ یہ بات ظاہر میں معمولی ہے مگر غور سے دیکھئے کہ انسان نوکری اس لئے کرتا ہے کہ راحت ملے فراخبالی حاصل ہو روپیہ جمع کر کے زردار بنے مگر سیّد نے نہ راحت پائی نہ تونگری خریدی۔ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے الفقر فخری یہ اہلِ بیت ہو کر اُس سے کیونکر حصّہ نہ لیتے۔ حضرت علی مرتضےٰ کا قول ہے

رضینا قسمة الجبّار فینا　　لنا علمٌ و للجهّال مالُ

جس چیز پر انسان فقط محنت خرچ کرے وہ تو اُسے عزیز ہوتی ہی ہے مگر جس پر دولت خرچ کی جائے وہ یقینی عزیزتر ہے جب یہ کتاب سید کی تمام عُمر کی دولت کھا گئی کس کی طاقت تھی کہ اسکے خیالات کی ریل گاڑی کو روک سکتا اسکے ارادوں میں روڑا اٹکاتا +

بعض بعض جلاتن۔ حاسد سیّد پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کی کتاب کا ماخذ فالن ڈکشنری ہے لیکن ایمان سے کہاجاتا ہے کہ یہ خیال خیال ہی ہے اور خیال بھی محال + مجھے بھی فالن صاحب بہادر کی ڈکشنری میں چندروز شرکت کا موقع ملا ہے میں تحقیق کے ساتھ کہتا ہوں کہ فالن صاحب کی ڈکشنری کو اگر سید کی لغات کا ماخذ کہیں تو بجا ہے۔ نہ کہ سیّد کی لُغات کو فالن صاحب کی ڈکشنری کا۔ اب اِس عام خیال کو ایک ڈوم کا خیال سمجھنا چاہیئے کہ ابھی کانوں میں بھرا دل کو خوش کیا اور رہا ہو گیا۔

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

سیّد کی کتاب کا بہت سا عکس بہت سا مضمون فالن ڈکشنری میں تو ضرور پایا جاتا ہے مگر فرہنگِ آصفیہ فالن ڈکشنری سے علیحدہ چیز ہے ہاں اس دعوے کی دلیل اِس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے کہ سیّد احمد ابھی طالبعلم ہی تھے جب سے انہوں نے اِس کتاب کی بنا ڈالی تھی۔ عربسرائے میں جو دہلی سے تین میل حضرت نظام الدّین اولیا کی درگاہ کے مشرق کی طرف واقع ہے اِن کے مکان میں مشاعرہ ہوتا تھا اور چونکہ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اکثر تیموری شاہزادے یا شاہ زمرے نظام الدّین اور عربسرائے میں رہتے تھے اسلیئے مجھے بھی اپنے رشتہ داروں میں جانے کا موقع ملتا تھا اور سیّد کے مشاعروں میں شرکت کا بھی اتّفاق ہوتا تھا سیّد صاحب اُن غزلوں میں سے محاورات چھانٹتے تھے اور چونکہ اُسوقت تک یہ بات سب نے تسلیم کر رکھی تھی کہ اصلی اُردو شاہزادگانِ **تیموریہ** کی ہی زبان ہے اور **لال قلعہ** ہی اِس زبان کی **ٹکسال** ہے اِس لئے سیّد خاص ہیں اور ہمارے چند اور عزیز شاہزادوں کو بلاتے تھے عام سے غرض نہ تھی۔ میرے خیال میں فالن ڈکشنری کی بُنیاد اِس واقعہ سے دس پندرہ برس بعد ڈالی گئی ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ سیّد کا سرمایہ فالن ڈکشنری کی بھینٹ چڑھا۔ نہ کہ فالن کا +

ابتدا میں جب اِس کتاب کو سیّد نے رسالہ کی صُورت میں شایع کرنا شروع کیا تو چند لوگوں نے اُن لُغات کو بدل بدلا کر کئی ڈکشنریاں تیار کر لیں۔ اٹک لغات ڈھمک لغات غرض بہت سی لغات ہی لُغات بننی شرُوع ہوگئیں۔ کسی نے لُغت اُردو میں معنی لُغت فارسی میں رکھے۔ کسی نے اُردو سے اُردو میں۔ کسی نے کوئی اور طرح بدلی سو

بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوشی　　من اندازِ قدت را مے شناسم

یہ لوگ بجائے خود صاحبِ لُغت ہو گئے مگر سیّد کے مقابلہ میں آنکھیں نیچی ہی کرنی پڑیں نہ جب کسی کو فروغ نصیب ہوا نہ اب۔ ایسے بے بھاگو مصنّفوں اور سیّد کے حال پر ایک حکایت یاد آئی ہے **حکایت** کسی گیدڑ کو راستہ میں ایک **کاغذ** پڑا پایا اُسنے اُٹھالیا اور اپنی قوم میں ڈینگیں ہانکنے لگا کہ اب مجھے ایسا **پروانہ** مل گیا ہے کہ جو دیکھے گا وہ ضرور میرا تابع ہو جائے گا چندروز تک تو گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ آخرکار رفتہ رفتہ بہت سے گیدڑ اُسکے مطیع ہوگئے اور سمجھے کہ ضرور پروانہ ایسا ہی ہے ایکدن یہ **گیدڑ** اپنی ٹولی کے ساتھ ایک گنّے کے کھیت میں گھسا ہوا تڑا تڑ گنّے توڑ رہا تھا اتّفاقاً ایک **شیر** اُدھر آنکلا شیر کو دیکھتے ہی گیدڑوں کے سردار کی جان نکل گئی سٹّی گُم ہو گئی کہ اب کیا کرُوں آخر نوک دُم بھاگا اِسکے تابعین نے کہا کہ حضرت وُہ پروانہ جو حضُور پاس ہے کیوں نہیں دکھاتے گیدڑ نے جواب دیا کہ شیر **جاہل** جانور ہے پروانہ دکھانے سے بہتر یہ ہے کہ اِس سے جان بچا کر کہیں کھسک چلو +

تقاریظ آمدۂ حال

ایک اُردو لُغات گر سے میں نے ایک دِن پُوچھا کہ آپ کی کتاب میں فلان لُغت کی تشریح غلط ہے وہ پہلے تو مجھ پر اِس طرح زور و شور سے بھپکا جیسے ناظرین سمجھ ہیں پھر مجبور ہوکر کہنے لگا سیّد احمد نے اپنی لُغت میں یہی معنی لکھے ہیں ان پر اعتراض نہیں کرتے مجھ بیچارے کے سر ہوگئے[†]۔ مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے تو پرائے برتے پر تِنکا اپایا ہے ایسی تالیفات کا نام مفعول مالم یسم فاعلہٗ ہو سکتا ہے اور بس +

اِس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ بہت سے **مخزن المحاورات** کا مخزن یہی کتاب ہے سیّد کے فیضِ ہمّت و اثرِ محنت نے اہلِ تصنیف کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا بلکہ کتنوں ہی کو خواہ مخواہ مُصنّف بنا دیا +

اگرچہ مسٹر سیّد احمد کو اپنی محنت کے اِس طرح ضایع ہونے اور چلتے ہوئے پرندوں کے روپیہ مار لینے کا رنج کیوں نہ ہو تاہم میں اُنکی تسلّی کے لئے فارسی کے یہ چند اشعار و فقرات لکھے دیتا ہوں +

فرد

بوریا باف گرچہ بافندہ است   نہ برندش بکارگاہِ حریر

قطعہ

ابو مسیلمہ گر دعوئے نبوّت کرد   مُجز ایں چہ شود کہ خوانند خلق کذّابش

گرفتم آنکہ بشب کرمکے ہمی تابد   چہ حدِّ آنکہ برابر کُنی بہ مہتابش

مخمسہ

اِستادہ سرو۔ کاں قدِ بُت شود۔ نشد   سُنبل دمید و خواست کہ گیسو شود نشد

بود آرزوئے گُلہ کہ آں گوشہ شود نشد   شد مہ تمام تا چو رخِ اُو شود۔ نشد

کاہید بازتا خمِ ابرو شود۔ نشد

فقرات

ہر پشّہ را صولتِ پیل نیست وہر قطرہ را دولتِ نیل نے۔ ہر کہ سُرخ است لعلِ رمّانی نہ بود۔ وہر سفیدے دُرِ عمّانی نشود۔ نہ ہر متکلّمے فصیح است نہ ہر معالجے مسیح۔ سحبان را با باقل[ادیلہ] چہ نسبت۔ و غافل را با عاقل چہ مناسبت۔ ہر شبانے را کلیم ندانند۔ وہر معمارے را ابراہیم نخوانند۔ نہ ہر بیزمے بوئے عُود دارد۔ نہ ہر مُغنّی لحن داوُد +۔ مصنّفِ فرہنگِ آصفیہ اِن اشعار کو دیکھیں اور خوش ہوں کہ انھوں نے کسی کا مال رتبر نہیں کیا ڈاکوؤں نے اُچکّوں نے اُٹھائی گیروں نے آپ کا ہی سرمایہ لیا جو لوگ عالی ظرف و بلند حوصلہ ہیں اُنہوں نے چوروں کی رہبری کرکے اپنا گھر بتادیا اور خُود اِن کے شریک ہوکر اپنا مال چُروا دیا۔ پھر غُل مچادیا کہ چور چور آخر چور کو پکڑ لیا۔ دیکھو (بوستاں باب چہارم حکایت زاہد تبریز و دُزد) جسکا پہلا شعر یہ ہے ؎

عزیزے در اقصائے تبریز بُود   کہ ہموارہ بیدار و شبخیز بُود

مع قطعات تاریخ طبع

کیا ڈر ہے اگر کسی نے آپ سے کتاب چھاپنے کا وعدہ کیا اور پُورا نہ کیا بلکہ نقصان پہنچایا۔ اور کیا خوف ہے اگر کسی نے آخر میں کہدیا کہ حق تصنیف میرا ہے۔ یہی بڑی مہربانی ہے کہ خود مصنّف ہونے کا دعوےٰ نہ دائر کردیا۔ روپیہ جانے کیواسطے ہے اور آدمی کمانے کے لئے۔ یہ کس کے پاس رہا ہے اور رہ جائے گا مگر آپ کے نام نے تا قیامِ زبان زوال پایا ہے نہ پائے گا۔

غرض اِسی قسم کی مصیبتیں سہ سہ کر۔ انہیں جھمیلوں میں رہ رہ کر آخر کار سیّد کو یہ دن نصیب ہوا کہ حضورِ فیض گنجور خسرو مُلکِ دکن صانہ اللہ عن الشرو الفتن نے اپنا فیضِ سخاوت دکھایا اور سیّدِ مظلوم پر رحمت کا مینہ برسایا۔ بارے اب کتاب چھپکر تیار ہوگئی اور پہلے اڈیشن کے لحاظ سے اچھی ہوگئی۔ اب میں اِس طُولِ بیانی کو چند قطعاتِ تاریخ لکھکر مختصر کرتا ہُوں اور ڈرتا ہُوں کہ یار فروشی کا الزام یار لوگ مجھپر نہ لگادیں اور خوشامدی کا خطاب زبردستی نہ چپکا دیں۔ الٰہی مصنّف کی ہمّت میں برکت دے۔ کتاب سے عام و خاص کو منفعت دے۔ شاہ و وزیرِ قدر دان کی دولت و صولت مدید ہو۔ اقبال و اجلال برمزید ہو۔ آمین + مرزا رشد تیموری دہلوی

(۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

قطعۂ تاریخ

جب سیّد احمد دہلوی میرے قدیمی مہرباں   اس انتخاں کو لکھ چکے اور صرف کی محنت بہت

ہنگامِ شب۔ وقتِ سحر۔ دن۔ رات بہوم عُمر بھر   مسکین نے سب کچھ دیدیا کہتا تھا جو کچھ مقدرت

کاغذ کے کتنے پہلواں اُٹھے کریکے کُشتیاں   کچھ پیر اِن میں کچھ جواں ہر ایک کو کُشتی کی لت

تھے بے کمال و بے ہُنر پیچ آتے تھے دنگل پر   سب بے کمالوں سے مگر سیّد کی کردی خُوب گت

کوئی تو دھوبی پاٹ پر کرنے لگا اِن کو اُدھر   دُھڑ پر چڑھا کر اِس طرح دھڑ سے گرایا جیسے چت

کوئی پکڑ لایا اُسے ہفتے کسی نے جڑ لئے +   لبے پہ وہ لبے دئے[لہ] چھوڑا نہ اِن سکیں میں ست

سب اِن کے زندہ امتحاں مردے کی سمجھے ہڈیاں   کہتا تھا کوئی لا اِلٰہ اور کوئی رامی نام ست

اِن کے اشگے دیکھکر سیّد کی ہستی گُم ہوئی   مایُوسیاں بڑھنے لگیں جاتا رہا بالکل سکت

اب غیب سے آئی ندا اے درد و غم کے مُبتلا   تجھکو نہیں معلوم کیا العاقبۃ بالعافیۃ

لے اُٹھ کمر کو باندھ کر کر اُسطرف قصدِ سفر   ہوگی جہاں سے سربسر تجھکو نہایت منفعت

ہمّت کو دے افزائشیں اور عقل کو آرائشیں   مِل جائینگی آسائشیں جاتی رہے گی منقصت

سُوئے **دکن** جلدی جا۔ جاکر ہُنر اپنا دکھا   کہہ اپنے دِل کا مدعا سچ سچ۔ نہ کچھ من گھڑت

یہ تیرا حال پرتعب **شاہِ دکن** سُن لیگا جب   فرمائے گا تجھکو طلب تجھپر کرے گا مکرمت

سُنکر یہ مژدہ جانفزا سیّد دکن کو چل پڑا   واللہ اچھے وقت پر کچھ آگئی اِس کو سُرت

[لہ] مثل جنگِ زرگری پہلوانوں کی اصطلاح ہے [لہ] کُشتی میں نیچے بیٹھے حریف کے بر ابر بیٹھکر ہاتھ سے مُنہ پر گھسّے دینے کو لبّا کہتے ہیں +

[لہ] ایک مشہور رسپیک کا نام [لہ] ایک مشہور و معروف بیوقوف کا نام + † یہ شاید سر رشتۂ تعلیم پنجاب کی اُردو لغات کیطرف اشارہ ہے +

تقاریظ آمدہ حال

یہ ماہرِ علمِ زباں بکمالِ مصنف ہیں جہاں   شہرِ دکن سا قدرداں کیونکر نہ ہو جاتی پھبت
سرشتۂ تعلیم نے تصنیف پر ڈالی نظر   پائیں بہت سی خوبیاں ہر قسم کی دیکھی صفت
جو افسرِ تعلیم تھا وہ بھی سفارش کو اٹھا   جو چاہیئے تھا مل گیا رکھ لی مرے سیّد کی پت
لیکن یہ سارا **مدعا** کس کی بدولت حل ہوا   ہے جس سے رُوئے پاک پر زیبندہ تاجِ مملکت
وہ **خسروِ** والا ہمم وہ **پادشاہِ** ذی کرم   **سلطانِ** باجاہ و حشم **خاقانِ** عالی مرتبت
وہ قدر افزائے ہنر وہ نکتہ داں وہ نکتہ ور   صاحب نظر والا گہر فرخندہ فر ذی ہمت
شاہِ دکن زیبِ زمن دشمن فگن شمشیر زن   ماہِ منیرِ مملکت مہرِ مبینِ سلطنت
وہ شہریارِ باسخا وہ معدنِ جود و عطا   وہ مالکِ تاج و لوا وہ افتخارِ موہبت
وہ آمرِ امرِ خدا حامیِ دینِ مصطفیٰ   **محبوب** حضرت مرتضیٰ سلطانِ والا منزلت
جو ہو جہاں میں نسلِ آل سب عالی نسب والا حسب   **ارشد** بھلا ہوتی ہے کب ایسے کی تجھ سے منقبت
جلدی سے کر حق سے دعا خالقِ ہر دو سرا   افزوں ہو ہر صبح و مسا **شاہِ دکن** کی سلطنت
اب چھوڑ دے یہ گفتگو تاریخ کی کر جستجو   جلدی سنا دے سب کو تو سیدھی اگر ہے تیری مت
خوب ارشد جہاں اک مادہ خود غیب سے ہاتھ آ گیا   پھر دوسرا ہم نے کہا سرمایۂ نقدِ لغت

ایضاً دیگر

ہماری جب یہ فرہنگ تیار چھپ کر   جو آخر کسی روز تھی چھپنے والی
زمانہ میں شہرہ ہوا اس کا ہر سُو   سوائے ہمارے خبر سب نے پالی
کسی نے ہمیں بھی یہ آکر سنایا   کہ لیجے خبر ایک سنیئے نرالی
کوئی شخص ایسا **دکن** میں ہے آیا   جسے فنِّ جادو میں ہے باکمالی
ہے اس پاس طرفہ **کتاب** ایک ایسی   کہ اب تک کسی نے نہ دیکھی نہ بھالی
اسے **باغ** کہتے ہیں کل اہلِ بینش   بہار اس گلستاں کی ہے خوش مقالی
گل اس باغ کے کیا ہیں مضمونِ رنگیں   لدی اور پھندی جس سے ہے ڈالی ڈالی
گلوں میں بھری ہے معانی کی رنگت   نہیں ہے یہ رنگت بھی شوخی سے خالی
مضامیں میں ہے اس قدر سحر سازی   کسی میں تو سبزی کسی میں ہے لالی
نسیم و شمیم اس کی شہرت ہے جس سے   زمانے میں پھیلی ہے فرخندہ فالی
وہ آتی ہیں خوشبو کی لپٹیں کی لپٹیں   معطر ہوا مغزِ نازک خیالی +
کوئی اُن میں پُروا کوئی اُن میں پچھوا   کوئی اُن میں دکنی کوئی ہے شمالی
بھرا اس میں بنگال و بابل کا جادو   سنا ہے کہ **دلّی** کا ہے اس کا مالی
روش باغ کی کیا انوکھی رکھی ہے   کہ کاٹی ہے چوگرد لفظوں کی جالی
سطور اس میں ہیں یا کہ شاخیں ہری ہیں   نئی شاخ یہ باغباں نے نکالی +
نقاط اس میں گویا ہیں پھولوں کے گچھے   ہر اک شاخ نے جس سے پہنی ہے بالی

مع قطعاتِ تاریخ طبع

ابھرتا ہوا وہ چنبیلی کا جوبن   اِدھر موتیا نے جوانی نکالی
کہیں جاہی جوہی کسی جائے شب بو   لپٹ بھینی بھینی ادا بھولی بھالی
ابھی کوئی جھونکا ہوا کا جو آیا +   تو جھٹ اپنی لالہ نے پگڑی سنبھالی
اِدھر سوسن وہ زباں کہہ رہی ہے   کہ اُٹھ نرگس[1] اسپری لاڈ کی پالی
یہ جگنو ہیں یا ہیں خیالاتِ روشن   سیاہی کے ہیں حرف یا رات کالی
چہکتی ہوئی بلبلیں اس کے اندر   ہر اک نے ہے نغموں سے اک دھوم ڈالی
کہیں **میر و سودا** کی چوٹیں غضب کی   انہوں نے تو ڈھالیں انہوں نے سنبھالی
کہیں **ذوق و غالب** کی چھڑیں ستم کی   بھری یاں سے آئی گئی واں سے خالی
وہ **صابر** وہ **مومن** کی گوہر فشانی   یہ سلکِ جواہر وہ عقدِ لآلی
ظفر کی کہیں پادشاہی وہ اُردو   کہیں شعرِ **داغ** اور کہیں نظمِ **حالی**
وہ **سالک** وہ **انور** کی رنگیں بیانی   **ظہیر** اور **مجروح** کی زار نالی ++
کہیں لکھنؤی طوطیوں کے ترانے   کہ جن سے ٹپکتی ہوئی باکمالی
اِدھر خواجہ **آتش** کی شعلہ فشانی   اُدھر شیخ **ناسخ** کی نازک خیالی
امیر و جلال ایسے خوش فکر گویا   کہ یہ ہیں جمالی تو وہ ہیں جلالی
غرض باغ میں ہر طرف چہچہے ہیں   فقط مرزا ارشد کی ہے جائے خالی
یہ سنکر کہا میرے شوقین دل نے   چلو دور ہی سے رہے دیکھا بھالی
گیا میں تو میں نے حقیقت میں دیکھا   نہیں یہ خبر کچھ حقیقت سے خالی
وہ ساحر تو ہیں **سیّد احمد** ہمارے   جنہوں نے کتاب اک انوکھی بنالی
یہ جادو نہیں اور پھر بھی ہے جادو   نئی طرز سے ہے بنا اس کی ڈالی
عزیمت ہے یا تو عزیمت ہے پختہ   اگر سحر ہے تو ہے سحرِ حلالی
لغت اس میں اُردو ہر اک قسم کے ہیں   زباں ہند کی خوب سانچے میں ڈھالی
غرض میں نے لوگوں کو سمجھا بجھا کر +   حقیقت جو تھی واقعی کہہ سنا لی
سنی میری آواز یاروں نے جس دم   ہوئے جمع گرد آ کے ہالی موالی
کہا سب نے اے **ارشد** گورگانی   ہیں اُردو کے حضرت سلامت کے والی
یہ اُردو ہے شاہِ جہاں کی نشانی   ہے چہرہ شاہی پہ سکہ نہ خالی
کتاب اس میں لکھی گئی ہے جب ایسی   کہ ہے جس نے کل ہند میں دھوم ڈالی
خدا کے لئے اس کی تاریخ کہہ دو   غرض سب نے ملکر مری جان کھالی
کہی میں نے تاریخ یوں یہ تماشا   بیانِ مضامینِ با لطف و عالی
۱۳۱۹ھ

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ ہے کہ گنجینۂ لغت   اے اہلِ شوق آیئے اور سیر کیجئے

[1] شاعر نرگس کو خفتہ کہتے ہیں ہاں بیمار بھی یہاں دونوں معنی ہیں ۱۲

تقریظِ فارسی ناظم نازارشد مع قطعاتِ تاریخِ طبع

سید نے کیسا باغِ گل افشاں کھلا دیا　اس کا ریاض دیکھیے اور داد دیجیے

معنی و لفظ ہیں گل و شبنم کی طرح سے　ہو دل میں ذوق و شوق تو جلدی سے لیجیے

افسردہ اور مُردہ دلی کا اگر ہو عذر　ترکیب ہم بتائیں یہ دونوں ابھی پیجیے

شبنم کو بادہ جانیے اور گل کو جام مے　ہاں ڈگڈگا کے بادۂ تحقیق پیجیے

بلبل کا ہاتھ تھامیے جو بارِ نگاہِ شوق　مستی میں گل کا چاک گریباں بھی سیجیے

ہو فکر سالِ طبع تو ارشدؔ کے حکم سے　**گلدستۂ لغات سے گل تو ڈ لیجیے**

۱۹۰۰ء ۔۔۔ ۱۹۰۰

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ کا چھاپے رنگ ڈھنگ　اُردو لغت کی اس سے نکلتی ہے بات بات

اُردو کے سیکھنے کا جنہیں ذوق و شوق ہے　اُن لوگوں کے لئے ہے یہ حلالِ مشکلات

جنکی زبان اُردو ہے وہ جانتے ہیں سب　وہ یہ نہ سمجھیں اسکی نہیں کچھ بھی کائنات

یہ وہ ہے جس میں ہند کی اُردو ہے رنگ رنگ　آتے ہیں ہر اک شہر کے ہم کو محاورات

القصہ اس سے فائدہ ہر آدمی کو ہے　ذاتِ شریف ہو کوئی یا ہو شریف ذات۔

ارشدؔ کو سالِ طبع میں اتنی ہی بس ہے　**خاطر نہیں ہے ایسی مخزنِ لغات**

۱۲۸۹ء ۔۔۔ ۸۱ ۔۔۔ ۱۸ ۔۔۔ ۱۳ ء

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ چھپی اور بنی بھی خوب　اور اُنکو کب نصیب جو سید میں بات ہے

محنت میں اپنے ساری جوانی تمام کی　پیری میں اسکے پاس یہی کائنات ہے

دُنیا کی بیوفائی پہ سید نہ جائیو　اے دوست بیوفائی تو عورت کی ذات ہے

ہاں خوش رہو خدا کو جو منظور تھا ہوا　گذرے ہوئے کا دھیان بڑا واہیات ہے

لو ہم تمہیں سناتے ہیں تاریخ خوش تو ہو　سادہ سے سالِ طبع **کتاب اللغات ہے**

۱۹۰۰ء

رباعی

جسوقت ہوئی جہاں میں حیرت افزا　اُردو کی لغات یہ مسرت افزا

سالِ اتمام اس کا ارشدؔ نے لکھا　**فرہنگِ آصفیہ راحت افزا**

۱۳

تقریظِ فارسی مع قطعاتِ تاریخ از طبع زاد بلبلِ ہند شہزادہ موصوف الصدر سلمہ اللہ تعالےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ لِقَائِکَ وَافْتَحْ لِسَانِیْ بِحَمْدِکَ وَثَنَائِکَ ﻼ

رباعی لمولفہ

آں کہ بہر ادا سزاے پابند　آں کہ بہر رنگ کجاے پابند

آں کہ ز ہیچ داں جدائی نکنی　آں کہ ز خود جدا خدائے پابند

سپاسِ بے قیاس مر داورے را سزد کہ زبان ودہان آفریدہ اوست وبیان برزبان آوریدۂ او۔ دل کہ گنجینۂ گفتار است وخزینۂ اسرار۔ کلیدش بدستِ خویشتن دارد۔ تا ہر کہ را خواہد درِ سعادت برویش بکشاید۔ واگر نخواہد بند فرماید۔ طمطراقِ زبان آوران دریں عقدۂ مالاینحل جز مشتے لاف وگذاف بیش نیست۔ وفرتابِ سخنوران بریں جادۂ باریک جز بے راہہ روی گامے پیش نے۔ عنقاے خیال گرچہ بلند پرواز باشد۔ جز بمکشش بربلندی رسیدن محال۔ وصحراے مقال گرچہ کہ دماں باشد۔ جز با مرش نوردیدن چہ مجال۔ ارشدنا نازا چہ فرتاب آنست کہ ہر چہ گفتنی است گوید۔ وہر چہ جستنی است جوید۔ گیرم کہ کوہ کوہ مضامین ومعانی پیش نظر است۔ وبیابان بیابان رنگِ شیوہ بیانی بدل اندر۔ اما کہ تواند کہ کوہ را باشکوہش بزبان بردارد۔ وصحرا را با ذرہ اش بشمارد +

قطعہ لمولفہ

کمندِ فکر کسے تا بآسماں نرسید　کہ زورِ لطفِ خدایش دستگیر نشد

ہزار دام بگستر وصید گیرِ خیال　بہ بال تا چہ رسد پشہ ہم اسیر نشد

ہزار خامۂ مشکیں بہ لوح سادہ برند　دریغ کودکِ ناداں خرد۔ دبیر نشد

چہ مایہ تاکہ چینی نمود تر دستی +　نساخت ساغرکے تاگلش خمیر نشد

چہ شاخہا کہ سہی قد شدند ونازک ورست　بجز خدنگ یکے زانمیاں چو تیر نشد

ہزار گنج زر وسیم داشت قارونے　اسیر گشت مگر دا لیے سپیر نشد

چہ سرکشاں کہ گزافِ سخنوری زدند　من وخدا کہ یکے حرف دلپذیر نشد

بہ ویژہ آنکہ خدا نا نہ حکم فرماید　کسے بکارِ جہاں قادر وقدیر نشد

ناگزیر ازیں راہِ دشوار گریز ناچار بجانب پیش گرفتم۔ وازیں چار سوئے حیرت خیز بدر رفتم۔ اکنوں ہیونِ فکر بمیدانِ مافی الضمیر تاختم۔ وہرچہ ناگفتنی است ازاں پرداختم۔ فرہنگِ آصفیہ کتابیست پرآب وتاب کہ فرتابش بآفتابِ تاباں ہمتاب۔ شوخیِ مضامینش بشوخی شنگی بخوش خرامانِ ماہوشہ وخوبیِ معانی رنگینش خوش رنگی بہ گل اندامان ارمغان فرستادہ +

مِنْ کُلِّ لَفْظٍ کَنَظْمِ اللَّالِیْ مُنْتَظِمٌ ﻼ　وَکُلُّ مَعْنًی کَنُوْرِ الصُّبْحِ مُنْتَشِرٌ

ہم مخزنِ بلاغت است وہم معدنِ فصاحت۔ سلاستِ عباراتش کلید ابوابِ مشکلات لغت ونفاستِ خیالاتش چراغِ بزمِ نکات۔ دربیاں۔ برتریں پایہ دارد ودر زباں بزرگ سرمایہ۔ ودیدن فروزندۂ نظرِ بے بصر است ودر شنیدن نوازندۂ گوشِ گرانست۔ در چستی بندی محاورات رنگارنگ اعجاز مسیحائی بکار آوردہ۔ ودر فراہمی اشاراتِ شوخ وشنگ انداز دانائی انجمد کردہ۔ در ایجازِ کلام نادرہ کاری شیوۂ خود ساختہ ودر اطناب ابہام بہ سحر گفتاری پرداختہ۔ شکر نیکے امثال چمن چمن گلزار۔ درخیال دمابندہ وطرفیکے خیال دمن دمن بہار ورامثال رسانیدہ نظمش بامعانی شاداب بیک پھول پھول برنگِ گل شگفتہ ونثرش باآب وتاب۔ نقابِ ابر برروئے ماہ بستہ +

ﻼ خدایا حیر مطلب کو اپنی صنعت کے نور سے منور فرما۔ اور میری زبان کو اپنی حمد وثنا کے لئے گویا کردے ۵۲ وہ اُن شعروں کا مجموعہ ہے جو موتی کی لڑیوں سے مشابہ ہیں۔ اور جو اقسامِ معانی کا نور صبح کی طرح پھیلاتا ہے ۱۲

تقاریظ ادامہ ٔ حال

اَلنَّثْرُ مِثْلُ ابْتِسَامِ الرَّوْضِ عَنْ زَهْرٍ ۞ وَالنَّظْمُ يَحْكِي جُمَانَ الْبَحْرِ اَوْدُرَّا رِبَةٍ

گرصورتگدۂ خیالش وانمز زیباست کہ شاہدانِ گفتار درجلوہ گری نظارگیاں را فریبے فریبند۔ واگر پری خانۂ جمالش خوانم رواست کہ گروہِ پرنازبہ دلیری ازپری وشاں شکیبے برند۔ نکتہ نکتہ اش چناں بہم پیوستہ کہ نکتہ چیناں را جائے انگشت نہادن نماند۔ وحرف حرف چناں درہم بستہ کہ حرف گیراں راتابِ چشم کشادن نہ ماندہ۔ حیرتیانِ جمالِ معنویش آئینہ ہا پیش رو دارند تا ہنگامِ تماشا بسراپایش دارسند وخود را فراموش کنند۔ وحسرتیانِ کمالش سینہ ہا ازہم کشایند تاوقت نقائش تیراو بدل خورند وخود را بیہوش کنند۔ در شیوۂ فصاحت بحرِ رواں بایدش گفت۔ ودر روشِ بلاغت ارج ورواں باید خواند عباراتِ درازش از حلیۂ آسانِ بیانی آراستہ تاگوشِ آسانِ نیوش را گرانی نبود۔ و اشاراتِ پُراعجازش بزیورِ خوش بیانی پیراستہ تا مافہمِ کم ہوش را حیرانی نہ بخشند۔ ظرفہ مقالتِ ورا امثال سبہ مثال۔ ونادرہ بیانش بصد نیرنگی واجب الامتثال۔ سخن وریزداں کہ شہرستانِ اُردوآبادست۔ ہنوز نامہ بدیں خوش ادائی مشہورِ عام نشد وتادرپیانہ لغت نویسی اُبنیاد شد کتابے بدیں عام پسندی بلند نام نشد۔

كِتَابٌ لَوْاَنَّ اللَّيْلَ يُرْمِيْ بِمِثْلِهٖ ۞ لَقُلْتُ هٰذَا فِيْ جَرِيْبَهٖ ذُكَاءُ

نکتہ داناں راحرف حرفش بابِ صد حکمت کشادہ وکتابِ صد ہنر پیش نہادہ۔ نادرانہ بزم افروزِ فہم وادراک است کہ زبانش صاف وبیانش پاک است نگارندہ اش را سپاسم کہ بیعتی نژاد است ونگارندہ را ستایم کہ برترین ایجاد است۔ زبانش ازولی است کہ منسوب بدل است لاجرم بدل محبوب الحق کہ مستجمعِ جمیع صفاتِ علمی است ومجموعۂ ہمگی برکاتِ معنی۔ نویسندہ اش لغت نویسانِ اُردو را رہبرِ کامل وبدرقۂ قابل۔ نمایندۂ نظر زاِ اُردو است وکشایندۂ اسرار توبرتو ہم اوست۔ روزگارے بسر آمد تا بہ اتمامش پرداخت وزمانے برآمد تا بہ انجامش درساخت۔ چہ مایہ دل خون شدہ باشد تا ایں لعلِ مذاب وگوہرِ خوشاب ازمعدنِ خیال بہ نظر درآمدہ باشد۔ ہیہات ہیہات کہ دریں زماں۔ رونقِ بازارِ ہنر شکستہ شدہ وابوابِ قدردانی بروئے قدرداناں بستہ ہر کہ ہنر است نہ رش نداوند وہر کہ را زرداوند ہنرنہ بخشیدند + وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ +

قَالُوْا هَجَرْتَ الشِّعْرَ قُلْتُ ضَرُوْرَةً ۞ بَابُ الدَّوَاعِيْ وَالْبَوَاعِثِ مُغْلَقٌ

بیچارہ مصنف را دریں سودائے خام چہ بلاہا کہ نزد۔ وچہ آفتہا کہ نرسید وبسیارے مورد اندوہ وغم ماند۔ وزمانے بدفِ تیرِ ستم۔ عیار پیشگان معاشش را بدزدی بُردند۔

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

وچابکدستی بکار آوردند تیمارش دکشیدند وبیمارش کردند دلش نہادند وجانش بشاندند۔ یاد ب اینچہ شیوۂ نابہنجار بود وکردار ناہموار کہ سرمایۂ کسے رابغارت برند۔ وصاحب خانہ را دزد فرمایند۔ جفا پیشہ کردن ودفا اندیشہ کردن آخر چیست غنودہ خردانِ ندانند کہ ہرچہ کاشتہ اند باید دروند وہرچہ کردہ۔ ندمکافات آں باید بود دلوکیدکاں را بجائے دیگراں بلند شدن یعنی چہ۔ ومردہ طبعاں راجاں نوازیٔ کساں زندہ شدن یعنی چہ۔ آنکہ دودِ چراغ خوردہ باشد وشبہارا بروز آوردہ چشمانش بریں تماشا چرا تیرہ نشوند وچگونہ دلش خیرہ۔ آں پدر کجاست کہ پسرش را بردار کشند وبیچارہ را دود از نہادش برنیاید وآں ہنر ورکیست کہ طبع زادکانش را اسیر برند وسکیں بہ نوحہ وزاری نگراید۔ سیّد احمد مرد یست کہ حوصلۂ بزرگ وظرفِ عالی دارد تا ایں لگدکوبی ناہلاں زبانِ شکایت ازدہن بیروں نکرد۔ وباوجودِ دہ زبانی چوں غنچہ سوسن سخنے برزباں نیاورد۔ آرے بلاکشانِ محنت را اگرکارد بسر رود ہماناتن زنند۔ وماتم داران راحت را اگر سناں بدل اندر رود آہے نکشند۔

رَمَانِیْ الدَّهْرُ بِالْاَرْزَاءِ حَتّٰى ۞ فُؤَادِیْ فِیْ غِشَاءٍ مِّنْ نِّبَالٍ +
فَصِرْتُ اِذَا اَصَابَتْنِیْ سِهَامٌ ۞ تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَى النِّصَالِ +

انیجاست کہ دعائے مظلوماں مستجاب گردد وزود برآید کہ فتح باب گرددبیچارہ دریں حالت بود کہ پادشاہے راچشمِ رحمت بروئے افتاد وپرسید چگونہ۔ مارنجائی ہم پرسش رفتہ بود وباز نمود

وَقَالُوْا كَيْفَ حَالُكَ قُلْتُ خَيْرٌ ۞ تُقْضٰى حَاجَةٌ وَتَفُوْتُ حَاجُ

ملکِ فرمود تاخلعت ونعمت دادند وبربساطِ کامرانی بنشاندند۔ یکے ازاعیانِ دولت راکہ سیّد علی بلگرامی نامند۔ بلگرامی دانند اشارتے رفت تافرہنگِ آصفیہ از شکنجۂ گمنامی بیروں آرد وازسنگِ گرانِ مطبع برکشد۔ من بندہ راکہ آشنائیِ قدیم بانگارندہ اش دارم ایں مژدۂ جانفزا ونویدِ دلکشا انبساط برانبساط افزود ونشاط بر نشاط فرمود۔ تاایں درازنفسی ہا ازاشعارِ خود ساختم وبہ تقریظ نویسی پرداختم ورنہ خرِ ازخزف۔ وگل ازگل نشناختہ لافِ پارسی دانی وپہلوی دانی چگونہ زند۔ پلاسِ ژندۂ خود را بہ لباسِ ارزندہ چگونہ ہم پہلو کند۔ اینک از بالغ نظراں امیدِ آں دارم کہ مراباد دلہائے من بہ بخشایند ودیدۂ ہنروری بکشایند وہرچہ ازناصواب برزبانم رفتہ باشد معذور فرمایند۔ الٰہی تاسلسلۂ سخن دراز است عمر ابد طرازِ شاہِ دکن ازطولِ امل درازتر باد وتاراہ ہنرنوازی کشودہ است مصنفِ فرہنگِ آصفیہ امتیاز گردانادہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ نگارندہ مرزا ارشد گورگانی۔ دہلوی۔ ۲۶۔ اگست ۱۹۰۹ء

۱؎ نثر اس طرح کھلتی ہے جیسی کلیوں سے چمن۔ اور نظم دریا اور موتی کی داستان یاد دلاتی ہے یعنی ویسی ہی ہے۔

۲؎ یہ ایسی کتاب ہے کہ اگر رات اسے کسی گھر میں پھینک دے تو میں کہتا ہوں اس گھر میں اجالا ہو جائے یا اتنا طلوع نہ کتاب کیسے گھر میں چلی جائے تو وہ گھر منور ہو جائے۔

۳؎ لوگوں نے پوچھا تم نے شعر کہنا کیوں چھوڑ دیا تو جواب دیا کہ وہ اب نہیں جاتی رہی کیونکہ سخیوں کے سخاوت کے دروازے مسدود ہو گئے۔

۱؎ مجھ زمانے نے اسقدر تیرِ ستم مارے کہ میرا دل تیروں کے پھلوں کا چھتا بن گیا۔ یعنی جمع ہو گئے ہیں۔

۲؎ اب میں ایسا ہو گیا ہوں کہ اگر مجھ پر تیرِ ستم آتے ہیں تو پھل آپس میں ہو کر ٹوٹ جاتے ہیں یعنی مصیبت کا عادی ہو گیا ہوں۔

۳؎ انہوں نے مجھ سے پوچھا کیسے ہو میں نے کہا خیریت ہے کوئی حاجت بر آتی ہے کوئی مرجاتی ہے۔

قطعاتِ تاریخِ طبع فارسی

قطعۂ تاریخِ فارسی

خلاے الحمد چہ فرخندہ کتابے ہست	کہ گوئی چشمۂ باآب و تابے ہست

برآں کیں را نوشتہ آفریں باد	دماہم وازخدا ہم ایں چنیں باد

مضامیں را بخوبی دادہ پیوند +	غلط کردم کہ آہو شد نظر بند

خیاباں بر خیاباں صد چمن رست	بیاباں در بیاباں صد دمن رست

معانیٔ بلندش را چہ گویم	ہما شد صید من ظلش چہ جویم +

نظر خود والا شد بر خطِ پاکش	بہ خطِ نوخطاں خطِ خطا کش

بہ تن جاں است و اندر جاں توانست	بدل تاب و بہ تاب اندر رواں ہست

نوبرنج مصنف انہر صفات است	تو گوئی مخزنِ اُردو لغات ہست

نہ فرہنگے کہ فرہنگیست درعے	نہ خوش رنگے کہ نیرنگیست دروے

نظر پروردہ شاہِ زمن شد	ازاں منظورِ محبوبِ دکن شد

خوشا آں ذرۂ خاک اوفتادہ	کہ مہر از مہرِ او را نور دادہ +

دریغ آں گوہرے دُور از نگاہے	کہ بود تعبیہ در تاجِ شاہے

فروغِ لعل از جوہر شناس است	وگرنہ شیشہ را بروے سپاس ہست

ز معدن ہرچہ آید نیکوست	گہر از قدرداناں ارزش اوست

زغن با زاغ با بالش تمامش	نہ شد بر دست سلطاناں مقامش

اگر از لطفِ شاں پُر مایہ بودے	زغن از زاغ عالی پایہ بودے

نہ ایں بیچارہ بر شاہاں گرفتم	بیا اے مدعی سہ جا گرفتم

بہ چشمِ غور بنگر تا توانی +	بکوری گنجِ سازِ من ندانی

کہ ہر کس را ہنر باشد بہ گوہر	بہ اوجش مے رساند اہلِ جوہر

اگر کس بے ہنر باشد چہ باشد	نباشد ایں اگر باشد چہ باشد

چو بحر آں کس کہ در خود آب دارد	بسا گنجِ دُرِ نایاب دارد

نگر تا گوہرے ناید بہ بازار +	نگردد دیدہ ور را ور خریدار

بہ آب و رنگِ خود سُودش نباشد	وگر از خویش سودے خود تراشد

بہ بطنِ خویش آہو نافہ دارد	کجا از وے خبر آں یافہ دارد

ندادندش مشامِ نافہ بوئے	از و خوبیٔ در شتیش چہ جوئے

چہ سرگین و چہ نافہ در بر او	کہ ہست او ناشناسِ جوہرِ او

ز عنبر گر نبودے کس خبردار	بہ خوشبوئے نہ گشتے نام بردار

چہ مسکیں گر نہ بخشد مردِ دانا	کجا بر دست خود گردد توانا +

کس ار افتادہ را دستے نگیرد	چرا بیچارہ از سختی نہ میرد

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

اگر از آسماں رحمت نبارد	زمیں از مایۂ خود تا چہ آرد

چو سلطانِ دکن خاقانِ اعظم	فروغِ تاجِ شاہی شانِ عالم

کرم بر حالتِ سید نہ کردے	زبوں ماندے مصنف ہیچو گردے

بلے شاہے کہ خود باشد ہنرور	بود نیکی پسند و عقل پرور +

ہنر بینی ز کوراں مے نیاید	سلیمانی ز موراں مے نیاید

بسا پُر مایگاں را مے شناسم	ہنر جو نیستند اندر قیاسم

ز دولت سفلگاں را مے نوازند	ز داد خویشتن بر خویش نازند

بہ پا کوباں زر و گوہر فشانند	کہ از حالِ ادب یاراں ندانند

چو عیارے بہ پیشش دستِ حنا	گرفت آں دست و نزدِ خویش بنشاند

ہر آنکو دستِ خود کوتاہ دارد	بجانش جز خدا رحمت کہ آرد +

خدا پاشید بر شاں ایں نیاشید	اگر باشند ایشاں گر نباشند

الا اے ارشدِ کم مایہ ناداں	الا اے برگزیدہ خویش شاداں

الا اے سدرہ گم کردہ راہے	پناہ از شوخیٔ طبعت پناہے

نمے بینی کجا بودی کجائی	از اں جائے کہ رفتی باز آئی

کنوں فکرِ طبعش کن یاد	بہ سید ارمغاں باید فرستاد

ز گفتِ غیب دل بیدار گردید	طرازِ سالِ طبعش در نظر دید

بسالے بکرمی فردے بگفتم	بہ بیناں گوہرانِ فرد سُفتم

(۱۳۱۳)	پسندِ خاطرِ شاہِ دکن باد	(سمت بکرمی)

(۶۴۴)	محیطِ اوج و شمعِ انجمن باد	(۱۹۵۷ء)

ایضاً دیگر

چاپ گردید چو ایں نامۂ نغز	در دلم گشت مسرت بیحد

درشش و پنج شب و روز گذشت	کہ چہ تاریخ رقم باید زد

ناگہ از دورِ مصنف دیدم +	کہ زبس شوق بمن مے آید

بے سروپا شدہ در گفتم گفت	گشت مطبوع کتابِ احمد

من کہ ایں مژدہ نو بشنیدم	ہمچو گل خندہ زدم اے ارشد

دریمیں وقت بگفتم ناچار	مخزنِ محنتِ سید احمد

ناگہاں آمدہ آواز از غیب	گفتگو با بہ دو یاراں نہ سزد

پیش یک سال ملائک گفتند	ثمرۂ ہمتِ سید احمد

(تعمیہ - ۱)

ایضاً دیگر

چاپ شد چوں ایں لغت با آب و تاب و تازگی	بود ایں معشوق و معشوقِ وفا آمیز

تقاریظ آمدۂ حال مع قطعات تاریخ طبع

ہر کسے در شوقِ دیدارش چناں شد بیقرار — کآمدہ شورش طبع از مال و زر بگسیخت

یوسف بازارِ حسن است ایں کہ خلقے جمع شد — چوں زلیخا دست اندر دامنش آویخت

گر بیک آفتاد صد بر صد ہزاراں ریختند — ہر یکے بر دیگرے از رشک تیغ آہیخت

من ہم از شوقِ تماشایش شدم بے خویشتن — می ندانم شد چہ خونِ بے گناہاں ریخت

اندر آں بے تابی و وحشت کہ ہوش انصورت — گوئی بر جان و دلِ من حشر شد انگیخت

باندا تاں عفو فرمایند از ارشد دست — ترشی ہندی بہ قندِ پارسی آمیخت

مصرعِ تاریخِ اتمامش چہ بیہوش بیر زدم — واہ کیا اچھا کھلا ہے گلستانِ ریختہ

تقریظ بشیر مع تاریخ دلپذیر

رقم زدۂ عالی طبع۔ بالغ نظر۔ واقف العلم۔ کامل الفن جناب بابو بشارت حسن صاحب بشیر دہلوی
سابق اڈیٹر و پروپرائٹر بشیر الاخبار و میونسپل اینڈ ڈسٹرکٹ بورڈ گزٹ دہلی۔
حال ہیڈ منشی محکمۂ تعمیرات سرکاری دہلی

اگرچہ عموماً تقریظوں میں مصنف و تصنیف کی تعریف میں مبالغہ سے حد سے زیادہ کام لینا رسمِ فرسودۂ روزگار کہن ہے تاہم مجھ کو ایسی رسوم کے ادا کرنے میں سخن ہے میری کیا شامت آئی ہے کہ میں قطرہ کو دریا۔ ذرہ کو آفتاب اور رائی کو پربت کہکر اپنے جوہرِ راستی کو ملیامیٹ کروں۔ مجھے اس کہنے میں بھی کلام ہے کہ مولوی سید احمد صاحب نے دریا کو کوزہ میں یا سمندر کو کلھڑے میں بھر دیا ہے۔ یا یہ کہ مولوی صاحب موصوف نے تمام عالم کی خوبی و خوش اسلوبی اپنی اسی ایک کتاب میں ٹھونس ٹھونس کر بھر دی ہے مگر ہے تو یوں کہ جب دیدۂ شوق کسی اچھی صورت سے جا بھڑتا ہے تو سبحان اللہ کہنا ہی پڑتا ہے اور پیاسا جب کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھنڈا پانی پی لیتا ہے تو اُسکے منہ سے الحمدللہ نکل ہی جاتا ہے۔ اسی طرح گو میں اس کتاب کی تعریف نہ بھی کروں تاہم اسکے مطالعہ اور ملاحظہ سے جو خوبی کہ ذہن نشین ہوتی ہے وہ مجھے حکم دیتا کہواری ہے کہ حقیقت میں فرہنگ آصفیہ جیسی جامع اور مستند لغاتِ زبانِ اردو اور اُس کے بولنے والوں کی سات پشتوں کو بھی نصیب ہوئی ہوگی نہ آئندہ بھی ایسی یا اس سے عمدہ کتاب ہوگی۔ اس کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر فضلنا بعضکم علیٰ بعض کو بھول جاؤں تو کہوں کہ نہیں ہونے کی نہیں ممکن ہے کہ ہو اور ضرور ہو چونکہ اب مولوی صاحب موصوف نے ایک سڑک پختہ بنا دی ہے اب تو سینکڑوں رہگیر ہو ہی جائیں گے مگر کام تو یہ تھا کہ کوئی مائی کا پوت سبقت کرتا۔ جو فخر کہ میں خوشی کے ساتھ ہانکے پکارے ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مولوی صاحب ہی کی ذات تک محدود ہے۔ میں کیا تمام عالم اس کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اردو کی ایسی بسیط۔ مکمل اور مستند لغات لکھنے میں مولوی صاحب ہندوستان کے مسٹر جونسن ہیں بلکہ یہ کہنا شاید بیجا نہ ہو کہ مسٹر جونسن صاحب کی قلم سے پہلے ہی پہل انگریزی کی ایسی ڈکشنری نہیں نکلی جو جامع ہوتی۔ اس لحاظ سے میرے خیال میں مولوی صاحب کے آصفیہ نامہ کو مسٹر جونسن کے آصفیہ نامہ سے فخر کے چار چاند زیادہ لگنے چاہئیں +

میں اس موقع پر اسبات کے بیان سے بھی اپنے تئیں نہیں روک سکتا کہ ڈاکٹر فیلن صاحب نے جو اردو کی ڈکشنری انگریزی میں لکھی ہے وہ بھی ہمارے مولوی صاحب ہی کا طفیل ہے۔ ورنہ میں انصافاً کہتا ہوں کہ اگر مولوی صاحب اُن کے مددگار نہ ہوتے تو یکھنا اگرچہ بہت مشکل ہے کہ ڈاکٹر فالن صاحب کی ڈکشنری اُدھوری رہ جاتی مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ ایسی عمدہ جیسی کہ اب ہے نہ ہوتی اور نہ اتنی جلدی ہی تیار ہوتی اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس ڈکشنری میں بھی مولوی صاحب مددگار تھے اور مددگار بھی کیسے مددگارِ غالب۔ یہ سب کچھ تھا مگر پھر بھی وہ فرہنگ آصفیہ سے ضخامت اور الفاظ کے لحاظ سے نصف ہے چنانچہ فرہنگ آصفیہ میں اسوقت تقریباً چون ہزار الفاظ موجود ہیں جن میں سے بعض کے معانی۔ اس میں کوئی شک نہیں مصنف نے خبر نہیں کس تلاش اور جانفشانی سے بہم پہنچائے ہونگے +

خالی از دلچسپی نہ ہوگا اگر کوئی دو چار سطریں کتاب کے حالات کے لئے وقف کر دیجائینگی۔ چونکہ میں نے کتاب کو بہت دنوں تک زیرِ مطالعہ رکھا ہے۔ میں کہسکتا ہوں کہ حقیقت میں مصنف نے کتاب کے مفید اور جامع بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کتاب میں لفظ **ہاتھ** کے مفرد معنی سہا درج ہیں۔ اور مرکب تخمیناً پانچ سو ساسی طرح لفظ **منہ** کے مفرد معنی پچیس[۲۵] ہیں اور مرکب تقریباً پانچ سو جنکا ثبوت شعرا کے کلام سے دیا گیا ہے۔ مثلاً منہ کے دو مختلف معنوں کے ثبوت میں **تسلی** اور **اسیر** کے یہ اشعار پیش کئے ہیں

کیا منہ جو کوئی آسکے تیرے تیر کے منہ پر — یہ ہم ہیں کہ منہ دھرتے ہیں شمشیر کے منہ پر (تسلی)

اسی منہ پہ تمہیں دعوے ہے مسیحائی کا — اپنے بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو (اسیر)

اسی طرح جہاں کہیں کوئی مشہور لفظ آگیا ہے خواہ وہ کسی زبان کا کیوں نہ ہو مگر اردو میں بھی بولا جاتا ہے تو وہ ضرور اس کتاب میں ملیگا اور ساتھ ہی اُس کی مختصر تاریخ بھی۔ مثلاً **منطق۔ نستعلیق۔ مجنوں** اور **نانک** وغیرہ کے الفاظ کے معانی میں آپ ان کی ساری تاریخ بھی پائیں گے۔ یعنی یہ کہ منطق کس زبان کا لفظ ہے۔ کون شخص اس علم کا موجد گزرا ہے اور کون اس کا ترقی دینے والا کس کس زمانہ اور ملک میں اس کا رواج ہوا کون کون سی مشہور کتابیں اب بھی اس کی ملتی ہیں یا یہ کہ **نستعلیق** کے معنی ہیں اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے یہ خط کب سے جاری ہوا اور کس طرح؟ اس کا موجد کون تھا کہاں تھا اور کب تھا۔ ہندوستان میں یہ خط کس نے اور کسوقت میں جاری کیا۔ اسی طرح مجنوں اور نانک کے الفاظ کے معانی میں اُن کے مختصر حالات کے

تقاریظ آمدہ حال

کون تھے - کہاں تھے - اور کب تھے - بلکہ اُن کی مجمل تاریخ زندگی وغیرہ وغیرہ بھی درج ہے اِس کے علاوہ سینکڑوں مثلیں جس لفظ سے کہ وہ شروع ہوتی ہیں اُسکے تحت میں مع اُن کی وجہ تسمیہ درج کی گئی ہیں جنکا بیان حقیقت میں بڑا ہی دلچسپ ہے - غرض مجھے اِس کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ فرہنگِ آصفیہ ہر پہلو اور ہر لحاظ سے اُردو کی اِن سائیکلوپیڈیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب پچیس برس میں اور مع تعطل ثانی ۳۳ برس میں ختم ہوئی ہے - غور کرنے کا مقام ہے کہ ۳۳ سال کہنے کو ایک بات اور دو الفاظ ہیں مگر خیال تو فرمائیے کہ اس دراز عرصہ میں زمانہ کے زبردست **ہاتھوں فارغ البال** سے فارغ البال اور خوش قسمت سے خوش قسمت شخص کو کیا کیا مصیبتیں نہ پیش آنے کا موقع ہے اور ہمارے مولوی صاحب بیچارے تو فارغ البالی اور خوش قسمتی سے بُعد المشرقین رکھتے ہیں پھر اِن کا حال تو کیا پوچھنا - کونسا صدمہ تھا جو اِن کو نہ پہنچا کیا جسمی کیا مالی - باپ مرا - ماں مری - جوان بھائی مرا - نوخیز اکلوتی بیاہی تیاہی بال بچوں والی بیٹی مری - بعض گندم نما جو فروش **خائن** دوستوں کے ہاتھوں مدتوں عدالت کے جھگڑے جھمیلے نصیب ہوئے - اور ان پر سب سے زیادہ بے بضاعتی اور کم مائگی نے ایک لمحہ کے لئے ساتھ نہ چھوڑا - مگر واہ رے **سید** کیا کہنے ہیں - خوب خلافِ اُمید - اپنے نانا رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح صبر واستقلال سے کام لیا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسوقت **سعدی** کی رُوح لگے اپنے اِس شعر

یا مکُن با پیلبا ناں دوستی   یا بنا کُن خانہ ہمچو پائے پیل

سے بہت کچھ پیچ وتاب کھارہی ہے کیونکہ مولوی صاحب موصُوف نے اس شعر کو اور اُسکے مطالب کو کچھ نکما سا سمجھا دیا - کس لئے کہ اِس قدر عظیم الشان کتاب کا لکھنا محنت اور دماغ سوزی کے علاوہ صرف لاگت ہی کے خیال سے ایک ہاتھی کیا بلکہ دو ہاتھیوں کے خرچ کے برابر تھا - تاہم مولوی صاحب نے باوجود اپنی اِس قدر بے بضاعتی کے کتاب کو پورا کیا اور کیا ہمت اِسی کا نام ہے استقلال اِسکو کہتے ہیں - ایک دہلی کیا بلکہ سارے ہندوستان میں کتنے مصنف نکلینگے جنہوں نے اپنی عمر کے ۳۳ سال متواتر ایک ہی تصنیف میں لگائے ہوں گے مشکل سے ایک یا دو اور اِس سے زیادہ معلوم - ہاں یہ سچ ہے کہ بہت سارے اشخاص کی عمریں تصنیف ہی میں گزریں مگر مختلف تصانیف میں صرف ایک میں ہرگز نہیں ایک ہی کتاب اجیرن ہوجاتی ہے - لکھتے لکھتے آندھ آجاتی ہے - ہمت جواب دے دیتی ہے - اِسکے علاوہ تکرُّدات زمانہ تصنیف کے ابتدائی شوق اور اُمنگوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں - دماغ کی طاقت - آنکھوں کی جوت - اور بدن کا بوتا سب باری باری سے چشم نمائی کرتے معلوم ہوتے ہیں - میرے خیال میں مولوی صاحب بھی کوئی

مع قطعاتِ تاریخ طبع

فرشتہ تو تھے نہیں جو اِن باتوں سے مستثنےٰ رہتے - ضرور اِن کو بھی یہ باتیں پیش آئی ہونگی - تاہم آفریں ہے اور صد آفریں کہ خوب عالی ہمتی اور صبر واستقلال کی مثال قائم کی - اے **اُردو** بولنے والی **دُنیا**! کیا تو کبھی تمام عمر بھی مولوی سید احمد صاحب کے احسان کے بوجھ سے سر اُٹھا سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں - یہ احسان کوئی ایسا ویسا احسان تھوڑا ہی ہے جسکا عوض تیرے اختیار میں ہو ہاں کوئی **سلطنت** ہی اِس کا معاوضہ دے تو دے +

اب ہم اِس شش وپنج میں ہیں کہ آیا ہم کو فرہنگِ آصفیہ کے بارہ میں کسکا مشکور ہونا چاہیئے مصنف کا یا اُس شخص کا جسنے اِسکے ڈگمگاتے قدموں کو سنبھالا سچ تو یوں ہے کہ ایک زمانہ میں مُصنف کی کمرِ ہمت بالکل ٹوٹ چکی تھی اور اِس طرح کتاب کی قسمت کا فیصلہ ہوچکا تھا - اگر اِس وقت میں **سرکارِ نظام** کی طرف سے **فتوحِ غیبی** کے معنی سمجھا کر سہارا نہ دیا جاتا تو یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ مصنف کو اپنی اِس کتاب کا اختتام کو پہنچانا ہرگز نصیب نہوتا - لہذا قاعدہ کے موافق ہم کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ حضورِ سرکارِ **نظام** کا مشکور ہونا چاہیئے کہ جنکی طرف سے روپیہ پیسے کی کسیقدر ایسی مدد پہنچی کہ مصنف کے سُوکھے دھانوں میں پانی پڑگیا - یا یہ کہ کتاب کے قالب میں جو مصنف کی بے بضاعتی کی وجہ سے بیجان ہوچکا تھا دوبارہ رُوح پھونکی گئی - اِسکے بعد ہمکو مصنف کا مشکور ہونا چاہیئے کہ جسکی ۳۳ سال کی شبانہ روز محنت سے یہ کتاب لاجواب اختتام کو پہنچی - خدا کرے کہ **حضورِ سرکارِ نظام** اِس کی قدردانی فرماکر مصنف کی ۳۳ سال کی محنت کو ایک ایسا انعام دیکر چار چاند لگائیں جو کتاب کے ساتھ حضورِ سرکارِ نظام کا نام بھی تمام عمر صفحۂ ہستی پر قائم رکھے - آمین ثم آمین - فقط البشیر الدین حسن دہلوی ۲۹-۸-۰۰ء

قطعۂ تاریخ سمت

دل نے یہ وقتِ طبع کہا جیسے ہیں لُغات   ایسی ہی اِن کی چاہیے تاریخ بھی بشیر

میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ ناگہاں   آواز آئی حیف **الفاظ دلپذیر** ۱۹۰۰ء

قطعاتِ تاریخ طبع مع تقریظ

از نتیجۂ طبعِ عالی مرکز روشن خیالی جناب شاہزادہ مرزا محمد مُجاہد الدین صاحب گورگانی المتخلص بہ **شاہی** خلف سلطان مرزا محمد ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر مرحوم خلف الصدق حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہِ سابق دہلی نور اللہ مرقدہٗ شاگرد رشید جناب مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحوم شہزادۂ دہلی +

حمد خداوند لاشریک رقم کرنے میں قلم شکستہ قدم ہے - اور نعت سرورِ کائنات کے بیان میں خامہ بے زبان **شعر** اگر ہر مُوئے تن اپنا زباں ہو + نہیں ممکن کہ اک شمہ بیاں ہو کسی نے خوب فرمایا ہے **شعر** محمد سے صفت پوچھو خدا کی + خدا سے پوچھئے شانِ محمد -

تقاریظ آمدہ حال

خالق بے چوں و چگوں نے دُنیا کو ایک ایسا تختۂ گلزار بنایا ہے جس میں طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ بقولِ حضرت ظفرؔ ؎ گل جو چمن میں ہیں ہزار دیکھ ظفرؔ ہے کیا بہار۔ سب کا ہے رنگ جُدا جُدا سب کی ہے بُو الگ الگ + باعتبارِ جنسیت انسان گلِ خوشرُو ہیں اور زبانیں خوشبو جس طرح پھولوں کو ملا کر عطرِ مجموعہ بناتے ہیں اور اُس کی خوشبو نرالی ہوتی ہے اِسی طرح اُردو زبان نے تنے لُغت کے سبب انوکھی بے مثل ہوئی اِس کی ابتدا اور اِس کی ترقی کی کیفیت کماحقہٗ بیان کردی ہے۔ وقتاً فوقتاً اِس میں فصاحت و بلاغت بڑھتی رہی ہے جناب میر تقی صاحب نے جو آج جہانِ معنی میں خدائے سخن کہلاتے ہیں اِس میں سب سے زیادہ حصّہ لیا ہے اُنکے بعد اُستاد ذوق و حضرتِ غالب و مومن خانصاحب و نواب شیفتہ بہادر اِسکے اعیان و ارکان مانے گئے فی الحال حضرتِ داغ و میرزا ارشد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اِس کا چراغ روشن کر رکھا ہے میری رائے میں اگر زبان کو محل سمجھا جائے تو اِن اُستادوں کے کلام حفاظت کے لئے دیوارِ محکم حصارِ مستحکم ہیں قواعدِ صرفی و نحوی گویا خندق ہیں جس سے محل ہر طرح خوبصورت و خوشنما سمجھے جاسکتے ہیں اب کیا رہا صرف مزید استحکام کے لئے چند پشتے بنانے یہ ہمارے دوست منشی **سید احمد** صاحب نے تیار کئے ہیں جس کی ازحد ضرورت تھی اور واقعی یہ انہیں کا حصّہ تھا مصنف کی محنت کی شاہد خودِ کتاب ہے۔ حالت کا اندازہ اِس سے ہوسکتا ہے۔ کوئی سرمایہ ایسا نہیں معلوم ہوتا جو دنیوی مایحتاج کی طرف سے مطمئن ہوکر اِسی کام کے ہو رہتے بازہم مرحبا جزاک اللہ دستِ ہمّت سے دامنِ استقلال کو نہ چھوڑا عمر کا عمدہ حصّہ صرف کرکے منزلِ مقصود پر پہنچکر ہی رہے۔ اِس میں شُبہ نہیں زمانہ کی ناسازگاری کے باعث بہت سی آرزوئیں ابھی دل ہی میں چکر کھاتی ہونگی مگر جو کچھ کرلیا یہ کیا کم ہے بہت بڑا کام کیا ہے۔ دُنیا میں صرف ہمّت سے ایسا کام کرنے والے تھوڑے ہی گزرے ہیں۔ آئندہ۔ عروض کی طرح میدانِ زبان تنگ نہیں ہے اور جس جس کا جتنا حصّہ ہے وُہ پائے گا لیکن اِس فن کا سرِ نماستہ یہی کہلائے گا۔ یہ بھی غلط نہیں ہے بشر کا کوئی کام سہو و خطا سے پاک صاف نہیں ہوسکتا دُوسرے طبیعتوں کے اختلاف و علم کی وسعت کے سبب سے کوئی منحصر الیہ ٹھہر نہیں سکتا۔ چنانچہ ہم نے ہوش سنبھال کر یہی سنا کہ عموماً دِلّی والوں کی خصوصاً اہلِ قلعہ کی زبان مستند مانی گئی ہے مگر کسی بحث کے فیصلہ میں اُسکا عمل نہیں دیکھا۔ آسُودگی میں سب خوبیاں پائیں منشی ذکاء اللہ صاحب کی تاریخِ ہند کا ایک حصّہ نظر سے گزرا ہے اُس میں کئی جگہ طبیعت رُکی۔ اُن لفظوں کی اُس طرح کی صدا سے کان آشنا نہیں مگر زبان کھولیں تو کیونکر مصرع اپنی عادت نہیں بُرائی کی۔ نیز اُنہیں شمس العلماء کا خطاب ہمارے پاس نہ علمِ عربی کی سند نہ فارسی کی نہ انگریزی

مع قطعاتِ تاریخ طبع

کا سارٹیفکٹ نہ ریاضی پر عبور نہ فلسفہ میں دخل صرف اپنی اُردو بینی کی طرح بغل میں لئے ہوئے ہیں اُس پر یہ مصیبت کہ بے سرمایہ جس سے انسانوں کے شمار میں نہیں رہے ذی رُوحوں کی قطار میں گنے جاتے ہیں سُننے والا بیدھڑک کہہ اُٹھے گا شعر

ہیں اُس تُند خُو سے یہ گستاخیاں ٭ تمھو تم کو مجروح کیا ہو گیا

چھوٹا مُنہ بڑی بات۔ خیر ہُنر کی داد منصف مزاجوں سے ملتی ہے وہ بُرائی کو انسانیت کے جامہ میں ڈھانک کر خوبی بیان کردیتے ہیں بقول عزیزی مرزا ارشد سُباعی

لوگونکی بُری بھلی جو سُن لیتا ہُوں ٭ دو کانوں سے میں لطفِ سخن لیتا ہُوں

چن لیتے ہیں عیب جیسے ہُنر میں سے عیب ٭ اور عیبوں میں سے میں ہُنر کو چن لیتا ہُوں

ایک روز اُستاد ذوق مرحوم کی غزل (مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلا تے ہے) پر مصرع لکھ کر میں اُستاد مرزا آغا دربخش صاحب صابر مغفور کے پاس لے گیا تھا اُنہوں نے فرمایا کہ اُستادِ مرحوم پر تو اعتراض عاید نہیں ہوتا مگر (کھجلائے ہے وغیرہ) اب متروک ہے۔ داغ صاحب و مرزا ارشد گورگانی سے کبھی کسی زندہ شاعر کی بھی ہجو نہیں سُنی مولوی الطاف حسین صاحب حالی نے اِس کتاب کی تقریظ نہایت منصفانہ لکھی ہے کوئی خوبی قلم انداز نہیں کی مبالغہ کو جگہ نہیں دی اور کوئی بات اُٹھا بھی نہیں رکھی۔ عیبجُو بدنفس ہٹ دھرموں نے مُردہ بادشاہوں کو بُرے کلموں سے یاد کیا ہے ایسے بدطینت کے عروج کی یہ مثال ٹھیک ہے ایک تو کڑوا کریلا دُوسرے چڑھا کڑوے نیم۔ زمین سے اودھر ہوگیا خللِ دماغ چوتھے آسمان پر پہنچا نیچے دیکھے تو اپنی حقیقت سُوجھائی دے مگر دنیا گلشن جب ہی ہے کہ گلاب او بیتیا ناسی وغیرہ سب قسم کے پھول ہوں نیک نیت و بدباطن سب طرح کے آدمی بھی ہیں اور رہینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مصنف کی جانکاہی و محنت فی الحقیقت قابلِ قدر ہے ہم تو بجز دُعائے بے اثر کسی مدد کے لائق نہیں اللہ تعالیٰ شاہِ دکن دام اقبالہٗ کی سلطنت کو دایم قایم رکھے جسکی دستگیری نے مصنف کے پائے استقلال کو لغزش نہ ہونے دی اہلِ مُلک بھی ضرور ساتھ دینگے ہاتھوں ہاتھ لینگے۔ تقریظ کا نام لینا تو لائق و فایقوں کا مُنہ چڑانا ہے تاریخ کے۔ دو چار قطعے لکھکر بقول کسے لہو لگا کر شہیدوں میں ملتا ہُوں۔ قطعہ

فرہنگ آصفیہ کے ہوں کیا رقم صفات ٭ ہر لفظ اِسکا صاف مفصّل ہر ایک بات

سید کی محنتوں نے غضب جان ڈالدی ٭ اُردو زباں کی ہوگئی وہ چشمۂ حیات

اب شکلِ آئنہ ہے وہ پیشِ نظر تمام ٭ ابتک تھے جو زبان پہ پایسنہ میں نکات

مختار ہے وہ اپنی طبیعت کا دوستو ٭ کوئی اگر حسد سے کہے جائے ذِکرِ ولت

شاہی نے اِس کتاب کو دیکھا جو غور سے ٭ آئے بہت پسند اُسے یہ عجائبات

بے انتہا جو سبزہ[1] کو اس میں ملا دیا ٭ تو اِسکا سال طبع ہوا **گلشنِ لغات**

۱۹۰۶ع

[1] لفظ سبزہ کے اعداد میں سے ۵ کا تخرجہ ہوکر باقی ۹ کا تعمیہ ہے یعنی لفظ سبز کا قرینہ ہے ۱۲

تقاریظِ آمدہ حال

شاہی لغت یہ اُردو میں کچھ فارسی نہیں دیگر یکسو نکر سالِ طبع میں حیراں ہو بیقدر
بے تخرجہ و تعمیہ ہجری کے سن ہیں یہ　اُردو مُحاورات کا گنجینہ جسر

(دیگر)

اُردو کے لفظ جن کو اب ہم لُغت کہینگے　شاہی کچھے گرنا آسان تو نہیں تھا
محنت کی ہے ضرورت اِسکام میں بلاشک　سچ ہے بغیر محنت کچھ بھی نہیں ہے ہوتا
اک دانۂ گیہوں کا لو اور دل میں اپنے سوچو　دہقان نے مشقت کن کن دقتوں سے بویا
تیار ہو کے جب یہ آیا ہمارے منہ میں　کس کسکو ہے پہ محنت کرنی پڑی تھی دیکھا
شاباش ہے مصنف تیری جفاکشی پر　کیسی ریاضتوں سے یہ باغ تُو نے سینچا
اہلِ وطن نہ کیونکر سیّد ترے قدم لیں　ہے لاجواب نسخۂ فرہنگِ آصفیہ

(دیگر)

چھپا جب اُردو لُغت کا نسخہ تو ٹک ملانے سے اسکو　ہر اک لُغت میں دکھا رہا ہے مصنف اپنی ریاضِ بیحد
ریاض اِسکے پسندِ خاطر ہوئے جائیں نہ کیوں شاہی　سنین ہجری لکھے ہیں اسکے ریاضِ مسعودِ سیّد احمد

(دیگر)

فرہنگِ آصفیہ ہم نے دیکھی　ہر اک اِس میں ہے کیا پُر تاب لُغت
ہر لفظ کے اِس میں ہیں مفصل معنی　گویا ہے بیاں کے وقت اک باب لُغت
شاہی نے زباں سے رک کے تاریخ کہی　اُردو سے معلّے کے ہیں نایاب لُغت

(دیگر)

یہ کہدو شاہی جنابِ عالی کہ داغ و آزاد اور حالی　ہمارے ارشد ہیں اسکے عالی بس اُنسے سُنئے بیانِ اُردو
اگرچہ شاہِ جہاں تھے بانی ظفر نے بھی کی قدر دانی　گورنروں کی تھی پاسبانی کہ جنکی اصلاح شانِ اُردو
حضورِ عالی گوہر سے تو یہاں تھے جتنے نجار زادہ شاہ　سبھی نے اسکو کہا کہ ہاں ہاں زباں ہے اپنی زبانِ اُردو
اگرچہ اِسمیں نہیں رہا دم فقط زباں پر ہے اسکا نام　وہ قلعہ کہتا تھا جسکو عالم ہے ہند میں سے یہ کانِ اُردو
بجھ ہے اِس طرح شہ نے پالا کہ تیرا ہر دم ہے بول بالا　سدا رہیگا بلند و بالا جہان میں تُو نشانِ اُردو
اب حصر اِس ملک ہی پہ کیا ہے بلا کی تعلیم جابجا ہے　جہاں میں ڈنکا سا بج رہا ہے چڑھی ہوئی ہے کمانِ اُردو
اگرچہ ہونیکو تو زبانیں ہزاروں ہیں مُلکِ ہند میں　مگر مقابل میں لاکے دیکھیں نظر تو جب آئے شانِ اُردو
بلاغت اسکی ہی کسمیں دیکھی فصاحت اِسکی سی کسمیں پائی　بتاوے کوئی زبان ایسی کہ گذرے جسپر گمانِ اُردو
بہت ہے زعدو شپہ دشمن جانِ اعدا کہ نکو ہیں وہ فریجاں　خدا ہی تیرا ہے بس نگہباں ہماری پیاری زبانِ اُردو
زبانِ شاہی کا گو چلن ہے سارے ہندی پر سخن ہے　پہ اسپہ مہر شہ دکن ہے نہو گا ہرگز زیانِ اُردو
اب اِسکو دشمن کا کیا خطر ہے کہ شاہ آصف کے دل میں گھر ہے　بفضلِ ایزد نصیب ور ہے مٹے گا کیونکر نشانِ اُردو
بہت حفاظت تھی نظم سے بھی مگر لُغت کی کسر تھی باقی　وہ سیّد احمد نے پوری کردی بنا یا گویا مکانِ اُردو
اِسیمیں ضرب المثل کو دیکھو اِسیمیں ڈھونڈو محاوروں کو　غرض جو چاہو وہ تکے لیلو کھلی ہے تختہ دکانِ اُردو
بہت کچھ اِسکا نام ہوگا ترے سبب سے قیام ہوگا　بجا ہے فرہنگِ آصفیہ کہیں اگر تجکو جانِ اُردو
جو ہیں تے تاریخِ طبع چاہی تری تو اصلاح جی میں آئی　کہ نفع کا دل لُبھا کے شاہی کہو ہے فرہنگِ جانِ اُردو

پڑھا جب اِسطرح فکرِ سعید کسی سے دلیں سر ہُوئی کہ
لکھا ہے میں نے حسابِ ابجد ہجری لغاتِ نادرِ زبانِ اُردو

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

قطعاتِ تاریخ

از نتیجۂ فکرِ عالی بلبلِ گلستانِ خوش مقالی یارِ گرامی جناب شہزادہ مرزا محمد اورنگ بخت عُرف مرزا غلام محمدی صاحب متخلص بہ نامی خلفِ شہزادہ مرزا محمد حسین بخش صاحب مرحوم اولادِ حضرت عزیز الدین عالمگیرِ ثانی نور اللہ مرقدہٗ شاگردِ شاہزادہ مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحوم

فرہنگِ آصفیہ کی نامی نے سیر کی　تُمنے تو اِسمیں لکھتے ہیں بے انتہا لُغات
بے انتہا لُغات ہی ہے اکمالِ طبع　یہ وصف کا تو وصف ہے اور بات کی ہو بات

(دیگر)

چھپ چکی فرہنگِ سیّد جس گھڑی　اے مصنّف آفرین و مرحبا
جسنے بھی اکدن زیارت اِس کی کی　جسکا شایق تھا ہر اک چھوٹا بڑا
جسقدر اُردو میں باتیں تھیں ضرور　اِس کے اندر آ گئی ہیں ایک جا
ناپ لی ہاتھوں سے گویا کُل زمیں　بحر کو کُوزے میں گویا بھر دیا
خاتمہ کا سن دلِ الحمد سے　مخزنِ اُردو ہوئی شایع کہا

قطعاتِ تاریخ

شہزادۂ والا قدر والا جاہ - مرزا محمد سکندر شاہ صاحب المتخلص بہ جودت خلف الرشید شہزادۂ والا تبار مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم خلفِ حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ سابق دہلی نور اللہ مرقدہٗ شاگردِ جناب شہزادہ مرزا قادر بخش صاحب صابر دہلوی مرحوم و مغفور

اِس فرہنگ کے چھپنے کی جب دھوم ہوئی کُل عالم میں　اُردو لُغت کی اور کتابیں اِسکے آگے کہاں زیبا
اِس کا مصنّف دلّی والا جسکی زباں ٹکسالی ہے　اِسکی عبارت صاف اور عمدہ اور تمام بیاں زیبا
ایسی صفائی معنی میں اِسکی جیسے روشن آئینہ　ایسی روانی لفظوں میں اِسکے جیسے بحر رواں زیبا
فکرِ سال ہجری میں کیوں سرگردانی اتنی ہو　جودت سالِ طبع لکھدو چشمۂ فیضِ زباں زیبا

(دیگر)

نظارہ ہوا ہم کو فرہنگ کا جب　یہ فرہنگ فرہنگ کی ہے دلیل
ہر اک لفظ ہے اِسمیں اک تازہ پھول　ہر اک سطر ہے اس کی یا سلسبیل
جو اُردو میں لازم ہے سب اِسمیں ہے　نہایت مزید اسمیں ہے قال و قیل
مجھے طبع کے سال کی فکر تھی　رسا ذہن شوخی سے کرتا تھا ذہیل
ندا آئی یُوں ہاتفِ غیب سے　کہو جودت اُردو کا باغ جمیل

قطعہ تاریخ

از نتیجۂ فکرِ شاعرِ تیغ زباں - رشکِ عنادل بابو محمد عبد الرحیم صاحب بسمل کرانوی کلارک کورٹ آف وارڈس ضلع فیروزپور تلمیذِ حضرت شہزادہ مرزا محمد عبد الغنی صاحب ارشد گورگانی دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

صبح مجکو نسیم نے یہ کہا　بیٹھے بسمل ہے کیا تمہیں بھاری
دیکھو اُٹھ کر یہ اک کتاب نئی　جسمیں اُردو زبان ہے ساری
سیّد احمد مصنّف اِس کے ہیں　حق نے دی جن کو شیخ گفتاری

---

(۱) شاہ عالم بادشاہ دہلی (۲) لال قلعہ دہلی (۳) انگریزی زبان ۱۲

قطعاتِ تاریخِ طبع

کوئی فقرہ نہیں خلافِ زباں اہلِ دہلی کی ہے زباں ساری
بولتی ہے کتاب بھی اِن کی کیا زباں کی ہے گرم بازاری
آپ اُردو زباں کے سید ہیں آپ کو ہی ملی یہ سرداری
الغرض کی ہے اس میں سید نے پاک لفظوں کی کیا گہرباری
ایسا گلشن کھلایا ان روزوں جس کی سرسبز ہے ہر اک کیاری
تھی یہ اُردو زبان لشکر کی اس میں اُردو ہی کی ہے سرداری
بڑھ گئے آپ نثر لکھنے میں کس کو طاقت کرے جو نثاری
اب نہ قصرِ سخن گرے گا کبھی آپ نے اس کی کی ہے معماری
فقرے فقرے پہ ذہن دوڑانا سخت مشکل تھی یہ گرفتاری
اس قدر ہیں محاورے اس میں جیسے نیکی کا پلہ ہو بھاری
جسکو اُردو کے سیکھنے کا ہو شوق اس کی جلدی کرے خریداری
ایسی اچھی کتاب سے یارب کوئی خالی رہے نہ الماری
اس کی تاریخ بھی کہو بسمل ہم بھی دیکھیں تو نغز گفتاری
فکرِ تاریخ تھا مجھے کہ وہیں میری ہاتف نے کی مددگاری
کہا اے بسمل ایسی بیتابی لو سنو مادہ بہ ہشیاری +
کہ عجیب و غریب ہے۔ تاریخ آؤ لوگو کرو خریداری
۱۸ ۱۳

قطعاتِ تاریخ

از نتیجۂ طبع رسا زبدۃ الحکما جناب حکیم انور احمد صاحب المتخلص بہ انور رئیس دہلی شاگردِ رشید جناب نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

سید احمد نے جو لکھی ہے لغت کل جہاں میں اس کا انور حال کہہ
اور کوئی پوچھے جو سنِ خاتمہ کیسۂ الفاظِ اُردو سال کہہ
۱۸ ۱۳

(دیگر)

جب یہ فرہنگ چھپ چکی انور جس کی مشہور ہو گئی ہر بات
اس میں دیکھے محاوراتِ زباں اس میں پائیں تمام تمثیلات
میں نے اس کی نئی کہی تاریخ جسکو خوش ہو کے سُنکے سارے ثقات
سالِ اتمام کا جو فکر کیا نکلا نام اسکا بوستانِ لغات
۱۹۵۰ + ۷ = ۱۹۵۷ بکرمی
آیا نوکِ زباں پہ جب یہ نام بکرمی سال کے عیاں تھے نکات
جڑ زباں کی نہ جب لگی اس پر عیسوی سال کے عیاں تھے صفات
۱۹۵۰ - ۵۰ = ۱۹۰۰ ع

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ فکر منشی سید عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ ڈکشنری

ایں کتاب لغت چو شد مطبوع خاطرم زیں خیال گلشن گشت

مرثیۂ اُردو مع تاریخِ طبع

سالِ ایں پردہ دار لعبتِ فکر از رخِ نور بخش روشن گشت
۱۹ بکرمی

مرثیۂ[1] پریشان
۱۸ ۱۳

در بیانِ فرقتِ اُردو زباں از تصنیفاتِ دردناک
مصیبت نگار احمد رشید مع تاریخِ محبوبِ ملکِ فرہنگِ آصفیہ

الٰہی وہ دن دکھا نہ ہمکو کہ ہم سے چھوٹے زبانِ اُردو ہمیں ہیں اُردو کی شان یارب ہمیں سے باقی ہے شانِ اُردو
حضور شاہِ جہاں کی دولت وہ تھی دھڑی کہ کہ کے لُٹ نچائے جہاں کا جب تک ہے نام باقی ہمیں ہوں شاہِ جہانِ اُردو
یہی تو جد و آبا کا ورثہ جہاں میں لے دیکھے جس نے پایا یہی بزرگوں کی ہے نشانی کہ ہم ہیں گویا نشانِ اُردو
ہمیں ہیں اُردو زبان کے گوہر ہمیں جواہر شناس بھی ہیں ہمارے کانوں میں ہیں یہ جو ہر زباں ہماری ہے کانِ اُردو
حصارِ شاہِ جہاں نہ جب سے سجائی تن پر تھی لال مُندی بہت ہی خوبی سے رات دن کی کمانیر نے کمانِ اُردو
فصیل میں شد کھڑی ہوئی ہے منہ پہ سرخی جگر میں سوزن یہ غنچہ میں ہیں کہ سرخرو ہیں کہے کوئی نکتہ دانِ اُردو
جمن کے دریا کی موجیں دیکھو تڑپتی دن رات کیوں ہیں آخر لبوں تلے ساحل کے سن لیا کیا بیانِ قلب تپانِ اُردو
کوئی حبابوں کی دیکھے حالت کہ پھوٹ کر کیسے رو دیے ہیں نہیں یہ غم ہے رواں ہوا تھا یہاں سے بحرِ روانِ اُردو
کتابیں جتنی ہیں آسمانی زبانیں عمدہ ہیں سب کی لیکن خدا نے ہرگز نہ کی عنایت کسی کو ان میں زبانِ اُردو +
جنابِ صاحب قراں پہ نازل فقط یہ نعمت خدا کی تھی نہیں کی اولاد انکی وارث وہی ہیں پیغمبرانِ اُردو
وہ دن کہاں ہیں کہ لفظ تازی لغات ترکی تھے اس کے اندر سوا بے ستے کے اب تو کچھ بھی نہیں رہا ہے بیانِ اُردو
کبھی وہ دن تھے کہ اس زبان کے ہمیں تھے وارث ہمیں تھے حاکم اور اب جہاں ہے کہ نجلہ دانے سودا لیکر دکانِ اُردو
یہ سودے والو نے کوئی کہہ دو کہ خواہ سودے کو مفت بیچو تمہاری سوداگری سے ہرگز نہیں ہے ذرہ زیانِ اُردو
زبانِ اُردو کے ہم ہیں مالی ہمیں ہیں منشی جب ہمیں ہیں بانی یقین نہیں ہم تو دیکھ لینا رہیگا ویران مکانِ اُردو
الٰہی کیسا ستم کیا ہے فلک نے ہم پر کہ کس سے کہیے سنا ہے کتنے فرشتہ صورت نکالنے کو ہیں جانِ اُردو
قلم ہوئے ہاتھ ہیں ہر اک کے زبان کی چھریاں ہیں تیغِ براں مٹانیوالے مٹا رہے ہیں جہاں سے بالکل نشانِ اُردو
فلک کی مانند سب کے سر پر تنا ہوا تھا اسی کا سایہ زمیں کی مانند ہند میں تھا بچھا ہر اک گھر میں خوانِ اُردو
ملاؤ دنیا کی کل زبانیں تو اس سے ملتی نہیں ہیں ہرگز ملی جلی ہے زبانِ اُردو الگ الگ ہے زبانِ اُردو
بہت ہیں گندہ دہن مخالف زبانِ[2] ملا مانہ انسے دیکھو اسی بہانے سے چاہتے ہیں اڑائیں لطفِ زبانِ اُردو
جو کوئی اُردو پہ نکتہ گیری کرے تو کہہ دو تم اس کو مسل[3] نہیں ہے نکتہ میانِ اُردو یہی ہے نکتہ میانِ اُردو

[1] ناظرین لفظ پریشان کو خوب دریافت کر لیں کہ یہ لفظ [illegible] ان تصحیفات کی معانی کے لئے لکھا ہے جو اس قلم [illegible] نظم میں واقع ہوئی جب لفظ مرثیہ - فرقت - دردناک مصیبت سے مراد ہے جس کی ایسی حالت میں اگر سہو و خطا ہوگئی ہو تو قابلِ [illegible] ہے۔ ارشد [illegible] بے ستے سے مراد کالی گلوچ نامہذب الفاظ "
[2] زبان ملا مانہ اِن کا مقابلہ [illegible] دونوں لغت ہیں [illegible] چونکہ اُردو لشکری بولی ہے اسلئے ملی جلی ہے - اور الگ [illegible] ہے کہ لفظِ اُردو کے حروف لکھنے میں الگ الگ ہیں "
[3] [illegible] لفظ بے نقط ہے - اسے [illegible] ہیں - اُردو میں کوئی نکتہ نہیں ہے سب حرف خالی ہیں دوسرے نکتہ کے معنی اعتراض - تیسرے معنی باریکی +

مرثیۂ اُردو مع تاریخ طبع

کوئی جو نیر سوُر ما ہو۔ وہ مُشت زن ہو کہ پہلواں ہو   ہزار لفظوں کو تیر کرے نہ کھینچ سکے گی کمانِ اُردو

زبان تُرکی کو کون ناداں بھلا بتائیگا بیچ بھاشا   زبانِ ہندی پہ کون جاہل بھلا کریگا گمانِ اُردو

حرُوف ہندی میں اسکا لکھنا نہیں ہے مُوزوں نہیں ہے زیبا   چمن نے کسطرح لال لینگے کو کوئی مرد جوانِ اُردو

جو میں نہ پردہ نہ زیر ہونگے کسیکے آگے تب ہونگے لاکھوں   حضورِ قیصر کی مہربانی ضرور ہو گی ضمانِ اُردو

یہی ہے تدبیر عرض کیجے حضور کرزن کی بارگہ میں   جنابِ عالی جنابِ قدس خدیو فرخ قران اُردو +

حضور دیکھیں یہ وہ زباں ہے کہ ہند میں ہے تمام جاری   بہت سے لاکھوں کے دلپسر ہونے کی ہے توقیر و شانِ اُردو

جنابِ شاہ جہاں سے لیکر ابُو ظفر تک یہ چاہتے تھے   کہ کُل قلمرو میں ہند کی ہو یہی زبانِ شہانِ اُردو

یہ وُہ زباں ہے کہ کمپنی نے اسیکو رکھا تھا دفتروں میں   وُہ جانتے تھے ہیں اسکے عادی تمام خُرد و کلانِ اُردو

یہ وہ زباں ہے تمام قانون اسکے اندر ہیں آج داخل   مقدموں میں عدالتوں میں ہے ہوتا اکثر بیانِ اُردو

یہ وہ زباں ہے کہ مدرسوں میں ہے اسکا پڑھنا ہر اک پہ لازم   اسیکو لیتے ہیں امتحانوں میں سارے اہلِ زبانِ اُردو

یہ وہ زباں ہے حضورِ قیصر نے ملکِ لندن میں اسکو سیکھا   سُنا ہے ہمنے بڑا ہیں رکھتی حضور شوقِ زبانِ اُردو

زبان پارس زبانِ بنگلہ زبانِ تازی زبانِ انگلش   کبھی بھی پُوری نہیں ہے آتی نہ آئے جبتک بیانِ اُردو

حضور دانا ہیں غور کرلیں خوشی رعایا کی ہے اسی میں   چھپا نہیں ہے مزاجِ والا پہ کوئی رازِ نہانِ اُردو

رعایا راضی ہو جسکے اندر حضور حاکم ہیں وہ ہی کیجے   کرم ہے حضرت کا دُشدار و برائے تلخی چشانِ اُردو

ہمیشہ سرکارِ رحمدل نے سُنی رعایا کی زار نالی   حضور شرف کے پاس حاضر ہیں کل کہانِ نہانِ اُردو

ہماری عرضی پہ حکم دیجے کہ ہم نے پڑھ لی تمہاری عرضی   اُمیدوار و نہ ہو پریشاں نہ اب مٹیگا نشانِ اُردو

جو لوگ آئے ہیں عرض کرنے اُنہیں بُلاتا ہے مرزا ارشد   کہ تا سماعت حضور کرلیں جو کچھ ہے شور و فغانِ اُردو

مرحُوم بزرگوں سے عرضداشت

ولی کدھر ہو پیا کوئی دکن کی اُنہیں ولایت سے لاؤ جلدی   کہو کہ تم ہو ولی۔ ولایت سے سمجھو رازِ نہانِ اُردو
(اُردو کے سب سے پہلے شاعر ہیں)

کدھر ہو اے میر میرِ معنی چلو کہ میری سُنی تمہاری   تمہارے مرنے سے میر صاحب پڑی تڑپتی ہے جانِ اُردو

جنابِ سوداؔ سے کوئی کہدو کہ اپنا سودا ذرا سنبھالیں   کہ چند سود اندوہ میں کیتے بڑھائینگے ہم دکانِ اُردو

کدھر سدھارے ہیں میر انشا جنھوں نے انشائیں ہم مُولی دُھو ڈالی   کریں کوئی نظم آج انشا ہو اسمیں درد و فغانِ اُردو
(مصحفی زیادہ تر نابینا تھا)

کہاں ہیں جرأت دکھائیں جرأت کہ آئی اُردو پہ آکے مصیبت   اُٹھائیں آنکھوں پہ اپنی آکر جو کچھ ہے بارِ گرانِ اُردو

زبانِ اُردو کا تھا جو قرآں تو مصحفی اُسکے مصحفی تھے   غلیظ لفظوں سے منتروں سے بھری ہے وہ ہی زبانِ اُردو

حسن ہے میرا پیام دیدو کہ کوئی نظمِ حسن تو لکھو   اگرچہ ہوں الفاظ سیدھے سادے بجائے لفظوں کے شانِ اُردو

کدھر کو سدھارے ہیں درد دیکھیں کبھی تو وہ اٹھیں بھی صورتِ درد   صدائے محزوں سے جاکے پوچھیں دوائے دردِ نہانِ اُردو

جنابِ احسان آپ حافظ رہے ہیں اُردو زبان کے پہلے   بڑا ہی احسان ہو ہمپہ حضرت جو آج چاہو امانِ اُردو

جنابِ ممنون ہم ہیں ممنون اگر مدد کو ہماری آئیں   کہ تذکرے ہیں انکے ممنوں کہانِ اُردو دہانِ اُردو

نصیر نصرت کا وقت ہے یہ کہ فوجِ غم نے چڑھائی کی ہے   زمیں ہے سخت لیکے آؤ نشانِ نصرت نشانِ اُردو

[1] ان کے تذکرہ ناتمام ... اشارہ کیا گیا ہے [2] حضرت احسان حافظ تھے۔ اور حضرت شاہ عالم بادشاہ کے اُستاد تھے ان کے پوتے مولوی عنایت الرحمٰن صاحب و مولوی احسان الرحمٰن صاحب ہیں [3] زمین سخت سے اشارہ یہ ہے کہ شاہ نصیر صاحب سخت زمینوں میں شعر کہتے تھے ۱۲

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

یہ عرض کیجیئے جنابِ غالب ہم الغزل کے ہیں انکے طالب   مگر ہوں انداز فارسی کے اور انکے اندر بیانِ اُردو

ہمیں ہیں مانی دقِ سخن نہایت جنابِ اُستاد ذوق آئیں   محاوروں کا مزا چکھائیں بچھائیں محفل میں خوانِ اُردو

جنابِ مومن خیالِ نازک کو عشق و اُلفت میں صرف کرکے   کدھر کو غائب ہوئے بزرگو بلا رہے ہیں بتانِ اُردو

حضور شاہِ ظفر کدھر ہیں جو خاتمِ مُہرِ تیموری تھے   اُٹھا کے اپنا نشانِ شاہی دکھائیں تو قدر و شانِ اُردو

کہیں بنارس میں جا کریں ہیں ہمارے اُستاد مرزا صابر   خموش ہیں آپ اپنے مرقد میں ہم ہیں نوحہ کنانِ اُردو

جنابِ نواب شیفتہ تم زباں پہ عاشق رہے ہمیشہ   چلو اشاروں سے ہے بلاتا کوئی فگار و حزینِ اُردو

جنابِ ناسخ مثال تشبیہ کوئی ایسی نئی نکالو +   کہ سارے عالم کی کل زبانیں بھی ہوں نہ مثلِ زبانِ اُردو

کدھر ہیں شعلہ مزاج آتش دکھائیں گرمی ذرا سخن کی   لگائیں تن من میں آگ انکے جو چاہتے ہیں زیانِ اُردو

عدم کو آباد کر دکھایا اُجاڑ کے آباد تم نے بستی   خیال کیسا یہ تم کو آیا بنے نہ تم پاسبانِ اُردو

خموش گویا ہوئے ہیں ایسے زبان منہ میں نہیں ہے گویا   ہزار پُوچھے کوئی تو چپ ہیں کسی کو دیدی زبانِ اُردو

وزیر ملکِ اودھ سے کہدو کہ تم خدیو سخنوری ہو   دکھاؤ انداز لکھنؤ میں کوئی تو مضمون جانِ اُردو

انیس مُونس نہیں ہے کوئی زبانِ اُردو کا جلد آؤ   وگرنہ مٹ جائے گی جہاں سے تمام شانِ شہانِ اُردو

دبیر ملکِ سخن کدھر ہو دکھاؤ زورِ قلم ہمیں بھی   تمہارے لفظوں کو لوگ کہتے ہیں جانِ معنی روانِ اُردو

جنابِ انور کدھر چھپے ہو تمہیں تو دلی کے انوری تھے   وہ نظمِ انور کوئی سُنا دو کہ پھر ہو روشن بیانِ اُردو

جنابِ سالک ہے در بدر تم بتاؤ مقصد کا کوئی رستہ   بھٹکتا پھرتا ہے گمرہی سے ہر اک طرف کاروانِ اُردو
(منشی قربان علی بیگ صاحب دہلوی)

نہ اتنی لے سوز سوختی دو ہمارے جانو ہو کہ کدھر   تمہارے سوزِ الم سے ہر دم بپا ہے شور و فغانِ اُردو

جنابِ نیر چمک دکھا کر ہوئے ہو غائب کدھر جہاں سے   تمہارے غم میں تڑپ رہا ہے بیر کہو قلبِ تپانِ اُردو

جنابِ ویراں جو علم و فن کے تھے پورے بینا جہاں کے اندر   مدد کو آئیں بغیر انکے پڑا ہے ویران مکانِ اُردو

ادیب مضمون کی وہ سجاوٹ لُغات بینی کی اپنی صحت   کدھر گئے اے دوست غرق کردی زبانِ گوہر فشانِ اُردو

کہاں ہیں شاداں ہمارے پیارے کہ یاد کرتے ہیں انکو طالب   سُنائیں مضمون کوئی نانک مگر ہو اُسمیں فغانِ اُردو

بیان ریتھ سے نکلو دکھاؤ زورِ بیان اپنا   ہمارے نزدیک تم تھے گویا زبانِ پارس بیانِ اُردو

منیر تم منیر تھے تم فلک پہ اُردو زبان کے کل تک   اور اب اندھیرا پڑا ہوا ہے بجز تمہارے جہانِ اُردو

زندہ سخنوروں سے التجا

جلال صاحب جلال دکھیں تھوڑے تیر تونے دلمیں گڑنا   وہ دیکھیا رونکے بازو پر چڑھی ہوئی ہے کمانِ اُردو

امیر ملکِ سخن سے کہدو کہ لائیں میٹھا لطفِ مضموں   پلائیں اُسمیں سے ایک چلو کہ خشک لب ہے دہانِ اُردو

[1] وزیر ملک اودھ سے یہ اشارہ ہے کہ اودھ کے بادشاہ دہلی کے وزیر تھے۔ ہم نے انہیں بادشاہ مانکر وزیر تخلص اختیار کیا
[2] ان کا نام عبد الکریم تھا مولوی امام بخش صاحب صہبائی کے صاحبزادے تھے بڑے ذی علم تھے۔ ذوق کی تاریخ انہوں نے ایک قصیدہ میں بہت کہی ہیں ۱۲ [3] نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب بہادر رئیس لوہارو۔ عالم تاریخ ...
[4] ویراں صاحب نابینا تھے اس لئے یہ اشارہ کیا گیا ۱۲
[5] سیف الحق نام تھا شاہ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد میں۔ شاگرد ... الفاظ پر بہت نظر تھی ۱۲
[6] اس مصرعہ سے اشارہ یہ ہے کہ کتاب فغانِ دہلی میں انہوں نے یہ قطعہ لکھا ہے ... مٹ گیا خوب ہوا نام و نشانِ دہلی۔ کیونکہ پاپوش ہے مرثیہ خوانِ دہلی۔ نانک خیال تھے عین شباب میں انتقال کیا ۱۲
[7] سید مرتضیٰ صاحب نام میرٹھ کے رہنے والے بڑے ذی استعداد تھے عربی فارسی اُردو ... میں شعر کہتے تھے انہیں ایک مرض تھا جسکے سبب سے اندھیرے توخانے میں بیٹھے ... بیان اُردو ...

[8] ... آبادی زبردست شاعر تھے [9] ... مرزا نام تھا ... ذی استعداد ... نانک خیال شاعر تھے فنِ شعر کے پورے ماہر تھے انکے والد ... حضرت ظفر کے اُستاد تھے۔

مرثیۂ اُردو مع تاریخِ طبع

فدا تو اے امیرِ مضمون لکھا کچھ سخن تیرے لکھے — کہ بیچ میں ہے طبیعت اپنی مثالِ بحرِ رواں اُردو
خلف نواب امیر صاحب مرثیہ گو
نفیس کوئی نفیسِ مضمون سناؤ اس وقت مرثیہ کا — کہ آج سلطے نہیں پہ تم ہی ہو مہرِ رفعت نشانِ اُردو
خلف میر انیس صاحب
ظہیر بیکر ظہیر بیٹھو نہ آج ملکِ دکن میں دیکھو — کہ نامِ اُردو میں خود ہے دارو، دوا خستہ دلانِ اُردو
جنابِ مجروح کیوں ہو غمگیں ہے دشمنوں پر کوئی مصیبت — لگی کلیجے پہ آپ کے کیا بتایئے تو سنانِ اُردو
میر مہدی صاحب دہلوی
جنابِ حالی یہ ہے خیالی کہ تم نے بھی زبان نکالی — اور اب ہے محفل میں جائے خالی لکھاؤ توقیر و شانِ اُردو
مولوی الطاف حسین صاحب
جنابِ آزاد ہیں کہ حسرت سنبھالیں ہوش و جنوں کی حیرت — وہ دیکھیے شیریں کی طرح لیلی بھی کر رہی ہے فغانِ اُردو
محمد حسین صاحب
کدھر ہو اے داغِ دہلوی تم کہاں گئے وہ حسیں زبان کی — کرو ناز کرتے ہیں تم پہ دونوں زبانِ اُردو بیانِ اُردو
نواب فصیح الملک بہادر
جنابِ طالب خموش کیوں ہیں کہ ہم نے طالب ہیں اب سمجھے — ذرا جہاں کو دکھا دیجیے خیالِ غالب میں شانِ اُردو
نواب سعید الدین احمد خاں بہادر عالمگیر ثانی
وحید ملکِ دکن میں بیٹھے سجھاتے ہو زباں کا سکہ — خبر نہیں ہے کہ آج سکہ نیا ہے جاری میانِ اُردو
خلف نواب ضیاء الدولہ مرحوم
جنابِ داغ ہو تو دلّی میں اِسپہ غفلت ہے اے سلطان — کہ تم ہلاتے نہیں زباں کو جہاں ہے فتنہ کنانِ اُردو
ہمارے پیارے عزیز سائل ضرور جلدی گہر فشاں ہو — کہ دُر مقصد سے اپنا دامن بھریں کہاں وہ جہانِ اُردو
جنابِ شوکت دکھاؤ شوکت لکھو وہ مضموں کہ لوگ سمجھیں — کہ آج سا ہے ہماری بات بیانِ شوکت نشانِ اُردو
ریاض چھوڑو نہ تم ریاضت ریاضِ اُردو پہ آئی آفت — فسردگی سے تمہاری حضرت عیاں ہے وقتِ خزانِ اُردو
جنابِ بیدل سے ہے تمنا کہ چھوڑیں نہ وہ بیدلی کو — کوئی تڑپتا ملا آج نوحہ سنیں گے خستہ دلانِ اُردو
مولوی عبد الرحیم صاحب
جنابِ ناظم خفا ہیں تو کیا نظم و رسائیں گے میر اپنا — لکھیں گے انداز لکھنؤ میں کوئی تو مضمونِ جانِ اُردو
شہے ہی نامی بڑے گرامی دکن کے جامی نہیں نظامی — سنائیں وہ نظم فارسی میں کہ خوش ہوں سب ناظمانِ اُردو
جنابِ شاہی سے ہے عجب کیا یہ فرطِ الفت کرے جو پیدا — کہ مرزا ارشد میں آج یکتا انہیں سے سیکھو زبانِ اُردو
صاحب عالم مرزا محمد معین الدین گورگانی

سپیکروں سے التماس

ہمارے سرتاج ہمارے حامی ہمارے سردار سید احمد — نہیں ہیں محفل میں ملا ہے جب سے نہیں ہے تاب و توانِ اُردو
دہلوی
جنابِ حافظ نذیر احمد عروسِ معنی کو دیں سجاوٹ — کہ اُن کے زورِ بیاں سے باقی ہے جانِ تازہ روانِ اُردو
جنابِ مہدی اُٹھو کہ آخر زمانہ آیا زباں کا دیکھو — تمہارے آنے کے منتظر ہیں تمام اہلِ زبانِ اُردو
نواب محسن الملک بہادر

تمام اہلِ فن سے درخواست

محقق اُردو زباں کے ماہر ہر اک سے ارشد ہے عرض میری — نشانِ اُردو ہے مٹنے والا خدا سنبھالو نشانِ اُردو
اڈیٹروں سے ہے یہ تمنا کہ عرض کرلیں قبول میری — ہر ایک پرچے میں درج کردیں بیانِ شور و فغانِ اُردو

[1] سید نواب مرزا انام اللہ کے بڑے بھائی شاعر غزل ہیں۔ ظہیر کے معنی زخمی دل بھی ہیں آجکل ٹونک میں ہیں۔
[2] شیریں کا عاشق کوہ کن اپنی معشوق کے سامنے مرا تھا اُس کا نوحہ قابلِ تعجب نہیں ہے مگر لیلیٰ جسکا عاشق اپنی محبوبہ کے بعد فوت ہوا وہ کیوں روتی ہے۔ وہ اُردو پر روتی ہے شاعرانہ خیال۔
[3] نواب سراج الدین احمد خاں بہادر خلف نواب شہاب الدین احمد خاں صاحب ثاقب مرحوم خلف نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر نیر مغفور۔
[4] نظامی سے مراد ریاست نظام حیدر آباد سے منسوب ہے +

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

اگر زباں کو بڑھانا چاہو خرید دو فرہنگِ آصفیہ — یہ دیکھو دُنیا میں کیسے کیسے ہیں اب بھی محنت کشانِ اُردو
ہیں سید احمد مصنف اسکے وہ دہلوی بھی ہیں محنتی بھی — لغت بناکے اُنہوں نے جامع بڑھائی شانِ زبانِ اُردو
تمہیں مبارک ہو میر صاحب کتاب لکھنی کتاب چھپنی — تمہاری محنت نے مثل جہاں میں بڑھائی توقیر و شانِ اُردو
لغاتِ اُردو بناکے ہاں ہاں کیا ہے اہلِ وطن پہ احساں — تمہیں بھی ہر دم ہوں اسکی خوشیاں کہ تم ہو تابِ توانِ اُردو
کسی نے تم پر اگر جفا کی تو کچھ حکمت تھی یہ خدا کی + — نہ ہونا شاکی نہ رہنا باکی اُسے تھا لکھنا نشانِ اُردو
تمہارا سرمایہ لوگ لیکر بنینگے ہرگز نہ اہلِ جوہر + — کیا ڈبوتے ہیں زر انہیں وہ جو کھول ہیں بھی دکانِ اُردو
متفرق پرانی چیزیں بیچنے والے
کسی نے دنیا سے چند قطرے لیئے تو لیلے گہر نہونگے — زبان لفظوں کی شکل بدلے نہ اسپہ ہو گا گمانِ اُردو
جو چھوٹے موتی چرائے ناداں کہے کہ میں جوہری ہوں زرشاں — نہیں تمہارا کچھ اس میں نقصاں کہ تم ہو جوہری کانِ اُردو
غرض کسی نے تمہاری دولت اگر چرائی ہے بے شفقت — تم اپنے دل میں ہو خوش نہایت ہو نہ کچھ بھی زیانِ اُردو
ہمائے بر کید اگر لگائے تو کون عاقل یقین لائے — کوئی یہ جرأت کہاں سے پائے کہ فتح کرلے جہانِ اُردو
تمہاری محنت کا یہ صلہ ہے دکن سے جو کچھ نہیں ملا ہے — تمہیں ملے کیا شکوہ کیا گلہ ہے دکن ہے جب قدر دانِ اُردو
کتاب تم نے جو ہے بنائی ہے اس میں وہ خوبی و صفائی — اسے خریدینگے پیارے بھائی کہاں اُردو نہانِ اُردو
فصاحت اسمیں بلاغت اس میں ظرافت اسمیں ذلالت ہیں — اشارت اسمیں قناعت اسمیں رواں ہے بحرِ روانِ اُردو
کتاب مطبوع طبع ہوتے جو آج مطبع میں چھپی ہے — تو بے تکلف پکار اٹھا دل نے زبانِ اُردو بیانِ اُردو

لکھایہ ناگاہ طبعِ ارشد نے سالِ ہجری میں ایک مصرع
محاوروں ہی سے ہے نمایاں جہاں میں شانِ زبانِ اُردو

نوٹ متعلق شعرا۔ جن شعرا کے نام نامی رہ گئے ہیں وہ مہربانی سے ہمارے حافظ کا قصور خیال فرمائیں۔ اور نام کی ترتیب۔ مرتبہ کے اظہار میں کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو بھی معذور فرمائیں +

نوٹ متعلق سپیکر و اڈیٹرانِ اخبار۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے اور عمدہ عمدہ سپیکر۔ بہت سے اڈیٹر ہیں اُن سب کے نام نامی کچھ تو طوالت کے خوف سے کچھ جلدی اور گھبراہٹ کے سبب رہگئے۔ معاف فرمائیں۔ مرزا ارشد گورگانی

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ طبعِ سلیم لالہ سری رام صاحب نسیم۔ جامعِ تذکرۃ الشعرائے اُردو زمانۂ حال و قدیم

مرے مہرباں سید احمد نے جو — بنائی ہے اُردو لُغت کی کتاب
لُغت کی کتابیں بہت سی چھپیں — یہ فرہنگ ہے سب میں ہے انتخاب
سُنی میں نے جب یہ خبر اے نسیم — کہ چھپنے کو ہے وہ لُغت انتساب
مجھے بھی ہوا فکر تاریخ کا — تردد سے تھا دل کو اک پیچ و تاب
ندا آئی چاروں طرف سے یہی — یہ کہدو کتابِ لُغت لاجواب
۱۹۰۰ = ۴ + ۴ + ۱۸۹۲

پیکرِ خیال

پیکرِ خیال بطورِ عرضِ حال

نمونے نہ زر فیضے نہ ہمسے دارم حدیثِ دل بکہ گویم عجب غمے دارم

جب ۱۸۸۸ء میں سر آسماں جاہ بہادر جنت آرامگاہ کے دم قدم کی برکت سے بمقامِ شملہ سر دست پانچسو روپے کا انعام مرحمت ہوا اور چار سو جلدیں بطورِ امداد خرید لینے کی الکاںِ حضوری کو اجازت ملی تو اُسکے ساتھ ہی یہ رعایت بھی فرمائی گئی کہ طبع شدہ اجزا فوراً سرکارِ عالی میں داخل کرکے اکتیس سو روپیہ اخراجاتِ آئندہ کیواسطے دیدیا جائے لیکن بعض اسباب ایسے پیش آئے کہ اوّل تو وہ روپیہ ادخالِ کتب پر بھی ۱۸۹۰ء کے آغاز تک اٹکا رہا اور اسکے بعد ملا تو اس طرح ملا کہ جن صاحب کی معرفت طلب ہوا تھا اُنہوں نے اپنے دوست کی خاطر کو ملحوظ رکھکر نواب انتصار جنگ بہادر اپنے گہرے یار سے اجازت منگا بجائے اسکے کہ کتاب طبع کرا دیتے میرے مہاجن شریکِ منافع کے سپرد کر دیا جو زرِ اصل مع منافع ملجانے سے اس کام سے دستکش ہو۔ اور بقیہ ایک ہزار کتابیں جو اُسکے قبضہ میں خلافِ معاہدہ تھیں دبا چین سے ہو بیٹھا ؎

جو چلا تیرِ ستم دل سے وہ گزرا اے چرخ تیرا خالی نہ گیا کوئی نشانہ ہرگز

ہمیں اوّل تو اتنی فرصت اور لیاقت کہاں کہ کارِ تصنیف کو اُدھر میں چھوڑ کر مقدمہ بازی کے سر ہوں دُوسرے اگر یہ کام کیا بھی جائے تو روپیہ کدھر سے آئے بہر حال خاموشی اختیار کر اُمیدِ آئندہ کی چاٹ پر اِدھر تو ختمِ کتاب پر زور دیا اُدھر از سرِ نو بشرطِ کامیابی ابتدائی اجزا کی ترمیم کا مستقل ارادہ کر لیا ؎

ہزار آفریں تیری جرأت کو دل پریشاں ہے جتنا پشیماں نہیں

غرض جو کچھ جمع پونجی تھی وہ سب خرچ کر اوّل تو ہیئت اولے میں ۲۴۔ نومبر ۱۸۹۸ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ۱۱ اگھن سدی سمت ۱۹۵۵ بکرمی روز یکشنبہ کو تین اسسٹنٹوں کی مدد سے رات دن محنت کرکے ختم کر ڈالا اسکے بعد ۱۹۰۲ء میں دوسری طرز پر پُورا کر دیا ❖

جسوقت شملہ ہائی اسکول میں سرمائی تعطیل ہُوئی اوّل مسودہ بغل میں دبا فرخندہ بنیاد حیدرآباد کا ارادہ کر لیا ؎

شوق ایسا کہ تری راہ میں مر کر بھی چلوں ضعف ایسا کہ نہیں جان سے جایا جاتا ❖

چنانچہ یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو بارادۂ دکن دہلی سے بمبئی روانہ ہوا ❖

قطعہ

عنانِ عزم دستِ شوق میں ہے کہوں میں کیا کہ جاؤں گا کہاں کو

مرے کس کام کا ہے بختِ خفتہ اِسے رشوت میں دُونگا پاسباں کو

دو چار روز بمبئی میں ٹھہر کر لا کر حیدرآباد پہنچ گیا۔ یہاں اسٹیشن پر جناب سعادت مآب

بطورِ عرضِ حال

مولوی سید محمد عبدالمجید صاحب دہلوی از جانبِ جناب نواب انتصار جنگ بہادر دبیرِ قدیمی و دوست مولوی محمد ہدایت اللہ خاں صاحب معزز عہدہ داران ریاست میرے منتظر میں موجود تھے سچ تو یہ ہے ؎

جا نکر نامۂ محبوب کیا استقبال جب کسی شخص کا پرچہ کوئی آیا لیکر

(فرہنگِ آصفیہ)

نواب انتصار جنگ بہادر کی مہمان نوازی، خوش اخلاقی، ہنر پروری نے ظاہری آؤ بھگت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا۔ جس وقت ملے نہایت انکسار سے ارشاد کیا کہ میں خود اسٹیشن پر حاضر ہوتا مگر مجبور رہا کہ آج ہی سرکارسالگرہ کا دن تھا کثر اراکین ریاست سے خود ہمراہ بھیجا کر بلوایا ۱۲۔ جنوری کو تین بجے عالی جناب نواب مدار المہام سر آسماں جاہ بہادر کی خدمتِ بابرکت میں باریابی حاصل ہُوئی۔ اس عالی جاہ خلقِ مجسم وزیرِ با تدبیر نے کمال خندہ پیشانی سے ختمِ لُغات کا استفسار فرمانے کے بعد حضورِ بندگانِ عالی متعالی خلد اللہ ملکہ کے خادمانِ والا کی جنابِ فلک انتساب میں سلام کرا دینے کی اُمید بندھائی لیکن یہاں نذر دینے کیواسطے وُہی مثل تھی کہ سد خاکساری کے سوا بندہ کے گھر خاک نہیں تھا۔

چنانچہ اُس موہُوم موقع کے واسطے جسنے از خود رفتہ کر دیا تھا ایک عرضِ حال موسُوم پیکرِ خیال تیار کیا جسکا ذکر سفیرِ دکن مطبوعہ ۲۵ دسمبر جنوری میں بھی نظر سے گزرا ؎

کیا سبب شاد ہے بشاش ہے جی آپ سے آپ چلی آتی ہے مجھے آج ہنسی آپ سے آپ

تصانیفِ موجودہ کی مارا مار کرکے جلدیں بندھوائیں۔ اور روز صبح اُٹھکر دعائیں مانگنی شروع کیں کہ الٰہی وہ دن جلد نصیب ہو اور میرے تعطیل کے خاتمہ سے پہلے نصیب ہو اس عرصہ میں ۲۶۔ جنوری کا منحوس دن نمودار ہوا ؎

نیست در قانونِ حکمت ضعفِ قسمت را علاج بطشتِ فکر بوعلی اینجا زبام افتادہ است

جس میں جناب شجاع الدولہ غیور جنگ نواب منیر الملک میر سعادت علی خاں بہادر خلفِ سر سالار جنگ اوّل و برادرِ حقیقی نواب لائق علی خاں بہادر سالار جنگ ثانی نے جو اپنے بڑے بھائی سے سات مہینے چھوٹے تھے سات ہی مہینے کے بعد ورمِ جگر میں مبتلا ہو کر ۲۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا جس سے تمام حیدرآباد میں ایک کہرام مچگیا کہ افسوس سر سالار جنگ مرحوم کا آخری چراغ بھی گُل ہو گیا حضور نظام عالیمقام نے ایکروز کیواسطے تمام دفاتر بند کرا دیئے اور از حد افسوس ظاہر فرمایا ❖

ڈاکٹر رستم جی۔ ڈاکٹر دلاری صاحب۔ ڈاکٹر راہبر حسن صاحب بہادر وغیرہ نے ہر چند علاج میں کوشش کی مگر دُھر کی ٹوٹی کی جڑی ہے نہ بُوٹی کون جوڑ سکتا تھا کچھ بھی نہ ہوا ؎

ملک الموت کو کد ہے کہ میں سر لیکے ٹلوں سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

کہتے ہیں جس وقت اس خیر خواہِ ریاست نے بہرِ عیادت حضور کے تشریف لانے کی خبر سُنی تو اس حالت میں بھی تا تشریف آوری حضور لیٹا لیٹا اُٹھ بیٹھا اور جب تک حضور کے انوارِ مبارک سے فیضیاب نہ ہو لیا اُسی طرح بیٹھا رہا گویا حضور کے اس شعر پر اپنا مبارک خاتمہ کیا

یہ صدا آئیگی میری قبر سے بھی بعدِ مرگ + وہ رہیں زندہ سلامت میں بلا سے مرگیا + چونکہ چیشو رکی انبار۔ حیدرآباد کی برسوں مشہور ہے وہیں بیٹھے بیٹھے تعطیل کا خاتمہ ہوگیا وہ مبارک موقع نکلنا تھا نہ نکلا کہوں کیا طالع واژوں کی تاثیر مگر آہیں میں پہنچ کر آسماں تک + مجبور ہوکر وہ کتابیں اور یہ پیکرِ خیال جسے اس جگہ درج کیا جاتا ہے نواب انتصار جنگ بہادر کی صلاح سے جناب مولوی ابو الحسن صاحب عرض بیگی کے سپرد کر ہر فردی کو بجانب ذہنی اُس نورِ قدرت ظہور کا دل ہی دل میں اقتباس کرتا ہوا روانہ اور واپس ہوا سہ پا برہنہ دشت ویراں دُور منزل راہ سخت + تو بتا اے شاہِ غربت میں کروں تو کیا کروں + اگرچہ چند روز بعد محکمہ حضوری میں پہنچا دینے کی حسب استفسار اطلاع آئی مگر قسمت کی رسائی یہاں بھی ادھی ہی رہی خدا جانے کسی نے یہ عرضی سنائی یا نہ سنائی اور اگر سنائی بھی تو وہ بات کہاں جو ہمارے سنانے میں ہوتی سے ہم سناتے جو کوئی درد ہما را سنتا + دل دکھاتے جو کوئی دیکھنے والا ہوتا + چونکہ یہ پیکرِ خیال صرف عرضِ حال ہی نہیں بلکہ ایک دردانگیز واقعۂ دہلی اور زبانِ دہلی سے متعلق ہے اِس وجہ سے اور نیز اس خیال سے کہ اب بھی اگر بندگانِ عالی متعالی کی نظرِ اقدس سے گزر گیا تو بیڑا پار ہے اس جگہ درج کر دینا مناسب جانا سے جو ہو آغاز میں بہتر وہ خوشی سے بدتر + جس کا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی + تاکہ اِس کتاب کے وسیلہ یہ پیکرِ خیال بھی مصئون و محفوظ بلکہ یادگارِ زمانہ رہے سہ دل کو وہ خوگرِ آزار بنا رکھا ہے + درد کا نام محبت نے مزار رکھا ہے + لیکن اس کا کیا علاج میری بدطالعی نے تو وہ کمر باندھ رکھی ہے کہ جلدِ سوم کے سرورق پر جو گزارش اور اپنی آپ سفارش لکھی تھی وہ بھی گوشِ مبارک تک نہ پہنچنے دی بقولِ جناب نواب فصیح الملک بہادر سے خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے + کسی فن میں نہ لائق ہوں نہ فائق ہوں نہ کامل ہوں + خیر سہ رات دن گردش میں ہیں سات آسماں + ہو رہیگا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا + اب تو میرے دوست اِس پیکرِ خیال کو ملاحظہ فرما کر اپنا اپنا لطف اُٹھائیں اور اس چراغِ سحری کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں مفصل کیفیت کسی اور موقع پر موقوف رکھ کر اس شعر پر دہلی کے حال کو ختم کرتا ہوں سہ ذکرِ بربادئِ دہلی کا سُنا کر ہمدم + نیشترِ زخمِ کہن پر نہ لگانا ہرگز +

(۱۶ ستمبر ۱۹۰۰ء)

پیکرِ خیال کا آغاز

قصوں میں یا کہانیوں میں ہر کسی طرح
احوال اپنا اُن کو سُنا ہی تو دینگے ہم

غدر کے بعد جب دِلّی لُٹی۔ اور دِلّی والوں پر تباہی آئی۔ تو میں جامع مسجد کے

شرقی دروازے کے پاس خاص بازار کے سرے پر کھڑا ہوا قلعۂ معلیٰ کو عبرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ ایک پیارا پیارا بھولا بھالا۔ نانکا پالا ہول کے گھر کا اُجالا بچہ قلعہ کی طرف سے گھبرا کر نکلا۔ وہ کیا نکلا گویا ابر سے تارا نکلا سہ

تذکرہ دہلیٔ مرحوم کا اے یار نہ چھیڑ
نہ سُنا جائیگا ہم سے یہ فسانہ ہرگز

عمر تو زیادہ نہ تھی شاید آٹھ نو برس میں ہو۔ مگر ماشاء اللہ اُٹھان اچھی تھی۔ پتلے پتلے ہونٹھ تھے۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ چھوٹے چھوٹے پاؤں تھے۔ ننھے ننھے ہاتھ چاند سی صورت۔ موہنی مورت۔ لباس کی وضع انوکھی۔ چال کی قطع نرالی۔ کوئی اجنبی بھی دیکھتا تو بول اُٹھتا کہ ہو نہ ہو کسی بڑے گھرانے کا چراغ ہو۔ چہرے سے ہونہاری کے آثار نمایاں تھے جو دیکھتا تھا یہی کہتا تھا اچھے ہاتھ پاؤں نکالیگا پروان چڑھیگا۔ شام کا وقت تھا دونوں وقت ملتے تھے میں اُسے دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ یہ وہ دن ہیں کہ جہاں پناہ قلعہ کو چھوڑ اپنے دادا کے مقبرے میں چلے گئے ہیں۔ قلعہ کے محل جنگل بیابان کی طرح سُنسان بلکہ اُلو کا مکان بنے کھڑے ہیں

بستے تھے وہ جو لوگ یہاں کوئی بھی نہیں
خالی پڑے ہیں اُنکے مکاں کوئی بھی نہیں

میں سمجھا کہ اس بچے کے ماں باپ بھاگڑ کی جلدی میں اسے تنہا بے پناہ چھوڑ گئے ہیں۔ یا شاید یہ خود ہی کھیلتا کھیلتا یہاں آنکلا ہے۔ کالے اور گوروں نے تو نیچے کی زمین اُوپر کر رکھی تھی۔ میرا گھلایا ہوا دل نہ رہ سکا۔ کہ اس آنکھوں کے تارے کو اکیلا چھوڑ دوں۔ یہ سوچ کر آگے بڑھا۔ دس یا پچاس ساٹھ قدم میں اُس معصوم تک پہنچ گیا۔ دل میں کہا کہ اس بچے کو کس نام سے پکاروں۔ ایسا نہ ہو کہ مرشد زادہ ہو۔ میرے بیباکانہ ٹوکنے سے اس کا ننھا سا دل میلا ہو جائے۔ گو ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ ایسی چھوٹی عمر میں اس بات کا کیا دھیان ہوگا مگر دل نے کہا کہ پاسِ ادب ضرور ہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا + اِس فکر سے چھٹکارا نہ ملا تھا کہ اُس اللہ آمین کے بچے کی گردن پر اور وہاں سے پھسل کر سینہ پر نظر پڑی۔ دیکھتا کیا ہوں کہ بہت سے گنڈے تعویذ گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ بازوؤں پر سیلے اور جوشن کے علاوہ کچھ گول گول ایک سبز دھجی میں بندھا ہوا ہے جو ہو بہو امام ضامن کا پیسا معلوم ہوتا ہے۔ کپڑے بھی نرالی طرح کے ہیں۔ سر پر انگریزی وضع کی ٹوپی ہے۔ جس کے گرد اگرد پُرتگال اور فرانس کے بیوپاریوں کی لائی ہوئی لیس ٹکی ہوئی ہے۔ گلے میں نکلے کی بانات کی الخالق ہے۔ جسپر خاص ترکستان اور ایران کی بُنت کا کام ہے۔ پائجامہ ہندوستان کے ریشم اور سن کی بنی ہوئی تسر کا ہے پاؤں میں سلیم شاہی بچکانہ ہے۔ اس سج دھج کو دیکھ کر اور تحیر ہوا۔

[1] آٹھویں برس میں [2] مقبرہ نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ دہلی جو تین میل کے فاصلے پر عرب سرائے کے قریب واقع ہے +

یہ بچہ یہ وقت یہ گیٹ ۔ آخر دفعتہً ہی منہ سے نکل گیا کہ میں ؟ صاحب عالم
تم اِس وقت کہاں ؟ میری آواز سن کر وہ ٹھٹکا اور اپنے ننھے ننھے ہونٹھوں سے
جواب دیا کہ جہاں خدا لے جائے ۔

تم خوشی دوست ہو احوالِ غم پوچھو میرا
دردانگیز بہت ہے یہ فسانہ میرا

میں نے کہا صاحبزادے ٹھیرو تو سہی ۔ شام کا وقت ہے اکیلے نہ جاؤ میں
گھر تک پہنچا دیتا ہوں ۔ یہ سن کر وہ تھما ۔ رُکا ۔ ٹھیرا اور کہا کہ حضرت ہمارا گھر کہیں نہیں
دلی کی گلیاں ہیں ۔ انہیں میں صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتی ہے

لٹنے میں یہ اٹھائی ہے لذت کہ راہ میں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ ہے راہزن کہاں

اِس بات سے اور بھی حیرت ہوئی چاہا اب کچھ معلوم کروں غور سے دیکھا تو
اُن تعویذوں پر اکثر اُستادوں کے نام لکھے ہوئے ہیں کسی پر ولیؔ دکھنی ہے کسی پر
میرؔ نازک خیال کسی پر سوداؔ بلند پرواز کسی پر ذوقِ جادو بیاں کسی پر
مومنؔ بالغ نظر کسی پر انشاؔ شکرداں ہے ۔ رہے تعویذوں کے
ڈورے اُن پر شاہجہانی منقش ہے ۔ بازو پر جو پیسہ بندھا ہوا ہے اس پر
موٹے موٹے حرفوں میں پیچیدہ خیال رفیع زبان غالبؔ کندہ ہے ۔
تعویذوں کی اس ہیکل کو دیکھ کر جو کچھ حیرت بڑھی نہ پوچھو ۔ دل میں رنگ برنگ
کے خیالات آنے لگے ۔ اتنے میں سورج چھپ گیا ۔ چڑیاں چوں چوں کرنے لگیں
خاصا اندھیرا چھا گیا ۔ دن سویا رات جاگی ۔ میں نے اُس بچے سے کہا کہ رات کو
ہمارے ہی گھر چل رہو ۔ آج وہیں آرام کرنا صبح ہوتے ہی گھر پہنچا دینگے ۔ یہ سن کر
وہ ننھا سا بچہ حیرت سے دیکھنے لگا ۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ مجھ پر بار ہو جائیگا ۔ میں تو
پہچان گیا ۔ کہا کیا ڈر ہے ۔ وہ گھر بھی آپ ہی کا ہے کچھ حرج نہیں ۔ مگر یہاں سے ذرا
دور ہے دو کوس نہیں تو ڈیڑھ کوس ضرور ہوگا ۔ کیونکہ ہم غدر کے مارے عرب سرا
میں چلے گئے ہیں ۔ تھک جانا تو ہم سے کہ دینا ۔ لڑکا یہ سن کر میرے ساتھ ہولیا

لے کے داغ آئیگا سینے پہ بہت اے سیاح
دیکھ اِس شہر کے کھنڈروں میں نہ جانا ہرگز
کبھی علم و ہنر گھر تھا تمہارا دلی
ہم کو بھولے ہو تو گھر بھول نہ جانا ہرگز

جب دلی دروازے سے باہر نکل کر لال دروازے تک پہنچے اور پرانے قلعہ
و مدرسہ ماہم انگہ سے آگے بڑھے تو میں نے پوچھا کہ صاحبزادے ابا جان کا کیا
نام ہے ۔ بولا کہ ابا جان کا نام تو اچھی طرح معلوم نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ سب سے پہلے
مجھے ولیؔ نے اپنی گودیوں میں کھلایا اُس کے بعد اور بہت سے بڑے بوڑھوں

نے میری سیوا کی ۔ جن میں سے بعض کے نام گلے کے تعویذوں پر ہیں اسی طرح
کی باتیں اُس بچے کے منہ سے سنتا ہوا گھر تک پہنچا ۔ بیٹھا ۔ لیٹا ۔ سو گیا رات
ڈھلی ۔ جھٹ پٹا ہوا ۔ پو پھٹی ۔ سورج کی کرنیں پھیلیں ۔ وہ لڑکا بھی اٹھا ۔ بچوں کے
ساتھ گھر میں کھیلنے لگا ۔ میں نے جو اُس کے جانے کی نیت نہ پائی تو میں بھی
خاموش ہو رہا ۔ میرے گھر میں کچھ ایسی کل آئی کہ پھر اُس نے جانے کا نام نہ لیا ۔
اِسی طرح صبح ہوئی ۔ شام ہوئی ۔ دن گزرے ۔ دن سے مہینے ۔ مہینوں سے برس
ہوگئے ۔ وہ بچہ برابر میرے ساتھ رہا اُس کی اُلفت بڑھتی گئی تھوڑے ہی دنوں
میں وہ آنکھوں کا سکھ ۔ دل کا چین ۔ کلیجے کی ٹھنڈک ۔ غم کا ساتھی ۔ رنج کا ہمدرد
بن گیا اُس کی دم بھر کی جدائی شاق ہوئی ۔ اُس کا ساتھ باعث آرام ہوا جہاں
گیا ساتھ لے گیا ۔ جہاں بیٹھا ساتھ بٹھایا ۔ میرے لختِ جگر مجھ سے جدا ہوئے
مگر اسے جدا نہ کیا ۔ میری معاش تنگ ہوئی مگر اُس کی غور و پرداخت میں کمی
نہ کی ۔ دل بہلنے کی چیزیں خریدیں طرح طرح کے کھلونے لایا ۔ ملکوں کی خاک
چھانی ۔ اُس کی دل لگی کا سامان جمع کیا ۔ لاکھوں مصیبتیں جھیلیں اس اگلے میں
میں کون سی آفت تھی جو مجھ پر نہ پڑی ۔ کون سا ستم تھا جو مجھ پر نہ ٹوٹا ۔ دن کاٹے نہ
گیا ۔ رات کی نیند گئی ۔ جوانی بیتی ۔ بڑھاپا آیا ۔ آنکھیں تھکیں عقل میں فتور پڑا ۔
جب جا کر یہ اتنا بڑا ہوا ہے

عمرِ رواں و بخت و جوانی و زندگی
جتنے ملے رفیق ہمیں بے وفا ملے

اِس لڑکے کو جو اب چشمِ بد دور جوان ہے ۔ اپنا نورِ نظر کہوں تو بجا ہے لختِ جگر
کہوں تو روا ہے ۔ آنکھ کا تارا ہے ۔ دل کا سہارا ہے ۔ رات کی نیند ہے ۔ دن
کا آرام ہے یہ وہ بچہ ہے جس کی خاطر میں گلیوں میں مارا مارا پھرا ہوں ۔ بازاروں
کی خاک چھانی ہے ۔ ہزاروں کا قرضدار ہو گیا ہوں ۔ کون سی صحبت مجھ سے رہی
کون سا فرقہ مجھ سے بچا ۔ رستہ چلتوں کی باتیں سنیں ۔ میوہ فروشوں کی آوازیں یاد
کیں ۔ جب دلی سے شملہ گیا ۔ تو اپنے ساتھ لے گیا ۔ غرض جہاں رہا ساتھ رکھا
اب جو وہ جوان ہوا دنیا کی ضرورتیں ظاہر ہونے لگیں ۔ چاہا کہ اس کی شادی کروں
اِس کا سہرا دیکھوں مگر پہلے اخراجات نے اس قدر تنگ کر دیا تھا کہ کچھ نہ کر سکا ۔
رہنے کا ٹھیکرا بھی مہاجنوں کی نذر ہو چکا تھا ۔ کوئی سازو سامان نہیں تھا اور میری
یاس یا حرمان ہے

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

ایک دن اِسی اندیشۂ حرماں میں رات کو آنکھ لگ گئی ۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک پیر مرد

پیکرِ خیال

خضر صورت دکھنی لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئے۔ یہاں مایوسی کا ہجوم جیسا بیداری میں تھا ویسا ہی خواب میں۔ میں اُس پیرمرد کی نُورانی صُورت کو دیکھکر متحیر ہوا۔ کہ الٰہی آج کیا ہے؟ میری قوتِ خیال کو تو زمانے کے صدموں سے گھن لگ گیا تھا۔ اتنی طاقت بھی نہیں تھی کہ خواب تک میں ایسی مجسم صُورت دیکھوں۔ سمجھا کہ یہ بیداری ہے لیکن وہ خواب تھا القصہ اس ہی شش و پنج میں تھا کہ وہ خضر پیکر الیاس صفت آگے بڑھا۔ بڑھکر کہنے لگا کہ جس بچّے کو تُو نے اکّیس سال تک پالا ہے۔ اُسے سبؔ سے پہلے میں نے اپنی آغوشِ محبت میں کھلایا ہے۔ میں وُہی شخص ہُوں جس نے اِس معصوم کو دُودھ پیتے میں گود لیا اپنے بعد اُسے تجھ کو سونپا۔ خدا خدا کرکے اب وہ پروان چڑھا ہے نوجوان ہوا ہے مجھے اُس کے بیاہ کی فکر ہے اے شخص میں تیری مدد پر آمادہ ہُوں۔ اُس دیرینہ سال بُڈھے کی یہ تقریر سُن کر میں اور چونکا۔ چاہا کہ کچھ بولوں کہ اُس نے خود ہی یہ کہنا شروع کر دیا۔ یہاں سے جنُوب کی طرف ایک زرخیز خطہ ہے جو اگلے زمانہ میں دکھن کہلاتا تھا راجچندر نے بنوباس لیکر وہاں غربت کاٹی واپس آیا دولت پائی۔ مدتوں راجہ ایل کا ڈنکا بجا۔ ہاں اب اِن سب کا قایم مقام اُسی پُرانی شوکت وعظمت کے ساتھ ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے سایۂ عاطفت میں کیا ہندو کیا مسلمان کیا گبر کیا عیسائی سب یکساں پرورش پاتے ہیں۔ سخاوت شیوہ ہے۔ عدل پیشہ ہے۔ ہر قوم و ہر مذہب کا چھوٹا بڑا اُس کی حکومت میں آزادی کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ اہلِ علم کے واسطے اُس ظلِّ سبحانی کا دار الخلافہ مرکز ہے۔ اہلِ ہنر کے لئے اُس کا دار الامارت کعبہ۔ اُس ظلِّ سبحانی کا وزیرِ اعظم علم کا قدردان ہے علم گستر ہے۔ بادشاہ کے سرِ مبارک پر اگر دولت و اقبال کا چھتر ہے تو وزیر کے سر پر استقلال اور داد گستری کی دستار ہے۔ نہ ایسا بادشاہ نہ ایسا وزیر یہ سُورج ہے وہ چاند۔ یہ سمندر ہے وہ دریا۔ یہ سلیمان ہے وہ آصف۔ یہ نوشیرواں وہ بزرجمہر یہ اکبر ہے وہ ابوالفضل غرض وہ قران السعدین ہے کہ سبحان اللہ۔ پس اُس وزیر باتدبیر کی خدمت میں تُو حاضر ہو اور اِس نونہال کو پیش کر وہ تیری مدد کریگا۔ میں وُلی ہُوں میں نے ہی اس بچّہ کو سبؔ سے پہلے گود لیا تھا۔ میری لاج میرے ہی ملک والوں کے ہاتھ ہے۔ اتنا کہ کر وہ پیرمرد تو نظر سے غائب ہوگیا۔ یہاں ہیبت سے آنکھ کھل گئی۔ بہتیرا سوچتا تھا کہ یارب کیا ماجرا ہے۔ کیا طلسم ہے۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اتنے میں صبح ہوئی گھر بجا۔ آفتاب کی کرنیں پریوں کی طرح سے برف میں نہانے لگیں اور اچھا خاصا دن نکل آیا۔ لوگ آئے۔ گئے۔ اُٹھے۔ بیٹھے۔ میں حیران تھا کہ وہ کونسا بادشاہ ہے کونسا اُس کا وزیر۔ کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں۔ کس سے کہوں۔ کس سے پُوچھوں؟ اِسی سوچ میں تھا کہ کسی نے آکر کہا کہ نوّاب سرآسمان جاہ بہادر وزیرِ اعظم دار الاسلام کرن پشملہ پر تشریف لائے ہیں۔ رات کا خواب تو خیالات کے گھوڑے دوڑا ہی رہا تھا یہ سُنکر فوراً ہی خیال آیا کہ کہیں خواب کی یہی تعبیر نہ ہو۔ اور کہیں وہ وزیرِ اعظم یہی نہ ہوں۔ اس فکر میں ارادہ کیا کہ وہاں تک رسائی پیدا کرُوں خدا کی شان کہ ترت رسائی پیدا ہوگئی۔ میں نے اُس بچّہ کو اُن کے قدموں پر لاڈالا کہ اب تک یہ میرا لاڈلا تھا اب اسے آپ اپنا لاڈلا بنائیں۔ وزیر باتدبیر نے اُس نوجوان کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا کچھ دیا آیندہ پرورش کا پکّا وعدہ کیا اُس کی شادی کے سامان ہونے لگے لیکن رخنہ اندازوں بلکہ بدقسمتی نے مہلت نہ دی کہ جلدی سے بیاہ رچے مہاجنوں نے ظلم ڈھائے۔ بدطینتوں نے ھانجی ماری۔ یہاں تک کہ پھر مجھ کو مدد کی تلاش میں اُس نونہال کو ساتھ لے کر نکلنا پڑا ؎

چلے آتے ہیں کیا کیا ذی کمال اس بابِ عالی پر
اثر دیکھا تو آصف جاہ کے اقبال میں دیکھا

اُس نُورانی سرزمین کو آنکھوں سے دیکھا جس کا ذکر خواب میں سُنا تھا۔ اُس شہنشاہ کے دیدارِ فیض آثار سے مشرف ہوا جسکی تعریف اُس خضر پیکر کے مُنہ سے شکر فشاں ہوئی تھی کچھ اُمیدیں بر آئیں جو باقی ہیں انشاء اللہ آئندہ پُوری ہونگی ؎

آصف کے دم قدم سے یہ نشو و نما ہے سب
ایسا جہاں میں مردِ خدا کوئی کم ہوا

سونے کے سہرے اسکا بیاہ ہوگا یہ سرسبز و نونہال ہوگا لوگ میری بیکسی کے ساتھ اِس فیاضی کو سونے کے حرفوں سے لکھینگے یہ اِس دریا دلی کو ایک ایک گلی ایک ایک کوچے میں پکارتا پھریگا — اب میں اِس سخت جگر کو حاتمِ دوراں فیاضِ زماں یکتا قدرداں کے سایۂ دامنِ عاطفت میں چھوڑکر بقیہ زندگانی گوشۂ عافیت میں بسر کرنے کی آرزو رکھتا ہوں ●

اے نوشیروانِ وقت وہ نونہال یہ میری لغاتِ اُردُو ہے جس میں تمام اُردُو زبان کے لغات و محاورات اکّیس برس میں دیدہ ریزی و جانکاہی سے جمع کئے ہیں۔ شادی اسکی جب ہوگی جب لوگ قدر کرینگے۔ مگر میرا اب اِس دروازے سے کسی اور کے دروازے پر عمر بھر جانے یا فکرِ معاش میں اوقات صرف کرنے کو جی نہیں چاہتا صرف اتنی تمنا ہے کہ گوشۂ عزلت میں بیٹھ کر بقیہ تصانیف جو ناتمام پڑی ہے حضُور فیض گنجُور کے نامِ مبارک کے ساتھ ختم کرُوں جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں اور تا قیامت اس یادگار کو نہ بھلائیں ؎

اخیر شکریہ

کیا جانے کس کے غم سے ہے آبادمیکدہ • ساقی وظیفہ بند نہ کر بادہ خوار کا •

اگر اس شعر کا اطلاق ہے تو وہ حضور ہی کی زندہ فیاضی کا چمکتا ہوا شان ہے ؎

ہوئے قسمت اہلِ دُنیا ہوتے ہیں مُردہ پسند • اُٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدرداں پیدا ہوا •

فدوی سید احمد دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ - ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء حیدرآباد دکن

مطبعِ رفاہ عام لاہور اور اسلامیہ پریس کا
اخیر شکریہ

جب بیدرد - بیوفا - خود غرض - یار مار - نابکار لوگوں نے اپنی چالاکیوں - عیاریوں سے ہمیں نقصان پہنچا پہنچا کر مصائب میں ڈالا کسی نے ہماری جمع پونجی پر ہاتھ مارا - کوئی حقِ تصنیف پر جھپٹا - کوئی مطبوعہ جلدوں پر لپکا کسی نے ہماری بربادی میں اپنی خانہ آبادی سمجھی - اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اسلامیہ پریس لاہور کے بامروت مالک نے بھی جسنے ابتداءً اس کام کو پبلک کا کام اور اپنا نام سمجھکر بہت توجہ فرمائی تھی ہمیں کھٹک دیکھکر یا کسی اپنے نودولت ہم پیشہ کے چلتے ہوئے منتر سے موثر ہوکر آنکھ چُرائی اور کاغذ کا عذر نکال کر جلد چہارم کی ۲ ہزار کی لکھائی کاپیاں تک واپس کردیں تو ہم نہایت مایوس ہوئے کیونکہ دفعتہً ایک بھاری رقم کا کمیشت دیا جانا ہماری قدرت سے باہر تھا ؎ غرض کس کو کہے ماتم ہمارا • مبارک ہو ہمیں کو غم ہمارا • اسوقت ہماری ہمت اور استقلال کے پاؤں بھی ڈگمگانے اور عقل و شعور کے قدم لڑکھڑانے لگے ؎ مفلس کے ہوش کیا ہیں اُسکی تو عقل کو • اے چرخ تونے باعثِ افلاس کھو دیا • لیکن واہ رے مطبعِ رفاہ عام خدا کرے تیرا اور تیرے مالک کا نام تاقیامِ دُنیا باقی رہے تُونے وہ سلوک کیا کہ اس ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنے کے واسطے اخراجات کے دریائے ناپیدا کنار میں دھم سے کُود پڑا خود ہی کاغذ لگانے اور چھاپ دینے کا ذمہ وار ہوگیا البتہ کتابت کا خرچ میں حسبِ اقرار اپنی گرہ سے اُٹھایا لیکن اُس نے اپنی ذات سے اس کام کی رفاقت اور معاونت میں کمی نہ کی - اگر سید ممتاز علی سا علم دوست - رفاہ پرست اس وقت میں آڑے نہ آتا یا ایفائے وعدہ و اُمیدِ آئندہ کا خیال آس نہ بندھاتا تو یقیناً مؤلف اپنی دل شکستگی اور پریشانی میں مسودہ کو برباد اور اپنے آپ کو ہلاک کردیتا •

فی الواقع سید ممتاز علی صاحب کی دارالاشاعت نے اس بات کا پورا پورا ثبوت دے دیا کہ اُنکا نامی مطبع - اُنکی دلی نیت اور خداداد ہمت اشاعتِ علوم و ترویجِ کتبِ فنون کے لئے مستقل طور پر وقف ہے یہ کچھ کم عالی ہمتی کا کام نہیں کہ لاکھ روپیہ کا ذہنی سرمایہ جسکی بندھی آمدنی بھیکر [illegible] کے ساتھ اُنکے گزارہ کو وافی و کافی تھی سب کی سب پبلک کی رفاہ کے واسطے میدان میں کوڑیوں کی طرح مع نفع اصل بکھیردی اور اُسی دُھن میں صرف کثیرسے اُردو زبان کی اُم اللسان فرہنگ آصفیہ کو انجام پر پہنچادیا ؎ بے صرفہ ہم لُٹاتے ہیں اورِ رشک • گو ہیں غنیِ دل ہے مگر بادشاہ کا • صرف مؤلف ہی کو نہیں بلکہ پبلک اور خاصکر گورنمنٹ کو بھی اس امر کا ممنون ہونا چاہیئے کہ جس زبان کے الفاظ [illegible] کی طرح کونوں کھدروں میں کہیں کے کہیں دبے پڑے تھے اور بعض [illegible] میں خاص خاص موز و مصطلحات کے سمجھنے سے دقت پیدا کرتے اور نیز اس علمی زبان [illegible] کی کرسی پر نہیں بیٹھنے دیتے تھے اب اس جامع و مبسوط لغات نے اُسے مکمل زبانوں کے دربار میں کرسی نشینی کا مرتبہ بخش دیا اس مطبع نے ایک یہی نہیں جب سے قائم ہوا ہے اور بہت سی چیدہ چیدہ کتابیں تصنیف کرکے یا تالیف و ترجمہ کراکے چھاپیں تعلیم مستورات کے واسطے [illegible] دست و غلام بیوی کی اڈیٹری سے تہذیبِ نسواں اخبار جاری کیا اور صدہا قابل [illegible] کی اشاعت کے لئے گھان ڈال دیا جس سے وہ سرکاری خطاب پانے کے بوجہ [illegible] سرکار کی طرف سے اور نفع ملنے کے بالضرور پبلک کی جانب سے متوقع ہیں ؎ فخر کیا [illegible] یاں جوزر پیدا کیا • آدمی وہ ہے کہ جس نے کچھ ہنر پیدا کیا • یہ ساری خوبیاں اِنکے خاندانی اور اعلےٰ درجے کے تعلیم یافتہ ہونے کا نتیجہ ہیں کیوں نہ ہو جس شخص نے علومِ عربیہ فارسی کی تحصیل مدرسۂ عربیہ دیوبند میں کی ہو اور جسے مولانا مولوی محمد قاسم مرحوم سے تلمذ رہا ہو پھر اُسنے بی اے تک علومِ جدیدہ میں دستگاہ حاصل کی ہو کیا کیا کچھ علمی و اخلاقی خوبیاں ایسے شخص کی ذات میں جمع نہ ہونگی اس قابلیت کا آدمی خواص اشخاص میں بھی [illegible] محال ہے جو لیاقت آج اِن کو حاصل ہے شاذ و نادر ہی کسی اہلِ طبع کو ہوگی گر [illegible] ان مالکِ مطبع کی عمر میں خدا تعالے نے برکت دی اور آسے حاسدوں کی بدنظروں سے بچائے رکھا تو ہم دکھا دینگے کہ یہ بے غرض شخص اپنے ملک - اپنی قوم - پبلک اور گورنمنٹ عالیہ کو کس قدر فائدہ پہنچاتا ہے اگر ایسے لایق آدمی کی قابلیت سے گورنمنٹ سررشتۂ تعلیم کے کام میں مدد نہ لے تو نہایت ہی افسوس اور تعجب کا مقام ہے چونکہ جوہری ہی جوہر کو خوب پرکھتا ہے اور عالم ہی علوم کے نیک و بد سے خُوب واقف ہوتا ہے لہذا یہ کام ایسے ہی لوگوں کو ملنا چاہیئے نہ کہ دولت کے خواہشمندوں اور نکاتِ علوم سے بےخبر ناواقفوں کو •

ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا تعالےٰ اس مطبع اور اسکے فاضل اجل روشن خیال [illegible] رفاہ جو مالکِ مطبعِ رفاہ عام کو اُنکی نیک نیتی کے سبب خواص و عوام میں اور عالی ہمتی کے باعث تمام رؤسائے ہند و حکام میں باوقعت اور باعزت رکھے بلکہ اسکے ساتھ اُنکی منکسر المزاجی حلیم الطبعی اور خوش اخلاقی کو انتظامی چاشنی دیکر دن دُونی رات چوگنی ترقی بخشے •

ساتھ ہی ہمکو مولوی کرم بخش صاحب مالک اسلامیہ پریس لاہور کا بھی ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے جلدِ سوم کے انجام میں نہایت کوشش فرمائی بلکہ بقیہ روپیہ کے واسطے جسکا ملنا اختتامِ لغات پر موقوف تھا ابتک صبر فرمایا جو اُنکی عالی ظرفی مروت اور انسانی ہمدردی کا ایک اعلےٰ ثبوت ہے - خدا تعالےٰ اُنکے مطبع کو پہلے سے بھی زیادہ رونق اور ناموری عطا فرمائے [illegible] اُنکی عام و خاص پسند چھپائی کر چکا ہے فقط • سید احمد دہلوی مؤلفِ فرہنگِ آصفیہ •

[illegible] از طرف لے وہیس صاحب بہادر ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا بنام منشی سید احمد دہلوی - حویلی نواب مظفر خان دہلی - ہوم ڈیپارٹمنٹ - شملہ - از مقام شملہ [illegible] [illegible] ۲ فروری [illegible] [illegible] اور گورنمنٹ آف انڈیا کا مخلصانہ شکریہ اس تعزیت اور اظہار ہمدردی کے لئے [illegible] آپ نے [illegible] کے انتقال کے موقع پر کیا • میں ہوں آپ کا نیازمند (دستخط) اے وہیس ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا •

وفاتِ حسرت آیات — حضورِ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند

اللہ تو ہی ہے!

تیری ہی ذات کو بقا اور سب کو فنا ہے۔ اس میں اِنسان ہو یا حیوان پیمبر ہو یا بادشاہ۔ فقیر ہو یا امیر۔ حکیم ہو یا فلاسفر۔ طبیب ہو یا ڈاکٹر حجر ہو یا شجر۔ زمین ہو یا آسماں۔ ستارے ہوں یا خورشیدِ رخشاں۔ حاکم ہو یا محکوم۔ موت سب کے لئے مقسوم ہے ؎

✸ موت نے کر دیا ناچار وگرنہ انساں ہے وہ خودبیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا ✸

کل کا ذکر ہے کہ ہم اِسی خاتمہ لغات میں جنابۂ مغفورہ و مرحومہ قیصرۂ ہند کی خسروانہ عنایت شاہانہ قدردانی اور مرحمت سے بھری ہوئی چٹھی مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۸ء آمدہ قصر ونڈسر زیبِ خاتمہ کرلینے سے پھولے نہیں سماتے تھے یا آج ہم کو اُسی خاتمہ کے اخیر میں حضورِ ممدوحہ کے خاتمہ بالخیر ہونے کا تعزیت نامہ لکھو یا دلی درد اور صدمۂ حقیقی ہمدردانہ اظہار کا مرثیہ درج کرکے دلِ دردمند لو رہیں پڑ لٹا اور دنیائے ناپائدار کی فانی خوشیوں کو مٹاتے ہیں عبرت گزیں دیکھیں اور کل مسند نشیں سنیں!

ADDRESS OF CONDOLENCE

H. M. The Queen Empress Of India.

تعزیت نامہ

ہائے! ہائے!! ہائے!!!

ہماری ملکۂ معظمہ ہائے ہماری قیصرہ ہائے۔ ہماری سلطانہ ہائے

۲ر فروری ۱۹۰۱ء کے یوم الدفن ہائے

ہو مہدِ علیا زیرِ زمیں اے فلک دریغ — گردوں نشیں ہو خاک نشیں اے فلک دریغ

یہ نالہائے شعلہ فشان و زبانہ زن — پھونکیں گے تا بعرشِ بریں اے فلک دریغ

ہائے ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند ملکۂ انگلستان آپ کہاں تھیں کہاں سما گئیں۔ ایک ہندوستان اور انگلستان کیا کہ تمام جہان کو ہمیشہ کے لئے ماتم کدہ بنا گئیں۔ سچ ہے ؎

کیا اِعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ — عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

اگر ہم لوگ وبائے طاعون میں گھر کر بے خانماں کبھی بے پدر کبھی بے درماں ہوتے تو آپ ہمارے لئے کلیجا پکڑے دل ہوتے پھرتی تھیں اور جو ہمارے اُوپر بلائے قحط نازل ہوتی تو آپ اِس خیال سے کہ بھوکوں کی سار بھوکا ہی جانتا ہے کھانا چھوڑ دیتی تھیں

اور جب تک آپ میں ہزارہا آپ کا دل دردمند انگلستان میں تھا ایک مدد کی کہ تاروں نے تار باندھ دیا اور وہ ولایت پر ڈلا سا دیا۔
کہ روتوں اور بیکسوں کو دین دنیا کا سہارا ہو گیا۔ اگر شمالی سرحد پر لڑائی ہوئی یا ٹرنسوال خواہ چین پر چڑھائی ہوئی اور اپنا گاؤ وہاں
ذرا سی آنچ جان نثار سپاہ کو لگی تو یہاں تک کہ آپ کا دل کانپتا۔ یتیموں کے ساتھ مل کر آپ روتیں کیونکہ خود بھی چھوٹی سی عمر
میں یتیم بلکہ یتیم ہو گئی تھیں۔ بیوگوں کے ساتھ آپ سر جوڑتیں کس لئے کہ عالم شباب میں خود بھی بیوہ ہو چکی تھیں۔ ادھر امیروں
کی پناہ یا پشت غریبوں کی پرورش کرتی تھیں تو ادھر غریبوں کی دردمند پنہاری ماں سے کم نہ تھیں۔ بیوا رتوں کی وارث تھیں
مفلسوں کی مشترکوں کا ذمہ آپ کا عہد تھا اور رعایا پر یکساں اور برابر ابر رحمت کا سایہ تھا۔ محروسہ
ریاستوں اور مقبوضہ ممالک دونوں پر آپ کی مسکینوں کو حالت میں چتراول محتاجوں کو گڑی میں مشکل میں آپ کے
توشہ خانے ہی کی مدد دستکاری سے آپ ہی ان لوگوں کی مدد فرماتی تھیں جنہیں کچھ بھی میسر نہ ہوتا تھا۔ مجبوروں کی بھوک پیاس
کی ... آپ ہی کے اخلاق حسنہ کا سکہ تھا ... ہندوستانیوں کے دلوں کو ہم نے بٹھا رکھا تھا
شکوہ شکایت کی ... آپ جس طرح جمہوری ... اسی طرح سخاوت اور عدالت بھی آپ
میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ باوجودیکہ آپ کے اور ہمارے مذاہب میں کوسوں کا فرق تھا مگر سب ہی آپ کے اور آپ سب
مذہبوں کی حامی و مددگار تھیں۔ ہر فرقہ آپ کو اپنا سمجھتا اور آپ کے ان کو دیوی دیوتا کا تاج سمجھتا تھا۔ مسلمانوں کے واسطے آپ
زبیدہ خاتون اور ہندوؤں کے لئے امن امان کی قائل پتنی دیوی تھیں۔ اب ایسی رانی مہارانی کہاں جو من مانی مرادیں
بر لاتے۔ رعیت کے ہر ایک دکھ درد میں دوڑ کر شریک ہو جائے۔

خدا تعالیٰ نے علم و ادبیہ کا آپ کو معمول بنایا۔ اور یہاں تک سمایا تھا کہ جس وقت آپ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئیں اور
آپ کے چھوٹے چچا جان نے ... سب دستور شاہی آداب بجایا اور عام رعیت کی طرح فرمانبرداری کا سر جھکایا تو آپ کا ایسا
دل بھر آیا کہ آپ اسی وقت زار و قطار رونے لگیں۔ اور بیتابانہ فرمایا کہ اے چچا جان آپ میرے آگے کیوں جھکتے ہیں میں تو تمہاری گود کی
کھلائی ہوئی وکٹوریہ بھتیجی ہوں۔ علوم ادبیہ ہی پر کیا موقوف ہے جرمنی۔ فرانسیسی۔ لاطینی اور اب آخیر وقت میں ہندوستانی
زبان آپ کی مادری زبان بن گئی تھی۔ ستر برس کی عمر میں اس طرف توجہ فرمائی اور کئی برس تک اپنے ہندوستانی رہنماؤں وارد انگلستان
سے بات چیت کرنے میں ان کی عزت افزائی فرماتی رہیں۔

۲۴ مئی ۱۸۱۹ء کی وہ شبھ گھڑی سب کو یاد ہوگی جس میں جنم لینے کے شادیانوں کی دھوم مچ رہی تھی۔ شاہی محلوں میں بدھائیوں
اور مبارکبادوں کی گہما گہمی ہو رہی تھی۔ ۱۸۴۰ء کی دو طرفہ امنگ اور راؤ چاؤ سے بھری ہوئی ساعت کو بھی کوئی نہ بھولا ہوگا جبکہ آپ

مشہور تو یہ ہے کہ جہاں میں جن کو سلطنت ہے انکو نیند کہاں ۔ کہ لگنے دیتی نہیں فکرِ بندوبست کی آنکھ ۔ مگر آج آپ کی وہ فکر وہ ہمدردی وہ دردمندی وہ دلسوزی کہاں ہے کہ ہم بلکتے ہیں اور آپ پروا نہیں کرتیں - دیکھو تو! آپکے لاڈلے ساتویں ایڈورڈ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہا رہے اور کھڑی ہچکیاں لے رہے ہیں ۔ سنو تو! آپکے سب بیٹے بیٹیاں ۔ پوتے پوتیاں ۔ نواسے نواسیاں ۔ نتولے کنواسیاں کن حسرت بھری نگاہوں سے پاؤں سرہانے کھڑی آپکے چہرۂ مبارک کو تک رہی ہیں ۔ آج ہماری ماتا اور ہمارا خیال کہاں گیا ۔ اچھی اکیا بات کا بالکل وبال ہو گیا ادھر آپ نے ہوش میں ادھر ہم سب سکتے کے عالم میں مدہوش ۔ تن کی خبر ہے نہ بدن کا ہوش جو سر ہے وبالِ دوش ہو رہا ہے ۔ ہر نظارہ بے ہوش کئے ہوئے ہے ۔ ایک طرف آپکا انڈین سکریٹری نذارو نزار ہاتھ باندھے کھڑا ہے - دوسری طرف اسکی پاک من رعیت آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے مگر آپ ایک کی بھی نہیں سنتیں ۔ ادھر آپکے ہندوستانی وہ نونہال مگر زرنگارِ علم سلطانی کا انتظار کر رہے ہیں - ادھر یہ آپ کا مرثیہ نگار جسکے ایڈرس وتصنیف کی رسید میں آپنے زبانِ فیض بیان سے یہ قابلِ فخر فقرے لکھوائے تھے کہ :-

"مابدولت تمہارے ایڈرس ۔ تمہاری کتابوں ۔ تمہاری اطاعتِ قلبی اور اظہارِ وفاداری کی قدر فرماتی ہیں"

دھاڑیں مار رہا ہے اور اسی عالم میں یہ چند سطریں اور تاریخِ وفات لکھکر دل کا بخار نکال رہا ہے کہ رہے جہاں میں نہ باقی یہ سفید ایک ورق بلکہ جو ہمارا قصۂ غم ہو کتاب میں داخل ۔

قطعۂ تاریخ عیسوی

شفقتِ ہوش ربا انتقالِ جاں گداز خاقانِ جنت آشیاں حضرت قیصرۂ ہند و ملکۂ برٹن کلاں ۔ نور اللہ مرقدہا

ہائے قیصر گئیں جہاں سے حیف ۔۔۔ تھا نہ جنکو کسی بشر سے بیر
انکو کلیساں تھا کعبہ اور گرجا ۔۔۔ ایک تھی مسجد انکو تھی اور دیر

وہ سمجھتی تھیں سب ہی کو اپنا ۔۔۔ تھا نہ دنیا میں کوئی انکا غیر
تھی دلوں پہ حکومتِ اخلاق ۔۔۔ تھی نہ حاجت کریں کسی پہ فیر
کی غریبوں کی دلدہی از بس ۔۔۔ گر بر آمد ہوئیں برائے سیر
آج انکا یہ سوگ ہے گھر گھر ۔۔۔ آج تک جنکی مانگتے تھے خیر
فکرِ تاریخ تھا کہ آئی ندا ۔۔۔ سیّدا! خاتمہ ہوا بالخیر
۱۹۰۱

چونکہ ہماری دلی عقیدت اور قلبی ارادت اجازت نہیں دیتی کہ ہمارا یہ دردمندانہ ماتم اور دلسوزانہ الم صرف چند ہی روز رہکر انکے احسانات کو دل سے بھلا دے لہذا ہم نے اسکو اپنی ضخیم و بسیط ہندوستانی لغات موسومہ فرہنگِ آصفیہ میں بھی ہر حالت اور ہر زمانے میں برقرار رہنے والی یادگار بنا کر بطور ضمیمہ شامل خاتمہ کر دیا +

اب اخیر پر ہماری دلی دعا ہے کہ وہ شہنشاہ زمین و آسمان ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند ملکۂ انگلستان کی جملہ آل و اولاد نیز تمام وابستوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہمارے جدید قیصرِ ہند ساتویں ایڈورڈ سپریم لارڈ آف ٹرینسوال کو وہ دور دورا نصیب کرے کہ ہمارے دم کا ساتھی یہ غم ہی غلط ہو ۔ بلکہ ہم اپنے ہادی کو اس سے بھی زیادہ اور اعلیٰ مراتب پر پہنچا ہوا دیکھیں فقط + + + +

الملتمس ۔ ماتم زدہ و پریشاں سیّد احمد دہلوی مؤلفِ ہندوستانی ڈکشنری معروف بہ فرہنگِ آصفیہ وغیرہ ۔ از دہلی حویلی نواب مظفر خاں ۔ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۱

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۲	۱۹	پڑسے بیٹے کا	بڑے بیٹے کا
۵۵	۱	۱۰	سول بھدر	سون بھدر
۵۶	۲	۲۵	زیب وزنیت	زیب وزینت
〃	〃	۲۹	بدکوئی کرنا	بدگوئی کرنا
۵۷	۲	۸	ماسنے والا	مارنے والا
۵۸	۱	۱۷	گرم گرکے	گرم کرکے
〃	۲	۲	صنت	صفت
۶۰	۲	۲۹	ایک کھلا	ایک کھلا
۶۱	۱	۱	با امرغریب	یا امرغریب
[illegible]	۲	۲۰	مصرع حالی بگل دالا	مصرع حال سے گل دالا
〃	〃	۲۶	ساگھر	ہماسا گھر
۶۲	۲	۲۸	محاوروان	محاورہ وان
۶۴	۱	۳۰	الہ کا ذکر	اِس کا ذکر
〃	۲	۲۸	سے	سے
〃	〃	۳۰	گریان	گریبان
۶۵	۱	۱۲	کئے ٹے	کئے تھے
〃	〃	۱۵	رویبہ کا	روپیہ کا
〃	〃	۱۸	کرو	گرو
〃	〃	۲۰	برخلاف	برخلاف
〃	۲	۱۹	گلا بٹھنا	گلا بیٹھنا
〃	〃	۲۱	(معا.)	(نامعلوم)
〃	〃	۲۳	بھیجا	بھیجا
〃	〃	۲۸	کرنے میں	کرتے ہیں
۶۶	۱	۱۰	یہ سے	یہ ہے
〃	۲	۸	متل گل گلاب	مثلِ گلِ گلاب
۶۷	۱	۴	شعہ	شعر
〃	〃	〃	صاحب کے بھی	صاحب کی بھی
〃	〃	۱۲	سُرمائے گل	سرمائے گل
〃	〃	۱۴	چتر بھنیلی	چتر بھنیلی
〃	〃	۲۲	آتگینہ	آبگینہ
〃	۲	۱۸	صمت	صفت
〃	〃	۲۷	جیسے	یہ جیسی
[illegible]	〃	۲۹	پہاڑ	بھاڑ
〃	〃	۳۰	یہ گلشن اور	یہ گل معنی
۶۸	۱	۴	غضیں کتا	غصیل کتا
〃	〃	۹	غصنیں	غُصیل

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۱	۱۵	اُس کا جمیر	اُس کا خمیر
〃	۲	۱۷	خطاب بدختراں فقرے	خطاب بدختراں
〃	〃	۲۷	پر بغل میں	بغل میں
〃	〃	۲۹	لہہ	لہجہ
۶۹	۱	۸	بازو	مازو
〃	〃	۲۳	جایزنے	جایز ہے
〃	۲	۵	..پردوں کی	اورپردوں کی
〃	〃	۱۶	فارری	فارسی
〃	〃	۲۳	ہوتاتے	ہوتا ہے
۷۰	۱	۶	کوچہ در گوچہ	گوچہ در گوچہ
〃	〃	۲۰	عُقد کرنا	عقد کرنا
〃	〃	۲۴	پوچھو	پوچھوکہ
〃	۲	۱۰	دُختر زنذ	دُختر رز
〃	〃	۲۳	گلے پر لگا	گلے پڑیگا
〃	〃	۲۵	کوکی پیز	کوئی چیز
〃	〃	۲۸	سر مُنڈھنا	سر مَنڈھنا
۷۱	۱	۱۶	بغلکبیر ہونا	بغلگیر ہونا
〃	〃	۲۱	جان لے برابر	جان کی برابر
〃	〃	۲۶	دمرکا ساتھی	دم کا ساتھی
〃	۲	۳	بیاہی باسئے	بیاہی جائے
〃	〃	۵	کرو	گرو
〃	〃	۱۷	وہ گلرُوے	وہ گلرُولے
〃	〃	۲۷	گلے کا ہار	گلے کا ہار
〃	〃	۲۸	ستنکے فرمایا	ہنسکے فرمایا
〃	〃	۳۰	اجیرن بہ جانا	اجیرن ہوجانا
۷۲	۱	۲۸	ہار ہوا	ہار ہوں
۷۳	۱	۱۴	ذکر رقیب	ذکرِ رقیب
〃	۲	۲۰	گلیز ہے	گلگیر ہے
۷۴	۲	۲۰	بھُوڑا	بھوڑا
〃	〃	〃	وہ پہوڑا	وہ پھوڑا
۷۵	۱	۲	گم گُشتہ	گم گشتہ
〃	۲	۱	اسم مذکر اگنڈوں میں	اسم مذکر دگیتوں میں
〃	۱	۶	بھی ے	بھی ہے
۷۶	۱	۱۰	مُضرت	مَضرت
۷۹	۲	۵	بھنڈارا	بھنڈاسا
۸۰	۱	۲۴	اور وشٹروں پر	اور ڈنٹروں پر

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱	۱۳	پابندی سے	پابندی سے
〃	〃	۲۵	چوتڑوں کو ٹکرآنا	چوتڑوں کو ٹکرانا
〃	۲	۲۷	قرب	قریب
۸۳	۱	۹	مُلت	ٹکٹ
〃	〃	〃	بھیڑ کٹیاں	بھیڑ کٹیاں
۸۶	۱	۲۹	تقدیر لگلی	تقدیر لگی
〃	۲	۷	جو بیزار ہوا	جو بیزار ہوا
۸۸	۲	۲	ماہیے مراتب	ماہی مراتب
〃	〃	۱۴	اس گوگو	اس کو گوہر
۸۹	۱	۲۸	اہلیا پر پر	اہلیا پر
〃	۲	۱	زمین پر گرے	زمین پر گرگئے
〃	۲	۲	میشان کوسن	میشاند کوش
〃	〃	۵	رہنے سنے لگے	رہنے سہنے لگے
۹۱	۲	۴	سالت میں	حالت میں
〃	〃	۱۴	سوزن زدہ گی	سوزن زدگی
〃	〃	〃	اوزا کا نام	اوزار کا نام
۹۲	۱	۲۲	گوردوں میں	گوڈوں میں
۹۳	۱	۲۸	کنار گور کے	کنارے گور کے
〃	〃	〃	حس کو	جس کو
〃	〃	〃	بحر الفت	بحرِ الفت
〃	〃	۳۰	جالکنا	جالگنا
〃	۲	۷	چپ رہنے	چپ رہتے
〃	〃	۱۵	گور گرھا	گور گڑھا
〃	〃	۱۷	کانا	کمانا
〃	〃	۲۹	سم تو	ہم تو
〃	〃	۳۰	قبر مونا	قبر ہونا
۹۵	۱	۱۸	نکر	منکر
〃	۲	۱۴	چُور ہوبانا	چُور ہوجانا
۹۶	۲	۲۴	اندازانی	اندازی
〃	۲	۱۷	گوشتہ نشیں	گوشہ نشیں
۹۷	〃	۱۹	گوشۂ نشینی	گوشہ نشینی
〃	〃	۲۰	علیٰحدہ گی	علیحدگی
〃	〃	۲۱	گائیوں کا ریوڑ	گائیوں کا ریوڑ
〃	〃	۲۴	دمدوں	دمدموں
۹۸	۱	۲	تیرلے	تدبیر لے
〃	۲	۲۷	ستے	رستے

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۲	۲۷	سوتا پاکر	سوتا پاکر
۹۹	۱	۹	رامجہ جیو	راجۂ جیور
//	//	۱۲	رس کی	اس کے
//	//	//	بکثرت خاوند رہتے ہیں	بکثرت حاضر رہتے ہیں
۱۰۰	۱	۵	اور نشاوری کے	اور نشاورے کے
//	۲	۳۰	پہیروغیرہ	پنیروغیرہ
۱۰۱	۲	۴	گولی ی جمع	گولی کی جمع
۱۰۲	۱	۹	کہی جو	کہیے جو
۱۰۳	۱	۸	کہ تونے	کہہ تُونے
//	//	//	مجھے	مجھسے
۱۰۴	۱	۱۲	سہراگوندھنا	سہراگوندھنا
۱۰۷	۱	۱۰	نوزائدہ	نوزائیدہ
۱۰۸	۲	۱۸	یا چاکی ہیں	یا چالاکی ہیں
۱۰۹	۱	۱	با برسے	یا بہ سرسے
۱۱۲	۲	۱۸	سرپڑانا	بڑبڑانا
۱۱۳	۱	۵	لوبام پر	لوبام پہ
۱۱۴	۱	۲۰	باکپیچے	باکمچے
۱۱۵	۱	۷	ڈھلتے ہیں	ڈُھلتے ہیں
//	۲	۱۰	نوزائدہ	نوزائیدہ
۱۱۸	۱	۱۷	اغواکرنا	اِغواکرنا
۱۱۹	۲	۱۹	اللے تللے	اللّے تللّے
//	//	۲۸	اخیر تک پہنچانا	اخیر تک پہنچانا
۱۲۲	۱	۳۳	نسبت	نسبت
۱۲۳	۱	۲۴	خداوندا	خداوندا
//	//	۲۶	گھرکی پونجی	گھرکی پونجی
//	۲	۲۶	گھرگی کھانڈ	گھرکی کھانڈ
۱۲۹	۲	۳۰	از سر بھول جانا	از حد بھول جانا
۱۳۰	۲	۴	بسولی سی سے	بسولی سے
۱۳۶	۱	۵	پرنہ زویا	پرنہ رویا
//	//	۷	گھمنڈ پڑ	گھمنڈ پہ
//	//	۲۹	کراپے	کراپنے
//	۲	۲۰	اُمنڈما	اُمنڈنا
۱۳۹	۱	۲۰	زنگولہ	زنگولہ
۱۴۱	۱	۱۵	مُردوا	مَرْدُوا
//	//	۱۷	نظر برسے	نظر بدسے
۱۴۲	۱	۱۵	آنکھ سچولی	آنکھ مچولی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۲	۲۶	مکٹا نکی	ٹکٹا ٹکی
//	//	//	لپاڈکی	لپّا ڈکّی
۱۴۳	۱	۸	پانی میں ڈالکر	پانی میں ڈالکر
//	۲	۱۰	یا پانی کی	یا پانی کی
۱۴۴	۲	۲	چھوٹا سا	چھوٹا سا
۱۴۶	۱	۱۳	آج دشمن	آج تو دشمن
//	۲	۵	گول گھیا	گول گھیا
۱۴۸	۱	۷	کرمت	کمرت
//	//	۹	ناچیز	ناچیز
//	//	//	حقیر	حقیر
//	//	//	بے توقیر	بے توقیر
//	//	۱۱	راہ میں	رہ میں
۱۴۹	۱	۹	گدری	گُدڑی
//	//	۲۴	خصم کی کمائی کھائی	خصم کی کمائی کھائے
۱۵۰	۱	۱	تواذروں	تواوروں
//	//	۲۷	بڑا اجرہے	بڑا اجر ہے
۱۵۱	۱	۳	بوتے	بولنے
۱۵۲	۱	۱۱	یہ چوپایہ	یہ چوپایہ
//	//	۲۹	آدبار	ادبار
۱۵۳	۲	۲۶	جوجش	جو جنبش
۱۵۶	۱	۱۰	کرادھرجنا	کرادھرجنا
//	۲	۵	زمانۂ آتش	زبانۂ آتش
//	//	۹	ونوّاب	نوّاب
//	//	۱۷	کمانڈرنچیف	کمانڈرنچیف
۱۵۷	۲	[illegible]	لاج	لاج
۱۶۱	۱	۴	جم غفیر	جم غفیر میں
//	//	۲۶	باریک ماریک	باریک باریک
//	۲	۵	ہونگے کی	مونگے کی
//	//	۲۹	اورسونتوں پر	اوربرتنوں پر
۱۶۲	۱	۹	ستی کی دھڑی	مِسّی کی دھڑی
//	//	۱۳	میے	مینے
//	۲	۵	آنکھ اُس رخ سے لگی یوں میری	آنکھ اُس رخ سے لگی یوں مری جیسے کہ بس
//	//	//	جہاناتاب ہے آ—	جہاناتاب ہے لاگ
//	//	۱۳	مہروشوں سے	مہروشوں کی
//	//	۳۰	لاگ رکھگر	لاگ رکھکر
۱۶۳	۱	۷	جاذو	جادُو

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۳	۱	۱۹	کہارکے ور	کہارکے دو
//	//	۲۱	سنداور	ضداور
۱۶۴	۲	۳۰	نڈحال	نڈھال
۱۶۵	۱	۱۴	مشہور ہے کرکہ	مشہور ہے کہ
//	//	۲۲	تھم کی کوے	تھم کی کولی
//	//	۲۴	ہاتھ نہیں کہ نکلتا	ہاتھ نہیں نکلتا
۱۶۶	۲	پیشانی		لام
//	۲	۱	دل لگتی ہے	دل لگتے ہی
۱۶۹	۱	۲	جُو تو	جو تُو
۱۷۱	۲	۲۹	گورکے کنارے	گورکے کنارے
۱۷۳	۲	۱۴	ضلاً جیسا یہ ماما	مثلاً جیسا یہ ماما
//	//	۱۶	لیچنی	لیچنی
//	//	۱۷	۔	اس میں لیچنی تھا یعنی لیسے صحیح کرلی
۱۷۴	۱	۱۵	بصارت	بصارت
//	//	۲۵	اے ظفر	اے ظفر
۱۷۵	//	۲۶	وہ گول	وہ گول
۱۷۶	۱	۲۸	اے جوش وجنوں	اے جوش جنوں
//	//	۳۰	نترا (ہ)	لترا (اصل فارسی لترہ)
۱۷۷	۱	۲۵	جٹارلٹ	جٹا۔لٹ
۱۷۸	۱	۹	ترے لٹ پٹی	تری لٹ پٹی
//	//	۱۸	لوٹ گھسوٹ	لوٹ کھسوٹ
۱۷۹	۱	۲۳	ہم اپنے تئیں	اپنے تئیں
//	۲	۲	عربی رُواتہ	عربی دُوّامہ
//	//	۳	اسے بنگی کہتے ہیں	اسے بنگی کہتے ہیں
//	//	۱۵	بواو مجہول	بواو مجہول
۱۸۰	۱	۱۰	کڑے کے	کڑی کے
//	۲	۲۳	لجونتی	لجونتی
//	//	//	چھوٹی موئی	چھوئی موئی
۱۸۱	۱	۶	بے ننگ نام	بے ننگ و نام
//	//	۸	تخچین	تخچپن
۱۸۳	۲	۲۲	گولا	گورا
۱۸۴	۲	۳۰	لوگوں کشیرینی	لوگوں کو شیرینی
۱۸۵	۲	۱۰	کیکپاہت	کپکپاہٹ
//	//	۲۲	بیانا	بیاہنا
۱۸۶	۲	۳	بیربا ندھنا	بیربا ندھنا
//	//	۱۱	جدھ کرنا	جُدھ کرنا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۸۷	۲	۵	دکہ بھرے کوئی	دُکھ بھرے کوئی
〃	〃	۹	شتبنے بنا	ستبنے بنا
〃	〃	〃	بینا بنانا	بیٹا بنانا
۱۸۸	۱	۲	باوؤں	پاؤں
〃	〃	۸	فتنہ کرکے	فتنہ گرکے
〃	〃	۱۱	کڑکھڑاینگے	لڑکھڑائینگے
〃	۲	۱	آن بنچی	آن پہنچی
۱۸۹	۱	۱۰	مارکرر	مارکر
〃	〃	۱۷	لڑھک رہو	لڑھک رہو
〃	۲	۲۱	قوم	کھوم
۱۹۰	۲	۱۰	بلاواسطہ بہنچین	بلاواسطہ پہنچیں
۱۹۲	۱	۱۳	دبنہ اسپ	دہنہ اسپ
〃	〃	۱۵	جسکے وسیلے سے	جنکے وسیلہ سے
〃	〃	۲۴	چپتاں	چیستاں
〃	۲	۱۷	ناحق کی نالش ہو	تہتک کی نالش ہو
۱۹۳	۲	۲۷	اور دُم پر	اور دَم پر
۱۹۴	۲	۲۵	دیا کھیاں	دِیا کھیاں
۱۹۶	۱	۱۳	نعل لازم	فعل لازم
۱۹۷	۲	۱۳	کسی پر پٹنا	کسی پر پھٹنا
۱۹۸	۱	۲۳	پہ یہ جی مت لگائیو	پہ جی مت لگائیو
۱۹۹	۲	۱۲	تارڑتوڑ	تابڑتوڑ
〃	〃	۲۰	ساتھ نہ چھوڑنا	ساتھ نہ چھوڑنا
۲۰۰	۱	۱	اج	آج
〃	〃	۸	اُڑانے ہیں	اُڑاتے ہیں
۲۰۱	۲	۱۷	طبیعت بادل	طبیعت یادل
〃	〃	۲۲	حلانا	جلانا
۲۰۲	۱	۸	خُم صبہا	خُمِ صہبا
〃	〃	۹	ہراک	ہرایک
〃	〃	۲۱	وعیرہ	وغیرہ
۲۰۴	۱	۳	دشی کرنا	وحشی کرنا
۲۰۷	۱	۱۷	ناڈکے بلی	ناڈکی بلی
۲۰۸	۱	۲۸	اس کم تو کرلو	اس کم کو کرلو
〃	۲	۲۳	دل کار بے اختیار	دل کا بے اختیار
۲۰۹	۱	۸	کب رعد کی	کب رعد کے
〃	۲	۱۲	اللہ الحمد	اللہ الحمد
۲۱۰	۱	۳	لم جھوئی سے	لم چھوئی سی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۱۰	۱	۱۳	لم کھنا	لم رکھنا
〃	〃	۱۵	〃	〃
〃	۲	۳۰	یہ فرض، ہوگی	یہ غرض ہوگی
۲۱۱	۲	۲۶	دل آتش کو	دل آتش
۲۱۲	۲	۲۶	بندو فغیر	بندُو فقیر
۲۱۵	۲	۱۵	دیکھو لنگوٹ باندھنا[۵]	(دیکھو لنگوٹ باندھنا)[۵]
۲۱۶	۲	۲	اپنے اُستادسے	اپنے اُستادسے
۲۱۷	۲	۱۶	اُسکے حواب میں	اُسکے جواب میں
۲۱۸	۱	۳۰	اشتیاق مونا	اشتیاق ہونا
۲۱۹	۲	۲۴	وہ شئیر	وہ شئے
۲۲۰	۱	۲۳	معل متعدی	فعل متعدی
۲۲۱	۲	۲۷	اب جوان	اب جواں
۲۲۴	۱	۳	ستے دیولوگ	جتے دیولوگ
〃	۲	۲۴	ممبا	لبا
۲۲۵	۱	۱۵	دل گو دُرگوش	دل کو دُرِ گوش
〃	۲	۲	میار	عیار
〃	〃	۷	تھوڑسا	تھوڑاسا
۲۲۶	۱	۲۷	جوبن	جوبن
〃	۲	۱۸	(لونڈی بچہّ)	لونڈی بچہ
〃	〃	۲۵	صبیہ	صبیّہ
۲۲۷	۲	۲۷	میرے زنجیر کا	میری زنجیر کا
۲۲۸	۱	۲۸	انگیزوگے	انگیزوگی
〃	۲	۶	سویرے	سویرے
〃	〃	۷	رُتھے	اُٹھے
۲۲۹	۱	۲۴	اُمنگ اٹھنا	اُمنگ اٹھنا
〃	〃	۲۷	آبائے	آجائے
〃	۲	۱۷	اُجار	اُجاڑ
۲۳۰	حاشیہ	کا کالم	۲۳۱۰	۲۳۰
۲۳۰	۱	۶	تراتر	تڑاتڑ
〃	۲	۳	خوش طبع	خُوش طبع
〃	〃	۷	رنگیں	رنگیں طبع
۲۳۱	۱	۱۰	سبزہ و	سبزو
〃	۲	۱	جوش مازا	جوش مارنا
۲۳۲	۲	۱	آنشک	آتشک
〃	〃	۱۲	رفیق ہوجانا	رفیق ہوجانا
〃	〃	۲۹	(۴-۶)	(۳-۶)

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۲	۲۹	غصہ کرتا	غصہ کرنا
۲۳۴	۱	۸	راج اوگ	راج روگ
۲۳۶	۱	۱۲	لنگ نہ لگنا	اَنگ نہ لگنا
〃	۲	۶	مادت ڈالنا	عادت ڈالنا
۲۳۷	۱	۱۴	ترتب سے	ترتیب سے
۲۳۸	۱	۲۵	دام مار کھنے	دام مار رکھنے
〃	۲	۱۷	اُس شہیدِ ناز کی	شہیدِ ناز کی
〃	〃	۲۵	بھتان	بُہتان
۲۳۹	۱	۲۰	متبنیہ	مُتبنیّہ
۲۴۰	۱	۹	ا وپرکرکے	اوپرکرکے
۲۴۱	۱	۱۴	پیچک	بیمک
〃	۲	۱۲	روپیہ بے باق کرنا	روپیہ بے باق کرنا
۲۴۲	۱	۱۴	اُسکے لام کی	اُسکے نام کی
〃	〃	۲۲	نگل گئی	نکل گئی
〃	۲	۲۹	پری نمثال	پری تمثال
۲۴۳	۲	۲۴	وو خیمہ	وہ خیمہ
۲۴۴	۱	۴	ستانڈں کا ترجمہ	ستائمان کا ترجمہ
۲۴۵	۱	۱۱	مجصور کرنا	محصور کرنا
〃	〃	〃	دایس کرنا	واپس کرنا
〃	۲	۱۰	یینا نہ دینا	لینا نہ دینا
〃	〃	۲۹	چھب گیا تھا	چھپ گیا تھا
۲۴۷	۲	۱۱	یہ کلمہ زباں پر	یہ کلمہ زباں پر
〃	〃	۲۵	نہایت متسکل	نہایت مشکل
〃	〃	۲۹	وہ شئے	وہ شئے
۲۴۸	۱	۵	حلوان کی یخنی	حلوان کی یخنی
〃	〃	۳۰	سنگی بہن	سگی بہن
〃	۲	۱۲	وافق	موافق
〃	〃	۲۱	گمراہی ماہی کتا جائیگا	مگرماہی کہتا جائیگا۔
۲۴۹	۱	۲۶	کھاتا	کھانا
〃	۲	۴	نشے میں چڈ	نشے میں چور
〃	〃	۶	ذی عزت رمیندار	ذی عزت زمیندار
〃	〃	۲۵	صل متعدی	فعل متعدی
〃	〃	۲۹	سایا	سایا
۲۵۰	۱	۲	آہ وماتم کرنا	آہ و بکا کرنا
〃	〃	۲۵	میرا تھا جبھی	میرا ماتھا جبھی
۲۵۱	۲	۱۰	تماری	تاتاری

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۶۹	۱	۲	مفاغا	متفاعلتہ
۳۷۰	۱	۱	تنڈا	تنتا
۳۷۲	۱	۲	تجلیات	تجلّیات
״	״	۵	غلوے جاہ	علوی جاہ
״	״	۱۰	مزتیب	ترتیب
״	״	״	بیل کو	بیل کو
۳۷۳	۱	۲۴	شو	شور
۳۷۵	۱	۴	دم	رمز
۳۷۶	۲	۲۴	جبسے	جیسے
۳۸۲	۱	۱۷	لعزوں	لرزوں
۳۸۳	۱	۹	اُتا۔ا	اُتارا
״	״	۱۵	ترب	تُربت
״	۲	۱۵	دونوں حیڑوں	دونوں جبڑوں
۳۸۴	۱	۶	تقدیبر	تقدیر
۳۸۵	۲	۱۳	مکان عرب	مکان قریب
۳۹۰	۲	۸	بکڑی	بکری
۳۹۲	۱	۳۰	مگنون خاطر	مکنونِ خاطر
۳۹۳	۱	۱۷	اس نالواں	اس ناتواں
۳۹۵	۲	۱۱	سمجھا دبنا	سمجھا دینا
״	״	۱۹	مشت ـ ن	مشت زن
۳۹۹	۲	۲۲	ملا دبے ہیں	ملا دیتے ہیں
۴۰۰	۲	۲۴	لوکے	توکہے
۴۰۴	۲	۲۲	متحد سونا	متّحد ہونا
״	״	۳۰	بہ آہ	یہ آہ
۴۰۶	۱	۲۹	سندگلاخ	سنگلاخ
״	۲	۴	بھیت	بھیٹ
״	״	۹	ملّو	تلّو
۴۰۷	۲	۵	دانتوں میں	دانتوں میں
״	״	۲۸	بیراں	بیرن
۴۰۸	۲	۱۴	بہاں	یہاں
״	״	۲۰	نہ کہسنے والا	نہ کرنے والا
״	״	۲۳	پبدا	پیدا
۴۰۹	۱	۷	زرخربد	زرخرید
۴۱۰	۱	۲	بجبے	جیسے
״	۲	۲	جوابسا	جوایسا
״	״	۱۳	آبا	آیا
۴۱۱	۲	۲۶	منّ ساوے	منّ و سلوے
״	״	۲۸	״	״
۴۱۲	۲	۲۳	گیئے	گئے
۴۱۳	۱	۶	زبانی نلقیں	زبانی تلقیں
۴۱۴	۲	۱۴	ناحائز	ناجائز
۴۱۵	۲	۱	بھیٹ	بھیت
״	״	۱۵	متقرد	مقرّرہ
۴۱۷	۱	۱۱	بدلبسوا	بدلیسوا
۴۱۸	۱	۲۶	پنیل کی	پیتل کی
۴۱۵	۱	۹	سورگے کے	سورگ کے
۴۲۰	۱	۲۰	وو نگ	وہ جگہ
۴۲۱	۱	۶	(کودوں کوداسالک)	(کودوں۔کوداسامک)
۴۲۲		۱۳	(۹)	(۸)
״	۲	۱۴	وبرلگانا	دیرلگانا
۴۲۴	۲	۳۰	منجانب الله	منجانب اللہ
۴۲۶	۲	۲	لنظرگاہ	نظرگاہ
۴۲۹	۱	۱۴	ففیر	فقیر
״	״	۵	گنکال	گنکال
۴۳۰	۲	۲	منتوں	منّتوں
۴۳۲	۲	۶	پردہ حال	پردۂ حائل
۴۳۳	۲	۹	الٹواتے کھٹوائی	الٹوائی کھٹوائی
۴۳۴	۲	۸	تیوڑی	تیوری
۴۳۶	۲	۲۷	حط نمودار ہوا	خط نمودار ہوا
۴۳۶	۲	۲۷	جسکا	جنکا
۴۴۱	۱	۱۵	تابع وعل	تابع فعل
۴۴۱	۲	۲۶	مُول بڑھانا	مول بڑھانا
۴۴۳	۱	۱۹	بجبے	جیسے
۴۴۵	۱	۶	لجّاداں	لجّاوان
۴۴۶	۱	۱۲	طرف	ظرف
۴۴۸	۲	۱۲	(۲۔مرعباز)	(۲۔مرغباز)
۴۵۵	۱	۳	ریخ	ذبح
۴۵۶	۱	۱۱	گھونمٹ	گھونگھٹ
۴۵۶	۱	۱۹	بنلائے	بتلائے
۴۵۹	۱	۴	بکتاہے	بکناہے
۴۶۰	۱	۱۴	چھوٹیو	چھوڑیو
۴۶۲	۱	۱۶	موڑنی	موڑتی
۴۶۰	۲	۱۰	برگردیدں	برگردیدن
۴۶۱	۱	۱۱	میرے	میری
۴۶۱	۱	۳۰	بچّہ کی مُنہ	بچّہ کے مُنہ
۴۶۱	۲	۱۲	ہرزہ سرائی	ہرزہ سرائی
۴۶۲	۱	۱۸	گرمی افغاں	گرمئ فغاں
۴۶۵	۱	۶	بناکز	بناکر
۴۶۵	۱	۲۷	ستوں	شگون
۴۶۵	۲	۴	دراڈ	دراڑ
۴۶۵	۲	۵	اے پرے	اے پری
۴۶۶	۱	۴	مبثاق	میثاق
۴۷۷	۱	۷	گاڑڈی پن	گاؤدی پن
۴۷۷	۱	۹	بیوفوفوں	بیوقوفوں
۴۷۹	۱	۶	ازخو ونمودار	ازخود نمودار
۴۷۹	۱	۸	قفنس	قُقنُس
۴۸۱	۱	۲۴	مُول لیکر	مول لیکر
۴۸۳	۱	۱	دیاداں	دیادان
۴۷۷	۱	۱۶	خُوب	توجا
״	״	״	״	״
۴۰۴	۲	۱۴	جیسے	جیسے
۴۸۶	۱	۲۹	بھیٹ	بھیٹ
۴۸۹	۱	۱۴	جدام	جُذام
۴۹۲	۲	۱۵	خرمہرہ	خرمُہرہ
۴۹۶	۲	۲۰	تصعبر	تصغیر
۴۹۹	۱	۷	سبجلے جس	سب چلے جس
۴۹۹	۱	۹	لیسی	لپسی
۴۹۹	۱	۱۸	ہب	بہت
۴۹۹	۱	۲۹	بلحاظ وبم	بلحاظ وہم
۵۰۰	۲	۳۰	میٹھی باڑھ ۔پرہونا	میٹھی باڑھ پر ہونا
۵۰۴	۲	۱۹	میرے للا۔کی اُلٹی ریت	میرے للا کی اُلٹی ریت
۵۰۹	۱	۲۳	بختیتاری	بختیاری
۵۰۹	۲	۴	میرے بہرے سقہ	میرے بھرے سقّہ
۵۴۷	۱	۷	پھوٹی	چھوٹی
۶۳۵	۱	۱۲	دیکنا	دکمنا
۶۵۹	۲	۶	شانگ شاستر	سانکھ شاستر
۶۹۸	۱	۹	کنترا کے	کترا کے
۶۹۹	۲	۲۲	ہنٹری چرائے	ہنڈی پر آئے